ق ع

تفسیرِ صدیقی

جلد اول

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرتؔ رحمۃ اللہ علیہ

حسرتؔ اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن، بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع

۱

الٓمّٓ

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمّد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرتؔ رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمّد عباس علم بردار صدّیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدّیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدّمہ

تمہید

میں اس سے پہلے کہ تفسیرِ صدیقی یا اُصولِ تفسیر کے متعلق کچھ لکھوں ، پہلے ان حضرات کا نام اور کام لکھتا ہوں جنھوں نے قرآن شریف کی خدمت کی مگر سورۂ الم نشرح کی تفسیر، بطور تمثیل کے بیان کروں گا۔

شرحِ صدرِ محمدیؐ کے بیان میں فقیر محمد عبدالقدیر صدیقی کے خیال میں ایک مثال ، مرئی و نمایاں ہورہی ہے کہ رسولِ خداﷺ کے سینۂ معارفِ گنجینہ سے ایک عظیم الشان زوردار آبشار نکل رہا ہے ۔ یہ آبشار کہیں آواز بن کر قاریوں کے گلے سے قرآن کی صورت میں نکلتا ہے ، کہیں برق بن کر عاشقوں کے دلوں پر گرتا ہے ، کہیں حرارت بن کر ان کے دلوں کو سوختہ کردیتا ہے اور ان کی آہ و بکا کا باعث بھی ہوتا ہے ، کہیں حرکت بن کر جاں نثارانِ محمدیؐ کے زور و قوت میں ہویدا ہوتا ہے ، انھیں جانبازی پر برانگیختہ کرتا اور اعمالِ شاقہ کو آسان کردیتا ہے اور کہیں نہایت لطیف حرکت و افعال ، آواز میں ادائے محبوبانہ اور دلربائی و دلکشیِ معشوقانہ بنتا ہے اور لوگوں کے دلوں کو مسخر کرلیتا ہے ۔ یہی آبشار روشنی بن کر نمایاں ہوتا اور اہلِ علم کے دلوں کو منور کردیتا ہے اور کہیں حیاتِ جاودانی بن کر باقی باللہ افراد کو زندۂ جاوید کردیتا ہے ، کہیں بردِ یقین و نورِ سکینہ اور اطمینانِ قلب بن کر بندگانِ خاص کے لئے باعثِ تسکینِ خاطر ہوتا ہے اور کہیں عامتہ المسلمین کے لئے سرمایہ طہارت و لطافت ہوتا ہے ۔ اس آبشار کا پانی ایک بحیرہ یا ساگر میں جمع ہوتا ہے ۔ اس کے ایک جانب بند باندھا گیا ہے جس میں کئی دروازے یا در ہیں جو قیامت تک کبھی بند نہ ہونے والے ہیں ، ہر ایک دروازے یا در پر کتبے لکھے ہوئے ہیں ۔

ایک در پر یہ کتبہ ہے: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّالَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ؛ ذرا کچھ باریک خط میں اِقْرَءُوْا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ کا بھی کتبہ ہے۔ یہ در قرآن کا ہے، اس کے پاس کئی تخت بچھے ہوئے ہیں، بعض بڑے ہیں بعض چھوٹے۔ ایک تخت پر جامع القرآن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جلوہ گر ہیں جنھوں نے اپنے زمانہ میں تمام اصحاب سے لے کر ایک جگہ جملہ مکتوباتِ قرآنی کو جمع کردیا۔ ایک تخت پر جامعِ دوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، آپ نے صدیق اکبرؓ کے جمع کردہ صحیفہ کو سات مصاحف کی صورت میں لکھوا کر سات شہروں میں روانہ کردیا۔ ایک اور تخت پر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ایک پر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت زیدؓ بن ثابت رضی اللہ عنہ، اور ایک پر ابیؓ بن کعب بیٹھے ہوئے ہیں۔ پاس ہی دوسرے چھوٹے چھوٹے تخت بچھے ہوئے ہیں جن میں سے ایک پر عاصمؒ کوفی مع اپنے دونوں شاگردوں شعبہؒ وحفصؒ کے بیٹھے ہوئے ہیں، ایک پر نافعؒ مدنی مع اپنے دونوں شاگردوں قالونؒ اور ورشؒ کے، ایک پر ابوعمرؒ و بصری اپنے دونوں شاگردوں دوریؒ بصری اور سوسیؒ کے ساتھ، ایک پر ابنؒ کثیر مکی مع اپنے دو شاگردوں بزیؒ اور قنبلؒ کے، ایک پر ابن عامرؒ شامی مع اپنے دو شاگردوں ھشام اور ابنؒ ذکوان کے اور ایک پر حمزہؒ کوفی مع اپنے دو شاگردوں خلفؒ اور خلادؒ کے اور ایک پر علیؒ کسائی کوفی مع اپنے دو شاگردوں ابوؒ حارث لیث اور دوریؒ علی کے بیٹھے ہیں۔

احادیثِ نبویؐ سے ثابت ہے کہ حضرت جبرئیلؑ امین خصوصاً ماہِ رمضان میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پورا قرآن سناتے اور حضرتؐ سے سنتے، ممکن ہے کہ جبرئیلؑ نے مختلف اوقات میں مختلف طور سے مختلف قبائل کے محاوروں کے مطابق قرآن پڑھا ہو اور حضرتؐ نے سنا ہو مثلاً کبھی رِضْوَانٌ اور کبھی رُضْوَانٌ۔ کبھی اَنَّ پڑھا ہو اور کبھی اِنَّ، کبھی سَدًّا کبھی سُدًّا۔ ایک دفعہ ایک صاحب نے ایک لفظ پڑھا اور دوسرے صاحب نے دوسرا لفظ، دونوں اصحاب لڑتے ہوئے دربارِ رسالت میں پہنچے، اور آپؐ نے دونوں کی تصدیق کی، فرمایا: اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ ؛ اپنے اپنے محاوروں کے مطابق کسی نے زبر پڑھا، کسی نے پیش، جیسے کسی نے سَدًّا پڑھا اور کسی نے سُدًّا۔ غرض ہر ایک قبیلہ کے شخص کو اس کی زبان کے مطابق قرآن پڑھنے میں سہولت ہوگئی۔

ایک دوسرے در پر حسبِ ذیل کتبہ کندہ ہے:

اُدْعُوْنِىْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اور خفی خط میں اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ کا بھی کتبہ ہے۔ یہ در، دعا کرنے والوں کا ہے۔ رسولِ خدا ﷺ نے کونسی دعا ہے کہ اپنی اُمّت کے لئے نہیں کی۔

قرآن اور حدیثوں پر غور کرو کہ توحید ان میں ہے۔ تہذیبِ نفس کی دعائیں ان میں ہیں غرض کہ ہر ہر مسئلہ کے متعلق احادیثِ نبوی میں مواد ملتا ہے۔ احادیث نبوی کی دعاوں کو حضرت جزری رحمتہ اللہ علیہ نے ''حصن حصین'' میں ایک جگہ جمع کردیا ہے۔ ''حصن حصین'' میں ہر وقت، ہر کام اور ضرورت کی دعائیں الگ الگ لکھی ہوئی ہیں۔ حضرت جزری رحمتہ اللہ علیہ اپنی ''حصن حصین'' کے ساتھ ایک چھوٹے تخت پر تشریف رکھتے ہیں، ایک اور مجموعہ ادعیہ نبویہ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے تالیف کیا ہے جس کا نام ''حزب اعظم'' ہے، اس میں قرآن شریف کی دعائیں ہیں، حدیث شریف کی بھی ہیں اور درود بھی اس میں ہے، علی بن سلطان ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ مع ''حزب اعظم'' ایک چھوٹے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

ایک اور چھوٹے تخت پر امام جزولی رحمتہ اللہ علیہ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''دلائل الخیرات'' ہے جس میں صلوٰۃ وسلام اور اہم ادعیہ ہیں۔ ان چھوٹے تختوں کے پاس چند بڑے تخت بھی ہیں، ان میں سے ایک تخت پر حضرت امام علی بن حسین زین العابدین رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ اور آپ کے دستِ مبارک میں ''صحیفہ کاملہ'' ہے۔ جس کو نہایت دلگداز آواز سے پڑھ رہے ہیں، ایک اور تخت پر حضرت سیدی محی الدین عبدالقادر جیلانی تشریف رکھتے ہیں، اور آپ کے دستِ مبارک میں ''فیوضاتِ قادریہ'' ہے۔ ایک اور تخت پر شیخ محی الدین ابن عربیؒ متمکن ہیں، ان کے دستِ مبارک میں بہت سی ادعیہ اور صلوٰۃ وسلام کا مجموعہ ہے۔ ایک اور تخت پر سیدی ابوالحسن علی شاذلیؒ ہیں، ان کے دستِ مبارک میں ''الانوار القدسیہ'' ہے جس میں ''حزب البحر''۔ ''حزب النصر'' وغیرہ احزاب ہیں۔

ایک اور در پر یہ کتبہ ہے:

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ ۔ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ؛

اس در پر یہ کندہ ہے: کَالَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ؛ یہ در، استعاذہ، تعویذات اور عملیات کا در ہے۔ اس کے پاس ایک تخت پر حضرت عمرؓ بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور ایک پر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں اور ایک پر حضرت ابوالحسن علی شاذلیؒ اور ان کے ہاتھ میں حزب البحر وغیرہ ہے۔ ایک پر بونیؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''شمس المعارف'' ہے۔ ایک پر حضرت سید غوث گوالیاریؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''جواہرِ خمسہ'' ہے۔ ایک پر حضرت شاہ کلیم اللہؒ جہاں آبادی ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''مرقع شریف'' ہے۔

آگے ایک اور در ہے اس پر یہ کتبہ ہے:

وَلَا تَقْفُ مَالَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ۔ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ۔ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا۔ یہ در مفسرین کا ہے۔ اس در کے پاس ایک بڑے تخت پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف فرما ہیں۔ ایک پر علامہ محمود زمخشریؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''تفسیرِ کشاف'' ہے۔ ایک پر امام فخر الدین رازیؒ ہیں اور ان کے پاس ''تفسیرِ کبیر'' ہے، اور ایک پر علامہ آلوسیؒ ہیں اور ان کے ساتھ ''روح المعانی'' ہے۔ ایک پر قاضی ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاویؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''انوار التنزیل'' ہے، اور ایک پر محی السنتہ رکن الدین بن مسعود بغویؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''معالم'' ہے۔ ایک اور تخت پر حضرت حافظ الدین نسفیؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''تفسیر مدارک'' ہے۔ ایک تخت پر علاء الدین علی بن محمد المعروف بہ خازنؒ ہیں، اور ان کے ہاتھ میں ''لباب التاویل'' ہے۔ ایک پر امام جلال الدین سیوطیؒ ہیں جن کے پاس ایک بڑی تفسیر ''درمنثور'' رکھی ہے جس میں سب حدیثیں ہیں، ان کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی تفسیر بھی ہے۔ جس کے متعلق یہ بحث ہے کہ اس میں قرآن کے الفاظ زیادہ ہیں یا تفسیر کے، اس کا نام ''تفسیرِ جلالین'' ہے۔ یہیں ایک کنارے پر ایک فقیر کھڑا ہے جس نے اقتضائے زمانہ کا لحاظ کرتے ہوئے اُردو میں ایک عام فہم ''تفسیر صدیقی'' لکھی ہے اور اللہ سے دعا کر رہا ہے کہ اس کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اُمیدوار ہے کہ اس کو بھی ان تفاسیر کے تخت نشینوں کے پاس ہی ایک چھوٹا سا اسٹول مل جائے گا۔

اس در کے قریب ہی ایک دوسرا در ہے اور اس پر یہ کتبہ ہے:

مَآ اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۔ اِذَاجَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا ؛ یہ درمحدثین کا ہے، یہاں سینکڑوں ہزاروں چھوٹے بڑے تخت بچھے ہیں، ان میں سے چند تخت نشینوں کے نام یہ ہیں:

ایک تخت پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، ایک پر حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ہیں، جو حضرتؐ ہی کے زمانے میں احادیث کو جمع کرنا شروع کر چکے تھے۔ ایک پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں، اور ایک حجرہ ہے جس پر پردہ چھوٹا ہوا ہے، اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ایک تخت پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، ایک پر امام مالک بن انسؒ ہیں اور آپ کے ہاتھ میں مؤطا شریف ہے۔ ایک تخت پر امام محمد ابن الحسنؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ان کی ''مؤطا'' ہے۔ ایک پر حضرت امام احمدؒ بن حنبل تشریف رکھتے ہیں، ان کے ہاتھ میں ''مسند احمد'' ہے۔ ایک پر امام محمد بن اسماعیلؒ بخاری ہیں جنھوں نے صحیح احادیث کا انتخاب کر کے ''صحیح البخاری'' میں جمع کیا ہے۔ انہیں کے پاس ''تاریخ بخاری'' بھی ہے جس میں تمام راویانِ حدیث کے حالات جمع کر دیئے ہیں ایک تخت پر امام مسلمؒ ابن حجاج ہیں اور ان کے ہاتھ میں ان کی ''صحیح مسلم'' ہے، ایک پر ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''سنن ابن ماجہ'' ہے۔ ایک پر ابوعبدالرحمٰن احمد نسائیؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''سنن نسائی'' ہے اور ایک تخت پر امام محمد بن عیسٰی ترمذیؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''ترمذی شریف'' ہے۔ ایک پر سلیمان بن اشعث ابو داؤدؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''سنن ابی داؤد'' ہے ایک تخت پر سیدنا شہاب الدینؒ ہیں جن کے پاس ''مواہب لدنیہ'' ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کے حالات و سیرت کی احادیث ہیں اور ایک چھوٹے سے تخت پر حضرت علی تقیؒ ہیں اور ان کے پاس ان کی کتاب ''کنز العمال'' ہے جو احادیثِ نبویؐ کے ''دائرۃ المعارف'' کا حکم رکھتی ہے، وہیں ایک جانب احمد بن حجر عسقلانیؒ بیٹھے ہیں اور ان کے پاس ''تہذیب التہذیب'' ہے جس میں اسمائے رجال ہیں۔ ایک تخت پر شمس الدین ذہبیؒ ہیں، اور ان کے پاس ''تذکرۃ الحفاظ'' ہے، جس میں حافظانِ حدیث کا ذکر ہے۔ واضح ہو کہ محدثین اس شخص کو حافظ کہتے ہیں جس کو کم از کم ایک لاکھ حدیثیں یاد ہوں۔

ایک اور در پر یہ کتبہ ہے:

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۔ یہ درفقہاء کا ہے، اس در کے پاس کے تختوں میں سے ایک تخت پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور ایک ایک تخت پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، اور ایک حجرہ میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ایک تخت پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ایک پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں، انہیں تختوں کے پاس امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمتہ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے ہیں، انھوں نے قرآن و حدیث سے استنباطِ مسائل کیا، امام ابو حنیفہؒ کی مجلسِ فقہا میں امام ابو یوسفؒ، امام محمد بن الحسنؒ وغیرہ چالیس محدث و فقیہ ایک گول میز کے اطراف بیٹھے ہوئے ہیں۔

امام محمد بن الحسنؒ کے پاس ''سیر کبیر'' وغیرہ فقہ کی کتابوں کا انبار ہے۔ ایک جدا تخت پر امام مالک بن انسؒ مع مؤطا کے تشریف فرما ہیں۔ مؤطا تمام کتبِ حدیث کی ماں ہے۔ ایک اور تخت پر امام محمد ابن ادریس شافعیؒ ہیں۔ ان کے پاس ''کتاب الام'' ہے۔ امام محمد ابن الحسنؒ اور امام محمد بن ادریس شافعیؒ کے باہمی مباحثات اور مذکرات سے اصولِ فقہ اور اصولِ حدیث کی بناء پڑی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ رومن لا کا نام ونشان بھی کوئی نہ جانتا تھا۔ یاد رکھو کہ قرآن و حدیث ہی فقہ اسلام کا ماخذ ہیں۔ وہ شخص ہرگز فقیہ نہیں ہوسکتا جو بغیر قرآن و حدیث کے ماخذ کے ذاتی رائے رکھتا ہو، جس نے بلا ماخذ کوئی حکم دیا وہ اس پر رد ہے اس پر بے حد کد ہے۔ ایک تخت پر حضرت امام احمد بن حنبلؒ ہیں جن کے پاس ''مسند احمد'' ہے، یہ حدیث شریف کا بڑا ذخیرہ ہے۔ امام احمدؒ ضعیف حدیث کے مقابل قیاس سے کام نہیں لیتے۔ دوسری کرسیوں پر مجتہد فی المذہب، اصحابِ ترجیح، مجتہد فی المسئلہ بیٹھے ہوئے ہیں جو ہر زمانہ کے اقتضاء کے موافق قرآن و حدیث سے استنباطِ مسائل کرتے ہیں۔ ہر زمانہ میں چند افراد کو استنباطِ مسائل کی کرسی مل ہی جاتی ہے۔

ایک دوسرے در پر یہ کتبہ ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔

یہ در متکلمین کا ہے۔ اس در کے پاس بھی بہت سے تخت بچھے ہیں جن میں سے ایک تخت پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں، انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے خوارج سے مناظرہ کیا کیونکہ اس زمانے میں خوارج اور روافض پیدا ہوچکے تھے۔ اس دور میں مذہبی اختلافات کا فوری فیصلہ تلوار کردیتی تھی۔ یہ یاد رکھو کہ بعض لوگ بزرگوں کو مانتے ہیں اور بعض بالکل نہیں مانتے۔ اعتدال پر رہنے والے بہت کم ہوتے ہیں۔ بزرگوں کو ماننے والوں کی انتہا شخصیت پرستی اور بُت پرستی ہوتی ہے، اور خود پسندوں کی انتہا دہریت اور لادینی پر۔ ایک تخت پر حضرت امام ابو حنیفہؒ نعمان بن ثابت کوفی ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''فقہِ اکبر'' ہے۔ امام اعظمؒ کو خوارج سے ہر وقت مناظرے کرنے پڑتے۔ ایک اور تخت پر حضرت ابو الحسن اشعریؒ ہیں جو معتزلیوں کے رد میں سرگرم ہیں۔ معتزلہ کے پاس ان کی عقل کے خلاف کوئی چیز اسلام میں نہیں ہے۔ اصل میں وہ ایک غلطی میں گرفتار ہیں کہ جو چیز میں نہیں جانتا یا میرے پاس ثابت نہیں وہ واقع ہی نہیں اور ایک تخت پر امام محمد غزالیؒ تشریف فرما ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''تہافتہ الفلاسفہ'' وغیرہ علم کلام کی کتابیں ہیں۔ امام غزالیؒ کے زمانے سے پہلے عربی میں مختلف فلاسفہ کی کتابوں کا ترجمہ ہوچکا تھا۔ ان کی کتابوں سے عقائد، تصوف، تہذیبِ اخلاق وغیرہ، سب کا افادہ ہوتا ہے۔ فلسفہ کی کتابیں تیار کروانے میں خلیفہ مہدی اور ہارون رشید بہت پیش پیش رہے ہیں۔

ایک اور تخت پر امام فخر الدین رازیؒ ہیں جنھوں نے فلسفہ قدیم کے پرخچے اڑادیئے، ان کے ہاتھ میں مباحثِ مشرقیہ، معالم وغیرہ بیسیوں علم کلام کی کتابیں ہیں۔ ایک اور تخت پر قاضی عضد الملة والدین عبدالرحمٰن بن احمدؒ بھی بیٹھے ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''مواقف'' ہے۔ اس قاضی کے حسنِ تعلیم سے لاکھوں چنگیز خانی اشخاص مشرف بہ اسلام ہوگئے۔ اور دوسری کرسیوں اور چوکیوں پر ہزاروں خادمانِ دین ممتکن ہیں جو ہمیشہ مخالفانِ اسلام کی تردید میں سرگرم و مستعد رہے ہیں۔

ایک اور در پر یہ کتبہ ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۔فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ اِنَّ كَيْدَا لشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۔ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ ؛ یہ در جانبازانِ محمدیؐ کا ہے، مجاہدین فی سبیل اللہ کا ہے۔ اس کے پاس ایک تخت پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں جنھوں نے مرتدین سے جنگ کی، مانعینِ زکوٰۃ کو زکوٰۃ دینے پر مجبور کیا۔ اس طرح مرکزِ اسلام کی حفاظت کی۔ اور ایک تخت پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں جن کے زمانے میں بیت المقدس، شام اور ایران فتح کرکیا گیا۔ ایک اور تخت پر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں جن کے زمانے میں اسلامی ریاست کے حدود دور دور تک پہنچ گئے تھے۔ ایک اور تخت پر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فاتحِ خیبر ممتکن ہیں، ان کی تلوار بھی کام کرتی تھی، اور ان کی روحانی قوت بھی کام کرتی تھی۔

ایک اور تخت پر حضرت ابوعبیدۃ بن جراح فاتحِ شام، اور ایک تخت پر حضرت ابنِ ابی وقاص فاتح ایران و عراق، اور ایک پر حضرت عمرو بن العاص فاتحِ مصر بھی ہیں، اور ان تختوں کے بیچ میں حضرت سیف اللہ مجاہدِ اعظم خالد بن ولید کا تخت ہے۔ پاس ہی ایک تخت پر خلیفہ بنی امیہ ولید بن عبدالملک بیٹھا ہوا ہے اور اس کے اطراف دوسرے تختوں پر محمد بن قاسم فاتح سندھ و ہند، موسٰی بن نصیر اور اس کا خادم طارق فاتح اندلس، اور قتیبہ بن مسلم فاتح ترکستان بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک اور تخت پر نورالدین زنگی اور صلاح الدین اعظم ایوبی ہیں جنھوں نے صلیبی جنگوں میں کارہائے نمایاں کئے جن کی دوست و دشمن سب نے داد دی۔ اور ایک تخت پر سلطان محمد خاں ترک فاتح قسطنطنیہ ہے۔ ایک تخت پر سلطان محمود غزنوی فاتح ہند، اور ایک پر شہاب الدین غوری ہیں۔ ایک تخت پر جلال الدین خلجی بیٹھے ہیں جنھوں نے چنگیزی فوجوں کو شکستِ عظیم دی اور جب گرفتار شدہ ایک لاکھ قیدیوں کو رہا کردیا تو وہ سب مسلمان ہوگئے۔ ان کے تخت کے ایک حصّہ پر علاء الدین خلجی بھی ہے۔ ایک پر احمد شاہ ابدالی ممتکن ہیں جنھوں نے تھوڑی سی فوج سے مرہٹوں کو شکستِ عظیم پہنچائی۔

ایک اور در پر یہ کتبہ ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۔ وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ ۔ اور ذرا باریک خط میں یہ بھی ہے: اَلْمُسْلِمُوْنَ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ۔ یہ در دینیات، اصلاح و ترقی، تمدن، حفظِ امن اور حفاظت اقتدارِ اعلیٰ کا ہے۔ اس کے پاس ایک بڑا تخت ہے جس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جلوہ فگن ہیں۔ جنھوں نے مانعینِ زکوٰۃ سے جنگ کی اور مرتدین سے جہاد کرکے شیرازۂ اسلام کو منتشر ہونے سے بچایا، اجنادین کی فتح بھی انہیں کے زمانے کی ہے۔ علماء نے اس کے متعلق کہا ہے: "وَلَقَدْ قَامَ مَقَامَ نَبِيٍّ"۔ حضرت صدیقِ اکبرؓ نے تمام اصحاب سے لے کر ایک جگہ جملہ مکتوباتِ قرآنی کو جمع کردیا اور اس طرح حَبْلُ اللّٰه کی حفاظت فرمائی۔ پاس ہی ایک دوسرا تخت ہے۔ جس پر حضرت فاروقِ اعظمؓ تشریف فرما ہیں جن کے زمانے میں نہ صرف غیر معمولی فتوحات حاصل ہوئیں، بلکہ زمین کی پیائش ہوئی، مقطعوں کا انتظام ہوا بلحاظِ ضرورت مختلف قوانین نافذ اور طرح طرح کے محصول رعایا پر عائد کئے گئے۔ ایک اور تخت پر خیر التابعین عمر ابن عبدالعزیزؒ ہیں جنھوں نے آزاد تمدن کو اسلامی تمدن میں مبدل کرنے کی کوشش کی اور اس میں اپنی جان دے دی۔ ایک اور تخت پر شاگردِ امام مالک، ہارون رشید ہے جس کے زمانے میں امن و امان اور علم و دولت دونوں انتہائی عروج پر تھے۔ ایک چھوٹے

سے تخت پر جلال الدین خلجی ہے جس کے ایک گوشے پر علاء الدین خلجی بھی بیٹھا ہوا ہے جس کے زمانے میں فتوحات بھی ہوئی ہیں اور ترقیِ تمدن بھی ۔ ایک چھوٹے سے تخت پر شیر شاہ سوری بھی ہے جس کے زمانے میں شہروں میں تنظیم ، راستوں کا انتظام ، مسافروں کے لئے سہولت اور مالگواری کا ہر طرح سے انتظام تھا ۔ اس در کے ایک جانب علمائے مدنیات اپنے اپنے تختوں پر متمکن ہیں ۔ ایک تخت پر حضرت ابو حامد محمد غزالیؒ ہیں جن کے پاس ان کی اعلیٰ اور کثیر تصانیف دھری ہیں ، ان کی ''احیاء العلوم'' میں اسلامی تمدن سے کافی بحث کی گئی ہے ایک تخت پر حضرت شیخ احمد بن عبدالاحد فاروقیؒ ہیں ۔ آپ اکبر اور جہانگیر کے ہم زمانہ تھے ، ان کے زمانے میں تصوف ، الحاد میں مبدل ہوگیا تھا ۔ خود پرستی ، شاہ پرستی کا زور تھا ۔ حضرت شیخ احمد سرہندیؒ کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور یہ یادگارِ فاروق اعظمؓ نہایت پامردی سے حمایتِ دین پر قائم رہا ۔ آپ کے فیضِ تربیت سے لاکھوں آدمی اب تک سیراب ہورہے ہیں ۔ آپ کے پاس ''مکتوباتِ شریف'' کی تین جلدیں دھری ہوئی ہیں ۔ ایک چھوٹے سے تخت پر'' ابنِ خلدون'' ہے ، جس کے پاس'' تاریخِ اسلام'' اور''مقدمہ'' رکھے ہوئے ہیں ۔ مقدمہ میں اصولِ تمدن اور فلسفہ تاریخ پر کافی بحث موجود ہے اور ایک چھوٹے سے تخت پر احمد بن عبدالرحیم المعروف بہ شاہ ولی اللہؒ دہلوی بیٹھے ہوئے ہیں جن کے پاس'' حجۃ اللہ البالغہ''دھری ہے ۔ یہ کتاب فلسفۂ اسلام سے بھری ہے ۔ ان کے پاس'' ازالۃ الخفاء عن احوال الخلفاء'' بھی ہے جو ہے تو تاریخ مگر اس سے تمدنِ اسلام پر بھی خوب روشنی پڑتی ہے ۔

آگے ایک اور در پر یہ کتبہ کندہ ہے :-

اَنَّ اللّٰـهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِالرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَـهٗ شَيْطَانًا ۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۔ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّ زِيْنَـةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَـيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۔

ذرا باریک خط میں یہ کتبہ بھی موجود ہے :

اِنَّـمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ۔ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ ۔ بُعِثْتُ لِاُ تَمِمَّ مَكَارِمَ الْاَخْـلَاقِ ۔ تَخَلَّقُوْا بِاَخْـلَاقِ اللّٰهِ ۔ یہ درتہذیبِ نفس کا ہے ۔ اس کے پاس ایک تخت پر حضرت عبدالرحمٰن بن عمر اور ایک پر حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں ، یوں تو اس در کے پاس بہت سی واجب التعظیم ہستیاں موجود ہیں مگر خصوصیت سے چند حضرات کے نام بیان کئے جاتے ہیں ۔

ایک تخت پر امام ابو حامد محمد غزالیؒ ہیں ، ان کے پاس'' احیاء العلوم'' اور'' کیمیائے سعادت'' وغیرہ کثیر تصانیف ہیں ۔ '' احیاء العلوم'' کی چار جلدیں ہیں ۔ ایک میں عقائد و معارف ہیں ۔ ایک جلد میں سیاستِ مدن و تہذیبِ نفس ہے ۔ ایک جلد میں منجیات ہیں اور ایک جلد میں مہلکات ۔ ایک اور تخت پر حضرت غوثِ اعظم سیدی عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ تشریف رکھتے ہیں ۔ اور ان کے ہاتھ میں''فتوح الغیب'' اور''فتحِ ربانی'' ہے ۔ ایک کرسی پر جلال الدین دوانیؒ ہیں ، اور ان کے پاس'' اخلاقِ جلالی'' ہے ۔ اس کے تین حصّے ہیں ۔ ایک میں سیاستِ مدن ، ایک میں سیاست و انتظام خانہ داری اور ایک میں تہذیبِ نفس ۔ دوّانی نے عقائد جلالی اور دیگر کتب میں فلسفۂ اسلام اور علمِ کلام پر بھی کافی مباحث لکھے ہیں اور کئی کرسیوں پر بہت سے تہذیبِ نفس کے معلّم ہیں ۔

ایک اور در ہے جس پر حسبِ ذیل کتبہ ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۔ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ۔ اَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۔ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۔

ذرا باریک خط میں یہ بھی ہے:

اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَتْهَا الْعَرَبُ قَوْلُ لَبِيْدٍ "اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَاخَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ"۔

یہ موحدین کا در ہے ۔ یہاں کے حاضرین کئی قسم کے ہیں ۔ بعض بڑے زور وشور سے توحید کی تعلیم دیتے ہیں ، بعض اصحاب ، عظیم الشان کتابوں کے مصنف بھی ہیں ، اور بعض کے فیضِ تربیت اور حسنِ صحبت سے لوگ موحد ہوجاتے ہیں ۔

یہاں ایک بڑے تخت پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں اور ان کی زبانِ مبارک سے نکل رہا ہے: مَارَأَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَأَيْتُ اللّٰهَ قَبْلَهٗ ۔ (میں نے کسی شئی کو دیکھا تو شئے سے پہلے خدا کو دیکھا) آپ کے متعلق رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: ''مُردے کو چلتا پھرتا دیکھنا ہو تو ابوبکر کو دیکھو''۔ نیز یہ بھی ارشاد ہوا کہ: ''جس چیز سے خدا نے میرا شرحِ صدر کیا ہے اس سے میں نے ابوبکر کا بھی شرحِ صدر کیا''۔

ان کے تخت کے اطراف قادریہ، نقشبندیہ اور شطاریہ کے تخت ہیں ۔

ایک اور تخت پر حضرت علی ابن ابی طالبؓ جلوہ گر ہیں ، اور وہ فرماتے ہیں: ''سَلُوْنِىْ اُجِبْكُمْ'' (مجھ سے مانگو میں دوں گا) آپ کے بارے میں رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: ''میرا گوشت علی کا گوشت ہے اور میرا خون علی کا خون''۔

آپ کے اطراف قادریہ ، چشتیہ ، رفاعیہ ، اکبریہ ، سہروردیہ ، شاذلیہ اور بدویہ کے تخت ہیں ۔ ان تختوں کے پاس اور دوسری محترم ہستیوں کے تخت بھی ہیں ۔ جیسے حضرت حسن بصری ، حضرت معروف کرخی ، حضرت جنید بغدادی ، حضرت بایزید بسطامی ، حضرت داؤد طائی ، حضرت سہل بن عبداللہ تستری ، حضرت کمیل بن زیاد ، حضرت ذوالنون مصری ، حضرت ابوالقاسم قشیری ۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے زمانہ میں بیرونی مصنفین کی کتابوں کا ترجمہ نہیں کیا گیا ۔ فقط ان کی توجہِ عالی اور قوتِ قلبی سے لاکھوں بلکہ کروڑوں آدمیوں نے زلالِ توحید سے سیرابی حاصل کی ۔ ان تختوں کے پاس خصوصیت سے قابلِ ذکر شیخ محی الدین ابن العربیؒ ہیں اور ان کے پاس ''فتوحات مکیہ''۔ اور ''فصوص الحکم'' وغیرہ کتابیں ہیں ۔ ایک تخت پر مولانا جلال الدین رومیؒ بیٹھے ہیں اور ان کے پاس ''مثنوی شریف'' رکھی ہے ۔

ایک اور در پر یہ کتبہ ہے:

يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۔ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ۔ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۔ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۔ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۔

ذرا خفی خط میں یہ بھی کندہ ہے:

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ۔ یہ درِ عشق ومحبت کا در ہے، اس در سے جو پانی آرہا ہے اس کا

ایک گھونٹ بھی پی لینا، پینے والے کو مستِ الست کر دیتا ہے، جو اس کا پانی پیتے ہیں، ان میں سے بعض عاشق کہلاتے ہیں اور بعض معشوق، کچھ محبّ ہوتے ہیں اور کچھ محبوب۔ کوئی چاہتا ہے اور کوئی چاہا جاتا ہے۔ غرض آیت یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ سے معلوم ہوتا ہے کہ محبِ خدا محبوبِ خدا بھی ہوتا ہے اور محبوبِ خدا محبِ خدا بھی مگر دونوں میں امتیاز صرف یہ ہوتا ہے کہ جو چیخا چلّایا وہ عاشق کہلایا اور جس نے ضبط کیا، صبر و سکون سے بیٹھا وہ معشوق۔

اس در کے پاس ایک تخت ہے جس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، دوسرے تخت پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تیسرے پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، اور چوتھے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ جلوہ فرما ہیں۔ ایک اور تخت پر امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، ایک تخت پر حضرت اویس قرنی بھی ہیں۔ ایک تخت پر حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے اَحَدْ، اَحَدْ کا نعرہ مار رہے ہیں۔ اس در کے پاس سینکڑوں تخت بچھے ہوئے ہیں اور یہ سلسلہ انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا، تاہم چند تخت نشینانِ ولایت کے نام بیان کر دیئے جاتے ہیں۔

سیدی عبدالقادر جیلانی، سیدی شیخ شہاب الدین عمر سہروردی، سیدی خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی، سید احمد الکبیر الرفاعی، سیدی ابوالعباس احمد بدوی۔ سیدی بہاء الدین محمد النقشبند، سیدی ابوالحسن علی شاذلی، سیدی جلال الدین مولانا روم، سیدی محی الدین محمد بن علی ابن العربی، سیدی بدیع الدین شاہ قطب المدار، سیدی علاء الدین علی صابر، سیدی نظام الدین محبوبِ الٰہی، سیدی خواجہ محمد صدیق محبوب اللہ رحمہم اللہ۔

اس کے پاس ہی ایک اور در ہے جس پر یہ آیت کندہ ہے:

یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً o فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ o وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ o

ذرا باریک خط میں یہ بھی لکھا ہوا ہے:

وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَدَآءِ مَا افْتَرَضْتُ عَلَیْهِ وَلَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُهٗ وَ اِنِ اسْتَعَاذَنِیْ اَعَذْتُهٗ۔

یہ درِ عبدیت کا ہے۔ اس در کے لوگ عبدیت سے ممتاز ہیں اور صاحبِ قربِ فرائض۔ یہ بے ارادہ جیتے ہیں، مردہ بدستِ زندہ، زندہ رہتے ہیں۔ خدا کو دینا ہوتا ہے تو ان کے ہاتھ سے دیتا ہے، کچھ کام لینا ہوتا ہے تو ان کے ہاتھوں سے لیتا ہے۔ ہر شخص کو، ہر چیز کو اس کا حق دینا ان کا کام ہے۔ اقتضائے وقت کے مطابق عمل کرنا ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ تحتِ امر رہنا ہمیشہ ان کے پیشِ نظر رہتا ہے، ایسے لوگ عامۃ الناس سے ایسے ملے جلے رہتے ہیں کہ ان کا دوسروں سے امتیاز کرنا مشکل ہے کھاتے پیتے ہیں، شادی بیاہ کرتے ہیں ہنستے بولتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی زبان پر یہ شعر ہوتا ہے

دل کسی سے نہ لگا دست فشاں سب سے رہے
عمر بھر قیدِ تعلق سے ہم آزاد رہے (حسرت صدیقی)

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس در سے سیراب ہونے والے محبّ بھی ہیں، محبوب بھی ہیں اور بندے بھی، مگر ایک گونہ خصوصیتِ بندگی کی وجہ سے ممتاز سمجھے جاتے ہیں۔

اس در کے پاس کئی تخت بچھے ہوئے ہیں، ایک تخت پر خلیفۂ رسول اللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور ایک پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ پاس ہی ایک تخت پر حضرت سیدی عبدالقادر جیلانی ہیں اور دوسرے کئی تختوں پر وہ سب حضرات بھی جلوہ فرما ہیں جن کے اسماءِ گرامی توحید اور عشق و محبت کے بیان میں گزر چکے ہیں۔

غرض سینۂ محمدیؐ بہت کشادہ ہے اس میں جو کچھ ہے اس کو قیامت تک بیان کرو، تم بیان کرو، ساری دنیا بیان کرے مگر وہ نہ کبھی ختم ہوا ہے نہ ہوگا۔ تم ختم ہوجاؤ گے اور دنیا ختم ہوجائے گی۔

اعجاز القرآن

معجزہ: خدائے تعالیٰ کی مرضی و نامرضی کے سمجھنے سے انسانی عقل قاصر ہے، لہذا خدائے تعالیٰ اپنے اوامرونواہی ایک عالی استعداد غیر معمولی فطرت والے انسان پر نازل فرماتا ہے جس کو رسول یا پیغمبر کہتے ہیں۔ اس کی اصولی تعلیم اس کے مکارمِ اخلاق، بندگانِ خدا کی اصلاح، اس کی بے غرضی، اس کی انسانی ہمدردی، اس کی راست بازی، اس کی صداقت کے بہترین دلائل ہیں، مگر خدائے تعالیٰ مزید تائید اور اذعان و یقین کی خاطر پیغمبروں کی معجزات سے تائید فرماتا ہے۔

معجزہ مناسبِ اُمّت: پیغمبروں کے زمانے میں اُمّت کو جس کام میں مہارت ہوتی ہے اسی فن سے ملتا جلتا معجزہ عطا ہوتا ہے کیونکہ فنی مہارت کی وجہ سے وہ انسانی کام اور خدا کے کام میں تمیز کرسکتے ہیں۔ جس فن میں کسی کو مہارت نہ ہو اُس کے اصول و مبادی سے واقف نہ ہو، اس کی رائے ناقابلِ اعتداد اور غیر موثق رہتی ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ساحروں اور کاہنوں کا زور تھا تو ان کو عصا اور یدِ بیضا عطا کیا گیا۔ عنہ المقابلہ فرعون اور اس کے اہلِ دربار کو سحر اور اعجازِ موسوی میں تمیز مشکل ہوگئی مگر ساحر، جو اس فن میں ماہر تھے فوراً پکار اُٹھے: اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰی وَ هَارُوْنَ۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں اطباء کا زور تھا تو حضرت عیسیٰ کو معجزہ عطا کیا گیا: جذامی، کوڑھی کو اچھا کرنا، مُردوں کو جلانا، مٹی کی چڑیاں بنانا اور ان میں دم عیسوی پھونک کر زندہ کرکے اُڑا دینا۔

دینِ ابدی و معجزہ ابدی: چونکہ گزشتہ زمانے کے پیغمبر خاص خاص قوموں اور محدود زمانوں کے لئے مبعوث ہوئے تھے تو ان کے معجزے بھی وقتی تھے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کافۃ الناس کے لئے مبعوث ہوئے ہیں، آپ کا دین قیامت تک رہنے والا ہے تو ان کو ہزارہا معجزات، گوناگوں خوارق عادات کے علاوہ جن کی روایت حدِ تواتر کو پہنچتی ہے، قرآن شریف ایک ایسا دائمی معجزہ عطا کیا گیا، جو اس دائمی دین کی تائید کرتا رہے گا۔

وجہِ اعجازِ قرآن : قرآن شریف کس امر میں معجزہ ہے؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے۔

صرفہ : نظّام جو بڑا ادیب ہے اور فلسفی بھی، کہتا ہے کہ قرآن کے جواب دینے کی قوت اللہ تعالیٰ نے حضرتؐ کے اہل زمانہ سے سلب کرلی تھی۔ اس کے خیال میں قرآن شریف کا مثل ممکن تھا مگر سب لوگوں سے وہ قوت ہی سلب کرلی گئی تھی تو جواب کیونکر دیا جاسکتا تھا۔ اس کا خیال بالکل غلط ہے کیونکہ اس طرح قرآنِ مجید، معجزہ نہ ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کا فصحاء و بلغاء سے جواب کی قوت سلب کرلینا معجزہ ہوا۔ افسوس کہ اتنے بڑے ادیب پر قرآن کی حقیقت نہ کھلی، ورنہ قرآن کی ایک ایک سورۃ، ایک ایک آیت پر سردھنتا، قربان ہوتا۔ غالبًا وہ قرآن شریف کو سہلِ ممتنع سمجھ کر اس ورطے میں غوطے کھا رہا ہے کہ قرآن کا مثل ممکن ہے۔ مگر یہ امکان کبھی فعلیت میں نہیں آتا۔

یہ ہم نے بیان کیا ہے کہ پیغمبر کی اُمّت جس فن میں ماہر ہوتی تھی اسی جنس کا معجزہ پیغمبروں کو دیا جاتا تھا۔ حضرت رسالت مآبؐ اس قوم میں پیدا ہوئے جس کو اپنی فصاحت و بلاغت کا بڑا دعویٰ تھا۔ وہ خود کو عرب یعنی فصیح اور دوسروں کو عجم یعنی گونگا کہتی تھی لہذا قرآن شریف کی فصاحت و بلاغت معجزہ بنائی گئی۔

لاریب، ہم قرآنِ مجید کو فصاحت و بلاغت میں معجز اور واضح معجز سمجھتے ہیں، مگر اس کے ساتھ یہ بھی جانتے ہیں کہ قرآنِ مجید، تمام جہان کے لئے داعی الی الحق ہے۔ ہر صاحبِ فن ٹھنڈے دل سے قرآن پر غور کرے گا تو قرآن اسی کے اعتبار میں معجز بن کر چمکے گا۔ فقیر نے چند وجوہِ اعجازِ قرآن کو ''تحفہ فقیر'' میں نظم کیا ہے جو ہدیۂ ناظرین ہیں۔ آئندہ اس سے تفصیلی بحث کی جائے گی۔

مرضی و نامرضیِ خدا ظاہر کرتی رسالت ہے
دینِ محمد ہے توحید سارے جہاں کو دعوت ہے
ایک خدا کو سب پوجیں سرِّ ختم نبوت ہے
وجہِ اعجازِ قرآں حضرت کی امیت ہے
ماضی و مستقبل کی خبر مملو جس میں صداقت ہے
زیر و زبر کا فرق نہیں کیا قرآں کی حفاظت ہے
سارے منتر ہوگئے ہیچ کیسی اثر میں قوت ہے!
نغمہ اور الفاظ سلیس نیز کمالِ فصاحت ہے
کمی زیادت اور تغییر ناممکن وہ بلاغت ہے
پست و بلند نہیں اس میں ایک ہی اس کی حالت ہے
اسلوبِ قرآن ہے اور اور حدیث کی حالت ہے
جس نے دیکھا قرآں کو وہ تو محوِ حیرت ہے
شانِ خدائی ظاہر ہے لہجہ میں کیا سطوت ہے

قرآں نے سب دینوں میں　　کچھ نہیں چھوڑی وقعت ہے
کرتے دھرم کی ہیں اصلاح　　جن میں قرآنیت ہے
سارے جہاں کو زیر کیا
کیا قوت کیا عظمت ہے　　(حسرت صدیقی)

اُمّیتِ رسولِ کریمؐ: حضرتؐ کے زمانے میں تعلیم کا رواج اور لکھنے پڑھنے کی واقفیت ہی کم تھی۔ نہ مدارس تھے نہ مکاتب، خال خال کوئی مذہبی پیشوا لکھنا پڑھنا جانتا تھا۔ بعض تجارت پیشہ یا سردارانِ قوم کچھ کچھ کتابت سے واقف تھے۔ پھر حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ ابھی شکمِ مادر ہی میں تھے کہ حضرتؐ کے والدِ ماجد عبداللہ کا انتقال ہوگیا، چھ سال کے تھے کہ والدہ ماجدہ بی بی آمنہ کا بھی انتقال ہوگیا، پھر آٹھ سال کے تھے کہ جدِّ امجد عبدالمطلب کا بھی انتقال ہوگیا۔ پھر تعلیم و تربیت کرتا تو کون کرتا۔ مگر نہیں، اللہ ان کا محافظ و مربی تھا اور وہی علمِ لدنی سے آپ کو سرفراز کرنے والا تھا، کوئی شخص ٹھنڈے دل سے غور کرے کہ جس شخص کو کسی نے تعلیم نہ دی ہو، جس کا کوئی تربیت کرنے والا نہ ہو، جس کا ماحول تاریک ہو، ہر طرف جہل کی گرم بازاری ہو، وہ شخص اپنے ہاتھ میں مشعلِ ہدایت لے کر نکلتا ہے اور سارے عالم کی کایا پلٹ دیتا اور شرک و کفر کی تاریکی کو کافور کردیتا ہے۔ روئے زمین کے بڑے بڑے ادیان و مذاہب کو تقویم پارینہ منوا دیتا ہے۔ بڑی بڑی ریاستوں اور سلطنتوں کے قوانین کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتا ہے اور خود ان زبردست سلطنتوں کو پامالِ سم ستوران کردیتا ہے، کیا یہ اعجاز نہیں ہے؟ کیا خدا کا ہاتھ جب تک اس کی پشت پر نہ ہو کوئی ہے جو ایسا ناقابلِ انکار کام کرسکتا ہے۔؟ تاریخِ عالم اس کی ایک بھی مثال دکھا سکتی ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں!

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْ مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتَابٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ۔ (العنکبوت آیت ۴۸)

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔ (البقرۃ آیت ۲۳)

حفاظتِ قرآن: دنیا میں کوئی مذہبی یا غیر مذہبی کتاب ایسی نہیں جس کی حفاظت قرآنِ مجید کے برابر کی گئی ہو، ہندوؤں کے وید، پارسیوں کی ژند یا دساتیر بلکہ توارت و انجیل، تواتر تو کجا خبر احاد سے بھی ثابت نہیں ہوسکتیں۔ قرآن شریف کی حالت یہ ہے کہ زمانہ نبوت سے اب تک لاکھوں اس کے راوی، اس کے حافظ، اس کے قاری چلے آرہے ہیں۔ کوئی شہر تو کیا کوئی قصبہ ایسا نہیں جس میں چند جید حافظ نہ ہوں۔ کیا مجال، کوئی حافظ تراویح میں ایک کلمہ کے عوض دوسرا کلمہ پڑھ دے، یا زیر زبر ہی کی غلطی کردے اور سامع اس کو لقمہ نہ دے۔ یہ تو فاش اغلاط ہیں، قاری صفاتِ حروف کی بھی تنقید کرتا ہے، کب چھوڑتا ہے اگر کوئی قلقلہ یا ہمس نہ کرے یا مدِ طویل و متوسط و طبعی میں تمیز نہ کرسکے یا بے محل تفخیم یا ترقیق کردے، یا اخفاء کی جگہ اظہار یا ادغام کردے، کب جائز رکھتا ہے۔ قرآن شریف میں کتنے الف ہیں، کتنے با، تا۔ سب شمار کئے ہوئے ہیں۔ غرض کہ قرآن شریف کی حفاظت کا وعدہ خدا نے کیا اور کس ناقابلِ انکار طریقہ سے اس کو ثابت کیا۔ دنیا میں اسلام ہی باقی رہنے والا دین ہے تو اس کا منبع، اس کی مقدس آسمانی کتاب اتنی اہمیت بھی رکھتی ہے۔ جو چیز محفوظ ہی نہ ہو، جس کی صحت کا پتہ نہ ہو، جس کی روایت ہی مسلسل نہ ہو، کس برتے پر اس کی تبلیغ کی جاسکے گی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔

قرآن کی غیب گوئی : یہ بات ظاہر ہے کہ آدمی کو نہ ماضی کا علم ہوتا ہے نہ مستقبل کا، وہ تو صرف وہی جانتا ہے جو اس کی آنکھوں کے سامنے آئے یعنی اس کا علم مشاہدات تک محدود ہے، مزید برآں یہ کہ وہ مشاہدات ہی کو الٹ پلٹ کرتا ہے کچھ انہیں سے استنباط کرتا ہے۔ اخبار بالغیب مادی انسان کا کام نہیں، جب تک خدا کا ہاتھ بیچ میں نہ ہو، یہ کام نہیں ہوسکتا۔ قرآن شریف میں وہ قصص بھی بیان کئے گئے ہیں جن سے حضرتؐ کا تمام خاندان ناآشنا تھا اور ایسی پیشن گوئیاں بھی ہیں جو اب تک برابر صحیح اور درست اترتی آئی ہیں۔

قصص : حضرت آدمؑ، دادی حوا اور ابلیس کا قصہ۔ ہابیل قابیل کا واقعہ۔ حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ و اسمٰعیل و لوط و اسحاق و یعقوب و یوسف علیہم السلام کے قصص۔ حضرت صالحؑ و قوم ثمود، حضرت شعیبؑ و اہلِ مدین و ایکہ، حضرت داؤد و سلیمانؑ، حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ اور فرعون و ہامان اور بنی اسرائیل اور قارون کے حالات و دیگر انبیاء کے حالات، ذوالقرنین، قوم سبا، اصحاب الاخدود کہف و رقیم اور اصحاب رس کے قصص و حالات بالتفصیل بیان کئے گئے ہیں، حضرت کے اہلِ زمانہ مخالفین نے بھی ان کو تسلیم کیا۔

پیش گوئی : قرآن شریف میں بہت سی پیشین گوئیاں ہیں، نمونے کے طور پر چند یہاں ذکر کی جاتی ہیں:

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْيُسْلِمُوْنَ ۔ (الفتح ۔ ۱۶)

"(اے پیغمبر) دیہاتی عرب جو (سفر حدیبیہ سے) رہ گئے ہیں ان سے کہہ دو کہ تم بڑے لڑنے والوں (یعنی فارس و روم) کے مقابلے کے لئے بلائے جاؤ گے تو تم ان سے لڑتے رہو گے، یہاں تک کہ وہ مسلمان ہوجائیں گے"۔

روم و فارس کی لڑائیاں حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت میں ہوئیں، تو یہ خلافتِ شیخین کی بشارت ہے۔

الٓمّٓ ۔ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ (الروم ۔ ۱ تا ۳)

قریب کے ملک (یعنی فارس) میں رومی (جو نصاریٰ ہیں اہلِ فارس سے جو آتش پرست ہیں) مغلوب ہوگئے ہیں لیکن یہ لوگ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب چند سال میں (پھر اہل فارس پر) غالب آجائیں گے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا، اور یہ واقعہ، تاریخ پیش گوئی کا بڑا زبردست معجزہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس وعدۂ الٰہی کی صحت پر یقین کر کے ایک سردار قریش سے مراہنہ کیا، وعدہ الٰہی سچا ہوا۔ اور ابوبکر صدیقؓ کامیاب۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۔ عنقریب اس جماعت کو ہزیمت ہوگی اور پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں گے۔ یہ شکستِ اہلِ بدر کی پیشگوئی تھی جس کو اللہ نے پورا کیا۔ (القمر ۔ ۴۵)۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ ۔ (الفتح ۔ ۲۷)

"بے شک اللہ نے اپنے رسول کو واقعی سچا ہی خواب دکھایا تھا کہ انشاء اللہ تم (مسلمان) مسجدِ حرام میں بے خوف و خطر (باطمئنانِ تمام) داخل ہوں گے (وہاں جاکر) تم (کچھ تو) سر منڈوائے ہوئے ہوں گے اور (کچھ) بال کترائے ہوئے

ہوں گے ۔ یہ آیت فتحِ مکّہ کی پیش گوئی ہے جس کو اللہ نے پورا کیا ۔

فصاحت و بلاغت : سب سے پہلے قرآن شریف کی نغمگی اور سلاست پر غور کرو ، قرآن شریف کے الفاظ کچھ ایسے نفیس مخارج کے حروف سے مرتب ہیں ، اور قرآن شریف میں ایسی سلاست و روانی ہے کہ نہ پڑھنے والے کی زبان پر گراں ہوتے ہیں نہ سننے والے کے کان پر ۔ اتنی ضخیم کتاب ، اتنا بڑا حجم اور اس میں ایک لفظ بھی ثقیل یا متنافر نہیں ۔ دوسرے شعراء اور خطباء کے کلام میں یہ بات کہاں ؟ ایک تجربہ مجھے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ دوسروں کو بھی اس کا تجربہ ہوگا یا غور کرنے کے بعد اس کا تجربہ ہوجائے گا کہ بعض حضرات جو اپنی مادری زبان میں بات کرنے میں ہکلاتے ہیں ، وہ جب قرآن شریف پڑھتے ہیں تو زبان کو بالکل رکاوٹ نہیں ہوتی بلکہ ان کی زبان ، صاف زبان والوں سے بھی قرآن پڑھنے میں تیز چلتی ہے ۔ مجھے میرے کئی دوستوں پر اس کا تجربہ ہوا ہے ، خود میری زبان میں عقدہ ہے مگر قرآن شریف پڑھتا ہوں تو زبان صاف چلتی ہے ۔ یہ قرآن شریف کی سلاست اور حسنِ مخارج کی کافی دلیل ہے ۔

بعض بالکل جاہلوں کو دیکھا گیا ہے کہ قرآن شریف اور دوسرے ادعیہ کو پڑھتے ہوئے سنا تو قرآن شریف کے متعلق کہا کہ اس کا پڑھنا بڑا ہی اچھا معلوم ہوتا ہے ۔ بعض اَن پڑھ حضرات ایسے بھی تھے کہ قرآن کو دوسری عبارتوں سے تو کیا ، حدیث شریف سے بھی تمیز کرتے تھے ۔ ایک جاہل عربن نے قرآن شریف کو پڑھتے دیکھا تو پاس آکر بیٹھ گئی اور ہمہ تن گوش ہوکر سننے لگی ۔ کسی نے پوچھا : یہ کیسا کلام ہے ؟ کہا میں تو جاہل ہوں کیا بتاؤں ، مگر اتنا ضرور کہوں گی کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک طبق ہے جس میں حلوا ہے ، نیچے شہد ہے اور پر مسکہ ہے ۔

قرآن کے معجز ہونے کا کون ادراک کرسکتا ہے ؟ واضح ہو کہ قرآن شریف متعدد اعتبار سے معجز ہے ۔ ان میں سے بعض اعتبار تو ایسے ہیں جن کو ہر شخص سمجھ سکتا ہے جیسے قرآن شریف کے الفاظ کا نغمہ اور اس کی دل کشی ۔ حضرت رسول مقبول ﷺ کا اُمی ہونا ، اور پھر ایسی بے مثل اور عجیب و غریب کتاب کا لانا جو دین و دنیا کے ہر قسم کے امور میں شمعِ ہدایت ہے ، یا قرآن شریف میں ماضی اور مستقبل کے اخبار یعنی اظہارِ مغیبات وغیرہ وغیرہ ۔ اب رہا قرآن شریف کا فصاحت و بلاغت کی رو سے معجز ہونا ۔ وہ ماہرین اور صحیح المذاق اہلِ زبان کو تو بالبداہت معلوم ہوجاتا ہے اور دوسروں کو غور و فکر اور استدلال سے ، دوسروں کے کلام سے مقابلہ کرنے سے ، اصولِ معانی و بیان و بدیع اور اسالیب کلام سے واقف ہونے سے ممکن ہے ۔

قرآن کی کتنی مقدار معجز ہے ؟ بعض کہتے ہیں کہ پورا سورہ قرآن کا معجز ہے ، ایک دو آیتیں حدِ اعجاز کو نہیں پہنچتیں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سورہ اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ یا اس کا مماثل یعنی تین آیتوں کی مقدار بھی معجز ہے ۔

اسلُوب : امرأ القیس کے دیوان میں دو چار مختلف اشعار ان لوگوں کے لگادیں جو اس کے ہم پایہ ہیں تو ممکن ہے ، مگر مسلسل دو چار سے زیادہ اشعار ہرگز نہیں ملاسکتے ۔ کسی نے ابن المقفع سے کہا کہ آپ طویل قصیدے نہیں کہتے تو اس نے کہا کہ جاہلیت کا رنگ قائم رکھنا سخت مشکل ہے ۔

کوئی قرآن شریف اور حدیث شریف کو ملا کر دیکھے، حدیث کا اسلوب، قرآن کے اسلوب سے ہرگز نہیں ملتا۔ جو لوگ اسالیبِ کلام سے واقف ہوتے ہیں وہ فوراً کہہ دیتے ہیں یہ شعر، امرأ القیس کا ہے یا زہیر کا، زمانہ جاہلیت کا ہے یا ان لوگوں کا جنھوں نے اسلام اور جاہلیت دونوں کو پایا ہے یا یہ کہ یہ شاعر عہدِ بنی امیہ کا ہے یا بنی عباس کا یا بالکل زمانۂ حال کا۔ پھر یہ کہ یہ شاعر بغداد کا ہے کہ شام کا، حجاز کا ہے یا مصر کا، عرب کا ہے یا عجم کا۔ اگر ایک شعر سے پورا علم نہیں ہوسکتا تو دوچار شعر کے بعد تو امتیاز ہو ہی جاتا ہے، اردوداں بھی سمجھ لیتے ہیں کہ یہ شعر سوؔدا کا ہے یا میرؔ کا، ذوقؔ کا ہے یا غالبؔ کا، داغؔ کا ہے یا امیرؔ کا۔ ہر زبان کے نقادِ سخن شعراء و نظماء کے کلام میں امتیاز کرتے ہیں۔ اعلیٰ شعر کو ادنیٰ سے جدا کرتے ہیں۔ جہلِ مرکب، ہٹ دھرمی، بے جا مخالفت اور بات ہے۔ ذوقِ سلیم نہ رکھنے والے معرضِ بحث میں نہیں۔ صاحبِ ذوق، کلامِ عالی سنتا ہے اور پہروں بلکہ دنوں اس کا مزا لیتا ہے۔ ایسے صاحبِ ذوق، عرب بلکہ عجم پر بھی بلاشبہ قرآن کا اعجاز، فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ احادیث شریف کے کمالِ فصاحت و بلاغت میں کیا کلام ہوسکتا ہے۔ جس کی نسبت اس بہترین اور گرامی ترین ہستی کی طرف ہو جس کا ارشاد ہے: اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ مگر قرآن شریف کچھ اور ہی شئے ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف حضرت رسولِ مقبول ﷺ کا کلام نہیں، اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

الغرض ہمارے سامنے صدیقِ اکبرؓ، فاروقِ اعظمؓ، مظہر العجائبؓ کے خطب ہیں۔ اللہ اور بندے میں جو فرق ہے وہی قرآن اور ان کے کلاموں میں ہے۔ خطبِ ابن نباتہ، مقاماتِ بدیعی یا حریری اور دوسروں کے کلام کی حقیقت ہی کیا ہے۔ ایک نادان کہتا ہے کہ حریری بھی اعلیٰ درجہ کی فصاحت کا مالک ہے، حقیقۃً اس نے کلام فصحاء دیکھا ہی نہیں، اس کو ڈھلی ہوئی اور سوہن کی ہوئی چیز میں تمیز نہیں، اس کو زندہ اور مردہ میں فرق نہیں۔ شریف مرتضیٰ کا کلام حریری سے زیادہ رتبہ رکھتا ہے۔ بدیعی کے اچھے فقرات کے سامنے پوری حریری دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔

فطرت اللہ: دودھ کے اجزا معلوم ہوگئے، پانی، گھی، شکر، نمک اور کیا کیا، ذرا ان کو ملا کر دودھ تو بنادو، ناممکن۔ بہتّر یا تہتّر عناصر دریافت کرلئے گئے۔ اب کیا ہے۔ سب کچھ معلوم ہوگیا۔ ذرا ان عناصر کو جوڑ کر تتلی کا پر، تو بنادو، ذرا گلاب کے پھول کی ایک پنکھڑی ہی تو بنادو۔ ناممکن۔ مادہ، عناصر کا پیدا کرنا تو ایک طرف، ذرا خدا کی دی ہوئی کوئی صورت ہی تو بنادو۔ ناممکن، تمہارا کام آرٹی فشل، مصنوعی۔ خدا کا کام نیچرل، فطری۔ اپنی قدرت کا عجز، مادہ اور مادیات میں آزما چکے۔ اب ذرا تم جو بولتے ہو، وہی الفاظ لو، اور ان سے قرآن کی سورت کا ایک مثل بنادو۔ غیر ممکن، خارج از قدرت، بناوگے بھی تو وہی آرٹی فشل، مصنوی، ناقص، کہاں تصویر، کہاں صاحبِ تصویر، کہاں مردہ، کہاں زندہ۔

اَلفِیلُ مَا الفِیل وَمَا اَدرٰکَ مَاالفِیلُ لَہٗ خُرطُومٌ طَوِیلٌ وَذَنَبٌ وَّبِیلٌ۔

کیا یہ ''اَلْقَارِعَۃُ'' کا جواب ہے؟ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ۔ خانہ عقلت خراب! کیوں مسخرہ بنتا ہے۔ کیوں اپنے آپ پر لوگوں کو ہنساتا ہے۔ جس طرح خدا کا فعل معجز ہے اسی طرح اس کا قول بھی معجز ہے۔ تصویر یا مجسمہ بنا کر چڑیا کو دھوکا نہیں دے سکتے تو ان مہملات و واہیات سے، خرافات سے ہم کو دھوکا دے گا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ ہرگز نہیں، یہ سب الفاظ بلامعنیٰ ہیں، یہ تنِ بے جان ہے، مردار ہے، جا اور اس کو خاک میں دبا آ، خدا کا کام بندے کے کام سے بالکل علحدہ ہے۔ بالکل ممتاز ہے، اعجاز ہے اعجاز!

خدائی لہجہ : شاعر یا منشی جس درجہ کا ہوتا ہے اسی درجہ کا اس کا کلام ہوتا ہے ۔ ایک غمگین آدمی کے کلام سے غم ظاہر ہوگا ۔ ایک سپاہی کے کلام سے شجاعت ٹپکے گی ۔ متنبّی سیف الدولہ کے ساتھ خود بھی جنگ میں شریک رہتا تھا تو اس کے قصیدے کا زور ہی الگ ہے ۔ شعراءِ جاہلیت کے اشعار میں بے ساختگی ، سادگی اور صداقت ہے ، متمدن شعراء کے کلام میں صنائع و بدائع ہیں ، جن میں بناوٹ اور تکلف نمایاں ہے ۔ خدا کے کلام کا لہجہ اور قوت ہی الگ ہے ۔ اسی طرح پیغمبر اور بزرگانِ دین کا کلام الگ ہوتا ہے ، ادباء ، نمائشی لوگوں کا کلام جُدا جُدا ۔ صاحبِ فراست وعقلِ سلیم پہچان لیتا ہے کہ یہ کلام ، کلامِ بشر سے ماوراء ہے مَا هٰذَا مِنْ كَلَامِ الْبَشَرِ ۔

یکسانی : بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہر زبان میں ایک بڑا شاعر ہوجاتا ہے جس کی مثال مستقبل نہیں لاسکتا ۔ تو کیا وہ بھی کلام اللہ ہوجائے گا ۔ عربی میں امرأ القیس ، فارسی میں فردوسی ، اُردو میں میر تقی میرؔ یا آج کل غالب پرستوں کے پاس غالب یا بعض کے پاس میر انیسؔ یا یونانی میں ہومر اور انگریزی میں شیکسپیئر ۔

اس شخص کو سمجھنا چاہیئے کہ ان شعراء کی جو تعریف کی جارہی ہے وہ بحیثیتِ مجموعی ہے ، ان کی تعریف اس پیمانے پر نہیں ہے کہ کوئی ان کے تین شعر کے برابر بھی نہیں کہہ سکتا ۔ امرأ القیس کی کمزوریوں کو دیکھنا ہو تو اعجاز القرآن دیکھو ، غالب کا تمام دیوان چھان مارو ان میں سے چند ہی چوٹی کے شعر نکلیں گے ۔ سوداؔ ، داغؔ ، میرؔ کے کلام میں بھی چند اچھے شعر نکل سکتے ہیں ۔ مرزا دبیرؔ کے کلام میں چند بند بلکہ چند مرثیے ایسے ہیں جو میر انیسؔ کے بعض مراثی اور بند سے اچھے ہیں ۔ فردوسی ، نظامی ، سعدی ، خسرو ، جامی ، مولانا روم ، ان کے کلام میں اعلیٰ درجہ کے شعر بھی ہیں ، اوسط درجہ کے اور معمولی بھی ، ان میں سے کسی پر کسی کو ایسی ترجیح نہیں ہے کہ دوسرے کے چند شعر بھی ان کے اشعار کے برابر یا اعلیٰ نہ نکلیں ۔

مجھے انگریزی تو آتی نہیں ، مگر سنتا ہوں کہ شیکسپیئر کا ماخذ ، تاریخ اور دوسروں کے ڈرامے ہیں ۔ صرف دو ڈرامے اس کے ذاتی ہیں اور ان میں وہ کھو گیا ہے ۔ نیز ان کے کلام میں یکسانی کہاں ، عمر کے بڑھنے سے زمانے کے بدلنے سے ان ڈراموں میں تغیر آتا گیا ہے ، پھر نقادانِ سخن کی قدر اندازی سے بے چارے کے پرخچے اُڑ گئے ہیں ۔ اس کے سانٹ (sonnet) سے ملٹن کے سانٹ (sonnet) کچھ کم نہیں ۔ نفسِ فصاحت کے لحاظ سے بیکنؔ بھی ایک مسلمہ استاد ہے ، کون کہتا ہے کہ بیکن کی نثر شیکسپیئر کی نظم سے کم ہے ۔ بہرحال اگر شیکسپیئر اچھا ہے تو بیکن اور ملٹن بھی اچھے ہیں ۔ بن جان سن بھی اس کی ٹکر کا ہے ۔ یہ نہیں کہ شیکسپیئر کے سامنے سب ہیچ ہوگئے ہیں ۔ لبید نے جو شعراءِ سبعہ معلقہ میں سے ایک ہیں مسلمان ہوکر قرآن ہی پڑھتے اور اس پر سر دھنتے رہے ، شعر کہنا چھوڑ دیا ۔

جان سن اور ہومر کے متعلق بعض محققین نے لکھا ہے کہ کہیں ہومر نے اچھا لکھا ہے تو کہیں جان سن نے ، دنیا کے تمام شعراء اور خطباء میں کوئی ایسا نہیں جو دوسروں پر اتنی فوقیت رکھتا ہو کہ کسی کا ایک حصہ بھی اس کے کسی حصہ کے برابر نہ ہو ، اور اس کا تمام وکمال کلام ایک درجہ پر ہو یا اس کے دو قولوں میں تناقض نہ ہو ، یا اس کے کلام میں تغیر ممکن نہ ہو ۔ قرآن شریف کی یہ حالت ہے کہ اس میں سے ایک حرف نہ نکل سکتا ہے نہ زیادہ ہوسکتا ہے ، نہ جملے کی تبدیلی ہوسکتی ہے نہ ایک لفظ کی جگہ اس کا مترادف ہی رکھا جاسکتا ہے ۔

قرآن شریف کی تاثیر: حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے لڑنے نکلے تھے، راستہ میں بہن کے گھر پہنچے۔ بڑے اصرار سے قرآن مانگا کہ دیکھیں، سورۂ طٰـہٰ پڑھی تو دل میں اتر گیا۔ باطل کی تائید کے لئے چلے تھے۔ فاروقِ اعظم بن کر نکلے۔ عتبہ قریش کا ایک بڑا سردار تھا حضرت نے قرآن سنایا تو دونوں ہاتھ ٹیک دیئے اور لگا جھومنے اور آنسو بہانے۔ ولید نے سنا تو کہا: اِنَّ عَلَیْهَا طَلَاوَةً وَ فِیْهَا حَلَاوَةً ؛ اس پر تازگی اور اس میں حلاوت ہے۔ ابوجہل نے پوچھا کہ اتنے بڑے سردار ہو کر ایک بچہ کی باتوں میں آگئے اور تعریف بھی کرنے لگے، عربوں پر تمہاری اس تعریف کا بڑا اثر ہوگا، تم کو قرآن کی ہجو اور اس پر اعتراض کرنا چاہیئے۔ ولید نے کیا کہا؟ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ قَدَّرَ ۔ اس نے سوچا اور اٹکل دوڑائی۔ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ : اس کو خدا کی مار، کیسی اٹکل دوڑائی۔ ثُمَّ قُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۔ پھر اس کو خدا کی مار، کیسی اٹکل دوڑائی، کچھ سمجھ میں نہ آیا۔ ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ؛ پھر غور کیا (مگر کوئی بات دل کو نہ ٹھکی) پھر تیوری چڑھائی اور برا سا منہ بنالیا۔ ثُمَّ اَدْبَرَ وَ اسْتَكْبَرَ ۔ پھر پیٹھ پھیرلی (اور اعتراض نہ کرنے کو اپنے لائق نہ سمجھا) اور شیخی میں آگیا۔ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ پھر کہنے لگا یہ تو بس جادو ہے جو نقل کیا جاتا رہے گا۔ کہیں رکتا نظر نہیں آتا۔

کوئی اس کے جواب پر غور کرے کہ اس نے زبان داں فصیح و بلیغ ہونے کے لحاظ سے قرآن کی فصاحت و بلاغت پر کیا اعتراض کیا کچھ نہیں، بس چلتا جادو کہہ دیا۔ ظاہر ہے کہ انسان جب کسی چیز کو طاقتِ بشری سے خارج دیکھتا ہے تو کہتا ہے یہ تو جادو ہے۔ طاقتِ بشری سے خارج تو اس نے مان ہی لیا۔ ہاں معجزہ کے عوض جادو کہہ دیا۔ کیا وہ جادوگر تھا؟ جادو کی حقیقت سے واقف تھا، کچھ نہیں، جس فن کا وہ تھا، جس کا وہ ماہر تھا اس میں تو وہ مان گیا کہ قرآن کا مثل طاقتِ بشری سے خارج ہے، جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔

ایک اور نوعِ تاثیر ہے جو ظلماتِ مادیت میں پھنسے ہوئے شخص کو نظر نہیں آتی، اور وہ قضائے مقصد و دفعِ امراض اور دفعِ مَسِ خبائث ہے۔ اس کے لئے بونی کی شمس المعارف، مرقع شریف اور دیگر کتب دیکھو، ان عملیات میں سب سے اعلیٰ اور قوی الاثر عمل، آیاتِ قرآنیہ کا ہے۔ میں ایک علمی آدمی ہوں، تعلیم میرا کام ہے مگر دن بھر میں کتنے لوگوں کو جن کو میں کوئی آیت مبارکہ بتا دیتا ہوں فائدہ ہوتا ہے۔ ہزار تاثیر کی ایک تاثیر یہ ہے کہ اس وقت قرآن شریف کی تعلیم کے تاثیر سے تیس بتیس کروڑ آدمی حلقہ بگوش اسلام ہیں۔

مسلمانوں کی غفلت کی وجہ ہے کہ قرآن کی تبلیغ کا برابر انتظام نہیں ورنہ قرآن نور بن کر آنکھوں میں گھستا ہے اور روح بن کر دل و دماغ میں بستا ہے۔ میرے پاس تو قرآن کا مقصدِ اعظم اور اس کا اعجازِ مجسم، تعلیم ہے۔ ارسالِ رُسل کی غایت، تعلیم ہی ہے۔ دوسرے سب توابع ہیں، مگر قرآن کے مقصد کے توابع بھی دوسروں کے مقاصد کے مقابل اعجاز ہی اعجاز ہیں۔

مخارجِ حُروف

امام جزری کے یہ اشعار یاد کرنے سے مخارج اور صفاتِ حروف میں امتیاز کرسکتے ہیں۔

مَخَارِجُ الْحُرُوْفِ سَبْعَةَ عَشَرَ عَلَی الَّذِیْ یَخْتَارُهٗ مَنِ اخْتَبَرَ

حروف کے مخارج سترہ ہیں ۔ ان لوگوں کے خیال کے مطابق جو تجربہ کار ہیں اور اس کو پسند کرتے ہیں ۔ یہ بات یاد رکھو کہ ایک مخرج سے دو آوازیں اور دو مختلف مخارج سے ایک آواز نہیں نکل سکتی ۔ امام جزری نے جو کچھ فرمایا ہے وہ تقریباً یہ ہے :

فَاَلِفُ الْجَوْفِ وَاُخْتَاهَا وَهِیْ حُرُوْفُ مَدٍّ لِّلْهَوَآءِ تَنْتَهِیْ

الف اور اس کی دونوں بہنیں یعنی ''و'' ماقبل مضموم اور ''ی'' ماقبل مکسور، جوف یعنی اس خلو سے نکلتے ہیں، جو ناف سے ہونٹوں تک ہے، اور ہوا ہی پر ختم ہوتے ہیں ۔

ثُمَّ لِاَقْصَی الْحَلْقِ هَمْزٌهَاءُ ثُمَّ لِوَسْطِهٖ فَعَیْنٌ حَاءُ

حلق کے تین حصّے کئے گئے ہیں ۔ اقصٰی حلق یعنی انتہائی حصہ ناف کی طرف کا، یہاں سے دو حرف نکلتے ہیں ۔ ''همزه'' اور ''هاء'' اور بیچ حلق سے ''ع'' اور ''حاء'' نکلتے ہیں ۔

اَدْنَاهُ غَیْنٌ خَاؤُهَا وَالْقَافُ اَقْصَی اللِّسَانِ فَوْقُ ثُمَّ الْکَافُ

اَسْفَلُ وَالْوَسْطُ فَجِیْمُ الشِّیْنُ یَا وَالضَّادُ مِنْ حَافَتِهٖ اِذْ وَلِیَا

اَلْاَضْرَاسُ مِنْ اَیْسَرَ اَوْ یُمْنَاهَا وَاللَّامُ اَدْنَاهَا لِمُنْتَهَاهَا

منہ کے جانب قریب سے ''غ'' اور ''خا'' نکلتے ہیں اور ''ق'' زبان کے انتہائی حصہ یعنی حلق کے قریب مقام سے اور زبان کے اوپر کے حصّے سے نکلتا ہے اور کاف ۔ ق کے مخرج سے اسفل یعنی کچھ اوپر ۔ بہ نسبت ''ق'' کے ''ک'' ذرا اندر سے نکلتا ہے ۔ زبان کے وسط یعنی درمیانی حصّے سے ''ج'' اور ''ش'' اور ''ی'' ماقبل مفتوح نکلتے ہیں اور ''ض'' زبان کے حافہ یعنی کنارے سے جب کہ وہ داڑھوں سے ملے ہوئے ہوں، خواہ سیدھی جانب سے یا بائیں جانب سے یعنی زبان کے کنارے کو داڑھوں سے لگائیں تو ''ض'' نکلتا ہے خواہ سیدھی طرف لگائیں یا بائیں طرف مگر بائیں طرف زیادہ سہولت ہوتی ہے اور ''ل'' زبان کے اندر کے حصّے سے آخر تک یعنی ''ل'' زبان کی نوک اور اوپر کی داڑھوں کے مسوڑھوں سے نکلتا ہے ۔

وَالنُّوْنُ مِنْ طَرْفِهٖ تَحْتُ اجْعَلُوْا وَالرَّاءُ یُدَانِیْهِ لِظَهْرٍ اَدْخَلُ

''نٓ'' کا مخرج ''لٓ'' کے مخرج سے اور اندر ہے اور رٓا اس کے قریب ہے ۔ غرض کہ ''لٓ'' اور ''نٓ'' اور ''رٓا'' یہ سب زبان کی نوک اور اوپر کے دانتوں کے مسوڑھوں سے نکلتے ہیں ۔

وَالطَّاءُ وَالدَّالُ وَتَا مِنْهُ وَمِنْ عُلْیَا الثَّنَایَا وَالصَّفِیْرُ مُسْتَکِنْ

فِی السِّیْنِ وَالصَّادِ کَذَا مِنْ حَرْفِ زَا مِنْهُ وَمِنْ فَوْقِ الثَّنَایَا السُّفْلٰی

طٓا اور دٓ اور تٓا زبان کی نوک اور اوپر کے دانتوں سے اور صفیر یعنی سیٹی چھپی ہوئی ہے ۔ سٓ ۔ صٓ اور زٓ میں جو زبان کی نوک اور سامنے کے نیچے کے دانتوں کے اوپر سے نکلتے ہیں ۔

وَالظَّاءُ وَالذَّالُ وَثَا لِلْعُلْیَا بِالْجِدِّ مِنَّا تَسْتَوِیْ فِیْهَا الْاَدَا

اور ظٓا اور ذٓ اور ثٓا ثنائے علیا یعنی اوپر کے چار دانتوں سے نکلتے ہیں ۔

مِنْ طَرَفَیْهِمَا وَمِنْ بَطْنِ الشَّفَهْ فَالْفَامَعَ الْحُرُفِ الثَّنَایَا الْمُشْرِفَهْ

اور فا ان کے دونوں جانب ہونٹ کے اندر کے دانتوں کے کناروں کے ساتھ ۔

لِلشَّفَتَيْنِ وَاوٌ بَا وَمِيمُ وَغُنَّةٌ مَخْرَجُهَا الْخَيْشُوْمُ

دونوں ہونٹوں سے واؤ، با اور میم نکلتے ہیں، اور غنہ کا مخرج خیشوم یعنی ناک کے اندر ہے۔

صفاتِ حُروف

صِفَاتُهَا جَهْرٌ وَّرِخْوٌ مُّسْتَفِلْ مُنْفَتِحٌ مُّصْمِتَةٌ وَّالضِّدُّقُلْ

صفاتِ حروف حسبِ ذیل ہیں:

(۱) مہموسہ کی ادائی میں سانس جاری رہتا ہے۔ ہلکی سی ہائے مختفی کی سی آواز معلوم ہوتی ہے۔ اس کے مقابل (۲) مجہورہ ہے۔ اس کی ادائی میں سانس بند ہوجاتا ہے۔ (۳) شدیدہ کی ادائی قوت سے ہوتی ہے، اس کے مقابل (۴) رخوہ ہے اس کی ادائی میں نرمی ہوتی ہے۔ (۵) مستعلیہ کی ادائی میں زبان تالو کی طرف اُٹھتی ہے۔ اس کے مقابل (۶) مستفلہ ہے۔ اس کی ادائی میں زبان نیچے رہتی ہے۔ (۷) مطبقہ اس میں زبان تالو سے بہت ہی نزدیک ہوجاتی ہے۔ (۸) منفتحہ اس کے مقابل ہے۔ اس میں زبان تالو سے ذرا دور رہتی ہے۔ (۹) مذلقہ ان حروف کی ادائی کے وقت سہولت اور تیزی سے حروف ادا ہوجاتے ہیں۔

ہم نے اصل صفات اور ان کے اضداد دونوں بیان کردیئے ہیں۔ اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ حروف ہیں کون کون سے۔

مَهْمُوْسُهَا فَحَثَّهُ شَخْصٌ سَكَتْ شَدِيْدُهَا لَفْظُ اَجِدْ قَطٌّ بَكَتْ

مہموسہ حروف کا مجموعہ ان حروف (فحثہ، شخص، سکت) میں ہے۔ شدیدہ کے الفاظ (اجد قط بکت) ہیں۔

وَبَيْنَ رِخْوٍ وَّ شَدِيْدٍ لِنْ عُمَرْ وَسَبْعُ عُلْوٍ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ حَصَرَ

رخوہ اور شدیدہ کے درمیان متوسطہ حروف کا مجموعہ (لن عمر) ہے، اور سات مستعلیہ ہیں جن کا مجموعہ (خص ضغط قظ) ہے

وَصَادٌ ضَادٌ طَاءٌ ظَاءٌ مُطْبِقَهْ وَفَرَّ مِنْ لُبِّ حُرُوْفُ الْمُذْلِقَهْ

صاد، ضاد اور طاء مطبقہ ہیں، اور (فرمن لب) کا مجموعہ حروف مذلقہ ہیں۔

صَفِيْرُهَا صَادٌ وَزَاءٌ سِيْنٌ قَلْقَلَةٌ قُطْبُ جَدٍّ وَّ اللِّيْنُ

ص، سین اور زاء ان تینوں حروف میں صفیر یعنی سیٹی ہے۔ حروفِ قلقلہ کا مجموعہ (قطب جد) ہے۔ اس کی ادائی میں زبان کو جھٹکا لگتا ہے اور سانس بند ہوجاتا ہے۔ قاری کو چاہیئے کہ استاد سے ان حروف کی ادائی سیکھے اور ہر ایک حرف کو اس کے مخرج اور صفات خاصہ کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کرے۔ خصوصاً جب کہ آخر کا حرف مشدد ہوجیسا تَبَّ لوگ سہل انگاری کرتے ہیں اور مشدد حرف اور اکیلے حرف میں فرق نہیں کرتے۔

وَاوٌ وَّيَاءٌ سَكَنَا وَانْفَتَحَا قَبْلَهُمَا وَالْاِنْحِرَافُ صُحِّحَا

لین کے حروف واؤ، یائے ساکن ماقبل مفتوح ہیں جیسے سَوْءٌ۔ سَيْفٌ۔

فِي اللَّامِ وَالرَّاءِ بِتَكْرِيْرٍ جُعِلْ لِلتَّفَشِّي الشِّيْنُ ضَادُ اِسْتَطِلْ

اور انحراف، لام میں ہے یعنی لؔ کی ادائی میں زبان مخرج میں کچھ پلٹ جاتی ہے اور راء میں تکرار ہے مگر زبان خوب

حرکت کرتی ہے اسے روکنا چاہیئے اور ش میں تفشی ہے۔ یعنی زبان پر شؔ خوب پھیلتی ہے اور ضؔ کا مخرج بڑا ہی لمبا ہے کیونکہ پوری زبان کے کنارے اور ایک طرف کے پورے داڑھوں سے ادا ہوتا ہے۔

(۱)

ا ۔ با ۔ تا ۔ ثا ۔ جا ۔ حا ۔ خا ۔ دا ۔ ذا ۔ را ۔ زا ۔ سا ۔ شا ۔ صا ۔ ضا

طا ۔ ظا ۔ عا ۔ غا ۔ فا ۔ قا ۔ کا ۔ لا ۔ ما ۔ نا ۔ وا ۔ ھا ۔ ءا ۔ یا ۔

(۲)

ا ۔ اب ۔ ات ۔ اث ۔ اج ۔ اح ۔ اخ ۔ اد ۔ اذ ۔ ار ۔ از ۔ اس ۔ اش ۔ اص ۔

اض ۔ اط ۔ اظ ۔ اع ۔ اغ ۔ اف ۔ اق ۔ اک ۔ ال ۔ ام ۔ ان ۔ او ۔ اہ ۔ ای ۔

(۳)

منْ ا ۔ منْ با ۔ منْ تا ۔ منْ ثا ۔ منْ جا ۔ منْ حا ۔ منْ خا ۔ منْ دا ۔ منْ ذا ۔ منْ رّا ۔

منْ زا ۔ منْ سا ۔ منْ شا ۔ منْ صا ۔ منْ ضا ۔ منْ طا ۔ منْ ظا ۔ منْ عا ۔ منْ غا ۔

منْ فا ۔ منْ قا ۔ منْ کا ۔ منْ لّا ۔ منْ مّا ۔ منْ نّا ۔ منْ وّا ۔ منْ ھا ۔ منْ ءا ۔ منْ یّا ۔

صاحبو! ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ قرآن شریف میں زیر، زبر، کس زمانے میں لگائے گئے ہیں۔ میں نے کہا حجاج بن یوسف کے زمانے میں۔ انہوں نے کہا: اگر زیر زبر غلط لگائے جائیں تو کیا معنٰی نہیں بدل جائیں گے؟ میں نے کہا قرآن شریف کا پڑھنا کتابت پر موقوف نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے اب تک ''عَنْ فلان بن فلان'' سننے پر موقوف ہے۔ آپ کے خیال میں قرآن آنکھوں سے پہنچتا ہے اور ہمارے خیال میں کانوں سے، روایت کے علاوہ تلفظ، مخارجِ صفات حروف، یہ سب کچھ استاد ہی سے سننے پر موقوف ہیں۔

میں اپنے طالبِ علموں کو تین پٹیاں حسبِ متذکرہ بالا صاف کرواتا ہوں۔ پہلی پٹی ا ۔ بَا ۔ تا وغیرہ، اس سے مخارجِ حروف خوب صاف ہوجاتے ہیں۔

دوسری پٹی ا ۔ اب ۔ ات وغیرہ اس سے حروف کی صفات کے ادا کرنے میں بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

تیسری پٹی منْ ا ۔ منْ با ۔ منْ تا وغیرہ جس سے اظہار، ادغام، اخفا کی مشق ہوجاتی ہے، اس میں حسبِ ذیل علامتیں لگاتا ہوں '' '' اخفا کی علامت، تشدید '' ّ '' ادغام کی علامت ہے، نون ساکن بؔا سے پہلے مؔ سے بدل جاتی ہے جسے قلب کہتے ہیں۔ ''غ'' غنہ کی علامت ہے، ''بغ'' ادغام بلاغنہ کی علامت ہے۔ ''ظ'' اظہار کی علامت ہے۔ ''را'' کے متعلق ترقیق کے لئے ''ر'' کی علامت اور تفخیم کے لئے ''فخ'' کی علامت ہے۔ مدِ متوسط کے لئے دو کا ہندسہ دیتا ہوں، اور مدِ طویل کے لئے تین/۳ کا ہندسہ۔

میں عادتاً طلبہ سے اول '' اَلَمْ تَرَ کَیْفَ '' (سورہ فیل) سے آخر تک کئی دن تک سنتا رہتا ہوں۔ جب وہ اچھا پڑھنے

لگتے ہیں تو ''والضُّحیٰ'' سے آخر تک چند روز تک سنتا رہتا ہوں ۔ پھر پارۂ عم کئی روز تک سنتا رہتا ہوں ۔ اس عرضِ مدت میں طالبِ علم اچھی طرح پڑھنے لگتا ہے اور کافی مشق ہوجاتی ہے ۔ پھر قرآنِ مجید شروع سے آخر تک سنتا ہوں ۔

صاحبو! لفظِ اللہ سے پہلے فتح یا ضمہ ہو تو لؔ کو پُر یعنی موٹا یا مفخّم پڑھنا چاہئیے ۔ جیسے قَالَ اللّٰہُ ۔ یَقُوْلُ اللّٰہُ اگر لفظ اَللّٰہُ سے پہلے زیر یا کسرہ ہو تو اس کو باریک، مرقق پڑھنا چاہئیے ۔ جیسے لِلّٰہِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ ۔

صاحبو! رؔا پر زبر یا پیش ہو تو اس کو پُر یعنی موٹا پڑھنا چاہئیے، جیسے رَسُوْلُ ۔ رُسُلٌ ۔ اگر رؔا ساکن ہو تو اس سے پہلے حرف کو زبر یا پیش ہو تو اس کو بھی پُر یا موٹا پڑھنا چاہئیے ۔ مثلاً اَرْسَلَ ۔ اگر رؔا ساکن ہو اور اس کے ماقبل بھی ساکن ہو تو اس سے پہلے حرف کو دیکھنا چاہئیے اور یہ دو ساکن، حالتِ وقف میں ہوتے ہیں جیسے نَارْ ۔ نُوْرْ ۔ جب رؔا کو زیر ہو تو اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو تو اس رؔاء کو حالتِ وقف میں موٹا پڑھیں گے، جیسے شَرِّ ، بُرِّ اور وصل کی حالت میں خود اس کی حرکت کا اعتبار کرکے باریک پڑھیں گے ۔ اگر رؔا ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف کو زیر ہو اور بعد کا حرف مستعلیہ یا مطبقہ یعنی ''وَسَبْعُ غُلْوِ'' میں کا کوئی ایک حرف ہو اور مطبقہ یعنی ص، ض، ط، ظ میں کا کوئی ایک حرف ہو تو رؔاء کو موٹا پڑھنا چاہئیے جیسے فِرْقَۃٍ مِرْصَادِ ۔ قِرْطَاسِ مستعلیہ حروف میں سے کوئی حرف اگر دوسرے کلمہ میں ہو تو رؔاء کو باریک ہی پڑھنا چاہئیے جیسے لَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ ؛ لفظ فِرقٍ میں یعنی جب ق کو زیر ہو تو موٹا پڑھنا بھی جائز ہے اور باریک بھی ۔

اگر رؔاء ساکن ہو اور اس سے پہلے کا حرف بھی ساکن ہو اور اس سے پہلے کے حرف کو زیر ہو تو باریک پڑھنا چاہئیے ۔ جیسے سِحْرِ ۔ حِجْرِ ۔ رؔاء کو کسرہ عارضی ہو تو رؔاء کو موٹا پڑھنا چاہئیے ۔ جب رؔاء کو پیش یا زیر ہو اور اس سے پہلے یائے ساکن ہو تو ملانے میں موٹا اور حالتِ وقف میں باریک پڑھا جائے گا جیسے خَیْرٌ ۔ خَیْرِ ۔

قرآن کے متن پر علاماتِ تجوید

قرآن کے متن پر حسبِ ذیل علاماتِ تجوید لگائی گئی ہیں ۔ جن سے قرآن کے صحیح اور مطابق قواعدِ تجوید پڑھنے میں مدد ملتی ہے :-

(خـ) علامتِ اخفاء : نونِ ساکن کو دراز کرتے ہیں تاکہ بعد کے حرف میں وہ مخفی ہوجاتے جیسے مَنْ قَالَ ۔

(ظ) علامتِ اظہار : نونِ ساکن کو ایسا واضح اور مختصر طور سے ادا کریں کہ بعد کے حرف کی بو تک نہ آئے مثلاً مِنْ عِلْمٍ ؛ یہ علامت چھ حروفِ حلقی یعنی ء ۔ ھ ۔ ع ۔ ح ۔ غ ۔ خ سے پہلے دی جاتی ہے ۔ بعض دفعہ نون ساکن کے سوائے دوسرے حرفوں پر بھی یہ علامت دی گئی ہے، مقصد یہ ہے کہ اس حرف کو واضح کرکے پڑھا جائے اور بعد والے حرف میں غلطی سے ملا نہ دیا جائے جیسے لَقَدْ جَآءَکُمْ کہ لوگ غلطی سے لَقَجَّآءَکُمْ پڑھ دیتے ہیں ۔ جو غلط ہے ۔

(غـ) علامتِ غنہ : ''یرملون'' کے حروف سے پہلے نونِ ساکن کو بعد کے حرف میں ادغام بھی کرتے ہیں اور غنہ بھی بجز حروف لؔ اور رؔا کے ۔ نیز میؔم ساکن کو بـا سے پہلے غنہ کرتے ہیں ۔ مگر غنہ ہے کیا ؟ حرف کی ادائی کے وقت ناک میں سے آواز نکالنا، جیسے مَنْ یَّقُوْلُ ۔ مِنْ یَّوْمٍ ۔

(بغ) علامتِ ادغام بلاغنہ : یہ حروفِ لؔ اور رؔا میں ہوتا ہے ۔ مثلاً : وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔

(م) علامتِ قلب : نونِ ساکن با سے پہلے میم میں منقلب ہوجاتا ہے مثلاً اَنْبِیَآءَ ۔

(۳) علامتِ مدِّ طویل : یہ اس لئے دی جاتی ہے کہ لوگ مدِّ طویل اور مدِّ متوسط میں فرق نہیں کرتے جیسے الٓمّٓ ۔ مدِ طویل تین الف کے برابر ہوتا ہے اور مدِّ متوسط دو الفوں کے برابر ۔

(×) علامتِ چلیپا : بعض دفعہ الف یا ہمزہ مطلقاً پڑھا نہیں جاتا مثلاً لَاْ اِلَی اللّٰہِ تُحْشَرُوْنَ میں الف اُوْلُوا اور اُوْلٓئِکَ میں واوَ ۔

(ہ) علامتِ ہمزۂ وصل : یہ ہمزہ ، وصل میں گرجاتا ہے اور ابتداء میں پڑھا جاتا ہے ۔ جیسے و اُتُوْنِیْ میں اِیْتُوْنِیْ اور وَ اُتُمِنَ اُوْ تُمِنَ ہوگا ۔

(0) علامتِ بیضہ : بعض دفعہ الف وقف میں پڑھا جاتا ہے اور وصل کی حالت میں پڑھا نہیں جاتا ۔ جیسے اَنَـا۠ میں بحالتِ وقف الف پڑھا جائے گا ، اور بحالتِ وصل صرف فتحہ ۔ اسی طرح سَـــلَا سِـــلَا۠ وَاغـلَالًا۠ میں وقف کی حالت میں الف پڑھا جائے گا اور وصل کی حالت میں صرف فتحہ رہے گا اور الف پڑھا نہ جائے گا جیسے سَـلَاسِلَ اور اَنَ ۔

(ـٌ) تشدید : قرآن شریف میں ایک جگہ یَلْھَثْ ذٰلِکَ ہے یعنی بحالتِ وقف ثَـا رہتا ہے اور وصل کی صورت میں ثَـا ذال میں مدغم ہوجاتا ہے اس لئے ذال پر تشدید (ـٌ) دے دی جاتی ہے ۔ اسی طرح ایک مقام پر اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ میں ك پر تشدید دی جاتی ہے اور ق پڑھا نہیں جاتا ۔

(شم) علامتِ اشمام : قرآن شریف میں ایک جگہ اشمام واجب ہے مثلاً مَـالَکَ لَا تَـاْمَـنَّـا اس لفظ کی ادائی میں ''ن'' پر اشمامِ ضمہ ضروری ہے ۔ اس کی علامت ''شم'' ہوتی ہے ۔

(ے) علامتِ امالہ : جس میں یائے مجہول کی آواز نکلتی ہے مثلاً بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖ ھَا وَمُرْسَاھَا ۔

قرآن کی روَایت وحفاظت

اب ہم قرآن کی روایت اور اُس کی حفاظت کے متعلق گفتگو کریں گے ۔ رسولِ خدا ﷺ کی عادت تھی کہ آزاد لوگوں کے سوائے بھی جو اسیرانِ جنگ لکھنا پڑھنا جانتے تھے اُن کو آزاد کر کے مختلف مقامات میں متعین فرماتے کہ عام لوگوں کو لکھنا پڑھنا سکھائیں ۔ خصوصاً قرآن شریف ، جو سب سے زیادہ اہم ہے ، اس کی تعلیم دیں ۔ اس طرح قرآن شریف عام مسلمانوں میں شائع و ذائع ہوگیا ۔ خود حضرتؐ کے زمانے میں قرآن کے سینکڑوں حافظ تھے ۔ قرآن شریف کی روایت کرنے والے ، سبع قراء ات والے اور عشرہ قراء ات والے تھے اور اب بھی ہیں اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے ۔ جو لوگ قرآن میں کمی زیادتی کے مدعی ہیں وہ بلا تحقیق منافقوں اور دشمنانِ اسلام کے خیالات بیان کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

اِنَّا نَحْنُ نَـزَّلْـنَا الذِّکْرَ وَاِنَّالَـهٗ لَحٰفِظُوْنَ ''ہم نے قرآن اتارا ، اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں''۔

جھوٹی روایتیں گھڑنے والے اصل میں قرآن کے ''وَاِنَّالَـهٗ لَحٰفِظُوْنَ'' پر ایمان نہیں رکھتے ۔ دنیا کی مذہبی کتابیں رکھنے والے متواتر تو کجا ، خبرِ آحاد سے بھی اپنی ایک روایت کو ثابت نہیں کرسکتے ۔ تورات ، انجیل ، متعدد اوقات میں ، ظالم بادشاہوں کے زمانہ میں ، مثلاً بخت نصر کے زمانے میں ، جلا دیئے گئے ۔ کسی کو کچھ یاد رہ گیا تو اس نے لکھ لیا ۔ ان آسمانی کتابوں کو دیکھو ۔ اصل کتاب تو کیا ملے گی ، اور اس کا ثبوت کیا دیں گے ، ان ترجموں کو بھی دیکھو ، مختلف زمانوں میں ہر تھوڑے عرصہ کے بعد

ان کی اصلاح کی جاتی ہے۔ ان کتابوں میں کیا کیا ناقابلِ قبول روایتیں ہیں۔ معصوم پیغمبروں پر کس قدر جھوٹ باندھا گیا ہے۔ مثلاً لوط علیہ السلام کی نرینہ اولاد نہ تھی، تو اُن کی بیٹیوں نے اُن کو شراب پلا کر ناجائز اولاد حاصل کی۔ استغفراللہ!

قرآن کو دیکھو ابتداء سے لے کر اب تک ایک لفظ کی کمی زیادتی نہیں۔ مزید حفاظت اس طرح کی گئی کہ تراویح میں قرآن شریف پڑھا جاتا ہے، ذرا بھی غلطی ہوتی ہے تو سامع لقمہ دیتا ہے کہ صحیح یہ ہے۔ سبع اور عشرہ کی روایت چاہتے ہو، تو میرے دوست قاری کلیم اللہ حسینی اور قاری روشن علی صاحب سے اس کی روایت حاصل کرو۔ میں تو صرف حیدرآباد دکن کا ذکر کر رہا ہوں۔ روئے زمین پر ہزارہا بلکہ لاکھوں حافظ ہیں، قراء ہیں جو قرآن شریف کی روایت اور حفاظت کر رہے ہیں۔ فقیر عبدالقدیر کو قرآن شریف حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، زید بن ثابتؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور ابی بن کعبؓ سے پہنچا ہے۔ جس کی روایت موجود ہے، اور پچاس سال سے لوگ میرے پاس قرآن شریف پڑھتے ہیں اور اس کی روایت کرتے ہیں۔ قرآن شریف کی حفاظت تو اس طرح کی گئی ہے کہ زیر زبر تو کجا، تلفظ اور مخارج کی بھی غلطی باقی نہیں رہتی۔

اچھا سبع اور عشرہ میں جو کچھ اختلاف ہے، یہ کیسے ہے؟

بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں عربوں کے مختلف قبیلے تھے، اور اب بھی ہیں۔ ہر ایک قبیلے کے پڑھنے میں تھوڑا تھوڑا فرق تھا، ہر ایک قبیلہ والا اپنی زبان کے مطابق پڑھتا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے ایسے پڑھنے کو جائز رکھا۔ مگر یاد رکھو ان سب قراءتوں سے معنٰی میں کوئی تغیر نہیں آتا۔ نیز رسول اللہ ﷺ ہر رمضان میں جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ قرآن شریف کو دہراتے۔ اسی واسطے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ"۔

صاحبو! سبع کا لفظ عربی زبان میں کثیر اور متعدد کے معنٰی میں ہے۔ جو حضرات سبع کے لفظ پر اَڑے ہوئے ہیں ان کی اس کے بیان کرنے میں مختلف رائیں ہوگئی ہیں، جن کی تعداد چالیس سے بھی زیادہ ہے۔

قرآن شریف میں "سَبْعَ سَنَابِلَ" اور سَبْعَةُ اَبْحُرٍ "سَبْعَةِ اَيَّامٍ" بھی ہے۔ "سَبْعَ لَيَالٍ" بھی ہے۔ سَبْعٌ کے معنٰی اگر متعدد اور کثیر کے لیں تو اس کے نبھانے میں کوئی دقت اور دشواری نہیں۔

کیا وجہ ہے کہ دوسری اور قراءتوں اور روایتوں سے زیادہ حفصؒ کی روایت مشہور ہوگئی ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ حفصؒ کی قراءت میں قریش کی زبان سے جو فصیح ترین زبان ہے بہت کم فرق ہے۔

صاحبو! قرآن شریف کا اگر صحیح تلفظ نہ کیا جائے تو معنٰی کچھ کے کچھ ہوجاتے ہیں مثلاً اَلْـحَـمْـدُ لِـلّٰـهِ کی بجائے اگر اَلْهَمْدُ ہائے ہوز سے پڑھا جائے تو معنٰی ہوں گے: "آگ بجھانا اللہ کے لئے ہے"۔ اگر عَالَمِيْنَ کو اَلَمِيْنَ یعنی بجائے عین کے ہمزہ سے پڑھا جائے تو اس کے معنٰی تو رنج والم کے ہوں گے۔ رَحْمَان اور رَحِيْم تو بے معنٰی ہیں۔ نَعْبُدُ کو اگر نَابُدُ پڑھیں تو معنٰی بھاگنے اور کراہت کرنے کے ہوں گے۔ نَسْتَعِيْنُ کو اگر نَسْتَـــاَئِنُ پڑھیں تو اس کے معنٰی رنج اور تکلیف کے ہوں گے۔ ضَـآلِّيْن کو د سے پڑھیں تو معنٰی ہے: ہدایت کرنے والے، یعنی ان کا راستہ نہ بتا جو ہدایت کرنے والے ہیں۔ میرے دوست پروفیسر الیاس برنی نے اس مسئلہ کو بہت تفصیل سے بیان کیا۔

اُصولِ تاویل

واضح ہو کہ بعض مسائل میں معنٰی الفاظ کے تابع ہوتے ہیں اور بعض میں الفاظ معنٰی مقصود بالذات ہوتے ہیں۔ نقلیات

یعنی قرآن و حدیث و قانون میں لفظ مقدم ہے، الفاظ سے جیسے معنٰی نکلتے ہیں وہی مراد لئے جاتے ہیں۔ فلسفہ میں معنی مقدم ہیں۔نقلیات میں تقسیماتِ اربعہ کا جاننا ضروری ہے۔

تقسیمات | الفاظ و معانی کے لحاظ سے نقلیات کی چار قسمیں ہیں:

(۱) باعتبارِ وضعِ لغت۔ خاص، عام، مشترک، ماؤل۔

(۲) باعتبارِ استعمال، معنائے وضعی وغیر وضعی میں۔ حقیقت، مجاز، صریح، کنایہ۔

(۳) باعتبارِ ظہور و خفائے معنٰی، جن کو متقابلات کہتے ہیں۔

باعتبارِ ظہور۔ ظاہر، نص، مفسر، محکم

باعتبارِ خفاء۔ خفی، مشکل، مجمل، متشابہ

(۴) باعتبارِ کیفیتِ دلالت۔ عبارۃ النص، اشارۃ النص، دلالتہ النص، اقتضاء النص۔

خاص | وہ لفظ جو معنائے واحد کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

خاص کی تین قسمیں ہیں: (۱) خاصِ شخص (۲) خاصِ نوع (۳) خاصِ جنس۔

(۱) خاصِ شخص: جو بہت سے افراد پر صادق نہ آئے، جیسے زید۔ اسی کو منطقی، جزئی حقیقی کہتے ہیں۔

(۲) خاصِ نوع: وہ کلی جو متحد الاغراض افراد پر صادق آئے، جیسے مرد، عورت۔ منطقیین کے پاس ایک حقیقت اور ماہیت کو نوع کہتے ہیں، جیسے انسان۔

(۳) خاصِ جنس: وہ کلی جو مختلف الاغراض افراد پر صادق آئے جیسے، انسان منطقیین کے پاس جنس وہ کلی ہے جو مختلف ماہیتوں پر صادق آئے جیسے حیوان۔

حکمِ خاص | قرآن کے لفظِ خاص پر عمل کرنا ضروری ہے۔ خاص میں کسی طرح بیانِ تفسیر کی احتیاج نہیں۔ وہ خود ظاہر و واضح ہوتا ہے۔ اگر قرآن کے خاص کی مخالفت خبرِ واحد یا قیاس سے ہوتی ہے اور ان کے جمع کرنے سے خاص کے حکم میں کوئی تغیر نہ آتا ہو تو دونوں پر عمل ہوگا ورنہ خاصِ قران پر عمل ہوگا جو متواتر اور یقینی ہے۔

مثلاً قرآن میں ہے: فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰن اور خبرِ واحد میں لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ہے پس مطلق قراءت فرض ہوگی اور قراءتِ سورہ فاتحہ واجب ہوگی نہ کہ فرض۔

عام | جو ایک سے زیادہ چیزوں کے لئے بوضعِ واحد موضوع ہو اور وہ غیر محصور ہو، جیسے مُشْرِكُوْنَ يَا مُسْلِمُوْنَ اور مِنْ مَّا (جو شخص، جو چیز) اور كُلٌّ وغیرہ۔

عام دو قسم پر ہے: (۱) غیر مخصوص (۲) مخصوص۔

(۱) عام غیر مخصوص: جس میں سے کوئی شئے خاص نہ کی گئی ہو۔

حکمِ عام غیر مخصوص: ایسا عام، خاص کی طرح قطعی ہے، اس پر عمل لازم ہے۔ قرآن کے عام کی خبرِ واحد یا قیاس سے تخصیص صحیح نہیں۔ ہر قسم کے خطاب کے عموم میں حضرت ﷺ بھی داخل ہیں۔

اگر یَآ اَیُّھَا النَّبِیُّ ، یَآ اَیُّھَا الرَّسُوْلُ کے ساتھ خطاب کیا گیا ہو تو اس میں اُمّت بھی داخل ہے۔
اگر پیغمبر کسی اُمّتی کو خطاب کرے تو حنفیہ کے پاس عام نہ ہوگا، دوسرے ائمہ کے پاس عام ہے۔ جمع کو جمع کی طرف مضاف کریں تو پہلی جمع کا عدم دوسری جمع کے احاد میں ہر ایک کے مقابل نہیں ہوتا۔ مثلاً اَمْوَالِھِمْ تو اس کے معنٰی ہر ایک قسم کے مال کے نہیں ہیں۔ عام کسی مدح یا ذم کا متضمن ہوتا ہے تو حنفیہ کے پاس تمام افراد کو شامل ہوتا ہے جیسے: اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۔ اگر شارع کسی حکم کو کسی علّت سے معلل کردے، مثلاً شراب کی علّت سکر بتائی ہو تو اس کو معیّن کے لئے عمومِ قیاسی سمجھا جائے گا۔
(۲) عام مخصوص وہ عام جس کے حکم سے بعض افراد علٰحدہ ہوجائیں تو اس خصوص کو عام کا مخصص کہتے ہیں۔ جیسے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ کے حکم سے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْهُ پس فَاقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ عام مخصوص ہے۔ مخصص کبھی مجمل یا نامعلوم ہوتا ہے، جیسے اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۔ رِبٰوا مجمل ہے۔ حدیث میں اس کی گونہ تفصیل ہے۔

واضح ہو کہ قرآن مجمل ہو تو اس کی تفصیل حدیث سے، اور حدیث مجمل ہو تو اس کی تفصیل قیاس سے ہوتی ہے۔

مخصص، عام میں داخل نہ ہونے کے اعتبار سے مثل استثناء کے ہے اور مستقل وعلٰحدہ ہونے کے لحاظ سے مثل ناسخ کے ہے۔

عامِ مخصوص خواہ معلوم ہو یا نہ ہو ظنی ہے مگر واجب العمل ہے۔

عامِ بعد تخصیص بھی بقیہ افراد کے لئے حقیقت ہے۔

قرآن کے عام مخصوص کی تخصیص خبرِ احاد و قیاس سے ہوسکتی ہے۔

اگر عام کا صیغہ جمع یا اسم جمع کا ہو تو تین فرد باقی رہنے تک تخصیص ہوسکتی ہے جس عام کا صیغہ جمع یا اسمِ جمع کا نہ ہو تو ایک فرد باقی رہنے تک تخصیص ہوسکتی ہے۔ اگر جمع میں تین افراد نہ رہیں یا اسمِ جنس میں ایک فرد بھی نہ رہے تو یہ نسخ ہوگا نہ کہ تخصیص

مشترک وہ لفظ جو مختلف وضع سے متعدد معانی کے لئے وضع کیا گیا ہو۔

عمومِ مجاز جائز ہے اور عمومِ مشترک جائز نہیں۔

لفظِ مشترک سے وقتِ واحد میں کئی معنٰی نہیں لئے جاسکتے اگر ایک معنٰی معین ہوجائے تو پھر دوسرا معنٰی نہیں لیا جاسکتا۔

بعض دفعہ لفظِ مشترک کے ایک ایسے مجازی معنٰی لئے جاتے ہیں جو حقیقت پر بھی صادق آتے ہیں اس کو "عمومِ مجاز" کہتے ہیں جو جائز ہے کیونکہ اس وقت مجاز ہی مقصود ہوتا ہے۔

عمومِ مشترک یعنی مشترک سے کئی حقیقی معنٰی مراد نہیں لئے جاسکتے۔

ماوّل لفظِ مشترک کے متعدد معانی میں سے ایک معنٰی مجتہد کی غالب رائے سے متعین ہوجائے تو وہ ماوّل ہے۔

حکم ماوّل: وہ ظنی ہے مگر واجب العمل ہے۔

ہم حقیقت ومجاز کی تعریف اور احکام سے پہلے دلالت کے اقسام بیان کرتے ہیں۔

دلالت مطابقی لفظ کا پورے معنائے موضوع لہ، پر دلالت کرنا ہے۔

دلالتِ تضمنی لفظ سے پورے معنائے موضوع لہ، کے ضمن میں جز کا سمجھ میں آنا دلالتِ تضمنی ہے۔

دلالتِ التزامی لفظ سے خارج، مگر لازمِ معنی کا سمجھ میں آنا دلالتِ التزامی ہے۔

حقیقت لفظ کا معنئ موضوع لہ، میں مستعمل ہونا۔

مجاز لفظ کا معنائے غیر موضوع لہ، میں کسی قرینہ اور علاقہ سے مستعمل ہونا۔

علاقہ مجاز، مشابہت ومجاورت ہے جس میں علاقہ مشابہت ہو وہ استعارہ ہے۔ جس میں علاقہ مجاورت ہو وہ مجازِ مرسل ہے

استعارہ میں تین چیزیں ہوتی ہیں: وجہ شبہ، مستعار، مستعارلہ۔

مستعارلہ، یا مشبہ بہ، جس سے تشبیہ دی جاتی ہے، جیسے اسد (شیر)۔

مستعار یا مشبہ، جس کو تشبیہ دی جاتی ہے۔ جیسے زید جو شجاع ہے۔

وجہ شبہ، وہ وصف، جو مشبہ ومشبہ بہ میں پایا جاتا ہے، جیسے شجاعت۔

یہ اصطلاح، علمائے بیان کی ہے۔ علماءِ اصول کے پاس استعارہ ومجاز ہم معنٰی ہیں۔

علمائے اصول کے پاس علاقۂ تشبیہ کو اتصالِ معنوی اور مجازِ مرسل کو اتصالِ صوری کہتے ہیں۔

اتصالِ صوری، سبب ومسبب، علت ومعلول، جزء وکل وغیرہ میں ہوتا ہے۔

علت ومعلول میں تلازم رہتا ہے اس لئے علت کہہ کر معلول، اور معلول کہہ کر علت مراد لے سکتے ہیں۔ جیسے شراء و ملک کہ شراء علت ہے اور ملک معلول۔ پس شراء کہہ کر ملک اور ملک کہہ کر شراء مراد لے سکتے ہیں۔

سبب مسبب کا محتاج الیہ ہے۔ مسبب، سبب کا محتاج الیہ نہیں۔ اس لئے سبب کہہ کر مسبب مراد لے سکتے ہیں۔ مسبب کہہ کر سبب مراد نہیں لے سکتے جیسے طلاق وآزادی۔ پس آزادی سے طلاق مراد لے سکتے ہیں۔ طلاق سے آزادی مراد نہیں لے سکتے۔ پس اگر کوئی اپنی زوج سے کہے: میں نے تجھ کو آزاد کیا اور طلاق مراد لی تو ہوسکتا ہے اور لونڈی سے کہے میں نے تجھ کو طلاق دی اور آزادی مراد لی، تو صحیح نہیں۔

حکمِ حقیقت ومجاز: حقیقت کے لئے قرینہ کی ضرورت نہیں۔ مجاز کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے۔ ایک لفظ سے ایک استعمال میں معنئ حقیقی ومجازی مراد نہیں ہوسکتے۔

حقیقت کی تین قسمیں ہیں: (۱) متعذر (۲) متروک (۳) مستعمل۔

(۱) متعذر، جس کا سمجھ میں آنا دشوار ہے (۲) متروک، جس کو محاورہ میں ترک کردیا گیا ہو۔

(۳) مستعمل، جو محاورہ میں مستعمل ہو۔

اگر حقیقی معنٰی متعذر یا متروک ہوں تو مجازی معنٰی لئے جائیں گے۔ اگر حقیقت ومجاز دونوں مستعمل ہوں یا حقیقت کثیر الاستعمال ہو تو حقیقت اولٰی ہے۔ اگر حقیقت مستعمل ہو مگر مجاز، متعارف یعنی کثیر الاستعمال ہو تو امام کے پاس حقیقت اولٰی ہے، اور صاحبین کے پاس مجازِ متعارف اولٰی ہے صحتِ مجاز کے لئے معنئ حقیقی کا ممکن ہونا شرط ہے، اگر حقیقت ممکن نہیں تو کلام، لغو ہے۔

قرائنِ مجاز : (۱) عادۃً لغوی معنیٰ متروک ہوں ۔
(۲) سیاقِ کلام ، مرادِ حقیقت سے اباء و انکار کرے ۔
(۳) قصد و ارادہ کلام ترکِ حقیقت پر دلالت کرے ۔
(۴) محلِ کلام ، حقیقی معنیٰ سے اباء و انکار کرے ۔

صریح و کنایہ صریح : وہ واضح معنی ہے جس پر لفظ بلا قرینہ دلالت کرے ۔حکم صریح کے لئے نیت ضروری نہیں ۔
کنایہ : وہ غیر واضح معنے جس کے سمجھنے کے لئے قرینہ کی ضرورت ہو ، حقیقتِ متروکہ (مہجورہ) کنایہ میں داخل ہے ۔مجازِ متعارف صریح میں داخل ہے ۔
حکمِ کنایہ : کنایہ کے لئے نیت یا دلالتِ حال کی ضرورت ہے ۔

متقابلات

ظاہر ، نص ، مفسّر ، محکم ۔ جو کلام ظاہر المراد ہو ، وہ قابلِ تاویل ہوگا یا نہ ہوگا ۔ اگر نا قابلِ تاویل ہو اور ظہور ، محض الفاظ سے ہو تو ظاہر ہے ۔
اگر ظہور معنی لفظ کو سیاقِ عبارت سے بھی تائید ہوتی ہو تو نص ہے ۔
جو کلام قابلِ تاویل ہو تو وہ یا تو نا قابلِ نسخ ہوگا یا قابلِ نسخ ہوگا ۔ اگر قابلِ نسخ ہو تو مفسّر ہے ۔ اگر نا قابلِ نسخ ہو تو محکم ۔

خفی ، مشکل ، مجمل ، متشابہ ۔ جو کلام خفی المراد ہو اور وجہِ خفا نفسِ لفظ نہ ہو بلکہ لفظ کے سوا کوئی عارضی سبب ہو تو خفی اگر خفائے مراد نفسِ لفظ سے ہو تو یا تو قرائن میں غور و تامل سے خفا دور ہوسکتا ہوگا یا نہ ہوگا ۔ اگر غور و تامل سے وہ خفا دور ہوسکتا ہو تو مشکل ہے ۔ اگر ہمارے تامل سے خفا دور نہ ہوسکتا ہو تو یا تو تفسیر کی اُمید ہوگی یا نہ ہوگی ۔ اگر تفسیر کی اُمید ہو تو مجمل ہے اور تفسیر کی اُمید نہ ہو تو متشابہ ہے ۔

حکمِ ظاہر ظاہر پر علم و عمل قطعاً واجب ہے ۔
ہر حکم کا بلا وجہ وجیہ محتملِ مجاز ہونا صرف احتمالِ عقلی ہے جو غیر معتبر ہے لہذا ظاہر کی قطعیت و وجوب پر نرا احتمالِ مجاز کوئی اثر نہیں ڈال سکتا ۔

حکمِ نص نص پر علم و عمل واجب ہے مگر عقلاً عام ، محتملِ تخصیص ہے اور حقیقت ، محتملِ مجاز مگر چونکہ یہ احتمال بھی دلیل سے ناشی نہیں لہذا نص کی قطعیت پر کوئی اثر نہیں ڈالتا ۔

حکمِ مفسر مفسر پر علم و عمل قطعاً واجب ہے ۔مفسر میں احتمالِ عقلی نسخ کا ہے ۔

حکمِ محکم محکم واجب الیقین اور واجب العمل ہے : اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۝
ترجیح بوقتِ تعارض ۔ تعارض کی صورت میں ظاہر پر نص کو ، نص پر مفسر کو ، مفسر پر محکم کو ترجیح ہوگی ۔

حکمِ خفی | خفی کے معنٰی دریافت کرنے میں تفتیش کرنی چاہئیے کہ یہ خفا اور عدمِ ظہور آیا معنٰی کی زیادتی سے ہے جیسے طرار (کیسہ بر) میں چوری کے معنٰی کی زیادتی ہے، یا معنٰی کی کمی سے، جیسے نباش یعنی کفن چور میں عدم حفاظت کی وجہ سے چوری کے معنٰی کی کمی ہے تو معنٰی کی زیادتی کی صورت میں حکم متعلق ہوگا اور کمی کی صورت میں حکم متعلق نہ ہوگا۔

حکمِ مشکل | مرادِ متکلم یعنی مرادِ خدا اور رسول پر اعتقاد رکھنا، پھر سیاق وسباق اور قرائن وغیرہ میں کافی تامل کرنا تاکہ معنٰی ظاہر ہوجائیں۔

حکمِ مجمل | اللہ کی مراد پر ایمان رکھے۔ شارع کے کلام سے بیان کو طلب کرے۔ مجمل کا بیان گونہ مفصل ہوتا ہے جیسے لفظ صلٰوۃ کی تفسیر۔ بعض دفعہ مجمل کا بیان بہ ہرگونہ مجمل رہتا ہے اور تفصیل کے لئے تلاش اور غور کی ضرورت ہوتی ہے۔

حکمِ متشابہ | اللہ کی مراد پر ایمان رکھے۔ اور اس پر کہ حضرت ﷺ کو متشابہات کے معنٰی معلوم تھے اور ہم کو بھی قیامت کے دن معلوم ہوجائیں گے، قدیم بزرگوں کا یہی طریقہ تھا۔

جب معتزلہ اور مجسمیہ وغیرہ بدعتیوں سے کام پڑا تو متاخرین نے بھی متشابہات کی مناسب تاویل شروع کردی۔

بیان : مبہم، مجمل، مشکل کلام، محتاجِ بیان رہتا ہے۔

بیان، مقصود کے ظاہر کرنے کا نام ہے۔ کبھی بیان اس کلام کو کہتے ہیں جس سے مقصود ظاہر کیا جائے۔

وجوہِ بیان پانچ ہیں: تفسیر۔ تقریر۔ تغییر۔ ضرورت۔ تبدیل۔

بعض لوگ بیانِ تبدیل کو نسخ کہتے ہیں۔ بعض لوگ استثناء کو بیانِ تغییر اور شرط کو بیانِ تبدیل کہتے ہیں اور نسخ کو اقسامِ بیان میں شریک نہیں کرتے۔

قرآن کا بیانِ تفسیر وتقریر، خبرِ واحد سے جائز ہے مگر تغییر، خبرِ واحد سے جائز نہیں کیونکہ خبرِ واحد، قرآن سے قوت میں کم ہے اس لئے خبرِ واحد سے حکمِ قرآن میں تغیر نہیں ہوسکتا۔

وقتِ ضرورت وعمل سے بیان کی تاخیر جائز نہیں۔ ہاں وقتِ خطاب سے بیانِ تقریر وتفسیر کی تاخیر جائز ہے۔

بیانِ تفسیر | بعض دفعہ کلام کی مراد بوجہ کلام کے مجمل یا مشترک یا خفی یا مشکل ہونے کے واضح نہیں ہوتی۔ اس کی توضیح کا نام تفسیر ہے۔

بیانِ تقریر | بعض دفعہ کلمہ یا کلام کے معنٰی ظاہر ہوتے ہیں مگر ان میں مجاز یا خصوص کا احتمال باقی رہتا ہے۔ پس بیانِ تقریر سے ایسی تاکید کی جاتی ہے کہ احتمال، غیر کا رفع ہوجائے۔

بیانِ تغییر | جس سے لفظ کے ظاہر معنٰی میں تغیر آجائے وہ بیانِ تغییر ہے۔

بیانِ تغییر میں مغیر کا متصل اور کلامِ غیر کا مستقل ہونا ضروری ہے۔

بیان تغییر کے کئی اقسام ہیں :-

شرط ۔ استثناء ۔ صفت ۔ غایت ۔ قرینہ ۔ مجاز ۔

استثناء مستثنیٰ منہ سے مستثنیٰ کی مقدار نکالنے کے بعد جو کچھ باقی رہے اس کو بیان کرنا مقصود ہو ۔

شرط لغت میں موقوف علیہ کو کہتے ہیں ۔

شرط دو طرح پر ہے : (۱) وہ امر خارجی جس پر شئے موقوف ہو مگر اس پر حکم مرتب نہ ہو ۔

(۲) وہ شئے جس پر حکم مرتب ہو ۔

پہلے معنےٰ کے لحاظ سے انتفاءِ مشروط ہوتا ہے ۔ دوسرے معنیٰ کے لحاظ سے انتفاءِ شرط سے انتفاءِ مشروط ضروری نہیں ۔ کیونکہ ممکن ہے کہ کسی اور شرط سے مشروط ہو کر پایا جائے ۔

شرط دو قسم پر ہے : (۱) عقلی (۲) شرعی ۔

(۱) شرطِ عقلی : جس کے شرط ہونے کا حکم عقل نے کیا ہو ، جیسے وجودِ عرض کے لئے وجودِ جوہر شرط ہے ۔

(۲) شرطِ شرعی : جس کو شرع نے مشروط کیا ہو ، جیسے نماز کے لئے وضو ۔

شرط بھی مخصصاتِ متصلہ سے ہے جو چیز شرط پر متعلق ہوتی ہے وہ اس وقت تک سببِ حکم نہیں بنتی جب تک شرط نہ پائی جائے پس ۔ معلق بالشرط کا وجود شرط کے وقت سبب بنے گا ، وقت سے پہلے نہ بنے گا ۔ شرط موجود نہ ہونے تک معلق بالشرط اپنے عدمِ اصلی کے سبب سے معدوم رہتا ہے نہ کہ عدمِ شرط کی وجہ سے تعلیق ، ملک یا سببِ ملک سے وابستہ ہوتی ہے ۔

تغییرِ حکم بہ صفت صفت دو طرح کی ہے :

(۱) جو ذات کی قید ہو ۔

(۲) جو اتفاقی ہو ۔ پس صفت سے بھی حکم میں تغییر ہوتی ہے ۔

صفت کے تین درجے ہیں : ادنیٰ ۔ اوسط ۔ اعلیٰ ۔

ادنی ۔ وہ صفت جو قیدِ اتفاقی ہو اور اس سے غرض متعلق نہ ہو ، جیسے رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ میں ''فِیْ حُجُوْرِكُمْ'' قیدِ اتفاقی ہے ۔

اوسط ۔ وہ صفت جو شرط کے معنیٰ میں ہو ، جیسے مِنْ فَتَیَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ میں ''مُؤْمِنَات'' بطورِ شرط ہے ۔

اعلی ۔ وہ صفت جو علت کے معنیٰ میں ہو ، جیسے السَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ اہلِ اصول کے پاس علت کے انتفاء سے معلول کا انتفاء ضروری نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ معلول دوسری علت کے ساتھ پائے جائے ۔ اعلیٰ کا جب یہ حال ہے تو دوسری صفات کے انتفاء سے معلول کا انتفاء کیونکر لازم آئے گا ۔

تغیر بغایت غایت دو طرح پر ہے۔

(۱) یہ کہ فعل کے کسی چیز یا کسی جگہ پر منتہی ہونے پر دلالت کرے اور وہ چیز یا مکان اس حصہ سے باہر ہو۔

(۲) یہ کہ وہ چیز یا مکان اس حصہ سے باہر نہ ہو۔

اگر غایت (یعنی انتہائی حد) مغیا سے (یعنی اس چیز سے جس کی انتہا ہوتی ہے) علحدہ بذاتِ خود قائم ہو اور معنٰی کے وجود کی محتاج نہ ہو، تو معنٰی میں داخل نہ ہوگی۔ مثلاً گھر اس دیوار سے اس دیوار تک ہے تو دونوں دیواریں خارج ہوں گی۔

اگر غایت بنفسہ قایم نہ ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) اگر غایت کو صدرِ کلام یعنی ابتدائی حصّہ کلام شامل ہوگا تو وہ غایت، مغیا کے حکم میں داخل ہوگی اور اس کا حکم اپنے ماسوا کے اخراج کے لئے ہوگا جیسے اِلَی الْمَرَافِقِ تو ہاتھ دھونے میں کہنیاں داخل ہوں گی۔

(۲) اگر صدرِ کلام میں غایت شامل نہ ہو یا اس کے شامل ہونے میں شبہ ہو تو مُغَیَّا میں غایت داخل نہ ہوگی۔ اور حکم اس حد تک ممتد ہو کر رہ جائے گا: ''اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ'' تو رات روزہ میں داخل نہ ہوگی۔

بیانِ ضرورت گو بیانِ ضرورت کے لئے کوئی دلالت کرنے والا لفظ نہیں ہے مگر مقتضائے کلام کی ضرورت سے وہ بیان حاصل ہوتا ہے۔ بیانِ ضرورت کی چار قسمیں ہیں جن میں سکوت، خود مراد پر دلالت کرتا ہے۔

(۱) بیان ایسا واضح ہو کہ مثل کلام کے ہو، مثلاً کیا زید آیا؟ کے جواب میں صرف ''آیا''۔

(۲) متکلم کا حال، بیانِ مراد پر دلالت کرے مثلاً باکرہ کا سکوت اطلاعِ نکاح پر حکم میں اذن کے ہے۔

(۳) دھوکہ کے دفع کے لئے مثلاً شفیع کا سکوت اطلاعِ بیع پر حکم میں اذن کے ہے۔

(۴) دفعِ طولِ کلام کے لئے مثلاً پانچ سو دو روپے بہ عوض پانچ سو روپے اور دو روپیہ کے ہوں گے۔

بیانِ تبدیل یا نسخ اگر ایک زمانہ میں اقتضائے مصلحت سے ایک حکم دیا گیا ہو اور دوسرے زمانے میں مصلحت بدل جانے کی وجہ سے دوسرا حکم دیا گیا ہو تو پہلا حکم منسوخ اور دوسرا ناسخ ہے۔ منسوخیت کا محل ممکن ہے کہ عقل ہو، پس جو حکم عقلی یا واجب لذاتہ ہو جیسے ایمان یا ممتنع لذاتہ ہو جیسے کفر، وہ منسوخ نہیں ہوتا جو تابید اور دوام پر دلالت کرے جیسے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔

اب کوئی حکم منسوخ نہیں ہوسکتا کیونکہ رسولِ اکرم ﷺ کا انتقال ہوچکا ہے جو ناسخ کے بیان کرنے والے تھے۔

دوام، صریح لفظ سے ثابت ہوتا ہے یا دلالت سے۔

اگر ایک خاص وقت کے لئے ایک حکم دیا گیا تھا اور وقت کے گزر جانے کے بعد وہ حکم اُٹھ گیا تو اس کو نسخ نہیں کہتے۔ عمل سے پہلے بھی حکم کا نسخ ہوسکتا ہے۔ ضعیف، قوی کا ناسخ نہیں ہوسکتا لہٰذا قیاس، اجماع کا، اجماع، خبرِ احاد کا اور وہ خبرِ متواتر کا یا قرآن کا ناسخ نہیں ہوسکتا۔

اکثر کا قول ہے کہ قرآن کا نسخ، خبرِ متواتر سے جائز ہے۔

نص کا کوئی وصف جاتا رہنا بھی نسخ ہی کی ایک قسم ہے۔ مثلاً کسی نص کے عموم یا اطلاق کا جاتا رہنا بھی نسخ ہی ہے۔

احادیثِ مشہورہ سے قرآنِ مجید پر زیادتی جائز ہے۔ خبرِ متواتر ومشہور کے سوائے دوسرے سے زیادتی جائز نہیں، نہ خبرِ واحد سے نہ قیاس سے۔

نسخ حکم بغیر بدل کے بھی جائز ہے۔

ایک حکم کا نسخ دوسرے ایسے حکم سے جو اوّل سے کمتر یا برابر بلکہ سخت تر ہو تو بھی جائز ہے۔

حملِ مطلق ومقید

نصِ مطلق ومقید کے وارد ہونے کی پانچ صورتیں ہیں:

۱۔ غیرِ حکم میں وارد ہوں، مثلاً اسباب وشروط میں تو مطلق کا حمل مقید پر نہ ہوگا۔

۲۔ ایک ہی حکم ایک ہی حادثہ میں وارد ہو تو مطلق کو مقید پر حمل کیا جاتا ہے۔

۳۔ مطلق ومقید ایک ہی حکم میں وارد ہوں اور حادثے دو ہوں، تو حنفیہ کے پاس مطلق کا حمل مقید پر نہ کیا جائے گا۔

۴۔ " حادثہ ایک ہو اور حکم دو ہوں! تو حنفیہ کے پاس مطلق کا حمل مقید پر نہ ہوگا۔

۵۔ دو حکم دو حادثوں میں وارد ہوں تو مطلق کا حمل باتفاق مقید پر نہ ہوگا۔

مفہوم

امام شافعیؒ کے پاس مدلولِ مطابقی وتضمنی کو منطوق اور مدلولِ التزامی کو مفہوم کہتے ہیں۔

مفہوم کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ **مفہوم موافق**: مسکوت عنہ نفی واثبات میں منطوق کے حکم میں ہو۔

۲۔ **مفہومِ مخالف**: مسکوت عنہ اس حکم میں منطوق کے مخالف ہو۔

مفہومِ مخالف کی شرط یہ ہے کہ:

(۱) منطوق کا ذکر بطریقِ عادت کے نہ ہو۔

(۲) مفہوم مخالف منطوق سے اولیٰ یا اس کے مساوی نہ ہو۔

(۳) منطوق کسی سوال کے جواب میں نہ ہو۔

(۴) کسی حادثہ کی بناء پر نہ ہو۔

(۵) نہ اس لئے ہو کہ سامعِ ناواقف، اس حکم سے واقف ہوجائے۔

مفہومِ مخالف کے اقسام

(۱) مفہومِ لقب (۲) مفہومِ عدد (۳) مفہومِ وصف (۴) مفہومِ شرط۔

حنفیہ کے پاس کسی شئے کے بیان سے دوسرے کی نفی نہیں نکلتی۔ سب سے قوی تر چیز شرط وعلت ہے مگر ہوسکتا ہے کہ

ایک علت و شرط نہ پائی جائے تو معلول و مشروط دوسری علت یا شرط کے ساتھ پایا جائے۔

متعلقاتِ نصوص جس سے الفاظ کے معنٰی پر دلالت کرنے کی کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ متعلقاتِ نصوص چار ہیں:

(۱) عبارۃ النص (۲) اشارۃ النص (۳) دلالۃ النص (۴) اقتضاء النص۔

عبارۃ النص وہ حکم جو معنیِ لفظ و سیاق و مقصودِ کلام سے ثابت ہو۔

اشارۃ النص وہ حکم جو الفاظِ کلام سے بغیر زیادت کے ثابت ہو مگر سیاق اس کے لئے نہ ہو چونکہ اشارہ میں سیاق مدد نہیں دیتا لہذا بہ نسبت عبارت کے اشارہ میں خفاء مراد ہے، عبارت و اشارہ دونوں لفظ سے ثابت ہوتے ہیں لہذا ان میں عموم بھی ہوتا ہے خصوص بھی۔ عبارت و اشارہ میں تعارض ہو تو عبارت کو اشارہ پر ترجیح ہے۔

دلالۃ النص الفاظ سے ایک حکم نکلتا ہے۔ اس کی علّت ایسی واضح ہوتی ہے کہ ہر زبان داں اس کو سمجھتا ہے۔ کسی قیاسِ فقہی و اجتہاد کی ضرورت نہیں۔ نیز قیاسِ فقہی ظنی ہے اور دلالۃ النص قطعی ہے۔ اس سے حدود و کفارات تک ثابت ہوتے ہیں دلالۃ النص کی مثال وَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ تافیف یعنی اُف کہنے کی علّت ایذا رسانی ہے۔

دلالت بغیر واسطہ کے ثابت ہوتی ہے اور اشارہ بواسطہ علت کے، دلالت غیر مقصود ہوتی ہے اور اشارہ مقصود۔

دلالت و اشارۃ النص میں تعارض ہو تو بعض کہتے ہیں کہ قوی تر کو ترجیح ہے اور بعض کے پاس علی العموم اشارہ کو ترجیح ہے

اقتضاء النص وہ تقدیر ہے جو نص کی تصحیح کے لئے کی جاتی ہے کیونکہ بغیر مقتضاءِ نص کے معنٰی متحقق نہیں ہوسکتے۔

اشارۃ النص بھی قطعی ہے۔ وقتِ تعارض اشارہ کو اقتضاء پر ترجیح ہے۔ اقتضاء النص کو عموم نہیں کیونکہ وہ لفظ نہیں اقتضاء النص، بقدرِ ضرورت مانا جائے گا۔

تاویلِ وجودی اکثر لوگ باہم اختلاف کرتے ہیں، ایک شخص ایک قسم کا وجود مانتا ہے اور دوسرا دوسری قسم کا۔ کسی قسم کا وجود نہ ماننا تو تصریحِ انکار ہے۔ اعلیٰ قسم کا وجود جب تک محال ثابت نہ ہو، ادنیٰ قسم کا وجود مان لینا، انکار نہیں ہے، مگر ایک قسم کا جہل و تعدی ضرور ہے۔

امام محمد غزالیؒ نے اعلیٰ وجود کے محال نہ ہونے کے وقت ادنیٰ درجے کے وجود کے قائل کی تکفیر کی ہے۔

وجود کی کئی قسمیں ہیں:

(۱) وجودِ خارجی یا عینی یا شہادی یا ذاتی

(۲) وجودِ خیالی یا حسی

(۳) وجودِ عقلی

(۴) وجودِ شبہی

(۵) وجودِ مجازی

وجودِ مجازی کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مجازِ عقلی

(۲) مجازِ لغوی

وجودِ خارجی ہمارے ذہن، حس اور عقل سے خارج ذاتِ شے کا وجود مثلاً زید ہے، یعنی خارج میں اپنی ذات سے ہے۔ ہم نے ذاتِ زید کو دیکھ کر اس کو موجود فی الخارج ادراک کیا ہے۔

وجودِ خارجی یا ذاتی بھی دو قسم کا ہے:

(۱) ایک لذاتہ یعنی دوسرے سے مستفاد نہیں بلکہ خود بخود بے واسطہ ہے مثلاً خدائے تعالیٰ موجود ہے۔

(۲) دوم بواسطہ: ممکنات و مخلوقات کا وجود لذاتہ نہیں ہے بلکہ قدرت و خلق و امرِ الٰہی سے موجود ہے مثلاً زید ہے یعنی خدا کے پیدا کرنے سے یا مثلاً نورِ شمس ہے یعنی لذاتہ اور قسم منور ہے یعنی مستفاد نورِ شمس سے ہے۔ وہ جو للذات و بالذات ذاتِ حق میں منحصر ہے۔

وجودِ خیالی یا حسی یعنی ہم خارج میں زید کو دیکھ کر اس کے فوٹو اور صورت کو اپنے حاسہ میں لاتے ہیں۔

بات یہ ہے کہ حواسِ خمسہ ظاہری سے تمام صورتیں حسِ مشترک میں جو ایک خاص قوت ہے، جمع ہوجاتی ہیں اور ہم کو نظر آتی اور محسوس ہوتی ہیں۔ بہر حال جب حسِ مشترک سے التفات ہٹ جاتا ہے تو یہ صورتیں اس کے خزانہ میں جس کو خیال کہتے ہیں، مخزون و جمع ہوجاتی ہیں۔ پھر جب دوبارہ التفات کرتے ہیں تو پھر حسِ مشترک میں واپس آ کر پھر نظر آتی ہیں مثلاً ہم نے زید کا ایک زمانے کے بعد خیال کیا اور اس کی صورت، خیال سے حسِ مشترک میں آ کر نظر آ گئی۔

خیال دو قسم کا ہے: (۱) خیالِ متصل، ہمارا اپنا خیال

(۲) خیال منفصل، عالم کا خیال جس کو عالمِ مثال کہتے ہیں۔

یہ ہمارا خیال، ہمارے تحتِ قدرت ہے جب چاہیں دیکھ لیں اور عالمِ مثال ہمارے تحتِ قدرت نہیں، خواب میں خیالی صورتیں نظر آتی ہیں۔ اگر یہ خیالی صورتیں خود ہم سے پیدا ہوتی ہیں تو یہ خواب اضغاثِ احلام یعنی واہی تباہی خواب ہے، اگر عالم مثال سے صورتیں نظر آئیں تو "رؤیاءِ صَادقه" ہے۔

بعض دفعہ خود ہمارا تخیل، قوی ہو کر نہ صرف ہم کو بلکہ دوسروں کو بھی نظر آتا ہے۔ ہمارے شخصی خیال سے عالمِ مثال کو ایک ربط ہے۔ ہمارا شخصی خیال ایک نقطہ پر جم جاتا ہے تو عالمِ مثال جلد منکشف ہوجاتا ہے۔ اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے ہمارا مضمون "عالمِ مثال" رسالہ "حکمت اسلامیہ" میں ملاحظہ ہو۔

وجودِ عقلی صور و خیال وخصوصیات سے مجرد ہوکر ایک کلی و مطلق و مجرد معنٰی کا وجود، وجودِ عقلی یا وجودِ مجرد کہلاتا ہے مثلاً غضب ایک قوت ہے کہ دفعِ اعداء اور ان پر غلبہ حاصل کرتی ہے۔ ہمارے غضب میں اس قوت کے اظہار کے وقت خونِ دل بہ غرضِ انتقام جوش کرتا ہے اور چہرہ سرخ ہوجاتا ہے۔ غضبِ کلی میں جوشِ خونِ دل کو دخل نہیں۔ پس غضب اللہ میں جوشِ خونِ دل نہیں ہے، بلکہ اس کی حقیقت ہے جو لوازم جسمِ بشری سے پاک ہے اور جس کے لئے وجودِ خیالی نہیں بلکہ وجودِ عقلی ہے۔

وجودِ شبہی ایک شئ سے اس کا شبیہ مراد لینا یا یوں سمجھو کہ ایک شئ کا اس کے شبیہ و مشابہ کی صورت میں نظر آنا، مثلاً حضرت ﷺ نے علم کو دودھ کی صورت میں دیکھا یا مثلاً قہر کو کسی نے آگ کی صورت میں دیکھا، یا غضب کو شیر کی صورت میں یا طاعون کو ہاتھی کی صورت میں، یا اسماء وصفاتِ الٰہی کو بعض بعض تشبیہی صورتوں میں۔ پس قہرِ خدا کا وجودِ شبہی آگ ہے۔ وجودِ شبہی میں سے اس کی حقیقت کی طرف راہ نکال لینا، تشبیہی خواب یا کشف کی تعبیر دینا لیاقت کا کام ہے۔ اگر کسی نے یہ کہا کہ قہرِ الٰہی قیامت میں آگ کا تمثل لیتا ہے تو بالکل صحیح ہے یا کسی نے قہرِ الٰہی کو آگ کہا یا آگ کی حقیقت، قہرِ الٰہی بتائی تو بھی بالکل درست ہے، یا کسی نے حجرِ اسود کے یمین اللہ ہونے کے یہ معنٰی بتائے کہ جس طرح ہاتھ بغرضِ تعظیم چوما جاتا ہے اسی طرح بغرضِ تعظیمِ شعائر اللہ حجرِ اسود چوما جاتا ہے، اس لئے حجرِ اسود کو یمین اللہ کہنا درست ہے۔ غرض کہ وجودِ شبہی میں ایک قسم کا استعارہ ہوتا ہے جو لوگ واقف ہیں خوب سمجھتے ہیں کہ دنیا میں جو کچھ ہے، اور جو کچھ ہورہا ہے، وہ سب عینِ ثابت کی تشبیہات و تمثیلات ہی ہیں۔

وجودِ مجازی کسی علاقہ کی وجہ سے ایک شئ سے اس کا متعلق مراد لیا جائے مثلاً کسی نے کہا کہ ایسی زور کی بارش ہوئی کہ پرنالے بہ رہے تھے، تو پرنالے کی طرف بہنے کی نسبت اس کے مجاور (یعنی قریب کی چیز پانی) کی وجہ سے ہے۔ پس اس نسبتِ مجازی کی وجہ سے ہم پرنالے کے بہنے کے منکر نہیں۔ دیکھو" یَاهَامَانُ ابْنِ لِیْ صَرْحًا " میں بناء کی نسبت ہامان کی طرف کی گئی ہے کیونکہ وہ حکم دینے والا تھا" وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ " میں عدمِ علم کی نسبت اللہ کی طرف ہے حالانکہ وہ حضرت ﷺ کی صفت ہے اس علاقہ سے کہ حضرت ﷺ خلیفۃ اللہ اور رسول ہیں۔ میں ان تمام مباحث کو یہاں اس مختصر مقدمہ میں بہ تفصیل نہیں بیان کرسکتا۔ بالجملہ اعلیٰ درجہ کا وجود جب تک ممکن ہو ادنیٰ قسم کا وجود نہ لینا چاہئیے۔ اپنے جہل وناواقفیت کی وجہ سے جس طرح انکار درست نہیں اسی طرح تاویلِ بعید بھی بعید عن الحق ہے۔

واضح ہو کہ قرآن شریف کا امر، وجوب اور فرضیت پر دلالت کرتا ہے۔ اس کے خلاف، اباحت کے لئے قرینہ کی ضرورت ہوتی ہے جیسے" اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا " یعنی جب احرام کھول دو، شکار کرسکتے ہو، اور اب شکار کرنے کی ممانعت باقی نہیں اسی طرح نہی یعنی امتناعی حکم کے لئے حرمت ہے، کراہت کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے۔

مسئلۂ عدمِ نسخِ قرآن

اب مسئلۂ عدمِ نسخِ قرآن کے متعلق کچھ توضیحات دیئے جاتے ہیں: نَسَخَ الشَّیءَ یَنْسَخُهُ نَسْخًا : اَزَالَهٗ اس نے شئے کو زائل کردیا۔ یُقَالُ نَسَخَتِ الشمسُ الظِّلَّ وَالشَّیْبُ الشَّبَابَ اَیْ اَزَالَهٗ : دھوپ نے سائے کو، بڑھاپے نے جوانی کو زائل کردیا: وَنَسَخَتِ الرِّیْحُ اٰثَارَ الدَّارِ وَغَیَّرَتْهَا : ہوانے گھر کے آثار کو کھنڈر و متغیر کردیا۔ وَفُلَانٌ الشَّیْءَ اَبْطَلَهٗ ؛اور فلاں نے اس شئے کو باطل کردیا: وَاَقَامَ شَیْئًا اٰخَرَ مَقَامَهٗ اور ایک دوسری شئے کو اس جگہ قائم کردیا۔

قرآن شریف کی آیتوں اور احکام کے منسوخ ہونے میں اختلاف ہے۔قرآن شریف کے تمام ادیان وملل اور جاہل اقوام کے رسوم و عادات و احکام کے ناسخ ہونے میں، ان میں تغیر پیدا کرنے میں نہ ہم کو نہ کسی اور کو کوئی اختلاف ہے۔ ان مفسرین کے اختلافات کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض کے پاس آیاتِ احکام میں سے آدھے ناسخ و منسوخ ہیں، چنانچہ اس موضوع پر بڑی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ابن العربی نے اس تعداد کو گھٹایا۔ حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ نے منسوخ آیتوں کی تعداد ۲۱ تک مانی۔ حضرت شیخ احمد بن عبدالرحیم شاہ ولی اللہؒ نے صرف (۴۔۵) تک مانی۔

میرے خیال میں قرآن کا کوئی حکم، کوئی آیت منسوخ نہیں۔ شاہ صاحب نے ان (۲۱) آیتوں کے نسخ کے جو جوابات دیئے ہیں ان کی تفصیلی شرح میں نے ایک مستقل رسالہ میں کی ہے۔ اس موقع پر صرف غلط فہمی کے اسباب، مجمل طور پر بیان کروں گا اور ان پانچ آیتوں کو بھی نسخ کے جھگڑے سے نکال لوں گا جن کو شاہ صاحب بھی منسوخ ماننے پر مجبور ہوئے تھے۔ اس طرح ان کے علمی خاندان کا ایک شخص ان کے مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دے گا۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

قدیم زمانے میں نسخ کے معنٰی تغیر کے لئے جاتے تھے۔ پچھلی آیت کے حکم میں کچھ تغیر دیکھتے تو کہہ دیتے، یہ آیت اس آیت کی ناسخ ہے۔ اصولِ فقہ میں پہلی آیت کے حکم کو باطل کرنا اور اس کے عوض دوسرا حکم قائم کرنا نسخ ہے۔ اور اس وقت عامتہ الناس نسخ کے یہی معنٰی لیتے ہیں۔ اس کے بعد واضح ہو کہ مفسرین کے اس قدر کثیر التعداد آیتوں کے منسوح ماننے کے کیا اسباب ہوئے؟

۱۔ قرآن شریف سے زمانہ جاہلیت کے رسوم و عادات یا سابقہ مذاہب کے حکم موقوف کردیئے گئے ہوں، یا ان میں تغیر کیا گیا ہو، تو سابقین کہہ دیتے ہیں کہ یہ آیت ناسخ ہے، مگر غور کیجئے کہ یہ آیت کیا کسی آیت و حکم قرآنی کی بھی ناسخ ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہمارے زیر بحث تو آیات و احکامِ قرآنی کی منسوخیت ہے نہ کہ سابقہ رسوم و عادات اور احکام کا منسوخ ہونا۔

۲۔ بعض وقت ایک عام حکم دیا جاتا ہے اور خاص حالات پر خاص حکم دیا جاتا ہے۔ اگر عام حکم کے ساتھ ہی وہ خاص حکم ہو تو اس کو استثناء کہتے ہیں، اور اگر کسی دوسرے موقع پر خاص حکم دیا جائے تو اس کو تخصیص کہتے ہیں۔ استثناء اور تخصیص کو عام حکم کا ناسخ کہنا درست نہیں، تعزیراتِ ہند و دکن کے شروح میں مستثنیاتِ عامہ بیان کئے گئے ہیں، تو کیا اس سے تمام تعزیرات کا یک قلم منسوخ شدہ ہونا ماننا پڑے گا؟ ہرگز نہیں۔

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا، کیا اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ کا حکم منسوخ ہوگیا؟ ہرگز نہیں۔

۳۔ قوانین، مختص المقام بھی ہوتے ہیں اور مختص الوقت بھی۔ وقت گزرنے کے بعد وہ وقتی حکم باقی نہیں رہتا کیونکہ اتنے ہی وقت کے لئے وہ حکم دیا گیا تھا، نہ کہ وہ حکم منسوخ ہوگیا۔ مثلاً چار روز کے لئے کرفیو آرڈر جاری ہوا تھا، مدت گزرنے کے بعد وہ حکم باقی نہیں رہا۔ اس صورت میں یہ کہنا کہ وہ حکم منسوخ ہوگیا، درست نہیں بلکہ ختمِ مدت کی وجہ سے وہ حکم باقی نہیں رہا۔ اب میں عدمِ نسخ پر ایک اہم آیت پیش کرتا ہوں جو اس مسئلہ پر نہایت روشنی ڈالے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا۔

اور یاد کرو جب ہم نے تمام پیغمبروں سے عہد لیا تھا۔ ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت عطا فرمائی ہے۔ پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے، تمہارے پاس جو کتاب ہے اس کی تصدیق کرتا ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ اور اس کی نصرت و مدد کرو، پھر ارشادِ الٰہی ہوا، کیا تم نے اس کا اقرار کرلیا اور اس کا ذمہ لے لیا؟ سب نے عرض کیا، بے شک ہم نے اقرار کرلیا۔

ذرا اس آیت پر غور فرمایئے، اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے انبیاء کے ادیان وقتی تھے، جب خاتم النبیینؐ مبعوث ہوئے تو ان کا وقت ختم ہوگیا۔ اس تحقیق پر تمام انبیاء کے ادیان بھی منسوخ نہیں ہوتے بلکہ ان کا وقت نہ رہا اس لئے وہ احکام بھی باقی نہیں رہے۔

۴۔ بعض دفعہ ایک دائمی حکم دینا مقصود ہوتا ہے مگر عمل یا اجتناب میں آہستہ آہستہ سختی بڑھائی جاتی ہے، یہاں تک کہ حکمِ مقصود پر عمل کرنے کی لوگوں میں قابلیت پیدا ہوجائے، یہ کمالِ حسنِ تعلیم و تربیت ہے، ہمارے خیال میں ان ابتدائی مراحل کو منسوخ نہ کہنا چاہیئے۔ بلکہ اصل حکم کا توطیہ و تمہید سمجھنا چاہیئے۔ اصل مقصود وہ حکم سمجھا جائے گا جو ہمیشہ کے لئے دیا جائے گا۔ مثلاً شراب دفعتاً حرام نہیں کی گئی۔ پہلے کہا گیا کہ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى: یعنی شراب پیئے ہوئے نماز کے قریب نہ جاؤ، پھر کئی مرحلوں کے بعد شراب حرام کی گئی۔ پس لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوة کا حکم منسوخ نہیں ہوا بلکہ وہ حرمتِ شراب کا مقدمہ اور تمہید تھا۔ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ روسی لوگ بُت پرست تھے، ان کا وفد، تحقیقِ مذہب کے لئے جب قسطنطنیہ پہنچا تو مذہبِ اسلام ان کو پسند آیا۔ نواہی میں شراب پینا بھی تھا۔ روسی وفد نے کہا: ہم سرد ملک کے رہنے والے ہیں بغیر شراب کے آرام سے نہیں رہ سکتے۔ علماء نے ترکِ شراب پر شد و مد سے تاکید کی، جس کا نتیجہ روسیوں کا نصرانی ہوجانا تھا۔ اگر کفر کے مقابل نشہ سے خاموش ہوجاتے، بڑے شر کے مقابل چھوٹے شر کو اختیار کرلیتے تو اتنی بڑی قوم اسلام کے ہاتھ سے نہ نکل جاتی اللہ تعالیٰ چاہتا تو ایک ہی دفعہ میں شراب کو حرام کردیتا مگر نہیں، اس نے بمراحل رفتہ رفتہ اس کو حرام فرمایا۔

علماء اسلام کو بھی چاہیئے کہ نومسلموں کو پہلے توحید کی، پھر دوسرے اہم ارکان کی تعلیم دیں۔ پھر رفتہ رفتہ ایک ایک حکم کا پابند بنائیں۔ ابھی غریب مسلمان ہوا، اس کی ختنہ بھی کروا ڈالی۔ فرض نمازوں کے ساتھ سنتوں کی بھی تاکید کی۔ روزوں کے ساتھ تراویح بھی لگادی۔ ان سب باتوں کی پابندی آہستہ آہستہ کروائی جائے۔ فرض کے برابر سنن و نوافل کو اہمیت نہ دی جائے۔ غریب نومسلم پر اللہ رحم کریں۔

۵ ۔ پیغمبر کا حکم فرض بھی ہوتا ہے اور مباح کی بھی اجازت دی جاتی ہے ۔ پہلے ایک حکم ، فرض ہی کیوں سمجھا جائے کہ بعد میں اس کی منسوخیت کو ماننا پڑے ۔ یا یوں سمجھو کہ بعض احکام قانونی ہوتے ہیں اور بعض احکام اخلاقی ۔ اخلاقی حکم کو قانونی مانا ہی کیوں جائے کہ اس کی منسوخیت لازم آئے ۔ اخلاقی حکم کی خلاف ورزی پر قانون گرفت نہیں کرتا ۔

۶ ۔ بعض وقت ایک جملہ کے دو معنٰے ہوتے ہیں ۔ متکلم کا ایک مقصد رہتا ہے اور لوگ اس کے ایک جدا معنٰی سمجھتے ہیں ۔ متکلم دوبارہ صاف الفاظ میں اپنے مقصد کو ظاہر کرتا ہے ، لوگ سمجھتے ہیں کہ پہلا حکم منسوخ ہوگیا ۔ حالانکہ پہلا اور دوسرا حکم دونوں ایک ہیں ، لوگوں کے سمجھنے میں غلطی ہوتی ہے ۔

۷ ۔ بعض دفعہ ایک خاص واقعہ کے متعلق حکم دیا جاتا ہے اور قید اتفاقی رہتی ہے ، ایک دوسرے جملہ میں وہ قید اتفاقی نہیں رہتی ، بلکہ عام حکم رہتا ہے جو مقصود و مدارِ حکم ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کہ مقید حکم منسوخ ہوگیا ۔

۸ ۔ بعض دفعہ ایک خاص امر کے متعلق حکم دیا جاتا ہے اور لوگ اس امر پر دوسرے امور کو قیاس کر کے اس حکم کو متعدی کرتے ہیں حالانکہ امرِ اول میں خصوصیات ہوتے ہیں جن کی بناء پر حکم دیا گیا ہے اور وہ حکم دوسروں کے لئے متعدی نہیں ہوسکتا ، لہٰذا امرِ اول میں جو قیاسات کئے جارہے ہیں ان کے خلاف حکم دیا جاتا ہے ۔ اس طرح ان کے قیاسات غلط اور قیاس مع الفارق ثابت کئے جاتے ہیں ، اور لوگ سمجھتے ہیں کہ پہلا حکم منسوخ ہوگیا ۔

۹ ۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ مدنی آیتوں سے جو غلبۂ اسلام کے زمانہ میں اتریں ، مکّی آیتیں منسوخ کردی گئیں ، ذرا کوئی غور کرے رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں ، ان کا دین ایک مخصوص زمانہ کے لئے نہیں ہے ، قیامت تک رہنے والا ہے ۔ کیا مسلمان ہمیشہ غلبہ میں رہے ، یا غلبہ میں ہیں ؟ کیا تمام ممالک کے مسلمانوں کی ایک ہی حالت ہے ، ہرگز نہیں ، ہرگز نہیں ، ترکوں اور افغانوں کی مدنی حالت ہے ۔ عراق و شام و فلسطین والوں کی اور ، اب تو ایران کی بھی مکّی حالت ہے ۔ ہر ایک کے لئے اس کے مناسب آیت وحکمِ قرآن ہے ۔ حالت بدل گئی تو حکم بھی بدل گیا لہٰذا مکّی آیتیں بھی منسوخ نہیں بلکہ مدینہ والوں کے مناسب حال نہیں ، کیا مدینہ میں جب آیتِ سیف اتری تو مکّہ والوں نے اس پر عمل کیا ؟ کیا اس آیت پر عمل نہ کرنے سے وہ سب عاصی تھے ؟ ہرگز نہیں ، زمانہ گردش میں رہتا ہے ۔ بعض مدنی آیتوں پر عمل کرنا ، اصولی آیات وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ اور لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کے خلاف ہوتا ہے ۔ پس مکّی آیتیں اپنے مقام پر بحال ہیں اور مدنی اپنے مقام پر ۔

اب میں پہلے ان دو اہم آیتوں کے متعلق بحث کرنا چاہتا ہوں جن سے مسئلہ ناسخ ومنسوخ کے سمجھنے میں فائدہ ہوگا ۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؛ لفظ اٰیۃ کے معنٰی ہیں نشانی یا علامت اور کلام اللہ کا ایک فقرہ بھی ہے ، لوگ اس آیتِ شریف کے معنٰی لیتے ہیں ہم کسی آیتِ قرآنی کو منسوخ نہیں کرتے یا بھلا نہیں دیتے مگر اس سے بہتر آیتِ قرآنی یا اس کی مثل آیت لاتے ہیں ۔

محلِ غور یہ ہے کہ قرآن تو بوعدۂ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ محفوظ ہے ۔ ابتداء سے اب تک لاکھوں حافظ چلے آرہے ہیں ، پھر کب اور کونسی آیت بھلائی گئی ؟ قرآن شریف کی ایک آیت سے بہتر دوسری آیت لانے کے معنٰی

سمجھنا بھی بالکل نامناسب ہے لہذا اس کے صحیح معنٰی ہمارے خیال میں یہ ہیں ۔ ہم اپنے آثارِ قدرت ، اپنی نشانیاں اگر دور کرتے یا متغیر کرتے ہیں ، یا امتدادِ زمانہ کی وجہ سے بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کے برابر دوسری نشانیاں لاتے ہیں دیکھو آثارِ قدرت کے تازہ بہ تازہ جلووں کا سلسلہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اس ترجمہ پر کوئی غبار نہیں ۔ یہ آیت مسئلہ ناسخ ومنسوخ کی اصل ہے ، جان ہے ۔قرآن شریف کو دیکھیئے 'ایَۃٌ' بہ معنی آثارِ قدرت اور نشانی سے بھرا پڑا ہے : لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۔ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۔ فَأْتِ بِاٰيَةٍ ۔ اِنَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۔ وَفِى الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۔ ابنِ حزم ظاہری ثبوتِ نسخ میں فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کا گذر ایک قاضی کے پاس سے ہوا ۔آپ نے قاضی سے سوال فرمایا کیا تم ناسخ کو منسوخ سے ممتاز کرتے اور سمجھتے ہو؟ قاضی نے کہا : جی نہیں ۔ حضرت علیؓ نے فرمایا ۔تم خود بھی ہلاک ہوئے ، اور دوسروں کو بھی تم نے ہلاک کیا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ قدیم محاورے میں نسخ کے معنٰی تغیر کے تھے جیسا کہ بیان کیا گیا ۔ پس حضرت علیؓ کے ارشاد کے معنٰی یہ ہیں کہ کیا تم ان آیات کو جانتے ہو جس سے کسی عام آیت کی تخصیص ہوتی ہو یا اس سے چند لوگ مستثنٰے ہوں ۔

آیتِ دوم ''کافرون'' کی سورت میں ہے : لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۔ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ ۔اس کے یہ معنٰی لئے جاتے ہیں کہ تم کو تمہارا مذہب مبارک ہو، ہم کو ہمارا مذہب مبارک ، نہ تم ہم کو تبلیغ کرو نہ ہم تم کو تبلیغ کرتے ہیں ۔عیسٰی بدینِ خود ، موسٰی بدینِ خود ۔ اور پھر یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت ، آیتِ سیف سے منسوخ ہے ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اسلام تو ہمیشہ تبلیغی مذہب رہا اور رہے گا اسلام میں بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ہے يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ ہے ۔اسلام میں عدمِ تبلیغ کا حکم کبھی نہیں دیا گیا ۔

دیکھئے دین کے معنٰی اگر جزا کے لئے جائیں تو کوئی خرابی پیدا ہی نہ ہوگی ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کے معنٰی مالکِ روزِ جزا کے ہیں لہذا لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ کے معنٰی ہیں تم کو تمہارے اعمال کی جزا ، اور ہم کو ہمارے اعمال کی جزا ضرور ملے گی ۔ یہ حکم نہ کبھی منسوخ ہوا ہے نہ کبھی منسوخ ہوگا ۔ پورے سورہ کے معنٰی ہیں :

''اے پیغمبر! تم کہہ دو : اے منکرو تم جن کی پوجا کرتے ہو ، میں ان کی پوجا نہیں کرتا ، اور میں جس کی عبادت کرتا ہوں تم اس کی عبادت نہیں کرتے ، میرا طریقۂ عبادت جدا ہے ، تمہاری پوجا کا طریقہ علحدہ ہے ، تم کو تمہارے اعمال کی سزا ضرور ملے گی ، اور مجھ کو میرے اعمال کی جزا ضرور ملے گی''۔

اب میں ان آیتوں سے بحث کرتا ہوں جن کو حضرت شاہ ولی اللہ بھی منسوخ ماننے پر مجبور ہوئے ۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۨالْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۔فرض کیا گیا ہے ، تم پر جب تم میں سے کسی ایک کے پاس موت آجائے ، اگر کچھ مال چھوڑے ، وصیت کرنا ماں باپ اور رشتہ داروں کے لئے مناسب طور پر ، یہ حکم پرہیزگاروں پر لازم ہے ۔

لوگ کہتے ہیں کہ یہ آیت ، حدیث لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ سے منسوخ ہے ، میں عرض کرتا ہوں کہ بھلا قرآن شریف کی

آیت اس خبرِ احاد سے کیونکر منسوخ ہوگی ، لہذا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ نہیں ۔ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِىٓ اَوْلَادِكُمْ (اللہ تم کو اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے) سے یہ آیت منسوخ ہے ، اور حدیث لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اس نسخ کو بیان کرتی ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اصل یہ ہے کہ مختلف اقوام میں ترکہ کے متعلق مختلف احکام و وصیتیں ہوتی ہیں ۔ بعض کے پاس مرنے والا جس کے لئے جو وصیت کرے قابلِ نفاذ ہے ۔ بعض کے پاس صرف بڑا بیٹا وارث ہوتا ہے ، بعض کے پاس ترکہ میں عورتوں کو کچھ حصہ نہیں ملتا ۔ اللہ تعالیٰ پہلی آیت میں یہ تکلیفیں اٹھا کر جننے پالنے والے ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ بالکل محروم نہیں ہوسکتے ، ان کے متعلق کچھ نہ کچھ وصیت کرنی ضروری ہے ۔ گویا کہ یہ آیت ، آیتِ توریث کی تمہید ہے پھر خدائے تعالیٰ سب کے حصّے مقرر فرماتا ہے ، غیر وارث ، قرابت دار مثلاً پوتا جس کا باپ مرگیا ہو ، بیٹے کے ہوتے محروم ہے نواسہ یا نواسی جس کی ماں مرگئی ہو ، بیٹی کے ہوتے محروم ہے ۔ ان کے لئے اور دیگر امورِ خیر کے لئے باپ بھی ثلثِ مال سے وصیت کرسکتا ہے مگر جن کے حصّے اللہ نے مقرر کئے ہیں ، اللہ نے جن کے لئے وصیت کی ہے ، ان کے لئے مرنے والوں کو وصیت کرنے کی ضرورت نہیں ۔ اس میں ناسخ و منسوخ کی بحث ہی کیا ہے ۔ ایک آیت میں بعض رشتہ داروں کی اہمیت بتلائی گئی ہے اور دوسری آیت میں ان کے حصّے خود اللہ تعالیٰ نے متعین فرما دیئے ہیں ۔

۲ ۔ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔ اگر تم میں بیس صابر سپاہی ہوں تو وہ اپنے سے دس گنے کافروں پر غالب آجائیں گے ، اگر تم میں سے سو ہوں تو ہزار کافروں پر غالب آجائیں گے ۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں یہ آیت بعد کی آیت سے منسوخ ہے ، بعد کی آیت یہ ہے :

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔

" اب اللہ نے تم سے تخفیف کردی اور جان لیا کہ تم میں ضعف ہے ، اب اگر تم میں سے سو صابر ہوں تو دو سو پر غالب آجائیں گے اور ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب آجائیں گے " ۔

میرے خیال میں پہلی آیت کے مخاطب وہ لوگ تھے جو فنِ سپہ گری میں ماہر تھے ۔ ذاتی شجاعت میں ممتاز تھے ، دل میں جوشِ ایمان تھا ، خدا پر اعتماد تھا ۔ اس طرح ان میں ہر طرح کی قدرت تھی ۔ اور دوسری آیت کے مخاطب بعد کے لوگ تھے ۔ سابقین کا ایمان ، ان کی شجاعت ، ان کی سپہ گری بعد کے لوگوں میں کہاں تھی ۔ لہذا بجائے دہ (۱۰) چند کے دو چند سے لڑنے کا حکم دیا گیا ۔ آیت کا دار و مدار ضعف و قوت پر ہے ۔ اگر اب بھی دس مسلمان مشین گن اور بندوق سے مسلح ہوں اور سو دشمن ان سے لڑنے کو تلوار اور لٹھ لے کر حملہ کر رہے ہوں تو اس صورت میں مسلمان قوی ہیں اور ان کو سو دشمنوں کے ساتھ لڑنے سے ہرگز منہ نہ پھیرنا چاہیئے ۔ علت کے بدلنے سے حکم بدل رہا ہے ۔ اعلیٰ قوت کے نہ ہونے کے وقت دہ (۱۰) گنا سے کم قوت کے دونے دشمن سے نہ بھاگنا چاہیئے ۔ پس ناسخ و منسوخ کی بحث ہی کب رہتی ہے ۔

۳ ۔ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا : جنگ کو نکل کھڑے ہو ، خواہ ہلکے پھلکے ہوں یا گراں بار ۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ آیت ،

آیتِ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ اور لَیْسَ عَلَی الضُّعَفَآءِ سے منسوخ ہے۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ مراد خِفَافًا سے یہ ہے کہ ضرورتِ جہاد مثلاً سواری، خادمین، سامانِ خورد ونوش کی مقدار کم از کم موجود ہو، اور ثِقَالًا سے مراد یہ کہ اشیاء وافر ہوں، اب نسخ نہیں رہا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اِنْفِرُوْا کے مخاطب عام ہیں ان سے معذورین مستثنٰے ہیں اور استثناء نسخ نہیں ہوسکتا۔

۴۔ اَلزَّانِیْ لَایَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوْمُشْرِکَۃً وَّالزَّانِیَۃُ لَایَنْکِحُھَآ اِلَّا زَانٍ اَوْمُشْرِکٌ وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ۔ زانی نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ یا مشرکہ سے اور زانیہ سے نکاح نہیں کرتا مگر زانی یا مشرک اور یہ تو حرام ہے ایمانداروں پر۔ مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت، آیتِ وَاَنْکِحُوْا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ (نکاح کرو دبے خاوند عورتوں کے) سے منسوخ ہے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ امام احمدؒ نے اس کے ظاہری معنٰے پر حکم دیا، یعنی زناکار عورت سے مردِ متقی کا نکاح حرام ہے بلکہ زانی یا مشرک اس سے نکاح کرسکتا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ مسلم عورت چاہے زانیہ ہی کیوں نہ ہو، مشرک اس سے نکاح نہیں کرسکتا۔ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں اور دوسرے ائمہ کے پاس اس کے یہ معنٰی ہیں کہ مرتکبِ کبیرہ زانیہ ہی کا کفو ہوسکتا ہے، یعنی متقی عورت کا کفو زناکار مرد نہیں ہوسکتا۔ اگر کسی عورت نے غیر کفو سے نکاح کرلیا تو، رشتہ داروں کو نکاح فسخ کرادینے کا حق ہے۔ کیونکہ اس سے خاندان کی ذِلّت ہوتی ہے، اور فرماتے ہیں کہ زانی سے نکاح کرنا مستحب نہیں ہے۔ حُرِّمَ کے معنٰی ''مستحب نہیں'' کرنا کچھ دل کو نہیں لگتا۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں ذٰلِکَ کا اشارہ زنا اور شرک کی طرف ہے نہ کہ نکاح کی طرف۔ اس تاویل پر نکاح زیرِ بحث ہی نہیں رہتا۔ فقیر کے خیال میں اس آیت سے کوئی حکم نہیں دیا گیا بلکہ ظاہر کیا گیا کہ طبعی طور پر بدکار مرد بدکار عورت ہی کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اگر حکمِ امتناعی ہوتا تو ھِیَ ہوتی اور لَایَنْکِحْ آخر کے جزم کے ساتھ ہوتا۔ مگر قرآن شریف میں تو لَایَنْکِحُ بضمہ آخر ہے۔ نیز جو عورت تائب ہوجائے وہ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَہٗ میں داخل ہوجاتی ہے اور اس آیت کے مصداق سے نکل جاتی ہے۔ ہاں ایسی عورت سے جو اس پیشہ کو چھوڑنا نہیں چاہتی، نکاح ہرگز دُرست نہیں، کیونکہ یہ نکاح قلتبانی ہوگا۔ نعوذ باللہ۔ یا نکاح کے لغوی معنٰی لیں یعنی جماع۔ پس معنٰی یہ ہوں گے کہ بدکار عورت سے ناجائز تعلقات بدکار مرد یا مشرک رکھ سکتا ہے، ایمان داروں کے پاس تو بدکاری حرام ہے، اس وقت ذٰلِکَ کا اشارہ زنا کی طرف ہوگا۔

۵۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰکُمْ صَدَقَۃً ذٰلِکَ خَیْرٌلَّکُمْ وَاَطْھَرُفَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

''اے ایمان دارو! جب تم سرگوشی کرنا چاہو رسول سے تو اس سرگوشی سے پہلے مسلمانوں کی کچھ مالی امداد کرو، خیر خیرات کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، پاک تر ہے۔ اگر تم نادار ہو، دینے کے لئے کچھ نہیں پاتے تو اللہ غفور، رحیم ہے۔

شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ آیت، بعد کی آیت سے منسوخ ہے، میں عرض کرتا ہوں کہ اس آیت سے خیرات کی فرضیت کب نکلتی ہے؟ اس میں تو خَیْرٌلَّکُمْ وَاَطْھَرُ ہے۔ خیریت وطہارتِ صدقہ ناقابلِ نسخ ہے۔ اس میں یہ بھی تو ہے کہ

اگر تم نادار ہو تو اللہ غفور و رحیم ہے ۔ آنحضرتؐ کے زمانے میں بعض نادان اپنی عزت اور بڑائی ثابت کرنے کو سرگوشی کیا کرتے اور بات کچھ اہم نہ ہوتی تو حکم دیا گیا کہ مسلمانوں کی مالی امداد کر کے خود کو پہلے ہمدردِ مسلمین تو ثابت کرو پھر پیغمبر سے سرگوشی کا ارادہ کرنا ۔ پیسہ تو ہاتھ سے نہیں نکلتا اور راز کی باتیں پیغمبر کو سنانے کا دعویٰ ۔ بعد کی آیت میں ہے کہ اگر پیسہ خیرات نہیں کرتے تو نماز و زکوٰۃ وغیرہ نیک کاموں سے اپنے نیک ہونے کا ثبوت دو ، پھر پیغمبرؐ سے سرگوشی کرنا ۔

صاحبو ! اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام سے فرعون کی تبلیغ کے متعلق فرمایا: فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا ۔ یعنی فرعون کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرو ، اسی طرح حبیبِ خدا محمد مصطفیٰ ﷺ سے فرمایا: وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ یعنی بہترین طریقے سے منکرین کے ساتھ مناظرہ کرو ، ان کو سمجھاؤ ، ان مفسرین کے پاس آیتِ سیف سے ، یہ آیت اور ایسی آیتیں جو دشمنوں سے مراعات وحسنِ کلام پر دلالت کرتی ہیں ، سب منسوخ ہیں ، ان کو خیال کرنا چاہیئے کہ جنگ کا وقت اور ہوتا ہے اور تبلیغ و تعلیم کا وقت جدا ۔ حسنِ کلام وحسنِ سلوک کا حکم ہرگز منسوخ نہیں ہوسکتا ۔ جنگ کرنا خلافِ شرافت نہیں ، مگر بدگوئی بیشک خلافِ تہذیب ہے ، اسلام کو بدنام نہ کرو ۔ اس کی تہذیب کو عیب نہ لگاؤ ۔

اس سے زیادہ ظلم ، ان مفسرین کے پاس ایک اور ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ بعض آیتیں تھیں تو قرآن کی مگر ان کے پڑھنے کا اب حکم نہیں ، اور ایسی آیت کو ثابت الحکم اور منسوخ التلاوت کہتے ہیں ۔ مثلاً : اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا ۔ یعنی بوڑھا بڑھیا زنا کے مرتکب ہوں تو ان کو سنگسار کردو ۔ محصن ومحصنہ یعنی شادی شدہ کی سنگساری کا حکم سابقہ مذاہب میں تھا اسلام نے اس کو باقی رکھا کوئی تازہ حکم نہیں دیا ۔ مگر غیر شادی شدہ کے لئے حکمِ جَلْد یعنی دُرّے مارنے کا حکم دیا ۔ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ میں الف لام عہدی ہے ، اس سے غیر محصن و غیر محصنہ مراد ہیں ۔ قرآن کے غیر محفوظ ہونے کا الزام یہود و ابنائے یہود کے وسائس سے ہے ۔ اس چکر میں بعض سادہ دل علماء آجاتے ہیں ، ذرا یہ بھی غور کرو کہ شیخ کے معنے بڈھے کے ہیں یا شادی شدہ کے؟ جوان بھی شادی شدہ ہوسکتا ہے اور بوڑھا بھی غیر شادی شدہ ہوسکتا ہے ۔ پھر شیخ کے معنٰی شادی شدہ کے لینا زبردستی ہے ۔ اچھا شیخ کا مؤنث عَجُوْزٌ ہے یا شَيْخَةٌ ۔ اِنِّيْ عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۔ شَيْخَةٌ ۔ کا لفظ کسی شعر میں ، کسی کتاب میں نہیں ہے ، میں اس کو قرآن شریف پر ظلم سمجھتا ہوں ۔ قرآن شریف متواتر ہے ۔ اس سے ایک لفظ زیادہ نہیں ، ایک لفظ کم نہیں ۔ فقیر کو قرآنِ مجید بروایت عاصم کوفی حضرت عثمان ، حضرت علی ، حضرت عبداللہ بن مسعود ، حضرت زید بن ثابت ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے جو سب کے سب حفاظ تھے ، متواتر پہنچا ۔ اس معتبر و متواتر روایت کے خلاف فقیر ایک لفظ بھی غیر متواتر ، احاد کا سننا نہیں چاہتا ۔ قرآن شریف کو ناقابلِ اعتبار بنانے کے لئے منافقوں نے یہ فتنے پیدا کئے ہیں ۔ مگر کوئی ان سے پوچھے کہ ایک روایت کی توضیح کرو ۔ متواتر تو کجا خبرِ احاد سے بھی قرآن کے خلاف ایک حکم کا ثبوت ممکن نہیں ۔ قرآن شریف محفوظ ہے ۔ ابتداء سے اب تک حفاظ اور قراء اس کے تواتر کی حفاظت کرتے ہیں ، اس متواتر کے مقابلے میں کوئی روایت کوئی دعویٰ ناقابلِ اعتناء ہے ۔ جس کی خدا حفاظت کرے ، اس میں کسی کو مقدور نہیں کہ کچھ تحریف کرسکے ۔

اللہ تعالیٰ ان دسائس اور ان وساوس سے مسلمانوں کو بچائے ۔ آمین ۔

قرآن اور حدیث کا باہمی تعلق

صاحبو! قرآن شریف تو ہمارے پاس متواتر طور سے پہنچا ہے۔ اس کے متعلق زبان کھولنا، اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ سے انکار کرنا ہے۔ یہ لوگ تو قابلِ التفات ہی نہیں۔ کوئی مسلمان قرآن شریف کے متعلق شک و شبہ نہیں رکھتا۔ صاحبو! جو شخص یہ کہے کہ میں حدیث کو نہیں مانتا یہ مساوی ہے اس کے کہ میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو نہیں مانتا۔ ایسے شخص سے کیا بحث، اور اس پر کیا توجہ کی جاسکتی ہے۔ مگر یاد رکھو! حدیثیں تین قسم کی ہیں۔

(۱) متواتر (۲) مستفیض (۳) احاد۔

(۱) حدیثِ متواتر: وہ حدیث ہے جس کو اتنے لوگ روایت کریں کہ عقلِ سلیم اس بات کو قبول نہ کرے کہ وہ سب جھوٹ پر متحد ہوگئے ہونگے لہذا خبرِ متواتر موجبِ یقین ہے اور اس کے خلاف میں جو روایت ہو وہ منکر ہے، ناقابلِ قبول ہے، رد ہے۔

متواتر کی بھی دو قسمیں ہیں:

(الف) جس کے الفاظ بلاکم و کاست مروی ہوں اس کو متواتر باللفظ کہتے ہیں۔ جیسے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اور مَنْ كَذِبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

(ب) متواتر بالمعنٰی: وہ حدیث جس کے مختلف روایتوں کے الفاظ میں کچھ کمی زیادتی ہو مگر ایک ہی مطلب سب سے نکلتا ہو، اس کو متواتر بالمعنٰی کہتے ہیں۔ یہ بھی موجبِ یقین ہے۔ ان احادیث سے انکار، رسول اللہ ﷺ سے انکار ہے۔

(۲) مستفیض: وہ حدیث جو کئی روایتوں سے ثابت ہو مگر حدِ تواتر کو نہ پہنچے۔ ایسی حدیث اگر موجبِ یقین نہیں ہے تو اس سے ظنِ غالب تو ضرور پیدا ہوتا ہے۔

(۳) خبرِ احاد: وہ حدیث جس کی روایتیں مستفیض کی حد کو نہ پہنچی ہوں بلکہ ایک دو آدمیوں نے اس کو روایت کیا ہو۔

سارے جھگڑے خبرِ احاد ہی میں پڑتے ہیں۔ چنانچہ حضرت امام اعظمؒ سے کسی نے کہا کہ بعض حدیثوں میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ کہے، امام نے فرمایا، نہیں۔ راوی نے ایک جھوٹ کہا، پیغمبر معصوم ہوتا ہے وہ جھوٹ نہیں کہہ سکتا یعنی جھگڑا راوی سے ہے پیغمبر سے نہیں، مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض خبرِ احاد کے غلط ثابت ہونے سے تمام احادیث ناقابلِ اعتبار نہیں ہوسکتے۔ ایسے شوشے وہ لوگ چھوڑتے ہیں جن کو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ایک صاحب، احادیث کو وحیِ غیر متلو سن کر آتش زیر پا ہورہے ہیں۔ غالبًا ان کو مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى سے بھی انکار ہے۔ انھوں نے مخالفین اسلام کی کتابوں سے چند اعتراضات جمع کیے ہیں۔ وہ صحاحِ ستہ کا نام تو لیتے ہیں مگر ان کی شروح مثلاً فتح الباری عمدۃ القاری، قسطلانی، نووی اور بذل المجھود وغیرہ کو دیکھنے کی تکلیف نہیں اٹھاتے، ورنہ

ان وساوس کی ان کے دل میں گنجائش نہ ہوتی ۔ آپ سے پہلے بہت سے لوگوں نے اسلام کے خلاف بڑی بڑی کوششیں کیں اور قرآن شریف اور حدیث دونوں کو ناقابلِ اعتبار بنایا مگر کیا ہوا ؟ حق حق ہوا ، ناحق ناحق ۔ ساری کوششیں برباد ہوئیں ، بے سود ۔ اُن کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن شریف بلاشبہ بمنزلہ تعزیرات ہند کے ہے اور حدیث شریف بمنزلہ ضابطہ فوجداری کے ۔ عمل بالقرآن حدیث سے معلوم ہوتا ہے ۔ ہم نے ابھی بیان کیا کہ جو حدیث کو نہیں مانتے ان کو نہ نماز کی ترکیب معلوم ہے نہ حج کی ۔ حدیث ہی کی بدولت قرآن پر عمل کرنا آتا ہے ۔ یاد رکھو جس نے تعزیراتِ ہند کو پاس کیا ہے ضابطہ فوجداری کو بھی اسی نے پاس کیا ہے

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قرآنِ ناطق ہیں ۔ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ ۔ ضابطہ فوجداری کے غلط ثابت کرنے کے بعد تعزیراتِ ہند کے غلط ثابت کرنے میں کیا دیر لگتی ہے ۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ ہر ضعیف اور موضوع حدیث کو بھی مان لو ۔ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں کہ چند احادیث کے غلط یا موضوع ہونے سے مطلق حدیث میں اعتراض نہیں ہوسکتا ۔ نقادانِ حدیث رحمہم اللہ نے حدیث کی بڑی خدمت کی ہے ۔ یہ چراغ تمہاری پھونک سے نہیں بجھے گا : وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔ میں صاحبِ مذکور سے عرض کرتا ہوں کہ ایک سیڑھی اور کیوں نہیں چڑھ جاتے ۔ جھگڑا ہی تمام ہوجاتا ہے ۔ نہ قرآن رہتا نہ حدیث اور آپ کی مرادمن مانے حاصل ہوجاتی ہے ۔

بعض منکرانِ معجزاتِ نبوت و اسیرانِ ظلمت کدۂ مادیت اس حدیث کو پیش کرتے ہیں کہ عدم تابیرِ نخل کی وجہ سے کھجور کم لگے میں پوچھتا ہوں کہ آپ تو احادیثِ متواتر کو بھی نہیں مانتے تھے ۔ پھر کس طرح آپ کو اس خبرِ آحاد پر یقین آیا ۔ کیا آپ کی نظر سے وہ حدیث بھی گذری کہ ایک صحابی (حضرت ابو رافعؓ) نے بکری کا گوشت پکایا ۔ حضرتؐ نے فرمایا : ''دست دے'' انھوں نے دیا ۔ پھر فرمایا : ''دست دے'' انھوں نے دیا ۔ پھر فرمایا : ''دست دے'' انھوں نے عرض کیا : بکری کے دو دست ہوتے ہیں ، وہ تو میں نے دے دیئے ۔ حضرتؐ نے فرمایا : ''اگر تو دیتا چلا جاتا تو دست نکلتے چلے جاتے''۔ میں عرض کرتا ہوں ، اس حدیث پر آپ کو کیوں یقین نہیں آیا ۔ جیسی وہ حدیث ہے ویسی یہ بھی حدیث ہے ۔

ان صاحبوں ! کو معلوم ہونا چاہیئے کہ معجزاتِ نبوت حق ہیں ۔ کھجور کی کاشت کرنے والوں کی بے خبری نے معجزہ کو ظاہر نہیں ہونے دیا ۔ خیر ! بعض لوگ کہتے ہیں تیرہ سو برس کے عرصے میں دنیا کیا سے کیا ہوگئی ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ نے اپنے رسولؐ کو جوامع الکلم سے سرفراز فرمایا ہے ۔ ان جوامع الکلم کو موجودہ زمانے پر منطبق کرنے کے لئے عقلِ رسا کی ضرورت ہے ۔ میرا ایمان ہے ، قرآن و حدیث ایسے ہمہ گیر ہیں کہ ہر زمانہ کے تغیرات اور مشکلات کے حل کرنے کے لئے کافی و وافی ہیں ۔

فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۔ وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ۔

اِختلافِ ائمہؒ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ۔

(العنکبوت ۔ آیت ۶۹)

اللہ فرماتا ہے :

اور جو لوگ ہمارے متعلق (ہمارے احکام اور ان کے سمجھنے کے متعلق) کوشش کرتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنے راستوں کی ہدایت اور رہبری کرتے ہیں ۔

وَلَا تَقْفُ مَالَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْؤُلًا ۔

(بنی اسرائیل ۔ آیت ۳۶)

اور جس کا تم کو علم نہیں ، اس کے پیچھے تم ہرگز نہ پڑو ، بیشک سماعت اور بصارت اور دل ، ان سب سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا ۔

فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔

(النحل ۔ آیت ۴۳)

پس اگر تم کو علم نہیں ہے تو اہلِ ذکر (وعلم) سے سوال کرو ۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الاَبصٰر ۔

(الحشر ۔ آیت ۲)

دلِ دانا و چشمِ بینا رکھنے والو ! عبرت لو (الفاظ سے معنٰی کی طرف جاؤ ۔ مجاز سے حقیقت کی طرف پہنچو ، ماخذ سے احکام نکالو ، مجمل سے تفصیل تک چلو ، اصل سے فرع نکالو ، کلی سے جزئی کا حکم دریافت کرو) ۔

وَلَوْ رَدُّوْہُ اِلَی الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓی اُولِی الْاَمْرِ مِنْھُمْ لَعَلِمَہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَہٗ مِنْھُمْ ۔

(النساء ۔ آیت ۸۳)

اور اگر اس کو رجوع کرتے رسولؐ اور ان میں کے صاحبانِ امر کی طرف تو البتہ جانتے ان میں سے وہ لوگ جو استنباطِ مسائل کر سکتے ہیں (قیاسِ صحیح کر سکتے ہیں) ۔

اِنْ جَآءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا ۔

(الحجرات ۔ آیت ۶)

اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لائے تو تم اس کی تحقیق کرو ۔ (بلاتحقیق اس کی بات کا یقین نہ کرو) ۔

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "اَلَا سَئَلُوْا اِذَا لَمْ یَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعَیِّ السُّؤَالُ"۔

(رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ ۔ مشکوٰۃ صــ ۵۵)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا : "کیوں نہیں پوچھ لیا جب جانتے نہ تھے ۔ بے علمی کی شفا سوال ہی تو ہے"۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ وَلَیْسَ مَعَھُمَا مَاءٌ فَتَیَمَّمَا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَصَلَّیَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِی الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُھُمَا

ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ دو شخص سفر کو نکلے پھر نماز کا وقت آ گیا اور ان کے ساتھ پانی نہ تھا ۔ پس انہوں نے اچھی مٹی پر تیمّم کر لیا اور نماز پڑھ لی ۔ ابھی وقت باقی ہی تھا کہ

الصَّلٰوۃَ بِوُضُوْءٍ وَلَمْ یُعِدِ الْاٰخَرُ ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَذَکَرَا ذَالِکَ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدِ " اَصَبْتَ السُّنَّـۃَ وَاَجْزَءَ تْکَ صَلٰوتُکَ " وَقَالَ لِلَّذِیْ تَوَضَّأَ وَاَعَادَ ۔

" لَکَ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ "۔

(رواہ ابوداوٗد والدارمی و النسائی)

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ :- اِذَا حَکَمَ الْحَاکِمُ فَاجْتَھَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَہٗ اَجْرَانِ وَاِنْ حَکَمَ فَاجْتَھَدَ ثُمَّ اَخْطَأَ فَلَہٗ اَجْرٌ ۔

(رواہ البخاری تجرید ج ۲ ۔ ص ۱۰۳)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْاَحْزَابِ " لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُ نِ الْعَصْرَ اِلَّا فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ "۔ " فَاَدْرَکَ بَعْضَھُمْ الْعَصْرَ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالِ بَعْضُھُمْ لَانُصَلِّیْ حَتّٰی نَاْتِیَھَا وَقَالَ بَعْضُھُمْ بَلْ نُصَلِّیْ لَمْ یُرِدْ مِنَّا ذَالِکَ فَذَکَرُوْا ذَالِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَلَمْ یُعَنِّفْ اَحَدًا مِنْھُمْ ۔

(رواہ البخاری تجرید ص ۲۲۳)

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ " لَا تَقَلَّبُوْا فِی الدِّیْنِ فَاِنَّ الدِّیْنَ لَا یُقَاسُ وَاَوَّلُ مِنْ قَاسَ اِبْلِیْسُ "۔

(رواہ الدیلمی عن علیؓ)

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

ان کو پانی مل گیا ، ان میں سے ایک صاحب نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھ لی اور دوسرے نے نہیں پڑھی ۔ پھر وہ دونوں رسولِ خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ عرض کیا ، جس نے دوبارہ نماز نہیں پڑھی تھی اس سے آپؐ نے فرمایا : " تم نے سنت کے مطابق کام کیا اور تمہاری نماز تم کو کافی ہے " اور جس نے وضو کیا اور دوبارہ نماز پڑھ لی ، اس سے فرمایا: "تم کو دو دفعہ اجر ملا "۔

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسولِ خدا ﷺ کو فرماتے سنا ہے ۔ " جب حاکم بعدِ اجتہاد وسعیِ بلیغ کے کوئی حکم کرے اور اگر اس نے صحیح حکم دیا ہے ، تو اس کے لئے دو اجر ہیں (ایک کوشش کا اور دوسرے حق رسی کا) اور اگر بعد کوشش کے بھی وہ خطا کر جائے تو اس کو ایک ہی اجر ہے (یعنی اجتہاد و کوشش کا) ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے ہم سے فرمایا ۔ جب آپؐ جنگ احزاب سے واپس ہو رہے تھے : " کوئی شخص عصر کی نماز بنو قریظہ پہنچنے سے قبل نہ پڑھے "۔ بعض اصحاب کو راستہ ہی میں عصر کا وقت آ گیا پھر ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم وہاں پہنچنے سے قبل نماز نہ پڑھیں گے اور بعض نے کہا ہم نماز پڑھ لیں گے کہ حضرتؐ کا مقصد یہ نہیں ہے (بلکہ مقصد جلد پہنچنا ہے) اس واقعہ کو حضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا گیا تو آپ نے ان میں سے کسی کو سرزنش (یا ملامت) نہیں کی ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : " دین میں قیاس آرائی نہ کرو کیونکہ دین میں بے وجہ قیاس نہیں چلتا ، اور سب سے پہلے ابلیس نے قیاس لڑایا تھا "۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسولِ خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۔" نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ اِنِ احْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ وَ اِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهٗ ۔

(رواہ زرین مشکٰوۃ صـ ۳۶)

ﷺ نے فرمایا: " اچھا شخص فقیہ فی الدین ہے (یعنی وہ شخص جس کو امور دینیہ میں تفقہ و تدبر حاصل ہو) لوگ اس کے پاس محتاج ہوکر آئیں گے (یعنی اس سے پوچھیں گے) تو وہ نفع پہنچائے گا (مسائل سمجھائے گا) ۔ اگر لوگ اس سے بے پروائی کریں گے تو خود کو پہنچائے گا" (یعنی علم کے مطابق عمل کر کے نفع اُٹھائے گا) ۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ۔" مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ "۔ (متفق علیہ)

جناب معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: " اللہ جس کے ساتھ خیر و بھلائی چاہتا ہے اُس کو دین کا فقیہ بناتا ہے (یعنی امور دینی میں غور و فکر کی توفیق عطا کرتا ہے) اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ ہی عطا کرنے والا ہے" ۔

ان آیات و احادیث پر غور کرو کہ ان سے کیا کیا مسائل معلوم ہوتے ہیں ؟ اور اختلافِ مذاق سے کس طرح استنباطِ احکام میں فرق پیدا ہوجاتا ہے ؟ اور قبولِ حدیثِ ظنی میں اختلاف رونما ہوتا ہے ۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ عالم و جاہل دونوں برابر نہیں ہوتے ۔ عالم کا بڑا مرتبہ ہوتا ہے ۔ جاہلوں کا کام ہے کہ جو بات معلوم نہ ہو اس کو عالموں سے پوچھیں ، ان سے سوالات کریں ۔ ان پر اعتماد کریں ، ان کے فتووں پر عمل کریں ، بلا تحقیق کوئی بات قابلِ تسلیم نہیں ہوتی ۔ علماء کو تحقیق و تدقیق کرنی چاہیے خواہ آیاتِ قرآنی ہوں یا احادیثِ رسول ﷺ ۔

مبہم و مجمل امور کی تعمیل میں کوئی صورت اختیار کی جائے تو وہ غلط نہیں ہوتی ۔ اختیار تمیزی پر ایک امر چھوڑا گیا ، اور اس کی تعمیل مختلف لوگوں نے اپنے اپنے اختیار تمیزی کے موافق کی ، تو سب حق پر ہوں گے ۔ یہ نہیں کہ ایک حق پر ہو اور سب باطل پر ۔ یاد رہے کہ ایک حق پر اور سب باطل پر اسی وقت ہوں گے جب کوئی رائے واقعات پر مبنی ہو ، کیونکہ جو امر مطابق واقعہ ہو "صادق" ہے اور جو مطابقِ واقعہ نہ ہو" کاذب" ہے ۔ امر مبہم جو اختیار تمیزی پر موقوف ہو اس کا کوئی واقعہ و محکی عنہ ہی نہیں ہوتا تو مطابق اور غیر مطابق اور صادق و کاذب کی وہاں گنجائش ہی کہاں ؟ لہذا اپنے اپنے اعتبار سے سب صحیح و دُرست ہوسکتے ہیں ۔

بعض قیاسات کا ماخذ قرآن و احادیث ہوتے ہیں ، وہ صحیح اور درست ہیں ۔ بعض راویوں کا ماخذ نہ قرآن ہوتا ہے نہ حدیث ہی ہوتی ہے وہ درست نہیں ، بعض دفعہ بعض امام قرآن و حدیث سے کسی حکم کا استنباط کرتے ہیں ۔ کم فہم اس کے ادارک سے عاجز رہتے ہیں ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ نری رائے ہے ، اس کا کوئی ماخذ نہیں ہے ۔ حالانکہ ان لوگوں کی نظر اس قدر دقیق نہیں ۔

یہ ایک طبعی بات ہے کہ ہر شخص اپنے اساتذہ، اپنے خاندان، اپنے شہر کے لوگوں کے حالات سے زیادہ واقف ہوتا ہے، ان ہی پر زیادہ اعتماد رکھتا ہے اور وہ دوسروں کے تفصیلی حالات سے واقف ہوتا ہے نہ ان پر اعتماد ہی کرتا ہے۔

یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ ایک شخص کو کثرتِ روایت سے یقین یا ظن پیدا ہوتا ہے اور دوسرا راویوں کے ثقہ وفقیہ ہونے کو اہم سمجھتا ہے۔

امام ابوحنیفہ قرآن کے عام اور مطلق کو اس کے افراد میں یقینی سمجھتے ہیں اور حدیثِ غیر متواتر سے قرآن شریف کی نہ تعیین کرتے ہیں نہ تقیید۔ کیونکہ ان کی رائے میں موجبہ کلیہ کا نقیض سالبہ جزئیہ ہے۔ عام و مطلق قرآن کے خلاف اس کے نقیض پر عمل کرنے کو انکارِ قرآن کی تخصیص و تقیید کرتے ہیں اور اس کو حدیث کی خلاف ورزی نہیں سمجھتے۔ قرآن کی تخصیص و تقیید نہ کرنے والوں کو اہل الرائے اور مخالفِ حدیث سمجھتے ہیں وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ۔

حضرتؐ کے بہت سے اصحاب مثلاً زبیر ابن العوامؓ الفاظِ نبوی حفظ ہوتے تو روایت کرتے ورنہ نہیں، یعنی روایت بالمعنیٰ کو وہ مناسب نہیں سمجھتے تھے اور بہت سے دوسرے اصحاب روایت بالمعنیٰ کو جائز سمجھتے تھے۔

مالکی لوگ اہلِ مدینہ کے تعاملِ عام کے خلاف کسی دوسرے شہر کا آدمی روایت کرتا تو یہ سمجھتے کہ اس نے گویا تمام خلفائے راشدین اور مرکزِ نبوت یعنی مدینہ اور اس کے رہنے والوں کو جاہل سمجھا۔ دوسرے مذاہب والے اس کو جائز سمجھتے ہیں کہ اہلِ مدینہ بے خبر رہے ہوں اور دوسرے شہر والوں کو اطلاع مل گئی ہو۔

حضرت عمرؓ وغیرہ حضرات ہر حکم کی بابت شہادت کے نصاب کے موافق ثبوت طلب کرتے تھے۔ یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں، کی روایت کے بغیر کوئی حکم ثابت نہیں سمجھتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے کوئی حکم نبویؐ سنایا جاتا اور نصابِ شہادت پورا نہ ہوتا تو قسم دیتے اور قسم کو تکملۂ شہادت سمجھتے۔

متقدمین ائمہ کے پاس عامتہ الناس آتے اور ان سے سوال کرتے کہ اس مسئلہ میں کیا حکم ہے؟ ان کو ائمہ پر اتنا اعتماد ہوتا کہ وہ نہ قرآن پوچھتے نہ حدیث۔ امام جو حکم دیتا اس پر عمل کرتے، بعض ائمہ ہر سوال کا جواب قال اللہ و قال الرسول سے دیتے۔ متعلقہ آیات کے سوا متنِ حدیث سنا دیتے اور سند بیان نہ کرتے۔ ایسی احادیث کو ''مرسل'' کہتے ہیں۔ حنفی مذہب میں حدیثِ مرسل قابلِ استناد ہے چاہے سند نہ بیان کی گئی ہو مگر راوی یا امام معتمد علیہ اور موثّق بہ ہو۔ محدثین، احادیثِ مرسل کو تسلیم نہیں کرتے۔ مگر بخاری شریف میں مقطوعات بکثرت ہیں۔ امام بخاری ایک حدیث کا ٹکڑا ایک جگہ لکھ دیتے ہیں مگر کسی دوسری جگہ پوری حدیث مع سند بیان کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ استاد و شاگرد کی ملاقات کو ضروری سمجھتے ہیں، ورنہ حدیث قبول نہیں کرتے۔ امام مسلمؒ دونوں کے ہم زمانہ ہونے کو کافی سمجھتے ہیں۔ بعض حضرات صرف حدیثِ صحیح کو قبول کرتے ہیں۔ اگر تائید میں دوسری حدیث مل جاتی ہے تو اس کو صحیح لغیرہ کہتے ہیں۔

بعض ضعیف حدیث کو بھی مستحبات میں قابلِ عمل سمجھتے ہیں۔ اسی طرح ائمہ کے مختلف مذاق ہیں۔ ہر ایک اپنے مذاق کے موافق حدیث کو قبول کرتا ہے۔ کوئی امام ایسا نہیں جو بلا تحقیق، بلا شرط صرف حدیث کا نام سنتے ہی اس پر عمل کرنے کو تیار

ہوجاتا ہو۔ بلکہ فَتَبَيَّنُوْا پر عمل کرکے شرائط کے موافق حدیث تسلیم کرتے ہیں۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ خلافِ حدیث عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ رسولِ خدا ﷺ اور ہمارے درمیان مختلف قسم کے راوی ہیں، ان کی تنقید ضروری ہے بھلا کوئی مسلمان فرمانِ رسول ﷺ سے سرتابی کیونکر کرسکتا ہے؟ ائمہ کو مخالفِ حدیث سمجھنا صرف زبان درازی ہے۔

صحاحِ ستہ اور دیگر کتبِ احادیث شائع وَ ذائع ہیں۔ حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی سب کے سامنے ہیں۔ ان کتبِ احادیث کی اتباع میں علماء نے شرح کی ہے۔ ان پر یہ الزام لگانا کہ باوجود احادیث کے مطالعہ کے اپنے امام کے مذہب پر اڑے رہے سخت سوءِ ظن ہے۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔

اب ذرا اس پر بھی غور کرو کہ ان چاروں ائمہ کی تقلید شخصی کی جاتی ہے یا یہ چار مذاہب، چار مکتب اور اسکول ہیں جن میں وقت بہ وقت مسائل تحقیق ہوتے رہتے ہیں۔ ثبوتِ حدیثِ صحیح اور عرف کے بدلنے، نئے حالات کے پیدا ہونے کی وجہ سے امام سے اختلاف کیا جاتا ہے۔ ہر مذہب کی فقہ و اصولِ فقہ کی کتابیں ملاحظہ فرمایئے، نہ صرف فروع میں امام سے اختلاف کیا جاتا ہے بلکہ اصول میں بھی۔ تاہم ایک مذہب میں بہ نسبت دوسرے مذہب کے افراد کی قربت اور مناسبت پائی جاتی ہے۔ مثلاً اصولی اختلاف امام ابوحنیفہ اور ان کے شاگردوں امام ابو یوسف، امام محمد، امام زفر اور امام حسن بن زیاد میں بھی ہے۔ علماء و محققین کبھی امام یوسف کے قول پر کبھی امام محمد کے قول پر اور کبھی امام زفر کے قول پر فتویٰ دیتے ہیں۔ تحقیق کو نری تقلیدِ شخصی سمجھنا اور کسی امام کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ احادیثِ صحیحہ کو نہیں مانتے، اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔

یہ بھی تو غور کرو کہ مسائلِ شرعیہ کے حل کرنے والے کتنے قسم کے عالم ہیں؟ ہر قسم کے عالم کے لئے کس قسم کی معلومات کی ضرورت ہے؟ عربی ادب کی بہر صورت ضرورت ہے، عربی کے لئے لغت، محاورات، نحو، صرف، معانی، بیان سے واقفیت کی حاجت ہے، قرآن شریف اور اس کے لئے تفسیر و اصولِ تفسیر کی احتیاج ہے، حدیث اور اس کے لئے اُصولِ حدیث، اسمائے رجال کا علم لابد ہے۔ فقہ اور اس کے لیے اصولِ فقہ۔ منطق۔ اجماعی مسائل و اختلافِ ائمہ سمجھنے کے بغیر چارہ نہیں۔ زمانے کے نئے نئے مسائل سے واقفیت، اسرار و مقاصدِ دین، عرف، عامتہ البلویٰ غرض کہ بیسیوں امور کے جاننے کے بعد کہیں ایک حکمِ شرعی معلوم کیا جاسکتا ہے۔

علماء میں بعض مجتہدینِ مطلق ہوتے ہیں، وہ مستقل صاحب الرائے ہوتے ہیں، ان کا ایک خاص مذاق ہوتا ہے، ان کا ایک خاص اجتہاد، خاص طرزِ استدل ہوتا ہے۔

بعض مجتہد فی المذہب ہوتے ہیں، استاد کا ان پر بڑا اثر رہتا ہے۔ کہیں کہیں استاد سے اصولی اختلاف بھی رکھتے ہیں۔ فروع میں اپنے اجتہاد پر رہتے ہیں۔ مجتہد فی المسئلہ کوئی نئی صورت پیدا ہوجائے تو اس کا جواب دے سکتے ہیں۔ احادیث پر غور و فکر کرتے ہیں۔ کوئی حدیث صحیح ثابت ہوتی ہے تو اپنے اساتذہ کے خلاف اس پر فتویٰ دیتے ہیں۔ صحیح عمل کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

اصحابِ استنباط خود قرآن و احادیث سے ذاتی تحقیق نہیں کرسکتے، مگر اپنے مذہب کے کلیات سے تفریعات کرتے ہیں۔

جزئیات کا حکم نکالتے ہیں ، اصحابِ ترجیح جن میں قوتِ تمیز کم ہوتی ہے ، مختلف اقوال میں سے ایک قول کو ترجیح دیتے ہیں ۔ بعض مفتی کہلاتے ہیں ، جو فقہ کی کتابوں سے جزئیات نکالتے ہیں ۔ یہ لوگ اصل میں ناقل ہوتے ہیں ، ذاتی کوشش صرف اس قدر ہوتی ہے کہ کتابوں میں سے تلاش کر کے مسئلہ کا جواب نکالتے ہیں ۔ ان کے خیال میں تحقیقات و استنباط کا دروازہ بند ہوگیا ہے ۔ ہر نئی بات ناجائز وحرام سمجھتے ہیں ۔ یہ شافعی میں بھی ہیں ، مالکی میں بھی اور حنبلی میں بھی اور حنفی میں بھی۔

صحابہؓ کے زمانہ میں اختلاف آراء ہوتا تھا مگر باہم ایک دوسرے کو باطل ، بے دین نہیں سمجھتے تھے ۔ ائمہ باوجود باہمی اختلافات کے ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ۔

افسوس ! یہ کیسا زمانہ آ گیا ہے ؟ آمین بالجہر اور رفع یدین کرنے والوں کی مسجد جدا ، اور حنفی و شافعی کی مسجد الگ ۔ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کرتے ہیں ۔ آپس میں مقدمہ بازی کرتے ہیں ، اور غیر مسلم حکام جو فیصلہ کریں اسے تسلیم کرتے ہیں ۔

ایک دفعہ بغداد شریف میں مسجد غوثیہ میں فقیر نے مغرب کی نماز پڑھی ۔ حنفیوں اور حنبلیوں کی دو جماعتیں صف کے بازو صف لگا کر بہ یک وقت نماز پڑھ رہی تھیں ۔ اللہ اکبر کی آواز سن کر انسان حیران ہوجاتا ہے کہ یہ ہمارے امام کی آواز ہے یا دوسرے امام کی ۔ عبدالعزیز سعودی نے ایک نماز کے لئے حنفی اور ایک نماز کے لئے شافعی ، ایک کے لئے حنبلی اور ایک کے لئے مالکی امام مقرر کیا ہے اور تمام مذاہب والوں کو اسی امام کے پیچھے نماز پڑھنی ہی پڑتی ہے ۔

یہ ایک طبعی بات ہے کہ نادان ، دانا سے ، جاہل ، عالم سے پوچھتا ہے اور اس کے کہے پر اعتماد کرتا ہے اور حکم بھی یہی ہے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ اہلِ علم سے سوال کرو اگر تم کو معلوم نہ ہو۔ دیکھو! ''اِسْئَلُوْا'' امر ہے وجوب پر دلالت کرتا ہے ۔ حضرتؐ فرماتے ہیں : اَلَا سَئَلُوْا اِذَا لَمْ يَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعَيِّ السُّؤَالُ ؛ کیوں نہیں سوال کیا جب جانتے نہ تھے ۔ عاجز و ناواقف کا علاج سوال ہی ہے ۔ دیکھو ساری دنیا میں یہی ہوتا ہے ، ماہرین پر اعتماد کرتے ہیں۔ جب تک خود کو مہارت نہ ہو دوسروں کی تقلید کرتے ہیں ۔ مشکلات پیش آتی ہیں اور خود کو عاجز پاتے ہیں تو فوراً تقلید کرنی ہی پڑتی ہے ۔ بے علمی ، پھر خود مختاری ، تباہی کا موجب ہوتی ہے ۔ دیکھو حساب ، معمولی فن ہے مگر ایک زمانہ تک کسی استاد کے زیر تعلیم رہتے ہیں ، اور وہ جوابات کی غلطی بتلاتا رہتا ہے تو کہیں صحیح جواب لکھنا نصیب ہوتا ہے ۔ ضروری و موقوف علیہ علوم تو کچھ بھی نہیں ، اور آزادی ، ذاتی رائے کا ادعاء ، اچھے آدمی کا کام نہیں ۔ عربی کی چار سطریں صحیح نہیں پڑھ سکتے اور بن گئے اہلِ حدیث ، کسی ناقص نے کہہ دیا : حدیث میں اس طرح آیا ہے ، بس اس پر اعتماد کرلیا ۔ نہ تحقیق نہ تدقیق ، آخر تقلید کس ہوّے کا نام ہے ، دوسرے پر اعتماد کرنا ہی تو تقلید ہے ۔

بہر حال مجتہد کے لئے ادب ، نحو ، صَرف ، قرآن ، تفسیر و حدیث وفقہ ، حدیث کے لئے اسماءِ رجال اور سیرتِ نبوی تاریخ و اصولِ حدیث ، فقہ کے لئے اصولِ فقہ ، محاورات و عادات و عرفِ زمانہ ، اسرار وحکمِ دین سے واقف ہونا ضروری ہوتا ہے ۔ ایک آدھ حدیث کی مترجم کتاب دیکھ لی ، نہ راویوں کے حال سے واقف نہ ناسخ ومنسوخ معلوم ، نہ دیگر احادیث سے واقفیت ، نہ کسی قسم کی تطبیق و استنباط کی قوت حاصل اور لگے خود کو مجتہد سمجھنے ۔ خدا کو جواب دینا ہے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ

پرعمل کر کے ٹھنڈے دل بیٹھے رہنا موجبِ امن ہے ۔ اس مقام پر کئی غلط فہمیاں ہو رہی ہیں ، کیا اب کوئی مجتہد نہیں ہوسکتا ؟ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحمت و فیضانِ علم کا محدود کر دینا ہے ، مگر زمانۂ نبوت سے بُعد ، بدشوقی اور قلتِ وسائل کی وجہ سے نایاب ہے ۔ ذرا یہ بھی تو سوچو ، مجتہد کے کتنے اقسام اور درجات ہیں ۔

اوّل : مجتہدِ مطلق ، صاحبِ اصول ۔ اس کا طریق استنباط و استدل جدا ہوتا ہے ۔ جیسے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمتہ اللہ علیہ ۔

دوم : مجتہد فی المذہب ۔ اس کے اصولِ استنباط وہی ہوتے ہیں جو اس کے شیخ کے ہوتے ہیں ۔ مگر مسائل میں وہ اپنے شیخ کا خلاف بھی کرتا ہے ۔ عام طور سے لوگ شاگردانِ امام کو مجتہد فی المذہب سمجھتے ہیں ۔ مگر علمِ اصولِ فقہ کا واقف جانتا ہے کہ صاحبین یعنی امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ اور امام محمد بن حسنؒ خصوصاً اصولی اختلاف بھی رکھتے ہیں ، مگر یہ کم ہے اکثر اصول میں امام کے موافق ہیں ۔

سوم : مجتہد فی المسئلہ ۔ کسی خاص مسئلہ میں صاحبِ تحقیق ہوتا ہے ، یا اگر کوئی نیا واقعہ پیدا ہو تو حکم کا استنباط کرتا ہے ۔ اس مسئلہ کا جواب دیتا ہے ۔ مجتہد فی المسائل کا ہر زمانے میں رہنا ضروری ہے ، ورنہ دین کے کام بند ہو جائیں گے ۔

چہارم : صاحبِ ترجیح ۔ مجتدینِ سابق کے مختلف اقوال میں سے ایک کو ترجیح دیتا ہے ۔ سب کے آخر میں مفتی کا درجہ ہوتا ہے ۔ یہ اجتہاد نہیں کرسکتا ۔ کتابیں اُلٹ پلٹ کر کے کسی نہ کسی کا قول نکال دیتا ہے ۔ عام طور پر علماء ایسے ہی پائے جاتے ہیں ۔

ایک اور غلط فہمی بھی عام طور سے چھائی ہوئی ہے ۔ حنفی ، شافعی ، مالکی ، حنبلی ، تقلیدِ شخصی کرتے ہیں ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔ یہ چار خاندان یا اسکول ہیں ۔ ہر خاندان کا مذاقِ استنباط جُدا ہے ۔ وقت بہ وقت تحقیقات ہوتی رہتی ہیں ۔ شاگردانِ امام نے بعدِ تحقیق ، اصول میں بھی مخالفت کی اور فروع میں تو بکثرت اختلاف ہے ۔ علماء نے بعدِ تحقیقات امام کی اور صاحبین کی مخالفت کی اور جُدا فتوے دیئے ۔ یہ تمام تحقیقات ایک جگہ جمع کی جاتی ہیں اور انھیں '' فتاویٰ '' کہتے ہیں ۔

اور تینوں مذاہب کا بھی یہی حال ہے ۔ ان میں بھی ہر قسم کے مجتہد اور ان کی تحقیقات ہیں ، یہ اپنا اپنا مذاق ہے ۔ خشیۃ اللہ سب میں ہے ، حق رسی کے لئے سب کوشاں ہیں ، مختلف فیہ مسائل میں جنگ و جدل اہلِ علم کا کام نہیں ۔ لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوْا الْخَيْرَاتِ (ترجمہ : ہر ایک کے واسطے ایک رُخ ہے جس کی طرف وہ مڑتا ہے) تم اچھے کام کرنے کے لئے دوڑو ، اب رہ گئی تلفیق ، یعنی بلا تحقیق ایک بات ایک امام کی لے لی ، اور دوسرے امام سے دوسری بات ۔ ایسے شخص کا کام باتفاق تمام ائمہ باطل ہے یعنی اس کا بطلان اجماعِ مخالف سے ہے ۔ کیونکہ یہ کسی کے اصول کے موافق نہیں ۔ اس کی مثال ایسے شخص کی ہے جو ایک دوا ڈاکٹر کی ، ایک دوا ہومیو پیتھی کی ایک دوا طبِ یونانی کی ، اور ایک دوا ویدک کی ملا کر کھاتا ہے ۔ ظاہر ہے کہ ان ادویہ کا مرکب ڈاکٹر کے پاس درست ہے نہ طبیب کے پاس ۔ ہر شخص کا ایک طریقِ علاج ہے اور یہ مرکب سب کے اصول کے خلاف ہے ۔ یہ جاہل بندۂ غرض ہے ، اپنی خواہشات کا غلام ہے ، وہ حقیقت میں ائمہ کا نام برائے نام لیتا ہے ۔

تصوّف

اب اس پر غور کرو کہ تصوف ہے کیا چیز؟ خدا کی ذات اور اس کے صفات اور بندوں سے اس کا ربط کن کن علوم میں بیان کیا جاتا ہے۔ متکلم یعنی علمِ کلام جاننے والا ان چیزوں پر عقلِ سلیم سے غور کرتا ہے۔ صوفی بھی انھیں سے بحث کرتا ہے، مگر روحانی قوت سے۔ خدائے تعالیٰ کی ذات اور اسماء و صفات سب قدیم ہیں۔ ان پر عقل والے اور کشف و اشراق والے سب ہی غور کرتے ہیں۔ اصل چیز قدیم رہتی ہے مگر بیان کرنے والے اصطلاحات مقرر کرتے ہیں۔ ان اصطلاحات کے نئے ہونے سے اصل شئے نئی نہیں ہوجاتی۔ ہر شخص اپنی طرز اور نظریہ سے اصطلاح بناتا ہے۔ اللہ اور اس کے صفات کے متعلق تمام پیغمبر تقریباً ایک ہی بات کہتے ہیں۔ جس طرح چارمینار کو جو دیکھتا ہے ایک ہی کہتا ہے کیونکہ وہ سینکڑوں سال سے جوں کا توں کھڑا ہوا ہے۔ ہندو دیکھے، پارسی دیکھے، انگریز دیکھے۔ جو دیکھے سب کا بیان ملتا جلتا رہتا ہے۔ مگر سب کی قوتِ نظر ایک درجہ پر نہیں ہوتی۔ ہر ایک اپنے حوصلہ کے مطابق سمجھتا ہے۔ متکلم سے پوچھئے وہ کہتا ہے: خدا ایک ہے اور اس کے صفات قدیم ہیں۔ صوفی بھی کہتا ہے کہ خدا اور اس کے صفات قدیم ہیں۔ مثال کے طور پر ایک آیت لیجئے:- ''هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ''۔ متکلم نے اللہ تعالیٰ کے متعلق کہا وہ سب سے پہلے تھا، اس کا وجود بالذات ہے، اس کے سوا جتنے ہیں، حادث ہیں، وہ اپنی ذات کے لحاظ سے قدیم ہے، اوّل ہے اور صفات کے لحاظ سے ظاہر ہے، آخر ہے اور وہ ذات کے لحاظ سے باطن ہے، آثار کے لحاظ سے ظاہر ہے۔ صوفی کہتا ہے هُــوَ سے مراد ''ذاتِ واحد'' ہے۔ اوّل و آخر، ظاہر و باطن، یہ سب اس کے وجود کے درجے ہیں۔ اس کو صوفی ''وحدتِ مطلقہ'' کہتے ہیں اور ''ذات'' کو بغیر لحاظِ صفات کے ''احدیت'' کہتے ہیں اور صفات کے لحاظ سے ''واحدیت''۔

صوفی کے پاس اصل صفات سات ہیں:- حیاتؔ۔ علمؔ۔ سماعتؔ۔ بصارتؔ۔ قدرتؔ۔ ارادہؔ۔ کلامؔ۔ متکلم خدا اور بندے کے ربط کے جاننے میں عاجز ہے، صوفی کہتا ہے، اصل خدا کی ذات بالذات ہے تو یہ سب بالعرض چیزیں اس سے غیر نہیں۔ بالذات کے بغیر کوئی بالعرض موجود نہیں ہوسکتا۔ وہ صاف صاف کہتا ہے:

یہ سب روپ تیرے، تو بہرو پیا ہے　　　تو ہر رنگ میں رہ کے سب سے جُدا ہے　(حسرؔت صدیقی)

کیا یہی معنٰی آیت هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّـاهِرُ وَالْبَـاطِنُ سے نہیں نکلتے؟ صوفی رات دن اللہ کو یاد کرتا ہے، اور اس کو تجربہ و احساس ہوتا ہے کہ خدا کے سوا موجود بالذات کوئی اور نہیں، آخر تصوف اور کیا ہے؟

دوسری قوموں کی معلومات کے تو ''ہادی مہدی'' اور ''ہارون رشید'' کے زمانے میں ترجمے ہوئے۔ کیا قرآن بھی اسی زمانے میں لکھا گیا؟ لاحول ولا قوة الا بالله۔

بہر حال ابتدائے زمانہ سے صوفی اور متکلم خدا کو، اس کے صفات کو، قرآن سے سمجھ رہے ہیں مگر ع

فکرِ ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست

کیا مسلمانوں نے یونانیوں سے یا ہندوؤں سے یا پارسیوں سے تصوف لیا ہے؟ یہ سب غلط ہے۔ خدائے تعالیٰ قدیم ہے اور

اس کے سمجھنے والے بھی ہمیشہ سے موجود ہیں۔ لوگوں کے بے تحقیق بات کہنے سے کیا ہوتا ہے۔

ابھی ہم نے بیان کیا کہ تمام پیغمبر ذات و صفاتِ الٰہی کو جانتے تھے اور مسلمان بھی ہمیشہ سے جانتے ہیں۔ کیا تصوف خدائے تعالیٰ کی ذات و صفات کو جاننے کے سوا کچھ ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس وقت تو میں نے چند اشارے کر دیئے ہیں۔ تصوف پر میرے متعدد رسالے ہیں اور انشاء اللہ جب تک میں زندہ ہوں اس پر تفصیل سے لکھتا رہوں گا۔ یہ بات یاد رہے کہ اللہ کے نام کا اس کی تمام خصوصیات کے ساتھ کسی زبان میں ترجمہ نہیں ہوا، پھر دوسروں سے تصوف لینے کے کیا معنٰے؟ یہ خاتم النبیین کا مذہب ہے۔ یہ "اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ" کی عنایت ہے۔ مسلمانوں سے زیادہ خدا کو جاننے والا کوئی نہیں۔ کوئی بُت پرستی کرتا ہے، کوئی نور اور روشنی کی پوجا کرتا ہے۔ کوئی فعل و انفعال، باپ بیٹا، روح القدس، مادہ وصورت، جیو اور خلو کا قائل ہے۔ توحید تو صرف مسلمانوں کا حصّہ ہے۔

جس کو مزید تحقیقات کی ضرورت ہو وہ میری حسبِ ذیل کتابیں دیکھے:

(۱) مراۃ الحقائق (۲) حکمتِ اسلامیہ (۳) شرح و ترجمۂ فصوص الحکم (۴) مکاتیبِ عرفان۔

لغاتِ قرآنی

قرآن شریف کے لغات کے متعلق بھی دوسرے حضرات میں اختلاف ہے:-

صاحبو! ترجمہ کرنے کے وقت میں اس پر غور کر لیتا ہوں کہ ہر لفظ کے معنیٰ کیا ہیں۔ اصل میں باعتبار مادّہ کے کیا معنٰے ہیں اور عام طور سے کیا معنٰے لئے جاتے ہیں۔ میں ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنٰے لیتا ہوں۔ اشتقاق کے لحاظ سے اور عام فہم۔ بعض دفعہ عربی لفظ کے معنیٰ اُردو کا ایک لفظ ادا نہیں کر سکتا۔ اس واسطے کئی لفظ لکھتا ہوں کہ ان کے مجموعے سے قرآن کے معنٰے سمجھے جائیں۔ میں اس بات کی بھی کوشش کرتا ہوں کہ اُردو میں اس عربی لفظ کے قریب قریب کیا الفاظ مستعمل ہیں تاکہ قرآن پڑھنے والوں کو معلوم ہو جائے کہ اس کے ہم معنیٰ لفظ سے تو ہم اوّل ہی سے واقف ہیں۔ ترجمہ کرنے میں عربی زبان کے محاورات سے ایسے معنٰے لیتا ہوں جو مخالفینِ اسلام کے اعتراض سے پاک ہوں اور جس سے اسلام پر کوئی کمزوری یا برائی عائد نہیں ہوتی، مثلاً "تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ" لوگ اس کے معنیٰ کرتے ہیں: "ہاتھ ٹوٹیں ابولہب کے اور وہ مر جائے"۔ عرب لوگ کہتے ہیں: "مَالِىْ يَدَانِ فِىْ هٰذَا الْاَمْرِ" یعنی مجھے قوت جارحہ ہے نہ دافعہ۔ اُردو میں کہتے ہیں، کہ میں بے دست دپا ہوں، یعنی بے سر و سامان۔ میرے دونوں ہاتھ، میری دونوں قوتیں یعنی جارحہ و دافعہ بیکار ہیں۔ لہذا میں نے "تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّ تَبَّ" کے معنٰے یہ کئے کہ "ابولہب نے اسلام کے خلاف جتنی کوششیں کیں وہ سب ناکام ہو گئیں۔ ابولہب کی جارحانہ اور دافعانہ قوتیں بیکار ہو گئیں، آخر وہ خود بھی تباہ ہو گیا۔ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ: کے معنیٰ فتنہ انگیز۔ جلتی آگ میں لکڑیاں ڈالنے والی کے ہیں اور فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ کے معنیٰ یہ کہ اس کی شرارت اس کے گلے کا ہار ہو گئی۔

تمام ترجمے میں میں نے اس بات کا لحاظ رکھا ہے کہ عربوں کے محاورہ کے مطابق معنٰے اختیار کئے جائیں۔ اس ترجمہ اور تفسیر میں فقیر نے ممکن کوشش کی ہے کہ مخالفینِ اسلام کے اعتراضات کا جواب دے۔ یہ کام علمِ کلام کا ہے، زمانہ بدل

گیا ہے پہلے زمانے کے معترضین باقی نہیں رہے، اس زمانے کے مخالفین جدا ہی اعتراض کرتے ہیں اور ان کے جوابات بھی ان کے لائق ہونے چاہئیں۔ ایسے اعتراض جہاں پر ہیں میں ہرگز ان کی توجیہ نہیں کرتا، جن کی نہ ضرورت ہے اور نہ وہ معترضین اب باقی ہیں۔ بیرونی دشمن ایک طرف، اندرونی دشمنوں نے بہت سر اُٹھایا ہے، ان کے جوابات میں نے تفسیرِ صدیقی میں دیئے ہیں۔ خصوصیت سے سورہ فاتحہ کی تفسیر میں۔ اندرونی مخالفین کی میں نے خوب تردید کی ہے، ایک دفعہ اندرونی مخالفین نے ایک محضر تیار کر کے گریکسن صاحب (جو حکومت حیدرآباد کے صدر المہام کوتوالی اور امور عامہ تھے) کے سامنے پیش کیا۔ صاحبِ مذکور نے پوچھا کہ انھوں نے کیا کوئی پمفلٹ لکھا ہے؟ جواب دیا ''نہیں'' کہا۔ پھر یہ تحریر جس کی تم شکایت کر رہے ہو، کہاں ہے؟ کہا گیا کہ تفسیرِ صدیقی میں ہے۔ گریکسن صاحب نے کہا: ''وہ تفسیر میں اپنے خیالات اپنا مذہب نہ بتائے گا تو کہاں بتائے گا۔ یہ لوگ اس کی تفسیر دیکھتے ہی کیوں ہیں؟ پھر کہا کہ ایسے مہمل محضر ہرگز میرے سامنے پیش نہ کئے جائیں۔ اور اللہ نے مجھے مخالفین کے شر سے بچا لیا۔

تفسیر ہذا میں، میں نے بہت سے اہم مسائل کو حل کیا ہے مثلاً جزیہ، میں اس کو جزائے حفاظت سمجھتا ہوں اور تعدد ازدواج کو مبنی بر ضرورت سمجھتا ہوں اور غلاموں کو اسیرانِ جنگ۔ یہ سب بحثیں دیکھنے کے قابل ہیں۔ جابجا ان مسائل کو جس قدر تحقیق سے بیان کر سکتا تھا میں نے کیا ہے۔

صاحبو! ایک میرا خیال ہے، وہ یہ کہ زمانہ گردش کر رہا ہے۔ مسلمانوں پر کبھی مکّی حالت ہے اور کبھی مدنی۔ جیسی حالت ویسا حکم۔ اس زمانے میں ہم مکّی حالت میں ہیں، اس وقت ''فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ'' کا حکم نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ کا حکم دینا چاہیئے۔

شانِ نزول

فقیر نے تفسیرِ صدیقی میں بہت کم جگہ اسبابِ نزول بیان کئے ہیں، میں قرآن شریف کو ''مُبِيْن'' سمجھتا ہوں۔ اس کا سمجھنا قصہ کہانیوں پر موقوف نہیں۔ قرآن شریف کوئی تاریخی کتاب نہیں ہے۔ کوئی واقعہ بیان نہیں کیا جاتا، مگر اس کی غرض عبرت اور نصیحت اور بری باتوں سے روکنا ہوتی ہے، قرآن شریف کا کام ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔ لوگ اِدھر اُدھر کے قصّوں سے تفسیر کو کئی کئی جلدوں میں کر دیتے ہیں۔

ربطِ آیات

میری بڑی کوشش ربطِ آیات ہے۔ ایک رکوع کو دوسرے رکوع کے ساتھ مرتبط کرنا۔ قصّوں کو قصّوں سے ملانا۔ اصل میں قصّے تو ہیں ہی نہیں، نتیجہ خیز واقعات ہیں۔ اس واسطے ربطِ آیات کی وجہ سے بعض بعض جگہ کچھ حذف ہے کچھ مقدر ہے۔ عربی زبان کے لحاظ سے ان میں ربط پیدا کرنا ضروری ہے۔ ایسا حذف قرآنی اسلوب کے لوازم سے ہے۔ عرب لوگ جہاں حذف کیا کرتے تھے اسی طرح قرآن میں بھی کیا گیا ہے۔ اس حذف و تقدیر کا مزہ اُسی کو ملتا ہے جو عربوں

کے طرزِ بیان اور اسٹائل سے واقف ہو، جہاں حذف کیا گیا ہے اگر محذوف بیان کر دیا جائے تو وہ جملہ بالکل بھدّا ہوجائے گا، اس کا بانکپن اور حسن باقی نہیں رہے گا۔

قصصِ قرآن

قرآن شریف میں آدم علیہ السلام اور شیطان، موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے قصّے بار بار بیان کئے گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کے قصہ سے فضیلتِ علمی کا اظہار مقصود ہے، اور یہ بھی کہ انسان خواہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اس سے لغزش ممکن ہے۔ شیطان کا تکبر، اپنی خیالی برتری کی وجہ سے دوسروں کو ذلیل سمجھنا اور پھر خدا کے حکم کو بھی نہ ماننا اور یہ سمجھنا کہ خدا بھی غلطی کرتا ہے، اور اعلیٰ کے رہتے ہوئے ادنیٰ کو حکومت و عزّت دیتا ہے، چونکہ دنیا میں صبح سے شام تک یہی ہوتا رہتا ہے، اس لئے خدائے تعالیٰ آدم علیہ السلام کے قصّے کے ذریعہ آدمیوں کو عبرت دلاتا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کے قصّے سے بہت کچھ عبرت لی جاسکتی ہے۔ مادرِ موسیٰ علیہ السلام کا صاحبِ الہام ہونا، عورتوں کو جرأت دلاتا ہے کہ وہ بھی محنت کریں گی، خدا کی یاد کریں گی تو وہ بھی صاحبِ الہام ہوسکتی ہیں، مادرِ موسیٰ علیہ السلام کا یقین اور اللہ پر اعتماد کیسا ہے کہ اکلوتے بیٹے کو صندوق میں ڈال کر ندی میں بہا دیا۔ وہ صندوق فرعون کے گھر پہنچا۔ فرعون کی بیوی نے بچے کو نکال لیا۔ جو خدا پر بھروسہ کرتے ہیں، ان کی اولاد کو خدا ضائع نہیں کرتا۔ فرعون جیسے سرکش بادشاہ کے گھر میں آسیہ اس کی بیوی کیسی نیک اور اچھی نکلی۔ موسیٰ علیہ السلام کے قصّے میں قدم قدم پر نصیحت اور عبرت ہے۔ اسی واسطے ان کے قصّے کو بھی اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہ بیان فرمایا۔

تکرارِ آیات کا فائدہ

بعض بعض جگہ ایک ہی آیت کو متعدد بار دہرایا گیا ہے۔ اس کا لطف تو ان کو ملتا ہے جو عربی کا صحیح مذاق رکھتے ہیں، مثلاً صرف سورۂ رحمٰن کی اسی ایک آیت کو لے لیجئے ”فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ“۔ ایک جاہل قرآن کا خلاصہ کرنے بیٹھا اور اس نے مکرر آیتوں اور قصوں کو نکال دیا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا، نہ قرآن کا اسٹائل باقی رہا اور نہ اس کا حسن۔ قرآن کی حالت یہ ہے کہ ایک لفظ کی جگہ اس کا مترادف رکھیں تو درست نہیں۔ قرآن کی عبارت میں ایک ایک لفظ اپنی جگہ ایسا جما ہوا ہے جیسا انگشتری میں نگینہ۔ ایک نگینہ کی جگہ دوسرا نگینہ نہیں رکھ سکتے۔ جہاں فعل، فاعل ہیں وہ مبتدا خبر نہیں بنائے جاسکتے۔ ایک ہی قصّے کو متعدد جگہ بیان کرنا اور ہر جگہ ایک نیا ہی لطف پیدا کرنا۔ یہ اعلیٰ درجہ کے فصیح و بلیغ کا کام ہے۔

قرآنی قسمیں

قرآن شریف میں جابجا قسمیں ہیں، کوئی قسم قرآن میں ایسی نہیں جس سے فائدہ خاص حاصل نہ ہو، بعض مفسرین نے ”وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنَ“ کی تفسیر میں انجیر کے خواص اور فوائد بیان کرنے شروع کر دیئے،

زیتون کے خواص بیان کرنے لگے ، کوہِ طور کی تعریف کرنے لگے ۔ کیا یہ طب کی کتاب ہے ؟ کہ دواؤں کے خواص اور فوائد بیان کئے گئے ہیں ۔ باغِ تینؔ دمشق میں ہے ، جبلِ زیتونؔ بیت المقدس میں ہے ، کوہِ طورؔ موسٰی علیہ السلام کے لئے تجلّی گاہ کا نام ہے ۔ اصل یہ ہے واؤ اور بـــا کے معنٰی ''اور'' اور ''ساتھ'' کے ہیں ۔ اللہ تعالٰی شہادت پیش کررہا ہے ۔ قسم کیا ہے؟ شہادت ہے ۔ اُردو کا ایک شاعر کہتا ہے : ع

خدا شاہد، خدا شاہد یہ کیوں کہتے ہیں وعدوں پر

لوگ کہتے ہیں : ''اللہ گواہ ہے''۔ یہ بھی قسم ہے ۔ اسی طرح خدائے تعالٰی اس سرزمین کو شہادت میں پیش کرتا ہے جہاں باغِ انجیر ہے جہاں ہابیل و قابیل کی قبریں ہیں ، جہاں یحیٰی علیہ السلام کی قبرِ شریف ہے اور بعد کے زمانے میں یزید کی قبر بھی وہیں ہے ۔جبلِ زیتون اور اس کے اطراف ابراہیم علیہ السلام ، اسحاق علیہ السلام ، سلیمان علیہ السلام ، یعقوب علیہ السلام سب کے قبور متبرکہ ہیں ۔طور سینین بھی ایک پیغمبر (موسٰی علیہ السلام) کے لئے اللہ کی تجلیات کی جگہ ہے ۔ مکّہ شریف میں آدم علیہ السلام ، اسماعیل علیہ السلام اور رسولِ خدا ﷺ سے یہ مقامات علاقہ رکھتے ہیں ۔ حاصل یہ کہ یہ مقامات اور ان کے رہنے والے جو پیغمبروں سے ربط رکھتے ہیں اس بات کی گواہی دیں گے :''لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ O ثُمَّ رَدَدْنٰـهُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ''۔غرض یہ مقامات اور اس کے رہنے والے جو پیغمبروں سے علم حاصل کرچکے ہیں اس بات کی گواہی دیں گے کہ'' ہم نے انسان کو اچھا ہی پیدا کیا تھا اور بہترین طریقے سے پیدا کیا تھا مگر وہ برے کام کرکے ''اسفل السافلین'' میں پہنچ گیا ، مگر اس سے وہی لوگ مستثنٰی ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں'' میں نے تمام قسموں کی وجہ اور ان کے اصل بیان سے ربط کو ظاہر کیا ہے ۔

خصوصیاتِ تفسیر

اس تفسیر کی خصوصیات حسبِ ذیل ہیں :-

(۱) قواعدِ تجوید بالاختصار مع خصوصی علامات ، آیات کے ساتھ ساتھ ظاہر کئے گئے ہیں جس کے ذریعہ بوقتِ تلاوت اصول تجوید کی پابندی کی جاسکتی ہے ۔

(۲) یہ تفسیر نہایت عام فہم سلیس اُردو میں لکھی گئی ہے اور اس میں اس بات کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے کہ خود عربی سے قرآن کو سمجھیں ، اس لئے ہر لفظ کے جُدا جُدا معنے بیان کئے جاتے ہیں ۔ ترجمہ میں اس بات کا لحاظ رکھا جاتا ہے کہ اصل میں یہ لفظ کس مادہ سے مشتق ہے مثلاً اِتَّقُوْا اللّٰہَ کے معنٰی خود کو غضبِ خدا سے بچاؤ ۔ کیونکہ '' اِتَّقُوْا '' وَقٰی یَقِیْ ، وِقَایَۃً سے ہے جس کے معنٰی '' بچانا '' کے ہیں ۔ نیز اس مادّہ سے کوئی لفظ اُردو میں مستعمل ہو تو وہ بھی بیان کردیا جاتا ہے جیسے '' اِتَّقُوْا اللّٰہَ '' کے معنٰی '' خدا سے ڈرو'' اور تقوٰی اور پرہیزگاری بھی لکھ دیئے جاتے ہیں ۔ نیز اس مادہ سے اگر کئی کلمے اُردو میں مستعمل ہیں تو وہ بھی بیان کردیئے جاتے ہیں : جیسے اِتَّقُوْا اللّٰہَ کے ساتھ وَقٰی یَقِیْ وِقَایَۃً اور متقی بھی لکھ دیا جاتا ہے ۔

(۳) اس تفسیر میں جابجا حقیقی معنٰی کے سوا اعتباری اور مجازی معنٰی بھی بیان کئے گئے ہیں ۔ واضح ہو کہ جب کسی امر کی

نسبت اصل کی طرف کی جاتی ہے تو اس کو اسنادِ حقیقی کہتے ہیں اور کسی شئے کے تعلق کی طرف نسبت کرنے کو اسنادِ مجازی، اسنادِ مجازی کے لئے قرینہ کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً جَرَی الْمِيْزَابُ یعنی پرنالہ بہا، بہنے کی نسبت پانی کی طرف کرنا اسنادِ حقیقی ہے اور پرنالہ کی طرف نسبت کرنا اسنادِ مجازی ہے، پس وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِيْ میں تَخْلُقُ کی نسبت حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف مجازی ہے اور خدائے تعالےٰ کی طرف نسبت اسنادِ حقیقی ہے اور قرینہ لفظ بِـــاِذْنِـــیْ ہے نیز جناب عیسٰی علیہ السلام کا موحد ہونا۔ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام سے کہا: لِاَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا۔ تاکہ میں تجھے پاک بیٹا دوں۔ بیٹا دینے کی نسبت، جبرئیل علیہ السلام کی طرف نسبتِ مجازی ہے کیونکہ وہ فرشتے اور موحد ہونے کے سوا مامور من اللہ ہیں اور بیٹا عطا کرتے ہیں۔ بہر حال حقیقی معنٰی سے پھیرنے والا قرینہ ہو تو وہ نسبت مجازی ہوگی۔ کفر اور اسم کا دار و مدار اسی مسئلہ کے سمجھنے پر ہے اس لئے جابجا اس کو بیان کیا گیا ہے اور اس کی توضیح بھی کی گئی ہے۔

(۴) اس تفسیر میں جہاں جہاں مشاکلہ ہے اس کو بھی ظاہر کیا گیا ہے، جیسے وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ میں مشاکلہ ہے معنٰی یہ ہیں کہ انھوں نے مکر کیا اور اللہ ان کے مکر کی سزا دیتا ہے اور اللہ تو بہترین مکر کی سزا دینے والا ہے۔ اسی طرح ''اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا'' کے معنٰی یہ ہیں کہ وہ مکر کرتے ہیں اور ہم ان کے مکر کی سزا دیتے ہیں، اس میں بھی مشاکلہ اور مجازی معنٰی ہیں۔

(۵) اس تفسیر میں اگر کسی جگہ نحوی مسائل کے سمجھنے میں طالب علم کو کوئی دشواری ہوتی ہے تو وہ بھی حل کردی گئی ہے۔

(۶) تفسیرِ صدیقی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ تمام تصوّف کی کتابیں اور ائمہ کے مذاہب سب قرآن سے ماخوذ ہیں اور یہ کہ ائمہ نے ایک قدم بھی قرآن کے خلاف نہیں اُٹھایا۔ ائمہ کے اقوال قرآن کے اجمال کی تفصیل ہیں اور سب کا ماخذ قرآن ہی ہے۔ ائمہ نے نہ اپنے دل سے کوئی مسئلہ نکالا، نہ کسی غیر مذہب والوں سے کچھ لیا، ائمہ ہی کیا بلکہ ہر مسلمان کا مرجع قرآن ہے، اس سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ لوگ یہ سمجھ لیں کہ ہمیں جو کچھ ملا ہے وہ قرآن ہی سے ملا ہے۔ قرآن ہی یقینی اور قطعی چیز ہے۔

(۷) اس تفسیر میں مخالفینِ اسلام کے تمام اعتراضات کے حتی الامکان جوابات دیئے گئے ہیں۔ مثلاً جزیہ کے معنٰی ''حقِ حفاظت''، اور وارفنڈ بتائے گئے ہیں۔

(۸) تفسیرِ صدیقی میں تردیدِ مذہب کے عوض اصل مسائل کی تحقیق کردی گئی ہے جس سے پڑھنے والے کے دل پر غیر مذاہب کے اعتراضات کا مطلقاً اثر نہیں ہوتا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ غلط اعتراض دلنشیں ہوجائے اور لاکھ نکالے نہ نکلے۔

(۹) اس تفسیر کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ مختلف معترضین کے اعتراض، اس انداز میں بیان کئے گئے ہیں کہ کسی کا شخصی نام ظاہر ہونے نہیں پاتا اور مسئلہ کی تحقیق ہوجاتی ہے۔

(۱۰) اس تفسیر میں تصوّف اور علمِ اخلاق کے مسائل سہل ترین طریقہ سے بیان کردیئے گئے ہیں نیز کوشش کی گئی ہے کہ تمام مسائل قرآن کے ضمن میں معلوم ہوں جیسے سود، دارالحرب، سرمایہ داری، اشتراکیت اور غلامی وغیرہ کی بھی تحقیق کردی گئی ہے۔

(۱۱) اس تفسیر میں ایک بات کی بڑی سعی کی گئی ہے کہ ایک آیت کو دوسری آیت سے جو ربط ہے اس کو بیان کیا جائے۔ محذوفات و مقدرات بھی ظاہر کردیئے گئے ہیں ۔ نیز اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے کہ قرآن کو سمجھنا غیرِ قرآن پر موقوف نہیں کیونکہ وہ خود مبین ہے ۔

(۱۲) اس تفسیر کی ایک اور خصوصیت ''مسئلہ اعجازِ قرآن'' ہے جس کو نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور بتلایا گیا ہے کہ قرآن نہ صرف بلاغت میں اعجاز ہے بلکہ ہر اعتبار سے وہ اعجاز ہی اعجاز ہے ۔ ہر فن کا آدمی اگر قرآن کا مطالعہ کرے گا تو قرآن خود اس کے فن میں معجزہ بن کر ظاہر ہوگا ۔

(۱۳) تفسیرِ صدیقی میں بطور خاص اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں ، نیز مسئلہ نسخ کی بھی تحقیق کی گئی ہے ۔ آیت کے ایسے معنٰی بیان کئے جاتے ہیں کہ نسخ کی طرف ذہن منتقل ہی نہیں ہوتا ۔ سارا قرآن اسی ترتیب سے ہے ۔ جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا تھا ۔

(۱۴) قرآن میں جہاں جہاں خدائے تعالیٰ نے قسم کھائی ہے ، اس تفسیر میں ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ حقیقت میں شہادت ہے اور ہر جگہ کوشش کی گئی ہے کہ وجہ شہادت کیا ہے بیان کردی جائے ۔

(۱۵) اس تفسیر کی نادر خوبی یہ ہے کہ جابجا احکامِ قرآنی کو زمانہ حال پر منطبق کر کے مسلمانوں کو سائینس اور تہذیب کے آئینہ میں ان کی صورت دکھلا دی گئی ہے ، تاکہ موجودہ دور میں کس طرح مسلمان احکامِ قرآنی سے دور ہوئے اور ہوتے جارہے ہیں وہ ان پر منکشف ہوجائے ۔

(۱۶) غرض اس تفسیر کا طرزِ بیان نہایت آسان ، دل نشین ، اور تفہیم بہت ہی خاطر نشان ہے ۔ اس سے نہ صرف عربی زبان آتی ہے ، بلکہ اُردو ادب سے بھی واقفیت ہوجاتی ہے ، اور مسائلِ قرآنی کے مقاصد اور اُصول سمجھ میں آجاتے ہیں اسلام اور اس کی حقیقت ظاہر ہوجاتی ہے ۔ اور چونکہ طرزِ بیان دل کش ہے اس لئے پڑھنے والے کا جی نہیں اُکتاتا بلکہ اس سے ایک طرح کا نشاط اور انکشاف پیدا ہوتا ہے ۔ ع

''مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید''

آخر میں اللہ تعالیٰ سے قبولیت کا اُمیدوار ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس تفسیر کو ہر دل عزیز بنائے اور اس سے لوگوں کو بلکہ خود مجھ کو بھی فائدہ حاصل ہو ۔

اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ کَمَا ھِیَ ۔ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ اَرِنِی الْحَقَّ حَقًّا وَّ ارْزُقْنِی اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنِی الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّ ارْزُقْنِی اجْتِنَابَہٗ ۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَجِلَآءَ حُزْنِیْ وَغَمِّیْ ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حِفْظَ الْقُرْاٰنِ وَفَھْمَہٗ وَالْعَمَلَ بِہٖ وَالتَّعْلِیْمَ لِلنَّاسِ اِلٰہَ الْحَقِّ اٰمِیْنَ ۔

خادمِ قرآن

فقیر محمد عبدالقدیر صدّیقی قادری

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

اَعُوْذُ ؛ میں پناہ مانگتا ہوں ۔ عَاذَ يَعُوْذُ مِثْلَ قَالَ يَقُوْلُ ۔ بِاللّٰهِ ؛ اللہ کی ۔ بِ ۔ سے ، ساتھ ۔ یہ حرفِ جر ہے ۔ یہ جس اسم پر آتا ہے اس کو کسرہ دیتا ہے ، اس لئے لفظ اللہ کے آخر زیر ہے ۔ مِنَ الشَّيْطٰنِ ؛ شیطان سے ۔ مِنْ ؛ سے ، یہ بھی حرفِ جر ہے اس لئے شیطان کے آخر زیر ہے ۔ شَيْطٰنٌ ۔ رحمتِ الٰہی سے دور ، شریر ، سرکش ۔ شَطَنْ کے معنٰی بعد کے ہیں ۔ بڑے شیطان کا نام ابلیس ہے ۔ اَلرَّجِيْم ؛ دھتکارا ہوا ۔ جس پر پھٹکار ہوئی ہو ۔ رَجْمٌ ؛ پتھر پھینکنا ۔

ترجمہ :- **میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں ، مردود پھٹکارے ہوئے شیطان سے ۔**

استعاذہ کے متعلق چند امور قابلِ یادداشت ہیں :-

(۱) شیطان میں اور ہم میں قدیم آبائی دشمنی ہے ۔ جب اس نے بابا آدم کو وسوسے میں ڈال کر جنت سے نکالا تو کیا ہم کو سہولت سے جنت میں جانے دے گا ؟ یہی وجہ ہے کہ قرآنِ شریف میں آدم علیہ السلام اور شیطان کا قصّہ بار بار آیا ہے

(۲) شیطان پڑھا لکھا تعلیم یافتہ دشمن ہے ۔ اس کے شر سے بچنا مشکل کام ہے ۔

(۳) شیطان نظر نہیں آتا ، گھات میں بیٹھا کام کر رہا ہے ۔

(۴) آدمی اسی وقت استعاذہ کرتا ہے کہ خود کو کمزور ، شیطان کو قوی دشمن ، اور اللہ کو قادر و توانا سمجھتا ہے ۔ جو آدمی کو شیطان کے شر سے بچاتا ہے ۔

(۵) آدمی کو جب اپنی کمزوری کا احساس ہوتا ہے تو تضرع و انکسار پیدا ہوتا ہے ، جو عبدیت کی جان ہے ۔

(۶) دشمن بھی پناہ میں آجاتا ہے تو اس کو تکلیف نہیں دی جاتی ۔ جب ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائیں گے تو وہ ہمارے تمام کام درست کر دے گا ۔ شیطان سے بھی بچائے گا اور دیگر مضر چیزوں سے بھی بچائے گا ۔

(۷) شیطان درگاہِ الٰہی کا کُتا ہے ۔ کسی کو محلِ شاہی میں گھسنے نہیں دیتا ۔ تم اس کے آقا کو پکارو ، جو ہمارا بھی آقا ہے ''اے مالک ! یہ کُتا تیرے دربار میں داخل ہونے سے ہم کو روکتا ہے تو اس کو ڈانٹ دے'' مالک ڈانٹ دے گا تو کُتا ہٹ جائے گا اور ہم اس کی بارگاہ میں داخل ہوسکیں گے ۔

دیکھو ! اپنی قوتوں پر ، اپنی عقلمندی اور ہوشیاری پر نہ پھولو ۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دامنِ رحمت میں چھپے رہو ۔ ع

ع دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است ع دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست

جب قرآن شریف پڑھو تو پہلے اعوذ پڑھو فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ جب قرآن پڑھو تو شیطانِ رجیم کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو ۔ اِسْتَعِذْ امر ہے ۔ حکمِ الٰہی ہے ۔ امر وجوب پر دلالت کرتا ہے ۔ بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا بھی ضروری ہے ۔ اگر درمیانی آیت ہے ، سورے کی ابتداء نہیں ہے ، تو اَعُوْذُ پڑھنا واجب ہے اور بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا بہتر ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِ کے معنی سے، ساتھ، قسم کے ہیں، یہ حرفِ جر ہے لہذا اسم کے آخر میم کو کسرہ یعنی زیر آیا۔ اِسْم ؛ نام یہ لفظ اصل میں سَمُوٌّ تھا۔ اس پر اسم کی تصغیر سُمَیٌّ اور جمع اَسْمَاءٌ وَاَسَامِیْ دلالت کرتے ہیں۔ عربی زبان میں بعض کلمات کی ابتداء میں سکون ہے چونکہ بغیر حرکت کے پڑھا نہیں جاتا لہذا ان کے ساتھ ہمزۂ وصل لاتے ہیں جو وصل اور ملانے کی حالت میں گر جاتا ہے جیسے بِسْـــم اور فصل و ابتداء کی صورت میں ہمزۂ وصل لگا دیا جاتا ہے جیسے اِسْـــمٌ ایسے کلمات میں سے چند مشہور یہ ہیں اِسْمٌ ۔ اِبْنٌ ۔ اِبْنَةٌ ۔ اِفْتَعَلَ ۔ اِسْتَفْعَلَ ۔ سَمُوٌّ کے معنی علو وظہور کے ہیں۔ یُقَالُ، سَمَا یَسْمُوْ اِذَا عَـلَاوَظَهَرَ اسم و نام سے چیز، معلوم و ظاہر ہوتی ہے۔ اسمآء وصفات و ذات میں کیا فرق ہے؟ ذات وہ مستقل شئے جو مرجعِ صفت ہوتی ہے جیسے سفید کاغذ، سفید کا مرجع کاغذ ہے۔ سیاہ قلم۔ سیاہ کا مرجع قلم ہے، ذات ذو کا مونث ہے اس کی اصل یہ ہے حَقِـیْـقَـةٌ وَمَا هِـیَّـةٌ ذَات صِفَاتٍ حقیقت و ماہیت جو صفات سے موصوف اور ان کا مرجع ہے۔

صفت :- وہ غیر مستقل شئے جو مستقل شئے میں ہوتی ہے۔ سپیدی غیر مستقل معنٰی ہے، جو مستقل کاغذ میں پائی جاتی ہے

اسم :- ذات وصفات کے مجموعہ کو کہتے ہیں جیسے رَحْمٰن صاحبِ رحم، وہ ذات جو رحم رکھتی ہے۔ پس اللہ ذات ہے، رحم صفت ہے۔ اور رَحْمٰن و رحیم اسماء الٰہیہ ہیں۔ اَللّٰہ ؛ اصل میں اَلْاِلٰهُ تھا۔ جیسے اَلنَّاسُ اصل میں اَلْاُنَاسُ تھا، الف کو گرا کر ادغام کردیا گیا۔ اَللّٰہُ اور اَلنَّاسُ ہوا۔ اِلٰــهٌ ؛ معبود، یہ لفظ کس مادے سے مشتق ہے؟ اَلِهْتُ اِلٰی فُلَانٍ اَیْ سَکَنْتُ اِلَیْهِ مجھے اس سے تسکین ہوتی ہے کیونکہ ہر شخص کو اپنے معبود کی طرف رجوع کرنے سے تسکین ہوتی ہے۔ یا لَاهَ اِذَا ارْتَـفَـعَ سے، کیونکہ معبود کا مرتبہ بندوں سے اعلیٰ و ارفع ہوتا ہے۔ یا لَاهَ یَـلُـوْهُ، اِذَا احْـتَـجَـبَ، سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں چھپ گیا کیونکہ معبود کی حقیقت بندوں کے وہم وگمان سے محجوب و پوشیدہ ہے۔

اے برتر از قیاس وگمان وخیال و وہم ÷ وز ہر چہ گفتہ ایم شنیدیم وخواندہ ایم (حسرت)

یا ماخوذ ہے اَلِهَ الرَّجُلُ وَیَالَـهُ سے۔ جب کوئی، آفت نازل ہو اور آدمی گھبرا جائے فَاٰلَهَهُ پھر اس نے پناہ دی۔ کیونکہ معبود ہی تمام آفات واعداء سے پناہ دینے والا ہے، یا اس کا اشتقاق اَلِهَ الْـفَـصِـیْـلُ اِلٰی اُمِّـهٖ سے ہے۔ یعنی اونٹنی کا بچہ اپنی ماں کی طرف بے قرار ہوکر دوڑا، اسی طرح جب ہر طرح سے، آفات سے سابقہ پڑتا ہے تو اس وقت خدا یاد آتا ہے اور آدمی خیال کرتا ہے کہ کوئی زبردست قوت ضرور ہے جو ان سب پر غالب آسکتی ہے اور یہیں سے خدا کی طرف کا راستہ نکلتا ہے۔ خود پرست بھی جب آفات سے پریشان ہوتے ہیں اور سب طرف سے مایوسی و نا اُمیدی ہوتی ہے تو حضورِ قلب سے اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں، اور نیک لوگ خوش حالی ہی میں شکر کرتے ہیں، اس کی یاد کرتے ہیں اور تنگ دستی و پریشانی میں صبر کرتے اور اللہ سے دعا اور اس کی طرف تضرع و زاری کرتے ہیں۔ اللّٰہ۔ نام ہے ذاتِ برحق مالکِ مطلق کا جس میں تمام کمالات ہیں، جس کے تمام صفات اچھے ہیں، سچ پوچھو تو کہیں سے کوئی قوت، کوئی حسن وخوبی نظر آتی بھی ہے تو اللہ کا

پر توِ جمال وکمال ہے ۔ ایک دفعہ اللہ کا لفظ کہا جاتا ہے مقابل صفات کے ۔ مثلاً اَللّٰـهُ الـرَّحْـمٰنُ الـرَّحِيْمُ اور وہ اسمِ ذات ہوتا ہے ۔ اور ایک دفعہ اللہ کا لفظ بندے کے مقابل کہا جاتا ہے اور اس وقت اس سے ذاتِ جامع صفاتِ کمالیہ مراد ہوتی ہے۔ اَلـرَّحِيْـمُ ؛ اَلـرَّحْـمُ ، اَلْعَطَفُ وَالْمَيْلُ ۔ رحم کے معنی ہیں جھکنا ۔ مڑنا ۔ مائل ہونا ۔ اَلـرِّحْـمُ ؛ وہ جھلی جو بچہ کو لپٹی رہتی ہے ۔ عربی میں حروف کی زیادتی معنی کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے ۔ لہٰذا رحمٰن میں بہ نسبت رحیم کے عمومیت رحم ہے ۔ تمام چیزوں کو بغیر کسی عمل کے ، معاوضہ کے ، نیست سے ہست کرنا رحمانیت اور رحمتِ امتنانی کہلاتا ہے ۔ پیدا کرنے کے بعد بندے کام کرتے ہیں تو اس کے نتائج عطا کرنا رحیمیت اور رحمتِ وجوبی کہلاتا ہے ۔ رحمانیت دنیا میں مسلم و کافر سب کو پرورش کرتی ہے ۔ رحیمیت آخرت میں مسلمانوں پر رحمتِ خاص کا جلوہ فرمائے گی جس میں غیر مسلم شریک نہیں ۔ اللہ تعالیٰ اسماء کو پیدا کرکے آپ بیکار نہیں ہوگیا ہے ، بلکہ ہر آن و ہر لحظہ وجود بخشتا جاتا ہے ۔ ہر شئے ہر آن ذاتِ حقہ کی طرف محتاج ہے ۔ وہ سب کا قیوم ہے محتاج الیہ ہے ۔ عالم کو اس طرح وجود بخشتے رہنے کو نفَسِ رحمانی کہتے ہیں ، اس کے رحمِ عام وکلی سے ہر ایک کو جو ملتا ہے وہ رحمانیت کا اقتضاء ہے ۔ صاحبو ! اس نے رحمِ عام و رحمانیت کے لحاظ سے فرمایا خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ سب کچھ تمہارے لئے پیدا کیا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے ، دنیاوی فوائد ہوں یا اخروی مراتب ان کے حاصل کرنے کے قواعد سیکھو ، محنت کرو ۔ وہ رحیمیت کے لحاظ سے تم کو تمہارے علم وعمل کے نتائج عطا فرمائے گا ۔ حیاتِ دنیا کے مناسب کام کرو تو اسی کے نتائج دے گا ۔ حیاتِ آخرت کے مناسب کام کروگے تو اس کے نتائج وثمرات عطا فرمائے گا ۔

علم وعمل کی دنیا ہے ÷ غفلت باعثِ ذلت ہے (حسرت صدیقی)

اب رہ گئی یہ بات کہ اللہ (رحمٰن و رحیم) کے نام کے ساتھ کیا کام منسوب کیا جاتا ہے ؟ اور کون سا فعل مقدر ہے ؟ اَبْتَـدِاُ اَوْاَشْـرَعُ یعنی میں اللہ کے نام کے ساتھ ابتداء کرتا ہوں یا جوفعل کیا جاتا ہے وہی مقدر کیا جاتا ہے ۔ مثلاً کھانا کھانے والا مقدر کرلے گا ۔ اٰكُلُ (میں کھانا کھاتا ہوں) گھر میں داخل ہونے والا اَدْخُلُ (میں داخل ہوتا ہوں) مقدر کرے گا ۔ اسی طرح دوسرے افعال کا حال ہے اَبْتَدِاُ بِسْمِ اللّٰهِ یا بِسْمِ اللّٰهِ اَبْتَدِاُ يَعْنِى اَبْتَدِاُ قبل مقدر کیا جائے گا یا بعد ۔ کفّار بِسْـمِ الـلَّاتِ وَالْعُزّٰى کہتے تھے ۔ مسلمان اس کی تردید کرتا ہے اور بِسْمِ اللّٰهِ اَبْتَدِاُ کہتا ہے یعنی اللہ ہی کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں نہ کہ کسی اور کے نام کے ساتھ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ جارو مجرور کو اَبْتَدِاُ کے بعد آنا چاہیئے تھا ۔ پہلے لانے سے حصر کے معنٰی پیدا ہوتے ہیں ۔ اس کو تَـقْـدِيْـمُ مَـاحَـقُّـهُ التَّاخِيْرُ کہتے ہیں جو حصر کا فائدہ دیتی ہے بِسْمِ اللّٰه مستقل آیت ہے یا نہیں ؟ مستقل آیت ہے ۔ سورتوں میں فصل کرنے کے لئے اتری ہے ۔ کیا بِسْمِ اللّٰهِ جزوِ سورۂ فاتحہ ہے یا نہیں ؟ شوافع کے پاس جزوِ سورۂ فاتحہ ہے ۔ لہٰذا وہ اس کو جہر سے یعنی پکار کر پڑھتے ہیں ۔ احناف کے پاس جزوِ سورہ فاتحہ نہیں ہے ۔ لہٰذا وہ اَعُوْذُ کی طرح بِسْـمِ اللّٰه کو بھی سِرًّا ۔ یعنی آہستہ پڑھتے ہیں ۔ اسی طرح آمین کو بھی آہستہ پڑھتے ہیں جو جزوِ سورہ فاتحہ نہیں ہے ۔

ترجمہ :- شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے ۔

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۃ فاتحہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں سات (۷) آیتیں ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ①

الف لام یا لام (الْ) کتنے قسم پر ہے اور یہاں کس قسم کا ہے؟

(۱) عہد خارجی ، جو پہلے سے معلوم ہو جیسے اَلرَّجُلُ وہ مرد جس کو تم پہلے سے جانتے ہو ۔

(۲) عہدِ ذہنی ، ایک غیر معین فرد جیسے اُدْخُلِ السُّوْقَ ۔ بازار جاؤ یعنی کسی ایک بازار میں جاؤ ۔

(۳) استغراق ، تمام افراد ، اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک تمام انسان نقصان میں ہیں ، مگر جو صاحبِ ایمان ہیں ۔

(۴) جنس جیسے اَلرَّجُلُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَرْأَةِ مرد کی جنس ، عورت کی جنس سے بہتر ہے ۔

بعض لوگ کہتے ہیں یہ لامِ استغراق ہے یعنی تمام حمد ، اللہ ہی کی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ لامِ جنس ہے ۔ یعنی ماہیتِ حمد ، جنسِ حمد ، اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے ۔ جب جنسِ حمد ۔ ماہیتِ حمد ۔ اللہ تعالیٰ میں منحصر ہے تو دوسروں کے لئے رہا کیا ؟ لہذا یہاں لامِ جنس ، لامِ استغراق سے بھی زیادہ قوی ہوا ۔ حَمْدٌ : مدح ، شکر ، قریب قریب معنی کے لفظ ہیں ۔ مَدْحٌ ، تعریف اختیاری چیز پر ہو یا غیر اختیاری پر ، نعمت کے مقابل ہو یا نہ ہو جیسے مَدَحْتُ اللُّؤْلُؤَ عَلٰی صَفَائِهٖ میں نے موتی کی تعریف اس کی آب پر کی ۔ حَمْدٌ زبان سے کسی اختیاری کام پر ثنا و تعریف کرنا خواہ نعمت کے مقابل ہو یا نہ ہو جیسے حَمِدْتُ زَیْدًا عَلٰی طَهَارَةِ نَسَبِهٖ وَحَسَبِهٖ وَجَمِیْلِ اَقْوَالِهٖ وَاَعْمَالِهٖ وَجُوْدِهٖ وَ سَخَائِهٖ وَشَجَاعَتِهٖ وَوَفَائِهٖ ۔ میں نے زید کی تعریف کی اس کے نسب وحسب کی پاکیزگی پر اور اقوال و اعمال کی خوبی اور اس کی جود وسخا اور شجاعت و وفا پر ۔ شُکْر نعمت کے مقابل ہوتا ہے مگر دل سے ، زبان سے ، دست و پا سے بھی ہوسکتا ہے ۔ مثلاً کسی نے تم کو کوئی چیز دی اور تم نے اس کے بعد اس کو سلام کیا ۔ یہ سلام بھی شکر ہی ہے ۔ یہ حصر کے معنی کہاں سے پیدا ہوئے ؟ اگر مبتداء پر لام نہ ہوا اور خبر پر لام ہو تو خبر مبتداء میں منحصر اور اس سے خاص ہوجائے گی جیسے زَیْدٌ هُوَالْقَائِم ؛ زید ہی قائم ہے ۔ قیام ، زید کے ساتھ خاص اور اس میں منحصر ہے ، اگر صرف مبتداء پر لام ہو یا مبتداء و خبر دونوں پر لام ہو تو مبتداء خبر میں منحصر ہوگی ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حمد ، اللہ میں منحصر اور اس سے خاص ہے ۔ صاحبو ! ذرا غور کرو ، وجود اگر تمہارا ذاتی وصف ہوتا تو تم سے کبھی دور نہ ہوتا مگر تم سو سال پہلے کب تھے ؟ اور سو سال بعد کب رہوگے ؟ تمہارا وجود تو دو عدموں کے بیچ میں ہے لہذا وجود تمہارے لئے ذاتی صفت نہیں ، جب ذاتی صفت نہ ہوا تو تمہارا وجود بالعرض ہوا ، تمام کمالات ، تمام صفات وجود ہی کی تفصیل ہیں ۔ جب تمہارا وجود ہی

بالعرض ہے تو دوسرے کمالات بالذات کس طرح ہو سکتے ہیں ۔ لہذا تمام محامد و مدائح ذاتِ حقہ خدا وندی کے لئے بالذات اور اس میں منحصر ہیں ، چودھویں رات کا چاند لاکھ چمک دمک دکھلائے مگر جاننے والا خوب سمجھتا ہے کہ یہ تعریف آفتابِ جہاں تاب ہی کی ہے جو نور بخش ہے اور اپنی پرتوِ ضیاء و تابش سے قمر کو منور کیا ہے ۔ اے قمر ! تو وہی سیاہ رو ہے ، جو کسوف وخسوف کے وقت نظر آیا تھا ۔

لِ ؛ واسطے ، کے لئے ۔ یہ بھی حرفِ جر ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ لفظِ اللہ کے آخر ھــا ۔ کو زیر ہے اَللّٰــہ کے لفظ کی تحقیق بِسْمِ اللّٰہ کی تفسیر میں ہو چکی ہے ۔ رَبٌّ ؛ رَبَّ ۔ یَرُبُّ ۔ رَبًّا ۔ پالنا ، پرورش کرنا ۔ شئے کو اس کے کمال کی طرف رفتہ رفتہ پہنچانا ۔ رَبٌّ اصل میں مصدر ہے ۔ پروردگار ۔ پالنے والے پر بھی اس کا اطلاق کیا جاتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ کے صفات کے متعلق کچھ بحث پہلے آچکی ہے ۔ کچھ یہاں بھی کی جاتی ہے ۔ صفات دو قسم کے ہوتے ہیں ۔

(۱) انضمامی (۲) انتزاعی ۔

(۱) **انضمامی** : وہ صفت جو خارج میں موصوف کے وجود کے سوا ایک قسم کا کمزور وجود رکھتی ہے ۔ جو موصوف سے وابستہ رہتا ہے مستقل طور پر پایا نہیں جاسکتا ۔ جیسے دیوار میں سفیدی ۔ سفیدی عارض ہوتی ہے تو دیوار سفید کہلاتی ہے ۔ سیاہی لاحق ہوتی ہے ، تو دیوار سیاہ کہلاتی ہے ۔

(۲) **انتزاعی** : وہ صفت جو خارج میں وجود نہیں رکھتی ۔ مگر خارج میں موصوف اس صفت کا منشاء اس طرح واقع ہوتا ہے کہ اس سے صفتِ انتزاعی سمجھی جاتی ہے ، جیسے آسمان سے اوپر ہونا ۔ اور زمین سے نیچے ہونا سمجھا جاتا ہے ۔ وجود عینِ ذاتِ حقہ ہے ، یعنی خارج میں بالذات صرف خدائے تعالیٰ ہے اس کے سوا جو کچھ ہے بالعرض ہے ۔ لہذا صفاتِ الٰہی سب انتزاعی ہیں ۔ نہ خدائے تعالیٰ کے سوائے ہیں نہ انضمامی ہی کی طرح ہیں کیونکہ انضمامی کو خارج میں وجودِ موصوف کے سوا ایک قسم کا ضعیف وجود ہی صحیح ، مگر رہتا ضرور ہے ۔

اس سے معلوم ہو گیا کہ صفاتِ الٰہی ، منشاء اور منتزع عنہ کے لحاظ سے عینِ ذات ہیں ، اور بعدِ انتزاع سمجھنے میں جُدا جُدا مُحِیْ کے معنی اور ہیں ، اور مُمِیْت کے معنی اور ۔ اللہ کے معنی ان سب سے جدا ہیں ۔ جو ان سب کا موصوف ہے ۔ اسی بات کو اس طرح بھی کہتے ہیں کہ صفاتِ الٰہی لَاعَیْن لَاغَیْر ہیں ۔

اللہ کے بعض اسماء وجودی ہیں ، اثباتی ہیں جیسے حَیٌّ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ؛ بعض عدمی وسلبی ہیں جن سے ذاتِ الٰہی کا عیوب مخلوقات سے پاک ہونا ظاہر ہوتا ہے ۔ جیسے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ ، صَمَدٌ بے نیاز ، غنی ، بے احتیاج ۔ بعض صفات حقیقی اضافی ہیں جیسے عَلِیْمٌ کہ ہے تو وجودی و حقیقی صفت ، مگر اس کو معلوم کی طرف اضافت و نسبت بھی ہوتی ہے ۔ بعض صفات اضافِی محض ہوتے ہیں جیسے اَوَّلُ وَاٰخِرُ ۔

اللہ کے نام کے ساتھ رب کی صفت اس لئے بیان کی گئی کہ کہیں تم یہ نہ سمجھو کہ پیدا ہونے کے بعد اب ہم آزاد ہیں ۔ جو چاہتے ہیں کرتے ہیں ۔ نہیں ، تم جس طرح پیدا ہونے میں اس کے محتاج تھے ، اب بھی ہر آن ، ہر لحظہ اُس کی امداد کے ، اُس کی پرورش کی طرف محتاج ہو ۔ تمہارے صفات اس کے کمالات کی طرف محتاج ہیں ، اس دائمی امداد کو نَفَسِ رحمانی کہتے ہیں

جس طرح چراغ روشن رہتا ہے تو ہر آن تیل امداد کرتا ہے ، یہ شعلہ بظاہر قائم نظر آتا ہے مگر حقیقۃً ہر آن فنا ہوتا رہتا ہے اور تیل اس کو تازہ وجود عطا کرتا ہے ۔ اسی طرح ماسوا اللہ فنا ہوجاتے اور نفَسِ رحمانی سے تازہ وجود پاتے ہیں ۔ اس کو ''تجدّدِ امثال'' کہتے ہیں :-

اَلْعٰلَمِیْنَ ؛ تمام جہان ۔ جمع عالم کی ۔ عَالَمْ ؛ ماسوا اللہ ۔ مخلوق ۔ بندہ ۔

خَاتَمْ ؛ انگوٹھی ۔ جس سے ختم ، یعنی مہر کرتے ۔ اور خط کو ختم و تمام کرتے ہیں ۔ قَالَبْ ؛ سانچہ ۔ جس سے اینٹ بناتے اور الٹاتے ہیں ۔ اسی طرح عَالَمْ ؛ جہاں ۔ ذریعہ علم ۔ جس کے عدمِ ذاتی پر غور کرنے سے اللہ کی معرفت کی طرف راستہ نکلتا ہے

برگِ درختانِ سبز درنظرِ ہوشیار ÷ ہر ورقے دفترے زِ معرفتِ کردگار (سعدیؒ)

عَالَمْ کی جمع عَوَالِمْ بھی ہے اور عَالَمِیْنَ بھی عَالَمِیْنَ ذوی العقول کی جمع ہوتی ہے ذوی العقول کی فضیلت کی وجہ سے ان کو غالب بنا کر جمع کی گئی ۔ ورنہ عالمِ انسان ، عالمِ ملائکہ ، عالمِ جن ، عالمِ حیوان ، عالمِ نبات ، عالم جماد سب عالم ہی ہیں ۔

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ سے نکلتا ہے کہ کوئی بندہ کسی بندے کا رَب نہیں ہے ۔ چاند ، سورج ہوں یا حضرت عزیرؑ و حضرت عیسیٰؑ ہوں ، رام چندر جی ہوں یا کرشن جی ، سب اللہ کے بندے تھے ۔ اس کے مخلوق تھے ، اس کی طرف محتاج تھے ۔ کسی زندہ کو بھی پالنے والا کہتے ہوئے ہوشیار رہنا چاہیئے کہ یہ سب بالعرض نسبتیں ہیں ۔ حقیقی رَب ایک ہی ہے اس سے غفلت نہ کرنی چاہیئے ۔

اَللّٰہُ رَبِّیْ وَرَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ میرا بھی پروردگار اور تمام جہانوں کا بھی پروردگار اللہ ہی ہے ۔ ایک اور بات قابلِ یادداشت ہے ۔ صفت کا صیغہ جب حال اور استقبال کے معنی میں رہتا ہے تو اضافت لفظی ہوتی ہے جو مفیدِ تعریف نہیں ہوتی ۔ معرفہ کی صفت ہو تو اس پر لام آتا ہے جیسے زَیْدٌ الضَّارِبُ عَمْرٍو ؛ عمرو کو مارنے والا زید ہی ہے ۔ جب صفت کا صیغہ کسی زمانہ سے مقید نہیں ہوتا ۔ بلکہ دائمی و استمراری رہتا ہے تو اضافت حقیقی ہوتی ہے اور مفیدِ تعریف ، جیسے رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ اللہ کی ربوبیت ، پرورش دائمی ہے ۔ کسی زمانے سے مقید نہیں ۔ لہذا اس پر لام نہیں آیا ۔ پس وہ مفیدِ تعریف اور اللہ کی صفت ہے ۔

ترجمہ :- تعریف اللہ ہی کی ہے جو تمام عالموں کی پرورش کرنے والا ہے ۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾

اس سے پہلے کی آیت میں ظاہر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے ۔ ہر چیز کو ، ہر شخص کو ، اس کے کمالِ ذاتی تک پہنچاتا ہے

وہی نمایاں ہوتا ہے جس کی جیسی فطرت ہے

دیتا ہے ہر اک کو حکیم جس میں جیسی لیاقت ہے

جو ہوتا ہے اچھا ہے اپنی اپنی قسمت ہے (حسرت صدیقی)

مگر یہ تربیت، کیا اضطراراً ہے؟ کیا مجبوراً ہے؟ جیسے آفتاب کے اثر سے پانی بخار بن کر اُڑتا ہے۔ بادل بن کر پھیلتا ہے زمین پر برستا ہے۔ نہ آفتاب اس کے خلاف کرسکتا ہے نہ بادل۔ پھر زمین، درخت اور پودے اُگاتی ہے۔ غلّہ پیدا ہوتا ہے اور انسان کھاتا ہے۔ مگر ان میں سے کسی کو علم نہیں، ارادہ نہیں سب اپنے اپنے کام میں مضطر ہیں۔ بے اختیار ہیں۔ نہیں اللہ تعالیٰ مضطر نہیں۔ بے اختیار نہیں۔ اس کی پرورش اس کے رحمِ عام و رحمِ خاص پر مبنی ہے۔

کیا اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں کی تربیت فرماتا ہے تو اپنی ذاتی غرض کے لئے یا اس کو صرف ہماری بھلائی مقصود ہے۔ اپنی ذات کے فائدے کے لئے جو کام ہوتا ہے، اس کو غرض کہتے ہیں۔ اور دوسروں کو فیض رسانی کے باعث کام کرنا رحم کا تقاضا سمجھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل و مکمل ہے صمد اور بے نیاز ہے۔ اس کو کسی کی حاجت نہیں۔ اس کے افعال مبنی بر غرض نہیں۔ سب کی بناء اس کی رحمانیت و رحیمیت پر ہے۔ اس کے رحمِ عام نے تمہارے لئے تمام اسباب، تمام مواد پیدا کردیئے ہیں۔ تم ان سے فائدہ حاصل کرنے کا طریقہ اور قانون سیکھو۔ اور نئے نئے قانون دریافت کرو، اکتشاف کرو۔ وہ تمہارے اعمال کے نتائج عطا کرنے میں کوتاہی نہیں کرتا۔ حیاتِ دنیا کے مناسب کام کرو تو اس کے نتائج عطا فرمائے گا۔ حیات اُخروی کے مناسب کام کرو تو اس کے نتائج بھی عطا کرے گا۔ تم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھو۔ اپاہج بن کر رہو۔ نہ علم سیکھو نہ ہنر اور تمہارے دشمن علم و ہنر سیکھیں عمل و محنت کریں تو وہ تو رَبّ العالمین ہے، سب کا خدا ہے ان کی محنت کا ثمرہ عطا کرے گا۔ اور اپنی رحیمیت سے فیض یاب کرے گا۔ تم مغلوب ہوجاؤ گے۔ مفلس اور ذلیل ہوکر رہو گے۔ اگر تمہارا عقیدہ اچھا ہے، نماز و روزے کے پابند ہو، تو اس کا نتیجہ تم کو کل ملے گا، آخرت میں ملے گا۔ آج کے لئے بھی تو کام کرو۔ دنیا عالمِ اسباب ہے۔ اللہ نے عقل دی ہے، ہاتھ پیر دیئے ہیں ان کو بیکار نہ سمجھو۔ اللہ نے جن اغراض کے لئے ان کو پیدا کیا ہے ان میں استعمال کرو۔ هَلْ يَسْتَوِی الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَايَعْلَمُوْنَ ۔ کیا عالم و جاہل دونوں برابر ہوسکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰى وَ اَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۔ آدمی کے لئے وہی ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ بے شک آدمی اپنی سعی و کوشش کے نتیجے کو دیکھے گا۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے

عمل سے ساری عزت ہے ÷ باتوں سے کیا ہوتا ہے
غفلت باعثِ ذلت ہے ÷ علم و عمل کی دنیا ہے
کام کرو گر قوت ہے ÷ تم نہ اپاہج بن کے رہو
حرکت میں سب برکت ہے ÷ سستی میں ناکامی ہے
مرد ہے جو باہمت ہے ÷ یاس کو پاس نہ آنے دو (حسرت صدیقی)

ترجمہ :- جو رحمٰن و رحیم ہے۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳

چونکہ اللہ تعالیٰ کی مالکیت دائمی ہے ۔ حال و مستقبل کے زمانے سے خاص نہیں لہذا یہ اضافتِ حقیقی ہے اور مفید تعریف اور اللہ کی صفت ہے ۔ گو کہ صفت کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہے ۔ مَلَکَ یَمْلِکُ (مثل ضَرَب یَضْرِبُ) مُلْکًا یا بادشاہ ہونا ۔ فَھُوَ مَلِکٌ ۔ بادشاہ ہے ۔ مِلْکًا ؛ مالک ہونا ۔ فَھُوَ مَالِکٌ ؛ مالک ہے ۔ آقا ہے ۔ مَلْکٌ کے مادے میں قوت و قدرت ملحوظ ہے ۔ یَوْمٌ ؛ دن جیسے یَوْمُ الْجُمُعَۃ ؛ جمعہ کا دن ، یَوْمُ السَّبْتِ ؛ شنبہ کا دن ۔ یَوْمٌ ؛ وقت ، زمانہ جیسے کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ ؛ وہ ہر وقت نئی شان میں ہے ۔ دِیْنٌ ۔ اطاعت ، مذہب و ملّت ، جزاء ، بدلہ ۔ ایک شخص عمر بھر خوش اعتقاد اور نیک عمل رہا ہو ، اور ایک شخص تمام عمر بدعقیدہ بھی تھا اور بدعمل بھی ۔ (ان حشرات الارض ، کیڑے مکوڑوں ، مادہ پرستوں سے اور ان کی عقل فاسد سے ہمارا سوال نہیں ۔ ہمارا سوال اللہ کو خدا سمجھنے والوں سے ہے) کیا یہ دونوں برابر ہیں ؟ ان کی کچھ داد فریاد بھی ہے بے شک ہے ۔ قیامت آنے والی ہے ، نیکوں کو جزائے نیک اور بروں کو جزائے بد ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اسی کو بتلاتا ہے لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰی ۔ تاکہ بدکاروں کو ان کے اعمالِ بد کی جزا دے اور نیکوکاروں کو ان کے اعمالِ صالحہ کا معاوضہ عطا فرمائے ۔ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔ وقتِ جزاء ، زمانۂ جزاء ، روزِ جزاء ۔ اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی جزا عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی جزا دے گا ۔ جیسا کام کرو ویسا ہی بدلہ ملتا ہے ۔ اس میں مطیعوں کو مبارک بادی ہے ۔ مصیبت زدوں کو جزائے صبر کی اُمید دلائی گئی ہے ۔ ظالموں و حق ناشناسوں کو انذار ہے ، تخویف ہے ، تنبیہ ہے ۔

ترجمہ :- روزِ جزا کا مالک ہے ۔

دیکھو ! اللہ حقوق اللہ میں معافی فرما سکتا ہے مگر حقوق العباد بڑی بری بلا ہے ۔ وہ علیم ہے ، تمہارے اعمال سے واقف ہے ۔ قدیر ہے ، تم کو جزا و سزا دے سکتا ہے ۔ وہ مقسط ہے ۔ عادل ہے ۔ منصف ہے ، غریبوں عاجزوں کی فریاد سنتا ہے ۔ وہ ظالموں کو بغیر سزا دیئے نہ چھوڑے گا ۔ اے حاکمو ! اپنے ماتحت لوگوں پر انصاف و رحم سے کام لو ۔ غلطی تم سے بھی ہوتی ہے اور دوسروں سے بھی ، چھوٹی چھوٹی بات پر گرفت نہ کرو ، بندگانِ خدا کی حق رسانی کرو ۔ آخر تمہارا بھی تو ایک مالک ہے ، بادشاہ ہے ۔ اس سے جس قسم کی اُمید رکھتے ہو اپنے ماتحتوں سے ویسا ہی سلوک کرو ۔ اللہ رَب العالمین ہے ۔ رحمٰن و رحیم ہے تم بھی تو اس کی صفاتِ طیبہ کا مظہر بنو ۔ دیکھو اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ ؛ تیرے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت ہے ۔

صاحبو ! جہاں اللہ تعالیٰ رَب العالمین ہے ، رحمٰن و رحیم ہے ، وہاں منتقم و قہار بھی تو ہے ، اُس کی اطاعت کرو ، اُس کے اوامر کا امتثال کرو ۔ اُس کی فرماں برداری کرو ۔ اُس کی نافرمانی سے بچو ۔ اُس کے قہر سے ڈرو ۔ اللہ و رسول کی محبت کا ادعا کرتے ہو تو ان کے احکام کے سامنے گردنِ تسلیم جھکا دو ۔ یہ کیسی محبت ہے کہ محبوب کی مرضی کی مخالفت ، اور ہر کام میں مخالفت

خدا کو تمہاری غرض کیا پڑی ہے جو تم کو خدا ہی سے بیزاریاں ہیں (حسرت صدیقی)

دوستو! اللہ تعالیٰ کو رحمٰن و رحیم سمجھتے ہو۔ بے شک وہ رحمٰن و رحیم ہے، مگر وہ مالک و رزاق بھی تو ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ غلاموں اور خادموں کا نفقہ آقا پر واجب ہوتا ہے۔ جب اللہ مالک ہے تو وہ تم کو رزق پہنچائے گا۔ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ؛ زمین پر چلنے والے کا، رینگنے والے کا رزق اللہ پر ہے اُس کے ذمہ ہے۔ اس قدر اطمینان دلانے کے باوجود تم اسباب کو استعمال کرتے ہو۔ اور استعمال کرنا چاہئیے بھی، کیوں کہ یہی اللہ کا مقصد ہے۔ اس کا حکم ہے اسی طرح اس کے رحم کے مستحق ہونے کے اسباب بھی تو استعمال کرو۔ نماز پڑھو۔ روزے رکھو۔ اچھے کام کرو۔ نیک بنو۔ وہ تم سے صفتِ رحمٰن و رحیم سے سلوک کرے گا۔ یہ کیا ہے؟ توبرے کے لئے تو آگے بڑھتے ہو اور لگام دینے کے وقت پیچھے ہٹتے ہو۔ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؛ تم نے اللہ کی کچھ قدر نہ کی، اس کے رحم سے غلط طریقہ پر فائدہ اُٹھانے کا ارادہ رکھتے ہو یا اپنی کاہلی و آرام طلبی کا حیلہ نکال رہے ہو۔ فرماں بردار رہو، اور رحم کے مستحق بنو۔

اے علمائے ملت! اللہ تعالیٰ کی تعلیم و تفہیم کیسی نرم اور کیسی رحیمانہ ہے۔ فرماتا ہے۔ میں رَبُّ العالمین ہوں، رحمٰن و رحیم ہوں، مگر میں روزِ جزا کا مالک بھی ہوں۔ کس لطیف طریقہ سے ڈراتا ہے۔ آپ بھی قُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا۔ اے موسیٰ و ہارون! تم دونوں فرعون سے نرم بات کرو۔ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اُن کو اچھے طریقے سے نصیحت کرو پر عمل کرو۔ مقابلہ کرو۔ آپ موسیٰ و ہارون علیہما السلام سے زیادہ اللہ کے پاس عزیز نہیں ہیں۔ اور آپ کا مخاطب فرعون سے زیادہ سرکش نہیں۔ بدتر نہیں۔ پس نرمی سے نصیحت کرو۔ دلکش طریقے سے تبلیغ کرو، یہ فوارۂ کفر و شرک کیوں بنے ہوئے ہو جس کو دیکھو کافر، جس کو دیکھو مشرک کہتے ہو!

درشتی و نرمی بہم در بہ است چورگ زن کہ فصاد و مرہم نہ است

اللہ جب ہم سب کا پروردگار ہے، مالک ہے، جزا و سزا دینے والا ہے تو کس کے حکم کے مطابق؟ اپنے احکام کے مطابق۔ ان احکام کے مطابق جو اس کے رسول کے توسط سے ہم تک پہنچے ہیں۔ اسلام تمام ممالک، تمام زمانوں کے لئے ہے۔ اسلام خاتم النبیینؐ کا دین ہے، جو کبھی منسوخ نہ ہوگا۔ اسلام میں اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ہے۔ یعنی حکم دینا صرف خدا کا حق ہے۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ جو ان احکام کے مطابق جن کو اللہ نے اتارا ہے، حکم نہ دیں تو وہ بدچلن، فاسق، بدکار ہیں۔ ایک اور جگہ ہے فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وہ تو ظالم ہیں۔ ایک اور جگہ ہے۔ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ؛ وہ تو دینِ اسلام رسولِ برحق ہی کے منکر ہیں، کافر ہیں۔

مسلم حکمِ الٰہی میں ایسا جکڑا ہوا ہے کہ بے حکمِ شرع کوئی حرکت نہیں کرسکتا۔ کیا بات کرسکتا ہے؟ نہیں۔ غیبت نہیں کرسکتا۔ جھوٹ نہیں بول سکتا، کلماتِ کفر نہیں بک سکتا۔ کیا کچھ کھا سکتا ہے؟ نہیں، جو جانور حرام کردیئے گئے ہیں، ان کو نہیں کھا سکتا۔ معمولی کھانا پانی رمضانِ شریف کے دن میں جب تک مغرب نہ ہوجائے نہ کھا سکتا ہے، نہ پی سکتا ہے۔ غرض کہ مسلمان کا ہر فعل تحتِ شرعِ متین ہوتا ہے اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

موت و حیات میری دونوں ترے لئے ہیں جینا تری گلی میں، مرنا تری گلی میں (حسرتؒ)

کیا ہندو مسلمان مل کر ایک ہندوستانی مشترک قوم بنا سکتے ہیں؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ یہ نظریہ اکثریت کا دام ہے جس سے

نادان مسلمان یا قوم فروش ، اشخاص کو پھانستے ہیں ۔ ذرا یہ تو سمجھو ! کہ قوم کی حکومت افراد پر رہتی ہے ۔ افراد کی جان و مال سب قوم کی ملک رہتی ہے ۔ جو حکم دے واجب التعمیل ۔ افراد چند آدمیوں کو مجلسِ آئین وقوانین کے لئے اور مجلس شورائے ملی کے لئے انتخاب کرتے ہیں ، اختلافی مسائل میں دست شماری ہوتی ہے ۔ اکثریت پر احکام دیئے جاتے ہیں ، مسلمان بھلا اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ کا ماننے والا ، حکمِ خدا کے خلاف کسی کا حکم کب مان سکتا ہے ؟ نہ خدا ہندوستانی نہ مسلمان ہندوستانی

چین وعرب ہمارا ہندوستاں ہمارا — مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا (اقبالؒ)

مسلمان صرف خدا کا ہوتا ہے ۔ منظّم ہوجائے تو بہت بڑی اجتماعی قوت اور عظیم قومیت رکھتا ہے ۔ مگر افسوس موجودہ مسلمانوں نے نہ خود کو سمجھا نہ اسلام کو ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خلافتِ الٰہی کے مدعی پیپل کے پجاریوں کی پوجا کر رہے ہیں ، ان کے ہر حکم کی تعمیل کرنے کے لئے تیار ۔ نہ دین سے غرض ، نہ خدا اور رسول سے مطلب ، نہ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ پر ایمان ، نہ کَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَ الصَّابِرِیْنَ پر اطمینان لہٰذا وَضُرِبَتْ عَلَیْھِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْکَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ ان پر ذلت و افلاس کی مار ماری گئی اور وہ مستحقِ غضبِ خدا ہوئے ۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ؕ﴿۴﴾

اِیَّاکَ ؛ تجھ ہی کو ۔ نَعْبُدُ ؛ ہم عبادت کرتے ہیں ، پرستش کرتے ہیں ، پوجتے ہیں ۔ نَسْتَعِیْنُ ؛ ہم مدد طلب کرتے ہیں ۔ مادّہ عَوْن ۔ مدد ، اس کا مصدر اِسْتِعَانَةٌ ہے ۔ بابِ استفعال سے ہے ۔ اس کی خاصیت طلب ہے ۔ عِبَادَةٌ ۔ انتہائی عاجزی ۔ طَرِیْقٌ مُعَبَّدٌ ؛ پامال راستہ ، وہ راستہ جس پر لوگ بکثرت چلتے ہوں ۔ اِیَّاکَ کی تقدیم سے حصر کے معنی پیدا ہوئے

ترجمہ :- ہم (تیری ہی بندگی کرتے ہیں) **تیری ہی عبادت کرتے ہیں ، اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں**

پہلے اس پر غور کرو کہ عبد و رب ۔ خدا و بندہ ۔ واجب و ممکن کی حقیقت کیا ہے ؟ اور ان میں ربط کیا ہے ؟ اور شرک و کفر کی تحقیق کیا ہے ؟ کیا کفر و شرک عقیدے سے متعلق ہیں یا عمل سے ؟ جو بات سمجھ میں آتی ہے یعنی مفہوم تین قسم پر ہے ۔

(١) واجب الوجود ۔ حق تعالیٰ جس کا وجود ضروری ہے ، اور عدم غیر ممکن ۔

(٢) ممتنع ، جس کا عدم ضروری ہے اور اس کا موجود ہونا ناممکن ہے جیسے شریکِ خدا کا پیدا ہونا ۔ اور جزو کا کل سے بڑا ہونا محال ہے غیر ممکن ہے ، ممتنع ہے ۔

(٣) ممکن کا موجود ہونا ضروری نہیں ۔ مگر نہ ہونا بھی ضروری ، اگر ممکن موجود ہوجائے تب بھی کوئی محال لازم نہ آئے ۔ اللہ کے سوا جتنی چیزیں ہیں سب ممکن ہیں ۔ ممکن کا وجود بالذات نہیں ۔ اگر ممکن کے لئے وجود بالذات ہوتا تو کبھی اس سے جدا نہ ہوتا ۔ کیونکہ ذات سے ذاتیات ولوازمِ ذات کبھی منفک و جدا نہیں ہوتے ۔ مگر ہر ممکن سے پہلے تو عدم اور بعد عدم ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ممکن اپنے وجود میں واجب کا محتاج ہوتا ہے ۔ جب ممکن کے لئے وجود ہی ضروری نہیں ، بالذات نہیں ،

واجب تعالیٰ کا دیا ہوا ہے تو اور کونسی چیز ہے جو اس کے لئے بالذات ہوگی ۔ ہاں عدم تو ممکن کے لئے بالذات ہے ۔ یہی عدمِ بالذات احتیاجِ بالذات ، بندگی کا مرجع اور وجودِ بالذات ، استغناءِ بالذات واجب تعالیٰ کا خاصہ ہے ۔

شرک کیا ہے؟ اللہ کے صفاتِ خاصہ کو کسی بندے میں موجود ماننا ۔ اور

کفر کیا ہے؟ اللہ کے صفاتِ خاصہ سے انکار ۔ یا خود خدائے تعالیٰ ہی کو نہ ماننا ۔

اب ذرا اس پر بھی غور کرو کہ ممکن میں یہ موجودہ صفات آئے کہاں سے؟ وجودی صفات ، واجب تعالیٰ سے حاصل ہوئے ہیں جو منبعِ وجود ہے ۔ اور عدمی صفات خود ذاتِ ممکن سے سمجھے گئے ۔ ہم پر کس کی حیات وعلم کا پرتو ہے؟ سماعت و بصارت کس کی ہے؟ قدرت کس کی ہے؟ ارادہ کہاں سے آیا؟ واجب تعالیٰ سے ۔ حقائقِ ممکنات ، جو معلوماتِ الٰہی ہیں ، خارج میں موجود نہیں ، علمِ الٰہی میں ثابت ہیں ۔ ان پر جس اسمِ الٰہی کی تجلّی ہوتی ہے ، وہی آئینۂ حقیقتِ ممکن سے ظاہر ہوتی ہے ۔ خدائے تعالیٰ کے کون سے صفات ہم میں موجود نہیں ہیں اور کن سے ہم موصوف نہیں ۔ حیات ہم میں ہے ، علم ہم میں ہے ، قدرت ہم میں ہے

کونسی شئے ہے نہیں جو مجھ میں اک طلسمات کا پتلا ہوں میں (حسرت صدیقی)

کیا یہ شرک ہے؟ نہیں ۔ شرک نہیں ۔ شرک اس وقت ہوتا کہ کسی صفت کو ممکن میں بالذات مانتے جس کی اصل عدم ہو ۔ اس کے دونوں ہاتھ خالی ع دامن از کجا آرام کہ جامہ ندارم ۔

ہمارے پاس ، ممکن ، ہر آن ہر لحظہ فنا ہوتا جاتا ہے اور نفَسِ رحمانی و جودِ ظلی یا وجودِ بالعرض عطا فرماتا جاتا ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ سب کا قیوم ہے سب کا قیام اسی پر ہے ۔ یہ نہیں کہ خدا نے پیدا کیا ۔ اب سب مختار ہیں ، آزاد ہیں ۔ بندہ کیا شئے بالذات رکھے گا ۔ اَلْعَبْدُ وَمَا مَلَكَتْ يَدَاهُ لِمَوْلَاهُ ع جو کچھ ہے وہ آقا کا کچھ بھی نہیں بندے کا (حسرتؒ)

جو نادان ، غیرِ خدا کو ایک آن کے لئے کسی ایک امر میں بھی خدا کا غیرِ محتاج جانتا ہے اور اس کو کسی وجودی صفت سے بالذات موصوف سمجھتا ہے وہ بے شک شرک کرتا ہے ۔

بُت پرست ہر کام کے لئے ایک دیوتا مانتے تھے ۔ جب ان سے کہا گیا کہ ایک ہی خدا قادر مطلق ہے ۔ خلاّق ہے رزاق ہے ۔ محی و ممیت ہے تو انھوں نے کہا ۔ أَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰـهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۔ کیا تمام دیوتاؤں کو ایک ہی کر دیا ہے؟ یہ تو عجیب بات ہے ۔

جہاں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں سب کچھ ہے ، وہاں اس نے ظاہری اسباب بھی لگا دیئے ہیں اور باطنی اسباب بھی ۔ اسباب کا ترک نہ کرنا ان کو استعمال کرنا شرک نہیں ۔ اسباب کو موثر بالذات ماننا شرک ہے ۔ بعض مادہ پرست موحد ، زندوں کو رب ، رزاق و ممیت سمجھنے کو شرک نہیں سمجھتے ہیں ۔ شرک ہے تو زندہ مردہ سب سے ہے ۔ خدا کے لئے بالذات اور بندوں کے لئے بالعرض نسبت دو ، تو شرک نہیں ۔ یہ نسبت و اسنادِ مجازی ہے ۔ معمولی مصیبت میں انگریزوں سے ہندوں سے مدد طلب کرتے پھرنا ۔ آمین بالجہر درفع یدین وغیرہ ، غیر واجبات کے لئے لڑنا ، اور غیر مسلم حکام کی عدالتوں میں داد فریاد کرتے پہنچنا غیر مسلم وکیلوں سے مدد طلب کرنا ، اور پھولے نہیں سماتا کہ ہم نے زندوں سے مدد طلب کی نہ کہ مُردوں سے ۔ کیا مُردوں سے

شرک ناجائز اور زندوں سے جائز ہے؟

کیا انسان مرتے ہی نہ اہلِ دنیا کو دیکھتا ہے، نہ ان کی سنتا ہے؟ حدیث میں ہے۔ قبروں کے پاس جاؤ تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ کہو، مُردے دیکھتے سنتے نہیں ہیں، تو سلام کیوں کیا گیا؟ کیا دور کے ارواح کو مخاطب کریں تو شرک نہیں ہوتا؟ غیب کی بات جاننا تو اللہ کی صفت ہے۔ شیطان بھی تو تمام لوگوں کے دل کی بات جانتا ہے خواہ مشرق میں ہوں یا مغرب میں، نزدیک ہوں یا دور، شیطان کا غیب کی بات جاننا قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اچھا جب غیب کی باتیں جاننا خاصہَ اِلٰہی ہوا، تو کیا پھر شیطان سے شرک جائز ہے؟ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ؛ اللہ کا کام مطلق ہے۔ عام ہے، بالذات ہے بندوں کا کام بِقُوَّۃِ اللّٰہ ہے۔ باذنِ اللہ ہے اور وہ بھی نہایت کمتر۔ بندوں کو غیب کا جو علم ہوتا ہے وہ غیبِ اضافی ہے۔ مطلق علمِ غیب اللہ کے ساتھ خاص ہے۔ اللہ کو اتنا چھوٹا کیوں سمجھ رکھا ہے کہ ذرے میں دوسرے اس کے برابر ہوجاتے ہیں۔

آج کل ہر روحانی کام سے یہ بے روح موحِد، علمِ غیب سے ڈرا کر روکتے ہیں۔ لہذا اس کے متعلق ایک مختصر تحقیق کرلینا چاہتا ہوں۔

علمِ غیب مرکبِ اضافی ہے، علم اور غیب سے؟ ہم پہلے انہی کی تحقیق کریں گے۔ علم کے معنے ہیں جاننا۔ ظاہر ہے کہ جس کا وجود بالذات ہے۔ یعنی واجب تعالیٰ، اس کا علم بھی بالذات ہے اور جس کا وجود بالعرض ہے یعنی ممکن و مخلوق، اس کا علم بھی بالعرض ہے۔ اتنا ماننے کے بعد شرک کوسوں دور ہوگیا۔ علم عینی بھی ہوتا ہے یعنی معلوم دیکھی ہوئی چیز ہوتی ہے۔ علم سماعی بھی ہوتا ہے یعنی کسی نے اس سے کہا اور اس نے سنا۔ علم تحقیقی بھی ہوتا ہے۔ تقلیدی بھی ہوتا ہے۔ اب رہ گیا غیب۔ اللہ کے لحاظ سے تو کوئی شئے غیب نہیں۔ غیبِ مطلق جو کسی بندے کو معلوم ہی نہیں ہوسکتا جیسے حقیقت و کنہ و ماہیتِ حق جل دعلا کہ اس کا علم دائرہ بشری سے خارج ہے۔ بندہ غریب، سرافگندہ اپنی ہی حقیقت نہیں جان سکتا تو اللہ کی حقیقت کیا جانے گا پس نہ علمِ عبد و علمِ حق برابر ہوئے، نہ معلومِ حق و معلومِ عبد۔

صاحبو! مسلمانوں کو کافر کہنے میں تم کو مزہ ملتا ہے۔ تم فوارۂ شرک و تکفیر کیوں بنے ہوئے ہو؟ معلوم نہیں! "ازاومی خیزد و براومی ریزد" اب رہ گیا علمِ غیبِ اضافی، وہ تو ہوتا ہی ہے۔ ایک چیز کو ایک شخص دیکھتا ہے، دوسرا نہیں دیکھتا۔ یہ علمِ غیب اضافی نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟ دیکھو! علمِ غیب تین قسم پر ہے (۱) غیبِ مطلق تو صرف خدا ہی کو ہے اور بس (۲) بعض علمِ غیب انبیاء کو دیا جاتا ہے۔ عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنْ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ؛ وہ عالم الغیب ہے۔ اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا مگر اپنے برگزیدہ رسول پر (۳) اس طرح ایک علمِ غیب ہر مسلمان کو ہونا چاہئیے۔ جس کو علمِ غیب نہیں، وہ کافر ہے، مسلمان نہیں۔ اللہ، فرشتے، جنت، دوزخ۔ مسلمان کی تعریف ہے یُوْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ یعنی مسلمان غیب کا علم رکھتا ہے یقین رکھتا ہے۔ ایمان رکھتا ہے۔

کیا ارواحِ طیبہ سے بات چیت ممکن ہے؟ بے شک ممکن ہے۔ معراج شریف میں حضرت حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء سے ملاقات کی۔ ان کی امامت کی۔ انبیاء میں سے حضرتؐ کے اجداد نے نِعْمَ الْوَلَدُ اور دوسرے انبیاء نے نِعْمَ الْاَخْ کہا۔ موسیٰ علیہ السلام نے پچاس نمازوں کی تخفیف میں حضرت حبیبِؐ خدا کو مشورہ دیا، مدد دی اور حضرتؐ نے مدد

حاصل کی ۔

کسی بزرگ کو یہ کہنا کہ آپ میری بیماری اچھی کر دیجئے یا اولاد دیجئے شرک نہیں ؟ کیا شفاء اور اولاد دینا اللہ کی صفت خاصہ نہیں ہے ؟ ہر ایک وجودی صفت ، بالذات اللہ کے لئے ہے اور مجازی نسبت اسباب کی طرف کی جاتی ہے ۔ شفا کی نسبت ڈاکٹر و حکیم اور دوا کی طرف کی جاتی ہے ۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا ۔ لِاَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ؛ اے مریمؑ ۔ میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ میں تم کو پاک لڑکا دوں ۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی نسبت فرماتا ہے ۔ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِىْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِىْ ؛ اور جب تم بناتے ہو مٹی کیچڑ سے مثل پرندے کی صورت کے پھر تم اس میں پھونکتے ہو ، پھر وہ زندہ ہوجاتا ہے میرے حکم سے وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِىْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِىْ ؛ تم شفا دیتے ، چنگا کر دیتے ہو ، مادر زاد نابینا اور کوڑھی کو ، اور مُردوں کو زندہ کر دیتے ہو میرے (اللہ کے) حکم سے ۔ ان تمام مقامات میں بِاِذْنِىْ یعنی بِاِذْنِ اللّٰهِ کی قید نسبت مجازی کو ظاہر کرتی ہے نسبت مجازی سے بھی شرک ہوجائے تو بات کرنا دشوار ہوجائے ۔

کیا بزرگوں کے نام پر فاتحہ دے کر کھانا کھلانا ، جانوروں کو کہنا کہ یہ فلاں کا ہے شرک اور مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں داخل نہیں ؟

اضافت و نسبت ادنیٰ تعلق سے بھی ہوتی ہے ۔ دیکھو ، تم کہتے ہو یہ بکرا میرا ہے ، یہ گھر میرا ہے ، یہ کھانا میرا ہے ۔ اگر یہ سب مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں داخل ہوجائیں تو بڑی مشکل ہو ۔ اگر کوئی یہ کہے کہ یہ گھر میرا نہیں خدا کا ہے ، تو وہ وقف ہوجائے ۔ اگر کوئی کہے کہ یہ بیوی خدا کی ہے تو کفر ہوجائے ۔ ایصالِ ثواب احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے ۔ ابو داوٗد و نسائی میں ہے ، کہ اُم سَعْد کے لئے کنواں کھدوایا گیا اور پکار دیا گیا هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یہ اُمِ سعد کا کنواں ہے ۔ دیکھو اس سے امیر بھی پانی پیتے تھے اور غریب بھی ۔ مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ وقت ذبح کے لئے ہے ۔ کفار ذبح کے وقت بِسْمِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰى کہتے تھے ۔ اس کے مقابل ذبح کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ قائم کیا گیا ۔ قربانی کے وقت حضرت محمد ﷺ نے فرمایا : اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنْكَ وَلَكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَمَّنْ شَهِدَنِىْ بِالْبَلَاغِ ۔ ترجمہ :- اے اللہ یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے لئے ہے ۔ اے اللہ یہ محمدؐ اور اس کی اُمّت کی جانب سے ہے بسم اللہ اللہ اکبر ۔ اے اللہ یہ ان کی جانب سے ہے جنھوں نے میرے پیغام پہنچانے کی گواہی دی ۔ بتوں کے لئے ذبح کرنا الگ بات ہے اور ایصالِ ثواب کے لئے نامِ خدا پر ذبح کرنا جُدا ہے ۔ بدتمیزی سے عدمِ تفقہ ثابت ہوتا ہے ۔ تمہارے پاس آدمی کی طرف کسی شئے کو نسبت کرتے ہیں ، تو وہ ایسی نجس ہوجاتی ہے کہ خدا کا نام بھی اس کو پاک نہیں کر سکتا ۔ ہمارے پاس مشرک جس کی نجاست منصوص ہے اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ ، خدا کا نام لیتے ہی ، کلمہ پڑھتے ہی ، مسلمان ہوجاتا ہے ، پاک ہوجاتا ہے ۔

بخاریؒ و مسلمؒ میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ، پھر عرض کیا ، میری بہن نے نذر کی تھی کہ وہ حج کرے گی ، وہ مرگئی ہے (بغیر حج کئے) ، تو حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا " اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے ؟ " عرض کیا ۔ جی ہاں ۔ فرمایا " اللہ کا قرض ادا کرو ، وہ زیادہ مستحق ہے کہ ادا کیا جائے ۔ مسلم میں بریدہؓ سے

روایت ہے کہا ، میں نبی علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا ، ایک عورت آپ کی خدمت میں آئی ، پھر اس نے عرض کیا ، یا رسول اللہ میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی دی تھی ، ان کا انتقال ہوگیا ، حضرتؐ نے فرمایا '' تمہارا اجر واجب ہوگیا ، اور اس لونڈی کو میراث نے تم پر واپس کردیا ''۔ اس عورت نے عرض کیا ، یا رسول اللہ ان پر ایک ماہ کے روزے واجب تھے ، کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں فرمایا ، '' ان کی طرف سے رکھو '' عرض کیا ، انھوں نے کبھی حج نہیں کیا تھا ، کیا میں ان کی طرف سے حج کروں ؟ فرمایا '' ان کی طرف سے حج کرو ''۔ بخاریؔ و مسلمؔ نے حضرت اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے عرض کیا ، کہ میری ماں نے ناگہاں طور پر انتقال کیا ، میری رائے میں اگر ہوتیں تو خیرات کرتیں ، تو کیا ان کو ثواب پہنچے گا اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں ؟ حضرت نے فرمایا '' ہاں ''۔

ایصالِ ثواب درست بھی ہو تو سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنے کا کیا ثبوت ہے ؟ سامنے کھانا رکھنا تعین کے لئے ہے ۔ ☆ اور فاتحہ پڑھنا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَءْ بِحَمْدِ اللّٰہِ فَھُوَ اَبْتَرُ ۔ یعنی ہر اہم امر جو الحمدللہ سے شروع نہ ہو وہ ابتر ہے بے خیر ہے ۔

کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنا بھی درست ہو تو ایک ہی قسم کا کھانا بار بار پکانے کے کیا معنٰی ؟ ظاہر ہے کہ بہترین کام وہ ہیں جن میں ہمیشگی ہو ، تکرار ہو ۔ مداومت ہو ۔

یَا رَسُوْلُ اللّٰہ ! یا غوث پکارنا بھی کیا ناجائز نہیں ، شرک نہیں ؟ ترمذیؔ ، نسائیؔ ، طبرانیؔ ، ابن خزیمہ ، حاکمؔ سے بیہقی نے یہ دعا روایت کی ہے ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی عِنْدَکَ یَا حَبِیْبَنَا یَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ الْمَوْلَی الْعَظِیْمِ یَا نِعْمَ الرَّسُوْلُ الطَّاھِرُ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیْنَا بِجَاھِہٖ عِنْدَکَ ؛

ترجمہ :- '' یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ، مانگتا ہوں تیرے برگزیدہ حبیبؐ کے وسیلے سے جو تیرے پاس برگزیدہ ہیں ۔ اے ہمارے حبیب یا محمد علیہ السلام ، ہم آپ کا وسیلہ لے کر اللہ سے مانگتے ہیں خدائے بزرگ و برتر کے پاس آپ ہماری سفارش کیجئے ، اے خدا کے پاک رسول ۔ یا اللہ ! رسولِ خدا کی سفارش قبول کر ۔ ہمارے حق میں اس آبرو اور عزت کی وجہ سے جو تیرے پاس ان کی ہے ''۔ دیکھو اس دعا میں یا محمد کی ندا ہے ۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی اس دعا کو صحابہ نے خود پڑھا اور دوسروں کو اس کی تعلیم دی ۔

دیکھو التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ سے نبی علیہ السلام سے خطاب کیا جاتا ہے ۔ نیز اس بات پر بھی غور کرو کہ لفظ کے ساتھ معنی اور معنی کے ساتھ مصداق ذہن میں آجاتا ہے ۔ پس صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کہتے وقت رسول اللہ علیہ السلام کے تصور کا ذہن میں آجانا جو اس کے فردِ اعلیٰ اور بہترین مصداق ہیں ، ایک طبعی بات ہے او مدعیانِ توحید ! تم یا رسول اللہ

☆ سنن ابن ماجہ میں کھانا کھانے پر اس دعا کے پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا گیا ہے الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا و رزقنیہ من غیر حول منی ولاقوۃ ۔ جس میں لفظ ھذا تعین کو ظاہر کرتا ہے ۔ (حسرت اکیڈیمی)

پکارنے کو اور حضرتؐ کے اس کا علم رکھنے کو کفر اور شرک اور کیا کیا سمجھتے ہو۔ سنو اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے: اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا۔ ضرور ہم نے تم کو شاہد، گواہ اور خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔ شاہد حاضر ہو تو فرع کی شہادت صحیح نہیں۔ لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ؛ خود تم میں سے ایک ایسا رسول آیا ہے جس پر وہ تمام چیزیں جو تم کو تکلیف دہ ہیں، دشوار گزرتی ہیں۔ جب تک حضرتؐ ہمارے حال سے واقف نہ ہوں، ہماری تکلیفات ان پر کیونکر شاق گزریں گی۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ، حدیث روایت کرتے ہیں۔ لَایُشَاکُ اَحَدُکُمْ بِشَوْکَةٍ اِلَّا وَاَجِدُ اَلَمَهَا؛ یعنی تمہارے پاؤں میں کانٹا نہیں چبھتا مگر اس کا درد میں محسوس کرتا ہوں''۔ بعض احادیث میں ہے اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَكُلُّ شَيْءٍ مِّنْ نُوْرِي؛ یعنی میں اللہ کے نور (وجود سے) ہوں اور ہر شئے میرے نور (وجود) سے ہے۔ صحیح حدیث میں ہے اَللّٰهُ يُعْطِيْ وَاَنَا قَاسِمٌ؛ اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ ہم کو جو کچھ ملتا ہے، قاسم (ﷺ) کے ہاتھ سے ملتا ہے۔

ابن سنی کتاب ''عمل الیوم واللیلۃ'' میں دو روایتیں بیان کرتے ہیں۔ عبداللہ بن عمرؓ کے پیر میں چیونٹیاں بھر گئی تھیں، یعنی پیر سُن ہو گئے تھے، ان سے کسی نے کہا، آپ محبوب ترین شخص کو پکارو، اُنھوں نے یا محمداہ پکارا اور کھڑے ہو کر چلنے لگے یہی حال عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کا ہوا۔ انھوں نے یَا مُحَمَّد کا نعرہ مارا اور ایسے ہو گئے جیسے پیر سے بندھی رسی کھل گئی ہو۔ ''کنز العمال''۔ مسند عمر میں ایک بڑی حدیث ہے، اس میں ہے۔ فَقَالَ عُمَيْرٌ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَابَكْرٍ مَاذَا لَقِيْتُ بَعْدَكُمَا؛ یا رسول اللہ آپ پر سلام، یا ابا بکر آپ پر سلام، میں نے آپ دونوں کے بعد کیا کیا مصیبتیں اُٹھائیں۔ حصن حصین میں حضرتؐ سے مروی ہے، آپ نے اس شخص کے متعلق جو راہ گم گشتہ ہو فرمایا کہ پکارے، اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ۔ اے بندگانِ خدا تم میری مدد کرو۔ ہم کو اللہ کا حبیب اَحَبُّ النَّاسِ ہے، ہم پکارتے ہیں، یَا مُحَمَّدَاه؛ ہم راہ گم گشتہ ہیں۔ ہم پکارتے ہیں۔ اَعِيْنُوْنِيْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ! یَا غَوْث، یَاخَوَاجَهْ، یَا نَقشبند، یَابَدْوِیْ، یَاشَاذِلِیْ ہماری مدد کرو۔

شفاءِ قاضی عیاض میں ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے دیکھا تو منبر پر جہاں رسول اللہ ﷺ بیٹھتے تھے، اس پر اپنا ہاتھ رکھتے اور اپنے منھ پر پھیر لیتے۔ یہ بدلگام مؤحد اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (میں تمہارے مثل بشر ہوں) کو لئے پھرتے ہیں اور اسی کے ساتھ يُوْحٰى اِلَيَّ ہے (مجھے وحی ہوتی ہے خدا کا پیغمبر ہوں) اس پر ذرا بھی توجہ نہیں کرتے، ایک مابہ الاشتراک ہوتا ہے، دو چیزوں میں مشترک چیز ہوتی ہے۔ ایک مابہ الامتیاز ہوتا ہے، جس سے فضیلت کا فیصلہ ہوتا ہے۔ کیا گدھے میں اور تم میں، جوہریت، جسمیت، نمو، احساس حیوٰۃ، مشترک نہیں مگر تمہارا امتیاز و تفوق تو عقل و فہم سے ہے۔ یا جیسے ابوجہل اور تم میں، انسانیت مشترک اور اسلام مابہ لاامتیاز ہے، اسی طرح تمہارے میں اور رسولِ خدا میں مابہ الاشتراک انسانیت اور مابہ الامتیاز وحی الٰہی ہے۔ معلوم ہے؟ اس مابہ الاشتراک کو کون بیان کرتے تھے ابوجہل اور دوسرے کفار مَا لِهٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ۔ اس رسول میں کیا ہے کھانا کھاتا ہے یعنی ہماری طرح اور بازاروں میں پھرتا ہے، (یعنی ہمارے مثل)۔ اور مابہ الامتیاز پر کس کی توجہ و نظر تھی۔ صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ، ذی النورینؓ، مظہر العجائبؓ کی۔

کیا انھوں نے اَنَا بَشَرٌ مِثْلُکُمْ کہا یا کُنْتُ عَبْدَهٗ وَ خَادِمَهٗ اور وَیْحَکَ اَنَا عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِ مُحَمَّدٍ (ترجمہ) ''میں تمہاری طرح آدمی ہوں'' یا ''میں ان کا بندہ تھا خادم تھا'' اور تجھ پر افسوس ہے کہ میں محمدؐ (ﷺ) کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں ، (ان کے غلاموں میں کا ایک غلام ہوں) یہ بھی سنا ہے ، لَسْتُ کَهَیْئَتِکُمْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ ، میں تمہاری طرح نہیں ہوں ، میں اپنے رب کے پاس رہتا ہوں ۔ وہ مجھے کھلاتا ہے پلاتا ہے ۔ یَا نِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِنَ النِّسَآءِ ۔ اے پیغمبر کی بی بیو ! تم اور عورتوں کی جیسی نہیں ۔ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ؛ (پیغمبر کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو) لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ کَدُعَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا (پیغمبر کو ایسا نہ بلاؤ جیسا تمہارے میں کا بعض بعض کو پکارتا ہے) ۔ بادشاہ مہربانی سے کہہ دے کہ تم میرے بھائی ہو ، تو کیا تم بھی بادشاہ کو بھائی صاحب کہہ کر پکارو گے ؟ بے ادب بے نصیب ، دیکھو ! اللہ کے حبیب سے بے ادبی نہ دین کا رکھے گی نہ دنیا کا خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِکَ هُوَالْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ؛ (دنیا بھی ہاتھ سے گئی اور آخرت بھی ، یہ تو کھلا نقصان ہے ۔)

کیا اِیَّاکَ نَعْبُدُ کہنا اور پھر عبدالرسول ، عبدالنبی ، غلام علی کہنا شرک نہیں ہے ؟ غلام کے معنی عربی میں لڑکے کے ہیں ۔ لِاَهَبَ لَکِ غُلَامًا زَکِیًّا ؛ اس میں شرک کی کیا بات ہے اب رہ گیا ، عبدالنبی ، عبدالرسول ۔ عبد کا لفظ تین معنوں میں مستعمل ہے ۔

(۱) **مخلوق** : بے شک سب اللہ کی مخلوق ہیں ۔ کوئی کسی کا مخلوق نہیں ، مگر مسلمان کے متعلق سوءِ ظن اور تکفیر میں تعجیل شایانِ شانِ اہلِ علم نہیں ، اس کے اور محلِ صحیح بھی تو ہیں ۔

(۲) **مملوک** ، غلام ، بردہ ، اس لحاظ سے بھی کوئی عبدالرسول نہیں ، یہ شرف تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حصّہ میں تھا ، ہماری آزادی ، بلال رضی اللہ عنہ کی غلامی پر قربان ، بھلا ہماری قسمت میں اس غلامی کی عزت کہاں ؟

(۳) **مطیع و فرماں بردار** رسول ، ایسا تو ہر شخص کو ہونا چاہئیے ، فاروقؓ اعظم خطبۂ خلافت میں فرماتے ہیں ۔ کُنْتُ عَبْدَهٗ وَخَادِمَهٗ ؛ (میں رسول اللہ ﷺ کا بندہ تھا اور خادم یعنی مطیع و فرماں بردار) مظہر العجائبؓ ایک یہودی سے فرماتے ہیں : وَیْحَکَ اَنَا عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِ مُحَمَّدٍ ۔ (تجھ پر افسوس ہے ۔ میں غلامانِ محمدؐ میں سے ایک غلام ہوں) دیکھو محمد ﷺ کی غلامی پر فاروقؓ اعظم و مظہر العجائب رضی اللہ عنہما کو ناز ہے اور تم اس کو کفر و شرک سمجھتے ہو ! ع

''کسے کہ خاکِ درش نیست خاک برسرِ اُو''

کیا غیر اللہ کی تعظیم اور ان کو سجدہ کرنا شرک نہیں ہے ؟ غیر اللہ کی عبادت شرک ہے نہ کہ تعظیم ، لِتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۔ (تا کہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و توقیر کرو) وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ؛ ماں باپ کے لئے اطاعت کا بازو جھکاؤ ، پست کرو ۔ قُوْمُوا لِسَیِّدِکُمْ ؛ تمہارے سردار کے لئے اُٹھو ، کھڑے ہو جا'' ۔ عبادت تو معلوم ہے ، کہ وہ بالذات کمالات کا حامل سمجھ کر اُلوہیت کو کسی میں حامل سمجھ کر انتہائی تعظیم کرنا ہے ۔ عبادت دل کا فعل ہے ، اعتقادی بات ہے ۔ سجدہ غیر اللہ کو اسلام میں حرام کر دیا گیا ہے ، ہرگز اب کسی کو سجدہ نہیں ہوسکتا ، نہ سجدۂ عبادت نہ سجدۂ تعظیمی ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ، اگر میں سجدہ کی اجازت دیتا تو بیویوں کو حکم دیتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں ، ظاہر ہے

کہ جب حضرتؐ نے سجدہ نہیں لیا، اس کی ممانعت کردی تو دوسرا کیونکر سجدہ لے سکتا ہے؟ مگر یہ کہنا کہ سجدہ مطلقاً شرک ہے، درست نہیں، آدم علیہ السلام کے لئے فرشتوں کو سجدے کا حکم دیا گیا تھا، کیا شرک کا حکم دیا گیا تھا؟ کیا شرک نہ کرنے کی وجہ سے ابلیس مردود ہوا، کیا یعقوب علیہ السلام اور ان کے فرزندوں نے یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا؟ تو شرک کیا تھا؟ شرک ہر زمانے میں ممنوع تھا نہ کہ کسی خاص زمانے میں، بات یہ ہے کہ اسلام نے مظنۂ شرک اور ایسی چیز کو بھی منع کردیا جس میں شرک واقع ہونے کا احتمال ہے۔ اب غیر اللہ کو سجدہ ہرگز درست نہیں، ممنوع ہے، حرام ہے اور مرتکب عاصی ہے۔ مگر یہ یاد رکھو کہ ایمان بھی دل کا کام ہے، یا دل کی صفت ہے، اور شرک و کفر بھی دل کا کام یا اس کی صفت ہے۔ ضرور شرک سے بچو۔ اور مظنۂ شرک سے بھی بچو، برے کام سے منع کرو مگر سمجھ کر۔ جاہل جہالت کرے تو عالم کو جہالت مناسب نہیں۔

کیا دست بوسی اور قدم بوسی جو رکوع اور سجود سے مشابہ ہے، حرام نہیں؟ سنت کو حرام کہنا تو آپ ہی کو مبارک، اتنی بڑی جرأت آپ ہی کے شایانِ شان ہے۔ جناب! حضرتؐ کا کچھ فرمانا، حضرتؐ کا کوئی کام کرنا، حضرتؐ کے سامنے کوئی کام ہوا اور آپؐ نے اس کو باقی رکھا، اس سے منع نہ کیا، یہ سب سنت ہے۔ اب آپ سماعت فرمائیں۔ امام بخاریؒ ادب مفرد میں وازع بن عامر سے روایت کرتے ہیں، کہا ''ہم مدینہ میں پہنچے تو کہا گیا وہ رسول اللہ ہیں، ہم نے ان کے دونوں ہاتھ پاؤں پکڑے اور بوسہ دیا''۔ ترمذی، ابوداودؒ، نسائی میں صفوان بن عسال سے مروی ہے، یہ ایک بڑی حدیث ہے جس میں دو یہودیوں نے حضرتؐ سے بعض سوال کئے، اور آپ نے ان کے جواب دیئے۔ قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ؛ صفوان کہتے ہیں۔ ''ان دونوں نے حضرت ﷺ کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر کو بوسہ دیا''۔

ان عذابِ جاں موحدوں کو کون کہاں تک سمجھائے؟ روحانیت کا راستہ چلتے تو ارواح کا کچھ حال جانتے، جس چیز کا علم نہیں، تجربہ نہیں اس کے متعلق رائے قائم کرلینا، مسلمانوں کو مشرک و کافر کہنا، بڑی جرأت کا کام ہے۔ علماء اور بزرگوں کے حالات پڑھو، تم کو بھی علم ہوجائے گا۔

کیا جزئی کلی تمام امور میں توجہ الی اللہ اور اس کی طرف تبتل ضرور نہیں؟ بے شک ضرور ہے اور بڑے اعلیٰ درجے کا کام ہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا ۔ وَلَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ الْمُنْتَهٰى۔ (ترجمہ: اللہ مجھے کافی ہے، بس ہے۔ خدا اس کی سنتا ہے جو دعا کرتا ہے اور خدا سے ادھر انتہا ہی نہیں) کوئی کام ہو رفتہ رفتہ ہوتا ہے، اول اجسام کے موثر بالذات ہونے کے خیال کو دل سے نکالو، پھر ارواح کے موثر بالذات ہونے کو دل سے نکالنا۔ کم سے کم مادیات کو تو موثر نہ سمجھو، سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ؛ بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے بے شک تو ہر شئے پر قادر ہے''۔

صاحبو! ہمیشہ کام کرتے وقت جانچو کہ اسبابِ ظاہری یا باطنی پر زیادہ اعتماد ہے، زیادہ یقین ہے یا اللہ پر اور اس کے وعدوں پر؟ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ؛ ''ایماندار ہو تو اللہ پر بھروسہ کرو''۔ دشمن کے اسلحہ سے ڈر کر حکمِ خدا اور رسول کا خلاف کرتے ہو، یا حکمِ خدا اور رسول کے مقابل دشمن کی پروا نہیں کرتے فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ۔ ''ان سے کیا ڈرتے ہو مجھ سے ڈرو''۔ ماہوار، رقم کے ہاتھ سے نکل جانے کا زیادہ خوف ہے یا جنت کے ہاتھ سے نکل جانے کا؟ اچھا! اکیلے نماز پڑھتے ہو، تو کتنی دیر میں؟ اور امام بنتے ہو تو کتنی دیر میں؟ تنہا نماز میں کیسی قراءت ہوتی ہے اور امام بننے میں کیسی

قراء ت رہتی ہے؟ اس آیت کا بھی کبھی خیال آتا ہے؟ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؛ تم کو حکم نہیں دیا گیا، مگر یہ کہ اللہ کی خالص اطاعت کرو، یک رو ہوکر۔ ہم کچھ نہیں کہتے تم خود اپنے دلوں میں فیصلہ کرو کیا شرک فی الالوہیت، شرک فی العبادۃ، شرک فی الارادہ تو واقع نہیں ہوا، اگر واقع ہوا ہے تو توبہ کرو۔ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرِ ؛ اللہ آنکھوں کی خیانت اور سینے کے چھپے رازوں کو خوب جانتا ہے۔ جب سے اخلاص مفقود ہوا نکبت آئی، ذِلّت آئی، تباہی آئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ہم پر مؤمنین کی نصرت واجب ہے''۔ اب کیوں نصرتِ الٰہی نہیں آتی؟ کچھ ایمان ہی کے لالے پڑ گئے ہوں گے، ورنہ خدا سچا اس کا وعدہ سچا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ '' اللہ کی مدد کرو تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا''۔ مگر اب اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ ہی نہیں ہے تو يَنْصُرْكُمْ کہاں سے ہوگا؟

خیر یہ تو ہوا اِيَّاكَ۔ اَب تک تو سب غیبت تھا۔ اب یہاں خطاب کیوں ہے؟ ابتداءً اگر دل حاضر نہ تھا تو اللہ تعالیٰ کے اتنے صفات سن کر، سمجھ کر تو دل حاضر ہوجانا چاہئیے، نیز اول برہان کا مرتبہ ہے پھر عیان کا، نیز اول صفات ہیں تو پھر ذات ہے نَعْبُدُ وَنَسْتَعِيْنُ ؛ جمع کیوں ہیں؟ مصلی اپنی انانیت سے احتراز کرتا ہے، اچھوں کو اپنے ساتھ کرلیتا ہے کہ ان کے طفیل سے، ان کی خاطر ہی سے اس کا خطاب قبول ہوجائے، نیز جب وہ رَب العالمین ہے، رحمٰن و رحیم ہے تو سب اُس کی بندگی ہی کرتے ہیں خواہ بالارادہ ہو یا فطرۃً وقہراً اور جب ممکن کے لئے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ ہے تو تمام مدد اللہ ہی سے ہے خواہ بلاواسطہ ہو خواہ بواسطہ، خواہ مانیں یا نہ مانیں، ہے مدد اسی سے جو وجود کا منبع ہے اور دوسری قوتوں کا مرجع ہے۔ جمع کے صیغے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ متعدد اشخاص اور متعدد اقسام کی چیزیں مجموعی طور سے بیع کی جاتی ہیں تو مشتری یا تو سب لے گا یا سب کو واپس کرے گا، کچھ لے گا کچھ نہ لے گا، ایسا نہیں ہوتا اچھوں کی عبادت کے ساتھ ہم گنہگاروں کی عبادت بھی قبول ہوجائے گی انشاء اللہ۔ نیز نماز میں اصل جماعت ہے۔ ترکِ جماعت پر سخت عتاب ہے، عقاب ہے، جماعت کا مفرد سے ستائیس درجہ کا ثواب زیادہ ہے۔ بہ نسبت ایک چراغ کے بہت سے چراغوں سے روشنی زیادہ ہوتی ہے، ادارک و ابصار زیادہ ہوتا ہے۔ مخلصین کے پرخلوص تموجِ خیالات کا اثر، دوسروں پر بھی ہوتا ہے نیز ہر شخص کچھ نہ کچھ برقی اثر رکھتا ہے، آدمی زیادہ جمع ہوں تو برقی قوت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے۔ جماعت میں شخصیت مضمحل ہوجاتی ہے اور شخص جماعت کا تابع ہوجاتا ہے

صاحبو! نماز بجماعت سے تنظیم اور امیر کی اطاعت کی دن میں پانچ مرتبہ عادت اور مشق کرائی جاتی ہے، اور حربی تعلیم کی بھی تمرین (مشق) اور ڈرل کروائی جاتی ہے، یہ اذان کیا ہے؟ بگل بج رہا ہے جو فوج بگل کی آواز پر جمع نہ ہو اور نافرمان ہوجائے وہ ناکارہ ہے، ایسی خودسر فوج دشمن کے مقابلے میں ہرگز کام نہیں دے سکتی، وہ اس قابل ہے کہ اس کو گولی ماردیں۔ ورزش کی غرض یہ ہوتی ہے کہ تمام اعصاب وعضلات چوطرف حرکت کریں اور سیلانِ خون تمام جسم میں ہوجائے۔ نماز پر غور کرو، کہ کس طرح تمام اجزائے جسم کو قیام، رکوع، سجود، قعود میں ہر طرف حرکت ہوجاتی ہے۔ دیکھو نماز میں بجز سیدھے پاؤں کے انگوٹھے کے کوئی جز ایک ہیئت پر برقرار نہیں رہتا۔ اسی لئے لوگ اس کو نماز کی کھونٹی کہتے ہیں۔ نماز ایسی ہلکی ورزش ہے کہ مرد، عورت، بچے، بوڑھے سب کرسکتے ہیں۔ نماز آرام طلب احدی، نوابوں کے حق میں ورزش ہے، مگر مسافر، بندوق بردار، باربردار، سنگ تراش، لوہار وغیرہ سخت محنت کرنے والے کے لئے آرام، وقفہ اور دم لینا ہے۔

مجھے شرم آتی ہے کہ نماز جیسا عمل جو عبد و رب میں مناجات ہے، راز و نیاز ہے، الٰہی دربار ہے، اس کو ان مادہ پرست مسلمانوں کی خاطر ڈرل اور ورزش ثابت کرنے کی ضرورت پڑی، کیونکہ بغیر دنیاوی فائدہ دکھلائے کوئی دین کا کام کرنا نہیں چاہتا۔ اقامت سے حسبِ ذیل اُمور حاصل ہوتے ہیں، فال اِن (Fall-in) اجتماع، ڈرس، صف بندی، اٹنشن، سیدھا کھڑا ہوجانا۔ رکوع و سجود سے ایک طرح کی نیلنگ پوزیشن، قعود سے سٹنگ پوزیشن، سلام سے آئز رائٹ آئز لیفٹ اور بریک اپ یاڈس مس یعنی منتشر ہوجانا۔ ہر حکم یا کمانڈ کے ساتھ ہی سب مل کر ایک ہی کام کرنا۔

اچھا نماز! جماعت سے تنظیم کی کس طرح تمرین کرائی جاتی ہے؟ اذان سن کر لوگ مسجد میں جمع ہوجائیں تو چاہیئے کہ جو سب سے زیادہ عالم ہو اس کو امام اور لیڈر منتخب کریں، مال و دولت کی عزت کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ امام بنانے کے بعد اطاعتِ امام واجب ہے۔ جو مقتدی اطاعتِ امام نہیں کرتا اُس کا سر بروزِ قیامت گدھے کا ہوگا۔ جو نہایت بے وقوف جانور ہے۔ صف بندی میں امیر و غریب سب برابر ہیں، اس میں مساوات کا بہترین سبق دیا گیا ہے۔ بعد میں آنا اور کاندھوں پر سے لوگوں کو پیر مارتے آگے جانا نہایت ممنوع ہے۔ امام یا امیر کی ہر امر میں پیروی ضروری ہے، ورنہ تنظیم کی غرض ہی مفقود ہوجائے گی۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں امام کی مخالفت نہ کرنی چاہیئے۔ اگر امام رُک جائے یا قراءت میں غلطی کرے تو اُس کو لقمہ دینا، بتلا دینا ضروری ہے۔ اگر دوسری رکعت کے بعد قعود نہ کرے تو سُبْحَانَ اللّٰہ کہیں یعنی اللہ غلطی سے پاک ہے۔ آدمی سے بھول چوک ہوتی ہی ہے، امام کا وضو ٹوٹ جائے تو دوسرا قائم مقام ہوجاتا ہے، اور کام برابر جاری رہتا ہے۔ اگر امام کوئی ایسا کام کرے یا قراءت میں ایسی غلطی کرے جو اصولِ دین کے خلاف ہو، مثلاً اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی جگہ اَنْعَمْتُ عَلَيْهِمْ کہے یعنی بجائے اس کے کہ "تونے انعام کیا"۔ "میں نے انعام کیا" کہہ دے تو فوراً نماز توڑ ڈالیں اور لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ (اللہ کی معصیت کرنے میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ کرنی چاہیئے) پر عمل کریں۔ دیکھو! کیسی اخلاقی جرأت کی تعلیم ہے، پیٹھ پیچھے غیبت کا حکم نہیں۔ جو کچھ کہنا ہے سامنے کہہ دو، غلطی کی اصلاح کراؤ۔ بہر حال دن میں پانچ دفعہ تنظیم اور اطاعتِ حاکم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ نادان مسلمان دین کی تعلیم بھلا بیٹھے اور تِتّر بِتّر ہوگئے۔ اب ہر طرف سے تنظیم تنظیم کی چیخ پکار ہورہی ہے، کمیٹیاں اور انجمنیں بنائی جارہی ہیں، مگر کن کے اصول پر؟ یورپ کے اصول پر ع

ترسم نہ رسی بہ کعبہ اے اعرابی ÷ کیں رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

صاحبو! نماز کیا ہے تمام مخلوقات کی عبادتوں پر مشتمل ہے۔ درخت سیدھا کھڑا ہے اور خدا کی یاد میں مشغول ہے۔ ہمارے پاس ہر چیز خدا کی یاد میں سرگرم ہے، مگر ان کی تسبیح سے تم واقف نہیں وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؛ جانور سر جھکائے ہوئے ہیں، انسان بھی رکوع میں ان ہی کی طرح سر جھکا کر عبادت کرتا ہے۔ پہاڑ اپنی جگہ پر خاموش بیٹھا ہوا ہے۔ التحیات پڑھتے وقت مصلی پہاڑ کا کام کر رہا ہے۔ بیلیں زمین پر پڑی ہیں تو مصلی بھی سجدہ کے وقت زمین پر سر رکھ کر عبادت کرتا ہے۔

صاحبو! نماز میں کونسی عبادت ہے کہ نہیں ہے۔ نماز میں کچھ کھا پی نہیں سکتے، یہ روزہ کا ایک حصہ یا رنگ ہے۔ بات نہیں کرسکتے اور یہ ایک قسم کا صومِ مریم ہے۔ تکبیر اس میں ہے، بلکہ ہر فعل کے ساتھ تکبیر لگی ہوئی ہے، جو خدا کی بزرگی کو ظاہر

کرتی ہے ۔ قرآن نماز میں ہے ۔ تسبیح اس میں ہے یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ۔ اَلتَّحِیَّات ۔ کا کیا پوچھنا ، معراجِ شریف کا نمونہ ہے ۔ اس کو عملی طور سے دکھانا ہے ۔ رسولِ خدا ﷺ دربارِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ'' چونکہ اس فرمودۂ الٰہی میں اُمّتِ محمّدی کا ذکر نہیں ہے اس لئے ان کے خیال سے رسولِ خدا ﷺ عرض کرتے ہیں ۔ ''اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ۔

صاحبو ! یہاں تو صالحین کا ذکر ہے ، ہم گنہ گاروں کا ذکر کہاں ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا کہہ کر ہم گنہ گاروں کو اپنے ساتھ لے لیا ۔ ہر ایک فرشتہ کہتا ہے : اَشْھَدُاَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُـہٗ ۔ صاحبو ! نماز میں درود بھی ہے ، نماز میں اپنے لئے اور لوگوں کے لئے دُعا بھی ہے ۔ آخر میں دونوں جانب کے ہم جماعت لوگوں کو دعائے سلامتی بھی ہے ۔

بدعت آج کل شرک کے ساتھ بدعت کا وظیفہ بھی پڑھا جارہا ہے ۔ آخر یہ بدعت ہے کیا ؟ کیا ہر نئی شئے بدعت ہے ؟ تب تو زندگی وبال ہے ، جینا محال ہے ۔ یہ پلاؤ ، یہ شیر مال ، یہ مٹن چاپ ، پوڈنگ کھانا بدعت ہے ، چھاپہ کے قرآن میں پڑھنا ، حدیث کی کتابیں چھپوانا بدعت ہے ۔ توپ ، بندوق ، طیاروں ، ٹینکوں کا جواب تیر وتلوار سے کیونکر دیا جائے گا ۔ جینا چاہتے ہو ۔ اِسلام کو باقی رکھنا چاہتے ہوتو وَاَعِدُّوْا لَھُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّۃٍ ۔ (جس قدر قدرت ہوسکے اپنے دشمنوں کے لئے تیار کرو) پر عمل کرو ۔

یہ دنیوی کام ہے ، بدعت دینی کاموں میں ہوتی ہے ۔ کیا جہاد دنیوی کام ہے ؟ کیا قرآن و حدیث کا طبع کروانا دنیوی کام ہے ؟ جو چیز بطور عبادت کے کی جائے وہ بدعت ہے ۔ مسلمان کا کونسا کام ہے جو نیتِ صالح سے کیا جائے اور عبادت نہ ہو ۔ نہیں ۔ ایسا کام جس کا ذکر قرآن و حدیث میں نہیں ، اس کا کرنا بدعت ہے ۔ اسلام و دین ، قرآن و حدیث ایسے ہمہ گیر ہیں کہ مسلمان کا ہر فعل قرآن و حدیث کے موافق ہونا چاہئیے ۔

ع ''بے حکمِ شرع آب خوردن خطاست''

اور محدثین جو کچھ استنباط کرتے ہیں ، کیا یہ بدعت ہے ؟ نہیں ان کا ماخذ قرآن و حدیث میں ہوتا ہے ۔ اچھا ! قرآن و حدیث سے کوئی کلی حکم یا اصولی امر نکلتا ہو ، تو وہ بدعت نہیں ، مگر کلی حکم جب بھی پایا جائے گا ۔ جزئیات میں پایا جائے گا ۔ بے تکے پن سے عمل کرنا نہ تعیینِ وقت ، نہ مکان و زمان میں مناسبت ہو تو جائز ؟ مناسبت ضرورت اور تعیینِ زمان و مکان سے کام کیا جائے تو ناجائز ! جناب تعیینِ زمان و مکان کو فرض و واجب سمجھنا بدعت ہے ، حرام ہے ، تشریع فی الدین ہے ۔ تو کیا بدعت و حرام میں آدمی کی نیت کو بھی دخل ہے ؟ بے شک کسی نے امرِ مستحب کو فرض سمجھا تشریع فی الدین ہے اس لئے ناجائز ۔ اچھا تو ''فعل'' ناجائز ہے یا ایسا ''سمجھنا'' ناجائز ہے ؟ نہیں ، ایسا سمجھنا ناجائز ہے ۔

اگر کوئی مستحب کو مستحب سمجھتا ہو ۔ حکمِ کلی کے زیرِ اثر جزئیات پر عمل کرتا ہو اور کوئی اس مستحب اور مباح کو حرام کہے ، تو کیا یہ تشریع فی الدین نہیں ہے ؟ نہیں ، لوگ مستحبات و مباحات کو فرض سمجھنے لگے ہیں ۔ ان کے ایسا سمجھنے کو خود انھوں نے کہا یا

آپ کو علمِ غیب ہوا ؟ نہیں ۔ اس پر قرائن دلالت کرتے ہیں ۔ ہم نے تو جن جن سے پوچھا کسی نے نہ فرض سمجھا نہ واجب اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (بعض بدگمانیاں گناہ ہیں) ۔

اصل اس مسئلہ میں یہ ہے کہ وہ امور جو اصول و اغراضِ دین کے خلاف ہیں ، جن کا ماخذ قرآن و حدیث میں نہیں ہے یا جن کے سبب سے اصولِ دین پر بُرا اثر پڑتا ہے ، وہ قابلِ ترک یا قابلِ اصلاح ہیں ۔ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کے پھڑے کے ٹکڑے کر کے قبروں پر ڈالے اور فرمایا کہ جب تک یہ تازہ ہیں ذاکر ہیں اور اس سے تخفیفِ عذاب کی اُمید ہے ۔ یہ قبروں پر پھول چڑھانے کا ماخذ ہے کیونکہ پھولوں میں تازگی اور خوشبو دونوں ہیں ۔

اچھا میلاد کی مجلیس کیا رام نومی سے مشابہ نہیں ؟

یہ منہ زوری تو آپ کو مبارک ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اُذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْجَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَآءَ ۔ اللہ کی نعمت کا ذکر کرو جب کہ اس نے تم میں انبیاء بھیجے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ؛ ہم نے تو تم کو نہیں بھیجا مگر رحمتہ للعالمین بنا کر ۔ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؛ تم کہو اللہ کے فضل و رحمت کی (اے مومنو) خوشیاں مناؤ ہم تو امر اُذْكُرُوْا اور فَلْيَفْرَحُوْا پر عمل کرتے ہیں ۔ سارا قرآن شریف بھرا پڑا ہے ذکرِ میلادِ آدم علیہ السلام ، موسیٰ علیہ السلام ،عیسیٰ علیہ السلام سے ۔

بخاری میں ابن عباسؓ سے مروی ہے ، حضرت ﷺ نے یہود سے سنا کہ روزِ عاشورہ روزِ نجاتِ موسیٰ علیہ السلام ہے ۔ تو آپ نے فرمایا نَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ ؛ ہم بہ نسبت تمہارے موسیٰؑ کے زیادہ مستحق ہیں ۔ پھر آپ نے بھی روزہ رکھا ، اور دوسروں کو بھی روزے کا حکم دیا ۔ تو کیا حضرتؐ کے تولد سے ساری دنیا کی دوزخ سے نجات پانے کی خوشی منانے کے ہم مستحق نہیں ؟ بے شک ہیں ۔ ہر قوم اپنے بزرگ کے میلاد یا موت کی یادگار مناتی اور اجتماع کرتی ہے تاکہ اس بزرگ کے حالات سے واقف ہو کر ان کی پیروی کرے ۔ اس سے عمل کی طرف راہ نکلتی ہے ۔ دنیادار اپنے اہم واقعات کی یادگار مناتے اور اس کا مظاہرہ اسی اصول پر کرتے ہیں ۔ حج بھی اسی قسم کا ایک مظاہرہ ہے ۔ اس سے دین یا دنیا کا فائدہ اُٹھانا یا نہ اُٹھانا ہماری قوتِ تمیز کا کام ہے ۔

صاحبو ! مگر سود سے قرض نکال کر مذہبی کام کرنا قابلِ افسوس ہے ، ترک کرنے کے لائق ہے ۔ آج کل مسلمانوں کی مالی حالت تباہ ہے ۔ اسراف و تبذیر کس طرح جائز ہوگی ؟ اعتدال ، صراطِ مستقیم ہے ، افراط و تفریط قابلِ احتراز ہے ۔ غیر مسلموں کی دیکھا دیکھی ، ان کے رسوم اسلام میں داخل کر لینا بالکل نامناسب ہے ، غیر مذاہب کی عورتیں مسلمانوں کے گھر میں آئیں تو باوجود مسلمان ہونے کے کچھ اپنے آبائی رسوم اپنے ساتھ اسلامی گھروں میں لائیں اور مسلمانوں نے اس نوعِ لطیف سے ان کے چھڑانے میں سہل انگاری کی ، جس کا نتیجہ اسلامی سادگی کی بربادی ہوا ۔ بعض دفعہ روایاتِ قومی کی حفاظت اور ان کے مظاہرات کی بھی ضرورت ہوتی ہے ۔ یہ پیشوایانِ ملّت کی قوتِ تمیز کا کام ہے ۔ خیرِ کثیر کو اختیار کرنا اور شرِ کثیر سے احتراز کرنا ، اسلام کا اصل اصول ہے ۔ بدتمیزی سے جو کام کیا جائے بدہی ہوتا ہے ۔ رسوم و بدعات کی اصلاح کے عوض ان کے ساتھ اصولِ دین کا بھی قلع قمع کر دینا سفاہت ہے ، بلاہت ہے ، بلادت ہے ۔ خدا مسلمانوں کو عقلِ سلیم و فہمِ مستقیم عطا کرے ۔ آمین

آ ثارِ شریف اور مُوئے مبارک کی تعظیم تو قطعاً شرک ہے، یہ ایک قسم کی عبادتِ غیر اللہ ہے؟ شرک، محلِ الوہیت ماننے سے پیدا ہوتا ہے، تبرک سمجھنا، باعثِ برکت ماننا دوسری چیز ہے۔ عبادت و تعظیم۔ تبرک و برکت لینے میں فرق نہ کرنا، استاذ الملائکہ کا کام ہے۔ ان کی توحید ہے جو فی الحقیقت شرک فی الحکم شرک فی الاردہ ہے۔ ذرا سنو! مَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ جو علاماتِ خدا وندی کی تعظیم کرے تو یہ دلی تقویٰ سے ہے۔ حبیبِ خدا ﷺ کے شعرِ مبارک (یعنی موئے مبارک) سے زیادہ کون سے شعائر ہو سکتے ہیں۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى؛ جس پتھر پر ابراہیمؑ کھڑے ہوتے تھے تم وہاں اپنی نمازگاہ بناؤ۔ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ ان کی (طالوت کی) بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس تابوت آئے گا۔ اس میں تمہارے رب کی طرف سے تسکین اور سکون ہے، اس میں موسیٰؑ و ہارونؑ کے آثار کا بقیہ ہے۔ فرشتے اس کو اُٹھاتے ہیں۔ اس میں تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم ایمان دار ہو۔

سامری نے اسپِ جبرئیلؑ کی خاکِ زیرِ قدم کو سونے کے گؤسالے کے منہ میں ڈال دیا تو وہ لگا آواز کرنے۔ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ؛ میں نے جبرئیل کے اثر یعنی خاکِ زیرِ قدم کو مٹھی بھر لیا پھر (گؤسالے کے منہ میں) ڈال دیا۔ جب حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں فراقِ یوسف علیہ السلام میں جاتی رہیں تو یوسفؑ نے حضرت ابراہیمؑ کا کرتہ جوان کے پاس تھا روانہ کیا کہ یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر ڈال دیں اور وہ بینا ہو بھی گئے۔ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا؛ تم میرا یہ قمیص لے کر جاؤ، اس کو میرے ابا کی آنکھوں پر ڈال دو، وہ بینا ہو جائیں گے۔

امام بخاریؒ حدیثِ حدیبیہ میں عروۃ بن الزبیرؓ سے، اور وہ عروۃ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے کہا اللہ کی قسم ہے کہ حضرت ﷺ وضو نہیں کرتے مگر یہ کہ صحابہ آبِ وضو کے لئے دوڑتے ہیں اور حضرت تھوکتے نہیں یا ناک نہیں جھاڑتے مگر یہ کہ صحابہؓ اپنے چہروں اور اجساد پر مل لیتے ہیں۔ ان کا ایک بال نہیں گرتا، مگر یہ کہ صحابہؓ اس کو جھپٹ لیتے ہیں۔ حضرتؐ نے پچھنے لگوائے، حجامت کروائی تو عبداللہ بن زبیر نے نکالا ہوا سارا خون پی لیا تو ان میں بڑا زور پیدا ہو گیا۔ ایک صحابیہ نے حضرتؐ کا پیشاب پی لیا تو اُن کا سول کا درد موقوف ہو گیا۔ یہ عاشقانِ رسول کے کام ہیں۔ اے فرشتوں کے استاد بھائیو! مناقشہ فی الحساب تم سے ہوگا، ہم محمدؐ کے دیوانے بفرمان اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ان کے دامن کے ساتھ ہوں گے انشاء اللہ کل بتادیں گے کہ توحیدِ استادِ فرشتگان نفع بخش ہوگی یا ہم وارفتگانِ محبت کے مجنونانہ افعال؟

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾

اِهْدِ؛ ہدایت کر۔ اِهْدِنَا ہم کو ہدایت کر۔ هَدٰى يَهْدِىْ هِدَايَةً ـ صِرَاطٌ؛ راستہ۔ اصل میں صراط بہ سین تھا۔ سَرَطَ نگل گیا سے، گویا کہ راستہ راہ رو کو نگل جاتا ہے جس طرح کہ لقمہ بھی راستہ کو کہتے ہیں گویا کہ وہ راہ رو کو لقمہ کر لیتا ہے

طؔا کے اطباق کی وجہ سے سین کو صاد سے بدلا جس میں بھی اطباق ہے۔

مُسْتَــقِیْـمٌ ؛ سیدھا، ہموار۔ سیدھا خط، تمام خطوط سے چھوٹا اور درمیانی ہوتا ہے اس میں موڑ توڑ نہیں ہوتے۔ لہٰذا مستقیم راستہ جلد مقصد تک پہنچا دیتا ہے۔ خطِ مستقیم تو ایک ہی ہوتا ہے اور منحنی خطوط ہزاروں ہوتے ہیں۔ تمام خطوطِ مستقیم ایک دوسرے پر منطبق ہوتے ہیں، لہٰذا تمام صراطِ مستقیم والے متحد اور ایک رہتے ہیں۔ ان میں نہ جدال ہے نہ قتال۔

ترجمہ :- ہم کو سیدھی راہ چلا۔

ہدایت کے دو معنی (۱) اِرَائَـةُ الطَّرِیْقِ ؛راستہ دکھلا دینا، پتہ بتلا دینا۔ اِنَّ هٰـذَا الْـقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ ؛ یہ قرآن ایسا راستہ بتا تا ہے جو سیدھا ہے (۲) اِیْـصَالُ اِلَی الْمَطْلُوْبِ ۔مطلوب اور مقصود تک پہنچا دینا۔ اِنَّکَ لَاتَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ ؛ تم جس کو چاہو مقصد تک نہیں پہنچا سکتے۔ هَدٰی کے ساتھ اِلٰی آتا ہے، جیسے مَنْ یَّهْدِیْ اِلَی الْحَقِّ ؛ جو حق کی طرف رہنمائی کرے۔ لام بھی آتا ہے جیسے قُلِ اللّٰـهُ یَهْدِیْ لِلْحَقِّ ؛ تم کہہ دو اللہ حق کی طرف رہنمائی فرماتا ہے۔ کبھی کوئی بھی حرفِ جر نہیں ہوتا نہ اِلٰی نہ لام جیسے یہاں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں ہے کہ نہ لام ہے نہ اِلٰی ہے۔

ہدایت کے اصول و اجمالی اقسام حسبِ ذیل ہیں :-

(۱) افاضۂ قوٰی : قوتوں کا دینا جن کے استعمال کی وجہ سے انسان ہدایت پاتا ہے، جیسے عقل، حواسِ ظاہری و باطنی۔

(۲) نصبِ دلائل : اللہ تعالیٰ نے ایسے دلائل قائم کئے ہیں جو حق و باطل میں اور صلاح و فساد میں تمیز کرے وَهَـدَیْـنَـاهُ النَّجْدَیْنِ ؛ ہم نے اس کو دونوں راستے بتا دیئے۔

(۳) ارسال انبیاء و کتب : پیغمبروں و کتبِ سماوی کا بھیجنا وَجَـعَـلْـنَـاهُمْ اَئِمَّـةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا ہم نے ان کو امام بنا دیا کہ ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں۔ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ؛ یہ قرآن خدا ترسوں کے لئے سراپا ہدایت ہے۔

(۴) کشف : بعض کو رویائے صادقہ پڑتے ہیں، بعض کو الہام ہوتا ہے، انبیاء کو وحی ہوتی ہے۔ وَالَّـذِیْـنَ جَاهَـدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؛ جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ و کوشش کرتے ہیں ہم خود اُن کو اپنا راستہ دکھلا دیتے، اپنی راہ پر لگا دیتے ہیں۔

صِـرَاطَ الْـمُـسْتَقِیْمَ سے مراد ہر صحیح امر ہے جس پر وہ چلنا چاہتا ہے۔ افراط تفریط، کمی زیادتی، دونوں مناسب نہیں۔ آزادی کا ارتقاء دہریت، اینٹی گاڈ تک ہوتا ہے، وہ خدا کے نام سے جلنے لگتا ہے، وہ خدا کی قسم نہیں کھاتا۔ اپنی عزت کی قسم کھاتا ہے تعظیمِ شخصیت کی انتہا بُت پرستی ہوتی ہے۔ وہ اپنے بزرگوں کے متعلق عقیدہ رکھتا ہے کہ الوہیت ان میں حلول کرگئی ہے۔

درمیانی راستہ خدا کو خدا سمجھنا، اس کے محبوبوں سے محبت رکھنا ہے۔ ایک طرف خوارج ہیں، ایک طرف روافض، وسط میں راہِ سنت ہے، نہ جبر ہے نہ قدر، بلکہ حق درمیان میں ہے، یعنی انسان ارادے کے بعد سے صاحبِ قدرت ہے۔ خود ارادہ اور اس کے پہلے کے اسباب میں آدمی کے اختیار کو دخل نہیں۔ نظامِ عالم، پروگرامِ دنیا کے لحاظ سے آدمی کو اختیار نہیں، اور جزوی طور سے اختیار ہے، علتِ تام کے لحاظ سے ہر شئے کا ہونا لازم ہے، مگر علتِ ناقص کے لحاظ سے بندہ کو گونا قدرت ہے۔ ظاہری قدرت بندوں کو ہے اور یہ مشہود اور دیکھی جارہی ہے۔ عدمِ اختیار ایک عقلی بات ہے۔ تقدیر میں کیا ہے، پہلے سے کسی کو معلوم نہیں۔ ہو جانے کے بعد تقدیر ظاہر ہوتی ہے۔ جھوٹے حیلے کرنے والے نکمّے، بے کار، تقدیر کا

عذر کرتے ہیں اور اس سے پناہ لیتے ہیں ۔ اچھے لوگ کام کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں اور اُس کی مقبولیت کی اُمید کرتے ہیں ۔

صاحبو ! بعض دفعہ تقدیر میں دُعا وغیرہ کی شرط ہوتی ہے ۔ دُعا کرتے ہیں اور نتیجہ ظاہر ہوتا ہے ۔ دُعا نہیں کرتے نتیجہ بھی ظاہر نہیں ہوتا ، مقصود حاصل نہیں ہوتا ۔ دُعا کرنا یا نہ کرنا خود جز ءِ تقدیر ہے ۔ حاکمِ فوجداری کے پاس مجرم مختار ہے اور فلاسفر کے پاس کسی کو اختیار نہیں ، ایک طرف تقلید محض ہے تو ایک طرف آزادی ، غیر مقلدی ۔ درمیان میں اہلِ علم کا اجتہادِ مطلق ، اجتہاد فی المذہب ، اجتہاد فی المسئلہ ، ترجیح کا سلسلہ ہے ۔ وقت بوقت تحقیق ہوتی ہے ، حق کی اتباع کی جاتی ہے ۔ اشتراکیت و ناقص جمہوریت اور ملوکیت و استبداد کے درمیان اسلامی انتخاب اور خلافت ہے ۔ تہور یعنی چھوٹی چھوٹی بات پر لڑپڑنے ، اور جبن یعنی بزدلی و نامردی کے درمیان شجاعت و مردانگی ہے ۔ حرص و جمود کے درمیان عفت ہے ۔ دھاًی ، مکر ، پولیٹکلی ، گر بڑی اور بلاہت و کم فہمی کے درمیان علم ومعرفت اور ذکاوت وسلاست ہے ۔ اسراف اور بخل کے درمیان سخاوت ہے ۔ ارجاء و وعید کے درمیان حق ہے ارجاء کے معنی ہیں مسلمان کبھی دوزخ میں نہ جائے گا ، اور وعید کے معنی ہیں گنہگار پر عذاب کا ہونا ضروری ہے ، اور درمیانی راہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول بھی فرماتا ہے ، شفاعتِ انبیاء و صالحین بھی منظور فرماتا ہے ، چاہے تو عذاب کرے چاہے تو معاف کرے ۔ چاہے تو گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے ۔

مسلمانوں کا ایمان خوف و رجاء ، اُمید و بیم کے درمیان ہوتا ہے ، معلوم نہیں علیم حکیم کیا کرتا ہے ، کیا ہمارے اعمال میں کمزوری تو نہیں ، ہمارے اعمال قابلِ قبول ہیں یا نہیں ۔ اچھا آدمی اعتدال پسند ہوتا ہے ، کسی ایک جانب نہیں ڈھلک جاتا ۔ صراطِ مستقیم پر چلنا ، افراط وتفریط سے احتراز کرنا لازم ہے ، فرض ہے ۔ علماء فرماتے ہیں کہ : ''جوان آدمی کو زیادہ ڈرتے رہنا چاہیئے ، اور بوڑھے کو رحمتِ الٰہی کی اُمید پیشِ نظر رکھنے کی ضرورت ہے''۔

دنیا کے کام میں اللہ پر زیادہ اعتماد کرے اور خدا کے کام میں سعی وعمل کو اہمیت دے ۔

راستہ کے لئے عربی میں بہت لفظ ہیں ، مگر یہاں صراط کا لفظ اس لئے اختیار کیا گیا کہ اس پر اشارہ کیا جائے کہ صراطِ مستقیم پر چلنے والا ہی صراطِ جہنم پر سے گزر جائے گا ۔ جو اعتدال پر باقی نہیں رہا اُس کو جہنم سے ڈرنا چاہیئے ۔ ۹۸ ۱/۲ سے پارہ زیادہ چڑھ گیا تو بیماری ہے اور اُس سے اُتر گیا تو بیماری ہے ۔ ضرورت سے زیادہ جوش بھی مضر ہے اور ضرورت سے کم جوش بھی مہلک ہے ۔

مسلمان تو ہدایت پر ہی رہتا ہے ، وہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کیوں کہتا ہے ؟ اس کے معنی ہیں ہم کو صراطِ مستقیم پر قائم دائم رکھ ، نیز ہر چند کہ ایمان وعقیدہ درست ہے مگر اعمال کی مشقتوں اور بہائے آسمانی پر صابر رہنے کی توفیق عطا فرما ۔ وساوس وشبہات وشکوک سے بچا اور راہِ حق پر گامزنی عطا کر ۔ ایمان کے ساتھ عملِ صالح بھی کرو ۔ دیکھو ! یہ ایک مختصر دُعا ہے مگر کیسی جامع اور کلی دُعا ہے ۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ۙ

صِرَاطَ ۔ راستہ ۔ اَلَّذِيْنَ ۔ جو ، ان کا جو ۔ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ انعام کیا تو نے ان پر ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ صِرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کا بدل ہے ۔ گویا یوں ہے : اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ نِعْمَتٌ : وہ منفعت جو غیر پر بطورِ احسان

کی گئی ہو ۔ پس اگر اپنے اغراض و مقاصد کے پورا کرنے کے لئے کوئی منفعت دی جائے تو وہ اُجرت تو ہوتی ہے مگر نعمت نہیں ہوسکتی ۔ اصل میں نَعُوْمَـة کے معنی نرمی کے ہیں ۔ یَدٌ نَاعِمَةٌ ۔ نرم ہاتھ ، پھر نعمت اس حالت کے معنی میں استعمال ہوگی : جس سے آدمی لذّت حاصل کرسکتا ہے ۔

ترجمہ :- اُن لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ۔

نعمت کے اقسام ہیں :- ۱ ۔ دنیوی ۔ ۲ ۔ اُخروی ۔

دنیوی کے بھی اقسام ہیں : وہبی ۔ کسبی ۔ وہبی کے اقسام ہیں : روحانی ۔ جسمانی ، روحانی ، جیسے جسم میں روح کا پھونکا جانا عقل وحواس سے امداد لینا ۔ جسمانی ، جیسے بدن اور قوائے بدن کا پیدا کرنا اور صحت وسمتِ اعضاء کا باقی رکھنا ۔ کسبی ، جیسے تحلیہ فضائل وتخلیہ رذائل یعنی قابلِ تعریف حالات پیدا کرنا ۔ اچھے صفات سے موصوف ہونا اور بری عادتوں سے بچنا اور کوئی کام رذیل لوگوں کا سا نہ کرنا ۔ معافیِ گناہ ، دیدارِ الٰہی ، معیتِ انبیاء صدیقین و غیرہ ، یہ سب اللہ تعالیٰ کا عطیہ ، احسانات ہیں عنایتیں ہیں ۔

نعمت کی ایک اور تقسیم اس طرح ہے : (۱) وہ نعمت جو راست اللہ تعالیٰ سے حاصل ہوتی ہے جیسے خلق یعنی پیدا کرنا ، (۲) نعمت تو خدا کی دی ہوئی ہے مگر پہنچی کسی آدمی کے ذریعہ جیسے ماں باپ ، استاد ، بادشاہ ، کہ ان کی نعمت ہرگز ہم تک نہ پہنچتی اگر اللہ نہ چاہتا ۔ (۳) وہ انعامات جو ہماری اطاعت کی وجہ سے پہنچے ایسے انعامات بھی حقیقتاً اللہ ہی کی طرف سے ہیں ، کیونکہ اعضاء ہاتھ پاؤں اسی کے دیئے ہوئے ہیں ، توفیق اسی کی دی ہوئی ہے ۔ بہر حال تمام انعامات کا مرجع و اصل اللہ تعالیٰ ہی ہے ۔ وَمَا بِكُمْ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۔ تمہارے پاس جو کچھ نعمت ہے ، وہ اللہ ہی کے پاس سے ہے ۔ سب سے بڑی نعمت نعمتِ ایمان ہے ۔ سب اس کے فروع ہیں اور وہ اصلِ اصول ہے : اَلَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کون حضرات ہیں ۔ اُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا وہ لوگ اُن لوگوں کے ساتھ رہیں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے وہ کون ہیں انبیاء ، صدیقین ، شہداء اور صالحین اور یہ لوگ کیا بہتر رفیقِ طریق ہیں تو عبارت یوں ہوئی : اِهْدِنَا الصِّرَاطَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

حضرت خاتم النبیین لَانَبِيَّ بَعْدَهٗ کی اتباع اور اس کی طرف ہدایت تو مقصود ہو ہی گئی ۔ حضرت ابوبکر جو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں ، ان کی اتباع بھی مقصود ہوئی ، اس طرح ان کی خلافت بھی ثابت ہوگئی اور حضرت عمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم شہید ہیں ، صدیق بھی ہیں ، لہذا ان کی اتباع بھی ضروری ہوگئی اور خلافت ثابت ، یہ بات واضح رہے کہ صدیقیت وشہادت ، زمانۂ نبوت کے بعد بھی رہتی ہے ، لہذا حضرت امام ابوحنیفہؒ و مالکؒ و شافعیؒ و احمد بن حنبلؒ کی اتباع نیز حضرت سیدی محی الدین عبدالقادر الجیلانیؒ ومعین الدین حسن چشتیؒ و احمد کبیر الرفاعیؒ و بہاء الدینؒ محمد البخاری نقشبندی و ابو الحسن علی شاذلیؒ وغیرہ حضرات رضوان اللہ علیہم کی اتباع بھی مطلوب ہے ۔ اسی طرح انسان اپنے پیر ومرشد کو کم سے کم صالحین میں سے جان کر مرید ہوتا ہے لہذا اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سے وہ بھی مقصود ہوتا ہے ۔

صاحبو ! اسلام بڑا اصلح جو مذہب ہے ۔ اسلام میں تمام پیغمبروں پر ایمان رکھنا واجب ہے ، فرض ہے ۔ ایک بات یاد

رکھو جو نوح علیہ السلام کو مانتا ہے وہ آدم علیہ السلام کو بھی مانتا ہے۔ اسی طرح جو ابراہیمؑ علیہ السلام کو مانتا ہے وہ آدمؑ و نوحؑ دونوں کو مانتا ہے۔ جو یہودی یا موسوی ہوگا وہ ان تینوں صاحبوں کو بھی مانے گا۔ جو عیسائی یا کرسچین ہے وہ ان چاروں صاحبوں کو بھی مانے گا۔ مسلمان یا محمدی تمام پیغمبروں کو مانتا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کو نہ ماننا اسلام کے خلاف ہے۔ اسلام کسی ایک پیغمبر کی تحقیر کو ایسا ہی حرام سمجھتا ہے جیسے محمد ﷺ کی تحقیر کو۔ میری ان باتوں سے کیا ثابت ہوتا ہے؟ ابراہیمی، نوحی ہے، موسوی ابراہیمی بھی ہے، عیسائی موسوی بھی ہے۔ جو محمدی ہے وہ آدمی، نوحی، ابراہیمی، موسوی، عیسائی اور مسلمان بھی ہے۔

صاحبو! ایک اور بات یاد رکھو۔ انسان میں دل، جگر، معدہ شش مقدم دماغ اور ام الدماغ، ان سب کو عالمِ علوی سے ربط ہے۔ جو لوگ ذاکر شاغل ہیں ان کو معلوم ہے۔ ایک ایک عضوِ رئیس یعنی دل وجگر وغیرہ ایک ایک پیغمبر کے ماتحت ہے۔ اور ہر ایک پیغمبر کی ایک مخصوص خاصیت ہے۔ آدم علیہ السلام اجمالی طور سے تمام اسماءِ الٰہی و حقائق اشیاء سے واقف ہیں۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا؛ نوح علیہ السلام کو حمیتِ دین اور غیرت میں امتیازِ خاص ہے۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ؛ ابراہیم علیہ السلام رضا وتسلیم میں ممتاز ہیں۔ عِلْمُهٗ بِحَالِیْ یُغْنِیْنِیْ عَنْ سُؤَالِیْ ؛ میرے حال سے وہ واقف ہیں۔ '' آگ میں پھینکتا ہوں''۔ جی اچھا! '' بچے کو ایسے لق و دق جنگل میں چھوڑ دو جہاں چڑیا چوں نہ کرے اور کوا کائیں نہ کرے''۔ جی اچھا! ۔'' بچے کو لے جاکر ذبح کرو''۔ جی اچھا! ۔ موسیٰ علیہ السلام عشق ومحبت سے سرفراز ہیں۔ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ؛ '' تم نہیں دیکھ سکتے''۔ پہاڑ پر تجلی ہوتی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوکر گر جاتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام توحید میں گم ہیں۔ نادان لوگ خدا کا بیٹا سمجھنے لگے۔ محمد رسول اللہ ﷺ عبداللہ ہیں۔ ہر بات کو تیار ہیں۔ دل مستقیم ہے۔ آنکھیں فراق ابراہیمؑ ہیں رو رہی ہیں، بچھو کو بچھو کا حق دیتے ہیں۔ بچھو کاٹتا ہے اس کا اثر لیتے ہیں۔ '' یہ نہ نمازی کو دیکھتا ہے نہ غیر نمازی کو''۔ وقت آتا ہے تو انگلیوں سے پانی بلبلے دیتا ہوا نکلتا ہے۔ نیست سے ہست کرنا بھی اُن ہی کا کام ہے۔ کاسب لوگ اوّل نوح علیہ السلام سے مستفید ہوتے ہیں اور اُن سے نور حاصل کرتے ہیں۔ پھر ابراہیم علیہ السلام سے، پھر موسیٰ علیہ السلام سے، پھر عیسیٰ علیہ السلام سے، پھر حقیقتِ جامعِ محمدی سے۔ اسی لئے میں نے ابھی بیان کیا کہ ہر محمدیؐ، عیسوی، موسوی، ابراہیمی، نوحی و آدمی ہوتا ہے۔ ان کو لطائف کہتے ہیں۔ ہر لطیفہ کا ایک رنگ، ایک مقام ہے، جو کاسب ہیں انوارِ پیغمبراں سے رنگین رہتے ہیں، محمدی بے رنگ رہتا ہے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ سفید بے رنگ کہلاتا ہے، مگر وہ جامع ہوتا ہے ساتوں رنگوں کا۔ اسی طرح ہر ایک مسلمان، بشرطیکہ مسلمان ہو، نور ایمان اس کے دل سے تاباں ہو وہ سب کچھ رکھے گا۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

صاحبو! ہپناٹزم، مسمریزم والے جو کچھ دکھاتے ہیں یا کرتے ہیں، سب ان کے نفس کی پیداوار ہے۔ مذہبی آدمی شاگردِ رسول ہے۔ اُس کی دوڑ خدا تک ہے۔ سکونِ قلب، سکونِ نفس اس کا حصّہ ہے، ان لادینوں کو یہ نعمت کہاں سے ملے گی اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ۔

صاحبو! اسلام کے بنیادی اُصول کیا ہیں؟

(۱) توحید: یہ اصلِ اُصول ہے۔ سارے مذہب کی بناء اسی پر ہے۔ دنیا میں جتنے مذہبی جھگڑے ہوتے ہیں، توحید کو

نہ ماننے کی وجہ سے ہیں۔ دیکھو ہر گھر کا بڑا ہوتا ہے۔ جو گھر کا نتظام کرتا ہے۔ محلّہ میں بھی میر محلّہ ہوتے ہیں۔ سلطنت میں بادشاہ یا میر مجلس ہوتا ہے۔ کیا نظامِ عالم کے برقرار رکھنے کے لئے حاکمِ مطلق کی ضرورت نہیں؟

صاحبو! اگر کئی خدا ہوتے اور سب ایک زبان ہوتے۔ ایک دوسرے کی مخالفت نہ کرسکتے تو سب بے کار تھے۔ آپس میں اختلاف ممکن تھا تو جس کی نہ چل سکتی وہ کیونکر خدا ہوسکتا۔ ہمارے پاس تو خدا کا یقین کرنا اور اس کے وحدہ لا شریک له ہونے پر ایمان رکھنا بالکل فطری اور یقینی امر ہے۔

(۲) محبت: دنیا محبت پر قائم ہے۔ کسی سے محبت نہ ہوتی تو دنیا گرد وغبار ہوتی، نہ جھاڑ ہوتے نہ پہاڑ ہوتے، نہ تم ہوتے نہ ہم ہوتے۔ محبت طبعی بھی ہوتی ہے اور ارادی بھی۔ ماں باپ کو اولاد سے طبعی محبت ہوتی ہے۔ غرض کی بھی محبت ہوتی ہے۔ نفع ولذّت پیدا کرنے کے لئے بھی محبت پیدا ہوتی ہے، جیسے نوکروں کو اپنے آقاوں سے محبت ہوتی ہے۔ خدا کے واسطے بھی محبت ہوتی ہے۔ خدا کی محبت پائیدار ہے، ماسوا کی محبت ناپائیدار ہے، غرض نکل گئی اور تم کدھر اور ہم کدھر۔

(۳) فرض شناسی: انسان حقوق وفرائض میں مقید ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ اِنَّ لِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَلِزَوْجِکَ عَلَیْکَ حَقًّا۔ تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے۔ لہٰذا تم خودکشی نہیں کرسکتے۔ اپنے ہاتھ پاؤں کو بیکار نہیں کرسکتے۔ بیوی کا بھی حق ہے۔ ابو جحیفہ کے بیٹے عونؒ اپنے باپ ابو جحیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سلمان اور ابوالدرداءؓ دونوں میں بھائی چارہ کرادیا تھا تو سلمانؓ نے ابوالدرداءؓ کی بیوی اُم الدرداءؓ کو بری حالت میں دیکھ کر پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی ابوالدرداءؓ کو دنیاداری سے کوئی مطلب نہیں۔ اتنے میں ابوالدرداءؓ بھی آگئے اور اُنھوں نے خود اپنے ہاتھ سے کھانا تیار کیا۔ کہا: بھائی سلمان تم کھانا کھالو میں تو روزے سے ہوں۔ سلمان بولے تاوقتیکہ تم نہ کھاؤگے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ اس پر ابوالدرداءؓ سلمانؓ کے ساتھ کھانے کے لئے بیٹھ گئے۔ رات ہوئی تو ابوالدرداءؓ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہونے لگے تو سلمانؓ نے کہا ابھی اور سو رہو۔ جب پچھلی رات ہوئی تو سلمانؓ نے کہا اب اُٹھو چنانچہ دونوں نے اُٹھ کر نماز تہجد پڑھی، پھر سلمانؓ نے ابوالدرداءؓ کی طرف روئے سخن کرکے کہا: بھائی ابوالدرداءؓ! تم پر تمہارے پروردگار کا بھی حق ہے، تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے، تم پر تمہاری بیوی کا بھی حق ہے، تم ہر حق دار کو اُس کا حق دو۔ اس کے بعد ابوالدرداءؓ نے جناب رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر ان باتوں کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا سلمان نے بالکل سچ کہا۔

صاحبو! انسان دوست دشمن، چھوٹے بڑے، بیوی میاں، ماں باپ، اور اولاد سب کے حقوق میں وابستہ ہے، سب کا حق ادا کرتا ہے۔ بادشاہ اور رعایا کے بھی حقوق ہیں۔ سب کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اپنے حقوق اگر لوگ ضائع کررہے ہیں تو تم اُن کے حقوق کو برباد نہ کرو۔ فرض شناسی بڑا اہم اُصول ہے، اُس کو ہاتھ سے جانے نہ دو۔

(۴) اعتدال: دیکھو پارہ ۲/۹۸۱ پر رہے اور زیادہ جوش اور زیادہ حرارت بخار ہے اور کم حرارت ضعف اور کمزوری۔ دونوں کا انجام موت ہے۔ قرآن شریف میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ہے۔ یعنی خدایا! ہم کو سیدھا راستہ بتا۔ ٹیڑھے خطوط بہت سے ہوتے ہیں۔ اور خطِ مستقیم صرف ایک ہوتا ہے، اور بیچ میں ہوتا ہے۔ تمام خطوطِ مستقیم ایک دوسرے پر منطبق

ہوتے ہیں ۔ مسلمان کی تعریف ہے اُمَّـةً وَسَطًا یعنی میانہ رو گروہ ۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَـظْـلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ یعنی نہ تم ظلم کرو اور نہ کوئی اور تم پر ظلم کرے ۔ وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوْا الْمِیْزَانَ ؛ انصاف کے ساتھ وزن قائم رکھو اور بیالنس اور میزان میں نقصان نہ کرو ۔

حضرت انسؓ سے راویت ہے کہ تین آدمیوں کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کی بی بیوں کے پاس پہنچی ، اور آپؐ کی عبادت کے متعلق سوالات کیئے ۔ پھر جب اُن کو خبر دی گئی تو گویا کہ اُنھوں نے حضرت ﷺ کی عبادت کو تھوڑا سمجھا اور کہا کہ ہم کہاں اور رسول اللہ ﷺ کہاں ۔ اللہ تعالےٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے گناہ اپنے دامنِ رحمت میں چھپا لئے ہیں لہذا وہ پیدا نہیں ہوسکتے ۔ اس لئے ان تینوں میں سے ایک نے کہا میں ہمیشہ شب بیداری کروں گا اور رات بھر نمازیں پڑھتا رہوں گا اور دوسرے نے کہا میں صائم الدہر رہوں گا ، ہرروز روزہ رکھوں گا ۔ ایسا نہ ہوگا کہ کسی دن میں روزہ نہ رکھوں ۔ ایک اور شخص نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا ، کبھی شادی کروں گا ہی نہیں ، پھر نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے ۔ پھر فرمایا تم لوگ وہ ہو جنھوں نے ایسا ایسا کہا ؟ ہاں ! میں بہ نسبت تمہارے خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہوں ، اُس کی ناخوشی سے پرہیز کرنے والا ہوں ، مگر میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا ، نماز بھی پڑھتا ہوں ، اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں ۔ لہذا جو میرے طریقہ سے منہ پھیرے ، اعراض کرے وہ میرے متعلقین میں سے نہیں ہے ۔ (بخاری ، مسلم ۔ مشکوٰۃ)

(۵) مساوات : حدیث شریف میں ہے اَلنَّاسُ كَاَسْنَانِ الْمَشْطِ ۔ (اربعین) لوگ کنگھی کے دندانوں کی طرح ہیں ۔ ادائی حقوق سب پر برابر واجب ہے ۔ دیکھو ! جماعت سے نماز پڑھتے ہیں ، امیر و غریب سب ایک صف میں بازو سے بازو لگائے کھڑے رہتے ہیں ۔ سب سے پہلے جس نے تکبر کیا ، خود کو انسان سے افضل سمجھا وہ ابلیس تھا ۔ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ؛ یعنی مجھے آگ سے بنایا اور اس کو (انسان کو) مٹی سے ۔ لہذا میں انسان سے افضل ہوں ۔ ذات کا جھگڑا ابلیس کا نکالا ہوا ہے ۔ رنگ ، زبان ، قوم ، ملک کا اختلاف اسلام میں ہرگز نہیں ۔ فضیلت کا معیار اسلام میں تقویٰ ہے ، عملِ صالح ہے ۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؛ بے شک تم میں بزرگ اللہ کے پاس وہ ہے جو زیادہ متقی ہے

(۶) تقسیمِ دولت : ایک اور بنیادی اصول تقسیمِ دولت ہے ۔ بعض قوموں کے پاس بڑا بیٹا تمام دولت کا مالک ہوتا ہے ، بعض کے پاس عورت کسی چیز کی مالک نہیں ہوسکتی ۔ بعض کے پاس دولت ایک مشترک قومی چیز ہے ۔ بعض کے پاس تمام دولت کا مالک ایک شخص ہوتا ہے ۔ یہ لوگ کمانے میں بھی آزاد ہیں اور نہیں دینے میں بھی آزاد ہیں ۔ یعنی کہیں سامراج اور کہیں اشتراکیت ہے ۔ اشتراکیت میں عامتہ الناس کسی چیز کے مالک نہیں ، سب قوم کا ، بیوی قوم کی ، بچے قوم کے ۔ میں پوچھتا ہوں غلام کے معنی کیا ہیں ؟ غلام ذاتی ملکیت نہیں رکھتا ، باختیارِ خود کسی چیز میں تصرف نہیں کرسکتا ۔ جس قوم میں اشتراکیت ہے ، ساری قوم غلاموں کا مجمع ہے ۔ چند تو آقا ہیں باقی سب غلام ۔ اسلام میں کمانے میں آزادی ہے ، مگر غریبوں کو زکوٰۃ دینا ، مرنے کے بعد تمام دولت کا افرادِ قوم میں تقسیم ہونا فرض ہے ۔ ہمسائے کا بھی حق ہے ۔ غریبوں کی امداد قانونی طرح سے بھی واجب ہے اور اخلاقی طور سے بھی ۔ رمضان کی عید ہوئی تو غریبوں کو فطرہ دینا پڑتا ہے ، عید اضحیٰ ہوئی تو تیسرا حصّہ گوشت کا غریبوں کو دینا پڑتا ہے ۔

(۷) احترامِ جاندار : ایک اور بنیادی اصول جاندار کا احترام ہے ۔ کسی جاندار کو آگ میں نہیں ڈال سکتے ۔ سانپ ، بچھو کھٹمل کو بھی نذر آتش نہیں کرسکتے ۔ جنگ کے وقت بھی عورتوں کو ، بچوں کو ، تارک الدنیا فقیروں کو قتل نہیں کرسکتے ۔ خود کوئی شخص خودکشی نہیں کرسکتا ۔ جانور تو ایک طرف ، بے وجہ ، بے سبب درختوں میں آگ نہیں لگا سکتے ۔ تہذیبِ جدید میں ایٹم بم ، ہائیڈروجن بم اور دیگر قسم کے آلات سے بلاامتیاز سب کو ہلاک کرسکتے ہیں ۔

(۸) حفظِ امن : یہ ایک اور اصولِ قانون ، امن برقرار رکھنا ہے ۔ فتنہ وفساد برپا کرنا اسلام میں ہرگز درست نہیں ۔ اِنَّ اللّٰـهَ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ؛ یعنی بے شک اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا ۔ اور وَالْفِتْـنَـةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ؛ یعنی اور فتنہ برپا کرنا قتل سے زیادہ بدتر ہے ۔ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ ؛ اور ان فتنہ انگیزوں سے ، فسادیوں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ اور بدامنی باقی نہ رہے ۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ ؛ یعنی جو لوگ خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود مانتے ہیں اُن کو بھی گالی نہ دو کہ کہیں آگے بڑھ کر نادانی سے وہ اللہ کو بھی گالی دیں گے ۔ کن اسباب سے امن تباہ ہوتا ہے ؟ دوسروں کو گالی دینا ، خود کو اچھا سمجھنا ، زناکاری ، قمار بازی ، شراب خواری سے ۔ یہ سب موجب ہیں بدامنی اور فتنہ کے ۔ ان تمام فتنہ انگیز امور سے احتراز کرو تو بے شک دنیا میں امن و امان پیدا ہوجائے گا ۔ اسلام کا مقصدِ اعلیٰ امن ہی ہے ۔ اسلام فتنہ انگیزی کو باقی نہیں رکھتا ۔ چند بنیادی اصولِ اسلام پر عمل کرو تو تمہارا دین بھی اچھا ہوگا ۔ اور دنیا بھی ۔ دین دار اور بے دین سب کے لئے یہ اُصول فائدہ بخش ہیں ۔

(۹) دعاء : ایک آخری بنیادی اُصول دُعا اور خدا سے التجا کرنا ہے ۔ انسان لاکھ کوشش کرے کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ اب ہم اسی اُصول پر دُعا کرتے ہیں : رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ O (البقرة)

یہ ایک طبعی بات ہے کہ نادان دانا سے ، جاہل عالم سے پوچھتا اور اس کے کہے پر اعتماد کرتا ہے اور حکم بھی یہی ہے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ اہلِ علم سے سوال کرو اگر تم کو معلوم نہ ہو ۔ دیکھو ! اِسْئَلُوْا امر ہے جو وجوب پر دلالت کرتا ہے ۔ حضرتؐ فرماتے ہیں : اَلَاسَئَلُوْا اِذَا لَمْ یَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعَیِّ السُّوَالُ ؛ کیوں نہیں سوال کیا جب جانتے نہ تھے ، عاجز و ناواقف کا علاج سوال ہی ہے ۔ دیکھو ساری دنیا میں یہی ہوتا ہے ، ماہرِ فن پر اعتماد کرتے ہیں ، جب تک خود کو مہارت نہ ہو دوسرے کی تقلید کرتے ہیں ۔ مشکلات پیش آتے ہیں اور خود کو عاجز پاتے ہیں تو مجبوراً تقلید ہی کرنی پڑتی ہے ۔ بے علمی پھر خود مختاری ، تباہی کا موجب ہوتی ہے ۔ دیکھو ! حساب معمولی فن ہے مگر ایک زمانے تک کسی اُستاد کے زیرِ تعلیم رہتے ہیں اور وہ جوابات کی غلطی بتلاتا رہتا ہے تو کہیں صحیح جواب لکھنا نصیب ہوتا ہے ۔ ضروری و موقوف علیہ علوم تو کچھ بھی نہیں اور آزادی ، ذاتی رائے کا ادعاء اچھے آدمی کا کام نہیں ۔ عربی کی چار سطریں صحیح نہیں پڑھ سکتے اور بن گئے اہلِ حدیث ۔ کسی ناقص نے کہہ دیا حدیث میں اس طرح آیا ہے بس اس پر اعتماد کرلیا ، نہ تحقیق نہ تدقیق ۔ آخر تقلید کس ہوّے کا نام ہے ، دوسرے پر اعتماد کرنا ہی تو تقلید ہے ۔

بہر حال مجتہد کے لئے ادب، نحو، صرف، قرآن، تفسیر و حدیث وفقہ۔ حدیث کے لئے اسماءِ رجال اور سیرتِ نبویؐ تاریخ و اصولِ حدیث، فقہ کے لئے اُصولِ فقہ، محاورات و عادات وعرفِ زمانہ، اسرار وحکمِ دین سے واقف ہونا ضروری ہوتا ہے، ایک آدھ حدیث کی مترجم کتاب دیکھ لی، نہ راویوں کے حال سے واقف نہ ناسخ ومنسوخ معلوم، نہ دیگر احادیث سے واقفیت نہ کسی قسم کی تطبیق و استنباط کی قوت حاصل اور لگے خود کو مجتہد سمجھنے۔ خدا کو جواب دینا ہے۔ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ پر عمل کرکے ٹھنڈے دل بیٹھے رہنا موجبِ امن ہے۔ اس مقام پر کئی غلط فہمیاں ہو رہی ہیں، اوّل یہ کہ اب اجتہاد کا دروازہ بند ہوگیا ہے، اب کوئی مجتہد نہیں ہوسکتا؟ یہ اللہ کے فضل و کرم اور رحمت و فیضانِ علم کا محدود کردینا ہے، مگر زمانۂ نبوت سے بُعد اور بدشوقی اور قلتِ وسائل کی وجہ سے نایاب ہے۔ ذرا یہ بھی تو سوچو، مجتہد کے کتنے اقسام اور درجات ہیں۔ مجتہدِ مطلق صاحبِ اُصول اس کا طریقِ استنباط و استدلال جُدا ہوتا ہے۔ جیسے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمتہ اللہ علیہ۔ دوم مجتہد فی المذہب اس کے اُصولِ استنباط وہی ہوتے ہیں جو اس کے شیخ کے ہوتے ہیں، مگر مسائل میں وہ اپنے شیخ کا خلاف بھی کرتا ہے، عام طور سے لوگ شاگردانِ امام کو مجتہد فی المذہب سمجھتے ہیں مگر علم اصولِ فقہ کا واقف جانتا ہے کہ صاحبین یعنی امام ابو یوسفؒ اور امام محمد بن حسنؒ خصوصاً اُصولی اختلاف بھی رکھتے ہیں مگر یہ کم ہے اکثر اُصول میں امام کے موافق ہیں۔ سوم مجتہد فی المسئلہ۔ کسی خاص مسئلہ میں صاحبِ تحقیق ہوتا ہے یا اگر کوئی نیا واقعہ پیدا ہو تو حکم کا استنباط کرتا ہے، اس مسئلہ کا جواب دیتا ہے۔ چہارم صاحبِ ترجیح۔ مجتہدینِ سابق کے مختلف اقوال میں سے، ایک کو ترجیح دیتا ہے۔ مجتہد فی المسائل کا ہر زمانہ میں رہنا ضرور ہے ورنہ دین کے کام بند ہوجائیں گے۔ سب کے آخر میں مفتی کا درجہ ہوتا ہے۔ یہ اجتہاد نہیں کرسکتا، کتابیں اُلٹ پلٹ کرکے کسی نہ کسی کا قول نکال دیتا ہے۔ عام طور سے علماء ایسے ہی پائے جاتے ہیں۔

ایک اور غلط فہمی بھی عام طور سے چھائی ہوئی ہے۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی تقلیدِ شخصی کرتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ یہ چار خاندان یا اسکول ہیں، ہر خاندان کا مذاقِ استنباط جدا ہے، وقت بوقت تحقیقات ہوتے رہتے ہیں۔ شاگردانِ امام نے بعدِ تحقیق اُصول میں بھی مخالفت کی اور فروع میں تو بکثرت اختلاف ہے۔ علماء نے بعدِ تحقیقات، امام کی اور صاحبین کی مخالفت کی اور جدا فتوے دیئے۔ یہ تمام تحقیقات ایک جگہ جمع کئے جاتے ہیں اور انہیں فتاویٰ کہتے ہیں۔ اور تینوں مذاہب کا بھی یہی حال ہے۔ ان میں بھی ہر قسم کے مجتہد اور اُن کی تحقیقات ہیں۔ یہ اپنا اپنا مذاق ہے خشیتہ اللہ سب میں ہے، حق رسی کے لئے سب کوشاں ہیں۔ مختلف فیہ مسائل میں، جنگ و جدل اہلِ علم کا کام نہیں۔ لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ؛ (ترجمہ:- ہر ایک کے واسطے ایک رُخ ہے جس کی طرف وہ مُڑتا ہے تم اچھے کام کرنے کے لئے دوڑو) اب رہ گئی تلفیق یعنی بلاتحقیق ایک بات ایک امام کی لے لی اور دوسری بات، دوسرے امام کی۔ ایسے شخص کا کام باتفاقِ تمام ائمہ، باطل ہے، یعنی اس کا بطلان اجماعِ مخالف سے ہے۔ کیونکہ یہ کسی کے اُصول کے موافق نہیں۔ اس کی مثال ایسے شخص کی ہے جو ایک دوا ڈاکٹر کی، ایک دوا ہومیوپیتھی کی، ایک دوا طبِ یونانی کی، ایک دوا ویدک کی ملاکر کھاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اُن ادویہ کا مرکب ڈاکٹر کے پاس درست ہے نہ طبیب کے پاس۔ ہر شخص کا ایک طریقِ علاج ہے اور یہ مرکب سب کے اُصول کے خلاف ہے۔ یہ جاہل، بندۂ غرض ہے، اپنے خواہشات کا غلام ہے، وہ حقیقت میں ائمہ کا نام برائے نام لیتا ہے۔

صاحبو ! اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے مصداقِ اعلیٰ و افضل ، صحابہ کرام ہیں ، شاگردانِ رسول اللہ ﷺ ہیں ، منبعِ تعلیمات نبیؐ ہیں سب کو مرتد ، بے دین سمجھنا ، قرآن و حدیث سب کو مٹانا ، دین کی بنیاد گرانا ہے ۔ اسلام کا دعویٰ اور پھر اسلام کا قلع قمع ؟ العیاذ باللہ ۔ قرآن کس سے پہنچا ؟ صحابہؓ سے ، خصوصاً حضرت عثمانؓ ، حضرت علیؓ ، حضرت زید بن ثابتؓ ۔ حضرت ابن مسعودؓ ، حضرت ابی بن کعبؓ سے (رضی اللہ عنہم) سلمان ، مقداد ، ابو ذر رضی اللہ عنہم سے کس نے قرآن کی روایت کی ، جن کو تم مسلمان سمجھتے ہو ؟ ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے قرآن آحاد رہ جاتا ہے ۔ متواتر کب ہوتا ہے ؟ مسلمانوں کا سرمایۂ ناز ، قرآن کا تواتر ہے ۔ اس کو برباد کیا ، غیر یقینی کیا ، اس میں کمی زیادت کے قائل ہوئے ۔ اب تمھارے ہاتھ میں نہ قرآن ہے نہ اُس کی قطعیت ۔

حدیث کا حال سنئے ! حضرت ﷺ نے بعض احکام زنانے میں دیئے ۔ عورتیں بھی مخاطب تھیں وہ سب حدیثیں کالعدم ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے صحابہؓ نے جتنی حدیثیں روایت کیں ، ناقابلِ اعتبار ؟ پھر کتنی حدیثیں رہ گئی جن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دیگر ائمہ اطہار نے جتنی روایتیں عامتہ الناس کے لئے برسرمنبر بیان کیں سب بطورتقیہ کے تھیں ؟ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہ ۔ پھر حدیث کہاں ؟ دین کدھر ؟ تعلیم نبوت کتمِ عدم میں ؟ اَللّٰہُ اکبر اَللّٰہُ اکبر ! **اسلام کے تباہ کرنے کے منازل کیا ہیں ؟** سب سے پہلے حُبِ اہلِ بیت کی اہمیت ظاہر کی جاتی ہے ، جو اہلِ اسلام کا متفق علیہ مسئلہ ہے ۔ پھر اہلِ بیت میں سے ازواجِ مطہرات نکالے جاتے ہیں جن کا اہلِ بیت ہونا قرآن سے منصوص ہے ۔ عربی میں اور دنیا کی تمام زبانوں میں اہلِ بیت و اہلِ خانہ بیوی کو کہتے ہیں ۔ پھر تفضیل کا مسئلہ ہے ، پھر خلافت کا مسئلہ ہے ۔ پھر شہادتِ امام حسین علیہ السلام و مظالمِ کربلا کا ماتم ہے ، پھر مشاجراتِ صحابہ کا مسئلہ ہے ، پھر تکفیرِ صحابہ کا مسئلہ ہے ۔ پھر تقیہ کا مسئلہ ہے ۔ اس پر دین کا خاتمہ ہے ۔

اب میں ان مسائل کو بالاختصار زیرِ ضؤ لاتا ہوں ، شاید کسی صاحبِ عقلِ سلیم و فہمِ مستقیم کو نور و سرور حاصل ہو ۔

آل اور اہل کے ایک ہی معنی ہیں بلکہ آل کا واؔو ھاؔ ہوگیا ہے چنانچہ آل کی تصغیر اُھَیْلٌ ہے یَؤُلُ ـــ اَوْلًا کے معنی ہیں رجوع کرنا ۔ آل وہ ہے جو کسی کا تابع ہو اور وہ اس کا مرجع و مآب ہو ۔ قرآنِ شریف میں آلِ فرعون ہے بمعنی تابعینِ فرعون پس آلِ محمد ﷺ ، تمام مسلمان اور حضرت ﷺ کے تابعین ہیں ۔ جس قدر جس کے کاموں کا حضرت ﷺ کی طرف رجوع بڑھتا جائے گا ۔ اتنا ہی اس کی آلیت بھی بڑھتی اور قوی ہوتی جائے گی ۔ متقی آدمی کا رجوع زیادہ ہے تو آلِ محمد (ﷺ) کُلُّ تَقِيٍّ بھی وارد ہے ، بنی ہاشم کو قربِ قرابت ہے ۔ ان پر صدقہ حرام ہے ، تو وہ بھی آلِ رسول ﷺ ہیں ۔ حضرت مولیٰؓ ۔ حضرت بی بیؓ سے اور حسنین رضی اللہ عنہم سے سلسلۂ اولادِ رسول جاری ہوا ، وہ آلِ رسول ﷺ ہیں ۔ بیٹی داماد کا گھر جدا ہوتا ہے ۔ اس لئے حضرتؐ نے ان حضرات کو عباءِ مبارک میں لے کر ظاہر فرما دیا کہ شرفِ اہلِ بیت میں یہ حضرات بھی شریک ہیں ۔ ازواجِ مطہرات کا اہلِ بیت ہونا تو قرآن سے منصوص ہے ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کے لئے بھی قرآن شریف میں اَھْلَ الْبَيْتِ وارد ہوا ہے ، ماقبل مابعد کی آیتیں سیاق وسباقِ قرآن ، ازواجِ مطہرات کے لئے ہے ، یاد رکھو لفظِ اَھْل کی طرف ہمیشہ جمع مذکر کی ضمیر راجع ہوتی ہے ۔ بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے فرمایا : اَنْتِ عَلَى الْخَيْرِ ۔ یعنی اس آیت کے خیر میں

تم تو ہو ہی ، ازواجِ مطہرات کو آیتِ تطہیر سے نکالنا ، قرآن پر ظلم کرنا ہے ۔ یَا نِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ ۔ اے پیغمبر کی بی بیو ! تم اور عورتوں کی جیسی نہیں ہو ، کہاں تک فضل کا انکار ۔ صاحبو ! آیتِ تطہیر کی اہمیت ان کے پاس عصمت ثابت کرنے کے لئے ہے ، ان کے پاس چونکہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا عورت تھیں ، لہٰذا خلیفہ نہیں ہوسکتیں ، خصوصاً جب کہ بعض دفعہ حضرت مولیٰ رضی اللہ عنہ سے شکر رنجیاں بھی ہوئیں ، باہم اختلاف بھی ہوا ۔ لہٰذا بس آپ معصوم بھی نہیں اور آیتِ تطہیر میں داخل بھی نہیں ، حضرت امام حسنِ مجتبیٰ رضی اللہ عنہ اگر معصوم ہوں تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت ہو جائیگی لہٰذا ان کے اُصول سے حضرت امام حسن مجتبیٰ معصوم نہیں ۔ نہ آیت تطہیر میں داخل ہیں ۔ آؤ اب غور کریں کہ آل و اولادِ رسول اللہ صلعم وعلی مرتضیٰؓ میں سے آخر یہ لوگ کتنے حضرات کو مانتے ہیں ۔ حضرت حبیبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں ہیں ، تین کو نہیں مانتے ایک کو بھی جس طرح مانتے ہیں بیان کر دیا گیا کہ ان کو غیر معصوم سمجھتے ہیں ۔ حضرت علی کے صاحبزادوں میں امام محمد بن علی بھی ہیں جن کو یہ لوگ محمد بن حنفیہ کہتے ہیں ، ان کو حسبِ عادت کیا کچھ نہیں کہتے ۔ حضرت امام حسنِ مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے سلسلۂ اولاد کو نہیں مانتے ۔ حضرت امام علی زین العابدین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے امام زید کو نہیں مانتے ۔ حضرت امام جعفر صادق کے صاحبزادے امام اسمٰعیل اور اُن کی اولاد (جن کی طرف فرقہ اسمٰعیلیہ منسوب ہے) کو نہیں مانتے ۔ کُل بارہ اماموں کو مانتے ہیں ، اور ائمہ کو وہی بدگوئی جو صحابہ کو ہوتی ہے ۔ اس کو کہتے ہیں حُب آلِ اہلِ بیت ؟ معاذ اللہ !

اس کے بعد مسئلہ تفضیل کا نمبر ہے ۔ حضرت سیدہ جزءِ رسول ہیں بلا واسطہ یہ شرف نہ حسنین کو ہے نہ حضرت مولیٰ کو اور نہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ، ازواج مطہرات کا ام المؤمنین ہونا قرآن سے منصوص ہے ۔ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ؛ ماں کی تعظیم ہر مذہب میں ، ہر قوم میں لازم سمجھی جاتی ہے ۔ ابتداء زمانہ رسالت کی مدد کرنا ، تبلیغ اسلام کرنا ، انتقالِ رسول ﷺ کے بعد اسلام کا سنبھالنا ، امن برقرار رکھنا ، ارتداد سے روکنا حضرت صدیق اکبرؓ کا کام ہے ۔ مسلمانوں کو منظّم کر دینا ، فاروق اعظمؓ کا کام ہے ۔ قرآن کو صحت کے ساتھ نشر کرنا ذی النورینؓ کا کام ہے ۔ میدان میں گھس کر تلوار مارنا ، دلوں کو نور سے معمور کرنا حضرت مولیٰؓ کا کام ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے بعض حضرات کو بعض خصوصیات سے سرفراز کیا ہے ، کوئی شخص ایسا نہیں جس کو من جمیع الوجوہ سب پر فضیلت ہو جس نے جتنی اسلام کی خدمت کی ، اتنا ہی اللہ کے پاس اس کا رتبہ بڑا ہے ع

فروشندہ را با فضولی چہ کار

اس کے بعد خلافت کا مسئلہ ہے ، نبی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ بادشاہ بھی ہو ۔ وَقَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا ؛ لوگوں نے اپنے نبی سے کہا ہمارے لئے ایک بادشاہ بھیجئے ۔ البتہ سلیمان علیہ السلام میں نبوت و سلطنت جمع تھی اور آنحضرت ﷺ کے آخر زمانہ میں کچھ حکومت بھی آ گئی تھی ۔ ان لوگوں کے پاس تعلیمِ نبوت کی کوئی اہمیت نہیں ۔ جو کچھ ہے دنیا اور اس کی حکومت ہے ، مگر اہلِ بیت کو دنیا کی حکومت نہ ملی ، لہٰذا وہ خلافت سے محروم رہے ۔

اب میں خلافت کی تھوڑی سی تحقیق کر دینا چاہتا ہوں ، خلیفہ وہ ہے جو متخلف یعنی اصل کا قائم مقام ہو ، اس کا کام دے ، ظاہر ہے کہ رسول صاحبِ وحی ہوتا ہے ، اس کا کام کوئی نہیں دے سکتا ۔ اس کے احکام پہنچانا اور اس کی تعلیم دینا ہی خلافت ہے ، جس نے قرآن پہنچایا وہ بھی خلیفہ ہے ، جس نے اس کو سمجھایا ، اس کی تعلیم دی وہ بھی خلیفہ ہے ، جس نے اس سے استنباط کیا

وہ بھی خلیفہ ہے، جس نے احادیثِ رسول اللہ ﷺ پہنچائیں وہ بھی خلیفہ ہے، جس نے اصلاحِ نفوسِ خلق اللہ کی وہ بھی خلیفہ ہے۔ جس نے انصاف سے حکومت کی وہ بھی خلیفہ ہے۔ غرضیکہ جس نے تعلیمِ نبیؐ و خدمتِ اسلام زیادہ کی وہ بڑا خلیفہ ہے، میزان اللہ کے ہاتھ میں ہے وہی اس کا فیصلہ فرمائے گا کہ کون بڑا ہے اور کس کے اعمال زیادہ اچھے ہیں۔ بعض لوگ خلافتِ منصوص کے مدعی ہیں، وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زندگی ہی میں خلافت دے دی تھی۔ فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ؛ مولیٰ کے معنی محبّ اور قرابت دار اور مددگار وغیرہ کے ہیں، پس تصریح خلافت کہاں ہے۔ عباسیہ کہتے ہیں حضرت عباس عمِ رسول ﷺ اور عصبہ و وارثِ رسول ہیں، حسنین ذوی الارحام سے ہیں۔ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا عورت ہیں لہذا بنی عباس ہی خلیفہ ہوسکتے ہیں نہ کہ کوئی اور، رسولِ خدا ﷺ نے بنی عباس ہی کی سلطنت کی پیش گوئی فرمائی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مرضِ موت میں فرمایا، دوات قلم لاؤ میں تم کو ایسی چیز لکھ دوں گا کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہوگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت پر بیماری کی شدت ہوگئی، کیونکہ حضرت بار بار بے ہوش ہورہے ہیں۔ تمہارے پاس قرآن ہے تم کو کتاب اللہ کافی ہے۔ گھر کے لوگ مختلف ہوگئے اور آپس میں جھگڑنے لگے۔ کوئی کہتا دوات قلم لاؤ، رسول اللہ لکھ دیں گے۔ کوئی وہی کہتا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔ جب زیادہ شور اُٹھا اور اختلاف ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس سے اُٹھ جاؤ (متفق علیہ) بنی عباس کا خیال ہے کہ بنی عباس کی خلافت کے متعلق حضرتؐ لکھ دینے والے تھے، اور شیعہ کا خیال ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خلافت نامہ تھا جس کو آپ لکھنے والے تھے۔ یہ سب نرے خیالات ہیں۔ حضرتؐ نے کسی کا نام فرمایا ہی نہیں، حضرت علیؓ نے بھی حضرت عمرؓ کی مخالفت نہ کی خود رسول اللہ ﷺ نے کوئی تاکیدی حکم نہیں دیا۔ وحی ہوتی ہے تو بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ ؛ پہنچا دو جو تم پر اُتارا گیا پر عمل واجب ہوتا۔ قرآنِ شریف میں تو ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ؛ آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کردیا۔

اب خلافتِ منصوص کو بھی ملاحظہ فرمائیے۔ '' تمہارے باپ ابوبکر اور تمہارے بھائی عبدالرحمٰن کو بلاؤ کہ میں ایک نوشتہ لکھدوں۔ کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے یا کہنے والا کہہ دے کہ میں اولیٰ ہوں حالانکہ اللہ اور مؤمنین انکار کرتے ہیں۔ غیر ابوبکر کو''۔ (احمد مسلم عن عائشہ۔ کنزج ۶ ص (۱۳۸) '' میرے پاس دوات لاؤ کہ ایک مکتوب لکھدوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ پھر فرمایا اللہ اور مومنین انکار کرتے ہیں، مگر ابوبکر کو'' (عن عبدالرحمٰن بن ابی بکر، کنزج ۶ ص ۱۳۹) '' میں نے اللہ سے تین دفعہ سوال کیا کہ تم کو مقدم کرے مگر اللہ نے انکار کیا۔ بجز ابو بکر کے یہ آپؐ نے حضرت علی سے فرمایا'' (ابن عساکر عن علی کنزج ۶ ص (۱۴) ۔ تاریخ الخلفاء للسیوطی میں ہے مسجد کی بنیاد رکھی جانے لگی تو پہلے حضرت ﷺ نے سنگِ بنیاد رکھا۔ پھر ابوبکرؓ نے پھر عمرؓ نے، پھر آپ نے فرمایا۔ '' ھٰٓؤُلَاءِ الْخُلَفَاءُ مِنْ بَعْدِی ''۔ (یہ میرے بعد خلفاء ہیں) اس میں ہے۔ ایک شخص نے آکر حضرت رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ آپ کے بعد ہم کس کو زکوٰۃ دیں؟ فرمایا، ابوبکر کو، پھر پوچھا اُن کے بعد؟ فرمایا، عمر کو۔ جنگِ اُحد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی تو ابوسفیان سرادرِ قریش نے (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) کہا، کہاں ہے ابن ابی کبشہ یعنی حضرت رسولِ مقبول ﷺ۔

کہاں ہے ابن ابی قحافہ یعنی حضرت ابوبکر، کہاں ہے ابن الخطاب ؟ جب آواز نہیں دی گئی تو نعرہ مارا اُعْلُ هُبْلُ ، ہبل کا بول بالا ۔ یعنی وہ جان رہے تھے اور سیاسی پیش گوئی کر رہے تھے ۔ حضرت علیہ ﷺ کے بعد اسلام کا کام ابوبکر چلا سکتے ہیں ، اُن کے بعد عمر بن الخطابؓ ، اُن کے بعد گڑبڑ ہے ۔

پھر شہادتِ امام حسین علیہ السلام کا ماتم ۔ دنیا میں اخلاقی جرأت حق پرستی ، شجاعت اور جان سے بے خوفی عدمِ تقیہ کا بہترین و اعلیٰ ترین نمونہ شہادتِ امام علیہ السلام ہے ۔ آپ کو کوئی مجبوری نہ تھی ، یزید پلید کے ہاتھ پر بیعت کر لیتے تو بال کو دھکا نہ لگتا ۔ مگر یزید کے ہر حکم کی اطاعت کا خلافِ شرع احکام میں موافقت کا وعدہ اس خونِ مطہر سے ممکن نہ تھا ۔ اس وقت آپ اگر دین کی حمایت نہ فرماتے تو کون کرتا ؟ ؎

سرداد نہ داد دست در دستِ یزید ÷ حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؓ

اس جماعتِ طیبہ کا ہر فرد صابر تھا ، شاکر تھا ۔ خلافِ شرع سینہ کوبی ، جامہ دری ، ان کے غلام بھی نہیں کرتے ۔ ان مدعیانِ محبتِ اہلِ بیت نے سینکڑوں خطوط لکھ کر امامؓ کو بلایا ، آئے تو یزید کی فوج کے ساتھ ہوگئے ۔ امام کو شہید کرنے کے بعد خود کو تائبین مشہور کیا اور لگے تال سُر پر سینہ زنی کرنے اور تال سُر سے مرثیے پڑھنے ۔ شہادتِ امام عالی مقام سے حق پرستی اور اسلام پر جاں بازی کا سبق حاصل ہوتا ہے ، نہ کہ بزدلی کا ؟ غلامِ حسین بہادر ہوتا ہے نہ کہ بزدل ؟

سامنے تقدیر کے تھا سر جھکا ÷ بے قراری کا نہ نکلا ایک لفظ
آفریں بر اہلِ بیتِ مصطفٰے ÷ آنکھ میں آنسو نہ تھا اور لب پہ آہ
کون شک کرتا ہے یا چون و چرا ÷ شیرِ مادہ در دلیری شیرِ نر (حسرت صدیقیؒ)

مشاجرات صحابہ اب مشاجراتِ صحابہ کے اسباب اور غلط فہمیوں کے وجوہ بیان کئے جاتے ہیں ۔ صحابہ کا ایمان قرآن سے ثابت ہے ۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۔ محمد رسول اللہ اور وہ لوگ جو اُن کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت اور آپس میں مہربان ہیں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ان کے اسلامی کارناموں کی شہادت یہود دیں گے ۔ بلکہ ہندو بھی دیں گے ۔ یہ چیز تو ناقابلِ انکار ہے ، قرآن کی تصدیق کے مقابل جھوٹی کہانیاں ناقابلِ قبول ہیں ۔ یہ مسئلہ بہت طول طویل وقت مانگتا ہے ۔ لہٰذا چند اشارات لکھوں گا ۔ وَالْعَاقِلُ تَكْفِيْهِ الْاِشَارَةُ ۔ کیسا ہی نیک نیت شخص ہو مذاقِ طبیعت اور ماحول کے اثرات سے مجبور ہو جاتا ہے ، ایسا شخص غلطی بھی کرے تو اُس کو خطاءِ اجتہادی کہتے ہیں ۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؛ اللہ بقدرِ امکان شخص تکلیف دیتا ہے ۔ طبعی طور پر بعض لوگ بزرگ پرست ہوتے ہیں اور بعض آزاد رائے ۔ بعض واقعات کام کرنے والوں کو معلوم نہیں ہوتے ، اور وہ اپنی حدِ معلومات پر رائے قائم کر لیتے ہیں ، اور اس کے سوا ممکن بھی نہیں ۔ بعد والے جو چاہیں کہیں کیا ہوتا ہے ۔ اسلام سے پیشتر بنی امیہ حاکم و سیاسی لوگ ، اور بنی ہاشم مذہبی پیشوا تھے ، اور زمانۂ اسلام میں یہی حال رہا ، پس دونوں کا اختلافِ مذاق لازمی ہے ۔ ہر ایک اپنی حکومت کا طالب تھا جس کا نتیجہ جنگ تھا ، حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نہ بنی امیہ سے تھے نہ بنی ہاشم سے ، ان کے ماتحتوں کی غلطی مرتکب کی ذات تک محدود سمجھی جاتی ۔ حضرت عثمانؓ بنی امیہ سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بنی ہاشم سے تھے ۔ ان کے ماتحت عہدداروں کی غلطیاں ہم قبیلہ

ہونے کی وجہ سے ان کی محترم ذاتوں کی طرف منسوب ہونے لگیں اور درِ فتنہ باز ہوا۔ صدرِ مجلس ملیہ بدلتا ہے تو اُس کے ارکان بھی بدلتے ہیں، اور وہ اپنے ہم رائے و قابلِ اعتماد ہم اُصول لوگوں کو مقرر کرتا ہے۔ ذوالنورینؓ نے بھی اپنی خلافت کے زمانہ میں ایسا ہی کیا اور لوگ لگے بدگمانی کرنے کہ یہ اپنے ہم قبیلہ کو بھر رہے ہیں اور دوسروں کو تباہ کر رہے ہیں۔ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا زمانہ، زمانہ نبوت سے قریب تھا۔ حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ کے زمانہ میں ریاستِ اسلامی بہت بڑی ہوگئی تھی، دولت کا زور تھا، مختلف اقوام دائرہ اسلام میں شریک ہوگئے تھے۔ ان نومسلموں میں وہ طہارت کہاں جو شیخین کے زمانہ کے مسلمانوں میں تھی۔ دشمنوں سے جنگ کے زمانے میں لوگ متحد رہتے ہیں، امن کے دور میں خانہ جنگی سوجھتی ہے۔ بعض جمہوریت پسند ہوتے ہیں اور بعض بادشاہ پسند، اور ان میں جنگ ہوتی ہے مگر کوئی نہیں کہتا کہ یہ سلطنت کے دشمن ہیں۔ اپنا اپنا مذاق ہے اپنی اپنی رائے ہے اسی طرح صحابہ کی جنگیں تھیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ ان میں سے کوئی اسلام اور پیغمبرِ اسلام کا مخالف تھا۔ خاندانِ زار روس ۹ اور اس کے ہم خیالوں کو بالشویکوں نے کیا کیا۔ مگر ان میں سے کون سلطنت کا دشمن تھا؟ کوئی نہیں۔

تکفیرِ صحابۂ کرام اب تکفیرِ صحابۂ کرام کا مسئلہ ہے۔ کسی اہلِ مذہب سے سوال کرو کہ بہترین خلائق کون ہیں؟ وہ اپنے پیغمبر کے اصحاب یا حواریین کو بتائے گا۔ بجز اُن لوگوں کے تیئیس (۲۳) سال کی رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ کا کیا ہوا؟ ایک حضرت علیؓ اور دو تین اور اصحاب کا اسلام؟ بس اتنے ہی مسلمان روئے زمین میں ہیں؟ اسلام کس نے پھیلایا؟ غیر مسلموں نے؟ شرم شرم!! دنیا میں اسلامی سلطنت کس نے قائم کی؟ اسلامی جھنڈا کس نے اڑایا؟ غیر مسلموں نے؟ شرم شرم!! دنیا کو کس نے قرآن و توحید سے روشناس کیا؟ غیر مسلموں نے؟ شرم شرم!!۔ حضرت علی اسد اللہ نے اپنی صاحبزادی کی شادی کس سے کردی؟ ایک غیر مسلم سے؟ شرم شرم!!۔ کس کو اُمور انتظامی میں رائے دیتے تھے؟ غیر مسلموں کو؟ شرم شرم!!۔ دنیا میں سب وشتم کس کے پاس عبادت ہے؟ اُن کے پاس؟ شرم شرم!!۔ اللہ صحابہ سے راضی، صحابہ اللہ سے راضی۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ، اللہ کی رضا مندی کے سامنے تمہاری ناراضی ہے کیا چیز؟ یہ ناراضی اثر ہے يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِظَ بِهِمُ الْكُفَّار کا اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبُحِبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ کا۔ جو شخص معمولی مسلمان کو کافر کہے، اس کا کفر اس پر واپس ہوتا ہے۔ شاگردانِ رسول، یارانِ پیغمبر پر لعنت کام ہے فوارۂ لعنت کا کہ از وی خیز دو بروی ریزد۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک بہت طویل خطبہ مشہورہ میں فرماتے ہیں: فَمَنْ احبهما (ابوبکر و عمر) فَقَدْ احبَّنی ومن ابغضهما فقد ابغضنی وانا برئ منہ۔ ولَوْکُنْتُ تقدمت فی امرها لعاقبت اشد العقوبة فمن اوتیت بعد مقامی هٰذَا فعلیه ماعلی المفتری اَلا وخیرالامة بعد نبیّها ابوبکر و عمر۔ (ترجمہ) پس جس نے ان دونوں یعنی ابوبکر وعمر سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی، اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور میں اس سے بری ہوں۔ اگر میں نے اس سے پہلے تنبیہ کی ہوتی تو سخت سزا دیتا۔ اگر ایسی شکایت پھر میرے سامنے آئی مفتری کی حد اس کو دی جائے گی۔ دیکھو! بہترینِ اُمّت بعد نبی ﷺ کے ابوبکر وعمر ہیں۔ یہ خطبہ زمانہ خلافت سیدنا علیؓ کا ہے۔

کنز العمال ج ۶ ص (۳۷۰)

مسئلہ تقیہ اب آخر میں مسئلہ تقیہ ہے جس پر اسلام کا بالکل خاتمہ ہے ۔ اگر تقیہ جائز ہوتا تو خود حضرت علیؓ جنگ جمل و جنگ صفین کیوں کرتے ؟ حضرت امام حسینؓ کیوں شہید ہوتے ؟ حضرت ابراہیمؑ کیوں شہید ہوتے ؟ حضرت نفسِ زکیہ کیوں شہید ہوتے ؟ پیشوا اور لیڈر کبھی تقیہ نہیں کرتے ، حق گوئی ان پر واجب ہے یہ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْکَ کے جانشین ہیں ۔ تقیہ ان پر حرام ہے ۔ اَللّٰہُ اکبر ! ان دشمنانِ اہلِ بیت نے اسد اللہ الغالب رضی اللہ عنہ کی توہین میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی ۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ کسی نے اس شیرِ خدا کے سامنے حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا کو مارا (میں اُن کا نام نہیں لیتا کیونکہ یہ جھوٹ اور محض جھوٹ ہے) حاملہ تھیں حمل ساقط ہوگیا اور اسی سے آپ کا انتقال ہوگیا ، اور شیرِ خدا نے بیوی کی کسی طرح کی نہ حفاظت کی نہ حمایت کی ۔ حضرت مولیٰ پر بزدلی کا الزام لگاتے کچھ تو شرم آنا چاہیئے ، کچھ تو خدا سے ڈرنا چاہیئے ۔ مظہر العجائب اسد اللہ الغالب اور تقیہ ؟ توبہ ! توبہ ! شیرِ خدا اور خوفِ جان اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ ! یہ مقدس ترین ہستی اور جھوٹ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ ۔ پوست استخوان مسٹر گاندھی ، ناز پروردۂ پنڈت نہرو تقیہ نہیں کرتے ۔ ان کو جان کا خوف نہیں ۔ اسلام کی اس عظیم الشان شخصیت پر تقیہ کا الزام ، آدمی کچھ تو حیا کرے ۔ تقیہ کا جال آخر کیوں بچھایا گیا ؟ قرآن شریف اور وہ احادیثِ رسول اللہ ﷺ جن کو ازواج مطہرات و اصحابِ رسول اللہ ﷺ نے روایت کیا تھا ناقابلِ اعتبار ٹھیرائے گئے ، اہلِ بیت سے جو کچھ تعلیم نبوی مل سکتی تھی وہ بھی تقیہ کے جال میں پھنس کر رہ گئی ۔ الغرض قرآن ناقابلِ اعتبار ، حدیث ناقابلِ اعتماد ۔ تعلیم اہلِ بیت ناقابلِ بھروسہ ، تو پھر دین کے بقاء کی کیا صورت ؟ ہمارے پاس وہ مذہب راستی سے کوسوں دور ہے جو آل و اصحابِ رسول اللہ ﷺ کو جھوٹا سمجھے ۔ بے شک وہ جھوٹا ہے جس نے آپؐ کو جھوٹا سمجھا ۔ ہمارے پاس اہم خلافت ، تہذیبِ نفوس و اصلاحِ دل کی ہے ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضرتؐ کے بعد زمانہ کم ملا ۔ ان سے نقشبندیہ ، قادریہ اور شاہ مداریہ و شطاریہ یہ سلسلہ ہائے بیعت نکلے ۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فاروقیہ و اویسیہ نکلا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قادریہ ۔ چشتیہ ۔ سہروردیہ ۔ رفاعیہ وغیرہ ۔ حضرت امامِ حسن علیہ السلام سے قادریہ و شاذلیہ اور حضرت عبداللہ مکی سے قلندریہ ، اس اہم و اصلی خلافت میں جس طرح حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ خلیفۂ بلافصل ہیں ، جناب سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی خلیفۂ بلافصل ہیں ۔ حضرت امام حسنِ مجتبیٰ بھی خلیفۂ بلافصل ہیں ۔ خلیفۂ بلافصل مان لینے سے ان کا مقصد حاصل نہیں ہوتا ، یہ تو قلع قمعِ دین چاہتے ہیں وہ انشاء اللہ نہ ہوا ہے نہ قیامت تک ہوسکتا ہے ۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ؛ اللہ حفاظت کا ذمہ لیتا ہے ۔ اسلامی ریاستوں کو کس نے تباہ کیا ؟ اسی قوم نے ۔ سلطنتِ عباسیہ کو موئد الدین علقمی نے ۔ ریاستِ مغلیہ کو میر حسن علی و میر عبداللہ نے ریاستِ فتح علی ٹیپو سلطان کو میر صادق نے ۔ ریاستِ شجاع الدولہ کو میراں و میر جعفر نے ۔ تاریخِ اسلام پر نظر ڈالیئے تو ہر جگہ یہی قوم بربادئ سلطنت ہائے اسلامی کی علت ہوئی ۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

غَضَبٌ ۔ خونِ دل کا بغرضِ انتقام وضرر رسانی جوش کرنا ۔ خونِ دل کا جوش کرنا اللہ تعالیٰ کے لیئے ناجائز ہے جو غضب کا

ابتدائی حال ہے۔ لہٰذا یہاں ضرر رسانی و سزا دہی مراد ہے جو غضب کا انتہائی حال ہے۔ تمام اغراضِ نفسانی ، صفاتِ روحانی جیسے رحمت ۔ فرح ، سرور ۔ غضب ۔ حیا ۔ غیرت ۔ مکر ۔ خداع ۔ تکبرّ ۔ استہزاء ، ان کے ابتداء اور اوائل بھی ہیں اور انتہا اور غایات بھی ہیں ۔ ایسے کلمات اللہ تعالیٰ کے لئے جب استعمال کئے جاتے ہیں تو اُن کے غایات و انجام مراد ہوتے ہیں مثلاً غضب سے مراد سزا دہی ، عذاب کرنا ۔ حیا سے مراد ترکِ فعل وغیرہ ۔ ضَلَّ یَضِلُّ ضَلَالًا فَھُوَ ضَآلٌّ ۔ گمراہ ہونا ۔ مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ اور ضَالِّیْنَ سے کون مراد ہیں ۔ مَغْضُوْبِ عَلَیْھِم سے عاصی و گنہگار مراد ہیں ، اور ضَالِّیْنَ سے بدعقیدہ ، ناواقف لوگ مقصود ہیں ۔ جس کی قوتِ عاقلہ و علمی مختل ہو وہ ضال ہے اور جس کی قوتِ عاملہ فاسد ہو وہ فاسق و بدکار ہے اور مغضوب ہے ۔ قاتل کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ ؛ اور اللہ نے اس پر غضب فرمایا ۔ ضال و گمراہ کے متعلق فرماتا ہے ۔ فَمَاذَا بَعْدَالْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ ؛ حق کے بعد سوا ضلال و گمراہی کے اور کیا ہے ؟ نیز مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ سے مراد یہود ہیں ۔ ان کے متعلق فرماتا ہے مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَیْهِ ۔ جس پر اللہ نے لعنت کی اور اس پر غضب کیا اور ضَآلِّیْنَ سے مراد نصاریٰ ہیں ، ان کے متعلق فرماتا ہے : قَدْضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِیْرًا ؛ یہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسرے بہت سوں کو گمراہ کیا اَلَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کے ساتھ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ اس لئے لگایا گیا کہ اُمید و بیم ، خوف و رجاء کے پلّے برابر ہیں بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاء سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے ۔ پہلے نیک عمل و نیک عقیدے کا ذکر ہے ، پھر نیک عقیدے و بدعمل کا ، پھر بدعقیدے کا ذکر ہے ۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۔ ترکیب میں کیا ہے ؟ اَلَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی صفت ہے ۔ غیر کا لفظ تو ایسا مبہم ہے کہ معرفہ کی طرف مضاف ہو کر بھی معرفہ نہیں ہوتا ۔ دونقیضوں کے درمیان ہو تو مفیدِ تعریف ہوتا ہے جیسے اَلْحَرَكَةُ غَیْرُ السُّكُوْنِ نیز کبھی لام عہد ذہنی سے کوئی معیّن شئے مراد نہیں ہوتی وہ حکم میں نکرہ کے رہتا ہے ۔ اسی طرح اَلَّذِیْ اسمِ موصول کا یہی حال ہے کہ کبھی اس سے غیر معیّن افراد مراد ہوتے ہیں ، یعنی عہدِ ذہنی کے لئے ہوتا ہے اور اس سے معیّن افراد مراد نہیں ہوتے ۔ عَلَیْھِمْ ۔ الْمَغْضُوْبِ کے نائبِ فاعل کا قائم مقام ہے ۔

صاحبو ! اپنی صورت شکل ، اخلاق و عادات ، طرزِ زندگی پر غور کرو کہ اَلَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کی پیروی میں ہے یا مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ اور ضَآلِّیْنَ کی اتباع میں ۔ تم اللہ کا نام بھی لیتے ہو تو ''اُو مائی گاڈ'' کہتے ہو ۔ تم تو سید سلطان کی جگہ ایس ۔ سلٹن ۔ اور غلام محمد کی بجائے جی ۔ یم ، کہتے ہو ۔ چند روز پہلے نام کے تو مسلمان تھے ، اب نام کے مسلمان بھی کم ہوتے جارہے ہیں ۔

خدا کو تمہاری غرض کیا پڑی ہے　÷　جو تم کو خدا ہی سے بیزاریاں ہیں　(حسرت صدیقی)

ترجمہ :- '' نہ راستہ اُن لوگوں کا جن پر غضب کیا گیا اور نہ راستہ گمراہوں کا ''۔

علماء کے بچے ، مشائخ کی اولاد ، نہ قرآن سے واقف نہ حدیث ہی پڑھے ہوئے ، صحیح قرآن پڑھنا نہیں آتا ۔ بی ۔ اے ایم ۔ اے ۔ بے وقوف احمق ، مجنون احمق بن گئے ۔ پھر تباہی و بربادی کیوں نہ آئے گی ۔ دین کی حفاظت اور اُس کی حمایت کون کرے گا ؟ افسوس مسلمانوں کے کیا کمزور اخلاق ہوگئے ہیں ، نہ مذہب کی حمیت ، نہ قوم کا امتیاز ، نہ روایاتِ قومی کی حفاظت ۔ دیکھو ! تم جن کی تقلید کرتے ہو ، وہ اپنی قومیت کی کیسی حمایت کرتے ہیں ۔ دوسری قوم میں جذب ہوجانے کے لئے

کبھی راضی نہیں ۔ جان دے دیں گے مگر اپنی قوم کی عزت ہاتھ سے نہ دیں گے ! ایسے کمزور کیریکٹر کے اشخاص کی ترقی سے مسلمانوں کو کیا فائدہ ؟ ایسے بے حمیت افراد اپنی قوم سے علحدہ ہونا چاہتے ہیں ۔ انڈین کہنے سے شرماتے ہیں ، قوم کی توقیر دل میں رکھتے ہیں نہ قوم کے لئے ایثار ، نہ قوم کے لئے قربانی ۔ شخصی فوائد ہی پیشِ نظر ۔ دشمنوں کے جاسوس یہی لوگ ہوتے ہیں ۔ دشمنوں سے زیادہ قوم کو اُن سے نقصان پہنچتا ہے ۔ ان کا وجود ان کے عدم سے بہتر نہیں ۔ یہ زمانہ امی ٹیشن کا ہے ۔ سونا چاندی امی ٹیشن ۔ الماس یاقوت امی ٹیشن ، موتی امی ٹیشن ، ریشمی کپڑا امی ٹیشن ۔ دودھ گھی امی ٹیشن ۔ شربت امی ٹیشن ۔ اس امی ٹیشن کے زمانے میں مسلمان امی ٹیشن ہوں تو تعجب کی کیا بات ہے ۔ خدا محفوظ رکھے اس امی ٹیشن کے زمانے سے ۔

جب سے دلِ زندہ تو نے ہم کو چھوڑا ÷ ہم نے بھی تری رام کہانی چھوڑی (حسرتؒ صدیقی)

مسئلہ پردہ | ایک اور مسئلہ نے آج کل بڑی اہمیت پیدا کرلی ہے ۔ جو اسلامی اخلاق و عادات و امتیازات کو نیست و نابود کررہا ہے ۔ اور انسان کو بہمیت کے درجہ سے بھی گرا رہا ہے ، وہ مسئلہ پردہ کا ہے ۔ اس مسئلہ میں لوگ مختلف الخیال اور مختلف العمل ہیں ۔ بعض قدیم اُصول کے پابند لوگ پردے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں ۔ بعض لوگوں کے پیشِ نظر یورپ کا تمدن ہے ، اور وہ اُس کے نتائج کو بخوشی قبول کرنے کے لئے تیار ہیں اور بعض لوگ یورپ کے تمدن کے دلدادہ ہیں مگر نتائج سے بچنا چاہتے ہیں ، مگر یہ اُن کی ہوس کاری ہے ۔ جب کوئی حقیقت آتی ہے تو اپنے لوازم کے ساتھ آتی ہے ۔ یہ ممکن نہیں کہ ملزوم آجائے اور لازم نہ آئے ۔

ہم اوّل مذہب سے پردے کو ثابت کریں گے ، پھر دنیا کے واقعات و حالات سے جو تجربے حاصل ہوئے ہیں اُن کو بیان کریں گے ۔ اور بے پردگی کی تحریکات اور نتائج کو ظاہر و بے پردہ کریں گے ۔

اسلام کے اہم اُصول میں سے شرم و حیا عصمت اور پردہ ہے ۔ اُصولِ اسلام میں سے مقدمہ واجب کا واجب اور مقدمہ حرام کا حرام ہے ۔ اسلام میں زِنا اور اولادکشی بدترین گناہ اور قتلِ نفس میں داخل ہیں ۔ اُصولِ اسلام میں سے مرد کا کمانا اور بیوی بچوں کو پالنا ہے ۔ عورت حفظِ نسل اور تربیت اولاد کے لئے ہے ۔ اسلام میں مرد عورت کو شریکِ زندگی ، اپنی عزت و آبرو سمجھتا ہے ۔ عورت کی جان و آبرو کی حفاظت کے لئے جو مرد اپنی جان و مال سے دریغ کرے وہ نہایت کمینہ اور رذیل تر آدمی سمجھا جاتا ہے ۔ وَقَرْنَ فِىْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى ۔۔۔۔ اور تہذیب سے گھروں میں بیٹھیں اور قدیم جاہلیت کے مطابق ناز و ادا کے ساتھ باہر نہ نکلیں (ج ۲۲ ۔ آیت ۳۳ ۔ سورۂ احزاب) ۔

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ۔ اور جب اُن سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو (ج ۲۲ ۔ آیت ۵۳ ۔ سورۂ احزاب) يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۔ (الاحزاب ۵۹)

اے نبی تم اپنی بی بیوں کو بیٹیوں کو اور ایمانداروں کی بیویوں کو کہو کہ (سر سے پاں تک اپنی چادروں سے) اپنے آپ کو چھپالیں ۔ یہ کمتر درجہ ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ یہ گرہستی بیویاں ہیں اور بدمعاش اُن کو ٹوک کر ایذا نہ دیں ۔

دیکھو ! یہاں عَلَيْهِنَّ ہے جو پورے جسم پر دلالت کرتا ہے ۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدۃ النساء فاطمہ الزہرا

سے پوچھا: بیٹی عورت کے لئے کیا بہتر ہے؟ عرض کیا وہ کسی غیر مرد کو نہ دیکھے نہ اُس کو غیر مرد دیکھے۔ آپ نے فرمایا: ''کیوں نہ ہو فاطمہ میری جگر گوشہ ہے''۔

اب اس پر غور کرنا ہے کہ بے پردگی کا فتنہ پیدا کیونکر ہوا؟ اور آیا کہاں سے؟ اور اس کے نتائج و لوازم کیا ہوئے؟ غیرضروری بلکہ مُضر تعلیم۔ عورتوں کا کمانے کے لئے نکلنا، بے پردہ کُفّار عورتوں کا مسلمان گھروں میں آنا، ان کی صحبتِ بد۔ فحش ناول۔ کام شاستر، دیگر ادبِ لطیف جو حقیقتہً ادبِ خبیث ہے۔ ناٹکوں اور ٹاکیز میں جانا جس میں فحش بلکہ افحش ڈرامے دکھائے جاتے ہیں۔ نیم برہنہ لباس، اداکاری کی تعلیم، جھوٹی اخلاقی جرأت۔ شریف گھرانوں کے لڑکے اور لڑکیوں کا ڈرامہ کرنا۔ لڑکے اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم۔ ان سب کے نتائج کیا ہوئے؟ زن و شو میں محبت کا نہ رہنا۔ ضبطِ تولید۔ ناخواندہ مہمانوں کا بدر کرنا۔ ان کو ہلاک کرنا۔ شادی سے کراہت اور اس سے اجتناب کرنا۔ امراضِ متعدی کا عام ہونا، جنسِ لطیف تو ایک طرف خود ہم جنسوں سے کمالِ اتحاد پیدا کرنا۔ یہ تمام حالات وہ ہیں جن سے قوم تباہ و برباد ہوتی ہے۔ اسلام کا اسم رہ جاتا ہے اور خصوصیات فنا ہوجاتے ہیں۔ میرے خیال میں عورتوں سے زیادہ قابلِ الزام بے حیا باپ اور بے غیرت شوہر ہیں۔ مجھے تفصیلات میں پڑنے سے شرم آتی ہے۔ ماہ نامہ ترجمان القرآن کا جز ''پردہ۔ اجتماعی اور شرعی نقط نظر سے'' ملاحظہ فرمائیں۔ اُن کے منقولات میں سے ایک فقرہ یہ ہے۔ جرمن سوشل پارٹی کا لیڈر بے بل کہتا ہے'' مرد اور عورت آخر حیوان ہی تو ہیں'' کیا حیوانات کے جوڑوں میں نکاح، وہ بھی دائمی نکاح کا کوئی سوال پیدا ہوسکتا ہے''؟ یہ ہے ارتقاءِ تہذیب کا آخری نقطہ:-

زر و مال سے شادیاں ہو رہی ہیں — قرابت شرافت سے بیزاریاں ہیں
سلیکشن ہے نوشاہ کا سنیما میں — ہوئی دور شاری کی دشواریاں ہیں
نہ شوفر سے پردہ نہ بٹلر سے پردہ — تو آیا کی بھی ناز برداریاں ہیں
اگر آپ کے باغ کا پھول سونگھیں — برا کیا ہے یہ تو رواداریاں ہیں
اُدھر تم بھی خوش ہو اِدھر ہم بھی خوش ہیں — یہ آزادی میں کیا مزیداریاں ہیں
ہر اک اپنی ماں کا ہے بیٹا یقیناً — اب آگے خدا ہی کی ستاریاں ہیں
کٹیں چوٹیاں سب کی فیشن کے ہاتھوں — بس اب ناک کٹنے کی تیاریاں ہیں
بھلا ہیز لینوں میں کیونکر چھپیں گی — جو چہروں سے ظاہر سیہ کاریاں ہیں
ڈرامے میں جب کام کرتے ہیں لڑکے — تو کیا کیا زنانہ اداکاریاں ہیں
حیا سوز ہیں سنیما کے تماشے — تو قہرِ خدا کی شرر باریاں ہیں
معاذ الالہ! معاذ الالہ! — یہ کیا جہل ہے کیا غلط کاریاں ہیں

(حسرت صدیقیؒ)

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ عَلَيْهَا نَحْيٰى وَعَلَيْهَا نَمُوْتُ وَعَلَيْهَا نُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ۔

سورة البقرة مدنية وهي مائتان وست وثمانون اٰية وفيها اربعون ركوعا

سورہ بقرہ مدینہ میں نازل ہوئی اس میں (۲۸۶) آیتیں اور (۴۰) رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓمّٓ ۚ‏ ﴿۱﴾

آیاتِ مُقطعات سے ہے ۔ اس کے معنی اصلِ مخاطب ، رسول اللہ ﷺ کو ضرور معلوم ہیں کیونکہ قرآنِ شریف کی صفت مبین یعنی بیان کرنے والا ہے ۔ لہذا پورے قرآنِ شریف کے معنیٰ کم سے کم رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہونے چاہئیں ۔ اگر آپؐ نے کسی کو اس کے معنے بتا دیئے ہوں تو کوئی محال نہیں ۔ یا کشف میں کسی کو کچھ معلوم ہوگیا ہو تو یہ بھی ممکن ہے ۔ بزرگانِ دین کے ادعیہ میں ایسے الفاظ آتے ہیں اور ان سے خاص خاص آثار پیدا ہوتے ہیں ۔ بعض ادیبوں نے یہ لکھا ہے کہ تمام حروف ملائے جائیں تو اقسام ، انواع اور صفاتِ حروف کے نِصف نِصف حروف ہیں ۔ جیسے قَلْقَلَة اور هَمْس وغیرہ ۔ بعض نے یہ لکھا ہے کہ ان حروف کے ذریعہ سے تحدی اور دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہی اٹھائیس حروف ہیں جن کو تم رات دن بولتے ہو اور اپنے ادیب اور فصیح ہونے کا دعویٰ رکھتے ہو ۔ بھلا ان ہی حروف سے بنائے ہوئے قرآن کا جواب تو لکھو تم کبھی نہ لکھو گے نہ لکھ سکو گے ۔ یہ قرآن ہے ! اس کے معنی بھی اعجاز ہیں اور عبارت بھی اعجاز !

ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَۙ‏ ﴿۲﴾

مع

ذٰلِکَ ؛ وہ ۔ اَلْکِتٰبُ ؛ کتاب ۔ لَا ؛ نہیں ۔ رَیْبٌ ۔ شک شبہ ۔ فِیْهِ ؛ اس میں ۔ هُدًی ۔ ہدایت ، رہنمائی راستہ پر لگا دینا ۔ رہنمائی کو اِرَاءَۃُ الطَّرِیْق کہتے ہیں اور رستہ پر لگا دینے کو اِیْصَال اِلَی الْمَطْلُوْب ۔ ہدایت دونوں معنوں میں مستعمل ہے ۔ اِیْصَال اِلَی الْمَطْلُوْبِ جیسے اِنَّکَ لَاتَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ ۔ تم جس کو چاہو راستے پر نہیں لگا سکتے یا مقصود تک نہیں پہنچا سکتے ۔ اِرَاءَۃُ الطَّرِیْقِ جیسے وَهَدَیْنٰهُ النَّجْدَیْنِ ؛ ہم نے بھلائی برائی دونوں کے راستے بتلا دیئے ۔ مُتَّقِیْ ؛ پرہیزگار ، نقصان دہ چیز سے بچنے والا ۔ تقویٰ کے درجات ہیں اور اس کے منافع ہیں ۔ پہلا درجہ تقویٰ کا ایمان لانا اور کلمہ توحید پڑھنا ہے ، جس کا نتیجہ دائمی عذاب سے بچنا ہے ، پھر محرمات سے بچنا ہے ، پھر مشتبہات سے بچنا ، پھر بیکار اعمال اور خیالات سے بچنا ، پھر ذکرِ خدا کے وقت خود کی اور اپنے ذکر کی طرف توجہ نہ کرنا ، پھر ہر ایک کو اس کا حق دینے میں کوتاہی نہ کرنا ، یعنی حقوق اللہ و حقوق الناس کا ادا کرنا اور اقتضائے شریعت و معرفت کے مطابق مستعد رہنا ہے ۔ آیت کا ترجمہ اوقاف اور جملوں کے لحاظ سے بدلے گا ۔

تقویٰ کے درجات ہیں

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ ؛ یہی کتاب ہے ۔ اس کے مقابل دوسری کتابیں اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو کتاب کہا جائے ۔ لَارَیْبَ فِیْہِ ؛ یہ اس قابل نہیں کہ اس میں کوئی صاحبِ عقل شک کرے ۔ اگر کوئی اپنے جہل ، اپنے عناد اور عداوت سے واہی تباہی اعتراضات پیدا کرے تو اس سے قرآن پر کوئی اثر نہ پڑے گا بلکہ خود اس معترض کی عقل پر اعتراض پڑے گا ۔ یا ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْہِ ۔ یعنی وہ کتاب کہ جس کے متعلق گزشتہ پیغمبروں نے پیشگوئی کی تھی قرآن ہی ہے جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ۔

ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ؛ جن لوگوں کی فطرت میں ایمان اور تقویٰ ہے ان کے لئے یہ قرآن ہدایت اور سراپا ہدایت ہے ۔ قرآن کے مقابل دوسری آسمانی کتب کا حکم بھی منسوخ سمجھا جائے گا کیونکہ یہ آخری قانون ہے ۔ یا ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ؛ کے معنٰی یہ ہیں کہ مسلمان تقویٰ کے جس درجہ پر پہنچے قرآن اس سے اعلیٰ درجہ کی طرف ہدایت کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- یہ وہ کتاب ہے (جس کی کنہ یا حقیقت کو تم نہیں سمجھ سکتے اور اسی لئے) اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں وہ پرہیز گاروں کے لئے (شمعِ) ہدایت ہے ۔

الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝

الَّذِیْنَ ؛ جو لوگ ۔ یُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان لاتے ہیں ۔ اٰمَنَہٗ ؛ اس کو امن میں کردیا ، امن دیا ۔ اٰمَنَ بِالْغَیْبِ ؛ اٰمَنَ الْمُخَاطَبَ مِنَ الْاِنْکَارِ و التَّکْذِیْبِ مُعْتَرِفًا بِالْغَیْبِ ۔ یعنی اٰمَنَ بِکَذَا کے معنی ہیں فلاں چیز کا اعتراف کرکے ، اقرار کرکے مخاطب کو یقین دلا دیا کہ اب یہ کبھی انکار نہ کرے گا ۔ غرض کہ اٰمَنَ بِکَذَا کے معنے ہیں یقین کیا ۔ بِالْغَیْبِ ؛ غیب پر یا دل سے ۔

ایمان کیا چیز ہے ؟ ” دل سے یقین کرنا اطاعت کے ساتھ “ اس کا نتیجہ ہے زبان سے اقرار کرنا اور ایمان کے مطابق کام کرنا ۔ ان تینوں کو ملا لینے کے بعد ایمان کے معنے ہوئے اَلْاِقْرَارُ بِاللِّسَانِ وَالتَّصْدِیْقُ بِالْجَنَانِ (بِالْقَلْبِ) وَالْعَمَلُ بِالْاَرْکَانِ (اعضاء بدن) یہ اعمال ایمان پر دلالت کرنے والے ہیں ۔ جس طرح دال کہہ کر مدلول مراد لیا جاتا ہے ، کبھی اعمال کہہ کر ایمان مراد ہوتا ہے ۔ بعض دفعہ ایمان کہا جاتا ہے اور مراد اعمال ہوتے ہیں ۔ یہ سب مجازی استعمال ہیں ۔ خوارج کے پاس گناہ کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے ۔ معتزلیوں کے پاس گنہگار نہ مومن رہتا ہے نہ کافر بلکہ بیچ اُدھر رہتا ہے ۔ اہلِ سنت کے پاس گنہگار مسلمان رہتا ہے ۔ قرآن شریف میں ہے : وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا یعنی اگر ایمان داروں کے دو گروہ آپس میں کشت و خون کریں ۔ یہاں قاتل کو بھی اللہ تعالیٰ مومن فرماتا ہے ۔ ایمان کی تعریف

غیب کے معنے کیا ہیں ؟ ” وہ چیز جو ہمارے سامنے نہ ہو “ ۔ غیب کی کتنی قسمیں ہیں ؟

(۱) غیبِ مطلق : وہ غیب جو خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں ، جیسے حقیقتِ حقہ کہ پیغمبر اور فرشتے اور عقلمند سب کے ادراک سے باہر ہے ۔ ہاں اس کی تجلیات کا دیدار ہوسکتا ہے ۔

(۲) غیبِ جزئی : وہ غیب جو پیغمبروں کو معلوم کرایا جاتا ہے ۔ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ۔ خدا عالم الغیب ہے ۔ اپنے غیب پر کسی کو علم نہیں دیتا مگر برگزیدہ پیغمبر کو ۔ یہاں غیب پر اطلاع بمعنی وحی کے ہے ۔

(۳) غیبِ اضافی : وہ غیب جو کسی ایک شخص کے لحاظ سے غیب ہو اور دوسرے کے لحاظ سے نہ ہو ۔ مثلاً بعض غیب ایسے بھی ہیں جو ہر ریاضت کرنے والے کو معلوم ہو سکتے ہیں ۔

غیب کے اقسام

یہ بات یاد رکھو کہ ایمان علم کی قسم ہے ۔ ہر مسلمان کو غیب کا علم ہونا ضروری ہے ۔ مثلاً خدائے تعالیٰ ، جنت ، دوزخ ، فرشتے ، قیامت ان سب کا علم يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ میں داخل ہے ۔

کیا کسی مسلمان کے خیال میں پیغمبر کا علمِ غیب خدا کے علمِ غیب کے برابر ہو سکتا ہے ؟ ہرگز نہیں ! خدا کا علم بالذات ہے اور پیغمبر کا بالعرض ۔ خدائے تعالیٰ اپنی حقیقت کو جانتا ہے اور پیغمبر ، خدا کی کنہ اور اس کی حقیقت کو نہیں جان سکتا ۔ پھر مساوات کا مسئلہ کدھر رہا ؟ ” پیغمبر کو علمِ غیب بھی ہوتا ہے “ کہنے سے نہ شرک لازم آتا ہے نہ کفر ۔ ہاں ! غیب کا علم نہ رکھنے والے اسی لفظ کے مستحق ہیں جس کو وہ دوسرے مسلمانوں کو کہتے ہیں ۔ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ مادہ پرست موحد ، روحانیت سے نابلد روحانیت سے ناآشنا ، کہتے ہیں کہ شیطان کو لوگوں کے دلوں کے حالات معلوم ہیں جبھی تو وہ بہکاتا بھی ہے ۔ پھر ایک دو کے دل کے حالات نہیں بلکہ کروڑوں انسانوں کے حالات اور ان کے خیالات سے واقف ہے ۔ اس واقفیت سے شرک لازم نہیں آتا ؟ اگر اتنا بھی علم آنحضرت ﷺ کے لئے ثابت کریں تو نہایت ہی چیخ و پکار ہوتی ہے کہ شرک ! شرک ! کوئی ان سے پوچھے ، پیغمبر کے لئے جزئی علمِ غیب تو شرک ہے اور ان لوگوں کے پیشوا معلم الملکوت کے لئے شرک نہیں ؟ شرک خدائے تعالیٰ کی صفتِ خاصہ میں کسی کو شریک کرنا ہے ۔ اگر علمِ غیب خدا کی صفتِ خاصہ ہے تو اس کی جس کی طرف بھی نسبت کی جائے شرک ہے ۔ اور اگر علمِ غیب خدا کی صفتِ خاصہ نہیں ہے تو ہرگز شرک نہیں ان کو ان آیات واحادیث پر غور کرنا چاہیئے ۔

شرک خدائے تعالیٰ کی صفتِ خاصہ میں کسی کو شریک کرنا ہے

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؛ ہم نے تم کو ایسی چیز کی تعلیم دے دی جس کا تم کو علم نہ تھا ۔ اُوْتِيْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ؛ مجھے اگلے پچھلوں کا علم دیا گیا ۔ حضرت سیدی عبدالقادرؒ کے کلام میں ہے ، حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا ۔ لَا يُشَاكُ اَحَدُكُمْ بِشَوْكَةٍ اِلَّا وَاَجِدُ اَلَمَهَا یعنی تمہارے پیر میں کانٹا نہیں چبھتا مگر یہ کہ اس کا درد میں پاتا ہوں ۔ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ ؛ ان پر یعنی حضرتؐ پر دشوار گزرتا ہے جو تم کو تکلیف دہ ہے اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ؛ ہم نے تم کو (یا محمد) گواہ اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ۔ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۔ وہ لوگ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے انعام کیا ہے ، نعمت سے ان کو سرفراز کیا ہے ۔ وہ کون ہیں ؟ انبیاء ، صدیقین ، شہداء اور صالحین ہیں اور وہ کیا ہی اچھے رفیق ہیں ۔ رفیق کا لفظ ہم سفر دوست کے لئے آتا ہے ۔ ہم سلوکِ طریقِ خدا طے کر رہے ہیں تو یہ حضرات ہمارے رفیقِ طریق ہیں ۔ ہمارے رفیق ، انبیاء و اولیاء اور تمہارے رفیق استاذ الملائکہ اور اس کی ذریت ۔

یہ خوب یاد رکھو! ہم میں اصل جہل ہے اور علم عارضی اور رسولِ خدا ﷺ میں علم اصل ہے۔ کسی مصلحت سے کوئی چیز چھپا بھی دی جاتی تھی۔ بعض دفعہ بطور راز کے کوئی علم ہوجائے تو عامتہ الناس میں اس کی اشاعت نہیں کی جاسکتی جب تک کہ سرکاری مراسلہ کے ذریعہ سے اس کا علم حاصل نہ ہو۔ معلوم! سرکاری مراسلہ کیا ہے؟ وحیِ الٰہی جو بتوسطِ جبرئیل امین ہو۔

وَیُقِیْمُوْنَ۔ اور قائم کرتے ہیں، اچھی طرح سے پڑھتے ہیں، پوری طرح ادا کرتے ہیں۔ اَلصَّلٰوۃَ؛ نماز کو، نماز کے ارکان میں قیام، رکوع، سجود ہیں۔ پس وَیُقِیْمُوْنَ اَلصَّلٰوۃَ کے معنی ہیں نماز پڑھتے ہیں جیسے اُسْجُدُوْا مَعَ السَّاجِدِیْنَ وَارْکَعُوا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ؛ سب کے معنے ہیں نماز پڑھو۔ جز کہہ کر کل مراد لیا گیا ہے۔ نیز اِقَامَۃٌ۔ سیدھا کرنا، درست کرنا۔ پس معنی ہوئے حضورِ قلب سے، سکون و اطمینان سے نماز پڑھتے ہیں۔ ان کی نماز ایسی ہوتی ہے گویا وہ خدا کو دیکھ رہے ہیں یا کم سے کم خدا ان کو دیکھ رہا ہے۔ یہ ماخوذ ہے اَقَامَ الْعُوْدَ سے یعنی لکڑی کو سیدھا کیا، درست کیا۔ یا قَامَ السُّوْقُ سے۔ بازار چل نکلا، فلاں جگہ ہاٹ قائم کیا گیا یعنی ہمیشہ بازار بھرے گا۔ پس معنے یہ ہوئے کہ وہ پابندی سے نماز پڑھتے ہیں، پیر یا جمعہ، جمعرات کی نماز نہیں پڑھتے۔ وَمِمَّا؛ یہ اصل میں مِنْ مَا تھا۔ یَرْمَلُوْنَ کے قاعدے سے نون مدغم ہوکر میم بن گیا ہے وَ؛ اور مِنْ؛ سے۔ مَا۔ جو چیز رَزَقْنٰھُمْ؛ ہم نے ان کو دیا۔ یُنْفِقُوْنَ؛ صرف کرتے ہیں۔ خرچ کرتے ہیں، ہمارے دیئے ہوئے سے وہ لوگوں کو دیتے ہیں، انفاق کرتے ہیں۔ عربی میں جس لفظ کی ابتداء میں نونؔ اور فاؔ آتے ہیں اس کے معنی نکلنے کے ہوتے ہیں جیسے نَفَعَ، نَفَدَ وغیرہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا سارا دیا ہوا نہیں طلب کیا بلکہ سال بھر گزرنے کے بعد چالیس میں سے ایک۔

یہ بات خوب یاد رکھو کہ مَارَزَقْنٰھُمْ کچھ چاندی سونے سے خاص نہیں، کچھ زکوٰۃ سے خاص نہیں، یہ ایک عام بات ہے تم کو خدا نے جو کچھ دیا ہے سونا، چاندی، علم و ہنر، صنعت و حرفت ان سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچنا چاہیئے۔ ہمارے بہت سے علوم وفنون اس بدبخت بےضرورت رازداری سے ضائع ہوگئے۔ وہ بدنصیب اپنے کمالات خود اپنی قبر میں لے گئے جہاں ان سے نہ خود ان کو فائدہ نہ کسی اور کو۔

ترجمہ:- جو لوگ ایمان لاتے ہیں (غیب پر یا) غیب کے ساتھ (یعنی دل کے ساتھ) اور اچھی طرح پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ بھی کرتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ؕ

وَالَّذِیْنَ؛ اور جو لوگ۔ یُؤْمِنُوْنَ۔ ایمان لاتے ہیں۔ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ؛ اس چیز پر جو تم پر اُتاری گئی ہے۔ عربی میں اِنْزَالٌ۔ دفعتہً اُتارنے کو کہتے ہیں اور تَنْزِیْلٌ رفتہ رفتہ، جز و جز و اُتارنے کو۔ قرآنِ شریف رسولِ خدا ﷺ پر پورے کا پورا ایک دفعہ ہی اُترا اور پھر وقت بوقت اس کی تبلیغ ہوتی رہی۔ آپ فرماتے فلاں آیت سے پہلے اور فلاں کے بعد رکھو۔ موجودہ قرآنِ شریف بالکل ایسا ہی ہے جیسے لوحِ محفوظ میں ہے جس کے سیکڑوں ہی راوی ہیں۔ مجھے قرآن حضرت حفصؓ،

حضرت عاصمؒ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابی بنِ کعبؓ، حضرت عبداللہ بنِ مسعودؓ، حضرت زید بن ثابتؓ کے توسط سے رسول اللہ ﷺ سے پہنچا ہے۔ اور پہنچا بھی اس طرح ہے کہ کن حروف پر قَلْقَلہ ہے اور کن حروف پر ھمس وغیرہ، صفات حروف کی تحقیق کے ساتھ، مدِ طویل کہاں ہے اور مدِ متوسط کہاں؟ کونسی تَا کو ھَا پر واقف کریں گے اور کس کو تَا پر مثلاً رَحْمَةٌ کا لفظ کہیں لمبی تا سے ہے کہیں گول تا سے۔ لمبی تا لکھنا اس کی علامت ہے کہ یہاں تا پر وقف کرو۔ جو قرآنِ شریف کی متواتر روایت کی صحت سے انکار کرتا ہے وہ حقیقتاً اسلام میں فتنہ برپا کرتا ہے۔ مسلمانوں کو اس سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔

وَمَآ اُنْزِلَ۔ اور جو اُتارا گیا۔ مِنْ قَبْلِكَ تم سے پہلے۔

ہر مسلمان کا فرض ہے کہ سب پیغمبروں کی کتابوں پر ایمان لائے۔ پیغمبر معصوم اور ان پر اتارا ہوا کلام اللہ حق مگر موجودہ زمانہ میں جو پیغمبروں کے صحیفے اور توراۃ و انجیل و زبور ہیں سب مسخ شدہ ہیں۔ ان کی روایت متواتر تو کجا خبراحاد سے بھی ثابت نہیں ہوسکتی۔ ذرا کوئی ان سے پوچھے کہ تم نے کس سے سنا کہ یہ انجیل ہے اور تمھارے استاد نے کس سے سنا اور کب تم نے اپنے استاد کو شروع سے آخر تک سنایا؟ اور کب تمھارے استاد نے اپنے استاد کو؟ کسی بات کا ہونا مصنف کی طرف نسبت دینے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اسی سے تو تحریف اور تغیر و تبدل ہوتا ہے۔ پھر اصل کتاب کس کے پاس ہے؟ جو کچھ ہاتھ میں ہے وہ نرے ترجمے ہیں۔ اصل متن کہاں ہے؟ اس کے جاننے والے ہیں کتنے؟ کوئی انجیل کو اُٹھا کر دیکھے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سوانح عمری معلوم ہوتی ہے۔ وحیِ الٰہی کے کتنے فقرے ہیں؟ کتنی آیتیں ہیں؟ کسی آسمانی کتاب کے رکھنے کا دعویٰ کرنے والے کو حق نہیں ہے کہ موجودہ مسخ شدہ کتابوں کو کتاب اللہ کہے۔

قرآن کی حفاظت خدا نے کی ہے دوسری کتابیں محفوظ نہیں

ایک زمانہ ایسا بھی گزرا ہے کہ بخت نصر وغیرہ بُت پرست بادشاہوں نے توراۃ اور دیگر صحف کے تمام نسخوں کو جلادیا اب کہاں کی روایت؟ کہاں کا سلسلہ؟ دعاوی ہیں دعاوی! جن کا نہ ثبوت ہے نہ ان پر دلیل۔ قیامت تک رہنے والے خاتم الانبیاءؐ کے قرآن کی حفاظت کا اللہ نے ذمہ لیا اور فرمایا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ؛ ہم نے قرآن اُتارا اور ہم ہی ہیں اس کی حفاظت کرنے والے۔ لاکھوں حافظ ہیں، کروڑوں پڑھنے والے ہیں۔ کوئی حافظ تراویح میں زبر کی جگہ زیر تو پڑھ لے، سامع فوراً ٹوک دے گا۔ کوئی مدِ متوسط کی جگہ مدِ طویل تو کردے، قاری متنبہ کرے گا کہ اس طرح نہیں ہوسکتا۔ یہ قرآن ہے، قیامت تک رہنے والا ہے، خاتم الانبیاءؐ کا ہے، محفوظ ہے اور بالکل محفوظ۔ مدارس میں اگر قرآن کی تعلیم نہیں ہوتی تو نہ ہو۔ خدا کے خاص بندے اس کا حفظ کریں گے، تجوید سے پڑھیں گے، اس کی تفسیر کریں گے ع

دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است۔ وَبِالْاٰخِرَةِ؛ وَ، اور۔ بِ سے، ساتھ۔ اَلْاٰخِرَةِ؛ پچھلی۔ اصل میں اَلدَّارِ الْاٰخِرَةِ ہے۔ عربی میں جب کوئی صفت مشہور اور خاص ہوجاتی ہے تو پھر اس کے موصوف کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پس اَلْاٰخِرَةِ کافی ہے اور وہ قائم مقام اَلدَّارِ الْاٰخِرَةِ کے ہے۔ وَبِالْاٰخِرَةِ؛ اور آخرت پر۔ هُمْ؛ وہ لوگ۔ يُوْقِنُوْنَ؛ یقین رکھتے ہیں۔ اصل میں يُيْقِنُوْنَ تھا، ماقبل کے ضَمَّہ کی وجہ سے یَا وَاؤ بن گئی ہے۔

ترجمہ:- اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اس (کلام اللہ پر اور وحیِ الٰہی) پر جو تم پر اُتاری گئی ہے اور جو تم سے پہلے اُتاری گئی اور وہ آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔

صاحبو! ذرا غور کرو ۔ میرا سوال ، میرا تخاطب سوفسطائی یا اینٹی گاڈ سے نہیں ہے بلکہ ان لوگوں سے ہے جن کو خدا نے عقلِ سلیم دی ہے اور خدا کو مانتے بھی ہیں ۔ دو شخص ہیں ، ایک نے ہمیشہ ظلم وستم کیا لوگوں کو ستایا اور خدا و رسول کے احکام کی تعمیل نہ کی اور زندگی بھر خوش حالی سے گزارا اور ایک شخص نے ہمیشہ خدا کی بندگی کی ، لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کیا ، کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی مگر گزارا فقر و فاقہ میں ۔ اس پر آفاتِ ارضی بھی آئے اور سماوی بھی مگر خدا کے بندے میں کسی قسم کی بدمزاجی یا چڑ چڑا پن تک پیدا نہیں ہوا ۔ کیا یہ دونوں برابر رہیں گے ؟ عقل سلیم پکار کر کہتی ہے کہ ہرگز نہیں ہوسکتا ۔ مذہب بتاتا ہے لَایَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ (مائدہ) ۔ اچھے اور برے دونوں برابر نہیں ہوسکتے ۔ عمر بھر ظالم نے مزے اُڑائے اور اس خوش کردار نے تکلیفیں اُٹھائیں ، دنیا میں نہ سزا ہوئی نہ جزا تو ضرور ایک دن خدا کے سامنے جانا ہے اور نیک کو نیکی اور بد کو بدی کا بدلہ پانا ہے ۔ آخرت ہی تو یَوْمُ الدِّیْنِ اور روزِ جزا ہے ۔ یہ یاد رکھو کہ کوئی چیز فنا نہیں ہوتی ، صرف حالت بدلتی ہے ۔ ہم ہمارے افعال (ہماری حقیقت کے مطابق) جہاں جائیں گے اس کے لائق صورت اختیار کریں گے ۔ غالباً تم نے سنا ہوگا حرکت ، آواز روشنی ، حرارت ، برق ، سب ایک دوسرے میں مبدل ہوتے چلے جاتے ہیں ، کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی ۔ لہٰذا تمہارے اعمال بھی ہرگز ضائع نہ ہوں گے ۔ قیامت میں اچھے اعمال اچھی صورت لیں گے ۔ اور بُرے اعمال بُری صورت ۔ آخرت کے ایمان میں بہت سی چیزیں داخل ہوجاتی ہیں مثلاً جنت ، دوزخ ، پل صراط ، عذاب ، ثواب اور آخری پیغمبر جس پر اُترے ہوئے کلام اللہ کی اطاعت میں ثواب اور اس کی مخالفت میں عذاب ملتا ہے ۔ ہمارے اس بیان سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ محمد ﷺ پر ختم نبوت ہونے کا بھی یقین ہونا ضروری ہے کیونکہ آخری قانون ناسخ اور اگلے قوانین منسوخ سمجھے جائیں گے

اچھے اور بُرے برابر نہیں ہوسکتے

أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾

اُولٰٓئِکَ ؛ وہ لوگ ۔ عَلٰی هُدًی ؛ ہدایت پر ۔ مِنْ رَّبِّهِمْ ؛ ان کے رب کی طرف سے ۔ وَاُولٰٓئِکَ ؛ اور وہی لوگ هُمْ ؛ وہ ۔ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ کامیاب ، مقصد پانے والے ۔

ترجمہ :- یہی لوگ اپنے رب کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ ہیں (کامیاب اور) فلاح پانے والے ۔

اُولٰٓئِکَ کا اشارہ مُتَّقِیْنَ کی طرف ہے ۔ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ لوگ ہدایتِ الٰہی پر رہے اور کامیاب ہونے کی وجہ سابقہ صفات کے حامل ہیں ۔ یعنی ایمان بالغیب (جو دل کی صفت ہے) اور خدا کے دیئے ہوئے سے لوگوں کو دینا (جو مال وغیرہ سے متعلق ہے) جب تک ان سب باتوں میں کھرے نہ اُتریں نہ ان کو ہدایت ہی ملتی ہے نہ انھیں کامیابی حاصل ہوتی ہے ۔ جس مادہ میں پہلا حرف فٓا اور دوسرا حرف لٓام ہو اس میں نکلنے کے معنی ضرور رہتے ہیں جیسے فَلَقَ ، فَلَسَ ۔

یہاں تک جس قدر بیان کیا گیا اچھوں کے متعلق تھا ۔ اس کے بعد کافروں کا بیان آئے گا اور اس کے بعد منافقوں کا جن کی حالت لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ ہے ۔ یہ لوگ خفاش صفت ہوتے ہیں ۔ منہ بھی رکھتے ہیں اور منہ میں دانت بھی ۔ ان کے متعلق ہم آئندہ تفصیل سے بیان کریں گے ۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝٦

اِنَّ ؛ بے شک ۔ اَلَّذِیْنَ ؛ جن لوگوں نے ۔ کَفَرُوْا ؛ کفر کیا ، انکار کیا ، حق پوشی کی ۔ عربی میں کُفْرٌ کے معنی ہیں ڈھانکنا ، چھپانا ۔ رات کو کَافِرٌ کہتے ہیں ۔ کِسْی کو بھی کَافِرٌ کہتے ہیں ۔ گاؤں کو بھی کُفْرٌ کہتے ہیں کیونکہ لوگ اس میں چھپے ہوئے رہتے ہیں ۔ گون اور اوور کوٹ کو بھی کفر کہتے ہیں ۔ سَوَآءٌ ؛ برابر بمعنی مُسْتَوٍ ۔ اِنْذَارٌ ؛ ڈرانا ، کسی خوفناک چیز کی خبر دینا ۔

ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ بجائے اِنْذَارُکَ وَعَدَمُ اِنْذَارِکَ کے ہے یعنی لفظی معنی تو یہ ہیں : خواہ تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ دونوں برابر ہیں اور یہ ’’ تمہارا ڈرانا اور نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں ‘‘ کے بجائے ہے ۔ اصل جملہ یہ ہے وَاِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَایُؤْمِنُوْنَ اور اِنْذَارُکَ وَعَدَمُ اِنْذَارِکَ مُسْتَوٍ عَلَیْهِمْ خواہ تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ ان کے لئے دونوں برابر ہیں ۔ یہ جملہ معترضہ ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ۔ خواہ تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ انھیں دونوں برابر ہیں وہ کبھی ایمان نہ لائیں گے ۔

اب ایک سوال یہ رہ گیا ہے کہ جب خدائے تعالیٰ کو معلوم تھا کہ یہ کٹے کافر کبھی ایمان نہ لائیں گے تو پھر رسولِ خدا ﷺ کو کیوں حکم دیا گیا کہ ان کو تبلیغ کریں ، احکامِ الٰہی پہنچائیں ؟ بے شک خدائے تعالیٰ سب کی فطرت ، سب کی استعدادات سے واقف ہے ۔ مگر ساری دنیا کو بھی معلوم ہوجائے کہ یہ بدبختِ ازلی ہے کہ اس کو لاکھ نصیحت کریں ، لاکھ سمجھائیں ، لاکھ معجزے دکھائیں وہ نہ مسلمان ہوا ہے اور نہ ہوگا ۔ جیسے ابوجہل ، عتبہ ، شیبہ ، ولید بن مغیرہ ، امیہ وغیرہ ۔

خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝٧ ع ۱

خَتَمَ ؛ مہر کردی ۔ قدیم زمانہ میں تمام مضمون کے ختم پر بجائے دستخط کے مہر کردی جاتی تھی ۔ جب کسی چیز پر مہر کردی جاتی ہے تو اندر کی چیز باہر اور باہر کی چیز اندر نہیں آسکتی ، نہ اس میں کچھ زیادتی کمی ہوسکتی ہے ۔ اور جہاں مہر کی جاتی ہے وہیں خط ختم ہوجاتا ہے ۔ لہٰذا خَاتَمْ اور خَاتِمْ دونوں کے معنے آخر کے ہیں ۔ پس خاتم النبیینؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا ۔

غور کیجئے جب حضرت عمرؓ کو اور حضرت علیؓ کو آپ نے فرمایا ’’ میرے بعد نبی ہوتے تو عمرؓ ہوتے ‘‘ اے علی تم مجھ سے ایسا تعلق رکھتے ہو جیسے ہارونؑ موسیٰؑ سے مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں ‘‘ تو پھر کسی کی کیا مجال کہ رسولِ خدا ﷺ کے بعد ، خاتم النبیینؐ کے بعد لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے بعد ، دعویٰ نبوت و رسالت کرسکے ؟ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ؛ ان کے دلوں پر ۔ قُلُوْبٌ جمع قَلْبٌ ۔ دل ۔ قَلْبٌ کے معنی ہیں اُلٹے یا جھکے ہوئے کے ۔ سینہ میں دل بائیں طرف لٹک رہا ہے اور کبھی ایک حال پر قائم نہیں رہتا ۔ کبھی اِدھر مڑتا ہے اور کبھی اُدھر پھرتا ہے ۔ اس کے انقلابات ہی قلب نام رکھے جانے کی وجہ ہیں ۔

وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ــ سَمْعٌ ؛ سننا ۔ یہاں کان مراد ہے ۔ خدا نے ان کے دلوں پر اور ان کی سماعتوں پر مہر کردی ۔ اب نہ ان کا کفر دل سے دور ہوگا نہ باہر سے ایمان اندر آئے گا ۔ خدا کے مہر کرنے سے مراد کفر کی پختگی اور ایمان آنے سے مایوسی ہے ۔ آدمی جب گناہ کرتا ہے تو دل پر ایک سیاہ دھبہ پڑجاتا ہے پھر رفتہ رفتہ تاریکی بڑھتی جاتی ہے اور پھیلتی جاتی ہے ، یہاں تک کہ دل کو چوطرف سے گھیر لیتی ہے ۔ یہ سب استعارات ہیں ۔کوئی بیوقوف کافر کہے ’’ ہمارے کان پر مہر نہیں ہوئی‘‘ تو اس کو بے ادب سمجھنا چاہئیے یعنی اس کو نہ ادب قاعدہ معلوم ہے نہ ادب ولٹریچر سے وہ واقف ہے ۔ جب خدا نے مہر کردی تو اب اس کے ایمان نہ لانے پر اس کو کیا ملامت ہے ؟ بات یہ ہے

دیتا ہے ہر اک کو حکیم جس کی جیسی طبیعت ہے (حسؔرت صدیقی)

اس مقام پر ایک عام غلطی پیدا ہورہی ہے اور وہ جبر کے معنے نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے ۔ جبر خارجی قوت کے کسی اختیاری کام سے روکنے کو کہتے ہیں ۔ خدائے تعالیٰ نے کب اچھے کام کرنے والوں کو روکا ہے اور کب برے کام کرنے والوں کو برانگیختہ کیا ہے ؟ ہر شخص کے ساتھ اس کی فطرت ، اس کی فطرت کے ساتھ اس کے اقتضاء ات ، ہر شئے کے ساتھ اس کی طبیعت اور اس کے لوازم اور آثار لگے ہوئے رہتے ہیں ۔ خدائے تعالیٰ ہر شئے ، ہر شخص کی طبیعت کے اقتضاء ات و استعدادات کو نمایاں کرتا ہے ، وجود بخشی فرماتا ہے ۔ برائی ہے تو تمہاری فطرت کی وجہ سے ۔ بھلائی ہے تو تمہاری طبیعت کی وجہ سے ۔ خدا پر کیا الزام دھرتے ہو ، اپنی طبیعت کو روؤ ، اپنی فطرت پر افسوس کرو ۔ فَلَا تَلُوْمُوْنِىْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؛ اگر خدا ساؤ کو چور بناتا تو ایک بات تھی ، وہ تو چور سے چوری نمایاں کررہا ہے ۔

نیشِ عقرب نہ درپے کین است مقتضائے طبیعتش این است

اچھا ! یہ فطرت خدا کی پیدا کی ہوئی ہے یا نہیں ؟ اس کا جواب سننے سے پہلے ذرا میرے ایک سوال کا جواب دے دو ۔ خدا جان کر پیدا کرتا ہے یا پیدا کرنے کے بعد جانتا ہے ؟ نہیں ! خدا جان کر پیدا کرتا ہے ۔ کس چیز کو جان کر؟ سب چیزوں کو جان کر ۔ جانی ہوئی چیزوں کو معلوم الٰہی اور اعیانِ ثابتہ کہتے ہیں ۔ خدائے تعالیٰ حقائقِ اشیاء اور ان کی استعدادات کو ہمیشہ سے جانتا ہے ، قبلِ خلق جانتا ہے ، پہلے جانتا ہے پھر پیدا کرتا ہے ۔ ورنہ جہل لازم آئے گا ۔ لہٰذا علم کا مرتبہ خلق کے مرتبہ سے پہلے ہے ۔ خدا قدیم ، اس کا علم قدیم ، اس کے معلوم قدیم ۔ لہٰذا معلوماتِ الٰہی ، اعیانِ ثابتہ ، حقائقِ اشیاء غیر مجعول ، غیر مخلوق ، قبلِ کُن ہیں ۔

یہ بات یاد رکھو ! حضرت مولیٰؓ سے کسی نے پوچھا ’’ عاقل اور غافل میں کیا فرق ہے‘‘ ؟ حضرت نے فرمایا ’’ عاقل کا دل پہلے ہوتا ہے اور غافل کی زبان پہلے‘‘ یعنی عاقل پہلے سوچتا ہے پھر کہتا ہے اور غافل پہلے کہتا ہے اور پھر سوچتا ہے اور غور کرتا ہے کہ میں نے ایسا کیوں کہا ؟ اس سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ معلوماتِ الٰہی اور ان کے اقتضاء ات اور ان کی استعدادات سب غیر مخلوق ہیں ۔ جب اللہ تعالیٰ اشیاء کو پیدا کرتا ہے ، اعطاءِ وجود کرتا ہے تو جو چیزیں اعیانِ ثابتہ میں اجمالاً تھیں وہ بعدِ خلق ، تحتِ زمانہ ہوکر بتدریج مخلوق و نمایاں ہوتی ہیں ۔ معلوماتِ الٰہیہ کو اعیانِ ثابتہ اور ان کی استعدادات کو استعدادات کلیہ کہتے ہیں اور جب یہ اعیانِ ثابتہ مخلوق ہوجاتے ہیں ، خارج میں موجود ہوجاتے ہیں اور ان کی استعدادات

اور قابلیتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں تو اشیاء کو اعیانِ خارجیہ یا موجوداتِ خارجیہ یا اعیانِ موجودہ اور ان کی استعدادات کو استعداداتِ جزئیہ یا تفصیلیہ کہتے ہیں ۔

یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ ذاتِ خداوندی میں سے معلوماتِ الٰہی کا ذاتِ الٰہی کو معلوم ہونا فیضِ اقدس اور جعلِ بسیط کہلاتا ہے ۔ اور اعیانِ ثابتہ پر اسمائے الٰہیہ کی تجلی پڑتی ہے اور اعیان کو خدائے تعالیٰ کُن فرماتا ہے ، وہ خارج میں موجود ہوجاتے ہیں اور ان پر آثار و احکام مرتب ہونے لگتے ہیں تو اس کو فیضِ مقدس وجعلِ مرکب کہا جاتا ہے ۔ اعیانِ ثابتہ اور فیضِ اقدس دونوں قدیم ہیں کیونکہ قبلِ کُن ہیں اور موجوداتِ خارجیہ اور اعیانِ خارجیہ بعدِ کُن اور مخلوق ہیں ۔ اعیانِ ثابتہ کے مطابق اعیانِ خارجیہ میں نموداری ہوتی ہے ۔ یہ دنیا تمام ایک خواب ہے ، مگر ہے مطابق اعیانِ ثابتہ اور حقائقِ اشیاء کے ۔ یہ مسئلہ بہت دقیق ہے ۔ اس سے حیرانی پیدا ہوتی ہے جو ہزار علم سے بہتر ہے ۔

وَعَلٰٓی اَبْصَارِهِم غِشَاوَةٌ ۔ غِشَاوَةٌ ؛ پردہ ۔ فِعَالَۃٌ کے وزن پر جتنے لفظ آتے ہیں ان میں ڈھانکنے اور چھپانے کے معنی ملحوظ رہتے ہیں جیسے عِمَامَۃٌ ، عِصَابَۃٌ وغیرہ ۔ کیا وجہ ہے کہ قُلُوْبٌ جمع ہے ، اَبْصَارٌ جمع ہے اور سَمْعٌ واحد؟ اس کا جواب یہ ہے کہ سَمْعٌ مصدر ہے ، واحد اور کثیر سب پر مستعمل ہے ۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے ۔ حق بات نہ ان کے کانوں میں داخل ہوتی ہے نہ ان کے دلوں میں گھستی ہے ۔ اور کیسی ہی واضح بات ہو عداوت اور غفلت کے پردے پڑنے کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے کچھ نظر نہیں آتا ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ عَذَابٌ ؛ تکلیف ، مالوفات سے چھوٹنا ۔ عَذَبَ کے معنی ہیں قَطَعَ ؛ کاٹا ، عَذَابٌ بھی تمام راحتوں سے منقطع کردیتا ہے ، جُدا کردیتا ہے ۔ عَذْبٌ میٹھے پانی کو کہتے ہیں کیوں کہ وہ پیاس کو روکتا ہے ۔ عَظِيْمٌ بڑا ۔ کفر وشرک اللہ تعالیٰ سے بغاوت ہے اور دوسرے معاصی ، جرائم ۔ لہٰذا کافر ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور گنہگار دوزخ میں جائے گا بھی تو چند روز کے بعد جنت میں داخل ہوجائے گا ۔ ایمان جو بہت بڑی چیز ہے ، کام آئے گا ۔ شرک وکفر بڑا جرم ہے تو اس کی سزا بھی بڑی ہے ، عذاب عظیم ہے ۔ عَلٰی سَمْعِهِمْ کا عطف عَلٰی قُلُوْبِهِمْ پر ہے اور عَلٰٓی اَبْصَارِهِم غِشَاوَةٌ ایک جدا جملہ ہے ۔ اگر عَلٰٓی اَبْصَارِهِم کو عَلٰی سَمْعِهِمْ پر عطف کرتے اور عَلٰی قُلُوْبِهِمْ پر وقف کرتے تو معنے یہ ہوتے کہ کانوں اور آنکھوں پر پردہ ہے ۔ کانوں پر پردہ ڈالنے سے کچھ سنائی دینے میں فرق نہیں آتا ۔ اس لئے سَمْعِهِمْ کا عطف عَلٰی قُلُوْبِهِمْ پر ہے ۔

ترجمہ :- خدا نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر کردی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردے پڑگئے ہیں اور ان ہی کے لئے بڑا عذاب ہے ۔

وقف لازم

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۸

وَ ؛ اور مِنَ ۔ سے ، میں سے ۔ النَّاسِ ؛ لوگ ۔ مَنْ ؛ جو شخص ۔ يَقُوْلُ ۔ کہتا ہے ۔ اٰمَنَّا ؛ ہم ایمان لائے ۔ بِاللّٰهِ ؛ اللہ پر وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور روزِ قیامت پر ۔ وَ ۔ اور ۔ مَا ۔ نہیں ۔ هُمْ ؛ وہ لوگ ۔ وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور وہ لوگ ایماندار نہیں ہیں ۔

ترجمہ :- اور لوگوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور روزِ قیامت پر ، حالانکہ وہ ایمان دار نہیں ہیں ۔

اب تک نیکوں کے متعلق پانچ آیتیں گزریں اور کٹے کافروں کے متعلق دو آیتیں اور ان منافقوں کے متعلق تیرہ آیتیں ہیں ۔ ان ظاہر کچھ باطن کچھ لوگوں سے اسلام کو اور مسلمانوں کو ہمیشہ سخت نقصان پہنچا ہے ۔ منافق کیا کرتے تھے ؟ دشمنانِ دین سے ملتے تھے ، مسلمانوں کے راز ان کے سامنے ظاہر کرتے تھے ، اِدھر مسلمانوں سے ملتے تو کہتے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں ، اُدھر کافروں سے ملتے تو کہتے کہ ہم آپ کے قدیم جاں نثار ہیں ، اور یارِ وفادار ہیں ! اپنی خاص محفلوں میں اسلامی کاموں سے مسخرگی پیشوایانِ دین کا مضحکہ اُڑانا اُن کا کام تھا ۔ ان لوگوں کو جہاں مسلمانوں کے غلبہ کی اُمید ہوتی فوراً ان کو اپنا موافق بنانے میں کوشش کرتے ، ان کے جلسوں میں شریک ہوتے ، چندے دینے میں کوتاہی نہ کرتے ، مگر جہاں مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی ہوئی ، عورتوں کی طرح گھر کے دروازے بند کرلئے اور بیٹھ گئے ۔ جان اور مال کے مقابل مذہب کی کچھ عزت نہیں ۔ سمجھتے کہ بس دنیا ہی ہے اور اس میں جینا ہی ۔ اصل میں یہ لوگ بڑے بزدل ہیں ، عین موقعۂ جنگ میں بھاگ جاتے اور اس کے مصداق بنتے ع روزِ میدان آنکہ بگریزد بخونِ لشکرے

میرے خیال میں اس وقت تین قسم کے مسلمان ہیں :-

(۱) مذہبی مسلمان (۲) قوم پرست مسلمان (۳) بین اقوامی یا سیاسی مسلمان ۔

۱ ۔ پہلے **مذہبی مسلمان** : ظاہر ہے کہ خدا اور رسولؐ کی رضا مندی اور ان کی اطاعت ہی ان کا اصلی مقصد ہے ۔

۲ ۔ دوسرے **قومی مسلمان** : جن کو نماز ، روزے ، حج ، زکوٰۃ سے کوئی غرض نہیں مگر مسلمانوں کی خوش حالی ، مالداری ، عزت و آبرو کے لئے ہر قسم کی جدوجہد کرنے تیار ہیں ۔ یہ چندے دینے میں ، مسلمانوں کی طرف سے لڑنے میں کوتاہی نہیں کرتے ۔

۳ ۔ تیسرے ہیں **بین الاقوامی مسلمان** : ان کے نام رجسٹرِ مردم شماری میں لکھے جاتے ہیں ۔ انہیں نہ نماز سے غرض نہ مسجد سے مطلب ۔ ضرورت سمجھتے ہیں تو نماز پڑھ بھی لیتے ہیں ۔ کافروں کی محفلوں میں جاتے ہیں تو ان کا قومی نشان ’’ تلک ‘‘ لگانے سے نہیں ڈرتے ۔ جس طرح ضرورت پر مسلمانوں کو چندہ دیتے ہیں کافروں کو بھی دیتے ہیں ۔ ان کے پاس اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۔ یعنی ’’ حکم دینے کا حق صرف خدا کو ہے ‘‘ نہیں ہے ۔ ہندو مسلمان کی لڑائی ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان کب ہیں ؟ دیکھو ! ہماری توریث ’’ ہندولا ‘‘ کے مطابق ہے ۔ بعض ایسے بھی بین الاقوامی مسلمان ہیں کہ توحید کے بڑے لمبے چوڑے دعوے کرتے رہتے ہیں ۔ زبان پر رات دن قَالَ اللّٰهُ وَقَالَ الرَّسُوْلُ ہے مسلمانوں کو بات بات پر مشرک اور کافر کہنے میں کوتاہی نہیں کرتے ۔ مگر لڑائی سے بچنے کے لئے غیر قوموں سے مل کر اپنی خصوصیاتِ قومی و مذہبی سے دست بردار ہونے تیار ہوجاتے ہیں نوبت بایں جارسید کہ مکہ جانے کے عوض بنارس کے میلہ میں جانے کی تحریک کر رہے ہیں ۔ رسولِ خدا ﷺ سے لوگوں کو پھیرنے کے لئے ہندوستان میں بہت سے پیغمبر پیدا ہوگئے ہیں ۔ اب تو غریب خاموش حیدر آباد میں بھی پیغمبر پیدا ہو رہے ہیں ۔

مسلمان کس کو کہتے ہیں

چند مدعیانِ نبوت سے میری بھی ملاقات ہوئی ہے ۔ ایک بات یاد رکھنے کی ہے کہ جس قوت کا علم ہوتا ہے اسی قوت کا عمل بھی ہوتا ہے ۔ کوئی جان بوجھ کر آگ کو ہاتھ سے پکڑ نہیں لیتا ۔ عمل میں کوتاہی ضعفِ ایمان یا غفلت پر دلالت کرتی ہے

باتوں سے کیا ہوتا ہے عمل سے سب کچھ عزت ہے (حسرت صدیقیؔ)

مزا تو یہ ہے کہ مذہبی مسلمانوں کو یہ بیوقوف سمجھتے ہیں اور مذہبی مسلمان ان کو بیوقوف ۔ ایک اور بات یاد رکھو! تعصب جُدا چیز ہے اور عصبیت جُدا چیز ۔ ناجائز تائید اور پچ کا نام تعصب ہے اور جائز تائید اور حمایت کا نام عصبیت ہے ۔ دنیا کے کام عصبیت پر چلتے ہیں ۔ عصبیت متفرقین کا شیرازہ ہے ۔ اگر عصبیت نہ ہو تو اوراقِ پریشاں ہیں نہ کہ کتاب و قرآن ۔ یہ بات یاد رکھو! فاسسطیوںؔ کا ایک نظامِ تمدن ہے جو اٹلی میں ہے ، نازیوں کا بھی ایک نظامِ تمدن ہے جو جرمنی میں ہے ، اشتراکیوں کا بھی ایک نظامِ تمدن ہے جو روسؔ میں ہے ۔ اسلام جہاں دین کا متکفل ہے وہاں اس کا بھی ایک نظامِ تمدن ہے ۔ ہر قوم اپنے نظام کو اچھا سمجھتی ہے اور اس کی حفاظت اپنا فرض جانتی ہے ۔ قومی مسلمان اپنے نظام تمدن ''اسلام'' کو پسند کرتے ہیں اور اس کے واسطے لڑتے ہیں ۔ یہ لوگ نماز پڑھتے ہیں مگر اُعْبُدِاللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ سے کوئی غرض نہیں بلکہ ان کی غرض تنظیم المسلمین ، ورزشِ جسمانی ، اطاعتِ حاکم وغیرہ جیسے فوائد ہوتے ہیں ۔ یہ لوگ حج کو جاتے ہیں اور سرگشتگی محبت سے کوئی غرض نہیں ۔ ان کی غرض حج سے روئے زمین کے مسلمانوں کی کانفرنس ہے ۔ اسی طرح دوسرے عبادات بھی ہیں

کفر و اسلام ترے کاکل ورخ نے لُوٹے نہ دھرم باقی نہ ایمان ہے جاناں باقی

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْاۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ؕ ﴿۹﴾

يُخٰدِعُوْنَ ؛ فریب بازی کرتے ہیں ۔ دھوکا دینا چاہتے ہیں ، اپنی دانست میں دھوکا دے رہے ہیں ۔ اَللّٰهَ ۔ اللہ کو ۔ وَ ۔ اور اَلَّذِيْنَ ؛ جو لوگ ، وہ لوگ جو ۔ اٰمَنُوْا ؛ ایمان لائے ۔ وَ ۔ اور ۔ مَا ؛ نہیں ۔ يَخْدَعُوْنَ ؛ دھوکا دیتے ہیں ۔ يَخْدَعُوْنَ اور يُخٰدِعُوْنَ گویا کہ ہم معنی ہیں ، چھپانا ۔ مُخْدَعٌ ؛ حجرہ جہاں سامان رکھا جاتا ہے ۔ اِلَّا ۔ مگر ۔ اَنْفُسَ ۔ جمع نَفْسٌ ۔ اَنْفُسَهُمْ ؛ اپنے نفسوں کو ۔ اپنے آپ کو ۔ وَمَا اور نہیں ۔ يَشْعُرُوْنَ ؛ جانتے ، سمجھتے ۔ شعور اس علم کو کہتے ہیں جو حواسِ خمسۂ ظاہری سے حاصل ہو ، جیسے دیکھنا ، سننا ، احساس کرنا ۔

ترجمہ :- (یہ منافق حقیقت میں) خدا کو دھوکا دینا چاہتے ہیں (گو بظاہر) ایمانداروں کو دھوکا دے رہے ہیں اور فی الحقیقت اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں مگر اس کا ان کو شعور نہیں ۔

اس فریب بازی کا نتیجہ ان کو ضرور ملے گا ۔ یہ خدا سے تو کیا چھپا سکتے ہیں ایمانداروں پر بھی ان کے راز ظاہر ہو کر رہیں گے ۔ خدا اور اس کا رسولؐ وقت بوقت ان کی اندرونی حالت اور سازشوں کو بیان فرمائیں گے ۔ اس زمانہ میں بھی منافقوں کے حالات اللہ مسلمانوں کو معلوم کرا رہا ہے اور انشاء اللہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ جس طرح رسولِ خدا ﷺ کے زمانہ کے منافق ذلیل و خوار ہوئے تھے اس زمانہ کے منافق بھی ذلیل و خوار ہوں گے ، غور سے دیکھئے تو اب بھی ذلیل و

خوار ہورہے ہیں مگر اپنی ذِلتوں کا ان کو احساس نہیں ۔ ایک مہینہ کی پیشگی ماہوار لے کر کافروں کی طرف سے اسلامی ریاستوں کو نیست و نابود کرنے میں مارے جانے سے زیادہ کیا ذِلّت ہوگی ؟ ان کی جان گویا انیس (۱۹) روپیہ اور فری راشن کی قیمت رکھتی ہے ☆ ۔ افسوس ! یہ بیوقوف نہ دین کے رہے نہ دنیا کے خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَالْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۔

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾

فِيْ ؛ میں ۔ قُلُوْبٌ جمع قُلْبٌ ۔ دل ۔ قُلُوْبِهِمْ ؛ ان کے دل ۔ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ ؛ ان کے دلوں میں بیماری ہے ۔ فَ ۔ پس ۔ زَادَ ۔ زیادہ کیا ۔ زَادَهُمْ ؛ ان کو زیادہ کیا ۔ مَـرَضًـا ؛ بیماری کو ۔ و ۔ اور ۔ لَ ؛ واسطے ۔ لَهُمْ ۔ ان کے واسطے ، ان کے لئے ۔ عَـذَابٌ ۔ سخت تکلیف ، مالوف سے چھوٹنا ۔ اَلِيْـمٌ ؛ دردناک ، المناک ۔ یہ آدمی کی صفت ہے ، مجازاً عذاب کی صفت بنائی گئی ہے ۔ بِ ۔ سے ، ساتھ ، بہ سبب ۔ مَا ؛ جو ۔ كَانُوْا ؛ تھے ۔ يَكْذِبُوْنَ ؛ جھوٹ کہتے ۔

ترجمہ :- ان (منافقوں) کے دلوں میں (بڑا سخت) مرض ہے پس خدا ان کے مرض کو اور بڑھاتا جاتا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (کیوں ؟) اس واسطے کہ وہ جھوٹ کہتے تھے ۔

منافقوں کے دلوں کی بیماری کی اصل وجہ

ان منافقوں کے دلوں میں کیا بیماری تھی ؟ جب رسولِ خدا ﷺ مدینہ شریف تشریف لے گئے تو اکثر لوگ مسلمان ہوگئے اور مسلمانوں کا بہت غلبہ ہوگیا ۔ یہودیوں اور نصرانیوں کے سرداروں کی اور پیشواؤں کی کچھ نہ چلنے لگی ۔ یہود کے عالم اور راہب مسلمان تو ہوئے مگر اگلی لیڈری اور پیشوائی کہاں رہی ؟ ان کے دلوں میں حسد کی بیماری پیدا ہوگئی ۔ ان سے رسولِ خدا ﷺ اور آپؐ کے اصحابِ خاص کی برتری ایک آنکھ نہیں دیکھی جاتی تھی ، رات اور دن فتنوں اور سازشوں میں کٹتے تھے مگر جس کو خدا رکھے اس کو کون چکھے ! نہ ان کے حسد سے کچھ ہوا نہ ان کی سازشوں نے کام کیا ۔ اسلام بڑھا ، پیغمبر اسلام بڑھا ، خادمانِ اسلام بڑھے ، اس کے ساتھ ساتھ ان یہودیوں کا حسد بھی بڑھا اور ان کے دل کی بیماری بھی بڑھی ۔

یہ بات یاد رکھو کہ سب سے پہلے جو گناہ صادر ہوا ہے ، وہ حسد ہے جس کا شیطان نے ارتکاب کیا ۔ حاسد محسُود کو نقصان پہنچا سکے یا نہ پہنچا سکے خود اپنے کو ضرور نقصان پہنچاتا رہے گا ۔ آگ دوسروں کو جلائے نہ جلائے اپنے آپ کو جلاتی ہے اور گھل گھل کر راکھ ہوتی ہے ۔

حسد بہ اہلِ حسد کار میکند صائبؔ ÷ چنانکہ آتشِ سوزندہ می خورد خودرا

یہ حُب جاہ اور لیڈری کی بیماری بھی بلائے جان ہے ۔ مسلمانوں میں خصوصاً لیڈری کا شوق اس طرح دلوں میں گھر کر گیا ہے کہ سب امام ہوگئے ہیں اور مقتدی ندارد ۔ مختلف اُصول سے ، مختلف ناموں سے ، مختلف مقاصد کو پیش کر کے قوم سے چندہ حاصل کرنا ، سارا پیسہ پنڈالوں کی تیاری اشتہارات ، پمفلٹوں ، اخباری اشتہارات ، فرسٹ کلاس کے کرایوں اور کچھ اپنے معین و مددگاروں میں جو حقیقت میں ان کے قرابت دار ہیں صرف کر دینا لیڈری کے لوازم سے ہے ۔ غریب مولوی مشائخ جن کو وہ اپنے لئے مانع و مزاحم سمجھتے ہیں ان پر لعنت کروانا ، تبرا کروانا ، رات دن ان کی غیبت کرنا ، مذہب کو مانعِ ترقی سمجھنا اور پھر

☆ اس زمانہ کے سپاہی کی تنخواہ کی طرف اشارہ ہے

مذہب ہی کا نام لے کر مسلمانوں کو برانگیختہ کرنا، عملی کام پوچھو تو خاک کچھ نہیں، شور پکار بہت ہے اور ٹھوس کام ندارد۔ ڈھول میں پول ہے۔ نہ رازداری ہے نہ ایثار، نہ حقیقی حُبِ قومی ہے، نہ دین و مذہب کی حمیت۔ غرض کہ دین ہے تو پیسہ ہے اور عزت ہے تو پیسہ۔ خدا محفوظ رکھے اس لیڈری سے اور اس کے شر سے۔ چندے دیتے دیتے مسلمان عاجز۔ یہ سب کیوں ہے؟ دین و مذہب سے بے اعتنائی کا نتیجہ، پیغمبر کا دامن ہاتھ سے نکل جانے کا لازمہ، بزرگانِ دین سے بے تعلق ہونے کا اثر۔

جب سے دلِ زندہ تو نے ہم کو چھوڑا ÷ ہم نے بھی تری رام کہانی چھوڑی (حسرت صدیقی)

منافقوں کو دردناک عذاب کیوں؟ اس لئے کہ وہ بظاہر خود کو مسلمان ظاہر کرتے تھے اور سمجھتے بھی تھے مگر امتحان کے بعد سب کھوٹ نکلا۔ لہٰذا ان کا عذاب بھی دردناک ہی ہے۔ بے سمجھ کی تکلیف سے سمجھدار کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ وہ کیا جھوٹ کہتے تھے؟ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾

وَ۔ اور۔ مگر۔ اِذَا؛ جب۔ قِیْلَ۔ کہا گیا۔ اِذَا قِیْلَ۔ جب کہا جائے۔ لَا تُفْسِدُوْا؛ تم فساد نہ کرو۔ اِفْسَادٌ؛ بگاڑنا خرابی ڈالنا۔ مصدر ہے۔ فِیْ۔ میں۔ اَرْضٌ۔ زمین۔ اَرَاضِیْ، اَرَضُوْنَ، جمع۔ فِی الْاَرْضِ؛ زمین میں۔ قَالُوْا۔ ان لوگوں نے کہا۔ اِنَّمَا۔ بے شک، اس کے سوا کچھ نہیں، جزایں نیست۔ یہ لفظ حصر پر دلالت کرتا ہے۔ نَحْنُ۔ ہم۔ مُصْلِحُوْنَ۔ اصلاح کرنے والے، درستی کرنے والے، سنوارنے والے ہیں اِصْلَاحٌ مصدر اور صُلْحٌ مادہ۔

ترجمہ:- جب (ان منافقوں) سے کہا جاتا ہے تم زمین میں فساد نہ پھیلاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔ (جھگڑوں سے بچنے والے ہیں اور دوسروں کو کُشت و خون سے بچانے والے ہیں۔)

اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

اَلَا۔ ہاں۔ کلمہ تنبیہ ہے۔ توجہ دلانے اور ہوشیار کرنے کے لئے آتا ہے۔ اِنَّ؛ بے شک۔ اِنَّھُمْ؛ بے شک وہ لوگ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ؛ وہی ہیں فساد پھیلانے والے، خرابی پیدا کرنے والے، بگاڑنے والے۔ وَلٰکِنْ؛ اور لیکن۔ لَا یَشْعُرُوْنَ ان کو شعور نہیں، ان کو احساس نہیں، ایسی واضح بات کو بھی یہ نہیں سمجھتے۔

ترجمہ:- ہاں! بے شک یہی فساد برپا کرنے والے ہیں مگر ان کو (اس کا) شعور نہیں۔

یہ منافق کیا کرتے تھے؟ بہ ظاہر مسلمان اور بہ باطن کٹّر کافروں سے ملے ہوئے۔ مسلمانوں سے بھی ڈرتے اور کافروں سے بھی۔ وہ چاہتے کہ مسلمانوں کا غلبہ ہو تو وہ فائدہ میں رہیں اور اگر کافروں کا بھی غلبہ ہو جائے تو بھی فائدے میں رہیں۔ سچے مسلمان ان سے کہتے کہ یہ دو رُخی چال تم کو چلنا نہ چاہئیے۔ مسلمانوں کے راز کفار کے سامنے بیان نہ کرنا چاہئیے۔ سازشوں کا انجام خود سازشیوں کے لئے بھی اچھا نہیں ہوتا۔ یہ بزدل، نامرد منافق اوّل تو حیلے حوالے کر کے شریک جنگ نہ ہوتے۔

دین سے بے اعتنائی کا نتیجہ پیغمبر کا دامن چھوٹنا ہے

شریکِ جنگ ہوتے بھی تو عین معرکہ کارزار سے بھاگ جاتے اور اپنے ساتھ بہت سے بے سمجھ مسلمانوں کو بھی میدانِ جنگ سے ہٹا دیتے ۔ ان سے کہا جاتا ہے کہ ایسی شرارتیں کیوں کرتے ہو تو وہ عذر و معذرت کرتے کہ ہم اچھے ہی کام کررہے ہیں ۔ ہم پالیسی کے لوگ ہیں ، سیاست کی ہم کو مہارت ہے ۔ عقلمند آدمی وہ ہے جو سب سے ملے اور ممکن فوائد حاصل کرے ۔ یہ لڑائی بھڑائی جاہلوں کا کام ہے ۔ ہاتھ پاؤں کے کام سے دماغ کے کام کو فضیلت ہے وغیرہ ۔

خیر یہ تو ماضی کی کہانی تھی ۔ حال کے منافق کیا کررہے ہیں ؟ مجلسِ آئین وقوانین میں شریک ہوکر اصول و احکام اسلام کے خلاف قوانین منظور کراتے ہیں ۔ خود بھی خلافِ شرع کام کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی خلافِ شرع کام پر مجبور کرتے ہیں ۔ مسلمانوں کو فوج میں بھرتی کرواکر مسلمانوں سے لڑاتے ہیں ، مسلمانوں کے مقاماتِ مقدسہ پر کفار کا قبضہ کراتے ہیں اور کفار کا ممالک اسلامیہ پر قبضہ ہونے پر چراغاں کرتے ہیں ۔ ان میں رازداری بالکل نہیں ، ایثارِ مسلمین ہرگز نہیں ۔ مسلمانوں نے جہاں کوئی مفید کام کیا جھٹ اس کی اطلاع کافروں کو کردی ۔ یہ لوگ مساجد اور وعظوں میں کیوں آتے ہیں ؟ مسلمانوں کے خیالات سے واقف ہوکر کفار کو واقف کرا دینے کے لئے ۔ نماز یا وعظ ہرگز ان کا مقصد نہیں ہوتا ، کھاتے ہیں مسلمانوں کا اور گاتے ہیں کفار کا ۔ ہمیشہ اسلامی خصوصیات اور امتیازات مٹانے میں سرگرم ۔ اب السلام علیکم کی جگہ گڈ مارننگ اور بندے ماترم نے لے لی ہے ۔ پائے جامہ اُتر گیا ہے ، پتلون لپٹ گیا ہے ۔ خاتم الانبیاء سے مسلمانوں کا منہ پھرانے کے لئے دعویٔ نبوت بھی کرتے ہیں اور غیر نبی کو نبی ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ جہاں کسی نے ان پر اعتراض کیا لگے پیغمبروں پر وہی الزام جمانے ۔ توحید کے بڑے لمبے چوڑے دعاوی کرنے کو مستعد مگر بزرگانِ دین کی عظمت مٹانے میں بڑے ساعی ، روحانیات سے سخت نابلد ۔ بعض جاہل ہندوؤں کے سرگروہ یا گرو کے پاس جاتے ہیں تو اپنا ہندوانی نام رکھ کر چیلوں کی فہرست میں اپنا نام لکھواتے ہیں اور پھر جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو وہی اسلامی نام ۔ ایک بڑے تصوف کا دعویٰ کرنے والے نے ایک صاحب سے کہا ، آج کل بڑے کامل آئے ہوئے ہیں ان صاحب نے پوچھا کہ کیا مجذوب ہیں یا سالک ؟ ان صوفی صاحب نے کہا "مسلمانوں میں اب کامل کہاں ؟ ایک ہندو گوشائیں تشریف لائے ہیں"۔ واہ رے کمال ! جو کفر اور شرک کے ساتھ ہے ۔ اصل میں ملائکہ کے اُستاد بھائی موحدوں نے پیغمبر سے ، بزرگوں سے بے ربط کردیا اور لازماً کفار کا غلام بنا دیا اَلْعِیَاذُ بِاللّٰهِ ؛ اللہ سے ربط پیدا نہ ہوا ، بزرگوں سے بے تعلق ہوگئے ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ ؛ ایک کو روئیں دو کو روئیں اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی ؟

موجودہ دور کے منافق کی پہچان

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَاۗءُ ۭ اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَهَاۗءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳

وَاِذَا ؛ اور جب ۔ قِیْلَ لَهُمْ ؛ ان سے کہا جاتا ہے ۔ اٰمِنُوْا ؛ ایمان لاؤ ۔ کَمَا ۔ جیسا اٰمَنَ النَّاسُ ؛ لوگ ایمان لائے ہیں ۔ قَالُوْا ؛ تو وہ کہتے ہیں ۔ اَنُؤْمِنُ ۔ کیا ہم ایمان لائیں ۔ کَمَا ؛ جیسا کہ ۔ اٰمَنَ ؛ ایمان لائے ۔ اَلسُّفَهَآءُ ؛ جمع سَفِیْهٌ

سبک سر، بیوقوف، نادان سَفَهٌ کے معنے ہلکے پن کے ہیں ۔ اَلَا ۔ ہاں ! اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ بے شک وہی بیوقوف ہیں ۔ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ؛ مگر ان کو اس کا علم نہیں ۔

ترجمہ :- جب ان (منافقوں) سے کہا جاتا ہے تم بھی (مذہب پرست) مسلمانوں کی طرح ایمان لاؤ تو وہ کہنے لگتے ہیں "کیا ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں ؟" ہاں ! بے شک خود وہی بے وقوف ہیں مگر ان کو (اپنی بیوقوفی اور نادانی کا) علم نہیں ۔

قدیم منافق کہتے ہیں مسلمان بڑے بھولے ہیں ، اپنے خیر و شر کو نہیں سمجھتے ، دین کی حمیت ، پیغمبر کی حمیت میں جان قربان کرنے تیار ہوجاتے ہیں ۔ ان کو ڈپلومیسی سے کیا تعلق ؟ سیاسیات سے کیا تعلق ؟ ہم سیاستِ مدن کے ماہر ہیں ، ہم فلسفہ سیاست سے واقف ہیں ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہماری جان و مال بھی بچے اور کامیابی بھی اس کے ساتھ رہے ۔ عاقل وہی ہے جو حکمتِ عملی سے اپنا مقصد حاصل کرے ۔ ہم مسلمانوں سے بھی ملتے ہیں اور منکرانِ اسلام سے بھی ۔ ہم چاہتے ہیں کہ دنیا میں لڑائی بھڑائی نہ ہو ، امن چین رہے ۔ کافر اگر جہالت کرتے ہیں تو ہم کو جہالت کرنے کی کیا ضرورت ہے ؟ عقلمند وہ ہے جو ایک ضرب سے دو فاختے گرائے ۔ خیر ! یہ تو زمانہ نبوت کے منافق تھے ۔ دیکھنا یہ ہے کہ اب کیا ہو رہا ہے ؟ ان ہی کے نظریئے ان کے سر میں ہیں ، اُن ہی کے اُصول ان کے دل میں ہیں ۔ پہلے اپنے آپ کو مسلمانوں کا بڑا ہمدرد ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ قومی معاملات میں چندے دینے سے دریغ نہیں ۔ مسجدوں میں نعرہ تکبیر لگانے میں بڑے مستعد مگر اس کے ساتھ کافروں کے ساتھ ہم نوالہ ہم پیالہ ، ان کی ہاں میں ہاں ملانے اور ان کے پاس جھوٹی عزت حاصل کرنے میں بڑے شوق مند ۔ مسلم اور منکرِ اسلام کا معاملہ پڑے تو بڑے روادار یعنی مسلمانوں کو کٹوانے اور غیر مسلموں کی تائید کرنے میں بڑے مستعد ۔ واہ ری رواداری ! مسلم غیر مسلم کے تقرر یا گتہ دینے کا مسئلہ آتا ہے تو غیر مسلموں کو ترجیح دی جاتی ہے ۔ مسلمانوں سے کام لینے کا حوصلہ نہیں مگر ان کو نااہل ثابت کرنے کے لئے بڑے تیز زبان ۔ ساری زبان آوری اور فصاحت ، تمام آرٹیری مسلمانوں کی ہجو میں صرف ہوتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کی ہمدردی میں کہا گیا ۔ مسلمانوں کی جان و مال کو کھوٹے داموں منکرانِ اسلام کے ہاتھوں بیچ ڈالا جاتا ہے ۔ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۔ برادرانِ یوسفؑ نے یوسفؑ کو چند کھوٹے داموں پر بیچ ڈالا یہ انہیں کی اتباع کرتے ہیں ۔ یہ خود کو بڑا عقلمند سمجھتے ہیں مگر ہیں یہ بدنصیب ، سخت بیوقوف ، نہایت نادان ، بالکل جاہل ۔ قوم سے اس کے ارکان کی عزت ہے ۔ جب قوم ہی نہیں تو افراد کدھر ؟ اللہ مسلمانوں کو عقلِ صحیح ، قلبِ صمیم ، فہمِ مستقیم عطا کرے ۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ

قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾

وَاِذَا ؛ اور جب ۔ لَقُوْا ؛ ملاقات کرتے ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں سے جو ایمان لائے ۔ قَالُوْا ؛ تو کہتے ہیں ۔ اٰمَنَّا ؛ ہم ایمان لائے ۔ وَاِذَا ؛ اور جب ۔ خَلَوْا ۔ خالی ہوئے ، خلوت میں ملے ، تنہائی میں ملے ۔ اِلٰی ؛ طرف ، تک شَیٰطِیْنَ ؛ جمع شیطان ۔ سرداران کفار ۔ اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ؛ اپنے شیطانوں کی طرف ۔ قَالُوْا ؛ کہتے ہیں ۔ اِنَّا ؛ بے شک ہم مَعَكُمْ ؛ تمہارے ساتھ ۔ اِنَّمَا ؛ بے شک ، صرف ۔ نَحْنُ ۔ ہم ۔ مُسْتَهْزِءُوْنَ ؛ ہنسی کرتے ہیں ، مذاق کرتے ہیں ، ٹھٹھا کرتے ہیں ، بناتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جب ایمان داروں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو پکّے ایمان دار ہیں اور جب کٹے کافروں کے سرداروں سے تنہائی میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ بے شک ہم تمہارے ساتھ ہیں ۔ ہم تو (مسلمانوں کو بناتے ہیں ۔ ان کا) مذاق اُڑاتے ہیں ۔

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِىْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

اَللّٰهُ ۔ اللہ ۔ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ ؛ ان کے ہنسی اُڑانے کی سزا دیتا ہے ۔ وَيَمُدُّهُمْ ؛ اور ان کو مدد دیتا ہے ، بڑھاتا ہے ۔ فِىْ ؛ میں ۔ طُغْيَانِ ۔ سرکشی ، بدراہی ۔ فِىْ طُغْيَانِهِمْ ؛ ان کی سرکشی میں ۔ يَعْمَهُوْنَ ؛ اندھوں کی طرح چلتے ہیں ، بے راہی اختیار کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- خدا ان کے اس مذاق اُڑانے کی سزا دے گا اور ان کو ان کی سرکشیوں میں اور بڑھائے گا کہ ان کو صحیح راستہ نہ ملے ۔

عربی زبان میں ایک معنی کو جس کے لئے الفاظ وضع نہیں ہوئے ان الفاظ سے ادا کرنا جو قریب واقع ہوتے ہیں مشاکلہ کہتے ہیں جیسے وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ؛ برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی یعنی برائی کی سزا ۔ ایک صاحب کو کپڑوں کی ضرورت تھی ۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کے لئے کیا پکائیں ؟ انھوں نے کہا جبہ اور قمیص پکائیے ۔

قَالُوْا اقْتَرِحْ شَيْئًا نَجِدْلَكَ طَبْخَهُ ÷ قُلْتُ اطْبَخُوْالِىْ جُبَّةً وَّ قَمِيْصًا

" لوگوں نے کہا آپ فرمائش کیجئے کہ آپ کے لئے اچھے کھانے پکائیں ، میں نے کہا میرے لئے جبہ اور قمیص پکائیے " ۔ یہ بھی اسی مشاکلہ پر مبنی ہے ۔ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَاللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ؛ یعنی لفظی معنی یہ ہیں کہ انھوں نے مکر کیا خدا نے ان سے مکر کیا اور خدا سب سے زیادہ مکر کرنے والا ہے ۔ یعنی مکر کی سزا دینے والا ہے ۔ ایسے آیاتِ متشابہات میں نتیجہ مراد ہوتا ہے ۔ بدمعاشی کے نتیجہ میں خدا کا سزا دینا مراد ہوتا ہے ۔ اسی طرح وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؛ خدا نے ان پر غصہ کیا یعنی ان کو سزا دی ، ان پر عذاب نازل کیا ۔ بعض نادان علم و ادب سے ناواقف ، عربی لٹریچر سے نابلد ، قرآن پر اور خدا پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ وہ خود اپنے جاہل ہونے کی اپنے منہ سے شہادت دیتے ہیں ۔

آؤ! ذرا اس زمانہ کے منافقوں کی کارروائیوں پرغور کریں ۔ وہ کیا کرتے ہیں ؟ غیر مذہب والوں سے ملتے ہیں ، ان سے کہتے ہیں کہ ہم تو آپ کے دوست ہیں ، آپ کے جاں نثار اور وفادار ہیں ۔ یہ نادان مسلمان دنیا کے نشیب وفراز سے واقف نہیں ۔ وہ سرکار سے (آپ لوگوں سے) مخالفت کرتے ہیں ۔ ہم ان کو رفتہ رفتہ اپنے رنگ پر لائیں گے ۔ مدارس میں سے دینی تعلیم تو نکال لی گئی ہے اور جہاں باقی ہے ہم کوشش کرر ہے ہیں کہ اس کو بھی نکال دیا جائے عربی کو ہم مٹا رہے ہیں ، ہم تحریک کر رہے ہیں کہ بجائے عربی خطبوں کے اُردو میں تقریر کی جائے جو ہماری ضرورتوں کو ظاہر کرے ۔ قرآنِ شریف کے بھی ترجمے کئے گئے ہیں ۔ اب قرآن سے غرض نہیں ، ہم ہمارے من مانے ترجموں اور تفسیروں کے سوا کچھ نہیں جانتے ۔ اُردو زبان میں جس قدر عربی الفاظ آتے ہیں ان کو خارج کر رہے ہیں ، محمد مصطفٰے ﷺ سے پھر رہے ہیں اور بہت سے لوگ مصنوعی پیغمبر بن رہے ہیں ۔ ہم اپنے بعض پیشواؤں کو اتنا بڑھا رہے ہیں کہ گویا وہ بھی پیغمبر تھے اور ہم تیار ہیں کہ چند روز کے بعد ان کی پیغمبری ثابت کرکے رہیں گے ۔

بعض لوگ کرشن جی ، گوتم بدھ کے پیغمبر ہونے کے لئے احادیث وضع کر رہے ہیں اور بعض قدیم پیغمبروں کے ناموں کو ہندوستان کے اوتاروں پر جما رہے ہیں ۔ یہ سب کچھ تو اپنے مذہب سے تنزل کر رہے ہیں مگر ان کے مخالف کفار روز بروز اپنے مذہب کی خوبیاں ظاہر کر رہے ہیں ، اپنی زبان ، اپنے تمدُن ، اپنے لباس کو پھیلا رہے ہیں اور یہ منافق ان سب کارروائیوں سے بڑے خوش ہیں کہ اب نہ پیغمبر عرب کی ضرورت ہے نہ عربی کی ۔ خدائے تعالیٰ ان بے راہوں کی بے راہی کو اور بڑھاتا ہے اور ان کو کچھ بھی صحیح راستہ دکھائی نہیں دیتا ۔ ان منافقوں کے ظاہری حال کو دیکھیں گے کہ نہایت متقیوں کا لباس پہنے ہوئے ، بات بات میں شرک و کفر سے ڈرانا ، بدعت بدعت ان کے وردِ زبان ہے ۔ یہ لوگ قرآنِ شریف پڑھتے ہیں مگر قرآنِ شریف ان کے حلق کے نیچے نہیں اُترتا ۔ کھلے کافروں سے اس قدر نقصان نہیں ہوتا جتنا ان خانہ خرابوں کی وجہ سے ہوتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ دوزخ کے ساتویں طبقہ میں ان کا مقام مقرر کیا گیا ہے ۔

أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱشۡتَرَوُاْ ٱلضَّلَٰلَةَ بِٱلۡهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَٰرَتُهُمۡ وَمَا كَانُواْ مُهۡتَدِينَ ﴿١٦﴾

أُوْلَٰٓئِكَ ؛ وہ لوگ ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو ، جنھوں نے ۔ اِشْتَرَوْا ؛ خریدا ۔ اِشْتِرَاءٌ مصدر ۔ شَرْیٌ ؛ مادّہ ۔ ضَلَالَةٌ ؛ گمراہی بِ ۔ بعوض ۔ هُدٰی ؛ ہدایت ۔ فَ ، پس ۔ مَارَبِحَتْ ؛ نہیں فائدہ دیا ۔ رِبْحٌ ؛ فائدہ ۔ تِجَارَتٌ ؛ بیوپار ، لین دین ۔ وَمَا كَانُوْا ؛ اور نہ تھے ۔ مُهْتَدِيْنَ ؛ ہدایت پانے والے ، راہ یاب ، سیدھا راستہ چلنے والے ۔

ترجمہ :- یہی لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کے عوض گمراہی خرید لی ۔ ان کی اس تجارت نے ان کو کوئی فائدہ نہ دیا اور ان کو (اچھا کام کرنے کی طرف) راستہ نہ ملا ۔

غور کرو کہ دنیا چند روزہ ہے ، ایک مسافر خانہ ہے ، چلتا سایہ ہے ، ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ۔ جو لوگ چند روز بیماری میں

پرہیز نہیں کرتے، حکیم اور ڈاکٹر کا کہا نہیں مانتے۔ ظاہر ہے کہ وہ دَرد اور دُکھ میں رہیں گے۔ اسی طرح جو خدا کو نہ مانیں، پیغمبر کے احکام کی تعمیل نہ کریں، ابدی تباہی میں مبتلا ہوں گے۔ دنیا بھی ہاتھ سے جائے گی اور آخرت بھی۔

گزشتہ تمام اقوام کے حالات پر نظر ڈالو، قدیم تاریخ کے صفحات اُلٹو، تم دیکھو گے کہ نیکوں کا انجام نیک ہوا اور بدوں کا بد۔ نمرود اور ابراہیمؑ وفرعون اور موسیٰؑ کے واقعاتِ زندگی کا مطالعہ کرو۔ نمرود اور فرعون ناکامی کے دریا میں ڈوب گئے اور ابراہیمؑ وموسیٰؑ کو اللہ نے حیاتِ جاوید بخشی۔ نمرود اور فرعون کا نام کس طرح لیا جاتا ہے اور خدا کے پیغمبر ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کا نام کس عزت سے؟ جو جنت کے عوض دوزخ خریدے اس سے بڑھ کر کون نقصان میں ہے؟ جو رضائے الٰہی کے عوض غضبِ الٰہی لے اس سے زیادہ کون خسران اور نقصان میں ہے؟ اللہ ہم سب کو راہِ ہدایت پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ

فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾

مَثَلُهُمْ ؛ ان کی مثال۔ كَمَثَلِ الَّذِيْ ؛ اس شخص کی سی ہے۔ جس نے۔ اِسْتَوْقَدَ۔ روشن کیا، سلگایا۔ اِسْتِقَادٌ۔ مصدر۔ باب اِسْتِفْعَالٌ۔ وَقْدٌ مادّہ۔ نَارًا ؛ آگ۔ نِيْرَانٌ جمع۔ فَ ؛ پس۔ لَمَّا ؛ جب۔ اَضَاءَ تْ ؛ روشن ہوا، روشن کیا۔ مَا ؛ جو۔ حَوْلَهٗ ؛ اس کے اطراف، گرد۔ ذَهَبَ ؛ گیا۔ ذَهَبَ بِهٖ ؛ لے گیا۔ اَذْهَبَ ؛ دور کیا۔ یہ دونوں صورتیں متعدی کی ہیں مگر ذَهَبَ بِهٖ میں خود کا ساتھ رہنا ضرور ہے۔ نُوْرٌ ؛ روشنی۔ نُوْرٌ اور نَارٌ کا مادّہ ایک ہے مگر نور لطیف تر ہے اس مادہ میں نکلنے اور پھیلنے کے معنٰی رہتے ہیں۔ وَ۔ اور۔ تَرَكَهُمْ ؛ کر چھوڑا ان کو۔ فِيْ ؛ میں۔ ظُلُمٰتٍ ؛ جمع ظُلْمَةٌ ؛ تاریکیاں۔ ظلم کے مادّہ میں روکنے کے معنٰی ہیں۔ ظلمت بھی آدمی کو چلنے پھرنے سے روکتی ہے اور ظالم بھی مستحق کو اس کے حق سے روکتا ہے۔ لَا يُبْصِرُوْنَ ؛ نہیں دیکھتے۔

ترجمہ :- ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ روشن کی جب اس آگ نے اس کے ماحول کو روشن کردیا، (یا اس آگ سے ماحول روشن ہوگیا) تو خدا نے ان کے نور کو غیب کردیا اور ان کو تاریکیوں میں یوں چھوڑ دیا کہ نہ اب ان کو کچھ دکھائی دیتا ہے (اور نہ سجھائی دیتا۔)

اس آیت میں منافقوں کی روش و حالت کی مثال بیان کی گئی ہے کہ وہ ایمان تو لاتے ہیں اور نورِ ایمان بھی پیدا ہوجاتا ہے۔ جب ان کا ماحول روشن ہوجاتا ہے اور وہ اس قابل ہوتے ہیں کہ کچھ کام کرسکیں، اپنی حالت بدل سکیں، ایمان سے مستفید ہوسکیں تو کفار سے ڈر کر ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ تھوڑا بہت ایمان جو تھا وہ بھی چلا جاتا ہے۔ خدا ان کے دلوں کو، ان کی عقلوں کو، ان کے کرتوت کی وجہ سے پھر تاریک کردیتا ہے اور اب ان کو کچھ سجھائی نہیں دیتا کہ کیا کریں۔

یہ لوگ وہم کے بندے، شکوک کے غلام بن جاتے ہیں ۔ ایمان داروں کا اطمینانِ قلب ان کو نصیب نہیں ۔ ان کی جان رات دن دغدغہ میں ہے ۔

واضح ہو کہ مفرد سے مفرد کو تشبیہ دی جاتی ہے اور ایک جملہ میں متعدد چیزوں کو متعدد چیزوں سے بھی تشبیہ دی جاتی ہے ۔ نیز چند چیزوں کے مجموعے سے ایک اجتماعی حالت پیدا ہوتی ہے اور اس کو ایک اجتماعی حالت سے تشبیہ دی جاتی ہے ۔ یہاں منافقوں کی اجتماعی حالت کو اس آگ روشن کرنے والے کی اجتماعی حالت سے تشبیہ دی گئی ہے ۔

ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ میں بہ نسبت اَذْهَبَ اللّٰهُ نُوْرَهُمْ کے زیادہ بلاغت ہے، جس چیز کو خدا لے جائے اس کو کون لوٹا لائے ؟

واضح ہو کہ جو چیز غیر معمولی ہو، انسانوں کی قوتوں سے باہر سمجھی جاتی ہو اور جب کوئی کرنے والا نظر نہیں آتا تو علت و معلول کی آخری کڑی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کردی جاتی ہے ۔ یہ ہمیشہ یاد رکھو کہ جو الفاظ انسانوں کے لئے مستعمل ہوتے ہیں اور ماسوا اللہ کی طرف منتسب ہوتے ہیں ان کی نسبت خدائے تعالیٰ کی طرف باعتبار انجام کے ہے ۔ مثلاً غضب کی ابتدائی حالت، خونِ دل کا جوش کرنا، چہرہ کا خشک ہوجانا اور بغرضِ انتقام آگے بڑھنا اور ہاتھ اُٹھانا ہے، جس کا انجام انتقام ہے پس غَضِبَ اللّٰهُ کے معنی ہیں : خدا ان کے اعمالِ بد کی ان کو سزا دیتا ہے کیونکہ خدائے تعالیٰ غضب کی ابتدائی حالت خون دل کے جوش کرنے وغیرہ سے پاک ہے ۔

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾

صُمٌّ ۔ جمع اَصَمُّ ؛ بہرہ ۔ صَمَمٌ ؛ اس کا مادہ ہے ۔ جس کے معنی ٹھوس ہونے کے ہیں ۔ بھرواں بانس کو بھی اَصَمُّ کہتے ہیں ۔ لہذا اَصَمُّ کے معنی ہیں جس کے کانوں میں ڈھکنے پڑ گئے ہوں، جو حق بات سن نہیں سکتا ۔ بُكْمٌ ؛ جمع اَبْكَمُ ۔ گونگا، جس کے منہ سے حق بات نہ نکلے ۔ عُمْیٌ : جمع اَعْمٰی ؛ اندھا، نابینا ۔ عَمَاءٌ ؛ اندھیری، ابر ۔ اَعْمٰی کی جمع عُمْيَانٌ بھی آتی ہے ۔ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ؛ پس وہ راہِ راست کی طرف رجوع نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- وہ بہرے ہیں، گونگے ہیں، اندھے ہیں ۔ پس وہ (حق کی طرف) رجوع نہیں کرتے ۔

موجودہ زمانہ کی حالت کچھ ایسی ہوگئی ہے کہ دنیا کے تمام انقلابات دیکھتے ہیں، ان کے اسباب و علل سامنے ہیں مگر ان کو کچھ سجھائی نہیں دیتا ۔ لاکھ نصیحت کی جائے وہ کبھی نہ مانیں گے ۔ گویا کہ انھوں نے سنا ہی نہیں ۔ حق گوئی کا وقت آتا ہے تو اپنے ذاتی اغراض یا بزدلی کی وجہ سے کبھی حق کا ایک لفظ منہ سے نہ نکلے گا ۔ ظالموں کے ظلم کی توجیہ کرنے میں بڑے ہوشیار ۔ اصل میں ان لوگوں کو آخرت کا پورا یقین نہیں، خدا پر برابر ایمان نہیں، پیغمبر کی تعلیم پر اعتماد نہیں ۔ وہ سمجھتے ہیں بس جو کچھ ہے دنیا ہے ۔ جائز ناجائز جس طور سے ہو کھاؤ پیو مزے اُڑاؤ عیش و عشرت میں بسر کرو ۔ ہفتہ کی فکر بچوں کے جمعہ کی خوشی بھی برباد کردیتی ہے ۔ ان خودغرضوں، ہول دلوں سے کسی قسم کی اُمید نہیں کی جاسکتی ۔ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے ۔

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ

يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾

اَوْ ؛ یا ۔ اصل میں یہ لفظ شک کے لئے وضع کیا گیا ہے مگر دو چیزوں کی برابری کے لئے بھی آتا ہے ۔ كَ ۔ مانند، مثل صَيِّبٍ ؛ صَابَ يَصُوْبُ ۔ کے معنے ہیں ۔ نَزَلَ يَنْزِلُ صَيِّبٌ کے معنے ہیں اُترنے والی چیز یعنی بارش یا بادل مگر یہاں بارش مراد ہے ۔ مِنْ ۔ سے ۔ اَلسَّمَآءِ یہ سُمُوٌّ بمعنے عُلُوٌّ سے مشتق ہے ۔ چھت، ابر، آسمان ۔ یہاں سَمَا سے ابر مراد ہے ۔ فِيْهِ اس میں ۔ ظُلُمٰتٌ ؛ تاریکیاں، اندھیریاں ۔ وَ رَعْدٌ ؛ اور گرج، تھرتھری، کپکپی ۔ جاڑا ۔ وَ ۔ اور ۔ بَرْقٌ ؛ چمک، بجلی ۔ يَجْعَلُوْنَ ؛ کرتے ہیں، رکھتے ہیں ۔ اَصَابِعَ جمع اِصْبَعٌ ؛ اُنگلی ۔ اَصَابِعَهُمْ ؛ اپنی انگلیوں کو ۔ فِيْ ۔ میں، بیچ ۔ اٰذَانٌ جمع اُذُنٌ ؛ کان ۔ فِيْ اٰذَانِهِمْ ؛ اپنے کانوں میں ۔ مِنْ ۔ سے صَوَاعِقُ جمع صَاعِقَةٌ ؛ کڑاکے کے ساتھ گرنے والی بجلی ۔ بجلی جب تک چمکتی ہے برق ہے، گرنے کے بعد وہ صاعقہ کہلاتی ہے ۔ حَذَرٌ ۔ خوف، ڈر ۔ حَذَرَ الْمَوْتِ ؛ موت کے ڈر سے ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ مُحِيْطٌ ؛ احاطہ کئے ہوئے، گھیرے ہوئے ۔ اَحَاطَ بِهٖ ۔ اس کا احاطہ کیا ۔ بِ ۔ سے، ساتھ ۔ كٰفِرِيْنَ ۔ منکرین، حق پوش ۔

ترجمہ :- یا ان کی مثال بارش کی سی ہے جو آسمان سے آرہی ہے اس میں اندھیریاں بھی ہیں کڑک بھی ہے اور چمک بھی ۔ بجلی کی گرج سُن کر وہ اپنے کانوں میں انگلیاں دھر لیتے ہیں موت کے ڈر سے اور اللہ ان منکروں کو ہر طرح سے محیط ہے ۔

منافقوں کی ایک اور مثال

اس آیتِ شریف میں ان منافقوں کی ایک دوسری مثال بیان کی جارہی ہے یہ اسلام کو دیکھتے ہیں تو بعض چیزیں ان کی سمجھ میں نہیں آتیں ۔ کچھ مسلمانوں سے اور اسلام کی قوت سے ڈر جاتے ہیں اور کانپ اُٹھتے ہیں ۔ بعض چیزیں سمجھ میں بھی آجاتی ہیں ۔ اسلام کے کڑاکوں سے ڈر کر کانوں میں انگلیاں رکھ لیتے ہیں ۔ یعنی بالکل حیران و پریشان ہوجاتے ہیں کہ کہیں یہ آفت، یہ بجلی، یہ صاعقہ ان پر نہ آپڑے اور وہ موت کا نوالہ نہ بن جائیں ۔ مگر یہ بھاگ کر کہاں جائیں گے، کتنی دور جائیں گے ؟ خدا تو تمام منکروں کو گھیرے ہوئے ہے، محیط ہے ۔ دیکھو ! اس آیت میں خدائے تعالیٰ نے منافقوں کو بھی کافروں میں شامل کیا ہے کیونکہ ان کے متعلق فرماتا ہے :- وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ۔

اس وقت بھی منافقوں کی یہی حالت ہے کہ اسلام کی بعض باتیں ان کی سمجھ میں آتی ہیں تو مان لیتے ہیں اور بعض باتیں جو سمجھ میں نہیں آتیں ان سے انکار کر بیٹھتے ہیں ۔ قرآن کے اثر سے ان کو کچھ اُمید بھی ہوتی ہے، کچھ خوف بھی ۔ کافروں سے ڈرتے ہیں اور پھر نظامِ اسلام کی خوبی کی وجہ سے ان کو کچھ دنیاوی کامیابی کی اُمید بھی ہوجاتی ہے ۔ اس واسطے وہ مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ میں ہیں نہ پورے مسلمان ہیں نہ کٹے کافر ۔ اصل میں منافق لوگ بزدل ہیں، جان و مال کو ڈرتے ہیں ۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ

وَ اِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ؕ

ع ۲ ۱۳ ۲ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾

يَكَادُ ۔قریب ہے ۔ اَلْبَرْقُ ؛ بجلی ۔ يَخْطَفُ ؛ بابِ سَمِعَ ؛ اُچک لیتا ہے ۔ اَبْصَارَهُمْ ؛ ان کی بصارتوں کو، آنکھوں کے نور کو بَصَرْ یا بَصَارَتْ کہتے ہیں اور دل کے نور یا سمجھ کو بصیرت ۔ كُلَّمَا ؛ جس جس وقت ، جب جب ۔ اَضَآءَ لَهُمْ ؛ ان کے لئے روشن ہوتی ہے ۔ مَشَوْا ؛ چلے چلتے ہیں ۔ فِيْهِ ؛ اس میں یعنی اس کی روشنی میں ۔ كُلَّمَا ؛ حرفِ شرط ہے ۔حرفِ شرط کے ساتھ ماضی بھی مضارع کے معنے میں ہوجاتا ہے اور ماضی کی صورت اس لئے اختیار کی جاتی ہے گویا کہ ہوچکا ۔ وَاِذَا ؛ اور جب ۔ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر ظلمت چھا جاتی ہے ، اندھیرا ہوجاتا ہے ۔ قَامُوْا ؛ ٹھیر جاتے ہیں ، ٹھٹک کر رُک جاتے ہیں ۔ وَلَوْ ؛ اور اگر ۔ اِذَا ؛ اگر ، جب ۔ یہ دونوں حروف شرط ہیں مگر اِذَا مستقبل کے لئے آتا ہے ۔ اِنْ بھی حرفِ شرط ہے مگر اکثر شک کی صورت میں آتا ہے ۔ اِنْ یا اِذَا کے ساتھ ماضی بھی آئے تو مستقبل کے معنے رہتے ہیں ۔ ماضی کی صورت قطعی ہونے پر دلالت کرتی ہے گویا کہ شرط پائی گئی اور اس کے ساتھ جزا بھی پائی گئی ۔ لَوْ ماضی کے لئے آتا ہے اس کی چار صورتیں ہیں:-

(۱) اگر پہلی چیز پائی جاتی تو دوسری بھی چیز پائی جاتی مگر پہلی چیز نہیں پائی گئی اس لئے دوسری بھی نہیں پائی گئی جیسے ۔ وَلَوْ طَارَ ذُوْحَافِرٍ قَبْلَهَا لَطَارَتْ وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَطِرْ ؛ گھوڑے اُڑتے تو میرا بھی گھوڑا اُڑتا مگر گھوڑے اُڑ نہیں سکتے اس لئے میرا بھی گھوڑا نہیں اُڑا ۔

(۲) پہلی صورت یعنی شرط پائی جاتی تو جزا بھی پائی جاتی مگر جزا نہیں پائی گئی اس سے معلوم ہوا کہ شرط بھی نہیں پائی گئی ۔ جیسے لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا اگر کئی خُدا ہوتے تو آسمان زمین تباہ ہوتے مگر آسمان زمین تو تباہ نہیں ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ کئی خدا نہیں ہیں ۔

(۳) جزا کا پایا جانا دائمی اور لازمی ہے اگر مخالف ترین صورت بھی پائی جاتی تو جزا پائی جاتی لہٰذا موافق صورت میں بطریق اولیٰ پائی جائے گی جیسے نِعْمَ الْعَبْدُ صُهَيْبٌ لَوْلَمْ يَخَفِ اللّٰهَ لَمْ يَعْصِهٖ صہیب کیا اچھا بندہ ہے جس کو خوفِ خدا نہ بھی ہوتا تو بھی خدا کی نافرمانی نہ کرتا ، تو خوف کی صورت میں بطریق اولیٰ خدا کی نافرمانی نہ کرے گا ۔

(۴) وَصلیہ ۔ بمعنی اگرچہ ۔ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْكَانَ بِالصِّيْنِ علم طلب کرو اگرچہ چین میں ہو ۔ وَلَوْشَآءَ ؛ اگر خدا چاہتا ۔ (شَآءَ چاہا ، چاہتا مثل خَافَ ۔ مَشِيَّةٌ مصدر ، چاہنا ، ارادہ کرنا) تو سب کی ہدایت ہوتی مگر خدا نے نہ چاہا ۔ اس لئے سب کی ہدایت نہ ہوئی ۔ خدا نے سب کی ہدایت کیوں نہ چاہی ؟ خدا حکیم ہے ، علیم ہے ، ہر چیز کو اس کی استعداد کے موافق ، اس کی فطرت اور عینِ ثابتہ کے اقتضاء کے موافق ، اس کی حقیقتِ حال کے مناسب عطا فرماتا ہے ۔

یہ بات یاد رکھو کہ نادان کی عقل قول وفعل کے بعد ہوتی ہے اور عقلمند کا دل اور عقل پہلے ہوتی ہے۔ نادان کام کرکے سمجھتا ہے کہ میں نے یہ کیا۔ عاقل پہلے سوچتا پھر کہتا ہے یا کرتا ہے۔ غرض کہ عاقل کی قدرت علم و معرفت کے تابع رہتی ہے اور نادان کی قدرت آزاد۔ لہٰذا خدائے تعالیٰ وہی کرتا ہے جو مناسب ہے اور جو اس کی حکمت کا تقاضا ہے۔ قدرت کا علم کے تابع ہونا قدرت کے نہ ہونے اور عاجزی پر دلالت نہیں کرتا۔ عاجز وہ شخص سمجھا جائے گا جو ممکن چیز کو پیدا نہ کرسکے۔ محالات سے قدرت متعلق نہیں ہوسکتی۔ مثلِ خدا محال ہے۔ لہٰذا وہ تحتِ قدرتِ الٰہی نہیں۔ خدائے تعالیٰ اس قدر کامل ہے کہ اپنے میں نقص نہیں پیدا کرسکتا، کیوں کہ نقص محال ہے۔ تم خودکشی کرسکتے ہو خدا خودکشی نہیں کرسکتا کیوں کہ خدا کا عدم محال ہے۔ تم اپنے میں عیوب پیدا کرسکتے ہو، جھوٹ بول سکتے ہو۔ خدائے تعالیٰ ان سب عیوب سے پاک ہے۔ کیونکہ خدا میں عیوب پیدا کرنا محال ہے اور محال تحتِ قدرت نہیں۔ لَ ؛ البتہ۔ ذَهَبَ بِ۔ لے گیا۔ سَمْعٌ۔ سماعت، شنوائی، سننا۔ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؛ ان کی شنوائی اور بینائی کو، ان کے سننے اور دیکھنے کی قوتوں کو لے جائے، نیست و نابود کردے، فنا کردے۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ۔ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ۔ ہر شئے پر۔ قَدِيْرٌ۔ قادر ہے۔ قدرت رکھتا ہے، کرسکتا ہے۔ شَیء تین معنی میں مستعمل ہے۔

(۱) وہ شئے جس کے متعلق ہم کچھ کہہ سکتے ہیں خواہ ممکن ہو، واجب ہو، محال ہو۔

(۲) شئے موجود جیسے اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ؛ اللہ ہر چیز کو جانتا ہے خواہ خود کی ذات ہو یا ممکن کی۔

(۳) مخلوق، ممکن، بندہ۔ جیسے اللہ کو ہر شئے کی قدرت ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے۔ یہاں شئے سے مراد ممکن شئے ہے۔ کیوں کہ ذاتِ واجب اور محال تحتِ قدرت نہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ :- قریب ہے کہ بجلی ان کی بصارتوں کو اُڑا لے جائے (نیست و نابود کرے) جس جس وقت اس بجلی کی روشنی ہوتی ہے وہ چلتے ہیں اور جب ان پر تاریکی آجاتی ہے تو کھڑے ہوجاتے ہیں (ٹھٹک کر رہ جاتے ہیں) خدا چاہتا تو ان کی سماعت اور بصارت کو نیست و نابود کردیتا کیوں کہ وہ ہر شئے پر قادر ہے

اس تمثیل میں خدائے تعالےٰ یہ بتلا رہا ہے کہ ان منافقوں کو قرآن کی بعض آیتیں سمجھ میں آتی ہیں تو قبول کرلیتے ہیں اور جب بعض تعلیمات سمجھ میں نہیں آتیں تو اپنی کم عقلی کی وجہ سے شک و شبہ پیدا کرتے ہیں یا انکار کر بیٹھتے ہیں۔ افسوس! نہ انھوں نے اپنی سماعت سے کام لیا نہ اپنی بصارت سے جو خدائے تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتیں تھیں۔

برگِ درختانِ سبز درنظرِ ہوشیار ÷ ہر ورقے دفترے زمعرفتِ کردگار

خدائے تعالیٰ کی ربوبیت کے جلوے ہر چیز سے نمایاں ہیں اور نظامِ عالم میں تاباں ہیں۔ ہر چیز زبانِ حال سے پکار رہی ہے کہ میں ممکن ہوں، میرا وجود بالعرض ہے، مخلوقِ خدا ہوں، ہر آن، ہر لحظہ خدا کی ذاتِ پاک کی طرف محتاج ہوں مگر کوئی دلِ بینا اور گوشِ شنوا رکھے بھی تو! اپنی قوتوں سے کام بھی تو لے! اگر خدائے تعالیٰ ان کی سماعت اور بصارت کو نیست و نابود کردیتا تو کیا کرتے؟ خدا کی دی ہوئی نعمتوں اور قوتوں سے جب استفادہ نہ کیا تو ان کو بے کار کردیا۔ جب انھوں نے

خدا کی دی ہوئی قوتوں کو اپنی بے غوری، جہالت، نادانی کی وجہ سے بے کار کردیا تو اگر خدا سرے سے ان قوتوں کو ہی نیست و نابود کردیتا تو اس کو حق تھا۔مگر نہیں! وہ ارحم الراحمین ہے۔ وہ موقع کے بعد موقع عطا کر رہا ہے کہ کل نہ سنبھلے تو آج سنبھلو اور آج نہ سنبھل سکے تو کل سنبھلو۔

سب سے پہلے خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف کے کتاب کہلانے کے قابل ہونے کو بیان فرمایا۔ پھر اس سے فائدہ اُٹھانے والے یعنی متقیوں کا ذکر کیا، پھر سخت منکروں کا ذکر فرمایا، پھر منافقین کا ذکر کیا جو بظاہر ایمان لاتے تھے مگر ان کے دلوں میں شک وشبہ رہتا تھا یا کافروں سے اپنے اغراض دنیوی کے لئے سازش کر لیتے تھے۔ جب یہ سب ہوچکا تو فرماتا ہے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ؛ اے لوگو! الف لام والے لفظ کو جب منادیٰ بنایا جاتا ہے اور یٰٓ حرف ندا لایا جاتا ہے تو بیچ میں اَیُّھَا یا ھٰذَا لاتے ہیں۔مگر لفظ اللہ پر بغیر ھٰذَا اور اَیُّھَا کے یٰٓ حرفِ ندا آتا ہے۔قرآن شریف میں اکثر یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ کے مخاطب مکی لوگ ہیں۔اور یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ کے مخاطب مدنی لوگ۔

اُعْبُدُوْا ؛ بندگی اختیار کرو، عبادت کرو۔عبادت انتہائی عاجزی کا نام ہے۔ طَرِیْقٌ مُعَبَّدٌ ؛ پامال راستہ جس کو لوگ بکثرت کھندلتے ہوں، اس پر چلتے ہوں۔ خدائے تعالیٰ کو موجود بالذات سمجھنا اور ماسوا اللہ کو موجود بالعرض سمجھنا، خدائے تعالیٰ کو واجب الطاعت اور دوسرے صفاتِ کمالیہ سے موصوف سمجھنا عبادت ہے۔عبادت دل کی بھی ہوتی ہے جو عقیدہ کہلاتی ہے۔ اور اعضا وغیرہ کی بھی، جیسے نماز، روزہ۔ ان دونوں میں دلی عبادت یعنی عقیدہ اصل ہے۔ بغیر علمِ صحیح وعقیدہ صحیحہ کے نماز روزہ سب کچھ اکارت ہے۔ بدعقیدہ باغی ہے اور بداعمال، مجرم۔

دلی عبادت عقیدہ کہلاتی ہے

رَبٌّ ؛ پروردگار، پالنے والا، پالنہار بابِ نَصَرَ۔ رَبَّكُمْ ؛ تمہارے پروردگار کو۔ اَلَّذِیْ ۔ جو۔ خَلَقَ ؛ یہ دو معنی میں آتا ہے (۱) نیست سے ہست کرنا، لَیس سے اَیس کرنا کتمِ عدم سے منصۂ وجود پر لانا (۲) اندازہ کرنا۔ جیسے خَلَقَ النَّعْلَ ؛ جوتی کا پیمانہ لیا، اس کا اندازہ کیا۔ جیسے فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ؛ اللہ کیا برکت والا ہے، سب اندازہ کرنے والوں سے بہترین اندازہ کرنے والا ہے۔

خَلَقَكُمْ ؛ تم کو پیدا کیا۔ وَالَّذِیْنَ ؛ اور ان لوگوں کو۔ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ جو تم سے پہلے تھے۔ لَعَلَّكُمْ ؛ شاید کہ تم، تاکہ تم تَتَّقُوْنَ ؛ تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ اصل میں وَقوىٰ تھا وَقٰی یَقِیْ وِقَایَةً سے ہے جس کے معنے ہیں حفاظت کرنا، بچاؤ کرنا، پرہیز کرنا۔ اس سے باب افتعال سے اِتِّقَاءٌ ہے۔

ترجمہ:- اے لوگو! اپنے رب کی بندگی اختیار کرو۔ جس نے تم کو جامہ ہستی پہنایا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے قبل گزرے ہیں تاکہ تم متقی بنو (پرہیز گار ہوجاؤ، اس کے احکام کی اطاعت کرو، ممنوعات سے بچو)

دیکھو! اس آیت میں بندوں کو شانِ ربوبیت کی طرف متوجہ کر رہا ہے کہ تم اس کی طرف امدادِ وجود میں ہر آن،

ہر لحظہ محتاج ہو، موجود بالعرض ہو، ہمیشہ موجود بالذات کی طرف محتاج ہو۔ چاند اپنی روشنی میں آفتاب کی طرف ہر آن، ہر لحظہ محتاج رہتا ہے۔

دیکھو! کوئی کسی پر احسان کرتا ہے تو جس پر احسان کیا گیا وہ اس کا شکریہ ادا کرتا ہے، اس کی خدمت کرتا ہے۔ پندرہ روپیہ ماہوار پر سپاہی جان دیتا ہے۔ نوکر چاکر ماہوار یا ماہوار اور کھانے پر رات دن خدمت کرتے ہیں، تو کیا اس پروردگار کی بندگی ضروری نہیں جس نے تم کو پیدا کیا اور ان کو بھی پیدا کیا جو تم سے پہلے گذرے ہیں اور اس کی پرورش کا سلسلہ برابر جاری ہے؟ اگر ایک لمحہ کے لئے امدادِ وجود روک دے تو دنیا نیست و نابود ہو جائے، کوئی موجود نہ رہے۔

عبد کے لوازم معبود کے لئے

ذرا اپنی پیدائش پر غور کرو۔ سو سال پہلے تم کب تھے؟ پیدا ہوئے ہیں تو تمہاری کس خدمت کے عوض؟ یہ سب خدا کا فضل ہے، خدا کی شانِ ربوبیت ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہوگی اگر تم ان لوگوں کو جو تم سے پہلے مخلوق ہوئے ہیں، جن کو خدا نے نیست سے ہست کیا ہے۔ جو تمہاری طرح خدا کے ہر آن، ہر لحظہ محتاج تھے ان کو معبود مانو، خدا کی طرح واجب الاطاعت سمجھو۔ ذرا سوچو! رام چندر جی کہاں ہیں؟ کرشن جی کہاں ہیں؟ گوتم بدھ کہاں ہیں؟ عزیر علیہ السلام کہاں ہیں؟ عیسٰی علیہ السلام کہاں ہیں؟ سب خدا کے بندے تھے جو جس قدر بڑا ہوگا اُس سے آثارِ بندگی زیادہ ہی نمایاں ہوں گے۔

ع آنانکہ غنی تراند محتاج تراند

لہذا کفر و شرک چھوڑو، خدا کی بندگی اختیار کرو، پرہیز گار بنو نہ کہ باغی، سرکش۔ خدا کے فرمانوں سے سرتابی کرنے والے، اس کے احکام کی تعمیل نہ کرنے والے نہ بنو۔ کس کی زبان ہے کہ خدا کے احسانات کو پورے طور سے بیان کر سکے؟

خوب سمجھو! عبدیت خدا سے بڑی نسبت ہے جو ناقابلِ زوال ہے۔ جتنا اپنی زندگی پر نظر کرو گے اپنی چیزیں کھوتے جاؤ گے۔ ذرا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ پر غور کرو عبدیت کا مرتبہ رسالت سے بھی بڑھ کر ہے۔ رسالت زمانہ تبلیغ تک تھی، عالم دنیا میں تھی۔ یہ عبدیت ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً۪ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝۲۲

اَلَّذِیْ۔ جو۔ جَعَلَ۔ پیدا کیا، بنایا۔ باب فَتَحَ سے ہے۔ جَعَلَ دو (۲) معنی میں آتا ہے۔

(۱) پیدا کرنا۔ اس وقت اس کا ایک مفعول آتا ہے اور اس کو جعلِ بسیط کہتے ہیں۔ بمعنی خَلَقَ جیسے جَعَلَ زَیْدًا اَیْ خَلَقَهٗ۔

(۲) کسی چیز کو کسی چیز سے موصوف کرنا۔ جعل بمعنی صَیَّرَهٗ ہوتا ہے اس کو جعلِ مرکب کہتے ہیں اس کے دو (۲) مفعول آتے ہیں۔ جَعَلَ الْاَرْضَ فِرَاشًا میں ایک مفعول الْاَرْضَ ہے اور دوسرا فِرَاشًا۔

لَكُمْ؛ تمہارے لئے۔ ''لام'' نفع کے لئے آتا ہے اور عَلٰی ضرر کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ اللہ نے زمین کو کیوں فرش بنایا؟ ہمارے تمہارے فائدہ کے لئے۔

ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے ۔ ہم اہلِ سنت کے پاس ہر چیز فائدہ کے لئے بنائی گئی ہے اور اس کا استعمال ہمارے لئے جائز ہے سوائے اس کے کہ خدائے تعالیٰ نے اس کا استعمال خاص طور پر حرام کیا ہو ۔ شراب حرام ہے یعنی اس کا پینا ۔ شراب سے خراب زخم کو دھونا ناجائز نہیں ۔ تمام چیزیں ہمارے فائدہ کے لئے ہیں مگر اضافتاً ایک چیز کا استعمال ایک شخص یا ایک حالت کے اعتبار سے درست نہیں مثلاً میٹھا اچھی چیز ہے مگر صفراوی بیمار کے لئے نہایت مضر ہے ۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ شکر ہمارے لئے مفید نہیں ، ہمارے لئے بنائی نہیں گئی ۔ احکام عام حالات کے لحاظ سے دیئے جاتے ہیں نہ کہ شخصی اور خاص حالات کے لحاظ سے ۔ اَلْاَرْض ؛ زمین ، خاص حصّہ زمین جس کی سطح سمندر سے اُونچی ہو ۔ اس کی جمع اَرَاضِیْ وَاَرَضُوْنَ آتی ہے ۔ خشکی بہ نسبت تری کے ایک تہائی ہے ۔ اور دو تہائی زمین پر سمندر ہے ۔

فِرَاشًا ؛ فرش ، بچھونا جس پر لیٹ سکیں ۔ نارنگی پر چیونٹی چلتی ہے اور نارنگی کی سطح اس کے لئے فرش ہے ۔ زمین کروی ہوا کرے ، ہمارے لیٹنے ، بیٹھنے کے کام ضرور آتی ہے لہذا ہمارے حق میں فرش ہے ۔

نصیحت کرنے والے سرسری مشاہدات کو دیکھ کر نصیحت کرتے ہیں تا کہ چھوٹے بڑے سب نصیحت حاصل کریں ! نصیحت کرنے اور احسانات بیان کرنے کا وقت جُدا ہوتا ہے اور حقایق و فلسفہ بیان کرنے کا وقت جُدا ، بچے کے سامنے اگر کوئی بڑا آدمی روٹی کو '' ہپّا '' کہے تو وہ ایسا کہنے میں حق بجانب ہے کیوں کہ مخاطب کی زبان میں گفتگو کی جاتی ہے اور اس کو سمجھایا جاتا ہے ۔ لِکُلِّ مَقَالٍ مَجَالٌ ہر کلام کا ایک مقام ہوتا ہے ۔

وَالسَّمَآءَ ؛ اور آسمان ۔ یہ ہم نے بیان کردیا ہے کہ سُمُوٌّ کے معنے عُلُوٌّ اور بلندی کے ہیں ۔ لہذا گھر کا چھت سماء ہے ، ابر سماء ہے ، آسمان سماء ہے ۔ یہ آسمان خواہ احاطہ کیا ہوا ایک جسمِ خاص ہو مثلاً ساری فضا میں پھیلا ہوا ایتھر ، خواہ وہ ستارے جو ہمارے سر پر نظر آتے ہیں ، سب سماء ہیں ۔

بِنَاءً ؛ ڈیرا جس میں اکثر عرب رہتے تھے یا رہتے ہیں یا تہذیب جدید میں ڈیرا لگا کر دعوتیں دی جاتی ہیں ۔ پس زمین کا فرش اور آسمان کا ڈیرا ان کی دعوت اور مہمانی کی ایک صورت ہے اس کی تعمیل آئندہ ہوگی ۔ وَاَنْزَلَ ؛ اور اتارا ۔ نَزْلٌ مادّہ نُزُوْلٌ ۔ اُترنا ۔ اِنْزَالٌ ۔ بابِ اِفعَال ، مصدر ۔ اکثر اِنْزَالٌ کا لفظ دفعتہً اُتارنے کے معنی میں آتا ہے اور تَنْزِیْلٌ کا لفظ رفتہ رفتہ اُتارنے کے معنے میں ۔

مِنَ السَّمَآءِ ؛ ابر سے ، آسمان سے ۔ مَآءً پانی ۔ اصل میں یہ لفظ مَوْہٌ ہے اس کی جمع مِیَاہٌ ہے اور اس کی تصغیر مُوَیْہٌ ہے جو اس کے اصل پر دلالت کرتے ہیں ۔ و کو الف کردیا ہ کو ہمزہ سے بدل دیا مگر یہ سب خلافِ قاعدہ ہے ۔ نحوی زبان کا تابع رہتا ہے نہ کہ زبان نحو اور قواعد کی ۔

تَمْوِیْہٌ ؛ گلٹ کرنا ، چاندی سونے وغیرہ کا پانی چڑھانا ، منافقی کرنا ، ظاہر کچھ باطن کچھ ظاہر کرنا ۔ ف ۔ پس اَخْرَجَ ؛ نکالا ۔ اِخْرَاجٌ مصدر بابِ اِفعال ۔ نکالنا ۔ خُرُوْجٌ ؛ نکلنا ۔ بِہٖ ؛ اس (پانی اور بارش) کی وجہ سے ۔ مِنْ سے ۔ اَلثَّمَرَاتِ ؛ میوے ۔ ثَمَرَۃٌ واحد ۔ ثَمَرٌ جنس ۔ اس کی جمع اَثْمَارٌ اور ثِمَارٌ بھی آتی ہے ۔ فَاکِھَۃٌ کے معنے بھی میوے کے ہیں مگر فَاکِھَۃٌ وہ جو غذا نہ ہو ۔ غذائیت مقصود نہ ہو ۔ پس کھجور ، بادام فَوَاکِہٌ میں شریک نہ ہوں گے ۔ نیز ثمرے کے لئے کھانے کے قابل ہونا

ضروری ہے ۔ حَنۡظَلۡ بھی اپنے درخت کا ثمرہ ہے اچھے درخت کا ثمرہ اچھا اور برے درخت کا ثمرہ برا ۔ نیک عمل کا ثمر نیک اور بدعمل کا ثمر بد ۔ رِزۡقًـا ۔ عطا ، بخشش ، غذا ، ماکولات ۔ رِزۡقًـا لَّکُمۡ ؛ تمہارا رزق ۔ عربی میں لام ، اضافت کا کام دیتا ہے ۔ غُـلَامٌ لِزَیۡدٍ کے معنے ہیں غُـلَامُ زَیۡدٍ ؛ زید کا غلام ۔ فَـلَا تَـجۡعَلُوۡا ۔ پس نہ بناؤ ، نہ مانو ، نہ سمجھو ۔ لِلّٰہِ ؛ اللہ کے لئے ۔ اَنۡدَادًا جمع نِدٌّ ؛ برابر والا ، جوڑ والا ، پہلے کا کام دینے والا ۔ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ؛ حالانکہ تم جانتے ہو ، صاحبِ علم ہونے کا دعویٰ کرتے ہو ، یہ سب چیزیں تم سے مخفی نہیں ۔

ترجمہ :- جس نے تمہارے لئے (تمہاری ضیافت کے لئے) زمین کو فرش سا بنایا آسمان کا ڈیرا لگایا اور آسمان سے پانی برسایا اور اس (کی بارش) سے تمہارے لئے پھل نکالے (جس کو تم کھاتے ہو اور) وہ تمہارا رزق ہیں ۔ پس (اتنے تمام احسانات کے بعد ، آثارِ قدرت دیکھنے کے بعد ، شانِ ربوبیت کے علم کے بعد سب میں آثارِ بندگی محسوس کرنے کے بعد) خدا کا شریک نہ مانو (خصوصاً) جب کہ تم کو اپنے عالم ہونے کا دعویٰ بھی ہے (اور یہ سب چیزیں تم کو محسوس ہوتی ہیں ، تم سے مخفی نہیں) ۔

اللہ تعالیٰ نے اُعۡبُدُوۡا کے ساتھ رَبَّکُمۡ کا لفظ لایا ہے ، جو دعویٰ مع دلیل ہے ۔

دیکھو ! کہا جاتا ہے ، تم اپنے قدیم دوست کا لحاظ کرو ، قدیم کا لفظ رعایت کرنے کی علت کے طور پر بیان کیا گیا ہے پہلے رَبَّـکُـمۡ ہے جو تمام عالم کے نظام کی پرورش پر دلالت کرتا ہے ۔ اس اجمال کے بعد تفصیل کی گئی ہے ۔ تفصیل میں پہلے اَنۡـفُـسۡ سے استدلال کیا گیا ہے ، پھر آفاق کی طرف متوجہ کیا گیا ہے ۔ خَـلَـقَـکُمۡ میں خود مخاطب کو اس کے ذاتی احوال پر ، اس کے بعد خدا کے ، اس کو نیست سے ہست کرنے پر غور کرنے کا حکم دیا ہے ، پھر دوسرے لوگوں کی مخلوقیت پر متوجہ کرتا ہے کیونکہ لوگ عموماً اپنے بزرگوں کی پوجا کرتے ہیں ۔ پھر آفاق کی طرف متوجہ کرتا ہے اور اپنے احسانات کو تھوڑی تفصیل سے بیان فرماتا ہے ۔

ذرا اپنے آپ پر غور کرو ۔ تم کیا تھے ؟ نیست تھے ، نابود تھے ، پھر عالمِ شہادت میں آئے تو نطفہ بنے ، نطفے میں مختلف صورتیں آئیں ۔ خونِ بستہ بنے ، مضغہ گوشت بنے ، جان پڑی ، پیدا ہوئے ، ماں کے پیٹ میں ناف سے غذا پہنچتی تھی ۔ پیدا ہوتے ہی کس نے سکھایا کہ ماں کا سینہ چوسو ، ماں سے تمہاری غذا ملے گی ؟ بعض لوگوں کے قول کے مطابق نطفے میں کیڑے تھے ، جراثیم تھے ، وہ کیڑے ایک دوسرے کو کھانے لگے ، ماں کا زاید خون پینے لگے اور کافی بڑے ہوکر باہر نکلے ۔ یہی وجہ ہے کہ بعض دفعہ دو تین بچے بھی ہوتے ہیں اور زیادہ بھی (یہ بھی ممکن ہے کہ ماں سے بغیر باپ کے ملے ہوئے خود اس کی منی میں ایسے کیڑے یا جراثیم پیدا ہوجائیں اور بچہ بغیر باپ کے پیدا ہوجائے) اور بڑے ہوئے تو ان کی ضیافت کے لئے زمین کا فرش اور آسمان کا ڈیرا لگایا گیا ، پانی برسایا گیا ، زمین سیراب ہوئی ۔ غلّے اور میوے نکلے جن کے بغیر انسان کی زندگی محال تھی ۔ اتنے احسانات کے بعد بھی اس کو نہ ماننا افسوس ناک ہے ، خطرناک ہے ۔

انسان خود اپنے آپ پر غور کرے اور اپنے رب کو مانے

اسلام اور قرآن کی تعلیم میں ہمیشہ غور وفکر اور تفکر کی ہدایت کی جاتی ہے ۔ دوسرے مذاہب میں عقل وفہم سے کام نہیں لیا جاتا ، استعارات سے حقیقت کی طرف راستہ نکالنے کا حکم نہیں دیا جاتا ۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ '' مکار پیشوایانِ مذاہب'' کے پنجہ سے نہیں نکلتے ۔ صرف اسلام کی تعلیم میں تفکر سے کام لیا جاتا ہے اور ہر ایک آدمی غور وفکر کر کے بڑے بڑے مراتب تک پہنچ سکتا ہے ۔ یہاں نہ ذات کا جھمیلہ ہے نہ خاندان کی خصوصیت ۔ جو کرے گا پائے گا ۔ اسلام کا راز فکر وعمل میں ہے ۔ علم بغیر عمل کے وبال ہے اور عمل بغیر علم کے گمراہی و ضلال ہے ۔ اسلام میں ہمیشہ تقویٰ پر زور دیا جاتا ہے کہ مضر چیزوں سے اپنے آپ کو بچاؤ ۔ خدائے تعالیٰ نے تمہارے جسم کی پرورش کے لئے تمام سامان مہیا کئے ہیں تو کیا تمہاری روح کی پرورش کے لئے سامان مہیا نہ کرے گا ۔ دیکھو ! اکثر بچوں کے پڑھنے کی بسم اللہ کی جاتی ہے ، ابتدا کی جاتی ہے ، اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم دی جاتی ہے ۔ مگر لاکھوں میں ایک تحقیقات کرنے والا اور ریسرچ کرنے والا نکلتا ہے ۔ یہ تو ظاہری علم کا حال ہے ۔ باطنی علم کی تعلیم کے لئے اللہ تعالیٰ اُسی کو منتخب کرتا ہے جس کی فطرت اعلیٰ ہو ، استعداد قوی ہو اور اس کی قوتیں کامل ہوں ایسا شخص پیغمبر ہوتا ہے ۔ خدا سے لیتا ہے اور بندوں کو دیتا ہے ۔ خدا کے قرب کو ولایت اور تبلیغ کو رسالت کہتے ہیں ۔ لہذا اللہ تعالیٰ اثباتِ رسالت میں فرماتا ہے ۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ

وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

وَ ؛ اور ۔ اِنْ ؛ اگر ۔ كُنْتُمْ ؛ تھے تم یا ہوتم ۔ فِىْ ۔ میں ۔ رَيْبٍ ۔ شک ، حوادثِ زمانہ ، بدگمانی ، بدنامی ، بے قراری ۔ رَابَ (مثلِ بَاعَ) ۔ شک میں ڈالا ۔ اَرَابَهٗ ؛ بے قرار کیا ۔ اَرَابَ الرَّجُلُ اَوِالْاَمْرُ محلِ بدگمانی و شک ہوا ۔ یہاں رَيْبٌ سے مراد شک ہے ۔ مِمَّا ؛ اس چیز سے ۔ نَزَّلْنَا ؛ ہم نے اُتارا ۔ عَلٰى عَبْدِنَا ؛ ہمارے بندے پر ۔ فَاْتُوْا ؛ پس آ ؤ ۔ فَاْتُوْا بِ ؛ پس لاؤ ۔ سُوْرَةٍ ؛ فصیلِ شہر ، کلام اللہ کا اتنا حصّہ جو دوسرے حصّہ سے ممتاز ہو ، اس کا نام علحدہ ہو ، اس کی ابتداء انتہاء معلوم ہو ۔ مِنْ مِثْلِهٖ ؛ اس کے جیسے سے ۔ ممکن ہے کہ ہٖ کی ضمیر عَبْدَ کی طرف پلٹے اور معنی ہوں : حضرت کے جیسے اُمی سے ۔

حضرت کے زمانہ میں عرب میں تعلیم کا رواج اور لکھنے پڑھنے کی واقفیت ہی کم تھی ، نہ مدارس تھے نہ مکاتب ۔ خال خال کوئی مذہبی پیشواء لکھنا پڑھنا جانتا تھا ۔ بعض بعض تجارت پیشہ یا سردارِ قوم کچھ کچھ کتابت سے واقف تھے ۔ حضرت محمد مصطفےٰؐ ابھی شکمِ مادر ہی میں تھے کہ حضرت کے والدِ ماجد حضرت عبداللہ کا انتقال ہوگیا ۔ چار سال کے تھے والدہ ماجدہ بی بی آمنہ کا بھی انتقال ہوگیا ۔ تعلیم وتربیت کرتا تو کون کرتا ؟ مگر نہیں ، اللہ ان کا مربی تھا ، معلّم تھا ۔ اس نے علم لدنی سے آپ کو سرفراز کیا ۔ اور ہوسکتا ہے کہ ہٖ کی ضمیر مَـانَزَّلْنَا کی طرف پلٹے یعنی قرآن ۔ پس اس وقت معنی یہ ہوں گے کہ قرآن کی چھوٹی سی چھوٹی سُوْرَة کے برابر ایک سورۃ تو بنا کر لاؤ ۔

وَ ؛ اور ۔ اُدْعُوْا ۔ بلاؤ ، پکارو ۔ شُهَدَاءَ جمع شَهِيْدٌ ؛ حاکم ، گواہ ۔ حاضرِ مجلس ، دیکھنے والا ، مددگار ، وہ جو فی سبیل اللہ قتل کیا گیا ہو ۔ شَهِدَ شُهُوْدًا (مثل سَمِعَ) ؛ حاضر ہوا ، علم و اطلاع حاصل کی ، دیکھا ۔ اَشْهَدُاَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ میں اَشْهَدُ کے معنی ہیں " میں جانتا ہوں ، میں اپنے علم و یقین سے بیان کرتا ہوں ۔ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں ۔ شُهَدَائَكُمْ ؛ تمہارے پاس کے جاننے والے ، ماہرینِ فن ، مددگاروں کو ۔ مِنْ ۔ سے ۔ دُوْنَ ؛ پاس ، کم ۔ اَدْنٰی ؛ کمترین ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوائے ۔ اِنْ كُنْتُمْ ؛ اگرتم ہو ۔ صٰدِقِيْنَ ۔ سچے ۔ صِدْقٌ ؛ ٹھوس ، مضبوط ۔ صِدْقُ الْكُعُوْبِ ؛ بھرواں بانس ۔ صِدْقٌ ؛ سچّی خبر ، وہ خبر جو واقعہ کے مطابق ہو ۔ صدق کے مقابل کذب ہے یعنی بے اصل بات ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگرتم (اپنے انکار میں) سچے ہو ۔

بعض کے خیال میں خبر صادق وہ ہے جو اعتقادِ متکلم کے موافق ہو ، چاہے واقعہ کے مطابق ہو یا نہ ہو ۔ بعض کے پاس خبر صادق وہ ہے جو اعتقاد اور واقعات دونوں کے موافق ہو ۔ اور خبر کاذب وہ ہے جو دونوں کے خلاف ہو ۔ یہ لوگ صدق و کذب کے درمیان ایک واسطہ نکالتے ہیں یعنی جو بات صرف واقعہ کے خلاف ہے یا صرف اعتقاد کے خلاف ہے وہ نہ صادق ہے نہ کاذب ۔ مگر یہ سب خیالات درست نہیں ۔ صحیح تعریف صدق و کذب کی وہی ہے جو بیان کی گئی یعنی جو واقعہ کے مطابق ہو وہ صادق ہے اور جو واقعہ کے خلاف ہو وہ کاذب ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر اس میں (قرآن کے منجانب اللہ ہونے میں) تم کو شک و شبہ ہے جس کو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا ہے تو (اچھا) تم اس (اُمّی) پیغمبر جیسے شخص سے یا قرآن کی جیسی ایک سورۃ تو لاؤ اور خدا کے سوا (ماہرینِ فن کو ، حاضرینِ مجلس کو) اپنے یاروں ، مددگاروں کو بلالو (ان سے مدد چاہو اپنے دیوتاؤں کو بھی پکارلو ۔ سب مل کر ایک سورۃ تو بناؤ) اگر (تمہارا شک بجا ہے اور اپنے انکار میں) تم سچّے ہو ۔

صاحبو ! خدا کی بنائی ہوئی چیز اور بندوں کی بنائی ہوئی چیز میں آسمان زمین کا فرق ہوتا ہے ۔ دیکھو ! دودھ کے اجزاء معلوم ہوگئے ہیں ، ان کو ملاکر دودھ تو بناؤ ۔ قسم قسم کے درخت ، قسم قسم کے پھول ، کاغذ سے اور دوسری چیزوں سے آدمی بناتا ہے مگر ایک چڑیا کو تو دھوکہ دے دو ! ایک چوہے کو تو یقین دلادو کہ تمہاری بنائی ہوئی چیز خدا کی بنائی ہوئی چیز کے برابر ہے ! ایک مچھر یا مکھی تو بنا دو ! تم ہرگز نہ بنا سکو گے ۔ آدمیوں کی بنائی ہوئی چیز کی نقل دوسرا آدمی کرسکتا ہے ۔ گیس کا جواب گیس ، دبابہ کا جواب دبابہ ، طیارہ کا جواب طیارہ بن ہی رہا ہے مگر خدا کی بنائی ہوئی چیز کی نہ نقل اُتری ہے نہ اُترے گی ۔ جان ڈالنا تو بہت بڑی چیز ہے ، صورت بھی نہیں بنا سکتے ۔ جب خدا کی اور بندے کی بنائی ہوئی چیز کا معیارِ امتیاز یہ ٹھیرا تو قرآن کا جواب تو تیار کرو ۔

قرآن کس بات میں معجزہ ہے ؟ اس کے متعلق لوگ مختلف الرائے ہیں ۔ ہمارے خیال میں ہرفن کا آدمی اگر قرآن کا مطالعہ کرے گا تو قرآن خود اُس کے فن میں معجزہ بن کر ظاہر ہوگا ۔ اب ہم چند وجوہ بیان کرتے ہیں جن سے معلوم ہوجائے گا کہ قرآن معجزہ ہے ۔

انسان کی بنائی ہوئی چیز کا خدا کی بنائی ہوئی چیز سے کوئی تقابل نہیں

حفاظت

دنیا کی کوئی مذہبی یا غیر مذہبی کتاب ایسی نہیں جس کی حفاظت قرآنِ مجید کے برابر کی گئی ہو۔ ہندوؤں کی وید، پارسیوں کی ژندو دساتیر بلکہ توراۃ انجیل، تواتر تو کجا خبر احاد سے بھی ثابت نہیں ہوسکتیں۔ قرآنِ شریف کی حالت یہ ہے کہ زمانہ نبوت سے اب تک لاکھوں اس کے راوی، اس کے حافظ، اس کے قاری چلے آ رہے ہیں۔ کوئی شہر تو کیا کوئی اسلامی قصبہ ایسا نہیں جس میں چند جید حافظ نہ ہوں۔ کیا مجال کوئی حافظ تراویح میں ایک کلمہ کے عوض دوسرا کلمہ پڑھ دے یا زیر زبر کی غلطی کردے اور سامع اُس کو لقمہ نہ دے! یہ تو فاحش اغلاط ہیں، قاری صفاتِ حروف کی بھی تنقید کرتا ہے۔ کب چھوڑتا ہے اگر کوئی قلقلہ یا ھمس نہ کرے یا مدطویل ومتوسط وطبعی میں تمیز نہ کرے یا بے محل تفخیم یا ترقیق کردے۔ کب جائز رکھتا ہے اگر اخفا کی جگہ اظہار یا ادغام کردے۔ قرآنِ شریف میں کتنے الف ہیں کتنے بـا، تـا وغیرہ ہیں، سب حروف شمار کئے ہوئے ہیں۔ غرض کہ قرآنِ شریف کی حفاظت کا وعدہ اللہ نے کیا اور کس ناقابل انکار طریقہ سے اس کو ثابت کیا۔

دنیا میں اسلام ہی ایک باقی رہنے والا دین ہے تو اس کا منبع، اس کی مقدس آسمانی کتاب بھی اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے۔ جو چیز محفوظ ہی نہ ہو، جس کی صحت کا پتہ نہ ہو، جس کی روایت ہی مسلسل نہ ہو، کس بناء پر اس کی تبلیغ کی جاسکے گی؟ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ؛ قرآنِ شریف کے نغمے، ہارمونی، موسیقی اور سلاست پر غور کرو، قرآنِ شریف کے الفاظ کچھ ایسے نفیس مخارج کے حروف سے مرتب ہیں اور قرآن شریف میں ایسی سلاست و روانی ہے کہ نہ پڑھنے والے کی زبان پر گراں ہوتے ہیں نہ سننے والے کے کان پر۔ ایسی ضخیم کتاب! اتنا بڑا حجم! اور اس میں ایک لفظ بھی ثقیل یا متنافر نہیں۔ دوسرے شعراء اور خطباء کے کلام میں یہ بات کہاں؟ ایک تجربہ مجھے ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ دوسروں کو بھی اس کا تجربہ ہوگا یا غور کرنے کے بعد اس کا تجربہ ہوجائے گا کہ بعض حضرات جو اپنی مادری زبان میں بات کرتے وقت ہکلاتے ہیں وہ قرآن شریف پڑھتے ہیں تو زبان کو بالکل رکاوٹ نہیں ہوتی بلکہ ان کی زبان صاف زبان والوں سے بھی قرآن پڑھنے میں تیز چلتی ہے۔ مجھے میرے دوستوں پر اس کا تجربہ ہوا ہے، خود میری زبان میں عقدہ ہے، مگر قرآنِ شریف پڑھتا ہوں تو زبان صاف چلتی ہے۔ یہ قرآنِ شریف کی سلاست اور حسنِ مخارج کی کافی دلیل ہے۔

اسلوب، اسٹائیل

امرأ القیس کے دیوان میں ایک دو مختلف شعر ان لوگوں کے لگادیں جو اس کے ہم پایہ ہیں تو ممکن ہے مگر مسلسل دو چار شعر ہرگز نہیں ملا سکتے۔ کسی نے اِبۡنُ الۡمُقَفَّعۡ سے کہا کہ آپ طویل قصیدے کیوں نہیں کہتے؟ تو اس نے کہا جاہلیت کا رنگ قائم رکھنا سخت مشکل ہے۔

کوئی قرآنِ شریف اور حدیث کو ملا کر دیکھے، حدیث کا اسلوب قرآن کے اسلوب سے ہرگز نہیں ملتا۔ جو لوگ اسالیبِ کلام سے واقف ہوتے ہیں وہ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ یہ شعر امرأ القیس کا ہے یا زہیر کا، زمانہ جاہلیت کا ہے یا ان لوگوں کا

جنھوں نے اسلام و جاہلیت دونوں کو پایا ہے یا یہ کہ یہ شاعر بغداد کا ہے یا شام کا، حجاز کا ہے یا مصر کا عرب کا ہے یا عجم کا۔ اگر ایک شعر سے پورا علم نہیں ہوسکتا تو دو چار شعر کے بعد امتیاز ہو ہی جاتا ہے۔ اُردو داں بھی سمجھ لیتے ہیں کہ یہ شعر سوداؔ کا ہے یا میرؔ کا، ذوقؔ کا ہے یا غالبؔ کا، داغؔ کا ہے یا امیرؔ کا۔ ہر زبان کے نقادِ سخن شعراء و نظماء کے باہم کلام میں امتیاز کرتے ہیں، اعلیٰ شاعر کو ادنیٰ سے جدا کرتے ہیں۔ جہلِ مرکب، ہٹ دھرمی، بے جا مخالفت اور بات ہے۔ ذوقِ سلیم نہ رکھنے والے معرضِ بحث میں نہیں۔ صاحبِ ذوق کلامِ عالی سنتا ہے اور پہروں بلکہ دنوں اس کا مزہ لیتا ہے۔ ایسے صاحبِ ذوق عرب بلکہ عجم کو بھی بلاشبہ قرآن کے اعجازِ فصاحت و بلاغت میں کیا کلام ہوسکتا ہے؟ جس کی نسبت اس بہترین اور گرامی ترین ہستی کی طرف ہو جس کا ارشاد ہے:- اوتیت جوامع الکلم اور انا افصح العرب والعجم مگر قرآن شریف کچھ اور ہی شئے ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآنِ شریف حضرت رسولِ مقبول ﷺ کا کلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے الغرض ہمارے سامنے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، مظہر العجائب رضی اللہ عنہ کے خُطَب ہیں اللہ اور بندے میں جو فرق ہے وہی قرآن اور ان کلاموں میں ہے۔ خطبِ ابنِ نباتہ مقاماتِ بدیعی یا حریری اور دوسروں کے کلام کی حقیقت ہی کیا ہے۔ ایک نادان کہتا ہے کہ حریری بھی اعلیٰ درجہ کی فصاحت کا مالک ہے حقیقتاً اس نادان نے کلامِ فصحا دیکھا ہی نہیں، اس کو ڈھلی ہوئی اور سوہن کی ہوئی چیز میں تمیز نہیں، اس کو زندہ اور مردہ میں فرق نہیں، اسے آمد اور آورد میں امتیاز نہیں۔ شریف مرتضیٰ کا کلام جو ''نہج البلاغہ'' کے نام سے موسوم ہے اور جس میں حضرت علیؓ کے بعض خطبے بھی موجود ہیں، حریری سے زیادہ رتبہ رکھتا ہے۔ بدیعی کے اچھے فقرات کے سامنے حریری دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔

ایک نادان مسیلمہ الکذاب قرآن کا جواب دیتا ہے۔ الفیل ۔ ماالفیل ۔ وما ادراک ماالفیل ۔ لہ خرطوم طویل و ذنب و بیل ۔ کیا یہ القارعۃ کا جواب ہے؟ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ خانہ غفلت خراب! کیوں مسخرا بنتا ہے! کیوں اپنے آپ پر لوگوں کو ہنساتا ہے! جس طرح خدا کا فعل معجزہ ہے اُسی طرح اس کا قول بھی معجزہ ہے۔ تصویر یا مجسمہ بنا کر چڑیا کو دھوکا نہیں دے سکتے تو ان مہملات وخرافات سے تو ہم کو کیوں کر دھوکا دے سکے گا۔ اعوذ باللہ ۔ ہرگز نہیں۔ یہ سب الفاظِ بلامعنٰی ہیں، یہ تنِ بے جان ہے، مردار ہے، جا اور اس کو خاک میں دبا آ۔ خدا کا کلام بندہ کے کلام سے بالکل علیٰحدہ ہے، بالکل ممتاز ہے، اعجاز ہے! اعجاز!

خدائی لہجہ

شاعر یا منشی جس درجہ کا ہوتا ہے اسی درجہ کا اس کا کلام ہوتا ہے۔ ایک غمگین آدمی کے کلام سے غم ظاہر ہوتا ہے۔ ایک سپاہی کے کلام سے شجاعت ٹپکے گی۔ متنبّی سیف الدولہ کے ساتھ خود بھی شریکِ جنگ رہتا تھا تو اس کے قصیدہ کا زور ہی الگ ہے۔ شعرائے جاہلیت کے اشعار میں بے ساختگی، سادگی، صداقتِ آمد ہے۔ زمانہ تمدن کے شعرا کے کلام میں صنائع بدائع ہیں، جن میں بناوٹ اور تکلف نمایاں ہے۔ خدا کے کلام کا لہجہ اور قوت ہی الگ ہے۔ سننے والے کا دل کانپ اُٹھتا ہے۔ اسی طرح پیغمبر اور بزرگانِ دین کا کلام بھی الگ ہوتا ہے اور ادباء اور نمایشی لوگوں کا کلام جُدا۔ صاحبِ فراست و عقلِ سلیم قرآن کو دیکھتا ہے اور بے ساختہ کہہ اُٹھتا ہے۔ مَاھٰذَا مِنْ کَلَامِ الْبَشَرِ ؛ یہ کلام کلامِ بشر سے وراء الوراء ہے۔

یکسانی

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہر زبان میں ایک بڑا شاعر ہوجاتا ہے جس کی مثال مستقبل نہیں لاسکتا تو کیا وہ بھی کلام اللہ ہوجائے گا ؟ عربی میں امرأ القیس اور فارسی میں فردوسیؔ ، اُردو میں میرؔ تقی یا آج کل غالبؔ پرستوں کے پاس غالبؔ یا بعض کے پاس میر انیسؔ یا یونانی میں ہومرؔ اور انگریزی میں شکسپیرؔ گذرے ہیں ۔ اس شخص کو سمجھنا چاہئیے کہ ان شعراء کی جو تعریف کی جارہی ہے وہ بہ حیثیتِ مجموعی ہے ۔ ان کی تعریف اس پیمانہ پر نہیں ہے کہ کوئی ان کے تین شعر کے برابر بھی شعر نہیں کہہ سکتا ۔ امرأ القیس کی کمزوریوں کو دیکھنا ہو تو اعجاز القرآن دیکھو ، اس کی تنقید پر غور کرو ۔ غالبؔ کا تمام دیوان چھان مارو اس میں سے چند ہی چوٹی کے شعر نکلیں گے ۔ میر تقی کے دیوان سے چند ہی نشتر نکلیں گے ۔ سوداؔ ، داغؔ ، امیرؔ کے کلام میں بھی چند ہی اچھے سے اچھے شعر نکلتے ہیں ۔ تعصب اور بات ہے ۔ مرزا دبیرؔ کے کلام میں چند بند بلکہ چند مرثیئے ایسے ہیں جو میر انیسؔ کے بعض مرثیوں اور بند سے اچھے ہیں ۔ فردوسیؔ ، نظامیؒ ، سعدیؒ ، خسروؒ ، جامیؔ ، مولانا رومؒ کے کلام میں اعلیٰ درجہ کے بھی شعر ہیں ، اوسط درجہ کے اور معمولی بھی ۔ ان میں سے کسی کو کسی پر ایسی ترجیح نہیں کہ دوسرے کے چند شعر بھی ان کے اشعار کے برابر یا ان سے اعلیٰ نہ نکلیں ۔

میں سنتا ہوں کہ شکسپیرؔ کا ماخذ تاریخ اور دوسروں کے ڈرامے ہیں ۔ صرف دو ڈرامے اس کے ذاتی ہیں اور ان میں وہ کھو گیا ہے ۔ نیز اس کے کلام میں یکسانی کہاں ؟ عمر کے بڑھنے سے ، زمانہ کے بدلنے سے ، اس کے ڈراموں میں تغیر آتا گیا ۔ پھر نقادِ سخن کی قدر اندازی سے بے چارے کے پرخچے اُڑ گئے ہیں ، اس کے سانیٹ سے ملٹنؔ کے سانیٹ کم نہیں ۔ نفسِ فصاحت کے لحاظ سے بیکنؔ بھی ایک مسلم اُستاد ہے ۔ کون کہتا ہے کہ بیکنؔ کی نثر شکسپیرؔ کی نظم سے کم ہے ؟ بہر حال اگر شکسپیرؔ اچھا ہے تو بیکنؔ اور ملٹنؔ بھی اچھے ہیں ۔ بن جانسنؔ بھی اس کی ٹکر کا ہے ۔ یہ نہیں کہ شکسپیر کے سامنے سب ہیچ ہوگئے ۔ جانسنؔ اور ہومرؔ کے متعلق بعض محققین نے لکھا ہے کہ کہیں ہومرؔ نے اچھا لکھا ہے تو کہیں جانسنؔ نے ۔ دنیا کے تمام شعراء اور خطباء میں کوئی ایسا نہیں جو دوسروں پر اتنی فوقیت رکھتا ہو کہ کسی کے کلام کا ایک حصّہ بھی اس کے کسی حصّہ کے برابر نہ ہو اور اس کا تمام و کمال کلام ایک درجہ پر ہو یا اس کے دو قولوں میں تناقض نہ ہو یا اس کے کلام میں تغیر و اصلاح ممکن نہ ہو ۔

قرآنِ شریف کی یہ حالت ہے کہ اس میں سے نہ ایک حرف نکل سکتا ہے نہ زیادہ ہوسکتا ہے ۔ نہ جملے کی شکل تبدیل ہوسکتی ہے نہ ایک لفظ کی جگہ اس کا مترادف ہی رکھا جاسکتا ہے ۔ حالانکہ قرآنِ شریف (۲۳) سال تک اُترتا رہا ۔

غیب گوئی

یہ بات ظاہر ہے کہ آدمی کو نہ ماضی کا علم ہوتا ہے نہ مستقبل کا ۔ وہ تو صرف وہی چیز جانتا ہے جو اُس کی آنکھوں کے سامنے آئے یعنی اس کا علم مشاہدہ تک محدود ہے ۔ اخبار بالغیب یعنی غیب کی خبریں دینا مادی انسان کا کام نہیں ۔ قرآنِ شریف میں وہ قصص بھی بیان کئے گئے ہیں جن سے حضرت کا تمام خاندان ناآشنا تھا ۔ یہی وجہ تھی کہ منکرین امتحاناً ایسے قصّوں کے متعلق سوالات کرتے تھے ۔ قرآن شریف میں ایسی پیشگوئیاں بھی ہیں جو اب تک برابر صحیح اور درست اُترتی آئی ہیں ۔

قصص

حضرت آدمؑ ، اماں حواؑ اور ابلیس کا قصہ ، ہابیل و قابیل کا واقعہ ، حضرت نوحؑ ، حضرات ابراہیم ولوط و اسمٰعیل واسحٰق و یعقوب و یوسف علیہم السلام کے قصص ، حضرت صالحؑ ، قومِ ثمود ، حضرت شعیبؑ و اہلِ مدین و ایکہ ، حضرت داوٗدؑ و سلیمانؑ ، حضرت موسٰیؑ و ہارونؑ اور فرعون و ہامان اور قارون کے حالات اور دیگر انبیا کے حالات ، ذوالقرنین ، قومِ سبا ، اصحابِ اخدود و کہف ورقیم ، اصحاب الرس کے قصص و حالات بہ تفصیل بیان کئے گئے ہیں اور حضرت کے مخالفین زمانہ نے بھی اس کو تسلیم کیا مُرورِ زمانہ اور بُعد کی وجہ سے اگر بعض کے آثار باقی نہ رہے ہوں تو کیا پروا ہے ، اصل سوال کرنے والے اور مخاطبِ اوّل نے تو مان لیا۔

پیش گوئی

قرآنِ شریف میں بہت سی پیش گوئیاں ہیں ، نمونے کے طور پر چند یہاں ذکر کی جاتی ہیں ۔ قُلْ لِلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْيُسْلِمُوْنَ ۔ (سورہ فتح)

(اے پیغمبر) دیہاتی عرب جو (سفر حدیبیہ سے) رہ گئے ہیں ان سے کہہ دو کہ بڑے لڑنے والوں (یعنی فارس و روم) کے مقابلہ کے لئے بلائے جاؤ گے تو تم ان سے لڑتے رہو ، یہاں تک کہ وہ مسلمان ہوجائیں ۔ روم و فارس کی لڑائیاں حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خلافت میں ہوئیں تو یہ خلافتِ شیخین کی بشارت ہے ۔

الٓمّٓ o غُلِبَتِ الرُّوْمُ o فِىْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِىْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۔ (سورہ روم)

الٓمّٓ ۔ قریب کے ملک (یعنی فارس میں) رومی (جو نصاریٰ ہیں) اہلِ فارس سے جو آتش پرست ہیں مل گئے ہیں ، مغلوب ہوگئے ہیں ۔ لیکن یہ لوگ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب چند سال میں (پھر اہل فارس پر) غالب آئیں گے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ واقعہ تاریخی پیش گوئی کا بڑا زبردست معجزہ ہے ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس وعدۂ اِلٰہی کی صحت پر یقین کرکے ایک سردار قریش سے شرط باندھی کہ رومیوں کی فتح ہوگی ۔ وعدۂ اِلٰہی سچا ہوا اور ابوبکر صدیقؓ کامیاب ۔

سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۔ (سورہ قمر) عنقریب اس جماعت کو ہزیمت ہوگی اور یہ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوں گے ۔ یہ شکست اہلِ بدر کی پیش گوئی تھی جس کو اللہ نے پورا کیا ۔ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ ۔ (سورہ الفتح)

"بے شک اللہ نے اپنے رسول کو واقعی سچا ہی خواب دکھایا تھا کہ انشاء اللہ تم (مسلمان) مسجد حرام میں بے خوف و خطر باطمینان (تمام) داخل ہوں گے (وہاں جاکر) تم (کچھ تو) سر منڈائے ہوئے رہو گے اور (کچھ فقط) بال کترائے ہوئے"۔ یہ آیت فتح مکہ کی پیشگوئی ہے جس کو اللہ نے پورا کیا۔

قرآن شریف کی تاثیر

حضرت عمر رسول اللہ ﷺ سے لڑنے کے لئے نکلے تھے ، راستے میں بہن کے گھر پہنچے ، بڑے اصرار سے قرآن مانگا ، دیکھا ، سورہ طٰہٰ پڑھا تو دل میں اُتر گیا ۔ باطل کی تائید کے لئے چلے تھے ، فاروق اعظم بن گئے ۔ عتبہ قریش کا ایک بڑا سردار تھا ۔ حضرت نے قرآن شریف سنایا تو دونوں ہاتھ ٹیک دیئے اور لگا جھومنے اور آنسو بہانے ۔ ولید نے سنا تو کہا ان علیھا طلاوۃ وفیھا حلاوۃ ۔ اس پر تازگی اور اس میں حلاوت ہے ۔ ابوجہل پہنچا اور کہا "اتنے بڑے سردار ہو کر ایک بچے کی باتوں میں آگئے اور تعریف بھی کرنے لگے ! عربوں پر تمہاری اس تعریف کا برا اثر ہوگا ۔ تم کو قرآن کی ہجو اور اس پر اعتراض کرنا چاہیئے" ۔ ولید نے کیا کہا ؟ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ اس نے سونچا اور اٹکل دوڑائی فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ اس کو خدا کی مار کیسی اٹکل دوڑائی کچھ سمجھ میں نہ آیا ثُمَّ نَظَرَ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ پھر غور کیا (مگر کوئی بات دل کو نہ لگی) پھر تیوری چڑھائی اور برا سا منہ بنالیا ۔ ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۔ پھر پیٹھ پھیر لی اور اعتراض نہ کرنے کو اپنے لائق نہ سمجھا اور شیخی میں آگیا فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ پھر لگا کہنے یہ تو بس چلتا ہوا جادو ہے جو نقل کیا جاتا رہے گا ، کہیں رکتا نظر نہیں آتا ۔ (سورہ مدثر)

کوئی اس کے جواب پر غور کرے کہ اس نے زبان داں ، فصیح و بلیغ ہونے کے لحاظ سے قرآن کی فصاحت و بلاغت پر کیا اعتراض کیا ؟ کچھ نہیں صرف چلتا جادو کہہ دیا ۔ ظاہر ہے کہ انسان جب کسی بات کو طاقتِ بشری سے خارج دیکھتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ تو جادو ہے ۔ طاقتِ بشری سے خارج تو اس نے مان لیا ، ہاں ! معجزہ کے عوض جادو کہہ دیا ۔ کیا وہ جادوگر تھا ؟ جادو کی حقیقت سے واقف تھا ؟ کچھ نہیں ۔ جس فن کا وہ تھا ، جس کا وہ ماہر تھا اس میں تو وہ مان گیا کہ قرآن کا مثل طاقتِ بشری سے خارج ہے ۔ جادو ، وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے ۔ ایک اور نوعِ تاثیر ہے جو ظلماتِ مادیت میں پھنسے ہوئے اشخاص کو نظر نہیں آتی اور وہ قضائے مقصود و دفعِ امراض ، دفعِ مس خبائث ہے اس کے لئے بونی کی شمس المعارف ، مرقع شریف اور دیگر کتب دیکھو ۔ ان عملیات میں سب سے اعلےٰ اور قوی الاثر عمل ، آیاتِ قرآنیہ کا ہے ۔ میں ایک علمی آدمی ہوں ، تعلیم میرا کام ہے ، مگر دن بھر میں کتنے ہی لوگوں کو جن کو میں کوئی آیتِ مبارک بتا دیتا ہوں فائدہ ہوتا ہے ۔ ہزار تاثیر کی ایک تاثیر کہ اس وقت قرآن شریف کی تعلیم و تاثیر سے ستر ، اَسّی کروڑ آدمی حلقہ بگوش اسلام ہیں ۔ مسلمانوں کی غفلت کی وجہ ہے کہ قرآن کی تبلیغ کا برابر انتظام نہیں ورنہ قرآن نور بن کر آنکھوں میں گھستا اور روح بن کر دل و دماغ میں بستا ۔ میرے پاس تو قرآن کا مقصدِ اعظم اور اس کا اعجازِ مجسم اس کی تعلیم ہے ۔ ارسالِ رسل کی غایت تعلیم ہی ہے ۔ دوسرے سب توابع ہیں مگر قرآن کے مقصد کے توابع بھی دوسروں کے مقاصد کے مقابل اعجاز ہی اعجاز ہیں ۔

صرفہ

قرآنِ شریف کس امر میں معجزہ ہے ؟ اس میں علماء کا اختلاف ہے ۔ نظّام جو بڑا ادیب بھی ہے اور فلسفی بھی ، کہتا ہے کہ قرآن کے جواب دینے کی قوت اللہ تعالیٰ نے حضرت کے اہلِ زمانہ سے سلب کر لی تھی ۔ اس کے خیال میں قرآن کا مثل ممکن تھا

مگر سب لوگوں سے وہ قوت ہی سلب کرلی گئی تھی تو جواب کیوں کر دیا جاسکتا ؟ اس کا خیال بالکل غلط ہے کیوں کہ اس طرح قرآن مجید معجزہ نہ ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کا فصحاء و بلغاء سے جواب کی قوت سلب کرلینا معجزہ ہوا ۔ افسوس کہ اتنے بڑے ادیب پر قرآن کی حقیقت نہ کھلی ، ورنہ قرآن کی ایک ایک سورت ایک ایک آیت پر سر دُھنتا ، قربان ہوتا ۔ غالبًا وہ قرآنِ شریف کو سہلِ ممتنع سمجھ کر اس ورطہ میں غوطہ کھا رہا ہے کہ قرآن کا مثل ممکن ہے مگر یہ امکان کبھی فعلیت میں نہیں آتا ۔

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۴﴾

فَإِنْ ؛ پس اگر ۔ لَمْ تَفْعَلُوْا ؛ تم نے نہیں کیا ، تم نہ کرو گے ۔ لفظ اصل میں تَفْعَلُوْنَ تھا لَمْ کی وجہ سے نون گر گیا اور بمعنی مضارع منفی ہوگیا ۔ یعنی نہیں کیا ۔ وَلَنْ تَفْعَلُوْا ؛ اور ہرگز نہ کرسکو گے جس طرح لَمْ کی وجہ سے نون گرا تھا ، لَنْ کی وجہ سے بھی نون گر گیا ہے اور مستقبل منفی موکد کے معنٰی دیتا ہے فَاتَّقُوْا ؛ تو بچو ، ممنوعات سے بچو ۔ معاصی سے پرہیز کرو ، گناہوں کو چھوڑ دو ۔ اَلنَّارَ ؛ آگ ، آتش ، غضبِ الٰہی ۔ اَلَّتِیْ ؛ جو ۔ وَقُوْدُ ۔ ایندھن ، جس سے آگ کی جاتی ہے ۔ اَلنَّاسُ ؛ لوگ ۔ اَلْحِجَارَۃُ پتھر ۔ اُعِدَّتْ ۔ اَعَدَّ یُعِدُّ اِعْدَادًا ؛ تیار کرنا ۔ بابِ اِفْعَالٌ ۔ عَدَدٌ مادّہ ۔ لِلْکٰفِرِیْنَ ؛ کافروں کے لئے ، حق پوشوں کے لئے

ترجمہ :- پھر اگر تم نہ کرسکو اور تم ہرگز نہ کرسکو گے تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (جو) کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ۔

اگر تم اپنے دوستوں و دیوتاؤں سے امداد لے کر بھی قرآن کی سورۃ کے برابر ایک سورۃ بھی نہ لاسکو اور تم ہرگز نہ لاسکو گے تو قرآن کا اعجاز ثابت ہوچکا ، خدائی قوت کا تم کو یقین ہوچکا تو اس کی مخالفت کی وجہ سے آتشِ غضبِ الٰہی سے بچو جس میں لوگ اور پتھر جلیں گے ۔

یہ آگ کن کے لئے بنائی گئی ہے ؟ کافروں کے لئے ۔ مسلمان ہوکر ، اللہ رسول کو جان کر ، ان کے احکام سے واقف ہوکر پھر بھی مخالفت کرنا اور کافروں کے لئے بنائی ہوئی دوزخ میں جانا نہایت شرم کی بات ہے ، بڑا افسوس ہے ، بدنصیبی ہے ۔

اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان ہمیشہ کے لئے دوزخ میں نہ رہیں گے ۔ بعض مذاہب میں ہر بدعمل کی سزا ملنا ضروری ہے ۔ چنانچہ خوارج مرتکبِ کبیرہ یعنی بڑے گناہ کرنے والے کو کافر سمجھتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا ۔ بعضوں کا خیال ہے کہ ایمان کے ساتھ کوئی عمل بد نقصان دہ نہیں رہتا ۔ اس آیت سے آپ کو صاف معلوم ہورہا ہے کہ گنہگار مسلمان کا دوزخ میں جانا ممکن ہے مگر دائماً دوزخ میں رہنا کافروں کے لئے ہے ۔

ہمارے پاس توبہ سے گناہ معاف ہوسکتے ہیں ، شفاعتِ انبیاء و اولیا سے بھی معافی حاصل ہوسکتی ہے ، توبہ یعنی ” ماضی پر ندامت اور مستقبل میں احکامِ دین پر استقامت “ نہایت بڑا فعل ہے ۔ جسم ، اعضائے ظاہری کے ساتھ دل و روح بھی ہیں ۔ ظاہر ہے کہ جب دو متضاد قوتیں کام کرتی ہوں تو غالب کا اثر نمایاں ہوگا اور مغلوب کا نمایاں نہ ہوگا ۔ لہذا توبہ کا اثر گناہوں کو ڈھانک لے گا ، مٹادے گا ، نیکی سے مبدل کرادے گا ۔ یہ سب توبہ کی قوت پر مبنی ہے ۔ ہمارے پاس شفاعت کا مسئلہ حق ہے

دوزخ کافروں کے لئے بنائی گئی ہے اس لئے مسلمان اس میں ہمیشہ نہ رہیں گے ۔

توبہ سے گناہ ڈھک جاتے ہیں

گنہگار شفاعت کرنے والے سے اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ یعنی خدا واسطے کی محبت رکھتا ہے۔ کیا یہ قلبی فعل نہیں ہے؟ کیا یہ محبت بے اثر رہے گی؟ ہرگز نہیں! شفاعت بن کر رسول اللہ ﷺ سے اور دیگر اولیا سے ظاہر ہوگی اور خدا سے رحمت بن کر نمایاں ہوگی۔ یہ کفارۂ مسیح نہیں ہے کہ گناہ کریں لوگ اور سب کے گناہوں کی پوٹلی، بنڈل یا بوجھ لے کر حضرت مسیح علیہ السلام دوزخ میں جلیں اسلام میں عدل و انصاف ہے "کرے کوئی بھرے کوئی" نہیں ہے۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی؛ ایک کا عذاب ایک پر ہو نہیں سکتا

صاحبو! سائنس کی حیرت انگیز ترقیاں دیکھ کر لوگ کچھ ایسے مرعوب ہوگئے ہیں کہ معجزہ سے انکار کرنے لگے ہیں۔ یہ بیماری یورپ سے نکلی اور مسلمانوں کو بھی لگ رہی ہے گویا کہ یہ داءِ فرنگ ہے۔ ان لوگوں کے خیال میں یہ قوانینِ فطرت، لاز آف نیچر، نوامیسِ الٰہیہ میں تغیر نہیں۔ مگر ذرا غور کرو! نوامیسِ الٰہیہ اور ان کے جان لینے کا دعویٰ! حالانکہ دو ہزار برس پہلے کی تاریخ نہیں ملتی۔ اسباب ظاہری بھی ہوتے ہیں اور باطنی بھی، جسمانی بھی ہوتے ہیں اور روحانی بھی۔ مادیات کے چند قواعد سے واقف ہونے پر پورے قوانینِ الٰہیہ کی واقفیت کا دعویٰ درست نہیں۔ انسان کو سلسلہ ہائے علت و معلول پر ہمیشہ غور کرنے اور ان سے زیادہ واقفیت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر گذشتہ زمانہ کے لوگ صرف اپنے چند معلومات پر فطرت کا انحصار سمجھتے تو علمی ترقیاں محدود ہوجاتیں۔ ایک پانچ چھ سال کے لڑکے کا آفتاب کو روشن ڈوبتا دیکھ کر سورج گہن سے انکار کرنا کیا صحیح ہوسکتا ہے؟ تیری عمر کتنی؟ تیرا استقراء کتنا؟ تیرا علم کتنا؟ جو چیز تیرے معلومات کے خلاف ہو اس سے انکار کرنا تیری نادانی ہے۔ جہل ہے، جہلِ مرکب ہے۔ بڑے سے بڑا عالم، بڑے سے بڑا فلاسفر، خدائے تعالیٰ کی قدرت کے بحرِ ذخار کے سامنے ایک کیڑے سے زیادہ نہیں، جراثیم میں سے ایک جرثومے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اے نادان انسان! چند فیٹ کی ٹیپ سے آسمان زمین کو ناپنے نکلا ہے؟ توبہ کر! خدا کے آثارِ قدرت سے انکار نہ کر۔ تیری مثال یہ ہے! آسمان سے بارش ہوئی، ایک ناپاک گڑھا پانی سے بھر گیا، ایک مینڈکی اِس کنارے سے اُس کنارے تک چلی گئی اور لگی ٹرانے کہ میں نے ایک بڑا بحری سفر پورا کیا۔ اُسے کیا معلوم کہ خدا کی خدائی میں سات سمندر بھی ہیں۔ او نادان انسان! تجھے کیا معلوم کہ خدا کی خدائی میں کتنے عوالم ہیں؟ ہر عالم کے کیا نوامیس ہیں؟ جو چیز معلوم نہ ہو، جس کا تجربہ نہیں، بے شک تم اس کے متعلق یہ کہہ سکتے ہو کہ مجھے اس کا علم نہیں، مجھے اس کا تجربہ نہیں۔ یہ نہیں، کہ یہ ہے ہی نہیں!

دیکھو! تم ایک بہت بڑے مغالطہ میں پڑے ہو۔ اپنے عدمِ علم کو عدمِ وجود کے مساوی سمجھتے ہو۔ جہلِ مرکب سدِ راہ ہے علمی ترقی کا، آنکھیں کھولو اور خدا کے آثارِ قدرت دیکھتے چلے جاؤ "میں سب کچھ جانتا ہوں" کو چھوڑو، میں "بہت کم جانتا ہوں" کا اقرار کرو۔ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا پر ایمان لاؤ اور رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کی دعا کرو۔ پھر وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا کا انعام پاؤ اور پھر اپنی ترقی کو دیکھو۔

وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ؕ

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْھَا مِنْ ثَمَرَۃٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا ھٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِھًا ؕ

انسان اپنی علمی کمی کو جان لے تو بہت کچھ سیکھ سکتا ہے

وَلَهُمْ فِيهَآ أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿٢٥﴾

وَ ؛ اور ۔ بَشِّرْ ؛ خوشخبری دو باب تفعیل ۔ بُشْرَةٌ ؛ چہرہ ۔ بَشَرْ انسان کو اس لئے کہتے ہیں کہ اُس کے منہ پر حیوان کے جیسے بال نہیں ہوتے ، بشارت اور خوش خبری کا اثر چہرہ سے نمایاں ہوتا ہے ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوْا ؛ اور کام کئے (بَابِ سَمِعَ) اَلصّٰلِحٰتِ ؛ اچھے کام ۔ اَنَّ لَھُمْ ؛ کہ ان لوگوں کے لئے ۔ جَنّٰتٍ ؛ جنتیں ہیں ، باغ ہیں ۔ جَنَّ یَجُنُّ کے معنی ڈھانکنے کے ہیں ۔ وہ مخلوق جو ہماری آنکھوں سے نظر نہیں آتی اس کو جن کہتے ہیں ۔ مَجْنُوْنٌ ؛ دیوانہ جس کی عقل ڈھک گئی ہو ۔ مِجَنَّۃٌ ۔ سپر ۔ جَنِیْنٌ ؛ پیٹ میں کا بچہ ۔ جَنَّۃٌ ۔ وہ باغ جس میں بکثرت درخت ہوں ۔ تَجْرِیْ ۔ بہتی ہیں ۔ (باب ضَرَبَ) جَرَیَانٌ مصدر ۔ مِنْ تَحْتِهَا ؛ ان (باغوں) میں نیچے نیچے ۔ اَلْاَنْھَارُ ؛ جمع نَھْرٌ ۔ نَھْرٌ کے معنی کشادگی کے ہیں ۔ بڑے دریا کو عربی میں نہر کہتے ہیں اور ہندی میں جسے نہر کہتے ہیں اس کے لئے جَدْوَلْ کا لفظ ہے کُلَّمَا ؛ جس جس وقت ، جب جب رُزِقُوْا ۔ دیئے جائیں ، کھلائے جائیں ۔ مِنْھَا ؛ اس جنت سے ۔ مِنْ ثَمَرَۃٍ ؛ ثمرہ سے ، پھل سے ۔ رِزْقًا ؛ کسی قسم کی کھانے کی چیز ۔ قَالُوْا ؛ کہتے ہیں ، ان لوگوں نے کہا ۔ ھٰذَا ؛ یہ ۔ اَلَّذِیْ ؛ جو ۔ رُزِقْنَا ۔ دیئے گئے تھے ہم ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ وَاُتُوْا بِهٖ ؛ اور ان کو وہ چیز دی گئی ۔ مُتَشَابِهًا ؛ ملتی جلتی ۔ وَلَھُمْ ؛ اور ان کے لئے ہے ۔ فِیْھَا ؛ ان (جنتوں) میں ۔ اَزْوَاجٌ ۔ جوڑے ، بی بیاں ۔ عربی میں مرد کا جوڑا زوج اور عورت کا بھی جوڑا زوج ، جیسے سَیِّدَتُنَا خَدِیْجَةُ زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ ؛ زوجہ کا لفظ عربی کے لحاظ سے بالکل بے اصل ہے ۔ مُطَھَّرَۃٌ ؛ پاک ، پاک کئے ہوئے ، جن کو خدا نے پاک صاف ستھرا پیدا کیا ۔ وَھُمْ ؛ اور وہ لوگ ۔ فِیْھَا ؛ ان جنتوں میں ۔ خٰلِدُوْنَ ؛ ہمیشہ رہنے والے ہیں ۔ خُلُوْدٌ مصدر ۔ ہمیشہ رہنا ۔ خُلْدٌ ۔ جنت جس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ عربی میں بعض دفعہ خُلُوْدٌ کا لفظ ایک طویل زمانہ تک رہنے کو بھی کہہ دیتے ہیں ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر ! یا ہر وہ شخص جس میں مخاطبت کی صلاحیت ہے) ان لوگوں کو خوش خبری دے دو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے (کس بات کی خوش خبری ؟ اس بات کی خوشخبری) کہ ان کے لئے جنتیں ہیں جن میں (درختوں کے) نیچے نہریں بہتی ہیں جب جب ان لوگوں کو اس جنت کا پھل دیا جائے تو کہیں گے یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا اور واقعہ بھی یہی ہے (کہ دنیا کی ہر چیز یا عمل سے آخرت کا بدلہ بھی ملتا جلتا رہے گا) اور ان لوگوں کیلئے اس جنت میں پاکیزہ بی بیاں ہوں گی ۔ اور وہ ہمیشہ وہاں رہیں گے

مسلمان کا ایمان بین الخوف والرجا رہتا ہے ۔ جہاں اِتَّقُوا النَّارَ ہے اس کے ساتھ ہی وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ بھی ہے یہ بشارت و نذارت صادقِ مصدوق ﷺ کی ہے ۔ ان کا ہر کلمہ سچائی ، ہر ایک بات واقعہ کے مطابق دوسرے مصلحین کی طرح خواہ مخواہ اخلاقی تعلیم کے لئے ایک کہانی نہیں بنائی گئی ۔ جس نے دنیوی کام میں جھوٹ نہیں کہا وہ آخرت کی باتوں میں

جھوٹ کیوں کر کہہ سکتا ہے؟ منکر سے منکر، مخالف سے مخالف آپ کو محمد امین کہتا تھا۔ بڑا افسوس ہوگا اگر مسلمان آپ کو نبی امین نہ سمجھے، ان کی ہدایتوں پر اعتماد نہ کرے۔ یہ خوشخبری کس کو دی جارہی ہے؟ ان کو جو ایمان بھی رکھتے ہیں اور عملِ صالح بھی کرتے ہیں۔ ایمان کی قوت پر عملِ صالح مرتب ہوتا ہے۔ جن کے دلوں میں ایمان ہے اور قوی ایمان ہے وہ ضرور عملِ صالح کریں گے۔ جن کو یقین نہیں وہ کیا عملِ صالح کر سکتے ہیں۔ عملِ صالح کیا ہے؟ ہمارا ہر فعل، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، بیع وشرئ زندگی کے تمام شعبے تحتِ امرِ الٰہی ہوں۔ ہر شخص کے ساتھ اس کا عملِ صالح اور عملِ صالح کے ساتھ اس کے نتائج ولوازم لگے رہتے ہیں۔ نہ انسان فنا ہوتا ہے نہ اُس کے اعمال اور نہ اُس کے نتائج۔ جیسا عمل ویسی جزا۔ اعمال کی روح اخلاص للہ، اخلاص لوجہ اللہ اور اطاعتِ رسول ہے۔ اعمال اگر بے جان بھی ہوں دنیوی اغراض و مقاصد کے لئے ہوں، تب بھی اس کا نتیجہ ظاہر ہوگا ہی۔ جو شکر کھائے گا اس کا منہ میٹھا ہوگا، جو ایلوا چاٹے گا اس کا حلق ضرور کڑوا ہوگا۔ دنیوی نیک کاموں کا نتیجہ راحت ہے، آرام ہے، آبرو ہے، عزت ہے، حکومت ہے۔ جو دنیا کی طرف توجہ نہیں کرتا اور صرف آخرت اس کے پیشِ نظر ہے اس کے لئے اُخروی راحت ہے، جنت ہے۔ جو دین دنیا دونوں کے لحاظ سے مناسب کام اور عملِ صالح کرتا ہے اس کا دین بھی اچھا اور دنیا بھی اچھی۔

مسلمانو! دنیوی کاموں میں اگر نیکی اور درستگی کا لحاظ نہ رکھو گے تو تم کو آخرت تو ملے گی مگر دنیا خراب ہوجائے گی۔ اسلام میں رہبانیت اور جوگی پن نہیں ہے۔ مسلمان کے لئے دنیا اور آخرت دونوں ملے ہوئے ہیں۔ جہاں سے دودھ ملتا ہے وہاں خون بھی ہے۔ بچہ نے جہاں دانت مارا حلال دودھ حرام خون بن گیا۔ مسلمان کے پاس رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً ہے۔ مسلمان کے پاس ہر محسوس چیز میں بھی تجلیاتِ الٰہی و اسماءِ خداوندی کا پرتو ہے ؎

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار ÷ ہر ورقے دفترے ز معرفتِ کردگار

مسلمان کے پاس ہر مسبب سبب سے وابستہ، ہر معلول علت سے مربوط ہے، کونسی چیز خدائے تعالیٰ سے وابستہ نہیں کہ اس کو چھوڑ دیا جائے؟ مسلمان کے پاس اَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ ہے ؎

بے وجہ نہیں دل کشیٔ صورتِ باطل ÷ باطل میں بھی ہے حق کا تماشا مرے آگے (حسرت صدیقیؒ)

دل میں ایمان کی روشنی ہو تو تمام حقائق منکشف ہوں ؎

لطفِ مئے تجھ سے کیا کہوں زاہد ÷ ہائے کمبخت تو نے پی ہی نہیں

اے بیلوں کی طرح اپنی شریکِ زندگی سے ملنے والو! تم جذبہ محبت اور بے خودیٔ الفت سے واقف نہیں۔ ہمارے پاس محبت بڑا عظیم الشان جذبہ ہے۔ محبت کی بارش آسمان سے ہوتی ہے، عرش سے ہوتی ہے اور مُردہ دلوں کو زندگی عطا کرتی ہے اس کی ناقدری اپنے نفس پر ظلم ہے۔ مرکزِ محبت سے ملنے کو حیوانی جذبہ سمجھنا حیوانوں ہی کا کام ہے!

جنت میں حوریں ہوں، خدمت کے لئے بوائز یعنی غلمان ملے ہوں بے شک اللہ کی نعمت ہے، اگر ان میں کے اسرار بھی منکشف ہوں تو نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ ہے۔ دنیا میں دنیوی نعمتوں کی وجہ سے خدا کی قدوسیت پر کیا برا اثر پڑا ہے کہ آخرت میں

عملِ صالح اور اس کے نتائج

اس سے ملتی ہوئی نعمتیں دی جائیں تو کچھ برا اثر پڑے گا ؟ مسلمانوں کی جنت یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ ہے یعنی اس دن کی زمین ہی اور ہوگی اور آسمان ہی اور ۔ اور فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۔ آدمی کو کیا معلوم کہ اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک میں کیا چیز چھپائی رکھی ہے اور اُعِدَّتْ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَمَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ؛ اللہ کے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں ہیں کہ جن کو نہ آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر اس کا خطرہ بھی گزرا ۔ ایک حقیقت ہے جس کا ہر عالم کے لحاظ سے ظہور ہو رہا ہے ۔ اچھوں سے اچھا کردار ، بروں سے برے افعال اور جب آدمی دوسرے عالم میں منتقل ہوگا تو وہی اعمال و افعال اس عالم کے مناسب حال صورت لیں گے ۔ آیت میں بھی اُتُوْا بِہٖ مُتَشَابِهًا ہے ۔ یعنی اس کے افعال کے مشابہ جزا و سزا دی جائے گی ۔ اس مقام پر ہوسکتا ہے کہ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ سے مراد دنیوی نعمتوں سے ملتی جلتی نعمتیں ہوں مگر خاص لذت اور راحت کے ساتھ اور ہوسکتا ہے کہ بے روح اعمال کے ساتھ بے مزہ میوے اور نعمتیں ہوں اور اہلِ اخلاص اور اہلِ اسرار کے لئے ان کے لائق نعمتیں ۔ ہر دم تجلیٔ تازہ کیونکہ تجلی میں عود نہیں ۔ ہوسکتا ہے کہ خود جنت میں ایک قسم کا میوہ کھائیں اور اسی قسم کا دوسرا میوہ کھائیں تو اس کا مزہ ہی کچھ اور ہو ۔ ہر پھل کا مزہ جُدا ہوتا ہی ہے مگر ہر خاص میوے کے فرد کا مزہ ایک دوسرا ہی مزہ رہتا ہے ۔ دنیا میں کیسی ہی اچھی نعمت ہو ، راحت ہو ، اگر وہ چند روز کے بعد زائل ہوجانے والی ہے تو ہیچ پوچ ہے ۔ وہی نعمت اعلیٰ ہے جو لازوال ہو ، جس کو فنا نہ ہو ۔ اس لئے خدائے تعالیٰ نے جنت کے ساتھ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بھی فرمایا کیونکہ جب نہریں ہوں گی تو درختوں کو پانی پہنچے گا اور وہ تروتازہ اور شاداب رہیں گے مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ کے معنی ہوسکتا ہے کہ درختوں کے نیچے نیچے سے نہریں بہتی ہوں ، ہوسکتا ہے کہ زمین میں پائپ لگے ہوں ۔

اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خوش خبری دیتا ہے کہ نیک لوگ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ۔ اس مقام پر چند ضروری باتوں پر توجہ دلاتا ہوں ۔ ایک چیز جس سے مخاطب بالکل واقف نہیں اس سے مشابہ تر اور قریب تر چیز سے بیان کی جائے گی ۔ ایک گاؤں والے نے نہ برفی کو جانا تھا نہ چکھا تھا ایک واقف کار سے پوچھا کہ برفی کیسی ہوتی ہے ؟ اس نے کہا گڑ کے جیسی ۔

دیکھو ! اس ناواقف گاؤں والے کے آس پاس کیا ہے ؟ نمک ، مرچ ، پیاز ، ادرک لہسن ، آٹا ، چاول ، گڑ ۔ اس ناواقف کو برفی کا تصور پیدا کرانا چاہیں تو سب سے قریب تر چیز گڑ ہی ہوگی ۔ جنت کی نعمتوں کو بھی اسی طرح سمجھو کہ ہم جن جن الفاظ میں ان کو بیان کرسکتے ہیں ان سب سے بہتر وہی ہوگا جس کو خدائے تعالیٰ نے بیان کیا ہے ۔ برفی کو گڑ کہنا اس سے بہتر ہے کہ کوئی مرچ یا نمک کہہ دے ۔ لہذا میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ خدا کی تعبیرات دوسری سب تعبیرات سے بہتر ہیں ۔ وہ دانا ہے ، وہ حکیم ہے ، دوسرے نادان ہیں اور ان کی تعبیر ناقص ۔ ہوشمند وہی ہے جو حقیقی تعبیر ممکن نہ ہو تو مثالی تعبیر سے مقصود کو ادا کرے ۔ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ سے بھی صاف معلوم ہو رہا ہے کہ وہ مادیات سے پاک اور نقائص سے مبرا ہیں ۔ نادانی سے شبہات پیدا کرنا اپنے جہل کو ثابت کرنا ہے ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ

وقف لازم

اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ
كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠
وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۲۷

اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ لَا يَسْتَحْيٖٓ ۔ حیا نہیں کرتا ، نہیں شرماتا ، نہیں رکتا ، نہیں ترک کرتا ۔ حیا کے معنے انسان کے قوائے طبعی کا اپنے کام سے رُک جانا ۔ اپنی غلطی پر شرمانا ندامت ہے ۔ اپنے کئے پر سخت شرمندہ ہونا خجالت ہے ۔ بے شرمی کے ساتھ نہایت جرأت سے برا کام کرنا ، بری بات کہنا اور کسی کی پروا نہ کرنا وقاحت ہے ۔ جو لفظ خدائے تعالیٰ کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں وہ باعتبارِ انجام کے ہوتے ہیں ۔ پس لَا يَسْتَحْيٖ کے معنے نہ چھوڑنے کے ، ترک نہ کرنے کے ہیں ۔ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا ؛ مثال دینا اس بات کو ، کہ مثال دے ۔ مَثَلًا مَّا ۔ کوئی سی مثال ہو مَثَلًا کے ساتھ مَا زیادتِ تنکیر کے لئے ہے ۔

مثال کیوں دی جاتی ہے ؟ جو چیز غیر مرئی اور آنکھوں سے پوشیدہ ہے اس کو ایسی چیز سے مثال دی جاتی ہے جو آنکھوں کے سامنے ہو ۔ مثلاً ہم زید کی بہادری بیان کرنا چاہتے ہیں تو اس کو شیر سے تمثیل دیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں زید مثل شیر کے ہے کیونکہ شیر کی بہادری مسلم اور آنکھوں کے سامنے ہے ۔ تمثیل وتشبیہ میں کئی چیزیں ہوتی ہیں ۔ مشبہ ، مشبہ بہ ، وجہ تشبیہ ، غرض تشبیہ ۔

مثال بالا میں زید مشبہ ہے ، شیر مشبہ بہ ہے اور وجہ تشبیہ شجاعت ہے اور غرض تشبیہ زید کی تعریف ہے ۔ مشبہ بہ کے حقیر ہونے سے تشبیہ پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا ۔ دنیا کی حقارت بیان کرنا چاہیں تو کہتے ہیں کہ وہ مچھر کے برابر ہے بلکہ اس سے بڑھکر پر پشہ کے برابر ہے ۔ اس تشبیہ سے تحقیر کا اظہار بطرزِ ادنیٰ ہوتا ہے ۔ غرض کہ جس تشبیہ سے غرض تشبیہ پوری ہوتی ہے وہ اچھی ہے ، چاہے مشبہ بہ اچھا ہو یا برا ، چھوٹا ہو یا بڑا ۔

بَعُوْضَةً ؛ مچھر ، پشہ ۔ بَعْضٌ کے معنے ہیں کاٹنا اور چھوٹا کرنا ۔ مچھر چونکہ چھوٹا ہوتا ہے اس لئے عربی میں اس کو بَعُوْضَةً کہتے ہیں ۔ فَمَا فَوْقَهَا ؛ یا اس سے زیادہ ۔ خواہ جسم میں زیادہ جیسے مکھی ۔ یا چھوٹے اور حقیر ہونے میں زیادہ جیسے پر پشہ ۔ مچھر کا پر ۔ فَاَمَّا پس ، لیکن ۔ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ جو ایمان رکھتے ہیں ، جو ایمان لائے ۔ فَيَعْلَمُوْنَ ؛ پس جانتے ہیں ، ان کو معلوم ہے ۔ اَنَّهُ ؛ بے شک وہ ۔ الْحَقُّ ؛ سچ ، درست ، ثابت ۔ عربی میں حَقَّ يَحِقُّ کے معنے ثَبَتَ يَثْبُتُ کے ہیں ۔ امرِ ثابت ، حق وصدق میں فرق ہے کہ خبر اگر واقعہ کے مطابق ہو تو وہ صادق ہے اور واقعہ حق ہے ۔ واقعہ کے ثبوت کی وجہ سے خبر کو بھی حق کہہ دیں تو ہوسکتا ہے ۔

ایک چیز ایک شخص کے ذمہ واجب الادا ہے تو اس پر دوسرے کا حق نکلتا ہے ۔ جو چیز واجب الادا ہو اس کو حق کہتے ہیں

تمام عالم کا وجود جس ذاتِ مقدسہ سے قائم ہے اور جو اپنی ذات سے موجود ہے اور واجب الادا ہے وہ حق ہے ۔غرض کہ حق کے بارے میں ثبوت و وجود ملحوظ ہے ۔

مِنْ رَّبِّهِمْ ؛ ان کے پروردگار کی طرف سے یعنی جو لوگ صاحبِ علم وفہم ہیں وہ تمثیل کے مقصد کو دیکھتے ہیں غرض تشبیہ اور وجہ تشبیہ اور مشبہ اور مشبہ بہ کو دیکھتے ہیں ۔ مثال سے جو غرض ہے اگر حاصل ہوجاتی ہے تو مان لیتے ہیں اور خدا نے جو تمثیل دی ہے، اس کا لطف اُٹھاتے ہیں ، اس کا نشہ رکھتے ہیں اور اس سے مزے لیتے ہیں ۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مگر جو منکر ہیں ،حق ناشناس ہیں ، کفر کی تاریکی ان کے دل پر چھاگئی ہے وہ کیا کہتے ہیں ؟ فَيَقُوْلُوْنَ ؛ پس کہتے ہیں مَاذَآ اَرَادَاللّٰهُ ؛ خدا نے کیا چاہا ۔ بِهٰذَا مَثَلًا ؛ اس مثال دینے سے ۔ نادان لوگ ، مکھی ، مچھر ، پر پشہ وغیرہ تشبہات اور تمثیلات کو دیکھ کر کہتے ہیں یہ کیا مثالیں ہیں ؟ اللہ نے ایسی حقیر چیزوں کی کیوں مثال دی ؟ ان جاہلوں کو خبر نہیں کہ مثال دینے سے مطلب کسی چیز کا سمجھانا ہے ۔حقیر چیز کو حقیر چیز ہی سے تمثیل دی جائے گی ۔ نہ ان کو مشبہ ، مشبہ بہ سے غرض ۔ نہ وجہ اور غرضِ تشبیہ سے مطلب ان کا کام ہے واہی تباہی اعتراض کرنا ، دل میں ایمان نہیں تو بے کار اعتراضات زبان سے نکل رہے ہیں يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ؛ اس ایک مثال سے خدا بہت سوں کو گمراہ کرتا ہے وَيَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا اور اسی سے بہت سوں کو ہدایت بھی کرتا ہے ۔ برسنے والے پانی کے پاک اور اچھے ہونے میں کیا کلام ہے ۔مگر سانپ کے منہ میں زہر بنتا ہے اور زنبورِ عسل کے منہ میں شہد ۔ کہیں کچلہ بنتا ہے کہیں جدوار ۔ لینے والے کی قابلیت ہے ۔ لافنگ گیلری کے آئینے کے سامنے جایئے کہیں آپ موٹے دکھیں گے اور کہیں دُبلے ، کہیں سیدھے کھڑے دکھیں گے اور کہیں سر نیچے اور پیر اوپر ۔ بھلا اس میں آپ کا کیا قصور ہے ؟ آئینہ اپنی استعداد اور قابلیت کے مطابق انعکاس کرتا ہے ۔

قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی سے کوئی فعل صادر یا واقع ہو تو اس کے لئے اسم فاعل یا صفتِ مشبہ کہا جاتا ہے مثلاً جس سے ضرب واقع ہو اس کو ضارب کہتے ہیں ۔ یہاں يُضِلُّ ماقبل سے مل کر معنی رکھتا ہے : ضلال یا گمراہی کو ظاہر کرنے والا ۔مگر خدائے تعالیٰ کے لئے مُضِلُّ کا لفظ نہیں کہا جاسکتا ۔ کیونکہ اس کے معنی ہیں گمراہ کرنے والا ۔ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا میں خدا کی صفت مضل نہیں بن سکتی ۔ اسی واسطے اسمائے الٰہی توقیفی ہیں یعنی رسول اللہ ﷺ سے سننے پر موقوف ہیں ۔ جیسے اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَاللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ وغیرہ وغیرہ ۔پس اَللّٰهُ يَسْتَهْزِءُ سے مُسْتَهْزِءٌ اور مَكَرَاللّٰهُ سے مَكَّارٌ کہنا درست نہیں کیونکہ يَسْتَهْزِءُ اور مَاكِرِيْنَ مشاکلہ کے طور پر ہیں جو پورے جملہ میں درست ہوسکتا ہے اور مفرد درست نہیں وَمَا يُضِلُّ بِهٖ ؛ اور نہیں گمراہ کرتا ہے اس سے ، اور اظہار ضلال نہیں کرتا ۔ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ؛مگر فاسقوں کو فِسْق کے معنے ہیں نکلنا ۔عرب کہتے ہیں فَسَقَتِ الرُّطَبَةُ عَنْ قِشْرِهَا ؛ کھجور چھلکے میں سے نکل گیا ۔ فاسق وہ ہے جو گناہ کر کے حکم و اطاعتِ الٰہی سے نکل جائے اس کے کئی درجے ہیں (۱) تَغَابِىْ ؛ کم سمجھی سے ، بے پرواہی کی وجہ سے گناہ کرنا (۲) اِنْهِمَاكْ گناہ میں بالکل مشغول ہوجانا ، اس کا عادی ہوجانا (۳) جُحُوْد ؛ انکار کرنا ۔ آدمی جب گناہ کرتا ہے تو دل پر سیاہی کا نقطہ آجاتا ہے ۔شروع شروع ڈرتا ڈرتا گناہ کرتا ہے ، آہستہ آہستہ گناہ کی عادت ہوتی ہے اور خوفِ خدا سے بے پرواہی پیدا ہوتی ہے ، اور بڑھتا ہے تو دل پر اور تاریکی بڑھتی ہے اور لوگوں کے سامنے کھلم کھلا گناہ کرنے لگتا ہے ، پھر احکامِ الٰہی کی تاویل کرنا شروع کرتا ہے ،

پھر تاویل کرنا بھی چھوڑ دیتا ہے اور احکام سے انکار کرنا شروع کر دیتا ہے ، پھر اپنے ساتھ دوسروں کو بھی اپنا ہم رنگ بنانا چاہتا ہے جب انسان جحود اور انکار کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے ۔

یہ ہم نے بیان کر دیا ہے کہ گناہ مُرْجِیَہ کے پاس ایمان کے رہتے ضرر بخش نہیں ۔ احادیثِ شفاعت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان دوزخ میں جائیں گے اور حضرتؐ کا نام لے لے کر چلّائیں گے ، حضرتؐ کو اس کی اطلاع دی جائے گی اور آپ دربارِ خداوندی میں شفاعت کر کے نکلوالیں گے ۔ خوارج کے پاس گناہ کرنا کفر کے مساوی ہے اور گناہ کرتے ہی آدمی کافر ہو جاتا ہے مسلمان نہیں رہتا ۔ یہ مذہب بھی غلط ہے کیونکہ قرآنِ شریف میں ہے وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا ؛ اگر مومنوں کی دو جماعتیں باہم قتل و کشت کریں ۔ دیکھو ! باوجود قتل و کشت کرنے کے بھی خدائے تعالیٰ ان کو مومنین فرما رہا ہے یہ لوگ جرم اور بغاوت میں تمیز نہیں کر سکتے ۔ شرک و کفر خدائے تعالیٰ سے بغاوت ہے اور گناہ ، جرم ہے ۔ کفر و بغاوت کی سزا دوزخ میں ہمیشہ رہنا ، جنم ٹیم یا پھانسی ہے اور گناہ اور جرم کی سزا چند روزہ دوزخ میں یا قید خانہ میں رہنا ہے ۔ معتزلہ کے پاس فاسق گنہگار نہ مسلمان نہ کافر بلکہ ایک درمیانی حالت میں ہے ۔

یہ بات ظاہر ہے کہ کفر و اسلام کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ۔ عدم ایمان کا نام کفر ہے ۔ اَلَّذِیْنَ ؛ جو لوگ یَنْقُضُوْنَ ؛ توڑتے ہیں ، رَسّی کا بل کھولتے ہیں ۔ عَهْدَ ؛ معاہدہ ، محافظت ، خبر گیری ، رعایت ، وصیت ۔ کیونکہ اس کی رعایت کی جاتی ہے لحاظ رکھا جاتا ہے ۔ قسم ، کیونکہ اس کی خبر گیری کی جاتی ہے ۔ تاریخ ، کیونکہ اس کی حفاظت کی جاتی ہے ۔ تاریخ اور عَهْدَ اللّٰهِ سے مراد کیا ہے ؟ فطرت انسانی کا بندگی ، احتیاج اور طاعت کا اقرار کرنا ، احکامِ الٰہی کی بندگانِ خدا کو تبلیغ کرنا ، بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ کی تعمیل ۔

صاحبو ! قرآن میں ہے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَةٍ ثُمَّ جَآئَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ (ال عمران) تمام پیغمبروں سے عہد لیا گیا کہ اگر نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانہ کو پاؤ تو اُن کی اتباع کرو ، اُن کی مدد کرو ۔ لَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَّا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ ؛ اگر موسیٰ میرے زمانے میں ہوتے تو ان سے بجز میری اطاعت و اتباع کے کچھ نہ ہو سکتا ۔ بادشاہوں کے لئے عدل و انصاف ، عامۃ الناس کے لئے حقوق اللہ و حقوق النبی و حقوق الناس کا ادا کرنا فرض اور لازم کیا گیا ۔ ان ہی سب چیزوں سے کل قیامت میں سوال ہوگا ۔ جو عہدِ الٰہی پورا کریں گے وہ سرفراز ہوں گے ، کامیاب ہوں گے ، جو خلافِ عہد کریں گے ان کو عذاب ہوگا ، خدا کا غصّہ ان پر نازل ہوگا ۔

مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ؛ عہد کے پکّا ہونے کے بعد مِیْثَاقْ کا مادہ وَثَقَ ہے ۔ اعتماد کیا ، مضبوط کیا ۔ وَیَقْطَعُوْنَ ؛ اور کاٹ دیتے ہیں ، منقطع کر دیتے ہیں اس رشتہ اور تعلق کو مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ یُّوْصَلَ ؛ جس کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا تھا ۔ وَیُفْسِدُوْنَ ؛ اور فساد کرتے ہیں ، بگاڑتے ہیں ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں اُولٰٓئِکَ ؛ وہی لوگ ہیں ۔ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؛ وہی ہیں نقصان اُٹھانے والے ، خسارے میں پڑنے والے ۔ فاسقوں کی تعریف اور ان کے صفات اللہ تعالیٰ نے یہ بتائے ہیں کہ وہ عہدِ الٰہی کو توڑتے ہیں جو ایک فطری امر تھا ۔ اور امر کی اتباع اور نواہی سے اجتناب نہیں کرتے اور دنیا میں شر و فساد

مچاتے ہیں، ظلم وستم، قتل و غارت، بندگانِ خدا سے بدسلوکی کرتے ہیں۔ ان تمام بدعہدیوں کا نتیجہ کیا ہوگا۔ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ہوگا۔ دنیا تباہ، دین برباد ہوگا۔ انسان کو ہمیشہ فطرتِ خداوندی کا لحاظ رکھنا ضروری ہے جو اس کے خلاف کرتے ہیں تو پھر وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ؛ انھوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا مگر اپنے آپ کو تباہ کیا۔

ترجمہ:- بے شک اللہ کسی مثال کے بیان کرنے سے نہیں شرماتا ہے (نہیں رکتا ہے۔ جنت، حور و غلمان تو کیا) مچھر بلکہ اس سے زیادہ حقیر چیز کی بھی مثال دینے سے نہیں رکتا۔ پھر جو ایمان دار ہیں وہ تو خوب سمجھتے ہیں کہ یہ مثال حق ہے (اور) خدا کی طرف سے ہے اور جو (بے ایمان ہیں، منکر ہیں) کافر ہیں (حق پوش ہیں) وہ کہتے ہیں کہ خدا کو اس مثال کے دینے سے کیا فائدہ؟ (یہ کیسی مثال ہے؟ اس کا مطلب کیا ہے؟ دیکھو! ایک ہی مثال ہے) اس سے بہت سے (بے سمجھ یا ہٹ دھرم) گمراہ ہورہے ہیں اور بہت سے (حق شناس) ہدایت پارہے ہیں۔ (مگر اس سے کون گمراہ ہورہے ہیں) کوئی نہیں بجز فاسقوں کے (بدکاروں کے) جو مضبوطی کے بعد عہدِ الٰہی کو توڑتے ہیں اور جن تعلقات کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا تھا ان کو کاٹتے ہیں (توڑتے ہیں) اور زمین میں شر و فساد مچاتے ہیں۔ یہی ہیں خسارہ (اور نقصان) اُٹھانے والے (خود کو تباہ کرنے والے)۔

اس مقام پر ایک بات خیال رکھنے کے قابل ہے۔ تم مکان بناتے ہو تو پہلے اس کو سوچتے ہو، اس کا تصور قائم کرتے ہو، نقشہ بناتے ہو، پھر خارج میں گھر بناتے ہو، اسی طرح دنیا میں جو کچھ ہورہا ہے وہ سب عالم مثال میں تھا۔ اسی کی مطابقت سے دنیا میں سب کچھ ہورہا ہے۔ تمہاری حقیقت کے مطابق تمہاری روح بنی، تمہاری روح کا، استعدادات کے مطابق عالمِ مثال میں ظہور ہوا۔ دنیا میں ظہور ہوا۔ دنیا میں جو کچھ ہورہا ہے اسی کے مطابق اوصاف آخرت میں نمایاں ہوگا ان سب میں اصلی چیز تمہاری حقیقت ہے۔ جو چیز جس عالم میں پہنچتی ہے اسی کے مطابق اوصاف و استعدادات نمایاں ہوتے جاتے ہیں۔ دنیا ایک خیال ہے۔ عرب شاعر کہتا ہے۔

اَلْعَيْشُ نَوْمٌ وَالْمَنِيَّةُ يَقْظَةٌ ÷ وَالْمَرْءُ بَيْنَهُمَا خَيَالٌ سَارِىْ

زندگی ایک خواب ہے، موت بیداری ہے، اور ان دونوں کے درمیان انسان ایک چلتا پھرتا خیال ہے کسی بزرگ کا قول ہے اَلنَّاسُ نِيَامٌ فَاِذَا مَاتُوْا انْتَبَهُوْا؛ لوگ سورہے ہیں۔ مریں گے تو ہوشیار ہوں گے۔ پس صاحبو! اس حیاتِ دنیا کو کیا حقیقی چیز سمجھ رہے ہو؟ ماضی تو خواب ہوچکا ہے، حال بھی خواب ہوجائے گا اور مستقبل بھی۔ مرو گے تو ساری دنیا بھی خواب و خیال ہوجائے گی۔ حقیقی چیز تو وہی ہوگی جو ابدالآباد ہوگی۔ اس کے بعد خدائے تعالیٰ موت و حیات اور حشر کے متعلق ارشاد فرمائے گا۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾

كَيْفَ ؛ کیوں کر، کس طرح، کس حالت میں ۔ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ ؛ خدا کا انکار کرتے ہو ۔ وَكُنْتُمْ ؛ اور تھے تم اَمْوَاتًا ؛ مُردے، معدوم، نیست ۔ فَاَحْيَاكُمْ ؛ پھر تم کو زندہ کیا، تم کو موجود کیا، حیات بخشی ۔ ثُمَّ ؛ پھر يُمِيْتُكُمْ ؛ تم کو مار ڈالے گا ۔ کون رہا ہے کہ تم رہو گے؟ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؛ پھر تم کو زندہ کرے گا ۔ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؛ پھر تم اسی کے پاس واپس جاؤ گے، واپس کئے جاؤ گے ۔

ترجمہ :- تم اللہ کا کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم مُردے تھے پھر تم کو اُس نے حیات بخشی، پھر تم کو موت دے گا، پھر حیات دے گا، پھر اُسی کی طرف واپس جانا ہے ۔

اس سے پہلے خدائے تعالےٰ نے برہانِ ربوبیت کو پیش کیا ہے یعنی اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تم، تمہارے بزرگ اور دنیا میں جو کچھ ہے سب کا پرورش کرنے والا، پروردگار اور رب، اللہ ہی ہے ۔ اب اس آیت میں برہانِ خالقیت پیش فرماتا ہے اور لوگوں کو ان کی مخلوقیت پر توجہ دلاتا ہے ۔ کیا تم سو (۱۰۰)، دوسو (۲۰۰) سال پہلے تھے یا ہزار برس پہلے تھے یا سو (۱۰۰)، دوسو (۲۰۰) برس کے بعد یا ہزار، دو ہزار برس کے بعد رہو گے؟ موت ایسی چیز نہیں جس سے کوئی انکار کرسکے ۔ نہ فرعون رہا نہ ہامان، نہ شداد نہ نمرود ۔ ہزاروں آئے اور خدائی کے دعوے بھی کئے ۔ مگر ہوا کیا؟ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۔

تمہارا وجود، دو عدموں کے بیچ میں ہے ۔ پہلے بھی عدم تھا، بعد بھی عدم ہے ۔ تمہارا وجود کیا ہے؟ لوہار کے ہتوڑے کے نیچے سے اُڑنے والی چنگاریاں! اس ادنیٰ سی زندگی پر کیوں پھول رہے ہو؟ وجود کیا تمہارا عینِ ذات ہے یا لازمہ ذات؟ ہرگز نہیں! اگر وجود عینِ ذات یا لازمہ ذات ہوتا تو تم سے کبھی جدا نہ ہوتا کیونکہ ذات سے ذاتیات اور اس کے لوازم کبھی جدا نہیں ہوتے ۔ پس معلوم ہوا کہ وجود تمہارے لئے اصلی نہیں، تمہارا وجود ذاتی نہیں ۔ آخر یہ آیا کہاں سے؟ ایک ایسی ذات کے پاس سے جس کا وجود اصلی ہے، ذاتی ہے ۔ سب اسی کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں ۔ وہ صمد ہے، حق ہے ۔ تم بندے ہو، اس کے مخلوق ہو ۔

انسان کا وجود عارضی ہے

دیکھو! خدا اوامر بھی رکھتا ہے، نواہی بھی رکھتا ہے ۔ صرف خدا کو مان لینا کافی نہیں ہے بلکہ ہمارا ایمان خوف و رجا دونوں کے درمیان رہنا چاہیئے ۔ دنیا میں اگر جزا و سزا نہ ملے تو قیامت ہونے والی ہے، احکم الحاکمین کے دربار میں جانا ہے، وہ ہر ایک کو اس کا حق دلائے گا، نیک کو نیکی کی جزا دے گا اور بد کو بدی کی سزا ۔ تعجب کی کیا بات ہے؟ ذرا غور کرو! جو سوتا ہے وہ جاگے گا، جو جاگتا ہے وہ سوئے گا ۔

صاحبو! ہم کہاں تھے؟ اس ذاتِ بے چون و بے چگونہ کے دامن میں چھپے ہوئے تھے ۔ اس کی رحمت نے ہم کو ظہور کا لباس پہنایا ۔ اب ہم کو ایسے کام کرنے چاہئیں جو اس سے جدائی نہ پیدا کریں، دوری کا باعث نہ بنیں، غضب کا موجب نہ ہوں، خوشی خوشی مریں، خرمی کے ساتھ اُٹھیں، خدا کی رضا مندی کی جنت میں جائیں اور دامنِ الٰہی میں مثلِ سابق چھپ جائیں ۔

هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ لَکُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ٭ ثُمَّ اسۡتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ
فَسَوّٰىهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَ هُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۲۹﴾ ع ۳

هُوَ ؛ وہ ۔ اَلَّذِیۡ ؛ جو، جس نے ۔ خَلَقَ لَکُمۡ ؛تمھارے لئے پیدا کیا ۔ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؛ جو زمین میں ہے ۔ جَمِیۡعًا ؛ تمام ۔ ثُمَّ اسۡتَوٰی ؛ پھر متوجہ ہوا ، سیدھا ہوگیا ۔ باب اِفتعال ہے ۔ سَوْءٌ اور سَوَاءٌ اس کا مادہ ہے اِلَی السَّمَآءِ ؛ آسمان کی طرف ۔ فَسَوّٰھُنَّ ؛ پھر ان کو درست بنایا ۔ باب تَفۡعِیۡلٌ ہے ۔ سَبۡعَ ؛ سات ۔ سَمٰوٰتٍ ۔ سَمَاءٌ کی جمع ہے ۔ آسمان ۔ وَهُوَ ؛ اور وہ ۔ بِکُلِّ شَیۡءٍ ؛ ہر شئے کو ۔ عَلِیۡمٌ ؛ جانتا ہے ، عَالِمٌ اسمِ فاعل ہے اور عَلِیۡمٌ صفتِ مشبہ ہے ۔ صفتِ مشبہ دوام ، استمرار اور ہمیشگی پر دلالت کرتی ہے جو طبیعی یا مثل طبیعی کے دائمی ہو ۔

ترجمہ :- وہی (خدا) تو ہے جس نے تمہارے لئے جو کچھ زمین میں ہے پیدا کیا پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور ان کو سات آسمان بنایا اور وہ سب کچھ جانتا ہے (کونسی چیز ہے جو اس سے چھپی ہوئی ہے ؟)

خدائے تعالیٰ اپنی شانِ ربوبیت کی طرف بندوں کو متوجہ کر رہا ہے اور اپنے احسانات یکے بعد دیگرے بیان کرتا جارہا ہے منجملہ اس کے فرماتا ہے کہ جو کچھ زمین میں ہے اس کو ہم نے تمہارے فائدے کے لئے پیدا کیا ہے ۔ پس اصل ہر چیز میں حِلت ہے اور حرمت کے لئے دلیل کی ضرورت ہے ۔ جس چیز کے کھانے پینے کی ممانعت کی گئی ہے اس میں انسان کا نقصان ہے ۔ اگر کھانے پینے سے روکا ہے تو دوسرے قسم کے استعمال سے نہیں روکا ۔ شراب پی نہیں سکتے مگر زخم کو اس سے دھو سکتے ہیں ۔ سنکھیا کھا نہیں سکتے مگر اس کی مدد سے بندوق کی گولیاں اور چھرے ڈھال سکتے ہیں ، سوئی ، چاقو وغیرہ کو آب دے سکتے ہیں ۔ اسی طرح تمام چیزوں کی حالت ہے ۔ تریاق میں ناگ سانپ پڑتا ہے ۔ بعض زخموں میں بچھو کا تیل کام آتا ہے ۔ غرض جو جتنا غور کرے گا اسے معلوم ہوگا کہ ہر چیز فائدے کے لئے ہے مگر اس کے علم اور صحیح استعمال کی ضرورت ہے رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ هٰذَا بَاطِلًا ؛ مالک ! تو نے اس کو بے کار نہیں پیدا کیا ۔ کیا ہم ہر چیز کو استعمال کر سکتے ہیں ؟ اہلِ حق کا مذہب یہ ہے کہ ہر چیز کو استعمال کر سکتے ہیں اور اس سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں مگر جن چیزوں کے استعمال سے ممانعت کی گئی ہو ۔ یعنی اصل حلت ہے ۔ اور بعض کے پاس اصل اشیاء میں حرمت ہے ۔ ساری خدائی خدا کی ہے ، مالک کے بغیر اجازت کسی چیز میں تصرف نہیں کر سکتے ۔ غرض کہ ان کے پاس اصل حرمت ہے اور اجازت کے علم کی ضرورت ہے مگر پہلا مذہب حق ہے جیسا کہ خَلَقَ لَکُمۡ مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا سے معلوم ہوتا ہے یعنی زمین میں جو کچھ ہے تمہارے لئے پیدا کیا گیا ہے ۔ فَسَوّٰهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ ؛ پھر خدائے تعالیٰ نے آسمانوں کی طرف قصد کیا اور ان کو بہت سے آسمان بنائے عربی میں سبع بمعنی سات کا لفظ کثیر اور بہت کے معنی میں آتا ہے اور سماء کا لفظ ہر اس چیز کو جو اوپر ہو ، کہا جاتا ہے ، ابر ہو یا ستارے ہوں یا کوئی اور چیز ۔ قرآن شریف میں ہے : اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَةِ الۡکَوَاکِبِ ؛ یعنی ہم نے قریب تر کے آسمان کو کواکب یعنی

ستاروں سے زینت دی ۔ جیسے چھت کے نیچے قندیلیں لٹکتی ہیں ۔ اس آیت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام مادی دنیا پہلے آسمان کے اندر ہے، ایک دوسری آیت میں ہے زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں یعنی ستاروں سے زینت دی ۔ یہ آیت بھی ہمارے خیال کی تائید کرتی ہے ۔ اس مادی دنیا کے اوپر اور کچھ عوالم ہوں تو کیوں انکار کیا جائے ۔ جلد باز علماء کی بڑی سبک سری ہے کہ جہاں دو چار باتیں معلوم ہوئیں کہ سمجھنے لگے کہ ہم نے ساری خدائی کو پا لیا، احاطہ کرلیا، حالانکہ مَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؛ خدا کے لشکروں کو خدا ہی جانتا ہے ۔ صاحبِ کشف و عرفان جانتے ہیں کہ کونسی مخلوقات ہیں ۔ جن ہیں، ملائکہ علوی ہیں، سفلی ہیں ۔ کون کون سے عوالم ہیں ۔ عالمِ مثال کے کتنے درجات ہیں بعض سے بعض اعلیٰ ہیں ۔ اوپر کا درجہ نیچے کے درجے کے لحاظ سے گویا آسمان ہے ۔ مذہب کو سائنس سے ہرگز نہ ملانا چاہئے ۔ مادیات کا روحانیات سے کیا تعلق، بنڈی کا طیارے سے کیا تصادم؟ مادیات والوں کے نظریئے اور خیالات ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں، بدلتے رہیں گے اس سے مذہب کو کیا مطلب؟

ایک زمانہ تک بظاہر بطلیموسی نظام کا زور تھا ۔ ان کے خیال میں زمین، زمین پر پانی کا کرہ، ہوا پر ایتھر کا کرہ، اس پر فلکِ قمر، اس پر فلکِ عطارد، اس پر فلکِ زہرہ، اس پر فلکِ شمس، اس پر فلکِ مریخ، اس پر فلکِ مشتری، اس پر فلکِ زحل، اس پر فلکِ ثوابت، اس پر فلکِ اطلس ۔

آج کل نظامِ فیثا غورثی کا زور ہے ۔ زمین کا ایک ٹکڑا اس سے نکل کر قمر بنا اور وہ زمین کے گرد پھر رہا ہے ۔ زمین اور دیگر سیارے شمس یعنی آفتاب سے نکل کر اس کے گرد پھر رہے ہیں ۔ زمین شبانہ روز بھی اپنے محور پر ایسا گھومتی ہے جیسے دھرے پر پہیا، تکلے پر چرخہ ۔ ہر شش ماہ میں کبھی ایک جانب شمس کی طرف مائل ہوتی ہے کبھی دوسری طرف اور سال بھر میں مع قمر یعنی چاند کے، شمس کے اطراف گردش کرتی ہے دیگر سیارے بھی زمین کی طرح شمس کے اطراف گھومتے ہیں ان کی ترتیب حسبِ ذیل ہے :-

شمس سے قریب تر عطارد، اس کے بعد زہرہ، اس کے بعد زمین، اس کے بعد مریخ، اس کے بعد چھوٹے چھوٹے سیارے ہیں، اس کے بعد مشتری، اس کے بعد زحل، اس کے بعد یوری نس، اس کے بعد نپ چون ۔ یہ ثوابت جو باریک باریک چھوٹے چھوٹے روشن اجرام نظر آتے ہیں سب آفتاب ہیں ۔ ان میں سے بعض ہمارے شمس سے بڑے ہیں، بعض چھوٹے ہیں ۔ یہ شموس گردش میں ہیں ۔ دو دو کی جوڑیاں باہم ایک دوسرے کے گرد گردش کرتی ہیں یا سب ایک شمس الشموس کے گرد گردش کر رہے ہیں ۔ مذہبی لحاظ سے یہ ایک خدا کی قدرت کا تماشا نظر آتا ہے ۔ مجموعہ عالم ایک نظامِ قدرتِ الٰہی معلوم ہوتا ہے اور سب سے اس کے مسخر ہونے کا ثبوت ملتا ہے ۔

اک ہم آہنگی سب میں ہے موجود ÷ جو سراغِ رہِ حقیقت ہے (حسرؔت صدیقی)

مگر ہم کو کیا پڑی ہے کہ نظامِ بطلیموسی کے تابع اپنے مذہب کو بنائیں اور خواہ مخواہ فلکِ ہشتم کو کرسی اور فلکِ نہم کو عرش مانیں یا ہم اپنے مذہب کو نظامِ فیثا غورثی کے تابع بنائیں اور شمس کی حرکت کو كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ سے ثابت کریں ۔

نصیحت کرنے میں، بات چیت کرنے میں مذہبی آدمی کو یا بطلیموسی کو یا فیثا غورثی کو سب کو یہی کہنا پڑتا ہے کہ آسمان

ہمارے سر پر ہے، آفتاب فلاں برج میں ہے۔ ہبوط میں ہے یا شرف میں۔ قمر فلاں منزل میں ہے یا برج میں ہے۔ کام کاج میں فائدہ اُٹھانے کے وقت الگ طرح کی گفتگو کرتے ہیں اور بیانِ حقائق وہیئت کے وقت جدا طرح کی گفتگو ہوتی ہے۔ ہم نہ کسی سے لڑتے ہیں نہ کسی کے خیالات کے مطابق اپنے مذہب کو تابع بناتے ہیں۔ ہمارا آسمان زمین ہی اور ہے، ہم کو روحانیات سے غرض ہے نہ مادیات سے۔

او خدا کی خدائی اور نوامیسِ الٰہی کو جان لینے کا دعویٰ کرنے والے! او! ناقابلِ ذکر جگہ سے نکل کر ناقابلِ بیان مقام میں پرورش پانے والے جرثومہ! ذرا بتا تو دے تو سارے شہر میں کتنا ہے؟ تیرا شہر ہندوستان میں کتنا؟ ہندوستان کرہ زمین پر کتنا ہے؟ یہ زمین آفتاب کے سامنے کتنی ہے؟ تیرا آفتاب نہر المجرہ کہکشاں کے کروڑہا کروڑ آفتابوں کے سامنے کیا حقیقت رکھتا ہے؟ ان آفتابوں کے ساتھ کتنے سیارے ہیں؟ ان سیاروں کے کتنے چاند گردش کر رہے ہیں؟ ان سیاروں میں کس کس قسم کی مخلوق آباد ہے؟ ان کرات میں کیا کیا نوامیسِ الٰہیہ کارفرما ہیں؟ اپنی زبان کے گھوڑے کو روک! خدا کے سامنے سپر تلوار ڈال دے! چھوٹا منہ بڑی بات نہ کر! تو نے اپنی حقیقت کو کب دریافت کیا کہ دوسرے حقائق دریافت کرلے گا؟ فرشتوں کی اتباع کر۔ سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا کا اعتراف کر۔ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا پر ایمان لا ہر آن سرِ تسلیم و عجز جھکا دے اور چلے چل۔

تکوینِ عالم اور پیدائشِ مخلوقات کے متعلق مذاہب میں مختلف امور بیان کئے گئے ہیں، ان میں اکثر استعارات ہیں۔ ان مجازات سے حقیقت کی طرف راستہ نکال لینا ایک کٹھن منزل ہے۔ اتنا تو سب کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ ایک حقیقی وجود رکھنے والا عِلّتُ العِلل اور مسببُ الاسباب ضرور ہے اور وہ اللہ ہے، خدا ہے، ''گاڈ'' ہے، غرض کہ ہے ضرور! مادیات کا مرجع ایک مجرد عن المادیات ہے، پاک ذات ہے! اس کے صفات میں حیات ہے، علم ہے، علم میں اس کے معلومات ہیں، اس میں قدرت بھی ہے۔ علم و قدرت کے اجتماع سے تمام عوالم خواہ مادی ہوں یا غیر مادی، ظاہر و نمایاں ہوئے۔ ہر نقطہ پر ایک اعتباری حقیقت پیدا ہوتی ہے، جو اپنے لوازم و خواص کے ساتھ رہتی ہے۔ ہمارے جتنے کمالات ہیں سب اسی سرچشمہ سے نکلے ہیں۔ ہم اس سے جس قدر دور ہوتے گئے کمزوری بڑھتی گئی، عیوب و نقائص پیدا ہوتے گئے۔ ہر تعین کچھ نہ کچھ ضرور کھوتا ہے اور اس میں عدم کی ترقی ہوتی ہے۔ وجود خیر ہے اور عدم شر۔ تعین کو توڑو اور اعدام سے منھ موڑو تو وجودِ حقیقی اور ہستی مطلق سے قریب ہوگے۔ تمام انبیاء و رسل، پیغمبر اور اوتار کی جدو جہد شرور سے بچانے میں ہے۔ وہ خیرِ محض و وجودِ مطلق کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ جنت قرب و رضائے الٰہی کا مظہر ہے اور جہنم اس سے بُعد اور اس کے غضب کا محل۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

وَاِذْ ؛ اور جب ۔ فعلِ مقدر ۔ اُذْکُرْ سے متعلق ہے یا ابتداء خلقی مبتداء مقدر کی خبر ہے ۔ قَالَ رَبُّکَ ؛ تمہارے رب نے کہا ۔ لِلْمَلٰٓئِکَةِ ؛ فرشتوں سے ۔ مَلَائِکَة مَلَکٌ (بفتحتین) کی جمع ہے ۔ اس کے مادہ میں زبردستی اور قوت ملحوظ ہے ۔ مَلِکٌ (بفتح م) بادشاہ ، مالک ، آقا ۔ اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ جَاعِلٌ ؛ پیدا کرنے والا ہوں ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ خَلِیْفَةً ؛ نائب ، قائم مقام ۔ خَلْفٌ کے معنے پیچھے ۔ نائب اصل کی غیبت میں کام کرتا ہے ۔ یہاں خلیفہ سے مراد وہ شخص ہے جس میں شانِ حکومت ہو ، تصرف وقوت ہو ۔ اس کی جمع خلفاء ہے یہ تاءِ اسمیت کی ہے تانیث کی نہیں ۔ قَالُوْا ؛ فرشتوں نے عرض کیا ۔ اَتَجْعَلُ فِیْهَا ؛ کیا تو زمین میں ایسے کو پیدا فرماتا ہے ۔ مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا ؛ جو زمین میں شر وفساد پھیلائے گا ۔ فَسَدَ یَفْسُدُ فَسَادًا ؛ بگڑنا ، خراب ہوجانا ۔ اِفْسَادٌ ؛ بگاڑنا ، خراب کرنا ، تباہ کرنا ۔ باب اِفْعَال ہے جو فعلِ لازم کو متعدی بناتا ہے ۔ وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ ؛ اور خوں ریزی کرے گا ۔ سَفَکَ یَسْفِکُ سَفْکًا (بابِ ضَرَبَ سے) ، بہانا ۔ سَفْکٌ ؛ آنسو اور خوب بہانا ۔ سُبْکٌ ؛ چاندی ، سونے کو پگھلا کر موس میں ڈالنا ۔ شَنٌّ ۔ مشک کے منھ سے پانی وغیرہ ڈالنا سَنٌّ ۔ آہستہ آہستہ بہانا ۔ اَلدِّمَاء جمع دَمٌ ؛ خون ۔ دَمٌ اصل میں دَمَوٌ تھا ۔ آخر سے واو گرگیا اور دِمَاءٌ دِمَاوٌ تھا ۔ الف کے بعد واو ہمزہ سے بدل گیا جیسا کہ کِسَاوٌ کِسَاءٌ ہوگیا ۔ وَنَحْنُ ؛ اور حالانکہ ہم نُسَبِّحُ ؛ ہم تیری تسبیح کرتے ہیں سَبَحَ ؛ تیرا ، پاک ہوا ۔ سَبَّحَ ؛ پاک کیا ، اظہارِ پاکیزگی کیا ۔ نُسَبِّحُ ؛ ہم تسبیح کرتے ہیں ۔ بِحَمْدِکَ تیری تعریف کے ساتھ ، تیری حمد کے ساتھ ۔ اختیاری عمدہ کام ، عمدہ صفت پر حمد ہوتی ہے ۔ یہ مرتبہ واحدیت اور بشرطِ شئے کا ہے ۔ وَنُقَدِّسُ لَکَ ؛ اور ہم تیری کمالِ پاکیزگی کو بھی بیان کرتے ہیں ۔ صوفیہ کے پاس تعینات سے پاکیزگی اور لوازمِ امکان سے مُنَزَّہ ہونے کو تسبیح کہتے ہیں ۔ اور تسبیح شانِ تنزیہ کی ہوتی ہے ۔ اس کو مرتبہ احدیت کہتے ہیں ۔ یہ مرتبہ بشرط لاشئے بھی کہلاتا ہے اور شانِ لاتعین ، قید اور بے قید دونوں سے آزاد ہونے کو تقدیس کہتے ہیں ۔ اس مرتبہ کو لابشرطِ شئے و وحدتِ مطلقہ بھی کہتے ہیں ۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ میں هُوَ وحدتِ مطلقہ اور مرتبۂ تقدیس پر اور اَلْاَوَّلُ احدیت و مرتبۂ تسبیح وتنزیہ پر اور اَلْاٰخِرُ واحدیت اور مقامِ حمد پر دلالت کرتے ہیں ۔

واضح ہو کہ تسبیح زبانِ قال سے بھی ہوتی ہے ، دل سے بھی اور زبانِ حال سے بھی ۔ مصنوع زبانِ حال سے اپنے صانع کے کمالات کو اور اس کے عیوب ونقائصِ مخلوقات سے پاک ہونے کو بیان کرتا ہے ۔ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؛ کوئی شئے ایسی نہیں جو اس کی تسبیح وتحمید نہ کرتی ہو مگر تم ان کی تسبیح کو دریافت نہیں کرتے ، سمجھتے نہیں ۔ قَالَ ۔ اللہ نے فرمایا ۔ اِنِّیْ اَعْلَمُ ؛ میں جانتا ہوں ۔

ہوسکتا ہے کہ اَعْلَم فعلِ مضارع واحد متکلم ہو اور مَالَا تَعْلَمُوْنَ جو تم نہیں جانتے اس کو میں جانتا ہوں اور ہوسکتا ہے کہ اَعْلَمُ افعل التفضیل کا صیغہ ہو یعنی میں سب سے زیادہ جانتا ہوں اس کو جس کو تم جانتے نہیں ۔ اَعْلَمُ مضاف اور مَالَا تَعْلَمُوْنَ ؛ مضاف الیہ ۔

ترجمہ :- (تم ہمارے اس احسان کو بھی یاد کرو) جب کہ تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا، ''میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں'' (فرشتوں نے) عرض کیا '' کیا تو زمین میں ایسے کو پیدا کرے گا جو شر و فساد پھیلائے گا خوں ریزی کرے گا، حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح و تقدیس بھی کرتے ہیں''۔ (اللہ نے) فرمایا'' میں (ان اسرار کو) جانتا ہوں جن کو تم نہیں جانتے''۔

فرشتوں نے آدم کے ناقابلِ خلافت وحکومت ہونے پر، ان کی قوتِ شہوی رکھنے پر یُفسِدُ فِیھَا سے اشارہ اور قوتِ غضبی پر یَسْفِکُ الدِّمَآءَ سے اشارہ کیا اور اپنے عابد و زاہد ہونے کو نَحنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ سے ظاہر کیا تسبیح وتحمید کا معاوضہ قربِ الٰہی ان کو حاصل تھا۔ انہوں نے اس پر قناعت نہیں کی اور اپنی خلافت وحکومت کا استحقاق ظاہر کیا۔ آدمؑ کی جامعیت پر ان کی نظر نہیں پڑی۔ جو لوگ ظاہر و باطن دونوں کی صلاحیت رکھتے ہیں ان کو خلفائے راشدین کہتے ہیں۔ جو دنیوی انتظامات اور مادی آئین وقوانین سے واقف ہوتے اور ان پر عامل ہوتے ہیں ان کی عاقبت خراب سہی مگر حکومت ضرور ملتی ہے۔ آپ عابد و زاہد، عالم و عارف ہیں تو آپ کو آخرت میں جنت ملے گی، دنیا میں آپ کو پیشوائی اور رہنمائی فرمانا چاہیئے، آپ خود حکومت کی خواہش نہ کریں، اس میں آپ کو کامیابی نہ ہوگی۔ بہت سے بزرگانِ مِلّت نے شریعت کے مطابق حکومت وسلطنت چلانے کا ارادہ کیا مگر عَبِیْدُ الدِّرْھَمِ وَالدِّیْنَارِ پرستوں نے ساتھ نہ دیا، دنیا کے عوض آخرت کو بیچ دیا، فاسقوں کے تیغ وتبر بن گئے، کافروں کی غلامی اختیار کی، ان کی خاطر مسلمانوں کی گردنین کاٹیں، مقاماتِ مقدسہ پر قبضہ کروادیا۔ ماشاء اللہ۔

اوحق گو! حق پرستو! تم نے اپنا فرض ادا کیا۔ خدا و رسول کے لئے جدوجہد کی اور ان سے جاملے۔ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ ؛ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی، یہ اپنے پروردگار سے ڈرنے کا نتیجہ ہے

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِــُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَاۤءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾

وَعَلَّمَ ؛ اور تعلیم دی۔ اٰدَمَ۔ آدم کو۔ اَلْاَسْمَاءَ کُلَّھَا ؛ تمام چیزوں کے نام، اَسْمَــآءَ الْاَشْیَاءِ۔ ثُمَّ۔ پھر۔ عَــرَضَھُمْ ؛ ان چیزوں کو پیش کیا۔ اس میں ذوی العقول کی تغلیب ہے اس لئے عَــرَضَھُمْ فرمایا عَــرَضَھَا نہ فرمایا عَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ ؛ فرشتوں پر۔ فَقَالَ۔ پھر خدا نے فرمایا۔ اَنْبِئُوْنِیْ ؛ مجھے بتلاؤ۔ بِاَسْمَــآءِ۔ ناموں کو۔ ھٰؤُلَاءِ ؛ ان کے۔ ھٰذَا کی جمع ھٰؤُلَاءِ ہے۔ اِنْ کُنْتُمْ ؛ اگر ہو تم۔ صَادِقِیْنَ ؛ سچے۔

ترجمہ :- (اور اللہ تعالیٰ نے) تمام چیزوں کے نام آدم کو سکھا دیئے پھر تمام چیزوں کو ملائکہ (یعنی فرشتوں) کے

سامنے رکھ دیا پھر فرمایا کہ ان کے نام بتلاؤ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچّے ہو (کہ آدم مستحقِ خلافت و حکومت نہیں اور تم مستحقِ خلافت وحکومت ہو)۔

آدمؑ کی فطرت ایسی جامعِ کمالات و اوصاف ہے کہ کوئی اس سے سبقت نہیں لے جاسکتا۔ وہ حقائقِ اشیا کو جانتا ہے۔ آگ، پانی، مٹی، پتھر سب اس کی حکومت اور قبضہِ قدرت میں ہیں۔ تمام حیوانات اس کے سامنے گردن جھکائے ہوئے ہیں تمام نباتات کھڑے اس کا منھ تک رہے ہیں، جمادات اس کے زیرِ قدم پامال ہو رہے ہیں۔ وہ جِنّات کو شیشہ میں اُتارتا ہے۔ عروج وترقی کرتا ہے تو نعلین پہنے عرشِ عظیم تک پہنچتا ہے (ﷺ) فرشتے کہہ اُٹھتے ہیں: وَمَا مِنَّـآ اِلَّا وَلَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ؛ جبرئیل پکار اُٹھتے ہیں: اگر یک سرِ موئے برتر پرم ÷ فروغِ تجلّی بسوزد پرم

سر میں ہوا بھرتی ہے تو خدائی کا دعویٰ کر بیٹھتا ہے۔ گرتا ہے تو اتنا گرتا ہے کہ اسفل السافلین تک پہنچ جاتا ہے۔ تلسی کی، بڑ کے درخت کی، آگ کی، مٹی کی، سانپ کی، ستاروں کی، سب کی پوجا کرتا ہے۔ گئو ماتا کا موتر پیتا ہے۔ ذرا دیکھو! اس کا کتنا عروج ہے اور کتنا نزول! صاحبِ فہم کے لئے۔ دوسری چیزوں کو چھوڑو، خود انسان میں خدائے تعالیٰ کے اوصاف وکمالات کے تماشے بھرے ہیں۔ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔

کونسی شئے ہے جو نہیں مجھ میں ÷ اک طلسمات کا پُتلا ہوں میں (حسرت صدیقی)

انسان نے جو کچھ کیا اور جو کچھ کر رہا ہے اور کرے گا سب اسی حقیقتِ انسانیہ کی تفصیل ہے۔ دادا کی قابلیتیں پوتوں سے ظاہر ہورہی ہیں، ہمارے تمام کمالات کا سرچشمہ بابا آدمؑ ہی ہیں۔ عینِ ثابتہ، حقیقتِ ممکنہ ومعلوماتِ الٰہی کے مضمرات و استعدادات کا ظہور عالمِ ارواح میں، ان کا ظہور عالمِ مثال میں، ان کا ظہور عالمِ شہادت، ناسوت، مادیات میں ہوتا ہے۔ دلِ دانا وچشمِ بینا رکھتے ہو تو عالمِ مثال میں اب بھی اس کا نقشہ دیکھ سکتے ہو۔ وہاں ماضی، حال، مستقبل سب کچھ ہے۔ تم بے اختیاری سے اکثر بے سروپا خواب دیکھتے ہو وہ خیالِ متصل ہے۔ اسی طرح صاحبِ کشف عالمِ مثال کو دیکھتا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ کہیں مناسب مقام پر اس کی تحقیق وتفصیل کی جائے گی۔

الٰہی! ہمارا امتحان نہ لے۔ لے تو بابا آدمؑ کی طرح لے، پہلے سکھا پڑھا، پھر میدانِ امتحان میں سے کامیاب و فائز المرام نکال۔ آمین۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

قَالُوْا؛ فرشتوں نے عرض کیا۔ سُبْحٰنَكَ؛ تو پاک ہے۔ اصل میں نُسَبِّحُكَ سُبْحَانًا تھا۔ یہ مصدر ہے، مفعولِ مطلق ہے۔ فعل حذف کیا گیا مفعولِ مطلق مفعول بہ کی طرف مضاف کردیا گیا۔ لَا عِلْمَ لَنَا؛ ہم کو کچھ علم نہیں۔ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا؛ مگر اس قدر علم ہے جس قدر تو نے ہم کو تعلیم دی۔ مَا مصدری ہے کیونکہ مستثنیٰ منہ علم ہے جو مصدر ہے۔ اِنَّكَ اَنْتَ؛ بے شک تو ہی اَلْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ؛ علم والا ہے، حکمت والا ہے۔ تو آدم کی استعداد کو سرِ خلافت کو جانتا ہے، تیرا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

صاحبو! انسان کی استعداد اور اس کی قابلیت کی کچھ انتہا نہیں، اس کے معلومات کی حد نہیں، فرشتے ہوں یا کوئی اور مخلوق، سب کا علم محدود ہے۔ جس کام کے لئے وہ مخلوق ہوئے ہیں اسی کے لائق ان کو علم دیا گیا ہے ان کا علم قابلِ ترقی نہیں۔ جو کچھ ہے ان کو ابتدائے خلقت ہی سے مل جاتا ہے۔ تفکر اور استنباط بالکل کم بلکہ ندارد۔ حضرت انسان غور سے مطالعہ کرتے ہیں، ہوشیاری سے ترکیب و تحلیل کرتے ہیں، استخراجِ جزئیات، استخراجِ کلیات و تحصیل نتائج کرتے ہیں، ہمیشہ اختیار و امتحانِ نتائج کرتے رہتے ہیں۔ کسی مرتبہ پر قناعت نہیں کرتے، خود محنت کرتے ہیں، دوسروں سے مدد حاصل کرتے ہیں کتاب و کتابت سے بھی کام لیتے ہیں۔ مادیات، روحانیات جس کے پیچھے لگ پڑتے ہیں کچھ نہ کچھ حاصل کئے بغیر نہیں رہتے

ترجمہ:- (فرشتوں نے) عرض کیا، تو پاک ہے، ہم کو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہم کو دیا۔ بے شک تو ہی علم و حکمت والا ہے۔

قَالَ يٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یٰۤاٰدَمُ ؛ اے آدم۔ اَنْۢبِئْهُمْ۔ ان سے بیان کردے۔ بِاَسْمَآئِهِمْ ؛ ان چیزوں کے نام، ان کے حقائق۔ خواص و لوازم جب بیان کئے جائیں گے تو ضرور الفاظ و اسماء کا واسطہ ہی پڑے گا۔ فَلَمَّا ؛ پھر جب۔ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ؛ آدم نے فرشتوں کو جب چیزوں کے نام بتلا دیئے۔ قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ أَ۔ کیا۔ لَمْ اَقُلْ ؛ میں نے نہیں کہا تھا۔ لَكُمْ ؛ تم کو، تم سے۔ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ ؛ بے شک میں جانتا ہوں۔ غَيْبَ۔ پوشیدہ، نظر سے دور چیزیں۔ خدا کے لحاظ سے کوئی شئے غیب نہیں، ہمارے لحاظ سے غیب ہے۔ خدا کی ذاتِ مقدسہ، حقیقتِ حقہ، غیبِ مطلق ہے، نہ انسان، نہ جن، نہ ملک، کوئی اس کو کما حقہ ادراک نہیں کرسکتا۔ خدا کی ذات تو بہت اعلیٰ وارفع ہے، اپنی ہی ذات اور اس کے واجب جل مجدہ سے ربط کو کب جان سکتا ہے؟ بعض چیزیں بعض کی نسبت سے حاضر ہیں اور بعض کی نسبت سے غیب یا غائب۔ ممکنات کا وجود ہی بالعرض ہے تو علم کیونکر بالذات ہوگا۔ علم بالذات، علم ذاتِ حقہ، علم جمیع ممکنات، خاصہ الٰہی ہے بندوں میں اس کو ماننے سے شرک لازم آتا ہے۔ باقی تمام غیب اضافی ہیں۔ ان سے کسی کو موصوف سمجھنے سے شرک لازم نہیں آتا۔ شرک، صفتِ خاصہ الٰہی میں ہوتا ہے۔ بعض دشمنانِ مسلمین ہیں کہ مسلمانوں کے کافر سمجھنے کو دین و ایمان اور کمالِ تقویٰ جانتے ہیں۔ مردود علیهم قولهم۔

انسان کے لئے غیب اضافی ماننے سے شرک لازم نہیں آتا

غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ پوشیدہ ہے، آسمان و زمین کے اسرار اور رازوں کو میں جانتا ہوں۔ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ ؛ اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو، آدم کے نقائص اور اپنے فضائل۔ بَدْوٌ مادّہ اِبْدَاءٌ مصدر۔ بابِ افعال وَمَا كُنْتُمْ ؛ اور جو تم تھے تَكْتُمُوْنَ تم چھپاتے (اپنے استحقاقِ خلافت کو) كَتَمَ، كِتْمَانًا ؛ چھپانا۔ باب نصر سے۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا ۔ اے آدم ! تو انہیں ان کے نام بتلا ۔ پھر جب آدم نے فرشتوں کو ان کے نام بتلا دیئے تو (اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے) فرمایا ۔ کیا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے غیب کی باتیں جانتا ہوں اور تم جو ظاہر کرتے ہو اور چھپاتے ہو سب جانتا ہوں ۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

وَاِذْقُلْنَا ؛ اور (اس احسان کو یاد کرو) جب کہ ہم نے کہا ۔ لِلْمَلٰٓئِكَةِ ؛ فرشتوں سے ۔ اُسْجُدُوْا ؛ سجدہ کرو ، گردن جھکاؤ ، سرِ تسلیم خم کرو ۔ ابو مکنف بنی عامر کا شاعر کہتا ہے ۔

بِجَمْعٍ تَضِلُّ الْبُلْقَ فِيْ حَجَرَاتِهَا ÷ تَرَا الْاَكْمَ فِيْهِ لِلْحَوَافِرِ سُجَّدًا

تم مجھ کو اس وقت جانو گے کہ میں ایک بڑا لشکر لے کر حملہ کردوں گا جس کے حصّوں میں ابلق گھوڑے گمراہ ہوجاتے ہیں یعنی ان کا پتہ تک نہیں لگتا ۔ تم دیکھو گے کہ اس لشکر میں گھوڑوں کے ٹاپوں کے لئے ٹیلے سرخم کرتے ہیں ، عاجزی ظاہر کرتے ہیں ۔ سَجْدَۃٌ ؛ کے معنٰی لغت میں گردن جھکانے کے ہیں ۔ اور شرح میں بطور عبادت کے سات اعضاء یعنی سر ، ہاتھ کے دو پنجے ، دو گھٹنے ، پاؤں کے دو پنجے زمین پر رکھنا ۔ سجدہ انتہائے عاجزی پر دلالت ہے ۔ اور اس کا مستحق سوائے خدا کے کوئی نہیں ۔

ابتدائے زمانہ میں سجدۂ تعظیم وتحیت جائز تھا ۔ آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے ، یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے سجدۂ تعظیمی کیا یا ان کے سامنے صرف گردن جھکا دی ۔ اب رسول اللہ ﷺ نے سجدۂ تعظیمی کو بھی منع فرمایا ۔ قرآنِ شریف میں ہے لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ ؛ نہ آفتاب کو سجدہ کرو نہ ماہتاب کو بلکہ اللہ کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا لہٰذا اب سجدۂ تعظیمی بھی کسی کو درست نہیں ۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے دست و پا کو جو بوسہ دیا گیا وہ جائز ہے ۔ جس کام کو حضرتؐ نے منع نہیں فرمایا اس سے کون منع کرسکتا ہے ؟ عربی میں ل ، اِلٰی معنے میں بھی آتا ہے ۔

اَلَيْسَ اَوَّلُ مَنْ صَلّٰى لِقِبْلَتِنَا ÷ وَاَعْرَفُ النَّاسِ بِالْقُرْاٰنِ وَالسُّنَنِ

کیا سب سے پہلے انہوں نے تمہارے قبلہ کی طرف سجدہ نہیں کیا ؟ کیا قرآن اور حدیث وسنت سب سے زیادہ جاننے والے نہیں ہیں ؟ یہاں لِقِبْلَتِكُمْ کے معنی اِلٰی قِبْلَتِكُمْ کے ہیں ۔ پس لِاٰدَمَ کے معنی اِلٰی اٰدَمَ کے ہیں یعنی سجدہ کرو خدا کو مگر آدم کو قبلہ بنا کر ۔ مسلمان تو کعبۃ اللہ شریف کو بھی سجدہ نہیں کرتا بلکہ کعبہ کی جہت کرتا ہے ۔ کعبہ ایک عمارت ہے جس میں کوئی صورت نہیں ۔ بعض دفعہ وہ عمارت ڈھا دی گئی مگر مسلمانوں کی نماز کبھی بند نہیں ہوئی ، کیونکہ کعبہ صرف جہتِ جامع ہے نہ کہ مسجود

فَسَجَدُوْا ؛ پھر تمام (فرشتوں) نے سجدہ کیا ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ اِبْلِيْسَ ۔ شیاطین کا سردار ۔ اَبٰی ؛ انکار کیا ۔ باب فَتَحَ اِبَاءٌ مصدر ۔ وَاسْتَكْبَرَ ؛ اور خود کو بڑا سمجھا ۔ باب اِسْتِفْعَالٌ ؛ جسمانی خاصیت میں ۔ كِبْرٌ ؛ خود پسندی ، تکبّر ۔ كَبِيْرٌ ؛ بڑا ۔ كِبَرٌ ؛ بڑائی ، بزرگی ۔ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ ؛ اور تھا کافروں ہی سے ۔ اس کا عین ثابتہ ، اس کی حقیقت کافروں کی تھی ۔

اللہ پہلے ہی جانتا تھا کہ وہ کافر ہے، اس کا انجام کفر پر ہی ہوگا۔ کبھی کَانَ، صَارَ کے معنی میں بھی آتا ہے یعنی اس نے عدول حکمی کی۔ خدا کو غلط احکام دینے والا سمجھنے سے کافر ہوگیا۔

سب سے پہلے جس نے معاصی کی ابتدا کی، شر وفساد پھیلایا وہ ابلیس ہے۔ وہ فاسد قوتِ غضبی کا مرکز ہے۔ اب بھی جو شرور پیدا ہورہے ہیں وہ ابلیس ازم کی اتباع میں ہورہے ہیں۔ میں ابلیس ازم سے تھوڑی سی بحث کرلینا چاہتا ہوں اس لئے اس کے چند اصول ونظریئے بیان کردوں گا۔

(۱) اپنی ذات کو اعلیٰ ذات اور دوسروں کی ذات کو ادنیٰ اور نیچ سمجھنا۔ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ؛ یعنی مجھے تو نے آگ سے یعنی لطیف تر اور آدم کو مٹی یعنی کثیف تر سے پیدا کیا۔ اُونچی ذات کے سامنے علم وتقویٰ کوئی چیز نہیں۔

(۲) توحید فی الحکم کوئی چیز نہیں، حکم کرنے میں عقل آزاد ہے۔

(۳) خدا پر الزام لگاتا ہے کہ وہ غلط احکام دیتا ہے۔ افضل کے رہتے مفضول کو خلافت دیتا ہے۔

(۴) خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ تو دیکھا مگر نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ کو نہ مانا یعنی جو کچھ ہے مادیات ہے، روحانیات کوئی چیز نہیں

(۵) جب آدم علیہ السلام پر کچھ زور نہ چلا تو ماما حوا سے مدد لی یعنی عورتوں کی مدد سے مردوں پر، یعنی صاحبِ عقل لوگوں پر غلبہ حاصل کرنے کی تدبیر کی۔

(۶) وَقَاسَمَهُمَا اِنِّیْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ؛ آدم اور حوا کے سامنے قسمیں کھائیں کہ میں تمہارا بہی خواہ ہوں یعنی حصولِ مقصد کے لئے جھوٹی قسمیں کھانے سے نہ ڈرنا چاہئیے۔ اس کو پالیٹکس کہتے ہیں۔ اسی کا نام پالیسی، سیاست ہے۔ خصوصاً قومی کاموں میں دھوکا دینا عین ہنرمندی ہے۔ بڑا ہی عقلمند وہ ہے جو بڑے بڑوں کو چکر میں لاکر تباہ کردے۔ نہ قسم وعہد کوئی چیز ہے، نہ معاہدہ قابلِ پابندی۔ معاہدہ اسی لئے کیا جاتا ہے کہ توڑا جائے گا۔

(۷) عزت کے سامنے نہ دنیا کی پرواہ کرو نہ عقبیٰ کی۔

صاحبو! اس وقت کیا ہورہا ہے؟ وہی ابلیس ازم کی اتباع۔ ہر شخص اپنی قوم، اپنی ذات، اپنے فیشن کو اعلیٰ سمجھتا ہے اور دوسرے کو اپنی قومیت میں شریک نہیں کرتا۔ جرمن اپنی قوم کی لے رہا ہے، انگریز، انگریزوں کی۔ دو تین ہزار برس ہوئے وسطِ ایشیا سے ہندوستان میں آرین قوم آئی۔ برہمن، چھتری، ویش اعلیٰ ذات والے سمجھے جارہے ہیں۔ برہمن اپنے کو دیوتا سمجھتے ہیں اور غریب اصلی باشندوں کو ملیچ یعنی ناپاک، شودر یعنی خدام سمجھتے ہیں۔ نہ روٹی نہ بیٹی، نہ دوسروں کو اپنی قوم میں لیا نہ اصلی ہندوستان کی عورتوں سے شادی بیاہ کرکے اپنے میں ہندوستانیوں کا خون ملایا۔ ابھی تک پردیسی کے پردیسی ہیں لاکھ خود کو ہندوستانی بتلائیں مگر ہیں خاص وسطِ ایشیا کے۔ دیگر تمام اقوام کی بھی یہی حالت ہے کہ مفتوح غریب رعایا کو ذلیل وخوار سمجھتے ہیں۔ ان کی رسوئی یا کھانے کے پاس سے کتا چلا جائے تو کچھ پرواہ نہیں مگر غریب ہندوستانی کا ہاتھ نہ لگے۔ سارا کھانا ناپاک ہوجائے گا۔ انگلستان اور امریکہ کے بعض ہوٹلوں کے بورڈ پر لکھا ہوا ہے'' کتے کو ساتھ لانے اور انڈین کو اس میں آنے کی اجازت نہیں'' یہ تو ابلیس ازم اور اس کی شاخوں کا حال ہے اب ذرا الٰہی ازم اور اسلام کا حال بھی سنو! خدا ایک ہے اس کے سوا کسی کا حکم نہیں جو خدا کو ایک مانے، اس کے احکام کی اطاعت کرے، الٰہی ازم میں شریک، مسلم قوم میں داخل،

ابلیس ازم کے نظریات

جو حقوق قدیم مسلمانوں کے ہیں وہی حقوق نومُسلم کے بھی ہیں ۔ اسلام حریت اور مساوات کی تعلیم دیتا ہے ۔ اس میں ’’ فلاں ابن فلاں چیزے نیست‘‘ ہے ۔ اسلام میں معیارِ بزرگی ، علمِ صحیح ، عملِ صالح ہے ، تقویٰ ہے ، پرہیزگاری ہے ۔ ذرا مکہ شریف کو جاؤ خود حیدرآباد میں مکہ مسجد میں جاکر دیکھو تو بہترین عالم اور اچھا قاری امام بنے گا ۔ باقی سید ، شیخ ، مغل ، پٹھان ، نومسلم ، قدیم الا سلام ، عرب ، افغان ، ترک ، ہندوستانی ، گورا ، سانولا ، کالا ، سب بازو سے بازو لگائے نماز پڑھ رہے ہیں ۔ بادشاہ رعایا کے ساتھ بازو سے بازو لگائے کھڑا ہے ۔ سب شہنشاہِ ارض و سما کے سامنے سربسجود ہیں ۔ قبیلہ کی عصبیت ہے نہ رنگ کی نہ زمین کی نہ زبان کی ۔

ابنِ عمر کے غلام ، امام مالک کے اُستاد ہیں ۔ سبکتگین الپتگین کا غلام ہے ۔ قطب الدین ایبک جس کا دِلی میں قطب مینار ہے غلام تھا اور پھر شہنشاہِ ہندوستان ہوگیا تھا ۔ الغرض امن و امان ، حریت و مساوات چاہتے ہو تو الٰہی ازم میں شریک ہوجاؤ ۔ یہ سارا کشت وخون موقوف ہوجائے گا ۔ تم نے دیکھا ؟ الٰہی ازم اور ابلیس ازم میں کیا فرق ہے ؟ دونوں کے نظریوں میں ارض وسما کا ، خاک اور پاک کا فرق ہے ۔

ترجمہ :- (ہماری اس عنایت کو بھی یاد کرو) جب کہ ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ (تعظیمی) کرو (آدم کی طرف سجدہ کردیا ۔ ان کے سامنے گردنِ تسلیم خم کرو) تو بجز ابلیس کے تمام فرشتوں نے سجدہ کیا ۔ اس نے انکار کیا اور اپنے آپ کو بڑا (اور بڑی ذات کا) سمجھا اور وہ تو تھا ہی کافروں سے ۔

وَقُلْنَا يَٰٓـَٔادَمُ ٱسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ ٱلْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ
ٱلشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٣٥﴾ فَأَزَلَّهُمَا ٱلشَّيْطَٰنُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ۖ وَقُلْنَا ٱهْبِطُوا۟
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِى ٱلْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَٰعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٣٦﴾

وَقُلْنَا ؛ اور ہم نے کہا ۔ يَٰٓـَٔادَمُ ؛ اے آدم ۔ اُسْكُنْ اَنْتَ ؛ تو سکونت اختیار کر ، رہ ۔ باب نَصَرَ ؛ زَوْجٌ ؛ جوڑا ، خاوند یا جورو ۔ یہ لفظ مونث و مذکر دونوں پر استعمال کیا جاتا ہے ۔ عورت کے لئے زوجہ درست نہیں زوج ہی کہنا چاہیئے مثلاً عائشة زوج النبی ﷺ ۔ وَزَوْجُكَ ؛ اور تمہاری بیوی ۔ اَلْـجَنَّةَ ۔ باغ جس کی زمین درختوں سے ڈھکی ہوئی ہو ۔ کثیر الاشجار بوستان ۔ وَكُلَا ؛ اور تم دونوں کھاؤ ۔ مِنْهَا ؛ اس باغ سے ۔ رَغَدًا ؛ دل بھر کر ، مزے سے ۔ اَكْلًا رَغَدًا ؛ بفراغت کھانا ۔ مفعول مطلق ہے ۔ حَيْثُ ؛ جہاں ، جہاں سے ۔ شِئْتُمَا ؛ تم دونوں نے چاہا ۔ وَلَا تَقْرَبَا ؛ اور تم قریب نہ ہو ، پاس نہ پھٹکو ۔ نہی ہے اس لئے آخر کا نون گر گیا ۔ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ ؛ یہ درخت ، اس درخت کے ۔ فَتَكُوْنَا ؛ پس تم ہوجاو گے جوابِ نہی ہے لہذا آخر سے نون گر گیا ۔ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ ظالموں سے ۔ ظُلْمٌ کے معنی روکنے کے ہیں ۔ ظُلْمٌ ؛ مستحق کو اس کا حق نہ دینا ،

اسلام مساوات کا درس دیتا ہے

حق روکنا۔ ظُلُمٰتٌ ؛ تاریکی ، اندھیرا جو چلنے پھرنے سے روکتا ہے۔ فَ ؛ پس ، پھر۔ اَزَلَّ ؛ پھسلا دیا ، لغزش کرادی ، ڈگمگادیا اَزَلَّهُمَا ؛ ان دونوں کو ڈگمگا دیا۔ اَلشَّیْطٰنُ ؛ ابلیس نے۔ زَلَّـۃٌ ؛ لغزش ، اسی سے ہے زلزلہ ، زمین کا ہل جانا۔ عَنْهَا ؛ اس درخت سے ، باغ سے۔ فَاَخْرَجَهُمَا ؛ پھر ان دونوں یعنی آدم وحوا کو ابلیس نے نکال باہر کیا ، ابلیس دونوں کے نکلنے کا سبب بنا۔ مِمَّا كَانَا فِیْهِ ؛ ان نعمتوں میں سے جن میں وہ تھے۔ وَقُلْنَا ؛ اور ہم نے کہا۔ اِهْبِطُوْا ؛ اترو ، نزول کرو ، ادنیٰ حالت میں آجاؤ۔ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ؛ تم میں سے ایک دوسرے کا دشمن۔ عَدُوٌّ۔ دشمن۔ اَعْدَاءٌ ، اَعَادِی ، عِدیٰ جمع ہے۔ وَلَكُمْ ؛ اور تمہارے لئے ہے۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں۔ مُسْتَقَرٌّ۔ (۱) قرار گاہ ، مقام ، ظرف ، اسمِ مکان (۲) ٹھیرنا۔ استقرار ، قرار پکڑنا۔ مصدرِ میمی ہے اِسْتِفْعَالٌ کا۔ قَرٌّ مادہ۔ وَمَتَاعٌ ؛ اور سامانِ زندگی ، فائدہ مندی۔ اِلٰی ؛ تک۔ حِیْنٌ ؛ وقت ، زمانہ۔ اَحْیَانٌ جمع ہے۔

ترجمہ :- اور ہم نے کہا ، اے آدم ! تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہو اور تم دونوں اس باغ سے جہاں سے چاہو دل بھر کھاؤ۔ مگر اس درخت کے قریب نہ پھٹکو ورنہ تم ظالموں سے ہوجاؤ گے۔ پھر اس ابلیس نے ان کو (آدم وحوا کو) بہکایا اور دونوں کو نکال باہر کیا ، (دونوں کے نکلنے کا سبب بنا) ان نعمتوں میں سے جن میں وہ تھے اور ہم نے کہا۔ اُترو ! تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور زمین میں ہے تمہارے لئے قیام و فائدہ مندی ایک زمانہ تک۔

خیال رکھو کہ قُلْنَا جمع متکلم ماضی ہے ، اگر اس کا الف نہ پڑھا جائے گا تو جمع مونث کا صیغہ ہوجائے گا۔ اور نماز فاسد ہوجائے گی۔ اسی طرح كُلَا اور لَا تَقْرَبَا اور فَتَكُوْنَا میں الف کو احتیاط سے پڑھنا چاہیئے ورنہ تشنیہ واحد ہوجائے گا اور نماز فاسد

صاحبو ! ابلیس ازم کے متبعین مادہ اور مادیات کے سوا کچھ نہیں جانتے ، نہ خدا ہی کے قائل ہیں اور نہ اس کے آثارِ قدرت کے ، نہ خود قوانینِ فطرت اور نوامیسِ الٰہی سے واقف ہیں۔ ان سے مذہب کی تفصیلی باتوں میں گفتگو کرنا اور ان کے ثابت کرنے میں جدوجہد کرنا لاحاصل اور نقش بر آب ہے۔ ان سے پہلے خدا اور خدا کی قدرت اور غیر مادی عالموں کے متعلق بحث کرو۔ اُصول مان لئے جائیں اور پیغبر کی صداقت کا یقین ہوجائے تو فروعات کا مان لینا کچھ دشوار نہ ہوگا۔ اس ابلیس ازم میں بعض ہندو اور یورپین اقوام اور بعض "برائے نام مسلمان" بھی شریک ہوگئے ہیں۔

قرآنِ شریف کوئی کہانی ، کوئی تاریخی کتاب نہیں ہے۔ قرآنِ شریف کے ہر لفظ سے ، ہر واقعہ کے بیان سے نصیحت مقصود ہے ، تذکیر مراد ہے۔

واضح ہو کہ جس طرح جبرئیل مرکزِ قوتِ علم ہیں۔ اسی طرح شیطان بھی مرکزِ شر و فساد اور باعث بدامنی ہے۔

دیکھو ! انسان کے جسم میں قوتِ غضبی کا مرکز قلب ہے اور قوتِ شہوی کا مرکز جگر اور قوتِ علمی کا مرکز دماغ ، اسی طرح انسانِ کبیر یعنی عالَم کے قوی کے مرکز بعض فرشتے ہیں اور شر کا مرکز ابلیس۔ یہ خدائے تعالےٰ کا فرشتوں سے مکالمہ ، آدم کا

علمی امتحانِ مقابلہ میں کامیاب ہونا ، فرشتوں کا آدم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا ، ہوسکتا ہے کہ یہ سب عالم مثال میں ہو ، ہوسکتا ہے کہ دنیا میں ہوا ہو ، ہم کو ان تمام واقعات کی تصدیق کرنی چاہئیے ، چاہے جہاں کہیں ہوں کیونکہ یہ سب کچھ امینِ مامون ﷺ کے ذریعہ معلوم ہوئے ہیں ۔

صاحبو ! میری گفتگو اس جاہل سے نہیں ، جو خدا اور اس کی قدرت کا منکر ہے ، پیغمبر کو نہیں مانتا ، میں تو اس وقت صاحبِ مذہب سے تخاطب کرتا ہوں ۔ جس طرح جبرئیل ، عالمِ علوی سے دحیہ کلبی یا اعرابی کی صورت میں نظر آجاتے تھے ، جس طرح الیاسؑ عالمِ علوی کو چلے گئے ہیں ، جس طرح حضرت ﷺ معراج میں پہنچے واپس عوالمِ علوی سے زمین پر آئے اور اس کے لائق بن گئے ۔ اس کی تصدیق اس شخص کو بخوبی ہوگی جو سرِ تکوین ، تنزلات اور روحانیات سے واقف ہو ۔

میرے پاس یہ بھی ممکن ہے کہ اسی دنیا میں رہ کر بھی جنت میں ہوں ۔ جس شخص کی روح عالم علوی میں بہ شدتِ جذب یا مائل ہوتی ہے اس کو مادی خورد ونوش ، اکل وشرب کی حاجت نہیں رہتی اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّىْ يُطْعِمُنِىْ وَيَسْقِيْنِىْ ؛ میں اپنے پروردگار کے پاس رہتا ہوں وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے ۔ اس تقدیر پر ہبوط سے مراد ، عالم علوی سے عالم سفلی کی طرف متوجہ ہونا ہے جس کے ساتھ ہی لوازم مادیات آگھیرتے ہیں اور کدو کاوش ، جدوجہد کی ضرورت پڑتی ہے ۔

صاحبو ! جو قصص قرآنِ شریف میں مذکور ہیں ان کی تفصیلات کے لئے بنی اسرائیل کی کہانیوں کی طرف توجہ کرنے کی حاجت نہیں ۔ جس قدر حصّہ قرآنِ مجید میں ہے ، اعتبار و تذکیر کے لئے کافی ہے ۔ ان اسرائیلی قصّوں میں پڑنے سے بڑے بڑے مفاسد وشرور پیدا ہوتے ہیں ۔ لَا تُكَذِّبُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُصَدِّقُوْهُمْ ۔ تم اہلِ کتاب کی نہ تکذیب کرو نہ تصدیق

خیر ! قصّہ آدم وحوا اور ابلیس ، قرآنِ پاک میں بار بار کیوں مذکور ہے ؟

اس قصّہ سے بہت سے مواعظ ونصائح حاصل ہوتے ہیں ۔

آدمی تین قسم کے ہوتے ہیں

آدمی تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) سراپا خیر جیسے پیغمبر اور اولیا اور کاملین یہ فرشتوں کے مماثل ہیں بلکہ ان سے بھی بہتر (۲) سراپا شر جیسے فرعون ، ابوجہل ، شداد ، نمرود وغیرہ ۔ یہ ابلیس کے شاگرد ہیں ۔ (۳) تیسرے وہ لوگ جن سے خطا سرزرد اور واقع ہوجاتی ہے تو فوراً اس کا تدارک کرتے ہیں ، توبہ کرتے ہیں ، معافی چاہتے ہیں ۔ حضرت آدمؑ نے اپنے خطا کی معافی چاہی اور ابلیس نے ہٹ دھرمی کی ، گناہ پر اصرار کیا ، نتیجہ ظاہر ہے ۔

صاحبو ! ابلیس پڑھا لکھا ہے ، نظر نہ آنے والا ہے ، آبائی قدیم دشمن ہے ، اس سے ہمیشہ ہوشیار رہو ، اس کے مکروں سے واقف رہو ، اس کے خلاف ہمیشہ خدا سے مدد مانگتے رہو ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔

معلم الملکوت نے اپنی ذات کو اعلیٰ سمجھ کر دوسروں کی تحقیر کی ۔ دیکھو ! یہ نظریہ بڑا فسادی ہے اور تمام برائیوں کا سرچشمہ ہے ۔ شیطان کا آدم پر زور نہ چلا تو عورت کو بہکایا ۔ اس نے اپنے شوہر کو بہکایا ۔ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۔ شیطان کا مکر ضعیف ہے ۔ اِنَّ كَيْدَ كُنَّ عَظِيْمٌ ؛ تمھارا مکر اے عورتو ! بڑا ہے ۔

وہ درخت جس کے ثمر سے آدم اور حوا روکے گئے تھے ۔ کونسا ، کس قسم کا درخت تھا ؟ ہمارے وعظ و پند کے لئے

اتنا سمجھ لینا کافی ہے کہ ایک درخت کے پاس جانے سے آدم وحوا منع کئے گئے تھے ۔ ہم کو اس کی تحقیق سے کوئی فائدہ نہیں کہ وہ کونسا درخت تھا ؟ انگور یا خوشۂ انگور کا مماثل مجموعۂ ذکر وانثین یا گیہوں یا اسی کا مماثل اندام زن ؟

جس قدر مخلوقاتِ الٰہی اور ان کے حقائق پر غور کرو گے ، اسی قدر تم کو اسمائے الٰہی اور قدرتِ خداوندی کا ، نوامیس الٰہیہ کا علم ہوگا اور تم سے اللہ کی حمد ہو سکے گی ۔ خلافت اور حکومت اس کو ملے گی جو دنیا چلانے کے لائق ہو ، سائینس اور دیگر علوم سے واقف ہو ۔ جب تک کسی میں کام کرنے کی قابلیت پیدا نہ ہو ، وہ خلافت اور حکومت کو نہ پائے گا ۔ اُخروی خلافت اور امامت اس کے لائق کام کرنے پر موقوف ہے اور دنیوی خلافت اور حکومت اس کے لائق کاموں پر مبنی ہے ۔ جو دنیا اور آخرت دونوں کے کام خوبی سے چلا سکتا ہے وہ حقیقی خلیفہ ہے ۔ اس کے وردِ زبان ہوتا ہے ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً ۔ اے ہمارے پروردگار ! ہم کو دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما !

اے عابدو ! زاہدو ! اپنی عبادت و ریاضت پر مغرور نہ ہو ! دیکھو اس خود پسندی وتکبّر نے شیطان کا کیا حال کر دیا ! اس کا کیسا برا انجام ہوا ! آج کل بہت سے لوگ پیغمبری کا بھی دعویٰ کرنے لگے ہیں ۔ یہ شیطان کا انتہائی مکر ہے ، اس سے خدا بچائے !

دوستو ! دیکھو ! خدائے تعالےٰ کی نافرمانی سے پرہیز کرو ۔ اس سے شیطان کا کیا انجام ہوا ؟ سوچو ! آدم علیہ السلام کو ذراسی لغزش پر کیسی سخت باز پرس ہوئی ۔ جنت سے نکالے گئے ۔ تم خدا کی نافرمانی کرو گے تو کیوں کر جنت میں داخل ہوسکو گے ؟

اچھا ایک بات رہی جاتی ہے ۔ آدم علیہ السلام پیغمبر تھے پھر ان سے گناہ کیوں کر صادر ہوا ؟

۱ ۔ جب تک دنیا میں نہ آئے تھے اور اولاد ہوئی نہ تھی پیغمبر بھی ہوئے نہ تھے ۔

۲ ۔ حکم تھا اس درخت کے پاس نہ جاؤ ۔ وہ خود تو درخت کے پاس نہ گئے ۔ بیوی نے لا کر ان کو اس درخت کا پھل کھلایا آدم علیہ السلام نے لَا تَقْرَبَا کو کھانے کے معنی مراد پر محمول نہ کیا ، جس پر گرفت ہوئی ۔ یہ گناہ نہیں ، بالارادہ نافرمانی نہیں بلکہ ایک قسم کی زَلَّة ہے ، لغزش ہے ۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ ؛ جن کاموں میں عامتہ الناس کو خطاءِ اجتہادی پر گرفت نہیں ہوتی ، پیغمبروں کو اس پر بھی ہوتی ہے ۔ خطائے اجتہادی

۳ ۔ پیغمبروں کو ترکِ افضل پر بھی سرزنش ہوتی ہے ۔

۴ ۔ آدم علیہ السلام نے سمجھا کہ یہ حکم میرے نفع کے لئے دیا گیا ہے کوئی قطعی ممانعت نہیں ہے ۔

بہر حال پیغمبروں کو ان کے اجتہاد پر متنبہ کیا جاتا ہے ۔ وہ ادنیٰ خطا پر چھوڑے نہیں جاتے ۔ طبعی افعال میں بھی سخت احتیاط کا حکم دیا جاتا ہے ۔

فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝۳۷

فَ ؛ پھر ۔ تَلَقّٰی ؛ ملا ، حاصل کیا ۔ باب تَفَعُّلْ ۔ لَقْیٌ ۔ مادّہ ۔ مِنْ رَّبِّهٖ ؛ اپنے پروردگار کی طرف سے یعنی خدا نے القا کئے ، اس کو سکھا دیئے ، الہام ہوا یا فرشتے کے ذریعہ تعلیم دی گئی ۔ كَلِمٰتٍ جمع كَلِمَةٌ ۔ بات ۔ ایک دوسری جگہ ہے آدم نے دُعا کی : رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۔ فَ ۔ پھر ، پس ۔ تَابَ مثل قَالَ ؛

رجوع کیا ۔ بندہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو بولتے ہیں تَابَ اِلَی اللّٰہ ، اللہ بندہ کی طرف رحمت کے ساتھ رجوع فرماتا ہے تو کہتے ہیں : تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ ۔ اِنَّہٗ ؛ بے شک وہ ۔ ھُوَالتَّوَّابُ ۔ وہی ہے رحمت کے ساتھ رجوع کرنے والا ۔ اللہ کی صفت توَّابْ آتی ہے تَائِب نہیں آتی ۔ بندہ کی صفت تَائِب آتی ہے ۔ اَلرَّحِیْمُ ؛ رحمِ خاص فرمانے والا ۔ خدا کا یہ رجوع اور بندہ کی توبہ کا قبول کرنا اس کے رحمِ خاص کا اثر تھا ۔

توبہ کے تین جزو ہیں

بندہ کی توبہ میں تین جزو ہیں (۱) ماضی پر نادم ہونا (۲) فی الحال فوراً ترک کرنا (۳) مستقبل میں نہ کرنے کا عزم و مستقل ارادہ کرنا ۔ کسی نیک آدمی کے سامنے توبہ کرنا اور اس کی دُعا لینا قبولِ توبہ میں مدد دیتا ہے ۔

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ٥

برادرانِ یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام سے طالبِ دُعا ہوئے تھے ۔

ترجمہ :- پھر آدم نے اپنے رب کی طرف سے چند کلمے حاصل کر لئے پھر اللہ نے آدم کی طرف توجہ کی (کیوں نہ ہو) وہ تواب رحیم ہے ۔

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾

قُلْنَا ؛ ہم نے کہا ۔ اِھْبِطُوْا ؛ نیچے اُتر جاوٴ ۔ مِنْھَا ؛ جنت سے ۔ جَمِیْعًا ؛ تم سب ۔ حال ہے بمعنی مُجْتَمِعِیْنَ ؛ خواہ مل کر ہو خواہ جدا جدا مگر اُترنے میں شریک ہو ۔ فَاِمَّا ؛ پس اگر ۔ اصل میں اِنْ مَا ہے ۔ مَا زاید ہے ، شرط کو قوت دیتا ہے ۔ یَاْتِیَنَّکُمْ ؛ آئے تمہارے پاس ۔ اَتٰی ۔ یَاْتِیْ ۔ اِتْیَانًا ؛ آنا ۔ مِنِّیْ ؛ میری طرف سے ۔ ھُدًی ؛ ہدایت ، رہنمائی ۔ فَمَنْ ۔ پس جو ، جس نے ۔ تَبِعَ ؛ مثل سَمِعَ پیروی کی ، اتباع کی ھُدَایَ ؛ میری ہدایت ۔ مِنْ شرط ہے ، مبتدا ہے ۔ تَبِعَ اس کی خبر ہے ۔ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ ؛ پس ان پر کسی قسم کا خوف نہیں ۔ نکرہ حرف نہی کے بعد عموم کا فائدہ دیتا ہے ، یعنی کسی قسم کا خوف نہ ہوگا اور جملہ اسمیہ ہے جو دوام و استمرار پر دلالت کرتا ہے یعنی عدم خوف دائمی ہے مستقبل کا خوف ، وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ؛ اور نہ وہ حزن و ملال میں مبتلا ہوں گے ، اور نہ وہ غمگین ہوں گے ، ماضی پر حزن نہ ہوگا ۔ فَلَا خَوْفٌ شرط کا جواب ہے ۔

ترجمہ :- ہم نے کہا (اے آدم وحوا اور ابلیس) تم سب اُتر جاوٴ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو (تم دو قسم کے ہو جاوٴ گے اوّل تو) جو میری بات کے متبع ہوں گے ، (پابند ہوں گے ۔ اس کے قدم بہ قدم چلیں گے) تو ان پر کچھ خوف نہ ہوگا اور نہ وہ حزن و ملال میں مبتلا ہوں گے ، (نہ غمگین ہوں گے ۔)

ع ۴

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾

(دوسرے وہ لوگ) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور جنھوں نے کفر کیا، انکار کیا، نہ مانا۔ وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؛ اور ہماری آیتوں کو ہماری نشانیوں کو دُرست نہ جانا، ہمارے احکام کی خلاف ورزی کی۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ۔ وہی ہیں جہنمی، دوزخ میں رہنے والے۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؛ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں۔ جملہ اسمیہ: اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ سے حال ہے کیونکہ۔ اَصْحٰبُ النَّارِ قایم مقام۔ يَصْحَبُوْنَ النَّارَ کے ہے۔

ترجمہ:- اور جو انکار کریں گے اور ہماری آیتوں کو جھٹلا دیں گے وہی ہیں دوزخ میں رہنے والے، وہ اس (دوزخ) میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

مخفی نہ رہے کہ چند چیزیں مشہور ہیں۔ آدم علیہ السلام لنکا یعنی سراندیپ میں اُترے۔ عرفات میں آدم وحوا آپس میں ملے اور ایک دوسرے کو پہچانا۔ ہابیل کو قابیل نے دمشق میں قتل کیا۔ وادی حوا کی قبر جدہ میں ہے۔ حضرت آدم ونوح علیہما السلام وحضرت علی رضی اللہ عنہ کی قبریں نجفِ اشرف میں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿٤٠﴾

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ ؛ اے بنی اسرائیل! اے یعقوب کے بیٹو! بَنِيْ اصل میں بَنِيْنَ تھا نون اضافت سے گرگیا۔ بَنِيْنَ، اِبْنٌ کی جمع ہے۔ اس کی دوسری جمع اَبْنَاء بھی ہے۔ اِبْنٌ اصل میں بَنَوٌ تھا واو گرگیا با ساکن کی گئی ابتدا میں ہمزہ وصلی لایا گیا جو وصل یعنی ملانے کے وقت گرجاتا ہے۔ یعقوبؑ اسحٰقؑ کے اور وہ ابراہیمؑ کے فرزند تھے، یوسفؑ، موسیٰؑ، ہارونؑ، ذکریاؑ، عیسیٰؑ وغیرہ سب بنی اسرائیل سے تھے۔ اُذْكُرُوْا ؛ یاد کرو۔ بابِ نَصَرَ ــ نِعْمَتِيْ ؛ میری نعمت کو۔ نُعُوْمَةٌ کے معنی نرمی اور موافق طبیعت کے ہیں۔ بنی اسرائیل کے لئے ان میں بہت سے اولوالعزم انبیاء ہونے سے بڑھ کر کیا نعمت ہوگی۔ وہ سب ہادی اور رہبر قوم تھے۔ موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو فرعون کے مظالم سے نکالا اور شام میں لاکر آباد کیا۔ اَوْفُوْا ؛ پورا کرو، ایفائے عہد کرو۔ اَوْفٰی - يُوْفِيْ - اِيْفَاءً۔ بابِ اِفْعَالٌ۔ اس کا مجرد وَفٰی - يَفِيْ - وَفَاءً ہے۔ بِعَهْدِيْ ؛ میرے عہد کو۔ عَهْدٌ ؛ باہمی قرار داد۔

اللہ نے انسان کو بے کار نہیں پیدا کیا۔ ہاتھ پاؤں دیئے، حواس دیئے، عقل دی تمام چیزوں کو اس کا مسخر کیا، ان سے فائدہ اُٹھانے کی قابلیت بخشی، تو پھر کیا سب تو اس کے لئے ہیں اور وہ کسی کے لئے نہیں؟ نہیں! وہ خدا کے لئے ہے۔ سب اس کے خادم ہیں، وہ خدا کا خادم اور بندہ ہے۔ بندہ پر آقا کی اطاعت لازم ہے۔ اس کی فرمابرداری بندے کے فرائض سے ہے۔ جو چیز اس کو دی گئی ہے، اس کا صحیح استعمال اس پر واجب ہے۔ خدا کی توحید اور اس کی الوہیت پر ایمان لانا نہایت ضروری ہے۔ انبیاءؑ کے توسط سے جو احکام دیئے گئے ہیں وہ واجب العمل ہیں۔ جو بندے احکامِ الٰہی سے سرتابی کرتے ہیں ان کا انجام خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَالْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ہے۔ دنیا و دین دونوں ہاتھ سے چلے، یہ تو کُھلا ہوا نقصان ہے۔ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ؛ میں بھی تمہارا عہد پورا کروں گا۔ اُوْفِ اصل میں اُوْفِيْ تھا۔ امرِ اَوْفُوْا کا جواب ہے۔ اس لئے یٰ گرگئی۔

بندے کا کام انابت ، خدا کا کام مغفرت ، بندے کا کام اطاعت ، خدا کا کام عنایت و رحمت ۔ تم خدا کی دھن میں رہو خدا تمہاری فکر کرے گا ۔ غفلت کرو گے تو لعنت میں گرفتار ہوگے ۔ یہ تو عام عہد تھے ۔ بنی اسرائیل سے خاص عہد بھی تھا کہ نبی آخر الزماں آجائیں تو ان کی رسالت کی تصدیق کرو ۔ تورات حضرتؐ کی بعثت کے متعلق پیش گوئیوں سے بھری پڑی ہے ۔ جھوٹی تاویلات ، بے محل تحریفات سے کیا ہوتا ہے ؟ حق ، حق ہی رہتا ہے اور باطل باطل ہی ۔ روزِ روشن میں خورشیدِ جہاں تاب سے انکار کرنا بے بصارتی ، بے بصیرتی پر دلالت کرتا ہے ۔ اِیَّایَ ؛ مجھ کو ، مجھ سے ۔ فَارْهَبُوْنِ ۔ ڈرو ، خوف کرو ۔ اصل میں فَارْهَبُوْنِیْ تھا ی گرگئی جس پر کسرہ دلالت کرتا ہے ۔ اصل عبارت اس طرح ہے ۔ فَارْهَبُوْا اِیَّایَ ۔ فَارْهَبُوْنِ مقدر کا مفعول بہ ہے جس پر بعد کا فَارْهَبُوْنِ دلالت کرتا ہے ۔

دنیا چند روزہ ہے ۔ حق کی اتباع اور پیغمبر کی اطاعت میں لیڈری چلی جائے ، نذرانے موقوف ہوجائیں ، کیا پروا ہے ؟ لوگ غیر معمولی تعظیم نہ کریں ، بلا سے ۔ ایک خدا تمہارا ہوجائے تو وہ کافی الکفاۃ ہے ، قاضی الحاجات ہے ، دافع البلیات ہے ، مجیب الدعوات ہے ۔ اللہ بس باقی ہوس ۔

ترجمہ :- (اے یہودیو !) اے بنی اسرائیل ! (اے اولادِ یعقوب !) میری اس نعمت کو یاد کرو جس کو میں نے تم کو دیا تھا اور تم میرا عہد پورا کرو ، میں بھی تمہارا عہد پورا کروں گا اور ڈرو تو مجھ ہی سے ڈرو (دیکھو ! میرے مقابل کسی شخص ، کسی چیز کی پروا نہ کرو) ۔

صاحبو ! قرآنِ شریف میں جا بجا یہودیوں کے خیالات کی تردید کی گئی ہے ۔ ان کی اُصولی گمراہیاں کیا تھیں ؟

حضرت ابراہیمؑ کے دو صاحبزادے تھے ۔ حضرت اسمٰعیلؑ بڑے صاحبزادے بی بی ہاجرہ سے جو حجاز میں آبسے ۔ ان کی اولاد میں سے حضرت محمد مصطفےٰؐ ہیں ۔ حضرت اسحاقؑ چھوٹے صاحبزادے بی بی سارہ سے جو فلسطین میں تھے ان کی اولاد میں سے یعقوبؑ وغیرہ انبیائے بنی اسرائیل ہیں ۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے دونوں صاحبزادوں کے لئے دُعا کی ، جو مقبول ہوئی اور جو تورات میں مذکور ہے ۔ یہودی نبوت کو بنی اسرائیل کے ساتھ خاص سمجھتے تھے اور رسالتِ رسولِ کریمؐ سے انکار کرتے تھے اور تمام پیش گوئیوں کی تاویلِ بیجا کرتے تھے ۔

بعض دفعہ ابن کا لفظ بمعنی محبوب بھی آتا ہے ۔ یہودی خود کو ابناء سمجھتے تھے اور محبوبیت کو علمِ صحیح اور عملِ صالح کا نتیجہ نہیں سمجھتے تھے بلکہ ذاتِ بنی اسرائیل کا لازمہ جانتے تھے ۔ اور اپنی ذات کو عذاب سے بری سمجھتے تھے ۔

دینِ الٰہی آدمؑ ، نوحؑ ، ابراہیمؑ سب کے زمانہ میں تھا ۔ عقاید تو سب کے ایک تھے کیونکہ خدائے تعالیٰ الان کما کان ہے ناقابلِ تغیر ہے ۔ اس کے متعلق تمام انبیاءؑ نے ایک ہی خبر دی ۔ احکام میں ہر زمانہ میں تغیرات ہوتے رہے مگر یہودی اپنے مذہب کے احکام کو ناقابلِ تغیر ناقابلِ نسخ سمجھتے تھے ۔ اصل یہ ہے کہ تمام انبیاؑ کے مذاہب موقتی تھے ۔ تمام انبیا سے عہد لیا گیا تھا کہ نبیؐ آخر الزماں کے زمانہ کو پاؤ تو ان کی تصدیق کرو ، ان پر ایمان لاؤ ، ان کی اطاعت کرو ، مگر یہودی اتنا جان بوجھ کر بھی دینِ نبیؐ کی مخالفت کرتے تھے ۔ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا کَفَرُوْا بِهٖ ۔

یہودی بعض احکامِ الٰہی کو غریبوں پر جاری کرتے اور امیروں اور علمائے سُوء کے لئے ان احکام کو بدل لیتے ۔

بعض احکام کے من مانے معنی نکالتے اور ان کو کلامِ الٰہی کے ساتھ لگا دیتے۔ اسی لئے قرآنِ شریف میں غیرِ قرآن کو لکھنے کی اجازت نہیں۔ آپ دیکھتے ہیں سورہ فاتحہ کے ساتھ آمین بھی نہیں لکھی جاتی۔ پہلے قرآنِ شریف کے ساتھ نہ ترجمہ ہوتا تھا نہ تفسیر۔ قرآن کو عربیت حاصل کر کے سیکھتے تھے۔ آج کل ترجموں کی بھرمار ہے اور اس میں فاءِ فساد یا فتنہ لگا ہوا ہے۔ عربی سے بالکل ناواقف اور قرآن دانی کا دعویٰ، جہل کے ساتھ علم کا دعویٰ بڑے زوروں سے چل رہا ہے، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ کُلِّ بَلَآءٍ۔

یہودیوں نے نئے نئے رسوم و عادات وتقریبات قائم کئے تھے اور ان پر ایسی تاکید وشدت کرتے کہ اصل حکمِ الٰہی ایک جانب پڑا رہتا اور تمام زور ان بدعات پر رہتا۔ مسلمانوں کو بھی اپنے حالات پر غور کرلینا چاہئیے۔ بدعات و رسوم میں ایسے گرفتار ہوگئے ہیں کہ ان کو اصل دین کی کچھ پروا ہی نہیں رہی۔

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾

وَاٰمِنُوْا ؛ اور ایمان لاؤ۔ بِمَآ اَنْزَلْتُ ؛ اس قرآن پر جس کو میں نے اُتارا ہے۔ مُصَدِّقًا ؛ تصدیق کرتا ہوا، حالانکہ وہ تصدیق کرتا ہے۔ لِمَا مَعَكُمْ ؛ ان تعلیمات و احکامات کی جو تمہارے پاس ہیں۔ قرآن، تورات وانجیل کے حق ہونے کی تصدیق کرتا ہے۔ مگر اس میں جو زیادتی کی گئی ہے اس کی تردید بھی کرتا ہے، فرائض کو بدعات سے جدا کرتا ہے۔ وَلَا تَكُوْنُوْا ؛ اور نہ ہوجاؤ، نہ بنو۔ اَوَّلَ ؛ پہلا افعل تفضیل ہے۔ اس کا مادہ وَوَلْ ہے یعنی فؔ اور عؔ دونوں واو ہیں۔ اس کا مونث اُوْلٰی ہے۔ اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ؛ سب سے پہلے اس کے منکر۔ عربی میں کہتے ہیں ھُوَاَحْسَنُ رَجُلٍ اَیْ اَحْسَنُ الرِّجَالِ اسی طرح اَوَّلَ كَافِرٍ بمعنی اَوَّلُ الْکُفَّارِ ؛ یا اَوَّلَ كَافِرٍ اصل میں اَوَّلَ فَرِیْقٍ كَافِرٍ ہے۔ وَلَا تَشْتَرُوْا ؛ اور نہ بیچو یا نہ خریدو۔ اِشْتِرَاءٌ ؛ بیچنا اور خریدنا دونوں معنے میں آتا ہے۔ اٰیَۃٌ۔ نشانی، علامت، فقرۂ کلامِ الٰہی۔ ثَمَنٌ ؛ قیمت۔ بازار کے بھاؤ کو قیمت کہتے ہیں اور مشتری و بائع میں جو ٹھیرے وہ ثمن ہے۔ اَثْمَانٌ جمع ہے۔ ثَمِیْنٌ ؛ قیمتی۔ بِاٰیٰتِیْ۔ میری آیتوں کے عوض۔ باؔ بمعنی عوض و بدل ہے۔ قَلِیْلًا ؛ تھوڑا، کم۔ قَلَّ۔ یَقِلُّ۔ قِلَّۃٌ۔ کم ہونا۔ وَاِیَّایَ ؛ اور مجھ ہی سے۔ فَاتَّقُوْنِ ؛ ڈرو، تقویٰ اختیار کرو۔ بنی اسرائیل کے خدا ترسوں کو راہب اور مسلمانوں کے خدا ترسوں کو متقی اور تقی کہتے ہیں۔ رہبانیت کے مقابل تقویٰ ہے۔

ترجمہ :- (اے بنی اسرائیل!) اس (قرآن) پر ایمان لاؤ جس کو میں نے اُتارا، بحالیکہ وہ اس (تورات) کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے اور سب سے پہلے تم ہی اس سے منکر نہ بنو۔ اور میری آیتوں کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل نہ کرو، (تھوڑی سی قیمت پر میری آیتوں کو نہ بیچو۔) اور مجھ ہی سے (ڈرو) تقویٰ اختیار کرو۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

وَلَا تَلْبِسُوْا ؛ اور نہ ملاؤ، ملتبس نہ کرو، مشتبہ نہ کرو۔ اَلْحَقَّ ؛ جو چیز محقق ہو، ثابت ہو۔ واقعہ جس کے مطابق خبر ہوتی ہے۔ بِالْبَاطِلِ ؛ باطل کے ساتھ، جھوٹ کے، خلافِ واقعہ خبر کے ساتھ۔ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ ؛ اور نہ چھپاؤ حق کو۔ وَلَا تَلْبِسُوْا پر عطف ہے۔ اَیْ لَاتَكْتُمُوْا ۔ كَتَمَ ۔ يَكْتُمُ ۔ كِتْمَانًا ؛ چھپانا۔ بَابِ نَصَرَ ۔ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ حالانکہ تم علم وفضل کے مدعی ہو، جانتے بوجھتے ہو، علم رکھ کر بھی۔

ترجمہ :- اور حق کو باطل سے نہ ملاؤ۔ (سچ میں جھوٹ نہ ملایا کرو) اور جان بوجھ کر تو حق کو نہ چھپاؤ (علم وفضل رکھ کر تو تلبیس وکتمانِ حق نہ کرو۔)

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کی پابندی کرو، درستی سے نماز ادا کرو، دربارِ خداوندی میں حاضر ہوا کرو، ادب قاعدے سے شریکِ دربار رہو۔ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ ادا کرو، غربا کی امداد کرو، خیر خیرات کرو۔ کہتے ہیں زَكَا الزَّرْعُ يَزْكُوْزَكٰوةً ؛ زراعت بڑھی۔ زکوٰۃ دینے سے اللہ مال میں اور ترقی دیتا ہے۔ نیز زَكَاءٌ پاک ہونا۔ زکوٰۃ دینے والے کا دل بخل سے پاک ہوجاتا ہے، مال پاک صاف ہوجاتا ہے۔ اس پر نقصانات وحوادث نہیں آتے۔ غریبوں کی دُعائیں آفات کے سامنے سپر ہوجاتی ہیں۔ وَارْكَعُوْا ؛ اور رکوع کرو۔ رَكَعَ ۔ يَرْكَعُ ۔ رُكُوْعًا ؛ بابِ فَتَحَ ۔ مَعَ ۔ ساتھ۔ ظرف متعلق۔ اِرْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ؛ رکوع کرنے والوں کے ساتھ تم بھی رکوع کرو، سب کے ساتھ تم بھی رکوع کرو، سب کے ساتھ تم بھی خدا کے سامنے سرتسلیم خم کرو۔ یہود کی نماز میں صرف رکوع ہے۔ اس لئے فَارْكَعُوْا ؛ فرمایا۔ نیز جز کہہ کر کل مراد لینا مجاز ہے، جو ایک نوعِ اسلوب ہے۔ (مجازِ مرسل ہے)۔

ترجمہ :- اور درستی و پابندی سے نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور سب کے ساتھ مل کر نماز پڑھو۔

صاحبو ! اس آیت میں تین حکم ہیں (۱) نماز پڑھنا (۲) زکوٰۃ دینا (۳) جماعت سے عبادت کرنا، نماز پڑھنا۔ نماز نہ پڑھنے سے طہارتِ ظاہری بھی گئی اور باطنی بھی۔ زکوٰۃ نہ دینے سے چندوں کی ہر طرف سے بھرمار ہونے لگی۔ اجتماعی طور پر کوئی بڑا کام نہیں کرسکتے۔ زکوٰۃ کے مصارف شرع میں بیان کئے گئے ہیں۔ ان کو چھوڑ دینے اور دوسرے غیر ضروری امور میں صرف کرنے سے قوم پر تباہی آتی ہے۔ نماز با جماعت سے مسلمانوں کا اجتماع، ان میں تنظیم، فوجی اسپرٹ، ورزشِ جسمانی صحبتِ نیک اور الحب فی اللہ پیدا ہوتے ہیں۔

خدائے تعالیٰ نے پہلے عامتہ الناس کو مخاطب فرمایا۔ پھر بنی اسرائیل سے خطاب فرمایا کیونکہ وہ اہلِ کتاب تھے۔ پہلے ان پر جو احسانات کئے گئے، بیان کئے گئے، پھر ایمان لانے کا حکم دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود ان امور میں سہل انگاری اور

بے پروائی کرتے تھے جس سے ان کی خلافت و حکومت باقی نہیں رہی ۔ مسلمان بھی ان کے قدم بقدم چل رہے ہیں ۔ فرایض ترک ، محرمات میں مبتلا ، صلوٰۃ نہ زکوٰۃ ، ان کا انجام بھی وہی ہورہا ہے جو یہودیوں کا ہوا ۔ خلافت و حکومت چھن گئی اور ذِلّت وخواری ، افلاس و ناداری سوار ہوگئی ۔

اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَ تَنۡسَوۡنَ اَنۡفُسَکُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡکِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۴﴾

أَ ؛ کیا ۔ تَأْمُرُوْنَ ۔ حکم کرتے ہو ۔ اَمَرَ ۔ یَأْمُرُ ۔ اَمْرًا ۔ حکم کرنا ۔ بابِ نَصَرَ ۔ اَلنَّاسَ ؛ لوگوں کو ۔ اَ لْاَنَاسُ ؛ آدمی ، انسان ، نظر آنے والا ، اس کے مقابل جن چھپنے والا ۔ بِ ۔ ساتھ ، سے ۔ بِرٌّ ؛ بھلائی ، خیرِ متعدی ، حسنِ سلوک ۔ بَرَّ ۔ یَبُرُّ ۔ بَرًّا ۔ فَھُوَبَرٌّ ۔ بابِ نَصَرَ ۔ بِرٌّ ۔ نیکی ۔ بِرٌّ ۔ نیکوکار ، نیک ۔ بِالْبِرِّ ۔ نیکی کا ۔ وَتَنْسَوْنَ ؛ اور بھول جاتے ہو ۔ نَسِیَ ۔ یَنْسٰی ۔ نِسْیَانًا ؛ بھولنا ۔ جب سخت بھول ہو کہ یاد کرنے سے بھی یاد نہ آئے تو وہ ذھول ہے ۔ نَفْسٌ ۔ جان ۔ اَنْفُسٌ ۔ جمع ۔ اَنْفُسَکُمْ ؛ اپنی جانوں کو ، اپنے آپ کو ، خود کو ۔ وَ ؛ اور ، حال ہے ۔ اَنْتُمْ ؛ تم ۔ وَاَنْتُمْ ؛ حالانکہ تم ۔ تَتْلُوْنَ ؛ پڑھتے ہو ۔ تَلَا ۔ یَتْلُوْ ۔ تِلْوًا ۔ پیچھے رہنا ۔ تِلَاوَۃ ۔ سمجھ کر پڑھنا ۔ زبان کے ساتھ ساتھ دل کا بھی رہنا ۔ بغیر سمجھے پڑھنا قِرْاءۃ ہے ۔ أَ ؛ کیا ۔ فَ ؛ پس ، پھر ۔ لَا ؛ نہیں ۔ تَعْقِلُوْنَ ؛ عقل رکھتے ، سمجھتے ۔ عَقْلٌ ؛ پاؤں باندھنا ، روکنا ۔ عقل بھی بری باتوں سے روکتی ہے ، مانع ہوتی ہے ۔

ترجمہ :- کیا تم لوگوں کو نیکوکاری کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب اللہ پڑھتے ہو ، (تورات کی تلاوت کرتے ہو) کیا پھر اتنا بھی نہیں سمجھتے ہو ؟ (کہ یہ بری بات ہے ۔ اہلِ کتاب کے شایانِ شان نہیں ۔)

صاحبو ! آج کل کے علمائے سُوء اور لیڈرانِ خودغرض اور پیشوایانِ بندۂ زر کو دیکھو ، کیا وہ سب اس کے مصداق نہیں ؟ کیا ان کے منہ پر روشنی اور دل میں تاریکی نہیں ؟ کیا یہ کورِ مشعل دار نہیں ؟ کیا ان کے دروازوں پر قندیل اور گھر میں اندھیرا نہیں ؟ کیا ان کا علم ان پر حجت اور وبال نہیں ؟ جاہل ایک حد تک معذور تھا ۔ ان کو کونسا عذر کام آئے گا ؟ اے علمائے بےعمل و لیڈرانِ بے اخلاص ! کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے ؟ افسوس ہے تمہارے علم و عقل پر ! تمہاری خرابی سے ساری دنیا خراب ہورہی ہے ۔ لوگوں میں تمہارا کوئی اعتبار نہیں رہا ، کوئی وقعت باقی نہیں رہی ۔

جاگو جاگو یہ خوابِ غفلت کب تک ؟ اُٹھو ، اُٹھو ! اجل کمین گاہ میں ہے !

وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ وَاِنَّہَا لَکَبِیۡرَۃٌ اِلَّا عَلَی الۡخٰشِعِیۡنَ ﴿۴۵﴾ۙ

وَاسْتَعِیْنُوْا ؛ اور مدد حاصل کرو ۔ عَوْنٌ ؛ مدد ۔ بابِ اِسْتِفْعَالٌ ۔ اس میں طلب کے معنی رہتے ہیں ۔ اِسْتِعَانَۃٌ ؛ مدد مانگنا ۔ بِ سے ، ساتھ ۔ اَلصَّبْرِ ؛ برداشت ، استقلال ۔ صبر کے معنی روزے کے بھی ہیں ۔ وَالصَّلٰوۃِ ۔ اور نماز ، دُعا ،

قربِ الٰہی ۔ وَاِنَّهَا ؛ اور بے شک یہ استعانت بہ صبر وصلوٰۃ یا صلوٰۃ ہی ۔ لَ ۔ البتہ ، بے شک ۔ كَبِيْرَةٌ ؛ بڑی ، سخت ، دشوار اِلَّا ۔ مگر ۔ عَلٰی ۔ پَر ، اوپر ۔ اَلْخٰشِعِيْنَ ۔ عاجزی کرنے والے ، فروتنی اختیار کرنے والے ، صاحبِ خشوع وخضوع ۔ آواز کی پستی کو خشوع اور گردن کے پست کرنے اور جھکانے کو خضوع کہتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور (روزہ و نماز سے) استقلال اور دُعا سے مدد حاصل کرو اور یہ البتہ سخت ہے ، (دشوار تر ہے) مگر اُن پر (آسان ہے) جو خدا کے سامنے گردنِ تسلیم خم کرتے ہیں ، (ادب سے آواز پست کرتے ہیں ۔)

یاد رکھو ! صبر و استقلال اور اللہ سے دُعا کرتے رہنا تمام مشکلات کا حل ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؛ تم دُعا کرو میں قبول کرتا ہوں ، مانگو دیتا ہوں ۔ نماز دربارِ خداوندی ہے ۔ شہنشاہِ ارض وسماء اپنے درباریوں پر ضرور رحم وکرم فرمائے گا ۔ مگر افسوس ! تم نے خدا ہی سے روگردانی کرلی تو اس کو تمہاری کیا پڑی ہے ۔

جب سے دلِ زندہ تو نے ہم کو چھوڑا ہم نے بھی تری رام کہانی چھوڑی

ع ۵ ۵ الربع

الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾

اَلَّذِيْنَ ؛ جو لوگ ، وہ لوگ جو ۔ يَظُنُّوْنَ ؛ جانتے ہیں ، سمجھتے ہیں ۔ ظَنَّ ۔ يَظُنُّ ۔ ظَنًّا فَهُوَ ظَانٌّ ۔ بابِ نَصَرَ ۔ ظن کا لفظ کبھی علم کے معنی میں آتا ہے ، کبھی گمانِ غالب کے معنی میں ۔ اَنَّهُمْ ؛ کہ وہ ۔ مُلٰقُوْنَ ؛ ملنے والے ہیں ، ملاقات کرنے والے ہیں ۔ مُلَاقٍ ۔ اسم فاعل ۔ مُلَاقَاةٌ ؛ مصدر ۔ مُلٰقُوْنَ ؛ رب کی طرف مضاف ہے اس لئے نون گر گیا ، مُلَاقُوْا ہوگیا لَقْیٌ مادہ ۔ رَبِّهِمْ ؛ ان کا پالنے والا ، ان کا پروردگار ۔ وَاَنَّهُمْ ؛ اور یہ کہ وہ ۔ اِلَيْهِ ؛ اس کی طرف ۔ رَاجِعُوْنَ ۔ رجوع کرنے والے ۔ رَجَعَ ۔ يَرْجِعُ ۔ رَجْعًا ؛ (بابِ ضَرَبَ) پھیرنا ۔ رَجَعَ ۔ رُجُوْعًا ؛ واپس ہونا ۔

ترجمہ :- جو لوگ یہ جانتے ہیں کہ ضرور وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں ۔ اور وہ (مرکر) اُسی کی طرف پھر جائیں گے ۔

صاحبو ! مرنا حق ہے ، دربارِ خداوندی میں حاضر ہونا حق ہے ۔ اس کے حضور میں نیک و بد کی جواب دہی ضرور ہے ۔ اگر آدمی موت اور حشر ونشر کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھے تو دنیا کے سارے مصائب وتکلیفات اس پر آسان ہوجائیں گے ۔ دنیا چند روزہ ہے ۔ جس طرح سے ہوگزر جائے گی ۔ آگے بڑی لمبی زندگی ہے ۔ چند روز حکیم علی الاطلاق کے حکم کے مطابق پرہیز کرو تو عافیتِ دائمی حاصل ہوگی ، خدا کا دیدار ہوگا ، اس کا قرب ملے گا ، جنت ملے گی ، راحت ملے گی ۔

موت کو ہمیشہ پیش نظر رکھو مصائب دور ہوں گے

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۷﴾

يٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ اے بنی اسرائیل ۔ اُذْكُرُوْا ؛ یاد کرو ۔ نِعْمَتِیَ ؛ میری نعمت کو ۔ اَلَّتِیْ ؛ جو ۔ اَنْعَمْتُ ؛ میں نے

دیا تھا، نعمت دی تھی، انعام کیا تھا۔ اِنْعَامٌ؛ مصدر۔ عَلَیْکُمْ؛ تم پر، تم کو۔ اِنِّیْ؛ اور یہ کہ میں نے۔ فَضَّلْتُکُمْ؛ میں نے تم کو فضیلت دی، تمہارے خاندان میں بہت سے پیغمبر ہوئے اور بادشاہ بھی۔ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ؛ اس زمانہ کے لوگوں پر، تمام عالموں پر، اکثر اشخاص پر مگر تم نے اپنے اعمالِ بد اور انکارِ نبوتِ خاتم النّبیین سے سب کو کھو دیا۔ اب تمہارے حصّہ میں ذِلّت وخواری کے سوا کیا ہے؟

ترجمہ:- اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم کو دی تھی اور یہ بھی کہ میں نے تم کو عالموں پر فضیلت دی تھی۔

صاحبو! بنی اسرائیل کی فضیلت علمِ صحیح وعملِ صالح سے تھی نہ کہ بنی اسرائیل ہونے کی وجہ سے۔ جب یہ دونوں باتیں نہ رہیں تو فضیلت بھی باقی نہ رہی۔ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ سے مراد اس وقت کے عالمین ہیں جب کہ وہ اچھے تھے۔ اَلْ، عہدِ ذہنی اور خارجی ہے۔ اَلْ، استغراق کا بھی ہو تو بعض دفعہ اکثر کو بھی تمام کہہ دیتے ہیں، لِلْاَکْثَرِ حُکْمُ الْکُلِّ؛ بہرحال اس آیت سے یہود کا اُمّتِ محمدی سے افضل ہونا ثابت نہیں ہوسکتا۔

وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْئًا وَّلَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا یُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾

وَاتَّقُوْا؛ اور پرہیز کرو، ڈرو، اپنا بچاؤ کرو۔ یَوْمًا؛ اس روز سے، اس دن کی مصیبتوں سے، آفتوں سے۔ یَوْمًا۔ موصوف ہے، بعد کے جملے اس کی صفت ہیں۔ یَوْم کی ضمیر عائد کے لئے فِیْهِ مقدّر ہے۔ لَا تَجْزِیْ؛ کام نہ آئے گا، فائدہ نہ پہنچا سکے گا۔ نَفْسٌ (فتح وسکون) شخص۔ نُفُوْسٌ؛ جمع۔ نَفَسٌ (بفتحتین)؛ سانس، دم اَنْفَاسٌ جمع۔ عَنْ نَفْسٍ؛ کسی کے بدل، کسی کو۔ شَیْئًا۔ چیز۔ اَشْیَاءُ جمع۔ وَلَا یُقْبَلُ۔ اور قبول نہ کی جائے گی۔ مِنْهَا؛ اس نفس سے، شخص سے۔ شَفَاعَةٌ سفارش۔ شَفْعٌ؛ جفت۔ اکثر سفارش کرنے والا اس شخص کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے جس کی وہ سفارش کرتا ہے لہٰذا شفاعت سفارش کو کہا گیا۔

قرآنِ شریف میں لَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ بھی ہے اور مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ بھی ہے۔ حدیث میں شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ بھی ہے۔ یعنی میری سفارش میری اُمّت میں سے گناہ ہائے کبیرہ والوں کے لئے ہے۔ حدیثِ ذکرِ قیامت میں شفاعت کی کیفیت بھی ہے۔ یا محمد! اے محمد! اِرْفَعْ رَأْسَکَ؛ زمین سے سر اُٹھاؤ۔ سَلْ تُعْطَ مانگو دیئے جاؤ گے۔ اِشْفَعْ تُشَفَّعْ؛ سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی۔ ذرا اس پر بھی غور کرو۔ کیا اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ عملِ قلب نہیں؟ کیا عملِ قلب کو عملِ بدن پر فضیلت نہیں؟ کیا ایسا عظیم الشان عمل ضائع ہوجائے گا؟ ہرگز نہیں! تسلیم کہ اللہ تعالیٰ کے اذن بغیر کوئی سفارش نہیں کرسکتا۔ ہمارے پاس تو ہے لَا تَتَحَرَّکُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ؛ بغیر خدا کے ارادے کے

پتّہ تک نہیں ہلتا ، اللہ جل جلالہ کی مرضی کے خلاف کون سفارش کرسکتا ہے ؟ خدا ہی کا رحم شفیع کے دل و زبان سے ظاہر ہوتا ہے مگر تاہم شفاعت حق ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دیگر اولیاء و صالحین سے جس قدر زیادہ اللہ واسطے کی محبت ہوگی اتنی ہی جلد شفاعت ہوگی ، جو شفاعتِ حبیبِ خدا کے قائل نہیں ممکن ہے اُن کو شفاعت سے حصّہ نہ ملے ۔

وَلَا يُؤْخَذُ ۔ اور نہ لیا جائے گا مِنْهَا ؛ اس سے ۔ عَدْلٌ ۔ فدیہ ، بدل ، معاوضہ ۔ عدل کے مادے میں برابری کے معنی موجود ہیں اس لئے انصاف کو بھی عدل کہتے ہیں ۔ وَلَاهُمْ يُنْصَرُوْنَ ۔ اور نہ وہ نصرت دیئے جائیں گے ۔

ترجمہ :- اور اس دن سے ڈرو کہ جس میں کوئی کسی کے کام نہ آئے گا اور نہ اس کے لئے شفاعت و سفارش قبول ہوگی ، نہ اس کا کوئی بدل ہوسکے گا ، نہ اس کو کوئی نصرت و مدد دے سکے گا ۔

صاحبو ! یہودیوں کو ایک طرف رکھو ، خود اپنے اعمال پر غور کرو ۔ کیا مسلمانوں کو ایسا ہونا چاہئیے ؟ نہ نماز نہ روزہ ، نہ ذکر نہ فکر ، نہ خدا کی اطاعت ، نہ رسول کی اتباع ، دین کے کاموں پر قہقہہ ، عقائدِ اسلام کا مضحکہ ، نام مسلمانوں کے ، کام مسلمانوں کے نہیں ۔ دیکھو ! مرنا حق ہے ، قیامت ہونے والی ہے ، اس دن کوئی کسی کے کام نہیں آ سکتا ، سب کو نفسی نفسی کی پڑے گی ۔ دنیا میں انبیاءؑ اولیا کی اتباع نہ کی ، ان سے محبت نہ رکھی تو تمہارا کون شفیع بنے گا ؟ دشمنِ خدا کی کون سفارش کرتا ہے ؟ حبیبِ خدا کے نافرمانوں کے متعلق خدا کب شفاعت قبول کرتا ہے ؟ ایک کی بلا دوسرا کون اپنے سر لیتا ہے ! ہر ایک کو اپنی اپنی جواب دہی کرنی پڑے گی ، ہر ایک اپنا بوجھ آپ اُٹھائے گا ۔ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ، جیسا بوو گے ویسا کاٹو گے ، خدا کے مقابل کون مدد دیتا ہے ؟ قہّار جبّار سے کون لڑتا ہے ۔ اللّٰہ اکبر ! اللّٰہ اکبر !

وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾

وَاِذْ ؛ اور یاد کرو جب کہ ۔ نَجَّيْنٰكُمْ ؛ ہم نے تم کو نجات دی ، چھڑالیا ، بچالیا ۔ باب تَفْعِيْلٌ ۔ تَنْجِيَةٌ مثلِ تَسْمِيَةٌ ؛ مصدر ۔ نَجَا ۔ يَنْجُوْ ۔ نَجَاةٌ ؛ نجات حاصل کرنا ۔ مِنْ ۔ سے ۔ اٰلٌ ؛ متعلقین ، تابعین ۔ فِرْعَوْنَ ۔ مصر کے بادشاہ کا لقب ہے ، فراعنہ ، مصر کے بادشاہ ۔ جیسے خدیو مصر ۔ مصر کا بادشاہ ۔ اٰلُ فِرْعَوْنَ ؛ متعلقینِ فرعون ۔ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مختلف درجات ہیں جس کو جتنا زیادہ ربط ہے اتنی ہی اس میں آلیت ، آل پن ، تابعیت زیادہ ہے ۔

(۱) ہر مسلمان تابعِ سید المرسلینؐ ہے لہذا اس میں ایک درجہ کی آلیت ہے ۔

(۲) متقی عقاید و اعمال میں حضرت کا زیادہ تابع رہتا ہے لہذا وہ عام مسلمانوں سے زیادہ درجہ کا آل ہے ۔ اٰلِ مُحَمَّدٍ كُلُّ تَقِيٍّ ۔

(۳) بنی ھاشم ۔ ان پر صدقہ حرام ہے ۔ وہ مسلمان ہونے سے پہلے ہی آپؐ کے قربت دار معین و مددگار تھے لہذا

یہ بھی آلِ نبی ہیں۔

(۴) آلِ عبا سے اولادِ نبیؐ چلی لہذا وہ بھی آلِ نبی ہیں اور ان میں زیادہ خصوصیت ہے۔

(۵) ازواجِ مطہرات۔قرآنِ شریف میں اہل البیت جہاں آیا ہے اس سے بی بیاں ہی مراد ہیں۔

آل و اہل ایک لفظ کی دوصورتیں ہیں۔ اَھْلٌ وَ اٰلٌ۔ دونوں کی تصغیر اُھَیْلٌ ہے۔مگر آل کا لفظ بڑے اور خاندانی لوگوں کے لئے بولا جاتا ہے۔

اصل یہ ہے کہ اٰلَ ـ یَؤُوْلُ ـ اَوْلًا ؛ رجوع کرنا۔تابع متبوع کی طرف رجوع کرتا ہے لہذا وہ آل ہوتا ہے۔خادم کی دوڑ آقا تک، بیوی کا مرجع میاں، خاندان کے چھوٹے ان کے بڑے اور پیشوا کی طرف رجوع کرتے ہیں لہذا یہ سب آل ہیں۔غرض کہ آلِ نبی کے درجات ہیں۔ جو جتنا تابع ہوگا، رابطہ رکھے گا، اتنا ہی آل ہوگا۔

یَسُوْمُوْنَکُمْ ؛ تم کو پہنچاتے ہیں، چکھاتے ہیں۔سَامَ ـ یَسُوْمُ ـ سَوْمًا ؛ مثل قَالَ سَوْمَ کے معنے قیمت کرنے کے بھی ہیں یہ حال ہے ضمیرِ کُمْ سے جو نَجَّیْنٰکُمْ میں ہے۔سُوْٓءَ ؛ برا، ناگوار۔سَوء (بالفتح)۔ برائی اَلْعَذَابِ ؛ تکلیف، آرام وراحت سے روکنا۔عَذْبٌ ؛ میٹھا پانی جو پیاس کو روکتا ہے۔سُوْءَ الْعَذَابِ ؛ براعذاب۔یُذَبِّحُوْنَ ؛ بہت ذبح کرتے ہیں۔باب تفعِیْلٌ ـ ذَبْحٌ وَذِبْحٌ ؛ وہ جانور جو ذبح کیا جاتا ہے یَسُوْمُوْنَکُمْ کا بیان ہے۔ بیان ومبین ایک ہوتے ہیں لہذا دونوں کے درمیان واوِ عطف نہیں آیا۔اَبْنَـآءَکُمْ ؛ تمہارے بچوں کو اِبْنٌ کی جمع ہے۔فرعون کے لوگ بنی اسرائیل کو قتل کردیتے تھے تاکہ آبادی بڑھنے نہ پائے یا بعض پیش گوئیوں سے موسٰی علیہ السلام کا پیدا ہونا معلوم ہوا تھا لہذا وہ بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کردیتے تھے۔سمجھتے تھے کہ ان میں موسٰیؑ بھی قتل ہوجائیں گے۔مگر! جس کو خدا رکھے اس کو کون چکھے! بچانے والے نے بچایا، خود اس کے گھر میں اس کے ہاتھ پلوایا، پرورش کروائی۔سبحـان اللہ!" دشمن چہ کند چوں مہرباں باشد دوست" مارنے والے سے بچانے والا زبردست ہے۔" دشمن اگر قویست نگہبان قوی تراست"۔

وَیَسْتَحْیُوْنَ ۔اور زندہ رکھتے ہیں، حیات چاہتے ہیں، شرماتے ہیں۔نِسَآءَکُمْ ؛ تمہاری عورتوں کو، عورتوں سے۔عورتوں کو اس لئے باقی رکھتے تھے کہ ان کو لونڈیاں بنائیں۔وَ۔اور۔فِیْ۔میں۔ذٰلِکُمْ ؛ وہ کُمْ مخاطب کے لحاظ سے ہے۔ترکیب میں اس کا کوئی محل اعراب نہیں ہے۔ فِیْ ذٰلِکُمْ ؛ اس حال میں۔بَـلَآءٌ ؛ آفت، مصیبت، امتحان، آزمایش، کہنہ کرنا، پرانا کرنا۔مِنْ رَّبِّکُمْ تمہارے پروردگار کی طرف سے۔عَظِیْمٌ۔بڑی۔مِنْ رَّبِّکُمْ اور عَظِیْمٌ دونوں بَـلَآءٌ کی صفت ہیں۔

ترجمہ :- اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی بحالیکہ وہ تم کو بڑے بڑے عذاب دیتے تھے، تمہارے بچوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے (بڑی آزمایش و) امتحان تھا۔

صاحبو! اس وقت تمہارے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ بھوکے مررہے ہو، ایک مہینے کی پیشگی ماہوار ملتی ہے، دوسری ماہوار لینے نہیں پاتے کہ مارے جاتے ہو۔کیا اپنی آزادی کے لئے؟ نہیں، اپنی غلامی پختہ کرنے کے لئے۔عورتیں جنگ پر بھیجی نہیں

جاتی ہیں ، وہ زندہ رکھی جاتی ہیں ۔ یہ تمہارا امتحان ہے ۔ کیا اب بھی ہوشیار نہیں ہوتے اور اللہ جل جلالہ کی طرف رجوع نہیں کرتے ؟ اپنے گناہوں سے توبہ نہیں کرتے ؟ علمِ صحیح و عملِ صالح کی طرف توجہ نہیں کرتے ؟

وَاِذۡ فَرَقۡنَا بِکُمُ الۡبَحۡرَ فَاَنۡجَیۡنٰکُمۡ وَاَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ﴿۵۰﴾

وَاِذۡ فَرَقۡنَا بِکُمُ الۡبَحۡرَ ؛ اور یاد کرو جب کہ ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا ۔ فَرَقَ بِ ؛ جُدا کیا ، جُدا کیا ، تمیز کیا ۔ فَرَّقَ ؛ تفریق کی ، جُدا کیا ۔ فَرۡقٌ ؛ سر کی مانگ ۔ بَحۡرٌ ؛ سمندر ، دریا ۔ بُحُوۡرٌ ۔ بِحَارٌ ۔ اَبۡحُرٌ جمع ۔ فَ ؛ پس ، پھر ۔ اَنۡجٰی ؛ نجات دی ، بچالیا ، چھڑالیا ۔ اِنۡجَاءٌ ؛ نجات دینا ۔ فَاَنۡجَیۡنٰکُمۡ ؛ پھر ہم نے تم کو نجات دی ۔ وَ ۔ اور اَغۡرَقۡنَا ؛ ہم نے غرق کردیا ، ڈبو دیا ۔ اِغۡرَاقٌ مصدر ۔ باب اِفۡعَالٌ ۔ غَرِقَ مثل سَمِعَ ڈوبنا ، غرق ہونا ۔ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ ؛ فرعون کے لوگوں کو ، اس کے تابعین کو ، لشکر کو ۔ وَاَنۡتُمۡ ؛ بحالیکہ تم ۔ تَنۡظُرُوۡنَ ؛ نظر کرتے ہو ، دیکھتے ہو ۔

بعض مادّہ پرست ، معجزے سے انکار کرنے والے ، عصائے موسٰی علیہ السلام کا معجزہ نہیں مانتے کہ دریا کا پانی پھٹ گیا اور پایاب ہوگیا ، موسٰیؑ مع بنی اسرائیل چلے گئے ، فرعون نے مع لشکر بنی اسرائیل کا تعاقب کرنا چاہا تو پانی مل گیا اور فرعون مع لشکر ڈوب مرا ، مرتے مرتے پکار اُٹھا '' میں بنی اسرائیل کے خدا پر ایمان لاتا ہوں '' کہتے ہیں موسٰی علیہ السلام وغیرہ کے وقت جزر ہوگیا تھا لہٰذا وہ پار اُتر گئے اور فرعون جب گذر رہا تھا تو '' مد '' ہوگیا ، پانی آ گیا اور وہ ڈوب گیا ۔ جزر و مد باقاعدہ طور سے ہوتا ہے ، معینہ وقت پر ہوتا ہے ۔ کبھی خلافِ وقت نہیں ہوتا ۔ موسٰی علیہ السلام اگر جزر کے وقت سے واقف تھے ۔ تو فرعون جو وہیں کا باخبر بادشاہ تھا ، خدائی کا دعوٰی کرتا تھا کیا اتنا بھی نہیں جانتا تھا کہ اب مد کا وقت آ گیا ہے ، ایسے حال میں دریا میں گھسنا موجبِ ہلاکت ہوگا ۔ یہ واقعہ تو توارت میں بھی ہے ۔ اس طرح تاریخی متواتر واقعہ سے انکار کرنے سے سائینس کی ترقی مسدود ہوجاتی ہے ۔

واضح ہو کہ چاند کی کشش سمندر کے پانی پر ہوتی ہے تو ساحل سے پانی کھچ جاتا ہے ۔ چاند سمندر کے مقابل نہیں ہوتا اور اس کی کشش نہیں پڑتی تو پھر ساحل تک پانی آتا ہے ۔ پس بمبئی ، مدراس وغیرہ کے ساحل پر ہمیشہ یہ تماشا دیکھا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- اور (اس وقت کو یاد کرو) جب کہ ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھاڑ دیا ، پھر تم کو بچا دیا اور فرعون کے تابعین کو تمہارے دیکھتے دیکھتے غرق کردیا ۔

صاحبو ! شیخ محی الدین ابن العربیؒ نے واقعہ فرعون کو بطور اعتبار کے بیان کیا ہے اور لوگ سمجھ رہے ہیں کہ وہ تفسیر کررہے ہیں ۔ اعتبار کے معنی ہیں واقعہ یا کسی کے قول کو اپنے حسبِ حال ڈھال لینا ۔ اعتبار یہ ہے :-

جب موسٰی قلبِ سلیم ، جو محلِ الہام ہے ، و ہارونِ عقلِ مستقیم ، فرعون نفسِ لعین کے پاس ہدایت کرنے گئے جو خدائی کا دعوٰی کرتا تھا اور آثارِ قدرتِ الٰہی کے معجزے دکھائے تو اس نادان نے بھی قوتِ ارادی کے کرتبوں کے ساحروں کو پیش کیا ۔ سحرِ ساحراں ، معجزۂ موسٰی قلبِ سلیم کے سامنے کیا ٹھہر سکتا تھا ؟ وہ بے تمیز سمجھا کہ معجزہ و کرامت اور سحر سب ایک ہی چیز ہے ۔

اعتبار و تفسیر ، سمجھیں

آخر موسیٰؑ قلبِ سلیم و ہارونؑ عقلِ مستقیم اپنے مکاشفات و معارف کی اُمّت کے ساتھ دریائے وحدتِ الٰہی میں سے نکل کر سرزمینِ بقاباللہ میں جا پہنچے اور فرعون نفسِ لعین مع اپنے وساوس و خطراتِ واہیہ کے دریائے وحدت میں ڈوب مرا۔ مرتے مرتے اس کو یقین آ گیا کہ موسیٰ قلبِ سلیم اور عقلِ مستقیم کا کہنا درست تھا اور وہ باایمان مرا۔ آگے سرزمینِ بقاباللہ میں نہ نفس کا گزر ہے اور نہ اس کے واہی تباہی خطرات و وساوس کا۔

ادعیہ غوثیہ میں ہے: اَللّٰھُمَّ لَقِّنِیْ فِرْعَوْنَ نَفْسِیْ کَلِمَۃَ التَّوْحِیْدِ وَاَغْرِقْہُ فِیْ بَحْرِ وَحْدَتِکَ وَنَجِّنِیْ مِنْ شَرِّہٖ کَمَا نَجَّیْتَ مُوْسٰی وَ ھَارُوْنَ ۔

وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾

وَاِذْوٰعَدْنَا ؛ اور (یاد کرو) جب کہ ہم نے وعدہ کیا تھا۔ مُوْسٰی ؛موسیٰ سے۔ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ؛ چالیس راتوں کا۔ عربی میں حساب میں رات کا ذکر کیا جاتا ہے کیونکہ آدمی دن کو اِدھر اُدھر پھرتا ہے اور رات کو گھر میں رہتا ہے۔ نیز قمری مہینوں میں رات پہلے رہتی ہے اور شمسی مہینوں میں دن پہلے رہتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام چالیس رات تک اعتکاف بیٹھے تھے۔ اس کے بعد ان کو توارت ملی۔ فقراء بھی اسی لئے بیٹھتے ہیں۔ اس کو اربعین اور چلّہ کہتے ہیں۔ چالیس دن تک اعتکاف بیٹھنے میں، بڑی برکت پیدا ہوتی ہے خصوصاً جب کہ گوشت کی قسم کی چیزیں کھانا چھوڑ دیں۔ رسول اللہ ﷺ غارِ حرا میں اعتکاف بیٹھتے تھے۔ جب تک انکشافات نہ ہوں خلوت اختیار کرنے سے جمع خاطر ہوتا ہے۔ بات کم کرنا، طریقِ حواسِ ظاہری کو بند کرنا، ایک نقطہ پر توجہ کرنا، رات کو کم سونا، مناسب اسمائے الٰہیہ کا کثرت سے ذکر ضروری ہے۔ اکثر لوگ ایک اسم کو لاکھ یا سوا لاکھ بار پڑھتے ہیں اور اس کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔ قرآنِ شریف میں کثرت کے لئے مِائَۃُ اَلْفٍ اَوْیَزِیْدُوْنَ آیا ہے۔ پاک صاف احرام باندھنا یعنی دو چادریں اوڑھنا بہتر ہے۔ شیخ کی اجازت اثرِ عظیم رکھتی ہے۔ جب زبان چلتے چلتے دل چلنے لگے تو اس کو شمار کرلینا چاہیئے۔ دل کا چلنا اصل ہے۔ دونوں چلیں تو ماشاء اللہ۔ ثُمَّ۔ پھر اِتَّخَذْتُمْ ؛تم نے بنا لیا۔ اِتِّخَاذٌ باب اِفْتِعَال ہے، ثلاثی ہے۔ اَخَذَ ۔ یَاْخُذُ ۔ اَخْذًا ؛ لینا، پکڑنا۔ اَلْعِجْلَ ۔ گوسالہ، گائے کا بچھڑا۔ موسیٰ علیہ السلام تو چلہ بیٹھنے گئے اور سامری نے جو دیکھا کہ جبرئیل کے گھوڑے کا سم جہاں پڑتا ہے زمین ہری ہوجاتی ہے تو خاکِ زیرِ قدمِ جبرئیل کو لے کر سونے کے گوسالہ میں ڈال دیا۔ اور وہ لگا آواز کرنے۔ سامری نے لوگوں کو گوسالہ پرستی پر لگا دیا۔ اب تک ہندوؤں میں گؤماتا کی پوجا باقی ہے۔ یہ لوگ خود میں شانِ خلافتِ الٰہی نہیں پاتے تو پیپل، تلسی، سانپ، گائے، ندی وغیرہ سب کی پوجا کرتے ہیں۔ یہ خلیفہ الٰہی کی تذلیل نہیں تو کیا ہے! اِتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ ؛ گوسالہ کو تم نے خدا بنا لیا۔ توارت میں ہے کہ ہارون علیہ السلام نے بھی گوسالہ کی پوجا کی نعوذ باللہ پیغمبر معصوم ہوتے ہیں۔ یہ تحریف نہیں تو پھر کیا ہے؟ مِنْ بَعْدِہٖ ؛ اس کے بعد وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ؛ اور بحالیکہ تم نے اس گوسالہ پرستی سے اپنے نفسوں پر ظلم کیا۔ جو ظلمت کی وجہ غفلت میں پڑے،

خدا کا کیا بگاڑا ؟ اپنی تباہی کی ۔ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْکُمْ ؛ پھر ہم نے تمہاری اس غلطی کو بھی معاف کردیا ۔ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ ؛ یہ سب کچھ کرنے کے بعد ۔ لَعَلَّکُمْ ۔ تاکہ تم ، شاید کہ تم ۔ تَشْکُرُوْنَ ؛ شکر کرو ، شکر گزاری اختیار کرو ۔

ترجمہ :- اور (یاد کرو) جب کہ ہم نے موسٰی سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا تھا ۔ پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو خدا بنا لیا اور تم (اس کام میں) ظالم تھے پھر ہم نے اس کے بعد بھی تمہارا قصور معاف کردیا تا کہ تم شکر گزاری اختیار کرو ۔

وَاِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾

وَاِذْ اٰتَیْنَا ؛ اور (یاد کرو) جب کہ ہم نے دیا ۔ اٰتٰی ۔ یُؤْتِیْ ۔ اِیْتَاءً ۔ دینا ۔ بابِ اِفْعَالٌ ؛ ثلاثی ۔ اَتٰی ۔ یَاتِیْ ۔ اِتْیَانًا ؛ آنا ۔ مُوْسٰی ۔ موسٰی کو ۔ اَلْکِتٰبَ ۔ توراۃ ۔ وَ ۔ اور ۔ اَلْفُرْقَانَ ؛ حق و باطل میں فرق کرنے والا ، مرضی و نامرضیِ الٰہی میں تمیز دینے والا ، قانونِ الٰہی ، شریعتِ خداوندی ۔ لَعَلَّکُمْ ؛ تاکہ تم ۔ تَهْتَدُوْنَ ؛ ہدایت پاؤ ۔ ثلاثی ۔ اِهْتَدٰی ۔ یَهْتَدِیْ ۔ اِهْتِدَاءً ؛ ہدایت پانا ۔ هَدٰی ۔ یَهْدِیْ ۔ هِدَایَةً ؛ ہدایت دینا ۔ هَادٍ ؛ ہدایت دینے والا ۔ هَدٰی ؛ ہدایت دی ، رہنمائی کی ، راستہ بتلایا ، راستہ پر لگا دیا ۔

ترجمہ :- اور (یاد کرو) جب کہ ہم نے موسٰی کو کتاب اور شریعت عطا کی تا کہ تم ہدایت پاؤ (سیدھے راستہ پر لگ جاؤ) ۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ عِنْدَ بَارِئِکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۴﴾

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی ؛ اور (یاد کرو) جب کہ موسٰی نے کہا ۔ لِ ؛ واسطے ۔ قَوْمٌ ؛ جرگہ ، قبیلہ ، خاندان کا وہ اجتماع و تنظیم جس پر افراد کا قیام ہے ، دار و مدار ہے ۔ لِقَوْمِهٖ ؛ اپنی قوم سے ۔ دنیا میں قومیت زمین و وطن کے لحاظ سے ہوتی ہے یا زبان کے لحاظ سے یا رنگ و قبیلہ کے لحاظ سے ۔ مسلمانوں کی قومیت مذہب کے لحاظ سے ہے ۔

مسلمان آپس میں ہیں بھائی بھائی (حسرت)
یہ رشتۂ خدائی ہے کیا خوب رشتہ

خدائی رشتہ ہمہ گیر ہوتا ہے ، روح و تن دونوں کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے اگر لوگ منتشر افراد ہوں ، منظم حالت میں نہ رہیں تو ان کی کوئی قومیت نہ ہوگی ، وہ غیر متمدن اور وحشیوں کے منتشر افراد ہوں گے ۔ اسلام میں اجتماع و تنظیم پر سب سے زیادہ زور ہے ، بڑی تاکید ہے ۔ یٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ! اصل میں یَا قَوْمِیْ ہے ۔ عربی میں اکثر یائے متکلم کو گرادیتے ہیں اور ماقبل کے کسرہ کی دلالت کو کافی سمجھتے ہیں ۔ اِنَّکُمْ ؛ بے شک تم ۔ ظَلَمْتُمْ ؛ تم نے ظلم کیا ۔ اَنْفُسٌ ۔ جمع نَفْسٌ ۔ اَنْفُسَکُمْ

اپنے نفسوں پر، اپنی جانوں پر ۔ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ ؛ گوسالہ کو خدا ماننے سے ، اس کی پوجا کرنے سے ۔ فَتُوْبُوْا ؛ پس رجوع کرو، توبہ کرو ۔ اِلٰی ۔ طرف ۔ بَارِئٌ ؛ پیدا کرنے والا ، خالق اِلٰی بَارِئِكُمْ ؛ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف فَاقْتُلُوْا ؛ پھر قتل کرو ۔ اَنْفُسَكُمْ ؛ اپنے آپ کو ۔ ذٰلِكُمْ ؛ یہ خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ خَيْرٌ اصل میں اَخْيَرُ تھا ۔ افعل تفضیل کا صیغہ ہے معمولی صفت کے لئے آتا ہے ۔ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؛ تمہارے خالق کے پاس ۔ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؛ پھر خدا نے تمہاری توبہ قبول کی ، تمہاری طرف رحمت سے توجہ کی ۔ اِنَّهٗ بے شک وہ ۔ هُوَ ۔ وہی ۔ اَلتَّوَّابُ ۔ بڑا توبہ قبول کرنے والا ، معاف کرنے والا ۔ اَلرَّحِيْمُ ۔ بڑا مہربان ۔

ترجمہ :- اور (یاد کرو) جب کہ موسٰی نے اپنی قوم سے کہا '' اے میری قوم ! بے شک تم نے بچھڑے کو خدا مان کر ، (اس کی پوجا کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کیا پس اب تم توبہ کرو اپنے خالق کی طرف (رجوع کرو) اور (اس توبہ میں) اپنے آپ کو قتل کرو (یہ قتل) تمہارے لئے تمہارے پیدا کرنے والے کے پاس بہتر ہے'' بالآخر اللہ نے ان کی توبہ قبول کرلی ۔ بے شک وہی ہے بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان

صاحبو ! مذہب کہہ کر خدا کو بھول جانا گوسالہ جیسے جانور کی پوجا کرنا ، ایمان کی موت ہے ، عقلِ سلیم کی موت ہے ۔ اس لئے اس کی سزا بھی کیا مقرر ہوئی ؟ قتل ! تم اپنے پر غور کرو ، زر پرست تم ہو ، شہوت پرست تم ہو ، کفار پرست تم ہو ۔ اب تو بعض مسلمان گوسالہ پرستوں کے پرستار ہوگئے ہیں ۔ اب تم خود سمجھو اس کی سزا کیا ہوگی ؟ وہی قتل ! توبہ کرو ! تم محمد رسول اللہ ﷺ کی اُمّت ہو ۔ تمہاری توبہ کے لئے قتل شرط نہیں ہے ۔ اپنی غفلتوں پر نادم ہو ، برے کاموں کو فوراً چھوڑو ، آئندہ کے لئے عزم بالجزم رکھو کہ کبھی اپنے مالک کے احکام کی خلاف ورزی نہ کروں گا ، اوامر کی پابندی کروں گا اور نواہی سے پرہیز کروں گا ۔ پھر وہی تم ہو ، تمہارا مہربان خدا ہے ۔ پھر وہی اگلی عزت وحرمت ہے ، وہی لطف وعنایت ہے ۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝۵۵

وَاِذْ قُلْتُمْ ؛ اور (یاد کرو) جب کہ تم نے کہا ۔ يٰمُوْسٰى ؛ اے موسٰی ۔ لَنْ نُّؤْمِنَ ۔ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے ۔ لَكَ ۔ تجھ پر ۔ حَتّٰى ۔ جب تک ۔ نَرٰى ۔ دیکھیں گے ۔ رَاٰى ـــ يَرٰى ـــ رُؤْيَةً ؛ دیکھنا ۔ رُؤْيَا ؛ خواب دیکھنا ۔ رَأْيًا ؛ رائے رکھنا ، سمجھنا ۔ جَهْرَةً ؛ علانیہ ، کھلم کھلا ، عالم شہادت میں ، چشم سر سے ۔

واضح ہو کہ خدائے تعالٰے کی دو شانیں ہیں (۱) شانِ تنزیہ ، احدیتِ ذات ۔ اس شان کا دیدار نہیں ہوتا بلکہ اس شان کے انکشاف کے وقت خود بندہ فنا ہوجاتا ہے ۔ یہ حالت موت سے زیادہ ہے ۔ موت میں عالمِ برزخ کی طرف روح کی توجہ ہوجاتی ہے ، اس حالت میں تو ہے : '' جو رہی سو بے خبری رہی '' ۔

(۲) شانِ تشبیہ ۔ عالمِ مثال میں غیر مرئی شئے مناسب صورت میں نمودار ہوجاتی ہے ۔ حضرتؐ نے علم کو دودھ کی شکل میں دیکھا ، بیماری کو پراگندہ بال چھوکری کی صورت میں دیکھا ، جبرئیل ایک اعرابی ، دحیہ کلبی کی شکل لے کر نمودار ہوتے تھے ۔

مسلمان رجوع الی اللہ کرتا ہے تو پھر خدا کی سب مہربانیاں اس کو میسر آسکتی ہیں

مصّور، تصویر میں محبت، غصہ، شجاعت وغیرہ معانی کو ظاہر کرتا ہے۔ ان نادان بنی اسرائیل نے خدائے تعالیٰ کو عالمِ شہادت میں دیکھنا چاہا جو ممکن نہ تھا۔

فَاَخَذَتْكُمْ ؛ پھر آلیا، تم کو پکڑ لیا۔ الصّٰعِقَةُ ؛ بجلی۔ جب تک بجلی چمکتی ہے بَرْق ہے جب کڑاکے کے ساتھ گرے تو صَاعِقَةٌ ہے۔ وَاَنْتُمْ ؛ اور تم۔ تَنْظُرُوْنَ ؛ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔

ترجمہ :- اور (یاد کرو) جب کہ تم نے کہا "اے موسٰی! ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ ہم اللہ کو (ظاہر بظاہر،) علانیہ نہ دیکھ لیں گے" تب تو تم کو بجلی نے آ گھیرا اور تم دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے۔

صاحبو! یہ ابھی بیان کیا گیا ہے کہ دیدارِ الٰہی شانِ تنزیہ کا نہیں ہوتا بلکہ اس وقت فنائیت آتی ہے۔ جب تک فنائیت نہ آئے کوئی ولی نہیں ہوتا۔ ہاں! اخیار و ابرار میں رہتا ہے۔ کیا ہر بے ہوش ہونے والا مرتبہ فنا کو پہنچ جاتا ہے؟ کیا جس نے کلوروفارم سونگھا مرتبہ فنا کو پہنچ گیا؟ بچے چکر کھاتے رہتے ہیں۔ بالآخر چکرا کر گر جاتے ہیں۔ کیا یہ سب فانی فی اللہ ہوگئے؟ ہرگز نہیں! جو فنا فی اللہ ہوجاتا ہے وہ کنز العرفان اور مخزنِ تجلیاتِ الٰہی و صاحبِ نفسِ مطمئنہ ہوجاتا ہے۔ چکر آنے اور خالی بیہوش ہونے کو کون فنائیت کہہ سکتا ہے۔

تیرا کیا کہنا ہے اے ام العلوم بنتِ جہل — قوتِ علیہ کا تجھ پر ہی ہے دار و مدار (حسرتؔ)

فنائیت ایک عظیم الشان کیفیت معلوم ہوتی ہے۔ ع "بخدا تا نہ چشی کے دانی"۔ بعض کا خیال ہے کہ اُس وقت صرف بھول پیدا ہوتی ہے اور بعض کا خیال ہے کہ اُس وقت سوائے واحدِ قہار کے کوئی نہیں رہتا۔

جب تک فنائیت نہ آئے کوئی ولی نہیں ہوتا

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾

ثُمَّ ؛ پھر۔ بَعَثْنَا ؛ ہم نے بھیجا، اُٹھایا۔ بَعَثْنٰكُمْ ؛ ہم نے تم کو (مرنے کے بعد) اُٹھایا، زندہ کیا۔ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ تمہارے مرنے کے بعد۔ لَعَلَّكُمْ ؛ تاکہ تم۔ تَشْكُرُوْنَ ؛ تم شکر کرو۔

ترجمہ :- پھر ہم نے تم کو تمہارے مرنے کے بعد زندہ کردیا تاکہ تم شکر کرو۔

صاحبو! بنی اسرائیل علانیہ خدائے تعالیٰ کو دیکھنا چاہتے تھے۔ قہرِ احدیت کی ان پر بجلی گری اور وہ فنا ہوگئے ان کو معلوم ہوگیا کہ شانِ احدیت کے ظہور کے وقت فنائیت آجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو فنا کے بعد بقا عطا کی کہ اس نعمتِ عظمٰی کا شکر ادا کریں۔

وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ

وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾

وَظَلَّلْنَا ؛ اور ہم نے سایہ کیا ۔ جب تم فرعون کے دریائے نیل میں ڈوبنے کے بعد میدانِ تِیـہ میں سرگردان پھر رہے تھے تو ہم نے تمہارے سر پر ابر کا سایہ کردیا تھا ۔ ظِلٌّ ۔ سایہ ۔ اَظْلَالٌ جمع ۔ عَلَیْکُمْ ؛ تم پر ۔ اَلْغَمَامَ ؛ ابر کو غَمٌّ ۔ یَغُمُّ ۔ غَمًّا ؛ چھانا ۔ غَمٌّ ؛ وہ رنج جو دل پر چھا جائے ۔ غُمَّۃٌ ؛ تاریکی ، شبہ ۔ وَاَنْزَلْنَا ؛ اور ہم نے اُتارا ۔ عَلَیْکُمْ ؛ تم پر ۔ اَلْمَنَّ ایک قسم کی چیز تھی جس سے روٹی پکاتے تھے ۔ وَالسَّلْوٰی ۔ اور بٹیر ۔ کُلُوْا ؛ کھاؤ ۔ مِنْ طَیِّبٰتِ ؛ اچھی اور پاکیزہ چیزوں سے ۔ مَارَزَقْنٰکُمْ ؛ جو ہم نے تمہیں دیں ۔ وَمَا ظَلَمُوْنَا ؛ اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا ، ہمارا کیا بگاڑا ۔ وَلٰکِنْ ؛ اور لیکن ۔ کَانُوْا ؛ تھے ۔ اَنْفُسَھُمْ ؛ اپنے نفسوں کو ، اپنی جانوں کو یَظْلِمُوْنَ ؛ ظلم کرتے ، نقصان پہنچاتے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کردیا تھا اور تمہارے لئے منّ وسلویٰ اُتارا ۔ کھاؤ ہماری دی ہوئی پاک چیزوں میں سے اور انہوں نے ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑا مگر اپنی ہی جانوں کو تباہ کیا ۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ۚ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾

وَاِذْ قُلْنَا ؛ اور (یاد کرو) جب کہ ہم نے کہا ۔ اُدْخُلُوْا ۔ داخل ہوجاؤ ۔ گھسو ۔ ھٰذِہٖ ۔ یہ ۔ اَلْقَرْیَۃَ ۔ گاؤں ، شہر ۔ قُرٰی ۔ جمع ہے ۔ قَرٰی ۔ یَقْرِیْ ۔ قِرِیٌّ ؛ جمع کرنا ، مہمانی کرنا ۔ فَکُلُوْا ؛ پھر کھاؤ ۔ مِنْھَا ؛ اس قریہ سے ۔ حَیْثُ ؛ جہاں ۔ شِئْتُمْ ۔ تم نے چاہا ۔ حَیْثُ شِئْتُمْ ؛ جہاں سے چاہو ۔ رَغَدًا ۔ جی بھر کے ، مزے سے ۔ وَادْخُلُوْا ؛ اور داخل ہو ، گھسو ۔ اَلْبَابَ ۔ دروازہ میں ۔ اَبْوَاب جمع ۔ سُجَّدًا (جمع سَاجِدٌ) سجدہ کرتے ہوئے ۔ حال ہے ضمیر اُدْخُلُوْا سے ۔ وَقُوْلُوْا ۔ اور تم کہو ۔ حِطَّۃٌ ۔ بوجھ اُتار دینا ، گناہوں کو معاف فرما دینا ۔ نَغْفِرْلَکُمْ ؛ ہم تمہاری مغفرت کردیں گے ، بخش دیں گے ۔ امرِ اُدْخُلُوْا کا جواب ہے اس لئے مجزوم ہے ۔ لَکُمْ ؛ تمہارے لئے ، تمہارے فائدہ کے لئے ۔ خَطَایَا جمعِ خَطِیْـئَـۃٌ ؛ غلطی ، گناہ ، بغیر اِرادے کے غلطی ۔ وَسَنَزِیْدُ ؛ اور قریب میں ہم زیادہ کریں گے ۔ اَلْمُحْسِنِیْنَ جمع مُحْسِنٌ نیکوکار ، احسان کرنے والے ، اچھا کام کرنے والے ۔

ترجمہ :- اور (یاد کرو) جب کہ ہم نے کہا اس قریہ میں داخل ہوجاؤ پھر وہاں سے جی بھر کر کھاؤ جہاں سے چاہو اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور کہو ہم معافی چاہتے ہیں تو ہم تمہاری خطاؤں کو معاف کردیں گے اور عنقریب نیکوکار لوگوں کو اور زیادہ دیں گے ۔

جب بنی اسرائیل سرزمینِ کنعان میں پہنچ گئے تو حکم ہوا کہ اریحا یا اریحو نامی قریہ میں سجدہ شکر ادا کرتے ہوئے داخل ہو اور وہاں حسبِ منشاء جو چاہو کھاؤ پیو ، ہم تمہاری ساری خطاؤں کو معاف کردیں گے اور جو شروع ہی سے محتاط تھے ان کو سرفراز کریں گے ۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع ٦ ٣/١٣ ٦

فَبَدَّلَ ؛ پھر بدل دیا ۔ اَلَّذِیْنَ ؛ وہ لوگ جو، جنہوں نے ۔ ظَلَمُوْا ؛ظلم کیا ۔ قَوْلًا ؛ بات ،قول ۔ غَیْرَ ؛ سوا ، بجز ۔ اَلَّذِیْنَ ؛ جو ۔ قِیْلَ ؛ کہا گیا ۔ لَھُمْ ؛ ان کے لئے ، ان سے ۔ فَاَنْزَلْنَا ؛ پھر ہم نے اُتارا ۔ عَلٰی ۔ پر ۔ عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؛ ان لوگوں پر جنہوں نے ظلم کیا ، ظالموں پر ۔ رِجْزًا ؛ عذاب ، بلا ۔ مِنَ السَّمَآءِ ۔ آسمان سے ۔ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ؛ بسبب ان کی بدکاری کے ، بہ سبب اس کے کہ وہ فسق کرتے تھے ۔ فِسْق ۔ کھلی بدکاری ۔ فَسَقَ ۔ نکلا ۔

ترجمہ :- پھر ظالموں نے اس بات کو بدل دیا جو اُن کو کہی گئی تھی تو ہم نے ظالموں پر ان کے فسق (اور بدکاری) کی وجہ سے آسمان سے عذاب نازل کیا ۔

ان سے کہا گیا تھا کہ حِطَّۃٌ کہیں یعنی ہم معافی چاہتے ہیں مگر ان لوگوں نے اس کو بدل دیا اور حِنْطَۃٌ کہا یعنی گیہوں ۔ حاصل یہ کہ بجائے دُعائے مغفرت کے روٹی کی فکر کرنے لگے ۔ یہ بنی اسرائیل کی روایت ہے صحت یقینی نہیں کیونکہ حِطَّۃٌ اور حِنْطَۃٌ دونوں لفظ عربی ہیں نہ کہ عبرانی ۔ واللہ اعلم ۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾

وَ اِذِاسْتَسْقٰی مُوْسٰی ؛ اور (یاد کرو) جب کہ پانی طلب کیا ، مانگا موسٰی نے ۔ بابِ اِسْتِفْعَال سے ۔ سَقٰی مادہ سَقٰی ۔ یَسْقِیْ ۔ سَقْیًا ؛ پانی پلانا ۔ لِقَوْمِہٖ ؛ اپنی قوم کے لئے ۔ فَقُلْنَا ؛ پھر ہم نے کہا ۔ اِضْرِبْ ۔ مار بِعَصَاکَ ۔ اپنے عصا سے ۔ الْحَجَرَ ؛ پتھر کو ۔ فَانْفَجَرَتْ ؛ پھر پھوٹ نکلے ۔ فَجْرٌ ؛ صبح ۔ اِنْفَجَرَ ۔ سفید چیز نکلی ، دُنبل سے پیپ نکلا ، پتھر سے پانی نکلا ۔ مِنْہُ ؛ اس سے ۔ اِثْنَتَاعَشْرَۃَ ؛ بارہ ۔ عَیْنًا ۔ چشمے ۔ عُیُوْنٌ جمع ، تمیز ہے ۔ یہ موسٰی علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ ان کے عصا مارنے سے بارہ چشمے نکلے ۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے لگن میں پانی ڈالا ، اس میں اپنے ہاتھ رکھے ، پانی بلبلے دیتا ہوا نکلنے لگا اور آدمی جانور سب سیراب ہوگئے ۔ معجزے کے منکر ، روحانیت سے نابلد ، مادہ پرستوں کے اعتراض اور ان کا ناممکن بتلانا ناقابلِ توجہ ہے ۔ وہ اس مغالطے میں پھنسے ہوئے ہیں کہ جو ہم نہیں جانتے ، ہم نے نہیں دیکھا ، وہ نہ ہے ، نہ ہوا ۔ قَدْعَلِمَ ۔ جان لیا ۔ کُلٌّ ۔ ہر ایک ۔ کل کے دو معنی ہوتے ہیں ۔ کلِّ مجموعی ۔ سب مل کر جیسے کل آدمی اس گھر میں اس پتھر کو اُٹھاتے ہیں یعنی سب مل کر کلِّ افرادی ۔ ہر ایک جیسے یہ روٹی کل کو کافی ہے یعنی ہر ایک کو علٰحدہ نہ کہ مجموعے کو ۔ کُلُّ اُنَاسٍ ؛

ہرشخص ، ہرایک آدمی ۔ مَشْرَبٌ ؛ پَن گھٹ ، پینے کی جگہ ۔ شَرْبٌ کا اسم ظرف ہے ۔ مَشْرَبَهُمْ ؛ اپنے گھاٹ کو ۔ كُلُوْا ؛ کھاؤ ۔ یعنی ایسے حال میں کہ ان سے کہا گیا ''کھاؤ'' ۔ اور ۔ اِشْرَبُوْا ؛ پیو ۔ بابِ سَمِعَ ۔ شُرْبٌ مصدر ۔ مِنْ ؛ سے ۔ رِزْقِ اللّٰهِ ؛ اللہ کا رزق ، اللہ کا دیا ہوا ۔ وَلَا تَعْثَوْا ؛ اور شرارت نہ کرو ، فساد کرتے نہ پھرو ۔ فِيْ ؛ میں ۔ اَلْاَرْضِ ؛ زمین ۔ اَرَضِيْنَ وَاَرَاضِيْ جمع ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ مُفْسِدِيْنَ ؛ فساد کرتے ۔

ترجمہ :- اور (یاد کرو) جب کہ موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا ، (پانی کے لئے دُعا کی) ہم نے کہا '' اپنا عصا پتھر پر مار ! '' پھر اس پتھر سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ، ہرشخص نے اپنا پَن گھٹ جان لیا (ایسے حال میں کہ ہم نے ان سے کہا) کھاؤ پیو اللہ کے دیئے سے اور نہ پھرو زمین میں فساد مچاتے ۔

بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے لہذا بارہ چشمے نکلے ۔ کیا کوئی خاص پتھر تھا جس پر حضرت موسیٰؑ نے عصا مارا تھا یا جس پتھر پر یا پہاڑ پر عصا مارتے اس میں سے بارہ چشمے نکل آتے ، قرآن میں اس کی تصریح نہیں اور ہم کو اس کی تحقیق کی ضرورت نہیں ۔

وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا

مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ؕ

قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ ۷ ع ۲ ۷

وَاِذْ قُلْتُمْ ؛ اور (یاد کرو) جب کہ تم نے کہا ۔ يٰمُوْسٰى ؛ اے موسیٰ ۔ لَنْ نَصْبِرَ ؛ ہم ہرگز صبر نہ کریں گے ۔ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ ؛ ایک قسم کے کھانے پر ۔ فَ ۔ پس ، پھر ۔ اُدْعُ ؛ دُعا کرو ، پکارو ، بلاؤ ۔ لَنَا ۔ ہمارے لئے ۔ فَادْعُ لَنَا ؛ پس ہمارے لئے دُعا کیجئے ۔ رَبَّكَ ؛ اپنے پروردگار سے ، اپنے رب سے ۔ يُخْرِجْ لَنَا ؛ ہمارے لئے نکالے ۔ اُدْعُ کا جواب ہے لہذا مجزوم ہے ۔ مِمَّا ؛ جس سے ، اصل میں مِنْ مَا تھا ۔ تُنْبِتُ ؛ اُگاتی ہے ۔ بابِ اِفْعَالٌ ۔ نَبَاتٌ ؛ روئیدگی ، درخت وغیرہ ۔ اَلْاَرْضُ ؛ زمین ۔ مِنْ ؛ سے ۔ بَقْلِهَا ۔ اس کے ساگ ، بھاجی ، ترکاری ۔ وَقِثَّآئِهَا ؛ اور اس کی ککڑی ۔ وَفُوْمِهَا ؛ اور اس کے گیہوں ۔ وَعَدَسِهَا ؛ اور اس کی مسور ۔ وَبَصَلِهَا ۔ اور اس کی پیاز ۔ قَالَ ؛ (موسیٰ نے) کہا ۔ اَ ؛ کیا ۔ تَسْتَبْدِلُوْنَ ؛ بدلنا چاہتے ہو ۔ اَلَّذِيْ ؛ جو ۔ هُوَ ؛ وہ ۔ اَدْنٰى ۔ کمتر ہے ۔ بِ ۔ ساتھ ۔ بِالَّذِيْ ؛ اس چیز سے ، بعوض اس کے ۔ هُوَ ؛ وہ ۔

خَيْرٌ بہتر ۔ اِهْبِطُوْا ؛ اُترو ، بلند حالت سے پست حالت میں داخل ہو ۔ مِصْرًا ؛ شہر ۔ اَمْصَارٌ جمع ۔ جب مصر سے قاہرہ مراد ہوتا ہے تو غیر منصرف ہوتا ہے ۔ فَاِنَّ ؛ پس بے شک ۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے ہے ۔ مَا ؛ جو ۔ سَاَلْتُمْ ؛ تم نے سوال کیا ، مانگا ۔ وَضُرِبَتْ ؛ اور ماری گئی ، ڈالی گئی ۔ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر ۔ اَلذِّلَّةُ ؛ ذِلّت و خواری ۔ ذَلَّ ۔ يَذِلُّ ۔ ذُلًّا ؛ رام ہونا ۔ ذِلًّا وَذِلَّةً خواری ۔ وَالْمَسْكَنَةُ ؛ اور مسکینی ، فقیری ، ناداری ۔ مِسْكِيْنٌ ؛ جس کے پاس کچھ نہ ہو ، کنگال ۔ فَقْرٌ ؛ احتیاج ۔ وَبَاءُ و ؛ اور مستحق ہوئے ، لائق ہوئے ۔ بِ ؛ سے ۔ غَضَبٍ ؛ غصّہ ، ناخوشی ۔ مِنْ ؛ سے ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ سے ذٰلِكَ ۔ یہ (ساری تباہی) ۔ بِاَنَّهُمْ ؛ اس وجہ سے کہ وہ ۔ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ؛ منکر تھے ، کفر کرتے تھے ، حق پوشی کرتے تھے ۔ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی نشانیوں سے ۔ وَيَقْتُلُوْنَ ؛ اور قتل کیا کرتے تھے ۔ اَلنَّبِيّٖنَ ؛ پیغمبروں کو نبیوں کو بِغَيْرِ الْحَقِّ ؛ ناحق ، ناروا ، بے سبب ۔ ذٰلِكَ یہ (کفر اور قتلِ انبیاء) بِمَا عَصَوْا ؛ بہ سبب ان کی نافرمانی اور گناہوں کے ۔ مَا مصدری ہے ۔ وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ؛ اور حق سے تجاوز کرتے تھے ، گناہ کرتے تھے ، کفر اور انبیا کے قتل تک نوبت پہنچی ، گزشتہ لوگوں نے کیا اور حال کے لوگوں نے اس کو تسلیم کیا لہٰذا دونوں کا ایک ہی حکم ہوگیا ۔ الرضا بِالْكُفْرِ كُفْرٌ ؛ کفر سے راضی ہونا بھی کفر ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ جو حال گزشتہ لوگوں کا ہوا وہی حال ، حال کے لوگوں کا ہوگا ۔

ترجمہ :- اور (یاد کرو) جب کہ تم نے کہا '' اے موسٰی ! ہم ایک قسم کے کھانے پر صبر (قناعت) نہ کریں گے لہٰذا ہمارے لئے اپنے رب سے دُعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے زمین کی پیداوار سے بھاجی اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز پیدا کرے '' '' (موسٰی نے) کہا کیا تم بدل لینا چاہتے ہو ادنیٰ (وکم قیمت) کو بعوض بہتر کے ۔ کسی شہر میں اُتر پڑو ۔ پس بے شک تم کو وہ سب مل جائے گا جو تم مانگتے ہو '' اور ان پر ذِلّت و خواری اور فقیری ڈالی گئی اور اللہ کے غضب کے مستحق ہوئے ۔ یہ (ساری تباہی) اس وجہ سے ہے کہ وہ اللہ کی نشانیوں سے انکار کرتے تھے اور ناحق و ناروا نبیوں کو قتل کرتے تھے ۔ یہ (کفر و قتل) بہ سبب ان کی نافرمانی (اور گناہوں) کے تھا اور وہ حق سے تجاوز کرتے تھے ۔

آج کل بھی یہودی کروڑ پتی ، ارب پتی ہیں ، مگر ہیں ذلیل و خوار ۔ ہٹلر نے جرمنی میں جتنے یہود تھے ان کو مار کر سب کچھ چھین لیا ۔ سارے یورپ میں یہودیوں کا حال تباہ ہے ۔ روپیہ خوب جمع کرتے ہیں مگر کوئی نہ کوئی مار کر پھر مفلس بنا دیتا ہے ۔ انگریزوں نے لاکھ کوشش کی فلسطین میں یہودیوں کی سلطنت قائم کردیں مگر وہ تو نہ ہوا اور خود کو تباہی میں ڈال دیا ، ساری دنیا کو دشمن بنالیا ۔ خود ان کا پوزیشن خطرناک حالت میں ہوگیا ہے ۔ ان کو معلوم ہوجائے گا کہ مسلمانوں کی دوستی اچھی تھی یا یہودیوں کی ۔

یہودی ہمیشہ خدا کی مار سے گی

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ اٰمَنُوْا ؛ ایمان لائے ، ایماندار اور منافق ، بظاہر ایماندار ۔ وَالَّذِيْنَ ؛ اور وہ لوگ جو ۔ هَادُوْا ؛ یہودی ہوئے ، یہود : یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادے یہود کی طرف منسوب ، موسوی ۔ وَالنَّصٰرٰى جمع نَصْرَانِیْ ؛ قریہ ناصرہ کا باشندہ ، عیسائی ، مسیحی ، کرسچین ۔ وَالصّٰبِئِيْنَ ؛ صابئ ایک فرقہ تھا بابل نینوا میں ۔ ابراہیمی ، ستارہ پرست ۔ مَنْ ؛ جو ، لفظاً واحد ہے اور معناً جمع ہے لہذا اس کی طرف واحد اور جمع دونوں طرح کی ضمیر پھیری جاسکتی ہے ۔ اٰمَنَ ؛ ایمان لایا ۔ بِاللّٰهِ ؛ اللہ پر ۔ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور روزِ آخرت پر ، قیامت پر ، وَعَمِلَ ؛ اور کیا ، اور کام کیا ۔ عمل میں علم بھی ہے اور فعل عام ہے ۔ صَنعٌ میں کاریگری ہے ، مہارت ہے ۔ صَالِحًا ؛ اچھا ۔ فَلَهُمْ ؛ پھر ان کے لئے ہے ۔ اَجْرُهُمْ ؛ ان کا بدلہ ، ان کا اجر ، ان کا ثواب ۔ عِنْدَ ؛ پاس ، نزدیک ۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ ان کے رب کے پاس ۔ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان پر کسی قسم کا خوف نہیں ۔ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؛ اور نہ وہ غمگین ہوں گے ، اور نہ ان کو حزن و ملال ہوگا ۔

ترجمہ :- بے شک مسلمان اور یہودی اور نصرانی اور صابئ (ان میں سے) جو بھی اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان لائے اور جنھوں نے اچھے کام بھی کئے تو ان کا اجر اور ثواب ان کے رب کے پاس ہے ۔ نہ ان پر کچھ خوف ہے نہ ان کو کچھ حزن و ملال ۔

اس آیتِ شریف کے مختلف معانی بیان کئے جاتے ہیں :- (۱) بظاہر ہر مسلمان یعنی منافقوں ، یہودیوں اور نصرانیوں اور صابئیوں کو اللہ پر ایمان لانا چاہئیے (۲) مسلمان ، یہودی ، نصرانی اور صابئ کسی کی کچھ خصوصیت نہیں ۔ جو ایمان لائے اللہ پر ، روزِ قیامت پر اور اچھے کام کرے ، اچھے کام کا معیار خدا و رسول کا حکم ہے لہذا ایمان بہ رسول و یومِ آخر عملِ صالح میں آ گیا ۔

یہ ہم نے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ مسلمان تین قسم کے ہیں ۔

(۱) مذہبی مسلمان جو خدا و رسول پر ایمان لاتے ہیں ۔ نماز ، روزے اور دیگر احکامِ الٰہی کے پابند ہیں ، احکامِ الٰہی کی ان کے پاس بڑی اہمیت ہے ۔

(۲) قومی مسلمان جو مسلمانوں کی خوش حالی و عزت کے طالب ہیں ۔ ان کے خیال میں افلاس ، دین و دنیا سب کو تباہ کرتا ہے ۔ یہ لوگ مسلمانوں کے لئے بحالت قوت و حکومت رہنا ضروری سمجھتے ہیں ۔ یہ لوگ لکچر بازی کرتے رہیں گے ، چاہے اذاں ہوتی رہے یا نماز کا وقت ختم ہوجائے ۔

(۳) بین الاقوامی مسلمان ان کے پاس مسلمان ایک قومیت کا نام ہے ۔ جیسے برہمن ایک قوم ہے ، راجپوت ایک قوم ہے ، مرہٹہ ایک قوم ہے ۔ ان کی قومیت میں رسول کو ماننا ضروری نہیں ۔ معیارِ حسن و قبح ، عقل ہے ۔ دوسری اقوام میں بھی

اچھے لوگ ہوتے ہیں ۔ اعتقاد کی کوئی اہمیت نہیں ۔ نماز ، روزہ کوئی ضروری کام نہیں ۔ ان میں سے بعض کے پاس اس وقت بھی ہندوؤں اور نصرانیوں میں پیغمبر ہیں ۔ اعاذنا اللہ ۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کافتہ الناس کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اور آپ خاتم النبیین ہیں لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ہیں ۔ وَمَنْ یَبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ منصوص ہے ۔

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید   کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ ؕ

خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْکُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾

وَاِذْ اَخَذْنَا ؛ اور (یاد کرو) جب کہ ہم نے تم سے لیا ۔ مِیْثَاقَکُمْ ؛ تمہارا عہد ، تمہارا اقرار ۔ وَرَفَعْنَا ؛ اور ہم نے اُٹھایا فَوْقَکُمْ ؛ تمہارے اوپر ۔ اَلطُّوْرَ ؛ نامِ کوہ ، کوہِ سینا ، وہ پہاڑ جس پر تجلی الٰہی موسٰی علیہ السلام کے لئے ہوئی تھی ۔ مذہبی قدرت پسند مسلمان کے پاس کوہِ طور کا مُعلّق بنی اسرائیل کے سر پر آنا کوئی بعید نہیں ۔ بعض منکرِ قدرتِ الٰہی کہتے ہیں کہ اس پہاڑ کی جڑ میں یہود کھڑے تھے اور پہاڑ کے لرزنے سے ڈرتے تھے کہ اوپر نہ آپڑے ۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ عہد ان پر اتنا شاق و دشوار گزر رہا تھا جیسے کوہِ طور ان کے سر پر آ گرا ۔ خُذُوْا ۔ لو ، ہم نے ان سے کہا کہ لو ، پکڑو ۔ مَآ اٰتَیْنٰکُمْ ؛ جو کچھ ہم نے تم کو دیا ۔ بِقُوَّةٍ ؛ قوت سے ، زور سے ۔ خُذُوْا سے پہلے قُلْنَا مقدّر رہے ۔ وَاذْکُرُوْا ؛ اور یاد رکھو ۔ مَافِیْهِ ؛ اس کو جو اس میں ہے ۔ لَعَلَّکُمْ ؛ شاید کہ تم ، تا کہ تم تَتَّقُوْنَ ؛ متقی بنو ، پرہیز گار بنو ۔

ترجمہ :- اور (یاد کرو) جب کہ ہم نے تم سے عہد لیا اور تمہارے اوپر کوہِ طور کو بلند کیا (اور ہم نے کہا) ”لو ، جو کچھ ہم نے تم کو دیا مضبوطی سے اور یاد رکھو جو کچھ اس میں ہے ، تا کہ تم پرہیز گار بنو“ ۔

صاحبو ! تمہارے سروں پر طیارے بمباری کر رہے ہیں اور تم ہو کہ عہدِ خدا وندی کو بھلا بیٹھے ہو ۔ نہ قرآن کی اطاعت نہ حدیث کی اتباع ، تم اپنے آپ کو شترِ بے مہار ، بے ناتھ کا بیل ، اسپِ بے لگام سمجھ رہے ہو ۔ خدا کی اطاعت نہ کرو گے تو کفار کی اطاعت کرنی پڑے گی ، ایک غلامی سے نکلو گے تو دوسری غلامی میں پھنسو گے ۔ قرآن کو مضبوط پکڑو ۔ اس کو دلیلِ راہ بناؤ تو تم اپنے مقاصد میں کامیاب رہو گے ، متقی بنو گے ۔

ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ ۚ

فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَکُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۶۴﴾

ثُمَّ ؛ پھر ۔ تَوَلَّیْتُمْ ؛ تم نے پیٹھ پھیری ، منہ موڑا ، اعراض کیا ، پھر گئے ۔ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ ؛ اس کے بعد ۔ فَلَوْلَا ؛ پھر

اگر نہ ہوتا ۔ فَضْلُ اللّٰهِ ؛ اللہ کا فضل ۔ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر ۔ وَرَحْمَتُهٗ ؛ اور اس کی رحمت ۔ لَكُنْتُمْ ؛ البتہ تم ہو جاتے ۔ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ؛ نقصان اُٹھانے والوں سے ، ناکاموں سے ، بدانجام لوگوں سے ، خسارہ اُٹھائے ہوئے لوگوں سے ، خائب و خاسر اشخاص سے ۔

ترجمہ :- پھر اس کے (اتنا ڈرانے اور دھمکانے کے) بعد بھی تم نے اعراض کیا (رُوگردانی کی) پھر اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم بھی ناکام و بدانجاموں سے ہوتے ۔

صاحبو ! مسلمان ہو کر تم احکامِ قرآنی سے اعراض کرتے ہو؟ اگر خدا کا فضل و کرم نہ رہتا تو تم اس قابل تھے کہ تم پر عذاب نازل ہوتا۔ پھر بھی یہ کیا کچھ کم ہے کہ اسلامی سلطنتیں برباد ہوگئیں گو لفظی غلام نہیں ہو مگر معناً تو ضرور غلام ہو، خوار ہو۔ اہلِ کتاب ایک طرف ، بُت پرست بھی تو تم کو ذلیل سمجھ رہے ہیں ۔ خود مسلمان مسلمان کو جھوٹا ، ناقابلِ معاملہ سمجھ رہا ہے ۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ﴿٦٥﴾

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾

وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ ؛ اور البتہ تم نے جان لیا ۔ تم کو تو معلوم ہے ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کو جنہوں نے ۔ اِعْتَدَوْا ؛ تعدی کی ، حد سے تجاوز کیا ، تاویلِ بیجا کی ۔ مِنْ ۔ سے ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ۔ ضمیر اِعْتَدَوْا سے حال ہے ۔ فِيْ ؛ میں ۔ اَلسَّبْتِ ؛ روزِ شنبہ، سنیچر، ہفتہ کا دن ۔ اِعْتِدَاء فِي السَّبْتِ کی صورت یہ ہوئی کہ روزِ شنبہ بنی اسرائیل کے لئے ایسا تھا جیسے ہمارے پاس جمعہ ۔ مذہباً شنبہ کے روز دنیوی کام نہیں کرتے تھے ۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں اہلِ قریہ اُیلہ واقع ملکِ شام نے دریا کے قریب حوض بنائے ۔ دریا و حوض کے درمیان نالیاں بنائیں ، شنبہ کو مچھلیاں نالیوں سے ہو کر حوضوں میں آجاتیں اور وہ لوگ نالیوں کو بند کر دیتے کہ کہیں مچھلیاں واپس نہ چلی جائیں اور یکشنبہ کو مچھلیوں کو پکڑ لیتے اور تاویل کر لیتے کہ ہم نے تو مچھلیوں کو یکشنبہ کے روز پکڑا ۔ فَقُلْنَا ؛ پھر ہم نے کہا ۔ لَ ؛ واسطے ، کے لئے ۔ لَهُمْ ؛ ان کو ، ان کے لئے ۔ كُوْنُوْا ؛ ہو جاؤ قِرَدَةً ؛ بندر ۔ قِرْدٌ واحد ۔ خٰسِئِيْنَ پھٹکارے ہوئے ، ذلیل ، ملعون ، دور ۔ یہ لوگ اپنی عقلمندی کے بڑے مدعی تھے اور مقصدِ الٰہی کا خلاف کرتے تھے لہٰذا ان کو بندر بن جاؤ کہا گیا ۔ مجاہد کہتے ہیں کہ بندر سے مراد یہاں خفیف الحرکات ، سبک سر ، بیوقوف ہے جو اغراض و مقاصد کو نہیں سمجھتا ۔ فَجَعَلْنٰهَا ؛ پھر کر دیا ہم نے اس (واقعہ) کو ۔ نَكَالًا ؛ عبرت ، عذاب ۔ نَكَلَ کے معنی ہیں روکا ۔ نَكَالٌ ؛ عذاب ، جس میں آدمی مالوفات سے روکا جاتا ہے ۔ نیز عبرت جس میں ایک واقعہ کو دیکھ کر پھر کوئی ویسا کام نہیں کرتا ۔ لِمَا ؛ اس گروہ کے لئے ان لوگوں کے لئے بَيْنَ يَدَيْهَا ؛ جو سامنے ہیں ، جو حاضر الوقت ہیں ، اس زمانہ کے ہیں ۔ وَمَا خَلْفَهَا ؛ اور ان لوگوں کے لئے جو بعد میں آنے والے ہیں ، پچھلے لوگوں کے لئے ۔ خَلْفَ ۔ پیچھے ۔ وَمَوْعِظَةً ؛ اور وعظ ، نصیحت ۔ لِلْمُتَّقِيْنَ ؛ متقیوں کے لئے ، پرہیز گاروں کیلئے ، خدا ترسوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور تم کو معلوم ہے تم میں سے ان لوگوں کا حال جنھوں نے شنبہ (منانے) میں تعدی کی تھی (یعنی تاویلِ بے جا کی تھی ، اصل مقصد سے انحراف کیا تھا) پھر ہم نے ان کو کہا ذلیل پھٹکارے ہوئے بندر بن جاؤ ۔ پھر ہم نے اس (واقعہ) کو عبرت بنا دیا سامنے کے لوگوں کے لئے اور پچھلے لوگوں کے لئے اور (اس واقعہ کو) ہم نے خدا ترسوں کے لئے نصیحت بنا دیا ۔

صاحبو ! اس زمانہ کے علماء کو دیکھو کس قدر نفسانی اغراض کے لئے مقاصدِ قرآنی سے تجاوز کر کے الفاظ و منصوصاتِ قرآنی کی تاویل کرتے ہیں ۔ کسی نے سود کو جائز کر رکھا ہے اور غیر مسلم سے سود لیتا ہے ، کوئی زکٰوۃ کو صرف ایک دفعہ ضروری سمجھتا ہے ، کوئی اپنا مال بیوی کو چھ مہینے کے لئے ہبہ کرتا ہے اور پھر بیوی میاں کو چھ مہینے کے لئے ہبہ کرتی ہے تاکہ مال پر زکٰوۃ واجب نہ ہو ، کوئی ہندوستان بلکہ سلطنتِ حیدرآباد دکن کو بھی دارالکفر و دار الحرب ٹھیرا کر پنجہ آہنی شریعت سے نکلنا چاہتا ہے ، کوئی قحط زدہ غرباء کی اولاد کو خریدتا اور اُن کو باندی بناتا ہے اور نکاح کی ضرورت نہیں سمجھتا ۔ یہ لوگ اگر بندر نہیں بنا دیئے گئے اور ان پر عذاب نہیں اُترا تو کیا ، وہ بندر ، لنگور ، ریچھوں سے کیا کم ہیں ؟ یہ لوگ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ کے مرتکب ہیں ۔ مقصد سے دور رہنے میں حیوان سے بدتر ہیں ۔ کتا اپنے آقا کے مقصد کو پورا کرتا ہے ، اپنی جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتا ۔ یہ ظالم شریعت کی زد سے بچنے کے لئے کتابُ الحِیل لکھتے ہیں ، اپنے ساتھ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں ۔ حیلہ اس وقت جائز ہوسکتا ہے جب کہ کام نیک نیتی سے کیا گیا ہو اور اس میں کوئی افتاد پڑ گئی ہو ۔ یہ لوگ تو بندگانِ ہوا و ہوس غلامانِ اغراض و شہواتِ شیطانی و نفسانی ہیں ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا ۔

یاد رکھو ! حیلہ بازی ، بحث و اختلاف اور مذاق اُڑانا جھوٹوں کے ہتھیار ہیں جو آج کل قرآن کے مقابل استعمال کئے جارہے ہیں ۔ یاد رکھو ! جو پہاڑ پر سر مارے گا خود اپنا سر پھوڑے گا ، پہاڑ کا کچھ نہ بگاڑے گا ۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝۶۷

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی ؛ اور (یاد کرو) جب کہ موسٰی نے کہا ۔ لِقَوْمِهٖٓ ؛ اپنی قوم سے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ يَاْمُرُكُمْ ؛ تم کو حکم دیتا ہے ۔ اَنْ تَذْبَحُوْا ؛ کہ ذبح کرو ، کاٹو ۔ اصل میں بِاَنْ تَذْبَحُوْا تھا کیونکہ اَمَرَ بِکَذَا ؛ کہتے ہیں ۔ اس کو منصوب بنزعِ خافض کہتے ہیں ۔ اس طرح حذفِ بآ عربی میں بکثرت ہے ۔ بَقَرَةً ؛ گائے ، بیل ۔ خصوصیت سے نر بتلانا ہوتا ہے تو ثَوْرٌ کہتے ہیں ۔ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا ؛ بنی اسرائیل نے کہا "کیا ہم کو بناتا ہے" ۔ مادہ ہے بابِ اِفْعَالٌ سے ۔ هُزُوًا ؛ دل لگی ، تمسخر ، ٹھٹا ، مضحکہ ۔ قَالَ ۔ (موسٰی نے) کہا ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ ؛ میں خدا کی پناہ لیتا ہوں ، پناہ بخدا ۔ اَنْ اَكُوْنَ ؛ کہ ہوجاؤں ۔ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ؛ جاہلوں سے ۔ کسی کا مضحکہ اُڑانا ، مذاق کرنا جاہلوں کا کام ہے نہ کہ پیغمبروں کا ۔

قرآن کی آیات کی غلط تاویلات سے بچیں

ترجمہ :- اور (یاد کرو) جب کہ موسٰی نے اپنی قوم سے کہا بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک بیل ذبح کرو لوگوں نے کہا کیا آپ ہم سے دل لگی کرتے ہیں ؟ موسٰی نے کہا پناہ بخدا کہ (ایسا کروں تو) جاہلوں سے ہوجاؤں ۔

صاحبو ! غور کرو ۔ دوسروں کو اُلّو بنانا ، قہقہے اُڑانا ، تمسخر کرنا ، مذہبی کاموں کی تضحیک ، علماء کو جاہل بتلانا ، جو آج کل ہورہا ہے کس کا کام ہے ؟ بے شک بقول موسٰی علیہ السلام جاہلوں کا کام ہے ۔ آج کل مسلمان بنی اسرائیل کے قدم بقدم چل رہے ہیں ۔ یہ رسولِ مقبولؐ کی پیشین گوئی تھی جو لفظ بلفظ پوری ہورہی ہے ۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ ﴿٦٨﴾

قَالُوْا ؛ بنی اسرائیل نے کہا ۔ اُدْعُ ؛ پکار ، بلا ، دُعا کر ۔ لَنَا ؛ ہمارے لئے ۔ رَبَّکَ ؛ اپنے پروردگار سے ۔ یُبَیِّنْ لَّنَا ؛ کہ ہم سے بیان کرے ، ہم کو بتلائے مَاھِیَ ؛ وہ ہے کیا ؟ قَالَ ؛ (موسٰی نے) کہا ۔ اِنَّـہٗ یَقُوْلُ ؛ بے شک خدا فرماتا ہے ۔ اِنَّھَـا بَـقَرَۃٌ ؛ وہ ایک گائے ہے ، ایک بیل ہے ۔ لَا ۔ نہیں ۔ فَارِضٌ ؛ بوڑھی ۔ وَلَا ؛ اور نہ ۔ بِـکْرٌ ؛ جوان ، کم عمر ، کم سن ۔ عَوَانٌ ؛ ادھیڑ ۔ بَیْنَ ذٰلِکَ ؛ درمیان اس مذکور کے ۔ لفظ بَیْنَ دو چیزوں کو چاہتا ہے ۔ عربی میں ذٰلِکَ واحد اسم اشارہ بمعنی المذکور کے ، واحد ، تثنیہ ، جمع سب کے لئے آتا ہے ۔ فَافْعَلُوْا ؛ پس کرو ۔ مَاتُؤْمَرُوْنَ ؛ اس کام کو جس کا تم کو حکم دیا جارہا ہے

ترجمہ :- (بنی اسرائیل نے) کہا اپنے رب سے دُعا کیجئے کہ وہ ہم سے بیان فرمادے وہ (بیل) ہے کیا ؟ (موسٰی نے) کہا وہ ایک بیل ہے نہ بوڑھا نہ بچہ ، اس کے درمیان ادھیڑ ہے ۔ پھر (اب تو) کرو جس کا تم کو حکم دیا گیا ہے ۔

صاحبو ! جو کام کرنا نہیں چاہتے وہ سوالات ، بحث ، اعتراض ، حیل حجت کرتے ہیں ۔ یہ نہیں کہ آقا کا حکم سن لیا اور فوراً امتثالِ امر کے لئے تیار ہوگئے ۔ یاد رکھو ! جیسے جیسے سوالات کئے گئے ویسے ویسے قیود بڑھتے گئے ۔ پہلے ہی معمولی بیل یا گائے کو ذبح کردیتے تو اس قدر دشواری کیوں پیدا ہوتی ؟

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ
قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ ﴿٦٩﴾

قَالُوْا ؛ (بنی اسرائیل) نے کہا۔ اُدْعُ لَنَا رَبَّکَ ؛ دُعا کیجئے ہمارے لئے آپ کے پروردگار سے۔ یُبَیِّنْ لَّنَا ؛ کہ ہم سے بیان کرے۔ مَالَوْنُهَا ؛ اس کا کیا رنگ ہے۔ لَوْنٌ ؛ رنگ۔ اَلْوَانٌ جمع ہے۔ قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ ؛ کہا کہ وہ فرماتا ہے۔ اِنَّهَا بَقَرَةٌ ؛ بے شک وہ ایک گائے ہے۔ صَفْرَاۤءُ فَاقِعٌ ؛ خوب زرد اَبْیَضُ اَمْهَقُ ؛ خوب سفید۔ اَحْمَرُقَانٍ ؛ خوب سرخ۔ اَسْوَدُ حَالِکٌ ؛ خوب سیاہ۔ فَاقِعٌ صفت کا صیغہ ہے۔ اپنے موصوف پر اعتماد کرتا ہے اور اسم ظاہر میں عمل کرتا ہے۔ لَوْنُهَا اس کا فاعل ہے اس کو صفتِ سببی اور صفت بحال متعلق کہتے ہیں۔ تَسُرُّ ؛ خوش کرتا ہے، سرور بخشتا ہے۔ سِرٌّ۔ کے مادے میں پوشیدگی ہے۔ سُرُوْر ؛ خوشی۔ سِرٌّ ؛ راز۔ سُرِّیَـةٌ ؛ خواص، موطوءہ۔ سِرَارٌ ؛ اٹھائیسویں، انتیسویں اور تیسویں شب جن میں چاند نہیں رہتا۔ النّٰظِرِیْنَ ؛ دیکھنے والے۔ دیکھنے والوں کو۔

ترجمہ:- (بنی اسرائیل نے) کہا آپ اپنے رب سے دُعا کیجئے کہ وہ ہم سے بیان کرے کہ اس کا رنگ کیا ہے؟ (موسٰیؑ نے) کہا وہ (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے وہ ایک گائے ہے جس کا رنگ تیز زرد ہے، ناظرین کو سرور بخشتی ہے۔

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّکَ ؛ بنی اسرائیل نے کہا اپنے رب سے دُعا کیجئے۔ یُبَیِّنْ لَنَا مَاهِیَ ؛ کہ ہم سے بیان فرمائے کہ وہ ہے کیا۔ اِنَّ الْبَقَرَ ؛ بے شک گائے۔ تَشٰبَهَ عَلَیْنَا ؛ مشتبہ ہوگئی ہے ہم پر، ہم کو اس پر اشتباہ ہوگیا ہے۔ وَ اِنَّاۤ اِنْ شَاۤءَ اللّٰهُ ؛ اور بے شک ہم اگر خدا نے چاہا۔ لَمُهْتَدُوْنَ ؛ البتہ ہدایت یافتہ ہوں گے، خدا نے چاہا تو ہم اس کو پالیں گے۔

ترجمہ:- (بنی اسرائیل نے) کہا آپ ہمارے لئے اپنے رب سے دُعا کیجئے کہ وہ بیان فرمائے کہ وہ ہے کیا، بے شک وہ (گائے) بیل ہم پر مشتبہ ہوگیا ہے اور بے شک ہم خدا نے چاہا تو اس تک جائیں گے (اس کو پالیں گے)۔

صاحبو! بنی اسرائیل کو یقین ہی نہیں آتا کہ وہ بیل ایسا کیسا ہے کہ اس کی قربانی سے مُردہ زندہ ہوجائے گا۔ وہ بار بار پوچھتے ہیں کہ وہ ہے کیا؟ بڑی بحث اور مباحثہ کے بعد کہیں ان کو خدا یاد آیا اور انہوں نے انشاء اللہ کہا۔

قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا

ع٨ ١٠ ٨ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾

قَالَ اِنَّـهٗ يَقُوْلُ ؛ موسیٰ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّهَا بَقَرَةٌ ؛ وہ ایک گائے ہے، بیل ہے۔ لَا ذَلُوْلٌ ؛ نہ رام ہے۔ ذَلَّ ۔ يَذِلُّ ۔ ذِلًّا وَ ذِلَّـةً فَهُوَ ذَلِيْلٌ ؛ ذلیل ہوا۔ تُثِيْرُ الْاَرْضَ ؛ زمین میں ہل چلا رہا ہے۔ اَثَارَ الْاَرْضَ ۔ اِثَارَةً زمین کو جوتا، ہل چلایا۔ وَلَا تَسْقِىْ ؛ اور نہ سیراب کرتا ہے، پانی دیتا ہے۔ اَلْحَرْثَ ؛ کھیت کو۔ مُسَلَّمَةٌ ؛ سالم اعضاء کا ہے، کوئی عضو ناقص نہیں۔ لَاشِيَةَ ؛ کوئی داغ دھبّہ نہیں۔ وَشٰی ۔ يَشِىْ ۔ وَشْيًا ؛ نقش کیا۔ شِيَةٌ اصل میں وَشْیٌ تھا جیسے زِنَـةٌ وَزْنٌ تھا۔ فِيْهَا ؛ اس بیل میں۔ قَالُوْا ؛ بنی اسرائیل نے کہا۔ اَلْئٰنَ ؛ اس آن، اس وقت اس الف لام کو الف لام حضوری کہتے ہیں۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج کا دن۔ اَلشَّهْرَ ؛ یہ مہینہ، اَلسَّنَةَ ؛ اِس سال۔ جِئْتَ بِالْحَقِّ ؛ آپ حق بات لائے، ٹھیک بات کہی۔ فَذَبَحُوْهَا ؛ پھر انھوں نے اس بیل کو ذبح کیا۔ وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ؛ اور وہ کرنے سے قریب نہ تھے، ان سے کرنے کی اُمید نہ تھی، وہ کرنے والے نہ تھے۔

ترجمہ :- (موسیٰ نے) کہا وہ فرماتا ہے'' وہ ایک ایسا بیل ہے جو نہ زراعت کرتا ہے نہ کھیتوں کو پانی پلاتا ہے۔ پورے اعضا کا ہے۔ اس میں کوئی داغ دھبّہ نہیں''۔ (بنی اسرائیل نے کہا)۔'' اب آپ نے ٹھیک بات بتلائی'' پھر اس کو ذبح کیا مگر ان سے (ایسا) کرنے کی کچھ اُمید نہ تھی۔

صاحبو! بنی اسرائیل نے تو سوالات کر کے آخر کام کیا تو سہی مگر آج کل کے مسلمان تو صرف حجت کرنے کے ہیں۔ نہ کام کے نہ کاج کے۔ پارٹی بازی ہے، خود مختاری ہے۔ نہ ان کا کوئی پیشوا ہے نہ لیڈر۔ ہر ایک لیڈری کا مدعی اور فالوور کوئی نہیں۔ سب امام ہیں بغیر مقتدی کے۔ اس اختلاف سے مسلمانوں کا حال تباہ، کام خراب اور مسئلہ کی تحقیق بے ضرورت عمل سے کوسوں دور۔ غیر مسلم منظم ہیں، برسرکار ہیں، صنعت وحرفت، علم وکمال کی تحصیل میں منہمک ہیں۔ بعض قرآنِ شریف کی تفسیریں لکھ رہے ہیں، طبع کروا رہے ہیں۔ اُن کو تفسیر لکھنے کا شوق چرایا ہے۔ عربی نہیں آتی، نہ آئے۔ اُصول سے واقفیت نہیں، نہ سہی مگر عالم، علامہ تو مشہور، عمل پوچھو تو ندارد۔

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۭ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝۷۲

وَاِذْ قَتَلْتُمْ ؛ اور (یاد کرو) جب کہ تم نے قتل کر دیا۔ نَفْسًا ؛ ایک شخص کو۔ فَادّٰرَءْتُمْ ؛ پھر تم نے ایک دوسرے پر ڈالا۔ دَرْءٌ ؛ دفع کرنا، ڈھکیلنا۔ یہ اصل میں تَدَارَءْتُمْ تھا (باب تفاعل) قربِ مخرج کی وجہ سے تا کو دال کر کے ادغام کیا۔ ابتداءً سکون ہونے کی وجہ سے ہمزہ، وصل لایا اس طرح اِدّٰرَءْتُمْ ؛ ہوا۔ فِيْهَا ؛ اس نفس میں، اس نفس کے قتل کے متعلق۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ۔ مُخْرِجٌ ؛ نکالنے والا ہے، ظاہر کرنے والا ہے۔ مَا ۔ اس کو جس کو۔ كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ؛ تم چھپاتے تھے۔ كِتْمَانٌ كَتْمٌ ۔ چھپانا۔ كِتْمِ عَدَمْ ؛ پردہ عدم۔ مَكْتُوْمٌ ؛ پوشیدہ، مخفی۔

ترجمہ :- اور (یاد کرو) جب کہ تم ایک شخص کو قتل کر کے ایک دوسرے پر ڈال رہے تھے اور اللہ تو ظاہر کرنے والا ہے اس (قاتل) کو جس کو تم چھپا رہے ہو۔

صاحبو! آج کل کیا ہو رہا ہے؟ مجرموں کو چھڑانا، جھوٹ سے، جھوٹے گواہوں سے، رشوت سے اور بے گناہوں کو گرفتار کرنا یا گرفتار کروانا۔ لائق وکیل وہی ہے جو سچے گواہوں کو جھوٹا بنا دے، اپنی جرح کا کمال دکھا دے، جس طرح ہو مجرم کو چھڑا دے۔ لائق جج وہ ہے جو ایسے توجیہاتِ باطلہ سے فیصلہ کرے کہ کسی کو رشوت لینے کا گمان تک پیدا نہ ہو۔ قرآنِ شریف میں ہے وَلَا تَكُنْ لِلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ؛ خیانت کرنے والے کی طرف سے بحث کرنے والا نہ بن۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ اور جو حکمِ خدا کے موافق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ؛ فاسق ہیں۔ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ؛کافر ہیں۔

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۷۳

فَقُلْنَا ؛ پھر ہم نے کہا۔ اِضْرِبُوْهُ ؛ اس مقتول پر مارو۔ بِبَعْضِهَا ؛ اس بیل کے گوشت کا ایک ٹکڑا۔ كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح، ایسا ہی۔ يُحْيِ اللّٰهُ ؛ اللہ زندہ کرتا ہے۔ اَلْمَوْتٰى جمع مَيِّتٌ ؛ مُردہ۔ وَيُرِيْكُمْ ؛ اور تم کو دکھاتا ہے۔ اٰيٰتِهٖ ؛ اپنی نشانیوں کو، اپنے آثارِ قدرت کو، علامات کو۔ لَعَلَّكُمْ ؛ تاکہ تم، شاید کہ تم، تَعْقِلُوْنَ ؛ سمجھو، عقل پکڑو۔

ترجمہ :- پھر ہم نے کہا (حکم دیا) کہ اس (مقتول) پر اس (بیل) کا کوئی حصّہ مارو۔ اللہ یوں ہی مُردوں کو زندہ کر دیتا ہے۔ اور تم کو اپنے آثارِ قدرت دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

واضح ہو کہ موسٰی علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص کو کسی نے قتل کر دیا تھا۔ قاتل تھا رشتہ داروں سے اس لئے اس کو بچانا اور دوسرے کو پھنسانا چاہتے تھے۔ قاتل کے دریافت کرنے کے لئے ایک بیل کے ذبح کرنے کا حکم ہوا۔ بنی اسرائیل لگے سوالات کرنے، وہ بیل ہے کیا؟ کیسا ہے؟ اس کا رنگ کیسا ہے ایک ایک سوال کرتے تھے، ایک ایک قید بڑھتی جاتی تھی بڑی مشکلوں سے اس بیل کو ذبح کیا۔ اس بیل کا ایک حصّہ مقتول کو چھوایا گیا۔ بحکمِ خدا وہ اُٹھ بیٹھا اور قاتل کا نام بتا دیا۔

بیل کے ذبح کرنے میں کیا حکمت تھی؟ (۱) بنی اسرائیل نے گوسالہ پرستی کی تھی یوں ان کا معبود ذبح کروا دیا گیا۔ (۲) یہ بیل ایک یتیم کا تھا، جیسے جیسے سوالات کئے گئے بیل کی قیمت بڑھتی گئی۔ اس طرح ایک یتیم کا فائدہ کافی طور پر کرا دیا گیا۔ (۳) بے کار سوالات کرنا خود پر مشکلات کو لانا ہے۔

دہریئے، مادّہ پرست، خوارقِ عادات کے مخالف ہیں ہی، وہ اس واقعہ کے بھی مخالف ہیں، ہوا کریں۔ ہمارے نزدیک تو ہر ایک شئی سے آثارِ قدرتِ الٰہی نمایاں ہیں۔

رطوباتِ فضلیہ میں جرثومہ کا پیدا ہونا، ناقابلِ بیان راستہ سے نکلنا دوسرے ناقابلِ ذکر محل میں فضول خون سے پرورش پانا، پھر اس ناقابلِ ذکر مقام سے نکل کر بجائے نافہ کے منہ سے غذا طلب کرنا، ماں کے سینہ میں اس کی غذا کے لئے دودھ پیدا ہونا، بے جان مادّے میں علم کا پیدا ہونا، اس جرثومہ کا بڑا ہو کر ہر چیز سے شانِ ربوبیت کے جلوے دیکھ کر بھی اس سے بغاوت کرنا، اس کو غیر مقتدر، بے قوت سمجھنا ہماری نظر میں تو اس بغاوت میں بھی اعجازِ قدرت نمایاں ہے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ؛ خدا کے آثارِ قدرت سے تم کہاں تک انکار کرو گے ؟

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ
وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ
وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٧٤﴾

ثُمَّ ؛ پھر (استبعاد کے لئے ہے) اتنا سب ہونے پر بھی ۔ ثُمَّ قَسَتْ ؛ پھر سخت ہوگئے ۔ قُلُوْبُكُمْ ؛ تمہارے دل ۔ مِنْ ؛ سے ۔ ذٰلِكَ ؛ وہ ۔ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ؛ اتنا سب ہونے کے بعد بھی ۔ فَهِيَ ؛ پس وہ (دل) كَ ؛ مثل ، مانند ، جیسا ۔ كَالْحِجَارَةِ ؛ پتھر کے جیسے (سخت) ہیں ۔ هِيَ کی خبر ہے ۔ اَوْاَشَدُّ ؛ یا سخت تر ہیں ، زیادہ ہیں ۔ قَسْوَةً ؛ سختی میں ۔ اَشَدُّ کی تمیز ہے ۔ وَاِنَّ ؛ اور بے شک ۔ مِنَ الْحِجَارَةِ ؛ پتھروں میں سے ۔ خبرِ مقدم ہے ۔ لَ ؛ البتہ ، ضرور ۔ مَا ۔ جو ۔ يَتَفَجَّرُ ؛ پھوٹ نکلتے ہیں ، پھٹ جاتے ہیں ۔ فَجْرٌ ؛ صبح ، پو پھٹنا ۔ اِنْفِجَارِ دُمَّلْ ؛ دُمبل کا پھوٹ جانا ۔ مِنْهُ ۔ اس سے ۔ اَلْاَنْهَارُ ۔ جمع نَهْرٌ ؛ ندی ، دریا ۔ جیسے نہرِ نیل ، نہرِ دجلہ ، نہرِ فرات ۔ اُردو میں جس کو نہر کہتے ہیں اس کو عربی میں جَدْوَلٌ کہتے ہیں ۔ يَشَّقَّقُ ؛ شق ہوجاتے ہیں ، پھٹ جاتے ہیں ۔ اس کی اصل يَتَشَقَّقُ ہے ۔ بابِ تَفَعُّلْ ۔ فَيَخْرُجُ ؛ پھر نکلتا ہے ۔ مِنْهُ ؛ اس سے ۔ اَلْمَآءُ ؛ پانی ۔ وَاِنَّ مِنْهَا ؛ اور بے شک پتھروں میں سے بعض ایسے بھی ہیں ۔ لَمَا ؛ البتہ جو ۔ يَهْبِطُ ؛ اُترتے ہیں ، نیچے گرتے ہیں ۔ مِنْ ۔ سے ۔ خَشْيَةٌ ڈر ، خوف ، رعب ، عظمت و جلال کا تاثر ۔ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؛ خوفِ خدا سے ۔ وَمَا اللّٰهُ اور نہیں ہے اللہ ۔ بِغَافِلٍ ۔ غافل ، بے خبر ، با زائد ہے بِغَافِلٍ خبر ہے ۔ عَمَّا ۔ عَنْ مَا ؛ اس سے ۔ تَعْمَلُوْنَ ؛ تم عمل کرتے ہو ۔ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ؛ تمہارے اعمال سے ۔

ترجمہ :- پھر اتنا سب ہونے پر بھی تمہارے دل سخت ہوگئے ۔ وہ تو پتھر کے مانند ہیں یا اس سے بھی زیادہ سخت ہیں ، (درشتی میں کچھ زیادہ ہی ہیں) اور بعض پتھر تو ایسے بھی ہیں کہ جن میں سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں ۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جو شق ہوجاتے ہیں پھر ان سے پانی نکلتا ہے (جھرنے نکلتے ہیں ، پانی رِستا ہے) اور بعض (پتھر) تو ایسے بھی ہیں کہ خوفِ خدا سے نیچے گرتے ہیں اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے ۔

صاحبو ! جناب عیسٰی علیہ السلام نے یہودیوں کو سانپوں کے بچے فرمایا ۔ قرآن نے ان کے دلوں کو پتھر سے بھی سخت تر فرمایا ۔ ذرا اپنے دلوں کو بھی تو دیکھو کہ وہ یہودیوں کے دلوں سے کیا کم ہیں ؟ دلوں میں خوفِ خدا بالکل نہیں ، گناہ کرتے ہیں

اور جرأت سے کرتے ہیں، رمضان میں اپنے جیسے ملحدوں کو دعوت دیتے ہیں، ہوٹلوں میں کھانا کھاتے ہیں۔ اسلامی ریاستوں میں، محکمہ صدارت العالیہ وامورِ مذہبی بے کار ہوا جا رہا ہے، اگر اتنا بھی نہ کہیں کہ پردے چھوڑ لو۔ غریبوں کی پرورش کی کوئی صورت نہیں، یتیم اور بیوائیں بھوکی مر رہی ہیں اور تم تحریکِ انسدادِ گداگری کرتے ہو۔ مذہبی پیشواؤں کو نذریں اور لیڈروں کو چندے جمع کر کے فسٹ کلاس میں مارے مارے پھرنا جائز رکھا گیا ہے۔ کچھ معلوم ہے؟ تمہارے محلّہ میں کتنی بیوائیں، کتنے یتیم بچے ہیں؟ کتنے لونڈے آوارہ گردی کر رہے ہیں؟ کچھ ان کی تعلیم و تربیت کا بھی خیال ہے؟ رشتہ داروں میں کتنے ہی اشخاص فاقہ کشی کر رہے ہیں اور تم ہو کہ برج کھیلتے ہو اور اس پر بازی لگاتے ہو۔ گھوڑے دوڑاتے ہیں اور تم شرطیں لگاتے ہو اے قمار بازو! کیا تمہارا دل ان غریبوں پر نہیں پسیجتا؟ کیا یہ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً نہیں ہے۔؟

اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾

اَ۔ کیا۔ فَ۔ پس۔ تَطْمَعُوْنَ ؛ طمع کرتے ہو، اُمید کرتے ہو، توقع رکھتے ہو۔ اس کا صلہ فِیْ آتا ہے لہذا اَنْ يُّؤْمِنُوْا بمعنی فِیْ اَنْ يُّؤْمِنُوْا ؛ کہ ایمان لائیں گے۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے۔ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ ؛ کہ تم کو مانیں گے۔ وَقَدْ كَانَ ؛ اور حالانکہ تھا۔ فَرِيْقٌ۔ گروہ، جُدا جماعت، فرقہ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے۔ يَسْمَعُوْنَ ؛ سنتے ہیں، سماعت کرتے ہیں۔ كَلٰمَ اللّٰهِ ؛ خدا کے کلام کو، احکامِ الٰہی کو۔ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ ؛ پھر اس کو بدل دیتے ہیں۔ اس کی تحریف کرتے ہیں۔ غلط تاویل کرتے ہیں۔ مِنْ۔ سے۔ بَعْدِ۔ پیچھے۔ عَقَلُوْهُ ؛ انھوں نے سمجھا، جانا۔ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ ؛ جانتے، بوجھتے، سمجھنے کے بعد وَهُمْ ؛ اور وہ۔ يَعْلَمُوْنَ ؛ علم بھی رکھتے ہیں، اپنے عالم ہونے کے مدعی بھی ہیں۔

ترجمہ :- (اے مسلمانو!) کیا تم اُمید رکھتے ہو کہ (یہود) تم کو مانیں گے حالانکہ ان میں سے ایک گروہ ایسا بھی تھا جو کلام اللہ کو سنتا تھا۔ پھر اس کو سمجھ بوجھ کر بھی بدل دیتا اور تحریف کرتا تھا اور پھر اپنے عالم ہونے کا ادعا بھی کرتا تھا۔

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاۗجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٧٦﴾

وَاِذَا ؛ اور جب۔ لَقُوْا ؛ ملاقات کی، ملتے ہیں۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں سے جو ایمان لائے، ایمان داروں سے، مومنین سے۔ قَالُوْا ؛ کہا، کہتے ہیں۔ اٰمَنَّا ؛ ہم ایمان لائے۔ وَاِذَا خَلَا ؛ اور جب (مسلمانوں سے) خالی ہوتے ہیں اور

جب اپنے رازداروں سے خلوت میں تخلیہ میں ملتے ہیں۔ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؛ بعض بعض کی طرف۔ قَالُوْا ؛ کہتے ہیں۔ اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ ؛ کیا تم ان سے کہہ دیتے ہو۔ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ؛ اس کو جس کو خدا نے تم پر کھول دیا ہے، ظاہر کر دیا ہے، بتلا دیا ہے۔ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ ؛ تا کہ تم پر حجت پکڑیں، استدلال کریں اس سے۔ حج کے معنی میں غلبہ پایا جاتا ہے۔ حجت و دلیل سے دشمن پر غلبہ ہوتا ہے۔ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس، اللہ کے احکام میں۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ کیا تم سمجھتے نہیں کیا تم کو اتنی بھی عقل نہیں ؟

ترجمہ :- (یہ مسلمان نما یہودی) جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب ایک دوسرے سے تنہائی اور خلوت میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تم ان (مسلمانوں) سے سب کچھ کہہ دیتے ہو جس کو اللہ نے تم کو بتلایا کہ وہ (مسلمان) احکامِ الٰہی میں تم کو الزام دیں، (عاجز کریں) تم کو اتنی بھی عقل نہیں ؟

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾

اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ ؛ کیا وہ نہیں جانتے ؟ کیا ان کو اس کا علم نہیں ؟ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ۔ يَعْلَمُ ؛ جانتا ہے۔ مَا يُسِرُّوْنَ ؛ جو وہ چھپاتے ہیں۔ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؛ اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

ترجمہ :- کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ (سب کچھ) جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾ النصف

وَمِنْهُمْ ؛ اور ان میں سے بعض۔ اُمِّيُّوْنَ جمع اُمِّيٌّ ؛ ان پڑھ جو لکھے پڑھے نہ ہوں۔ اُمٌّ ؛ کے معنی اصل اور ماں کے ہیں۔ اُمُّ الدِّمَاغِ ؛ اصل ووسطِ دماغ۔ اُمِّيّ ؛ وہ شخص جو اپنی اصلی حالت پر ہو، پڑھا لکھا نہ ہو۔ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ نہیں جانتے۔ اَلْكِتٰبَ ؛ لکھنا نیز مکتوب یعنی جو چیز لکھی ہوئی ہو مصدر بمعنی مفعول، یہاں کتاب سے مراد کتاب اللہ ہے۔ اِلَّا ؛ مگر۔ اَمَانِيَّ ؛ جمعِ اُمْنِيَّةٌ۔ مَنْيٌ ؛ اندازہ کرنا، سوچنا۔ مَنِيَّةٌ ؛ موت، مقدر۔ اُمْنِيَّةٌ ؛ آرزو، بے اصل، جھوٹ، مَن گھڑت۔ وَاِنْ۔ اور نہیں بمعنی مَاوَلَا۔ هُمْ ؛ وہ لوگ۔ اِلَّا ؛ مگر۔ يَظُنُّوْنَ ؛ گمان کرتے، لگتے لگاتے، اٹکل پچو باتیں بناتے ہیں۔ استثناءِ منقطع ہے کیونکہ اَمَانِيّ جنسِ کتاب سے نہیں ہیں۔

ترجمہ :- اور ان میں سے بعض ان پڑھ بھی ہیں، کتاب اللہ کو کچھ نہیں جانتے مگر ان کے پاس تو صرف من گھڑت باتیں ہیں (ہوا و ہوس ہے) ان کے پاس نہیں ہیں مگر ان کے خیالات (اٹکل پچو باتیں)۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾

فَ ؛ پس ، پھر ۔ وَيْلٌ ؛ تف ، افسوس ۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ ''وَيْلٌ'' فرماتا ہے اور اظہار کراہت کرتا ہے اس کا مظہر جہنم میں ایک کنواں ہے یا ایک پہاڑ ہے ۔ لِ ؛ واسطے ، لئے ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو ۔ لِلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ۔ يَكْتُبُوْنَ ؛ لکھتے ہیں ۔ بِ ۔ سے ، ساتھ ۔ اَيْدِیْ جمع يَدٌ ۔ ہاتھ ۔ اس کی اصل يَدْوٌ بروزن فَلْسٌ ہے اور اَيْدِیْ کا وزن اَفْعُلٌ ۔ ہے جمعِ قلت ہے ۔ جمعِ قلت را چہاراست امثلہ :- اَفْعُلٌ ۔ اَفْعَالٌ ۔ فِعْلَةٌ ۔ اَفْعِلَةٌ ۔ بِاَيْدِيْهِمْ ؛ اپنے ہاتھوں سے ۔ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ ؛ پھر کہتے ہیں ۔ هٰذَا ؛ یہ ۔ مِنْ ۔ سے ۔ عِنْدَ ؛ پاس ، نزدیک ۔ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے پاس سے ۔ لِ ؛ تاکہ ۔ لِيَشْتَرُوْا ؛ تاکہ خریدیں ۔ اصل میں لِاَنْ يَّشْتَرُوْا ؛ ہے ۔ اَنْ مقدر کی وجہ سے نُونِ اعرابی گر گیا ۔ بِهٖ ۔ اس کے عوض ۔ ثَمَنًا ؛ قیمت ، خرید وفروخت کرنے والوں میں جو ٹھیرے وہ ثمن ہے ۔ بازار کا بھاؤ قِيْمَةٌ ہے ۔ ثَمَنٌ ؛ چاندی سونے کو بھی کہتے ہیں ۔ قَلِيْلًا تھوڑا ۔ ف ۔ پھر ۔ وَيْلٌ ؛ افسوس ، تف ، پھٹکار ۔ لَهُمْ ؛ ان کیلئے ۔ مِمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ ؛ اس سے کہ انہوں نے لکھا ، ان کے لکھنے سے ۔ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُوْنَ ؛ اور تف ہے اس مال پر جس کو انھوں نے کمایا ، تف ہے ان کی کمائی پر ۔

ترجمہ :- پھر تف ہے ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں (یہ اللہ کے پاس سے آیا ہوا ہے) یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس سے کچھ روپیہ حاصل کریں ، پھر تف ہے ان کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے پر اور تف ہے اس مال پر جس کو انہوں نے کمایا (تف ہے ان کے اس لکھنے پر اور کمانے پر ۔)

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾

وَقَالُوْا ؛ اور انہوں نے کہا ، وہ کہا کرتے ہیں ۔ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ ؛ نہ چھوئے گی ، نہ پکڑے گی ہم کو آگ یعنی ہم دوزخ میں نہ رہیں گے ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؛ گنتی کے دن ، چند روز ۔ قُلْ ؛ کہو ، پوچھو اَتَّخَذْتُمْ اصل میں تھا اَاِتَّخَذْتُمْ کیا تم نے لے لیا ہے ، کروالیا ہے ۔ عِنْدَاللّٰهِ ۔ خدا کے پاس ، اللہ کے نزدیک ۔ عَهْدًا ؛ اقرار ، معاہدہ ، وعدہ ۔ ف ۔ پس ، پھر ۔ لَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ ؛ خلاف نہ کرے گا اللہ ۔ عَهْدَهٗ ؛ اپنے عہد کو ۔ اَمْ ؛ یا تَقُوْلُوْنَ ؛ تم کہتے ہو ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ اللہ پر ۔ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ؛ جو تم نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- اور (یہود) کہتے ہیں چند گنتی کے دنوں کے سوا ہم کو آتشِ جہنم (نہ پکڑے گی) نہ چھوئے گی (یا محمد!) تم ان سے پوچھو! کیا تم نے اللہ کے پاس کوئی عہد کروالیا ہے (کیا خدا نے تم سے کوئی وعدہ کیا ہے) کہ وہ اپنے عہد کے خلاف نہ کرے گا یا تم اللہ پر ایسی باتیں بناتے ہو جن کا تم کو علم نہیں (خدا پر تم ایسی من گھڑت باتیں لگاتے ہو جن کو تم نہیں جانتے۔)

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾

بَلٰى ؛ ہاں ، کیوں نہیں ۔ مَنْ ؛ جو ، جس نے ۔ كَسَبَ ۔ کمایا ۔ سَيِّئَةً ۔ گناہ ، بری بات ۔ وَ ۔ اور ۔ اَحَاطَتْ بِهٖ ؛ احاطہ کرلیا ، گھیرلیا اس کو ، چھا گیا اس پر ۔ خَطِيْٓـَٔتُهٗ ۔ اس کا گناہ ۔ فَ ؛ پس ، پھر ۔ اُولٰٓئِكَ ؛ وہ لوگ ۔ اَصْحٰبُ النَّارِ ؛ اہلِ جہنم ، دوزخی ہیں ۔ هُمْ ۔ وہ لوگ ۔ فِيْهَا ؛ اس دوزخ میں ۔ خٰلِدُوْنَ ؛ ہمیشہ رہنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- ہاں ! جس نے برائی کمائی اور اس کے گناہ نے اس کا احاطہ کرلیا (اور ایمان باقی نہ رہا) تو وہی لوگ ہیں دوزخی ، وہ تو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع ۹ ۱۱

وَ ۔ اور ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ وہ لوگ جو ۔ اٰمَنُوْا ؛ ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوْا ؛ اور عمل کئے ۔ الصّٰلِحٰتِ ؛ نیک ۔ اُولٰٓئِكَ ۔ وہ لوگ ۔ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؛ جنتی ، جنت والے ہیں ۔ هُمْ ؛ وہ لوگ ۔ فِيْهَا ؛ اس میں ، جنت میں ۔ خٰلِدُوْنَ ؛ ہمیشہ رہنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی کئے وہ جنتی ہیں ، وہ اس میں (جنت میں) ہمیشہ رہنے والے ہیں ۔

آیاتِ ماسبق سے امورِ ذیل معلوم ہوئے :-

(۱) بزرگ زادہ ہونا بغیر عملِ صالح کے کام نہیں آتا ۔ دشمنانِ خدا کو بزرگ بھی دوست نہیں رکھتے (۲) چند روز کے عذاب کو بھی ہلکا سمجھنا سخت حماقت ہے (۳) نبوت کسی خاندان کا حصّہ نہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو چاہا شرفِ نبوت سے سرفراز کیا (۴) من گھڑت باتیں بنانا ، تاویلاتِ بے جا کرنا ، روپیہ حاصل کرنے کے لئے دنیا داروں کی مرضی کے مطابق احکام بیان کرنا ، دوزخیوں کا کام ہے ۔ اس کی پاداش میں وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے (۵) بخلاف اس کے ایماندار جنھوں نے عملِ صالح کئے وہ جنتی ہیں ، ہمیشہ جنت میں رہیں گے ۔

بزرگ زادگی بغیر عمل صالح کام نہیں آتی

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ اِحۡسَانًا

وَّذِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا

وَّاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ ؕ ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۸۳﴾

وَاِذۡ ۔ اور ۔ (یاد کرو) جب کہ ۔ اَخَذۡنَا ؛ ہم نے لیا ۔ مِیۡثَاق ؛ عہد، پکا اقرار، مضبوط وعدہ ۔ بَنِیۡ اِسۡرَآئِیۡلَ بنی اسرائیل سے ۔ لَا تَعۡبُدُوۡنَ ؛ نہ عبادت کریں گے ۔ اصل میں اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوۡا ؛ ہے، مِیۡثَاق کا بدل ہے ۔ یہ صورت بڑی بلیغ ہے ۔ گویا یوں ہے ۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ تم ماسوا اللہ کی عبادت نہ کرو گے ۔ اِلَّا اللّٰهَ ؛ مگر اللہ کو، مگر اللہ کی ۔ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ ؛ اور ماں باپ کے ساتھ ۔ اِحۡسَانًا ؛ احسان ۔ اصل میں وَتُحۡسِنُوۡنَ اِحۡسَانًا یا اَحۡسِنُوۡا اِحۡسَانًا ہے، مفعولِ مطلق ہے ۔ ذِیۡ ؛ صاحب ۔ اَلۡقُرۡبٰی ؛ قرابت، رشتہ وَذِی الۡقُرۡبٰی ؛ اور رشتہ دار ۔ وَالۡیَتٰمٰی ؛ جمع یَتِیۡمٌ اور جس بچے کا باپ مرگیا ہو ۔ وَالۡمَسٰکِیۡنَ ؛ جمع مِسۡکِیۡنٌ ؛ فقیر، بیکس، جو سکون کی حالت میں ہو، جدوجہد نہ کرسکتا ہو ۔ کل کے لئے کچھ نہ رکھتا ہو ۔ وَقُوۡلُوۡا ؛ اور کہو ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے ۔ حُسۡنًا ؛ قَوۡلًا حَسَنًا ؛ اچھی بات، وعظ و نصیحت، میٹھی بات، سچی سفارش وَاَقِیۡمُوۡا ۔ اور قائم کرو ۔ وَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور پابندی سے نماز پڑھو، اچھی طرح تعدیلِ ارکان کے ساتھ نماز پڑھو ۔ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ دو ۔ ثُمَّ ؛ پھر، پس ۔ تَوَلَّيۡتُمۡ ؛ تم نے منہ پھیرا، اعراض کیا، بے پرواہی کی ۔ اِلَّا قَلِیۡلًا ؛ مگر کم لوگ، بجز چند آدمیوں کے ۔ مِنۡکُمۡ ؛ تم میں سے ۔ وَاَنۡتُمۡ ؛ بحالیکہ تم ۔ مُعۡرِضُوۡنَ ؛ اعراض کرنے والے ہو، روگردان ہو، پھر جانے والے ہو ۔

ترجمہ :- اور (یاد کرو) جب کہ ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ اور قرابت داروں اور یتیموں اور غریبوں سے نیک سلوک کرنا اور لوگوں سے اچھی بات کرنا اور پابندی اور اچھی طرح سے نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا پھر تم نے (ہمارے عہد سے) مُنہ پھیرلیا بجز چند آدمیوں کے، بحالیکہ تم نافرمان ہو ۔

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَكُمۡ لَا تَسۡفِكُوۡنَ دِمَآءَكُمۡ وَلَا تُخۡرِجُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ مِّنۡ دِيَارِكُمۡ

ثُمَّ اَقۡرَرۡتُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَشۡهَدُوۡنَ ﴿۸۴﴾

وَاِذْ ؛ اور (یاد کرو) جب کہ اَخَذْنَا ؛ہم نے لیا۔ مِیْثَاقَکُمْ ؛تمہارا عہد، اقرار۔ لَا تَسْفِکُوْنَ۔ یعنی اَنْ لَّا تَسْفِکُوْا ؛ کہ نہ بہاؤ گے۔ دِمَـآءَ جمع دَمٌ ؛ خون جس کی اصل دَمْوٌ ہے۔ دِمَاءَ کُمْ ؛ اپنے خون، اپنے اہلِ قرابت، اہلِ وطن کا خون بہانا گویا اپنا خون بہانا ہے۔ آپس میں کشت وخون کرو گے تو اپنی تعداد گھٹاؤ گے۔ یا خود ضعیف ہو جاؤ گے۔ وَلَا تُخْرِجُوْنَ ؛ اور نہ نکالو گے، نہ بدر کرو گے، نہ جلا وطن کرو گے۔ اَنْفُسَکُمْ ؛ اپنے آپ کو، اپنے نفسوں کو، اپنے لوگوں کو۔ مِنْ۔ سے۔ دِیَارٌ جمع دَارٌ ؛ گھر، ملک۔ لَا تُخْرِجُوْنَ مِنْ دِیَارِکُمْ ؛ نہ جلا وطن کرو گے اور نہ شہر بدر کرو گے۔ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ ؛ پھر تم نے اقرار کرلیا، قبول کرلیا۔ وَاَنْتُمْ ؛ اور تم۔ تَشْهَدُوْنَ ؛ حاضر تھے۔

ترجمہ:- اور (یاد کرو) جب کہ ہم نے تم سے عہد لیا تھا کہ آپس میں خوں ریزی نہ کرنا اپنے لوگوں کو جلا وطن نہ کرنا پھر تم نے اس کا اقرار کرلیا حاضر ہو کر۔

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْىٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

ثُمَّ ؛ پھر۔ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ ؛تم ہی تو ہو جو۔ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ ؛ اپنے لوگوں کو قتل کرتے ہو۔ وَتُخْرِجُوْنَ ؛ اور نکالتے ہو۔ فَرِیْقًا۔ ایک گروہ کو، جماعت کو، فرقے کو۔ مِنْکُمْ ؛تم میں سے، تمہارے۔ مِنْ دِیَارِهِمْ ؛ ان کے گھروں سے تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ ؛ ان پر غلبہ جوئی کرتے ہو، چڑھائی کرتے ہو۔ بِالْاِثْمِ ؛ گناہ سے۔ وَالْعُدْوَانِ ؛ اور تعدی سے، زیادتی سے، ناحق ناروا، حد سے تجاوز کر کے۔ وَاِنْ۔ اور اگر۔ یَـأْتُوْکُمْ ؛ تمہارے پاس آتے ہیں۔ اُسٰرٰی جمع اَسِیْرٌ ؛ قیدی۔ تُفٰدُوْهُمْ ؛ فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو، جرمانہ ادا کرتے ہو۔ وَهُوَ ؛ اور وہ۔ ضمیرِ شان ہے، مبتدا ہے۔ ضمیرِ شان کا ترجمہ ہوتا ہے: بات یہ ہے، واقعہ یہ ہے۔ مُحَرَّمٌ عَلَیْکُمْ ؛تم پر حرام ہے۔ اِخْرَاجُهُمْ ؛ ان کا نکالنا، جلا وطن کرنا، شہر بدر کرنا۔ مُحَرَّمٌ۔ صیغہ صفت ہے، مبتداء پر اعتماد کرتا ہے۔ اس لئے اس کا فاعل اِخْرَاجُهُمْ ہے یا اِخْرَاجُهُمْ مبتدائے مؤخر ہے اور مُحَرَّمٌ خبرِ مقدم دونوں مل کر جملہ بن کر هُوَ کی خبر ہے۔ اَ۔ کیا۔ فَ ؛ پھر۔ تُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان لاتے ہو، یقین کرتے ہو۔ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ ؛ کتاب کے ایک حصّہ پر، ایک جزو پر، کتاب کے بعض احکام پر۔ وَتَکْفُرُوْنَ ؛ اور انکار کرتے ہو، نہیں مانتے، کفر کرتے ہو۔ بِبَعْضٍ ؛بعض احکام سے، ایک دوسرے حصّہ سے۔ نکرہ بعد معرفہ کے دوسری چیز ہوتا ہے۔ فَ۔ پس

مَا ۔نہیں ۔ جَزَآءُ ؛ بدلہ، جزا، سزا ۔ مَنْ ؛ جو، اس کی جو ۔ یَفْعَلُ ؛ کرتا ہے ۔ ذٰلِکَ ؛ ایسا ۔ مِنْکُمْ ؛ تم میں سے ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ خِزْیٌ ؛ رسوائی ، فضیحت ۔ فِیْ ۔ میں اَلْحَیٰوۃِ ۔ زندگی ۔ اَلدُّنْیَا ؛ نزدیک والی ۔ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنیَا ؛ دنیا کی زندگی میں ۔ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؛ اور قیامت کے دن ، مُردوں کے قبروں سے اُٹھنے کے دن ۔ یُرَدُّوْنَ ؛ واپس ہوں گے ۔ اِلٰی ؛ طرف ۔ اَشَدِّ سخت ، شدید تر ۔ اَلْعَذَابِ ؛ عذاب ، تکلیف ، مالوفات سے روکنا ۔ وَ ۔ اور ۔ مَا ۔ نہیں ۔ اَللّٰـــهُ ؛ اللہ بِ زائد ہے ، زور کے لئے ہے ۔ بِغَافِلٍ ؛ غافل ، بے خبر ۔ عَمَّا ؛ ان کاموں سے ۔ تَعْمَلُوْنَ ؛ کرتے ہو تم ۔

ترجمہ :- پھر تم تو وہی لوگ ہو جو اپنے لوگوں کو قتل کرتے ہو اور ایک جماعت کو ان کے گھروں سے نکال باہر کرتے ہو اور ان پر غلبہ جوئی کرتے ہو گناہ اور تعدی سے اور اگر قید ہوکر تمہارے پاس آتے ہیں تو تم ان کو فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو حالانکہ ان کا جلا وطن کرنا تم پر حرام تھا ۔ پھر کیا تم کتاب کے ایک حصّہ پر ایمان رکھتے ہو ، (مانتے ہو) اور دوسرے حصّہ کو نہیں مانتے ، (اس سے انکار کرتے ہو) پھر سزا نہیں ہے ان لوگوں کو جو تم سے ایسا کرتے ہیں مگر دنیوی زندگی میں رسوائی ۔ اور روزِ قیامت سخت تر عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے اور اللہ تمہارے ان کاموں سے بے خبر نہیں ہے ۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ

۱۰ ع ۱۰ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٨٦﴾

اُولٰٓئِکَ ؛ وہ لوگ ۔ اَلَّذِیْنَ ؛ جو، جنھوں نے ۔ اِشْتَرَوْا ۔ خریدا ۔ اَلْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ؛ دنیوی زندگی ۔ بِ ۔ بعوض ۔ اَلْاٰخِرَۃِ ؛ پچھلی زندگی ، دنیا کے بعد کی زندگی ، آخرت ۔ فَـلَا یُخَفَّفُ ۔ تخفیف نہ ہوگی ، کمی نہ ہوگی ۔ عَـنْهُمْ ؛ ان سے ۔ اَلْعَذَابُ ؛ تکلیف ، عذاب ۔ وَلَاهُمْ ؛ اور نہ وہ لوگ ۔ یُنْصَرُوْنَ ؛ مدد کئے جائیں گے ۔

ترجمہ :- یہی لوگ وہ ہیں جنھوں نے دنیا خرید لی آخرت دے کر ، پھر کم نہ ہوگا ان کا عذاب ، اور نہ ان کی مدد کو کوئی پہنچے گا ۔

صاحبو ! دنیا میں اس وقت کیا ہورہا ہے ؟ اپنے ہی ہم جنسوں ، بنی نوع کو قتل کرنا ، ان کو بے وطن اور بے گھر کرنا ، ناحق و ناروا دوسروں پر غلبہ جوئی اور حکومت کرنا ۔ اب فطرتِ خدا وندی کا عہد کدھر ہے ؟ کتاب اللہ پر ایمان کہاں ؟ دنیا کی چندروزہ زندگی کے عوض آخرت کو تباہ کردیا ۔ اس کا نتیجہ کیا ہے ؟ دنیا میں رسوائی ، آخرت میں سخت تر عذاب ، دنیا میں بدامنی

اور بے چینی اور آخرت کا عذاب تو سخت ترین عذاب ہے۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى ؛ اور بے شک ہم نے دی موسٰی کو۔ اَلْكِتٰبَ ؛ کتاب۔ وَقَفَّيْنَا ؛ اور ہم نے پیچھے لگایا، یکے بعد دیگرے، پے در پے بھیجا۔ مِنْ بَعْدِهٖ۔ موسٰی کے بعد۔ بِالرُّسُلِ ؛ رسولوں کو جمع رَسُوْلٌ وَاٰتَيْنَا ؛ اور ہم نے دی۔ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ؛ عیسٰی ابن مریم کو۔ اَلْبَيِّنٰتِ ؛ واضح نشانیاں، کھلے دلائل۔ وَاَيَّدْنٰهُ ؛ اور ہم نے عیسٰی کی تائید کی، قوت دی۔ اَيْدٌ ؛ قوت۔ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؛ روح القدس سے، جبرئیل سے۔ رَاحَ ــ يَرُوْحُ ــ رَوْحًا۔ جانا، روح کے مادے میں حرکت پائی جاتی ہے۔ رُوْحٌ ؛ جان، منشا، حرکت، جوشِ قلبی۔ رَوَاحٌ ؛ شام، جانوروں کے واپس جانے کا وقت۔ رُوْحٌ ؛ جبرئیل، وحی لانے والے، خود وحی۔ اَلْقُدُسِ ؛ پاک، عیوب سے پاک۔ قُدُسٌ کے مادہ میں دوری کے معنی ہیں۔ أ۔ کیا۔ ف۔ پس۔ كُلَّمَا ؛ جب جب، ہروقت جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ ؛ تمہارے پاس رسول، پیغمبر آئے۔ جَآءَ كُمْ بِ تمہارے پاس لائے۔ بِمَا ؛ اس چیز کے ساتھ جو، اس چیز کو جو۔ لَاتَهْوٰى۔ نہیں چاہتے۔ اَنْفُسُكُمْ ؛ تم، تمہارے جی اِسْتَكْبَرْتُمْ ؛ تم نے تکبّر کیا، سرتابی کی۔ خود کو امتثالِ اوامر سے اعلےٰ سمجھا۔ فَفَرِيْقًا ؛ پھر ایک گروہ کو۔ كَذَّبْتُمْ ؛ تم نے جھٹلایا، تکذیب کی۔ وَفَرِيْقًا ؛ اور ایک جماعت کو۔ تَقْتُلُوْنَ ؛ قتل کرتے ہو، مارڈالتے ہو۔

ترجمہ :- اور بے شک ہم نے موسٰی کو کتاب (تورات) دی اور ان کے بعد پے در پے رسول بھیجے اور ہم نے عیسٰی ابن مریم کو نشانیاں دیں (معجزے عطا کئے) اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔ کیا جب کبھی تمہارے پاس کوئی رسول ایسا حکم لائے جس کو تمہارے جی نہیں چاہتے تو تم نے تکبّر کیا، پھر ایک گروہ کو تم نے جھٹلایا اور ایک جماعت کو تم قتل کرتے رہے۔

عیسائیوں کے پاس تین اقنوم یعنی عناصر یا اُصولِ تکوین ہیں (۱) باپ یعنی خدا (۲) روح القدس (۳) بیٹا یعنی یسوع مسیح اور یہ تینوں مل کر ایک خدا۔ ہندوؤں کے پاس (۱) خدا (۲) جیو یعنی روح (۳) مادہ۔ روح اور مادہ دونوں خدا کے مخلوق نہیں۔ ملانا اور جوڑنا خدا کا کام ہے بعض کے پاس (۱) خدا (۲) بندہ (۳) افاضۂ علم۔ ان خیالات کو ٹرینیٹی (Trinity) یا تثلیث فی التوحید کہتے ہیں۔ صوفیہ کے پاس ذاتِ حق اصل ہے جس کو یہ نادان باپ کہتے ہیں۔ اس سے علم میں معلومات یعنی اعیانِ ثابتہ و حقائقِ اشیاء ظاہر ہوئے جس کو یہ نادان بیٹا کہتے ہیں۔ اعیانِ ثابتہ کا حق تعالےٰ کو معلوم ہونا ان کے موجود ہونے کے لئے کافی نہیں بلکہ ان پر اسماءِ الٰہی کی تجلی ہونی ضرور ہے۔ اس تجلی کو غالبًا یہ نادان روحِ قدس کہتے ہیں۔ یہ تین مل کر

ایک خدا نہیں بنتا بلکہ بندہ موجود ہوتا ہے۔ اس کی حقیقت وعینِ ثابتہ پر آثارِ خارجی نمایاں ہوتے ہیں۔ اعیانِ ثابتہ کے اختلافِ استعداد رکھنے اور اسماءِ الٰہیہ کے مختلف طور پر مجتمع ہونے سے دنیا کی یہ رنگارنگی و بوقلمونی ہے۔ معارفِ الٰہیہ کا سمجھنا اب غلامانِ محمدؐ کا کام ہے۔ اتنی ذرا سی بات ان نادانوں کی سمجھ میں نہ آسکی۔ اس مادہ پرستی اور سائنس کے زمانہ میں یہ عقیدہ توحید فی التثلیث کا کیا ٹھیر سکتا ہے۔ لہذا اب عیسائی مذہب ایک سیاسی تنظیم رہ گیا۔

وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

وَقَالُوْا ؛ اور انہوں نے کہا، وہ کہتے ہیں۔ قُلُوْبٌ جمع قُلْبٌ۔ دل۔ قُلُوْبُنَا ؛ ہمارے دل۔ غُلْفٌ ؛ جمع۔ غِلَافٌ۔ عربی میں۔ كَتِفٌ کے وزن میں كَتْفٌ، كَتِفٌ کہہ سکتے ہیں۔ عُنُقٌ میں عُنْقٌ، قُفُلٌ میں قُفْلٌ کہنا درست ہے۔ اسی طرح غُلُفٌ کی صورت غُلْفٌ بسکون عین ہے۔ بَلْ۔ بلکہ۔ لَعَنَهُمْ ؛ ان پر لعنت کی، ان کو رحمت سے دور کردیا۔ اَللّٰهُ۔ خدا نے۔ بِ ؛ بسبب۔ بِكُفْرِهِمْ ؛ ان کے کفر سے، حق پوشی سے، انکار کی وجہ سے۔ فَ۔ پس، پھر۔ قَلِيْلًا ؛ تھوڑا۔ اِيْمَانًا قَلِيْلًا ؛ تھوڑا ایمان، مفعولِ مطلق ہے يُؤْمِنُوْنَ کا۔ قَلِيْلًا مَّا ؛ بہت ہی کم۔ مَا قلت کے زور کے لئے ہے۔ يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہیں۔

ترجمہ :- اور (یہود) کہتے ہیں ہمارے دل غلاف ہیں (تھیلیاں ہیں) نہیں! بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کردی ہے (یہ لعنت کے غلاف ہیں) لہذا یہ لوگ ہی کم ایمان رکھتے اور ایمان لاتے ہیں۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

وَلَمَّا ؛ اور جب۔ جَآءَهُمْ ؛ ان کے پاس آئی۔ كِتٰبٌ ؛ کتاب، اس سے مراد قرآنِ مجید ہے۔ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے پاس سے۔ مُصَدِّقٌ ؛ بحالیکہ وہ تصدیق کرتا ہے، سچا بتاتا ہے۔ لِمَا۔ اس چیز کو جو۔ مَعَهُمْ ؛ ان کے پاس، ان کے ساتھ۔ وَكَانُوْا ؛ اور تھے۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے۔ يَسْتَفْتِحُوْنَ ؛ فتح طلب کرتے تھے، فتح کے لئے دُعا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ اللھم افتح لنا بنبی اخرالزمان۔ عَلٰى ؛ پر۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو لوگ۔ كَفَرُوْا ؛ کفر کیا، انکار کیا، حق پوشی کی۔ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کافروں پر، بُت پرستوں پر، غیر اہلِ کتاب پر۔ فَلَمَّا۔ پھر جب۔ جَآءَهُمْ ؛ ان کے پاس آیا۔ مَا۔ جو۔ وہ جو۔ عَرَفُوْا ؛ جانا، جانتے تھے۔ مَا عَرَفُوْا ؛ کہ فارقلیت اور حمدث آنے والے ہیں۔ اس سے مراد محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ كَفَرُوْا بِهٖ ؛ ان کا انکار کر بیٹھے۔ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ ؛ پھر اللہ کی لعنت ہے عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں پر، منکروں پر۔

ترجمہ :- اور جب ان کے پاس آئی اللہ کے پاس سے کتاب (یعنی قرآن) جو ان (بشارتوں اور پیش گوئیوں) کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس ہیں اور اس سے پہلے (اس کے توسل سے) فتح کی دُعا کرتے تھے، پھر جب ان کے پاس وہ شخص آ گیا جس کو وہ پہلے سے جانتے تھے تو انکار کر بیٹھے (نہیں مانا) لہٰذا منکروں پر خدا کی (پھٹکار ہے) لعنت ہے۔

بھائیو ! یہ جو کچھ انکار اور سرکشی ہے، عمداً ہے، جان بوجھ کر ہے اس لئے کہ نبی آخر الزمانؐ کا ان کو انتظار تھا اور سخت انتظار تھا، ان بشارتوں کے سبب جو ان کی کتابوں میں آنے والے ایک اولوالعزم نبی اور ایک نئے آسمانی قانون یعنی اسلام کے متعلق دی گئی تھیں۔ وہ اپنے مخالفین کے مقابل اپنی ترقی، اپنی فتحمندی، اس میں منحصر سمجھتے تھے۔ بہ موجب بشارتِ تورات سفر استثناء باب ۱۸ و دیگر کتبِ انبیاء مثل سموئیل، حزقیل، دانیال ان کو ایک نبی آخر الزماں کا انتظار تھا۔ اپنے مخالفوں کے مقابل اپنی فتحمندی، دنیوی و دینی مقاصد کی ترقی اس میں منحصر سمجھے بیٹھے تھے۔

جب مدینہ کے یہود، بنی اسدؔ، بنی غطفانؔ وغیرہ قبائل عرب سے شکست کھا کر عاجز ہوئے تو اپنے علماء کی تعلیم سے یہ دُعا کرتے تھے :- اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اِنَّا نَسْئَلُکَ بِحَقِّ اَحْمَدَ النَّبِیِّ الْاُمِیِّ اَلَّذِیْ وَعَدْتَّنَا اَنْ تُخْرِجَہٗ لَنَا فِی اٰخِرِالزَّمَانِ وَکِتَابِکَ الَّذِیْ تُنَزِّلُ عَلَیْہِ اٰخِرَمَا یُنْزَلُ اَنْ تَنْصُرَنَا عَلٰی اَعْدَآئِنَا ؛ یعنی الٰہی نبیِ آخر الزماں احمد کی برکت سے اور قرآن مجید کی برکت سے ہم کو ہمارے دشمنوں پر فتحیاب کر۔

امام احمدؒ و طبرانی نے سلمہؓ بن قیس سے روایت کی ہے کہ ہمارے محلّہ نبی عبدالاشہل میں ایک یہودی رہتا تھا اس نے ہم سے عالمِ آخرت کے ثواب و عذاب کا ذکر بیان کیا تو ہم نے اس سے دلیل چاہی، اس نے کہا ''عنقریب مکہ کی طرف سے ایک نبی مبعوث ہوگا۔ وہ اس کو ثابت کردے گا'' ہم نے پوچھا ''وہ کب ظاہر ہوگا'' ؟ اس نے میری طرف نظر کرکے کہا ''اگر یہ لڑکا عمر طبعی تک جیتا رہے گا تو دیکھ لے گا'' سلمہ کہتے ہیں'' چند روز بعد آنحضرت کی خبر مشہور ہوئی پھر ہم مدینہ آئے تو اس یہودی سے کہا۔ اب تو ان پر ایمان کیوں نہیں لاتا'' ؟ اس نے شرمندہ ہوکر کہا، ''یہ شخص وہ نہیں ہے''۔

بائیبل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ ترانہ آج تک درج ہے، ''وہ تو ٹھیک محمدؐ ہے، میرا خلیل، میرا حبیب وہی ہے''

کتاب یسعیاہ میں ۱۲/۱۲ آیت میں نمایاں طور پر یہ الفاظ موجود ہیں'' ان پڑھ کو کتاب دی گئی کہ وہ اسے پڑھے''۔

خداوند نے بیت اللہ کو مخاطب کرکے فرمایا'' اُٹھ روشن ہو کہ تیری روشنی آئی خداوندِ نعمت کے جلال نے تجھ پر طلوع کیا۔ دیکھ ! تاریکی زمین پر چھا جائے گی اور تیرگی قوموں پر۔ لیکن خداوند تجھ پر طالع ہوگا۔ اس کا جلال تجھ پر ہوگا۔ قومیں تیری روشنی میں، بادشاہ تیرے طلوع کی تجلی میں چلیں گے۔ اپنی آنکھیں اُٹھا کر چاروں طرف نگاہ کر، سب کے سب اکٹھے ہوئے ہیں۔ وہ تیرے پاس آتے ہیں، تیرے بیٹے دُور سے آئیں گے، تیری بیٹیاں گودوں میں اُٹھائی جائیں گی، تب تو دیکھے گا اور روشن ہوگا۔ ہاں ! تیرا دل اُچھلے گا، کشادہ ہوگا، سمندر کی فراوانی تیری طرف پھرے گی، قوموں کی دولت تیرے پاس

فراہم ہوگی، اُونٹ کثرت سے آ کر تجھے چھپالیں گے۔ مدیان اور حیفہ کے جوان اُونٹ، وہ سب جو سبا کے ہیں، آئیں گے، سونا اور لوبان لائیں گے، خداوند کی تعریف اور بشارت سنائیں گے''۔

انجیل یوحنا کے سولھویں باب میں لکھا ہے کہ جناب عیسیٰؑ نے آسمان پر اُٹھائے جانے سے پیشتر فرمایا'' میں تم سے سچ کہتا ہوں، تمہارے لئے میرا جانا ہی سود مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تمہارے پاس نہ آئے گا۔ پھر میں اگر جاؤں تو میں اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ وہ آ کر دنیا کو گناہ سے راستی سے اور عدالت سے تصفیہ وار ٹھیرائے گا۔ گناہ سے اس لئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لائے، راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں تم مجھ کو پھر نہ دیکھو گے۔ عدالت سے اس وجہ کہ اس جہاں کے سردار پر حکم کیا گیا ہے۔ میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ تمہیں میں کہوں گا مگر تم انھیں برادشت نہیں کرسکتے لیکن جب وہ روحِ حق آجائے تو تمہیں ساری سچائی کی راہ بتادے گی، اس لئے کہ وہ اپنی کہے گی جو کچھ وہ سنے گی کہے گی وہ تمہیں آئندہ کی خبر دے گی اور انہیں دکھلائے گی''۔

بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۹۰

بِئْسَ ؛ برا ہوا۔ مَا ۔ جو۔ اِشْتَرَوْا ؛ بیچا، خریدا۔ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا ؛ اس میں کئی احتمال ہیں۔ بِئْسَ ۔فعل ذم (۱) مَا نکرہ۔ اِشْتَرَوْا ؛ جملہ ہوکر صفت (۲) مَا موصولہ۔ اِشْتَرَوْا ؛ جملہ ہوکر صلہ (۳) مَا مصدری۔ اِشْتَرَوْا ۔ اَیِ الْاِشْتِرَاءُ بہر حال مَا الخ سب مل کر فاعل بِئْسَ ۔ بِهٖ ؛ اس دنیاداری کے عوض۔ اَنْفُسَهُمْ ؛ اپنی جانوں کو، اپنے نفسوں کو۔ اَنْ يَّكْفُرُوْا کفر کرنا۔ بتاویل الکفو کے۔ مخصوص بالذم کہ کفر کریں، انکار کریں۔ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ اس چیز سے کہ اللہ نے اُتارا۔ بَغْيًا سرکشی سے، ضد سے، خود پسندی سے مفعول لہ ہے۔ اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ ؛ کہ اُتارے اللہ۔ مِنْ فَضْلِهٖ ۔ اپنے فضل سے۔ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس پر چاہتا ہے۔ شَاءَ يَشَاءُ مَشِيْئَةً ؛ چاہنا، ارادہ کرنا۔ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں میں سے فَبَآءُوْ ۔ پس کمایا، مستحق ہوئے۔ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؛ غضب پر غضب کے، انھوں نے غضب پر غضب کمایا۔ وَلِلْكٰفِرِيْنَ ؛ اور کافروں کے واسطے ہے۔ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ؛ اہانت کرنے والا، ذلیل و خوار کرنے والا عذاب، ذِلّت کا عذاب۔

ترجمہ:- کیا برا سودا کیا ہے اپنی جانوں کا کہ انکار کرنے لگے اللہ کے اُتارے ہوئے کلام کا (اس کے احکام کا) اس خود پسندی میں کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اُتارتا ہے۔ لہذا غضب در غضب کے مستحق ہوئے اور کافروں کو ہے اہانت کرنے والا (ذلیل و خوار کرنے والا) عذاب۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾

وَاِذَا قِيْلَ ؛ اور جب کہا جائے ۔ لَهُمْ ؛ ان کے لئے ، ان سے ۔ اٰمِنُوْا ؛ ایمان لاؤ ۔ بِمَا ؛ اس پر ، جس کو ۔ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے اُتارا ، نازل کیا ۔ قَالُوْا ؛ کہا ، کہتے ہیں ۔ نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ ؛ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں جو اُتارا گیا ۔ عَلَيْنَا ؛ ہم پر ۔ وَيَكْفُرُوْنَ ؛ اور انکار کرتے ہیں اور نہیں مانتے ۔ بِمَا وَرَآءَهٗ ؛ جو اس کے سوا ہے یعنی قرآن ۔ وَهُوَ الْحَقُّ حالانکہ وہی حق ہے ۔ مُصَدِّقًا ؛ تصدیق کرتا ہے ۔ لِمَا مَعَهُمْ ؛ اس کی جو ان کے ساتھ ہے ، جو ان کے پاس ہے ۔ قُلْ ؛ اے محمد ! تم کہو ، تم ان سے پوچھو ! فَلِمَ ؛ پس کس لئے ، پھر کیوں ۔ تَقْتُلُوْنَ ؛ قتل کرتے ہو ، مار ڈالا کرتے تھے ۔ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے نبیوں کو ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ، اگلے زمانہ میں ۔ اِنْ كُنْتُمْ ؛ اگر تم تھے ، اگر تم ہو ۔ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ ایماندار ۔

ترجمہ :- اور جب ان سے کہا جاتا ہے ۔ " ایمان لاؤ اس پر جس کو اللہ نے نازل کیا " تو کہتے ہیں " ہم ایمان رکھتے ہیں اس پر جو ہم پر اُتارا گیا " ۔ اور یہ لوگ اس کے سوا سب کے منکر ہیں حالانکہ وہی (یعنی قرآن ہی) حق ہے بحالیکہ وہ تصدیق کرتا ہے اس کی جو ان کے پاس ہے ۔ تم ان سے کہو ۔ " تم اس سے پہلے انبیاء اللہ کو کیوں قتل کرتے تھے اگر تم ایمان والے تھے " ؟

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى ؛ اور البتہ آیا تمہارے پاس موسٰی ۔ جَآءَكُمْ بِ ۔ تمہارے پاس لایا ، تمہارے پاس لے آیا بِالْبَيِّنٰتِ ؛ واضح دلائل کے ساتھ ، ظاہر معجزات کے ساتھ ۔ ثُمَّ ؛ پھر ۔ اتَّخَذْتُمْ ؛ تم نے بنا لیا ۔ الْعِجْلَ ؛ گوسالہ کے بچھڑے کو گائے کے بچہ کو ۔ مِنْ ۔ سے ۔ بَعْدِهٖ ؛ اس کے بعد ۔ وَاَنْتُمْ ؛ اور تم ۔ ظٰلِمُوْنَ ؛ ظلم کرنے والے ہو ۔

ترجمہ :- اور تمہارے پاس موسٰی ظاہر دلائل و معجزات لے کر آئے ۔ پھر تم نے گوسالہ کو (معبود) بنا لیا اس کے بعد بھی ، حالانکہ تم (خود اپنے پر) ظلم کر رہے تھے ۔

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ

قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاُشْرِبُوْا فِىْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۳﴾

وَاِذْ ؛ اور (یاد کرو) جب کہ ۔ اَخَذْنَا ؛ ہم نے لیا ۔ مِیْثَاقَکُمْ ؛ تمہارا عہد ۔ وَرَفَعْنَا ؛ اور ہم نے اُٹھایا ۔ فَوْقَکُمْ ؛ تمہارے اوپر ۔ اَلطُّوْرَ ؛ نام کوہِ سینا ۔ خُذُوْا ؛ لو، پکڑو ۔ مَآ اٰتَیْنٰکُمْ ؛ جو کچھ ہم نے تم کو دیا ۔ بِقُوَّۃٍ ؛ قوت سے، مضبوطی کے ساتھ ۔ وَاسْمَعُوْا ؛ اور سنو ۔ قَالُوْا ؛ کہا ۔ سَمِعْنَا ۔ ہم نے سن لیا ۔ وَعَصَیْنَا ؛ اور ہم نے نافرمانی کی ۔ وہ زبان سے تو سَمِعْنَا ۔ کہتے تھے اور دل تھا کہ عَصَیْنَا کہتا تھا ۔ وہ منھ سے تو سَمِعْنَا کہتے تھے اور عمل سے عَصَیْنَا کہتے تھے ۔ وَاُشْرِبُوْا ؛ اور پلا دئے گئے تھے ۔ فِیْ قُلُوْبِھِمْ ؛ ان کے دلوں میں ۔ اَلْعِجْلَ ؛ گوسالہ کو، گوسالہ کی عظمت و محبت کو ۔ بِکُفْرِھِمْ ؛ ان کے کفر کی وجہ سے، حق پوشی اور انکار کی وجہ سے ۔ قُلْ ؛ تم کہو ۔ بِئْسَمَا کیا بری بات ہے؟ یَاْمُرُکُمْ بِہٖ ؛ اس کا تمہیں حکم دیتا ہے ۔ اِیْمَانُکُمْ ؛ تمہارا ایمان ۔ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ؛ اگر تم ایمان دار ہو، مومن ہو ۔

ترجمہ :- اور (یاد کرو) جب کہ ہم نے تم سے عہد و اقرار لیا اور تمہارے اُوپر کوہ طور کو اٹھایا، (لا کھڑا کیا ۔ اور تم سے کہا) لے لو یہ احکام جن کو ہم نے تم کو دیا مضبوطی سے اور سنو! انہوں نے (زبانِ قال سے) کہا، ہم نے سنا اور (زبانِ حال سے) کہا ہم نے نہ مانا اور سرایت کر گیا تھا گوسالہ (کا ادب) ان کے دلوں میں ان کے کفر کی وجہ سے ۔ (اے نبی) تم کہہ دو کیا بری بات ہے جو تم کو تمہارا ایمان سکھاتا ہے، (حکم دیتا ہے) اگر تم ہو ایماندار ۔

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾

قُلْ ؛ تم کہو، تم بولو ۔ اِنْ کَانَتْ ؛ اگر تھی، اگر ہے (شرطِ اول) ۔ لَکُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ اَلدَّارُ ؛ گھر، بڑا گھر جس کے اطراف دیوار ہو ۔ دُوْرٌ، اَدْوَارٌ جمع ۔ اَلْاٰخِرَۃُ ۔ پچھلی ۔ اَلدَّارُ الْاٰخِرَۃُ ؛ آخرت، عالمِ قیامت ۔ عِنْدَ اللّٰہِ ۔ اللہ کے نزدیک، اللہ کے پاس ۔ خَالِصَۃً ۔ خالص، بلا شرکت ۔ خلص کذامن کذا ۔ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ ؛ لوگوں کو چھوڑ کر، لوگوں کا نہیں، اس میں لوگوں کا کوئی حصہ نہیں یہ سب جملہ شرط ہے ۔ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ ؛ تو موت کی تمنا کرو، آرزو کرو ۔ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ؛ اگر ہو تم سچے (شرطِ ثانی) فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ ؛ شرطِ اوّل و دوّم دونوں کا جواب ہے ۔

ترجمہ :- (اے محمد) تم کہو! اگر زندگیٔ آخرت جو اللہ کے پاس ہے وہ خالص بلا شرکتِ غیرے تمہارے لئے ہے تو ذرا موت کی تمنا تو کرو اگر تم سچے ہو۔

وَلَنۡ يَّتَمَنَّوۡهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَيۡدِيۡهِمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌۢ بِالظّٰلِمِيۡنَ ﴿۹۵﴾

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ ۔ اور ہرگز اس کی تمنا نہ کریں گے، موت کی آرزو نہ کریں گے۔ اَبَدًا ۔ کبھی، ہرگز۔ اَبَدَ ؛ بھاگا۔ اَوَابِدُ ؛ جنگلی و وحشی۔ اَبَدْ ؛ مستقبل جس کی انتہا نہ ملے اور وہ بھاگتا ہی رہے، ہمیشگی۔ بِمَا قَدَّمَتْ ؛ بسبب ان اعمال کے کہ آگے بھیجا ہے۔ اَيْدِيْهِمْ ؛ ان کے ہاتھوں نے، ان کے ہاتھوں کے کرتوت کی وجہ سے۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ۔ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

ترجمہ :- اور وہ لوگ موت کی ہرگز کبھی آرزو نہ کریں گے ان اعمال کی وجہ سے جن کو ان کے ہاتھوں نے پہلے کیا اور اللہ تو ان ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

وَلَتَجِدَنَّهُمۡ اَحۡرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيۡنَ اَشۡرَكُوۡا ۚ يَوَدُّ اَحَدُهُمۡ لَوۡ يُعَمَّرُ اَلۡفَ

سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ بِمُزَحۡزِحِهٖ مِنَ الۡعَذَابِ اَنۡ يُّعَمَّرَ‌ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۶﴾ ع ۱۱

وَلَتَجِدَنَّهُمْ ؛ اور اے محمد! تم ضرور ان کو پاؤ گے۔ اَحْرَصَ النَّاسِ ؛ سب لوگوں سے زیادہ حریص، زیادہ خواہشمند، زیادہ رنجھے ہوئے۔ عَلٰى حَيٰوةٍ ؛ زندگی پر، حیات پر، جینے پر۔ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ؛ ان لوگوں سے بھی زیادہ حریص جو شرک کرتے ہیں، مشرکین سے بھی۔ النَّاسِ پر عطف ہے۔ اس صورت میں اَشْرَكُوْا پر وقف کریں۔ يَوَدُّ ؛ چاہتا ہے، آرزو کرتا ہے۔ اَحَدُهُمْ ؛ ان میں کا ایک یا ہر ایک۔ لَوْ ؛ اگر۔ یہاں اِنْ کے معنی میں ہے یعنی اے کاش! يُعَمَّرُ ؛ عمر والا ہوتا۔ اَلْفَ سَنَةٍ ؛ ہزار سال۔ سَنَةٍ ؛ اصل میں سَنَوٌ ؛ ہے کیونکہ اس کی جمع سَنَوَاتٌ ؛ اگر عَلٰى حَيٰوةٍ پر وقف کریں تو ترجمہ اس طرح ہوگا۔ بعض مشرک آرزو کرتے ہیں کہ ہزار سال جئیں۔ وَمَا ۔ اور نہیں۔ هُوَ ؛ وہ درازی عمر کا طالب۔ بِمُزَحْزِحِهٖ ؛ (بـا زور دینے کے لئے ہے) دُور کرنے والا، ہٹانے والا۔ مَاهُوَ کی خبر ہے۔ مِنَ الْعَذَابِ ؛ عذاب سے۔ اَنْ يُّعَمَّرَ ؛ مُعمَّر ہونا۔ اَنْ مصدری ہے۔ اَنْ يُعَمَّرَ ۔ بتاویل التعمِیر کے فاعلِ مُزَحْزِحِهٖ ۔ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ اور اللہ بینا ہے، جانتا ہے، دیکھتا ہے۔ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ؛ جو کچھ کر رہے ہیں۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر) تم ان کو ضرور پاؤ گے سب سے زیادہ حریص دنیا میں جینے پر اور مشرکوں میں سے بھی ہر ایک آرزو کرتا ہے کہ کاش ہزار برس کی عمر ہو اور یہ (ہزار برس کی عمر دیا جانا) بھی عذاب کو دُور

نہیں کرسکتا اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ وہ کررہے ہیں۔

صاحبو! بنی اسرائیل کے دل میں گوسالہ بسا تھا، تمہارے دل میں گوسالہ پرستوں کی محبت بسی ہے، انسانوں کا خوف ہے، ہتھیار سے ڈرتے ہو۔ ہزار برس کی عمر ہوئی بھی تو ایک دن مرنا ہے، دربارِ الٰہی میں جانا ہے۔ جو خدا کا عاشق ہے، دنیا سے بیزار ہے، مرنے کو تیار ہے، وہ سمجھتا ہے الموتُ جسر یُوصِل الحبیبَ الی الحبیبِ (موت ایک پُل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے) موت سے ڈرنا اس کی علامت ہے کہ وہاں تمہارے اعمالِ بد کی سزا ہوگی سخت عذاب ہوگا۔ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا؛ آخرت کا سودا کرو، نیکی کرو اور وہاں بھیجو۔ پھر جنت ہے، آرام و راحت ہے۔ خردمند دل بجاوداں بپند د و باین و آں نہ پیوندد۔ دلش از ہمہ گشتہ و باخدا پیوستہ۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۹۷

قُلْ؛ تم کہو۔ مَنْ كَانَ؛ جو تھا، جو ہو۔ عَدُوًّا؛ دشمن۔ لِجِبْرِیْلَ؛ جبرئیل کا۔ فَاِنَّهٗ؛ پھر بے شک وہ (یعنی جبرئیلؑ) نَزَّلَهٗ؛ اس کو (یعنی قرآن کو) اُتارا۔ عَلٰی قَلْبِکَ؛ تمہارے دل پر۔ بِاِذْنِ اللّٰهِ؛ اللہ کے حکم سے۔ مُصَدِّقًا؛ بحالالیکہ تصدیق کرتا ہے۔ لِمَا؛ ان کتابوں کی جو۔ بَیْنَ یَدَیْهِ؛ سامنے ہیں۔ وَهُدًی؛ اور ہدایت ہے۔ وَبُشْرٰی؛اور مبارک بادی ہے، خوشخبری ہے۔ بُشْرَهْ؛ چہرہ کا پوست۔ بَشَرْ؛ آدمی۔ کیونکہ اس کے چہرے پر بال نہیں ہوتے۔ بُشْرٰی — بَشَارَةٌ؛ خوشخبری۔ کیونکہ اس کے اثر سے چہرہ سرخ ہوجاتا ہے اور چمکتا ہے۔ لِلْمُؤْمِنِیْنَ؛ مومنین کے لئے، ایمانداروں کے لئے۔ یہود کہتے تھے، جبرئیل ہمارے دشمن ہیں، ہم پر اکثر عذاب نازل کیا ہے لہذا اس کتاب کو بھی ہم قبول نہیں کرتے جس کو جبرئیل لائے ہیں۔ فرماتا ہے یہ سب مہمل اعتراضات ہیں۔

ترجمہ:- تم کہو! جو شخص جبرئیل کا دشمن ہے (وہ حقیقۃً خدا کا دشمن ہے) اُنھوں نے تو اس (قرآن) کو تمہارے دل پر اُتارا ہے بحکمِ خدا حالانکہ یہ (قرآن) تمام حاضر الوقت (آسمانی کتابوں) کی تصدیق کرتا ہے اور وہ ہدایت وخوشخبری ہے ایمانداروں کے لئے۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝۹۸

مَنْ كَانَ؛ جو ہو، جو تھا۔ عَدُوًّا لِّلّٰهِ؛ خدا کا دشمن۔ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ؛ اور اس کے فرشتوں کا۔ وَرُسُلِهٖ؛ اور اس کے رسولوں کا۔ رُسُلٌ جمع رَسُوْلٌ۔ وَجِبْرِیْلَ؛ اور (وحی لانے کی وجہ سے) خصوصاً جبرئیل کا۔ وَمِیْکٰلَ؛ اور میکائیل کا۔ یہ تمام

شرط ہے اس کا جواب مقدر یہ ہے فَاِنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ ؛ یعنی حقیقت میں وہ خدا کا دشمن ہے ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛ پس بے شک اللہ ۔ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کا دشمن ہے ۔

ترجمہ :- جو دشمن ہو اللہ کا اور اس کے ملائکہ کا اور اس کے رسولوں اور جبرئیل و میکائیل کا تو بے شک اللہ بھی ان کافروں کا دشمن ہے ۔

صاحبو ! غور کرو ، وحی لانے والے فرشتہ پر کیا الزام ۔ اس سے دشمنی کی اصل وجہ یہ ہے کہ دل میں کُفر بھرا ہے فرشتوں ، رسولوں کی عداوت اور کتابوں کا تسلیم نہ کرنا ، یہ سب کُفر ہے ، اللہ سے عداوت ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ کہ اللہ بھی ان کافروں کا دشمن ہے ۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَا ؛ اور بے شک ہم نے اُتارا ہے ۔ اِلَيْكَ ۔ تمہاری طرف ۔ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ؛ واضح نشانیاں ، بین دلائل وَمَا يَكْفُرُ بِهَا ؛ اور ان سے انکار نہیں کرتے ۔ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ؛ مگر فاسق ، بدکار ۔

ترجمہ :- اور بے شک ہم نے تم پر اُتاریں واضح آیات اور دلائل جن سے کوئی انکار نہیں کرسکتا ۔ الا فاسق (وفاجر اور بدکار) کے ۔

اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُھُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

اَوَكُلَّمَا ؛ کیا اور جس جس دفعہ ، جب کبھی ۔ عٰهَدُوْا عَهْدًا ۔ کوئی عہد کریں گے ۔ نَبَذَهٗ ؛ پھینک دیں گے ، اس کو پھینک دے گا ۔ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؛ ان میں کا ایک فریق ، ایک گروہ ۔ بَلْ اَكْثَرُھُمْ ؛ بلکہ ان میں کے اکثر ، ان میں سے بہت سے ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان ہی نہیں رکھتے ۔

ترجمہ :- اور کیا (یہ نہیں ہے) کہ جب کبھی انھوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک فریق نے پھینک دیا ۔ بلکہ ان میں کے اکثر کو ایمان ہی نہیں ہے ۔

وَلَمَّا جَاۗءَھُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَھُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَاۗءَ ظُهُوْرِھِمْ كَاَنَّھُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

وَلَمَّا ؛ اور جب ۔ جَاۗءَھُمْ ؛ ان کے پاس آیا ۔ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے پاس سے رسول ۔ مُصَدِّقٌ لِّمَا

مَعَهُمْ ؛ جو تصدیق کرتا ہے ان (کتابوں اور اصول) کی جو اُن کے پاس ہیں ۔ نَبَذَ ؛ پھینک دیا ۔ فَرِیْقٌ مِنَ الَّذِیْنَ ؛ ایک فریق ، ایک گروہ ان لوگوں کا جو ۔ اُوْتُوا الْکِتٰبَ ؛ کتاب دیئے گئے ۔ کِتٰبَ اللّٰہِ ؛ اللہ کی کتاب کو ۔ نَبَذَ کا مفعول ہے ۔ وَرَآءَ ؛ پیچھے اور سامنے کے معنٰی میں بھی آتا ہے ۔ اس کے مادے وَرْیٌ میں چھپنے کے معنٰی ہیں ۔ ظُھُوْرِھِمْ ؛ ان کی پشت ، پیٹھ ۔ وَرَآءَ ظُھُوْرِھِمْ ؛ ان کے پسِ پشت ، پسِ پشت ڈال دینے سے مراد اعراض ، بے توجہی ، عدمِ عمل ہے ۔ کَاَنَّھُمْ ؛ گویا کہ وہ ۔ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ جانتے ہی نہیں ، علم ہی نہیں رکھتے ۔

ترجمہ :- اور جب آیا ان کے پاس رسول ، اللہ کے پاس سے جو تصدیق کرتا ہے ان (کتابوں) کی جو اُن کے پاس ہیں تو اہلِ کتاب میں سے ایک فریق نے کتاب اللہ کو اپنے پسِ پشت ایسا ڈال دیا ہے گویا کہ ان کو کچھ علم ہی نہیں ۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ ۚ وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا
یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَکَیْنِ بِبَابِلَ ھَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ
وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَۃٌ فَلَا تَکْفُرْ ؕ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْھُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِہٖ
بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِہٖ ؕ وَمَا ھُمْ بِضَآرِّیْنَ بِہٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ؕ
وَیَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّھُمْ وَلَا یَنْفَعُھُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىہُ مَا لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنْ خَلَاقٍ ۟ ؕ
وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِہٖٓ اَنْفُسَھُمْ ؕ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

وَاتَّبَعُوْا ؛ اور انھوں نے پیروی کی ، پیچھے پڑ گئے ۔ مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ ۔ اس کے جس کو شیاطین صفت ، خبیث لوگ پڑھتے تھے ۔ عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ ؛ اَیْ زَمَنَ مُلْکِ سُلَیْمَانَ ؛ سلیمان علیہ السلام کے عہدِ سلطنت میں بعض بدمعاش ، خبیث لوگ جادو کیا کرتے تھے ۔ بنی اسرائیل نے کتاب اللہ کو تو چھوڑ دیا اور جادو منتر اُن خبیثوں سے سیکھنے لگے ۔ وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ ؛ اور سلیمان نے تو کفر نہیں کیا ۔ وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ کَفَرُوْا ؛ مگر شیاطین نے کفر کیا ۔ یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ؛ لوگوں کو جادو اور سحر سکھایا کرتے تھے ۔ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَی الْمَلَکَیْنِ ؛ اور نیز انھوں نے اتباع کی اس کی جو دو فرشتہ صفت

شخصوں پر اُترا۔ بِبَابِلَ ؛ بابل میں، عراق میں۔ اگر مــا نافیہ ہو تو معنی یہ ہوں گے کہ دو فرشتوں پر خدا کی طرف سے کچھ نہیں اُترا۔ دو بڑے شہر تھے بابل و نینوا۔ ان شہروں کے بادشاہوں میں ایک زبردست بادشاہ بخت نصر بھی تھا جس نے بنی اسرائیل کو شکست دے کر تورات جلادی اور لائق لوگوں کو قید کر کے اپنے شہر میں یا جس میں حضرت دانیال پیغمبر بھی تھے۔ حضرت ابراہیمؑ بھی اسی شہر کے تھے۔ اب اس شہر کی کھدائی ہو رہی ہے اور بڑے بڑے کتبے وغیرہ نکل رہے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ بابل بہت بڑا شہر تھا، اس کے باشندے نہایت متمدن تھے۔ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ۔ ہاروت و ماروت پر۔ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ ؛ اور وہ کسی کو سحر کی تعلیم نہیں دیتے تھے۔ حَتّٰى يَقُوْلَا ؛ یہاں تک کہ وہ کہہ دیتے تھے۔ اِنَّمَا ؛ اس کے سوائے نہیں، صرف یہی۔ نَحْنُ ؛ ہم۔ فِتْنَةٌ ؛ امتحان، آزمایش، سخت پریشانی۔ فَتَنَ الْفِضَّةَ ؛ چاندی کو گلایا۔ فَلَا تَكْفُرْ ؛ پس اے طالبِ سحر تو کافر نہ بن، سحر ساحری میں پڑ کر کلام اللہ کی ناشکری نہ کر، ناقدری نہ کر۔ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا ؛ پھر ہاروت ماروت سے سیکھتے۔ مَايُفَرِّقُوْنَ بِهٖ ایسی چیزیں جس سے تفریق و جدائی پیدا کر دیں۔ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؛ درمیان مرد کے اور اس کے جوڑے کے، خاوند جورو میں، میاں بیوی میں۔ وَمَاهُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ ؛ اور وہ اس سحر سے ضرر دینے والے نہیں۔ مِنْ اَحَدٍ ؛ کسی شخص کو، کسی ایک کو اِذْنٌ ؛ اجازت، حکم۔ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ مگر بحکمِ خدا۔ وَيَتَعَلَّمُوْنَ ؛ اور تعلیم پاتے تھے، سیکھتے تھے، علم حاصل کرتے تھے۔ مَايَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؛ جو اُن کو ضرر دے اور نفع نہ دے۔ وَلَقَدْ عَلِمُوْا ؛ اور ان کو معلوم ہے، اور وہ یہ بھی جانتے تھے۔ لَمَنِ اشْتَرٰهُ ؛ کہ البتہ جو اس کو حاصل کرے، کہ جس نے جادو مول لیا۔ مَالَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ ؛ نہیں ہے اس کے واسطے آخرت میں۔ مِنْ خَلَاقٍ ؛ کوئی حصّہ۔ وَلَبِئْسَ مَاشَرَوْابِهٖ ؛ اور البتہ برا ہے وہ فائدہ، وہ بدلہ، جس کو انھوں نے خریدا، جس کے مقابل بیچ دیا۔ اَنْفُسَهُمْ ؛ اپنی جانوں کو۔ لَوْكَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ؛ کاش ! ان کو اس کا علم ہوتا، اگر اس بات کو جانتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا۔

ترجمہ :- وہ (یہودی کلام اللہ کو چھوڑ کر) پیچھے پڑ گئے، ان (منتروں) کے جن کو شیاطین پڑھتے تھے زمانہ سلطنتِ سلیمانؑ میں (ان کفریات کو سلیمان کیوں کرنے چلے تھے ؟) سلیمان نے کفر نہیں کیا اور لیکن شیاطین نے کفر کیا۔ وہ لوگوں کو سحر کی تعلیم دیتے تھے (نیز جب یہود قید ہو کر بابل پہنچے تو) پیروی کی اس چیز کی جو اُتاری گئی دو فرشتہ (صفت) صاحبوں پر بابل میں یعنی ہاروت و ماروت پر اور وہ سحر کی تعلیم نہیں دیتے تھے جب تک کہ یہ کہہ نہیں لیتے کہ ہم صرف آزمایش کرتے ہیں۔ پس (اے طالبِ سحر) کافر نہ بن۔ یہود اُن سے سیکھتے (تو کیا سکھتے) جو تفریق کر دے خاوند جورو میں۔ وہ لوگ ضرر بھی نہیں پہنچا سکتے مگر بحکمِ خدا۔ وہ سیکھتے تھے ایسی چیز جو ان کو ضرر تو پہنچائے اور نفع نہ دے۔ اور

بے شک ان کو یہ بھی خوب معلوم تھا کہ جو سحر حاصل کرے اس کو آخرت میں کچھ حصّہ نہیں ۔ اور بے شک یہ نہایت برا ہے ، جس کے بدلے خود کو بیچ دیا (اور غلام بن گئے) کاش اس کا علم ان کو ہوتا ۔

اس مقام پر چند مسائل غور طلب ہیں (۱) کیا سحر کوئی واقعی چیز ہے؟ (۲) اس کی حقیقت کیا ہے؟ (۳) سحر، عمل، معجزہ اور کرامت میں کیا فرق ہے؟ (۴) کن پر سحر نہیں چلتا ؟ (۵) سحر کا کیا حکم ہے (۶) ہاروت و ماروت و زہرہ کا کیا قصّہ ہے؟ (۷) کیا رسول اللہ ﷺ پر سحر ہوا ؟

سحر کی حقیقت

(۱) تمام مذاہب اور روحانیات والے سحر کی تصدیق کرتے ہیں اور تجربہ اس کی شہادت دیتا ہے ۔ مجھے خود اس کا تجربہ ہے ۔ مگر میں ایسی شہادتیں پیش کروں گا جو سرکاری طور سے بھی مسلم ہیں ۔ ضلع نظام آباد ، اندور ، بودھن کے علاقہ میں بھانامتی کے بڑے بڑے ساحر ہیں ۔ مسٹر ہنکن سابق ناظم کوتوالی اضلاع نے بھانامتی کے کھیل کا یقین حاصل کر کے اس کے دفع کرنے کے لئے سرمد علی صاحب امین کوتوالی کو نوکری معاف کر کے متعین کیا تھا ۔ اس واقعہ سے سارا حیدر آباد واقف ہے۔ پانڈیچیری میں ایک ساحر ہے جس نے بہت سے اعلیٰ سے اعلیٰ گزٹیڈ عہدہ داروں پر اپنا عمل کیا ہے ۔ گھر دار بیچ کر اس کے پاس رہ گئے ہیں ۔ جو اس کے پاس نہیں رہ گئے وہ بھی اس کے پاس لاکھوں روپے کی امداد بھیجتے ہیں ۔ بعض سادات کے خاندان کے متعدد افراد اس کے پاس ہیں اور ایک معزز فوجی افسر (میں ان کے صریح نام لکھنے کو جو زندہ ہیں مناسب نہیں سمجھتا) بھی نوکری چھوڑ کر اس کے پاس رہ گئے تھے اور پھر واپس آ گئے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

سحر کا اثر اور اس کے اقسام

یورپ اور امریکہ میں مسمیر یزم اور ہپناٹیزم پر کتابیں لکھی جارہی ہیں اور ان کے اسکول تک قائم ہوگئے ہیں ۔ بہر حال سحر کا وجود قطعاً ہے ۔ چند ناتجربہ کار مادہ پرست انکار کریں تو اس سے سحر کی تردید و ابطال نہیں ہوسکتا ۔

(۲) سحر کیا ہے؟ اسبابِ خفیہ سے دوسروں پر اثر کرنا ، ان کو اپنا معمول بنا لینا ۔ سحر کس طرح کیا جاتا ہے؟ سحر کے اقسام ہیں (۱) داخلی یا ذاتی خود انسان کی قوتِ ارادی کا اثر (ب) خارجی یا بیرونی قوتوں سے استمداد ۔ اس کی بھی قسمیں ہیں جمادات کے خواصِ غیر طبعی سے کام لینا ۔ ارواحِ نباتات سے ، ارواحِ حیوانات سے ، ارواحِ نجوم سے ، ارواحِ مفارقات خبیثہ سے کام لینا ۔ جنات سے مدد حاصل کرنا ۔

ساحر اپنی قوتِ ارادی کو ایک نقطہ پر لگا دیتے ہیں اور آہستہ آہستہ اس کو ترقی دیتے ہیں ۔ مثلاً پانی کے کٹورے میں ایک گلاب کا پھول ڈالتے ہیں اور اپنی قوتِ ارادی ''ول پاور'' (Will Power) سے پھول کو گردش دینے کی کوشش کرتے ہیں چند روز میں وہ گردش کرنے لگتا ہے ۔ تنویم مقناطیسی یا دوسروں کو بے ہوش کرنے (Hypnotism) کے مختلف قواعد ہیں ۔ ''آدمی بے ہوش ہوجاتا ہے'' اس سے اِدھر اُدھر کے حالات دریافت کرتے ہیں ۔ بعض دفعہ کوئی زبردست روحانی قوت والا اس کو گرفتار کرلیتا ہے تو استاد کا اس کو چھڑا کر لانا دشوار ہوتا ہے ۔

جو لوگ خارجی قوت سے کام لیتے ہیں وہ اپنی معین روح سے مناسبت پیدا کرتے ہیں، غذا میں، مکان میں، ملک میں، رنگ میں، زمانے میں، بو میں۔ اس کی تعریف کی جاتی ہے، اس کو ''بھگت (بھینٹ) دی جاتی ہے۔ مناسب کھانے کی چیزیں دی جاتی ہیں، ان کے نام پر جانوروں کا جھٹکا کیا جاتا ہے۔

سحر اور عمل کا فرق

(۳) سحر و عمل میں کیا فرق ہے؟ عمل میں اسماءِ الٰہیہ کا ورد کیا جاتا ہے، آیاتِ قرآنی کا وظیفہ پڑھا جاتا ہے، فرشتوں سے مناسبت پیدا کی جاتی ہے، خوشبو استعمال کی جاتی ہے۔ ہر وقت با وضو رہنا، روز نہانا، روزہ رکھنا، بات نہ کرنا، اعتکاف بیٹھنا، ضروری سمجھا جاتا ہے۔ عامل اللہ سے دُعا کرتا ہے: سَخِّرْلَنَا فُلَانًا یَا اَللّٰہُ یَاجَبَّارُ؛ اے اللہ، اے قہار، اے جبار فلاں روح کو میرا مسخر و مطیع کردے۔ ملائک، موکل حاضر ہوتے ہیں اور عامل کی مدد کرتے ہیں۔ خدا کے پاک بندے بھی ریاضت کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر ایسے ہی کام کرتے ہیں ان کا مقصد صرف قربِ الٰہی ہوتا ہے نہ کہ دنیا کے چند خرمہرے، پیسے۔ وہ دوسروں کو اپنا مسخر کرنے کے عوض خود کے، اللہ کے مطیع و فرماں بردار ہونے کے لئے دُعا کرتے رہتے ہیں۔ ساحر ارواحِ خبیثہ کی خوشامد کرتا ہے، ان کی پوجا کرتا ہے، ان کو سجدہ کرتا ہے، ان کے نام پر پیسے دیتا ہے، جانور کا جھٹکا کرتا ہے اگر جانور کو اللہ کے نام پر ذبح کریں تو ان کی معین روح، یا جن کو نہیں پہنچتا۔ بعض شقی تو آدمیوں کو بھی بھینٹ چڑھاتا ہے، غلیظ سے غلیظ کام کرتا ہے، نجس رہتا ہے، ایسے کام کرتا ہے جن کو سن کر بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ سحر کی حقیقت میں علما کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ سحر سے ایک قسم کا تخیل ہوتا ہے اور حقیقت میں چیز وہی رہتی ہے جیسی پہلے تھی۔ یہ بھی ایک قسم کا سحر ہے۔ بعض کے خیال میں چیز میں بھی تغیر آجاتا ہے۔

معجزہ اور کرامت میں بندہ کا دخل نہیں

معجزہ و کرامت خدا کا فعل ہے۔ اس میں بندے کے فعل کو کچھ دخل نہیں۔ پیغمبر کی تائید کے لئے خدائے تعالیٰ معجزہ دکھاتا ہے اور ولی کی عزت کروانے کے لئے کرامت ظاہر کرتا ہے۔ اگر خود خدائے تعالیٰ ولی کو تصرف کرنے کا حکم دیتا ہے تو یہ بھی کرامت میں داخل ہے اگر اپنی خودی سے کوئی تصرف کرے تو یہ ہمت یا عمل ہے، کرامت نہیں ہے۔ جیسے اسبابِ ظاہری کا ایک نظام ہے۔ اسباب باطنی کا بھی ایک نظام ہے۔ سب ہے مگر لَا تَتَحَرَّکُ ذَرَّۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ؛ حکمِ خدا کے بغیر پتا تک نہیں ہلتا۔ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

نبی پر سحر اثر نہیں کرتا

(۴) کن پر سحر اثر نہیں کرتا؟ نبی پر، عاملِ کامل پر، صاحبِ یقین پر۔ ضعیف ایمان والے پر سحر چل جاتا ہے۔ جن کو ارواحِ طیبہ کی امداد ہے ان کا کوئی کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ؛ یعنی خدا کے بندوں پر شیطان کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

(۵) ہاروت و ماروت دو فرشتہ صفت آدمی تھے۔ زہرہ کا قصّہ غلط ہے۔

(۶) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی سحر کا اثر نہیں ہوسکتا۔ ان کا نام مبارک ہم لکھ کر دیتے ہیں تو سحر و شیطان سب بھاگ جاتے ہیں۔ بعض احادیث میں ہے کہ کسی یہودی نے سحر کیا تھا اور اس سے حضرتؐ کو ایک بھول سی پیدا ہوگئی تھی۔

غالبًا ایک مغالطہ ہم زمانی ان لوگوں کو ہوگیا ہے کہ غیرِ علت کو علت سمجھنے لگے کیونکہ اتفاقاً یہودی کے سحر کرنے اور حضرتؐ کے مرض کا زمانہ ایک تھا۔

(۷) سحر کا حکم کیا ہے؟ اس کا حکم عقیدے و اثر کے لحاظ سے دیا جاسکتا ہے۔ سحر میں کلماتِ کفر ہیں تو کفر ہے۔ سحر سے قتل واقع ہوا ہے تو اس کا کرنا گناہ ہوگا۔ سحر کے اثر سے زنا کیا گیا ہے تو زنا بالجبر کا جرم ہوگا۔ چونکہ یہ ثابت کرنا کہ سحر کے اثر ہی سے یہ نتیجہ نکلا ہے، مشکل ہے، لہذا قانون میں اس کو تخویفِ مجرمانہ کی سزا دی جاسکتی ہے۔ یا ساحر کو کوئی اور تعزیر دی جاسکتی ہے۔

۱۲ ع ۷ ۱۲ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

وَلَوْاَنَّهُمْ ؛ اور اگر وہ یہود۔ اٰمَنُوْا ؛ ایمان لاتے۔ وَاتَّقَوْا ؛ اور تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرتے۔ لَ ؛ البتہ، ضرور۔ مَثُوْبَةٌ ؛ ثواب۔ مِنْ۔ سے۔ عِنْدَ ؛ پاس، نزدیک۔ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے پاس سے، اللہ کے پاس کا۔ خَيْرٌ ؛ بہتر۔ لَوْكَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ؛ کاش ان کو اس کا علم ہوتا، اگر اس بات کو سمجھتے تو ان کے حق میں بہتر ہوتا۔

ترجمہ:- اگر وہ لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کے پاس کا ثواب بہتر ہوتا کاش وہ اس کو جانتے!

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ ؛ اے لوگو جو۔ اٰمَنُوْا ؛ ایمان لائے۔ لَاتَقُوْلُوْا ؛ نہ کہو۔ رَاعِنَا ؛ اس کے کئی معنی ہیں (۱) ہماری رعایت کیجئے، ہم سے مراعات فرمائیے۔ یہ اس وقت کہتے تھے جب مقرر کو دوبارہ کہنے پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ (۲) رعونت سے:- بمعنی احمق، خود پسند (۳) کسرہ کو ذرا طویل کر کے۔ رَاعِيْنَا ؛ اے ہمارے چرواہے! بدبخت یہودیوں کی عادت تھی کہ حضرتؐ کے ساتھ کسی طرح سے ہو بدگوئی کریں۔ رَاعِنَا کہتے اور احمق مراد لیتے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کے ل کو کھا جاتے اور السَّامُ علیک کہتے یعنی تم پر ہلاکی ہو۔ بے خبر مسلمان بھی یہودیوں کی سنا سنی رَاعِنَا کہتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو منع فرمایا کہ ایسا محتمل المعانی لفظ نہ کہو۔ وَقُوْلُوْا ؛ اور کہو۔ اُنْظُرْنَا ؛ ہم کو دیکھئے، ہماری طرف توجہ فرمائیے۔ مقولہ ہے۔ وَاسْمَعُوْا ؛ اور سنو یعنی پہلے ہی کان لگا کر سنو کہ دوبارہ سننے کی ضرورت نہ ہو۔ وَلِلْكٰفِرِيْنَ ؛ اور کافروں کے واسطے ہے۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ المناک، دردناک عذاب۔

ترجمہ:- اے ایماندارو تم رَاعِنَا نہ کہو۔ اور اُنْظُرْنَا کہو اور (پہلے ہی کان لگا کر) سنو اور (ان بدگو) کافروں کے لئے تو عذابِ الیم ہے۔

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ

وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۰۵﴾

مَايَوَدُّ ؛ نہیں چاہتے ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جو منکر ہوئے ، کافر ہوئے ۔ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ ؛ اہل کتاب سے یعنی یہود و نصرانی ۔ بعض اہلِ کتاب بھی اسلام لائے تھے جیسے عبداللہ بن سلام اور ابی بن کعب ۔ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور نہ شرک کرنے والے ، مشرکین یعنی بُت پرست ۔ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ ؛ کہ تم پر اُتارا جائے ، اُترے ۔ يَوَدُّ کا مفعول ہے ۔ مِنْ خَيْرٍ ؛ کسی قسم کی بھلائی ، کوئی اچھی بات ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب سے ، تمہارے پروردگار کی طرف سے ۔ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ ؛ اور اللہ خاص کرلیتا ہے ۔ بِرَحْمَتِهٖ ؛ اپنی رحمت سے ۔ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ ذُوْ ؛ صاحب ۔ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؛ بڑے فضل والا ہے ، صاحبِ فضلِ عظیم ہے ۔

ترجمہ :- نہیں چاہتے اہلِ کتاب میں کے منکر اور نہ مشرکین کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر کوئی بھلائی نازل ہو ۔ اور اللہ خاص کرلیتا ہے اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۔

صاحبو ! اہلِ کتاب و مشرکین دونوں کے میٹھے میٹھے الفاظ پر نہ جاؤ ، ان کے وعدوں پر اعتماد نہ کرو ۔ یہ کبھی نہیں چاہتے کہ تم کو کسی قسم کی بھلائی پہنچے ۔ اللہ کی اطاعت کرو ، آپس میں اتفاق پیدا کرو ، باہم قابلِ اعتماد و اعتبار بنو ، علم و ہنر سیکھو ، خدا کی رحمت کے مستحق بنو ، اللہ بڑے فضل والا ہے ۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۶﴾

مَانَنْسَخْ ؛ جو ہم ہٹاتے ، جب ہم دور کرتے ہیں ۔ نَسَخَتِ الرِّيْحُ اٰثَارَ الْقَوْمِ ؛ ہوا نے قوم کے نشانِ قدم کو مٹادیا ۔ اور نَسْخٌ ۔ متغیر ۔ نَسَخَ الْكِتَابَ ؛ نقل کیا ۔ مِنْ اٰيَةٍ ؛ کوئی نشانی ، کلام اللہ ۔ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ؛ تاکہ ہم ان کو اپنی نشانیاں دکھائیں ۔ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؛ عنقریب ان کو ہم اپنے آثارِ قدرت دکھائیں گے ۔

کیا خدا کا کوئی حکم منسوخ بھی ہوتا ہے ؟ اس کے متعلق علماء کا اختلاف ہے ۔ بعض کہتے ہیں کہ احکامِ الٰہی منسوخ ہوسکتے ہیں اور ہوئے بھی ہیں تورات میں بہت سے احکام منسوخ ہوئے ہیں ۔ عیسائیوں نے ختنہ اور سبت اور دیگر احکامِ موکدۂ تورات کو منسوخ کردیا ۔ ان اعتقادات میں نسخ نہیں ہوا کیونکہ خدائے تعالےٰ اور اس کے صفاتِ کمالیہ ناقابلِ زوال

وتغیر ہیں لہٰذا عقائد جمیع انبیا کے ایک ہیں ان میں بھی نسخ ، ممکن نہیں ۔ اخبار میں بھی نسخ نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ کذب کے مساوی ہے ۔ وعدہ میں نسخ نہیں ہوسکتا کیونکہ خلافِ وعدہ کام کرنا عیب ہے ، رذیلت ہے ۔ اللہ اس سے پاک ہے ۔ وعید کے معنی ہیں ، تم اس سزا کے مستحق ہو ، گناہ کرنے کے بعد استحقاقِ سزا ثابت ہے ۔ اس کے ساتھ ہی عفو کرنا کرامت ، سخاوت اور علو ہمت ہے ۔ یہاں بھی نسخ نہیں ۔ اُصولِ شرائع میں بھی نسخ نہیں ۔ جیسے عبادتِ الٰہی شرک و بُت پرستی سے ممانعت ، صلہ رحمی ، عدل وانصاف ، قباحتِ زِنا ، تکبر ، ظلم وغیرہ ۔

اب رہ گئے فروعاتِ شرعیہ مثلاً چور کی سزا ، زِنا کی حد ، طریقہ عبادت ، قبلہ وغیرہ ۔ ان میں نسخ ہوتا ہے ۔ مصالح کے بدلنے سے احکام بدلے ہیں ۔ یہاں تک کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا کا زمانہ آتا ہے ۔ پھر کوئی حکم منسوخ نہیں ہوتا ۔ ابو مسلم بن بحر مطلقاً قرآن میں کوئی منسوخ آیت نہ ہونے کے قائل ہیں مگر دوسرے مفسرین نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا اور اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض کے پاس آیاتِ احکام میں سے آدھے ناسخ و منسوخ ہیں چنانچہ ابن حزم کا یہی خیال ہے ۔ ابنِ عربی نے اس تعداد کو گھٹایا ، امام جلال الدین سیوطی (۲۱) آیتوں کے منسوخ ہونے کے قائل ہیں ۔ حضرت شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم دہلوی (۵) آیتوں کے نسخ کے قائل ہیں ۔ باقی آیتوں کے ایسے معنی بتلاتے ہیں جن سے نسخ نہیں رہتا ۔ فقیر قرآن میں کوئی آیت کوئی حکم منسوخ نہ ہونے کا قائل ہے ۔ چنانچہ اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ بھی لکھا ہے جسے علمی اکیڈیمی حیدرآباد نے ۱۳۶۱ھ میں شائع کیا ۔ فقیر نے غلط فہمی کے اسباب بیان کرتے ہوئے ان پانچ آیتوں کو بھی نسخ کے جھگڑے سے نکال لیا جن کو شاہ صاحب بھی منسوخ ماننے پر مجبور ہوئے اس طرح ان کے علمی خاندان کے ایک شخص نے ان کے مقصد کو پایہ تکمیل کو پہنچا دیا ۔ مانعینِ نسخ کے دلائل اجمالیہ یہ ہیں ۔

(۱) قدیم زمانہ میں نسخ ہر تغیر کو کہتے تھے ۔ اب اصطلاحًا یہ معنی ہوگئے ہیں ۔ منسوخ ، وہ سابقہ حکم جو حالیہ ناسخ حکم کی وجہ سے ناقابلِ عمل ہوگیا ہو ۔ قرآنِ شریف ایسے احکام سے خالی ہے ۔

(۲) آیتِ ہٰذا میں آیت بمعنی آثارِ قدرت کے ہے کیونکہ اس کے ساتھ اَوْ نُنْسِهَا بھی ہے ۔ قرآن کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذِمّہ لی ہے ۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ؛ قرآنِ شریف متواتر طریقے سے مروی ہے ۔ کوئی لفظ نہ کم ہوا ہے نہ زائد ۔ زیر ، زبر ، پیش ، سکون سب محفوظ ۔ مخارج و صفاتِ حروف سب محفوظ ۔ کوئی آیت بھلائی نہیں گئی ۔ جن خبرِ احاد میں ہے کہ بعض آیتیں بھلادی گئی ہیں ہرگز درست نہیں ۔ زمانہ نبوت سے اب تک حفاظ چلے آرہے ہیں ۔

(۳) آیتِ ہٰذا میں لفظِ آیت سے مراد یہودیوں کا تنزل ہے ۔ چنانچہ اس پر سابق و لاحق دلالت کرتا ہے ۔ نیز آیت سے مراد آیتِ تورات وانجیل بھی مراد ہوسکتی ہے ۔

(۴) رسوم و عقائدِ جاہلیت کی اصلاح کرنا نسخ نہیں ہے ۔ معرضِ بحث میں آیتِ قرآنی کی منسوخیت ہے نہ کہ عادتِ جاہلیہ کی اصلاح ۔

بحرالعلوم کسی بھی قرآن آیت کو منسوخ نہیں مانتے

(۵) استثناء و تخصیص، نسخ نہیں ہے۔ مَا کُلُّ عَامٍ اِلَّا وَقَدْ خُصَّ مِنْهُ الْبَعْضُ ؛ اگر ایک فرد پر بھی حکم باقی نہ رہے تو نسخ ہوگا استثناء و تخصیص میں ایسا نہیں ہوتا۔

(۶) وقتی حکم ختم مدت کی وجہ سے اُٹھ جاتا ہے نہ کہ منسوخ ہوجاتا ہے۔

(۷) کوئی حکم کسی خاص حالت و علت کی وجہ سے دیا گیا ہو تو علت کے نہ پائے جانے کی وجہ سے حکم باقی نہیں رہتا اور نہ منسوخ ہوتا ہے۔

(۸) تمہید کے طور سے جو حکم دیا گیا ہو وہ اصل حکم سے منسوخ نہیں ہوتا۔

(۹) تمام انبیاء کے مذاہب وقتی تھے چنانچہ آیت وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؛ سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ جب تمام مذاہب وقتی تھے تو حضرتؐ کے آنے کے بعد ان کا وقت نہ رہا لہذا دیگر انبیاء کے مذاہب بھی منسوخ نہیں ہوئے بلکہ ختمِ مدت کی وجہ سے وہ احکام باقی نہیں رہے مگر اسلام نے ان میں سے جن کو جاری رکھا وہ بہ حیثیت حکمِ محمدی کے ہیں نہ کہ مذہبِ سابق کے۔ آیندہ ہر ایک آیت جس کے نسخ کا دعویٰ لوگ کرتے ہیں اس کا جواب اس کے مقام پر دیا جائے گا۔

اَوْ نُنْسِهَا ۔ یا (امتدادِ زمانہ سے ان آثارِ قدرت) کو بھلا دیا۔ ہزاروں پیغمبر اور ان کے معجزے گزرے اب ان کے نام تک معلوم نہیں۔ نَاْتِ بِ ؛ ہم لائیں گے۔ مِنْهَا ؛ ان سے۔ نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَا ؛ ہم ان سے بہتر لائیں گے۔ اَوْ مِثْلِهَا یا ان کا مثل، برابر۔ اَلَمْ تَعْلَمْ ؛ کیا تم نہیں جانتے۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ، بے شک اللہ۔ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ ؛ ہر ایک شئی پر۔ قَدِیْرٌ ؛ قادر، قدرت والا ہے۔

ترجمہ:- ہم جو کسی نشانی کو دور کرتے یا اس کو بھلا دیتے ہیں تو اس کے برابر یا اس سے بہتر نشانی لاتے ہیں کیا تم کو علم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

بعض حضرات کو غیرِ قرآن کے متعلق قرآن ہونے کی غلط فہمی اس وجہ سے ہوئی کہ حضرت ﷺ نے تفسیر کے طور پر ایک جملہ کہا اور حاضرین نے اس کو آیت سمجھ لیا یا بطور یادداشت کے اپنے مصحف میں لکھ لیا مگر جب حضرتؐ نے تمام قرآن حفاظ کو یاد کروا دیا اس کے مدرسے قائم کئے اور متفرق اجزا میں کاتبوں سے لکھوایا اور ان راویوں نے ان جملوں کو قرآنِ شریف میں نہ پایا تو منسوخ التلاوۃ سمجھ لیا۔ مثلاً مصحفِ ابن مسعودؓ میں ایام متوالیات ہے اور خود ان کی روایتِ قرآن میں متوالیات نہیں ہے۔

صاحبو! اللہ تعالیٰ اپنے آثارِ قدرت کو دکھائے چلا جا رہا ہے، تم تو قوانینِ الٰہیہ و نوامیس طبیعیہ کے عالم ہو۔ اس کے عامل بنو۔ تم خود آیات اللہ سے ہو جاؤ گے۔ تم سے کمالاتِ قدرت نمایاں ہوں گے۔ تم بالشت بھر چلو اللہ ہاتھ بھر چلے گا۔ تم ہاتھ بھر چلو وہ بام بھر چلے گا۔ تم اس کی طرف چلو وہ تمہاری طرف دوڑ کر آئے گا۔ اللہ تمہاری مدد کا ارادہ فرمائے گا تو

سب کچھ کر سکے گا۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۰۷﴾

اَلَمْ تَعْلَمْ ؛ کیا تم نہیں جانتے ؟ کیا تم کو علم نہیں ؟ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ ۔ لَهٗ ؛ اس کے واسطے ہے، اس کا ہے ۔ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کی سلطنت و بادشاہی وحکومت ۔ وَمَا لَكُمْ ؛ اور تمہارے لئے نہیں ہے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے سوا، سامنے، مقابل مِنْ ۔ وَلِيٍّ سے حال ہے ۔ كَائِنًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ ؛ دوست، حمایتی ۔ مِنْ زائد ہے ۔ وَلَا ؛ اور نہیں ۔ نَصِيْرٍ ؛ فتح و نصرت دینے والا ، یار و مددگار ۔

ترجمہ :- کیا تم کو علم نہیں کہ بے شک اللہ ہی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست ہے ، اور نہ مددگار ۔

صاحبو ! کفّار لااعتبار کی سلطنتوں سے نہ ڈرو نہ ان کی حمایت پر اتراؤ۔ سلطنت، اللہ کی ہے ۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ؛ اللہ کے سوا تمہارا کوئی یار ہے نہ مددگار، تمہارا کوئی نہیں ۔ دیکھو ! منافقوں ، بے سروں کو سردار نہ سمجھو۔ یہ بدتر از کفار ہیں ۔ کفّار کو اپنے آقائے نامدار سمجھتے ہیں ۔ یہ لوگ تمہاری رتی رتی کی خبر کفار کو پہنچاتے ہیں ، ان سے بہت ہوشیار رہو۔ یہ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ کے مقیمین ہیں ۔ تم کو ایک اللہ بس ، باقی ہوس ع

یک دل داری بس است یک دوست ترا

اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۱۰۸﴾

اَمْ تُرِيْدُوْنَ ؛ اے مسلمانو ! کیا تم بھی چاہتے ہو، ارادہ کرتے ہو ۔ اَنْ تَسْـَٔلُوْا ؛ کہ سوال کرو ، پوچھو، استفسار کرو ۔ رَسُوْلَكُمْ ؛ تمہارے رسول سے ، پیغمبر سے ۔ كَمَا ؛ جس طرح کہ، جیسے سُئِلَ مُوْسٰى ؛ سوال کئے گئے موسٰی ۔ مِنْ قَبْلُ ۔ اس سے پہلے ، اس زمانہ سے قبل ۔ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ ؛ اور جو بدل دے کفر سے ایمان کو اور جو بدل لے کفر کو بعوض ایمان کے ، اور جس نے کفر کو ایمان کے بدلے لیا ۔ فَقَدْ ضَلَّ ؛ تو بتحقیق ، حقیقۃً ، بے شک وہ گمراہ ہوگیا ، بھٹک گیا ، بہک گیا ۔ سَوَآءَ ؛ سیدھا ، برابر ، مستقیم ۔ السَّبِيْلِ ؛ راستہ ۔ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ؛ صراطِ مستقیم ، راہِ راست ۔

ترجمہ :- (اے مسلمانو!) کیا تم بھی یہ چاہتے ہو کہ اپنے پیغمبر سے ایسے سوالات کرو جیسے اس سے پہلے موسٰی سے کئے گئے تھے (ایسے شرارت کے سوالات کفر ہیں) اور جو ایمان کے عوض کفر حاصل کرے تو راہِ راست سے بھٹکا، (بہکا)۔

صاحبو! تم بھی علماء سے غیر ضروری باتیں نہ پوچھو، ایمانِ اجمالی پر جمے رہو، عملِ صالح کے پابند رہو۔ بے ضرورت باتوں میں پڑوگے تو ایک مسئلہ کو بھی حل نہ کرسکو گے۔ ناحق شبہات میں پڑکر ایمان کھو دو گے۔ یہ بڑی گمراہی ہے۔

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٠٩﴾

الثلثة

وَدَّ ؛ چاہا، آرزو کی۔ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ؛ بہت سے اہلِ کتاب نے۔ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ ؛ کاش تم کو پلٹا دیں، تم کو رَد کردیں، واپس کردیں۔ مِن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ ؛ تمہارے ایمان لانے کے بعد۔ كُفَّارًا ؛ جمع کافر، منکر۔ حَسَدًا ۔ حسد سے، رشک سے۔ مِنْ عِندِ أَنفُسِهِمْ ؛ ان کے جی میں ہے، یہ حسد ان کے دلوں میں سے اُٹھا ہے، سرسری نہیں ہے۔ مِن بَعْدِ ؛ اس کے بعد۔ مَا تَبَيَّنَ ؛ کہ ظاہر ہوگیا۔ لَهُمُ الْحَقُّ ؛ ان کے لئے حق، ان پر حق ظاہر ہونے کے بعد بھی۔ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا ؛ پس معاف کرو اور ان سے روگردانی کرو، جانے دو۔ حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ؛ اس وقت تک کہ اللہ اپنا امر لائے، حکم دے یعنی عذاب نازل کرے یا تم میں قوت پیدا کردے۔ إِنَّ اللَّهَ ؛ بے شک اللہ۔ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ؛ ہر شئے پر قادر ہے، جو چاہا کرسکتا ہے۔

ترجمہ :- اکثر اہلِ کتاب چاہتے ہیں کہ تم کو کفر کی طرف پلٹا دیں بعد اس کے کہ تم ایمان لا چکے ہو۔ یہ خواہش ان کے دلوں میں حسد کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اس کے بعد بھی کہ ان پر ظاہر ہوگیا ہے کہ تم حق پر ہو (تمہارا مذہب سچا ہے) پس تم اس وقت تک ان سے عفو کرو، اِعراض کرو (اور جانے دو) کہ اللہ اپنا حکم لادے، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

صاحبو! عیسائی مذہب میں تبلیغ نہیں۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام حضرت موسٰی علیہ السلام کے بھیڑوں کے لئے آئے تھے یعنی بنی اسرائیل کے لئے نہ کہ کافۃ الناس کے لئے۔ اہلِ کتاب یعنی یہود و نصرانی چاہتے ہیں کہ تم ایمان سے پھر جاؤ،

کافر بن جاؤ۔ انھوں نے مشن قائم کئے ہیں، ہرفن کی کتاب میں کچھ نہ کچھ اسلام کے خلاف لکھ جاتے ہیں اور تم کو الّو بناتے ہیں۔ تم نادان ہو، اپنے مذہب سے واقف نہیں ہو، ان کے فریب میں آجاتے ہو مگر مناظرات میں وہ ہمیشہ لاجواب ہوجاتے ہیں۔ اسلام کی حقانیت ان پر ظاہر ہوچکی ہے۔

چند روز صبر کرو، خدا تم کو غالب کردے گا، مایوس نہ ہو خدا سب کچھ کرسکتا ہے۔

وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۭ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کی پابندی کرو، اس کو اچھی طرح سے ادا کرو۔ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ دو۔ وَمَا تُقَدِّمُوْا ؛ اور جو پہلے بھیجو یعنی آخرت میں۔ لِاَنْفُسِكُمْ ؛ اپنے لئے۔ مِنْ خَيْرٍ ؛ بھلائی سے، خیر سے، نیکی سے۔ تَجِدُوْهُ ؛ تم اس کو پاؤ گے۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے پاس۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ، بہ تحقیق اللہ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ اس چیز کو کہ تم کرتے ہو تمہارے اعمال کو، تمہارے کام کو۔ بَصِيْرٌ ؛ دیکھنے والا، جاننے والا ہے۔

ترجمہ :- اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور جو کچھ نیکی تم اپنے لئے آگے بھیجو تو اس کو اللہ کے پاس پاؤ گے اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

صاحبو! تم نماز نہ پڑھنے سے نہ دین کے رہے نہ دنیا کے۔ نہ اطمینانِ قلب رہا نہ تنظیم مسلمین اور زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے چندوں کی ضرورت ہوئی۔ بیت المال نہ ہونے کی وجہ سے تمام قومی کام خراب ہورہے ہیں۔ یہی وجہ ہے صلوٰۃ وزکوٰۃ پر اللہ تعالیٰ بار بار تاکید فرماتا ہے۔ تمہاری کوئی نیکی ضائع نہ جائے گی، سب اللہ کے پاس ہے۔ اللہ دانا بینا ہے وہ تم کو اَجر دے گا۔

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۭ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

وَقَالُوْا ؛ اور انھوں نے کہا۔ لَنْ يَّدْخُلَ ؛ ہرگز داخل نہ ہوگا۔ اَلْجَنَّةَ ؛ جنت میں۔ اِلَّا ؛ مگر۔ مَنْ كَانَ ؛ جو تھا، جو ہو۔ هُوْدًا ؛ یہودی۔ اَوْ نَصٰرٰى ؛ یا نصرانی، عیسائی، مددگار۔ جیسے سَكْرَانَ کی جمع سُكَارٰى ؛ وہ۔ اَمَانِيُّهُمْ ؛ جمع۔ اُمْنِيَّةٌ آرزو، منصوبے، ڈھکوسلے۔ قُلْ ؛ تم کہو، کہہ دیجئے۔ هَاتُوْا ؛ لاؤ۔ اس کی گردان وتعریف میں پانچ ہی کلمے آتے ہیں۔

هَاتِ ۔ هَاتِی ، هَاتِیَا ، هَاتُوْا ۔ هَاتِیْنَ ۔ بُرْهَانٌ ؛ دلیلِ قاطع ۔ بَرَہَ ۔ یَبْرَہُ ۔ بُرْهَانًا ؛ کاٹنا ۔ اِنْ کُنْتُمْ ؛ اگرتم ہو، صٰدِقِیْنَ ؛ سچے ، راست گو۔

ترجمہ :- اور (اہلِ کتاب نے) کہا ''یہود اور نصاریٰ کے سوا جنت میں کوئی نہ جائے گا''۔ یہ ان کے نرے ڈھکوسلے ہیں ۔ تم کہو تمہارے پاس دلیلِ قطعی و یقینی ہے تو لاؤ اگر تم کو اپنی صداقت کا دعویٰ ہے ۔

بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ۱۳ ع ۱۴

بَلٰی ؛ ہاں ، کیوں نہیں ۔ مَنْ ۔ جس نے ، جو ۔ اَسْلَمَ ؛ سپرد کردیا ، حوالہ کردیا ۔ وَجْهَهٗ ؛ اپنے چہرہ کو یعنی اپنے آپ کو جز کہہ کر کل مراد لیتے ہیں ۔ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ ؛ جس نے خود کو حوالے کردیا ، سر جھکا دیا ۔ لِلّٰهِ ؛ اللہ کے لئے ، خدا کے سامنے وَهُوَ مُحْسِنٌ اور وہ نیکوکار ہے ۔ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ ؛ پس اس کے لئے اس کا اَجر ہے ، ثواب ہے ۔ عِنْدَ رَبِّهٖ ؛ اس کے رب کے پاس ۔ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان کو کسی قسم کا خوف نہیں ۔ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؛ اور نہ ان کو حزن و ملال ۔ وہ بدکار نہیں ، لہذا سزا کا خوف نہیں ۔ اور ان کا خدا کے سوا کوئی محبوب نہیں لہذا ما سوا اللہ کے جانے کا حزن بھی نہیں ۔

ترجمہ :- ہاں بلکہ جس نے (خواہ ہم ہوں یا تم) خود کو اللہ کے حوالے کردیا اور وہ نیکوکار بھی ہے تو اس کو اس کا اَجر اس کے رب کے پاس ملنے والا ہے ، نہ ان کو خوف ہے نہ حزن و ملال ۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ۪ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى

شَيْءٍ ۙ وَّهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ

فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ ؛ اور یہود نے کہا ۔ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى ؛ نہیں ہیں نصاریٰ ۔ عَلٰى شَيْءٍ ؛ کسی صحیح عقیدہ پر ۔ خدا ناقابلِ تغیر ہے وہ الآن کما کان ہے ۔ تمام پیغمبر اللہ کے متعلق ایک ہی بات کہتے ہیں ۔ ان نصاریٰ نے پیغمبروں کے خلاف تثلیث کا مسئلہ نکالا ہے ۔ باپ ، بیٹا ، روح القدس اور یہ تینوں اقانیم یا اصل مل کر ایک خدا اور پھر ہر ایک مستقل ۔ اس میں تو

خدا کی تجزی ہے۔کل اپنے اجزا کا محتاج ہوتا ہے۔باپ بیٹے میں مماثلت چاہیئے۔خدا کا کوئی مثل نہیں، بیٹا حیوانی فعل سے پیدا ہوتا ہے، خدا اس سے پاک ہے۔باپ کے برابر کام کرنے والے کو پوت کہتے ہیں۔باپ سے بہتر کام کرنے والے کو سپوت اور نالائق بیٹے کو کپوت۔خدا کے برابر یا اس سے بہتر کس نے مخلوقات پیدا کیئے؟ لہذا نہ اس کا کوئی پوت ہے نہ سپوت اور کپوت ہونا کوئی عزت کی بات نہیں! انجیل میں تو ہے کہ تمام لوگوں نے کہا ''اے ہمارے آسمانی باپ!'' پھر جناب عیسیٰؑ کی کیا خصوصیت؟ باپ کے معنی مجازاً خالق و رب کے ہیں۔اور بیٹے کے معنی محبوب۔اب مجازاً بیٹا کہنے سے بھی احتراز کرنا چاہیئے کیونکہ نادان نصرانی شرک و کفر میں مبتلا ہو رہے ہیں ایک اور مسئلہ قابلِ غور ہے۔دیکھو! خدا منصف ہے، عادل ہے۔یہ کوئی انصاف ہے کہ گناہ کریں لوگ اور دوزخ میں جائیں اور لعنتی بنیں مسیحؑ؟ اللہ کسی کا بار کسی پر نہیں ڈالتا۔یہ اس کی شانِ عدالت و رحمت دونوں کے خلاف ہے۔وَقَالَتِ النَّصٰرٰی ؛ اور نصاریٰ نے کہا۔لَیْسَتِ الْیَھُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ ؛ یہود کسی اصل پر قائم نہیں۔بخت نصر نے اور ظالم بادشاہوں نے تورات کو جلا دیا تھا اب سب من گھڑت باتیں رہ گئی ہیں۔انھوں نے اس ضلالت سے نکالنے والے نبی کو جس کا تورات میں وعدہ تھا نہ مانا اور کافر ہوگئے تورات میں دھرا کیا ہے؟ احکامِ عشرہ اور دیگر رسمی احکام۔روحانیات کا اس میں نشان نہیں۔اخلاقِ مجسم مسیح ہے۔پولوس مقدس کہتا ہے تورات ظلمات کا پردہ ہے اور موسیٰ جلاّدوں کا اُستاد ہے۔وَھُمْ ؛ اور وہ۔یَتْلُوْنَ ؛ پڑھتے ہیں، تلاوت کرتے ہیں۔اَلْکِتٰبَ ؛ کتاب اللہ کو۔کَذٰلِکَ قَالَ ؛ اسی طرح کہا۔اَلَّذِیْنَ لَایَعْلَمُوْنَ ؛ بےعلم نادان لوگوں نے، جیسے مجوس، ہنود۔حالانکہ وہ یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ کس پیغمبر پر وید اُتری ہے؟ ایک پیغمبر پر یا کئی پیغمبروں پر۔خبرِ متواتر تو کجا خبر احاد سے بھی ثابت نہیں کر سکتے۔وید کے دیکھنے والے کہتے ہیں کہ اس میں مختلف زبانوں کی لکھی ہوئی کتابیں ایک جا کر دی گئی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ایامِ جہالت کے خیالات ہیں، دیوتاؤں، نجوم و عناصر کی پوجا کے منتر ہیں، جادو ٹونے ہیں، بُت پرستی اُدہام پرستی سے ویدیں بھری ہوئی ہیں۔تثلیث ان کے پاس بھی ہے۔خدا مادہ اور جیو۔مادہ اور جیو خدا کے مخلوق نہیں۔خدا کسی کا گناہ باوجود توبہ کے بخش نہیں سکتا۔وید ایک مردہ زبان سنسکرت میں ہے جس کو کوئی اچھی طرح نہیں جانتا۔ہر ایک اپنے دل کے لگتے لگاتا ہے۔یہ مذہب تبلیغی بھی نہیں۔مسلمانوں کا دیکھا دیکھی تبلیغ کرنے لگے ہیں۔حالانکہ وید کو مذہباً سوائے برہمن کے کوئی پڑھ نہیں سکتا۔ہندو مذہب کے عقائد اس قدر باہم مختلف ہیں کہ ہندوؤں میں کوئی مشترک مسئلہ نکلنا ہی مشکل ہے۔توحید یا وحدۃ الوجود سب بعد کے ہیں حقیقۃً اسلام سے ماخوذ ہیں۔آریا تو لامذہب ہیں۔نہ ان کے پاس دین ہے نہ آئین۔شاستر کے خلاف قوانین پاس کرواتے ہیں روحانیات سے بالکل نابلد۔ان کے پاس جو کچھ ہے، عقلِ ناقص کے احکام ہیں، وحیِ الٰہی کچھ بھی نہیں۔مِثْلَ قَوْلِهِمْ ؛ اہلِ کتاب کے قول کے مماثل، ایسی ہی۔فَاللّٰهُ یَحْكُمُ ؛ پس اللہ ہی حکم کرے گا۔بَیْنَهُمْ ؛ ان میں، ان کے درمیان۔یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؛ قیامت کے دن، بروزِ حشر، قبروں سے نکل کھڑے ہونے کے دن۔فِیْمَا ؛ اس چیز میں کہ فِیْهِ۔اس میں۔كَانُوْا یَخْتَلِفُوْنَ ؛ اختلاف کرتے تھے، جھگڑتے تھے۔

ترجمہ :- اور یہود کہتے ہیں نصاریٰ کسی ٹھکانے پر نہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں یہود کسی راہ پر نہیں حالانکہ وہ کتاب (اللہ) کو پڑھتے ہیں اسی طرح بے علم لوگ بھی ایسی ہی باتیں کرتے ہیں اور اللہ حکم دے گا ، (فیصلہ کرے گا) قیامت کے دن (ان مسائل کا ، ان مقدمات کا) جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں ۔

قرآن کی تعلیم ہے تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرو ، تمام انبیاء کو سچا جانو ۔ مگر دل سے لگتے لگانے والوں نے آپس میں اختلاف پیدا کر لئے ۔ اصل مذہب تو خدا پرستی ، توحید اور نیک عمل ہے ۔ یہی خدا کا قانون ہے اور سب کا متفق علیہ اسی کا نام اسلام ہے ، اور محمد رسول اللہ اسی کی دعوت دیتے ہیں ۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

وَمَنْ اَظْلَمُ ؛ اور کون زیادہ ظالم ہے ۔ یعنی کوئی نہیں ۔ استفہامِ انکاری ہے ۔ مَنْ ؛ مُبتدأ ہے اور اَظْلَمُ ؛ خبر ۔ مِمَّنْ ؛ اس سے جو ۔ مَنَعَ ۔ روکا ، منع کیا ۔ مَسَاجِدَ اللّٰهِ ؛ خدا کی مسجدوں کو ۔ اَنْ يُّذْكَرَ ؛ کہ ذکر کیا جائے ۔ فِيْهَا ؛ ان مساجد میں ۔ اِسْمُهٗ ۔ اس کا نام ، اس کا اسم ۔ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اِسْمُهٗ ۔ بتقدیر ذکر اسم اللہ بدلِ اشتمال ہے مساجد کا یا مَنْ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ متعلق ہے مَنَعَ سے ۔ وَسَعٰى ؛ اور سعی کی ، کوشش کی ۔ فِىْ خَرَابِهَا ؛ ان مسجدوں کی خرابی میں ، تباہی میں ، خراب بمعنی ویران ہے ۔ اُولٰٓئِكَ ؛ یہ لوگ ۔ مَا كَانَ لَهُمْ ؛ ان کو حق نہ تھا ۔ لَهُمْ خبر كَانَ ہے اَنْ يَّدْخُلُوْهَا ؛ کہ داخل ہوں ان مساجد میں ۔ بتقدیر دُخُوْلُهُمْ کے كَانَ کا اِسم ہے ۔ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؛ مگر خوف کرتے ، ڈرتے ۔ حال ہے يَدْخُلُوْهَا سے ۔ لَهُمْ ؛ ان کے لئے ہے ۔ فِى الدُّنْيَا ؛ دنیا میں خِزْىٌ ؛ رُسوائی ، فضیحت ، خواری ۔ وَلَهُمْ ؛ اور ان کے لئے ہے ۔ فِى الْاٰخِرَةِ ؛ آخرت میں ۔ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛ بڑا عذاب ۔

ترجمہ :- اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے اللہ کی مسجدوں میں (اس کی یاد کرنے) اس کا ذکر کرنے سے روکا ، (اس کی ممانعت کی) اور ان کو (غیر آباد کرنے میں) خراب کرنے میں سعی کی ۔ ان کو مناسب نہ تھا مگر یہ کہ ان مساجد میں ڈرتے ڈرتے جاتے ، ان ہی کے لئے ہے دنیا میں رسوائی

اور ان ہی کے لئے ہے آخرت میں بڑا عذاب ۔

مسجدوں کے سامنے زور زور سے باجا بجانا ، نماز میں گڑبڑ ڈالنا بھی مَنَعَ اور سَعٰی فِی خَرَابِھَا میں داخل ہے ۔ آج کل وہابی ، شیعہ ، سنی سب مسجدوں کو تباہ کر رہے ہیں ۔ کوئی کسی کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا ۔ کیا یہ مساجد کو غیر آباد کرنا نہیں ہے ؟ مختلف فیہ مسائل کو اُٹھا کر باہم لڑنا کیا اسلامی تنظیم کی تفریق نہیں ؟ جو توحید کا قائل نہیں ، عملِ صالح کا پابند نہیں وہ دین و دنیا دونوں میں رسوا ہوگا ، مستوجبِ سزا ہوگا ۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؛ اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب ۔ فَاَيْنَمَا ؛ پس جدھر کو ۔ تُوَلُّوْا ؛ منھ کرو ، منھ پھیرو ، متوجہ ہو ۔ فَثَمَّ ؛ پس ادھر ہی ہے ۔ اسم اشارۂ بعید ۔ وَجْهُ اللّٰهِ ؛ خدا ، خدا کا چہرہ ، رضا مندی ، سامنا ، روبرو ، تجلی ۔ اِنَّ اللّٰهَ بے شک اللہ ۔ وَاسِعٌ ۔ بڑی سمائی کا ، وسعت والا ، گنجایش والا ۔ عَلِيْمٌ ؛ بڑا عالم ، جاننے والا ۔

ترجمہ :- اور اللہ ہی کا ہے مشرق و مغرب ۔ جہاں کہیں بھی تم (اللہ کی طرف) رُخ کرو اللہ تمہارے روبرو ہے بلاشبہ اللہ بڑی وسعت و علم والا ہے ۔

اللہ کسی خاص مقام میں محدود نہیں ۔ کعبہ جہتِ جامع ہے نہ کہ معبود ۔ وہ اخلاص کا طالب ہے ، کعبۃ اللہ سے نزدیک ہوں یا دور کچھ مضائقہ نہیں ۔ شکِ قبلہ کی صورت میں جدھر نماز پڑھی جائے قبول ۔ اس کی رحمت وسیع ہے وہ تمہاری دلی حالت سے واقف ہے ۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

وَقَالُوْا ؛ اور لوگوں نے کہا ۔ اِتَّخَذَاللّٰهُ ؛ اللہ نے بنا لیا ۔ وَلَدًا ؛ بیٹا ۔ سُبْحٰنَهٗ ؛ وہ پاک ہے ۔ بَلْ ؛ بلکہ ۔ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ كُلٌّ لَّهٗ ؛ سب اس کے لئے ، سب اس کے ۔ قَانِتُوْنَ ؛ مطیع ہیں ، فرماں بردار ہیں ، اس کے بندے ہیں ، تحتِ حکم ہیں ۔

ترجمہ :- اور لوگوں نے کہا ۔ اللہ نے ایک بیٹا بنا لیا ہے ۔ وہ (ان عیوب سے) پاک ہے ۔ بلکہ اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ سب اسی کے فرماں بردار ہیں ۔

یہود کہتے تھے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں ۔ نصرانی کہتے ہیں ۔ مسیح ابن اللہ ہیں ۔ مشرکین کہتے تھے فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں ۔ یہ سب شرک و کفر ہے ۔ سب خدا کے بندے ہیں ، اس کی ملک ہیں ، اس کے تحتِ حکم ہیں ۔

بَدِيۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ وَاِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۱۱۷﴾

بَدِيْعٌ ؛ بغیر مادّہ کے پیدا ہونے والا ۔ مُبْدِعْ ۔ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ۔ وَاِذَا ؛ اور جب ۔ قَضٰٓى اَمْرًا ؛ فیصلہ کرتا ہے، ارادہ کرتا ہے کسی چیز کے کرنے کا ۔ فَاِنَّمَا ؛ پس اس کے سوا نہیں ، پس ، صرف وہی ۔ يَقُوْلُ ؛ فرماتا ہے ۔ لَهٗ اس کو ۔ كُنْ ۔ ہوجا ۔ فَيَكُوْنُ ؛ پس وہ امر ہوجاتا ہے ۔ بیٹا ہو یا بیٹی باپ کے مماثل ہوتے ہیں ۔ خدا کا وجود بالذات اوروں کا وجود بالعرض ۔ بالذات اور بالعرض میں کیا مماثلت ؟ کیا ہر وہ چیز جو کسی سے پیدا ہو اولاد کہلاتی ہے ؟ بچوں کے پیٹ میں سے کیچوے نکلتے ہیں ، تو کیا وہ بچوں کے بچے ہوئے ؟ زخموں میں کیڑے پڑتے ہیں تو کیا وہ زخمی کے بچے ہیں ؟ ہرگز نہیں ! باپ میں اور اس کی اولاد میں مماثلت ہوتی ہے صورت میں شکل میں ، افعال میں اوصاف میں ۔

اولاد ، بیوی سے ربطِ جنسی سے پیدا ہوتی ہے ۔ خدا اس سے پاک ہے ۔ اولاد کی خواہش اس لئے ہوتی ہے کہ ضعیفی میں کام آئے ، مرنے کے بعد قائم مقام ہو ۔ خدا اس سے پاک ہے ۔ وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے ۔ خالق مخلوق کا کیا محتاج ہوگا ؟ کوئی چیز اس پر دشوار نہیں ۔ اس کا صرف کُــــن یعنی ''ہوجا'' کہنا کافی ہے فوراً وہ چیز پیدا ہوجاتی ہے ۔ وہ قیوم ہے ۔ سب کا قیام ، سب کا دار و مدار اس پر ہے ۔ وہ صمد ہے ، بے نیاز ہے ، اس کو کسی کی حاجت نہیں ۔

اچھا یہ کُــن کا حکم کس کو دیا گیا ؟ ذرا غور کرو تمام چیزوں کو اللہ نے جان کر پیدا کیا ، یا پیدا کرنے کے بعد جانا ؟ بغیر علم کے پیدا کرنے کو اضطرار کہتے ہیں ۔ خدا پر جہل کا الزام لگانا جہل ہے ۔ ضرور جان کر پیدا کیا ہے ۔ علم کے لئے عالم و معلوم دونوں ہوتے ہیں ۔ خدا تو عالم ہے لہذا ضرور اس کے معلومات بھی ہیں ۔ ان معلومات کو اعیانِ ثابتہ ، طبائع جائزات ، حقائق ممکنات کہتے ہیں ۔ ہم گھر بناتے ہیں تو پہلے اس کا نقشہ دل میں سوچتے ہیں پھر کہیں گھر بنتا ہے ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا عاقل کون ہے اور غافل کون ؟ آپ نے فرمایا ، عاقل کا دل پہلے ہوتا ہے اور غافل کی زبان پہلے یعنی عاقل پہلے سوچتا ہے پھر کہتا ہے اور غافل پہلے کہتا ہے پھر سمجھتا ہے اور اپنے بے سمجھے کہے پر نادم ہوتا ہے ۔ اللہ اس عینِ ثابتہ کو کُــن فرماتا ہے تو وہ موجود ہوجاتا ہے ۔ یہ بات یاد رکھو کہ عینِ ثابتہ پر اسماءِ الٰہی کی تجلی ہوتی ہے تو وہ نمایاں ہوتا ہے ۔ علم کے ساتھ قدرت ملتی ہے تو چیز پیدا ہوتی ہے ۔ اعیانِ ثابتہ کے ماننے سے اللہ کا محلِ کثرت ہونا لازم نہیں آتا ۔ ایک چیز سے ہزاروں امور کا انتزاع ہوتا ہے ۔

دائرے سے منتزع ہیں مرکز و قطر و محیط — شانِ وحدت سے ہوئی ہے شانِ کثرت آشکار
مرحبا ! اے زورِ جذبِ عشق کیا کہنا ترا — باہر آئی لیلٰی پردہ نشیں بے اختیار (حسرت)

بعض دفعہ لوگ بیٹے کا لفظ بہ معنی محبوب اور باپ کا لفظ بہ معنی مربی اور پرورش کنندہ کے استعمال کرتے ہیں ۔ اس کو

حقیقت سمجھنا غلطی ہے اس لئے اسلام نے اس سے بھی روکا کہ شرک و مظنہ شرک دونوں کو اسلام میں راہ نہ ملے انجیل میں تو ''اے ہمارے آسمانی باپ'' مذکور ہے۔ پھر حضرت عیسٰی کی خصوصیت کیا ہے؟ وہ سب کا باپ یعنی مربی ہے۔ سب اس کے مربوب ہیں یہ عمومیت ہے اور جناب مسیحؑ اس کے محبوب ہیں، رسول ہیں یہ خصوصیت ہے۔

ترجمہ:- آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا۔ اور جب وہ کسی چیز کے کرنے کا اِرادہ کرتا ہے تو اس کو صرف ہوجا کہتا ہے پس وہ (امر) ہوجاتا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

وَقَالَ؛ اور کہا، کہتے ہیں۔ اَلَّذِیْنَ؛ وہ لوگ جو۔ لَا یَعْلَمُوْنَ؛ نہیں جانتے جو بے علم ہیں، جو جاہل ہیں یعنی بُت پرست، مشرکین۔ لَوْلَا؛ کیوں نہیں۔ یُکَلِّمُنَا اللّٰہُ؛ اللہ ہم سے بولتا۔ یہ بات ظاہر ہے کہ ہر شخص کی استعداد ایک نہیں ہوتی۔ علم بہت لوگ شروع کرتے ہیں مگر علامہ ایک دو ہوتے ہیں۔ تجارت بہت لوگ کرتے ہیں مگر لکھ پتی چند ہی ہوتے ہیں کشتی بہت لوگ لڑتے ہیں مگر رستمِ دوراں ایک ہوتا ہے۔ ہر فن کا چمپین ایک ہی ہوتا ہے۔ روحانیت میں اعلیٰ قابلیت رکھنے والا ایک ہی ہوتا ہے۔ وہ خدا سے لیتا ہے، بندوں کو دیتا ہے۔ خدا سے سنتا ہے اور بندوں کو سناتا ہے۔ خدا سے کلام کرنے کو حوصلہ چاہیئے۔ بادشاہ سے یا کسی بڑے عہدہ دار سے ہر ایک گفتگو نہیں کرسکتا۔ قابلیت خاک نہیں اور ''خدا ہم سے کیوں نہیں بولتا؟ بے شک یہ بات جاہلوں کی ہے''۔ اَوْ؛ یا۔ تَاْتِیْنَآ اٰیَۃٌ؛ ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی؟ کوئی معجزہ کیوں نہیں آتا؟ کوئی غیر معمولی خرقِ عادت کیوں ظاہر نہیں ہوتی؟ اے جاہلو! سراپا آیت کو دیکھ کر تم نے کیا قدر کی؟ قرآن دیکھکر کب قبول کیا؟ ہزارہا معجزے دیکھے اور کہہ دیا کہ یہ جادو ہے حق بات کے قبول کرنے کے لئے بھی قابلیت چاہیئے۔ ع۔

زمینِ شور سنبل برنیاید

کَذٰلِکَ؛ اسی طرح، یوں ہی، ایسا ہی قَالَ؛ کہا۔ اَلَّذِیْنَ۔ جو۔ مِنْ قَبْلِھِمْ؛ ان سے پہلے تھے۔ مِثْلَ قَوْلِھِمْ؛ ان کے قول کے جیسے اقوال، جیسا یہ کہتے ہیں۔ تَشَابَھَتْ؛ ملتے جلتے ہیں، باہم مشابہ ہیں۔ قُلُوْبُھُمْ؛ ان کے دل۔ قَدْبَیَّنَّا ہم نے تو صاف صاف بیان کردیا، واضح طور سے دکھادیا۔ اَلْاٰیٰتِ؛ نشانیاں، دلائل۔ مگر کس کے لئے۔ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ؛ یقین والوں کے لئے۔ اب اوہام پرست شَاکٌّ فِیْ اَنَّہٗ شَاکٌّ؛ یا ہٹ دھرم نہ مانیں، نہ مانیں!

ترجمہ:- اور بے علم کہتے ہیں اللہ ہم سے کلام کیوں نہیں کرتا یا کوئی نشانی کیوں نہیں آتی جیسے یہ کہہ رہے ہیں ایسا ہی تو ان سے پہلے کے لوگوں نے کہا تھا۔ ان کے اور ان کے دل

ملتے جلتے ہیں (وہی کٹ حجتی وہی ہٹ دھرمی) ہم نے تو صاف صاف نشانیاں بتلا دیں یقین کرنے والوں کے لئے ۔

إِنَّآ أَرۡسَلۡنَٰكَ بِٱلۡحَقِّ بَشِيرٗا وَنَذِيرٗاۖ وَلَا تُسۡـَٔلُ عَنۡ أَصۡحَٰبِ ٱلۡجَحِيمِ ﴿١١٩﴾

اِنَّآ ؛ بے شک ہم ۔ اَرْسَلْنٰکَ ؛ ہم نے تم کو بھیجا ۔ بِالْحَقِّ ؛ (دین) حق کے ساتھ ۔ بَشِیْرًا ؛ خوش خبری دینے والا بَشَّرَ ؛ بشارت دی ۔ وَنَذِیْرًا ؛ ڈرانے والا ، مضرشئی سے خبر دینے والا ۔ وَلَا تُسْئَلُ ؛ اور تم سے سوال نہ کیا جائے گا ۔ تم سے پرسش نہ ہوگی ۔ وہی اپنے کئے کی جواب دہی کریں گے ۔ صرف تبلیغ تمہارا فرض تھا اور اس کو تم نے ادا کردیا ۔ عَنْ ؛ سے ۔ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ؛ دوزخ والے ، دوزخی ، جہنمی ، بھڑکتی آگ میں جانے والے ۔

ترجمہ :- (یا محمد) ہم نے تم کو دین حق کے ساتھ (رسول بنا کر) بھیجا ۔ بحالیکہ تم خوش خبری بھی دیتے ہو اور ڈراتے بھی ہو اور تم سے ان دوزخیوں کے متعلق کوئی سوال نہ کیا جائے گا (نہ کسی قسم کی باز پرس ہوگی ۔)

وَلَن تَرۡضَىٰ عَنكَ ٱلۡيَهُودُ وَلَا ٱلنَّصَٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمۡۗ قُلۡ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلۡهُدَىٰۗ وَلَئِنِ ٱتَّبَعۡتَ أَهۡوَآءَهُم بَعۡدَ ٱلَّذِي جَآءَكَ مِنَ ٱلۡعِلۡمِ مَا لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن وَلِيّٖ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١٢٠﴾

وقف منزل

وَلَنْ تَرْضٰی ؛ اور ہرگز راضی نہ ہوں گے ۔ عَنْکَ ؛ تجھ سے ۔ اَلْیَهُوْدُ ؛ یہودی ۔ وَلَا النَّصٰرٰی ؛ اور نہ نصرانی ، عیسائی ، مسیحی ، کرسچین ۔ حَتّٰی تَتَّبِعَ ؛ یہاں تک کہ تم اتباع کرو ، پیروی کرو ۔ مِلَّتَهُمْ ؛ ان کے مذہب کی ۔ ان کے دین و آئین کی ۔ قُلْ ؛ کہہ ۔ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ ؛ بے شک خدا کی ہدایت ہی ۔ هُوَالْهُدٰی ؛ وہی ہدایت ہے ، اس کے سوائے جو ہے ضلالت ہے ، گمراہی ہے ۔ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ ؛ اور البتہ اگر تو اتباع کرے ، پیروی کرے ۔ اَهْوَآءَ هُمْ ؛ ان کے ہوا و ہوس کی ، خواہش کی ، جمع هَوٰی ۔ بَعْدَ الَّذِیْ ؛ بعد اس کے کہ ۔ جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ ؛ آیا تمہارے پاس علم سے ۔ مَالَکَ ؛ نہیں ہے تیرے لئے تیرا نہیں ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ سے ، اللہ کے پنجہ سے بچانے کے لئے ۔ مِنْ وَّلِیٍّ ؛ کوئی دوست ، کوئی حمایتی ۔ وَلَا نَصِیْرٍ ؛ اور نہ فتح و نصرت دینے والا ، یار و مددگار ، معین و انصار ۔

ترجمہ :- اور (اے محمد) یہود و نصاریٰ تو تم سے اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کے

مذہب کی اتباع نہ کرو۔ تم کہو ''ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے'' اور البتہ اگر تم نے ان کے ہوا و ہوس کی اتباع کی، بعد اس کے کہ تمہارے پاس اللہ کے پاس سے علم آیا تو تمہارے لئے اللہ سے بچانے کے لئے نہ کوئی یار و مددگار ہوگا، نہ فتح و نصرت دینے والا۔

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓىِٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ

ع ۹ ۱۴ ۱۴ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۠ ﴿۱۲۱﴾

اَلَّذِیْنَ ؛ جو لوگ۔ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ ؛ ہم نے ان کو کتاب دی۔ یَتْلُوْنَهٗ ؛ اس کی تلاوت کرتے ہیں۔ تَلَا۔ یَتْلُوْ ؛ تِلْوًا ؛ پیچھے چلنا۔ تِلَاوَةً ؛ زبان کے پیچھے پیچھے دل کا رہنا، سمجھ کر پڑھنا۔ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؛ تلاوت کا حق ادا کرتے ہوئے، علم کے مطابق عمل کرتے ہوئے۔ اُولٰٓىِٕكَ ؛ وہ لوگ۔ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؛ اس پر ایمان لاتے ہیں، ایمان رکھتے ہیں، ایمان پر قائم رہتے ہیں۔ وَمَنْ ؛ اور جو۔ یَكْفُرْ بِهٖ ؛ اس سے منکر ہیں۔ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؛ تو وہی ہیں خائب و خاسر، نقصان اُٹھانے والے، زیاں کار، خسارہ میں پڑنے والے!

ترجمہ:- جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ دل لگا کر پڑھتے ہیں۔ وہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر قائم رہتے ہیں اور جو اس سے کفر کریں (اور نہ مانیں) وہی ہیں نقصان اُٹھانے والے۔

صاحبو! یہ کفّار بے اعتبار ہیں۔ ان کا اظہارِ محبت ناقابلِ اعتماد ہے۔ جب تک تم ان کا مذہب اختیار نہ کرو، ان میں جذب نہ ہو جاؤ، اپنے خصوصیات سے دست بردار نہ ہو جاؤ ہرگز نہ مانیں گے مگر جن کو خدا نے قرآن دیا، وہ قرآن پڑھتے ہیں اس کو سمجھتے ہیں، اس پر عمل کرتے ہیں دراصل وہی صاحبِ ایمان ہیں جو لوگ اس کو نہیں مانتے، اس پر عمل نہیں کرتے ان کو سراسر نقصان، ناکامی و خسران ہے۔

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۲﴾

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؛ اے بنی اسرائیل، اے اولادِ یعقوب۔ اُذْكُرُوْا ؛ یاد کرو۔ نِعْمَتِیْ ؛ میری نعمت کو۔ الَّتِیْ ؛ جو، جس کو۔ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ ؛ میں نے تم پر انعام کیا، جس کو میں نے تم کو دیا۔ وَاَنِّیْ ؛ اور بے شک میں۔ فَضَّلْتُكُمْ ؛ میں نے تم کو فضیلت دی، اعلیٰ و افضل بنایا۔ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ؛ عالموں پر (مگر تم نے اس فضیلت کو اعتقادِ صحیح و عملِ صالح چھوڑ کر ضائع کر دیا)۔

ترجمہ :- اے بنی اسرائیل اس نعمت کو یاد کرو جس کو میں نے تم کو دیا تھا اور یہ بھی کہ میں نے تم کو تمام عالموں پر فضیلت دی تھی ۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

وَاتَّقُوْا ؛ اور ڈرو ، پرہیز کرو ۔ يَوْمًا ؛ اس دن سے یعنی روزِ قیامت سے ۔ لَا تَجْزِىْ ؛ جزا نہیں دے سکتا ، نفع نہیں دیتا ، کام نہیں آتا ۔ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ ؛ کوئی کسی کے ۔ شَيْئًا ؛ کچھ ۔ کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہیں آتا ۔ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا ؛ اس سے قبول نہیں کیا جاتا ۔ عَدْلٌ ؛ برابر کی چیز ، فدیہ ، بدلہ ۔ عَدْلٌ ؛ برابر تقسیم کرنا ۔ وَلَا تَنْفَعُهَا ؛ اور نفع نہیں دیتی اس کو ۔ شَفَاعَةٌ ؛ سفارش ۔ وَلَاهُمْ يُنْصَرُوْنَ ؛ اور نہ ان کو نصرت دی جائے گی ، نہ ان کو مدد دی جائے گی ۔

ترجمہ :- اور اس دن سے ڈرو کہ جس دن کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ اس کی طرف سے بدلہ ہی قبول کیا جائے گا اور نہ سفارش ہی نفع دے گی اور نہ وہ فتح و نصرت دیئے جائیں گے ۔

صاحبو ! دنیا گزشتنی و گزاشتنی ہے ۔ بڑی لمبی زندگی آئندہ ہے ۔ دنیوی زندگی کا ان لارج منٹ آخرت کی زندگی ہے اس کی تیاری کرو ۔ عقلمند آفت آنے سے پہلے تیار رہتا ہے ۔ ایک دن آنے والا ہے کہ باپ بیٹے کا نہ ہوگا ، جورو خاوند کی نہ ہوگی ، دوست دوست سے انجان ہوگا ۔ غرض کہ کوئی کسی کے کام نہ آئے گا ۔ نہ کچھ دے دلا کر ہی چھوٹ سکتے ہیں ۔ یہ دنیا نہیں کہ کوئی جرم کیا اور حاکم کو رشوت دے دلا کر رہا ہوگئے ۔ وہاں نہ کسی کی شفاعت و سفارش ہی نفع دے سکتی ہے ، نہ خدا کے مقابل کوئی فتح و نصرت ہی دے سکتا ہے ۔ اس دن اعتقادِ صحیح و عمل صالح ہی کام آتا ہے ۔

اُٹھو اُٹھو یہ خوابِ غفلت کب تک دیکھو دیکھو ! جل کمین گاہ میں ہے

وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

وَاِذِ ابْتَلٰٓى ؛ اور جب امتحان کیا ، بلا میں ڈالا ، مبتلا کیا ۔ اِبْرٰهٖمَ ؛ ابراہیمؑ کو ۔ اُذْكُرْ مقدر کا ظرف ہے ۔ رَبُّهٗ ؛ اس کے رب نے ۔ بِكَلِمٰتٍ ؛ چند باتوں میں ، چند احکام میں ، حضرت ابراہیم آگ میں ڈالے گئے ان کی استقامت میں

فرق نہ آیا، رضا و تسلیم میں کمی نہ ہوئی ۔ حضرت اسمٰعیلؑ اور بی بی ھاجرہؑ کو جنگل میں لے جا کر چھوڑا، حضرت اسمٰعیلؑ کے ذبح کرنے میں کوتاہی نہ کی، ان کو ایسی جگہ میں بسایا جہاں کی زمین بنجر تھی ۔ نہ وہاں صنعت و حرفت تھی نہ تجارت، نماز، زکوٰۃ، طہارتِ ظاہری و باطنی، ختنہ، ناخن ترشوانا، مونچھ اور بغل اور زیر ناف کے بال دور کرنا، پانی سے استنجا کرنا وغیرہ احکام کا امتثال کیا ۔ ان سب میں پورے اُترے تو ان کو سرفراز فرمایا ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے لئے بھی دُعا کی اور حضرت اسحٰق علیہ السلام کے لئے بھی ۔ حضرت اسحٰقؑ کو اور اُن کی اولاد کو ماننا اور حضرت اسمٰعیلؑ اور اُن کی اولاد کو نہ ماننا اپنے پر ظلم کرنا ہے ۔ سفر پیدائش باب (۱۷) میں ہے ''اور اسمٰعیل کے حق میں میں نے تیری سنی ۔ میں اسے برکت دوں گا اور اسے برومند کروں گا اور میں اسے بڑی قوم بناؤں گا'' محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سوا بنی اسمٰعیل میں کون پیدا ہوا جو اس دُعائے ابراہیمی کا مستحق ہو فَاَتَمَّهُنَّ ؛ پھر ابراہیمؑ نے ان باتوں کو پورا کیا ۔ قَالَ ؛ کہا ۔ جملۂ مستانفہ ہے ۔ اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ جَاعِلُكَ ؛ بنانے والا ہوں تجھ کو ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کا ۔ اِمَامًا ؛ پیشوا، خلیفۃ اللہ، نبی، رسول ۔ قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ؛ اور میری اولاد سے ذُرِّيَّةٌ ؛ نسل ۔ بروزنِ فُعِّيْلَةٌ ۔ ذَرَعَ (بمعنی خَلَقَ) سے مشتق ہے، یا ذَرَءَ بمعنی فَرَّقَ سے ماخوذ ہے کیونکہ انسان کی نسل پیدا بھی ہوتی ہے اور پھیلتی بھی ہے ۔ قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ لَايَنَالُ ۔ نہیں پہنچتا ۔ عَهْدِیْ ؛ میرا عہد ۔ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالموں کو ۔

ترجمہ :- اور (یاد کرو) جب ابراہیمؑ کو ان کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا ۔ پھر انہوں نے ان کو پورا کیا ۔ فرمایا میں تم کو لوگوں کا اِمام بنانے والا ہوں (ابراہیمؑ نے) عرض کیا اور میری اولاد میں سے؟ فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہ پہنچے گا ۔

یہ آیت بڑی معرکتہ الآراء ہے ۔ یہاں تین لفظ ہیں جن کے معنی کے تعین میں اختلاف پڑا ہے ۔ اِمَام، عهد، ظالِم،

اِمَـــــام کے معنی پیشوا کے ہیں ۔ پیغمبر سے لے کر مرشد و اُستاد تک سب اِمام ہیں ۔ مگر کوئی غور کر کے بتائے کہ اللہ تعالیٰ کے ابراہیمؑ کو اِمام بنانے کے کیا معنی ہوسکتے ہیں ظاہر ہے کہ اس کے معنی نبی، مرسل اور صاحبِ ملّت کے ہیں ۔

عَهد ۔ اقرار، خبر گیری، وصیت ۔ یہاں نبوت مراد ہے ۔

ظَالِم ۔ روکنے والا ۔ ظُلْمَةٌ ؛ تاریکی ۔ ظُلْمٌ ؛ روکنا، بے جا، بے محل کام کرنا، مستحق کو اس کا حق نہ دینا کفر، گناہ ۔

اب اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ '' میرا عہد ظالموں کو نہ پہنچے گا'' سے مراد کیا ہے؟ اس سے کیا مسائل استنباط کئے جاتے ہیں اور کیا مسائل غلط طور پر سمجھے گئے ہیں؟ میں گنہگار کو پیغمبری نہیں دیتا یعنی پیغمبر معصوم ہوتا ہے ۔ کیونکہ اگر پیغمبر معصوم نہ ہو، اس کے قول و فعل میں موافقت نہ ہو تو کوئی شخص پیغمبر کا اعتبار نہ کرے گا ۔ جب اعتبار نہ رہے گا تو تعلیم کیوں کر قبول کی جائے گی؟

اس کے بعد بعض لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر قبلِ پیغمبری گناہ ہائے کبیرہ اور ادنے درجے کے اور رذیل کاموں سے محفوظ رہتے ہیں، کیونکہ رذیل کاموں سے آدمی بے اعتبار ہوجاتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ عصمت کی ضرورت پیغمبری کی وجہ سے ہے۔ پیغمبر راست گو ہوتا ہے، اس کا چال و چلن اچھا ہوتا ہے۔ قبلِ پیغمبری کے احوال کو بعد پیغمبری کے زمانہ سے کوئی تعلق نہیں۔ جوانی کے زمانہ کے احوال الگ ہوتے ہیں اور کودکی کے زمانہ کے حالات جُدا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر زمانہ پیغمبری و قبل زمانہ پیغمبری دونوں میں کبیرہ و صغیرہ اور جمیع صفاتِ رذیلہ سے پاک ہوتا ہے۔ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ؛ اللہ کسی کی قابلیت ہی دیکھ کر رسالت عطا فرماتا ہے، یہی مذہبِ حق ہے۔ پیغمبر کی ادنیٰ سے ادنیٰ حالت سے اولیاء کی اعلیٰ سے اعلیٰ حالت مقابلہ نہیں کرسکتی کیونکہ تمام اولیاء کے کمالات نبی کے کمالات کے تابع ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ نِعم العبدُ صُهیبٌ لولم یَخفِ اللّٰهَ لَم یعصِه۔ صہیب کیا اچھا آدمی ہے۔ اگر اس کو خوفِ خدا نہ بھی ہوتا تو یہ گناہ نہ کرتا۔ یعنی صہیب کا مرتکبِ عصیان نہ ہونا دائمی ہے تو رسول اللہ ﷺ کا عدمِ عصیان کیونکر نہ ہوگا، پس ذاتِ رسول کو عصمت لازم ہے۔

ایک بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پیغمبر کو اللہ تعالیٰ ترکِ اولیٰ پر باز پرس فرماتا ہے۔ اگر خطائے اجتہادی ہو تو اس پر باقی نہیں رہنے دیتا فوراً متنبہ فرماتا ہے اور سرزنش فرماتا ہے۔ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّاٰتُ الْمُقَرَّبِیْنَ ؛ ع
'' نزدیکاں را بیش بود حیرانی '' آدم علیہ السلام کہتے ہیں۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنفُسَنَا ؛ یونس علیہ السلام کہتے ہیں۔ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

کیا فرق ہے عصمت و حفاظت میں؟ عصمت رسول کی ہوتی ہے۔ تبلیغ میں اُمّت پر حجت قائم کرنا ہے۔ لہٰذا رسول کو گناہوں سے بچنے کی ضرورت ہے۔ حفاظت بعض اعلیٰ درجہ کے اولیاء کی کی جاتی ہے۔ چونکہ ولی صاحبِ وحی نہیں ہوتا بلکہ وہ تابع نبی ہوتا ہے لہٰذا ولی کو عصمت کی ضرورت نہیں بلکہ نبی کی عصمت کافی ہے۔ گو وہ ولی فضلِ خدا کی وجہ سے گناہوں سے محفوظ ہی رہے۔ بعض اہلِ بدع بعض ائمہ کے لئے عصمت مانتے ہیں اور دوسرے ائمہ کو نامناسب الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ بظاہر حُبِ اہلِ بیت کے مدعی ہیں۔ مگر حقیقتاً اکثر اہلِ بیت کے دشمن ہیں اور اہلِ بیت کی تکفیر سے خود مستحقِ تکفیر ہوتے ہیں۔

ہماری اس تمام تقریر سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ یہ آیت انبیاء سے متعلق ہے نہ کہ اولیاء و سلاطین سے۔

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ

وَاِذْ جَعَلْنَا ؛ اور (یاد کرو) جب کہ ہم نے کردیا۔ اَلْبَيْتَ ؛ بیت اللہ کو، خانہ کعبہ کو۔ اضافت تشریف وتعظیم کے لئے بھی ہوتی ہے۔ وجہ اضافت بسوئے اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کا مقام ہونا ہے۔ کعبۃ اللہ شریف مسجود لہ نہیں ہے بلکہ جہتِ جامع ہے۔ اگر عمارتِ کعبہ گرجائے (اور کئی بار گری بھی) تو اس نماز کے قبلہ میں کوئی فرق نہیں آتا۔ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کے دل کی عظمت کعبہ سے زیادہ ہے۔ حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ خدا کی سمائی نہ آسمان میں ہے نہ زمین میں بلکہ اس کی سمائی دلِ مومن میں ہے۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ مسلم کی عبادت کو بُت پرستی سے کوئی مشابہت نہیں۔ مَثَابَةً ؛ مرجع و مآب۔ ثَابَ مِثْل قَالَ ؛ رجوع کیا۔ ثَوَابٌ ؛ بدلہ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے۔ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ ؛ لوگوں کے رجوع ہونے کی جگہ۔ وَاَمْنًا ؛ اور امن کی جگہ یعنی مکہ کو حرم اور سب کا مرجع و مآب بنا دیا۔ وَاتَّخِذُوْا ؛ اور (ہم نے کہا) بنالو۔ قُلْنَا مقدر کا مفعول ہے اور وہ جَعَلْنَا ؛ پر معطوف ہے۔ مادّہ اَخْذٌ ہے ہمزہ تا بن کر تا میں مدغم ہوا۔ بابِ افتعال ہے۔ مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ ؛ ابراہیم کے کھڑے رہنے کی جگہ سے۔ مُصَلًّى ؛ نماز گاہ، نماز کا مقام۔ وَعَهِدْنَا اور ہم نے وصیت کی، حکم دیا۔ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ ؛ ابراہیم و اسمٰعیل کی طرف، ابراہیم اور اسمٰعیل کو۔ اَنْ طَهِّرَا ؛ کہ تم طاہر و پاک و صاف کرو۔ عَهِدْنَا کا بدل ہے۔ بَيْتِىَ ؛ میرے گھر کو۔ لِلطَّآئِفِيْنَ ؛ طواف کرنے والوں کے لئے۔ وَالْعٰكِفِيْنَ ؛ اور اعتکاف بیٹھنے والوں کے لئے۔ وَالرُّكَّعِ اور رکوع کرنے والوں کے لئے جمع رَاكِعٌ ۔ السُّجُوْدِ ؛ سجدہ کرنے والوں، کے لئے جمع سَاجِدٌ ۔

ترجمہ:- اور (یاد کرو) جب کہ ہم نے بیت (اللہ) کو لوگوں کے لئے سمٹ کر آنے کی اور اَمن کی جگہ بنا دیا اور (لوگوں سے کہا) مقامِ ابراہیم کو نماز گاہ بنالو اور ابراہیم و اسمٰعیل کو حکم دیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں (یعنی نماز پڑھنے والوں) کے لئے پاک صاف کرو۔

ابراہیم علیہ السلام یہودیوں نصرانیوں سب کے متفق علیہ بزرگ تھے۔ کعبہ ان کا بنایا ہوا ہے۔ اس کو نہ ماننا ابراہیمؑ کا نہ ماننا ہے نیز ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کو عبادت گاہ بنایا تھا اس میں بُتوں کا بٹھانا، غیر اللہ کی پوجا کرنا، ان کی اتباع اور ان کو ماننے کے سراسر خلاف ہے۔

مقامِ ابراہیم سے ان کے کھڑے رہ کر کعبہ بنانے کی جگہ مراد ہے۔ وہ پتھر جس پر آپ کھڑے تھے، اب بھی ہے بعدِ طواف اس کے پاس دو رکعت نماز پڑھنا امامِ اعظم کے پاس واجب ہے۔ کعبہ کے قبلہ بنائے جانے کی وجہ جہتِ جامع ہے جس سے مسلمانوں میں تنظیم پیدا ہوتی ہے، یہ بزرگوں کے رہنے کی جگہ ان کی بنائی ہوئی عبادت گاہ ہے۔ آدم علیہ السلام نے

پہلے اس کو بنایا تھا جب طوفانِ نوحؑ میں وہ مکان نہ رہا تو ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام نے بنایا۔ بزرگوں کے مقامات میں خیر و برکت رہتی ہے۔ ان مقامات کی طرف توجہ کرنے سے ان کی یاد پیدا ہوتی ہے اور ان کی توحید و اخلاص کا اثر دلوں پر پڑتا ہے حج مسلمانوں کی مخصوص عبادت ہے لہٰذا محل امتیاز کی طرف توجہ پیدا کی جاتی ہے۔

انسان میں عقل و محبت ودیعت رکھے گئے ہیں۔ اسلامی عبادتوں میں دونوں کا لحاظ رکھا گیا ہے، نماز میں دست بستہ کھڑا ہونا، سر تسلیم خم کرنا، قدموں پر سر رکھ دینا، یا زمین بوسی کرنا ہے اور حج میں گھر دار اور وطن کو چھوڑنا، احرام باندھنا، حاضر حاضر پکارنا، گھر کے صدقے ہونا، سنگ بوسی کرنا، دوڑنا، جنگل نکل جانا، پتھر مارنا، بالوں اور ناخنوں کا بڑھ جانا، سر میں اور کپڑوں میں کچھ جوؤں کا پڑ جانا، آخر میں جان دینے پر تیار ہو جانا، محبوب کا اس کو قربانی سے مبدل کر دینا یہ سب عشق و محبت کے مناظر ہیں، سرگشتگی محبت کا مظاہرہ ہے!

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾

وَاِذْ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ ؛ اور یاد کرو جب کہ ابراہیم نے کہا۔ رَبِّ ؛ اصل میں رَبِّیْ تھا کسرہ رہ گیا اور یا گر گئی۔ اِجْعَلْ ؛ کردے۔ هٰذَا ؛ اس کو یعنی مکہ کو بَلَدًا اٰمِنًا ؛ پر امن شہر، امن بخش مقام۔ وَارْزُقْ ؛ اور رزق دے، روزی عطا کر۔ اَهْلَهٗ ؛ اس کے اہل کو، اس کے رہنے والوں کو۔ مِنَ الثَّمَرَاتِ ؛ پھلوں سے، میووں سے۔ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے جو ایمان لائے۔ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اللہ اور روزِ آخرت پر۔ مَنْ اٰمَنَ اَهْلَهٗ سے بدل ہے۔ ایمانداروں پر اہمیت دی گئی ہے۔ قَالَ ؛ اللہ نے فرمایا۔ وَمَنْ كَفَرَ ؛ اور جس نے کفر کیا، ناشکری کی۔ مَنْ۔ موصول۔ كَفَرَ بمعنی صِلہ ہے۔ اصل میں یہ اس طرح ہے۔ وَارْزُقْ مَنْ كَفَرَ ؛ اور میں منکروں کو بھی رِزق دوں گا۔ فَاُمَتِّعُهٗ ؛ پس میں اسے بہرہ مند کروں گا۔ قَلِیْلًا ؛ بمعنی مَتَاعًا قَلِیْلًا ؛ تھوڑی بہرہ مندی۔ زَمَانًا قَلِیْلًا ؛ تھوڑی مدت تک۔ ثُمَّ ؛ پھر۔ اَضْطَرُّهٗ ؛ اس کو مجبور کروں گا، بے بس کروں گا۔ بابِ افتعال مادہ ضَرٌّ۔ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ ؛ عذابِ دوزخ کی طرف۔ اس کو دوزخ میں جانے پر مجبور کروں گا، اس کو بے بس کر کے دوزخ کی طرف دھر گھسیٹوں گا۔ وَبِئْسَ ؛ اور برا ہے۔ اَلْمَصِیْرُ ؛ مرجع، انجام، مقام۔ برے کام آتشیں عذاب بنیں گے اور منکر اپنے اعمال کی طرف رجوع کریں گے۔

ترجمہ:- اور (یاد کرو) جب کہ ابراہیم نے دُعا کی اے میرے رب! اس زمین کو امن بخش شہر بنادے اور

یہاں کے باشندوں کو پھل اور میووں سے رِزق عطا کر ۔ ان کو جو اللہ اور آخرت پر ایمان لاتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ ” اور اس کو بھی جو منکر ہے میں چند روز بہرہ ور رکھوں گا پھر اس کو بے بس کر کے عذابِ دوزخ کی طرف گھسیٹوں گا ۔ اور یہ بہت برا انجام ہے “ ۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی دُعا قبول کرلی ۔ مکہ دارالامن ہوگیا ۔ طائف سے اور دوسرے مقامات سے غلّہ اور میوے چلے آرہے ہیں ۔ اب تو مکہ میں سب مسلمان ہیں ۔ جب کفّار تھے تو وہ بھی ساز و سامانِ دنیا سے بہرہ ور ہوتے ہی تھے ۔ رحمتِ الٰہی کا یہی تقاضا ہے کہ مکہ میں دفعتہً سزا نہ دے ، ان کو توبہ کا موقع دے ۔ جب کوئی صورت بھلائی کی نکلے ہی نہیں تو آخر میں سزا دی جائے ۔

وَ اِذۡ یَرۡفَعُ اِبۡرٰھٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَیۡتِ وَ اِسۡمٰعِیۡلُ ؕ
رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۲۷﴾

وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰھٖمُ ؛ اور (یاد کرو) جب کہ ابراہیم اُٹھا رہے تھے ، بلند کر رہے تھے ۔ اَلْقَوَاعِدَ ؛ بنیاد ، بیں منٹ ، پایہ جمع قَاعِدَۃٌ ۔ مِنَ الْبَیْتِ ؛ بیت اللہ کے ۔ مِنَ الْبَیْتِ کَائِنَۃً ؛ مقدّر سے متعلق ہو کر قَوَاعِدَ سے حال ہے ۔ وَاِسْمٰعِیْلَ ؛ اور اسماعیل ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ، یعنی وہ تعمیر کے وقت یہ دُعا کر رہے تھے ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؛ اے ہمارے رب ! ہم سے قبول کرنے میں اہتمام فرما بہ تکلف ہی قبول کر ۔ اِنَّکَ اَنْتَ ؛ بے شک تو ہی ہے ۔ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؛ ہماری دُعاؤں کا سننے والا ۔ ہمارے اغراض کا جاننے والا ۔

ترجمہ :- اور (یاد کرو) جب کہ ابراہیم و اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیادیں اُٹھا رہے تھے (اور دُعا کر رہے تھے) ” اے ہمارے رب ! ہماری اس تعمیر کو قبول فرمانے میں توجہ خاص مبذول فرما ۔ تو ہی ہے (ہماری دُعاؤں کا) سننے والا (ہمارے مقاصد کا) جاننے والا ۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک پتھر پر جس کو مقامِ ابراہیم کہتے ہیں کھڑے ہوتے تھے اور دیواروں کے پتھر چنتے جاتے تھے اور حضرت اسمٰعیل کیچڑ اور گارا دیتے جاتے تھے گویا کہ اللہ کے گھر کے معمار حضرت ابراہیم اور بیلدار حضرت اسمٰعیل تھے ۔ علیھما السلام ۔

رَبَّنَا وَ اجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً لَّکَ ۪

وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾

رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! وَاجْعَلْنَا ؛ اور کردے ہم دونوں کو ! ۔ مُسْلِمَيْنِ لَكَ ؛ (تثنیہ ہے) تیرے مطیع و فرماں بردار، خود کو تیرے حوالے کرنے والے، سپرد کرنے والے ۔ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ ؛ اور ہماری نسل سے، ہماری اولاد سے ۔ ذَرَّیَذرُّ ؛ پھیلنا، منتشر ہونا ۔ ذَرُورٌ ؛ سفوف ۔ ذَرَّةٌ ؛ چیونٹی، باریک غبار جو دھوپ میں اُڑتا نظر آتا ہے ۔ یہ اُمّتِ محمدی کے لئے دُعا ہے جس کو اللہ نے قبول فرمایا ۔ اُمَّـةً ؛ جماعت اُمَمٌ جمع ۔ مُسْلِمَةً لَّكَ ؛ تیری تابعدار، اطاعت گزار ۔ جَعَلَ ؛ کا ایک مفعول آتا ہے تو خلق اور پیدا کرنے کے معنی ہوتے ہیں ۔ اس کو جعل بسیط کہتے ہیں ۔ یہاں ایک مفعول ہے لہذا خلق اور پیدا کرنے کے معنی ہیں ۔ پہلا جعل صَيَّرَ یعنی کر دیا کے معنی میں ہے ۔ اور مِنْ ذُرِّيَّتِنَا ؛ حال ہے یا بیان ہے یا كَائِنَةً مِنْ ذُرِّيَّتِنَا ایک مفعول اور اُمَّـةً مُّسْلِمَةً دوسرا مفعول ۔ وَاَرِنَا ؛ اور دکھا ہم کو، تعلیم دے، بتلا یہ اِرَاءَةٌ باب افعال کا امر ہے ۔ مَنَاسِكَنَا ۔ مَنْسِكَ بکسر سین موضعِ عبادت مَنْسَكٌ بفتح سین فعلِ عبادت ۔ نُسُكٌ ۔ عبادت ۔ پھر مَنْسَكٌ بوجہ عبادت، قربانی ۔ نَسِيْكَةٌ ۔ ذبیحہ ۔ مَنَاسِكَ ؛ افعالِ حج ۔ وَتُبْ عَلَيْنَا ؛ اور لطف و کرم سے ہماری طرف متوجہ ہو ۔ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ ۔ بے شک تو ہی لطف و کرم کے ساتھ متوجہ ہونے والا ہے ۔ الرَّحِيْمُ ؛ رحمتِ خاص فرمانے والا، اعمال کو نتیجہ بخش کرنے والا، آخرت میں ثواب عطا کرنے والا ۔

ترجمہ :- اے ہمارے رب ! ہم دونوں کو اپنا فرماں بردار بنا اور ہماری نسل سے اپنی فرماں بردار اُمّت پیدا کر اور ہم کو اعمالِ حج سکھا اور ہم پر (لطف و کرم کے ساتھ) توجہ فرما، بے شک تو ہی ہے (فضل و کرم کے ساتھ) متوجہ ہونے والا خاص طور پر مہربان ۔

واضح ہو کہ فرائضِ حج تین ہیں (۱) احرام جو حج کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہے (۲) عرفات میں ٹھہرنا (۳) طواف زیارت ۔ واجباتِ حج پانچ ہیں (۱) مزدلفہ میں ٹھہرنا (۲) رمی جمار یعنی کنکر مارنا (۳) حلق یعنی سر منڈانا یا تقصیر یعنی بال کترنا (۴) سعی یعنی صفا مروہ کے درمیان دوڑنا (۵) طوافِ صدر مگر حائض پر طواف صدر واجب نہیں ۔ ترکِ واجب سے دم یعنی زائد جانور کا ذبح لازم آتا ہے ۔ باقی تمام آدابِ حج ہیں، ان کا کرنا بہتر ہے ۔

اب میں اس کے بعد شروع سے آخر تک حج میں جو کچھ ہوتا ہے، مسلسل مترتب بیان کرتا ہوں ۔ حج کے اِرادے سے جہاز میں بیٹھ کر چلتے ہیں ۔ عدن سے آگے بڑھتے ہیں تو جہاز کا قبطان یا کپتان الارم دیتا ہے، لوگ نہاتے ہیں ۔ قریب ہی یلملم کی پہاڑی آنے والی ہوتی ہے اور اس کے مقابل جہاز آتا ہے ۔ یہ احرام باندھنے کی جگہ ہے یہ یمن اور ہندوستان وغیرہ کی میقات ہے یعنی احرام باندھنے کا مقام ہے ۔ میقات سے اندر کی زمین کو حرم اور باہر کی زمین کو حل کہتے ہیں ۔

احرام کیا ہے؟ ایک تہ بند باندھنا اور ایک چادر اُوڑھنا۔ عطر وغیرہ خوشبو لگانا ہو تو لگالیں، دو رکعت نماز پڑھیں۔ پھر نیتِ حج کریں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ؛ اگر بیچ میں احرام کھولنا نہیں چاہتے تو حجِ قران ہے اور اگر احرام کھولنا چاہتے ہیں تو اس کا پہلا حصّہ عمرہ ہے اور دوسرا حج ہے اور ایسی صورت کو تمتع کہتے ہیں۔ جس قسم کے حج کا اِرادہ ہے اس کی دل سے نیت کریں پھر اس طرح لبیک کہیں۔ **لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک۔ ان الحمد و النعمۃ لک والملک لاشریک لک۔**

احرام کی حالت میں حسبِ ذیل کاموں سے پرہیز کریں۔ جماع، معاصی، لڑائی جھگڑا۔ نہ شکار کریں نہ اس کی رہنمائی کریں۔ کُرتا، پائجامہ، عمامہ، ٹوپی، قبا غرض کہ سلے ہوئے کپڑے نہ پہنیں۔ خفین موزہ بھی نہ پہنیں جوتا نہ ملے تو موزہ کو ٹخنے کے نیچے سے کاٹ دیں۔ سر اور منہ کو نہ ڈھانکیں۔ عورت صرف منھ پر کپڑے کا نقاب نہ ڈالے۔ آئندہ نہ عطر لگائیں نہ سر مونڈھوائیں نہ کسی اور جگہ کے بال نکالیں۔ نہ ڈاڑھی کم کریں نہ ناخن تراشیں، نہ زعفران وغیرہ خوشبودار چیز سے رنگے ہوئے کپڑے پہنیں۔ البتہ نہا سکتے ہیں۔ ہر نماز کے بعد ضرور لبیک کہیں۔ جب مکہ میں داخل ہوں تو پہلے مسجدِ حرام جائیں پھر دوسرے کام کریں۔ کعبۃ اللہ شریف کو دیکھتے ہی کہیں۔۔۔ **لا الٰہ الا اللہ وحدہ و صدق وعدہ ونصر عبدہ واضعف جندہ وھزم الاحزاب وحدہ۔ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد۔** کہہ کر دونوں ہاتھ اُٹھائیں اور حجرا سود کو بوسہ دیں اگر ہوسکے، ورنہ اشارہ کافی ہے پھر کعبۃ اللہ کے اطراف (سات مرتبہ) طواف کریں حجرا سود سے حطیم کی طرف چلیں۔ حطیم کو طواف کے اندر لیں پہلے تین شوط یعنی چکر میں رمل کریں یعنی ذرا مونڈھے اُچھالتے ہوئے تیز چلیں طواف کو استلام یعنی حجرا سود کے بوسہ پر ختم کریں اگر ہوسکے، ورنہ دور سے اشارہ کافی ہے۔ بہتر ہے کہ مقامِ ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھیں۔ یا جہاں ہوسکے۔ یہ طوافِ قدوم ہے، سنت ہے، واجب نہیں۔ پھر صفا نامی پہاڑی پر چڑھیں اور تکبیر وتہلیل پڑھیں، درود بھیجیں۔ دُعا کریں، پھر مروہ پہاڑی کی طرف چلیں۔ جب میلین اخضرین یعنی دو سبز ستونوں کے پاس پہنچیں تو ہلکا دوڑیں۔ پھر مروہ پہاڑی پر چڑھیں اور تکبیر وتہلیل صلوٰۃ یعنی درود پڑھیں اور دُعا کریں۔ یہ ایک شوط ہوا اسی طرح ساتوں شوط پورے کریں۔ جانا ایک شوط ہے اور آنا ایک شوط ہے۔ عمرہ ختم ہوا۔ سر منڈوا کر حلال ہوجائیں۔ عورتیں بال کتر لیں۔ یوم الترویہ یعنی آٹھویں ذیحجہ کو پھر احرام باندھیں اور ظہر سے پہلے بغرض حج منےٰ کو چلیں اور وہاں نویں تاریخ نمازِ فجر پڑھ کر عرفات کو چلیں۔ وقوف بعرفات فرض ہے عرفات میں زوالِ شمس تک ٹھیریں اور ظہر عصر دونوں نمازیں ظہر کے وقت پڑھیں، یہ جمع تقدیم ہے۔ اذان ایک ہو اقامت دو ہوں۔ عرفات کے دن نہانا سنت ہے۔ آفتاب غروب ہوجائے تو مزدلفہ کو جائیں۔ عشاء کے وقت مغرب وعشاء کو ایک ہی اذان و اقامت سے پڑھیں، یہ جمعِ تاخیر ہے۔ مزدلفہ میں ٹھیرنا واجب ہے۔ پھر دس تاریخ کو فجر کی نماز پڑھ کر کچھ دیر کھڑے ہوکر دُعا کریں اور قبلِ طلوعِ شمس منٰی کو چلیں۔ سات کنکریاں جمرہ عقبہ کو ماریں جس کو شیطان کا مقام کہتے ہیں۔ ہر کنکر پر تکبیر کہیں اور لبیک کہنا موقوف کردیں۔ پھر ذبح کریں

حلق یا قصر کریں ۔ اب بجز عورت کے سب حلال ہے ۔ پھر مکہ جائیں ، طواف کریں اور صفا مروہ پر دوڑیں ۔ اس طواف کو طوافِ زیارۃ ، طوافِ افاضہ اور طوافِ رکن کہتے ہیں ، یہ طواف فرض ہے ۔ دس تاریخ کو نہ ہوسکے تو گیارہ ، بارہ کو کرسکتے ہیں ۔ پھر منٰی کو واپس آئیں ۔ گیارھویں کو بعدِ زوال مسجدِ خیف کے پاس کے جمرہ سے شروع کرکے تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں ماریں ۔ بارھویں تاریخ بعدِ زوال بھی تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں ماریں اور مکہ واپس آ کر طواف کریں ۔ سفر کرنے والے پر طواف واجب ہے ، حائض پر واجب نہیں ، اس طواف کو طوافِ صدر یا وداع کہتے ہیں ۔ حج ختم ہوگیا ۔

مکہ سے نکل کر منٰی کو پہونچنا (۸) تاریخ ۔ عرفات میں وقوف یعنی ٹھیرنا (۹) تاریخ ۔ قیامِ مزدلفہ (۱۰) کی شب ۔ پھر منٰی میں پہونچنا (۱۰) تاریخ ۔ وقوف منٰی نحر یعنی قربانی ، حلق یعنی سر منڈوانا ، رمی جمرہ ، عقبہ ، وطواف زیارت (۱۰ تا ۱۲) تاریخ ۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۲۹﴾ ۱۵ ع ۸ ۱۵

رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! وَابْعَثْ ؛ اور بھیج ، مبعوث کر ۔ فِيهِمْ ؛ اُن میں ۔ رَسُوْلًا ؛ ایک پیغمبر کو ، رسول کو ۔ مِنْهُمْ ؛ خود ان کی قوم سے ۔ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ ؛ جو اُن پر پڑھ کر سنادے ۔ اٰيٰتِكَ ؛ تیری آیتیں ۔ وَيُعَلِّمُهُمْ ؛ اور ان کو تعلیم دے ، سکھائے ۔ اَلْكِتٰبَ ؛ قرآن ۔ وَالْحِكْمَةَ ؛ اور علم حقائق وعرفان ، عقائد و اسرار ۔ وَيُزَكِّيْهِمْ ؛ اور ان کو عملاً پاک و صاف بھی بنادے ۔ اِنَّكَ اَنْتَ ؛ بے شک تو ہی ہے ۔ اَلْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؛ عزت وحکمت والا یعنی تیرے کام کوئی روک نہیں سکتا کیونکہ تو غالب اور زبردست ہے ، تیرے کام پر کوئی اعتراض نہیں کرسکتا کیونکہ تو حکمت والا ہے ۔

ترجمہ :- اور اے ہمارے رب ! بھیج اُن میں ایک رسول بھی خود اُن (کی قوم) میں سے جو اُن کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور اُن (کے ظاہر و باطن) کو پاک و صاف کردے ، بے شک تو ہی ہے عزت وحکمت والا ۔

احمد وبیہقی نے بہت سے صحابہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔ انی عندالله فی ام الکتاب لخاتم النبیین وان ادم لمنجدل فی طینه ساخبرکم عن بدء امری انا دعوة ابراهیم وهویرفع القواعد من البیت ربنا وابعث فیهم رسولا منهم وبشریٰ عیسٰی و رؤیا امی التی رَأت حین وضعتنی رأت انه یخرج منها نور اضاء ت له قصور الشام ببصریٰ یعنی میں اللہ کے پاس امّ الکتاب وعلمِ الٰہی میں اس وقت خاتم النبیین تھا کہ

جب آدمؑ آب وگل میں پڑے ہوئے تھے ۔ اب میں تم کو ابتدائی حالت سے خبر دیتا ہوں ۔ میں دُعائے ابراہیم ہوں جب کہ وہ بیت اللہ کی بنیاد بناتے وقت کہہ رہے تھے ۔ ربنا وابعث فیھم رسولا منھم اور بشارتِ عیسٰی ہوں اور اپنی ماں کا خواب ہوں جو انہوں نے میرے وضعِ حمل کے وقت دیکھا تھا کہ ان سے نور نکل رہا ہے جس سے شام کے محل جو بُصریٰ میں ہیں روشن ہوگئے ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہلے مرکزِ اصلاح کی تعمیر کی ، پھر اطاعتِ الٰہی و اصلاحِ ذات کی دُعا کی ۔ پھر اُمّت مسلمہ یعنی اطاعت گزار جماعت کے لئے دُعا کی ، پھر دستور العمل و قانونِ الٰہی کے لئے دُعا کی ، پھر مصلح عام کے لئے دُعا کی ۔ وہ کیا ؟ قوم کا پیشوا خود اسی میں سے ہو ، وہیں رہے ، رات دن ان کے سامنے اپنا نمونہ پیش کرے ، ان کی نگرانی کرے ، ان کو قانونِ الٰہی پر چلائے ، ان کو غلط کاریوں سے بچائے ، ن کو عیوب و نقائص سے پاک صاف کرے ۔

یہ بھی یاد رکھو کہ علمائے اُمّت بھی مختلف درجات پر ہوتے ہیں ، سب کی قابلیت و استعداد ایک نہیں ہوتی ۔ (۱) بعض معلمین ہوتے ہیں ۔ دین کے احکام پہنچانا ان کا کام ہے ۔ (۲) بعض اسرار وحکم اور اُصولِ دین سے واقف ہوتے ہیں جیسے ائمہ مجتہدین ۔ (۳) بعض خود پاک ومزکی رہتے ہیں اور دوسروں کے دلوں کو بھی پاک و مُصفّی کرتے ہیں جیسے ائمہ طریقت و سلوک ومعرفت ، یہ سب خلفائے اُصول ہیں ۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ان کے حسب حال ہے ۔ یہ تصویر نبوت ہیں ان کے اقوال میں ، افعال میں رسول اللہ ﷺ کا جلوہ ملاحظہ کرو ۔ اے جُہال ! معدنِ ضلال ! اے دشمنانِ دین و ایمان ! اگر یہ گروہ حق پژوہ نہ ہوتو پھر کیسا اسلام ؟ کہاں مسلمان ؟

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ ؛ اور کون کراہت کرتا ہے ؟ اعراض کرتا ہے ۔ رَغِبَ فِيْ ، اِلٰی ؛ رغبت کی ، خواہش کی ۔ مِلَّةِ اِبْرٰهٖمَ ؛ ابراہیم کے مذہب سے ، جماعت سے ۔ اِلَّامَنْ ؛ مگر جو ۔ مَنْ مستثنٰی منصوب ہے یا بدل ہے ۔ يَرْغَبُ کی ضمیر مرفوع سے سَفِهَ ؛ ہلکا ہوا ، ہلکا کیا ، سبک سر ، احمق بنایا ، علم رکھ کر احمقوں کی طرح عمل کیا ۔ نَفْسَهٗ ؛ اپنے آپ کو ، خود کو ۔ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ ؛ اور بے شک ہم نے ابراہیم کو برگزیدہ کیا ، انتخاب کیا ، چُن لیا ۔ مادّہ صَفْوٌ باب افتعال سے ہے ۔ فِي الدُّنْيَا دنیا میں ۔ وَاِنَّهٗ ؛ اور بے شک ابراہیم ۔ فِي الْاٰخِرَةِ ؛ آخرت میں ۔ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؛ بے شک اچھوں میں سے ہیں ، صالحین میں سے ہیں ۔

ترجمہ :- اور کون مِلّتِ ابراہیم سے منہ موڑتا ہے ؟ مگر وہ جس نے خود کو بیوقوف بنا لیا ہو اور ہم نے تو ان کو

دنیا میں انتخاب کیا اور بے شک وہ آخرت میں صالحین سے ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام داعی توحید ہیں، یہود و نصرانی سب کے متفق علیہ بزرگ ہیں۔ ان کی دنیا و آخرت دونوں اچھے ہیں۔ ان کے مذہب سے اعراض کرنے والا سبک سر احمق نہیں تو کیا ہے! یعنی مسلمان تو مِلّتِ ابراہیم کے طریق پر ہیں۔ پھر اسلام کو برا سمجھنا مِلّتِ ابراہیم کو برا سمجھنا ہے جو مُسلّمہ جمیع فِرق ہے۔

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اِذْقَالَ لَـهٗ رَبُّهٗ ؛ جب کہ ابراہیم کو کہا ان کے رب نے۔ اَسْلِمْ ؛ مطیع و فرمان بردار ہوجاؤ۔ قَالَ اَسْلَمْتُ ؛ کہا میں نے بندگی اختیار کرلی، اطاعت کی، میں نے خود کو حوالے کردیا۔ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ رب العالمین کے لئے، تمام جہاں کے پروردگار کے لئے یعنی میں غیرِ خدا کی پوجا نہیں کرتا۔

ترجمہ:- جب ان سے (ابراہیم سے) ان کے رب نے فرمایا "مطیع و فرماں بردار رہ" (ابراہیم نے) عرض کیا "میں رب العالمین کا فرماں بردار ہوں"۔

ابراہیم علیہ السلام تو ماسوا اللہ کی پوجا نہیں کرتے تھے۔ وہ تو توحید فی الربوبیت کے قائل تھے۔ تمام عوالم کا ایک خدا مانتے تھے یہ تثلیث و ابنیت کہاں سے آئی؟

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ

يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۭ﴿۱۳۲﴾

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرَاهِمُ ؛ اور اسی دینِ توحید کی وصیت کی تھی، وعظ کیا تھا، تبلیغ کی تھی ابراہیم نے۔ بَنِيْهِ ؛ اپنے لڑکوں کو جن میں سے اسمٰعیل و اسحٰق ہیں۔ وَيَعْقُوْبُ ؛ اور یعقوب کی بھی یہی تبلیغ تھی۔ یعقوب بن اسحٰق کو اسرائیل کہتے ہیں۔ انہی کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ يٰبَنِىَّ ؛ اے میرے لڑکو، بیٹو، فرزندو! بَنِيْنَ ابن کی جمع ہے۔ یائے متکلم کی طرف مضاف کیا گیا اس لئے نونؔ گرگیا۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ نے۔ اِصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ ؛ دینِ توحید کو تمہارے لئے پسند فرمایا ہے۔ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ؛ پس تم اس دین پر قائم رہو اور نہ مرو مگر بحالیکہ تم مسلمان ہو یعنی مذہبِ اسلام کو، توحید کو تا دمِ مرگ نہ چھوڑو۔

ترجمہ:- اور (جب کہ دینِ اسلام و توحید کی) ابراہیم نے اپنے لڑکوں کو وصیت کی اور یعقوب نے بھی (وہ وصیت

یہ تھی) اے میرے لڑکو! اللہ نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا پس تم دین اسلام کو نہ چھوڑو اور مرو مت مگر مسلمان (مرتے دم تک خدا کے فرماں بردار رہو)۔

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ ؛ کیا تم حاضر تھے؟ شُهَدَآءَ جمع شَهِيْدٌ وَشَاهِدٌ یعنی حاضر۔ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ؛ جب کہ یعقوب کے پاس موت حاضر ہوگئی تھی یعنی یعقوب قریب مرگ تھے۔ اِذْقَالَ لِبَنِيْهِ ؛ جب کہ یعقوب نے اپنے لڑکوں سے کہا۔ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ ؛ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ قَالُوْا ؛ یعقوبؑ کے لڑکوں نے کہا۔ نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرَاهِمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؛ ہم عبادت کریں گے تیرے معبود کی، تیرے خدا کی اور تیرے باپ دادا ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق کے خدا کی۔ یہاں تغلیباً دادا اور چچا کو بھی باپ کہا گیا، بعض دفعہ چچا کو بھی باپ کہتے ہیں جیسے رسولِ مقبولؐ نے حضرت عباسؓ کو هذا من بقية ابائی۔ فرمایا اِلٰهًا وَّاحِدًا ؛ ایک خدا، ایک معبود۔ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ؛ اور ہم مسلمان ہیں، اس کے فرماں بردار ہیں۔ ہم نے خود کو اس کے حوالے کردیا۔

ترجمہ:- (اے بنی اسرائیل) کیا تم اس وقت حاضر تھے جب یعقوب بسترِ مرگ پر تھے (قریب بموت تھے) جب کہ انھوں نے اپنے لڑکوں سے کہا تم میرے بعد کس کی عبادت کروگے؟ (بنی اسرائیل یعنی یعقوب کے لڑکوں نے) عرض کیا ہم آپ کے خدا کی عبادت کریں گے اور آپ کے باپ دادا (اور بزرگوں) جو ابراہیم اور اسمٰعیل و اسحٰق ہیں کے خدا کی، ایک خدا کی اور ہم اس کے مطیع و فرماں بردار مسلمان ہیں۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾

تِلْكَ اُمَّةٌ ؛ وہ ایک گروہ ہے، جماعت ہے، جرگہ ہے۔ قَدْخَلَتْ ؛ جو گزرگئی، چلی گئی۔ لَهَا مَا كَسَبَتْ ؛ اس کے لئے ہے جو اس نے کمایا، کسب کیا۔ وَلَكُمْ مَاكَسَبْتُمْ ؛ اور تمہارے لئے ہے جو تم نے کمایا۔ انہوں نے جیسا کیا ویسا پایا،

تم جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ۔ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ ؛ اور تم سے سوال نہ کیا جائے گا ، تم سے پوچھ گچھ نہ ہوگی ، باز پرس نہ ہوگی ، پرسش نہ ہوگی ۔ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان کے اعمال سے ، ان کاموں سے کہ وہ کرتے تھے ۔

ترجمہ :- وہ ایک جماعت تھی جو گزر گئی ۔ ان کو ان کا کیا اور تم کو تمہارا کیا اور ان کے اعمال کی تم سے پرسش نہ ہوگی ۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عیسائیوں میں بُت پرستی ، شرک ، زِنا اور خود پسندی عام تھی ، جب کبھی ان لوگوں کو خداپرستی اور نیک اعمال کی تبلیغ کی جاتی تو وہ کہتے جنابِ مسیح ، خدا کا اکلوتا معصوم بیٹا ہمارے گناہوں کے عوض صلیب پر چڑھ گیا ، ہمارے گناہوں کا پُشتارہ ، گٹھڑی لے کر دوزخ کا عذاب برداشت کرلیا ۔ اب ہم جو چاہیں کریں ہم کو عذاب نہ ہوگا ۔ یہودی کہتے تھے ہماری بخشش یقینی ہے ۔ ہم جماعتی طور پر جنتی قرار پاچکے ہیں ۔ دوزخ میں رہیں گے بھی تو چند روز ۔ کوئی ذرا غور کرکے جواب دے یہودی کیوں شکست کھائے ؟ عیسائی کیوں ہزیمت اُٹھا رہے ہیں ؟ مسلمان کیوں تباہ ہیں ؟ غلامی کے گڑھے میں کیوں گر رہے ہیں ؟ اعتقاد کا فساد ! عملِ صالح کی قلت ! اس حالت میں بزرگوں کی طرف خود کو نسبت دینا ان کو عیب لگانا ہے ۔ ان کے اعمال نیک تھے تو ان کی نسبت بھی تھی ، حرمت بھی تھی ۔ ان کے ساتھ ان کا اقبال تھا ، تمہارے ساتھ تمہارے اعمال کا وبال ہے ۔

عملِ صالح کی قلت وبال ہے

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾

وَقَالُوْا ؛ اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں ۔ كُوْنُوْا ؛ ہوجاؤ ۔ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ۔ یہودی یا نصرانی ۔ اصل میں یوں ہے وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ كُوْنُوْا هُوْدًا وَقَالَتِ النَّصٰرٰى كُوْنُوْا نَصٰرٰى ، تَهْتَدُوْا ؛ تم ہدایت پاؤ گے ، تم کو راستہ ملے گا ۔ قُلْ ؛ اے محمد تم کہو ۔ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ ؛ نہیں بلکہ ملّتِ ابراہیم کی اتباع کریں گے ۔ اصل میں یوں ہے لَانَكُوْنُ هُوْدًا وَلَانَصٰرٰى بَل نَتَّبِعُ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ ؛ نہ ہم یہودی ہوں گے نہ نصرانی بلکہ مِلّتِ ابراہیمؑ کی اتباع کریں گے ۔ حَنِيْفًا ؛ یک رو و یک دل ہوکر ۔ نَتَّبِعُ کی ضمیر سے حال ہے ۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور ابراہیم مشرکین سے نہ تھے ۔ تم تو مشرک ہو پھر موحد مشرک ہونے کو کیوں قبول کرے گا ۔

ترجمہ :- اور انھوں نے کہا یہودی بنو یا نصرانی تو تم راہِ راست پر رہو گے ۔ (اے محمدؐ !) تم کہہ دو " نہیں ! بلکہ (میں) ملّتِ ابراہیم کے مطابق (رہوں گا) یک رو و یکدِل ہوکر ۔ ابراہیم کچھ مشرک تو تھے نہیں

(جیسے کہ تم ہو)"

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ
وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۡ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝۱۳۶

قُوْلُوْٓا ؛ اے مسلمو! تم کہو۔ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ؛ ہم اللہ پر ایمان لائے ، اس پر یقین رکھتے ہیں ۔ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا ؛ اور اس پر ایمان لائے جو ہم پر اُتارا گیا ۔ وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؛ اور ہم ایمان لائے اس پر جو اُتارا گیا ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور ان کی اولاد پر ۔ اَسْبَاطَ جمع سِبْطٌ ؛ شاخدار درخت ، قبیلہ ، خاندان ، پوتا ۔ عرب میں خاندان کو قبیلہ اور بنی اسرائیل میں سبط کہتے ہیں ۔ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى ؛ اور جو موسٰی و عیسٰی کو دیے گئے ہیں ۔ وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ؛ اور جو کچھ تمام پیغمبروں کو دیے گئے ہیں اپنے رب کے پاس سے ۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ؛ ہم فرق نہیں کرتے ان میں ، ان کے پیغمبر ہونے میں ، ان کی تبلیغ میں ، ان کے فرائضِ رسالت کے ادا کرنے میں ۔ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ؛ اور ہم تو اللہ ہی کے مطیع و فرماں بردار ہیں ۔

ترجمہ :- (اے مسلمانو!) تم کہہ دو ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس (کتاب و احکام) پر جو ہماری طرف اُتارے گئے اور اس پر بھی جو ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب اور اُن کی اولاد پر اُتارا گیا اور اس پر جو موسٰی اور عیسٰی کو دیا گیا ۔ اور اس پر بھی جو دیگر انبیا کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا ۔ ہم کچھ فرق نہیں کرتے ان میں سے کسی میں اور ہم تو اللہ ہی کے فرماں بردار مسلم ہیں ۔

واضح ہو کہ ہر دین میں چند باتیں ہوتی ہیں :-

(۱) ذات و صفاتِ الٰہی جو ناقابلِ تغیر ہیں لہذا یہ تمام مذاہبِ حقہ میں متفق علیہ ہیں ۔ ان میں کسی مذہبی آدمی کو اختلاف نہ ہونا چاہیے ۔ یہ عقائد و اُصولِ مذہب ہیں (۲) قواعدِ کلیہ جن سے جزئیات مستنبط ہوتے ہیں ۔ نماز و زکوٰۃ کا ادا کرنا قتلِ ناحق ، زِنا ، چوری ، جھوٹ کا برا ہونا ، ان میں بھی صاحبِ عقل مذہب کو اختلاف نہ ہونا چاہیے ۔ ہاں بعض بعض خصوصیات کی وجہ سے کچھ کمی یا زیادتی ہوتی ہے مگر سب میں ایک ہی روح رہتی ہے ۔ (۳) محبت و اطاعت ، اس کو مِلّت

کہتے ہیں ۔ جزئیات جو کلیات کے طریق عمل و محافظ ہوتے ہیں مثلاً ادائے نماز کی صفت اور زکوٰۃ کا تعینِ نصاب ، یہ بھی اس قابل نہیں ہیں کہ ان پر اعتراض کیا جائے ۔ عقائد و اُصول کا اختلاف ، کلیات سے بے پروائی ، قابلِ اعتراض ہیں ۔ یہ امور تمام مذاہب کی جان ہیں ان کا موجود نہ رہنا مذہب کی موت ہے ۔ پیغمبر کے بعد پیغمبر اور خاتم الانبیاء کے بعد مجدد یاد دہانی کرتے ہیں ۔

یاد رکھو ! قسم اوّل دائمی ہے ، قسم دوّم ملّتِ ابراہیمی ہے ۔ اور حضرت ابراہیم سب کے متفق علیہ بزرگ ہیں ۔ قسم سوم شرعِ محمدیؐ کا خاصہ ہے ۔ جسے صاحبِ عقلِ سلیم کو ماننا پڑتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کی حقانیت کھلتی جارہی ہے اور لوگ اس کے مطابق اپنے مذہب کو بدل رہے ہیں ۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ ﴿۱۳۷﴾

فَاِنْ اٰمَنُوْا ؛ پس اگر ایمان لائیں ۔ بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؛ اسی طرح تمام پیغمبروں اور کتابوں پر جن پر تم ایمان لائے ہو ۔ فَقَدِ اهْتَدَوْا ؛ تو انھوں نے بھی ہدایت پائی ۔ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ؛ اور اگر انھوں نے روگردانی کی ، پیٹھ پھیری ، اعراض کیا ، نہ مانا ، تو وہ صرف پھوٹ میں ہیں ، ضد میں ہیں ، ہٹ دھرمی میں ہیں ۔ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ؛ تو عنقریب اللہ ان کے شر سے تم کو بچائے گا ۔ تمہارے لئے اللہ کافی و وافی ہوگا ، اللہ تم کو ان کے مقابل بس ہے ۔ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؛ اور وہ تمہاری دُعائیں سنتا ہے ، تمہارے حال سے واقف ہے ، سب کچھ علم رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- پھر اگر وہ بھی اسی طرح ایمان لائیں (ان سب چیزوں کا یقین رکھیں) جن پر تم ایمان رکھتے ہو ، (یقین رکھتے ہو) تو وہ بھی ہدایت یافتہ ہیں اور اگر انھوں نے روگردانی کی (نہ مانا) تو وہ نرے جھگڑالو ہیں ۔ پھر اللہ تمہارے لئے ان کے مقابل کافی ہے ، وہ سب کچھ سنتا جانتا ہے ۔

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

صِبْغَةَ اللّٰهِ ؛ یعنی اَلْزِمُوا صِبْغَةَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے نام سے رنگین بنو ، رنگِ خدا کو ہاتھ سے نہ دو ۔ عیسائیوں کے اصطباغ و بپتسمہ سے کیا حاصل ؟ ہلدی ملنے سے کیا فائدہ ؟ دل ایمانی رنگ سے رنگین ہونا چاہئیے ۔ اس کی جھلک چہرے پر بھی نمایاں ہوگی ۔ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ؛ اور کون بہتر ہے اللہ سے رنگ میں ۔ رنگ میں رنگ اللہ کا رنگ ۔ وَنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ؛ ور ہم تو اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں ۔ اسی کے پجاری ہیں ۔ پھر خدائی رنگ ہم پر کیوں نہ چڑھے گا ؟

ترجمہ :- رنگ میں رنگ اللہ کا رنگ ۔ اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ بہتر ہوسکتا ہے ؟ اور ہم تو اس کے عبادت گزار ہیں ۔

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۙ

قُلْ ؛ یا محمدؐ تم کہو ۔ اَتُحَآجُّوْنَنَا ؛ کیا تم ہم سے حجت کرتے ہو، جھگڑتے ہو؟ فِی اللّٰهِ ؛ اللہ کے بارے میں ۔ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ؛ اور وہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی ، صرف تمہارا ہی نہیں ہے ۔ اگر بنی اسرائیل مستحقِ فضلِ الٰہی ہیں تو بنی اسمٰعیل بھی مستحقِ فضل وکرمِ الٰہی ہیں ۔ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؛ اور ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ۔ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ؛ اور ہم اس کے مخلص بندے ہیں ۔

ترجمہ :- (یا محمدؐ) کہہ دو کیا تم ہم سے اللہ کے متعلق جھگڑے نکالتے ہو، خدا ہمارا بھی ہے اور تمہارا بھی ، ہم کو ہمارے اعمال ، تم کو تمہارے اعمال اور ہم اللہ کے مخلص بندے ہیں ۔

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

اَمْ تَقُوْلُوْنَ ؛ کیا اب یہ کہو گے؟ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا ۔ اَوْ نَصٰرٰی ۔ کہ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب اور ان کی اولاد یہودی تھے یا نصرانی ؟ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؛ یا محمد! تم پوچھو! ”کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ“ ؟ وَمَنْ اَظْلَمُ ؛ اور کون زیادہ ظالم ہے ۔ مِمَّنْ كَتَمَ ؛ اس شخص سے جس نے چھپایا ۔ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ سے اس شہادت کو جو اس کے پاس ہے ۔ اللہ سے شہادت کوئی کیا چھپا سکتا ہے؟ وَمَا اللّٰهُ ؛ اور نہیں ہے اللہ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ؛ بے خبر اس سے جو تم کرتے ہو ۔ اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے ۔

ترجمہ :- اب کیا تم یہ کہو گے کہ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب اور اُن کی اولاد سب یہودی یا نصرانی تھے ؟

تم ان سے پوچھو، کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ بھلا، اس سے زیادہ کون ظالم ہوسکتا ہے جو اپنے پاس شہادت رکھتا ہو اور خدا سے اس کو چھپانے کا اِرادہ رکھتا ہو اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ہے!

یہودی و نصرانی تو زمانہ مابعد کے ہیں۔ لہذا یہ مسلّم و متفق علیہ حضرات یہودی و نصرانی تو نہ تھے۔ پھر حق پرستی کو یہود و نصاریٰ میں منحصر سمجھنا غلط ہے۔ ان کا طریقہ ان کا اعتقاد تو مسلم میں ہے۔ مسلم انہیں کے طریق پر رہتا ہے، پس اس سے مخالفت ان حضرات سے مخالفت ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کی اسمٰعیل علیہ السلام کے لئے دُعاءِ برکت کا ان کو علم ہے یہ اس کو کیوں کر چھپا سکتے ہیں، کیونکہ اللہ سب سے واقف ہے اور اپنے حبیب کو واقف کردیتا ہے۔ تمہارے تمام اعمال و افعال کو اللہ خوب جانتا ہے۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ
وَلَا تُسْــَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۴۱ ع۱۶

تِلْكَ اُمَّةٌ؛ وہ ایک جماعت ہے، گروہ ہے۔ قَدْ خَلَتْ؛ جو گزر گئی۔ لَهَا مَا كَسَبَتْ؛ اس کے لئے جو کچھ اس نے کمایا، اس کو اس کا کِیا، اس کا کمایا اس کے ساتھ۔ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ؛ اور تمہارے لئے ہے جو کچھ تم نے کمایا، تمہارا کمایا تمہارے ساتھ، تم کو تمہارا کیا۔ وَلَا تُسْئَلُوْنَ؛ اور تم پوچھے نہ جاؤ گے، تم سے باز پرس نہ ہوگی، پوچھ گچھ نہ ہوگی۔ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ؛ اس سے کہ وہ کرتے تھے، ان کے اعمال سے، ان کے کئے سے۔

ترجمہ:- وہ لوگ تو گزر گئے۔ ان کا کمایا ان کے ساتھ، تمہارا کمایا تمہارے ساتھ اور ان کے اعمال کی تم سے پرسش نہ ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع

۲

سیقول

تفسیرِ صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾

سَ ، عنقریب ۔قریب میں ۔ابھی ۔ يَقُوْلُ ۔ کہیں گے ۔ سَيَقُوْلُ ۔عنقریب کہیں گے ۔ اعتراض کریں گے ۔ اَلسُّفَهَآءُ ج سَفِيْهٌ ؛ ہلکے ۔ اوچھے لوگ ۔ احمق ، بیوقوف ۔ سبک سر ۔ خفیف العقل ۔عورتوں اور بچوں کو صرف ان کی نادانی کی وجہ سے سُفَهَاء کہا جاتا ہے ۔ جیسے وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمْ ؛ تم نادانوں کو اپنا مال نہ دو ۔ یہاں سُفَهَاءُ سے مراد یہود اور بعض نادان مسلمان ہیں ، جو ان کے بہکانے میں آ گئے ۔ اور تحویلِ قبلہ یعنی قبلہ کے بدلنے پر شبہ کرنے لگے ۔ مِنَ النَّاسِ ؛ لوگوں میں سے ۔ مَا وَلّٰىهُمْ ؛ ان کو کس چیز نے پھیرا ہے ۔ تحویلِ قبلہ کا سبب کیا ہے ؟ قبلة ۔ قبلہ ، جس کی طرف توجہ کریں ۔ عَنْ قِبْلَتِهِمْ ؛ ان کے قبلہ سے ۔ اَلَّتِیْ ۔ جو ، كَانُوْا عَلَيْهَا ؛ جس پر وہ تھے ۔ یعنی بیت المقدس کو چھوڑ کر کعبہ کی طرف کیوں نماز پڑھنے لگے ؟ قُلْ ؛ تم کہو ۔ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ؛ اللہ ہی کا مشرق ہے اور مغرب ۔ يَهْدِیْ ؛ ہدایت کرتا ہے ۔ دکھا دیتا ہے ۔ بتلا دیتا ہے ۔ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے ۔ شَاءَ ۔ يَشَاءُ ۔ مَشِيْئَةً ۔ چاہنا ۔ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛ سیدھے راستے کی طرف ۔

ترجمہ :۔ عنقریب (بعض احمق) خفیف العقل کہیں گے کہ اس قبلہ سے مسلمانوں کو کس نے پھیرا جس پر وہ تھے ۔ (یعنی بیت المقدس سے) ۔ (یا محمد!) تم کہہ دو ۔ مشرق ، مغرب سب خدا کے ہیں ۔ خدا جس کو چاہتا ہے ، سیدھا راستہ دکھاتا ہے ۔

صاحبو ! اب یہاں چند امور توجہ طلب ہیں ۔ ایک قبلہ ہونے کے کیا فوائد ہیں ؟ کیا قبلہ کی طرف توجہ کرنا بُت پرستی کے مشابہ نہیں ؟ پہلے بیت المقدس اور پھر کعبہ قبلہ کیوں بنا ؟

مسلمانوں کی ہر عبادت ، ہر کام میں تنظیم جماعتِ مسلمین اور ان کا اجتماع مقصود ہے ، ملحوظ ہے ۔ اس لئے نماز با جماعت کا تنہا نماز سے ستائیس گونہ ثواب زیادہ ہے ۔ ایک نقطہ پر تمام لوگوں کی توجہ قائم ہو تو عظیم الشان آثار پیدا ہوتے ہیں ۔ بہ نسبت ایک چراغ کے زیادہ چراغ ہوں تو روشنی زیادہ ہوتی ہے ۔ تمام افرادِ جماعت سے ایک ہی خیال کا تموج ہوتا ہے ۔ لہٰذا دوسرا مفرد خیال اس بڑے تموج میں مضمحل ہو کر بہہ جاتا ہے ۔ جماعت سے برقی قوت پیدا ہوتی ہے جو دوسروں پر اثر ڈالتی ہے ، نماز باجماعت کے بعض فوائد تفسیر سورہ فاتحہ میں بیان کئے گئے ہیں ۔ قبلہ صرف جہتِ جامع ہے ۔ تمام لوگوں کی توجہ کو خواہ مشرقی ہوں یا مغربی ، جنوبی ہوں یا شمالی ایک مرکز پر جمع کرنا مقصود ہے ۔ کعبۃ اللہ شریف کی عمارت میں کوئی انسانی صورت ، شکل نہیں کہ بُت پرستی ہو ، یہ ایک عبادت گاہ ہے ۔ کئی دفعہ بنا اور کئی دفعہ ٹوٹا ۔ مسلمانوں کی عبادت اس عمارت پر موقوف نہ تھی ۔ حدیث میں آیا ہے کہ ” دلِ مومن کی وقعت کعبہ سے زیادہ ہے “ حدیثِ قدسی میں ہے ۔ ” نہ مجھے زمین سمائے

نہ آسمان سمائے مگر دل مومن مجھے سماتا ہے''۔ انسان مسجودِ خلائق ہے ۔ وہ خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ نہیں کرسکتا ۔ سجود الی الکعبہ اور للکعبہ میں فرقِ عظیم ہے یعنی کعبہ کو سجدہ کرنا الگ بات ہے اور کعبہ کی طرف سجدہ کرنا جُدا بات ۔

اب رہ گیا وجہ تحویلِ قبلہ ۔ کعبہ شریف آدم علیہ السلام کا بنایا ہوا ہے ۔ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ ؛ طوفان کے بعد وہ گر گیا تو ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام نے اس کو دوبارہ بنایا ۔ چند روز کے لئے بنی اسرائیل میں شانِ ہدایت تھی تو بیت المقدس قبلہ بنا رہا ۔ جب ان میں یہ شان نہ رہی اور اُمّتِ محمدیؐ میں یہ شان پیدا ہوگئی ، جس کا مرکز مکہ تھا تو پھر کعبہ شریف کی طرف قبلہ رجوع کیا ۔ یہ کیا بات ہے ؟ حضرت ابراہیمؑ کو مانیں اور ان کے قبلہ کو نہ مانیں ۔ پہلے حضرت نبی ﷺ کو سیر کمالاتِ آدمی و ابراہیمی دی گئی تو کعبہ قبلہ بنا رہا ۔ پھر جب سیر کمالات انبیاء بنی اسرائیل دکھائی گئی تو بیت المقدس قبلہ بنا رہا ۔ پھر جب سیر کمالاتِ محمدیؐ حاصل ہوئی ، تو پھر کعبہ قبلہ بن گیا ۔ مگر اب کعبہ ، قبلہ ابراہیمی نہیں ہے ، قبلہ محمدیؐ ہے ۔ تحویل قبلہ سے مقصد ، امتحانِ اطاعت ہے ۔ خدا خانہ کعبہ میں محصور ہے نہ بیت المقدس میں بند ، وہ تو اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ ہے ۔ جدھر حکم ہوا ، اُدھر منہ کرلیا ۔ رضائے مولیٰ مقصود ہے نہ کہ ذاتی خواہش ۔ عقل و اطاعت دونوں چاہئیں ، مگر بندگی ، اطاعت اور فرماں برداری میں ہے ۔ خود اسلام کے معنے اطاعت کے ہیں ۔ حیل و حجّت کرنا مسلمان کا کام نہیں ۔ کعبہ بتا رہا ہے کہ اب مرکزِ دینِ الٰہی میں ہوں نہ کہ بیت المقدس ۔ ہدایت کا پرچم میرے سر پر اُڑ رہا ہے نہ کہ کسی اور کے سر پر ۔ اب سب کی توجہ اسلام اور میری طرف رہنی چاہیئے ۔ ہمارے دلوں میں مقناطیسی جذب محبت ہے ۔ کعبہ کی طرف ہمارا پھرنا لازمی ہے ۔ ہمارا پیغمبر اور ہم قبلہ نما ہیں ۔ ہر پھر کر خانہ خدا کی طرف طبعاً پھر جاتے ہیں ۔ متوجہ ہوجاتے ہیں ۔ اے بے بصیرت ! تجھے کچھ معلوم ہے شان حکومت ارضی کس مقام میں ہے ؟ تجلی رب العزت کہاں ہے ؟ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ؛ تم کیا کروگے ۔ انسان جس چیز کو نہیں جانتا ، اس کا مخالف ہی رہتا ہے ۔ اَلنَّاسُ اَعْدَآءٌ لِمَا جَھِلُوْا ۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

وَ کَذٰلِکَ ؛ اور ایسا ہی ۔ جس طرح ہم نے تحویل قبلہ کردیا ۔ بیت المقدس کی جگہ کعبہ کو قبلہ بنا دیا ۔ اسی طرح اب محلِ ہدایت بنی اسرائیل نہیں تم ہو ۔ جَعَلْنٰکُمْ ؛ ہم نے کردیا تم کو صَیَّرْنَاکُمْ ۔ اُمَّۃً ؛ جماعت ۔ گروہ ۔ جرگہ ۔ قوم ۔ وَسَطًا ؛ درمیانی ۔ اوسط ۔ بہتر ۔ اَلْاَوْسَطُ فَالْاَوْسَطُ ؛ بہتر اس کے بعد جو بہتر ۔ اعتدال پسند ۔ نہ افراط پسند نہ تفریط نہ عقل سے

محروم ۔ نہ عقل کے بندے ۔ اصولِ الٰہی کی پابندی کے ساتھ عقلی کدو کاوش کرنے والے ۔ احکام رسولؐ کی اطاعت کے ساتھ اجتہاد کرنے والے ۔ وَسَطٌ (فف) ٹھیک بیچ جیسے مرکز دائرہ ۔ وَسْط (فس) تقریباً بیچ ۔ لِتَكُوْنُوْا ؛ تا کہ تم ہو جاؤ ۔ بنو ۔ رہو ۔ شُهَدَآءَ ۔ ج شَاهِدٌ وَشَهِيْدٌ ؛ حاضر ۔ گواہ ۔ بیان کرنے والا ۔ دیکھنے والا ۔ ہادی ۔ وہ مثال جس سے کسی قاعدے کا ثبوت ہو ۔ عَلَى النَّاسِ ؛ لوگوں پر ۔ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؛ اور پیغمبر تمہارا ہادی ، نگراں کار و گواہ بنے ۔ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ ؛ اور ہم نے اس قبلہ کو نہیں بنایا ۔ اَلَّتِىْ كُنْتَ عَلَيْهَا ؛ جس پر تم تھے ۔ یعنی بیت المقدس ۔ اِلَّا لِنَعْلَمَ ؛ مگر اس لئے کہ ہم بھی جان لیں ۔ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ ؛ کون ہے جو رسول کی اتباع کرتا ہے تحویلِ قبلہ کے وقت ۔ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؛ اس شخص سے جو اپنی ایڑیوں پر اُلٹا پھر جاتا ہے ۔ عَقِبٌ ؛ ایڑی ۔ عَلِمَ مِنْ کے معنے تمیز کرنے کے ہیں يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ سے مراد فوراً پلٹ جانے کے ہیں ۔

اللہ کو سب کچھ معلوم ہے ۔ ہر شئے اس کے پاس ایک دوسرے سے ممتاز ہے ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ خلیفۃ اللہ رسولِ مقبولؐ کو بھی معلوم ہو جائے ۔ لوگوں کے پاس مطیع و غیر مطیع کا امتیاز ہو جائے ۔ وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً ؛ یہ مثقلہ سے مخفف ہے یعنی اس کی اصل اِنَّهَا كَانَتْ بہ تشدید نون تھی ۔ یعنی یہ تحویلِ قبلہ اگر چہ بڑی بات اور شاق امر تھا ۔ اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ ؛ مگر ان لوگوں پر هَدَى اللّٰهُ ؛ جن کو اللہ نے ہدایت کی ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ ؛ اور نہیں ہے اللہ ۔ اللہ کے علم کے قدیم اور قطعی و یقینی ہونے کو ظاہر کرنے کے لئے ماضی کی صورت اختیار کی جاتی ہے ، ورنہ مراد دوام رہتا ہے ۔ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؛ یعنی اللہ تمہارے ایمان ، تمہاری اطاعت کو ضایع کرنا نہیں چاہتا ۔ تم نے جتنے کام کئے ہیں وہ مبنی بر ایمان ہیں ۔ اللہ ایمان کو ضائع جانے نہیں دیتا تو تمہارے اعمال بھی ضائع نہ ہوں گے کیوں کہ اعمال ایمان و اطاعت کے اظہار ہیں ۔ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ ؛ بے شک اللہ لوگوں پر لَرَءُوْفٌ بڑا نرم دل و شفیق ۔ رَحِيْمٌ ؛ مہربان ہے ۔ اعمال کا ثمرہ دینے والا ہے ۔

ترجمہ :- (اور جس طرح کہ ہم نے تحویلِ قبلہ کر دیا ۔ کعبہ سے بیت المقدس ، بیت المقدس سے کعبہ کو قبلہ بنایا اسی طرح ہم نے مرکز ہدایت کو بھی بدل دیا ۔ اب بنی اسرائیل مرکز ہدایت نہیں ، اے اُمّتِ محمدی) اسی طرح ہم نے تمہیں اعتدال پسند اُمّت بنایا (تم ہی اعتدال پسند ہو ۔ افراط و تفریط سے پاک ہو) تا کہ تم لوگوں پر نگراں رہو اور (ہمارا) رسول تم پر نگراں رہے ۔ ہم نے (بیت المقدس کو) قبلہ نہیں بنایا تھا جس پر تم (ابھی ابھی) تھے مگر اس لئے کہ ہم کو (سب کو) معلوم ہو جائے کہ کون رسول کی اتباع کرتا ہے اور کون اُلٹے پیر پھر جاتا ہے ۔ اور بے شک یہ (تبدیلِ قبلہ) تھی تو بڑی دشوار بات مگر ان پر جن کو خدا نے ہدایت دی ہے ۔ اللہ تمہارے ایمان کو ضائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہی نہیں ۔ بے شک وہ تو رؤف و رحیم ہے ۔

بعض کلمات اس آیت میں تفصیل طلب ہیں ، ہم ان کو بھی بیان کر دینا چاہتے ہیں :-

شُهَدَآءَ جمع شاہد، جیسے عالم ۔ علماء ۔ نیز جمع شہید جیسے امیر ۔ امراء ۔ فقیر ۔ فقراء ۔ شَهِدَ ؛ دیکھا گواہی دی ۔ حق بات کی نگرانی کی ۔ حاضر ہوا ۔ اس کلمے کے مادے میں دیکھنے کے معنے ملحوظ ہیں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں ۔ شُهَدَآءَ عَلَی النَّاسِ کے معنے ہیں بروز قیامت مسلمان پیغمبروں کی تائید میں ان کی اُمتوں کے خلاف گواہی دیں گے کہ پیغمبروں نے تبلیغ کی ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اُمّتِ محمدی دوسری اُمتوں کو تبلیغ دین کرے گی ۔ دعوت الی الحق دے گی ۔ دعوت الی الحق کرے گی ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اُمّتِ محمدی کی شان سے ہے کہ تمام لوگوں کی نگرانی کرے مسلم ہوں یا غیر مسلم ۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرے اور رسول اللہ ﷺ ان کی نگرانی فرمائیں ۔ اور ہمیشہ ان کو تبلیغ و ہدایت فرمائیں ۔ فقیر کو یہی معنے پسند ہیں ۔ قرآنِ مجید کی صفت مبین ہے ۔ اس کے معنے اِدھر اُدھر کی باتوں پر موقوف نہ رہنا چاہیئے ۔ قیامت کا ذکر کہاں ہے ؟ دوسری اُمتوں کا انکار، تبلیغ کدھر ہے ؟ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا سے کیا ربط ؟

امر بالمعروف ونہی عن المنکر اُمّتِ محمدی کی صفتِ لازمی ہونے پر یہ آیت دال ہے ۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؛ بعض کہتے ہیں کہ لوگوں کے سامنے مطیعانِ خدا کے نمونے وشاہد کے طور پر اُمّتِ محمدی پیش ہوگی ۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا میں دو احتمال ہیں ۔ کیونکہ تحویلِ قبلہ دو دفعہ ہوئی اوّل کعبہ سے ۔ دوم بیت المقدس سے ۔ مختار یہی ہے کہ یہاں بیت المقدس مراد ہے ۔ کعبہ، قبلہ دائمی ہے ۔ قبلہ آدمؑ و ابراہیمؑ و محمد ﷺ ہے ۔ امتحاناً چند روز کے لئے بیت المقدس قبلہ بنایا گیا تھا ۔ اِلَّا لِنَعْلَمَ ؛ تاکہ ہم بھی جان لیں ۔ ایک دوسری جگہ ہے ۔ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا ؛ ابھی تک اللہ کو معلوم نہیں کہ کون مجاہدین ہیں ۔ ان آیات سے بظاہر عدم علمِ حق کا شبہ ہوتا ہے ۔ واضح ہو کہ بعض دفعہ خلیفہ کے فعل کو مستخلف (یعنی وہ جس کا خلیفہ ہے) اپنی طرف نسبت کرتا ہے ۔ جیسے يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ؛ حضرت رسولِ مقبولؐ کا دستِ مبارک بیعت کرنے والوں کے ہاتھ پر تھا مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ اسی طرح اِلَّا لِنَعْلَمَ کے معنے ہیں اِلَّا لِيَعْلَمَ خَلِيْفَتِيْ مُحَمَّدٌ ؛ مگر اس لئے کہ میرا خلیفہ مُحَمَّدٌ جان لے کہ کون فرماں بردار ہے اور کون نافرمان ؟

نیز یہ ہوسکتا ہے کہ عامتہ الناس مراد ہوں ۔ جس پر جمع کا صیغہ دلالت کرتا ہے اور خود کو ان میں اس لئے داخل کیا کہ وہ سببِ علم ہے ۔ پس اِلَّا لِنَعْلَمَ کے معنے ہوئے اِلَّا لِيَعْلَمَ النَّاسُ بِتَعْلِيْمِي اِيَّاهُمْ ؛ یعنی لوگ میری تعلیم سے علم حاصل کریں نیز حق جل و علا دائرہ زماں سے خارج ہے لہذا تقدیم و تاخیر اس کے لحاظ سے نہیں، بلکہ تحتِ زمانہ لوگوں کے لحاظ سے ہے ۔ مثلاً مطبع کے پتھر پر کاغذ چسپاں کیا جاتا ہے اور تمام کتابت طبع ہوتی ہے ۔ پتھر کے لحاظ سے کوئی سطر، کوئی صفحہ مقدم و موخر نہیں ۔ مگر پڑھنے والے کے پڑھنے کے لحاظ سے مقدم و موخر ہے ۔ پس لِنَعْلَمَ کے معنے لِيَعْلَمَ النَّاسُ کے ہوئے ۔

نیز علم واجب تعالیٰ تین قسم پر ہے :-

(۱) علمِ ذاتی ۔ خدائے تعالےٰ کا اپنے آپ کو جاننا سب کو جاننا ہے کیونکہ وہ سب کا منشاء و علت ہے ۔ منشاء و علت کا خود کو بحیثیت منشاء و علت کے جاننا سب کو جاننا ہے ۔

(۲) علمِ فعلی ۔ پیدا کرنے سے پہلے اعیانِ ثابتہ و معلومات کو ممیّز و ممتاز جاننا ۔ ان دونوں طرح کے علموں کے قدم میں کسی کو شبہ نہیں ہوتا ۔

(۳) علمِ انفعالی ۔علمِ قدیم الٰہی کا مخلوقات سے بعدِ خلق متعلق ہونا ، ایسے علم کے دو جانب ہوتے ہیں ۔ ایک جانبِ حق ، دوسرا جانبِ خلق ۔خلق کے حادث و نو پیدا ہونے سے علمِ قدیم کے حادث ہونے کا شبہ ہوتا ہے ۔ لہٰذا لِنَعْلَمَ کا استقبال باعتبار تعلق بہ مخلوق کے ہے ۔ نہ کہ باعتبار تعلق بذاتِ حق کے ۔ اللہ تعالےٰ پہلے دو قسم کے علم کو ماضی سے بیان کرتا ہے اور تیسرے قسم کے علم کو استقبال سے ۔

بعض لوگ کہتے ہیں حوادث و مخلوقات میں علمِ قدیم حادث معلوم ہوتا ہے ۔ کیوں کہ مخلوقات کا علم پر توعلمِ الٰہی ہے ۔ مطلق مقید ہوجاتا ہے تو جدا احکام لیتا ہے ۔ پہلے خدائے تعالیٰ نے مَنْ يَّشَـآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ فرمایا ۔ پھر اس کا مصداق اُمّتِ محمدی کو بتلایا پھر قبلہ کے متعلق مخالفین کے شبہے رد فرمائے ۔ پھر ظاہر فرمایا کہ بیت المقدس کو چند روز کے لئے قبلہ بنانا مبنی براسرار وحکم تھا ۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

قَدْنَرٰى ؛ ہم خوب دیکھ رہے ہیں اے حبیب کریم ۔ تَقَلُّبَ ؛ اُلٹ پلٹ ۔ بار بار نیچے اُوپر ہونا ۔ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ؛ تمہارے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف بلند ہونا ۔ بار بار بامید نزولِ وحی آسمان کو دیکھنا فَلَنُوَ لِّيَنَّكَ ؛ پس ہم تم کو پھیر دیں گے ۔ ہم تم کو حکمِ تحویل دیں گے ۔ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ؛ اس قبلے کی طرف جس سے تم راضی ہو ۔ اب جس کو چاہتے ہو ۔ کیوں کہ شان مسجودیت کعبہ میں ہونے والی تھی ۔ فَوَلِّ وَجْهَكَ ؛ اب تم اپنا منھ پھیرلو ۔ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۔ شَطْرَ ؛ جہت ۔ جانب نیز نصف اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ با حرمت مسجد ۔ کیونکہ حرم کعبہ میں درخت کاٹنا ۔ شکار کرنا درست نہیں ۔ جنگ و جدال تو بالکل حرام ہے ۔ وَحَيْثُ ؛ اور جہاں ۔ وَحَيْثُ مَاكُنْتُمْ ؛ اور اے مسلمانو ! تم جہاں کہیں ہو ۔ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؛ اپنا منھ مسجدِ حرام کی طرف کرلو ۔ کچھ ٹھیک کعبہ کی طرف منھ کرنا ضروری نہیں ۔ مدینہ والوں کے لئے مشرق و مغرب کے درمیان قبلہ ہے ۔ ہم اہلِ ہند کے لئے شمال و جنوب کے درمیان اور حیدر آباد والوں کے لئے قبلہ نما اور مقناطیس سے ۱/۲ ۱۳ درجہ شمال کی طرف مائل ۔ یہ ضروری نہیں ، بہتر ہے ۔ قبلہ معلوم نہ ہو تو جدھر تحری و کوشش کے بعد نماز ہوجائے درست ہے ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ بے شک اہلِ کتاب ۔ بے شک وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی ہے ۔ لاکھ اعتراضات کریں ۔ شبہ ڈالیں ۔ لَيَعْلَمُوْنَ ۔ خوب جانتے ہیں ۔ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۔ کہ تحویلِ قبلہ ہی ان کے

رب کی طرف سے حق ہے۔ اس بات کو وہ پہلے ہی سے جانتے ہیں کہ پیغمبر آخر الزماں صاحبِ قبلتین ہوں گے۔ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ؛ اور خدا ان کے کاموں سے غافل نہیں۔

ترجمہ:- ہم دیکھ رہے ہیں۔ تمہارے چہرے کے آسمان کی طرف بار بار بلند ہونے کو، اب ضرور جس قبلہ کو تم پسند کرتے ہو اسی کی طرف ہم تم کو پھیر دیں گے (پس نماز میں) مسجدِ حرام کی طرف اپنا منھ کرلیا کرو اور (اے مسلمانو!) تم بھی جہاں کہیں ہو (نماز میں) اسی کی طرف منھ کر لیا کرو۔ اور بے شک اہلِ کتاب خوب جانتے ہیں کہ وہ (تحویلِ قبلہ) ان کے رب کی طرف سے برحق ہے، اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں، اللہ اس سے بے خبر نہیں۔

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۘ (۱۴۵) وقف لازم

وَلَئِنْ اَتَيْتَ ؛ اور اگر تم لے جاؤ۔ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ ان کے پاس جن کو کتاب دی گئی ہے۔ بِكُلِّ اٰيَةٍ ؛ ہر قسم کی نشانی۔ معجزہ۔ دلیل و برہان۔ مَا تَبِعُوْا ؛ اتباع نہ کریں گے۔ پیروی نہ کریں گے۔ نہ مانیں گے۔ قِبْلَتَكَ ؛ تمہارے قبلہ کو۔ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ؛ اور تم بھی تابع نہیں ہونے والے ان کے قبلہ کے۔ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ کوئی کب مانتا ہے قِبْلَةَ بَعْضٍ ؛ کسی دوسری کے قبلہ کو۔ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ ؛ اور اگر تم ان کے ہوا و ہوس کے تابع ہوجاؤ۔ ان کی خواہش کی پیروی کرو۔ ان کی مان لو۔ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ بعد اس کے کہ تمہارے پاس آچکا۔ مِنَ الْعِلْمِ ؛ علمِ صحیح۔ علمِ حق وحی۔ حکمِ الٰہی۔ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ تب تو تم بے محل کام کرنے والوں اور ظالموں سے ہوجاؤ گے۔

ترجمہ:- (یا محمد!) اور اگر تم اہلِ کتاب کے پاس (سارے معجزے) تمام دلائل لے جاؤ گے، تو بھی وہ تمہارے قبلہ کی طرف نہ رُخ کریں گے (نہ مانیں گے) اور تم بھی ان کے قبلہ کو ماننے والے نہیں۔ اور یہ اہلِ کتاب بعض، بعض کے قبلہ کو کب مانتے ہیں۔ اور اگر تم ان کے ہوا و ہوس کے تابع بن جاؤ بعد اس کے کہ تمہارے پاس علمِ صحیح و وحیِ الٰہی آچکی تب تو تم بڑے بے انصاف اور بے محل کام کرنے والوں سے ہوجاؤ گے۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ ؛ یہ اہلِ کتاب ۔ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ۔ يَعْرِفُوْنَهٗ ؛ ہمارے رسول کو پہچانتے ہیں ۔ كَمَا يَعْرِفُوْنَ ؛ جیسے پہچانتے ہیں ۔ اَبْنَآءَهُمْ ؛ اپنے بچوں کو ۔ ابی ابن کعبؓ نے جو پہلے اہلِ کتاب سے تھے کہا ۔ اولاد میں بیوی کی خیانت کا احتمال ہے مگر آپ کی رسالت اس سے زیادہ قطعی ویقینی ہے ۔ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ ؛ اور ان میں سے ایک فریق یعنی علماءِ اہلِ کتاب ۔ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ ؛ حق بات کو چھپاتے ہیں ۔ کتمانِ حق کرتے ہیں ۔ حق پوشی کرتے ہیں ۔ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ؛ حالانکہ وہ جانتے ہیں ۔ صاحبِ علم ہیں ، جان بوجھ کر ۔ دیدہ و دانستہ ۔

ترجمہ :- یہ اہلِ کتاب تم کو ایسا جانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو ۔ اور ایک فریق ان میں سے (علماءِ اہلِ کتاب) تو جان بوجھ کر حق پوشی کرتا ہے ۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؛ حق وہی ہے جو تمہارے رب سے ملا ہے ۔ فَلَا تَكُوْنَنَّ ؛ پھر تم ہرگز نہ بنو ۔ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ؛ شک وشبہ میں پڑنے والوں سے ۔

ترجمہ :- حق وہی (حکم) ہے تمہارے رب سے ملا ہے (یعنی تحویلِ قبلہ) پھر تم ان شبہ کرنے والوں میں سے ہرگز نہ بنو ۔

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾

وَلِكُلٍّ ؛ اور ہر ایک کے لئے ۔ وِجْهَةٌ ؛ جہت ۔ جانب ۔ وِجْهَةٌ جِهَةٌ ہوجاتا ہے جیسے وِزْنٌ زِنَةٌ ہوجاتا ہے ۔ وَزْنٌ اور وِجْهَةٌ میں تغیر نہیں ہوتا ۔ هُوَ مُوَلِّيْهَا ؛ کہ وہ یعنی اللہ اس کی طرف یعنی قبلہ کی طرف پھیر دیتا ہے ، موڑ دیتا ہے ۔ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؛ اے مسلمانو ! تم خیر کے کاموں کی طرف سبقت کرو ۔ دوڑو ۔ خیر تو اطاعتِ الٰہی میں ہے ۔ اَيْنَ ؛ کہاں ۔ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا ؛ تم جہاں کہیں ہو ۔ يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؛ تم سب کو اللہ سمیٹ کر لائے گا ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ ہر شئے پر قادر ہے ۔

ۘوقف منزل

ع ۱۷

ۘوقف النبی ﷺ

ترجمہ :- اور ہر ایک کے لئے ایک جہت ہے ۔ وہ (اللہ) اس کی طرف پھیر دیتا ہے (کعبہ، قبلۂ اسلام، قبلۂ محمدی ہے) تم خیر کے کاموں کی طرف دوڑو (اور دوسروں سے سبقت لے جاؤ۔ خیر پوچھو تو اسی طرف ہے جس طرف اللہ رہنمائی کرے) تم جہاں کہیں ہو اللہ تم کو سمیٹ کر (قبلۂ محمدی کی طرف) لائے گا (تم کو اعتراض کرنے کا حق نہیں) اللہ ہر شئے پر قادر ہے ۔ (جہاں چاہے شانِ مسجودیت کی تجلّی فرما سکتا ہے) ۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿١٤٩﴾

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ ؛ اور جہاں کہیں سے تم نکلو، مکہ ہو یا کوئی اور شہر جہاں سے چلو ۔ فَوَلِّ وَجْهَكَ ؛ پس تم اپنا منھ پھیرلو ۔ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛ مسجد حرام کی طرف ۔ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؛ اور بے شک یہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے ۔ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ؛ اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے غافل نہیں، خدا تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں، ناواقف نہیں، تم لوگ اتباعِ رسول، توجہ الی الکعبہ کرتے ہو یا نہیں اللہ سب جانتا ہے ۔

ترجمہ :- اور تم جہاں کہیں سے نکلو اپنا منھ (نماز میں) مسجدِ حرام کی طرف کرلو ۔ یہی حق ہے تمہارے رب کی طرف سے ۔ اور اللہ تمہارے کاموں سے بے خبر نہیں ۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥٠﴾

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ ؛ اور جہاں سے تم نکلو، چلو ۔ فَوَلِّ وَجْهَكَ ؛ تم اپنا منھ پھیرلو، موڑلو ۔ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛ مسجد حرام کی طرف ۔ وَحَيْثُ كُنْتُمْ ؛ اور اے مسلمانو ! تم بھی جہاں کہیں ہو، جہاں رہو ۔ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؛ تم بھی اتباعِ نبی وحکمِ خدا میں اسی کی طرف اپنے منھ پھیرلو ۔ لِئَلَّا ؛ اصل میں ۔ لِاَنْ لَّا ؛ تھا ۔ لِئَلَّا ؛ تاکہ نہ ۔ لِئَلَّا يَكُوْنَ ؛ تاکہ نہ رہے ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے ۔ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر ۔ حُجَّةٌ ؛ جھگڑا ۔ الزام ۔ غلبہ ۔ دلیلِ قوی ۔ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ؛ ہم نے تحویلِ قبلہ کا حکم اس لئے دیا کہ مخالفین سے بالکل بے تعلق ہوجائے ۔ نیز جب خود ان کی کتابوں میں نبی آخر الزماں کا صاحبِ قبلتین ہونا مذکور ہے ۔ یعنی دو قبلوں کی طرف نماز پڑھنا ۔ تو اب ان کا اعتراض

کیا چیز ہے؟ اور ایسے اعتراض سے ان کو کیا غلبہ ہوسکتا ہے؟ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۔ ظُلْمٌ کے معنے چھپانے، روکنے کے ہیں ۔ اسی سے ظلمت ہے ۔ کیونکہ تاریکی میں ہر چیز چھپ جاتی ہے ۔ اور وہ آدمی کو چلنے سے روکتی ہے ۔ یعنی ظالمین، حق پوش ناحق نیوش بے انصاف ۔ ان کے جھوٹے اعتراض تو ہوتے ہی رہیں گے ۔ کبھی حق بات ان کے منہ سے نہ نکلے گی ۔ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ؛ ان سے کیا ڈرتے ہو، مجھ سے ڈرو ۔ خدا واجب الاطاعت ہے، نہ کہ یہ ظالم ۔ خشیہ، عظمت و جلال سے متاثر ہونے کو کہتے ہیں ۔ چاہے خوفِ اذیّت نہ بھی ہو ۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؛ خدا سے اس کے جاننے والے بندے ہی ڈرتے ہیں ۔ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ ؛ اور تحویلِ قبلہ کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ تجلّی جامع تمہارا قبلہ ہو ۔ اور میں تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کروں ۔ اور قبلہ محمدی دایم و قائم رہے ۔ وَلَعَلَّكُمْ ؛ اور شاید کہ تم، اور توقع ہے کہ تم، اور تاکہ تم ۔ تَهْتَدُوْنَ ؛ درست راستہ پر ہو، اور تاکہ تم ہدایت پاؤ، تم کو راہِ راست مل جائے ۔

ترجمہ:- (یا محمدؐ) تم جہاں سے نکلو اپنا منہ (نماز میں) مسجدِ حرام کی طرف کرلو ۔ (اے مسلمانو!) اور تم بھی جہاں کہیں رہو (ہمارے رسولؐ کی اتباع میں) اسی کی طرف اپنے منہ پھیر لو ۔ تاکہ تم پر لوگوں کا کوئی اعتراض نہ رہے ۔ مگر ان میں سے جو ظالم و حق پوش ہیں (وہ تو اعتراض کرتے ہی رہیں گے) ان سے نہ ڈرو ۔ مجھ سے ڈرو ۔ اور اس لئے کہ تم کو اپنے پورے انعامات عطا کروں (اور نعمت و فضیلت کو مکمل اور تمام کروں) اور تم (اصل مقصد کی طرف) راہ پاؤ ۔

تحویلِ قبلہ کے متعلق چند امور پر متوجہ کرایا گیا ہے ۔ خدا کسی جہت یا مقام میں محدود نہیں ۔ قبلہ صرف جہتِ جامع ہے مقصود خدا کی اطاعت و فرماں برداری ہے ۔ تبدیل قبلہ سے مطیع و غیر مطیع کی تمیز ہوگئی ۔ فرماں بردار بے چون و چرا کعبہ کی طرف عین نماز میں مڑ گئے ۔ ذرا سی بھی تاخیر نہ کی ع ہر قوم و ملتے را دینے و قبلہ گا ہے

اب ہدایت پر نہ یہودی و نصرانی ہیں اور نہ مرکزِ ہدایت بیت المقدس ۔ مسلمان خیر امت ہیں اور کعبہ مرکزِ ہدایت ہے ۔ یہود و نصرانی باہم بھی تو قبلہ کے متعلق مختلف الرائے ہیں ۔ ان کو مسلمانوں کے قبلہ کے متعلق اعتراض کرنے کا کیا حق ہے؟ بُت پرستوں کے قبلے تو سیکڑوں ہزاروں بُت ہیں ۔ بھلا یہ بھی کچھ منہ کھول سکتے ہیں ۔ مسلمانوں کے لئے کچھ کعبہ کے سامنے ہونا بھی شرط نہیں ۔ جہت مل جائے تو کافی ہے ۔ جہت مشتبہ ہوجائے تو جدھر منہ کرکے نماز پڑھو، ہوجاتی ہے ۔ کعبہ کی عمارت ٹوٹ جائے تو مسلمانوں کی نماز بند نہیں ہوتی، کیوں کہ قبلہ سے مقصد صرف جہتِ جامع ہے نہ کہ کعبہ کی دیواریں ۔

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٥١﴾

مع عند المتاخرین

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ ؛ جیسا کہ ہم نے بھیجا تم میں ۔ رَسُوْلًا مِنْكُمْ ؛ رسول تم ہی میں سے ۔ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا ؛ جوتمہیں ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا ہے ۔ وَيُزَكِّيْكُمْ ؛اورتم کو پاک کرتا ہے نجاستِ شرک وکفر وفسق و مادّیت سے ۔ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ؛ اورتم کو کتاب اللہ اور حکمت وعرفان کی تعلیم دیتا ہے ۔ وَيُعَلِّمُكُمْ ؛ اورتم کوتعلیم دیتا ہے ۔ مَالَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ؛ جوتم جانتے نہ تھے ۔

ترجمہ :- جیسا کہ ہم نے تم ہی میں سے رسول بھیجا ۔ جوتم کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اورتم کو (علماً وعملاً) پاک وصاف کردیتا ہے ۔ اورتم کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے ۔ اورتم کوتعلیم دیتا ہے جوتم جانتے نہ تھے ۔

مسلمانو ! تمہارا قبلہ الگ ہے ۔ جس طرح تمہارا رسول جُدا ہے ۔ ہم نے امتیاز خاص سے سرفراز کیا ہے ۔ جس طرح کہ تمہارے رسول کوممتاز کیا ۔ وہ تم کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا ہے ۔ اورتم اس کو یاد رکھ کر قاری ہوجاتے ہو اورتم کو کتاب اللہ کی تعلیم دیتا ہے اورتم مفسر ہوجاتے ہو اورتم کو حکمت کی تعلیم دیتا ہے ۔ اورتم مجتہد اور متکلم وصوفی کہلاتے ہو ۔ اور تم کو اپنی فیضِ صحبت وتربیت سے آلائشِ مادیات سے پاک کردیتا ہے اورتم میں نورِ روحانیت جلوہ گر ہوتا ہے ۔ ان کے سوا اور بہت سے معارف وعلوم سکھاتا ہے ۔ جس سے تم واقف نہ تھے ۔ پھرتم کوکسی اور کی باتوں سے متاثر ہونے کی کیا ضرورت ہے ۔

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ ع ۱۸ ۵ ۲

فَاذْكُرُوْنِيْ ؛ پس اتنے احسانات میں نے تم پر کئے ہیں تو تم کو چاہیئے کہ مجھے نہ بھولو ۔ ہمیشہ میری یاد میں رہو ۔ اَذْكُرْكُمْ ؛ میں بھی تمہارا خیال کروں گا ۔ وَاشْكُرُوْا لِيْ ؛ اور میرا شکر ادا کرو ۔ میرے احسانات کی قدر کرو ۔ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ؛ اور میرے احسان کو نہ چھپاؤ ، ناحق شناسی نہ کرو ۔ اس کو اقتضاءِ محل کے مطابق صرف کرو ۔

ترجمہ :- پس تم میری یاد میں رہو ، میں تمہارا ہمیشہ خیال رکھوں گا ۔ اور میرے انعامات کا شکریہ ادا کرو ۔ (ان کو برمحل صرف کرو) اور ان کی ناقدری نہ کرو ۔

ذکــــــر نسیان وغفلت کے مقابل ہے ۔ یاد بھول کے مقابل ہے ذکر اور یاد کے لئے کچھ الفاظ کا کہنا ضرور نہیں ۔ میرے سامنے میرا دوست ہے ۔ میں اس سے غافل نہیں ہوں ۔ تو وہ مجھے یاد ہے ۔ بے ضرورت نام لے لے کر پکارنے کی کیا حاجت ہے ۔ بلکہ ایک قسم کی بے تہذیبی ہے ۔ ع بہ محفلے کہ منم ذکرِ یار بے ادبی ست

ذکر کے مختلف اقسام ہیں ۔ اور ہر ایک پر جدا آثار مرتب ہوتے ہیں ۔ (۱) ذکرِ جہری ۔ پکار کر (۲) ذکرِ خفی ۔ آہستہ ۔ (۳) ذکرِ لسانی ۔ زبان سے ۔ (۴) ذکرِ قلبی ۔ دل سے ۔ (۵) ذکرِ حبس دم ، سانس روک کر ۔ (۶) ذکر بغیر حبس دم ۔ (۷) ذکرِ دائمی یا دوامِ حضور ۔ (۸) ذکرِ احیانی ، کبھی کبھی یاد کرنا ۔ ذکرِ جہری وحبس دم سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور سُستی دُور

ہوتی ہے ۔ ابتداءً ذکرِ جہری و حبسِ دم کی ضرورت ہے ۔ ذکرِ جہری سے خطرات دفع ہوتے ہیں ۔ جذبات اُبھرتے ہیں ۔ عشق و محبت میں زور پیدا ہوتا ہے ۔ بے قراری اور تڑپ پیدا ہوتی ہے ۔ ذکرِ خفی سے اطمینان و سکون پیدا ہوتا ہے ۔ فنائیت و محویت آتی ہے ۔ ذکرِ جہر کرنے والوں کو قوالی میں مزا ملتا ہے اور ذکرِ خفی والوں کو تفکر اور استغراق اور قرآن میں لطف آتا ہے ۔ ذکرِ جہر والوں پر فنائیت آتی ہے جیسے کسی کو بچھونے کاٹا ہو ۔ یا آگ میں جل رہا ہو ۔ چیختا ہے ۔ چلاتا ہے ۔ تڑپ تڑپ کر جان دیتا ہے ۔ ذکرِ خفی والوں پر فنائیت آتی ہے جیسے کسی کو سانپ نے کاٹ لیا ہو، یا پانی میں ڈوب کر مرا ہو ۔ غریب نے جان دے دی ۔ نہ چیخ نہ پکار ۔ نہ ہائے نہ وائے ۔ بے چارے نے سانس تک نہ لی اور ختم شد ۔

کلمہ طیبہ سے خطرات و اوہام دفع ہوتے ہیں اور ماسوا اللہ کی نفی ہوتی ہے ۔ اسم جلالہ یعنی اللہ اللہ سے استغراق پیدا ہوتا ہے ۔ بے خودی آتی ہے ۔ ھو اور اللہ سے بالخصوص محویت و بے خودی آتی ہے ۔

عورت کو خواب میں دیکھنے سے صبح کو نہانا پڑتا ہے ۔ شیخ کا تصور اپنے تقدس و شانِ جامع انسانی کے ساتھ آتا ہے ۔ حضرت امام حسن مجتبیٰؓ نے ہند ابنِ ابی ہالہ سے حُلیۂ حبیبِ خداؐ پوچھا تو یہ بھی فرمایا لِاَتَعَلَّقَ بِهٖ ؛ تا کہ میں اس سے لٹک جاؤں اس سے ربط پیدا کرلوں ۔ مادّہ پرست علماء نہیں مانتے نہ مانیں ۔ ان کو سادہ دلی مبارک ۔ ہم کو وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَاَنۡتَ فِیۡھِمۡ ۔ بھلا کوئی اپنے دوستوں کی تصویروں کے البم کو جلاتا بھی ہے؟ شیخ کا تصور باب الفتوح ہے ۔ باب الولایہ ہے معراجِ شریف میں حبیب رب العالمین نے کیا انبیاءِ سابقین سے ملاقات نہیں کی تھی ؟ محبان و محبوبانِ خدا سے ملاقات کا میسر نہ ہونا تم کو مبارک ۔ ہم کو

نہیں نقدِ عمل کچھ بھی مرے جیب و گریباں میں
مگر دل میں ہیں یارب تیرے محبوبوں کی تصویریں (حسرتؔ)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۝۱۵۳

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے مومنو ! اے ایمان دارو ! اے لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ اِسْتَعِیْنُوْا ؛ مدد مانگو، اعانت طلب کرو ۔ استعانت لو ۔ بِالصَّبْرِ ؛ صبر سے ۔ صبر بھوک کو بھی کہتے ہیں ۔ وَالصَّلٰوۃ ؛ نماز ۔ دُعا کو بھی صلوٰۃ کہتے ہیں ! اِنَّ اللّٰہَ ۔ بے شک اللہ ۔ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ؛ صابروں کے ساتھ ہے ۔ تکلیف برداشت کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔ پس معنے یہ ہوئے مصائب کو برداشت کرو ۔ اور دُعا کرتے رہو یا روزے رکھو، نماز پڑھو ۔

صبرؔ کے کئی اقسام ہیں ۔ صَبْر عَلَی الْعِبَادَۃِ ؛ عبادت کی مشقت کو برداشت کرنا ۔ صَبْر عَنِ الْمَعْصِیَۃِ ۔ گناہ سے بچنے میں جو سختی ہے اس کو برداشت کرلینا ۔ صَبْرٌ عَلَی الْبَلَاءِ مصائب و بلایا کو برداشت کرلینا ۔ نیز صبر کی دو قسمیں ہیں :- (۱) بدنی ۔ (۲) نفسانی ۔ پھر بدنی کی دو قسمیں ہیں ۔ (۱) فعلی : مشقت اور تکلیف دہ کاموں کو کرنا ۔ (۲) انفعالی ۔ درد اور تکلیف کو برداشت کرلینا ۔ صبر نفسانی ۔ نفس کو اس کی خواہشوں سے روکنا ۔ اس کی بھی کئی صورتیں ہیں ۔ عفتؔ ۔ خواہشِ شکم و طلبِ نساء سے روکنا ۔ زہدؔ ۔ بے ضرورت چیز سے خود کو روکنا ۔ تقویٰ ۔ دین میں نقصان دہ کاموں سے روکنا ۔ حلمؔ ۔

انتقام سے روکنا۔ قناعت۔ تھوڑے پر راضی رہنا۔ متانت۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر مشتعل نہ ہوجانا۔ بات یہ ہے کہ تکلیف کے وقت خدا یاد آتا ہے۔ غفلت دور ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ تو ساتھ ہی ہے۔ بُعدِ خیالی کا دور ہونا ہی ہے، پھر اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ کا جلوہ دیکھ لو۔

ترجمہ:- اے ایمان والو! صبر سے صلوٰۃ سے مدد لو۔ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

مسلمانو! تحویلِ قبلہ سے کیا پریشان ہو؟ تم پر بڑے بڑے مصائب آنے والے ہیں۔ صبر کی عادت ڈالو۔ نماز پڑھو۔ دربارِ خداوندی میں حاضر ہوتے رہو۔ وہ تمہارے ساتھ ہے۔ تم کو تمام مشکلات میں کامیابی عطا کرے گا۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

وَلَا تَقُوْلُوْا ؛ اور نہ کہو۔ لِمَنْ یُّقْتَلُ ؛ ان لوگوں کو جو شہید ہوتے ہیں، مارے جاتے ہیں۔ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؛ راہِ خدا میں۔ اَمْوَاتٌ ؛ مردے۔ اموات جمع میت۔ اس کی اصل مَیْوِتٌ۔ بَلْ ؛ بلکہ۔ اَحْیَآءٌ ؛ وہ زندہ ہیں ج حَیٌّ ؛ اس کی اصل حَیْوٌ ہے۔ وَلٰکِنْ ؛ مگر۔ ولیکن۔ لَا تَشْعُرُوْنَ ؛ تم کو ان کی حیات کا شعور نہیں۔ تم محسوس نہیں کرتے۔ تم نہیں جانتے۔

ترجمہ:- اور جو راہِ خدا میں مارے جاتے ہیں، تم ان کو مردہ نہ کہو۔ بلکہ وہ تو زندہ ہیں۔ مگر تم کو اس کا شعور نہیں۔

ہرگز نہ میرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

نامرد مرتا روز ہے مردوں کی موت اک بار ہے
ہرگز نہیں مرتا ہے وہ مرنے کو جو تیار ہے
با آبرو ہو زندگی بے آبرو بے کار ہے
گر ہمتِ مردانہ ہو آسان ہر دشوار ہے

مسلمانو! ہمارے بزرگوں کا محبوب اللہ تھا۔ اس کا رسولؐ تھا۔ وہ اپنے محبوب سے ملنے کیلئے تیار تھے سر دیتے تھے اور حیاتِ جاودانی لیتے تھے۔ وہ زندہ ہیں۔ ان کا نامِ نامی زندہ ہے۔ تم کو خدا اور رسولؐ سے ربط نہیں، کوئی مضبوط علاقہ نہیں۔ نہ ان سے ملنے کی طلب ہے۔ تمہارا دل دنیا کے چند خرمہروں میں پھنسا ہوا ہے۔ تمہارا محبوب سیم و زر ہے۔ تم کو اس کے ہاتھ سے نکل جانے کا ڈر ہے۔ تم نشاۃ ثانیہ، زندگیِ آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔ تمہارے پاس مرنا تمام مالوفات، محبوبات سے چھوٹنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تم موت سے بھاگتے ہو، تمہارے بزرگ ایک ہی دفعہ مرنا ہے سمجھتے تھے اور اس پر جری تھے۔ تم سمجھتے ہو جینا ایک ہی دفعہ ہے۔ لہٰذا مرنے کے نام سے گھبراتے ہو۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا مَا تَرَکَ قَوْمٌ الْجِهَادَ اِلَّا ضَرَبَهُمُ اللّٰهُ بِالذُّلِّ ؛ جب قوم جنگ کرنا چھوڑ دیتی ہے۔ خدا اس پر ذِلّت ڈالتا ہے۔ تم میں عزتِ نفس، خود داری، آزادی کی روح نہیں رہی۔ تم ذلیل ہو، خوار ہو، غلامی تمہارا لباس ہے اور تم کو نظر نہیں آتا۔ تم دون ہمتی کی

موت صرف ایک بار آتی ہے

آب و ہوا میں رہتے ہو اور تم کو احساس نہیں ۔ تم کو اپنے بزرگوں کے نام پر فخر کرنے کا حق نہیں ، تمہاری نسبت سے ان کی ذِلّت ہوتی ہے ۔ تمہارے پاس مذہب کوئی چیز نہیں ۔ تمہارا مقصدِ حیات صرف کھانا پینا اور اللہ کی دی ہوئی خوشبودار، خوش ذایقہ نعمتوں کو متعفن اور ناپاک کرنا ہے ۔ اللہ تم کو اولوالعزمی سے تمہارے شریف خون میں جوش دے ۔ تم کو صحیح احساس دے ۔ تم کو تمہاری ذِلّت و خواری پر متنبہ کرے ۔ تم کو جھنجھوڑے ، اور تم کو اُٹھا کر بٹھا دے ۔ اور تمہارے منھ دھلا دے ۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ ؛ اور ہم تم کو بلا میں ڈالیں گے ، تم کو مبتلا کریں گے ، تمہارا امتحان لیں گے ، تمہاری آزمایش کریں گے ۔ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ ؛ کچھ خوف اور بھوک سے ۔ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؛ اور مالوں ، جانوں اور ثمروں کی کمی سے ، ان کے نقصان سے ۔ ثمرات سے مراد اولاد بھی ہوسکتی ہے ۔ ہم دیکھیں گے کہ ہم ان کے محبوب ہیں یا ان کی جان و مال یا باغوں کے میوے یا پیداوار ۔ وَبَشِّرِ ؛ اور بشارت دو ، مژدہ دو ۔ خوشخبری دو ۔ الصّٰبِرِيْنَ ؛ صابروں کو ، برداشت کرنے والوں کو ، مصائب جھیلنے والوں کو ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ وہ لوگ جو ۔ ان لوگوں کو جو ، اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ؛ جب ان پر مصیبت پڑتی ہے ، تکلیف و ایذا پہنچتی ہے ۔ قَالُوْٓا ؛ انھوں نے کہا ، تو وہ کہتے ہیں ۔ اِنَّا لِلّٰهِ ؛ بے شک ہم اللہ کے ہیں وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ؛ اور بے شک ہم اس کی طرف واپس ہونے والے ہیں ، اور اسی کی طرف ہماری بازگشت ہے ، لوٹنا ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم ضرور تمہارا امتحان لیں گے ۔ کچھ خوف سے ۔ کچھ بھوک و ناداری سے کچھ مال ، جان اور پیداوار کے نقصان اور بار آوری کی کمی سے اور ان صابروں کو بشارت دو جن کو کچھ مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں (انا اللہ و انا الیہ راجعون) ہم تو اللہ کی ملک ہیں اور ہم کو اسی کی طرف رجوع کرنا ہے ۔

مسلمانو ! جب ہم خود اللہ کی ملک ہیں ۔ تو اللہ اپنی ملک میں جو تصرف کرے اس کا وہ حق دار ہے ۔ **العبد وما ملکت یداہ لمولاہ ۔**

جو کچھ ہے وہ آقا کا ، کچھ بھی نہیں بندے کا حسرت ترا بندہ ہے وہ تجھ کو بھلا کیا دے

جب ہم اللہ تعالیٰ کے پاس رجوع کریں گے ، واپس جائیں گے تو اللہ جو ہمارا مقصود ہے ، ہمارا آقا ہے ۔ بس ہے ہمارے آباء و اجداد ، ازواج و اولاد سب اُسی کے پاس حاضر ہیں ، ہم بھی اُس کے پاس جائیں گے اور سب کو وہیں

پائیں گے ، ایک دن مرنا ضرور ہے ، سب سے چھوٹنا ضرور ہے ۔ ایک ایک کو چھوڑنا بھی ایسا ہے جیسے سب کو ایک دم چھوڑنا ، موت کا خوف آدمی کو نامرد بناتا ہے ، بے کار بناتا ہے ۔ خدا کی محبت کو ترقی دو ، موت آسان ہوجاتی ہے ۔

أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾

اُولٰٓئِکَ ؛ یہی لوگ ہیں ۔ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ ؛ ان پر الطاف و کرم ہیں ۔ مرحبا و آفریں ہے ۔ مژدۂ قربت ہے ۔ مِنْ رَّبِّھِمْ ؛ ان کے پروردگار کی طرف سے ۔ وَرَحْمَۃٌ ؛ اور رحمت ۔ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ؛ اور یہی ہدایت یافتہ ہیں راہ پائے ہوئے ۔ درست راستہ پر چلنے والے ، کامیاب ۔

ترجمہ :- یہی لوگ ہیں جن کو ان کے رب کی طرف سے مژدہ ثواب اور رحمت ہے اور یہی ہیں (کامیاب) راہ یاب ۔

واضح ہو کہ حیات مرکزِ حرکت کو کہتے ہیں ۔ یعنی جان سے حرکت ہے ۔ اور جب تک حیات باقی ہے سب چلت پھرت ہے ۔

جو کچھ ہم کھاتے ہیں ۔ معدے میں جاکر ہضم ہوتا ہے ۔ وہاں سے جگر میں پہنچتا ہے اور ہضم ہوکر خون بنتا ہے ، پھر دل میں پہنچتا ہے ، اور تمام جسم میں گردش کرتا ہے ، اور ہضمِ خاص حاصل کرتا ہے اور روحِ حیوانی بنتا ہے ۔ روحِ حیوانی کا خلاصہ نسمہ کہلاتا ہے ۔نسمہ تک جتنی چیزیں ہیں ، بے حس ہیں ، بے حرکت ہیں ۔

اصل صاحبِ ادراک وعلم وحرکت ایک جوہرِ مجرد یعنی غیر مادی ہے ۔ جس کو روح کہتے ہیں ۔ جب تک جسم میں اور روح میں مناسبت رہتی ہے نسمہ کے توسط سے روح جسم میں تصرف کرتی رہتی ہے اور جسم اس کے ارادے پر حرکت کرتا ہے ، چلتا پھرتا ہے ۔ موت سے دونوں میں افتراق اور جدائی پیدا ہوتی ہے ۔ مسلم غیر مسلم ، شہید غیر شہید ، سب کی موت روح و تن دونوں کی جدائی ہی سے ہوتی ہے ۔ دراصل حی تو روح ہے اور تن تو بے جان ، بے حس وحرکت ہے ، شہداء پر عالم ارواح میں روک ٹوک نہیں ، جدھر چاہیں پھرتے ہیں ۔ ان کو عالمِ ارواح میں بھی ایک قسم کا تصرف رہتا ہے ۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ صابرین کے اعمال کی نقل کو عبادت فرماتا ہے ۔ یعنی حج وعمرہ اور صفا مروہ کے درمیان دوڑنا جو حقیقۃً حضرت ابراہیمؑ ، حضرت اسمٰعیلؑ و حضرت ہاجرہؓ کے اعمال کی نقل ہے ، جو ہمارے لئے عبادت بنا دی گئی ہے ۔

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٥٨﴾

اِنَّ ؛ بے شک ۔ الصَّفَا ؛ خانہ کعبہ کے مشرقی جانب ایک پہاڑی ہے ۔ جو دامن کوہ ابوقبیس میں واقع ہے ۔ وَالْمَرْوَۃَ اور کعبہ کے شمالی جانب قیقعان کے دامن میں ایک پہاڑی ہے ۔ ان دونوں پہاڑیوں پر زمانہ جاہلیت میں بُت رکھے گئے تھے ۔ اسلام نے ان بُتوں کو وہاں سے نکال دیا ۔ بی بی ہاجرہؑ پانی کی تلاش میں بے قراری کے ساتھ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سات دفعہ دوڑی تھیں ۔ اور اللہ نے حضرت اسمٰعیل کے پاؤں مارنے سے چشمہ زمزم پیدا کردیا ۔ اب صفا و مروہ پر دوڑنا داخلِ اعمالِ حج ہے ۔ کیونکہ یہ بے قراری ، صادقین و صابرین کا کام تھا ۔ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ ؛ ان چیزوں سے ہے جن سے خدا کا خیال و شعور پیدا ہوتا ہے ۔ شَعَائِرْ ج شَعِیْرَۃٌ یا شَعْرَۃٌ ۔ علامت ، مقامات و اوقاتِ عبادت جیسے کعبہ ۔ عرفات ، مزدلفہ ، صفامروہ جمیع مساجد اور جیسے رمضان ، حج کے مہینے ، عیدین ، جمعہ اور دیگر علامات جیسے اذان و اقامت ۔ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ ؛ پس جس نے حجِ بیت اللہ ادا کیا ۔ اَوِاعْتَمَرَ یا عمرہ کیا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ ؛ تو اس پر کوئی گناہ نہیں ۔ بُتوں کی وجہ سے لوگ صفا و مروہ پر دوڑنے کو برا سمجھتے تھے ۔ اسلام نے ان بُتوں کو نکال دیا ، تو اب بھی صفا و مروہ پر دوڑنے کو برا سمجھنا درست نہیں ۔ صفا مروہ پر دوڑنا امام شافعیؒ کے پاس فرض ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے پاس واجب ہے ۔ قربانی سے اس کا تدارک ہوسکتا ہے ۔ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا ؛ ان دونوں کے پاس پھرے ۔ جانا ایک پھیرا ہے اور آنا دوسرا پھیرا ہے ۔ جانا اور آنا دونوں مل کر ایک پھیرا نہیں ۔ یَّطَّوَّفَ ۔ اصل میں یَتَطَوَّفَ تھا ۔ بابِ تفعل سے تا کو طا بنا کر ادغام کیا گیا ابتداء بہ سکون ہونے کی وجہ سے ہمزۂ وصل لایا گیا ۔ اِطَّوَّفَ ہوا ۔ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا ؛ اور جو خوشی سے نیکی کرے ۔ طَوْعٌ ؛ خوشی ۔ طَوْعًا وَکَرْھًا ؛ چار و ناچار ۔ فَاِنَّ اللّٰہَ ؛ بے شک اللہ ۔ شَاکِرٌ عَلِیْمٌ ؛ قدرداں ، واقف ہے ۔

ترجمہ :- بے شک صفا مروہ پہاڑیاں خدا کی یاد پیدا کرنے والی نشانیوں اور مقامات سے ہیں ۔ پس جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو کچھ گناہ نہیں کہ ان کے (پھیرے کرے) طواف کرے اور جو کوئی اپنی خوشی سے نیک کام کرے تو اللہ اس کا قدرداں اور اس سے باخبر ، واقف ہے ۔

مذہب اصل میں سب کا ایک ہے ۔ بہت کم اختلاف ہے ۔ تحویلِ قبلہ اور رسالتِ محمدی اور دیگر امور ، آسمانی کتابوں میں موجود ہیں ۔ ساری خرابی حق پوشی ، تاویلِ بے جا اور عمل میں کاہلی سے پیدا ہوئی ہے ، اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۙ﴿۱۵۹﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ یَکْتُمُوْنَ ؛ چھپاتے ہیں ، حق پوشی کرتے ہیں ۔ کتمانِ واقعات کرتے ہیں ۔ مَآ اَنْزَلْنَا ہم نے جو اُتارا ۔ مِنَ الْبَیِّنٰتِ ؛ واضح دلائل ، ظاہر احکام ، ناقابلِ تاویل بیانات ۔ وَالْھُدٰی ؛ اور ہدایت ۔ مِنْ بَعْدِ مَابَیَّنّٰہُ ؛ بعد اس کے کہ ہم نے اس کو بیان کردیا ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے ، سب کے فائدے کے لئے ۔ فِی الْکِتٰبِ ؛

کتاب میں اُولٰٓئِکَ وہ لوگ۔ یَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ ؛ ان پر خدا لعنت کرتا ہے اور خیر و برکت موقوف ہوجاتی ہے۔ پستی اور ادبار آجاتا ہے۔ وَیَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ۔ اور ان پر لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ ساری دنیا کی پھٹکار ان پر پڑتی ہے۔

ترجمہ:- بے شک جو لوگ واضح احکام و ہدایت کو چھپاتے ہیں جن کو ہم نے اُتارا تھا بعد اس کے کہ ہم نے ان کو کتاب اللہ میں لوگوں کے لئے صاف صاف بیان کردیا تھا، ان پر خدا بھی لعنت کرتا ہے اور سارے لوگ بھی لعنت کرتے ہیں۔

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١٦٠﴾

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا ؛ مگر جن لوگوں نے توبہ کی۔ وَاَصْلَحُوْا ؛ اور اصلاح حال کیا، اپنی درستی کرلی۔ اور نیکی اختیار کی۔ وَبَیَّنُوْا ؛ اور حق ظاہر کردیا، حق بات صاف صاف کہہ دی۔ فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ ؛ تو میں ان کی توبہ قبول کروں گا، رحمت سے ان کی طرف رجوع کروں گا، ان کی غلطی معاف کروں گا۔ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ؛ اور میں تو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا، رحمت کرنے والا ہوں، اور بڑا ہی رجوع کرنے والا، مائل ہونے والا ہوں۔

ترجمہ:- مگر جو توبہ کرتے ہیں اور اپنی اصلاح کرتے ہیں اور اظہارِ حق کردیتے ہیں تو میں ان کی توبہ قبول کرلیتا ہوں اور میں تو بڑا ہی رجوع کرنے والا، (مائل ہونے والا ہوں)۔ اور رحمت کرنے والا ہوں۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ
عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٦١﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ بے شک کفار، بے شک جن لوگوں نے کفر کیا، بے شک منکرین، حق پوش، وَمَاتُوْا ؛ اور مرگئے وَهُمْ کُفَّارٌ ؛ بحالیکہ وہ کفار تھے، ایسے حال میں کہ وہ منکرِ حق تھے بحالتِ کفر۔ اُولٰٓئِکَ ؛ وہ لوگ۔ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ؛ ان پر خدا کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے، ہر ایک کی پھٹکار ہے۔

ترجمہ:- بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور مرے تو کافر مرے! ان پر خدا کی، تمام فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿١٦٢﴾

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؛ اس لعنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ لَا یُخَفَّفُ ؛ تخفیف نہ کی جائے گی، کمی نہ ہوگی، نہ کم کیا جائے گا۔

عَنْهُمْ ؛ ان سے ۔ اَلْعَذَابُ ؛ تکلیف ، آرام سے روکنا ۔ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ؛ اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی ۔ اور نہ ان کو نجات ہی ہوگی ۔ اِنْظَارٌ ؛ مہلت دینا ، فرصت دینا ۔

ترجمہ :- اسی حال میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نہ ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی اور نہ ان کو اس سے فرصت ہی ملے گی ۔

واضح ہو کہ اس مقام میں علماء کا اختلاف ہے ۔ بعض کہتے ہیں خــلــود کے معنے ایک زمانہ دراز تک رہنے کے ہیں ۔ جہنم میں ایک دراز زمانے تک رہنے کے بعد رحمٰن اپنے قدم رکھے گا اور جہنم قط قط کرے گی ۔ یعنی غضبِ الٰہی پامالِ رحمتِ الٰہی ہوجائے گا ۔ غضبِ عارضی پر حُبِّ ذاتی غالب آجائے گا ۔ شجر جر جیر اُگ جائے گا ۔ دوزخ سے تو نہ نکلیں گے مگر زحمت ، رحمت سے بدل جائے گی ۔ سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ عَلٰى غَضَبِيْ ۔

اور بعض کہتے ہیں قیامت میں علمِ شہود ہوجائے گا ۔ دنیا مزرعۃ الآخرہ ہے یہاں علم حاصل نہ کیا تو پھر کہیں حاصل نہ ہوگا ۔ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ؛ یہاں کا اندھا وہاں کا بھی اندھا ۔ جہل کا نتیجہ عذاب بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوْدًا ؛ ہروقت تازہ عذاب ۔ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ ؛ کبھی عذاب کی تخفیف نہ ہوگی ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؛ کافر کو ابدالآباد تک دوزخ میں رہنا ہوگا ۔ باغی کو حبسِ دوام ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ۔

ع ۱۹ ۱۱ ۳ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾

وَاِلٰــهُكُمْ ؛ اور تمہارا خدا ۔ اِلٰــهٌ وَّاحِدٌ ؛ خدائے واحد ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں ۔ کئی خدا ہوتے تو باہم اختلاف کر سکتے یا نہیں کر سکتے ؟ اختلاف نہ کر سکتے تو ایک بے کار ہوتا ۔ دونوں کی کچھ کچھ چلتی تو نظامِ عالم تباہ ، دو مُلّا میں مرغی مُردار ۔ دونوں کی نہ چلے تو دونوں بے کار ۔ لَآ اِلٰــهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ، لایقِ پرستش نہیں ، جس کا وجود بالذات ہوگا وہی علّت ہوگا ۔ علتُ العلل ہوگا ۔ مسبب الاسباب ہوگا ۔ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ؛ وہی رحمٰن ہے ، رحیم ہے ۔ وہی اسباب کو پیدا کرتا ہے اور اسباب کے موافق نتائج عطا کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور تمہارا خدا تو وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ ہے ۔ اس کے سوا کون معبود ہے ؟ (کون موثر ہے) وہ رحمٰن بھی ہے ، رحیم بھی ہے ۔

اس سے پہلی آیت میں توحیدِ ذات و صفات کا دعویٰ کیا گیا تھا ۔ اس کی رحمت ، اس کے استحقاق نیز اسبابِ معیشت اور اعمال اور ان کے نتائج کی طرف اشارہ فرمایا ۔ اب اس پر عملی استدلال فرماتا ہے ۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ

بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ

بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۠ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ

بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

اِنَّ فِیْ خَلْقِ ؛ بے شک پیدا کرنے میں ۔ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کے سماء کا لفظ ہر اس چیز کے لئے کہتے ہیں جو سر پر سایہ فگن ہو ۔ جیسے چھت ، ابر ، آسمان ، خواہ ستارے خواہ آفتاب ۔ اَرْضِ ؛ زمین جس پر لوگ ٹھہریں ۔ ممکن ہے اعلیٰ طبقے آسمان کہلائیں اور تحتانی زمین ۔ میرے خیال میں آسمانوں اور زمین کے ساتھ جو سَبْعَ یعنی سات کا لفظ آتا ہے ، وہ کثرت پر دلالت کرتا ہے جیسے سات دن ، سات سمندر ، سات اقلیم ، اگر اس سے بھی زیادہ سمٰوٰت ہوں تو ہوں ۔ اب کوئی ہژدہ ہزار عالم پر غور کرے ۔ اس کے نظامِ سر پر توجہ کرے ۔ ع

اک ہم آہنگی سب میں ہے موجود ÷ جو سراغِ رہِ حقیقت ہے (حسرت صدیقی)

نظامِ عالم کا ایقان اور ضبط ، عاقل کو راہ ہدایت پر لگا دیتا ہے ۔

وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ ؛ رات دن کے اختلاف میں ۔ کبھی رات ہے کبھی دن ہے ۔ پھر نصف کرۂ زمین پر رات ہے تو نصف کرۂ زمین پر دن ۔ پھر کبھی دن بڑا کبھی رات بڑی ۔ اس کی رحمت کا تقاضا ہے کہ دنیا ہماری ضرورتوں کے لایق بنائی گئی ۔ وَالْفُلْکِ ؛ اور کشتی ۔ اس کے اصلی معنیٰ گردش کرنے کے ہیں ۔ ہر مستدیر ، گول چیز کو فُلْکٌ کہتے ہیں ۔ اور کشتی کو فُلْکٌ اسی واسطے کہتے ہیں کہ مال چرخے میں اور کشتی پانی میں گردش کرتی ہے ۔ فُلْکٌ میں واحد اور جمع یکساں ہیں ۔ گویا کہ قُفْلٌ ؛ کے وزن پر واحد ہے اور اَسْدٌ کے وزن پر واحد جمع ہے ۔ اَلَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ ؛ جو چلتی ہے سمندر میں ۔ بَحْرٌ کھاری پانی کا ہوتا ہے ۔ نَھْرٌ میٹھے پانی کی ہوتی ہے ۔ آدمی پانی کی رَو کاٹ کر تالاب وغیرہ سے نکالتا ہے ۔ تو اس کو عربی میں جدول اور اُردو میں نہر کہتے ہیں ۔ جیسے نہرِ دجلہ ، فرات ۔ نیل ۔ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ ؛ ان چیزوں کے ساتھ جو آدمیوں کو نفع دے ۔ مثلاً اشیاءِ تجارت ۔ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ ؛ اور وہ جو اُتارتا ہے اللہ ، نازل فرماتا ہے ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ، اوپر کی جانب سے ، اَبر سے ۔ مِنْ مَّآءٍ ؛ پانی سے ۔ فَاَحْیَا بِہٖ ؛ پھر اس سے زندہ ، سرسبز و شاداب کرتا ہے ۔ اَلْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا ؛ زمین کو اس کی موت کے بعد ، اس کی خشکی کے بعد ۔ وَبَثَّ فِیْھَا ؛ اور اس زمین میں پھیلایا ، منتشر کیا ۔ مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ ؛ ہر ایک رینگنے والے جانور سے ، چوپایوں سے ۔ وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ ؛ اور ہوا کی گردش دینے سے ، بدلنے سے ، ادل بدل ہونے سے ہوا زور سے چلتی ہے تو اس کو عربی میں ریح اور ریاح کہتے ہیں ۔ اکثر ریاح مفید اور ریح مضر ہوا کو کہتے ہیں اور معمولی ہوا کو عربی میں ھــــواء ہوا ہی کہتے ہیں ۔ پانی سے زمین شاداب ہوتی ہے ۔ خود پانی موسمی ہواؤں سے آتا ہے ۔ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ اور ابر ، بادل جو آسمان و زمین کے درمیان مسخر ، رام اور مطیع ہے کہ

حسبِ ضرورت برساتا ہے۔ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ؛ البتہ نشانیاں ہیں، دلائل ہیں، اس قوم کے لئے جو سمجھتی ہے، عقل رکھتی ہے، غور وفکر کرتی ہے۔

ترجمہ:- بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے بدلنے میں (اور جہازوں) اور کشتیوں میں جو سمندر میں لوگوں کی نفع بخش چیزیں لے کر چلتی ہیں اور اس پانی میں جس کو اللہ آسمان سے برساتا ہے۔ پھر اس سے مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے (سرسبز و شاداب کرتا ہے) اور اس زمین میں ہر قسم کے جانور (پیدا کرتا) پھیلاتا ہے۔ اور ہواؤں کے بدلنے میں اور بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے مسخر و مطیع ہیں (اور باقاعدہ مناسب طور سے برستے ہیں) البتہ باعقل لوگوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں (جو اللہ کی توحید، قدرت، حکومت، حکمت پر دال ہیں)۔

برگِ درختانِ سبز درنظرِ ہوشیار ÷ ہر ورقے دفترے زِ معرفتِ کردگار

ہر گیا ہے کہ از زمیں روید ÷ وحدہ لاشریک لہ گوید

جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اتنے احسانات پر جو گزشتہ آیت میں بیان کئے گئے ہیں غور کریں گے، ظاہر ہے کہ وہ اللہ کے احسانات مانیں گے اور اس سے محبت کریں گے مگر بعض ناحق شناس، ناشکرے بھی ہوتے ہیں، جو بتوں کو، خیالی معبودوں کو خدا کے برابر چاہتے ہیں۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾

وَمِنَ النَّاسِ ؛ اور لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں۔ مَنْ يَّتَّخِذُ ؛ جو ٹھیرا لیتے ہیں، مانتے ہیں، بنا لیتے ہیں۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے سوا، غیر خدا کو۔ اَنْدَادًا ؛ جمع نِدٌّ ؛ برابر والا، شریک، ہم رُتبہ۔ يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؛ ان فرضی معبودوں کو اتنا چاہتے ہیں جتنا خدا کو چاہتے ہیں۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور وہ لوگ جو ایمان لائے، ایماندار، اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؛ اللہ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ مگر ایمان رکھنے والے تو اللہ سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا ؛ اور کاش سمجھتے وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا، کاش ان ظالموں کو معلوم ہوجاتا۔ اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ؛ جب وہ عذاب کو دیکھیں گے۔ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؛ کہ ساری قوت اللہ ہی کی ہے، کوئی خدا کے عذاب سے کسی کو بچا نہیں سکتا۔ وَاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ؛

اور یہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہے ۔ اور یہ کہ عذابِ الٰہی سخت ہے ، بڑی شدت کا ہے ۔

ترجمہ :- اور بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ کے سوا اوروں کو اس کا ہمسر بنا دیتے ہیں ۔ وہ ان سے (اپنے خیالی معبودوں سے) اللہ کی محبت کے برابر محبت کرتے ہیں مگر ایمان دار لوگ خدا سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں ۔ کاش ان ظالموں کو معلوم ہوجاتا جب وہ عذابِ اِلٰہی کو دیکھیں گے کہ ساری قوت اللہ ہی کی ہے اور یہ کہ اللہ سخت عذاب والا ہے ۔

عموماً کسی کو کسی سے محبت ہوتی ہے تو اس اُمید پر کہ اس سے کوئی نفع حاصل ہوگا ۔ جب تمام قوت اللہ ہی کی ہے تو دوسروں سے خیر کی اُمید بے جا ہے ۔ جو دینے والا ہے وہ نہ دے تو تکلیف کے سوا کیا ہے ۔

بعض نادان کرسچین خیال کرتے ہیں کہ اسلام خوف پیدا کرتا ہے اور کرسچیانٹی محبت ۔ یہ ان کی اسلام سے ناواقفیت ہے جہالت ہے ۔ اسلامی شرابِ محبت سے وہ واقف نہیں ، اس کو چکھا ہی نہیں ، لہٰذا یہ لاطائل کلام ان کے منہ سے نکلا ۔ کیا گناہوں پر جرأت دلانا ، عذاب سے بےفکر کردینا ہی محبت کی تعلیم ہے ؟ توبہ ! توبہ ! یہاں وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ ہے ۔ بُت پرست ۔ غیر اللہ کی پوجا کرنے والے یہ عیسائی یا کرسچین ، انسان کے پرستار فنا کو کیا جانیں ، بقا کو کیا سمجھیں ۔ اب میں محبت کے بحرِ عظیم میں سے ایک چلو پیش کرتا ہوں ۔ ممکن ہے کہ جس کے دل میں دردِ محبت ہے اس کو کچھ لطف آجائے ۔

محبت کیا ہے ؟ ایک طلبِ طبیعت ہے ، میلانِ خاطر ہے ، جذبۂ دل ہے ۔ یہی طلب ناقابلِ برداشت ہوجاتی ہے تو عشق کہلاتی ہے ۔ خلافِ فرمانِ شرع ہوتی ہے تو فسق ہے ۔ محبت تمام عالم پر کارفرما ہے ۔ مختلف مقام میں اس کے مختلف نام ہوتے ہیں ۔ ذراتِ عالم میں کششِ اتصال ہے ۔ کراتِ عالم میں تجاذب ہے ۔ زمین زمینات میں کشش ثقل ہے ۔ حیوانات میں اُلفت و نفرت ہے ۔ انسان میں محبت ہے ۔ عشق ہے ۔ اس کی تحریک اصل میں مافوق العرش سے ہوئی ہے ۔ كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ ۔

سرِ حبِ ازلی در ہمہ اشیا ساری است ÷ ورنہ بر گل نہ زدے بلبلِ بے دل فریاد

محبت ! کمبخت محبت ! تو کسی کو آرام و چین سے بیٹھنے نہیں دیتی ۔

علماء کہتے ہیں ۔ منشائے محبت کبھی لذت ہوتی ہے وہ آتی بھی جلد ہے اور جاتی بھی جلد ۔ کبھی نفع ہوتا ہے ۔ ایسی محبت آتی دیر سے اور جاتی جلد ہے ۔ کبھی منشائے محبت خیر ہوتا ہے ۔ ایسی محبت آتی جلد اور جاتی دیر سے ہے ۔ مَاهٰذَا بِوَجْهِ كَذَّابٍ ؛ کبھی منشاءِ محبت اقتضاءِ طبیعت ہوتا ہے جیسے ماں باپ کی اولاد سے ۔ احسان سے بھی محبت پیدا ہوتی ہے ۔ شریف آدمی محسن سے محبت کرتا ہے ۔ کبھی طبیعتوں کی موافقت سے محبت پیدا ہوتی ہے ۔ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ مَاتَوَافَقَ مِنْهَا اِئْتَلَفَ ؛ وہ یہ نہیں بتلا سکتا کہ یہ محبت آئی کیسے ۔ ایک برقِ تپاں گری ، اور خرمنِ ہوش و حواس خاکِ سیاہ ۔ کبھی دیکھنے ، سننے ،

صحبت میں رہنے سے کچھ محبت پیدا ہو ہی جاتی ہے ۔ محبت کو شراب سے بڑی مشابہت ہے ۔ عقل خراب ۔ حواس مختل ۔ نہ عزت کا خیال نہ آبرو کا لحاظ ۔

تم نے کیا سوچ کر محبت کی
دیکھو آگے ہیں مشکلات بہت (حسؔرت)

مگر کس خانۂ عقلش خراب نے سوچ کر محبت کی ۔ کسی نے اپنا جلوہ دکھایا ۔ کیسی قیامت خیز ساعت تھی ۔ غریب تیغ محبت کا کشتہ خنجرِ اُلفت کا گھائل ہوگیا ۔ واپس جانا چاہتا ہے مگر محبت کا پنجہ آہنی کس کو کب چھوڑتا ہے ۔ تڑپتا ہے ، پھڑکتا ہے ، کوئی اس پر رحم نہیں کرتا ، جان جائے گی تو یہ عذاب جائے گا ۔ دنیا و مافیہا پر اب فاتحہ پڑھ دو ، راحتِ دل کا ماتم کرتے رہو ، سینہ کوبی کرو ، چیخو ، چلاؤ تھک کر پڑجاؤ سب لاحاصل ۔ تمہارے ختم پر اس آسیب کا ختم ہے ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرْ ـــ اَلْعِشْقُ یُحْرِقُ مَاسِوَی الْمَحْبُوْبِ ؛ حضرتِ عشق بڑے غیور ہیں ۔ شرکت پسند نہیں کرتے ۔ اَنا ، لَاغیری کا دعوٰی ہے ۔ خود کو وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ ؛ سمجھتے ہیں ۔

صوفیہ صافیہ کے پاس وجہِ خلقتِ آدم محبت ہے ۔ تکلیفِ شرعی جن و انس میں مشترک ہے ۔ طاعت فرشتے بھی کرتے ہیں ۔ انسانوں سے کچھ زیادہ کرتے ہیں ۔ محبت ہی بارِ امانت ہے ۔ محبت ہی موجبِ حکومت و خلافت ہے ۔

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

صوفیہ کے پاس ذاتِ الٰہی عینِ وجود ہے ۔ اس کے سوا کوئی بالذات موجود نہیں ۔ ذات سے صفات نمایاں ہوتے ہیں ۔ حیات ، علم ، سمع ، بصر ، قدرت ، ارادت ، کلام ، علم میں معلومات نمایاں ہوتے ہیں ۔ اس کو فیضِ اقدس وجعلِ بسیط کہتے ہیں ۔ صفاتِ الٰہی اپنا جلوہ اثر دکھانے کے لئے اپنے مربوب کے طالب ہیں یعنی معلوماتِ الٰہی پر صفات اپنا اثر کرتے ہیں ۔ معلوماتِ الٰہی کو حقایقِ ممکنات اور اعیانِ ثابتہ کہتے ہیں اور کلیات کو ماہیات اور جزئیات کو ہویات کہتے ہیں ۔ اعیانِ ثابتہ اپنے ظہور میں صفاتِ الٰہیہ کے محتاج ہیں ۔ عینِ ثابتہ کو عبد ، اور تجلیِ اسماءِ الٰہی کو اس کا رب کہتے ہیں ۔ عبد و رب میں خاص مناسبت ہوتی ہے ۔ جیسا رب ویسا عبد ۔ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ تجلیِ اسماء وصفاتِ الٰہی کچھ اور ہے اور بندے سے کچھ اور آثار نمایاں ہوتے ہوں ۔ حقیقتِ ممکن کی جیسی استعداد ہوتی ہے اس کے لایق تجلی ہوتی ہے ۔ خلافِ استعداد ہرگز تجلی نہیں ہوتی ۔ یہی رازِ قضا ، یہی سرِ قدر ہے ۔

کوئی شخص کسی چیز یا کسی شخص کو دیکھتا ہے تو اسماءِ الٰہیہ ہی ظاہر ہوتے ہیں مگر عینِ ثابتہ کی استعداد کے موافق ۔ تجلیِ الٰہی کی جھلک ہر شئے سے ہویدا ہے مگر چشمِ بینا کی ضرورت ہے ۔ بعض جو ظاہر ہے اس کو نہیں دیکھتے اس کی محدودیت کو دیکھتے ہیں ۔ سیاہی سے غرض نہیں ، حروف کے شیدا ہیں ۔ بعض کو کبھی کبھی کسی خوبصورت شئے میں حسنِ ازلی کی جھلک نظر آجاتی ہے ۔ بعض کو ہمیشہ ، مگر صورتِ خاص واسطہ پڑتی ہے ۔ بعض صورت سے گزر کر معانی تک رسائی حاصل کرتے ہیں ، بعض کے پاس ہے :

گم شدن در گم شدن دینِ من است
نیستی در ہست آئینِ من است

بعض خود میں طالبیت پاتا ہے، بعض دوسرے میں ۔ بعض ایک حیرانی محسوس کرتا ہے ۔ بعض طالبیت مطلوبیت دونوں سے بے خبر ۔ بعض دونوں کی داد دینے والا ۔ اور نزولِ خالقیت کا بھی احساس کرتے ہیں ۔ یہ محبت ہے ۔ یہ محورِ زندگی ہے ، دنیا اسی پر چلتی ہے ۔ خواہ غرضی محبت ہو خواہ طبعی ، سب کی اصل یہ ہے ۔ کاش ان ظالموں کو آج ہی معلوم ہو جاتا ۔

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ
وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ﴿١٦٦﴾

اِذْتَبَرَّاَ ؛ جب کہ بیزاری ظاہر کریں گے ، دست بردار ہوں گے ۔ اَلَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا ؛ وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی ۔ گرو، لیڈر، پیشوایانِ باطل ۔ مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا ؛ ان لوگوں سے جنھوں نے پیروی کی ، چیلے ، فالوور، معتقدین ۔ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ؛ اور انھوں نے عذابِ الٰہی کو دیکھ لیا ۔ وَتَقَطَّعَتْ ؛ اور کٹ گئے ، زایل ہوگئے ، باطل ہوگئے ۔ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ؛ ان کے رشتے ناتے ، تعلقات ، روابط ۔ سبب عربی میں رسی کو کہتے ہیں ، جس کے ذریعہ سے درخت پر چڑھتے ہیں ۔

ترجمہ :- جب کہ پیشوایانِ (باطل) اپنے پیرووں سے بیزاری ظاہر کریں گے اور وہ عذاب دیکھ لیں گے اور ان کے آپس کے تعلقات ٹوٹ جائیں گے ۔

وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ
كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ﴿١٦٧﴾ ع ۲۰ ۴

وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا ؛ اور کہا ان لوگوں نے جنھوں نے پیروی کی ، چیلوں نے ، فالووروں نے ، جاہل معتقدوں نے ۔ لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً ؛ کاش ہم کو ایک بار واپسی ملتی ، لوٹنا ملتا ۔ دنیا میں جانا ملتا ۔ فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ ؛ پھر ہم بھی ان سے بیزار ہو جاتے دست بردار ہو جاتے ، بے تعلق ہو جاتے ۔ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؛ جیسے وہ ہم سے بیزار ، بے تعلق ہوگئے ہیں ۔ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ ؛ ایسا ہی دکھا دے گا اللہ ان کو ۔ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ؛ ان کے اعمال ان کے لئے سرتا سر حسرت ۔ وَمَا هُمْ بِخَارِجِیْنَ مِنَ النَّارِ ؛ اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں ہیں ، ان کو جہنم سے خلاصی نہیں ہونے کی ۔

ترجمہ :- اور (یہ ظالم کاش آج ہی معلوم کر لیتے کہ) پیرو کہیں گے کہ کاش ہم کو دنیا میں ایک دفعہ واپسی ملتی کہ جس طرح وہ ہم سے دست بردار ہوگئے ہیں ایسا ہی ہم بھی ان سے بیزار ہوتے ۔ اللہ ان کے

اعمال کو سرتا سر حسرت و پشیمانی دکھائے گا اور ان کو آتشِ عذاب سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔

اُصولی تلقینات کے بعد فروعی تعلیمات دی جارہی ہیں مگر ان کی تشریحات میں بھی اُصولی تعلیم کا پہلو ملحوظ ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿١٦٨﴾

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ؛ لوگو! اے افرادِ نوعِ انسانی! كُلُوا ؛ کھاؤ۔ مِمَّا فِي الْأَرْضِ ؛ اُن چیزوں سے جو زمین میں ہیں۔ حَلَالًا طَيِّبًا ؛ مگر ہوں وہ حلال اور پاکیزہ۔ وَلَا تَتَّبِعُوا ؛ اور پیروی نہ کرو، اتباع نہ کرو، چال پر نہ چلو۔ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ؛ شیطان کے قدم بہ قدم، اس کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔ إِنَّهُ ؛ بے شک وہ۔ لَكُمْ ؛تمہارے لئے ،تمہارا۔ عَدُوٌّ مُبِينٌ ؛ کھلا دشمن ہے۔

ترجمہ:- لوگو! زمین میں حلال پاکیزہ چیزیں جو کچھ ہیں کھاؤ اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

كُلُوا ؛ امر ہے اور اصل امر میں وجوب ہے۔ مگر بعض وجوہ سے دوسرے معانی بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جب زندگی کا خطرہ ہو تو کھانا واجب ہے۔ مہمان کے ساتھ کھانا مستحب ہے۔ نفسانی اغراض کے لئے مذموم ہے۔

إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿١٦٩﴾

إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ ؛ اس کے سوا نہیں کہ شیطان تم کو حکم دیتا ہے، شیطان تو تم کو سکھاتا ہے صرف۔ بِالسُّوءِ ؛ بری بات۔ وَالْفَحْشَاءِ ؛ فحش بات۔ کھلی بے حیائی کی بات۔ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ ؛ اور اللہ پر ایسی باتیں کہو، ایسے جھوٹ باندھو، ایسے افترا کرو، ایسے لگتے لگاؤ۔ مَا لَا تَعْلَمُونَ ؛ جس کو تم نہیں جانتے۔ بالکل بے اصل، سراسر جھوٹ، جن کا ٹھاؤ نہ ٹھکانہ، بے بنیاد۔

ترجمہ:- وہ (شیطان) تو تم کو صرف بری اور بے حیائی کی باتوں کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ اللہ پر ایسی باتیں کہو جن کا صحیح علم تم کو نہیں۔

صاحبو! آج کل کیا ہو رہا ہے؟ سنیما میں پیسہ برباد کرنا، بے حیائی کے مناظر مردوں عورتوں کا دیکھنا، برہنہ لباس، مخلوط تعلیم، ضبطِ تولید، دختِ رز، آبِ شجر، خرمائے صحرائی، برج پر جوا، گھوڑ دوڑ پر جوا۔ خدا اور رسولؐ سے دل لگی، دین کا مضحکہ تو پھر لاکھوں کا قتل، بم باری، جانور ہلاک، صنعت و حرفت، تجارت سب تباہ، نہ چین ہے نہ آرام ہے، چوہوں کی

بلوں میں عورت مرد ٹھنسے ہوئے ہیں، یہ خدا کی مار ہے۔ کوئی اس پر توجہ نہیں کرتا۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِاُولِی الْاَلْبَابِ۔

شیطان کے کہے پر چلتے ہیں اور عذر کرتے ہیں کہ ہم اپنے بڑوں کی چال پر چلتے ہیں۔ خدا نے عقل دی ہے کچھ اس سے بھی تو کام لو، اندھی تقلید سے حاصل؟

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ ؛ اور جب ان سے کہا گیا یا کہا جاتا ہے۔ اِتَّبِعُوْا ؛ اتباع کرو، پیروی کرو، فرماں برداری کرو۔ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ اس کی جس کو اللہ نے نازل فرمایا، اُتارا ہے، حکمِ خدا کی۔ قَالُوْا ؛ تو کہتے ہیں۔ بَلْ نَتَّبِعُ ؛ ہم ایسے حکم کو نہیں مانتے بلکہ پیروی کریں گے۔ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَ نَا۔ اَلْفَيْنَا، وَجَدْنَا ؛ ہم نے پایا۔ اُن رسم و رواج کی جن پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ یعنی ہم رسم و رواج کے مقابل نہ قرآن کو مانیں نہ حدیث کو۔ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ ؛ کیا اگر چہ ان کے باپ دادا ہوں۔ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا ؛ کچھ نہیں جانتے تو بھی، محض بے عقل، نرے بے سمجھ۔ وَلَا يَهْتَدُوْنَ ؛ نہ ہدایت پر، نہ سیدھی راہ پر، نہ ہدایت یافتہ۔

ترجمہ:- اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ احکام اُتارے ہیں ان کی اتباع کرو، تو کہتے ہیں بلکہ ہم ان (رسم و رواج) کی پابندی کریں گے جن پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ کیا ان کے باپ دادا نادان، بے راہ تھے تو بھی (انہیں کے رسم و رواج پر چلیں گے)۔

یہ کورانہ تقلید ہے اس کو چھوڑ دو کچھ اپنی عقل سے کام لو۔ عقل بڑی نعمت ہے۔ اس کو بے کار نہ بناؤ۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اَیْ مَثَلُ دَاعِی الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور ان کافروں کی مثال ایسی ہے یعنی ان کافروں کے راہِ ہدایت کی طرف بلانے والے کی مثال ایسی ہے۔ كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ ؛ جیسے چرواہا جانوروں کو پکارے۔ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؛ کہ بجز پکار اور آواز اور کوئی بات نہیں سنتے، نہیں سمجھتے۔ صُمٌّ ج اَصَمُّ ؛ بہرا۔ حق بات سننے سے بہرے ہیں۔ بُكْمٌ ج اَبْكَمُ ؛ گونگا۔ ان کے منھ سے کبھی سچی بات نہ نکلے گی۔ عُمْيٌ ج اَعْمٰی ؛ اندھا۔ ان کو کوئی صحیح چیز نظر نہ آئے گی۔ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ؛ وہ حق بات کو نہیں سمجھتے، امرِ حق کی ان کو تمیز نہیں، حق سمجھنے سے قاصر ہیں۔

ترجمہ :- اور کافروں کی مثال ایسی ہے ، جیسے کوئی ان جانوروں کو پکارے کہ بجز پکار اور آواز اور کچھ نہیں سنتے (سمجھتے) بہرے ، گونگے ، اندھے ہیں لہذا وہ (حق بات) نہیں سمجھتے (امرِ حق سمجھنے سے قاصر ہیں)۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

يَآ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اے ایماندارو، اے مومنو۔ كُلُوْا ؛ کھاؤ۔ مِنْ طَيِّبٰتِ ؛ پاکیزہ چیزوں سے۔ جن کا ذکر قرآن و حدیث میں ہے اور ائمہ کے اجتہاد سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؛ جو ہم نے تم کو دیا۔ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ ؛ اور اللہ کا شکر ادا کرو۔ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ؛ اگر ہو تم اس کی بندگی کرتے، عبادت کرتے۔

ترجمہ :- اے ایمان دارو! ان پاکیزہ چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں ، کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کیا کرو اگر تم اسی کی بندگی کرتے ہو۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۳﴾

اِنَّمَا ؛ اس کے سوا نہیں ، جز ایں نیست ۔ صرف ، ہی ۔ یہ کلمہ حصر کے لئے آتا ہے جس کو قصر اور تخصیص بھی کہتے ہیں۔ یعنی فلاں شئے فلاں شئے سے خاص ہے ۔ اس سے تجاوز کر کے اس کے غیر تک نہیں پہنچتی ۔ مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ حمد بالذات اللہ تعالیٰ میں منحصر ہے ۔ اس پر ختم ہے ، اس سے خاص ہے ۔ حصر کی دو قسمیں ہیں ۔ حصرِ حقیقی ۔ حصرِ اضافی ۔ حصرِ حقیقی میں منحصر کسی تک نہیں پہنچتا ۔ یہاں حصرِ اضافی مراد ہے ۔ یعنی بعض اشیاء میں ۔ ان کے علاوہ ذیل کی چیزیں بھی حرام ہیں ۔ مثلاً درندے ، مردار خوار ، حشرات ، شراب وغیرہ ۔ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ؛ اللہ نے تم پر حرام کیا ۔ اَلْمَيْتَةَ ؛ مُردار ، جو جانور موتِ طبعی سے مرا ہو ۔ مَيْتَۃٌ کو تا لگی ہے ۔ مَيِّتٌ اصل میں مَيْوِتٌ تھا ۔ و کو یا بنا کر ادغام کیا گیا تو مَيِّتٌ ؛ ہوا مَيِّتٌ کو کبھی تخفیفاً مَيْتٌ بھی کہتے ہیں ۔ جب تک جسم و روح میں مناسبت رہتی ہے طبعی موت نہیں آتی ۔ بخلاف مذبوح کے کہ اس کا جسم اوّل سے خراب نہیں ہوتا ۔ ذبح سے خون نکلتا ہے اور گوشت کی حرارت اعتدال پر آجاتی ہے ۔ وَالدَّمَ ؛ اور خون ، عرب لوگ خون کو جما کر توے پر بھون کر کھاتے تھے ۔ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ ؛ اور سور کا گوشت ۔ جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے صفات کھانے والے میں آتے ہیں ۔ سور بڑا بے حیا جانور ہے اور اس کے کھانے والے بڑے بے حیا انسان ہوتے ہیں ۔ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ؛ اور وہ جانور جو غیر اللہ کے نام کا جھٹکا کیا گیا ہو یعنی شور پکارے کے ساتھ مارا گیا ہو ۔ فَمَنِ اضْطُرَّ ؛ پھر جو مضطر ہو ، مجبور و ناچار ہو ، تین دن سے بھوکا ہو ۔ غَيْرَ بَاغٍ ؛ خود طالب نہ ہو ۔ بِغٰی ، يَبْغِىْ ۔ بَغْيًا ؛ چاہنا ۔ وَلَا عَادٍ ؛ قوتِ لایموت سے تجاوز کرنے والا نہ ہو ، ضرورت سے زیادہ نہ کھائے ۔ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؛ تو اس پر کوئی گناہ نہیں ۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ بے شک اللہ غفور رحیم ہے ۔ خطا پوش اور مہربان ہے ۔

ترجمہ :- صرف ، اللہ نے تم پر مُردار ، خون اور سور کے گوشت کو اور اس کو جو غیر اللہ کے نام کا جھٹکہ کیا گیا ہو ، حرام کیا ہے ۔ پھر جو مجبور و ناچار ہو ، خود طالب نہ ہو اور ضرورت سے زیادہ نہ کھائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ، بے شک اللہ غفور رحیم ہے ۔

آج کل جہل و جہالت کا زمانہ ہے اور اپنی دانست میں اجتہاد کرتے ہیں ، تحقیق سے کوسوں دور ہیں اور علماءِ متقدمین کو کم فہم سمجھتے ہیں ۔ اب یہ لوگ مختلف الخیال ہیں ۔ بعض کہتے ہیں ، گوشت ہرگز نہ کھانا چاہئیے ۔ انسان بالطبع گوشت خوار نہیں بعض کہتے ہیں کہ اہلِ کتاب اگر سور کا گوشت کھلائیں ، مرغ اور بطخ وغیرہ پرندوں کی گردن مروڑ کر بغیر ذبح کئے کھلائیں تو کھانا چاہئیے وَطَعَامُهُمْ حِلٌّ لَّكُمْ ۔ بعض کہتے ہیں جس چیز کو ماسوا اللہ کی طرف نسبت دیں وہ چیز نجس ہوجاتی ہے اور یہ نسبت دینے والا کافر مشرک ۔ خواہ جانور ہو ، پلاؤ ہو ، روٹی ہو ، کچھ ہی ہو ۔ بعض اس حرمت کو صرف جانور سے خاص کرتے ہیں ۔ غیر حیوان کو اس میں داخل نہیں کرتے ، ایک فتنہ ہے ، ہڑبونگ ہے کہ دنیا میں پھیلا ہوا ہے ۔ علماءِ متقدمین کو احمق جاہل جاننا بلکہ کافر سمجھنا ، ان میں ایک امر مشترک ہے ۔

میں پہلے ان لوگوں کے دعوے کی تحقیق کرتا ہوں ، جو گوشت خواری کو انسان کے لئے غیر طبعی سمجھتے ہیں ، ان میں بعض ہندو اور بعض یوروپین بھی ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ گوشت خوار درندوں کی کونچلیاں اور پنجے ہوتے ہیں اور انسان کے نہیں ہوتے ۔ علف خوار و غلہ خوار چرندوں کی آنت کی جیسی انسان کی آنت ہوتی ہے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ یہ قیاس مفروضی ہے ۔ جہاں ایک چیز مشترک دیکھی ایک کا حکم دوسرے پر لگا دیا ۔ ہر ایک کے خصوصیات ہیں ۔ خصوصیات کا لحاظ نہ کرنا جہالت ہے ۔ اب ذرا گوشت خواروں کی بھی سنئے ۔ انسان کا جسم گوشت کا ہے ۔ بہ نسبت دوسری غذاؤں کے گوشت قریب تر ہے لہذا گوشت انسانی جسم کی طرف جلد متحیل ہوجاتا ہے ۔ علف خوار ، کاہ خوار جانور جگال کرتے ہیں ۔ ان کے جسم میں اس کی تھیلی ہوتی ہے ، لہذا انسان گوشت خوار ہے علف خوار نہیں ہے ۔ نیز چرندوں کی کونچلیاں نہیں ہوتیں ، انسان کو ہوتی ہیں لہذا وہ گوشت خوار ہے ۔ جب انسان گوشت کھاتا رہتا ہے تو توانا تندرست رہتا ہے ، ورنہ ضعیف و ناتواں ۔ سچ پوچھو تو انسان نہ گوشت خوار ہے نہ علف خوار ۔ وہ جدا ہی حیوان ہے ۔ خدا نے اس کو عقل دی ہے ، اس کو تمام حیوانوں میں ملانا اپنی عقل کی ناقدری ہے ۔ وہ سب چیزوں کو لیتا ہے ، عقل سے ان میں تصرف کرتا ہے ، اپنے مناسبِ حال بناتا ہے پھر استعمال کرتا ہے ۔ چاول اُبال لیتا ہے ، گیہوں کو پیستا ہے ۔ آٹے میں پانی ملا کر گوندتا ہے ، روٹی گھڑتا ہے ، توے پر ڈال کر سینکتا ہے ۔ ناریل ، بادام ، اخروٹ کا چھلکا نکال کر مغز کھاتا ہے ، گوشت لیتا ہے اس کی بوٹیاں کرتا ہے ۔ نمک مرچ لگاتا ہے ۔ دیگچی میں ڈال کر پکاتا ہے ، پھر کہیں کھاتا ہے ۔ ہم غریب مفلس ہندوستانی کو چاول ، آٹا تو پیٹ بھر کر نہیں ملتا ۔ گوشت خوار کیا بنیں گے ۔ پاؤ بھر ۔ آدھ سیر گوشت آیا ، سارا گھر بیوی بچوں نے مل کر کھایا ۔ دو تین بوٹیاں حصّہ میں آئیں تو بڑی خوش قسمتی ۔ گوشت خوار اہلِ یورپ و امریکہ کو کہہ سکتے ہیں جن کی غذا کا اکثر حصّہ گوشت ہوتا ہے ۔ ان کے سامنے زیادہ گوشت کھانے کی مضرتیں بیان کرنا چاہئے نہ کہ غریب ہندوستانیوں کے سامنے ۔

اہلِ کتاب کا کھانا انہی شرائط سے جائز ہوسکتا ہے جو اسلام میں لگائے گئے ہیں نہ کہ اہلِ کتاب مُردار کھاتے ہوں تو تم بھی ان کے ساتھ کھانے لگو۔ وہ خنزیر خوار ہیں تو تم بھی خنزیر خوار بن چلو۔ ذرا خدا سے ڈرو اور احکامِ اِلٰہی سے منہ نہ پھیرو۔ سُنو۔ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ ؛ تم پر حرام کردیا گیا ہے مُردار۔ وَالدَّمُ ؛ اور خون۔ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ ؛ اور سور کا گوشت۔ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ؛ اور جو غیرِ خدا کے نام پر جھٹکا کیا گیا ہو۔ وَالْمُنْخَنِقَةُ ؛ اور گلا گھونٹا ہوا۔ وَالْمَوْقُوْذَةُ ؛ اور لٹھ سے مارا ہوا۔ وَالْمُتَرَدِّيَةُ ؛ اور اُوپر سے گر کر مرا ہو۔ وَالنَّطِيْحَةُ ؛ اور سینگ مارا ہوا۔ وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَاذَكَّيْتُمْ ؛ اور جس کو درندے نے کھایا ہو مگر تم نے اس کو زندہ پایا ہو اور ذبح کیا ہو۔ یعنی نامِ خدا سے پاک کیا ہو۔ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ اور جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ ایک دوسری جگہ ہے۔ وَلَا تَاْكُلُوْا ؛ اور نہ کھاؤ۔ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ؛ اس جانور سے جس پر نامِ خدا نہ لیا گیا ہو، وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؛ یہ البتہ بدمعاشی، شرارت ہے۔

آؤ! اب اس مذہب پر پھر غور کریں جو کسی کی طرف نسبت کو اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ سمجھتے ہیں۔ پہلے اس لفظ کی تحقیق کرلیں۔ اِهْلَالٌ ؛ آواز بلند کرنا۔ هِلَال ؛ پہلی رات کا چاند۔ چاند کو دیکھ کر لوگ چاند چاند کہہ کر شور اُٹھاتے ہیں۔ مُهِلٌّ ؛ احرام کے وقت آواز سے لبیک کہنے والا۔ اِسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ ؛ بچہ پیدا ہوتے ہی چیخا۔ اَهَلَّ عِنْدَ الذَّبحِ ؛ یعنی جھٹکے کے وقت بُت کا نام لے کر جے جے کا شور پکارا گیا۔ ضحاک۔ مجاہد اور قتادہ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کے یہی معنے لیتے ہیں، بیضاوی اور دیگر تفاسیر میں عندالذبح کی قید ہے۔ قرآنِ شریف میں اگر ایک جگہ وہ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ہے تو دوسری جگہ مَاذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ بھی ہے۔ مَآ اُهِلَّ کی تفسیر مَاذُبِحَ ہے۔ قرآن کی ایک آیت دوسری آیت کی تفسیر ہوتی ہے۔ مسلمانوں کی تکفیر کی خوشی میں کوئی صحیح بات ذہن میں نہیں آتی۔ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۔ عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ؛ اگر ننانوے صورتیں کفر و شرک کی ہوں اور ایک وجہ ایمان کی تو اسی پر محمول کرنا چاہیے۔ مسلمان کو کافر کہنا اس کے قتل کے برابر ہے۔ سعد بن عبادہؓ کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔ انھوں نے حضرت ﷺ سے صدقہ جاریہ پوچھا۔ حضرتؐ نے کنواں بتلایا۔ کنواں کھدوایا گیا۔ اور اس پر پکارا گیا۔ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ ؛ یہ امِ سعد کا کنواں ہے یعنی اس کا ثواب امِ سعد کو ملتا رہے گا (ابوداوٗد۔ نسائی)۔ حضرتؐ کے صحابہ اس کنویں سے پانی پیتے تھے۔ یہ حضرات ہوتے تو مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ سمجھ کر ہرگز نہ پیتے۔ قربانی سے پہلے حضرتؐ فرماتے۔ اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ اور اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِمَّنْ شَهِدَلِيْ بِالْبَلَاغِ ؛ کیا قربانی کا گوشت بھی مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں داخل ہے؟ آپ تو فرماتے ہیں۔ آدمی کا نام لینے سے اتنی نجاست سرایت کر جاتی ہے کہ تمہارے خدا کا نام بھی اس کو پاک نہیں کرسکتا مگر ہمارے خدا کا نام تو وہ ہے کہ کلمہ پڑھتے ہی کافر مسلمان۔ ناپاک، پاک ہوجاتا ہے۔ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ ؛ مشرکین نرے ناپاک ہیں۔

ایک صاحب فرماتے ہیں۔ کل نذر و نیاز جو خدا کے سوائے دوسرے کے نام پر کی جائے حرام ہے۔ وہیں یہ بھی فرماتے ہیں۔ مشرکین عرب سانڈ وغیرہ کو حرام سمجھتے تھے۔ تو خدا نے فرمایا کہ یہ شیطانی اغواء ہے، اور یہ لوگ اندھوں کی طرح اپنے بڑوں کے دھرے پر چلے جاتے ہیں۔ ورنہ خدا نے مرے ہوئے جانور اور خون وغیرہ کے سوا (جن کی صراحت آگے آرہی ہے) اور کچھ حرام نہیں کیا۔ غالباً حبِ مال اور بخلِ طبعی فاتحہ و نذر و نیاز و ایصالِ ثواب سے روکتا ہے۔ کیونکہ یہی حضرات

نہ فاتحہ نہ درود والے، جب بارہویں، گیارہوں کی فاتحاؤں میں آتے ہیں تو بڑے مزے سے پلاؤ اور مزعفر اُڑاتے ہیں۔ نہ پانی کے لئے جگہ چھوڑتے ہیں نہ سانس کے لئے۔ معدہ چیختا ہے کہ بس بس، للہ رحم۔ اور آپ ہیں کہ ٹھونسے چلے جاتے ہیں کیا کریں گے۔ پیشِ نظر قبولِ سنت ہے یعنی قبولِ ضیافت۔

ان بے روح موحدوں کو اگر وہ فوارہ تکفیر بنتے ہیں تو بننے دو۔ ع

از وی خیز د بروی ریزد!

سنو۔ اسناد دو قسم کی ہوتی ہے:-

(۱) اسنادِ حقیقی:- مستحق کی طرف نسبت کرنا جیسے خَلَقَ اللّٰهُ الطَّيْرَ ؛خدا نے پرندے کو پیدا کیا۔

(۲) اسنادِ مجازی:- کسی متعلق کی طرف نسبت کرنا۔ جیسے يَا هَامٰنُ ابْنِ لِیْ صَرْحًا ؛فرعون اپنے وزیر ہامان سے کہتا ہے۔ اے ہامان میرے لئے گھر بنا۔ ظاہر ہے کہ معمار گھر بنائیں گے۔ مگر چونکہ ہامان حکم دینے والا اور انتظام کرنے والا ہے۔ لہذا گھر بنانے کی نسبت ہامان کی طرف کی گئی ہے۔ مجاز کے لئے قرینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرینہ کبھی لفظی ہوتا ہے جیسے تُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ تم بحکمِ خدا مُردوں کو زندہ کرتے ہو۔ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَتَنْفُخُ فِيْهِ فَتَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ اور جب کہ تم کیچڑ سے پرندے کی شکل کا پتلا بناتے ہو پھر اس میں پھونکتے ہو، پھر وہ بحکمِ خدا پرندہ بن جاتا ہے۔ دیکھو یہاں بِاِذْنِ اللّٰهِ قرینہ مجاز ہے۔ کبھی قرینہ معنوی ہوتا ہے۔ مثلاً متکلم کا خدا پرست ہونا۔ لِاَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ؛ تاکہ میں تم کو پاک لڑکا دوں۔ اس میں کیا شک ہے کہ جبریل علیہ السلام خدا پرست ہیں۔ ان کا میں تم کو بیٹا دوں کہنا مجاز ہے، شرک نہیں۔ یہ فرشتوں کے استاد بھائی، شاید ان کو بھی مشرک کہنے کی جرأت کر بیٹھیں۔

مسلمان لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پر ایمان رکھتا ہے۔ لَاتَتَحَرَّکُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ کا معتقد ہوتا ہے، بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کا قائل ہوتا ہے، بھلا وہ کیونکر شرک کرے گا۔ اَنْبَتَ الرَّبِيْعُ الْبَقْلَ ؛ بہار نے سبزی اُگائی کو دہری کہے تو حقیقت ہے، کیونکہ مجاز کے لئے کوئی قرینہ نہیں۔ مسلمان کہے تو مجاز ہے۔ اس کا اسلام قرینہ معنوی ہے۔ مجاز کو نہ سمجھنا، مسلمان کو مشرک کہنا۔ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا (حدیث) کا مستحق ہونا ہے۔ خدا ایسی جرأت سے بچائے۔ اپنے دل سے احکام بنانا تشریع فی الدین ہے۔ بعض وقت کلام سے سکوت بہتر ہوتا ہے۔ جہلِ مرکب سے جہلِ بسیط اسلم رہتا ہے۔

ان بے روحوں کو یاوہ سرائی فرماتے رہنے دو۔ ایصالِ ثواب حق ہے۔ دوسروں کے لئے دعا کرنا ثابت ہے۔ درودِ شریف بھی دُعا ہی ہے۔

سنو! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ ایک مرد نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ میری ماں کا ناگہاں طور سے انتقال ہوگیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ بات کرسکتی تو خیرات دیتی۔ کیا ان کو اجر ملے گا اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں؟ حضرتؐ نے فرمایا۔ ہاں۔ (متفق علیہ بخاری مسلم)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ایک مرد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر عرض کیا، میری بہن نے نذر کی تھی کہ وہ حج کرے گی، اب وہ مرگئی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس شخص نے

عرض کیا جی ہاں ۔ حضرتؐ نے فرمایا ۔ خدا کا قرض ادا کرو ۔ وہ زیادہ مستحق ادا ہے ۔ (متفق علیہ)

بریدہؓ سے روایت ہے ، میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ۔ دفعتہً ایک عورت آئی پھر اس نے عرض کیا ۔ یا رسول اللہؐ میں نے اپنی ماں کو صدقہ یعنی ثواب کے لئے ایک لونڈی دی تھی ، ان کا انتقال ہوگیا ہے ۔ حضرتؐ نے فرمایا تمہارا اجر واجب ہوگیا اور میراث نے لونڈی کو تم پر واپس کردیا ۔ اس عورت نے عرض کیا ، یا رسول اللہ ! اُن پر ایک مہینہ کے روزے واجب الادا تھے ۔ کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں ؟ فرمایا ، ان کی طرف سے روزے رکھو ۔ اس عورت نے عرض کیا ، انھوں نے کبھی حج نہیں کیا تھا ۔ فرمایا ، ان کی طرف سے حج کرو ۔ (مسلم) ۔

تمام احکامِ اکل وشرب حلت وحرمت آسمانی کتابوں میں مذکور تھے مگر اہلِ کتاب قلیل فوائد کے لئے اس کو چھپاتے تھے ۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٤﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ ؛ بے شک وہ لوگ جو ۔ یَکۡتُمُوۡنَ ؛ چھپاتے ہیں ۔ مَآ اَنۡزَلَ اللّٰہُ مِنَ الۡکِتٰبِ ؛ جو کچھ اللہ نے اُتارا کتاب سے ، جو نوشتے اللہ نے اُتارے ۔ وَیَشۡتَرُوۡنَ بِہٖ ؛ اور اس کے عوض خریدتے ہیں اس کا بدلہ ان کو کیا ملتا ہے ؟ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؛ تھوڑی قیمت ۔ اس دین فروشی کا بدلہ ان کو نہایت ادنیٰ درجہ کا ملتا ہے ۔ اُولٰٓئِکَ ؛ یہی لوگ ۔ مَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُطُوۡنِہِمۡ ؛ نہیں کھاتے اپنے پیٹوں میں ۔ اِلَّا النَّارَ ؛ مگر آگ ۔ وَلَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ ؛ اور اللہ ان سے بات نہ کرے گا یعنی مہربانی سے ۔ ان کے اعمال سے باز پرس ضرور کرے گا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں سے کلام فرمائے گا ۔ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ قیامت کے روز ۔ وَلَا یُزَکِّیۡہِمۡ ؛ اور ان کو پاک نہ کرے گا یعنی ان کی تعریف و مدح نہ فرمائے گا ۔ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ؛ اور ان کے لئے المناک ، دردناک عذاب ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ اللہ کے اُتارے ہوئے مکتوبہ احکام کو چھپاتے ہیں اور اس کو بیچ کر تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں ، یہی لوگ اپنے پیٹوں میں انگارے ہی بھرتے ہیں اور اللہ ان سے قیامت کے دن نہ بات کرے گا اور نہ اُن کو پاک کرے گا (نہ اُن کی تعریف ہی کرے گا) اور ان کے لئے المناک عذاب ہے ۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿١٧٥﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ انھیں لوگوں نے ۔ اِشْتَرَوْا ؛ خریدی ۔ الضَّـلٰـلَۃَ بِالْھُدٰی ؛ ہدایت کے عوض گمراہی ۔ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَۃِ ؛ اور مغفرت کے عوض عذاب ۔ فَمَآ اَصْبَرَھُمْ ؛ پس کیا صبر کرنے والے ہیں ۔ عَلَی النَّارِ ؛ آتشِ دوزخ پر ۔

ترجمہ :- انھیں لوگوں نے ہدایت کے عوض گمراہی ، مغفرت کے بدلے عذاب خریدا ۔ یہ آتشِ دوزخ پر کس قدر صبر کرنے والے ہیں !

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ
وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۝۱۷۶ ع ۲۱ ۵

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ؛ یہ اس لئے کہ اللہ نے ۔ نَـزَّلَ ؛ اُتارا ۔ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ ؛ کتاب کو دینِ حق کے ساتھ ، حقانیت کے ساتھ ۔ درحقیقت اللہ ہی نے اس کو نازل فرمایا ہے ۔ وَاِنَّ الَّذِیْنَ ؛ اور بے شک وہ لوگ جو ۔ اِخْتَـلَـفُوْا فِی الْکِتٰبِ ؛ کتاب میں اختلاف پیدا کرتے ہیں ، تاویلِ بے جا کرتے ہیں ، تحریف کرتے ہیں ۔ کمی زیادتی کرتے ہیں ۔ لَـفِیْ شِقَـاقٍ بَعِیْدٍ ؛ اس مخالفت میں بڑی دور جا پڑے ، پرلے درجے کی مخالفت میں پڑے ہیں ، خود بڑی پھوٹ میں پڑے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ (گمراہی آفات و عذاب) اس وجہ سے ہے کہ اللہ نے دینِ حق کے ساتھ یہ کتاب اُتاری تھی اور یہ لوگ جو کتاب میں اختلاف کرتے ہیں ، بڑی مخالفت میں پڑے ہیں ۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ
وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝۱۷۷

لَیْسَ ؛ نہیں ۔ اَلْبِرَّ ؛ نیکوکاری ، نیکی ، خیرِ متعدی ۔ لَیْسَ کی خبر ہے اور اَنْ تُوَلُّوْا ؛ بتاویل التَّوْلِیَۃَ کے اسم لَیْسَ ۔ اَنْ تُوَلُّوْا ؛ یہ کہ پھیرو ، موڑو ۔ وُجُوْھَکُمْ ؛ اپنے چہروں کو ۔ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ؛ مشرق و مغرب کی طرف ۔ وَلٰکِنَّ ؛

مگر۔ اَلْبِرَّ ؛ نیکوکاری۔ مَنْ اٰمَنَ ؛ جو ایمان لایا۔ بِرٌّ مصدر ہے لہٰذا اس کی اصل بِرُّ مَنْ اٰمَنَ ہے۔ یعنی بھلائی اسی کی بھلائی ہے جو نیکوکار ہے۔ یا بھلائی سراپا بھلائی وہ شخص ہے، جو اللہ پر ایمان لائے۔ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ؛ جو اللہ پر ایمان لائے۔ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور آخری دن یعنی روزِ قیامت پر بھی ایمان لائے۔ وَالْمَلٰٓئِكَةِ ؛ اور فرشتوں پر۔ وَالْكِتٰبِ اور کتاب پر۔ ہر چند کہ کتابیں بہت سی ہیں مگر یہاں جنسِ کتاب مقصود ہے۔ وَالنَّبِيّٖنَ ؛ اور نبیوں پر، پیغمبروں پر۔ وَاٰتَى الْمَالَ ؛ اور مال دے۔ اٰمَنَ پر عطف ہے۔ عَلٰى حُبِّهٖ ؛ اللہ کی محبت میں۔ اگر ضمیر اللہ کی طرف راجع ہو، یا مال کی ضرورت کے وقت اگر ضمیر مال کی طرف راجع ہو۔ ذَوِى الْقُرْبٰى ؛ قرابت داروں کو۔ وَالْيَتٰمٰى ؛ اور یتیموں کو یَتِيْم ؛ وہ نابالغ لڑکا جس کا باپ مرگیا ہو عام طور پر یتیم و یسیر مشہور ہوگیا ہے جو درست نہیں۔ یسیر وہ جو کسی کی ماں مرگئی ہو غلط ہے۔ قرآن شریف میں۔ يَتِيْمًا وَ يَسِيْرًا ہے جس کے معنے ہیں یتیم اور قیدی۔ وَالْمَسٰكِيْنَ ؛ اور مسکینوں کو۔ مسکین وہ ہے جس کے پاس ایک دن کا بھی کھانا نہ ہو۔ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؛ اور مسافر کو۔ وَالسَّآئِلِيْنَ ؛ اور مانگنے والوں کو۔ گداگری نہایت مذموم بات ہے۔ ہٹے کٹے مسٹنڈے۔ کما کر دس کو کھلانے کی قابلیت رکھنے والے، رعایت کے ہرگز قابل نہیں مگر بعض وقت خوش حال آدمی بھی محتاج ہوجاتا ہے یا ضرورت آن پڑتی ہے۔ انسدادِ گداگری سے پہلے غریبوں کی پرورش کا انتظام کرنا چاہیئے۔ بیواؤں اور یتیموں کی ہر محلّہ میں فہرستیں تیار کی جائیں۔ غریبوں کا مال کھا جانے والے منتظمین نہ ہوں۔ خدا کا خوف اور انسانی ہمدردی دل میں ہو تو سب کام درست ہوجاتے ہیں ورنہ تمام جدوجہد سب بے کار۔ وَفِى الرِّقَابِ ؛ اور گردنوں کو آزاد کرانے میں، یعنی غلاموں کو آزاد کرانے میں، قیدیوں کو چھڑانے میں، قرض داروں کا قرض ادا کرنے میں وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ اور نماز قائم کی، پابندی سے نماز پڑھی۔ دُرستی سے نماز پڑھی۔ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ دی۔ وَالْمُوْفُوْنَ ؛ اور پورا کرنے والے۔ بِعَهْدِهِمْ ؛ اپنے عہد کو۔ اِذَا عٰهَدُوْا ؛ جب عہد کریں۔ وَالصّٰبِرِيْنَ ؛ اور صبر کرنے والے، برداشت کرنے والے۔ فِى الْبَاْسَآءِ ؛ تنگ دستی میں، فقر و فاقہ میں۔ وَالضَّرَّآءِ ؛ اور ضرر و تکلیف میں۔ حِيْنَ ؛ وقت۔ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؛ زمانہ جنگ میں۔ بُؤْسٌ ؛ افلاس۔ بَاْسٌ ؛ جنگ۔ اُولٰٓئِكَ ؛ وہ لوگ۔ واؤ لکھا جاتا ہے۔ مگر پڑھا نہیں جاتا۔ اَلَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؛ یہی لوگ ہیں راست باز۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ؛ اور یہی لوگ ہیں پرہیزگار، خدا ترس، اپنا بچاؤ کرنے والے۔

ترجمہ :- نیکوکاری صرف یہی نہیں ہے کہ اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر لے بلکہ نیکوکاری تو اس کی ہے (یا وہ سراپا نیکوکاری ہے) جو اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان لائے اور فرشتوں، کتاب اللہ اور انبیاء (و رسولوں) پر ایمان لائے اور اللہ کی محبت میں (یا مال کی ضرورت کے وقت) قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور مانگنے والوں کو مال دے۔ اور جو گردنوں کے آزاد کرانے میں بھی مال صرف کرے اور جو پابندی و درستی سے نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور اگر کسی سے عہد

کیا ہو تو اس کو پورا کرے اور وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں افلاس میں ، تکلیف میں ، جنگ میں ، یہی لوگ ہیں راست باز اور یہی لوگ ہیں خدا ترس ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنثَىٰ بِالْأُنثَىٰ ۚ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٨﴾

يَـا أَيُّـهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ۔ كُتِبَ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر لکھا گیا ہے ، تم پر فرض کیا گیا ہے ۔ اَلْقِصَاصُ ؛ بدلہ قتل کے عوض قتل ۔ یہ مادہ مساوات پر دلالت کرتا ہے ۔ عرب کہتے ہیں اِقْتَصَّ فُـلَانٌ اَثَرَ فُـلَانٍ ؛ فلاں نے فلاں کی پیروی کی یعنی اس کے نشان قدم پر چلا ۔ فِي الْقَـتْلٰى ؛ مقتولوں میں ۔ یہ ایک کلی حکم ہے ۔ قَـتْلٰى ۔ قَـتِيْلٌ کی جمع ہے ، اس آیت میں انسان کی حریت و مساوات کا اعلان ہے کہ جان کے عوض جان ۔ جان جان سب برابر ہیں ۔ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ ؛ آزاد کے عوض آزاد برابر مارا جائے گا ۔ نہ شریف ، شرف کے سبب چھوڑا جائے گا نہ ایک کے عوض کئی قتل کئے جائیں گے نہ دوسرا آزاد آدمی قتل کیا جائے گا ۔ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ ؛ اور اگر غلام نے قتل کیا ہو تو وہی غلام قتل کیا جائے گا ۔ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؛ اور اگر عورت نے قتل کیا ہو تو وہی عورت قتل کی جائے گی ۔ یہ نہ ہوگا کہ عورت چھوڑ دی جائے اور بے گناہ مرد قتل کیا جائے ۔

اَلْحُرُّ بِـالْحُرِّ ؛ وغیرہ سے مقتول مراد نہیں ، قتل مراد ہے ۔ لوگ اس سے مقتول مراد لے کر پریشان ہیں ۔ اس کے معنی ہرگز یہ نہیں کہ مقتول اگر حر ہو تو عوض میں حر ہی قتل کیا جائے گا بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جس حر نے قتل کیا ہے وہی مارا جائے گا ۔ معرفہ کے بعد معرفہ آئے تو اول مراد ہوتا ہے ۔ با بمعنی عوض نہیں باءِ سببیت ہے ۔ فَـمَـنْ عُـفِيَ لَـهٗ ؛ پس جس کے لئے معافی دی گئی ہو ۔ مِـنْ اَخِيْـهِ شَـيْءٌ ؛ اس کے بھائی سے کچھ معافی ۔ معاف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے بھائی فرمایا کیونکہ انسانیت کا تقاضا ہے کہ دوسرے انسانی بھائی کو معاف کرے یا کم سے کم دیت یعنی خوں بہا لینے پر راضی ہو جائے ۔ فَـا تِّـبَـاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ اور مقتول کے وارث کو چاہئے کہ دستور کے مطابق خون بہا کا مطالبہ کرے ۔ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؛ اور قاتل کے لئے خوش معاملگی سے خون بہا کو ادا کرنا ۔ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ ؛ یہ بار ہلکا کرنا ہے ۔ رعایت ہے ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے پروردگار کی طرف سے ۔ وَرَحْـمَةٌ ؛ اور رحمت و مہربانی ہے ۔ خدا اپنی ڈالی ہوئی جان اور پیدا کئے ہوئے آدمی کو حتی الامکان ضائع کرنا نہیں چاہتا ۔ فَمَنِ اعْتَدٰى ؛ پھر جس نے تعدی کی ، خلاف عہد کیا ۔ بَعْدَ ذٰلِكَ ؛ اس عہد کے بعد ۔ فَلَهٗ

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ پس اس کے لئے ہے عذابِ دردناک ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو! مقتولوں کے متعلق تم پر قصاص لینا فرض کیا گیا ہے ۔ حرٌ (قاتل) ہو تو وہی حرٌ (قتل کیا جائے گا) ، اور غلام ہو تو غلام ۔ عورت ہو تو عورت ہی (مقتول کے عوض قتل کی جائے گی) پھر جس کے لئے اس کے (انسانی) بھائی کی طرف سے کچھ معاف کیا جائے تو دستور کے مطابق مطالبہ کیا جائے اور خوش اسلوبی کے ساتھ خوں بہا ادا کیا جائے ۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر (آسانی و مہربانی اور) تخفیف و رحمت ہے پھر اس کے بعد کوئی تعدی و زیادتی کرے تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے ۔

اس آیت میں کئی حکم بیان کئے گئے ہیں ۔ جان خدا کی ہے لہذا اس میں سب برابر ہیں ۔ اولیاء مقتول بغیر عوض کے بھی معاف کرسکتے ہیں اور خوں بہالے کر بھی معاف کرسکتے ہیں ۔ علماء فرماتے ہیں کہ قتل کا گناہ صرف توبہ سے معاف ہوسکتا ہے ۔ قصاص صرف سرکار لے سکتی ہے نہ کہ ہر شخص ۔ اگر ایک شخص بھی معاف کردے تو پھر قصاص نہیں لیا جاسکتا ۔ دوسرے لوگ دیت یعنی خوں بہالے سکتے ہیں یا وہ بھی معاف کرسکتے ہیں ۔

واضح ہو کہ قتل کے کئی اقسام ہیں :-

(۱) قتلِ عمد ، بالارادہ ۔ ایسے اسلحہ سے قتل کرے جو ہلاک کرنے کے لئے وضع و مستعمل ہوئے ہوں جیسے تلوار ، فقیر کے پاس ، بندوق سے مارنا بھی قتل عمد میں داخل ہے کیوں کہ بندوق بالارادہ قتل کے لئے ہی وضع کی گئی ہے ۔

(۲) شبہ عمد ، ایسی چیز سے ہلاک کردینا جو ہلاک کرنے کے لئے وضع نہ ہو ۔

(۳) قتلِ خطا ، ہلاک کرنے کا ارادہ تو نہ تھا مگر غلطی سے قتل واقع ہوگیا ۔ جیسے نشانہ تاکا تو تھا ہرن پر مگر وہ نکلا آدمی ۔

(۴) شبہ خطا ، جس میں ارادہ ہو نہ سلاح ہو مگر قتل بالکل اتفاقی طور سے واقع ہو جائے ۔ جیسے کوئی شخص گرجائے اور اس سے ہلاکت واقع ہوجائے ۔

صرف قتل بالعمد میں قصاص ہے اور باقی صورتوں میں دیت یعنی خوں بہا ۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

وَلَكُمْ ؛ اور تمہارے لئے ۔ فِي الْقِصَاصِ ؛ قصاص میں ۔ حَيٰوةٌ ؛ بڑی ہی حیات ہے ۔ کیونکہ جب آدمی کو معلوم ہوجائے کہ قصاص میں ، میں بھی مارا جاؤں گا ۔ تو وہ مرتکبِ قتل ہی نہ ہوگا ۔ نیز اگر قتل ، قاتل ہی پر منحصر رہے تو انتقاماً دوسرے لوگوں کا قتل ، موقوف ہوجائے گا ۔ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ؛ اے عقل والو! اے سر میں بھیجا رکھنے والو! اَلْبَابٌ ؛ جمع لُبٌّ کی ہے بمعنی مغز ۔ لَعَلَّكُمْ ؛ تاکہ تم ۔ تَتَّقُوْنَ ؛ خدا ترسی اختیار کرو اور کشت و خون موقوف کرو ۔

ترجمہ :- اور تمہارے لئے قصاص میں بڑی حیات ہے اے عقل والو ! تا کہ تم متقی و خدا ترس بنو ۔

قصاص و موت سے ظاہر ہے کہ وصیت کو ربط ہے ۔ لہٰذا فرماتا ہے ۔

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿١٨٠﴾

كُتِبَ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر واجب ٹھیرایا گیا ۔ اِذَا حَضَرَ ؛ جب حاضر ہوجائے ، آجائے ۔ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ؛ تم میں سے کسی ایک کے پاس موت یعنی موت کا مظنہ ہو یعنی اس کے آثار نمایاں ہوں ۔ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ؛ اگر دولت یا مال و منال چھوڑے ۔ اَلْوَصِيَّةُ ؛ وصیت ۔ کُتِبَ کا نائبِ فاعل ہے ۔ لِلْوَالِدَيْنِ ؛ ماں باپ کے لئے ۔ وَالْاَقْرَبِيْنَ ؛ اور قرابت داروں کے لئے ۔ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ دستور کے مطابق حسبِ استحقاق ۔ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ؛ ضرور ہے ، ثابت ہے متقی پرہیزگاروں ، خدا ترسوں کو ۔

اس آیت میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ مستحقِ امداد ہیں ۔ اور امداد کا تعین آیتِ توریث میں ہے ۔

ابتداءً صرف قرابت داروں سے سلوک کا حکم دیا ۔ پھر آیتِ میراث سے وارثوں کے حصّوں کی تعیین کی گئی اور غیر وارثوں کو ثلث مال تک وصیت کرنے کی اجازت دی گئی ۔ اجمال کے بعد تعیینِ حصص کو فقیر نسخ نہیں سمجھتا نیز وصیت کیا ہے ؟ اچھی بات کی ہدایت ۔ وہ توریث کی صورت میں بھی ہے ۔ پھر نسخ کہاں ہے اور کون سا حکم منسوخ ہوا ہے ؟ قرابت داروں کی مالی امداد کا حکم اب بھی ہے ۔ وصیت بمعنی اصطلاحی ، ثلثِ مال سے غیر وارث قرابت داروں کو افضل ہے ۔

ترجمہ :- تم پر واجب ٹھیرایا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے پاس موت آجائے اور اگر وہ مال و منال چھوڑ رہا ہو تو وصیت کرنا ماں باپ اور قرابت داروں کے لئے دستور کے مطابق ، یہ خدا ترسوں پر ثابت ہے ۔

فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٨١﴾

فَمَنْ بَدَّلَهٗ ؛ پھر جس نے اس وصیت کو بدل دیا ۔ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ ؛ اس کو سننے کے بعد بھی ۔ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ ؛ تو اس کا گناہ ۔ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؛ انھیں پر ہے جو اس کو بدلتے ہیں ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ خوب سنتا ، جانتا ہے ۔

ترجمہ :- پھر جو اس (وصیت) کو سن کر بھی بدل ڈالے تو اس کا گناہ انہی پر ہے جو اس کو بدل ڈالیں ۔
بے شک اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے ۔

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸۲﴾ ع ۲۲

فَمَنْ خَافَ ؛ پھر جو ڈرے، جس کو خوف ہو، اندیشہ ہو ۔ مِنْ مُّوْصٍ ؛ وصیت کرنے والے کی جانب سے ۔ جَنَفًا اَوْاِثْمًا ؛ طرف داری یا ناانصافی کا ۔ فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ ؛ پھر ان میں صلح کرادی ۔ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؛ تو اس پر کچھ گناہ نہیں ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ خطا پوش، صاحبِ رحم ہے ۔

ترجمہ :- پھر اگر کسی کو وصیت کرنے والے کی جانب سے خوف ہو طرف داری یا ناانصافی کا پھر ان میں صلح کرادی تو اس پر کچھ گناہ نہیں ۔ بے شک اللہ غفور رحیم ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! كُتِبَ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر لکھا گیا ہے، فرض کیا گیا ہے الصِّيَامُ ؛ روزے ۔ جمع صَوْمٌ ؛

روزہ کیوں فرض کیا گیا ؟

☆ روزے سے غریبوں کی بھوک کا احساس پیدا ہوتا ہے ۔

☆ روزے سے آدمی مضبوط اور جفاکش ہوجاتا ہے اور بھوک و پیاس کی تکلیف برداشت کرسکتا ہے ۔

☆ روزے سے بہت سے امراض دفع ہوتے ہیں ۔

روزے سے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے "روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں ہوں" یا اس کی جزا میں دوں گا ۔ روزے میں ایک قسم کی صمدیت کی شان ہے یعنی اس میں ماسواء اللہ سے استغنا و بے نیازی پیدا ہوجاتی ہے، شخصی احتیاج نہیں رہتی، کیوں کہ وہ کھاتا پیتا نہیں ۔ نوعی احتیاج بھی اس کو نہیں رہتی کیونکہ روزے میں جماع نہیں ہوتا ۔ روزہ کیا ہے؟ صبح صادق سے پہلے سے غروب آفتاب تک، کھانا پینا اور جماع چھوڑ دینا ۔ حیض و نفاس والی عورت بعد

میں قضا کرے گی۔ مسافر بھی قضا کرسکتا ہے مگر روزہ رکھنا اولیٰ و احسن ہے۔

- شیخِ فانی اور سخت بوڑھا ہو تو ہر روز روزہ کے عوض نصف صاع گیہوں یا اس کی قیمت خیرات کرے۔
- ماہر طبیب کی تصدیق ہو کہ روزہ سے یہ آدمی بیمار ہو جائے گا تو روزہ کو ترک کرسکتے ہیں۔
- حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کو اندیشۂ مرض سے افطار جائز ہے۔

كَمَا ؛ جس طرح ۔ كُتِبَ ؛ فرض کیا گیا ۔ عَلَى الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں پر ۔ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ جو تم سے پہلے تھے ۔ لَعَلَّكُمْ تاکہ تم ۔ تَتَّقُوْنَ ؛ پرہیزگار بنو، تقویٰ اختیار کرو۔

روزہ کوئی نیا فرض نہیں ۔ تمام پیغمبروں کے زمانے میں روزے فرض تھے ۔ فرق صرف شرائط اور تفصیلات میں ہے ۔ علماء فرماتے ہیں شوال ۲ھ میں روزہ فرض ہوا۔ تاریخ دانوں کا خیال ہے کہ ایک سخت قحط ہوا اس زمانے کے پیغمبر نے حکم دیا کہ ایک وقت کا کھانا خود کھائیں اور ایک وقت کا غریبوں کو دیں ۔ روزہ جو پرہیزگاری پیدا کرنے کے لئے مقرر ہوا ہے، موجودہ زمانے میں اس کا کیا حال ہے؟ مال دار تو یہ سمجھتے ہیں کہ روزہ رکھنا ان لوگوں کا کام ہے جن کے پاس پیسہ نہیں ۔ متوسط درجے کے لوگ روزہ رکھتے ہیں تو رمضان میں معمولی مہینوں سے کئی چند زیادہ صرف کرتے ہیں ۔ پھر آدھے دن تک شکم کی بے چینی تو پھر آدھے دن سے بھوک پیاس کی تکلیف کی شکایت ۔ ہر وقت ہر آن، ہائے ہائے ۔ بار بار کتنے بجے ہیں؟ پھر اِن سے لڑائی، اُن سے لڑائی ۔ رمضان شریف میں دیکھو تو جابجا لڑائی جھگڑے کا زور رہتا ہے ۔ کیا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کی یہی تفسیر ہے؟ یہ روزہ رکھنا نہیں ہے، روزہ کو بدنام کرنا ہے۔

ترجمہ :- اے ایمان والو! تم پر روزہ اُسی طرح فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے کے لوگوں پر کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

أَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۭ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۭ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۴﴾

اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ ؛ گنتی کے چند روز ۔ برس کے ۱۲ مہینے روزے رکھنے کا حکم نہیں دیا گیا ۔ پہلی شوال اور ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذیحجہ کو روزے کی ممانعت کی گئی، پھر حیض و نفاس والی کے ساتھ رعایت، بیمار کے ساتھ رعایت، مسافر کے ساتھ رعایت کہ روزے کو قضا کرسکتے ہیں ۔ فَمَنْ كَانَ ؛ پس اگر ہو ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ۔ مَرِيْضًا ؛ بیمار ۔ اَوْ عَلٰى سَفَرٍ ؛ یا سفر میں ۔ فَعِدَّةٌ ؛ پس گنتی، پس گنتی کی تکمیل ۔ مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؛ دوسرے دِنوں سے ۔ یعنی اتنے دن قضا کرلے ۔ اس کی تکمیل

بعد میں کرے۔ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ ؛ اور ان لوگوں پر جن کو طاقت ہے۔ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؛ فدیہ ایک مسکین کا یعنی بدقت جن کو روزہ رکھنے کی طاقت ہے۔ یعنی مریض و مسافر وہ روزے تو قضا کرے۔ مگر غریبوں کو روزانہ کھانا بھی کھلائے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ کا خیال ہے کہ یہ صدقہ کے متعلق ہے۔ یعنی جن کو صدقہ فطر دینے کی طاقت ہو ان پر اس کا ادا کرنا واجب ہے۔

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ؛ جو اپنے دل کی خوشی سے ایک مسکین کے کھانے سے زیادہ خیرات کرے۔ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؛ تو وہ اس کے لئے بہتر ہی ہے۔ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ اور روزہ رکھنا تو بہتر ہی ہے۔ مسافر جس کو قضا کا اختیار دیا گیا ہے اس کو روزہ رکھنا ہی اولیٰ ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ اگر تم جانتے ہو، اگر تم ان اسرار و فوائد کو سمجھتے ہو، اگر تم اہلِ علم سے ہو۔

ترجمہ:- گنتی کے چند دن (روزے فرض کئے گئے ہیں، اس پر بھی) جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا مسافر ہو تو اور دِنوں سے اس کی تکمیل کرلے (قضا کرلے) اور جن کو طاقت ہو تو ان پر ایک آدمی کا کھانا دینا واجب ہے، جو خوشی دل سے خیرات کرے تو اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تو بہتر ہی ہے اگر تم جانتے (تو کیا اچھا ہوتا)۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٨٥﴾

شَهْرُ رَمَضَانَ ؛ رمضان کا مہینہ۔ اَلَّذِيْٓ ؛ جو۔ اُنْزِلَ ؛ اُتارا گیا۔ نَزَّلَ ؛ اور۔ اُنْزِلَ ؛ میں یہ فرق ہے کہ اِنْزَالٌ ؛ ایک بار پورا اُترنا، لوحِ محفوظ یا عالمِ مثال میں ظاہر ہوجانا۔ تَنْزِيْلٌ ؛ تھوڑا تھوڑا اُتارنا جیسا کہ بحسبِ ضرورت عالمِ شہادت میں، دنیا میں اُتارا گیا۔ فِيْهِ اس میں۔ اَلْقُرْاٰنُ ؛ قرآن۔ هُدًى لِّلنَّاسِ ؛ ہدایت مجسم تمام لوگوں کے لئے۔ وَبَيِّنٰتٍ ؛ اور واضح اور کھلی ہوئی باتیں ہیں۔ مِنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ؛ ہدایت و تمیز کی، رہنمائی و فیصلہ کی۔ فَمَنْ شَهِدَ ؛ پھر جو حاضر ہو، پائے۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے۔ اَلشَّهْرَ ؛ اس مہینہ کو یعنی رمضان کو۔ فَلْيَصُمْهُ ؛ پس چاہئے کہ وہ روزہ رکھے۔ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا ؛ اور جو بیمار ہو۔ اَوْعَلٰى سَفَرٍ ؛ یا سفر پر ہو یعنی مسافر ہو۔ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؛ تو گنتی دوسرے دنوں میں۔ يُرِيْدُ اللّٰهُ ؛ اللہ ارادہ کرتا ہے، چاہتا ہے۔ بِكُمُ الْيُسْرَ ؛ تمہارے لئے آسانی کا، نرمی کا۔ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ؛ اور

اِرادہ نہیں کرتا تمہارے لئے دشواری وسختی کا ۔ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ؛ اور تا کہ گنتی پوری کرلو ۔ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ ؛ اور تا کہ بزرگی بیان کرو اللہ کی ۔ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؛ جس طرح کہ اس نے ہدایت کی ، سکھایا ، تعلیم دی ۔ وَلَعَلَّكُمْ ؛ اور تا کہ تم ۔ تَشْكُرُوْنَ ؛ شکر کرو ، احسانات الٰہی کی قدر کرو ۔

ترجمہ :- رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اُتارا گیا ہے ، لوگوں کے لئے سراپا ہدایت بنا کر اور واضح احکام ہدایت اور فیصلہ کے ساتھ ، پھر تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے ، چاہئے کہ وہ روزہ رکھے اور جو بیمار ہو یا مسافر ہو تو اُسے دوسرے دِنوں میں گنتی پوری کرنی چاہئے ۔ اللہ تمہارے لئے نرمی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا ۔ وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرو اور اللہ کی بزرگی بیان کرو ، جس طرح کہ اس نے تم کو ہدایت کی ہے اور تا کہ تم شکرگزار (قدرداں) بنو ۔

ایک دفعہ ایک کرسچین نے لاہور میں لکھ مارا کہ قطبِ شمالی وجنوبی کے قریب چھ چھ مہینے کے رات اور دن ہوتے ہیں ۔ پس وہاں کوئی روزہ نہیں رکھ سکتا ، لہذا اسلام کے احکام تمام دنیا کے لئے نہیں ہیں ۔ فقیر نے اس کے جواب میں تحریر کیا کہ :-

(۱) روزہ کچھ اسلام سے خاص نہیں ہے ۔ یہودیوں ، عیسائیوں بلکہ ہندوؤں کے پاس بھی ہے ، لہذا جو جواب تمہارا ہے وہی جواب ہم مسلمانوں کا بھی ہے ۔

(۲) ان مقامات میں آدمی ہی نہیں بستے تو ایسے ناقابلِ آبادی مقام کے لئے احکام ڈھونڈھنا بے کار ہے ۔

(۳) جب ایک شئے نہ ہوسکے تو اس سے مشابہ تر چیز کا حکم دیا گیا ہے ۔ مثلاً عورت آئسہ ہو ۔ بوڑھی ہوگئی ہو ، اور اس کو حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت حیض نہیں بلکہ تین مہینے ہوگی ۔ اس اصول سے چوبیس گھنٹوں میں سے بارہ گھنٹوں کا روزہ رکھنا چاہئے اور قطبین پر بھی جہاں چھ چھ مہینہ آفتاب نظر نہیں آتا دوسرے ستارے رحوی حرکت سے سہی یعنی بجائے حمائلی اور تیڑھی حرکت کے افقی چوبیس گھنٹے کی حرکت میں پورا چکر کاٹیں گے ۔

(۴) قرآن شریف میں فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ ؛ یعنی رمضان کے مہینے کو پاؤ تو روزہ رکھو ۔ جب رمضان کا مہینہ ہی نہیں تو روزہ بھی نہیں ۔ وضو میں منھ ، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں دھونے چاہئیں ۔ اگر ہاتھ کٹ گئے ہوں یا پاؤں کٹ گئے ہوں تو ان کا دھونا بھی ساقط ۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ؕ

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿١٨٦﴾

وَاِذَا ؛ اور جب ۔ سَـاَ لَکَ ؛ تجھ سے سوال کریں ، پوچھیں ۔ عِبَـادِیْ ؛ میرے بندے جمع عَبْـدٌ یہ لفظ تین جگہ مستعمل ہوتا ہے :-

(۱) مخلوق جیسے ۔ عَبْدُ اللّٰہ ۔ (۲) غلام جیسے عَبْـدِمَـاْذُوْنِ ؛ اجازت دادہ غلام ۔ عَبْـدِمُـکَـاتَـبْ ۔ نوشتہ داد غلام ۔

(۳) مطیع وفرماں بردار ۔ ایسے حضرت عمرؓ کا کہنا : کُـنْـتُ عَبْـدَہٗ وَخَادِمَـہٗ اور حضرت علیؓ کا کہنا ۔ وَیْـحَکَ اَنَـا عَبْدٌ مِنْ عَبِیْدِ مُحَمَّدٍ یہاں عَبْدٌ کے معنے اس طرح ہوتے ہیں کہ میں ایسی اطاعت کرنے والا ہوں جیسے زرخرید غلام ۔

عَنِّیْ ؛ مجھ سے سَأَلَـہٗ ؛ اس سے پوچھا ۔ سَأَلَ عَنْہُ ؛ اس کا حال پوچھا ۔ فَاِنِّیْ ؛ پس بے شک میں ، میں قطعاً ۔ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؛ تو میں بے شک قریب ہوں ۔

واضح ہو بُعد تین قسم کا ہوتا ہے :-

(۱) بُعدِ زمانی ۔ یعنی دو شخصوں کا زمانہ جُدا جُدا ہے ۔ گو مکان ایک ہو ۔

(۲) بُعدِ مکانی ۔ زمانہ ایک ہے مگر مکان جُدا جُدا ہے ۔ جیسے ہم اور مکہ میں رہنے والے ۔

(۳) بُعدِ خیالی ۔ یعنی چیز پاس ہے مگر اس کی طرف خیال نہیں جاتا ۔ مثلاً روپیہ جیب میں ہے اور آپ ہیں کہ ڈھونڈھتے پھر رہے ہیں کیوں کہ اس کی طرف خیال نہیں جارہا ہے ۔ خدائے تعالیٰ سے ہم کو بُعد ہے تو خیالی نہ کہ زمانی و مکانی ۔

خدائے تعالےٰ کا وجود بالذات ہے اور ہمارا وجود بالعرض ۔ خدائے تعالیٰ کے اسماء و صفات کے ظہور سے ہمارا وجود ہے تو خدائے تعالےٰ کو ہم سے قربِ ذاتی ہے اور قربِ علمی بھی ہے کیونکہ وہ ہم کو جانتا ہے ، مگر ایسا نہیں ہے جیسا کہ بعض نادان سمجھتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہوا ہے ، اور سب سے جُدا ہے اور لوگ کیا کر رہے ہیں دیکھ رہا ہے بلکہ وہ شہ رگ سے بھی نزدیک تر ہے ۔ جدھر منھ پھیرو اُدھر اس کے جلوے ہیں وہ تمہاری جانوں میں بھی ہے ۔ کوئی چیز بغیر وجودِ حق کے ایک سیکنڈ باقی نہیں رہ سکتی ۔

اُجِیْبُ ۔ جَابَ ۔ یَجُوْبُ ۔ جَوْبًا ؛ کاٹنا ۔ اَجَابَ ۔ یُجِیْبُ ۔ اِجَابَۃً وَجَوَابًا ؛ جواب دینا جواب میں چونکہ سلسلہ سوالات بند ہوجاتا ہے ، لہٰذا جواب کہا گیا ۔ اُجِیْبُ ؛ کے معنے ہیں ۔ لَـبَّـیْـکَ یَاعَبْدِی ۔ خدائے تعالیٰ ہر دُعا کے ساتھ لبیک فرماتا ہے ۔ اگر حکمت کا تقاضہ ہے تو وہ چیز عطا فرما دیتا ہے ، ورنہ آخرت میں بہترین معاوضہ عطا فرماتا ہے کہ لوگ آرزو کریں گے کاش ہماری تمام دُعائیں نامقبول ہوتیں ، اور ان کا بہترین معاوضہ ملتا ۔ اِسْتَـجَـابَۃ سے خاص ہے ۔ اَجَابَ ؛ جواب دیا ۔ لبیک کہا ۔ اِسْتَجَابَ ؛ دُعا قبول کرلی ۔ جو مانگا تھا دیا ۔ دَعْـوَۃَ الـدَّاعِ ؛ دُعا کرنے والے کی دُعا کو ، پکارنے والے کی پکار کو ۔ اِذَادَعَانِ ؛ جب مجھے پکارے ۔ دَعَانِ کا اصل دَعَـانِیْ تھا ۔ کسرہ ی پر دلالت کرتا ہے ۔ لہٰذا ی کی تخفیف کی گئی ۔ فَلْیَسْتَـجِـیْـبُـوْالِی ؛ تو میرا کہا مانیں ، جب میں ان کی دُعائیں سنتا ہوں اور ان کے مطالبات پورے کرتا ہوں تو انھیں بھی چاہئے کہ میرے مطالبات پورے کریں ، میرے اوامر کو سنیں ، میرے نواہی سے باز رہیں ۔ وَلْیُوْمِنُوْابِیْ ؛ اور مجھ پر ایمان رکھیں ۔ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ تاکہ فلاح و رشد پائیں اور کامیاب زندگی حاصل کریں ۔

ترجمہ :- اور (اے پیغمبر) جب میرا کوئی بندہ میری نسبت تم سے دریافت کرے تو میں اس کے پاس ہوں ۔ جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار سنتا اور اس کی بات پر لبیک کہتا ہوں تو انہیں بھی چاہیئے کہ میرا کہا سنیں اور مجھ پر ایمان رکھیں تاکہ حصولِ مقصد میں کامیاب ہوں ۔

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَٱلْـَٔـٰنَ بَـٰشِرُوهُنَّ وَٱبْتَغُوا۟ مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ٱلْخَيْطُ ٱلْأَبْيَضُ مِنَ ٱلْخَيْطِ ٱلْأَسْوَدِ مِنَ ٱلْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا۟ ٱلصِّيَامَ إِلَى ٱلَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَـٰشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَـٰكِفُونَ فِى ٱلْمَسَـٰجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ ءَايَـٰتِهِۦ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٨٧﴾

اُحِلَّ ؛ حلال کیا گیا ۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ لَيْلَةَ الصِّيَامِ ؛ روزے کی رات کو ۔ ظرفِ زمانی ۔ اَلرَّفَثُ ؛ فحش بات ، بے تکلفی کا کام ، یہاں جماع مراد ہے ۔ اُحِلَّ کا نائبِ فاعل ہے ۔ اِلٰى ؛ طرف ۔ نِسَآئِكُمْ ۔ نِسَاءٌ نِسْوَةٌ ؛ اس کا واحد اِمْرَاَةٌ ہے ۔ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ؛ تمہاری عورتوں کی طرف ۔ هُنَّ ؛ وہ سب عورتیں ۔ لِبَاسٌ لَّكُمْ ؛ تمہاری عیب پوش ہیں ، تمہاری ناقابلِ بیان چیزوں کو چھپانے والی ہیں ۔ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؛ اور تم ان عورتوں کے پردہ پوش ہو ۔ عَلِمَ اللّٰهُ ؛ اللہ کو پہلے ہی سے معلوم تھا ۔ اَنَّكُمْ ؛ کہ تم ۔ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ ؛ تم اپنی جانوں سے خیانت کرو گے ، پورے عہدہ برآ نہ ہو گے ، احکام خدا کے پابندہ نہ رہو گے ، اور نہ کرنے کا کام کر بیٹھو گے یعنی رات کے وقت سو کر اُٹھنے کے بعد جماع ، جو عیسائی مذہب کے مطابق ممنوع تھا ۔ اللہ تعالیٰ نے اس ممانعت کو اُٹھا دیا ۔ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؛ پھر تمہاری توبہ قبول کرلی اور لطف و کرم کے ساتھ تمہاری طرف مڑ گیا ۔ وَعَفَا عَنْكُمْ ؛ اور تم سے گناہ عفو کردیا ، مٹا دیا ۔ فَالْئٰنَ ؛ پس اب ۔ بَاشِرُوْهُنَّ ؛ ان سے ملو ، مباشرت کرو ۔ وَابْتَغُوْا ؛ اور چاہو ، طلب کرو ۔ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ؛ جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے لکھا یعنی اولاد ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مباشرت کا مقصد طلب اولاد ہونا چاہئے ۔ پس اسلامی اُصول میں برتھ کنٹرول ، ضبطِ تولید ایک قسم کا وأد یعنی اولاد کشی ہے ۔ اگر برتھ کنٹرول کا سب لوگ ارادہ کریں تو سو سال میں ایک شخص بھی زمین پر چلتا پھرتا نظر نہ آئے گا ۔ فرانسیسیوں کے برتھ کنٹرول کا نتیجہ یہ ہوا کہ پانچ کروڑ کے تین کروڑ رہ گئے ۔ اور جرمنیوں کے توالد و تناسل کا نتیجہ

یہ ہوا کہ پانچ کروڑ کے سات کروڑ ہوگئے ۔ ظاہر ہے کہ برابر کو برابر لڑ کر مریں گے تو فرانسیسیوں کے ختم پر چار کروڑ جرمن باقی رہیں گے ۔ اولاد کا ہونا ایک فطری بات ہے ، جو فطرتِ الٰہی کی مخالفت کرتا ہے وہ سزا پائے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا ؛ اور کھاؤ پیو ۔ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ ؛ یہاں تک کہ تمہارے سامنے صاف ظاہر ہوجائے ۔ اَلْخَيْطُ الْاَبْيَضُ ؛ سفید ڈوری ۔ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ ؛ سیاہ ڈوری سے ۔ مِنَ الْفَجْرِ ؛ صبح سے بیان ہے خیطِ ابیض کا یعنی صبح کی سپید ڈوری رات کی سیاہ دوری سے ممتاز ہوجائے یعنی صبح صادق نکل آئے ۔ فجر کے معنے پھٹنے کے ہیں ۔ سیاہ چیز میں سے سفید چیز کے نکلنے کے ہیں ۔ اِنْفِجَار ؛ دنبل پھوٹ کر مواد نکلنا ۔ اِنفجارِ عَیْن ؛ چشمے کا پھوٹنا ۔ فجر کی ابتدا بھی ایک سفید ڈوری کی طرح ہوتی ہے ۔ اور رفتہ رفتہ پھیلتے پھیلتے تمام آسمان پر چھا جاتی ہے ۔

ثُمَّ اَتِمُّوْا ؛ پھر تمام کرو ، پورا کرو ۔ اَلصِّيَامَ ؛ روزے کو ۔ اِلَى الَّيْلِ ؛ رات تک ۔ عربی کا قاعدہ ہے کہ جس لفظ پر اِلٰی آتا ہے اس کو مُغَیًّا کہتے ہیں ۔ اور اس کے مقابل غایت ہوتی ہے ۔ اگر غایت اور مغیا دونوں ایک جنس کے ہیں تو غایت سے بڑھ کر مغیا میں پہنچنا چاہئے جیسے فَاغْسِلُوْا اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ ؛ ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتو چونکہ کہنیاں ہاتھ میں داخل ہیں ، اس لئے ایسے دھوکہ کہنیوں کے اُوپر کا حصّہ بھی دھل جائے ۔ اور اگر غایت اور مغیا جُدا جُدا ہوں تو غایت سے بڑھ کر مغیا میں پہنچنے کی ضرورت نہیں ۔ جیسے ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ؛ پھر رات تک روزہ رکھو تو ظاہر ہے کہ ختم روز پر ختم روزہ کر سکتے ہیں ۔ اور رات کے حصّہ میں زیادہ بڑھنے کی چنداں ضرورت نہیں ۔

اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مباشرت رات کے آخر حصے تک ہوسکتی ہے ۔ تو جنابت روزے کے ساتھ مباینت نہیں رکھتی یعنی روزہ دار روزہ کے وقت جنب رہ سکتا ہے اور احتلام سے روزہ نہ ٹوٹے گا ۔ اگر روزے کی حالت میں حیض و نفاس ہوجائے تو اس کی قضا کرنی پڑے گی ۔ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ ؛ اور ان سے نہ ملو ، اور مباشرت نہ کرو ۔ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ ؛ ایسے حال میں کہ تم اعتکاف بیٹھے ہوئے ہو ۔ فِى الْمَسَاجِدِ ؛ مسجدوں میں ۔

اعتکاف دو قسم کا ہے :-

(۱) واجب ۔ جس میں مسجد اور روزہ شرط ہے ۔

(۲) غیر واجب ۔ جس میں نہ مسجد شرط ہے اور نہ روزہ ، بلکہ تھوڑی دیر کے لئے بھی تھوڑے سے اعتکاف کا ارادہ کرسکتا ہے ۔

اعتکاف میں انسان خود کو پورے وقت خدا کے حوالے کردیتا ہے تو انسان کم سے کم اتنا تو کرے کہ زمانہ اعتکاف میں جماع نہ کرے ۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؛ یہ خدا کے حدود ہیں ۔ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؛ ان سے قریب نہ ہو ۔ یہ ممنوعاتِ خداوندی ہیں ، ان کے پاس نہ پھٹکو ۔ كَذٰلِكَ ؛ ایسے ہی ۔ يُبَيِّنُ اللّٰهُ ؛ اللہ بیان کرتا ہے ۔ اٰيٰتِهٖ ؛ اپنی آیتوں کو ، نشانیوں کو ، آثارِ قدرت کو ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے ۔ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ؛ تا کہ وہ تقویٰ ، پرہیز گاری اور خدا ترسی اختیار کریں ۔

ترجمہ :- تمہارے لئے روزے کی رات کو اپنی عورتوں سے بے تکلف ہونا حلال کردیا گیا ۔ وہ تمہاری

پردہ پوش ہیں اور تم ان کے پردہ پوش ہو (تمہارا ان کا چولی دامن کا ساتھ ہے) خدا کو معلوم ہوگیا کہ تم اپنی ذاتوں سے خیانت کروگے (پوری پابندی نہ کرسکو گے) لہٰذا اللہ نے تمہاری توبہ قبول کرلی اور تمہارا گناہ عفو کردیا۔ اب ان سے مباشرت کرو اور خدا نے جو تمہارے لئے مقدر کیا ہے (اور تمہاری تقدیر میں لکھا ہے) اس کو طلب کرو اور کھاؤ پیو، یہاں تک کہ صبح کی سپید ڈوری، رات کی سیاہ ڈوری سے ممتاز ہوجائے۔ پھر تم روزہ کو رات تک پورا کرو اور ان سے مباشرت نہ کرو، ایسے حال میں کہ تم مسجدوں میں اعتکاف بیٹھے ہوئے ہوں، یہ خدا کے حدود ہیں، ان کے پاس نہ جاؤ۔ ایسے ہی اللہ اپنی آیتیں اور نشانیاں لوگوں سے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ متقی ہوجائیں۔

روزے میں کھانا پینا اور جماع کے ترک کا حکم تھا، آنے والی آیت میں خدائے تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ صرف کھانا وغیرہ چھوڑنے سے کیا ہوتا ہے؟ ناجائز آمدنی کا کھانا بھی نہ کھانا چاہیئے۔ فرماتا ہے:-

وَلَا تَأْكُلُوٓا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَآ إِلَى الْحُكَّامِ
لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۱۸۸﴾ ۲۳ ع ۷

وَلَا تَأْكُلُوْا ؛ اور تم نہ کھاؤ۔ اَمْوَالَكُمْ ؛ تمہارے مالوں کو۔ بَيْنَكُمْ ؛ آپس میں۔ بِالْبَاطِلِ ؛ ناجائز طور سے، بغیر کسی حق کے۔ دیکھو! اللہ تعالیٰ۔ اَمْوَالَكُمْ ؛ دوسروں کے مال کو تمہارا اپنا مال فرمارہا ہے۔ یعنی دوسروں کے نقصان کو اپنا نقصان سمجھنا چاہیئے اور جس طرح ناحق، ناروا تمہارا مال کوئی لے لے تو تم ناخوش ہوتے ہو اسی طرح غیروں کے مال کو بے وجہ لینے سے پرہیز کرو۔ وَتُدْلُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ ؛ اور اس ناجائز مال کو ذریعہ بناؤ حاکموں سے ربط کا۔ لِتَاْكُلُوْا ؛ تاکہ تم کھاؤ۔ فَرِيْقًا ؛ کچھ حصّہ۔ مِنْ اَمْوَالِ النَّاسِ ؛ لوگوں کے مال سے۔ بِالْاِثْمِ ؛ گناہ کا کام کرکے۔ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ حالانکہ تم کو اس کا علم ہے۔ جان بوجھ کر، بحالیکہ تم کو معلوم ہے کہ یہ تمام پیسہ ناجائز ہے۔

ترجمہ:- اور تم آپس میں اپنے مالوں کو ناجائز طور سے نہ کھایا کرو، اور نہ اس کو حکام رسی کا ذریعہ بناؤ، تاکہ لوگوں کے مال کا کوئی حصّہ ناجائز و ناروا طور پر کھاؤ حالانکہ تم اس کو جانتے ہو (اور تم اہلِ علم سے ہو)۔

صاحبو! باطل طریقہ کیا ہے؟ جس چیز کو خدا نے منع کیا ہو اس کا اختیار کرنا، رشوت لینا، جھوٹے مقدمہ کو سچا بنانا، بے اصل واقعہ کو زورِ فصاحت سے ثابت کرنا، جھوٹی گواہی دینا، سود کھانا، جوا کھیلنا، برج کھیلنے پر پیسہ لگانا، گھوڑ دوڑ پر

شرط لگانا ، آبکاری کی رقم جمع کرنا ، چوری کرنا ، ڈاکہ مارنا وغیرہ ۔

یہ بھی مخفی نہ رہے کہ اچھے خاصے حاکم کو بہکا کر ، ناجائز آمدنی کے لینے پر برانگیختہ کرنا بھی ناجائز ہے ۔ رشوت لے کر سرکاری مال کا نقصان کرنا تمام قوم کا گناہ گار ہونا ہے ۔ رشوت صرف روپیہ لینے ہی کا نام نہیں ہے بلکہ سرکاری قانون میں مابہ الاحتظاظ کا حاصل کرنا لکھا ہے ۔ یعنی ایسی چیز لینا جس سے لینے والے کو کچھ مزا کچھ حظ ملے ۔ ذرا قانون کے الفاظ کی وسعت کو دیکھو ، اور ایسے اعمال کی شرمناک حالت کو ملاحظہ کرو کہ کس قدر کیا کیا اور مابہ الاحتظاظ حاصل کیا جاتا ہے ۔ ان ناجائز طور سے حاصل کئے ہوئے مال والوں کے پاس دعوتیں کھانا ، ڈنر اڑانا ، اور دُعائے برکت وترقی دینا ، ناجائز کمانے سے کچھ کم برا نہیں ہے ۔

غور کرو یہ حرام کا پیسہ نور کیسے پیدا کرے گا ، اور اس سے اطمینانِ قلبی کیوں کر حاصل ہوگا ۔ حرام کا ایک لقمہ چالیس دن کی عبادت کو برباد کردیتا ہے ۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ ؛ خدا ہم سب کو عملِ صالح کی توفیق عطا فرمائے ۔ (آمین)

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ؕ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ۚ وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾

يَسْئَلُوْنَكَ ؛ تم سے سوال کرتے ہیں ، پوچھتے ہیں ۔ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؛ ہلال کے متعلق ، ہلال کے حالات سے ۔ اَهِلَّة ؛ جمع ھلال ۔ پہلی رات کا چاند ۔ ھَـلَـلَ کے مادّے میں شور پکار ملحوظ ہے ۔ پہلی رات کے چاند کو دیکھ کر لوگ چاند چاند کا شور کرتے ہیں ۔ اِهْلَال ؛ زور زور سے لَبَّیک کہنا ۔ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ ؛ وہ جانور جس کے ذبح کے وقت شور اُٹھایا جاتا ہے ۔

لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے ہلال کے گھٹاؤ بڑھاؤ کا فلسفہ پوچھا ۔ چونکہ فلسفہ سے بحث کرنا پیغمبر کا فرض نہیں ہے بلکہ پیغمبر کا کام احکام دینا اور عمل کروانا ہے ۔ کیونکہ فلسفہ کی تھیوریاں اور نظریئے روز بدلتے رہتے ہیں ۔ ایک زمانہ تک یہ فلسفی کہتے رہے کہ دنیا آب ۔ آتش ۔ خاک ۔ باد سے بنی ہے ۔ پھر ایک زمانہ تک کہتے رہے کہ دنیا میں کچھ اُوپر ستر یا کچھ اُوپر نود عناصر ہیں ۔

آج کل بحث چل رہی ہے کہ دنیا میں مثبت اور منفی برق پارے ہیں ۔ ان سب میں اُلجھنا مذہب کا کام نہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ قُلْ ؛ کہہ ۔ کہو ۔ هِيَ ؛ وہ یعنی اَهِلَّة ۔ مَوَاقِيْتُ ؛ جمع میقات جس سے وقت معلوم ہو جیسے میقاتِ حج ۔ جہاں سے حج کیا جاتا ہے ۔ لِـلـنَّـاسِ ؛ لوگوں کے لئے ۔ وَالْـحَجِّ ؛ حج کے مادے میں غلبہ اور قوت ملحوظ ہے ۔ اسی سے حُـجَّـۃ ؛ یعنی دلیل ہے ۔ جس کی مدد سے غلبہ ہوتا ہے ۔ حَجَّ اٰدَمُ ؛ آدم غالب ہوگیا ۔

رشوت روپیہ پیسہ ہی نہیں بلکہ اپنے عہدے سے فائدہ اُٹھانا بھی ہے

اس کی کیا وجہ ہے کہ مذہبی احکام بہ لحاظ فصلی مہینوں اور سال کے نہیں ہیں ، بلکہ قمری حساب سے ہیں ، یہ اس لئے کہ مختلف حالات اور تغیرات سے انسان آشنا ہوجائے ۔ مثلاً روزہ رمضان کے لحاظ سے ہے جو قمری مہینہ ہے کبھی بارش کے زمانہ میں آتا ہے ، کبھی سرما کے زمانے میں اور کبھی گرما میں ۔ اسی طرح حج کا بھی حال ہے ۔

اسلام سے پہلے عربوں کی عادت یہ تھی کہ جب حج یا عمرہ وغیرہ کے لئے گھر سے نکل چکتے اور کوئی ضرورت لاحق ہوجاتی کہ پھر گھر میں جائیں تو دروازے سے نہیں جاتے ، بلکہ پشت کی طرف سے دیوار توڑ کر گھر میں جاتے ۔ لہٰذا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

وَلَيْسَ ؛ اور نہیں ہے ۔ اَلْبِرُّ ؛ بھلائی ۔ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ ؛ کہ گھروں میں آؤ ۔ بُيُوْتٌ جمع بَيْتٌ جہاں شب باشی کی جاتی ہے ۔ بَيْتُوْتَـةٌ ؛ شب باشی ۔ اسی واسطے ۔ دَار ، بیت سے بڑا ہوتا ہے ۔ مِنْ ظُهُوْرِهَا ؛ گھروں کی پشتوں کی طرف سے ۔ پچھواڑے سے ۔ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ ؛ اور لیکن نیکی ۔ مگر بھلائی ۔ مَنِ اتَّقٰى ؛ وہ ہے جو تقویٰ اختیار کرے ۔ نیکی پرہیزگاری کا نام ہے ۔ وَاْتُوْا ؛ اور آؤ ۔ اَلْبُيُوْتَ ؛ گھروں کو ۔ مِنْ اَبْوَابِهَا ؛ ان کے دروازوں سے ۔

مذہبی معاملات میں حیلہ بازیاں بے کار ہیں ۔ کام سیدھا کرو ۔ درستی سے کرو ۔ یہی کام آنے والا ہے ۔ وَاتَّـقُـوا اللّٰـهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ، خدا ترسی اختیار کرو ، پرہیزگار بنو ۔ لَـعَـلَّـكُـمْ تُـفْلِحُوْنَ ؛ تا کہ تم فلاح پاؤ ۔ کامیاب زندگی گزارو ، تمہارے دین و دنیا دُرست ہوں ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم سے ہلال کے متعلق پوچھتے ہیں (کہ وہ گھٹتا بڑھتا کیوں ہے؟) تم کہہ دو کہ یہ لوگوں کے (لین دین ، معاملات) اور حج کے اوقات بتانے کے لئے ہے ۔ اس میں کوئی بھلائی نہیں کہ (دیوار توڑ کر) گھر کی پشت سے اندر جاؤ ۔ مگر بھلائی (اور سراپا بھلائی) اس شخص میں ہے جو تقویٰ اختیار کرے ۔ گھروں میں دروازوں سے جاؤ ۔ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم (کامیاب بنو) فلاح و بہبودی پاؤ ۔

اس سے پہلے تقویٰ اختیار کرنے کا ذکر تھا ۔ تقویٰ اور پرہیزگاری دشمنوں کے ہاتھ سے مٹنے اور ذلیل ہونے کا نام نہیں ہے ۔ مسلمان بہادر ہوتا ہے ، مسلمان چاہتا ہے کہ باعزت جئے اور باعزت مرے ۔ اس کا شیوہ ہے ۔

با آبرو ہو زندگی ÷ بے آبرو بے کار ہے

لہٰذا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾

وَقَاتِلُوْا ؛ اور جنگ کرو ۔ قَتَلَ ؛ مار ڈالا ۔ قَاتَلَ ؛ جنگ کیا ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواہ مخواہ ایک آدمی کو قتل کر دینا مسلمان کا شیوہ نہیں ۔ بلکہ مسلمان مقاتلہ کرتا ہے ۔ جو اس کو مارنا چاہے وہ اُس کو مارتا ہے ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ اللہ کے واسطے ۔ سَبِيْلِ ؛ راستہ ۔ سُبُلْ ؛ جمع ۔ دشمنوں سے بھی جنگ کرو تو تمہارا مقصود خدا ہو ۔ نہ کہ اظہارِ شجاعت و مالِ غنیمت ۔ اَلَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ ؛ ان لوگوں سے جو تم سے جنگ کرتے ہیں ، مقاتلہ کرتے ہیں ، کشت و خون کرتے ہیں ۔ وَلَا تَعْتَدُوْا ؛ اور حد سے تجاوز نہ کرو ، زیادتی نہ کرو ، عورتوں کو ، بچوں کو ، راہبوں کو نہ مارو ۔ جانوروں کو ضائع نہ کرو ۔ ہاتھ پاؤں ، ناک ، کان نہ کاٹو جس کو مثلہ کرنا کہتے ہیں ۔

صاحبو ! تہذیب کے مدعی آج کل کیا کر رہے ہیں ۔ نہ بچوں پر رحم ۔ نہ عورتوں پر شفقت ، نہ مذہبی پیشواؤں کی عزت گھر جل رہے ہیں ، گرجے برباد ہو رہے ہیں ، نیک و بد تہِ شمشیر ۔ سب توپ و تفنگ کے نشانے ۔ خانماں برباد ، شہر ویران ، آج کل انسانیت تہذیبِ نفس کا نام نہیں ۔ بم باری اور آتش زنی کا نام ہے ۔ مہذب وہی ہے جو بلا امتیاز قتل کرے ۔ کسی پر رحم نہ کھائے ۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ ۔

اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ لَا يُحِبُّ ؛ پسند نہیں کرتا ، محبوب نہیں رکھتا ۔ اَلْمُعْتَدِيْنَ ؛ حد سے بڑھ جانے والوں کو ، تعدی اور زیادتی کرنے والوں کو ، حدود اللہ سے نکل جانے والوں کو ۔

ترجمہ :- اور اللہ کے واسطے ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرتے ہیں اور حد سے تجاوز نہ کرو ۔ بے شک اللہ حد سے تجاوز کرنے (اور تعدی اور زیادتی کرنے) والوں کو محبوب نہیں رکھتا ۔

وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾

وَاقْتُلُوْهُمْ ؛ اور ان کو مار ڈالو ، قتل کرو ۔ حَيْثُ ؛ جہاں ۔ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؛ ان کو پاؤ ۔ وَاَخْرِجُوْهُمْ ؛ اور ان کو نکال دو ، اور ملک بدر کرو ۔ مِنْ حَيْثُ ؛ جہاں سے ۔ اَخْرَجُوْكُمْ ؛ تم کو نکالا ہے ۔ وَالْفِتْنَةُ ؛ اور فتنہ و فساد ۔ فَتَنَ ؛ چاندی کو گلایا ، امتحان کیا ۔ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ؛ قتل سے بھی زیادہ شدید اور سخت ہے ۔ وَلَا تَقْتِلُوْهُمْ ؛ اور ان سے مقاتلہ اور جنگ نہ کرو ۔ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛ مسجد حرام یعنی بیت اللہ شریف کے پاس ۔ حَتّٰى ؛ یہاں تک کہ ۔ يُقَاتِلُوْكُمْ ؛ تم سے جنگ کریں فِيْهِ ؛ مسجدِ حرام میں ۔ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ ؛ پھر اگر تم سے جنگ اور قتال کریں ۔ فَاقْتُلُوْهُمْ ؛ تو تم بھی ان کو قتل کر ڈالو ۔ كَذٰلِكَ

ایسی ہی ہوتی ہے۔ جَزَآءُ الْکٰفِرِیْنَ ؛ کافروں کی سزا اور بدلہ۔

ترجمہ:- اور ان کو مار ڈالو جہاں پاؤ اور ان کو ان کے وطن سے نکال دو جس طرح کہ تم کو تمہارے وطن سے نکالا ہے اور فتنہ و فساد تو قتل سے سخت تر ہے اور مسجدِ حرام کے پاس ان سے جنگ نہ کرو جب تک وہ تم سے مسجدِ حرام میں جنگ نہ کریں۔ اگر جنگ کریں تو تم ان کو مار ہی ڈالو۔ کافروں کی سزا ایسی ہی ہوتی ہے۔

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾

فَاِنِ انْتَهَوْا ؛ پھر اگر باز آجائیں، کنارہ کش ہوں۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛ پس بے شک اللہ۔ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ غفور و رحیم ہے۔

ترجمہ:- اگر وہ (قتل و کشت۔ فتنہ و فساد سے) باز آجائیں۔ تو اللہ غفور و رحیم ہے۔

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ۖ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾

وَقٰتِلُوْهُمْ ؛ اور ان سے جنگ کرو۔ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ ؛ یہاں تک کہ فتنہ و فساد باقی نہ رہے۔ دیکھو یہاں بھی قَاتِلُوْا کا لفظ ہے نہ کہ اُقْتُلُوْا کا۔ فتنہ کا لفظ بمعنی امتحان و فساد و کفر و شرک آتا ہے۔ اگر تہذیب پھیلانے کے لئے جنگ جائز ہے تو اسلام پھیلانے کے لئے جو حقیقی تہذیب کا حامل ہے، جنگ بدرجہ اولیٰ جائز ہوگی۔ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؛ اور دین، دینِ الٰہی رہ جائے۔ فَاِنِ انْتَهَوْا ؛ اگر وہ باز آجائیں، رک جائیں۔ فَلَا عُدْوَانَ ؛ پس تعدی و زیادتی نہیں۔ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ؛ مگر ظالموں پر۔

ترجمہ:- اور ان (ظالموں) سے لڑو (جنگ کرو) یہاں تک کہ فتنہ و فساد باقی نہ رہے اور اللہ ہی کا دین رہ جائے۔ اگر یہ اپنے ظلم سے باز آجائیں تو تعدی و زیادتی ظالموں پر ہی ہوتی ہے۔

صاحبو! جہاد کے ناجائز اور خلافِ انسانیت ہونے کا راگ وہ الاپتے ہیں جن کے گھوڑے مسلمانوں کے خون میں تیرتے ہیں۔ پانڈوؤں کوروؤں کی لڑائی سے کون واقف نہیں۔ صلیبی لڑائیوں کو کون نہیں جانتا۔ صلیبی لڑائی میں جو جو مظالم ہوئے ان سے کون آشنا نہیں۔ یہ کرسچین جناب مسیح کے بھیڑ نہیں بھیڑیئے ہیں، ان کی مثال کپاس کے بونڈے کی ہے کہ ظاہر سپید و نرم اور باطن سیاہ و سخت۔ صلیبی لڑائیوں میں سلطان صلاح الدین اور عیسائیوں کی تہذیب و انصاف کا موازنہ ہوسکتا ہے پروٹسٹنٹ مذہب والوں نے اپنا مذہب جاری کرنے کے لئے کیسے کیسے ظلم و ستم کئے پھر "جان کالوان" [John Calvin (1564)]

جہاد ظلم و زیادتی کے مٹانے کے لئے ہے

[نے شاہ پیرس کو ترغیب دی کہ جو ہمارے مذہب کو نہ مانے قتل کیا جائے ۔ اسپین میں مسلمانوں پر پادریوں نے کیا کچھ جور و ستم نہیں کئے ۔ ہندوؤں میں ویدوں اور بدھ مذہب ماننے والوں میں سالہا سال تک کیسے قتلِ عام ہوئے ۔ اور اب بھی روشن دماغ گورنمنٹیں حقوق کا نام لے کر آزاد افراد کو غلامی کی قید میں لانے کے لئے کیسی کیسی خوں ریزی کیا کرتی ہیں ، اور اپنی فریب بازی اور مکاری کو سیاست کے نام سے موسوم کرتی ہیں ۔ جھوٹ کے پھیلانے کو پروپگنڈا اور بدعہدی کو اقتضائے زمانہ اور بے رحمی کو ضرورت سمجھتی ہیں ۔

بعض ایسے مسلمان جو بزدل اور نامرد ہیں وہ بھی ان ظالموں کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں ۔ اور جہاد کو جس کے معنی ہیں راہِ خدا میں کوشش کرنا برا سمجھتے ہیں اور سادہ دل مسلمان ان کے مکر و فریب کا شکار ہوجاتے ہیں ۔ جہاد سے جی چرانے کا نتیجہ کیا ہوا ؟ دنیا میں ذِلّت اور آخرت میں ان کا منہ کالا ۔ انسان کی عزت اخلاقی اجتزاء سے ہے ۔ جس کو اخلاقی قوت نہیں ، اس کی کوئی عزت نہیں ۔ جو لوگ جنگ کیا کرتے ہیں ان کے گھر میں لڑکے زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور جو جنگ سے بھاگتے ہیں ان کے گھر میں لڑکیاں زیادہ پیدا ہوتی ہیں ۔ ع

ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا

مسلمانوں کے پاس بے عزتی کے ساتھ جینے سے عزت سے مرنا بہتر سمجھا جاتا ہے ۔ لومڑی کی سو سال کی زندگی سے شیر کا ایک ساعت تک جیتا رہنا افضل ہے ۔ موت سے ڈرنا حماقت ہے ۔ کیونکہ کوئی پیش از وقت نہیں مرتا ۔ اجل سے زیادہ محافظ کوئی نہیں ۔ سمجھو ، غور کرو اور وہم پرستی سے پرہیز کرو ۔

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ ؛ باحرمت مہینہ کی حرمت ، باحرمت مہینے کی عزت سے ہے ۔ اگر تم ہمارے حرام مہینہ کی عزت نہ کروگے تو ہم بھی اس کا لحاظ نہ کریں گے ۔

قدیم زمانے میں رجب ، ذیقعدہ ، ذیحجہ ۔ محرم کے مہینوں میں باہمی کشت و خون حرام سمجھا جاتا تھا اور حاجیوں کو حج سے اور عمرہ کرنے والوں کو عمرہ سے روکا نہیں جاتا تھا ۔ ایک دفعہ حضرتِ رسول ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ حج کرنے نکلے ۔ اس امید پر کہ وہ حرام مہینوں کی عزت کرکے مسلمانوں سے جنگ نہ کریں گے مگر انھوں نے اس کی پروا نہ کی اور مقامِ حدیبیہ میں لڑنے اور مسلمانوں کو حج سے روکنے کے لئے تیار ہوگئے ۔ مسلمان بھی ان سے لڑنے تیار ہوگئے اور دستِ مبارک پر آخری وقت تک جنگ کرنے کے لئے بیعت کرلی اور اس کا نام بیعتِ رضواں ہے ۔ بڑی جدوجہد کے بعد مصالحت ہوئی اور دس سال کی مدت قرار پائی جس میں کفار نے بدعہدی کی اور اس کا نتیجہ فتحِ مکہ نکلا ۔

وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؛ اور حرمتوں میں بھی بدلہ ہے ۔تم حرمت کرو گے تو تمہاری بھی حرمت کی جائے گی ۔ فَمَنِ اعْتَدٰى پس جس نے تعدی کی ، زیادتی کی ۔ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر ۔ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ ؛تم بھی تعدی کرو اس پر ۔ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ؛ جیسے انھوں نے تم پر تعدی کی ہے ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ، تقویٰ اور خدا ترسی اختیار کرو ۔ وَاعْلَمُوْا ؛ اور جان لو، اس کا علم رکھو ۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ بے شک اللہ ۔ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ؛ متقی اور خدا ترسوں کے ساتھ ہے ، ان کا پشت پناہ ہے ، ان کا موئید ہے ۔ وہ تم کو ضرور کامیاب کرے گا ۔

ترجمہ :- ماہِ حرام کے بدلے ماہِ حرام ۔ اور حرمت و ادب کا بدلہ حرمت و ادب ہے ۔ جو تم پر زیادتی کرے (تعدی کرے) اس پر تم بھی زیادتی کرو مگر اتنی ہی جتنی اس نے کی اور خدا سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ متقیوں کے ساتھ ہے ۔

وَاَنْفِقُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٩٥﴾

وَاَنْفِقُوْا ؛ اور خرچ کرو ۔ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ وَلَا تُلْقُوْا ؛ اور نہ ڈالو ۔ بِاَيْدِيْكُمْ ؛ اپنے ہاتھوں سے ۔ اِلَى التَّهْلُكَةِ ؛ ہلاکت و بربادی میں ۔ وَاَحْسِنُوْا ؛ اور احسان کرو ، نیکوکاری اختیار کرو ، دوسروں سے بھلائی کرو ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ يُحِبُّ ؛ محبت کرتا ہے ، محبوب رکھتا ہے ۔ اَلْمُحْسِنِيْنَ ؛ احسان کرنے والوں کو ۔

ترجمہ :- اور فی سبیل اللہ خرچ کرو ۔ اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو ، اور احسان کرو ۔ بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے ۔

صاحبو ! ذرا اس آیت پر غور کرو ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو مستحقین پر مال صرف نہیں کرتے وہ خود کو برباد کرتے ہیں ، سپاہیوں کی مالی امداد نہ کرنا خودکشی کرنا ہے ۔ اپنے اہلِ قرابت اور ہم قوموں کی مدد نہ کرنا خاندان کو اور قوم کو تباہ کرنا ہے ۔ خاندان اور قوم کا دار و مدار ہمدردی و تعاون پر ہے ۔ جب آپس میں ہمدردی نہیں ، تعاون نہیں تو خاندان کہاں اور قوم کدھر؟ قوم ایک اجتماعی حالت کا نام ہے ۔ جب اجتماعی حالت ہی نہیں تو سب افراد ہیں اوراقِ پریشاں ہیں ، بستہ تعاون نہیں ہیں ۔ لہٰذا وہ متفرق تار ہیں جو معمولی جھٹکے سے ٹوٹ سکتے ہیں ۔ پس باہم ہمدردی اختیار کرو ، تعاون کرو ۔ اللہ احسان کرنے والوں کو عزیز رکھتا ہے ۔

ہم قوموں کی مدد اور اُن سے تعاون ضروری ہے

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ۚ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا

عند المتقدمین ۱۲ مع

رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْىُ مَحِلَّهٗ ۭ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ

فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۪ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ

فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ

اِذَا رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ

۲۴ ع ۸ ۸ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿١٩٦﴾ ع

وَاَتِمُّوْا ؛ اور تمام کرو، پورا کرو۔ اَلْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ ؛ حج اور عمرے کو۔ لِلّٰهِ ؛ اللہ کے لئے نہ کہ تجارت اور دیگر اغراضِ دنیوی کے لئے۔ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ ؛ حَصْر، روکنا۔ پس اگر تم روک لئے جاؤ۔ کوئی مانع و مزاحم ہو، حج عمرہ کرنے نہ دے۔ فَمَا اسْتَيْسَرَ ؛ جو سہل ہو، آسان ہو، میسر ہو، ممکن ہو۔ مِنَ الْهَدْيِ ؛ قربانی سے۔ وَلَا تَحْلِقُوْا ؛ اور سر نہ منڈاؤ۔ حلق نہ کرو۔ رُؤُسَكُمْ ؛ اپنے سروں کو، تمہارے سروں کو۔ جمع رَاْس ؛ سر۔ حَتّٰى ؛ یہاں تک کہ۔ يَبْلُغَ ؛ پہنچے۔ بَلَغَ۔ يَبْلُغُ۔ بُلُوْغًا ؛ پہنچنا۔ هَدْىٌ ؛ قربانی کا جانور۔ حج کے وقت هَدْیٌ کو ساتھ رکھتے ہیں اور علامت کے طور پر گلے میں کوئی چیز ڈال دیتے ہیں یا ہلکا سا زخم لگا دیتے ہیں۔ مَحِلَّهٗ ؛ اس کی جگہ، اس جگہ جہاں قربانی کی جاتی ہے۔ حَلَّ يَحِلُّ حَلَالًا ؛ حلال ہونا۔ حَلَّ يَحِلُّ حُلُوْلًا ؛ اترنا۔ فَمَنْ كَانَ ؛ پس جو ہو، جو تھا۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے۔ مَرِيْضًا ؛ بیمار۔ مَرْضٰى جمع۔ اَوْبِهٖ ؛ یا اس کو، یا اس میں۔ اَذًى ؛ تکلیف، ایذا۔ مِنْ رَّاْسِهٖ ؛ اس کے سر سے۔ یا اس کے سر میں جوئیں پڑ جائیں یا پھوڑے ہو جائیں یا زخم لگے۔ فَفِدْيَةٌ ؛ پھر بدلہ ہے، صدقہ ہے، معاوضہ ہے۔ مِنْ صِيَامٍ ؛ روزے سے، یعنی روزے رکھنا پڑے گا۔ اَوْصَدَقَةٍ یا خیرات کرنا پڑے گا۔ غریبوں کو کھانا کھلانا پڑے گا۔ اَوْنُسُكٍ ؛ یا حج کے عبادات، قربانی۔ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ؛ پھر جب تم امن میں ہو جاؤ، بے فکر ہو جاؤ۔ مانع و مزاحم باقی نہ رہے۔ حج و عمرہ کر سکو۔ فَمَنْ تَمَتَّعَ ؛ پھر جو تمتع کرے۔ فائدہ اُٹھائے۔ حج کو عمرہ سے جدا کرے۔ بِالْعُمْرَةِ ؛ عمرے سے۔ اِلَى الْحَجِّ ؛ حج تک۔ فَمَا اسْتَيْسَرَ ؛ پھر جو ممکن ہو، جو آسان ہو، میسر ہو۔ مِنَ الْهَدْيِ ؛ قربانی سے۔ فَمَنْ ؛ پھر جو۔ لَمْ يَجِدْ ؛ نہ پائے۔ اس کی مقدور نہ رکھے۔ وَجَدَ يَجِدُ وُجُوْدًا ؛ پانا۔ وَجْدًا غم، کیفیت، حال۔ فَصِيَامُ ؛ پس روزے ہیں، روزہ رکھنا ہے۔ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؛ تین دن۔ فِى الْحَجِّ ؛ حج میں۔ وَسَبْعَةٍ ؛ اور باقی سات روزے رکھنا پڑے گا۔ اِذَا رَجَعْتُمْ ؛ جب تم واپس ہو، جب تم اپنے مستقر کی طرف رجوع کرو۔ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؛ یہ پورے دس دن ہوئے۔ ذٰلِكَ ؛ وہ، یہ۔ لِمَنْ ؛ ان لوگوں کے لئے ہے۔ لَمْ يَكُنْ ؛ نہ ہوں۔ اَهْلُهٗ ؛

اس کے اہل اس کے لوگ، اس کے متعلقین ۔ حَاضِرِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛ مسجد حرام میں حاضر، موجود۔ یعنی مکے والے یہاں مسجد حرام سے مراد شہر مکہ ہے۔ جزو کہہ کر کل مراد لیا گیا ہے۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؛ اور اللہ سے ڈرو، پرہیزگاری اختیار کرو، گناہوں سے خود کو بچاؤ۔ وَقٰی ۔ یَقِیْ ۔ وِقَایَۃً ؛ بچانا۔ اِتَّقٰی یَتَّقِیْ ۔ اِتِّقَاءً ؛ بچنا، تقویٰ اختیار کرنا۔ وَاعْلَمُوْا ؛ اور جان لو۔ اَنَّ اللّٰہَ ؛ کہ اللہ، بے شک اللہ۔ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ؛ سخت عذاب والا ہے۔ عِقَابٌ وَعُقُوْبَۃٌ ؛ وہ سزا جو بعدِ خلاف ورزیِ احکام ہوتی ہے۔ عَقَبْ ؛ بعد۔

ترجمہ :- اور حج و عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو۔ پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے محل پر نہ پہنچ جائے۔ پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ ایذا ہو تو وہ بدلہ میں روزے رکھے، یا خیرات یا قربانی کرے۔ پھر جب تم امن کی حالت میں ہو جاؤ تو جو عمرہ کرکے احرام کھولنے سے فائدہ اُٹھائے حج تک اس پر قربانی ہے جیسی میسر آئے پھر جسے مقدور نہ ہو وہ تین روزے حج کے دِنوں میں رکھے اور باقی سات جب اپنے مستقر کو واپس ہو یہ پورے دس ہوئے۔ یہ حکم اس کے لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا نہ ہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو، اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔

واضح ہو کہ حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کے طواف کا۔ اس کے لئے خاص وقت مقرر ہے۔ جس میں یہ افعال کئے جائیں تو حج ہے۔ حج محققین کے پاس ۹ھ میں فرض ہوا۔ اس کی فرضیت قطعی ہے۔ حج کے فرائض یہ ہیں۔ احرام (شرط)۔ عرفہ میں وقوف یعنی ٹھہرنا۔ طوافِ زیارت۔ حج کے واجبات یہ ہیں :- (۱) مزدلفہ میں وقوف یعنی ٹھہرنا۔ (۲) صفا و مروہ کے درمیان سعی۔ (۳) رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا۔ اور (۴) آفاقی یعنی غیر مکی کے لئے طوافِ رجوع یعنی حج کے بعد طواف کرکے گھر واپس آنا۔ (۵) حلق یا تقصیر۔ حلق کے معنی مردوں کا سر منڈانا اور تقصیر یعنی عورتوں کا سر کے بال کم کرنا۔ عمرہ کے رکن طواف و سعی ہیں۔ اور اس کی شرط احرام و حلق و تقصیر ہے۔ حج و عمرہ کے چار طریقے ہیں :-

(۱) **افراد بالحج** ۔ یعنی حج کے مہینوں میں یا ان سے قبل میقات سے یعنی اس مقام سے جہاں سے حج کے ارکان شروع ہوتے ہیں۔ یا اس سے پہلے حج کا احرام باندھے اور دل سے اس کی نیت کرے۔ خواہ زبان سے تلبیہ یعنی لبیک کہتے وقت اس کا نام لے یا نہ لے۔

(۲) **افراد بالعمرہ** ۔ یعنی میقات یا اس سے آگے کے مقام سے اور حج کے مہینوں میں یا ان سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور دل سے اس کا قصد کرے۔ یعنی نیت کرے خواہ لبیک کہتے وقت زبان سے نیت کے الفاظ کہے یا نہ کہے اور عمرہ

کے لئے حج کے مہینوں میں یا اس سے قبل طواف کرے خواہ اس سال حج کرے یا نہ کرے۔ مگر حج وعمرہ کے درمیان المام صحیح کرے۔ اس طرح کہ اپنے اہل کی طرف حلال ہوکر واپس ہو۔

(۳) قران یہ ہے کہ حج وعمرہ دونوں کو ایک احرام میں جمع کرے۔ وہ احرام میقات میں باندھا ہو یا اس سے آگے کے مقام سے اور حج کے مہینوں میں یا اس سے قبل اوّل سے حج وعمرہ دونوں کی نیت کی ہو۔ خواہ لبیک کہتے وقت زبان سے دونوں کا ذکر کرے یا نہ کرے، پہلے عمرہ کے افعال ادا کرے پھر حج کے۔

(۴) تمتع یہ ہے کہ میقات سے یا اس سے آگے کے مقام سے اور حج کے مہینوں میں یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور حج کے مہینوں میں عمرہ کرے۔ یا اکثر طواف اس کے حج کے مہینوں میں ہوں اور حلال ہو کر حج کے لئے احرام باندھے اور اِسی سال حج کرے اور حج وعمرہ کے درمیان اپنے اہل کے لئے المام صحیح نہ کرے۔

قربانی میں اونٹ یا گائے یا بکری بھیجنا واجب ہے۔ یہ قربانی تمتع کی ہے۔ حج کے شکریہ میں واجب ہوئی خواہ تمتع کرنے والا فقیر ہو۔ عید الاضحیٰ کی قربانی نہیں جو فقیر و مسافر پر واجب نہیں ہوتی۔ جس کو قربانی کی استطاعت نہ ہو وہ روزہ رکھ سکتا ہے وہ اس طرح کہ تین روزے یکم ذی الحجہ سے نویں ذی الحجہ تک احرام باندھنے کے بعد اس درمیان میں جب چاہے رکھ لے۔ خواہ ایک ساتھ یا متفرق کرکے۔ بہتر یہ ہے کہ ۷، ۸، ۹ ذی الحجہ کو رکھے۔ اور اپنے گھر واپس ہونے کے بعد باقی سات روزہ رکھے۔

اہلِ مکہ کے لئے نہ تمتع ہے نہ قران۔ اور حدودِ مواقیت جمع میقات (یعنی وہ مقام جہاں احرام باندھا جاتا ہے اور حج کی ابتدا ہوتی ہے) کے اندر کے رہنے والے اہلِ مکہ میں داخل ہیں۔ مواقیت پانچ ہیں۔ (۱) ذوالحلیفہ (۲) ذاتُ عرق (۳) جحفہ (۴) قرن (۵) یلملم ذوالحلیفہ اہلِ مدینہ کے لئے ذاتِ عرق اہلِ عراق کے لئے۔ جحفہ اہلِ شام کے لئے۔ قرن اہل نجد کے لئے۔ یلملم اہلِ یمن اور ہند و پاکستان کے لئے۔ اہلِ مکہ کے لئے مقام تنعیم (جو عمرہ کے لئے ہے۔ حج کے لئے اپنے گھر سے احرام باندھنا ہے)۔

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ۗ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۡ وَ اتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۷﴾

وقف النبی ﷺ

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ؛ حج چند معلوم اور مشہور مہینے ہیں۔ یعنی ان مہینوں میں حج ہوتا ہے اور اس کا سلسلہ شوال، ذیقعدہ اور دس ذی الحجہ تک ہے۔ فَمَنْ ؛ پس جو شخص۔ فَرَضَ ؛ معین کیا۔ فِيْهِنَّ الْحَجَّ ؛ ان مہینوں میں حج کو۔ فَلَا رَفَثَ ؛ پس نہیں ہے بے تکلفی کی بات۔ فحش بات یعنی جماع اور عورتوں کے سامنے ذکرِ جماع۔ کیونکہ محرم و محرمہ کا نکاح جائز ہے مجامعت جائز نہیں۔ وَلَا فُسُوْقَ ؛ اور نہیں ہے فسق و فجور، گناہ۔ وَلَا جِدَالَ ؛ اور نہیں ہے جھگڑا، فساد۔ فِي الْحَجِّ ؛ حج میں چونکہ حج کے زمانے میں حج کو نکلتے ہیں اور ان سب چیزوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے تاکید کی کہ حج کی حالت میں

گالی گفتار، دنگا فساد، لڑائی جھگڑا نہ کریں۔

وَمَا تَفْعَلُوْا ؛ اور تم جو کرو۔ مِنْ خَيْرٍ ؛ بھلائی سے۔ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؛ اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔ وَتَزَوَّدُوْا ؛ اور توشہ ساتھ لو۔ زَاد ؛ توشہ، ایسا نہ کرو کہ حج کو نکلو اور تمام لوگوں سے بھیک مانگ مانگ کر ان کا ناطقہ تنگ کر دو۔ فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ؛ بے شک بہترین توشہ تو تقویٰ اور خدا ترسی ہے۔ وَاتَّقُوْنِ ؛ اور مجھ سے ڈرو۔ اصل میں اِتَّقُوْنِیْ ہے کسرہ حذفِ (ی) پر دلالت کرتا ہے لہذا (ی) کی تخفیف کی گئی۔ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ ؛ اے خالص عقل والو، اے مغزِ عقل رکھنے والو۔ اُولِیْ کے املا میں واؤ لکھا جاتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا۔ اَلْبَاب جمع لُبٌّ ؛ مغز۔ گری۔

اگر تم کو صحیح عقل ہوتی تو حج میں اس فحش کلامی اور لڑائی جھگڑے کو جائز نہ رکھتے۔

ترجمہ:- حج چند معلوم مہینوں میں ہوا کرتا ہے۔ اگر کوئی ان مہینوں میں اپنے پر حج فرض کر لے تو حج کی حالت میں کوئی فحش بات، فسق و فجور کا کام اور لڑائی جھگڑا نہ ہو۔ تم جو بھلائی کرو، اللہ اس کو خوب جانتا ہے اور پاس زاد و توشہ رکھ لو۔ اور بہترین توشہ تقویٰ ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے خالص عقل والو۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾

لَيْسَ ؛ نہیں ہے۔ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر۔ جُنَاحٌ ؛ گناہ۔ اَنْ تَبْتَغُوْا ؛ کہ چاہو، طلب کرو، ڈھونڈھو، تلاش کرو۔ بَغٰی۔ يَبْغِیْ۔ بَغْيَةً ؛ چاہنا، طلب کرنا۔ بَغٰى عَلَيْهِ ؛ بغاوت کی۔ فَضْلًا ؛ فضل، زاید چیز، رزق۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس کا۔ فَاِذَا ؛ پھر جب اَفَضْتُمْ ؛ روانہ ہو۔ فَاضَ۔ يَفِيْضُ۔ فَيْضًا ؛ بہنا۔ اَفَاضَ۔ يُفِيْضُ۔ اِفَاضَةً ؛ بہانا۔ حج سے واپس ہونا۔ مِنْ عَرَفٰتٍ ؛ عرفات سے۔ عرفات ایک مقام کا نام ہے جہاں نویں ذی الحجہ کو ٹھہرنا ضروری ہے اور یہ قیام رکنِ حج ہے۔ اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوسکتا۔ آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام زمین پر اُترے تو ان کا ایک مقام نہ تھا۔ پھرتے پھرتے میاں بیوی دونوں عرفات کے مقام میں آپس میں ملے اور ایک دوسرے کو پہچانا، اِسی معرفت کی وجہ سے اس مقام کا نام عرفات ہوا۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ؛ پھر اللہ کا ذکر کرو، یادِ خدا کرو۔ عِنْدَ ؛ پاس، قربت۔ اَلْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ؛ ایک جگہ کا نام ہے جو جبل قزح کے پاس ہے جہاں وقوف کرتے اور ٹھہرتے ہیں۔

وادیٔ محسّر ایک مقام کا نام ہے اس کے سوا تمام مزدلفہ جو ایک مقام ہے موقف ہے مگر مشعرِ حرام کے پاس وقوف افضل ہے ۔ وَاذْكُرُوْهُ ؛ اور اس کا ذکر کرو، خدا کی یاد کرو ۔ كَمَا ؛ جیسے، جس طرح ۔ هَدٰىكُمْ ؛ تم کو ہدایت کی، تم کو تعلیم دی ۔ وَاِنْ كُنْتُمْ ؛ اور اگر چہ تم تھے ۔ مِنْ قَبْلِهٖ ؛ اس سے پہلے ، اسلامی تعلیم سے پہلے ۔ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ؛ البتہ گمراہوں سے ، بھٹکے ہوؤں سے ۔

ترجمہ :- تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل (یعنی رزق) طلب کرو ۔ پھر جب تم عرفات سے واپس ہو تو مشعرِ حرام کے قریب اللہ کا ذکر کرو ۔ اور اس کا ذکر کرو تو ایسا کرو جیسا ذکر کرنے کی خدا نے ہدایت کی ہے ، اگر چہ کہ تم اس سے پہلے بے راہ تھے ۔

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۹۹

ثُمَّ اَفِيْضُوْا ؛ پھر تم روانہ ہو جاؤ، واپس ہو جاؤ ، مِنْ حَيْثُ ؛ جہاں سے ۔ اَفَاضَ النَّاسُ ؛ لوگ چلے ہیں ، پلٹے ہیں واپس ہوئے ہیں ۔ قریش مزدلفہ میں ٹھہرے رہتے تھے ۔ جب لوگ عرفات سے پلٹتے تو یہ مزدلفہ سے پلٹتے ۔ اس آیت میں حکم دیا گیا کہ تمام لوگ جس مقام سے پلٹتے ہیں تم بھی وہیں سے پلٹو ۔ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے مغفرت طلب کرو ، استغفار پڑھو ۔ گناہوں سے معافی مانگو ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ غفور و رحیم ہے ، گناہوں کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- پھر تم واپس آؤ جہاں سے اور لوگ واپس آئے ہیں ، اور اللہ سے مغفرت مانگو ۔ بے شک اللہ غفور و رحیم ہے ۔

فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ۭ
فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝۲۰۰

فَاِذَا قَضَيْتُمْ ؛ پھر جب تم نے پورا کر لیا ، فارغ ہو چکے ۔ مَنَاسِكَكُمْ ؛ جمع مَنَاسِك عبادات و اعمالِ حج ۔ تمہاری عبادتوں کو ۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ؛ تو اللہ کا ذکر کرو ۔ یادِ خدا کرو ۔ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ ؛ مانند تمہارے اپنے اجداد کو یاد کرنے کے ، جس طرح تم اپنے باپ داداؤں کو یاد کیا کرتے ہو ۔ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؛ یا اس سے زیادہ ذکر ، باپ دادا تو تمہارے جسموں کی اصل ہیں ، اور اللہ تعالیٰ تو تمام عالم اور روح و تن کی اصل ہے ۔ اس کی یاد تو دوسروں کی یاد سے زیادہ ہی کرنی چاہئے ۔ فَمِنَ النَّاسِ ؛ پس لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں ، بعض لوگ ایسے ہیں ۔ مَن يَقُوْلُ ؛ جو کہتے ہیں ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ، اے ہمارے پروردگار ۔ اٰتِنَا ؛ ہم کو دے ۔ فِي الدُّنْيَا ؛ دنیا میں وَمَا لَهٗ ؛ اور اس کے لئے نہیں ہے ۔ فِي الْاٰخِرَةِ ؛ آخرت میں مِنْ خَلَاقٍ ؛ کوئی حصّہ ۔

دنیا داروں کی یہی حالت ہے کہ ان کو طلب ہے تو دنیا کی، خدا سے مانگتے ہیں تو دنیا، آخرت سے ان کو کوئی غرض نہیں جب تمہاری توجہ آخرت کی طرف ہے ہی نہیں تو خدا بھی تم کو آخرت سے کوئی حصّہ نہ دے گا۔

ترجمہ :- پھر جب اعمالِ حج سے فارغ ہو چکے (اور ان کو پورا کردیا) تو خدا کی یاد (اللہ کا ذکر) اتنا کرو جتنا اپنے باپ دادا کا کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ۔ پھر بعض لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں (اور دُعا مانگتے ہیں تو یہ) اے ہمارے پروردگار! (اے ہمارے رب) ہم کو (جو کچھ دینا ہے) دنیا میں دے دے۔ ایسے لوگوں کے لئے آخرت میں کوئی حصّہ نہیں۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾

وَمِنْهُمْ ؛ اور ان میں سے بعض ایسے ہیں۔ مَنْ يَّقُوْلُ ؛ جو کہتے ہیں۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب۔ اٰتِنَا ؛ ہم کو دے۔ اٰتٰی۔ يَاْتِي۔ اِتْيَانًا ؛ آنا۔ اٰتٰی۔ يُؤْتِيْ۔ اِيْتَآءً ؛ دینا۔ فِي الدُّنْيَا ؛ دنیا میں۔ حَسَنَةً ؛ نیکی، بھلائی۔ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً ؛ اور آخرت میں بھی بھلائی۔ وَقِنَا ؛ اور ہم کو بچا۔ وَقٰى۔ يَقِيْ۔ وِقَايَةً ؛ بچانا۔ وَقٰى کا امر قِ ہے عَذَابَ النَّارِ ؛ دوزخ، آگ کی تکلیف۔

ترجمہ :- اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو دُعا کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہم کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی اور آتشِ دوزخ کے عذاب سے بچا۔

دنیا دار صرف دنیا طلبی کرتے ہیں۔ اور دین دار دین و دنیا دونوں کی بھلائی طلب کرتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔ تارک الدنیا بن کر رہنا اسلام میں لائقِ تعریف کام نہیں۔ مسلمان دو گھڑے اُٹھاتا ہے اور سیدھا تنا ہوا راستہ چلتا ہے۔ مسلمان کے دونوں ہاتھوں میں قوت رہتی ہے۔ مسلمان کا بایاں ہاتھ بے کار نہیں ہوتا دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہے۔ یہاں کمائیں گے تو وہاں کھائیں گے، جو کام تحتِ حکمِ الٰہی ہے وہ آخرت میں داخل ہے۔ کھاؤ۔ پیو۔ کھلاؤ۔ مگر سب تحتِ امرِ الٰہی رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً۔

النصف

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ۚ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾

اُولٰٓئِكَ ؛ وہ لوگ۔ لَهُمْ ؛ ان کے لئے ہے۔ نَصِيْبٌ ؛ حصّہ۔ مِمَّا كَسَبُوْا ؛ اس چیز سے کہ انھوں نے کمایا، کسب کیا۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ۔ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ؛ جلد حساب لینے والا ہے۔

ترجمہ :- یہی لوگ ہیں جن کو ان کی (دنیا کی) کمائی میں سے آخرت میں حصّہ ملے گا۔ اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ۭ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۚ
وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۙ لِمَنِ اتَّقٰى ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ؛ اور ذکرِ خدا کرو، اللہ کی یاد کرو۔ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؛ چند روز۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؛

چند روز تو خدا کی یاد کرو ۔ حج عبادت کے لئے ہے اس میں غفلت مناسب نہیں ، یا دس ۔ گیارہ ۔ بارہ اور تیرہ کو جن کو ایامِ تشریق کہتے ہیں ، تکبیر کہا کرو ۔ فَمَنْ تَعَجَّلَ ؛ پھر جس نے عجلت کی ، جلدی کی ۔ فِیْ یَوْمَیْنِ ؛ دو دن میں یعنی ۱۳/ تاریخ تک نہ ٹھہر کر بارہ ہی میں رمی جمار کر کے یعنی کنکریاں مار کر واپس ہونے کا ارادہ کر لیا ۔ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ؛ تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے ۔ وَمَنْ تَاَخَّرَ ؛ اور جس نے تاخیر کی ، دیر کی ۔ فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ ؛ تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں ۔ لِمَنِ اتَّقٰی ؛ یہ سب اس شخص کے لئے ہے جو تقویٰ اختیار کرے ، خدا سے ڈرے ، پرہیز گار ہو ☆ ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ۔ وَاعْلَمُوْا ؛ اور جان لو ۔ اَنَّکُمْ ؛ کہ تم ۔ یہ کہ بے شک تم ۔ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ؛ اس کی طرف حشر کئے جاؤ گے ۔ مر کر اُٹھنا حق ہے ، خدا کو منہ دکھانا ہے ، وہ تمہارے اعمال کی پرسش کرے گا ۔

ترجمہ :- اور چند روز اللہ کا ذکر کرو ۔ اگر (واپسی میں) دو دن کی جلدی کی تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور تاخیر کی تو بھی اس پر کوئی گناہ نہیں ۔ یہ متقی کے لئے ہے (خدا ترس کے لئے ہے) اور اللہ سے ڈرو اور جان لو کہ تم اس کی طرف حشر کئے جاؤ گے ۔

اب میں ، حج میں کیا کیا ہوتا ہے ، ترتیب وار بیان کرتا ہوں ۔ جب ہم جہاز پر بیٹھ کر عدن پہنچتے ہیں اور اس سے آگے بڑھ کر حدیدہ پہنچتے ہیں ۔ اور ہم جہاز میں رہتے ہیں تو یلملم پہاڑی کے مقابل ہونے سے پہلے جہاز والا ایک سیٹی کے ذریعہ اطلاع دیتا ہے کہ یلملم پہاڑی قریب ہے جہاں احرام باندھا جاتا ہے ۔ احرام میں کیا ہوتا ہے ؟ ایک تہہ بند اور چادر اوڑھ لی جاتی ہے مگر سر ہمیشہ برہنہ رہنا چاہیئے ۔ اس سیٹی کے بعد سب احرام باندھ لیتے ہیں ، احرام کی حالت میں ناخن اور بال نہ کٹوانے چاہئیں ۔ جوں بھی مارنے کی اجازت نہیں ، عورتیں منہ کھلا رکھتی ہیں آڑ کے لئے منہ پر ایک پنکھا رکھ لیتی ہیں ۔ احرام کے زمانے میں خشکی کا شکار کرنا درست نہیں ۔ جماع اور محرکاتِ جماع بھی درست نہیں یعنی ایسے کام نہ کئے جائیں جن سے اس کی تحریک ہو ۔ مچھلی وغیرہ پکڑ سکتے ہیں ۔ جہاز جدّہ پر ٹھہرتا ہے ، وہاں سے مکہ شریف کی طرف چلتے ہیں ۔ تمام راستہ لبیک لبیک پکارتے ہیں ۔ کعبہ شریف کے پاس پہنچ کر سات طواف یعنی اطراف سات چکر پھرتے ہیں اور ہر دفعہ حجرا سود کو بوسہ دیتے ہیں ۔ اگر ہجوم کی وجہ سے بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو بوسہ کا اشارہ کرتے ہیں ۔ طواف سے فارغ ہو کر مقامِ ابراہیم کے پاس جہاں ابراہیم علیہ السلام کے زیر قدم کا پتھر ہے دو رکعت نماز پڑھتے ہیں پھر صفا اور مروہ کے درمیان سات مرتبہ دوڑتے ہیں جس کو سعی کہتے ہیں ۔ صرف عمرہ کرنے والا سر کا ایک حصہ کم از کم پاؤ سر منڈا کر احرام کھول لیتا ہے اور عورتیں

☆ [الیوم الاول یسمیٰ یوم النحر (۱۰/ ذوالحجة) والیوم الثانی یسمیٰ یوم القر (۱۱/ ذوالحجة) لان الناس یقرون فیه والیوم الثالث (۱۲/ذوالحجة) یوم النفر الاول و انما یجوز النفر فیه قبل طلوع الفجر من یوم الرابع اما اذا طلع تعین علیه الرمی والیوم الرابع یسمیٰ یوم النفر الثانی والیوم الرابع هو یوم الثالث عشر فمتی طلع الفجر فیه وهو بمنی لزمه الوقوف للرمی لدخول وقت الرمی والافضل ان یقیم لان النبی علیه السلام وقف حتی رمی الجمار فی الیوم الرابع و اما قوله تعالیٰ فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیه و هما الیوم الثانی والثالث من ایام النحر کذا فی الهدایة و قوله من تاخر فلا اثم علیه ای تاخر الی الیوم الرابع (حاشیة القدوری) پہلا دن یوم النحر کہلاتا ہے جو ۱۰/ ذوالحجہ ہے ۔ دوسرے دن کو یوم القر کہتے ہیں کیونکہ لوگ اس میں قرار پکڑتے ہیں یعنی ٹھہرتے ہیں جو ۱۱/ ذوالحجہ ہے اور تیسرا دن ۱۲/ ذوالحجہ ہے جس کو یوم النفر الاول یعنی پہلا کوچ کرنے کا دن جس میں حاجی منٰی سے واپس جا سکتا ہے یوم الرابع یعنی ۱۳/ ذوالحجہ کی طلوعِ فجر سے پہلے اور اگر ۱۳/ ذوالحجہ کی فجر ہو جائے تو پھر چوتھے دن کی یعنی ۱۳/ ذوالحجہ کی رمی واجب ہوگی ۔ یہی معنیٰ ہے اِس آیت مبارکہ کے ۔ یہ عبارت ماخوذ ہے فقہ کی کتاب ہدایہ سے اور یہ قدوری کے حاشیہ پر مکتوب ہے ۔ ۔ ۔ اکیڈیمی] ۔

سر کے بالوں کی لٹ کا ایک حصّہ کتر دیتی ہیں ۔ سر منڈانے کو حلق اور بال کترنے کو تقصیر کہتے ہیں ۔ قِران کرنے والا نہ حلق کرتا ہے نہ احرام کھولتا ہے بلکہ صرف عمرہ کرنے والا حلق و تقصیر کر کے احرام کھول لیتا ہے ۔ عمرہ کیا ہے؟ احرام باندھنے سے حلق و تقصیر تک جتنے کام کئے جاتے ہیں ان سب کو ملا کر عمرہ کہتے ہیں ۔ آٹھویں تاریخ مکہ شریف سے احرام میں بغرضِ حج نکلتے ہیں اور نویں کی شب کو منٰی میں رہتے ہیں ۔ نویں کے دن کو عرفات پہنچتے ہیں ۔ دسویں کی شب کو مزدلفہ میں رہتے ہیں اور دسویں کے دن کو پھر منٰی میں آتے ہیں اور حسبِ ذیل کام کرتے ہیں ۔ ایک جمرہ کو سات کنکریاں مارنا جس کو رمی کہتے ہیں قربانی، حلق و تقصیر ۔ گیارہ بارہ کو رمی جمار کے لئے ٹھہرنا چاہئیے ۔ ۱۰، ۱۱، ۱۲ میں سے کسی ایک دن بغرضِ طوافِ زیارت کعبۃ اللہ شریف کو چلے جائیں تو کوئی گناہ نہیں ۔ غیر ملکی اپنے وطن کو جانا چاہے تو طوافِ وداع کر لے ۔

اب میں اس کے بعد اسرارِ حج بیان کرتا ہوں کہ حج میں کیا کیا فوایدمضمر ہیں ۔ اسلام پر وہی لوگ اعتراض کرتے ہیں جو اسرارِ دینِ اسلام سے واقف نہیں ، جو بُت پرستی کرتے ہیں اور لنگ کی پوجا کرنے سے بھی نہیں شرماتے یا جو روٹی کو عیسٰی علیہ السلام کا گوشت سمجھ کر کھاتے ہیں اور شراب کو عیسٰی علیہ السلام کا خون سمجھ کر پیتے ہیں اور اس کا نام عشائے ربانی رکھتے ہیں ۔ خیر! ہم کو ان مہملات سے کوئی غرض نہیں ۔

جس طرح نماز دربارِ الٰہی کا مظاہرہ ہے اسی طرح حج بھی عاشقِ صادق کا مظاہرہ ہے ۔ گھر دار سے چھوٹا ہوا ، وطن سے منہ موڑا ہوا ، کفن پہنا ہوا ، عشق و محبت کے نعرے مارتا ہوا ۔ سر کے بال بڑھے ہوئے سر میں جوئیں پڑی ہوئیں ، چیختا چلّا تا خانہ کعبہ کے صدقہ ہوتا ہے ۔ کبھی آستان بوسی کرتا ہے ، کبھی سنگ بوسی ، کبھی اِس پہاڑی سے دوڑتا ہوا اُس پہاڑی کو پہنچتا ہے ، کبھی اُس پہاڑی سے اِس پہاڑی کو ، جنگل کو نکل جاتا ہے ۔ محبوب کا نام لے کر چیختا ہے ، چلاّ تا ہے ، پتھر پھینکتا ہے ، سر منڈا لیتا ہے ، آخر میں جان قربان کرنے کو تیار ہو جاتا ہے ۔ محبوب بڑا قدردان ہے ۔ جان بخشی فرماتا ہے اور فدیہ میں جانور کی قربانی قبول کر لیتا ہے ۔

حج میں توحید کی بھی تعلیم ہے کہ تمام جہاں کا خدا ایک ہے اس کے سوا کسی کو اپنا معبود نہ سمجھنا چاہئے ۔

حج میں مساوات کی بھی تعلیم ہے کہ تمام مما لک کے لوگ ایک ہی رنگ میں ایک ہی خدا کی یاد میں ، سب ایک ہئیت میں کفن میں لپٹے ہوئے ہوتے ہیں ۔ جس طرح امیروں کو دو چادریں ہیں غریبوں کو بھی دو چادریں ہیں ، جو کام ایک ملک والے کرتے ہیں وہی کام دوسرے ملک والے بھی ۔ حج میں سفر کی سختیاں اُٹھانے کی بھی عادت ہوتی ہے اور حج کے لئے اقتصادی طور سے کچھ نہ کچھ رقم جمع کرنے کی عادت ہوتی ہے ۔

حج میں روئے زمین کے مسلمانوں سے ملنا پڑتا ہے اور ان سے تبادلہ خیالات کا موقع ملتا ہے ۔ دوسروں کے حالات سے عبرت حاصل کی جاسکتی ہے اور دوسروں کی ترقیوں سے اپنی ترقی کے لئے راستہ کھلتا ہے ۔

عربی زبان مذہبی ، علمی اور ایک جامع زبان ہے ۔ چونکہ حج سرزمین عرب پر ہوتا ہے اس لئے حاجی اس زبان کا کچھ نہ کچھ ذخیرہ جمع کر ہی لیتا ہے ۔ اسلام تجارت سے نہیں روکتا لہذا وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ سے فایدہ اٹھایا جاسکتا ہے ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ

عَلٰى مَا فِىْ قَلْبِهٖۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝۲۰۴

وَمِنَ النَّاسِ ؛ اورلوگوں میں سے، بعض لوگ ۔ مَنْ یُّعْجِبُکَ ؛ جو تجھ کو پسند آتا ہے، جو تجھے تعجب میں ڈالتا ہے، جو تجھے عجیب معلوم ہوتا ہے ۔ قَوْلُهٗ ؛ اس کا کہنا، اس کی باتیں ۔ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؛ زندگیِ دنیا کے متعلق، دنیاداری میں ۔ وَیُشْهِدُ اللّٰهَ ؛ اور خدا کو گواہ بھی بناتا ہے، بحالیکہ خدا کو شاہد بناتا ہے ۔ عَلٰی مَافِیْ قَلْبِهٖ ؛ اس چیز پر جو اس کے دل میں ہے وَهُوَ ؛ اور وہ ۔ اَلَدُّالْخِصَامِ ؛ سخت جھگڑالو ہے ۔ اَلَدُّ ؛ سخت، شدید ۔ لَدَدٌ ؛ جھگڑا ۔ خِصَامٌ ؛ مخاصمت، لڑائی، جھگڑا ۔

ترجمہ :- اور بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو دنیا داری کی باتیں (اس خوبی سے) کرتے ہیں کہ تم کو بھی پسند آجاتی ہیں اور اپنے دل کی صفائی پر خدا شاہد ہے بھی کہتے ہیں (جھوٹی قسموں سے بات میں زور پیدا کرتے ہیں) اور حالانکہ وہ ہیں بڑے جھگڑالو ۔

وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِى الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝۲۰۵

وَاِذَا تَوَلّٰی ؛ اور جب پیٹھ پھیرتا ہے ۔ سَعٰی ؛ دوڑتا ہے، کوشش کرتا ہے، دوڑا، کوشش کی، سعی کی ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ لِیُفْسِدَ فِیْهَا ؛ تاکہ اس زمین میں فساد پیدا کرے، تاکہ اس کو تباہ کرے ۔ وَیُهْلِکَ ؛ اور ہلاک کرے، برباد کرے، تباہ کرے ۔ هَلَکَ ۔ یَهْلِکَ ۔ هَلَاکًا ؛ مرنا، برباد ہونا ۔ اَهْلَکَ یُهْلِکُ اِهْلَاکًا ؛ ہلاک کرنا ۔ مارڈالنا ۔ اَلْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؛ کھیتی باڑی کو اور نسلِ حیوانات کو ۔ حَرَثَ ۔ یَحْرُثُ ۔ حَرْثًا ؛ کھیتی کرنا ۔ نَسَلَ ۔ یَنْسِلُ ۔ نَسْلًا ؛ نکلنا ۔ اولاد کا پیدا ہونا ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ لَایُحِبُّ الْفَسَادَ ؛ شر و فساد کو محبوب نہیں رکھتا، پسند نہیں کرتا ۔

ترجمہ :- اور جب پیٹھ پھیر کر (سامنے سے) ہٹتا ہے تو زمین میں دوڑتا ہے کہ اس میں فساد ڈالے کھیتی باڑی اور نسلِ حیوانات کو تباہ کرے حالانکہ اللہ فساد کو دوست نہیں رکھتا ۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝۲۰۶

وَاِذَا قِیْلَ ؛ اور جب کہا جاتا ہے ۔ لَهٗ ؛ اس کے لئے، اس کو ۔ اِتَّقِ اللّٰهَ ؛ خدا سے ڈر ۔ اَخَذَتْهُ ؛ اس کو پکڑ لیتی ہے اس پر غلبہ کرتی ہے ۔ اَلْعِزَّةُ ؛ غلبہ، بڑائی، شیخی، خود پسندی، تکبر ۔ بِالْاِثْمِ ؛ گناہ میں، گناہ کی وجہ سے ۔ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ۔ حَسْبُهٗ ؛ مبتدیٰ ہے اور جَهَنَّمُ خبر یا حَسْبُهٗ فعل ہے اور جَهَنَّمُ فاعل ۔ تو اس کو جہنم کافی ہے ۔ وَلَبِئْسَ ؛ اور البتہ بہت برا ہے اَلْمِهَادُ ؛ جگہ، بچھونا ۔ مَهْدٌ ؛ بچھونا کرنا، جھولا ۔ تمہید اسی سے ہے ۔ واقعات کو واضح اور صاف کرنا ۔

ترجمہ :- اور جب اس سے کہا جاتا ہے کہ خدا سے ڈر تو اس کو (شیخی آجاتی ہے) عزتِ نفس آ گھیرتی ہے اور گناہ کرتا ہے ۔ سو اس کو (ان تمام شرارتوں کے لئے) جہنم کافی ہے اور وہ (بے شک بُری جگہ ہے) بُرا بچھونا ہے ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾

وَمِنَ النَّاسِ ؛ اور بعض لوگوں میں ایسے بھی ہیں ۔ مَنْ يَّشْرِيْ ؛ جو بیچ دیتے ہیں ۔ شَرٰی ۔ یَشْرِیْ ۔ شِرَآءً ؛ خریدنا ، بیچنا ۔ اِشْتَرٰی ؛ خریدا ۔ نَفْسَهُ ؛ اپنے نفس کو ، اپنی جان کو ۔ اِبْتِغَاءَ ؛ چاہنا ۔ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی رضامندیاں ، خدا کی خوشنودی ۔ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی رضا جوئی کے لئے ۔ یَشْرِیْ کا مفعول لہٗ ہے ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ رَءُوْفٌ شفیق ہے ، مہربان ہے ، نرم دل ہے ۔ بِالْعِبَادِ ؛ بندوں پر ، بندوں کے ساتھ ۔ جمع ۔ عَبْدٌ ؛ بندہ ، غلام ۔

ترجمہ :- اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی جان بیچ دیتے ہیں اللہ کی رضا جوئی میں (اس کی خوشی کے لئے) اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان (رؤف رحیم) ہے ۔

دنیا میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جن کا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ ۔ بڑے زبان آور ، بڑے آرٹِر ، بڑے اسپیکر ، بڑے اعلیٰ درجہ کے خطیب ، اپنی پُرگوئی کے زور سے لوگوں کے دلوں کو موہ لیتے ہیں ، ان کو اپنے دامِ تقریر میں پھانس لیتے ہیں ، بات بات پر قسم کھاتے ہیں ۔ " اللہ شاہد کہ میں آپ حضرات سے نہایت اخلاص مندی سے عرض کررہا ہوں ، اگر میں جھوٹ کہہ رہا ہوں تو خدا مجھ کو سزا دے ۔ مجھے روسیاہ کردے " حالانکہ وہ شخص ہوتا بڑا جھگڑالو ہے ۔ شہد میں زہر ملاتا ہے ۔ گھاس کے نیچے پانی بہاتا ہے ، پہلے انگلی پکڑتا ہے ، پھر ہاتھ پکڑتا ہے ، پھر گلے پر ہاتھ ڈالتا ہے ۔

آج کل زبان آوری کا بڑا زور ہے ۔ " اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا یعنی بعض بیان جادو ہوتا ہے " اس پر شاہد ہے ۔ اس کے زیرِ اثر روز ایک نیا مذہب ایجاد کیا جارہا ہے ۔ آج کل کچھ ایسی جدت پسندی پیدا ہوگئی ہے کہ یورپ میں علوم وفنون کی ایجادیں ہوتی ہیں تو یہاں مذہب ایجاد ہوتے ہیں ۔ مذہب سے اب کوئی تعلق باقی نہ رہا ۔ بزرگوں کی بدگوئی کرو ، اصولِ دین سے انکار کرو ، پیغمبر کو نہ مانو ، خدا کو ایک بے جا چیز سمجھو ، جو چاہو کہو ، جو من میں آئے کرو ۔ مگر ایک شرط ہے ، زور سے بولو ، مغالطہ پر مغالطہ دو ، جھوٹ بولو مگر جرأت کے ساتھ ۔ ایک بات کو بار بار بیان کرو ۔ سو بار رد کردی جائے تو تم ہزار بار تاکید سے کہو ۔ تکرار سے اثر پیدا ہوتا ہے ۔ آج نہ مانے کل مان جائیں گے ۔ تم کہے جاؤ ہمت نہ ہارو ۔ استقلال اور مداومت سے قوت پیدا ہوتی ہے ۔ یہ حال ہے دنیا کا اور دنیا کے غلاموں کا ۔ یہ ظالم سامنے سے ہٹتے ہیں تو پھر قوم ہے اور نہ ملت ، خود غرضیاں ہیں ، ذاتی مقاصد ہیں ، چاہے اسلام تباہ ہوجائے ، چاہے مسلمان برباد ہوجائیں ، ان کو چندوں سے کام ہے ۔ واہ واہ سے غرض ہے ۔ زندہ باد کے نعرے سے مقصد ہے ۔ رات دن قوم کا نام زبان پر ہے ۔ دل میں دیکھو تو محبت کچھ نہیں ۔ مگر نہیں ، حق ، حق ہے اور باطل ، باطل ۔ فتح آخر حق کی ہوتی ہے ۔ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ؛ ہمارا انجام خدا کی طرف ہے ۔

آج کے ماحول کی خرابیاں

سب کو خدا کو منہ دکھانا ہے۔

یاد رکھو۔ اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ ؛ خدا کی پکڑ میں سختی ہے اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر کہیں نہیں جا سکتے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱدْخُلُوا۟ فِى ٱلسِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا۟ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَٰنِ ۚ إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۲۰۸﴾

یٰٓاَ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان دارو ! اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اُدْخُلُوْا ؛ داخل ہو جاؤ۔ فِی السِّلْمِ ؛ سراپا سلامتی میں، اسلام میں۔ کَآفَّۃً ؛ تمام۔ کَفَّ۔ یَکُفُّ۔ کَفًّا ؛ روکنا۔ کَف ؛ ہتھیلی۔ جو چیزوں کو پکڑتی اور روکتی ہے۔ کَآفَّۃً ؛ تمام، سب پر حاوی۔ وَلَا تَتَّبِعُوْا ؛ اور اتباع نہ کرو، پیروی نہ کرو۔ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؛ شیطان کے قدم کی۔ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؛ شیطان کی پیروی نہ کرو، اس کے قدم بہ قدم نہ چلو۔ خُطُوٰت جمع خُطْوَۃٌ ؛ دونوں پیروں کے بیچ کا فاصلہ۔ اِنَّہٗ ؛ بے شک وہ۔ ل۔ اضافت کا کام دیتا ہے۔ لَکُمْ ؛ تمہارا، تمہارے لئے۔ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ؛ ممتاز اور واضح دشمن۔

ترجمہ:- اے ایماندارو (اپنی سلامتی چاہتے ہو تو) پوری طرح اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو (اس کی اتباع نہ کرو) بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

صاحبو! اسلام میں ساری دنیا کا ایک خدا ہے، ایک مذہب ہے، ایک قبلہ ہے۔ اس میں نہ ذات پات کا جھگڑا ہے نہ رنگ اور ملک کا اختلاف ہے۔ اپنی پوری سلامتی چاہتے ہو تو مذہبِ اسلام اختیار کرو۔ شیطان کی پیروی نہ کرو۔ دنیا میں سارا شر و فساد شیطان سے ہے۔ اختلاف اور جھگڑے کا مرکز شیطان ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھو ہمارا مضمون دینِ فطرت اور اِبلیس ازم۔

فَإِن زَلَلْتُم مِّنۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ ٱلْبَيِّنَٰتُ فَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿۲۰۹﴾

فَاِنْ زَلَلْتُمْ ؛ پھر اگر تم پھسل گئے، تم کو لغزش ہوئی، تم کو زَلّت ہوئی۔ مِنْ بَعْدِمَا ؛ اس کے بعد کہ۔ جَآءَتْکُمْ ؛ تمہارے پاس آئے، تم کو پہنچے۔ اَلْبَیِّنٰتُ ؛ واضح دلائل، کھلی نشانیاں، آیاتِ بینات۔ فَاعْلَمُوْا ؛ پس جانو۔ اَنَّ اللّٰہَ ؛ کہ اللہ، بے شک اللہ۔ عَزِیْزٌ ؛ عزت والا، غالب۔ حَکِیْمٌ ؛ حکمت والا، حکمت یا مقتضا کے موافق، مناسبِ حال کام کرنے والا۔

ترجمہ:- پس اگر تم ڈھلک گئے اس کے بعد کہ تمہارے پاس (آیاتِ بینات) واضح دلائل پہنچ چکے تو جان لو کہ اللہ عزیز و حکیم ہے (تمہارے حسبِ حال سزا دے گا)۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ؕ

وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ ع ۲۵ ۱۴ ۹

هَلْ يَنْظُرُوْنَ ــ نَظَرَ ــ يَنْظُرُ ــ نَظَرًا ؛ دیکھنا، انتظار کرنا، نگرانی کرنا، کیا یہ منتظر ہیں ۔ ان کو کسی چیز کا انتظار نہیں ہے ۔ یہاں هَلْ ، لَا کا کام دے رہا ہے ۔ استفہام انکاری ہے ۔ اِلَّا اَنْ ؛ مگر یہ کہ ۔ يَاْتِيَهُمُ اللّٰهُ ؛ ان کے پاس خدا اور اس کا عذاب آجائے ۔ فِي ظُلَلٍ ؛ جمع ظُلَّةٌ ؛ سائبان، سائبانوں میں ۔ مِنَ الْغَمَامِ ــ غَمَّ ــ يَغُمُّ ــ غَمًّا ؛ گھیر لینا، چھاجانا ۔ غَمَامٌ ؛ اَبر جو خوب چھا جائے ۔ غَمٌ ؛ وہ رنج جو دل پر چھا جائے ۔ غم ماضی کا ہوتا ہے اور هَمّ مستقبل و آئندہ کا ۔ مِنَ الْغَمَامِ ؛ وہ سائبان اَبر کا ہے ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ ؛ اور فرشتے ۔ جمع ۔ مَلَكٌ ؛ فرشتہ ۔ مَلِكٌ ؛ پادشاہ ۔ مَالِكٌ ؛ آقا ۔ اس لفظ کے مادّے میں قوت کے معنی ملحوظ ہیں ۔ وَقُضِيَ ؛ اور پورا کیا گیا ۔ اَلْاَمْرُ ؛ کام، بات ۔ قُضِيَ الْاَمْرُ ؛ کام پورا ہوگیا یعنی قیامت آگئی ۔ وَاِلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ ہی کی طرف ۔ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ؛ تمام کام رجوع کئے جاتے ہیں، خدا ہی کی طرف سب کام کا انجام ہے، سب اس کے اختیار میں ہیں ۔

ترجمہ :- یہ لوگ انتظار نہیں کرتے مگر یہ کہ خدا اور اس کا عذاب جو اَبر کی طرح چھا جاتا ہے اور فرشتے ان کے پاس آجائیں اور ان کا کام پورا کردیا جائے (ان کا فیصلہ ہوجائے) اور اللہ ہی سب کا مرجع و مآب ہے ۔ (اسی کی طرف سب کی بازگشت ہے) ۔

سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَمَنْ يُّبَدِّلْ

نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾

سَلْ ؛ سوال کر، پوچھ ۔ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ یعقوب علیہ السلام کی اولاد ۔ سَلْ کا مفعولِ اوّل ہے ۔ كَمْ ؛ کتنے ۔ اٰتَيْنٰهُمْ ؛ ہم نے ان کو دیا ۔ سَلْ کا مفعول ہے ۔ مِنْ اٰيَةٍ بَيِّنَةٍ ؛ کھلی نشانی سے ۔ اٰيَةٍ سے مراد معجزہ، دلیل اور دوسری نشانیاں ہیں ۔ مِنْ اٰيَةٍ ؛ كَمْ کا بیان ہے ۔ وَمَنْ ؛ اور جو ۔ يُبَدِّلْ ؛ بدل دے، تبدیل کردے ۔ نِعْمَةَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی نعمت کو ۔ نَعُوْمَة کے معنی نرمی اور ملائمت کے ہیں ۔ نِعْمَتٌ ؛ خوشگوار حالت ۔ مِنْ بَعْدِمَا ؛ بعد اس کے کہ ۔ جَآءَتْهُ ؛ اس کے پاس آئے ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛ پس بے شک اللہ ۔ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؛ سخت عذاب والا ہے، عقوبت کرنے والا ہے ۔ عَقَبٌ ؛ پیچھے ۔ عِقَابٌ ۔ عُقُوْبَةٌ ؛ انجامِ بد ۔

ترجمہ :- بنی اسرائیل سے پوچھو ۔ ہم نے کتنی واضح نشانیاں ان کو دیں اور جو اللہ کی نعمت کو اس کے بعد

کہ ان کو پہنچ چکی تھی بدل ڈالے تو اللہ سخت عقوبت کرنے والا ہے (سزا دینے والا ہے، انجامِ بد دکھانے والا ہے)۔

وقف لازم

زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾

زُيِّنَ ؛ زینت دی گئی، عمدہ کر دکھائی گئی۔ لِلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کے واسطے۔ كَفَرُوْا ؛ کفر کیا، انکار کیا۔ كُفَر ؛ حق پوشی کی۔ کفر کے معنے ہیں ڈھانکنا۔ اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ؛ دنیوی زندگی، دنیا، نزدیک کی چیز۔ حَيٰوة کی صفت ہے۔ وَيَسْخَرُوْنَ ؛ اور تمسخر کرتے ہیں، مسخرا پن کرتے ہیں، بناتے ہیں، ہنسی اُڑاتے ہیں، ٹھٹا کرتے ہیں، مذاق اُڑاتے ہیں، مخول کرتے ہیں۔ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں سے جو ایمان لائے ایمانداروں سے ان کی ناداری پر۔ وَالَّذِيْنَ ؛ اور جو لوگ۔ اِتَّقَوْا ؛ تقویٰ کیا اور پرہیزگاری اختیار کی۔ فَوْقَ ؛ اوپر۔ فَوْقَهُمْ ؛ ان سے اوپر ہوں گے، بڑھ چڑھ کر ہوں گے۔ فَوْقَهُمْ ؛ ایماندار، کافر سے بالا تر ہوں گے، ان کا مرتبہ اعلیٰ ہوگا۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن۔ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ ؛ اور اللہ دیتا ہے، رزق عطا کرتا ہے، روزی پہنچاتا ہے۔ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہے۔ بِغَيْرِ حِسَابٍ ؛ بے حساب۔

ترجمہ:- کافروں کے لئے دنیوی زندگی عمدہ کر دکھائی گئی، اور وہ ایمان داروں کا مذاق اُڑاتے ہیں (اور ان کو بناتے ہیں) حالانکہ متقیوں کا مرتبہ روزِ قیامت اعلیٰ اور بالا تر ہوگا۔ خدا جس کو چاہے گا بے حساب دے گا۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۖ وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۱۳﴾

كَانَ النَّاسُ ؛ تھے لوگ۔ اُمَّةً وَّاحِدَةً ؛ ایک ہی جماعت، گروہ۔ اَمَّ ۔ يَؤُمُّ اَمًّا ؛ قصد کرنا۔ جماعت اسی وقت بنتی ہے جب آپس کا اجتماع ہو۔ ایک جماعت ایک گروہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کے زمانے میں سب ایک

مذہب پر تھے، کفر و فسق بعد میں پیدا ہوے۔ فَبَعَثَ اللّٰهُ ؛ پھر اللہ نے بعثت کی، مبعوث کیا، بھیجا۔ اَلنَّبِيّٖنَ ؛ پیغمبروں کو۔ مُبَشِّرِيْنَ ؛ بشارت دینے والوں کو، خوشخبری دینے والوں کو۔ بُشْرَة ؛ چہرہ۔ بَشَرْ ؛ آدمی۔ کیونکہ اس کے جسم پر بال کم رہتے ہیں۔ خوش خبری کا اثر چہرے پر پڑتا ہے لہٰذا اس کو بشارت کہتے ہیں۔ وَمُنْذِرِيْنَ ؛ اور ڈرانے والوں کو۔ اِنْذَار ؛ کسی خوفناک حالت کے پیدا ہونے کی اطلاع۔ وَاَنْزَلَ ؛ اور نازل کیا، اُتارا۔ مَعَهُمْ ؛ ان کے ساتھ، ان کی معرفت۔ اَلْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؛ کتاب کو دین حق کے ساتھ یا برحق کتاب، یا سچی کتاب۔ لِيَحْكُمْ ؛ تاکہ حکم کرکے فیصلہ کرے۔ بَيْنَ النَّاسِ ؛ لوگوں کے درمیان۔ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؛ اُن مسائل میں جن میں انھوں نے اختلاف کیا تھا۔ وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ ؛ اور اختلاف نہیں کیا ہے اس میں۔ اِلَّا الَّذِيْنَ ؛ مگر وہ لوگ جو۔ اُوْتُوْهُ ؛ وہ کتاب یا مذہب دیئے گئے ہیں۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ ؛ مگر اہلِ کتاب۔ مِنْۢ بَعْدِمَا ؛ بعد اس کے کہ۔ جَآءَتْهُمْ ؛ ان کے پاس آئیں، ان کو پہنچیں۔ اَلْبَيِّنٰتُ ؛ واضح نشانیاں، صاف احکام۔ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؛ آپس کی بغاوت سے، خودغرضی سے، ضد سے۔ فَهَدَى اللّٰهُ ؛ پھر اللہ نے ہدایت دی، رہنمائی کی، راستہ دکھایا۔ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں کو جو ایمان لائے، ایمانداروں کو۔ لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؛ ان احکام میں جن میں یہ اختلاف کر رہے تھے۔ مِنَ الْحَقِّ ؛ حق سے۔ مَا اخْتَلَفُوْا ؛ کا بیان ہے۔ بِاِذْنِهٖ ؛ اللہ کے اذن اور اجازت سے، اس کی عنایت و مہربانی سے وَاللّٰهُ يَهْدِيْ ؛ اور اللہ ہدایت کرتا ہے۔ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہے۔ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛ سیدھے راستے کی طرف، راہِ راست کی طرف۔

ترجمہ:- (ابتدا میں سب) لوگ ایک ہی گروہ تھے (پھر اختلاف پیدا ہوا) تو خدا نے انبیاء بھیجے جو خوش خبری دیتے اور ڈر کی باتیں سناتے اور ان کے ساتھ برحق کتاب بھی نازل فرمائی کہ ان مسائل میں جن میں لوگ اختلاف کرتے تھے، فیصلہ کریں۔ اور اختلاف انھیں لوگوں نے کیا جن کو کتاب دی گئی تھی اس کے بعد کہ ان کے پاس واضح احکام پہنچ چکے تھے آپس کی ضد اور خودغرضیوں کی وجہ سے۔ پھر اللہ نے ایمانداروں کو ہدایت دی ان حق مسائل کی جن میں ان کو اختلاف تھا اللہ کی اجازت سے اور خدا ہدایت کرتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۲۱۴

اَمْ حَسِبْتُمْ ؛ کیا تم نے گمان کیا، کیا تم نے خیال کیا ۔ حَسِبَ ۔ یَحْسَبُ ؛ گمان کرنا ، حساب کرنا ۔ اَنْ تَدْخُلُوْا ؛ کہ تم داخل ہو گے ، جاؤ گے ۔ دَخَلَ کے بعد کبھی فِیْ آتا ہے اور کبھی نہیں ۔ دَخَلَ فِی الْبَیْتِ اور دَخَلَ الْبَیْتَ ؛ گھر میں داخل ہوا ۔ الْجَنَّۃَ ؛ جنت کو ، جنت میں ۔ جنت وہ باغ جس میں بکثرت درخت ہوں ۔ اس کے مادہ میں ڈھانکنے اور چھپنے کے معنی مضمر ہیں ۔ جِنٌ ؛ وہ مخلوق جو نظر نہیں آتی ۔ جَنَانٌ ؛ دل جو چھپا ہوا ہے ۔ جُنُوْن ؛ جس میں عقل ڈھک جاتی ہے ۔ وَلَمَّا یَاْتِکُمْ ؛ اور اب تک تمہارے پاس نہیں آیا ۔ لَمْ اور لَمَّا دونوں ماضی کی نفی کے لئے آتے ہیں ۔ لَمْ یَفْعَلْ ؛ نہیں کیا ۔ لَمَّا میں پوری اور صریح نفی ہے ۔ مَثَلُ الَّذِیْنَ ؛ مثل ان لوگوں کے ۔ مِثْل ۔ مثال ۔ مَثَلْ ۔ سب کے معنی مانند اور مشابہ کے ہیں ۔ مگر بعد کو ایسی حالت اور قصّہ کے لئے استعارہ کیا گیا ہے جس کی بڑی نشانی ہو ۔ خَلَوْا ؛ خالی ہوئے ، گزرے ۔ مِنْ قَبْلِکُمْ ؛ تم سے پہلے ۔ مَسَّتْھُمْ ؛ ان کو چھوئی ، ان کو لگی ، ان کو پہنچی ، ان کو پیش آئی ۔ اَلْبَاْسَآءُ ؛ سختی ، ناداری ، بھوک ۔ وَالضَّرَّآءُ ؛ اور ضرر و تکلیف ۔ وَزُلْزِلُوْا ؛ اور متزلزل کئے گئے ، اور ہلا دیئے گئے ، جھنجوڑ دیئے گئے ۔ زَلَّ ؛ لغزش کھائی ۔ زَلْزَلَ ؛ ہلا دیا ۔ زَلْزَلَۃ ؛ بھونچال ۔ حَتّٰی یَقُوْلَ ؛ یہاں تک کہ کہہ اُٹھے ۔ اَلرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ رسول اور ایمان دار ۔ مَعَہٗ ؛ اس کے ساتھ ، ان کے ساتھ ۔ مَتٰی نَصْرُاللّٰہِ ؛ کب ہے اللہ کی فتح و نصرت ؟ اللہ کی مدد کس وقت آئے گی ؟ اَلَآ ؛ ہاں ! ۔ اِنَّ نَصْرَاللّٰہِ ؛ بے شک اللہ کی فتح و نصرت ۔ قَرِیْبٌ ؛ قریب ہے ۔

ترجمہ :- (اے مسلمانو !) کیا تم نے گمان کیا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے ۔ حالانکہ ابھی تک تم پر ان لوگوں کی سی حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے گزرے ہیں ۔ انھیں (قسم قسم کی) سختیاں پہنچیں ضرر پہنچے اور وہ ہلا دیئے گئے (بے قرار کر دیئے گئے) یہاں تک کہ رسولؐ اور ایمان دار ان کے ساتھ کہہ اُٹھے ۔ کب ہے اللہ کی فتح و نصرت ؟ ہاں ! اللہ کی فتح و نصرت قریب ہے ۔

یَسْـَٔلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ط وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ ﴿۲۱۵﴾

یَسْئَلُوْنَکَ ؛ تم سے سوال کرتے ہیں ، پوچھتے ہیں ۔ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ؛ کیا صَرف کریں ، کیا خرچ کریں ۔ مَا ؛ کیا اور جو دو معنی رکھتا ہے ۔ مَاذَا ؛ بمعنی اَلَّذِیْ ؛ جو چیز ۔ قُلْ ؛ تم کہو ۔ مَآ اَنْفَقْتُمْ ؛ جو چیز تم خرچ کرو ۔ مِنْ خَیْرٍ ؛ مال سے ۔ خَیْرٍ ؛ بھلائی اور مال ۔ مِنْ خَیْرٍ بیان ہے مَا کا ۔ فَلِلْوَالِدَیْنِ ؛ پس ماں باپ کے لئے ۔ وَالْاَقْرَبِیْنَ ؛ اور قرابت داروں کے لئے وَالْیَتٰمٰی ؛ اور یتیموں کے لئے ۔ وَالْمَسٰکِیْنِ ؛ اور مسکینوں کے لئے ، غریبوں کے لئے ۔ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؛ اور مسافر کے لئے وَمَا تَفْعَلُوْا ؛ اور تم جو کرو ۔ مِنْ خَیْرٍ ؛ بھلائی اور نیکی ۔ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ ؛ پس بے شک اللہ اس کو ۔ عَلِیْمٌ ؛ جاننے والا ہے ۔

ترجمہ :- لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (کیا دیں) کیا صرف کریں۔ تم کہو جو کچھ مال تم صرف کرو، اس کے مستحق ماں باپ، قرابت دار، یتیم، مسکین اور مسافر ہیں اور تم جو کچھ نیکی کرو، اللہ اس کو جانتا ہے۔

خیرات اسی وقت مفید ہوسکتی ہے جب مستحق کو پہنچے۔ روپیہ ہو، پیسہ ہو، روٹی کا ٹکڑا ہو مستحق کو پہنچے تو سب کچھ ہے۔ ان مستنڈوں کو جو محنت کرکے دس کو پال سکتے ہیں خیرات دینا اس کو ضایع کرنا ہے۔ لوگوں نے نہ تو یہ پوچھا کہ کیا دیں؟ اسی نکتہ کے لئے خدائے تعالیٰ نے مستحقین کے نام گنائے۔ یہ منسوخ نہیں ہے اب بھی واجب العمل ہے۔ یہ زکوٰۃ اور خیرات دونوں کے لئے عام ہے، اس آیت کو زکوٰۃ پر کیوں محمول کریں، اور یہ کہیں کہ والدین کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی، لہذا یہ آیت منسوخ ہے۔ خیرات پر محمول کریں تو یہ آیت ہرگز منسوخ نہیں ہوسکتی۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ

وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢١٦﴾ ع ۲۶ ۱۰

كُتِبَ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا۔ اَلْقِتَالُ ؛ جنگ، جہاد۔ قَاتَلَ ۔ يُقَاتِلُ ۔ مُقَاتَلَةً وَقِتَالًا ؛ جنگ، باہمی لڑائی۔ وَهُوَ كُرْهٌ ؛ اور وہ مکروہ ہے۔ كُرْهٌ مصدر بمعنے مکروہ۔ مصدر اسمِ فاعل اور اسم مفعول دونوں کا کام دیتا ہے۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے، تم کو۔ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ؛ اور جنگ کرنا تم کو برا معلوم ہوتا ہے۔ وَعَسٰى ؛ اور شاید کہ، اور ہوسکتا ہے، اور ممکن ہے۔ اَنْ تَكْرَهُوْا ؛ کہ تم کراہت کرو، تم کو برا لگے۔ شَيْئًا ؛ کوئی چیز، کسی چیز کو۔ وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ حالاں کہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا ؛ اور ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تم کو محبوب ہو، تم اس کو پسند کرتے ہو۔ وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؛ حالاں کہ وہ تمہارے حق میں شر ہے، بدتر ہے۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ؛ اور اللہ جانتا ہے۔ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ اور تم نہیں جانتے۔

ترجمہ :- تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تم کو برا معلوم ہوتا ہے (تم اس کو مکروہ سمجھتے ہو) ممکن ہے کہ ایک چیز تمہارے پاس مکروہ ہو اور وہ درحقیقت اچھی ہو (بہتر ہو) اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہارے پاس محبوب ہو اور فی الحقیقت وہ تمہارے حق میں شر ہو (بدتر ہو، تم کیا؟ تمہارا جانتا کیا؟ تمہارا علم کتنا؟) اللہ جانتا ہے اور تم کچھ نہیں جانتے۔

واضح ہو کہ لوگ دو قسم کے ہیں۔ بعض پر مال صَرف کرنا دشوار گزرتا ہے۔ کھال جائے مگر مال نہ جائے۔ چمڑی جائے مگر دمڑی نہ جائے اور بعض لوگوں پر لڑنا نہایت دشوار گزرتا ہے۔ تلوار چلی ہم ندارو۔ مال جان کا صدقہ ہے۔ ان ہر دو آیتوں میں اللہ مال اور جان دونوں کے لئے تیار رہنے کا حکم دیتا ہے۔ اور مسلمانوں کو سخاوت و شجاعت دونوں کے لئے مستعد

مسلمان سخی بھی ہوتا ہے اور شجیع بھی

بناتا ہے۔ مسلمان سخی بھی ہوتا ہے اور شجیع بھی۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو بزدل ہوتا ہے وہی بخیل بھی ہوتا ہے۔ افسوس مسلمانوں نے اپنے دونوں جوہروں کو کھودیا اور قعرِ مذلت میں جا گرے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

يَسْـَٔلُوْنَكَ ؛ تم سے سوال کرتے ہیں، پوچھتے ہیں۔ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ ؛ حرام مہینوں کے متعلق۔ قِتَالٍ فِيْهِ ؛ اس میں لڑنے کے متعلق۔ قِتَالٍ فِيْهِ ؛ بدل ہے اَلشَّهْرِ الْحَرَامِ کا۔ قُلْ ؛ تم کہو۔ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؛ اس میں یعنی شہر حرام میں جنگ کرنا برا ہے یعنی بڑا گناہ ہے، بُری بات ہے۔ وَصَدٌّ ؛ اور روکنا۔ باب نَصَرَ سے۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے۔ سَبِيْلٌ، سَابِلَةٌ ؛ راستہ۔ سُبُلٌ جمع۔ وَكُفْرٌۢ بِهٖ ؛ اور اس کا انکار کرنا۔ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛ اور مسجد حرام سے روکنا۔ سَبِيْلِ اللّٰهِ پر عطف ہے اور صَدٌّ کے ماتحت ہے یعنی صَدٌّ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ ؛ اور وہاں کے لوگوں کو نکال دینا۔ اَهْل اور آل ؛ متعلقین، باشندے۔ مِنْهُ ؛ وہاں سے۔ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے پاس زیادہ بڑا ہے، زیادہ گناہ ہے۔ وَالْفِتْنَةُ۔ فَتَنَ۔ يَفْتِنُ۔ فِتْنَةٌ ؛ چاندی کو گلانا، امتحان کرنا، یہاں شر و فساد مراد ہے۔ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؛ قتل سے بھی زیادہ بڑا اور زیادہ گناہ ہے۔ وَلَا يَزَالُوْنَ ؛ اور زائل نہیں ہوں گے، اور ہمیشہ رہیں گے۔ زَالَ۔ يَزُوْلُ۔ زَوَالًا۔ زَالَ۔ يَزَالُ زَوَالًا ؛ زائل ہونا، ہٹ جانا، دور ہونا۔ لَا يَزَالُ ؛ نہیں ہٹنا، ہمیشہ رہنا۔ يُقَاتِلُوْنَكُمْ ؛ تم سے مقاتلہ کرتے، جنگ کرتے۔ یہ لوگ تم سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے۔ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ ؛ یہاں تک کہ تم کو رد کریں، پھیر دیں۔ عَنْ دِيْنِكُمْ ؛ تمہارے دین سے۔ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؛ اگر ان کو اس کی استطاعت ہو، اگر ان سے ہوسکے، اگر ان کا بس چلے۔ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ ؛ اور جو مرتد ہوجائے، جو دین سے پلٹ جائے، جو دین سے برگشتہ ہوجائے۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے۔ عَنْ دِيْنِهٖ ؛ اس کے دین سے، اپنے مذہب سے۔ فَيَمُتْ ؛ پھر مرجائے، اس کی موت آجائے۔ وَهُوَ كَافِرٌ ؛ بحالیکہ وہ کافر ہے، بے ایمان ہے، مرتد ہے، منکر ہے۔ فَاُولٰٓئِكَ ؛ پس وہ لوگ۔ حَبِطَتْ ؛ اکارت گئے، ضائع ہوئے۔ اَعْمَالُهُمْ ؛ ان کے عمل، ان کا کیا دھرا، ان کے سارے کام۔ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ دنیا اور آخرت میں۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؛ یہی ہیں دوزخی، آگ میں

رہنے والے ۔ هُمْ فِيهَا ؛ وہ لوگ اس آگ میں ، جہنم میں ، دوزخ میں ۔ خٰلِدُوْنَ ؛ ہمیشہ رہنے والے ہیں ۔ خُلُوْدٌ ؛ ہمیشگی ، مکثِ طویل یعنی دیر تک رہنا ۔

ترجمہ :- لوگ تم سے شہرِ حرام میں جنگ کرنے کے متعلق سوال کرتے ہیں ۔ تم کہو (بے شک) اس میں جنگ کرنا بری بات ہے (بڑا گناہ ہے) اور راہِ خدا سے لوگوں کو روکنا اور خدا سے انکار کرنا ، اور مسجدِ حرام سے روکنا ، اور وہاں سے وہاں کے رہنے والوں کو نکال دینا (بے وطن کر دینا) اللہ کے پاس زیادہ بڑا گناہ ہے اور شر و فساد برپا کرنا قتل سے بھی بدتر ہے ۔ یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ تم کو تمہارے دین سے برگشتہ کر دیں گے اگر ان کا بس چلے (ان کو قابو ملے) اگر کوئی تم میں سے دینِ خدا سے برگشتہ ہو جائے پھر وہ کافر مرے تو وہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہیں ۔ (ان کا کیا دھرا سب اکارت ہے) اور یہ لوگ ہیں دوزخی اور وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ (البتہ) بے شک جو لوگ ایمان لائے ۔ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا ؛ اور وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی ، وطن چھوڑا ۔ هَجَرَ ۔ يَهْجُرُ ۔ هَجْرًا و هِجْرًا و هِجْرَةً ؛ دوست سے دور ہونا ، محبوب سے جدا ہونا ، بے وطن ہونا ۔ وَجٰهَدُوْا ؛ اور جدوجہد کی ، اور کوشش کی ، سعی کی ۔ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ، خدا کے کاموں میں ۔ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ ؛ وہ لوگ اُمید رکھتے ہیں ، انھیں اُمید و رجاء ہے ۔ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی رحمت کی ، وہ خدا کے رحم کے امیدوار ہیں ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اور اللہ غفور رحیم ہے ، اور خدا مغفرت اور رحم کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنھوں نے ہجرت کی (بے وطن ہو گئے) اور راہِ خدا میں جدوجہد کی وہ خدا کی رحمت کے اُمیدوار ہیں اور اللہ غفور رحیم ہے ۔

صاحبو ! منکرین نے مسلمانوں کے ساتھ کیا کیا نہ کیا ۔ مارا پیٹا ، تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر گرم پتھر رکھے ۔ وطن سے بے وطن کیا ۔ ہر قسم کا بائیکاٹ کیا ، دین سے برگشتہ کرنے کی تدبیریں کیں ، پھر پوچھتے ہیں حرام مہینے میں جنگ کرنا کیا جائز ہے ؟ تو کیا کفر کرنا جائز تھا ؟ مسلمانوں کو شہر بدر کرنا جائز تھا ؟ روز کے جھگڑے پیدا کرنا جائز تھا ؟ ہمارے پاس تو فتنہ انگیزی جنگ سے بدتر ہے ۔ اسلام حریت ، آزادی ، مذہب کے لئے جنگ کی اجازت دیتا ہے ۔ یہ دشمنانِ دین اہلِ حق کو

برگشتہ کرنے کے لئے کوئی کسر نہ چھوڑیں گے مگر جو دین سے برگشتہ ہوجائیں گے ان کا کیا دھرا سب برباد ۔ اچھے لوگ تو اللہ تعالیٰ سے رحم و کرم کے اُمیدوار رہتے ہیں ۔

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ؕ قُلْ فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ؗ وَاِثْمُهُمَاۤ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَیَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ۬ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَیَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْیَتٰمٰی ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝۲۲۰

یَسْئَلُوْنَکَ ؛ تم سے سوال کرتے ہیں ، پوچھتے ہیں ، دریافت کرتے ہیں ۔ عَنِ الْخَمْرِ ؛ شراب سے ، شراب کے متعلق ، شراب کے بارے میں ۔ خَمْرٌ ؛ ڈھانکنا ۔ خِمَارٌ ؛ اوڑھنی ۔ خَمْرٌ ؛ شراب ۔ کیوں کہ وہ عقل کو ڈھانک لیتی ہے ۔ وَالْمَیْسِرِ ؛ اور جوے سے ۔ یُسْرٌ ؛ آسانی ۔ جوئے میں مفت کا مال بہ سہولت مل جاتا ہے لہذا جوے کو مَیْسِر کہا گیا ۔ قُلْ ؛ تم کہو ۔ فِیْهِمَا ؛ ان دونوں یعنی شراب اور جوے میں ۔ اِثْمٌ کَبِیْرٌ ؛ بڑا گناہ ہے ۔ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ؛ اور لوگوں کے لئے کچھ منفعت اور فایدہ بھی ہے ۔ وَاِثْمُهُمَا ؛ اور ان دونوں یعنی شراب اور جوے کا گناہ ۔ اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؛ ان دونوں کے نفع سے زیادہ بڑا ہے یعنی زیادہ گناہ ہے ۔ وَیَسْئَلُوْنَکَ ؛ اور تم سے سوال کرتے ہیں ۔ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ؛ کہ کیا صرف کریں ، کیا خرچ کریں ، راہِ خدا میں دیں ۔ قُلِ الْعَفْوَ ؛ تم کہو زاید از ضرورت ۔ عفو کے معنی مٹانے کے بھی ہیں ۔ کَذٰلِکَ ؛ ایسے ہی ، منصوب ہے مصدرِ محذوف کی صفت ہے اَیْ یُبَیِّنُ مِثْلَ هٰذَا التَّبْیِیْنَ ۔ یُبَیِّنُ اللّٰهُ ؛ اللہ بیان کرتا ہے ۔ لَکُمْ ؛ تمہارے لئے ، تم کو ۔ اَلْاٰیَاتِ ؛ احکام ، نشانیاں ۔ لَعَلَّکُمْ ؛ شاید کہ تم ، تا کہ تم ۔ تَتَفَکَّرُوْنَ ؛ فکر کرو ، سوچو ، غور کرو ۔ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ دنیا اور آخرت میں ، ان کے معاملات میں ۔ وَیَسْئَلُوْنَکَ ؛ اور تم سے سوال کرتے ہیں ۔ عَنِ الْیَتٰمٰی ؛ یتیموں سے ، ان کے بارے میں جمع یَتِیْمٌ ؛ وہ نا بالغ جس کا باپ مرگیا ہو ، جانوروں میں وہ جانور جس کی ماں مرگئی ہو ۔ کیوں کہ جانوروں میں باپ کا متعین کرنا مشکل ہے ۔ قُلْ ؛ کہو ۔ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ ؛ ان کی اصلاح ، دُرستی ۔ خَیْرٌ ؛ بہتر ہے ۔ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ اور اگر تم ان سے میل جول رکھو اور اگر اپنا اور یتیموں کا خرچ ملالو ۔ فَاِخْوَانُکُمْ ؛ تو تمہارے بھائی ہی ہیں ۔ اس میں ان پر خرچ کم پڑے گا ۔ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ ؛ اور اللہ جانتا ہے ، تمیز کرتا ہے ۔ اَلْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؛ مفسد کو مصلح سے ، بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے ۔ وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ ؛ اور اگر اللہ چاہتا ۔ لَاَعْنَتَکُمْ ؛ البتہ دشواری میں

ڈال دیتا تم کو ۔ عَنَتْ ؛ دشواری، سختی، تکلیف ۔ اِنَّ اللّٰہَ ؛ بے شک اللہ ۔ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ؛ عزت حکمت والا ہے ۔

ترجمہ :۔ لوگ تم سے سوال کرتے ہیں کہ شراب پینا اور جوا کھیلنا کیسا ہے ۔ تم کہو ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ نفع بھی ہے، مگر ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے ۔ اور تم سے پوچھتے ہیں کہ (راہِ خدا میں) کیا صَرف کریں ؟ تم کہو زاید از ضرورت ۔ اللہ تعالےٰ اپنی نشانیوں کو ایسے ہی تمہارے لئے بیان کرتا ہے ۔ شاید کہ تم دنیا و آخرت کے کام میں غور و فکر کرو (اور سمجھو کہ شراب خواری اور جوے بازی اور بخل سے دین و دنیا دونوں تباہ ہوتے ہیں) اور تم سے پوچھتے ہیں یتیموں کے متعلق ۔ تم کہو ان کی اصلاح و فلاح چاہنا اچھا ہے (اگر ان سے جدا رہنے میں ان کا فائدہ ہے) اور اگر ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہی ہیں ۔ اور اللہ صلح جو اور فسادی کو خوب سمجھتا ہے (مفسد کو مصلح سے تمیز کرتا ہے) اور اگر اللہ چاہتا تو (سخت شرائط لگا دیتا) تم پر سختی پڑ جاتی ۔ بے شک اللہ عزت مند ہے، صاحبِ تدبیر ہے ۔

صاحبو ! انسان کا امتیاز حیوان سے عقل ہی کی وجہ سے ہے ۔ عربی میں شراب کو خمر کہتے ہیں جس کے معنی ہیں عقل کو ڈھانک دینے والی چیز ۔ تمہارے سرمایہ امتیاز عقل کو برباد کرنے والی شئے ۔ اسی لئے شراب کو ام الخبائث کہا گیا ۔ شراب کی برائی اور اس کے نقصانات ناقابلِ بیان ہیں ۔ ان سے کیسے انکار ہوسکتا ہے ۔ جابجا ترکِ مسکرات کی سوسائیٹیاں قایم ہورہی ہیں مگر ان کی روش غیر اسلامی ہے اس لئے کوئی معتدبہ فائدہ مرتب نہیں ہورہا ہے ۔ امریکہ میں ترکِ مسکرات کے لئے بڑی بڑی کوششیں کی گئیں مگر چونکہ ایمان پر مبنی نہ تھیں لہذا سب بے سود ہوگئیں اور حالت بد سے بدتر ہونے لگی ۔ تھک کر اس تحریک سے ہاتھ ہی اُٹھا لیا گیا ۔ سبحان اللہ عرب کے ایک امی مصلح نے تحریک کی اور پوری طرح کامیاب ۔ آج کل یورپ زدگی کی وجہ سے شراب خواری داخلِ تہذیب ہوگئی ہے ۔ کفار پئیں ان سے ہم کو کیا تعلق ؟ مسلمان پی رہے ہیں، مرد تو مرد عورتیں بھی پی رہی ہیں ۔ ایک عرب عورت کو شراب پلائی گئی تو اس نے تھوڑی دیر کے بعد کہا " میں نہیں سمجھتی کہ تم میں سے کوئی اپنے باپ کو پہچانتا ہے "۔ آج کل شراب خواری کے ساتھ قمار بازی یعنی جوا کھیلنا عام ہوگیا ہے ۔ گھوڑوں پر قمار بازی تو زمانے سے تھی اب گھر گھر برج کھیلا جارہا ہے جس میں لازماً شرط باندھی جاتی ہے ۔ گزشتہ زمانے میں عرب جوا کھیلتے تھے تو جانوروں کے گوشت پر ۔ ان کا مقصد یہ رہتا تھا کہ جس طرح ممکن ہو غریبوں کو گوشت پہنچائیں ۔ اس وقت کی برائی میں بھی بھلائی کا ایک پہلو تھا ۔ اب تو خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ ہے ۔ دنیا برباد، آخرت میں منھ کالا ۔

شراب ام الخبائث ہے

صاحبو ! خدائے تعالےٰ راہِ خدا میں صرف کرنے کا حکم دیتا ہے مگر کتنا ؟ زاید از ضرورت ۔ تم کو اس نے تمام مال خیرات کردینے کا حکم نہیں دیا ۔ ذرا یہ بھی تو سوچو کہ راہِ خدا میں دینے کا مقصد کیا ہے ؟ عامتہ الناس اور غریبوں کی امداد کو خدائے تعالےٰ اپنی طرف منسوب کرتا ہے ورنہ خدا غنی الاغنیاء ہے، صمد ہے، بے نیاز ہے ۔

بے کس اور غریب یتیموں کے مال کی حفاظت کے لئے خدائے تعالٰے تاکید فرماتا ہے ان سے الگ رہ کر مال کی حفاظت ممکن ہے تو بہتر اور ساتھ رہ کر باہم خرچ ملا لینے سے ان یتیموں کا فائدہ ہے تو وہ بھی اچھا ہے، وہ تمہارے بھائی ہیں۔ جس قدر ممکن ہو ان کے سود و بہبود کا خیال رکھا جائے۔

اصل یہ ہے، خدائے تعالٰی دلوں کو دیکھتا ہے۔تمہاری نیتوں کو دیکھتا ہے کہ کون مفسد ہے؟ کون مصلح ہے؟ خوب جانتا ہے۔آج ایسے کام کرو کہ کل تم کو شرمندگی نہ ہو۔خدا عزیز و حکیم ہے۔صاحبِ تدبیر بھی ہے اور صاحبِ قوت بھی۔جنگ کے سلسلہ میں جو سوالات کئے جارہے تھے ان آیتوں میں ان کے جوابات دیئے گئے ہیں۔لوگ سمجھتے ہیں کہ شراب سے شجاعت پیدا ہوتی ہے اور جوے سے دولت۔ ہر چیز نفع و نقصان دونوں رکھتی ہے۔عقل مند خیرِ کثیر کا طالب ہوتا ہے اور شرِ کثیر سے مجتنب۔مصارفِ جنگ سے متعلق فرمایا کہ جو زاید از ضرورت ہو وہ جنگ میں لگاؤ۔معمر آدمی مارے جاتے ہیں تو بچے یتیم ہوجاتے ہیں۔ان کی اصلاح اور ہمدردی کی تاکید کی گئی۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ

اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ

ع ۲۷ ۵ ۱۱ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾

وَلَا تَـنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ ؛ اور تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو۔نہ نکاح اصطلاحی معنی میں نہ لغوی معنی میں۔ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؛ یہاں تک کہ وہ ایمان لائیں، مسلمان ہوجائیں۔وَلَاَمَـةٌ مُّؤْمِنَةٌ ؛ اور البتہ ایماندار لونڈی، مسلمان لونڈی۔ خَيْـرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ ؛ مشرک عورت سے بہتر ہے۔وَلَـوْ اَعْـجَبَتْكُمْ ؛ اگرچہ وہ تم کو تعجب میں ڈال دیں، ان کا حسن و جمال فریفتہ کردے۔وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور مشرکوں سے مسلمان عورتوں کا نکاح نہ کردو۔حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؛ یہاں تک کہ وہ ایمان لالیں، مسلمان ہوجائیں۔وَلَـعَبْـدٌ مُّؤْمِنٌ ؛ اور بے شک ایماندار غلام، مسلمان غلام۔خَيْـرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ ؛ مشرک سے بہتر ہے۔وَلَـوْ اَعْـجَبَـكُمْ ؛ اگرچہ ان کا دھن دولت تم کو بھلا معلوم ہو۔اُولٰٓـىِٕكَ يَـدْعُوْنَ ؛ وہ کافر مرد، کافر عورتیں داعی ہوتے ہیں، بلاتے ہیں، بہکا کر لے جاتے ہیں۔اِلَى النَّارِ ؛ دوزخ کی طرف۔وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا ؛ اور اللہ بلاتا ہے۔اِلَى الْـجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ ؛ جنت اور مغفرت کی طرف۔بِـاِذْنِهٖ ؛ اپنی مرضی سے، اپنی اجازت سے، اپنی عنایت سے۔وَيُـبَـيِّـنُ اٰيٰـتِـهٖ ؛ اور اللہ اپنی نشانیاں، اپنے احکام، اپنے دلائل، اور حکمتیں بیان فرماتا ہے۔لِـلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے۔لَـعَلَّهُمْ ؛ شاید کہ وہ، تاکہ وہ۔يَتَذَكَّرُوْنَ ؛ ان کو یاددہانی کی جائے، اور واقعات سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔

ترجمہ :- اور مشرک عورتیں جب تک ایمان نہ لائیں ان سے نکاح نہ کرو اور مشرک عورت سے مسلمان لونڈی بہتر ہے گو وہ تم کو پسند ہی ہو اور مشرک مردوں کے نکاح میں مسلمان عورتیں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں ۔ اور بے شک مشرک سے تو مسلمان غلام بہتر ہے اگرچہ وہ تم کو بھلا ہی معلوم ہو ۔ یہ (کفار) تم کو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنی عنایت و مرضی سے تم کو جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور اپنے احکام و نشانیاں لوگوں کے سامنے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں (اور یاد رکھیں) ۔

غیر قوموں سے شادی کا نتیجہ بُرا ہوتا ہے

صاحبو ! آج کل جنگ ہائے عظیم میں لاکھوں نہیں کروڑوں کفار مارے جا رہے ہیں ، ان کی عورتیں بیوہ ہو رہی ہیں ۔ وہ تم کو اپنے حسن و جمال ، دل کش قیل و قال سے فریفتہ کرنے کی کوشش کریں گی ۔ اپنے مال و منال کا لالچ دیں گی ۔ دیکھنا ! تم ان سے بچنا ۔ ان کافر عورتوں سے غریب مسلمان عورتیں بہتر ہیں اور دیکھو کافر بھی مسلمان عورتوں کو بہکا کر لے جانے کی کوشش کریں گے ۔ دیکھنا ! ان سے بچنا ۔ مسلمان عورت کا کبھی کافر سے نکاح نہ کر دینا ۔ غیر قوموں سے شادی بیاہ کیا جاتا ہے تو عقائد خراب ، اخلاق خراب ، تمدن خراب ، خاندان سے روابط خراب ہو جاتے ہیں اور بالآخر دوزخ کے ایندھن ہو جاتے ہیں ۔

دوستو ! ہمارے سامنے دونوں قسم کے واقعات پیش ہیں ۔ مشرک عورتوں نے لائق اور سربرآوردہ مسلمانوں کے بچوں کو اپنے رنگ میں رنگ لیا ۔ آخر میں زنار گلے کا ہار ہو گیا ۔ نہ دنیا کی راحت ہے نہ آخرت میں اُمیدِ مغفرت ۔

صاحبو ! اس سے بدتر مسلمان عورت کا کافر سے نکاح کر لینا ہے ۔ جب تک اتنی آزادی پھیلی نہ تھی ایسے واقعات نہیں ہوتے تھے ۔ ایک بیسوا مسلمان عورت بھی کافر سے تعلق پیدا کرنے کو مکروہ سمجھتی تھی ۔ اللہ اکبر ! آج کل کیسا زمانہ آ گیا ہے ! مسلمان عورتیں کافروں سے شادی کر رہی ہیں اور ان کے بزرگ ان کو دُعائے برکت دیتے ہیں ۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ عَذَابِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ؛

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى فَٱعْتَزِلُوا۟ ٱلنِّسَآءَ فِى ٱلْمَحِيضِ ۖ
وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ ٱللَّهُ ۚ
إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلتَّوَّٰبِينَ وَيُحِبُّ ٱلْمُتَطَهِّرِينَ ﴿٢٢٢﴾

وَيَسْئَلُوْنَكَ ؛ اور تم سے سوال کرتے ہیں ، پوچھتے ہیں ۔ عَنِ الْمَحِيْضِ ؛ حیض کے متعلق ۔ حَاضَ ؛ جاری ہوا ، بہا اسی سے حوض بھی ہے ۔ اسی سے حَیض ـــ مَحِیْض اور استحاضہ بھی ہے ۔ محیض ؛ حیض اور زمانۂ حیض دونوں کے لئے آتا ہے

عورتوں کے دونوں نلوں میں فضول خون جمع ہوتا رہتا ہے اور مہینہ پر وہ انڈے جن میں خون جمع رہتا ہے پھوٹ جاتے ہیں اور خون جھرنے لگتا ہے ۔ اس خون کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے ۔ کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہر مہینہ جاری رہتا ہے ۔ استحاضہ وہ خون ہے جو رگ سے نکلتا ہے ، اس کا خون سرخ ہوتا ہے ۔ یہ بیماری ہے ۔ دس دن سے زیادہ خون جاری ہوتو وہ حیض نہیں، استحاضہ ہے ۔ قُلْ هُوَاَذًى ؛ تم کہو کہ وہ ایک اذیت دہ چیز ہے ۔ نجاست اور ناپاکی ہے، گندگی ہے ۔ فَاعْتَزِلُوْا ؛ پس علٰحدہ ہوجاؤ، عزلت اختیار کرو، اجتناب کرو، الگ رہو ۔ النِّسَاءَ ؛ عورتوں سے ۔ فِي الْمَحِيْضِ ؛ ماہواری ایام میں ۔ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ ؛ اور ان کے قریب نہ جاؤ، ان کے پاس نہ پھٹکو یعنی جماع نہ کرو ۔ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ؛ یہاں تک کہ وہ طاہر ہوجائیں ، پاک صاف ہوجائیں ۔ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ ؛ جب نہا دھو کر پاک صاف ہوجائیں یا پوری مدت ہونے کی وجہ سے یقینی طہارت ہوجائے ۔ فَأْتُوْهُنَّ ؛ تو ان کے پاس جاؤ ۔ مِنْ حَيْثُ ؛ جس جگہ سے ۔ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؛ کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے ، امر کیا ہے ۔ دیکھنا ! خلافِ فطرت کوئی کام نہ ہو، محنت رائیگاں نہ ہو ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ محبوب رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو ۔ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ؛ اور محبوب رکھتا ہے خوب طہارت کرنے والوں کو ۔

حیض اور استحاضہ کا فرق

اگر تم سے کوئی کام خلافِ مرضیِ الٰہی ہوگیا ہوتو توبہ کرو ۔ اللہ توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے ۔ طہارت ، صفائی ستھرائی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ۔ طہارت سے تَطَهُّرْ میں زیادہ مبالغہ ہے ۔ اسی لئے حنفی مذہب میں نہانے میں کلی کرنا ، ناک میں پانی لینا بھی فرض ہے کہ پوری طرح طہارت حاصل ہو ۔

ترجمہ :- لوگ تم سے ماہواری ایام کے متعلق سوال کرتے ہیں ۔تم کہو وہ ایک ایذادہ چیز ہے (ناپاکی ہے) پس اس زمانہ میں عورتوں سے الگ رہو (ان کے قریب نہ ہو) یہاں تک کہ وہ پاک صاف (اور طاہر) ہوجائیں ۔ جب (نہا دھوکر) پاک صاف (اور طاہر) ہوجائیں ،تو ان کے پاس جاؤ مگر اسی جگہ سے جس جگہ کا خدا نے حکم دیا ہے ۔ خدا توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اور طہارت پسندوں کو بھی محبوب رکھتا ہے ۔

توبہ سے باطنی طہارت ہوتی ہے

اسلام میں ظاہری اور باطنی دونوں قسم کی طہارتیں اہم ہیں ۔ اگر نہانے سے ظاہری طہارت ہوتی ہے تو توبہ سے باطنی طہارت ہوتی ہے ۔ توبہ کرنے والا گناہوں سے پاک صاف ہوجاتا ہے ۔

اس سے پہلے شادی بیاہ اور نکاح کا ذکر آیا تھا ۔ اسی کے سلسلہ میں عورتوں سے پرہیز کرنے کا بھی ذکر آ گیا ہے ۔ جہاں کافر مرد اور عورتوں سے احتراز کرنے کا حکم ہے مسلمان مرد عورتوں کو ایام مخصوص میں بھی اجتناب کرنے کا حکم دیا گیا ہے

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ط

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۲۳

نِسَآؤُكُمْ ؛ تمہاری بیبیاں ۔ حَرْثٌ لَّكُمْ ؛ تمہاری کھیتی ہیں ۔ جس طرح کھیتی میں پھل پھول پیدا ہوتے ہیں ، بیبیوں سے بھی اولاد ہوتی ہے تو تمہارا مقصد بیبیوں سے ملنے سے صرف لذت نہ رہنا چاہیئے بلکہ اولادِ صالح کا پیدا ہونا منشا ہو کیوں کہ وہ صدقۂ جاریہ ہے ، خیرِ متعدی ہے ، باقیاتِ صالحات سے ہے ۔ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ ؛ پس تم اپنی کھیتی کے پاس جاؤ ۔ اَنّٰی شِئْتُمْ جس طریقہ سے تم چاہو ۔ اَنّٰی کے بعد فعل آئے تو کَیْفَ کے معنی دیتا ہے ۔ محل ایک ہو تو آسن کا مختلف ہونا کوئی مانعِ امر نہیں اوہام پرستی اسلام کا کام نہیں ۔ مبارک اور منحوس کو اس کام میں کیا دخل ہے ۔ وَقَدِّمُوْا اور پیش بندی کرو ، پہلے سے تیاری کرو ۔ لِاَنْفُسِكُمْ ؛ اپنے لئے ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ، تقویٰ اختیار کر ۔ وَاعْلَمُوْا ؛ اور جان رکھو ۔ اَنَّكُمْ ؛ کہ تم ۔ مُلٰقُوْهُ ؛ اس سے ملاقات کرنے والے ہو ، اس سے ملنے والے ہو ، اس کو منہ دکھانا ہے ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور مومنوں اور ایمان داروں کو بشارت اور خوشخبری دو ۔ کس بات کی ؟ اپنے محبوب سے ملنے کی ، اس کے دیدار کی ، اس سے ملاقات کی ۔

ترجمہ :- تمہاری بیبیاں تمہاری کھیتی ہیں ۔ تم اپنی کھیتی کے پاس جس طرح (اور جس وضع سے) آنا چاہتے ہو آسکتے ہو اور کچھ اپنے لئے پہلے سے تیاری کر رکھو اور اللہ سے ڈرو (تقویٰ کا توشہ اپنے ساتھ لے لو ۔ یہ سفر بڑا دشوار اور کٹھن ہے اس کی تیاری کرلو) اور جان رکھو کہ (تم کو خدا کو منہ بتانا ہے) تمہاری اس سے ملاقات ہونے والی ہے ۔ مومنین کو اس کی بشارت دے دو (تاکہ دل میں قوت پیدا ہو اور تعبِ سفر دور ہو) ۔

مجوسیوں اور ھندوؤں کے پاس ایامِ مخصوص میں اس قدر پرہیز کیا جاتا ہے کہ عورت کو گھر سے باہر کردیتے ہیں ۔ اب وہ چاہے تین دن کے زمانہ کو دس کا ہی ظاہر کرے یا اس سے زیادہ بتلائے ۔ اور نصرانیوں کے پاس ان ایام میں بھی قربت سے ممانعت نہیں ۔ اسلام ایک اعتدال پسند مذہب ہے ، اس میں نہ افراط ہے نہ تفریط ۔ ایک گھر میں مل جل کر رہ سکتے ہیں ، کھا پی سکتے ہیں ۔ صرف جماع سے ممانعت ہے کیونکہ طبی طور سے اس میں بڑے نقصانات ہیں ۔ اسلام میں وظیفۂ زوجیت کو بے محل استعمال کرنے کی سخت ممانعت کی گئی ہے ۔ اگلی قوموں کو خدا نے اسی وجہ سے تہ و بالا اور تباہ و برباد کردیا ۔ کیونکہ جب تم خود اپنی قوم کی بقا نہیں چاہتے اور وہ کام نہیں کرتے جس سے قوم کے افراد بڑھیں تو خدا تم کو تباہ کردے گا ۔

میاں بیوی کے تعلقات کے ضمن میں خدائے تعالیٰ نے قسم کا بھی ذکر فرما دیا ہے کیوں کہ کبھی ناخوشی پیدا ہو کر قسم ، عہد اور طلاق تک نوبت آجاتی ہے ۔ فرماتا ہے :-

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۲۴﴾

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ ؛ اور خدا کو نہ بناؤ ۔ عُرْضَةً ؛ آڑ ، نشانہ ، حیلہ ، بہانہ ، مانع و مزاحم ۔ لِاَيْمَانِكُمْ ؛ تمہاری قسموں کے لئے ۔ اَيْمَانٌ جمع يَمِيْنٌ ہے ؛ اصل میں یمین سیدھے ہاتھ کے معنے میں ہے ۔ قسم اور عہد کے وقت انسان ہاتھ پر ہاتھ

مارتا ہے۔ اَنْ تَبَرُّوْا ؛ کہ قسم میں پورے اُترو، نیکی کرو۔ کسی اچھی بات کے نہ کرنے پر قسم کھائی ہو تو قسم کے توڑنے میں نیکی ہے۔ بری بات سے پرہیز کرنے پر قسم کھائی ہے تو اس کے پابند رہنے میں بھلائی ہے۔ وَتَتَّقُوْا ؛ اور تقویٰ اختیار کرو، پرہیز گار بنو۔ وَتُصْلِحُوْا ؛ اور اصلاح کرو، بگڑی کو بناؤ، صلح کرادو۔ بَيْنَ النَّاسِ ؛ لوگوں میں وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ۔ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ تمہاری باتوں کو سنتا اور تمہارے حالات کا علم رکھتا ہے۔

ترجمہ :- (مسلمانو!) اور خدا (کے نام) کو تم اپنی قسموں کے لئے آڑ (اور نشانہ) نہ بناؤ کہ وہ تم کو لوگوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے، تقویٰ اختیار کرنے اور لوگوں میں صلح کرادینے سے مانع و مزاحم ہو۔ اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۲۵﴾

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ ؛ اللہ تم سے مواخذہ نہیں کرتا، تمہاری قسموں پر گرفت نہیں کرتا، سزا نہیں دیتا۔ بِاللَّغْوِ ؛ بیہودہ، بے معنی، بے اعتبار، بے ارادہ۔ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ ؛ تمہاری قسموں میں۔ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ ؛ اور مگر تم سے مواخذہ کرتا ہے، گرفت کرتا ہے، سزا دے گا۔ بِمَا كَسَبَتْ ؛ اس قسم پر جس میں گناہ کمایا۔ قُلُوْبُكُمْ ؛ تمہارے دلوں نے، یعنی جھوٹ قسمیں خلافِ واقعہ قسمیں، لوگوں کو غلط باور کرنے والی قسمیں۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ۔ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ؛ توبہ کرو، نادم ہو تو وہ مغفرت بھی کرنے والا ہے اور سزا دینے میں حلم اور بُرد و باری فرمانے والا ہے۔

ترجمہ :- اللہ تم سے تمہاری بیہودہ (بے فایدہ) قسموں پر مواخذہ (اور گرفت) نہیں کرتا۔ مگر ان قسموں پر گرفت کرتا ہے جن کو تم نے جان بوجھ کر (لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے) کھایا ہو اور (اس پر بھی) اللہ صاحبِ مغفرت اور حلم والا ہے۔

بلا ارادہ قسموں پر گرفت نہیں کرتا

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲۶﴾

لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ایلاء کرتے ہیں، قسم کھاتے ہیں کہ نہ ملیں گے۔ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ؛ اپنی بیویوں سے۔ تَرَبُّصُ ؛ انتظار، توقف، مہلت۔ اس میں ظرف کی اضافت ظرف کی طرف ہے۔ اَیْ تَرَبُّصٌ فِیْ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ۔ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ؛ چار مہینے۔ فَاِنْ فَآءُوْا ۔ فَاءَ يَفِيْءُ فَيْئًا ؛ رجوع کرنا، اصلی حالت پر آجانا اسی سے ہے فَيْءٌ ؛ دوپہر کا اصلی سایہ۔ سَرِيْعُ الْفَيْءِ جس کا غصّہ جلد اُتر جائے۔ فَيْءٌ ؛ مالِ غنیمت، وہ مال جو پہلے دشمنوں کے ہاتھوں میں تھا اور اب مسلمانوں کے ہاتھ میں رجوع کیا ہو۔ اگر اس مدت میں اپنی بیویوں کی طرف رجوع کرلیں، ان سے مل لیں۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛

پھر بے شک اللہ ۔ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛غفور ورحیم ہے ۔

ترجمہ :- وہ لوگ جوقسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں سے پرہیز کرنے کی (جس کو ایلاء کہتے ہیں) انھیں چار ماہ کی مہلت ہے ۔ اگر اس مدت میں رجوع کرلیں تو اللہ غفور و رحیم ہے ۔

قسم کئی طرح کی ہوتی ہے :-

قسموں کے اقسام

(۱) یمینِ غموس ۔ گناہ میں ڈبو دینے والی ۔ غرقِ گناہ کرنے والی قسم یعنی جھوٹی قسم ۔ دھوکا دے کر، خلاف واقعہ کہہ کر کسی کو نقصان پہنچانا یمین غموس ہے ۔ اس کا کوئی کفارہ نہیں، سراپا گناہ ہے ۔ بجز توبہ کے کوئی چیز مفید نہیں ہوسکتی ۔ اس شخص کا بخشنا، نہ بخشنا خدا کے ہاتھ میں ہے ۔

افسوس ! آج کل جھوٹی قسموں کی وبا پھیل گئی ہے ۔ اس کا پیشہ اختیار کرلیا گیا ہے ۔ اصل یہ ہے کہ خوفِ خدا باقی نہ رہا۔ حیا باقی نہ رہی ۔ پھر جو چاہیں کریں ۔

(۲) یمینِ لغو ۔ بے ارادہ بیہودہ قسم ۔ غفور و حلیم اس پر گرفت نہیں کرتا کیوں کہ یہ ایک بیہودگی کا کام ہے جو اس کی بدعقلی پر دلالت کرتا ہے ۔ بات بات پر '' اللہ پاک کی قسم'' کہنا یمینِ لغو ہے ۔

(۳) یمینِ منعقدہ ۔ یہ ہے کہ کسی آیندہ امر پر ارادے اور قصد سے قسم کھائے کہ میں فلاں کام کروں گا یا نہ کروں گا پھر اگر وہ کام برا ہے اور اس سے بچنے کی قسم کھائی ہے تو اس کا پابند رہنا چاہیئے ۔ اگر وہ نیک کام ہے تو اپنی قسم توڑ دینا چاہیئے اور اچھا کام کرنا چاہیئے ۔ بہرحال اس قسم کی قسم توڑنے سے کفارہ لازم ہے ۔ اس قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا کھلانا یا کپڑا پہنانا اتنا کہ نمازی نماز پڑھ سکے یا غلام آزاد کرنا، اگر مقدور نہ ہو تو تین روزے رکھنا ۔

اس کی تفصیل سورہ مائدہ میں ہے ۔

(۴) ایلاء ۔ شوہر اپنی بیوی سے نہ ملنے کی قسم کھا بیٹھے ۔ ایلا کی مدت اللہ نے چار مہینے مقرر کردی ہے اگر اس مدت میں ملاپ ہوگیا تو صرف کفارہ دینا ہوگا اور اس جدائی میں چار مہینے گزر جائیں تو ایک طلاقِ بائن پڑجائے گی ۔ طلاقِ بائن میں مرد کو رجوع کرنے کا حق باقی نہیں رہتا ۔ عورت چاہے تو خود اسی سے نکاحِ ثانی کرسکتی ہے ۔ پہلے تو ایک مہر واجب ہو ہی چکا تھا ۔ اب ایک دوسرا مہر بھی سرپر آئے گا ۔ یہ نتیجہ ہے مغلوب الغیظ ہونے کا ، ذرا ذرا سی بات پر لڑنے کا ، نامِ خدا کو نشانۂ قسم بنانے کا ۔

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۲۷﴾

وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ ؛ اور اگر طلاق کا عزم بالجزم کرلیا ہو، پختہ ارادہ کرلیا ہو، ملاپ کی کوئی صورت باقی نہ رہے ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛ پس بے شک اللہ ۔ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ؛سمیع علیم ہے ، تمہاری باتوں کو سنتا ہے ، دل کے حالات کا علم رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر ان لوگوں نے طلاق (اور جدائی) کا عزم کر ہی لیا ہے تو بے شک اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ

وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۪

۲۸ ع۷ ۱۲ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۧ ﴿۲۲۸﴾

وَالْمُطَلَّقٰتُ ؛ اور وہ عورتیں جن کو طلاق دی گئی ہے ۔ طَلْقٌ ؛ دردِ زہ ۔ طلاق ؛ عقد اور معاہدۂ نکاح کو توڑنا ، میاں بیوی کی جدائی ۔ طَلَقَتِ النَّاقَۃُ اِنْ حَلَّتْ مِنْ عِقَالِهَا ؛ اونٹنی کے پاؤں باندھنے کی جو رسی تھی کھل گئی ، مانع دور ہوگیا ، عورت آزاد ہوگئی ۔ يَتَرَبَّصْنَ ؛ انتظار کریں گی ، روکی رہیں گی ۔ بِاَنْفُسِهِنَّ ؛ اپنے آپ کو ، اپنے نفسوں کو ۔ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؛ تین حیض ۔ قُرُوْءٌ جمع ۔ قَرْءٌ یا قُرْءٌ ؛ جمع کرنا ۔ اونٹنی کا بچہ پیدا نہ ہو تو عرب کہتے ہیں ۔ مَا قَرَءَتِ النَّاقَۃُ نَسْلًا ۔ مِقْرَاۃ حوض جس میں پانی جمع رہتا ہے ۔ قِرَاءَ ۃ ؛ بہت سے الفاظ کا پڑھنا ، ان کا جمع کرنا ۔ قُرْاٰنٌ ؛ جس میں خدا کا کلام جمع ہے ۔ قَرْءٌ ؛ حیض ، وہ خون جو عورت کے رحم میں جمع ہوتا ہے ۔ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ ؛ اور انھیں حلال نہیں ، جائز نہیں ۔ اَنْ يَّكْتُمْنَ ؛ کہ چھپائیں ۔ كَتَمَ ــ يَكْتُمُ ــ كِتْمَانًا ؛ چھپانا ، رازداری کرنا ۔ کَتمِ عدم ؛ پردۂ عدم ۔ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ؛ وہ حمل جس کو خدا نے پیدا کیا ۔ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ ؛ ان کے رحموں میں ۔ رحم وہ جھلی جو پیٹ میں بچہ کے اطراف لپٹی ہوئی رہتی ہے ۔ اصل میں رحم کے معنی مڑنے کے ہیں ۔ دیکھو رحم کو عطوفت اور میل بھی کہتے ہیں ۔ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ ؛ اگر وہ ایمان رکھتی ہیں ۔ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اللہ پر اور روزِ قیامت پر ۔ بچہ اپنے باپ کا ہوگا ۔ ایک کا بچہ ایک کی طرف لگا دینا سخت گناہ ہے ۔ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اور ان کے شوہر ۔ بُعُوْل وَبُعُوْلَۃ ۔ بِعَال جمع بَعْلٌ ؛ خاوند ، شوہر ۔ بَعَلَ الْمرءُ اَهْلَهٗ ؛ جماع کیا ، دل لگی کی ۔ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ اپنی بیویوں کو اپنی طرف ردا ور واپس کر لینے کے زیادہ مستحق ہیں ۔ فِيْ ذٰلِكَ ؛ اس عرصہ میں ۔ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؛ اگر اس رجوع کر لینے اور رد کر لینے میں اصلاح منظور ہو ۔ رجوع اس واسطے نہیں ہے کہ آج رجوع کیا اور کل طلاق دینے پر تیار ۔ وَلَهُنَّ ؛ اور ان عورتوں کو بھی حق ہے ۔ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ ؛ جیسا مردوں کو عورتوں پر حق ہے ۔ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ عرفِ عام کے مطابق ، دستور کے مطابق ، معلوم اور مشہور طریقہ کے مطابق ۔ وَلِلرِّجَالِ ؛ اور مردوں کے لئے ۔ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؛ عورتوں پر فوقیت ہے ، فضیلت ہے ۔ دَرَجَ ــ يَدْرُجُ ــ دُرُوْجًا ؛ چلنا ، بلندی پر چڑھنا ۔ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ عزت و حکمت والا ہے ، غالب ہے ، دانا و بینا ہے ۔

ترجمہ :- اور وہ عورتیں جن کو طلاق دی گئی ہے اپنے آپ کو تین حیض تک روک رکھیں اور انھیں حلال نہیں کہ وہ (اس حمل کو) جس کو خدا نے ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے چھپائیں اگر وہ ایمان رکھتی ہیں اللہ پر اور روزِ قیامت پر ۔ اور ان کے شوہر اس عرصہ میں رجوع کرنے کے زیادہ مستحق ہیں بشرطیکہ (اس رجوع کرلینے میں) اصلاح منظور ہو ۔ اور عرفِ عام کے مطابق ان عورتوں کو بھی حق ہے جیسا کہ مردوں کو ہے اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے ۔ اللہ تو عزت و حکمت والا ہے ۔

توحید کی روح محبت ہے

صاحبو ! یہ آیت بڑی اہم ہے ۔ اس کے متعلق بہت غلط فہمیاں پھیل رہی ہیں اور دنیا ذِلّت کے گڑھے میں گری چلی جارہی ہے ۔ میں اس وقت چند اشارات پر آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں ۔ محبت عرشِ اعظم سے اُترتی ہے اور دلوں میں متمکن ہوتی ہے ۔ محبت کیا کرتی ہے ؟ امتیاز کو مٹاتی ہے ، اتحاد کو پیدا کرتی ہے ، دو کو ایک کرتی ہے ۔ توحید کی روح محبت ہے ذرا غور کرو ! ماں باپ کی اولاد ، بھائی بہن کہلاتی ہے ۔ بھائی بہن کی اولاد ، بھتیجا بھتیجی ، بھانجہ بھانجی ہوتی ہے ۔ وہ کون ہے جو یہ کہہ سکے کہ میری اولاد تیری ہے اور تیری اولاد میری ؟ وہ میاں بیوی ہیں ۔ محبت نے دونوں کو ایک کردیا ہے ، غیریت کو مٹا دیا ہے من تو شدم تو من شدی ہوگیا ہے ۔ روپیہ پیسہ قرابت داروں نے دیا ، اپنی آبرو کسی نے نہ دی ۔ صرف بیوی ہے جو اپنی آبرو سے بھی دریغ نہیں کرتی ۔ افسوس ! اس زمانہ میں محبت شہر بدر کیا ، ملک بدر کردی گئی ہے لہٰذا وہ اگلی سی شیرینیٔ محبت باقی نہ رہی ۔ جدھر دیکھو تلخی ، ناگواری ، دشمنی اور عداوت کا زور ہے ۔

میاں بیوی کی ذمہ داریاں

صاحبو ! کبوتر کبوتری ، چڑا چڑیا ایک آشیانہ میں رہتے ہیں ، اپنے بچوں کو پالتے ہیں ، دانہ بدلی کرتے ہیں ، اپنے پیٹ میں سے نکالتے ہیں اور بچوں کو کھلاتے ہیں ، میاں بیوی کو بھی ایک گھر میں رہنا اور اپنے بچوں کو پالنا چاہیئے ۔ دنیا کا قاعدہ ہے کہ جب کوئی اپنا وقت کسی کو دیتا ہے تو اس کی پرورش اس کے آقا کے فرائض میں داخل ہوجاتی ہے ۔ ذرا عورت کی فطرت پر غور کرو ! شادی بیاہ کے بعد بیوی اُمید سے رہتی ہے ، اس کو دن چڑھ جاتے ہیں ، طبیعت پر ناگواری آجاتی ہے ۔ بار بار اس کو زمین دیکھنا پڑتا ہے ۔ ایسی حالت میں کام کاج کرنا دشوار ہوجاتا ہے ۔ جب پس ماندہ کا پیش خیمہ آتا ہے نقل و حرکت بھی دشوار ہوجاتی ہے ، اُٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہوجاتا ہے ۔ جب نورِ نظر ظاہر ہوتا ہے ، لختِ جگر پیدا ہوتا ہے تو رضاعت اور دودھ پلانے کا زمانہ آجاتا ہے اور جدید روح کی پرورش بھی لازم ہوجاتی ہے ۔ کوئی سچ کہے ، ایمانداری سے کہے ، اس کا مالی بار کون اُٹھائے گا ؟ بے شک شوہر اُٹھائے گا ؟ میاں کمائے گا بیوی بچے کھائیں گے ۔ لہٰذا عورتوں کے فرائض کیا ہونے چاہئیں ؟ گھر داری ، بچوں کو پالنا ان کی تعلیم و تربیت میں دلچسپی لینا ، مگر افسوس ! اب کیا ہورہا ہے ؟ ہوٹل میں کھاتے ہیں ، ہاسپٹل میں تیمارداری کی جاتی ہے ۔ دم آسان ہوتا ہے تو کسی ڈاکٹر یا ڈاکٹرنی کے ہاتھوں میں بچہ پیدا ہوتا ہے تو ماں کا دودھ نصیب نہیں ہوتا ، ماں کی گود نہیں ملتی ، کوئی چٹی آیا بنائی جاتی ہے ، گائے بھینس کے دودھ کی شیشی اس کے لئے پستانِ مادر ہے ۔ جیسی روح ویسے فرشتے ۔ جیسی آیا ویسی بچوں کی تربیت ۔ وہ پہلی سی اولوالعزمی کہاں ؟ وہ شریف جذبات کدھر ؟ گھوڑی کے بچہ کو بھینس کا دودھ پلایا جائے تو وہ کیچڑ میں بیٹھ جاتا ہے ۔ بچہ بھینس کا دودھ پی کر انسانی صفات کا مظاہرہ کیونکر کرے گا ۔

ایک سیاہ رو کے ہاتھ میں پل کر صفاتِ طیبہ کیونکر نمایاں کر سکے گا ! وہ ماں باپ سے کیوں محبت رکھے گا جب کہ ماں باپ کے آغوش میں پرورش ہی نہیں پائی ۔ میاں بھی نوکر ، بیوی بھی نوکر وہ اُدھر نوکری کے لئے نکلے یہ اِدھر ۔ میاں بیمار ہیں ، تڑپ رہے ہیں ، بیقرار ہیں ، بیوی فرماتی ہیں ، صاحب ! اب میرے کلب جانے کا وقت آ گیا ۔ آیا ! صاحب کی اچھی طرح خدمت کر ۔

ہمارے زمانے میں بیویاں پکاتی تھیں ، خانہ داری کرتی تھیں ، کپڑے سیتی تھی ، غیر مرد کے سامنے اپنے کپڑوں کو جانے نہیں دیتی تھیں ۔ بعض تو گھر ہی میں کپڑے دھلواتی تھیں ۔ اب باورچی کھانا پکاتا ہے ، درزی کپڑے سیتا ہے ، دھوبی کپڑے دھوتا ہے ، یا کپڑے واشنگ کمپنی میں جاتے ہیں ۔ روپیہ برباد ۔ صحت برباد ۔ تربیت برباد ۔ خانہ خراب ۔ محبت برباد ۔ اب آرام کہاں ؟ راحت کدھر ؟ خوش حالی کس مقام میں ؟ ایک میرے دوست کہتے تھے کہ یورپ کی یہ حالت ہے کہ اگر کوئی کسی یورپین کو یقین دلا دے کہ اس تعویذ سے تیری بیوی تجھے چاہے گی ، تجھ سے محبت رکھے گی ، اس کے دل میں تیری ہمدردی پیدا ہوجائے گی تو وہ یورپین اپنی آدھی دولت دینے کو تیار ہوجائے گا ۔ اللہ اکبر ! ہم کس زمانہ میں ہیں اور کیا دیکھ رہے ہیں ! **العیاذ باللہ** ! یہ لوگ ایک قسم کے جہنم میں رہتے ہیں ، اپنے مستقر میں رہتے ہیں ۔ جہنم میں رہنے کی ابتدا ان کے لئے یہیں سے ہوچکی ہے ۔ ہم کو ہمارے بیوی بچوں کو جنت مبارک ۔

صاحبو ! اس اُصولی بات کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھو ۔ جس بات کی اور جتنی ضرورت ہے اس کا علم رکھنا چاہئیے ۔ ضرورت سے زیادہ فضول ہے ۔ عورت کو ضرورت ہے کھانے پکانے ، دوا دارو کرنے ، اولاد کی پرورش کرنے ، ابتدائی تعلیم دینے ، ضروری لکھنے پڑھنے کی ۔ بے شک اس کا علم حاصل ہونا ضروری ہے ۔ جس طرح ہر مسلمان مرد سپاہی ہوتا ہے یا ہونا چاہئیے مسلمان عورت کو بھی سپاہ گری سے کچھ حصّہ ملنا چاہئیے جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں اسی طرح عورتوں کے بھی حقوق ہیں ۔ اس کے ہرگز یہ معنی نہیں کہ عورتیں بھی چار مردوں سے نکاح کرسکتی ہیں جس طرح کہ مرد چار عورتوں سے نکاح کرسکتے ہیں ۔ یہ اسلام ہے یہ مسلمان ہیں ۔ پانڈو نہیں ہیں ۔ جہاں مثل کا لفظ آیا ہے وہاں بالمعروف کا بھی لفظ آیا ہے یعنی معلوم و مشہور طریقہ کے مطابق ۔ اس طریقے کے مطابق جو حضرتؐ کے زمانے میں رائج تھا ۔ عرفِ عام بہت بڑا قاضی ہے ۔ اس زمانے میں روز ایک نیا رواج پیدا کرلیں تو اس پر اسلام میں احکام جاری نہیں ہوسکتے ۔ ذرا یہ بھی تو دیکھو کہ قرآن میں یہ بھی تو ہے کہ مردوں کو عورتوں پر فوقیت ہے ۔ مردوں کو کیا فوقیت ہے ؟ مرد پالنے والا ہے ، پرورش کرنے والا ہے ، مالی بار اُٹھانے والا ہے ۔ اور ہم نے بیان کردیا ہے کہ جو نوکر رکھتا ، مالی بار اُٹھتا ہے ۔ وہ حکومت بھی کرے گا ۔ مردوں کی فوقیت ناقابلِ انکار ہے ۔ اس جنگِ عظیم میں کون لڑ رہے ہیں ؟ لاکھوں اور کروڑوں کون مر رہے ہیں ؟ مرد ۔ ہند اور پاکستان تو کیا یورپ اور امریکہ میں بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ مرد ہی ہیں ۔ عورتوں کا دماغ مردوں کے دماغ سے چھوٹا ہوتا ہے ، کم وزن ہوتا ہے ۔ اگر عورتیں زیادہ دماغی محنت کریں تو دیوانی ہوجاتی ہیں ، ان کا دماغ خراب ہوجاتا ہے ۔ ایک آدھ عورت علمی لیاقت میں ممتاز ہو بھی گئی تو کیا ، حکم عمومیت پر ہی دیا جاتا ہے نہ کہ اتفاقی اور خصوصی حالت پر ۔ بعض مرغیاں اذان بھی دیتی ہیں ، ایسے اتفاقات پر کوئی حکم نہیں دیا جاسکتا ۔

عدمِ نکاح کی وجہ سے اولاد ، غیر اولاد کی تمیز باقی نہیں رہتی اور پالنا پرورش کرنا جو مردوں کا خاصہ ہے وہ بھی باقی نہیں رہتا ۔ طبیعی زندگی غیر طبیعی ، غیر فطری ہوجاتی ہے ۔ وَالْعَاقِلُ تَكْفِيْهِ الْاِشَارَةُ ۔

عورت اور مرد کے حقوق

نکاح سے مقصد اولادِ صالح کا پیدا ہونا اور اُمّت کی کثرت ہے ۔ اگر کثرتِ اُمّت کا لحاظ نہ رکھا جائے اور ضبطِ تولید برتھ کنٹرول پر عمل کیا جائے تو سو سال میں ایک آدمی بھی دنیا میں باقی نہ رہے گا ۔ اگر کوئی پیر فرتوت رہ جائے تو رہ جائے ۔ عورت کے حمل اور رضاعت کے زمانے میں کثرتِ اُمّت نہیں ہوسکتی لہٰذا مردوں کو تعددِ ازدواج کی اجازت دی گئی نہ کہ عورتوں کو ۔ اسلام نے تعددِ ازدواج کو پیدا نہیں کیا بلکہ غیر محدود نکاحوں کو چار تک محدود کردیا ۔ اس جنگِ عظیم میں لاکھوں کیا ، کروڑوں مرد مارے جارہے ہیں اور عورتوں کی تعداد مردوں کی تعداد سے بہت زیادہ ہوگئی ہے ۔ اگر تعددِ ازدوج کی اجازت نہ دی جائے تو یہ بیوہ عورتیں کس طرح بسر کریں گی ۔ کون ان کا متکفل ہوگا ۔ یہ اسلامی اُصول ہے اور لوگ مجبور ہیں کہ اس پر عمل کریں ۔

اسلام نے نکاح کو چار تک محدود کیا

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْــًٔا اِلَّاۤ اَنْ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ؛ طلاقِ رجعی دو ہوتی ہیں ۔ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ ؛ پھر روک رکھنا ، قاعدۂ معلوم کے مطابق ، دستور کے موافق ، عرفِ عام کے مطابق ۔ مَسَکَ ؛ پکڑا ، روکا ۔ اَمْسَکَ ؛ پکڑا ، روکا ۔ مُمْسِکٌ ؛ بخیل ۔ اَوْتَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ یا چھوڑ دینا حسنِ معاملہ یا خوبی کے ساتھ یعنی تیسری طلاق دے دینا ۔ سَرَحَ ۔ یَسْرَحُ ۔ سَرْحًا ؛ چرنا ، چرانا ۔ لازم اور متعدی دونوں ہیں ۔ سَرَّحَ ؛ باب تفعیل سے چرنے چھوڑنا ، روانہ کردینا ۔ وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ ؛ اور تم کو حلال نہیں ، جائز نہیں ۔ اَنْ تَاْخُذُوْا ؛ کہ لے لو ۔ یہ فاعل ہے لَا یَحِلُّ کا ۔ مِمَّا اٰتَیْتُمُوْھُنَّ ؛ جو کچھ کہ تم نے ان کو دیا ہے ۔ شَیْئًا کی صفت ہے ۔ اِلَّآ اَنْ یَّخَافَا ؛ مگر یہ کہ ڈریں ۔ اس سے مراد میاں بیوی کے طرف کے حَکَم ہیں ۔ اَلَّا یُقِیْمَا ؛ کہ قائم نہ رکھ سکیں گے ۔ یَخَافَا کا مفعول ہے ۔ حُدُوْدَ اللّٰہِ ؛ حدودِ خدا کو ، احکامِ الٰہی کو ۔ فَاِنْ خِفْتُمْ ؛ اے حکمو ! تم کو اگر خوف ہو ۔ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَاللّٰہِ ؛ کہ میاں بیوی احکامِ الٰہی کو قائم نہ رکھ سکیں گے ۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا ؛ تو میاں بیوی پر کوئی گناہ نہیں ۔ فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ ؛ اس مال کے دینے میں جس سے میاں کے ہاتھ سے بیوی کو رہائی ہو اور بیوی فدیہ کے طور پر مہر واپس کردے یا کچھ اور زیادہ دے ۔ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ ؛ یہ اللہ کے حدود ہیں ۔ فَلَا تَعْتَدُوْھَا ؛ ان سے تجاوز نہ کرو ۔ وَمَنْ یَّتَعَدَّ ؛ اور جس نے تجاوز کیا ۔ حُدُوْدَ اللّٰہِ ؛ اللہ کے حدود سے ۔ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ سو وہی ظالم ہیں ۔

ترجمہ :- طلاق (رجعی) دو ہی ہوتی ہیں (یعنی وہ طلاق جس میں میاں بغیر تجدیدِ نکاح کے رجوع کرسکتا ہے دو ہی ہیں) پھر دستور کے موافق اپنی بیوی کو زوجیت میں باقی رکھے یا حسن وخوبی سے چھوڑ دے ۔ اور تم کو حلال نہیں کہ تمہارے دیئے ہوئے مہر سے کچھ واپس لے لو مگر یہ کہ حکموں کو خوف ہو کہ دونوں (میاں بیوی) اللہ کے حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے (اور احکامِ الٰہی کے پابند نہ رہیں گے) پس اگر تم کو ایسا خوف ہو کہ وہ دونوں اللہ کے حدود کو قایم نہ رکھ سکیں گے تو بیوی (مہر معاف کرکے یا اس کو واپس کرکے) کچھ دے کے اپنی جان چھڑا لے تو ان (میاں بیوی) پر کوئی گناہ نہیں ۔ یہ اللہ کے حدود ہیں (احکامِ الٰہی ہیں) ان سے تجاوز نہ کرو اور جو لوگ اللہ کے حدود سے تجاوز کریں گے وہی ظالم ہیں ۔

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾

فَاِنْ طَلَّقَهَا ؛ پھر اگر ان دو طلاقوں کے بعد اور ایک طلاق دے دے یعنی تیسری طلاق دے ۔ فَلَا تَحِلُّ لَهٗ ؛ تو وہ عورت اس کو حلال نہ ہوگی ۔ یعنی اس سے نکاح نہ ہوگا ۔ مِنْ بَعْدُ ؛ اس کے بعد ۔ بَعْدُ کا مضاف الیہ محذوف ہے ۔ اَیْ مِنْ بَعْدِ هٰذَا ؛ جب مضاف الیہ محذوف ہو تو بَعْد کا لفظ اور دوسرے ظروف ضمہ پر مبنی ہوجاتے ہیں ۔ اس لئے مِن کی وجہ سے جر نہیں آیا ۔ حَتّٰى تَنْكِحَ ؛ یہاں تک کہ وہ عورت نکاح کرلے ۔ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؛ ایک دوسرے خاوند سے ۔ تین طلاق کے بعد کسی طلاق کا حق باقی نہیں رہتا ۔ تین طلاق کو طلاقِ مغلظہ کہتے ہیں ۔ فَاِنْ طَلَّقَهَا ؛ اگر دوسرے شوہر نے بھی اس کو طلاق دی ۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؛ تو ان مرد اور عورت پر کوئی گناہ نہیں ۔ اَنْ يَّتَرَاجَعَا ؛ کہ دونوں رجوع کرلیں ، پہلے خاوند سے پھر نکاح کیا جائے ۔ اِنْ ظَنَّا ؛ اگر ان دونوں نے گمان کیا ، ظنِ غالب رکھا ۔ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؛ کہ حدود اللہ کو قائم رکھیں گے ۔ نکاح وطلاق بڑی اہمیت رکھتے ہیں ، ان کو کھیل ٹھٹا نہ بنانا چاہئیے ۔ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؛ اور یہ اللہ کے حدود ہیں یہ خدا کی حد بندیاں ہیں ۔ يُبَيِّنُهَا ؛ ان کو اللہ بیان کرتا ہے ۔ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ؛ اس قوم کے لئے جو علم رکھتی ہے ، ان لوگوں کے لئے جو خیر وشر کو سمجھتے ہیں ، صاحبِ علم وتمیز ہیں ، جن کے دلوں میں احکامِ الٰہی کی وقعت ہے ۔

ترجمہ :- اگر شوہر نے اس عورت کو پھر طلاق دی تو اس کے بعد عورت ہرگز حلال نہ ہوگی (نہ اس سے نکاح ہوسکے گا) اس کے بعد یہاں تک کہ وہ عورت کسی اور شوہر سے نکاح کرلے ۔ پھر اگر وہ دوسرا

شوہر بھی اس کو طلاق دے دے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ (نئے سرے سے پھر نکاح کی طرف) رجوع کریں ۔ بشرطیکہ ان دونوں کو ظنِ غالب ہو کہ حدودِ الٰہی کی پابندی کریں گے (اور ان کو قائم رکھیں گے) یہ حدود اللہ ہیں جن کو اللہ تعالےٰ بیان کرتا ہے اہلِ علم قوم کے لئے ۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ
وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِتَعْتَدُوا ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ
هُزُوًا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهِ ۚ
وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٣١﴾ ع ۲۹ ۳ ۱۴ الثلثة

وَإِذَا طَلَّقْتُمْ ؛ اور جب تم نے طلاق دی ۔ النِّسَآءَ ؛ عورتوں کو ۔ فَبَلَغْنَ ؛ پھر وہ پہنچ گئیں ۔ أَجَلَهُنَّ ؛ اپنی عدت کو، مدت کو ۔ فَأَمْسِكُوهُنَّ ؛ پھر روک لو ان کو ۔ بِمَعْرُوْفٍ ؛ معلوم طریقے سے ، عرفِ عام کے مطابق ، حسبِ دستور ۔ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ ؛ یا چھوڑ دو ان کو، یا آزاد کردو ان کو ۔ بِمَعْرُوْفٍ ؛ دستور کے موافق ۔ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ؛ اور نہ روک رکھو ان کو ۔ ضِرَارًا ؛ ضرر پہنچانے کے لئے ۔ لِتَعْتَدُوْا ؛ حدودِ معینہ سے تجاوز کرنے کے لئے ، تعدی اور ایذا رسانی کے لئے ۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ؛ اور جس نے ایسا کیا ۔ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؛ پس اس نے اپنے نفس پر ظلم کیا ، اس کا خمیازہ خود اس کو بھگتنا پڑے گا ۔ وَلَا تَتَّخِذُوْا ؛ اور نہ بنالو ۔ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتوں کو ، احکامِ خداوندی کو ۔ هُزُوًا ؛ مسخرا پن ، ٹھٹا ، دل لگی ، ہنسی ۔ وَاذْكُرُوْا ؛ اور یاد کرو ، ذکر کرو ۔ نِعْمَتَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی نعمت کو ، اس کے احسان کو ۔ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر ۔ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ ؛ اور جو اُتارا تم پر ۔ مِنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ ؛ کتاب و حکمت سے ۔ مَا اَنْزَلَ کا بیان ہے ۔ يَعِظُكُمْ بِهٖ ؛ اس سے تم کو وعظ کرتا ہے ، نصیحت کرتا ہے ، پند دیتا ہے ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ۔ وَاعْلَمُوْا ؛ اور خوب جان لو ۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ ۔ بِكُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے کو ، ہر چیز سے ۔ عَلِيْمٌ ؛ باخبر ہے ، واقف ہے ، علم رکھتا ہے ، تمہارے کرتوتوں کو جانتا ہے ۔

ترجمہ :- اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو ان کو یا تو دستور کے موافق رکھ لو یا دستور کے موافق چھوڑ دو اور ان کو ضرر پہنچانے اور ان پر تعدی کرنے کے لئے نہ روکو اور جس نے ایسا کیا تو اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا ۔ اور خدا کے احکام سے مسخرا پن نہ کرو ۔ (اس کو دل لگی نہ بناؤ) اور اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جو تم پر ہوئی ہیں ، اور یہ (احسان بھی یاد رکھو) کہ اس نے تم پر

کتاب و حکمت نازل فرمائی ۔ اللہ تم کو سمجھاتا ہے (پند دیتا ہے) اللہ سے ڈرو ۔ اور یہ جان رکھو کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے (اور اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے) ۔

صاحبو ! نکاح اور طلاق بچوں کا کھیل نہیں ہے ۔ تمدن کا دار و مدار شادی بیاہ پر ہے ، ازدواج پر ہے ۔ گاڑی کے دونوں بیل برابر چلیں تو گاڑی چلتی ہے ۔ ایک نے شرارت کی اور اڑیل بن گیا ۔ لاکھ مارو آگے نہیں چلتا تو ظاہر ہے کہ گاڑی چلنا موقوف ہوجائے گی ۔ طلاق کے مسائل بہت اہم ہیں ۔ ان پر بڑی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں اور ان کے سمجھنے میں قسم قسم کی غلط فہمیاں ہورہی ہیں ۔ میں چند اُصولوں کی طرف اشارات کرتا جاؤں گا ۔ اللہ اس سے مسلمانوں کو فایدہ عطا کرے ۔

عربوں کے پاس عورتوں پر بڑا ظلم کیا جاتا تھا ۔ نہ انسانیت سے رکھتے نہ آدمیت سے چھوڑتے ۔ طلاق دیتے ، عدت ختم ہونے کو ہوتی رجوع کرلیتے ۔ اسلام نے دو مرتبہ سے زیادہ رجوع کرنے کا حق نہیں دیا ۔ تیسری دفعہ میں یا تو اِدھر یا تو اُدھر ۔ نہ کہ بیچ میں اَدھر ۔

ان مسائل میں چند اصطلاحات آئیں گی ۔ میں پہلے انھیں کو بیان کرنا چاہتا ہوں :-

نکاح میاں بیوی کا ایک معاہدہ ہے جس میں ایک طرف سے سرپرستی و پرورش ہے تو دوسری طرف سے اطاعت و فرماں برداری ۔ نکاح ایک دائمی معاہدہ ہے ۔ بعض دشواریوں کی وجہ سے کبھی ٹوٹ بھی جاتا ہے ۔ اسی کا نام طلاق ہے ۔ چند روز کے لئے ایسے تعلقات کے قایم کرنے کا نام متعہ ہے جس کو اللہ اور رسولؐ نے حرام کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ ؛ عورت سے ازدواجی فایدہ اُٹھانے کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو بیوی ہو جو وارث ہوتی ہے یا شرعی لونڈی ہو ۔ ممتوعہ نہ بیوی ہے کہ وارث ہو نہ لونڈی ہے کہ جائز ہو ۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے حجتہ الوداع میں متعہ کو حرام فرمایا ہے ۔ (ترمذی)

متعہ نکاح نہیں

طلاق کی کئی قسمیں ہیں :-

طلاقِ رجعی وہ طلاق جس میں بغیر نکاحِ جدید کے میاں بیوی کو رجوع کرسکتا ہے ۔ طلاقِ رجعی دو دفعہ ہوسکتی ہے ۔ اس سے زیادہ نہیں ۔

طلاق کی قسمیں

طلاقِ بائن وہ طلاق جس میں میاں بیوی ایک دوسرے سے جُدا ہوجاتے ہیں ۔ اگر پھر ملنا چاہیں اور بیوی بھی ملنے کے لئے راضی ہو تو نکاح جدید اور مہرِ جدید کی ضرورت ہوگی ۔

طلاق بائن میں ایسے لفظ ہوتے ہیں جو طلاق کی شدت و قوت پر دلالت کرتے ہیں ۔ مثلاً جُدا کر دینے والا طلاق ۔ پہاڑ برابر طلاق ۔ کنایات میں جب طلاق مراد ہوتی ہے تو بائن ہوتی ہے جیسے تم اپنے میکہ میں چلی جاؤ ۔ آج سے تمہاری مہار تمہاری گردن پر ۔

طلاقِ مغلظہ تیسری طلاق ۔ اس کے بعد عورت بالکل آزاد ہوجاتی ہے ، اگر اس سے دوبارہ نکاح کرنا بھی چاہے تو ہرگز نہیں کرسکتے ۔ ہاں اگر وہ کسی اور سے نکاح کرلے اور وہ طلاق بھی دے دے تو نئے سرے سے پھر سلسلۂ ازدواج شروع ہوگا اور مرد کو تین طلاق کا حق پیدا ہوجائے گا ۔

طلاق دینے کا صحیح طریقہ

شرعِ شریف میں صحیح طریقہ طلاق دینے کا اس طرح ہے ۔ طہر اور پاکی کے زمانے میں ایک طلاق دیں ، مہینے بھر میں میاں بیوی کا غصّہ نہ اُترا اور باہمی ناخوشی قائم رہی تو دوسرے طہر میں پھر اور ایک طلاق دے گا ۔ اگر اس مہینہ میں بھی غصّہ نہ اُترا اور ملاپ کی کوئی صورت نہ پیدا ہوئی تو پھر طہر میں ایک اور طلاق دے گا جو تیسری اور آخری ہوگی ۔ طلاق کے زمانے میں بیوی میاں کے گھر رہے گی اور شوہر اس کا نفقہ اور خرچہ دے گا ۔ اس طرح گزارنے کو عدت کہتے ہیں ۔ عدت میں بہت سے فایدے ہیں ۔نسل میں خلط نہیں ہوتا ، ایک کا بچہ ایک کی طرف منسوب نہیں ہوتا ۔ طلاق یافتہ عورت اس عرض مدت میں اپنے قرابت داروں کو طلب کرسکتی ہے ۔ عدت تین حیض تک ہے ۔ اگر حیض نہیں آتا تو تین مہینے ۔ لونڈی ہو تو دو حیض ۔ حیض نہیں آتا تو ڈیڑھ مہینہ ۔ خاوند مرگیا ہو تو تقریباً ڈیوڑھی عدت یعنی چار مہینے دس دن ۔ اگر حاملہ ہو تو بچہ کا تولد ہوجانا ۔ عورت کو اگر طلاق دی گئی ہے اور جماع یا خلوت صحیحہ واقع ہوگئی تھی یعنی جماع کا موقعہ دیا گیا تو پورا مہر دینا ہوگا ۔ اور جماع نہ ہوا تو نصف مہر ۔ اگر جماع بھی نہ ہو اور مہر بھی متعین نہ تھا تو دو جوڑے کپڑوں کے دینا چاہئے ۔

کیا دو یا تین طلاقیں ایک وقت میں دی جاسکتی ہے؟ اگر دی جائیں گی تو پڑ جائیں گی مگر خلافِ سنت ہوگا ۔ اگر کسی نے طلاق ۔ طلاق ۔ طلاق تین دفعہ کہا تو اس کا کیا حکم ہے؟ رسولِ خدا ﷺ اور حضرت صدیق اکبرؓ کے زمانے میں طلاق کا لفظ مکرر سہ کرر تاکیداً کہا جاتا تھا اور مقصود ایک ہی طلاق رہتی مگر حضرت عمرؓ کے زمانے میں محاورہ بدل گیا ۔ آپ نے زبان دانوں سے مشورہ کیا تو سب نے باتفاق فیصلہ کیا کہ اس وقت اس لفظ کی تکرار تاکیداً نہیں ہے بلکہ تجیزاً ہے یعنی ہر دفعہ ایک مستقل طلاق مقصود ہے لہذا تاکید کی صورت میں ایک طلاق اور تجیز کی صورت میں تین طلاقیں واقع ہوں گی ۔

اس مقام میں علماء کو بہت غلط فہمیاں ہوئی ہیں ، اور وہ رسولِ خدا ﷺ کے دین کو سمجھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ یا کوئی اور منسوخ کرسکتا ہے ۔ یہ ان کی ذاتی کم فہمی ہے جو واجب الاحتراز ہے ۔

خلع کس کو کہتے ہیں؟ میاں اور بیوی میں ناچاقی اور اختلاف پیدا ہوجائے اور لاکھ سلجھانا چاہیں نہ سلجھے تو اخر العلاج الکی کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا تو داغ دیتے ہیں ۔ وفاق ممکن نہ ہو تو فراق ہے ۔ صحیح قرآنی طریقہ یہ ہے کہ میاں بیوی میں نااتفاقی پیدا ہوجائے تو میاں کے خاندان کا ایک آدمی اور بیوی کے خاندان کا ایک آدمی حکم بنائے جائیں ، اتفاق پیدا ہوجائے تو الحمد للہ ۔ اتفاق پیدا نہ ہوسکے تو وہی الفراق الفراق ۔ ایک عام غلطی یہ ہورہی ہے کہ لوگ ناصح ، مشفق اور حکم میں تمیز نہیں کرتے ۔ صرف نصیحت کرنا ناصحِ مشفق کا کام ہے ۔ حَکَم حُکم کرتا ہے ، فیصلہ چاہے کسی کے موافق ہو یا مخالف ، حکم کا حکم واجب التعمیل ہوتا ہے ۔ حَکموں کے حکم کے باوجود اگر کوئی طلاق نہ دے تو جہاں قاضی ہے قاضی طلاق دے گا ۔ قاضی بحیثیت وکیل کے طلاق دے گا ۔ دیکھو! مسئلہ عنین ۔ لعان ۔ ناقابل برداشت مرض میں قاضی طلاق کا حکم دے گا ۔ اگر عدول حکمی

کی جائے تو خود قاضی بحیثیت وکیل کے طلاق دے گا۔ جہاں قاضی نہ ہو خود حکم حکم کریں گے۔ حکم کے تقرر کی غرض رفعِ نزاع ہے۔ جب نزاع مرتفع اور دور نہ ہو تو حکم کا تقرر بے فائدہ اور بے کار ہے۔

ایک عام غلطی پھیلی ہوئی ہے کہ بیوی کے پاس ایک دفعہ اگر جائیں تو خاوند کا حق ادا ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں آپ نے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے مشورہ کیا کہ عورت کتنے زمانے تک بغیر شوہر کے صبر کر سکتی ہے۔ ام المومنین نے چار کا اشارہ کیا یعنی چار مہینے سے زیادہ مدت ہو جائے تو عورت کو تکلیف ہوتی ہے۔ اسی بناء پر آپ نے فوجوں کو حکم دیا کہ چار مہینے میں ان کی بدلی کی جائے۔

اُصول فقہ کا ایک مشہور کلیہ ہے کہ لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ ؛ نہ ضرر اُٹھاؤ نہ ضرر پہنچاؤ۔ اُصولِ فقہ کا یہ بھی ایک کلیہ ہے کہ حاکم رفعِ نزاع کرے گا، اس کا فیصلہ کرے گا۔ نہ مانے تو قوتِ حاکمانہ سے تعمیل کرائے گا یہ نہیں کہ نصیحت کرے گا اور عاجز ہو کر بیٹھ جائے گا۔

حضرت حبیبِ خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت آپ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ میں اپنے خاوند سے ناخوش ہوں، اس کے یہاں رہنا نہیں چاہتی۔ آپ نے تحقیق کی تو عورت نے کہا کہ وہ میرے حقوق میں کوتاہی نہیں کرتا اور نہ اس کے اخلاق و دینداری پر مجھ کو اعتراض ہے لیکن مجھ کو اس سے نفرتِ طبعی ہے۔ آپ نے عورت سے مہر واپس کرا دیا اور زوج سے طلاق دلوا دی۔

اُصولِ فقہ کا یہ بھی ایک کلیہ ہے کہ حاکم کا حکم ظاہر و باطن میں نافذ ہوتا ہے۔ چوں کہ وہ اجتہاد کرتا ہے اس لئے اس پر کوئی الزام یا گناہ عائد نہیں ہوتا۔

بعض نادانوں کو ایک اور غلط فہمی ہو رہی ہے، قاضی اس کو سمجھ رہے ہیں جو نکاح باندھ دیتا ہے، ایجاب و قبول کرا دیتا ہے، ایک عربی خطبہ پڑھ دیتا ہے۔ نہیں، قاضی وہ ہے جو رعایا کے مقدمات کا فیصلہ کرتا ہے۔ رفعِ نزاع کرتا ہے۔ سلطنت کی قوت سے اپنے احکام کی تعمیل کرواتا ہے۔

ایک اور مسئلہ بڑا اہم ہے جس میں لوگ غلطاں و پیچاں ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ اُستاد شاگردوں کو، ماں باپ بچوں کو، بادشاہ رعایا کو، قاضی اہلِ مقدمات کو اُن کی غلطیوں پر تادیب کرتا ہے، سزا دیتا ہے مگر وہ تادیب کی حد تک ہو، ظلم کی حد تک نہ پہنچے۔ اُصول فقہ کی کلیات میں سے ہے کہ ظلم دور کیا جائے گا۔ اگر کوئی مرد عورت پر ظلم کر رہا ہو، تادیب سے تجاوز کر گیا ہو تو قاضی کا پنجہ آہنی ظالم کی گردن پکڑ لے گا۔ کس فقہ کی کتاب میں، کونسی تعزیرات ہند میں، کس تعزیرات دکن میں لکھا ہے کہ عورت پر ظلم و ستم کرنا مستثنیاتِ عامہ میں داخل ہے؟ قانون کے مطابق، شرع کے مطابق اگر حاکم ظالم شوہر کو سزائیں دیا کرے تو دولھا میاں کا سارا نشہ ہرن ہو جائے گا اور درشت گوئی آزارِ لسانی، تملّق و خوشامد میں مبدل ہو جائے گی۔

احناف کے پاس یہ بھی ایک قاعدہ ہے کہ فقہائے حنفی اگر یہ سمجھیں کہ صورتِ حاضرہ میں عورت پر ظلم واقع ہوگا تو اس مقدمہ کو کسی شافعی، مالکی، حنبلی قاضی کے پاس بھیج دیں اور اس کا فیصلہ ناطق ہوگا۔ کوئی دوسرا حنفی قاضی اس کے حکم کو توڑ نہ سکے گا۔

بعض عورتیں نکاح کے وقت ہی معاہدہ میں ایسی شرائط داخل کرلیتی ہیں اور معاہدہ اس طرح کیا جاتا ہے کہ اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی جائے تو عورت کو طلاق اور وہ آزاد۔

دینِ اسلام میں بڑی سہولتیں ہیں۔ خیر و شر کے تمام پہلوؤں پر اسلام کی نظر ہے۔ تفصیلی مسائل کتبِ فقہ میں ملاحظہ فرمائیں اور ان اشارات و اُصول پر قناعت کریں۔

صاحبو! طلاق اور خلع ان احکام میں سے ہیں جن سے تمام مذاہب کورے ہیں، جن کا کسی کتاب میں پتہ نہیں۔ افسوس الدین یسر۔ یعنی دین آسان ہے کو کیا کردیا ہے، ناقابلِ عمل بنا دیا ہے اور مخالفین ہمارے اُصول کو لے کر اس پر عمل کرکے اب ہم پر ہنستے ہیں، اسلام کو ظلم بتاتے ہیں۔ اللہ اکبر! اللہ اکبر!۔

صاحبو! خلع کیا ہے؟ بیوی کی طرف سے تحریکِ طلاق۔ پس اگر ناقابلِ برداشت زیادتی مرد کی طرف سے ہے تو حاکم طلاق دینے کا حکم دے گا اور مہر بھی اس کے سر پر آجائے گا۔ اور اگر نافرمانی اور نشوز عورت کی طرف سے ہے تو اگر مہر واجب الادا ہو تو اس کو معاف کرنا پڑے گا یا مہر کا کچھ حصہ معاف کرنا پڑے گا اور ممکن ہے کہ حاکم اگر مناسب سمجھے، تو مہر کے سوا کچھ اور زاید مال بھی دینا پڑے گا۔ حضرت نے تو واپسی مہر پر طلاق دینے کا حکم دیا تھا۔ مسلمانوں میں خلع میں کیوں دیر ہوتی ہے؟ عورت مہر معاف کرنا نہیں چاہتی کیوں کہ وہ بہت بڑی مقدار کا ہوتا ہے۔ اسی حیص بیص میں عورتوں کی عمریں تباہ ہو رہی ہیں۔ کیا نکاحِ ثانی ناجائز ہے؟ میاں، بیوی کو برسوں نہیں پوچھتا اور عورت ناگفتنی کام کرنے لگتی ہے۔ العیاذ باللہ۔

صاحبو! آج کل مردوں کے مظالم کا زمانہ گیا۔ عورتوں کے مظالم شروع ہوچکے ہیں۔ نکاحِ شرعی موجودہ زمانے کے حالات سے شرما کر اپنا منہ کتم عدم میں چھپا رہا ہے۔ اب نکاحِ شرعی کے عوض سیول میرج ہو رہی ہے۔ صاحب بہت زور سے خراٹے لیتے ہیں جس سے میری نیند خراب ہوتی ہے۔ حاکم سے درخواست کرتی ہے کہ نکاح فسخ کردیا جائے۔ بات بات پر فسخِ نکاح! یہ کیا تمدن ہے؟ کیا تہذیب ہے؟ عورت فسخِ نکاح کرواتی ہے اور مرد کی ماہوار نفقہ میں باندھی جاتی ہے۔ توبہ توبہ! اسلام ان سب شرارتوں اور خباثتوں سے پاک ہے۔ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؛ یہ خدا کی حدبندیاں ہیں ان کے پاس تک نہ جاؤ۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

وَاِذَا طَلَّقْتُمْ ؛ اور جب تم نے طلاق دی۔ اَلنِّسَآءَ ؛ عورتوں کو۔ فَبَلَغْنَ ؛ پھر وہ پہنچ گئیں۔ اَجَلَهُنَّ ؛ اپنی مدت کو یعنی

انتہائی عدت کو یعنی ان کی عدت ختم ہوجائے ۔ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ ؛ پھر ان کو نہ روکو ۔ عَضَل عَلَيْهِ ۔ يَعْضُلُ عَضْلًا ؛ تنگی کی ۔ وَعَضِلَ بِهِ الْاَمْرُ ؛ کام دشوار ہوگیا ۔ مُعْضِلَه ؛ مشکل مسئلہ ۔ عُضَالٌ ؛ مرض لاعلاج ۔ اَنْ يَّنْكِحْنَ ؛ کہ نکاح کرلیں ۔ اَزْوَاجَهُنَّ ؛ اپنے شوہروں سے ۔ اِذَا تَرَاضَوْا ؛ جب باہم راضی ہوجائیں ۔ بَيْنَهُمْ ؛ آپس میں ۔ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ عرفِ عام کے مطابق ، دستور کے موافق ۔ ذٰلِكَ ؛ یہ ۔ يُوْعَظُ بِهٖ ؛ اس کو وعظ کیا جاتا ہے ، نصیحت کی جاتی ہے ، پند دی جاتی ہے ۔ مَنْ كَانَ ؛ جو ہو ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ۔ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ؛ اللہ پر ایمان رکھتا ہے ۔ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور قیامت پر ۔ ذٰلِكُمْ ؛ یہ بات اَزْكٰى لَكُمْ ؛ زیادہ پاک صاف ہے تمہارے لئے ۔ زکی کے معنی میں برکت اور نشو ونما کا خیال غالب ہے ۔ اسی سے زکوٰۃ ہے جس کے دینے کے بعد کمائی ستھری ہوجاتی ہے اور اللہ کے فضل سے روبہ ترقی ہوتی ہے ۔ وَاَطْهَرُ ؛ اور زیادہ طہارت والی ، پاک تر ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ؛ اور اللہ جانتا ہے ۔ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ اور تم نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ ختمِ مدّت کو پہنچ جائیں تو تم ان کو نہ روکو کہ اپنے شوہر سے نکاح کرلیں ۔ بشرطیکہ ان میں باہمی رضا مندی ہو (اور یہ باہمی رضا مندی بھی) دستور کے موافق ہو ۔ یہ (جو کچھ کہا جارہا ہے اس سے مقصود) ایسے شخص کو نصیحت کرنا ہے جو اللہ پر اور آخرت (کی جواب دہی) پر ایمان رکھتا ہے ۔ یہ تمہارے حق میں پاک صاف اور اچھی بات ہے ۔ اللہ (تمام مصالح سے) واقف ہے اور تم واقف نہیں ۔

طلاق دینے کے بعد عورت کے تین حال ہیں :-

(۱) مرد اس سے رجوع کرے اس کو فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ میں بیان فرمایا ۔

(۲) رجوع نہ کرے یہاں تک کہ عدت تمام ہوجائے ۔ اس کو اَوْتَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ سے بیان فرمایا ۔

(۳) تیسری طلاق دے کر بالکل جدائی ہوجائے اس کو فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ میں بیان فرمایا ہے ۔

یہ ہم نے پہلے بیان کردیا ہے کہ سنت طریقہ ہر ماہ ایک طہر میں ایک طلاق دینے کا ہے ۔ مگر خلافِ سنت کسی نے دو یا تین طلاقیں دے دیں تو پڑ ضرور جائیں گی ۔ تین طلاقیں یعنی طلاقِ مغلظہ کے بعد اور عدت گزر جانے پر عورت دوسرے مرد سے نکاح کرسکتی ہے ۔ پھر اس سے طلاق لینے کے بعد شوہرِ اوّل سے نکاح کرسکتی ہے اور ایسا نکاح کرنا حلال ہے ۔ اگر کوئی شخص نکاح ہی اس لئے کرے کہ اس عورت کو طلاق دے اور وہ شوہر اوّل کی طرف رجوع کرے تو ایسی عورت حلالہ ہے ۔ حَتّٰى تَنْكِحَ سے مراد جماع ہے ۔ ''نکاح'' عقدِ شرعی اور جماع دونوں کے معنے میں آتا ہے کیوں کہ اس کے اصلی معنے سوراخ کرنے اور کانٹا چھانے کے ہیں ۔ تحلیل کے خیال سے نکاح کرنا نہایت شرمناک اور مکروہ فعل ہے ۔ حدیث میں ہے ۔ حَتّٰى تَذُوْقِىْ یہاں تک کہ تو اے عورت ! اس کا شہد چکھ لے ۔ اس سے مراد جماع ہے ۔

ہمارے زمانے میں ایک عجیب واقعہ ہوا ۔ شوہر نے حماقت سے بیوی کو تین طلاقیں دے دیں ۔ پاس پیسہ بھی کچھ زیادہ نہ تھا ، نہ زور تھا ، نہ زر ، مظالم البتہ تھے ۔ تحلیل کی غرض سے ایک بوڑھے عرب سے شادی کردی گئی ۔ وہ زور بھی رکھتا تھا ۔ اخلاق و عادات بھی اچھے تھے ۔ نہ اس عرب نے عورت کو چھوڑا اور نہ عورت نے عرب کو چھوڑا ۔ نتیجہ دولھا میاں کی تباہی ، دنیا میں رسوائی اور بیوی سے جُدائی ہوئی ۔

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾

وَالْوٰلِدٰتُ ؛ اور مائیں ۔ يُرْضِعْنَ ؛ دودھ پلائیں ۔ اَوْلَادَهُنَّ ؛ اپنی اولاد کو ۔ حَوْلَيْنِ ؛ دو سال ۔ حَالَ ۔ يَحُوْلُ ۔ حَوْلًا ـــ حَوْلًا ؛ گردش کرنا ، پھرنا ۔ زمانہ گردش کھا رہا ہے اس واسطے سال کو حول کہا گیا ۔ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ؛ پورے دوسال ۔ لِمَنْ اَرَادَ ؛ اس شخص کے لئے جو ارادہ کرے ۔ اَنْ يُّتِمَّ ؛ کہ تمام کرے ، پورا کرے ۔ الرَّضَاعَةَ ؛ دودھ پلانے کو رَضِعَ ۔ يَرْضَعُ ۔ وَرَضَعَ ۔ يَرْضِعُ ۔ رَضْعًا ۔ وَرَضَاعًا وَ رِضَاعًا ۔ وَرَضَاعَةً ؛ ماں کا سینہ چوسنا ۔ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ ؛ اور وہ شخص جس کا بچہ ہے ، جس کی اولاد ہے ۔ باپ اور ولی پر واجب ہے ۔ رِزْقُهُنَّ ؛ ان کا کھانا ۔ یعنی مطلقہ عورتوں کا ۔ وَكِسْوَتُهُنَّ ؛ اور ان کا کپڑا ۔ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ عرفِ عام اور دستور کے موافق لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ ؛ کسی شخص کو تکلیف نہیں دی جاسکتی ۔ اِلَّا وُسْعَهَا ؛ مگر حسبِ وسعت وگنجائش ، حسبِ استطاعت ۔ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ؛ ماں کو ضرر اور تکلیف نہیں دی جائے گی ۔ بِوَلَدِهَا ؛ اس کے بچے کی وجہ سے ۔ وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ ؛ اور نہ باپ کو ۔ بِوَلَدِهٖ ؛ اس کے بچے کی وجہ سے ۔ وَعَلَى الْوَارِثِ ؛ اور وارث پر واجب ہے ۔ مِثْلُ ذٰلِكَ ؛ ایسے ہی ۔ فَاِنْ اَرَادَا ؛ پھر اگر دونوں ارادہ کریں ۔ فِصَالًا ؛ دودھ چھڑانے کا ۔ عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا ؛ ان دونوں کی باہمی رضا مندی سے ، باہمی مرضی سے ۔ وَتَشَاوُرٍ ؛ اور باہمی مشورے سے یعنی باہمی صلاح ومشورے سے دودھ چھڑا دینا مناسب معلوم ہوتا ہے ۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؛ تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہے

وَاِنْ اَرَدْتُّمْ ؛ اور اگر تم ارادہ کرو، چاہو۔ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا ؛ کہ دودھ پلواؤ۔ اَوْلَادَكُمْ ؛ اپنی اولاد کو۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ؛ تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اِذَا سَلَّمْتُمْ ؛ جب تم دے دو، سپرد کردو، تسلیم کردو۔ مَّآ اٰتَيْتُمْ ؛ جو تم نے دیا، جو تم پر واجب الادا ہے۔ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ عرف عام اور دستور کے موافق۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو، تقویٰ اختیار کرو۔ وَاعْلَمُوْٓا ؛ اور خوب جان لو۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ بے شک اللہ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ تم جو عمل کرتے ہو، تمہارے کاموں کو۔ بَصِيْرٌ ؛ دانا بینا ہے، دیکھتا ہے، باخبر ہے۔

ترجمہ :- اور ماؤں کو چاہیئے کہ اپنی اولاد کو کامل دو برس تک دودھ پلائیں اس شخص کے لئے جو (تین طلاق کے بعد بھی اس عورت سے) پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہتا ہو، اور باپ پر دودھ پلانے والی کا کھانا کپڑا دستور کے موافق لازم ہے۔ کسی کو تکلیف نہیں دی جائے گی مگر اسی قدر کہ اس کی وسعت (اور گنجایش) ہو۔ نہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے ضرر دیا جائے گا نہ باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے۔ اسی قدر اس کے وارث پر بھی ہے۔ اگر دونوں اپنی رضا مندی اور مشورے سے اس سے پہلے ہی دودھ چھڑا دینا چاہیں تو کچھ گناہ نہیں اور اگر (کسی اور یعنی دایہ سے) اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہیں تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں جب کہ جو کچھ تم نے دینے کا وعدہ کیا ہو دستور کے موافق دے دو اور اللہ سے ڈرو اور خوب جان رکھو کہ اللہ تمہارے اعمال اور کاموں کو دیکھتا ہے۔

واضح ہو کہ جب عورت کو طلاق ہو جاتی ہے اور رجوع کی صورت باقی نہیں رہتی تو اس کا اثر اولاد کے دودھ پلانے اور تربیت کرنے پر پڑتا ہے اور اس وقت دو صورتیں پیدا ہوں گی :-

(۱) خود بچے کی ماں بچے کو دودھ پلائے۔

(۲) کسی دایہ کو رکھ کر دودھ پلانے کا انتظام کیا جائے۔

ان صورتوں میں بچے کے کھانے پینے کے متعلق اور دودھ پلانے والی کے کھانے کپڑے کے متعلق اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ قرآنِ پاک نے حکم دیا کہ عرفِ عام اور دستور کے موافق کھانے کپڑے وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔ نہ بچے کے باپ کو تکلیف ہو نہ ماں کو۔ اگر باپ مرگیا ہو اور دوسرا اس کا وارث ہو گیا ہو تو اس کو بھی باپ کی طرح اس عورت کے کھانے کپڑے کا انتظام کرنا پڑے گا۔ اس آیت سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ بچہ باپ کا ہوتا ہے اور سلسلہ نسب باپ کی طرف سے جاری ہوتا ہے۔ اب رہی یہ بحث کہ دودھ کتنی مدت تک پلایا جائے؟ پورے دو سال دودھ پلوانے کا حق باپ پر ہے۔ بشرطیکہ تراضی طرفین سے دو سال سے کم مدت پر اتفاق نہ ہو جائے۔ اور اگر دو سال سے کم مدت میں دودھ چھڑانا ہو اور اس پر اتفاق ہو جائے تو وہ بھی جائز ہے اور نفقہ لازمہ رضاعت ہوگا۔ مگر کسی صورت میں دو سال سے زائد مدت تک باپ کو

کھانے کپڑے کا بار اُٹھانا نہ پڑے گا ۔ اور اگر تیس مہینہ یعنی ڈھائی سال تک عورت دودھ پلائے تو حرمتِ رضاعت ثابت ہوسکتی ہے مگر دو سال سے زائد ان چھ مہینوں میں کھانے کپڑے کا بار واجب نہ ہوگا ۔ پس حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ کے معنی یہ ہوں گے کہ وجوب نفقہ اور کھانے کپڑے کے لئے دو سال ہیں ۔ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا کے معنے بھی معلوم ہوگئے کہ بغیر طلبِ نفقہ کے اگر کوئی عورت ڈھائی سال دودھ پلائے تو پلاسکتی ہے اور دو سال سے زائد مہینوں میں بھی حرمتِ رضاعت ثابت ہوسکتی ہے ۔ یہی مذہب حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کا ہے ۔ دوسرے ائمہ کے پاس انتہائے مدتِ رضاعت حولین کاملین یعنی دو سال ہے ۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝

وَالَّذِيْنَ ؛ اور جو لوگ ۔ يُتَوَفَّوْنَ ؛ وفات دیئے جاتے ہیں ۔ وَفٰی ؛ مادہ ۔ اس کے اصلی معنی ہیں کسی چیز کا تمام و کمال لینا اور اس پر پورا پورا قبضہ ہونا ۔ مرنے والے کو مُتَوَفّٰی اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنی عمرِ مقدر پوری پالیتا ہے ۔ یا اس وجہ سے کہ اس کی روح پر فرشتے قبضہ کرتے ہیں ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ۔ وَيَذَرُوْنَ ؛ اور چھوڑ جاتے ہیں ۔ اس فعل کے مضارع اور امر کے سوائے دوسرے صیغے مستعمل نہیں ۔ اَزْوَاجًا ؛ جوڑوں کو ، بیویوں کو ۔ عربی میں زوج کا لفظ مذکر و مونث دونوں پر مستعمل ہوتا ہے ۔ زَوْجَةٌ صحیح عربی نہیں ۔ يَتَرَبَّصْنَ ؛ روک رکھیں ۔ بِاَنْفُسِهِنَّ ؛ اپنے آپ کو ۔ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ؛ چار مہینے اور دس دن یعنی جس کا شوہر مرگیا ہو اس کی مدتِ عدت عام عدت سے ڈیوڑھی ہے ۔ یعنی چار ماہ دس دن ۔ فَاِذَا بَلَغْنَ ؛ پس جب وہ عورتیں پہنچ جائیں ۔ اَجَلَهُنَّ ؛ اپنے وقتِ معین کو یعنی آخری مدتِ عدت کو ۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؛ تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے ۔ فِيْمَا فَعَلْنَ ؛ اس کام میں کہ انھوں نے کیا ۔ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ ؛ اپنی ذات اور نفس کے متعلق ۔ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ دستور کے موافق یعنی نکاحِ ثانی کی تمہید کے طور پر زیب و زینت وغیرہ جائز طریقہ سے جو کچھ کریں تو اس میں تم پر کسی طرح کا گناہ نہیں ۔

کسی کو حق نہیں کہ زمانہ عدت سے زیادہ عورت کو سوگوار رہنے پر مجبور کرے ۔ ہندوؤں کی صحبت کا ایک اثر اب تک مسلمانوں میں باقی ہے کہ جب تک پورا سال نہ گزرے اور ان کے خیال کے مطابق برسی کرکے مُردے کو مُردوں میں شریک نہ کردے اس وقت تک عورت سوگوار رکھی جاتی ہے ۔ افسوس ! یہ کتنا بڑا ظلم ہے کہ جورو مرنے کے بعد خود دوسری شادی کرلیں اور غریب بیوہ کو دوسری شادی کرنے نہ دیں ، اس کا سر منڈا ڈالیں اور اس کو کھانے پینے میں اتنی تکلیف دیں کہ چند روز میں آغوشِ موت میں جالیٹے ۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ؛

وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ ان کاموں کو کہ تم کرتے ہو، تمہارے اعمال سے خَبِيْرٌ ؛ خبردار ہے، باخبر ہے، واقف ہے۔

ترجمہ :- اور جو لوگ تم میں سے مرجاتے ہیں (وفات پاتے ہیں) اور بیویوں کو چھوڑ جاتے ہیں ان بیویوں کو چاہئے کہ چار مہینے دس دن عدت بیٹھیں (اِدھر اُدھر بے ضرورت نہ جائیں) پھر جب اپنی پوری عدّت کو پہنچ جائیں (اور عدت پوری گزار دیں) تو تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو عورتیں اپنے لئے دستور کے موافق کریں (کیونکہ خلافِ شرع نہیں۔ نکاح ثانی سے عورت کو ہرگز نہ روکنا چاہیئے ۔ شریعت کا دستور ہی اس طرح ہے ۔ اگر عورتوں پر زبردستی کروگے، ناحق و ناروا جائز کاموں سے روکو گے) تو اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے (تم کو اس کی سزا دے گا)۔

خاوند کا مرجانا ایک امرِ عظیم ہے ۔ اس لئے اس کی عدت عام عدتوں سے زیادہ ہے اور حفظِ نسل کے لئے زیادہ نگرانی کی ضرورت ہے۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۬ؕ وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۟ (۳۰ ع ۱۴)

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؛ اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے ۔ فِيْمَا ؛ اس میں ۔ عَرَّضْتُمْ بِهٖ ؛ اس تعریض میں کہ تم نے کی ہے، اس اشارہ میں کہ تم نے کیا ہے ۔ عَرْضٌ ؛ مادّہ ۔ تعریض ضد ہے تصریح کی اور اس کے معنٰی ہیں اپنے مقصود کو ایسے الفاظ میں ادا کرنا جو مقصود کے لئے نہ تو حقیقۃً وضع کئے گئے ہوں اور نہ مجازاً ہی یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہو کہ ایک بات کا ایسے انداز سے ذکر کرنا جو مقصود اور غیر مقصود دونوں کا احتمال رکھتی ہو مگر قرائن احوال اس کو مقصود پر محمول کرنے کے لئے زیادہ موئد ہوں، تعریض ہے ۔ یہ عرض بہ معنی جانب لے لیا گیا ہے ۔ عَرْضُ الشَّيْءِ جَانِبُهٗ ؛ چونکہ تعریض کرنے والا بھی اپنے مقصود کے اِرد گِرد پھرتا اور اسے ظاہر نہیں کرتا ہے اس لئے اسے تعریض کہتے ہیں ۔ ایک لفظ ہے تَلْوِيْح اور یہ بھی تعریض کا مرادف ہے بمعنی کنایہ، اشارہ ۔ کنایہ اور تعریض میں فرق یہ ہے کہ کسی چیز کو اس کے لوازم کے ساتھ ذکر کرنا، مثلاً میزبان کے لئے كَثِيْرُ

تعریض اور کنایہ کا فرق

الرَّمَادُ ؛ اور قدر آور آدمی کے لئے طَوِیْلُ النِّجَادُ کنایہ ہے ۔ اور اپنے مقصود کو ایسے مبہم اور گول لفظوں میں ادا کرنا جو مقصود پر بھی دلالت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور غیر مقصود پر بھی مگر مقصود کی طرف ان کا میلان اکثر اور اتم ہو، تعریض ہے ۔ اس مقام پر اس لفظ سے مطلب یہ ہے کہ ظاہر لفظوں میں پیغام نہ دے کہ میں تم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں البتہ ایسا لفظ کہہ دے کہ تم جمیلہ ہو یا مرغوب ہو یا تم سے بھلا کون شادی نہ کرے گا یا خوش قسمت ہے وہ شخص جس سے شادی کرنے پر تم راضی ہو جاؤ ۔ غرض ایسے الفاظ ہوں جس سے اشارہ پایا جاتا ہو تو کوئی ہرج نہیں ۔

اصل یہ ہے کہ عدت کا زمانہ عورت کے سوگ کا زمانہ ہے، اس زمانے میں شادی بیاہ کی باتیں کرنا انسانی تہذیب اور مروت کے خلاف ہے ۔ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ ؛ عورتوں کی منگنی سے، نسبت ٹھہرانے سے ۔ خَطَبَ ۔ یَخْطُبُ ۔ خُطْبَةً ؛ یا تو خطاب سے ماخوذ ہے جو بمعنی کلام ہے یا خَطْبٌ بمعنی امر اور شان سے مشتق ہے جیسے مَاخَطْبُکَ ، اَیْ شَانُکَ ؛ تمہارا کیا حال ہے، کیا واقعہ ہے ۔ اَوْ اَکْنَنْتُمْ ؛ یا تم نے چھپایا ۔ کِنٌّ ؛ جھاڑی ، پردہ ، وہ چیز جس میں کوئی چیز حفاظت سے رکھی جا سکے اَکْنَان ۔ اور ۔ اَکِنَّةٌ ؛ جمع کِنَان ؛ پردہ ۔ فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ؛ اپنے دلوں میں ۔ عَلِمَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے جان لیا ، اللہ کو اس کا علم ہے ۔ اَنَّکُمْ ؛ کہ تم ۔ سَتَذْکُرُوْنَهُنَّ ؛ قریب میں تم ان عورتوں کو یاد کرو گے ، ان عورتوں کا تم کو خیال آئے گا ۔ وَلٰکِنْ لَّاتُوَاعِدُوْهُنَّ ؛ اور لیکن ان سے باہمی وعدہ تو نہ کرو ۔ سِرًّا ؛ خفیہ طور پر، پوشیدہ طور پر ۔ اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا ؛ مگر یہ کہ کہو ۔ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؛ دستور کے موافق بات ، اچھی بات ۔ وَلَا تَعْزِمُوْا ؛ اور عزم نہ کرو ، پختہ ارادہ نہ کرو ۔ عَزْمٌ ؛ مادّہ ۔ کسی کام پر دل کے ٹھیراؤ کو عزم کہتے ہیں ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ ؛ بعضے کہتے ہیں عزم کے معنٰی ایجاب کے ہیں بولا کرتے ہیں عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَیْ اَوْجَبْتُ عَلَیْکُمْ ؛ اور اسی سے ہے ۔ هٰذَا مِنْ بَابِ الْعَزَآئِمِ لَامِنَ الرُّخَصِ ۔ عُقْدَةَ النِّکَاحِ ؛ عقدِ نکاح کا ، نکاح کی گرہ کو پختہ نہ کرو ۔ حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتٰبُ ؛ یہاں تک کہ نوشتہ الٰہی ، خدا کا مقرر کیا ہوا پہنچ جائے ، میعاد مقرر ۔ یعنی عدت ۔ اَجَلَهٗ ؛ اپنی انتہا کو ، اپنی مدت کو ۔ وَاعْلَمُوْا ؛ اور جان لو ۔ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ ؛ کہ اللہ جانتا ہے ، علم رکھتا ہے ۔ مَافِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ؛ جو تمہارے دلوں میں ہے ۔ فَاحْذَرُوْهُ ؛ اس سے ڈرو ، ہشیار رہو ۔ وَاعْلَمُوْا ؛ اور جان لو ۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ بے شک اللہ ۔ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ؛ غفور و حلیم ہے ، مغفرت اور حلم والا ہے ، گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے اور سزا دینے میں جلد بازی بھی نہیں کرتا ۔

ترجمہ :- اور نہ تم پر اس بات میں کچھ گناہ ہے کہ تم ان عورتوں سے اشارے کے طور پر نکاح کا پیام بھیجو یا اس کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھو ۔ خدا خوب جانتا ہے کہ تم کو ان عورتوں کا خیال پیدا ہوگا مگر مخفی طور سے نکاح کا وعدہ تو نہ کرو ۔ اگر تم دستور کے موافق کوئی بات کہو تو کوئی ہرج نہیں اور نکاح کی گرہ کو پختہ نہ کرو یہاں تک کہ خدا کا نوشتہ (یعنی عدت) اپنی مدّت کو پہنچ جائے ۔ یہ بھی جان رکھو کہ خدا تمہارے دلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے اس سے ہشیار رہو (ڈرو) اور یہ بھی جان رکھو کہ اللہ مغفرت اور حلم والا ہے ۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖۚ
وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر کوئی گناہ نہیں ۔ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ ؛ اگر تم نے عورتوں کو طلاق دے دی ۔ مَالَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اس زمانے میں کہ تم نے ان عورتوں کو چھوا نہیں ، ہاتھ نہیں لگایا ۔ کنایہ جماع سے ہے ۔ اس تقدیر پر زمانہ محذوف ہے یعنی اس زمانے میں کہ تم نے جماع نہیں کیا ۔ اَوْتَفْرِضُوْا ؛ یا معین کرو ، مقرر کرو ۔ لَهُنَّ ؛ ان عورتوں کے لئے ۔ فَرِيْضَةً ؛ واجب الادا مہر یعنی مہر بھی مقرر نہیں کیا ۔ وَمَتِّعُوْهُنَّ ؛ اور ان عورتوں کے لئے متاع یعنی کچھ سامان دینا ۔ اس سے مراد کپڑوں کا جوڑا ہے جس کی قیمت نصف مہر سے زیادہ نہ ہو ۔ عَلَى الْمُوْسِعِ ؛ وسعت والے کے لئے ، زیادہ مال والے کے لئے ۔ قَدَرُهٗ ؛ اس کے مقدور کے موافق ، اس کے حسبِ حیثیت ۔ وَعَلَى الْمُقْتِرِ ؛ اور تنگ دست پر ۔ قَتَرَ عَلٰى عِيَالِهٖ ۔ يَقْتُرُ وَيَقْتِرُ قَتْرًا وَقُتُوْرًا ؛ خرچ میں تنگی کی ۔ اَقْتَرَ بمعنی قَتَرَ ۔ مُقْتِرْ ، مُوْسِعْ کے مقابل ہے لہذا جس طرح مُوْسِعْ کے معنی کشادہ دست کے ہیں ، مستطیع کے ہیں مُقْتِرْ کے معنی تنگ دست کے ہیں ۔ قَدَرُهٗ ؛ اس کے مقدور کے موافق ۔ مَتَاعًا ؛ سامان ، اصل میں تَمَتَّعَ مَتَاعًا ؛ ہے ۔ مفعولِ مطلق ہے فعلِ محذوف کا ۔ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ معروف طریقہ کے مطابق ، عرفِ عام اور دستور کے موافق ۔ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۔ حَقٌّ ۔ يَحِقُّ ۔ حَقًّا ؛ ثابت ہونا ۔ حق ، وہ بات جو واقعہ کے مطابق ہو ، وہ چیز جس کی ادائی واجب ہو ۔ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ؛ کے معنی ہیں ، یہ چیز نیکو کاروں پر واجب ہے ۔

ترجمہ :- تم پر اس بات میں بھی کوئی گناہ نہیں کہ تم عورتوں کو ہاتھ لگانے یا ان کے لئے مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو اور ۔ (اس صورت میں) ان کو کچھ سامان دینا چاہیئے ۔ وسعت والا اپنی حسبِ حیثیت اور تنگ دست اپنے حسبِ استطاعت ۔ دستور کے مطابق نیک لوگوں پر یہ ایک لازمی حق ہے ۔

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً
فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ
وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۷﴾

وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ ؛ اور اگر تم نے ان عورتوں کو طلاق دی ۔ مِنْ قَبْلِ ؛ اس سے پہلے ۔ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ ؛ کہ تم ان کو چھوؤ ، ان کو ہاتھ لگاؤ ، ان سے جماع کرو ۔ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ ؛ اور تم نے ان کے لئے مقرر کردیا تھا ۔ فَرِيْضَةً ؛ مہرِ معین ۔ یہ بمعنے

مَفْرُوْضَةً کے ہے۔ فَرَضَ کے معنٰی قطع کے ہیں اور فرض کو اسی واسطے فرض کہتے ہیں کہ وہ خدا کا حکمِ قطعی ہے۔ فَرَضْتُمْ کا مفعول بہ ہے کیونکہ یہاں اس سے مہر مراد ہے۔ فَنِصْفُ مَافَرَضْتُمْ ؛ پس آدھا اس کا جو تم نے مقرر کیا تھا۔ یعنی نصف مہر۔ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ ؛ مگر یہ کہ وہ عورتیں معاف کر دیں۔ اَوْيَعْفُوَا ؛ یا عفو کر دے، معاف کر دے، بخش دے۔ اَلَّذِیْ ؛ وہ شخص۔ بِيَدِهٖ ؛ جس کے ہاتھ میں۔ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؛ نکاح کی گرہ ہے، اس کا منعقد کرنا ہے، اس کا باندھنا ہے۔ اس سے مراد باندی کا آقا ہے۔ لونڈی، غلام کسی چیز کے مالک نہیں ہوتے۔ ان کا آقا ہی مالک ہوتا ہے۔ نصف مہر واجب الادا ہونے کی صورت میں خود منکوحہ آزاد بیوی مہر معاف کر سکتی ہے یا اگر لونڈی ہے تو اس کا آقا معاف کر سکتا ہے، کیوں کہ اولاد ماں کے تابع ہوتی ہے، آزاد عورت اگر غلام سے نکاح کرے تو بچہ آزاد اور لونڈی اگر آزاد سے نکاح کرے تو بچہ غلام۔ یا اَلَّذِیْ بِيَدِهٖ سے مراد عورت کا وکیل ہے۔ وَاَنْ تَعْفُوْٓا ؛ اور یہ کہ عفو کر دو۔ مہر معاف کر دو۔ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؛ تقویٰ سے قریب تر ہے۔ پرہیزگاری کا اقتضا ہے کہ مہر معاف کر دے کیوں کہ اس عورت پر تصرف ہی نہیں ہوا ہے۔ وَلَا تَنْسَوُا ؛ اور نہ بھولو، تم کو نسیان نہ ہو، تم فراموش نہ کر دو۔ اگر کوئی ایسا بھول جائے کہ لاکھ کوششوں کے بعد بھی یاد نہ آئے تو وہ نسیان نہیں، ذہول ہے۔ اَلْفَضْلَ ؛ بڑائی کو، فضل کو، حسنِ سلوک کو۔ بَيْنَكُمْ ؛ آپس میں۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ کہ بے شک اللہ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ تم جو کچھ کرتے ہو، تمہارے اعمال کو، تمہارے کاموں کو۔ بَصِيْرٌ ؛ دیکھتا ہے، دانا بینا ہے۔

ترجمہ:- اگر تم نے ان عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دی ہے۔ اور ان کے لئے مہر بھی مقرر کیا تھا تو نصف مہر معین دینا پڑے گا مگر یہ کہ وہ عورتیں خود معاف کر دیں یا وہ شخص جس کے ہاتھ نکاح باندھنے یا رکھنے کا اختیار تھا۔ اور اس صورت میں مہر معاف کر دینا تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔ اور آپس کے حسنِ سلوک کو کسی حال میں نہ بھولو۔ بے شک اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔

عورت کو طلاق دینے کے بعد شوہروں سے بہت سی ناحق شناسیاں ہوتی ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ ان سب کا انتظام فرماتا ہے۔ اس کی چار صورتیں ہیں:-

(۱) مہر معین ہو اور خلوتِ صحیحہ بھی ہو تو پورا مہر دینا پڑے گا۔

(۲) مہر معین ہو اور عورت کو قبلِ خلوتِ صحیحہ طلاق دے دی جائے تو نصف مہر واجب الادا ہے۔

(۳) مہر معین نہ ہو اور خلوتِ صحیحہ ہو جائے تو مہرِ مثل دینا پڑے گا یعنی اس عورت کے خاندان میں عموماً دوسری عورتوں کا جتنا مہر باندھا جاتا ہے اتنا ہی واجب الادا ہوگا۔

(۴) نہ مہر معین ہو اور نہ خلوتِ صحیحہ ہو تو ایسی صورت میں عورت کو حسبِ استطاعت کچھ نہ کچھ دینا چاہیئے اور اس سے مراد کپڑوں کا جوڑا ہے۔

طلاق کے بعد مہر کی چار صورتیں

اس آیت کو اگلی پچھلی آیتوں سے اس طرح ربط ہے کہ حقوقِ ازدواجی اسی وقت ادا ہو سکتے ہیں جب کہ خدا کا خوف دل میں ہو خدا کی اطاعت و بندگی آدمی اختیار کرے۔ اس میں اصلِ اُصول نماز و دُعا ہے۔ نماز عماد الدین ہے یعنی دین کا ستون ہے

جس پر تمام اعمال کا ڈیرا قائم ہے ۔ اور دُعا مخ العبادت ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ تمام قرآنِ شریف نماز اور دُعا کی تاکید سے بھرا ہوا ہے ۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴿٢٣٨﴾

حَافِظُوْا ؛ محافظت کرو، پابندی کرو ۔ عَلَى الصَّلَوٰتِ ؛ نمازوں پر، نمازوں کی ۔ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ؛ اور درمیانی نماز کی ۔ وُسْطٰی ـــ اَوْسَطْ کا مونث ہے جس میں افراط و تفریط نہیں ۔ عربی میں اعلیٰ کے معنی میں مستعمل ہے ۔ صَلٰوةِ وُسْطٰی کیا ہے؟ اکثر علماء کی رائے ہے کہ وہ عصر کی نماز ہے کیوں کہ اس وقت کام کاج اور تجارت کی مصروفیت رہتی ہے ۔ صَلٰوة کے معنی نماز کے بھی ہیں اور دُعا کے بھی ۔ چونکہ معطوف اور معطوف علیہ جُدا ہوتے ہیں لہذا صلوٰۃِ وسطیٰ کے معنے دُعا کے لینا بہتر ہے ۔ درود شریف بھی دُعا میں شامل ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؛ یعنی خدا بھی دُعا یعنی رحمت نازل کرتا ہے اور فرشتے بھی دُعا کرتے ہیں ۔ اے مسلمانو! اس نبی پر تم بھی صلوٰۃ و سلام بھیجو ۔ بندوں کے لئے دُعا اس لئے مخ العبادت ہے کہ اس سے عاجزی اور مفلسی ظاہر ہوتی ہے جو رازِ بندگی ہے، سرِ عبدیت ہے ۔

وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ ؛ اور اللہ کے سامنے کھڑے رہو ۔ قٰنِتِيْنَ ؛ عاجزی، خاموشی، نیاز مندی اور خشوع و خضوع کے ساتھ ۔ وہ نماز ہی کیا ہے جس میں حضورِ قلب نہ ہو اور اظہارِ نیاز مندی نہ ہو ۔

ترجمہ :- نمازوں کی محافظت کیا کرو اور بہتر (طریقہ سے) صلوٰۃ کی پابندی کرو ۔ اللہ کے سامنے ادب اور نیازمندی سے کھڑے رہو ۔

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٣٩﴾

فَاِنْ خِفْتُمْ ؛ اگر تم کو خوف ہو، دشمنوں کا ڈر ہو ۔ فَرِجَالًا ؛ تو پیادہ ہی پڑھ لو ۔ رِجَالٌ جمع رَاجِلْ ؛ اَوْ رُكْبَانًا یا شتر سوار ہو تو شتر ہی پر نماز پڑھ لو ۔ عربی میں راکب شتر سوار کو اور فـــارس اسپ سوار کو کہتے ہیں یعنی جنگ کے وقت اگر جماعت نہ ہو سکے تو کچھ مضائقہ نہیں ۔ جو جس حال میں ہے نماز پڑھ لے ۔ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ؛ پھر جب تم کو امن ہو جائے ۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ؛ تو اللہ کا ذکر کرو، اس کی یاد کرو، نماز پڑھو ۔ كَمَا عَلَّمَكُمْ ؛ اسی طرح سے کہ اللہ نے تم کو تعلیم دی، تم کو سکھایا ۔ مَالَمْ تَكُوْنُوْا ؛ جس طرح سے کہ تم نہ تھے ۔ تَعْلَمُوْنَ ؛ جانتے، علم رکھتے ۔

ترجمہ :- پس اگر تم کو (دشمنوں کا) خوف ہو تو پیادہ یا سوار ہی نماز پڑھ لو ۔ پھر جب تم کو امن ہو جائے تو

اس طرح اللہ کا ذکر کرو (یعنی نماز پڑھو) جس طرح کہ اس نے تم کو تعلیم دی ہے اور جس کو تم جانتے نہ تھے (اور جس کا تم کو علم نہ تھا)۔

اس آیت سے نماز باجماعت کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔ خوف و جنگ کی حالت میں بھی نماز سے غفلت جائز نہیں۔ جس طرح بھی بن پڑے نماز بروقت ادا کر لینی چاہیئے۔

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا ۖ وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٤٠﴾

وَالَّذِيْنَ ؛ اور وہ لوگ جو۔ يُتَوَفَّوْنَ ؛ وفات کر جاتے ہیں، مر جاتے ہیں۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے۔ وَيَذَرُوْنَ ؛ اور چھوڑ جاتے ہیں۔ اَزْوَاجًا ؛ بیوہ بیویوں کو۔ وَصِيَّةً ؛ وصیت کر جاتے ہیں۔ لِاَزْوَاجِهِمْ ؛ اپنی بیویوں کے لئے۔ مَتَاعًا ؛ کچھ امداد کی۔ اِلَى الْحَوْلِ ؛ سال بھر تک۔ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ؛ گھر سے نہ نکالنے کی۔ یہ ایک اخلاقی وصیت ہے جو مردوں نے کی ہے۔ یہ قانونی اور شرعی حکم نہیں ہے۔ اگر میت کے قرابت دار بیوہ سے ایسا سلوک کریں تو اس کی ممانعت نہیں، لہذا یہ حکم منسوخ بھی نہیں۔ فَاِنْ خَرَجْنَ ؛ اگر وہ گھر سے نکل کھڑی ہوں۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؛ تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ فِيْ مَافَعَلْنَ ؛ اس کام میں کہ ان عورتوں نے کیا۔ فِىٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوْفٍ ؛ اپنے لئے یا خود سے عرفِ عام اور دستور کے موافق۔ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ عزت و حکمت والا ہے۔

ترجمہ:- اور وہ لوگ جو تم میں سے وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ مریں اور اپنی بیویوں کے لئے وصیت کریں کہ سال بھر تک ان کی امداد کریں اور بے گھر نہ کریں۔ پھر اگر وہ عورتیں خود گھر سے نکل جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں اس کام میں کہ دستور کے موافق ان عورتوں نے اپنے لئے کیا اور اللہ عزت و حکمت والا ہے۔

وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ﴿٢٤١﴾

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ ؛ اور طلاق دی ہوئی عورتوں کے لئے۔ مَتَاعٌ ؛ امداد دینا ہے، سامان دینا ہے، نفقہ دینا ہے۔ بِالْمَعْرُوْفِ دستور کے موافق، عرفِ عام کے مطابق، اس طریقہ کے موافق جس کو لوگ جانتے ہیں۔ حَقًّا۔ حَقَّ حَقًّا ؛ مفعولِ مطلق ہے حَقَّ فعل محذوف کا۔ یہ بات ثابت اور لازم ہے۔ عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ؛ متقیوں پر، پرہیزگاروں پر۔

ترجمہ:- اور ان عورتوں کو کہ طلاق دی گئی ہو (زمانہ عدت میں) دستور کے موافق نفقہ دینا چاہیئے۔ متقیوں پر یہ حکم لازم ہے۔

۳۱ ع ۷ ۱۵

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲۴۲﴾

کَذٰلِکَ ؛ ایسے ہی ۔ یُبَیِّنُ اللّٰهُ ؛ اللہ بیان کرتا ہے ۔ لَکُمْ ؛ تم کو، تمہارے لئے ۔ اٰیٰتِهٖ ؛ اپنی آیتوں اور احکام کو ۔ لَعَلَّکُمْ ؛ تاکہ تم سمجھو، عقل سے کام لو ۔

ترجمہ :- ایسے ہی اللہ اپنے احکام کو تم سے بیان کرتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو (اور سمجھو) ۔

شروع میں جہاد کے احکام اور اس کے مصالح کی طرف توجہ کی گئی تھی ۔ بیچ میں نکاح اور طلاق کا بیان آ گیا تھا ۔ اب پھر جہاد وغیرہ کی طرف عود کیا جاتا ہے اور بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی عبرت انگیز سرگزشت بیان کی جاتی ہے جس نے باوجود کثرتِ تعداد کے جہاد سے اعراض کیا تھا ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ ۪ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْيَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ؟ اصل میں تَرٰی تھا لَمْ کی وجہ سے ی گرگئی ۔ رویت کئی قسم کی ہوتی ہے ۔ آنکھ سے، تخیل سے، فکر سے، عقل سے ۔ اور یہاں عبرت کے لئے غور و فکر پر توجہ دلائی گئی ہے ۔ اِلَی الَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں کی طرف نظر نہیں ڈالی ان کو نہیں دیکھا ۔ خَرَجُوْا ؛ نکلے ۔ مِنْ دِیَارِهِمْ ؛ اپنے گھروں سے ۔ وَهُمْ اُلُوْفٌ ؛ اور وہ ہزاروں تھے ۔ حَذَرَ الْمَوْتِ ؛ موت سے ڈر کر ۔ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ ؛ پھر ان سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ مُوْتُوْا ؛ تم مرجاؤ ۔ ثُمَّ اَحْیَاهُمْ ؛ پھر ان کو زندہ کیا ۔

ہمارے پاس تو احیاءِ موتٰی یعنی مُردوں کو جِلانا اللہ پر کچھ دشوار نہیں ۔ نطفہ بے جان رہتا ہے، اس کو حیات عطا کرتا ہے اگر مُردوں کو خدا جِلائے تو ہمارے پاس کوئی بعید نہیں، اس پر بھی بعض لوگوں نے موت سے مراد ذِلّت و خواری اور مُردہ دِلی اور حیات سے مُراد زندہ دِلی اور جوش لیا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ لَذُوْ فَضْلٍ ؛ بڑا فضل کرنے والا ہے ۔ عَلَی النَّاسِ ؛ لوگوں پر ۔ وَلٰکِنَّ ؛ اور لیکن، اور مگر ۔ اَکْثَرَ النَّاسِ ؛ اکثر لوگ ۔ لَا یَشْکُرُوْنَ ؛ شکر نہیں کرتے، قدر نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا ؟ (ان لوگوں کے حال پر غور و فکر نہیں کیا) جو موت سے ڈر کر باوجودیکہ ہزاروں تھے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے (اور راہِ خدا میں جہاد کرنے سے رُک گئے) تو اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا ۔ تم مرجاؤ ۔ پھر اُن کو زندہ بھی کردیا ۔ بے شک اللہ لوگوں پر بڑا ہی فضل کرنے

جہاد کی اہمیت

والا ہے۔ مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔

صاحبو! جو قوم جہاد نہیں کرتی وہ ذلیل و خوار رہتی ہے۔ اکثر ماری بھی جاتی ہے۔ پھر جب قوم میں زندہ دِلی اور بہادری پیدا ہوتی ہے تو عزت بھی آتی ہے اور آبرو بھی۔ قومیں زندہ بھی ہوتی ہیں اور مر بھی جاتی ہیں، اور ایک زمانہ کے بعد پھر قوموں میں حیات پیدا ہوتی ہے ۔

زندگی زندہ دلی کا ہے نام ÷ مُردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

حضرت ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہیں"جو قوم راہِ خدا میں جہاد چھوڑ دیتی ہے، خدا ان پر ذِلّت بھیجتا ہے"۔

صاحبو! ذرا اپنے حال پر غور کرو کہ تم زندہ ہو یا مُردہ۔ زندہ اور مُردہ میں یہی فرق ہے کہ زندہ حرکت کرتا ہے اور مُردہ حرکت نہیں کرتا۔ اگر تم جمود کی حالت میں ہو تو تم مُردہ ہو، تمہاری زندگی بے کار ہے اور اگر تم حرکت کی حالت میں ہو، دوڑ دھوپ کرتے ہو تو تم زندہ ہو، تمہارا جینا کام کا اور تمہاری حیات فائدے کی۔ یاد رکھو کہ خدا مُردوں کو دنیا میں نہیں رکھتا۔

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٤٤﴾

وَقَاتِلُوْا ؛ اور دشمنوں سے جنگ کرو، باہمی مقاتلہ کرو۔ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں۔ وَاعْلَمُوْا ؛ اور جان لو۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ۔ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ؛تمہاری سنتا اور تمہارا علم رکھتا ہے۔

ترجمہ:- اور اللہ کی راہ میں جنگ کرتے رہو اور جان لو کہ اللہ سنتا بھی ہے اور جانتا بھی ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٤٥﴾

جنگ کی تیاری، بغیر روپیہ کے ہو نہیں سکتی۔ اس واسطے جنگ کے ذکر کے ساتھ قرضہ حسنہ کا بھی ذکر ہے۔ جنگ کے چندے کو خدائے تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھے دیا جاتا ہے۔

مَنْ ذَاالَّذِیْ ؛ کیا کوئی ہے؟ ایسا شخص کون ہے؟ یُقْرِضُ اللّٰهَ ؛ خدا کو قرض دے۔ قَرْضًا حَسَنًا ؛قرضِ بے سود، وہ قرض جس میں سخت تقاضہ نہ ہو۔ قَرَضَ - یَقْرِضُ - قَرْضًا ؛ کاٹنا۔ مِقْرَاض ؛ قینچی، کترنی۔ قرض یا اُدھار، مال کا وہ حصّہ جو کسی کو عاریۃً دیا جائے اور جو پھر واپس ہوگا۔ فَیُضٰعِفَهٗ ؛ تاکہ اس کو کئی گنا کرے۔ لَهٗ ؛اس کے فائدہ کے لئے۔ اَضْعَافًا کَثِیْرَةً ؛ کئی گنا، کئی چند۔ مثل مشہور ہے، دہ در دنیا ستر در آخرت۔

بعض مقامات میں خیر کا بدلہ دہ چند اور سات سو گنا تک آیا ہے۔ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؛ خیر کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ایک دانہ بویا، اس میں سے نکلے سات بھُٹے۔ ہر بھُٹے میں ہیں سو سو دانے۔

وَاللّٰہُ یَقْبِضُ ؛ اور اللہ تنگی کرتا ہے ۔ وَیَبْصُطُ ؛ کتابت میں صاد ہے ۔ مگر حفص کی قرات جس کو سب لوگ روایت کرتے ہیں ، سین ہے ۔ اسی واسطے صاد پر ایک چھوٹی سی سین لکھ دی جاتی ہے ۔ وَیَبْصُطُ ؛ اور کشادگی عطا کرتا ہے ، فراخی دیتا ہے ۔ وَاِلَیْہِ ؛ اور اسی کی طرف ۔ تُرْجَعُوْنَ ؛ تم واپس کئے جارہے ہو ، تم رجوع کئے جارہے ہو ، وہی تمہارا مرجع ومآب ہے ۔ رَجَعَ ۔ یَرْجِعُ ۔ رَجْعًا ؛ واپس کرنا ۔ رُجُوْعًا ؛ واپس ہونا ۔

ترجمہ :- کوئی ہے کہ اللہ کو قرضہ حسنہ دے (خوش دلی سے دے) تا کہ خدا اس کو کئی چند کردے اور اللہ ہی تنگی اور فراخی دیتا ہے اور تمہاری بازگشت اُسی کی طرف ہے (تم کو پھر خدا کے پاس جانا ہے ، خیر کرو گے تو خیر پاؤ گے ۔ شر کرو گے تو اس کا انجامِ بد بھی دیکھو گے) ۔

صاحبو ! خدائے تعالےٰ کی یہ عادتِ شریفہ ہے کہ قومی کاموں کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے ۔ دشمنوں سے جنگ سے کون سا ضروری اور اہم کام ہوگا ۔ اس کے لئے چندوں کی ضرورت ہو تو خوش دلی سے ادا کرنا چاہیئے مگر یاد رکھو کہ اس کو مصرفِ صحیح پر صَرف کرو اور مستحق کو پہنچاؤ ، نیت پاک رکھو ، اللہ کو حاضر ناظر سمجھو اور خیال رکھو کہ ہم خدا کے پاس جب پہنچیں گے تو وہ ہم کو ہماری اُمیدوں سے زیادہ دے گا ۔

وقف لازم

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۴۶﴾

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ؟ کیا تم کو خبر نہیں ؟ اِلَی الْمَلَاِ ؛ اس جماعت کی طرف ۔ مَلَاٌ ؛ بھرا ۔ مِلْءُ الْاَرْضِ زمین بھر ۔ مَلَاٌ ؛ وہ جماعت جو ایک نقطہ پر مجتمع ہو ، ایک جگہ کے باشندے ۔ مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ ؛ جو بنی اسرائیل کے سرادر تھے ۔ مِنْ ؛ بیانیہ ہے اور یہ بیان ہے مَلَاٌ کا ۔ بنی اسرائیل اولادِ یعقوب علیہ السلام کو کہتے ہیں ۔ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی ؛ موسٰی کے بعد ۔ اِذْقَالُوْا ؛ جب کہ انھوں نے کہا ۔ لِنَبِیٍّ ؛ اسی پیغمبر کو ۔ لَّھُمْ ؛ ان کے لئے ، ان کے واسطے ۔ لِنَبِیٍّ لَّھُمْ ؛ اپنے پیغمبر کو ۔ لام اضافت کا کام دیتا ہے ۔ غُلَامُ زَیْدٍ ؛ اور غُلَامٌ لِزَیْدٍ میں یہ فرق ہے کہ غُلَامُ زَیْدٍ ؛ ایک معین شخص پر دلالت کرتا ہے ۔ اور غُلَامٌ لِزَیْدٍ کے معنے یہ ہیں کہ زید کے غلاموں میں سے کوئی غلام ۔ اِبْعَثْ ، بَعَثَ کے اصل معنے کسی چیز کا اُٹھانا اور سامنے لانا ہیں ۔ مُردوں کے اُٹھنے ، نیند سے اُٹھنے ، نبیوں کے بھیجے جانے ، کسی کے کسی کام پر مقرر کئے جانے پر

یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ اِبۡعَثۡ لَنَا ؛ ہمارے لئے مقرر کرو، متعین کرو۔ مَلِكًا ؛ ایک بادشاہ کو۔ نُقَاتِلۡ ؛ تا کہ ہم جنگ کریں۔ اِبۡعَث ؛ امر کے جواب میں ہے اس واسطے نُقَاتِلۡ مجزوم ہے۔ فِي سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں۔

اس آیت سے کیا معلوم ہوتا ہے؟ جنگ کے لئے بادشاہ کے انتخاب کی اہمیت۔ یہ نہیں کہ ایک آدمی نکلے اور ناحق ناروا دوسرے مذہب والے کو قتل کر ڈالے اور سمجھے کہ میں جہاد کر رہا ہوں۔ قَالَ ؛ اسی نبی نے کہا۔ هَلۡ عَسَيۡتُمۡ ؛ افعالِ مقاربہ سے ہے۔ امرِ محبوب میں اُمید دلانے کے لئے اور امرِ مکروہ میں ڈرانے کے لئے آتا ہے۔ کیا ایسا تو نہ ہوگا، کیا تم ایسا تو نہ کرو گے؟ اِنۡ كُتِبَ عَلَيۡكُمۡ ؛ اگر تم پر فرض کر دیا جائے۔ اَلۡقِتَالَ ؛ جنگ۔ اَلَّا تُقَاتِلُوۡا ؛ کہ تم جنگ نہ کرو۔ قَالُوۡا ؛ انھوں نے کہا۔ وَمَالَنَا ؛ اور ہم کو کیا ہوا ہے، ہم کو کون چیز مانع ہے؟ اَلَّا نُقَاتِلَ ؛ کہ جنگ نہ کریں۔ فِي سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؛ راہِ حق میں۔ وَقَدۡ اُخۡرِجۡنَا ؛ اور حالانکہ ہم نکال دیئے گئے ہیں۔ مِنۡ دِيَارِنَا ؛ اپنے گھروں سے، اپنے وطن سے۔ یہ خیال رکھو کہ دَارَ اس بڑے گھر کو کہتے ہیں جو کئی چھوٹے چھوٹے گھروں کو گھیر لے۔ اور چھوٹے گھروں کو بُیوت کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ ماخوذ ہے۔ دَارَ ۔ يَدُوۡرُ ۔ دَوۡرًا ؛ پھرنا، احاطہ کرنا سے۔ وَاَبۡنَآئِنَا ؛ اور اپنے بچوں سے۔ فَلَمَّا ؛ پھر جب۔ كُتِبَ عَلَيۡهِمۡ ؛ اُن پر فرض کر دیا گیا۔ اَلۡقِتَالُ ؛ جنگ۔ تَوَلَّوۡا ؛ پیٹھ پھیر دی، بھاگ کھڑے ہوئے۔ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡهُمۡ ؛ مگر ان میں سے چند کہ وہ ثابت قدم رہے۔ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ بِالظّٰلِمِيۡنَ ؛ اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

ترجمہ:- کیا تم نے بنی اسرائیل کے سرداروں کی طرف توجہ نہیں کی جو موسیٰ کے بعد تھے۔ انھوں نے اپنے پیغمبر سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کیجئے کہ راہِ خدا میں جنگ کریں۔ پیغمبر نے کہا۔ کیا ایسا تو نہ ہوگا کہ جب تم پر جنگ فرض کر دی جائے تو تم نہ لڑو۔ انھوں نے کہا ہمارے لئے کیا سبب ہے (کون باعث ہے) کہ راہِ خدا میں جنگ نہ کریں حالانکہ ہم وطن سے بھی چھوٹے، بال بچوں سے بھی چھوٹے۔ جب ان پر جنگ فرض کر دی گئی تو (ان بزدلوں نے) پیٹھ پھیر لی (اور بھاگ کھڑے ہوئے) مگر ان میں سے تھوڑے سے (کہ وہ ثابت قدم رہے) اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

وَقَالَ لَهُمۡ نَبِيُّهُمۡ اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ بَعَثَ لَكُمۡ طَالُوۡتَ مَلِكًا ؕ قَالُوۡۤا اَنّٰى يَكُوۡنُ لَهُ الۡمُلۡكُ عَلَيۡنَا
وَنَحۡنُ اَحَقُّ بِالۡمُلۡكِ مِنۡهُ وَلَمۡ يُؤۡتَ سَعَةً مِّنَ الۡمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰىهُ عَلَيۡكُمۡ وَزَادَهٗ بَسۡطَةً
فِى الۡعِلۡمِ وَالۡجِسۡمِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤۡتِىۡ مُلۡكَهٗ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۴۷﴾

وَقَالَ لَهُمْ ؛ اور ان سے کہا ۔ نَبِيُّهُمْ ؛ ان کے نبی نے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ ؛ تم پر مقرر کیا ، تمہارے لئے بھیجا ۔ طَالُوْتَ ؛ طالوت کو ۔ طَالُوْتُ طول سے ماخوذ ہے یعنی طَوِيْلُ الْقَامَتْ ؛ ان کا نام ساؤل تھا ۔ مَلِكًا ؛ بادشاہ بنا کر ۔ قَالُوْٓا ؛ لوگوں نے کہا ۔ اَنّٰى يَكُوْنُ ؛ کیونکر ہوگا ۔ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا ؛ ان کے لئے ہم پر ملک ، وہ ہمارا کیونکر بادشاہ ہوسکتا ہے ۔ وَنَحْنُ ؛ اور ہم ۔ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ ؛ زیادہ حقدار بادشاہی ہیں ، سلطنت کے زیادہ مستحق ہیں ۔ مِنْهُ ؛ طالوت سے ۔ وَلَمْ يُؤْتَ ؛ اور نہیں دیا گیا ۔ سَعَةً ؛ وسعت ، فراخ دستی ۔ مِنَ الْمَالِ ؛ مال سے ۔ یعنی وہ زیادہ مالدار نہیں ۔ ان کے خیال میں استحقاقِ سلطنت اسی شخص کو ہے جو مالدار ہو ، دھن دولت رکھتا ہو ۔ قَالَ ؛ اس پیغمبر نے فرمایا ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ نے ۔ اِصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ ؛ تمہارے لئے منتخب کیا ، تم میں سے زیادہ پسند کیا ۔ وَزَادَهٗ ؛ اور طالوت کو زیادہ دیا ہے ، فوقیت دی ہے ۔ بَسْطَةً ؛ کشادگی ۔ فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؛ علم اور جسم میں یعنی طالوت علم اور زور وقوت میں تم سے زیادہ ہے ۔ عامتہ الناس مال کو وجہ ترجیح سمجھتے ہیں اور پیغمبر علم وقوت کو ۔ علمی قوت مالی قوت سے بہت زیادہ ہوتی ہے ۔ مال کے برموقع صَرف کرنے کے لئے بھی علم کی ضرورت ہے ۔ جسمانی زور وقوت کو بھی حکومت اور کامیابی میں بڑا دخل ہے ۔

وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ ؛ اور اللہ دیتا ہے ۔ مُلْكَهٗ ؛ اپنے ملک اور سلطنت کو ۔ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے ۔ اگر تقدیر یاور نہیں ہے تو نہ مال کام آتا ہے اور نہ علم وجسمانی قوت ۔ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ کی قوت بڑی وسیع ہے ، اس کے علم کی کچھ انتہا نہیں ۔

بعض لوگ اس آیت سے اس بات پر استدلال کرتے ہیں کہ استحقاقِ سلطنت باعتبارِ خاندان یا میراث کے نہ ہونا چاہیئے بلکہ علم وہنر ، زور وقوت جس میں زیادہ ہو وہی سلطنت کا مستحق ہے ۔

علمی قوت مالی قوت سے زیادہ ہوتی ہے

ترجمہ :- اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا کہ اللہ نے طویل القامت (ساؤل) کو تمہارا بادشاہ بنا کر بھیجا ہے (بنی اسرائیل نے اپنی قدیم کج بحثی کو کام میں لایا اور) کہا وہ ہم پر کس طرح بادشاہ ہوسکتا ہے ؟ حالانکہ ہم اس سے زیادہ مستحقِ سلطنت ہیں اور اس کے پاس زیادہ مال بھی نہیں ۔ پیغمبر نے کہا ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو تم پر ترجیح دی ہے اور اس کو علم اور جسمانی قوت میں بھی فوقیت دی ہے اور اللہ جس کو چاہتا ہے سلطنت بخشتا ہے ۔ اور اللہ کی قوت بڑی وسیع ہے ، اس کے علم کی کچھ انتہا نہیں ۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ
اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ ۳۲ ع ۱۶

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ ؛ اور ان کو ، بنی اسرائیل کو ان کے پیغمبر نے فرمایا ۔ نبی کا لفظ قرآن شریف میں بار بار آتا ہے ۔ نبی نبوۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنے ہوئے عالی مرتبت ۔ یہ اصل میں نَبِیْءٌ تھا جو نَبَاءٌ بمعنی خبر سے ماخوذ ہے ۔ یعنی وہ شخص جو

کلامِ الٰہی سے خبر دیتا ہے، احکامِ الٰہی پہنچاتا ہے۔ اِنَّ اٰیَـةَ مُـلْـكِـهٖ ؛ اس کے مستحقِ سلطنت ہونے کی علامت یہ ہے۔ اَنْ یَّـاْتِیَـكُـمُ ؛ کہ تمہارے پاس آئے گا۔ اَلتَّـابُوْتُ ؛ صندوق۔ توب سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی ہیں رجوع کرنا، واپس ہونا، صندوق میں کپڑے بار بار رکھے جاتے ہیں اور نکالے جاتے ہیں۔ فِیْـهِ سَـكِیْنَةٌ ؛ اس میں سکونِ خاطر ہے۔ اطمینانِ قلبی ہے، راحتِ دِلی ہے۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کی طرف سے۔ وَبَقِیَّةٌ ؛ اور جو باقی رہ گیا ہے۔ مِمَّا تَرَكَ ؛ جو چھوڑ گئے ہیں۔ اٰلُ مُـوْسٰـی وَ اٰلُ هٰـرُوْنَ ؛ متعلقین موسٰے و متعلقینِ ہارون۔ یہ ہم نے پہلے کہیں بیان کردیا ہے کہ اٰلْ، اٰلَ۔ یَؤُلُ۔ اَوْلًا سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنٰی ہیں رجوع کرنا، متعلق ہونا۔ تمام اُمّتِ محمدی آلِ محمدؐ ہے۔ متقی، پرہیزگار لوگ خصوصیت سے آلِ محمدؐ ہیں۔ ان سے زیادہ خصوصیت سے بنی ہاشم، ان سے زیادہ خصوصیت سے اہلِ عبا۔ ان سے زیادہ خصوصیت سے ازواج مطہرات اور قرآن شریف میں اَهْلُ الْبَیْتِ سے وہی مراد ہیں۔ تَـحْـمِـلُـهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ اس صندوق کو فرشتے اُٹھالیتے ہیں۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ ؛ بے شک اس میں۔ لَاٰیَـةً لَّـكُمْ ؛ البتہ تمہارے لئے نشانی ہے، استحقاقِ سلطنت کی دلیل ہے، طالوت کے مستحق ہونے پر دال ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ؛ اگر تم ایماندار ہو۔

ترجمہ:- اور ان سے (بنی اسرائیل سے) ان کے نبی نے کہا کہ طالوت کے مستحقِ سلطنت ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس (تمہارا کھویا ہوا) صندوق آئے گا۔ جس سے تم کو خدا کی طرف سے سکونِ خاطر حاصل ہوگا (اور اطمینانِ دلی پیدا ہوگا) اس میں آلِ موسٰی اور آلِ ہارون کے کچھ آثار اور تبرکات ہیں جس کو فرشتے اُٹھا کر لائیں گے۔ اس میں تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہاں تابوت سے مراد طالوت کا دل ہے۔ اور سَـكِیْنَةٌ سے مراد اطمینانِ قلبی ہے اور مِـمَّـا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ هٰرُوْنَ سے وہ بچی کچھی تعلیم مراد ہے جو پیروانِ موسٰی و ہارون نے دی تھی اور جس کے محافظ ملائکہ یا دوسرے برگزیدہ لوگ تھے۔

مگر یہ معنی بجائے تفسیر کے اعتبار کہنے کے لائق ہیں۔ اعتبار کیا ہے؟ کسی نے اپنے خاص مقصد کے لئے کچھ کہا اور اسے عبرت و نصیحت لینے والے نے اپنے حال پر ڈھال لیا۔ دیکھو! دیوانِ حافظ میں شراب اور لیلٰی مجنوں کا ذکر ہے۔ صوفی اس کو اپنے حال پر منطبق کرتا ہے۔ شراب سے مراد لیتا ہے جوشِ محبت۔ لیلٰی سے محبوبِ حقیقی اور مجنوں سے عاشقِ برگشتہ۔ ایسے معنٰے کو اعتبار کی حد تک رکھنا ہی بہتر ہے۔

قرآنِ شریف کے الفاظ سے جو نکل رہا ہے وہ حقیقی معنٰی و مطلب ہیں اور غیر موضوع لہ یا اعتباری معنٰی اس کا اصلی معنٰی نہیں ہوسکتا۔ عبرت لینے کے لئے بڑا میدان سامنے ہے۔ آپ ایک طریقہ سے عبرت لیتے ہیں اور دوسرا آدمی ایک دوسرے طریقہ سے۔ اصلی معنٰی اہم ہیں۔ اعتبارات کے لئے اصلی معنٰی کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔ صاحبو! میں اس آیت سے کیا استنباط کر رہا ہوں؟ وہ عنقریب آئے گا۔

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي

وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ

فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ

قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو اللَّهِ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ

غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿۲۴۹﴾

فَلَمَّا فَصَلَ ؛ پھر جب جُدا ہوا ، جب روانہ ہوا ۔ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ؛ طویل القامت ساؤل لشکروں کے ساتھ جُنُوْد جمع جُنْدٌ ؛ لشکر ۔ یہ جند سے ماخوذ ہے جس کے معنٰی ہیں سخت زمین جس میں پتھر ہوں ۔ اس کے مادہ میں جمع کے معنٰے ملحوظ ہیں ۔ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ ؛ طالوت نے کہا ۔ بے شک اللہ ، یقیناً اللہ ۔ مُبْتَلِيْكُمْ ؛ تم کو مبتلا کرے گا ، تمہارا امتحان لے گا ، تمہارے صبر و استقلال کی آزمائش ہوگی ۔ بِنَهَرٍ ؛ ایک نہر کے ذریعہ سے ۔ نَهَرْ کے معنی کشادگی کے ہیں عربی میں نہر دریا اور ندی کو کہتے ہیں ۔ اُردو میں جس کو نہر کہتے ہیں اس کو عربی میں جدول کہتے ہیں ۔ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ ؛ پھر جس نے پی لیا اس نہر سے ۔ فَلَيْسَ مِنِّىْ ؛ تو وہ میرا نہیں ، میرے مقصد کا نہیں ، میرے کام کا نہیں ۔ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ ؛ اور جس نے اس کو چکھا نہیں ۔ یہاں يَطْعَمْهُ سے مراد پیٹ بھر کر پینا ہے ۔ فَاِنَّهٗ مِنِّىْ ؛ تو وہ میرے غرض کا ہے ، وہ سختی کو برداشت کرسکتا ہے ، وہ دشمنوں سے لڑسکتا ہے ۔ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً ؛ مگر جو چلو بھر لے اور پی لے تو کچھ مضایقہ نہیں ۔ غَرْفَةً ۔ غُرْفَةً ؛ دونوں صحیح ہیں ۔ ایک ہاتھ میں جتنا پانی آئے ۔ بِيَدِهٖ ؛ اپنے ہاتھ سے ۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ ؛ بے صبروں نے اس نہر سے پانی پی لیا ۔ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؛ مگر اِن میں کے تھوڑے سے صبر کرنے والوں نے زیادہ نہیں پیا ، پیٹ بھر کر نہ پیا ۔ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ ؛ پھر جب اس نے نہر سے تجاوز کیا ، پار اُترا ، گزر گیا ، عبور کر گیا ۔ هُوَ ؛ وہ ، طالوت ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ؛ اور وہ لوگ جنھوں نے طالوت کے ساتھ ایمان لایا تھا ۔ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا ؛ انھوں نے کہا ہم کو طاقت نہیں ، قوت نہیں ۔ طَاقَةٌ کی اصل طَوْقَةٌ ہے ۔ یہ خیال رکھو کہ حروف اصلی میں الف کہیں اصلی نہیں بلکہ واؤ ، یا (ی) سے بدلا ہوا ہے جیسے قَالَ اور بَاعَ ۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج ۔ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؛ جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کی ۔ قَالَ ؛ کہا ۔ اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ ؛ وہ لوگ جن کا ظن تھا ، جن کو گمان تھا ۔ بعض دفعہ ظن یقین کے معنی میں بھی آتا ہے یعنی جن لوگوں کو یقین تھا ۔ اَنَّهُمْ ؛ کہ وہ لوگ ۔ مُلٰقُوا اللّٰهِ ؛ اللہ سے ملاقات کرنے والے ہیں ، انھیں خدا کو منہ دکھانا ہے ۔ كَمْ مِنْ فِئَةٍ ؛ کتنی جماعت ہے؟ قَلِيْلَةٍ ؛ تھوڑی سی ۔ غَلَبَتْ ؛ غالب ہوگئی ۔ فِئَةً كَثِيْرَةً ؛ بڑی جماعت پر ، بہت سے لوگوں پر ۔ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ بحکم خدا ، خدا کی اجازت سے ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔

مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ؛ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ترجمہ :- پھر جب طالوت فوجوں کو لے کر روانہ ہوگیا تو اس نے (اپنے ہمراہیوں سے) کہا کہ (راستے میں ایک نہر پڑے گی) اللہ ایک نہر سے تمہارا (تمہارے صبر کا) امتحان لے گا۔ جو (پیٹ بھر کر) اس کا پانی پئے گا وہ ہمارے کام کا نہیں، جو نہیں پئے گا وہ ہمارے مقصد کا ہے۔ مگر ہاں اپنے ہاتھ سے کوئی ایک آدھ چلّو بھر لے (تو کوئی مضایقہ نہیں) پس لوگوں میں سے بجز چند لوگوں کے سب نے پیٹ بھر کر پانی پی لیا۔ جب طالوت اور دیگر ایماندار لوگ جو اس کے ساتھ تھے نہر کے پار ہوگئے تو (جن لوگوں نے پانی پینے میں طالوت کی اطاعت نہیں کی تھی) کہنے لگے کہ جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ کرنے کی ہم میں طاقت نہیں۔ جن لوگوں کو یقین تھا کہ انھیں خدا کو منھ بتانا ہے تو انھوں نے کہا۔ اکثر ایسا ہوا ہے کہ اللہ کے حکم سے چھوٹی جماعت بڑی جماعت پر غالب آ گئی ہے اور اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے (صابرین کو معیتِ خدا ہے)۔

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾

وَلَمَّا بَرَزُوْا ؛ اور جب ایماندار اور صابر بنی اسرائیل مقابل ہوئے، لڑنے کے لئے نکلے، مبارزت کے لئے تیار ہوئے لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ ؛ جالوت اور اس کے لشکر کے سامنے۔ قَالُوْا ؛ دُعا کی، کہا۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب! اَفْرِغْ عَلَيْنَا ؛ ہم پر ڈال دے، ہم پر بہادے، انڈیل دے۔ صَبْرًا ؛ صبر کو۔ وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا ؛ اور ہم کو ثابت قدم کردے، ہمارے پیر جمادے۔ وَانْصُرْنَا ؛ اور ہم کو فتح و نصرت دے، ہم کو غالب کردے۔ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافر قوم پر۔

ترجمہ :- اور جب وہ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابل آئے تو دُعا کرنے لگے۔ یارب! ہم کو صبر (واستقلال) عطا فرما۔ ہم کو ثابت قدم بنا اور کافر قوم پر ہم کو فتح و نصرت دے۔

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۙ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾

فَھَزَمُوْھُمْ ؛ پھر بنی اسرائیل نے جالوت کے لشکر کو ہزیمت دی، شکست دی۔ ھَزْمٌ ؛ مادہ بمعنی توڑنا۔ ھَزِیْم ؛ ابر۔ کیونکہ بادل پھٹ کر اس میں سے مینہ نکلتا ہے۔ بِاِذْنِ اللّٰہِ ؛ بحکمِ خدا۔ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ ؛ اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا مارڈالا۔ وَاٰتٰہُ اللّٰہُ ؛ اور داؤد کو اللہ نے عطا کیا۔ اَلْمُلْکَ وَالْحِکْمَۃَ ؛ سلطنت اور حکمت۔ وَعَلَّمَہٗ مِمَّا یَشَآءُ ؛ اور ان کو تعلیم دی اور سکھایا، علم دیا جو کچھ وہ چاہتا تھا یا حسبِ منشا۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ ؛ اور اگر نہ ہوتا اللہ کا دفع کرنا۔ اَلنَّاسَ ؛ لوگوں کو۔ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ ؛ بعض لوگوں کو بعض لوگوں سے۔ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ ؛ تو دنیا فاسد ہوجاتی، تباہ و برباد ہوجاتی، اس کا انتظام خراب ہوجاتا، بگڑ جاتا، درہم برہم ہوجاتا۔ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ؛ اور مگر اللہ، اور لیکن اللہ۔ ذُوْفَضْلٍ ؛ بڑے فضل والا ہے۔ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ؛ تمام عالموں پر، سب مخلوق پر۔

ترجمہ :- پھر انھوں نے اللہ کے حکم سے دشمنوں کو شکست دے دی (ان کو پارہ پارہ کردیا) اور داؤد نے جالوت کو مار ڈالا اور اللہ نے داؤد کو سلطنت و حکمت عطا کی اور حسبِ منشاء علم سے سرفراز کیا۔ اور اگر اللہ بعض کو بعض سے دفع نہ کرتا تو زمین کا سارا انتظام بگڑ جاتا (درہم برہم ہوجاتا) مگر اللہ تمام عالموں (مخلوقات) پر بڑا ہی فضل و کرم کرنے والا ہے۔

مورخین کا بیان ہے کہ حضرت موسٰی کے بعد کچھ عرصہ تک بنی اسرائیل کا کام درست رہا۔ جب ان کے اخلاق و عادات بگڑ گئے تو اللہ تعالےٰ نے ایک کافر بادشاہ جالوت نامی کو ان پر غالب کردیا اور بنی اسرائیل نے بھاگ کر بیت المقدس میں پناہ لی۔ سموئیل یا اسماعیل علیہ السلام اس وقت پیغمبر تھے۔ بنی اسرائیل نے ان سے درخواست کی کہ ان پر کوئی بادشاہ مقرر کیا جائے تاکہ وہ جہاد کرسکیں۔ پیغمبر نے طویل القامت ساؤول کو بادشاہ مقرر فرمایا۔ وہ مالدار نہ تھے مگر اللہ نے ان کو علم و ہنر اور زور وقوت عطا کی تھی۔ ناداری کی وجہ سے بنی اسرائیل کی آنکھوں میں نہ جچے، لیکن پیغمبر نے فرمایا کہ معیارِ سلطنت علم و قوت ہے نہ کہ دھن دولت۔ کج بحث بنی اسرائیل کو پیغمبر کے کہنے پر بھی تشفی نہ ہوئی اور واضح دلیل کی استدعا کی۔ پیغمبر کی دُعا سے وہ صندوق جس میں موسٰی علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام وغیرہ کے تبرکات تھے پھر مل گیا۔ طالوت نے جالوت پر فوج کشی کی۔ موسم بہت گرم تھا۔ طالوت نے بنی اسرائیل کے صبر کو آزمانا چاہا۔ راستہ میں ایک نہر پڑتی تھی۔ فرمایا جو پیٹ بھر اس کا پانی پیئے گا وہ ہمارے کام کا نہیں، ہاں چلّو بھر پانی لینے میں کوئی مضایقہ نہیں۔ بجز تین سو تیرہ کے سب نے پیٹ بھر پانی پیا، اور کہنے لگے کہ جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کی ہم میں قوت نہیں۔ طالوت کے لشکر میں داؤد علیہ السلام کے والد اور ان کے چھ بھائی تھے۔ داؤد علیہ السلام چھوٹے قد کے تھے اور بکریاں چراتے تھے۔ طویل القامت سپاہیوں کی آنکھوں میں وہ نہ جچے۔ مگر طالوت نے ان میں بہادری کے آثار دیکھ کر جالوت کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ جالوت زرہ بکتر، خود، چار آئینہ سے آراستہ تھا، وہ بالکل غرقِ آہن تھا، صرف اس کی پیشانی خالی تھی۔ داؤد علیہ السلام نے فلاخن یا گوپھن میں پتھر رکھ کر اس کی پیشانی ہی پر تاک کر مارا، نشانہ کارگر تھا۔ اور جالوت نقشِ زمین ہوا۔ اس کے بعد داؤد علیہ السلام کی شادی

جالوت اور طالوت کی لڑائی کا مختصر قصہ

طالوت بادشاہ کی بیٹی سے ہوگئی اور طالوت کے بعد داؤد علیہ السلام بادشاہ بھی ہوئے اور پیغمبر بھی ۔ یہ خدا کا انتظام ہے ۔ ظالموں کو برباد کرنا صرف خدا کا کام ہے ۔ خدا کا فضل نہ ہو تو دنیا تباہ ہو اور سارا نظام درہم برہم ۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

تِلْکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ ؛ یہ اللہ کی آیتیں ہیں ، اس کے احکام ہیں ، اس کی نشانیاں ہیں ۔ نَتْلُوْھَا ؛ ہم ان کی تلاوت کرتے ہیں ۔ ہم ان کو سناتے ہیں ۔ تِلْوٌ ؛ کے معنے پیچھے کے ہیں ۔ لفظ کے ساتھ ساتھ معنی پر بھی غور وفکر ہے تو یہ تلاوت ہے ۔ الفاظ پڑھنا ، معنی و مقصد سے غرض نہیں تو ہرگز وہ تلاوت نہیں ۔ عَلَیْکَ ؛ تجھ پر ۔ بِالْحَقِّ ؛ حق حق ۔ بالکل صحیح صحیح ۔ وَاِنَّکَ ؛ اور بے شک تو ۔ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ؛ رسولوں سے ہے ۔ تم کو بھی وہی کام کرنے پڑیں گے جو دوسرے پیغمبروں نے کیئے اور وہی تکلیفیں اُٹھانی پڑیں گی جو دوسرے پیغمبروں نے اُٹھائیں ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) یہ اللہ کی برحق آیتیں ہیں ، جو ہم تم کو صحیح صحیح پڑھ کر سناتے ہیں اور بے شک تم بھی رسولوں میں سے ہو ۔

(آیات ماسبق سے ہم کو کیا کیا سبق ملے)

(۱) استحقاقِ سلطنت وحکومت صرف توریث پر مبنی نہیں ۔ اگر پہلے سے کوئی سلطان ہو اور کوئی اس کو بدل کر بدنظمی اور بدامنی پھیلانا چاہتا ہے تو اقتلوا الفرد کائنًا مَن کَانَ ؛ فرد کو تلوار کے گھاٹ اُتار دو چاہے کوئی ہو ۔ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ؛ بدامنی پھیلانا قتل سے بھی بدتر ہے ۔

(۲) استحقاقِ سلطنت صرف بر بناء مال ہی نہیں ۔ گویا مال بھی ایک ضروری چیز ہے ۔

(۳) بزدل ، بھوک پیاس کے کچے ، جنگ میں کام نہیں دیتے ۔

(۴) فتح وشکست کثرت وقلت پر مبنی نہیں ۔ چھوٹی منظم باساز وساماں شجاع جماعت بڑی بھیڑ بھاڑ کو شکست دے سکتی ہے

(۵) فتح ونصرت ، قوت اور علم وحکمت پر مبنی ہے ۔

(۶) احکامِ رسول کی خلاف ورزی ، تباہی کا باعث ہوتی ہے ۔

(۷) اسلحہ کا تیار کرنا اور ان کے استعمال کی مشق پیدا کرنا ۔ رسولوں کی سنت ہے ۔ یہ زمانہ فلاخن اور تزویر کا نہیں ، طیاروں ، دبابوں اور توپ و بندوق کا ہے ۔ اَعِدُّوْا لَھُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ کا ہے ، ہرطرح کی تیاری کا ہے تُرْھِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّاللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ کا ہے ۔ دشمنوں میں خوف پیدا کرنے کا ہے ، ظالموں کو روکنے کا ہے ۔

(۸) اصلِ اُصول اعتماد علی اللہ ہے ۔ اللہ کی تائید نہ ہو تو سب کچھ ، ہیچ ہے ، لاطائل ہے ، بے کار ہے ، تدبیر کے پَر کٹتے ہیں تقدیر کے آگے ۔ تم اس کو اتفاقیہ کہو یا کسی اور نام سے موسوم کرو ۔

(۹) بزرگانِ دین کے آثار اور تبرکات سے سکونِ خاطر واطمینانِ قلبی و فتح ونصرت حاصل ہوتی ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

۳

تلک الرّسل

تفسیرِ صدّیقی

از
شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن
حضرت محمّد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ
(سابق صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمّد عباس علم بردار صدّیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدّیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد اے پی
ھدیہ: (   )

وقف لازم الخمس و الثلث ۳

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ
دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ
الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ
وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ ع

۳۳ ع۵

اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا ۔ وَاِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ؛ یعنی تم بھی پیغمبروں میں سے ہو، اسی کے سلسلے میں آنحضرتؐ اور دوسرے پیغمبروں کے متعلق فرماتا ہے :-

تِلْکَ الرُّسُلُ ؛ یہ پیغمبر ۔ تِلْکَ الرُّسُلُ مبتدأ ۔ اور فَضَّلْنَا الخ خبر ۔ یا تِلْکَ مبتدأ اور اَلرُّسُلُ خبر ۔ فَضَّلْنَا ؛ ہم نے فضیلت دی ، بزرگی عطا کی ۔ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؛ بعض کو بعض پر ۔ اس کے فردِ اعلیٰ ، اس سے مراد محمد رسول اللہ ﷺ ہیں ۔ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ ؛ ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا ۔

اللہ تعالیٰ کا کلام تین طرح کا ہوتا ہے :-

(۱) ایک قسم کی بے خودی چھا جاتی ہے اور تن بدن میں سنسنیاں چھوٹتی ہیں جس کو حضرتؐ نے صَلْصَلَةُ الْجَرَسِ سے تعبیر کیا ہے ۔ اس حالت میں آپ کا سانس تیز چلتا اور آپ پسینہ پسینہ ہوجاتے ، یہ حالت حضرتؐ پر بہت سخت گزرتی ۔

(۲) وحی ، قطعی الہام ، پردہ کی آڑ سے کلام ۔

(۳) فرشتہ کا انسانی شکل میں ظاہر ہونا ۔ بعض وقت جبرئیلِ امین اعرابی کی شکل میں آتے اور صحابہ کو بھی محسوس ہوتے ۔

وَرَفَعَ ؛ اور بلند کیا ۔ بَعْضَهُمْ ؛ ان میں سے بعض کو ۔ دَرَجٰتٍ ؛ درجے ، سیڑھی کے ایک ایک حصہ کو درجہ کہتے ہیں ۔ دَرَجٰتٍ حال ہے بَعْضَهُمْ سے ۔

کلام اللہ کی تعظیم

رسولِ خدا ﷺ کی فضیلت مسلّم ہے مگر اس بات کا خیال رکھو کہ پیغمبروں کی تعظیم میں کسی قسم کی کوتاہی نہ ہو ، ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر ایسی فضیلت نہ دو کہ دوسرے پیغمبر کی تحقیر ہو ۔ اسی واسطے رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی یُوْنُسَ ابْنِ مَتّٰی ؛ یعنی مجھے یونسؑ پر فضیلت نہ دو ۔ مقصد یہ ہے کہ دوسرے پیغمبر کی تحقیر نہ ہو ۔

رسولوں کی تحقیر اسلام نہیں سکھاتا

آج کل جُہال کے کلام میں جناب عیسیٰ علیہ السلام ، یوسف علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی کافی تحقیر کی جاتی ہے ، خود کو اُن پیغمبروں پر فضیلت دی جاتی ہے ۔ یاد رکھو کہ پیغمبروں کی شان نہایت عالی ہے جن کی تحقیر سے ایمان چلا جاتا ہے ۔

وَاٰتَیْنَا ؛ اور ہم نے دیا ۔ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ؛ عیسیٰ ابنِ مریم کو ۔ اَلْبَیِّنٰتِ ؛ کھلے معجزے ، واضح آثار ۔

جنابِ عیسیٰ علیہ السلام نے بحکمِ خدا مُردوں کو زندہ کیا ، لادوا بیماروں کو اچھا کیا ، پیش گوئیاں کیں ۔

وَاَیَّدْنٰہُ ؛ اور ہم نے اُن کی تائید کی ، اُن کو قوی کیا ، اُن کو تقویت دی ۔ بِرُوْحِ الْقُدُسِ پاک روح سے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس سے جبرئیلؑ مراد ہیں ۔

تثلیث کا بیان

عیسائیوں کے پاس تین اُقنوم ہیں ۔ ان کو اقانیمِ ثلاثہ کہتے ہیں ۔ اور اس مسئلہ کے سمجھنے کو ''تثلیث'' اور ''ٹرینٹی'' (Trinity) کہتے ہیں ۔ ان کے پاس اصلِ کائنات باپؔ ۔ بیٹاؔ ۔ روحؔ القدس ہیں ۔ یہ تینوں کو قدیم اور ایک کو مستقل اور پھر ان تینوں کو ایک بھی سمجھتے ہیں ۔ غالبًا باپ سے مراد اصلِ وجودِ ذاتِ حق ہے اور بیٹے سے مراد عینِ ثابتہ ، حقائقِ اشیاء اور روح القدس سے مراد تجلّی اَسماء و صفات ہے ۔ صوفیہ صافیہ کے پاس خدائے تعالیٰ نے ہر شئے کو جان کر پیدا کیا ہے ۔ یہ نہیں کہ پیدا کرنے کے بعد جانا ہو کہ میں نے اس چیز کو پیدا کیا ۔ پس علم کا مرتبہ قدرت سے پہلے ہے ۔ اور علمِ الٰہی قدیم ہے نہ کہ بالعرض وحادث ۔ کسی چیز کے معلوم ہونے سے لازم نہیں آتا کہ وہ چیز موجود ہو جائے ۔ خدائے تعالےٰ سب چیزوں کو جانتا ہے مگر سب چیزیں پیدا نہیں ہو چکیں ۔ چیزیں کب پیدا ہوں گی ؟ معلوماتِ الٰہی کب خارج میں نمایاں ہوں گے ؟ اعیانِ ثابتہ کب عالمِ خلق میں آجائیں گے ؟ جب اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کی تجلّی ، اعیانِ ثابتہ حقائقِ اشیاء اور معلوماتِ الٰہیہ پر پڑے ۔ اسماء وصفات کی تجلّی ہوتے ہی وہ چیز موجود فی الخارج ہو جاتی ہے ۔

ہندوؤں کے پاس بھی تثلیث پرستی ہے ۔ وہ کہتے ہیں خدؔا ، مادّؔہ ، جیوؔ ۔ مادّہ سے غالبًا اعیانِ ثابتہ اور جیو سے تجلّیٔ اسماء وصفات مراد لیتے ہیں جو روح القدس ہے ۔ ان مسائل کو ہم نے ''حکمتِ اسلامیہ'' اور ''شرحِ فصوص الحکم'' میں تفصیل سے بیان کیا ہے ۔

وَلَوْشَآءَ اللّٰہُ ؛ اور اگر خدا چاہتا ۔ مَا اقْتَتَلَ ؛ باہم نہ لڑتے ۔ الَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِھِمْ ؛ وہ لوگ جو ان پیغمبروں کے بعد تھے ۔ مِنْ بَعْدِ مَاجَآءَتْھُمُ الْبَیِّنٰتُ ؛ بعد اس کے کہ ان کے پاس واضح دلائل پہنچ چکے تھے ، آچکے تھے وَلٰکِنِ اخْتَلَفُوْا ؛ مگر اُنھوں نے اختلاف کیا ۔ فَمِنْھُمْ مَّنْ اٰمَنَ ؛ پھر اُن میں سے بعض تو وہ ہوئے جو ایمان لائے ۔ وَمِنْھُمْ مَّنْ کَفَرَ ؛ اور اُن میں سے بعض وہ ہوئے جنھوں نے کفر کیا ، انکار کیا ، حق پوشی کی ۔ وَلَوْشَآءَ اللّٰہُ ؛ اور اگر خدا چاہتا ۔ مَا اقْتَتَلُوْا ؛ یہ آپس میں نہ لڑتے ۔ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ؛ مگر اللہ ۔ یَفْعَلُ مَایُرِیْدُ ؛ کرتا ہے جو چاہتا ہے ، جس کا ارادہ کرتا ہے ۔ مگر خدا سب کی فطرتوں کو ، سب کی حقیقتوں کو ظاہر کرنا چاہتا ہے اور ہر ایک کو حکمتِ بالغہ سے اس کے حسبِ حیثیت دیتا ہے ۔

ترجمہ :- یہ پیغمبر ہیں ۔ ان میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی (ممتاز بنایا) بعض سے اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجے بلند کئے ۔ ہم نے عیسٰی ابنِ مریم کو واضح معجزے دیئے اور روح القدس سے ان کی تائید کی اگر خدا چاہتا تو وہ لوگ جو پیغمبروں کے بعد آئے ہیں واضح نشانیوں کے اُن کو پہنچ چکنے کے بعد آپس میں نہ لڑ مرتے مگر اُنھوں نے اس میں اختلاف کیا ، اُن میں سے کچھ تو مومن ہیں اور کچھ کافر اور اگر خدا چاہتا تو یہ آپس میں قتل وکشت نہ کرتے ، مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے (مگر کرتا وہی ہے جو مقتضائے حکمتِ بالغہ ہو ۔ ہر شئے ، ہر شخص کی فطرت کے اقتضا کے موافق ہو) ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾

خدائے تعالیٰ نے پہلے جہاد کا حکم دیا، پھر طالوت کا قصہ بیان کرکے عملی صورت پیش کر دی۔ پھر قومی چندے کی طرف توجہ دلائی۔ پھر یہ بتایا کہ پیغمبروں پر دنیا میں کیا کیا مشکلات پڑتی ہیں اور کس طرح وہ دلی قوت کے ساتھ اس کو برداشت کرتے ہیں۔ اب یہ فرماتا ہے کہ تم کو جو کچھ کرنا ہو یہیں کر لو آئندہ غفلت کروگے تو کچھ نہ کر سکو گے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، اے ایماندارو! اے مسلمانو! اَنْفِقُوْا ؛ اِنفاق کرو، خرچ کرو، صرف کرو۔ اس کا مفعول شَیْئًا محذوف ہے۔ مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ ؛ اس مال سے کہ ہم نے تم کو دیا، ہمارے عطیہ سے۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ہمارا ہے، ہمارا مال، ہمارے نام پر اور خود تمہارے فائدے کے لئے دینے میں کیوں پیچھے ہٹتے ہو، کیوں تاخیر کرتے ہو؟ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ ؛ قبل اس کے کہ آجائے، اس دن سے پہلے۔ یَوْمٌ ؛ یوم، دن۔ وہ دن۔ مراد روزِ قیامت ہے۔ یَوْمٌ موصوف ہے اور مابعد کا کلام اس کی صفت ہے۔ لَابَیْعٌ فِیْہِ ؛ اس میں لین دین نہیں ہے، بیع و شراء نہیں ہے، کوئی کچھ دے دلا کر نہیں چھوٹ سکتا، نہ کسی قسم کا فائدہ کما سکتا ہے۔ وَلَا خُلَّۃٌ ؛ اور نہ وہ دوستی جو دل میں گھس جائے۔ خَلَلٌ ؛ دو چیزوں کی درمیانی کشادگی۔ خُلَّۃٌ ؛ محبت جو دل میں جائے گیر ہو۔ روزِ قیامت نہ کوئی دوست آشنا ہوگا کہ کچھ مدد دے۔ وَلَا شَفَاعَۃٌ ؛ اور نہ سفارش۔ وِتْرٌ ؛ طاق۔ شَفْعٌ ؛ جفت۔ شَفَعَ ؛ ملایا۔ شَفِیْعٌ ؛ سفارشی۔ کیوں کہ وہ جس کی سفارش کرتا ہے اُس کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔ بظاہر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شفاعت کچھ کام نہ آئے گی مگر اس کے بعد کی آیت میں اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؛ مگر اس کے حکم سے ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ شفاعت بھی حق ہے۔ تفصیل آئندہ آیت میں آئے گی۔ وَالْکٰفِرُوْنَ ؛ اور کفر کرنے والے، حق پوشی کرنے والے، کفار، بے ایمان۔ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ وہی ہیں ظلم کرنے والے، مستحق کو اس کا حق ادا نہ کرنے والے۔

ایمان ہر انسان کا فرض ہے۔ ایمان نہ لانا، احکامِ خداوندی سے اعراض کرنا، ان پر عمل نہ کرنا مستحق کو اُس کا حق نہ دینا ہے جو ظلم ہے۔ ظلم ظلمت ہے جو مانعِ انکشافِ حقیقت ہے اور باعثِ عذاب و آفت۔

ترجمہ :- اے ایمان والو! اس دن کے آنے سے پہلے کچھ ہمارے دیئے ہوئے سے خیر خیرات کر لو۔

اس دن نہ خرید و فروخت ہوگی (نہ بیع و شراء) نہ کسی کی دوستی (کام آئے گی نہ یار و مددگار رکھنا) اور اس دن سفارش کا نام نہ ہوگا (کوئی زبان ہلانے والا نہ ملے گا) اور کافروں نے کفر کرکے خود ہی ظلم کیا۔

(تم پر کس نے ظلم کیا؟ خود تم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا۔ تمہارے کفر نے ظلم کیا، تمہارا انکار تمہارے لئے ہی وبال جان ہوا)۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝۲۵۵

اللہ تعالیٰ کی صفات

اَللّٰہُ ؛ ذاتِ وَاجب الوجود، جس کا وجود بالذات ہے اور سب وجود میں اُس کے محتاج ہیں، مجتمعِ صفاتِ کمالیہ، تمام خوبیوں کا سرچشمہ ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؛ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی محبوب نہیں، کوئی مقصود نہیں، کوئی موجود نہیں ۔ ھُوَ سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہم اس کی حقیقت کچھ نہیں جانتے، صرف اتنا جانتے ہیں کہ اُن عارضی موجودات کے سوا ایک حقیقی موجود بھی ہے ۔ خدائے تعالیٰ کی صفات خدائے تعالیٰ سے الگ نہیں ہیں، کسی طور مستقل نہیں ہیں ۔ یعنی خدائے تعالیٰ کی صفات انضمامی نہیں ۔ ایسا نہیں جیسے دیوار پر رنگ ہے، پھول میں خوشبو ہے، بلکہ انتزاعی ہیں ۔ اصل حقیقت ایک ہے اور مفہوم اور سمجھنے میں ہر صفت دوسری صفت سے جدا ہے یعنی صفاتِ الٰہی لاعین و لاغیر ہیں یعنی منشا کے اعتبار سے غیرِ ذات نہیں اور مفہوم کے لحاظ سے عینِ ذات نہیں ۔ ہر نام کا ایک جدا کام ہے، جدا معنی ہے، جدا اثر ہے ۔ بہر حال صفاتِ الٰہی انتزاعی ہیں نہ عینِ ذات نہ غیرِ ذات ۔

اسمائے الٰہی میں بعض بعض سے مرتبہ میں مقدم ہیں ۔ مثلاً علم کا مرتبہ قدرت سے مقدم ہے اور تمام صفات سے مقدم ترین حیات ہے ۔ اس کے اوپر صرف ذات ہے ۔

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ؛ وہ زندہ ہے، وہ عینِ حیات ہے ۔ سب کا قیام اسی پر ہے ۔ سب کا دار و مدار اسی اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ پر ہے ۔ وہ محتاج الیہ ہے، سب اُس کے محتاج ہیں ۔ القیوم کی اصل قَیْوُوْمٌ ہے ۔ جس پر سب کا قیام ہے ۔ وَاؤ کو یَا بنا کر ادغام کیا گیا ۔

لَا تَاْخُذُہٗ ؛ اس کو نہیں پکڑتی، اس کو اَخذ نہیں کرتی، اس پر اثر نہیں کرتی، اس پر غالب نہیں آتی ۔ سِنَۃٌ ؛ غنودگی، اُونگھ غنودگی کا مقام آنکھ ہے ۔ اس کی اصل وِسْنٌ ہے جیسے عِدَۃٌ کی اصل وِعْدٌ ہے ۔ وَعَد اور وَسَن مستعمل ہیں اور وِسْن اور وِعْد استعمال نہیں ہوتے بلکہ ان کا تغیر یافتہ صیغہ سِنَۃٌ اور عِدَۃٌ مستعمل ہیں ۔

وَلَا نَــوْمٌ ؛ اور نہ خواب، نیند ۔ اس کا مقام دماغ ہے ۔ کیوں کہ غنودگی اور خواب میں غفلت پیدا ہوتی ہے اور غفلت موجبِ درہمی برہمیِ نظام و انتظام ہے لہذا خدا اس سے پاک ہے ۔ اس پر جہل اور غفلت کبھی طاری نہیں ہوتی، خدا غافل ہو تو دنیا تباہ ہو ۔ ساری دنیا علمِ الٰہی پر قائم ہے ۔ جب علم ہی نہ رہے تو معلومات کا وجود کدھر؟ جاہل ہے وہ جو خدا پر غفلت کو جائز

سمجھے۔ کسی نے ایک بزرگ کے ہاتھ میں دو شیشے دیئے اور تاکید کی کہ اُن کو آپس میں ٹکرانے نہ دیں، آدمی تھے نیند آ گئی اور دونوں شیشے ٹکرا کر چور چور ہو گئے۔ اس واقعہ سے وہ بزرگ متنبہ کئے گئے کہ غفلت خدا پر جائز نہیں۔ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ ؛ اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے، اسی سے قائم ہے جو کچھ عوالمِ علوی میں ہے۔ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؛ اور جو کچھ زمین میں اور عوالمِ سفلی میں ہے۔ مَنْ ذَا الَّذِيْ ؛ وہ کون ہے جو۔ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ ؛ اس کے پاس شفاعت کرے، سفارش کرے۔ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؛ مگر اس کے حکم سے، اس کی اجازت سے، اس کے اذن سے۔

خدا کی مرضی کے خلاف کوئی کچھ نہیں کرسکتا۔ خدا کا رحم مختلف صورتوں میں نمودار ہوتا ہے۔ وہی اچھے کام کرواتا ہے، وہی اچھوں سے محبت پیدا کرواتا ہے، وہی اچھوں کو شفیع بنا کر سامنے لاکھڑا کرتا ہے۔

کیا فرق ہے شفاعت اور نام نہاد کفارۂ مسیح میں؟ کفارۂ مسیح میں حضرت عیسٰی علیہ السلام سب کے گناہوں کی گٹھڑی اپنے سر پر دھر کر دوزخ میں چلے گئے۔ خود عذاب اُٹھایا اور دوسروں کو بچایا۔ اب عیسائی چاہیں جتنے گناہ کریں، جس قدر غریبوں پر ظلم وستم کریں، غیر مذہب والوں کو تکلیف اور ایذا پہنچائیں کوئی گناہ نہیں۔ مذہب بری باتوں اور گناہوں سے روکنے کے لئے ہے نہ کہ اُن پر جرأت دلانے کے لئے۔ اسلام میں لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ہے۔ کسی کا گناہ کوئی نہیں اُٹھاتا۔ اسلام میں ہرگز درست نہیں کہ گناہ کرے کوئی اور عذاب ہو کسی اور پر۔ سفارش ایک قسم کی التجا ہے، دعا ہے۔ خدا کو اپنے دوستوں کا اعزاز کروانا ہوتا ہے تو سفارش قبول کرلیتا ہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ یعنی خدا کے واسطے محبت یہ بھی عمل ہے اور بہترین عمل ہے۔ کوئی عمل ضائع نہیں جاتا تو یہ عمل کیوں کر ضائع ہو جائے گا؟ خدا اپنے دوستوں کی ضرور سنے گا اور اُن کے اعزاز کو ساری دنیا پر ظاہر اور نمایاں کرے گا۔ اس سے نہ خدا کی مجبوری ثابت ہوتی ہے نہ ایک کے گناہ میں دوسرے کا عذاب میں گرفتار ہونا۔

یہ قاعدہ یاد رکھو کہ ایک جگہ مطلق ہو اور دوسری جگہ مقید تو مطلق کو مقید پر محمول کرنا چاہئے۔ پس لَا شَفَاعَةَ کو اِلَّا بِاِذْنِهٖ پر محمول کرنا چاہئیے۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ؛ عربی میں بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ کے معنے ہیں اَمَامَهُمْ ؛ یعنی اُن کے سامنے، یعنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ اُن کے سامنے ہے۔ وَمَا خَلْفَهُمْ ؛ اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے۔ جب ضدین بیان کئے جاتے ہیں تو اس کے معنے ہوتے ہیں تمام۔ کالا گورا، چھوٹا بڑا، اچھا بُرا کے معنے ہیں تمام۔ اور ہوسکتا ہے کہ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ کے معنے دنیا ہو جو سامنے ہے اور وَمَا خَلْفَهُمْ سے مُراد آخرت ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے اگلے پچھلے تمام واقعات مُراد ہوں۔

وَلَا يُحِيْطُوْنَ ؛ اور وہ احاطہ نہیں کرسکتے۔ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ ؛ اس کے کسی علم کا۔ اِلَّا بِمَا شَآءَ ؛ مگر جس قدر وہ چاہے، جتنا اُس کی مشیت میں ہو۔

ایک بزرگ منبر پر بیٹھے وعظ فرما رہے تھے کہ کسی نے آ کر ایک مسئلہ پوچھا۔ آپ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔ سائل نے کہا۔ آپ منبر پر بیٹھے ہوئے ہیں اور پھر بھی لاعلمی ظاہر کرتے ہیں، منبر پر تو اُس کو بیٹھنا چاہئیے جو عالم ہو۔ اُن بزرگ نے فرمایا۔ میرا علم مختصر ہے اور یہ منبر بھی مختصر ہے۔ اگر میں اپنے جہل کے مطابق بلندی پر بیٹھتا تو عرش سے بھی اُونچی جگہ بیٹھتا۔

شفاعت اور کفارۂ مسیح کا فرق

[سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؛ تو پاک ہے اے پاک پروردگار! ہم کو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہم کو دیا۔ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ؛ ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ہم کو محدود علم دیا گیا، تھوڑا علم دیا گیا۔ اسی لئے بزرگوں کے بزرگ نے رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کہا۔ خدایا! میرے پروردگار! میرے علم کو اور بڑھا۔]

وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ کرسی چھوٹے تخت کو کہتے ہیں اور عرش بڑے تخت کو۔ نظامِ کلی کو عرش سے تعبیر کرتے ہیں اور جزئی نظامات و انتظامات کو کرسی سے۔ دیکھو! ہم رات دن کہتے ہیں بادشاہ کی تخت نشینی ہوئی، صدرِ یونین کی کرسی نشینی ہوئی اور میرِ مجلسِ انجمن کی کرسی نشینی عمل میں آئی۔

خدا کی کرسیِ انتظام آسمانوں اور زمین کو حاوی ہے، اُس کی حکومت بہت وسیع ہے۔ وَلَا یَــُٔـوْدُہٗ ؛ اور اُسے تھکا نہیں دیتا۔ حِفْظُھُمَا ؛ آسمانوں اور زمین کی حکومت کی حفاظت کرنا یعنی اللہ تعالیٰ باوجودیکہ عوالمِ علوی وسفلی کا انتظام کرتا ہے اور رات دن کرتا ہے مگر کبھی تھکتا نہیں، اُس کو تعب و تکان نہیں ہوتا۔ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ؛ اور وہ بلند مرتبہ، عالیشان، بڑی عظمت و جلال والا ہے۔

ترجمہ:- اللہ۔ کوئی معبود نہیں (کوئی مستحقِ عبادت نہیں) مگر وہ۔ وہ حیاتِ جاودانی رکھتا ہے۔ سب کا اس پر قیام ہے (دارومدار ہے) نہ اُس کی آنکھوں میں غنودگی آتی ہے اور نہ اُس (کے دماغ) پر (خواب) نیند غلبہ کرتی ہے۔ آسمانوں اور زمین، (عوالم علوی وسفلی) میں جو کچھ ہے سب اُس کا ہے۔ کون ہے جو اُس کی اجازت کے بغیر اُس کے پاس سفارش کرے؟ وہ (دنیا و آخرت) اگلے پچھلے سب (واقعات) کو جانتا ہے۔ اُس کے (بے پایاں) علم کو کوئی احاطہ نہیں کرسکتا مگر اتنا ہی جتنا وہ خود دینا چاہے۔ اُس کی کرسیِ سلطنت آسمانوں اور زمین کی (عوالمِ علوی وسفلی کی) وسعت رکھتی ہے (آسمانوں اور زمین کو احاطہ کرتی ہے) اُن کی حفاظت کر کے بھی (اُن کا انتظام رکھ کر بھی) ذرا نہیں تھکتا۔ (اور نہ اُس کو تعب و تکان ہوتا ہے) وہ عالی شان، عظمت نشان ہے۔

آیۃ الکرسی کا ماحصل

آیۃ الکرسی توحید کی اعلیٰ تعلیم پر مشتمل ہے۔ بالاختصار اس سے حسبِ ذیل اُصول معلوم ہوتے ہیں:-

(۱) اللہ بالذات حی اور قیوم ہے۔ جو بذاتہ مردہ ہو، سراپا احتیاج ہو، وہ کیونکر معبود ہوسکتا ہے؟

(۲) جزئی کلی انتظام سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جو بے چارہ ہو، بے قدرت ہو، وہ ہرگز معبود نہیں ہوسکتا۔

(۳) کوئی اُس کے خلافِ مرضی انتظام میں تو کیا دخل دے گا، کسی کے لئے زبان تک نہیں ہلا سکتا، پھر کسی اور کی خدائی کا دعویٰ کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے؟

(۴) انتظام کرنا تو کجا، قدرت میں دخل دینا کیسا؟ بذاتہ کسی کو علم تک نہیں۔ ہر ایک کو اتنا ہی علم ہے جتنا خدا نے چاہا۔ جو ایسا جاہل ہو، بے علم ہو بھلا وہ خدائی کیا کرے گا؟

(۵) خدا کا علم تو ماضی و مستقبل، کلی و جزئی، علویات و سفلیات، سب پر حاوی اور سب کو شامل ہے۔ نہ کوئی ایسا ہے نہ کوئی اُس کے مقابل ہوسکتا ہے۔

(۶) علویات اور سفلیات، مادیات اور غیر مادیات سب کا انتظام کرنا، اور رات دن بے انتظامی نہ ہونے دینا اور پھر نہ تھکنا، نہ سونا، نہ غفلت، اس کا نہ خدا کے سوا کوئی دعویٰ کرسکتا ہے نہ خدائی کا استحقاق جتا سکتا ہے۔

(۷) یہ تمام دلائل خدا کے عالی مرتبت اور باعظمت ہونے پر دال ہیں۔

اس سے پہلے بیان کردیا گیا ہے کہ اگر خدا بعض کو بعض سے دفع نہ کرتا تو دنیا تباہ ہوتی، امن چین باقی نہیں رہتا۔ اب یہ فرماتا ہے کہ انتظام برقرار رکھنا ایک دوسری چیز ہے اور اعتقاد پیدا کرنا ایک جُدا بات ہے۔ اعتقاد دل کی کیفیت کا نام ہے وہ زبردستی سے کیوں کر پیدا کی جاسکتی ہے؟ لہٰذا فرماتا ہے:-

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۤ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۵۶﴾

لَآ اِكْرَاهَ ؛ جبر و اکراہ نہیں۔ كَرِهَ ۔ يَكْرَهُ ۔ كَرَاهَةً ؛ کراہت کرنا، برا ماننا، ناخوش ہونا۔ اَكْرَهَ ۔ يُكْرِهُ ۔ اِكْرَاهًا ؛ مجبور کرنا، مکروہ بات پر عمل کروانا۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ؛ دین میں کچھ زبردستی نہیں، کسی قسم کی مجبوری نہیں، دین زبردستی نہیں منوایا جاسکتا۔ قَدْ تَّبَيَّنَ ؛ ظاہر ہوگیا، واضح ہوچکا، بیان ہو چکا، تمیز ہوچکا۔ بَيْن ؛ مادہ ہے بَانَ ۔ اِسْتَبَانَ ۔ تَبَيَّنَ ؛ تینوں کے ایک معنی ہیں۔ ظاہر ہوچکا، بیان کردیا گیا اَلرُّشْدُ ؛ کامیابی، ہدایت ۔ اِرْشَاد ؛ ہدایت کرنا۔ رَشِيْدٌ ۔ ہدایت یافتہ ۔ مِنَ الْغَيِّ ؛ سرکشی سے، گمراہی سے۔ غَوٰى ۔ يَغْوِي ۔ غَيًّا وَغَوَايَةً ۔ سرکش ہونا، نہ ماننا۔ راہِ رشد و ہدایت، راہِ گمراہی و ضلالت سے ممتاز ہوچکی۔ فَمَنْ يَّكْفُرْ ؛ پھر جو انکار کرے۔ بِالطَّاغُوْتِ ۔ طَغٰى ۔ يَطْغٰى ۔ طُغْيَانًا ؛ حد سے بڑھ جانا، تعدی، گمراہی۔ طَاغُوْت ۔ باطل، باطل پرست، سرکش۔ کفر، شیطان، سرکش جن، بُت، ساحر، کاہن۔ غرض کہ سب میں باطل کے معنے ملحوظ ہیں۔ بِالطَّاغُوْتِ ؛ سرکشی سے۔ کفر و شرک میں پھنسے ہوئے آدمی کو چاہیئے کہ اوّل اپنے باطل خیالات سے انکار کرے۔ باطل کو باطل سمجھے۔ اُس کے بعد ایمان کا درجہ ہے۔ جس گھر میں شیطان بستا ہے اُس میں فرشتے کیوں کر آئیں گے۔ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ ؛ اور اللہ پر ایمان رکھے، خدا کو مان لے۔ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ ؛ تو اس نے پکڑ لیا۔ مَسَكَ ۔ اَمْسَكَ ۔ اِسْتَمْسَكَ ۔ مضبوط پکڑا، سہارا لیا۔ بِالْعُرْوَةِ ؛ دستہ کو۔ عُرْوَةٌ ؛ حلقہ، بٹن کا کاج، گنڈی کا تکمہ وہ چیز جو پکڑنے میں سہارا دے۔ عُرىٰ جمع۔ اَلْوُثْقٰى ؛ مضبوط۔ اَوْثَقْ کا مونث ہے، بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؛ عُروۂ وُثقیٰ یعنی مضبوط رسی کا حلقہ جس کے سہارے آدمی بلندی پر چڑھتا ہے۔ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؛ اس کے لئے ٹوٹنا نہیں ہے، یعنی خوب مضبوط ہے۔ فَصْم ۔ توڑنا۔ اِنْفِصَامُ ٹوٹنا۔ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ اللہ سب کی باتیں سنتا ہے، سب کے خیالات کا علم رکھتا ہے۔

ترجمہ:- دین میں زبردستی نہیں (جبر و زیادتی نہیں) ہدایت کا راستہ ضلالت کے راستے سے ممتاز ہوچکا ہے۔

پھر جو باطل پرستی چھوڑ دے (سرکشوں کی گمراہی سے انکار کرے، خدا کو دل سے مان لے۔) اللہ پر ایمان لائے تو اُس نے (نجات کا) مضبوط حلقہ پکڑ لیا (وہ اس قابل ہوگیا کہ خدا کی رسی پکڑ کر ترقی کرسکتا ہے) (خدا کی یہ رسی بڑی مضبوط ہے) کبھی نہ ٹوٹے گی (اور نہ تم نیچے گروگے) اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۥ

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ

اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ ۳۴ ع ۲

وَلِيٌّ؛ سرپرست، مددگار، حامی، والی۔ وَلَاءٌ؛ اَلْوَلِیُ؛ قرب خواہ بلحاظ مکان ہو یا دین کے ہو، یا صداقت کے ہو، یا آخرت کے یا اعتقاد کے ہو۔ وَلَایَۃ؛ کسی معاملہ کا متولی ہونا، حاکم ہونا۔ مَوْلٰی؛ ولایت کرنے والا اور جس کی ولایت کی گئی بمعنی فاعل و مفعول دونوں آتا ہے۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا؛ اللہ ایمان داروں کا والی ہے، ان کے کاموں کا متولی ہے ان کا یار و مددگار ہے، ان سے محبت رکھنے والا ہے۔ يُخْرِجُهُمْ؛ ان کو نکالتا ہے۔ مِنَ الظُّلُمٰتِ؛ ظلمتوں سے، تاریکیوں سے، سخت اندھیرے سے، قسم قسم کی جہالتوں سے۔ اِلَى النُّوْرِ؛ نور کی طرف، ہدایت کی طرف۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا؛ اور جو کافر ہیں، انکار کرتے ہیں، نہیں مانتے۔ اَوْلِيٰٓـُٔهُمْ؛ ان کے والی، مددگار، تائید کرنے والے۔ اَوْلِیَآء جمع وَلِیّ۔ اَلطَّاغُوْتُ سرکش، طغیان پیدا کرنے والا، شیطان اور شیطان صفت۔ يُخْرِجُوْنَهُمْ؛ ان کو نکالتے ہیں۔ مِنَ النُّوْرِ؛ نور سے۔ اِلَى الظُّلُمٰتِ۔ ظلمتوں اور تاریکیوں کی طرف، ضلالت و گمراہی کی طرف۔ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ؛ یہ لوگ دوزخی ہیں، نارِ جہنم کے ساتھی ہیں، آتشِ غضبِ الٰہی کے ایندھن ہیں۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ؛ یہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ خُلُوْد؛ ہیشگی، بہت زمانہ تک کسی مقام میں رہنا۔

علم نور ہے۔ جہل ظلمت ہے۔ جس کو ایمان نہیں اس کو علم کہاں؟ اور آتشِ غضبِ الٰہی سے نجات کدھر؟ دنیا میں علم صحیح نہ تھا۔ اور اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ پر صحیح اعتقاد نہ رکھا تو آخرت میں نجات کیونکر ہوگی؟ دوزخ کفر کی ایک صورت ہے جو غضبِ الٰہی کی موجب ہے۔ امان چاہتے ہو تو ایمان پیدا کرو۔ گناہوں کی سزا چند روز دوزخ میں رہنا ہے۔ کفر اور بغاوت کی سزا حبسِ دوام اور خلود فی النار ہے۔ یعنی ہمیشہ دوزخ میں رہنا۔

ترجمہ:- اللہ ایمان والوں کا والی ہے۔ وہ انھیں ظلمتِ (کفر) سے نکالتا ہے اور نورِ (ہدایت) کی طرف پہنچاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے والی (اور ولی) شیطان اور شیطان صفت ہیں جو انھیں نور سے نکالتے ہیں اور ظلمت کی طرف پہنچاتے ہیں۔ یہ لوگ دوزخی ہیں اور دوزخ ہی میں ہمیشہ

رہیں گے ۔

دشمنانِ اسلام کے پروپیگنڈہ کا رد

صاحبو ! دشمنانِ اسلام نے ایک غلط فہمی پھیلا رکھی ہے کہ اسلام بزورِ شمشیر پھیلایا گیا ہے ۔ وہ غلط پروپگنڈے کے عادی ہیں ، وہ سفید جھوٹ کہنے سے نہیں ڈرتے ، ان کے ضمیر پر تعصب کے گھٹا ٹوپ ابر چھا گئے ہیں ،حق و باطل میں اُن کو تمیز نہیں ، وہ اپنی طرح دوسروں کو بھی بدتمیز بنانا چاہتے ہیں ۔کوئی ذرا قرآن کی آیتوں پر غور کرے ، وہ تو فرماتا ہے ۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ؛ دین میں کوئی جبر و زبردستی نہیں ۔ وہ فرماتا ہے ۔ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ؛ کیا تم لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور کروگے ، نہیں ، ہرگز نہیں ۔ جو لوگ امن و امان اختیار کرکے باوجود کفر و شرک کے مسلمانوں کے دامنِ عطوفت میں پناہ لیتے ہیں اُن کی حفاظت کا ذمہ مسلمان لیتے ہیں ، اُن کے حقوق کی حفاظت مسلمان کرتے ہیں ۔ وہ لوگ ذمی کہلاتے ہیں ۔ جو حربی (مسلمانوں سے جنگ کرنے والے) بھی چند روز کے لئے امن لے کر مسلمانوں کے ملک میں آتے ہیں تو ان کو امن دینے کا حکم ہے ۔ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ ؛ اور اگر کوئی مشرک تمہاری پناہ لینا چاہے تو تم اُس کو پناہ دو ۔

اسلام بزورِ شمشیر نہیں پھیلا

کیا اس رحمۃ للعالمین نے اپنے دین کو بزورِ شمشیر پھیلایا ؟ جو فرماتا ہے ۔'' جس نے ابوسفیان کے گھر میں پناہ لی ، اُس کو امن ہے ۔جس نے مسجد حرام میں پناہ لی ، اُس کو امن ہے ، جس نے اپنے گھر کے دروازے بند کر لئے اُس کو امن ہے''۔ کیا اُس رحمۃ للعالمین نے زبردستی دین پھیلایا کہ جن کی تمام لڑائیوں میں مسلمانوں کی طرف سے کل تقریباً ڈھائی سو آدمی ، اور کافروں کے تین چار سو آدمی مارے گئے ۔ رحمۃ للعالمین نے حکم دیا ۔'' عورتوں کو نہ مارو ، بچوں کو نہ مارو ، بوڑھوں کو نہ مارو ، گرجوں اور مندروں میں رہنے والوں کو نہ مارو ۔ جو لڑنے جھگڑنے والے نہیں ، کشت و خون کرنے والے نہیں ، اُن پر رحم کرو ، اُن کو چھوڑ دو''۔ قرآن میں کوئی غور کرے کہ اس میں جابجا قَاتِلُوْا ہے ۔ باب مُفَاعلة شرکت پر دلالت کرتا ہے ۔یعنی اُن کو مارو جو تم کو مارنا چاہتے ہیں ۔بعض جگہ فَاقْتُلُوْا بھی ہے مگر کن کو؟ جو تم کو مارتے ہیں ۔مسلمانوں سے زیادہ روادار ، صلح جو کوئی قوم نہیں ۔

ذرا اس زمانہ کی موجودہ حالت پر غور کرو ۔ لاکھوں کروڑوں پر بم باری ہو رہی ہے ۔قسم قسم کے آتشیں اسلحہ استعمال کئے جارہے ہیں ۔ رحم کا نام نہیں ۔ نہ بچوں پر ، نہ عورتوں پر ، نہ بوڑھوں پر ، نہ گرجوں میں بیٹھنے والے پادریوں پر ،غرض کسی پر رحم نہیں آتا ۔ اس زمانہ میں نہ مسجدوں کی کوئی حرمت ہے نہ گرجوں کی ، نہ مندروں کی ۔ ہزار ہزار ، دو دو ہزار برس کے گرجے مسمار ہو رہے ہیں ،شہر کے شہر تباہ و برباد ہو رہے ہیں ۔ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؛ خشکی اور تری دونوں میں فساد پھیل گیا ہے ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔تاریخ کے صفحے پلٹو'' کروسیڈ'' کی لڑائیوں میں کیا کیا مظالم مسلمانوں پر نہیں توڑے گئے ؟ صلیبی جنگوں میں کفّار جو اپنے کو مجاہد کہتے تھے ، اُن کے گھوڑے مسلمانوں کے خون میں تیرتے تھے ۔مگر اُس زمانے کے نامور سلطان صلاح الدین اعظم نے ان ظالموں سے کیسا نیک سلوک کیا ، زمانہ جانتا ہے ، تاریخ شہادت دیتی ہے ۔ اگر ان پروپگنڈہ کرنے والوں کے دلوں میں ذرا بھی نورِ صداقت ہوتو ایسے جھوٹے الزام لگانے پر جرأت نہ کریں ۔ مگر افسوس

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَوْلِیٰٓئُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ ۔اُن کے دل میں صداقت ہی نہیں ہے تو اُن کی زبان سے سچی بات کیونکر نکلے گی ۔اب وقت آ گیا ہے ۔وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ؛ قریب میں یہ ظالم جان لیں گے کہ اُن کا انجام کیا ہوگا ؟

جہاد کی حقیقت

اچھا یہ جہاد کیا چیز ہے ؟ کیا یہ زبردستی جنگ کرنا نہیں ہے ؟ سنو ! دشمنانِ دین نے جہاد کے لفظ کو ایک ہوّا بنا دیا ہے ۔ جَھَدَ ۔ یَجْھَدُ ۔ جَھْدًا ؛ کوشش کرنا ۔جَاھَدَ ۔ یُجَاھِدُ ۔ مُجَاھَدَۃً وَجِھَادًا ؛ باہم مل کر کوشش کرنا ۔قوم کی تعلیم میں کوشش کرنا بھی جہاد ہے ، اصلاحِ اخلاق و عادات کرنا بھی جہاد ہے ۔تہذیبِ نفس کرنا اور نفس کو بری باتوں سے روکنا بھی جہاد ہے بلکہ جہادِ اکبر ہے ۔رَجَعْنَا مِنَ الْجِھَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِھَادِ الْاَکْبَرِ ؛ ہم نے جہادِ اصغر سے واپس ہوکر جہادِ اکبر کی طرف رجوع کیا ۔ اسلامی جنگ تہذیب اور امن کے قایم کرنے کے لئے ہوتی ہے اس واسطے وہ بھی جہاد ہے ۔ کیونکہ وہ بہت بڑی کوشش ہے ۔ وَلَوْلَادَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ ؛ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ امن پسند یا حق پرست لوگوں کے ہاتھ سے ، شریروں اور مفسدوں کو دفع نہ کیا جاتا تو رُوئے زمین تباہ ہوجاتی ۔ ایک دوسری جگہ ہے وَلَوْلَادَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَمَسَاجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا۔ اور اللہ اگر آدمیوں میں ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھادی جاتیں خانقاہیں راہبوں کی ، گرجے نصرانیوں کے اور کلیسے یہودیوں کے ، اور مسجدیں مسلمانوں کی جن میں بکثرت نامِ خدا لیا جاتا ہے ۔ ان آیتوں سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں:-

(۱) جنگ یا جہاد ، امن کے برقرار رکھنے کے لئے کیا جاتا ہے ۔

(۲) معابد میں اور یادِ خدا کرنے میں کسی قسم کا نقصان اور خلل نہ پیدا ہو ۔کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہوتا کہ اسلام دوسرے مذاہب اور عبادت گاہوں کو برقرار رکھنا چاہتا ہے ۔

جزیہ کس لئے لیا جاتا ہے

اچھا ! غیر مسلموں سے کیوں جزیہ لیا جاتا ہے اور مسلموں سے کیوں نہیں لیا جاتا ؟

اس کا صاف جواب ہے کہ مسلموں سے زکوٰۃ لی جاتی ہے اور غیر مسلموں سے جزیہ ۔ یہ جزیہ ہے کیا ؟ ٹیکسِ حفاظت یا وار فنڈ ۔ جو لوگ جنگی خدمات نہیں ادا کرتے ، امن و امان قایم رکھنے کی کوشش نہیں کرتے ، ان سے یہ ٹیکس لیا جاتا ہے ۔ حضرت ابو عبیدۃ ابنِ جراحؓ نے ان ذمیوں کا جزیہ واپس کردیا جن کی حفاظت کر نہیں سکتے تھے ۔ نیز وہ غیر مسلم جو بحیثیت حلیف کے مسلمانوں کے ساتھ ہوکر لڑیں ، اُن سے ہرگز جزیہ نہیں لیا جائے گا ۔بعض اسلامی ممالک میں ، جو جنگی تعلیم میں شریک نہیں ہوتے اُن سے ایسا ٹیکس لیا جاتا ہے ۔ جزیہ کے لفظ میں کراہت کی کیا بات ہے اور وارفنڈ کے لفظ میں کیا خوبی ہے کہ جزیہ کے لفظ سے چراغ پا ہوتے ہیں اور وار فنڈ کے لفظ سے نہایت خوش ، حالانکہ دونوں کا مقصد ایک ہے ،غرض متحد ہے ۔ اصل یہ ہے کہ اِن دشمنانِ دین کو مسلمانوں کی عداوت نے ان بدگوئیوں پر برانگیختہ کیا ہے ۔

اچھا ! غیر مسلموں کو غلام بنا لینے کی کیا وجہ ہے جب کہ اسلام حریت اور مساوات کا علم برادر ہے ؟

لوگوں کو غلامی کے لفظ سے دھوکا ہوتا ہے ۔ اُن کا خیال روما کے غلاموں اور افریقہ کے غلاموں کی طرف جاتا ہے ۔ اسلام ان مظالم سے پاک ہے ، اسلام میں غیر تعلیم یافتہ و غیر تربیت یافتہ لوگ ، تربیت یافتہ لوگوں کے زیرِ نگرانی دیئے

جاتے ہیں ، اس زمانہ میں حکم ہے کہ ان غلاموں یا غیر تربیت یافتہ یا اَن کلچرڈ اور اَن سیوی لائیزڈ کو بھی وہی کھلائیں جو خود کھائیں ، وہی پہنائیں جو خود پہنیں ، کام لیں تو خود بھی ہاتھ بٹائیں ۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت بھی یہی وصیت کی کہ باندی غلاموں یا غیر تعلیم یافتہ اشخاص کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے ۔ اسلام کا حکم ہے ۔ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّ اٰتُوْهُمْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِىْٓ اٰتٰكُمْ کچھ لے کر ان کو نوشتۂ آزادی لکھ دو ، اگر ان میں خیر کے آثار پاؤ یعنی اگر یہ تعلیم و تربیت یافتہ اور خوش کردار ہوجائیں تو اُن کو خدا کے دیئے ہوئے مال سے تم بھی تو کچھ دو ۔

ذرا كَاتِبُوْهُمْ اور اٰتُوْهُمْ کے امر کو دیکھو ۔ کیا وہ وجوب پر دلالت نہیں کرتا ہے ، کیا غلامی نتیجہ بے خیر ہونے کا اور آزادی اثرِ تہذیب و تمدن نہیں ! عامتہ الناس کو صرف لفظِ غلام کے مشترک ہونے سے دھوکا ہورہا ہے ۔ اسلامی غلامی اور چیز ہے اور غیر مسلموں کی غلامی الگ بات ۔ اسلامی غلام بادشاہ بھی ہوئے ہیں ۔ اِس زمانے کے غلام آزاد ہوکر بھی ہیں وہی غلام کے غلام ۔

ذرا خدا کو حاضر و ناظر جان کر وہ لوگ جو اسلام کے بزورِ شمشیر پھیلنے کا دعویٰ کرتے ہیں ، فرمائیں کہ کیا غلاموں میں مسلم اور غیر مسلم دونوں قسم کے غلام نہ تھے ؟ اگر اسلام میں ایسی زبردستی ہوتی تو کوئی کافر غلام زندہ نہ رہتا یا کوئی اپنے مذہب پر برقرار نہ رہتا ۔ حقائق الگ چیز ہیں اور جھوٹے پروپگنڈے الگ بات ۔ چاند کے منہ پر خاک ڈالنے سے وہ چھُپ نہیں سکتا ۔ اسلامی غلامی کافروں کی رعیت بننے سے بدر جہا بہتر ۔ غیر اقوام کے غلام یا رعایا کو کون سا آرام ہے ، کونسی خوش حالی ہے ؟ کیا حقوق حاصل ہیں ؟ کچھ نہیں ۔ امریکہ میں اور دوسرے مقاموں میں غلام آزاد کرادیئے گئے اور زبردستی آزاد کرادیئے گئے ۔ مگر غور کرکے دیکھو ! تو ڈھاک کے وہی تین پات ، وہی ذِلّت وخواری ، آزادی سے کوئی کام کر نہیں سکتا ۔

اس تہذیب کے زمانہ میں بھی غریب حبشیوں پر وہ ظلم وستم کئے جاتے ہیں کہ الامان والحفیظ میں ان مسائل کی تفصیلی تحقیق مستقل مضامین میں کروں گا ۔ اس وقت اس ماحضر پر اکتفا فرمائیے ۔

اب تک مخالفینِ اسلام کا بیان کلیۃً و اجمالاً تھا ۔ آئندہ کی آیتوں میں دو تین مخالفین اسلام کے شخصی حالات بطورِ مثال کے بیان کئے گئے ہیں ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ﴿۲۵۸﴾

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ؟ کیا تمہیں نہیں معلوم ؟ اِلَى الَّذِىْ ؛ اس شخص کی طرف ، اس شخص کو ، اس سے مراد نمرود بن کوش ہے جو شاہِ بابل تھا ۔ حَاجَّ اِبْرٰهٖمَ ؛ ابراہیمؑ سے حجت کی ، بحث کی ۔ حَجَّ ۔ يَحِجُّ ۔ حَجًّا کے معنی غالب

وقف لازم

ہونے کے ہیں ۔ دلیل و حجت سے غلبہ حاصل ہوتا ہے ۔ حَآجَّ ۔ یُحَآجُّ ۔ مُحَآجَّةً ؛ باہم حجت کرنا ، بحث و تکرار کرنا ۔ فِیْ رَبِّہٖ ؛ اس کے رَبّ کے متعلق ، خدا کے بارے میں ۔ اَنْ اٰتٰـہُ اللّٰہُ الْمُلْکَ ؛ منصوب بحذفِ حرف جر ہے ۔ لِاَنْ اٰتٰـہُ اللّٰہُ الْمُلْکَ ؛ اس وجہ سے کہ اللہ نے اس کو سلطنت دے رکھی ہے ۔ اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ ؛ جب ابراہیمؑ نے کہا ۔ رَبِّیَ الَّذِیْ ؛ میرا رب ، میرا پروردگار وہ ہے جو یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ؛ جِلاتا بھی ہے اور مارتا بھی ہے ۔ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ ؛ نمرود نے کہا میں بھی جِلاتا اور مارتا ہوں ۔ اُس نے ایک مستحقِ قتل کو آزاد کر دیا اور خواہ مخواہ ایک کو قتل کرا دیا ۔ اور سمجھ لیا کہ میں مارتا بھی ہوں ، اور جِلاتا بھی ہوں ۔ کہاں حیاتِ حقیقی کا دینا اور کدھر مستحقِ قتل کو چھوڑ دینا ۔ بلا توسطِ اسبابِ ظاہری موت کا دینا اور چیز ہے اور اسبابِ ظاہری کو استعمال کر کے موت دینا ایک دوسری چیز ۔ یہ ڈَل ، مہمل اس نزاکت کو سمجھ نہیں سکتا تھا تو ابراہیم علیہ السلام نے اُس سے بھی زیادہ عاجز کر دینے والی دلیل پیش کی جس کے سامنے حیل و حجت نہیں چل سکتی تھی ۔

قَالَ اِبْرٰھٖمُ ؛ ابراہیمؑ نے فرمایا ۔ فَاِنَّ اللّٰہَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ ؛ کہ اللہ تو آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے فَاْتِ بِھَا مِنَ الْمَغْرِبِ ؛ تو بھلا تو اس آفتاب کو مغرب کی طرف سے تو نکال ۔ فَبُھِتَ الَّذِیْ کَفَرَ ؛ پس مبہوت و حیران ہو گیا جس نے خدا سے انکار کیا تھا ، پھر وہ ہکّا بکّا ہو کر رہ گیا ۔ بَھِتَ ۔ یَبْھَتُ ۔ بُھْتَانًا ؛ مبہوت و حیران کر دینا ، بہتان ، ایسا جھوٹ جو سننے والے کو حیران و پریشان کر دے ۔ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِیْ ؛ اور اللہ ہدایت نہیں کرتا ۔ اَلْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالم قوم کو ۔

خدا وہی کرتا ہے جو حکمتِ الٰہی کے مطابق ہوتا ہے اور حکمتِ الٰہی کا تقاضا ہے کہ حسبِ استعداد عطا فرمائے ۔ جس کی فطرت کا تقاضہ کفر تھا اُس سے کفر نمایاں کیا اور جس کی قابلیت ایمان کی تھی اُس کو ایمان سے سرفراز فرمایا ۔ گھوڑے کو سونڈ نہیں دیتا ، ہاتھی کو سُم نہیں دیتا ۔ خدائے تعالےٰ کو عاجز نہ سمجھنے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ خلافِ حکمت کام کرتا ہے ۔ اُس کی قدرت تابعِ حکمت ہے اور حکمت علم کی ایک صورت ہے ۔ جو نادان ہوتے ہیں ، بدعقل ہوتے ہیں ، اُن کی قدرت تابعِ حکمت نہیں رہتی ۔ وہ ایک کام کرتے ہیں اور بعد سمجھتے ہیں کہ یہ کام کرنے کے لائق تھا یا نہیں ۔ حماقت کا کام کر کے افسوس کرتے ہیں ، پچھتاتے ہیں ۔ خدا ان تمام نقصانات سے پاک ہے ۔ جو اس کے خلاف سمجھے ، وہ بے باک ہے ۔ اُس کے خیالات شرمناک ہیں ۔

اس مباحثہ پر ذرا غور کرو کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے دیکھا کہ نمرود کا دماغ میری دلیل کے سمجھنے سے عاجز ہے اور تاویلِ بے جا کرتا ہے تو آپ نے دوسری واضح تر دلیل پیش کی ۔ ایک ہی دلیل کو لے کر بیٹھ نہیں گئے ۔ علماء کو اُن کی تقلید کرنی چاہیئے اور فوراً تبدیلِ دلیل کرنا چاہیئے ۔ علمِ مناظرہ و کلام کا ماخذ ابراہیم علیہ السلام کا نمرود سے بحث کرنا ہے ۔

صاحبو ! مناظرہ کا شوق تو سب کو ہے ، مگر کس طرح مناظرہ کرنا چاہیئے اُس سے واقف نہیں ۔ تمہارا مسلمان بھائی فرعون سے بدتر نہیں ، اور تم موسٰی علیہ السلام سے زیادہ اللہ کے پاس عزیز نہیں ۔ دیکھو حکم ہوتا ہے : فَقُوْلَا لَـہٗ قَوْلًا لَّیِّنًا ؛ اے موسٰی و ہارون ! فرعون سے نرمی سے بات کرو ۔

اس کے برخلاف آج کل کے علماء کے مناظرات ہوتے ہیں ۔ بات بات پر تکفیر ، ہر وقت سب وشتم ، گالی گفتار ، اور سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے بڑی حمیت کا کام کیا ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ

مناظرہ کا ماخذ ابراہیم علیہ السلام سے ہے

حَوْلِکَ ؛ اگر تم درشت مزاج ، سخت دل ہوتے تو یہ سب لوگ تمہارے پاس سے چھٹ جاتے ، تمہارے پاس حاضر نہ ہوتے ، نہ تمہاری خدمت میں ٹک سکتے ۔

ترجمہ :- کیا تم نے اُس کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اس کے رَب کے متعلق حجت کی تھی (اس گھمنڈ میں) کہ اُس کو خدا نے سلطنت دی تھی ۔ جب ابراہیم نے کہا ، میرا رب جِلاتا بھی ہے ، مارتا بھی ہے تو (نادان نمرود نے) کہا میں بھی جِلاتا اور مارتا ہوں ۔ ابراہیم نے کہا کہ اللہ تو آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے (اگر تجھ سے ہو سکے) تو ذرا اُس کو مغرب سے نکال دے (نمرود) جو (انکار کر رہا تھا) کفر میں مبتلا تھا ، مبہوت و حیران ہو گیا (ہکّا بکّا رہ گیا) اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا ، (ہٹ دھرموں کو حق تک نہیں پہنچاتا) ۔

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۵۹﴾

اَوْ كَالَّذِیْ ؛ یا تم ایسے شخص کو بھی جانتے ہو ۔ اگر کاف زاید ہے تو کیا تم اس کو بھی جانتے ہو ۔ مَرَّ ؛ گزرا مَرَّ ۔ یَمُرُّ ۔ مُرُوْرًا گزرنا ، عبور و مرور کرنا ۔ عَلٰى قَرْیَةٍ ؛ قریہ پر ایک بڑے قصبہ پر ، گاؤں پر ، بستی پر ۔ قَرْیَة ۔ بہت سے گھروں کا مجموعہ ۔ قَرْیٌ ۔ جمع کرنا ۔ وَهِیَ خَاوِیَةٌ ؛ اور وہ قریہ یا بستی گری ہوئی ہے ۔ خَوٰی ؛ کھوکھلا ہونا اور اس کو لازم ہے گر جانا اور خالی ہونا ۔ عَلٰى عُرُوْشِهَا ؛ اپنے چھتوں سمیت ، عُرُوْش ؛ جمع عرش ، منڈوا ۔ چھت ۔ چھتوں کے گرنے کے بعد ان عمارتوں کی دیواریں ان پر آ پڑی تھیں ۔ قَالَ ؛ کہا ۔ اَنّٰى ؛ کیسا ، کب ۔ یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ ۔ خدا اس کو زندہ کرے گا ، یا ، آباد کرے گا ۔ بَعْدَ مَوْتِهَا ؛ اس کے مرنے کے بعد ، اس کے ویران ہونے کے بعد ۔ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ ؛ پھر اس کو خدا نے موت دے دی ۔ یہ ضمیر اَلَّذِیْ مَرَّ کی طرف پھرتی ہے ۔ قَرْیَة کی طرف اس لئے نہیں پھرتی کہ وہ مؤنث ہے ۔ مِائَةَ عَامٍ ؛ سو برس ، یکصدی ۔ عَام ۔ سال ۔ عَوَامْ ۔ جمع ۔ عَامَ یَعُوْمُ ۔ عَوْمًا ؛ تیرنا ۔ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؛ پھر اس کو اُٹھایا ، زندہ کر دیا ، جِلایا ۔ قَالَ

كَمْ لَبِثْتَ ؛ خدائے تعالٰی نے پوچھا ۔تم کب تک پڑے رہے؟ ٹھہرے رہے؟ قَالَ لَبِثْتُ ؛ عرض کیا ، میں رہا ۔ يَوْمًا اَوْبَعْضَ يَوْمٍ ۔ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصّہ ۔ بَعَضَ ۔ يَبْعَضُ ۔ بَعْضًا ۔ کاٹنا ۔ بَعْض کچھ حصّہ ، چند لوگ ۔ بَعُوْضَة ؛ مچھر ۔کیوں کہ وہ چھوٹا ہوتا ہے قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ ؛فرمایا ۔تم تو سو سال تک پڑے ہوئے تھے ۔ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ ؛ پھرتم اپنے کھانے کو دیکھو ۔ وَشَرَابِكَ ؛ اور تمہارے پانی کو دیکھو ۔ لَمْ يَتَسَنَّهْ ؛ متعفن نہیں ہوا ، نہیں بُسا ، نہیں سڑا ۔ سنه سے ماخوذ ہے ۔ سَنَةٌ ؛ سال ۔ سَنِهَ الطَّعَامُ ؛ گیہوں اور کھانے کا متغیر ہونا ، بگڑنا ۔ وَانْظُرْ ؛ اور دیکھو ۔ اِلٰى حِمَارِكَ ؛ تمہارے دراز گوش کی طرف وَلِنَجْعَلَكَ ؛ اور تا کہ ہم تم کو کردیں ۔ اٰيَةً لِّلنَّاسِ ۔لوگوں کے لئے نمونۂ قدرتِ الٰہی ۔نشانِ اعجازِ حق ۔ ہم نے تم کو یہ سب معجزے دکھائے اور خودتم کو بھی اپنے اعجاز کا ایک نمونہ بنا دیا ۔ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ ؛ ذرا ان ہڈیوں کو بھی دیکھ لو یعنی دراز گوش کی كَيْفَ نُنْشِزُهَا ؛ ہم ان کو کس طرح جوڑتے ہیں ۔ نَشَزَ يَنْشُزُ نَشْزًا ؛ بلند ہونا ، بلند جگہ جانا ۔ نُشُوْز ؛ نافرمانی ، اپنے کو بلند مرتبہ سمجھ کر اطاعت نہ کرنا ۔ ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؛ پھر ان پر گوشت پہناتے ہیں ۔ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ؛ جب ان کو صاف صاف معلوم ہوگیا ، جب ظاہر ہوگیا ۔ قَالَ ۔عرض کیا ۔ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ میں جانتا ہوں ، مجھے عین الیقین کا علم حاصل ہو چکا ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

یقین تین طرح کا ہوتا ہے :-

(۱) علم الیقین ،معتبر آدمی سے سُن کر یقین کرنا ۔

(۲) عین الیقین ، آنکھوں سے دیکھ کر یقین کرنا ۔

(۳) حق الیقین ،خود اپنے پر بیتنے کے بعد یقین کرنا ۔

یقین کے درجات

ترجمہ :- (اے پیغمبر) کیا اس شخص کے متعلق بھی کچھ علم ہے جو ایک قریہ (یعنی بیت المقدس) پر سے گزرا جو چھتوں سمیت گر پڑا تھا ۔عرض کیا ۔ خدا اس کو مرنے (اور ویران ہونے) کے بعد کس طرح زندہ (اور آباد) کرے گا ؟ خدا نے ان کو سو برس تک موت دی پھر ان کو اُٹھایا ۔ پوچھا ۔تم کب تک پڑے رہے ؟ عرض کیا ۔ ایک دن یا دن کے کچھ حصّہ تک ۔ فرمایا : تم تو سو برس تک پڑے رہے تھے پھرتم اپنے کھانے پینے کوتو دیکھو کہ نہ بُسا ہے (نہ سڑا ہے) اورتمہارے گدھے کوبھی دیکھ لو (تمہارے اس مارنے اور جلانے کا مقصد یہ ہے) کہ تم کو لوگوں کے سامنے (اعجازِ قدرت کا) نمونہ بنائیں اور ہڈیوں کو بھی دیکھ لو کہ ہم ان کو کس طرح جوڑتے اور ان پر کس طرح گوشت چڑھا دیتے ہیں جب وہ ان سب باتوں سے واقف ہوئے تو عرض کیا ۔ مجھے معلوم ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

بعض منکرینِ معجزہ وخرقِ عادت جان چھڑانے کے لئے یہ تاویل کرتے ہیں یہ ایک خواب کا واقعہ ہے اور بعض لوگ موت سے مراد ویرانی اور مُردہ کو زندہ کردینے سے مُراد آبادی بیت المقدس لیتے ہیں جو بعض پیغمبروں کی قبولِ دعا کا اثر تھا ۔

کہتے ہیں کہ بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر اور آبادی ٹھیک ایک سو برس کے بعد ہوئی تھی مگر اس قسم کے واقعات تفسیر کے طور پر نہیں بلکہ اعتبار کے طور پر لئے جائیں تو مناسب ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىِٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۶۰﴾

۳۵ ع ۳ ۳

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ ؛اور جب کہ کہا ابراہیمؑ نے۔ اُذْكُرْ مقدر کا ظرف ہے یعنی اُس واقعہ کو بھی یاد کرو جب کہ ابراہیمؑ نے کہا۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اے میرے پروردگار، اے میرے پالنے والے، پرورش کرنے والے۔ اصل میں رَبِّیْ تھا (ی) تخفیفًا حذف کردی گئی جس پر کسرہ دَلالت کرتا ہے۔ اَرِنِیْ مجھے دکھا دے۔ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؛تو مُردوں کو کس طرح حیات دیتا ہے، جِلاتا ہے۔ مَوْتٰی جمع مَیِّتٌ ۔ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؛ فرمایا کیا تم کو یقین نہیں، ایمان نہیں؟ قَالَ بَلٰی ؛ عرض کیا کیوں نہیں۔ بَلٰی اثبات کی نفی کے لئے آتا ہے۔ وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىِٕنَّ قَلْبِیْ ؛ اور لیکن تاکہ مجھے اطمینانِ قلبی ہوجائے، میرے دل کو سکون ہوجائے۔ یعنی میں اِحیاءِ موتٰی کو دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ میرے دل کو اطمینان ہو اور علم الیقین، عین الیقین کی طرف ترقی کرے۔ جو جانتا ہوں اُس کو آنکھوں سے بھی دیکھ لوں۔ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ ؛فرمایا تو چار پرندے لے لو۔ طَارَ ۔ یَطِیْرُ ۔ طَیْرًا ؛ اُڑنا۔ طَائِر ۔ پرندہ۔ طَیْرٌ و طُیُوْرٌ ؛ جمع۔ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ؛ ان کو ہلالو، ان کو منگواؤ، ان کو خود سے مانوس کرو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کو بوٹی بوٹی کرڈالو۔ صَوْرٌ مادہ۔ ہلانا، جُھکانا۔ ثُمَّ اجْعَلْ ؛ پھر کردو، پھر رکھ دو۔ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ ؛ ہر پہاڑ پر۔ مِنْهُنَّ جُزْءًا ؛ ان پرندوں میں سے ایک حصّہ کو، یا ایک عدد کو۔ ثُمَّ ادْعُهُنَّ پھر ان پرندوں کو بلاؤ۔ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ۔تمہارے پاس آئیں گے دوڑتے ہوئے یعنی زندہ ہوکر۔ جیسا کہ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی اور جُزْءًا سے ظاہر ہے یعنی حکم دیا گیا کہ چار پرندوں کو لے کر اُن کے ٹکڑے ٹکڑے کرو اور اُن ٹکڑوں کو ایک پہاڑ پر رکھ دو۔ اور پھر ان پرندوں کو بلاؤ۔ وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آجائیں گے۔ اس سے اِحْیَاءِ مَوْتٰی کا عینی مشاہدہ ہوجائے گا۔

بعض کہتے ہیں کہ اِحْیَاءِ مَوْتٰی سے مراد مُردہ قوموں کا زندہ ہونا ہے اور ان کا خیال ہے کہ چار پرندوں کو لو جو ہلے ہوئے نہ ہوں، پھر اُن کو ہلالو، ان کو تعلیم دو اور ایک ایک پرندے کو جدا جدا پہاڑ پر رکھو۔ پھر ان کو بلاؤ۔ دیکھو تعلیم و تربیت کا اثر یہ ہوگا کہ وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے آجائیں گے۔ اسی طرح جو قومیں جہل کی موت مرچکی ہوں تعلیم کے بعد وہ زندہ دل ہوجائیں گی، تمہاری طرف دوڑتی ہوئی آجائیں گی، تمہارے احکام کی اطاعت کریں گی۔ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ ؛ اور معلوم رکھو جان لو کہ اللہ۔ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ؛عزت وقوت اور حکمت والا ہے۔

احیاءِ موتیٰ کی غرض و غایت

ترجمہ :- اور (اس واقعہ کو بھی یاد کرو کہ) جب ابراہیمؑ نے اللہ سے درخواست کی ۔ اے میرے پروردگار ! مجھ کو تو دکھادے کہ تو مُردوں کو کیونکر زندہ کرے گا ؟ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ تم کو یقین نہیں ؟ عرض کیا کیوں نہیں ۔ مگر (میں آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں) تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے ۔ فرمایا تو اچھا چار پرندے لو ۔ اُن کو (اپنے پاس منگواؤ) اپنے سے ہلالو ، پھر ایک ایک پہاڑ پر اُن کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو ، پھر اُن کو بلاؤ ۔ وہ تمہارے پاس دوڑتے چلے آئیں گے ۔ اور جان لو کہ اللہ (قوت اور حکمت والا ہے) عزیز حکیم ہے ۔

خدائے تعالیٰ نے اس سے پہلی آیتوں میں عالمِ آخرت کا ثبوت اور اپنی قدرتِ کاملہ کا دلائلِ قطعیہ سے یقین دلا دیا ۔ اب عالمِ آخرت کے ساز و سامان حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور ثابت کرتا ہے کہ جس طرح میں مُردوں کو زندہ کرسکتا ہوں تمہارے نیک اعمال کو عالمِ مثال یا آخرت میں دس سے لے کر سات سو تک ترقی دیتا ہوں ۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾

مَثَلُ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کی مثال ۔ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ ؛ جو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ، صرف کرتے ہیں ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ سَبِيْل ؛ راستہ ۔ سُبُلْ جمع ۔ كَمَثَلِ حَبَّةٍ ؛ اس دانہ کے مثل ہے ، مانند ہے ۔ حَبَّةٌ ۔ دانہ ، گولی حُبُوْب ۔ جمع ۔ اَنْۢبَتَتْ ؛ اُگایا ۔ نَبَتَ ۔ يَنْبُتُ ۔ نَبَاتًا ؛ اُگنا ۔ اَنْبَتَ يُنْبِتُ ۔ اِنْبَاتًا ؛ اُگانا ۔ نباتات اسی سے ہے ۔ سَبْعَ سَنَابِلَ ؛ سات بالیں ، سات بھٹے ، سات خوشے ۔ سَنَابِلَ جمع سُنْۢبُلَةٌ ۔ اس کی اصل سُنْبل بمعنی خوشہ ہے ۔ سُبل ؛ مونچھ ۔ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ ؛ ہر بھٹے میں ، بالی میں ۔ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؛ (۱۰۰) سو دانے ۔ ایک دانے سے ساتھ بھٹے نکلے اور ہر بھٹے میں سو سو دانے یعنی ایک دانہ کے سات سو دانے ۔ اسی پر بس نہیں کرتا ۔ فرماتا ہے ۔ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ ؛ اور اللہ کئی چند ، کئی گنا کرتا ہے ، اور بڑھاتا ہے ۔ ضِعْفٌ ۔ دو چند ۔ اصل میں اس کے معنی زیادتی کے ہیں ۔ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ؛ اس شخص کے لئے کہ چاہتا ہے یعنی خدا جس کے لئے چاہتا ہے سات سو سے زیادہ بھی برکت عطا کرتا ہے ۔ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ وسعت و کشادگی والا ہے ، علم والا ہے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں کی مثال جو اپنے (قسم قسم کے) مالوں کو راہِ خدا میں صرف کرتے ہیں (دیتے ہیں) مثل اس دانہ کے ہے جس میں سے سات بھٹے نکلے اور ہر بھٹے میں سو دانے ہیں ۔ اور اللہ جس

کے لئے چاہتا ہے کئی گنا کر دیتا ہے (اُس کی سخاوت کشادہ ہے) اُس کی عطا وسیع ہے وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے (اور بہت ہی باخبر ہے) ۔

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ ؛ جو لوگ اپنے مال صرف کرتے ہیں ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ ؛ پھر پیچھے نہیں لگاتے ۔ مَآ اَنْفَقُوْا ؛ اس چیز کے کہ خرچ کیا ہے ۔ مَنًّا ؛ احسان جتانا ۔ مَنَّ ۔ يَمُنُّ ۔ مَنًّا ؛ کاٹنا ، احسان دھرنا ، احسان کرنا ۔ وَلَآ اَذًى ؛ اور نہ تکلیف دینا ، ایذا رسانی یعنی مال دینے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں نہ کسی قسم کی ایذا پہنچاتے ہیں ۔ لَهُمْ اَجْرُهُمْ ؛ ان کے لئے ہے ان کا اجر ۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ ان کے رَب کے پاس یعنی خدا ان کو ان کی سخاوت کا بدلہ عطا کرے گا ۔ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان پر کسی کا خوف نہیں ، ڈر نہیں ۔ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؛ اور نہ وہ غمگین اور رنجیدہ ہوں گے ، نہ ان کو حزن و ملال ہوگا یعنی دین و دنیا میں ان کے کئے ، ان کے دیئے کے ضائع ہونے کا خوف نہیں اور نہ کسی اور طرح سے ان کو غم و حزن پہنچے گا ۔

یاد رکھو ! وہ سخاوت کوئی چیز نہیں جس میں احسان جتلایا جائے یا کسی قسم کی تکلیف و ایذا دی جائے ۔ بہت سے لوگوں کی عادت ہے کہ فقیر کو پیسہ دیتے ہیں اور ساتھ ہی دو چار صلواتیں بھی سنا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم لوگوں نے ناک میں دم کر دیا ہے ۔ ایک کو دیں ، دو کو دیں ۔ خیرات کریں ، چندے دیں ، آخر کن کن کو دیں ، ہٹے کٹے ہو ، دس کو پالنے کے قابل ہو تم خود کماؤ ، کھاؤ اور کھلاؤ ۔

ترجمہ :- جو لوگ راہِ خدا میں اپنے مال صرف کرتے ہیں اور اس کے بعد نہ احسان دھرتے ہیں نہ ایذا پہنچاتے ہیں خدا کے پاس اُن کو اُن کے دیئے کا بدلہ ملے گا ۔ نہ اُن کو کسی قسم کا خوف ہوگا نہ حزن و ملال ۔

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ۗ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ﴿۲۶۳﴾

قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ؛ اچھی بات ۔ جس طرح سب گفتگو کرتے ہیں ویسے ہی گفتگو کرنا ۔ وَمَغْفِرَةٌ ؛ اور مغفرت ، خطا پوشی ۔ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ ۔ ایسے صدقے اور خیرات سے بہتر ہے ۔ يَّتْبَعُهَآ اَذًى جس کے پیچھے ایذا ہو ، جس کے بعد تکلیف ہو ، سخت کلامی ہو ، درشت گوئی ہو ، دل شکنی ہو ۔ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ؛ اور اللہ غنی ہے ، بے نیاز ہے ۔ تمہاری خیرات کی اُس کو ضرورت نہیں مگر بردبار ہے ، حلیم ہے ، سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا ۔

جو لوگ احسان نہیں جتاتے اللہ ان کو ان کا بدلہ دیتا ہے

ترجمہ :- اچھی بات کہنا اور مغفرت و خطا پوشی کرنا ایسے صدقے (اور خیرات) سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا (اور درشت گوئی) ہو۔ اور اللہ غنی ہے، حلیم ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِىْ
يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ
فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ
لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَىْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ (۲۶۴)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ۔ لَا تُبْطِلُوْا ؛ باطل نہ کرو، برباد نہ کرو، اکارت جانے نہ دو۔ مفعولِ مطلق ہے اَیْ لَا تُبْطِلُوْا اِبْطَالًا کَاِبْطَالِ الَّذِیْ ۔ بَاطِلٌ ؛ باطل، نقیضِ حق، جس کو ثبات نہ ہو، قیام نہ ہو۔ اِبْطَالٌ ؛ کسی چیز کو بگاڑ دینا یا نیست و نابود کردینا۔ صَدَقٰتِکُمْ ؛ اپنے صدقوں کو، خیرات کو۔ صَدَقَۃٌ ؛ ہر ایک نیک کام۔ خواہ زکوٰۃ ہو یا کوئی دوسرا فعل۔ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی ؛ احسان دھرنے سے اور ایذا رسانی سے۔ کَالَّذِیْ ؛ اس کی مثال تو ایسی ہے، مثل اس شخص کے ہے جو یُنْفِقُ مَالَهٗ ؛ اپنا مال خرچ کرتا ہے، صرف کرتا ہے، دیتا ہے۔ مَالٌ ؛ ہر وہ چیز جس کی طرف انسان کا دل مائل ہو۔ رِئَآءَ النَّاسِ ؛ لوگوں کے دکھانے کو۔ رَاءَ ی ۔ یُرَائِیْ ۔ مُرَاءَاۃً ۔ وَرِئَآءً ؛ دکھاوا کرنا۔ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ؛ اور وہ اللہ پر ایمان نہیں رکھتا۔ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور روزِ قیامت پر۔ وہ تو نہ خدا کو ثواب دینے والا سمجھتا ہے اور نہ آخرت میں بدلہ ملنے کا اُس کو یقین ہے۔ فَمَثَلُهٗ ؛ اس کی مثال تو ایسی ہے۔ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ ؛ جیسے ایک چکنی چٹان۔ چکنا پتھر۔ عَلَیْهِ تُرَابٌ ؛ اُس پر کچھ مٹی ہے۔ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ ؛ پھر اس پر ایک زور دار بارش ہوگئی، پس پہنچی اس کو موسلا دھار بارش۔ فَتَرَکَهٗ صَلْدًا ؛ پھر کر چھوڑا اُس کو، پھر کردیا اُس کو صاف، اور رہی سہی مٹی نکل گئی۔ بھلا ایسی حالت میں کیا زراعت ہوگی؟ اور اُس کو کیا نفع پہنچے گا؟ صَلْدٌ ؛ وہ سخت پتھر جس پر کوئی چیز نہ اُگے۔ رَاْسٌ صَلْدٌ ؛ ایسا سر جس پر بال نہ اُگیں۔ لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ ؛ اُن کو کسی چیز پر قدرت نہ ہوگی، اُنھیں کچھ نہ ملے گا، اُن کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ مِمَّا کَسَبُوْا ؛ اُس چیز سے کہ انھوں نے کمایا، وہ اپنی کمائی سے کچھ فائدہ نہ اُٹھائیں گے۔ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِیْ ؛ اور اللہ ہدایت نہیں کرتا۔ کامیاب نہیں کرتا۔ اَلْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ؛ کافر قوم کو، منکرین کو، حق پوشوں کو۔

ترجمہ :- اے ایمان والو! تم اپنی نیکیوں کو برباد نہ کرو (اکارت جانے نہ دو) احسان دھر کر، ایذا پہنچا کر۔ جیسے کسی نے دکھاوے کو خیرات کی۔ نہ اُس کو خدا پر ایمان نہ آخرت کا یقین۔ اُس کی مثال تو

ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر اُس پر ہے تھوڑی مٹی اور اُس پر پڑ گئی موسلا دھار بارش پھر وہ جیسے
پہلے چکنا پتھر تھا پھر چکنا ہوگیا ۔ اپنی کمائی سے اُن کو کچھ نہ ملا ۔ اللہ (ازلی) کافروں کو ہدایت نہیں کرتا ۔

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ
بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ ؛ اور اُن لوگوں کی مثال جو ۔ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ ؛ اپنے مال صرف کرتے ہیں ۔ اِبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ اللہ کی رضا جوئی کے لئے ، چاہتے ہوئے اللہ کی رضا مندی کو ۔ اِبْتِغَآءَ مفعول لہ ہے يُنْفِقُوْنَ کا ۔ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ؛ اور کچھ اپنے کو ثابت اور مضبوط کرنے کے لئے ، اور اپنا دلی اعتقاد برقرار رکھنے کے لئے ۔ كَمَثَلِ جَنَّةٍ ؛ ان کی مثال ایسے باغ کی ہے ۔ جَنَّةٌ ۔ گھنا باغ ۔ اس مادّہ میں ڈھانکنا اور چھپانا ہے ۔ جِنٌّ ؛ نظر نہ آنے والی مخلوق ۔ جَنِيْنٌ ؛ پیٹ میں کا بچہ بِرَبْوَةٍ ۔ رَبْوَةٌ ۔ رِبْوَةٌ ؛ بلند اور نرم زمین ۔ رَبَا ۔ يَرْبُوْ ۔ رِبَآءً ؛ بلند ہونا ، زائد ہونا ، اچھا ہونا ۔ اَصَابَهَا ؛ اس باغ کو پہنچا وَابِلٌ ؛ موسلا دھار بارش ، زور کا مینھ ۔ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ؛ پھر دیا اُس نے اپنے دو چند پھلوں کو ۔ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ ؛ پھر اگر اس کو موسلا دھار بارش نہ پہنچے ۔ فَطَلٌّ ۔ تو شبنم کافی ہے ، اوس بس ہے ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ؛ اور اللہ تم جو کچھ کرتے ہو اُس سے باخبر ہے ، اُس کو دیکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اور اُن لوگوں کی مثال جو خدا کی رضا جوئی اور اپنا اعتقاد اور نیت برقرار رکھنے کے لئے مال خرچ کرتے ہیں ایسے باغ کی ہے جو نرم اور بلند زمین پر واقع ہے ۔ اُس پر زور دار بارش پڑی تو اُس نے دو چند پھل دیئے اور پھر اگر زوردار بارش نہ بھی پڑے تو اوس ہی کافی ہے اور اللہ تم جو کچھ کر رہے ہو اُس کو دیکھ رہا ہے ۔

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ
٣٦ ع ٤ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾

اَیَوَدُّ ؛ کیا چاہتا ہے، خواہش کرتا ہے، دوست رکھتا ہے۔ وَدَّ ۔ یَوَدُّ ۔ وُدًّا ؛ محبت کرنا۔ وَدُوْدٌ ؛ بہت محبت کرنے والا۔ اَحَدُکُمْ ؛ تم میں کا ایک۔ اَنْ تَکُوْنَ ؛ کہ ہو۔ لَہٗ جَنَّۃٌ ؛ اُس کے لئے ہے ایک باغ، اس کا باغ۔ مِنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ ؛ کھجوروں اور انگوروں کا۔ نَخِیْل ؛ نخل کی جمع ہے۔ کھجور کا درخت۔ اَعْنَابٌ جمع عِنَبٌ ؛ انگور، انگور کی بیل، دونوں کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ؛ اس باغ کے ماتحت نہریں یعنی ندیاں بہتی ہیں۔ لَہٗ فِیْھَا ؛ اس شخص کے لئے اس باغ میں۔ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ ؛ ہر قسم کے میوے بھی ہیں۔ جہاں رات دن نہریں بہتی ہوں بھلا وہ باغ کیونکر سرسبز نہ رہے گا؟ وَاَصَابَہُ الْکِبَرُ ؛ اور اسے بڑھاپا بھی پہنچ گیا ہو، وہ بڈھا ہوگیا ہو۔ وَلَہٗ ذُرِّیَّۃٌ ؛ اور اُس کی اولاد بھی ہے، بال بچے بھی ہیں، اُس کی ذریت بھی ہے۔ تنِ تنہا نہیں کہ کسی طرح تکلیف اپنی جان پر برداشت کرے۔ ذَرَّ ۔ یَذُرُّ ذَرًّا ؛ بھاگنا، پھیلانا، منتشر کرنا۔ اسی سے ذرہ ہے۔ ذَرَّۃٌ ؛ چھوٹی چیونٹی کو بھی کہتے ہیں۔ ذُرِیَّۃٌ ؛ آدمی کی اولاد۔ اس کی جمع ذَرَارِیْ ہے۔ جملہ اَصَابَہُ الْکِبَرُ بحذفِ قَدْ حال ہے۔ ذُرِّیَّۃٌ حال ہے اَصَابَہٗ کی ضمیر سے۔ ضُعَفَآءُ ؛ کمزور ہیں، ضعیف ہیں، ناتواں ہیں۔ دوسرے کی مدد کے محتاج ہیں۔ دوسروں کی ایسی ضرورت کے وقت فَاَصَابَھَا اِعْصَارٌ ؛ اس باغ کو بگولا پہنچا۔ مادّہ۔ عَصْرٌ ؛ نچوڑنا۔ بگولا چونکہ گردش کھاتا ہے اس لئے اعصار کہا گیا ہے۔ فِیْہِ نَارٌ ؛ اس میں آگ ہے۔ فَاحْتَرَقَتْ ؛ پھر وہ باغ جل گیا۔

خیال کرو! کیسا اچھا باغ ہمیشہ نہروں سے شاداب، اس میں کھجور کے درخت، انگور کی بیلیں، ہر قسم کا میوہ ہو۔ وہ شخص بوڑھا بھی ہو۔ اس کے ضعیف و ناتواں بچے بھی ہوں۔ ایک بگولا آئے سارے باغ کو جلا کر خاکِ سیاہ کردے۔ غور کرو کہ اس شخص کی پریشانی کی کیا حالت ہوگی؟ یہی حالت ہے احسان کرکے احسان دھرنے والے کی کہ کِیا کرایا سب برباد۔

کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ ؛ ایسے ہی اللہ بیان فرماتا ہے۔ لَکُمُ الْاٰیٰتِ ؛ تمہارے لئے اپنی نشانیاں، اپنے احکام۔ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ ۔ تاکہ تم غور و فکر کرو، سُوچو، سمجھو۔

ترجمہ:- کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اُس کے لئے ایک باغ ہو جس میں کھجور کے درخت اور انگور کی بیلیں ہوں۔ نیچے سے نہریں بہتی ہوں، اُس (باغ) میں اُس کے لئے ہر قسم کا میوہ ہو۔ اسے بڑھاپے نے آ گھیرا ہو۔ اس کے (چھوٹے چھوٹے) ضعیف و ناتواں بچے ہوں پھر ایک بگولہ آئے جس میں آگ بھی ہو اور وہ باغ جل جائے۔ خدائے تعالیٰ تمہارے لئے ایسے ہی نشانیاں بیان فرماتا ہے تاکہ تم کچھ غور و فکر کرو (اور سوچو سمجھو)۔

احسان جتلانے والے کی مثال

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَنفِقُواْ مِن طَيِّبَٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ ٱلْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُواْ ٱلْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِـَٔاخِذِيهِ

اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۲۶۷

يٰٓـاَيُّهَـا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان دارو ! اے لوگو جو ایمان لائے ہو ! اَنْـفِـقُوْا ۔ خرچ کرو ، دو ، انفاق کرو ۔ مِنْ طَيِّبٰتِ مَـا كَسَبْتُـمْ ؛ اچھے مال سے جس کو تم نے کسب کیا ، کمایا ۔ طَيِّبٌ ؛ اچھا ، خوشبودار ۔ وَمِـمَّـا ؛ اور اُس چیز سے ۔ اَخْرَجْنَالَكُمْ ؛ ہم نے تمہارے لئے نکالا ، اُگایا ۔ مِـنَ الْاَرْضِ ؛ زمین سے ۔ مَـا كَسَبْـتُـمْ سے مراد صنعت وحرفت ہے ۔ اور وَمِـمَّـآ اَخْـرَجْنَالَـكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ سے مُراد زراعت ہے ، معدنیات ہے ۔ وَلَا تَيَـمَّمُوْا ؛ اور قصد نہ کرو ، ارادہ نہ کرو ۔ اَمَّ ۔ يَمَّمَ اور تَـيَـمَّـمَ ۔ تینوں کے معنے ہیں قصد کیا ، ارادہ کیا ۔ برادرِ وضو تَـيَـمُّمْ میں نیت فرض ہے کیونکہ اس کے مادّہ میں نیت و ارادہ ملحوظ ہے ۔ اَلْـخَبِيْثَ مِنْهُ ؛ اس میں سے بدتر کو خَبِيْث ؛ بدبودار ۔ یہاں سود کا ، رشوت کا ، چوری کا ، جوے کا ، غرض ہر ایسی قسم کا روپیہ مُراد ہے جو ناجائز طور سے حاصل کیا گیا ہو ۔

یاد رکھو ! تمہارے اعمال عالمِ مثال و آخرت میں صورت لیں گے ۔ حلال کا پیسہ ، جائز طور سے کمائی ہوئی چیزیں ، خوبصورت ، خوشبودار اور خوش ذائقہ اشیاء کی صورت لیں گی اور ناجائز اور حرام کی کمائی بدصورت ، بدبُودار اور بدمزہ چیزوں کی صورت لے گی ۔

تُنْفِقُوْنَ ؛ جس کو تم صرف کرتے ہو ، دیتے ہو ۔ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ ؛ اور تم اُس کو نہ لوگے ۔ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؛ مگر یہ کہ تم اس میں آنکھیں بند کرلو ، چشم پوشی کر جاؤ ۔ غَمُوْض ؛ مخفی ہونا ، چھپنا ۔ غَامِض ۔ باریک چیز ۔ اِغْمَاض ؛ چشم پوشی کرنا عیب کی طرف سے انجان ہونا ۔ وَاعْلَمُوْا ؛ اور جان لو ۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ ۔ غَنِيٌّ ؛ غنی ہے ، بے نیاز ہے ، مستغنی ہے ۔ اُس کو تمہارے ناجائز پیسہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ حَـمِيْدٌ ۔ قابلِ حمد ہے ، تعریف کے لائق ہے ، مستحق ستائش ہے ۔ حَـمِيْدٌ بمعنی محمود جس کی تعریف ہو ۔

ترجمہ :- اے ایمان دارو ! تم خدا کے نام پر خیرات کرو تو اپنی اچھی کمائی میں سے دو اور اُس چیز میں سے دو جس کو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور خبیث و ناکارہ چیزوں کے دینے کا ارادہ نہ کرو ۔ تم ناکارہ چیز کو نہیں لیتے مگر یہ کہ تم اس میں چشم پوشی کر جاؤ اور خوب جان لو کہ اللہ بے نیاز ہے (بے پروا ہے) مستحقِ حمد و ثنا ہے (اور بڑا ہی خوبیوں والا ہے) ۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ
وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۶۸

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمْ ؛ شیطان تم سے وعدہ کرتا ہے ، ڈراتا ہے ۔ اَلْـفَقْرَ ؛ فقیری سے ، ناداری سے ، تنگدستی سے ۔ اور

بہکاتا ہے کہ خیر خیرات کرو گے تو مفلس و نادار ہو جاؤ گے ۔ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ؛ اور تم کو حکم دیتا ہے ظاہر بظاہر بری بات کا ۔ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ ؛ اور اللہ تم سے وعدہ کرتا ہے، تم کو اُمید دلاتا ہے ۔ مَغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؛ اپنی خطا پوشی و فضل و کرم کی ۔ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ ؛ اور اللہ بڑی وسعت و گنجایش والا ہے ۔ عَلِيْمٌ ؛ باخبر اور علم والا ہے ۔

ترجمہ :- شیطان تم کو فقیری سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کی باتوں کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے اپنی خطا پوشی اور مغفرت اور فضل و کرم کا وعدہ کرتا ہے ۔ اور اللہ بڑی وسعت و گنجائش والا (اور باخبر) اور علم والا ہے ۔

يُّؤْتِى الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾

يُؤْتِى الْحِكْمَةَ ؛ حکمت سے سرفراز کرتا ہے، دانائی بخشتا ہے ۔ حکمت کیا ہے؟ ہر چیز کو حسبِ اقتضاء کرنا ۔ مقتضائے حال کے موافق کہنا اور کرنا ۔ مَنْ يَّشَآءُ ۔ جس کو چاہے ۔ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ ؛ اور جس کو حکمت دی گئی، دانش و بینش سے ممتاز کیا گیا ۔ فَقَدْ اُوْتِىَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؛ اس کو خیرِ کثیر دیا گیا، اس کو بہت بھلائی مل گئی ۔ وَمَا يَذَّكَّرُ ؛ اور نصیحت نہیں لیتا، عبرت حاصل نہیں کرتا، اس کو یاد نہیں رکھتا ۔ يَذَّكَّرُ اصل میں يَتَذَكَّرُ ہے ۔ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ مگر صاحبانِ عقل ۔ اَلْبَاب جمع لُبّ ؛ مغز، عقلِ خالص ۔

ترجمہ :- خدا جس کو چاہتا ہے حکمت (و دانشمندی) سے سرفراز کرتا ہے اور جس کو حکمت دی گئی اسے خیرِ کثیر مل گیا ۔ مگر وہی لوگ نصیحت لیتے ہیں جو صاحبِ عقل ہیں ۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۰﴾

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ ؛ اور تم نے جو خرچ کیا ۔ مِنْ نَّفَقَةٍ ؛ کوئی دینے کی چیز، کوئی خیرات ۔ اَوْنَذَرْتُمْ ؛ یا تم نے نذر اور منّت مانی مِنْ نَّذْرٍ ؛ کوئی نذر ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؛ پھر بے شک اللہ اُس کو جانتا ہے، خدا کو وہ معلوم ہے ۔ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ ؛ اور ظالموں کے لئے نہیں ہے ۔ مِنْ اَنْصَارٍ ؛ کوئی یار و مددگار، فتح و نصرت دینے والا ۔

ترجمہ :- اور تم جو کچھ بھی خیرات کرتے ہو یا نذر مانتے ہو اس کو اللہ جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی یار و مددگار نہیں ۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ
وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۲۷۱﴾

اِنْ تُبْدُوْا ؛ اگرتم ظاہر کرو ۔ بَدْوٌ مادّہ ۔ بَدَا ۔ يَبْدُوْ ۔ بَدَاءً ؛ ظاہر ہونا ۔ اِبْدَاءٌ ظاہر کرنا ۔ بَادِيَةٌ ؛ جنگل ۔ بَدْوٌ ؛ صحرانشین ۔ بَدَوِیٌّ ؛ ایک صحرانشین ۔ بَدَاوَةٌ ۔ پہلے پہل ظاہر ہونا ۔ بَادِیَ الرَّاْیِ ؛ بے سوچ سمجھے کسی بات کو ظاہر کرنے والا ۔ اَلصَّدَقٰتِ ؛ صدقوں کو، خیرات کو ۔ فَنِعِمَّاهِیَ ؛ اصل میں فَنِعْمَ مَاهِیَ ہے مَا بمعنی شَیْءٌ ہے، اِنْ تُبْدُوْا کا جواب ہے اگرتم کھلم کھلا خیرات کروتو وہ بھی اچھا ہی کام ہے ۔ وَاِنْ تُخْفُوْهَا ؛ اور اگرتم اس خیرات کو چھپاؤ، مخفی طور سے خیرات کروتو وہ نمائش و ریا سے پاک رہے گی ۔ وَتُؤْتُوْهَا الفُقَرَآءَ ؛ اور اس کو فقیروں اور غریبوں کو دو ۔ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ پس وہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ خیر کا لفظ اچھے اور بہتر دونوں کے معنی میں بولا جاتا ہے اس کی اصل اَخْيَرُ ہے ۔ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ ؛ اور تمہارا کفّارہ کردے گا، تم سے چھپادے گا، تم سے مٹا دے گا ۔ مِنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؛ تمہاری برائیوں سے، تمہارے گناہوں کو ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ؛ اور اللہ اس چیز سے کہ تم کرتے ہو واقف اور خبردار ہے ۔

ترجمہ :- اور اگرتم کھلے بندوں خیرات کروتو وہ بھی اچھا ہے (کہ لوگ اُس کی تقلید کریں گے، تم کو دیکھ کر خیرات کریں گے) اور اگر اپنی خیرات کو چھپاؤ اور فقیروں (اور محتاجوں) کو دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے (کہ وہ ریا اور نمائش سے پاک رہے گی) اور اللہ اس سے تمہارے گناہوں کا کفّارہ کردے گا (تمہاری برائیوں کو چھپادے گا) اور اللہ تم جو کچھ کرتے ہو اُس سے باخبر ہے ۔

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ
وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

لَيْسَ عَلَيْكَ ؛ تم پر لازم نہیں، تمہارے ذِمّہ نہیں ۔ هُدٰهُمْ ؛ ان کی ہدایت، ان کو راہِ راست پر لانا ۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ؛ اور لیکن اللہ، بلکہ اللہ ۔ يَهْدِیْ ؛ ہدایت کرتا ہے، مقصود تک پہنچاتا ہے ۔ مَنْ يَّشَآءُ ۔ جس کو چاہتا ہے، اپنے حسبِ منشاء ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا ؛ اور جو کچھ تم صرف کرو، خرچ کرو ۔ مِنْ خَيْرٍ ؛ مال سے، خیرات سے ۔ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؛ پس اُس کا نفع تمہارے لئے ہے، اپنے لئے ہے ۔ وَمَا تُنْفِقُوْنَ ؛ اور تم تو صرف نہیں کرتے ۔ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؛ مگر اللہ کی رضا مندی چاہتے ہوئے، مگر خدا کی رضا جوئی کے لئے ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ ؛ اور جو کچھ تم صرف کرو مال سے، خیرات سے ۔ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ ؛ وہ تم کو پورا پورا دیا جائے گا تم کو اُس کا پورا اجر ملے گا ۔ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ؛ اور تم پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا

جائے گا، تمہارا حق مارا نہیں جائے گا، اور تم ظلم نہیں کئے جاؤ گے۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر) ان کی ہدایت تمہارے ذِمّہ نہیں (تم پر واجب نہیں) مگر خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور تم جو خیرات کرتے ہو اُس کا نفع تمہارے لئے ہے اور تم تو خدا کی رضا جوئی ہی کے لئے خرچ کرتے ہو اور تم جو کچھ خیر خیرات کرتے ہو اُس کا اجر تم کو پورا پورا ملے گا (اور تمہارا حق مارا نہیں جائے گا) اور تم پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ ع ۳۷ ۵

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ ؛ ان فقیروں کے لئے جو۔ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں روک لئے گئے، محصور کر لئے گئے، گھیر لئے گئے، اُن کا محاصرہ کر لیا گیا۔ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ؛ اُنھیں استطاعت نہیں، اُن سے ممکن نہیں۔ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ چلنا زمین میں، وہ کہیں نہیں جاسکتے۔ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ ؛ ناواقف انھیں گمان کرتا ہے، جو نہیں جانتا ہے وہ سمجھتا ہے۔ اَغْنِيَآءَ جمع غَنِيْ ؛ تونگر۔ مِنَ التَّعَفُّفِ ؛ عِفت اور پاکیزگی کی وجہ سے، قناعت اور نہ مانگنے کی وجہ سے۔ تَعَفُّفْ ؛ خلافِ مروت اور بری بات سے بچنا، پرہیز کرنا۔ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ۔ سیما ؛ علامت۔ پیشانی کو بھی سیما اس لئے کہا جاتا ہے کہ اُس کے دیکھنے سے بہت سے حالات معلوم ہوجاتے ہیں۔ تم اُن کو پہچانتے ہو اُن کی پیشانی سے، اُن کی صورت سے۔ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ ؛ وہ لوگوں سے سوال نہیں کرتے۔ اِلْحَافًا ؛ چمٹ کر، ہٹ سے۔ لِحَاف ؛ رضائی۔ اِلْتَحَفَ ؛ اوڑھ لیا۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ ؛ اور تم جو خیرات کرو، مال صرف کرو۔ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ؛ بے شک اللہ اس کا علم رکھتا ہے، اس سے باخبر ہے۔

ترجمہ :- خیرات ان فقیروں کا حق ہے جو راہِ خدا میں محصور ہیں (اللہ واسطے روک دیئے گئے ہیں) کہیں جا آ نہیں سکتے۔ انجان ان کو نہ مانگنے کی وجہ سے غنی سمجھتا ہے مگر تم ان کی صورت سے (ان کے حال سے) واقف ہو، وہ بہت چمٹ کر لوگوں سے نہیں مانگتے اور تم جو خیرات کرو بے شک اللہ کو اس کا علم ہے

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

وقف منزل

وَلَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ ؛ جولوگ صرف کرتے ہیں، خرچ کرتے ہیں، انفاق کرتے ہیں، دیتے ہیں۔ اَمْوَالَھُمْ ؛ اپنے مالوں کو۔ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؛ رات دن۔ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً ۔ چھپے اور کھلے، پوشیدہ اور ظاہر۔ سَرَّ ۔ يَسُرُّ ۔ سِرًّا ؛ چھپنا۔ سِرٌّ ؛ راز چھپی ہوئی بات۔ اَسْرَار جمع۔ سُرِّيَةٌ ۔ خواص۔ سُرُوْر ؛ خوشی جو دل میں رہتی ہے۔ عَلَنْ ؛ ظہور۔ اِعْلَانْ ۔ مشہور کرنا۔ فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ ؛ ان کے لئے ہے ان کا اجر، ان کو ان کا ثواب ضرور ملے گا۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ ان کے رب کے پاس موجود ہے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ؛ انھیں کوئی خوف نہیں، کوئی ڈر کی بات نہیں یعنی ان کی خیرات ضائع نہ جائے گی، ان کی سخاوت برباد نہ ہوگی۔ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ ؛ اور ان کو کوئی حزن و ملال نہ ہوگا، ان کے بدلے اور ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی کہ غمگین اور رنجیدہ ہوں۔

ترجمہ :- جولوگ اپنے مال رات دن چھپے اور کھلے صرف کرتے ہیں (خرچ کرتے ہیں) اُن کا بدلہ اور ثواب اُن کے پروردگار کے پاس ہے اور نہ اُن کو کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ حزن و ملال۔

صدقہ اور خیرات کرنے والے سودخواروں کے بالکل مخالف ہیں۔ ایک طرف خیرات ہے تو ایک طرف بلا معاوضہ مال جمع کرنا۔ ایک جانب رحم دلی ہے تو ایک جانب سنگدلی۔ ایک کے دل میں انسانی ہمدردی ہے تو دوسرے کے دل میں خودغرضی اسی واسطے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ فَمَنْ جَآءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ؕ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷۵﴾

وقف لازم

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا ؛ جولوگ سود کھاتے ہیں، سودخوار۔ رِبٰوا ؛ بڑھوتی، سود، بیاج، بِتی۔ یوژری اور انٹریسٹ۔ سب ایک ہی چیزیں ہیں اور نام مختلف ہیں۔ قرآن شریف میں اس کا اِملا رِبٰوا ہے اور عام تحریر میں ربا۔ رَبَا۔ يَرْبُوْ۔ رِبًا ؛ بڑھنا زیادہ ہونا۔ رَابِيَةٌ ۔ رَبْوَةٌ ۔ رُبُوَةٌ ؛ ٹیلا۔ غرض کہ اس مادّے میں زیادت کے معنی ملحوظ ہیں۔ رِبٰوا کیا ہے؟ اس کے متعلق ہم عنقریب تحقیق کریں گے۔ لَا يَقُوْمُوْنَ ؛ وہ کھڑے نہیں رہتے، وہ قائم نہیں رہتے۔ اِلَّا كَمَا ؛ مگر جس طرح۔ اُس کی اصل

یوں ہے قِیَامًا کَقِیَامِ الَّذِیْ ۔ یعنی مفعولِ مطلق ہے ۔ یَـقُوْمُ ؛ کھڑا ہوتا ہے ۔ اَلَّذِیْ ؛ جو ۔ یَتَخَبَّطُہُ ؛ جس کو خبطی بنا دیا ہو ، مخبوط الحواس کردیا ہو ، آسیب زدہ کردیا ہو ، مجنون کردیا ہو ۔ خَبَـطَ ۔ یَخْبِطُ ۔ خَبْطًا ؛ سخت مار مارنا ، درخت کے پتے جھڑانا اَلشَّیْطٰنُ مِـنَ الْمَـسِّ ؛ شیطان چھوکر ، شیطان کے چھونے سے ، شیطان کے حلول کرنے سے ، شیطان کے سایہ سے ، سر پر بھوت سوار ہونے سے یعنی سود خوار خودغرضی کی وجہ سے ایسے مجنونانہ کام کرتا ہے جیسے اُس کے سر پر کوئی جن سوار ہو ۔ اُس کو حق اور باطل میں کوئی تمیز باقی نہیں رہتی ۔ اُس کو روپے کا آسیب ہوجاتا ہے ۔ وہ انسانیت کو چھوڑ کر شیطان میں مسخ ہوجاتا ہے ذٰلِکَ ؛ یہ بات ۔ بِاَنَّھُمْ ؛ اس لئے ہے کہ وہ لوگ یعنی سودخواروں نے ۔ قَالُوْا ؛ کہا ۔ اِنَّـمَا الْـبَیْـعُ ؛ اس کے سوانہیں کہ بیع ، بیوپار ۔ مِثْـلُ الـرِّبٰـوا ؛ مثل سود کے ہے ۔ بیوپار میں بھی زیادتی ہے اور بیاج میں بھی ۔ جیسی بیع ہے ویسی رِبا ہے ۔ دونوں لین دین کی صورتیں ہیں ۔ وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ ؛ اور خدا نے سودے کو تو حلال کردیا ۔ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ؛ اور سود کو حرام ۔ خدا نے بیوپار کو جائز کیا اور بیاج کو ناجائز ۔ فَـمَـنْ جَـآءَہٗ ؛ پس جس کے پاس آئے ، پھر جس کو پہنچے ۔ مَـوْعِظَۃٌ ؛ نصیحت ، پند و وعظ ۔ مِـنْ رَّبِّـہٖ ۔ اس کے رَب کے پاس سے ، اس کے پروردگار کے پاس سے ۔ فَـانْـتَھٰی ؛ پھر وہ باز رہا ، رُک گیا ۔ نَھٰی ــ یَنْھٰی ــ نَھْیًا ؛ روکنا ۔ اسی سے نہایت بھی ہے کیونکہ جب چیز ختم ہوجاتی ہے تو آگے بڑھنے نہیں دیتی ۔ اِنْتَھٰی ۔ یَنْتَھِیْ ۔ اِنْتِھَاءً ؛ رکنا ، باز رہنا ، پرہیز کرنا ۔ فَلَہٗ ؛ پھر اس کے لئے ہے ۔ مَاسَلَفَ ؛ جوگزرا ۔ سَلَفَ ۔ یَسْلُفُ ۔ سَلَفًا ؛ گزرنا ۔ یعنی اس نہی اور ممانعت سے پہلے جو کچھ گزرا سوگزرا ۔ وَاَمْـرُہٗ اِلَـی اللّٰـہِ ؛ اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے ، اس کی سزا و جزا خدا کے حوالے ۔ وَمَـنْ عَـادَ ؛ اور جو عود کرے ، دوبارہ کرے ، پھر کرے ۔ فَاُولٰٓـئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؛ پس وہ ہیں دوزخ والے ، وہ تو دوزخی ہیں ، وہ نذرِ آتش ہیں ۔ ھُمْ فِـیْـھَـا خٰـلِدُوْنَ ؛ وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے یعنی جولوگ سود کو باوجود اس کی حرمت کے کھاتے ہیں اور پھر اس کو جائز بھی سمجھتے ہیں تو وہ مسلمان ہی کب ہیں وہ تو ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے ۔

ترجمہ :- جولوگ سود کھاتے ہیں وہ کھڑے نہیں ہوسکیں گے مگر مثل اس (آسیب زدہ) کے جس کو شیطان نے چھوکر خبطی بنادیا ہو ۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ان سود خواروں نے کہا کہ جیسا سودا ہے ویسا سود ہے (جیسی بیع ہے ویسی رِبا بھی ہے) اور خدا نے بیع کو حلال کیا اور رِبا (اور سود) کو حرام اور پھر جس کے پاس اس کے رَب کے پاس سے نصیحت (اور ممانعت) پہنچ چکی اور وہ باز بھی آ گیا (اور اپنی سود خواری سے رُک گیا) تو اسی کے لئے ہے جو کچھ ہوا اور اس کا کام خدا کے حوالے ہے اور جو دوبارہ کرے (یعنی باوجود ممانعت کے پھر سود لے) تو پھر یہی لوگ دوزخی ہیں ، وہ تو اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔

بعض لوگوں نے اَلَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؛ سے آسیب اور جِنات کے اثر کو ثابت کیا ہے ۔ جولوگ روحانیات سے نابلد ہیں وہ اس سے انکار کرتے ہیں مگر ان کا انکار ناتجربہ کاری پر مبنی ہے ۔ روحانیات کے کاموں کو ان کے ماہرین پر چھوڑنا چاہیئے ۔ زیادہ سے زیادہ یہ لوگ جو کہہ سکتے ہیں یہ ہے کہ ہم کو اس کا تجربہ نہیں ، ہم کو اس کا ثبوت نہیں ملا ۔

غرض کہ ان کے عدمِ علم سے عدمِ وجود ثابت نہیں ہوسکتا۔

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۝۲۷۶

يَمْحَقُ ؛ مٹاتا ہے۔ مَحْقٌ ؛ نقصان۔ مَحَقَةٌ ؛ ایک چیز کو گھٹا دیا اور اس کو بے برکت کردیا۔ مَحَاقُ شَهْرٍ ؛ اٹھائیسویں، انتیسویں اور تیسویں شب جن میں رات اندھیری رہتی ہے اور چاند نظر نہیں آتا۔ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا ؛ خدا سود کو بے برکت کردیتا ہے۔ وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۔ اَرْبٰى ۔ يُرْبِىْ ۔ اِرْبَاءٌ ؛ بڑھانا، ترقی دینا۔ اللہ صدقات اور خیرات ومبرات کو ترقی دیتا اور اس میں برکت عطا کرتا ہے۔ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ ؛ اور اللہ محبوب نہیں رکھتا، دوست نہیں رکھتا، پسند نہیں کرتا۔ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ؛ ہر ناشکرے گناہ گار کو۔

ترجمہ:- اللہ رِبا (اور سود) کو مٹاتا (گھٹاتا اور بے برکت کردیتا) ہے۔ اور خیرات ومبرات کو بڑھاتا (اور ترقی پذیر کرتا) ہے اور اللہ کسی ناشکرے گناہ گار کو پسند نہیں کرتا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۲۷۷

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جو لوگ ایمان لائے، بے شک ایماندار۔ ایمان تمام اعمال کی اصل ہے اس واسطے اس کو بار بار دہرایا جاتا ہے تاکہ تمام دشواریاں آسان ہوجائیں۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اَیْ: اَلْاَعْمَالَ الصّٰلِحٰتِ۔ اور عملِ صالح کئے، نیک کام کئے۔ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور اچھی طرح سے اور پابندی سے نماز پڑھی۔ ایمان کے بعد نماز کا مرتبہ ہے۔ نماز کی شان ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ ؛ نماز ہر بُری بات سے روکتی ہے۔ نمازی خدا کا درباری بن جاتا ہے وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ دیتے رہے۔ لَهُمْ اَجْرُهُمْ ؛ ان کو ان کا اجر، ان کا ثواب، ان کا بدلہ ملے گا۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ ان کے رب، ان کے پروردگار کے پاس۔ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ؛ اور نہ ان کو خوف ہوگا نہ ڈر کیوں کہ انھوں نے خدا کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کیا۔ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؛ اور ان کو حزن و ملال بھی نہ ہوگا۔ وہ کسی طرح رنجیدہ نہ ہوں گے کیونکہ ان کو خدا ملے گا تو سب مل جائے گا۔

ترجمہ:- بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور (جنھوں نے) پابندی سے نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی۔ اُن کو اُن کے رَب کے پاس اجر اور ثواب ملے گا نہ اُن کو خوف ہوگا نہ کوئی حزن و ملال ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۲۷۸

یَـٰٓـاَیُّھَا الَّـذِیْنَ اٰمَنُوا ؛ اے ایمان والو ، اے لوگو جو ایمان لائے ۔ اِتَّـقُـوا اللّٰہَ ؛ اللہ سے ڈرو ، تقویٰ اختیار کرو ، غضبِ الٰہی سے بچو ۔ وَذَرُوْا ؛ اور چھوڑ دو ، ترک کردو ، معاف کردو ۔ وَذَرَ ۔ یَذَرُ ۔ وَذْرًا ؛ چھوڑنا ۔ مَابَقِیَ مِنَ الرِّبٰـوا ؛ جو کچھ باقی رہ گیا ہے سود سے ۔ تحریم رِبا کے بعد سے جو کچھ لوگوں پر تم واجب الادا سمجھتے ہو اُس کو معاف کردو اِنْ کُـنْـتُمْ مُـؤْمِـنِـیْـنَ ۔ اگر تم مومن ہو ، ایماندار ہو ، خدا کا یقین رکھتے ہو ، اس کے احکام کو واجب العمل سمجھتے ہو ۔

ترجمہ :- اے مومنو ! خدا کی مخالفت سے بچو اور جو کچھ رِبا (وسود) لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اُس کو معاف کردو اگر (تم کو ایمان ہے اور) تم مومن ہو ۔

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ

وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾

فَـاِنْ لَّـمْ تَـفْعَلُوْا ؛ اگر تم نے ایسا نہیں کیا ، اگر تم واجب الادا سود معاف نہیں کرتے ۔ فَـاْذَنُوْا ؛ اس کا ماخذ اُذُنٌ بمعنی کان ہے ۔ سنو ، خبردار ہوجاؤ ، جان لو ، یقین رکھو ۔ بِـحَـرْبٍ مِّـنَ الـلّٰـہِ وَرَسُوْلِہٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول کے الٹیمیٹم سے ، اعلانِ جنگ کرنے سے ۔ وَاِنْ تُبْتُمْ ؛ اور اگر تم نے توبہ کرلی اور اگر تم حق پرستی کی طرف رجوع کرتے ہو ۔ فَـلَـکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ ؛ تو راس المال ، اصل مال تو تمہارے لئے ہے ۔ لَا تَـظْـلِـمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ؛ نہ تم ظلم کرو نہ ظلم کئے جاؤ نہ تم سود لے کر ظالم بنو اور نہ اصل کھوکر مظلوم بنو ۔

ترجمہ :- اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو خدا اور اُس کے رسول سے لڑنے سے خبردار ہوجاؤ اور اگر تم نے توبہ کرلی تو تمہارے لئے تمہارا اصل مال ہے ۔ نہ ظلم کرو نہ ظلم کئے جاؤ ۔

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ۚ

وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾

وَاِنْ کَـانَ ذُوْعُسْرَۃٍ ؛ اور اگر کوئی قرض دار تنگ دست ہو ۔ عُسْرَۃٌ ؛ تنگی ۔ عَسُرَ ؛ دشوار ہوا ۔ اَعْسَرَ ؛ تنگ دست ہوا ، واجب الادا مال کے لائق نہ رہا ۔ فَـنَظِرَۃٌ ؛ اَیْ فَـالْـحُـکْمُ نَـظِـرَۃٌ ؛ پھر انتظار ہے ، مہلت ہے ۔ اِلٰـی مَـیْـسَـرَۃٍ ۔ فراخ دستی تک ، قابلِ ادا ہونے تک ، مَیْسَرَۃٌ ۔ یُسْرٌ ۔ یَسَارٌ ۔ مَیْسُوْرٌ ؛ خوش حالی ، ضروری چیزوں کا بسہولت میسر ہونا ۔ وَاَنْ تَـصَدَّقُوْا ؛ اور معاف کردینا ۔ تَـصَدَّقُوْا ؛ اصل میں تَـتَـصَدَّقُوْا تھا ۔ ایک تا تخفیفاً حذف کردی گئی ۔ خَیْـرٌ لَّـکُمْ ۔ تمہارے لئے بہتر ہے ، تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے ۔ اِنْ کُـنْـتُـمْ تَـعْـلَمُوْنَ ؛ اگر تم کو علم ہے ، اگر تم غریبوں کی تنگدستی اور

ان کی پریشانی کا احساس رکھتے ہو۔

ترجمہ :- اور اگر کوئی (قرض دار) تنگدست ہو تو اُس کو کشادہ دستی تک (تونگری تک) مہلت دینی چاہئیے اور معاف کردینا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم کچھ علم بھی رکھتے ہو۔

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾

۳۸ ع ۸ ۲

وَاتَّقُوْا يَوْمًا ؛ اور اُس دن سے ڈرتے رہو۔ تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ ؛ جس میں تم رجوع کر لئے جاؤ گے، واپس کئے جاؤ گے۔ اِلَى اللّٰهِ ؛ خدا کی طرف۔ ثُمَّ تُوَفّٰى ؛ پھر پورا پورا دیا جائے گا۔ كُلُّ نَفْسٍ ؛ ہر نفس، ہر شخص۔ مَا كَسَبَتْ ؛ جو کچھ کسب کیا، کمایا۔ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ؛ اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا، اُن کا کوئی حق مارا نہ جائے گا۔

ترجمہ :- اور اس دن سے ڈرتے رہو جس دن تم خدا کی طرف واپس کئے جاؤ گے۔ پھر جس نے جو کچھ کمایا ہے اُس کو اُس کا پُورا پُورا بدلہ دیا جائے گا اور اُن لوگوں پر کسی قسم کا ظلم نہ کیا جائے گا۔

صاحبو! ان آیات میں سود، بیع وغیرہ کا ذکر ہے لہذا ان کی تحقیق ذیل میں کی جاتی ہے :-

سود کے مسئلہ کی تحقیق اصولِ تمدن کے سمجھنے پر موقوف ہے۔ اُصولِ تمدن تین ہیں۔

(۱) نظامِ سرمایہ داری (۲) نظامِ اشتراکیت (۳) نظامِ تمدنِ اسلام۔

۱۔ سرمایہ داری یہ بات ظاہر ہے کہ دولت اور سرمایہ بغیر محنت اور جانفشانی کے پیدا نہیں ہوتا۔ سرمایہ دار اپنے عیش وعشرت کو کم کرتا یا چھوڑتا ہے۔ کم کھاتا اور خراب پہنتا ہے اور دیگر لذاتِ دنیا سے محروم رہتا ہے تب کہیں سرمایہ جمع ہوتا ہے۔ سرمایہ دار اپنی دولت اور مال، کام اور محنت کرنے والوں کو دیتا ہے۔ کام کرنے والا مزدور اور کاشت کار اس سرمایہ سے نفع اُٹھاتا ہے۔ سرمایہ دار اپنے سرمایہ سے اُن کے منتفع ہونے کی وجہ سے اصل کے سوا اور رقم واجب الادا سمجھتا ہے۔ اگر وقتِ معیّن پر رقم ادا نہیں کی جاتی تو مزید رقم ذمہ لگاتا ہے اور اس کو معاوضۂ انتظار کشی سمجھتا ہے اور یہ سود ہے۔ ان کا نظریہ ہے کہ تجارت آزاد رہنی چاہئیے کیوں کہ بغیر نفع کے کوئی شخص کام نہیں کرتا۔ اگر نفع روکا جائے گا تو تجارت موقوف ہوجائے گی۔ اگر سال بھر تک مثلاً رقم ادا نہیں کی جاتی تو زاید رقم کو اصل کے ساتھ جوڑ کر سب کا سود لگاتا ہے۔ اس کا نام سودِ مرکب یا سود در سود ہے۔ اگر وقتِ معیّن پر اصل کا کچھ حصّہ ادا کر دیا جاتا ہے تو سود کی کمی کر دی جاتی ہے۔ اس کو کٹ متی کہتے ہیں۔ بعض سود خوار یہ کمی نہیں کرتے اور جب تک رقم ادا نہ ہو ایک ہی مقدار کا سود لیتے ہیں، اس کو کھڑا سود کہتے ہیں۔

سود لینے والوں کو اس سے غرض نہیں کہ دوسرا جئے یا بھوکا مرے ۔ ان کا دل سخت اور درشت ہوجاتا ہے ۔ انسانی ہمدردی ان میں باقی نہیں رہتی ۔ اور جب بلا محنت روپیہ ملنے لگتا ہے تو یہ لوگ کاہل اور آرام طلب ہوجاتے ہیں ۔ محنت کی عادت ان سے چھوٹ جاتی ہے اور اس کا نتیجہ سوائے تباہی اور بربادی کے کیا ہوسکتا ہے؟ اس سود درسود کی وجہ سے دولت کھنچ کر سرمایہ دار کے پاس چلی جاتی ہے اور مزدور نادار ومفلس ہوجاتا ہے ۔ اس زمانہ میں مشینریاں اور کلیں ایجاد ہوگئی ہیں ۔ کمپنیاں قائم ہوگئی ہیں ۔ ریل اور جہاز کی وجہ سے مال کے لانے لے جانے میں سہولتیں پیدا ہوگئی ہیں ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساری دولت اور مال چند سرمایہ داروں کے پاس جمع ہوجاتا ہے اور دوسرے تمام لوگ بے کار اور بغیر مزدوری کے ہوجاتے ہیں ۔ معدودے چند لوگ تو متمول ہوجاتے ہیں اور باقی تمام مفلس وتباہ ۔

۲ ۔ اِشتراکیت

یہ بات ظاہر ہے کہ محنت سب کرتے ہیں مگر سب کی محنتیں ایک پیمانے پر نہیں ہوتیں ۔ کاشت کار، مزدور، سخت محنت کرتے ہیں اور سرمایہ دار کچھ بھی نہیں یا بہت کم ۔ محنت اور کام بھی دولت ہے ۔ سرمایہ داروں اور کام کرنے والوں کی محنتوں میں مساوات نہیں ہوتی ۔ کام کرنے والوں کی محنت اور اس کی قیمت زیادہ ہے تو اس کے مقابل سرمایہ داروں کی دولت اور اس کی قیمت زیادہ ہے ۔ یہ زیادت بلا معاوضہ اور سود ہے ۔ خدا نے عامۃ الناس کے لئے دولت پیدا کی ہے، مواد پیدا کیا ہے ۔ سرمایہ داروں کی تعداد کم ہوتی ہے اور کام کرنے والوں کی زیادہ ۔ کثرت بڑی قوت ہے، جو کام کرنے والوں کو حاصل ہے وہ بگڑ جاتے ہیں اور نوبت کشت وخون تک پہنچتی ہے ۔ مستحقین کو اُن کا حق دلانے کے لئے تلوار بیچ میں آجاتی ہے ۔

یہ بات بھی ظاہر ہے کہ جس طرح سرمایہ دار کو جینے کا حق ہے مزدوروں اور کام کرنے والوں کو بھی جینے کا حق ہے ۔ کوئی اپنے گھر میں کوئی کام یا اپنی دولت کو اس طرح صرف نہیں کرسکتا کہ دوسروں کو نقصان پہنچے ۔ انصاف کا تقاضہ ہے کہ ظالم کو ظلم سے روکے، حقدار کو اُس کا حق پہنچائے اور غریب کو قوی کے ہاتھ سے بچائے ۔ غرض کہ سرمایہ داروں اور محنت کرنے والوں میں جنگ ہوجاتی ہے ۔ نتیجہ کیا نکلا؟ اس کو روس کی تاریخ بتلائے گی ۔

محنت کرنے والے سرمایہ داری سے کچھ ایسے بیزار ہوجاتے ہیں کہ تمام ملکیتیں سلطنت میں منتقل کردی جاتی ہیں ۔ جو چیز ہے مشترک اور سرکار کی، دولت سرکار کی، مال سرکار کا، رعایا سرکار کی، بچے سرکار کے، عورت سرکار کی، غرض جو ہے سرکار کا ۔ سب ایک رنگ میں ۔ نہ مذہب ہے نہ ملّت ۔ گویا مساوات کو کوڑھ ہوگیا ہے ۔ اگر سرمایہ داری آفت ہے تو اشتراکیت بھی اک قیامت ہے ۔ ٹکے سیر بھاجی، ٹکے سیر کھاجا ۔ ایک لکڑی سے سب کو ہانکا جارہا ہے ۔ ایران میں مزدکیوں کے زمانے میں اس کا خوب تجربہ ہوچکا ہے اور اب روس میں ہورہا ہے ۔

۳ ۔ نظامِ تمدّنِ اسلامؔ

نظامِ تمدّنِ اسلام کیا ہے؟ اسلامؔ سرمایہ داری اور اشتراکیت دونوں کو مناسب طریقہ سے جمع کرتا ہے، اس طرح کہ سب کمانے میں ایک حدتک آزاد ہیں ۔ مگر نہ اس قدر کہ غریب تباہ ہوجائیں ۔ ہر سال چالیسواں حصّہ دولت کا غریبوں میں تقسیم کیا جاتا ہے ۔ جو لوگ فوجی کاموں میں شریک نہیں ہوتے اُن سے بھی ایک قسم کا ٹیکس لیا جاتا ہے

جس کا نام گزیدہ ، جزیہ یا وار فنڈ ہے ۔ اسلام اور دوسرے قسم کے ٹیکس بھی بحسبِ ضرورت لگاتا ہے ۔ کچھ تو اخلاقی حیثیت سے اور کچھ قانونی طور پر ۔ اُصولِ توریث سے مرنے کے بعد تمام دولت تقسیم ہوجاتی ہے ۔ اسلام ہمیشہ غریبوں کی امداد کے لئے مال داروں کو ترغیب دیتا ہے ۔ قرابت دار اگر نادار ہوں یا بے کار تو اُن کا نفقہ مال داروں پر واجب کرتا ہے ۔ اسلام سود کو ہرگز جائز نہیں رکھتا جو سرمایہ داری کی جان ہے اور تمام مظالم کی جڑ ۔

اسلام میں سود کیا ہے؟ اصل مال پر مال کی زیادتی ، بلامعاوضہ یا بمقابلۂ زمانہ یا وقت کے یعنی اسلام ساہوکاروں کو مفت خوری کی اجازت نہیں دیتا ۔ اسلام میں سود دو چیزوں میں مانا گیا ہے :-

اوّل :- زر یعنی چاندی سونے میں ۔ تانبے اور نکل کے سکے بھی بعض علماء کے پاس زر میں شامل ہیں ۔

دوم :- اس قسم کے مال میں جو عموماً سود میں لگائے جاتے ہیں ۔

رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا ۔ سونا ، سونے کے عوض ۔ چاندی ، چاندی کے عوض ۔ گیہوں ، گیہوں کے عوض ۔ جَو ، جَو کے عوض ۔ کھجور ، کھجور کے عوض ۔ نمک ، نمک کے عوض ۔ برابر کو برابر ۔ دست بہ دست لین دین کرنا چاہیئے ۔ اگر یہ اصناف مختلف ہوں تو جس طرح چاہے بیچ سکتے ہیں مگر دست بہ دست ۔

بعض علمائے ظاہر نے رِبا یعنی سود کو اُن ہی مذکورہ صورتوں میں منحصر سمجھا ۔ دوسرے ائمہ نے قیاس کرکے بعض اور چیزوں کو بھی قابلِ رِبا یعنی سود سمجھا ۔

(۱) حضرت امام ابو حنیفہؒ کے پاس قابلِ سود چیزیں وہ ہیں جو ناپی اور تولی جاتی ہیں ، ان دونوں کے لئے قدر کا لفظ ہے ۔ پس سود کے لئے قدر اور ہم جنس ہونا شرط ہے ۔ اگر جنس قدری اور ہم جنس ہے تو نہ فضل (یعنی زیادت) جائز ہے نہ نسیہ یعنی اُدھار اور اگر جنس ایک نہیں تو زیادت جائز ہے اور اُدھار ناجائز ہے ۔ پس جو چیزیں گنی جاتی ہیں ان میں سود نہیں ۔

(۲) امام شافعیؒ کے پاس قابلِ رِبا چیزیں ماکولات یعنی جو چیزیں کھائی جاتی ہیں جیسے انڈے ، سیب وغیرہ اور چاندی سونا ہیں ۔ پس اگر یہ چیزیں ہم جنس ہوں تو زیادت اور نسیہ یعنی اُدھار جائز نہیں ۔

(۳) امام مالکؒ کے پاس قابلِ رِبا وسود ، مال ، نقدین یعنی چاندی سونا ، قُوت یعنی غذا اور مصلحِ غذا چیزیں جیسے نمک ، مرچ ، شکر وغیرہ اور اتحادِ جنس بھی حسبِ سابق مشروط ہے ۔

(۴) عبدالملک ابنِ ماجشون کے پاس ہر قابلِ نفع چیز میں رِبا ہوگا ۔

بہر حال جو زیادت وقت کے مقابل ہوتی ہے وہ سود ہے ۔ اس کا لین دین جائز نہیں ۔ بعض سود خوار سلطنتیں بھی جن کا مقولہ ’’ تجارت آزاد ہے ‘‘ تھا سرمایہ داروں کی زیادہ نفع طلبی اور خود غرضی کی وجہ سے خود اشیاءِ تجارت خریدنے لگی ہیں اور ’’ راشن ‘‘ قائم ہوگیا ہے یعنی غریبوں کی پرورش کی غرض سے یہ ریاستیں خود چھوٹے چھوٹے پیمانہ پر بیچنے لگی ہیں اور حسبِ ضرورت کوپن تقسیم ہوتے ہیں جس سے غریبوں کو بہ سہولت اور گونہ کم قیمت پر اشیائے مایحتاج میسر ہوجاتے ہیں ۔ غور کرنے سے معلوم ہوجائے گا کہ یہ تحدیدِ تجارت نظام تمدن اسلام کا ایک شعبہ ہے ۔ آج کل غیر مسلموں کو سود لیتا دیکھ کر بعض علماء کا دل بھی بھر بھرا گیا ہے اور اُنھوں نے سود کو جائز کرنے کی ترکیبیں سوچیں ۔ سب سے بدتر صورت دار الاسلام میں قرض

میں بھی زیادت کو سود نہ سمجھنا ہے۔ کھلی بلا معاوضہ صورت تو قرض ہی میں نمایاں تر ہے۔ ان کو سمجھنا چاہیئے کہ قرض بھی مبادلۂ مال بہ مال ہے اور بیع کی ایک صورت ہے۔ دیگر اقسامِ بیع میں سود کو واقع سمجھنا اور قرض میں نہ سمجھنا نہایت افسوس ناک ہے۔

بعض علماء نے یہ فتویٰ نکالا ہے کہ دَارالحرب میں سود لینا جائز ہے یا دار الحرب میں جو لین دین ہوتا ہے وہ سود نہیں فئے ہے۔ ہم پہلے دَار الحرب کی تعیین کرتے ہیں پھر دارالحرب میں سود لینے کی۔

دارالحرب کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں، شعارِ اسلام سے جس سلطنت میں روکا جائے وہ دارالحرب ہے۔ بعض کہتے ہیں، شرعی کام سے بھی روکا جائے تو وہ مداخلت فی الدّین ہے اور وہ سلطنت دار الحرب ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں، ملک ایک بار دار الاسلام ہوجانے کے بعد چاہے پھر کافروں کے پاس چلا جائے وہ دار الا سلام ہی رہے گا۔

ہمارا خیال ہے کہ دارالاسلام اور دار الکفر کی تمیز بہ اعتبارِ لشکر اور قوت کے ہے۔ اگر مسلمانوں کا پادشاہ ہے اور فوج بھی رکھتا ہے اور وہ فوج پادشاہ کے حکم پر جس غیر مسلم ریاست کے مقابل حکم دیا جائے لڑنے پر تیار ہے تو وہ سلطنت اسلامی ہے اور وہ ملک دارالاسلام گو وہ ریاست کافروں کی حلیف ہو، یارِ وفادار ہو، یا کسی قدر ضعیف و ناتواں ہو۔ بعض لوگوں کے پاس دار الکفر اور دار الاسلام کا مابہ الامتیاز اقتدارِ اعلیٰ ہے۔ اگر اقتدارِ اعلےٰ اہلِ اسلام کا ہے تو وہ دار الاسلام ہے ورنہ دار الکفر۔

بعض لوگ کہتے ہیں۔ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَااعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۔ یعنی جو تم پر تعدی کرے تم بھی ویسی ہی اُس پر تعدی کرو، جنگ سے خاص نہیں، مُسْتَـــاْمَن یعنی امن دیئے ہوئے آدمی کو بھی شامل ہے اور ہدایہ کی عبارت لَارِبَـا بَـيْنَ مُسْلِمٍ وَّ ذِمِّيٍّ ؛ یعنی ذمی کے ساتھ مسلمانوں کا تحتِ قانونِ امن فائدہ اُٹھانا سود نہیں اور بعض علمائے دہلی کے قول کو لاتے ہیں۔ لَارِبَا بَـيْنَ مُسْلِمٍ وَّحَرْبِيٍّ۔ یعنی حَربی کے ساتھ مال کی زیادت رِبا نہیں وہ ایسے زیادہ مال کو فَے یعنی عطیہ کہتے ہیں اور ان کا مقولہ ہے، ہر جیسے کو ویسا۔

اس وقت کئی سوال پیدا ہوتے ہیں۔ کیا جیسا سود لینا جائز ہے دینا بھی جائز ہے؟ کیا قمار اور جوا جس میں خوشی سے مال دیا جاتا ہے وہ بھی جائز ہے؟ اور کیا یہ جواز صرف سود تک محدود ہے یا اور دوسرے تمتعات کو بھی شامل ہے؟ اور فَـــے کا نام دینے سے سودی معاملہ سودی نہیں رہتا تو کیا قمار اور تمتع کا نام رکھنے سے اُن کی حقیقتیں بدل جاتی ہیں؟ ہمارے پاس اس میں بڑی خطرناک جرأت ہے۔

اکثر لوگ یہ عذرِ لنگ پیش کرتے ہیں کہ اگر دار الحرب میں سود جائز نہ کیا گیا تو مسلمان تباہ ہوجائیں گے کیونکہ تمام مالی معاملات سود پر چلتے ہیں۔ شرِ کثیر کے مقابل شرِ قلیل قابلِ اختیار ہے۔

ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اسلام نے صرف سود کو ممنوع کیا ہے۔ دوسرے قسم کے معاملات اسلام میں جائز ہیں۔ بیع سلم جائز ہے یعنی پیسے کاشت کار کو پہلے دینا اور جنس بعد میں وصول کرنا۔ مشارکت بھی جائز ہے یعنی ایک کا پیسہ اور ایک کی محنت۔

صحابہ کرامؓ اسلامی اُصول سے معاملت کرکے لکھ پتی تھے۔ صحابہؓ کے سوا دوسرے لوگ بھی تجارت کرتے تھے۔ خود حضرت ابو حنیفہؒ امامِ اعظم تجارت فرماتے تھے مگر پابندیٔ قواعدِ اسلام کے ساتھ اور خوش حال زندگی بسر کرتے تھے۔

ان مسائل کی تفصیل کتبِ فقہ میں مذکور ہے۔ خدا نے فرصت دی تو ان معاملاتِ مالی کی تفصیل فقیر بھی ایک مستقل

رسالہ میں لکھے گا اور بتائے گا کہ بغیر سود لئے بھی مالی معاملات چل سکتے ہیں اور اچھی طرح چل سکتے ہیں ۔ یہ بالکل غلط خیال ہے کہ مسلمان سود نہ لینے کی وجہ سے مخالفین کے مقابل مفلس اور عاجز ہو رہے ہیں ۔ مسلمانوں کی اصل تباہی بے جا صرفہ اور اسراف سے ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؛ اسراف کرنے والے برادرانِ شیطان ہیں ۔ ضرورت پر اگر قرض لیا جائے اور صاحبِ حاجت محتاج ہوں تو اسلام مسلمانوں کو قرضۂ حسنہ دینے کی تاکید فرماتا ہے ۔ اور فرماتا ہے ۔ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؛ یعنی صاحبِ حاجت کو قرض دینا خدا کو قرض دینا ہے ۔ کوئی مجھے بتادے کہ سرمایہ کی ترقی کے لئے کتنے لوگ قرض لیتے ہیں ؟ تمام لوگ بے جا رسوم ، جھوٹے فیشن اور غلط نام ونمود پر کافروں کے سامنے قرض کے لئے ہاتھ پھیلاتے ہیں ۔ جب خدا نے محتاج پر زکوٰۃ فرض نہیں کی ، حج فرض نہیں کیا تو دوسری کونسی چیز محتاج پر واجب ہے ۔ شیخی ، جھوٹی شیخی ، نمائش ، غلط نمائش ۔ اپنی جتنی چادر دیکھو اتنے پاؤں پھیلاؤ ۔ خوش حال لوگوں کو دیکھ کر اُن کی برابری کا ارادہ کرنا خود کو برباد کرنا ہے ۔ پیدائش کے زمانہ سے موت تک کون کون سے بے جا رسوم میں روپیہ لگایا جاتا ہے ۔ چھٹی ، چلّہ ، بسم اللہ خوانی ، منگنی ، رسمِ پاندان ، شادی بیاہ ، جمعہ گیاں ، سوم ، دہم ، چہلم ، ششماہی ، سالیانہ کرنے کی نادار کو کیا ضرورت ہے ۔ سودی قرض لے کر دینی کام کرنے کا کس امام کس ولی نے حکم دیا ہے ، اقتصاد پر عمل کرو ۔ احتیاط سے لین دین کرو ۔ کچھ کھاؤ کچھ بچاؤ تو تم کیوں تباہ ہو اور کیوں جان سود کے جنجال میں پھنسے ؟ جو لوگ احتیاط سے کام لیتے ہیں اُن کو قرض لینے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی ۔

ڈبویا رسوم و تکلّف نے ہم کو ۔۔۔ کہ جن کا نتیجہ قرضداریاں ہیں
بکیں سُود در سُود میں جائدادیں ۔۔۔ عدالت سے جاری گرفتاریاں ہیں
یہ چلّہ ، یہ چھٹی ، یہ بسم اللہ خوانی ۔۔۔ سب اسراف ہے جب کہ ناداریاں ہیں
سوم اور چہلم کی اور عرس کی بھی ۔۔۔ عبث قرضِ سُودی سے تیاریاں ہیں (حسرت صدیقی)

سینما میں جاؤ ، برج پر روپیہ لگاؤ ، گھوڑ دوڑ میں شرطیں باندھو ، خوب شراب اُڑاؤ ، باپ دادا کی دولت لٹاؤ ۔ خود کچھ نہ کماؤ اور شکایت کرو کہ سود سے روکنے سے مسلمانوں کی دولت میں ترقی نہیں ہوتی ۔ نہ تجارت ، نہ صنعت ، نہ حرفت ۔ دولت کمانے کی کونسی صورتیں تمہارے پاس ہیں ۔ افسوس کہ تم کو لٹانا آتا ہے اور کمانا نہیں آتا ۔ مذہب کی عزت باقی رکھو ۔ تم پختگی کے ساتھ ثابت کرو کہ تم عملی مسلمان ہو ۔ کیا کبھی مکّی حالت میں مسلمانوں نے سود لیا ہے ؟ ہرگز نہیں ، خدا نے سود کو حرام کیا ہے اور بیع کو جائز ۔ کس کی مقدور ہے کہ جس کو خدا حرام کرے وہ اس کو حلال کرے ۔ خدا ان تحلیلِ حرام کرنے والوں کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ خدا اور رسولؐ سے لڑنے کے لئے تیار ہو جائیں ۔ صاحبو ! سود خواری بڑی بری صفت ہے ۔ نام بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی ۔ تمہارا ضمیر بآوازِ دُہل کہتا ہے کہ تم سود لے رہے ہو اور بے جا تاویلات سے حقائق کو بدلنا چاہتے ہو ۔ اس خطرناک تباہی سے ، اس دین کی بربادی سے خدا مسلمانوں کو بچائے ۔

صد حیف ! دولت چلی گئی اور اس کے ساتھ عزت بھی چلی گئی ۔ اب نہ مال ہے نہ کمال ۔ خدا تم کو توفیقِ نیک عطا کرے ۔ تم کو کہتے کہتے ہم تھک گئے ۔ اب ہمارے پاس سوائے دعا کرنے کے کچھ نہیں ۔ خدا توفیق کو تمہارا رفیق کرے ۔ آمین ۔

پہلے خیرات کا بیان گزرا۔ پھر سود سے ممانعت کی گئی۔ اب جائز طور سے مالی ترقی کے اسباب بتائے جاتے ہیں اور اس بات کی گویا تردید کی جاتی ہے کہ بغیر سود کے دنیا کا کام نہیں چلتا، تجارت بند ہو جاتی ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۭ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ
كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ
عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَـيْـــًٔا ۭ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ
سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ ھُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ۭ وَاسْتَشْهِدُوْا
شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ
مِنَ الشُّهَدَاۗءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىھُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ۭ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاۗءُ اِذَا مَا دُعُوْا ۭ
وَلَا تَسْــَٔـمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ۭ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ
لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ
عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْھَا ۭ وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۠ وَلَا يُضَاۗرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ڛ
وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۲۸۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ؛ اے ایمان والو! اے لوگو جو ایمان رکھتے ہو، اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ ؛ جب تم لین دین کرو۔ دَیْن ؛ مادہ۔ تَدَایُن ؛ باہم قرض پر لین دین کرنا، اس میں مدت نہیں ہوتی۔ مدّت سے پہلے بھی مطالبہ کیا جاسکتا ہے کیونکہ اسلامی قرضہ سود تو نہیں رکھتا کہ مدّت سے پہلے مطالبہ سے مانع ہو۔ اسلامی قرض ایک کارِ خیر اور تبرع اور ثواب کا کام ہے۔ دَیْنٌ ؛ وہ قرض جس میں پابندیٔ وقت ہے۔ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۔ مدتِ معلوم تک، ایک معین زمانہ تک۔ اَجَل۔ ختمِ مدت، عمر اور موت۔ مَهْرِ مُؤَجَّلْ ؛ مدتی مہر۔ مَهْرِ مُعَجَّلْ ؛ جس کی ادائی فوراً کرنی ہو۔ فَاكْتُبُوْهُ ؛ تو تم اس کو لکھ لو۔ اُكْتُبُوْا کا امر وجوب کے لئے نہیں ہے بلکہ استحسان کے لئے ہے یعنی لکھ لینا اچھی بات ہے۔ کتاب بہترین

حافظہ ہے ۔ انسان کے ساتھ نسیان لگا ہوا ہے لہذا لکھ لینا بہتر ہے ۔ وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ؛ اور چاہئے کہ تمہارے درمیان کوئی کاتب ، کوئی لکھنے والا صحیح صحیح عدل و انصاف کے ساتھ لکھے ۔ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ ؛ اور انکار نہ کرے لکھنے والا ۔ اَبٰى ۔ يَأْبٰى ۔ اِبَاءً ؛ انکارکرنا ، نہ ماننا ۔ اَنْ يَّكْتُبَ ؛ کہ لکھے ، لکھنے سے ۔ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ؛ جیسا کہ خدا نے اس کو تعلیم دی ہے ، جس طرح وہ لکھ سکتا ہے ، حسبِ قاعدہ ۔ فَلْيَكْتُبْ ؛ پھر چاہئے کہ وہ لکھ دے ۔

خدا نے تم کو علم سے سرفراز کیا ہے تو لکھنے اور ایک ثواب کے کام سے انکار نہ کرو مگر لکھو تو پورا پورا لکھو ۔ انصاف کے اقتضاء کے مطابق لکھو نہ گھٹاؤ نہ بڑھاؤ ، نہ کسی کی بے جا طرف داری کرو ۔

وَلْيُمْلِلْ ؛ اور چاہئے کہ لکھائے ۔ اَمَلَّ ۔ يُمِلُّ ۔ اِمْلَالًا ؛ اور اَمْلٰى ۔ يُمْلِىْ ۔ اِمْلَاءً ؛لکھوانا ۔ اِمْلَاءٌ ؛ لکھت ، لکھائی ۔ اَلَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ ؛ جس پر حق نکلتا ہے ، جوحق دار ہے یعنی اگر قرض دار کولکھنا نہیں آتا تو وہ کسی سے لکھوادے ۔ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؛ اور اللہ سے جو اس کا رَب ہے ڈرے ، اور اس کے غضب اور نافرمانی سے بچے ۔ خدا نے تم کو پالا پوسا اور تم پر قسم قسم کے احسانات کئے ۔ اس کے احکام کی خلاف ورزی کرنا بالکل نا مناسب ہے ۔ بَخْسٌ ؛ نقصان ۔ وَلَا يَبْخَسْ اورکم نہ کرے ۔ مِنْهُ شَيْئًا ؛ اس میں سے کچھ ۔ بلاکم وکاست لکھے ۔ فَاِنْ كَانَ الَّذِىْ ؛ پس اگر وہ شخص ۔ عَلَيْهِ الْحَقُّ ؛ جس پر حق اور مطالبہ ہے یعنی قرض دار ۔ جس کے ذِمّہ قرض ہو ، جوحق دار ہے ، مستحق ہے ۔ سَفِيْهًا اَوْضَعِيْفًا ؛ سُبک سر ہے بے وقوف ہے ، یا ضعیف اور معذور ہے ۔ اَوْلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ ؛ یا وہ خود نہیں لکھوا سکتا اور نہ املا کرا سکتا اور اپنا مضمون بتا سکتا ہے ۔ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؛ تو چاہئے کہ اس کا دوست یا قرابت دار عدل و انصاف کے مطابق املا کرادے لکھوا دے ۔ وَاسْتَشْهِدُوْا ؛ اور گواہ بناؤ اور شہادت طلب کرو ۔ شَهِيْدَيْنِ ؛ دو گواہ ۔ مِنْ رِّجَالِكُمْ ؛تم مردوں میں سے ۔ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ ؛ پس اگر دو مرد نہ ملیں ۔ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ ؛تو ایک مرد اور دو عورتیں گواہ ہوں ۔ اور دو عورتیں ایک مرد کی قائم مقام ہوجائیں گی ۔ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ ؛ ان گواہوں میں سے کہ تم ان سے راضی ہو اور پسند کرتے ہو فاسق بد معاش نہ ہو ۔ جھوٹ اور دلالی کرنے والا نہ ہو ۔ اس کا حافظہ اچھا ہو ۔ اس کو کسی قسم کا ناجائز لالچ نہ ہو ۔ وہ عاقل بالغ ہو ۔غرض کہ قابلِ قبول شہادت ہو ۔ اَنْ تَضِلَّ ؛ کہ بھول جائے ۔ ضَلَالٌ ؛ راستہ نہ پانا ، راستہ پر نہ چلنا خواہ عمداً ہو یا سہواً۔ بھول جانا ، بھٹک جانا ۔ اِحْدٰهُمَا۔ ان میں کی ایک ۔ فَتُذَكِّرَ ؛ پھر یاد دلائے گی ۔ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى ؛ ان میں کی ایک دوسری کو ۔

ایک مرد کے ساتھ دوسری دو عورتیں اس واسطے رکھی جاتی ہیں کہ اگر ایک بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلادے ۔مگر آج کل گواہی کے وقت دوسرے تمام گواہ ہٹا دیئے جاتے ہیں ۔

وَلَا يَاْبَ ؛ اور انکار نہ کرے ، اور اِبا نہ کرے ۔ اَلشُّهَدَآءُ ؛ گواہ ۔ اِذَا مَا دُعُوْا ؛ جب وہ بلائے جائیں ، جب ان کو طلب کیا جائے ۔ یعنی اگر عدالت میں گواہ طلب کئے جائیں تو حاضری سے انکار نہ کریں اور گواہی سے نہ بھاگیں ۔مگر آج کل سچے گواہ پر اتنی جرح کی جاتی ہے کہ سچّا جھوٹا ثابت کردیا جاتا ہے اور جھوٹا سچّا۔گواہ عدالت میں آتے ہوئے ڈرتا ہے کہ

کہیں اس پر ناحق ناروا دروغِ حلفی کا مقدمہ قائم نہ کردیا جائے ۔ جو جھوٹا ہوتا ہے وہ چالاک ہوتا ہے ، جری ہوتا ہے ۔ بعض کے لئے شہادت پیشہ ہوتی ہے اور وہ اس کے عادی ہوجاتے ہیں ، تمام پائنٹوں سے واقف ہوتے ہیں جرح میں کبھی نہیں ٹوٹتے ۔ وَلَا تَسْئَمُوْآ ؛ اور بیزار نہ ہو ۔ سَئْمٌ ؛ مادّہ ۔ سَئِمَ ؛ یَسْئَمُ ۔ سَئَامَۃً ؛ ملول ہونا ، بیزار ہونا ، تھکنا ۔ اَنْ تَکْتُبُوْہُ ؛ کہ اس معاہدہ کو لکھو ، اس تمسک کو لکھو ۔ صَغِیْرًا اَوْ کَبِیْرًا ؛ معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا ۔ اِلٰٓی اَجَلِہٖ ؛ ختمِ میعاد تک یعنی جب تک میعاد باقی ہے معاہدہ کی تکمیل میں کوتاہی نہ کرو ۔ ذٰلِکُمْ ؛ یہ یعنی تمسک کا لکھنا ۔ کُمْ ترکیب میں کچھ واقع نہیں ۔ اگر مخاطب واحد ہے تو ذٰلِکَ اور تثنیہ ہے تو ذٰلِکُمَا اور جمع ہے تو ذٰلِکُمْ وغیرہ ۔ اسم اشارہ ذَاکَ ۔ تثنیہ ذٰنِکَ اور جمع اُولٰٓئِکَ ۔ اَقْسَطُ ؛ زیادہ منصفانہ ۔ اِقْسَاطٌ مصدر ۔ قِسْط اسم مُقْسِطٌ ۔ منصف ۔ قَسَطَ ۔ یَقْسُطُ ۔ وَیَقْسِطُ ۔ قِسْطًا ؛ عدل و انصاف ۔ قَسَطَ یَقْسِطُ قَسْطًا وَ قُسُوْطًا ۔ جور و ظلم ۔ قَاسِطٌ ؛ ظالم ۔ قِسْط ؛ حصّہ ، ترازو ، مقدار ۔ اَقْسَاطٌ جمع ۔ عِنْدَ اللّٰہِ ؛ خدا کے پاس ۔ وَاَقْوَمُ ؛ اور زیادہ درست اور زیادہ قائم ، مضبوط ۔ لِلشَّھَادَۃِ ؛ گواہی کے لئے ، شہادت کے لئے ۔ وَاَدْنٰی ؛ اور قریب تر ، زیادہ نزدیک ، زیادہ قرینِ عقل ۔ اَلَّا تَرْتَابُوْا ؛ کہ تم کو ریب اور شک و شبہ نہ ہو یعنی لکھ لینے سے شک و شبہ دور ہوجاتا ہے ۔ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ ؛ مگر یہ کہ ہو ۔ تِجَارَۃً حَاضِرَۃً ؛ حاضر تجارت ، دست بدست تجارت ، نقد سودا ، بغیر میعاد کی تجارت ۔ تُدِیْرُوْنَھَا بَیْنَکُمْ ؛ جس کو تم آپس میں دَور دیتے ہو ، جو تمہارے ہاتھوں میں پھرتی ہے ۔ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ ؛ پس تم پر کوئی گناہ نہیں ۔ اَلَّا تَکْتُبُوْھَا ؛ کہ اس کو نہ لکھو یعنی اگر دست بدست کی تجارت ، اس ہاتھ لے اس ہاتھ دے کا لین دین ہے تو تمسک کے نہ لکھنے میں کوئی گناہ نہیں ۔ وَاَشْھِدُوْا ۔ اور گواہ رکھو ۔ اِذَاتَبَایَعْتُمْ ؛ جب تم بیع و شراء کرو ، لین دین کرو ۔ وَلَایُضَارَّ ؛ اور ضرر نہ پہنچایا جائے ۔ فعلِ مجہول ہے اس لئے آخر میں فتحہ ہے ۔ کَاتِبٌ وَّلَاشَھِیْدٌ ؛ نہ لکھنے والا نہ گواہ ۔ شَھِیْدٌ اور شَاھِدٌ ہم معنے ہیں ۔ لکھنے والے کو اور گواہ کو بے ضرورت بلانا ، گواہی میں پھانس کر اِدھر اُدھر کے سوالات ، خواہ مخواہ جرح کرکے پریشان کرنا یہ سب ناجائز ہے ۔ کتابت اور شہادت سے صرف یہ مقصود رہنا چاہیئے کہ واقعات منکشف ہوجائیں ، صحیح حالات معلوم ہوجائیں ۔ وَاِنْ تَفْعَلُوْا ؛ اور اگر تم ایسا کرو ۔ فَاِنَّہٗ ؛ تو تمہارا ایسا کرنا فُسُوْقٌ بِکُمْ ؛ تمہاری بدکاری ہے ، بد معاملگی ہے ، بدمعاشی ہے ، تمہاری شرارت ہے ۔ تمہارا فسق و فجور ہے ۔ [فَسَقَتِ الرُّطَبَۃُ عَنْ قِشْرِھَا ؛ کھجور چھلکے سے علٰحدہ ہوگیا] ۔ فَسَقَ ۔ یَفْسُقُ ۔ وَیَفْسِقُ ۔ وَفَسُقَ ۔ یَفْسُقُ ۔ فِسْقًا وَفُسُوْقًا ۔ حکمِ خدا سے نکل گیا ، خدا کی نافرمانی کی ۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ، اس کے غضب سے بچو ۔ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ ؛ اور خدا تم کو تعلیم دیتا ہے ، صحیح علم عطا کرتا ہے ۔ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ؛ اور اللہ کو ہر شئے کا علم ہے ، اللہ سب کچھ جانتا ہے ۔

گواہ پر غیر ضروری جرح درست نہیں

ترجمہ :- اے ایمان والو ! جب تم اُدھار پر کسی میعادِ معین تک لین دین کیا کرو تو اُس کو لکھ لیا کرو اور چاہیئے کہ تم میں سے کوئی کاتب عدل و انصاف سے لکھے اور لکھنے والے کو چاہیئے کہ جیسا کہ اُس کو خدا نے تعلیم دی ہے لکھے اور لکھنے سے انکار نہ کرے اور حق دار کو چاہیئے کہ لکھوا دے اور اللہ سے، اپنے پروردگار سے ڈرتا رہے اور اُس میں سے کچھ کم نہ کرے ۔ اگر حقدار بے وقوف ہو ۔ ضعیف

(و ناتوان) ہو یا اپنا مضمون خود نہ لکھوا سکتا ہو تو اُس کا ولی عدل و انصاف سے لکھوا دے ۔ اور اپنے لوگوں میں سے دو مردوں کو گواہ کرلیا کرو ۔ اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ، تمہارے پسندیدہ گواہوں میں سے ، کیونکہ اگر اُن میں سے ایک عورت بھولے گی تو دوسری اس کو یاد دلادے گی ۔ اور گواہوں کو چاہیئے کہ جب وہ طلب کئے جائیں تو (گواہی دینے سے) انکار نہ کریں اور (لوگو) لکھنے سے بیزار نہ ہو چھوٹا معاملہ ہو یا بڑا میعاد کے اندر ہی لکھ لو ۔ یہ (لکھائی پڑھائی) خدائے تعالیٰ کے پاس زیادہ منصفانہ بات ہے اور گواہی کے لئے باعثِ مضبوطی ہے اور اس سے بہت قریب ہے کہ کہیں تم شک و شبہ میں نہ پڑو ۔ مگر جب کہ تجارت دست بدست ہو جس کو تم باہم چلاتے ہو تو اگر تم اس کو نہ لکھو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ۔ باہم لین دین کرو تو گواہ رکھ لیا کرو اور کاتب اور گواہ (کسی) کو ضرر نہ پہنچایا جائے اور اگر تم ایسا کرو تو یہ تمہاری بدمعاشی ہوگی اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تم کو تعلیم دیتا ہے اور اُس کو ہر شئے کا علم ہے ۔

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا
فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَـتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا
٣٩ فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۳﴾ ع
٧

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ ؛ اور اگر تم سفر میں ہو ۔ سَفَرَ ۔ يَسْفِرُ ۔ سُفُوْرًا ؛ کھولنا ، سفر کرنا ۔ ابر کو ہٹا دینا ، عورت کا بے نقاب ہونا ۔ ایسی عورت کو سَافِر کہیں گے ۔ اِسْفَار ؛ صبح کا روشن ہوجانا ۔ وَلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا ؛ اور کوئی لکھنے والا نہ ملے ، اور نہ پاؤ تم کسی کاتب کو ۔ فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؛ تو اس کا چارہٴ کار کسی چیز کا رہن رکھا کر قبضہ دلانا ہے ، کچھ رہن بالقبض رکھے ۔ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ؛ پھر اگر تم میں کا کوئی دوسرے کا اعتبار کرتا ہے ، اس سے امن میں ہے ، کسی قسم کا خطرہ نہیں ۔ فَلْيُؤَدِّ الَّذِىْ اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ ؛ تو چاہیئے کہ جس کے پاس امانت رکھائی گئی ہے اُس امانت کو واپس کردے ۔ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؛ اور اللہ ، اپنے پروردگار سے ڈرتے رہو ۔ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؛ اور گواہی کو نہ چھپاؤ ۔ كَتَمَ ۔ يَكْتُمْ ۔ كِتْمَانًا ؛ چھپانا ۔ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا ؛ اور جو گواہی کو چھپائے گا ۔ فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؛ تو اُس کا دل گنہگار ہے ۔ اٰثِمٌ خبر اِنَّ کی ہے ۔ قَلْبُهٗ ۔ اٰثِمٌ کا فاعل ہے ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ تمہارے اعمال کا علم رکھتا ہے (اور اللہ تم جو کچھ کرتے ہو جانتا ہے) ۔

ترجمہ :- اور اگر تم سفر میں ہو اور تم کو کوئی لکھنے والا نہ ملے تو (قرض خواہ کے ہاتھ میں) کوئی چیز گروی رکھا دو اور پھر اگر تم میں سے ایک دوسرے کا اعتبار کرے تو امانتدار اس کی امانت کو واپس کردے اور اپنے پروردگار اللہ سے ڈرتا رہے اور گواہی کو نہ چھپایا کرو اور جو اس کو چھپائے گا تو اُس کا دل گنہگار ہے (وہ دل کا کھوٹا ہے) اور اللہ تم جو کچھ کرتے ہو اُس کو جانتا ہے ۔

اب میں اس آیت کے متعلق چند اہم امور کی تشریح کردینا چاہتا ہوں ۔ لِیَکْتُبْ اور اُکْتُبْ دونوں امر ہیں ۔ امر کیا ہے؟ آقا کا اپنے ماتحت کو حکم دینا امر ہے؟ امر کا کیا حکم ہے؟ اللہ تعالیٰ اگر فرمائے اور حکم دے تو بندوں پر اس کا عمل کرنا واجب ہے، پس حکم امرِ وجوب ہے ۔ قرینہ سے دوسرے معنٰی بھی پیدا ہوتے ہیں ۔ جیسے اس آیت میں اُکْتُبُوْا استحسان کے لئے ہے یعنی تمسک کا لکھنا اچھا کام ہے اگر یہ امر وجوب کے لئے ہوتا تو نہ لکھنے والا گنہگار ہوتا ۔ مگر ایسا نہیں لہذا یہ امر وجوب کے لئے نہیں ۔

امر کا کیا حکم ہے

بعض دفعہ امر، اباحت کے لئے ہوتا ہے جیسے وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؛ ☆ جب تم حلال ہو جاؤ، تمہارا احرام ختم ہو جائے تو شکار کرو یعنی شکار کرنا مباح اور جائز ہے ۔

یہ آیت قرض ۔ بیع سلم ۔ مضاربت ۔ استصناع سے متعلق معلوم ہوتی ہے ۔

بیع سلم بیع سلم کیا ہے؟ سرمایہ دار مزارع کو پہلے روپیہ دے اور مزارع موسم پر، کھیت کٹنے کے بعد مال ادا کرے چونکہ موجود کے مقابل معدوم کی بیع ہے اور اس میں نزاع اور اختلافات کا وقوع ممکن ہے لہذا علماء نے ایسی شرائط لگادی ہیں جن کے لگائے جانے کے بعد نزاع کا بہت کم موقعہ ہوتا ہے ۔ منجملہ اور امور کے بیع سلم میں لکھائی پڑھائی بھی لگادی گئی ہے ۔

مضاربت مضاربت ۔ یعنی رقم ایک کی اور محنت ایک کی ۔ کمپنیوں کی بھی مضاربت کی صورتوں میں سے ایک صورت ہے جس میں رقم دینے والے بھی چند آدمی ہوتے ہیں اور کام کرنے والے بھی چند ۔ رقم کے لحاظ سے کمپنیوں کے حصّے مقرر کئے جاتے ہیں اور اسی کے لحاظ سے نفع تقسیم ہوتا ہے ۔ حصّے دو قسم کے ہوتے ہیں :-

(۱) ترجیحی ۔ جس میں نفع معین ہوتا ہے اور نفع و نقصان میں شرکت نہیں ہوتی ۔

(۲) سادہ ۔ جس میں نفع و نقصان میں شرکت ہوتی ہے ۔

وہ معاملہ جس میں نفع و نقصان میں شرکت نہیں رہتی سود ہے اور اسلام میں ناجائز ۔ اور وہ معاملہ جس میں نفع و نقصان میں شرکت ہو وہ جائز ہے ۔ سلف سے خلف تک ایسے معاملات ہوتے رہے ۔ بعض دفعہ تو معاملہ نفع و نقصان کا ہوتا ہے مگر سہولت کے خیال سے یقینی اور کم تر نفع کو حصّہ داروں میں تقسیم کرتے ہیں ۔ اس کمپنی کا نفع و نقصان پر مشتمل ہونا اس کمپنی کے ٹوٹنے پر معلوم ہوتا ہے ۔ ایسے معاملہ میں معین حصّہ دیکھ کر لوگوں کو سود کا دھوکہ ہوتا ہے ۔ چونکہ اس معاملہ یعنی مضاربت میں اختلافات پیدا ہونے کا خوف ہے لہذا تمسک اور معاہدہ لکھ لینا اور وثیقے تقسیم کرنا بہتر ہے ۔

جس معاملہ میں نفع و نقصان میں شرکت ہو جائز ہے

☆ سورۂ مائدہ آیت ۱۰

استصناع استصناع ۔ کاریگر کو روپۓ دینا اور کاریگر کا حسبِ فرمائش مال تیار کر کے فرمائش کرنے والے کو دینا ۔ اسلام میں استصناع بھی جائز ہے ۔ چونکہ معدوم کی بیع ہے لہذا ایسی شرطیں لگا دینی چاہئیں کہ باہمی کشمکش نہ پیدا ہو اور اختلاف کی گنجائش نہ ہو ۔

قرض میں نفع و نقصان کا معاملہ نہیں ہوتا اور زیادت جو قرض دار سے لی جاتی ہے وہ بلا معاوضہ اور وقت کے مقابل ہوتی ہے جو سود ہے ۔ اسلام میں صرف سود لینا ممنوع ہے ۔ سود سے بچ کر جتنے معاملات کئے جائیں جائز ہیں ۔ کیا پٹل ازم (Capitalism) والوں اور مسلمانوں میں اتنا ہی تو فرق ہے کہ کیپٹل ازم والے سود خوار ہوتے ہیں اور مسلمان سود سے پرہیز کرتے ہیں ۔

اس آیت میں معیارِ شہادت کا بھی ذکر آیا ہے یعنی گواہ کتنے ہوں اور کیسے ہوں ۔ معاملہ جتنا اہم ہوگا اتنا ہی معیارِ شہادت قوی ہوگا ۔ پس ایسے واقعات کے بیان کرنے کے لئے جو علی العموم واقع ہوتے ہیں یا جن کا علم عامتہ الناس سے چھپا نہیں رہتا ۔ اتنے گواہوں کی ضرورت ہے کہ سننے والے کو یقین ہوجائے ۔ مثلاً ظہر کی نماز میں چار رکعتیں ہیں اور عصر میں بھی چار اور مغرب میں تین ۔ پس دو چار آدمی اگر بیان کریں کہ عصر کی تین رکعتیں ہیں اور مغرب کی چار تو کبھی شہادت قبول نہیں کی جائے گی ۔

اگر کسی عورت پر زنا کی تہمت لگائی جائے تو اس کی اسلام میں بڑی اہمیت ہے اور چار گواہ شرط ہیں ، تین گواہوں نے اگر شہادت دی ہو تو وہ تہمت سمجھی جائے گی اور ان کو سزا دی جائے گی ۔ حدود میں دو گواہ شرط ہیں مگر وہ مرد ہوں ۔ مالی معاملات میں دو مرد یا ایک مرد دو عورتوں کی شہادت کی ضرورت ہے ۔ ایسے معاملات میں جہاں مردوں کی رسائی نہیں مثلاً ولادت ، تو ایک عورت بھی کافی ہے ۔ غرض کہ شہادت کی غرض نفسِ معاملہ سے واقف ہونا اور دوسرے کو اطلاع دینا ہے ۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ شہادت میں ماحول اور قرینہ کو بڑا دخل ہے ۔ تحویلِ قبلہ کے وقت ایک صاحب نے بیان کیا کہ رسولِ خدا ﷺ نے آج بیت المقدس کے عوض کعبۃ اللہ شریف کی طرف نماز پڑھی ، چونکہ روایت کرنے والے معتبر آدمی تھے ۔ نماز جیسا اہم مسئلہ تھا اور رسولِ خدا ﷺ مدینہ شریف ہی میں موجود تھے لہذا قبلتین والوں کو شک نہیں ہوا ۔ وہ نماز پڑھنے کی حالت میں سنتے ہی بیت المقدس کی طرف سے کعبۃ اللہ شریف کی طرف پھر گئے ۔

صاحبو ! شعبان کی اُنتیس (۲۹) کو اگر ایک شخص بھی کہہ دے کہ چاند ہوگیا تو سب لوگ روزہ رکھیں گے اور اگر رمضان کی اُنتیس (۲۹) کو کوئی کہہ دے کہ چاند ہوگیا تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا جب تک کہ کافی تعداد گواہوں کی گواہی نہ دے ۔

سورۂ بقرہ میں نماز سے لے کر رہن تک احکامِ متعلقہ حقوقِ عباد بیان کئے گئے ۔ اب آخر میں اللہ تعالیٰ حقوق اللہ بیان فرما کر سورت کو ختم فرماتا ہے ۔

شہادت کے معیارات

روزہ رکھنے میں اور ترک کرنے میں شہادت کا معیار

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ

يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؛ اللہ کے واسطے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، آسمان زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے ۔ وَاِنْ تُبْدُوْا ؛ اور اگر تم ظاہر کرو ۔ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؛ جو تمہارے نفسوں میں ہے، جو تمہارے جی میں ہے، جو تمہارے دلوں میں ہے ۔ اَوْ تُخْفُوْهُ ؛ یا اس کو مخفی رکھو، اس کو چھپاؤ، اس کا اخفا کرو ۔ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۔ اللہ اس کا تم سے محاسبہ کرے گا، حساب لے گا، باز پرس کرے گا ۔ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؛ پھر جس کو چاہے گا معاف کرے گا ۔ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؛ اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا ۔ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۔ اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے، خدا جو چاہے کرتا ہے، خدا کی قدرت میں سب کچھ ہے ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے اور تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اگر تم اس کو ظاہر کرو یا چھپاؤ ۔ اللہ تم سے سب کا حساب لے گا ۔ پھر جس کو چاہے بخشے اور جس پر چاہے عذاب کرے، اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے ۔

واضح ہو کہ بُرے خطرات تین قسم کے ہوتے ہیں :-

وسوسہ کا حکم

(۱) وسوسہ جو دل میں آتا بھی ہے اور پھر چلا بھی جاتا ہے، اس پر مواخذہ نہیں ہوتا ۔

(۲) وہ خطرہ جو ارادہ اور عزم بنتا ہے اور شاید اس کے کرنے کا اہتمام کرے ۔ مگر کچھ ایسے موانع پیدا ہوتے ہیں کہ کچھ نتیجہ نہیں نکلتا اور وہ خیال پورا نہیں ہوتا ۔ ایسا خطرہ قابلِ گرفت ہے ۔ عزم پر سزا ہوگی مگر عمل کے برابر نہیں ۔

(۳) ایسا خطرہ جس پر عمل بھی کیا جاتا ہے ۔ یہ تو صریحاً گناہ ہے ۔ دوسرے خطرے سے تیسرا خطرہ بدتر ہے ۔ پھر اللہ ارحم الراحمین ہے ۔ گناہوں کو بخشنا بھی اُس کے ہاتھ میں ہے ۔ اس پر کوئی چیز واجب نہیں ۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ

وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟

وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ ؛ رسول اللہ کو ایمان اور یقین ہے، رسولِ خدا ایمان لائے ۔ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ ؛ اس پر جو ان پر اتارا گیا مِنْ رَّبِّهٖ ؛ ان کے رب کی طرف سے ۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؛ اور ایمان دار بھی، اور جو ایمان لائے ۔ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ؛ ہر ایک، خدا پر ایمان لایا ۔ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ ؛ اور اس کے فرشتوں پر ۔ کیونکہ احکامِ الٰہی ان کے توسط سے بندوں کو پہنچتے ہیں ۔ وَكُتُبِهٖ ؛ اور

کسی بھی پیغمبر کا انکار کفر ہے

اس کی کتابوں پر، کیونکہ ان میں احکامِ الٰہی ہیں۔ وَرُسُلِهٖ ؛ اور اس کے رسولوں پر، کیونکہ یہی حضرات اللہ اور فرشتوں سے لیتے ہیں اور بندوں کو پہنچاتے ہیں۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ؛ ایمان دار کہتے ہیں، ہم فرق نہیں کرتے کسی ایک کے درمیان، اس کے پیغمبروں اور رسولوں سے، ہم اس کے رسولوں میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ احکام کو پہنچانے میں اور تبلیغ کرنے میں کوئی پیغمبر کوتاہی نہیں کرتا۔ خدا نے ان کو معصوم بنایا ہے۔ وہ بلا کم و کاست تبلیغ کرتے ہیں۔ شخصی طور سے کسی کا مرتبہ کسی سے زیادہ ہونا اس عدمِ تفریق کے مخالف نہیں۔ چونکہ پیغمبر غلطی سے معصوم ہیں اس واسطے ان کا انکار کفر ہے۔ ایک پیغمبر کا بھی انکار کرنا ایسا ہی کفر ہے جیسے دوسرے پیغمبر کا اور ایک حکم کا بھی انکار کرنا ایسے ہی کفر ہے جیسے سب کا اور غیر پیغمبر کو پیغمبر سمجھنا بھی کفر ہے۔

اولیائے کرام کا سرمایہ ناز پیغمبروں کی اطاعت اور ان کے احکام پر عمل کرنا ہے۔ پیغمبروں کے کمالات ذاتی ہوتے ہیں اور اولیائے کرام کے کمالات پیغمبروں سے مستفاد۔ لہٰذا کوئی ولی پیغمبر کے برابر نہیں ہوسکتا۔ پیغمبروں کی ہنسی اُڑانا اور ان سے ٹھٹا کرنا، دوسروں کو ان پر ترجیح دینا سب کفر ہے۔

پیغمبروں اور اولیاء اللہ کی خصوصیات

اللہ نے پیغمبروں میں سے بعض بعض کو خصوصیات مرحمت فرمائی ہیں۔ مثلاً آدمؑ صفی اللہ ہیں۔ نُوحؑ نجی اللہ ہیں۔ اِبْرَاھِیْمؑ خلیل اللہ ہیں۔ مُوْسٰیؑ کلیم اللہ ہیں۔ عِیْسٰیؑ روح اللہ ہیں۔ مُحَمَّدؐ حبیب اللہ ہیں۔ اسی طرح ہر نبی کے زیرِ قدم ایک ولی ہوتا ہے۔ یعنی ان کا ہم رنگ ہوتا ہے۔ جو تحتِ قدمِ آدمؑ ہوتے ہیں ان کو ''اٰدَمِیُّ الْمَشْرَبْ'' کہتے ہیں اور ان میں شانِ خلافت وحکومت رہتی ہے۔ جو تحتِ قدم نوحؑ ہوتے ہیں ان کو ''نُوْحِیُ الْمَشْرَبْ'' کہتے ہیں وہ حمیتِ دین میں بڑے سخت ہوتے ہیں، وہ شرک کے سخت دشمن ہوتے ہیں۔ جو تحتِ قدمِ ابراہیمؑ ہوتے ہیں ان کو ''اِبْرَاھِیْمِیُ الْمَشْرَبْ'' کہتے ہیں۔ وہ رضا وتسلیم میں ممتاز ہوتے ہیں۔ جو تحتِ قدمِ موسٰیؑ رہتے ہیں وہ ''مُوْسَوِیُ الْمَشْرَبْ'' کہلاتے ہیں۔ محبت ان کا کام ہے رَبِّ اَرِنِیْ ان کی دعا ہے۔ جو تحتِ قدمِ عیسٰیؑ رہتے ہیں ان کو ''عِیْسَوِیُ الْمَشْرَبْ'' کہتے ہیں۔ فنائیت ان کا شیوہ ہے، توحید ان کا شعار ہے۔ ''گر من گویم زمن توئی مقصودم'' ان کا مقولہ ہے اور جو تحتِ قدمِ مُحَمَّد ﷺ ہوتے ہیں، ان کو ''مُحَمَّدِیُ الْمَشْرَبْ'' کہتے ہیں ان کا کام ہے ہر ایک کو اس کا حق ادا کرنا۔ دنیا کے تمام کمالات ان میں بھرے ہوئے ہوتے ہیں مگر اعتدال کے ساتھ ساڑھے اٹھانوے درجے سے نہ پارہ اُونچا ہوتا ہے نہ نیچا، مرکز سے محیط تک جتنے خطوط نکلتے ہیں سب برابر۔ ہزاروں سینکڑوں میں ایک صورت ایسی ہوتی ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ عَلَيْهَا نَحْيٰى وَعَلَيْهَا نَمُوْتُ وَعَلَيْهَا نُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔

وَقَالُوْا سَمِعْنَا ؛ اور انھوں نے کہا ہم نے احکامِ الٰہی کو سنا۔ وَاَطَعْنَا ؛ اور ہم نے اس کی اطاعت کی۔ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا ؛ ہماری مغفرت کر، اے ہمارے رب ہم کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے۔ وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ؛ اور تیری ہی طرف انجام ہے، ہماری بازگشت ہے، اور لوٹ کر جانا ہے۔

ترجمہ :- رسولِ (خدا) کو اور ایمان داروں کو ان (معارف واحکام) کا یقین ہے جو ان کے رَب کی طرف سے

ان پر اتارے گئے ۔ ہر ایک اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ۔ (وہ کہتے ہیں) ہم کسی رسول میں بھی فرق نہیں کرتے ۔ انھوں نے کہا ہم نے تیری سُنی اور تیری اطاعت کی ۔ تو ہماری مغفرت کر ! اے ہمارے پروردگار ! اور تیری ہی طرف ہمارا مرجع (اور بازگشت) ہے ۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟ وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع ۸

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ ؛ اللہ تکلیف نہیں دیتا ۔ نَفْسًا ؛ کسی کو، کسی نفس کو ۔ اِلَّا وُسْعَهَا ؛ مگر اس کی گنجائش اور وسعت کے موافق بڑی نادانی ہوگی کہ خدا نے ایک ممکن چیز کا حکم دیا ہو اور تم اپنی جہالت اور آرام طلبی سے اس کو تکلیف مالا یطاق سمجھا ہمارے پاس تو یہ ہے کہ ہم نماز پڑھ کر اور دوسری عبادتیں کرکے استغفار پڑھتے ہیں اور اپنی کمزوری کا اعتراف کرتے ہیں اور ہرگز خدا پر یہ الزام نہیں لگاتے کہ اس نے ہماری طاقت سے زیادہ تکلیف دی ۔ اور جھوٹی منطقی بحثیں نہیں نکالتے کیوں کہ ہماری ہار کا اعتراف ہی ہماری جیت ہے ۔

لَهَا مَا كَسَبَتْ ؛ اس کے فائدے کے لئے ہے جو کچھ اس نے کسب کیا ۔ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؛ اور اس کے نقصان کے لئے ہے جو کچھ کہ اس نے کمایا ۔ كَسَبَ ؛ کمایا خواہ اپنے لئے ہو یا دوسروں کے لئے ۔ اِكْتَسَبَ ؛ اپنے لئے کمایا ۔ کسب کا اثر عام ہوگا اور متعدی بھی ہوگا اسی واسطے اس کے ساتھ لَهَا ہے پس وہی کام مفید ہوگا جس کا اثر قومی ہو عام طور سے خیر ہو اِکتساب کا اثر شخصی ہوگا ۔ صرف فاعل سے متعلق ہوگا اور شر ہوگا اسی لئے اس کے ساتھ عَلَيْهَا ہے ۔ لَهَا نفع کے لئے اور عَلَيْهَا نقصان کے لئے آتا ہے ۔

واضح ہو کہ قرآن شریف کی تین آیتیں ہیں ۔ ان کا محل بتا دینا ضرور ہے ۔ کیونکہ بظاہر ہر ایک دوسرے کے مخالف معلوم ہوتے ہیں ۔ اس آیت میں لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ہے یعنی خیر و شر دونوں بندے سے متعلق ہیں ۔ ایک دوسری آیت میں ہے مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ۔ (سورۃ النساء آیت ۷۹) یعنی خیر خدا کی طرف سے اور شر بندے کی طرف سے ۔ تیسری آیت ہے ۔ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۔

(سورہ النساء آیت ۷۸) یعنی تم کہو خیر و شر سب خدا کے پاس سے ہے ۔

ان تینوں آیتوں میں تطبیق اس طرح ہے کہ پہلی آیت کاسِب کو ظاہر کر رہی ہے یعنی نیک و بد دونوں کا کاسِب اور فاعل بندہ ہے ۔

تو نیکی کنی من نہ بد کردہ ام ÷ کہ بدرا حوالت بہ خود کردہ ام

پس ہمارے برے کاموں کا فاعل خدا کو نہیں کہہ سکتے ۔ دوسری آیت کا مطلب یہ ہے کہ خیریت وجود سے پیدا ہوتی ہے اور شریت عدم سے ۔ عدم ہمارا ذاتی ہے اور وجود خدا کا ذاتی لہذا جتنے کمالات ظاہر ہو رہے ہیں وہ وجود اور خدائے تعالیٰ کی طرف منسوب ہوں گے اور جتنے کام شر ہوں گے وہ ہماری عدمیتِ ذاتی کا تقاضہ ہے لہذا شر ہم ہی پر منحصر رہے گا اور کہا جائے گا کہ خیر خدا کی طرف سے ہے اور شر بندے کی طرف سے ۔ شر میں بندہ خدا کی سپر بنے گا ۔ گالیاں خود کھائے گا اور تعریفات خدا کو پہنچادے گا ۔ تیسری آیت کا مقصد یہ ہے کہ خیر و شر کی نمائش اور ان کا ظہور سب خدا کی وجود بخشی کی وجہ سے ہے ۔ وجود نہ دیتا تو نہ بھلائی نمایاں ہوتی نہ برائی لہذا ظہورِ خیر و شر وجود سے اور خدائے تعالےٰ سے ہے پس خدائے تعالےٰ خیر و شر سب کا خالق ہے اور بندہ کاسِب و فاعل اور خیر خدائے تعالیٰ کی طرف جائے گا اور شر بندے کی طرف ۔

رَبَّنَا ۔ اے ہمارے رب ! اے ہمارے پروردگار ! لَا تُؤَاخِذْنَا ؛ تو ہم سے مواخذہ نہ کر ، تو ہمارے کاموں پر گرفت نہ کر ۔ اِنْ نَّسِيْنَا ؛ اگر ہم بھول جائیں ، اگر ہم کوئی کام نسیان سے کریں ۔ ذُھول اور نِسیان میں یہ فرق ہے کہ اگر کوئی امر ذہن سے ایسا نکل جائے کہ لاکھ کوشش کریں لاکھ یاد دلائیں ، پھر بھی یاد نہ آئے تو وہ ذُھُول ہے ۔ اگر یاد دہانی سے یاد آجائے تو وہ نسیان ہے ۔ حدیثِ شریف میں آیا ہے کہ میری اُمّت سے نسیان اُٹھا لیا گیا ہے یعنی نسیان پر کچھ گرفت نہیں ، مواخذہ نہیں ۔ اَوْ اَخْطَاْنَا ؛ یا ہم نے خطا کی ۔ خلافِ ارادہ غلطی سے کوئی کام ہوجائے تو وہ خطا ہے ۔ خدایا ! ہماری بھول چوک پر گرفت نہ کر ۔ معمولی خطائیں معاف ہیں ۔ اگر خطاءً کوئی کام دوسرے کو نقصان پہنچا دے تو گناہ تو نہ ہوگا مگر جس کو نقصان پہنچائے اس کی تلافی ضرور ہے ۔ اگر کسی نے شکار پر گولی چلائی اور خطاء سے ایک آدمی مر گیا تو دِیَت اور خوں بہا دینا پڑے گا اور اس سے قصاص نہ لیا جائے گا ۔ ایک بات یاد رکھو ۔ جو غلط کام خلافِ حق کیا جاتا ہے اگر بالارادہ اور مبنی بر مخالفت ہے تو خطاءِ منکر ہے ۔ جیسے شیطان کی خطا ۔ اگر عالم نے کوشش کی مگر حق پر نہ پہنچا ، اپنی کوشش میں ناکام رہا تو وہ خطاءِ اجتہادی ہے جیسے آدمؑ کی غلطی ۔ جو صحیح صواب اور درست کام کرتا ہے تو اس کو دوگنا ثواب ہے اور جو خطاءِ اجتہادی کرتا ہے اس کو ایک ثواب ہے کیونکہ اس نے کوشش میں کوتاہی نہیں کی ۔ بعض دفعہ کئی امام کسی مسئلہ کے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان میں سے ایک کا خیال اور اس کی رائے ایک نقطہ پر پہنچتی ہے اور دوسرے امام کی دوسرے نقطے پر ۔ ایسی صورت میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ان میں سے ایک کی رائے صواب ہے اور دوسرے کی خطاءِ اجتہادی ۔ اور بعض کا خیال ہے کہ ہر ایک کی رائے صواب ہے کیونکہ مسئلہ مجمل تھا اور اس کی تفصیل میں ہر ایک نے کوشش کی ۔ پیغمبروں کے متعلق بھی بعض دفعہ خطا کا لفظ آیا ہے ۔ وہاں افضل کے رہتے ہوئے مفضول کا اختیار کرنا مراد ہوتا ہے اور دو درست اور صحیح باتوں میں سے زیادہ اچھی بات کو چھوڑنا مقصود ہے ۔ چونکہ پیغمبروں کی شان اعلیٰ و ارفع ہے اس لئے ان سے اتنی بات پر بھی گرفت کی جاتی ہے اور ان کے کام کو زَلَّــةٌ یعنی

خیر خدا کی طرف منسوب ہوگا اور شر بندہ کی طرف

خطاء اجتہادی اور خطاء پیغمبر

لغزش کہتے ہیں ۔
بعض دفعہ پیغمبر اپنی غلطی کی معافی چاہتے ہیں اور حقیقت میں ان کی غلطی نہیں رہتی کیوں کہ یہ معصوم ہیں ۔مگر بہ حیثیت ذمہ دار شخص کے اپنے ماتحتوں کی غلطی کی معافی چاہتے ہیں ۔ سپاہی کی غلطی کی معافی سردارِ لشکر اور قائدِ عسکر چاہتا ہے اور اس معافی چاہنے میں پیغمبر اپنی اُمّت کی نمایندگی کرتا ہے ۔

رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! اے ہمارے پروردگار ! وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا ؛ اور نہ ڈال ہم پر ۔ حَمْلٌ ؛ لادنا ، ڈالنا ۔ اِحْتِمَال ؛ اُٹھانا ، برداشت کرنا ۔ اِصْرًا ؛ بوجھ کو ۔ اِصْر بعض دفعہ میثاق ۔قربتِ گناہ کے لئے بھی آتا ہے ۔ كَمَا حَمَلْتَهٗ ؛ جیسا کہ تو نے اس بوجھ کو ڈالا ۔ عَلَى الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں پر جو ۔ مِنْ قَبْلِنَا ؛ ہم سے پہلے تھے ، یعنی جو مواخذات گزشتہ پیغمبروں کی اُمّت سے کئے گئے ویسے مواخذات ہم سے نہ کر اور جو سخت احکام گزشتہ لوگوں کو دئے گئے تھے ہم کو نہ دے کہ ان پر عمل کرنے میں ہم کو دشواری ہو ۔

رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! اے ہمارے پروردگار ! وَلَا تُحَمِّلْنَا ؛ اور نہ بارِ گراں ڈال ہم پر ۔ حَمَّلَ ؛ بارِ گراں کا ڈالنا ، تکلیف دہ چیز کا لادنا ۔ مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ؛ جس کی ہم کو طاقت نہیں ، جس کو ہم برداشت نہیں کرسکتے ۔ وَاعْفُ عَنَّا ؛ اور ہمارے گناہوں کو عفو فرمادے ، مٹا دے ۔ عَفُوٌّ کے معنی مَحْوٌ ہیں ۔ وَاغْفِرْلَنَا ؛ اور ہمارے گناہوں کی مغفرت کر ، ہمارے گناہوں کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے ، ہمارے گناہوں کو بخش دے ۔مٹا دینے کے بعد چھپا دینا کیسا ؟ اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ ماضی میں جو گناہ ہوئے ہیں ان کو مٹا دے ، نیست و نابود کردے ۔ دھبہ تک باقی نہ ہو اور مستقبل کے لئے ممکن گناہوں کو اپنے دامنِ رحمت میں ایسا ڈھانک ، ایسا چھپا دے کہ گناہ ہم تک نہ پہنچ سکیں جس طرح کہ سانپوں کو پٹاری میں بند کردیتے ہیں اور وہ ضرر نہیں پہنچا سکتے ۔ وَارْحَمْنَا ؛ اور ہم پر رحم کر ۔ رحم کا لفظ ضرر سے بچانے اور نفع پہنچانے دونوں سے عام ہے ۔ اَنْتَ مَوْلٰىنَا ؛ تو ہمارا مولا ہے ، ہمارا آقا ہے ، تو ہمارا کارساز ہے ، تو ہمارا یار و مددگار ہے ۔ فَانْصُرْنَا ؛ اور ہم کو فتح و نصرت دے ، ہم کو منصور اور کامیاب رکھ ، ہم کو غالب کردے ۔ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؛ منکروں کی قوم پر ، کافر قوم پر ، ایسی قوم پر جو کفر اور ناشکری کرتی ہے ۔

ترجمہ :- اللہ کسی کو اُس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ۔ جو اچھی کمائی اور کسب کرتا ہے تو اُس کے لئے مفید ہے اور بری کمائی اور کسب کرتا ہے تو اُس کا نقصان بھی اُسی کو ہے ، اے ہمارے رب ! ہم سے بھول چوک ہوجائے تو ہم سے (اُس کا) مواخذہ نہ کر ۔ اے ہمارے رب ! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا کہ گزشتہ لوگوں پر ڈالا ہے اور اے ہمارے رب ! ہم پر اتنا بارِ گراں نہ ڈال جس کے برداشت کی ہم کو طاقت نہیں اور ہمارے گناہوں کو عفو کر (مٹا دے) اور ان کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے (مغفرت کر) اور ہم پر رحم فرما ۔ تو ہمارا آقا ہے (کارساز ہے) تو ہم کو کافر قوم پر فتح و نصرت عطا فرما ۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَا اٰيَةٍ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ آل عمران مدنی ہے اس کی دو سو (۲۰۰) آیتیں اور بیس (۲۰) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۝۱

(اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ)

جاہلوں کا امتحان علمی سوال سے ہوتا ہے اور عالموں کا امتحان اس بات سے ہوتا ہے کہ کیا وہ ہر جگہ اپنے دل کے لگتے لگاتے ہیں یا کوئی بات خدا پر بھی چھوڑتے ہیں اور اپنی لاعلمی کا اعتراف کرتے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ الف حلقی اور ابتدائی مخرج کا حرف ہے اور لام وسطِ مخرج کا اور میم شفوی یعنی ہونٹوں سے ادا ہوتا ہے اور بالکل آخری مخرج کا حرف ہے اس طرح الٓمّٓ تمام مخارج پر حاوی ہے۔

سورتوں کی ابتدا میں جو حروف آتے ہیں ان کو مقطعاتِ قرآنی کہتے ہیں۔ ان میں سے بعض پوری آیتیں ہیں اور بعض جزوِ آیت یہ سب چیزیں اسرارِ الٰہی میں سے ہیں جس کو خدا معلوم کرائے اس کو معلوم ہوتے ہیں۔ اس کے جاننے میں انسان کی خارجی کوششیں بے فائدہ ہیں۔ البتہ پیغمبر کا اس کو جاننا ضرور ہے کیونکہ قرآن مبین ہے۔ کم سے کم اس کے معنٰی حضرتؐ کو معلوم ہیں۔

اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝۲

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں، کوئی لائقِ عبادت نہیں۔ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ؛ وہی زندہ ہے اسی پر سب کا قیام ہے۔ سب کا وجود و حیات بالعرض ہے اور سب اس کے محتاج ہیں پھر خدا کے سوائے کوئی اور کس طرح معبود اور لائقِ عبادت ہوگا۔

ترجمہ :- اللہ، اس کے سوا کوئی معبود اور لائقِ عبادت نہیں۔ وہی زندہ ہے (اور) اسی پر سب کا قیام ہے

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝۳

مِنۡ قَبۡلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ؕ ﴿۴﴾

نَزَّلَ عَلَيۡكَ الۡكِتَابَ ؛ اللہ نے تم پر کتاب اتاری یعنی قرآنِ شریف ۔ بِالۡحَقِّ ؛ اَی حَالَ کَونِهٖ مُتَلَبِّسًا بِالۡحَقِّ یعنی بحالیکہ وہ کتاب حق کے ساتھ وابستہ ہے یعنی وہ کتاب حق ہے ۔ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ ؛ بحالیکہ وہ کتاب تصدیق کرتی ہے اُن کتابوں کی جو سامنے ہیں ، یعنی قرآن تمام موجودہ کتابوں کی تصدیق کرتا ہے اور تمام پیغمبروں کو حق سمجھتا ہے ۔ عربوں کا محاورہ ہے ۔ بَيۡنَ يَدَيۡهِ ؛ دونوں ہاتھوں کے درمیان یعنی روبرو ۔ وَاَنۡزَلَ التَّوۡرٰىةَ وَالۡاِنۡجِيۡلَ ؛ اور اللہ نے تورات اور انجیل کو بھی اُتارا ۔ مِنۡ قَبۡلُ ؛ اس سے پہلے ۔ قَبۡلُ وَبَعۡدُ وغیرہ ظروف ہیں ، جب ان کا مضاف الیہ نہیں ہوتا تو وہ ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں ۔ اسی وجہ سے مِنۡ قَبۡلُ ہے مِنۡ قَبۡلِ نہیں ہے ۔ اگر مضاف الیہ ساتھ ہو جیسے مِنۡ قَبۡلِهٖ تو کسرہ آئے گا ۔ هُدًى لِّلنَّاسِ ؛ بحالیکہ وہ کتاب لوگوں کو ہدایت کرنے والی ہے ، اب ہدایت قبول کرنا نہ کرنا تمہارا کام ہے ۔ ہدایت قبول کروگے تو نجات پاؤگے ، نہ قبول کروگے تو تباہ و برباد ہو جاؤگے ۔ وَاَنۡزَلَ الۡفُرۡقَانَ ؛ اور حق و باطل میں فرق کرنے والا ، تمیز دینے والا اور فیصلہ کُن قرآن اُتارا ۔ دین سے سرفراز کیا ۔ پیغمبر کو بھیجا ۔ عقلِ سلیم سے ممتاز کیا ۔ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؛ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ، منکر ہوگئے ، حق پوشی کی ۔ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتوں کی ، اللہ کی نشانیوں کی ۔ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ ؛ ان کے واسطے ہے شدید اور سخت عذاب ۔ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ ؛ اور اللہ عزت والا ہے ، قوی اور زبردست ہے ۔ ذُو انۡتِقَامٍ ؛ انتقام اور بدلہ لینے والا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ نے تم پر سچّی کتاب اُتاری جو اس سے پہلے کی تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس سے پہلے خدا نے تورات و انجیل کو بھی اُتارا ۔ وہ لوگوں کے لئے سراپا ہدایت ہے اور حق و باطل میں فرق کرنے والا (دین) بھی اتارا ۔ بے شک جو لوگ اللہ کی آیتوں سے کفر و انکار کرتے ہیں اُن کے لئے شدید عذاب ہے ، اور اللہ عزت مند اور انتقام لینے والا بھی ہے ۔

واضح ہو کہ ہم اجمالی طور سے تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتے ہیں مگر یہ آسمانی کتابیں آج کل مسخ ہوگئی ہیں ۔ ان میں کمی زیادتی ہوگئی ہے ۔ اب ان کتابوں سے حق و باطل میں تمیز کرنا مشکل ہوگیا ہے ۔ اس لئے خدائے تعالیٰ نے حق و باطل میں تمیز کرنے والا قرآن اور دین اُتارا ۔ جو شخص قرآن شریف پر غور و فکر کرے گا اُس کی عقلِ سلیم قرآن کو حق سمجھے گی اور غیرِ قرآن کو باطل ، لہٰذا ہم آسمانی کتابوں کی اجمالی طور سے تو تصدیق کریں گے مگر ہر امر کو ماننے کے لئے تیار نہیں ۔ ان واضح دلائل سے واقف ہونے کے بعد بھی آیاتِ الٰہی سے جو انکار کریں گے اُن کو سخت عذاب ہوگا ۔

مسلمان اجمالی طور پر تمام کتابوں کی تصدیق کرتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ﴿۵﴾

اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَىْءٌ ؛ اس سے کوئی چیز مخفی نہیں ، چھپی ہوئی اور پوشیدہ نہیں ۔ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ؛ نہ زمین میں نہ آسمان میں ۔

ترجمہ :- یقیناً اللہ سے کوئی چیز مخفی نہیں ۔ نہ زمین میں نہ آسمان میں ۔

هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶﴾

هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ ؛ اللہ تو وہ ہے جو تم کو صورت عطا کرتا ہے ۔ فِى الْاَرْحَامِ ؛ رحموں میں ، پیٹ میں ۔ رِحْم کے مادّہ میں مڑنا اور جھکنا ہے ۔ رِحْم ؛ بچہ دانی جو بچہ کو لپٹی ہوئی رہتی ہے ۔ كَيْفَ يَشَآءُ ؛ جیسا چاہتا ہے یعنی اور چیزیں تو کیا ہیں ۔ تم جو اشرف المخلوق ہونے کا دعویٰ کرتے ہو ۔ تم کو بھی جیسا چاہتا ہے پیدا کرتا ہے ۔ کسی کو کالا ، کسی کو گورا ، کسی کو قوی ، کسی کو ضعیف ۔ تم سب اس کے بندے ہو ۔ تم پر حسبِ منشا تصرف فرماتا ہے ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ اَلْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؛ وہ عزت والا قوی اور حکیم ہے ۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے مگر اس کا ہر کام تحتِ حکمت رہتا ہے ۔

یہ یاد رکھو ! کہ قدرت تحتِ حکمت رہتی ہے اور حکمت علم ہے ۔ علم تابعِ معلوماتِ الٰہی ہے ۔ اللہ جو جیسی چیز ہے اُس کو ویسا جانتا ہے ۔ جیسا جانتا ہے ویسا پیدا کرتا ہے ۔ بڑے نادان ہیں جو خدا کو حکیم نہیں سمجھتے اور خیال کرتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ غیر حکیمانہ کام بھی کرسکتا ہے ۔ قدرت ہمیشہ ممکن سے متعلق ہوتی ہے ۔ جو چیز ممکن ہی نہیں اس سے قدرت متعلق ہی نہیں ہوتی پس وہ ہرگز غیر حکیمانہ کام نہیں کرتا ۔ حکیم کا غیر حکیمانہ کام نہ کرسکنا اور محالات سے اس کی قدرت کا متعلق نہ ہونا ہرگز عجز نہیں ۔

ترجمہ :- وہی تو ہے جو تم کو (ماں کے) پیٹ میں جیسا چاہتا ہے صورتیں دیتا ہے ۔ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں ۔ وہ عزت وحکمت والا ہے ۔

هُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ وقف النبی ﷺ
فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِى قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ
وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ وقف لازم
كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۷﴾

هُوَ الَّذِیْ ؛ وہی ہے جو ۔ اَنْزَلَ عَلَیْکَ ؛ تم پر اُتارا ۔ اَلْکِتٰبَ ۔ کتاب کو ۔ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ ؛ اس میں سے بعض محکم آیتیں ہیں جن کے معنےٰ واضح ہیں ۔ مُحْکَمْ ؛ وہ ہے جس میں لفظ اور معنیٰ کی حیثیت سے کوئی شک و شبہ وارد نہ ہو۔ حَکَمْتُ ۔ اَحْکَمْتُ ۔ حَکَمْتُ ؛ کے اصلی معنی مَنَعْتُ ہیں یعنی روک دیا ۔ فساد یا خلل کو روکنے پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ حَاکِمْ ؛ لوگوں کو ظلم سے روکنے والا ۔ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ ؛ وہ آیتیں کتاب کی ماں ہیں یعنی اس میں اُصولی باتیں ہیں ۔ جیسے : احکامِ شریعت ، امورِ اخلاقیہ اور آخرت کی یاد دہانی ۔ اَمَّ ۔ یَؤُمُّ ۔ اَمًّا ؛ قصد کرنا ۔ ماں کو اس لئے اُمٌّ کہتے ہیں کہ بچے اس کی طرف جاتے ہیں ۔ وَاُخَرُ مُتَشٰبِھٰتٌ ؛ اور دوسری آیتیں جن کے معنی ملتے جلتے ہیں اور ان میں نادانوں کو معنیٰ مقصود کے سمجھنے میں شبہ اور دشواری ہوتی ہے ۔ اُخَرُ ۔ اُخْرٰی کی جمع ہے ۔ بمعنی دیگر ، دوسری ۔ اس کا مذکر اٰخَرُ ہے جس کی جمع اٰخَرُوْنَ ہے فَاَمَّا الَّذِیْنَ ؛ پھر لیکن جو لوگ ۔ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ ؛ ان کے دلوں میں کجی ہے ، حق پرستی نہیں ہے ۔ فَیَتَّبِعُوْنَ ؛ پھر وہ پیچھے پڑے رہتے ہیں ، اسی کو لئے لئے پھرتے ہیں ۔ مَاتَشَابَہَ مِنْہُ ؛ ان آیتوں کو جن کے سمجھنے میں نادانوں کو شبہ ہوتا ہے ۔ اِبْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ ؛ فتنہ برپا کرنے کی خواہش میں ۔ اِبْتِغَاءٌ ؛ چاہنا ۔ فِتْنَۃٌ ؛ شر و فساد ۔ فَتَنَ ۔ یَفْتِنُ ۔ فَتْنًا ۔ فُتُوْنًا وَفِتْنَۃً ؛ چاندی کو گداختہ کرنا تاکہ کھوٹا کھرے سے جدا ہوجائے ۔ یہ امتحان ، تکلیف ، شر و فساد کے معنی میں بھی آتا ہے ۔ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ ؛ اور تاکہ اس کے من مانے معنیٰ نکالیں ۔ اٰلَ ۔ یَؤُلُ ۔ اَوْلًا ؛ رجوع کرنا ، پلٹنا ۔ تَاْوِیْل ؛ لفظی معنےٰ درست نہ ہونے کی وجہ سے یا سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے مرادی معنےٰ نکالنا ۔ وَمَا یَعْلَمُ ؛ اور نہیں جانتا ، علم نہیں رکھتا ۔ تَاْوِیْلَہٗ ؛ اس کے معنےٰ مقصود کو ، اس کی مراد کو ۔ اِلَّا اللّٰہُ ؛ مگر اللہ ۔ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ ؛ اور وہ لوگ جن کو علم میں رسوخ ہے ، ان کا پایہ بلند ہے ، وہ تحقیقاتِ علمی میں ثابت قدم ہیں ۔ یَقُوْلُوْنَ ؛ کہتے ہیں ۔ اٰمَنَّا بِہٖ ؛ ہم کو اس پر ایمان ہے ، ہم کو اس کا یقین ہے ۔ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ؛ سب ہمارے رَبّ کے پاس سے ہے ۔ وَمَا یَذَّکَّرُ ؛ اور نصیحت نہیں لیتے ، اور نہیں سمجھا کرتے ۔ اس کی اصل یَتَذَکَّرُ ہے ۔ نصیحت اختیار کرنا ۔ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ؛ مگر عقلِ خالص والے ۔ اَلْبَابٌ ، لُبٌّ کی جمع ہے ، مغز ۔

ترجمہ :- وہی تو ہے جس نے تم پر کتاب اُتاری ۔ اس میں محکم آیتیں ہیں جو کتاب اللہ کی اصل ہیں اور دوسری آیتیں جن کے (کئی کئی) ملتے جلتے معنیٰ ہیں ۔ پھر وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے آیاتِ متشابہات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں (انھیں کو لئے لئے پھرتے ہیں) فتنہ پیدا کرنے اور من مانے معنیٰ پیدا کرنے کے لئے ۔ اس کے معنیٰ مراد و مقصود کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا (اللہ جانتا ہے) اور علم میں ثابت قدم لوگ ۔ (وہ) کہتے ہیں ہم کو اس کا یقین ہے ۔ یہ سب ہمارے رَبّ کی طرف سے ہے اور ان سب باتوں کو عقل مند ہی سمجھا کرتے ہیں ۔

واضح ہو کہ اس آیت کے معنیٰ میں بڑا اختلاف ہے ۔ بعض لوگ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ اِلَّا اللّٰہُ ؛ پر وقف کرتے ہیں اور وَالرّٰسِخُوْنَ کو الگ کرتے ہیں ۔ اس وقت معنیٰ یہ ہوں گے کہ آیاتِ متشابہات کے معنیٰ مراد اور مقصود کو صرف اللہ جانتا ہے

اور راسخینِ علم کو بھی اس کا علم نہیں اور دوسرے حضرات اِلَّا اللّٰہُ پر وقف نہیں کرتے بلکہ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ پر وقف کرتے ہیں ۔ اس وقت معنٰی یہ ہوں گے کہ آیاتِ متشابہات کے معنٰی مُراد و مقصود کو اللہ اور راسخینِ علم جانتے ہیں اور راسخین کہتے ہیں کہ ہم کو اس کا یقین ہے اور سب اللہ کے پاس سے ہے ۔

واضح ہوکہ قرآنِ شریف میں بعض آیتیں ایسی ہیں جو انسانی صفات پر دلالت کرتی ہیں اور قرآنِ شریف میں خدائے تعالیٰ کے لئے استعمال کی گئی ہیں جیسے :-

(۱) یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ (سورہ فتح ۔ آیت ۱۰) ۔ (۲) ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ (سورہ اعراف ۔ آیت ۵۴ ۔) ۔
(۳) اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی (سورہ طٰہٰ ۔ آیت ۵) ۔ (۴) اَللّٰہُ یَسْتَھْزِءُ بِھِم (سورہ بقرۃ ۔ آیت ۱۵) ۔
(۵) وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ (سورہ فتح ۔ آیت ۶) ۔ (۶) وَمَکَرُوْا وَمَکَرَاللّٰہُ (سورہ آل عمران ۔ آیت ۵۴) ۔

بعض علماء تو اتنا کہہ کر خاموش ہوجاتے ہیں کہ ان آیتوں کا مقصد و مراد صرف اللہ جانتا ہے ۔ ہمارا کام صرف اٰمَنَّا بِمُرَادِ اللّٰہِ ۔ کہنا ہے ، یعنی ہم اللہ کے معنی و مقصود پر ایمان رکھتے ہیں اور دوسرے بعض حضرات محاوراتِ عرب پر غور کرتے ہیں اور ان کے مطابق معنٰی و مراد لیتے ہیں مثلاً :-

بعض محاورات

آیت نمبر (۱) کے وہ معنٰی لیتے ہیں کہ خلیفہ کا فعل اس شخص کی طرف نسبت کیا جاتا ہے جب کہ اس نے حکم دیا ہو لہذا یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ کے معنٰی ہیں ۔'' پیغمبر کا ہاتھ تمام بیعت کرنے والوں کے ہاتھ پر ہے'' ۔

آیت نمبر (۲) سے ان کی مراد یہ ہے کہ خدا کی حکومت قائم ہوگئی ۔ دیکھو ! لوگ کہتے ہیں ، پادشاہ تخت نشین ہوگیا یعنی اس کی حکومت قائم ہوگئی ۔ صدرِ انجمن کی کرسی نشینی ہوئی یعنی اس کی حکومت قائم ہوگئی یعنی اس کا اقتدارِ اعلیٰ قائم ہوگیا ۔

آیت نمبر (۳) کے معنٰی ہیں ۔'' خدا کی رحمت اس کی حکومت سے ظاہر ہے'' ۔

آیت نمبر (۴) کے معنٰی ہوں گے ۔'' اللہ ان کے استہزاء اور ہنسی اُڑانے کی سزا دے گا'' کیونکہ اس سے قبل اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَھْزِءُ وْنَ ہے یعنی ہم مسلمانوں کو بناتے ہیں ، ان سے ٹھٹا کرتے ہیں لہذا اللہ ان کو ان کے اس ٹھٹا کرنے کی سزا دے گا ۔

آیت نمبر (۵) کے معنٰی یہ ہیں ۔ غضب اصل میں خونِ دل کا بغرضِ انتقام جوش کرنا ہے اور یہاں انتقام مراد ہے کیونکہ وہ غضب کا انجام ہے ۔

آیت نمبر (۶) کے معنٰی اس طرح ہوں گے ۔'' ان منافقین نے مکر کیا اور اللہ نے ان کو ان کے اس مکر کی سزا دی'' ۔

دیکھو ! ہم رات دن کہتے ہیں ۔ ندی بہہ رہی ہے اور اس سے مراد لے رہے ہیں کہ ندی میں کا پانی بہہ رہا ہے ۔ ایک شخص نے قسم کھائی کہ تمہارے گھر میں قدم نہ رکھوں گا پھر اگر وہ گھر کے باہر بیٹھ کر اپنا قدم دروازہ کے اندر رکھے تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی کیونکہ گھر میں پاؤں رکھنے سے مراد گھر میں داخل ہونا ہے ۔ کہتے ہیں اس نے کانوں میں انگلیاں رکھ لیں یعنی اس کی پوریں یا اس نے سننا نہ چاہا ۔

ہمارے پاس عالَم کے مختلف درجے ہیں ۔ عالَمِ ارواح ، عالَمِ مثال ، عالَمِ شہادت ۔ عالَمِ مثال میں جس چیز کی صورت

نہیں ہے وہ بھی صورت لے کر نظر آتی ہے۔ حضرت رسولِ خدا ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ وہ دودھ پی رہے ہیں اور اس کا بقیہ حصّہ حضرت عمرؓ کو دیا اور اس کی تاویل یہ فرمائی کہ علم دودھ کی شکل میں نمودار ہوا۔ تعبیر خواب کا دار و مدار انھیں مثالی صورتوں پر ہے۔ ہمارے پاس تو ایک حقیقت ہے، ایک عینِ ثابتہ ہے۔ عالمِ ارواح میں صفاتِ کمالیہ کے ساتھ نمایاں ہوتا ہے اور عالمِ مثال میں صورت شکل لیتا ہے اور عالمِ شہادت میں وزن اور زمانہ بھی اس کو لاحق ہوتا ہے۔ غرض کہ علم کے دودھ کی صورت لینے سے اس کی بے صورتی پر کوئی اثر نہیں آتا۔ تاویل کے اصول، ان میں سے بعض کا بعض سے قوی ہونا اور قوی کے رہتے ضعیف صورت کو اختیار نہ کرنا چاہیئے۔ اس کا تھوڑا سا بیان ہم نے ''معیارِ الکلام'' اور ''حکمتِ اسلامیہ'' میں لکھا ہے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

اس آیت سے پہلے بیان کیا گیا تھا کہ جس کے دلوں میں زیغ اور کجی ہے وہ آیاتِ متشابہات کے من مانے معنےٰ لیتے ہیں اور اعتراض کرتے ہیں۔ موجودہ آیت میں اس زیغ اور کجی سے بچانے کی دُعا کی جارہی ہے اور راسخینِ علم یہ دُعا کرتے ہیں۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب! ہمارے پروردگار۔ لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا ؛ ہمارے دلوں کو حق سے نہ پھیر اور کج رو نہ بنا۔ بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنَا ؛ بعد اس کے کہ تو نے ہم کو ہدایت دی، سیدھا راستہ بتایا۔ وَهَبْ لَنَا ؛ اور ہم کو ہبہ کر، عطا کر، دے۔ لَدُنْ ؛ پاس۔ عِلْمِ لَدُنِّیْ ؛ خدا کے پاس سے ملا ہوا علم۔ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ؛ تیرے پاس سے رحمت۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ بے شک تو ہے بڑا ہبہ کرنے والا، عطا کرنے والا، داتا۔

ترجمہ :- اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو کج (اور ٹیڑھا) نہ کردے بعد اس کے کہ تو نے ہم کو ہدایت کی اور اپنے پاس سے رحمت عطا کر۔ بے شک تو دینے والا (داتا) ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ ع ۹

رَبَّنَآ ؛ اے ہمارے رَب۔ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ ؛ بے شک تو لوگوں کو جمع کرنے والا ہے، حشر کرنے والا ہے۔ لِيَوْمٍ ؛ اس دن کے لئے، اس دن میں۔ لَارَيْبَ فِيْهِ ؛ جس میں ریب اور شک وشبہ نہیں۔ یعنی قیامت کا آنا حق ہے، بے جا تاویلات کرنے کی سزا ضرور ملے گی۔ یَوْم کی صفت ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ۔ لَايُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؛ وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔ مِيْعَادْ ؛ وعدہ، مدت۔

ترجمہ :- اے ہمارے رب! بے شک تو اس دن (قیامت کے دن سب کو جمع کرے گا) سب لوگوں کا حشر کرے گا جس میں (قیامت کے آنے میں) کوئی شک وشبہ نہیں۔ بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔

واضح ہو کہ وعدہ کا لفظ بھلائی میں اور اِیْعَاد و وَعِيْد کا لفظ برائی میں اکثر مستعمل ہوتا ہے۔ وعدہ خلافی کرنا عیب ہے اور خدا عیب سے پاک ہے لہذا وہ وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔ وعید برے کام سے ڈرانا اور سزا کے استحقاق کو ظاہر کرنا ہے۔

اس لئے وہ سزا کی خبر نہیں اور نہ سزا نہ دینے سے کذب اور جھوٹ لازم آتا ہے اور مستحقِ عذاب کو معاف کر دینا خیر ہے لہذا خلفِ وعید جائز ہے اور خلفِ وعدہ جائز نہیں۔

تاویلِ بے جا، کج روی کا انجام کفر و انکار ہوتا ہے۔ لہذا فرماتا ہے :-

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۙ﴿۱۰﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ بے شک جنھوں نے کفر کیا، انکار کیا، حق کو نہ مانا۔ كُفَّارٌ ؛ کافر لوگ۔ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ ؛ ان کو ہرگز کام نہ آئے گا، مستغنی نہ کرے گا، نفع نہ دے گا۔ اَغْنٰى عَنْهُ ؛ اس کے کام آیا۔ اَمْوَالُهُمْ ۔ ان کے مال۔ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ ؛ اور نہ ان کی اولاد۔ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؛ اللہ سے کچھ، یعنی نہ مال دینا، نہ رشوت دینا، نہ آل اولاد اللہ کے عذاب سے بچا سکتے ہیں، نہ ان کو کسی قسم کا فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ وَاُولٰٓئِكَ ؛ اور وہ لوگ۔ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ؛ وہی آگ کے ایندھن ہیں۔ وَقَدَ ۔ يَقِدُ ۔ وَقْدًا و وَقُوْدًا ؛ آگ جلانا۔ وَقُوْد بفتحہ وَاو۔ وہ چیز جو جلائی جاتی ہے یعنی وہ لوگ لکڑیوں کی طرح دوزخ میں جلیں گے۔ دَاْبٌ ؛ مشقت۔ عادت کے معنی میں بھی آتا ہے۔ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ؛ جیسے فرعون والوں کی گت بنی، اُن کی حالت ہوئی۔ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ اور ان لوگوں کا حال ہوا جو ان سے پہلے تھے۔ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیات کی تکذیب کی، ہماری نشانیوں کو جھٹلایا اور اُن کو نہ مانا۔ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؛ پھر خدا نے اُن کو پکڑ لیا، ان کو عذاب میں گرفتار کیا۔ بِذُنُوْبِهِمْ ؛ ان کے گناہوں کی وجہ سے۔ ذُنُوْب جمع ذَنْبٌ گناہ۔ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؛ اور اللہ سخت عقوبت اور عذاب والا ہے۔ عِقَابٌ ؛ عقوبت۔ وہ سزا جو اعمالِ بد کے بعد ملے۔ عَقَبٌ ؛ پیچھے۔ عَقِبٌ ؛ ایڑی۔

ترجمہ :- بے شک کافروں کو نہ اُن کا مال کام آئے گا نہ اُن کی اولاد اور نہ وہ اُن کو اللہ (کے عذاب وعقوبت) سے کچھ بھی بچا سکیں گے۔ وہ تو دوزخ کے ایندھن ہیں (جہنم میں جلنے والے ہیں) جیسے کہ فرعون والوں کا حال ہوا۔ اور ان لوگوں کا جو فرعون والوں سے پہلے گزرے ہیں، انھوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا (اور ہماری آیتوں کی تکذیب کی) پھر اللہ نے ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے گرفتار کر لیا اور اللہ سخت عقوبت (عذاب) والا ہے۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾

قُلْ لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ ان کافروں سے کہہ دو ، ان لوگوں سے کہو جنھوں نے کفر کیا ۔ سَتُغْلَبُوْنَ ؛ تم قریب میں مغلوب کئے جاؤ گے ، عاجز و ناچار ہو جاؤ گے ۔ وَتُحْشَرُوْنَ ؛ اور ہانکے جاؤ گے ۔ اِلٰی جَهَنَّمَ ؛ جہنم میں ، جہنم کی طرف ۔ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ؛ اور جہنم کیا برا بچھونا ہے ، کیا بدتر مقام ہے ۔

ترجمہ :- کافروں سے کہہ دو ۔ عنقریب تم مغلوب کئے جاؤ گے اور جہنم کی طرف تمہارا حشر ہوگا اور (جہنم) کیا ہی برا مقام ہے ۔

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِیْ فِئَتَیْنِ الْتَقَتَا ؕ
فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ اُخْرٰی كَافِرَةٌ یَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَیْهِمْ رَاْیَ الْعَیْنِ ؕ
وَ اللّٰهُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ ؛ بے شک تمہارے لئے ایک نشانی تھی ، قدرتِ خدا کا ظہور تھا ۔ فِیْ فِئَتَیْنِ ؛ دو جماعتوں میں ۔ اِلْتَقَتَا ؛ جو دونوں باہم ملے ، ملاقات کی ۔ فِئَةٌ تُقَاتِلُ ؛ ایک جماعت جنگ کرتی ہے ، باہم مقابلہ کرتی ہے ، ایک دوسرے سے لڑتی ہے یعنی مسلمان ۔ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ، اللہ کے واسطے ۔ وَاُخْرٰی كَافِرَةٌ ؛ اور دوسری کافر اور منکر جماعت ۔ یَرَوْنَهُمْ ؛ ان کو دیکھتے ہیں ۔ مِثْلَیْهِمْ ؛ اپنے دومثل ، اپنے دوگنے ۔ رَاْیَ الْعَیْنِ ؛ آنکھوں سے دیکھنا ۔ یَرَوْنَ کا مفعولِ مطلق ہے ۔ یعنی کافر لوگ مرعوب ہوکر ، ڈر کے مارے مسلمانوں کو اپنے سے دو چند دیکھتے ہیں ۔ وَاللّٰهُ یُؤَیِّدُ ؛ اور اللہ تائید دیتا ہے ، قوی کرتا ہے ۔ اَیْدٌ ۔ قوت ۔ بِنَصْرِهٖ ؛ اپنی نصرت سے ، اپنی مدد سے ، دشمنوں پر غالب کرنے سے ۔ مَنْ یَّشَآءُ ۔ جس کو چاہتا ہے ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ ؛ بے شک اس میں ۔ لَعِبْرَةً ؛ البتہ عبرت اور نصیحت ہے ۔ عِبْرَةٌ ؛ وہ نصیحت انگیز حالت جس کو دیکھ کر لوگ برا کام چھوڑ دیں ، اسے عبور کریں ، گزر جائیں ۔ لِاُولِی الْاَبْصَارِ ؛ واسطے صاحبانِ بصیرت کے ، ان کے لئے جو آنکھ رکھتے ہیں ، چشمِ بینا رکھتے ہیں ، بصارت اور بصیرت رکھتے ہیں ۔ بَصَارَةٌ ؛ ظاہری طور سے دیکھنا ۔ بَصِیْرَةٌ دل کی بینائی ۔

ترجمہ :- بے شک تمہارے لئے ان دو جماعتوں میں قدرتِ خدا کی نشانی ہے جو باہم ملے ۔ ایک جماعت (یعنی مسلمان) فی سبیل اللہ جنگ کرتی ہے اور دوسری کافر جماعت ان (مسلمانوں) کو اپنی آنکھوں سے دو چند دیکھتی ہے اور اللہ اپنی فتح و نصرت سے جس کی چاہتا ہے تائید فرماتا ہے ۔ بے شک اس میں بصارت اور بصیرت والوں کے لئے عبرت ہے (نصیحت ہے) ۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ جنگِ بدر کا ہے ۔ باوجودیکہ مسلمان کم تھے مگر رعبِ خداوندی سے کافروں کو دو چند نظر

آ رہے تھے ۔ جنگِ بدر پہلی جنگ ہے جس میں مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کی اجازت دی گئی ۔ جنگِ بدر کے کئی اسباب تھے

(۱) کافروں نے مدینہ کے اطراف جو مویشی تھے ان پر دھاوا کر کے لوٹ لیا تھا ۔

(۲) ابو جہل نے سعد ابن عبادہ کو چیلنج کر دیا تھا کہ ہم مسلمانوں کو آئندہ حج کے لئے آنے نہ دیں گے حالانکہ حج سے روکنے کا کسی کو حق نہ تھا ۔ سعد ابن عبادہ نے کہا کہ ہم بھی تم کو ، تمہارے قافلوں کو اپنی سرزمین سے گزرنے نہ دیں گے ۔

ملکِ شام سے قافلہ مکہ کو جارہا تھا اور مسلمان کافروں کو روکنے کے لئے اپنی سرحد کے قریب فروکش ہوگئے اور پڑاؤ ڈال دیا ۔ کافروں کا قافلہ تو دور ہی سے نکل گیا اور مسلمانوں کا اور کافروں کے لشکر کا مقابلہ ہوگیا ۔ مسلمانوں کے پاس کل تین سو تیرہ آدمی تھے اور کافروں کے پاس کچھ کم ہزار ۔ مسلمان بے سروسامان تھے اور کفّار ۔ خود ، زرہ بکتر ، تلوار اور نیزوں سے آراستہ تھے ۔ بڑی گھمسان کی لڑائی ہوئی ۔ حضرتِ حمزہؓ عمِّ رسول اللہؐ نے عتبہ سردارِ قریش کو اور حضرتِ علیؓ نے ولید کو مارا ۔ شیبہ کے ہاتھ سے حضرت حارثؓ عم زادۂ نبی کریمؐ شہید ہوئے مگر شیبہ بھی حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ کی تلواروں سے بچ نہ سکا اس جنگ میں ابوجہل جس کا نام عمرو بن ہشام تھا اور پوری فوج کا سردار تھا ، مارا گیا ، اور خدا نے مسلمانوں کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا اور زبردست فتح سے سرفراز فرمایا ۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾

زُيِّنَ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے زینت دی گئی ، لوگوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے ۔ حُبُّ الشَّهَوٰتِ ؛ محبت شہوتوں کی ، خواہشوں کی ، مرغوب چیزوں کی ، لوگوں کو مرغوب چیزوں کی خواہش بھلی معلوم ہوتی ہے ۔ وہ کیا ہیں ؟ مِنَ النِّسَآءِ ؛ عورتیں ۔ نِسَاءٌ کا واحد اِمْرَأَةٌ ہے ۔ مِنَ النِّسَآءِ بیان ہے شَهَوٰت کا ۔ وَالْبَنِيْنَ ؛ اور بیٹے تاکہ بڑھاپے میں کچھ کام آئیں ، مدد دیں ضعیفی کا سہارا بنیں مگر آج کل تو بیٹا بہو الگ ہی رہتے ہیں ۔ اِدھر شادی ہوئی اُدھر بہو نے میاں کو بہکانا شروع کیا ۔ ساس سسرے سے لڑائی ۔ نند بھاوجوں میں جھگڑا شروع ہوا ۔ گھر کا پکایا ہوا نہ کھانا پسند نہ سالن ۔ آیا ، ماما سب پر رات دن خفگی ۔ بات بات پر غصہ ۔ اس کا انجام ؟ بیوی میاں کو لے کر دوسرے گھر میں چلی گئی ۔ ایسے بیٹے کس کام کے ۔ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ ؛ قَنَاطِيْرُ جمع قِنْطَارٌ ؛ مالِ کثیر ۔ قَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ ؛ اوپر تلے لگے ہوئے ڈھیر ۔ کس کا ڈھیر ؟ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ؛ سونے چاندی کا ۔ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ خَيْل ؛ گھوڑا ، اکثر اس گھوڑے کو خیل کہتے ہیں جس پر سوار ہوں ۔ یہ خُيَلَاء سے ماخوذ ہے ۔ جس کے معنٰی ہیں اکڑنا ، تکبر کرنا ۔ مُسَوَّمَة ؛ نشان کئے ہوئے وہ گھوڑے جو رَمنے میں چرنے کے لئے چھوڑے جاتے ہیں اور تروتازہ ہوتے ہیں ۔ ان کی شرافت کی وجہ سے ان پر علامتِ خاص لگائی جاتی ہے ۔ وَالْاَنْعَامِ ۔

نَعُوْمَۃٌ کے معنی نرمی ، نازکی ہے ۔ اسی سے نِعْمَۃٌ ہے ۔ اَنْعَام ، نَعَمْ کی جمع ہے ۔ چرندہ ، چوپایہ ، سواری کے جانوروں کو دَوَآبٌّ کہتے ہیں ۔ اوران جانوروں کو جن کا گوشت کھایا جاتا ہے یعنی مویشی کو اَنْعَامْ کہتے ہیں ۔ وَالْحَرْثِ ؛ اور کھیتی باڑی ۔ ذٰلِکَ ؛ یہ ۔ مَتَاعٌ ؛ جس سے فائدہ اُٹھایا جاتا ہے ۔ اَلْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ؛ یہ زندگی ، نزدیک کی زندگی ، دنیوی زندگی ، یہ غافلوں کی ، نادانوں کی دنیوی زندگی کا سرمایہ ہے ۔ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ ؛ اور اللہ اس کے پاس ہے ۔ حُسْنُ الْمَاٰبِ ؛ اچھا ٹھکانا ، خوبی انجام کی ، بہترین مرجع و مآب ہے اور خدا کے پاس جانا ہوگا تو بہت ہی اچھا ہوگا ۔

ترجمہ :- لوگوں کے لئے مرغوب چیزوں کی خواہش آراستہ کی گئی ہے (لوگوں کی مرغوب چیزیں کیا ہیں ؟) عورتیں بیٹے اور سونے چاندی کے ڈھیر اور ترو تازہ گھوڑے اور مویشی اور کھیتی ۔ یہی ان لوگوں کی دنیوی زندگی کا سرمایہ ہے اور اچھا ٹھکانا تو اللہ ہی کے پاس ہے ۔

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۚ﴿۱۵﴾

قُلْ اَؤُنَبِّئُکُمْ ؛ تم کہہ دو کیا میں تم کو خبر دوں ، تم کو بتلادوں ۔ نَبَأٌ ؛ خبر ۔ اسی سے نبی ہے ۔ بِخَیْرٍ مِنْ ذٰلِکُمْ ؛ اُن سے بہتر چیز کی ۔ گزشتہ چیزیں جو بیان کی گئی ہیں کیا ان سے بہتر چیز تم کو نہ بتلادوں ۔ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا ؛ واسطے ان لوگوں کے جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا ، پرہیز گاری اختیار کی ، عذابِ خدا سے ڈرے ۔ عِنْدَ رَبِّھِمْ ؛ ان کے پروردگار کے پاس ہے ، اس کے پاس ہے جس نے اب تک پالا پوسا اور بڑا کیا ۔ جَنّٰتٌ ؛ جنتیں ہیں ، باغ ہیں ۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ؛ جاری ہوتی ہیں ، بہتی ہیں ان کے نیچے نیچے نہریں ۔ لہٰذا وہ باغ ہمیشہ سرسبز رہیں گے ، پھلتے پھولتے رہیں گے ۔ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؛ وہ متقی لوگ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے ۔ وَاَزْوَاجٌ مُطَھَّرَۃٌ ؛ ان متقیوں کے لئے پاک ، صاف ستھری بیویاں ہوں گی ۔ وہ میل کچیل ، داغ دھبے اور اخلاقِ بد سے پاک ہوں گی ۔ حیض و نفاس سے پاک ہوں گی ۔ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ ؛ ان متقیوں کے لئے خدا کی رضا مندی ہوگی ۔ دنیا اور آخرت کی نعمتیں ایک طرف ۔ خدا اور اُس کی خوشنودی جو سب سے اعلیٰ و ارفع ہے وہ بھی اُن کو نصیب ہوگی ۔ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ؛ اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے ، ان سے باخبر ہے ۔ طالبانِ دنیا کو بھی دیکھتا ہے ، طالبانِ آخرت کو بھی اور طالبانِ خدا کو بھی ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو ۔ کیا میں تم کو ان سب سے بہتر بات بتادوں ۔ متقیوں کے لئے ان کے پروردگار کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے لئے صاف ستھری بیویاں ہیں اور اللہ کی رضا مندی ہے اور اللہ اپنے تمام بندوں کو دیکھتا ہے ۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ جنت میں بھی کیا وہ کام ہوں گے جن سے آدمی ناپاک ہوجاتا ہے یہ تو خدا کی قدوسیت کے

خلاف بات ہے ۔ ان نادانوں سے کوئی پوچھے کہ دنیا میں ان کاموں کے ہونے کی وجہ سے خدا کی قدوسیت پر کیا اثر پڑا ؟ کچھ نہیں ۔ عالمِ دنیا پر عالمِ آخرت کا قیاس کرنا نادانی ہے ، قیاس مع الفارق ہے ۔

دنیا میں جتنے الفاظ ہم لوگ استعمال کرتے ہیں وہ وہی ہیں جو اہلِ دنیا کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں اور ان کے لئے وضع کئے گئے ہیں ۔ اہلِ دنیا کے سامنے آخرت کی چیزوں کا ذکر کیا جائے تو انہیں الفاظ میں ہوگا جن کو اہلِ دنیا جانتے ہیں ۔ عالمِ آخرت تو وہ ہے اور اس کی نعمتیں وہ ہیں کہ نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا مگر جب بیان کیا جائے گا تو قریب تر الفاظ میں بیان کیا جائے گا ۔

کسی نے ایک گاؤں والے کے سامنے برفی اور قلاقند کا ذکر کیا کہ وہ شہر میں ملتی ہے ۔ گاؤں والے نے پوچھا برفی کیسی ہوتی ہے ؟ ظاہر ہے کہ گاؤں والے کے آس پاس کیا ہے ؟ چاول ، گیہوں ، جوار ، نمک ، مرچ ، گڑ ۔ اب اس گاؤں والے کے سامنے کوئی برفی کو بتائے تو کس طرح ؟ اس ذی فہم آدمی نے کہا برفی گڑ جیسی ہوتی ہے ۔ ظاہر ہے کہ گاؤں والے کے پاس کی چیزوں میں برفی سے قریب تر چیز گڑ ہی ہے ۔

جنت کے متعلق اگر مَالَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَاخَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ آیا ہے تو اُتُوْابِہٖ مُتَشَابِهًا بھی ہے ۔ اہلِ دنیا سے خطاب ہونے کی وجہ یہ دشواری لاحق ہوئی ہے ۔ او نادان ! تو میاں بیوی کے ملنے کو حیوانی کام سمجھتا ہے ۔ صحیح احساس ہوتا تو فنائیت کی کچھ جھلک تجھے بھی معلوم ہوجاتی ۔ اس حالت میں وساوس بند ہوجاتے ہیں ایک نقطہ پر خیال قائم ہوجاتا ہے ۔ دل کو سکون حاصل ہوتا ہے ۔ نادانوں کو اس کا لطف کیونکر ملے گا ۔

اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾

اَلَّذِيْنَ ؛ اُن لوگوں کے لئے جو ۔ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؛ پر عطف ہے ۔ يَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں ، دعا کرتے ہیں ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! اے ہمارے پروردگار ۔ اِنَّنَا اٰمَنَّا ؛ بے شک ہم ایمان لائے ۔ فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا ؛ ہمارے ذنوب کی مغفرت کر ، ہمارے گناہ بخش دے ۔ ہمارے جرموں کو چھپادے ۔ وَقِنَا ؛ اور ہم کو بچا ۔ عَذَابَ النَّارِ ؛ دوزخ کے عذاب سے ۔

ترجمہ :- جو لوگ دُعا کرتے ہیں ۔ یارب ! ہم مومن ہیں ، ہمارے گناہ بخش دے ، اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا ۔

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿۱۷﴾

اَلصّٰبِرِيْنَ ؛ تکالیف پر صبر کرنے والے ، آفاتِ ارضی وسماوی کو برداشت کرنے والے ، تنگی اور امراض میں پریشان نہ ہونے والے ۔ لِلَّذِيْنَ پر عطف ہے ۔ وَالصّٰدِقِيْنَ ؛ اور سچے راست باز ، علم وعمل میں مضبوط ، صداقت پر قائم ۔ وَالْقٰنِتِيْنَ ؛ باادب ، عبادت گزار ، بغیر اضطراب کے خاموش ۔ وَالْمُنْفِقِيْنَ ؛ اور انفاق کرنے والے ، نامِ خدا پر صرف کرنے والے ، راہِ خدا میں دینے والے ۔ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ؛ اور مغفرت طلب کرنے والے سحر کو ، پچھلے سے اُٹھ کر دُعائے مغفرت

کرنے والے، عبادت کرنے والے، تہجد گزار۔

ترجمہ:- (خدا کی رضا مندی وغیرہ کن کے لئے ہے؟) صبر کرنے والوں، راست باز، باادب، سخی، اور پچھلے سے مغفرت کی دُعائیں کرنے والوں کے لئے۔

سچے اور اچھے لوگوں کا ذکر فرما کر اصلِ اسلام اور توحید کی طرف رجوع فرماتا ہے، اللہ کی رضا جوئی کا ذکر فرما کر اللہ اور فرشتوں اور علماء کا ذکر فرماتا ہے اور ان کے توحید پر رہنے کو بیان فرماتا ہے۔

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ ۱۸

النصف

شَہِدَاللّٰہُ ؛ اللہ نے شہادت دی، گواہی دی، دیکھی ہوئی بات کو بیان فرمایا، حقیقی اور یقینی امر کو ظاہر کیا۔ اَنَّہٗ ؛ کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؛ اس کے سوا کوئی معبود ہے ہی نہیں۔ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ ؛ اور اس کی توحید پر ملائکہ، فرشتے اپنی حقیقت سے، اپنی زبان سے شہادت دیں گے۔ وَاُولُوا الْعِلْمِ اور علم والے، اہلِ علم علم کی حقیقت سے، اپنی زبان سے شہادت دیں گے۔ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؛ بحالیکہ وہ عدالت و انصاف پر قائم ہے یعنی دنیا میں خدائے تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے مبنی بر انصاف ہے۔ ہر شخص کو اس کی قابلیت کے موافق حصّہ دیتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں میزانِ عدل ہے جس کا کوئی پلّہ نہیں جھکتا۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ ؛ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی اصلی محتاج الیہ نہیں۔ اَلْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ؛ وہ بڑی عزت و حکمت والا ہے۔

ترجمہ:- اللہ اور فرشتے اور اہلِ علم سب گواہی دیتے ہیں کہ اس کے سوائے کوئی معبود ہے ہی نہیں (وہ منصف ہے) عدل پر قائم ہے، اس کے سوا کوئی معبود ہے ہی نہیں، وہ عزیز و حکیم ہے (عزت والا ہے حکمت والا ہے)۔

صاحبو! کوئی اس بات پر غور کرے۔ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہے نرا خیال ہے یا کچھ واقعیت بھی رکھتا ہے؟ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں سب بالعرض ہی بالعرض ہیں یا ان میں کوئی بالذات بھی ہے؟

خدا کا وجود ہی خدا کے وجود پر دلالت کرتا ہے

سوفسطائی کہتا ہے۔ دنیا سب جھوٹ ہے، نرا خیال ہے، کوئی اس سے پوچھے کہ ''سب جھوٹ ہے'' کیا یہ بھی صحیح ہے یا نہیں؟ تم جو اپنے آپ کو آدمی سمجھتے ہو کیا یہ بھی درست ہے یا نہیں؟ آدمی کسی چیز کو مانے تو اس سے گفتگو ہوسکتی ہے۔ ہمارے پاس اور ہر ذی فہم کے پاس کوئی بالعرض بغیر بالذات کے نہیں ہوسکتا۔ وہ بالذات کون ہے؟ خدا ہے جو ان سب سے جدا ہے اس کا بالذات ہونا تمام عالم کے محتاج الیہ اور خدا ہونے پر واضح دلالت کرتا ہے۔ پس خدا کا وجود ہی خود خدا کے وجود پر دلالت کرتا ہے۔ اس کا وجود سراجِ منیر ہے، روشن چراغ ہے۔ واضح ہے۔ اس کو دلیل کی روشنی میں دیکھنے کا ارادہ کرنا غلطی ہے، حماقت ہے۔ اَغْنَی الصَّبَاحُ عَنِ الْمِصْبَاحِ ؛ آفتاب اس سے اعلیٰ و ارفع ہے کہ کوئی اس کو چراغ دکھائے۔

ع آفتاب آمد دلیل آفتاب!

علم کی حقیقت پر غور کرنے سے معلوم ہوگا وہ غیر مادی ہے اور علیم و حکیم سے ملا ہے

فرشتوں کے حالات پر غور کرو ۔ کیا وہ اپنے آپ کو مستقل اور بالذات سمجھتے ہیں ؟ نہیں ۔ ان کا امکانِ ذاتی ، ان کی بندگی ، ان کا سراپا محتاج ہونا بے شک خدا پر دلالت کرتا ہے جو فرشتوں کا بھی محتاج الیہ اور ان کا خالق ہے ۔ چونکہ فرشتے مادّیات کی گندگی سے پاک ہیں اس واسطے وہ اپنے پورے یقین کے ساتھ توحید کا اقرار کرتے ہیں ۔

جن کو خدا نے علمِ صحیح عطا فرمایا ہے وہ تو توحید کے قائل ہی ہوں گے ، ان کا علمِ صحیح ان کی راہ نمائی کرے گا بلکہ جس کو ذرا بھی علم ہے ، جو ذرا بھی علم کی حقیقت پر غور و فکر کرے گا اس کو معلوم ہوگا کہ علم مادیات کے خواص سے نہیں ہے ۔ لہذا وہ غیر مادی سے ملا ہے وہ غیر مادی کون ہے ! علیم و حکیم ہے ۔ مگر کوئی ان مادہ پرستوں سے بھی پوچھے کہ مادّے کی تعریف تو یہ ہے : جس حال پر ہے اسی حال پر رہے گا ۔ متحرک ہے تو متحرک ہی رہے گا جب تک کوئی اس کو ساکن نہ کردے ۔ ساکن ہے تو ہمیشہ ساکن ہی رہے گا جب تک کوئی اس کو متحرک نہ کردے ۔ کیونکہ اس کے خواص سے ہے دوام اور استمرار ۔ پھر یہ علم ، یہ ارادہ ، یہ حرکتِ اختیاری مادّہ کی صفت تو ہے ہی نہیں ۔ علم غیر مادی صفت ہے ۔ علم کا غیر مادی ہونا ذاتِ حق کی طرف راستہ نکالتا ہے ۔ نل کی ٹونٹیوں سے پانی نکلنا تالاب کے پانی پر دلالت کرتا ہے ۔ ہم سب کا علم رکھنا خدا کے علم اور اس کی ذات پر ، خدا کے علمِ بالذات اور اس کی ذاتِ بالذات پر دلالت کرتا ہے ۔ تمام عالم پر کوئی غور کرے کہ اس کا کوئی نظام ہے بھی یا یوں ہی گڑبڑ کے ساتھ دنیا چل رہی ہے ؟ نہیں ہرگز نہیں ۔ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے ایک نظامِ کلی کے تحت ہو رہا ہے ۔ اس پر اتفاق ہے کہ دنیا میں کوئی اتفاقی چیز نہیں ۔ سب تحتِ قانونِ قدرت ہو رہا ہے ۔ رَب العالمین تختِ عدالت پر قائم ہے ۔ نا انصافی اور جہالت کو اس کے ساحتِ عزت تک قدم نہیں ۔ کتنی بڑی بے انصافی ہوگی اگر کوئی خدا کو نا انصاف سمجھے ۔ وہ حق ہے ۔ اس کا ہر کام حق ہے اور مقتضائے حکمت کے مطابق ۔ لا الٰہ الّا ھو العزیز الحکیم ۔

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹﴾

سچا مذہب اسلام ہی ہے

اِنَّ الدِّيْنَ ؛ بے شک دین ، دین جس کو کہنا چاہیئے ، سچا مذہب ، خدا پرستی ۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ خدا کے پاس ۔ اَلْاِسْلَامُ ؛ اسلام ہے ۔

آدم سے ایں دم تک اللہ کے پاس قابلِ قبول مذہب اسلام ہی ہے ۔ کیا معنی ہیں اسلام کے ؟ خود کو خدا کے حوالے کرنا اس کے سامنے گردنِ تسلیم جھکانا ، اس کے احکام کی اطاعت کرنا ۔ ظاہر ہے کہ مقبول دین ، خدائی مذہب کا تقاضا یہی ہے مگر لوگوں نے اسلام کو نسخ ، مسخ ، فسخ کردیا ہے ۔ جب مذہب کی ایسی حالت ہوتی ہے تو خدا پیغمبر بھیجتا ہے ۔ مگر یاد رکھو کہ جب دین کامل ہو جاتا ہے اور اس کا کمال انتہا کو پہنچ جاتا ہے تو نئے پیغمبر کی ضرورت نہیں رہتی ۔ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا ؛ اور نہیں اختلاف کیا ان لوگوں نے جن کو کتاب دی گئی ، اہلِ کتاب نے اختلاف نہیں کیا ، مگر مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؛ بعد اس کے کہ ان کے پاس علم آیا یعنی اہلِ کتاب کا اسلام کے خلاف کرنا کچھ نادانی اور بے علمی کی وجہ سے نہ تھا ۔

بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؛ ان کی خودغرضی سے، خود پسندی سے، باہمی ضد اور ہٹ سے، جاہ پسندی اور تکبر سے۔ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اور جو خدا کی نشانیوں سے انکار کرتا ہے، اور جو آیاتِ الٰہی سے کفر کرتا ہے اور ان کو نہیں مانتا فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ؛ پس بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ خوب سمجھ رکھو! اِدھر آنکھیں بند ہوئیں اُدھر حساب کتاب شروع ہو گیا۔

ترجمہ :- دین تو خدا کے پاس اسلام ہی ہے۔ ان اہلِ کتاب کا اختلاف جان بوجھ کر صرف آپس کی خودغرضی پر منحصر ہے اور جس نے آیاتِ الٰہی سے کفر کیا (خدا کی نشانیوں کو نہ مانا) تو اللہ ان سے بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ
وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾ ع ۱۰ ۲

فَاِنْ حَآجُّوْكَ ؛ اگر یہ لوگ تم سے حجت کریں، دلیل بازی کریں، کٹ حجتی کریں، جھوٹا جھگڑا کریں۔ فَقُلْ ؛ تو تم کہہ دو۔ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ ؛ میں نے اپنا رُخ خدا کی طرف پھیر لیا ہے، میں نے گردنِ تسلیم جھکا لی، میں نے خدا کو مان لیا، میں تو اسلام لا چکا۔ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؛ اصل میں اِتَّبَعَنِیْ تھا اور وہ لوگ جو میرے متبع ہیں، میرے تابع ہیں، میرے قدم بہ قدم چلنے والے ہیں، میرے پیرو ہیں۔ یعنی اگر منکرین تم سے کٹ حجتی کریں تو تم کہہ دو کہ میں اور میرے متبع مسلمانوں نے اللہ کے سامنے سرِ تسلیم جھکا دیا ہے۔ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ؛ اُمٌّ ؛ اصل۔ اُمِّیٌّ۔ وہ شخص جو لکھا پڑھا نہ ہو، اپنی قدیم حالت پر ہو، اَن پڑھ، غیر تعلیم یافتہ۔ تو تم اہلِ کتاب کو اور اُن اَن پڑھ غیر تعلیم یافتہ لوگوں کو کہہ دو۔ ءَاَسْلَمْتُمْ ؛ کیا تم اسلام لائے؟ کیا تم نے خدا کے سامنے گردنِ تسلیم جھکا لی۔ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ؛ پھر اگر وہ اسلام لا چکے تو ان کو ہدایت مل گئی، اگر انھوں نے اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر دیا اور اس کی اطاعت قبول کر لی تو ان کو سیدھا راستہ مل گیا۔ وَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ اور اگر انھوں نے منہ پھیر لیا، روگردانی کر لی، پیٹھ پھیر لی، نہ مانا۔ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؛ تو تم پر واجب تھا پہنچا دینا (اور تم نے پہنچا دیا) وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ؛ اور اللہ تمام بندوں کو دیکھتا ہے، ان کے حال سے واقف ہے۔

ترجمہ :- پس اگر وہ تم سے حجت کریں تو کہہ دو کہ میں اور میرے تابع لوگوں نے اپنا رُخ خدا کی طرف کر لیا (اور اس کے احکام مان لئے) اور اہلِ کتاب اور اَن پڑھ (عربوں) سے کہہ دو کیا تم اسلام قبول کر چکے؟ (کیا تم نے احکامِ الٰہی کو مان لیا؟) اگر وہ اسلام لا چکے (اور سرِ تسلیم جھکا لیا) تو ان کو ہدایت مل گئی اور اگر انھوں نے روگردانی کی (اور نہ مانا) تو تمہارا کام تھا پہنچا دینا (تمہارا کام تھا تبلیغ

وہ تو تم نے کر دیا) اور اللہ تمام بندوں کی نگرانی کر رہا ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۱﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ ؛ بے شک جو لوگ کفر کرتے ہیں ، انکار کرتے ہیں ۔ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتوں کا ، اللہ کی نشانیوں کا ۔ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ ؛ اور انبیاء کو قتل کرتے ہیں ، مار ڈالتے ہیں ۔ بِغَيْرِ حَقٍّ ؛ ناحق ، ناروا ۔ اس کے مخاطب وہ لوگ بھی ہیں جنھوں نے خود کسی نبی کو قتل نہیں کیا مگر ان ظالموں کو اچھا سمجھا ، ان کے کاموں سے خوش رہے کیونکہ کفر سے رضامندی بھی کفر ہے ۔ اَلرِّضَا بِالْكُفْرِ كُفْرٌ ۔ وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ ؛ اور ان لوگوں کو قتل کرتے ہیں ، مار ڈالتے ہیں جو يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ ؛ انصاف کا حکم دیتے ہیں ، خود بھی انصاف کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی انصاف کی تعلیم دیتے ہیں ۔ مِنَ النَّاسِ ؛ لوگوں میں سے ۔ فَبَشِّرْهُمْ ؛ تو ان کو بشارت دو ، خوشخبری دو ، مژدہ پہنچا دو ۔ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ؛ عذابِ الیم کا ، دردناک سزا کا یعنی ان کو سخت سزا کی مبارک باد دے دو ۔ عذاب کے لئے بشارت کا استعمال استعارۂ تحکمیہ ہے ۔ جیسے ہم کہتے ہیں ۔ تم کو قید خانہ مبارک ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں اور ناحق ناروا انبیاء کو قتل کرتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی قتل کرتے ہیں جو انصاف کا حکم دیتے ہیں ان کو عذابِ الیم کی مبارک باد دو ۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۲﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ ؛ یہی وہ لوگ ہیں جو ۔ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؛ ان کے اعمال اکارت گئے ، ضائع ہو گئے ، بے نتیجہ نکلے ۔ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ دنیا اور آخرت میں یعنی ان کے اچھے کاموں کا اگر انھوں نے کیا بھی ہے تو کوئی اچھا نتیجہ نہیں نکلا کیونکہ بد اعتقادی کے ساتھ نیک عمل کام نہیں آتے ۔ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ؛ اور ان کے کوئی بھی معین و مددگار نہیں ، اعانت و نصرت دینے والے نہیں ۔

ترجمہ :- یہی وہ لوگ ہیں کہ دنیا و آخرت میں ان کے تمام اعمال اکارت گئے اور ان کا کوئی بھی مددگار نہیں ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ ؛ کیا تم نے ان لوگوں کونہیں دیکھا ؟ کیا تم کو ان کی خبر نہیں ۔ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ ؛ نَصِيْبٌ ؛ حصّہ ۔ جن کو کتاب میں سے کچھ حصّہ دیا گیا تھا ، کلامِ خدا کا کچھ حصّہ ان تک پہنچا تھا ۔ يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ ؛ وہ کتاب اللہ کی طرف بلائے جاتے ہیں یعنی ان سے کہا جاتا ہے کہ احکامِ الٰہی کے مطابق عمل کریں ۔ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ؛ کہ وہ کتاب ان کے آپس کے معاملات میں حکم دے ، فیصلہ کرے ۔ ثُمَّ يَتَوَلّٰى ؛ پھر پیٹھ پھیر لیتے ہیں ، سرکشی کرتے ہیں ، روگردانی کرتے ہیں ، نہیں مانتے ، منحرف ہوجاتے ہیں ۔ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؛ ان میں کا ایک فرقہ ، ان میں کی ایک جماعت ۔ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ؛ اور وہ ہمیشہ سے اعراض کرنے والے ہیں ، منہ موڑنے والے ہیں ، اوامرِ الٰہی سے روگرداں ہیں ۔

ترجمہ :- کیا تم نہیں دیکھتے ان لوگوں کو جن کو کتاب اللہ میں سے کچھ حصّہ دیا گیا تھا ؟ وہ کتاب اللہ کی طرف اس لئے بلائے جاتے ہیں کہ وہ (کتاب اپنے احکام کے مطابق) ان میں فیصلہ کرے پھر ان میں سے ایک جماعت تو (عمل کرنے سے) روگرداں ہوجاتی ہے ۔ اور ان لوگوں کی روگردانی (اور نافرمانی) تو ہمیشہ سے چلی آرہی ہے ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

ذٰلِكَ ؛ یہ سب کیوں ہورہا ہے؟ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا ؛ اس وجہ سے کہ انھوں نے کہا ، ان کا اِدعا ہے ۔ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ ؛ ہم کو آگ ہرگز نہ چھوئے گی ، نہ لگے گی ، ہم دوزخ میں ہرگز نہ جائیں گے ۔ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؛ مگر گنتی کے چند دن ۔ وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ ؛ ان کو مغرور کردیا ہے ان کے دین میں ، یعنی دینی احکام میں ان کو دھوکے میں ڈال دیا ہے ۔ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ؛ ان اقوال نے جن کا یہ افترا کرتے ہیں ، ان کے دل کے ڈھکوسلوں نے یعنی ان کی افترا پردازیوں نے ان کو مغالطہ میں ڈال دیا ہے ۔

ترجمہ :- (احکامِ الٰہی سے یہ اعراض کیوں ہورہا ہے؟) اس وجہ سے کہ وہ کہتے ہیں " ہم دوزخ میں چند ہی روز رہیں گے " اور ان کے دلی ڈھکوسلوں نے مذہبی باتوں میں ان کو دھوکہ میں ڈال دیا (اور مغرور کردیا ہے) ۔

صاحبو ! احکامِ خداوندی عام ہوتے ہیں ۔ ان سے کوئی گروہ کوئی خاندان مستثنٰی نہیں ہوسکتا ۔ یہودی اپنے بنی اسرائیل میں سے ہونے کی وجہ سے مغرور ہوگئے ہیں کہ وہ چند روز سزا بھگت کر پھر جنت میں جائیں گے ۔ کیا وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرنا کفر اور بغاوت ہے ؟ ان کے یہ ڈھکوسلے ہرگز کام نہیں آئیں گے کہ ہم بنی اسرائیل میں سے ہیں ۔

احکامِ الٰہی سب کے لئے یکساں ہوتے ہیں

یا جناب مسیح علیہ السلام نے سب کے گناہ سمیٹ کر ان کا پشتارہ اپنے سر پر رکھ کر دوزخ میں جل کر تمام عیسائیوں کو ان میں جانے سے بچا لیا ہے ۔ یہ سب لاطائل باتیں ہیں ۔ لَاتَـزِرُوَازِرَةٌ وِّزْرَاُخْرٰی ؛ کسی کا بوجھ کوئی نہیں اُٹھاتا ۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی ۔ کرے کوئی اور پکڑا جائے کوئی ؟ عقلِ سلیم اس کو قبول نہیں کر سکتی اور انصافِ خداوندی اس سے انکار کرتا ہے ۔ مَـنْ عَـمِلَ صَالِـحًا فَلِـنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَـآءَ فَعَلَیْھَا ؛ اچھا کرو گے تو سرفراز ہو گے ، کامیاب ہو جاؤ گے ۔ برا کرو گے تو سزا بھگتو گے ۔ غرض ہم نے ابھی بیان کیا کہ احکامِ خداوندی میں کوئی استثناء نہیں ، اس کے احکام اٹل ہیں ۔

فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۣ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَھُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۲۵

فَکَیْفَ ؛ پس کس طرح ؟ پھر ان کا کیا حال ہوگا ؟ اصل میں کَیْفَ یَصْنَعُوْنَ ہے ۔ اِذَا جَـمَعْنٰـھُمْ ؛ جب ہم ان کو جمع کریں گے ۔ اِذَا کے بعد ماضی بھی مضارع کا کام دیتا ہے ۔ لِـیَوْمٍ لَّارَیْبَ فِیْہِ ؛ اس دن کہ جس کے آنے میں کوئی شک وشُبہ نہیں ، لاریب اس کا آنا حق ہے ۔ وَوُفِّـیَتْ ؛ اور پورا بدلہ دیا جائے گا ۔ کُـلُّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص کو ۔ مَا کَسَبَتْ ؛ اس کا کہ کمایا ہے ۔ وَھُمْ لَایُظْلَمُوْنَ ؛ اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ کیا جائے گا ۔

ترجمہ :- پھر کیا حال ہوگا (ان لوگوں کا) جب کہ ہم ان کو (حساب کتاب کے لئے) اس دن جمع کریں گے جس کا آنا یقینی ہے (لاریب ہے) اور ہر شخص کو اس کے کئے کا (اس کے کمائے کا) پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان لوگوں پر کسی قسم کا ظلم نہ کیا جائے گا ۔

بنی اسرائیل کو زعم تھا کہ جو کچھ ہیں ہم ہی ہیں ۔ ہم خدا کے بیٹے ہیں ، خدا کے محبوب ہیں ، یہ اُمّی عرب ہمارے سامنے کیا ہیں ؟ اور کس بات پر وہ ہم سے ناز کر سکتے ہیں ؟ پیغمبر ہم میں سے ہوگا نہ کہ ان عربوں میں سے ۔ فرماتا ہے :-

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۗءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۗءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاۗءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲۶

قُلْ ۔ تم کہو ۔ اَللّٰھُمَّ ۔ یا اللہ ۔ میم ، حرف ندا "یا" کے عوض ہے ۔ پس یَا اَللّٰھُمَّ نہیں کہہ سکتے ۔ مٰلِکَ الْمُلْکِ مُلک کا بادشاہ ، مالک ، آقا ۔ تُـؤْتِـی الْـمُلْکَ ؛ ملک ، بادشاہی اور حکومتِ ظاہری و باطنی دے دیتا ہے ۔ مَـنْ تَشَـآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے ۔ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ ؛ اور حکومت چھین لیتا ہے ۔ نَـزَعَ ۔ یَنْزِعُ ۔ نَزْعًا ؛ چھیننا ، نکال لینا ، کشمکش کرنا ۔ اسی سے نزاع ہے بمعنی کشمکش ، چھینم چھانی ، لڑائی جھگڑا ۔ مِمَّنْ تَشَـآءُ ؛ جس سے چاہتا ہے ۔ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ ۔ اور جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے ۔ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؛ اور جس کو چاہتا ہے ذِلّت دیتا ہے ، ذلیل کرتا ہے ۔ بِـیَدِکَ الْخَیْرُ ؛ تیرے ہاتھ میں خیر و خوبی ہے ، سود و بہبود ہے ، ہر قسم کی بھلائی ہے ۔ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ بے شک تو ہر شئے پر قادر ہے ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو ! یا اللہ ! اے مالک الملک ! تو جس کو چاہتا ہے ملک وحکومت دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے ۔ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذِلّت دیتا ہے ۔ تیرے ہاتھ میں سب خیر وخوبی ہے بے شک تو ہر شیئے پر قادر ہے (جو چاہتا ہے کرسکتا ہے) ۔

دیکھو ! اللہ تعالیٰ ذِلّت وعزت دینے کے کیا کرشمے دکھاتا ہے ! اپنے کیا آثارِ قدرت بتا رہا ہے ۔

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ ؛ وَلَجَ ۔ يَلِجُ ۔ وَلُوْجًا ؛ داخل ہونا ۔ اَوْلَجَ ۔ يُوْلِجُ ۔ اِيْلَاجًا ؛ داخل کرنا ۔ تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو بڑا کردیتا ہے ۔ جاہلوں کو علم دیتا ہے ۔ ذلیلوں کو عزت دیتا ہے ۔ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ؛ اور دن کو رات میں داخل کردیتا ہے اور رات کو بڑا کردیتا ہے ۔ عالموں کو جاہل بنا دیتا ہے اور اپنی عزت کے ادعا کرنے والوں کو ذلیل کرتا ہے ۔ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ ۔ اور مُردہ میں سے زندہ کو نکالتا ہے ، کافر میں سے مسلمان کو پیدا کرتا ہے ، مُردہ دلوں میں سے زندہ دلوں کو نمایاں کرتا ہے ۔ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ؛ اور زندہ میں سے مُردہ کو نکالتا ہے ، اچھوں کی اولاد میں سے بروں کو پیدا کرتا ہے ۔

نوح علیہ السلام کے بیٹے کو کافر بنایا ۔ بڑے بڑے بادشاہوں کی اولاد اب جوتیاں چٹخاتی پھر رہی ہے اور کوئی نہیں پوچھتا اب نہ زارِ روس ہے نہ عیسائی سلطنت ۔ یہ کفر کی تاریکی ہے جو دنیا پر چھائی ہوئی ہے ۔

وَتَرْزُقُ ؛ اور تو دیتا ہے ۔ مَنْ تَشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے ۔ بِغَيْرِ حِسَابٍ ؛ بے حساب ۔

ترجمہ :- تو رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کردیتا ہے (کبھی روشنی کی زیادتی ہے کبھی تاریکی کی) تو مُردوں میں سے زندہ اور زندوں میں سے مُردہ پیدا کرتا ہے (کبھی زندہ دلی ہے کبھی مُردہ دلی ہے ۔ کبھی ترقی ہے تو کبھی تنزل ہے ۔ کوئی مفلس ہے کوئی مالدار ہے) تو جس کو چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے ۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾

لَا يَتَّخِذْ ؛ نہ بنالیں ۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ ؛ ایمان دار ، کافروں کو دوست ۔ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مسلمانوں کو چھوڑ کر یعنی مسلمانوں کو نہ چاہیئے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی پیدا کریں ۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ؛ اور

جو ایسا کرے یعنی کافروں سے دوستی پیدا کرے۔ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ ؛ پس وہ اللہ سے کسی چیز میں نہیں یعنی ان کو خدا سے کوئی ربط نہیں ، دینداری میں اُن کو کوئی حصّہ نہیں ۔ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ ؛ مگر یہ کہ ان کے شر سے بچو۔ تُقٰـةً ۔ بچاؤ حفاظت ۔ تُقٰـةً پر وقف کیا جائے گا۔ یعنی کافروں کے شر سے بچنے کے لئے دنیوی تعلقات رکھ سکتے ہیں مگر نہ اس طرح کہ دل میں اُن کی محبت بھرلو ، ان کی صورت شکل بنالو ، ان کے قدم بہ قدم چلو ، ان کے عیوب کو ہنر سمجھو اور حق پرست اور ایمانداروں سے ٹھٹا کرو ، ان کا مضحکہ اُڑاؤ اور مذہبی مسلمان سے بین الاقوامی مسلمان بن جاؤ ۔ دل سے محبت کرنا الگ بات ہے اور معمولی لین دین کرنا جدا بات ۔ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ ؛ اور اللہ تم کو ڈراتا ہے ۔ نَفْسَهٗ ؛ اپنے نفس سے ، اپنے آپ سے ۔ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ؛ اور اللہ ہی کی طرف سب کی بازگشت ہے ، اور وہی سب کا مرجع و مآب ہے ۔

ترجمہ :- **مسلمانوں کو مناسب نہیں کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی پیدا کریں ۔ جو ایسا کرے گا اُس کو خدا سے کوئی ربط نہیں (کوئی علاقہ نہیں) مگر ہاں اپنے بچاؤ کے لئے ان سے مل جل سکتے ہیں اور اللہ تعالےٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کی بازگشت (اور سب کا انجام) ہے ۔**

صاحبو ! ذرا اس زمانے کے حال پر غور کرو ۔ کیا کافروں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں گھر نہیں کرگئی ؟ اور جو عیوب کافروں میں تھے کیا وہ سب اب مسلمانوں میں آ نہیں گئے ؟ وہی ان کی شراب خواری ہے ، وہی قمار بازی ہے ، وہی جھوٹے پروپگنڈے ہیں ، وہی جھوٹی قسمیں ہیں ، سود خواری ہے ، زنا کاری ہے ۔ وہی کوٹ پتلون ہے ، وہی نکٹائی ہے اور اب بوٹ کی جگہ چپل اور پتلون کی جگہ دھوتی نے لے لی ہے ۔ آج کل کے مسلمان کیا ہیں ؟ ایک بے پیندے کا لوٹا ہیں ۔ کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر ، بیچ میں اَدھر ۔ لَآ اِلٰى هٰـٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰؤُلَآءِ ؛ نہ کوئی مذہب ہے نہ کوئی تہذیب ہے ، نہ کوئی پالیسی ہے نہ کوئی پختہ رائے ہے ۔ اس صورت سے تم کس طرح زندہ رہ سکو گے ؟ تقیہ ! تقیہ ! ڈر خوف نے ایمان کی بنیاد ہلادی ۔ نہ اگلا مزہ ہے نہ اگلی خوشبو ہے ۔ دیکھو ! خدا سے ڈرو ۔ خدا کو منھ دکھانا ہے ۔ سب کا انجام خدا کی طرف ہے ۔ اللہ اکبر ! اللہ اکبر !

صاحبو ! پیغمبر اور پیشوایانِ مذہب کبھی دشمن سے ڈر کر جھوٹ نہیں کہتے ۔ کفار کے لیڈر بھی جس بات کو وہ حق سمجھتے ہیں اس کے کہنے میں اور پہنچانے میں کوتاہی نہیں کرتے ۔ اگر تقیہ حق ہوتا ، کوئی اچھی بات ہوتی تو حضرت امام حسین علیہ السلام تقیہ کرلیتے اور اپنی جان بچا لیتے بلکہ آپ کو کہیں کی صوبہ داری مل جاتی مگر ڈرنا حق پرستوں کا شیوہ نہیں ۔ جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتا ۔ حضرت علیؓ شیرِ خدا پر ڈرنے کا الزام لگانا ہمارے خیال میں یہ بدترین گناہ ہے ۔ خدا کا شیر کسی سے کیوں کر ڈرے گا ؟ صحابہ کرام میں آپس میں اتحاد تھا ، اتفاق تھا ۔ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ؛ وہ کافروں سے لڑنے میں بڑے سخت ہیں اور آپس میں بڑے رحم دل ہیں ۔ جو قرآن کی آیتوں کے مقابل واہی تباہی محض بے بنیاد جھوٹ اور نری جھوٹ کہانیاں بنائے اور صحابہ رسولؐ کو کافر و بے دین کہے وہ اپنا نام اپنی صفت بیان کرتا ہے ۔ کیا کوئی چاند کو گل

کافروں سے تعلقات دنیوی معاملات کی حد تک رہیں

مسلمان کافروں کے عیوب اپنا رہے ہیں

مسلمان کسی سے نہیں ڈرتا تقیہ کیا ہے

اندوز کر سکتا ہے ؟ جو چاند پر خاک ڈالے گا اس کی مٹی اسی کے سر پر پڑے گی ۔ دین کی ساری خدمت کیا کافروں نے کی ۔ استغفر اللہ ! معمولی مسلمان کو کافر کہنے سے اس کا کفر اس کو واپس ہوتا ہے اصحابِ رسولؐ کو کافر کہو گے تو تمہارا کیا انجام ہوگا ؟ اللہ سے ڈرو اور واہی تباہی نہ بکو ۔

کفار سے محبت کرنے کی ممانعت کی گئی ہے ۔ بچاؤ کی حدتک میل جول رکھ سکتے ہیں مگر دل میں مسلمانوں کے سوا کسی سے ہرگز محبت نہ رکھنا چاہیئے مگر دلوں کا حال اللہ کو معلوم ہے لہٰذا فرماتا ہے :-

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۹﴾

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا ؛ تم کہہ دو اگر تم مخفی رکھو ، چھپاؤ ، پوشیدہ رکھو ۔ مَافِی صُدُوْرِكُمْ ؛ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے ، تمہارے دلوں میں ہے ۔ اَوْتُبْدُوْهُ ؛ یا اس کو ظاہر کرو ۔ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؛ اللہ اس کو جانتا ہے اِنْ تُخْفُوْا شرط کی جزا ہے اس لئے مجزوم ہے ۔ وَیَعْلَمُ ؛ اور جانتا ہے ۔ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ جو آسمانوں اور زمین میں ہے یعنی تم اپنے دلی خیالات کو اس سے کیا چھپا سکو گے جب کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب کو وہ جانتا ہے ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ ہر چیز پر قادر ہے ، جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو کہ تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے چاہے تم اس کو چھپاؤ یا ظاہر کرو (بہرصورت) اللہ اس کو جانتا ہے اور (اتنا ہی نہیں بلکہ) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب کو جانتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا ۚۛ وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا وَ بَیْنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِیْدًا ؕ وَ یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع معانقۃ ۳

یَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ ؛ اس دن کو یاد کرو جب کہ ہر شخص پائے گا ۔ مَا عَمِلَتْ ؛ جو کچھ کہ عمل اس نے کیا ہے ۔ مِنْ خَیْرٍ ؛ بھلائی کی قسم سے ۔ مُحْضَرًا ؛ حاضر ۔ وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ؛ اور جو برائی کہ اس نے کی ہے اس کو بھی حاضر پائے گا ۔ تَوَدُّ ؛ چاہے گا ، آرزو کرے گا ۔ لَوْاَنَّ بَیْنَهَا وَبَیْنَهٗ ؛ کاش اس کے اعمالِ بد اور اس کی سزا میں اور اس کے درمیان ۔ اَمَدًا بَعِیْدًا ؛ بڑا فاصلہ ہوتا ۔ اَمَدٌ بلحاظِ غایت کہا جاتا ہے اور زمانہ عام ہے ۔ وَیُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؛ اور اللہ تم کو اپنے نفس سے ڈراتا ہے ۔ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ؛ اور حالانکہ اللہ بندوں پر بڑا رأفت و رحمت والا و مہربان ہے ۔

ایسے کام مت کرو کہ ارحم الرّاحمین ، رؤف و رحیم ، قہار اور جبّار کی شان میں ظہور فرمائے ۔

ترجمہ :- (اس دن کو یاد رکھو) جس دن ہر شخص اپنے نیک کام اور بد کام دونوں کو اپنے پاس حاضر پائے گا ۔ وہ چاہے گا کہ اس کے برے کام میں اور اس میں بڑا فاصلہ ہوتا (بڑا زمانہ ہوتا) ۔ (دیکھو !) اللہ تم کو اپنے (اور اپنے غضب) سے ڈراتا ہے حالانکہ وہ بندوں پر رؤف و رحیم ہے ۔

اس آیت میں بیان فرما دیا گیا ہے کہ قیامت میں سب کے اچھے برے کام سامنے آئیں گے ۔ مگر اچھے برے کا معیار کیا ہے ؟ جب تک دوسرے پیغمبر تھے وہ معیار تھے اور اس وقت محمد رسول اللہ ﷺ حق و باطل اور خیر و شر کے معیار ہیں ۔ لہٰذا فرماتا ہے :-

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۱

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ ؛ آپ فرما دیجیے ؛ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو ، اللہ تم کو محبوب ہے ۔ فَاتَّبِعُوْنِيْ ؛ تو میری اتباع کرو ، میری پیروی کرو ، میرا کہا سنو ، میرے بتلائے ہوئے احکام پر عمل کرو ۔ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ؛ اللہ تم کو محبوب رکھے گا ، تم سے محبت کرے گا ۔ اِنْ كُنْتُمْ کا جواب ہے اس لئے مجزوم ہے ۔ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؛ اور تم سے تمہارے گناہ مغفرت فرما دے گا ، تمہاری خطا پوشی کرے گا ، تمہارے گناہ بخشے گا ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اور اللہ غفور و رحیم ہے ۔

ترجمہ :- آپ فرما دیجئے ! اگر اللہ تم کو محبوب ہے تو میری اتباع کرو ۔ تم اللہ کے محبوب ہو جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تو غفور و رحیم ہی ہے ۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝۳۲

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ؛ آپ فرما دیجئے ! اللہ اور اس کے رسول یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے آدمی مسلمان نہیں ہوتا بلکہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے سے مسلمان ہوتا ہے اور اسلام کی تکمیل ہوتی ہے ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ پھر اگر وہ روگردانی کریں ، پیٹھ پھیریں اور احکام نہ مانیں ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛ پس بے شک اللہ ۔ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ؛ محبت نہیں کرتا کافروں سے ، منکروں کو محبوب نہیں رکھتا ۔

ترجمہ :- آپ فرما دیجئے ! اللہ و رسول کی اطاعت کرو ۔ پھر اگر وہ نہ مانیں (اور اعراض کریں) تو اللہ کافروں کو محبوب نہیں رکھتا ۔

پیغمبر کی اطاعت کا ثمرہ

صاحبو ! پیغمبر ﷺ کی اطاعت ہر شخص کا فرض ہے ان کے احکام کو نہ ماننا کفر ہے ۔ اللہ اور رسول کی اطاعت کا ثمرہ کیا ہے ؟ تمام گناہوں کا بخشا جانا ۔ اللہ کا محبوب ہو جانا ۔ بھلا خدا کی محبوبیت سے بھی کوئی اعلیٰ و ارفع چیز ہے ؟

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید ÷ کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

محمد رسول اللہ ﷺ کی پیغمبری کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس کا سلسلہ تو آدمؑ سے چلا ہے اور حضرتؐ پر ختم ہوا ہے۔ زمانہ بدلتا گیا، پیغمبر بدلتے گئے، احکام بدلتے گئے، ہر ایک اُمّت، ہر ایک قوم اپنے زمانے کے پیغمبر اور ہادی کی اتباع کرنے پر مامور ہے، مجبور ہے لہذا اللہ فرماتا ہے:-

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۳﴾

ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۴﴾

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى ؛ بے شک اللہ نے انتخاب کیا، ستھری صاف چیز کو چُن لیا۔ اس کا مادّہ صَفَا ہے اور صَفَآءٌ مصدر ہے۔ اٰدَمَ وَنُوْحًا ؛ آدمؑ اور نوحؑ کو۔ وَاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ ؛ اور ابراہیمؑ کے خاندان والوں کو یعنی ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ و اسحاقؑ وغیرہ کو۔ وَاٰلَ عِمْرٰنَ ؛ اور عمران کے لوگوں کو، ان کے متعلقین یعنی مریمؑ و عیسٰیؑ وغیرہ۔ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ؛ اس زمانے کے تمام عالموں پر یہ الف لامِ حضوری ہے۔ اَلْعٰلَمِيْنَ ؛ اس وقت کے لوگ۔ اَلسَّنَةَ ؛ اس سال۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج۔ اَلْاٰنَ ؛ اب، اس آن۔ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ؛ ذَرَّ۔ يَذرُّ۔ ذَرًّا ؛ نکلنا، پھیلنا۔ ذُرِّيَّةٌ ؛ اولاد، بیٹا، بیٹی۔ اٰدَمَ وَنُوْحًا سے بدل یا حال ہے۔ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ پورا جملہ ذُرِّيَّةٌ کی صفت ہے۔ یعنی ان میں سے بعض، بعض سے پیدا ہوئے ہیں، ان کی اولاد ہیں۔ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

ترجمہ:- بے شک اللہ نے آدم اور نوح کو اور ابراہیم والوں کو اور عمران والوں کو اس زمانے کے تمام عالموں پر فضیلت دی (ترجیح دی) ان میں سے بعض، بعض کی اولاد ہیں (یعنی پیغمبر بھی ہیں اور پیغمبر زادے بھی) اور اللہ (سب کی باتیں) سنتا ہے (سب کا حال) جانتا ہے۔

صاحبو! گزشتہ زمانے کے پیغمبروں کو برگزیدہ اور افضل و اعلیٰ بنانے سے رسُولِ خدا ﷺ کی فضیلت میں کچھ کمی نہیں ہوتی۔ وہ سید المرسلین ہیں، خاتم النبیین ہیں۔ آدمؑ سے لے کر اب تک سب پر اُن کی فضیلت ثابت ہے۔ اٰدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِيْ ؛ آدمؑ اور ان کے سوا جتنے ہیں سب میرے لواء الحمد کے نیچے رہیں گے۔

ان پیغمبروں میں سے بعض کے حالات تھوڑی سی تفصیل کے ساتھ بیان فرماتا ہے:-

اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا

فَتَقَبَّلْ مِنِّىْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۵﴾

اِذْقَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرَانَ ؛ ذرا اس واقعہ کا دھیان کرو، اس پر غور کرو جب کہ عمران بن ماتان کی بیوی نے کہا جن کی بیٹی بی بی مریم اور نواسے عیسٰی علیہ السلام ہیں ۔ رَبِّ اِنِّیْ ؛ اے میرے رب ! بے شک میں ۔ نَذَرْتُ لَکَ ؛ میں نے تیری نذر کیا ، وقف کر دیا ۔ مَافِیْ بَطْنِیْ ؛ جو کچھ میرے پیٹ میں ہے ۔ مُحَرَّرًا ؛ آزاد ، سراپا متوکل ، لوگوں کی خدمت کرنے سے بے نیاز ۔ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۔ میری نذر قبول کرلے ، میرا پیش کردہ منظور کرلے ۔ قَبِلَ ۔ یَقْبَلُ ۔ قُبُولًا ؛ قبول کرنا ۔ تَقَبَّلَ ۔ یَتَقَبَّلُ ۔ تَقَبُّلًا ؛ بہ تکلّف قبول کرنا ۔ جب تک خدا کا عفو و درگزر نہ ہو کوئی عمل قابل قبول نہیں ہوتا ۔ خدا کا تقبل بھی بڑی سرفرازی ہے ۔ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؛ بے شک تو ہی سنتا جانتا ہے ۔ جب تک اللہ کی سماعت اور علم کی تجلّی مخلوق پر نہ پڑے نہ کوئی سنتا ہے نہ کوئی جانتا ہے ۔

ترجمہ :- (یاد کرو) جب کہ عمران کی بیوی نے کہا ۔ یا رب ! میرے پیٹ میں جو کچھ ہے میں نے اُس کو تیری نذر کیا اور آزاد کر دیا ۔ اُس کو میری طرف سے (اپنے کرم سے) قبول فرما ۔ بے شک تو ہی سنتا جانتا ہے ۔

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰىؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰىۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۳۶

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا ؛ پس جب اس نے لڑکی جنی ۔ وَضَعَ ۔ یَضَعُ ۔ وَضْعًا ؛ رکھنا ، ڈالنا ۔ وضعِ حمل ؛ دردِ زہ ہونا ، بچہ پیدا ہونا ۔ وَضَعَتْهَا ؛ اس لڑکی کو زمین پر رکھا ۔ قَالَتْ ؛ عمران کی بیوی نے کہا ۔ رَبِّ اِنِّیْ ؛ اے میرے رب ! بے شک میں نے ۔ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى ؛ لڑکی جنی ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے ۔ بِمَا وَضَعَتْ ؛ اس کو جو جنا ۔ وَلَیْسَ الذَّكَرُ اور نہیں ہے مرد ۔ كَالْاُنْثٰى ؛ مثل عورت کے ۔

اُس زمانے میں دستور تھا کہ اپنے لڑکے کو خدا کی نذر مانا کرتے تھے ۔ جب اس کا لڑکا بڑا ہوجاتا تو ہیکل یعنی معبد میں جس کو حضرت سلیمانؑ نے یروشلم یعنے بیت المقدس میں بنایا تھا کاہن یعنی مقتدائے مذاہب کے پاس لاکر چھوڑ جاتے اور وہ وہاں خدمت کرتا۔ عمران کی بیوی کا نام حنّا تھا ۔ انھوں نے اس اُمید پر نذر کی تھی کہ لڑکا ہوگا اور معبد کی خدمت کرے گا ۔ وہاں ہوگئی لڑکی ۔ لہٰذا انھوں نے کہا ۔ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ؛ اور لڑکا تو لڑکی کے جیسا نہیں ہوتا یعنی جس طرح لڑکا معبد کی خدمت کرتا ہے لڑکی نہیں کرسکتی ۔ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ ؛ اور بے شک میں نے اس کا نام مریم رکھا ۔ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ اور بے شک میں مریم کو تیری پناہ میں دیتی ہوں ۔ وَذُرِّیَّتَهَا ؛ اور مریم کی اولاد کو بھی ۔ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؛ شیطان رجیم سے ، سنگسار کئے ہوئے سے ، مردود سے ۔ رَجَمَ ۔ یَرْجُمُ ۔ رَجْمًا ؛ پتھر مارنا ، سنگسار کرنا ۔

ترجمہ :- جب اس نے لڑکی جنی تو عرض کیا ۔ میرے پروردگار ! میں نے تو لڑکی جنی ۔ اور اللہ خوب جانتا ہے

اس کو جس کو جنا اور لڑکا تو لڑکی کے جیسا نہیں ہوتا ۔ میں نے اس کا نام مریم رکھا اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں ۔

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَّأَنۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَّكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِندَهَا رِزْقًا ۖ قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا ؛ اس مریم کو مریم کے رب نے قبول کرلیا ۔ بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ ؛ اچھی طرح کا قبول کرنا ۔ وَاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ؛ اور ان کی اچھی اُٹھان اُٹھائی ۔ نَبَتَ ۔ يَنْبُتُ ۔ نَبْتًا وَ نَبَاتًا ؛ اُگنا ، بڑھنا ۔ اسی سے نباتات ہے ۔ اَنْبَتَ ۔ يُنْبِتُ ۔ اِنْبَاتًا ؛ اُگانا ، بڑھانا ۔ وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ؛ اور مریم کا کفیل زکریا کو کردیا ۔ كَفَالَتٌ ؛ ذمہ واری ، خبر گیری ، سرپرستی ۔ زکریا علیہ السلام بی بی مریم کے خالو تھے اور اليَسَاعَ یا اَلِيْسَات زکریا علیہ السلام کی بیوی بی بی مریم کی خالہ تھیں ۔ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ؛ جب زکریا محراب اور حجرے میں مریم کے پاس جاتے ۔ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ؛ تو ان کے پاس رزق اور کھانے پینے کی چیزیں پاتے ۔ قَالَ يٰمَرْيَمُ ؛ زکریا نے کہا اے مریم ! اَنّٰى ؛ کہاں سے ، کیسا ۔ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؛ یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آیا ؟ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ مریم نے کہا ! وہ خدا کے پاس سے مجھے ملا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ ۔ بے شک اللہ رزق دیتا ہے ، کھلاتا پلاتا ہے ۔ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے ۔ بِغَيْرِ حِسَابٍ ؛ بے حساب ۔

ترجمہ :- پس اس کو اس کے رَب نے اچھی طرح سے قبول فرمالیا اور ان کی اچھی اُٹھان اُٹھائی اور ان کا کفیل (وسرپرست) زکریا کو بنایا ۔ زکریا محراب میں جب ان کے پاس جاتے تو ان کے پاس کچھ رزق (اور کھانے پینے کی چیزیں) پاتے ۔ کہا اے مریم ! یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے ؟ مریم نے کہا ! وہ خدا کے پاس سے آتا ہے ۔ یقیناً اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے ۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ﴿۳۸﴾

هُنَالِكَ ؛ وہاں ، اس وقت ۔ دَعَا زَكَرِيَّا ۔ زکریا نے پکارا ۔ رَبَّهٗ ؛ اپنے رب کو ، زکریا نے اپنے خدا سے دُعا کی ۔ قَالَ عرض کیا ۔ رَبِّ هَبْ لِيْ ؛ اے میرے پروردگار ! مجھے ہبہ کر ، عطا کر ۔ مِنْ لَّدُنْكَ ؛ اپنے پاس سے ، تیرے پاس سے ۔

گو ظاہری اسباب موجود نہیں ، صحت و قوت باقی نہیں ، مجھے مشکل ہے ، تجھے مشکل نہیں ۔ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ؛ پاک اولاد ۔

حضرت زکریا علیہ السلام نے جب دیکھا ۔ بی بی مریم کے پاس بے موسم میوے رہتے ہیں تو اپنے بڑھاپے میں اولاد کا ہونا ممکن معلوم ہوا ، اسی واسطے آپ نے اپنے لئے اولاد کی دُعا کی ۔

اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ؛ تو ہی دُعا کا سننے والا ہے ۔

ترجمہ :- اس وقت زکریاؑ نے اپنے رب کو پکارا (عرض کیا) اے میرے پروردگار ! مجھے اپنے پاس سے (اپنے فضل وکرم سے) پاک اولاد عطا فرما ۔ تو ہی دُعا کا سننے والا ہے ۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى

مُصَدِّقًاۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۳۹﴾

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۔ پھر فرشتوں نے زکریا کو آواز دی ۔ وَهُوَ قَآئِمٌ ؛ اور وہ کھڑے ہوئے ہیں ۔ يُصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ؛ محراب میں نماز پڑھ رہے ہیں ۔ حَرْبٌ کے مادّے میں جدا ہونے کے معنٰی ملحوظ ہیں ۔ دشمنی اور لڑائی بھی اس کے لوازم سے ہے ۔ مِحْرَابٌ ۔ وہ جگہ جہاں صرف بادشاہ بیٹھتا ہے ۔ جھروکہ ، صدر مقام ۔ امام کے نماز پڑھنے کی جگہ اور مصلّے کے معنی میں آتا ہے ۔ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ ؛ کہ اللہ تم کو بشارت دیتا ہے ، خوشخبری دیتا ہے ، مبارکباد دیتا ہے ۔ بِيَحْيٰى یحیٰی کے پیدا ہونے کی ۔ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ ؛ بحالیکہ وہ تصدیق کرتے ہیں خدا کے کلمہ کی ، اس کلمہ کی جو خدا کے پاس سے جاری ہوا ہے یعنی توحید اور خدا کی وحدانیت کا اقرار ۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس سے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کی پیشگوئی مراد ہے اور بعض کا خیال ہے کہ جناب عیسٰی علیہ السلام کَلِمَۃُ اللہِ ہیں ۔ ان کے متعلق اس میں پیش گوئی ہے یا تعلیم عیسوی کی تصدیق مراد ہے ۔ بعض کے خیال میں کلمۃ اللہ سے مراد کلمۂ کُنْ ہے جس سے تمام چیزیں ظاہر اور پیدا ہوئیں تو یحیٰی علیہ السلام اور عیسٰی علیہ السلام کے پیدا ہونے میں کون عجوبہ ہے :-

وَسَيِّدًا ؛ اور سردار ۔ وَحَصُوْرًا ؛ اور کنوارا ، بن بیاہا ، کیوں کہ یحیٰی علیہ السلام نے تمام عمر شادی نہیں کی اور معصوم اور بری باتوں سے رکنے والا کیونکہ وہ ہمیشہ خوفِ خدا سے روتے تھے ۔ وَنَبِيًّا ؛ اور پیغمبر ۔ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؛ نیکوں میں سے ، اچھے لوگوں میں سے ۔

ترجمہ :- پھر ان کو فرشتوں نے آواز دی جب کہ وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ اللہ تم کو یحیٰی (کے پیدا ہونے) کی بشارت دیتا ہے بحالیکہ وہ کلمۃ اللہ کی تصدیق کرتا ہے ۔ وہ سردار اور معصوم

اور نیکوں میں کا ایک پیغمبر ہے ۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِىَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِىْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۴۰﴾

قَالَ ؛ زکریا ؑ نے عرض کیا ۔ رَبِّ ۔ اے میرے پروردگار ! اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ ؛ مجھے لڑکا کیسے ہوگا ؟ وَقَدْ بَلَغَنِیَ الْکِبَرُ ؛ اور حالانکہ مجھے بڑھاپا پہنچ گیا ہے ۔ وَامْرَاَتِیْ عَاقِرٌ ؛ اور میری بیوی بانجھ ہے ۔ عَقَرَ ۔ یَعْقِرُ ۔ عَقْرًا ؛ کاٹنا ۔ عَاقِرٌ ۔ بانجھ ، مقطوع النسل ۔ قَالَ کَذٰلِکَ اللّٰہُ ؛ فرمایا ! ایسے ہی اللہ ۔ یَفْعَلُ مَایَشَآءُ ؛ کرتا ہے جو چاہتا ہے یعنی ان سب موانع کے ہوتے بھی اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔

ترجمہ :- (زکریا نے) عرض کیا ۔ اے میرے رب ! مجھے لڑکا کیسے ہوگا ؟ میں بوڑھا ہوگیا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا ۔ ایسے ہی اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّىْٓ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾ ع ۱۲

قَالَ ؛ زکریا ؑ نے عرض کیا ۔ رَبِّ ۔ اے میرے پروردگار ۔ اِجْعَلْ لِّیْ اٰیَۃً ؛ میرے لئے ایک نشانی پیدا کر ، مجھے اس کی ایک علامت بتا ۔ قَالَ اٰیَتُکَ ؛ فرمایا تمہاری نشانی ۔ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ؛ کہ تم لوگوں سے بات نہ کرو ۔ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ ۔ تین دن تک ۔ اِلَّا رَمْزًا ؛ مگر اشاروں سے ۔ بعض لوگوں نے لکھا ہے ۔ مقبولیتِ دُعا کی علامت یہ تھی کہ وہ تین دن تک بجز اشارات کے کسی سے بات ہی نہ کرسکے ۔ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ کَثِیْرًا ؛ اور تم اپنے رَب کا بہت ذکر کرو ، اس کا ذکرِ کثیر کرو ، اس کو خوب یاد کرو ۔ وَسَبِّحْ ؛ اور تسبیح کرو ، پاکیز گی بیان کرو ۔ بِالْعَشِیِّ ؛ دن ڈھلے اور کچھ دن رہے ، قبل مغرب ۔ وَالْاِبْکَارِ ؛ اور سویرے روشن صبح سے پہلے ۔ اِبْکَارٌ ؛ روشن صبح ۔ بعض کے پاس طلوع فجر سے چاشت تک کا وقت مراد ہے ۔ اس کے مادّے میں '' پہلا ہونا '' ملحوظ ہے ۔ بَاکُوْرَۃٌ ۔ پہلا پھل ۔ بَاکِرَۃٌ ؛ بن بیاہی عورت ۔ آج کل بُکْرَۃٌ کے معنٰی ہیں کل ۔

ترجمہ :- (زکریا نے) عرض کیا ۔ اے میرے پروردگار ! تو میرے لئے ایک نشانی بنادے (بتادے) فرمایا تمہاری نشانی یہ کہ تم لوگوں سے تین دن تک بجز اشاروں کے بات نہ کرو (یا نہ کرسکو) اور اپنے رَب کا بہت ذکر کرو اور قبلِ شام اور صبح اس کی تسبیح کرتے رہو ۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۲﴾

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ اور اس واقعہ کو یاد کرو جب کہ فرشتوں نے کہا ۔ یٰمَرْیَمُ ؛ اے مریم ! اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰکِ بے شک اللہ نے تم کو انتخاب کیا ، چُن لیا ، برگزیدہ کیا ۔ صاف اور اچھی چیز کے چُن لینے کو اِصْطَفَاءٌ کہتے ہیں ۔ وَطَھَّرَکِ ؛ اور تم کو پاک کیا ، اور تم کو طہارت عطا کی اور یہودیوں کی جھوٹی تہمتوں سے پاک و صاف رکھا ۔ وَاصْطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ؛ اور اس زمانہ کی تمام عورتوں پر فضیلت دی ۔ ہم نے اس سے پہلے بیان کردیا ہے کہ الف لام کی ایک قسم حضوری بھی ہوتی ہے ۔ مثلاً اَلْیَوْمَ ؛ یہ دن ، آج ۔ اَلْاٰنَ ۔ اس آن ، اب ، اسی طرح نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ۔ سے مراد اس زمانہ کی عورتیں ہیں ۔

ترجمہ :- اور (اس واقعہ کو یاد کرو) جب کہ فرشتوں نے کہا ۔ اے مریم ! خدا نے تم کو انتخاب کیا اور پاک رکھا اور اس زمانے کی تمام عورتوں پر فضیلت دی ۔

يٰمَرْيَمُ اقْنُتِىْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِىْ وَارْكَعِىْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

یٰمَرْیَمُ ؛ اے مریم ! اُقْنُتِیْ ؛ ادب سے خاموش کھڑی رہو ، قیام کرو ۔ لِرَبِّکِ ؛ تیرے رب کے لئے ، تیرے پروردگار کے لئے ۔ وَاسْجُدِیْ ؛ اور سجدہ کرو ۔ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ؛ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو ، نمازیوں کے ساتھ تم بھی نماز پڑھو ۔ یہاں جزو کہہ کر کل مراد لیا گیا ہے ۔

ترجمہ :- اے مریم ! خدا کے سامنے ادب سے کھڑی رہو اور سجدہ کرو اور نمازیوں کے ساتھ نماز ادا کرو ۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

ذٰلِکَ ۔ وہ ، یہ ۔ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ ؛ نَبَأٌ ؛ خبر ۔ اَنْبَاءٌ جمع ۔ غَیْبٌ ؛ جو چیز غائب ہو ، آنکھوں کے سامنے نہ ہو ۔ یہ غیب کی خبریں ہیں ذٰلِکَ کی خبر ہے ۔ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ ؛ ہم تم کو اس کی وحی کرتے ہیں ، اس کا الہام کرتے ہیں ۔

وحی کے اصل معنی اشارہ کرنے کے ہیں ۔ قرآن شریف میں یہ لفظ اصطلاحی وحی کے معنی میں بھی آتا ہے جو پیغمبروں کو ہوتی ہے اور بعض دفعہ غیر پیغمبر کے لئے بھی یہ لفظ آتا ہے جیسے وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ ؛ اور شہد کی مکھی کو الہام کیا

تیرے رب نے ، مگر بعض مغالطہ باز ، وحیِ اصطلاحی اور لغوی میں فرق نہیں کرتے ۔ ایک دفعہ لغوی معنٰی لیتے ہیں اور دوسری دفعہ اصطلاحی معنٰی لیتے ہیں جو پیغمبروں کے ساتھ خاص ہے ۔ اسی طرح نبی کے لغوی معنٰی ہیں خبر دینے والا کیونکہ وہ نَبَاءٌ سے ماخوذ ہے اور پھر پیغمبر کے معنٰی میں استعمال کرتے ہیں ۔ غرض کہ ایک لفظ کے دو معنٰی ہوتے ہیں ۔ اوّل لغوی معنٰی لئے جاتے ہیں اور پھر اصطلاحی معنٰی ثابت کئے جاتے ہیں ۔ ان کا دارومدار فریب کاری پر ہے ۔ کہاں پیغمبرِ معصوم اور کہاں معمولی خبر دینے والا جو جھوٹ سچ دونوں سے متعلق ہوتا ہے ۔ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ ؛ اور تم ان کے پاس نہ تھے ۔ اِذْيُلْقُوْنَ ؛ جب کہ وہ ڈال رہے تھے اَقْلَامَهُمْ ؛ اپنے قلموں کو ، اپنے پانسوں کو ، اپنے قرعوں کو ۔ اَيُّهُمْ ؛ ان میں کا کون ۔ پورا جملہ حال ہے اَیْ يَقْتَرِعُوْنَ ۔ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ؛ مریم کا کفیل ہوگا ، سرپرست ہوگا ، خبر گیر ہوگا ، ذمہ دار ہوگا ۔ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ ؛ اور تم ان کے پاس نہ تھے ۔ اِذْيَخْتَصِمُوْنَ ؛ جب کہ وہ خصومت اور جھگڑا کر رہے تھے ۔ اہلِ کتاب کی عادت تھی کہ حضرتؐ سے ایسی باتیں امتحاناً پوچھتے تھے جن سے اہلِ کتاب کے سوائے دوسرے واقف نہ تھے مگر جس کا معلّم خدا ہو اس سے کون سی چیز چھپ سکتی ہے ۔

ترجمہ :- یہ غیب کی باتیں ہیں ۔ ہم تم کو ان کا الہام کرتے ہیں اور تم تو ان کے پاس نہ تھے جب کہ وہ قرعہ ڈال رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کا کفیل ہوگا ۔ اور تم تو ان کے پاس نہ تھے جب کہ وہ خصومت (اور جھگڑا) کر رہے تھے ۔

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝۴۵

اِذْقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ اس واقعہ کو بھی یاد رکھو جب کہ فرشتوں نے کہا ۔ پہلے اِذْ سے بدل ہے ۔ يٰمَرْيَمُ ؛ اے مریم ! اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ ؛ بے شک اللہ تجھے بشارت دیتا ہے ، خوشخبری دیتا ہے ، مژدہ دیتا ہے ۔ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ؛ اپنے پاس کے ایک کلمہ کی ۔ مِنْهُ کلمہ کی صفت ہے ۔ جناب عیسٰیؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے اس واسطے ان کا پیدا ہونا صرف کلمہ كُنْ سے ہوا ۔ اِسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ؛ ان کا نام مسیح عیسٰی ابنِ مریم ہے ۔ مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ مسیح البرکت تھے یعنی ان پر برکت کا ہاتھ پھرا تھا اور دجال کو مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ممسوح العین ہے یعنی اس کی ایک آنکھ نہیں ہے ۔ وَجِيْهًا ؛ وجاہت دار ، رُودار ، باآبرو ، عزت مند ۔ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ دنیا اور آخرت میں ۔

بعض نادانوں کا خیال ہے کہ خدا کے سامنے پیغمبروں کی کوئی وجاہت نہیں ۔ خدائے تعالٰے اس آیت سے ان کی تردید فرماتا ہے کہ وہ دنیا میں باوجاہت تھے اور آخرت میں بھی ۔

وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ؛ اور مقربین میں سے ہیں ۔

ان کی وجاہت کیوں تھی ؟ خدا کی قربت کی وجہ سے ۔ سورۂ احزاب میں ہے ۔ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ؛ اور وہ اللہ

کسی بھی لفظ کے اصطلاحی اور لغوی معنٰی میں فرق کرنا چاہئے

کے پاس باعزت ہیں ۔

ترجمہ :- (اس واقعہ کو یاد کرو) جب کہ فرشتوں نے کہا ۔ اے مریم ! تم کو اللہ اپنے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے ان کا نام مسیح عیسٰی ابنِ مریم ہے وہ دنیا و آخرت میں با وجاہت ہوں گے اور خدا کے مقربین میں سے ہوں گے ۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ ؛ اور لوگوں سے بات چیت کریں گے ۔ فِي الْمَهْدِ ؛ گہوارے میں ، جھولے میں یا ماں کی گود میں ۔ حال ہے ضمیر وَيُكَلِّمُ سے ۔ وَكَهْلًا ؛ اور اَدھیڑ عمر میں ۔ كَهْلٌ ؛ دوموبہ جس کے سیاہ بالوں میں سفید بال آ گئے ہوں ۔ وَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؛ وَجِيْهًا سے مِنَ الصّٰلِحِيْنَ تک سب حال ہیں یعنی بحالیکہ جناب عیسٰی صالحین سے ہیں ۔

ترجمہ :- اور عیسٰی لوگوں سے بات چیت کریں گے بحالیکہ وہ جھولے میں ہوں گے اور اَدھیڑ عمر میں بھی وہ صالحین (اور اچھے لوگوں میں سے) ہوں گے ۔

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ

قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

قَالَتْ ؛ بی بی مریم نے کہا ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اَنّٰى ؛ کیونکر ، کہاں سے ۔ يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ ؛ مجھے بچہ ہوسکتا ہے وَلَدٌ کا لفظ بیٹا بیٹی دونوں پر بولا جاسکتا ہے ۔ وَلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؛ اور مجھے کسی آدمی نے ہاتھ تک نہیں لگایا ، چھوا تک نہیں قَالَ ؛ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ۔ كَذٰلِكِ ؛ ایسے ہی ، یوں ہی ، بغیر ظاہری اسباب کے ۔ اَللّٰهُ يَخْلُقُ ؛ اللہ پیدا کرتا ہے ۔ مَا يَشَآءُ ؛ جو چاہتا ہے ۔ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا ؛ جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ فرماتا ہے ، جب اس کے کرنے کا فیصلہ کرتا ہے ۔ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ ؛ تو اس کو فرما دیتا ہے ، اس کے عینِ ثابتہ کو حکم دیتا ہے ۔ كُنْ ؛ ہوجا ۔ فَيَكُوْنُ ؛ تو وہ ہوجاتا ہے ، پیدا ہوجاتا ہے ۔

كُنْ کا مخاطب کون ہے ؟ کُن کا امر کس کو کیا گیا ؟ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ سب چیزوں کو پیدا کرنے سے پیشتر جانتا تھا ۔ اس کا علم قدیم ہے ورنہ جہلِ حق لازم آتا ہے ۔ معلوماتِ الٰہی کو جو پیدا کرنے سے پہلے تھے حقائقِ اشیاء اور اعیانِ ثابتہ کہتے ہیں ۔ خدائے تعالیٰ کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اس کے عینِ ثابتہ ، اس کی حقیقت پر اپنے صفاتِ کاملہ کا پرتو ڈالتا ہے اور موجودِ خارجی ہونے کے لئے کُن کا حکم دیتا ہے اور وہ چیز خارج میں موجود ہوجاتی ہے ۔

ہمارے پاس علم و قدرتِ الٰہی کا مجموعہ موجودِ خارجی ہے علمِ الٰہی یعنی عینِ ثابتہ اور تجلّیِ اسمائے الٰہی دونوں قدیم ہیں ۔ مگر

ان دونوں کا مجموعہ یعنی موجودِ خارجی حادث ہے ۔

ترجمہ :- (مریم نے) کہا : اے میرے رب ! مجھے اولاد کس طرح ہوگی ؟ حالانکہ کسی آدمی نے مجھے ہاتھ تک نہیں لگایا ۔ فرمایا : اللہ یوں ہی جس کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب (خدا) کسی کام (یا چیز) کو کرنا (یا پیدا کرنا) چاہتا ہے تو اس کو حکم دیتا ہے ۔ ہوجا ! تو وہ چیز ہوجاتی ہے ۔

صاحبو ! ایک بات یاد رکھو کہ خدائے تعالیٰ بندوں کو فعل اور عمل کا حکم دیتا ہے ۔ بعض اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور بعض نہیں کرتے ۔ اگر اس کے عینِ ثابتہ اور حقیقت کا اقتضاء ہوتا ہے تو پھر اس کے عمل کو بھی کُــــن کا حکم دیا جاتا ہے اور جب تک عمل کو حکم نہ دیا جائے کبھی وہ موجود فی الخارج نہیں ہوسکتا ۔ جب یہ ٹھہری کہ حسبِ اقتضاءِ عینِ ثابتہ چیزیں موجود اور نمایاں ہوتی ہیں اور خلافِ اقتضاء کوئی چیز موجود نہیں ہوتی تو جس کی فطرت میں نافرمانی ہے اس کو امر کرنے سے فائدہ ؟ اس کا فائدہ یہ ہے کہ ساری دنیا کو معلوم ہوجائے کہ یہ فطرتاً نافرمان ہے ، اس کی حقیقت کبھی ہدایت قبول نہیں کرسکتی ۔ بہر حال دو حکم دیئے جاتے ہیں ایک کا مخاطب شخص ہوتا ہے اور دوسرے کا مخاطب فعل ۔ جب تک عمل کو حکم نہ دیا جائے وہ فعل اس شخص سے ظاہر نہیں ہوسکتا ۔

جب تک خدا بندہ کے فعل کو حکم نہ کرے وہ ظاہر نہیں ہوتا

دیتا ہے ہر اک کو حکیم جس کی جیسی فطرت ہے (حسرت صدیقی)

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ ﴿۴۸﴾

وَيُعَلِّمُهُ ؛ اور اللہ عیسیٰ کو تعلیم دیتا ہے ۔ اَلْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ؛ کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل کی ۔

ترجمہ :- اور اللہ ان کو تعلیم دیتا ہے کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل کی ۔

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّىْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا ۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْىِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِىْ بُيُوْتِكُمْ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ ﴿۴۹﴾

وَرَسُوْلًا ؛ اور پیغمبر بنا کر بھیجے جائیں گے اس بات کے پہنچانے کے لئے ۔ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؛ بنی اسرائیل کی طرف ۔ یعقوب علیہ السلام کے خاندان کے لوگوں کی طرف ۔ اَنِّیْ قَدْجِئْتُکُمْ ؛ کہ میں تمہارے پاس آیا ہوں ۔ بِاٰیَۃٍ ؛ ایک آیت کو لے کر ، ایک نشانی کو لے کر ۔ مِنْ رَّبِّکُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ۔ وہ آیت کیا ہے ؟ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ ؛ کہ میں بناتا ہوں تمہارے لئے ، میں پیدا کرتا ہوں ۔ میں مناسب اندازے کے ساتھ نمایاں کرتا ہوں ۔ مِنَ الطِّیْنِ ؛ کیچڑ سے ، مٹی سے ۔ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ ؛ پرندے کی صورت شکل کا ۔ فَاَنْفُخُ فِیْہِ ؛ پھر اس میں پھونکتا ہوں ۔ فَیَکُوْنُ طَیْرًا ؛ پھر وہ پرندہ ہوجاتا ہے ، پھر وہ اُڑنے لگتا ہے ۔ بِاِذْنِ اللّٰہِ ؛ خدا کے حکم سے ۔ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ ؛ اور اچھا کردیتا ہوں مادرزاد اندھے کو ۔ وَالْاَبْرَصَ ؛ اور برص والے کو ، کوڑھی کو ۔ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی ؛ اور مُردوں کو زندہ کرتا ہوں ۔ مَوْتٰی جمع مَیِّتٌ ۔ بِاِذْنِ اللّٰہِ ؛ بحکمِ خدا ۔ وَاُنَبِّئُکُمْ ؛ اور میں تم کو خبر دیتا ہوں ۔ بِمَاتَاْکُلُوْنَ ؛ اس چیز کی جسے تم کھاتے ہو ۔ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ؛ اور اس چیز کی جس کا تم ذخیرہ بناتے ہو ، جس کو اُٹھا رکھتے ہو ۔ فِیْ بُیُوْتِکُمْ ؛ تمہارے گھروں میں ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ ؛ بے شک تمہارے لئے اس میں نشانی ہے ۔ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ؛ اگر تم ایماندار ہو ۔

ترجمہ :- اور بنی اسرائیل کی طرف یہ پیغام پہنچانے کے لئے کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کے پاس سے ایک نشانی لایا ہوں کہ میں پرندہ کی صورت شکل کا مٹی سے ایک پُتلا بناؤں گا اور اس میں پھونک دوں گا پھر وہ بحکمِ خدا پرندہ بن جائے گا (اور اُڑنے لگے گا) اور اچھا کردوں گا مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اور مُردوں کو (بھی) زندہ کروں گا بحکمِ خدا اور تم کو بتلا دوں گا جو تم کھاتے ہو اور گھروں میں ذخیرہ بنا کر رکھتے ہو ۔ اس میں تمہارے لئے (قدرتِ الٰہی کی) بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو ۔

صاحبو ! یہ سب جناب عیسٰی علیہ السلام کے معجزے ہیں ۔ ان میں چون و چرا کی گنجائش نہیں ۔ بات بات پر مسلمانوں کو مشرک کہنے والوں کے لئے تنبیہ ہے کہ بِاِذْنِ اللّٰہِ کہنے کے بعد وہ کام ، وہ فعل بالعرض ہوجاتا ہے اور مجاز میں داخل ہوجاتا ہے ۔ نسبتِ مجازی سے نہ کفر ہوتا ہے نہ شرک ۔ مٹی سے چڑیا کو پیدا کرنا ، اس کا خالق ہونا اور مُردوں کو زندہ کرنا جب شرک نہیں تو دوسری نسبتیں کیوں کر شرک ہوسکتی ہیں ۔

یہ بات یاد رکھو ! کہ بِاِذْنِ اللّٰہِ سمجھنے والا کبھی مشرک نہیں ہوسکتا ۔ مشرک کہو گے تو اس کا ردِعمل ہوگا اور فَقَدْ بَآءَ اَحَدُھُمَا کے فرمان نبوی کی رو سے تم خود شرک میں گرفتار ہوجاؤ گے ۔ یہ بات بھی یاد رکھو جو قید عام طور سے معلوم ہے اس کو بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں ۔ ایک بار بِاِذْنِ اللّٰہِ کہہ دینا ہر دفعہ بِاِذْنِ اللّٰہِ کہنے کی ضرورت سے مستغنی کردیتا ہے ۔ یہ تو معمولی بلاغت کی کتابوں میں بھی لکھا ہے ، مسلمان کا اَنْبَتَ الرَّبِیْعُ الْبَقْلَ یعنی بہار نے سبزی اُگائی کہنا اسنادِ مجازی ہے کیونکہ اس کا کہنے والا خدا پرست ہے اور مادہ پرست کا اَنْبَتَ الرَّبِیْعُ الْبَقْلَ کہنا اسنادِ حقیقی ہے ۔ ع

ببیں تفاوتِ رہ از کجا است تا بہ کجا

نسبتِ مجازی سے نہ کفر ہوتا ہے اور نہ شرک

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِأُحِلَّ لَكُم بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ
وَجِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۵۰﴾

وَمُصَدِّقًا ؛ اور بحالیکہ میں تصدیق کرتا ہوں ۔ لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ ؛ ان کتابوں کی جو میرے سامنے ہیں ۔ مِنَ التَّوْرٰةِ ؛ تورات سے ۔ تورات عہدِ قدیم کی کتابوں کا نام ہے جس میں علاوہ اس کتاب کے جو موسیٰ علیہ السلام پر اُتری ہے دوسرے پیغمبروں کے صحیفے بھی ہیں ۔ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ ؛ تاکہ میں حل کروں تمہارے لئے ۔ بعض احکام تورات میں بنی اسرائیل کی سختی کی وجہ سے دیئے گئے تھے ۔ خدائے تعالیٰ کو ان پر رحم کرنا منظور ہوا تو ان میں سے بعض احکام میں نرمی پیدا کردی اور سہولت دی گئی ۔ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ؛ وہ بعض چیزیں جو تم پر حرام کردی گئی تھیں ۔ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ ؛ اور میں تمہارے پاس نشانی لایا ہوں ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس کی ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۔ لہذا اللہ سے ڈرو اور متقی بنو اور میری اطاعت کرو ۔

ترجمہ :- اور بحالیکہ میں تصدیق کرتا ہوں اس (کتاب کی اور ان احکام) کی جو میرے سامنے ہیں تورات کے اور میں تمہارے لئے حلال کردیتا ہوں بعض ایسی چیزیں جو تم پر حرام کردی گئی تھیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانی لے کر آیا ہوں ۔ پس تم (تقویٰ اختیار کرو اور) اللہ سے ڈرو (اور متقی بنو) اور میری اطاعت کرو ۔

إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿۵۱﴾

اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ ؛ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی ۔ فَاعْبُدُوْهُ ؛ پس تم اس کی عبادت کرو ، اس کی بندگی کرو ۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۔ یہ سیدھا راستہ ہے ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ میرا رب ہے اور تمہارا بھی ۔ پس تم اس کی عبادت کرو ۔ یہی سیدھا راستہ ہے ۔

فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنصَارِي إِلَى اللَّهِ
قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿۵۲﴾

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى ؛ پھر جب کہ عیسیٰؑ نے احساس کیا ، محسوس کیا ، سمجھا ، معلوم کیا ۔ مِنْهُمُ الْكُفْرَ ؛ ان سے کفر کو ۔ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؛ کہا کون ہے میرا مددگار خدا کی طرف کا ۔ اَنْصَارٌ جمع نَصِيْرٌ ؛ مددگار ، نصرت دینے والا ۔

اَنْصَارِ رَسُوْل ؛ مدینہ کے رہنے والے پیغمبر کے یار و مددگار اور مُهَاجِرِیْنَ مکہ کے رہنے والے جنھوں نے ہجرت کی ۔ اِلَی اللّٰهِ ؛ کے معنی ہیں بحالیکہ میں خدا کی پناہ لیتا ہوں ، یا خدا کے واسطے ۔ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ ؛ حواریوں نے کہا ۔ حَوَارِی ۔ حَوْرٌ سے مشتق ہے جس کے معنی گردش کرنا ، واپس آنا اور سپید ہونا یا سپیدی ہیں ۔ حواری ، دھوبی کو بھی کہتے ہیں ۔ جناب عیسٰیؑ کے حواری یا تو اس واسطے حواری کہلائے کہ وہ پاک صاف تھے یا اس لئے کہ وہ قصّار یا گاذر یا دھوبی کا پیشہ کرتے تھے ۔ اسی سے مِحْوَرْ ہے ۔ دھرّا ۔ حور جمع حَوْراء وہ عورت جس کی آنکھ کی پتلی خوب سیاہ اور دیدہ بہت سفید ہو ۔ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ؛ ہم اللہ کے انصار اور یار و مددگار ہیں ۔ جب کسی چیز کا اثر عام ہوتا ہے اور خیرِ کثیر پر مشتمل ہوتا ہے تو اس کو خدائے تعالیٰ کی طرف نسبت کردیتے ہیں جیسے کَعْبَةُ اللّٰهِ ۔ بَیْتُ اللّٰهِ ؛ اسی طرح اَنْصَارُ اللّٰه ؛ بھی ہے ۔ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ؛ ہم خدا پر ایمان لائے ۔ وَاشْهَدْ ؛ اور شاہد رہئے ، گواہ رہئے ، دیکھ لیجئے ۔ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ؛ کہ ہم مسلمان ہیں ۔

ترجمہ :- پھر جب عیسٰیؑ نے ان سے کفر کو محسوس کیا تو کہا ۔ اللہ کے واسطے کوئی میرا یار و مددگار ہے ؟ حواریوں نے کہا : ہم اللہ کے یار و مددگار ہیں (اس کے انصار ہیں) ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں (اور مشاہدہ کر لیجئے) اور دیکھ لیجئے کہ ہم مسلمان ہیں ۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۳﴾

۵ ع ۱۳ ۱۳ وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۵۴﴾

رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ۔ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ ؛ ہم ایمان لائے ان احکام پر کہ تو نے اُتارے ہیں ۔ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ ؛ اور ہم نے پیغمبر کی اتباع کی ۔ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ؛ پس ہم کو لکھ لے ان لوگوں کے ساتھ جو حاضر ہیں ، دینِ حق کی شہادت دینے والوں میں ، حق بینوں میں ۔ وَمَكَرُوْا ؛ اور انھوں نے اللہ سے مکاری کی ۔ وَمَكَرَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ نے ان کی مکاری کی سزا دی یا اللہ نے ان کی بربادی کی خفیہ تدبیر فرمائی ۔ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ؛ اور اللہ ان مکاروں کو خوب سزا دینے والا ہے یا اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے کیونکہ مکر کے اصلی معنے خفیہ تدبیر کرنے کے ہیں ۔

واضح ہو کہ ہم نے اس سے پہلے بیان کیا ہے کہ عربی زبان میں مشاکلہ بکثرت مستعمل ہے یعنی ایک معنٰی کو قریب تر استعمال کئے ہوئے لفظ سے ادا کرنا ۔ اسی مشاکلہ پر مبنی ہے ۔ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ اور وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ وغیرہ ۔

ترجمہ :- اے ہمارے رب ! ہم ایمان لائے ان احکام پر جن کو تو نے اُتارا اور ہم نے پیغمبر کی (پیروی و اتباع کی لہذا ہمارا نام حق بینوں میں لکھ لے ۔ ان لوگوں نے (اللہ سے) مکاری کی اور اللہ نے ان کے مکر کے لائق سزا دی اور اللہ تو ان مکاروں کو خوب سزا دینے والا (اور ان کی تدبیروں کو

اُلٹانے والا) ہے ۔

صاحبو ! حضرت عیسٰی علیہ السلام کے حسبِ ذیل بارہ حواری ہیں :-

(۱) شمعون یا پطرس (۲) ازوریاس برادر شمعون (۳) یعقوب بن زبدی (۴) یوحنا (۵) فیلبوس برادر یوحنا (۶) برتھولما (۷) تھوما (۸) متی (۹) یعقوب بن حلفی (۱۰) بہی یار تہدی یا تدی (۱۱) شمعون کنانی (۱۲) یہودا اسکریوتی جس نے حضرت مسیحؑ کو پکڑوا بھی دیا تھا ۔

ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ حضرت مسیحؑ نے انھیں حکم دیا تھا کہ ’’ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آ گئی ہے ‘‘ ۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائی مذہب تبلیغی نہیں ہے بلکہ بنی اسرائیل کے ساتھ خاص ہے ۔ ان کا کام یہ تھا کہ ’’ بیماروں کو اچھا کرنا ، مُردوں کو جِلانا ، کوڑھیوں کو پاک و صاف کرنا ، بد روحوں کو نکالنا ‘‘ ۔ نیز یہ کہ اپنے پاس کچھ نہ رکھیں ۔ ’’ نہ سونا اپنے کمر بند میں رکھنا ، نہ چاندی نہ پیسے ، راستے کے لئے نہ جھولی لینا ، نہ دو دو کرتے ، نہ جوتیاں نہ لاٹھی ‘‘ ۔

لیکن ان بارہ کی ایمانی حالت کے متعلق جو کچھ عیسائیوں کے پاس لکھا گیا ہے وہ بڑے ہی سخت الفاظ ہیں ، ان سے یہ تسلیم کرنا مشکل نظر آتا ہے کہ واقعی ان کی حالت ایسی ہو ۔ کہیں ان کو کم اعتقاد کہا گیا ہے ، کہیں بے اعتقاد اور کج رو قوم اور کہیں ان کو ’’ رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ‘‘ سے محروم قرار دیا گیا ہے ۔ کہیں پطرس کو جو ان سب کا سردار ہے شیطان کے نام سے پکارا گیا ہے ۔ ان میں سے ایک یہودا اسکریوتی آخر صرف تیس روپیے لے کر حضرت مسیحؑ کو پکڑوا دیتا ہے اور بارہ کے گیارہ رہ جاتے ہیں مگر الفاظ کو پورا کرنے کے لئے پیچھے پولوس کو داخل کر کے بارہ کی تعداد پھر بنائی جاتی ہے ۔ مگر باقی کی کمزوری کا بھی یہ حال ہے کہ پطرس جس پر مسیحؑ نے کلیسا کی بنیاد رکھی تھی تین دفعہ مسیح کا انکار کرتا ہے اور جب لوگ کہتے ہیں کہ یہ اس کے ساتھ تھا تو جھوٹ بول کر جان چھڑاتا ہے کہ میں نہیں تھا اور باقی حواری حضرت مسیحؑ کی گرفتاری کے وقت بھاگ جاتے ہیں ۔ حالانکہ ان کے ساتھ جو وعدے کئے گئے تھے وہ بڑے عظیم الشان تھے ۔ چنانچہ پطرس کو کہا ۔ ’’ میں آسمان کی بادشاہت کی کنجیاں تجھے دوں گا اور جو کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ بندھے گا ۔ اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھلے گا ‘‘ ۔ اور بارہ حواریوں کے لئے یہ وعدہ تھا ۔ ’’ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب ابن آدم نئی پیدائش میں اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا تو تم بھی جو میرے پیچھے ہولئے ہوں گے بارہ تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے ‘‘ ۔

قرآنِ کریم نے ان حواریوں کا ذکر بہ تفصیل نہیں کیا ۔ صرف ان کی خوبیوں کا ذکر کیا ہے ۔ یہ ان کی خدمت اور نصرت کی عزت ہے ۔ یہ قرآن شریف کا احسان عیسائیوں پر ہے کہ ان کے رسول کے ساتھ ان کے اصحاب کی بھی خوبیوں کا ذکر کیا کمزوریوں کا نام تک نہ لیا مگر اس احسان فراموش قوم نے سارا زور اس محسن کی عیب شماری پر لگا دیا اور وہ بھی سب جھوٹ ۔

کہتے ہیں کہ یہودا نے حضرت عیسیٰؑ کی حکام سے شکایتیں کر کے پلاطوس حاکم کو ان کے قتل پر آمادہ کیا ۔

قرآن میں حواریوں کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں اس کے برعکس عیسائیوں نے ان کی عیب شماری کی

جاسوس دوڑائے گئے ۔ حضرت مسیحؑ کو ایک جگہ سے گرفتار کر کے لائے اور طرح طرح کی اذیتیں دینی شروع کیں اور بہت کچھ مکر و فریب ان کے قتل کے لئے کیا مگر خدا کا انتقام سب پر غالب ہے ۔ اللہ نے ان ہی یہودیوں میں سے ایک کو حضرت مسیحؑ کی صورت میں تبدیل کر دیا اور مسیح علیہ السلام کو ملائکہ آسمان پر لے گئے ۔ یہودیوں نے اس شخص کو مسیح سمجھ کر سولی دے دی اور بڑی اذیت سے مارا ۔

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَٰعِيسَىٰٓ إِنِّى مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوٓا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَٰمَةِ ثُمَّ إِلَىَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ﴿۵۵﴾

اِذْقَالَ اللّٰهُ ؛ اس واقعہ کو یاد کرو جب کہ اللہ نے فرمایا ۔ یٰعِیْسٰی ۔ اے عیسیٰ ؛ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ ؛ میں تمہاری مدت پوری کروں گا یعنی تمہاری عمر بڑی ہوگی اور یہودی تم کو قتل نہ کر سکیں گے ۔ بعض لوگ اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ کے معنی بتاتے ہیں ۔ میں تم کو موت دینے والا ہوں ، مارنے والا ہوں مگر اس میں بھی مدت کی تعیین نہیں ہے کہ کب اور کس عمر میں ؟ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ ؛ اور تم کو اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں ۔ یا ۔ تم کو رفعت و سر بلندی دینے والا ہوں ۔ یا ۔ جسمانی طور سے آسمان پر اُٹھانے والا ہوں وَمُطَهِّرُکَ ؛ اور تم کو پاک کرنے والا ہوں مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ ان لوگوں کے جھوٹے الزامات سے جنھوں نے کفر کیا یعنی یہودیوں کے جھوٹے اِتہامات اور الزامات سے تم کو بَری کر دوں گا ۔ وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ ؛ اور کر دینے والا ہوں میں ان لوگوں کو جنھوں نے تمہاری اتباع کی ، پیروی کی ، یا ان لوگوں کو جو تمہارے بعد آنے والے ہیں ۔ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اوپر ان لوگوں کے کہ کفر کیا ۔ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ؛ قیامت تک ۔ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ ؛ پھر میری طرف تمہارا رجوع ہے ، پھر کر آنا ہے ۔ فَاَحْکُمُ بَیْنَکُمْ ؛ پھر میں تم میں حکمِ قطعی دینے والا ہوں ، تمہارے درمیان فیصلہ کرنے والا ہوں ۔ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ؛ جن مسائل میں تم اختلاف کرتے ہو ۔

ترجمہ :- (اس وقت کو یاد کرو) جب کہ اللہ (تعالیٰ) نے فرمایا اے عیسیٰ ! میں تمہاری عمر پوری کروں گا اور اپنی طرف اُٹھا لوں گا اور تم کو پاک کروں گا ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا اور تمہارے متبعین (اور بعد آنے والوں کو) کفر کرنے والوں سے بلند پایہ کر دوں گا قیامت تک ۔ پھر تم سب کی بازگشت میری طرف ہے ۔ پھر جن مسائل میں تم اختلاف کر رہے ہو ان میں فیصلہ کروں گا ۔

فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۵۶﴾

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ پھر جن لوگوں نے کفر کیا ۔ فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؛ میں ان کو عذاب دوں گا سخت عذاب ۔ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ دنیا اور آخرت میں بھی ۔ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ؛ اور نہیں ہے ان کے لئے نصرت و مدد دینے والوں میں سے کوئی ۔

ترجمہ :- مگر جن لوگوں نے کفر کیا میں ان کو دنیا و آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور ان کے لئے کوئی یار و مددگار نہ ہوگا ۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۷﴾

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور لیکن جو لوگ ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کئے ۔ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؛ پھر اللہ ان کو پورا پورا اَجر دے گا ، کافی وافی ثواب دے گا ۔ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ؛ اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ، محبوب نہیں رکھتا ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو ان کو اللہ پُورا پُورا اَجر دے گا اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ۔

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ﴿۵۸﴾

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ ؛ یہ وہ ہے جس کو ہم تم کو سناتے ہیں ۔ وہ کیا ہیں ؟ مِنَ الْاٰيٰتِ ؛ آیات ہیں ، نشانیاں ہیں ۔ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ ؛ اور پر حکمت تذکرہ ہے ، یاد دہانی ہے ۔

ترجمہ :- یہ وہ ہے جس کو ہم تم کو سناتے ہیں ۔ (وہ کیا ہیں ؟) آیتیں ہیں اور پر حکمت تذکرہ ہے ۔

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۵۹﴾

اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى ؛ بے شک عیسیٰؑ کی مثال اور ان کی صفت ۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ خدا کے پاس ۔ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؛ آدم کی صفت کے جیسی ہے ۔ اگر عیسیٰؑ بے باپ کے پیدا ہوئے ہیں تو خدا کے لئے کونسی مشکل ہے جب کہ آدمؑ بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے ہیں ۔ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ؛ آدم کو مٹی سے پیدا کیا ۔ ثُمَّ قَالَ لَهٗ ؛ پھر حقیقتِ آدم اور ان کے عینِ ثابتہ کو کہا ۔ كُنْ ؛ تم پیدا ہوجاؤ ۔ فَيَكُوْنُ ؛ پھر وہ پیدا ہوجاتے ہیں ، پیدا ہوگئے ۔

ترجمہ :- بے شک عیسٰیؑ کی مثال خدا کے پاس آدم کی مثال کی سی ہے ۔ ان کو مٹی سے پیدا کیا پھر ان سے فرمایا ہو جاؤ ۔ پھر وہ ہو گئے ۔

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿٦٠﴾

اَلْحَقُّ مِنْ رَبِّکَ ؛ حق تو وہی ہے جو اے مخاطب ! تیرے رب کے پاس سے ہے ۔ فَلَا تَکُنْ ؛ پس تو نہ ہو ۔ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ؛ شک کرنے والوں میں سے ۔ اِمْتَرَی الشَّیْءَ ؛ اِسْتَخْرَجَهٗ اس کو نکالا ۔ وَامْتَریٰ فِی الشَّیْءِ ؛ شَکَّ فِیْهِ ۔ اس میں شک کیا ۔

ترجمہ :- حق تو وہی ہے جو تمہارے رب کے پاس سے (پہنچا) ہے ۔ پس تم شک کرنے والوں سے نہ ہو جاؤ ۔

فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ﴿٦١﴾

فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْهِ ؛ پھر جو تم سے حجت کرے اس مسئلے میں ، پھر جو اس بارے میں کٹ حجتی کرے ۔ مِنْ بَعْدِ مَاجَاءَکَ ؛ بعد اس کے کہ تمہارے پاس آیا ۔ مِنَ الْعِلْمِ ؛ علم سے یعنی بعد اس علم کے جو تمہارے پاس پہنچا ۔ مِنَ الْعِلْمِ مَا کا بیان ہے ۔ فَقُلْ تَعَالَوْا ؛ تو تم کہہ دو آؤ ۔ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَکُمْ ؛ بُلائیں ہم اپنے بچوں اور تمہارے بچوں کو ۔ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ ؛ اور ہماری عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو ۔ وَاَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَکُمْ ؛ اور ہمارے لوگوں کو اور تمہارے لوگوں کو ۔ ثُمَّ نَبْتَهِلْ ؛ پھر گڑگڑائیں اور عاجزی سے دُعا کریں ۔ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ ؛ پھر اللہ کی لعنت کریں ، خدا کی مار طلب کریں ، خدا کی پھٹکار مانگیں ۔ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ۔ جھوٹوں پر ۔

ترجمہ :- پھر جو تم سے کٹ حجتی کریں اس (مسئلہ زیر بحث) میں تمہارے پاس علم آ جانے کے بعد تو تم کہہ دو آؤ ، بُلائیں ہمارے بچوں اور تمہارے بچوں کو اور ہماری عورتوں اور تمہاری عورتوں کو ، ہمارے آدمیوں کو اور تمہارے آدمیوں کو پھر تضرع و زاری سے دُعا کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں ۔

صاحبو ! اَبْنَآءَنَا وَ نِسَآءَنَا اور اَنْفُسَنَا ؛ یہ سب جمع کے صیغے ہیں ۔ اس مباہلہ میں تمام مسلمان جمع ہو گئے تھے ۔ مگر جس وقت حضرت رسولِ خدا ﷺ اپنے مکان سے برآمد ہوئے ہیں تو حضرتؐ کے ساتھ گھر میں سے پنجتن پاک نکلے یعنی آنحضرتؐ ، حضرت علی ، حضرت بی بی فاطمہ اور حسنین رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین اور راستہ میں دوسرے لوگ مل گئے ۔ چنانچہ مروی ہے کہ حضرت ابوبکرؓ اور ان کے صاحبزادے ، حضرت عمرؓ اور ان کے صاحبزادے ، حضرت عثمانؓ اور ان کے صاحبزادے

پیر ۹ بجے

بھی نکلے تھے ۔

مباہلہ کیا ہے ؟ اتمامِ حجت کے لئے اور اپنے سچّے ہونے کے یقین سے تضرع و زاری سے جھوٹوں پر لعنت کرنا ۔ بزرگانِ دین نے آنحضرت ﷺ کے بعد بھی مباہلہ کیا ہے ۔ حضرتؑ کا مباہلہ کن سے ہوا تھا ؟ نجران کے یہودیوں سے ۔ مگر انھوں نے مباہلہ نہیں کیا اور جزیہ دینا قبول کرلیا ۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۚ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾

اِنَّ هٰذَا ؛ بے شک یہ ۔ لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ؛ بے شک حق قصہ ہے ، سچا بیان ہے ۔ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؛ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، کوئی مستحقِ عبادت نہیں ۔ مِنْ زائد ہے اس سے تاکید حاصل ہوتی ہے ۔ اصل میں وَمَا اِلٰـهٌ اِلَّا اللّٰهُ ہے وَاِنَّ اللّٰهَ ؛ اور بے شک اللہ ۔ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؛ البتہ وہی ہے عزت وحکمت والا ۔

ترجمہ :- بے شک یہ حق اور درست واقعہ ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ بے شک اللہ ہی عزیز وحکیم ہے ۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾ ع ۶ ۹ ۱۴

فَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ پھر اگر پیٹھ پھیریں ، روگردانی کریں ، نہ مانیں ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ ؛ تو اللہ مفسدوں کو خوب جانتا ہے ، فسادیوں کا پُورا پُورا علم رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- پس اگر وہ اعراض کریں تو بے شک اللہ مفسدین کا پُورا پُورا علم رکھتا ہے (ان کو خوب جانتا ہے) ۔

اہلِ کتاب کے عقائدِ فاسدہ کا ابطال کردیا ۔ اب انھیں کے مسلّمات سے ان کی تردید کی جاتی ہے لہٰذا فرماتا ہے :-

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ! اے کتاب والو ! اے یہودیو ! نصرانیو ! تَعَالَوْا ؛ آ ؤ ۔ اِلٰى كَلِمَةٍ ؛ ایک بات کی طرف ، ایک اُصولی کلمہ کی طرف ۔ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؛ جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے درمیان ۔ یعنی دونوں کا مسلّمہ ہے اور اس سے نہ ہم کو اعراض کرنا چاہیئے اور نہ تم کو ۔ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ ؛ کہ نہ عبادت کریں مگر اللہ کی ۔ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا ؛ اور نہ شریک بنائیں ہم اللہ کا کسی کو ۔ وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا ؛ اور نہ بنائیں ہمارے بعض بعض کو ، اور نہ سمجھیں کوئی کسی کو ۔ اَرْبَابًا ؛ مالک ، آقا ، پالنے والا ، رب ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوا ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ پھر اگر نہ مانیں ،

اعراض اور روگردانی کریں ۔ فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا ؛ تو کہہ دو کہ تم شاہد رہو، تم گواہ رہو ۔ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ؛ کہ ہم تو صاحبِ اسلام ہیں ، ہم نے اپنے آپ کو خدا کے حوالے کر دیا ، اس کے سامنے گردنِ تسلیم جھکا دی ہے یعنی اگر تمہاری مخالفت محض تعصب و نفسیات کی وجہ سے نہیں ہے اور دین وحق پرستی کی کچھ بھی طلب ہے تو آؤ ۔ سارے اختلافات کو چھوڑ کر توحید و خدا پرستی کی ، ہماری اور تمہاری ، مسلمہ بنیادی صداقتوں پر متفق ہو جائیں ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو اہلِ کتاب ! ہمارے تمہارے درمیان جو ایک سیدھا سچا کلمہ ہے اس کی طرف آ جاؤ (اور اس کو قبول کرو) کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کا کسی کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو ، خدا کو چھوڑ کر ، اپنا رب نہ بنالے ۔ پھر اگر وہ روگردانی کریں (اور تمہاری بات نہ مانیں) تو تم (اور تمہارے متبعین) کہہ دیں کہ تم شاہد رہو کہ ہم تو مسلمان ہیں (خدا پرست ہیں اور صاحبِ اسلام ہیں) ۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ! لِمَ تُحَآجُّوْنَ ؛ کیوں کٹ حجتی کرتے ہو ، کیوں جھوٹے جھگڑے نکالتے ہو ۔ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ ؛ ابراہیمؑ کے متعلق ، ان کے بارے میں ۔ وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ ؛ حالانکہ تورات و انجیل نہیں اُتارے گئے ، نازل نہیں کیے گئے ہیں ۔ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ؛ مگر ابراہیمؑ کے بعد ۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ کیا تم عقل نہیں رکھتے ؟ کیا تم سمجھتے بوجھتے نہیں ؟

ترجمہ :- اے اہلِ کتاب ! تم ابراہیم کے متعلق کیوں کٹ حجتی کرتے ہو حالانکہ تورات و انجیل ان کے بعد ہی نازل ہوئی ہیں ۔ کیا تم کو اتنی بھی عقل نہیں ہے ؟

ابراہیمؑ تو سب کے مسلّم امام و رہنما ہیں ۔ ان کی تعلیمات کے متعلق تو جھگڑا نہ کرنا چاہئے ۔ تورات و انجیل تو بعد کے ہیں اور اصل تعلیم ابراہیمؑ کی ہے ۔

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

هَآ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ ؛ تم تو وہی لوگ ہو ۔ حَاجَجْتُمْ ؛ جنھوں نے حجت کی ۔ فِیْمَالَکُمْ بِہٖ عِلْمٌ ؛ ان مسائل میں جن کا تمہیں کچھ علم تھا بھی ۔ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ ؛ پھر کیوں کٹ حجتی کرتے ہو؟ کیوں بحث مباحثہ کرتے ہو؟ فِیْمَا ؛ ان مسائل میں لَیْسَ لَکُمْ ؛ تم کو نہیں ۔ بِہٖ عِلْمٌ ؛ ان کا علم ۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ ؛ اور حالانکہ اللہ جانتا ہے ، علم رکھتا ہے ۔ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ اور تم نہیں جانتے ، تم کو علم نہیں ۔

ترجمہ :- تم تو وہ لوگ ہو کہ ان (مسائل) میں جن کو تم کچھ جانتے بھی ہو حجت ہی کرتے ہو ۔ پھر ان مسائل میں تو حجت نہ کرنی چاہئے جن کا تم کو کچھ بھی علم نہیں حالانکہ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے (اس کو سب کچھ علم ہے اور تم کو کچھ بھی نہیں) ۔

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا ؛ ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی ۔ وَلٰکِنْ کَانَ ؛ مگر وہ تھے ۔ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا یک رخی ، یک طرفہ مسلمان یا سیدھا مستقیم ، بے شک و شبہ شرک و بُت پرستی سے پاک صاف ۔ حَنَفَ الشَّیْءُ ـــ یَحْنِفُ حَنْفًا ؛ مائل ہونا ، جھکنا ۔ وَحَنَفَ الرَّجُلُ ۔ یَحْنِفُ ۔ حَنْفًا ؛ سیدھا ہونا ۔ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؛ اور نہ تھے ابراہیمؑ شرک کرنے والوں میں سے ۔

ترجمہ :- ابراہیمؑ نہ یہودی تھے نہ نصرانی مگر وہ تو تھے سیدھے مستقیم مسلمان ۔ وہ مشرکین میں سے ہرگز نہ تھے ۔

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِىُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ وَلِىُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۸﴾

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ ؛ بے شک لوگوں میں زیادہ اولیٰ اور نسبتِ خصوصیت کے مستحق تر ۔ بِاِبْرٰھِیْمَ ؛ ابراہیم کے ساتھ ۔ لَلَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُ ؛ البتہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ابراہیمؑ کی اتباع کی ، ان کے قدم بہ قدم چلے ، ان کی پیروی کی ۔ وَھٰذَا النَّبِیُّ ؛ اور یہ نبی یعنی حضرت محمد ﷺ ۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ اور اللہ ایمانداروں کا حامی اور یار و مددگار ہے ۔

ترجمہ :- بے شک سب سے زیادہ ابراہیم کے ساتھ خصوصیت رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جو ان کے متبع تھے اور یہ نبی (حضرت محمد ﷺ) اور دوسرے ایماندار ۔ اور اللہ ایمانداروں کا حامی ہے (والی ہے) ۔

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۹﴾

وَدَّتْ طَآئِفَةٌ ؛ ایک گروہ ایک جماعت چاہتی ہے، آرزو کرتی ہے مِنَ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؛ اہلِ کتاب میں سے ۔ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؛ کہ اگر وہ تم کو گمراہ کرسکیں تو کیا خوب ہو ۔ وَمَا يُضِلُّوْنَ ؛ اور حالانکہ وہ گمراہ نہیں کرتے ۔ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ ؛ مگر اپنے آپ کو ۔ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ؛ اور ان کو اس کا شعور نہیں ، وہ اس کو نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- ایک گروہ اہلِ کتاب کا چاہتا ہے کہ اگر وہ تم کو گمراہ کرے تو کیا اچھا ہو ۔ حالانکہ وہ (اس غلط آرزو میں) اپنے آپ ہی کو گمراہ کرتے ہیں ۔ مگر ان کو اس کا شعور نہیں ۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۷۰﴾

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ۔ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ تم اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو، کیوں کفر کرتے ہو ۔ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ؛ حالانکہ تمہارا دل اس کی گواہی دیتا ہے ، مانتا ہے ، اور تم اس کے قائل ہو ۔

ترجمہ :- اے اہلِ کتاب ! تم اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو؟ حالانکہ تمہارا دل اس کی گواہی دیتا ہے ۔

ع ۷ ۸ ۱۵

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ۔ لِمَ تَلْبِسُوْنَ ؛ کیوں پوشیدہ رکھتے ہو ، کیوں التباس پیدا کرتے ہو ۔ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ ؛ حق کو باطل کے ساتھ ۔ وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ ؛ اور حق کو چھپاتے ہو ، کتمانِ حق کرتے ہو ۔ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ اور جانتے بوجھتے ، حالانکہ تم علم رکھتے ہو اور تم کو اپنے اہلِ علم ہونے کا دعویٰ بھی ہے ۔

ترجمہ :- اے اہلِ کتاب ! تم کیوں حق و باطل کو ملاتے ہو اور کیوں اہلِ علم ہو کر (جانتے بوجھتے) حق کو چھپاتے ہو ۔

اس سے پہلے تمام انبیاء کے مسلّم پیشوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر آیا اور یہ کہ اسلام یہودیوں اور نصرانیوں سے

خاص نہیں اور وہ صرف خدا کی اطاعت اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دینے کا نام ہے۔ اب ان یہودیوں اور نصرانیوں کے مکر اور اسلام کے خلاف ان کی سازشی کارروائیوں کو بیان فرماتا ہے:-

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَٰبِ ءَامِنُوا بِالَّذِىٓ أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ ءَامَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوٓا ءَاخِرَهُۥ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۷۲﴾

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ: اور کہا ایک طائفہ اور جماعت نے، ایک گروہ نے۔ طَائِفَةٌ۔ طَوْف سے ماخوذ ہے بمعنی گھومنا یہ لفظ جب انسانوں پر بولا جائے تو اس سے مراد جماعت ہے۔ کسی چیز کے حصّے اور ٹکڑے کو بھی طَائِفَةٌ کہتے ہیں۔ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ: اہلِ کتاب سے۔ اٰمِنُوْا: ایمان لاؤ، اظہارِ ایمان کرو۔ بِالَّذِیْ اُنْزِلَ: اس چیز پر جو اُتاری گئی۔ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ ان لوگوں پر جو ایمان لائے۔ یعنی مسلمانوں پر۔ وَجْهَ النَّهَارِ: اوّلِ روز، اُجالے منہ، صبح سویرے۔ وَاكْفُرُوْآ اٰخِرَهٗ: اور انکار کردو آخرِ روز یعنی چند روز بظاہر مسلمان بنو اور پھر مرتد ہو جاؤ، دین سے پلٹ جاؤ۔ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۔ شاید وہ پلٹ جائیں، ان اہلِ کتاب کی عادت تھی کہ لوگوں کو سکھاتے، صبح سویرے مسلمانوں کے سامنے اسلام ظاہر کرو اور آخر روز اس سے پلٹ جاؤ تاکہ نادان لوگ یہ سمجھ کر کہ دینِ اسلام میں ضرور کچھ برائی ہے، لوگ اس کو چھوڑ رہے ہیں خود بھی پلٹ جائیں۔

ترجمہ:- اہلِ کتاب کی ایک جماعت نے کہا کہ اس (دین) پر جو مسلمانوں پر اُتارا گیا ہے ابتدائے روز میں ایمان لے آؤ اور آخر میں اس سے پلٹ جاؤ شاید کہ (مسلمانوں میں کے نادان ان پلٹنے والوں کے دیکھا دیکھی) وہ بھی (اسلام سے) پلٹ جائیں۔

وَلَا تُؤْمِنُوٓا إِلَّا لِمَن تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَى اللَّهِ أَن يُؤْتَىٰٓ أَحَدٌ مِّثْلَ مَآ أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَآجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ وَاللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿۷۳﴾

وَلَا تُؤْمِنُوْا: اور نہ مانو۔ اِلَّا لِمَنْ: مگر اُن لوگوں کی جو۔ تَبِعَ دِيْنَكُمْ: تمہارے دین کے تابع ہیں۔ یعنی یہودی اور نصرانی مذہب کو ہرگز نہ چھوڑو اور ہرگز اسلام نہ لاؤ۔ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى: تم کہہ دو بے شک ہدایت۔ هُدَى اللّٰهِ: اللہ ہی کی ہدایت ہے۔ کچھ یہودیوں اور نصرانیوں سے خاص نہیں۔ اللہ کی ہدایت تو اب صرف اسلام میں ہے لہذا اس کی اتباع

ضروری ہے۔ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ ؛ کہ دیا جائے کوئی ایک ۔ مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ ؛ جس طرح تم کو دیا گیا ہے، جو کچھ تم کو دیا گیا ہے۔ یعنی یہ بات بھی نہ مانو کہ جیسا کچھ دین تمہیں دیا گیا ہے ویسا کسی دوسرے انسان کو ملا ہے۔ اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ ؛ یا تم سے حجت کریں یا تم کو الزام دیں۔ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس یعنی تمہارے پروردگار کے متعلق تمہارے خلاف کسی کی حجت چل سکتی ہے اس کو بھی نہ مانو۔ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ؛ تم کہہ دو فضل و کرم تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ تو۔ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ؛ بڑی وسعت و گنجائش اور علم والا ہے۔

ترجمہ :- (اہلِ کتاب نے یہ بھی کہا کہ) تم نہ مانو مگر ان لوگوں کی جو تمہارے دین کے تابع ہیں (یا محمد!) تم کہہ دو ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے (وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ تم اس کو بھی نہ مانو) کہ تم کو جیسا دین دیا گیا ہے کسی اور کو بھی دیا گیا ہو یا کوئی خدائے تعالیٰ کے متعلق تم پر حجت اور دلیل میں غالب آ سکتا ہے (یا محمد!) تم کہہ دو فضل و کرم خدا کے ہاتھ میں ہے اسے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تو بڑی وسعت و گنجائش اور علم والا ہے (اللہ کے دامنِ رحمت میں مسلمانوں کی بھی گنجائش ہے اور کون مستحق ہے اس کو اللہ خوب جانتا ہے)۔

يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۷۴

يَخْتَصُّ ؛ اللہ خاص کرلیتا ہے۔ بِرَحْمَتِهٖ ؛ اپنی رحمت سے۔ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ۔ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؛ صاحبِ فضلِ عظیم ہے، بڑا ہی فضل و کرم کرنے والا ہے۔

ترجمہ :- (اللہ) جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کرلیتا ہے اور وہ بڑا ہی فضل و کرم کرنے والا ہے۔

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ۷۵

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؛ اور بعض اہلِ کتاب ایسے بھی ہیں۔ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ ؛ کہ اگر تم ان پر اطمینان کرو، امین سمجھو۔ بِقِنْطَارٍ ؛ ایک ڈھیر پر۔ يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ؛ وہ تم کو ادا کردے گا، دے دے گا۔ وَمِنْهُمْ ؛ اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں۔ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ ؛ اگر تم ان کو قابلِ اطمینان سمجھو۔ امانت دار سمجھو، اعتبار کے قابل سمجھو ایک دینار پر۔ لَا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ؛ وہ تم کو ادا نہ کرے گا، پہنچا نہ دے گا۔ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا ؛ مگر جب تک کہ تم اس کے پاس کھڑے ہو، اس کے سر پر

سوار ہو۔ سامنے سے ہٹے اور دینار غائب۔ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ ؛ یہ اس وجہ سے ہے کہ ان لوگوں نے۔ قَالُوْا ؛ کہا۔ لَیْسَ عَلَیْنَا ؛ نہیں ہے ہمارے خلاف میں، ہمارے نقصان کے لئے فِی الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ ؛ اَن پڑھ، جاہلوں میں، راہِ اعتراض، کوئی گناہ، کوئی باز پرس۔ وَیَقُوْلُوْنَ ؛ اور کہتے ہیں۔ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ ؛ خدا پر جھوٹ۔ کِذْب ؛ خلافِ واقعہ۔ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ؛ اور وہ جانتے بوجھتے ہیں، صاحبِ علم ہونے کے مدّعی ہیں۔

ترجمہ :- اور بعض اہلِ کتاب ایسے بھی ہیں کہ اگر تم ان کو (روپیوں کے) ایک ڈھیر پر امین سمجھو تو وہ تم کو ادا کریں گے اور بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر ایک دینار پر بھی ان کو امین سمجھو (ان کا اعتبار کرو) تو وہ تم کو ہرگز ادا نہ کریں گے مگر جب تک ان کے سر پر کھڑے نہ رہو۔ ان کا یہ خیال اس بات پر مبنی ہے کہ انہوں نے کہا (ان کا مقولہ ہے) ہم پر ان جاہلوں کو نقصان پہنچانے میں کوئی گناہ نہیں، وہ خدا پر جھوٹ کہتے ہیں۔ حالانکہ خوب جانتے ہیں (کہ جھوٹ بولنا گناہ ہے اور بدعہدی گناہ ہے)۔

بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۷۶﴾

بَلٰی ؛ ہاں کیوں نہیں۔ مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ ؛ جس نے اپنے عہد کو پورا کیا، جس نے ایفائے عہد کیا، جو اپنے قول و قرار پر قائم رہے۔ وَاتَّقٰی ؛ اور تقوٰی اختیار کرے، اور پرہیز گار رہے۔ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ؛ پس بے شک اللہ متقیوں کو محبوب رکھتا ہے، خدا کے غضب سے بچنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

ترجمہ :- کیوں نہیں (اس جھوٹ کی اس نقصان رسانی اور بدعہدی کی باز پرس ہوگی) جو اپنا ایفائے عہد کرتا ہے اور تقوٰی اختیار کرتا ہے تو بے شک اللہ تقوٰی اختیار کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۷۷﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ ؛ بے شک جو لوگ خریدتے ہیں۔ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ؛ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں سے یعنی جھوٹی قسمیں کھا کر خدا سے بدعہدی کر کے کیا حاصل کیا؟ تھوڑا سا مال۔ ان قسموں کی کیا قیمت ہوگی؟ بہت ہی کم۔ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؛ تھوڑی قیمت۔ ثَمَنْ، مشتری اور بائع کے درمیان ہوتا ہے اور قیمۃ بازار کے نرخ کو کہتے ہیں۔ اُولٰٓئِکَ ؛ یہ لوگ لَاخَلَاقَ لَھُمْ ؛ ان کو کوئی حصّہ نہیں، خیر کا کچھ حصّہ نہیں۔ اس لفظ کے مادّہ میں پیدا کرنا، درست کرنا اور معطر کرنے کے معنی پائے جاتے ہیں اور خلاق کے معنٰی ہیں بھلائی میں کچھ حصّہ۔ فِی الْاٰخِرَۃِ ؛ آخرت میں۔ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ ؛ اور اللہ ان سے

کلام نہ فرمائے گا، اللہ ان سے بات نہ کرے گا۔ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ ؛ اور ان کو نگاہ اُٹھا کر نہ دیکھے گا۔ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؛ قیامت کے دن۔ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ ؛ اور نہ ان کی بے گناہی کو قبول کرے گا، اور نہ ان کا تزکیہ کرے گا، اور نہ ان کی صفائی مانی جائے گی اور نہ ان کے گناہوں کو معاف کر کے گندگی سے پاک کرے گا۔ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؛ اور ان کے لئے عذاب الیم ہے، دردناک سزا ہے۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ خدا کے عہد کو اور اپنی قسموں کو بیچ کر تھوڑی سی قیمت حاصل کرتے ہیں یہ لوگ تو وہ ہیں جن کو آخرت میں کچھ حصّہ نہیں۔ نہ قیامت کے دن خدا ان سے بات کرے گا اور نہ ان کو آنکھ اُٹھا کر دیکھے گا اور نہ ان کو پاک و صاف کرے گا اور ان ہی کے لئے عذابِ الیم ہے۔

وَاِنَّ مِنْھُمْ لَفَرِیْقًا یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَھُمْ بِالْکِتٰبِ لِتَحْسَبُوْہُ مِنَ الْکِتٰبِ وَمَا ھُوَ مِنَ الْکِتٰبِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَمَا ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾

وَاِنَّ مِنْھُمْ لَفَرِیْقًا ؛ اور ان میں البتہ ایک فریق ایسا بھی ہے۔ یَلْوٗنَ اَلْسِنَتَھُمْ ؛ اپنی زبانوں کو توڑ مروڑ کر، بات کو چبا چبا کر یعنی جھوٹ اُلٹ پھیر کر کے۔ اَلْسِنَۃٌ لِسَانٌ کی جمع ہے۔ یَلْوٗنَ اَلْسِنَتَھُمْ بِالْکِتٰبِ کے معنٰی ہیں یُحَرِّفُوْنَہٗ ؛ یعنی کتاب کی تحریف کرتے ہیں۔ لَوٌّ کے اصل معنی فَتْلُ الْحَبْلِ یعنی رسی کا بٹنا ہیں۔ اور لَوٰی لِسَانَہٗ بِکَذَا کے معنی جھوٹ کہنے کے ہیں۔ لِتَحْسَبُوْہُ مِنَ الْکِتَابِ ؛ کہ تم اسے کتاب سے سمجھو۔ وَمَا ھُوَ مِنَ الْکِتٰبِ ؛ حالانکہ وہ کتاب سے نہیں ہے یعنی غیر کتاب کو، بات چبا کر، اس طرح ادا کرتے ہیں کہ گویا وہ کتاب سے ہے۔ حالانکہ وہ حقیقتاً کتاب سے نہیں ہے۔ وَیَقُوْلُوْنَ ؛ اور کہتے ہیں۔ ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ؛ وہ اللہ کے پاس سے ہے۔ وَمَا ھُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ؛ حالانکہ وہ اللہ کے پاس سے نہیں ہے۔ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ ؛ اور خدا پر جھوٹ بولتے ہیں۔ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ؛ حالانکہ ان کو علم ہے کہ کتاب اللہ سے نہیں، جانتے بوجھتے، علم رکھتے ہوئے بھی، عالم ہونے کے اِدّعا کے ساتھ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے ایک فریق ایسا بھی ہے جو اپنی زبانوں کو توڑ مروڑ کر کتاب کو (اس طرح) پڑھتا ہے کہ تم اس (غیرِ کتاب کو) کتاب سے سمجھو حالانکہ وہ کتاب سے نہیں۔ اور کہتے ہیں یہ تو خدا کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے اور جانتے بوجھتے خدا پر جھوٹ بولتے ہیں۔

چبا چبا کر باتیں کرنا، غیرِ کتاب اللہ کو کتاب اللہ کہنا، متبعین انبیاء کا کام نہیں۔

مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَہُ اللّٰہُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّۃَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾

مَاكَانَ لِبَشَرٍ ؛ کسی بشر کو، کسی آدمی کو حق نہیں ۔ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ ؛ کہ خدا اس کو دے ۔ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ؛ کتاب اور حکم اور نبوت ۔ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ ؛ پھر وہ لوگوں سے یہ کہے ۔ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ ؛ کہ تم میرے بندے بن جاؤ ۔ میرے عبد بنو، میری خدائی کو مانو ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا ؛ مگر ہو جاؤ ، مگر وہ یہی کہے گا کہ تم بن جاؤ ۔ رَبّٰنِيّٖنَ ؛ رب کو ماننے والے ، خدا پرست ۔ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ ؛ اس وجہ سے کہ تم کتاب اللہ کی تعلیم دیتے ہو اور اس کو پڑھاتے ہو ۔ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ؛ اور اس وجہ سے کہ تم خود بھی پڑھتے ہو اور اس کا درس حاصل کرتے ہو ۔

ترجمہ :- کسی آدمی کو کیا حق ہے کہ خدا اس کو کتاب ، حکم اور نبوت دے اور پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بنو ۔ مگر (وہ تو کہے گا) تم خدا پرست بنو اس وجہ سے کہ تم کتاب اللہ کو پڑھاتے بھی ہو اور پڑھتے بھی ہو ۔

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ
اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع ۸ ۹ ۱۲

وَلَا يَاْمُرَكُمْ ؛ اور نبی اور صاحبِ حکم و کتاب کبھی حکم نہ دے سکے گا ۔ اَنْ تَتَّخِذُوْا ؛ کہ بنا لو ۔ الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ ؛ ملائکہ اور نبیوں کو ۔ اَرْبَابًا ؛ خدا ، جمع ہے رَبّ کی ۔ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ ؛ کیا وہ تم کو کفر کا حکم دے گا ۔ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ بعد اس کے کہ تم مسلمان ہو ، اسلام لا چکے ہو ۔

ترجمہ :- اور وہ تم کو ہرگز حکم نہ دے گا کہ ملائکہ اور پیغمبروں کو خدا بنا لو اور کیا وہ تم کو کفر کا حکم دے گا بعد اس کے کہ تم اسلام لا چکے ہو ۔

اس آیت میں جناب عزیر علیہ السلام اور عیسٰی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھنے اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں سمجھنے کی تردید کی گئی ہے اور یہ کہ یہ تعلیم ہرگز کسی پیغمبر کی نہیں ہوسکتی کہ خود کو یا کسی اور کو خدا سمجھو ۔

یاد رکھو ! خدا کا وجود بالذات ہے اور ماسوا اللہ کا وجود بالعرض ۔ بالعرض وجود والا کبھی خدا نہیں ہوسکتا ۔ چاہے وہ اللہ کا پیغمبر ہو یا اس کا محبوب ، مگر ہے اللہ کا بندہ ۔ بلکہ جو جتنا بڑا ہوگا اتنا ہی خدا کو بڑا سمجھے گا ۔ اس کو اپنے موجود بالعرض ہونے کا زیادہ یقین ہوگا ۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ
مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ
قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ ؛ اور جب کہ اللہ نے لیا ۔ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ ؛ تمام نبیوں کا عہدِ واثق ،قول وقرار ۔ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ ؛ لَمَا میں لام ابتدائی ہے اور مَا موصولہ ہے ۔ البتہ میں نے جو کچھ تم کو دیا ہے ۔ مِنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ؛ مِنْ بیان مَا ہے کتاب اور حکمت سے ۔ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ ؛ پھر تمہارے پاس ایک پیغمبر آئے ۔ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ ؛ تصدیق کرتا ہے اس دین کی جو تمہارے پاس ہے ۔ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ ؛ تو ضرور تم اس پر ایمان لاؤ گے ۔ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؛ اور ضرور اس کی مدد و نصرت کرو گے ۔ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم نے اقرار کرلیا ۔ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؛ اور قبول کرلیا تم نے اس بات پر میرا عہد ۔ اِصْرٌ ؛ بوجھ اور گناہ کے معنی میں بھی آتا ہے ۔ یعنی تم نے اس عہد کے بوجھ کو اُٹھا لیا ،قبول کرلیا ۔ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؛ سب نے کہا : ہم نے اقرار کیا ۔ قَالَ فَاشْهَدُوْا ؛ اللہ تعالیٰ نے کہا : تم گواہ رہو ۔ وَاَنَا مَعَكُمْ ؛ اور میں تمہارے ساتھ ۔ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ؛ گواہوں میں سے ہوں ۔

ترجمہ :- اور (اس واقعہ کو یاد کرو) جب اللہ نے نبیوں سے عہدِ واثق لیا تھا کہ جب میں تم کو کتاب اللہ اور حکمت سے سرفراز کروں پھر تمہارے پاس ایک ایسا رسول آئے جو تمہارے دین (اور رسول ہونے) کی تصدیق کرتا ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کی نصرت کرو گے ۔ (اللہ نے) فرمایا ۔ کیا تم نے اقرار کرلیا ؟ اور ہمارے اس عہد کو قبول کرلیا ؟ (اور اس بوجھ کو اُٹھا لیا) سب نے عرض کیا : ہم نے اقرار کرلیا ۔ فرمایا : تم شاہد رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ شاہدوں میں ہوں ۔

واضح ہو کہ جس دنیا میں ہم ہیں اس کا نام عالمِ شہادت ہے ۔ عالمِ ملک ہے ، عالمِ ناسوت ہے ۔ اس عالم سے اوپر عالمِ مثال ہے ۔ وہاں سب کی روحیں جمع ہوتی ہیں ۔ چونکہ یہ عالم تحتِ زمانہ نہیں اس لئے اگلے پچھلے سب اس عالم میں جمع ہوتے ہیں ۔ اسی عالمِ مثال میں اللہ تعالےٰ نے تمام پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب محمد رسول اللہ ﷺ کے ظہور کا زمانہ آئے اور تم اس زمانے کو پاؤ تو تم سیّد الانبیاء کی تعظیم کرو ۔ ان پر ایمان لاؤ ۔ ان کی ہر طرح سے مدد کرو ۔ تمام انبیاء نے اس کا اقرار کیا ۔ جب پیغمبروں نے اس سیّد الانبیاء کی برتری کا اقرار کرلیا اور ان پر ایمان اور ان کی نصرت کا عہد کرلیا تو ان کے متبعین کو

تمام پیغمبروں کا عہد و میثاق

چاہیئے تھا کہ ان کے پیغمبروں کی پیشنگوئیوں کے مطابق سید الانبیاء کی نبوت کا اقرار کرتے ، ان کی اطاعت کرتے ، ان کے احکام مانتے ۔ پس محمد رسول اللہ ﷺ کو نہ ماننا اور ان کی نافرمانی تمام پیغمبروں کی نافرمانی ہے ۔

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

فَمَنْ تَوَلّٰى ؛ پھر جس نے روگردانی کی ، اعراض کیا ، پیٹھ پھیر لی ۔ بَعْدَ ذٰلِكَ ؛ اس کے بعد ۔ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ؛ پس وہی ہیں فاسق ، نافرمان ، گناہگار ، گناہِ کبیرہ کے مرتکب ۔

ترجمہ :- پھر اس کے بعد جو کوئی پھر جائے تو وہی ہیں فاسق ، بدکار ، نافرمان ۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ ؛ کیا خدا کے دین کے سوا کسی اور دین کو ۔ يَبْغُوْنَ ؛ چاہتے ہیں ، طلب کرتے ہیں ۔ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ ؛ اور اس کو تسلیم کر لیا ، مان لیا ، اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیا ۔ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ۔ طَوْعًا ؛ خوشی سے ۔ وَكَرْهًا ؛ اور کراہت و ناخوشی سے ۔ طَوْعًا وَكَرْهًا ؛ چار و ناچار ، چاہے مانیں چاہے نہ مانیں ۔ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ؛ اور اسی کی طرف رجوع کئے جاتے ہیں ، وہی سب کا مرجع و مآب ہے ۔

خدا کے ماننے والے بالارادہ بھی ہیں اور بغیر ارادہ بھی ۔ ان کی حقیقت ، ان کی احتیاجِ ذاتی ، ان کا امکانِ ذاتی خدا کو منواتا ہے ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ خدا کے دین (اسلام اور توحید) کے سوائے کوئی اور دین کی تلاش میں ہیں ؟ حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو جو ہیں سب چار و ناچار اس کی (خدا کی) اطاعت کرتے ہیں (اور اس کے زیر تصرف ہیں) اور سب کا مرجع و مآب وہی ہے ۔

بے ارادہ پیدا ہوئے ، بے ارادہ بڑھے ، بے ارادہ جوان ہوئے ، بے ارادہ بوڑھے ہوئے ، بے ارادہ ختم ہو گئے ۔ ان سب پر حکومت اور تصرف کرنے والے کو چاہے مانو چاہے نہ مانو وہ ہے اور ضرور ہے ۔ جس طرح سے ابتداء ہوئی ہے اسی پر انتہا بھی ہوگی ۔ جو مبتدا تھا وہی منتہٰی بھی ہے ۔

لے لے کے مختلف نام تجھ کو پکارتے ہیں سرگرمِ جستجو ہیں سارے جہان والے (حسرت)

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ

وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿٨٤﴾

قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ؛ ہم اللہ پر ایمان لائے ۔ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا ؛ اور جو ہم پر اُتارا گیا یعنی قرآنِ شریف ۔ وَمَآ اُنْزِلَ ؛ اور جو اُتارا گیا ۔ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ ؛ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اُن کی اولاد اور پوتوں پر ۔

ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحٰق علیہ السلام ہیں ۔ اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں حضرت رسولِ خدا ﷺ ہیں اور اسحٰق علیہ السلام کے صاحبزادے یعقوب علیہ السلام ہیں ۔ یعقوب علیہ السلام کو اسرائیل کہتے ہیں ۔ اور ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہتے ہیں ۔ یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں یوسف علیہ السلام ، موسٰی علیہ السلام اور زکریا علیہ السلام اور دیگر انبیاء ہیں ۔ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى ؛ اور موسٰی وعیسٰی علیہما السلام کو جو کچھ دیا گیا ۔ وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ؛ اور دیگر انبیاء کو ان کے خدا کے پاس سے ۔ لَا نُفَرِّقُ ؛ ہم فرق نہیں کرتے ۔ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ؛ ان میں سے کسی میں ۔ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ؛ اور ہم اس کے سامنے گردنِ تسلیم جھکاتے ہیں ، ہم اس کے فرماں بردار ہیں ، ہم نے اپنے آپ کو اس کے حوالے کردیا ہے ۔

ترجمہ :- کہہ دو ہم اللہ پر ایمان لائے ۔ اور جو ہم پر اُتارا گیا ہے (قرآن پر) ۔ اور اس تمام (کلام و احکامِ خدا) پر جو ابراہیم ، اسمٰعیل ، اسحاق ، یعقوب اور ان کے لوگوں پر اُتارا گیا ۔ اور جو (علی الخصوص) موسٰی وعیسٰی اور نبیوں کو ان کے خدا کے پاس سے دیا گیا (یعنی ہم محمد رسول اللہ ﷺ اور تمام انبیاء پر جو کلام اور احکام اُتارے گئے ہیں اس پر ایمان لاتے ہیں اور نفس تبلیغ کے لحاظ سے) ہم ان انبیاء میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے ۔ ہم تو خدا پرست ہیں (مسلمان ہیں ۔ خدا کے فرماں بردار ہیں) ۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ
وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٨٥﴾

وَمَنْ يَّبْتَغِ ؛ اور جو اختیار کرتا ہے ۔ چاہتا ہے ، بنالیتا ہے ۔ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا ؛ غیرِ اسلام کو اپنا دین ۔ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ؛ تو وہ دین و مذہب کبھی قبول نہیں کیا جائے گا اس سے ۔ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ ؛ اور وہ آخرت میں ۔ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ؛ خسارہ اُٹھانے والے ۔ نقصان پانے والے ناکاموں میں سے ہے ۔

ترجمہ :- اور جو کوئی اسلام کے سوا اور دین اختیار کرے گا وہ اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ (شخص) آخرت میں خسارہ (اور نقصان) اُٹھانے والوں میں رہے گا۔

صاحبو! آج کل بین الاقوامی مسلمانوں کا ایک فرقہ نکلا ہے جو ہندو، مسلمان، بدھ اور پارسی مذہب والے سب کو سچا سمجھتا ہے اور درحقیقت وہ کسی کو سچا نہیں سمجھتا۔ مختلف احکام میں سے بعد کے حکم کو حق سمجھنا ضروری ہے۔ ان کے پاس عقائد کی چنداں عزت نہیں۔ وہ کہتے ہیں کھاؤ پیو، کسی کو تکلیف نہ دو، جھوٹ نہ بولو، چوری اور زنا کاری نہ کرو۔ چاہے خدا کو برائے نام مانو۔ کئی خدا مانتے ہو تو بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔

اس سے پیشتر اسلام کو غیرِ اسلام سے ملانے کی بہت سی کوششیں کی گئیں۔ سکھ اور کبیر پنتھی۔ بابی اور دروزی ان کی یادگار ہے۔ مگر یاد رکھو! جب تک محمد رسول اللہ ﷺ کو دل سے قبول نہ کرو گے، ان کے مذہب کو نہ مانو گے اور اس وقت حق کو دینِ محمدی میں منحصر نہ مانو گے تو خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ ہوجاؤ گے۔ خدا عقلِ سلیم دیتا، حق و باطل میں تمیز عطا فرماتا تو غیر اسلام کی طرف ہرگز رُخ نہ کرتے ؎

ہم تو مسلمان ہیں صاحبِ ایمان ہیں (حسرت)

عَلَیْهَا نَحْیَا وَعَلَیْهَا نَمُوْتُ وَعَلَیْهَا نُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ وَّجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۶﴾

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ ؛ کیسے ہدایت کرے گا اللہ۔ قَوْمًا كَفَرُوْا ؛ اس قوم کو جس نے کفر کیا۔ بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ؛ ان کے ایمان کے بعد، وہ ایمان لاکر۔ وَشَهِدُوْٓا ؛ اور شہادت دی، گواہی دی، اقرار کیا۔ اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ ؛ کہ رسول حق ہیں۔ وَجَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؛ اور ان کے پاس اللہ کی کھلی نشانیاں آئیں، واضح دلائل پہنچے۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ اور اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالم قوم کو۔ کیونکہ ہدایت ان کی فطرت، ان کی حقیقت کے خلاف ہے۔ یہاں ہدایت سے مراد اِیْصَالَ اِلَی الْمَطْلُوْبِ ہے۔ یعنی مقصود کو پہنچا دینا ہے۔

ترجمہ :- خدا ایسی قوم کو کس طرح ہدایت دے گا جنھوں نے ایمان لاکر کفر کیا۔ اور انھوں نے اس بات کا اقرار کیا تھا کہ رسول حق ہے اور ان کے پاس (واضح دلائل اور) کھلی نشانیاں پہنچ چکیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں فرماتا۔

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۸۷﴾

اُولٰٓئِکَ جَزَآءُ ھُمْ ؛ ان لوگوں کی جزا سزا کیا ہے؟ یہی ہے۔ اَنَّ عَلَیْھِمْ لَعْنَةَ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ؛ کہ ان پر خدا کی لعنت، فرشتوں کی پھٹکار اور سب لوگوں کی تھوتھو۔

ترجمہ:- ان لوگوں کی جزا و سزا (کیا ہے؟ یہی ہے کہ) ان پر خدا کی لعنت، فرشتوں کی پھٹکار اور سب کی لعنت ہے۔

خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ۚ لَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ یُنْظَرُوْنَ ۙ﴿۸۸﴾

خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؛ یہ لوگ لعنت میں ہمیشہ پھنسے رہیں گے۔ لَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ ؛ اور تخفیف نہ کیا جائے گا ان سے عذاب، اور ہلکا نہ کیا جائے گا، اور کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔ وَلَاھُمْ یُنْظَرُوْنَ ؛ اور نہ وہ مہلت دیئے جائیں گے۔

عذاب، نتیجہ جہل کا ہے اور علم موجبِ ثواب ہے۔ ان کو کبھی علمِ صحیح آیا ہی نہیں۔ منٹ دو منٹ، ساعت دو ساعت علمِ صحیح آتا، جہل دور ہوتا تو تخفیفِ عذاب ہوتی۔ وَاِلَّا فَلَا۔

ترجمہ:- یہ لوگ ہمیشہ اس (لعنت) میں (پھنسے) رہیں گے۔ نہ ان سے عذاب تخفیف کیا جائے گا نہ ان کو کچھ مہلت دی جائے گی۔

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ وَاَصْلَحُوْا ۟ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۸۹﴾

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا ؛ مگر جن لوگوں نے توبہ کی، خدا کی طرف پلٹے۔ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ ؛ اس کفر و انکار کے بعد۔ وَاَصْلَحُوْا ؛ اور اپنی اصلاح کی۔ اپنے اعتقاد اور اعمال کو درست کیا۔ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ تو بے شک اللہ غفور و رحیم بھی ہے۔

ترجمہ:- مگر جنھوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور (اپنی) اصلاح کر لی تو بے شک اللہ غفور و رحیم بھی ہے (خطا پوش ہے، دامنِ رحمت میں چھپا لینے والا بھی ہے)۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِھِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ ۚ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿۹۰﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا، انکار کیا۔ بَعْدَ اِیْمَانِھِمْ ؛ اپنے ایمان لانے کے بعد۔ ثُمَّ ازْدَادُوْا کُفْرًا ؛ پھر زیادہ ہی ہوتے رہے کفر میں، اور ان کا انکار بڑھتا ہی رہا۔ لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُھُمْ ؛ تو ان کی توبہ کبھی قبول

نہ ہوگی ۔ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الضَّآلُّوْنَ ؛ اور یہی لوگ ہیں گمراہ ، ضلالت مآب ۔

ترجمہ :- البتہ جو لوگ ایمان لاکر پھر کافر ہوگئے اور کفر میں بڑھتے ہی رہے تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی اور وہی ہیں گمراہ ۔

کیوں کہ انھوں نے حقیقتاً زبان سے توبہ کی ہے ۔ دل سے توبہ نہیں کی ۔ ان کی گمراہی کو اللہ خوب جانتا ہے ۔

صاحبو ! توبہ کیا ہے ؟ گزشتہ پر نادم ہونا ، آئندہ کے لئے عزم بالجزم کرنا کہ عقائد اور اعمال میں خدا کی مخالفت نہ کروں گا ۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو تو وہ توبہ ہے نہ راہ یابی ۔ ع

''غفور است ایزد تو ساغر بنوش''

کوئی کام آنے والی بات نہیں ، دنیا کے کاموں میں چست و چالاک ۔ گناہوں پر بے باک ۔ عملِ صالح کے لئے اور اعتقادِ صحیح کے لئے خدا غفور رحیم ہے ؟ رزق اور دنیوی اسباب کے لئے خدا پر عدم اعتماد ! یہ کیا ایمان ہے ؟ جو غفور رحیم ہے وہ رزاق بھی تو ہے ۔ ایک بات کے لئے خدا کو ماننا یہ کونسا اعتماد علی اللہ ہے ۔ یاد رکھو ! ہمیشہ توبۃ النصوح کام آتی ہے ۔ الفاظِ بے معنی کام نہیں آتے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا
وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۹۱﴾ ع ۹ / ۱۱ / ۱۷

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ، انکار کیا ۔ وَمَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ ؛ اور مرگئے اس حال میں کہ وہ کافر تھے ، اپنے کفر پر قائم تھے ۔ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ ؛ تو ان میں سے کسی ایک سے قبول نہ کیا جائے گا ۔ مِّلْ ءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا زمین بھر کر سونا ۔ وَلَوِافْتَدٰی بِہٖ ؛ اور اگر چہ اس سونے کو فدیہ کے طور پر پیش کرے ، اتنا تاوان دے ۔ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ ؛انھیں لوگوں کے لئے ہے ۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؛ دردناک عذاب ۔ وَمَا لَھُمْ مِنْ نّٰصِرِیْنَ ؛ اور نہیں ہے ان کے لئے نصرت اور مدد دینے والوں میں سے کوئی ۔

ترجمہ :- بے شک جنھوں نے کفر کیا اور کفر ہی کی حالت میں مرے تو ان میں سے کسی ایک سے بھی زمین بھر سونا قبول نہ کیا جائے گا ۔ اگر چہ کہ فدیہ کے طور پر پیش کریں ۔ ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے ۔ اور نہ ان کا کوئی یار و مددگار ہے (اور نہ امداد و نصرت دینے والا) ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع و

٤

لن تنالوا

تفسیرِ صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادر پورہ حیدر آباد اے پی

ہدیہ: (   )

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۬ؕ
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۹۲﴾

لَنْ تَنَالُوا البِرَّ ؛ نَالَ ۔ یَنَالُ ۔ نَیْلًا ؛ حاصل کرنا ، پانا ۔ نَالَ ۔ یَنُوْلُ ۔ نَوْلًا ؛ دینا ۔ بِرٌّ ؛ خیر ، نیکی ، وہ بھلائی جس کا اثر دوسروں پر پڑے ۔ تم بھلائی کو ہرگز حاصل نہ کروگے ۔ حَتّٰی تُنْفِقُوْا ؛ یہاں تک کہ خرچ کرو ۔ مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؛ اُس چیز سے جس کو تم پسند کرتے ہو ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ ؛ اور جو تم خرچ کرتے ہو کسی چیز سے ، جو چیز تم صرف کرتے ہو ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛ پس بے شک اللہ ۔ بِهٖ عَلِیْمٌ ؛ اس کو خوب جانتا ہے ، اس کا خوب علم رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- (لوگو!) تمہیں ہرگز نیکی نہ ملے گی (خیر حاصل نہ ہوگا) جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز میں سے کچھ خرچ نہ کروگے ۔ اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو ، تو بے شک اللہ کو اس کا خوب علم ہے ۔

صاحبو ! جلی ہوئی روٹی ، باسی کھانا غریبوں کو دینے میں کتنی نیکی ہے ؟ دعوت ہوتی ہے تو امیروں کے لئے اچھے سے اچھا کھانا حاضر کیا جاتا ہے ۔ محلّہ کے غریب اس اُمید پر حاضر ہوتے ہیں کہ اس خوانِ نعمت سے ان کو بھی کچھ مل جائے گا ۔ مگر وہ دھکے دے کر نکال دیئے جاتے ہیں اور بیچارے ع ’’پا بہ دستِ دگرے دست بدستِ دگرے‘‘ واپس روانہ کردیے جاتے ہیں ۔ بزرگانِ دین کا عرس ہوتا ہے تو قورمہ ، روٹی ، پلاؤ ، زردہ اُن ہی خوشحال لوگوں کے حصّہ میں آتا ہے ، جن کو اکثر پُرخوری سے سوءِ ہضم کی شکایت رہتی ہے ۔ غریبوں کو نہ امیروں کے دستر خوان سے کچھ ملتا ہے اور نہ مشائخوں کے غریب مریدوں کو ۔ اگر کچھ مل گیا تو خشکہ دال یا کھچڑی کھٹا ۔ غرض کہ غریبوں کا کوئی پرسانِ حال نہیں ۔ سب کا میلان مالداروں کی طرف ہے ۔ شادی ہوئی ، فاتحہ ہوئی ، دیگیں کھنکیں ، کفگیر کا باجا بجا مگر غریبوں کے خالی معدوں کو کسی نے نہ پوچھا ۔

ایک بات یاد رکھو ! پہلے زمانہ میں لوگوں کو بزرگوں سے عقیدت تھی اور یہ ان کی خدمت کرتے تھے ، وہ خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے ۔ اُس زمانے میں یتیم خانے نہ تھے ۔ مشائخ کے گھر ہی میں غریب بیوائیں ، یتیم بچے پرورش پاتے ۔ وہیں پڑھتے ، ان کے شادی بیاہ بھی وہیں ہوتے ۔ اب نہ اگلی سی عقیدت ہے نہ بزرگوں کی خدمت ۔ آج کل لیڈرانِ قوم ، پیشوایانِ مِلّت کے پاس چندوں کا زور ہے ، قومی کاموں کا ہر طرف شور و پکار ہے ۔ قول بہت قوی ہے اور عمل بہت ضعیف ، جلسوں اور رضا کاروں کا انتظام اتنے بڑے پیمانے پر ہوتا ہے کہ غریبوں کی امداد کے لئے کچھ بھی باقی نہیں رہتا ۔ میرے خیال میں اب مشائخوں کی شکایت ایک حد تک بے جا ہے ۔ جب ان کو کوئی نہیں دیتا تو وہ کسی کو کیا دے سکتے ہیں ۔ ہماری آنکھوں کے سامنے سے خوش اعتقادوں کا زمانہ بھی گزر گیا اور لیڈرانِ قوم کا دور بھی گزرتا جارہا ہے ۔ میرے خیال میں کوئی انقلابِ عظیم پیدا ہونا چاہیئے ، جو ان خفتہ دلوں کو بیدار کردے اور صحیح راستے کی ہدایت کرے ۔ ممکن ہے کہ یہ جنگِ عظیم ہی ان سب کو راہِ راست پر لائے اور ہر ایک اپنے اپنے مناسب مقام پر آ کھڑا ہو ۔

آج کل مشائخ زادوں نے زمانے کے رنگ اور اپنی کسمپرسی کو دیکھا اور اب وہ بیدار ہو رہے ہیں تو اس طرح کہ ڈاڑھیاں مونڈھوالیں، فیلٹ اور گاندھی کیپ، بوٹ اور چپل پہن لی، انگریزی مدارس میں داخل ہوگئے اور خود بھی لیڈروں کی کش مکش میں شریک ہوگئے۔ اب قدیم عمامہ اور جُبّہ رسمِ سجادگی میں بادلِ ناخواستہ ایک دو دن کے لئے پہن لیا جاتا ہے۔ اس کی صریح مخالفت کی جرأت نہیں، کیونکہ معاش سے محرومی کا ڈر لگا ہوا ہے۔ چونکہ کبھی کبھی مشائخی، اَنانیت آجاتی ہے، لہذا لیڈروں میں ان کے لئے کامیابی دشوار ہوجاتی ہے۔ وہ واپس آنا چاہتے ہیں مگر کوئی ان کو قبول کرنے کو تیار نہیں

''ازیں سوراندہ و ازاں سودر ماندہ''۔

اس سے پہلے بیان کیا گیا کہ ہر مسلمان تمام انبیاءؑ اور ملائکہ پر ایمان رکھتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ مسلمان بعض ان احکام کو جو بنی اسرائیل کو دیئے گئے تھے، نہیں مانتے۔ مثلاً اونٹ کا گوشت بنی اسرائیل پر حرام تھا۔ اور بنی اسرائیل بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے مگر مسلمان اونٹ کا گوشت کھاتے ہیں اور بیت المقدس کو چھوڑ کر کعبۃ اللہ شریف کی طرف نماز پڑھتے ہیں۔ اس کا جواب اللہ تعالےٰ دیتا ہے۔

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِىٓ اِسۡرَآءِيۡلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسۡرَآءِيۡلُ عَلٰى نَفۡسِهٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰٮةُ‌ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِالتَّوۡرٰٮةِ فَاتۡلُوۡهَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝۹۳

كُلُّ الطَّعَامِ ؛ ہر قسم کا کھانا۔ یعنی ہر قسم کے کھانے کی چیزیں۔ كَانَ حِلًّا لِّبَنِىٓ اِسۡرَآءِيۡلَ ؛ بنی اسرائیل کے لئے حلال تھا۔ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسۡرَآءِيۡلُ ؛ مگر وہ جو اسرائیل نے حرام کرلیا۔ عَلٰى نَفۡسِهٖ ؛ اپنے آپ پر، صرف اپنی ذات پر۔ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰٮةُ ؛ قبل اس کے کہ اُتاری جائے تورات۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں اُونٹ کا گوشت کھانا اور دوسری چیزوں کا استعمال جائز تھا۔ تو جس طرح ابراہیمؑ کے حکم کے خلاف اسرائیل یعنی یعقوب علیہ السلام نے کیا تو ان کی اتباع میں ان کی اولاد یعنی بنی اسرائیل نے چھوڑ دیا تھا تو اسی طرح ابراہیمی مِلّت پر چلنے والے مسلمان بھی باتباعِ حکمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ابراہیمی مذہب کے مطابق اُونٹ کا گوشت کھا سکتے ہیں۔ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِالتَّوۡرٰٮةِ ؛ آپ فرما دیجئے، ذرا تورات تو لاؤ۔ فَاتۡلُوۡهَا ؛ اور اس کو پڑھو، اس کی تلاوت کرو اور بتاؤ کہ اس میں کہاں لکھا ہے کہ ابراہیمؑ نے بھی اُونٹ کا گوشت کھانے کو حرام کیا تھا۔ یا خود یعقوب علیہ السلام نے دوسروں کی مخالفت کی تھی۔ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ؛ اگر تم سچے ہو۔

ترجمہ :- ہر قسم کا کھانا بنی اسرائیل کے لئے حلال تھا۔ مگر وہ جو خود اسرائیل نے (یعنی یعقوب نے) اپنے آپ پر حرام کرلیا تھا (وہ بھی) تورات نازل ہونے سے پہلے۔ (اے نبی!) آپ فرما دیجئے: تورات کو لاؤ اور اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو (اور بتاؤ کہ اس میں اس کے خلاف کہاں لکھا ہے)۔

اسلامی شعار ترک کیا جا رہا ہے

تورات اُترنے سے قبل اونٹ کا گوشت کھانا اسرائیل نے اپنے آپ پر حرام کرلیا تھا

وقف جبریل

فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹۴﴾

فَمَنِ افْتَرٰی ؛ پھر جو افترا کرے ۔ یا جس نے افترا کیا ، جھوٹ باندھے ، لگائے ۔ عَلَی اللّٰہِ ؛ خدا پر ۔ اَلْکَذِبَ ؛ جھوٹ کو ۔ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ ؛ اس کے بعد یعنی تورات میں اُونٹ کا گوشت کھانے کی حرمت نہ ہونے کے بعد بھی ۔ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ پس وہی ہیں ظالم ، نا انصاف ، اپنے آپ پر ظلم اور اپنا نقصان کرنے والے ۔

ترجمہ :- پھر جو کوئی اس کے بعد بھی خدا پر افترا بازی کرے تو وہی ہیں (بے انصاف) ظالم ۔

قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۟ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۹۵﴾

شرک فی الحکم کی وضاحت

قُلْ صَدَقَ اللّٰہُ ؛ آپ فرما دیجئے : اللہ نے سچ فرمایا ، وہ صادق القول ہے ۔ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰھِیْمَ ؛ پس اتباع کرو ملتِ ابراہیم کی ، ابراہیم کے طریقے پر چلو ۔ حَنِیْفًا ؛ مستقیم ہوکر ۔ مضبوطی سے یک رُخ ، یک طرفہ ہوکر ۔ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؛ اور نہ تھے ابراہیمؑ مشرکین میں سے ، شرک کرنے والوں میں سے ۔ نہ وہ شرک فی الذّات کرتے تھے اور نہ شرک فی الالوہیت ۔ اور نہ شرک فی الحکم جس کا حکم خدا نے نہیں دیا اس کو خدا کے حکم یا اس کے برابر سمجھنا شرک فی الحکم ہے ۔ چنانچہ فرماتا ہے ۔ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؛ اللہ کے سوا کسی کو حکم کرنے کا حق نہیں ۔ (یوسف ۔ ۴۰) پیغمبر و انبیاءؑ سب تشریح و تفسیر اور استنباط کرنے والے ہیں ، نہ کہ حاکم ۔

ترجمہ :- آپ فرما دیجئے : '' اللہ نے سچ فرمایا ، پس تم مِلّتِ ابراہیم کی استقامت و مضبوطی سے اتباع کرو اور وہ (ابراہیم) ہرگز مشرکین میں سے نہ تھے ۔

اب اسی سلسلہ کے دوسرے مسئلے یعنی کعبۃ اللہ شریف کے قبلہ بنانے کی توجیہ فرماتا ہے :

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾

اَنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ ؛ بے شک سب سے پہلا گھر ۔ وُضِعَ لِلنَّاسِ ؛ جو لوگوں کے لئے رکھا گیا ، جو لوگوں کی عبادت گاہ بنایا گیا ۔ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ ؛ البتہ وہ ہے جو مکہ میں ہے ۔ مُبٰرَکًا ؛ بحالیکہ وہ مبارک گھر ہے ، بابرکت عبادت گاہ ہے ۔ وَھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ ؛ بحالیکہ وہ تمام عالموں کے لئے ، سارے جہاں کے لئے سراپا ہدایت اور رہنما ہے ۔

ترجمہ :- بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے (عبادت گاہ) بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے ، بحالیکہ وہ بابرکت ہے اور سارے جہاں کے لئے ہدایت ہے ۔

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ

عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾

حج کی فرضیت

فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ ؛ اس میں چند کھلی نشانیاں ہیں ۔ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ؛ منجملہ ان کے مقامِ ابراہیم ہے، ان کے کھڑے رہنے کی جگہ ہے ۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ ؛ اور جو اس میں داخل ہو ۔ كَانَ اٰمِنًا ؛ ہوگا امن والا ۔ یعنی شہر مکہ اور اس کے حدودِ حرم میں جو داخل ہو تو اس کو امن ہے ۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ ؛ اور خدا کی طرف سے لوگوں پر واجب ہے، فرض ہے ۔ حِجُّ الْبَيْتِ ؛ بیت اللہ شریف کا حج کرنا ۔ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؛ جس کو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت ہو، جس کو حج کرنے کی راہ ممکن ہو، زادِ سفر ہو، صحتِ بدن ہو، امنِ طریق ہو (راستہ میں امن ہو) اور دوسرے شرائط ہوں ۔ وَمَنْ كَفَرَ ؛ اور جس نے کفر کیا اور نافرمانی کی ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ؛ پس بے شک اللہ تمام جہانوں سے غنی ہے، اس کو کسی کی پرواہ نہیں ۔ وہ جس چیز کا حکم دیتا ہے تمہارے ہی فائدے کے لئے ہے ۔ اس میں تمہارے دین کا بھی فائدہ ہے اور دنیا کا بھی ۔

ترجمہ :- اس میں چند ظاہر نشانیاں ہیں ۔ (منجملہ ان کے) مقامِ ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہو امن میں ہے ۔ اور لوگوں پر خدا کی طرف سے حجِ بیت (اللہ) فرض ہے (کن پر؟) اس پر جو اس کی طرف راستہ کی استطاعت رکھتا ہو ۔ اور جو (اس سے) انکار کرے پس بے شک اللہ تمام جہانوں سے مستغنی ہے (بے پروا ہے، بے نیاز ہے) ۔

صاحبو ! ان مسلمانوں پر افسوس کرو جن کو لندن اور پیرس جانے کے لئے روپیہ پیسہ ہے، بدن میں قوت ہے، صحت ہے ۔ مگر انھیں جدّہ سے جو لندن کے راستے میں پڑتا ہے مکہ شریف جانے کی توفیق نہیں ۔ حالانکہ بذریعہ موٹر صرف دوگھنٹہ کا راستہ ہے ۔ ان کی قسمت میں حج کی نعمت نہیں ۔

بعض لوگ بغیر حج کئے لندن پہونچے اور واپسی میں ان کی روح تو وہیں رہ گئی اور بے روح جسد کا تابوت حیدرآباد پہونچا دیا گیا ۔ ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے کسی کی ضرورت نہیں ۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۝ (جو اچھے کام کرتا ہے اُس کا فائدہ اُسی کو پہنچتا ہے ۔ حٰمٓ السجدہ ۔ ۴۶) ۔

افسوس ! لاکھوں مسلمان حج کی استطاعت رکھتے ہیں، لکھ پتی، کروڑ پتی ہیں، اپنے ساتھ بیسیوں، سینکڑوں اور ہزاروں آدمیوں کو حج کراسکتے ہیں مگر حج کا خیال تک ان کے دل میں نہیں آتا ۔ نہ کوئی مانع ہے نہ مزاحم، نہ بے امنی ہے، نہ کسی قسم کی تکلیف ۔ مگر حج کرے کون ؟

حج سے نماز آسان ہے ۔ وہ جب نماز ہی نہیں پڑھتے تو حج کیا کریں گے؟ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ! اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۔

اہلِ کتاب کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ۔

اب ان کے تاویلاتِ بے جا پر تنقید کی جاتی ہے ۔ فرماتا ہے :

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۹۸

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ آپ فرما دیجئے : اے اہلِ کتاب ! لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ تم اللہ کی آیتوں کا کیوں انکار کرتے ہو ۔ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ؛ اور اللہ مشاہدہ فرماتا ہے ان اعمال کا جو تم کرتے ہو ۔ اور تمہارے اعمال کا وہ شاہدِ حال ہے اور ان سے وہ واقف ہے ۔

ترجمہ :- آپ فرما دیجئے : اے اہلِ کتاب ! تم خدائے تعالیٰ کی آیتوں کا کیوں انکار کر رہے ہو حالانکہ اللہ تمہارے تمام کاموں سے باخبر ہے ۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۹۹

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ آپ فرما دیجئے اے اہلِ کتاب ! لِمَ تَصُدُّوْنَ ؛ کیوں روکتے ہو ۔ صَدَّ ۔ يَصُدُّ ۔ صَدًّا ؛ روکنا ، مانع و مزاحم ہونا ۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ مَنْ اٰمَنَ ؛ اُس شخص کو جو ایمان لایا ۔ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؛ چاہتے ہو کہ اس راستہ میں کجی پیدا کردو ۔ ممکن ہے کہ عِوَجًا ؛ حال ہو ۔ یعنی بحالیکہ تم کج رو ہو ۔ وَاَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؛ حالانکہ تم باخبر ہو ، واقف ہو کہ اسلام ہی راہِ راست ہے ۔ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ ؛ (بآ زائد ہے) خبر ہے اور اللہ تعالیٰ غافل نہیں ہے ، بے خبر نہیں ہے ۔ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ؛ ان اعمال سے کہ تم کرتے ہو ۔

ترجمہ :- آپ فرما دیجئے : اے اہلِ کتاب ! تم راہِ خدا سے ایمانداروں کو (کیوں بھٹکاتے ہو) کیوں روکتے ہو (اور) راہِ خدا میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہو ، حالانکہ تم باخبر ہو (کہ اسلام ہی راہِ راست ہے) ۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ۱۰۰

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ؛ اے ایمان والو ! اِنْ تُطِيْعُوْا ؛ اگر تم اطاعت کرو ۔ کہا مان لو ۔ فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ ایک فریق کی ، جماعت کی ان لوگوں میں سے جو کتاب دیے گئے ہیں ۔ ان لوگوں میں سے جن کو کتاب دی گئی ہے ،

اہلِ کتاب میں سے ۔ یَرُدُّوْکُمْ ؛تم کو پلٹا دیں گے ۔تم کو مردود بنا دیں گے ۔ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ ؛تمہارے ایمان کے بعد کٰفِرِیْنَ ؛ کافر بنا کر، بحالیکہ تم کافر ہو ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! اگر تم اہلِ کتاب میں سے ایک فریق کی اطاعت کرو گے (ایک جماعت کا کہا سنو گے مان لوگے) تو وہ تم کو تمہارے ایمان سے پلٹا کر کافر بنا دیں گے ۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَ فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؕ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ ع

ربع ۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ ؛ اور کس طرح تم کافر ہو جاتے ہو ۔ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ ؛ اور تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ۔ اٰيٰتُ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتیں ۔ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ؛ اور تم میں اس کا رسول بھی ہے ۔ اور تم میں رسولِ خدا بھی ہیں ۔ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ ؛ اور جو مضبوطی سے خدا کا دامن گرفتہ ہو ۔ فَقَدْ هُدِيَ ؛ تو بے شک وہ ہدایت دیا گیا ، اس کو ہدایت مل گئی ۔ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛ سیدھے راستے کی طرف ۔

ترجمہ :- اور تم کیوں کر کافر ہو جاتے ہو ، حالانکہ تم کو خدا کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ۔ اور تم میں اس کا رسول بھی ہے (رسولِ خدا بھی ہے) اور جو مضبوطی سے خدا کا دامن پکڑ لے تو بے شک اس کو سیدھا راستہ مل گیا ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛اے ایمان والو ! اِتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اللہ سے ڈرو ۔ غضبِ الٰہی سے بچو ۔ حَقَّ تُقٰتِهٖ ۔ تقاہ اصل میں وَقْيَۃٌ تھا ۔ جیسے تُجٰۃ ؛ اصل میں وُجٰہ تھا ۔ یعنی خدا سے ڈرو جتنا ڈرنا چاہیئے ۔ اور اتنا تقویٰ اختیار کرو جتنا تقویٰ اختیار کرنے کا حق ہے ۔

تقویٰ کے درجات

تقوے کے درجات ہیں :- محرمات سے بچنا ، فرائض ادا کرنا ۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ حکمِ خدا کو اپنا فرض سمجھ کر ادا کرنا نہ کہ ثواب اور بدلہ کے لئے ۔ اور بعض نے فرمایا ہے کہ کمالِ تقویٰ ، ماسوا اللہ سے اعراض کرنا ہے ۔ یہاں تک کہ اپنی طرف بھی توجہ نہ کرنا بلکہ کسی طرف بھی کسی قسم کی توجہ ہی باقی نہ رہنا ۔

وَلَا تَمُوْتُنَّ ؛ اور تم ہرگز نہ مرو ۔ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؛مگر بحالیکہ تم مسلمان ہو ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! خدا سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنا چاہیئے اور مرو تو مسلمان ہی مرو ۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

وَاعْتَصِمُوْا ؛ اور اپنا بچاؤ کرو ۔ خوب مضبوط پکڑلو ۔ عَصَمَ ۔ یَعْصِمُ ۔ عِصْمَۃً ؛ بچانا ۔ عِصْمَۃٌ ؛ بچاؤ ۔ پیغمبر کا وحی کی وجہ سے گناہوں سے بچے رہنا ۔ پیغمبر کے لئے عصمت کہی جاتی ہے اور اولیاء کے لئے حفاظت ۔ اِعْتِصَامْ ؛ کسی چیز کو پکڑ کر اپنا بچاؤ کرنا مثلاً ڈوبنے والے کے لئے ہاتھ میں رسّی کا آنا اور اس کی مدد سے اپنے آپ کو بچا لینا ۔ بِحَبْلِ اللّٰہِ ؛ اللہ کی رسّی کو ۔ جَمِیْعًا ؛ تم سب ۔ وَلَا تَفَرَّقُوْا ؛ اصل میں لَا تَتَفَرَّقُوْا تھا تخفیفاً ایک تا کم ہوگئی ۔ الگ الگ نہ ہوجاؤ ، فریق فریق نہ بنو ، فرقہ بندی میں مبتلا نہ ہوجاؤ ۔ وَاذْکُرُوْا ؛ اور یاد کرو ۔ نِعْمَتَ اللّٰہِ ؛ اللہ کی نعمتوں اور احسان کو ۔ عَلَیْکُمْ ؛ جو تم پر ہے ۔ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً ؛ جب کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے ، تم میں باہمی عداوت تھی ۔ فَاَلَّفَ ؛ پھر اُلفت اور محبت ڈال دی ۔ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ ؛ تمہارے دلوں میں ۔ فَاَصْبَحْتُمْ ؛ پھر تم ہوگئے ، تم نے صبح کی ، ظلمتِ کفر اور شرک سے نکل کر روشنیِ ایمان وتقویٰ میں آ گئے ۔ بِنِعْمَتِہٖ ؛ اس کی نعمت اور فضل کی وجہ سے ۔ اِخْوَانًا ؛ بھائی بھائی ۔ وَکُنْتُمْ ؛ اور تم تھے ۔ عَلٰی شَفَاحُفْرَۃٍ ؛ گڑھے کے کنارے پر ۔ شفا کا تثنیہ شَفَوانِ ہے ۔ کنارہ ۔ حُفْرَۃٌ کی جمع حُفَرٌ ہے ، گڑھا ۔ مِنَ النَّارِ ؛ آگ سے ، جہنم سے ۔ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا ؛ پھر تم کو اس آگ سے یا گڑھے سے نکال لیا ، بچا لیا ، اس میں گرنے نہ دیا ۔ کَذٰلِکَ ؛ اسی طرح ۔ ایسے ہی ۔ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ ؛ اللہ تم سے بیان کرتا ہے ، اللہ تمہارے فائدے کے لئے واضح طور سے ظاہر کرتا ہے ۔ اٰیٰتِہٖ ؛ اپنی آیتوں کو ، اپنی نشانیوں کو ۔ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ؛ تاکہ تم کو ہدایت کا راستہ مل جائے تاکہ تم ہدایت پر قائم رہو جیسے : یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا ؛ اے ایمان والو ! ایمان پر ثابت قدم رہو ، یا تم ہدایت کے درجات میں ترقی کرو

ترجمہ :- اور تم سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑ لو ۔ اور (پھوٹ میں نہ پڑو) فرقہ بندی میں مبتلا نہ ہو اور اللہ کے تم پر احسان ونعمت کو یاد کرو ۔ جب کہ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن تھے ، پھر تمہارے دِلوں میں اُلفت اور محبت ڈال دی اور تم اس کے فضل وکرم سے بھائی بھائی بن گئے اور تم دوزخ کے گڑھے کے کنارے کھڑے تھے تو اُس نے (اللہ نے) تم کو اس سے (یعنی کفر وشرک سے جس کا نتیجہ دوزخ ہے) بچا لیا ۔ ایسے ہی اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں بیان کرتا ہے ۔ (اپنی نشانیاں کھول کھول کر تمہیں دکھاتا ہے) تاکہ تم ہدایت پر رہو ۔

اسلام کی زندگی اور نوازش

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۴

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ ؛ اور چاہئیے کہ ہوتم میں سے ۔ اُمَّةٌ ؛ جماعت ۔ اَمَّ ۔ يَؤُمُّ ۔ اَمًّا ؛ قصد کرنا ۔ اِمَامَةً ؛ پیشوا بننا ۔ امام بننا ۔ اَلْاُمَّةُ ؛ جماعت ، نہایت نیک آدمی ، امام ، دین ، نعمت ، طریقہ ۔ اس کے مادّے میں قصد کے معنے ملحوظ ہیں ۔ يَدْعُوْنَ ؛ بلائے ، بُلاتے ہیں ۔ اِلَى الْخَيْرِ ؛ خیر کی طرف ۔ وَيَاْمُرُوْنَ ؛ اور حکم دیتے ہیں ۔ اَمر کرتے ہیں ۔ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ اچھی بات کا ۔ مَعْرُوْفٌ ؛ دستور ، رسم ، نیک بات جس کو سب جانتے ہیں ، مشہور و معروف بات اور شخص ۔ وَيَنْهَوْنَ ؛ اور نہی کرتے ، منع کرتے ہیں ۔ عَنِ الْمُنْكَرِ ؛ بری اور قابلِ انکار بات سے ۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ اور وہی لوگ ہیں فلاح پانے والے ، کامیاب ۔

ترجمہ :- اور چاہئیے کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہو جو خیر کی طرف بُلائے اور اچھی بات کا حکم کرے اور بری بات سے منع کرے اور وہی (ایسا کرنے والے ہی) کامیاب ہونے والے ہیں ۔

مسلمان کا فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے

صاحبو ! جب سے مسلمانوں میں سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ، اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے روکنا بند ہوگیا ، موقوف ہوگیا مسلمان تباہی کے گڑھے میں گرنے لگے ۔ ایک کشتی میں چند لوگ بیٹھے ہوئے ہوں اور ان میں سے ایک شخص سوراخ کررہا ہو تو سب کا فرض ہے کہ اس کو روکیں ۔ نہ روکیں گے تو سب ڈوب جائیں گے ۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر پیغمبر کا دار و مدار ہے ۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جتنے باطل مذہب والے ہیں ، وہ اپنے مذہب اور خیالات کی تبلیغ کر رہے ہیں اور مسلمان باوجود حق پر رہنے کے تبلیغ سے بے خبر ہیں ۔ اس کا نتیجہ دیکھ رہے ہیں کہ بدمذہب لوگوں کا زور بڑھتا جارہا ہے ، روز ایک نیا مذہب ایجاد ہو رہا ہے اور چند بے وقوف اس کے پیرو بن رہے ہیں ۔ دنیا میں رسّہ کشی ہورہی ہے ، جو ہمت ہارے گا وہ دوسرے کی طرف کھنچ کر چلا جائے گا ۔ اللہ مسلمانوں کو نیک توفیق دے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع کی توفیق عطا کرے ۔ آمین ۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝۱۰۵

وَلَا تَكُوْنُوْا ؛ اور نہ ہوجاؤ تم ۔ كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا ؛ مثل ان لوگوں کے جو متفرق ہوگئے ۔ جنھوں نے فرقہ بندیاں کرلیں ۔ وَاخْتَلَفُوْا ؛ اور اختلاف کیا ، مختلف ہوگئے ۔ مِنْ بَعْدِ مَاجَآءَهُمْ ؛ بعد اس کے کہ ان کے پاس آگئے تھے ۔

اَلْبَیِّنٰتُ ؛ واضح دلائل ، نشانیاں ۔ وَاُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ؛ اور ان ہی کے لئے ہے بڑا عذاب ، سخت تکلیفیں ۔

ترجمہ :- اور تم ان جیسے نہ ہو جاؤ جو متفرق اور مختلف ہوگئے بعد اس کے کہ ان کے پاس واضح دلائل (آیتیں ، نشانیاں) پہنچ چکی تھیں اور انھیں لوگوں کے لئے ہے بڑا عذاب ۔

یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ ۚ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿١٠٦﴾

یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ ؛ کا نصب کس سے متعلق ہے ؟ بعض کہتے ہیں لَھُمْ سے اور بعض کہتے ہیں کہ اُذْکُرُوْا مقدر کا ظرف ہے ۔ یعنی اس دن کو یاد کرو جب بعض چہرے نورِ ایمان کی وجہ سے تاباں ، درخشاں ہوں گے اور خوشی سے چمکتے ہوں گے ۔ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ ؛ اور بعض چہرے ظلمتِ کفر وفسق سے سیاہ ہوں گے اور رنج وغم سے تاریک ہوں گے ۔

بھلا ہیزلینوں میں کیونکر چھپیں گی ÷ جو چہروں سے ظاہر سیہ کاریاں ہیں (حسرت صدیقی)

فَاَمَّا الَّذِیْنَ ؛ پھر جو لوگ ۔ اِسْوَدَّتْ وُجُوْھُھُمْ ؛ سیاہ ہوگئے ان کے چہرے (یُقَالُ لَھُمْ ؛ ان سے کہا جائے گا) ۔ اَکَفَرْتُمْ ؛ کیا تم نے کفر کیا ، انکار کیا ۔ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ ؛ تمہارے ایمان لانے کے بعد ، اس کے بعد کہ تم مسلمان ہو ۔ فَذُوْقُوْا الْعَذَابَ ؛ جب تم ایمان پر باقی نہیں رہے تو عذابِ جہنم کا مزہ چکھو ۔ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ ؛ بہ سبب اس کے کہ تم کفر کرتے ، انکار کرتے تھے ۔

ایمان کے بعد کفر کا نتیجہ دائمی عذاب ہوگا

ترجمہ :- اس دن (کو یاد کرو کہ) جب بعض چہرے تو روشن ہوں گے اور بعض چہرے تاریک اور سیاہ ، تو جن کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے اپنے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا ؟ لو ! اب عذابِ (جہنم) کا مزہ چکھو تمہارے کفر (و بے ایمانی) کی وجہ سے ۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٧﴾

وَاَمَّا الَّذِیْنَ ؛ اور جو لوگ ۔ اِبْیَضَّتْ وُجُوْھُھُمْ ؛ ان کے چہرے روشن ہیں ، جن کے چہروں سے نورِ ایمان تاباں ہے فَفِیْ رَحْمَۃِ اللّٰہِ ؛ پھر وہ تو اللہ کی رحمت میں ہیں ، اس رحمت کے مقام یعنی جنت میں ہیں ۔ یہاں رحمت سے محلّ رحمت مراد لیا گیا ہے ۔ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ؛ وہ ہمیشہ رحمت اور جنت ہی میں رہیں گے ۔ رحمت کے بعد کبھی غضبِ الٰہی نہ آئے گا ۔

ترجمہ :- اور (لیکن) جن کے چہرے روشن ہوں گے وہ تو اللہ کی رحمت میں ہوں گے اور وہ ہمیشہ اُسی میں (رحمت ہی میں) رہیں گے ۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۸

تِلْکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ ؛ یہ خدا کی آیتیں ہیں ۔ نَتْلُوْھَا عَلَیْکَ ؛ جنھیں ہم تم کو پڑھ کر سناتے ہیں ۔ بِالْحَقِّ ؛ یہ آیتیں برحق ہیں ۔ ان آیتوں کو ہم تم کو حق حق سناتے ہیں ۔ ٹھیک ٹھیک ، جوں کا توں ، بلا کم و کاست سناتے ہیں ۔ وَمَا اللّٰہُ یُرِیْدُ ؛ اور اللہ اِرادہ نہیں کرتا ، اللہ نہیں چاہتا ۔ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِیْنَ ؛ تمام جہان کے لوگوں پر ظلم وستم کرنا ۔

ترجمہ :- یہ اللہ کی نشانیاں ہیں ، جنھیں ہم تم کو حق حق سناتے ہیں اور اللہ جہان کے لوگوں پر ظلم کرنا نہیں چاہتا

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۱۰۹ ع ۱۱ / ۲

وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ۔ وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ؛ اور تمام کاموں کا رجوع اللہ ہی کی طرف ہے ۔ پھر خدا کے ہاتھ سے بھاگ کر کہاں جائیں گے ، سب کا مالک وہی ہے ، سب کا مرجع وہی ہے ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کا ہے ۔ اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کا رجوع (اور بازگشت) ہے ۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭ مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۱۱۰

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ ؛ تم اچھی جماعت تھے ۔ یہاں کُنْتُمْ بمعنی '' تم تھے '' مگر اس سے مراد '' ہو تم '' ہے یا اس کے معنے یہ ہیں کہ تم ہمارے علم میں تھے ، اور ہم پہلے ہی سے جانتے تھے کہ تم بہترین جماعت ہو ۔ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ؛ نکالی گئی لوگوں کے لئے ، انتخاب کی گئی ، دوسروں سے ممتاز بنائی گئی ۔ کیسی جماعت ؟ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ اچھی بات کا حکم کرتے ہو وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ؛ اور بری بات سے منع کرتے ہو ۔ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ ؛ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو ۔ اس میں دو باتیں ہیں ۔ پیش از پیش اُمتِ محمدی کا حال بیان کیا گیا ہے اور وہ اس کے موافق نکلی بھی یعنی اس میں پیش گوئی ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اُمتِ محمدی کسی غلطی اور باطل دینی بات پر متفق نہ ہوگی اور اس میں اجماع کا شرعی ہونا نکلتا ہے ۔ وَلَوْ اٰمَنَ اَھْلُ الْکِتٰبِ ؛ اور اگر اہلِ کتاب بھی اس طرح ایمان لاتے ۔ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ ؛ تو البتہ یہ ان کے لئے بہتر ہوتا ۔ مگر مِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ ان میں چند تو ایمان دار ہیں ۔ وَاَکْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ؛ اور ان کے اکثر تو فاسق ہی ہیں ، بدکار ہیں ، اطاعتِ الٰہی سے باہر ہیں ۔

اُمتِ محمدی کا اچھا ہونا اور اجماع کا شرعی ہونا

ترجمہ :- (مسلمانو !) تم اچھی جماعت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہے ۔ اچھی باتوں کا حکم کرتے اور بری باتوں سے منع کرتے ہو اور تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو ۔ اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا (مگر نہیں) ان میں سے بعض تو ایمان دار ہیں اور اکثر فاسق (اور بدکار) ہیں ۔

صاحبو ! تمہاری صفت اللہ تعالےٰ نے کیا بیان کی ۔ ؟ اچھی بات کا حکم کرنا ، بری بات سے روکنا ۔ اب وہ صفت تم میں کہاں رہی ؟ تم میں چاپلوسی آ گئی ہے اور حق بات کہنے سے ڈر پیدا ہو گیا ہے ۔ بے اصل مذہب والے ، صریح بدکاری کرنے والے ، اپنے خیالات کی تبلیغ کرتے ہیں ۔ اور تمہارے کان پر جُوں تک نہیں رینگتی ۔ جھوٹے پروپیگنڈوں سے دشمن تمہارے مذہب پر حملہ کر رہے ہیں مگر تمہاری غیرت میں حرکت پیدا نہیں ہوتی ۔ تم بے حمیتی کو رواداری سمجھتے ہو اور تمہارے دشمن روز بروز اپنے باطل پر جری ہوتے جا رہے ہیں ۔ تم ان کے باطل کو سنتے ہو اور وہ تمہارے حق کو نہیں سنتے ۔ جرأت سے اور بار بار کہنے سے اثر ہو ہی جاتا ہے ۔ جب کسی بری بات کو عام طور سے ہوتا دیکھتے ہیں تو اس کے برے ہونے کا احساس باقی نہیں رہتا ، نفس عادی ہو جاتا ہے ، غیرت چلی جاتی ہے ۔ مذہب کی جڑیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں اور وہ مضبوط اعتقاد باقی نہیں رہتا جو ہونا چاہیئے ۔ اس کا انجام آپ جانتے ہیں کہ کیا ہے ؟ کفر ، شرک ، فسق ، فجور ۔ قرآن تم کو جھنجوڑتا ہے ، تمہارے منہ پر پانی مارتا ہے کہ بیدار ہو جاؤ ۔ مگر تم کچھ ایسے سوئے ہو کہ خدا ہی تم کو اُٹھائے تو اُٹھو ۔

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ؕ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۟ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ ؛ وہ تم کو ہرگز ضرر نہ پہنچا سکیں گے ۔ اِلَّآ اَذًى ؛ مگر تھوڑی سی ایذا رسانی ، بدگوئی ، طعن ، تشنیع ، دھمکیاں ضررِ خفیف کو اَذًی کہتے ہیں ۔ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ ؛ اور اگر وہ تم سے جنگ کریں ، مقابلہ کریں ، لڑیں ۔ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ؛ وہ تمہارے سامنے سے اپنی پیٹھ پھرا کر بھاگیں گے ۔ اَدْبَارَ جمع دُبُرٌ ؛ جسم کا آخری حصّہ ، پیٹھ ، سرین ۔ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ؛ پھر اُن کو فتح و نصرت نصیب نہ ہوگی ، نصرت نہ دی جائے گی ۔

ترجمہ :- وہ دھمکیوں کے سوا تم کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے ۔ پھر ان کو ہرگز فتح و نصرت نہ دی جائے گی ۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

اللہ کی بتائی ہوئی صفات پر مسلمان قرآن کو عمل میں لائیں تو تمام برائیاں ختم ہو جائیں

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ ؛ ان پر ذِلّت ڈالی گئی ، ان پر ذِلّت کا ڈیرہ لگایا گیا ۔ اَیْنَ مَاثُقِفُوْٓا ؛ جہاں کہیں وہ پائے جائیں ۔ ثَقِفَ ۔ یَثْقَفُ ۔ ثَقَفًا ؛ کامیاب ہونا ، پانا ، پکڑنا ۔ اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ ؛ مگر اللہ کی رسّی اور اس سے ربط رکھنے سے ۔ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ ؛ اور لوگوں کی رسّی اور ان سے تعلقات کی وجہ سے یعنی ان کو کہیں امن نہ ملے گا ، مگر خدا اور مسلمانوں سے ربط رکھنے کی وجہ سے ۔ ہوسکتا ہے کہ یہاں حَبْلٌ یعنی رسّی سے مراد عہد و پیمان ہوں اور قدیم آسمانی کتابوں سے جو کچھ ان کے پاس باقی ہو ۔ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؛ بَاءَ یَبُوْءُ بَوْأً ؛ رجوع کرنا ، موافق ہونا ، مستحق ہونا ، برابر والا ہونا ، برداشت کرنا ، اعتراف کرنا ۔ وہ اللہ کے غضب کے مستحق ہوگئے ۔ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؛ اور اُن پر مفلسی ، مسکینی ، ناداری ڈالی گئی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ ؛ یہ کیوں ہوا ہے ۔ اس وجہ سے کہ وہ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتوں کا کفر کرتے تھے ، اس کی نشانیوں کو نہ مانتے تھے ۔ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ ؛ اور انبیاء کو قتل کرتے ۔ انبیاء کے قاتلوں کو ماننا ، ان کے شریک ہونے سے کیا کم ہے ۔ بِغَيْرِ حَقٍّ ؛ ناحق ، ناروا ، بے وجہ ۔ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا ؛ یہ ذِلّت وخواری ان پر کیوں پڑی ؟ ان کی نافرمانی سے ۔ ان کے عصیان کی وجہ سے ۔ قتل انبیاء تک کیسے نوبت پہونچی ؟ عصیان اور نافرمانی کرتے کرتے کفر اور قتل انبیاء تک نوبت پہونچ گئی ۔ وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ؛ اور وہ حدودِ الٰہی سے تجاوز کرتے رہتے تھے ، ظلم وتعدّی اُن کی عادت تھی ۔

ترجمہ :- جہاں کہیں وہ ہوں ان پر ذِلّت ڈالی گئی (وہ ذلیل وخوار ہوگئے) مگر اللہ اور اس کے نیک بندوں سے رشتۂ اطاعت رکھنے سے (انھیں امن ملے گا) اور وہ غضبِ خدا کے مستحق ہوئے اور اُن پر مفلسی چھا گئی (ان پر ذِلّت اور مفلسی کا ڈیرا لگا دیا گیا ۔ یہ کیوں ؟) اس وجہ سے کہ وہ اللہ کی آیتوں کا کفر کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے (یہ ذِلّت وخواری ان پر کیوں پڑی) اس وجہ سے کہ وہ عصیان اور نافرمانی کرتے اور (ظلم) تعدّی کیا کرتے تھے (حدودِ الٰہی سے تجاوز کرتے رہتے تھے) ۔

صاحبو ! یہ آیتیں یہودیوں کے لئے اُتری ہیں ۔ یہ بڑی مکار اور دغا باز قوم ہے ۔ بڑی چالاکی سے لوگوں سے روپیہ بٹورتے ہیں ۔ لکھ پتی اور کروڑ پتی بن جاتے ہیں ۔ مگر ان پر کچھ ایسی ذِلّت اور خواری ڈالی گئی ہے کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی ظالم بادشاہ اِن کو لوٹ لیتا ہے ، قید کرتا ہے ، قتلِ عام کرتا ہے ، ملک بدر کرتا ہے ۔ مگر یہ کچھ نہیں کرسکتے ۔ ان کی تاریخ اُٹھا کر دیکھیں تو ہر قدم پر اِس کا ثبوت ملے گا ۔ بخت نصر کے حال سے کون واقف نہیں ۔ اِس آخری زمانے میں ہماری آنکھوں کے سامنے کیا ہوا ؟ جرمنوں نے ان کو مار پیٹ کر ملک سے خارج کردیا ۔ نہ اُن کی چالاکی کام آئی اور نہ پیسہ ۔ یہ خدا کی ڈالی ہوئی ذِلّت اور خواری ہے جو طوق ان کے گلوں میں پڑا ہے ، وہ کبھی نکالے نہ نکلے گا ۔

یہودیوں کی ذِلّت وخواری ہمیشہ ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی

لَيْسُوْا سَوَآءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ۱۱۳

لَيْسُوْا سَوَآءً ؛ یہ اہلِ کتاب سب برابر نہیں ۔ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ ؛ اہلِ کتاب میں ایسا گروہ بھی ہے

جو سیدھا اور درست ہے ۔ (اَقَمْتُ الْعُوْدَ فَقَامَ ؛ میں نے لکڑی کو سیدھا کیا اور وہ سیدھی ہوگئی) ۔ یَتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰہِ ؛ اللہ کی آیتوں کو پڑھتے ہیں ۔ تلاوت میں دل کا زبان کے ساتھ رہنا شرط ہے ۔ معنی نہ سمجھ کر بغیر غور وفکر کے پڑھنا تلاوت نہیں ۔ اٰنَآءَ الَّیْلِ ؛ رات کی گھڑیوں میں ، رات کے وقت ۔ اٰنَ حَانَ کے معنٰی میں ہے ۔ وقت کا پہنچنا ۔ اَلْاٰنَ ؛ اس وقت اس گھڑی اٰنَآء کا واحد اٰنٌ ہے ۔ وَھُمْ یَسْجُدُوْنَ ؛ اور وہ سربسجود رہتے ہیں ۔ سجدے کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- وہ سب برابر نہیں ۔ اہلِ کتاب کی ایک جماعت (سیدھی ، درست) حق پر قائم ہے (اور) وہ رات کے وقت اللہ کی آیتیں تلاوت کرتے اور سربسجود رہتے ہیں ۔

یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِکَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۱۴﴾

یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں ۔ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ اور اچھی بات کا حکم دیتے ہیں ، امر بالمعروف کرتے ہیں ۔ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ؛ اور بری بات سے روکتے ہیں ۔ وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ ؛ اور خیر کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں ، سرعت سے ٹھیک کام کرتے ہیں ۔ وَاُولٰٓئِکَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ؛ اور یہی لوگ نیکوں میں سے ہیں ، صالحین میں سے ہیں ، خوش کردار ہیں ۔

ترجمہ :- اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں ، دوسروں کو اچھی بات بتاتے ہیں اور بری بات سے روکتے ہیں (منع کرتے ہیں) نیک کاموں (یا خیر کے کاموں) میں سرعت کرتے ہیں ۔ اور یہی لوگ صالحین سے ہیں (نیک ہیں) ۔

وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّکْفَرُوْہُ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۱۵﴾

وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ ؛ اور جو کچھ خیر کا کام کرتے ہیں ۔ فَلَنْ یُّکْفَرُوْہُ ؛ اس کا انکار نہ کیا جائے گا ، ان کی ناقدری اور ناشکری نہ کی جائے گی ۔ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ ؛ اور اللہ متقی اور پرہیزگاروں کا خوب علم رکھتا ہے ، خدا ترسوں کو خوب جانتا ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ جو کچھ خیر کا کام کرتے ہیں اس کی ناقدری اور ناشکری نہ کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ متقیوں کا خوب علم رکھتا ہے ۔

صاحبو ! آں حضرت ﷺ کے زمانے میں بعض اہلِ کتاب خدا ترس اور متقی بھی تھے ۔ جیسے عبداللہ بن سلام ؓ ، ابی بن کعب ؓ ۔ ان لوگوں نے آنخضرت ﷺ کی تصدیق کی ، آپ ؐ کا دینِ اسلام اختیار کیا ۔ ان لوگوں کو دوہرا ثواب ملے گا ۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ نیک بندوں کا قدردان کون ہے ؟

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١١٦﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جن لوگوں نے کفر کیا ، حق سے انکار کیا ۔ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ ؛ ان کے کام نہ آئے گا ۔ ان کو نفع نہ دے گا ۔ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؛ نہ ان کے مال نہ ان کی اولاد ۔ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؛ اللہ کے مقابلے میں کچھ ۔ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؛ اور یہ لوگ دوزخی ہیں ، جہنم میں رہنے والے ہیں ۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؛ یہ لوگ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے خلود کے معنے ہمیشگی کے بھی ہیں اور طویل مدت کے بھی ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ کافر ہیں اللہ کے مقابلے میں نہ اُن کا مال کام آئے گا اور نہ اُن کی اولاد (اللہ کے ہاتھ سے ان کو کوئی نہیں بچا سکتا) ۔ یہ لوگ دوزخی ہیں اور ہمیشہ اس میں (دوزخ میں) رہنے والے ہیں

کافروں کے دوزخ میں ہمیشہ رہنے میں علماء کا اختلاف ہے

صاحبو ! کافروں کے ہمیشہ دوزخ میں رہنے کے متعلق علماء میں اختلاف ہے ۔ بعض کا خیال ہے کہ احقاب یعنی بہت زمانہ گزرنے کے بعد شجرۃ الجرجیر یعنی ٹھیکری کی بھاجی اُگے گی ۔ عذاب ایک قسم کی راحت میں مبدل ہوجائے گا ۔ جنت میں تو داخل نہ ہوں گے مگر عذاب میں تخفیف ہوجائے گی ۔ ان کا خیال ہے کہ حُبِّ ذاتی غضبِ عارضی پر غالب آئے گا ۔ زحمت ، رحمت بن جائے گی ۔ رحمت ، جہنّم کو پامال کردے گی اور جہنّم قَط ۔ قَط کہہ کر شکستہ ہوجائے گی ۔ اور ان کے مقابل علماء کا خیال ہے کہ جہل موجبِ عذاب ہے اور علمِ صحیح موجبِ ثواب ۔ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہے ۔ (یعنی آخرت کی کھیتی) مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ، یہاں کا اندھا وہاں کا اندھا ۔ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا ۔ ایک تکلیف دہ حالت ختم ہوگی تو دوسری تکلیف دہ حالت پیدا ہوجائے گی) غرض کہ جس کو ایمان نہیں اس کو امان نہیں ۔

مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿١١٧﴾

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ ؛ مثال اس مال کی جس کو وہ صرف کرتے ہیں ۔ فِیْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ اس دنیا کی زندگی میں ،

مال و زر کے خرچ کا مصرف کی مثال اور اس کا نتیجہ

حیاتِ دنیوی میں ۔ کَمَثَلِ رِیۡحٍ ؛ اس کی مثال ایک ایسی ہوا کی ہے ۔ فِیۡهَا صِرٌّ ؛ اس میں پالا ہے یا سخت لُو ہے ۔ صِرٌّ یا صِرَّةٌ ؛ سردی کی شدت کا نام ہے ۔ اس کے اصل معنی شَدٌّ یعنی کس کر باندھنا ہیں اور اسی سے اصرار ہے ۔ اور صَرِیۡرٌ قلم کی آواز ۔ اَصَابَتۡ حَرۡثَ قَوۡمٍ ؛ وہ ہوا پہونچتی ہے ایک قوم کی کھیتی کو ۔ ظَلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ ؛ جنھوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ، اپنا برا کیا ۔ فَاَهۡلَكَتۡهُ ؛ پھر ہوا نے اس کھیتی کو تباہ کردیا ، برباد کردیا ، ہلاک کردیا ۔ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ ؛ اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا ۔ وَلٰكِنۡ اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ؛ اور لیکن وہ اپنے آپ پر ، اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں ، نقصان پہونچاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اُس مال کی مثال جس کو وہ خرچ کرتے ہیں اس (مادی) دنیا کی زندگی (کے کاموں) میں ایک ہوا کی سی ہے جس میں پالا یا لُو ہے ۔ وہ (ہوا) ایک ایسی قوم کی کھیتی کو لگی جو خود اپنے آپ پر ظلم کررہے تھے ۔ اس (ہوا) نے اس (کھیتی) کو تباہ کردیا اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا مگر وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں ۔

غیر مسلموں کو اپنا رازدار نہ بناؤ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا بِطَانَةً مِّنۡ دُوۡنِكُمۡ لَا يَاۡلُوۡنَكُمۡ خَبَالًا ؕ وَدُّوۡا مَا عَنِتُّمۡ ۚ قَدۡ بَدَتِ الۡبَغۡضَآءُ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ۖۚ وَمَا تُخۡفِىۡ صُدُوۡرُهُمۡ اَكۡبَرُ ؕ قَدۡ بَيَّنَّا لَكُمُ الۡاٰيٰتِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا ؛ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ، اے ایمان والو ۔ لَا تَتَّخِذُوۡا ؛ نہ بنالو ۔ بِطَانَةً ؛ بھیدی ، رازدار بَطن سے ماخوذ ہے ۔ اس کے معنی ہیں چھپانا ۔ اسی سے باطن ہے ظاہر کے مقابل ۔ اسی سے بطن بمعنی شکم ہے ۔ اسی سے بطانہ بمعنٰی استر بمقابلہ ابرہ ہے ۔ مِنۡ دُوۡنِكُمۡ ؛ اپنے غیروں سے ۔ غیر مسلموں سے ۔ دُوۡنَ کا نقیض ہے اسفل کے معنی میں ۔ سامنے اور پیچھے کے معنٰی میں ، کم یا زیادہ کے معنٰی میں اور نزدیک کے معنٰی میں بھی آتا ہے ۔ لَا يَاۡلُوۡنَكُمۡ ؛ تم سے کوتاہی نہیں کرتے ۔ خَبَالًا ؛ خَبۡلٌ سے خبالاً ہے ۔ خرابی ، فساد ، خصوصاً عقلی فساد ۔ وَدُّوۡا ؛ انھوں نے چاہا ، وہ چاہتے ہیں ۔ وَدَّ ۔ يَوَدُّ ۔ وُدًّا ؛ چاہنا ، محبت کرنا ۔ وَدُوۡدٌ ؛ بہت محبت کرنے والا ۔ مَا عَنِتُّمۡ ؛ جو تم کو نقصان پہنچائے ، جو تم پر آفت لائے ۔ قَدۡ بَدَتۡ ؛ ظاہر ہوچکی ہے ۔ اَلۡبَغۡضَآءُ ؛ عداوت ، بغض ۔ مِنۡ اَفۡوَاهِهِمۡ ؛ ان کے مونھوں سے ۔ وَمَا تُخۡفِىۡ ؛ اور جو چھپاتے ہیں ، مخفی رکھتے ہیں ۔ صُدُوۡرُهُمۡ ؛ ان کے سینے ۔ اَكۡبَرُ ؛ زیادہ بڑا ہے یعنی وہ جو منہ سے کہتے ہیں اس سے بہت زیادہ دل میں عداوت رکھتے ہیں ۔ قَدۡ بَيَّنَّا لَكُمُ الۡاٰيٰتِ ؛ ہم نے تمہارے سامنے کھلی نشانیاں اور دلائل بیان کردیئے ہیں ۔ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ؛ اگر تم عقل رکھتے تو اس بات کو سمجھتے ، ان کی منافقت اور دشمنی کو دریافت کرتے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! کسی غیر کو اپنا رازدار نہ بناؤ ۔ یہ تمہاری خرابی میں کچھ کوتاہی نہیں کرتے ۔ وہ چاہتے ہیں کہ تم پر کچھ نہ کچھ آفت آئے ۔ عداوت ان کے منہ سے بھی ظاہر ہو رہی ہے اور سینوں اور دلوں میں جو چھپا رکھا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہے ۔ ہم نے تم سے ساری نشانیاں ظاہر کر دیں اگر تم کو عقل ہوتی تو کچھ سمجھتے ۔

هٰٓاَنۡتُمۡ اُولَآءِ تُحِبُّوۡنَهُمۡ وَلَا يُحِبُّوۡنَكُمۡ وَتُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡكِتٰبِ كُلِّهٖ‌ۚ وَاِذَا لَقُوۡكُمۡ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ۖۚ

وَاِذَا خَلَوۡا عَضُّوۡا عَلَيۡكُمُ الۡاَنَامِلَ مِنَ الۡغَيۡظِ‌ؕ

قُلۡ مُوۡتُوۡا بِغَيۡظِكُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ۝۱۱۹

هٰٓاَنۡتُمۡ اُولَآءِ ؛ ایک تم ہو ۔ تُحِبُّوۡنَهُمۡ ؛ کہ ان سے محبت رکھتے ہو ۔ وَلَا يُحِبُّوۡنَكُمۡ ؛ اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے وَتُؤۡمِنُوۡنَ ؛ اور تم ایمان رکھتے ہو ۔ بِالۡكِتٰبِ كُلِّهٖ ؛ ہر ایک کتاب پر ، پوری کتاب پر ، تمام کتابوں پر ۔ وَاِذَا لَقُوۡكُمۡ ؛ اور وہ جب تم سے ملتے ہیں ، ملاقات کرتے ہیں ۔ قَالُوۡۤا اٰمَنَّا ؛ کہتے ہیں ہم ایمان لائے ۔ وَاِذَا خَلَوۡا ؛ اور جب اکیلے ہوتے ہیں ، جب خلوت میں رہتے ہیں ۔ عَضُّوۡا عَلَيۡكُمُ الۡاَنَامِلَ ؛ تم پر اپنی انگلیاں کترتے ہیں ، انگلیوں کے پور چباتے ہیں ۔ اَنَامِلُ جمع اَنۡمِلَةٌ ؛ انگلیوں کے پور ۔ مِنَ الۡغَيۡظِ ؛ غصّہ سے ۔ یعنی سخت غصّہ کے مارے اپنی انگلیاں کتر رہے ہیں ۔ قُلۡ ؛ تم کہو ۔ مُوۡتُوۡا ؛ مرجاؤ ۔ بِغَيۡظِكُمۡ ؛ اپنے غصّہ میں یعنی تم کہو تم اپنے غصّہ میں آپ مرو ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ عَلِيۡمٌ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ؛ (تمہارے) سینوں اور دِلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے ۔

ترجمہ :- (دیکھو) تم تو ان سے محبت رکھتے ہو ۔ اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے ۔ اور تم تو تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو (خدا کے تمام فرشتوں کو مانتے ہو) یہ (منافق) جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اور جب خلوت میں رہتے ہیں (مسلمانوں سے جُدا رہتے ہیں) تو تم پر غصّہ کے مارے اپنی انگلیاں آپ چباتے ہیں ۔ تم کہہ دو : تم اپنے غصّہ میں آپ مرو ۔ یقیناً اللہ (سب کے) سینوں کا علم رکھتا ہے ۔

صاحبو ! اس زمانے کے کافروں اور اپنے پر غور کرو ۔ تم ہو کہ ان میں محبت سے گھسے جاتے ہو ۔ وہ تم سے ہرگز محبت

نہیں کرتے ۔ جب موقع ملتا ہے تو تم کو نقصان پہونچا دیتے ہیں ۔ آخر تمہاری جھوٹی رواداری کب تک ؟ دشمنانِ خدا کو اپنا دوست نہ سمجھو ۔ کفر اور اسلام نہ کبھی ملے ہیں اور نہ کبھی ملیں گے ۔ تم ان سے ملنے کی لاکھ کوشش کرو ۔ تیل پانی سے ہرگز نہ ملے گا ۔ اپنے پیروں پر آپ کھڑے رہو ۔ بَل میں بَل اپنا بَل ۔ خود اعتمادی سیکھو ۔ کب تک دوسروں کی دُم پکڑے رہو گے ۔

یہ بے دین ، بے دین تم ہو تو مانیں ÷ عبث پھر منانے کی تیاریاں ہیں (حسرت صدیقی)

دیکھو ان کا بس نہیں چلتا تو اپنی بوٹیاں آپ نوچتے ہیں ، اپنی اُنگلیاں آپ کترتے ہیں ۔ ان کی دِلی عداوت کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے ۔ اس کا خوب علم رکھتا ہے ۔

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۰﴾

اِنْ تَمْسَسْكُمْ ؛ اگر تم کو چھو جائے ، اگر تم کو پہونچے ۔ حَسَنَةٌ ؛ بھلائی ، خوش حالی ۔ تَسُؤْهُمْ ؛ ان کو بری لگتی ہے ۔ ان کو رنج ہوتا ہے ۔ وَاِنْ تُصِبْكُمْ ؛ اور اگر تم کو پہونچے ۔ سَيِّئَةٌ ؛ برائی ، تکلیف ، سختی ۔ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؛ اس سے ان کو فرحت ہوتی ہے ، خوشیاں مناتے ہیں ۔ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا ؛ اور اگر تم صبر و استقلال پر ثابت قدم رہو اور تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کرو ۔ لَا يَضُرُّكُمْ ؛ تم کو ضرر نہ پہنچائے گا ۔ تم کو نقصان نہ پہونچائے گا ۔ كَيْدُهُمْ ؛ ان کا مکر ، ان کا کید ، ان کی بری تدبیریں ۔ شَيْئًا ؛ کچھ ۔ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ؛ بے شک اللہ ان کے اعمال کو احاطہ کئے ہوئے ہے یعنی کوئی چیز اس کے قبضہ سے باہر نہیں ، سب اس کے بس میں ہے ۔

ترجمہ :- اگر تم کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو ان کو رنج ہوتا ہے اور اگر تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو اس سے ان کو بڑی فرحت (اور خوشی) ہوتی ہے ۔ اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کی بری تدبیروں (اور بدخواہی) سے تم کو نقصان نہ پہنچے گا ۔ بے شک اللہ (ان کے اعمال سے واقف ہے) ان کے اعمال کو پورا پورا احاطہ کیا ہوا ہے (سب اس کے بس میں ہے) ۔

وَاِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۱﴾

کافرین اور مخالفین کی دشمنی کو بیان کرنے کے بعد اب جنگِ بدر اور جنگِ اُحد کا واقعہ بیان فرماتا ہے اور یاد دلاتا ہے کہ کس طرح جنگِ بدر میں تھوڑے آدمیوں کو بہت زیادہ آدمیوں یا ساز و سامان والوں پر اللہ نے فتح دی ، اور کس طرح پیغمبرؐ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے سے جنگِ اُحد میں مسلمانوں کو فتح حاصل نہ ہوئی ۔

وَاِذْ غَدَوْتَ ؛ اور یاد کرو جب کہ تم صبح سویرے نکلے ۔ مِنْ اَهْلِكَ ؛ اپنے متعلقین کے پاس سے ۔ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ بٹھاتے ہو، جائے گیر کرتے ہو مسلمانوں کو ۔ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؛ مورچوں پر، جنگ کے لئے بیٹھنے کے مقام پر، جنگی نشستوں پر ۔ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے، تمہاری گفتگو سنتا ہے، تمہارے حال سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- اور (یاد کیجئے) جب کہ آپ اپنے (گھر دار اور) متعلقین کے پاس سے سویرے نکلے، مسلمانوں کو جنگ کے مورچوں پر بٹھاتے رہے اور (آپ جو کچھ کہہ رہے تھے اور آپ کا جو حال تھا اس کو) اللہ سنتا ہے جانتا ہے ۔

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

اِذْهَمَّتْ ؛ جب کہ ارادہ کیا ۔ هَمٌّ آئندہ کی فکر ۔ غَمٌّ گذشتہ کا رنج ۔ طَآئِفَتٰنِ ؛ دو گروہ، دو جماعتیں ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ۔ اَنْ تَفْشَلَا ؛ کہ ہول پیدا ہوجائے، بزدل ہوجائیں، ہمت ہاردیں ۔ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؛ اور اللہ ان دونوں کا والی اور مددگار تھا ۔ وَعَلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ ہی پر ۔ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ پس چاہئے کہ ایمان دار توکل کریں، مسلمان بھروسہ رکھیں ۔

ترجمہ :- جب تم میں سے دو گرہوں نے ہمت ہار دینے کا ارادہ کیا (مگر نہیں ! وہ سنبھل گئے) حالانکہ اللہ ان کا والی (یار و مددگار تھا) اور ایمان داروں کو اللہ پر توکل کرنا چاہیئے ۔ (ظاہری اسباب استعمال کریں جو نظامِ اسباب کا تقاضا ہے مگر اعتماد خدا پر رکھیں ۔ کامیابی، ناکامی سب اُسی کے ہاتھ میں ہے) ۔

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ ؛ اور بے شک اللہ نے تم کو فتح و نصرت دی ۔ تمہاری مدد کی ۔ بِبَدْرٍ ؛ مقامِ بدر میں ۔ وَاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ؛ اور حالانکہ تم کمزور تھے، ذلیل و عاجز تھے، بے ساز و سامان تھے ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ پس اللہ کے غضب سے بچو ۔ پرہیزگاری اور تقویٰ اختیار کرو ۔ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؛ شاید کہ تم شکر اختیار کرو ۔ تمہارا تقویٰ، تمہاری پرہیزگاری تم کو شکر اور اللہ کے احسانات کی قدردانی تک پہونچادے ۔

ترجمہ :- یقیناً اللہ نے تم کو بدر میں فتح و نصرت عطا کی، حالانکہ تم کمزور تھے، لہذا اللہ سے ڈرو کہ اس کا انجام شکر گزاری پر ہو ۔

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾

اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ جب کہ آپ ایمان داروں سے کہتے ہو ۔ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ ؛ کیا تم کو کافی نہیں ۔ اَنْ يُّمِدَّكُمْ ؛ کہ تمہاری امداد کرے ۔ رَبُّكُمْ ؛ تمہارا پروردگار ۔ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ ؛ تین ہزار سے ۔ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ؛ فرشتوں سے ۔ مُنْزَلِيْنَ ؛ آسمان سے اُتارے ہوئے ۔

ترجمہ :- جب کہ آپ مسلمانوں سے کہتے تھے کیا تمہیں کافی نہیں کہ تمھارا رب آسمان سے اُتارے ہوئے تین ہزار فرشتوں سے تمھاری امداد کرے ۔

بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

بَلٰى ؛ کیوں نہیں ۔ اِنْ تَصْبِرُوْا ؛ اگر تم صبر کرو ، ثابت قدم رہو ، جمے ، ڈٹے ہوئے رہو ۔ وَتَتَّقُوْا ؛ اور تقویٰ اختیار کرو ، اور پرہیزگار رہو ۔ وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ ؛ اور تمھارے دشمن ، تمہارے پاس ، فی الفور اپنے جوش میں تمہارے پاس آئیں اور تم پر دفعتہً حملہ کریں ۔ هٰذَا ؛ اے لو ۔ يُمْدِدْكُمْ ؛ تمہاری امداد کرتا ہے ، تمہاری تائید کرتا ہے ۔ رَبُّكُمْ ؛ تمہارا پروردگار ، تمہارا رب ۔ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ؛ پانچ ہزار فرشتوں سے ۔ مُسَوِّمِيْنَ ؛ سُوْمٌ سے مشتق ہے ۔ جس کے معنی کسی چیز کی تلاش میں جانے کے ہیں ۔ اب شِعار کے معنٰی میں مستعمل ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- کیوں نہیں ! اگر تم صبر اور تقویٰ پر قائم رہو اور تمہارے دشمن تم پر دفعتہً حملہ کریں تو اے لوگو ! تمہارا رب پانچ ہزار عذاب دینے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا ۔

صاحبو ! یہ واقعاتِ عالمِ مثال ہیں ، جہاں معانی اور اعمال صورت لیتے ہیں ۔ اور بعض دفعہ نیک لوگوں کو فرشتے نظر بھی آجاتے ہیں ۔ ان باتوں کو مادیات کے بندے نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے ۔ کم فہم لوگوں کے انکار سے ، روحانیات سے نابلد لوگوں کے نہ ماننے سے ہمارا کیا بگڑتا ہے ۔ ان کا انکار ، ان کی بے خبری اور جہالت پر دلالت کرتا ہے ۔ اَلنَّاسُ اَعْدَاءٌ لِمَا جَهِلُوْا ۔

ان آیتوں میں جنگِ بدر اور جنگِ اُحد کی طرف اشارہ ہے ۔ جنگِ بدر میں کیا ہوا ؟ اور کیوں ہوا ؟ قریش کے کافروں

نے مدینہ کے اطراف سے چوپایوں کو ہانک لیا تھا۔ ابوجہل نے سعدؓ بن عبادہ سے کہا تھا کہ تم محمدؐ کو مدینہ سے نکال دو ورنہ ہم تم کو حج نہ کرنے دیں گے۔ سعدؓ بن عبادہ نے کہا کہ اگرتم ہم کو حج سے روکو گے تو ہم بھی تم کو اپنی زمین میں قدم نہ دھرنے دیں گے۔ کافروں نے تصفیہ کرلیا تھا کہ اس دفعہ تجارتی قافلے سے جو کچھ نفع حاصل ہوگا وہ سب مسلمانوں سے لڑنے میں صرف کیا جائے گا۔ اس کی اطلاع مسلمانوں کو ہوگئی۔ اور مسلمانوں نے بھی ارادہ کرلیا کہ کافروں کے قافلے کو اپنی سرزمین میں سے گذرنے نہ دیں گے۔ قافلے کے سردار ابوسفیان تھے۔ انھوں نے نہایت چالاکی سے چکّر کاٹ کر قافلے کو بچا لیا۔ اور کفارِقریش کے ایک ہزار باساز وسامان سپاہیوں کا اور تین سو تیرہ (۳۱۳) بے ساز وسامان مسلمان سپاہیوں کا مقابلہ ہوگیا۔ سردارانِ قریش نے مبارز طلبی کی اور مسلمانوں کو ٹوکا۔ انصار میں سے جانثارانِ نبوی ﷺ دوڑ پڑے۔ کفارِقریش نے کہا کہ تم ہمارے برابر والے اور کفو نہیں ہو۔ ہم سے لڑنے کے لئے ہمارے برابر والوں کو بھیجو۔ حضرت رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا: کہاں ہیں حمزہ بن عبدالمطلب۔ ابوعبیدۃ بن حارث بن عبدالمطلب۔ کہاں ہیں علی بن ابی طالب۔ جاؤ اور ان سے لڑو۔ لڑائی ماہرین جنگ سے تھی۔ مگر مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح ونصرت دی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو قتل کردیا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید بن مغیرہ کو۔ شیبہ نے حضرت ابوعبیدۃ بن حارث کے سر میں نیزہ مارا اور وہ گھوڑے سے زمین پر آگئے اور رسول اللہ ﷺ کے زانوے مبارک پر سر رکھ کر جاں بحق ہوئے۔ حضرت حمزہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے شیبہ کا کام تمام کیا۔ اس لڑائی میں دولڑکوں نے ابوجہل کو مار کر پھینک دیا۔ اسی بات کو خدائے تعالیٰ یاد دلاتا ہے۔ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ۔ (۝ اِسی سورہ کی آیت ۱۲۳)۔

جنگِ بدر کے اسباب

جنگِ بدر کے بعد کفارِقریش نے تین ہزار جرار فوج سے مدینہ پر حملہ کیا۔ حضرت رسولِ خدا ﷺ اور چند لوگوں کی رائے تھی کہ شہر بند ہوکر لڑیں اور تیر اندازی سے کام لیں۔ مگر دوسرے بہت سے لوگوں کی رائے ہوئی کہ میدان میں نکل کر لڑیں۔ حضرت رسولِ خدا ﷺ نے غلبۂ آراء کی وجہ سے میدان میں نکل کر لڑنے کو اختیار فرمایا۔ عبداللہ بن اُبی بن سلول اور بعض دوسرے منافقین نے وقت پر دغادی اور اپنے ساتھ والوں کو لے کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ لڑائی کی ابتداء میں مسلمان غالب رہے۔ حضرت رسولِ خدا ﷺ نے ایک گھاٹی پر عبداللہ بن جبیرؓ کے زیرِ نگرانی پچاس تیر اندازوں کو قائم کیا تھا اور قطعی حکم دے دیا تھا کہ چاہے فتح ہوجائے مگر تم اپنی جگہ سے نہ ہٹو اور اس گھاٹی کی حفاظت میں سرگرم رہو۔ چالیس نادان مسلمانوں نے مالِ غنیمت کے خیال سے اپنی جگہ چھوڑ دی۔ اس زمانہ میں خالد بن ولید مسلمان نہ تھے۔ ریلہ کرکے دس تیر اندازوں کو شہید کردیا۔ غفلت میں پشت کی طرف سے جو حملہ ہوا تو اسلامی لشکر تتّر بتّر ہوگیا۔ ایک شخص وحشی نامی نے پتھر کے پیچھے سے چھپ کر چھوٹا بھالا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر پھینکا اور آپ نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ اس حالت میں کسی شیطان نے پکار دیا کہ حضرت رسولِ خدا ﷺ شہید ہوگئے۔ اسلامی لشکر میں بڑی افراتفری پڑگئی اور خود حضرت رسولِ خدا ﷺ زخمی ہوئے دندانِ مبارک شہید ہوئے۔ لڑائی کا کچھ ایسا رنگ ہوا کہ مسلمانوں کو کافی نقصان پہونچا اور کافروں کو بھی۔ کافر بھی اس قابل نہیں رہے تھے کہ مدینہ پر حملہ کریں اور اس کو فتح کرلیں۔ غرض کہ اسی ناتمام حالت میں لڑائی تمام ہوئی۔

جنگِ اُحد

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۗ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۙ﴿۱۲۶﴾

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ ؛ اورنہیں کیا اس کو اللہ نے ۔ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ ؛ مگر خوش خبری اور بشارت تمہارے لئے ۔ وَلِتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؛ اور تا کہ تمہارے دلوں کو اطمینان اور سکون ہو ۔ یعنی فرشتوں کو بھیجنا صرف تمہاری خوشی کی خاطر سے تھا ۔ وَمَا النَّصْرُ ؛ حالانکہ نہیں ہے فتح ونصرت ۔ اِلَّا مِنْ عِنْدِاللّٰهِ ؛ مگر خدا کے پاس سے ۔ اَلْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ؛ جوعزت اور حکمت والا ہے ، زبردست ہے ، دانا ہے ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے یہ صرف تمہاری خوشی کی خاطر اور تمہارے دل کے اطمینان کے لئے کیا تھا ورنہ فتح ونصرت تو اللہ کے پاس سے ملتی ہے جوعزت وحکمت والا ہے ۔

لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآىِٕبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾

لِيَقْطَعَ طَرَفًا ؛ تا کہ ایک حصّہ کو ہلاک کرے ، یا کافروں کو کچھ کم کرے ۔ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ؛ ان لوگوں میں سے جنھوں نے کفر کیا ۔ اَوْيَكْبِتَهُمْ ؛ یا ذلیل وخوار کرے ان کو ۔ كَبْتٌ ؛ پھیر دینا ۔ ذلیل کرنا ، منہ کے بل گرادینا ۔ فَيَنْقَلِبُوْا ؛ پھر وہ واپس ہوجائیں ، لوٹ جائیں ۔ خَآىِٕبِيْنَ ؛ ناکام ، بغیر حصولِ مقصد کے ، خائب و خاسر ۔

ترجمہ :- یہ اس لئے کہ خدا کافروں کی جماعت کو کم کردے (ان کو ہلاک کردے) یا ان کو ذلیل وخوار کردے اور وہ (بے نَیل و مُرام) ناشاد و نامراد واپس ہوجائیں ۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِشَيْءٌ ؛ نہیں ہے اس معاملہ میں تمہارا کچھ ، تمہارے ہاتھ میں کیا ہے ۔ ہم جو چاہتے ہیں ، کرتے ہیں ۔ اَوْيَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؛ یا ان کو توبہ نصیب ہو ۔ اَوْيُعَذِّبَهُمْ ؛ یا ان کو عذاب دے ۔ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ؛ وہ بے شک ظالم ہیں ، ناحق پر ہیں ۔ ظلم وستم کرتے ہیں ، وہ تو ظالم ہیں ہی ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر) اس کام میں آپ کا کیا دخل ہے ۔ خدا چاہے تو یا تو ان کی توبہ قبول کرلے یا ان کے ظلم وستم کی وجہ سے ان کو عذاب دے ۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع ۱۴/۹/۴

وَلِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ ؛ اور اللہ ہی کا ہے جو آسمانوں میں ہے ۔ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؛ اور جو زمین میں ہے ۔ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؛ چاہے جس کے گناہ بخشے ، جس کی مغفرت کرے ۔ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؛ اور چاہے جس کو عذاب دے ، سزادے ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اور اللہ غفور و رحیم ہے ، مغفرت اور رحمت والا ہے ، خطا پوش اور مہربان ہے ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ۔ جس کو چاہتا ہے ، مغفرت کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور اللہ غفور و رحیم ہے ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪

وَّاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ۚ

اس سے پہلے حُبِ مال کی برائی اور اس کے برے نتائج بیان کئے گئے ہیں ۔ اس آیت میں جمعِ مال کا اہم مسئلہ یعنی سودخواری ، خصوصاً سود در سود اور اس کے برے نتائج بیان فرماتا ہے ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ، اے ایمان دارو ، اے مسلمانو ! لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا ؛ سود نہ کھاؤ ۔ اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ؛ ربٰوا سے حال ہے ۔ دوگنا ، چوگنا ۔ بڑھا بڑھا کر ۔ سود در سود ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور غضبِ خدا سے بچو ، تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرو ۔ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؛ تاکہ تم فلاح پاؤ ، اپنے نیک مقاصد میں کامیاب ہو جاؤ ۔

ترجمہ :- اے ایماندارو ! دوگنا چوگنا تو سود نہ کھایا کرو ۔ اور خدا سے ڈرتے رہو تاکہ تم (کامیاب ہو جاؤ) فلاح پاؤ ۔

صاحبو ! آج کل کی حالت ملاحظہ فرمائیے ۔ بعض نادان علماء نے دارالحرب میں سود لینا جائز کردیا ۔ اس کے نتائج ملاحظہ فرمائیے ۔ مسلمان ، مسلمان سے سود لے رہا ہے ۔ خصوصاً عرب اور سرحدی لوگ ایک روپیہ کا سود ، ماہانہ ایک آنہ سے چار آنہ تک وصول کرتے ہیں اور کیسی بداخلاقی سے وصول کیا جاتا ہے ۔ فقہ پڑھنے سے آدمی فقیہ نہیں ہوتا ۔ فقیہ وہ ہے جو زمانے کے حالات اور معاملات سے واقف ہو ، سوچے سمجھے کہ مسلمانوں پر کیا تباہی آرہی ہے ، کیا بداخلاقیاں پیدا ہوگئی ہیں ، کیا مظالم ٹوٹ رہے ہیں ۔ سودخواری کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی طرف سے ان سودخواروں کو جنگ کا

الٹی میٹم دے دو"۔ فَأْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا سود کو نیست و نابود کردینا چاہتا ہے، مٹا دینا چاہتا ہے۔ یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا اس پر شاہدِ عدل ہے۔

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

وَاتَّقُوا النَّارَ ؛ آتشِ دوزخ سے بچو۔ اَلَّتِيْٓ ؛ جو۔ اُعِدَّتْ ؛ تیار کی گئی ہے۔ لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کے لئے۔

ترجمہ:- اور آتشِ دوزخ سے بچو جو کافروں کے لئے (مہیا اور) تیار کی گئی ہے۔

صاحبو! کیا دوزخ مخلوق ہوچکی ہے؟ دوزخ کی حقیقت علمِ الٰہی میں ہے، عالمِ ارواح میں ہے، عالمِ مثال میں ہے، خود اس دنیا میں ہے۔ مگر کچھ ایسی صورت میں ہے کہ جس کو لوگ سمجھ نہیں سکتے۔ آئندہ عالمِ برزخ اور عالمِ آخرت میں اس کا ظہور ہوگا۔ دوزخ کن کے لئے بنائی گئی ہے؟ کافروں کے لئے، ناحق شناسوں کے لئے۔ کیا مسلمان بھی دوزخ میں جائیں گے؟ دوزخ تو ان کے لئے نہیں بنائی گئی۔ گناہ گار مسلمان دوزخ میں ہمیشہ تو نہیں رہیں گے۔ مگر ایک محدود زمانے تک رہنا کیا کم تکلیف دہ ہے؟ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ؛ آتشِ دوزخ پر اور اس میں داخل ہونے کے لئے کس قدر صبر اور برداشت کرنے والے ہیں جو گناہوں پر جری ہیں اس لئے فرماتا ہے۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ؛ اور تم اللہ تعالیٰ و رسولؐ کی اطاعت کرو۔ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؛ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

ترجمہ:- اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو (اور ان کا حکم مانو) تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

دیکھو! رحم کو اطاعتِ خدا و رسولؐ سے وابستہ کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ اور رسولؐ کی اطاعت سے اعراض و روگردانی اور پھر رحم کی اُمیدواری؟ رَحْمٌ کے معنٰی مڑنے کے ہیں۔ تم نے خدا سے منہ موڑ لیا۔ خدا تمہاری طرف کیوں متوجہ ہوگا۔

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

وَسَارِعُوْٓا ؛ اور دوڑو، جھپٹو، جلدی کرو۔ سُرعت کے ساتھ متوجہ ہوجاؤ۔ اِلٰى مَغْفِرَةٍ ؛ خدا کی مغفرت کی طرف، اس کی خطاپوشی کی طرف۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کی طرف سے، تمہارے پروردگار کی طرف سے۔ وَجَنَّةٍ ؛ اور دوڑو جنت کی طرف۔ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ؛ عرض کے معنٰی ہیں طول کے مقابل عرض، لمبائی کے مقابل چوڑائی۔ عرض کے معنٰی قیمت کے بھی ہیں۔ عرض کے معنٰی کُشادگی کے بھی ہیں۔ یعنی وہ جنت جس کی قیمت آسمان اور زمین ہیں۔ اس کا طول کیا پوچھتے ہو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے، جس کی کشادگی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ؛ متقی اور پرہیزگاروں کے لے وہ تیار کی گئی ہے، مہیا کی گئی ہے۔

ترجمہ :- اور (اے مسلمانو !) تمہارے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی (کشادگی) وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو (متقی اور) پرہیزگار لوگوں کے لئے (مہیا کی گئی ہے) تیار کی گئی ہے

الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣٤﴾

متقی کی تعریف

متقی کون ہے ؟ ہروقت تازہ وضو کرنے سے اور بکثرت نوافل پڑھنے سے متقی نہیں بن سکتا ۔ اس کی توصیف خود خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ ؛ جو خرچ کرتے ہیں ، صَرف کرتے ہیں ، انفاق کرتے ہیں ۔ فِي السَّرَّآءِ ؛ سرور اور خوشی کی حالت میں ۔ فراخ دستی کے زمانے میں ۔ وَالضَّرَّآءِ ؛ اور ضرر کی حالت میں ، رنج و غم کی حالت میں ، تنگدستی کے زمانے میں ۔ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ ؛ اور غصّہ پی جانے والے ، غضب کو روکنے والے ۔ كَظْمٌ کے اصلی معنے سانس روکنے کے ہیں اور کظمِ غیظ سے مراد غصّہ پی جانا ہے ۔ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؛ اور لوگوں کی خطاؤں کو عفو کرنے والے ، معاف کرنے والے ، درگذر کرنے والے ۔ عفو کے اصلی معنی مٹانے کے ہیں ۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ۔

ترجمہ :- (متقی لوگ وہ ہیں) جو خوشی اور غمی میں (فراخدستی اور تنگدستی میں) راہِ خدا میں مال صَرف کرتے ہیں ۔ غصّہ پی جاتے ہیں ، لوگوں کی خطائیں معاف کردیتے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے (نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے) ۔

صاحبو ! ہمارا تجربہ ہے کہ جو لوگ تقویٰ اور طہارت کی نمایش کرتے ہیں ان کو ہوا پر غصّہ آتا ہے بات بات پر لوگوں سے لڑتے ہیں ، اپنے عیوب ان کو نظر نہیں آتے ، دوسروں کی عیب جوئی میں بڑے سرگرم ، غیبت کرنے میں بڑے اُستاد ، اُن کو دوسروں کی آنکھوں کا تنکا تو نظر آتا ہے لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا ۔ دوسروں کے گناہ معاف نہیں کرتے اور پھر اُمید رکھتے ہیں کہ خدا ہمارے گناہ معاف کردے گا ۔ اس آیت کو بار بار پڑھو اور اپنے حال پر منطبق کرو ۔ یاد رکھو کہ تقویٰ کا ملمع اُڑ جائے گا ۔ جس کو سونا سمجھتے تھے وہ پیتل نکلے گا ۔

صاحبو ! اللہ تعالیٰ اپنے اولوالعزم پیغمبروں کو یعنی موسیٰ و ہارون علیہما السلام کو حکم دیتا ہے کہ فرعون جیسے کٹّے کافر سے نرمی سے بات کرو ۔ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا (طٰہٰ ۔ ۴۴) ؛ مگر متقی نما علماء نہایت سختی سے نصیحت کرتے ہیں اور ایسا سمجھتے ہیں کہ گویا وہ خدائی فوجدار ہیں اور جنت اور اللہ کی رحمت ان کے ہاتھ میں ہے ۔ خدا بخشنے والا نہیں ہے ، یہ لوگ بخشنے والے ہیں ۔ خدا کی رحمت سے مایوس کردینا ان کا کام ہے ۔ خدا کے ہاتھ میں میزان ہے ۔ خیر و شر کا وہی اندازہ کرسکتا ہے ۔ اگر ایک طرف نیک

اعمال ہیں تو دوسری طرف خدا تعالیٰ اور رسولؐ سے حُسنِ عقیدت ہے ۔ کیا ظاہر ہی ظاہر ہے؟ باطن بھی کچھ ہے؟ اخلاص سے ایک دفعہ اللہ کہنا نمایاں ہوگا ۔ اور تمام گناہوں کے پلّے پر غالب آ جائے گا ۔ خوف دوا ہے ، محبت غذا ہے ۔ خدا سے محبت کرو خدا تعالیٰ اور رسول ﷺ کی محبت سب پر غالب آ جائے گی ۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰي مَا فَعَلُوْا وَھُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾

وَالَّذِیْنَ ؛ اور وہ لوگ جو ۔ اِذَافعَلُوْا ؛ جب کرتے ہیں ۔ فَاحِشَۃً ؛ ظاہر غلطی ، بے حیائی کا کام ۔ اَوْظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ یا اپنے نفسوں ، اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ۔ ان کو نقصان پہونچاتے ہیں ، ان کا حق ادا نہیں کرتے ۔ ذَکَرُوا اللّٰہَ ؛ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں ۔ انھیں خدا یاد آ جاتا ہے ۔ خدا کا ذکر کرتے ہیں ۔ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ ؛ تو اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں ، جب ان کو خدا یاد آ جاتا ہے تو اپنے خطاؤں کی معافی چاہتے ہیں ۔ وَمَنْ یَّغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ ؛ اور کون مغفرت کرتا ہے گناہوں کی سوائے خدا کے ۔ وَلَمْ یُصِرُّوْا ؛ اور اصرار نہیں کیا ، ہٹ نہیں کی ۔ عَلٰی مَافَعَلُوْا ؛ اس چیز پر کہ انھوں نے کیا ، اپنے برے کاموں پر اصرار نہیں کرتے ۔ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ؛ بحالیکہ وہ علم رکھتے ہیں ، جان بوجھ کر ۔

ترجمہ :- اور وہ لوگ جب کوئی فاش غلطی کرتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اور انھیں خدا یاد آ جاتا ہے تو (فوراً) اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو خطا پوشی کرتا ہے؟ (یہ لوگ اپنی غلط کاری پر) اپنے گناہوں پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے ۔

اُولٰۗىِٕكَ جَزَاۗؤُھُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْھَا ۭ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿١٣٦﴾

اُولٰٓئِکَ ؛ یہ لوگ ۔ جَزَآءُھُمْ ؛ ان کی جزا ، ان کا بدلہ ۔ مَغْفِرَۃٌ ؛ خطا پوشی ، معافی ، مغفرت ۔ مِنْ رَّبِّھِمْ ؛ ان لوگوں کے رب کی طرف سے ۔ ان کے پروردگار کی طرف سے ۔ وَجَنّٰتٌ ؛ اور جنتیں ہیں ۔ بہشت ہیں ۔ گھنے درخت والے باغ ہیں تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ؛ جن کے نیچے نیچے نہریں ، ندیاں بہتی ہیں ۔ یعنی یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں ۔ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؛ بحالیکہ یہ لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے ۔ یعنی ان نعمتوں کو زوال نہیں ۔ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ؛ اور عمل کرنے والوں کا اجر ، کام کرنے والوں کا بدلہ کیسا اچھا ہے ۔

ترجمہ :- یہی وہ لوگ ہیں جن کی جزا (اور بدلہ) ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت (اور خطا پوشی) ہے ۔

اور جنتیں ہیں جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ یہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور (دیکھو) نیک عمل کرنے والوں کو کیسا اچھا (ثواب اور) اجر (دیا گیا) ہے ۔

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوْا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۳۷﴾

اس سے پہلے جنگِ اُحد کا بیان گذرا ہے ۔ مسلمانوں کو حضرتؐ کی عدول حُکمی کی وجہ سے نقصان پہونچا ۔ منافقین اس واقعہ کا ذکر کرتے اور مسلمانوں کو پست ہمت بناتے ۔ خدائے تعالیٰ صبر و استقلال کی تلقین فرماتا اور کامیابی کی اُمید دلاتا ہے ۔

قَدْ خَلَتْ ؛ گزر چکے ہیں ۔ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ تم سے پہلے ۔ سُنَنٌ ؛ جمع سُنَّةٌ ؛ طریقہ ، واقعہ ۔ یہاں سنت سے مراد واقعات ہیں ۔ فَسِيْرُوْا ؛ پس سیر کرو ، جاؤ ، نکلو ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ فَانْظُرُوْا ؛ پھر دیکھو ، نظر کرو ۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیسا تھا ۔ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ؛ انجام تکذیب کرنے والوں کا ، جُھٹلانے والوں کا ۔

ترجمہ :- تم سے پہلے بہت سے واقعات گذر چکے ہیں ۔ پھر تم زمین میں سیر کر کے دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۳۸﴾

هٰذَا ؛ یہ ۔ بَيَانٌ لِّلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے بیان ، واقعات ہیں ۔ وَهُدًى ؛ اور ہدایت ہے ۔ وَمَوْعِظَةٌ ؛ اور وعظ و نصیحت ہے ۔ لِّلْمُتَّقِيْنَ ؛ متقیوں کے لئے ، پرہیزگاروں کے لئے وعظ و نصیحت ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگوں کے لئے (واقعات کا) بیان ہے اور متقیوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے ۔

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾

وَلَا تَهِنُوْا ؛ اور سُست نہ بنو ، ہمت نہ ہارو ، پست ہمت نہ بنو ۔ وَهَنَ يَهِنُ وَهْنًا ؛ ضعف ، سُستی ، پست ہمتی ۔ وَلَا تَحْزَنُوْا ؛ اور غم نہ کھاؤ ۔ حزن اور ملال اختیار نہ کرو ۔ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ؛ اور تم ہی اعلیٰ اور غالب رہو گے ۔ اَعْلَوْنَ کا واحد اَعْلٰی ہے اس کی اصل اَعْلَيُوْنَ ہے ۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اگر تم ایمان دار ہو ۔

ترجمہ :- اور ہمت نہ ہارو ، حزن و ملال اختیار نہ کرو ۔ تم ہی اعلیٰ و غالب رہو گے اگر تم ایماندار ہو (خدا پر یقین رکھتے ہو) ۔

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ
وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ ۙ

اِنْ يَّمْسَسْكُمْ ؛ اگر تم کو چھوئے یا لگے، پہونچے ۔ قَرْحٌ ؛ زخم ۔ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ ؛ پس تحقیق پہونچا ہے قوم کو ۔ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؛ زخم مثل اس کے ۔ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ ؛ اور یہ ایام، یہ زمانہ ۔ نُدَاوِلُهَا ؛ ہم پھراتے ہیں اس کو ۔ دَالَ ۔ يَدُوْلُ ۔ دَوْلَةً ؛ گردش دینا ۔ پھرانا ۔ اسی سے دولت ہے ۔ کیونکہ دولت میں آج ایک کی باری ہے اور کل دوسرے کی ۔ زمانہ ایک حال پرنہیں رہتا ۔ آج وہ، کل ہماری باری ہے ۔ بَيْنَ النَّاسِ ؛ درمیان لوگوں کے، لوگوں میں ۔ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ ؛ اور تا کہ اللہ تعالیٰ کو علم ہو ۔ اللہ جان لے ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں کو جو ایمان لائے، ان لوگوں کو جو ایمان پر ثابت قدم ہیں ۔ وَيَتَّخِذُ ؛ اور بنائے ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ۔ شُهَدَآءَ ؛ جمع شَهِيْدٌ ؛ مقتول یعنی تم میں سے بعض کو شہادت کا مرتبہ عطا کرے یا تم کو دنیا کے نشیب وفراز اور تغیرات و واقعات کا شاہدِ حال بنائے ۔ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ؛ اور اللہ ظالموں کو محبوب نہیں رکھتا

ترجمہ :- اگر تم کو زخم لگے ہیں تو ایسے ہی زخم دوسری قوم کو بھی لگے ہیں ۔ یہ زمانہ ہے، ہم اس کو لوگوں میں گردش دیتے رہتے ہیں ۔ اور اس لئے کہ اللہ (ثابت قدم) ایمان داروں کو جان لے (ان کو ماسوا سے ممیّز کردے) اور (ان تغیرات کا) تم کو شاہدِ (حال) بنائے (اور اچھوں کو بروں سے ممیّز کردے) اور اللہ ظالموں کو محبوب نہیں رکھتا ۔

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ ؛ اور تا کہ اللہ پاک کرے، اور تا کہ اللہ خالص کرے ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں کو ۔ وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ؛ اور محو کردے، مٹادے کافروں کو ۔ بعض کہتے ہیں ۔ مَحْقٌ کے معنے کم کرنے اور بے برکت کرنے کے ہیں ۔

ترجمہ :- اور (یہ سب اس لئے ہوا) کہ اللہ ایمان داروں کا (امتحان لے ۔ ان) کو پاک صاف کردے (ان کو دوسروں سے ممتاز کردے) اور کافروں کو (گھٹادے) مٹادے ۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا

مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

اَمْ حَسِبْتُـمْ ؛ (یہ اَمْ منقطعہ ہے بَـلْ یعنی بلکہ کے معنی میں ہے) کیا تم گمان کرتے ہو، خیال کرتے ہو، سمجھتے ہو۔ اَنْ تَـدْخُـلُوا الْجَنَّةَ ؛ کہ جنت میں داخل ہوگے۔ بہشت میں جاؤ گے۔ وَلَـمَّـا يَـعْـلَـمِ اللّٰهُ ؛ اور ابھی تک اللہ نے نہیں جانا۔ اَلَّذِيْنَ جٰهَدُوْا ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے جہاد کیا۔ راہِ خدا میں کوشش کی۔ مِنْكُمْ ؛تم میں سے۔ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ؛ اور جانچا معلوم کیا صبر کرنے والوں کو، صابروں کو۔

ترجمہ:- کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ جنت میں جاؤ گے اور ہنوز اللہ کو (یعنی اس کے خلیفہ پیغمبر کو) معلوم نہیں ہوا کہ کون تم میں سے مجاہد ہیں اور کون صابر۔

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۱۴۳﴾ ع ۱۴/۱۴ ۵

وَلَـقَـدْ كُـنْـتُمْ ؛ اور تم تو تھے۔ تَـمَـنَّوْنَ الْمَوْتَ ؛ موت کی تمنا کرتے، راہِ خدا میں مرنے کی آرزو کرتے۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَـلْقَوْهُ ؛ قبل اس کے کہ تم اس کو دیکھو۔ یعنی جنگ سے پہلے جہاد کے بڑے آرزو مند تھے۔ فَـقَـدْ رَاَيْتُمُوْهُ ؛ پس تم نے موت کو اور جنگ کو دیکھ لیا، مشاہدہ کرلیا۔ وَاَنْـتُمْ تَنْظُرُوْنَ ؛ اور تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ عین الیقین ہوگیا۔

ترجمہ:- اور تم تو جنگ سے پہلے موت (شہادت) کے بڑے آرزو مند تھے (مرنے کو تیار تھے) سو تم نے اس کو (موت کو) دیکھ لیا۔ اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

صاحبو! علمِ الٰہی تین قسم کا ہوتا ہے (۱) علمِ ذاتی (۲) علمِ فعلی (۳) علمِ انفعالی۔

جب خدائے تعالیٰ نے خود کو دیکھا تو سب کو دیکھا۔ خدا کو ذات اور علم دونوں طرح کا احاطہ ہے۔ اَلَآ اِنَّـهٗ بِـكُـلِّ شَـیْءٍ مُّحِيْطٌ ؛ (حٰم السجدہ ۔۵۴) وہ سب کو محیط ہے۔ ایک ذرّہ بھی اس کی ذات اور اس کے علم سے باہر نہیں۔ تمام دنیا ذاتِ الٰہی کی تفصیل ہے۔ ایک شخص کا نام عبداللہ ہے، اس میں کیا چیز نہیں ہے؟ سر ہے، تن ہے۔ سر میں کیا کیا ہے؟ دو آنکھیں ہیں ان پر دو بھویں ہیں۔ دو کان ہیں۔ ایک ناک ہے۔ منہ ہے۔ منہ میں ہونٹ ہیں، دانت اور زبان بھی ہے۔ تن میں ہاتھ ہیں، گردن ہے، پیٹ ہے، پیٹھ ہے، پیر ہیں۔ غرض ایک بال بھی اس سے خارج نہیں۔ بظاہر عبداللہ ایک مفرد چیز ہے۔ مگر غور کرتے جاؤ تو اسی میں ہزاروں چیزیں نکلیں گی۔ تم بولتے بولتے تھک جاؤ گے مگر عبداللہ سے کوئی چیز نہ چھوٹے گی۔ چونکہ اس علم کا منشاء ذاتِ خداوندی سے ہے لہذا اس کو علمِ ذاتی کہتے ہیں۔ علمِ الٰہی کی قسمیں

(۲) خدائے تعالیٰ تمام چیزوں کو جان کر پیدا کرتا ہے۔ لہذا اس کے علم کا مرتبہ قدرت کے مرتبہ سے پہلے ہے، بہ نسبت علمِ ذاتی کے اس میں تفصیل ہے مگر ہنوز کوئی چیز پیدا نہیں ہوئی۔ پیدا تو اس وقت ہوگی جب خدائے تعالیٰ چیزوں کو کُن کا حکم

فرمائے گا۔ اس درجہ کے علم کو اسی لئے علمِ فعلی کہتے ہیں کہ اس کے اثر سے اس کے بعد کے درجہ کا علم ہوتا ہے۔

(۳) ابھی ہم نے بیان کیا کہ سب چیزیں خلق سے پہلے علمِ الٰہی میں تھیں۔ معلومِ الٰہی کو جب کُن کا امر کیا جاتا ہے اور اسمائے الٰہی کی اس پر تجلی ہوتی ہے تو تمام چیزیں ظاہر اور خارج میں موجود ہوجاتی ہیں۔ علم کے اس مرتبہ کا نام علمِ انفعالی ہے۔ یہ مرتبہ بعدِ کُنْ ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علمِ ذاتی اور فعلی دونوں قدیم ہیں۔ مگر علمِ انفعالی متجدد اور حادث معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فلاں شئے کو پیدا کیا۔ پیدا کرنے میں دو طرف نسبت ہوئی۔ اللہ کی طرف اور اس کی پیدا کردہ چیز کی طرف۔ اس علم کو جب خدائے تعالیٰ کی طرف نسبت لگا کر دیکھو تو اس کا منشاء قدیم ہے۔ جب کسی مخلوق کی طرف نسبت کرکے دیکھو تو اس کا منشاء حادث ہے، نو پیدا ہے۔

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ علم، قدیم میں قدیم ہے اور حادث میں حادث۔ جس طرح وجود، قدیم میں قدیم اور حادث میں حادث۔ ان کے خیال میں قدیم ہی حوادث کی صورت میں نمودار ہو رہا ہے اور قدیم ہی حادث، بہ اعتبار اجمال و تفصیل کے کہلاتا ہے۔ جو چیز دائرۂ زمانہ سے خارج ہو اس کو جب بیان کریں گے تو حادث ہی کے لحاظ سے بیان کریں گے اوّل ہی آخر ہے، باطن ہی ظاہر ہے۔ ہر مقام کا ایک اعتبار ہے اور ہر اعتبار کا ایک حکم ہے۔ بعض لوگ فرماتے ہیں۔ لِیَعْلَمَ اللّٰہُ میں اللہ نے پیغمبر کے علم کو اپنا علم فرمایا ہے اور لِیَعْلَمَ اللّٰہُ کے معنے لِیَعْلَمَ الرَّسُوْلُ وَخَلِیْفَتِیْ کے ہیں۔ جیسے کہ یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ کے معنے یَدُ النَّبِیْ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ لِیَعْلَمَ اللّٰہُ کے معنٰی لِیَعْلَمَ النَّاسُ کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قومی کاموں کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے کیونکہ اس میں خصوصیات کو دخل نہیں۔

بہر حال خدا ''بہ حیثیتِ خدا'' کا علم قدیم ہے، حدوث کو وہاں دخل نہیں، عدم کو وہاں قدم نہیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّ بَاطِنًا وَّ ظَاھِرًا۔

بعض مسلمان اُحد کی لڑائی میں مسلمانوں کی شکست اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دندانِ مبارک شہید ہونے اور آپ کے زخمی ہونے کو تعجب سے دیکھتے اور خلافِ اُمید سمجھتے ہیں۔ اس استبعاد کو اللہ تعالیٰ دور کرتا ہے اور فرماتا ہے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

وَمَا مُحَمَّدٌ ؛ اورنہیں ہیں محمد ۔ اِلَّا رَسُوْلٌ ؛ مگر رسول یعنی ان میں بشریت بھی ہے اور بشریت کے لوازم بھی ہیں زخمی ہوجانا یہ بشریت کا تقاضہ ہے ۔ جو لوگ بہت بڑے ہوتے ہیں ، ہر چیز کو اس کا حق دیتے ہیں ، تلوار کو اس کا حق دیا جاتا ہے کہ وہ کاٹتی ہے ۔ جسم کو اس کا حق دیا جاتا ہے کہ وہ کٹتا ہے ۔ اس سے پیغمبر کی پیغمبری پر کوئی اثر نہیں آتا ۔ یحییٰ علیہ السلام شہید کئے گئے ، زکریا علیہ السلام پر آرا چل گیا ۔ اس سے ان کی پیغمبری پر کیا اثر ہوا ؟ آنحضرت ﷺ بھی اگر زخمی ہوئے تو آپ کی پیغمبری پر کیا اثر آسکتا تھا ۔ قَدْ خَلَتْ ؛ بے شک گذر گئے ہیں ۔ مِنْ قَبْلِهٖ ؛ ان سے پہلے ۔ اَلرُّسُلُ ؛ جمع رَسُوْلٌ ؛ پیغمبر ۔ یعنی آپ سے پہلے دوسرے بہت سے پیغمبر ہوئے ہیں ۔ ان میں سے بعض زخمی ہوئے اور بعض شہید ہوئے ۔ ان پر کیسی کیسی سختیاں نہ گزریں ۔ اَفَائِنْ مَّاتَ ؛ کیا اگر ان کی موت واقع ہو ، مرجائیں ، اَوْ قُتِلَ ؛ یا قتل کئے جائیں یا شہید کردیئے جائیں ۔ اِنْقَلَبْتُمْ ؛ پھر جاؤ گے ، پلٹ جاؤ گے ، عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؛ تمہاری ایڑیوں پر ۔ یعنی اگر حضرت ؑ کا انتقال ہوجائے یا شہید کردیئے جائیں تو کیا اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے ، مُرتد ہوجاؤ گے ، دین سے پھر جاؤ گے ۔ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ ؛ اور جو پھر جائے ، پلٹ جائے ۔ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؛ اپنی دونوں ایڑیوں پر ، یعنی جو دین سے پھر جائے ۔ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ؛ تو وہ ضرر نہ پہنچاسکے گا اللہ کو کچھ ۔ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ ؛ اور عنقریب اللہ جزا دے گا ۔ اَلشّٰكِرِيْنَ ؛ شکر گذاروں کو ، یعنی ایمان کی قدر کرنے والوں کو ۔ یعنی مسلمانوں کو چاہیئے کہ دین پر ثابت قدم رہیں اور ان کے پیر نہ ڈگمگا جائیں اور اُلٹے پیر نہ پھر جائیں ۔ پھر جاؤ گے تو خدا کا کیا بگاڑو گے ۔ خود اپنے آپ کو تباہ کرو گے ۔

جو لوگ ایمان کو اللہ کی نعمت سمجھتے ہیں اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور دل سے اس کی قدر کرتے ہیں اللہ بھی ان کی شکرگزاری کی جزا ان کو دے گا ۔

ترجمہ :- اور محمد (اللہ کے) رسول ہی تو ہیں ۔ ان سے پہلے رسول گذرے ہیں ۔ اگر یہ مرجائیں یا قتل کئے جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے ۔ جو اُلٹے پاؤں پھر جائے گا وہ خدا کا کیا بگاڑ سکے گا اور عنقریب اللہ شکر گزاروں کو جزا دے گا ۔

مسئلہ عَبدیت

بعض حضرات اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَهٗ وَعَبْدَهٗ مُحَمَّدٌ میں تمیز نہیں کرتے ۔ عَبْدُهٗ کی اہمیت سے وہ واقف ہی نہیں ۔ عَبْدُهٗ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے ۔ خود سمجھ سے کوسوں دور ہیں اور غریب حسؔرت پر موسلا دھار اعتراضات کی بارش کرتے ہیں ۔

کیوں چھیڑتے ہو حسؔرتِ دیوانہ کو دن رات ÷ عاقل کبھی دیوانہ کو چھیڑا نہیں کرتے (حسؔرت صدیقی)

سنو ! اور گوشِ حق نیوش سے سنو ! عبدیت کیا ہے ؟ عبد کون ہے ؟ اَلْعَبْدُ وَمَا مَلَكَتْ يَدَاهُ لِمَوْلَاهُ ۔ ’’ کچھ بھی نہیں بندے کا جو کچھ ہے وہ آقا کا ‘‘ ۔ وجوب بالذات اور استغناء بالذات اس ذاتِ پاک کا خاصّہ ہے جس کے سامنے کوسِ ’’ لِمَنِ

اَلْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ ‘‘ بجایا جاتا ہے۔ممکن بالذات کا لازمہ، افتقار و احتیاجِ ذاتی ہے۔اس کا دوسرا نام عبدیت ہے۔

ممکن بود امکاں کہ ہمہ عجز و نیاز است ÷ سرمایۂ دولت چہ سلاطیں چہ خدم را

سرِ خاکِ بندگی پر سب کے جھکے ہوئے ہیں ÷ عاجز ہیں تیرے آگے سب آن بان والے (حسرت صدیقی)

اللہ تعالیٰ کے افعال و صفات و ذات سب بالذات ہیں اور بندے کے افعال اور صفات اور ذات سب بالعرض۔ اگر کسی پر یہ بات کھل جائے کہ میں بالذات کوئی کام نہیں کرسکتا جب تک کہ خدائے تعالیٰ میرے فعل کو کُــن کا حکم نہ دے اور فعل ظاہر ہی نہیں ہوسکتا تو یہ فنائے افعال ہے، توحیدِ افعالی ہے۔اور جب یہ بات منکشف ہوجائے کہ میرے تمام صفات و کمالات ذاتی نہیں، اسمائے الٰہیہ کے اظلال ہیں۔بدرِ کامل، لاکھ چمک دمک دکھائے مگر ہے بذاتہ تاریک۔یہ خورشیدِ جہاں تاب ہی کا نور ہے جو اس میں سے تاباں ہے۔تو یہ فنائے صفات اور توحیدِ صفاتی ہے۔اور جب یہ منکشف ہوجائے کہ میری ذات بھی بالذات نہیں، میں عدمِ وجود نما ہوں، پیتل پکارتا ہے، میں کہاں ہوں۔تانبے اور جست کی نمائش ہوں، تو یہ فنائے ذات ہے، یہ موت ہے بلکہ ابوالموت۔نہ زمین پر مکان نہ آسمان پر نشان۔

نیستی میں ہوں نہ ہستی میں ہوں ÷ بے نشانی ہے نشانی میری

دیکھا تو کچھ نہ پایا سوچا تو بس یہ سمجھا ÷ اک نام رہ گیا ہے میرا تری گلی میں (حسرت صدیقی)

جب عالم کون و فساد کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام کھوئی ہوئی چیزیں پھر مل گئی ہیں مگر ذاتِ حقہ سے وابستہ اور اس کی نسبت سے پیوستہ۔دیکھو یہاں ناداری اصل سرمایہ داری ہے۔

صاحبو! عبدیت میں اطاعت اور فرماں برداری اور اپنی نیستی کو سمجھنا اور اس کو دریافت کرنا اصلِ عظیم ہے، روحِ یقین ہے، جانِ ایمان ہے۔اس کی ابتداء ایمان سے ہوتی ہے۔راستے میں تقویٰ اور وِلایت ملتے ہیں اور خاص حضرات کو شرفِ نبوت و رسالت ملتا ہے۔نبوت سے مراد تبلیغِ احکامِ الٰہی ہے جس کا رُخ جانبِ بندگانِ خدا ہے۔اور عبدیت کی نسبت کی جہتِ خاص جل جلالہٗ کی طرف ہے۔اس نسبتِ عظیمہ میں ماسویٰ اللہ کی گنجائش نہیں۔بڑی ہی نادانی ہوگی اگر تم اپنی ناقص عبدیت کا پیغمبروں کی عبدیت سے مقابلہ کرو گے۔کدھر ذرۂ بے مقدار، کدھر آفتابِ پر انوار؟ دیکھو! صوفیۂ صافیہ کے پاس حقیقی عبداللہ ایک ہی ایک ہے۔وہی محمدؐ ہے، وہی رسول ہے، وہی حبیب اللہ ہے، تم کیا، تمہاری محبت اور تمہاری اطاعت و بندگی کیا؟ غلامِ محمد بننے کی صلاحیت تو ہے ہی نہیں، اطاعتِ نبی سے کوسوں دُور اور چلے عبداللہ بننے اور وحی و الہام کے دعوے کرنے۔فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ۔’’میں رسول اللہ ﷺ کا عبد تھا، خادم تھا‘‘۔ مظہر العجائب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: وَیْحَکَ اَنَا عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِ مُحَمَّدٍ۔’’تجھ پر افسوس ہے میں محمد ﷺ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں‘‘۔خود کو عبداللہ سمجھنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔سب سے وسیع دائرۂ عبدیت، عبدیتِ محمدی کا ہے۔اوّل عبدیت، درمیان میں عبدیت، آخر عبدیت، جانتے ہو عبدیتِ محمدی کی حقیقت کیا ہے؟ عین الاعیان ہے

فنائے افعال۔فنائے صفات۔فنائے ذات

عبدیت کا امتیاز

حقیقۃ الحقائق ہے۔ عبدیتِ محمدیؐ کا عروج کیا ہے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ سے ظاہر ہے۔ عبدیتِ محمدیؐ کا مقام کیا ہے لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَّا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ؛ (ترجمہ: میرے لئے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے جس میں کوئی مقرب فرشتہ اور نبیِ مرسَل میری برابری نہیں کرسکتا)۔ تمہیں کچھ معلوم ہے عبدیتِ محمدیؐ کا انبساط کیا ہے۔ اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّھُمْ مِنْ نُّوْرِیْ۔ ترجمہ: میں اللہ کے نور سے ہوں اور وہ سب میرے نور سے ہیں۔

تقدیر بہ یک ناقہ نشانید دو محمل ÷ لیلائے حدوثِ تو وسلمائے قدم را (عرؔفی)

عبدیت ہی حضرتؐ کے کمالات کا گلِ سرسَبد ہے۔ نیاز ہی سرمایۂ ناز ہے ۔

منم آں نیاز مندے کہ بتو نیاز دارم ÷ غمِ چوں تو نازنینے بہ ہزار ناز دارم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ ۔ (ترجمہ: اے اللہ میں بے شک تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں، میری قسمت تیرے ہاتھ میں ہے)۔

اب رہ گیا عبد بمعنی مخلوقِ خدا۔ خالقیت خدا کی صفتِ خاصّہ ہے۔ علویات اور سفلیات، روحانیات اور مادّیات سب اللہ کے عبد بہ معنی مخلوق ہیں۔ یہ معنے زیرِ بحث ہی کب ہیں۔ ع سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِہٖ وَرَسُوْلِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ (اٰمین)۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۭ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ ؛ اور نہ تھا کسی نفس کے لئے۔ خدائے تعالیٰ کے متعلق یا کسی دائمی امر کے لئے اگر ماضی بھی کہا جاتا ہے تو وہ ماضی سے خاص نہیں رہتا۔ حال، مستقبل دونوں کو شامل رہتا ہے۔ اَنْ تَمُوْتَ ؛ یہ کہ مرے، اس کی موت واقع ہو۔ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ؛ مگر خدا کے حکم سے۔ اس کی اجازت سے۔ کِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؛ کُتِبَ کِتٰبًا فعلِ محذوف کا مفعولِ مطلق ہے ایک معین وقت والی کتاب ہے، یہ موقّت نوشتہ ہے، مرنا سب کو ہے مگر وقتِ معین پر۔ وَمَنْ یُّرِدْ ؛ اور جو ارادہ کرے، جو چاہے۔ ثَوَابَ الدُّنْیَا ؛ دنیا کا ثواب، دنیا کا بدلہ۔ ثَابَ ۔ یَثُوْبُ ۔ ثَوْبًا ؛ مثلِ تَابَ یعنی رجوع کرنا۔ جیسا عمل کرو گے ویسا ہی اس کا بدلہ ملے گا۔ ثُوِّبَ مقصود ہوا۔ ثَوَاب جزائے مقصود۔ ثَوْبٌ بنا ہوا کپڑا جو ہمارا مقصود تھا۔ بننے اور تارو پود، تانے بانے کے ملانے کا مقصد کپڑا ہی تو ہے۔ نُؤْتِہٖ مِنْھَا ؛ ہم اس شخص کو دنیا سے دیں گے۔ وَمَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَۃِ ؛ اور جو ارادہ کرے ثوابِ آخرت کا۔ نُؤْتِہٖ مِنْھَا ؛ تو ہم اس شخص کو اس آخرت سے دیں گے۔ وَسَنَجْزِی الشّٰکِرِیْنَ ؛ اور ہم قدردانوں کو، شکر گزاروں کو عنقریب بدلہ دیں گے، بہت جلد جزاء دیں گے۔

ترجمہ :- (موت سے کیوں گھبراتے ہو) کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مرسکتا (موت) ایک معین نوشتہ ہے (جو کسی طرح ٹل نہیں سکتا) ۔ اور جو دنیوی بدلہ چاہتا ہے ہم اس کو اسی سے دیں گے اور جو آخرت کا ثواب چاہتا ہے ہم اس کو آخرت میں سے دیں گے ۔ اور ہم شکر گزاروں (اور قدردانوں) کو بہت جلد جزائے خیر دیں گے ۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

وَكَاَيِّنْ ؛ اور کتنے ہی ۔ کَاَيِّنْ بمعنی کَمْ ہے ۔ مِنْ نَبِيٍّ ؛ نبی سے ۔ بمعنی کَمْ مِّنْ نَّبِيٍّ ؛ یعنی کتنے ہی نبی گزرے ہیں (کہتے ہیں کہ کَاَيِّنْ کی اصل اَیُّ تھی ۔ پہلے کاف اور آخر میں نون زیادہ کردیا گیا ہے) قٰتَلَ مَعَهٗ ؛ ان کے ساتھ ہوکر جنگ کی ۔ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ؛ بہت سے خدا پرست ، باخدا لوگ ، اللہ والے ۔ رَبِّيٌّ وَرِبِّيٌّ وَرَبَّانِيٌّ ؛ رب کی طرف منسوب ہے ۔ فَمَا وَهَنُوْا ؛ پس وہ سُست اور ضعیف نہیں ہوئے ۔ نہ سُست ہوئے نہ دل چھوڑ بیٹھے نہ ہار گئے ۔ لِمَآ اَصَابَهُمْ ؛ اس مصیبت اور تکلیف سے کہ ان کو پہونچی ۔ اَصَابَ ۔ يُصِيْبُ ۔ اِصَابَةً ؛ پہونچنا ، اسی سے مصیبت ہے ۔ پہونچنے والی تکلیف فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ وَمَا ضَعُفُوْا ؛ اور نہ ضعیف اور کمزور ہوگئے ۔ وَمَا اسْتَكَانُوْا ؛ اور انھوں نے عاجزی اور ذِلّت کا اظہار نہیں کیا اور نہ مخالفین سے دب گئے ۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کا مادّہ کَوْنٌ ہے اور اِسْتَكَانَ کی اصل اِسْتَكْوَنَ (باب استفعال ہے) بعض کہتے ہیں اس کا مادّہ سَكَنْ یا سُكُوْنٌ اور اس کی اصل اِسْتَكَنَ ہے ، اشباعِ فتحہ سے (زبر کو کھینچ کر پڑھنے سے ۔ اضافہ از اکیڈیمی) الف ہوگیا ہے ۔ بہر حال بالاتفاق اس کے معنی ہار جانے اور ذِلّت وخواری کا اظہار کرنے کے ہیں ۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ؛ اور اللہ صبر کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے ، جو تکلیف جھیل لیتے ہیں خدا ان کو پسند کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور ایسے بہت سے نبی گزرے ہیں کہ ان کے ساتھ ہوکر بہت سے خدا پرستوں نے جنگ کی ۔ اور جو مصیبت راہِ خدا میں اُن کو پہونچی اس سے نہ وہ ہمت ہار گئے ، نہ ضعیف و ناتوان ہوئے اور نہ انھوں نے (دشمنوں کے سامنے) عاجزی کا اظہار کیا (نہ دبے) اور اللہ تو صابروں کو دوست رکھتا ہے (ان کو پسند فرماتا ہے) ۔

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا

فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

اور اس مصیبت کے زمانے میں وہ یہ کہہ رہے تھے ۔ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ ؛ اور نہ تھا اُن کا کہنا ۔ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا ؛ مگر یہ کہ انھوں نے کہا، دُعا کی ، اُن کی تو یہی دُعا تھی ۔ ان کا یہی کہا تھا ۔ انھوں نے کیا کہا ؟ صرف دُعا کی ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب اِغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا ؛ ہمارے گناہ بخش دے ، ہماری خطا پوشی کر ، ہمارے گناہوں کو چھپادے ۔ وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا ؛ اور ہماری زیادتی کو ہمارے کاموں میں ، جو ہم سے تعدی اور زیادتیاں ہوئی ہیں ان کو بھی چھپادے ۔ وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا ؛ اور ہم کو ثابت قدم رکھ ، ہمارے قدم جمے رہیں ، ڈگمگا نہ جائیں ۔ وَانْصُرْنَا ؛ اور ہم کو فتح و نصرت عطا کر ، اور ہم کو مظفر و منصور رکھ ۔ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں پر ۔

ترجمہ :- ان کا کہا کچھ اور نہ تھا مگر یہ کہ وہ دُعا کر رہے تھے ۔ ’’ اے ہمارے پروردگار ! ہماری خطا پوشی کر ہمارے کاموں میں ہماری زیادتیوں سے درگزر فرما ، ہم کو ثابت قدم رکھ اور ہم کو کافر قوموں پر فتح و نصرت عطا فرما ‘‘ ۔

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ ع ۱۵ ۵ ۲

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ؛ پھر ان کو اللہ نے دیا ۔ ثَوَابَ الدُّنْيَا ؛ دنیا کا بدلہ ۔ وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؛ اور آخرت کا اچھا بدلہ ، عمدہ ثواب ، نیک اجر ۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ اور اللہ محبوب رکھتا ہے ، پسند کرتا ہے احسان کرنے والوں کو ، نیکوکاروں کو اچھا کام کرنے والوں کو ۔

ترجمہ :- پھر اللہ نے ان کو دنیا کا بھی بدلہ دیا اور آخرت کا تو بہت ہی عمدہ بدلہ دیا اور اللہ محسنوں کو محبوب رکھتا ہے ۔

صاحبو ! گذشتہ زمانہ میں خدا پرستوں کو کیا کیا تکلیفیں نہیں پہونچائیں گئیں ۔ مار ڈالا گیا ، آروں سے چِروا دیا گیا ، آگ میں جلایا گیا ، کوڑے لگوائے گئے ، دھوپ میں ریت پر لٹا کر پتھر رکھے گئے ۔ واہ رے سچّے مسلمان ! نہ ڈرے ، نہ اِرادے سے ٹلے ، نہ ہمت ہاری ، نہ دشمنوں سے دبے ۔ سچ کہا اور سچ پر اَڑے رہے ۔ ایک اس زمانے کے بھی مسلمان ہیں کہ اسلام ان کو مسلمان کہنے سے شرماتا ہے ۔ بے مارے مرے جارہے ہیں ۔ نہ دین کی پرواہ نہ آخرت کا کچھ خیال ۔ پھر ان بدنصیبوں کو خدا فتح و نصرت دے تو کس طرح ؟ امتحان میں فیل اور سند کے طالب ، عہدوں کے خواستگار ۔ خدا کا شکر کرو کہ اب تک مسخ نہیں ہوئے ۔ موقع پر موقع دیا جارہا ہے کہ سنبھلو اور خدا کی طرف رجوع کرلو ۔ دیکھو ! تم خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور وہ چاہے تو تم کو تباہ و برباد کردے ۔ آئندہ اختیار ۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

يَـآ يُّـهَا الَّـذِيْـنَ اٰمَـنُـوْا ؛ اے ایمان والو ! اے لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ اِنْ تُـطِـيْـعُـوْا ؛ اگر تم اطاعت کرو گے ، کہا مان لو گے ، کہے میں آ جاؤ گے ۔ اَلَّـذِيْـنَ كَـفَـرُوْا ؛ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ہے ۔ اگر تم کافروں کی اطاعت کرو گے ۔ يَـرُدُّوْكُمْ ؛ تم کو رد کردیں گے ، پلٹا دیں گے ۔ عَـلٰٓى اَعْـقَـابِكُمْ ؛ تمہاری ایڑیوں پر ۔ وہ تم کو اُلٹے پیر پلٹا دیں گے ، تم کو برگشتہ کردیں گے ۔ فَتَنْقَلِبُوْا ؛ پھر تم ہو جاؤ گے ۔ خٰسِرِيْنَ ؛ ناکام ، نقصان میں پڑے ہوئے ۔ پھر تم نقصان میں پڑ جاؤ گے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! اگر تم کافروں کی اطاعت کرلو گے تو وہ تم کو اُلٹے پیر پلٹا دیں گے (اور دین سے برگشتہ کردیں گے) اور تم نقصان میں پڑ جاؤ گے (اس انقلاب میں تم خائب و خاسر ہو جاؤ گے) ۔

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

بَـلِ اللّٰهُ ؛ بلکہ اللہ ۔ مَـوْلٰـىكُمْ ؛ تمہارا مولیٰ ۔ تمہارا کارساز ۔ تمہارا یار و مددگار ہے ۔ تمہارا آقا اللہ کے سوا کوئی نہیں ۔ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ؛ اور وہ بہترین فتح و نصرت دینے والا ہے ۔ دشمنوں پر تم کو غالب کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- بلکہ اللہ ہی تمہارا یار و مددگار ہے اور وہی بہترین فتح و نصرت دینے والا ہے ۔

صاحبو ! کافروں کا کہا ماننے کا انجام کیا ہے ؟ دین سے برگشتہ ہو جانا ، تباہی و بربادی میں گرفتار ہو جانا ۔ دیکھ رہے ہو تم پہلے کیا تھے ؟ کیا ہو رہے ہو ؟ ان کافروں سے کسی قسم کی اُمید نہ رکھو ۔ ان کو اپنا آقا نہ مانو ۔ ان کو اپنا کارساز نہ سمجھو ۔ اللہ تمہارا مولیٰ ہے ۔ اُسی پر اعتماد کرنا اَولیٰ ہے ۔ اللہ ہی کے ہاتھ میں فتح و نصرت ہے ۔ تم اطاعت کرو وہ نصرت دے گا ۔

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

سَـنُلْقِيْ ؛ ابھی ہم ڈال دیتے ہیں ۔ اَلْـقٰـى ـ يُـلْقِيْ ـ اِلْقَآءً ؛ ڈالنا ۔ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کافروں کے دلوں میں ۔ اَلرُّعْبَ ؛ رعب ، خوف ، گھبراہٹ ۔ بِـمَـآ اَشْرَكُوْا ؛ اس سبب سے کہ انھوں نے شرک کیا ۔ بِاللّٰهِ ؛ اللہ سے ۔ اللہ سے شرک کرنے کی وجہ سے ۔ مَـالَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ ؛ ان چیزوں کو جن کے لئے نہیں اُتارا ۔ سُلْطٰنًا ؛ غلبہ ، سند ۔ ان چیزوں کو

خدا کا شریک بناتے ہیں جن کی کوئی سند نہیں، جن کی کوئی اصل نہیں ۔ وَمَاْوٰهُمُ النَّارُ ؛ اَوٰی ۔ یَاْوِیْ ۔ اَوِیًّا و اِوَاءً ؛ اُترنا، ٹھہرنا، پناہ لینا ۔ ان کا ملجا و ماویٰ آتشِ دوزخ ہے ۔ جہنم ان کا ٹھکانہ ہے ۔ وَبِئْسَ ؛ اور برا ہے ۔ مَثْوٰی ؛ ثَوٰی ۔ یَثْوِی ۔ ثُوِیًّا و ثَوَاءً ؛ بہت دیر تک ٹھہرنا ۔ رہنا ۔ مَثْوَی الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالموں کا ٹھکانا ۔

ترجمہ :- ابھی ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے ان کے، خدا کا بے سند چیزوں کو شریک بنانے کی وجہ سے ۔ ان کا ملجا و ماویٰ آتشِ دوزخ ہے ۔ اور ظالموں کا کیا برا مقام ہے ۔

(یعنی اطمینان رکھو ۔ ہم کافروں کے دلوں میں رعب اور ہیبت اور خوف و دہشت ڈال دیں گے) ۔

یہ کیوں؟ وہ اللہ سے شرک کر رہے ہیں ۔ کن سے؟ بے اصل اور بے ٹھکانہ چیزوں سے جن کے حق ہونے کی خدا نے کوئی سند نہیں اُتاری ۔ اس شرک و کفر کا نتیجہ کیا ہوا؟ دوزخ ان کا ٹھکانہ ہے ۔ فِی النَّارِ وَا لسَّقَرِ ان کو ہونا ہے جو شرک کرتے ہیں، ظلم کرتے ہیں ۔ ان کا انجام برا ہی ہوتا ہے ۔)

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ
وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ
مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ
لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

وَلَقَدْ ؛ اور البتہ بے شک ۔ بہ تحقیق ۔ صَدَقَ ؛ سچ کر دکھایا ۔ صَدَقَكُمْ ؛ تم کو سچ کر دکھایا ۔ اَللّٰهُ ؛ اللہ نے ۔ وَعْدَهٗ ؛ اپنے وعدہ کو ۔ اِذْ ؛ جب کہ ۔ حَسَّ ـ یَحُسُّ حَسًّا ؛ قَتَلَهٗ ؛ مار ڈالنا ۔ حَسَّ ـ یَحِسُّ ـ حِسًّا ؛ جاننا ۔ ادراک کرنا ۔ حَسَّ اللَّحْمَ ؛ گوشت کو بھونا ۔ یہاں قتل مُراد ہے ۔ تَحُسُّوْنَهُمْ ؛ تم کافروں کو یا اپنے مخالفوں یا دشمنوں کو قتل کر رہے تھے ۔ بِاِذْنِهٖ ؛ بحکمِ خدا ۔ باذن اللہ ؛ خدا کی قدرت سے ۔ حَتّٰی ؛ یہاں تک ۔ اِذَا ؛ جب کہ حَتّٰی اِذَا ؛ یہاں تک کہ ۔ فَشِلْتُمْ ؛ تم بودے ہوگئے ۔ یعنی دشمنوں پر غلبہ برابر نہ رہا، یہاں تک کہ تم بزدل ہوگئے ۔ تمہارا دل ضعیف ہوگیا ۔ تم ہول کھانے لگے ۔ یہ بزدلا پن کیوں پیدا ہوا؟ وَتَنَازَعْتُمْ ؛ اور تم نزاع کرنے لگے، کشمکش کرنے لگے، بحث کرنے لگے ۔ فِی الْاَمْرِ ؛ کام میں ۔ حکمِ رسولؐ میں ۔ کوئی کہتا فتح ہوچکی ہے ۔ اب کافروں کا مالِ غنیمت لوٹو ۔ کوئی کہتا ہم کو اپنی جگہ سے ہٹنے کا حکم نہیں ۔ وَعَصَیْتُمْ ؛ اور تم نے عصیان کیا، پیغمبر کی نافرمانی کی ۔ گھاٹی چھوڑ کر مالِ غنیمت لوٹنے کی طرف متوجہ ہوگئے ۔ مِنْ بَعْدِ مَآ ؛

بعد اس کے کہ۔ اَرٰکُمْ ؛ تم کو دکھایا۔ مَاتُحِبُّوْنَ ؛ جوتم چاہتے ہو۔ وہ کامیابی اور فتح مندی جوتمہارے پاس محبوب تھی۔ مِنْکُمْ ؛ تم میں سے۔ مَنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا ؛ جو ارادہ کرتے دنیا کا، چاہتے تھے دنیا کو۔ وَمِنْکُم مَّنْ ؛ اور تم میں سے بعض جو یُرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ ؛ آخرت کا ارادہ کرتے ہیں۔ یعنی بعض طالبِ دنیا ہیں۔ اور بعض طالبِ آخرت۔ بعض کو دنیا چاہیئے اور بعض کو آخرت۔ ثُمَّ صَرَفَکُمْ ؛ پھر تم کو پھیر دیا۔ پلٹا دیا۔ عَنْھُمْ ؛ کافروں سے یعنی ہم نے کافروں پر غالب آنے سے روکا یہ کیوں؟ لِیَبْتَلِیَکُمْ ؛ تاکہ تم کو آزمائیں، تم کو بلا میں ڈال کر آزمائیں، کھوٹے کو کھرے سے تمیز کریں، سچّے کو جھوٹے سے جُدا کریں، ممتاز کریں۔ وَلَقَدْ ؛ اور البتہ بے شک، قطعاً، بالضرور۔ عَفَا عَنْکُمْ ؛ تمہاری غلطی معاف کردی، تمہاری خطا کو مٹادیا۔ تمہاری غلطی سے درگذر کیا اور مسلمانوں کی حالت پھر درست ہوگئی۔ اور معرکۂ جنگ میں ڈٹ گئے۔ وَاللّٰہُ ؛ اور اللہ۔ ذُوْفَضْلٍ ؛ فضل وکرم والا ہے۔ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ مسلمانوں پر، ایمانداروں پر۔

ترجمہ:- بے شک اللہ نے تم کو اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، جب کہ تم دشمنوں کو بقدرتِ خدا قتل کر رہے تھے (یہ بات برابر قائم تھی) یہاں تک کہ تم بزدل (اور ہول دلے) ہوگئے اور حکمِ (رسول) میں نزاع (اور کشمکش) شروع کردی اور نافرمانی کی۔ بعد اس کے کہ تم جو چاہتے تھے (اللہ نے) اس کو دکھا دیا۔ تم میں سے بعض تو طالبِ دنیا ہیں (اور مورچہ پر قائم نہیں رہے) اور بعض طالبِ آخرت ہیں (جو مرے دم تک مورچہ پر قائم رہے)۔ پھر ہم نے تم کو تمہارے دشمنوں سے روکا (اور تمہارا غلبہ جاتا رہا۔ یہ سب کیوں ہوا؟) تاکہ تمہارا امتحان لے۔ پھر اللہ نے تمہاری خطاؤں سے درگزر کیا۔ اور اللہ ایمان داروں پر بڑا ہی فضل کرنے والا ہے۔

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ فِیْٓ اُخْرٰىکُمْ فَاَثَابَکُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّکَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا مَآ اَصَابَکُمْ ۭ وَاللّٰہُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

اِذْ تُصْعِدُوْنَ ؛ یاد کرو جب کہ تم چڑھتے ہی چلے جارہے تھے، بڑھے ہی چلے جارہے تھے۔ وَلَا تَلْوٗنَ ؛ اور مڑتے نہ تھے۔ اور تم پلٹ کر بھی نہ دیکھتے تھے۔ عَلٰٓی اَحَدٍ ؛ کسی پر یعنی کسی کو پھر کر بھی نہیں دیکھتے تھے۔ وَالرَّسُوْلُ یَدْعُوْکُمْ ؛ اور پیغمبر تم کو بلا رہے تھے، پکار رہے تھے۔ ''اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ۔ اِلَیَّ عِبَادَاللّٰہِ۔ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ''۔ ''میری طرف آؤ! اے خدا کے بندو! میری طرف آؤ! اے خدا کے بندو! میں خدا کا رسول ہوں''۔ فِیْٓ اُخْرٰىکُمْ ؛ تمہاری پچھلی جماعت میں۔ یعنی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہ گئے ہیں۔ اور وہ لوگ آگے بڑھ گئے ہیں۔ فَاَثَابَکُمْ ؛ اور تم کو پہونچایا۔ غَمًّۢا بِغَمٍّ ؛ غم پر غم۔ ایک غم

کے ساتھ دوسرا غم لگا ہوا۔ دوغم کیا تھے؟ دشمنوں سے شکست۔ پیغمبر ﷺ کا زخمی ہونا اور مسلمانوں کا بھی زخمی ہونا۔ لِكَيْلَا تَحْزَنُوْا ؛ تاکہ تم غمگین نہ ہوں۔ عَلٰى مَافَاتَكُمْ ؛ اس چیز پر جوتم سے فوت ہوگئی، اس فتح مندی سے جو ہاتھ سے چلی گئی۔ وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ ؛ اور نہ غمگین ہوں ان مصیبتوں پر جوتم پر پڑیں۔ یعنی مسلمانوں کا مقصد صرف خدا و رسول کی رضا جوئی ہو۔ نہ فتح مندی ہاتھ سے جانے کی پرواہ، نہ اپنے زخمی ہونے کا غم۔ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ ؛ اور اللہ خبردار ہے، باخبر ہے، خوب جانتا ہے۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ ان کاموں کو جوتم کرتے ہو، تمہارے اعمال کو۔

ترجمہ :- (یاد کرو) جب کہ تم بڑھے چلے جارہے تھے اور کسی کی جانب پلٹ کر بھی نہیں دیکھتے تھے اور پیغمبر پیچھے رہ گئے تھے، آواز پر آواز دے رہے تھے (اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ۔ اِلَيَّ عِبَادَاللّٰهِ ۔ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ) کہ تم پر غم پر غم پڑا۔ (کیوں؟) تاکہ تم غمگین نہ ہوں مقصد کے فوت ہونے پر اور نہ مصیبتوں کے پڑنے پر۔ اللہ (دانا بینا ہے) تمہارے (نیک) کام (بھی) دیکھ رہا ہے (اور بُرے اعمال بھی)۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ ۙ
وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ
يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ
يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ
لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ
لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ
صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾

ثُمَّ اَنْزَلَ ؛ پھر خدا نے اُتارا، نازل کیا۔ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر۔ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ ؛ غم کے بعد۔ غَمٌّ ؛ وہ رنج اور فکر جو دل پر چھا جائے۔ هَمٌّ ؛ وہ فکر جو آئندہ کی ہو۔ اَمَنَةً ؛ امن، بےفکری، راحتِ دل۔ نُعَاسًا ؛ اُونگھ، ہلکی نیند۔ يَغْشٰى ؛ چھاتی ہے۔ طَآئِفَةً ؛ ایک جماعت کو۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے۔ یعنی جنگِ اُحد میں مسلمانوں کی سراسیمگی اور پریشانی کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایسی راحتِ دل اور خفیف نیند ڈالی کہ ہاتھ میں سے تلوار گری پڑتی تھی۔ مسلمانوں کا رنج وغم جاتا رہا اور سب رسول اللہ

ﷺ کی طرف دوڑ کر سمٹ آئے ۔صرف دو تین آدمیوں کے نام لئے جاتے ہیں جو حضرت رسولِ خدا ﷺ کی شہادت کی خبر سن کر مدینہ واپس آ گئے تھے ۔ یہ حال تو پختہ ایمان مسلمانوں کا تھا ۔ وَطَآئِفَةٌ ؛ اور ایک جماعت ۔ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ ؛ کہ ان کو ان کی جان اہم تھی ، ان کو اپنی جان کی پڑی تھی ۔ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ ؛ اللہ پر بدگمانی کر رہے تھے ۔ غَیْرَ الْحَقِّ ؛ ناحق ، ناروا ۔ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ ؛ جاہلوں اور نادانوں کی سی بدگمانی ۔یعنی بعض کو تو ایسا اطمینان ہوا کہ نیند آنے لگی ۔ اور بعض کو اپنی جان کی پڑی تھی خدا پر لگے بدگمانیاں کرنے ۔ یہ کیا کہہ رہے تھے؟ یَقُوْلُوْنَ ؛ وہ کہہ رہے تھے ۔ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ ؛ کیا ہم کو بھی اختیار ہے ۔ مِنْ شَیْءٍ ؛ کچھ ۔یعنی ہم کو بھی شکست ہو رہی ہے ۔ کامیابی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ۔ کیا ہم بھی کچھ کر سکتے ہیں؟ قُلْ ؛ آپ فرما دیجئے ۔ اِنَّ الْاَمْرَ ؛ بے شک کام ، اختیار ۔ کُلَّهٗ ؛ پورے کا پورا ۔ تمام ۔ لِلّٰهِ ؛ خدا کے ہاتھ میں ہے ۔یعنی جہاد کرنا تمہارا کام ہے اور فتح و نصرت دینا خدا کے اختیار میں ہے ۔ یُخْفُوْنَ ؛ مخفی رکھتے ہیں ، چھپاتے ہیں ۔ فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ ؛ اپنے دلوں میں ، اپنے جی میں ۔ مَالَا یُبْدُوْنَ ؛ جس کو نہیں ظاہر کرتے ،نہیں بتاتے ۔ لَکَ ؛تم کو ۔یعنی یہ منافق بظاہر تمہارے ساتھ ہیں اور بہ باطن چھوڑ کر بھاگنے کو تیار ہیں ۔ وہ اپنے دلی خیالات تم کو نہیں بتاتے ۔ یَقُوْلُوْنَ ؛ وہ کہتے ہیں ۔ لَوْکَانَ لَنَا ؛ اگر ہم کو ہوتا ۔ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ ؛ کچھ اختیار ۔ مَاقُتِلْنَا هٰهُنَا ؛ تو ہم یہاں قتل نہیں کئے جاتے ۔ ان منافقوں نے پہلے تو شیخی میں آ کر مدینہ سے باہر جنگ کرنے کی رائے دی ۔ جب غلبہ آراء کی بنا پر باہر لڑنے کو تیار ہوئے تو حضرت ﷺ کی مخالفت کی اور آپؐ کے بتائے ہوئے نقشہ جنگ پر قائم نہیں رہے ۔ پیغمبر ﷺ کی مخالفت کی وجہ سے جب پانسہ پلٹ گیا اور مسلمانوں کو ایک حد تک شکست ہوئی اور خود آنحضرت ﷺ کے جسمِ مبارک پر زخم پہنچا تو کہنے لگے کہ ہماری تو کچھ نہیں چلتی ۔ ہماری سنتے تو یوں مارے نہ جاتے ۔ قُلْ ؛ آپ فرما دیجئے ۔ لَوْکُنْتُمْ ؛ اگر تم ہوتے ۔ فِیْ بُیُوْتِکُمْ ؛تمہارے گھروں میں ، اپنے گھروں میں ۔ لَبَرَزَ ؛ البتہ نکل آتے ۔ اَلَّذِیْنَ ؛ وہ لوگ ۔ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ ؛ جن کی تقدیر میں مارا جانا لکھا گیا ہے ۔ اَلْقَتْلُ ؛ مار ڈالنا اور مارا جانا ۔ مصدرِ معروف و مصدرِ مجہول ۔ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ ؛ ان کی خواب گاہوں کی طرف ۔ مَضَاجِعُ ،جمع مَضْجَعٌ ۔ ضَجَعَ ؛ کروٹ لیا ۔ لیٹا ۔ سو گیا ۔ وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ ؛ اور تا کہ اللہ آزمائے ، مبتلا کرے ، امتحان لے ۔ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ ؛ جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے ۔ وَلِیُمَحِّصَ ؛ اور تا کہ صاف کرے ، جُدا کر دے ۔ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ ؛ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے ۔ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے ،علم رکھتا ہے ۔ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛سینوں میں کی باتوں کو ۔ مافی الضمیر کو ۔ ذُوْمَالٍ ؛ مال والا ۔ ذُوْ کا مؤنث ذَاتٌ ہے بمعنی والی ۔ ذَاتُ الصُّدُوْرِ ؛سینوں والی بات ، دِلی خیالات ۔

ترجمہ :- پھر (اللہ نے) غم کے بعد تم پر امن و امان نازل کیا (وہ کیا تھا؟ وہ) ایک اُونگھ تھی (ہلکی سی نیند تھی) جو تم میں سے ایک جماعت (کو گھیر رکھی تھی ، ان) پر چھا گئی تھی ۔ اور ایک جماعت (نے اپنی جان کو فکر میں ڈال رکھا تھا ۔ ان کو ان کی جان کی پڑی تھی) کہ ان کی جان ان کے پاس بڑی اہم تھی وہ اللہ سے

بدگمانی کر رہے تھے ناحق جاہلوں کی طرح (نادانوں کی طرح خیالات پکا رہے تھے) وہ (کیا) کہہ رہے تھے کیا ہم کو بھی کچھ اختیار ہے؟ (ہماری بھی چلتی ہے؟) (اے پیغمبر اُن سے) فرما دیجئے: ''تمام اختیارات اللہ ہی کو ہیں''۔ وہ اپنے دل میں وہ باتیں پوشیدہ رکھتے ہیں (مخفی رکھتے ہیں) جو تم پر ظاہر نہیں کرتے وہ کہہ رہے تھے اگر (ہمارا کہا سنا جاتا) ہمارے اختیار میں کچھ ہوتا تو ہم یہاں قتل نہ کئے جاتے۔ (اے پیغمبر) آپ فرما دیجئے: اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو جن کی تقدیر میں مارا جانا لکھا گیا تھا وہ تو اپنے خواب گاہ (قتل گاہ) کی طرف نکل آتے۔ (جن کی جہاں مٹی تھی وہیں مارے جاتے، یہ سب کیوں؟) یہ اس لئے کہ خدا تمہارے دلوں کے خیالات آزمائے اور صاف کرے اس چیز کو جو تمہارے دلوں میں ہے اور اللہ تمہارے مافی الضمیر کو (تمہارے رازوں کو) خوب جانتا (اور ان کا علم رکھتا) ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ
بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴿١٥٥﴾ ع ۱۶ ۷

اِنَّ الَّذِیْنَ ؛ بے شک جن لوگوں نے۔ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ ؛ تم میں سے پیٹھ پھیر دی۔ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؛ اس دن کہ جب دونوں جماعتوں میں مقابلہ ہوگیا، ایک دوسرے میں گتھ گئے، دونوں فوجیں ایک دوسرے سے مل گئیں۔ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ ؛ صرف شیطان نے ان کو ڈگمگایا، ان کو لغزش میں ڈال دیا تھا، ان کو پھسلا دیا تھا، ان سے زلّت صادر کرادی۔ یہ کیوں؟ بِبَعْضِ مَاكَسَبُوْا ؛ ان کی شامتِ اعمال کی وجہ سے، ان کی کمائی کے نتیجے میں۔ وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؛ اور بے شک اللہ نے ان کی خطا معاف کردی۔ ان کی غلطی سے درگذر فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ؛ بے شک اللہ غفور، مغفرت والا اور حلیم ہے، خطاؤں کو معاف کرتا ہے، سزا دینے میں جلدی نہیں فرماتا، بڑا بردبار ہے۔

ترجمہ:- بے شک جن لوگوں نے تم میں سے دونوں فوجوں کے مقابلے کے روز پیٹھ پھیر دی تھی، صرف شیطان نے ان کو ڈگمگا دیا تھا۔ یہ ان کے بعض کرتوت کی شامت تھی (ان کے کئے کی نحوست تھی)۔ تاہم خدا نے ان کی خطا کو بے شک معاف کردیا۔ بے شک اللہ مغفرت والا، حلم (و بردباری) والا ہے۔

صاحبو! خدا سچا، خدا کا رسولؐ سچا، تمہاری کامیابی کے وعدے بھی سچے۔ مگر جیسے اعمال، جیسے کرتوت ویسے ہی نتائج کا نکلنا بھی ضروری۔ امتحان ہوتا ہے۔ نیکوں کو نیک نتائج ملتے ہیں اور بروں کو برے۔ جیسا کرنا ویسا بھرنا۔ اچھے لوگ مرے

دم تک نہیں ہٹتے ۔ شہید ہوتے ہیں اور حیاتِ جاودانی حاصل کرتے ہیں ۔ برے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں ، بزدلی سے پیٹھ پھیرتے ہیں ۔ پھر بھی مرنے والے مارے ہی جاتے ہیں ۔ پیغمبرؐ کی مخالفت ، ان کی ہدایات پر عمل نہ کرنا کیا معمولی بات ہے ۔ جس نے کیا اس نے سزا بھی بھگتی ، شکست اُٹھائی ۔ آخر خدائے تعالیٰ اور رسولؐ پر ظاہر ہوگیا کہ کون سچا ہے ، کون جھوٹا اور کون فرماں بردار ہے اور کون نافرمان ۔ جنگِ اُحد میں مسلمانوں کو کچھ صدمہ پہونچا مگر دشمن بھی اس قابل نہیں رہے تھے کہ مدینہ پر چڑھائی کرتے ۔ یہ جنگ بے نتیجہ رہی ۔ تکلیف دونوں کو پہونچی مگر فتح کسی کو نہیں ہوئی ۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا لِیَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ وَ اللّٰهُ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۵۶﴾

یَـآ یُّـهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَا تَـكُوْنُوْا ؛ نہ ہوجاؤ ۔ كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ مثل ان لوگوں کے جنھوں نے کفر کیا ، کافروں کی طرح ۔ وَقَالُوْا ؛ اور کہا ۔ لِاِخْوَانِهِمْ ؛ اپنے بھائیوں سے ۔ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ ؛ جب کہ چلتے ہیں زمین میں ، جب کہ سفر کرتے ہیں ۔ اَوْ كَـانُـوْا غُـزًّى ۔ یا غزوہ اور جنگ میں ہوتے ہیں اور دشمنوں سے جہاد میں مشغول رہتے ہیں ۔ لَـوْ كَـانُـوْا عِنْدَنَا ؛ اگر ہمارے پاس ہوتے ۔ مَـامَاتُوْا ؛ تو نہ مرتے ، نہ انھیں موت آتی ۔ مَـاقُتِلُوْا ؛ اور نہ قتل کئے جاتے ۔ لِیَـجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ ؛ تاکہ اللہ کردے اس بات کو ۔ حَسْـرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؛ ان کے دلوں میں حسرت یعنی کافر اور منافق جو کچھ کہہ رہے تھے ، مسلمانوں کے مارے جانے کی وجہ سے اور جنگ میں کامیاب نہ ہونے کے خوف سے کہہ رہے تھے ۔ ان کو کیا معلوم تھا کہ شہادت بھی ایک بڑی نعمت ہے اور انجام میں فتح مندی مسلمانوں کے لئے ہی لکھی گئی ہے ۔ آئندہ ہونے والی کامیابی ان کے دلوں میں حسرت ہوجائے گی ۔ ان نادانوں کو معلوم نہیں اور کیا وہ نہیں سمجھتے ۔ وَاللّٰهُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ اور اللہ ہی جِلاتا ہے اور وہی مارتا ہے ، حیات اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ اُن اعمال کو جو تم کرتے ہیں ۔ بَصِیْرٌ ؛ خوب دیکھتا ہے ۔ اللہ تمہارے کاموں سے خوب واقف ہے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! تم کافروں کی طرح نہ بنو جو اپنے بھائیوں کے حق میں کہتے ہیں ، جب کہ وہ سفر میں یا جہاد میں ہوتے ہیں ، (وہ کیا کہتے ہیں ؟) اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے نہ مارے جاتے ۔ (ایسا کیوں ہورہا ہے) تاکہ خدا اس کو (مسلمانوں کی شہادت و کامیابی کو) ان کے دلوں میں حسرت بنادے اور مارتا اور جلاتا تو اللہ ہی ہے اور اللہ تمہارے تمام اعمال کو

دیکھ رہا ہے ۔

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿۱۵۷﴾

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ ؛ اگر تم قتل کئے جاؤ ، مارے جاؤ ۔ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ اَوْمُتُّمْ ؛ یا تم مرجاؤ ۔ اور تمہیں موت آجائے ۔ لَمَغْفِرَةٌ ؛ بے شک مغفرت ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے پاس سے ۔ وَرَحْمَةٌ ؛ اور رحمت ۔ خَيْرٌ ؛ اچھی ہے ، بہتر ہے ۔ مِمَّا يَجْمَعُوْنَ ؛ اس ساز و سامان اور مال و دولت سے جو وہ جمع کرتے اور کماتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور (اے مسلمانو !) اگر تم راہِ خدا میں شہید کئے جاؤ یا مرجاؤ تو بے شک اللہ کی مغفرت اور رحمت (جو تم پر ہونے والی ہے) اس (مال و دولت) سے کہیں زیادہ بہتر ہے جو وہ سمیٹتے (اور کماتے) ہیں ۔

وَلَئِنْ مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ ﴿۱۵۸﴾

وَلَئِنْ مُّتُّمْ ؛ اور اگر تم مر بھی جاتے ۔ اَوْقُتِلْتُمْ ؛ یا مارے جاتے ۔ یا قتل کئے جاتے تو کیا برائی تھی ۔ لَاۡ اِلَی اللّٰهِ ؛ البتہ اللہ ہی کی طرف ۔ یہاں اِملاء قرآنی میں ایک الف زیادہ ہے ۔ اگر لَاۡ اِلَی اللّٰهِ کو لَا اِلَی اللّٰهِ پڑھ دے یعنی لامِ تاکید کو لائے نفی پڑھ دے تو معنے بالکل اُلٹ جائیں گے ۔ تُحْشَرُوْنَ ؛ حشر کئے جاؤ گے ، جمع کئے جاؤ گے ، مروگے تو کیا ہوگا ۔ اپنے مالک اپنے پروردگار کے پاس جاؤ گے جو تمہارا مقصود و مطلوب ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر تم مرجاؤ گے یا مارے جاؤ گے تو تمہارا حشر اللہ ہی کی طرف ہوگا (جو تمہاری دِلی مراد ہے ۔ فکر کی کیا بات ہے ۔ ناخوشی کا کیا موقع ہے) ۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا
مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ
فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ ﴿۱۵۹﴾

فَبِمَا رَحْمَةٍ ؛ پس کس قدر رحمت ہے ۔ بعض کہتے ہیں مَا زائد ہے ۔ اصل میں فَبِرَحْمَةٍ ہے ۔ بعض کہتے ہیں مَا نکرہ ہے ، بمعنے شَیْءٌ بِرَحْمَةٍ مَّا کا بدل ہے ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے پاس سے ۔ لِنْتَ لَهُمْ ؛ کہ تم نرم ہوئے ان کے لئے ۔ لَانَ ۔ یَلِیْنُ ۔ لِیْنًا ؛ نرم ہونا ۔ وَلَوْکُنْتَ ؛ اگر تو ہوتا ، تم ہوتے ۔ فَظًّا ؛ بدخو ، بدمزاج ۔ غَلِيْظَ الْقَلْبِ ؛ سخت دل ۔ لَا انْفَضُّوْا ؛

البتہ چل دیتے ، پھوٹ جاتے ، منتشر ہوجاتے ۔ دیکھو یہاں بھی کتابت میں الف زائد ہے ۔ لامِ تاکید ہے ، لائے نفی نہیں ۔
اِنْفَضَّ ۔ یَنْفَضُّ ۔ اِنْفِضَاضًا ؛ متفرق ہوجانا ، منتشر ہوجانا ۔ جماعت میں پھوٹ پڑجانا ۔ عربی کا ایک شاعر کہتا ہے ؎

رَاَیْتُ النَّاسَ مُنْفَضَّةً اِلٰی مَنْ عِنْدَهٗ فِضَّةٌ

وَمَنْ لَّا عِنْدَهٗ فِضَّةٌ فَعَنْهُ النَّاسُ مُنْفَضَّةٌ

(میں نے دیکھا کہ جس کے پاس چاندی ہوتی ہے اس کے پاس سب دوڑے دوڑے آتے ہیں اور جس کے پاس چاندی نہیں ہوتی سب اس کے پاس سے بھاگ جاتے ہیں) ۔

مِنْ حَوْلِکَ ؛ تمہارے اطراف سے ، تمہارے آس پاس سے ، تمہارے ماحول سے ۔ فَاعْفُ عَنْهُمْ ؛ ان کو معاف کردو ، ان کی غلطی دور کردو ، ان کی خطا کو مٹا دو ۔ وَاسْتَغْفِرْلَهُمْ ؛ اور ان کے لئے مغفرت چاہو ، خود بھی ان کو بخشو اور ان کے لئے دُعائے مغفرت بھی کرو ۔ وَشَاوِرْهُمْ ؛ اور ان سے مشورہ لیا کرو ۔ فِی الْاَمْرِ ؛ کام میں ، تاکہ ان کو بھی اظہارِ رائے کا موقع ملے ۔ فَاِذَا عَزَمْتَ ؛ پھر جب تم نے پختہ ارادہ کرلیا ، کسی کام کا عزم کرلیا ۔ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؛ تو خدا پر توکل کرو ، اس پر بھروسہ کرو اور نتیجہ کو اس پر چھوڑ دو ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ یُحِبُّ ؛ محبوب رکھتا ہے ، پسند کرتا ہے ۔ اَلْمُتَوَكِّلِیْنَ ؛ خدا پر توکل کرنے والوں کو ، خدا پر اعتماد اور بھروسہ کرنے والوں کو ۔

ترجمہ :- پس یہ خدا کی رحمت ہی ہے جو آپ ان کے حق میں نرم خو ہوئے اور اگر آپ درشت خو (بدمزاج) سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے (منتشر ہوجاتے) ۔ تو آپ اُن کی خطائیں معاف کیا کیجئے اُن کے لئے دُعائے مغفرت کیجئے (آپ خود بھی معاف کردیجئے اور اللہ سے بھی معاف کروایئے ۔ دیکھیئے ! ان سے غلطی ہوجائے تو ان سے مشورہ لینا نہ چھوڑ دیجئے) ۔ اور کام میں ان سے مشورہ لیجئے پھر (کسی مسئلہ میں) جب رائے قائم کر لیجئے تو خدا پر توکل کیجئے (اس پر اعتماد کیجئے) بے شک اللہ توکل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے ۔

صاحبو ! اس آیت میں خدائے تعالیٰ کیا کیا نصیحتیں فرماتا ہے ۔ فرماتا ہے ! رحمت خدا کے پاس سے آتی ہے ، رحمت کی بارش عرشِ اعظم سے ہوتی ہے ۔ فرماتا ہے ۔ **محمد** رسول اللہ ﷺ مظہرِ رحمتِ الٰہی ہیں ۔ نہ درشت خو ہیں نہ سخت دل ۔ جو حاکم بدمزاج ، خودمختار ہوتا ہے ، اچھے لوگ اس کے پاس سے بھاگ جاتے ہیں ۔ ذلیل وخوار گالیاں کھاتے ہیں اور پڑے رہتے ہیں ۔ فرماتا ہے : تم ان کی خطاؤں سے درگزر کرو اور دُعا کرو کہ خدا بھی ان کی خطائیں معاف کرے ۔

دیکھو ! ایسا نہ ہو کہ آپ اُن کی غلطیوں سے انجان ہوجائیں اور غیرتِ الٰہی ان کو سزا دے دے ۔ لہذا آپ بھی معاف کیجئے اور خدا سے بھی معاف کروایئے ۔ فرماتا ہے ! ان کی غلط کاریوں کی وجہ سے ان سے مشورہ لینا نہ چھوڑیئے ۔ تمہاری مجلس

کیا ہو؟ مجلسِ شوریٰ ہو، مجلسِ ملّی ہو۔ سب آزاد رائے دیں اور تم بہترین رائے کو اختیار کرنے والے رہو۔ استبداد اور خود مختاری کی تعلیم اسلام نہیں دیتا۔ صاحبِ وحی کو ہدایت کرتا ہے کہ ہر کام میں مشورہ لو۔ مگر کرو وہی جو حق ہو۔ وہی جس کا فیصلہ ہو۔ جو مشورہ لیتا ہے اس کو ندامت نہیں ہوتی۔ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ۔ یاد رکھو! کامیابی تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے، نتیجہ کو خدا پر چھوڑو، اسی پر اعتماد کرو، اسباب کو استعمال کرو اور نتیجہ میں خدا پر توکل کرو۔ مجلسِ ملّی، دارالندوہ، دارالشوریٰ میں ایسے ہی لوگ شریک ہوں اور ان لوگوں سے مشورہ لیا جائے جو اہل الرائے ہوں، تجربہ کار ہوں، زمانہ کے نشیب و فراز کو جانتے ہوں، معاملہ فہم ہوں۔ جاہلوں کا جمع ہونا، نہ سمجھنا نہ بوجھنا، رائے شماری کے وقت ہاتھ اُٹھا دینا کوئی چیز نہیں۔ سب سے اہم رائے دینے والوں کی حُبِ قومی اور دیانت داری ہے۔ ان لوگوں کی رائے کیا وقعت، کیا وزن رکھتی ہے جن کو نہاری کلچوں کا ناشتہ کرایا جاتا ہے، چائے خوری پر بُلایا جاتا ہے، ڈنر دیا جاتا ہے، کرایہ کی موٹروں میں ٹھونس کر رائے دینے کے لئے پہونچایا جاتا ہے۔ کثرتِ رائے پر عمل کرنا بھی ایک اُصولی امر ہے۔ مگر صدر کی بادلیل رائے بھی بڑی عظمت رکھتی ہے۔ ریاستوں میں حق شناس، زندہ دل افراد ایسے ہی لوگوں کا انتخاب کرتے ہیں جن کی ہوش مندی کا اور اہلِ رائے ہونے کا یقین ہوتا ہے۔ ہمدردِ قوم افراد اپنی رائے پر ایک دانشمند شخص کی رائے کو ترجیح دیتے ہیں۔ خود غرضی، حُبِ جاہ، جھوٹی نمائش رکھنے والے کیا خاک کام کریں گے۔ قوم کو تباہ کرنے والے یہی امور ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نیک توفیق دے، ان کو خدائے تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور قوم کی محبت عطا کرے۔ (آمین)

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٦٠﴾

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ ؛ اگر تم کو اللہ فتح و نصرت دے۔ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ؛ تو تم پر کوئی غالب نہ آئے گا۔ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ ؛ اور اگر تمہاری مدد چھوڑ دے، ضرورت کے وقت بے اعتنائی برتے۔ خَذَلَ، يَخْذُلُ۔ خَذْلَانًا ؛ ضرورت کے وقت انجان ہونا۔ مدد کے وقت مدد نہ کرنا۔ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ ؛ تو پھر وہ کون ہے جو۔ يَنْصُرُكُمْ ؛ تم کو نصرت اور مدد دے۔ مِنْ بَعْدِهٖ ؛ اس کے بعد۔ اس کے سوا۔ وَعَلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ ہی پر۔ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان داروں کو توکل کرنا چاہیئے۔ اعتماد اور بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

ترجمہ :- اگر اللہ تمہاری مدد کرتا ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ اور اگر تمہیں چھوڑ دے تو اس کے بعد کون ہے جو تمہاری مدد کرے۔ اللہ ہی پر ایمان داروں کو توکل کرنا چاہیئے، (اسی پر اعتماد رکھنا چاہیئے)۔

وَمَا كَانَ لِنَبِىٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى

كُلُّ نَفۡسٍ مَّا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُونَ ١٦١

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ ؛ اور نبی کی شان سے نہیں ۔ اَنْ يَّغُلَّ ؛ کہ خیانت کرے ۔ نا اہلوں سے مقاصد کا چھپانا ، جاہلوں سے مشورہ نہ لینا ، بعض راز کے مصارف کو عامتہ الناس پر ظاہر نہ کرنا خیانت نہیں ہے ۔ رازداری بھی عینِ حکمت ہے ۔ وَمَنْ يَّغْلُلْ اور جو خیانت کرتا ہے ۔ يَأْتِ بِمَاغَلَّ ؛ جو کچھ خیانت کرتا ہے ، لائے گا ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ ثُمَّ تُوَفّٰی ؛ پھر پورا دیا جائے گا ، کافی و وافی دیا جائے گا ۔ كُلُّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص ۔ مَا كَسَبَتْ ؛ جو کچھ اس نے کمایا ، کسب کیا ۔ وَهُمْ لَايُظْلَمُوْنَ ؛ اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا ۔

ترجمہ :- کسی نبی (کی شان نہیں ۔ اس) کا کام نہیں کہ وہ خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے گا تو جس چیز کی اس نے خیانت کی ہے اس کو قیامت میں لائے گا اور پھر ہر شخص اپنے کیئے کا بدلہ پائے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا (کسی پر کچھ ظلم نہ ہوگا) ۔

صاحبو ! جہاں کوئی شخص ، کوئی مادہ فنا نہیں ہوتا ، وہاں کوئی حرکت کوئی فعل بھی معدوم نہیں ہوتا ۔ بد کے ساتھ بدی اور نیک کے ساتھ اس کی نیکی ہمیشہ رہتی ہے ۔ صرف بہ اقتضائے مقام صورت شکل بدلتی ہے ۔ گرمی نور بنتی ہے ، نور آواز بن جاتا ہے ، آواز حرکت بن جاتی ہے ۔ غرض کہ صرف حیثیت بدلتی ہے ، ذات اور فعل دونوں باقی رہتے ہیں ۔

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَ اللّٰهِ كَمَنۡۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاۡوٰىهُ جَهَنَّمُ‌ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِيۡرُ ١٦٢

اَفَمَنْ ؛ تو کیا جو شخص ۔ اِتَّبَعَ ؛ پیروی کی ۔ رِضْوَانَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی رضا مندی کی ، جس نے اللہ کی رضا جوئی کی ۔ كَمَنْ ؛ کیا اس کے جیسا ہوجائے گا ۔ بَآءَ ؛ مستحق ہوا ، مقتضی ہوا ۔ بِسَخَطٍ ؛ غضب کا ، غصّہ کا ، ناراضی کا ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی ۔ وَمَاْوٰهُ ؛ اور اس کا ٹھکانہ ، اس کا مرجع ، ملجا و ماوٰی ۔ جَهَنَّمُ ؛ جہنم ہے ، دوزخ ہے ۔ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ؛ اور کیا بری پہونچنے کی جگہ ہے ۔ اور کیا ہی برا انجام ہے ۔

ترجمہ :- تو کیا جو شخص رضائے الٰہی کا تابع ہوگیا ، اس کے برابر ہوجائے گا جو مستحقِ غضبِ الٰہی ہے اور اس کا ملجا و ماوٰی جہنّم ہے ؟ اور یہ کیا ہی برا انجام ہے ۔ (بدترین مقام ہے) ۔

هُمۡ دَرَجٰتٌ عِنۡدَ اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ بَصِيۡرٌۢ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ ١٦٣

هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ ان کے مختلف درجے ہیں اللہ کے پاس ۔ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ ؛ اور اللہ ہی دیکھتا ہے ، وہی دانا بینا ہے ۔ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ؛ جو وہ کرتے ہیں ، ان کے اعمال کو ۔

ترجمہ :- اللہ کے نزدیک لوگوں کے مختلف درجے ہیں ، اور اللہ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے (اور ان سے باخبر ہے)۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾

النصف

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ ؛ البتہ ، بے شک اللہ نے احسان کیا ہے ۔ منّت رکھتا ہے ۔ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمان داروں پر ، مسلمانوں پر ۔ اِذْبَعَثَ فِيْهِمْ ؛ جب کہ ان میں بھیجا ، پیدا کیا ۔ رَسُوْلًا ؛ پیغمبر ۔ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ؛ خود ان میں سے یعنی آدمیوں میں سے پیغمبر پیدا کیا ، ان کے ہم جنسوں میں سے ۔ اگر پیغمبر آدمیوں کے سوائے کسی اور جنس میں سے بھیجا جاتا تو ہم جنسی کی مناسبت اور رنج وغم کے احساس سے تعلیم و تعلم میں جو سہولت ہے وہ کہاں ہوتی ؟ آنحضرت ﷺ کا آدمیوں میں سے ہونا ، اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے ۔ اللہ تعالیٰ نادانوں کو سمجھاتا ہے اور اپنا احسان جتاتا ہے کہ اس جوہرِ نایاب کی قدر کریں ، اس کی اطاعت کریں ۔ اس سے محبت رکھیں ، اس سے مشابہت پیدا کریں ۔ اقوال میں ، اعمال میں ، طرزِ زندگی میں ان کو اپنا نمونہ بنائیں اور اس نمونہ پر اپنے تمام کاموں کو ڈھالیں ۔ پھر وہ تعلیم کیسے دیتے ہیں؟ سراپا خیر و برکت ، علم و معرفت ۔ وہ کیا کرتے ہیں اور کیا سکھاتے ہیں؟ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ ؛ ان پر تلاوت کرتے ہیں ، پڑھ کر سناتے ہیں ۔ اٰيٰتِهٖ ؛ اس کی آیتیں ۔ وَيُزَكِّيْهِمْ ؛ اور ان کو پاک کرتے ہیں ، اپنے تقدیس کے رنگ میں ان کو رنگتے ہیں ۔ وَيُعَلِّمُهُمْ ؛ اور ان کو تعلیم دیتے ہیں ، سکھاتے ہیں ۔ اَلْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ؛ کتاب اور حکمت کی ۔ ان کی تعلیم سراپا دانش ہے ، دینداری پر مبنی ہے ، اقتضائے محل کے مطابق ہے ۔ ہر ایک کو اس کے حسبِ حال تعلیم دی جاتی ہے ۔ ان کی تعلیم میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو عقلِ سلیم کے خلاف ہو یا ناقابلِ عمل ہو ۔ وَاِنْ كَانُوْا ؛ اگر چہ کہ وہ تھے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ تعلیم نبوی سے پہلے ۔ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ بے شک کھلی گمراہی میں ۔ بدیہی ضلالت میں ۔ جہالت میں ۔ نہ ان کا علم صحیح تھا نہ عمل ۔ ایک ظلمت و تاریکی تھی جو چھائی ہوئی تھی ۔

پیغمبر کے انسانوں میں سے ہونے کی حکمت

ترجمہ :- البتہ بے شک اللہ نے ایمان داروں پر بڑا احسان کیا جب کہ ان میں ان ہی کے ہم جنسوں میں سے (آدمیوں ہی میں سے) ایک رسول بھیجا جو ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو (اخلاقِ بد، کفر وشرک کی گندگی سے) پاک کرتا ہے (ان کو قدسی صفت بناتا ہے) اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگر چہ کہ وہ اس (مُقدّس تعلیم) سے پہلے کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے ۔

صاحبو ! اسلام سے پہلے ، تعلیمِ نبویؐ سے قبل بلکہ اب بھی جنھوں نے اس پاک تعلیم سے سبق نہیں لیا ، کتنی تباہی میں پڑے ہوئے ہیں ۔ وہی ایامِ جہالت کا کشت وخون ہے ، وہی زِنا کاری ہے ، وہی شراب خواری ہے ، وہی قمار بازی ہے ۔ رحم ان سے کوسوں دور ہے ، انسانیت ان کے اخلاق پر رو رہی ہے ۔ آنکھیں کھولو اور اپنی موجودہ حالت کو دیکھو ۔ تم کس عذاب میں مبتلا ہو ، تم کو کوئی صحیح بات سجھائی نہیں دیتی ۔ ظلم وستم میں تم کو عزتِ نفس محسوس ہوتی ہے ، جھوٹ اور دغا بازی میں تم کو سیاست معلوم ہوتی ہے ۔ نفس پرستی تمہارا شیوہ ہے ، خود پرستی تمہاری عادت ہے ۔ تمہارے ہر کام سے تکبّر ظاہر ہوتا ہے ۔ تم نہیں سمجھتے حالانکہ تم عذابِ الٰہی میں گرفتار ہو اور اے مسلمانو ! جاہلوں کی صحبت میں تمہاری عقل بھی ماری گئی ہے ۔ ناحق شناسوں کے تمام عیوب تم میں بھی پیدا ہوگئے ہیں ۔ یہ کورانہ تقلید تم کو قعرِ مذلّت میں پہونچارہی ہے اور شیطان تمہاری برائیوں کو اچھا دکھلا رہا ہے ۔ توبہ کرو ، اللہ تعالیٰ کی طرف مڑو ، پیغمبر کا دامن پکڑو ، شمعِ ہدایت کی روشنی میں چلو ، پیغمبر کی تعلیم حاصل کرو ۔ وہ تم کو پاک و صاف اور ستھرا کردے گی ۔ آسمان کے دروازے تمہارے سامنے کھول دیئے جائیں گے اور رسولِ خدا ﷺ تمہارا ہاتھ پکڑ کر اس دوزخ دنیا سے نکال لیں گے ۔ ورنہ ایک انقلاب آنے والا ہے ۔ تمہارے کام نئی صورت لیں گے ۔ اور تم پر دُکھ کا عذاب نازل ہوگا ۔ دنیا تو ہاتھ سے نکل چکی ہے ، آخرت بھی نکل جائے گی ۔ پچھتاؤ گے مگر کچھ حاصل نہ ہوگا ۔

اَوَلَمَّآ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَدۡ اَصَبۡتُمۡ مِّثۡلَيۡهَا ۙ قُلۡتُمۡ اَنّٰى هٰذَا ‌ؕ قُلۡ هُوَ مِنۡ عِنۡدِ اَنۡفُسِكُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۶۵﴾

اَوَلَمَّآ ؛ کیا جب کہ ۔ اَصَابَتْكُمْ مُصِيْبَةٌ ؛ تم پر کوئی مصیبت آپڑے ، کوئی آفت آجائے ۔ قَدْ اَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا ؛ کہ اس سے دو چند تم ان کو پہونچا چکے ہو ۔ یعنی تم پر ایک آفت آئی اور اس سے دوگنی آفتیں تم نے اپنے دشمنوں کو پہونچا دی تھیں قُلْتُمْ ؛ تم نے کہا ، تم کہتے ہو ۔ اَنّٰى هٰذَا ؛ یہ آفت کہاں سے آئی ؟ اس آفت اور مصیبت کا پہونچنا کدھر سے ہوا ؟ قُلْ هُوَ ؛ تو تم کہہ دو وہ تو ۔ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؛ تمہارے کرتوتوں سے ہے ، تمہارے اعمال کا نتیجہ ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

ترجمہ :- کیا جب کوئی مصیبت تم پر آپڑے ، حالانکہ اس سے دو چند تم (ان کو) پہنچا چکے ہو تو تم یہ کہتے ہو کہ یہ (مصیبت) کہاں سے آئی ؟ آپ فرما دیجئے کہ یہ تمہارے ہی کئے کا نتیجہ ہے ۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

جو مسلمان اس زمانہ میں بھی جاہلیت کا شیوہ اختیار کئے ہوئے ہیں انھیں درست ہوجانا چاہیئے

وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾
وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚۖ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ
قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ
يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ۚ

وَمَآ اَصَابَكُمْ ؛ اور جو مصیبت تم کو پہونچی ۔ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؛ اس دن جب کہ دونوں جماعتوں کا مقابلہ ہوگیا یعنی غزوۂ احد میں مسلمانوں اور کافروں کے لشکر ایک دوسرے سے مل گئے ۔ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ وہ تو اللہ کے اذن سے تھا، اس کے علم سے تھا ۔ اللہ کی مشیئت سے تھا ۔ ایسا کیوں ہوا ؟ مسلمانوں پر یہ مصیبت کیوں پڑی ؟ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ تاکہ ایمانداروں کو جان لے، ممتاز کرے ۔ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ؛ اور تاکہ جان لے ان لوگوں کو جو نفاق کرتے ہیں، ان کا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ یعنی مسلمانوں پر یہ مصیبت اس لئے آئی کہ دنیا جان لے کہ کون سچا مومن ہے اور کون پکا منافق ۔

ثابت قدمی عشق کی ان کو بھی ہو ثابت ÷ وہ ظلم اگر کرتے ہیں بے جا نہیں کرتے (حسرت صدیقی)

وَقِيْلَ لَهُمْ ؛ اور ان سے کہا گیا ۔ تَعَالَوْا ؛ آؤ ۔ قَاتِلُوْا ؛ جنگ کرو، مقاتلہ کرو ۔ وہ تم کو ماریں، تم ان کو مارو ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں، خدا کی رضا مندی کے لئے ۔ اَوِ ادْفَعُوْا ؛ یا مدافعت کرو، دشمنوں کو دفع کرو ۔ قَالُوْا ؛ انھوں نے کہا وہ کہتے ہیں ۔ لَوْ نَعْلَمُ ؛ اگر ہم علم رکھتے ۔ ہم جانتے ۔ قِتَالًا ؛ جنگ کو، اگر ہم کو لڑنا آتا، اگر ہم فنونِ حرب سے واقف رہتے ۔ لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؛ تو تمہارا ساتھ دیتے، تمہاری اتباع کرتے، تمہاری پیروی کرتے ۔ جس طرح تم لڑتے ہو ہم بھی لڑتے هُمْ لِلْكُفْرِ ؛ وہ کفر سے ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ اَقْرَبُ مِنْهُمْ ؛ بہ نسبت ان کے قریب تر ہیں ۔ لِلْاِيْمَانِ ؛ بہ نسبت ایمان کے یعنی اس دن یہ لوگ بہ نسبت ایمان کے کفر سے نزدیک تر تھے اور ہیں ۔ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ ؛ منہ سے ایسی بات کرتے ہیں ۔ مَا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؛ جو ان کے دلوں میں نہیں ہے ۔ یعنی منہ سے اتباع کرنے کی کبھی خواہش ظاہر کرتے ہیں اور دل میں مخالفت کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ یعنی وہ کٹے منافق ہیں، ان کے ظاہر و باطن میں کسی قسم کی موافقت نہیں ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے ۔ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ؛ اس فساد کو جو وہ چھپاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو کچھ مصیبت تم کو (جنگِ احد میں) پہونچی جب کہ دونوں لشکروں کے مل جانے کا دن تھا، وہ اللہ کے علم و مشیئت سے ہے (وہ پہلے سے جانتا ہے یہ مصیبت کیوں پہونچی) تاکہ مومنین کو جان لے

اور تا کہ منافقین کو جان لے (امتیاز ہوجائے ، اچھوں اور بروں میں تمیز ہوجائے) اور ان سے کہا گیا کہ آؤ فی سبیل اللہ جنگ کرو یا دشمن کی مدافعت کرو تو (وہ کیا کہتے ہیں؟) وہ کہتے ہیں کہ ہم فنونِ حرب سے (واقف نہیں) اگر واقف ہوتے تو تمہاری اتباع کرتے (جنگ میں تمہارا ساتھ دیتے) ۔ یہ لوگ اس دن بہ نسبت ایمان کے کفر سے نزدیک تر تھے (اور ہیں) وہ اپنے منہ سے ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ انھوں نے چھپا رکھا ہے ۔

صاحبو! فنونِ حرب سے ناواقف ہونے کا عذر کرنا منافقوں کا کام ہے ۔ مسلمان اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ ؛ (انفال ۔ ٦٠) پر عمل کرتے ہیں یعنی '' تم کافروں کے لئے تیاری کرو جس قدر قوت پیدا کر سکتے ہو''۔ مسلمان جنگ کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے وہ حیلے حوالے کرنا نہیں جانتا ۔ اسلام میں ہر شخص سپاہی ہوتا ہے ، ہر مسلمان کچھ نہ کچھ فنونِ حرب سے واقفیت ضرور رکھتا ہے ۔ فنونِ حرب کی اسلام میں تعلیم جبری ہے ۔ ہمارے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کو لکھنا پڑھنا نہ آتا تھا مگر تلوار نیزہ اور دوسرے اسلحہ کا استعمال کرنا ضرور آتا تھا ۔ کشتی آپ کو آتی تھی ، گھوڑے کی شہسواری آپ کو آتی تھی ۔ غرضکہ مسلمان ڈرنے کے لئے پیدا نہیں ہوا ۔ اس کی شان یہ ہے ۔ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ (انفال ۔ ٦٠) دشمنانِ خدا اور اپنے دشمنوں کو ڈرانا ان کا شیوہ ہے ۔

ہمارے پاس شمشیر زنی کی تعلیم کی بعض روایتیں اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تک پہونچتی ہیں بلکہ رسولِ خدا ﷺ تک پہونچتی ہیں ۔ تیروں ، تلواروں کا زمانہ تھا تو اس کی تعلیم دی گئی ۔ اب طیاروں ، دبابوں ، بندوقوں ، تفنگچوں کا زمانہ ہے تو ان کے استعمال کا طریقہ سیکھنا واجب ہے ۔ لاعلمی کا عذر کسی مسلمان نے نہیں کیا تھا ۔ البتہ منافقوں نے کیا تھا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بے علمی ، بے ہنری اور ہول و بزدلی سے بچائے ، ان کے دلوں میں قوت اور ہاتھ پیر میں طاقت عطا کرے ۔ (آمین)

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا ؛ یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے کہا ۔ لِاِخْوَانِهِمْ ؛ اپنے بھائیوں کی نسبت ۔ وَقَعَدُوْا ؛ اور گھر میں بیٹھ رہے ، اور جنگ کے لئے نہیں نکلے ۔ وہ کیا کہتے تھے ۔ لَوْ اَطَاعُوْنَا ؛ اگر یہ لوگ ہماری اطاعت کرتے ، ہمارا کہا مانتے اور لڑائی کو نہ جاتے ۔ مَا قُتِلُوْا ؛ تو مارے کیوں جاتے ۔ قُلْ فَادْرَءُوْا ؛ اے پیغمبر! آپ ان سے فرما دیجئے تم دفع کردو ، ہٹا دو ،

مسلمان جنگ کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے

موت کو کوئی ٹال نہیں سکتا

ٹال دو ۔ عَنْ اَنْفُسِكُمْ ؛ اپنے سے ، اپنے پر سے ۔ اَلْمَوْتَ ؛ موت کو ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ، راست باز ہو

ترجمہ :- یہ وہی لوگ ہیں جو گھر میں بیٹھ رہے اور اپنے بھائیوں کی نسبت لگے باتیں بنانے کہ اگر یہ لوگ ہمارا کہا مانتے (اور جنگ میں نہ جاتے) تو مارے کیوں جاتے ۔ اے پیغمبر ! ان سے فرما دیجئے کہ تم اپنے پر سے موت کو تو ٹال دو اگر تم سچے ہو ۔

صاحبو ! مرنا ایک نہ ایک دن برحق ہے ۔ آدمی یا تو نامردی سے ، ذِلّت و خواری سے ، عورتوں کی طرح گھر میں بیٹھ کر طبعی موت مرے گا یا میدانِ جنگ میں پہونچ کر دادِ مردانگی دے کر آبرو سلامت رکھ کر شہید ہوگا ۔

مَردوں کی موت اک بار ہے ÷ نامرد مرتا روز ہے

بے آبرو بے کار ہے ÷ با آبرو ہو زندگی

مرنے کو جو تیار ہے ÷ ہرگز نہیں مرتا ہے وہ (حسرت صدیقی)

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ ؛ اور ان لوگوں کو ہرگز نہ سمجھو ۔ ان کے متعلق ایسا خیال ہرگز نہ کرو ۔ حَسِبَ ، يَحْسَبُ اور حَسِبَ يَحْسِبُ حِسْبَانًا ؛ دونوں طرح سے یہ فعل آتا ہے ۔ بمعنی خیال کرنا ، سمجھنا ۔ اور حَسَبَ يَحْسُبُ حُسْبَانًا وَحِسَابًا بمعنی شمار کرنا ، گننا ، حساب کرنا ۔ قُتِلُوْا ؛ جو شہید کئے گئے ہیں ، قتل کئے گئے ہیں ، مارے گئے ہیں ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہِ خدا میں ۔ اَمْوَاتًا ؛ مُردے ، یعنی شہیدوں کو مُردہ نہ سمجھو ۔ بَلْ اَحْيَآءٌ ؛ بلکہ وہ زندہ ہیں ۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ اپنے رب کے پاس ، اپنے پروردگار کے پاس ۔ يُرْزَقُوْنَ ؛ ان کے جسدوں کے لائق رزق دیئے جاتے ہیں ، کھلائے پلائے جاتے ہیں ، روزی پاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور (اے مخاطب !) تو ان لوگوں کو جو راہِ خدا میں شہید کئے گئے ہیں ہرگز مُردہ نہ سمجھ بلکہ وہ تو اپنے رب کے پاس زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں ۔

صاحبو ! قیامت ہونے سے پہلے اچھے لوگوں کی حالت اُمیدوار یا کار آموز یا پروبیشنر کی سی ہوتی ہے اور بروں کی حالت حوالات میں رہنے والے زیر دریافت مجرموں جیسی رہتی ہے ۔ غرض کہ قبلِ قیامت ارواح عالمِ برزخ میں رہتی ہیں ۔ اِدھر سے بھی ربط رہتا ہے اور اُدھر سے بھی ۔ بعض کا خیال ہے کہ جب تک یہ زمین قائم ہے ارواح کو کچھ نہ کچھ دنیا سے

مناسبت اور ربط رہتا ہے، زمین توڑ پھوڑ دی جائے گی، نیست و نابود کردی جائے گی تو قیامتِ کُبریٰ ہوجائے گی اور حساب و کتاب وغیرہ ہوگا۔ مگر شہیدوں کی حالت ایسی نہیں۔ وہ مرتے ہی خدا کے پاس پہونچ جاتے ہیں۔ ان کے جسد کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ ان کو رزق عطا کرتا ہے اور وہ آزادی سے اِدھر اُدھر پھرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ شہداء اِس دنیا کے رہنے والوں کو بھی کبھی نظر آجائیں۔ مگر یاد رکھو کہ جب تک آدمی مادّیات کے جال میں پھنسا ہوا ہے اس کو عالمِ ارواح تک پہونچنا دشوار ہوتا ہے۔ اس لئے ارواح کو بھی عالمِ اجساد میں ظاہر ہونے میں دِقّت ہوتی ہے۔ ہر ایک اپنے موطن، اپنے مقام میں بہ سہولت بسر کرتا ہے۔

خوب یاد رکھو کہ راہِ خدا میں مرنے والا، شہید ہونے والا، گو دنیا سے پردہ کرلیتا ہے مگر اس کا نام زندہ رہتا ہے۔ اس کے آثار زندہ رہتے ہیں۔ یہ تو اُن لوگوں کا حال ہے جو دشمنوں کی تلوار سے مارے جاتے ہیں۔ بھلا وہ کیا مریں گے جو شمشیرِ محبت سے مارے ہوئے ہیں۔ ہر ایک اپنے محبوب کے پاس رہتا ہے۔ جاں باز عاشق ضرور اپنے معشوق کے پاس رہے گا۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ؛ ''آدمی اپنے محبوب کے ساتھ رہتا ہے''۔ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ''اور تو اپنے محبوب کے ساتھ رہے گا''۔

اے حسرتِ شیدا فکر نہ کر ہیں ساتھ ہمارے پیغمبر
جب اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ فرما دیا کملی والے نے (حسرت صدیقی)

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۘ ﴿۱۷۰﴾

فَرِحِيْنَ؛ بحالیکہ وہ خوش ہیں، شاداں و فرحاں ہیں، ان کو راحت و فرحت ہے۔ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ؛ اس چیز سے کہ اللہ نے ان کو دیا ہے۔ مِنْ فَضْلِهٖ؛ اپنے فضل سے۔ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ؛ اور خوش ہوتے ہیں، خدا نے جو انہیں بشارت دی ہے اس پر خوشیاں مناتے ہیں۔ بِالَّذِيْنَ؛ ان لوگوں کے متعلق۔ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ؛ ابھی ان سے جا نہیں ملے ہیں، ان سے ملاقات نہیں کی، ان سے ملحق نہیں ہوئے۔ مِنْ خَلْفِهِمْ؛ ان کے پیچھے ہیں۔ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ؛ کہ ان کو کسی قسم کا خوف نہیں۔ کیونکہ انھوں نے خلافِ مرضیِ خدا کوئی کام کیا ہی نہیں۔ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ؛ اور نہ ان کو حزن و ملال ہے اور نہ غم کیونکہ ان کا محبوب اور مطلوب خدا کے سوا کوئی نہیں۔

ترجمہ:- اللہ نے اپنے فضل و کرم سے جو کچھ اُنھیں دیا ہے اس پر وہ شاداں اور فرحاں ہیں اور یہ لوگ بشارت و مژدہ پاتے ہیں ان لوگوں کے متعلق بھی جو ہنوز ان سے ملحق نہیں ہوئے اور پیچھے

مرنے کے بعد اچھے اور بُرے دن کا فرق

وقف لازم

رہ گئے ہیں (یعنی ہنوز شہید نہیں ہوئے) کہ ان پر نہ خوف و ہراس ہے نہ حزن و ملال ۔

(یعنی جو لوگ شہید ہوگئے ہیں ان کے تو بڑے مرتبے ہیں اور ان کو بڑی خوشیاں ہیں ۔ مگر ان کے پس ماندوں کے متعلق بھی خوش خبری ہے کہ اُن کو کسی قسم کا خوف وغم نہ ہوگا) ۔

صاحبو ! دنیا میں عموماً انسان کو اپنی فکر کے ساتھ اپنی اولاد کی فکر بھی لگی رہتی ہے ۔ شہادت کے بعد اُن کی اولاد کا حال کیا ہوگا ؟ شہیدوں کو خوش خبری دی جاری ہے کہ اُن کی اولاد ان کے بعد ضائع نہ ہوگی ان کے پس ماندوں کو بھی کوئی نقصان نہ ہوگا ، اُن کو امن و امان رہے گا ، کسی قسم کا خوف نہ رہے گا ، اُن کی خوش بختی کا نقصان نہ ہوگا اور نہ اُن کو کسی قسم کا حزن و ملال ہوگا ۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ
وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع ۱۷/۶ ۸

يَسْتَبْشِرُوْنَ ؛ شہید لوگ خوشیاں مناتے ہیں ، خوش خبریاں سنتے ہیں ، بشارت پاتے ہیں ۔ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ؛ اللہ کی نعمت اور فضل کی ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور یہ کہ اللہ ۔ لَا يُضِيْعُ ؛ ضائع نہیں کرتا ۔ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمان داروں کے اَجر و ثواب کو ۔

ترجمہ :- اللہ کی نعمت اور فضل کی وجہ سے (شہداء) خوشیاں مناتے ہیں اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا ایمان داروں کے اَجر (اور ثواب) کو ۔

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ
لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۲﴾ ج عند المتقدمين ۱۲ مع ۲

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا ؛ جن لوگوں نے حکم مانا ، خدا اور رسول کے بلانے پر چل کھڑے ہوئے ، اثبات میں جواب دیا ۔ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ؛ اللہ اور رسول کے لئے ۔ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ؛ بعد اس کے کہ پہونچا ان کو زخم ۔ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا ؛ ان لوگوں کے لئے جنھوں نے نیکی کی ، اعمالِ حسنہ کئے ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ وَاتَّقَوْا ؛ اور تقویٰ اختیار کیا ، پرہیزگاری کی ، اپنا بچاؤ کیا ، غضبِ خدا سے ڈرے ۔ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ؛ بڑا اجر ، ثوابِ عظیم ہے ۔ مبتداءِ مؤخر ہے ۔ لِلَّذِيْنَ خبرِ مقدّم ہے ۔

ترجمہ:- جن لوگوں نے زخم پہونچنے کے بعد بھی اللہ اور رسول کو اثبات میں جواب دیا (ان کا حکم مانا) ان میں سے جنھوں نے اعمالِ حَسَنہ کئے (نیکوکاری کی) اور تقویٰ اختیار کیا ان کے لئے اجرِ عظیم ہے (بڑا ثواب ہے)۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿۱۷۳﴾

اَلَّذِيْنَ ؛ جولوگ۔ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ ؛ لوگوں نے ان سے کہا۔ اِنَّ النَّاسَ ؛ بے شک لوگ۔ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ ؛ (کفار) اپنی فوجوں کو تمہارے لئے جمع کر رہے ہیں۔ فَاخْشَوْهُمْ ؛ تو ان سے ڈرتے رہو۔ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ؛ تو ان کا ایمان اور زیادہ ہوگیا، ان کے اس کہنے سے مسلمان بالکل نہیں گھبرائے، ان کے خیالات میں بالکل تزلزل پیدا نہیں ہوا۔ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ ؛ اور کہا، ہم کو اللہ بس ہے۔ حَسْبُ کفایت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ یعنی اللہ ہمارے لئے کافی ہے (اسی طرح حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ؛ ان کے لئے جہنم کافی ہے) وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ؛ اور بہترین وکیل ہے، اچھا کارساز ہے

ترجمہ:- یہ وہ لوگ ہیں جن کو لوگوں نے (کافروں نے) کہا کہ لوگ (کافر) تمہارے لئے بڑا ہی لشکر جمع کر رہے ہیں ذرا اُن سے ڈرتے رہنا (مگر کیا ہوا؟) تو ان کا ایمان اور بڑھ گیا (ان کا عقیدہ اور پختہ ہوگیا) اور انھوں نے کہا کہ ہم کو اللہ بس ہے اور (وہی) بہترین کارساز ہے۔

عقل کا تقاضا یہی ہے کہ اچھے وکیل پر اعتماد کیا جائے اور اپنے تمام کام اس کے حوالے کردیئے جائیں۔ صاحبو! اُحد کی لڑائی بے نتیجہ سی رہی۔ مسلمانوں کو بھی نقصان پہونچا اور کافروں کو بھی۔ کافروں کے سرغنہ ابوسفیان نے چلتے ہوئے دھمکی دی کہ آئندہ سال بدرِ صغریٰ پر تمہاری ہماری جنگ ہوگی۔ سال گزرنے کے بعد کفارِ قریش کچھ گھبرا سے گئے اور مرّ الظهران سے آگے نہ بڑھے۔ مسلمان حسبِ وعدہ بدرِ صغریٰ پر پہونچ گئے۔ جہاں بنی کنانہ کا ایک تجارتی میلہ لگا کرتا تھا۔ اس میں مسلمانوں نے تجارت کر کے بڑا فائدہ اُٹھایا اور چونکہ وہاں قریش نہیں آئے اس لئے کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ ادھر ابوسفیان واپس پہونچ گیا اور اہلِ مکہ نے اس کا نام جیش السویق رکھا۔ یعنی صرف ستو پینے کی مہم تھی۔ مسلمانوں میں یہ غزوہ بدرِ صغریٰ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ بعض سرادرانِ کفار شہرت دے رہے تھے کہ کفار بڑے ساز و سامان کے ساتھ لشکرِ عظیم جمع کر رہے ہیں۔ مسلمان بھلا کیا ڈرتے۔ وہ کہہ اُٹھے۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ اللہ بس باقی ہوس۔

واضح ہو کہ علماء میں اختلاف ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا ہے یا نا قابلِ زیادت و نقصان ہے؟ تطبیق کی صورت یہ ہے کہ نفسِ

ایمان ناقابلِ زیادت ونقصان ہے ۔مگر اس کے کیفیات ، اور اس پر مبنی اعمال بڑھتے گھٹتے ہیں ۔ ہمارے پاس کفر و ایمان میں واسطہ نہیں ، یا کفر ہے یا اسلام ہے ۔ البتہ معتزلیوں کے پاس گناہ گار نہ مؤمن ہے نہ کافر ، بلکہ بیچ میں اُدھر ہے ۔خوارج کے پاس آدمی گناہ کرتے ہی کافر ہوجاتا ہے ۔ آج کل نجدی عقیدے کا بڑا زور ہے ۔ بات بات پر مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں ۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فرقہ بھی خارجی مذہب کی ایک شاخ ہے جو اپنے شرک میں آپ غوطہ کھاتا ہے ۔

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾

فَانْقَلَبُوْا ؛ پس مسلمان بدرِ صغریٰ سے پلٹے تو کیسے؟ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ ؛ اللہ کی نعمت اور فضل وکرم کے ساتھ (تجارت سے خوب فائدہ ہوا ۔ اور دشمن میدانِ جنگ میں نہ آسکے) لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ؛ ان کو برائی چھو نہ سکی ، ان کو کسی قسم کا نقصان نہ ہوا ۔ وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؛ اور انھوں نے اللہ کی رضا مندی کی پیروی کی ، اس کی رضا جوئی میں سرگرم رہے ۔ وَاللّٰهُ ذُوْفَضْلٍ عَظِيْمٍ ؛ اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- پس (مسلمان) اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ واپس ہوئے ، ان کو کسی قسم کا ضرر نہ پہونچا اور اللہ کی رضا جوئی میں سرگرم رہے ۔ اور اللہ تو بڑا ہی فضل کرنے والا ہے ۔

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ ؛ یہ تو شیطان ہی ہے (یہ خبر بد لانے والا ، ڈر پیدا کرنے والا ، مسلمانوں کو بزدل بنانے کا ارادہ کرنے والا ، جانشینِ شیطان ہے) يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ؛ اپنے دوستوں کو خوف دلاتا ہے ۔ (وہ خدا کے بندوں کو کیا ڈرا سکتا ہے ۔ ان کے واسطے تو ۔ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ آیا ہے یعنی اخلاص مند شخص کا ، شیطان کچھ نہیں بگاڑ سکتا) ۔ فَلَا تَخَافُوْهُمْ ؛ لہٰذا ان سے نہ ڈرو ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ وَخَافُوْنِ ؛ اور مجھ سے ڈرو ۔ اصل میں خَافُوْنِیْ تھا ۔''یا'' حذف کردی گئی کیونکہ کسرہ اس کے حذف پر دلالت کرتا ہے ۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اگر تم ایمان دار ہو ۔

ترجمہ :- یہ تو شیطان ہی ہے ، جو اپنے دوستوں کو ڈراتا ہے ۔ پس تم اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو ۔ (ان شیطان صفت لوگوں سے کیا ڈرتے ہو اللہ سے ڈرو) اگر تم ایمان دار ہو ۔

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ
يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾

وَلَا يَحْزُنْكَ ؛ اور آپ کو حزن و ملال میں نہ ڈالے، آپ کو غمگین نہ کرے ۔ اَلَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ ؛ وہ لوگ جو سرعت کرتے ہیں، جلدی کرتے ہیں ۔ فِي الْكُفْرِ ؛ کفر میں، جو کفر میں دوڑ دھوپ کر رہے ہیں ۔ اِنَّهُمْ ؛ بے شک یہ لوگ ۔ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ ؛ خدا کو ضرر نہیں پہنچا سکتے ۔ شَيْـًٔا ؛ کچھ ۔ يُرِيْدُ اللّٰهُ ؛ خدا ارادہ کرتا ہے، چاہتا ہے ۔ اَلَّا يَجْعَلَ ؛ کہ نہ کرے ۔ لَهُمْ ؛ ان کے لئے ۔ حَظًّا ؛ حِصّہ ۔ فِي الْاٰخِرَةِ ؛ آخرت میں ۔ خدا چاہتا ہے کہ ان کو آخرت میں کچھ نہ ملے ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۔

ترجمہ :- اور آپ کو غمگین نہ کریں یہ کفر (اور بے ایمانی) میں جلد بازی کرنے والے (بھاگ دوڑ کرنے والے) یہ لوگ خدا کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے (اس کو کچھ ضرر نہیں پہونچا سکتے) خدا چاہتا ہے کہ ان کو آخرت میں کچھ نہ ملے ۔ ان پر تو بڑا عذاب ہونے والا ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ۚ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۷۷﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک وہ لوگ جنھوں نے ۔ اِشْتَرَوْا ؛ خریدا ۔ اَلْكُفْرَ ؛ کفر کو ۔ بِالْاِيْمَانِ ؛ ایمان بیچ کر ۔ ایمان کے بدلے ۔ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـًٔا ؛ وہ خدا کو کچھ ضرر نہ پہونچا سکیں گے ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ اور ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے ۔

ترجمہ :- جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خریدا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے ۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؕ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ
لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۷۸﴾

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور یہ کفر کرنے والے بے ایمان خیال نہ کریں ۔ اَنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ ؛ کہ ہم ان کو مُہلت دے رہے ہیں ، ہمارا ان کو مُہلت دینا ۔ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ؛ کچھ ان کے حق میں بہتر ہے ۔ ہم ان کو اس لئے مُہلت دے رہے ہیں ، ڈھیل دے رہے ہیں ۔ لِیَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ؛ کہ گناہ میں بڑھتے ہی جائیں ، زیادہ ہی ہوتے جائیں ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ؛ اور ان کے لئے ذِلّت کا عذاب ہے ، رُسوا کن سزا ہے ۔

ترجمہ :- اور کافر یہ نہ سمجھیں کہ ہمارا ان کو ڈھیل دینا کچھ ان کے حق میں بہتر ہے ۔ ہم تو صرف اس لئے ڈھیل دے رہے ہیں (مہلت دے رہے ہیں) کہ وہ گناہ میں اور بڑھتے جائیں (خوب گناہ کمائیں ۔ بالآخر) ان کو رُسوا کن عذاب ہوگا ۔

صاحبو ! اچھی فطرت والے کو ، خدا خراب نہیں کرتا ۔ جس کی فطرت بری ہے اس کے اقتضائے حال کے مطابق اور گناہ کی توفیق ملتی ہے تاکہ وہ اپنے کمالِ خباثت پر پہونچے اور جی بھر کر اس کی رسوائی ہو اور ذلیل وخوار کرنے والا عذاب نازل ہو ۔

دیتا ہے ہر ایک کو حکیم ÷ جس کی جیسی فطرت ہے (حسؔرت صدیقی)

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾

مَا كَانَ اللّٰهُ ؛ اور نہیں ہے اللہ ۔ خدا قدیم اور اس کے تمام افعال قدیم ۔ لہذا اس کے پاس کَانَ بھی ماضی ، مستقبل اور حال کے معنوں میں ہوتا ہے ۔ کَانَ کے معنے ''تھا'' کے ہیں مگر یہاں ''ہے'' کے معنے لینے چاہئیں ۔ ''اللہ ایسا نہیں تھا'' بھی صحیح ہے ۔ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ کہ چھوڑ دے مسلمانوں کو ، مسلمانوں کو اس حال پر باقی رکھے ۔ عَلٰی مَآ اَنْتُمْ عَلَیْهِ ؛ اس حال پر ، جس پر تم ہو ۔ حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ ؛ یہاں تک کہ جُدا کردے خبیث کو ، ناپاک کو ، گندہ کو ۔ مِنَ الطَّیِّبِ ؛ اچھے سے ، پاک سے ۔ یعنی خدا ضرور اچھے کو برے سے تمیز دے گا ۔ پاک کو ناپاک سے جُدا کردے گا ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ ایسا نہیں ہے یا ایسا نہ تھا ۔ لِیُطْلِعَكُمْ ؛ کہ تم کو مطلع کردے ۔ تم کو باخبر کردے ۔ تم پر منکشف کردے ۔ عَلَی الْغَیْبِ ؛ غیب پر ، بعض دفعہ امتحاناً غیب کی باتوں پر واقف نہیں کیا جاتا ۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ ؛ بلکہ اللہ پسند کرتا ہے ، منتخب کرتا ہے ۔ مِنْ رُّسُلِهٖ ؛ اپنے رسولوں میں سے ۔ مَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے یعنی علمِ غیب کے قابل برگزیدہ پیغمبر ہوتے ہیں ۔ فَاٰمِنُوْا

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؛ بس تمہارا کام اتنا ہے کہ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ پیش از پیش غیب کی باتوں کا معلوم کرادینا، جب کہ امتحان متصوّر ہو، ضروری نہیں۔ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا ؛ اگر تم ایمان اور تقویٰ اختیار کرو۔ فَلَكُمْ ؛ تو تمہارے لئے۔ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ؛ بڑا ثواب ہے، اجرِ عظیم ہے۔

ترجمہ :- اللہ ایسا (نہیں تھا یا ایسا) نہیں ہے کہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑ دیتا جس پر تم ہو، تا وقتیکہ ناپاک کو پاک سے ممتاز نہ کردے (اچھے کو برے سے جُدا نہ کردے)۔ اور اللہ ایسا بھی نہیں (تھا یا) ہے کہ تم کو غیب کی باتوں پر مطلع کردے بلکہ وہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے (برگزیدہ اور منتخب کرتا ہے۔ لہٰذا تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری اختیار کروگے تو تم کو اجرِ عظیم ملے گا۔

صاحبو! غیب کا علم کسی مصلحت سے، مثلاً امتحان کی غرض سے، چھپا دیا جاتا ہے۔ پیغمبروں کو معلوم بھی ہوتا ہے تو بربنائے مصلحت اس کو ظاہر نہیں کرتے۔ تم اپنا کام کرو۔ ایمان لاؤ، تقویٰ اختیار کرو، تم کو اجرِ عظیم ملے گا۔ پہلے سے سب حال کیوں معلوم نہ ہوا؟ اس کی ٹوہ میں نہ رہو۔ حکیم کا کام مبنی بر حکمت ہوتا ہے۔

صاحبو! اس آیت سے بھی پیغمبروں کے علمِ غیب سے سرفراز ہونے کا ثبوت ملتا ہے اور علمِ غیب کا کسی مصلحت کی بناء پر مخفی رکھنا ثابت ہورہا ہے۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ
بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ
وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۸۰﴾ ع ۱۸ ۹ ۹

وَلَا يَحْسَبَنَّ ؛ اور گمان نہ کریں۔ اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ ؛ وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں۔ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ ؛ اس چیز سے کہ ان کو خدا نے دے رکھی ہے۔ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اپنے فضل سے۔ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؛ کہ ان کے حق میں یہ کچھ بھلا ہے۔ یعنی بخیل یہ نہ سمجھیں کہ بخل اُن کے حق میں کچھ بہتر ہے۔ تمہارا ہے کیا؟ سب خدا ہی کا تو دیا ہوا ہے۔ خدا کا دیا ہوا خدا کے نام پر دینے سے کچواتے ہو۔ پیچھے ہٹتے ہو؟ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؛ بلکہ وہ تو ان کے لئے شر ہے، خود ان کے لئے برا ہے۔ سَيُطَوَّقُوْنَ ؛ عن قریب ان کے گلے میں طوق و زنجیر ڈالی جائے گی۔ مَا بَخِلُوْا بِهٖ ؛ وہ مال جس سے انھوں نے بخل کیا تھا۔

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ یعنی ان کا مال طوق و زنجیر بنایا جائے گا ۔ اور قیامت کے دن ان کے گلے میں ڈالا جائے گا وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمان اور زمین کی میراث ، وہی مالک ہے ۔ تم مرجاؤ گے ، سب چھوڑ جاؤ گے ، سب کا والی ، وارث خدا ہی رہے گا ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ؛ اور اللہ تو تمہارے اعمال سے باخبر ہے تمہارے کاموں سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- جن لوگوں کو خدا نے اپنے فضل و کرم سے کچھ دے رکھا ہے (اور وہ ہیں کہ اس کے دینے سے) بخل کرتے ہیں (وہ) یہ نہ سمجھیں کہ یہ بات ان کے لئے بہتر ہے ۔ بلکہ یہ ان کے حق میں بدتر ہے (اس کا نتیجہ برا ہے) عنقریب وہ مال جس سے بخل کرتے تھے ، طوق و زنجیر بنا کر قیامت کے دن ان کے گلے میں ڈالا جائے گا ۔ آسمانوں اور زمین کا والی ، وارث تو خدا ہی ہے ۔ اور اللہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے (خوب واقف ہے) ۔

صاحبو ! عالمِ مثال میں اعمال صورت لیتے ہیں ۔ ان کا بخل اور وہ مال جو بخل سے غریبوں کو نہیں دیا گیا ، ساز و سامانِ جنگ میں جسے دینے سے کوتاہی کی گئی ، طوق و زنجیر بنا کر ان کے گلے میں ڈالا جائے گا یا سانپ ، بچھو بن کر ان کے گلے کا ہار ہوگا ۔ جتنے لوگ جائز ، ناجائز طور سے ، رشوت سے ، سود خواری سے ، چوری سے ، مکاری سے ، روپیہ پیسہ اور مال جمع کرتے ہیں ، مسلمانوں کی مدد نہیں کرتے ، قیامت میں تو وہ طوق و زنجیر بنیں گے ہی مگر دنیا میں بھی ان خودغرضوں کے گلے میں غلامی ، ذِلّت و رسوائی کے طوق ہیں ۔ بیویاں خوش ہیں کہ ہمارے سرکار نے سونے کی زنجیر پہنائی ۔ مگر نہیں ۔ یہ عذابِ الٰہی کی زنجیر ہے جو ان کے گلے میں ڈالی گئی ہے ۔ آج سمجھ میں نہیں آیا تو کل ضرور معلوم ہوجائے گا کہ ان کے ہاتھوں کے کڑے ، گلے کی زنجیر ، پیروں کے پازیب ، سونے کے ہیں یا آگ کے ۔ مال و دولت سب خدا کے ہیں ۔ کوئی ساتھ نہیں آتا ، البتہ تمہارے اعمال صورت بدل کر تمہارے ساتھ لپٹے ہوئے رہیں گے ۔ پچھتاؤ گے ، روؤ گے ، مگر کچھ حاصل نہ ہوگا ۔ خدا دولت کے فتنہ سے ہم کو بچائے اور ہم کو توفیق دے کہ ہم اچھا زادِ سفر اپنے ساتھ لے جائیں ۔

اس سے پہلے کہ آیت میں بخل کی برائی بیان کی گئی تھی ۔ اس پر منکروں نے اس کا مضحکہ اُڑایا کہ خدا فقیر ہے ، بندوں سے مانگتا ہے ۔ سچے پیغمبر ہو تو قربانی کرو ۔ اس کو آگ کھا جائے ۔ یہ لوگ اس بات سے بے خبر ہیں کہ چیز کے ضائع کرنے سے کیا حاصل ، اس کی بجائے بندوں کے پیٹ میں پڑے تو اس سے بہتر کچھ نہیں ۔ بندگانِ خدا کی امداد کرنا سب سے بہتر کام ہے ۔ فرماتا ہے :-

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِیَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ

وقف لازم

مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۱۸۱﴾

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ ؛ بے شک اللہ سنتا ہے، اللہ نے سن لیا ہے ۔ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْا ؛ جو کچھ وہ کہتے ہیں ۔ اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ ؛ کہ اللہ فقیر ہے ۔ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ ؛ اور ہم غنی ہیں ۔ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا ؛ ہم ان کے کہنے کو لکھ رکھتے ہیں ۔ وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؛ اور ان کے انبیاء کو ناحق ، ناروا قتل کرنے کو بھی لکھ رکھتے ہیں ۔ وَنَقُوْلُ ؛ اور بے معنٰی بکواس کی وجہ سے ہم کہتے ہیں ۔ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ؛ دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو، جلو اور خوب جلو ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ نے ان لوگوں کی بکواس کو سن لیا ہے جو کہتے ہیں کہ "اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں"۔ ان کی بکواس کو ہم لکھ لیتے ہیں اور ناحق ، ناروا انبیاء کے قتل کرنے کو (بھی لکھ رکھتے ہیں) اور ہم کہتے ہیں کہ دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو ۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۸۲﴾

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ ؛ دوزخ کے عذاب میں جلنا ، یہ ان ہی اعمال کا بدلہ ہے جن کو تم نے اپنے ہاتھوں آگے بھیجا تھا ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور بے شک اللہ ۔ لَيْسَ بِظَلَّامٍ ؛ کچھ بھی ظلم نہیں کرتا ۔ اس کے یہ معنٰی نہیں کہ خدا کچھ زیادہ ظالم نہیں ہے بلکہ اس کے یہ معنٰی ہیں کہ اللہ بالکل ظلم نہیں کرتا ۔ ظلم پر زور نہیں ہے بلکہ عدمِ ظلم پر زور ہے ۔ لِلْعَبِيْدِ ؛ بندوں پر ۔ عَبْدٌ کی جمع عَبِيْدٌ ہے اور عِبَادٌ بھی ہے ۔

ترجمہ :- یہ تمہارے اعمالِ (بد) کی سزا ہے اور اللہ تو (اپنے) بندوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا ۔

اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۭ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ بِالَّذِيْ قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا ؛ وہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَا ؛ بے شک اللہ نے ہم سے عہد لیا ہے ۔ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ ؛ کہ کسی رسول پر ایمان نہ لائیں ۔ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ ؛ یہاں تک کہ ہمارے پاس ایسی قربانی لائے ۔ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؛ جس کو آگ کھا جائے ۔ یہ ان کا جھوٹ ہے، خود ساختہ باتیں ہیں ۔ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ ؛ آپ فرما دیجئے

تمہارے پاس بہت سے پیغمبر آ چکے ہیں ۔ مِنْ قَبْلِیْ ؛ مجھ سے پہلے ۔ بِالْبَیِّنٰتِ ؛ واضح دلائل کے ساتھ ۔ وَبِالَّذِیْ قُلْتُمْ ؛ اور جو کچھ تم کہتے ہو ۔ تم تو احکامِ خداوندی کے بڑے قبول کرنے والے ہو، پیغمبروں کے ماننے والے ہو ۔ فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ ؛ پھر تم نے ان کو کیوں شہید کیا ۔ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ۔ صدق و اخلاص والے ہو، بڑے ہی فرماں بردار ہو ۔

ترجمہ :- وہ لوگ تو یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے عہد لیا ہے (اقرار لیا ہے) کہ کسی نبی کو ہرگز نہ مانیں جب تک کہ وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لائے جس کو آگ کھا جائے ۔ آپ فرما دیجئے تمہارے پاس تو مجھ سے پہلے واضح دلائل کے ساتھ پیغمبر آئے تھے اور تم جو کہتے ہو اس کو بھی لائے تھے ۔ اگر تم سچے ہو (ایسے فرماں بردار تھے) تو تم نے ان (پیغمبروں) کو کیوں شہید کیا ۔

(حق و باطل کا معیار صرف قربانی کا جلایا جانا ہے نہ کہ دلائل واضحہ کا ماننا ۔ ماشاء اللہ کیا اچھی سمجھ ہے ۔ جس نے قربانی کے جلانے کا حکم دیا ہے وہ اس کو منسوخ بھی کر سکتا ہے) ۔

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ ﴿۱۸۴﴾

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ ؛ پھر اگر یہ لوگ تمہاری تکذیب کریں، تم کو جھٹلائیں، تم کو جھوٹا سمجھیں ۔ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ ؛ تو (ان کی یہی عادت رہی ہے کہ) رسولوں کی تکذیب کی گئی، اُن کو جھٹلایا گیا ۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ آپ سے پہلے ۔ جَآءُوْ بِالْبَیِّنٰتِ ؛ حالانکہ وہ واضح نشانیاں ۔ بین دلائل، ناقابلِ انکار معجزات لائے تھے، لے کر آئے تھے ۔ وَالزُّبُرِ ؛ اور مختلف صحیفے بھی لائے تھے ۔ زَبَرَ ۔ یَزْبُرُ ؛ لکھنا ۔ زَبُوْرٌ ؛ نوشتہ، کتاب، صحیفہ ۔ زُبُرٌ جمع زَبُوْرٌ ۔ مَزْبُوْرٌ ؛ مذکور ۔ مکتوب ۔ وَالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ اور روشن نوشتہ، نورانی کتاب ۔ الف لام جنس کا ہے ۔ یعنی تورات و انجیل ۔

ترجمہ :- پھر اگر یہ لوگ آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو گذشتہ پیغمبروں کی بھی تکذیب کی گئی ہے حالانکہ وہ واضح دلائل، مختلف صحیفے (اور چھوٹی چھوٹی کتابیں) اور نورانی کتاب (یعنی تورات و انجیل بھی) لے کر آئے تھے ۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾

كُلُّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص کو ۔ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؛ موت کا مزہ چکھنا ہے ، ایک دن مرنا ہے ۔ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ ؛ اور تم کو پورا پورا مل جائے گا ۔ کافی وافی مل جائے گا ۔ تم دیئے جاؤ گے ۔ اُجُوْرَكُمْ ؛ تمہارے اَجروں کو ، بدلوں کو ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ دنیا چند روزہ ہے ۔ تمہارے نیک اعمال کا ثواب ضائع نہ جائے گا ۔ تم کو قیامت کے دن پورا پورا بدلہ ملے گا ، ثواب ملے گا ۔ فَمَنْ زُحْزِحَ ؛ پھر جو ہٹا لیا جائے ، بچا لیا جائے ۔ عَنِ النَّارِ ؛ آتشِ جہنم سے ۔ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ ؛ اور داخل کیا جائے جنت میں ۔ دَخَلَهٗ ؛ اور ۔ دَخَلَ فِيْهِ دونوں آتے ہیں ۔ فَقَدْ فَازَ ؛ وہ کامیاب ہوا ، مراد کو پہونچا ، فائز المرام ہوا ۔ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ؛ اور نہیں ہے دنیا کی زندگی ۔ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ؛ مگر غرور اور دھوکے کا سامان ، فریب و دغل کا سرمایہ اور پونجی ۔ غَرَّ ۔ يَغُرُّ ۔ غُرُوْرًا ؛ دھوکا ، فریب ۔ غَرُوْرٌ ؛ فریبی شیطان ، دھوکا دینے والا ۔ خود کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو کمتر جاننا اس سے بڑا دھوکا کیا ہوسکتا ہے ۔

ترجمہ :- ہر شخص کو (ایک دن) موت کا مزہ چکھنا ہے ۔ (تمہارے نیک اعمال ضائع نہیں جاتے اور برے اعمال کی سزا بھی ضرور ملے گی) اور تم کو قیامت کے دن پورا پورا بدلہ ملے گا (جیسا کرو گے ویسا بھرو گے) ۔ پس جو آتشِ جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا وہ بامراد ہے (فائز المرام ہے) ۔ اور دنیوی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کیا ہے ۔

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۗ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ۭ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾

لَتُبْلَوُنَّ ؛ البتہ تم مبتلا کئے جاؤ گے ، تمہارا امتحان لیا جائے گا ۔ تمہاری آزمائش ہوگی ۔ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؛ تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں میں یعنی تمہارے مال کو نقصان ہوگا ، تم مرو گے یا مارے جاؤ گے ۔ دیکھنا اس امتحان میں ہمت نہ ہارنا ۔ وَلَتَسْمَعُنَّ ؛ اور تم ضرور سنو گے اور تم کو سننا پڑے گا ۔ اور یہ بات تمہاری سماعت تک پہونچے گی ، تم کو مسموع ہوگا ۔ مِنَ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں سے ۔ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ جن کو کتاب دی گئی ہے ۔ یعنی یہود و نصاریٰ ۔ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ تم سے پہلے وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ؛ اور ان لوگوں سے جنھوں نے شرک کیا ، مشرکوں سے ، غیرِ اہلِ کتاب سے ۔ اَذًى كَثِيْرًا ؛ بڑی ایذارساں باتیں ۔ یعنی اہلِ کتاب اور مشرکین تم کو بہت کچھ برا بھلا کہیں گے ۔ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا ؛ اور اگر تم صبر و تقویٰ اختیار کرو ، تکالیف کو برداشت کرو اور ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہو ۔ فَاِنَّ ذٰلِكَ ؛ پس بے شک یہ بات تو ۔ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ؛

بڑی اوالعزمی کی باتوں سے ہے، بڑی ہمت کا کام ہے۔

ترجمہ :- البتہ جان و مال میں تمہارا امتحان ہوگا۔ تم کو اہلِ کتاب (یہودیوں، نصرانیوں) اور مشرکین سے بڑی ایذادہ باتیں سننی پڑیں گی۔ اگر تم نے صبر و تقویٰ اختیار کرلیا تو یہ بڑی اولوالعزمی کی بات ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

اہلِ کتاب دعویٰ کرتے تھے ہم پیغمبروں کی اتباع کرتے ہیں اور اسی بناء پر خاتم النبیین محمد مصطفٰے ﷺ کو نہیں مانتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ اہلِ کتاب پیغمبروں کی ہرگز اتباع نہیں کرتے۔ یہ تو اپنے ہوا و ہوس کے تابع ہیں۔ نہ خود حق پر عمل کرتے ہیں نہ دوسروں کو حق کی تعلیم دیتے ہیں۔ باوجود اچھے کام نہ کرنے کے اپنے اعزاز کو برقرار رکھنے اور عذابِ جہنم سے محفوظ رہنے کے مدعی ہیں۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ ؛ اور یاد کرو جب کہ اللہ نے لیا۔ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ مِیْثَاق ؛ عہدِ واثق، عہد، معاہدہ، قول و قرار۔ جب کہ اللہ نے ان لوگوں سے عہد لیا جن کو کتاب دی گئی تھی۔ یعنی اللہ نے اہلِ کتاب سے عہد لیا تھا۔ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ ؛ کہ وہ لوگوں سے ضرور عہد و میثاق بیان کردیں۔ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ؛ اور اس عہد و میثاق کو نہ چھپائیں۔ فَنَبَذُوْهُ ؛ پھر انھوں نے اس عہد کو پھینک دیا۔ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ ؛ اپنی پیٹھوں کے پیچھے۔ اپنے پسِ پشت۔ وَرَآءَ آگے اور پیچھے دونوں معنی میں آتا ہے۔ وَرَآءَ — وَرِی سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنے ہیں چھپانا۔ یعنی انھوں نے احکامِ الٰہی کو اپنے پسِ پشت ڈال دیا اور بالکل غافل ہوگئے۔ احکامِ الٰہی سے کیوں غفلت کی؟ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ؛ اور اس کو بیچ کر خریدا۔ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؛ تھوڑی قیمت۔ انھوں نے دین بیچ کر چند پیسے حاصل کئے۔ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ؛ کس قدر برا ہے جو وہ خریدتے ہیں۔ یہ کیا برا سودا کر رہے ہیں۔

ترجمہ :- اور (یاد کرو) جب کہ اللہ نے اہلِ کتاب سے (عہدِ واثق اور) پکا وعدہ لیا تھا کہ کتاب اللہ کو لوگوں سے ضرور بیان کردیں اور اس کو نہ چھپائیں۔ مگر انھوں نے (کیا کیا؟) اس کو (کتاب اللہ اور احکامِ الٰہی کو) اپنے پسِ پشت ڈال دیا (اور اس کو پہونچانے سے غافل ہوگئے۔ اس سے ان کو کیا فائدہ ہوا) اور انھوں نے اس کو بیچ کر تھوڑی قیمت حاصل کی (اس حق پوشی سے ان کو چار پیسے مل گئے۔ جھوٹی عزت مل گئی) تو یہ کیا

برا سودا ہے ۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸۸﴾

لَا تَحْسَبَنَّ ؛ خیال نہ کرو ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کو جو ۔ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا ؛ خوش ہوتے ہیں اس چیز سے کہ انھوں نے کی ۔ اپنے اعمال پر شاداں وفرحاں ہیں ، اپنے کرتوت پر اِتراتے ہیں ۔ وَيُحِبُّوْنَ ؛ اور چاہتے ہیں ۔ اَنْ يُّحْمَدُوْا ؛ کہ ان کی تعریف کی جائے ۔ بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا ؛ ان اچھے کاموں سے کہ انھوں نے نہیں کیا ۔ فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ ؛ تو ان کو گمان نہ کرو ۔ بِمَفَازَةٍ ؛ کامیابی کی جگہ ، فائز المرام ہونا ۔ مِنَ الْعَذَابِ ؛ عذاب سے ۔ آپ خیال نہ کریں کہ وہ عذاب سے بچ جائیں گے ، کامیابی کے ساتھ نکل جائیں گے ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ اور ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے ۔

ترجمہ :- تم خیال نہ کرو کہ وہ لوگ جو اپنے کاموں پر اِتراتے ہیں (اپنے کرتوت پر اکڑتے ہیں) اور چاہتے ہیں کہ کچھ نہ کریں اور ان کی تعریف ہوجائے ، ان لوگوں کو تم کبھی خیال نہ کرو کہ وہ عذاب سے بچ جائیں گے ۔ ان کے لئے تو دردناک عذاب ہے ۔

۱۹ ع ۹ ۱۰ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۸۹﴾

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اور آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہی تو خدا کے لئے ہے ۔ یہ خدا کے پنجۂ قدرت سے کیوں کر بھاگ کر نکلیں گے ۔ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ؛ اور اللہ تو ہر شئے پر قادر ہے ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین کی بادشاہی تو خدا ہی کے لئے ہے اور خدا ہر شئے پر قادر ہے ۔

صاحبو ! بعض مسلمانوں کی کیا حالت ہے ۔ قرآن پڑھتے ہیں اور اس پر عمل نہیں کرتے ، کسی کو صحیح اور درست بات نہیں بتاتے ، کرتے کچھ نہیں اور واہ واہ کے اُمیدوار ہیں ۔ علم کے دعوے رکھتے ہیں ۔ کچھ چندے حاصل کر لئے ، چار پیسے جمع کر لئے ۔ نہ مذہب سے کوئی ربط ہے نہ اصلی قومی کاموں سے دلچسپی ۔ جاہلوں کو بناتے ہیں اور اپنا اُلّو سیدھا کرتے ہیں ۔ وعظ ختم ہوا ، لکچر تمام ہوا ، بڑے زور وشور کی مرحبا و آفریں ہوئی ۔ اُٹھے تو جیسے پہلے تھے اب بھی وہی ہیں ۔ نہ خیال درست ہوا نہ عمل ۔ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ یہ اچھے رہیں گے ۔ نہیں ، ہرگز نہیں ۔ ذِلّت وخواری ان کے اطراف منڈلا رہی ہے ۔ ایک نہ ایک دن یہ قعرِ مذلّت میں گریں گے اور پھر نہ اُٹھ سکیں گے ۔ یہ عذابِ الٰہی سے ہرگز نہیں بچ سکتے ، خدا کے آہنی پنجے سے یہ کیونکر نکلیں گے ۔ خدا سب کا بادشاہ ہے ۔ آسمان وزمین پر اس کی حکومت ہے ۔ وہ جیسی چاہے گا سزا دے سکے گا ۔

سورہ آلِ عمران ختم ہورہا ہے ۔ پورے سورہ کے اہم اور اُصولی امور پر توجہ دلائی جاتی ہے ۔ صبر و استقلال، غور و فکر کرنے، اُٹھتے بیٹھتے خدا کی یاد کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے، ہر کام میں خدا سے مدد مانگنے کی تعلیم دی جاتی ہے ۔ نیکوکاروں کو بشارت ہے، بدکاروں کو تہدید ہے ۔ تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کا حکم ہے، صبر اور صبر سے دوسروں سے معاملہ کرنے میں کسی سے پیچھے نہ رہنے کا امر ہے، ظاہری اور باطنی حدود کی حفاظت کا حکم ہے ۔ ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہنے کی تاکید ہے ۔ جس کے بعد فلاح اور کامیابی ہے ۔

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۰﴾

الَّذِیۡنَ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا وَّ عَلٰی جُنُوۡبِہِمۡ وَ یَتَفَکَّرُوۡنَ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقۡتَ ہٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبۡحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؛ بے شک خلق اور پیدا کرنے میں آسمانوں اور زمین کے ۔ وَاخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّھَارِ ؛ اور رات دن کے بدلنے میں کہ کبھی رات ہے اور کبھی دن، کبھی دن بڑا ہے، کبھی رات بڑی ہے ۔ دنیا ایک حالت پر قائم نہیں ۔ لَاٰیٰتٍ ؛ البتہ نشانیاں ہیں، دلائل ہیں، قدرتِ الٰہی کی تجلیات ہیں، اسماء الٰہی کے پرتو ہیں ۔ لِاُولِی الۡاَلۡبَابِ ؛ خالص عقل والوں کے لئے ۔ اُولِیۡ ؛ صاحب ۔ اَلۡبَابٌ جمع لُبٌّ ؛ مغز، دانش، عقلِ خالص ۔ ان کی کیا علامت ہے ۔ اَلَّذِیۡنَ جو ۔ یَذۡکُرُوۡنَ اللّٰہَ ؛ اللہ کا ذکر کرتے ہیں، اللہ کی یاد میں رہتے ہیں ۔ قِیٰمًا وَّ قُعُوۡدًا ؛ کھڑے اور بیٹھے ۔ اُٹھتے، بیٹھتے ۔ قَامَ ۔ یَقُوۡمُ ۔ قِیٰمًا ؛ کھڑا رہنا ۔ قَعَدَ ۔ یَقۡعُدُ ۔ قُعُوۡدًا ؛ بیٹھنا، حال ہے ۔ یَذۡکُرُوۡنَ کی ضمیر سے ۔ وَعَلٰی جُنُوۡبِھِمۡ ؛ اور اپنے پہلوؤں پر، اور کروٹ لیٹے ہوئے ۔ ان مختلف حالتوں میں کیا سوچتے ہیں ۔ یَتَفَکَّرُوۡنَ ؛ فکر کرتے ہیں، سوچتے ہیں، مشکلات کے حل کرنے میں غور کرتے ہیں ۔ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؛ یعنی وہ غور کرتے ہیں کہ یہ آسمان اور زمین کس طرح پیدا ہوئے ہیں ۔ اگر ان کا وجود ذاتی ہوتا تو غیر متغیر ہوتا، رات دن آفتاب سے پیدا ہوتے ہیں ۔ ان کا وجود بھی تو اصلی نہیں ہے، یہ وقت پر نکلتا ہے اور وقت پر ڈوبتا ہے، باقاعدہ رفتار ہے ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی مہار بھی کسی دوسرے کے ہاتھ میں ہے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب، اے ہمارے پروردگار، اے سب کو اس کے کمال تک پہنچانے والے ۔ مَاخَلَقۡتَ ھٰذَا ؛ تو نے اس کو نہیں پیدا کیا ۔ بَاطِلًا ؛ بے کار ۔ عبث ۔ جس کو باطل سمجھتے ہیں اس میں بھی حی و قیوم کی قدرت کا ظہور ہورہا ہے ۔ کیونکہ جو غور کرے گا وہ ضرور سمجھ جائے گا ۔ نیست، ہست نہیں ہوسکتا ۔ باطل حق نہیں بن سکتا ۔

بے وجہ نہیں دلکشیِ صورتِ باطل ÷ باطل میں بھی ہے حق کا تماشا مرے آگے (حسرت صدیقی)

سُبْحٰنَکَ ؛ تو پاک ہے، ہزاروں جلوے دکھاتا ہے پھر سب سے پاک اور بے لاگ ہے ۔ ہم کو تجھ تک نارسائی سے بچا ۔ فَقِنَا ؛ پس بچا ہم کو ۔ عَذَابَ النَّارِ ؛ آتشِ دوزخ کے عذاب سے ۔

دوزخ کیا ہے ؟ خدا سے دوری اور جہالت کا مظہر ہے ۔ جو خدا سے دور رہے گا وہ ہمیشہ جلتا ، بھنتا نہ رہے گا تو کیا رہے گا ۔

ترجمہ :- بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے اختلاف (اور بدلتے رہنے) میں عقلِ سلیم والوں کے لئے نشانیاں ہیں (عقلِ سلیم والے کیا کرتے ہیں) جو اٹھتے ، بیٹھتے (آرام سے) پہلوؤں پر لیٹے ہوئے اللہ کا ذکر کرتے ہیں (اس کی یاد میں رہتے ہیں اور کیا کرتے ہیں ؟) اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں (آخر کیا کہہ اُٹھتے ہیں ؟) یارب تو نے اس (کارخانہ قدرت کو، اس جہاں کے منڈان) کو بے کار اور باطل نہیں پیدا کیا ۔ تو پاک ہے پس بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے ۔

ہر گیا ہے کہ از زمیں روید ÷ وحدہٗ لَا اِلٰہ می گوید

تو ہزاروں تماشے دکھا کر پاک کا پاک ہے ۔ تیری قدوسیت ، تیری وحدت پر کوئی حرف نہیں آتا ، ہم کو عذابِ جہنم سے بچا ۔

واضح ہو کہ ذکر ضدِّ نسیان ہے اور بھول کے مقابل یاد ہے ۔ بھول ، غفلت ہے ۔ ذکرِ جہری بھی ہوتا ہے اور سِرّی بھی ۔ زبان سے بھی ادا ہوتا اور دل میں بھی رہتا ہے ۔ دَوامِ ذکر اور ہمیشہ یاد میں رہنا بہتر عبادت ہے ۔ مقصود تک پہونچنے کے لئے کوشش کی جاتی ہے ۔ محبوب کے ظاہر ہوجانے کے بعد فکر باقی نہیں رہتی ۔ ذکر باقی رہتا ہے ۔ حضورِ محبوب کے وقت کمالِ ذکر رہتا ہے ۔ سب سے بہتر ذکر وہ ہے کہ محبوب یاد رہے ، ماسوا برباد رہے ۔ کیا ضرورت ہے کہ خدا کی یاد کے وقت یہ بھی یاد رہے کہ میں خدا کی یاد کر رہا ہوں ۔ بس خدا یاد رہے ، مجھے نہ ذکر کا خیال رہے نہ ذاکر کا ۔ جس قدر کثیر خیالات ہوں گے ، تکلیف ہی رہے گی ۔ وحدت ہی میں راحت ہے ۔ اس پر خدا کی رحمت ہے اور یہی مقصدِ محبت ہے :۔

ہمیشہ یاد میں رہنا بہتر عبادت ہے

درِ محفل یکتائی اغیار نمی گنجد ÷ اغیار چساں گنجد چوں یار نمی گنجد (حسرت صدیقی)

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝۱۹۲

رَبَّنَا ؛ اے ہمارے پروردگار ، اے ہمارے رب ۔ اِنَّکَ ؛ بے شک تو ۔ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ ؛ جس کو تو دوزخ میں

داخل کردے، نذرِ آتش کردے، جُدائی کی آگ میں جلاتا رہے۔ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؛ اس کو تو تو نے رسوا کردیا، ذلیل و خوار کردیا تیرے غضب سے بچانے والا کون ہے؟ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ؛ اور ظالموں کا کوئی یار و مددگار نہیں۔ نَاصِرٌ ؛ مددگار۔ نَصَّار ۔ نَصْر ۔ اَنْصَار ؛ جمع نَاصِرْ ؛ مدینہ شریف کے رہنے والے جو اوس اور خزرج کے قبیلہ سے تھے اور جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی مدد اور نصرت کی تھی۔ اس قوم کا نام انصار پڑ گیا۔ اس کا واحد اَنْصَارِیْ ہے۔

ترجمہ :- اے ہمارے رب بے شک اگر تو کسی کو دوزخ میں داخل کردے تو تو نے اس کو بہت رسوا کردیا اور ظالموں کا دوسرا کون یار و مددگار ہوتا ہے۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾

رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب! اے ہمارے پروردگار۔ اِنَّنَا سَمِعْنَا ؛ ہم نے بے شک سنا، سماعت کی۔ مُنَادِيًا ؛ ایک نِدا دینے والے کو، ایک پکارنے والے کو۔ يُنَادِيْ ؛ ندا دیتا ہے، پکارتا ہے۔ وہ کون ہے؟ پیغمبر ﷺ ہیں، قرآن شریف ہے۔ فرشتہ ہے۔ لِلْاِيْمَانِ ؛ ایمان کے لئے۔ اَنْ اٰمِنُوْا ؛ کہ ایمان لاؤ۔ بِرَبِّكُمْ ؛ اپنے رب پر۔ اپنے خدا پر جس نے تم کو پالا پوسا۔ فَاٰمَنَّا ؛ تو ہم ایمان لائے۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب۔ فَاغْفِرْ لَنَا ؛ پس ہم کو بخش دے۔ ہماری مغفرت کر۔ ذُنُوْبَنَا ہمارے گناہوں کو (اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے)۔

مجھ کو تو دامنِ رحمت میں چھپالے ایسا
اُوڑھنا اور بچھونا ترا داماں ہوجائے (حسرت صدیقی)

وَكَفِّرْ عَنَّا ؛ اور ہم سے دور کردے، ہٹا دے، بدل دے، تلافی کردے۔ سَيِّاٰتِنَا ؛ ہماری برائیوں کو۔ وَتَوَفَّنَا ؛ اور ہم کو وفات دے، ہم کو موت دے۔ مَعَ الْاَبْرَارِ ؛ نیکوں کے ساتھ۔ ان لوگوں کے ساتھ جن کا نیک اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔ حُسنِ سلوک والوں کے ساتھ۔

ترجمہ :- اے ہمارے رب! بے شک ہم نے ایک ندا دینے والے کو ایمان کے لئے ندا دیتے سنا کہ تم اپنے رب پر (خدا پر) ایمان لاؤ۔ لہٰذا ہم ایمان لائے۔ اے ہمارے رب پس تو ہماری غلط کاریوں کو دامنِ رحمت میں چھپالے اور ہماری برائیوں کو ہم سے ہٹا دے۔ اور ہم کو موت دے تو اچھوں کے ساتھ دے۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾

رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ، اے ہمارے پروردگار ۔ وَاٰتِنَا ؛ اور ہم کو دے ۔ مَا وَعَدْتَّنَا ؛ جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا عَلٰى رُسُلِكَ ؛ اپنے پیغمبروں کی معرفت اپنے رسولوں کے ذریعے ۔ وَلَا تُخْزِنَا ؛ اور ہم کو ذلیل وخوار نہ کر ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن ۔ اِنَّكَ ؛ بے شک تو ۔ لَا تُخْلِفُ ؛ خلاف نہیں کرتا ۔ اَلْمِيْعَادَ ؛ وعدہ کا ۔

ترجمہ :- یا ربّ اور ہم کو وہ سب عطا کر جس کا وعدہ تو نے اپنے پیغمبروں کے توسط سے کیا تھا اور بروزِ قیامت تو ہم کو ذلیل و خوار نہ کر ۔ بے شک تو کبھی خلافِ وعدہ نہیں کرتا (جس چیز کا وعدہ کرتا ہے اُسے پورا کرتا ہے) ۔

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِىْ سَبِيْلِىْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿۱۹۵﴾

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ ؛ پس ان کی دُعاؤں کو قبول کرلیا ، ان کو جواب دیا ۔ رَبُّهُمْ ؛ ان کے ربّ نے ۔ اَنِّىْ ؛ کہ میں ۔ اَنِّىْ لَاۤ اُضِيْعُ ؛ کہ میں ضائع نہیں کرتا ، بے کار نہیں کرتا ۔ عَمَلَ عَامِلٍ ؛ کام کرنے والوں کے کام کو ۔ عمل کرنے والوں کے عمل کو ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ۔ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ؛ کرنے والا مرد ہو یا عورت ۔ ذکر کی جمع ذُکور ، مرد ۔ اُنثٰی کی جمع اِناث ، عورت ۔ مؤنث ۔ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ؛ تم سب ملتے جلتے ہو ، ایک رنگ ڈھنگ کے ہو ۔ عمل کے لئے عورت ، مرد کی کیا تفریق ہے ۔ سَلْمَانُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِىْ ؛ سلمانؓ ہمارے گھر والوں کی چال پر ہے ۔ اسی رنگ ڈھنگ پر ہے ۔ ہم میں سے ہے ۔ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ خدا ﷺ کی ایسی خدمت کی کہ آپ سرکار (ﷺ) کے گھر والوں میں سے ہوگئے ۔

عمل سے ساری عزت ہے ÷ باتوں سے کیا ہوتا ہے (حسرت صدیقی)

فَالَّذِيْنَ ؛ پھر جو لوگ ، پھر جنھوں نے ۔ هَاجَرُوْا ؛ ہجرت کی ۔ وطن سے بے وطن ہوگئے ۔ گھر دار چھوڑا ۔ وَاُخْرِجُوْا اور نکال دیئے گئے ۔ مِنْ دِيَارِهِمْ ؛ اپنے گھروں سے ۔ وَاُوْذُوْا ؛ اور ان کو اذیت دی گئی ، تکلیف دی گئی ۔ فِیْ سَبِيْلِیْ ؛ میری راہ میں ، میرے لئے ۔ یعنی ظالموں نے شہر بدر کرنے پر قناعت نہیں کی ۔ برابر اپنی تکلیف جاری رکھی ۔ اتنا ہی بس نہ ہوا ۔ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا ؛ اور بعض نے دشمنوں کو مارا اور بعض دشمن کے ہاتھ سے مارے گئے ۔ گھر کا دروازہ لگا کر بیٹھ رہنے سے کیا ملتا ہے ۔ یہ راستہ تو جان جوکھوں کا ہے اس میں مرتے بھی ہیں اور مارتے بھی ہیں ۔ جو مرا شہید ہے اور جس نے مارا غازی ہے ، جہاں ظلم بھی اچھا نہیں وہاں انظلام (ظلم اُٹھانا) بھی اچھا نہیں ۔ ظلم برداشت کرنے کی بھی ایک حد ہوتی ہے ۔ تنگ آمد بہ جنگ آمد ۔ لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ ؛ ہم ان سے ضرور دور کردیں گے ۔ سَيِّاٰتِهِمْ ؛ ان کے گناہ ۔ سَاءَ ۔ يَسُوْءُ ؛ سَوْءً برا معلوم ہونا ۔ ناگوار گزرنا ۔ سَيِّاٰت کے معنے گناہ کے بھی ہیں اور ناگوار حالت کے بھی ہیں ۔ جس سے تکلیف ہوتی ہے ۔ ہم ان کے گناہ بھی بخش دیں گے اور ان کی تکلیفیں بھی دور کردیں گے ۔ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ ؛ اور ہم ان کو ضرور داخل کریں گے ۔ جَنّٰتٍ ؛ باغوں میں ۔ کیسے باغ ؟ سدا بہار اور سرسبز و شاداب ۔ تَجْرِیْ ؛ بہتے ہیں ۔ مِنْ تَحْتِهَا ؛ ان کے نیچے نیچے ۔ اَلْاَنْهٰرُ ندیاں ، نہریں ۔ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ یہ اللہ کے پاس سے بدلہ ہے ۔ لَاُكَفِّرَنَّ اور لَاُدْخِلَنَّ سے حال ہے ۔ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ اور اللہ ، اس کے پاس ۔ حُسْنُ الثَّوَابِ ؛ بہترین ثواب ، نیک بدلہ ۔

ترجمہ :- پس ان کے ربّ نے (اللہ نے) ان کی سُن لی (ان کی دُعائیں قبول کرلیں ۔ اور ان سے وعدہ فرمایا) کہ میں تم میں سے کسی کام کرنے والے کے کام کو ضائع نہیں کرتا ، خواہ مرد ہو ، خواہ عورت ، سب ایک ہی ڈھنگ کے ہیں ۔ پھر جن لوگوں نے ہجرت کی (وطن چھوڑا) اور اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے (بے وطن ، بے گھر ہوگئے) اور میرے لئے ان کو تکلیفیں دی گئیں اور کچھ مارے اور کچھ مارے گئے (کچھ غازی بنے کچھ شہید) تو میں ضرور (ان کی اس ناگوار حالت کو درست کردوں گا) ان کے گناہ معاف کردوں گا ۔ اور ان کو جنتوں میں داخل کردوں گا جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں (نہ نہروں کا پانی رُکتا ہے اور نہ باغوں کی شادابی میں فرق آتا ہے ۔ یہ سب کیوں کیا جاتا ہے) یہ اللہ کے پاس کا بدلہ ہے (اس کے پاس کا ثواب ہے) اور اللہ کے پاس تو اچھا بدلہ ہے ۔ (نیک جزا ہے ۔ ثوابِ احسن ہے)

کسی کا عمل ضائع نہیں جاتا

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ ﴿۱۹۶﴾

لَا يَغُرَّنَّكَ ؛ تم کو دھوکے میں نہ ڈالے ۔ تَقَلُّبُ ؛ آنا جانا ، بےفکری کے ساتھ اکڑتے پھرنا ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ ان کافروں کا ، ان لوگوں کا جو کفر کرتے ہیں ، انکار کرتے ہیں ۔ فِی الْبِلَادِ ؛ ملک میں ، شہروں میں ۔

ترجمہ :- ان کافروں کے بے فکری کے ساتھ اِدھر اُدھر ملک میں پھرنے سے آپ دھوکہ نہ کھایئے (کہ کافر آرام میں ہیں اور ہم تکلیف میں ہیں)۔

مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾

مَتَاعٌ قَلِيلٌ ؛ یہ چند دنیوی اسباب ہیں ۔تھوڑی سی ٹیم ٹام ہے ۔ دنیوی لطف انگیزی ہے ۔ ثُمَّ مَاْوٰهُمْ ؛ پھر ان کا ٹھکانا ۔ ان کی قرارگاہ ، ان کا ملجا و ماویٰ ۔ جَهَنَّمُ ؛ جہنم ہے ۔ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ؛ اور کیسا برا ٹھکانا ہے ، کیا بری جگہ ہے ، بدترین خواب گاہ ہے ، نہایت ہی خراب بچھونا ہے ۔

ترجمہ :- یہ تھوڑے سے (اور چند روزہ دنیوی) تمتعات ہیں (اسباب ہیں ، ساز و سامان ہیں) اور ان کی قرارگاہ جہنم ہے اور کیا ہی برا (اُن کا) ٹھکانا ہے ۔

صاحبو ! بعض نادان ، دشمنِ دین و ایمان سمجھ رہے ہیں کہ جنت ، دنیوی عیش و آرام کا نام ہے اور دوزخ دنیوی تکلیفات کا نام ہے ۔ جن کافروں کے پاس ساز و سامان ہے ، کھانے پینے کی راحت ہے ، سمجھتے ہیں کہ وہ جنت میں ہیں ۔ جنتی ہیں اور غریب ایماندار ، ان کے خیال کے مطابق دوزخ میں ہیں ۔ دنیا کا عیش وعشرت چند روزہ ہے ۔ جب عالم بدلے گا اور حقائق کھلیں گے تو ان کو معلوم ہوجائے گا کہ کون دوزخ میں تھے کون جنت میں ۔ یہ لوگ حقیقۃً مادہ پرست ہیں ، ان کے نام مسلمانوں کے ہیں مگر کام مسلمانوں کے نہیں ۔ جن چیزوں سے دلچسپی رہتی ہے ان کے زوال کے بعد تکلیف رہتی ہے جن کا دل خدا اور رسولؐ میں لگا رہتا ہے ان کو یہاں بھی راحتِ دل ہے ۔ ان کی جنت نقد ہے ، یہیں وہ جنت میں ہیں ۔ کل اس کا شہود ہوگا ۔ جو علم میں تھا ، جو دل میں تھا وہ آنکھوں کے سامنے ہوگا ۔ اعتبار انجام کا ہے ۔ خدا ہمارا انجام اچھا کرے اور یقین ہے کہ ہم مسلمانوں کا انجام اچھا ہی ہوگا ۔

حسرت جو مرے علم میں ہے جلوہ فگن آج
کل آئے گا وہ بن کے تماشا مرے آگے (حسرت صدیقی)

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾

لٰكِنِ الَّذِيْنَ ؛ لیکن جو لوگ ۔ اِتَّقَوْا رَبَّهُمْ ؛ تقویٰ اختیار کرتے ، پرہیزگاری کرتے ، خدا سے ڈرتے اور غضبِ خدا سے بچتے ہیں ۔ مگر جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں ۔ لَهُمْ جَنّٰتٌ ؛ ان کے لئے جنتیں ہیں ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ ان کے

نیچے نہریں جاری ہیں ۔ نیچے نیچے ندی نالے بہتے ہیں ۔ پانی کی کچھ کمی نہیں ہے ۔ ان باغوں کے سوکھنے کا کچھ خوف نہیں ۔ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؛ جنت میں رہنا چند روزہ نہیں ہے ، جیسے مشرکین ، دنیاداروں کو چند روزہ آرام ہے پھر ہمیشہ کی تکلیف و عذاب ہے ۔ جنتی ہمیشہ جنت میں رہیں گے ۔ عیش و عشرت میں رہیں گے ۔ خدا کی قربت میں رہیں گے ۔ نُزُلًا ؛ مہمانی ، ضیافت ۔ کیونکہ مہمان میزبان کے گھر میں آ کر اُترتا ہے تو اُس کی ضیافت کی جاتی ہے ۔ نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ ؛ یہ خدا کے پاس کی ضیافت ہے ، مہمان داری ہے ۔ خدا کی مہمانی دائمی ہے ۔ یہ نہیں کہ ایک دن کا مہمان ، دوسرے دن کا حیوان ، تیسرے دن کا شیطان ۔ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ ؛ اور جو خدا کے پاس سے ہے ۔ خَیْرٌ ؛ بہتر ہے ، اچھا ہے ۔ لِلْاَبْرَارِ ؛ نیکوں کے لئے ، نیک سلوک کرنے والوں کے لئے ۔ یہ نہ سمجھنا کہ خدا کی نعمتیں صرف کھانے پینے ، باغ باغیچہ میں منحصر ہیں ۔ خدا کے پاس کی جو چیز بھی ہے نہایت اچھی ہے ۔

ترجمہ :- لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں (متقی ہیں ، پرہیزگار ہیں) ان کے لئے باغ ہیں (جن کے پائیں میں) جن کے تلے نہریں بہتی ہیں ۔ یہ لوگ اس میں (جنت میں) ہمیشہ رہیں گے ۔ یہ خدا کے پاس کی مہمانی ہے (ضیافت ہے ۔ اس کے سواء) اور بھی جو کچھ خدا کے پاس ملے گا ، وہ اچھوں کے لئے بہت ہی اچھا ہوگا (نیکوکاروں کے لئے نہایت ہی نیک ہوگا) ۔

وَاِنَّ مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَمَآ
اُنْزِلَ اِلَیْھِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰہِ ۙ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ
اُولٰٓئِکَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾

وَاِنَّ مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ ؛ اور بے شک بعض اہلِ کتاب میں سے ۔ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ ؛ جو ضرور اللہ پر ایمان رکھتے ہیں ۔ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ ؛ اور اس قرآن پر بھی ایمان لاتے ہیں جو تم پر اُتارا گیا ہے ۔ جیسے ابی بن کعب ، عبداللہ ابن سلام ، کعبِ احبار وغیرہم ۔ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْھِمْ ؛ اور ان کتابوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو ان پر اُتاری گئی ہیں یعنی قرآن شریف کو مانتے ہیں اور توریت و انجیل کو بھی مانتے ہیں ۔ خٰشِعِیْنَ لِلّٰہِ ؛ اللہ کے دربار میں خشوع و خضوع سے رہتے ہیں ، گردنِ تسلیم جھکاتے ہیں ، ہمیشہ ڈرتے ہیں ۔ لَا یَشْتَرُوْنَ بِاٰیٰتِ لِلّٰہِ ؛ خدا کی آیتوں کے عوض نہیں خریدتے ۔ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؛ تھوڑی سی قیمت یعنی وہ دین فروشی نہیں کرتے ، چند پیسوں کے لئے کلام اللہ اور اُس کی آیتوں کی بے جا تاویل نہیں کرتے ۔ حق کہتے ہیں ، اس پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں ۔ اُولٰٓئِکَ ؛ یہی وہ لوگ ہیں ۔ لَھُمْ اَجْرُھُمْ ؛ ان کو ان کا اجر ملے گا ،

ثواب ملے گا۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ ان کے پروردگار کے پاس۔ اس کی پرورش کا اثر تھا کہ کام اچھے کئے ، ایمان لائے اور اُس کی پرورش ہی کا اثر ہے کہ اللہ اجر سے بھی سرفراز کرتا ہے، ثواب دیتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ۔ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ؛ جلد حساب لینے والا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ شترِ بے مہار ہیں۔ بے ناتھی کے بیل ہیں، جو چاہے کریں گے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں۔ اللہ ان کا بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اِدھر تمہاری آنکھیں بند ہوئیں اور حساب وکتاب شروع ہوگیا۔ یا اچھوں کو انتظار کشی کی زحمت نہ ہوگی۔ جلد ان کے اجر کا حساب ہوجائے گا۔ مرنے کو دور نہ سمجھو۔ موت سر پر کھڑی ہے ؎

اُٹھو اُٹھو یہ خوابِ غفلت کب تک

جاگو جاگو اجل کمیں گاہ میں ہے

(کوئی قوم پوری کی پوری بُری نہیں ہوتی۔ بُروں میں چند اچھے بھی ہوتے ہیں۔ فرماتا ہے):

قومیں پوری کی پوری بُری نہیں ہوتیں بعض اچھے بھی ہوتے ہیں

ترجمہ:- اور بے شک بعض اہلِ کتاب ایسے بھی ہیں جو اللہ پر، اور اس پر جو تم پر اُتارا گیا ہے (یعنی قرآن پر) اور اس پر بھی جو اُن پر اُتارا گیا ہے (یعنی دیگر آسمانی کتابوں پر) ایمان رکھتے ہیں۔ ہمیشہ خدا سے ڈرتے ہیں (ایمان فروشی نہیں کرتے) آیات اللہ بیچ کر تھوڑی قیمت حاصل نہیں کرتے۔ اُن کو اُن کا اَجر اُن کے ربّ کے پاس ملے گا (دیکھو بے فکر نہ رہو)۔ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

۲۰ ع ۱۱

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱصْبِرُوا۟ وَصَابِرُوا۟ وَرَابِطُوا۟ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٢٠٠﴾

يَـٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! اے لوگو! جو ایمان رکھتے ہو۔ اِصْبِرُوْا ؛ صبر کرو، تکلیف کو برداشت کرلو، جو سامنے آجائے اُسے جھیل لو۔ وَصَابِرُوْا ؛ اور صبر میں تم غالب رہو۔ دیکھو دشمن بھی مصائب اُٹھاتے ہیں اور اپنے باطل پر اَڑے رہتے ہیں۔ تم صبر میں ان سے پیچھے نہ رہو، تمہارے دل کی قوت ہرگز نہ گھٹے۔ وَرَابِطُوْا ؛ اور دل کڑا کرو۔ اللہ سے ربط رکھو۔ سرحدوں پر فوجیں باندھ رکھو۔ آپس میں اتفاق سے رہو۔ ظاہری اور باطنی دشمنوں کے لئے ہمیشہ تیار رہو۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؛ شاید کہ تم کامیاب ہوجاؤ۔ تاکہ تم کو فلاح و بہبود ملے، کامیابی تمہاری ہمرکاب ہو، اللہ تم کو دشمنوں پر غالب کرے۔

ترجمہ:- اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں کسی سے پیچھے نہ رہو، ہمیشہ کمر بستہ رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم کامیاب اور بامراد ہوں (اور تم کو فلاح و بہبود عطا ہو)۔

سُوۡرَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّسَبۡعٌ وَّسَبۡعُوۡنَ اٰيَةً وَّاَرۡبَعَةٌ وَّعِشۡرُوۡنَ رُكُوۡعًا

سورۂ نِسَاء مدنی ہے اور اس میں ایک سو چھہتر (۱۷۶) آیتیں اور چوبیس (۲۴) رکوع ہیں ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سورۂ نِساء مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ۔ اس میں ایک سو چھہتر (۱۷۶) آیتیں ہیں ۔ اس میں نکاح اور توریث کا بیان ہے ۔ اس لئے اس کا نام سورۂ نساء ہے ۔ اس سے پہلے سورۂ آل عمران ہے جس میں جہاد کا اور مخالفینِ اسلام کے ذات وصفاتِ الٰہی اور آخرت کے متعلق شبہات کا رَد بیان کیا گیا ۔ اور اب عامۃ الناس کے معاملات کے دستور العمل بیان کئے جاتے ہیں ۔ مقصد یہ ہے کہ علم وعمل ، لین دین سب درست ہو ۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً‌ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيۡبًا ‏﴿۱﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ؛ لوگو ! اے آدمیو ! اِتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ ؛ اپنے پروردگار سے ڈرو ، کوئی کام اس کی مرضی کے خلاف نہ کرو ۔ اَلَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ ؛ جس نے تم کو پیدا کیا ، جس کے تم مخلوق ہو ۔ مِنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ ؛ ایک ہی شخص سے ، سب باوا آدم علیہ السلام ہی کی تو اولاد ہیں ، سب ایک ہی بزرگِ قبیلہ کی اولاد ہیں ، سب ایک ہی قسم کے تو ہیں ، سب نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں ۔ وَخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا ؛ اور اسی سے اس کا جوڑا بھی پیدا کیا ۔ اُمُّنَا حَوَّاء بھی آدم علیہ السلام سے پیدا ہوئیں ۔ عورتیں بھی مردوں ہی کے نطفے سے تو پیدا ہوئی ہیں ۔ وَبَثَّ ؛ اور پھیلایا ۔ بَثَّ ۔ يَبُثُّ ۔ بَثًّا ؛ پھیلانا ۔ مِنۡهُمَا ؛ ان دونوں سے ، عورت اور مرد سے ۔ رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً ؛ بہت سے مرد اور بہت سی عورتیں ۔ دیکھو تم ایک ہی خاندان کے ہو ۔ اوّل کم تھے ، بڑھتے بڑھتے اب تمہاری تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے ۔ جب سب ایک ہی خاندان کے ہیں تو آپس میں حُسنِ سلوک سے رہو ۔ باہم محبت کرو ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ، تقویٰ اختیار کرو ۔ اَلَّذِىۡ ؛ جو ۔ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ ؛ جس کے نام سے سوال کرتے ہو ۔ جس کا واسطہ پیش کرتے ہو ۔ وَالۡاَرۡحَامَ ؛ اور قرابت کا بھی لحاظ رکھو ۔ رَحِمَ ۔ يَرۡحَمُ ۔ رُحۡمًا ؛ مائل ہونا ، مہربان ہونا ۔ رِحۡمٌ ؛ جس میں بچہ رہتا ہے اور وہ اس کو لپٹا رہتا ہے ۔ اَرۡحَامٌ ؛ جمع رِحۡمٌ ؛ قرابت ۔ ایسا کام

مت کرو جو خدا کی مرضی کے خلاف ہو اور جس میں قرابت کا کچھ لحاظ نہ کیا جائے ۔ تم سوال کرتے ہو تو خدا کا نام اور قرابت کا لحاظ کرنے کا ذکر کرتے ہو ۔ اس کا پاس دلاتے ہو ۔ قرابت داروں کا لحاظ رکھنے کے ساتھ خدائے تعالیٰ نے اپنا نام لینے کا بھی ذکر فرمایا ہے ۔ خدا کو خوش رکھنا چاہتے ہو تو قرابت داروں کا بھی لحاظ رکھو ۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ ؛ بے شک اللہ ہے ۔ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ؛ تم پر نگران اور تمہارا نگہبان ۔ مُرَاقَبَۃ ؛ اپنی دلی حالت کی نگرانی کرنا ۔ رَقَبَۃٌ ؛ گردن جس کے ذریعہ سے مڑ کر دیکھتے ہیں ، جو جسم انسانی میں بڑی اہمیت رکھتی ہے ۔ فارسی میں رقیب اور رقابت دشمن اور دشمنی کے معنے میں مستعمل ہوتے ہیں کیونکہ ہر شخص اپنے دشمن کو ہمیشہ تاکتا رہتا ہے ۔

ترجمہ :- لوگو ! اپنے رب سے (خدا سے) ڈرتے رہو ، جس نے تم کو ایک نفس سے (جنس سے) پیدا کیا ۔ اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا (یعنی عورت) اور ان دونوں سے (عورت و مرد سے جو پہلے کم تھے) بہت سے مرد اور عورتوں کو (پیدا کیا) پھیلایا (ایک جنس کے ایک خاندان کے ہو کر ایک دوسرے سے بدسلوکی نہ کرو) ۔ اور خدا سے ڈرو ، جس کا واسطہ دے دے کر سوال کرتے ہو (مانگتے ہو) اور قرابت کا بھی لحاظ رکھو ۔ بے شک اللہ تمہارا نگہبان ہے (تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے) ۔

وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝۲

وَاٰتُوا الْیَتٰمٰی ؛ اور یتیموں کو دے دو ۔ یَتٰمٰی ؛ جمع یتیم ۔ یُتْمٌ ؛ تنہا ہونا ۔ دُرِّیَتِیْم ؛ سیپی میں کا ایک بڑا موتی ۔ یتیم وہ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو ۔ بعض احمق جوان تو ہو گئے ہیں مگر اپنے کو یتیم سمجھتے ہیں ۔ اَمْوَالَھُمْ ؛ ان کے مال یعنی یتیموں کو اُن کا مال دیانتداری سے ادا کر دو ۔ وَلَا تَتَبَدَّلُوْا ؛ اور بدل نہ دو ۔ اَلْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ ؛ برے کو اچھے سے یعنی یتیم کے اچھے مال کو اپنے برے مال سے بدل نہ دو ۔ اپنی کم قیمت چیز سے زیادہ قیمت کی چیز کو نہ بدلو ۔ مال ہراج کرنے بیٹھو تو اپنا نام ظاہر کر کے لوگوں کو قیمت بڑھانے سے نہ روکو ۔ غریب کا مال قیمتی ہے ، طیب ہے ۔ تمہاری قیمت کم ہے ، خبیث ہے ۔ اس قسم کے کاموں سے پرہیز کرو ۔ وَلَا تَاْکُلُوْا ؛ اور نہ کھاؤ ۔ اَمْوَالَھُمْ ؛ ان کے مالوں کو ۔ اِلٰی اَمْوَالِکُمْ ؛ اپنے مالوں سے ملا کر ۔ مُضَاعَفَۃً اِلٰی اَمْوَالِکُمْ ؛ اپنے مالوں کے ساتھ ملا کر ۔ مَعَ اَمْوَالِکُمْ ؛ اپنے مالوں کے ساتھ ۔ بہر حال مُضَاعَفَۃً مقدر ہے اِلٰی بمعنی مَعَ ہے ۔ اِنَّہٗ کَانَ ؛ یہ تو ہے ۔ حُوْبًا کَبِیْرًا ؛ بڑا گناہ ، یہ تو بڑا ہی گناہ ہے ۔ حُوْبٌ و حَوْبٌ بمعنی گناہ ہے ۔

ترجمہ :- اور یتیموں کو اُن کا مال دے دو اور برے کو اچھے سے نہ بدلو (اچھے مال کو برے مال اور نیک نامی کو

بدنامی سے نہ بدلو اور نیکی کو گناہ سے مبدل نہ کرو)۔ اور اپنے مال کو یتیموں کے مال سے ملا کر (یا ان کے ساتھ) نہ کھا جاؤ، یہ کام تو بڑے ہی گناہ کا ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ ﴿۳﴾

وَاِنْ خِفْتُمْ؛ اور اگر تم کو خوف ہے۔ اس بات کا ڈر ہے۔ اَلَّا تُقْسِطُوْا؛ کہ تم عدل و انصاف نہ کرسکو گے۔ فِی الْیَتٰمٰی؛ یتیم لڑکیوں کے متعلق، تو تم ان سے نکاح ہی کیوں کرتے ہو۔ فَانْكِحُوْا؛ پس نکاح کرلو، شادی کرلو۔ مَاطَابَ لَكُمْ؛ ان عورتوں سے جو تم کو پسند ہیں، تم کو اچھی معلوم ہوتی ہیں۔ فَانْكِحُوْا کا مفعول بہ ہے۔ مِنَ النِّسَآءِ؛ عورتوں میں سے۔ مَاطَابَ کا بیان ہے۔ مَثْنٰی؛ دو، دو۔ وَثُلٰثَ؛ اور تین، تین۔ وَرُبٰعَ؛ اور چار، چار۔ یعنی چار تک نکاح کرسکتے ہیں اس آیت کے یہ معنے نہیں ہیں کہ دو دو یعنی چار، تین تین یعنی چھ یا نو۔ چار چار یعنی آٹھ یا سولہ سے نکاح کرسکتے ہیں۔ یہ سب عربی نہ سمجھنے کی باتیں ہیں۔ اس کے معنے تو یہ ہیں کہ تم سب لوگ دو اور تین اور چار نکاح کرسکتے ہو۔ فَاِنْ خِفْتُمْ؛ پس اگر تم کو خوف ہو، اس بات کا ڈر ہو۔ اَلَّا تَعْدِلُوْا؛ کہ تم انصاف نہ کرسکو گے۔ عدل و مساوات برقرار نہ رکھ سکو گے۔ فَوَاحِدَةً؛ تو بس ایک یعنی فَوَاحِدَةٌ كَافِیَةٌ؛ پس ایک بس ہے، کافی ہے۔ اَوْمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ؛ یا ان لونڈیوں پر قناعت کرو جو تمہاری دست نگر ہیں، تمہارے ہاتھ جن کے مالک ہیں، جو تمہارے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ ذٰلِكَ اَدْنٰی؛ یہ قریب تر چیز ہے۔ اَدْنٰی؛ کا اصل دُنُوٌّ بمعنی نزدیکی ہے۔ اسی سے دُنیا ہے۔ وہ عالم جس کے نزدیک ہم ہیں۔ پھر اَدْنٰی بمعنی کمتر کے بھی آتا ہے۔ اَلَّا تَعُوْلُوْا؛ کہ تنگی نہ کرو، یتیموں پر ظلم نہ کرو، سختی نہ کرو۔

ترجمہ:- اور اگر تم کو اس بات کا ڈر ہو کہ تم انصاف نہ کرسکو گے یتیم لڑکیوں کے متعلق (تو ان کو چھوڑ دو) اور تم کو جو عورتیں پسند ہیں ان سے نکاح کرلو، دو دو، تین تین، چار چار۔ اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ تم (ان میں) عدل و مساوات نہیں رکھ سکتے تو ایک (عورت) بس ہے (خواہ شریف خاندان کی ہو) یا لونڈی۔ یہ بات سختی اور تنگی نہ کرنے سے قریب تر ہے۔

صاحبو! ان آیات میں یتیموں کے متعلق حُسنِ سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ ان غریبوں کی طرف سے کوئی لڑنے والا نہ

ہونے کی وجہ سے ان کے مال کی بربادی ہوتی تھی اور ان پر بہت ظلم کیا جاتا تھا۔ اسلام ان مظالم کو جائز نہیں رکھتا۔

تعددِ ازدواج کیوں؟

فَانْكِحُوْا کا امر اباحت کے لئے ہے یعنی متعدد نکاح کر سکتے ہیں، وجوب کے لئے نہیں۔ اس میں صاف صاف بتا دیا گیا ہے کہ اگر عدل و مساوات برقرار نہیں رکھی جاسکتی تو ایک عورت پر قناعت کرنا چاہیئے۔ گزشتہ زمانے میں جس قدر چاہتے نکاح کرتے تھے۔ اس کو روکا جارہا ہے۔ اب رہ گیا پیغمبروں کا حال تو عامتہ الناس پر ان کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ ایک ہزار گوپیاں اور ننیاوے (۹۹) یا سو (۱۰۰) بیویاں رکھنے والوں پر تو اعتراض نہ ہو۔ اور نو بیویاں جن میں سے آٹھ بیوہ ہیں، اُن کی سرپرستی کرنے پر اعتراض کیا جائے۔ اپنی آنکھ کا شہتیر تو نظر نہیں آتا اور دوسروں کی آنکھ کا تنکا نظر آجاتا ہے۔ حکم دیا گیا ہے کہ ان نو بیویوں کو طلاق نہیں دی جاسکتی اور کسی اور بیوی سے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔ جن لوگوں کے پاس تعدادِ ازدواج جائز نہیں وہ ذرا یہ تو بتادیں کہ موجودہ زمانے کی لاکھوں بلکہ اس سے زیادہ بیواؤں کا کیا علاج کیا جاسکتا ہے؟ اور زِنا کاری سے بچنے کی کیا صورت ہے؟ بے تحقیق اعتراض کرنے سے کیا ہوتا ہے؟ ذرا سوچو اور اسلام کی حقانیت کا اعتراف کرو۔

اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؛ یعنی غلام یا باندی کے متعلق بھی چند اشارات لکھ دیتا ہوں۔ اس سے پہلے بھی اس بارے میں چند اشارات لکھ دیئے گئے ہیں۔

غلامی کا طریق کیوں رائج ہوا اور اسلام میں غلام کے ساتھ حُسنِ سلوک

کیا غلامی کا طریقہ اسلام نے جاری کیا ہے یا پہلے سے تھا؟ یہ طریقہ ہمیشہ سے تھا۔؟ اسلام نے دفعتہً غلامی کو نہیں روکا بلکہ عملاً ایسے طریقے پیدا کئے جس سے غلامی دنیا سے اُٹھ گئی۔ غلامی کب پیدا ہوتی ہے؟ جنگ کے زمانے میں۔ سب کو معلوم ہے کہ جنگ کے زمانے میں دشمنوں کے ساتھ کوئی معاہدہ، کوئی قانون باقی نہیں رہتا۔ نہ جان کو امان ہے نہ آبرو کو۔ مال تو بہت ادنیٰ چیز ہے۔ لوٹ لینا، مارڈالنا سب کچھ ہوتا ہے، دشمن سب قید کرلئے جاتے ہیں، اور اسیرانِ جنگ میں سے پہلے زمانے میں تمام مرد مار ڈالے جاتے تھے اور عورتیں سپاہیوں میں تقسیم کرلی جاتی تھیں۔ اسلام نے باندی، غلاموں کو وہی کھلانے پلانے اور وہی کپڑے پہنانے کا حکم دیا ہے جو اُن کے آقا استعمال کرتے تھے۔ جہاں آقا سے بچہ پیدا ہوا، وہ باندی اُمِّ وَلَد ہوگئی۔ آقا کے مرتے ہی آزاد۔ بیچی ہرگز نہیں جاسکتی۔ جہاں کوئی قصور ہوا، لونڈی غلام آزاد کرو۔ لونڈی غلام جہاں تعلیم یافتہ اور مہذب ہوگئے، مُکاتب بنا دینے کا حکم دے دیا گیا۔ یعنی کچھ رقم لے کر ان کو آزاد کردو۔ انتقال کے قریب آنحضرت ﷺ جب اِس دنیائے فانی کو چھوڑ کر عالمِ جاودانی کی طرف منتقل ہورہے تھے تو اس وقت آپؐ نے کیا وصیت فرمائی؟ ''لونڈی، غلاموں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرو، اُن کی طاقت سے زیادہ اُن کو تکلیف نہ دو۔ ان سے کام لو تو خود بھی اُن کا ہاتھ بٹاؤ''۔

ان سب باتوں کو بھی سن کر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسلام نے غلامی کو پیدا کیا اور اس کو باقی رکھا؟ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اسلام کے زمانے کی غلامی موجودہ زمانے کی آزادی سے بہتر ہے۔ نام آزادی کا ہے اور ان کی حالت غلامی سے

بدتر ہے۔ کیا ان کو کوئی بڑا عہدہ یا وسیع اقتدار مل سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ دیسیوں کے قوانین الگ ہیں اور اہلِ یورپ کے قواعد الگ۔ کوئی یورپین دیسی آدمی کو مارے تو وہ ہرگز قتل نہ کیا جائے گا۔ غلام کو اگر کوئی مار ڈالے تو قانونِ اسلام کی رو سے ضرور قتل کیا جائے گا۔ کافر ذمی کے عوض مسلمان بھی قتل کیا جاتا ہے۔

سبکتگین، قطب الدین ایبک اور دوسرے غلاموں پر غور کرو کہ شاہانِ اسلام نے اپنی بیٹیاں تک ان کو دیں اور وہ شہنشاہ اور بڑے بڑے حاکم تک ہوئے۔ پھر کس برتے پر یہ یورپین لوگ غلاموں کو آزاد کرانے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ ان کا دل ان کی زبان کی تصدیق نہیں کرتا، ان کا عمل ان کے دعوے کی مطابقت نہیں کرتا، آزادی ایک ڈھکوسلے کا نام ہے۔ دیسی لوگ کہاں آزاد ہیں؟ اور ان کو کون سے حقوق دیئے گئے ہیں۔ نہ صنعت نہ حرفت، نہ آزادی سے کوئی کام کر سکتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں لاکھوں رعایا بھوکی مر رہی ہے اور ان کے آقاؤں کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ جاں نثار دیسی فوجیوں کی کیا حالت ہے؟ نہ کھانا کپڑا یوروپین فوجیوں کے برابر، نہ تنخواہ نہ راشن اہلِ یورپ کے برابر۔ ہر بات میں پیچھے۔ مگر مارے جانے کے لئے سب سے آگے رکھے جاتے ہیں۔ یہ ہے جاں نثاروں کی قدردانی۔ بہرحال دنیا جانتی ہے کہ اسلام نے انسانیت کی کیا خدمت کی اور ان سپید پوست والوں نے کیا مظالم ڈھائے۔

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ

فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓــًٔا مَّرِیْٓــًٔا ۝۴

وَاٰتُوا النِّسَآءَ؛ اور عورتوں کو دے دو۔ صَدُقٰتِهِنَّ؛ ان کے مہر۔ صَدَقَةٌ اور صداق؛ مہر۔ نِحْلَةً؛ دینا۔ بلامعاوضہ عطیہ، وہ مال جو خوش دِلی سے دے دیا جائے۔ نَحْلٌ؛ شہد کی مکھی۔ جس سے شیرینی اور شہد حاصل ہوتا ہے۔ مفعولِ مطلق ہے اٰتُوْا کا، گو دونوں کے لفظ ایک نہیں۔ اس کو مفعولِ مطلق مِنْ غَیْرِ لَفْظِهٖ کہتے ہیں۔ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ؛ اور اگر وہ تم کو خوش دِلی سے دیں، اگر بطیبِ خاطر دے دیں۔ عَنْ شَیْءٍ؛ کسی شئے سے، یعنی کچھ معاف کر دیں۔ مِنْهُ؛ اس مہر سے۔ نَفْسًا؛ تمیز ہے۔ طِبْنَ نَفْسًا؛ دِلی خوشی سے کوئی کام کریں۔ فَكُلُوْهُ؛ تو تم اس کو کھا سکتے ہو۔ هَنِیْٓــًٔا؛ گوارا۔ مَرِیْٓــًٔا قابلِ ہضم۔ هَنِیْٓــًٔا مَرِیْٓــًٔا؛ ابتداءً بامزہ اور انتہاءً قابلِ ہضم، رچتا پچتا، شوق سے، بے فکری سے۔

ترجمہ:- اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دِلی سے ادا کر دو (یعنی لڑائی، جھگڑے اور مقدمے بازی کا موقع نہ دو)

پھر اگر وہ بخوشیِ خاطر اس میں سے کچھ معاف کر دیں تو اس کو (معاف شدہ مہر کو) شوق سے بے فکری سے کھا سکتے ہو۔

صاحبو! عورتوں کو مہر دینے کا قاعدہ، طلاق یا موت کے بعد نفقہ دینے کا قاعدہ، اسلام کا جاری کیا ہوا ہے تاکہ

مسلمان غلام بادشاہ تک بنے

عورتیں خاوند کے طلاق دینے اور اس کی موت کے بعد اپنی حالت سنبھال سکیں۔ مہر دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) معجّل (۲) مؤجل مہر معجّل وہ جو نکاح کے ساتھ ہی دیا جائے اور مؤجل جو طلاق اور موت کے بعد واجب الادا ہو۔ اِس زمانے میں مہر بہت ہی بڑا باندھا جاتا ہے۔ آپس میں ناچاقیاں بھی ہوجائیں تو جُدائی کی کوئی صورت نہیں مگر مرد طلاق نہیں دیتا کہ مہر دینا پڑے گا، عورت خلع نہیں لیتی کہ مہر معاف کرنا پڑے گا۔ اس کا نتیجہ طرفین کے حق میں برا ہے۔ رکھنا ہو تو دستور کے موافق رکھو اور چھوڑنا ہو تو خوشی کے ساتھ چھوڑو۔ یہ ساری خرابیاں نکاحِ ثانی کو مکروہ سمجھنے سے پیدا ہورہی ہیں۔ غیر مسلموں کی صحبتِ بد کا اثر ہے۔ اب بھی عرب میں تھوڑا مہر باندھا جاتا ہے۔ اتفاق سے گزری تو رکھا، نااتفاقی کی صورت پیدا ہوئی تو مہر دے دیا، طلاق دے دی۔

یہ بھی خوب یاد رکھو! طلاق اگرچہ جائز ہے مگر بدترین جائز ہے، مبغوض ترین فعل ہے۔ مگر کیا کِیا جائے ایک طرف حکومت کی خواہش ہے، دوسری طرف آزادی کی ہوا کانوں میں بھر رہی ہے۔ موجودہ زمانے کی آب و ہوا سخت ناگوار ہوگئی ہے۔ اب نہ اگلا سا میل ملاپ ہے، نہ اتحاد و اتفاق ہے۔ اب لطفِ زندگی نہیں رہا۔ دونوں دوزخ کے کندے ہیں نہ ان کا رویہ اچھا نہ ان کا طریقہ۔ اس زمانے میں تو توبہ بھلی۔

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِىْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۝

وَلَا تُؤْتُوْا ؛ اور نہ دو۔ اَلسُّفَهَآءَ ؛ بے وقوفوں کو۔ جمع سَفِيْهٌ۔ سَفَهٌ کے معنی سبکی کے ہیں۔ سَفِيْهٌ ؛ بے وقوف، سُبک سر۔ اَمْوَالَكُمْ ؛ اپنے مالوں کو۔ اَلَّتِىْ ؛ جن کو۔ جَعَلَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے بنادیا۔ لَكُمْ قِيٰمًا ؛ تمہارے لئے گذارہ، جن کے مالوں پر تمہارے کاروبار کا قیام ہے۔ وَارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا ؛ اور ان کو اس میں سے کھلاؤ، پلاؤ، ان کے رزق کا انتظام کرو۔ وَاكْسُوْهُمْ ؛ اور اُن کو پہناؤ۔ وَقُوْلُوْا لَهُمْ ؛ اور ان سے کہو، ان سے بات کرو، ان سے بولو۔ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؛ دستور کے موافق بات، عرفِ عام کے موافق، اُن کو ناحق ناروا ڈانٹ ڈپٹ نہ کرو، ان کو بدگوئی سے تکلیف نہ پہنچاؤ۔

ترجمہ:- اور تم اپنے مالوں کو نادان (یتیموں) کے حوالے نہ کرو جن (مالوں) پر اللہ نے تمہارا (تمہارے کاروبار کا دار و مدار اور) قیام رکھا ہے۔ اور اس میں سے اُن کو (یتیموں کو) کِھلاؤ پلاؤ اور پہناؤ (اُڑھاؤ) اور ان سے بات کرو تو دستور کے موافق کرو (سیدھے منہ بات کرو، ان کو برا بھلا نہ کہو)۔

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ

وَلَا تَأْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ
وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ
فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَھُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى ؛ اور یتیموں کے حال سے باخبر رہو، ان کا امتحان لو، ان کو آزماؤ، ابتلاء کے معنٰے امتحان کے ہیں۔ کیونکہ بَلا میں پڑنے سے اچھے، بُرے کی تمیز ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے خیال میں اِبْتَلُوْا کے معنٰی یتیموں کو دنیا کے کاروبار میں لگائے رکھو، کے ہیں۔ ان کو آوارہ نہ پھرنے دو۔ محنت اور کام کرنے کا عادی بناؤ۔ حَتّٰی ؛ یہاں تک۔ اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ؛ جب نکاح کے زمانے کو پہونچ جائیں۔

علماء نے جوانی کی کئی علامتیں بتلائی ہیں۔ اِحتلام، عقل داڑھ کا نکلنا، بغل اور زیر ناف بالوں کا پیدا ہونا۔ عورتوں کو ایام آنا، سینہ اُبھرنا۔ اِمام ابو حَنِیفہؒ کے نزدیک اٹھارہ (۱۸) سال کی عمر بالغ ہونے کے لئے ضروری ہے۔ اِمام شافعیؒ کے پاس (۱۵) پندرہ سال کی عمر ہے۔ جنگِ اُحد میں چودہ (۱۴) سال کے لڑکے کو لڑنے کی اجازت دی گئی تھی۔ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ پھر اگر تم دیکھو۔ اٰنَسَ۔ یُؤْنِسُ۔ اِیْنَاسًا۔ احساس کرنا، جاننا، دیکھنا۔ یہی وجہ ہے کہ انسان اس مخلوق کو کہتے ہیں جو نظر آتی ہے اور جو مخلوق نظر نہیں آتی اس کو جِنْ کہتے ہیں، کیونکہ جِن کے معنے ہیں چھپنا۔ مِنْهُمْ ؛ ان یتیموں سے۔ رُشْدًا ؛ راہ یابی، کام کاج کرنے کے لائق ہونا۔ اس کے مقابل اور نقیض غَیٌّ ہے جس کے معنے ہیں بدتمیزی، بدفہمی۔ فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ ؛ تو ان کو دے دو، حوالے کردو۔ اَمْوَالَهُمْ ؛ ان کے مالوں کو۔ یتیموں کا مال رکھنا کیا ہے، ایک آفت ہے، اس کو نکالو، دفع کرو۔ ان کا مال ان کو دے دو۔ وَلَا تَاْكُلُوْهَا ؛ اور ان کو نہ کھاؤ۔ اِسْرَافًا ؛ مسرفانہ طریقے سے، فضول خرچی سے۔ وَبِدَارًا ؛ اور سرعت سے، جھٹ پٹ۔ پورے چاند کو بدر اس لئے کہتے ہیں کہ آفتاب کے غروب ہوتے ہی نکلتا ہے۔ مُبَادَرَۃٌ ؛ جلدی کرنا۔ اَنْ يَّكْبَرُوْا ؛ کہ کہیں بڑے ہوجائیں، ان کے جوان ہونے کے خوف سے جھٹ پٹ کھا کھا کر تمام مال کو ختم نہ کرو۔ یتیموں کا جو نگرانِ کار ہوتا ہے وہ ولی یا وصی ہوتا ہے اور احتیاط کے ساتھ کچھ حق الخدمت لے بھی سکتا ہے۔ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا ؛ اور جو تونگر ہو، غنی ہو، دولت مند ہو۔ فَلْيَسْتَعْفِفْ ؛ وہ رُکا رہے، بچا رہے۔ یتیم کا مال لینے کا ارادہ نہ کرے۔ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا ؛ اور جو محتاج ہو، فقیر ہو۔ یعنی ولی، وصی یا منتظم محتاج ہو۔ فَلْيَاْكُلْ ؛ تو چاہیئے کہ کھائے۔ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ دستور کے موافق، عرفِ عام کے مطابق۔ فَاِذَا دَفَعْتُمْ ؛ پھر جب کہ تم نے دے دیا۔ اِلَيْهِمْ ؛ ان کو۔ اَمْوَالَهُمْ ؛ ان کے مال فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؛ تو ان پر گواہ رکھو کہ آئندہ مال کی واپسی پر شہادت دے سکیں۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ ؛ اور اللہ بس ہے۔ ''ب'' زائد ہے اور اللہ کَفٰی کا فاعل ہے۔ حَسِيْبًا ؛ حساب لینے والا۔ اللہ سے حال ہے یا تمیز ہے۔

ترجمہ :- اور یتیموں سے باخبر رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں (شادی کرنے کے قابل ہوجائیں) پھر اگر ان میں (کاروبار کرنے کی) صلاحیت پاؤ تو ان کا مال ان کو دے دو (دیکھو اس عرضِ مدّت میں اس طول طویل زمانے میں) مُسرفانہ طریقے سے، جھٹ پٹ اسے (ان کا مال) نہ کھاجاؤ کہ کہیں وہ بڑے نہ ہوجائیں ۔ اور جو تونگر ہو وہ رُکا رہے اور جو (منتظم خود) فقیر اور محتاج ہو تو عرفِ عام (اور دستور) کے موافق کھائے ۔ پھر جب ان کا مال ان کو دے دو تو دوسروں کو گواہ بنالو اور حساب لینے کو تو اللہ ہی بس ہے (اس سے ڈرتے رہنا چاہیئے) ۔

یتیموں کی پرورش کرنے والوں کے لئے نصیحت

صاحبو! ان آیات میں یتیموں اور کم سمجھ بچوں کے لئے تاکید فرمائی گئی کہ ان کے کھانے کپڑے کا انتظام کرو، ان سے اچھی بات کہو، جوان ہوجائیں تو ان کا مال ان کو دے دو۔ منتظم اگر مفلس ہو، محتاج ہو تو زمانے کی رسم کے مطابق یتیم کا مال کھا سکتا ہے ۔ احتیاطاً مال واپس کرتے وقت گواہ بھی رکھ لو تاکہ مقدمہ بازی کے وقت گواہی دے سکیں ۔ اگر (یتیم) آدمی جوان بھی ہوجائے اور اس میں کاروبار کی صلاحیت ہی پیدا نہ ہو تو صاحبینؒ (یعنی امام محمد اور امام ابو یوسف ۔ ۔ ۔ اکیڈیمی) اور امام شافعیؒ کے پاس مال اس بے وقوف کے حوالے نہ کیا جائے اور امام ابو حنیفہؒ کے پاس پچیس (۲۵) سال کے بعد سمجھا جائے گا کہ وہ پختہ عقل کا ہوچکا ہے اور مال اس کو واپس کردیا جائے گا۔ اور وہ آئندہ زمانے میں کسی اور کا دست نگر نہ رہے گا۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ﴿٧﴾

ترکہ میں عورتوں کا بھی حصہ ہے

لِلرِّجَالِ ؛ مردوں کے لئے ۔ نَصِیْبٌ ؛ حصّہ ہے ۔ مِمَّا تَرَکَ ؛ اس مال سے کہ چھوڑا ۔ اَلْوَالِدٰنِ ؛ ماں باپ نے ۔ والد اور والدہ کا تثنیہ مذکر کو غالب کرکے وَالِدٰنِ کیا گیا ۔ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؛ اور قریب تر لوگ، اور قرابت دار، قریبی رشتہ دار ۔ وَلِلنِّسَآءِ ؛ اور عورتوں کے لئے بھی ۔ نَصِیْبٌ ؛ حصّہ ہے ۔ مِمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؛ اس مال سے کہ ماں باپ اور قرابت داروں نے چھوڑا ہے ۔ یعنی اسلام میں جس طرح مردوں کو حصّہ ملتا ہے، عورت بھی صاحبِ مِلک ہوتی ہے، وارث ہوتی ہے ۔ دوسرے مذاہب والے ذرا یہ تو بتادیں کہ عورتوں کے لئے وراثت ، اسلام کے سوا کہاں ہے؟ اسلام عورت کی عزت کرتا ہے ۔ ان کا احترام کرتا ہے ، جہاں مردوں کو ان پر ظلم کرنے سے روکتا ہے وہاں ان کے مال میں تصرفِ بے جا کرنے سے بھی روکتا ہے ۔ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ کَثُرَ ؛ ترکہ خواہ قلیل ہو، خواہ کثیر، کم یا زیادہ ہو، ورثاء کو برابر حق ملے گا ۔ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ؛ یہ خدا کا مقرر کیا ہوا، فرض کیا ہوا حصّہ ہے ۔ کسی کو حق نہیں کہ مستحق کو اس کے حق سے روکے ۔

ترجمہ :- مردوں کو اس مال سے حصّہ ملے گا جس کو ماں باپ اور قرابت دار چھوڑ کر مریں اور عورتوں کو بھی اس مال سے حصّہ ملے گا جس کو ماں باپ اور قرابت داروں نے چھوڑا ہے ، خواہ ترکہ کم ہو یا زیادہ ۔ یہ (خدا کا) فرض کیا ہوا حصّہ ہے (کوئی اس سے مستحق کو روک نہیں سکتا) ۔

ایک حکم الٰہی کا نہ ماننا سارے احکام الٰہیہ کو نہ ماننے کے برابر ہے

صاحبو ! ہندوستان میں ایک بلا پھیلی ہوئی ہے کہ بعض مسلمان قومیں عورتوں کو ترکہ میں کوئی حصّہ نہیں دیتیں ۔ جب ان سے پوچھا جاتا ہے ، حاکم دریافت کرتا ہے کہ تم کس قانون کے تابع ہو تو صاف کہہ دیتے ہیں کہ ہم ''ہندولا'' کے تابع ہیں اور مسئلہ توریث میں احکامِ خداوندی کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں ۔ کوئی غور کرنے والا غور کرے کہ ''ہندولا'' کا تابع ، مسئلۂ توریث میں انکار کرنے والا ، کس طرح مسلمان رہ سکتا ہے ؟ تمام قرآنی احکام کا انکار کرنا اور ایک حکم کا بھی انکار کرنا دونوں برابر ہیں ، کفر ہیں ۔ بمبئی ، گجرات اور کچھ میں بے دینی کی بات عام ہے ۔ یہ لوگ بظاہر مسجدوں کو آراستہ رکھتے ہیں ، خیر خیرات بھی کرتے ہیں ، مگر اس کے ساتھ بعض احکامِ الٰہی کی پابندی سے بھی انکار کرتے ہیں ۔ یہ ساری تباہی بے علمی کی ہے ، احکامِ دین سے ناواقفیت کی وجہ سے ہے ۔ ان نادانوں کے خیال میں یہ ہے کہ لڑکیوں کے وارث ہونے کی صورت میں ان کا مال ان کے خاندانوں سے باہر چلا جائے گا کیونکہ داماد کے لئے ضروری نہیں کہ اسی خاندان کا ہو ۔ اسلام میں اپنے مال کے متعلق عورت آزاد ہے ۔ ایک کا مال ہرگز غیر خاندان میں نہیں جاتا ۔ یہ سارا فتنہ سرمایہ داری اور کیپٹلزم (CAPITALISM) کا ہے ۔ افسوس کہ لوگ مسلمان ہیں مگر اُصولِ اسلام سے واقف نہیں ۔ نادان لوگ نہیں سمجھتے کہ ایک حکمِ الٰہی سے انکار کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے ۔ افسوس کرے تو کوئی کہاں تک ؟ نیل بگڑی ہوئی ہے ، آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے ۔ خدا ہی سُدھارے تو سُدھر سکتا ہے ۔

وَ اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۸﴾

وَاِذَا حَضَرَ ؛ اور جب حاضر ہوں ، آجائیں ۔ اَلْقِسْمَةَ ؛ تقسیمِ ترکہ کے وقت ۔ اُولُوا الْقُرْبٰى ؛ قرابت دار ، ایسے جن کے لئے توریث میں کچھ حصّہ نہیں ۔ مثلاً بیٹے ، پوتوں کے ہوتے نواسوں کو کچھ حصّہ نہیں ملتا کیونکہ بیٹے ، پوتے قوی قرابت دار ہیں ۔ تو خدائے تعالیٰ نے ایک اخلاقی حکم دیا ۔ وَالْيَتٰمٰى ؛ اور یتیم ۔ وَالْمَسٰكِيْنُ ؛ اور مسکین لوگ ۔ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ ؛ تو اس مال میں سے ان کو کچھ دے دو ، آخر وہ بھی آدمی ہیں ، رزق کے محتاج ہیں ۔ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؛ اور ان سے سیدھی بات کرو ۔ اور ان سے بات کرو تو دستور کے موافق ، ڈانٹ ڈپٹ کر ان کو نکال نہ دو ۔

ترجمہ :- اور جب تقسیمِ ترکہ کے وقت حاضر ہوجائیں (آجائیں غیر وارث) قرابت دار ، یتیم ، مسکین ، تو

اُس (مال) میں سے ان کو (کھانے پینے کے لئے) کچھ دے دو اور سیدھے منہ ان سے بات کرو (نہ کہ ڈانٹ ڈپٹ کر ان کو بڑھا دو، چلا دو، نکال دو)۔

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝۹

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ ؛ اور ان لوگوں کو ڈرنا چاہیئے ۔خشیۃ اللہ رکھنا چاہیئے، کچھ تو خوف کرنا چاہیئے ۔لَوْ تَرَكُوْا ؛ اگر چھوڑتے، اگر چھوڑ جاتے ۔مِنْ خَلْفِهِمْ ؛ اپنے پیچھے ۔ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا ؛ ننھے ننھے بچّے ۔خَافُوْا عَلَيْهِمْ ؛ تو ان کے حال پر کیا ان کو ترس آتا، ان کی تباہی کا ڈر ہوتا ۔دوسروں کی اولاد کو بھی اپنی اولاد کے برابر سمجھو ۔جہاں تم اپنی اولاد کا خیال کرتے ہو وہاں دوسرے یتیموں کا بھی خیال کرو، کچھ تو ترس کھاؤ، کچھ تو تمہارا دل پسیجے ۔فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ ؛ لہذا تم اللہ سے ڈرو، تقویٰ اختیار کرو ۔وَلْيَقُوْلُوْا ؛ اور چاہیئے کہ کہیں ۔قَوْلًا سَدِيْدًا ؛ سیدھی بات ۔

ترجمہ :- اور ان (وارثوں) کو ڈرنا چاہیئے کہ اگر وہ اپنے پیچھے ننھے ننھے بچے چھوڑ مرتے تو ان کے حال پر ترس آتا ۔لہذا ان کو اللہ سے ڈرنا چاہیئے اور (ان غریبوں سے) راست اور درست بات کرنی چاہیئے ۔

ع ۱۰
۱۲

اِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝۱۰

اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔يَأْكُلُوْنَ ؛ کھاتے ہیں ۔اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ؛ یتیموں کا مال ۔ظُلْمًا ؛ ناحق، ناروا، ظلم سے ۔اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ ؛ وہ نہیں کھاتے مگر فِىْ بُطُوْنِهِمْ ؛ اپنے پیٹوں میں ۔نَارًا ؛ آگ کو ۔ظلم سے کھانا، نقصان پہنچانے میں آگ کھانے کے برابر ہے ۔وَسَيَصْلَوْنَ ؛ اور قریب میں داخل ہوں گے ۔سَعِيْرًا ؛ بھڑکتی آگ میں، یعنی دوزخی ہیں اور دوزخ میں جلیں گے ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ظلم سے (ناحق، ناروا) یتیموں کے مال کھاتے ہیں، وہ تو اپنے پیٹوں میں آگ ہی کھاتے ہیں اور قریب میں وہ جہنم میں پڑیں گے (خوب جلیں گے)۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا ۔

اس سے پہلے قرابت داروں کی رعایت اور ان کے حقوق کی اہمیت، تیموں سے حُسنِ سلوک کا ذکر کیا گیا تھا۔ اسی سلسلہ میں ترکہ اور مال اہلِ قرابت میں کس طرح تقسیم ہوگا، اس کا تفصیلاً ذکر کیا جاتا ہے۔ تقسیمِ ترکہ کے متعلق چند اہم امور پر ہم آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔

اسلام سے پہلے ترکہ میں عورتوں اور چھوٹے بچوں کا کوئی حصّہ نہ تھا۔ اس میں عربوں کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ اکثر حکومتوں میں اس کا رواج تھا۔ اسلام نے عورتوں کو حصّہ دلایا اور تمام قرابت داروں کو حسبِ حیثیت دلایا۔ جو آدمی مرجاتا ہے اُس کا مال کس ترتیب سے تقسیم کیا جاتا ہے؟ سب سے اوّل وہ قرضہ ادا کر دینا چاہیئے جس میں مال مکفول ہے، رہن ہے۔ اس کے بعد کفن دفن ہے۔ اس سے بچے تو قرض ادا کیا جائے۔ قرضہ کی وجہ سے مُردہ بے گور و کفن نہیں چھوڑا جاسکتا۔ تجہیز و تکفین میں خاندان کی اوسط حالت کا لحاظ رکھا جائے گا، نہ اسراف درست ہے، نہ تنگ دلی، کیونکہ دوسروں کا بھی حق ہے۔ پھر ورثاء کا بھی حق ہے۔ پھر ورثاء سے قرابت، نسب کی وجہ سے ہو یا نکاح کی وجہ سے، یا وِلا یعنی غلام کو آزاد کرنے کی وجہ سے۔ ان میں اوّل اصحابِ فروض ہیں جن کا حصّہ اللہ تعالےٰ نے مقرر کردیا ہے۔ پھر عصبات ہیں، جن کا حصّہ مقرر نہیں۔ اصحابِ فروض سے جو کچھ بچے گا وہ لیں گے۔ عصبات دو قسم کے ہیں۔ (۱) نسبی۔ جیسے بیٹے، باپ۔ (۲) سببی۔ یعنی آزاد کرنے والا۔ اگر کوئی قرابت دار نہ ہو تو آزاد کرنے والا بھی وارث ہوتا ہے، عصبہ ہوتا ہے۔ عصبہ نہ ہو تو عصبہ کا عصبہ۔ پھر رَد ہے۔ یعنی عصبہ کے نہ ہونے کی صورت میں ترکہ، نسبی ذوی الفروض میں تقسیم کردیا جائے گا۔ یعنی زوجین پر رَد نہ ہوگا۔ وہ صرف اپنا مقررہ حصّہ لیں گے۔ مثلاً ایک بیٹی اور ایک زوجہ ہے، تو بیٹی کو بہ اعتبارِ فرض کے اور زوجہ کو ربع اس کا فرض دیا جائے گا اور باقی ربع پھر بیٹی کو بہ اعتبار رَد کے دیا جائے گا۔ پھر ذوی الارحام ہیں۔ یعنی وہ قرابت دار جو نہ ذوی الفروض ہیں نہ عصبہ۔ مثلاً نواسہ، بھانجا، ماموں، خالہ وغیرہ۔ پھر مولی الموالات ہیں یعنی جن میں بھائی چارہ کیا گیا ہو۔ پھر مُقرلہ، بہ نسب، جس کا نسبِ حدّ ثبوت کو نہ پہونچا ہو۔ پھر ثلثِ مال سے زیادہ کی جس کو وصیت کی گئی ہو۔ پھر بیت المال، یعنی اسلامی قومی فنڈ۔ بہر حال مسلمان کا مال کسی طرح غیر مسلم کو نہ پہونچے گا۔ یہاں ایک مسئلہ قابلِ توجہ ہے اسلام میں تبنیت نہیں ہے۔ مگر وصیت بہ جمیع مال ہوسکتی ہے۔

ریاستِ اسلامیہ حیدرآباد میں خلافِ فرامینِ شاہانِ اسلام چند مسلم قرابت داروں کو عطیۂ شاہی سے حصّہ دیا جاتا ہے۔ اگر وہ نہ ہوں تو داخلِ سرکار۔ حالانکہ غیر مسلموں کو بلحاظ تبنیت، وارث بنایا جاتا ہے۔ اس غلط عمل کا نتیجہ یہ ہے کہ اسلامی جاگیریں اور زیبنات داخلِ سرکار ہوئی چلی جارہی ہیں اور مسلمان روز بروز مُفلس اور نادار بن رہے ہیں۔ فرامینِ شاہی میں صریحاً مذکور ہے کہ عطایائے شاہی مسلمانوں میں ان کے اُصول کے موافق اور غیر مسلموں میں ان کے اُصول کے مطابق تقسیم کئے جائیں۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ بیت المال قائم کریں اور مسلم مستحقین میں وہ عطایا، مال اور لاوارث ترکے تقسیم کئے جائیں مسلمانوں کو اس اہم مسئلہ پر فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کا مال داخلِ سرکار ہونے کے بعد غیر مسلموں کو زیادہ ملے گا۔ کیونکہ ان کی تعداد زیادہ ہے اور غیر مسلموں کا مال کسی طرح مسلمانوں کو نہ پہنچ سکے گا۔

اُصولِ وراثت اور ترکہ کے حصے

ترکہ میں سے کن کو حصّہ نہ ملے گا ؟ کون ورثہ میں سے محروم رکھے جائیں گے ؟ (۱) قاتل ، مقتول کا وارث نہ ہوگا ۔ تا کہ مال کے واسطے کوئی کسی کو قتل نہ کر سکے (۲) اختلاف دینین ۔ مسلم ، غیر مسلم کا وارث نہ ہوگا ۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ بے دینی کا دروازہ بند کر دیا جائے (۳) اختلافِ دارین ، جب کہ دو جُدا ملکوں کے رہنے والے ہوں تا کہ دارالاسلام کا مال غیر دارالاسلام میں نہ جائے ۔ ہم کب سمجھیں گے کہ ان دو ریاستوں میں اختلافِ دارین ہے ۔ جب کہ ان دو ریاستوں میں جُدا جُدا افوج ہو ، ان کے مروّجہ قوانین جُدا جُدا ہوں (۴) غلامی ۔ کیونکہ غلام صاحبِ ملک نہیں ہوتا ۔ ع

جو کچھ ہے وہ آقا کا کچھ بھی نہیں بندے کا (حسرت صدیقی)

اگر غلام وارث ہو تو حقیقتہً اس کا آقا مالک ہوجائے گا جو غیر شخص ہے ۔

(۵) جہالتِ موت ۔ یعنی یہ نہ معلوم ہوسکے کہ کون پہلے مرا ہے ۔ مثلاً ایک جہاز میں باپ بیٹے بیٹھے تھے ، جہاز ڈوب گیا ۔ معلوم نہیں ہوسکتا کہ ان میں کون پہلے مرا ہے تو ایسی صورت میں آپس میں کوئی کسی کا وارث نہ ہوگا ۔ ورنہ بے وجہ ترجیح ہوگی ۔

عصبہ کی تین قسمیں ہیں (۱) عصبہ بنفسہ ۔ وہ مرد جو بذاتہ وارث ہو ۔ (۲) عصبہ بغیرہ ۔ وہ عورت جو اپنے بھائی کے ساتھ مل کر عصبہ بنی ہو جیسے بیٹی ۔ بیٹا عصبہ بنفسہٖ ہے اور بیٹی عصبہ بغیرہ ہے اور (۳) عصبہ مع غیرہ ۔ وہ عورت جو دوسری عورت کے ساتھ عصبہ بنی ہو ۔ مثلاً بہن بیٹی کے ساتھ ۔

عصبہ میں اُصولِ ذیل کا لحاظ رکھا جاتا ہے :-

جزءِ میت یعنی بیٹا ، پوتا ، اصلِ میت یعنی باپ دادا سے مرجح سمجھا جاتا ہے کیونکہ وہ جوان ہوتا ہے ، ماں باپ کی خدمت کرتا ہے قریب بعید سے مرجح سمجھا جاتا ہے ۔ مثلاً بیٹا ، پوتے سے مقدم ہے اور باپ دادا سے ، جس کے توسط سے قرابت پیدا ہوتی ہے ۔ اس کے رہتے ، واسطہ والا محجوب رہتا ہے ۔ حاجب ہونا یعنی دوسرے قرابت دار پر اثر ڈالنا اور اس کو روکنا دو قسم کا ہے ۔

(۱) حجبِ حرمان (۲) حجبِ نقصان ۔

(۱) حجبِ حرمان وہ ہے کہ دوسرے کو کچھ نہ ملے ۔ جیسے جزءِ میت کے رہتے جزءِ جزءِ میت کو کچھ نہیں ملتا ۔

(۲) حجبِ نقصان وہ ہے کہ اس کے ہونے سے دوسرے کو کم حصہ ملتا ہے ۔ مثلاً اولاد نہ ہو تو عورت کو ربع یعنی ۱/۴ اور شوہر کو نصف یعنی ۱/۲ ملتا ہے ۔ اگر اولاد ہو تو زوجہ کو ثمن یعنی ۱/۸ اور زوج کو ۱/۴ ملے گا ۔

يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ

يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ
السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ
لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۱﴾

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ ؛ اللہ تم کو وصیت کرتا ہے، خدا کی وصیت حکم ہے، اس کا فرمان ہے۔ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ؛ تمہاری اولاد کے متعلق، ولد کا لفظ عربی میں بیٹا بیٹی دونوں پر بولا جاتا ہے۔ لِلذَّكَرِ ؛ مرد کے لئے، نر کے لئے۔ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؛ دوعورتوں کے حصوں کے برابر یعنی اگر بیٹا بیٹی ہو تو بیٹے کو دو حصّے اور بیٹی کو ایک حصّہ۔ یہ کیوں؟ عورت کا پالنے والا اُس کا خاوند بھی تو ہے اور مرد تو خود دوسروں کو پالنے والا ہے۔ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً ؛ پس اگر عورتیں ہی ہوں۔ فَوْقَ اثْنَتَيْنِ ؛ دو سے زیادہ ہوں۔ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ؛ تو ان کو ترکہ کا دو ثلث یعنی ۲/۳ یا دو تہائی۔ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً ؛ اور اگر ایک لڑکی ہو۔ فَلَهَا النِّصْفُ ؛ تو اس کو نصف یعنی ۱/۲۔ لڑکیوں کا کیا حکم ہے؟ دو یا دو سے زیادہ بیٹیوں کو دو ثلث یعنی ۲/۳۔ وَلِاَبَوَيْهِ اور اس کے ماں باپ کے لئے۔ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ؛ ان میں سے ہر ایک کو۔ اَلسُّدُسُ ؛ سُدس یعنی چھٹا حصّہ ۱/۶۔ مِمَّا تَرَكَ ؛ اس مال سے جو میت نے چھوڑا۔ اس کے ترکہ میں سے۔ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ؛ اگر اس کی اولاد ہو۔ خواہ میت کو بیٹا، بیٹی دونوں ہوں یا صرف بیٹا یا صرف بیٹی ہو۔ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ ؛ پھر اگر میت کی اولاد نہ ہو۔ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ ؛ اور اس کے ماں باپ اس کے وارث ہوں۔ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ؛ تو اس کی ماں کو ثلث یعنی تہائی یا ۱/۳ یعنی اگر صرف ماں باپ ہوں تو باپ کو دو ثلث اور ماں کو ایک ثلث۔ اگر ماں باپ کے ساتھ خاوند یا بیوی ہو تو زوجین یعنی زن و شوہر کا حصّہ دینے کے بعد ماں کو ثلث اور باقی باپ کو مثلاً اُم یعنی ماں، اَب یعنی باپ، زوج یعنی شوہر، ان سب کا حصّہ اس طرح سے تقسیم ہوگا۔

زوج کو نصف یعنی ۱/۲ اور اَب کو ۱/۳ اور اُم کو ۱/۶ جو زوج کا حصّہ جانے کے بعد باقی کا ۱/۳ ہوتا ہے۔ اگر زوجہ اور ماں باپ ہوں تو زوجہ کو ۱/۴ اور اُم کو کل کا ۱/۳ دینے کے بعد اَبْ کو بھی ۱/۳ دے کر باقی ۱/۱۲ بہ حیثیت عصبہ کے دیں گے۔ اس طرح اَبْ کو مجموعی طور پر ۵/۱۲ حصّہ ملے گا۔ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ ؛ پھر اگر اس کے ہوں۔ اِخْوَةٌ ؛ کئی بھائی۔ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ ؛ تو اس کی ماں کو سدس یعنی چھٹا حصّہ یا ۱/۶۔ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ ؛ وصیت کے بعد۔ يُّوْصِيْ بِهَآ ؛ میت نے جس کی وصیت کی ہو۔

واضح ہو کہ بعض دفعہ ایسے قرابت دار بھی رہتے ہیں کہ ان کو میراث سے کچھ حصّہ نہیں ملتا کیونکہ ان سے قوی تر قرابت دار وارث ہوتے ہیں۔ مثلاً بیٹا بیٹی کے رہتے نواسے، یا بیٹی کے رہتے پوتی یا اور دوسرے قرابت دار یا کسی نیک کام کے لئے میت کو وصیت کرنے کا حق ہے۔ یہ وصیت ثلث یعنی ایک تہائی (۱/۳) سے زیادہ نہ ہوگی۔ ہاں اگر وارث اجازت

دے تو زائد از ثلث وصیت بھی ممکن ہے ۔ اَوْ دَیْنٍ ؛ یا میت زیر بارِ قرض ہے تو قرض ادا ہونا چاہیئے ۔ پس ترتیب اس طرح سے ہوگی ۔ اوّل قرض ، پھر وصیت بہ ثلثِ مال ۔ پھر دوسرے قرابت داروں میں باقی ترکہ تقسیم ہوگا ۔ اٰبَآءُ کُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ ؛ تمہارے باپ اور بیٹے ۔ لَا تَدْرُوْنَ ؛ تم نہیں جانتے ، تمہیں کیا معلوم ۔ دَرٰی یَدْرِیْ دِرَایَةً ؛ جاننا ، سمجھنا ، غور وفکر سے معلوم کرنا ۔ اَیُّھُمْ ؛ ان میں سے کون ۔ اَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعًا ، تم کو نفع پہونچانے میں قریب تر ہے ، تمہیں کیا معلوم کہ تم میں کون زیادہ نفع بخش ہے ۔ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰہِ ؛ حصوں کا تقرر اللہ کی طرف سے ہے ۔ ترکیب میں مفعولِ مطلق ہے یعنی فُرِضَ ذٰلِکَ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰہِ ۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ ؛ بے شک اللہ ہے ۔ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ؛ علم وحکمت والا ، اللہ تعالیٰ تمام حالات سے واقف ہے اور جو کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ تم کو تمہاری اولاد کے بارے میں (یہ) حکم دیتا ہے کہ مرد کو دو عورتوں کے حصّہ کے برابر ملے (مَردوں کو عورتوں کا دو چند حصّہ ملے) پھر اگر صرف لڑکیاں ہوں دو (یا تین یا اس) سے زیادہ تو ان کے لئے ترکہ کا دو ثلث (یعنی ۲/۳) اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کو (ترکہ کا) نصف (یعنی ۱/۲) اور اس کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکہ کا سُدُس (یعنی ۱/۶) بشرطیکہ اس کی اولاد بھی ہو ۔ پھر اگر اولاد نہ ہو اور اس کے ماں باپ اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کو ثلث (یعنی ۱/۳) پھر اگر (میت کی اولاد نہ ہونے کی صورت میں) اس کے بھائی ہوں تو اس کی (میت کی) ماں کا چھٹا حصّہ ہے ، وصیت (کی تکمیل) کے بعد جس کی میت نے وصیت کی ہو یا قرض ادا کرنے کے بعد (یعنی پہلے قرض اور وصیت ادا کریں ۔ پھر ترکہ ورثاء میں تقسیم ہوگا) ۔ تمہیں کیا معلوم کہ تمہارے باپ دادا اور بیٹوں میں سے کون تمہارے لئے زیادہ نفع بخش ہیں ۔ یہ خدا کے مقرر کردہ حصّے ہیں ۔ بے شک اللہ علم وحکمت والا ہے ۔

وَلَکُمْ نِصْفُ مَا تَرَکَ اَزْوَاجُکُمْ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّھُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ کَانَ لَھُنَّ
وَلَدٌ فَلَکُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْنَ بِھَآ اَوْ دَیْنٍ ؕ
وَلَھُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکْتُمْ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّکُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ وَلَدٌ
فَلَھُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَکْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ تُوْصُوْنَ بِھَآ اَوْ دَیْنٍ ؕ

وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّورَثُ كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهٗٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ

فَإِنْ كَانُوٓا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ

بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝۱۲

وَلَكُمْ ؛ اور تمہارے لئے ہے ۔ نِصْفُ مَاتَرَکَ ؛ نصف اس کا جو چھوڑا ۔ اَزْوَاجُكُمْ ؛ تمہاری بیویوں نے ۔ اِنْ لَّمْ يَكُنْ ؛ اگر نہ ہوں ۔ لَهُنَّ وَلَدٌ ؛ ان کی اولاد ۔ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ ؛ پھر اگر ان کی اولاد ہو ۔ فَلَكُمُ الرُّبُعُ ؛ تو تمہارے لئے ربع یعنی ۱/۴ ہے ۔ مِمَّا تَرَكْنَ ؛ ان کے ترکہ سے ۔ یعنی اولاد ہو تو خاوند کو ربع ورنہ نصف ۔ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ ؛ بعد ادائے وصیت کے ۔ يُّوْصِيْنَ بِهَا ؛ جو انھوں نے کی ہو ۔ اَوْدَيْنٍ ؛ یا قرض ۔ یعنی اوّل قرض ادا کریں پھر وصیت ادا کریں ۔ باقی ترکہ ورثاء میں تقسیم ہوگا ۔ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ ؛ اور ان کے لئے ربع یعنی ۱/۴ ہے ۔ اس مال میں سے جو کہ تم نے چھوڑا ۔ یعنی عورتوں کو مردوں کے ترکہ میں سے ربع یعنی ۱/۴ حصّہ ہے ۔ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ؛ اگر تمہاری اولاد نہ ہو ۔ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ ؛ پھر اگر تمہاری اولاد ہو ۔ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ ؛ تو ان عورتوں کو ثمن یعنی تمہارے ترکہ میں سے ۱/۸ حصّہ ملے گا ۔ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا ؛ اس وصیت کی ادائیگی کے بعد جو تم کرتے ہو ۔ اَوْدَيْنٍ ؛ یا قرض کے بعد ۔

دیکھو ! جو اللہ تعالیٰ بار بار قرض اور وصیت کا ذکر فرماتا ہے کہ کہیں ان کی ادائیگی میں سہل انگاری نہ کی جائے ۔ یہ حقوق الناس ہیں ۔ اس میں ہرگز کوتاہی نہ کرنی چاہیئے ۔ خدا کا دل بہت کشادہ ہے ۔ وہ حقوق اللہ سے درگزر کرتا ہے مگر چھوٹے دل کے آدمیوں کے حقوق معاف ہونا مشکل ہے ۔

وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ ؛ اور اگر کوئی مرد ہو ۔ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً ؛ تو اس کی بہ حیثیتِ کلالہ توریث ہوگی ۔ کلالہ کیا ہے؟ جس کے اُصول وفروع نہ ہوں ۔ نہ ماں باپ ہوں نہ اولاد ہو، بلکہ بھائی بہن ہوں ۔ اَوِامْرَاَةٌ ؛ عورت کا بھی یہی حکم ہے ۔ یعنی اُصول وفروع نہ ہونے کی صورت میں عورت و مرد دونوں کا حصّہ ہوگا ۔ وَلَهٗ اَخٌ اَوْاُخْتٌ ؛ اور اس کے بھائی یا بہن ہوں ۔ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ؛ تو ان میں سے ہر ایک کے لئے سُدس یعنی ۱/۶ ہے ۔ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ؛ پھر اگر اس سے زیادہ ہوں یعنی ایک سے زیادہ ہوں مثلاً دو تین ہوں ۔ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ ؛ تو وہ سب ثلث میں شریک ہیں مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْدَيْنٍ ؛ بعدِ ادائے وصیت یا دین یا قرض کے ۔ غَيْرَ مُضَآرٍّ ؛ بغیر اس کے کہ کسی کو ضرر یا نقصان ہو ۔ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؛ یہ اللہ کی وصیت اور حکم ہے ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ؛ اور اللہ صاحبِ علم وحلم ہے ۔ خبردار ہے، بُردبار ہے ۔

کلالہ وہ جس کے ماں باپ ہوں اور نہ اولاد بلکہ بھائی بہن ہوں

ترجمہ :- اورتم کوتمہاری بیویوں کے ترکہ میں سے نصف ہے اگر ان کی کوئی اولاد نہ ہو اور اگر ان کی اولاد ہوتو تم کوان کے ترکہ میں سے ربع (یعنی ۱/۴ حصّہ) ہے مگر وصیت یا قرض کی ادائیگی کے بعد۔ اور بیویوں کوتمہارے ترکہ میں سے ربع (یعنی ۱/۴) حصّہ ہے اگرتم کو کوئی اولاد نہ ہو۔ پھر اگر تمہاری اولاد ہوتو ان کوثمن (یعنی ۱/۸) حصّہ تمہارے ترکہ میں سے ملے گا مگر ان کی وصیت یا قرض ادا کرنے کے بعد۔ اگر مرد یا عورت ہے تو ان کی بھی توریث بہ حیثیتِ کلالہ ہے (یعنی جب کہ اولاد نہ ہو) اور اس کا ایک بھائی اور ایک بہن ہوتو ان میں سے ہر ایک کوایک سُدس (یعنی ۱/۶) ہے۔ پھر اگر اس سے زیادہ ہوں (یعنی دو یا دو سے زیادہ بھائی بہن ہوں) تو ایک تہائی میں سب شریک ہیں مگر وصیت یا قرض ادا کرنے کے بعد، بغیر اس کے کہ ان کو کوئی نقصان یا ضرر پہنچے۔ یہ خدائی حکم ہے۔ اور اللہ علم وحلم والا ہے۔

واضح ہوکہ بہن بھائی تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) سگے بھائی جن کے ماں باپ ایک ہوں ان کو عینی، حقیقی اور بنی اعیان بھی کہتے ہیں (۲) پدری بھائی، جن کا باپ ایک ہواور مائیں دو ہوں۔ ان کو سوتیلے، عَلّاتی اور بنوعلات بھی کہتے ہیں عینی بھائی بہن عصبہ ہوتے ہیں۔ ان کے نہ ہونے کی صورت میں عَلّاتی عصبہ ہوں گے (۳) اخیافی بھائی بہن، جن کی ماں ایک ہو اور باپ مختلف ہوں یہ عصبہ نہیں ہوسکتے۔ ہمیشہ ذی فرض ہی رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہوتو سدس یعنی ۱/۶ اور زیادہ ہوں تو ثلث یعنی ۱/۳ اخیافی بہن کو اخیافی بھائی کے برابر حصّہ ملے گا۔ یہاں مرد کوعورت سے دوگنا حصّہ نہ ملے گا۔ اخیافی بھائی بہن، ماں کی وجہ سے حصّہ پائیں گے جو عصبہ نہیں ہوتے۔ عورت کی قائم مقامی کی وجہ سے یہاں مرد اور عورت برابر ہیں۔ [بشرطیکہ متوفی شوہر سے صلبی اولاد نہ ہو۔۔۔۔ اضافہ از اکیڈیمی]

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۳﴾

تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ ؛ یہ خدا کے حدود ہیں۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ؛ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے۔ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ ؛ اللہ اس کو جنتوں میں داخل فرمائے گا۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ ان باغوں کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؛ یہ لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ؛ اور یہ بڑی کامیابی ہے، فائز المرامی ہے۔

ترجمہ :- یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور فرماں برداری کرے گا وہ (اللہ) اس کو جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ اور وہ جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے (ان کو خلود اور دوام نصیب ہوگا) اور یہ عظیم الشان کامیاب ہونا (اور فائز المرام ہونا) ہے ۔

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع ۲ ۱۳

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے ، ان سے عصیان کرے ، اور ان کے احکام نہ مانے ۔ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ ؛ اور اس کے حدود سے تجاوز کرے ، آگے بڑھ جائے ، تعدّی کرے ۔ يُدْخِلْهُ ؛ اس کو داخل کرے گا ۔ نَارًا ؛ آتشِ جہنم میں ۔ خَالِدًا فِيْهَا ؛ اس میں ہمیشہ جلتا بھنتا رہے گا ۔ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ؛ اور اس کے لئے عذاب ہے ذلیل وخوار کرنے والا ، اہانت و رسوائی کا باعث ۔

ترجمہ :- اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کے حدود سے تجاوز کرے گا تو وہ (اللہ) اس کو آتشِ دوزخ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا ۔ اور اس کے لئے رُسوا کن عذاب ہوگا ۔

اب میں فرائض کے چند اہم مسائل بیان کرتا ہوں ۔ کیونکہ میں بہت سے مولویوں کو دیکھتا ہوں کہ فرائض کے مسائل بیان کرنے میں پریشان ہوتے ہیں ۔ علمائے فرائض اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کا جواب صحیح اعداد میں ہو ۔ اس لئے وہ جب دیکھتے ہیں کہ کسر پڑتی ہے فوراً ذو اضعافِ اقل نکالتے ہیں اور کسر کو دور کرتے ہیں کیونکہ برابر کی چیزوں کو برابر کی چیزوں میں ضرب دینے سے حاصلِ ضرب کی نسبت نہیں بدلتی ۔ ترکہ کی تقسیم کا طریقہ

اعداد دو قسم کے ہیں ۔ قسمِ اوّل میں ثمن ۱/۸ ، ربع ۱/۴ ، نصف ۱/۲ ۔ اور قسمِ دوم میں ثلثین ۲/۳ ، سدس ۱/۶ ، ثلث ۱/۳ ثلث اور ثلثین کا مخرج یعنی ذو اضعافِ اقل ۳/۳ ہے ۔ ثلثان ، ثلث اور سُدس سب کا مخرج ۶ ہے ۔ نصف کا مخرج ۲ ہے ۔ نصف اور ربع کا مخرج ۴ ہے ۔ نصف ، ربع ، ثمن سب کا مخرج ۸ ہے ۔ ثلثان ، ثلث اور نصف کا مخرج ۶ ہے ۔ سُدس اور نصف کا مخرج ۶ ہے ۔ ثلث اور ربع کا مخرج ۱۲ ہے ۔ سُدس اور ثمن کا مخرج ۲۴ ہے ۔ بعض اوقات اجزاء کو جمع کرتے ہیں تو مجموعہ کُل سے بڑھ جاتا ہے ۔ ایسی صورت میں اعداد کو جمع کر کے حاصلِ جمع کو مخرج بنا دیتے ہیں ۔ اس کو عــول کہتے ہیں ۔ مثلاً ۶ میں سے زوج کو نصف یعنی ۳ ۔ اُمْ کو ۱/۳ یعنی ۲ اور اَبْ کو بھی ۱/۳ یعنی دو دینے سے ان سب کا مجموعہ ۷ ہوتا ہے

نہ کہ چھ ۔ لہذا مخرج ٦ لکھ کر اُسی کے اُوپر ع بنا کر ۷ لکھ دیں گے اور اس طرح لکھیں گے ۔

۷/ع۶

میـــــــــــــت

زوج	ام	اب
۱/۲	۱/۳	۱/۳
=	=	=
۳	۲	۲

احد الزوجین ذی فرضِ صلبی ہیں اور دوسرے ذی فرضِ نسبی ۔ احدالزوجین کا حصّہ دینے کے بعد بقیہ ذوی الفروضِ نسبی میں تقسیم کردیا جائے گا ۔ مثلاً احد الزوجین کو حصّہ دے کرایک کچّا مسئلہ بنایا جائے گا اور ان کے حصص لکھ لئے جائیں گے ۔ احد الزوجین کو حصّہ دینے کے بعد جو باقی بچ رہے گا اس کو ذوی الفروضِ نسبی میں تقسیم کیا جائے گا ۔ اگر تقسیم میں کسر پیدا ہو تو ضرب دے کر کسر دُور کردی جائے گی ۔ مثلاً ثمن کا مخرج ۸ ہے مسئلہ ۸ سے بنایا جائے گا اور ماں کا حصّہ ۱/۶ ہے اور بنتین کا حصّہ ۲/۳ ان کا کچّا مسئلہ ۵ سے بنایا جائے گا کیونکہ ان کے حصوں کا مجموعہ ۵ ہے ۔ زوجہ کا حصّہ جانے کے بعد ۷ بچتے ہیں جو پانچ پر صحیح تقسیم نہیں ہوتے ۔ ۵ کو ۸ میں ضرب دینا چاہیئے اور ماںقی ۷ میں ضرب دینا چاہیئے ۔

اب کچّا مسئلہ ۳۵ کا ہوگا جس میں سے اُمْ کو ۷ حصّے ملیں گے اور بنتین کو ۲۸ دیئے جائیں گے اور صورتِ مسئلہ یہ ہوگی ۔

۸ رد تصحمن ۴۰ ماںقی ۷ ردہ تصحمن ۳۵

میـــــــــــــت

زوجہ	اُمْ	بنتین
۱/۸	۱/۶	۲/۳
—	—	—
۱	۱	۴
=	=	=
۵	۷	۲۸

اس سے پہلے عورتوں کی میراث کا حکم تھا ۔ جب ہاتھ میں پیسہ آتا ہے اور کسی قسم کی روک ٹوک نہیں رہتی اور آزادی کی ہوا کانوں میں بھرتی ہے تو ان کے روکنے کے لئے یہ آیتیں نازل ہوئیں ۔

وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ
فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰى یَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ

اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾

وَالّٰتِىْ ؛ اور وہ عورتیں جو ۔ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ ؛ کھلی بے حیائی کی بات کرتی ہیں ۔ خواہ زِنا ہو، خواہ مقدماتِ زنا ۔ مِنْ نِّسَآئِكُمْ ؛ تمہاری عورتوں میں سے ۔ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ ؛ تو ان پر شاہد، گواہ لاؤ ۔ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ؛ تم میں سے چار ۔ یہ نہیں کہ ہوائی باتوں پر کسی کو تہمت لگا دی ۔ چار گواہوں کا مقرر کرنا عورتوں کی عزت وحرمت کو ظاہر کرتا ہے ۔ فَاِنْ شَهِدُوْا ؛ اگر چار مردوں نے گواہی دے دی ۔ فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِى الْبُيُوْتِ ؛ تو ان کو گھروں میں روکے رکھو، مارے مارے پھرنے مت دو ۔ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ ؛ یہاں تک کہ موت ان کی زندگی کے دن پورے کردے، ان کی وفات ہوجائے یعنی آخر دن تک ان پر روک ٹوک رکھو تا کہ حیا کا برقع اُٹھا کر بدمعاش نہ بن جائیں ۔ اَوْيَجْعَلَ اللّٰهُ ؛ یا اللہ مقرر کردے ۔ لَهُنَّ سَبِيْلًا ؛ ان کے لئے کوئی راستہ یعنی حدِ زِنا جاری کردے ۔ حدِ زِنا سورۂ نور میں مذکور ہے ۔

ترجمہ :- اور تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کریں تو ان پر تم میں سے چار گواہ طلب کرو ۔ پھر اگر وہ شہادت دے دیں تو ان کو گھروں میں روک رکھو، یہاں تک کہ ان کی وفات ہوجائے (یعنی وفات تک) یا ان کے لئے اللہ کوئی راستہ نکالے (یعنی حدِّ شرعی مقرر کرے)۔

یہ آیت حدِّ شرعی کی تمہید ہے اور تمہیدی احکام منسوخ نہیں ہوتے ۔

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿۱۶﴾

وَالَّذٰنِ ؛ اور جو مرد اور عورت ۔ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ایسی بے حیائی کا کام کریں ۔ فَاٰذُوْهُمَا ؛ تو ان کو سزا دو ۔ فَاِنْ تَابَا ؛ پھر اگر وہ دونوں توبہ کرلیں ۔ وَاَصْلَحَا ؛ اور اپنی چال درست کرلیں ، اِن میں صلاحیت پیدا ہوجائے ۔ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؛ تو ان سے اعراض کرو ۔ ان کو چھوڑدو ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ؛ توبہ قبول کرنے والا ، رحم کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اگر جو عورت ، مرد تم میں سے بدکاری کرے تو ان کو (سزا دو) ایذا دو ۔ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور عملِ صالح پر آجائیں تو ان سے اعراض کرو (درگزر کرو) ۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَأُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷﴾

اِنَّمَا التَّوْبَةُ ؛ اس کے سوا کچھ نہیں کہ توبہ، توبہ کا قبول کرنا ۔ عَلَی اللّٰہِ ؛ اللہ نے اپنے اُوپر لازم کرلیا ہے ۔ لِلَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ۔ یَعْمَلُوْنَ ؛ کرتے ہیں ۔ اَلسُّوْٓءَ ؛ برائی ، گناہ ۔ بِجَھَالَۃٍ ؛ جیم کے فتحہ سے ۔ جہالت اور نادانستگی سے ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ ؛ پھر توبہ کرلیتے ہیں ۔ جھٹ پٹ ، ساتھ ہی ۔ فَاُولٰٓئِکَ ؛ پھر یہ لوگ ۔ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ ؛ اللہ ان کی توبہ قبول کرلیتا ہے ۔ وَکَانَ اللّٰہُ ؛ اور ہے اللہ ۔ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ؛علم وحکمت والا ۔

گناہ کرنے کے بعد توبہ کے وقت جو ندامت وشرمندگی پیدا ہوتی ہے اور دل میں جو شکستگی آتی ہے وہ دِلی اعمال میں بہت بڑی چیز ہے جو گناہوں کو دھو دیتی ہے ۔ اور قبولِ توبہ اسی حکمت پر مبنی ہے ۔

ترجمہ :- اللہ تو ان ہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے کوئی برا کام کر بیٹھتے ہیں پھر جھٹ پٹ توبہ بھی کرلیتے ہیں ۔ اللہ ان ہی لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے ۔ اور اللہ تو بڑا علم وحکمت والا ہے ۔

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّيْ تُبْتُ الْاٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ أُولٰٓئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ﴿۱۸﴾

وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ ؛ اور توبہ نہیں ہے ۔ لِلَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ۔ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ؛ برے کام اور گناہ کئے جاتے ہیں ۔ حَتّٰٓی اِذَا حَضَرَ ؛ یہاں تک کہ جب آجاتی ہے ، حاضر ہوجاتی ہے ۔ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ ؛ ان میں سے کسی ایک کے پاس موت ۔ ہم کب سمجھیں گے کہ کسی کے پاس موت حاضر ہوگی ؟ جب عذاب کے فرشتے نازل ہونے لگیں ، عالمِ آخرت کھل جائے ، ایمان بالغیب باقی نہ رہے ۔ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْئٰنَ ؛تو کہتا ہے کہ میں اب توبہ کرتا ہوں ۔ وَلَا الَّذِیْنَ اور نہ ان لوگوں کے لئے توبہ ہے جو ۔ یَمُوْتُوْنَ ؛ مرتے ہیں ۔ ان کو موت آجاتی ہے ۔ وَھُمْ کُفَّارٌ ؛ بحالیکہ وہ کافر تھے ۔ منکر تھے ، خدا کو مانتے ہی نہ تھے ۔ اُولٰٓئِکَ ؛ یہ لوگ ۔ اَعْتَدْنَا لَھُمْ ؛ ہم نے ان کے لئے تیار رکھا ہے ۔ عَذَابًا اَلِیْمًا ؛ دردناک عذاب ، رنج والم پیدا کرنے والی سزا ۔

ترجمہ :- اور توبہ ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو بُرے کام کئے چلے جاتے ہیں (گناہ پر گناہ کرتے ہیں) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آجاتی ہے تو کہتا ہے "میں نے اب توبہ کرلی"۔ اور

گناہ پر ندامت کے ساتھ توبہ کی قبولیت کے لئے اچھی نیت ضروری ہے

نہ ان لوگوں کے لئے (توبہ) ہے جو مرتے ہیں تو کافر مرتے ہیں ۔ ہم نے ان لوگوں کے لئے رنج والم کا عذاب تیار رکھا ہے ۔

فرعون نے عمر بھر خدائی دعوے کئے ۔ جب فرشتہ کو دیکھ لیا تو کہنے لگا کہ میں بنی اسرائیل کے خدا پر ایمان لاتا ہوں ۔ فرشتہ نے کہا ! آج ایمان لاتا ہے ؟ حالانکہ اس سے پہلے تو ، تو نے ہمیشہ نافرمانی کی ہے اور کفر میں مبتلا تھا ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا۟ ٱلنِّسَآءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا۟ بِبَعْضِ مَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰٓ أَن تَكْرَهُوا۟ شَيْـًٔا وَيَجْعَلَ ٱللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٩﴾

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ؛ اے ایمان والو ! اے لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ لَا يَحِلُّ لَكُمْ ؛ تم کو حلال نہیں ، جائز نہیں ۔ أَن تَرِثُوا۟ ٱلنِّسَآءَ كَرْهًا ؛ کہ عورتوں کے زبردستی وارث بن جاؤ ۔ علّاتی ماں پر بھی جاہلیت کی رسم کے مطابق قابض ہو جاؤ ۔

موجودہ زمانہ میں بھی سرحد کا مرد ، عورت کے ماں باپ کو وَلْوَز دیتا ہے ، خاوند کے مرنے کے بعد بیوہ جہاں چاہے نکاح نہیں کر سکتی ، نکاح کرے گی تو متوفی کے خاندان ہی کے کسی مرد سے کرے گی ۔ ہاں اس وقت دوسرے خاندان میں نکاح کر سکے گی ، جب مرد کے خاندان والوں کو وَلْوَز واپس کردے ۔ اسلام میں عورت کو مہر ملتا ہے اور عورت کے ماں باپ کو روپیہ دینے کا قاعدہ یہودیوں کا ہے ۔ یہ لوگ عورت کے خاندان کے مردوں کو چھوڑ کر کسی اور سے نکاح کرنے کو بڑی بے شرمی کی بات سمجھتے ہیں ۔ سرحدی مسلمانوں کو ان خلافِ شرع کاموں سے روکنے کی ضرورت ہے ۔

وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ ؛ اور نہ ان کو اس لئے روکو ۔ لِتَذْهَبُوا۟ بِبَعْضِ مَآ ءَاتَيْتُمُوهُنَّ ؛ کہ لے جاؤ اس مال کا کچھ حصّہ جو تم نے ان کو دیا ہے ۔ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ ؛ مگر یہ کہ کریں ۔ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؛ کھلی بے حیائی کا کام ۔ وَعَاشِرُوهُنَّ ؛ اور ان کے ساتھ زندگی بسر کرو ۔ معاشرت کرو ۔ بِٱلْمَعْرُوفِ ؛ معلوم طریقہ سے ، دستور کے موافق ، عُرفِ عام کے مطابق ۔ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ ؛ پھر اگر تم کو ان سے کراہت ہے ، وہ تم کو ناپسند ہیں ۔ فَعَسَىٰٓ أَن تَكْرَهُوا۟ شَيْـًٔا ؛ تو شاید کہ ایک چیز کو تم مکروہ سمجھتے ہو ، ایک چیز کو ناپسند کرتے ہو ۔ وَيَجْعَلَ ٱللَّهُ فِيهِ ؛ اور اللہ اسی میں پیدا کردے ۔ خَيْرًا كَثِيرًا ؛ خیرِ کثیر ، خیر و برکت ۔ یعنی عورتوں کو چھوڑنے میں جلدی نہ کرو ۔ طلاق بدترین جائز ہے ۔

ترجمہ :- اے مسلمانو ! تم کو حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کے والی وارث بن جاؤ اور ان کو اس لئے نہ روکو کہ جو کچھ تم نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ حصّہ لے لو (تمہارے دیئے ہوئے مال کو وہ چھوڑ دیں

اور مہر معاف کرنے پر مجبور ہو جائیں) مگر یہ کہ وہ کوئی کھلی بے حیائی کا کام کریں (تو تم ان کو سزا دے سکتے ہو مہر معاف کرواسکتے ہو، خلع کرا سکتے ہو۔ مسلمانو!) اور عورتوں کے ساتھ دنیا کے رسم و رواج کے مطابق رہو۔ پھر اگر وہ تم کو ناپسند ہیں (مکروہ ہیں) تو ہوسکتا ہے کہ ایک شئے تم کو مکروہ معلوم ہوتی ہو اور اللہ اسی میں خیرِ کثیر پیدا کردے۔

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿۲۰﴾

وَاِنْ اَرَدْتُّمْ ؛ اور اگر تم نے اِرادہ کرلیا ہے، اگر تم چاہتے ہو۔ اِسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ؛ بدل دینا ایک بیوی کا دوسری بیوی کی جگہ۔ وَّاٰتَيْتُمْ ؛ اور تم نے دیا ہو۔ اِحْدٰىهُنَّ ؛ان میں سے ایک کو۔ قِنْطَارًا ؛ ڈھیر۔ فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا تو اس سے نہ لو کچھ۔ یعنی اگر تم کو تمھاری بیوی پسند نہیں اور تم اس کی جگہ دوسری سے شادی کرلینا چاہتے ہو تو اگر روپیوں کے ڈھیر بھی دیۓ گئے ہوں تو اس میں سے کچھ نہ لو۔ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا ؛ کیا تم مہر واپس لینا چاہتے ہو جھوٹی تہمتیں لگا کر، بہتان باندھ کر۔ وَاِثْمًا مُّبِيْنًا ؛ اور خود کھلا گناہ مول لے کر۔

ترجمہ :- اور اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی بدلنا چاہتے ہو اور تم نے اس کو (مہر میں) روپیوں کا ایک ڈھیر بھی دیا ہو تب بھی اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ کیا تم بہتان باندھ کر اور (اپنے سر پر) صریح گناہ لے کر اس کا مہر کھا جانا چاہتے ہو۔

سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۲۹ میں عورت مہر واپس کردے تو جائز بتایا گیا ہے اور یہاں مہر کے واپس نہ لینے کا حکم ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر عورت کی شرارت ہے یا اس کی کراہت ہے اور مرد بے قصور ہے تو مہر کی معافی مناسب ہے اور اگر مرد کی شرارت ہے اور عورت بے قصور ہے تو عورت کو مہر کی معافی پر مجبور کرنا ناجائز ہے۔

رسولِ خدا ﷺ کے زمانہ میں ایک صحابیؓ نے اپنی بیوی کو مہر میں باغ دے دیا تھا۔ بیوی کو میاں سے کچھ کراہت سی تھی انھوں نے دربارِ نبوتؐ میں خُلع کی درخواست پیش کی۔ اسے باغ واپس کرنے اور خُلع کا حکم دیا گیا۔

آج کل مسلمانوں میں ایک غلط فہمی عام ہوگئی ہے کہ خُلع میں مرد مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ قاضی کیا ہوا؟ ایک ناصح مشفق ہوا کہ خُلع کا مشورہ دے کر خاموش بیٹھ گیا۔ کوئی ذرا غور کرے کہ عنین اور لِعان کی صورت میں اور بعض اور صورتوں میں خود قاضی اس مرد کا قائم مقام ہو کر طلاق دے گا۔ اس غلط فہمی کا نتیجہ کیا ہو رہا ہے؟ ظالم مرد سے چھوٹنے کے لئے عورتیں کرسچین

اور آرین ہو جارہی ہیں ۔ ہمیشہ اس اُصول کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ چھوٹے شر کو بڑے شر کے مقابل قبول کرلینا چاہیئے ۔ عورت کے مرتد ہوجانے سے بھی زیادہ اور کوئی برائی ہوسکتی ہے ؟ اگر احتیاط کو پیشِ نظر رکھتے ہو، ظالم مرد کو قید کرو، اس کو تعزیر دو، پٹواؤ کہ عورت کے چھوڑنے پر تیار ہوجائے ۔ آخری علاج داغ دینا ہے ۔ یعنی قاضی خود مرد کا قائم مقام ہوکر طلاق دے گا ۔

وَكَيْفَ تَأْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۲۱﴾

وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ ؛ اور بھلا تم اس مہر کو کیونکر واپس لے سکتے ہو ۔ وَقَدْ اَفْضٰى ؛ اور جب کہ پہنچ کرلی ہو، رسائی پیدا کرلی ہو ۔ بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؛ تمہارے بعض بعض سے ۔ یعنی میاں بیوی مل چکے، خلوتِ صحیحہ ہوچکی، کوئی روک ٹوک باقی نہ رہی ۔ وَاَخَذْنَ مِنْكُمْ ؛ اور عورتوں نے تم سے لے لیا تھا ۔ مِيْثَاقًا غَلِيْظًا ؛ پکا عہد ۔ غلیظ کے معنٰے موٹے کے ہیں ۔ عربی میں حبالـــــۂ نکاح کہتے ہیں ۔ یعنی نکاح کا رسّا کہ لاکھ توڑو نہ ٹوٹ سکے اور فارسی میں رشتۂ نکاح کہ ایک جھٹکے میں ٹوٹ جائے ۔

ترجمہ :- اور بھلا تم اس (مہر) کو کیونکر واپس لے سکو گے ؟ جب کہ تم نے ایک دوسرے سے (میاں نے بیوی کی طرف) بے حجابانہ طور پر رسائی پیدا کرلی ہو اور (شادی کے وقت) تم سے مضبوط عہد عورتوں نے لئے تھے ۔

(ظاہر ہے کہ خلوتِ صحیحہ کے بعد پورا مہر واجب ادلا ہوتا ہے اور شادی کے وقت کیسے مضبوط عہد عورتوں نے تم سے لئے تھے ۔ اب ان سب عہد و میثاق کو کونے میں ڈال دیا ۔ اور مہر بھی کھا جانے کے لئے اَڑ گئے ۔ یہ کھلا گناہ ہے اس سے بچنا ضروری ہے ۔)

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ
اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ ع ۳ ۸ ۱۴

وَلَا تَنْكِحُوْا ؛ اور نکاح نہ کرو ۔ عربی زبان میں نَكَحَ کے معنے جماع کیا، کے ہیں اور اصطلاحِ شرع میں خاوند بیوی کے معاہدہ کو کہتے ہیں ۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ احتیاطًا لغوی معنے لیتے ہیں ۔ یعنی جن سے جماع کیا گیا ہو، جائز طور سے ہو یا ناجائز ۔ مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ ؛ جن سے تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہو ۔ مِنَ النِّسَآءِ ؛ عورتوں سے ۔ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؛ مگر جو گزرا سو گزرا، آئندہ را احتیاط ۔ اِنَّـــهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؛ بے شک یہ تو بڑی بے حیائی کی بات ہے ۔

وَمَقْتًا اور عداوت پیدا کرنے والی بات اور گناہ ہے۔ وَسَآءَ سَبِيْلًا ؛ اور برا طریقہ ہے۔ اور بدراہی ہے۔

ترجمہ :- اور جن عورتوں سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو ان سے تم نکاح نہ کرو۔ مگر جو گزرا سو گزرا۔ بے شک یہ تو بڑی بے حیائی اور گناہ کی بات ہے اور نہایت برا طریقہ ہے۔

اس سے پہلے زمانہ جاہلیت کے لوگ شادی بیاہ میں ناجائز کام کیا کرتے تھے۔ مثلاً علاتی ماں سے نکاح کر لینا۔ اب ان تمام رشتوں کو بیان کیا جاتا ہے جن سے نکاح درست نہیں۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۫ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر حرام کی گئی ہیں، یعنی ان سے نکاح جائز نہیں۔ اُمَّهٰتُكُمْ ؛ تمہاری مائیں۔ اُمٌّ کی اصل ہے۔ جمع میں وہ ھا ظاہر کی گئی ہے۔ وَبَنٰتُكُمْ ؛ اور تمہاری بیٹیاں۔ بَنٰتٌ میں پوتیاں بھی داخل ہیں۔ وَاَخَوٰتُكُمْ ؛ اور تمہاری بہنیں۔ وَعَمّٰتُكُمْ ؛ اور تمہاری پھوپھیاں۔ عربی میں دادا کی بیٹی اور پڑ دادا کی بیٹی کو بھی عَمَّةٌ ؛ یعنی پھوپھی کہتے ہیں۔ وَخٰلٰتُكُمْ ؛ اور تمہاری خالائیں۔ عربی میں نانا، پڑ نانا، نانی، پڑ نانی سب کی بیٹیوں کو خالہ ہی کہتے ہیں۔ وَبَنٰتُ الْاَخِ ؛ اور بھائی کی بیٹیاں یعنی بھتیجیاں۔ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ ؛ اور بہن کی بیٹیاں یعنی بھانجیاں۔ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ ؛ اور تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تم کو دودھ پلایا ہے۔ یعنی دائی جس نے دودھ پلایا، یا انّا۔ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ ؛ اور تمہاری دودھ شریک بہنیں۔ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ ؛ اور تمہاری بیویوں کی مائیں یعنی ساسیں۔ وَرَبَآئِبُكُمْ ؛ اور تمہاری پروردہ۔ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ ؛ جو تمہاری گود میں ہیں۔ حَجر کے معنے روکنے کے ہیں۔ حِجر یعنی گود بھی بچے کو گرنے سے روکتی ہے۔ مِنْ نِّسَآئِكُمْ ؛ تمہاری بیویوں کی یعنی تمہاری مادر جلو بیٹیوں سے بھی نکاح نہیں ہوسکتا۔ یعنی بیوی کی گذشتہ خاوند کی بیٹیاں۔ ان کو رَبِيْبَةٌ اور مادر جلو کہتے ہیں۔ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؛ جن کو لے کر تم ایک جگہ داخل ہوئے ہو۔ یعنی جن سے تم نے جماع

کیا ہو۔ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؛ اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؛ تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ بیوی سے نکاح ہوتے ہی ساس ماں کا مرتبہ حاصل کرلیتی ہے۔ چاہے بیوی سے جماع ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔ اور بیوی سے نکاح ہونے سے بیوی کی بیٹی اس وقت تک حرام نہیں ہوتی جب تک کہ بیوی سے جماع نہ کرے۔ یہ ساس کا اعزاز ہے۔ اگر بیوی سے جماع نہ کیا ہو تو اس کے طلاق کے بعد اس کی بیٹی سے نکاح کرسکتا ہے۔ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمْ ؛ اور تمہارے بیٹوں کی بیویاں۔ حَلَائِلُ حَلِیْلَةٌ کی جمع ہے۔ وہ عورت جس سے جماع حلال ہے یعنی زوجہ، بیوی۔ اَلَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ؛ وہ بیٹے جو تمہارے صُلب اور تمہارے نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ یعنی بَہُو سے بھی نکاح جائز نہیں۔ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ ؛ اور دو بہنوں کو ملا کر نکاح کرنا۔ اس میں پھوپھی، بھتیجی، خالہ، بھانجی وغیرہ سب داخل ہیں۔ اِلَّا مَاقَدْسَلَفَ ؛ مگر جو گزرا سو گزرا۔ مَضٰی، مَامَضٰی۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے۔ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ؛غفور اور رحیم۔

ترجمہ:- تم پر حرام کی گئی ہیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں کہ جنھوں نے تم کو دودھ پلایا اور تمہاری دودھ شریک بہنیں اور تمہاری ساسیں اور تمہاری مادر جلو بیٹیاں، جن کی ماں سے تم نے جماع کیا۔ اگر تم نے ان سے جماع نہیں کیا تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور اُن بیٹوں کی بیویاں جو تمہارے نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں (یعنی بہوئیں بھی حرام ہیں) اور دو بہنوں کو جمع کرنا (بھی حرام ہے) مگر جو ہوگیا سو ہوگیا۔ بے شک اللہ غفور و رحیم ہے۔

حُرمتِ نسب کا ایک قاعدہ ہے حُرِّمَ عَلَى الْمَرْءِ اُصُوْلُهٗ وَفُصُوْلُهٗ وَاَوَّلُ فَصْلٍ مِنْ كُلِّ اَصْلٍ ؛ اُصُوْلُهٗ سے باپ، دادا، ماں، نانا، نانی سب مُراد ہیں۔ فُصُوْلُهٗ سے مُراد بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ نواسی سب مُراد ہیں اور اَوَّلُ فَصْلٍ مِنْ كُلِّ اَصْلٍ سے مُراد اصل کا پہلا جز یعنی بھائی، بہن، چچا، پھوپی، ماموں، خالہ وغیرہ ہیں۔ حُرمتِ رضاعت کا قاعدہ حسبِ ذیل ہے۔

از جانبِ شیر دہ ہمہ خویش شوند ÷ واز جانبِ شیر خوار زوجان وفروع

یعنی دودھ پینے والے بچے کے تمام قرابتدار ایسے ہی حرام جیسے نسبی قرابت سے۔ اور اس کے نیچے کے قرابت داروں میں سے صرف زوج و زوجہ اور اُن کی اولاد ہیں۔ جمع بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ کا قاعدہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی ایک کو مرد فرض کریں تو ان میں نکاح جائز نہ ہو۔ مثلاً دو بہنیں ہیں۔ ان میں سے ایک کو مرد فرض کریں تو وہ بھائی بہن ہوجائیں گے جن میں نکاح صحیح نہیں، تو ان کو جمع بھی نہیں کرسکتے۔ اسی طرح پھوپی بھتیجی۔ بھتیجی کو مرد فرض کریں تو بھتیجا ہوگا اور پھوپھی بھتیجے کا نکاح جائز نہیں۔ اور اگر پھوپھی کو مرد فرض کریں تو چچا ہوجائے گا اور چچا بھتیجی کا نکاح حرام ہے۔ وَقِسْ عَلٰی ذٰلِکَ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ورع

۵

والمحصنت

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدّیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

وَّالۡمُحۡصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ‌ۚ

وَاُحِلَّ لَكُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰ لِكُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ مُّحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ‌ؕ

فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ مِنۡهُنَّ فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ فَرِيۡضَةً‌ؕ

وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ فِيۡمَا تَرٰضَيۡتُمۡ بِهٖ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡفَرِيۡضَةِ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ۝۲۴

وَالۡمُحۡصَنٰتُ ؛ حِصۡنٌ کے معنٰی ہیں روکنا ۔ حِصَانٌ ؛ وہ گھوڑا جو اپنی تیز رفتاری کی وجہ سے دشمن سے بچائے ۔ حِصۡنٌ ۔ قلعہ جو دشمن سے بچاتا ہے ۔ مُحۡصَنَةٌ ؛ پاک دامن بیوی ۔ مُحۡصَنٌ ؛ شادی شدہ مرد ۔ مُحۡصَنَةٌ ؛ شادی شدہ عورت اَلۡمُحۡصَنٰتُ ؛ سے یہاں شادی شدہ عورتیں مراد ہیں ۔ (آیت ماقبل کی) حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمۡ اُمَّهٰتُكُمۡ میں اُمَّهٰتُكُمۡ پر عطف ہے ۔ مِنَ النِّسَآءِ عورتوں میں سے ۔ اِلَّا مَا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ ؛ مگر وہ عورتیں حلال ہیں جو تمہارے قبضہ میں آ گئی ہوں ، تمہارے ہاتھ جن کے مالک ہوں ۔ چونکہ جنگ کے زمانے میں کوئی قانون باقی نہیں رہتا ۔ جان ، مال ، آبرو ، کسی کی پروانہیں کی جاتی اور عورتیں کنیزیں بنالی جاتی ہیں ، لہذا کافروں کی عورتوں کا امام کے تقسیم کرنے کے بعد ، کنیز ، باندی بنانے کی اجازت دینے کے بعد وہ آدمی اُن کا مالک ہوجاتا ہے ، اور نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔ امام کا تقسیم کردینا ہی کافی سمجھا جاتا ہے ۔ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ ؛ یہ اللہ کا نوشتہ ہے تمہارے لئے ۔ اصل میں كَتَبَ اللّٰهُ كِتَابًا ہے یعنی مفعولِ مطلق ہے كَتَبَ کا ۔ وَاُحِلَّ لَكُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمۡ ؛ اور ان کے سوا سب حلال ہیں ، اور حلال کی گئی ہیں وہ سب عورتیں جو اس کے سوا ہیں ۔ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ ؛ کہ تم مال یعنی مہر دے کر نکاح کرسکتے ہو ۔ مُحۡصِنِيۡنَ ؛ بحالیکہ تمہارے پیش نظر پاک دامنی ہو ۔ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ ؛ تمہارا مقصد شہوت رانی نہ ہو ۔ فَمَا اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهٖ مِنۡهُنَّ ؛ جس طرح تم نے ان سے تمتع حاصل کیا ، فائدہ اُٹھایا فَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ ؛ تو انھیں ان کا مہر بھی دو ۔ فَرِيۡضَةً ؛ مہر دینا نکاح میں فرض ہے ۔ وَلَا جُنَاحَ عَلَيۡكُمۡ ؛ اور تم پر کوئی گناہ نہیں ۔ فِيۡمَا تَرٰضَيۡتُمۡ بِهٖ ؛ اس مہر میں کہ تم دونوں نے رضا مندی سے متعین کیا ہو ۔ مِنۡۢ بَعۡدِ الۡفَرِيۡضَةِ ؛ مہر کے واجب ہونے کے بعد یعنی مطلق مہر تو واجب ہے ، فرض ہے ۔ اُس کے تعیّن میں تم دونوں کو اختیار ہے ۔

حضرت امام اعظمؒ کے پاس چونکہ زیادتی میں تعین نہیں ۔ لہذا کمی میں تعیین کی جاتی ہے کہ مہر کم سے کم پونے تین روپے ہو ، دس درہم ہو ۔ دوسرے ائمہ کے پاس ہر وہ چیز جو قیمت رکھتی ہے ، مہر بن سکتی ہے ۔ مثلاً ایک پائی ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے ۔ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ؛ بڑا ہی علم و حکمت والا ۔

اگر نکاح کے وقت مہر کا ذکر نہ ہو تو ’’ مہرِ مثل‘‘ یعنی اس عورت کے خاندان کی عورتوں کا مہر واجب ہوجائے گا ۔ مہر کا نکاح میں شرط ہونا اسلام میں عورت کی عزت کو ظاہر کرتا ہے تاکہ طلاق کی صورت میں دوسرے نکاح تک اس کی قوتِ بسری ہوسکے ۔

عورت کا نکاحِ ثانی معیوب نہیں

صاحبو ! آج کل ایک فتنہ ہے کہ پھیل گیا ہے ۔ بیوی کا مہر ایک طرف ، وہ تو اکثر مرنے یا طلاق کی صورت میں دینا پڑتا ہے ۔ قاضی صاحب کا مہر تو پانچ روپیہ نقد ہے دولھا کے گھوڑے جوڑے کے روپے نقد ہیں ۔ لڑکیاں جوان ہوکر ایک زمانہ گذر گیا ، مگر دولھا کا مہر یعنی گھوڑے جوڑے کے روپے میسر نہ ہوسکنے کی وجہ سے ان بیچاریوں کی شادی ہی نہیں ہوسکتی ۔ اور مہر بھی باندھا جاتا ہے تو اتنا عظیم الشان کہ اگر مرد ادا کرنا بھی چاہے تو ہرگز ادا نہ کرسکے ۔ اس کا نتیجہ کیا ہے ؟ میاں بیوی میں ناچاقی ہوگئی ہے ، زندگی وبال ہوگئی ہے ، مگر مرد طلاق نہیں دیتا ، طلاق دے گا تو عظیم الشان مہر واجب الادا ہوگا ۔ اور قرضۂ مہر میں آدھی ماہوار باندھی جائے گی ، بیویوں کی زندگی بیچ میں اُدھر ہے ، نہ رکھنا نہ طلاق دینا ۔ ہندوؤں کی دیکھا دیکھی نکاحِ ثانی کو عار سمجھتے ہیں ، حالانکہ رسولِ خدا ﷺ کی نو بیویوں میں سے آٹھ بیویاں بیوہ تھیں ، اُن کا نکاح ثانی ہوا تھا ۔ اہلِ بیت اطہر میں سے کتنی بیویوں نے نکاح ثانی کیا تھا ؟ ان کے کاموں کو مکروہ سمجھنے کا عامتہ الناس کو کیا حق ہے ؟ جب تک اتفاق رہا نکاح رہا ۔ جب نااتفاقی پیدا ہوگئی تو مختصر سا مہر دے دیا اور طلاق یا خلع ہوگیا ۔ سرکارؐ کی بیویوں کا مہر تقریباً چار سو درہم ہوتا تھا ۔

ایک زمانے تک مرد ظلم وستم کرتے تھے ۔ اس زمانے میں عورتوں کے ظلم وستم کا رواج ہوگیا ہے ۔ افسوس ! اس زمانے میں اگلے زمانے کے نہ اخلاق رہے نہ عادات ، نہ خاوند بیوی میں محبت ہے ، نہ کوئی کسی کی عزت کرتا ہے ، آگ لگے اس آزادی کو ، اس نے ہمیں کہیں کا نہ رکھا ۔

ترجمہ :- اور (تم پر حرام ہیں) شوہردار عورتوں بجز اُن لونڈیوں کے جن پر تمہارا قبضہ ہوگیا ہے ، یہ تمہارے لئے خدا کا نوشتہ ہے ۔ ان کے سوا تمہارے لئے سب عورتیں حلال ہیں ۔ بشرطیکہ اُن سے فائدہ اُٹھانا مہر کے ساتھ ہو (تمہاری نیت پاک ہو) تمہیں پاک دامنی ملحوظ ہو ، شہوت رانی مقصود نہ ہو ۔ پھر جیسے تم نے اُن سے فائدہ اُٹھایا تو اُن کا مفروضہ مہر بھی ادا کردو ، ہاں ! تم پر کوئی گناہ نہیں اگر مفروضہ مہر پر تمہاری باہمی رضا مندی ہوجائے ۔ بے شک اللہ بڑا ہی علم وحکمت والا ہے ۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ

وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ

اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۟ ۲۵ ع ۴

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ ؛ اور جسے استطاعت نہیں ۔ قدرت نہیں ، جس سے ممکن نہ ہو ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ۔ طَوْلًا ؛ تونگری ، فراخی ۔ اَنْ يَّنْكِحَ ؛ کہ نکاح کرے ۔ اَلْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ ؛ پاک دامن ایمان دار عورتوں سے ۔ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؛ پھر اُن سے جو تمہارے قبضہ میں آ گئی ہوں ، تمہارے ہاتھ جن کے مالک ہوں ۔ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؛ ایمان دار نوجوان لونڈیوں سے ۔ فَتَيٰتٌ ۔ جمع فَتَاةٌ ؛ بمعنٰی نوجوان عورت ، اس کا مذکر فَتٰی ہے ۔ اپنی مملوکہ لونڈی سے نکاح کی ضرورت نہیں ، دوسرے مسلمان کی لونڈی سے نکاح کی ضرورت ہوتی ہے ، بچے جو پیدا ہوں گے وہ آقا کی مِلک ہوں گے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر شریف عورت سے شادی نہیں کر سکتے ہو تو مجبوراً دوسرے مسلمان کی لونڈی سے نکاح کرلو ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ؛ اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے ۔ اللہ کو خوب علم ہے ۔ بِاِيْمَانِكُمْ ؛ تمہارے ایمان کا ۔ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ ؛ بعض تم میں کے بعض سے ہیں ۔ لونڈی ہونا ایک عارضی بات ہے ۔ جس قسم سے آزاد عورت ہے ، اس قسم سے لونڈی بھی تو ہے ۔ سب لوگ آدم ہی کی تو اولاد ہیں ۔ فَانْكِحُوْهُنَّ ؛ تو ان لونڈیوں سے نکاح کرلو ۔ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ ؛ اُن کے آقاؤں کی اجازت سے ۔ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؛ اور ان لونڈیوں کا مہر بھی دو ، ان کی اجرت بھی ادا کردو ۔ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ دستور کے موافق ۔ مگر اس مہر کے مالک اُن کے آقا ہوں گے ۔ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ ؛ بحالیکہ اُن لونڈیوں کی نیت پاک دامنی ہو شہوت رانی نہ ہو ۔ وَلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ؛ اور کسی سے اُس کی آشنائی بھی نہ ہو یعنی ناجائز تعلقات نہ رکھتی ہوں ۔ خِدْنٌ اس کا واحد ہے ، یار ، آشنا ۔ دھگڑ ۔ فَاِذَآ اُحْصِنَّ ؛ پھر جب وہ عورتیں نکاح کرلیں ۔ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ ؛ پھر اگر اُن سے کوئی بے حیائی کی بات ہو جائے ۔ فَعَلَيْهِنَّ ؛ پس اُن پر واجب ہے ۔ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ ؛ بیویوں کی نصف ۔ مِنَ الْعَذَابِ ؛ سزا ، یعنی جو سزا بیویوں کو دی جائے گی ۔ اُس کی نصف سزا لونڈیوں کو دی جائے گی یعنی سو (۱۰۰) کوڑوں کے عوض پچاس (۵۰) کوڑے لگائے جائیں گے ۔ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ ؛ یہ لونڈیوں سے نکاح کی اجازت اُن لوگوں کو دی جاتی ہے جنھیں خوف ہو ۔ اَلْعَنَتَ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے گناہ میں پڑنے کا ۔ یعنی لونڈیوں سے نکاح کی اجازت اُسی وقت دی جاتی ہے جب کہ بدکاری میں مبتلا ہونے کا خوف ہو ۔ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ اور اگر تم صبر کرلو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اور اللہ غفور و رحیم ہے ۔

ترجمہ :- اور تم میں سے جسے اتنا مقدور اور اتنی فراخ دستی نہ ہو کہ وہ آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کر سکے تو وہ مسلمانوں کی مملوکہ ایماندار جوان لونڈیوں ہی سے نکاح کرلے ۔ اللہ تمہاری ایمان داری کو خوب جانتا ہے ۔ تم ایک دوسرے سے ہو ۔ (آخر تم سب آدم ہی کی تو اولاد ہو) تو ان سے ان کے آقاؤں کی اجازت سے نکاح کرو ۔ اور دستور کے موافق ان کا مہر بھی دو ، بشرطیکہ ان کا مقصد پاک دامنی ہو ، شہوت رانی نہ ہو ، اور کسی سے مخفی یارانہ آشنائی بھی نہ رکھتی ہوں پھر جب اُن لونڈیوں کا نکاح ہو جائے اور ان سے بے حیائی کا کام سرزد ہو تو انھیں بیویوں کی سزا کی نصف

سزا دی جائے گی ۔ یہ اجازت بھی اسے دی جائے گی ، جسے زِنا کاری میں مبتلا ہونے کا خوف ہو، اور تمہارا صبر کرنا بہرحال اچھا ہے اور اللہ غفور و رحیم ہے ہی ۔

چونکہ لونڈیوں کی عادتیں اچھی نہیں ہوتیں اور اُن کی صحبت سے مَردوں کے اخلاق بھی خراب ہوجاتے ہیں ، تو ان کے اخلاق کی اصلاح کی یہ صورت پیدا کی جاتی ہے فرماتا ہے :

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٦﴾

يُـرِيْدُ اللّٰهُ ؛ اللہ چاہتا ہے ۔ اللہ اِرادہ کرتا ہے ۔ لِـيُـبَـيِّـنَ لَـكُمْ ؛ کہ تم سے بیان کرے ۔ وَيَهْـدِيَـكُمْ ؛ اور تمہیں ہدایت کرے ، بتادے ، راہ نمائی کردے ۔ سُنَنٌ ؛ جمع سُـنَّـةٌ ؛ طریقہ ، راستہ ۔ اَلَّـذِيْـنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ اُن لوگوں کا جو تم سے قبل تھے ، تم سے پیشتر تھے ۔ وَيَتُـوْبَ عَـلَيْـكُـمْ ؛ اور تمہاری طرف رحمت کے ساتھ رجوع کرے ، تمہاری طرف پھر جائے ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ علم وحکمت والا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ چاہتا ہے کہ تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ، اُن کا حال بیان کردے اور اُن کی طرف رہنمائی کرے ، اور تمہاری توبہ قبول کرے ، (اور تمہاری طرف رحمت کے ساتھ رجوع فرمائے) اور اللہ علم وحکمت والا ہے ۔

صاحبو ! آج کل اس طاعونِ علمی میں آزادی کا زہر ایسا پھیل گیا ہے کہ بزرگوں کے حال سے ، قال سے کوسوں دور بھاگتے ہیں ۔ باوجود بے علمی کے ، تقلید سے کراہت کرتے ہیں ۔ اُنھیں معلوم نہیں اسپ بے لگام ، شتر بے مہار ، ناتھی کے بیل خاک مقصد حاصل کرتے ہیں ۔ بڑوں کو بڑا سمجھو ، اُن کی چال پر چلو ، ایک زمانے کی تربیت کے بعد تم اس قابل ہوگے کہ تم بھی کچھ کام کرو ۔

وَاللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَن تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ﴿٢٧﴾

وَالـلّٰـهُ يُـرِيْدُ ؛ اور اللہ چاہتا ہے ، اِرادہ کرتا ہے ۔ اَنْ يَّتُوْبَ عَـلَيْـكُمْ ؛ کہ تمہاری توبہ قبول کرے ، تمہاری طرف مہربانی کے ساتھ مڑ جائے ، رجوع کرے ۔ وَيُـرِيْدُ الَّذِيْنَ ؛ اور وہ لوگ چاہتے ہیں ۔ يَتَّبِـعُـوْنَ الشَّهَـوٰتِ ؛ جو شہوتوں کے تابع ہیں ۔ بندۂ اغراض ہیں ، ہوا و ہوس کے غلام ہیں ۔ اَنْ تَـمِيْلُوْا ؛ کہ ٹیڑھے ہوجاؤ ۔ مَيْـلًا عَـظِيْمًا ؛ خوب ٹیڑھا ہونا ،

سیدھے راستے سے بہت دور جا پڑو ۔

ترجمہ :- اور اللہ تم پر مہربانی کے ساتھ رجوع کرنا چاہتا ہے ، اور ہوا و ہوس پرست چاہتے ہیں کہ تم کج روی اختیار کرو ، مقصد سے دور ہو جاؤ ۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿۲۸﴾

يُـرِيْـدُ الـلّٰـهُ ؛ اللہ چاہتا ہے ۔ اَنْ يُّـخَـفِّفَ عَـنْـكُـمْ ؛ کہ تم سے تخفیف کر دے ، تمہارا بوجھ ہلکا کر دے ، تم پر زیادہ گراں باری نہ ڈالے ۔ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ؛ اور انسان ضعیف پیدا کیا گیا ہے ۔ ضَعِيْفًا الانسان کا حال ہے ۔

ترجمہ :- اللہ چاہتا ہے کہ تمہارا بوجھ ہلکا کرے ، اور انسان تو ضعیف ہی پیدا کیا گیا ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۟ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿۲۹﴾

يٰٓـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے لوگو جو ایمان رکھتے ہو ، اے مسلمانو ! لَا تَـاْكُـلُـوْٓا اَمْوَالَـكُمْ ؛ تم اپنے مال نہ کھاؤ ۔ بَيْنَكُمْ ؛ باہم ، آپس میں ۔ ایک دوسرے کا ۔ بِالْبَاطِلِ ؛ ناحق ۔ ناروا غلط اُصول پر ، خلافِ شرع ۔ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ ؛ مگر یہ کہ ہو ۔ تِجَارَةً ؛ تجارت ، عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ؛ تمہاری باہمی رضا مندی سے ، تراضیِ طرفین سے ہو ۔ وَلَا تَـقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؛ اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو ، دوسروں کی تباہی کو اپنی تباہی سمجھو ، دوسروں کے مرنے کو اپنا مرنا سمجھو ۔ اِنَّ الـلّٰـهَ ؛ بے شک اللہ ۔ كَانَ بِكُمْ ؛ ہے تم پر ۔ رَحِيْمًا ؛ مہربان ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! تم آپس کے مال کو ناجائز طور سے نہ کھاؤ ۔ تراضیِ طرفین سے تجارت کی جارہی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ، اور تم آپس میں خون ریزی نہ کرو ، بے شک اللہ تم پر بڑا مہربان ہے ۔

صاحبو ! آج کل رشوت خواری کا بازار خوب گرم ہے ، جسے دیکھو اس حرام خواری میں گرفتار ہے ۔ چپراسی سے لے کر اعلیٰ عہدہ دار تک خالی نہیں ۔ اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ ۔ وَقَلِيْلٌ مِّنْهُمْ اور وہ بہت کم ہیں ۔ رشوت خواری کہیں شیرینی کے نام سے موسوم ہوتی ہے اور کہیں بالائی کے نام سے اور کہیں بخشش کے نام سے ۔ رشوت کئی طریقوں سے وصول کی جاتی ہے ۔ کہیں حق اور رسم اور کہیں معمول کے نام سے ۔ عہدہ داروں سے لے کر ادنیٰ کارگزار تک اس میں سے حصّہ پاتے ہیں ۔

بعض لوگ ان لوگوں سے رشوت لیتے ہیں جو حق پر ہیں ۔ بے شک ناحق فیصلہ نہیں کرتے ہیں ، مگر منھ بھرائی کے بعد ۔ بعض لوگ اسی فیصلہ کو حق سمجھتے ہیں جس میں اُن کی مٹھی گرم کی جائے ۔ بعض لوگ طرفین سے مابہ الاحتظاظ حاصل کرتے ہیں اور فیصلہ ایسا کرتے ہیں جس سے طرفین کی تائید ہوتی ہے ۔ بعض لوگ رعایا سے نہیں لیتے ، سرکاری مال میں فی صد اتنی رقم کا

استحقاق سمجھتے ہیں ۔ بعض لوگ مقدمہ میں اتنی طوالت دیتے ہیں کہ بار بار کے آنے جانے کے خرچ سے سبک دوشی حاصل کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ دینا پڑتا ہے ، جو روپیہ نہیں لیتے اُن کے پاس سفارش چلتی ہے ۔ بعض لوگ جب تک مقدمہ چلتا ہے کچھ نہیں لیتے ، جب مقدمہ ختم ہوجاتا ہے ، فیصلہ ہو چکتا ہے ، تو جو کچھ انھیں دیا جاتا ہے ، اُسے شیرِ مادر سمجھتے ہیں ۔ بعض لوگ تحفے تحائف کو رشوت میں داخل نہیں سمجھتے ۔ غرض کہ قانون میں رشوت کی تعریف مابہ لاا حتظاظ کی گئی ہے ، یعنی ہر وہ چیز جس سے کسی کو فائدہ ہوسکتا ہے ۔

رشوت سے طرح طرح کے کام کئے جاتے ہیں

بعض لوگ خود تو رشوت نہیں لیتے ، مگر اپنے قرابت داروں کو گھر کے بیوی بچوں کو تحفہ تحائف لینے کا موقع دیتے ہیں ۔ یہ ایک مثل ہوگئی ہے کہ بیسوا ، وکیل ، رشوت خوار کا کوئی مذہب نہیں ہوتا ۔ اس کا دین و ایمان نقد بن جاتا ہے ، اُس کے دل میں ثوابِ دارین کا خیال تک نہیں آتا ۔ مال کا ناجائز طور سے لینا اتنا ہی برا ہے جتنا کسی کو قتل کرنا ۔

ایک اور مثل بھی مشہور ہے جو جیتا سو ہارا ، جو ہارا وہ مرا ۔ اگر ایمان داری پیدا ہو ۔ اور ملک و قوم کا دل میں درد ہو ، ناجائز کاموں سے پرہیز ہو تو مسلمان کیوں تباہ ہوں ؟ کافروں سے روپیہ لینا مسلمانوں کو گرفتار کرادینا ، ان کی سزاؤں میں زیادتی کروادینا ان کا ایک ادنیٰ کھیل ہے ۔ کافروں کی تائید میں مسلمانوں پر فائر کروادینا بڑی ہی قابلیت اور رواداری کی علامت ہے ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؛ خدا ان اسلامی نام رکھنے والے مسلمانوں کے شر سے بچائے ۔ وہ صاف صاف کہتے ہیں کہ ہم نہ ہندو نہ مسلمان ، ہم کو شریعت سے کیا کام ؟ اسلام سے کیا غرض ؟ ہم تابعِ قانون ہیں ۔ قوانینِ اسلام گزشتہ زمانے کے لئے تھے ۔ حال میں ماضی کی کیا مجال ؟ غرض جتنے منھ اتنی باتیں ۔

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِکَ ؛ اور جو یہ کام کرے ۔ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا ؛ تعدّی اور ظلم سے ۔ حد سے متجاوز کرکے ۔ ناحق ناروا طور پر ۔ فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ؛ تو ہم عنقریب اُسے آگ میں داخل کرلیں گے ۔ وَكَانَ ذٰلِکَ ؛ اور ہے یہ بات ۔ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ؛ اللہ پر آسان ۔ یُسْرٌ ؛ سہولت ۔ عُسْرٌ ؛ دشواری اور تنگی ۔

ترجمہ :- اور جو تعدّی اور ظلم کے طور پر ایسا کام کرے ہم اُسے عنقریب دوزخ میں ڈال دیں گے اور یہ خدا پر بہت آسان ہے ۔

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ۝

اِنْ تَجْتَنِبُوْا ؛ اگر تم اجتناب کرو ، کنارہ کشی کرو ، بازو ہٹ جاؤ ۔ جَنْبٌ ؛ مادّہ ۔ پہلو ، کنارہ ۔ كَبَآئِرَ ؛ بڑے گناہوں سے ۔ جمع كَبِيْرَةٌ ؛ مَاتُنْهَوْنَ عَنْهُ ؛ جن سے تم روکے جاتے ہو ، جن سے تمہیں نہی کی جاتی ہے ، ممانعت کی جاتی ہے ۔

نُکَفِّرْ عَنْکُمْ ؛ ہم تم سے دور کردیں گے ، ہم تمہارا کفارہ کردیں گے ، ہم تم سے ڈھانک دیں گے ۔ سَیِّاٰتِکُمْ ؛ تمہارے گناہوں کو یعنی تم اگر بڑے گناہوں سے بچو گے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ بھی معاف کردیں گے ۔ وَنُدْخِلْکُمْ ؛ اور ہم تمہیں داخل کردیں گے ۔ مُدْخَلًا ؛ داخل کرنا مصدرِ اسمی ۔ مَدْخَلًا ؛ داخل ہونے کی جگہ ۔ کَرِیْمًا ؛ بزرگ ۔ باعزت ۔

ترجمہ :- اگر تم ان بڑے گناہوں سے پرہیز کرو جن سے تمہیں ممانعت کی جاتی ہے ، تو ہم تمہارے چھوٹے گناہوں کو بھی معاف کردیں گے ۔ اور تم کو اچھی جگہ داخل کریں گے ۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۳۲﴾

وَلَا تَتَمَنَّوْا ؛ اور تم تمنا نہ کرو ، آرزو نہ کرو ۔ مَا فَضَّلَ اللّٰہُ بِہٖ ؛ اس چیز کی کہ خدا نے جس کے ذریعہ فضیلت دی ہے بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؛ تم میں سے بعض کو بعض پر ، ایک کو دوسرے پر ، یعنی خدا نے تم میں سے کسی کو فضیلت دی ، امتیاز عطا کیا ، تو تم اس کی حاسدانہ تمنا نہ کرو ۔ لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ ؛ مَردوں کا حصّہ ہے ۔ مِمَّا اکْتَسَبُوْا ؛ اس کا جو انھوں نے کمایا ۔ اس چیز کا کہ انھوں نے کسب کیا ۔ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ ؛ اور عورتوں کے لئے بھی حصّہ ہے ۔ مِمَّا اکْتَسَبْنَ ؛ اس سے کہ انھوں نے کمایا ، کسب کیا ، خدا کا بابِ فیض کھلا ہوا ہے جو کرے گا وہ پائے گا ، دوسروں پر حسد کرنے کی کیا ضرورت ؟ جس نے دوسروں کو دیا وہ تمہیں بھی دے گا ۔ وَاسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ ؛ اور اللہ سے اس کے فضل و کرم کا سوال کرتے رہو ۔ وہ دے گا اور ضرور دے گا ۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ ؛ بے شک اللہ ہے ۔ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ؛ ہر شئے کو جانتا اور اُس کا علم رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اگر اللہ نے بعض کو بعض پر فضیلت دی (ممتاز بنایا) تو تم اس پر رشک نہ کرو (حسد نہ کرو) مَردوں کو ان کے کسب اور محنت کا حصّہ ملے گا ، اور عورتوں کو بھی ان کی محنت کا ثمرہ ملے گا ۔ اللہ سے اُس کا فضل و کرم مانگو ۔ بے شک اللہ (تمہاری جدوجہد ، تمہارے کاموں سے واقف ہے) ان سب کا علم رکھتا ہے ۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَالَّذِیْنَ عَقَدَتْ اَیْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدًا ﴿۳۳﴾ ع

۵/۴۸/۲

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا ؛ اور ہر ایک کے لئے ہم نے کردیا ۔ مَوَالِيَ ؛ والی ، وارث ۔ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ ؛ اس مال میں سے کہ ماں باپ نے چھوڑا ۔ وَالْاَقْرَبُوْنَ ؛ اور قرابت داروں نے یعنی ماں باپ اور قرابت داروں کے ترکہ کا ہم نے والی وارث بنا دیا ۔ وَالَّذِيْنَ ؛ اور وہ لوگ ۔ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ ؛ کہ تمہارے ہاتھوں نے معاہدہ کیا ۔ عربوں کی عادت تھی کہ جب کوئی معاہدہ کیا جاتا تو اپنے سیدھے ہاتھ کو شریک کے سیدھے ہاتھ پر مارتے یا آپس میں ہاتھ پکڑ لیتے ۔ اسی وجہ سے قسم کو يَمِيْنٌ ؛ کہتے ہیں معاہدہ کو بھی يَمِيْن کہتے ہیں ۔ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؛ تو ان کو دو ان کا حصّہ ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے ۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے پر ، ہر شئے سے ۔ شَهِيْدًا ؛ حاضر ، موجود ، باخبر ، یعنی سب چیزیں خدا کے سامنے ہیں اور وہ سب سے باخبر ہے ۔

ترجمہ :- ہم نے اس ترکہ میں سے کہ ماں باپ اور قرابت داروں نے چھوڑا ہر ایک کو (حسب استحقاق) اس کا والی وارث بنایا اور جن لوگوں سے کہ تم نے معاہدہ کیا ہے ، اُنھیں اُن کا حصّہ دو ۔ (اُن سے بدعہدی نہ کرو ۔ ناحق کسی کا حصّہ نہ کھاؤ) بے شک اللہ ہر چیز سے واقف ہے (سب چیزیں اس کے سامنے ہیں) ۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴿۳۴﴾

اس سے پہلے تقسیمِ حصص میں مَردوں کو دو حصّے اور عورت کو ایک حصّہ ملتا تھا ۔ یہاں اس کی توجیہ فرماتا ہے ۔ مَردوں کی ذمہ داریاں اور باربرداریاں بیان فرماتا ہے ۔ میاں بیوی کیسے ہی اچھے ہوں کبھی نہ کبھی اُن میں کچھ نہ کچھ چل ہی جاتی ہے ۔ یہاں نفع ونزاع کے جھگڑے چکانے کے طریقے بیان فرماتا ہے ۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ ؛ قَوَّامٌ اور قَيِّمٌ کسی امر کا ذمہ دار ، سرپرست ، منتظم کے معنی میں آتے ہیں ۔ مرد حاکم ہیں ، باربردار ہیں ۔ عَلَى النِّسَآءِ ؛ عورتوں کے یعنی مرد عورتوں کے حاکم ہیں ۔ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ ؛ اس وجہ سے کہ اللہ نے فضیلت دی ہے ، ان کا دماغ قوی ہے ، ان کے قویٰ زبردست ہیں ۔ مرد جس قدر محنت کرسکتا ہے اُس قدر محنت عورت ہرگز نہیں کرسکتی ۔ وَبِمَآ اَنْفَقُوْا ؛ اور اس وجہ سے کہ وہ صَرف کرتے ہیں ، خرچ کرتے ہیں ۔ مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؛ اپنے مالوں میں سے یعنی بیویوں کا نفقہ ،

مَردوں کا حق ہے، مَرد کماتا ہے عورت کھاتی ہے۔ فَالصّٰلِحٰتُ ؛ پھر جو نیک بیویاں ہوتی ہیں۔ قٰنِتٰتٌ ؛ خاوندوں کی مطیع اور فرماں بردار ہوتی ہیں۔ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ ؛ حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں، غائبانہ بھی یعنی خاوند کے سامنے نہ رہنے کی صورت میں بھی خاوند کی عزت آبرو، دھن دولت سب کی حفاظت کرتی ہیں اُن کے فرش کو دوسروں کو کھند لنے نہیں دیتیں۔ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ ؛ اس واسطے کہ اللہ نے عورتوں کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔ اسلام میں کوئی عورتوں پر ظلم نہیں کرسکتا۔ یہ اللہ کی عنایت اور اُس کی حفاظت کی وجہ سے بیویاں، خاوندوں کی حفاظت کرتی ہیں، اُن ہی کو مانتی ہیں۔ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ ؛ اور وہ عورتیں، جن کے متعلق تمہیں خوف ہے۔ نُشُوْزَھُنَّ ؛ اُن کی سرکشی کا، نافرمانی کا۔ نَشْزٌ کے معنٰی ہیں اُٹھنا، کراہت کرنا، بگڑنا، بدمزاجی کرنا۔ یعنی اگر کسی عورت کے متعلق تمہیں نافرمانی کا ڈر ہے۔ فَعِظُوْھُنَّ ؛ تو تم پہلے ان کو وعظ ونصیحت کرو، سمجھاؤ بجھاؤ سمجھدار عورت اتنے میں سمجھ جائے گی۔ یہ نہیں کہ منہ سے بات نکلی اور لگے مارنے۔ وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ ؛ اور اُن سے الگ رہو بچھونوں میں۔ ھَجْرٌ ؛ جُدائی۔ ھِجْرَانٌ ؛ جُدائی۔ ھِجْرَتٌ ؛ ترکِ وطن۔ مَضَاجِعٌ جمع مَضْجَعٌ ؛ بچھونا فرش۔ خواب گاہ۔ میاں کی محبت، بیوی کے دل میں ہوگی تو اِتنی جُدائی کو بھی پسند نہ کرے گی کہ میاں کا بچھونا ایک طرف اور بیوی کا بچھونا ایک طرف۔ اگر کسی ادنیٰ طبیعت کی عورت سے کام پڑا ہے تو اُسے مار بھی سکتے ہیں۔ وَاضْرِبُوْھُنَّ ؛ اور اُنھیں مارو۔ غرض کہ عورتوں کے باعتبار تہذیب کے درجات ہیں۔ بیویوں کو ایک معمولی کلمہ کہہ دینا بھی بڑی سزا ہوتی ہے، اور یہ تو آپ روز دیکھتے ہی ہیں کہ ادنیٰ درجہ کے لوگوں میں بیوی ہے کہ گالیاں دیتی چلی جارہی ہے اور میاں ہیں کہ اُسے پیٹتے چلے جارہے ہیں۔ فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ ؛ پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں، تمہارا کہا مان لیں، تمہاری تابعداری کرنے لگیں۔ فَلَا تَبْغُوْا ؛ پس نہ چاہو۔ عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا ؛ اُن پر راستہ، کوئی سختی کا طریقہ۔ یعنی جب وہ اطاعت کرنے لگیں تو خواہ مخواہ اُن پر سختی نہ کرو۔ لڑنے اور بدگوئی کرنے کا حیلہ نہ ڈھونڈھو۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ ؛ بے شک اللہ ہے۔ عَلِیًّا کَبِیْرًا ؛ بڑا ہی بالا دست، غریب عورتوں کو ستاؤ گے تو اس کی باز پرس خدا بھی کرے گا۔ تم ہی حاکم نہیں ہو، اللہ بھی تو تم پر حاکم ہے۔

ترجمہ:- مَرد عورتوں کے حاکم ہیں (اُن کے کاروبار کے منتظم ہیں۔ یہ کیوں؟) اِس وجہ سے کہ اللہ نے (طبعی طور سے) مَردوں کو عورتوں پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مرد اپنا مال عورتوں پر صَرف کرتے ہیں۔ (کھلاتے پلاتے ہیں، پہناتے اُڑھاتے ہیں ہر قسم کا نفقہ اُٹھاتے ہیں) پھر جو نیک بیویاں ہوتی ہیں وہ اطاعت گزار ہوتی ہیں۔ خاوند کے سامنے نہ رہنے کی صورت میں بھی اس کی عزت، اس کی دھن دولت کی حفاظت کرتی ہیں۔ (یہہ کیوں؟) اللہ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے، یہ اللہ کی حفاظت کا نتیجہ ہے۔ اور جن عورتوں سے تم کو نافرمانی کا ڈر ہے (خوف ہے) تو پہلے اُنھیں نصیحت کرو اور خوابگاہوں میں اُن سے الگ رہو۔ (بالکل ہی نہ مانیں تو) اُنھیں مارو۔ پھر اگر وہ اطاعت کرلیں تو اُن پر جھوٹے الزام نہ لگاؤ۔ بے شک اللہ بہت ہی بالا دست (اور احکم الحاکمین) ہے۔

صاحبو! آج کل جہاں طاعونِ آزادی پھیل رہا ہے وہاں عورتوں میں بھی حُرّیت ومساوات کی بیماری پھیل رہی ہے

ذرا کوئی دونوں کی فِطرتوں پر غور کرے ۔ مَردوں کی پیدائش کے اغراض و مقاصد جدا ہیں اور عورتوں کے جُدا ۔ ایک کمانے اور کھلانے کے لئے پیدا ہوا ہے اور دوسرا میاں کی کمائی اُٹھانے اور خرچ کرنے کے لئے ، برمحل صَرف کرنے کے لئے ۔ کیا عورت کمانے کے لئے پیدا ہوئی ہے ؟ ہرگز نہیں ۔ عورت اُمید سے رہتی ہے ، اُسے چلنا پھرنا مشکل ہوجاتا ہے ۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد ایک زمانے تک پڑی کی پڑی رہتی ہے ۔ پھر وہ بچہ کو دودھ پلائے گی یا نوکری کرنے نکلے گی ؟ عورتوں کے سر میں آزادی کی ہوا اس لئے بھری کہ میاں نکلے نکھٹو ، بیوی نکلی کمانے ۔ اب بِمَآ اَنْفَقُوْا کہاں ؟ جو عورتیں مَردوں کے برابر علم حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں ، اُن کا دماغ ضعیف ہوجاتا ہے ، وہ جنّنے ، پالنے کی قابلیت نہیں رکھتیں ، مَردوں کے سروں کا بھیجہ ، عورتوں کے سروں کے بھیجوں سے زیادہ قوی ہوتا ہے ۔ پڑھتے دونوں ہیں ، مگر مَردوں کی علمی قابلیت کہاں اور عورتوں کی کدھر ؟ دونوں میں آسمان ، زمین کا فرق ہے ! ۔ بڑے بڑے لکچرار اور اسپیکر مَردوں میں ہوتے ہیں یا عورتوں میں ؟ ایک آدھ مرغی بانگ دیتی ہے تو وہ ذبح کرنے کے قابل ہوتی ہے ۔ کوئی بتائے ، کوئی عورت بھی پیغمبر ہوئی ؟ ہمیشہ باورچی ، ماما سے بہتر پکاتا ہے ، درزی درزن سے بہتر سیتا ہے ۔ گانے والی عورت سے گویّا بہتر ہوتا ہے ۔ کتھک ناچنے والی عورت سے مَرد بہتر ہوتا ہے ۔ مَردوں سے مقابلہ کرنے کا دعویٰ رکھنے والی عورتیں کیوں جنگِ عظیم میں شریک نہیں ہوتیں ۔ لاکھوں اور کروڑوں مَرد لڑ رہے ہیں اور مر رہے ہیں ۔ کیوں مساوات کا دعویٰ کرنے والی عورتیں بیٹھی تماشہ دیکھ رہی ہیں ؟ ذرا میدان میں نکلیں ، کچھ اپنی شجاعت کے ہاتھ بتائیں ۔ مَردوں کے ہتھیار جُدا ہیں اور عورتوں کے ہتھیار جُدا ۔ اُن کی نزاکت ، اُن کا حسن ، اُن کی ادائیں ، اُن کا ہتھیار ہیں ۔ عورتوں کو کیا ضرورت کہ اپنے ہتھیار چھوڑ کر مَردوں کے ہتھیار سے کام لیں ۔ ہر شخص کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے ۔ میاں محنت کرے ، کمائے ، بیوی سلیقے سے اُس کا پیسہ اُٹھائے ۔ بچوں کو پالے پرورش کرے مَرد اگر ڈاکٹر ہے ، سرجن ہے تو بیوی نرس بنے ۔ فطرت کے خلاف جدوجہد کرے گی تو ہرگز کامیابی نہ ہوگی ۔ اب بچے دایا کے ہاتھ میں پلتے ہیں ، اُن کو ڈبوں کا دودھ ملتا ہے ، اُن کو معلوم نہیں کہ شیرِ مادر کسے کہتے ہیں ، ماں کی گود سے وہ واقف ہی نہیں دایاؤں کی گود میں پلنے والوں کو عزتِ نفس ، اولوالعزمی ، خودداری کیسے ملے گی ؟ جیسی روح ویسے فرشتے ۔ بہرحال ان ناکارہ اور نالائق مَردوں کے ہاتھوں سے عورتوں کی مٹی پلید ہورہی ہے ۔ مگر نہیں ! اب عورتیں بھی اگلی عورتیں نہیں ہیں ۔ اگر مَرد سیر ہیں تو عورتیں بھی سوا سیر ہیں ۔ نیل کی نیل بگڑی ہوئی ہے ۔ آوے کا آوا بگڑ گیا ہے ، ایک کو روئیں ، دو کو روئیں ، کس کس کو روئیں ۔ اب تو ہماری آنکھوں میں آنسو بھی باقی نہیں ہیں ، اب ہمارے کئے دھرے کچھ نہیں ہوسکتا ۔ کچھ خدا کا فضل ہوجائے اور توفیقِ رفیق ہوجائے تو مسلمانوں کی حالت سنورے ، اخلاق سُدھریں ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔

اللہ نے مَردوں کو فضیلت دی ہے

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿۳۵﴾

وَاِنْ خِفْتُمْ ؛ اور اگر تمہیں خوف ہو ، اندیشہ ہو ۔ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا ؛ آپس میں نااتفاقی کا ، پھوٹ کا ۔ تو ڑم تاڑی کا ۔ فَابْعَثُوْا ؛ تو بھیجو ، مقرر کرو ، روانہ کرو ۔ حَكَمًا ؛ ایک فیصلہ کرنے والا ، حکم دینے والا ، جھگڑا چکانے والا ، پنچ ۔ مِنْ اَهْلِهٖ ؛

شوہر کے کنبے کا ، میاں کے خاندان کا ۔ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ؛ اور ، ایک اور پنچ بیوی کے خاندان کا ۔ یہ دونوں حَکَم توڑ جوڑ کرسکتے ہیں ۔مگر اِنْ یُّرِیْدَا اِصْلَاحًا ؛ اگر یہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں ۔میل ملاپ کرادینا چاہیں ۔ یُوَفِّقِ اللّٰهُ بَیْنَهُمَا ؛ اللہ بھی ان میں موافقت پیدا کردے گا ۔میل و اتفاق کرادے گا ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے ۔ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ؛ علم والا باخبر ، جانتا بوجھتا ہے ، تمام کاروائیوں سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر تمہیں میاں بیوی میں اختلاف اور نااتفاقی کا خوف ہو تو ایک حکم میاں کے خاندان سے اور ایک حکم بیوی کے خاندان سے مقرر کرو اور اگر وہ دونوں اصلاح کرنا چاہیں تو اللہ ان میں موافقت اور اتفاق پیدا کردے گا ۔ بے شک اللہ علم رکھتا ہے ، باخبر ہے (کہ شرارت کس کی طرف سے شروع ہوئی اور کون ظالم ہے ؟) ۔

صاحبو ! ہمارے خیال میں جب میاں بیوی میں اَن بَن شروع ہوجائے ، تو فوراً ہر دو خاندان کے پنچوں کو بلاؤ اور فتنہ و فساد کو رفع دفع کردو ۔ ایک چیز بڑی اہم ہے ۔ قابلِ توجہ ہے ۔ فیصلہ کرنے والے معاملات سے واقف ہوں ، رسم و رواج سے باخبر ہوں ۔ دونوں خاندان کے اعزاز کا اندازہ کرتے ہوں تو انصاف کی زیادہ اُمید ہے ۔

غالبًا اس سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ حتی الامکان پنچایتوں سے فیصلے کئے جائیں ، عدالت کی ضرورت ہی نہ پڑے ۔ مقدمہ بازی میں وکیلوں کو دینے اور رسومِ عدالت بھرنے کی نوبت ہی نہ آئے ۔

میاں بیوی کے فیصلے آپس میں طے ہوجانا چاہئیں

اس مقام میں اس بات کی طرف بھی اشارہ نکلتا ہے کہ حاکم دیسی اور ملکی ہو ۔ اس کے دل میں کچھ نہ کچھ ہمدردی رہتی ہے ۔ مقدمہ بازی میں برباد ہونا مسلمانوں کے مناسبِ حال نہیں ۔ کتنی بڑی شرم کی بات ہے کہ نیچ ذات والوں میں دھیڑوں میں ، چماروں میں ، بھوئیوں ، وڈروں میں ، سب میں پنچایتیں ہیں ۔ وہ اپنے پنچوں کی سنتے ہیں ۔ اُن کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں ۔ لیکن نرا جھگڑا کرنے والے ہیں ، صُلح جوئی سے کوسوں دور ہیں تو مسلمان ۔ پہلے تمام شہروں میں سرکار کی طرف سے ، قاضی مقرر تھے ۔ اُنھیں زمینات دے کر فکرِ معاش سے مستغنی کیا گیا تھا ۔ اب قاضیوں کی جائیدادیں تقسیم ہوتی ہوتی برائے نام رہ گئی ہیں ۔ مشروط الخدمت جائیدادیں ناقابلِ تقسیم ہوتی ہیں ۔ یہ ساری خرابی تقسیمِ جائیداد سے پیدا ہوتی ہے ۔ قاضی کا حصّہ اس قدر نہیں ہے کہ وہ اپنے اعزاز کو برقرار رکھے ۔ اب جنابِ قاضی کا کیا کام رہا ہے ؟ پانچ روپیہ اپنا مہر لے لے ۔ ایک کشتی چاول اور آدھی کشتی مصری بادام بھی دھرلے ۔ اور عورت و مَرد کا نکاح باندھ دے ۔ اِدھر قاضی یوں ناکارہ ہوگئے اور دینی امور کا فیصلہ کرنے کے قابل نہ رہے ۔ اُدھر حکومت نے منصفوں کو ، ناظموں کو مقرر کیا ۔

ایک اور بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ حَکَم صرف نصیحت کرنے کے لئے نہیں ہے ، بلکہ اس کی ثالثی کا فیصلہ سرکار سے منظور کرالیا جائے تو اُس کا اثر بھی عدالت کے فیصلے کے برابر ہوتا ہے ۔ میاں بیوی ، دونوں کے دستخط لے لئے جائیں کہ حکموں کا فیصلہ جو کچھ ہوگا ناطق ہوگا ۔ اگر وہ طلاق یا خُلع کا حکم بھی دیں تو وہ حق اور ناطق ہوگا ۔ عدالت بھی ایسے فیصلے کو رد نہ کرسکے گی

اس سے پہلے ثابت کیا گیا کہ مَردوں کی فضیلت عورتوں پر اس وجہ سے ہے کہ مرد کھلاتے پلاتے اور ہر قسم کا بار

اُٹھاتے ہیں ۔ اب عام طور سے دوسروں کی مدد کرنے کے متعلق ہدایت فرماتا ہے ، دوسروں کی مدد ایک طرف ، سب سے پہلے اپنی مدد آپ کرو ۔ خدا کی بندگی کرو ۔ شرک چھوڑو وغیرہ ۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۝۳۶

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ کی عبادت کرو ، خدا کے بندے بنو ۔ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا ؛ اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ ۔ قادرِ مطلق صرف خدائے تعالیٰ ہے ۔ کسی کا وجود بالذات ہے نہ صفت بالذات ۔ اُسے ہمیشہ پیشِ نظر رکھو ۔ ذوالجلال والا کرم وہی ہے ۔ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؛ وَاَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؛ مفعولِ مطلق ہے ۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو ۔ وَبِذِي الْقُرْبٰى ؛ اور صاحبِ قرابت کے ساتھ ۔ قرابت داروں کے ساتھ نیکی کرو ۔ قُرْبٰى ؛ قرابت ۔ خدا کا تقرب ۔ وَالْيَتٰمٰى ؛ اور یتیموں کے ساتھ بھی نیکی کرو ۔ وَالْمَسٰكِيْنِ ؛ اور مسکینوں ، فقیروں کے ساتھ بھی ۔ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى ؛ جَار ؛ ہمسایہ ۔ پڑوسی ۔ اور قرابت دار ہمسایہ کے ساتھ بھی نیکی کرو ۔ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؛ اور اجنبی ہمسایہ کے ساتھ بھی نیکی کرو ۔ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ ۔ جَنْبٌ ؛ پہلو ، بازو ۔ اور ساتھ بیٹھنے والے دوست کے ساتھ بھی نیکی کرو ۔ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؛ اس کے لفظی معنٰی ہیں راستہ کا بیٹا اور محاورے میں مسافر کو کہتے ہیں ۔ یعنی مسافروں سے بھی نیکی کرو ۔ عربی میں اَب ــــ اَخ ــــ اِبْن وغیرہ کے لفظ ملازم ، ہمیشہ ساتھ رہنے والے اور متعلق کے معنٰی میں مستعمل ہوتے ہیں ۔ اَبُوْالْخَيْرِ ؛ خیر والا ۔ جس سے خیر کے کام ہوں ۔ اُمُّ الْقُرىٰ ؛ بڑا گاؤں ۔ قدیم زمانے کا شہر ۔ اَخُوالْحَيَآءِ ؛ صاحبِ حَیا ــــ اُخْتُ الْمَوْتِ ؛ موت کے مشابہ ۔ اِبْنِ السَّبِيْلِ ؛ راستہ والا ۔ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؛ اور وہ جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہوگئے ہیں ، یعنی لونڈی ، غلام ، جانور ۔ اِن سب کے ساتھ نیکی کرو ۔ ان کے ساتھ حُسنِ سلوک سے رہو ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ لَا يُحِبُّ ؛ محبوب نہیں رکھتا ، پسند نہیں کرتا ۔ مَنْ كَانَ ؛ جو ہو ۔ مُخْتَالًا ؛ متکبّر ۔ خُيَلَاءُ ؛ تکبّر ، خود پسندی ۔ اترانا ۔ اکڑنا ۔ فَخُوْرًا ؛ بڑا ہی فخر کرنے والا ۔ یعنی اکڑنے اور شیخی کرنے والے کو خدا دوست نہیں رکھتا ۔

ترجمہ :- اور اللہ کی عبادت کرو ۔ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور احسان کیا کرو ماں باپ کے ساتھ قرابت داروں کے ساتھ ، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ ، قرابت داروں اور اجنبی دونوں طرح کے ہمسایوں کے ساتھ ، اور پاس بیٹھنے والے دوست کے ساتھ ، راہ رو مسافر کے ساتھ ، اپنے مملوک (اپنے قبضہ کے باندی ، غلام اور جانوروں) کے ساتھ (نیکی کیا کرو ۔ ان پر احسان کرو) بے شک اللہ پسند نہیں کرتا (دوست نہیں رکھتا) اُسے جو اپنے آپ اکڑتا اور شیخی بگھارتا ہے ۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۚ﴿۳۷﴾

اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ ؛ جو لوگ بخل کرتے ہیں ۔ مستحقین کی امداد نہیں کرتے ۔ ایک شاعر کہتا ہے ۔ ان کی مثال شکاری کتے کی ہے کہ شکار تو خود کرتا ہے مگر کھا نہیں سکتا ۔ اچھا آدمی کھاتا ہے، کھلاتا ہے، دوسروں کی مدد کرتا ہے ۔ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؛ اور لوگوں کو بخل کا حکم دیتا ہے، یعنی نہ آپ دیتا ہے اور نہ دوسروں کو دینے دیتا ہے ۔ ایسے کنجوس مکھی چوس کا مقولہ ہوتا ہے، ''کھال جائے مگر مال نہ جائے، چمڑی جائے مگر دمڑی نہ جائے''۔ وَيَكْتُمُوْنَ ؛ اور چھپا دیتے ہیں ۔ مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ؛ اللہ نے انھیں جو کچھ دیا ۔ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اپنے فضل و کرم سے ۔

صاحبو! بعض لوگ اپنی دولت کو زمین میں دفن کردیتے ہیں ۔ تھوڑے زمانے تک تو یاد رہتا ہے کہ دفینہ کہاں تھا؟ پھر آخر میں بھول بھال جاتے ہیں ۔ اور بعض وہمیوں کے خیال کے مطابق شیاطین اس پر قابض ہوجاتے ہیں ۔ بعض لوگ سود سے جمع کیا ہوا پیسہ، سرکاری مال سے چرایا ہوا پیسہ، غریبوں پر ظلم و ستم سے حاصل کیا ہوا پیسہ، رُشوت جس کو شیرِ مادر سمجھتے ہیں ۔ ان تمام ناجائز قسم کے پیسوں کو ممالکِ غیر کے بنکوں میں رکھاتے ہیں ۔ بنک والے ظاہر نہیں کرتے کہ کتنا روپیہ کس کے پاس ہے؟ کیونکہ اگر ظاہر ہوجائے کہ ہزار پانچ سو روپیہ ماہوار والا کیا لاکھوں روپیہ جمع کرسکتا ہے ۔ یہ آخر خود بھی کچھ کھاتا ہوگا، کچھ پیتا ہوگا، کچھ پہنتا ہوگا، کچھ فرش اور فرنیچر پر صَرف کرتا ہوگا، کچھ برج اور گھوڑ دوڑ پر لگاتا ہوگا ۔ بہرحال بنک والے ان کے رازوں کو ظاہر نہیں کرتے ۔ مگر منتقم حقیقی کیا کرتا ہے؟ سلطنتوں میں جنگ چل جاتی ہے، جتنا روپیہ بنکوں میں تھا، لوٹ لیا جاتا ہے ۔ بہت سے بنک دیوالیہ ہوجاتے ہیں، کمائے ہوئے گناہوں کا عذاب تو سر پر رہتا ہی ہے ۔ روپیہ پیسہ بھی مالِ غنیمت ہوجاتا ہے ۔

وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ اور ہم نے کافروں اور منکروں کے لئے تیار رکھا ہے ۔ عَذَابًا مُّهِيْنًا ؛ اہانت کرنے والا، ذلیل و خوار کرنے والا، فضیحت و رسوا کرنے والا عذاب ۔

ترجمہ :- جو لوگ بخل کیا کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل کا حکم دیتے ہیں، اور خدا نے اپنے فضل و کرم سے اُنھیں جو کچھ دے رکھا ہے اُسے چھپاتے ہیں ۔ ہم نے اُن منکروں کے لئے ذلیل و خوار کرنے والا عذاب (اُٹھا رکھا ہے) تیار رکھا ہے ۔

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ﴿۳۸﴾

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ ؛ اور جو لوگ صَرف کرتے ہیں ، خرچ کرتے ہیں ۔ اَمْوَالَهُمْ ؛ اپنے مالوں کو ۔ رِئَـآءَ النَّاسِ ؛ لوگوں کو دکھانے کے لئے ۔ رَاءَ ۔ يُرَاءِ ى ۔ مُرَائَـةً وَرِئَاءً ؛ دکھاوا کرنا ۔

صاحبو ! جسے دیکھو ! بے جا رسوم اور اسراف میں گرفتار ، سود کے پیسے سے عرس ہورہے ہیں ۔ روزہ کشائی ہورہی ہے ختنہ ، تسمیہ خوانی کی جارہی ہے ۔ اوّل تو قرض لینا ہی کوئی اچھی بات نہیں ، پھر سودی قرض غیر ضروری کاموں میں ، اور وہ بھی عبادت کے کاموں میں ! ''نیکی برباد گناہ لازم'' مسلمانوں کے پاس پہلے دولت تھی ، حکومت تھی ، تو اُنھیں سخاوت پر برانگیختہ کیا جاتا تھا ۔ انھیں داد و دہش پر متوجہ کیا جاتا تھا ۔ اب ضرورت ہے کفایت شعاری کی ، تعلیم کی ، بے جا صَرفوں سے روکنے کی میانہ روی کو پیشِ نظر رکھنے کی ۔ افسوس ! مسلمانوں کا خون ''کالی جونکیں'' پی رہی ہیں ، جن کا نام ساہوکار ، بنیا اور بینکر ہے ۔

ہمارے باپ دادا نے ہماری شادی میں اتنے روپے لگائے ، ہماری بہن کو اتنے جوڑے دیئے ، اتنا زیور دیا ۔ اگر ہم ویسی ہی شادی نہ کریں تو لوگ ہم سے کیا کہیں گے ؟ پہلا سوال جو دولھے والوں کی طرف سے ہوتا ہے ، کیا دیں گے ؟ موٹر دیں گے ؟ گھوڑے جوڑے کے دو ہزار روپے دیں گے ؟ ولایت کو بھجوا کر تعلیم دلوائیں گے ؟ اس قدر روپیہ حُکّامانِ بالا کو دینے کے بعد نوکری مل سکتی ہے تو کیا آپ اتنی امداد کرکے ہم کو نوکر رکھا سکیں گے ؟ غرض کہ یہ سب نکھٹو مَردوں کے مطالبات ہیں ، جو اُن مطالبات کو پورا نہیں کرسکتے ۔ اُن کی بیٹیاں بیٹھی رہتی ہیں ۔ اصلاحِ رسوم کے دعوے تو بہت ہی لمبے چوڑے کئے جاتے ہیں ، مگر عمل کے وقت صفر ہی صفر رہتا ہے ۔ دنیاداروں کی دیکھا دیکھی مشائخوں کو بھی سونے کے پازیب اور گراں بہا چڑھاوٴں کی سوجھی ، کوئی انصاف سے کہے کہ آج کل ان مال دار مشائخوں کی لڑکیاں فقیروں کے گھر جارہی ہیں یا امیروں کے ؟ مال داروں کے یا عہدہ داروں کے ؟ غرض کہ ایک تباہی ہے ، جو عالم گیر ہوگئی ہے ۔ اصلاح کے لفظ کا وظیفہ تو خوب پڑھا جاتا ہے ۔ مگر اتنی دفعہ اللہ کا نام بھی نہیں لیا جاتا جتنی دفعہ اصلاح ، اصلاح کا لفظ کہا جاتا ہے ۔ ہمارے ''اخیافی بھائیوں'' یعنی مادرِ وطن کے بچوں کو دیکھو ! ان پر غور کرو کہ وہ کس قدر کماتے ہیں ؟ اور اس میں سے کتنا مختصر صَرف کرتے ہیں ۔ وہ جو کھاتے ہیں اس کو بٹے کھاتے ہیں لکھتے ہیں ۔ یعنی کتنا بچہٴ نقصان باقی میں ۔ قرض لینے سے آدمی ذلیل ہوجاتا ہے ۔ اُس کی آن بان نہیں رہتی ، غیر مسلموں سے قرض لیں ۔ تقاضے کے وقت سخت سُست سنیں تو نہ عزت رہتی ہے نہ آبرو !

ہمارے زمانے کا ایک واقعہ ہے جو عبرت خیز ہے ۔ ایک صاحب کی لڑکی کی شادی کے وقت ساہوکار نے قرض دینے کا وعدہ کیا ۔ جب شادی مانڈی گئی اور دولھا کے آنے کا وقت ہوا تو ساہوکار نے قرض دینے سے انکار کردیا ۔ اس بدنصیب خَسِرَ الدُّنْيَـاءَ وَالْاٰخِرَةَ نے طفنچہ سے خودکشی کرلی ، مگر بعض خدا کے ایسے بندے بھی ہیں ، جنھوں نے شادیوں کو شرعی اُصول کے مطابق انجام دیا ، ان کے حق میں شادی ، شادی رہی ، خانہ آبادی رہی نہ کہ بربادی ۔ بہرحال مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے ۔ اس پر جلد توجہ کرنے کی ضرورت ہے ۔

وَلَا يُؤْمِـنُـوْنَ بِاللّٰهِ ؛ اور اللہ پر ایمان نہیں رکھتے ۔ وَلَا بِـالْيَـوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور نہ قیامت کے دن پر ۔ وَمَـنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ ؛ اور جس کے لئے شیطان ہو ۔ قَـرِيْنًا ، ساتھی فَسَـآءَ قَرِيْنًا ؛ تو کیا برا ساتھی ہے ، دوست ہے ۔ شیطان جس کی رہنمائی کرے ، جس کا دوست بنے ، وہ ضرور بدترین دوست ہوگا ۔

مسلمانوں کو بے جا رسوم سے بچنا چاہیئے

ترجمہ :- اور جو لوگ دکھاوے میں اپنا مال صَرف کرتے ہیں نہ اُنھیں اللہ پر ایمان ہے نہ روزِ جزا پر، اور جس کا ساتھی شیطان ہو، وہ برا ساتھی نہ ہوگا تو کیا ہوگا ؟

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝۳۹

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ ؛ بھلا ان کا کیا نقصان ہوگا، اور اُنھیں کیا ضرر پہنچے گا۔ لام فائدہ کے لئے اور عَلٰی ضرر کے لئے آتا ہے۔ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اگر وہ اللہ پر ایمان لائیں اور پچھلے دن یعنی روزِ قیامت پر بھی ایمان لائیں۔ جہاں نیک و بد سب کا بدلہ دیا جائے گا۔ وَاَنْفَقُوْا ؛ اور نفقہ دیں اور خرچ کریں، دین پر صَرف کریں۔ مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؛ اس مال سے کہ خدا نے اُنھیں دے رکھا ہے۔ خدا کا مال خدا کے نام پر دینے کے لئے تیار نہیں۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ ہے۔ بِهِمْ عَلِيْمًا ؛ اُن کے حال کا علم رکھنے والا۔ اُن کے اعمال سے خوب واقف ہے۔

ترجمہ :- بھلا اُن کا کیا نقصان ہوگا، اگر وہ اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان لائیں، اور خدا کے دیے ہوئے میں سے کچھ اللہ کے نام پر بھی دیں اور اللہ کو اُن کے حال کا خوب علم ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۴۰

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ ؛ بے شک اللہ ظلم نہیں کرتا۔ مِثْقَالَ ؛ وزن۔ ذَرَّةٍ ؛ چھوٹی چیونٹی۔ گرد کے وہ باریک اجزاء جو دھوپ میں اُڑتے نظر آتے ہیں۔ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ؛ ذرّہ بھر۔ ذرّہ کے بھاروں بھار، ذرّہ برابر۔ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً ؛ اور اگر نیکی ہو۔ يُّضٰعِفْهَا ؛ اس کو دُونا کر دیتا ہے۔ ستّر گنا کر دیتا ہے، سات سو کے برابر کر دیتا ہے۔ وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ ؛ اتنا ہی نہیں اور اپنے پاس سے دیتا ہے۔ اَجْرًا عَظِيْمًا ؛ اجرِ عظیم۔ بڑا ثواب۔

ترجمہ :- بے شک اللہ تو کسی پر ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اگر کوئی نیکی ہوتی ہے تو اس کو کئی چند کر دیتا ہے۔ اور اپنے پاس سے اجرِ عظیم عطا کرتا ہے (بڑا ثواب دیتا ہے)۔

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ شَهِيْدًا ۝۴۱ؔ

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا ؛ بتاؤ اُن کا کیا حال ہوگا جب ہم لائیں گے۔ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ؛ ہر قوم میں سے، ہر گروہ میں سے، ہر جماعت میں سے، ہر جرگہ میں سے۔ بِشَهِيْدٍ ؛ گواہی دینے والے کو یعنی ہر اُمّت کے حال پر اُن کا پیغمبر گواہی دے گا۔

وَجِئْنَابِکَ ؛ اور ہم تمہیں لائیں گے ۔ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ ؛ ان لوگوں پر ۔ شَھِیْدًا ؛ گواہ بنا کر ۔

ذرا غور کرو ! پیغمبر اپنی اُمّت کے حال سے واقف ہوتے ہیں تو اُن پر گواہی بھی دیتے ہیں ۔ ان کا ذریعہ علم بے واسطہ ہونا چاہیئے ، جو علم بواسطہ ہوتا ہے وہ سنی سنائی شہادت ہوتی ہے ، اصل جاننے والے کے رہتے سنی سنائی شہادت جائز نہیں ۔ لہذا پیغمبروں کو اپنی اُمّت کا علم بے واسطہ ہونا چاہیئے ۔ اور حبیبِ خداؐ کو تمام دنیا کا علم بھی بے واسطہ ہونا چاہیئے ۔

ترجمہ :- پھر کیسے ہوگا جب ہر اُمّت پر ہم شاہد پیش کریں گے ، اور (اے نبی کریمؐ !) ہم تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر پیش کریں گے ۔

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا۠ ﴿۴۲﴾ ع ۶ ۴

يَوْمَئِذٍ ؛ جس دن یہ سب ہوگا ۔ اس کی اصل يَوْمَ اِذْ وَقَعَ كَذَا ہے ۔ وَقَعَ كَذَا کے عوض نون تنوین ہے ۔ يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ منکرین آرزو کریں گے ، خواہش کریں گے ، چاہیں گے ، وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ۔ وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ ؛ اور رسول کا عصیان کیا ، پیغمبر کی نافرمانی کی ، ان کا کہا نہ مانا ۔ کیا آرزو کریں گے ؟ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؛ اگر ان پر زمین برابر ہوجاتی ۔ کاش وہ پیوندِ زمین ہوجاتے ۔ مٹی میں دفن ہوجاتے ۔ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ ؛ اور خدا سے چھپا نہ سکیں گے ۔ حَدِيْثًا ؛ کسی بات کو ۔

ترجمہ :- اُس دن کفر کرنے والے ، پیغمبروں کی نافرمانی کرنے والے ، آرزو کریں گے کہ کاش وہ پیوندِ زمین ہوجاتے (زمین میں دفن ہوجاتے ، اس سے کیا ہوتا ہے) خدا سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے ۔

اس سے پہلے فرمایا گیا تھا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا ، جب کہ ہر گروہ پر ایک گواہ ہوگا ، اور رسولِ خدا ﷺ سب پر گواہ ہوں گے ۔ اب چند خاص احکام بیان فرماتا ہے ، اور خاص بری باتوں سے پرہیز کرنے کا حکم دیتا ہے ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْاؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾

یَـآ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ۔ اے ایمان والو ۔ لَا تَـقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ ؛ نماز کے پاس نہ پھٹکو ، نماز کے قریب نہ جاؤ ۔ وَ اَنْـتُمْ سُکٰرٰی ؛ بحالیکہ تم پیے ہوئے ہو ، مست ہو ، متوالے ہو ، بحالتِ نشہ ہو ۔ حَتّٰی تَعْلَمُوْا ؛ جب تک کہ تم جانو ۔ مَاتَقُوْلُوْنَ ؛ جو تم کہتے ہو ۔

بعض لوگوں نے لَا تَـقْرَبُوْا الصَّلٰوۃَ میں صَلٰوۃ کہہ کر ظرف مراد لیا ہے ، یعنی مسجد کے قریب نہ جاؤ ۔ دیکھو ! اللہ تعالےٰ نے کس طرح شراب کو رفتہ رفتہ حرام کیا ہے ۔ امریکہ میں شراب سے روکنے کی بڑی بڑی کوششیں کی گئیں اور انھیں ہر طرح ناکامی ہوئی ، حالانکہ بڑے تعلیم یافتہ تھے ، نیک و بد کے سمجھنے والے تھے ۔ مگر ذرا خدا کے شاگرد نبی اُمّی کی تعلیم کو بھی دیکھو ! کہ چند ہی روز میں اُجڈ سرکش عربوں سے شراب چھڑا ہی دی ۔

بعض لوگ اس آیت سے استدلال کرتے ہیں کہ نماز پڑھو تو سمجھ کر پڑھو ، نہ معنی معلوم ، نہ الفاظ کی تصحیح ، نہ قراءت درست ۔ قرآن کے الفاظ تو منہ سے نکلے ، کچھ قرآن کی صورت تو پیدا ہوئی ۔ میں بغیر ترجمہ اور معنی سمجھے نماز پڑھنے کو ناجائز تو نہیں سمجھتا ، مگر اس میں بھی کیا کلام ہے کہ اس سے نماز اور قرآن پڑھنے کی اہمیت تو ضرور ثابت ہوتی ہے ۔

سُکٰرٰی جمع سَکْرَانٌ ہے ۔ مست ۔ پیا ہوا ۔

واضح ہو سُــکْر یعنی نشہ میں خون کی گردش تیز ہوتی ہے ، اور اس کا زور خصوصاً دماغ پر پڑتا ہے ۔ سُــکْر غیر معمولی خوشی پیدا کرتا ہے ۔ سَــمْ یعنی زہر سے خون کی گردش تیز تو ہوجاتی ہے مگر یہ فرحت نہیں پیدا کرتا ۔ زہر کی حُرمت ضرر کی وجہ سے ہے ۔ مخدِّر سے خون کی گردش سُست ہوجاتی ہے ، جیسے افیون ۔

وَلَا جُـنُـبًا ؛ اور تم مسجد کے پاس نہ جاؤ ، یعنی مسجد میں داخل نہ ہو ، بحالیکہ تم جنبی ہو ، ناپاک ہو ، تمہیں نہانے کی ضرورت ہو ۔ اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ ؛ مگر راستہ چلتے ، سفر میں اگر ضرورت ہو ، پانی مسجد میں ہو یا مسجد میں جائے بغیر چارہ نہ ہو تو مسجد میں عبور اور مرور جائز ہوگا ۔ حَـتّٰـی تَـغْـتَـسِلُوْا ؛ یہاں تک کہ تم پانی نہالو ، غسل کرلو ۔ صلٰوۃ کہہ کر ایک دفعہ نماز مراد لی گئی ہے ، اور دوسری دفعہ مسجد ۔ یہ ایک قسم کا استخدام ہے کہ ایک لفظ کے دو جگہ دو معانی لئے جائیں ۔

وَاِنْ کُنْتُمْ مَّرْضٰی ؛ اور اگر تم بیمار ہو ۔ مریض ہو ۔ مَرْضٰی جمع مَرِیْضٌ ۔ اَوْعَلٰی سَفَرٍ ؛ یا سفر پر ہو ، مسافر ہو ۔ پانی ایک مِیل کے فاصلہ پر ہو ۔ رائے مبتلا بہ کو اہمیت ہے ، یعنی جس شخص کو ضرورت لاحق ہے ، اگر اُسے ضرر کا اندیشہ نہ ہو وہ پانی حاصل کرے ورنہ تیمّم کرے ۔ اَوْجَــآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ ؛ یا تم میں سے کوئی آئے ۔ مِنَ الْغَآئِطِ ؛ پاخانہ سے ، غائط اصل میں جھاڑے کو کہتے ہیں ۔ چنانچہ اب بھی بعض لوگ پاخانہ کو جھاڑا ہی کہتے ہیں ۔ اَوْلٰـمَسْتُمُ النِّسَآءَ ؛ یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو ۔ یعنی اُن سے صحبت کی ہو ۔ یہ کنایہ ہے جماع سے ۔

امام شافعیؒ کے پاس عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹتا ہے ۔ بی بی عائشہؓ آرام کرتی تھیں اور حضرت تہجد کی نماز پڑھتے تھے ، سجدہ کرنا ہوتا تو حضرت بی بی عائشہ کے پیر کو ہاتھ لگاتے اور وہ اپنے پاؤں سمیٹ لیتیں ۔ بعض دفعہ آنحضرت ﷺ نماز پڑھتے رہتے اور بی بی عائشہ آپؐ کو ہاتھ لگا دیتیں [اس لئے امامِ اعظمؒ کے پاس عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا] ۔

فَلَمْ تَـجِدُوْا مَـآءً ؛ پس اگر تم پانی نہ پاؤ ۔ تمہیں پانی نہ ملے ، یا کسی کے پاس پانی ہے ، مگر پانی کا مالک بہت زیادہ قیمت طلب کرتا ہے تو یہ بھی نہ پانے کے حکم ہیں ۔ فَـتَیَمَّمُوْا ؛ تو تم قصد کرو ، ارادہ کرو ۔ صَعِیْدًا طَیِّبًا ؛ پاک مٹی کا ۔

ربع الحزب

دیکھو! تیمّم میں نیت فرض ہے۔ کیونکہ تیمّم کے معنے خود نیت کے ہیں۔ اِرادہ کرنے کے ہیں اور وضو میں نیت فرض نہیں کیونکہ وضو پانی سے ہوتا ہے اور پاک کرنا اس کا فعلِ طبعی ہے، چاہے نیت کریں یا نہ کریں، پانی ضرور پاک کردے گا۔

فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ ؛ پھر مسح کرلو اپنے موٹھوں پر، اپنے منہ پر ہاتھ پھیرلو۔ وَاَيْدِيْكُمْ ؛ اور اپنے ہاتھوں پر بھی مسح کرلو۔

حضرت امام اعظمؒ کے پاس منہ پر الگ مسح کرنا چاہیئے اور ہاتھ پر الگ، اور جس طرح وضو کو کہنیوں تک کرتے تھے، مسح بھی کہنیوں تک کرو۔ بعض ائمہ کے پاس ایک ضرب میں منہ اور کہنیوں تک مسح کرنا کافی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے۔ عَفُوًّا غَفُوْرًا ؛ عفو کرنے والا۔ مغفرت کرنے والا۔ چھوٹی چھوٹی غلطیوں کو تو مٹا دیتا ہے، اور بڑی غلطیوں کو چھپا دیتا ہے۔

ترجمہ:- مسلمانو! نشہ کی حالت میں تم نماز نہ پڑھو۔ جب تک کہ تم یہ نہ سمجھو کہ تم (کیا پڑھتے ہو) کیا کہتے ہو اور ناپاکی کی حالت میں (مسجد میں نہ جاؤ) مگر راہ چلتے، بوقتِ ضرورت، یہاں تک کہ تم غسل کرلو۔ اگر تم بیمار ہو یا مسافر ہو یا بیت الخلاء سے آئے ہو یا عورت سے صحبت کی ہو، اور پھر تمہیں پانی نہ ملے تو اچھی مٹی پر تیمّم کرلو، اپنے ہاتھ، اپنے چہروں اور ہاتھوں پر پھیرلو بے شک اللہ بڑا عفو کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔

صاحبو! بعض نادانوں نے تیمّم کو ایک تماشہ بنالیا ہے۔ مرمر کا صاف ستھرا پتھر پاس رکھ لیا ہے۔ تیمّم کرنا ہوتا ہے تو اس چکنے پتھر کو ہاتھ لگا دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے تیمّم کرلیا ہے۔ میں اس کو دین سے مذاق کرنا سمجھتا ہوں۔

اس سے پہلے تیمّم کی آیت گزری ہے۔ کج فہم علمائے یہود اپنے پاس کے سخت احکام کے مقابل ان سہولتوں کو، جو اسلام میں ہیں۔ اعتراض کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان سب اعتراضات کا رَد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ
وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ﴿۴۴﴾

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ اِلَى الَّذِيْنَ ؛ اُن لوگوں کی طرف۔ اُوْتُوْا نَصِيْبًا ؛ جن کو کچھ حصّہ دیا گیا ہے۔ مِنَ الْكِتٰبِ ؛ کتاب سے۔ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ ؛ گمراہی مول لیتے ہیں، بے راہی خریدتے ہیں۔ وہ ضلالت کی بیع وشری کرتے ہیں۔ وَيُرِيْدُوْنَ ؛ اور اِرادہ کرتے ہیں۔ چاہتے ہیں۔ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ؛ کہ تم بھی راستہ کھودو، گمراہ ہوجاؤ، بہک جاؤ۔

ترجمہ:- کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا، جن کو کتاب سے کچھ حصّہ مِلا ہے۔ (وہ کیا کرتے ہیں) گمراہی خریدتے ہیں، اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ تم بھی بے راہ ہوجاؤ۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے ۔ بِاَعْدَآئِكُمْ ؛ تمہارے اعداء کو، تمہارے دشمنوں کو ۔ مگر اِن کی عداوت سے ہوتا ہی کیا ہے؟ وَكَفٰى بِاللّٰهِ ؛ اور اللہ بس ہے ۔ کافی ہے ۔ بَا زائد ہے، زور دینا مقصود ہے ۔ كَفٰى کا فاعل اللہ ہے ۔ وَلِيًّا ؛ حمایتی ۔ مددگار ۔ دوست ۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ ؛ اور اللہ بس ہے ۔ نَصِيْرًا ؛ مددگار، نصرت دینے والا ۔ اللہ بس باقی ہوس ۔

ترجمہ :- اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے، حمایت اور مدد کے لئے ایک اللہ بالکل کافی ہے، اور فتح ونصرت عطا کرنے کے لئے ایک اللہ بس ہے ۔

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَ عَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝

مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ؛ اُن لوگوں میں سے جو یہودی ہوگئے ہیں ۔ بعض یہودی ۔ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ ؛ کلام میں تحریف کرتے ہیں ۔ کچھ بڑھاتے ہیں ۔ کچھ گھٹاتے ہیں ۔ کچھ معانی غلط بتلاتے ہیں ۔ تحریفِ بے جا کرتے ہیں ۔ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ؛ اُس کی جگہ سے ۔ مَوَاضِعِهٖ کی ضمیر كَلِمَ کی طرف پھرتی ہے ۔ اَلْكَلِمَ میں لامِ جنس ہے، لہذا اُس کی طرف واحد کی ضمیر پھیری گئی ، یہودی کیا کہتے تھے؟ وَيَقُوْلُوْنَ ؛ اور کہتے ہیں ۔ سَمِعْنَا ؛ ہم نے سن تو لیا ۔ وَعَصَيْنَا ؛ اور ہم نے عصیان کیا ۔ تمہارا کہا نہ مانا ۔ وَاسْمَعْ ؛ اور سنو ۔ غَيْرَ مُسْمَعٍ ؛ تم کو سننا نصیب نہ ہو ۔ وَرَاعِنَا ؛ اور ہماری رعایت کرو ۔ لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ ؛ اپنی زبان کو توڑ مروڑ کر یعنی رَاعِنَا کو رَاعِيْنَا اے ہمارے چرواہے! اور کبھی رَاعِنًّا ؛ اے ہمارے احمق! رعونت والے ۔ غرض کہ قسم قسم سے بدگوئی کرتے ۔ یہ گالیاں بکنا یہودیوں میں ہے اور ان میں بھی ہے جو بظاہر اپنے کو مسلمان دکھاتے ہیں، مگر ہیں اسی یہودی خاندان میں کے ۔ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؛ اور دین پر اعتراض کرنے کے لئے ۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ ؛ اور اگر وہ لوگ ۔ قَالُوْا ؛ کہتے ۔ سَمِعْنَا ؛ ہم نے سنا ۔ وَاَطَعْنَا ؛ اور ہم نے اطاعت کی ، مان لیا ۔ وَاسْمَعْ ؛ اور آپ سماعت فرمایئے ۔ سن لیجئے ۔ وَانْظُرْنَا ؛ اور ہم پر نظر رکھیئے ۔ اور ہم کو مہلت دیجئے ۔ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؛ تو اُن کے لئے اچھا ہوتا ۔ وَاَقْوَمَ ؛ اور سیدھی اور دُرست بات ہوتی ۔ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ ؛ مگر اللہ نے تو ان پر لعنت کردی ہے، ان پر خدا کی پھٹکار ہے بِكُفْرِهِمْ ؛ ان کے کفر، ان کے انکار ۔ بے ایمانی کی وجہ سے ۔ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ پھر وہ ایمان اور یقین نہیں رکھتے ۔ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ مگر بہت قلیل اور بہت کم ۔

ترجمہ :- بعض یہودی کلام کو اپنے مقام سے بدل دیتے تھے ۔ اُن میں تحریف کرتے تھے (کیا کہتے تھے؟) وہ کہتے تھے زبان کو توڑ مروڑ کر سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا (یعنی ہم نے

سن تو لیا، مگر ہم تو ہرگز نہ مانیں گے۔ اور سن لو۔ تم کو سننا نصیب نہ ہو۔ اے ہمارے نادان، اے ہمارے چرواہے!)
یہ سب دین میں طعن اور اعتراض کرنے کے لئے کہتے تھے۔ اگر یہ لوگ کہتے: سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا (یعنی ہم نے سن لیا اور مان لیا اور سماعت فرمایئے اور ہم پر نظرِ کرم رکھیئے) تو ان کے واسطے بہتر ہوتا۔ درست ہوتا (مناسب ہوتا) مگر نہیں خدا نے ان کی بے ایمانی کی وجہ سے ان پر لعنت کردی ہے۔ لہذا وہ بہت کم ایمان لاتے ہیں۔

صاحبو! ان یہودیوں نے تورات میں کیا کیا تحریفیں کیں؟ کمی کی، زیادتی کی، معنے بدلے، تاویلاتِ بے جا کیے۔ اس موضوع پر علماء نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ نمونہ کے طور پر مولوی عبدالحق صاحب سے مَمْفَرْد رومن کیتھولک کا ایک قول نقل کرتا ہوں وہ لکھتا ہے:-

''یہود نے کتبِ انبیاء کو نہ صرف غفلت بلکہ بددیانتی اور عِناد سے جلا دیا۔ اور کسی میں تغیر و تبدّل کردیا''۔

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ اے اہلِ کتاب، اے وہ لوگو جن کو کتاب دی گئی ہے۔ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا ؛ ایمان لاؤ اس کتاب پر جس کو ہم نے اُتارا۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ جو ہمارا اُتارا ہوا ہے۔ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ ؛ وہ نیا دین نہیں لایا ہے وہ دینِ الٰہی کی تبلیغ کرتا ہے۔ وہ اُن آسمانی کتابیوں کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہیں۔ مِنْ قَبْلِ ؛ اس سے پہلے۔ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا ؛ کہ ہم نے تمہاری صورتیں بگاڑ دیں۔ طَمْس کے معنٰی ہیں مٹا دینا، محو کردینا، بگاڑ دینا۔ صورت کا بے صورت کردینا۔ فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَا ؛ پھر پلٹا دیں اُن چہروں کو اُن کی پشتوں کی طرف۔ اُن کی پیٹھوں کی طرف۔ تمہاری قسمت پلٹ جائے۔ تم بھاگ کھڑے ہوں۔ تمہارا اقبال اور خوشی جاتی رہے۔ عَلٰٓى اَدْبَارِهَا وُجُوْهًا سے حال ہے۔ اَوْ نَلْعَنَهُمْ ؛ یا ہم ان کو لعنت کردیں۔ اُن پر پھٹکار ڈالیں یا ماریں۔ اُن کو ذلیل و خوار کریں۔ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؛ جس طرح کہ ہم نے شنبہ کے روز عید منانے والوں کو ذلیل و خوار اور ملعون بنا دیا۔ یہودی ہفتہ کو عید مناتے ہیں۔ عیسائی یکشنبہ کو اور مسلمان جمعہ اور روز آدینہ کو۔ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ؛ اور اللہ کا حکم اور اُس کا کام ہوکر رہتا ہے۔

ترجمہ:- اے اہلِ کتاب! تم ایمان لاؤ اس (کتاب) پر جس کو ہم نے اُتارا (قرآن پر) جو دوسری آسمانی کتابوں کی جو تمہارے پاس ہیں تصدیق کرتا ہے۔ اس سے پہلے کہ ہم تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں۔ اور ان کو تمہاری پشتوں کی طرف پھیر دیں، اور ان پر لعنت برسا دیں جس طرح کہ ہم نے ہفتہ منانے والوں کو لعنت کی تھی۔ اور اللہ کا حکم تو ہوکر رہتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿۴۸﴾

شرک کیا ہے؟

اَنَّ اللّٰـهَ لَا يَـغْـفِـرُ ؛ بے شک اللہ مغفرت نہ کرے گا ، معاف نہ کرے گا ، نہ بخشے گا ۔ اَنْ يُّشْرَکَ بِهٖ ؛ کہ اس سے شرک کیا جائے ۔ دوسرے گناہ جرم ہیں اور شرک بغاوت ہے ۔

شرک ہے کیا ؟ اللہ کی ذات اور اُس کی صفت میں کسی کو شریک کرنا ۔ خدا کا وجود بالذات اور اُس کے صفات بھی بالذات ہیں ۔ ایک صفت بھی کسی بندے میں بالذات مانیں تو شرک ہوجائے گا ۔ بالعرض طور سے خدائے تعالیٰ کی بہت سی صفتیں انسان میں ہیں ۔ وہ سمیع و بصیر ہے ۔ ہم بھی سنتے دیکھتے ہیں ۔ خدا حی ہے ۔ ہم بھی زندہ ہیں ۔ خدا قدیر اور مُرید ہے اللہ نے ہم کو بھی کچھ قدرت دے رکھی ہے اور ارادہ عطا کیا ہے ۔ اس طرح بالعرض طور سے ، خدا کی عطا ہے اس کے پرتو صفات سے ، خدا کے صفات کا ہم میں سے بھی ظہور ہوتا ہے ۔ تمام مخلوقات میں انسان مظہرِ اتم ہے ۔ اس سے ضرور اسماء الٰہی کے آثار ظاہر ہوں گے ۔ ایسا ماننا ایسا کہنا ہرگز شرک نہیں ہے ۔ ایک معمولی چیز بھی بندے میں بالذات مانیں تو بے شک شرک ہے ، اور بڑی سے بڑی صفت بھی بندے میں بالعرض مانیں تو ہرگز شرک نہیں ۔ خلق ، عطائے اولاد ۔ احیاء یہ بڑی صفتیں ہیں ، بالعرض حیثیت سے ان کا استعمال بندوں کے لئے ہوا ہے ۔ جیسا کہ وَاِذْ تَـخْـلُـقُ مِنَ الطِّيْنِ ؛ جب کہ تم بناتے ہو مٹی و کیچڑ سے ۔ تَبَارَکَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ؛ تمام بنانے والوں میں اللہ بہترین بنانے والا ، پیدا کرنے والا بابرکت ہے ۔ وَاِذْ تُحْيِ الْمَوْتٰى ؛ جب تم مُردے زندہ کرتے ہو ۔ بِاِذْنِ اللّٰهِ ، حکم خدا سے ۔ لِاَهَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِيًّا ؛ جبرئیلؑ کہتے ہیں ۔ میں تمہارے یہاں اس لئے آیا ہوں کہ تم کو پاک صاف بیٹا دوں ۔ غرض کہ شرک میں نسبت اِلی اللہ نہیں رہتی ۔ وہ کمالِ غفلت ہے ۔ اس سے بچنا اور بے شک بچنا چاہیئے ۔

بالعرض سمجھ کر ، نسبتِ حقیقی کو پیشِ نظر رکھ کر ، مجاز کے طور پر اگر کوئی بات کہی جائے تو ہرگز شرک نہیں ۔ جو بے سمجھی سے مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں وہ خود شرک کے ناپاک پانی میں غوطے کھاتے ہیں ۔ کیونکہ شرک کا حکم لگانا خدا کا کام تھا ۔ خدا کا کام یہ خود کرنا چاہتے ہیں ۔ لہذا یقیناً یہ خود شرک کررہے ہیں ۔ ظالمو ! مسلمانوں کو مشرک نہ سمجھو ، کافر نہ کہو ۔ اور مسلمانوں کے لئے گڑھا کھود کر خود نہ گرو ۔ حدیث میں آیا ہے کہ کوئی کسی کو مشرک کہنے والا ، ناحق ناروا دوسروں کو مشرک سمجھنے والا خود مشرک ہوجاتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ شرک کے سوائے سب کچھ بخشتا ہے

وَيَـغْـفِـرُ مَـادُوْنَ ذٰلِکَ ؛ اور بخش دیتا ہے جو اس کے سواء ہے ، اس سے کم ہے ۔ لِـمَـنْ يَّشَـآءُ ؛ جس کو چاہے ، خدا ارحم الراحمین ہے ۔ غفور رحیم ہے ۔ اس کا کون ہاتھ پکڑ سکتا ہے ؟ کون اس کو بخشنے سے روک سکتا ہے ۔ وَمَـنْ يُّشْـرِکْ بِاللّٰهِ ؛ اور جو کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے ، اللہ سے شرک کرے ۔ اللہ کے صفات کسی اور میں مانے ۔ فَقَدِ افْتَرٰى ؛ تو اس نے بڑی افترا پردازی کی ، بہت بڑا جھوٹ کہا ، اس نے طوفان باندھا ۔ اِثْـمًـا عَظِيْمًا ؛ بڑے گناہ کو ۔ خدا کا کوئی شریک نہیں ، کوئی کسی کو خدا کا شریک سمجھے تو اِس سے بڑا گناہ کیا ہوگا ؟ اس سے بڑا طوفان کیا ہوگا ؟ بہتان کیا ہوگا ؟

ترجمہ :- بے شک اللہ شرک کو معاف نہیں فرماتا ۔ اِس کے سواء جس بات کو چاہے معاف کرتا ہے اور جو اللہ سے شرک کرے وہ تو ایک بڑا طوفان باندھتا ہے (جھوٹ کہتا ہے) ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝۴۹

اَلَمْ تَرَاِلَى الَّذِيْنَ ؛ کیا تم نے اُن لوگوں کونہیں دیکھا ؟ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؛ بڑے خاندان سے نسبت رکھنے کی وجہ سے اپنے آپ کو پاک اور مقدّس سمجھتے ہیں ۔ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ؛ بلکہ اللہ جس کو چاہا مقدّس سمجھتا ہے ، پاک صاف سمجھتا ہے ۔ مقدّس بنا دیتا ہے ۔

بندہ کو ہمیشہ سر افگندہ رہنا چاہیئے ۔ تمہارے بزرگ تو اچھے تھے ، تم اپنی بولو ''پدرم سلطان بود'' کہنا کیا کام آتا ہے ۔ تمہارے باپ شاہی محل میں رہتے تھے ، مگر تم تو زمین مذلّت پر پڑے ہو ۔ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ؛ اور اُن پر فتیل کے برابر بھی ، ایک بٹے ہوئے تاگے کے برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا ۔

ترجمہ :- کیا تم نے اُن لوگوں کونہیں دیکھا جو اپنے تقدس کے ڈینگ مارتے ہیں (پاکیزگی اور بے گناہی کی شیخی کرتے ہیں ۔ صحیح علم صرف اللہ کو ہے) ۔ بلکہ اللہ جس کو چاہتا ہے مقدّس سمجھتا ہے (یا مقدّس بنا دیتا ہے) ۔ اور اُن پر ذرا بھی ظلم نہ کیا جائے گا ۔ (بٹے ہوئے تاگے کے برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا) ۔

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ وَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۵۰ ع۴

اُنْظُرْ ؛ دیکھو ۔ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ ؛ کیسی افترا پردازی کرتے ہیں ، کیا بہتان باندھتے ہیں ، کیسے لگتے لگاتے ہیں ۔ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؛ خدا پر جھوٹ کے ۔ وَكَفٰى بِهٖ ؛ اور وہ کافی ہے ۔ اور بس ہے ۔ اِثْمًا مُّبِيْنًا ؛ صریح گناہ ہونے کو ۔

ترجمہ :- دیکھنا ! یہ لوگ خدا پر کیسا جھوٹ باندھتے ہیں ، ایسا صریح گناہ ہونے کو بالکل کافی ہے (بس ہے) ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ

وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝۵۱

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ؟ کیا تم نے نظر نہیں کی ؟ اِلَى الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کی طرف جو ۔ اُوْتُوْا ؛ دیئے گئے ہیں نَصِيْبًا ؛ حصہ ۔ مِنَ الْكِتٰبِ ؛ کتاب سے یعنی وہ اہلِ کتاب ہیں بعض آسمانی کتابوں کے ماننے والے ہیں ۔ وَيُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ ؛ بُت اور شیطان پر یقین بھی رکھتے ہیں ۔ ان پر ایمان بھی لاتے ہیں ۔ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافروں کی نسبت کہتے ہیں ۔ هٰٓؤُلَاۗءِ اَهْدٰى ؛ یہ لوگ زیادہ راستے پر ہیں ، زیادہ ہدایت پر ہیں ۔ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں سے ۔ ان لوگوں سے جو ایمان رکھتے ہیں ۔ سَبِيْلًا ؛ راستے کے لحاظ سے ۔ اَهْدٰى سَبِيْلًا ؛ زیادہ راہ یافتہ ہیں ،

یہی سیدھے راستے پر ہیں ۔ عداوت کی انتہا ہوگئی کہ کافروں کو اور بُت پرستوں کومسلمانوں پر ترجیح دیتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا تم نے اُنھیں نہیں دیکھا ، جن کو کتاب اللہ سے کچھ حصّہ دیا گیا ہے ۔ (اور وہ خود اپنے آپ کو اہلِ کتاب سمجھتے ہیں ، کیا کرتے ہیں ؟) بُت اور بڑے ہی سرکش (یعنی شیطان) پر یقین رکھتے ہیں اور کافروں کی نسبت کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے یہ زیادہ سیدھے راستے پر ہیں ۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ ۖ وَمَن يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ﴿۵۲﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہی لوگ ہیں ۔ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؛ کہ خدانے اُن پرلعنت کردی ۔ ان پر خدا کی پھٹکار ہے ۔ وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰهُ ؛ اور جس پر خدا لعنت کردے ۔ جس پر خدا کی پھٹکار ہو ۔ فَلَنْ تَجِدَلَهٗ ؛ تو تم اُس کے لئے نہ پاؤ گے ۔ نَصِیْرًا ؛ یار و مددگار ، فتح ونصرت دینے والا ۔

ترجمہ :- یہی لوگ تو ہیں جن پر خدا نے لعنت کردی ہے ، اور جس پر خدا لعنت کردے تو تم اس کے لئے کسی کو مددگار نہ پاؤ گے ۔

أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ﴿۵۳﴾

اَمْ لَهُمْ نَصِیْبٌ ؛ کیا اُن کے لئے کچھ حصّہ ہے ۔ مِنَ الْمُلْکِ ؛ ملک اور بادشاہی سے ۔ فَاِذًا ؛ جب تو ۔ لَا یُؤْتُوْنَ النَّاسَ ؛ لوگوں کو نہ دیں گے ۔ نَقِیْرًا ۔ نَقِیْر ؛ کھجور کی گٹھلی میں کا گڑھا ۔ نَقْر ۔ کھودنا ۔ مِنْقَار ؛ چونچ ۔ نَقِیْر و قطمیر ؛ بالکل معمولی چیز ۔ رائی برابر ۔ تِل برابر ۔ بہت ہی کم ۔

ترجمہ :- کیا اُنھیں بادشاہی سے کچھ حصّہ ملا ہے ؟ تب تو یہ لوگوں کو کچھ بھی نہ دیں گے ۔

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ

فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ﴿۵۴﴾

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ؛ کیا یہ لوگوں پر حسد کرتے ہیں ۔ رشک کرتے ہیں ، جلے مرتے ہیں ۔ عَلٰی مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ ؛ اس پر کہ اللہ نے اُنھیں سرفراز کیا ہے ، دیا ہے ، عطا فرمایا ہے ۔ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اپنے فضل وکرم سے ۔

حسد کا نتیجہ کیا ہوتا ہے ؟ محسود کا تو کچھ نہیں بگڑتا ۔ خود حاسد ہے کہ جلے مرتا ہے ۔ محسود کا نقصان ہو یا نہ ہو ۔ حاسد بدنصیب ہے کہ خود عذاب اُٹھا رہا ہے ۔

فَقَدْ اٰتَیْنَا ؛ لہٰذا ہم نے دیا ہے ۔ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ ؛ ابراہیمؑ کے متبعین کو ۔ ابراہیمؑ کے خاندان کو ۔ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ کتاب اور حکمت ۔ وَاٰتَیْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے اُن کو دیا ۔ مُلْکًا عَظِیْمًا ؛ بڑا ملک ، بڑی حکومت ، بڑی سلطنت ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگوں پر حسد کرتے ہیں ؟ ان (نعمتوں) پر کہ اللہ نے ان کو اپنے فضل و کرم سے عطا کیا ہے
ہم نے آلِ ابراہیم کو کتاب و حکمت سے سرفراز کیا اور اُن کو بہت بڑا ملک عطا کیا ۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝۵۵

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ ؛ یہ سب اہلِ کتاب برابر نہیں ہیں ۔ اِن میں سے بعض تو ایسے ہیں جو کتاب اللہ پر ایمان لائے ہیں ۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؛ اور ان میں سے بعض کتاب اللہ پر ایمان لانے سے رُک گئے ہیں ۔ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ؛ اور جہنم کافی ہے اُن کے جلانے کو ۔ اُن کے لئے آتشِ جہنم بس ہے ۔

ترجمہ :- ان میں سے کچھ تو کتاب اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ نہیں مانتے ۔ ایسوں کے لئے آتشِ جہنّم
کافی وافی ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا
غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۵۶

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ، انکار کیا ، حق پوشی کی ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری نشانیوں سے ، ہماری آیتوں سے ۔ سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؛ ہم اُن کو عنقریب آتشِ دوزخ میں ڈال دیں گے ۔ كُلَّمَا نَضِجَتْ ؛ جب پک جائے گی ، جب جل چکے گی ۔ جُلُوْدُهُمْ ؛ اُن کی جلد ، اُن کی چمڑی ، اُن کا پوست ۔ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا ؛ تو ہم بدل دیں گے چمڑی کو ۔ غَيْرَهَا ؛ ان چمڑوں کا غیر یعنی ایک پوست جل جائے گا تو ہم دوسرا تازہ پوست دیں گے ۔ لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؛ تاکہ عذاب کا مزہ چکھیں ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے ۔ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ؛ عزت والا ، حکمت والا ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ہماری آیتوں کو نہیں مانتے عنقریب ہم ان کو آتشِ جہنم میں ڈال دیں گے ،
جب ان کا پوست جل جائے گا تو ہم اُس کو دوسرے پوست سے بدل دیں گے ، تاکہ عذاب کا
خوب مزہ چکھیں ۔ بے شک اللہ عزیز ہے ، حکیم ہے ۔ (اُس کی عزت کا تقاضا ہے کہ منکرین کو عذاب
کرے ۔ اُس کی حکمت کا اِقتضا ہے کہ تازہ بہ تازہ نو بہ نو عذاب ہو ۔)

صاحبو ! عذاب و تکلیف کیوں ہوتی ہے ؟ جہل کی وجہ سے ، ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے ، حقیقت نہ کھلنے کی وجہ سے ۔ دنیا میں تمام عمر میں علمِ صحیح نہ ملا ۔ ایمان نہ آیا ۔ دنیا تو مزرعۃ الآخرۃ ہے ۔ جو یہاں اندھا وہ وہاں بھی اندھا ۔ چراغِ ہدایت تو عمر بھر نصیب نہ ہوا ، آخرت میں روشنی کی کیا صورت ؟ تمام زندگی بھر بغاوت کا نتیجہ عذابِ دائمی ہوگا ۔
بعض لوگ کہتے ہیں زمانہ عظیم کے بعد عذاب نعمت سے بدل جائے گا ۔ خدا کا حُبّ ذاتی غالب آجائے گا ، شجرۃ الجرجیر

اُگے گا ، رحمتِ رحمٰن غضب کو پامال کردے گی ۔ بعض لوگ شفاعت نبی ﷺ سے بخشے جائیں گے ۔ ہاں جو لوگ شفاعت کے قائل نہیں البتہ اُن کو شفاعت سے کچھ حصّہ نہ ملے گا ۔ خدائے تعالیٰ اپنے دستِ قدرت سے تین پسّو لوگوں کو دوزخ سے نکالے گا ۔ بہر حال ایک لمحہ کے لئے بھی دوزخ میں پڑنے سے اللہ ہم کو بچائے ۔ آمین ۔

اللہ ایسا نورِ ایمان عطا کرے کہ دوزخ پکار اُٹھے ۔ جُزْ یَامُؤْمِنْ ؛ اے مومن چلاجا ۔ گذرجا ۔ نکل جا ۔ فَاِنَّ نُوْرَکَ یُطْفِئُنِی ؛ تیرا نور مجھے بجھائے ڈالتا ہے ۔

دوزخ میں کھیلے ہے دھمال ÷ تو اُس کے فقیر کو جانا کیا؟

اللہ اپنا فقیر بنائے ۔ آمین ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۡ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۝۵۷

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور جو لوگ ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کیے ۔ اعمالِ صالحہ کیے ۔ سَنُدْ خِلُهُمْ ؛ تو بہت جلد ہم اُن کو داخل کردیں گے ۔ جَنّٰتٍ ؛ جنتوں میں ، باغوں میں ۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ؛ اور وہ ہمیشہ جنتوں میں رہیں گے ۔ اَبَدَ ۔ یَاْبُدُ ۔ اَبَدًا ؛ وحشی ہونا ۔ بھاگنا ۔ اَوَابِدْ ؛ وحشی جانور ۔ اَبَدْ ۔ وہ مستقبل کا زمانہ جس کی کہیں انتہا نہ ہو ۔ لَهُمْ فِیْهَا ؛ ان کے لئے ان جنتوں میں ہیں ۔ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ؛ پاک بیویاں ۔ اُن کے اخلاق اچھے ، ظاہری گندگی سے بھی پاک ۔ صاف ستھرے ۔ وَنُدْخِلُهُمْ ؛ اور ہم ان کو داخل کردیں گے ۔ ظِلًّا ظَلِیْلًا ؛ گھنے سایہ میں ۔ پروردگار کے زیرِ سایہ ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ ایمان لائے اور عملِ صالح کیے ۔ ہم ان کو ایسی جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ابدالآباد تک رہیں گے ۔ اُن کی ایسی بیویاں ہیں جو پاک صاف اور صاف ستھری ہیں ، ہم اُن کو گھنے سایہ میں داخل کریں گے ۔

اس سے پہلے یہودیوں کی خیانت اور اُن کی ناانصافیاں بیان کی گئیں ، اب اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ تم ایسا نہ کرو ، فرماتا ہے :

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝۵۸

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ ؛ بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے ، تم کو امر کرتا ہے ۔ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ ؛ کہ امانتوں کو ادا کرو ۔ اِلٰٓی اَهْلِهَا ؛ اُن کو جن کی ہیں ۔ یعنی جن کی امانت ہے اُن کو پہنچادو ۔ وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ ؛ اور جب لوگوں کو حکم کرو ۔

کوئی فیصلہ کرو ۔ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؛ تو عدل و انصاف کا حکم دو ۔ عدالت کے مطابق فیصلے کیا کرو ۔ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؛ بے شک تم کو کیا اچھا وعظ کرتا ہے ۔ کیا بہتر نصیحت فرماتا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ؛ بے شک اللہ سب چیزوں کو دیکھتا اور سنتا ہے ، وہ سمیع اور بصیر ہے ۔ نہ کوئی آواز اُس سے چھپی ہے نہ کوئی صورت ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ جس کی امانت اُس کو واپس کردو ۔ اور لوگوں میں فیصلے کرو تو عدل و انصاف سے فیصلے کرو ۔ دیکھو اللہ تم کو کیا اچھی نصیحت کر رہا ہے ۔ بے شک اللہ سمیع و بصیر ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ﴿٥٩﴾ ع ۸ ۵

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو ۔ اے مؤمنو ! اے ایمان دارو ! اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ؛ اللہ کی اطاعت کرو اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو ۔ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ؛ اور حاکموں کی بھی اطاعت کرو ۔ ان لوگوں کی بھی اطاعت کرو جو صاحبِ امر ہیں ، صاحبِ حکومت ہیں ۔

اُولِي الْاَمْر کون ہیں ؟ ماں باپ ، بچوں کے لئے ، میاں ، بیوی کے لئے ، بادشاہ ، رعایا کے لئے ، اُستاد ، شاگرد کے لئے ، آقا ، غلام کے لئے ، عہدیدار ، ماتحتوں کے لئے ۔ مگر دیکھو ! خدا و رسول کی اطاعت ، حاکموں کی اطاعت سے مقدم ہے ، خدا اور رسول کے فرمان کے مقابل کسی کا حکم ہو ، نا قابلِ عمل ہے ۔ دوسروں کی حکومت تاحیات ہے ، خدا اور رسول کی اطاعت ابدالآباد تک ہے ۔ لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ؛ خدا کے خلاف حکم ، کسی کا حکم ماننے کے قابل نہیں ، جو خدا کے خلاف حکم دیتا ہے ، ایک جگہ اُس کے لئے ظالم ، ایک جگہ فاسق اور ایک جگہ کافر کا لفظ آیا ہے ۔

فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ ؛ پھر اگر تم نے نزاع اور اختلاف کیا کسی چیز میں ، یعنی کوئی بات صاف نہیں ، حق بات واضح نہیں ۔ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ؛ تو اس میں خدا اور رسول کی طرف رجوع کرو ۔ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اگر تم کو اللہ کا اور روزِ جزا کا ایمان ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر ۔ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؛ تو یہ تمہارے لئے خیر ہے ۔ اچھی بات ہے ۔ وَاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ؛ اور اس کا انجام اچھا ہے ۔ اس کا مآل اَحسن ہے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! اللہ کی اطاعت کرو ، اور رسول اور اپنے حاکموں کی بھی اطاعت کرو ۔ اگر کسی مسئلہ میں کشمکش ہوجائے (نزاع ہوجائے) تو اگر تم ایماندار ہو ، اور اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس مسئلہ میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو ۔ یہ بہتر ہے اور اس کا مآل اچھا ہے ۔ (انجام نیک ہے) ۔

صاحبو! موجودہ زمانہ میں کیا ہورہا ہے ؟ قرآن و حدیث کو پسِ پشت ڈال دیا ۔ نہ ماں باپ کی اطاعت ہے نہ دوسرے بزرگوں کی فرماں برداری ۔ سرکاری قانون کے سامنے قرآن و حدیث کی تمہارے پاس کچھ وقعت نہیں ۔ تم حقیقۃً خدا و رسول کے سوا دوسروں کی پوجا کرتے ہو ۔ ؎

خدا کو تمہاری غرض کیا پڑی ہے ÷ جو تم کو خدا ہی سے بیزاریاں ہیں (حسرت صدیقی)

کل معلوم ہوجائے گا کہ خدا کی نافرمانی کا انجام کیا ہوتا ہے ، چار دن کی زندگی اور غیرِ خدا کی بندگی ، توبہ کرو مرنا ہے ، دوزخ میں جلنا ہے ۔ جب تک سانس ہے ۔ تب تک آس ہے ۔ اب بھی کچھ نہیں گیا ۔ خدا اور رسول کی اطاعت کرلو ، ورنہ پچتاؤ گے ۔ اوراس وقت پچتانا کچھ کام نہ آئے گا ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَاَعْوَانِہٖ وَاَنْصَارِہٖ ۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؛ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؛

آج کل ایک عجیب ہڑبونگ مچی ہوئی ہے ، جس کو دیکھو اجتہاد کا دعویٰ اور چار سطر عربی کے پڑھ نہیں سکتے ، قرآن و حدیث کوسوں دور ہے ۔ نہ لُغت ، نہ نحو ، نہ صَرف ، اُصولِ فقہ اور اسرارِ دین سے مَس تک نہیں ۔ اور ہر ایک ہے کہ بل کھا رہا ہے کہ میں مجتہد ہوں ، قرآن اور حدیث کے تو ہوگئے مجتہد ۔ اور جب قانون کا مسئلہ سامنے آجاتا ہے تو وکیل صاحب کے پاس دوڑے جاتے ہیں کہ آپ عدالت میں جاکر بحث کریں ، اُردو کا قانون سمجھنے کا تو حوصلہ نہیں اور آپ ہیں کہ قرآن و حدیث سے مسائل استنباط کرنے لگے ۔ تقلید کے نام سے بیزار ہیں اور تقلید میں گرفتار ہیں ۔ خود ہیں کہ تقلید کئے جارہے ہیں ۔ سمجھ ہوتی تو معلوم ہوتا کہ امام اعظمؒ ۔ امام شافعیؒ ۔ امام مالکؒ ۔ امام احمد ابن حنبلؒ کی تقلید تو چھوڑ دی ۔ مگر ، اختیار کی تو ، کس کی تقلید ؟ محمد بن علی شوکانی کی ۔ ابن قیم ابن حزم کی ۔ بعض تو نواب صدیق حسن خان کی تقلید کرتے ہیں ۔ ایک صاحب تقلید کی سخت برائی کر رہے تھے ، اتنے میں میں بھی پہنچ گیا ۔ صاحبِ مذکور نے میری طرف توجہ کی ۔ پوچھا ، کیا ہر شخص پر تقلید حرام ہے؟ یہ سن کر بڑے خوش ہوئے ۔ میں نے اُن سے کہا ، میں ایک طالب علم آدمی ہوں ، اور میرا تمام زمانہ طلبِ علم میں گزرتا ہے ۔ کیا آپ کے خیال میں کوئی ایسا شخص ہے کہ میں اُس کی تقلید کروں ۔ مگر نہیں جناب ! میں ٹھونک بجا کر دیکھوں گا ، ہر علم میں پوچھوں گا ۔ کیا آپ کے خیال میں کوئی صاحب ایسے ہیں ؟ امتحان کا جو نام سنا حواس درست ہوگئے ۔ سارا ڈینگ مچانا بھول گئے ۔ ان کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی ، نواب صدیق حسن خاں کی ، اُس کا نام تھا '' فتح المغیث فی فقہ الحدیث '' ۔ میں نے کہا ، جناب ! ذرا میں بھی دیکھوں ، یہ کتاب ہے یا ؟ اُنھوں نے کتاب مجھے دے دی اِس میں مالابُد اور '' کشف الحاجۃ '' کی طرح نرے مسائل ہیں ۔ نہ قرآن کی کوئی آیت ہے نہ کوئی حدیث ، صاحبِ مذکور نے کہا ۔ جناب اس کتاب میں جتنے مسائل ہیں ، قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں ۔ اس میں کسی کی تقلید نہیں کی گئی ہے ۔ میں نے کہا ، جناب اس میں تو نہ قرآن کی کوئی آیت ہے نہ حدیث ۔ آپ سے کس نے کہا کہ یہ قرآن و حدیث کے مطابق ہے ؟ جناب ! یہ نواب صدیق حسن خاں کی کتاب ہے اُنھوں نے جو کچھ لکھا ہے ، قرآن و حدیث سے لکھا ہے ، آپ کس کے اعتبار پر ان مسائل کے قرآن و حدیث سے ماخوذ ہونے کا ادّعا کررہے ہیں ؟ میں نے تو کہہ دیا ، کہ صدیق حسن خاں سے ، یہ نواب صدیق حسن خاں کی کتاب ہے ۔ اور قرآن و حدیث کے مطابق ہے ۔ کیا آپ صدیق حسن خاں پر اعتبار اور اعتماد کرکے ایسا کہتے ہیں ۔ ہاں جناب ! نواب صاحب بڑے عالم اور دیندار تھے ۔ اچھا جناب ! کسی پر اعتماد کرکے اُن کی اطاعت کا قلادہ گلے میں ڈال لینا تقلید نہیں ؟

آپ نے امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ کے تقلید کا ہار تو گلے سے اُتار دیا، مگر غور سے دیکھیئے کہ آپ کے گلے میں تو نواب صاحب کی تقلید کا پٹا پڑ گیا ہے۔

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ معلوم نہیں تو کسی عالم سے پوچھو، یہ خدائی حکم ہے۔

وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؛ اگر مشکل مسئلہ کو رسول کی طرف اور اولی الامر کی طرف رجوع کرتے تو جن لوگوں میں استنباطِ مسائل کی قابلیت ہے، استنباط کرتے، حکم کو سمجھتے، خود کو آتا کچھ نہیں، بڑوں کی تقلید سے بھاگتے ہیں، اور چھوٹوں کی تقلید میں پھنسے جا رہے ہیں۔

مجتہد کے بھی درجات ہوتے ہیں۔ ہر ایک حسبِ طاقت کام کرتا ہے۔ جس کو اللہ نے صحیح علم دیا ہے وہ اپنی کمزوریوں اور استنباط کی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہیں، وہ آزادی سے اولی الامر کی اطاعت کو پسند کرتے ہیں۔

آج کل علم کی چنداں ضرورت نہیں، ضرورت ہے تطویل تمام کی یعنی بسیار گوئی کی تجہیل کرام یعنی بزرگوں کو جاہل سمجھنا، اِعجاب تمام یعنی اپنی نادانی پر اکڑنا۔ اِغزائے عوام یعنی جاہلوں کو اُلّو بنانا، ان کو گمراہ کرنا، ان سے داد لینا۔ مگر ضرورت ہے تھوڑی بے حیائی، تھوڑی جرأت، تھوڑے استقلال کی۔ ایک بات کہہ جانا چاہیئے۔ دو چار احمق ہاں میں ہاں ملانے پر تیار ہو ہی جائیں گے۔

تقلید اور بدعت کی تھوڑی بحث سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں آ گئی ہے۔ اللہ نے چاہا تو ان مسائل پر مستقل کتابیں لکھی جائیں گی۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ۭ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۶۰

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا؟ تم کو کچھ معلوم ہے؟ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ ؛ ان لوگوں کا حال جو زعم کرتے ہیں۔ دعویٰ کرتے ہیں۔ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ؛ کہ وہ ایمان لا چکے ہیں، وہ یقین رکھتے ہیں۔ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ؛ ان احکام کا جو تم پر اُتارے گئے ہیں اور ان احکام پر جو تم سے پہلے اُتارے گئے ہیں۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْا ؛ اور پھر حَکَم بنانا چاہتے ہیں۔ حَکَم بناتے ہیں۔ رجوع کرتے ہیں۔ اِلَى الطَّاغُوْتِ ؛ طغیان کرنے والے، جہالت کے طغیان میں ڈوبے ہوئے کی طرف۔ شیطان کی طرف۔ شیطان کے مریدوں کی طرف، اور اُس کے شاگردوں کی طرف۔ دعویٰ تو یہ تھا کہ ہم احکامِ الٰہی کو مانتے ہیں۔ اور رجوع کرتے ہیں۔ کس کی طرف؟ شیطان کی طرف۔ طغیان زدہ کی طرف۔ وَقَدْ اُمِرُوْا ؛ اور حالانکہ ان کو حکم کیا گیا ہے، وہ مامور ہیں۔ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؛ کہ اس سے انکار کریں۔ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ ؛ اور شیطان اِرادہ کرتا ہے، چاہتا ہے۔ اَنْ يُّضِلَّھُمْ ؛ کہ ان کو گمراہ کر دے۔ بہکا دے۔ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ؛ بہت ہی گمراہی۔

شیطان تو چاہتا ہے کہ ان کو خوب گمراہ کردے۔ مقصد سے دُور کردے۔

ترجمہ:- کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا، جو (دعویٰ تو کرتے ہیں) زعم تو کرتے ہیں کہ جو کچھ تم پر نازل ہوا اورتم سے پہلے نازل ہوا، سب پر ایمان رکھتے ہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا حاکم بنائیں اور اس سے فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس کی ایک بات نہ مانیں (بالکل انکار کریں) اور شیطان تو چاہتا ہے کہ ان کو خوب گمراہ کرے۔ (مقصد سے دور کرے)۔

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ﴿۶۱﴾

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ ؛ اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ آؤ اور رجوع کرو ان احکام کی طرف، جو اللہ نے اُتارے ہیں۔ وَاِلَى الرَّسُوْلِ ؛ اور پیغمبر کی طرف رجوع کرو۔ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ ؛ تم منافقوں کو دیکھو گے۔ یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ؛ تم سے بالکل روگرداں ہوجاتے ہیں۔ تمہارے احکام ماننے کے لئے تیار نہیں۔

ترجمہ:- اور جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ ان احکام کی طرف جن کو خدا نے اُتارا ہے۔ اور پیغمبر کی طرف رجوع کروتو تم منافقوں کو دیکھو گے کہ تم سے بالکل اعراض کریں گے۔ (تم سے روگرداں ہوجائیں گے تمہاری ایک نہ سنیں گے)۔

فَكَیْفَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ یَحْلِفُوْنَ ﳓ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّاۤ اِحْسَانًا وَّ تَوْفِیْقًا ﴿۶۲﴾

فَكَیْفَ ؛ پھر کیا ہوا؟ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ؛ جب اُن کو کوئی مصیبت اور آفت پہنچ جائے۔ وہ کیوں؟ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ؛ اُن شرارتوں کی وجہ سے، جن کو اپنے ہاتھوں پہلے سے بھیجا ہے۔ ثُمَّ جَآءُوْكَ ؛ پھر تمہارے پاس آتے ہیں۔ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ ؛ اللہ کا حلف اُٹھاتے ہیں۔ قسم کھاتے ہیں۔ اِنْ اَرَدْنَا ؛ کہ ہم نے اِرادہ نہیں کیا۔ اِنْ بمعنی لَا وَمَا کے ہے۔ اِلَّاۤ اِحْسَانًا وَّ تَوْفِیْقًا ؛ مگر اصلاح کا۔ اور آپس میں موافقت پیدا کرنے کا، ہم تو بھلائی اور ملاپ چاہتے ہیں۔

ترجمہ:- پھر اُن کا کیا حال ہوتا ہے جب اُن کی بداعمالی اور کرتوت کی وجہ سے مصیبت اور آفت آجاتی ہے تو تمہارے پاس آتے ہیں۔ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم تو بھلائی اور ملاپ چاہتے ہیں (اصلاحِ کار اور اتفاق چاہتے ہیں)۔

أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ يَعۡلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمۡ فَأَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَعِظۡهُمۡ وَقُل لَّهُمۡ فِيٓ أَنفُسِهِمۡ قَوۡلَۢا بَلِيغٗا ﴿۶۳﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہ لوگ وہ ہیں ۔ یَعْلَمُ اللّٰہُ مَا فِی قُلُوْبِھِمْ ؛ ان کے دلوں کی باتوں کا اللہ کو خوب علم ہے ۔ فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ ؛ پھر ان سے اعراض کرو ۔ انجان ہوجاؤ ۔ درگذر کرو ۔ وَعِظْھُمْ ؛ اور ان کو پند ونصیحت کرو ، وعظ کرو ۔ وَقُلْ لَّھُمْ ؛ اور ان سے کہو ۔ فِیٓ اَنْفُسِھِمْ ؛ اُن کے حق میں ، اُن کے متعلق ۔ قَوْلًا بَلِیْغًا ؛ مؤثر بات ۔ دل میں گھس جانے والی بات ۔ بلیغ بات ۔

ترجمہ :- یہ لوگ وہ ہیں کہ اللہ ان کے دلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے ، تاہم اُن سے اعراض کرو (درگذر کرو) اور اُن کو نصیحت کرو ۔ اور اُن کے متعلق مؤثر باتیں کرو ۔

وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذۡنِ اللَّهِۚ وَلَوۡ أَنَّهُمۡ إِذ ظَّلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ جَآءُوكَ فَاسۡتَغۡفَرُواْ اللَّهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُواْ اللَّهَ تَوَّابٗا رَّحِيمٗا ﴿۶۴﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے نہیں بھیجا ۔ مِنْ رَّسُوْلٍ ؛ کوئی رسول ۔ اِلَّا لِیُطَاعَ ؛ مگر یہ کہ اس کی اطاعت کی جائے ، اس کا حکم مانا جائے ، اس کی فرماں برداری کی جائے ۔ بِاِذْنِ اللّٰہِ ؛ بحکمِ خدا ۔ یعنی پیغمبر اسی واسطے آتا ہے کہ بحکمِ خدا اس کی اطاعت کی جائے ۔ وَلَوْ اَنَّھُمْ ؛ اور اگر وہ لوگ ۔ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ؛ جب کہ اُنھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے ۔ اپنے ہاتھوں اپنا برا کیا ہے ۔ جَآءُوْکَ ؛ تمہارے پاس آتے ۔ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ ؛ پھر اللہ سے مغفرت چاہتے ، مافی مانگتے ۔ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ ؛ اور پیغمبر بھی ان کے لئے مغفرت کی دُعا مانگتے ۔ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے پردہ کیا ہے تو اُن کے قائم مقام ، ان کے جانشین کو مغفرت طلب کرنا چاہیئے ۔ اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ وہ خود آپ سے دُعائے مغفرت چاہے ۔

لَوَجَدُوا اللّٰہَ ؛ تو اللہ کو پاتے ۔ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ؛ توبہ قبول کرنے والا ، رحم فرمانے والا ۔ مغفرت کے ساتھ پھرنے والا محبت کے ساتھ جھکنے والا ۔

ترجمہ :- ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر یہ کہ بحکمِ خدا اُس کی اطاعت کی جائے ۔ اگر اُنھوں نے اپنا برا آپ کِیا تھا (اپنی تباہی و بربادی کردی تھی) تو تمہارے پاس آتے ، اللہ سے مغفرت طلب کرتے اور رسول بھی اُن کے لئے مغفرت طلب کرتے تو اللہ کو تواب و رحیم پاتے ۔

صاحبو ! آج کل بزرگوں سے اعراض و روگردانی کی ہوا چل رہی ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں ۔ مرشد کی ضرورت

کیا ہے؟ اللہ بس ہے ۔ اسی سے مغفرت مانگو ۔ کوئی ذرا اس آیت پر غور کرے اور وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ کو سمجھے کہ پیغمبر کے بھی دُعائے مغفرت دینے کی کیا ضرورت تھی ؟ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ تو تھا ہی ۔ یہ وَاسْتَغْفَرَلَهُمُ الرَّسُوْلُ کیوں ؟ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے بھی یعقوب علیہ السلام سے دُعائے مغفرت چاہی تھی ۔ یہ سب کیوں ؟ یہ توسلّ ہے ، یہ استمداد ہے ، یہ امر وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کا امتثال ہے ۔ اوّل اللہ تعالیٰ کے دربار میں جانے کے قابل منھ تو بناؤ پھر اُس دربارِ پُر انوار تک جانے کی جرأت کرنا ۔

شرک کا ثبوت

محبوبِ خدا سے پھیر کے منھ اللہ کو شکل دکھانا کیا

دراصل ان لوگوں کے دلوں میں نہ پیغمبر کی عظمت ہے نہ اُن کی محبت ۔ جس کا نتیجہ ’’ ازیں سو رانده داز اں سو درمانده ‘‘۔

یہ لوگ شفاعتِ نبوت سے محروم اور رحمتِ ربوبیت سے مَردُود ۔ ذٰلِكَ هُوَالْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۶۵﴾

فَلَا ؛ پھرنہیں ۔ یہ لَا آئندہ آنے والے لَا کی تاکید ہے ۔ وَرَبِّكَ ؛ اور تمہارے پروردگار کی قسم ۔ اللہ تعالیٰ ، اپنے حبیب کے رَب کی قسم کھاتا ہے ۔

قسم اصل میں ایک قِسم کی شہادت ہے ۔ اُردو کا شاعر تک کہتا ہے ع

خدا شاہد ، خدا شاہد ، یہ کیوں کہتے ہو وعدوں پر

گویا حضرتؐ کے حال پر اور اُن کی عظمت پر غور وفکر کرنے سے معلوم ہوگا کہ بغیر حضرتؐ کے احکام کو قبول کرنے کے کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ یہ ہرگز مؤمن نہ بنیں گے ، ان کے دل میں ایمان نہ آئے گا ، یہ ایماندار کہلانے کے قابل نہ ہوں گے ۔ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ ؛ یہاں تک کہ وہ تم کو حاکم نہ بنائیں ، حکم نہ بنائیں ، تمہارے حکم کے تابع نہ ہوجائیں تمہارے انصاف و فیصلہ پر اعتماد نہ کریں ۔ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ؛ ان مسائل میں کہ آپس میں جھگڑا پڑ گیا ہو ، اُن اختلافات میں کہ شاخ درشاخ ہوں ۔ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا ؛ اور وہ نہ پائیں ، اور موجود نہ ہو ۔ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ؛ ان کے دلوں میں ۔ حَرَجًا ؛ تنگی ، ناراضی ۔ مِمَّا قَضَيْتَ ؛ اس فیصلہ سے کہ تم نے کیا ۔ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؛ اور تسلیم کرلیں ۔ خوش دلی کے ساتھ ، اور دل سے مان لیں ۔

رسول اللہ ﷺ کے حکم کو دل سے نہ ماننے والا ایمان کا مستحق نہیں ہوتا

ترجمہ :- نہیں ہرگز نہیں ، تمہارے پروردگار کی قسم یہ کبھی مؤمن نہ ہوں گے ۔ (ان کو ایمان سے کوئی تعلق نہ ہوگا) جب تک کہ آپس کے اختلافات میں تم کو حاکم نہ مانیں ۔ اور اس فیصلہ سے ان کے دل میں کسی قسم کی تنگی اور گرانی نہ ہو اور تمہارے احکام کو (ظاہر و باطن میں) بخوشی خاطر (قبول کرلیں) تسلیم کرلیں ۔

اسلامی احکام خدا کے احکام ہیں ایک کو نہ ماننا اسلام کو نہ ماننا ہے

صاحبو! ذرا آج کل کے زمانے پر غور کرو۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ مسلمان کو ضروری نہیں کہ اسلام کے تمام احکام مان لے یاد رکھو! حضرتؐ کی ایک بات کو بھی نہ ماننا، حضرتؐ کو نہ ماننا ہے اور اسلامی احکام میں سے ایک کو بھی نہ ماننا اسلام سے انکار کرنا ہے۔ ذرا اس قانون کے زمانہ پر غور کرو۔ یہ کیا دین ہے؟ کیا ایمان ہے؟ کیا پیغمبر کو ماننا ہے؟ کہ ان کے احکام نہ مانیں اور بے سمجھی سے کہیں کہ موجودہ زمانے میں کہیں ان احکام کی پابندی ممکن ہے؟

صاحبو! اسلامی احکام خدا کے احکام ہیں، دائمی احکام ہیں، قیامت تک منسوخ نہ ہونے والے احکام ہیں۔ یورپ اور امریکہ کے سپید پوستوں کو رفتہ رفتہ اسلام کی ایک ایک بات کی حقانیت ثابت ہورہی ہے۔ تمام لوگ اپنے مذاہب چھوڑ رہے ہیں اور اسلامی اُصول اختیار کرتے چلے جارہے ہیں۔ جو مذہب رکھتے ہیں۔ وہ اپنے مذہب کی اصلاح کرتے جارہے ہیں۔ مگر کس کے اُصول کے مطابق؟ اسلام کے! میں پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر مسلمان خدا اور رسول کے تابعِ فرمان ہوجائیں اور عملِ صالح اختیار کریں تو ان کی ساری نکبت دُور ہو، اُن کی ذِلّت وخواری کافور ہو۔

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ۭ وَلَوْ اَنَّھُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ۝ ۶۶

وَلَوْاَنَّا ؛ اور اگر یہ کہ ہم۔ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ ؛ ہم ان پر فرض کردیتے ہیں، ہم ان پر لکھ دیتے ہیں۔ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؛ کہ تم اپنے آپ کو مار ڈالو، خودکشی کرو۔ اَوِاخْرُجُوْا ؛ یا نکل جاؤ۔ مِنْ دِيَارِكُمْ ؛ اپنے ملک سے، اپنے وطن سے، اپنے گھربار سے۔ مَافَعَلُوْهُ ؛ تو وہ اس کو نہ کرتے۔ اِلَّا قَلِيْلًا مِنْهُمْ ؛ مگر ان میں سے چند لوگ۔ یعنی اگر ان کو خودکشی یا جلا وطنی یا ہجرت کا حکم دیتے تو بہت کم لوگ اس پر عمل کرتے۔ وَلَوْاَنَّھُمْ فَعَلُوْا ؛ اگر یہ لوگ کرتے۔ امتثالِ امر کرتے، احکام پر عمل کرتے۔ مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؛ یا وعظ ونصیحت پر جو اُن کو کی جاتی ہے، پابندی احکام کا حکم جو اُن کو دیا جاتا ہے۔ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ؛ تو ان کے حق میں بہتر ہوتا۔ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا ؛ اور ان کی ثابت قدمی کا باعث ہوتا۔

ترجمہ :- اور اگر ہم ان لوگوں پر خودکشی (یا باہم ایک دوسرے کے قتل کرنے) کا حکم دیتے یا ہجرت وجلا وطنی کا حکم دیتے تو اس پر بہت ہی کم لوگ عمل کرتے۔ اگر یہ لوگ احکامِ الٰہی پر عمل کرتے تو ان کے حق میں بہتر اور ان کی ثابت قدمی کا باعث ہوتا۔

وَّاِذًا لَّاٰتَيْنٰھُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ۶۷

وَاِذًا ؛ تب تو، بے شک۔ اس وقت۔ لَاٰتَيْنٰھُمْ ؛ ہم اُن کو دیتے۔ مِنْ لَّدُنَّا ؛ اپنے پاس سے۔ اَجْرًا عَظِيْمًا ؛ اجرِ عظیم۔ بڑا ثواب۔

ترجمہ :- اور جب (ہمارے احکام پر عمل کرتے) تو ہم بھی ان کو اپنے پاس سے اجرِ عظیم عطا کرتے۔

وَلَهَدَيْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿۶۸﴾

وَلَهَدَ يْنٰهُمْ ؛ اور البتہ ہم ان کو ہدایت کرتے ۔ ان کو دکھا دیتے ۔ ان کو پہنچا دیتے ۔ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ؛سیدھا راستہ

ترجمہ :- اور البتہ ہم اُنھیں سیدھا راستہ بتا دیتے (راہِ راست کی ہدایت کرتے) ۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ؛ اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے ۔ فَاُولٰٓئِکَ ؛تو وہ لوگ ۔ مَعَ الَّذِيْنَ ؛ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے ، رہیں گے ۔ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؛جن کو خدا نے نعمت سے سرفراز کیا ہے ، اُن پر اپنا فضل و کرم کیا ہے ۔ وہ لوگ کون ہیں ؟ وہ لوگ یہ ہیں ۔ مِنَ النَّبِيّٖنَ ؛ نبیوں سے ۔ وَالصِّدِّيْقِيْنَ ؛ اور صدیقین سے ۔ وَالشُّهَدَآءِ ؛ اور شہیدوں سے ۔ وَالصّٰلِحِيْنَ ؛ اور نیک اور صالحین سے ۔ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِيْقًا ؛ اور رفیقوں میں یہ لوگ کیا اچھے رفیق ہیں ۔ اُن کی رفاقت کیا عمدہ ہے ۔ رفیق ، ندیم اور جلیس سے مختلف ہے کہ رفیق صرف سفر کا ساتھی ہی نہیں بلکہ راستہ بتلانے میں بھی کام آتا ہے ۔

ترجمہ :- اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ رہیں گے جن پر خدا نے اپنا فضل و کرم کیا اور نعمت (قرب و رضا) سے سرفراز فرمایا ہے ۔ (یعنی) انبیاء ، صدیقین ، شہداء اور صالحین ۔ اور یہ کیا اچھے رفیق ہیں ۔

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿۷۰﴾ ع ۹

ذٰلِکَ ؛ یہ ۔ اَلْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ کا فضل ہے ۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ؛ اور اللہ کافی ہے ،علم رکھنے کے لحاظ سے ، اللہ کا جاننا کافی وافی ہے ۔

ترجمہ :- یہ فضلِ خدا ہے اور اللہ کا جاننا کافی ہے ۔

صاحبو ! اللہ اور رسول کی اطاعت کا کیا ثمرہ ہے ؟ بزرگوں کی معیّت ، کیا یہ معیت قیامت میں نصیب ہوگی ؟ قرآن شریف میں تو مطلق ہے ۔ قرآن کے اطلاق کو باطل کرنے کا کس کو حق ہے ؟ تو پھر پیغمبروں اور دیگر بزرگوں کی معیت کیا دنیا میں بھی نصیب ہوگی ؟ بے شک ہوگی ۔ کیا معراج شریف میں حبیبِ خدا ﷺ کو دوسرے پیغمبروں کی معیت نہیں ملی تھی ؟ کیا آپ نے ان کی امامت نہیں کی تھی ؟ جو ان کے وارثِ حال ہیں ، اُن کی معیت کے بھی وارث ہیں جن پر خدا کا فضل و کرم ہے ۔ اُن کو رسولِ خدا ﷺ اور ان کے شیوخ طریقت کی قربت نصیب ہوتی ہے ، دیدار نصیب ہوتا ہے ، شرفِ تکلم

نصیب ہوتا ہے، مگر دو چیزیں ضروری ہیں (۱) اللہ کا فضل (۲) اللہ و رسول کی اطاعت ۔

اچھا رفیق سفر میں ہوتا ہے یا گھر میں ؟ رفیق طریق ہوتا ہے یعنی راستے میں ، بزرگانِ دین اور شیوخ طریقت اگر ہمارے رفیق ہیں تو آج اس دنیا میں ہمارے ساتھ رہیں گے ۔ ہماری ہر طرح سے خبر گیری کریں گے ۔ ہماری مدد فرمائیں گے بھلا ایسے شخص کو بھی کوئی رفیق کہہ سکتا ہے جو کسی طرح سے کام نہ آئے ، کسی قسم کی مدد نہ دے ۔ بغیر مدد کے رفاقت کیوں کر ہوسکتی ہے ؟ زیادہ برایں نیست کہ وہ دنیا سے پردہ کئے ہوئے ہیں تو وہ روحانی طور سے رفاقت دیں گے ۔ کشف کے طور سے رفاقت دیں گے ۔ بہر حال دنیا میں بھی وہ ہمارے ساتھ رہیں گے اور کل آخرت میں بھی ۔ حدیث میں آیا ہے ’’ جو جس کو چاہے اُس کے ساتھ ، تو جس کو چاہے اُس کے ساتھ ‘‘ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔

بزرگوں کی معیت ثابت ہے

اللہ تعالےٰ کی اطاعت و فرماں برداری بہر صورت واجب ہے ۔ اس میں سب سے اہمیت حکمِ خدا پر جان دینے کے لئے تیار رہنے کی ہے ۔ فرماتا ہے :-

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا ﴿۷۱﴾

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان دارو ! اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو ۔ خُذُوا حِذْرَکُمْ ؛ اپنی حفاظت کی چیز لے لو ، یعنی ہتھیار سے مسلح ہوجاؤ ، یہ نہیں کہ ’’ لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں ‘‘ ۔ ہتھیار مردوں کی زینت ، جان کی حفاظت ، اپنی جگہ میں قوت ، اور دشمنوں میں ہیبت ہے ۔ ایک دفعہ کا ہمارا مشاہدہ ہے کہ بعض مسلمان دشمنوں سے لڑنے چلے اور ہاتھ میں ایک لمبا بانس تھا ، جو جابجا سے ٹوٹ کر ، پھوٹ کر ، پھٹ پھٹ کر رہا تھا ۔ یہ بہادری نہیں خودکشی ہے ۔ ہماری جان بہت قیمتی ہے ، اس کی حفاظت ضروری ہے ۔ ہم کو اَعِدُّوْا لَهُمْ کا حکم ہے ۔ یعنی اُن (دشمنوں) کے واسطے تیاری کرو ۔ ہتھیار کی تعریف ہے تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ یعنی جس سے خدا کے ، اور اپنے دشمنوں کو خوف دلاتے ہیں ۔ تلوار ۔ طپنچہ ۔ بندوق ۔ مشین گن ، سب سے تیار رہو ۔ مگر افسوس ! تیاری کس طرح کی جاسکے ؟ جب کہ جہاں کچھ اِرادہ کیا گیا منافقوں نے اس کی رپورٹ کردی ۔ علم سیکھو ، رازداری پیدا کرو ، ساز و سامان سے لیس رہو ، پھر کچھ کام ہوسکتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ دشمن اور دوست نما منافقوں کے شر سے بچائے ۔

دشمن کے لئے ہمیشہ تیار رہو

فَانْفِرُوْا ؛ پھر دشمنوں سے لڑنے نکلو ۔ ثُبَاتٍ ؛ جمع ثُبُوْتٌ ؛ اس کی اصل ثُبْوَۃٌ ؛ اس کی تصغیر ثُبَیَّۃٌ ہے ۔ فَانْفِرُوْا سے حال ہے ۔ تکڑی تکڑی ۔ اَوِ انْفِرُوْا جَمِیْعًا ؛ یا سب مل کر نکلو ۔ جو بات ہو حسبِ موقع ہو ۔ فوج کا افسر جو مناسب حکم دے اس پر عمل کرو ۔ اس انتظار میں نہ بیٹھو کہ بڑی فوج جمع ہوگی تو ہم لڑنے نکلیں گے ۔ ایک عرب کہتا ہے :-

طَارُوْا اِلَیْهِ زُرَافَاتٍ وَّ وُحْدَانًا

یعنی ’’ جماعت ہے کہ دشمنوں کی طرف دوڑ رہی ہے ، اکیلا آدمی ہے تو وہ بھی دشمن کی طرف دوڑ رہا ہے ‘‘ ۔ بہر حال گھر میں نہ بیٹھنا چاہیئے ۔ مَرد گھر میں نہیں بیٹھتا ، گھر کے دروازے بند نہیں کرلیتا ، میدان میں نکلتا ہے ، مارتا ہے ، مرتا ہے ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! اپنے ہتھیار لے لو ، پھر دشمنوں سے لڑنے نکلو ٹکڑیاں بن کر نکلو یا جمع ہو کر نکلو ۔ (بہر حال نکلو اور ضرور نکلو) ۔

وَ اِنَّ مِنۡكُمۡ لَمَنۡ لَّيُبَطِّئَنَّ ‌ۚ فَاِنۡ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ قَالَ قَدۡ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَىَّ اِذۡ لَمۡ اَكُنۡ مَّعَهُمۡ شَهِيۡدًا ﴿۷۲﴾

وَاِنَّ مِنۡكُمۡ ؛ اور بے شک تم میں بعض ایسے بھی ہیں ۔ لَمَنۡ لَّيُبَطِّئَنَّ ؛ جو جنگ کے لئے نکلنے میں سُستی کرتے ہیں دیر کرتے ہیں ، بڑے بطیء ہیں ۔ فَاِنۡ اَصَابَتۡكُمۡ مُّصِيۡبَةٌ ؛ پھر اگر تم کو کوئی مصیبت پہنچے اور یہ سُستی کرنے والے بچ جائیں تو کیا کہتے ہیں؟ قَالَ قَدۡ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَىَّ ؛ وہ کہتا ہے اللہ کا مجھ پر کیا فضل ہوا ، اللہ نے مجھ کو نعمتِ حیات سے سرفراز کیا۔ اِذۡ لَمۡ اَكُنۡ مَّعَهُمۡ ؛ کہ میں اُن لڑنے والے مسلمانوں کے ساتھ نہ تھا ، میں ان کے ساتھ شریک جنگ نہ تھا۔ شَهِيۡدًا ؛ حاضر، موجود۔

ترجمہ :- اور بے شک تم میں بعض ایسے بھی ہیں جو سُستی کرتے ہیں ۔ پھر اگر تم کو کوئی مصیبت پہنچے تو کہتے ہیں خدا کا مجھ پر کیا فضل ہوا کہ میں اُن کے ساتھ حاضرِ جنگ نہ تھا ۔ (جان بچی اور لاکھوں پائے۔ عزت گئی بلا سے ، مذہب گیا بلا سے ، مرنے سے تو بچ گئے ۔)

وَلَئِنۡ اَصَابَكُمۡ فَضۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوۡلَنَّ كَاَنۡ لَّمۡ تَكُنۡۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ مَعَهُمۡ فَاَفُوۡزَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا ﴿۷۳﴾

وَلَئِنۡ اَصَابَكُمۡ ؛ اور اگر تم کو پہنچ جائے ۔ فَضۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ ؛ اللہ کا فضل ، کامیابی ، فتح مندی ۔ لَيَقُوۡلَنَّ ؛ تو وہ ضرور کہہ اُٹھے گا ۔ كَاَنۡ لَّمۡ تَكُنۡ ؛ گویا کہ تھی ہی نہیں ۔ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهٗ مَوَدَّةٌ ؛ تمہارے میں اور اس میں کوئی محبت ۔ جنگ کے وقت تو ایسا تھا گویا کہ مسلمانوں میں اور اس میں نہ کوئی محبت تھی نہ ہمدردی ۔ اب مسلمانوں کی فتحمندی کے بعد کیا کہتا ہے؟ يٰلَيۡتَنِىۡ كُنۡتُ مَعَهُمۡ ؛ کاش میں بھی ان کے ساتھ ہوتا مُنادیٰ محذوف ہے ۔ اصل میں يٰقَوۡمِ لَيۡتَنِىۡ ہے ۔ فَاَفُوۡزَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا ؛ تو میں بھی بڑی کامیابی حاصل کرتا ۔ میرا بھی نام نکلتا ، مالِ غنیمت میں حصّہ ملتا ۔ جان بھی بچتی اور مال بھی مل جاتا ۔

ترجمہ :- اور اگر تم پر فضلِ خدا ہوتا تو یہ (ہول دِلا) کیا کہتا ؟ حالانکہ اس سے پیشتر ایسا تھا کہ تم مسلمانوں میں اور اس میں نہ محبت تھی نہ ہمدردی ’’ کاش میں بھی اُن کے ساتھ ہوتا تو بڑا کامیاب ہوتا ‘‘ (من کی مرادیں پاتا ، فائز المرام ہوتا) ۔

فَلۡيُقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ يَشۡرُوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا بِالۡاٰخِرَةِ‌ ؕ وَمَنۡ يُّقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَيُقۡتَلۡ اَوۡ يَغۡلِبۡ فَسَوۡفَ نُـؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ﴿۷۴﴾

فَلْیُقَاتِلْ ؛ تو جنگ کرنا اور لڑنا چاہیئے ۔ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؛ راہِ خدا میں ، اللہ کے واسطے ، اس کی خوشنودی کے لئے ۔ کون ؟ اَلَّذِیْنَ یَشْرُوْنَ ؛ وہ لوگ جو بیچ دیتے ہیں ۔ اَلْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ؛ دنیا کی زندگی کو ۔ بِالْاٰخِرَۃِ ؛ آخرت کے عوض ۔ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؛ اور جو فی سبیل اللہ ، راہِ خدا میں جنگ کرتا ہے ۔ اور اس کو پرواہ نہیں کہ کچھ بھی ہو ۔ فَیُقْتَلْ اَوْیَغْلِبْ ؛ پھر وہ مارا جائے یا دشمنوں پر غالب ہوجائے ۔ فَسَوْفَ نُؤْتِیْہِ ؛ تو عنقریب ہم اُس کو دیں گے ۔ اَجْرًا عَظِیْمًا ؛ بڑا ثواب ، اجرِ عظیم

ترجمہ :- پس فی سبیل اللہ ان لوگوں کو لڑنا چاہیئے جو دنیوی زندگی بیچ کر آخرت خریدتے ہیں ، اور جو لوگ فی سبیل اللہ جنگ کرتے ہیں خواہ مارے جائیں یا دشمنوں پر غالب آجائیں ، عنقریب ہم ان کو اجرِ عظیم عطا کریں گے ۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ﴿٧٥﴾

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ ؛ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم جنگ نہیں کرتے ؟ لڑنے کے نام سے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہو ، جنگ سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہو ۔ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؛ راہِ خدا میں ، اللہ کے واسطے ۔ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ ؛ اور ضعیف و ناتوان لوگوں کے لئے ۔ اُن کو ظالموں کے شر سے بچانے اور چھڑانے کے لئے ۔ لفظ اللہ پر عطف ہے ۔ اَیْ فِیْ سَبِیْلِ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ یا سَبِیْل پر عطف ہے ۔ اَیْ فِیْ خَلَاصِ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ یا اَعْنِیْ کا مفعول ہے ۔ مِنَ الرِّجَالِ ؛ مردوں سے ۔ مُسْتَضْعَفِیْنَ کا بیان ہے یعنی ضعیف مرد ۔ وَالنِّسَآءِ ؛ عورتیں ۔ وَالْوِلْدَانِ ؛ اور بچے ۔ اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ ؛ جو کہتے ہیں ، دُعائیں کرتے ہیں ۔ مُسْتَضْعَفِیْنَ کی صفت ہے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ، اے ہمارے پروردگار ، اے ہماری پرورش کرنے والے ۔ اَخْرِجْنَا ؛ ہم کو نکال ۔ مِنْ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ ؛ اس گاؤں سے ۔ اَلظَّالِمِ اَھْلُھَا ؛ جس کے لوگ ، جس کے رہنے والے ظالم ہیں ۔ اَلظَّالِمِ ، قَرْیَۃِ کی صفت ہے ۔ اَھْلُھَا ؛ اس کا فاعل ہے ۔ وَاجْعَلْ لَّنَا ؛ اور ہمارے لئے کر ۔ مِنْ لَّدُنْکَ ؛ تیرے پاس سے ۔ وَلِیًّا ؛ دوست ۔ مددگار ۔ نَصِیْرًا ؛ مددگار ۔ فتح و نصرت دینے والا ۔

ترجمہ :- تمہیں ہو کیا گیا کہ فی سبیل اللہ (اور خدا کی خاطر) جنگ نہیں کرتے ۔ نہ ضعیفوں کی خاطر ، جو ، کچھ مرد ہیں ، کچھ عورتیں ہیں ، کچھ بچے ہیں ۔ جو دعائیں کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں ۔ یارب ! ہم کو ظالم لوگوں کے قریے سے نکال اور ہمارے لئے اپنے پاس سے حمایتی کھڑا کردے اور اپنے پاس سے ہمارے لئے فتح و نصرت دینے والا پیدا کر ۔

۱۰ع ۷

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ
فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ﴿۷۶﴾

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ جو ایمان دار ہیں ۔ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں جنگ کرتے ہیں ۔ فی سبیل اللہ لڑتے ہیں وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور جو کافر ہیں ، جو منکر ہیں اور کفر کرتے ہیں ۔ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ ؛ سرکش اور پرطغیان شیطان کی خاطر لڑتے ہیں ۔ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ؛ تو تم بھی شیطان کے حمایتیوں سے لڑو ۔ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ ؛ بے شک شیطان کا مکر ، اُس کا کید ، اُس کا فریب ، كَانَ ضَعِيْفًا ؛ ضعیف و کمزور تھا اور رہے ۔

ترجمہ :- جو ایمان دار ہیں وہ فی سبیل اللہ لڑتے ہیں (جنگ کرتے ہیں) اور جو کافر ہیں شیطان کی راہ میں اور اُس کی خاطر لڑتے ہیں ۔ تو تم شیطان کے حمایتیوں سے لڑو ۔ شیطان کا مکر ضعیف ہے ۔ (کمزور ہے) ۔

خدا تمہارا ہے تو کوئی کچھ بگاڑ نہیں سکتا ہے ع
دشمن اگر قوی ست نگہباں قوی تر است

صاحبو ! ایک بات قابلِ توجہ ہے ۔ شیطان کے مکر کو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ؛ اور عورتوں کے مکر کے متعلق فرماتا ہے اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ؛ بہت سے متقی پرہیزگار لوگوں سے یہ کالے سر والیاں زھد و تقویٰ ، عقل و دین سب کو غارت کردیتی ہیں ۔ ان کے شر سے خدا ہی بچائے تو بچ سکتے ہیں ورنہ ہے بڑی مشکل ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ
فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ
اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ
قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ۔ اِلَى الَّذِيْنَ ؛ اُن لوگوں کو ، اُنھیں ۔ قِيْلَ لَهُمْ ؛ جن سے کہا گیا ۔ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ ؛ چند روز اپنے ہاتھ روکے رکھو ، ابھی تم اپنے دشمن سے لڑنے کے قابل نہیں ہو ۔ چار دن صبر کرو ، ہتھیار جمع کرو ۔ سپاہ گری کے کام سیکھو ، پھر دیکھا جائے گا ۔ كَفَّ ۔ يَكُفُّ ۔ كَفًّا ؛ روکنا ۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؛ جب تک جہاد کی اجازت نہ دی جائے پابندی سے نماز پڑھو ، زکوٰۃ دو ۔ نماز میں جسمی عبادت ہے اور زکوٰۃ میں مالی ۔ خدا کی ہر طرح عبادت کرو گے تو

اس قابل بنو گے کہ دشمنوں سے لڑسکو گے ، جہاد کرسکو گے ۔ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمْ ؛ پھر جب ان پر فرض کردیا گیا ۔ ان پر لکھ دیا گیا ۔ اَلْقِتَالُ ؛ جنگ ، جہاد ، دشمنوں سے باہم لڑنا ۔ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؛ تو اُن میں کا ایک فریق ، ایک فرقہ ، ایک حصّہ ۔ يَخْشَوْنَ النَّاسَ ؛ لوگوں سے ڈرتے ہیں ، خوف کھاتے ہیں ۔ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ ؛ خدا کے خوف کے برابر ۔ ایماندار جیسے خدا سے ڈرتا ہے یہ بزدل ، ہولِ دلے ، آدمیوں سے ڈرتے ہیں ۔ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ؛ یا اس سے کچھ زیادہ ہی ڈرتے ہیں ۔ وَقَالُوْا ؛ اور ہول دلے کہتے ہیں ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ؛ کیوں ہم پر فرض کردیا تو نے جنگ کو ، جہاد کو ۔ لَوْلَا اَخَّرْتَنَا ؛ کیوں تو نے ہم کو باقی نہ رکھا ۔ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؛تھوڑی مدت کے لئے یعنی تو نے جہاد کا حکم کیوں دیا ؟ کاش ! چند روز اور ہم کو جینے دیتا ۔ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ؛ (اے حبیبؐ) تم کہہ دو ۔ دنیا کا ساز و سامان بہت کم ہے ۔ چند روزہ زندگی کے لئے کیوں جان دیتے ہو؟ جہاد سے کیوں ڈرتے اور بھاگتے ہو؟ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ ؛ اور آخرت اور اُس کی نعمتیں بہتر ہیں ۔ لِمَنِ اتَّقٰى ؛ اس کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتا ہے ، خدا سے ڈرتا ہے ، پرہیزگار ہے ۔ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ؛ اورتم پر فتیلہ برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا ۔تم سے ذرّہ برابر ناانصافی نہ کی جائے گی ۔

ترجمہ :- کیا تم نے اُن لوگوں کو بھی دیکھا ، جن سے کہا گیا کہ تم (چند روز) جنگ سے ہاتھ روکو اور پابندی سے نماز پڑھو ، زکوٰۃ دو ۔ پھر جب ان پر جہاد فرض ہوگیا تو ان میں کا ایک فرقہ والے (ہول دلے بزدل ، نامرد) لوگوں سے ایسا ڈرتے ہیں ، جیسے کوئی خدا سے ڈرتا ہے یا اس سے بھی زیادہ ۔ اور وہ کہتے ہیں : یارب ! تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کردیا ؟ ہم کو چند روز اور جینے دینا تھا ۔ (اے حبیبؐ !) تم کہہ دو ! دنیا کا سامان کم ہے (دنیا کی زندگی چند روزہ ہے) اور آخرت اور اس کی نعمتیں متقیوں کے لئے ہیں اور بہتر ہیں اورتم پر رتی برابر ظلم نہ ہوگا (ایک تاگے کے برابر ناانصافی نہ ہوگی) ۔

صاحبو ! ذرا اپنے حال پر غور کرو ۔تم خدا سے زیادہ ڈرتے ہو یا دشمنوں سے اور اُن کے ہتھیاروں سے ۔ اوّل کے لوگ ، جنگ کی اجازت چاہتے تھے اور ان کو حکم دیا جاتا تھا کہ چند روز صبر کرو ۔ ہاتھ روکو ۔ پھر ایسا زمانہ آیا کہ لوگ آرزو کرنے لگے چند روز ہم جیتے ہوتے تو اچھا ہوتا ۔ اصل یہ ہے کہ اُن کے پیشِ نظر دنیا ہے اور دنیا کی صرف چند روزہ زندگی ۔ اُن کے دل میں خیال تک نہیں گزرتا کہ ایک طول طویل زندگی آگے ہے اور متقی و پرہیزگاروں کے لئے آخرت کی نعمتیں ہیں ، خدا کا دیدار ہے ، مُحَمَّد ﷺ کی معیّت ہے ۔تمہاری نیکی ضائع نہ جائے گی ۔ اورتم پر ذرّہ برابر ظلم نہ ہوگا ۔

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ

عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ﴿۷۸﴾

اَيْنَ مَاتَكُوْنُوْا ؛ تم جہاں رہو ۔ يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ ؛ موت آ دھمکے گی اورتم کو پکڑ لے گی ۔ موت حق ہے ۔ موت سے کس کو رستگاری ہے؟ وَلَوْ كُنْتُمْ ؛ اگر چہ تم رہو ۔ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؛ مضبوط برجوں میں ۔ شِيْدٌ ؛ گچ ۔ مُشَيَّدَةٌ ؛ مضبوط کینکریٹ سے بنائے ہوئے ۔ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ ؛ اور اگر ان کو کوئی بھلائی پہنچے ۔ اگر ان کی مرضی کے موافق کام ہو ۔ يَقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ تو کہتے ہیں کہ یہ تو خدا کی طرف سے ہے ۔ ان لوگوں کو خدا تو یاد آتا تھا، بھلائی کو خدا کی طرف منسوب کرتے تھے ۔ اب تو خدا کی طرف خیال جاتا تک نہیں ۔ کامیابی کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں ۔ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ؛ اور اگر اُنھیں کوئی برائی پہنچے ، نقصان ہو ۔ يَقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؛ تو کہتے ہیں ، یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ۔ برائی کو پیغمبر کی طرف نسبت کرتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں ، مذہب کی پابندی سے تمام نقصان ہوا ۔ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ اے حبیبؐ ! کہہ دو ، سب خدا کی طرف سے ہے ۔ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ ؛ ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے ، اس قوم کی آنکھوں پر کیا پردہ پڑ گیا ہے ۔ لَايَكَادُوْنَ ؛ قریب نہیں ہیں ۔ يَفْقَهُوْنَ ؛ سمجھیں ۔ حَدِيْثًا ؛ بات ۔ اِن خانہ خرابوں کو ہوا کیا ہے کہ بات نہیں سمجھتے ۔

ترجمہ :- تم کہیں رہو موت آ دھمکے گی (اور تمہارا ٹینٹوا پکڑے گی) اگر چہ تم مضبوط برجوں میں رہو ۔ اگر ان کو کوئی بھلائی پہنچے تو کہتے ہیں یہ تو خدا کی طرف سے تھا اور اگر کچھ برائی پہنچتی ہے تو (اس کو پیغمبر کی طرف نسبت دیتے ہیں ، اور) کہتے ہیں یہ تو آپ کی وجہ سے ہوا ۔ (اے حبیبِؐ کریم !) تم ان سے کہہ دو ۔ سب خدا کی طرف سے ہے ۔ اِن لوگوں (بدعقلوں) کو ہوا کیا ہے جو بات نہیں سمجھتے (اور منشاء تک نہیں پہنچتے ۔)

سمجھ ہوتی تو موت کو شہہ رگ سے زیادہ قریب سمجھتے ۔ اس بات کا تصوّر رکھتے کہ ایک نہ ایک دن مرنا ضرور ہے ۔ قلعہ میں رہنے سے جان نہیں بچ سکتی ۔ موت کا آنا برحق ہے ۔ خدا کے حضور میں جانا برحق ہے ۔ حساب و کتاب دینا برحق ہے اس لئے تیار رہو ، اس کے لئے تیاری کرو ، عملِ صالح کرو ۔ خدا کے لائق بنو ۔

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۷۹﴾

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ؛ تم کو جو بھلائی پہنچتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے ۔ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؛ اورتم کو جو برائی پہنچتی ہے وہ تمہاری طرف سے ہے ، وہ تمہارے اعمال اور کرتوت کا نتیجہ ہے ، برے کام کروگے ، اور پھر بھلائی کے اُمیدوار رہوگے؟ یہ ہرگز نہ ہوگا ۔ برائی کو پیغمبر کی طرف نسبت کرتے ہو؟ وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ

رَسُوْلًا ؛ اور اے پیغمبر ! ہم نے تو تم کو لوگوں کے لئے صرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے ۔ کرنا نہ کرنا لوگوں کا کام ہے ۔ عملِ صالح کا نتیجہ صالح اور شر کا نتیجہ شر ۔ پیغمبر پر کیا الزام ؟ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ؛ اور اللہ اس پر شہادت دینے کے لئے کافی ہے ۔ وہ شاہدِ حال ہے تو بس وہ سب دیکھ رہا ہے ۔ اُس کا دیکھنا کافی وافی ہے ۔

ترجمہ :- (اور انسان ! او سراپا نسیان !) تجھے جو نیکی پہنچتی ہے وہ خدا کی طرف سے ہے اور جو بدی پہنچتی ہے وہ خود تجھ سے ہے (تیرے کرتوت ہیں ، تیرے نتائجِ اعمال ہیں) (اے نبی کریم !) ہم نے تو تم کو لوگوں کے لئے صرف پیغمبر بنا کر بھیجا ہے ۔ اس پر اللہ کی شہادت کافی ہے (خدا حقیقتِ حال سے خوب واقف ہے ، اور اُس کی واقفیت بس ہے) ۔

صاحبو ! برائی بھلائی کا کرنے والا بندہ ہے ، خیر و شر کا فاعل بندہ ہے ۔ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؛ فعلِ خیر و شر بندے کی طرف سے ہے اور اُس کی طرف منسوب ، برائی بھلائی کا کاسِب بندہ ہے اور اُسی کی طرف نسبت ہونی چاہئیے ۔ بھلائی خدا کا عطیہ ہے اور برائی ہمارا کام ہے ۔ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؛ وجود کا عطا کرنا ، ہر ایک کو اس کے اقتضا کے مطابق دینا ، برے سے برائی اور بھلے سے بھلائی کا نمودار کرنا ، سب خدا کی طرف سے ہے ، اس لئے قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۔

"كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ" کی تفہیم

دیتا ہے ہر ایک کو حکیم جس کی جیسی فطرت ہے (حسرت صدیقی)

وجود خیر محض ہے اور وہی خدا کا عطیہ ہے ۔ خیر اور شر دونوں دریائے وجود میں ڈوب کر بے نام و نشان ہوجاتے ہیں ۔ مرکز سے جس قدر دوری ہوگی برائی پیدا ہوگی ، جانبِ عدم بڑھے گی ۔ اور وجود سے جس قدر قرب بڑھے گا جانبِ خیر بڑھے گی ۔ ہم کو کیا روتے ہو ، اپنے آپ کو روؤ ۔ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؛ خدا چور سے چوری ظاہر کرتا ہے ، خبیث سے خباثت نمایاں کرتا ہے ۔ جس پر سِرّ قدر کھلتا ہے اُس کو دائمی سُرور رہتا ہے ، ہر چیز کو دیکھتا ہے اور ہنستا ہے ۔ اس کے سامنے جو چیز ظاہر ہوتی ہے مبنی بر حِکمت رہتی ہے ۔ وہ خدا کے حکیمانہ کاموں کو دیکھتا ہے اور داد دیتا ہے ، چاہے اس کے بیوی بچے مرجائیں ، چاہے تنگدستی اور بیماری میں عمر کٹے ، چاہے اُس کی جان چلی جائے ، کوئی پروا نہیں ۔ اُس کے پاس تو وہ واہ کرنا ہے اور ہنسنا ہے ، اُس کے وردِ زبان اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے مَاشَآءَ اللّٰهُ ہے ۔

الحاصل خیر و شر دونوں کا فاعل و کاسِب بندہ ۔ خدائے تعالیٰ کو چوری ، زِنا ، جھوٹ کا فاعل سمجھنا ، اس سے بدتر فاعل حقیقی سمجھنا ، سخت گستاخی بلکہ کفر ہے ، اور چونکہ شر ، عدم سے ہے اور خیر وجود سے ، اس لئے شر ، بندہ سے اور خیر خدا سے ہے ۔ اور چونکہ تمام افعال کا ، خیر ہوں یا شر نمایاں ہونا اعطائے وجود سے ہے جو اللہ کی صفت خاصہ ہے ۔ لہذا سب خدا کی طرف سے ہے ۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ ؛ اور جس نے رسول کی اطاعت کی ۔ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ؛ تو اس نے اللہ کی اطاعت کی ۔ وَمَنْ تَوَلّٰى

اور جس نے رُوگردانی کی ،منھ موڑا ، خدا اور رسول کی اطاعت نہ کی ، اُس کا ذمہ دار وہ خود ہے ۔ فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ ؛ پھر ہم نے تمہیں بنا کرنہیں بھیجا ۔ عَلَیْھِمْ حَفِیْظًا ؛ ان کی حفاظت کرنے والا ۔ ان کا نگہبان ، ان کے خیر وشر کا ذمہ دار ۔

ترجمہ :- اور جس نے رسول کی اطاعت کی تو بے شک اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی (اُس نے اپنا برا کیا) ہم نے تو تم کو ان کا محافظ بنا کرنہیں بھیجا ۔ (جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا ۔)

وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ ۖ وَاللَّهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُونَ ۖ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴿٨١﴾

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ؛ اور وہ کہتے ہیں ہمارا کام تو اطاعت کرنا ہے ، مان لینا ہے ۔ ہم تو پیغمبر کے احکام مانتے ہی ہیں ۔ اَمْرُنَا ؛ محذوف کی خبر طاعۃٌ ہے ۔ فَاِذَا بَرَزُوْا ؛ پھر جب نکلتے ہیں ، باہر جاتے ہیں ۔ مِنْ عِنْدِکَ ؛ تمہارے پاس سے ۔ بَیَّتَ طَآئِفَةٌ ؛ ایک جماعت سازش کرتی ہے ، گھر میں بیٹھے باتیں بناتی ہے ، راتوں کو سوچتی ہے ، منصوبے باندھتی ہے ۔ مِنْھُمْ ؛ ان میں سے ۔ غَیْرَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ؛ تم جو کہتے ہو اس کے سوائے ، اس کے خلاف ۔ وَاللّٰهُ یَکْتُبُ ؛ اور اللہ لکھتا جارہاہے ۔ مَایُبَیِّتُوْنَ ؛ جو سازشیں وہ کرتے ہیں ۔ فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ ؛ تو ان سے اعراض کرو ، ان کی پروا نہ کرو ۔ اُن سے روگردانی کرلو ۔ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ ؛ اور اللہ پر توکل کرو ، اس پر اعتماد کرو ، اپنے تمام کاموں کو اس پر چھوڑو ۔ وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا ؛ اور اللہ کارساز بس ہے ، اللہ کا وکیل ہوجانا تمہارے لئے کافی ہے ۔

ترجمہ :- یہ (منافق) کہتے ہیں ہمارا کام تو (خدا کے احکام کی) اطاعت کرنا ہے (اور ہم کر رہے ہیں) ، پھر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو ایک جماعت (کچھ لوگ) تم نے جو کچھ کہا ہے اُس کے خلاف راتوں کو گھر میں بیٹھے سازشیں کرتے ہیں اور اللہ اُن کی سازشوں کو لکھتا جارہا ہے ۔ تم ان سے اعراض کرو اور خدا پر توکل کرو ، اللہ تمہارا وکیل و کارساز بس ہے ۔

کیا یہ قرآن کو حق نہیں سمجھتے ؟ کلام اللہ کو باطل سمجھتے ہیں ؟

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ ۚ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ﴿٨٢﴾

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؛ کیا وہ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے ؟ کیا یہ کلام اللہ میں تدبّر نہیں کرتے ؟ وَلَوْکَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ ؛ اگر یہ قرآن اللہ کے سوا کسی اور کے پاس کا ہوتا ۔ لَوَجَدُوْا فِیْهِ ؛ تو وہ اس میں پاتے ۔ اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا ؛ بہت کچھ اختلافات ۔

ترجمہ :- کیا وہ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے ؟ اگر قرآن اللہ کے سوا کسی اور کے پاس سے ہوتا تو اس میں

بہت کچھ اختلاف پاتے ۔

مگر تدّبر بھی تو ہو، غور و فکر بھی تو کریں ۔ خالی ٹامک ٹوئیاں لگانے سے کیا ہوتا ہے؟ اگر بات سمجھ میں نہ آئے تو رسولِ کریمؐ یا اُن کے وارث علماء سے پوچھتے ۔

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْھُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْھُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ؀

وَاِذَا جَآءَ هُمْ ؛ اور جب اُن کے پاس آتی ہے، اور اُن کو پہنچتی ہے ۔ اَمْرٌ مِنَ الْاَمْنِ اَوِالْخَوْفِ ؛ کوئی بات اَمن سے یا خوف سے ۔ اَذَاعُوْبِهٖ ؛ تو اس کو مشہور کرتے ہیں ۔ اس کی اشاعت کرتے ہیں، اس کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں ۔ وَلَوْرَدُّوْهُ ؛ اور اگر اس کو پہنچا دیتے، اس میں رجوع کرتے ۔ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ ؛ پیغمبر اور اُن میں سے اولی الامر کی طرف ۔ خود نہیں سمجھ سکتے تو پیغمبر کی طرف رجوع کرتے، حاکموں کی طرف رجوع کرتے جو اس مسئلہ کو حل کر سکتے ۔ لَعَلِمَهُ ؛ تو اس کو جانتے ۔ اَلَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؛ وہ لوگ جو ان میں سے استنباطِ مسائل کر سکتے ہیں، جو تحقیقات کر سکتے ہیں، جو پتھر میں سے پانی نکال سکتے ہیں ۔ نبط اس پانی کو کہتے ہیں، جو کنویں کو کھودنے سے نکلتا ہے ۔ اِسْتِنْبَاطٌ ؛ کلیات سے جزئیات کو استخراج کرنا ۔ نکالنا ۔ مبہم کی شرح کرنا ۔ علّت نکال کر سبب دریافت کرکے، دوسرے احکام معلوم کرنا ۔

بعض نادان قیاس کو ناجائز سمجھتے ہیں ۔ اور بعض جانتے کچھ نہیں، نہ اصل حقیقت سے کچھ واقف ہیں، نہ غور و فکر کے عادی ہیں ۔ اور اَنٹ کی سنٹ لگاتے جاتے ہیں ''ایاز قدرِ خود بشناس''۔ جتنا کمبل دیکھو اُتنے پیر پھیلاؤ، آدمی، چھوٹا منہ، بڑی بات نہ کرے ۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؛ اور اگر تم پر خدا کا فضل نہ ہوتا ۔ وَرَحْمَتُهٗ ؛ اور اس کی رحمت نہ ہوتی ۔ لَا تَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ ؛ تو تم شیطان کی اتباع کرتے ۔ اُس کے پیچھے ہو لیتے، اس کے قدم بہ قدم چلتے، اس کے تابع ہو جاتے ۔ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ مگر چند لوگ ۔

ترجمہ :- اور جب اُن کے پاس امن یا خوف کی بات پہنچتی ہے، تو وہ اُس کی اشاعت کرتے ہیں ۔ اگر اس کو رسول کی طرف رجوع کرتے اور ان میں سے بااختیار لوگوں کی طرف توجہ کرتے (اور اُن پر چھوڑتے) تو اس کا صحیح مقصد، اصلی وجہ، ان میں سے استنباط کرنے والے (تحقیقات کرنے والے) جانتے ۔ اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو بجز چند لوگوں کے تم تابعِ شیطان ہو جاتے ۔ (اس کے لئے سپر ہو جاتے ۔ اس کے قدم بہ قدم چلتے) ۔

اہم معاملات کو سمجھنے کے لئے واقف کاروں سے رجوع کرنا چاہئے

منافقین قِسم قِسم کی بری خبریں اُڑاتے کہ عنقریب تمام کفّارِ عرب، مل کر مسلمانوں کو نیست و نابود کریں گے۔ خدائے تعالٰے نے حکم دیا کہ بے تحقیق باتوں پر ہرگز توجہ نہ کرنا چاہیئے۔ اور راہِ خدا میں جنگ کرنے سے کبھی پست ہمت نہ ہونا چاہیئے۔ لہذا فرماتا ہے:

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ
عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّكُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِیْلًا ﴿۸۴﴾

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ؛ اے نبی تم راہِ خدا میں جنگ کرو۔ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ؛ کوئی ساتھ دے یا نہ تم تو مامور ہو، تم پر جو پڑے اُٹھانے پر تیار رہو۔ مکلّف تو صرف تم ہو، اب رہ گئے دوسرے۔ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ؛ اور ایمان داروں کو اُبھارو، شوق دلاؤ، ترغیب دو۔ حَرَضَ۔ یَحْرُضُ۔ وَیَحْرِضُ۔ حُرُوْضًا؛ بیمار ہونا، دُبلا ہونا۔ حَرُضَ۔ یَحْرُضُ۔ حَرَاضَةً؛ بری بیماری میں مبتلا ہوکر لاغر و ناتواں ہونا۔ وَحَرَّضَهٗ عَلَیْهِ؛ برانگیختہ کیا۔ ترغیب دی۔ عَسَى اللّٰهُ؛ شاید کہ اللہ، ممکن ہے کہ اللہ، عجب نہیں کہ اللہ، کچھ بعید نہیں۔ اَنْ یَّكُفَّ؛ کہ روک دے۔ باز رکھے۔ بَاْسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا؛ سختی کو اُن لوگوں کی جنھوں نے کفر کیا، کافروں کی جنگ کو۔

یاد رکھو! وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا؛ اللہ عذاب کرنے اور نقصان پہنچانے میں سب سے زیادہ ہے۔ بَاْسًا تمیز ہے اَشَدُّ سے بَاْسٌ اور بُؤسٌ ان دونوں کے مادّے میں سختی اور تکلیف کے معنٰی ہیں۔ مگر مفلسی اور ناداری کو بُؤس کہتے ہیں اور جنگ اور سختیوں کو بَأس۔ وَاَشَدُّ تَنْكِیْلًا؛ اور بڑا ہی سخت سزا دینے والا ہے، اور شدید تر ہے سزا دہی میں۔ تَنْكِیْلًا اَشَدُّ کی تمیز ہے۔ نَكَلَ کے معنٰی ہیں رُکنا۔ نِكْلٌ؛ بیڑی، جو چلنے سے روکتی ہے۔ نَكَالٌ؛ عذاب جو تمام راحتوں سے روکتا ہے۔ تَنْكِیْلٌ؛ عذاب دینا۔

ترجمہ:- اے نبی! راہِ خدا میں جنگ کرو (تم اصل ہو اور) تمھیں کو تکلیف دی جارہی ہے۔ مسلمانوں (سے اُمید ہے کہ تمہارا ساتھ دیں گے ان) کو جہاد کی ترغیب دو (اُکساؤ، اُبھارو، شوق دِلاؤ) کیا تعجب ہے کہ اللہ، کافروں کی جنگ کو روک دے۔ دیکھو خدا کے پاس سے پڑنے والی سختی بہت شدید ہے اور اس کا عذاب بھی سخت ہے۔

پھر اگر تم جنگ کرسکتے، تم نادار ہو، کچھ دے نہیں سکتے تو کم سے کم اچھی بات کی سفارش کردو۔

مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّكُنْ لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا ۚ
وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَیِّئَةً یَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقِیْتًا ﴿۸۵﴾

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً ؛ جو نیک کام کی شفاعت کرتا ہے ، اچھے کام کی سفارش کرتا ہے ۔ شَفْعٌ کے معنٰی ہیں جفت ۔ سفارش کرنے والا صاحبِ حاجت کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے ۔ لہٰذا اس کو شفاعت کہا گیا ۔ يَكُنْ لَّهٗ ؛ تو اس کے لئے ہوگا ۔ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ؛ ایک حصّہ اس میں سے جو نیک سفارش کرتا ہے ، اس کو نیکی سے حصّہ ملتا ہے ۔ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً ؛ اور جو بری سفارش کرتا ہے ۔ جو برائی پر دوسروں کی رہنمائی کرتا ہے ، جو دوسروں کو نقصان پہنچانے میں لوگوں کو اُبھارتا ہے ۔ يَكُنْ لَّهٗ ؛ تو اس کو ہوگا ۔ كِفْلٌ مِّنْهَا ؛ اس میں کا ایک حصّہ ۔ برائی کی رہنمائی کرنے والے کو برائی پہنچے گی ۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ ہے ۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے پر ۔ مُقِيْتًا ؛ محافظ ۔ یہ قوت سے مشتق ہے جس میں قوت ہے وہی حفاظت کرسکتا ہے ۔

ترجمہ :- جو نیک (کام کی) سفارش کرتا ہے اُس میں سے اُس کی سفارش کرنے والے کو بھی حصّہ ملتا ہے ۔ اور جو بری (بات کی) سفارش کرتا ہے اُس کو بھی اُس بدسگالی اور بری رہنمائی کے وبال سے ایک حصّہ ملتا ہے ، اور اللہ ہر چیز کا محافظ ہے (نہ کسی کی نیکی ضائع جائے گی نہ بدی بے اثر ہوگی) ۔

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿۸۶﴾ النصف

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ ؛ جب تم کو سلام کیا جائے ، دُعائے زندگی دی جائے ۔ کوئی کہے جیتے رہو ۔ تمہاری عمر دراز ہو ، خدا تم کو سلامت رکھے ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہے ۔ اَلسَّلَامُ کے دو معنے ہیں ۔ تم پر سلامتی ہو ، اور اللہ تمہارا نگہبان ہے ۔ اَلسَّلَامُ ؛ خدا کا نام ہے ۔ اَلسَّلَامُ کہنے میں جو بات ہے وہ سَلَامٌ میں نہیں ۔ فَحَيُّوا بِاَحْسَنَ مِنْهَا ؛ تو جواب میں اس سے بہتر تحیت اور سلام کہو یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کا جواب وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ؛ جیتے رہو کا جواب ، آپ کا سایہ ہم پر ہمیشہ رہے ۔ آپ سلامت رہو کا جواب جیتے رہو ۔ بامراد ہو یا کامیاب زندگی گزارو ۔ اَوْ رُدُّوْهَا ؛ یا اُسی کو واپس کردو ۔ یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کا جواب کم سے کم وَعَلَيْكُمُ السَّلَام تو دو ، چُپ نہ رہو ۔ یاد رکھو ! سلام کرنا تو سنت ہے ۔ مگر سلام کا جواب دینا واجب ہے کیونکہ فَحَيُّوْا امر کا صیغہ ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے ۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے پر ، ہر چیز کا ۔ حَسِيْبًا ؛ حساب لینے والا ۔ اور محاسبہ کرنے والا ۔

ترجمہ :- اور جب تم پر سلام کیا جائے تو اس کا جواب تم اس سے بہتر دو ۔ یا (کم سے کم) اتنا ہی دو ، بے شک اللہ ہر بات کا محاسبہ کرنے والا ہے ۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ
وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ﴿۸۷﴾ ع ۱۱ ۸

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اللہ ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ لَيَجْمَعَنَّكُمْ ؛ بے شک تم سب کو جمع کرے گا ۔ اِلٰى يَوْمِ

الْقِيٰمَةِ ؛ بروزِ قیامت ۔ لَارَيْبَ فِيْهِ ؛ اس میں کچھ شک نہیں ۔ اس کے حق ہونے میں کسی قسم کی خلش باقی نہ رہنی چاہیئے ۔ وَمَنْ اَصْدَقُ ؛ اور کون زیادہ سچا ہے؟ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ سے ۔ حَدِيْثًا ؛ بات میں ۔ اَصْدَقُ سے تمیز ہے ۔ خدا سے زیادہ سچ کہنے والا کون ہے؟ کس کی بات خدا کے کہنے سے زیادہ سچی ہوسکتی ہے؟

ترجمہ :- اللہ ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ قیامت کے دن تم کو ضرور جمع کرے گا ۔ اس میں کیا شک ہے اور (اللہ سے زیادہ راست گو کون ہے؟) اللہ کی بات سے کس کی بات زیادہ سچی ہوسکتی ہے ۔

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ ؛ پھر تم کو منافقوں کی کیا پڑی ہے؟ مَا مبتدا لَكُمْ خبر ۔ مَا لَكُمْ اصل میں مَا يَهُمُّ لَكُمْ ہے یعنی تمہیں کیا پڑی ہے؟ فِئَتَيْنِ ؛ دو گروہ ۔ اَی سِرْتُمْ فِئَتَيْنِ کہ تم دو گروہ ہوگئے ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ نے ۔ اَرْكَسَهُمْ ۔ ان کو اوندھا کردیا ، ان کو پٹ کردیا ہے ۔ ان کو سرنگوں کردیا ہے ۔ ان کے تمام مقاصد کو چوپٹ کردیا ہے ۔ بِمَا كَسَبُوْا ؛ ان کے اعمال کی وجہ سے ۔ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا ؛ کیا تم ہدایت کرنا چاہتے ہو ۔ کیا تم ان کو راستے پر لانا چاہتے ہو ۔ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؛ جن کو خدا نے گمراہ کردیا ۔ قعرِ ضلالت میں ڈال دیا ۔ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ ؛ اور جس کو خدا گمراہ کرے ۔ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ؛ تو تم ان کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے ۔ تو اس کو کوئی راستہ نہ ملے گا ۔

ترجمہ :- پھر تم کو منافقوں کی کیا پڑی ہے کہ ، ان کے متعلق دو گروہ بن گئے ۔ اللہ نے تو ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو اوندھا کردیا ہے (کہ کچھ سجھائی نہیں دیتا) جن کو خدا نے گمراہ کردیا ، تم اُن کو راستے پر لانا چاہتے ہو ۔ جن کو خدا نے گمراہ کیا ہو اُن کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے (اُن کی ذاتی ضلالت و گمراہی راستے پر آنے نہ دے گی ۔)

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۖ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۸۹﴾

وَدُّوْا ؛ وہ آرزو کرتے ہیں ۔ چاہتے ہیں ۔ لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؛ کاش تم بھی کافر ہوجاؤ ۔ منکر بن جاؤ ۔ كَمَا كَفَرُوْا ؛ جیسے

وہ خود کافر ہوگئے ہیں۔ فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً ؛ پھر تم اور وہ دونوں برابر سرابر ہوجائیں، تم بھی کافر وہ بھی کافر۔ فَلَا تَتَّخِذُوْا ؛ تو پھر نہ بناؤ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے کسی کو۔ اَوْلِيَآءَ ؛ دوست۔ ان بے دینوں سے کیسی دوستی؟ کہاں کی دوستی؟ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ؛ یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں، یعنی وہ جب تک اپنا طور طریقہ نہ چھوڑیں، ان سے دوستی نہیں ہوسکتی۔ بڑی ہجرت عادتِ بد کا چھوڑنا ہے۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ پھر اگر وہ روگردانی کریں، نہ مانیں، اعراض کریں۔ فَخُذُوْهُمْ ؛ تو ان کو گرفتار کرو۔ پکڑلو۔ وَاقْتُلُوْهُمْ ؛ اور ان کو قتل کرو، مار ڈالو، مار پھینک دو۔ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ؛ ان کو جہاں پاؤ، یعنی ان بے دینوں کو جہاں کہیں پاؤ مار پھینک دو۔ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ ؛ اور ان میں سے کسی کو نہ بناؤ۔ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ؛ اپنا دوست اور نہ حمایتی۔ یعنی ان دشمنانِ دین کو اپنا یار و مددگار نہ بناؤ۔

ترجمہ :- اُن کی آرزو ہے کہ جیسے وہ کافر ہوگئے ہیں، تم بھی کافر ہوجاؤ۔ پھر تم اور وہ دونوں برابر ہوجائیں اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ، جب تک فی سبیل اللہ ہجرت نہ کریں (اپنا طور طریقہ نہ چھوڑیں)۔ اگر وہ نہ مانیں (اور حق سے روگرداں رہیں) تو ان کو پکڑلو اور وہ جہاں کہیں ملیں مار کر پھینک دو۔ اور ان میں سے کسی کو یار و مددگار نہ بناؤ۔

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝۹۰

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ ؛ مگر تم اُن سے نہیں لڑسکتے، جو ملتے رہتے ہیں۔ اِلٰى قَوْمٍ ؛ ایسی قوم سے۔ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؛ کہ تم میں اور اُن میں معاہدہ ہے۔ ہم عہد سے لڑنا مسلمانوں کا کام نہیں۔ اَوْجَآءُوْكُمْ ؛ یا اُن لوگوں سے بھی نہیں لڑسکتے جو تمہارے پاس آئیں۔ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ ؛ ان کے دل تنگ ہوگئے ہیں۔ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ ؛ کہ تم سے لڑیں۔ اَوْيُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؛ یا ان کی قوم سے لڑیں۔ یعنی عاجز ہیں کہ نہ تم سے لڑسکتے ہیں، نہ اپنی قوم سے لڑسکتے ہیں تو ان سے ملنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ ؛ اور اگر خدا چاہے۔ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ ؛ تو اُن کو تم پر مسلط کردے گا۔ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ؛ پھر وہ تم سے لڑتے۔ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ ؛ پھر اگر تم سے کنارہ کش ہوجائیں۔ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ ؛ تم سے نہ لڑیں۔ وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ؛ اور تمہارے آگے پیغام صلح ڈالیں، اور تمہاری طرف دستِ صلح دراز کریں۔ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ ؛ تو اللہ نے تمہارے لئے نہیں کیا۔ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ؛ ان پر راستہ یعنی ایسوں پر تم کو کوئی اعتراض نہ ہونا چاہئیے۔

ترجمہ :- (مسلمانو!) تم کو ان لوگوں سے لڑنا نہیں چاہئیے جو اُن لوگوں سے ملتے جلتے رہتے ہیں کہ اُن میں

اور تم میں معاہدہ ہے ۔ یا تمہارے پاس یا تمہارے ساتھ یا اپنی قوم کے ساتھ تنگ دل ہوکر ، عاجز ہوکر آئے ہیں ۔ اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر غلبہ دیتا اور وہ تم سے لڑتے ۔ اگر وہ تم سے لڑنے سے کنارہ کش ہوجائیں اور تم سے نہ لڑیں اور تمہاری طرف دستِ صُلح دراز کریں (پیغامِ صُلح ڈالیں) تو ایسوں پر تم کو اعتراض کا کوئی حق نہیں ہے ۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَ يَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَ يُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَ يَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۹۱﴾ ع ۱۲ ۹

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ ؛ عنقریب تم اورلوگوں سے بھی ملوگے ۔ يُرِيْدُوْنَ ؛ جو چاہتے ہیں ۔ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ ؛ کہ تم سے بھی امن میں رہیں ۔ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؛ اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں ۔ مگر ان کی دل کی حالت یہ ہے : كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ ؛ جب فتنہ اور فساد کی طرف بُلائے جاتے ہیں ، جب ان کو فتنہ وفساد کا موقع ملتا ہے ۔ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ؛ تو اس میں کود پڑتے ہیں ، بے سمجھی سے اس میں اوندھے منہ گرتے ہیں ۔ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ ؛ پھر اگر تم سے کنارہ کش نہ ہوں ۔ تم سے لڑنے سے الگ نہ ہوں ۔ وَيُلْقُوْۤا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ؛ اور تمہاری طرف صُلح نہ ڈالیں ، صُلح کے طالب نہ ہوں ، امن وآشتی نہ چاہیں ۔ وَيَكُفُّوْۤا اَيْدِيَهُمْ ؛ اور اپنے ہاتھ نہ روکیں ۔ يُلْقُوْا اور يَكُفُّوْا کا عطف يَعْتَزِلُوْا پر ہے ۔ لَمْ کے ماتحت ہے ۔ فَخُذُوْهُمْ ؛ تو اُن کو پکڑو ۔ اُن کو گرفتار کرو ۔ وَاقْتُلُوْهُمْ ؛ اور اُن کو قتل کردو ۔ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؛ جہاں کہیں تم اُن کو پاؤ ، وہ تم کو جہاں کہیں ملیں ۔ وَاُولٰٓئِكُمْ ؛ اور یہ لوگ ۔ كُمْ ترکیب میں کچھ نہیں ہے صرف مخاطب کی وجہ سے ضمیر بدلتی ہے ۔ مخاطب واحد ہے تو اُولٰٓئِكَ ؛ اور جمع ہے تو اُولٰٓئِكُمْ آتا ہے ۔ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ ؛ ہم نے تمہارے لئے اُن پر قائم کردی ہے ۔ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ؛ صاف حُجّت ۔ واضح غلبہ ۔

ترجمہ :- عنقریب تم چند ایسے لوگوں سے بھی ملوگے جو چاہتے کہ تم سے بھی امن میں رہیں اور اپنی قوم سے بھی ۔ مگر اُن کی دِلی حالت یہ ہے کہ جہاں اُن کو فتنہ وفساد کا موقع ملا بس اس میں کود پڑے ۔ پھر اگر وہ تم سے الگ نہ رہیں اور طالبِ صُلح نہ ہوں اور تم سے لڑنے سے ہاتھ نہ روکیں تو ایسے لوگ جہاں ملیں اُن کو پکڑو اور مار کر پھینک دو اور ہم نے اِن لوگوں پر تمہارے لئے اپنی حُجّت قائم کردی ہے ۔ (اب ان کے پاس کوئی عذر وحیلہ باقی نہیں) ۔

صاحبو! اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کفّار اور بے ایمانوں سے دوستی نہ کرو۔ ان کی میٹھی میٹھی باتوں میں نہ آؤ۔ یہ بڑے بدعہد ہیں، بے ایمان ہیں، ان کو جہاں موقع ملے گا فتنہ و فساد میں کود پڑیں گے۔ ہاں جن سے معاہدہ ہے یا جو تم سے نہیں لڑتے اور لڑنے سے عاجز و دل تنگ ہیں اُن سے نہ لڑو۔ اُن سے ملنے جلنے میں بھی کچھ مضائقہ نہیں، مگر ان فتنہ انگیزوں کو جہاں پاؤ مار کر پھینک دو۔ تمہاری حجّت ان پر قائم ہے، اور اُن کے لئے کوئی عذر و حیلہ باقی نہیں ہے۔

فتنہ و فساد کا روکنا، لڑنے والوں سے لڑنا ہر مردِ عاقل کا فرض ہے۔ مسلم ہرگز ذلیل و خوار ہونے کے لئے تیار نہیں اور لڑنے سے ہچکچاتا نہیں۔ دین اور عزت ہمیشہ اس کے پیشِ نظر رہتے ہیں، اس کو خدا اور رسول کے سوا کسی کی پرواہ نہیں۔

اس سے پہلے بیان کیا گیا ہے کہ لوگ جو حلیف ہیں یا اُن سے معاہدہ کیا گیا ہے، یا وہ لڑنے سے عاجز ہیں تو اُن سے مل جل سکتے ہیں، ان کے پاس آنے جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لڑائی کی صورت میں ان آنے جانے والوں پر بھی کوئی اثر پڑے۔ اور ان میں سے کوئی سچا مسلمان بھی مارا جائے یا کسی مسلم کو مارنے کا قصد نہیں کیا تھا مگر نشانے نے خطا کی اور اس کو لگ گیا تو ایسے قتل کے احکام کیا ہیں؟ فرماتا ہے:-

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ؛ اور کسی ایماندار کا کام نہیں، کسی مسلمان کو حق نہیں، نہیں ہے کسی مؤمن کے لئے، کسی مؤمن کے شایانِ شان نہیں۔ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا؛ کہ کسی مسلمان کو مار ڈالے۔ کسی ایماندار کو قتل کرے۔ اِلَّا خَطَـًٔا؛ مگر خطا سے، غلطی سے، چوک سے۔ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا؛ اور جو کوئی کسی مؤمن کو قتل کرے۔ خَطَـًٔا؛ خطاً ہی سہی۔ فَتَحْرِيْرُ؛ پھر حُر بنا دینا ہے، آزاد کر دینا ہے۔ رَقَبَةٍ؛ گردن۔ مراد غلام۔ جزء کہہ کر کل مُراد لیا گیا ہے۔ مُؤْمِنَةٍ؛ مسلمان، ایماندار۔ اگر کسی مسلمان کو مار ڈالے تو ایک غلام آزاد کرنا چاہیئے۔ کیونکہ آزاد کرنا ایک شخص کو جِلانے کے حکم میں ہے۔ دیکھو اسلام کس طرح سے عملی طور سے غلامی کو اُٹھا رہا ہے، مٹا رہا ہے۔ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ؛ اور دیت پہنچائی ہوئی، سپرد کی ہوئی، حوالہ کی ہوئی۔ سَلَّمَ؛ سلام کیا، قبول کیا، پہنچا دیا اور حوالے کیا کے معانی میں بھی آتا ہے۔ اِلٰٓى اَهْلِهٖ؛ مقتول کے وارثوں کے پاس اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا؛

مگر یہ کہ وہ معاف کردیں، ثواب سمجھ کر، نہ لیں ۔ صَدَقَةٌ ؛ ہر ثواب کے کام کو کہتے ہیں ۔ يَصَّدَّقُوْا اصل میں يَتَصَدَّقُوْا تھا ۔ تا صاد سے بدل کر ادغام ہوا ۔ استثنائے منقطع ہے یعنی دِیَت وخوں بہا کا پہنچانا اور معاف کرنا دونوں ایک جنس کے نہیں ہیں ۔ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ ؛ پس اگر ہو وہ مقتول ایک ایسی قوم سے ۔ عَدُوٍّ لَّكُمْ ؛ جو تمہاری دشمن ہے ۔ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؛ اور وہ مقتول مسلمان بھی ہو ۔ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؛ تو ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا ۔ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ ؛ اور اگر وہ مقتول ایسی قوم سے ہو ۔ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؛ کہ ان میں اور تم میں معاہدہ ہو ۔ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ ؛ تو اس مقتول کے وارثوں کو دِیَت پہنچا دینی چاہیئے ۔ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؛ اور ایک مسلمان غلام کو بھی آزاد کرنا چاہیئے ۔ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ ؛ اور جو نہ پائے غلام کو کہ آزاد کرے ۔ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؛ تو پے در پے دو مہینے روزے رکھے ۔ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؛ خدا سے معافی چاہنے کے لئے ، توبہ کرنے کے لئے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور ہے اللہ ۔ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ؛ علم والا ، حِکمت والا ۔ تمہارے سب کاموں کو جانتا ہے ، تمہاری کمزوریوں سے واقف ہے ۔ اور تمہاری ان بے احتیاطیوں کی جو سزا دی جارہی ہے وہ مبنی بر حِکمت ہے ، حق ہے ، بالکل صواب اور دُرست ہے ۔

ترجمہ :- اور مسلمان کا کام نہیں کہ کسی مسلمان کو قتل کرے مگر خطاء سے ۔ اور جو کسی مسلمان کو خطا سے ہی مار ڈالے تو اس پر دِیت واجب الادا ہے ۔ مسلمان غلام کا آزاد کرنا اور مقتول کے وارثوں کو دِیَت اور خوں بہا پہنچا دینا ، مگر اگر وہ خود معاف کریں تو خیر ۔ پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہو اور وہ مقتول مسلمان ہو تو ایک مسلمان غلام آزاد کردے اور اگر وہ اس قوم سے ہو کہ اُس میں اور تم میں معاہدہ و میثاق تھا تو اُس کے وارثوں کو دِیَت ادا کردینا چاہیئے ۔ اور مسلمان غلام بھی آزاد کرنا چاہیئے ۔ اگر غلام (نہ پاؤ) تم کو میسر نہ ہو تو پے درپے دو مہینے تک روزے رکھو ، اللہ سے معافی چاہنے کے لئے (توبہ کرنے کے لئے) اور اللہ علم والا ہے حِکمت والا ہے ۔

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا ؛ اور جو کسی مسلمان کو مار ڈالے ۔ مُتَعَمِّدًا ؛ جان بوجھ کر ، عمداً ، بالارادہ ۔ فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ ، تو اُس کی سزا جہنّم ہے ۔ خَالِدًا فِيْهَا ؛ اس میں ہمیشہ رہے گا ، بڑے زمانے تک رہے گا ۔ (آخر عرصہ دراز بعد ایمان کام آئے گا) ۔ اگر مسلمان کو مسلمان سمجھ کر مارے گا تو وہ ہمیشہ عذاب میں رہے گا ۔ اور آپسی نزاع کی وجہ سے مار ڈالا جائے تو اس کو صرف قتلِ نفس کی سزا ملے گی ۔ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ؛ اور خدا اس سے ناخوش ہوگا ، اُس پر خدا کا غضب نازل ہوگا ۔ وَلَعَنَهٗ ؛ اور اس کو لعنت کرے گا ۔ اپنے قریب سے دور کرے گا ، اس پر خدا کی پھٹکار پڑے گی ۔ وَاَعَدَّ لَهٗ ؛ اور اس کے لئے تیار رکھا ہے ۔ عَذَابًا عَظِيْمًا ؛ بڑا عذاب ۔

ترجمہ :- اور جو کوئی کسی مسلمان کو عمداً قتل کر دے تو اس کی سزا دوزخ ہے ۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا ۔ اس پر خدا کا غضب ہوگا ، اس کی لعنت ہوگی ۔ اور اس کے لئے خدا نے بڑا عذاب تیار رکھا ہے ۔

قتل کے کئی اقسام ہیں : **(۱) قتل بالعمد :** یہ گناہِ کبیرہ ہے اس کی سزا قِصاص ہے ۔ اگر اولیائے مقتول میں سے کوئی ایک معاف کر دے تو دوسروں کو دِیَت دینی پڑے گی ۔

(۲) قتل شبہ عمد : کسی نے ایسی چیز سے مارا جو عموماً قتل کے لئے موضوع نہیں ۔ مثلاً کسی نے لٹھ سے مار دیا ۔ ایک دفعہ مولوی لطف اللہ صاحب اور مولوی افضل حسین صاحب میں بندوق سے مارنے کے متعلق بحث تھی ۔ مولوی لطف اللہ صاحب اس کو شبہ عمد سمجھتے تھے ۔ کیونکہ گولی آلۂ جارحہ نہیں ہے ۔ کاٹنے والی چیز نہیں ہے ۔ بلکہ صدمہ سے پھاڑتی اور مارتی ہے ۔ مولوی افضل حسین صاحب کہتے تھے کہ گولی سے زیادہ کوئی چیز بالارادہ قتل پر دلالت نہیں کرتی ۔ تلوار سے بچنا ممکن ہے مگر بندوق سے بچنا مشکل ہے ۔ میرا بھی یہی خیال ہے ، عمد اور شبہ عمد کا دار و مدار اِرادے پر ہے ۔ گولی سے زیادہ کوئی دوسری چیز پختہ اِرادہ قتل پر دلالت نہیں کرتی ۔ اس کی سزا وارِثوں کو (۱) دیت دینا ، غلام کا آزاد کرنا ہے نہ ہو سکے تو (۲) پے درپے دو مہینے تک روزے رکھنا اور (۳) قاتل کا مقتول کے ورثہ سے محروم رہنا ۔

(۳) قتلِ خطاء : غلطی اور چوک سے کسی کا مارا جانا ۔ مثلاً شکار سمجھ کر دور سے کسی آدمی پر گولی چلائی اور وہ مر گیا یا جنگ میں کسی کو کافر سمجھ کر گولی ماری اور وہ مسلمان نکلا یا نشانہ صاف کر رہا تھا گولی کسی آدمی کو لگ گئی ۔ اس کی بھی سزاء ، ترکہ سے محرومی ، دَیَت ، غلام کا آزاد کرنا ، نہ ہو تو دو مہینے تک پے درپے روزے رکھنا ۔

(۴) شبہ خطاء : خطاء کے قائم مقام :- مثلاً ایک آدمی سوتا ہوا دوسرے آدمی پر گرا اور وہ مر گیا ۔ اس کا حکم بھی قتلِ خطا کا ہے ۔

(۵) قتل بالسبب : راستہ میں کنواں کھودا اُس میں ایک آدمی گر کر مر گیا ۔ احناف کے پاس نہ اس میں دِیَت ہے ۔ نہ کفّارہ ، نہ میراث سے حرمان ۔ اور شوافع کے پاس کفّارہ اور میراث سے حرمان ہے ۔

دِیَت کیا ہے ؟ سو اُونٹ یا ہزار دینار یا دس ہزار درہم ۔ امام شافعی کے پاس بارہ ہزار درہم ہیں ۔ دِیَت تین سال میں بتدریج قاتل کے کنبہ اور قوم سے وصول کی جاتی ہے ۔ قاتل کے کنبہ اور قوم کو **عاقلہ** کہتے ہیں ۔ عاقلہ کی تعریف یہ ہے جو لوگ نفع ونقصان میں شریک ہوتے ہیں وہ اس کے عاقلہ ہوتے ہیں ۔ خاندان کا ایک ہونا کوئی شرط نہیں ۔ ایک مدرسہ کے طالبِ علم ، ایک دفتر کے کارکن ، ایک پیشے والے حکم میں عاقلہ کے ہیں ۔ مگر یہ سب وہاں ہوتا ہے ، جن میں کچھ اتحاد ہے ۔ عصبیت ہے ، جہاں کوئی کسی کا نہیں ، کسی کو کسی سے ہمدردی نہیں ، وہ کیا عاقلہ بن سکتے ہیں ؟ ایسی صورت میں ابو بکر عصم کے پاس دِیَت کی ذمہ داری قاتل کی ذات پر ہے ۔

دِیَت کی لفظی تحقیق کیا ہے ؟ اس کی اصل کیا تھی ؟ وِدْیٌ (بالکسر) جیسے زِینَۃٌ کی اصل وِزْنٌ بالکسر ہے ۔ یہ اس کا امر دِ ہے

قتل کی قسمیں اور اُس کے احکام

اس سے پیشتر قتلِ عمد اور قتلِ خطاء کے متعلق گفتگو کی گئی تھی، اُن کی سزائیں بتائی گئی تھیں۔ اب فرماتا ہے کہ کوئی اپنے کو مسلمان کہے اور اپنا اسلام ظاہر کرے تو تم کو حق نہیں کہ تم اس کے اسلام سے انکار کرو۔ فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۹۴﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو۔ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ جب تم راہِ خدا میں نکلو، سفر کرو، جہاد کرنے چلو۔ فَتَبَيَّنُوْا ؛ تو تحقیق کرلیا کرو۔ بَيِّنْ اور ظاہر حالات سے واقف ہو۔ وَلَا تَقُوْلُوْا ؛ اور نہ کہو۔ لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ ؛ اس شخص کو جو تمہاری طرف اسلام کو ڈالے اور پیش کرے۔ سَلْمٌ اور سِلْمٌ کے معنی دُعائے سلامتی، اسلام کے معنی فرماں برداری اور انقیاد کے بھی آتے ہیں۔ لَسْتَ مُؤْمِنًا ؛ تو مسلمان نہیں ہے، تو ایمان دار نہیں، تو گو بظاہر کلمہ پڑھتا ہے مگر تیرے دل میں ایمان نہیں۔ تَبْتَغُوْنَ ؛ تم چاہتے ہو۔ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ زندگیٔ دُنیا کا سامان۔ مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لئے۔ فَعِنْدَ اللّٰهِ ؛ پس خدا کے پاس۔ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؛ بہت سی غنیمتیں، دنیا کا سامان نہ ملا تو آخرت ملے گی مَغَانِمْ جمع مَغْنَمْ غنیمت، اس لفظ سے واحد نہیں آیا۔ اس کے مادّے میں کثرت کے معنٰی ہیں۔ غَنَمْ ؛ بکری کو کہتے ہیں کیونکہ اس کی نسل خوب بڑھتی ہے۔ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ ؛ تم بھی ایسے ہی تھے۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے تم بھی تو مسلمان کب تھے۔ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ؛ پس اللہ نے تم کو ایمان دیا۔ یہ اس کا بڑا احسان اور منت ہے۔ فَتَبَيَّنُوْا ؛ کام کرو تو سوچ سمجھ کر کرو اس کی تحقیقات کرلو۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ بے شک اللہ ہے۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ اس چیز سے کہ تم کرتے ہو۔ تمہارے اعمال سے۔ خَبِيْرًا ؛ باخبر، واقف، عالم۔

ترجمہ:- مسلمانو! جب تم راہِ خدا میں جہاد کرنے نکلو تو تم تحقیقات کرلو۔ جو شخص تمہارے سامنے اپنا اسلام پیش کرے اُس کو ہرگز نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے کیا تم دُنیا کا ساز و سامان چاہتے ہو؟ (اور غنیمت سمیٹنا چاہتے ہو!) خدا کے پاس بہت کچھ غنیمتیں ہیں (دنیا میں بھی ملیں گی آخرت میں بھی) تم بھی تو پہلے کب مسلمان تھے پھر (اللہ نے تم کو مسلمان کیا) اللہ کا تم پر بڑا احسان ہے (بڑی منت ہے جہاں اپنے ایمان کی قدر کرتے ہو دوسروں کے ایمان کی بھی قدر کرو) جو کام کرو تحقیق سے کرو۔ بے شک اللہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

مسلمان کو مسلمان کہو

لڑائی میں قتلِ خطا بھی واقع ہوجاتا ہے۔ بعض لوگ بظاہر مسلمان ہوتے ہیں اور ان کے دل میں کفر رہتا ہے۔ اور بعض لوگ واقعی مسلمان ہوجاتے ہیں۔ اب ان سب میں تمیز کرنا مشکل کام ہے، لہذا بعض مسلمان جنگ میں حاضر نہ ہوکر خانہ نشین ہوگئے۔ فرماتا ہے:-

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٩٥﴾

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ ؛ مساوی نہیں ہوتے خانہ نشین لوگ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مسلمانوں میں سے، ایمان داروں میں سے۔ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ ؛ جن کو کسی قسم کا ضرر نہیں، جنھیں کوئی عذر نہیں۔ غَيْرُ ـــ قَاعِدُوْنَ کی صفت ہے۔ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ اور وہ لوگ جو راہِ خدا میں کوشش کرتے ہیں، فی سبیل اللہ جہاد کرتے ہیں۔ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؛ اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے۔ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ ؛ اللہ نے مجاہدوں کو فضیلت دی ہے۔ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؛ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کو صَرف کرنے کی وجہ سے۔ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؛ خانہ نشینوں پر درجہ، جو لوگ گھر میں بیٹھے رہتے ہیں اُن پر جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو خدا نے فضیلت دی ہے۔ اگر دَرَجَةً ؛ بمعنی فضیلت ہے تو مفعولِ مطلق ہے فَضَّلَ کا۔ یا فَضَّلَ کی تمیز ہے، یا ظرف ہے مفعول فیہ ہے۔ (بمعنی فِيْ دَرَجَةٍ وَ مَنْزِلَةٍ ؛) وَكُلًّا ؛ اور ہر ایک سے۔ وَعَدَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے وعدہ کیا ہے۔ اَلْحُسْنٰى ؛ اچھی جزاء کا، اچھا وعدہ۔ یعنی تاہم اللہ نے سب سے اچھا ہی وعدہ کیا ہے۔ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ ؛ اور اللہ نے جہاد کرنے والوں کو فضیلت دی ہے۔ ان کو افضل کردیا ہے، ان کا مرتبہ بڑھا دیا ہے۔ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ ؛ گھر میں بیٹھے رہنے والوں پر، خانہ نشینوں پر، جنگ پر نہ جانے والوں پر۔ اَجْرًا عَظِيْمًا بڑا بدلہ، بڑا ثواب، اجرِ عظیم۔

ترجمہ:- جن مسلمانوں کو کوئی ضرر نہیں (کوئی عذر نہیں) اور پھر بھی گھر میں بیٹھ رہتے ہیں۔ ایسے لوگ ان لوگوں کے مساوی نہیں ہوسکتے جو فی سبیل اللہ اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرتے ہیں۔ اللہ نے ان لوگوں کو جو اپنے جان و مال سے جہاد کرتے ہیں، خانہ نشینوں اور گھر میں بیٹھ رہنے والوں پر بڑی فضیلت دی، بڑا درجہ دیا ہے۔ یوں تو اللہ نے سب سے اچھا وعدہ کیا ہے۔ تاہم مجاہدوں کو خانہ نشینوں پر اجرِ عظیم حاصل کرنے کی وجہ سے فضیلت دی ہے۔

۱۳ ع۵ ۱۰

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾

وہ اجرِ عظیم کیا ہے؟ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ ؛ وہ اللہ کے پاس درجے ہیں ۔ مرتبے ہیں ، اعزازات ہیں ۔ وَمَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ؛ اور مغفرت اور رحمت ہے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ ہے ۔ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ گناہ بخشنے والا ۔ مغفرت کرنے والا ۔ اپنی بخشش میں چھپا دینے والا ۔ رحم کرنے والا ۔ مہربان ۔

ترجمہ :- (وہ اجرِ عظیم کیا ہے ؟) اللہ کے پاس کے بڑے درجے ہیں ، مغفرت اور رحمت ہے اور اللہ تو غفور رحیم ہے ۔

صاحبو ! بعض نادان رسولِ خدا ﷺ کو قاعدین میں اور حضرت علیؓ کو مجاہدین میں سمجھتے ہیں ۔ اور حضرت علیؓ کو رسولِ خدا ﷺ سے افضل جانتے ہیں ۔ ان لوگوں کو شیعۂ غالی کہتے ہیں ۔ جو شیعہ اپنے کو غالی نہیں سمجھتے ۔ غالی شیعوں کو کافر سمجھتے ہیں ، ان کو سُنّیوں سے بھی بدتر جانتے ہیں ۔ ان کے پاس سُنّی دنیا کے امور میں مسلمان سمجھے جاتے ہیں ۔ ان کا ذبیحہ جائز ہے ، ان کی چھوٹی ہوئی چیز روا ہے ، ان سے شادی بیاہ جائز ہے ۔ مگر اُن غُلاۃ کے ساتھ ، غالی شیعوں کے ساتھ کسی قسم کا لین دین جائز نہیں ۔ حیدرآباد میں غالی شیعوں کا بہت زور ہے ۔ غیر غالی شیعوں سے غالی شیعوں کی تعداد زیادہ ہورہی ہے ۔ یہ بدنصیب ، واقعات سے بالکل نابلد ہیں ۔ کیا جہاد صِرف تلوار لے کر میدان میں گھسنے ہی کا نام ہے؟ یا قائدِ لشکر کا انتظام کرنا بھی جہاد میں شریک ہے؟ سپاہی کا ہاتھ لڑتا ہے اور کمانڈر کا دماغ ۔ ہمارے پاس خود حضرت علیؓ کی روایت ہے ۔ وَكُنَّا نَلْتَجِئُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ حِيْنَ يَسْتَحِرُّ الْحَرْبُ ؛ یعنی جب گھمسان کی لڑائی ہوتی اور آتشِ جنگ مشتعل ہوجاتی تو ہم رسول اللہ ﷺ کی پناہ لیتے ۔ میدانِ جنگ میں ایک دفعہ جان نثارانِ نبوت دُور ہوگئے تھے مگر آپ پروانہ کانِ شمع نبوت کے ساتھ گھوڑے پر بیٹھے آگے ہی بڑھے چلے جارہے تھے ، اور فرما رہے تھے ''اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ'' ان غلاۃ کے پاس یہ بھی ہے کہ جب معراج میں رسولِ خدا ﷺ عرشِ اعظم پر پہونچے اور بیچ میں سے پردہ اُٹھایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے کیا دیکھا ؟ حضرت علیؓ کو دیکھا ۔ جب چالیس سال کے ہوئے تو آپ پر قرآنِ شریف اُترنا شروع ہوا ، مگر اُس سے تیرہ برس پہلے حضرت علیؓ پیدا ہوتے ہی قرآن شریف پڑھنے لگے ؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جبرئیلؑ نے غلطی کی اور حضرت علی کو وحی پہنچانے کے عوض آنحضرت ﷺ کو پہنچادی ۔ نہ خدا کے پاس کوئی انتظام ہے نہ جبرئیلؑ معصوم ہیں ؟ جبرئیل کی وحی اور قرآن کا کیا اعتبار ؟ بعض لوگ تو حضرت علی کو خدا سمجھتے ہیں اور اُن کو نُصَیری کہتے ہیں ۔ مرزا غالبؔ لکھتے ہیں کہ ؎

منصور فرقہ علی اللہ ہیاں منم ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ آوازۂ اَنَا اَسَدُ اللّٰهِ برافگنم

صحابہؓ کو برا کہنا تو ایک طرف یہ تو خود حبیبِ خدا ﷺ پر فضیلت ہورہی ہے ۔ حضرت علیؓ تو فرماتے ہیں ۔'' وَيْحَكَ اَنَا عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِ مُحَمَّدٍ '' ارے تجھ پر افسوس ہے ! میں تو محمدؐ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں ۔ ایک صاحب وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ۔ (الحج ۔ آیت ۴۵) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت علی بئیر معطل ہیں یعنی باؤلی تو ہے مگر پانی نہیں اور مہدی قصر مشید ہیں ۔ کیونکہ امام مہدی قربِ قیامت میں اصحابِ رسول اللہ ﷺ کو زندہ کریں گے ۔ اور

اُن کو سزا دیں گے ۔ حالانکہ حضرت علیؓ نے بڑے بڑے مظالم اُٹھائے مگر کچھ نہیں کیا ، اِن گستاخیوں کی سزا آج نہ ہوئی تو کل ضرور ہوگی ۔ دراصل معلوم نہیں کہ ان لوگوں کو دین اسلام سے کتنا ربط ہے؟ وہ جو چاہیں گے کہیں گے ۔ سُنّیوں کا ڈر ہے ۔ تقیہ کرتے ہیں ۔ اگر یہ نہیں ہوتا تو ان کے اصلی خیالات سے واقفیت ہوسکتی اور ان کے مذہب کا علم ہوتا کہ وہ ہے کیا ؟ اور ابھی کون کون سی باتیں اظہار طلب ہیں ۔

سچ پوچھو تو یہ کوئی مذہب نہیں ہے بلکہ دشمنان اسلام انارکسٹوں کا ایک فرقہ ہے ۔ روز ایک نئی بات نکالتا ہے اور اسلام کو تباہ کرنے کی سوچتا ہے ۔ اس میں یہودی ، مجوسی ، بُت پرست ، دہری سب ہمنوا ہوگئے ہیں ۔ اُن کا متفق علیہ مسئلہ جس پر اُن کا دین و ایمان ہے عداوتِ اسلام ہے ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۹۷﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ فرشتے اُن کو وفات دیتے ہیں ، اُن کے دن پورے کردیتے ہیں ، اُن کی روح قبض کرتے ہیں ۔ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ؛ بحالیکہ وہ اپنے آپ پر ظلم وستم کرتے رہے ہیں ۔ اپنا خرابہ آپ کرتے رہے ہیں ۔ آپ اپنا بگاڑ رہے ہیں ۔ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؛ فرشتے پوچھتے ہیں تم تھے کس حال میں ؟ تم رہتے کہاں تھے ؟ کرتے کیا تھے ؟ قَالُوْا كُنَّا ؛ کہیں گے ہم تھے ۔ مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں بے بس ، مجبور اور ہم اس جگہ بے کس اور بے قوت تھے ۔ قَالُوْا (فرشتے) کہیں گے ۔ اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً ؛ کیا خدا کی زمین کشادہ نہ تھی ، وسیع نہ تھی ؟ ''مُلکِ خدا تنگ نیست ، پائے مَرا لنگ نیست'' فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؛ پھر تم وہاں ہجرت کرو ، ایسے وطن کو چھوڑو ، جہاں احکام اِلٰہی کو آزادی سے بجا نہیں لاسکتے ۔ سارے جھوٹے حیلے تھے ، آرام طلبی اور سُستی تھی ، کام چور تھے ، ہر شخص کے ساتھ ، ہر فعل کے ساتھ اُس کے لوازم لگے رہتے ہیں ۔ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؛ پھر تو اِن کا ٹھکانا جہنّم ہے ، ان کا مستقر دوزخ ہے ، ہجرت نہیں کی تھی تو دوزخ کی طرف ہجرت کرو ۔ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ؛ اور کیا برا انجام ہے ۔ انجام کے لحاظ سے دوزخ کیا بری جگہ ہے؟ مَصِيْرًا تمیز ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں کی روح فرشتے نکالتے ہیں (اُن کی روح قبض کرتے ہیں ، کس حال میں ؟ اس حال میں کہ ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑتے) اپنے آپ پر ظلم کرتے رہتے ہیں ۔ فرشتے تو پوچھیں گے تم تھے کس حال میں ؟ کہیں گے ہم سرزمین میں ضعیف و ناتواں تھے ۔ پوچھیں گے کیا خدا کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم وہاں جاتے (تم نے دارالکفر نہیں چھوڑا تو دارالبوار کو جاؤ) اب ان کا ٹھکانہ جہنّم ہے اور وہ کیا برا مقام ہے

(کیا برا انجام ہے)۔

إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ
لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ﴿٩٨﴾

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ ؛ مگر وہ لوگ جو واقعی ضعیف و ناتواں ہیں، مجبور ہیں، بے یار و مددگار ہیں۔ وہ کون ہیں؟ مِنَ الرِّجَالِ وسالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ ؛ بعض مرد ہیں، بعض عورتیں ہیں اور بعض بچے ہیں۔ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً ؛ وہ کوئی تدبیر نہیں کرسکتے، اُنھیں کچھ کرنے کی استطاعت نہیں۔ وَلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ؛ اور ان کو کوئی راستہ نہیں ملتا، کوئی طریقہ سُجھائی نہیں دیتا

ترجمہ:- (ترکِ وطن سے کوئی مستثنٰی نہیں ہوسکتا۔) مگر جو ضعیف ہیں (مجبور ہیں، وہ کون ہیں؟) کچھ مرد ہیں، کچھ عورتیں ہیں اور کچھ بچّے ہیں۔ نہ ان کو دشمنوں سے بچنے کی استطاعت ہے نہ دشمنوں پر غالب ہونے کا کوئی راستہ اُنھیں ملتا ہے۔

فَأُولَٰئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا ﴿٩٩﴾

فَاُولٰٓئِکَ ؛ پھر یہ لوگ۔ عَسَى اللّٰهُ ؛ شاید اللہ، ممکن ہے کہ اللہ، کیا تعجب ہے کہ اللہ، ہوسکتا ہے کہ اللہ۔ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؛ کہ ان کی کمزوریوں کو معاف کردے، عفو کردے، مٹا دے، کالعدم کردے۔ وَکَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ؛ اور اللہ تو عفو کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہی ہے۔ وہ تو عفوٌ غفور ہے۔

ترجمہ:- پھر یہ (عذرِ صحیح رکھنے والے) کیا تعجب ہے کہ اللہ ان کو معاف کردے (ان سے درگزر کردے) اور اللہ تو عفو و مغفرت کرنے والا ہے ہی۔

وَمَنْ يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيرًا وَسَعَةً ۚ وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ
مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٠٠﴾ ع ۱۴

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ اور جو راہِ خدا میں ہجرت کرتا ہے، ترکِ وطن کرتا ہے۔ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ ؛ تو اس سرزمین میں پائے گا، اُس کو مل جائے گی۔ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا ؛ بہت آسائش و آرام کی جگہ، بھاگنے کی جگہ۔ مُرٰغَم، رَغْم سے

مشتق ہے، جس کے معنی ہیں، زمین، مٹی، خاک۔ کبھی رَغْم سے ذِلّت وخواری اور خاکِ مذلّت مُراد ہوتی ہے۔ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِکَ ؛ تیری ناک گھسنی پر۔ تیری ناک کومٹی میں دبا کر۔ وَسَعَةً ؛ اور فراخ دستی وکشائش ملے گی۔ وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِهٖ ؛ اور جو اپنے گھر سے نکلے۔ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اُس کے رسول کی طرف ہجرت کرتا۔ ترکِ وطن کرتا۔ ثُمَّ یُدْرِکْهُ الْمَوْتُ ؛ پھر اُس کو موت آئے، اور وہ دارُالامن کو نہ پہنچے۔ نکلا تو تھا ہجرت کے لئے مگر راستہ میں مرگیا۔ فَقَدْ وَقَعَ ؛ تو ہوگیا، ثابت ہوگیا، واقع ہوگیا۔ اَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ ؛ اُس کا اجر اللہ پر، اللہ پر اُس کا بدلہ دینا لازم ہوگیا۔ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ؛ اور اللہ تو غفور ورحیم ہے ہی، وہ تو مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ہی۔

ترجمہ:- اور جو فی سبیل اللہ ہجرت کرے اُس کو بہت آسائش اور کشایش مل جائے گی۔ اور جو اپنے گھر سے اللہ و رسول کی طرف ہجرت کے خیال سے نکلے اور راستہ میں مرجائے تو اُس کا اجر تو اللہ کے پاس ثابت ہوچکا ہے اور اللہ تو غفور و رحیم ہے ہی۔

جنگ کے وقت اور سفر کے زمانے میں نماز کا پڑھنا مشکل ہوجاتا ہے، تو اللہ تعالٰی نے قَصرِ صَلٰوۃ اور صلٰوۃ الخوف کی اجازت دی۔ قصر صَلٰوۃ کے معنی ہیں مسافر کا بجائے چار رکعتوں کے دو رکعت پڑھنا۔ اَمن ہوجانے کے بعد بھی مسافر کو قصر صلٰوۃ کی اجازت باقی ہے۔ قصر کی مدّت پندرہ دن تک رہنے کا اِرادہ کرنا ہے۔ بعض ائمہ کے پاس کچھ زیادہ ہے اور بعض کے پاس کچھ کم۔ اگر کوئی مسافر چار رکعتیں پڑھنا چاہے تو جائز ہے۔ مگر قصر یعنی دو رکعت پڑھنا افضل ہے۔ سفر کا معیار اوسط رفتار سے چلنے والے کا تین دن کا فاصلہ ہے۔ قصر کی ابتداء کب ہوگی؟ جب وطن کے مکانوں سے دُور ہوجائے۔ اگر کوئی شخص سفر کرے اور کسی مقام پر پندرہ روز سے زیادہ مدّت تک ٹھیرنے کا اِرادہ نہ کرے اور واقعات کچھ ایسے پیش آئے کہ آج نکلیں گے اور کل نکلیں گے، اس میں پندرہ روز سے زیادہ رہنا پڑگیا تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ ایسا شخص برابر قصر کرے گا، چاہے زمانہ کتنا ہی گزرے۔ وطن میں صلٰوۃ قصر کی قضا کامل کرنی چاہیئے اور سفر میں صلٰوۃِ قصر کی قضا قصر ہی رہے گی، وطن کی قضا مکمل ہوگی۔ صلٰوۃ قصر

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ ؛ اور جب تم سفر میں رہو۔ ضَرَبَ ؛ کے معنٰی سفر کرنے کے ہیں۔ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ ؛ تو نہیں ہے تم پر گناہ۔ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ کہ نماز سے چند رکعتیں کم کرلو۔ یعنی چار رکعتوں کے عوض دو پڑھو۔ نماز کو قصر کرو۔ یعنی مسافر قصرِ صلٰوۃ کرسکتا ہے؟ اس میں کچھ برائی نہیں۔ حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ ابتداءً دو دو رکعتیں ہی فرض ہوئی تھیں، پھر چار رکعتیں کردی گئیں۔ سفر کے زمانے میں دو رکعتوں پر جو اس کی اصلی حالت تھی رجوع کیا گیا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ سے مُراد نماز پڑھنے سے رُک جانا ہے۔ یعنی جب

گھمسان کی لڑائی ہو اور نماز پڑھنا بالکل ممکن نہ ہو تو اطمینان کے زمانے میں پڑھ سکتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت رسولِ خدا ﷺ نے جنگ کے وقت کی چھوٹی ہوئی چار نمازوں کی قضا کی۔

اِنْ خِفْتُمْ ؛ اگر تم کو خوف ہو۔ اَنْ یَّفْتِنَکُمْ ؛ کہ تم کو ستائیں، فتنہ میں مبتلا کریں۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا ؛ جو کفر کرتے ہیں، یعنی کافروں کے ایذا دینے کا خوف ہو اور تم سفر میں ہو تو قصر کرسکتے ہو۔ مگر یہ خدائے تعالیٰ کی رعایت ہے، اُس کی عنایت ہے کہ امن کے زمانے میں بھی مسافر کو قصر کی اجازت باقی ہے۔ اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ ؛ بے شک کفّار۔ کَانُوْا لَکُمْ ؛ ہیں تمہارے لئے۔ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ؛ کھلم کھلا دشمن۔ عَدُوٌّ فَعُوْلٌ کے وزن پر ہے۔ واحد اور جمع دونوں میں مستعمل ہوسکتا ہے؟ اَعْدَاء کا جمع ہونا تو ظاہر ہے۔

ترجمہ:- جب تم سفر کر رہے ہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز کی قصر کرو۔ اگر تم کو کافروں کی فتنہ انگیزی کا خوف ہو۔ بے شک کفّار تمہارے کھلم کھلا دشمن ہیں۔

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ ۚ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ ۖ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ۚ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۰۲﴾

وَاِذَا کُنْتَ فِیْھِمْ ؛ اے رسول! اور جب تم مسلمانوں میں ہو۔ فَاَقَمْتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ ؛ پھر تم نے ان کے لئے نمازِ جماعت قائم کی یعنی جب مسلمان جمع ہوجائیں اور امامت کرنے کا موقع ہو تو مسلمانوں کا کوئی حصّہ بغیر با جماعت نماز کے نہ رہے۔ اس حالت میں صلوٰۃ الخوف اس طرح ادا کرنی چاہیئے۔ فَلْتَقُمْ طَآئِفَۃٌ ؛ کہ ایک جماعت قائم رہے۔ مِنْھُمْ مَّعَکَ ان میں سے تمہارے ساتھ۔ وَلْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَھُمْ ؛ ان کو اپنے ہتھیار کے ساتھ رہنا چاہیئے، وہ اپنے اسلحہ لئے رہیں۔ فَاِذَا سَجَدُوْا ؛ پھر جب وہ سجدہ کریں یعنی ایک رکعت پڑھ لیں۔ فَلْیَکُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِکُمْ ؛ پھر وہ لوگ تمہارے پیچھے ہوجائیں۔ وَلْتَاْتِ طَآئِفَۃٌ اُخْرٰی ؛ پھر ایک دوسری جماعت آجائے۔ لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَکَ ؛ جو جماعت نماز نہیں پڑھی ہے، جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ہیں، وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھ لیں۔ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَھُمْ ؛ اور اپنا بچاؤ کرلیں۔ وَاَسْلِحَتَھُمْ ؛ اور اپنے ساتھ اپنے ہتھیار رکھ لیں۔ وَدَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ یہ کافر چاہتے ہیں، موقع ڈھونڈتے ہیں، آرزو

کرتے ہیں ۔ لَوْ تَغْفُلُوْنَ ؛ اگر تم غافل ہو جاؤ، اگر خیال نہ رکھو، اگر تم سے چوک ہو جائے ۔ عَنْ اَسْلِحَتِکُمْ وَ اَمْتِعَتِکُمْ ؛ اپنے ہتھیار اور سامان سے ۔ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْکُمْ ؛ پھر وہ تم پر آپڑیں، حملہ کر بیٹھیں، ٹوٹ پڑیں، جھک پڑیں ۔ مَیْلَۃً وَّاحِدَۃً یکدم سے، دفعتہً، ایک دفعہ ہی ۔ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ ؛ اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے ۔ اِنْ کَانَ بِکُمْ اَذًی ؛ اگر تمہیں کسی قسم کی تکلیف ہو، اذیّت ہو ۔ مِنْ مَّطَرٍ ؛ بارش کی قسم سے، مینھ برس رہا ہو ۔ اَوْ کُنْتُمْ مَّرْضٰی ؛ یا تم مریض ہو، بیمار ہو ۔ اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَکُمْ ؛ کہ رکھ دو اپنے ہتھیار، اپنے اسلحہ اُتار رکھو ۔ وَخُذُوْا حِذْرَکُمْ ؛ اور اپنا بچاؤ کر لو ۔ محفوظ مقام میں ہو جاؤ ۔ اِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ ؛ بے شک اللہ نے تیار رکھا ہے ۔ لِلْکٰفِرِیْنَ ؛ کافروں کے لئے ۔ عَذَابًا مُّھِیْنًا ؛ ذِلّت دہ عذاب، رسوا کُن سزا ۔

ترجمہ :- اور جب تم ان میں رہو اور امام بن کر نماز قائم کرو ۔ تو چاہیئے کہ ایک جماعت تمہارے ساتھ کھڑی ہو اور وہ اپنے ہتھیار اپنے ساتھ رکھے ۔ پھر جب پہلی جماعت کے لوگ سجدہ کر لیں (اور رکعت سے فارغ ہو جائیں) تو وہ تمہارے پیچھے ہو جائیں اور ایک دوسری جماعت آ کر تمہارے ساتھ شریک ہو، جو پہلی جماعت میں شریک نہ تھی اور اپنا بچاؤ کریں (محفوظ جگہ ہو جائیں) اور اسلحہ لئے رہیں، یہ کافر چاہتے ہیں کہ تم اپنے اسلحہ اور سامان سے غافل ہوں اور وہ دفعتہً تم پر ٹوٹ پڑیں، اور تم پر کوئی گناہ نہیں (اگر تم صلوٰۃ الخوف نہ پڑھ سکو) اگر تم کو تکلیف ہو، بارش کی وجہ سے یا تم بیمار ہو ۔ اس بات میں کہ تم اپنے ہتھیار اُتار رکھو اور اپنی حفاظت کرو (اور چوکس رہو، ہوشیار رہو) بے شک اللہ نے کافروں کے لئے ذِلّت والا عذاب تیار رکھا ہے ۔

دیکھو! نمازِ با جماعت کے لئے کس قدر تاکید ہے؟ دشمن کا آمنا سامنا ہے، پہرے بدلیں اور جماعت سے نماز ادا کریں اور کوئی حصّہ نمازِ با جماعت سے خالی نہ رہے ۔

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾

فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ ؛ پھر جب تم نے نماز پڑھ لی، نماز پوری کر لی، اُس سے فارغ ہو چکے ۔ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ ؛ تو اللہ کا ذکر کرو، اُس کی یاد میں رہو ۔ قِیٰمًا ؛ کھڑے ۔ وَّقُعُوْدًا ؛ اور بیٹھے ۔ وَعَلٰی جُنُوْبِکُمْ ؛ اور لیٹے اپنے پہلوں پر ۔ کروٹ ۔ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ ؛ جب تمہیں اطمینان ہو جائے ۔ جب تم امن چین میں ہو جاؤ ۔ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ؛ تو نماز قائم کرو نماز پڑھنے کھڑے ہو جاؤ ۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ ؛ بے شک نماز ۔ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ ہے مسلمانوں پر ۔ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ؛ وقت پر فرض، معیّن اوقات پر نوشتہ خاوندی ۔

جنگ کے وقت بھی باجماعت نماز پڑھنا چاہئے

ترجمہ :- پھر جب تم نماز پوری کر چکو تو یادِ خدا کرو ۔ کھڑے ، بیٹھے لیٹے ۔ پھر جب تم کو اطمینان ہو جائے تو نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ ۔ بے شک نماز ایمان داروں پر معیّن اوقات میں فرض ہے ۔

وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ

۱۵ ع ۱۲ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾

وَلَا تَهِنُوْا ؛ اور سُستی نہ کرو ، ہمّت نہ ہارو ، کمزور نہ بنو ۔ فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؛ قوم سے لڑنے میں ، ان کی کھوج میں ، ان کی تلاش میں ، ان کے تعاقب میں ۔ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ ؛ اگر تم کو تکلیف ہے ، رنج والم ہے ۔ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ؛ تو ان کو بھی تکلیف ہے جیسے تم کو تکلیف ہے ۔ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ ؛ اور تم کو خدا سے اُمید ہے ۔ مَالَا يَرْجُوْنَ ؛ جو اُمید اُنھیں نہیں ، تم کو بڑے ثواب کی اُمید ہے اور اُنھیں نہیں ۔ اور جو تم کو اُمید و رجا ہے اُنھیں کہاں ؟ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ؛ اور اللہ بڑا علم و حکمت والا ہے ۔ بڑا علیم ہے بڑا حکیم ہے ۔

ترجمہ :- اور (دشمن) قوم کی تلاش میں (اُن کے تعاقب میں) سُستی نہ کرو ۔ اگر تم کو تکلیف ہوتی ہے تو اُنھیں بھی ویسی ہی تکلیف ہوتی ہے ، جیسی تم کو ہوتی ہے ۔ اور تمہیں تو اللہ سے بڑی بڑی اُمیدیں وابستہ ہیں ۔ جو اُنھیں نہیں اور اللہ علیم ہے حکیم ہے ۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ

وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ﴿۱۰۵﴾ۙ

اِنَّآ اَنْزَلْنَا ؛ بے شک ہم نے اُتارا ۔ اِلَيْكَ ؛ تمہاری طرف ، تم پر ۔ اَلْكِتٰبَ ؛ قرآن کو ۔ بِالْحَقِّ ؛ برحق ۔ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ ؛ تاکہ لوگوں میں حکم کرو ، ان کے فیصلے کیا کرو ۔ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؛ جیسا کہ اللہ نے تم کو دکھا دیا ، تم کو معلوم کرا دیا تم کو مناسب معلوم ہوا ، تمہاری رائے میں آیا ۔ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ؛ اور خیانت کرنے والوں کی طرف سے لڑنے والا نہ بنو ۔ دغا بازوں کے طرف دار نہ بنو ، ان خیانت کاروں کی طرف سے مخاصمت نہ کرو ۔ ان کی تائید نہ کرو ۔

ترجمہ :- بے شک ہم نے تم پر برحق کتاب نازل کی ہے تاکہ خدا نے تم کو جیسا بتلایا ہے اس کے موافق فیصلے کیا کرو اور ان خیانت کرنے والوں کی طرف داری نہ کرو (ان کی طرف سے مخاصمت نہ کرو ۔)

صاحبو ! اس آیت میں خلافِ احکامِ الٰہی حکم کرنے والے حاکم اور جھوٹے مقدمہ میں وکیل بننے کی ممانعت کی گئی ہے

صاحبو ! اِس زمانے میں ’’ مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور‘‘ ہے ۔ حاکم سے اور وکیل دونوں سے حلف لیا جاتا ہے مگر سب رسماً ، یہ قاعدہ ہے ، اس کے مطابق حلف دیا جارہا ہے ، نہ حاکم احکامِ خدا اور رسول کے مطابق فیصلہ کرنے کو تیار ہے نہ وکیل کو جھوٹا مقدمہ چلانے سے انکار ہے ۔ ایک مثل مشہور ہے ’’ رشوت خوار حاکم ، زِنا کار عورت اور وکیل کا مذہب روپیہ ہے‘‘ ۔ اللہ توفیق کو سب کا رفیقِ طریق کرے ۔ آمین ۔

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۰۶﴾ۚ

وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے معافی مانگو ، مغفرت طلب کرو ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ؛ بے شک اللہ غفور و رحیم ہے

ترجمہ :- اور اللہ سے مغفرت طلب کرو ، بے شک اللہ تو غفور و رحیم ہے ہی ۔

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِیْمًا ﴿۱۰۷﴾ۚۙ

وَلَا تُجَادِلْ ؛ اور تم نہ جھگڑو ، تم جھگڑا نہ کرو ، تائید میں بحث مت کرو ۔ عَنِ الَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں کی طرف سے ۔ یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؛ جو اپنی ذاتوں سے خیانت کرتے ہیں ، اپنے نفس کو آپ دھوکہ دیتے ہیں ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ ؛ بے شک اللہ محبوب نہیں رکھتا ۔ پسند نہیں کرتا ۔ مَنْ كَانَ ؛ جو ہے ۔ خَوَّانًا اَثِیْمًا ؛ خیانت کار ، گنہگار ۔

ترجمہ :- اور تم ان لوگوں کی طرف سے نہ لڑو ، جو اپنی ذات سے آپ خیانت کر رہے ہیں (جو اپنا آپ بگاڑ رہے ہیں) بے شک اللہ خیانت کار گنہگار کو پسند نہیں کرتا ۔

یَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ
مَا لَا یَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطًا ﴿۱۰۸﴾

یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ ؛ لوگوں سے تو چھپا سکتے ہیں ، مخفی رکھ سکتے ہیں ۔ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ ؛ مگر خدا سے تو نہیں چھپا سکتے ، مخفی نہیں رکھ سکتے ۔ وَهُوَ مَعَهُمْ ؛ اور خدا تو اُن کے ساتھ ہے ، اُن کے پاس ہے ۔ اِذْ یُبَیِّتُوْنَ ؛ جب کہ وہ راتوں کو باتیں کرتے ہیں ، کیسی باتیں ؟ مَا لَا یَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؛ ایسی باتیں جن سے خدا راضی نہیں ۔ جب وہ بے ہودہ باتیں کرتے ہیں ۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ ہے ۔ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ؛ اُن کے کاموں کو ۔ اُن کے اعمال کو ۔ مُحِیْطًا ؛ احاطہ کئے ہوئے

ترجمہ :- یہ لوگوں سے تو چھپا سکتے ہیں ، مگر اللہ سے تو چھپا نہیں سکتے ۔ وہ تو اُن کے ساتھ ہے ، جب راتوں کو ایسی بے ہودہ باتیں کرتے ہیں جو خدا کو پسند نہیں اور اللہ ان کے اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے ۔

هَاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَاۤءِ جٰدَلۡتُمۡ عَنۡهُمۡ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا فَمَنۡ یُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنۡهُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ اَمۡ مَّنۡ یَّکُوۡنُ عَلَیۡهِمۡ وَکِیۡلًا ﴿۱۰۹﴾

هَـآ اَنْـتُمْ هٰـؤُلَآءِ ؛ تم لوگ تو وہ ہو ۔ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ ؛ اُن کی طرف سے لڑتے ہو ۔ جھگڑتے ہو ۔ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؛ جب تک اس دنیا میں زندہ رہو ۔ فَمَنْ یُّجَادِلُ اللّٰهَ ؛ پھر کون خدا سے لڑے گا ؟ عَنْهُمْ ؛ اُن کی طرف سے ۔ یَوْمَ الْقِیٰـمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ اَمْ مَّنْ یَّکُوْنُ عَلَیْهِمْ ؛ یا ان کا کون ہوگا ؟ وَکِیْلًا ؛ وکیل ۔ کارساز ۔

ترجمہ :- دیکھو ! تم لوگ تو وہ ہو جو زندگی میں اُن کی طرف سے لڑتے ہو ۔ مگر کل قیامت کے دن اُن کی طرف سے ، اللہ سے کون لڑے گا ؟ یا اُن کا کون وکیل بنے گا ؟ ۔

وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ یَظۡلِمۡ نَفۡسَهٗ ثُمَّ یَسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۱۱۰﴾

وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا ؛ اور جو برا کام کرے ۔ اَوْیَظْلِمْ نَفْسَهٗ ؛ یا اپنا خرابہ آپ کرے ، اپنے نفس پر ظلم کرے ۔ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ؛ پھر توبہ کرے ، اللہ سے مغفرت مانگے ۔ یَجِدِ اللّٰهَ ؛ تو اللہ کو پائے گا ۔ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ؛ غفور و رحیم ۔

ترجمہ :- اور جس نے برا کام کیا یا اپنے نفس پر ظلم کیا پھر اللہ سے مغفرت طلب کی تو وہ اللہ کو غفور و رحیم پائے گا ۔

وَمَنۡ یَّکۡسِبۡ اِثۡمًا فَاِنَّمَا یَکۡسِبُهٗ عَلٰی نَفۡسِهٖ وَکَانَ اللّٰهُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ﴿۱۱۱﴾

وَمَنْ یَّکْسِبْ اِثْمًا ؛ اور جو گناہ کرے ، جس کی کمائی خطا کاری ہو ۔ فَاِنَّمَا یَکْسِبُهٗ ؛ تو وہ اُسے کماتا ہے ۔ عَلٰی نَفْسِهٖ ؛ اپنی تباہی کے لئے ۔ کوئی خلافِ حکمِ خدا کرتا ہے تو ہمارا کیا بگاڑتا ہے ؟ وہ اپنے آپ کو تباہ کرتا ہے ، برباد کرتا ہے ۔ اس نافرمانی کا اثر خود اس پر پڑے گا ۔ وَکَانَ اللّٰهُ ؛ اور ہے اللہ ۔ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ؛ علم والا حکمت والا ۔

ترجمہ :- اور جو شخص گناہ کرتا ہے وہ اپنی خرابی آپ کرتا ہے اور اللہ تو علیم و حکیم ہے ۔ (سب کچھ جانتا ہے اور مناسب حکم دیتا ہے ۔)

وَمَنۡ یَّکۡسِبۡ خَطِیۡٓـَٔةً اَوۡ اِثۡمًا ثُمَّ یَرۡمِ بِهٖ بَرِیۡٓـًٔا فَقَدِ احۡتَمَلَ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِیۡنًا ﴿۱۱۲﴾ ع ۱۶ ۸ ۱۴

وَمَنْ یَّکْسِبْ ؛ اور جو کمائے ، کرے ۔ خَطِیْٓـئَةً اَوْ اِثْمًا ؛ خطا یا گناہ ۔ ثُمَّ یَرْمِ بِهٖ ؛ پھر ڈالے اس کو ، لگائے اس کو ۔ بَرِیْٓـئًا ؛ بے گناہ پر ۔ فَقَدِ احْتَمَلَ ؛ تو اُس نے اُٹھایا ۔ بُهْتَانًا ؛ بہتان ، تہمت ، جھوٹا الزام ۔ وَاِثْمًا مُّبِیْنًا ؛ اور کھلا گناہ

ترجمہ :- اور جو (نادانستہ یا دانستہ) غلطی کرے ، گناہ کرے پھر کسی بے گناہ پر ڈال دے تو اس نے بہت بڑا بہتان باندھا اور کھلا گناہ کیا ۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾ الثلثة

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ ؛ اور اگر تم پر اللہ کا فضل نہ ہوتا ۔ وَرَحْمَتُهٗ ؛ اور اس کی رحمت ۔ لَهَمَّتْ طَآئِفَةٌ ؛ تو ایک جماعت ارادہ کرتی ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؛ کہ تم کو گمراہ کرے ۔ تم کو ضلالت میں ڈالے ۔ وَمَا يُضِلُّوْنَ ؛ اور گمراہ نہیں کرتے ۔ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ ؛ مگر اپنے آپ کو ، وہ تو خود کو گمراہ کر رہے ہیں ، ضلالت میں ڈال رہے ہیں ۔ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ ؛ اور تم کو ضرر نہیں دے سکتے ، نقصان نہیں پہنچا سکتے ۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ بھی ، ایک چیز کا بھی ۔ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ نے اُتارا ۔ عَلَيْكَ ؛ تم پر ۔ اَلْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ؛ کتاب وحکمت کو ۔ وَعَلَّمَكَ ؛ اور تم کو تعلیم دی ، سکھایا ۔ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؛ جس کا تم کو علم نہ تھا ۔ جن کو تم جانتے نہ تھے ۔ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ ؛ اور اللہ کا فضل ہے ۔ عَلَيْكَ ؛ تم پر ۔ عَظِيْمًا ؛ بڑا ۔

ترجمہ :- (اے نبی !) اگر تم پر اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک جماعت نے اِرادہ کرلیا تھا کہ تم کو گمراہ کردے (ضلالت میں ڈالے) وہ تم کو کیا گمراہ کرتے ، مگر اپنے آپ کو ۔ وہ تم کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے ۔ اللہ نے تم پر کتاب وحکمت نازل کی ۔ اور تم کو ایسی چیزوں کی تعلیم دی جن کا تم کو علم نہ تھا ۔ اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے ۔

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۱۴﴾

لَا خَيْرَ ؛ کچھ بھلائی نہیں ۔ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ ؛ ان کی بہت سی سرگوشیوں میں ۔ خفیہ مشوروں میں ، اُن کی یہ ساری سرگوشیاں بے کار ہیں ، مشورے بے فائدہ ہیں ۔ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ ؛ مگر جس نے خیر خیرات کا حکم دیا ہو ۔ اگر نَجْوٰی مصدر کہہ کر فاعل مُراد لیا جائے تو اس وقت استثنائے متصل نہ ہوگا یا استثنائے منقطع ہے ۔ یعنی نَجْوٰی اور مَنْ اَمَرَ

دونوں ایک جنس سے نہیں ہیں اور یہ بلیغوں کے کلام میں بہت ہے ۔ اَوْمَعْرُوْفٍ ؛ یا نیک بات کا ، دستور کے موافق بات کا ، نیک کام کا ۔ اَوْ اِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِ ؛ اور لوگوں میں اصلاح کا ، میل ملاپ کرانے کا ۔ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ ؛ اور جو ایسا کرے ۔ اِبْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؛ خدا کی رضا جوئی کے لئے ، خدا کی مرضی حاصل کرنے کے لئے ، اس کی خوشنودی کے لئے ۔ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ ؛ تو عنقریب ہم اس کو دیں گے ۔ اَجْرًا عَظِیْمًا ؛ اجرِ عظیم ۔ بڑا ثواب ۔

ترجمہ :- (تمہارے خلاف) ان کی یہ ساری سرگوشیاں بے فائدہ ہیں ۔ ہاں ، مگر جس نے حکم کیا ہو خیر خیرات کا نیک کام کا اور لوگوں میں اصلاح کرانے کا اور جو شخص اللہ کی رضا جوئی کے لئے یہ کام کرے ، ہم عنقریب اُس کو اجرِ عظیم دیں گے ۔

۱۷ ع۳ ۱۴

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۱۱۵﴾

وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ ؛ اور جو پیغمبر کی نافرمانی کرے ۔ شِقَاقٌ ؛ پھوٹ ۔ اختلاف ۔ شَقٌّ کے معنی چیرنے کے ہیں ۔ پھاڑنے کے ہیں ۔ شَقِیْقَةٌ ؛ آدھے سر کا درد ۔ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ ؛ بعد اس کے کہ معلوم ہوگیا ، واضح ہوگئی ۔ لَهٗ ؛ اس کو ۔ اَلْهُدٰی ؛ ہدایت ، یعنی حق ظاہر ہونے کے بعد بھی پیغمبر سے خلاف کیا ، اُن سے پھٹا رہا ۔ وَیَتَّبِعْ ؛ اور اتباع کی ، پیروی کی غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ مسلمانوں کے طریقے کے خلاف ۔ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی ؛ ہم اس کو اسی طرف لگا دیں گے جس طرف وہ لگنا چاہتا ہے ہم بھی اس کو اس راستے پر چلائیں گے جس راستہ پر وہ چلنا چاہتا ہے ۔ وہ جس چیز کے پیچھے پڑ گیا ہے ، جس کام کو وہ کرنا چاہتا ہے ہم اُس کو اُسی پر لگا دیں گے ۔ وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؛ اور ہم اس کو جہنّم میں ڈال دیں گے ۔ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ؛ اور یہ کیا برا انجام ہے ؟ اور بری ہے یہ جہنّم باعتبار انجام کے ۔

ترجمہ :- اور حق ظاہر ہونے کے بعد بھی جو پیغمبر کے خلاف کرے اور مسلمانوں کے طریقے کے سوائے دوسرے طریقے پر رہے اس کو جس راستہ پر لگتا دیکھیں گے ، لگا دیں گے اور اس کو جہنّم میں ڈال دیں گے ، یہ جہنّم کیا برا مقام ہے ۔

اجماع کی ضرورت

صاحبو ! اس آیت سے اِجماعِ اُمّت کا واجب العمل ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ اگر تمام مسلمان کسی حکمِ شرعی پر اتفاق کرلیں تو اس کو اِجماع کہتے ہیں ۔ اِجماع ہوجانے کے بعد دوسرے مسلمانوں کو اُس سے اختلاف نہ کرنا چاہیئے ۔ حدیث میں آیا ہے : لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَةِ ؛ میری اُمّت گمراہی پر کبھی اتفاق نہ کرے گی ۔ مگر ہر اِجماع کا ایک ماخذ ہونا چاہیئے یعنی وہ مسئلہ قرآن یا حدیث یا قیاس سے ثابت ہو ۔ اجماع کا فائدہ یہ ہے کہ وہ حکمِ تاکیدی اور یقینی ہوجاتا ہے ، اس پر عمل کرنا ضروری ہوجاتا ہے ۔

بعض ائمہ کا خیال ہے کہ اِجماع کا ثابت کرنا بہت مشکل کام ہے ۔ بعض لوگ مجتہدین کی کسی مسئلہ میں دو رائیں دیکھتے ہیں تو تیسرے قول کے نہ ہونے پر اِجماع سمجھتے ہیں ۔

اس سے پہلے بیان کیا گیا تھا کہ گناہ گار اگر استغفار کرے تو اللہ اُس کا گناہ معاف فرماتا ہے ۔ آئندہ آیت میں فرماتا ہے کہ شرک ناقابلِ معافی ہے ۔ ہاں دوسرے گناہ معاف ہوسکتے ہیں ۔ اصل یہ ہے کہ شرک ، بغاوت ہے اور دوسرے گناہ جرائم ہیں ۔ بغاوت ناقابلِ معافی ہے ۔ اِسی طرح شرک بھی ناقابلِ معافی ہے ۔ بغاوت کی سزا قتل ہے ۔ شرک کی سزا دوزخ میں ہمیشہ رہنا ہے ۔ فرماتا ہے :

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ۝۱۱۶

شرک ناقابلِ معافی ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ ؛ بے شک اللہ مغفرت نہیں کرتا ۔ نہیں بخشتا ۔ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ ؛ کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے ۔ کسی کو اس کے برابر سمجھیں ۔ کسی کو اس کے اوصاف والا مانیں ۔ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ ؛ اور اس کے سوائے جو کچھ ہے بخش دے گا ۔ لِمَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کو چاہے یعنی شرک کے سوائے تمام گناہ قابلِ معافی ہیں ۔ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ ؛ اور جس نے خدا سے شرک کیا ، کسی کو خدا کا شریک بنایا ۔ فَقَدْ ضَلَّ ؛ تو وہ گمراہ ہوگیا ۔ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ؛ بڑی لمبی دُور کی گمراہی ، بے انتہا ضلالت ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ شرک کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جتنے گناہ ہیں ، جس کو چاہے بخش دیتا ہے اور جو اللہ سے شرک کرتا ہے وہ تو بے انتہا گُم راہ ہے ۔

صاحبو ! ہم نے تفسیرِ سورۂ فاتحہ میں شرک کے متعلق کافی بحث کی ہے ۔ تاہم یہ آیت تو اس کا مقام ہے اور یہ مسئلہ بہت اہم ہے ، اس کو مختلف طور سے دُہرانا چاہیئے ۔

ابھی ہم نے بیان کیا کہ شرک بغاوت ہے ، دوسرے گناہ جرائم ہیں ۔ ظاہر ہے کہ سرکار بغاوت کو معاف نہیں کرتی ، باغی کو پھانسی دے کر اس کا کام تمام کیا جاتا ہے ۔ اِسی طرح شرک ناقابلِ معافی اور اس کی سزا خلود فی النار یعنی ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے ۔

یہ شرک کیا ہے ؟ خدا کے صِفات بندے میں بالذّات ثابت کرنا ۔ خدائے تعالیٰ کی صفتِ خاصّہ ، قیومیّت ہے ۔ یعنی سب کا قیام اس پر ہے ، اُس کا وجود بالذّات ہے ۔ ماسوا اللہ کا وجود بالعرض ۔ سب اس کے محتاج اور وہ غنی مطلق ہے ۔ احتیاج اور فقرِ ذاتی بندے کی صفت خاصّہ ہے ۔

اے ذاتِ تو مجمع الکمالات — میں بھی ہوں کمالِ بے کمالی — (حسرت صدیقی)

(۱) حیات (۲) علم (۳) سماعت (۴) بصارت (۵) قدرت (۶) اِرادہ (۷) کلام ، دراصل یہ سب خدا کی صفتیں ہیں ،

صِفاتِ الٰہیہ کے پرتو جب ہم سب کے حقائق پر پڑتے ہیں تو ان سے موصوف سمجھے جاتے ہیں ، ورنہ کوئی مخلوق ، کوئی ممکن ، کسی وجودی صفت سے موصوف نہیں ہوسکتا ۔ اگر یہ مسئلہ صحیح طور سے سمجھ میں آجائے اور علمِ یقین ہوجائے تو فنائے افعال و صفات میسّر ہوتی ہے ۔

نسبت دو قسم کی ہوتی ہے :-

(۱) نسبتِ حقیقی (۲) نسبتِ مجازی :-

(۱) اصلی موصوف کی طرف ، کسی صفت کو نسبت دینا اسنادِ حقیقی ہے ۔ جیسے خدا نے ہم کو پیدا کیا ۔ خدا دیکھتا ہے ، قدرت والا ہے ، حیّ و قیّوم ہے ۔ یہ تمام صفتیں اسناد و نسبتِ حقیقی ہیں ۔

(۲) کسی صفت کو متعلقِ موصوف کی طرف نسبت کرنا ، نسبت و اسنادِ مجازی ہے ۔ موسمِ بہار نے پھول پتّے پیدا کئے ۔ ہم زندہ ہیں ، جانتے ہیں ، سنتے ہیں ، دیکھتے ہیں ۔ ہم میں قدرت ہے ، اِرادہ و کلام ہے ۔ یہ سب اسناد و نسبت مجازی ہیں ۔ نسبتِ مجازی سے شرک و کفر نہیں ہوتا ۔ عیسٰی علیہ السلام نے کیچڑ سے پرندے پیدا کئے ۔ قرآن شریف میں اس مقام پر تَـخْلُقُ کا لفظ آیا ہے ۔ پس عیسٰی علیہ السلام ایک طرح سے خالق ہوئے ۔ عیسٰی علیہ السلام مُردوں کو زندہ کرتے تھے ۔ اس موقع پر تُـحْيِ الْـمَـوْتٰی ہے ۔ لہذا زندہ کرنا ، اِحیائے موتٰی جناب عیسٰی السلام کی صفت ہوئی ۔ جبرئیل علیہ السلام نے بی بی مریم کو بیٹا دیا ۔ یہاں لِاَهَبَ لَکَ غُـلَامًا زَکِيًّا ؛ آیا ہے ، یعنی میں تمہیں اچھا بیٹا دینے کے لئے آیا ہوں ۔

دیکھو ! یہ تمام صفتیں بہ لحاظ نسبتِ مجازی کے ہیں جن سے شرک و کفر لازم نہیں آتا ۔ بات بات پر مسلمانوں کو بے سمجھے بوجھے مشرک اور کافر کہنا خود کو نشانہ شرک و کفر بنانا ہے ۔ یعنی عمل کے ساتھ ردِعمل ہے ۔ خود دوسروں کو نہ کافر بولو نہ کافر بنو نہ مشرک سمجھو نہ خود اس کے مستحق ہوجاؤ ۔ ہم تو لَاحَـوْلَ وَلَا قُـوَّةَ اِلَّا بِـاللّٰـهِ پر ایمان رکھتے ہیں ۔ نہ ہم میں گناہ سے بچنے کی طاقت ، نہ گناہ کرنے کی قوت ۔ اتنا سمجھنے کے بعد شرک اور کفر کوسوں دُور ، اس کا یقین کرنا ایمان ہے ، اس کا احساس کرنا عرفان ہے ، فنائے صفات ہے ، فنائے ذات ہے ، توحیدِ صفاتی اور ذاتی ہے ؎

تم سا نہیں دنیا میں جو کچھ ہو سو تمہیں ہو ÷ ہم تم سے کسی بات میں دعوٰی نہیں کرتے (حسرت صدیقی)

یہ سمجھنا کہ ہم بالذات کوئی فعل نہیں کرسکتے ۔ فنائے افعال ہے اور اس کا پانا توحیدِ افعالی ہے ۔ اس کا سمجھنا کہ کوئی صفت ہمارے میں ذاتی و اصلی نہیں فنائے صفات ہے اور اس کا محسوس کرنا توحیدِ صفاتی ہے ۔ اپنی عدمیتِ اصلی کو سمجھنا فنائے ذات ہے اور اپنی ذات کو گُم کردینا ۔ نیستی کا اپنے مرکز اصلی پر آجانا ، وجود بالعرض کو دریائے ذاتی میں بہا دینا ، فنائے ذاتی ہے ، توحیدِ ذاتی ہے ۔

اللہ ہم کو شرک سے بچائے ، نیستی کو ہستی نہ بتائے ، باطل میں حق نہ چھپ جائے ۔ جو ہے وہ رہے ، جو نہیں ہے وہ نیست ہوجائے ، برباد ہوجائے ، نابود ہوجائے ۔

صاحبو ! ذرا اَلْـحَـمْـدُ لِلّٰـهِ ؛ پر غور کرو ۔ تمام تعریفیں خدا کی ہیں تو بندے کے ہاتھ میں کیا دھرا رہا ؟ جس کی تعریف کرو حقیقۃً وہ خدا ہی کی تعریف ہے ؎

برگِ درختانِ سبز درنظرِ ہوشیار ہر ورقے دفترے زمعرفتِ کردگار

بندوں کی تمام صفتیں مجازی ہیں

اپنی عدمِ ذاتی پر غور کروگے اور جس جس طرح غور کروگے اور جتنا غور کروگے خدائے تعالیٰ کی تعریف میں اتنا ہی راستہ کھلے گا، اتنا ہی خدا کی طرف چلوگے، بڑھوگے، یہ ہے راز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّظَاھِرًا وَّبَاطِنًا ؛ کا۔

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۱۱۷

اِنْ یَّدْعُوْنَ ؛ وہ مشرکین نہیں پکارتے۔ مِنْ دُوْنِہٖٓ ؛ اس کے سوا۔ اِلَّا اِنٰثًا ؛ مگر عورتوں کو اِناث جمع اُنثیٰ یعنی وہ دیبی پرست ہیں۔ لات و منات کو پکارتے ہیں۔ دیبیوں کو خدا کی بیٹیاں سمجھتے ہیں۔ وَاِنْ یَّدْعُوْنَ ؛ اور وہ نہیں پکارتے۔ اِلَّا شَیْطَانًا مَّرِیْدًا ؛ مگر سرکش شیطان کو، اور مَردود دیبیوں کو۔ دیویوں کو۔

ترجمہ :- وہ (مشرکین) خدا کے سوا دیویوں ہی کو پکارتے ہیں اور شیطان مَردود ہی کو پکارتے ہیں۔

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۱۱۸ وقف لازم

لَعَنَہُ اللّٰہُ ؛ خدا نے شیطان پر لعنت کردی ہے، اس کو مَردود بنا دیا ہے۔ اس پر پھٹکار برسادی ہے، اس کو اپنی رحمت سے دور کردیا ہے۔ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ ؛ پس شیطان نے کہا میں تو ضرور لے لوں گا۔ مِنْ عِبَادِکَ ؛ تیرے بندوں میں سے۔ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ؛ ایک متعین حصّہ کو، ان لوگوں کو جو شرک و کفر کرتے ہیں۔ ایک دوسری جگہ ہے : اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ ؛ میرے خاص بندوں پر تیرا کوئی غلبہ نہیں۔

ترجمہ :- خدا نے شیطان پر لعنت کردی ہے اور شیطان نے کہا میں تو ضرور تیرے بندوں میں سے ایک معیّن حصّہ لے لوں گا۔

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۱۱۹

وَّلَاُضِلَّنَّھُمْ ؛ شیطان کہتا ہے، اور میں اُن کو ضرور گمراہ کروں گا۔ وَلَاُمَنِّیَنَّھُمْ ؛ میں اُن کو ضرور اُمیدیں دلاؤں گا جھوٹی آرزوؤں میں لگاؤں گا، خوب سبز باغ دکھاؤں گا۔ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ ؛ اور ضرور ان کو حکم دوں گا۔ فَلَیُبَتِّکُنَّ ؛ پھر وہ چیریں گے۔ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ ؛ جانوروں کے کان، دیبی، دیوتاؤں کے نام چھوڑے جانے والے جانوروں کے کان نشانی کے طور پر چیرتے تھے۔ وَلَاٰمُرَنَّھُمْ ؛ اور میں اُنھیں حکم دوں گا۔ فَلَیُغَیِّرُنَّ ؛ پھر وہ میرے کہے پر متغیر کریں گے۔ بدل دیں گے۔ خَلْقَ اللّٰہِ ؛ خدا کی بنائی ہوئی صورت کو، میں اُن کی فطرت بدل دوں گا، وہ نہ ایمان رکھیں گے نہ اعمالِ صالحہ کریں گے۔ خدا کی اطاعت و محبت جو انسان کی فطرت اور جِبلّت میں تھی بدل جائے گی۔ اور وہ ہر قسم کی تباہ کاریوں میں مشغول ہوجائیں گے۔ وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا ؛ اور جو شخص شیطان کو دوست بنالے۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؛ خدا کو چھوڑ کر،

خدا کے سوا۔ فَقَدْ خَسِرَ ؛ تو وہ تو خسارے میں پڑ گیا۔ نقصان اُٹھایا۔ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ؛ ظاہر خسارہ۔ بَيِّن نقصان۔ کھلا نقصان گھاٹا ہی گھاٹا۔

ترجمہ :- اور میں ان کو گمراہ کروں گا اور اُنھیں جھوٹی آرزووں میں لگا دوں گا۔ اور ان کو (من مانے) حکم دوں گا۔ پھر وہ جانوروں کے کان چیریں گے۔ (جیسا کہ عربوں کا دستور تھا) اور اُن کو حکم دوں گا (سکھاؤں گا)۔ پھر وہ، خدا نے جس کام کے لئے پیدا کیا ہے، اس کا خلاف کریں گے۔ اور جو خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا والی وارث (اپنا یار و مددگار) بنالے وہ تو کھلے خسارہ میں رہا۔

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ ۖ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۱۲۰﴾

يَعِدُهُمْ ؛ شیطان اُن سے وعدے کرتا ہے، آرزوئیں دلاتا ہے۔ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ ؛ اور شیطان ان سے وعدہ نہیں کرتا۔ اِلَّا غُرُوْرًا ؛ مگر دھوکا ہی دھوکا۔

ترجمہ :- شیطان ان سے وعدے کرتا ہے اور ان کو آرزوئیں دلاتا ہے، اور شیطان وعدے نہیں کرتا مگر دھوکہ (شیطان کے سارے وعدے فریب ہیں، غرور ہے، دھوکے ہیں)۔

اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾

اُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمْ جَهَنَّمُ ؛ اُن کا ٹھکانا، اُن کا مقام جہنّم ہے۔ وَلَا يَجِدُوْنَ ؛ اور وہ نہ پائیں گے۔ عَنْهَا ؛ اس جہنّم سے۔ مَحِيْصًا ؛ بھاگنے کی جگہ۔

ترجمہ :- اُن کا ٹھانا تو جہنّم ہے اور وہ اس سے نکل بھاگنے کے لئے راستہ نہ پائیں گے۔ (اُنھیں کوئی جگہ نہ ملے گی)

صاحبو ! خدائے تعالیٰ کی عادت ہے کہ بروں کے ذکر کے بعد اچھوں کا ذکر کرتا ہے۔ اور خوف کے ساتھ رجا کو بھی لگا دیتا ہے۔ فرماتا ہے :

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۖ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ۖ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور جو لوگ ایمان لائے۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کئے۔ اعمالِ صالحہ کئے۔ سَنُدْخِلُهُمْ

تو ہم ان کو عنقریب داخل کردیں گے۔ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ ایسی جنتوں میں جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں، ندیاں جاری رہتی ہیں۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؛ یہ نیکوکار لوگ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں۔ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؛ اور یہ اللہ کا حق اور سچا وعدہ ہے۔ وَمَنْ اَصْدَقُ ؛ اور کون زیادہ سچا ہے۔ اور کون زیادہ حق گو ہے؟ صادق القول ہے۔؟ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ سے۔ قِیْلًا کہنے میں اَصْدَقُ کی تمیز ہے۔

ترجمہ:- اور جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے اعمالِ صالحہ کئے تو ان کو ہم عنقریب ایسی جنتوں میں داخل کردیں گے۔ جن کے نیچے نیچے نہریں جاری ہیں، اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔ اور فرمانے میں اللہ سے زیادہ کون سچا ہے (راست گو ہے، کون اللہ سے زیادہ صادق القول ہے)۔

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾

لَیْسَ بِاَمَانِیِّكُمْ ؛ تمہاری آرزوؤں پر موقوف نہیں۔ اَمَانِیْ جمع اُمْنِیَّةٌ ؛ آرزو، وہ خیالات، جو انسان پکاتا رہتا ہے مَنِیَ کے معنیٰ خیال کرنے کے ہیں۔ مَنِیَّةٌ موتِ مقدر۔ وَلَا اَمَانِیِّ اَهْلِ الْكِتَابِ ؛ نہ اہلِ کتاب کی آرزوؤں پر وہ موقوف ہے۔ یعنی جزا و سزا کا ھونا نہ تمہاری آرزوؤں پر موقوف ہے، نہ اہلِ کتاب کی۔ نہ تمہارے خیالات سے، نہ اہلِ کتاب کے خیالات سے یہ جزا و سزا رُک سکتی ہے۔ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءً ؛ جو برائی کرے گا، جو عملِ بد کرے گا۔ یُجْزَبِهٖ ؛ اُس کو اُس کی جزا دی جائے گی۔ اُس کو اُس کی سزا ملے گی۔ عربی میں نیک و بد دونوں کے بدلے کے لئے جزا کا لفظ بولا جاتا ہے مگر اُردو میں جزا خیر میں اور سزا شر میں مستعمل ہوتی ہے۔ وَلَا یَجِدْلَهٗ ؛ اور وہ اپنے لئے نہ پائے گا۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوا۔ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ؛ یار نہ مددگار۔

ترجمہ:- تمہاری آرزوؤں اور اہلِ کتاب کی خواہشوں سے ہوتا کیا ہے؟ جو برا کرے گا اُس کی سزا پائے گا اور خدا کے سوا وہ اپنے لئے نہ یار پائے گا نہ مددگار (نہ اُس کا کوئی حمایت کرنے والا ہوگا نہ نصرت دینے والا)

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾

وَمَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ ؛ اور جو عملِ صالح کرے گا۔ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ؛ خواہ مرد ہو یا عورت۔ مِنْ، مَنْ کا بیان ہے۔

عمل صالح کے ساتھ ایمان ضروری ہے

وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؛ اور وہ ایمان دار بھی ہو۔ یعنی ایمان کے ساتھ عملِ صالح کام آسکتا ہے۔ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ؛ تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ وَلَا یُظْلَمُوْنَ ؛ اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔ نَقِیْرًا ؛ کھجور کی گٹھلی میں کے گڑھے کے برابر بھی۔ تِل برابر، ذرّہ برابر۔ نہایت کمی بتانے کے لئے یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے۔

ترجمہ :- اور جو کوئی عملِ صالح کرے خواہ مرد ہو یا عورت اور ایمان بھی رکھتا ہو۔ تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا۔

صاحبو! آج کل ایک ہوا بہہ رہی ہے کہ ہندو ہو یا مسلمان، یہودی ہو یا نصرانی، نیک کام کرے، مسلمان ہونے سے کیا ہوتا ہے؟ اُن کے پاس ایمان جو بہترین عملِ قلبی ہے کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ ان کو معلوم ہونا چاہئیے کہ ایمان نہ رکھنا بغاوت ہے۔ باغی لاکھ بظاہر نیک کام کرے جرمِ بغاوت سب پر غالب آجائے گا۔ اور اس کو سخت ترین سزا دی جائے گی۔

وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا ﴿۱۲۵﴾

وَمَنْ اَحْسَنُ دِیْنًا ؛ اور اس سے بہتر کس کا دین ہوگا؟ دین کے لحاظ سے اس سے اچھا کون ہوگا؟ مِمَّنْ اَسْلَمَ ؛ اس شخص سے جس نے حوالے کردیا ہو، سپرد کردیا ہو۔ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ ؛ اپنے چہرے کو اللہ کے لئے، جس نے اللہ کے سامنے گردنِ تسلیم جھکادی ہو۔ بعض دفعہ جزء کہہ کر کُل اور وجہ کہہ کر ذات مُراد لی جاتی ہے، کیونکہ وہ اشرفِ اعضاء ہے وَهُوَ مُحْسِنٌ ؛ اور وہ نیکوکار بھی ہے، عملِ صالح کئے جاتا ہے۔ وہ بڑا ہی نیک ہے۔ احسان کرتا رہتا ہے۔ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ ؛ اور ملّتِ ابراہیم کی اِتباع کرتا ہے۔ اُن کا پیرو ہے۔ اُن کی چال پر چلتا ہے۔ حَنِیْفًا ؛ یک طرفہ ہوکر، یک رو ہوکر، وہ مذبذب اور ڈل مل نہیں ہے۔ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ ؛ تم کو معلوم ہے کہ اللہ نے ابراہیم کو بنا لیا ہے۔ خَلِیْلًا ؛ پکا دوست، گہرا دوست۔ وہ دوست جس کی محبت دل میں گھس گئی ہو۔ خَلَلْ ؛ بیچ میں رخنہ پڑنا۔ خِلَالٌ ؛ وہ کاڑی جو دانتوں میں کی جاتی ہے۔

ترجمہ :- بھلا دین کے لحاظ سے، اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جس نے خود کو خدا کے حوالے کردیا اور وہ سراپا نیکوکار ہے وہ یک طرفہ ہوکر (بلا شک وشبہ) ملّتِ ابراہیمی کی اِتباع کرتا ہے اور اللہ نے تو ابراہیم کو اپنا دوست بنالیا ہے۔

۱۸ع۱۵ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع

وَلِلّٰهِ ؛ اور اللہ کے لئے ہے، اللہ ہی کا ہے۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ ؛ جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ اور

جو کچھ زمین میں ہے ۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور ہے اللہ ۔ بِكُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے کو مُحِيطًا ؛ احاطہ کئے ہوئے ، سب اس کے دستِ قدرت میں ہے ۔ سب اس کے قابو میں ہے ۔ اس سے باہر کوئی چیز نہیں ۔ اس سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ، اور اللہ تو ہر شئے کو احاطہ کئے ہوئے ہے (سب کچھ اس کے دستِ قدرت میں ہے) ۔

اس سے پہلے بیان کیا گیا تھا کہ عورت ہو یا مرد جو اچھے کام کرے گا وہ داخلِ جنت ہوگا ، کسی کی خصوصیت نہیں اور اس سے پہلے یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ یتیموں اور عورتوں کے ساتھ ، جو ضعیف و ناتواں ہوتے ہیں ، مرد اور طاقتور ان پر ظلم کرتے تھے ، ان کے حقوق ضائع کرتے تھے ۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآن کا اصلِ مقصود ترغیب و ترہیب اور انصاف کرنے کا حکم دینا ہے اِس لئے فرماتا ہے :-

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِي يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ اَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُومُوا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيمًا ﴿۱۲۷﴾

وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَآءِ ؛ اے نبی کریم ! عورتوں کے متعلق لوگ تم سے فتوے پوچھتے ہیں ، احکام دریافت کرتے ہیں ۔ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ ؛ تم ان سے کہہ دو ۔ اللہ ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے ، احکام بیان کرتا ہے ۔ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ ؛ اور وہ احکام بھی بیان کرتا ہے جو تم کو سنائے جاتے ہیں ۔ فِي الْكِتٰبِ ؛ کتاب اللہ میں ۔ فِي يَتٰمَى النِّسَآءِ ؛ یتیم عورتوں کے متعلق ۔ الّٰتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ ؛ جن کو تم نہیں دیتے ۔ مَا كُتِبَ لَهُنَّ ؛ وہ حقوق جن کے دینے کا حکم دیا گیا ہے ۔ جو نوشتۂ خداوندی ہیں ۔ وَتَرْغَبُونَ اَنْ تَنْكِحُوهُنَّ ؛ اور پھر ان سے نکاح بھی کرنا چاہتے ہیں ۔ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ ؛ اور ضعیف و ناتوان بچوں کے متعلق بھی حکم دیا جاتا ہے ۔ وہ حکم یہ ہے ، وَاَنْ تَقُومُوا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؛ کہ یتیموں کو انصاف سے اُن کا حق دینے کے لئے کھڑے ہو جاؤ ۔ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ ؛ اور جو تم خیر کا کام کرو ، نیکی کرو ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيمًا ؛ پس بے شک اللہ اس کا خوب علم رکھتا ہے ۔ تمہارے نیک کاموں سے وہ واقف ہے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) لوگ تم سے عورتوں کے متعلق فتویٰ پوچھتے ہیں (احکام دریافت کرتے ہیں) تم کہہ دو اللہ ان کے متعلق تمہیں حکم دیتا ہے اور وہ احکام بھی سناتا ہے جو کتاب اللہ میں بیان کئے گئے ہیں

ان یتیم عورتوں کے متعلق جن کے مفروضہ حقوق تم نہیں دیتے۔ اور پھر یہ بھی چاہتے ہو کہ ان سے نکاح کرو۔ اللہ ضعیف بچوں کے متعلق بھی تم کو حکم دیتا ہے (وہ حکم یہ ہے) کہ تم یتیموں کو انصاف کے مطابق حقوق دینے کے لئے کھڑے ہو جاؤ (تیار ہو جاؤ) اور تم جو کچھ نیکی کرتے ہو اللہ اس کا علم رکھتا ہے (اِس سے خوب واقف ہے)۔

وَاِنِ امۡرَاَةٌ خَافَتۡ مِنۡۢ بَعۡلِهَا نُشُوۡزًا اَوۡ اِعۡرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ
اَنۡ يُّصۡلِحَا بَيۡنَهُمَا صُلۡحًا‌ ؕ وَالصُّلۡحُ خَيۡرٌ‌ ؕ وَاُحۡضِرَتِ الۡاَنۡفُسُ الشُّحَّ‌ ؕ
وَاِنۡ تُحۡسِنُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ۝۱۲۸

وَاِنِ امْرَاَةٌ ؛ اور اگر کوئی عورت۔ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا ؛ ڈرے اپنے خاوند سے۔ اُس کو اپنے شوہر سے خوف ہو۔ بَعْلٌ خاوند۔ نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا ؛ بدمزاجی یا روگردانی کا اگر کسی عورت کو اپنے خاوند سے تنک مزاجی اور بے پروائی کا خوف ہو۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؛ تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں۔ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؛ کہ وہ دونوں آپس میں صُلح کرلیں اور پختہ صُلح کرلیں۔ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؛ اور صُلح تو بہر حال بہتر چیز ہے۔ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؛ اور لوگوں کے دلوں میں تو لالچ بھرا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں بخل اور خودغرضی موجود ہے۔ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا ؛ اگر تم احسان کرو، نیکوکاری، تقویٰ اختیار کرو۔ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ تو بے شک اللہ ہے۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ؛ تم جو کچھ کرتے ہو اس سے باخبر۔ اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔

ترجمہ :- اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی بدمزاجی اور بے پروائی کا خوف ہو تو ان پر کوئی گناہ نہیں اگر آپس میں صُلح و آشتی سے کام لیں، اور صُلح تو اچھی ہی چیز ہے۔ مگر لوگوں کے دلوں میں بخل اور خودغرضی جائے گزیں ہے۔ اور اگر تم احسان کرو، تقویٰ اختیار کرو تو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

وَلَنۡ تَسۡتَطِيۡعُوۡۤا اَنۡ تَعۡدِلُوۡا بَيۡنَ النِّسَآءِ وَلَوۡ حَرَصۡتُمۡ‌ فَلَا تَمِيۡلُوۡا كُلَّ الۡمَيۡلِ
فَتَذَرُوۡهَا كَالۡمُعَلَّقَةِ‌ ؕ وَاِنۡ تُصۡلِحُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۝۱۲۹

بیویوں کے ساتھ یکساں کا سلوک کرو

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا ؛ اورتم ہرگز نہ کرسکو گے ،تمہاری استطاعت میں نہیں ہے ۔اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ ؛ کہ عورتوں میں عدل و انصاف کرو ۔کئی بیویاں رکھنے کا شوق تو ہے ۔مگر ان میں انصاف کرنا مشکل ہے ۔وَلَوْ حَرَصْتُمْ ؛ چاہے تم کتنی ہی حرص کرو ، کتنا ہی چاہو ،شوق رکھو ۔کم سے کم اتنا تو کرو ۔فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ ؛ کہ بالکل ایک طرف جُھک نہ جاؤ ۔ مائل نہ ہوجاؤ ۔فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؛ کہ اس کو چھوڑ دو ، اُدھر لٹکتی ، نہ اس کو رکھتے ہو ، نہ چھوڑتے ہو ۔وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا ؛ اور اگرتم اصلاح اورتقویٰ اختیار کرو ۔فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ پس بے شک اللہ غفور و رحیم بھی ہے ۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے درگزر بھی فرماتا ہے ۔

ترجمہ :- اورتم لاکھ حرص کرو عورتوں میں عدل و انصاف نہ کرسکو گے ۔ اتنا تو نہ کرو کہ ایک طرف بالکل جُھک جاؤ اور اس (غریب عورت) کو بیچ میں اُدھر لٹکتی چھوڑ دو اگر تم اصلاح اور تقویٰ اختیار کرو تو بے شک اللہ غفور و رحیم ہے ۔

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا ؛ اور اگر ان میں فراق آ ہی جائے ، اور ایک دوسرے سے جُدا ہی ہوجائیں تو اللہ رزاق ہے ۔يُغْنِ اللّٰهُ اللہ غنی کردے گا ، اللہ محتاج نہ رکھے گا ۔كُلًّا ؛ ہر ایک کو ، جورو ہو یا خاوند ۔مِنْ سَعَتِهٖ ؛ اپنی کشادگی سے ، اپنی فراخ دستی سے اپنی وسیع رحمت سے ۔وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ؛ اور ہے اللہ وسعت اور حکمت والا ، اللہ کی رحمت وسیع ہے ، اس کے کام حکیمانہ ہیں ، وہ کوئی نہ کوئی اچھی صورت نکال ہی لے گا ۔

ترجمہ :- اور اگر دونوں (میاں بیوی) میں فراق ہوجائے تو اللہ ہر ایک کو اپنی وسیع رحمت سے غنی کردے گا ۔ اور اللہ تو وسیع رحمت و حکمت والا ہے ہی ۔

وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾

وَلِلّٰهِ ؛ اور اللہ کے لئے ہے ، اللہ کا ہے ۔مَا فِى السَّمٰوٰتِ ؛ جو کچھ آسمانوں میں ہے ۔وَمَا فِى الْاَرْضِ ؛ اور جو کچھ زمین میں ہے جب سب خدا کا ہے تو وہ سب کو کھلا سکتا ہے ، پلا سکتا ہے ، پرورش کرسکتا ہے ، غنی کرسکتا ہے ۔وَلَقَدْ وَصَّيْنَا ؛ اور بے شک ہم نے وصیت کی ہے ۔تاکیدی حکم دیا ہے ۔اَلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ ان لوگوں کو ، جنھیں

کتاب دی گئی ہے تم سے پہلے ، ہم نے تو اہلِ کتاب کو حکم دیا ہے ۔ وَاِیَّاکُمْ ؛ اور تم کو بھی ۔ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؛ کہ اللہ سے ڈرو ، تقویٰ اختیار کرو ، اس کے غضب سے بچو ۔ وَاِنْ تَکْفُرُوْا ؛ اور اگر تم کفر کرو ۔ ہمارے احکام کی ناقدری کرو ، ان سے انکار کرو فَاِنَّ لِلّٰهِ ؛ تو بے شک اللہ ہی کا ہے ۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ وَکَانَ اللّٰهُ غَـنِیًّـا حَـمِیْدًا ؛ اور اللہ غنی ہے ، مستغنی ہے ، اس کو کسی کی حاجت نہیں ۔ اس کے تمام کام لائق تعریف ہیں ، محمود ہیں ۔ وہ لائق حمد وستایش ہے ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ہے ۔ اور ہم نے اہلِ کتاب اور تم کو بھی تاکیدی حکم دیا ہے کہ اللہ سے ڈرو (تقویٰ اختیار کرو) ۔ اور اگر تم کفر کرو اور انکار کرو تو آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے (تمہارے انکار کرنے سے ہوتا کیا ہے) اللہ تو غنی ہے ، قابلِ حمد وستایش ہے ۔

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا ۟﴿۱۳۲﴾

وَلِلّٰهِ ؛ اور اللہ کے لئے ہے ، اور اللہ کا ہے ۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ ؛ جو کچھ آسمانوں میں ہے ۔ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ اور جو کچھ زمین میں ہے ۔ وَکَفٰی بِاللّٰهِ وَکِیْلًا ؛ اور اللہ کا وکیل اور کارساز ہونا کافی وافی ہے ۔

ترجمہ :- اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ کا وکیل وکارساز ہونا کافی ہے ۔ (بس ہے)

لوگو ! تم کتنے ؟ تمہاری کیا بساط ؟ تمہاری کیا حقیقت ؟

اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْکُمْ اَیُّهَا النَّاسُ وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیْرًا ۟﴿۱۳۳﴾

اِنْ یَّشَـاْ یُـذْهِبْکُمْ ؛ اگر خدا چاہے تو تم کو یہاں سے دُور کردے ، تم کو لے جائے ، تم کو نیست و نابود کردے ۔ اَیُّهَا النَّاسُ ؛ اے لوگو ! وَیَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ ؛ اور دوسروں کو لائے ، دوسروں کو پیدا کرے ۔ وَکَـانَ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیْرًا ؛ اور اللہ اس بات پر قادر ہے ، اور وہ یہ سب کرسکتا ہے ، اُس کی قدرت سے کیا نہیں ہوسکتا ۔

ترجمہ :- اگر خدا چاہے تو تم کو اے لوگو ! فنا کردے اور تمہارے عوض دوسروں کو پیدا کردے اور اللہ تو اس پر قادر ہے ۔

۱۹ ع ۸ ۱۶ مَنْ کَانَ یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۟﴿۱۳۴﴾

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ ؛ جو چاہتا ہے ، اِرادہ کرتا ہے ۔ ثَوَابَ الدُّنْیَا ؛ دنیا کا بدلہ ، دنیا کا ثواب ، تو یہ اُس کی پست ہمتی ہے

یہ اُس کی فرمائش ہے۔ فَعِنْدَ اللّٰہِ ؛ پس اللہ کے پاس۔ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ؛ دنیا و آخرت دونوں کے بدلے اور ثواب ہیں۔ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ؛ اور اللہ سب کی دُعائیں سنتا ہے، سب کے کاموں کو دیکھتا ہے۔

ترجمہ :- جو دنیا کے بدلہ کا طالب ہو (ہوا کرے) اللہ کے پاس تو دنیا و آخرت سب کا بدلہ اور ثواب ہے۔ اور اللہ سنتا دیکھتا ہے۔

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُہَدَآءَ لِلّٰہِ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِہِمَا ۟ فَلَا تَتَّبِعُوا الْہَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۱۳۵﴾

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ ؛ ہوجاؤ قائم کرنے والے انصاف کے۔ مسلمانو! تم انصاف پرست بنو۔ شُہَدَآءَ لِلّٰہِ ؛ للہ گواہی دینے والے۔ خدالگتی بات کہنے والے۔ خدا کی طرف کے گواہ۔ وَلَوْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ ؛ اگرچہ کہ شہادت خود تمہارے خلاف کیوں نہ ہو۔ تمہارے ضرر پر کیوں نہ ہو۔ اَوِ الْوَالِدَیْنِ ؛ یا ماں باپ کے خلاف کیوں نہ ہو۔ وَالْاَقْرَبِیْنَ ؛ اور قرابت داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اِنْ یَّکُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا ؛ اگر کوئی غنی ہو یا فقیر، مالدار ہو یا محتاج۔ فَاللّٰہُ اَوْلٰی بِہِمَا ؛ پس اللہ ان سے زیادہ اہم ہے۔ اَوْلٰی بِہِمَا کے مختلف معانی بیان کئے گئے ہیں۔ خدا ان کا کارساز ہے، اللہ کا ان پر زیادہ حق ہے، ان کو بگاڑنے اور سدھارنے کا تم سے زیادہ وہ مستحق ہے۔ تم نہ غنی کی تونگری سے ڈرو اور نہ ان کی رعایت کرو، نہ فقیر کی بدحالی پر رحم کھا کر رعایت کرو، نہ اس کے متعلق سچ کہنے سے کوتاہی کرو، نہ اس کے معاملہ میں بے پروائی برتو۔ سچ بولو، خدا کا خیال کرنا اُن کی رعایت کرنے سے بہتر ہے۔ فَلَا تَتَّبِعُوا الْہَوٰٓی اَنْ تَعْدِلُوْا ؛ تو تم اپنی خواہش نفسانی کی پیروی نہ کرو انصاف کرنے میں۔ ایسا نہ ہو کہ تم نفس کی اِتباع کرو۔ اور عدل و انصاف نہ کرسکو۔ وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا ؛ اور اگر تم پیچ دار بات کرو یا گواہی سے اعراض اور انکار کرو۔ اگر تم دبی زبان سے گواہی دو گے اور اس طرح بولو گے کہ مطلب صاف نہ نکلے گا، اور ہر ایک سمجھے گا یہ گواہی ہمارے موافق ہے، یا اعراض کرو، روگرداں ہوجاؤ، گواہی ہی نہ دو۔ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ ؛ تو بے شک اللہ ہے۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ؛ تمہارے اعمال اور کاموں سے باخبر، تم جو کرو اس سے خوب واقف ہے۔

ترجمہ :- مسلمانو! عدل و انصاف قائم کرنے میں خدالگتی بات کرو۔ خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر بولو۔ اگرچہ یہ شہادت تمہارے، تمہارے ماں باپ اور تمہارے قرابت داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اگر کوئی غنی ہے یا فقیر (تو تم کو کیا؟) اللہ کا لحاظ رکھنا، ان کے لحاظ رکھنے سے مقدم ہے اولیٰ ہے۔

عدل و انصاف کرنے میں اتباع نفس و ہوا نہ کرو۔ اگر تم چبا چبا کر بولو گے، گواہی دو گے یا سرے سے اعراض کرو گے (یا انکار کرو گے) تو اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

صاحبو! ذرا اس آیت پر غور کرو کہ خدائے تعالیٰ کس طرح حق گوئی کی تاکید کر رہا ہے۔ اس حق گوئی میں چاہے خود کا نقصان ہو، ہوا کرے۔ تم کو نہ غنی کی دولت سے غرض نہ فقیر کی غربت کا خیال کرنا چاہیئے۔ بعض ایسے بھی نادان ہیں کہ مال کے لئے، چند پیسوں کے لئے خلاف واقعہ صریح جھوٹ کہنا جائز سمجھتے ہیں بلکہ اس کو عین تقویٰ سمجھتے ہیں، پھر وہ بھی کون؟ پیشوایانِ ملّت، اکابرانِ مذہب، کیا وہ لوگ بھی جھوٹ کہتے تھے؟ جن کی شان تھی۔ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ؛ جن کو نہ جان کا خوف تھا نہ مال کی پروا۔ ایسا کرنا مذہب پر عمل کرنے سے اور اس کو ماننے سے کوسوں دور ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝۱۳۶

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا؛ اے بظاہر ایمان لانے والو۔ یعنی منافقو! سچا ایمان لاؤ۔ اے اجمالی طور سے یقین رکھنے والو! تفصیلی طور سے بھی یقین حاصل کرو۔ اے یقین رکھنے والو! اس کو عین الیقین اور حق الیقین بنالو۔ اے ایمان والو! ایمان پر ثابت قدم رہو۔ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ؛ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ وَالْكِتٰبِ؛ اور اس کتاب پر بھی ایمان لاؤ۔ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰي رَسُوْلِهٖ؛ کہ جس کو اپنے رسول پر اُتارا۔ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ؛ اور اس کتاب پر بھی جس کو اس سے پہلے اُتارا۔ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ؛ اور جو نہ مانے اور کفر کرے اللہ سے۔ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ؛ اور اس کے فرشتوں سے وَكُتُبِهٖ؛ اور اُس کی کتابوں سے۔ وَرُسُلِهٖ؛ اور اس کے رسولوں سے۔ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ؛ اور آخری دن یعنی قیامت سے۔ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا؛ پھر وہ سخت گمراہ ہوگیا وہ بہت ہی دُور بھٹک گیا۔

ترجمہ:- ایمان دارو! ایمان رکھو اللہ پر اور اُس کے رسول پر اور اُس کتاب پر جس کو اللہ نے اس کے رسول پر اُتارا اور اس کتاب پر بھی جس کو خدا نے اس سے پہلے اُتارا۔ اور جو نہ مانے اور کفر کرے اللہ سے، اس کے فرشتوں سے اور اس کی کتابوں سے اور اُس کے رسولوں سے، اور روزِ قیامت سے، تو وہ بڑا سخت گمراہ ہوگیا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا

لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جولوگ ایمان لائے ۔ ثُمَّ كَفَرُوْا ؛ پھر کفر کیا، کافر ہو گئے ۔ مرتد ہو گئے ۔ ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ؛ پھر ایمان لائے ، پھر کفر کیا ۔ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا ؛ پھر توبہ کے عوض کفر میں اور بڑھتے چلے ۔ لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ ؛ خدا ایسا نہیں کہ ان کی مغفرت کردے ، ان کو معاف کردے ۔ ان کو بخش دے ، کیونکہ اُنھوں نے توبہ کی ہی نہیں ۔ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ؛ اور ان کی فطرت نا قابلِ قبولِ ایمان تھی لہذا خدا ایسا نہیں ہے کہ ایسے بدنصیبوں کو راہِ راست کی ہدایت کرے ، ان کو صحیح طریقہ دکھادے ۔

ترجمہ :- بے شک جولوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے ۔ پھر کفر میں ہی بڑھتے چلے گئے ۔ خدا ان کو بخشنے والا نہیں ہے اور نہ اُن کو صحیح راستہ دکھانے والا ہے ۔

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۳۸﴾

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ ؛ منافقوں کو بشارت دو ، خوش خبری دو ، مژدہ سنا دو ۔ یہاں استعارۂ تحکمیہ ہے ۔ سخت غصّہ کے وقت ڈرانے کے عوض میں خوش خبری دو کہا جاتا ہے ۔ بِاَنَّ لَهُمْ ؛ کہ اُن کے لئے ہے ۔ عَذَابًا اَلِيْمًا ؛ عذابِ الیم ، دردناک سزا ، الم انگیز تکلیف ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) اِن منافقوں کو عذابِ الیم کا مژدہ سنا دو ۔

یہ منافق کیسے ہیں ؟ اور عذابِ الیم کے کیوں مستحق ہوئے ؟

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ﴿۱۳۹﴾

اَلَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ ؛ جو بنا لیتے ہیں ۔ اَلْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ ؛ کافروں کو اپنا دوست ۔ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مسلمانوں کو چھوڑکر ۔ مسلمانوں کے خلاف میں ۔ اَيَبْتَغُوْنَ ؛ کیا وہ چاہتے ہیں ۔ ڈھونڈتے ہیں ۔ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ ؛ اُن کے پاس عزت ۔ فَاِنَّ الْعِزَّةَ ؛ پس بے شک عزت ۔ لِلّٰهِ ؛ اللہ کی ہے ۔ اللہ کے پاس ہے ۔ جَمِيْعًا ؛ تمام ۔

ترجمہ :- (اُن لوگوں کو مژدۂ عذاب سنا دو) جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست سمجھتے ہیں ۔ کیا یہ (نادان) اِن (کافروں) کے پاس عزت ڈھونڈتے ہیں ؟ ساری عزت تو خدا ہی کی ہے (خدا کے پاس ہے) ۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا

فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا ۙ﴿١٤٠﴾

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ ؛ اور حالانکہ تم پر اُتارا تھا ، یہ بات نازل کردی تھی ۔ فِی الْکِتٰبِ ؛ کتاب میں ۔ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ ؛ کہ اگر تم سنو ۔ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؛ آیاتِ الٰہی کو ، خدا کی نشانیوں کو ۔ یُکْفَرُبِهَا ؛ کہ اس سے کفر کیا جاتا ہے ، انکار کیا جاتا ہے ۔ وَیُسْتَهْزَاُ بِهَا ؛ اور ان سے استہزاء کیا جاتا ہے ۔ ان کا مذاق اُڑایا جاتا ہے ۔ ان سے ٹھٹّھا کیا جاتا ہے ۔ فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو ، وہاں سے اُٹھ جاؤ ۔ حَتّٰی یَخُوْضُوْا ؛ یہاں تک کہ خوض کریں ، مشغول ہوجائیں ۔ فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ ؛ اس کے سوائے اور بات میں ۔ اِنَّکُمْ اِذًا ؛ تب تو بے شک تم بھی ۔ مِثْلُهُمْ ؛ انہی کے جیسے ہو ، ان کے مثل ہو ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ ؛ منافقوں کو جمع کرے گا ۔ وَالْکٰفِرِیْنَ ؛ اور کافروں کو ۔ فِیْ جَهَنَّمَ ؛ جہنم میں ۔ جَمِیْعًا ؛ سب کو ۔

ترجمہ :- اور حالانکہ (ہم نے) تم پر کتاب (اللہ) میں یہ بات نازل کردی ہے کہ جب آیاتِ الٰہی سے لوگوں کو کفر کرتے اور ٹھٹّھا اُڑاتے سنو تو اُن کے ساتھ نہ بیٹھو ۔ جب تک (یہ مسخرہ پن چھوڑ کر) دوسری بات میں نہ لگ جائیں (اگر تم ایسا نہ کرو) تب تو ضرور تم بھی ویسے ہی ہو (انھیں کی طرح ہو) بے شک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنّم میں جمع کردے گا (اور کوئی نہ چھوٹے گا) ۔

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ
لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ
٢٠ ع ١٧ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۠﴿١٤١﴾

اَلَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ بِکُمْ ؛ جو لوگ تمہارے متعلق برائی کے منتظر ہیں ، جو تمہارے بدخواہ ہیں ، جو ہمیشہ تمہاری تباہی کی دھن میں رہتے ہیں ۔ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ فَتْحٌ ؛ پھر اگر تم کو فتح ہو ۔ اگر تمہاری کامیابی کا دروازہ کھلے ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ خدا کی طرف سے ۔ قَالُوْٓا ؛ کہتے ہیں ۔ اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ ؛ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ؟ یہ تو فتح کے نقارچی ہیں ۔ وَاِنْ کَانَ لِلْکٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ ؛ اور اگر کافروں کو کامیابی سے کچھ حصّہ ملے ۔ قَالُوْٓا ؛ تو کافروں سے کہتے ہیں ۔ اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْکُمْ کیا ہم نے تم کو ترغیب دے کر مسلمانوں سے لڑنے پر برانگیختہ نہیں کیا تھا ؟ حَوْذٌ ؛ اُونٹ کا چلّانا ۔ اِسْتَحْوَذَ ؛ مجبور کیا ،

غالب کیا ۔ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور کیا ہم نے تم کو مسلمانوں سے بچایا نہ تھا ۔ تمہاری حفاظت نہیں کی تھی ۔ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؛ پس اللہ تمہارے درمیان حکمِ قطعی اور فیصلہ کرے گا ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ ؛ اور خدا ہرگز نہ کرے گا ۔ لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کے لئے ۔ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمانداروں پر ۔ سَبِيْلًا ؛ راستہ ۔

ترجمہ :- جو لوگ تمہاری تباہی کے منتظر ہیں (جو تمہاری بدخواہی کرتے ہیں) پھر اگر منجانب اللہ تم کو فتح نصیب ہو تو یہ (منافق) کہتے ہیں ۔ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ؟ (یعنی وہ مسلمانوں کے بڑے دوست ہیں ، بڑے بہی خواہ ہیں) اگر کافروں کو کامیابی سے کچھ حصّہ مل جائے تو ان سے کہتے ہیں کیا ہم نے تم کو مجبور کر کے مسلمانوں سے لڑنے کے لئے تیار نہیں کیا تھا ؟ اور مسلمانوں سے ہم نے کیا تم کو بچایا نہ تھا ۔ تو اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کُن حکم سنائے گا ۔ اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر غالب ہونے کا ہرگز کوئی راستہ ، کوئی سبیل نہ پیدا کرے گا ۔

صاحبو ! ذرا موجودہ زمانے کے لوگوں پر غور کرو ۔ کیا وہ کافروں کی ہاں میں ہاں نہیں ملا رہے ہیں ؟ کیا اسلام کا مذاق نہیں اُڑایا جارہا ہے ؟ اور یہ لوگ ان مجالس میں شریک نہیں ہیں ؟ تم کو چاہئے تھا کہ ایسی بری صحبتوں سے پرہیز کرتے ، وہاں سے فوراً اُٹھ جاتے ، تم کو تو حکم تھا کہ کافروں سے دوستی نہ پیدا کریں ، ان کو اپنا نہ سمجھیں ۔ کفر و اسلام کا کیا جوڑ ؟ شاید تم چاہتے ہو کہ کافروں کی خوشامد سے تم کو کچھ عزت مل جائے گی ۔ تمہیں کچھ کامیابی ہوجائے گی ۔ لیکن یہ مُذَبْذَبِیْن کی حالت کب تک ؟ اُن سے بھی دوستی اِن سے بھی دوستی ۔ جن کو کامیابی ہوئی اُن کے نام کا نقارہ پیٹنے لگے ۔

یاد رکھو ! اگر تم سچے مسلمان ہو ۔ اگر تمہارے دل میں پکا ایمان ہے تو کافر تم پر ہرگز غالب نہیں آسکتے ۔ تمہاری تباہی تمہارے ضعفِ ایمان اور احکامِ الٰہی سے نافرمانی کی وجہ سے ہے ۔ خدا اپنے فرماں برداروں کو ہرگز نقصان نہیں پہنچاتا ۔ ایمان ہے تو امان ہے ۔ خدا کی اطاعت ہے تو تمہاری عزت ہے ۔ اِذَافَاتَ الشَّرْطُ فَاتَ الْمَشْرُوْطُ ؛ یہ نہیں تو وہ بھی نہیں ۔

مسلمانوں کو کافروں کی مجلسوں سے دور رہنا چاہئے

إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَإِذَا قَامُوْٓا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ
يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۴۲﴾

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ؛ بے شک یہ منافق جن کا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ ، دنیا کا کام چلانے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں ۔ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ ؛ وہ اپنی دانست میں خدا کو دھوکا دیتے ہیں ۔ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ؛ مگر فی الحقیقت خدا نے اپنی تدبیر کو اُن سے چھپایا ہے ، وہ خود دھوکہ میں پڑے ہیں ۔ ان کی حالت کیا ہے ؟ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ ؛ اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں ۔ قَامُوْا كُسَالٰى ؛ تو بڑی سُستی سے کھڑے ہوتے ہیں ۔ کسل مندی سے ، کاہلی سے نماز ادا کرتے ہیں ۔

یُرَآءُوْنَ النَّاسَ ؛ نماز پڑھتے بھی ہیں تو لوگوں کے دکھانے کے لئے ۔ اُن کی اکیلے کی نماز اور اِمامت کی نماز کا مقابلہ کرو تو اندازہ ہوسکتا ہے کہ اِمامت کے وقت میں نماز کی اتنی درازی کیوں ہوئی ؟ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا ؛ اور خدا کی یاد نہیں کرتے ، اس کا ذکر نہیں کرتے مگر کم ۔

ترجمہ :- بے شک یہ منافق (اپنی دانست میں) خدا کو دھوکا دے رہے ہیں حالانکہ وہ خود دھوکہ میں پڑے ہیں (ان منافقوں کی پہچان یہ ہے کہ) بڑی سُستی اور کسل مندی کے ساتھ نماز کو اُٹھتے ہیں ۔ (اور نماز پڑھتے ہیں تو) لوگوں کو دکھانے کے لئے ۔ اور یہ لوگ خدا کا ذکر اور اُس کی یاد بہت کم کرتے ہیں ۔

مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ ۖ لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ ؕ
وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلًا ﴿۱۴۳﴾

مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ ؛ اس امر میں وہ مذبذب ہیں ، نہ ان کی گنتی مسلمانوں میں ہے نہ ان کی گنتی کافروں میں ہے۔ لَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ ؛ نہ اِدھر کے ہیں اور نہ اُدھر کے ۔ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ ؛ اور خدا جس کو راستہ نہ بتائے ، خدا جس کو گمراہی اور ضلال سے نہ نکالے ، جس کو ہدایت نہ کرے ۔ فَلَنْ تَجِدَلَهٗ سَبِیْلًا ؛ تو اس کے لئے تم کوئی راستہ نہ پاؤ گے

ترجمہ :- یہ منافق ایمان کے بارے میں مذبذب ہیں ، نہ اِدھر کے ہیں نہ اُدھر کے ۔ اور جس کو خدا راستہ نہ دکھائے اُس کے لئے راستہ ہی نہیں ۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ
اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَیْکُمْ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ﴿۱۴۴﴾

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ۔ لَا تَتَّخِذُوْا ؛ نہ بناؤ ۔ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ ؛ کافروں کو اپنا دوست ۔ اپنا یار و مددگار ۔ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ مسلمانوں کو چھوڑ کر ۔ اَتُرِیْدُوْنَ ؛ کیا تم ارادہ کرتے ہو ، چاہتے ہو ۔ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ ؛ کہ قائم کردو تم اللہ کے لئے ۔ عَلَیْکُمْ ؛ تم پر ۔ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ؛ واضح حجّت اور غلبہ ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ (ان کی محبت کو اپنے دل میں جگہ نہ دو) کیا تم چاہتے ہو کہ تم پر خدا کی شرع حجت قائم ہوجائے (اور تمہاری معافی کی صورت باقی نہ رہے) ۔

صاحبو ! اس آیت کو دیکھو اور اپنے حال پر غور کرو ۔ کیا تم کو کافروں سے محبت اور مسلمانوں سے نفرت نہیں ہے ؟ کیا تم مسلمانوں کو ذلیل اور کافروں کو عزت مند نہیں سمجھتے ؟ کیا تم کافروں کے فیشن کے رات دن پابند نہیں ؟ تمہاری صورت ،

تمہاری شکل، تمہارے لباس سے کون سمجھ سکتا ہے کہ تم مسلمان ہو۔ نام بھی تو اب اے۔ بی۔ سی۔ ڈی کے رکھنے لگ گئے ہیں اب کس طرح تم کو پہچانیں کہ تم مسلمان ہو۔ لآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا ﴿۱۴۵﴾

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ ؛ بے شک منافق لوگ۔ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ ؛ سب سے نیچے کے طبقہ میں رہیں گے۔ مِنَ النَّارِ ؛ دوزخ کے۔ وَلَنْ تَجِدَ ؛ اور تم نہ پاؤ گے۔ لَهُمْ ؛ ان کا۔ نَصِیْرًا ؛ کوئی مددگار۔ نصرت دینے والا۔

ترجمہ:- بے شک منافق لوگ دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں رہیں گے اور تم ان کا کوئی یار و مددگار نہ پاؤ گے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۴۶﴾

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا ؛ مگر وہ لوگ جنھوں نے توبہ کی۔ وَاَصْلَحُوْا ؛ اور درست کام کئے۔ اصلاح پذیر ہوئے۔ وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ ؛ اور خدا کے دامن کو مضبوط پکڑا۔ اور اُس کی شریعت کی رسّی تھامی۔ وَاَخْلَصُوْا ؛ اور خالص کیا۔ دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ ؛ اپنے دین کو اللہ کے لئے۔ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ تو وہ لوگ ایمانداروں کے ساتھ رہیں گے۔ وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ اور عنقریب اللہ دے گا، عطا کرے گا۔ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ مسلمانوں کو، ایمانداروں کو۔ اَجْرًا عَظِیْمًا ؛ بڑا اجر، عظیم الشان ثواب۔

ترجمہ:- مگر وہ لوگ جنھوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی اور خدا کے دامن کو مضبوط پکڑا اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کیا، تو وہ سب ایمانداروں کے ساتھ رہیں گے۔ اور عنقریب اللہ ایمان داروں کو اجرِ عظیم سے سرفراز فرمائے گا۔

مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِیْمًا ﴿۱۴۷﴾

مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ ؛ خدا کیا کرے گا، خدا کو کیا پڑی ہے، کیا فائدہ ہے۔ بِعَذَابِكُمْ ؛ تم کو عذاب کرکے۔ اِنْ شَكَرْتُمْ ؛ اگر تم نے شکر کیا۔ اُس کی دی ہوئی نعمتوں کی قدر کی، اور اُس کا احسان مانا۔ وَاٰمَنْتُمْ ؛ اور ایمان لائے۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور ہے اللہ۔ شَاكِرًا عَلِیْمًا ؛ قدردان، تمہارے کاموں سے واقف اور اُس کا علم رکھنے والا۔

ترجمہ:- اللہ تم کو عذاب کرکے کیا کرے گا (اُس کو اِس سے فائدہ ؟) اگر تم شکر کرو اور ایمان لاؤ۔ اور اللہ تو بڑا قدردان اور علم والا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

۶

لا یحب اللہ

تَفْسِیرِ صِدِّیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ
وَ کَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ﴿۱۴۸﴾

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ ؛ خدا دوست نہیں رکھتا ، خدا کو پسند نہیں ۔ اَلْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ ؛ برائی کو ظاہر کرنا ۔ مِنَ الْقَوْلِ ؛ بات سے ۔ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؛ مگر جو مظلوم ہو ، جس پر ظلم کیا گیا ہو ۔ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ؛ اور اللہ سمیع و علیم ہے ، سنتا جانتا ہے ۔ تمہاری باتوں کو سنتا اور اُن کا علم رکھتا ہے ۔

منافقوں کی عادت تھی اِدھر کی بات اُدھر لگانا ، مسلمانوں کے عیوب کا پروپگنڈا کرنا ، دل سے جھوٹی باتیں بنانا ، مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا ۔ ان سب باتوں سے خدائے تعالٰی منع فرما رہا ہے ۔

ترجمہ :- خدا بری بات کے بیان کرنے کو پسند نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ مظلوم ہو اور اللہ تو سمیع و علیم ہے ہی ۔

صاحبو ! غیبت کرنا حرام ہے ، غیبت کرنے سے دوست دشمن ہوجاتے ہیں ۔ یہ عادتِ بد پڑھے لکھوں میں ، عالموں میں زیادہ ہے ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم دین کی تائید کرتے ہیں ۔ اوّل تنہائی میں ان کو نصیحت کرو ۔ اپنی نیت نیک رکھو ، نرمی سے بولو ، تب کہیں تمہارے کہنے میں اثر ہوگا ۔ اپنی تعلّی دوسرے کی تحقیر و تضحیک اثر کے لئے زہر ہے ۔

کسی کے متعلق ناگوار بات کب منہ سے نکال سکتے ہیں ؟

(۱) مظلوم : اس پر جو ظلم کیا گیا ہے وہ بیان کرسکتا ہے ۔ جتنا ظلم ہوا ، جس بات کا ظلم ہوا ہے اتنا ہی بیان کرنے کا حق ہے ۔ اس پر حاشیے چڑھانا ، اس میں نمک مرچ لگانا ، کسی کے دیگر شخصی حالات کی تنقید کرنا ، بے کار ، بے ضرورت ہے ۔

(۲) گواہ : اس کو حاکم کے سامنے صحیح حالات بیان کردینا چاہیئے ، چاہے کسی کے موافق ہو یا مخالف ، کسی کو فائدہ ہو یا نقصان ، گواہ کا کام سچ کہنے کا ہے ۔

(۳) شادی بیاہ کے معاملہ میں صحیح صحیح واقعات کہہ دینے چاہئیں ۔ ورنہ دوسروں کا نقصان ہوگا ۔ خصوصاً عورت کا ۔

(۴) جو شخص علانیہ برا کام کرتا ہو اس کو بیان کرسکتے ہیں ۔ جب اس نے شریعت کا لحاظ نہیں کیا اور علی الاعلان مرتکبِ کبائر ہوتا ہے تو ایسے شخص کی برائی بیان کرنی چاہیئے اور صرف اتنی ہی بیان کی جائے جس کو کہ اس نے بالاعلان کیا ہو ایسے شخص کو فاسقِ معلن کہتے ہیں ۔ مشائخوں کو ، علماء کو رقعے دیئے جاتے ہیں ۔ ’’ شریکِ محفل نشاط شدہ ممنون فرمایند ‘‘ ۔ اور علماء و مشائخ اور پیشوایانِ مِلّت سب ان کے متعلق پہلے سے سُنتے ہیں ۔ مگر پُلاؤ کھانے کو ضرور جائیں گے ۔ افسوس ! اس پُلاؤ خوری نے کیا تباہی ڈالی ہے ۔ نہ دین کی عزت نہ مذہب کی حمیت ۔ ایسے فاسقِ معلن کے گھر دعوت میں جانا دین کو ذلیل کرنا ہے ۔ سلامتِ ایمان کے ساتھ جوار کی روٹی اور چٹنی ، نان اور قورمہ سے بہتر ہے ۔ افسوس ! امر بالمعروف اور نہی عَن المنکر ، اچھی بات کا حکم دینا ، بری بات سے روکنا مفقود ہوگیا ہے ۔ اِنھیں اُمور سے جہالت بڑھتی جارہی ہے اور دین ضعیف ہورہا ہے ۔

الجزء السادس ٦

غیبت حرام ہے

گواہ کو سچ بیان کرنا ضروری

کسی کے عیوب کب بیان کئے جاسکتے ہیں

نہ غیبت کرنا دُرست نہ سُننا دُرست

بعض لوگ غیبت کرتے ہیں اور روکیں تو فرماتے ہیں ۔ میں تو ان کے منھ پر کہتا ہوں ۔ بری بات رو در رو کہنے کو دل آزاری ، دل شکنی کہتے ہیں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں ، میں تو سچ مچ کہہ رہا ہوں ۔ ہاں جناب ! بالکل سچ ۔ آپ جو فرماتے ہیں ، اگر جھوٹ ہوتا تو افترا ہوتا ، تہمت ہوتی ، سچ ہے جبھی تو غیبت ہے ۔ بعض حضرات خود تو غیبت نہیں کرتے مگر چھیڑ کر دوسروں سے غیبت کرواتے ہیں ۔ بعض خود نہیں چھیڑتے مگر کوئی دوسرا غیبت کرے تو اس کے مزے لیتے ہیں ۔ اِنھیں باتوں سے مسلمانوں کا وفاق ، نفاق سے مبدل ہورہا ہے ، دوستی دشمنی سے بدل جارہی ہے ۔ آج کل محفلوں اور مجلسوں کی ابتداء غیبت ہی سے ہوتی ہے ۔ عورتیں ، مردوں سے زیادہ اس بلا میں گرفتار ہیں ، جہاں چار سیہ سرملیں اور خاوندوں کی شکایت شروع ہوگئی ۔ ایک نے شکایت کی ، دوسری نے روایت کی ۔ خاوندوں کی ناشکر گذاری کی وجہ سے اکثر عورتیں دوزخ میں ہوں گی ۔ عمر بھر ان کے ساتھ بھلائی کرو ، جب ایک بات بھی خلافِ مرضی ہوئی ، صاف کہہ دیں گی میری تو ساری عمر تمہارے ساتھ تکلیف ہی میں گزری ۔ اس گھر میں آ کر میں نے بھلائی کی صورت دیکھی ہی نہیں ۔ کونسا سکھ پایا ؟ کونسی خوشی دیکھی ؟ غرض کہ شکر گذاری بہت کم عورتوں میں پائی جاتی ہے ۔

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا ؛ اگر تم نیکی کو ظاہر کرو ، اگر تم کھلم کھلا خیر کا کام کرو ۔ تاکہ لوگ اس کی تقلید کریں ، اس کی پیروی کریں ۔ اَوْتُخْفُوْهُ ؛ یا اس کو چھپاؤ ، یا ریاکاری کے خوف سے اپنے نیک کام کو مخفی رکھو ، پوشیدہ طور سے کرو ۔ اَوْتَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ ؛ یا کوئی برائی معاف کردو ، عفو کردو ۔

دیکھو ! دو چیزوں کو بھول جاؤ ۔ (۱) اپنی نیکی ، (۲) دوسروں کی برائی ۔ دو چیزوں کو یاد رکھو ۔ (۱) اپنی برائی ، (۲) دوسروں کی بھلائی ۔ دیکھو خدا کو یاد رکھو اور موت کو پیشِ نظر رکھو ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ پس بے شک اللہ ہے ۔ عَفُوًّا قَدِيْرًا ؛ معاف کرنے والا ، قدرت رکھنے والا ۔ باوجود قدرت رکھنے کے عفو بھی کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اگر تم نیکی کو ظاہر کرو یا چھپاؤ یا کوئی برائی معاف کردو تو اللہ بھی معاف کرنے والا اور قدرت والا ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴿١٥٠﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ ؛ بے شک جو لوگ کفر کرتے ہیں ، انکار کرتے ہیں ، نہیں مانتے ۔ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسولوں کو ، جو اللہ اور رسول کا انکار کرتے ہیں ، وَيُرِيْدُوْنَ ؛ اور چاہتے ہیں ۔ اَنْ يُّفَرِّقُوْا ؛ کہ تفرقہ ڈالیں ۔ بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان ۔ خدا کو ماننے کا بھی دعویٰ اور پیغمبروں سے انکار ۔ خدا کے حکم کو علٰحدہ سمجھتے ہیں

اور رسولوں کے حکم کو الگ جانتے ہیں ۔ ایک پیغمبر کو نہ ماننا ، خدا کو نہ ماننا ہے ۔ وَیَقُوْلُوْنَ ؛ اور (یہ نادان) کہتے ہیں ۔ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَکْفُرُ بِبَعْضٍ ؛ ہم کچھ مانیں گے اور کچھ نہ مانیں گے ۔ ہم بعض پر ایمان رکھیں گے اور بعض سے کفر کریں گے ۔ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا ؛ اور وہ ارادہ کرتے ہیں کہ بنالیں ۔ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ؛ درمیان میں ایک راستہ ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور اللہ اور اس کے رسولوں میں تفرقہ ڈالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں ہم بعض کو مانیں گے اور بعض کو نہ مانیں گے ، اور (حق و باطل کے) درمیان میں ایک (تیسرا) راستہ نکالنا چاہتے ہیں ۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾

اُولٰٓئِکَ ؛ یہ لوگ ۔ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ ؛ وہی کافر ہیں ۔ حَقًّا ؛ بے شک یہ لوگ کٹے کافر ہیں ۔ حَقًّا ، حَقَّ ذٰلِکَ کا مفعولِ مطلق ہے ۔ یہ بات بالکل سچ ہے ، یہ بات بالکل ثابت ہے ۔ یا کٰفِرُوْنَ کا حال ہے ، لاریب یہ کافر ہیں ۔ وَاَعْتَدْنَا اور ہم نے تیار رکھا ہے اَعْتَدْنَا کا مادّہ عتد بمعنی ''تیار رکھنا'' ہے ۔ لِلْکٰفِرِیْنَ ؛ کافروں کے لئے عَذَابًا مُّھِیْنًا ؛ ذلیل وخوار کرنے والا عذاب ۔

ترجمہ :- (تو) بے شک یہ لوگ کافر ہی ہیں اور ہم نے تو کافروں کے لئے ذلیل وخوار کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ۗ
۲۱ ع ۱۱ ۱ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۵۲﴾ ع

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ؛ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں ۔ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا ؛ اور فرق نہیں کیا ۔ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ ؛ ان میں سے کسی میں ۔ اُولٰٓئِکَ سَوْفَ یُؤْتِیْھِمْ ؛ ان کو عنقریب اللہ دے گا ۔ اُجُوْرَھُمْ ؛ ان کے اجر ، اُن کے بدلے ۔ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ؛ اور اللہ تو غفور و رحیم ہے ہی ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی میں تفرقہ نہ کیا (سب کو مانا) تو عنقریب اُن کو (اللہ) اُن کا ثواب دے گا اور اللہ تو غفور و رحیم ہے ہی ۔

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓى

اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْٓا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ

ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٥٣﴾

قرآن ایک ہی دفعہ میں نہ اُترنے کی حکمت

یَسْئَلُکَ ؛ تم سے طلب کرتے ہیں ، سوال کرتے ہیں ۔ اَھْلُ الْکِتٰبِ ؛ اہلِ کتاب ۔ اَنْ تُنَزِّلَ عَلَیْھِمْ ؛ کہ تم اُن پر اُتارو ، نازل کرو ۔ کِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ ؛ ایک کتاب آسمان سے ۔ کلام اللہ کی آیتیں حسبِ ضرورت تھوڑی تھوڑی نازل ہوتی رہیں ۔ یہود چاہتے تھے کہ جیسے تورات ایک دَم سے مِل گئی تھی قرآن بھی ایک دفعہ میں کیوں نہیں اُترا ؟ یہ سوال بے کار ہے ۔ حسبِ ضرورت آیتوں کا اُترنا ہی بہتر ہے ۔ سب منتظر رہتے تھے ۔ اور رفتہ رفتہ قرآن شریف کو یاد بھی کرلیتے تھے ۔ عرب لکھنے میں مہارت نہیں رکھتے تھے ، معدودے چند لوگوں کو لکھنا آتا تھا ۔ جو قرآن لکھتے تھے ان کو کاتبینِ وحی کہتے ہیں ۔ مگر عربوں کا حافظہ نہایت غیر معمولی تھا ۔ قرآن شریف تو بڑی اہمیت رکھتا ہے ۔ اس کو تو حِفظ کریں گے ہی ، ائمہ حدیث کو لاکھوں احادیث یاد تھیں ۔ غرضکہ قرآن کے حِفظ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی خوب حفاظت کی ۔ وہ زمانۂ نبوت سے اب تک متواتر چلا آرہا ہے ۔ اِن یہودیوں کی عادت تھی کہ خواہ مخواہ کچھ نہ کچھ اعتراض کریں اور اپنے خیال میں عاجز کرنے کے واسطے کچھ نہ کچھ فرمائشیں بھی کرتے ۔ اس لئے فرماتا ہے :-

فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰٓی ؛ یہ تو موسٰی سے سوال کرچکے ہیں ۔ اَکْبَرَ مِنْ ذٰلِکَ ؛ اس سے بھی بڑھ کر ۔ فَقَالُوْٓا ؛ پھر اُنھوں نے یہ کہا تھا ۔ اَرِنَا اللّٰہَ جَھْرَۃً ؛ دکھادو ہم کو اللہ کو ظاہر بہ ظاہر ، یعنی عالمِ شہادت میں خدائے تعالیٰ کا دیدار ہو ، ساری دُنیا خدا کو دیکھ لے ۔ فَاَخَذَتْھُمُ الصّٰعِقَۃُ ؛ تو اُن کو بجلی نے آگھیرا ، اُن پر بجلی گری ۔ بِظُلْمِھِمْ ؛ ان کے ظُلم کی وجہ سے ۔ جو چیز لطیف عالم میں ، عالمِ علوی میں نظر آسکتی ہے اور دوسری جگہ نظر نہیں آسکتی اس کو عالمِ سفلی اور دنیا میں دیکھنے کی خواہش کرنا بے شک ظُلم ہے ، اندھیر ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ان پر بجلی گری اور اگر ان میں کوئی خوش قسمت تھا تو اس پر تجلی تنزیہی ہوئی ہوگی ۔ اگر ان کا سوال کرنا عنادًا تھا تو بجلی کا گرنا عذاب کے طور پر تھا ۔ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ ؛ پھر اُنھوں نے گوسالہ پرستی کی ، گائے کے بچھڑے کو پوجنے لگے ۔ مِنْۢ بَعْدِ مَاجَآءَتْھُمُ الْبَیِّنٰتُ ؛ بعد اس کے کہ اُن کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں ۔ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِکَ ؛ پھر ہم نے یہ بھی معاف کردیا ۔ وَاٰتَیْنَا مُوْسٰی ؛ اور ہم نے موسٰی کو دیا ۔ سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ؛ ظاہر غلبہ ، کہ یہودیوں پر حجت قائم کردی ، ان کو لاجواب کردیا ۔ جناب موسٰیؑ کو ہزاروں معجزات سے قوت عطا کی ۔

ترجمہ :- (اے نبی !) اہلِ کتاب تم سے سوال کرتے ہیں کہ تم ان پر آسمان سے کوئی کتاب اُتارو (بے جا سوال کرنا خواہ مخواہ کوئی نہ کوئی فرمایش کرنا اُن کی عادت ہے) وہ تو اس سے بڑھ کر بھی موسٰی سے سوال کرچکے ہیں ، اُنھوں نے کہا تھا ہم کو ظاہر بظاہر خدا کو دکھادو ، پھر تو ان کے ظُلم کی وجہ سے ان پر بجلی گری ، پھر ان کے پاس واضح دلائل (اور معجزات) آنے کے بعد بھی اُنھوں نے گوسالہ پرستی کی تو ہم نے اس سے بھی درگزر کیا اور موسٰی کو ظاہر غلبہ دیا ۔

خدائے تعالیٰ یہود کی جہالتیں اور اس پر جو ان کو سزائیں ہوئیں یکے بعد دیگرے گنا تا ہے ۔

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ
قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ ؛ اور ہم نے کوہِ طُور کو اُن پر بلند کیا ۔ بِمِيْثَاقِهِمْ ؛ ان سے پکا عہد لینے کے لئے ، یعنی وہ مانتے نہ تھے ۔ اعجازِ خدا وندی سے کوہِ طُور ان کے سر پر آ گیا اور مجبورًا ان کو ماننا پڑا ۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان سے عہد لینا ان پر ایسا سخت گراں تھا جیسے ایک پہاڑ تھا کہ سر پر آ گیا ۔ خوش دِلی سے احکامِ الٰہی کو قبول نہیں کیا ۔ وَقُلْنَا لَهُمْ ؛ اور ہم نے اُن سے کہا ۔ اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا ؛ دروازے میں سر جُھکائے ہوئے داخل ہو ۔ یعنی شہر اَرِيْحَا فتح ہونے کے وقت اُنھیں حکم دیا گیا تھا کہ شکریہ میں عاجزی و فروتنی سے سر جھکائے ہوئے گاؤں کے دروازے میں گھسو ۔ مگر وہ فتح کی خوشی میں آپے سے باہر ہوگئے اور جُھکنا ایک طرف ، لگے اکڑنے اور اینٹھنے اور تکبر کرنے ۔ وَقُلْنَا لَهُمْ ؛ اور ہم نے اُن سے کہا ۔ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ ؛ سبت یعنی شنبہ کے روز یا سنیچر کے دن حکم عدولی نہ کرو ۔ تاویلِ بے جا نہ کرو ، حد سے نہ گزر جاؤ ۔ اُنھیں حکم دیا گیا تھا ، شنبہ کے دن مچھلیوں کا شکار نہ کریں ۔ اُنھوں نے کیا شروع کیا کہ شنبہ کے دن مچھلیوں کے آ جانے کے بعد ایک دیوار سی بنا دیتے اور یکشنبہ کے روز مچھلیاں پکڑ لیتے ۔ اس طرح شنبہ کی تعطیل کو فوت کر دیتے ۔ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ ؛ اور ہم نے اُن سے لیا تھا ۔ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ؛ سخت عہد ۔ پکا ، مضبوط اقرار ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان سے مضبوط عہد کے لئے اُن (کے سروں) پر کوہِ طور کو بلند کر دیا اور ہم نے اُن سے کہا تھا دروازے میں داخل ہو تو سر جھکائے ہوئے داخل ہو اور ہم نے اُن سے کہا تھا کہ شنبہ (کی تعطیل) میں تعدّی نہ کرو (زیادتی نہ کرو) اور ہم نے تو اُن سے مضبوط عہد بھی لیا تھا ۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ
بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۪﴿۱۵۵﴾

فَبِمَا نَقْضِهِمْ ؛ ما زائد ہے صرف تاکید اور زور کے لئے آتا ہے ۔ پھر بسبب ان کے توڑنے کے ۔ مِّيْثَاقَهُمْ ؛ اپنے عہد کو ، اور ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ۔ وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اور آیاتِ الٰہی سے کفر کرنے اور نہ ماننے کی وجہ سے ۔ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ ؛ اور انبیاء کو قتل کرنے سے بِغَيْرِ حَقٍّ ؛ بغیر کسی حق کے ، ناحق ناروا ۔ وَقَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؛ اور ان کے اِس کہنے سے کہ ہمارے دل کیا ہیں غِلاف ہیں ۔ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا ؛ نہیں ، ان کے دِلوں پر خدا نے مہر کر دی ہے ، زنگ آ گیا ہے ۔ بِكُفْرِهِمْ ؛ ان کے کفر و انکار کی وجہ سے ۔ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ پھر وہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں ۔

منزل ۱

ترجمہ :- پھر ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ، آیاتِ الٰہی کے انکار سے اور ناحق ناروا انبیاء کو قتل کرنے کی وجہ سے اور ان کے اس قول سے کہ ہمارے دلوں پر غلاف ہیں ، نہیں ! بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ نے اُن پر مہر کردی ہے لہذا وہ بہت ہی کم ایمان لاتے ہیں ۔

وَّبِكُفۡرِهِمۡ وَقَوۡلِهِمۡ عَلٰى مَرۡيَمَ بُهۡتَانًا عَظِيۡمًا ۝١٥٦

وَبِكُفْرِهِمْ ؛ اور اُن کے کفر کی وجہ سے ۔ وَقَوْلِهِمْ ؛ اور اُن کے کہنے سے ۔ عَلٰى مَرْيَمَ ؛ مریم پر ۔ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ؛ بڑا بہتان ۔

ترجمہ :- اور اُن کے کفر سے اور مریم پر بہتانِ عظیم باندھنے سے ۔

وَّقَوۡلِهِمۡ اِنَّا قَتَلۡنَا الۡمَسِيۡحَ عِيۡسَى ابۡنَ مَرۡيَمَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ وَمَا صَلَبُوۡهُ وَلٰكِنۡ شُبِّهَ لَهُمۡ ‌ؕ وَاِنَّ الَّذِيۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ لَفِىۡ شَكٍّ مِّنۡهُ‌ ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ‌ ۚ وَمَا قَتَلُوۡهُ يَقِيۡنًا ۝١٥٧

وَقَوْلِهِمْ ؛ اوران کے اس کہنے سے بھی ۔ اِنَّا قَتَلْنَا ؛ (کہ) ہم نے مار ڈالا ۔ اَلْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ؛ عیسٰی بن مریم کو ۔ جو مدعی تھے کہ اُن پر برکت کا ہاتھ پھرا ہے ۔ رسول اللہ ؛ اور وہ خدا کے رسول بھی ہیں ۔ مگر دیکھا ، ہم نے ان کو مار کر ڈال دیا اور وہ کچھ بھی تو نہ کر سکے ، وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ ؛ حالانکہ ان یہودیوں نے نہ عیسٰی کو مارا اور نہ اُن کو سولی دی ۔

جناب عیسٰی علیہ السلام کے بارہ (۱۲) حواری حضرت عیسٰیؑ کی گرفتاری کے وقت راہ فرار پر قرار پکڑ چکے تھے اور تلوار چلی ہم ندارد پر عمل کر چکے تھے ۔ اب جو کچھ قصہ بیان کیا جاتا ہے وہ دشمنانِ عیسٰی علیہ السلام کا قول ہے ۔ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؛ مگر ان کو اشتباہ ہوگیا تھا ، دھوکا ہوگیا تھا ۔

بعض کہتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ سُولی چڑھانے کے بعد بے ہوش ہوگئے تھے ۔ سرکاری آدمیوں نے سمجھا کہ اُن کا انتقال ہو چکا ہے اور سُولی سے اُتار لیا اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ چلے گئے تھے اور رات کے وقت دھوکے میں ایک دوسرے ہی آدمی کو سُولی دی گئی تھی ۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؛ اور بے شک جو لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں ۔ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؛ بلاشبہ وہ خود اس کی نسبت شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں ۔ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؛ اس بارے میں ان کے پاس کوئی یقینی بات نہیں ، کوئی صحیح

علم نہیں ۔ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ؛ بجز اس کے کہ وہم و گمان میں پڑ جائیں ۔ غیر یقینی باتیں لگائیں ۔ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ؛ اور یقینی طور سے اُنھوں نے عیسٰی کو قتل نہیں کیا ۔

ترجمہ :- اور ان کے اس کہنے سے کہ ہم نے مسیح عیسٰی ابن مریم ، رسول اللہ کو قتل کر دیا اور حالانکہ ان کو نہ انھوں نے (یہودیوں نے) قتل کیا نہ ان کو سولی دی بلکہ ان کو اشتباہ (اور دھوکا) ہو گیا اور یقیناً جو لوگ اس میں اختلاف کرتے ہیں ، وہ ان کی نسبت شک میں پڑے ہیں ان کو اس بارے میں (مسیح کے متعلق) کوئی (یقینی) علم نہیں مگر وہم و گمان کے پیچھے پڑ گئے ہیں ، اور انھوں نے قطعی طور سے ان کو (مسیح کو) قتل نہیں کیا ، (یقیناً قتل نہیں کیا ، ہرگز قتل نہیں کیا) ۔

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۱۵۸

بَلْ رَّفَعَهُ ؛ بلکہ اُس کو اُٹھالیا ۔ اللّٰهُ ؛ اللہ نے ۔ اِلَيْهِ ؛ اپنی طرف ۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور ہے اللہ ۔ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ؛ عزیز ، زبردست اور حکیم ، عزت اور حکمت والا ۔

ترجمہ :- بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اُٹھا لیا اور اللہ زبردست ہے ، حکمت والا ہے ۔ (مسیح کو بچا لیا اور جب اس کی حکمت کا تقاضا ہوگا پھر دُنیا میں لائے گا ۔)

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۚ ۝۱۵۹

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؛ اور اہلِ کتاب سے کوئی نہیں ۔ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ ؛ مگر یہ کہ وہ ایمان لائے گا اس پر ۔ قَبْلَ مَوْتِهٖ ؛ اپنے مرنے سے پہلے ۔ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ اور قیامت کے دن ۔ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ ؛ ہوگا ان پر ۔ شَهِيْدًا ؛ گواہ ۔ قَبْلَ مَوْتِهٖ ؛ کی ضمیر کدھر پھرتی ہے ۔ حَوْشَبْ کہتے ہیں کہ اہلِ کتاب کی طرف یعنی یہودی ، نصرانی ، مسلمان ، منافق میں سے ہر ایک مرنے سے پہلے مسیح کا یقین کر لے گا ۔ اور اکثر کہتے ہیں کہ قَبْلَ مَوْتِهٖ ؛ کی ضمیر مسیحؑ کی طرف پھرتی ہے ۔ اس وقت معنٰی یہ ہوں گے ۔ ہر اہلِ کتاب مسیحؑ کے مرنے سے پہلے قربِ قیامت میں اُن پر ایمان لائے گا ۔

ترجمہ :- اور ہر ایک اہلِ کتاب میں سے (قربِ قیامت میں) اُن کے (مسیح کے) مرنے سے پہلے ان پر ایمان لائے گا اور قیامت کے دن وہ (مسیح علیہ السلام) اُن کے گواہ ہوں گے ۔

یہودیوں کی عادت تھی روز ایک نئی حجت نکالنا اور بے ضرورت سوالات کرنا ، جیسے جیسے سوالات کرتے گئے چیزیں حرام ہوتی گئیں ، فرماتا ہے :

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ
لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ﴿١٦٠﴾

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ؛ تو یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ۔ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ ؛ ہم نے ان پر اچھی چیزوں کو بھی حرام کردیا تھا ، اُن کو محروم کردیا تھا ۔ اُحِلَّتْ لَهُمْ ؛ جو ان کے لے حلال تھیں ۔ اِسی واسطے بے کار سوالات سے رسولِ خدا ﷺ نے منع فرمایا تھا ، کیونکہ بے کار سوالات سے بہت سی چیزیں حرام بھی ہوجاتی ہیں ۔ وَبِصَدِّهِمْ ؛ اور ان کے اعراض سے اُن کی روگردانی سے ، یا ان کے رُکنے سے ۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؛ راہِ خدا سے بہت ۔

ترجمہ :- پھرتو ہم نے یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے کتنی پاک چیزیں جو اُن کو حلال تھیں اُن پر حرام کردیں اور اس وجہ سے بھی کہ وہ راہِ خدا سے بہت اعراض (اور روگردانی) کرتے تھے ۔

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾

وَاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا ؛ اور ان کے سود لینے کی وجہ سے ، ان کی سودخواری کی وجہ سے ۔ وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ ؛ حالانکہ ان کو اس کی ممانعت کی گئی تھی ۔ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ ؛ اور لوگوں کا مال کھانے کی وجہ سے ۔ بِالْبَاطِلِ ؛ ناحق طور سے ۔ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ ؛ اور ہم نے ان میں سے کافروں کے لے تیار رکھا ہے ۔ عَذَابًا اَلِيْمًا ؛ دردناک عذاب ۔

ترجمہ :- اور ان کی سودخواری کی وجہ سے ، حالانکہ ان کو اس کی ممانعت کی گئی تھی ، اور ناحق لوگوں کا مال کھا جانے کی وجہ سے (ہم نے بہت اچھی چیزیں ان پر حرام کردیں) اور ہم نے ان میں سے منکرین کے لئے عذابِ الیم تیار رکھا ہے ۔

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ
اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٦٢﴾ ع ٢٢ / ٢

لٰکِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ ؛ مگر علمی تحقیق میں ثابت قدم لوگ ۔ مِنْھُمْ ؛ اُن میں سے ۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؛ اور ایمان دار لوگ ، مومنین ۔ یُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان رکھتے ہیں ۔ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ ؛ اُس پر جو تم پر اے نبی ! نازل ہوا ۔ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ؛ اور اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو تم سے پہلے نازل ہو چکا ہے ۔ وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوۃَ ؛ اور جو نماز قائم کرتے ہیں ، اس کے پابند ہیں ۔ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ ؛ اور زکوٰۃ دینے والے ۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے والے ۔ اُولٰٓئِکَ سَنُؤْتِیْھِمْ ؛ ان کو ہم عنقریب دیں گے ۔ اَجْرًا عَظِیْمًا ؛ اجرِ عظیم ، بڑا ثواب ۔

ترجمہ :- مگر ان میں سے جو علم میں ثابت قدم ہیں ، (شک وشبہ نہیں رکھتے) اور ایمان دار لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو تم پر اُترا ہے اور جو تم سے پہلے اُترا ہے ، اور قائم رکھنے والے نماز کے اور دینے والے زکوٰۃ کے اور اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھنے والے ، ان لوگوں کو ہم عنقریب اجرِ عظیم دیں گے

صاحبو ! آج کل مسلمان کیا کر رہے ہیں ؟ سود خواری عام ہوگئی ہے ۔ رشوت خواری کی کیا کمی ہے ؟ چھوٹے سے بڑے تک کوئی رشوت لینے سے نہیں شرماتا ۔ جب تک بالائی نہ ہو کھانا کھایا ہی نہیں جاتا ۔ سچّے مقدمے کو جھوٹا بنانا ، حق کو ناحق ثابت کرنا یہ تو بائیں ہاتھ کا کھیل ہے ۔ علم کی پختگی کدھر ہے ؟ قرآن پر ایمان رکھنا کہاں ہے ؟ پابندیٔ صلوٰۃ و زکوٰۃ تو بالکل مفقود ہوگئی ہے ۔ پھر بتایئے ان کے لئے کیا عذابِ الیم تیار نہیں ہے ؟ اسلامی نام سے کیا ہوتا ہے ؟ اسلامی کام بھی تو کرو ۔ علم بے عمل وبال ہے اور عملِ بے علم ضلال ہے ۔ علم و عمل دونوں جمع ہوں تو کمال ہے ۔

اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ وَّالنَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِہٖ ۚ
وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ
وَعِیْسٰی وَاَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَھٰرُوْنَ وَسُلَیْمٰنَ ۚ وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ﴿۱۶۳﴾

اِنَّآ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ ؛ بے شک ہم نے تمہاری طرف وحی کی ۔ کَمَآ اَوْحَیْنَآ اِلٰی نُوْحٍ ؛ جیسا کہ نوح کی طرف وَالنَّبِیّٖنَ مِنْ بَعْدِہٖ ؛ اور دوسرے انبیاء کی طرف ، نوح کے بعد ۔ وَاَوْحَیْنَا ؛ اور ہم نے وحی کی ۔ اِلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ ؛ ابراہیم و اسمٰعیل و اسحٰق کی طرف ۔ حضرت اسمٰعیلؑ ، ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے تھے ۔ ان کی اولاد عرب میں پھیلی ، انھیں کی اولاد میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بھی ہیں ۔ اسحٰق علیہ السلام ، ابراہیم علیہ السلام کے چھوٹے بیٹے تھے ۔ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ ؛ اور یعقوب اور اُن کی اولاد کی طرف ۔ یعقوب علیہ السلام کا نام اسرائیل بھی ہے ۔ اولادِ یعقوب علیہ السلام کو بنی اسرائیل بھی کہتے ہیں ۔ اَسباط ، سِبط کی جمع ہے ۔ عربوں کے خاندان کو قبائل کہتے ہیں اور بنی اسرائیل کے قبائل کو اسباط ۔ وَعِیْسٰی وَاَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَھٰرُوْنَ وَسُلَیْمٰنَ ؛ اور ہم نے وحی بھیجی عیسٰی و ایوب و یونس و ہارون اور سلیمٰن کی طرف ۔

کسی ایک پیغمبر کو بھی نہ ماننا درست نہیں

عیسٰی علیہ السلام کو یہودی نہیں مانتے تھے اور حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کو عیسائی نہیں مانتے ۔ پیغمبروں میں ، جو پاکیزہ صفات ہوتے ہیں اور قوموں کی اصلاح جیسی وہ کرتے ہیں ، حضرت محمد ﷺ اور عیسٰی علیہ السلام نے بھی کی ۔ معیارِ نبوت دونوں میں ہے ۔ ان کو نہ ماننا بالکل ہٹ دھرمی ہے ۔ ذاتی عِناد ہے ۔ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ؛ اور ہم نے داؤد کو زبور دی ۔ زَبَرَ ۔ بمعنی کَتَبَ ہے ۔ زَبُوْر بمعنی مکتوب کتاب ۔ زبورِ داؤد میں اکثر دعائیں ہیں ۔

ترجمہ :- بے شک ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح کہ نوح کی طرف اور ان کے بعد دوسرے انبیاء کی طرف بھیجی تھی ۔ ہم نے ابراہیم ، اسمٰعیل ، اسحٰق ، اور یعقوب اور اُن کے قبائل اور عیسٰی ، ایوب ، یونس ، ہارون اور سلیمان کی طرف وحی بھیجی تھی اور ہم نے داؤد کو زبور دی تھی ۔

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ﴿١٦٤﴾

وَرُسُلًا ؛ اور ہم نے دوسرے پیغمبروں کو بیان کیا ، قَصَصْنٰهُمْ مقدر کا مفعول ہے ۔ قَدْ قَصَصْنٰهُمْ ؛ کہ ہم نے ان کو بیان کیا ۔ عَلَيْكَ ؛ تم پر ، تم سے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ تم سے پہلے ، جیسے صالح علیہ السلام ، زکریا علیہ السلام ، وغیرہ ۔ وَرُسُلًا ؛ اور رسولوں کو ۔ لَمْ نَقْصُصْهُمْ ؛ کہ ہم نے اُن کو بیان نہیں کیا ۔ عَلَيْكَ ؛ تم پر ، تم سے ۔ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى ؛ اور اللہ نے موسٰی سے کلام کیا ۔ باتیں کیں ۔ تَكْلِيْمًا ؛ بے شک باتیں کیں ۔ خدا نے ہر قوم میں کوئی نہ کوئی پیغمبر بھیجا ہے ۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ۔

ترجمہ :- ہم نے تم سے ، اس سے پہلے بعض پیغمبروں کے (نام بیان کئے ہیں اُن کے) قصّے بیان کئے ہیں اور بعض پیغمبروں کے قصّے بیان نہیں کئے اور اللہ نے موسٰی سے خوب کلام کیا ۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٦٥﴾

رُسُلًا ؛ ہم نے پیغمبروں کے قصّے بیان کئے ہیں ۔ پہلے رُسُلًا سے بدل ہے ۔ مُبَشِّرِيْنَ ؛ بشارت اور خوش خبری دینے والے ۔ وَمُنْذِرِيْنَ ؛ اور ڈر کی باتیں سنانے والے ، ڈرانے والے ، لِئَلَّا يَكُوْنَ ؛ تا کہ نہ ہو ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے عَلَى اللّٰهِ ؛ اللہ پر ۔ حُجَّةٌ ؛ کسی قسم کی حجت ، عذر ، لاعلمی کی وجہ سے ۔ بَعْدَ الرُّسُلِ ؛ رسولوں کے بعد ۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور ہے اللہ ۔ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ؛ عزت و حکمت والا ۔ اس کی عزت کا تقاضا ہے کہ اس کے احکام کی فرماں برداری کی جائے ۔

اس کی حکمت کا اقتضا ہے کہ ہر کام، ہر حکم حکیمانہ ہو، بادلیل ہو، موجّہ ہو۔

ترجمہ:- (ہم نے) رسولوں کو بشارت وخوش خبری دینے اور (برے کاموں سے) ڈرانے کے لئے (بھیجا تھا) تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لئے کوئی بھی حجت (اور عذر) اللہ پر باقی نہ رہے اور اللہ باعزت اور باحکمت ہے۔

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۭ‎﴿١٦٦﴾‏

لٰكِنِ اللّٰهُ؛ مگر اللہ۔ يَشْهَدُ؛ گواہی دیتا ہے۔ شہادت دیتا ہے، تصدیق کرتا ہے، بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ؛ اُس چیز کی جو تمہاری طرف اُتارا ہے۔ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ؛ خدا نے اس کو اپنے علم کے ساتھ اُتارا ہے۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ؛ اور ملائکہ بھی شہادت دیتے ہیں، گواہی دیتے ہیں، تائید کرتے ہیں۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ؛ اور اللہ کافی ہے، بس ہے۔ شَهِيْدًا؛ شاہد ہونے کے لحاظ سے، اللہ کی گواہی کے لحاظ سے وہ بس ہے۔

ترجمہ:- (مخالفین اور ناحق شناس شہادت نہیں دیتے، نہ دیں) مگر اللہ تو اپنے علم کے ساتھ جو (کلام اللہ) تم پر اُتارا ہے اُس کی گواہی دیتا ہے اور فرشتے بھی اس کی شہادت دیتے (اور تصدیق کرتے) ہیں اور شہادت دینے والا (ایک) اللہ بس ہے (کافی ہے)

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ‎﴿١٦٧﴾‏

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا؛ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا، انکار کیا۔ وَصَدُّوْا؛ اور اعراض کیا، اور روگردانی کی۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؛ راہِ خدا سے۔ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا؛ دور دراز گمراہی میں جا پڑے، وہ بے انتہا ضلالت میں پڑے ہیں۔

ترجمہ:- بے شک جن لوگوں نے انکار کیا اور راہِ خدا سے روگردانی کی، وہ تو (حق سے) دُور بڑی گمراہی میں پڑ گئے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ‎﴿١٦٨﴾‏

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا؛ بے شک یہ کفار اور ستم گار، جن لوگوں نے کفر بھی کیا اور ظلم بھی۔ لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ؛ خدا ایسا نہیں ہے۔ لِيَغْفِرَ لَهُمْ؛ کہ اُن کی مغفرت کرے، اور بخش دے۔ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ؛ اور نہ اُن کو ہدایت کرے، دکھادے۔ طَرِيْقًا؛ راستہ۔

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں نے کفر اور ظلم کیا خدا ان کو نہ مغفرت کرنے والا ہے اور نہ راستہ بتانے والا ہے ۔

اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾

اِلَّا طَرِیْقَ جَھَنَّمَ ؛ خدا ان کو راستہ نہیں دکھائے گا مگر جہنّم کا راستہ ۔ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ؛ جو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ، ابدالآباد تک رہیں گے ۔ وَکَانَ ذٰلِکَ ؛ اور ہے یہ بات ۔ عَلَی اللّٰہِ ؛ اللہ پر ۔ یَسِیْرًا ؛ آسان ۔

ترجمہ :- مگر جہنّم کا راستہ (خدا اُن کو راستہ دکھائے گا تو جہنّم کا) جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ، اور یہ بات خدا پر آسان ہے (سَہل ہے) ۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾

یَآ اَیُّھَا النَّاسُ ؛ لوگو ۔ قَدْ جَآءَ کُمُ الرَّسُوْلُ ؛ تمہارے پاس پیغمبر آ چکا ہے ۔ بالحق ؛ حق مذہب اور سچا دین لے کر ۔ مِنْ رَّبِّکُمْ ؛ تمہارے پروردگار کے پاس سے ۔ فَاٰمِنُوْا ؛ پھر تم ایمان لاؤ ۔ خَیْرًا لَّکُمْ ؛ تمہاری بھلائی کے لئے ، بہتری کے لئے ۔ اٰمِنُوْا کا مفعول لہٗ ہے ۔ وَاِنْ تَکْفُرُوْا ؛ اور اگر تم کفر کرو ، اور نہ مانو ۔ فَاِنَّ لِلّٰہِ ؛ پس بے شک اللہ کا ہے ۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ وَکَانَ اللّٰہُ ؛ اور اللہ ہے ۔ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ؛ علم والا ۔ حکمت والا ، باخبر ، دانشمند ۔

ترجمہ :- لوگو ! تمہارے رب کی طرف سے سچا دین لے کر تمہارے پاس پیغمبر آ چکا ہے ۔ تم ایمان لاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا ، اور اگر تم انکار کرو گے تو (خدا کو تمہاری کیا پرواہ ہے؟) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے ، سب اللہ کا ہے ۔ (سب اس کے بندے اور مخلوق ہیں ۔ اس کی مِلک ہیں) اور اللہ تو علیم و حکیم (علم و حکمت والا) ہے ۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِىْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ

وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ! اے نصرانیو ! اے کرسٹانو ! لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ ؛ اپنے دین میں غلو نہ کرو ، حد سے نہ بڑھو ۔ ''غلو'' ایسا مبالغہ جو ناممکن ہو ۔ اسی سے غالی ہے ۔ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ؛ اور نہ کہو اللہ پر ۔ اِلَّا الْحَقَّ ؛ مگر حق بات کو ، اِلَّا الْقَوْلَ الْحَقَّ ۔ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ ؛ اس کے سوا نہیں کہ مسیح ، عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ؛ عیسٰی جو ابنِ مریم ہیں ۔ مسیح اگر برکت والے ہیں تو مریم کے بیٹے بھی تو ہیں ۔ وہ خدا کیونکر ہوسکتے ہیں ؟ یا جز وِ خدا کیونکر بن سکتے ہیں ؟ جنابِ مسیحؑ خدا ہوتے تو کرسٹانوں کے مذہب کے مطابق جب آپ کو سُولی دی جارہی تھی ایلی ایلی لِمَ سَبَقْتَنِیْ (یا اللہ یا اللہ تو مجھ پر کیوں خفا ہے) نہ فرماتے ۔ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؛ وہ اللہ کے رسول ہیں ۔ وَكَلِمَتُهٗ ؛ اور اس کی ایک بات ہیں ۔ لفظِ کُنْ سے پیدا ہوئے ہیں اللہ نے فرمایا ہوجا اور وہ پیدا ہوگئے ۔ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ ؛ اس کلمہ کو مریم کی طرف ڈالا ۔ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ؛ اور ایک روح ہے خدا کے پاس کی ۔ روح اس شئے کو کہتے ہیں جس سے حرکت پیدا ہو ، چلے ، پھرے ، بولے چالے ۔ روح تو سب میں ہے ، جنابِ مسیح کی کیا خصوصیت ہے ؟ وہ روحِ لطیف ہیں ۔ اُن سے غیر مادی آثار زیادہ پیدا ہوئے ۔ مُردوں کو زندہ کیا ، بیماروں کو تندرست کیا ، ارواحِ خبیثہ کو دور کیا ۔ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؛ پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ ۔ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؛ اور اقانیم ثلثہ یعنی تین اقنوم یا تین اصلوں کے قائل مت ہو ۔ اِنْتَهُوْا ؛ اِس سے باز آؤ ۔ یہ کہنے سے رُک جاؤ ۔ خَيْرًا لَّكُمْ ؛ اپنی بھلائی کے لئے ۔ اس میں تمہاری بہتری ہوگی ۔ اِنَّمَا اللّٰهُ ؛ اِس کے سوا نہیں کہ اللہ ۔ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؛ ایک ہی لائقِ عبادت ہے ، اللہ ہی ایک معبود ہے ۔ سُبْحٰنَهٗ ؛ وہ پاک ہے ، میں اُس کی پاکی بیان کرتا ہوں ، اس کی اصل سَبِّحُوْا سُبْحَانًا ہے ۔ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ؛ کہ اس کو اولاد ہو ۔ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؛ اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ؛ اور اللہ کافی ہے ، بس ہے ، ذمہ داری لینے والا ، کام بنانے والا ، کارساز ۔

ترجمہ :- اے اہلِ کتاب ! (اے نصرانیو ! اے کرسٹانو !) اپنے دین کے مسئلہ میں غلو نہ کرو ۔ (حد سے نہ بڑھو) اور حق کے سوا اللہ پر کوئی بات نہ کہو ۔ مسیح تو عیسٰی ابن مریم ہیں ، اللہ کے رسول ہیں اور اس کا ایک کلمہ (کُنْ) ہیں جس کو مریم کی طرف ڈالا اور خدا کے پاس کی ایک روح ہیں لہذا تم اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ ۔ اور تین نہ کہو ۔ اپنی بھلائی کے لئے (تثلیث سے) باز آؤ (تین خدا نہ کہو) ۔ (سب کا) معبود ایک اللہ ہی ہے ۔ وہ اس سے پاک ہے کہ اس کو اولاد ہو ۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس کی مِلک ہے ، (اس کے بندے ہیں) کام بنانے کے لئے (کارسازی کے لئے) ایک اللہ کافی ہے ، (وافی ہے ، بس ہے) ۔

تثلیث عدم تحقیق کا نتیجہ ہے

صاحبو! موجود بالذات جو اصلی وجود رکھتا ہے، خدا ہے جو ایک ہے۔ خدا کے ساتھ اس کے اسماء وصفات ہیں جو مستقل وجود نہیں رکھتے۔ انتزاعی اور سمجھ میں آنے کی چیز ہیں، خدا نے تمام چیزوں کو جان کر پیدا کیا ہے، یہ نہیں کہ پیدا کرنے کے بعد جانا ہو۔ تمام چیزیں جو خدائے تعالیٰ کو پہلے سے معلوم تھیں۔ ان کو اعیانِ ثابتہ، حقائق اشیاء طبائع، جائزات اور حقائق ممکنات کہتے ہیں۔ جتنی چیزیں خدائے تعالیٰ کو معلوم ہیں، کیا وہ سب موجود ہوگئی ہیں۔ نہیں، تمام معلوم چیزیں موجود نہیں ہوئی ہیں۔ اللہ کے اسماء وصفات کی تجلی اعیانِ ثابتہ، حقائق اشیاء پر پڑتی ہے اور اللہ اس عینِ ثابت کو کُنْ فرماتا ہے تو وہ چیز موجود ہوجاتی ہے، ان کے ملنے سے ممکن یعنی بندہ پیدا ہوتا ہے۔ عیسائیوں کے پاس اُصولِ تقویم اور اقانیم ثلاثہ تین چیزیں ہیں۔ (۱) باپ، (۲) بیٹا، (۳) روح القدس۔ ہندوؤں کے پاس (۱) خدا (۲) مادّہ (۳) جیو یعنی روح، اور بعض کے پاس چوتھا جزو آکاش یعنی وسعتِ علم الٰہی، جس میں تمام چیزیں ظاہر ہیں۔ تحقیق نہ رکھنے اور غور وفکر نہ کرنے کی وجہ سے تثلیث کے دلدل میں پھنس گئے ہیں۔ اللہ کو وہ، باپ کہتے ہیں جو سب کی اصل ہے۔ وہ عینِ ثابت اور حقیقتِ شئے کو بیٹا اور مادّہ کہتے ہیں جو ذاتِ خداوندی سے ظاہر ہوا ہے اور تجلی اسماء الٰہی کو جو امرِ کُنْ کے ساتھ حقیقتِ ممکنہ پر پڑتی ہے، روح القدس اور جیو کہتے ہیں۔ وسعت علمِ الٰہی کو جس میں تمام اشیاء کا ظہور ہورہا ہے (اور کوئی چیز علمِ الٰہی سے باہر نہیں) آکاش اور خلو کہتے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؛ تثلیث کے گورکھ دھندے سے نکلو، یہ تمہارے ہی لئے خیر ہوگا۔ تم کو ایک خدا بس ہے، وہی کارساز ہے۔ جس کا وجود بالذات نہیں، اس کی حرکت بالذات کیسے ہوگی؟ تم کو، تمہارے تمام کاموں کو، خدا نے پیدا کیا ہے۔

الحاصل توحید مسلمانوں کا اصل اُصول ہے، اسی پر ہمیشہ قائم رہنا چاہیئے۔

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿۱۷۲﴾

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ ؛ ہرگز عار نہ کریں گے مسیح، برا نہ مانیں گے۔ نَكْفٌ ؛ مادہ ہے جدا ہونا، کراہت کرنا۔ اَنْ يَّكُوْنَ ؛ کہ ہو۔ اصل میں عَنْ اَنْ يَّكُوْنَ ہے۔ عَبْدًا لِّلّٰهِ ؛ اللہ کا بندہ، وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؛ اور نہ ملائکہ مقربین۔ خدا کے مقرب فرشتے، دربارِ الٰہی کے رہنے والے۔ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ ؛ اور جو عار سمجھے، کراہت کرے۔ عَنْ عِبَادَتِهٖ ؛ اس کی بندگی سے، اس کا بندہ ہونے سے۔ وَيَسْتَكْبِرْ ؛ اور خود کو بڑا سمجھے، تکبر کرے، سرکشی کرے۔ فَسَيَحْشُرُهُمْ ؛ پھر وہ عنقریب ان کو جمع کرے گا۔ اِلَيْهِ ؛ اپنی طرف، اس کی طرف۔ جَمِيْعًا ؛ سب کو۔

ترجمہ:- مسیح اور (دربارِ الٰہی کے) مقرب فرشتے اللہ کے بندے ہونے سے ہرگز عار نہیں کریں گے۔ اور جو اس کی (اللہ کی) بندگی سے عار کرے اور (خود کو بڑا سمجھے) تکبر کرے تو وہ عنقریب اُن سب کو اپنے پاس جمع کرلے گا۔

انسان کا مرتبہ جامعیت کی وجہ سے بلند ہے

صاحبو ! بعض حضرات خیال کرتے ہیں کہ فرشتوں کا مرتبہ پیغمبروں سے زیادہ ہے مگر یہ صحیح نہیں ۔ فرشتے غیر مادی ہیں ان کو قربِ حق ہے ۔ انسان نرا مادی نہیں ، بلکہ روح اور تن دونوں کا مجموعہ ہے ۔ انسان میں جو جامعیت ہے فرشتوں میں کہاں ؟ فرشتوں کے علوم مخصوص اور محدود ہیں ۔ حضرت انسان کا علم لا محدود ہے ۔''لَا تَقِفُ عِنْدَ حَدٍّ '' ہے ، کہیں ختم نہیں ہوتا ۔ لہٰذا جب انسان بُرے کام کرتا ہے تو وہ حیوانوں سے بدتر ہے ، کیونکہ حیوانوں کو عقل نہیں ، جو برائیوں سے مانع ہے ۔ اور جب انسان اچھے کام کرتا ہے تو وہ فرشتوں سے اچھا ہے ، کیونکہ باوجود موانع کے اچھا کام کرتا ہے ۔

پیغمبروں کا کیا پوچھنا ، خصوصاً سید المرسلینؐ کے ملائکہ سے افضل ہونے میں کیا کلام ہے ۔ انسانِ کامل مسجودِ ملائک ہے ، محلِ نظرِ الٰہی ہے ۔

آفرینِ آفرینش زہ بہ اورنگِ شہی ÷ نورِ چشم صاحبِ خانہ چراغِ خانہ ہم

مقصدِ خلق جہاں مرآۃِ اسماء وصفات ÷ زینت افزاے سریرِ وافسرِ شاہانہ ہم (حسرت صدیقی)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ پھر جو لوگ ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور نیک کام کئے ، اعمالِ صالحہ کئے ۔ فَيُوَفِّيْهِمْ ؛ ان کو پورا پورا دے گا ، کافی وافی دے گا ۔ اُجُوْرَهُمْ ؛ ان کے اجر ، ان کے ثواب ، ان کے بدلے ۔ وَيَزِيْدُهُمْ ؛ اور اُن کو زیادہ دے گا ، اور بھی دے گا ۔ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اپنے فضل وکرم سے ، ان کے استحقاق سے بڑھ کر ۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ ؛ اور جو لوگ ۔ اِسْتَنْكَفُوْا ؛ کراہت کی ، عار سمجھا ، برا مانا ۔ وَاسْتَكْبَرُوْا ؛ اور تکبر کیا ، خود کو بڑا سمجھا ۔ فَيُعَذِّبُهُمْ ؛ تو ان کو عذاب کرے گا ، ان کو سزا دے گا ۔ عَذَابًا اَلِيْمًا ؛ دردناک عذاب ، تکلیف دہ سزا ۔ وَلَا يَجِدُوْنَ ؛ اور نہ پائیں گے ۔ لَهُمْ ؛ اپنے لئے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ خدا کے سوا ، خدا کے مقابل ، خدا کے سامنے ۔ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ؛ نہ یار نہ مددگار ، نہ محبت کرنے والا ، نہ نصرت دینے والا ۔

ترجمہ :- پھر جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے اعمالِ صالحہ کئے ، اُن کو اُن کا اجر کافی وافی دے گا اور اپنے فضل سے اور زیادہ دے گا اور جو عار اور تکبر کرتے ہیں تو اُن کو (اللہ) عذابِ الیم دے گا ۔ (دردناک سزا دے گا) اور خدا کو چھوڑ کر وہ کسی کو نہ یار پائیں گے ، نہ مددگار ۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ ؛ لوگو ۔ قَدْجَآءَ كُمْ ؛ تمہارے پاس آ چکی ہے ۔ بُرْهَانٌ ؛ دلیلِ قاطع ۔ بَرَہَ ۔ يَبْرَہُ ۔ بَرْهًا ؛ کاٹنا ۔ بَرْهَةٌ ؛ زمانہ کا ایک حصّہ ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ، اُس کی طرف سے ۔ وَاَنْزَلْنَا ؛ اور ہم نے اتارا ۔ اِلَيْكُمْ ؛ تمہاری طرف ۔ نُوْرًا مُّبِيْنًا ؛ نورِ تاباں ، قرآن ، پیغمبر ، مذہب ۔

ترجمہ :- لوگو ! تمہارے رب کے پاس سے تمہارے پاس دلیلِ قاطع آ چکی (پہنچ چکی) اور ہم نے تمہاری طرف نورِ تابان اتارا ۔ (ایمان سے سرفراز کیا ، پیغمبر سے سرفراز کیا ۔ ان کی روشنی میں چلو ، اُن کی اتباع کرو)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ؁ ١٧٥

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ ؛ پھر جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ۔ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ ؛ اور اس کو مضبوط پکڑ لیا ۔ اس کا دامنِ رحمت تھام لیا ، اس کے احکام مان کر اپنی حفاظت کر لی ۔ اِعْتِصَام ؛ مضبوط پکڑنا ۔ کسی چیز کو تھام کر اپنی حفاظت کرنا ۔ عِصْمَتْ حفاظت ۔ فَسَيُدْخِلُهُمْ ؛ پس ان کو عنقریب داخل کرے گا ۔ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ؛ اپنی رحمت وفضل میں ۔ وَيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ ؛ اور ان کو اپنی طرف ہدایت کرے گا ، دکھادے گا ، پہنچا دے گا ۔ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ؛ سیدھا راستہ ، صراطِ مستقیم ۔

ترجمہ :- پھر جو اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو ان کو اپنی رحمت وفضل میں داخل کرے گا اور ان کو اپنی طرف پہنچنے والا سیدھا راستہ دکھا دے گا ۔

اس سے پہلے ترکہ اور کلالہ کے احکام بیان کئے گئے تھے ۔ سورۂ نساء تمام ہو رہا ہے ۔ لہذا ترکہ کا تتمہ بیان کیا جاتا ہے واضح ہو کہ اکثر لوگ ربطِ آیات کی ضرورت پر بہت زور دیتے ہیں ۔ ایک انگریز نے ایک بات لکھی ہے جس کو میں بھی پسند کرتا ہوں ۔ قرآن شریف کوئی تالیف ، تصنیف نہیں ہے ، اللہ کا کلام ہے ۔ لوگوں کو جیسی ضرورت ہوئی انھوں نے سوال کیا اور اس کا جواب دیا گیا ۔ تورات ، انجیل کو دیکھو ، تمام آسمانی کتابوں میں یہی حالت ہے ۔ حسبِ ضرورت احکام اُترے ہیں بے ربطی ہی کلام اللہ ہونے کی دلیل ہے ۔ مگر ایک بینا دل کے لئے ربط مل جاتا ہے ۔

قرآن کوئی کہانی نہیں کہ تسلسل ہو

يَسْتَفْتُوْنَكَ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۭ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۭ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۭ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاۗءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۭ

٤٥٤

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ١٧٦

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؛ تم سے لوگ حکم پوچھتے ہیں ،فتویٰ لیتے ہیں ۔قُلِ اللّٰـهُ يُفْتِيْكُمْ ؛تم کہو اللہ حکم دیتا ہے ۔فِی الْكَلٰلَةِ ؛ کلالہ کے بارے میں (اس کے متعلق یہ ہم نے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ جس کے ماں باپ اور اولاد نہ ہو وہ کلالہ ہے)اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ ؛ اگر کوئی شخص مرجائے ،اگر کوئی مرد ہلاک ہو ۔لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ ؛ نہ ہو اس کے لئے اولاد ۔وَلَهٗ اُخْتٌ ؛ اور اس کی ایک بہن ہو ۔فَلَهَا نِصْفُ مَاتَرَكَ ؛ تو اس کی بہن کے لئے ہے نصف اس ترکے کا جو بھائی نے چھوڑا یعنی ماں باپ اور اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو اس کو ترکے کا نصف حصّہ ملے گا ۔وَهُوَيَرِثُهَا ؛ اور وہ بھائی ،بہن کا وارث ہوگا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؛ اگر اس بہن کی اولاد نہ ہو ۔فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ ؛ اگر اس کی دو بہنیں ہوں ۔فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ ؛ تو ان دونوں بہنوں کو دو ثلث ملے گا ۔مِمَّا تَرَكَ ؛ ترکہ سے ،اس چیز سے کہ بھائی نے چھوڑی ۔وَاِنْ كَانُوْآ اِخْوَةً ؛ اگر ہوں کئی بھائی ۔رِجَالًا وَّنِسَآءً ؛ کچھ مرد کچھ عورتیں ۔اَخٌ اور اُخْتٌ کو ملا کر تَغْلِيْبًا اِخْوَةً کہا گیا ۔فَلِلذَّكَرِ ؛ تو مرد کے لئے یعنی بھائی کے لئے ۔مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؛مثل حصّے دو عورتوں کے ۔يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ ؛ اللہ تم کو بیان کرتا ہے ،صاف صاف احکام دیتا ہے ۔اَنْ تَضِلُّوْا ؛ (مفعول لہٗ ہے بمعنی كَرَاهَةَ اَنْ تَضِلُّوْا ۔) کہ کہیں تم گمراہ نہ ہوجاؤ ۔وَاللّٰـهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ کو ہر شئے کا علم ہے ،اللہ سب کچھ جانتا ہے ۔

ترجمہ :- لوگ تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں ۔تم کہو اللہ تم کو کلالہ کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے جس کی اولاد نہ ہو ، اور بہن ہو تو اُس (بہن) کے لئے آدھا ترکہ ہے (اور اگر بہن مرجائے) اور بہن کی اولاد نہ ہو تو بھائی اس کا وارث ہوجائے گا ۔اگر (کلالہ کے) دو بہنیں ہوں تو ان کو ترکے میں سے دو ثلث (حصّہ ملے گا) ، اور اگر کئی بھائی بہنیں ہوں یعنی مرد اور عورت ہوں تو مرد کو دو عورتوں کے برابر حصّہ ملے گا ۔اللہ تم سے اس لئے احکام بیان فرماتا ہے تاکہ تم (تقسیم ترکہ میں) گمراہ نہ ہوں اللہ کو تو ہر شئے کا علم ہے ۔

واضح ہو کہ اگر کوئی عورت مرجائے اور شوہر اور بھائی چھوڑے تو شوہر کو نصف اور باقی کل مال بحیثیت عصبہ بھائی کو ملے گا ۔اگر کوئی مرد مرجائے اور زوجہ اور بہن چھوڑ جائے تو زوجہ کو رُبع اور باقی تین رُبع میں سے بہن کو نصف بحیثیت ذی فرض اور رُبع بہ حیثیت رَد کیوں کہ شوہر و زوجہ ایسے ذی فرض ہیں جو ہم نسب نہیں ہیں بلکہ ان میں رشتہ زوجیت ہے ، ایسوں پر رَد نہیں ہوتا ۔اگر کوئی زوجہ اور بھائی بہن چھوڑے تو زوجہ کو رُبع اور بھائی کو نصف اور بہن کو رُبع ۔

فرائض کے مسائل بہت مشکل ہیں ۔لہٰذا فرائض کی کتاب دیکھنے کی ضرورت ہے ، بلکہ کسی تجربہ کار اُستاد سے پڑھنے کی حاجت ہوتی ہے ۔

فرائض کے مسائل مشکل ہیں ان کے لئے فقہاء سے رجوع کریں

سُورَةُ الْمَائِدَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّعِشْرُونَ آيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوعًا

سورۂ مائدہ ، اس کی ایک سو بیس (١٢٠) آیتیں ہیں اور سولہ (١٦) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ نِسَـــــآء میں اکثر احکام معاملات بیان کئے گئے تھے ، اسی سلسلہ میں کھانے اور پینے ، حلال وحرام چیزوں کے احکام بیان کئے گئے ہیں ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۭ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا

مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۝١

یٰٓاَ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اے مسلمانوں ! اَوْفُوْا ؛ پورا کرو ۔ بِالْعُقُوْدِ ؛ عہدوں کو ۔ وعدوں کو ۔ عُقُوْد جمع عَقْدٌ ؛ گرہ ۔ اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؛ اپنے معاہدوں اور وعدوں کو وفا کرو ، ایفائے وعدہ کرو ۔ اُحِلَّتْ لَکُمْ ؛ تمہارے لئے حلال کردیئے گئے ہیں ۔ بَھِیْمَةُ ؛ چرانے والے ، بات نہ کرنے والے ، چوپائے ۔ اَلْاَنْعَامِ ؛ غریب جانور جو کھائے جانے کے قابل ہیں ۔ جمع نَعَمٌ ۔ نُعُوْمَةٌ ۔ نرمی ۔ نازکی ۔ بَھِیْمَةُ الْاَنْعَامِ ؛ وہ حیوان صامت یعنی بے زبان جانور جو کھائے جاتے ہیں ۔ یہہ اضافت ایسی ہے جیس کہ خَاتَمُ فِضَّةٍ میں ہے یعنی چاندی کی انگوٹھی ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ مَا ؛ جو ۔ یُتْلٰی ؛ بیان کیا جاتا ہے پڑھ کر سنایا جاتا ہے ۔ عَلَیْکُمْ ؛ تمہارے سامنے ۔ مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ ؛ جو تم کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے ، جس کی تلاوت کی جاتی ہے ۔ غَیْرَ ؛ نہ ۔ مُحِلِّی ۔ اصل میں مُحِلِّیْنَ تھا ۔ حلال سمجھنے والے ۔ اضافت سے مُحِلِّیْنَ کا نون گرگیا ۔ اَلصَّیْدِ ؛ شکار ۔ بحالیکہ حلال نہ سمجھیں ۔ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؛ اور تم احرام باندھے ہوئے ہو ۔ اَحْرَمَ ؛ احرام باندھا ۔ حُرُمٌ وَ مُحْرِمٌ ؛ احرام باندھا ہوا شخص ۔ اِنَّ اللّٰہَ ؛ بے شک اللہ ۔ یَحْکُمُ ؛ حکم کرتا ہے ۔ مَا ؛ جو ۔ یُرِیْدُ ؛ ارادہ کرتا ہے ، چاہتا ہے ۔

ترجمہ :- اے ایمان دارو ! وفائے عہد کرو (تمہیں اطاعتِ خداوندی کا جو حکم دیا گیا ہے ، اس کے پابند رہو ۔ خدا جو فرمائے اس پر عمل کرو ۔ خدا جانور کو ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے ، تم ذبح کرنے میں کوتا ہی نہ کرو) ۔ تمہارے لئے وہ جانور حلال ہیں (جن کے کھانے کی اجازت دی گئی ہے) مگر وہ (جانور تمہارے لئے جائز نہیں) جن (کی ممانعت) کا حکم تم کو سنادیا گیا ہے ۔ احرام کی حالت میں تم شکار کو بھی حلال نہ سمجھو ۔ بے شک خدا جو چاہتا ہے ، حکم دیتا ہے ۔

(غور کروگے تو اس کے کچھ نہ کچھ فوائد تم کو حاصل ہوں گے)

صاحبو ! بعض نادان کہتے ہیں کہ جانوروں کو حلال کرنا اور ان کو کھانا ظلم اور سخت دلی ہے ، ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ درختوں میں بھی جان ہے ، سچ پوچھو تو کونسی چیز ہے کہ اس میں اس کے لائق جان نہیں ،'' وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ ؛ جمادات نباتات کی غذا ہوجاتے ہیں ، نباتات حیوانات کی غذا بن جاتے ہیں ۔ حیوانات کی فطرت پر غور کرو ۔ بعض نباتات کو کھاتے ہیں اور بعض حیوانات کو بھی کھاتے ہیں ۔ حضرتِ انسان ہر چیز کو اپنے لائق بنا کر کھاتے ہیں ۔ انسان نہ غلّہ خور ہے ، نہ حیوان خور ۔ میووں میں سے چھلکا اور بیج پھینک دیتے ہیں ، غلّہ اور حیوانات کو بھی پکا کر کھاتے ہیں ۔ انسان کیا ہے طلسمات کا پُتلا ہے ۔

کون سی شئے ہے نہیں جو مجھ میں ÷ اک طلسمات کا پُتلا ہوں میں (حسرت صدیقی)

عقل کے ہتھیار سے درندوں ، چرندوں سب پر حکومت کرتا ہے ۔ مناسب ، غیر مناسب کو سمجھنے والا خدا ہے ۔ درندوں کو اور حشرات کو نہ کھاؤ بہتر ، احرام میں کسی جانور کو شکار کر کے نہ کھاؤ بہتر ۔ روزے میں نہ کچھ کھاؤ نہ پیو بہتر ۔ نہ ضرورت سے زیادہ نرم دل بنو ، نہ ضرورت سے زیادہ سخت دل ۔ درندوں کا گوشت کھانے سے درندگی پیدا ہوتی ہے ۔ اور مطلق گوشت چھوڑ دینے سے بزدلی اور نامردی آجاتی ہے ۔ تم جانتے ہو شیر گوشت کھاتا ہے ، اور بیل گھاس ۔ ذرا بتاؤ ان میں سے کون بہادر ہے اور کون بزدل اور کون ضعیف القلب ؟

او انسان ! تو نے سب کو کھایا ، سب کو فنا کیا ، ذاتِ الٰہی میں اپنی فنا کی بھی سوچ ۔ جمادات بعدِ فنا نباتات بنے ، نباتات بعدِ فنا حیوانات بنے ، اور حیوانات بعدِ فنا انسان بنے ۔ او انسان ! خود کو فنا کر ، دیکھ تو کیا ہوتا ہے ، جہاں سے نکلا تھا وہیں پہنچتا ہے ع بخدا تا نہ چشتی کے دانی

گم شدن درگم شدن دینِ من است ÷ نیستی درہست آئینِ من است

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰہِ وَلَا الشَّھْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْھَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَآ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْکُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝۲

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ۔ لَا تُحِلُّوْا ؛ اُسے حلال نہ سمجھو ، ان کی بے حرمتی کو جائز نہ جانو ۔ شَعَآئِرَ اللّٰہِ ؛ اللہ کی نشانیوں کو ۔ شَعَآئِرَ جمع شَعِیْرَۃٌ یا شَعْرَۃٌ ۔ یعنی وہ چیزیں جن کو خدا نے باحرمت کیا ہے ، اور خدا کی طرف ان کی نسبت ہو ، مثلاً حرم میں شکار نہ کرنا وغیرہ ۔ وَلَا الشَّھْرَ الْحَرَامَ ؛ اور نہ باعزت وحرمت مہینوں کو حلال سمجھو ، یعنی اُن میں جنگ نہ کرو ۔ شَھْر اسمِ جنس ہے ۔ واحد ، جمع دونوں پر مستعمل ہوتا ہے ۔ حرام مہینے چار ہیں ، ذوالقعدہ ، ذوالحجہ ۔ محرم ، رجب

اِن مہینوں میں قریش کے کافر بھی جنگ کو ناجائز سمجھتے تھے ۔ وَلَا الْھَدْیَ ؛ اور نہ ہدی کو بے عزت کرو ۔ ہدی کیا ہے؟ وہ نذر و نیاز ہے جو اللہ کے لئے کعبہ میں بھیجی جاتی ہے ، یعنی اُونٹ ، گائے ، بکری ۔ ھَدْی کا واحد ھَدْیَۃٌ ۔ وَلَا الْقَلَآئِدَ ؛ اور نہ قلادہ پہنے ہوئے جانوروں کو ۔ جمع قلادہ ؛ ہار ، گلے کا پٹا ، رسّی ۔ اس کا مادہ قلد ہے بمعنی بٹنا ۔ کیونکہ قدیم زمانے میں بالوں کی رسی بطور قربانی کی نشانی کے ، جانوروں کے گلے میں ڈالی جاتی تھی ۔ وَلَآ آمِّیْنَ ؛ اور نہ قصد کرنے والوں کو ۔ اَمَّ ۔ یَؤُمُّ ۔ اَمًّا ؛ قصد کرنا ۔ اِمَامٌ ؛ جس کی طرف نماز میں اقتداء کے لئے قصد کیا جاتا ہے ۔ مَاْمُوْمٌ ؛ مقتدی ۔ اُمٌّ ؛ ماں ، جس کی طرف بچے قصد کرتے ہیں ۔ یہاں مدِ طویل ہے ، اس لئے تین الف کے برابر اس کو دراز کریں ۔ اَلْبَیْتَ الْحَرَامَ ؛ باحرمت گھر ۔ کعبۃ اللہ شریف ۔ یَبْتَغُوْنَ ؛ چاہتے ہیں ، طلب کرتے ہیں ۔ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّھِمْ ؛ اپنے رب کا فضل و کرم ۔ وَرِضْوَانًا ؛ اور اس کی رضا مندی یعنی جو حاجی خدا کی رضا جوئی میں بیت اللہ کا اِرادہ کرتے ہیں ان سے جنگ نہ کرو ۔ وَاِذَا حَلَلْتُمْ ؛ اور جب تم حلال ہوجاؤ یعنی احرام اُتاردو ۔ فَاصْطَادُوْا ؛ پس شکار کرو ، شکار کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ۔ اصل امر میں وجوب ہے ۔ اباحت اور جواز کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے ۔ ظاہر ہے کہ یہاں ''اصطادوا'' کا امر وجوب کے لئے نہیں ہے ، کیونکہ اگر وجوب کے لئے ہوتا تو شکار نہ کرنے سے گناہ لازم آتا ، مگر ایسا تو نہیں ہے ۔ وَلَا یَجْرِ مَنَّکُمْ ؛ اور نہ برانگیختہ کرے تم کو اور نہ آمادہ کرے تم کو ، جرم کے اصلی معنی کسب کے ہیں ، دشمنوں کی عداوت کا نتیجہ تمہاری تعدی نہ بنے اور پھر ناپسند امر کا کرنا اسی سے مجرم ہے ۔ شَنَاٰنُ قَوْمٍ ؛ کسی قوم کی عداوت ۔ اَنْ صَدُّوْکُمْ ؛ اس وجہ سے کہ انھوں نے تم کو روکا تھا ۔ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛ مسجد حرام سے ، کعبۃ اللہ شریف سے ، شہر شریف سے ۔ اَنْ تَعْتَدُوْا ؛ کہ تم تعدی کرو ۔ حد سے بڑھ جاؤ کہ حق ناحق بن جائے ۔ وَتَعَاوَنُوْا ؛ اور باہم اعانت ، مدد ، ہمدردی کرو ۔ عَلَی الْبِرِّ ؛ بھلائی پر ، خیر متعدی پر ، اس بھلائی پر جس کا اثر دوسروں تک پہنچے ۔ وَالتَّقْوٰی ؛ اور پرہیزگاری پر ۔ وَلَا تَعَاوَنُوْا ؛ اور ایک دوسرے کی باہم مدد نہ کرو ، اعانت نہ کرو ۔ عَلَی الْاِثْمِ ؛ گناہ پر ۔ وَالْعُدْوَانِ ؛ اور تعدی اور زیادتی پر ۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ۔ پرہیزگاری اختیار کرو ۔ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ؛ بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے ۔ عِقَاب ؛ عقوبت ، وہ سزا جو بعدِ جرم دی جاتی ہے ۔ عَقَبْ ؛ پیچھے ، بعد ۔ عَقِبْ ؛ ایڑی ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! حلال نہ سمجھو (اور بے حرمت نہ کرو) اللہ کی نشانیوں کو اور نہ عزت والے کسی مہینہ کو اور نہ ھَدی (یعنی قربانی کے جانور) کو ، اور نہ ان (قربانی کے جانوروں) کو جن کے گلے میں پٹے ڈالتے ہیں ، اور نہ بیت الحرام کے قصد کرنے والوں کو جو اپنے رب کا فضل اور اُس کی رضا مندی چاہتے ہیں ، اور جب تم حلال ہوجاؤ اور احرام کھول دو تو شکار کرو (اس کی ممانعت نہیں) اور نہ کسی قوم کی دشمنی کہ انھوں نے تم کو مسجد حرام سے روک دیا (جیسا کہ حدیبیہ میں ہوا) تم کو تعدّی اور زیادتی کرنے پر آمادہ کرے اور (دوسروں کو پہنچنے والے) نیک کام اور تقویٰ (اور پرہیزگاری) میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور تعدّی (زیادتی) میں باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرو (تقویٰ اختیار کرو) بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے ۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣﴾

اس سے پہلے اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ فرمایا تھا۔ یعنی وہ چیزیں جو حرام ہیں، اب اس کی تفصیل کی جارہی ہے۔

حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ ؛ تم پر حرام کردیا گیا۔ اَلْمَیْتَةُ ؛ مُردار یعنی وہ جانور جو بغیر ذبح کے مرگیا۔ وَالدَّمُ ؛ اور خون۔ عربوں کی عادت تھی خون کو آنت میں بھر کر بھون لیتے یا تل لیتے تھے۔ اس کا کھانا سخت حرارت پیدا کرتا ہے، جو مُضر ہے۔ وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ ؛ اور سور کا گوشت۔ وَمَآ اُهِلَّ ؛ اور جن پر زور سے پکارا گیا ہو۔ پہلی رات کے چاند کو دیکھ کر سب شور مچاتے ہیں۔ چاند، چاند، اس لئے اس کو ہلال کہا گیا۔ لِغَیْرِ اللّٰہِ ؛ غیرِ خدا کا نام۔ بِہٖ ؛ اس پر یعنی ذبح کے وقت غیرِ اللہ کا نام لیا جائے۔ اسلام سے پہلے۔ "بِاسْمِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰی" کہہ کر ذبح کرتے تھے۔ اس کی ممانعت کی گئی ہے۔ یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ بُت پرستی سے بچایا جائے۔ معمولی اضافت یعنی "یہ کسی کا ہے" کہنا جائز ہے۔ دیکھو! ہم کہتے ہیں، یہ گھوڑا میرا ہے، یہ گائے میری ہے، یہ بکرا میرا ہے۔ غیرِ اللہ کے نام سے ذبح جائز نہیں۔ اس امر کی تمام تفسیریں شہادت دیتی ہیں۔

بعض لوگوں نے تو اتنی تنگدلی بتائی ہے کہ بزرگوں کی فاتحہ کا کھانا بھی اُن کے پاس مَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ ؛ میں داخل ہے۔ ان نادانوں کو نہ ایصالِ ثواب معلوم ہے نہ نسبتِ مجازی ہی کو جانتے ہیں۔ غالباً انھوں نے یہ حدیث نہیں سنی کہ جب حضرتؐ کے حکم سے سعدؓ بن عبادۃ نے کنواں کھدوایا تو پکار دیا گیا کہ هٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔ ان بدنصیبوں کو نہ فاتحہ نصیب ہے نہ درود۔ کیونکہ یقیناً وہ اس حدیثِ مشہور سے بے خبر ہیں۔ کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَاْ بِحَمْدِ اللّٰہِ فَهُوَ اَبْتَرُ ؛ (ہر ایک اہم چیز جس سے پہلے اللہ کی حمد نہ بیان کی گئی ہو وہ ابتر ہے، بے خیر ہے) دیکھو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ذبح کے وقت فرماتے تھے: هٰذَا مِنْ محمد وَاٰلِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؛ دیکھو هٰذَا من محمد وَاٰلِہٖ عندالذبح کہا گیا ہے مگر ذبح تو بسم اللہ واللہ اکبر پر ہے۔ صاحبو! بعض وقت اپنی اور غیر کی طرف نسبت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کہے "یہ گھر میرا نہیں ہے خدا کا ہے" تو وہ وقف ہوجائے گا۔ یا اگر کوئی کہے کہ "یہ بیوی میری نہیں ہے خدا کی ہے" تو کفر ہوجائے گا۔ کہاں کفار کا یہ

کہنا کہ بسمِ اللات والعزّٰی اور کہاں مسلمان کا کہنا ''بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر''۔

بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ خوش حال لوگوں کو کھانا کھلانے کا کوئی ثواب نہیں۔ ایصالِ ثواب صدقہ ہے۔ اِن کو معلوم ہونا چاہیئے کہ دوست کو کھانا کھلانا خواہ امیر ہو یا غریب اور خود اپنی بیوی کو کھانا کھلانا بھی ثواب ہے، اگر چہ وہ سیدانی ہو یہاں صدقہ بمعنی موجب ثواب ہے، نہ کہ صدقہ بمعنی زکوٰۃ بیچارے سمجھ سے معذور ہیں۔ صدقہ اور ثواب کے سمجھنے سے کوسوں دور ہیں۔ ہمارے اس خیال کی تائید وَلَا تَـاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اور وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ سے ظاہر ہے یعنی غیرِ خدا کے نام پر اگر ذبح کیا جائے تو وہ بُت پرستی میں داخل ہے۔ اس مسئلہ کی تھوڑی سی تفصیل ہم نے سورۂ فاتحة کی تفسیر میں کردی ہے۔

وَالْمُنْخَنِقَةُ ؛ اور جو گلا گھٹنے سے مرجائے یعنی منڈی مروڑ کر مارا جائے۔ خَنْقٌ ؛ گلا گھونٹنا۔ اِنْخِنَاقٌ ؛ گلا گھٹنا۔ پھانسی دیا جانا۔ وَالْمَوْقُوْذَةُ ؛ اور جو لٹھ یا پتھر کے مارنے سے مرجائے۔ وَالْمُتَرَدِّیَةُ ؛ جو اوپر سے گر کر مرجائے۔ وَالنَّطِیْحَةُ ؛ اور جو سینگ مارنے سے مرجائے۔ نَطَحَ ؛ سینگ مارا۔ وَالنَّطِیْحَةُ ؛ اور سینگ مارا ہوا۔ وَمَآ اَكَلَ ؛ اور جس کو کھائے اور جس کو کھایا ہو۔ اَلسَّبُعُ ؛ درندہ۔ اِلَّا مَاذَكَّیْتُمْ ؛ اگر جان باقی ہو، اور تم نے اُسے ذبح کیا ہو تو وہ ممانعت سے مستثنٰی ہے۔ مگر جسے تم نے ذبح کیا ہو۔ وَمَا ذُبِحَ ؛ اور جو ذبح کیا گیا ہو۔ عَلَى النُّصُبِ ؛ بتوں پر۔ اس کا واحد نَصِیْب ہے۔ نَصَبَ ؛ کھڑا کیا۔ ہر چند کہ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ، مَآ اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ میں داخل تھا، مگر چونکہ آدمیوں کے نام پر بھی ذبح ممکن ہے، اس لئے بتوں کے نام پر ذبح کرنے کو زیادہ اہمیت دی گئی۔ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا اور ایسا تقسیم کرنا بھی حرام ہے۔ بِالْاَزْلَامِ ؛ جمع زَلَمْ (فف) یا زُلَمْ ؛ (ضف) اور تیروں پانسوں کے ذریعہ سے گوشت تقسیم کرنا۔ یہ اکثر جوے میں ہوتا تھا۔

عربوں کی عادت تھی کہ ایک تھیلی میں تین تیر رکھتے، ایک پر ''ہاں'' لکھتے، ایک پر ''نہیں'' لکھتے، ایک خالی رہتا اور پھر ان میں سے ایک تیر نکالتے۔ اگر وہ تیر نکلتا جس پر ہاں لکھا ہوا ہے، تو سمجھتے کہ خدا نے اس کو چاہا۔ یہ ان کے دل کی من گھڑت بات تھی، قرعہ دوسری چیز ہے۔ بے اصل چیز کو یہ سمجھنا کہ خدا کی مرضی کے مطابق ہے یا نہیں، خدا پر حکم لگانا ہے۔

ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ؛ یہ سب گناہ اور بدمعاشی ہے۔ اَلْیَوْمَ ؛ اب، آج، اِس زمانے میں۔ یہاں یَوْمَ بمعنی زمانے کے ہے یَئِسَ ؛ مایوس ہوگیا۔ نا اُمید ہوگیا۔ مایوس ہوگئے۔ فاعل جمع ہو اور فعل پہلے ہو تو واحد آتا ہے۔ اَلَّذِیْنَ ؛ جو لوگ۔ كَفَرُوْا ؛ انکار کیئے۔ مِنْ دِیْنِكُمْ ؛ تمہارے دین سے۔ اب تمہارا دین کسی کے مٹائے نہیں مٹ سکتا وہ برابر ترقی کرتا جائے گا۔ آئندہ تمہارے دین کو کوئی نہیں مٹا سکتا۔ فَلَا تَخْشَوْهُمْ ؛ لہٰذا اے مسلمانو! تم ان کافروں سے نہ ڈرو۔ ان سے مرعوب نہ ہو۔ وَاخْشَوْنِ ؛ اور مجھ سے ڈرو۔ اَلْیَوْمَ ؛ آج اَكْمَلْتُ ؛ میں نے کامل کردیا۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے۔ دِیْنَكُمْ ؛ تمہارے دین کو۔ تمام اُصولی اور ضروری باتیں بیان کردی گئی ہیں۔ اب صرف قرآن کو سمجھنا اور اس سے احکام کا استنباط کرنا باقی ہے۔ جیسی جیسی ضرورت پیدا ہوگی، علماء اس سے احکام استنباط کریں گے۔ جو مدعی اُصولِ اسلام کے خلاف ایک لفظ بھی کہے تو وہ خود اس پر رَد ہے۔ ہر حکم کا ماخذ قرآن ہونا چاہیئے۔ بے ماخذ قول ناقابلِ قبول ہے۔ وَاَتْمَمْتُ ؛ اور میں نے تمام کیا۔ عَلَیْكُمْ ؛ تم پر۔ نِعْمَتِیْ ؛ میری نعمت۔ وَرَضِیْتُ ؛ اور میں راضی ہوگیا میں نے پسند کیا۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے۔ اَلْاِسْلَامَ ؛ اسلام کو۔ دِیْنًا ؛ دینوں میں سے۔ یعنی دینوں میں سے میں نے دینِ اسلام کو تمہارے لئے پسند کیا۔ فَمَنْ ؛ پھر جو۔ اُضْطُرَّ ؛ مضطر اور

بے قرار ہو۔ مجبور اور ناچار ہو۔ فِيْ مَخْمَصَةٍ ؛ سخت بھوک میں ، کئی دن فاقوں میں گزرے ہوں ۔ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ ؛ نہ مائل ہو۔ نہ قصد رکھتا ہو۔ لِاِثْمٍ ؛ گناہ کے لئے ، یعنی اس کا ارادہ حرام خوری کا نہ ہو اور مجبوراً جان بچانے کے لئے کچھ کھالے۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛ پس بے شک اللہ۔ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ معاف کرنے والا ، رحم کرنے والا ہے ۔ اللہ غفور رحیم ہے ۔

آدمی کا بھوک سے مرنا مردار کھانے سے زیادہ اہم ہے ، زیادہ برا ہے ، بڑے شر کے مقابلہ میں چھوٹے شر کو اختیار کرنا چاہیئے ۔

ترجمہ :- تم پر حرام کردیا گیا ہے ، مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس پر اللہ کے نام کے سوا ، دوسرے کا نام (ذبح کے وقت) پکارا گیا ہو اور (وہ جانور) جو گلا گھٹنے سے مرگیا ہو ، اور (وہ جانور) جو لاٹھی یا پتھر کے صدمہ سے مرگیا ہو ، اور وہ جو اوپر سے نیچے گر کر اس کے صدمہ سے مرجائے ، اور سینگ مارا ہوا (وہ جانور جس کو دوسرے جانور نے سینگ مارا ہو) ۔ اور جس کو درندے نے کھایا ہو ، مگر یہ کہ تم نے اس کو ذبح کیا ہو اور وہ (جانور) جو بُتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو ، اور پانسوں اور تیروں کے ذریعہ تقسیم کرنا بھی حرام ہے ۔ یہ (بڑی بُری بات ہے) گناہ کا کام ہے ۔ آج کافر تمہارے دین کی طرف سے مایوس (اور نا اُمید) ہوچکے ہیں ۔ پھر ان سے کیا ڈرتے ہو ، مجھ سے ڈرو ۔ آج میں نے تمہارے دین کو کامل کردیا ہے ، اور اپنی نعمت تم پر تمام اور پوری کردی اور دینوں میں سے تمہارے لئے اسلام کو پسند کیا ۔ پھر جو سخت بھوک کے مارے مضطر اور بے قرار ہوجائے (اور حرام خواری کا اِرادہ نہ رکھتا ہو) اور گناہ اس کا مقصود نہ ہو (اور کچھ حرام چیز کھالے) تو بے شک اللہ غفور رحیم ہے ۔

صاحبو ! اس آیت میں کئی ضروری مسائل بیان کردیئے گئے ہیں ۔ خنزیر کا گوشت پوست سب ناجائز ، خنزیر سراپا حرام ہے ۔ بڑا بے حیا جانور ہے جو اس کا گوشت کھاتے ہیں ان میں بھی بے حیائی آجاتی ہے ۔

ذبح کرنے کا کیا قاعدہ ہے؟ حلقوم یعنی گلا کھانے اور سانس کی نالی اور اس کے بازو کی دو رگوں میں سے ایک رگ کا کٹنا ضروری ہے ۔ اسلام میں بُت پرستی کی سخت ممانعت کی گئی ہے اور ان تمام چیزوں سے منع اور باز رکھا گیا ہے جو بُت پرستی کے متعلق ہیں ۔ جوے بازی بھی حرام ہے ، جو آج کل برج کی شکل میں عام طور پر کھیلی جاتی ہے ۔ خدا نے جوے بازی کی حرمت کو شراب کی حرمت کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس کام کو ناپاک اور شیطان کا کام فرمایا اور اس سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے ۔

صاحبو ! دینِ اسلام ایک مکمل اور عام دین ہے ۔ اس کا مقصدِ اعلےٰ توحید اور خدا کو ایک ماننا ہے ۔ اسلام نہ کسی خاندان سے خاص ہے نہ اس میں ذات پات کا جھگڑا ہے ، نہ کسی زبان سے خصوصیت رکھتا ہے ۔ اسلام توحید کے ساتھ مکارمِ اخلاق کی تعلیم دیتا ہے ۔ بُعِثْتُ لِاُ تَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ ؛ میں بہترین اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں ۔ اسلام کسی خاص ملک میں محبوس نہیں ہوسکتا ۔ اس میں تہذیب نفس اور مکارم اخلاق کے سوا دیوانی اور فوجداری ہر قسم کے قوانین موجود ہیں اسلام حریت اور مساوات کو پیدا کرتا ہے ۔ عورتوں کو بھی صاحبِ ملک اور توریث مانتا ہے ۔ عورتوں کی آزادی کے لئے اِس

اسلام عالمی مذہب ہے اس میں ہر قسم کے قوانین موجود ہیں

میں خُلع کا مسئلہ بھی ہے۔ اسلام میں دوسروں کو قتل کرنا تو ایک طرف کوئی شخص خودکشی بھی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اسلام سکھاتا ہے کہ تم خود اللہ کی مِلک ہو، اور اس کو خلاف حکمِ خدا ضائع نہیں کرسکتے۔

اسلام ایک دریائے ناپیدا کنار ہے، جس میں غوطہ مار کر سب پاک ہوجاتے ہیں۔ کوئی ذرا یہ تو بتادے کہ ساری دنیا کے لئے کونسا مذہب خدا نے بھیجا ہے۔ ہندوؤں کے پاس تو یہ ہے کہ اگر کوئی ویدؔ کو سن لے تو سیسہ پگھلا کر اس کے کان میں ڈالنا چاہیئے۔ مجوسیؔ، یعنی پارسی مذہب میں بھی تبلیغ نہیں، لہٰذا وہ بھی کسی کو پارسیوں میں مِلا نہیں سکتے۔ یہودیوں کا مذہب اب بھی غیر تبلیغی ہے۔ اور بنی اسرائیل کے سوا کوئی یہودی بن نہیں سکتا۔ جناب عیسٰی علیہ السلام بھی بنی اسرائیل میں سے تھے، اور موسوی مذہب کے پابند تھے کسی نے آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا، میں بیٹوں کی روٹی کتوں کے سامنے نہیں ڈالنا چاہتا۔ لہٰذا عیسائی مذہب بھی تمام اقوام کے لئے نہیں ہے۔ کافۃ الناس اور تمام اقوام عالم کے لئے صرف اسلام ہے۔ مسلمانوں کی دیکھا دیکھی آریوں اور پراٹسٹنٹ عیسائیوں نے اپنے مذہب کے خلاف دوسروں کو اپنے مذہب میں ملانا شروع کردیا ہے۔ وہ اپنی دانست میں مسلمانوں کے خلاف کرتے ہیں مگر رفتہ رفتہ بے اِرادہ اور بے اُصول، اسلام کو اختیار کئے چلے جارہے ہیں اور اپنے مذہب کو خیرباد کہہ رہے ہیں۔ انشاء اللہ ایک دن ایسا آئے گا کہ اسلام کی حقیقت ظاہر ہوجائے گی، اور ساری دنیا یہی مکمل مذہب اختیار کرنے پر مجبور ہوجائے گی۔

میں یقین سے کہتا ہوں اے مخالفینِ اسلام! تم قرآن کو دیکھو اوراس کو نظرِ تعمق سے دیکھو تمہارے دل میں تمہارے مذہب کی وقعت باقی نہ رہے گی۔ تم اس سے بھاگوگے مگر وہ تم کو کب چھوڑتا ہے۔ تمہارے کانوں سے، تمہاری آنکھوں سے تمہارے دل میں اترے گا۔ تمہارے دماغ میں بس جائے گا۔ تم مجبور ہوگے کہ اپنے مذہب کی اصلاح کرو۔ مگر کس کے اصول کی پابندی کے ساتھ؟ اسلام کے، یہ آبِ حیات ہے تمہارے مردہ دلوں کو زندہ کردے گا۔ تم اپنے مسلم ہونے سے انکار کئے چلے جاؤ، مگر دنیا شہادت دے گی، پکارے گی، چلاّ اُٹھے گی کہ یہ صورت وشکل اسلام کی ہے۔ اس کی آنکھیں ہیں، مگر افسوس! آنکھوں میں نور نہیں، زبان ہے مگر اس میں لکنت باقی ہے، ہاتھ پیر ہیں مگر شل ہیں۔ تم اسلام سے بھاگو، خوب بھاگو مگر وہ تم کو کب چھوڑتا ہے۔ تم کو چھاتی سے لگالے گا۔ اپنا دودھ پلائے گا اور تم کو اپنا بیٹا بنالے گا۔

بہرحال کامل دین اگر ہے تو اسلام ہی ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِ سْلَامُ۔ اسلام ہی خدا کا دین ہے۔ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ؛ جو اسلام کے سوا کسی اور مذہب کو اپنا دین بنائے تو وہ خدا کے پاس کبھی مقبول نہیں ہوگا وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ؛ اور وہ آخرت میں نقصان اور حیرانی میں ہوگا۔

ہمارے ان مباحث سے آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ اسلام دنیا سے تفرقہ اور پریشانی دفع کرنا چاہتا ہے۔ خدا ایک، رسول ایک، مذہب ایک، قانون ایک، اور پھر ایسا سیدھا سادہ مذہب کہ عقلِ سلیم مجبور ہے کہ اس کو قبول کرے۔ اسلام تمام عالم کو ایک انسان بنادیتا ہے جس کو انسانِ کبیر کہتے ہیں۔ اگر کسی کی آنکھ دکھے یا سر میں درد ہو یا کوئی اور عضو کو تکلیف پہنچے تو اس کا اثر تمام دیگر اعضاء پر بھی پڑتا ہے اور تمام جسم بیمار ہوجاتا ہے۔ اِسی طرح تمام افرادِ انسانی میں ہمدردی کی ضرورت ہے ہر ایک کو دوسرے کی تکلیف سے متاثر ہونا چاہیئے اور دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنا چاہیئے۔ اگر جسم کے ایک حصّہ میں بھی بیماری ہو تو انسان کو تندرست نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح قوم کو یا کسی فرد کو کوئی نقصان پہونچے تو دنیا کا نظام تمدن درست

اسلام کی تعلیمات

نہیں سمجھا جائے گا۔ یہ ہے اسلام کی روح۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ زمانہ ترقی کرتا جارہا ہے، اور حسبِ ضرورت قوانین بدلتے چلے جارہے ہیں، بھلا تمام زمانوں میں ایک ہی قانون اسلام کیوں کر کام دے سکے گا؟ ان نادانوں کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ بعض قوانین اُصولی ہوتے ہیں، وہ ہرگز نہیں بدلتے۔ اِن اُصولی اور کلی قوانین پر اسلام مشتمل ہے اور اسلام کے سوا کوئی مذہب، کوئی سلطنت ایسا دعویٰ کرنے کی جرأت نہیں کرسکتی۔

ائمہ، قوانینِ اسلام کے جاننے والے ہیں۔ اور انہی اُصولی قوانین کی روشنی میں تمام جزوی قوانین کو استنباط کرتے ہیں کوئی رومن لا (Roman Law) کے اُصول اور اسلام کے اُصول کو مقابلہ کرکے دیکھے۔ اسلام نکھرے گا اور اپنی چمک دمک دکھائے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی شخص کی قوتِ مدرکہ دممیّزہ ہی خراب ہو، وہ سونے اور پیتل میں تمیز نہ کرسکتا ہو، یا الماس اور کانچ میں فرق نہ کرسکتا ہو۔ ایسے شخص کو خود اپنی عقل پر رونا چاہیئے۔ اور خود اپنے نفس کو ملامت کرنی چاہیئے اور اپنے ضعفِ بصارت وبصیرت پر افسوس کرنا چاہیئے۔

روشن ہو اے شمعِ اسلام، اور اِن ضعیف البصر و البصیرت افراد کو حق بات دکھا دے۔ ان کی آنکھوں میں کحل الجواہر بن جا اور ان کی آنکھوں کے پردے کو قدح کردے۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَیَاْبَى اللّٰہُ اِلَّآ اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ۔ (التوبہ۔ آیت ۳۲)

یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ؕ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۫ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ④

یَسْئَلُوْنَکَ ؛ کی آیت، ماقبل کی آیت کا تتمہ ہے۔ عرب کی قومیں اپنے شبہات کی وجہ سے بعض چیزوں کے کھانے کو ناجائز سمجھتی تھیں۔ اسلام میں ان چیزوں کی ممانعت ہے جو ناپاک اور گندی ہیں یا ان میں بُت پرستی کی وجہ سے اعتقادی یا اخلاقی ناپاکی آ گئی ہے۔ اسلام آنے کے بعد حلال وحرام کے متعلق سوالات کئے گئے۔

یَسْئَلُوْنَکَ ؛ لوگ تم سے سوال کرتے ہیں، تم سے پوچھتے ہیں۔ مَاذَا ؛ کیا چیز۔ اُحِلَّ ؛ حلال کی گئی ہے۔ لَھُمْ ؛ اُن کے لئے۔ قُلْ۔ تم کہو۔ اُحِلَّ لَکُمْ ؛ تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں۔ اَلطَّیِّبٰتُ ؛ اچھی اور پاکیزہ چیزیں۔ وَمَا عَلَّمْتُمْ ؛ اوران جانوروں کا شکار بھی حلال ہے جن کو تم نے تعلیم دی۔ سدھایا۔ مِنَ الْجَوَارِحِ ؛ شکاری جانوروں سے۔ جَوَارِحْ ؛ جمع جَارِحَۃٌ ؛ شکاری جانور۔ کیونکہ شکار کے وقت شکار کو زخمی کردیتا ہے۔ مُکَلِّبِیْنَ ؛ بحالیکہ تم شکار کرنا سکھاتے ہو۔ کَلْبٌ ؛ کتا۔ کَلَّبَ ؛ حرص۔ مُکَلِّبْ ؛ شکار کی تعلیم دینے والا۔ مُکَلَّبْ ؛ وہ کتا جس کو شکار کی تعلیم دی گئی ہو۔ اِسی طرح شکاری اور تعلیم یافتہ چیتا بھی مُکَلَّبْ میں داخل ہے۔ تُعَلِّمُوْنَھُنَّ ؛ تم ان کو شکار کی تعلیم دیتے ہو، سکھاتے ہو۔ مِمَّا ؛ ان طریقوں سے۔ عَلَّمَکُمُ اللّٰہُ ؛ کہ اللہ نے تم کو تعلیم دی ہے۔

کتے اور چیتے کے شکار کے جواز کی شرطیں

تعلیم یافتہ کتے اور چیتے کے شکار کے جائز ہونے کے لئے دو شرطیں ہیں :-

فَكُلُوْا ؛ پھر کھاؤ ۔ مِمَّآ اَمْسَكْنَ ؛ ان شکار شدہ جانوروں سے کہ شکار کرنے والے جانوروں نے پکڑا ۔ عَلَيْكُمْ ؛ تمہارے لئے ، تمہاری خاطر یعنی (ا) وہ کتا تعلیم یافتہ سمجھا جائے گا جس نے اپنے کھانے کے لئے شکار نہ پکڑا ہو ، اور تمہارے بُلاتے ہی شکار کو چھوڑ کر آ جائے ۔ وَاذْكُرُوْا ؛ اور ذکر کرو ۔ بیان کرو ۔ اِسْمَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے نام کو ۔ عَلَيْهِ ؛ شکار کرنے والے جانور پر ۔ (٢) یعنی شکار سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر شکاری جانور کو چھوڑنا چاہیئے ۔ غرض کہ شکار کرنے والا جانور تعلیم یافتہ ہو ، اور اس پر چھوڑتے وقت نامِ خدا بھی لیا گیا ہو ۔ ایسا شکار کھانا جائز ہے ۔ اگر شکار شدہ جانور میں جان باقی ہو اور تم اس تک پہنچ چکے ہو تو اللہ کے نام پر اُسے ذبح کرو ۔ اور اگر ذبح کا موقع نہ ملے اور جانور مر جائے تو جانور پر خدا کا نام لے کر چھوڑنا کافی سمجھا جائے گا ۔ شکاری پرندے ، مثلاً باز ، بہری کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر خدا کا نام لے کر چھوڑے جائیں تو ان کا شکار شدہ جانور جائز ہے ۔ تیر چھوڑتے وقت بھی اگر بسم اللہ کہہ کر چھوڑے اور شکار مر جائے تو وہ بھی جائز ہے ۔ بندوق کے متعلق علماء میں اختلاف ہے ۔ اگر نر دی گولی کے شروع میں کوئی نوک دار چیز ہو اور بِسْمِ اللّٰه کہہ کر گولی چلائی گئی ہو تو وہ بھی بالاتفاق تیر کے حکم میں ہے ۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ، اس کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ؛ جلد حساب لینے والا ہے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) تم سے لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا کیا چیزیں اُن کے لئے حلال کی گئی ہیں ، تم ان سے کہہ دو تمام اچھی چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں ، اور وہ (شکار) بھی ، (تمہارے لئے حلال ہے) جو ان جانوروں کا شکار کیا ہوا ہو ، جن کو تم نے (شکار کرنے کی) تعلیم دی ہو اور وہ تمہاری تعلیمِ خداوندی کے موافق بھی ہو ۔ لہذا ان (شکاروں) کو کھاؤ ، جن کو (ان شکاری جانوروں نے) تمہارے لئے پکڑا ہو اور (ان شکاری جانوروں کو چھوڑتے وقت) اس پر اللہ کا نام بھی لو ، اور (دیکھو) اللہ سے ڈرو (اور اس کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو) ۔ کیونکہ بے شک اللہ جلد حساب لینے والا ہے ۔

جب کتے کے شکار شدہ جانور کا کھانا جب کہ نامِ خدا پر چھوڑا گیا ہو جائز ہے ، تو اہلِ کتاب کا ذبیحہ بھی جس پر ذبح کے وقت نامِ خدا لیا گیا ہو جائز ہوگا ۔

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۡ

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

اِذَآ اٰتَیۡتُمُوۡہُنَّ اُجُوۡرَہُنَّ مُحۡصِنِیۡنَ غَیۡرَ مُسٰفِحِیۡنَ وَلَا مُتَّخِذِیۡۤ اَخۡدَانٍ ؕ
وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِالۡاِیۡمَانِ فَقَدۡ حَبِطَ عَمَلُہٗ ۫ وَہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ﴿٥﴾ ع ١ ۵

اَلْیَوْمَ ؛ آج ، آج سے ، اس زمانہ سے ۔ اُحِلَّ لَکُمْ ؛ تمہارے لئے حلال کی گئیں ۔ اَلطَّیِّبٰتُ ؛ پاک چیزیں ۔ دوسرے پیغمبروں کے زمانے میں بعض خاص خاص وجوہ کی بناء پر بعض چیزوں کی ممانعت کی گئی تھی ۔ مگر اب تمہارے لئے تمام اچھی چیزیں حلال کردی گئی ہیں ۔ مگر کونسی چیزیں اچھی ہیں اور کونسی بری ، اِس کے بیان فرمانے والے رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ کے فرمودہ پر اغراض و مقاصد کو دیکھ کر ائمہ وفقہاء قیاس کریں گے ۔

وَطَعَامُ ؛ اور کھانا ۔ اَلَّذِیْنَ ؛ جو لوگ ۔ اُوْتُوْا ؛ دیئے گئے ہیں ۔ وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوْا الْکِتٰبَ ؛ اور اہلِ کتاب کا کھانا ۔ حِلٌّ لَّکُمْ ؛ تمہارے لئے حلال ہے ۔ وَطَعَامُکُمْ ؛ اور تمہارا کھانا ۔ حِلٌّ لَّهُمْ ؛ ان کے لئے حلال ہے ۔ مگر یاد رکھو کہ جتنے شرائط اُصولِ اسلام سے کسی چیز کے کھانے کے لئے شرط ہیں ، اہلِ کتاب کے کھانے میں بھی ملحوظ رہیں گے ۔ یہ نہیں کہ مسلمانوں کو عیسائیوں کا دیا ہوا سور کا گوشت جائز ہوجائے گا ، یا وہ جانور جس پر اللہ کا نام نہ لے کر ذبح کیا گیا ہو ، جائز ہوجائے گا ، نہ وہ جانور جائز ہوجائے گا جس کی منڈی مروڑی گئی ہو ۔

وَالْمُحْصَنٰتُ ؛ اور پاک دامن عورتیں ۔ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ ؛ مسلمان عورتوں میں سے ۔ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ ؛ اور مسلمان پاک دامن عورتیں ۔ حِصْنٌ ؛ قلعہ ۔ اِحْصَانٌ ؛ شادی کرلینا ، نکاح کے ذریعہ سے اپنی حفاظت کرنا ۔ مُحْصَنَۃٌ ؛ وہ عورت جو پارسائی کی وجہ سے اپنی حفاظت کرتی ہے ۔ چونکہ عورت زیرِ دست رہتی ہے اور دیگر مذاہب میں اسلام کی طرح رواداری نہیں ، لہٰذا مسلم عورت غیر مسلم سے نکاح نہیں کرسکتی ۔

افسوس ! آج کل مسلمانوں کو نہ غیرت ہے نہ عزتِ نفس ہے ۔ گزشتہ زمانہ میں مسلمان پیشہ ور عورت بھی غیر مسلم کے پاس منہ کالا کرنے جاتی نہ تھی ۔ مگر افسوس ! زمانہ نے ہم کو کیا کیا دکھایا ؎

مسلمان عورت کا کافر سے رشتہ ÷ یہ کیا ذِلتیں ہیں یہ کیا خواریاں ہیں (حسرت صدیقی)

وَالْمُحْصَنٰتُ ؛ اور پاک دامن عورتیں ۔ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ ؛ اہلِ کتاب میں سے ۔ مِنْ قَبْلِکُمْ ؛ تم سے پہلے ۔ اور یہود و نصاریٰ جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے ۔ ان میں کی پارسا عورتوں سے نکاح کرسکتے ہیں ۔ اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ ؛ جب کہ تم نے ان کو دیا ہو ۔ اُجُوْرَهُنَّ ؛ ان کے مہر ۔ مہر دو قسم کا ہوتا ہے : (۱) مُعَجَّل ؛ جو فی الفور ادا کیا جاتا ہے ، جسمانی تعلقات سے پہلے دیا جاتا ہے ۔ (۲) مُؤَجَّل ؛ جو طلاق یا موت پر واجب الادا ہوتا ہے ۔ جس کی ادائی میں مدت رہتی ہے ، مگر نکاح ہوتے ہی مہر واجب الذّمہ ہوجاتا ہے ۔ یہی مراد ہے اٰتَیْتُمُوْهُنَّ سے مردوں کا قول ادا کرنے کے برابر سمجھا جاتا ہے ۔ عِدَۃُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِالْکَفِّ ۔ مسلمان کا وعدہ ہاتھ سے لینے کے برابر ہے ۔

مُحْصِنِيْنَ ؛ پارسائی کا خیال رکھ کر ۔ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ ؛ اور تمہارا مقصود شہوت رانی نہ ہو ۔ سَفْحٌ ؛ بہانا ، خواہ پانی ہو یا خون یا کوئی اور چیز ۔ وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ ؛ اَخْدَان ؛ جمع خِدْنٌ ؛ بمعنی خفیہ دوست ۔ آشنا ، یار ۔ اصل میں مُتَّخِذِيْنَ ہے اضافت سے نون گر گیا ہے ۔ وَلَا مُتَّخِذِی اَخْدَانٍ ؛ اور نہ خفیہ آشنائی کرنا ۔ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ ؛ اور جو ایمان سے کفر کرے ، اس سے انکار کرے ، وہ باغی ہے ، وہ معمولی مجرم نہیں ہے ۔ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ؛ پھر اس کے سارے نیک کام اکارت ہیں غارت ہیں ۔

باغی نے کوئی اچھا کام کیا ہو تو وہ کچھ کام نہیں آتا ، اس کو برابر گولی مار دی جائے گی ۔ افسوس ! آج کل ایک جھوٹی رواداری دنیا میں چھا گئی ہے ، آدمی نیک ہو چاہے مسلم ہو یا غیر مسلم ۔ ان کو اس آیت پر غور کرنا چاہیئے کہ کافر اور باغی ناقابلِ رحم ہوتے ہیں ۔ خدا سے ، بادشاہ سے بغاوت کر کے رحم کی اُمید رکھنا غلط ہے ۔

وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ ؛ اور وہ آخرت میں ۔ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ؛ خسارہ ۔نقصان اور ٹوٹا پانے والوں میں سے ہے ۔

ترجمہ :- آج تمہارے لئے پاک (اور طیب چیزیں) حلال کر دی گئیں اور اہلِ کتاب کا کھانا بھی تمہیں حلال ہے ۔ اور تمہارا کھانا انھیں حلال ہے ۔ نیز (حلال ہیں) مسلمان پارسا عورتیں اور دیگر ان لوگوں کی پارسا عورتیں بھی (تمہیں حلال ہیں) جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے ، (یعنی یہودی اور نصرانی) بشرطیکہ ان کے مہر ادا کر دو اور تم کو پاک دامنی بھی مقصود ہو نہ یہ کہ شہوت رانی (پیشِ نظر ہو) اور نہ خفیہ آشنائی کرنا اور جس نے ایمان سے انکار کیا (اُس کے احکام کو نہ مانا تو) اس کا (سارا) کیا کرایا غارت ، اکارت ہے ، اور وہ آخرت میں بھی (نقصان اور) خسارہ میں رہنے والوں میں سے ہوگا ۔

خدائے تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ عادت چلی آرہی ہے کہ معاملات کے ساتھ عبادات بھی بیان کر دیئے جائیں تاکہ زیادہ زمانہ غفلت میں نہ گذرے اور آدمی سمجھے کہ ہم کو خدا کے لئے بھی کچھ کرنا ہے ۔ عبادتوں میں سب سے اہم نماز ہے اور نماز کے لئے وضو اور تیمّم کی ضرورت ہوتی ہے ۔ لہذا فرماتا ہے :-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ

وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ

مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ

وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝٦

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ۔ اِذَا قُمْتُمْ ؛ جب تم کھڑے ہوجاؤ ۔ اِلَی الصَّلٰوۃِ ؛ نماز ادا کرنے کے لئے ۔ فَاغْسِلُوْا ؛ پس دھولو ۔

یہاں تین لفظ ہیں غُسْلٌ یا غَسْلٌ ، رَشٌّ اور مَسْحٌ ۔ غُسْلٌ ؛ تمام بدن کا دھونا ، نہانا ۔ غَسْلٌ ؛ دھونا ۔ خواہ بعض حصّہ جسم کا ہو یا کسی اور کا ، رَشٌّ ؛ پانی چھڑکنا ، پانی کے قطروں کا جسم وغیرہ تک پہنچنا ۔ مَسْحٌ ؛ تَر چیز کا جسم وغیرہ پر پھیرنا ۔ بعض وقت خفیف غسل کو بھی مسح کہہ دیا گیا ہے ۔

وضو کا حکم

وُجُوْھَکُمْ ؛ اپنے چہروں کو ۔ وُجُوْہٌ ؛ جمع وَجْہٌ ؛ چہرہ ، مواجہ ، رو دررو ، سامنے ۔ وَجْہٌ میں سامنے ہونے کو اہمیت ہے ۔ تو طول میں سر کے بالوں کے مقام سے تھوڑی کے نیچے تک ، اور ایک کان سے دوسرے کان تک ۔ کان کا پچھلا حصّہ اس میں شامل نہیں ۔ اگر ڈاڑھی ہو تو اس میں خلال کرنا مستحب ہے ۔ امام محمدؒ سے کسی نے کہا میری ڈاڑھی بہت گھنی ہے ، خلال کرنے سے بھی پوری نہیں بھیگتی ، فرمایا : اسے بھگنے ڈالو ۔ کان کے پیچھے کا حصّہ سر کے متعلقات سے ہے ۔

وَاَیْدِیَکُمْ ؛ اور اپنے ہاتھوں کو یعنی دھولو ۔ اَیْدِیْ ۔ جمع یَدٌ ۔ ہاتھ ۔ اِلَی الْمَرَافِقِ ؛ کہنیوں تک ۔ مَرَافِقُ جمع مِرْفَقٌ ؛ کہنی ۔ کیا کہنیوں کو اس طرح دھونا چاہئیے کہ اس کے اُوپر کا حصّہ بھی آجائے ؟ بے شک دھونا چاہئیے کیونکہ کہنی ہاتھ کے جنس سے ہے ۔ مرفق ، ید کا ایک حصّہ ہے ۔ روزے میں رات کا کچھ حصّہ داخل نہیں ، کیونکہ رات دن کے جنس سے نہیں ۔ روزہ روز کا ہوتا ہے نہ کہ شب کا ۔ وَامْسَحُوْا ؛ اور مسح کرو ۔ بِرُءُ وْسِکُمْ ؛ اپنے سروں کا ۔ امام مالکؒ کے پاس پورے سر کا مسح فرض ہے ۔ امام شافعیؒ کے پاس اتنا فرض ہے کہ سر پر ''مسح کیا گیا'' کہنا صحیح ہو اور امام ابو حنیفہؒ کے پاس نَاصِیَہ یعنی سر کے سامنے کے حصّہ کا مسح فرض ہے جس کا اندازہ ربع سر سے کیا گیا ہے ۔

وَاَرْجُلَکُمْ ؛ اور اپنے پیروں کو بھی دھو ۔ اَرْجُل ۔ جمع رِجْلٌ ؛ پاؤں ، پیر ۔ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ؛ دونوں ٹخنوں تک ۔ ٹخنہ دُھلنا چاہئیے ۔ کیونکہ یہ پاؤں کا ایک حصّہ ہے ۔ اس کی جنس ہے ۔

فرضِ اعتقادی اور فرضِ عملی کا فرق

صاحبو ! بہت سے لوگ فرض اعتقادی اور فرضِ عملی میں فرق نہیں کرتے ۔ فرضِ اعتقادی ایک قطعی اور متواتر حکم ہے ۔ فرضِ اعتقادی کا منکر کافر سمجھا جاتا ہے ۔ فرضِ عملی میں اصل حکم قطعی ہوتا ہے ، مگر اس کی تعیین اجتہادی ہوتی ہے ۔ فرضِ عملی کے منکر کی تکفیر نہیں کی جاسکتی ، کیونکہ اس میں انسانی رائے اور عقل کو دخل ہے ۔ سر کا مسح فرضِ اعتقادی ہے ۔ اس سے حنفی ، مالکی ، شافعی اور حنبلی کوئی انکار نہیں کرسکتا ۔ مگر اس کی تعیین کہ پورے سر کا مسح یا ناصیہ کا یا اس قدر حصّہ کا کہ ''مسح کیا گیا'' کا لفظ صادق آئے ، فرضِ عملی ہے ۔ جہاں انسانی عقل کی مداخلت ہوئی تکفیر ایک طرف ، یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ اس نے عمل نہیں کیا ۔ لہٰذا یہ ایک بڑی غلط فہمی ہے کہ مالکی ، حنفی کے پیچھے اس لئے نماز نہ پڑھے کہ اس نے پورے سر کا مسح نہیں کیا ، یا حنفی ، شافعی کے پیچھے اس لئے نماز نہ پڑھے کہ اس نے ناصیہ کا مسح نہیں کیا ۔ فرضِ عملی اور واجب میں یہ فرق ہے کہ فرضِ عملی کا ترک قابلِ تدارک ہے اور واجب کا ترک قابلِ تدارک ۔ پس اگر نماز میں کوئی واجب ترک ہوجائے تو اس پر سجدہ سہو آئے گا اور حج میں اگر کوئی واجب چھوٹ جائے تو اس پر دَم یعنی قربانی واجب ہوجائے گی ۔

مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ حنفی ، شافعی ، مالکی ، حنبلی غلط فہمیوں میں مبتلا ہوکر ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھیں ۔ یادرکھو! جہاں حضرتِ انسان کی رائے آئی وہاں احتمالِ خطا پہنچ گیا ۔

واضح ہو کہ وضو میں بعض ائمہ کے پاس نیت فرض ہے اور بعض کے پاس ترتیب بھی ۔ جن کے پاس نیت فرض نہیں ، ان کے پاس دھونے سے پاک ہونا پانی کا ایک فعلِ طبعی ہے جو نیت پر موقوف نہیں ۔ ایک آدمی حوض میں کود پڑا اور پھر نکل آیا ۔ اس کا غسل بھی ہوا ، اس کا وضو بھی ہوگیا کیونکہ تمام جسم جب پانی سے ڈھل گیا تو منہ ، دونوں ہاتھ اور پاؤں سب ڈھل گئے ۔ اس صورت میں چونکہ وضو بھی ایک نیک کام ہے لہذا بغیر نیت کے اس کا ثواب نہ ملے گا ۔ مگر غسل اور وضو ہوجائے گا ۔ بعض ائمہ کے پاس کوئی عمل بغیر نیت کے نہیں ہوسکتا ۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ان کے پیش نظر ہے ۔

وَاِنْ کُنْتُمْ ؛ اور اگر ہو تو تم ۔ اگر تھے تم ۔ جُنُبًا ؛ ناپاک ، کنارہ کشی کرنے والا ، عموماً ناپاک آدمی بغیر طہارت کے کنارہ کشی کرتا ہے ۔

فَاطَّهَّرُوْا ؛ تو خوب طہارت کرو ۔ شافعیوں کے پاس پورے جسم کا دھونا مقصود ہے اور اس میں ناک میں پانی لینا اور کلی کرنا داخل نہیں ، اور حنفیوں کے پاس چونکہ منہ اور ناک کی طہارت اور صفائی کی جاتی ہے اس لئے غسل میں کلی اور ناک میں پانی لینا فرض ہے ، کیونکہ غسل کے لئے خوب پاک ہونے کا حکم ہے ۔ برخلاف وضو کے کہ وہاں ایسا حکم نہیں ہے ۔ اِطَّهَّرُوْا اصل میں تَطَهَّرُوْا تھا ۔

اب اس کے بعد وضو کے قائم مقام تیمّم کا ذکر ہے ۔

وَاِنْ کُنْتُمْ ؛ اور اگر تم ہو ۔ مَرْضٰی جمع مَرِیْضٌ ؛ بیمار ۔ اَوْعَلٰی سَفَرٍ ؛ یا سفر پر ہو (اور پانی نزدیک نہ ہو ۔ نزدیکی کا اندازہ ایک میل سے کم سمجھا گیا ہے ۔ بعض ائمہ کے پاس رائے مُبْتَلٰی بِهٖ معتبر ہے یعنی جو اس حالت میں مبتلا ہے ۔ قریب و بعید کا اندازہ کرنا اسی کا معتبر ہے) ۔ اَوْجَآءَ ؛ یا آیا ۔ یا آئے ۔ اَحَدٌ ؛ کوئی شخص ۔ مِنْکُمْ ؛ تم میں سے ۔ مِنَ الْغَآئِطِ ؛ بیت الخلاء سے ، پاخانہ سے ، جھاڑے سے ۔ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ ؛ یا تم نے عورتوں کو ہاتھ لگایا ہو ، یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو ، اُن کو مَس کیا ہو ۔ لٰمَسْتُمْ کے معنی شافعی لوگ ہاتھ لگانے کے لیتے ہیں اور اس کو ناقض وضو یعنی وضو توڑنے والی چیز سمجھتے ہیں ، اور حنفیوں کے پاس یہ کنایہ ہے جماع سے ۔ حنبلیوں کے پاس شہوت کے ساتھ عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹتا ہے ورنہ نہیں ۔

بعض احادیث میں ہے کہ حضرت بی بی عائشہؓ لیٹی ہوئی رہتیں اور رسولِ خدا ﷺ نماز پڑھتے رہتے ۔ سجدہ کرنا ہوتا تو بی بی صاحبہؓ کے پیر کو ہاتھ لگا دیتے اور وہ پیر سمیٹ لیتیں ، پھر حضرتؐ سجدہ کرتے ۔

بعض حدیثوں میں یہ بھی ہے ۔ حضرتؐ مسجد کو نماز کے لئے جاتے جاتے اپنی بیوی کا بوسہ لے کر چلے جاتے ۔

فَلَمْ تَجِدُوْا ؛ پھر تم نے نہیں پایا ۔ مَآءً ؛ پانی کو ۔ فَتَيَمَّمُوْا ؛ پھر تم قصد کرو ۔ ارادہ کرو ۔ صَعِيْدًا طَيِّبًا ؛ پاک مٹی کا ۔ صَعِيْدٌ ؛ وہ چیز جو زمین پر مٹی کی قسم سے ہے ۔ پتھر بھی مٹی کی قسم سے سمجھا جاتا ہے ۔ تیمّم کے معنے ارادہ اور قصد کے ہیں ، اور اس سے حاصل ہونے والی پاکیزگی جیسے پانی سے ہوتی ہے ، طبعی نہیں ۔ لہذا تیمّم میں نیت فرض ہے بخلافِ وضو اور غسل کے ۔ فَامْسَحُوْا ؛ پھر تم مسح کرو ۔ بِوُجُوْهِكُمْ ؛ اپنے چہروں پر ۔ وَاَيْدِيْكُمْ ؛ اور اپنے ہاتھوں پر ۔ مِنْهُ ؛ اُس مٹی سے ۔

مسح میں دوضرب ہیں یا ایک ضرب کافی ہے؟ احناف کے پاس ایک ضرب سے منھ پر ہاتھ پھیرنا ہے اور دوسرے ضرب سے ہاتھوں پر۔ اور شوافع کے پاس منھ اور ہاتھوں کے لئے ایک ہی ضرب کافی ہے۔ پھر ہاتھ کے کتنے حصّے پر مسح کرنا چاہیئے؟ حنفیوں کے پاس کہنیوں تک اور شافعیوں کے پاس صرف پہنچوں تک۔ حنفی وضو کی طرح کہنیوں تک مسح کو ضروری سمجھتے ہیں۔

مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ ؛ خدا ارادہ نہیں کرتا۔ خدا نہیں چاہتا۔ لِيَجْعَلَ ؛ کہ کرے۔ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر۔ مِنْ حَرَجٍ ؛ کسی قسم کی تنگی یا سختی۔ وَلٰـكِنْ يُّرِيْدُ ؛ لیکن ارادہ کرتا ہے، لِيُطَهِّرَكُمْ ؛ کہ تم کو پاک کرے۔ تیمّم میں منھ اور ہاتھوں پر مٹّی کا ملنا نہایت خاکساری پر دلالت کرتا ہے۔ یہ خاکساری اصل عبادت ہے۔ اسی لئے موجبِ طہارت ہے۔ وَلِيُتِمَّ ؛ اور تاکہ پوری کرے، تمام کرے۔ نِعْمَتَهٗ ؛ اپنی نعمت کو۔ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر۔ لَعَلَّكُمْ ؛ تاکہ تم۔ تَشْكُرُوْنَ ؛ شکر کرو۔ اُس کے احسانات کو مانو۔

ترجمہ:- **اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو (پہلے) اپنے منھ اور کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھولیا کرو اور اپنے سر کا مسح بھی کیا کرو اور اپنے پاؤں بھی ٹخنوں تک دھولیا کرو۔ اور اگر تم جنبی ہو (اور ناپاک ہو) تو خوب طہارت کرو (یعنی نہالو) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو (پانی پاس نہ ہو) یا تم میں سے کوئی اجابت کو جا کر آیا ہو یا تم نے عورت کو چھوا ہو (یعنی جماع کیا ہو) اور تم کو پانی نہ ملے تو اچھی مٹی کا تیمّم کرو تو اس مٹی سے اپنے منھ اور ہاتھوں پر مسح کرو۔ اللہ تم پر کسی قسم کی تنگی نہیں چاہتا، مگر وہ تم کو پاک کرنا چاہتا ہے، اور اپنی نعمت کو تم پر پوری کرنا چاہتا ہے تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو (اس کے احسانات کی قدر کرو)۔**

اس مقام پر میں مختصر طور سے (۱) فرض (۲) واجب (۳) سنت (۴) مستحب کی تعریف بیان کر دینا چاہتا ہوں۔

(۱) **فرض:-** وہ ہے جو دلیلِ قطعی سے ثابت ہوتا ہے۔ اس کے لئے قرآن یا حدیث متواتر کی ضرورت ہوتی ہے، اس کا منکر کافر ہوتا ہے اور عمل کرنے والا مستحقِ ثواب۔ نیز ترک کرنے والا گنہگار۔

(۲) **واجب:-** وہ ہے جو ثابت ہو مگر درجہ یقین کو نہ پہونچے، اس کی دلیل ظنی ہوتی ہے۔ اس کے منکر کو کافر نہیں سمجھ سکتے۔ عمل کرنے والے کو ثواب، نہ کرنے والے کو گناہ ہے۔

(۳) **سنّت:-** وہ کام جس کو حضرتؐ نے کیا ہو مگر کرنے کا حکم نہ دیا ہو۔ لہذا اس پر عمل کرنا ثواب کا موجب ہے اور اس کا ترک کرنے والا تارکِ سنت، محرومِ نعمت ہے۔

(۴) **مستحب:-** وہ نیک کام ہے جو موجبِ ثواب ہے، مگر تارک لائقِ عتاب نہیں۔

اب میں وضو کے فرائض وسنن اور مستحبات بیان کرتا ہوں:

وضو کا طریقہ

وضو میں چار (۴) فرض ہیں : (۱) منہ دھونا (۲) کہنیوں تک ہاتھ دھونا (۳) ناصیہ یعنی سر کے اگلے حصّہ کا مسح کرنا (۴) ٹخنوں تک دونوں پیر دھونا ۔

وضو کی سنّتیں حسبِ ذیل ہیں :

(۱) نیت کرنا ۔ یہ بعض ائمہ کے پاس فرض ہے (۲) بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم کہنا (۳) پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) کلّی کرنا (۶) ناک میں پانی ڈالنا ، یہ بعض ائمہ کے پاس واجب ہے (۷) داڑھی میں خلال کرنا (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا (۹) وضو کے ہرعضو کو تین بار دھونا (۱۰) ایک بار پورے سر کا مسح کرنا (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا ۔ ترتیب بعض ائمہ کے پاس فرض ہے (۱۳) پے در پے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہو ، جب دوسرا دھولیا جائے ۔

وضو کے مستحبات یہ ہیں :-

(۱) دائیں عضو سے شروع کرنا (۲) گردن کا مسح کرنا (۳) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا (۴) وضو کے کام کو خود کرنا ، دوسرے سے مدد نہ لینا (۵) پاک اور اُونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا (۶) پہلی دفعہ دھونے میں اعضاء کو ملنا (۷) پانی کو ناک میں اچھی طرح چڑھا کر بائیں ہاتھ سے صاف کرنا ۔

یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ مسحِ سر اس طرح سے کرنا چاہیئے کہ گردن پر بھی مسح ہوجائے ۔ گو اس کو سر نہیں کہتے ۔ مگر حدیث میں مسحِ سر کے ساتھ مسحِ قِفا یعنی گدّی کا مسح بھی ثابت ہے ۔ گردن کے مسح کے واسطے مستقل پانی یا سر کے مسح سے الگ مسح احادیث میں نہیں ملتا ۔

نواقضِ وضو : یعنی وہ چیز جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ، حسبِ ذیل ہیں :-

(۱) پاخانہ یا پیشاب کرنا (۲) ریح نکلنا (۳) پاخانے یا پیشاب کے مقام سے کسی اور چیز کا نکلنا (۴) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر اس عضو تک بہنا جس کا دھونا وضو یا غسل میں فرض ہے (۵) بلغم کے سوا کھانے ، پانی ، خون یا پت کی منہ بھر قے ہونا (۶) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سونا (۷) بیہوش ہونا (۸) دیوانہ ہوجانا (۹) بالغ آدمی کا رکوع اور سجدے والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا (۱۰) تھوک میں خون کا رنگ غالب ہونا ۔

اس سے پہلے وضو اور تیمّم کا بیان گزرا ، جو موجبِ طہارت ہے ۔ پھر اللّٰہ نے اپنے انعام اور فضل و کرم کا ذکر فرمایا ہے اس کے ساتھ ساتھ ہی انسان سے جو جو عہد لیے گئے ہیں اُن پر کاربند ہونے کا حکم دیتا ہے ۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۷

وَاذْكُرُوْا ؛ اور یاد کرو۔ نِعْمَةَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی نعمت کو۔ وَمِيْثَاقَهُ ؛ اور اس کے مضبوط عہد و پیمان کو۔ اَلَّذِیْ ؛ جو۔ وَاثَقَكُمْ بِهٖ ؛ جس کا تم سے پکا عہد و پیمان لیا گیا تھا۔ اِذْقُلْتُمْ ؛ جب کہ تم نے کہا۔ سَمِعْنَا ؛ ہم نے سن لیا۔ وَاَطَعْنَا ؛ اور ہم نے اطاعت کی ، اس کو مان لیا۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ جب تم نے اللہ کے عہد کے سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرلیا تو آیندہ تقویٰ اختیار کرو ، اللہ کے غضب سے بچو ، اُس سے ڈرو۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ۔ عَلِيْمٌ ؛ ہر طرح کا علم رکھتا ہے۔ نہایت باخبر ہے۔ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛ دلوں کی بات سے۔ ذَات ، ذُو کا مونث ہے۔ ذُوْمَالٍ ؛ مال والا۔ ذَاتُ الْمَالِ ؛ مال والی ، ذَاتُ الصُّدُوْرِ ؛ سینوں والی ، سینوں میں کی بات ، خطرات ، خیالات۔

ترجمہ :- اور یاد کرو اللہ کی اس نعمت کو جو تم کو دی گئی ہے (جو تم کو حاصل ہے) اور اس کے عہد کو بھی (یاد کرو) جس کو اللہ نے تم سے مضبوط طور سے لیا تھا جب کہ تم نے کہا '' ہم نے اللہ کے احکام سنے اور اُن کو مان بھی لیا '' (جب اللہ کے عہد کو سن لیا اور مان لیا ہے تو تقویٰ اختیار کرو) اور اللہ سے ڈرو (اور اُس کے غضب سے بچو) بے شک وہ دلوں اور سینوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ (کوئی راز اس سے مخفی نہیں)۔

ہوسکتا ہے کہ عہد و میثاق سے مراد صحابہؓ کا اطاعتِ نبویؐ کا اقرار کرنا ہو ، جیسا کہ یہ بیعت کے وقت اقرارِ اطاعت کرتے تھے۔ اور ہوسکتا ہے کہ عقل و دانش جو اللہ نے انسان کو دی ہے اس پر کاربند ہونے کا اقرار مراد ہو۔

اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں کو دیئے جاتے ہیں۔ ان کی عقل و دانش کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس پر عمل کریں۔ اس کی بندگی کا اقتضاء ہے کہ احکامِ الٰہی سنیں اور اس کی اطاعت کریں جیسا کہ اکثر اچھے اور نیک آدمی کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک فطری تقاضہ ہے مگر بعض بدنصیب اس فطری تقاضے کو پس پشت ڈالتے ہیں ، اور اپنے ذاتی فطری تقاضے سے جو اس کی ناقص حقیقت وعین ثابتہ سے پیدا ہے ، احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ غرض کہ ایک اقرار عقلِ سلیم کا ہے اور عدم اقرار یا اقرار اس کی حقیقت اور عینِ ثابتہ ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ عالمِ مثال و ارواح میں تمام لوگوں نے عہد کیا ہو ، پھر عالمِ شہادت میں بعضوں نے اس پر عمل کیا اور بعضوں نے نہ کیا۔

اطاعت بندگی کا تقاضا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۸

يٰـۤاَ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! كُوْنُوْا ؛ ہوجاؤ ۔ قَوّٰامِيْنَ ؛ مضبوطی سے کھڑے ہوجانے والے ۔ لِلّٰهِ ؛ خدا کے لئے ۔ شُهَدَآءَ ؛ گواہی دینے والے ۔ جمع شَهِيْدٌ وَ شَاهِدٌ ۔ بِالْقِسْطِ ؛ انصاف کے ساتھ ۔ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ؛ حق گو اکثر حق گو لوگ تیز مزاج اور درشت طبیعت ہوتے ہیں ، ممکن ہے کہ وہ جوشِ غیرت میں انصاف سے زیادہ کام کر بیٹھیں ۔ لہذا فرماتا ہے :-

وَلَا يَجْرِ مَنَّكُمْ ؛ اور تم کو نہ اُبھارے ، نہ برانگیختہ کرے ۔ شَنَاٰنُ قَوْمٍ ؛ کسی قوم کی عداوت ۔ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؛ اس بات پر کہ تم عدل و انصاف نہ کرو ۔ اِعْدِلُوْا ؛ تم ہمیشہ عدل و انصاف کرو ۔ هُوَ ؛ وہ یعنی انصاف کرنا جو اِعْدِلُوْا سے نکل رہا ہے ۔ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؛ تقویٰ سے قریب تر ہے ۔ وَاتَّقُوْا اللّٰهَ ؛ اور خدا کی مخالفت اور اس کے غضب سے بچو ۔ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرو ۔ ہمیشہ اللہ سے ڈرتے رہو ۔ کیونکہ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ خَبِيْرٌ ؛ خبر دار ہے ، واقف ہے ، جانتا ہے ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ تمہارے اعمال کو ، اُن چیزوں کو جو تم کرتے ہو ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! تم اللہ کے لئے کھڑے ہوجاؤ (اس کے احکام بجانے کے لئے تیار ہوجاؤ) حق گوئی اختیار کرو (تمہارے منہ سے انصاف ہی کی بات نکلے ، جتنا واقعہ ہو اتنی ہی تمہاری شہادت ہو) اور تم کو کسی قوم کی عداوت اس بات پر نہ اُبھارے کہ تم انصاف نہ کرو ، (دشمنوں کو سزا دینے میں بھی انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دو) عدل و انصاف اختیار کرو ۔ (کیونکہ) وہ تقویٰ (اور پرہیزگاری) سے قریب تر ہے اور اللہ (کی مخالفت اور اس کے غضب) سے ڈرو ۔ بے شک اللہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے ۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ⑨

وَعَدَ اللّٰهُ ؛ خدا نے وعدہ کیا ہے ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں ، ایمان رکھتے ہیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام بھی کرتے ہیں ۔ ان کے اعمال ان کے ایمان کے مناسب ہیں ، وہ کام کے مسلمان ہیں ، نام کے مسلمان نہیں ۔ اسلام کے ذوق وشوق کا دعویٰ اور نماز اور دیگر فرائض انجام دینے کا وقت آیا کہ ہم ندارد ؟ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ ؛ ان کے لیے بڑی مغفرت ہے ، بڑی ستر پوشی ہے ، بڑی حفاظت ہے ۔ وہ خدا کے دامنِ رحمت میں چھپے ہوئے ہیں ۔ وَاَجْرٌ عَظِيْمٌ ؛ اور اُن کے لئے اجرِ عظیم ہے ، بڑا ثواب ہے ۔

ترجمہ :- اللہ کا وعدہ ہے اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے ، اُن کے لئے بڑی مغفرت اور اجرِ عظیم ہے ۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ⑩

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور جن لوگوں نے کفر کیا ۔ نہ ایمان لائے نہ نیک کام کئے ۔ وَكَذَّبُوْا ؛ اور جھٹلایا ، نہ مانا ۔ تکذیب کی ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کی ، ہماری نشانیوں کی ۔ اُولٰٓئِكَ ؛ وہ لوگ ۔ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ؛ جہنّم والے ہیں ، دوزخی ہیں ۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں (کو نہ مانا اُن) کی تکذیب کی وہ تو دوزخی ہیں ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ

فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ ۳ ع۲ ۲

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اے مومنو ! اُذْكُرُوْا ؛ یاد کرو ۔ نِعْمَتَ اللّٰهِ ؛ نعمتِ خدا کو ۔ اللہ کے فضل و کرم کو ۔ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر ۔ اِذْهَمَّ قَوْمٌ ؛ جب کہ ارادہ کیا ایک قوم نے ۔ اَنْ يَّبْسُطُوْا ؛ کہ کھولیں ، دراز کریں ۔ اِلَيْكُمْ ؛ تمہاری طرف ۔ اَيْدِيَهُمْ ؛ اپنے ہاتھوں کو ، یعنی دست درازی کریں ۔ تم کو نقصان پہنچانے کے لئے ہاتھ بڑھائیں ۔ فَكَفَّ ؛ پھر روکا ، باز رکھا ۔ اَيْدِيَهُمْ ؛ اُن کے ہاتھوں کو عَنْكُمْ ؛ تم سے ۔ یعنی نہ ان کی درازدستی چلی نہ زبردستی ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ۔ وَعَلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ ہی پر ۔ ف ؛ پس ، البتہ ، چاہیئے کہ ۔ فَلْيَتَوَكَّلْ ؛ چاہیئے کہ خدا پر چھوڑیں ، اس پر بھروسہ رکھیں ، اس پر اعتماد کریں ۔ کون ؟ اَلْمُؤْمِنُوْنَ ؛ جو مومن ہیں ، ایمان دار ہیں ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! یاد کرو ، خدا نے تم پر کیسا فضل و کرم کیا ۔ جب کہ ایک قوم نے تمہاری طرف دستِ تعدّی دراز کیا تھا (ہر قسم کی دست درازی کرنے کا ارادہ رکھا) پھر خدا نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا (وہ تمہارا کچھ بگاڑ نہ سکے) لہٰذا اللہ سے ڈرو ۔ ایمان داروں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر بھروسہ کریں (اپنی کامیابی کو خدا کے حوالے کریں ، وہ بندہ نواز ہے ، کارساز ہے ۔ تم کو سرفراز کرے گا ، ممتاز کرے گا ، بے نیاز کرے گا ۔)

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ

وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ

وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾

وَلَقَدْ ؛ اور البتہ ضرور ، بے شک ۔ اَخَذَ اللّٰہُ ؛ خدا نے لیا ۔ مِیْثَاقَ ؛ مضبوط عہد ، اقرارِ واثق ۔ بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ ؛ یعقوب علیہ السلام کی اولاد ۔ اسرائیل ، یعقوب علیہ السلام ۔ لوگ اس کے معنٰی صفوۃ اللہ بتاتے ہیں ۔ ءِیْلَ ؛ خدا ۔ وَبَعَثْنَا ؛ اور ہم نے بھیجا ، نکالا ، پیدا کیا ۔ مِنْھُمْ ؛ ان میں سے ۔ اِثْنَیْ عَشَرَ ؛ بارہ (١٢) ۔ نَقِیْبًا ؛ سردار ۔ نقیب ۔ نَقَبْ ؛ سُوراخ کرنا ، خفیہ حال جاننا ۔ غرضیکہ نقیب کے معنٰی ہیں واقف کار سردار ، اللہ تعالیٰ نے کیا عہد لیا تھا ؟ وَقَالَ اللّٰہُ ؛ اور اللہ نے فرمایا ۔ اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ مَعَکُمْ ؛ تمہارے ساتھ ہوں ، یہاں معیت سے مراد معیت برضامندی ہے ورنہ خدائے تعالیٰ کی سب کو معیت حاصل ہے ۔ [وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ] یہ معیت کب ہے ؟ لَئِنْ ؛ البتہ ۔ اگر ۔ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوۃَ ؛ تم نماز درستی اور پابندی سے پڑھو ۔ وَاٰتَیْتُمُ الزَّکٰوۃَ ؛ اور تم زکوٰۃ دو ۔ وَاٰمَنْتُمْ ؛ اور تم ایمان لاؤ ۔ بِرُسُلِیْ ؛ میرے رسولوں پر ۔ رُسُلٌ ؛ جمع رَسُوْلٌ ۔ وَعَزَّرْتُمُوْھُمْ ؛ اور ان کی عزت کرو یا مدد کرو ۔ عَزَّرَ (ض) اعانت کی ، مدد کی ۔ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰہَ ؛ اور اللہ کو قرض دو ۔ قَرْضًا حَسَنًا ؛ اچھا قرض ، جس میں نہ احسان دھرنا ہو ، نہ قرض خواہ کو ذلیل کرنا ہو ۔ غریبوں کی امداد کو خود کو قرض دینا فرماتا ہے ۔ مقصد یہ کہ خدائے تعالیٰ اس کا اجر عطا فرمائے گا ۔ اور ایسے یقینی اور ضروری طور سے دے گا کہ گویا خدائے تعالیٰ قرض کو ادا کرنا اپنے پر واجب فرماتا ہے ۔ لَاُکَفِّرَنَّ ؛ البتہ میں ضرور کفارہ کردوں گا ۔ چھپا دوں گا ، دور کردوں گا ۔ عَنْکُمْ ؛ تم سے ۔ سَیِّاٰتِکُمْ ؛ تمہارے گناہوں کو ۔ سَیِّاٰتٌ ؛ جمع سَیِّئَۃٌ ؛ ایسا کام جو دوسروں کو برا معلوم ہو ، بری باتیں ۔ وَلَاُدْخِلَنَّکُمْ ؛ اور البتہ میں ضرور داخل کردوں گا تم کو ۔ جَنّٰتٍ ؛ جنتوں میں ، گھنے باغوں میں ۔ تَجْرِیْ ؛ بہتے ہیں ، جاری ہوتی ہیں ۔ مِنْ تَحْتِھَا ؛ ان کے نیچے سے ۔ اَلْاَنْھٰرُ ؛ نہریں ۔ مطلب یہ کہ وہ باغ نہروں کی وجہ سے تباہ نہ ہوں گے ۔ فَمَنْ کَفَرَ ؛ پھر جس نے کفر کیا ، نہ مانا ، انکار کیا ۔ بَعْدَ ذٰلِکَ ؛ اس کے بعد بھی ۔ مِنْکُمْ ؛ تم میں سے ۔ فَقَدْ ضَلَّ ؛ پھر وہ گمراہ ہوگیا ، بھٹک گیا ۔ سَوَآءَ ؛ سیدھا ، راست ، بیچ کا ۔ اَلسَّبِیْلِ ؛ راستہ ۔ فَقَدْضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ؛ پھر وہ گمراہ ہوگیا ۔

ترجمہ :- اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد اور اقرارِ واثق لیا تھا اور ان میں سے بارہ نقیب (یا سردار) پیدا کئے تھے ۔ (بنی اسرائیل سے کیا عہد لیا تھا ؟) اور اللہ نے فرما دیا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم پابندی سے اور اچھی طرح نماز پڑھتے رہو اور زکوٰ بھی دو اور میرے رسولوں پر ایمان بھی لاؤ اور ان کی اعانت اور تعظیم بھی کرو اور اللہ کو قرضِ حَسنہ دو تو میں بے شک تمہارے گناہوں کا کفارہ کروں گا (اُن کو ڈھانک دوں گا ، اُن کو معاف کردوں گا) اور تم کو جنتوں میں داخل کردوں گا ۔ (کیسی جنتیں ؟ سدا بہار ہمیشہ سرسبز و شاداب) کہ ان کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ، پھر اس کے بعد بھی (اتنے عہد و میثاق کے بعد بھی) تم میں سے جو (میرے احکام کی پابندی نہ کرے اور پیغمبروں کو) نہ مانے وہ بے شک سیدھے راستہ سے بھٹک گیا ہے ۔ (گمراہ ہوگیا ہے) ۔

صاحبو! حدیثِ شریف میں آیا ہے کہ مسلمان لوگ بھی آخر زمانے میں یہودیوں کے قدم بہ قدم چلیں گے۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت پر غور کرو۔ نہ پابندی سے نماز ہے، نہ ادائے زکوٰۃ ہے۔ نہ پیغمبروں پر صحیح ایمان ہے۔ نہ غریبوں کو امداد دینا ہے جن کے متعلق فرماتا ہے کہ ان کو دینا مجھے قرض دینے کے برابر ہے۔ اتنا کرنے کے بعد گناہ بھی معاف ہوں گے اور جنت بھی ملے گی۔ اگر یہ سب نہیں ہے تو پھر گمراہی ہے۔ سیدھا راستہ کہاں ہے؟

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣﴾

فَبِمَا نَقْضِهِمْ ؛ پھر ان کے توڑنے کی وجہ سے۔ مِيْثَاقَهُمْ ؛ ان کے عہدوں کو، اقراروں کو۔ لَعَنّٰهُمْ ؛ ہم نے ان کو پھٹکار دیا، لعنت کردی اور اپنی ساحتِ عزت سے دور کردیا۔ وَجَعَلْنَا ؛ اور ہم نے کردیا۔ قُلُوْبَهُمْ ؛ اُن کے دلوں کو۔ قٰسِيَةً ؛ سخت، کرخت، جن میں کچھ بھی لچک نہ ہو۔ يُحَرِّفُوْنَ ؛ تحریف کرتے ہیں، بدل دیتے ہیں۔ اَلْكَلِمَ ؛ باتوں کو۔ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ؛ ان کے مقامات سے، یعنی کمی زیادتی کرتے ہیں، مَن گھڑت باتیں وضع کرتے ہیں اور تاویلِ بے جا کرتے ہیں، دل سے کچھ کا کچھ مطلب نکالتے ہیں۔ وَنَسُوْا ؛ اور بھول گئے۔ اُن کو نسیان ہے، ان کو یاد نہیں۔ حَظًّا ؛ حصہ۔ مِمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ؛ اس چیز سے کہ ان کی یاد دہانی کی گئی تھی، نصیحت کی گئی تھی، عبرت دلائی گئی تھی۔ وَلَا تَزَالُ ؛ اور ہمیشہ تو زائل نہیں ہوتا، اور تو ہمیشہ۔ زَالَ يَزُوْلُ اور زَالَ يَزَالُ دونوں آتے ہیں مگر يَزَالُ مَا اور لَا حرفِ نفی کے ساتھ آتا ہے۔ تَطَّلِعُ ؛ جھانک کر دیکھتا ہے، واقف ہوتا ہے۔ عَلٰى خَآئِنَةٍ ؛ خیانت کی بات سے۔ مِنْهُمْ ؛ ان کی۔ مِنْهُمْ خَآئِنَةٍ کی صفت ہے۔ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ مگر کم۔ خائنۃ سے استثناء ہے۔ مِنْهُمْ ؛ اُن سے۔ فَاعْفُ عَنْهُمْ ؛ باوجود ان خیانت کاریوں کے ان سے مٹا دو۔ ان کی غلطی یا شرارت سے درگزر کرو۔ وَاصْفَحْ ؛ ان سے اعراض کرو۔ اُن سے منھ پھیرلو۔ اُن سے صفحۂ رخسار کو موڑ لو اور معاف کردو۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ۔ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ جو اچھا کام کرتے ہیں ان کو دوست رکھتا ہے۔ احسان کرنے والے خدا کے محبوب ہیں۔

ترجمہ :- ان کی بدعہدیوں کی وجہ سے، (ان کی اقرار شکنیوں کی وجہ سے) ہم نے ان کو ملعون بنا دیا (اور پھٹکار دیا) اور اُن کے دلوں کو سخت (اور کرخت) بنا دیا (کہ اب ان کے دلوں میں کوئی لچک نہیں۔ کوئی اثر قبول کرنے کی قابلیت نہیں) وہ باتوں کی بے محل تاویل کرتے ہیں (اور معنے کچھ کے کچھ بتاتے ہیں) انھیں جو جو نصیحتیں کی گئی تھیں۔ (جو جو عبرتیں دلائی گئی تھیں) اُن سب کو بھول بھال گئے ہیں۔ تم تو ان کی خیانت کاری

سے ہمیشہ واقف ہوتے ہی ہو ان میں سے چند لوگوں کے سوا ان کی غلطیوں کو عفو کرو (کالعدم کردو، مٹا دو اور اعراض کرو، معاف کردو)۔ جو نیک کام کرتے ہیں بے شک اللہ ان کو محبوب رکھتا ہے۔

صاحبو! بنی اسرائیل کیا کرتے تھے؟ ان کے ملعون ہونے کے کیا اسباب تھے؟ (۱) تاویلات۔ (۲) من گھڑت کمی زیادتی اور (۳) خدا سے غفلت۔ کیا یہ سب باتیں مسلمانوں میں نہیں ہیں؟۔

دیکھو! جو حال ان کا ہوا وہ حال تمہارا بھی ہوگا۔ تباہی کے گڑھے میں گرے جارہے ہو۔ مگر تم کو احساس نہیں ہے۔ لعنت کی گھٹائیں تمہارے سر پر چھارہی ہیں مگر تم کو کچھ خبر نہیں ہوتی۔ یہ غفلت آخر کب تک؟ جس قدر اب تک تباہی ہوچکی ہے کیا کافی نہیں ہے؟ کیا اور ذلیل وخوار ہونا چاہتے ہو؟ عمل کرو، اپنی اصلاح کرو۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۪ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۭ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾

وَمِنَ الَّذِيْنَ ؛ اور ان لوگوں میں سے۔ قَالُوْا ؛ کہ کہا۔ اِنَّا نَصٰرٰٓى ؛ ہم نصرانی ہیں۔ اَخَذْنَا ؛ ہم نے لیا۔ مِيْثَاقَهُمْ ؛ ان کا عہد واثق، قول وقرار، مگر انھوں نے کیا کیا؟ فَنَسُوْا ؛ پھر بھول گئے۔ حَظًّا ؛ حصّہ، بہرہ۔ مِمَّا ؛ اس چیز سے۔ ذُكِّرُوْا بِهٖ ؛ کہ جس کی ان کو یاد دہانی کی گئی تھی، نصیحت دی گئی تھی۔ فَاَغْرَيْنَا ؛ پھر ہم نے ڈال دیا۔ بَيْنَهُمْ ؛ ان کے درمیان، ان میں۔ اَلْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ ؛ عداوت اور بغض، کھلی دشمنی اور کینہ۔ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت تک۔ اب کیا ہوگا؟ وَسَوْفَ ؛ اور عنقریب۔ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ ؛ اللہ ان کو خبر دے گا، بتادے گا۔ بِمَا كَانُوْا ؛ اس چیز کو کہ وہ تھے۔ يَصْنَعُوْنَ ؛ کرتے

ترجمہ :- جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں (دینِ عیسوی پر ہیں) ان سے بھی ہم نے عہد و میثاق لیا تھا پھر وہ اس میں سے ایک حصّہ بھول گئے جس سے ان کو نصیحت دی گئی تھی۔ لہذا ہم نے ان میں کھلی دشمنی اور کینہ قیامت تک ڈال دیا اور عنقریب اللہ ان کو بتادے گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔

صاحبو! ذرا غور کرو، جناب عیسٰی علیہ السلام نے حکم دیا تھا کہ اگر کوئی ایک کلّے (گال) پر طمانچہ مارے تو دوسرا کلّا (گال) پیش کردو۔ مگر یہ عیسائی اب کیا کر رہے ہیں؟ بم باری ہورہی ہے، ٹینکوں سے آتش باری ہورہی ہے، ایک قوم دوسری قوم کو فنا کر رہی ہے۔ یہ اسلام کی پیش گوئی ہے کہ ان عیسائیوں میں عداوت ڈال دی جائے گی۔ کیوں۔؟ ان کی بدکاریوں کی وجہ سے۔

یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمۡ كَثِیۡرًا مِّمَّا كُنۡتُمۡ تُخۡفُوۡنَ مِنَ الۡكِتٰبِ وَیَعۡفُوۡا عَنۡ كَثِیۡرٍ ۬ؕ قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۱۵﴾

یٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ! یہودیو اور نصرانیو ! قَدۡجَآءَكُمۡ ؛ تمہارے پاس آچکا ہے ۔ رَسُوۡلُنَا ؛ ہمارا رسول جن کا نام محمدؐ ، احمدؐ ، حمدس اور فارقلیط ہے ۔ یُبَیِّنُ لَكُمۡ ؛ تم سے بیان کرتا ہے ، تم کو بتلاتا ہے ۔ كَثِیۡرًا ؛ بہت سی چیزوں کو ۔ مِمَّا كُنۡتُمۡ ؛ ان چیزوں سے کہ تھے تم ۔ تُخۡفُوۡنَ ؛ چھپاتے ، مخفی رکھتے ۔ مِنَ الۡكِتٰبِ ؛ کتاب سے ۔ مِمَّا کا بیان ہے ۔ وَیَعۡفُوۡا ؛ اور معاف کردیتا ہے ، درگزر کرتا ہے ۔ عَنۡ كَثِیۡرٍ ؛ بہت سی چیزوں سے ۔ قَدۡجَآءَكُمۡ ؛ تمہارے پاس آچکا ہے ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے پاس سے ۔ نُوۡرٌ ؛ روشن دین ۔ سراپا نور ، پیغمبر ۔ وَكِتٰبٌ مُّبِیۡنٌ ؛ اور واضح کتاب ۔ اس میں کچھ ہیر پیچ نہیں ہے ۔ ناقابلِ قبول ایک بات بھی نہیں ۔

ترجمہ :- اے اہلِ کتاب ، تمہارے پاس ہمارا وہ رسول آچکا ہے جو تم سے بہت سی باتیں بیان کرتا ہے جن کو تم کتاب اللہ میں سے (چھپاتے ہو) مخفی رکھتے ہو اور وہ بہت سی باتوں سے درگزر بھی کرتا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آچکی ہے ۔

یَّهۡدِیۡ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَیُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ وَیَهۡدِیۡهِمۡ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۱۶﴾

یَهۡدِیۡ بِهِ اللّٰهُ ؛ اس سے خدا ہدایت کرتا ہے ۔ یعنی پیغمبر سے ، کتابِ مبین اور قرآن شریف سے ۔ کن کو ؟ مَنۡ ؛ ان کو جو ۔ اتَّبَعَ ؛ اِتباع کی ، پیروی کی ۔ رِضۡوَانَهٗ ؛ اس کی رضا مندی کی ، جس نے خدا کی رضا جوئی کی ، اور اس کی خوشنودی کے تابع رہے ۔ کس چیز کی ہدایت کرتا ہے ؟ سُبُلَ السَّلٰمِ ؛ سلامتی کے راستوں کی ۔ وَیُخۡرِجُهُمۡ ؛ اور ان کو نکال لیتا ہے ۔ مِنَ الظُّلُمٰتِ ؛ ظلمتوں اور تاریکیوں سے ، کفر اور شرک سے ۔ اِلَی النُّوۡرِ ؛ نورِ یقین اور ایمان کی طرف ۔ بِاِذۡنِهٖ ؛ خدا کے حکم سے وَیَهۡدِیۡهِمۡ ؛ اور اللہ ہدایت کرتا ہے ۔ رہنمائی کرتا ہے ۔ پہنچا دیتا ہے ۔ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ؛ سیدھے راستہ کی طرف ۔

ترجمہ :- جو (خدا کی رضا جوئی کرتے ہیں) ان باتوں کی اتباع کرتے ہیں جو خدا کی مرضی کے موافق ہیں ان کو اللہ سلامتی کا راستہ دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے ظلمتوں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور ان کو سیدھے راستے پر پہنچا دیتا ہے ۔

صاحبو! یہ بات یاد رہے کہ خطِ مستقیم ایک ہی ہوتا ہے اور ٹیڑھے خطوط بہت سے ہو سکتے ہیں، ایمان ایک ہی چیز ہے اور شرک و کفر قسم قسم سے ہوتا ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ یَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ یُّهْلِكَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ وَ اُمَّهٗ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۷﴾

لَقَدْ كَفَرَ ؛ بے شک کفر کیا، کافر ہوگئے ۔ اَلَّذِیْنَ ؛ وہ جنھوں نے ۔ قَالُوْا ؛ کہا ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ هُوَالْمَسِیْحُ ؛ وہی مسیح ہے ۔ اِبْنُ مَرْیَمَ ؛ مریم کا بیٹا ۔ قُلْ ؛ تم کہو ۔ فَمَنْ یَّمْلِكُ ؛ پھر کون مالک ہوگا ۔ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا ؛ خدا کے مقابل کسی چیز کا ۔ اِنْ اَرَادَ ؛ اگر چاہے، اگر چاہا ۔ اَنْ یُّهْلِكَ ؛ کہ ہلاک کرے ۔ اَلْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ ؛ عیسٰی ابن مریم کو ۔ وَاُمَّهٗ ؛ اور ان کی ماں کو ۔ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ؛ اور جو زمین میں ہیں ۔ جَمِیْعًا ؛ تمام زمین والوں کو ۔ وَلِلّٰهِ ؛ اور اللہ ہی کا ہے ۔ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کا ملک، پادشاہی ۔ وَمَا بَیْنَهُمَا ؛ اور آسمانوں اور زمین کے درمیان جو کچھ ہے ۔ یَخْلُقُ ؛ پیدا کرتا ہے ۔ مَایَشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ ہر چیز پر قادر ہے ۔

ترجمہ :- بے شک ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا اللہ ہی تو مسیح ابنِ مریم ہے ۔ تم کہو اگر اللہ مسیح کو اور ان کی ماں کو اور زمین پر جتنے لوگ ہیں سب کو ہلاک کرنا چاہے تو اس کا کوئی کچھ نہیں کرسکتا ۔ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے، سب خدا کا ہے جس کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

صاحبو! جناب مسیحؑ عورت سے پیدا ہوئے ۔ ان کا وجود بالعرض، کھانے کی ان کی ضرورت اور رفع حاجت کی ان کو ضرورت خدا کسی کا محتاج نہیں ۔ جس کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہلاک کرتا ہے ۔ یاد رکھو! جو جتنا بڑا ہوگا اُس سے اتنی ہی بندگی نمایاں ہوگی اور وہ اپنی بندگی کو سمجھے گا بھی ۔ خصوصاً حضراتِ انبیاءؑ کہ ان کا کمال ہی کمالِ عبدیت ہے خدا کی مِلک کو اپنی سمجھنا، نادانوں کا کام ہے ۔ جو علمِ صحیح رکھتا ہے وہ اپنی کمزوری کو سمجھتا ہے اور اس کے ساتھ خدا کی قدرت و عظمت کا بھی قائل رہتا ہے ۔

صاحبو ! شئے کے معنٰی کیا ہیں ؟ شئے کے کئی معنٰی ہیں (۱) وہ چیز جس سے خبر دے سکتے ہیں ، اس میں خدا بھی داخل ہے ۔ (۲) مخلوق ،ممکن ، جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛اس محاورے کے مطابق خدا کی ذات شئے میں داخل نہیں کیونکہ قدرت محالات سے متعلق نہیں ہوتی ۔ اس کی کمالِ عظمت ہے کہ خود اپنے تحتِ قدرت نہیں ۔ خدائے تعالیٰ میں عیوب کا پیدا ہونا محال ہے جوتحتِ قدرت نہیں ۔ خدا کا اپنا مثل پیدا کرسکنا محال ہے ۔ کیونکہ جو چیز پیدا ہوگی ،مخلوق ہوگی ، ممکن ہوگی ، بندہ ہوگی ۔ لہٰذا خدا کے شریک کا پیدا ہونا محال ۔ محالات سے قدرت کا متعلق نہ ہونا خدا کے عجز پر دلالت نہیں کرتا ۔ جو چیزممکن ہواس کا نہ پیدا کرسکنا عجز ہے ۔ پہلے سے پہلے پیدا نہ کرسکنا اور آخر سے آخر پیدا نہ کرسکنا کیا عجز ہے؟ پہلے سے پہلا اگر ہوسکے تو وہ پہلا کیوں ہوا اور آخر کے بعد آخر ہوتو وہ آخر ہی کیوں ہو ۔بعض لوگ جو دریائے جہالت میں غوطے کھاتے ہیں ، کہتے ہیں کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے ۔ اور نہ معلوم کن کن محالات کو خدائے تعالیٰ کی طرف نسبت کرنے سے نہیں ڈرتے ۔ ان کے حق میں ہے ۔ اَضَلَّہُ اللّٰہُ عَلٰی عِلْمٍ ؛ان کا علم وکمال اُن کے لئے وبال ہے ، جنجال ہےعینِ ضلال ہے ۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰی ؛ اور یہود ونصاریٰ نے کہا ۔ نَحْنُ ؛ ہم ۔ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ ؛ اللہ کے بیٹے ہیں ، وَاَحِبَّآءُ ہٗ ؛ اوراس کے دوست ہیں ، اس کے حبیب ہیں ،محبوب ہیں ۔ قُلْ ؛ کہو ۔ فَلِمَ ؛ پھرکیوں ۔ یُعَذِّبُکُمْ ؛ تم کو عذاب کرتا ہے ، عذاب کرے گا ۔ بِذُنُوْبِکُمْ ؛ تمہارے گناہوں کی وجہ سے ۔ بَلْ ؛ بلکہ ۔ اَنْتُمْ ؛ تم ۔ بَشَرٌ ؛ آدمی ہو ۔ مِمَّنْ ؛ ان لوگوں سے ۔ خَلَقَ ؛ پیدا کیا ۔ یَغْفِرُ ؛ مغفرت کرتا ہے ، بخشتا ہے ۔ لِمَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے ۔ وَیُعَذِّبُ ؛ اور عذاب کرتا ہے ۔ مَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے ۔ وَلِلّٰہِ ؛ اور اللہ ہی کا ہے ، اللہ ہی کے لئے ہے ۔ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ،حکومت ۔ وَمَا بَيْنَهُمَا ؛ اور جو کچھ آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے ۔ وَاِلَیْہِ ؛ اور اسی کی طرف ۔ اَلْمَصِیْرُ ؛ پلٹنا ہے ، پھرنا ہے ، واپس جانا ہے ۔

ترجمہ :- اور یہود ونصاریٰ نے کہا ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں ۔تم کہو ،تو تمہارے گناہوں کی وجہ سے تم کو عذاب کیوں کرتا ہے ۔ بلکہ تم مخلوقات میں کے آدمی ہو ۔ خدا جس کو چاہے مغفرت کرے ،جس کو چاہے عذاب کرے ۔ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب خدا کی مِلک ہے (اس کی بادشاہی میں داخل ہے) اسی کی طرف سب کی (بازگشت ہے) واپسی ہے ۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ
اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٩﴾ ٣ع ٧

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ! اے یہودیو ونصرانیو ! قَدْ جَآءَكُمْ ؛ بے شک تمہارے پاس آچکا ہے ۔ رَسُوْلُنَا ؛ ہمارا رسول ۔ يُبَيِّنُ لَكُمْ ؛ بیان کرتا ہے تمہارے لئے ۔ عَلٰى فَتْرَةٍ ؛ بند ہوجانے کے وقت ، وحی نہ اُترنے کے زمانے میں ، دو پیغمبروں کے بیچ کا زمانہ ۔ وحی اور فترتِ وحی ، پیغمبروں پر بسط اور قبض اور اولیاء پر الہام اور عدمِ الہام دونوں حالتیں گزرتی ہیں ۔ مِنَ الرُّسُلِ ؛ پیغمبروں سے ۔ مِنَ الرُّسُلِ فَتْرَةٍ کی صفت ہے یا حال ہے ۔ اَنْ تَقُوْلُوْا ؛ کہ کہیں تم کہہ اُٹھو ۔ مَا جَآءَنَا ؛ ہمارے پاس نہیں آیا ۔ مِنْ بَشِيْرٍ ؛ کوئی خوشی کی خبر سنانے والا ۔ وَلَا نَذِيْرٍ ؛ اور نہ ڈر کی بات سنانے والا ۔ فَقَدْ جَآءَكُمْ ؛ اب تمہارے پاس آچکا ہے ۔ بَشِيْرٌ وَّ نَذِيْرٌ ؛ بشیر ونذیر یعنی رسولِ خدا ﷺ ۔

عیسٰی علیہ السلام کے زمانے میں اور آنحضرت ﷺ کے زمانے میں زائد از ۵۰۰ سال کا فرق ہے اور فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ سے یہی زمانہ مراد ہے ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے پر ۔ قَدِيْرٌ ؛ قادر ہے ۔

ترجمہ :- اے اہلِ کتاب ! ہمارا رسول تمہارے پاس آچکا ہے جو تم سے بیان کرتا ہے دوسرے پیغمبروں کے نہ رہنے کے وقت (پیغمبر کیوں بھیجا گیا ؟) (اس لئے) کہ کہیں تم یہ کہہ بیٹھو کہ ہمارے پاس کوئی بشارت دینے والا آیا نہ (بری باتوں سے) ڈرانے والا ۔ (دیکھو ! دیکھو !) اب تمہارے پاس بشیر و نذیر (محمد مصطفٰے ﷺ) آچکے ہیں ۔ (اب تمہارے جھوٹے حیلے چل نہیں سکتے ، خدا کی حُجت قائم ہوچکی ہے ، اب نہ مانو گے تو سزا ہوگی) اور اللہ تو ہر شئے پر قادر ہے ۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ
فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٠﴾

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى ؛ اور اس واقعہ کو یاد رکھو جب کہ موسٰی نے کہا ۔ اُذْكُرُوْا مقدر ہے ۔ لِقَوْمِهٖ ؛ اپنی قوم کو ۔ يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ! اصل میں يٰقَوْمِيْ ہے ۔ اُذْكُرُوْا ؛ یاد کرو ۔ نِعْمَةَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی نعمت کو ۔ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر ۔ خدا نے تم پر کیا کیا انعام و اکرام کیے تھے ۔ ذرا ان کا کچھ خیال کرو ۔ ان نعمتوں میں سے قابلِ توجہ یہ ہے ۔ اِذْ جَعَلَ ؛ جب کہ بنایا ، پیدا کیا ۔

فِيْـكُمْ ؛ تم میں ۔ اَنْبِيَـآءَ ؛ پیغمبر، بہت سے نبی ۔ موسٰی علیہ السلام ، ہارون علیہ السلام ، عیسٰی علیہ السلام اور بہت سے انبیاء بنی اسرائیل میں گزرے ہیں ۔ وَجَعَلَكُمْ ؛ اور تم کو بنایا ۔ مُلُوْكًا ؛ جمع مَلِكٌ ؛ پادشاہ ۔ داؤد علیہ السلام ، سلیمان علیہ السلام پیغمبر بھی تھے اور پادشاہ بھی اور دوسرے پادشاہ بھی بنی اسرائیل میں گزرے ہیں ۔ وَاٰتٰـكُمْ ؛ اور تم کو دیا ۔ مَـالَمْ يُؤْتِ ؛ جو نہیں دیا ۔ اَحَدًا ؛ کسی کو ۔ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ؛ اس زمانے کے لوگوں سے ۔

ترجمہ :- اور (اس واقعہ کو یاد رکھو اور عبرت حاصل کرو) جب کہ موسٰی نے اپنی قوم سے کہا : اے میری قوم ! اللہ نے تم پر جو نعمتیں نازل کی ہیں (ان کا کچھ تو خیال کرو) ان کو یاد کرو (یوں تو ہزار ہا نعمتیں ہیں تاہم اہم یہ ہے کہ) تم میں پیغمبر پیدا کئے ، تم کو پادشاہ بنایا اور وہ دیا کہ اوروں کو دیا نہ تھا ۔

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿٢١﴾

يٰـقَوْمِ ؛ اے میری قوم ۔ اُدْخُلُوْا ؛ داخل ہو ۔ اَلْاَرْضَ الْـمُقَدَّسَةَ ؛ مقدس سرزمین میں ، یعنی فلسطین میں ۔ جہاں ابراہیم علیہ السلام ، اسحاق علیہ السلام ، یعقوب علیہ السلام ، یوسف علیہ السلام ، سلیمان علیہ السلام ، موسٰی علیہ السلام اور دوسرے پیغمبروں کی قبریں ہیں ۔ اَلَّتِيْ ؛ جو ۔ كَتَبَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے لکھا ہے ۔ لَـكُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ ارض مقدس میں تم کو جانا ہے ۔ وہاں تم کو بسنا ہے ۔ وَلَا تَرْتَدُّوْا ؛ اور پلٹ نہ جاؤ ۔ اِرْتِدَادٌ ؛ دین سے پلٹ جانا ۔ مرتد ہوجانا ۔ عَـلٰى اَدْبَارِكُمْ ؛ اپنی پیٹھ کی طرف ۔ اَدْبَارٌ جمع دُبُرٌ ؛ پیٹھ ، پٹھا ۔ تم دین سے روگردانی نہ کرو ۔ مُرتد اور بے ایمان نہ بنو ۔ فَتَنْقَلِبُوْا ؛ پھر تم ہوجاؤ گے ، تمہاری حالت بدل جائے گی ، انقلاب ہوجائے گا ، خٰسِـرِيْنَ ؛ خسارہ اُٹھانے والے ۔ نقصان اُٹھانے والے ۔ تمہارے حصّہ میں خسران آجائے گا ، تباہی آجائے گی ۔

ترجمہ :- (موسٰی علیہ السلام نے فرمایا) اے میری قوم ! تم ارضِ مقدس میں جاؤ ، جسے خدا نے لکھ دیا ہے کہ وہ تم کو ملے گی ۔ دین سے پیٹھ مت پھیرو ، پلٹو گے تو خسارے اور نقصان کے ساتھ پلٹو گے ۔ (تم خائب و خاسر ہوجاؤ گے) ۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾

قَالُوْا ؛ بنی اسرائیل نے کہا ۔ یٰـمُوْسٰی ؛ اے موسیٰ ! ۔ اِنَّ فِیْھَا ؛ بے شک ارضِ مقدس میں ۔ قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ؛ بڑی زبردست قوم ہے ۔ جَبَّـار ، جَبْرٌ سے ہے ۔ جس کے اصلی معنٰی ہیں بزور کسی چیز کی اصلاح کرنا ۔ جَبِیْـرَةٌ ؛ بانس کے وہ بڈے جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر پٹی کے ساتھ باندھے جاتے ہیں ۔ یہ لفظ کبھی صرف اصلاح اور کبھی صرف قہر یا غلبہ کے معنٰی میں مستعمل ہوتا ہے ۔ خدائے تعالیٰ کو جبار کہیں گے تو اس کے معنٰی ہوں گے سب سے زبردست ۔ آدمی کی صفت جبار آئے گی تو اس کے معنٰی ہوں گے سرکش ، ظالم ۔ وَاِنَّا ؛ اور بے شک ہم ۔ لَنْ نَّدْخُلَھَا ؛ ہم ارضِ مقدس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے ۔ حَتّٰی ؛ یہاں تک کہ ، جب تک کہ ۔ یَخْرُجُوْا ؛ وہ سرکش لوگ نکل جائیں ۔ مِنْھَا ؛ اس ارضِ مقدس سے ۔ فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْھَا ؛ اگر وہ زبردست لوگ ارضِ مقدس سے نکل جائیں ۔ فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ؛ تو یقیناً ہم داخل ہوں گے ۔

ترجمہ :- انھوں نے (بنی اسرائیل نے) کہا ۔ اے موسیٰ ! اس میں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ، ہم ہرگز داخل نہ ہوں گے ۔ وہ اگر وہاں سے نکل جائیں تو البتہ ہم داخل ہوسکتے ہیں ۔

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْھِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْہُ فَاِنَّکُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿٢٣﴾

قَالَ رَجُلٰنِ ؛ دو (٢) شخصوں نے کہا ۔ ان کا نام کَالَبْ اور یُوْشَعْ ہے ۔ یُوْشَعْ کو یَشُوْع بھی کہتے ہیں ۔ کالب اور یشوع دونوں موسیٰ علیہ السلام کے بارہ (١٢) سرداروں اور نقباء میں سے ہیں ۔ مِنَ الَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں میں سے ۔ یَخَافُوْنَ ؛ خدا سے ڈرتے تھے ، خدا ترس تھے ۔ اَنْعَمَ اللّٰہُ ؛ خدا نے انعام کیا تھا ۔ فضل وکرم کیا تھا ۔ عَلَیْھِمَا ؛ ان دونوں پر ۔ کالب اور یشوع نے کیا کہا تھا ؟ اُدْخُلُوْا ؛ داخل ہو ، گھس جاؤ ۔ عَلَیْھِمْ ؛ ان جبابرہ پر ۔ اَلْبَابَ ؛ دروازے میں ۔ فَاِذَا ؛ پھر جب ۔ دَخَلْتُمُوْہُ ؛ دروازے میں گھس جاؤ ۔ گھاٹی کے منھ میں داخل ہوجاؤ ۔ فَاِنَّکُمْ ؛ تو بے شک تم ۔ غٰلِبُوْنَ ؛ غالب ہوجاؤ گے ۔ وَعَلَی اللّٰہِ ؛ اور خدا ہی پر ۔ فَتَوَکَّلُوْا ؛ توکل کرو ، اعتماد کرو ، بھروسہ کرو ، اپنے کاموں کو اسی پر چھوڑ دو ۔ اِنْ کُنْتُمْ ؛ اگر تم ہو ۔ مُؤْمِنِیْنَ ؛ ایماندار ۔

ترجمہ :- دو شخصوں نے (یعنی کالب اور یوشع) جو خدا ترس لوگوں میں سے تھے اور جن پر اللہ نے اپنا فضل و کرم کیا تھا (اور نعمتِ ایمان سے سرفراز کیا تھا) کہا (اے بنی اسرائیل) اس زمین کے دروازے میں گھس پڑو اگر تم اس میں داخل ہوگئے تو غالب ہوجاؤ گے ۔ اور اللہ ہی پر توکل کرو ۔ (اپنے کاموں کو اسی پر چھوڑو) اگر تم ایماندار ہو (خدا پر یقین کرتے ہو) ۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾

قَالُوْا ؛ بنی اسرائیل نے کہا ۔ یٰمُوْسٰی ؛ اے موسیٰ ۔ اِنَّالَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا ؛ بے شک ہم ارضِ مقدس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے ۔ مَادَامُوْا فِيْهَا ؛ جب تک اس ارض مقدس میں یہ زبردست لوگ رہیں گے ۔ فَاذْهَبْ ؛ پس جاؤ ۔ اَنْتَ وَرَبُّكَ ؛ تم اور تمہارا خدا ۔ فَقَاتِلَا ؛ پھر لڑو ، جنگ کرو ۔ اِنَّا ؛ بے شک ہم ۔ هٰهُنَا ؛ یہاں ۔ قٰعِدُوْنَ ؛ بیٹھنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- انھوں نے (بنی اسرائیل نے) کہا ۔ اے موسیٰ ! جب تک یہ (زبردست) لوگ اس میں (ارضِ مقدس میں) ہیں ہم تو ہرگز وہاں داخل نہ ہوں گے ۔ تم اور تمہارا خدا جاؤ اور ان سے لڑو ہم تو یہیں بیٹھیں گے ۔ (یہاں سے ہرگز نہ سرکیں گے) ۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾

قَالَ ؛ موسیٰ نے کہا ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اے میرے پروردگار ! اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ لَاۤ اَمْلِكُ ؛ میں مالک نہیں ، میرے اختیار میں نہیں ، میرے بس میں نہیں ۔ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ ؛ بجز میرے اور میرے بھائی ہارون کے ۔ فَافْرُقْ بَيْنَنَا ؛ پھر جُدا کردے درمیان ہمارے ، فیصلہ کردے ہمارے درمیان ۔ وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ؛ اور اس فاسق قوم کے درمیان ، نافرمان لوگوں کے درمیان ۔

ترجمہ :- (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا ، اے میرے رب ! بجز میرے اور میرے بھائی کے کوئی میرے بس میں نہیں (کوئی میرے قابو میں نہیں) پھر تو ہمارے اور اس فاسق قوم کے درمیان فیصلہ کردے ۔

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً يَتِيْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ ع ۸

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ فَاِنَّهَا ؛ پھر بے شک یہ عرضِ مقدس ۔ مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ ؛ ان کا داخل ہونا ان پر حرام ہے ۔ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ؛ چالیس سال تک ۔ يَتِيْهُوْنَ ؛ حیران اور سرگردان پھریں گے ۔ تَاهَ يَتِيْهُ ۔ تِيْهًا و تَوْهًا ؛ سرگردانی ، مارے

مارے پھرنا۔ تِیْھَـآءٌ وَتِیْۃٌ ؛ جس میں آدمی کو راستہ نہ ملے اور مارا مارا پھرتا رہے۔ فَـلَا تَاْسَ ؛ پھر تم غم نہ کرو۔ مادّہ اَسٰی اُسْوَۃٌ یا اِسْوَۃٌ ؛ وہ حالت ہے جس پر انسان دوسرے کی اتباع میں ہو خواہ وہ حالت اچھی ہو یا بری۔ اَسًی ؛ حزن۔ غم۔ عَلَی الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ؛ نافرمان قوم پر۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا چالیس سال تک ان لوگوں کو ارضِ مقدسہ میں جانا حرام ہے۔ اسی زمین میں مارے مارے پھریں گے۔ ایسی نافرمان قوم پر (موسیٰ) تم کچھ رنج نہ کرو۔

صاحبو! بنی اسرائیل کے واقعہ پر غور کرو۔ فرعون کے لشکر سے بھاگ کر بنی اسرائیل فلسطین کے قریب پہنچے۔ فلسطین اور شام میں عمالقہ آباد تھے جو بڑے زبردست اور سپاہی تھے۔ یہ بنی اسرائیل فرعون کے لشکر سے پٹ پٹ کر بزدل اور نامرد ہوگئے تھے۔ ان سے لاکھ کہا گیا کہ فلسطین اور شام کو چلو۔ وہاں تم کو ہر قسم کی سہولتیں حاصل ہوجائیں گی۔ مگر غلامی کی طبیعت ہمت ہار چکی تھی۔ کالب اور یوشع نے لاکھ سمجھایا کہ تم دروازے میں گھس جاؤ۔ خدا کے حکم سے غالب ہو ہی جاؤ گے۔ مگر ان بزدلوں نے کیا کہا؟ تم اور تمہارا خدا جاؤ اور لڑو۔ ہم تو یہاں سے ہرگز سرکنے والے نہیں، ہٹنے والے نہیں۔ اس نافرمانی کی وجہ سے چالیس سال تک فلسطین کے میدان میں مارے مارے پھرتے رہے۔ جب چالیس سال میں معمر افرادِ قوم مرکھپ گئے تب کہیں ان کو فلسطین اور شام میں داخل ہونا نصیب ہوا کیونکہ نئی پود محنت کی عادی تھی، فرعون کی غلامی سے آزاد تھی۔ آزادی میں پل کر اس قابل ہوگئی تھی کہ اپنے دشمنوں سے لڑے اور ان پر غلبہ حاصل کرے۔

آزادی کا نتیجہ

صاحبو! اپنے حال پر ذرا غور کرو۔ کیا تم میں روحِ آزادی پیدا ہوگئی ہے یا غلامی تمہاری عادت اور فطرتِ ثانیہ بن گئی ہے۔ جب تک تم میں خود غرضی، آرام طلبی، محنت سے جی چرانا، علم و کمال کی طرف توجہ نہ کرنا ہے، تم ہرگز آزاد نہیں ہوسکتے۔ آزادی دی نہیں جاتی بلکہ لی جاتی ہے۔ جس کو جان عزیز ہے اس کو ہرگز عزت نہیں مل سکتی ؎

نامرد مرتا روز ہے — مردوں کی موت اک بار ہے
ہرگز نہیں مرتا ہے وہ — مرنے کو جو تیار ہے
با آبرو ہو زندگی — بے آبرو بے کار ہے
گر ہمتِ مردانہ ہو — آسان ہر دشوار ہے
مردوں کا غازہ خون ہے — زیور مرا ہتھیار ہے
اپنا نہیں ہے کوئی دوست — تلوار ہے تلوار ہے (حسرت صدیقی)

اس سے پہلے رکوع کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم فاسقوں کا غم نہ کرو۔ اب فاسقوں کے پیشوا، آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل، اس کے اپنے بھائی کو مار ڈالنے کا افسوس ناک واقعہ بیان کرتا ہے۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا

وقف لازم

وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٢٧﴾

وَاتْلُ ؛ اور تلاوت کرو ، پڑھ کر سناؤ ۔ عَلَيْهِمْ ؛ ان کو ، ان پر ۔ نَبَاَ ؛ خبر ۔ اسی سے نبی ہے ۔ اِبْنَیْ اٰدَمَ ؛ دو (٢) بیٹے آدم کے ، ایک کا نام ہابیل اور دوسرے کا قابیل تھا ۔ قابیل کو قاءٍ بھی کہتے ہیں ۔ بِالْحَقِّ ؛ ٹھیک ٹھیک ۔ بِالْحَقِّ وَاتْلُ سے متعلق ہے یا نَبَاَ سے متعلق ہے ۔ اِذْقَرَّبَا قُرْبَانًا ؛ جب کہ ان دونوں نے قربانی یعنی نذر پیش کی ۔ وہ پیش کش جو بغرضِ تقربِ الٰہی پیش کی جائے یا قربانی ، ضروری نہیں کہ جانور ہی کی ہو ۔ مگر اُردو زبان میں قربان مستعمل نہیں ، بلکہ قربانی مستعمل ہے اور وہ بھی جانوروں کی ۔ ہر ایک نے اپنی اپنی نذر پیش کی ۔ ہابیل نے بھیڑ پیش کی کیونکہ وہ جانوروں کا گلہ رکھتا تھا اور قابیل نے غلہ پیش کیا کیونکہ وہ مزارع اور کنبی (کسان) تھا ۔ فَتُقُبِّلَ ؛ پھر قبول کرلی گئی ، یعنی نذر ۔ مِنْ اَحَدِهِمَا ؛ ان میں سے ایک سے یعنی ہابیل سے ۔ وَلَمْ يُتَقَبَّلْ ؛ اور قبول نہیں کی گئی ۔ مِنَ الْاٰخَرِ ؛ دوسرے سے یعنی قابیل سے ۔ کہتے ہیں کہ جو نذر قبول کرلی جاتی تھی تو اس پر بجلی گرکر اس کو جلا دیتی تھی اور جو نذر قبول نہ ہوتی اس کو بجلی جلاتی نہ تھی ۔ قَالَ ؛ قابیل نے کہا ۔ لَاَقْتُلَنَّكَ ؛ اے ہابیل میں تجھے مار ہی ڈالوں گا ۔ قَالَ ؛ ہابیل نے کہا ۔ اِنَّمَا ؛ اس کے سوا نہیں ۔ يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ ؛ اللہ قبول کرتا ہے ۔ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ؛ متقیوں سے ۔

ترجمہ :- اور (اے نبی) ان لوگوں کو آدمؑ کے دونوں بیٹوں (ہابیل و قابیل) کا قصّہ ٹھیک طور سے سنا دو ، جب کہ ان دونوں نے (تقربِ الٰہی کے لئے) کچھ نیاز گزرانی ۔ ایک نیاز قبول ہوئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی (تب) ایک نے (دوسرے سے) کہا '' میں تجھے قتل ہی کر ڈالوں گا '' اس نے کہا '' (خدا نے تمہاری نذر قبول نہ کی ، اس میں میرا قصور ہی کیا ہے ۔) اللہ تو صرف متقیوں کی نیاز ، نذر قبول فرماتا ہے ''۔

صاحبو! اس آیت پر غور کرو ۔ جب تک آدمی متقی نہ ہو ، اس کی نیت جب تک پاک نہ ہو ، نہ نیاز قبول ہوتی ہے نہ نذر ۔ رشوت کے پیسے کی نذر ، سود کے پیسوں کی نیاز کیا قبول ہوگی ؟ سود سے قرض لے کر کوئی مذہبی کام انجام دینا بھی دُرست نہیں ۔ خدائے تعالیٰ اخلاص کو دیکھتا ہے ، اخلاص پسندی کا ایک پیسہ بغیر اخلاص کے سو (١٠٠) روپیہ سے بہتر ہے ۔

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِیَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٨﴾

لَئِنْ ؛ البتہ ، اگر ۔ بَسَطْتَّ ؛ تو بڑھائے گا ، کھولے گا ، پھیلائے گا ۔ بَسَطْتَّ کے '' ط '' کا '' ت '' میں ادغام کرو مگر '' ط '' کا اطباق اور موٹاپن باقی رہے ۔ اور '' ط '' کا قلقلہ نہ رہے ۔ اس کی ادائی کی تصحیح قاری سے ہوسکتی ہے ۔ اِلَیَّ ؛ میری

طرف ، میری جانب ۔ یَدَکَ ؛ تیرے ہاتھ کو ، اپنے ہاتھ کو ۔ لِتَقْتُلَنِیْ ؛ تا کہ تو مجھ کو قتل کرے ۔ مَـآ اَنَا بِبَاسِطٍ ؛ میں بڑھانے والا نہیں ہوں ۔ یَدِیَ ؛ میرا ہاتھ ۔ اپنے ہاتھ کو ۔ اِلَیْکَ ؛ تیری طرف ۔ لِاَ قْتُلَکَ ؛ کہ تجھے قتل کروں ، تجھے مار ڈالوں ۔ اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ اَخَافُ اللّٰہَ ؛ اللہ کا خوف کرتا ہوں ، خدا سے ڈرتا ہوں ۔ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ۔

ترجمہ :- البتہ اگر تو میرے مارنے کے لئے ہاتھ بڑھائے تو میں تیرے مارنے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا ، میں اللہ رب العالمین کا خوف رکھتا ہوں ۔ (مجھے اس کا ڈر ہے) ۔

اِنِّیْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْٓءَاَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝٢٩

اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ اُرِیْدُ ؛ ارادہ کرتا ہوں ، چاہتا ہوں ۔ اَنْ تَبُوْأَ ؛ کہ تو رجوع کرے ، تو پائے ۔ اسی سے مَاٰب بمعنی مرجع ہے ۔ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِکَ ؛ میرا گناہ ، تیرا گناہ ۔ میرا گناہ ، تیرا گناہ سے کیا مراد ہے؟ مجھ سے ممکن گناہ اور تجھ سے واقع شدہ گناہ ۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں ۔ میرے قتل کا گناہ اور تیرے دوسرے گناہ جب تیری ہی طرف رجوع کریں تو ان کی سزا بھگتے ۔ فَتَکُوْنَ ؛ پھر تو ہوجائے ۔ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ؛ دوزخیوں میں سے ، آگ والوں میں سے ۔ وَذٰلِکَ ؛ اور یہی ہے ۔ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالموں کی جزا ، سزا ۔

ترجمہ :- بے شک میں چاہتا ہوں کہ میرے اور تیرے دونوں کے گناہ کی سزا تیری طرف رجوع کرے اور تو دوزخی ہوجائے (نذرِ آتش ہوجائے) اور ظالموں کی جزا (سزا) تو یہی ہے ۔

فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٣٠

فَطَوَّعَتْ ؛ پھر راضی ہوگیا ۔ طَوْعٌ کے اصلی معنیٰ فرماں برداری کے ہیں اسی کے باب افعال سے اطاعت ہے ۔ رضامندی کے معنیٰ میں بھی آتا ہے ، جیسے کہتے ہیں طَوْعًا اَوْکَرْهًا ؛ خوشی سے یا ناخوشی سے ۔ لَهٗ ؛ اس کے لئے ۔ قابیل کے لئے ۔ نَفْسُهٗ ؛ اس کا نفس ، اس کا جی ، اس کا دل ۔ قَتْلَ اَخِیْهِ ؛ اپنے بھائی ہابیل کے مارنے کو ۔ فَقَتَلَهٗ ؛ پھر اس کو قتل کرڈالا ۔ فَاَصْبَحَ ؛ پھر ہوگیا ۔ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ؛ خسارہ اور نقصان اُٹھانے والوں میں سے ، خائب و خاسر لوگوں میں سے ۔

ترجمہ :- اُس کا (قابیل کا) نفس اپنے بھائی (ہابیل) کے قتل پر آمادہ اور راضی ہوگیا پھر اس کو قتل کر ہی ڈالا اور پھر وہ خائب و خاسر لوگوں میں شریک ہوگیا ۔ (خسارہ اُٹھانے والوں میں شریک ہوگیا) ۔

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِى الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِىْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ؕ

قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِىَ سَوْءَةَ اَخِىْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

فَبَعَثَ اللّٰهُ ؛ پھر خدا نے بھیجا ۔ غُرَابًا ؛ ایک کوے کو ۔ غَرْبٌ کے معنی ہیں دوری ۔ غَرِيْبٌ ؛ اجنبی ، نامانوس ۔ مسافر آفتاب کا ڈوبنا ۔ يَبْحَثُ ؛ کھودتا ہے ، کریدتا ہے ، تحقیق کرتا ہے ، بحث کرتا ہے ، ظاہر کرتا ہے ۔ فِى الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ لِيُرِيَهٗ ؛ تاکہ قابیل کو دکھادے ، بتادے ۔ كَيْفَ ؛ کیسا ۔ يُوَارِىْ ؛ چھپاتا ہے ۔ ڈھانکتا ہے ۔ سَوْءَةَ ؛ لاش ۔ میت ۔ سَاءَ ۔ يَسُوْءُ ۔ سُوْءً ؛ برا معلوم ہونا ، ناگوار گزرنا ۔ اَخِيْهِ ؛ اپنے بھائی کی لاش ۔ قَالَ يٰوَيْلَتٰى ؛ قابیل نے کہا ۔ ہائے میری تباہی ! ہائے افسوس ! يٰوَيْلَتٰى ؛ اصل میں يٰوَيْلَتِىْ تھا ''یا'' الف سے بدل گیا ۔ اَ ؛ کیا ۔ عَجَزْتُ ؛ میں عاجز ہوگیا ۔ اَنْ اَكُوْنَ ؛ کہ ہوجاؤں ۔ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ ؛ اس کوے کے جیسا ۔ فَاُوَارِىَ ؛ پھر میں دفن کرتا ۔ سَوْءَةَ اَخِىْ ؛ اپنے بھائی کی لاش کو ۔ فَاَصْبَحَ ؛ پھر ہوگیا ۔ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ؛ نادم اور شرمندہ ہونے والے لوگوں میں سے ۔

ترجمہ :- پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کو کھود رہا تھا کہ (اپنے بھائی مقتول کوے کو دفن کرے اور) اس کو (قابیل کو) بتادے کہ اپنے بھائی (ھابیل) کا لاشہ کس طرح دفن کیا جاسکتا ہے ؟ (قابیل نے کہا) کہا افسوس میرے حال پر ۔ میں اتنا بھی نہیں ہوں کہ کوے کے جیسا ہوجاؤں (میں اتنا ہونے سے بھی عاجز ہوں) کہ اپنے بھائی کے لاشہ کو دفن کرسکوں ۔ پھر وہ اپنے کیے پر (پچھتایا) سخت نادم ہوا ۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ

فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ؛ اسی وجہ سے ۔ كَتَبْنَا سے متعلق ہے ۔ كَتَبْنَا ؛ ہم نے لکھ دیا ۔ عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ بنی اسرائیل پر ۔ اَنَّهٗ ؛ کہ بات یہ ہے ۔ ضمیر شان ہے ۔ پورا جملہ كَتَبْنَا کا مفعول ہے ۔ مَنْ قَتَلَ ؛ جس نے مار ڈالا ۔ جس نے قتل کیا ۔ نَفْسًا ؛ کسی شخص کو ، کسی جان کو ۔ بِغَيْرِ نَفْسٍ ؛ بعوض کسی شخص کے نہیں ، بے سبب ، بغیر قصاص کے ۔ اَوْفَسَادٍ ؛ یا فساد کے طور پر ۔ فِى الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ فَكَاَنَّمَا ؛ پھر گویا کہ ۔ قَتَلَ النَّاسَ ؛ لوگوں کو مار ڈالا ، قتل کیا ۔ جَمِيْعًا ؛ سب کو فَكَاَنَّمَا سے معلوم ہوتا ہے ابتداءً قتلِ نفس کرنے والے کو بھی تمام لوگوں کے قتل کا عذاب نہ ہوگا ۔ بلکہ ابتدائی قتل کی اہمیت

ظاہر کی جارہی ہے ۔ وَمَنْ اَحْیَاھَا ؛ اور جس نے اس کو زندہ کیا ، زندہ رکھا ، قتل سے بچالیا ۔ فَکَاَنَّمَا ؛ گویا کہ ۔ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؛ تمام لوگوں کو زندہ رکھا ، قتل سے بچالیا ۔ واقعہ یہ ہے مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَیِّئَةً فَلَهٗ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ ۔ الدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ ایسا برا کام کرنا جس کی لوگ اتباع کریں ، قدم بہ قدم چلیں ، متبعین کے کام میں سے ایسے بھی کچھ حصّہ ملے گا بشرطیکہ نیت بری ہو ۔ اسی طرح جب کوئی شخص اچھے کام کی ابتداء کرے اور لوگ اس کی اتباع کریں ، تو اس کے متبعین کے کام میں سے اُسے بھی اس کا حصّہ ملے گا ۔ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ ؛ اور ان کے پاس آچکے ہیں ۔ رُسُلُنَا ؛ ہمارے پیغمبر ، ہمارے رسول ۔ بِالْبَیِّنٰتِ اَیْ بِالْاٰیٰتِ الْبَیِّنٰتِ ؛ کھلی نشانیوں کے ساتھ ۔ معجزوں کے ساتھ ۔ قوی علامات کے ساتھ ۔ ثُمَّ ؛ پھر ، اتنا سب ہوتے ہوئے بھی ۔ اِنَّ کَثِیْرًا ؛ بے شک بہت سے لوگ ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ بَعْدَ ذٰلِکَ ؛ اس کے بعد بھی ۔ پیغمبروں اور آیات کے پہنچنے کے بعد بھی ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ لَمُسْرِفُوْنَ ؛ البتہ اسراف کرنے والے ہیں ، زیادتی کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے اسی لئے بنی اسرائیل پر یہ بات لکھ دی تھی کہ جو بغیر قصاص کے (ناحق ، ناروا کسی کو مار ڈالے) یا زمین میں فساد کرنے کے لئے قتل کردے تو گویا اس نے سب کو قتل کرڈالا اور جس نے کسی کو قتل سے بچالیا گویا اُس نے سب کو بچا لیا ۔ ان کے پاس ہمارے رسول واضح نشانیاں اور معجزات اور دلائل لے کر آچکے ہیں ۔ اس کے بعد بھی ان میں سے بہت سے لوگ زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں ، (حد سے زیادہ فساد پھیلاتے ہیں) ۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِکَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿٣٣﴾

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ ؛ اس کے سوانہیں ، جزایں نیست کہ ان لوگوں کی سزا ۔ ان لوگوں کی تو یہی سزا ہے جو یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں ۔ وَیَسْعَوْنَ ؛ اور سعی کرتے ، کوشش کرتے ہیں ، دوڑتے ہیں ۔ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا ؛ زمین میں فساد کرنے کے لئے ۔ ان کی سزا کیا ہے ؟ اَنْ یُّقَتَّلُوْا ؛ کہ وہ قتل کئے جائیں ، اور اگر قتل کرنے میں قساوت اور سنگدلی ظاہر کی گئی ہے تو بادشاہِ وقت عبرت کے لئے دوسری سزائیں بھی دے سکتا ہے ۔ مثلاً اَوْ یُصَلَّبُوْا ؛ یا صلیب پر چڑھائے جائیں ۔ ان کو سُولی دی جائے ۔ اَوْ تُقَطَّعَ ؛ یا قطع اور کاٹ دیئے جائیں ۔ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ ؛ ان کے ہاتھ پیر ۔ مِنْ خِلَافٍ ؛ ایک اِدھر سے تو ایک اُدھر سے ، مثلاً بایاں ہاتھ اور سیدھا پاؤں ۔ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؛ یا ان کا نفی

بلد کیا جائے ، یا ان کو شہر بدر کردیں ، یا اس سرزمین سے نکال دیئے جائیں ۔ ذٰلِکَ ؛ یہ سزا ۔ لَهُمْ ؛ ان کے لئے ہے ۔ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ؛ دنیا میں رسوائی ۔ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ؛ اوران کے لئے آخرت میں ۔ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛ بڑا ہی عذاب ہے ۔

ترجمہ :- جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں (برسر پیکار ہیں) اور زمین میں فساد برپا کرتے پھرتے ہیں تو ان کی سزا یہی ہے کہ ان کو قتل کیا جائے یا ان کو سُولی دی جائے یا ان کے ہاتھ پیر اِدھر اُدھر سے کاٹے جائیں ، یا وہ اس سرزمین سے نکال دیئے جائیں ۔ یہ تو اُن کی دُنیا میں رُسوائی ہے اور آخرت میں اُن کو بڑا ہی عذاب ہے ۔

ع ٥

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٣٤﴾

اِلَّا الَّذِيْنَ ؛ مگر جو لوگ ، جن لوگوں نے ۔ تَابُوْا ؛ توبہ کی ۔ مِنْ قَبْلِ ؛ اس سے پہلے ۔ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ؛ کہ تم لوگ ان پر قدرت رکھیں ، ان پر قابو پالیں ، ان کو گرفتار کرلیں ۔ فَاعْلَمُوْا ؛ تو تم جان لو ۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ ۔ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ مغفرت اور رحمت والا ہے ۔

ترجمہ :- مگر جنھوں نے تمہارے ، اُن کو گرفتار کرنے سے پہلے توبہ کرلی تو تم جان لو کہ اللہ غفور و رحیم ہے ۔

صاحبو ! انسان اشرف المخلوقات ہے ۔ جب تک انسان پیدا نہ ہوا تھا عالم ، تنِ بے جان تھا ، شانِ حاکمانہ کا ظہور نہ ہوا تھا ۔ انسان ہی سے اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء وصفات کا ظہور ہوتا ہے ، انسان اسمائے الٰہیہ کا مظہرِ تام ہے ۔ انسان کو مار ڈالنا مظہرِ تام کو تمام کردینا ہے ۔ اِسی واسطے قتلِ نفس بدترین گناہ ہے ۔

کھلونا سمجھ کر بگاڑو نہ ہم کو ÷ کہ ہم بھی کسی کے بنائے ہوئے ہیں

قصاص کے سوائے ناحق ، ناروا شر و فساد پھیلانے کے لئے ، امامِ وقت سے بغاوت کرنے کے لئے مارنا یا لوٹ لینا اس کے لیے مختلف سزائیں بیان کی گئی ہیں جو رائے امام پر موقوف ہیں ۔

سزائیں جرم کے لحاظ سے مختلف ہوسکتی ہیں

بعض ائمہ فرماتے ہیں کہ اگر قاتل صرف قتل کا مرتکب ہو تو اس کو صرف قتل کرنا چاہیئے ۔ اگر قتل کے ساتھ ، غارت گری بھی کی ہو تو بعدِ قتل عبرت کے خیال سے سُولی پر لٹکایا جاسکتا ہے یا ایک ہاتھ اور دوسری طرف کا پیر کاٹ دیا جاسکتا ہے یا اگر صرف مال لُوٹا ہو تو ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری جہت کا پیر کاٹا جاسکتا ہے ۔ یا اگر صرف لوگوں کو ڈرایا ہو تو اس کو شہر بدر کیا جاسکتا ہے یا قید کیا جاسکتا ہے ۔ کیونکہ وہ بھی اپنے مقام سے جُدا رکھنے میں شہر بدر کرنے سے کم نہیں ہے ۔ اِن سب صورتوں میں گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کرلینے سے معافی کی اُمید ہے ۔ گرفتار ہونے کے بعد حقوق العباد خواہ مالی ہوں خواہ جانی ، عدالت اس کی سزا دے گی ۔

پہلے کی آیتوں میں لوٹ مار کی سزاں کے ساتھ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا سے اُمیدِ قبولِ توبہ دلائی گئی تھی ۔ اب خدا سے ملنے کی اوراس کے راستے پر چلنے کی صورتیں بتائی جارہی ہیں ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱبْتَغُوٓا۟ إِلَيْهِ ٱلْوَسِيلَةَ وَجَٰهِدُوا۟ فِى سَبِيلِهِۦ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾

یٰٓـاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اِتَّقُوا اللّٰهَ ؛ تقویٰ اختیار کرو ، خدا سے ڈرو ، ایسی چیزوں سے پرہیز کرو ، جن سے تمہاری تباہی ہو ۔ وَابْتَغُوْا ؛ اور ڈھونڈو ، تلاش کرو ، چاہو ۔ اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ؛ اس کی طرف وسیلہ ، ذریعہ ۔ وَجَاهِدُوْا ؛ اور جدوجہد کرو ، جہاد کرو ، اپنی جان لڑادو ، انتہائی کوشش کرو ۔ فِی سَبِیْلِهٖ ؛ راہِ خدا میں ۔ لَعَلَّکُمْ ؛ شاید کہ تم ، اُمید ہے کہ تم ۔ تُفْلِحُوْنَ ؛ فلاح پاؤ ، کامیاب ہوجاؤ ، مقاصد کا دروازہ تمہارے سامنے کھل جائے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! تقویٰ اختیار کرو اور خدا سے ملنے کے ذریعے ڈھونڈو اور راہِ خدا میں جدوجہد کرو (ایسا کرو گے تو) اُمید ہے کہ تم فلاح پاؤ ۔

صاحبو ! اس آیت شریفہ پر غور کرو ۔ اس میں پہلے حکم دیا گیا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو ۔ جتنے باطل نقوش لوحِ دل پر ہیں مٹا دو ۔ محرمات اور مکروہات سے بچو ۔ خواہشاتِ نفسانی کے دیوتاؤں کو دل کے مندر سے نکالو ، ممنوعات سے احتراز کرو ۔ چوری ، رشوت خوری ، سودخوری ، ریاکاری ، تکبّر اور خود پسندی سے بچو ! جب تک بری باتوں سے آئینہ دل صاف نہ ہوگا مقصود کی صورت ہرگز نظر نہ آئے گی ۔

روئے حبیب آئے نظر کس طرح کہ ہو ÷ شیرازۂ خیال پریشاں کئے ہوئے (حسرت صدیقی)

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَابْتَغُوْآ اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ؛ اور اس سے ملنے کے لئے وسیلے ڈھونڈو ۔ تمام نیک کام اللہ سے ملنے کے وسیلے ہیں ۔ نماز پڑھو ، روزہ رکھو ، حج کرو ، زکوٰۃ دو ، ہر قسم کے نیک کام کرو مگر سب سے بڑی چیز خدا اور رسول کی محبت ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے ۔ کوئی شخص مسلمان نہیں ہوتا ، اس کو ایمان نہیں ملتا جب تک رسولِ خدا ﷺ اس کی جان سے ، اس کے ماں باپ سے ، اس کی اولاد سے ، اس کے مال سے اور ساری دنیا سے عزیز تر نہ ہوں ۔

آج کل دین اور محبتِ نبی کریمؐ و اولیائے کرامؒ کی محبت کے ڈاکو زوروں پر ہیں ۔ اس عظیم الشان نسبت کی ڈوری کو منقطع کردیتے ہیں ۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حبیبِ خدا ﷺ نے فرمایا ہے ۔ " جو جس کو چاہے اس کے ساتھ ، تو جس کو چاہے اُس کے ساتھ " وہ ہمیشہ اس دعا کو پیشِ نظر رکھیں ، اس کو وردِ زبان بنائیں جس کو ترمذی ، نسائی ، ابن ماجہ ، طبرانی ، صحیح ابن خزیمہ ، حاکم ، بیہقی نے عثمان بن حنیفؓ سے روایت کی ہے ، وہ دُعا یہ ہے ۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی عِنْدَکَ یَا حَبِیْبَنَا یَا مُحَمَّدُ ! اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ الْمَوْلَی الْعَظِیْمِ ۔ یَا نِعْمَ الرَّسُوْلُ الطَّاهِرُ ! اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیْنَا بِجَاهِهٖ عِنْدَکَ ۔

اے عاشقانِ رسولؐ! تم ابن عمرؓ اور ابنِ عمرو ابن العاصؓ کی اتباع میں یَا رَسُوْلَ اللّٰه ! یَا رَسُوْلَ اللّٰه ! پکارتے ہو۔ یَـا مُـحَمَّدَاہ کو وردِ زبان رکھو، دُعا کرتے رہو کہ اللہ تم کو، ہم کو اپنے حبیبؐ کی محبت دے، ان کے دوستوں کی محبت دے، ان کی یاد میں مست رکھے۔ یہ رشتۂ محبت تم کو خدا تک پہنچا دے گا ؎

رشتہ در گردنم افگندہ دوست ÷ می برد ہر جا کہ خاطر خواہِ اوست

دیکھو! آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ راہِ خدا میں خوب جدوجہد کرو، اپنی جان لڑادو۔ اللہ کے واسطے مارنے مرنے کو تیار ہو جاؤ۔ الفاظ بلامعنٰی اور نرے دعوے ہی دعوے سے کیا ہوتا ہے؟ کچھ کام بھی تو کرو۔ ''سوگز واروں ایک گز نہ پھاڑوں'' کیا کام آسکتا ہے؟ ہر دعوے کی دلیل ہوتی ہے، بے دلیل دعویٰ کام نہیں آتا۔ یہ کیا ہے؟ خدا و رسول کی محبت کا دعویٰ اور کام کرنے سے کوسوں دور۔ محنت سے عزت حاصل ہوتی ہے۔ جو کسی کو چاہتا ہے رات دن اسی کے ذکر میں رہتا ہے۔

تم اللہ رسول کی محبت کا دعویٰ تو کرتے ہو پھر ان کی اتباع سے بھاگتے بھی ہو؟ صاحبو! کچھ کرو ؎

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید ÷ کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید (سعدی علیہ الرحمہ)

ع محبوبِؐ خدا سے پھیر کے منھ ÷ اللہ کو شکل دکھانا کیا

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لِيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٣٦﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ بے شک کفار، بے شک جن لوگوں نے کفر کیا، جنھوں نے حق پوشی کی۔ لَوْ اَنَّ لَهُمْ ؛ اگر ان کے پاس ہو۔ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ؛ وہ سب کچھ جو زمین میں ہے۔ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ؛ اس کے ساتھ اتنا اور بھی ہو۔ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ ؛ تاکہ اس کا فدیہ دیں تاکہ اس کو دے کر اپنی جان چھڑالیں۔ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰـمَةِ ؛ روزِ قیامت کے عذاب سے۔ مَاتُقُبِّلَ مِنْهُمْ ؛ تو ہرگز ان سے قبول نہ کیا جائے گا۔ وَلَهُمْ ؛ اور ان کے لئے ہے۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؛ الم ناک، دردناک عذاب۔

ترجمہ :- یقیناً اگر ان کافروں کے پاس وہ سب کچھ ہو جو زمین میں ہے اور اتنا ہی اور بھی ہو اور وہ اس کو (بطور) فدیہ دے کر روزِ قیامت کے عذاب سے اپنی جان چھڑا لینا چاہیں تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور ان کے لئے عذابِ الیم ہے (دردناک عذاب ہے)۔

يُرِيدُونَ أَن يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنْهَا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿٣٧﴾

یُرِیْدُوْنَ ؛ یہ لوگ ارادہ کرتے ہیں، چاہتے ہیں۔ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ ؛ کہ دوزخ سے نکلیں، خارج ہوں۔ وَمَا هُمْ بِخَارِجِیْنَ مِنْهَا ؛ اور ہرگز دوزخ سے نہ نکلیں گے۔ وَلَهُمْ ؛ اور ان کے لئے ہے۔ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ؛ قائم اور دائم عذاب ہمیشہ کا عذاب۔

ترجمہ :- وہ چاہیں گے کہ دوزخ سے نکل جائیں مگر وہ ہرگز اس سے نکل نہ سکیں گے ، ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے ۔

اس سے پہلے باغیوں اور ڈاکوؤں کا بیان گزرا ، اور اُن کی سزا بھی بتلادی گئی ، اب چور مرد اور عورت کا ذکر اور اُن کی سزا بیان کی جاتی ہے ۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا

جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾

وَالسَّارِقُ ؛ اور چور مرد ۔ وَالسَّارِقَةُ ؛ اور چور عورت ۔ اصل میں یہ اَلَّذِیْ سَرَقَ وَالَّتِیْ سَرَقَتْ ؛ ہے ۔یعنی یہ الف لام اَلَّذِیْ کے عوض ہے ۔موصولہ ہے ۔ لہٰذا اس کے جواب میں فَ آیا ۔ فَاقْطَعُوْا ؛ پھر کاٹ ڈالو ۔ اَیْدِیَهُمَا ؛ ان دونوں کے ہاتھ ، مرد اور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹے جائیں گے ۔مگر بعض دفعہ تثنیہ کی جگہ میں جمع بھی استعمال کی جاتی ہے ۔ [جیسے ایک دوسری جگہ ہے ۔ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا] ۔ جَزَآءً بِمَا كَسَبَا ؛ یہ بدلہ ہے ان کی کمائی کا ، یہ جزا ہے اس چوری کی کہ انھوں نے کی ۔ نَکَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؛ یہ سزا ہے خدا کے طرف کی ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ؛ عزت والا اور حکمت والا ہے ۔

ترجمہ :- اور جو مرد یا جو عورت چوری کرے ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو ۔ یہ ان کے اس فعل کی سزا ہے اور خدا کی طرف سے عذاب ہے اور اللہ بڑی عزت والا ہے ۔ (اس ظلم کو روا نہیں رکھتا) حکمت والا ہے (جو سزا اس نے مقرر کی نہایت مناسب ہے) ۔

صاحبو ! چوری کس کو کہتے ہیں ؟ محفوظ مال کو خفیہ طور سے مالک کی مِلک میں سے نکال لینا ۔تھوڑی سی چیز کے لے لینے کو چوری نہیں کہتے ۔ پھر کتنی مقدار ہے جس کے لے لینے کے بعد ہاتھ کاٹا جائے گا ؟ امام ابوحنیفہؒ کے پاس دس درہم ، امام شافعیؒ کے پاس ربع دینار ، داؤدی اور خوارج کے پاس جو چیز قیمتی ہو خواہ ایک کوڑی کی ہو ، خواہ دو کوڑی کی ۔ پس مال مسروقہ محفوظ مقام میں ہونا چاہیئے ۔ راستے میں کوئی چیز پڑی ہو اور کسی نے اس کو اُٹھا لیا ہو تو وہ چوری نہیں لُقطہ ہے ۔کفن چور اُچکے اور گرہ کٹوں کو چوری کی سزا نہ دی جائے گی بلکہ دوسری قسم کی سزا دی جاسکتی ہے ، جسے تعزیر کہتے ہیں ۔ مسلح ، گھر میں گھس کر کسی کا مال لے جائے تو یہ ڈاکہ ہوگا ، چوری نہ ہوگی ، اور اس کی سزا امام کی رائے پر موقوف ہے ، چاہے یہ سزا قتل کی حد تک پہنچے ۔

چوری میں کس قدر ہاتھ کاٹا جائے گا ؟ پہونچے تک ۔ کیا چور کا ہاتھ کاٹنا نامناسب سزا نہیں ہے ؟ بعض ، یوروپین اُصول کے مطابق قید کرنے کے قائل ہیں اور اس کے جواز کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں ، مگر سب بے کار ۔ تجربہ گواہی دے رہا ہے کہ جہاں قطعِ ید کی چور کو سزا دی جاتی ہے وہاں چوری کا نام ونشان بھی نہیں رہتا ۔ ہم حج کو ایسے زمانے میں بھی گئے تھے جب کہ قطعِ ید عملاً موقوف تھا ، اُس وقت چرانا ، لوٹنا معمولی کھیل سمجھا جاتا تھا ۔ اور ہم نے اس زمانے میں بھی حج کیا جب کہ نجدیوں نے سرقہ کی حد قطعِ ید جاری کی ہے ۔ اب چوری بالکل موقوف ہوگئی ہے ۔ بنگال میں ململ بنانے والوں کے

انگوٹھے کاٹ دیئے گئے ۔ کیا وہ جائز تھا ؟ بے جا طرفداری کرنے والوں کو غور کرنا چاہیئے ۔ جو حکمِ خدا کو ناحق سمجھتا ہے وہ ناحق پر ہے ۔ ہمیشہ شر عام کے مقابلِ شر خاص کو اختیار کرنا چاہیئے ۔ شرِ کثیر کے مقابل شرِ قلیل اختیار کرنا بہتر ہے ۔ چور کا ہاتھ کاٹنا جائز اور کروڑھا بندگانِ خدا کو نذرِ آتش اور بمبارڈ کردینا جائز ؟ اسلام میں آگ سے جلانے کی سزا کسی کو نہیں دی جاسکتی ۔ کھٹمل ، پسّو ، بچھو ، سانپ کسی کو آگ میں نہیں جلا سکتے ۔ بندگانِ خدا کو آگ میں بھوننے والے ، قطعِ ید کرنے والوں پر کس منہ سے اعتراض کرتے ہیں ؟ دوسروں کی آنکھ کا تنکا نظر آتا ہے اور اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا ۔ وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ (اور جو اللہ کے اُتارے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہیں دیں تو وہ کافر ہیں) ۔

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣٩

فَمَنْ تَابَ ؛ پھر جس نے توبہ کرلی ، اللہ سے معافی چاہ لی ۔ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ ؛ اپنے ظلم کے بعد ، اپنے برے کاموں کے بعد ۔ وَاَصْلَحَ ؛ اور پھر اس نے اپنی اصلاح کرلی ۔ نیک بن گیا ، سُدھر گیا ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛ پھر بے شک اللہ ۔ یَتُوْبُ عَلَیْهِ ؛ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے ، اس کی طرف رجوع کرتا ہے ، اس کی طرف لطف و کرم سے مڑتا ہے ، متوجہ ہوتا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ غفور و رحیم ہے ، مغفرت اور رحمت والا ہے ۔

ترجمہ :- پھر جو اپنے ظلم کرنے کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو اللہ بھی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے ۔ اللہ تو غفور و رحیم ہے ہی ۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝٤٠

اَلَمْ تَعْلَمْ ؛ کیا تم کو علم نہیں ؟ کیا تم کو معلوم نہیں ؟ کیا تم نہیں جانتے ؟ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ ۔ لَهٗ ؛ اُسی کا ہے ۔ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ، اس کی حکومت ۔ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے عذاب کرتا ہے ۔ وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؛ اور جس کو چاہتا ہے مغفرت کرتا ہے ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ ؛ ہر چیز پر ، ہر شئے پر ۔ قَدِیْرٌ ؛ قدرت رکھنے والا ۔ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے ۔ سب اس کی قدرت میں ہے ۔

ترجمہ :- کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کی ہے ۔ جس کو چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے مغفرت کرتا ہے اور اللہ (تو سب کچھ کرسکتا ہے اس کو) ہر طرح کی قدرت ہے

اللہ ہر شئے پر ہے قدیر ÷ اس کا بندہ حسرت ہے (حسرت صدیقی)

اس سے پہلے شریعت کے احکام بیان کئے گئے ۔ چونکہ بعض قوموں سے ان کے نہ ماننے کی اُمید تھی ، لہذا تسلی کے طور پر فرماتا ہے :-

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ
وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ۛ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ لَمْ يَاْتُوْكَ ۭ
يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ۭ
وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَـيْــــًٔا ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ۭ
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ښ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝41

يَـاۤ اَيُّهَا الرَّسُوْلُ ؛ اے رسول ۔ لَا يَحْزُنْکَ ؛ حزن و ملال میں تم کو نہ ڈالے ،تم کو غمگین اور ملول نہ کرے ۔حزین نہ بنائے ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ وہ منافق ۔ يُسَارِعُوْنَ ؛ جو جلدی کرتے ہیں ،سُرعت کرتے ہیں ۔ فِی الْكُفْرِ ؛ کفر میں ۔ مِنَ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں سے جنھوں نے ۔ قَالُوْا ؛ کہا ۔ اٰمَنَّا ؛ ہم ایمان لائے ۔ بِاَفْوَاهِهِمْ ؛ اپنے منھ سے ۔ان کا اٰمَنَّا کہنا صرف منھ سے ہے ۔ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ؛ ایمان نہیں لائے ان کے دل ، ان کے دل میں ایمان نہیں ۔ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا ؛ اور بعض وہ لوگ جو یہودی ہیں ۔ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ ؛ خوب جھوٹی باتیں سنتے ہیں ۔ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ؛ اور دوسری قوم کی باتیں بھی خوب سنتے ہیں ۔سن کر دوسروں کو لگاتے ہیں ، اورلوگوں کے کان بھرتے ہیں ۔ لَمْ يَاْتُوْکَ ؛ جو ہنوز تمہارے پاس آئے نہیں ۔ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ ؛ کلمات کی تحریف کرتے ہیں ، ان کو بدل ڈالتے ہیں ۔ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ؛ بعد اس کے کہ وہ اپنے مقام پر تھے ۔ اپنے موقع کے موافق تھے ۔ اپنے مواضع پر ثابت تھے ۔ يَقُوْلُوْنَ ؛ کہتے ہیں ۔ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا ؛ اگر تم کو یہ تحریف کی ہوئی باتیں ملیں ۔ فَخُذُوْهُ ؛ تو تم اس کو لے لو ۔ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ ؛ اور اگر تم کو یہ باتیں نہ دی جائیں ۔ یہ محرف کلام تم کو نہ پہنچے ۔تو تم حذر کرو ، ڈرو ، بچو ۔ وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ ؛ اور جس کو خدا چاہے ۔جس کے لئے خدا ارادہ کرے ۔ فِتْنَتَهٗ ؛ اس کو فتنہ میں ڈالنے کا ، اس کو خراب کرنے کا ۔ فَلَنْ تَمْلِکَ ؛ تو تم کو قابو نہیں ،تم کچھ نہیں کر سکتے ۔تمہارے ہاتھ میں کچھ نہیں ۔ لَهٗ ؛ اس کے لئے ۔ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؛ خدا سے کچھ ،تو تم اس کے لئے اللہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے ۔جس کو اللہ خراب کرے اُسے کون سُدھارے ۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِيْنَ ؛ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ۔ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ ؛ کہ خدا نے ارادہ نہیں کیا ، خدا نے نہیں چاہا ۔ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؛ کہ با طہارت کرے ان کے دلوں کو ، ان کے دلوں کو پاک صاف ،ستھرا کرے ۔ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا خِزْیٌ ؛ ان کے لئے تو دُنیا میں رسوائی ہے ، بدنامی ہے ۔ وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ ؛ اور ان کے لئے ہے آخرت میں ، پچھلے جہاں میں ۔ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛ بڑا ہی عذاب ۔

ترجمہ :- اے رسولِ کریم ! تم کو غمگین نہ کرے (تم ان لوگوں کا غم نہ کرو ان کی باتوں سے رنجیدہ نہ ہو) جو کفر میں بڑی جلدی کرتے ہیں اور جو منھ سے تو کہتے ہیں ، ہم ایمان لائے ، حالانکہ ان کے دل میں ایمان نہیں اور کچھ یہودی بھی ہیں جو جھوٹی باتیں خوب سنتے ہیں اور ان لوگوں کے کان بھرتے ہیں جو ہنوز تمہارے پاس نہیں آئے وہ (بات کو کچھ کا کچھ کردیتے ہیں) تحریف اور اُلٹ پلٹ کردیتے ہیں وہ (اپنے ساتھ کے لوگوں سے) کہتے ہیں کہ اگر یہ باتیں تم کو پہنچیں تو تم ان کو لے لو اور اگر یہ نہ ملے تو (اس سے) بچو (ڈرو) اور جس کو اللہ فتنہ میں ڈالنا چاہے تو تم اس کے لئے اللہ کا کچھ نہیں کرسکتے ۔ (غرض خدا جس کو خراب کرنا چاہے اس کو کون سُدھار سکتا ہے؟ خدا کے سوا دوسرے کے ہاتھ میں ہے کیا) یہ لوگ تو وہ ہیں کہ خدا نے ان کو دِلی طہارت دی ہی نہیں (ان کے دلوں کو پاک صاف نہ کیا) ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے (فضیحت ہے) اور آخرت میں بڑا ہی عذاب ہے ۔

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ

وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ

وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ ؛ جھوٹی باتیں خوب سننے والے ہیں ۔ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؛ ناجائز مال خوب کھاتے ہیں ۔ بڑے حرام خور ہیں ۔ فَاِنْ جَآءُوْكَ ؛ پھر اگر تمہارے پاس آئیں ۔ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ ؛ تو ان میں حکم فیصل دو ، ان کے قضیے چکادو ۔ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ؛ یا ان سے اعراض کرو ، روگردانی کرو ، الگ تھلگ رہو ۔ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ ؛ اور اگر تم ان سے اعراض کرو ، ان سے الگ تھلگ رہو ، ان کے کاموں میں دخل دینا نہ چاہو ۔ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؛ تو وہ تم کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے ، تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے ۔ وَاِنْ حَكَمْتَ ؛ اور اگر تم نے حکم سنا دیا ، فیصلہ کردیا ۔ ان کا قضیہ چکا دیا ۔ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؛ تو ان میں انصاف کے مطابق حکم کرو ۔ ان کو کھری کھری سنادو ۔ ان کے مقدمات کا فیصلہ کرو تو سچا سچا فیصلہ کردو ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ يُحِبُّ ؛ دوست رکھتا ہے ، محبوب رکھتا ہے ۔ اَلْمُقْسِطِيْنَ ؛ انصاف پرستوں کو ، منصفوں کو ۔

ترجمہ :- یہ لوگ بہت جھوٹی باتیں سننے والے اور حرام خور ہیں ۔ اگر یہ لوگ تمہارے پاس آئیں تو (تم کو اختیار ہے) چاہے ان میں فیصلہ کرو چاہے ان سے اعراض کرو ، اور اگر ان سے اعراض کرو (روگرداں ہوجاؤ) تو وہ تم کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے اور اگر ان کے لئے کچھ حکم کرنا چاہو (ان کے

مقدمات کا فیصلہ کرنا چاہو) تو انصاف کے مطابق فیصلہ کرو ۔ بے شک اللہ انصاف پرستوں کو محبوب رکھتا ہے ۔ (وہ لوگ خدا کے محبوب ہیں جو پابندِ انصاف ہیں) ۔

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۭ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ؔ۴۳ ع ۱۰/۹ ٦

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ ؛ اور وہ تم کو حَکَم اور ثالث بنانے کے لئے کس طرح راضی ہوں گے؟ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ ؛ اور ان کے پاس تو تورات ہے ۔ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ؛ اس میں حکمِ خدا ہے ۔ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ ؛ پھر پلٹ جاتے ہیں ، بدل جاتے ہیں ۔ روگردانی کرتے ہیں ۔ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؛ اس کے بعد بھی ۔ وَمَآ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور یہ لوگ ایماندار ہی نہیں ۔ یہ ہرگز ایمان دار نہیں ہیں ۔

ترجمہ :- اور (اے نبی کریم !) تم کو حَکَم بنانے کے لئے یہ کس طرح راضی ہوں گے؟ جب کہ ان کے پاس تورات ہے اس میں حکمِ خدا ہے ، پھر اس کے بعد بھی وہ اعراض ہی کرتے ہیں ، اور یہ لوگ تو ایماندار ہی نہیں ۔ (اُن کو ایمان سے کچھ سروکار نہیں) ۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاۗءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَـمَنًا قَلِيْلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۴

اِنَّآ اَنْزَلْنَا ؛ بے شک ہم نے اُتارا ۔ اَلتَّوْرٰىةَ ؛ تورات کو ۔ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ؛ اس میں یعنی تورات میں ہدایت اور نور ہے ۔ يَحْكُمُ بِهَا ؛ اس تورات کے احکام کو جاری کرتے ہیں ، اس کے موافق حکم دیتے ہیں ۔ اَلنَّبِيُّوْنَ ؛ انبیاء ۔ پیغمبر لوگ ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو ۔ اَسْلَمُوْا ؛ جنھوں نے خدا کی فرماں برداری کی ، جنھوں نے خود کو خدا کے حوالے کردیا ۔ لِلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے ۔ هَادُوْا ؛ جو یہودی مذہب رکھتے ہیں ۔ وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ ؛ اور خدا پرست لوگ ۔ رَبَّانِیٌّ اور رِبِّیٌّ ؛ یہودیوں میں ایسے ہیں جیسے مسلمانوں میں مشائخ ۔ وَالْاَحْبَارُ ؛ جمع حَبْرٌ ؛ احبار یہودیوں میں ایسے ہیں جیسے مسلمانوں میں علماء وفقہاء ۔ بِمَا

اسْتُحْفِظُوْا ؛ اس وجہ سے کہ وہ محافظ بنائے گئے ہیں ۔ امین بنائے گئے ہیں ۔ مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی کتاب کے ۔ وَكَانُوْا عَلَيْهِ ؛ وہ اس پر تھے ۔ شُهَدَآءَ ؛ جمع شَهِيْدٌ ؛ گواہ ، محافظ ۔ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ ؛ پس تم لوگوں سے نہ ڈرو ۔ وَاخْشَوْنِ ؛ اور مجھ سے ڈرو ۔ اصل میں وَاخْشَوْنِیْ تھا یا حذف ہوگئی اور کسرہ اس پر دلالت کرتا ہے ۔ وَلَا تَشْتَرُوْا ؛ اور نہ خریدو ۔ بِاٰيٰتِیْ ؛ میری آیتوں کے عوض ۔ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؛ تھوڑی سی قیمت ۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ ؛ اور جس نے حکم نہیں کیا ۔ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ اس مذہبی کتاب کا ۔ ان احکامِ الٰہی پر جو خدا نے اُتارے ہیں ۔ فَاُولٰٓئِكَ ؛ تو وہ لوگ ۔ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ؛ وہی کافر ہیں ، وہی حق پوش ہیں ، وہی ناحق شناس ہیں ۔

ترجمہ :- بے شک ہم نے تورات کو اُتارا جس میں ہدایت ونور ہے ، جس کے مطابق خدا کے فرماں بردار پیغمبر (حکم کرتے ہیں) احکام دیتے ہیں (کن کے لئے ؟) یہودیوں کے لئے ، اور یہودیوں کے مشائخ اور ان کے علماء بھی (یہ کیوں) ؟ اس وجہ سے کہ وہ کتاب اللہ کے محافظ بنائے گئے ہیں اور اس پر وہ شاہد بھی تھے ۔ پس لوگوں سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو ۔ میری آیتیں بیچ کر تھوڑی سی قیمت نہ لو ۔ جو لوگ خدا کی اُتاری ہوئی کتاب پر حکم نہیں دیتے وہ تو کافر ہیں (حق پوش ہیں ، ناحق شناس ہیں) ۔

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٤٥﴾

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ ؛ اور ہم نے ان کے لئے یہ حکم لکھ دیا تھا ۔ فِيْهَا ؛ اس تورات میں ۔ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ؛ کہ جان کے بدلے جان ۔ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ ؛ اور آنکھ کے بدلے آنکھ ۔ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ ؛ اور ناک کے عوض ناک ۔ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ ؛ اور کان کے عوض کان ۔ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ؛ اور دانت کے بدلے دانت ۔ وَالْجُرُوْحَ جمع جَرْحٌ ؛ زخم ۔ جُرْحٌ ؛ پھوڑا ۔ جِرَاحَةٌ ؛ زخم ۔ جَرَّاحٌ ؛ سرجن ، آپریشن کرنے والا ۔ قِصَاصٌ ؛ برابر کا بدلہ ۔ مِقَصٌّ ؛ قینچی ، جس کے دونوں پلّے برابر ہوتے ہیں ۔ قِصَّةٌ ؛ واقعہ کے مطابق بیان اور زخموں کا ٹھیک ٹھیک بدلہ ۔ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ ؛ پھر جو معاف کردے ، صدقہ اور ثواب سمجھ کر بخش دے ۔ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؛ وہ اس کو معاف کرنے کے لئے کفارہ ہے ، خود اس کے گناہوں کو ڈھانک لینے والا ہے ۔ اس کا معافی نامہ ہے ۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ ؛ اور جو حکم نہ کرے ۔ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ خدا کے اُتارے ہوئے احکام کے مطابق ۔ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ تو یہ لوگ ظالم ہیں ۔ دوسروں پر ظلم کرنے والے ہیں ، ظلمت افزا کام کرنے والے ہیں ۔ مَاظَلَمَ ؟ کے معنی ہیں ، کس نے تم کو روکا ؟ ظُلْمَةٌ ؛ تاریکی ، کیونکہ وہ چلنے سے روکتی ہے ۔ ظُلْمٌ ؛ دوسروں کو ان کا حق نہ دینا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تورات میں ان کے لیے (بنی اسرائیل کے لیے) لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے عوض ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کے برابر کا بدلہ۔ پھر جو اس کو معاف کردے سو یہ اس کے لیے کفارہ ہے۔ (خود اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے) اور جو اللہ کے اُتارے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دیں وہ تو ظالم ہیں۔

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ؕ﴿۴۶﴾

وَقَفَّيْنَا ؛ اور ہم نے پیچھے لگایا۔ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ ؛ اُن کے نشانِ قدم پر، گذشتہ پیغمبروں کے قدم بہ قدم۔ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؛ عیسٰی ابنِ مریم کو۔ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ بحالیکہ عیسٰی تصدیق کرتے ہیں، اس کی جو ان کے سامنے ہے۔ بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ درمیان دونوں ہاتھوں کے، یعنی سامنے۔ مِنَ التَّوْرٰىةِ ؛ تورات سے۔ مَا کا بیان ہے یعنی جو تورات ان کے سامنے ہے۔ وَاٰتَيْنٰهُ ؛ اور ہم نے ان کو دیا۔ الْاِنْجِيْلَ ؛ انجیل کو۔ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ؛ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ وَمُصَدِّقًا ؛ اور بحالیکہ انجیل تصدیق کرتی ہے۔ لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ اس کی جو ان کے سامنے ہے، پہلے ہے۔ مِنَ التَّوْرٰىةِ ؛ تورات سے۔ مَا کا بیان ہے۔ وَهُدًى ؛ اور ہدایت ہے۔ وَّ مَوْعِظَةً ؛ اور نصیحت ہے۔ وعظ ہے۔ لِلْمُتَّقِيْنَ ؛ متقی اور خدا ترسوں کے لئے، پرہیزگاروں کے لئے۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کے بعد (گذشتہ پیغمبروں کے بعد) ان کے قدم بہ قدم عیسٰی ابنِ مریم کو بھیجا، جو ان کے سامنے کی کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرتے ہیں اور ہم نے ان کو انجیل بھی دی جس میں ہدایت ہے نور ہے اور ان کے سامنے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتی ہے اور پرہیز گاروں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے۔

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾

وَلْيَحْكُمْ ؛ اور چاہیئے کہ حکم کریں۔ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ ؛ انجیل والے یعنی عیسائی۔ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؛ اُن احکام کا کہ اللہ نے اس انجیل میں اُتارے۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ ؛ اور جس نے حکم نہیں کیا۔ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ ان احکام کا جن کو خدا نے

اُتارا ، نازل کیا ۔ فَاُولٰٓئِکَ ؛ تو وہ لوگ ۔ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ؛ وہی لوگ فاسق ہیں ، بدکار ہیں ، احکامِ الٰہی سے باہر ہیں ۔

ترجمہ :- اور انجیل والوں کو چاہیئے کہ اس میں جو کچھ خدا نے اُتارا ہے (اس پر عمل کریں) اس کے مطابق حکم کریں اور جو خدا کے اُتارے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دیں تو وہی لوگ ہیں بدکار ، (فاسق ، بے حکم) ۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ

فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ؕ

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِیْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۟

وَاَنْزَلْنَا ؛ اور ہم نے اُتارا ۔ اِلَیْکَ الْکِتٰبَ ؛ تمہاری طرف کتاب ۔ بِالْحَقِّ ؛ برحق ۔ مُصَدِّقًا ؛ بحالیکہ جو تصدیق کرتی ہے ۔ لِمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ؛ اس کی جو اس سے پہلے ہے ۔ مِنَ الْکِتٰبِ ؛ کتاب سے یعنی وہ کتاب جو اس سے پہلے اُتری ہے ۔ وَمُھَیْمِنًا عَلَیْهِ ؛ اور جو اس کی نگہبان اور محافظ بھی ہے ، یعنی پچھلی کتابوں میں جو کچھ تغیر کر دیا گیا ہے یا گھٹا بڑھا دیا گیا ہے ، اس کو نکال کر اصل احکام کی حفاظت کرتی ہے ۔ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ ؛ پھر ان کے درمیان حکم دو ۔ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ ان احکام کا کہ اللہ نے اُتارا ہے ۔ وَلَا تَتَّبِعْ ؛ اور اتباع نہ کرو ، پیروی نہ کرو ۔ اَھْوَآءَ ھُمْ ؛ اُن کے ہوا ہوس کی ، ان کے خواہشات کی ۔ عَمَّا جَآءَکَ ؛ ان احکام کو چھوڑ کر جو تمہارے پاس آئے ہیں ۔ مِنَ الْحَقِّ ؛ حق سے ۔ اور جو برحق ہیں ۔ یعنی حق احکام پہنچنے کے بعد ان کے ہوا و ہوس کی اتباع نہ کرو ۔ لِکُلٍّ جَعَلْنَا ؛ ہر ایک کے لئے ہم نے بنایا ہے ۔ مِنْکُمْ ؛ تم میں سے ۔ شِرْعَةً ؛ راستہ ، شریعت ۔ وَمِنْھَاجًا ؛ اور طور طریقہ ۔ یعنی تمہارا طور طریقہ الگ ہے اور ان یہودیوں ، نصرانیوں کا طور طریقہ الگ ہے ۔ وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ ؛ اور اگر خدا چاہتا ۔ لَجَعَلَکُمْ ؛ تو تم کو کر دیتا ۔ اُمَّةً وَّاحِدَةً ؛ ایک ہی گروہ ۔ ایک ہی اُمت ۔ وَلٰکِنْ لِّیَبْلُوَکُمْ ؛ مگر وہ تمہارا امتحان لینا چاہتا ہے ، مگر تم کو بلا میں ڈال کر آزماتا ہے ۔ فِیْ مَآ اٰتٰکُمْ ؛ اس میں جو کچھ تم کو دیا ہے ۔ فَاسْتَبِقُوْا ؛ پس جلدی کرو ۔ سبقت کرو ، پیش قدمی کرو ۔ اَلْخَیْرٰتِ ؛ بھلائیوں کی طرف ۔ اِلَی اللّٰهِ ؛ اللہ ہی کی طرف ۔ مَرْجِعُکُمْ ؛ تمہارا رجوع کرنا ہے ، تمہاری واپسی ہے ، تمہارا لوٹنا ہے ۔ جَمِیْعًا ؛ تم سب کا ، ساری جماعت کا ۔ فَیُنَبِّئُکُمْ ؛ پھر وہ تم کو خبر دے گا ، بتا دے گا ۔ بِمَا کُنْتُمْ ؛ اس چیز پر کہ تم ہو ۔ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ؛ اس میں اختلاف کرتے ، اس میں جھگڑتے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تم پر برحق کتاب نازل کی جو تصدیق کرتی ہے پہلی کتاب کی اور اس کی نگہبان بھی ہے
تو تم ان کو ان احکام کا کہ اللہ نے اُتارا ہے (اس کے موافق) حکم بھی دو (کیونکہ وہ خدا کی اُتاری ہوئی ہے)
اور اس برحق کتاب کو چھوڑ کر ان کے ہوا و ہوس کی اتباع نہ کرو ۔ تم میں سے ہر شخص کا ایک راستہ ،
ایک طریقہ ہے جس کو ہم نے مقرر کردیا ہے ، اور اگر خدا چاہتا تو تم کو ایک ہی (گروہ اور) اُمّت
بنا دیتا مگر وہ جو کچھ تم کو دیا ہے اس میں آزماتا ہے ۔ لہذا تم خیر کے کاموں میں سبقت کرو ،
تم سب کا مرجع خدا کی طرف ہے (تم سب کو اُسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے) پھر وہ تم کو وہ سب
بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے ہو ۔

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ
اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ
اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿٤٩﴾

وَاَنِ احْكُمْ ؛ اور یہ کہ تم حکم دے دو ۔ بَيْنَهُمْ ؛ اُن میں ، اُن کے درمیان ۔ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ اُن احکام اور آیات کا
کہ اللہ نے اُتارا ہے ۔ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ؛ اور ان کی خواہشوں کی اتباع نہ کرو ، اُن کے ہوا و ہوس کی پیروی نہ کرو ۔
وَاحْذَرْهُمْ ؛ اور ان سے ڈرتے اور بچتے رہو ، اور ان سے الحذر کرو ۔ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ ؛ کہ کہیں تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں ، بہکا
نہ دیں ۔ عَنْ بَعْضِ مَآ ؛ بعض ایسی باتوں سے چھڑا کر ۔ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؛ کہ خدا نے تم پر اُتاریں ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ پھر اگر
منہ موڑیں ، رُوگردانی کریں ، پیٹھ پھیریں ، نہ مانیں ۔ فَاعْلَمْ ؛تو جان لو ۔ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ ؛ کہ اللہ ارادہ کرتا ہے ، چاہتا ہے ۔ اَنْ
يُّصِيْبَهُمْ ؛ کہ ان کو مبتلا کرے ، مصیبت میں ڈالے ۔ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؛ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ۔ وَاِنَّ كَثِيْرًا ؛ اور
بے شک بہت سے ۔ مِنَ النَّاسِ ؛ لوگ ، لوگوں میں سے ۔ لَفٰسِقُوْنَ ؛ البتہ فاسق اور بدکار ہیں ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ تم (اے نبی کریمؐ) ان کے درمیان اللہ کے اُتارے ہوئے احکام کے مطابق حکم دو اور
ان کے ہوا و ہوس کی اتباع نہ کرو اور ان سے ڈرتے اور بچتے رہو کہ وہ کہیں بعض ایسی باتوں سے
چھڑا کر (اس کلام و احکام سے) جو تمہاری طرف اُتارے گئے ہیں بہکا نہ دیں (فتنہ میں نہ ڈال دیں)
اگر (وہ نہ مانیں اور) اعراض کریں تو جان لو کہ اللہ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو مصیبت میں
گرفتار کرنا چاہتا ہے اور بہت سے لوگ فاسق و بدکار ہیں ۔

ع ۷

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ۭ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ ؛ کیا یہ لوگ جاہلیت کے احکام چلانا چاہتے ہیں؟ وَمَنْ اَحْسَنُ ؛ اور کون بہتر ہے۔ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا ؛ خدا سے، حکم دینے میں۔ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ؛ ایمان و یقین رکھنے والی قوم کے لئے۔

ترجمہ :- کیا یہ جاہلیت کے احکام چلانا چاہتے ہیں؟ (اور اس پر عمل کرتے ہیں) خدا سے زیادہ کون بہتر حکم دے سکتا ہے (مگر کس کے لئے) ایمان و یقین رکھنے والی قوم کے لئے۔

صاحبو! مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اہلِ کتاب کی نہ تصدیق کریں نہ تکذیب کہ اس میں بہت سی تحریفات ہیں، کمی زیادتی ہے مختلف زمانوں میں بُت پرست اور ظالم بادشاہوں نے آسمانی کتابوں کو جلا دیا، جن کو کچھ یاد رہا اُنھوں نے کچھ لکھوا دیا۔

بعض (محرف) آسمانی کتابوں میں ہے کہ سَیحون اور جَیحون کی ندیاں عدن سے نکلی ہیں۔ کہاں عدن؟ کہاں سیحون، جیحون؟ انھیں کتابوں میں ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے خدا سے کشتی لڑی اور برکت دینے پر مجبور کیا۔ اِنھیں کتابوں میں ہے کہ خدا نے آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے پچھتایا۔ اِنھیں کتابوں میں ہے کہ لوط علیہ السلام کی بیٹیوں نے باپ کو شراب پلا کر بچے جنے۔ ان میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہارون علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے بچھڑے کی پرستش کروائی۔

ان غلط واقعات کو کس کی عقلِ سلیم قبول کرسکتی ہے؟ قرآنِ شریف نے ہم کو تمام آسمانی کتابوں سے مستغنی کردیا ہے۔

تمام سچّے مذاہب کے اُصول ایک ہی ہوتے ہیں۔ اسلام اور قرآن ان اُصولوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ اسلام اہلِ کتاب اور تورات اور انجیل کے ہر محرف اور غیر محرف احکام کو تسلیم کرتا ہے۔ آسمانی کتابوں پر اجمالی ایمان کافی ہے۔

آسمانی کتابوں پر صرف اجمالی ایمان رکھنا ہے

ایک دفعہ حضرت عمرؓ تورات لائے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! یہ تورات ہے اور اس کو پڑھنے لگے۔ حضرت کا چہرۂ مبارک متغیر ہونے لگا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا عُمَرُ ؛ تم دیکھتے نہیں کہ حضرتؐ کے چہرۂ مبارک میں کیا تغیرات ہو رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر عرض کرنے لگے۔ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ؛ حضرتؐ نے فرمایا: اگر موسیٰ جیتے رہتے تو میری اتباع کے سوا ان کو چارہ نہ تھا۔

بہرحال موجودہ آسمانی کتابوں کی نہ تصدیق کرو نہ تکذیب۔ قرآن شریف کی تفسیروں میں بہت سے نادانوں نے بنی اسرائیل کے زمانے کے قصوں کو بھر دیا ہے۔ قرآن کی صفت مبین ہے۔ اس کا سمجھنا اور جاننا اور کتابوں کے جاننے پر موقوف نہیں۔ قرآن تمام آسمانی کتابوں کی تصحیح کرنے والا ہے۔ قرآن کا نام فرقان ہے یعنی وہ حق و باطل میں فرق اور تمیز دینے والا ہے، وہ معیارِ حق و باطل ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاۗءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾

یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَا تَتَّخِذُوْا ؛ مت بنالو ، اس کا مادہ اَخْذٌ ہے ۔ باب افتعال میں ہمزہ تا بن کر مدغم ہوگیا ۔ اَلْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰی ؛ یہود و نصارٰی کو ۔ لَا تَتَّخِذُوْا کا مفعول ہے ۔ یہود ایک قوم ہے ۔ ایک شخص کو قوم کی طرف نسبت کرکے یہودی کہیں گے ، جیسا کہ عرب ایک قوم ہے اس کا واحد بنانا ہو تو عَرَبِیٌّ کہنا چاہیئے ۔ اَلنَّصٰرٰی ؛ نَصْرَانِیٌّ ؛ کی جمع ہے ۔ نَصْرَانْ کی طرف منسوب ہے ۔ اَوْلِیَآءَ ؛ دوست ، مددگار ۔ دوسرا مفعول ہے ۔ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؛ کفر کفر ایک ملّت ہے ۔ مسلمانوں کی دشمنی میں یہود اور نصرانی دونوں ایک دوسرے کے دوست ہیں ۔

قرآن کے بعض مقامات سے معلوم ہوتا ہے ، نصرانی بہ نسبت یہودیوں کے کم دشمن ہیں ، یہ کب تھا ؟ جب ان میں قِسِّیْس اور رُھْبَان تھے اس زمانے میں تو عیسائی بھی برائے نام ہیں ، اور یہودی بھی برائے نام ہیں ، بلکہ مسلمان بھی برائے نام ہیں ۔ اس زمانے کی ساری دشمنی حُبِ مال پر مبنی ہے ۔ مذہب کو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے فقط ایک حیلہ اور ذریعہ بنالیا گیا ہے ۔ بُت پرست ان سب سے بدتر ہیں ۔

کفر و اسلام ترے کاکل و رُخ نے لوٹے ÷ نہ دھرم باقی نہ ایمان ہے جاناں باقی

وَمَنْ یَتَوَلَّھُمْ ؛ اور جو ان سے دوستی کرے ۔ مِنْکُمْ ؛ اے مسلمانو ! تم میں سے ۔ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ ؛ تو وہ بھی ان میں کا ایک ہوگا ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ ؛ بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا ۔ اَلْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالم قوم کو ۔ قوم لفظ کے لحاظ سے واحد ہے معنٰی کے لحاظ سے جمع ہے اس لئے قوم کی صفت ظالِمِیْنَ آئی ۔

ترجمہ :- اے ایمان دارو ! یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنا دوست نہ بنالو ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں (تمہارا دوست کوئی نہیں) تم میں سے جو ان سے دوستی کرے وہ بھی انھیں کا ایک ہے ۔ اللہ ظالم قوم کو ہرگز ہدایت نہیں کرتا ۔

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ
فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ؕ ﴿٥٢﴾

فَتَرَى الَّذِیْنَ ؛ پھر تم ان لوگوں کو دیکھو گے ۔ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ ؛ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے ۔ یُسَارِعُوْنَ فِیْھِمْ ؛ ان سے ملنے کے لئے سرعت اور جلدی کرتے ہیں ۔ یَقُوْلُوْنَ ؛ وہ کہتے ہیں ۔ نَخْشٰی ؛ ہم ڈرتے ہیں ۔ اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَۃٌ ؛ کہ پہنچے ہم کو گردش ، ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں کسی چکر میں نہ پھنس جائیں ۔ فَعَسَی اللّٰہُ ؛ تو عنقریب اللہ ۔ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ ؛ فتح بھیجتا ہے ، فتح کو لاتا ہے ۔ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِہٖ ؛ یا کوئی اور بات اپنے پاس سے ۔ فَیُصْبِحُوْا ؛ پھر تو وہ ہوجائیں گے ۔ عَلٰی مَآ اَسَرُّوْا ؛ اپنے دل کی پوشیدہ باتوں پر ۔ فِیْ اَنْفُسِھِمْ ؛ اپنے دلوں میں ۔ نٰدِمِیْنَ ؛ شرمندہ ، پچھتانے والے ۔

ترجمہ :- پھر تم ان لوگوں کو دیکھو گے جن کے دلوں میں (نفاق کی) بیماری ہے کہ ان (بے دینوں) میں دوڑے
چلے جاتے ہیں (وہ کہتے کیا ہیں ؟) وہ کہتے ہیں : ہم کو خوف ہے کہ کہیں ہم چکر میں نہ آ جائیں ۔
اچھا عنقریب اللہ فتح لائے گا یا اپنے پاس سے کوئی اور بات لائے گا ۔ اس وقت اپنے دلوں میں
پوشیدہ باتیں رکھنے والوں کو پچھتانا پڑے گا ۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمان دار لوگ کہیں گے ۔ اَهٰٓؤُلَآءِ ؛ کیا یہی لوگ ہیں ۔ اَلَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ ؛ جو خدا کی قسمیں کھایا کرتے تھے ۔ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ؛ اور بڑی کوشش کے ساتھ اپنی قسموں کا اظہار کرتے تھے ، بڑی سخت قسمیں کھاتے تھے ۔ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؛ کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں ۔ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؛ ان کے سارے اعمال اکارت گئے ۔ ان کی ساری کوششیں برباد ہوگئیں ۔ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ؛تو وہ بڑے خسارے میں پھنس گئے ۔ بڑی تباہی میں گرفتار ہوگئے ۔

ترجمہ :- ایماندارو (مسلمان) لوگ کہیں گے کیا یہ وہی لوگ ہیں جو بڑی جدوجہد سے قسمیں کھایا کرتے تھے
کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں ۔ اُن کے سارے اعمال اکارت گئے اور وہ بڑے خسارے میں مبتلا ہوگئے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ
اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؕ
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۴﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ ؛ جو تم میں سے مرتد ہوجائے ، دین سے برگشتہ ہوجائے ۔ پلٹ جائے ۔ عَنْ دِيْنِهٖ ؛ اپنے دین سے ۔ فَسَوْفَ ؛ تو عنقریب ۔ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ ؛ لائے گا اللہ ایک قوم کو ۔ کیسی قوم ؟ يُحِبُّهُمْ ؛ خدا ان کو محبوب رکھتا ہے ۔ وَيُحِبُّوْنَهٗ ؛ اور وہ قوم بھی خدا کو محبوب رکھتی ہے ، دوست رکھتی ہے ۔ اُس قوم کی اور صفتیں کیا ہیں ؟ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ نرم ہیں مسلمانوں پر ، مسلمانوں سے سلوک میں وہ نہایت نرم اخلاق ہیں ۔ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں پر بڑے کڑے اور سخت ہیں ۔ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں جہاد کرتے ہیں ، فی سبیل اللہ کوشش کرتے ہیں ۔ وَلَا يَخَافُوْنَ ؛ اور خوف نہیں کرتے ، ڈرتے نہیں ، پرواہ نہیں کرتے ۔ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ؛ ملامت کرنے والے

کی ملامت سے ۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ ؛ دین پر ان کا ایسا مضبوط ہونا یہ خدا کا فضل و کرم ہے ۔ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے ۔ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ؛ اللہ کے دامنِ رحمت میں بڑی گنجائش ہے وہ بڑا ہی علم والا ہے ۔

ترجمہ :- اے ایماندارو ! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے (برگشتہ ہوجائے) مرتد ہوجائے (بے دین ہوجائے تو کیا پرواہ ہے ؟) تو عنقریب اللہ ایک ایسی قوم کو لائے گا جس کو وہ محبوب رکھتا ہے اور وہ اس کو (خدا کو) محبوب رکھتے ہیں (چاہتے ہیں) مسلمانوں کے ساتھ سلوک کرنے میں بڑے نرم ہیں اور کافروں پر بڑے کڑے اور باعزت ہیں ، وہ فی سبیل اللہ جہاد کرتے ہیں ، اور ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے ۔ یہ (ان کا ایسا ہونا) خدا کا فضل و کرم ہے جس کو چاہتا ہے ، دیتا ہے ، خدا کی (رحمت اور) علم میں بڑی وُسعت ہے ۔

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ
وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ﴿٥٥﴾

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ؛ تمہارا دوست تو صرف اللہ اور اس کا رسول ہے ۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور ایمان دار لوگ ۔ وہ لوگ کیا کرتے ہیں ؟ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ ؛ جو اچھی طرح اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں ۔ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ ؛ اور زکوٰۃ دیتے ہیں ۔ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ؛ اور وہ خدا کے سامنے سر جھکاتے اور فروتنی اختیار کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- تمہارا دوست تو صرف اللہ اور اس کا رسول ہے اور ایمان دار لوگ ہیں جو خوبی سے اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا کے سامنے سر جھکائے ہوئے رہتے ہیں ۔

وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ ﴿٥٦﴾ ع ٨ ١٢

وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ ؛ اور جو خدا کو چاہے ۔ وَرَسُوْلَہٗ ؛ اور اس کے رسول کو ۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور ایمانداروں کو ، وہ اللہ والے ہیں ، وہ حزب اللہ ہیں ۔ فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ؛ اور بے شک حزب اللہ ۔ ھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ؛ وہی غالب ہونے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو اللہ اور اس کے رسول اور ایمان داروں کو دوست رکھے (وہ حزب اللہ ہے) اور بے شک حزب اللہ ہی غالب ہوگا ۔ (اللہ والوں کو بے شک اللہ غلبہ دے گا) ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَا تَتَّخِذُوْا ؛ مت بنالو ۔ اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے بنا لیا ہے ۔ دِيْنَكُمْ ؛ تمہارے دین کو ۔ هُزُوًا وَّلَعِبًا ؛ ٹھٹا اور کھیل ۔ مِنَ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں سے ۔ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ جن کو کتاب دی گئی تھی ۔ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ تم سے پہلے ۔ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ؛ اور کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ ۔ اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا پر عطف ہے ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اگر ہو تم ایماندار ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! ان لوگوں کو جنھوں نے تمہارے دین کو کھیل ٹھٹا بنالیا ہے اور وہ ہیں ، اُن لوگوں میں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی ، اور کافروں (اور بُت پرستوں) کو ، دوست نہ بناؤ اور خدا سے ڈرو اگر تم ایماندار ہو ۔

وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ﴿٥٨﴾

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ ؛ اور جب تم نماز کے لئے بُلاتے ہو ، پکارتے ہو ، اذان دیتے ہو ، ندا کرتے ہو ۔ اِتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؛ تو اس کو ہنسی ، کھیل ٹھٹا بنا لیتے ہیں ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ ؛ یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ ۔ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ؛ بے عقل ، نادان قوم ہے ۔

ترجمہ :- اور جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو (بُلاتے ہو) تو اس کو کھیل ٹھٹا بناتے ہیں ۔ (یہ سب کیوں ہورہا ہے؟) اِس لئے کہ وہ ایک ایسی قوم ہے جو بے عقل ہے (بے فہم ہے) ۔

صاحبو ! اگر تمام صحابہ کرام مرتد ہوجاتے اور تیئیس (۲۳) سال کی محنت میں کل تین آدمی مسلمان ہوتے تو یہ اسلام کیونکر چلتا ؟ خدائے تعالیٰ کا تو حکم ہے کہ کافروں سے دوستی نہ رکھو ۔ پھر جناب علی مرتضیٰؓ نے کیوں ان سب صاحبوں سے دوستی رکھی ؟ اصل میں ان لوگوں نے دین کو لہو و لعب بنا دیا ہے ۔ ان ہی لوگوں سے پرہیز کرنے کا حکم ہے ۔ جو اِن ارکانِ اسلام کو ، دین کے پیشواؤں کو ، برا سمجھے ، وہ خود برا ہے ۔ جو ان کو بزدل و نامرد سمجھے ، وہ خود بزدل ہے ۔ جو ان کو جھوٹا سمجھے وہ خود جھوٹا ہے ۔ جو مسلمان کو کافر سمجھے ، اس کا کفر اس کو واپس ۔

اہلِ تشیع کے عقیدوں کی نفی

یاد رکھو ! عمل اور ردِ عمل ہمیشہ مساوی ہوتے ہیں ۔ بزرگانِ دین کو برا سمجھنا اپنی عاقبت کو تباہ کرنا ہے ۔

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا

وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ ﴿٥٩﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ! اے کتاب والو ! ھَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّا ؛ تم ہم سے کس بات کا انتقام لینا چاہتے ہو، تم ہم سے کیوں عداوت کرتے ہو، تمہاری عداوت کی وجہ کچھ نہیں ۔ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ ؛ مگر یہ کہ ہم خدا پر ایمان لائے ہیں ۔ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا ؛ اور اس قرآن پر، جو ہم پر اُتارا گیا ہے ۔ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ؛ اور ان آسمانی کتابوں پر، جو اس سے پہلے اُتاری گئی ہیں ۔ وَاَنَّ اَکْثَرَکُمْ ؛ اور یہ کہ تم میں کے اکثر ۔ فٰسِقُوْنَ ؛ فاسق ہیں ، بدکار ہیں ، احکامِ الٰہی سے باہر ہیں ۔

ترجمہ :- تم کہو : اے اہلِ کتاب ! تم ہم سے برسرِ انتقام نہیں ہو مگر اس وجہ سے کہ ہم اللہ پر اور (قرآن پر) جو ہم پر اُتارا گیا ہے اور (دیگر آسمانی کتابوں پر) جو اس سے پہلے اُتاری گئی ہیں ، ایمان رکھتے ہیں اور اس کی اصل وجہ تو یہ ہے کہ تم میں سے اکثر فاسق (و بدکار) ہیں ۔

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَ الْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۞٦٠

قُلْ ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ ؛ تم کہو، کیا میں تم سے بیان کروں ؟ کیا تمہیں خبر دوں ؟ بِشَرٍّ مِنْ ذٰلِکَ ؛ اس سے بدتر ۔ مَثُوْبَۃً ؛ درجہ ۔ مرجع شَرٌّ سے تمیز ہے ۔ عِنْدَ اللّٰہِ ؛ اللہ کے پاس ۔ مَنْ لَّعَنَہُ اللّٰہُ ؛ جس پر خدا نے لعنت کی ہو ۔ وَغَضِبَ عَلَیْہِ ؛ اور اس پر غضب کیا ہو، غصّہ کیا ہو ۔ وَجَعَلَ مِنْھُمْ ؛ اور ان میں سے کردیا بعض کو ۔ اَلْقِرَدَۃَ وَالْخَنَازِیْرَ ؛ بندر اور سور ۔ وَعَبَدَا لطَّاغُوْتَ ؛ اور طغیان پیدا کرنے والے شیطان کی بندگی کی ۔ لَعَنَہُ پر عطف ہے ۔ مَنْ لَّعَنَہُ ؛ مل کر شَرٌّ کا بدل ہے ۔ اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا ؛ ان لوگوں کا ٹھکانہ برا ہے ۔ وَاَضَلُّ ؛ اور زیادہ گمراہ ہیں ۔ عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ؛ سیدھے راستے سے ۔

ترجمہ :- تم کہو کیا میں تم کو بتادوں اللہ کے پاس ان سے بدترین کون ہیں ؟ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت کی اور غصّہ کیا اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنادیا اور جس نے شیطان کی پوجا کی ان کا بدتر مقام ہے اور سیدھے راستے سے بہت ہی بھٹکے ہوئے ہیں ۔

صاحبو ! بندر اور سور بنانے سے مراد چھچھورے ، بدعقل اور خنازیر سے مراد شہوت پرست بھی لیے جاسکتے ہیں ، اور بندر اور خنزیر کے حقیقی معنی لئے جائیں اور ان کو مسخ شدہ سمجھیں تو دُرست ہے کیونکہ ان الفاظ سے یہی نکلتا ہے ۔

بعض لوگ کہتے ہیں بختِ نصّر کے زمانے میں بنی اسرائیل میں جو تغیر پیدا ہوا اس کی طرف اشارہ ہے ۔ بنی اسرائیل

کے قدم بہ قدم چلنے والے مسلمانوں پر غور کرو کہ چھچھورے پن اور شہوت پرستی میں کیا بندر اور سور سے کم ہیں ؟ ایک زمانے سے برائیوں کے اتنے عادی ہوگئے ہیں کہ ان کے اپنے مسخ ہونے کا احساس باقی نہیں رہا اور نہ ان کو اس کا احساس باقی رہا ہے کہ وہ غیرِ خدا کی پوجا کر رہے ہیں ۔

وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ﴿٦١﴾

وَاِذَاجَـآءُ وْكُمْ ؛ اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں ۔ قَـالُوْٓا اٰمَنَّا ؛ کہتے ہیں کہ ہم ایماندار ہیں ، ہم ایمان لا چکے ہیں ۔ وَقَدْ دَّخَلُوْا ؛ حالانکہ وہ داخل ہوئے ہیں ۔ بِالْكُفْرِ ؛ کفر کے ساتھ ۔ وَهُمْ قَدْخَرَجُوْا بِهٖ ؛ اور کفر ہی کے ساتھ خارج ہوئے ہیں ، نکلے ہیں ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ؛ اور اللہ زیادہ عالم ہے اور خدا خوب جانتا ہے ۔ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ؛ اس چیز کو کہ چھپایا کرتے ہیں ، ان کفریات کو جن کا وہ کتمان کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ (منافق) جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لا چکے ہیں ، حالانکہ ان کا آنا اور جانا (دونوں) کفر کے ساتھ ہے اور اللہ اس چیز کو کہ وہ چھپایا کرتے ہیں (اُن کی منافقت کو) خوب جانتا ہے ۔

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٢﴾

وَتَـرٰى كَثِيْرًا ؛ اور تم بہت سوں کو دیکھو گے ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ يُسَارِعُوْنَ ؛ جلدی کرتے ہیں ۔ سرعت کرتے ہیں ، جلد بازی کرتے ہیں ، جلدی کرنے میں ایک دوسرے سے بڑھتے ہیں ۔ کس بات میں ؟ فِى الْاِثْمِ ؛ گناہ میں ۔ وَالْعُدْوَانِ ؛ اور تعدی اور ظلم میں ، حد سے تجاوز کرنے میں ۔ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؛ اور ناجائز مال کھانے میں اور حرام خوری میں ۔ لَبِئْسَ ؛ البتہ برا ہے ۔ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ جو کچھ وہ کرتے ہیں ، ان کے اعمال کس قدر برے ہیں ۔

ترجمہ :- اور (اے پیغمبر!) آپ ان میں سے بہتیروں کو دیکھو گے کہ گناہ اور تعدّی میں بڑی جلد بازی کرتے ہیں اور حرام خوری میں بھی ۔ ان کے یہ کام کس قدر برے ہیں ۔

لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾

لَوْلَا ؛ کیوں نہیں ؟ يَنْهٰهُمْ ؛ ان کو روکتے ۔منع کرتے ، نہی کرتے ، اُنھیں کیوں نہیں روکا ؟ اَلـرَّبّٰنِیُّوْنَ ؛ خدا پرست ، درویش ،فقراء نے ۔ وَالْاَحْبَارُ ؛ اور علماء نے ۔جمع حَبْرٌ ۔ عَنْ قَوْلِهِمْ ؛ ان کے کہنے سے ۔ اَلْاِثْمَ ؛ گناہ کو، گناہ کی بات کو۔ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؛ اور حرام خوری سے ۔ لَبِئْسَ ؛ کیا برا ہے؟ مَاكَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ؛ جو کچھ وہ کیا کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- انھیں کیوں نہیں روکا ؟ خدا پرستوں اور علماء نے (کس بات سے ؟) گناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے ۔ یہ جو کچھ کرتے ہیں بہت برا کرتے ہیں ۔

صاحبو ! آج کل کیا ہو رہا ہے؟ طَابَقَ النَّعْلُ بِالنَّعْلِ ؛ قدم قدم پر یہودی اگر برا کرتے تھے تو مسلمان کب اچھا کام کررہے ہیں ؟ وہی گناہ کی باتیں ، وہی حرام کھانا ۔فقراء اور علماء دونوں خاموش ، بالکل انجان ، نہ بری بات سے روکنا ہے نہ حرام خوری سے منع کرنا ۔ لہٰذا جس طرح وہ ذلیل وخوار ہوئے ، یہ بھی ذلیل وخوار ہو رہے ہیں ۔ افسوس ، صد افسوس !

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٦٤﴾ (وقف لازم)

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ ؛ اور یہود نے کہا ۔ يَدُاللّٰهِ ؛ خدا کا ہاتھ ۔ مَغْلُوْلَـةٌ ؛ تنگ ہے ، بند ہے ۔ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ ؛ ان کے ہاتھ تنگ ہوجائیں اور ہیں ۔ وَلُعِنُوْا ؛ اور لعنت کئے جائیں ۔ بِمَا قَالُوْا ؛اس بات سے ، اس قول سے کہ اُنھوں نے کہا۔ بَلْ يَدٰهُ ؛ بلکہ اس کے دونوں ہاتھ ۔ مَبْسُـوْطَـتٰـنِ ؛ کھلے ہیں ، کشادہ ہیں ۔ يُـنْـفِـقُ ؛ خرچ کرتا ہے ،صَرف کرتا ہے ، انفاق کرتا ہے ۔ كَيْفَ يَشَـآءُ ؛ جیسا چاہتا ہے ۔ وَلَيَزِيْدَنَّ ؛ اور البتہ زیادتی کرے گا ۔ كَثِيْـرًا مِّنْهُمْ ؛ ان میں کے بہت سوں کے ۔ مَـآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ؛ جو اُتارا گیا تھا تمہاری طرف ۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ طُـغْـيَـانًـا وَّ كُفْرًا ؛ حد سے تجاوز کرنے اور کفر کو ۔ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمْ ؛ اور ہم نے ان میں ڈال دی ۔ اَلْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ ؛ عداوت اور بغض کو ، کینہ کپٹ کو ۔ اِلٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ روزِ قیامت تک ۔ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا ؛ جب روشن کرتے ہیں ، سُلگاتے ہیں ، بھڑکاتے ہیں ۔ نَارًا لِّلْحَرْبِ ؛ آگ کو لڑائی کے لئے ، آتشِ جنگ کو ۔ اَطْفَـاَهَا اللّٰهُ ؛ تو خدا اس کو بجھا دیتا ہے ۔ وَيَسْعَوْنَ ؛ اور دوڑتے پھرتے ہیں ، سعی

وکوشش کرتے ہیں ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ فَسَادًا ؛ فساد کو، فساد کے لئے ۔ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ ؛ اور اللہ محبوب نہیں رکھتا، پسند نہیں کرتا ۔ اَلْمُفْسِدِيْنَ ؛ مفسدوں کو، فسادی لوگوں کو ۔

ترجمہ :- اور یہودیوں نے کہہ دیا کہ اللہ کا ہاتھ تنگ ہے ۔ خود ان کے ہاتھ تنگ ہو جائیں اور ہیں اور اس کہنے سے ان پر خدا کی لعنت پڑے بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں جس طرح چاہتا ہے صَرف کرتا ہے ۔ اور وہ (کلام اللہ) جو تم پر اُتارا گیا ہے تمہارے رب کی طرف سے، وہ ان میں سے اکثروں کی سرکشی اور کفر کو بڑھادے گا ۔ ہم نے ان کے درمیان روزِ قیامت تک عداوت اور کینہ ڈال دیا ۔ جہاں اُنھوں نے آتشِ جنگ کو روشن کیا (بھڑکایا) وہیں خدا نے اس کو بجھا دیا ۔ یہ لوگ فساد کے لئے دوڑے دوڑے پھرتے ہیں اور اللہ فسادیوں کو کبھی پسند نہیں کرتا ۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ
سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٦٥﴾

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ اور اگر اہلِ کتاب ۔ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا ؛ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے ۔ لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ ؛ تو ہم ان سے دور کردیتے، کفارہ کردیتے، چھپا دیتے ۔ سَيِّاٰتِهِمْ ؛ اُن کے گناہوں کو ۔ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ ؛ اور البتہ ہم ان کو داخل کرتے ۔ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ؛ نعمتوں کے باغوں میں ۔

ترجمہ :- اور اگر اہلِ کتاب ایمان لاتے اور تقویٰ (اور پرہیز گاری) اختیار کرتے تو ہم ان کے تمام گناہوں کا کفارہ کردیتے (ان کو دور کرتے) اور ان کو نعمت کے باغوں میں داخل کردیتے ۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ
وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۭ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَاۗءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع ۱۰ ۹ ۱۳

وَلَوْ اَنَّهُمْ ؛ اور اگر یہ لوگ ۔ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ؛ تورات اور انجیل کو قائم کرتے، اس پر عمل کرتے ۔ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ ؛ اور جو اُن پر اُتارا گیا ہے یعنی قرآن اور دوسری آسمانی کتابیں ۔ مِنْ رَّبِّهِمْ ؛ ان کے پروردگار کی طرف سے ۔ اُن کے رب کی جانب سے ۔ لَاَكَلُوْا ؛ تو کھاتے، اُن کو رزق دیا جاتا ۔ مِنْ فَوْقِهِمْ ؛ اُن کے اُوپر سے، آسمان سے ۔ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؛ اور ان کے پیروں تلے سے، زمین سے ۔ مِنْهُمْ اُمَّةٌ ؛ ان میں سے ایک جماعت ہے ۔ مُقْتَصِدَةٌ ؛ میانہ رو،

راہِ راست پر۔ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؛ اور اُن میں سے بہت سے۔ سَآءَ مَايَعْمَلُوْنَ ؛ برا ہے وہ جو کرتے ہیں، ان میں سے اکثر بدکار ہیں۔

ترجمہ :- اور اگر یہ اہلِ کتاب تورات اور انجیل کو قائم کرتے (ان پر عمل پیرا ہوتے) اور ان (کتابوں) پر بھی عمل کرتے جو ان کے رب کی طرف سے ان پر اُتاری گئی ہیں تو اُوپر سے بھی کھاتے اور پیروں تلے سے بھی کھاتے (ان کو آسمان اور زمین سے رزق ملتا) اُن میں سے بعض تو راست باز ہیں اور بہت سے بدکار ہیں۔

آسمانی کتاب پر عمل رزق کی ضمانت ہے

صاحبو ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر آسمانی کتابوں پر عمل پیرا ہوں تو ان کو آسمان اور زمین دونوں جانب سے رزق عطا ہوگا۔ مگر لوگوں کی حالت یہ ہے کہ نہ قرآن سے غرض، نہ پیغمبر سے مقصد، نہ عملِ صالح کی طرف توجہ۔ تو اس کا کیا نتیجہ ہوا؟ کیا ہورہا ہے؟ اور کیا ہوگا؟ دُنیا بھی گئی، آخرت بھی گئی۔ اب نہ آسمان سے کچھ ملتا ہے، نہ زمین سے، نہ روحانیت باقی ہے، نہ ظاہری عزت۔ خدا کسی قوم کو نہیں بگاڑتا جب تک وہ اپنے ہاتھوں خود کو نہ بگاڑلے۔ اِنَّ اللّٰـهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔ جس طرح یہود سمجھتے تھے کہ خدا کیا دے گا اس کے ہاتھ تو بند ہیں، آج کل بھی لوگ یہی سمجھ رہے ہیں کہ جو کچھ حاصل ہوگا ہماری جسمانی کوشش سے ہوگا۔ خدا کی طرف سے منہ پھیرلیا تو خدا نے بھی ان کی طرف سے منہ پھیرلیا۔ اُن کے لئے ''خُسْرَانٌ مُّبِيْنٌ'' (کھلے نقصان) کے سوا کیا ہے؟

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ ؛ اے رسول ! اے پیغمبر ! بَلِّغْ ؛ پہنچادو، تبلیغ کرو۔ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ؛ جو کچھ تمہاری طرف اتارا گیا، جو کچھ تم پر اترا ہے، نازل ہوا ہے، اس میں خلفاء اور جانشینانِ پیغمبر بھی شامل ہیں۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ ؛ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا۔ فَمَابَلَّغْتَ ؛ تو تم نے تبلیغ نہیں کی، نہیں پہنچایا۔ رِسٰلَتَهٗ ؛ اس کی رسالت اور پیغام کو۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ ؛ اور اللہ تم کو بچالے گا، تمہاری حفاظت کرے گا۔ عِصْمَةٌ ؛ حفاظت، پاک دامنی۔ عَاصِمٌ ؛ بچانے والا، مَعْصُوْمٌ ؛ بچایا ہوا، بے گناہ۔ مِنَ النَّاسِ ؛ لوگوں سے۔ احکامِ الٰہی پہنچادو اللہ تمہاری اور تمہارے دین کی اور تمہاری تبلیغ کی حفاظت کرے گا، کافروں کے شر سے بچائے گا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَايَهْدِىْ ؛ بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا، راہِ راست پر نہیں لگادیتا۔ اَلْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافر قوم کو۔ خدا انھیں کو ہدایت دیتا ہے جن کی فطرت اچھی ہے، جن میں قبولِ حکم کی قابلیت ہے۔

ترجمہ :- اے پیغمبر ! تمہارے رب کی طرف سے جو احکام دیئے گئے اُن کو پہنچا دو (ان کی تبلیغ کرو، تبلیغ پیغمبر کا فرض ہے) اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا (اللہ کا) پیغام پہنچایا ہی نہیں (رسالت کا فرض ادا نہیں کیا، لوگوں سے نہ ڈرو) اور اللہ تم کو لوگوں کے شر سے بچائے گا۔ (تمہاری حفاظت کرے گا، تبلیغ تمہارا کام ہے، ہدایت دینا نہ دینا خدا کا کام ہے) بے شک اللہ کافروں کو ہرگز ہدایت نہیں دیتا۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر تم کہو۔ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ! اے تورات و انجیل رکھنے والو ! لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ ؛ تم کسی بات پر صحیح نہیں ہو۔ تم کو نہ دین ہے نہ ایمان ہے۔ تم حقیقت میں نہ تورات پر ہو نہ انجیل پر۔ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ؛ جب تک کہ تم تورات و انجیل کو قائم نہ کرو، اور اس کے پابند نہ ہو جاؤ۔ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ ؛ اور جو کچھ تمہاری طرف اُتارا گیا۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کی طرف سے۔ صرف توریت اور انجیل کے مان لینے سے کیا ہوتا ہے، تمام احکامِ الٰہی کو ماننا چاہیئے۔ قرآن بھی خدا کی طرف سے اُتارا گیا ہے، اس کو ماننا ضروری ہے۔ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ ؛ اور اُن میں بہت سوں کو بڑھائے گا، زیادہ ہی کرے گا۔ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ؛ جو تمہاری طرف اُتارا گیا ہے، یعنی قرآن۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے۔ طُغْيَانًا ؛ سرکشی، حد سے بڑھ جانا۔ كُفْرًا ؛ انکار۔ یعنی یہ ہرگز قرآن کو نہ مانیں گے۔ ان کی سرکشی اور بغاوت بڑھتی ہی جائے گی۔ فَلَا تَاْسَ ؛ تو تم افسوس نہ کرو، غمگین نہ ہو، پرواہ نہ کرو۔ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ؛ منکر لوگوں کی، کافر قوم کی۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے، اے اہلِ کتاب ! تم کسی راہ پر نہیں ہو (تمہارا ٹھاؤ ہے نہ ٹھکانہ) یہاں تک کہ تورات و انجیل کے پابند ہو جاؤ (اس پر عمل کرو) اور اس کے (سوا بھی) جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اُترا ہے (یعنی قرآن اس پر بھی ایمان لاؤ، اس پر بھی عمل کرو) اور ان میں سے بہت سوں کو یہ (جو تمہاری طرف) تمہارے رب کے پاس سے نازل کیا گیا ہے سرکشی اور کفر بڑھائے گا ہی، لہٰذا تم ان کفار پر افسوس نہ کرو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى

مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۹﴾

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ؛ بے شک جو لوگ (نفاق کے ساتھ) ایمان لاتے ہیں۔ وَالَّذِیۡنَ ھَادُوۡا ؛ اور جو یہودی ہیں۔ وَالصَّابِئُوۡنَ ؛ اور جو صابئ اور ستارہ پرست ہیں۔ وَالنَّصٰرٰی ؛ اور جو نصرانی اور کرسٹان ہیں۔ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰہِ ؛ اُن میں سے جو خدا پر صحیح طور سے ایمان رکھتے ہیں۔ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؛ اور قیامت پر بھی ایسا ہی ایمان رکھتے ہیں اور خدا کے پاس جواب دہی سے ڈرتے ہیں۔ وَعَمِلَ صَالِحًا ؛ اور عملِ صالح اور نیک کام کرتے ہیں۔ اس میں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا اور اُن کے احکام پر عمل کرنا شامل ہے جو لوگ ایسے ہیں۔ فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ ؛ تو ان پر کسی قسم کا خوف نہیں، عذاب کا ڈر نہیں۔ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ؛ اور وہ نہ غمگین ہوں گے نہ ان کو کسی قسم کا حزن و ملال ہوگا۔

ترجمہ :- جو لوگ مسلمان نما ہیں اور یہودی اور صابئ اور نصاریٰ، ان میں سے جو صدقِ دل سے ایمان لائیں اللہ پر، روزِ قیامت پر اور عملِ صالح کریں تو ان کو نہ کسی قسم کا خوف ہے نہ ان کو حزن و ملال ہے۔

صاحبو! آج کل غیر مسلموں سے ڈر کر ان کی خوشامد میں مسلمان یہ کہنے لگے ہیں کہ اچھے کام کرو، مسلمان رہو۔ یہودی یا نصرانی رہو۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جب تک مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمۡ کو صدق دل سے نہ مانیں اور ان کے احکام کے پابند نہ ہو جائیں ہرگز نجات ممکن نہیں۔ ایک پیغمبر سے انکار تمام پیغمبروں سے انکار کے برابر ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمۡ خاتم النبیین ہیں۔ ان کا دین تمام ادیان کا ناسخ ہے، تمام پیغمبروں کا مذہب **محمد** رسول اللہ کے تشریف لانے تک تھا اور تمام ادیان وقتی تھے، تمام آسمانی کتابوں میں حضرتؐ کے آنے کی بشارت دی گئی تھی۔ جو حضرت محمدؐ کو نہیں مانتا، وہ کسی پیغمبر کو نہیں مانتا، وہ تمام پیغمبروں کی بشارت کی تکذیب کرتا ہے۔

اس موضوع پر بہت سی کتابوں میں معرکتہ الآراء بحثیں کی جا چکی ہیں۔ لَوۡ کَانَ مُوۡسٰی حَیًّا مَاوَسِعَہٗ اِلَّا اِتِّبَاعِیۡ ؛ موسٰی اس وقت زندہ رہتے تو ان کو میری اتباع کے سوائے چارہ نہ تھا۔

بعض لوگ اٰمَنُوۡا کے معنٰی منافقانہ ایمان لانا نہیں لیتے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ سچّے مسلمان ہوں یا یہودی و نصاریٰ کوئی ہوں صحیح ایمان رکھیں تو کافی ہے۔ ظاہر ہے کہ بغیر تصدیقِ نبوت کے صحیح ایمان ہو ہی نہیں سکتا۔ مگر میرے خیال میں نصاریٰ و یہود کے پہلو بہ پہلو منافقوں کو رکھنا چاہیئے تاکہ مَنۡ اٰمَنَ میں تحصیلِ حاصل نہ ہو۔ بہر حال خالی عملِ صالح بغیر ایمانِ صحیح کے کیا وزن رکھتا ہے؟ ہمارے پاس تو بے ایمانی بغاوت ہے اور عملِ صالح نہ کرنا جرم ہے۔

نجات کا ذریعہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھنا ہے

لَقَدۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ وَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡہِمۡ رُسُلًا ؕ
کُلَّمَا جَآءَہُمۡ رَسُوۡلٌۢ بِمَا لَا تَہۡوٰۤی اَنۡفُسُہُمۡ ۙ فَرِیۡقًا کَذَّبُوۡا وَفَرِیۡقًا یَّقۡتُلُوۡنَ ﴿۷۰﴾ ق

لَـقَدْ اَخَذْنَا ؛ بے شک ہم نے لیا تھا ۔ مِیْثَاقَ بَـنِـیٓ اِسْرَآءِ یْلَ ؛ بنی اسرائیل سے پکا عہد، پختہ قول، اقرارِ واثق ۔ وَاَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے بھیجا ۔ اِلَیْھِـمْ رُسُلًا ؛ ان کی طرف رسول، پیغمبر ۔ کُـلَّمَا ؛ جب جب ۔ جَـآءَ ھُمْ ؛ ان کے پاس آئے ۔ رَسُوْلٌ ؛ کوئی پیغمبر، کوئی رسول ۔ بِـمَـا لَا تَھْـوٰٓی اَنْفُسُھُمْ ؛ لے کر ایسے احکام کہ ان کا جی نہیں چاہتا، جو اُن کی خواہش کے خلاف ہو ۔ فَـرِیْقًا کَذَّبُوْا ؛ تو بہتوں کو جھٹلایا، ایک فریق کی تکذیب کی، چند کو نہ مانا ۔ وَفَـرِیْـقًا یَّـقْتُلُوْنَ ؛ اور بہتوں کو قتل کر ڈالتے تھے ۔

ترجمہ :- ہم نے بنی اسرائیل سے عہدِ واثق اور پختہ قول وقرار لیا اور ان کی طرف پیغمبر بھیجے ۔ (تو انھوں نے کیا کیا ؟) جب جب ان کے پاس پیغمبر آتا اور ایسے احکام لاتا جو اُن کی مرضی کے خلاف تھے (اور جن سے وہ خوش نہ تھے) تو بعض کی تکذیب کی، بعض کو قتل کیا ۔

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۷۱﴾

وَحَسِبُوْا ؛ اور سمجھا، خیال کیا ۔ اَلَّا تَکُوْنَ ؛ کہ نہ ہوگا ۔ فِتْنَةٌ ؛ فتنہ وفساد، بدنظمی ۔ فَعَمُوْا ؛ پھر وہ اندھے ہوگئے ۔ ان کو کوئی صحیح بات سمجھ میں نہ آتی تھی، سجھائی نہ دیتی تھی ۔ وَصَـمُّـوْا ؛ اور بہرے ہوگئے ۔ پھر حق بات ان کے کانوں تک نہیں پہونچتی تھی، اُن کے کانوں میں داخل نہیں ہوتی تھی ۔ ثُمَّ ؛ پھر ۔ تَـابَ اللّٰهُ عَلَیْھِمْ ؛ اللہ نے اُن کی توبہ قبول کرلی، اُن سے درگزر کردیا، اُن کی طرف رحمت کے ساتھ رجوع فرمایا ۔ ثُمَّ ؛ پھر، اپنی قدیم عادت کے مطابق ۔ عَـمُـوْا وَصَمُّوْا ؛ اندھے بہرے ہوگئے ۔ کون ؟ کَثِیْرٌ مِّنْھُمْ ؛ ان میں کے بہت سے ۔ کیا خدا ان کے حال سے واقف نہیں ؟ نہیں، بلکہ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ؛ اللہ دیکھتا ہے اُن کاموں کو جو وہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اُنھوں نے (ان نافرمانوں نے) خیال کیا کہ (اگر ہم ایسا کریں تو) کوئی فتنہ برپا نہ ہوگا ۔ لہذا وہ اندھے بہرے ہوگئے (نہ حق بات دیکھتے، نہ حق بات سنتے) (اُنھوں نے خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کیا) اور اللہ نے اُن کی توبہ قبول فرمائی ۔ پھر (حسبِ عادتِ قدیمہ) ان میں کے بہت سے اندھے بہرے ہوگئے (کیا خدا ان کے اعمال سے بے خبر ہے ؟ نہیں بلکہ) خدا ان کے تمام کرتوت دیکھتا ہے ۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ

وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ

فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾

لَقَدْ كَفَرَ ؛ بے شک کفر کیا، ناحق شناسی کی ۔ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا ؛ جن لوگوں نے کہا ۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ؛ بے شک اللہ ہی مسیح ہے ۔ اِبْنُ مَرْيَمَ ؛ مریم کا بیٹا ۔ یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ بیٹا ماں کا محتاج ہوتا ہے، اس کے بعد پیدا ہوتا ہے ۔ پھر جنابِ مسیح کیونکر خدا ہوسکتے ہیں؟ وَقَالَ الْمَسِيْحُ ؛ اور مسیح نے تو کہا تھا ۔ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ اے بنی اسرائیل ؛ اے اولادِ یعقوب! اُعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ اللہ کی عبادت کرو، بندگی کرو ۔ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ؛ جو میرا بھی رب ہے، اور تمہارا بھی ۔ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ ؛ بات یہ ہے جس نے شرک کیا ۔ اِنَّهٗ ؛ ضمیرِ شان ہے یعنی بات یہ ہے ۔ بِاللّٰهِ ؛ خدا کے ساتھ ۔ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ ؛ تو اللہ نے حرام کردیا، ممنوع کردیا ہے ۔ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ؛ اس پر جنت کو، وہ جنت سے محروم رہے گا کبھی اس میں جانا نصیب نہ ہوگا ۔ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؛ اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے، اس کا ملجا و ماویٰ مقام آتشِ جہنم ہے ۔ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ ؛ اور ظالموں کا نہیں ہے ۔ مِنْ اَنْصَارٍ ؛ کوئی یار و مددگار، کوئی نصرت دینے والا ۔

ترجمہ :- یقیناً جن لوگوں نے یہ کہا کہ مسیح ابنِ مریم ہی اللہ ہے اُنھوں نے کفر کیا (سخت ناحق شناسی کی) حالانکہ مسیح نے کہا تھا اے بنی اسرائیل! تم اللہ کی عبادت کرو (بندگی کرو) جو میرا اور تمہارا دونوں کا رب ہے ۔ بات یہ ہے جو خدا سے شرک کرتا ہے اس پر خدا نے جنت حرام کردی ہے (وہ ہرگز جنت میں نہ جائے گا) اس کا مقام تو دوزخ ہے اور ظالموں کا (کوئی حامی) کوئی یار و مددگار نہیں ۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾

وقف لازم

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا ؛ یقیناً وہ کافر ہیں جنھوں نے یہ کہا ۔ اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ؛ بے شک اللہ تین میں کا ایک ہے ۔ (١) باپ (٢) بیٹا (٣) روح القدس ۔ ان میں سے ہر ایک مستقل خدا ہے اور وہ تینوں مل کر ایک ہی ہیں ۔ اُس کو سمجھتے ہیں توحید فی التثلیث ۔ ان میں ہر ایک کو اقنوم اور تینوں کو اقانیم ثلاثہ کہتے ہیں ۔ ان کے پاس بالذات، بالعرض کی تمیز نہیں ۔ بیٹا باپ کے بعد پیدا ہوتا ہے اُس کا وجود بالعرض ہوتا ہے ۔

جو چیز بالعرض ہوتی ہے وہ بندہ ہوتی ہے، مخلوق ہوتی ہے ۔ روح القدس تو ایک کیفیت کا نام ہے ۔ ایک قوت کو روح القدس کہتے ہیں ۔ ان نادانوں کے پاس بندے اور خدا میں کوئی فرق نہیں، پھر یہ بھی سمجھتے ہیں کہ باپ ہے اور سب اس کے بندے اور بیٹے ہیں ۔ انجیل میں ہے ۔ ''اے ہمارے آسمانی باپ'' یہاں باپ سے مراد ''رب پالنے والا، پیدا کرنے والا، سرپرست'' اور ''بیٹے'' سے مراد محبوب ہے ۔ بہرحال یہ نادان کرستان، تثلیث کے چکر میں ہیں ۔ نہ خود سمجھتے ہیں، نہ دوسرے کے سمجھانے کو سنتے ہیں ۔ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؛ اور نہیں ہے کوئی معبود مگر ایک ہی معبود جس کا نام اللہ ہے

تثلیث پرست بندہ اور خدا میں تمیز نہیں کرتے

اور اللہ تو بس ایک ہی ہے ۔ وَاِنْ لَّمْ یَنْتَھُوْا ؛ اور اگر یہ باز نہ آئیں ، چھوڑ نہ دیں ۔ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ ؛ ان کفریات کو کہ وہ کہتے ہیں ۔ لَیَمَسَّنَّ ؛ تو ان کو چھو جائے گا ، پکڑ لے گا ۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْھُمْ ؛ ان میں سے ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کیا ۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؛ دردناک عذاب ، المناک سزا ۔

ترجمہ :- یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا کہ اللہ تین میں کا ایک ہے ۔ حالانکہ خدا تو ایک ہی ہے اگر یہ لوگ اِن (کفریات) سے کہ یہ کہتے ہیں باز نہ آئیں تو ان میں سے ان کافروں کو دردناک عذاب گرفتار کرلے گا (چھو جائے گا ، چھا جائے گا) ۔

اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَی اللّٰہِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَہٗ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٧٤﴾

اَفَلَا یَتُوْبُوْنَ اِلَی اللّٰہِ ؛ تو پھر یہ لوگ کیوں اللہ کے آگے توبہ نہیں کرتے ؟ وَیَسْتَغْفِرُوْنَہٗ ؛ اور اس سے مغفرت کیوں طلب نہیں کرتے ؟ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ اور اللہ تو غفور و رحیم ہے ، مغفرت کرنے والا ، معاف فرمانے والا ، رحمت کرنے والا مہربان ہے ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ اللہ کے سامنے توبہ نہ کریں گے ؟ اور اس سے طالبِ مغفرت نہ ہوں گے ؟ حالانکہ اللہ غفور و رحیم ہے ۔ (مغفرت اور رحمت اس کا ہی کام ہے) ۔

مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّہٗ صِدِّیْقَۃٌ ؕ
کَانَا یَاْکُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ کَیْفَ نُبَیِّنُ لَھُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ﴿٧٥﴾

مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ؛ مسیح ابن مریم نہیں ہیں مگر رسول ۔ قَدْ خَلَتْ ؛ گزر گئے ہیں ۔ مِنْ قَبْلِہٖ ؛ اُن سے پہلے ۔ الرُّسُلُ ؛ بہت سے پیغمبر ۔ وَاُمُّہٗ صِدِّیْقَۃٌ ؛ اور ان کی ماں بڑی راست باز تھیں ۔ کَانَا یَاْکُلٰنِ الطَّعَامَ ؛ وہ دونوں ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے ۔ ماں سے پیدا ہونے والا بیٹا کھانے پینے میں ماں کا محتاج ہوتا ہے ، بھلا وہ خدا کیونکر ہوسکتا ہے ۔ اُنْظُرْ ؛ دیکھو ۔ کَیْفَ نُبَیِّنُ ؛ ہم کس طرح بیان کرتے ہیں ۔ لَھُمُ الْاٰیٰتِ ؛ اُن کے لئے آیتیں ، نشانیاں ۔ ثُمَّ انْظُرْ ؛ پھر دیکھو ، سمجھو ۔ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ؛ وہ کیسے بہکے چلے جاتے ہیں ؟ کیا جھوٹ بولتے ہیں ؟ کیا تہمتیں لگاتے ہیں ۔

ترجمہ :- مسیح ابنِ مریم تو پیغمبر ہیں ، ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر گزرے ہیں ۔ ان کی ماں بڑی راست باز تھیں ۔ وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے ۔ دیکھو ہم ان کے لیے کیسی نشانیاں بیان کرتے ہیں ۔ پھر دیکھو ، دوبارہ دیکھو ۔ (غور کرو ، فکر کرو) یہ کیا جھوٹ لگاتے ہیں ؟

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۷۶﴾

قُلْ ؛ (اے پیغمبر !) تم کہو ۔ اَتَعْبُدُوْنَ ؛ کیا عبادت کرتے ہو ، پوجتے ہو ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ، خدا کے سوا ۔ مَالَا يَمْلِكُ لَكُمْ ؛ جو تمہارے لئے اپنے قبضہ میں نہیں رکھتا ، جو مالک نہیں ، جس کے ہاتھ میں نہیں ۔ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؛ نہ ضرر نہ نفع ۔ خدا کے سوا نہ کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے نہ فائدہ ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ہی ۔ هُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؛ وہی تمہاری دُعائیں سنتا ہے ، تمہارے حال سے واقف ہے ، تمہارا علم رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے ، کیا تم خدا کو چھوڑ کر ایسے کی بندگی کرتے ہو جس کے ہاتھ میں ضرر ہے نہ نفع اور اللہ ہی (تمہاری) سنتا ہے (تم کو) جانتا ہے ۔

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ﴿۷۷﴾ ع

قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ ؛ اے اہلِ کتاب ! اے توراۃ اور انجیل رکھنے والو ۔ لَاتَغْلُوْا ؛ تم غلو نہ کرو ، حد سے نہ بڑھ جاؤ ، زیادتی نہ کرو ۔ فِيْ دِيْنِكُمْ ؛ اپنے دین کے متعلق ۔ غَيْرَ الْحَقِّ ؛ ناحق ناروا ۔ وَلَا تَتَّبِعُوْا ؛ اور اتباع نہ کرو ، پیروی نہ کرو ۔ اَهْوَآءَ قَوْمٍ ؛ ایسی قوم کی خواہشوں کی ۔ قَدْضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ ؛ جو پہلے ہی سے گمراہ ہے ۔ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا ؛ اور بہت سوں کو گمراہ بھی کر دیا ہے ۔ وَضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ؛ اور سیدھی راہ سے بھٹک گئے ہیں ، بہک گئے ہیں ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) آپ ان اہلِ کتاب سے کہہ دیجئے کہ دین کے معاملہ میں تم ناحق غلو نہ کرو اور ایسی قوم کی خواہشوں کی اِتباع نہ کرو جو پہلے ہی سے گمراہ ہے اور خود سیدھا راستہ چھوڑ کر دوسروں کو بے راہ اور گمراہ کر دیا ہے ۔

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿۷۸﴾

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ لعنت کی گئی اُن لوگوں پر جنھوں نے کفر کیا ۔ مِنْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ؛ بنی اسرائیل میں سے ۔ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؛ زبان سے داؤد اور عیسٰی ابن مریم کے ۔ یہ کیوں ؟ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا ؛ یہ اس لئے

کہ انھوں نے عصیان اور نافرمانی کی ۔ وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ؛ اور تھے وہ تعدی کرتے اور حد سے گزر جاتے ۔

ترجمہ :- بنی اسرائیل میں سے کفر کرنے والوں پر داؤد اور عیسٰی ابنِ مریم کی زبان سے لعنت کی گئی ۔ یہ اُن کی نافرمانی ، عصیان اور تعدی کرنے (اور حد سے گزر جانے) کی وجہ سے تھا ۔

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٩﴾

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ ؛ وہ باز نہ آتے ، کبھی نہ کرتے ۔ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؛ بری بات سے کہ وہ کرتے ۔ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ؛ کیا ہی برے کام تھے جو وہ کیا کرتے تھے ۔

ترجمہ :- وہ برے کام کرتے اور اس سے باز نہ آتے ، یقیناً جو کام وہ کیا کرتے تھے بہت ہی برے تھے ۔

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾

تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ ؛ تم دیکھو گے بہت سے ان میں کے ۔ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کہ دوستی کرتے ہیں اُن لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا ۔ لَبِئْسَ ؛ کیا ہی برا ہے؟ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ ؛ جو کچھ کہ انھوں نے آگے بھیجا ، خود اپنے لئے ۔ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؛ کہ خدا ان سے ناخوش ہوگیا اور ان پر اس کا غضب نازل ہوا ۔ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ؛ اور عذاب ہی میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔

ترجمہ :- تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ کافروں سے دوستی کرتے ہیں ۔ یقیناً بہت ہی برا ہے جو کچھ کہ انھوں نے اپنے لئے بھیجا (جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) کہ اُن پر خدا کا غضب نازل ہوا ، اور وہ ہمیشہ کے لئے عذاب میں مبتلا ہو گئے ۔

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ ؛ اور اگر یہ ایمان لاتے ۔ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ ؛ اللہ پر اور نبی پر ۔ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ ؛ اور ان احکام پر جو ان کی طرف اُتارے گئے ہیں ۔ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ ؛ تو ان کو اپنا دوست نہ بناتے ۔ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ؛ مگر ان میں سے بہت فاسق ہیں (بدکار ہیں) ۔

ترجمہ :- اور اگر یہ لوگ اللہ پر ، نبی پر اور احکامِ الٰہی پر ، جو اُن پر اُتارے گئے ہیں ، ایمان لاتے تو اُن

(کافروں) کو اپنا دوست نہ بناتے مگر ان میں سے بہت سے فاسق ہیں۔ (بدکار ہیں)۔

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ

وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ

ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

لَتَجِدَنَّ ؛ ضرورتم پاؤ گے ، ملو گے ۔ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً ؛سخت تر لوگوں کے عداوت میں ۔ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛مسلمانوں سے ، ایمانداروں سے ۔ اَلْيَهُوْدَ ؛ یہودیوں کو ۔ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ؛ اور اُن لوگوں کو جوشرک کرتے ہیں ۔ بُت پرستی کرتے ہیں ،مشرک ہیں ۔مسلمانوں کے سب سے زیادہ دشمن یہودی اور بُت پرست لوگ ہیں ۔ وَلَتَجِدَنَّ ؛ اورضرورتم پاؤ گے ۔ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً ؛ محبت میں ان میں سے قریب تر ۔ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ مسلمانوں سے ، ایمان داروں سے ۔ اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ؛ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں ، کرسچین ہیں ۔ یہ فی الجملہ محبت کیوں کرتے ہیں؟ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ ؛ یہ اس لئے کہ ان میں سے بعض لوگ ہیں ۔ قِسِّيْسِيْنَ ؛علماء ، اہلِ دانش ۔ وَرُهْبَانًا ؛ اور راہب لوگ ۔ درویش ، خدا ترس ۔ وَاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ؛ اور اس وجہ سے کہ وہ تکبر نہیں کرتے ،خود پسندی نہیں کرتے ۔خود کو سب سے اعلیٰ وارفع نہیں سمجھتے ۔

ترجمہ :-مسلمانوں سے زیادہ عداوت رکھنے والے تم یہودیوں اور مشرکین کو پاؤ گے ۔ اور اُن میں سے محبت میں قریب تر مسلمانوں سے وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو نصرانی بتاتے ہیں ۔ (یہ کیوں ؟) اِس وجہ سے کہ اُن میں سے بعض اہلِ علم ہیں ،بعض درویش بھی ہیں ، اور وہ خود پسندی نہیں کرتے ۔

صاحبو ! موجودہ زمانے پرغور کرو ۔مسلمان ہیں کہ کافروں کے دوست بنے جارہے ہیں ۔لباس اُن کا ، چال اُن کی ، طرزِ تمدن اُن کا ۔بعض تو یہاں تک کرتے ہیں کہ کافروں کے پاس جاتے ہیں ، اُن کے مرید ہوتے ہیں ۔ اپنے نام بدل لیتے ہیں ۔ غیر مسلموں کے حال پر بھی غور کرو ۔ پہلے مسلمانوں سے بہ نسبت دوسروں کے تھوڑی بہت محبت بھی کرتے تھے تو عیسائی ۔ اب مسلمانوں سے کیا محبت رکھیں گے ؟ وہ خود ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں ، ان پر بم باری کر رہے ہیں ، اُن میں گیس پھیلاتے ہیں ۔سب کی کوشش ہے کہ اپنی علمی قوت اور سائنس ، مہلک ہتھیار کے بنانے میں صَرف کریں ۔

آج کل لفظِ ''محبت'' شرمندۂ معنیٰ نہیں ہے ۔ ہر ایک قوم دوسری قوم کو ذلیل سمجھتی ہے اور ان سے غلاموں کا سا سلوک کرتی ہے ۔ اس زمانے میں پادری بھی ہیں تو سیاسیات کے نمائندے ہیں ۔ دوسرے کے ملک میں پہنچ کر شر و فساد پھیلاتے ہیں اور اس کے ملک پر قبضہ کرنے کی ایک وجہ بن جاتے ہیں ۔

افسوس ! اس وقت نہ مسلمان ، مسلمان ہیں نہ عیسائی ، عیسائی ۔ اب خدا پرستی کے عوض زر پرستی ہے ۔ سب سے بدتر حالت میں کون ہیں؟ سب سے بے حس کون ہیں؟ نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

مسلمانوں کی افسوسناک حالت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

۷

وَاِذَا سَمِعُوْا

تَفسِیرِ صِدّیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾

اس سے پہلے یہودیوں کی مسلمانوں سے سخت عداوت کا ذکر فرمایا گیا تھا، اور عیسائیوں کا اس قدر عداوت نہ رکھنے کا بھی ذکر تھا۔ اب قرآن شریف اور اسلامی تعلیمات سے بعض عیسائیوں کے متاثر ہونے کا ذکر فرماتا ہے، جن میں سے نجاشی شاہِ حبش ہے۔

وَاِذَا ؛ اور جب۔ سَمِعُوْا ؛ سنا، سنتے ہیں۔ حرفِ شرط کے بعد ماضی بھی مضارع کے معنٰی میں ہوتا ہے۔ مَآ اُنْزِلَ ؛ جو نازل کیا گیا، جو اُتارا گیا۔ اِلَى الرَّسُوْلِ ؛ رسول کی طرف، رسول پر۔ مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ ؛ وہ کلام اللہ جو رسولِ خدا ﷺ پر اُتارا گیا۔ تَرٰى ؛ تم دیکھتے ہو، تم دیکھو گے۔ اَعْيُنَهُمْ ؛ ان کی آنکھوں کو۔ تَفِيْضُ ؛ بہتی ہیں۔ مِنَ الدَّمْعِ ؛ آنسوں سے۔ یعنی اُن کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔ مِمَّا عَرَفُوْا ؛ اس سے کہ انھوں نے جان لیا ہے۔ مِنَ الْحَقِّ ؛ حق بات سے، یعنی حق بات، سچی تعلیم، سن کر وہ رونے لگتے ہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں؟ يَقُوْلُوْنَ ؛ وہ کہتے ہیں۔ رَبَّنَآ ؛ اے ہمارے رب، پروردگار۔ اٰمَنَّا ؛ ہم ایمان لائے۔ فَاكْتُبْنَا ؛ تو ہم کو لکھ لے۔ مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ؛ تصدیق کرنے والوں میں، مشاہدہ کرنے والوں میں، شاہدوں کے ساتھ۔

ترجمہ :- اور جب (بعض عیسائی) اس کو (کلام اللہ کو) سنتے ہیں جو پیغمبر پر اُتارا گیا ہے تو تم دیکھو گے اس حق شناسی کے اثر سے اُن کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں (اور) کہتے ہیں، اے ہمارے رب! ہم ایمان لاچکے ہیں، تو ہمارے نام شاہدوں کے ساتھ لکھ لے۔

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾

وَمَالَنَا ؛ اور ہم کو ہوا کیا؟ ہمارے لئے کیا وجہ ہوگی؟ لَا نُؤْمِنُ ؛ کہ ہم ایمان نہ لائیں۔ بِاللّٰهِ ؛ اللہ پر۔ وَمَاجَآءَنَا ؛ اور ہمارے پاس جو پہنچی ہے۔ مِنَ الْحَقِّ ؛ حق بات، سچی تعلیم۔ وَنَطْمَعُ ؛ اور حالانکہ ہم کو اُمید ہے، توقع ہے۔ اَنْ يُّدْخِلَنَا ؛ کہ ہم کو داخل کرے گا۔ رَبُّنَا ؛ ہمارا رب، جس نے ہم کو حق پرستی کی توفیق دی اور ہم کو ہمارے کمال تک پہنچایا۔ مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ؛ اچھے لوگوں کے ساتھ۔ کہاں داخل کرے گا؟ اپنی رحمت میں، اپنی جنت میں۔

ترجمہ :- کیا وجہ ہے کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور دینِ برحق پر جو ہم تک پہنچا ہے۔ حالانکہ ہم کو اُمید ہے کہ ہمارا رب ہم کو (اچھوں کے ساتھ) صالحین کی قوم کے ساتھ (اپنی رحمت میں) داخل کرے گا۔

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿٨٥﴾

فَـاَثَابَهُمُ اللّٰهُ ؛ پھر اللہ نے ان کو ثواب عطا فرمایا ۔ بدلہ دیا ۔ جزا دی ۔ بِـمَا قَالُوْا ؛ اس کہنے کی وجہ سے ، اس دُعا کی وجہ سے ۔ کیا جزا دی ؟ جَـنّٰتٍ ؛ جنتیں ، باغ ۔ کیسی جنتیں ؟ تَـجْرِیْ ؛ جاری رہتی ہیں ، بہتی ہیں ۔ مِـنْ تَحْتِهَا ؛ ان کے نیچے نیچے ۔ اَلْاَنْهٰرُ ؛ نہریں ۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؛ بحالیکہ یہ لوگ اُن جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے ۔ وَذٰلِکَ ؛ اور یہ ایسی جنتوں کا دینا ۔ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ؛ نیک کام کرنے والوں کی جزا ہے ۔

ترجمہ :- پھر اللہ نے اس کہنے (اور دُعا کرنے) پر ثواب کے طور پر (بدلے میں) ایسے باغ دیے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ یہ لوگ اُن (باغوں) میں ہمیشہ رہیں گے اور نیکوکاروں کی یہی جزا ہے ۔

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ﴿٨٦﴾ ع ١١/٩

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ اور جن لوگوں نے کفر کیا ، حق پوشی کی ، انکار کیا ۔ وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؛ اور ہماری آیتوں کی تکذیب کی ، اُن کو جھٹلایا ، اُن کو نہ مانا ۔ اُولٰٓئِکَ ؛ وہ لوگ ۔ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ؛ دوزخی ہیں ، بڑی بری جگہ جانے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کی تکذیب کی وہ تو دوزخی ہیں ۔

اس سے پہلے قسیسین (علماء اور اہلِ دانش) اور راہبوں (خدا ترسوں) کا ذکر آیا ہے ۔ راہب اپنے آپ پر بہت سے لذائذ حرام کر لیتے تھے ۔ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے ، اسلام تمام قوتوں کو اعتدال پر لاتا ہے ۔ کھانے میں پینے میں ، شادی بیاہ میں ، درمیانی راستہ کی تعلیم دیتا ہے ۔ اسلام کے مدنظر توسط ہے ۔ خطِ مستقیم نہ سیدھی جانب مائل ہوتا ہے نہ بائیں جانب ۔ اسلام میں پارہ ہمیشہ ½ ۹۸ درجہ پر رہنا چاہیئے ۔ اللہ فرماتا ہے :

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿٨٧﴾

یٰۤـاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَا تُـحَرِّمُوْا ؛ حرام نہ کرلو ، ناجائز نہ سمجھو ۔ طَیِّبٰتِ ؛ اچھی چیزوں کو ۔ مَـاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ ؛ ان اچھی چیزوں کو جن کو خدا نے حلال کیا ہے ۔ لَـكُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ وَلَا تَعْتَدُوْا ؛ اور اعتداء اور تعدی نہ کرو ۔ حد سے تجاوز نہ کرو ۔ خواہ مخواہ نہ حرام کو حلال سمجھو نہ حلال کو حرام ۔ اِنَّ اللّٰـهَ لَا یُحِبُّ ؛ بے شک اللہ کو محبوب نہیں ، اللہ پسند نہیں کرتا ، اللہ کو نہیں بھاتے ۔ اَلْمُعْتَدِیْنَ ؛ تعدی کرنے والے ، حد سے تجاوز کرنے والے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! حرام نہ جانو اُن اچھی چیزوں کو جن کو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے ۔ اور (دیکھو!) حدود (الٰہی) سے تجاوز نہ کرو ، بے شک اللہ اُن لوگوں کو محبوب نہیں رکھتا (پسند نہیں کرتا) جو (خدا کے مقرر کردہ) حدود سے تجاوز کر جاتے ہیں ۔

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

وَكُلُوْا ؛ اور کھاؤ ۔ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؛ اُن چیزوں میں سے جن کو اللہ نے تمہیں دیا ۔ حَلٰلًا طَيِّبًا ؛ اس چیز کو جو حلال بھی ہے اور اچھی بھی ۔ كُلُوْا کا مفعول ہے اور مِمَّا رَزَقَكُمْ ، كُلُوْا سے متعلق ہے ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ، تقویٰ اختیار کرو ۔ کیسا اللہ ؟ اَلَّذِيْٓ ؛ جو ۔ اَنْتُمْ بِهٖ ؛ جس پر تم ۔ مُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان رکھتے ہو ۔

ترجمہ :- اور اس حلال وطیب کو کھاؤ جس کو اللہ نے تم کو دیا ہے ، اور اللہ سے ڈرتے رہو ، جس پر تمہارا ایمان ہے (جس کو تم مانتے ہو) ۔

بہت سے لوگ جائز اور اچھی چیز کو نہ کھانے اور نہ استعمال کرنے کی قسم کھاتے ہیں ۔ لہذا قسم کے متعلق احکام دیے جاتے ہیں ۔ قسم تین قِسم کی ہوتی ہے :-

(۱) بے کار ، لغو : جیسے اللہ پاک کی قسم ۔ یہ ایک تکیہ کلام ہے ۔ اس کا کوئی اہم مقصد نہیں ۔

(۲) منعقدہ : یعنی وہ قسم جو کسی چیز کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق ہو ۔ اگر کسی اچھے کام کے کرنے یا برے کام سے بچنے کے لئے کھائی ہو تو اس کو نہ توڑنا چاہیئے ۔ مگر کسی کام کے لئے قسم کھائی اور اس کے خلاف بھی کیا تو اس کی سزا کیا ہے ؟ اس کا کفارہ کیا ہے ؟ دس بھوکوں کو اوسط درجہ کا کھانا کھلانا ، یا اُن کو کپڑے بنانا ، یا ایک غلام آزاد کر دینا ، مفلس ہو ، نادار ہو تو تین دن روزے رکھنا ۔

(۳) یمینِ فاجرہ ، یمینِ غموس : جان بوجھ کر غلط باور کرانے کے لئے ، دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لئے جھوٹی قسم کھانا ۔ چونکہ یہ گناہ ہے اس لیے اسے بغیر توبہ کے معاف نہیں کیا جاسکتا ۔ اور چونکہ اس میں دوسروں کو نقصان پہنچتا ہے اس واسطے ان سے معافی چاہنے کی بھی ضرورت ہے ۔

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ
وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ ؛ خدا تم سے مؤاخذہ نہیں کرتا ، تم پر گرفت نہیں کرتا ، تم کو نہیں پکڑتا ۔ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ ؛ تمہاری لغو اور بے فائدہ قسموں پر ۔ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ ؛ مگر تم سے مؤاخذہ کرتا ہے ، تم پر گرفت کرتا ہے ، تم کو پکڑتا ہے ۔ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ؛ ان قسموں پر جن کا تم نے ارادہ کیا ہے ، جن کو تم نے مستحکم کیا ہے ۔ فَكَفَّارَتُهٗ ؛ تو اس کا کفارہ ، اس کا بدلہ ۔ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ ؛ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ۔ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ ؛ اوسط درجہ کا جو تم کھلاتے ہو ۔ اَهْلِيْكُمْ ؛ تمہارے متعلقین کو ۔ (جیسا کہ تم اپنے بیوی بچوں کو کھلاتے ہو) ۔ اَوْ كِسْوَتُهُمْ ؛ یا اُن کو کپڑے پہنانا ۔ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؛ یا آزاد کردینا ایک گردن کا ، یہاں گردن سے مراد غلام ، باندی ہیں ۔ کیونکہ گردن پھنس جاتی ہے تو اس کا چھوٹ جانا مشکل ہوجاتا ہے ۔ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ ؛ پھر جو نہ پائے ، جو غلام ، باندی آزاد نہ کرسکے ۔ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؛ تو تین دن کے روزے رکھنا ۔ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ ؛ تو یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے ، بدلہ ہے ، جزا ہے ۔ اِذَا حَلَفْتُمْ ؛ جب کہ تم قسم کھاؤ ۔ جب کہ تم حلف اُٹھاؤ ۔ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؛ اور جو قسم کھاؤ اس کی حفاظت کرو ، اُس کے پابند رہو ۔ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ ؛ ایسے ہی اللہ تمہیں بیان کرتا ہے ۔ تم کو بتلاتا ہے ۔ اٰيٰتِهٖ ؛ اپنی آیتوں کو ، اپنی نشانیوں کو ۔ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؛ تاکہ تم شکر کرو ۔ شاید کہ تم خدا کا احسان مانو ۔

ترجمہ :- خدا تعالیٰ تم سے ایسی قسموں پر گرفت نہیں کرتا ، جو لغو اور بے فائدہ ہیں ۔ مگر مؤاخذہ اور گرفت کرتا ہے ، ایسی قسموں پر جن کا تم نے ارادہ کیا ہے ، (اگر ایسی قسمیں کھا کر اس کا خلاف کرو) تو اس کا کفارہ اور بدلہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے ، (مگر کتنا ؟) اوسط طور سے جتنا تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑا پہنانا (کپڑوں میں بھی اوسط کا خیال رکھنا ضروری ہے) یا ایک باندی یا ایک غلام آزاد کرنا ہے ۔ اگر یہ (غریبوں کو کھانا یا کپڑے دینا یا باندی ، غلام آزاد کرنا) ناممکن ہو تو تین دن تک روزے رکھنا چاہیئے ۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے ، جب کہ تم حلف اُٹھاؤ (قسم کھاؤ) اور اس کا خیال رکھو کہ تم اپنی قسموں کی پابندی کرو ، اسی طرح اللہ اپنی آیتوں کو تم سے صاف صاف بیان کردیتا ہے تاکہ تم شکر کرو ۔ (اور اپنے قول و قرار کی عزت کرو) ۔

صاحبو ! آج کل مسلمانوں کو لغو اور بے ہودہ قسمیں کھانے کی بہت عادت پڑگئی ہے ۔ بات بات پر ، واللہ ، باللہ خدائے پاک کی قسم ہے وغیرہ ۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے نامِ پاک کی عزت کرنا چاہیئے ۔ غیرِ خدا کی قسم تو جائز ہی نہیں ۔ سچی

بات پر بھی بے ضرورت قسم کھانا نہایت سبکی ہے، حماقت ہے۔ قسم کھانا اس بات کی علامت ہے کہ یہ شخص اکثر جھوٹ کہتا ہے۔ سچ بولنے کی عادت کرو۔ لوگ بغیر قسم کے تمہاری باتوں کا اعتبار کریں گے۔ جھوٹا، دروغ گو قسم بھی کھائے تو لوگ اعتبار نہیں کرتے۔

سخن شمردہ و سنجیدہ گو، مخور سوگند ÷ کہ شاہدِ سخنانِ دروغ سوگند است (صائبؔ)

کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم کھا بیٹھے ہو، اگر وہ اچھی بات ہے جس پر قسم کھائی گئی ہے تو اس کے پابند رہو۔ اگر کسی بری بات کے کرنے یا اچھی بات کے نہ کرنے پر قسم کھائی گئی ہو تو فوراً قسم توڑ دو اور کفارہ ادا کرو۔ بہت سے لوگ قسم تو کھاتے ہیں مگر اس کا خلاف بھی کرتے ہیں۔ یہ سخت بری بات ہے۔ خدائے تعالیٰ اس پر مؤاخذہ فرماتا ہے۔ اس پر تم کو سزا دی جائے گی۔ اُس وقت تم کو معلوم ہوگا کہ خدا کی قسم کھا کر اس سے بے پروائی کرنا کس قدر بری بات ہے۔

ان سب سے بدتر گناہ بندگانِ خدا کو نقصان پہنچانے کے لیے جھوٹی قسم کھانا ہے۔ یہ بڑا سخت گناہ ہے، جھوٹی قسموں سے دوسروں کو نقصان پہنچانا عذابِ الیم کا موجب ہے۔ اس کا کفارہ کچھ نہیں۔ اس کی جزا عذاب ہے۔ توبہ کرو، توبہ۔ کسی کا نقصان کیا ہے تو اس کا تدارک کرو، اس سے معافی چاہو، اُس کے نقصان کی پابجائی کرو۔ آج کل جھوٹی گواہی دینا، جھوٹی قسمیں کھانا عام ہوگیا ہے۔ قسم کھا کھا کر جھوٹی گواہی دینا پیشہ ہوگیا ہے۔ یہ ظالمین اس طریقہ سے جھوٹی گواہی دیتے ہیں کہ جھوٹے کے آگے سچا رو پڑے، لاکھ وکیل جرح کرے ہرگز نہیں ٹوٹتے، بلکہ اس زمانے میں تو ایسی حالت ہوگئی ہے کہ کوئی سچی گواہی کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک اس میں دس جھوٹ نہ ملائیں۔ وکیلوں سے حلف لیا جاتا ہے کہ سچا مقدمہ لیں۔ دوسرے اشخاص سے بھی اچھی طرح سے کام کرنے کا حلف لیا جاتا ہے مگر اس کا کوئی پابند نہیں۔ لوگ جھوٹ کے اتنے عادی ہوگئے ہیں کہ اس کی برائی ہی محسوس نہیں ہوتی۔ بعض لوگ جھوٹ کہنے کو پالیسی، پولیٹیکلی اور سیاست سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ راست باز اور راست گو حضرات کو سادہ لوح، بھولے بھالے، بیوقوف سمجھتے ہیں۔ ان کا مقولہ ہے، جدھر زمانہ پھرے اُدھر تم بھی پھرو۔ دُرْبِالَّيَالِیْ كَمَاتَدُوْرُ ؛ ان کے پاس بڑا عقلمند وہی ہے جو بڑا چکمہ دے۔ بڑا مقرر وہی ہے جو جھوٹ کو سچ کر دکھائے، اس کا مغالطوں سے بھرا ہوا لکچر جادو کا کام کرے۔

آج جو چاہو کرلو، خدا کو منہ بتانا ہے، کل لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ کی حقیقت کھلے گی اور ذِلّت وخواری کے گڑھے میں ڈھکیل دے گی۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

خدائے تعالیٰ نے جہاں اچھی چیزوں کے استعمال کو حرام کرلینے سے روکا ہے، وہاں بری چیزوں سے احتراز کرنے کا حکم بھی دیتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ

مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! اِنَّمَا ؛ اس کے سوا نہیں، یہی ہے۔ اَلْخَمْرُ ؛ شراب، جو عقل کو ڈھانک دیتی ہے، ہر چیز کی بھی ممانعت ہے۔ وَالْمَيْسِرُ ؛ اور جوا، جس میں دوسروں کا مال بسہولت بٹور لیا جاتا ہے۔ وَالْاَنْصَابُ ؛ اور بُت جو

کھڑے کئے جاتے ہیں۔ جمع نُصُبْ ۔ وَالْاَزْلَامُ ؛ زَلَمٌ کی جمع ہے۔ وہ پانسے جس کے ذریعہ سے گوشت تقسیم کیا جاتا تھا۔ رِجْسٌ ؛ ناپاکی ہے، گندگی ہے۔ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ ؛ شیطان کے کام میں سے۔ فَاجْتَنِبُوْهُ ؛ اس سے اجتناب کرو۔ اس سے کنارہ کشی کرو۔ هُ کی ضمیر رِجْسٌ یا عَمَلِ الشَّیْطٰنِ کی طرف پلٹتی ہے۔ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ؛ تاکہ تم فلاح اور کامیابی حاصل کرو۔

ترجمہ :- اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بُت اور پانسے یہ سب شیطان کے ناپاک کام ہیں، لہٰذا ان سے بچتے رہو تاکہ تم کو کامیابی ہو۔ (اور تمہارا بھلا ہو)۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿٩١﴾

اِنَّمَا ؛ یہی بات ہے، اس کے سوا کچھ نہیں، بے شک۔ يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ ؛ شیطان ارادہ کرتا ہے، چاہتا ہے، شیطان کا مقصد یہی ہے۔ اَنْ يُّوْقِعَ ؛ کہ ڈالے، پیدا کرے، واقع کرے۔ بَيْنَكُمْ ؛ تمہارے درمیان تم میں۔ اَلْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ ؛ عدوات اور بغض اور کینہ کو۔ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ؛ شراب اور جوے میں۔ وَيَصُدَّكُمْ ؛ اور تم کو روکے۔ تمہارا منہ پھیر دے۔ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؛ یادِ خدا سے، ذکرِ الٰہی سے۔ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ؛ اور نماز سے۔ فَهَلْ ؛ تو کیا پھر۔ اَنْتُمْ ؛ تم۔ مُّنْتَهُوْنَ ؛ باز آنے والے ہو، چھوڑ دینے والے ہو۔

ترجمہ :- شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے میں (لگا کر) تمہارے آپس میں عداوت اور بغض و کینہ پیدا کر دے اور تم کو یادِ الٰہی اور نماز سے روکے تو (اتنا سب جان کر بھی) تم (شراب خواری اور جوے بازی سے) باز آؤ گے یا نہیں؟

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٩٢﴾

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ کی اطاعت کرو، اُس کے احکام کو مانو، اُس کی فرماں برداری کرو۔ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ؛ اور پیغمبر کی بھی اطاعت کرو، اُس کے احکام کو بجالاؤ۔ وَاحْذَرُوْا ؛ اور اللہ رسول کی نافرمانی سے ڈرو، پر حذر رہو۔ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ ؛ پھر اگر تم نے روگردانی کی، اعراض کیا، منہ موڑا۔ فَاعْلَمُوْا ؛ تو جان لو۔ اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا ؛ کہ ہمارے رسول پر واجب ہے۔ اَلْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ؛ واضح تبلیغ، صاف صاف طور سے احکام پہنچا دینا۔

ترجمہ :- اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بھی اطاعت کرو اور ہمیشہ پر حذر اور ڈرتے رہو۔

پھر اگر تم نے رُوگردانی کی (اور اللہ اور اس کے رسول کے احکام کو نہ مانا) تو جان رکھو کہ ہمارے رسول پر صرف واضح تبلیغ ہے (صاف صاف احکام پہنچا دینا ہے، نہ سنو گے تو اس کی سزا پاؤ گے)

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا
١٢ ع ٢ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٣﴾ۧ

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ نہیں ہے ایمان داروں پر ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور نیکو کاروں پر، ان لوگوں پر جنھوں نے ایمان کے ساتھ اچھے کام بھی کئے ۔ جُنَاحٌ ؛ گناہ ۔ فِيْمَا طَعِمُوْٓا ؛ اس چیز میں کہ انھوں نے کھایا ۔ گذشتہ زمانہ میں ۔ اِذَا مَا اتَّقَوْا ؛ جب کہ تقویٰ اختیار کریں، توبہ کرلیں ۔ محرمات سے بچیں، شرک و کفر سے پرہیز کریں ۔ وَّاٰمَنُوْا ؛ اور ایمان رکھیں ۔ علم الیقین رکھیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کریں، فرائض کے پابند ہوں ۔ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ؛ پھر تقویٰ میں اور ترقی کریں ۔ مکروہات اور مشتبہات سے بچیں ۔ وَّاٰمَنُوْا ؛ اور یقین میں بھی ترقی کریں ۔ علم الیقین عین الیقین ہو جائے ۔ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؛ پھر ماسوا اللہ سے اور اس کی طرف توجہ کرنے سے پرہیز کریں، عین الیقین حق الیقین ہو جائے، علم شہود بن جائے اور مرتبۂ احسان کو پہنچ جائیں ۔ مرتبۂ احسان کیا ہے؟ عبادت کرو تو ایسی کہ تم خدا کو دیکھتے ہو ۔ اگر اتنا نہیں ہو سکتا تو، اتنا تو سمجھو کہ خدا تم کو دیکھتا ہے، اس سے کوئی بات چھپی ہوئی نہیں ہے ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ نیک کام کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے ۔ حُسن کار محبوبِ خدا ہوتے ہیں ۔

ترجمہ :- ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک کام کئے کوئی گناہ نہیں، جو کچھ وہ (پہلے) کھا چکے جب کہ انھوں نے تقویٰ اختیار کیا (اور شرک و کفر و محرمات سے بچے) اور ایمان رکھا اور اچھے کام کئے (اور فرائض ادا کئے) پھر انھوں نے تقویٰ میں اور ترقی کی ۔ اور (مشتبہات سے) پرہیز کیا، اور ان کا ایمان عین الیقین تک پہنچا ۔ پھر (انھوں نے اور ترقی کی اور مشتبہات سے) پرہیز کیا اور ان کا ایمان عین الیقین تک پہنچا ۔ پھر (انھوں نے اور ترقی کی، اور ماسواء اللہ کی طرف التفات کرنے سے بھی) بچے اور احسان اور شہود کے مرتبہ تک پہنچ گئے اور اللہ احسان اور شہود والوں کو محبوب رکھتا ہے ۔

صاحبو! اللہ تعالیٰ شراب خواری اور جوے بازی کی کس کس طریقہ سے ممانعت فرماتا ہے ۔ یہ شیطانی کام ہیں، ان سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔ تمہاری کامیابی ان سے بچنے میں ہے ۔ شراب خواری جوے بازی سے خود تم میں، تمہارے دوستوں میں، تمہارے یار آشناؤں میں عداوت اور کینہ پیدا ہوتا ہے، نہ تم خدا کی یاد کر سکتے ہو نہ نماز ہی پڑھ سکتے ہو ۔ اتنا جان بوجھ کر بھی کیا تم پرہیز نہ کرو گے؟

انسان کی فضیلت اور اس کا سرمایۂ امتیاز عقل ہے ۔ دیکھو! شراب سے تمہارا مایۂ امتیاز باقی نہیں رہتا ۔ تم جانوروں کے اقسام میں کی ایک قسم بن جاتے ہو ۔ نہ شرم نہ حیا، نہ تہذیب نہ اخلاق سب برباد ۔ نہ خدا کا خیال نہ رسول کی پرواہ ۔

ایک ظالم حاکم نے ایک شخص کو مجبور کیا کہ ایک شخص کو مار ڈالے یا ایک عورت سے زنا کرے یا شراب پیئے ۔ اس بے وقوف شخص نے شراب کو ہلکا گناہ سمجھا تو دونوں نہ کرنے کے کام کر بیٹھا ۔ اسی وجہ سے شراب کو اُم الخبائث کہا گیا ۔ شراب صرف اسلام میں حرام ہے ۔ تیرہ سو برس کے بعد اب بعض غیر مسلموں کی سمجھ میں آیا کہ شراب بری چیز ہے ، اور اس کے روکنے کے لیے انجمن ہائے ترکِ مسکرات قائم کرنے لگے ہیں مگر چونکہ ایمان نہیں ہے کامیابی سے کوسوں دور ہیں ۔ کچھ سمجھتے ہو ؟ **لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ** سے اسی بات کی طرف تو اشارہ ہے ۔

آج کل مسلمان شراب خواری میں غیر مسلموں سے کب کم ہیں ۔ الْاَمان ! الحفیظ ! اتنی پیتے ہیں کہ جگر تباہ ہوتا ہے ، دماغ خراب ہوجاتا ہے ۔ تمام اعضاء ضعیف اور ماؤف ہوجاتے ہیں ۔ آخر میں دل کی حرکت بند ہوجاتی ہے ۔ یعنی ہارٹ فیل ہوجاتا ہے ۔ نہ منھ سے خدا کا نام نکلتا ہے نہ رسول کا ۔ اور ملک الموت اپنے شکار کو پکڑ لیتے ہیں ۔ ایک بڈھی عرب عورت کو شراب پلائی گئی ، شراب نے جب اثر کیا اور نشہ پیدا ہوا تو اس نے پوچھا کہ کیا تم جوان عورتوں کو بھی یہ چیز پلاتے ہو ۔ جواب اثبات میں دیا گیا ۔ یہ سن کر اس بوڑھی عرب عورت نے کہا ، میں قسم کھا کر کہتی ہوں کہ تم میں کوئی اپنے باپ کا صحیح نام نہیں بتاسکتا ۔ آپ کو سن کر تعجب ہوگا کہ ایک دفعہ ایک نمائش گاہ میں عورتوں اور مردوں کی شراب خواری کا اندازہ کیا گیا تو جیت عورتوں کے ہاتھ رہی ۔

شراب خواری کا بھائی جوئے بازی ہے ۔ انسان محنت کرکے کمانے کے لیے پیدا ہوا ہے نہ کہ '' مالِ مفت دلِ بے رحم '' کے لیے ۔ اس زمانے میں تو جوے بازی کا بول بالا ہے ۔ قانون میں جوے بازی جرم ہے ۔ مگر جب حکامِ ریاست خود جوے میں مبتلا ہوں تو اس جرم پر سزا دے کون ؟ بڑے سے چھوٹے تک ، غریب سے امیر تک سب برج کھیلتے ہیں ۔ خالی پتے کھیلنا انہیں پسند نہیں ۔ جب تک کھیل میں روپیہ نہ لگایا جائے وہ کھیل ہی کیا ہوا ۔ جابجا کلب قائم ہیں اور اس کے تمام کاموں میں سب سے زیادہ دلچسپی برج کھیلنے میں ہے جو جوا ہے ۔

صاحبو ! یہ شراب خواری ، یہ جوے بازی تم کو کہیں کا نہ رکھے گی ۔ نہ دین کے رہوگے نہ دنیا کے ۔ **خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ** ۔ سمجھو سنبھلو ۔ بیوی بچے ترس رہے ہیں ۔ کھانے پینے کو محتاج ہیں ، اور تم ہو کہ شراب خواری اور جوے بازی میں روپیہ اُڑاتے ہو ۔

اُٹھو اُٹھو ، یہ خوابِ غفلت کب تک ÷ جاگو جاگو اجل کمیں گاہ میں ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۴﴾

اس سے پہلے شراب جوے وغیرہ کی ممانعت کی گئی تھی ۔ اب کعبۃ اللہ شریف کی تعظیم کے خیال سے شکار وغیرہ کی ممانعت کی جارہی ہے ۔ فرماتا ہے :-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ ؛ اے ایمان دارو ! البتہ اللہ تم کو آزماتا ہے ۔ **بَلَا** ۔ **يَبْلُوْ** ۔ **بَلَاءٌ** ؛ آزمانا ۔ تکلیف میں صابر ، غیر صابر کا امتحان ہوتا ہے ۔ **بَلَا** کے معنے کہنہ کرنے کے بھی ہیں ۔ **بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ** ؛ کچھ شکار سے ۔

دریائی شکار اِس سے مستثنیٰ ہے ۔ ایسے جانور اور کیڑے جو موذی ہیں اُن کا مار ڈالنا بھی حرم میں جائز ہے ۔ تَـنَـالُـهٗ ؛ اس کو لیتے ہیں ، پکڑتے ہیں ۔ نَالَ ، یَنَالُ ؛ حاصل کرنا ۔ نَالَ ۔ یَنُوْلُ ؛ دینا ۔ اَیْدِیْکُمْ ؛ تمہارے ہاتھ ۔ وَرِمَاحُکُمْ ؛ اور تمہارے نیزے ۔ رُمْحٌ ؛ واحد ، نیزہ ۔ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ ؛ تاکہ اللہ جان لے ۔ مَنْ یَّخَافُهٗ ؛ اللہ سے کون خوف کرتا ہے ، ڈرتا ہے ۔ بِالْغَیْبِ ؛ بحالیکہ خدا سامنے نہیں ہے ۔ یا وہ غائب ہے ۔ بہرحال ایمان بالغیب پر اچھے لوگوں کا امتیاز ہے ۔ عذاب کے فرشتے جب نمودار ہو جائیں تو وہ ایمان کام نہیں آتا ۔ فَمَنِ اعْتَدٰی ؛ پھر جس نے تعدی کی ۔ اللہ کے حدود سے تجاوز کیا ، دست درازی کی ۔ بَعْدَ ذٰلِکَ ؛ اس ممانعت کے بعد ۔ فَلَهٗ ؛ تو پھر اس کے لیے ہے ۔ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؛ دردناک عذاب ، درد و اَلم والا عذاب ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! ضرور اللہ تمہارا امتحان لیتا ہے حرم میں کچھ شکار سے (کیسا شکار ؟) جس کو تمہارے ہاتھوں اور نیزوں نے لیا ہے ، کیا ہے ؟ (یہ امتحان کیوں ہے ؟) تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ کون بن دیکھے غیبت کی حالت میں اللہ سے ڈرتا ہے ۔ پھر جو تعدی کرے اس ممانعت کے بعد تو اس کے لیے عذابِ الیم ہے ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۹۵

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَاتَقْتُلُوا الصَّیْدَ ؛ شکار کو نہ مارو ، صید کو قتل نہ کرو ۔ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؛ حُرُمٌ جمع حرام ۔ بمعنی احرام ۔ اَیْ ذَوُوْ حُـرُمٍ ؛ یعنی احرام باندھے ہوئے ، ایسے حال میں کہ تم احرام کی حالت میں ہو ۔ شکار پر رہنمائی کرنا ، شکار بتا دینا بھی اسی حکم میں داخل ہے ۔ وَمَـنْ قَتَلَـهٗ ؛ اور جس نے شکار کو قتل کر دیا ۔ مِـنْـکُمْ ؛ تم میں سے ۔ مُتَعَمِّدًا ؛ جان بوجھ کر ، بالارادہ ، بالعمد ۔ فَجَزَآءٌ ؛ پھر اس کا بدلہ ہے ، پھر اس کا کفارہ ہے ۔ فَالُوَا جبُ جَزَآءٌ ؛ مبتدائے محذوف کی خبر ہے ۔ مِثْلُ مَـا قَتَلَ ؛ جزاء کا بدل ہے ، اس شکار کے مماثل ہے جس کو اس نے قتل کیا ہے ۔ مِنَ النَّـعَمِ ؛ چوپایوں سے ۔ یَـحْـکُمُ بِـهٖ ؛ اس کا حکم دیں گے ، اس کا فیصلہ کریں گے ۔ ذَوَاعَـدْلٍ ؛ دو منصف ، دو عدل کرنے والے ۔ مِنْکُمْ ؛ تم میں سے ، مثلاً کسی نے ہرن کا شکار کیا ہو تو ایک بکری کی قربانی کرے ۔ یہ قربانی کا گوشت کیا کرے ؟ هَدْیًا بٰلِغَ الْکَعْبَةِ ؛ کعبۃ اللہ شریف کو پہنچ کر غریبوں کو ہدیہ ، خیرات کر دے ، مفت تقسیم کر دے ۔ اَوْکَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰکِیْنَ ؛ یا کفارے میں اس شکار کی قیمت سے اناج خرید کر مسکینوں کو کھلا دے ۔ طعام ہر اس چیز کو بولتے ہیں جس کو کھاتے ہیں ، مگر عام طور سے

عربوں کی غذا گیہوں ہے۔ اس واسطے طعام سے متبادر گیہوں ہے۔ اَوْعَدْلُ ذٰلِکَ ؛ یا اس کے برابر۔ صِيَامًا ؛ روزے یعنی شکار کرنے والا غریب ہو تو جتنے آدمی کھا سکتے تھے اتنے روزے رکھے۔ لِيَذُوْقَ ؛ تا کہ چکھے۔ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؛ اپنے کئے کی سزا، اپنی نافرمانی کا وبال۔ عَفَا اللّٰهُ ؛ اللہ نے معاف کیا، درگزر کیا۔ عَمَّا سَلَفَ ؛ اس سے کہ گذرا۔ وَمَنْ عَادَ ؛ اور جس نے اس ممانعت کے بعد پھر وہی کام کیا۔ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؛ تو اللہ اس سے انتقام لے گا، اس کو سزا دے گا۔ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ؛ اور اللہ بڑا عزت والا ہے، بڑا ہی زبردست ہے۔ ذُوانْتِقَامٍ ؛ انتقام لینے والا ہے، سخت تدارک کرنے والا ہے، منتقم حقیقی ہے۔

ترجمہ :- اے ایمان والو! احرام کی حالت میں تم شکار کو نہ مارو (شکار نہ کرو) اور جس نے (جانتے، بوجھتے) تم میں سے بالارادہ کسی شکار کو مار ڈالا تو اس کے بدلے ویسے ہی جانور چار پایوں میں سے قربانی میں دیئے جائیں گے اور اس کا فیصلہ تم میں کے دو منصف کریں گے۔ اور اس قربانی کے گوشت کو کعبۃ اللہ شریف کے پاس بھیج کر ہدیہ کر دے (غریبوں میں تقسیم کردے) یا کفارے میں غریبوں کو کھانا کھلادے، یا اتنے ہی روزے رکھے اور اپنے کئے کی سزا اُٹھائے (اپنی نافرمانی کا مزہ چکھے)۔ اس سے پہلے جو ہو چکا اس کو اللہ معاف فرماتا ہے۔ مگر اس ممانعت کے بعد پھر جو کرے اس سے اللہ انتقام لینے والا ہے۔ اور اللہ بڑا زبردست ہے، منتقم ہے۔

صاحبو! ان آیتوں سے کیا کیا باتیں معلوم ہوتی ہیں؟ کیا کیا مسائل نکلتے ہیں؟ کعبۃ اللہ شریف کا احترام کرنا واجب ہے۔ جہاں شکار کرنے کی اجازت نہیں، وہاں دوسروں کا قتل کرنا کس قدر گناہ ہے۔ کعبۃ اللہ شریف کے ماحول کو اللہ نے حرم بنایا اور اس کے رسولؐ نے مدینہ شریف کے ماحول کو حرم بنایا، حرم مدینہ کی بھی عزت ضروری ہے۔ البتہ حرم مدینہ میں کوئی شکار کیا جائے تو اس کا کفارہ ضروری نہیں، اس کا برا ہونا تو ثابت ہے۔ اگر حرم کعبہ میں شکار کیا گیا ہے تو اس کے مساوی کسی جانور کی قربانی کی جائے اور مکہ کے غریبوں کو کھلا دی جائے، جانور نہ ملے تو غریبوں کو اناج کھلا دیا جائے۔ مفلس ہو تو روزے رکھے، اُتنے ہی روزے رکھے جتنے آدمیوں کو کھانا کھلانا ضروری قرار پایا ہو۔ اس میں یہ بھی نکلتا ہے کہ ایسی چیزیں جن میں اختلاف ممکن ہے۔ دو (۲) گواہوں کو حکم بنالیا جائے۔ یہ بات یاد رکھو کہ حکم کا فیصلہ ناطق ہوتا ہے۔ حکم کے فیصلہ کردینے کے بعد کسی کو چون و چرا کرنے کا حق نہیں۔ صید یا شکار کس کو کہتے ہیں؟ وحشی جانور کو قتل کرنا، شکار کرنا ہے۔ موذی جانور اس سے مستثنٰی ہے۔ شیر، چیتا، چیل، کوا، اور دوسرے ایسے ہی جانوروں کا قتل کرنا جائز ہے۔ دریائی سفر میں انسان کو زیادہ ضرورت لاحق ہوتی ہے لہذا مچھلی کا شکار بھی مستثنٰی ہے۔

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ

وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾

اُحِلَّ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے حلال کردیا گیا ہے ۔ صَيْدُ الْبَحْرِ ؛ دریائی شکار ۔ وَطَعَامُهٗ ؛ اور اس کا کھانا ۔ مَتَاعًا لَّكُمْ ؛ تمہارے فائدے کے لیے ، تاکہ تم متمتع ہو ۔ وَلِلسَّيَّارَةِ ؛ اور مسافروں کے لیے ۔ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ ؛ اور تم پر حرام کیا گیا ہے ۔ صَيْدُالْبَرِّ ؛ خشکی کا شکار ۔ مَادُمْتُمْ حُرُمًا ؛ جب تک تم احرام میں ہو ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ۔ اُس کے غضب سے بچو ۔ اَلَّذِیْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ؛ جس کی طرف تمہارا حشر ہوگا ۔ تم جمع کرکے لائے جاؤ گے ۔

ترجمہ :- (احرام میں) دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے تمتع (اور فائدہ) کے لئے حلال ہے اور جب تک تم احرام باندھے ہوئے ہو خشکی کا شکار تم پر حرام ہے ۔ اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہارا حشر ہوگا ۔

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۹۷﴾

جَعَلَ اللّٰهُ ؛ خدا نے کیا ، خدا نے بنایا ۔ اَلْكَعْبَةَ ؛ کعبہ کو ۔ اَلْبَيْتَ الْحَرَامَ ؛ قابلِ احترام گھر ۔ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ ؛ لوگوں کی کاربرآرائی کے لیے ۔ کیونکہ کعبۃ اللہ شریف غیر آباد مقام میں واقع ہوا ہے ۔ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ ؛ اور باحرمت مہینوں کو (رجب ، ذوالقعدہ ، ذوالحجہ اور محرم کو) ۔ وَالْهَدْيَ ؛ اور قربانی کے جانوروں کو ۔ وَالْقَلَآئِدَ ؛ جمع قِلَادَةٌ ؛ ہار ، گلے کا پٹا یعنی وہ جانور جس کے گلے میں امتیاز کے لئے ایک پٹا ڈال دیتے ہیں ۔ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْٓا ؛ یہ اس لئے کہ تم جان لو ۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ ۔ يَعْلَمُ ؛ جانتا ہے ۔ مَا فِي السَّمٰوٰتِ ؛ جو کچھ آسمانوں میں ہے ۔ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؛ اور جو کچھ زمین میں ہے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور یہ کہ اللہ ۔ بِكُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے کو ۔ عَلِيْمٌ ؛ جانتا اور اس کا علم رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ نے کعبہ کو محترم گھر اور محترم مہینے اور ھدی (یعنی مبارک قربانی) اور ان جانوروں کو جن کے گلے میں پٹے ڈالتے ہیں لوگوں کے کاروبار چلنے کے لیے با احترام بنایا (پیدا کیا) ۔ یہہ اس واسطے کہ تم کو معلوم ہوجائے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس کو اللہ جانتا ہے ۔ اور یہ بھی کہ اللہ کو تو ہر شئے کا علم ہے ، (کونسی چیز ہے جو اس کو معلوم نہیں) ۔

(نوٹ : یکم شوال سے حج تک یعنی ۹ ذوالحجہ تک اشہرِ حج کہلاتے ہیں ۔ اضافہ از اکیڈیمی)

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ وَاَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۸﴾

اِعْلَمُوْا ؛ واضح ہو ، تم کو معلوم ہوجائے ۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ ۔ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؛ سخت عذاب کرنے والا ہے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور یہ کہ اللہ ۔ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ غفور و رحیم ہے ، مغفرت کے دامن میں چھپالینے والا ہے اور رحم و کرم سے اُن پر مائل ہونے والا ہے ۔

ترجمہ :- جان لو کہ اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے اور یہ بھی کہ اللہ غفور و رحیم ہے ۔

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ۹۹

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ ؛ پیغمبر پر واجب نہیں ۔ اِلَّا الْبَلٰغُ ؛ مگر صرف پہنچا دینا ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ؛ اور اللہ جانتا ہے ۔ مَاتُبْدُوْنَ ؛ جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو ، جو کچھ تم دکھاتے ہو ۔ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ؛ اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ۔ وہ ظاہر و باطن دونوں کو جانتا ہے ۔

ترجمہ :- پیغمبر پر صرف تبلیغ واجب ہے (پہنچا دینا اس کا کام ہے) اور ظاہر و باطن (خفیہ اور علانیہ) جو کچھ تم کرتے ہو ان سب کو خدا جانتا ہے ۔ (ہدایت کرنا بھی اس کا کام ہے اور عذاب وثواب دینا بھی اُسی کا کام ہے) ۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ

فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۱۰۰ ع ۱۳ / ۴

قُلْ ؛ تم کہو ۔ لَايَسْتَوِىْ ؛ مساوی نہیں ، برابر نہیں ۔ اَلْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ ؛ برا ، بھلا ۔ ناپاک ، پاک ۔ وَلَوْ اَعْجَبَكَ ؛ اگرچہ تم کو تعجب میں ڈالے ، بھلی لگے ۔ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ؛ ناپاکی کی کثرت ، بری چیزوں کی بہتات ۔ فَاتَّقُوااللّٰهَ ؛ پھر اللہ سے ڈرو ۔ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ؛ اے عقلمندو ! اے سر میں بھیجہ رکھنے والو ! اے مغزِ سخن کو پہنچنے والو ۔ لَعَلَّكُمْ ؛ تاکہ تم ، شاید کہ تم ۔ تُفْلِحُوْنَ ؛ فلاح پاؤ ، کامیاب ہو ۔

ترجمہ :- آپ فرما دیجئے نیک و بد (برا ، بھلا) دونوں برابر نہیں ہو سکتے ، اور اگر چہ بری چیزوں کی کثرت تم کو تعجب میں ڈال دے (تم کو پسند آجائے) تو اے عقلمندو ! (عقل رکھتے ہو تو) خدا سے ڈرو تاکہ تم (اپنے مقصد میں) کامیاب رہو ۔

صاحبو ! واضح ہو کہ شکار اور قربانی دونوں میں مماثلت ضرور ہے ۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے پاس قیمت میں ، اور امام شافعیؒ صاحب کے پاس صورت میں ۔ مثلاً فرض کرو کہ ہرن کی قیمت بیس (۲۰) روپے ہے ، اور صورت میں اس کے مماثل بکری کی قیمت دو روپے ، تو امام اعظمؒ صاحب کے پاس بیس (۲۰) روپے کا غلّہ خیرات کیا جائے گا ۔

ایک فقیر کو کتنا گیہوں دیا جائے گا ؟

امام اعظمؒ صاحب کے پاس نصف صاع یعنی سواسیر ، اور امام شافعیؒ صاحب کے پاس ایک مد یعنی آدھا سیر ۔

جو دریائی جانور کھائے اور شکار کئے جاسکتے ہیں ، اُن کی تین قسمیں ہیں :-

(۱) مچھلی جائز ہے ، اور اس کو گل پھڑا ہوتا ہے ۔ (۲) مینڈک اور مگر مچھ بالاتفاق ناجائز ہیں ۔ (۳) دوسرے جانوروں میں اختلاف ہے ۔ مثلاً جھینگا جو احناف کے پاس مکروہ تحریمی ہے لیکن شوافع کے پاس جائز ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَاۗءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ

يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝۱۰۱

یٰٓاَ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَاتَسْئَلُوْا ؛ سوال نہ کرو ۔ خواہ مخواہ سوال کرنا اور حکم دیئے جانے کے بعد عمل نہ کرنا باعثِ تباہی ہوجاتا ہے ۔ عَنْ اَشْیَآءَ ؛ بہت سی باتوں کے متعلق ۔ شَیْ ءٌ کی جمع ہے اصل میں شَیْئَاءُ ؛ تھا ۔ اس وجہ سے غیر منصرف ہے اور کسرہ اور تنوین نہیں آئی ۔

[لطیفہ :- ایک مولوی صاحب سے کسی نحو پڑھے ہوئے طالبِ علم نے سوال کیا کہ اشیاء منصرف ہے یا غیر منصرف ہے ۔ اگر غیر منصرف ہے تو اس کی وجہ کیا ہے اور اگر منصرف تو کسرہ اور تنوین کیوں نہیں آئے ؟ مولوی صاحب تھے بڑے ہوشیار ، فرمانے لگے : '' لوگو ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اشیاء کے متعلق سوال نہ کرو اور یہ ظالم اشیاء کے متعلق ہی سوال کررہا ہے ، کتنا گستاخ اور نافرمان ہے'' ۔]

اِنْ تُبْدَلَکُمْ ؛ اگر وہ تم پر ظاہر کردیئے جائیں ۔ تَسُؤْکُمْ ؛ تو تم کو برا ہی معلوم ہوگا ، اس میں تمہارا ہی نقصان ہوگا ۔ یہ جملہ اشیاء کی صفت ہے ۔ وَاِنْ تَسْئَلُوْا عَنْھَا ؛ اور اگر ان چیزوں کے متعلق تم سوال نہ کرو ۔ حِیْنَ یُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ ؛ جب کہ قرآن اُتر رہا ہو ، قرآن کے نازل ہونے کے وقت ۔ تُبْدَلَکُمْ ؛ تو تمہارے لئے ظاہر کر ہی دیا جائے گا ، بے پوچھے معلوم ہوجائے گا ۔ عَفَا اللّٰہُ عَنْھَا ؛ اس دفعہ تو ان چیزوں سے سوالات کرنا معاف کردیا جاتا ہے ۔ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ ؛ اور اللہ مغفرت اور حلم والا ہے ، معاف بھی کرتا ہے اور جلد بازی نہیں کرتا ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! (مسلمانو !) بہت سی چیزوں کے متعلق سوالات نہ کیا کرو کیونکہ اگر وہ تمہیں معلوم ہوجائیں گی تو تمہارا نقصان ہوگا ۔ اگر قرآن اُترنے کے وقت تم ان چیزوں سے (کے متعلق) سوال نہ کرتے تو بھی تم کو خود بخود معلوم ہوہی جاتیں (اس دفعہ تو) اللہ نے اس سے معاف کیا اور اللہ تو غفور ہے ، حلیم (اور بردبار) ہے ۔

ایک دفعہ ایک شخص نے سوالات کرنے شروع کئے اور حضرتؐ جواب دیتے رہے ، آخر حضرتؐ کو جلال آ گیا ۔ فرمایا ، پوچھو کیا پوچھتے ہو ؟ اس نے پوچھا : میرے باپ کا نام کیا ہے ۔ حضرتؐ نے بتادیا ، اور یہ اس پر غالباً شاق گزرا ۔ حضرتؐ کی اس ناخوشی کی حالت کو دیکھ کر حضرت عمرؓ گھبرا اُٹھے اور عرض کیا رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِیًّا ۔

قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ۝۱۰۲

قَدْسَاَلَھَا ؛ ایسی چیزوں سے سوال کیا تھا ۔ قَوْمٌ ؛ ایک قوم نے ۔ مِنْ قَبْلِکُمْ ؛ تم سے پہلے ۔ ثُمَّ اَصْبَحُوْا ؛ پھر ہوگئے بِھَا ؛ انھیں چیزوں سے ، ان چیزوں کے نہ ماننے کی وجہ سے ۔ کٰفِرِیْنَ ؛ منکر ، کافر ۔

ترجمہ :- تم سے پہلے بھی ایک قوم نے سوالات کئے تھے ، پھر ان کو نہ مانا اور کافر ہوگئے ۔

لوگ معجزے طلب کرتے ۔ جب معجزے ظاہر کئے جاتے تو نہیں مانتے اور کہہ دیتے کہ یہ تو جادو ہے ، یہ اتفاقیات سے ہے اور معجزوں کے ظاہر ہونے کے بعد نہ ماننے کی وجہ سے غضب اور عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوجاتے ۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۖ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾

مَاجَعَلَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے مقرر نہیں کیا ، نہ اُس کا منظورہ ہے ۔ مِنْ بَحِيْرَةٍ ؛ نہ بحیرہ کو ۔ زمانہ جاہلیت میں دستور تھا جو اونٹنی یکے بعد دیگرے پانچ بچے جنتی اور آخر مرتبہ اس کو نر پیدا ہوتا تو اس کا کان چیر دیتے ۔ پھر نہ اس پر سواری کرتے نہ اس کو ذبح کرتے ، نہ پانی اور چارے سے روکتے ۔ ایسی اونٹنی کا نام بحیرہ تھا ۔ وَلَا سَآئِبَةٍ ؛ اور نہ سائبہ ۔ نہ نذر کی اونٹنی ۔ سَآئِبَة سے نفع اُٹھانے اور اس کے کھا جانے کو جائز نہیں سمجھتے ۔ وَلَا وَصِيْلَةٍ ؛ اور نہ وصیلہ اگر بکری سات بچے جنتی اور ساتواں بچہ نر ہوتا تو اس کو مرد کھاتے اور اگر مادہ ہوتا تو بکریوں میں چھوڑ دیتے ۔ اگر نر اور مادہ دونوں ہوتے تو اس کو چھوڑ دیتے اور کہتے کہ یہ اپنے بھائی سے مل گئی ۔ اسی کو وَصِيْلَه کہتے ہیں ۔ وَلَا حَامٍ ؛ اور نہ حامی ۔ نر اونٹ سے دس (١٠) گابھ حاصل ہوتے تو اس کو چھوڑ دیتے نہ اس سے کوئی کام لیتے نہ اس کو چارے سے روکتے ۔ وَلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ مگر کافر لوگ ۔ يَفْتَرُوْنَ ؛ افتراء کرتے ہیں ، جھوٹ بولتے ہیں ۔ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؛ اللہ پر جھوٹ یعنی یہ سب ان کی من گھڑت باتیں ہیں ۔ بے اصل خیالات ہیں ، یہ خدا کا کوئی حکم نہیں ہے ۔ وَاَكْثَرُهُمْ ؛ اور ان کے اکثر ۔ لَا يَعْقِلُوْنَ ؛ عقل نہیں رکھتے ۔ نرے بے عقل ہیں ، نادان ہیں ۔

ترجمہ :- نہ بحیرہ خدا کا مقرر کردہ ہے نہ سائبہ نہ وصیلہ اور نہ حامی ۔ مگر کافر لوگ خدا پر افتراء اور جھوٹ باندھتے ہیں ۔ اور ان کے اکثر بے عقل (جاہل اور نادان) ہیں ۔

صاحبو ! ایک بات یاد رکھو ! بزرگوں کی فاتحہ کے لیے جانوروں کا انتخاب کرنا اور فاتحہ دے کر ذبح کر کے کھا لینا مذکورہ صورتوں سے بالکل جدا ہے ۔ فاتحہ کرنا ایصالِ ثواب کی غرض سے ہے ۔ بکروں والے سید صاحب کی قبر پر بعض لوگ بکروں کو چھوڑتے ہیں ۔ صاحبِ سجادہ بعض کو عرس میں کاٹ کر پلاؤ پکاتے ہیں اور کھاتے ہیں اور بعض کو نسل کے لئے چھوڑ دیتے ہیں گویا کہ یہ لوگ ان بکروں کو ، صاحبِ سجادہ کو ہبہ کرتے ہیں ، اور وہ حسبِ ضرورت جس کو چاہتے ہیں ذبح کرتے ہیں ، جس کو چاہتے ہیں رکھتے ہیں ۔ اور دوسرے بے فائدہ اقوال و افعال جو جانوروں کو فاتحہ یا ہبہ کے لیے چھوڑتے وقت کہتے ہیں ، نری بے عقلی ہے ۔ اور ان فاتحہ کے جانوروں کو سائبہ وغیرہ جانوروں سے ملانا ، نادان عالموں کی جہالت ہے ۔ ان کو دھوکہ اس لیے ہورہا ہے کہ صاحبِ سجادہ کے سوائے کوئی ان کو ذبح نہیں کرتا ، کیونکہ جس کی ملک ہے وہی تصرف کرے گا نہ کہ ہر ایک ۔ اور نادان علماء سمجھ بیٹھے کہ یہ سائبہ ہے ۔ سائبہ ہو بھی تو وہ کچھ خدا کا مقرر کردہ تو ہے نہیں ، فراغت سے اللہ کا نام لے کر کاٹ کر کھا سکتے ہیں ۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ ؛ اور جب ان سے کہا جاتا ہے ۔ تَعَالَوْا ؛ آ ؤ ۔ اِلٰى مَـآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ ان احکام کی طرف جن کو خدا نے اتارا ہے ۔ وَاِلَى الرَّسُوْلِ ؛ اور اس پیغمبر کی طرف اور اس کی تعلیم اور احکام کی طرف ۔ تو کیا کہتے ہیں ؟ قَالُوْا ؛ وہ کہتے ہیں ۔ حَسْبُنَا ؛ ہم کو بس ہے ، کافی ہے ۔ مَـا وَجَـدْنَا عَلَيْهِ ؛ وہ تعلیم جس پر ہم نے پایا ۔ اٰبَـآءَ نَا ؛ ہمارے باپ دادا کو ۔ اَوَلَـوْ كَانَ اٰبَـآؤُهُمْ ؛ کیا اگرچہ ان کے باپ دادا ہوں ۔ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا ؛ کچھ بھی نہ جانتے ہوں ۔ وَلَا يَهْتَدُوْنَ ؛ اور نہ سیدھی راہ پر چلتے ہوں ، راہِ راست پر نہ آ رہے ہوں ۔ یعنی ان کے باپ دادا بے علم ہوں ، بے راہ ہوں تو اس حال پر بھی کیا ان کے باپ دادا بس اور کافی ہیں ؟

ترجمہ :- اور جب اُن سے کہا جاتا ہے ، آؤ ان احکام کی طرف جن کو خدا نے اُتارا ہے اور اس پیغمبر (اور اس کی تعلیم) کی طرف (جس کو خدا نے بھیجا ہے) تو وہ کہتے ہیں ” ہم کو ہمارے باپ دادا کی تعلیم بالکل بس ہے ، کافی ہے “ کیا ان کے باپ دادا بے علم اور بدراہ ہوں تو بھی (ان کو کافی ہے) ؟

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

يٰـٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! عَـلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؛ اصل میں اِحْفَظُوْا اَنْفُسَكُمْ ہے تم اپنی فکر کرو ۔ اپنی نبیڑو ۔ لَا يَضُـرُّكُمْ ؛ تم کو ضرر نہیں دے سکتا ، تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ۔ مَـنْ ضَلَّ ؛ جو گمراہ ہے ۔ اِذَا اهْتَـدَيْتُمْ ؛ جب تم ہدایت پر ہو ۔ اِهْتَـدَيْتُـمْ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے ۔ اچھی بات سکھانا اور بری بات سے روکنا بھی فرض میں داخل ہے ۔ ایک کشتی میں چند لوگ بیٹھے ہیں ، ایک شخص اس کشتی میں سوراخ کرنا چاہتا ہے ، اگر اس کو نہ روکو گے ، اس کا ہاتھ نہ پکڑو گے تو سب ڈوب مریں گے ۔ مسلمانوں کا مذہب تبلیغی ہے ، دوسروں کو ہدایت کرنا مسلمانوں کا فرض ہے ۔ تمہارا اپنی ذات سے اچھا ہونا کافی نہیں ، دوسروں کو بری بات سے روکنا بھی تم پر لازم ہے ۔ اِلَى اللّٰهِ ؛ خدا ہی کی طرف ۔ مَرْجِعُكُمْ ؛ تمہارا رجوع ، تمہاری واپسی ، تمہارا لوٹنا ہے ۔ سب کو ۔ فَيُنَبِّئُكُمْ ؛ پھر وہ تم کو بتلا دے گا ، خبر دے گا ۔ بِمَا كُنْتُمْ ؛ اس چیز کو کہ تم تھے ۔ تَعْمَلُوْنَ ؛ کرتے ۔ خدائے تعالیٰ تمہارا ایک ایک کام گِنا دے گا ، تمہاری ساری غلطیاں بتلا دے گا ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! (تم اپنی آپ نبیڑو) تم اپنی حفاظت آپ کرو ۔ اگر کوئی گمراہ ہے اور تم راہِ راست پر

ہو تو وہ تم کو کوئی ضرر نہیں دے سکتا ۔ (مگر دیکھو! ہدایت پر رہنے میں دوسروں کو ہدایت کرنا بھی داخل ہے) تم سب کو خدا کے پاس جانا ہے (اس کو منھ بتلانا ہے) پھر وہ تمہارے تمام کاموں کو بتلا دے گا۔ (اُن کی تنقید کرے گا، تمہاری ایک ایک شرارت کو گِنا دے گا)۔

اُس وقت تم کو بڑی پریشانی ہوگی، تم لاجواب ہوگے، تم سے کچھ بن نہ پڑے گا۔ لہٰذا صاحبو! تم خود راہِ راست پر رہو اور دوسروں کو بھی راہِ راست پر لگاؤ۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِىْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۞۱۰

يَـاَ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ ؛ تمہاری آپس میں شہادت، گواہی۔ اِذَا حَضَرَ ؛ جب کہ حاضر ہو، آجائے۔ اَحَدَكُمْ ؛ تمہارے کسی ایک کے پاس۔ اَلْمَوْتُ ؛ موت، یعنی بیماری سخت ہوجائے اور موت کے آثار نمایاں ہوجائیں۔ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ ؛ وصیت کے وقت۔ اِثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ ؛ دو (۲) انصاف پرست گواہ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے یعنی قرابت دار ہوں تو بہتر ہے۔ اَوْ ؛ یا۔ اگر وہ نہ ملیں تو۔ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ ؛ تمہارے غیروں میں سے دو (۲) آدمی۔ اِنْ كُنْتُمْ ؛ اگر تم۔ ضَرَبْتُمْ فِى الْاَرْضِ ؛ چلتے ہو زمین میں اور سفر کرتے ہو۔ فَاَصَابَتْكُمْ ؛ پھر تمہیں پہنچے، تم پر پڑ جائے۔ مُصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؛ موت کی مصیبت۔ تَحْبِسُوْنَهُمَا ؛ تم دونوں گواہوں کو روک لو۔ مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ ؛ نماز کے بعد۔ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ ؛ پھر وہ دونوں خدا کی قسم کھائیں۔ اِنِ ارْتَبْتُمْ ؛ اگر تم کو ریب اور شک ہو۔ گواہوں کو خواہ مخواہ قسم دینا ضروری نہیں۔ شک کی صورت میں تاکید کے لئے دے سکتے ہیں۔ لَا نَشْتَرِىْ ؛ ہم خریدتے نہیں، ہم لیتے نہیں۔ بِهٖ ثَمَنًا ؛ اس کی گواہی کی قیمت یعنی ہم اللہ کے واسطے سچی سچی گواہی دیں گے اور یہ ہماری گواہی پیسے کے معاوضے میں اور اس کی لالچ میں نہ ہوگی۔ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؛ گو وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو۔ یعنی ہم قرابت دار کی بھی رعایت نہیں کریں گے اور حق، حق گواہی دیں گے۔ وَلَا نَكْتُمُ ؛ اور ہم نہ چھپائیں گے۔ شَهَادَةَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی گواہی کو، یعنی ہماری گواہی لِلّٰہ ہوگی۔ اِنَّاۤ اِذًا ؛ اگر ہم ایسا کریں، تب تو ہم۔ لَمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ؛ البتہ ہم گنہگار ہوں گے۔ شہادت کا چھپانا، گواہی کا نہ دینا گناہ ہے۔ اس سے دوسروں کے حقوق پر برا اثر پڑتا ہے۔

ترجمہ :- اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی کے پاس موت آجائے (اور اُس کے آثار نمایاں ہوجائیں)

وصیت کے وقت ، تو آپس کی گواہی کے لیے تم میں سے دو منصف آدمی ہونے چاہئیں ، یا غیروں میں سے دو (۲) آدمی جب کہ تم سفر کی حالت میں ہوں ، پھر تم پر موت کی مصیبت آپڑے تو تم ان دو (۲) گواہوں کو نماز کے بعد روک لو کہ وہ خدا کی قسم کھائیں اگر تم کو شک ہو۔ اور وہ یہ کہیں کہ ہم اس گواہی سے معاوضہ نہیں چاہتے ، گو وہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں (یعنی ہم نہ جھوٹی قسم کھائیں گے ، نہ گواہی کا معاوضہ لیں گے نہ کسی قرابت دار کی رعایت کریں گے) اور نہ جو گواہی اللہ کے واسطے دینی چاہیئے تھی ، اس کو چھپائیں گے ۔ اگر ہم گواہی چھپائیں گے تو (خدا کے) گنہگار ہوں گے ۔

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ ۖ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

فَاِنْ عُثِرَ ؛ پھر اگر معلوم ہوجائے ، اطلاع ہوجائے ۔ عَلٰٓى اَنَّهُمَا ؛ اس بات پر کہ وہ دونوں گواہ ۔ اِسْتَحَقَّآ اِثْمًا ؛ کہ دونوں نے گناہ کیا ہے ۔ وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ انھیں کہیں کہ وہ گنہگار ہیں ۔ یعنی جھوٹی گواہی دی ، کچھ کمی زیادتی کی ۔ فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ ؛ تو اور دو (۲) کھڑے ہوجائیں ۔ مَقَامَهُمَا ؛ ان کی جگہ ، اگر پہلے دو (۲) گواہ جھوٹے نکلیں تو دوسرے اور دو (۲) گواہ قائم مقام ہوجائیں ۔ مِنَ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں میں سے ۔ اِسْتَحَقَّ عَلَيْهِمْ ؛ ان کے نقصان پر استحقاق جتایا ، انھیں جھوٹا سمجھنے میں خود کو حق بجانب سمجھتے ہیں ۔ الْاَوْلَيٰنِ ؛ دو (۲) قرابت دار یعنی دو گواہوں نے گواہی میں کچھ غلطی کی ہے تو قرابت داروں میں سے دو (۲) شخص شہادت دینے کھڑے ہوجائیں ۔ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ ؛ خدا کی قسم کھائیں ۔ لَشَهَادَتُنَآ ؛ البتہ ہماری گواہی ۔ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا ؛ ان کی شہادت سے زیادہ حق پر ہے ، یعنی ہماری شہادت زیادہ سچی ہے ۔ وَمَا اعْتَدَيْنَآ ؛ اور ہم نے حق سے تجاوز نہیں کیا ۔ اِنَّآ اِذًا ؛ تب تو ہم ۔ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالمین میں سے ہوں گے ۔

ترجمہ :- پھر اگر معلوم ہوجائے کہ ان دونوں گواہوں نے غلطی کی اور گناہ کمایا تو اور دو گواہ ان کے قائم مقام ہوجائیں جو قرابت دار ہوں اور انھیں جھوٹا سمجھنے میں خود کو حق بہ جانب سمجھتے ہوں اور اس طرح خدا کی قسم کھائیں : '' البتہ ہماری شہادت ان دونوں کی شہادت سے زیادہ حق ہے اور ہم نے اس میں کوئی تعدی نہیں کی (نہ حق پرستی کے حقوق سے تجاوز کیا ہے) ۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہم بھی ظالم ہوں گے '' ۔

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ ع ۱۴ ۴
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۱۰۸ ع

ذٰلِکَ ؛ یہ طریقہ ۔ اَدْنٰٓی ؛ قیاس سے قریب تر ہے ۔ اَنْ یَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ ؛ کہ گواہی لائیں ۔ عَلٰی وَجْهِهَا ؛ اس کے طریقہ پر ، اس کے اُصول کے موافق ۔ اَوْیَخَافُوْا ؛ یا اُن کو خوف ہو ۔ اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌ ؛ کہ ان کی گواہی رد کردی جائے ، اور ان کا بیانِ حلفی قبول نہ ہو ۔ بَعْدَ اَیْمَانِهِمْ ؛ قرابت داروں کے بیانِ حلفی کے بعد ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ۔ وَاسْمَعُوْا ؛ اور ان باتوں کو سنو ۔ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِیْ ؛ اور اللہ ہدایت نہیں دیتا ۔ اَلْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ ؛ فاسق قوم کو ، ان لوگوں کو جو احکامِ الٰہی سے باہر ہیں ۔

ترجمہ :- یہ طریقہ اس لیے کہ مناسب شہادت کے قریب تر ہے ، یا اس بات کا خوف ہو کہ ان کا بیانِ حلفی قرابت داروں کے بیان کے بعد رَد کردیا جائے گا اور اللہ سے ڈرو اور (اس کے احکام) سنو اور اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں کرتا ۔

صاحبو ! شہادت کا مسئلہ ایک اہم مسئلہ ہے ۔ اس کے متعلق چند اشارات کروں گا ۔ اُمید ہے کہ ان سے معتد بہ فائدہ ہوگا ۔ شہادت سے غرض یقین یا ظن کا حاصل کرنا ہے ۔ یقین کا آنا یا ظن کا پیدا ہونا انسانی فعل نہیں ہے بلکہ دل کی حالت ہے ، کیفیت ہے ۔ معاملہ جتنا اہم ہوگا اس کی شہادت میں بھی اتنی ہی اہمیت ہوگی ۔ شہادت سے پہلے خفیہ طور پر شاہدوں کے حالات سے واقفیت حاصل کی جائے گی ۔ شاہدوں کے حالات بیان کرنے والے کو مُزَکّی کہتے ہیں ۔ اسلام میں تہمتِ زنا کی بڑی اہمیت ہے ۔ اس لئے اس پر چار (۴) گواہ کی ضرورت ہے ۔ چونکہ عورتیں ناتجربہ کار ہوتی ہیں لہذا حدود و قصاص میں ان کی شہادت کو دخل نہیں ۔

عام طور پر شہادت میں دو (۲) مرد یا ایک مرد اور دو (۲) عورتیں نصابِ شہادت ہیں ۔

رمضان کے چاند کے لئے ایک گواہ کافی سمجھا گیا ہے اور شوال کے چاند کے لئے کافی گواہوں کی ضرورت ہے کیونکہ روزہ چھوڑنا ہے ۔

وِلادت وغیرہ میں ایک عورت بھی کافی سمجھی گئی ہے کیونکہ وِلادت کے وقت مردوں کی گنجائش نہیں ، عورتیں بھی اکثر ہٹ جاتی ہیں ۔ باہمی عداوت کے خیال سے غیر مذہب والوں کی شہادت ناقابلِ وثوق ہوتی ہے ۔

ہمدردی اور رعایت کی وجہ سے قریبی قرابت دار کی شہادت مشتبہ ہوتی ہے ۔ یقین کے پیدا کرنے میں قرائن کو بہت بڑا دخل ہے اور قطعی قرائن پیدا ہونے پر انسان یقین کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے ۔

صاحبو! قتل پر دو (۲) گواہ کافی سمجھے گئے اور زِنا پر چار (۴) اس زمانے میں نہ زِنا کی اہمیت ہے نہ تہمتِ زِنا کی۔ اگر کوئی شخص کسی عورت کو زِنا کی تہمت لگاتا تو اُسے حدِ قذف یعنی کوڑے لگائے جاتے اور خاوند سے لعان کیا جاتا۔ یعنی دونوں ایک دوسرے پر جھوٹے ہونے کی صورت میں لعنت کرتے۔

افسوس! مسلمان کس حالت میں ہیں، ان کے اخلاق اور ان کا تمدن کس قدر متبدل ہوگیا ہے۔ گذشتہ مسلمانوں میں اور اس زمانے کے مسلمانوں میں اتنا ہی تفاوت ہے جتنا ان کے زمانوں میں۔ اسلام اس زمانے کے مسلمانوں کو دیکھتا ہوگا تو ضرور شرماتا ہوگا۔ اور اس زمانے کے مسلمان اس کو اجنبی معلوم ہوتے ہوں گے۔ پہچانت کی کیا صورت، نہ صورت نہ شکل، نہ اخلاق نہ عادات پھر اسلام کیونکر پہچانے کہ یہ مسلمان ہیں۔

اس سے پہلے بیان کیا گیا کہ خدا سے ڈرو، اور کان لگا کے سنو۔ اس سلسلہ میں قیامت اور جنابِ عیسٰی علیہ السلام کے متعلق چند حالات بیان کئے جاتے ہیں۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۱۰۹

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ ؛ اس دن کو یاد کرو جب کہ اللہ جمع کرے گا۔ اَلرُّسُلَ ؛ پیغمبروں کو۔ فَيَقُوْلُ ؛ پھر فرمائے گا۔ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؛ تم کو ان لوگوں نے کیا جواب دیا۔ قَالُوْا ؛ وہ لوگ کہیں گے۔ لَا عِلْمَ لَنَا ؛ ہم کو کچھ معلوم نہیں، ہم بالکل بے خبر ہیں۔ اِنَّکَ اَنْتَ ؛ بے شک تو ہی ہے۔ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ؛غیبوں کا جاننے والا۔ بالذات غیب کا علم خدا کے سوا کس کو ہے؟ علم کی تجلی ہوتی ہے تو کچھ معلوم ہوتا ہے۔ غیب دانی خدا کی صفت ہے، خدا کے پاس تو سب حاضر ہے۔ ہم جس کو غیب سمجھتے ہیں وہ زیرِ بحث ہے۔ بعض غیب کی باتیں اللہ تعالیٰ سے خاص ہیں۔ بعض غیب کی باتیں پیغمبروں کے ساتھ خاص ہیں۔ بعض ایسی باتیں ہیں کہ خدا جس کو معلوم کرادے، معلوم ہوسکتی ہیں۔ بہرحال علم بالذات خدا کا خاصہ ہے۔ جب ہمارا وجود ہی بالذات نہیں تو کونسی چیز بالذات ہوگی۔ جب لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ پر ہم کو یقین ہے، جب لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؛ کو ہم مانتے ہیں تو نہ ہم کو علمِ ذاتی ہے نہ حول وقوتِ ذاتی۔

ترجمہ :- اُس دن کو یاد کرو (کہ تمہارا کیا حال ہوگا) جس دن خدا، پیغمبروں کو جمع فرما کر پوچھے گا کہ تم کو کیا جواب دیا گیا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم کو کچھ علم نہیں۔ بے شک تو ہی تمام غیب کی باتوں کو جاننے والا ہے (تو علام الغیوب ہے)۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰي وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ قف
تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ
وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـــَٔــةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ

وقف لازم

وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۰﴾

اِذْ قَالَ اللّٰهُ ؛ بتاؤ کہ کیا حال ہوگا جب کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ؛ اے عیسٰی ابن مریم۔ اُذْکُرْ ؛ خیال کر۔ یاد کر۔ نِعْمَتِیْ عَلَیْکَ ؛ میری نعمت اور میرے احسان کو جو تجھ پر ہوا۔ وَعَلٰی وَالِدَتِکَ ؛ اور جو تیری والدہ اور ماں پر ہوا۔ اِذْاَیَّدْتُّکَ ؛ جب کہ میں نے تیری تائید کی، تیری مدد کی، تجھے قوت دی۔ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؛ ایک پاک روح سے۔بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد جبرئیلِ امین ہیں اور بعض کہتے ہیں یہ خاص فرشتہ ہے اور بعض کے خیال میں تجلیِ الٰہی ہے۔ روح کے معنی دراصل مرکزِ حرکت کے ہیں کیونکہ اس کا مادہ رَاحَ یَرُوْحُ رَوْحًا ؛ بمعنی چلنا ہے۔ تُکَلِّمُ النَّاسَ ؛ تو لوگوں سے باتیں کرتا ہے اور ان سے کلام کرتا ہے۔ فِی الْمَھْدِ ؛ جب کہ تو گہوارے میں ہے، جھولے میں ہے۔ وَکَھْلًا ؛ اور خاصی عمر کا ہے، اَدھیڑ عمر کا ہے، جوانی سے گزر گیا ہے۔ وَاِذْ عَلَّمْتُکَ ؛ اور جب کہ میں نے تجھے تعلیم دی، سکھلایا۔ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ؛ کتاب اور حکمت و دانائی کی بات۔ دانش وبینش۔ وَالتَّوْرٰۃَ وَالْاِنْجِیْلَ ؛ اور تورات اور انجیل۔ وَاِذْ تَخْلُقُ ؛ اور جب کہ تو بناتا ہے۔ مِنَ الطِّیْنِ ؛ مٹی سے، کیچڑ سے، گارے سے۔ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ ؛ پرندے کی ہیئت کا، شکل کا۔ بِاِذْنِیْ ؛ میرے حکم سے، میری اجازت دے۔ فَتَنْفُخُ فِیْھَا ؛ پھر تو اس میں پھونکتا ہے، نفخِ روح کرتا ہے۔ فَتَکُوْنُ طَیْرًا ؛ پھر وہ پرندہ بن جاتا ہے۔ بِاِذْنِیْ ؛ میرے حکم و اجازت سے۔ وَتُبْرِئُ ؛ اور اچھا کر دیتا ہے، شفا دیتا ہے۔ اَلْاَکْمَہَ ؛ مادرزاد اندھے کو۔ وَالْاَبْرَصَ ؛ اور کوڑھی کو۔ بِاِذْنِیْ ؛ میرے حکم و اجازت سے۔ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی ؛ اور جب کہ تو مردوں کو نکالتا ہے، قبروں سے باہر لاتا ہے اور زندہ کر دیتا ہے۔ بِاِذْنِیْ ؛ میرے حکم و اجازت سے۔ وَاِذْ کَفَفْتُ ؛ اور جب کہ میں نے روکا۔ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؛ بنی اسرائیل کو۔ عَنْکَ ؛ تجھ سے۔ بنی اسرائیل کے شر سے تجھے بچا لیا۔ اِذْجِئْتَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ؛ جب کہ تو ان کے پاس واضح نشانیاں لایا، واضح دلائل بیان کئے۔ فَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ تو ان لوگوں نے جنھوں نے کفر کیا، کہا۔ مِنْھُمْ ؛ ان میں سے۔ اِنْ ھٰذَآ ؛ نہیں ہے یہ۔ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ؛ مگر واضح اور کھلا ہوا جادو منتر، نظر بندی۔

ترجمہ:- (یاد کرو) جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے عیسٰی ابن مریم! میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو کہ میں نے تم پر اور تمہاری ماں پر کیں، اور جب کہ روح القدس سے تمہاری تائید کی جب کہ تم گہوارے میں اور (ادھیڑ عمر میں) پختہ عمر میں بھی لوگوں سے باتیں کرتے تھے، اور جب کہ میں نے تم کو تعلیم دی کتاب وحکمت اور تورات و انجیل کی اور جب کہ تم کیچڑ لیتے ہو اور میرے حکم سے پرندے کے جیسا بناتے ہو، پھر تم اس میں نفخِ روح کرتے ہو اور وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے، اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے تندرست اور چنگا کر دیتے ہو، اور جب کہ مردوں کو قبروں سے نکال کر میرے حکم سے زندہ کر دیتے ہو اور جب کہ بنی اسرائیل کو تم سے روکا (اور ان کے

شر سے بچا لیا) جب کہ تم نے ان سے واضح دلائل بیان کئے پھر ان میں سے منکروں نے کہا ، یہ تو (محض نظر بندی ہے) کھلا ہوا جادو ہے ۔

صاحبو ! یہ سب خدا کی قدرت کے کرشمے ہیں ۔ یہ جنابِ عیسٰی علیہ السلام کے معجزے ہیں ۔ منکروں نے اس وقت مانا ، نہ اس وقت مانتے ہیں ۔ اُس وقت جادو کہتے تھے ۔ اس وقت مسمریزم اور عملِ ترب (ہپناٹزم) کے نام سے یاد کرتے ہیں ۔ اس آیت میں تَخْلُقُ فرمایا ، یعنی جناب عیسٰی علیہ السلام سے خالقیت کی بھی ایک تجلی ہوئی ۔ مگر دیکھو ہر جگہ بِاِذْنِیْ لگا ہوا ہے ۔ خدا چاہے تو بہت کچھ ہوسکتا ہے ، خدا نہ چاہے تو پتا ہل نہیں سکتا ۔ جس کے وردِ زبان لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ ہو وہ اپنے لئے کونسی چیز بالذات سمجھ سکتا ہے ۔ معجزات سے انکار کرنا ، خدا کی قدرت سے انکار کرنا ہے ۔ یہ بھی واضح رہے کہ قرینہ کے ساتھ تَخْلُقُ فرمانے سے شرک نہ ہوا ۔ قرینہ بڑی اہم چیز ہے ، جو الفاظ کو حقیقت سے مجاز کی طرف لے جاتا ہے ۔ بعض صاحبوں کو شرک سے یا مشرک کہنے سے بڑی دلچسپی ہے ۔ لاکھ قرینے قائم ہوں مگر وہ مسلمانوں کو مشرک کہنے سے نہیں چوکتے ۔ وہ فوارہ شرک وکفر ہیں ، وہ دوسروں کو مشرک کہہ کر خود تباہ ہوتے ہیں ان کا شرک ان کو واپس ۔

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿١١١﴾

وَاِذْاَوْحَيْتُ ؛ اور جب کہ میں نے تعلیم دی ، ان کے دل میں ڈالا ، ان کو سمجھایا ۔ یہاں وحی کا لفظ اصطلاحی معنٰی میں نہیں ہے بلکہ دل میں ڈالنے اور سمجھانے کے معنٰی میں ہے ۔ بعض نادان وحی کہہ کر ایک دفعہ لغوی معنٰی لیتے ہیں ، پھر دوسری دفعہ اسی لفظ کو لاکر اصطلاحی معنٰی میں استعمال کرتے ہیں اور خود کو پیغمبر منوانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ یہ بڑی بدتمیزی ہے ، کجا وہ وحی جو پیغمبروں کے ساتھ ہے اور کجا دل میں ڈالنے کے معنٰی جس میں جانور بھی شریک ہیں اور معمولی انسان بھی شریک ہیں ۔ ہمارا فرض ہے کہ دونوں معنوں میں تمیز کریں ۔ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ ؛ حواریوں کی طرف ۔ حواری سے مراد پیغمبروں کے اصحاب ہیں ۔ حَوَرْ کے معنٰی ہیں سفیدی ، روشنی ، اِسی سے حور کا لفظ ہے جو حَوْرَاءُ کی جمع ہے ، یعنی وہ عورت جس کی آنکھیں روشن اور آنکھ کی پتلی سیاہ ہو ۔ اُردو میں حور کا لفظ واحد کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس کے معنٰی ہوتے ہیں '' خوبصورت عورت'' اور اس کی جمع کرتے ہیں '' حوریں'' اور حورانِ بہشتی ۔ اَنْ اٰمِنُوْا ؛ کہ ایمان لاؤ ۔ بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ ؛ مجھ پر اور میرے رسول پر ۔ قَالُوْا ؛ حواریوں نے کہا ۔ اٰمَنَّا ؛ ہم ایمان لائے ۔ وَاشْهَدْ ؛ اور گواہ رہ ۔ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ؛ کہ ہم مسلمان ہیں فرمان بردار ہیں ، ہم نے اپنے آپ کو خدا کے حوالے کیا ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ میں نے حواریوں کو حکم دیا کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ ۔ حواریوں نے عرض کیا ہم ایمان لائے اور (یا اللہ!) تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان ہیں (تیرے فرماں بردار ہیں) ۔

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ ؛ یاد کرو جب کہ حواریوں نے کہا ۔ اصحابِ جنابِ عیسٰیؑ نے کہا ۔ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ؛ اے عیسٰی ابن مریم ۔ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ ؛ کیا تمہارے خدا کو استطاعت ہے ، کیا تمہارا خدا کرسکتا ہے ، کیا اس کو اس کی قدرت ہے ۔ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا ؛ کہ ہم پر اُتارے ۔ مَآئِدَةً ؛ دستر خوان ، خوانِ نعمت ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ۔ قَالَ ؛ عیسٰی علیہ السلام نے کہا ۔ اِتَّقُوا اللّٰهَ ؛ خدا سے ڈرو اور قدرتِ الٰہی کو نہ آزماؤ (کیونکہ معجزہ کے بعد مخالفت سے عذاب نازل ہوتا ہے) ۔
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اگر تم ایماندار ہو ۔

ترجمہ :- یاد کرو جب کہ حواریوں نے کہا ، اے عیسٰی ابنِ مریم کیا تمہارے رب کو اتنی قدرت ہے کہ ہم پر آسمان سے کوئی خوان اُتارے ؟ (عیسٰی نے) کہا ، اگر تم ایماندار ہو تو خدا سے ڈرو (اور قدرتِ الٰہی کو نہ آزماؤ) ۔

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۱۱۳﴾ نصف

قَالُوْا نُرِيْدُ ؛ حوایوں نے کہا ، ہمارا ارادہ ہے ، ہم چاہتے ہیں ۔ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا ؛ کہ اس خوانِ نعمت سے کھائیں ۔ وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا ؛ اور ہمارے دل مطمئن ہوجائیں ۔ وَنَعْلَمَ ؛ اور ہم کو بھی معلوم ہوجائے ۔ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا ؛ کہ تو نے ہم سے سچ کہا ۔ تیری صداقت کا ہم کو بھی علم ہوجائے ۔ وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا ؛ اور ہم اس دستر خوان کے ملنے پر ہوجائیں ۔ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ؛ گواہوں سے ۔ اور ہم اس قدرتِ الٰہی کو آنکھوں سے بھی دیکھ لیں ۔

ترجمہ :- حواریوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس (خوانِ نعمت) سے ہم کھائیں اور ہمارے دلوں کو اطمینان ہوجائے اور اس کا بھی ہم کو علم الیقین ہوجائے کہ تم نے (جو کچھ کہا) سچ کہا ، اور ہم اس پر شاہد ہوجائیں (تاکہ لوگوں سے بھی بیان کرسکیں) ۔

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ؛ (جب کہ) عیسٰی ابن مریم نے کہا ۔ اَللّٰهُمَّ ؛ یا اللہ ! ۔ ''یا'' حرفِ ندا کے عوض آخر میں میم آ گئی ہے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! اے ہمارے پروردگار ! اے ہم کو کھلانے پلانے والے ۔ اَنْزِلْ عَلَيْنَا ؛ ہم پر نازل کر ،

ہم پر اُتار۔ مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے خوانِ نعمت۔ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا ؛ اور وہ خوانِ نعمت ہمارے لئے عید ہو، خوشی ہو۔ عِیْدٌ، عَود سے ہے، پلٹ پلٹ کر آنے والی خوشی۔ لِاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا ؛ ہمارے اگلے اور پچھلوں کے لیے۔ وَاٰیَۃً مِّنْکَ ؛ اور تیری ایک نشانی، اور تیری قدرت کا کرشمہ۔ وَارْزُقْنَا ؛ اور ہم کو دے، رزق عطا کر۔ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ؛ اور تو تمام رزق دینے والوں سے بہتر ہے۔

ترجمہ :- (اور جب) عیسٰی ابنِ مریم نے دُعا کی یا اللہ! اے ہمارے پروردگار! آسمان سے ہم پر خوانِ نعمت اُتار جو ہمارے اگلے پچھلوں کے لیے عید ہو (باعثِ مسرت ہو) اور تیری قدرت کا کرشمہ ظاہر ہو۔ تو ہم کو رزق عطا کر اور تو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ (اصل رزق دینے والا تو ہی ہے۔ تیرے عطایا بالذات ہیں)۔

قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّیْۤ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّاۤ اُعَذِّبُهٗۤ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۱۵﴾

ع ۱۵ ۵

قَالَ اللّٰہُ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنِّیْ ؛ بے شک میں۔ مُنَزِّلُهَا ؛ اس خوان کو نازل کرنے والا اور اُتارنے والا ہوں۔ عَلَیْکُمْ ؛ تم پر۔ فَمَنْ یَّکْفُرْ ؛ پھر جو کفر کرے، نہ مانے۔ بَعْدُ ؛ اس خوان کے اترنے کے بعد۔ مِنْکُمْ ؛ تم میں سے۔ فَاِنِّیْ اُعَذِّبُہٗ ؛ پھر میں اس کو عذاب کروں گا، سزا دوں گا۔ عَذَابًا ؛ ایسا عذاب۔ لَّآ اُعَذِّبُہٗ ؛ کہ میں عذاب نہ دوں گا۔ اَحَدًا ؛ کسی کو۔ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ؛ دنیا جہاں میں سے، تمام عالم بھر میں۔

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تم پر خوان اُتارتا ہوں، مگر دیکھو! جو اس کے بعد تم میں سے کفر کرے، میں اس کو ایسی سزا دوں گا کہ سارے جہاں میں کسی کو سزا نہ دی ہوگی۔

جنابِ عیسٰی علیہ السلام کے غیر معمولی کمالات اور معجزات دیکھ کر بعض نادان عیسائی مثلاً کیتھولک فرقہ کے لوگ جناب عیسٰیؑ اور ان کی والدہ ماجدہ مریمؑ کو خدا سمجھنے لگے اور بزرگ پرستی میں گرفتار ہوگئے۔ لہذا جب قیامت ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ ۗ بِحَقٍّ ؔ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۱۶﴾

وقف النبی ﷺ

وَاِذْقَالَ اللّٰهُ ؛ اور (بتاؤ کیا جواب ہوگا) جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ؛ اے عیسیٰ ! مریم کے بیٹے ، پیدا ہونے میں اے عورت کے محتاج ! ۔ ءَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ؛ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا ؟ اِتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ ؛ بنالو مجھے اور میری ماں کو ۔ اِلٰھَیْنِ ؛ دو (۲) خدا ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے سوا ، خدا کو چھوڑ کر ۔ قَالَ ؛ عیسیٰ نے عرض کیا ، عرض کریں گے ۔ سُبْحٰنَکَ ؛ تو پاک ہے ، تیرا کوئی شریک نہیں ، تیرے سوا کوئی خدا نہیں ۔ مَایَکُوْنُ لِیْ ؛ مجھے کوئی حق نہیں ، میری مقدور نہیں ۔ اَنْ اَقُوْلَ ؛ کہ کہوں ۔ مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ ؛ ایسی بات جس کے کہنے کا مجھے حق نہیں ۔ اِنْ کُنْتُ قُلْتُهٗ ؛ اگر میں نے کہا ہوگا ۔ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؛ تو تجھے معلوم ہے ، تجھ سے پوشیدہ نہیں ۔ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ ؛ تو جانتا ہے اس بات کو جو میرے دل میں ہے ۔ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِکَ ؛ اور میں نہیں جانتا کہ تیرے دل میں کیا ہے ؟ اِنَّکَ اَنْتَ ؛ بے شک تو ۔ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ؛ غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے ، غیب داں ہے ، عالم الغیب ہے ۔

ترجمہ :- اور جب (قیامت میں) اللہ تعالیٰ فرمائے گا : اے عیسیٰ ابن مریم ! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو (اور خدا مان لو ۔ اس کے جواب میں عیسیٰ علیہ السلام) عرض کریں گے کہ تو پاک ہے ، مجھے کیا حق ہے کہ جس بات کا مجھے کوئی حق نہیں اس کو منہ سے نکالوں ۔ اگر میں نے کہا ہوگا تو تو جانتا ہوگا ۔ میرے دل کی بات تو جانتا ہے اور تیرے دل کی بات میں نہیں جانتا ۔ بے شک تو غیب کی ساری باتیں جانتا ہے (تو علام الغیوب ہے ، تجھ سے کوئی بات چھپی ڈھکی نہیں) ۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ ۚ وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ۭ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۱۷﴾

مَاقُلْتُ لَهُمْ ؛ میں نے ان سے نہیں کہا ۔ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖٓ ؛ مگر وہ بات جس کے کہنے کا تو نے مجھے حکم دیا تھا ۔ وہ بات کیا ہے ؟ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ کہ اللہ کی عبادت کرو ، اس کی بندگی کرو ، اس کی پرستش کرو ، پوجو تو اسی کو پوجو ۔ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ ؛ میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی ، میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے ۔ اُسی نے مجھے بھی پالا ہے اور تم کو بھی ۔ وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا ؛ اور میں ان کا نگران کار تھا ، اور ان کو دیکھتا بھالتا تھا ۔ مَادُمْتُ فِیْهِمْ ؛ جب تک میں اُن میں رہا ۔ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ ؛ جب تو نے میرا وقت پورا کردیا ، میرے دن پورے کردیے ، مجھے وفات دی ۔ کُنْتَ اَنْتَ ؛ تو تو ہی تھا ۔ اَلرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ ؛ ان کا نگرانِ حال ، ان سے خبردار ۔ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ؛ اور تو ہر چیز کو دیکھتا بھالتا ہے ، باخبر ہے ، نگراں ہے ۔

ترجمہ :- میں نے تو ان سے اتنا ہی کہا جس کے کہنے کا تو نے مجھ کو حکم دیا تھا یعنی اس اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی ۔ جب تک میں ان میں رہا ان کا نگراں رہا ، اب جب

تو نے میرے دن پورے کر دیے تو پھر تو ہی ان کا نگہبان تھا (خبردار تھا)۔ تو ہر شئے کو دیکھتا ہے (اور اس کا نگران و نگہبان ہے)۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١١٨﴾

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ ؛ اگر تو ان کو عذاب کرے، ان کو سزا دے۔ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ؛ تو وہ سب تیرے بندے ہیں۔ تو مختار ہے، تجھ کو ہر طرح کا اختیار ہے۔ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ ؛ اور اگر تو ان کو بخش دے، اپنے دامنِ مغفرت میں چھپا لے۔ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؛ تو تو عزیز و حکیم ہے، عزت و حکمت والا ہے۔ جو کرتا ہے، مناسب کرتا ہے۔ کس کی مقدور ہے کہ اس کو روکے۔

ترجمہ :- اگر تو ان لوگوں کو عذاب دے تو وہ سب تیرے بندے ہیں (تو مالک و مختار ہے) اور اگر انھیں بخش دے تو تو عزیز و حکیم ہے۔ (جو کچھ کرتا ہے عینِ حکمت ہے)۔
مقتضائے حال کے موافق کام کرتا ہے، جس کو کوئی دفع نہیں کر سکتا۔

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۗ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۗ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١٩﴾

قَالَ اللّٰهُ ؛ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ هٰذَا يَوْمُ ؛ آج وہ دن ہے۔ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؛ سچوں کو ان کی سچائی کام آئے گی۔ راست بازوں کو ان کی صداقت نفع دے گی۔ لَهُمْ جَنّٰتٌ ؛ ان کے لیے جنتیں ہیں۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ ان کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؛ بحالیکہ یہ لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ؛ اللہ ان سے راضی ہوگیا۔ وَرَضُوْا عَنْهُ ؛ اور وہ بھی خدا سے راضی ہوگئے۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؛ یہ ہے (انسان کی) بڑی کامیابی، بڑی فائز المرامی۔

ترجمہ :- (قیامت میں) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج وہ دن ہے کہ راست بازوں کی راست بازی کام آئے گی، اُن کے لئے جنتیں ہیں، جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں (اور سرسبز و شاداب رہتی ہیں)۔ یہ لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے، خدا ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش۔ یہ ہے (انسان کی) عظیم الشان فائز المرامی (سب سے بڑی کامیابی)۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ ۗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٢٠﴾ ع ١٦

لِلّٰهِ ؛ اللہ ہی کی ہے ۔ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ۔ وَمَا فِيْهِنَّ ؛ اور ان آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے ان کی بھی بادشاہی اسی کی ہے ۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ اور وہ ہر شئے پر قادر ہے ۔ اس کو ہرطرح کی قدرت ہے ، جو چاہتا ہے کرسکتا ہے ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین اور ان میں جو کچھ ہے ، سب کی بادشاہی خدا ہی کی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَّخَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ انعام مکی ہے : اس میں ایک سو ساٹھ پر پانچ یا چھ آیتیں اور بیس (٢٠) رکوع ہیں ۔

سورۂ مَآئدۃ کی ، بندوں کے پابندئ عہد سے ، ابتدا کی گئی تھی ۔ پھر یہود و نصاریٰ کے باطل عقیدوں کا رَد کیا ۔ پھر فنائے عالم اور قیامت کے برپا ہونے کا اور انبیاء سے سوال فرمانے کا ذکر ہوا اور ان عہدوں کے قائم رکھنے کا نتیجہ پیشِ نظر کردیا اور پھر اپنی قدرت اور قوت کا اظہار فرمایا ۔ اس سورۃ میں خیر و شر ، نیک و بد ، ظلمت و نور میں فرق نہ کرنے والوں کا حال ہے ، اور ان کا کیا انجام ہوگا اس کا بیان ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؕ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ①

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ تعریف کے لائق ہے تو خدا ہی ہے ، تمام تعریفوں کا وہی مستحق ہے ۔ اَلَّذِيْ ؛ جو ، جس نے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں کو بھی پیدا کیا اور زمین کو بھی ۔ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ؛ اور ظلمت اور نور کو بھی پیدا کیا ۔ جَعَلَ کے دو معنٰی ہوتے ہیں ۔ ایک مفعول ہو تو اس کے معنی ہوتے ہیں ”پیدا کیا“ اور اس کو جعلِ بسیط کہتے ہیں ۔ اور اگر دو (٢) مفعول ہوتے ہیں تو اس کے معنی ہوتے ہیں ”کردینا ، بنا دینا“ اور اس کو جعلِ مرکب کہتے ہیں ۔ یہاں چونکہ دوسرا مفعول نہیں ہے ۔ اس لیے جعلِ بسیط ہے ۔ ظلمت اور نور ، معطوف معطوف علیہ مل کر دونوں ایک مفعول ہیں ۔ ثُمَّ ؛ پھر ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جن لوگوں نے کفر کیا ، حق پوشی کی ۔ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ؛ اپنے پروردگار کے برابر کرتے ۔ کن کو؟ غیرِ خدا کو ، بتوں کو ، عہدہ داروں کو ، افسروں کو ۔ چونکہ خدا کے برابر جن کو سمجھتے ہیں وہ مختلف قسم کے ہیں لہذا حذف مفعول عمومیت پر دلالت کرتا ہے ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ سرکاری عہدہ دار رزاق ہیں ، ماں باپ پیدا کرنے والے ہیں ، حُکام گویا کہ خیر و شر کے مالک ہیں ۔

ترجمہ :- تعریف تو اللہ ہی کی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ظلمت و نور کو (تاریکی اور روشنی کو خیر و شر کو ، برے بھلے کو ، سب کو) پیدا کیا ، پھر بھی جو کافر ہیں (حق پوش ہیں ، ناحق شناس ہیں) غیرِ خدا کو

خدا کے برابر سمجھتے ہیں ۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰٓى اَجَلًا ؕ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴿٢﴾

هُوَ الَّذِيْ ؛ وہی تو ہے جس نے ۔ خَلَقَكُمْ ؛ تم کو پیدا کیا ۔ مِنْ طِيْنٍ ؛ کیچڑ سے ، گارے سے ۔ ثُمَّ ؛ پھر ۔ قَضٰٓى اَجَلًا ؛ فیصلہ کردیا ، ایک مدت کا ۔ دنیا میں کوئی ہمیشہ رہنے نہیں آیا ، آخر فنا ، آخر فنا ۔ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى ؛ اور مقررہ میعاد ، معین وقت ۔ عِنْدَهٗ ؛ اس کے پاس ہے ۔ خدا نے ہر ایک کی عمر مقرر کی ہے اور اس کا علم خدا کے سوائے کسی کو نہیں کہ کب مروگے ؟ تمہاری زندگی کی انتہا کب ہوگی ؟ ثُمَّ اَنْتُمْ ؛ پھر تم ۔ تَمْتَرُوْنَ ؛ شک کرتے ہو ۔ اِمْتَرٰى سے ہے جس کے معنٰی ہیں شک کرنا ، جھگڑنا ۔ اس کا مادہ ہے مَرْىٌ جس کے معنٰی ہیں نکالنا ، انکار کرنا ، حق سے انکار کرنا ۔

ترجمہ :- وہی تو ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا (کیچڑ تمہاری اصل ہے کیوں تم اپنی اصل کو بھولتے ہو؟ کس بات پر پھولتے ہو ؟ ایک دن مرنا ہے) پھر (ہر ایک کی) ایک میعاد مقرر کردی (کوئی اپنی عمر سے زیادہ جی نہیں سکتا) اور اس کے پاس ایک عمر اور میعاد مقرر ہے (اور اس کا علم خدا کے سوائے کسی کو نہیں) پھر (اتنا جان کر بھی) تم شک میں پڑے ہوئے ہو ۔ (مرنے سے بے خبر ہو) ۔

وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؕ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ﴿٣﴾

وَهُوَ اللّٰهُ ؛ اور وہی اللہ ہے ۔ موجود بالذات ہے ، وہی معبود ہے ، وہی صاحبِ قدرت وعزت ہے ۔ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ ؛ آسمانوں میں اور زمین میں ۔ کونسی جگہ ہے جہاں اس کی حکومت نہیں ، جہاں اس کا وجود نہیں ۔ يَعْلَمُ ؛ جانتا ہے ۔ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ ؛ تمہاری پوشیدہ اور ظاہرا چیزوں کو ۔ وَيَعْلَمُ ؛ اور جانتا ہے ۔ مَا تَكْسِبُوْنَ ؛ جو تم کماتے ہو ، جو تم کرتے ہو ۔ اچھا کرتے ہو یا برا ۔ نیک کام کرتے ہو یا بد ، وہ سب سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں میں اور زمین میں اللہ ہی تو ہے (اسی کی حکومت ہے ، اسی کی عزت ہے) تمہارے ظاہر و باطن کا وہ علم رکھتا ہے اور جو کچھ (تم کرتے اور) کماتے ہو اس سے بھی وہ واقف ہے ۔

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤﴾

وَمَا تَاْتِيْهِمْ ؛ اور نہیں آتی ہے ان کے پاس ۔ مِنْ اٰيَةٍ ؛ کوئی آیت ، کوئی نشانی ، کوئی پیغمبر ، کوئی حکم ۔ مِنْ زائد ہے ۔ تَاْتِيْهِمْ کا فاعل ہے ۔ مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ ؛ اُن کے پروردگار کے پاس کی آیتوں میں سے ۔ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا ؛ مگر ہوتے ہیں اس سے ۔ مُعْرِضِيْنَ ؛ اعراض کرنے والے ، روگرداں ہونے والے ، منہ پھیر لینے والے ۔

ترجمہ :- (اور خدائے تعالیٰ کو دانا بینا سمجھتے ہیں) مگر اس کی آیتوں میں سے کوئی آیت آتی ہے تو اس سے اعراض ہی کرتے ہیں (اس کو نہیں مانتے) ۔

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۭ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰۗـؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑤

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ ؛ تو انھوں نے تکذیب کی حق کی ۔ جھٹلایا ، نہ مانا ۔ حق کی ناحق شناسی کی ۔ لَمَّا جَآءَهُمْ ؛ جب حق ان کے پاس آیا ، ان کو پہنچا ۔ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ ؛ پس عنقریب ان کے پاس آئیں گی ۔ اَنْبٰۗـؤُا ؛ خبریں ، واقعات و حالات ۔ مَا كَانُوْا بِهٖ ؛ جس سے وہ تھے ۔ يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ ٹھٹا کرتے ، ہنسی میں اڑاتے ، دل لگی کرتے ۔

ترجمہ :- جب ان کو حق بات پہنچی تو انھوں نے اس کی تکذیب کی اور جھٹلایا (اچھا !) ان کو عنقریب معلوم ہوجائے گا کہ کیا حال ہوتا ہے ان لوگوں کا جو حق بات کی ہنسی اڑاتے ہیں (اس سے تمسخر کرتے ہیں)

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَاَرْسَلْنَا السَّمَاۗءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا ۠ وَّجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ⑥

اَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا انھوں نے نہیں دیکھا ؟ کیا انھیں معلوم نہیں ؟ كَمْ اَهْلَكْنَا ؛ ہم نے کتنوں کو ہلاک کردیا ، نیست و نابود کردیا ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے ، ان سے قبل ۔ مِنْ قَرْنٍ ؛ جماعت سے ۔ قَرْنٌ ؛ صدی ، ہم زمانہ لوگ ۔ قُرُوْن ۔ جمع ۔ مَكَّنّٰهُمْ ؛ کہ ہم نے ان کو غلبہ دیا تھا ، قوت دی تھی ، قائم کیا تھا ، جگہ دی تھی ، مرتبہ دیا تھا ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ ہم نے ان کو زمین پر تسلط دیا تھا ۔ مَا ؛ اس قدر کہ ، ایسا کہ ۔ لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ ؛ ہم نے تم کو غلبہ نہیں دیا ۔ وَاَرْسَلْنَا السَّمَاۗءَ ؛ اور ہم نے ابر کو چھوڑ دیا ، برسا دیا ۔ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر ۔ مِدْرَارًا ؛ خوب برستا ، دھواں دار بارش والا ۔ دَرٌّ ؛ بہنا ، دودھ ۔ وَجَعَلْنَا ؛ اور ہم نے کردیا ۔ الْاَنْهٰرَ ؛ نہروں کو ، ندیوں کو ۔ نَهْر کے معنی کشادہ کرنے کے ہیں ۔ اَنْهَرَ الْفَتْقَ ؛ نہایت کشادہ زخم لگایا ۔ نَهْر کا ترجمہ اُردو میں دریا ہے ۔ جیسے نہر نیل یعنی دریائے نیل ۔ تَجْرِيْ ؛ بہتی ہیں ۔ مِنْ تَحْتِهِمْ ؛ ان کے نیچے سے ۔ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؛ پھر ہم نے ان کو ہلاک کردیا ۔ کیوں ؟ بِذُنُوْبِهِمْ ؛ ان کے گناہوں کی وجہ سے ۔ وَاَنْشَاْنَا ؛ اور ہم نے پیدا کیا ، نشو ونما دیا ۔ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؛ ان کے بعد ۔ قَرْنًا ؛ ایک جماعت کو ، ایک قوم کو ، ایک صدی کے لوگوں کو ۔ اٰخَرِيْنَ ؛ دوسرے ۔ اٰخِر ؛ پچھلا ۔ واپسیں ۔ اٰخَرْ ؛ دوسرا ، دیگر ، اور ۔

آیاتِ خداوندی سے انکار ، اور ان پر ہنسی اُڑانے کا نتیجہ کیا ہوا ؟

ترجمہ :- (کیا انھیں معلوم نہیں) کیا یہ دیکھتے نہیں کہ ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہم نے نیست و نابود کردیا ۔ (وہ قومیں کیسی تھیں ؟) ہم نے زمین پر ان کو اس قدر تسلط اور غلبہ دیا تھا کہ تم کو بھی نہیں دیا اور ابر کو ان پر برستا چھوڑ دیا (کہ ہر طرف سرسبزی ہو ، کھانے پینے کی کمی نہ ہو) ۔ اور ہم نے ان کے نیچے نہروں کو

بہتا چھوڑا (مگر انھوں نے ہمارے احسانات کو نہ مانا اور گناہ کرتے ہی رہے) پھر ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے انھیں ہلاک کردیا (برباد کردیا) اور ان کے بعد ایک دوسری قوم کو پیدا کیا۔

یہ سنت اللہ ہے، ناموسِ فطرت ہے، قانونِ قدرت ہے، جب کسی چیز کی انتہا ہوجاتی ہے تو دوسری چیز رونما ہوتی ہے۔ خشک سالی کے بعد بارش ہوتی ہے۔ ایک قوم بیکار ہوتی ہے تو دوسری قوم تیار ہوجاتی ہے۔

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ⑦

وَلَوْ نَزَّلْنَا ؛ اگر ہم اتارتے۔ عَلَيْكَ ؛ تجھ پر، تم پر۔ كِتٰبًا ؛ کتاب کو، نوشتہ کو، تحریر کو۔ فِيْ قِرْطَاسٍ ؛ کاغذ میں۔ فَلَمَسُوْهُ ؛ پھر وہ اُسے چھو بھی لیتے۔ بِاَيْدِيْهِمْ ؛ اپنے ہاتھوں سے۔ لَقَالَ ؛ تو کہتے۔ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جنھوں نے کفر کیا، حق پوشی کی، ناحق شناسی کی۔ منکرین کہتے۔ اِنْ هٰذَآ ؛ نہیں ہے یہ۔ اِلَّا ؛ مگر۔ سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ کھلا جادو، شعبدہ، نظر بندی۔
ترجمہ :- اگر ہم تم پر کاغذ میں لکھی ہوئی تحریر بھی بھیجتے پھر وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے تو (منکرین اور) نہ ماننے والے یہی کہتے، یہ کھلا جادو ہے (کوئی ہاتھ کی چالاکی ہے)۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۭ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ⑧

وَقَالُوْا ؛ اور (اعتراض کرنے والے) کہتے ہیں۔ لَوْلَآ اُنْزِلَ ؛ کیوں نہیں اتارا گیا۔ عَلَيْهِ ؛ اس پر۔ یعنی پیغمبر پر، نبی پر۔ مَلَكٌ ؛ فرشتہ۔ اس اعتراض کا جواب یہ ہے۔ وَلَوْ اَنْزَلْنَا ؛ اگر ہم اتارتے۔ مَلَكًا ؛ فرشتہ کو۔ لَقُضِيَ الْاَمْرُ ؛ تو معاملہ کا فیصلہ ہی ہوجاتا، کام ہی تمام ہوجاتا۔ غیب پر ایمان لانا کہاں رہتا؟ یہ دنیا تو محلِ امتحان ہے، خدا پرستوں اور منکروں کے تمیز کا مقام ہے۔ فرشتے آجاتے تو۔ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ؛ پھر ان کو مہلت بھی نہ دی جاتی۔ فرشتے کا اپنی اصل صورت پر آنا ایک قسم کا نزول ہے اور آدمی کی شکل میں آنا یہ بھی ایک قسم کا نزول ہے۔ جب فرشتے اپنی اصلی حالت میں نازل ہوتے ہیں تو پھر ڈھیل ملتی ہے نہ مُہلت۔
ترجمہ :- اور (معترضین) کہتے ہیں ان پر فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا؟ (اس کا جواب یہ ہے کہ) اگر ہم فرشتے کو اُتارتے تو بس معاملہ کا فیصلہ ہوجاتا، (قصّہ ہی تمام ہوجاتا) پھر انھیں نہ ڈھیل ملتی نہ مُہلت۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ⑨

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ ؛ اور اگر ہم پیغمبر کو بناتے ۔ مَلَكًا ؛ فرشتہ ۔ اگر ہم کسی نبی کو فرشتہ بھی بناتے ۔ لَجَعَلْنٰهُ رَجُلًا ؛ تو ہم اس کو آدمی ہی بناتے ، ایک آدمی ہی بناتے ۔ وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ ؛ اور البتہ ڈھانکتے ان پر ۔ تو ان کو ضرور التباس ہوتا ، دھوکا ہوتا ، شبہہ پڑتا ۔ مَّايَلْبِسُوْنَ ؛ جو التباس ان کو اس وقت ہورہا ہے ۔ جو دھوکا اس وقت کھا رہے ہیں ، اس وقت بھی وہی دھوکا کھاتے ۔ پیغمبر کی حقیقت کو کیا سمجھا ؟ یہی کہ ہمارے جیسے آدمی ہیں ، کھاتے ہیں ، پیتے ہیں ۔ ان کے روحانی کمالات سے واقف ہوتے تو ایمان کیوں نہ لاتے ؟ فرشتہ آتا تو آدمی ہی بن کر آتا تو جو دھوکا پیغمبر پر لگ رہا ہے ، فرشتہ پر بھی لگتا ۔ ع

’’ کارِ پاکاں راقیاس ازخود مگیر‘‘

جواہرات بھی تو پتھر ہی ہیں ۔ مگر کدھر معمولی پتھر اور کدھر جواہرات ۔

ترجمہ :- اگر ہم اس (پیغمبر) کو فرشتہ بناتے تو ضرور انسان ہی کی شکل پر بناتے اور جو دھوکا وہ اس وقت کھارہے ہیں وہی دھوکا پھر بھی کھاتے ۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝١٠ ع ٧

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ ؛ اور بے شک استہزاء کیا گیا ۔ ٹھٹا کیا گیا ، ہنسی اڑائی گئی ، مذاق کیا گیا ۔ بِرُسُلٍ ؛ پیغمبروں سے ، رسولوں سے ۔ مِّنْ قَبْلِكَ ؛ تجھ سے پہلے ۔ تم سے قبل ، تمہارے پہلے ۔ فَحَاقَ ؛ پھر گھیر لیا ، احاطہ کرلیا ، چھا گیا ۔ اُلٹ پڑا ۔ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا ؛ ان لوگوں سے کہ تمسخر کیا گیا ۔ مسخرہ بنایا گیا ، دل لگی کی گئی ، ان کو بنایا گیا ۔ ان کی ہنسی اڑائی گئی ۔ مِنْهُمْ ؛ ان پیغمبروں میں سے ۔ مَا كَانُوْا بِهٖ ؛ جس چیز سے کہ وہ تھے ۔ يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ دل لگی کرتے ۔ ان کی ہنسی ان کے گلے کا ہار ہوگئی ۔ تمسخر کرنے سے اُن پر عذاب آ ہی گیا ۔

ترجمہ :- یقیناً تم سے پہلے اور رسولوں کی بھی ہنسی اڑائی گئی (مگر اس کا نتیجہ کیا ہوا ؟) کہ جنھوں نے پیغمبروں سے ہنسی کی تھی ، ان کی ہنسی ان ہی کو گھیر لی (اس کا عذاب ان پر چھا گیا) ۔

صاحبو ! فرشتے دو (۲) قسم سے ظاہر ہوتے ہیں ۔ ایک اپنی اصلی روحانی صورت میں ۔ اس وقت اپنے جس کام پر وہ مامور ہوتے ہیں ، کرتے ہیں ۔ دوم ، کبھی انسانی شکل میں نمودار ہوتے ہیں ، جیسے حضرت جبرئیلؑ کبھی کبھی اعرابی کی صورت میں یا دحیۂ کلبی کی شکل میں ظاہر ہوتے تھے ، نمودار ہوتے تھے ۔ کچھ پوچھتے تھے ، کچھ سنتے تھے ۔ ایک دفعہ ایک اعرابی کی شکل میں آئے ۔ کپڑے بالکل سفید ، سر کے بال بالکل سیاہ ، نہ گرد نہ غبار ۔ حضرتؐ کے سامنے آئے تو دوزانو ہو بیٹھے ۔ اپنے دونوں ہاتھ زانو پر رکھ لئے ، جیسے استاد کے سامنے شاگرد ادب سے بیٹھتے ہیں ۔ پوچھا ایمان کیا ہے ؟ اسلام کیا ہے ؟ احسان کیا ہے ؟ حضرتؐ نے تمام سوالات کے تشفی بخش جواب دیے ۔ اس حالت میں ، اس صورت میں ، کس نے پہچانا کہ یہ جبرئیلؑ تھے ؟ کب سمجھے ؟ جب حضرتؐ نے فرمایا ، رسولِ خدا ، سیدالانبیاء محمد مصطفٰے ﷺ کو کیا پہچانا ؟ یہی کہ کھانا کھاتے ہیں ، بازار میں پھرتے ہیں ۔ دیکھو ایک مابہ لاامتیاز چیز ہوتی ہے ، ایک مابہ الاشتراک ۔ جو نادان ہوتے ہیں ، اُن کی نظر مابہ لااشتراک چیز پر ہوتی ہے ۔ وہ کیا دیکھتے ہیں ؟ منہ پر ناک ہے دو (۲) آنکھیں ہیں دو (۲) ہاتھ اور دو (۲) پیر بھی ہیں ۔ یہ تو پیغمبروں کی ظاہری صورت ہے ۔ کچھ خبر بھی ہے کہ ان کی روحانیت کی کیا عظمت ہے ؟ ے

اِدھر اللہ سے واصل اُدھر بندوں میں بھی شامل خواص اس برزخِ کُبریٰ میں ہے حرفِ مشدد کا (حسرت صدیقی)

اس زمانہ میں بھی بعض گستاخ ، بے ادب پیغمبروں کو اپنی طرح معمولی انسان سمجھتے ہیں اور ان کی ان کے لائق عزت نہیں کرتے ۔ پیغمبروں کو سمجھتے ہیں کہ ان کی اتنی ہی عزت ہونی چاہیئے ، جتنی بڑے بھائی کی ہوتی ہے ۔ علی مرتضیٰؓ شیرِ خدا ، رسول مقبولؐ کے چچا زاد بھائی ، رسولِ مقبولؐ کے متعلق خود کیا کہتے ہیں ؟ سنو ، وہ کیا فرماتے ہیں : وَيْحَكَ اَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِ مُحَمَّدٍ (تجھ پر افسوس ہے ، میں محمدؐ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں) ۔ ایک یہودی نے حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالبؓ سے کچھ سوالات کیئے ۔ آپ نے ان سوالات کے تشفی بخش جوابات ادا فرمائے ۔ اس یہودی نے پوچھا ، کیا آپ پیغمبروں میں کے کوئی پیغمبر ہیں ؟ حضرت مولیٰؓ نے فرمایا '' تجھ پر افسوس ہے ، میں محمدؐ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں '' ۔ افسوس تم غلام ہوکر بھائی کا دعویٰ کرتے ہو اور وہ بھائی ہوکر غلام ہونے کا اقرار کرتے ہیں ۔ یاد رکھو ! پیغمبروں سے برابری کا دعویٰ کسی ذی عقل انسان کا کام نہیں ۔ اللہ تعالیٰ ایسی کم فہمی اور نادانی سے ، ایسی قابلِ افسوس گستاخیوں اور بے ادبیوں سے ہماری حفاظت فرمائے ۔ اس مقام پر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بعض لوگ حضرت مولیٰؓ کو رسولِ خدا ﷺ سے افضل سمجھتے ہیں ان کو غالی کہتے ہیں ۔

مگر خوب سمجھو کہ محمد رسول اللہ ﷺ خدا کی خدائی میں ایک بے نظیر ہستی ہیں ۔ پس جس نے ان کی غلامی سے سرتابی کی وہ کہیں کا نہ رہا ۔

اس رکوع میں پیغمبروں کو نہ ماننے والوں کا انجام کیا ہوا ہے اور کیا ہوگا ، اُس کا ذکر ہے :

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۱﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہو ۔ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں سیر کرو ، اِدھر اُدھر چلو پھرو ۔ ثُمَّ انْظُرُوْا ؛ پھر دیکھو ، نظر کرو ۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیسا تھا ۔ عَاقِبَةُ ؛ انجام ، نتیجہ ، آخر ۔ اَلْمُكَذِّبِيْنَ ؛ تکذیب کرنے والوں کا ، جھٹلانے والوں کا ، نہ ماننے والوں کا ، پیغمبروں کو جھوٹا جاننے والوں کا ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) تم کہو ذرا زمین میں چوطرف پھرو ، پھر دیکھو کہ تکذیب کرنے والوں کا انجام کیا ہوا ۔

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰي نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ

لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہو ۔ لِمَنْ ؛ کس کا ہے ، کس کے لئے ہے ۔ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ وہ کیا جواب دیں گے ! قُلْ لِلّٰهِ ؛ تم ہی کہہ دو سب اللہ کا ہے ، اللہ کے لیے ہے ۔ كَتَبَ ؛ لکھ رکھا ، واجب کرلیا ۔ لازم بنالیا ۔ عَلٰي نَفْسِهِ ؛ اپنے اوپر ۔ اَلرَّحْمَةَ ؛ رحم کو ۔ خدا پر کوئی چیز واجب نہیں ، مگر یہ اس کی عنایت ہے کہ

رحم کو ہمارے لیے اپنے اوپر واجب کرلیا ہے، لازم فرما لیا ہے۔ ہم نیست تھے ہم کو ہست کیا۔ ہم معدوم تھے، ہم کو موجود کیا۔ ہم نے کیا کیا تھا کہ ہم کو پیدا کرتا۔ یہ خدا کی ذاتی رحمت کا تقاضا ہے، یہ اس کا فضل ہے، کرم ہے۔ ماں کے سینہ میں دودھ کا اتارنا کون سے کام کا بدلہ ہے؟ ہماری پرورش کے لیے کھیتوں میں غلہ، درختوں پر میووں کا پیدا کرنا، ہمارے کس کام کا بدلہ ہے؟ اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَنِیْ مَجَّانًا وَرَزَقْتَنِیْ مَجَّانًا فَاغْفِرْلِیْ مَجَّانًا (اے رب، اے ارحم الرحمین، اکرم الاکرمین، مفت پیدا کیا، مفت پالا، پرورش کیا، اب بخش بھی دے تو مفت) لَیَجْمَعَنَّکُمْ ؛ اللہ تم سب کو ضرور جمع کرے گا۔ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ؛ بروزِ قیامت۔ لَارَیْبَ فِیْهِ ؛ اس میں کوئی شک نہیں، یہ بات حق ہے، لاریب ہے، اٹل ہے۔ اَلَّذِیْنَ ؛ جو لوگ۔ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ؛ جنھوں نے اپنا نقصان خود آپ کیا۔ ہمارا کیا بگاڑا، اپنے آپ کو تباہ کیا۔ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ؛ یہ ہرگز ایمان لانے والے نہیں۔ یہ نہ مانے ہیں نہ مانیں گے کیونکہ ان کے عینِ ثابتہ میں ایمان کی قابلیت ہی نہ تھی، اُن کی حقیقت ایمان سے انکار کرتی تھی، ان کی فطرت کا تقاضا ایمان نہ تھا۔

ترجمہ :- (اے پیارے پیغمبر!) تم (ان نادانوں سے) پوچھو تو، یہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، وہ ہے کس کا؟ تم ہی کہہ دو اللہ کا۔ اُس نے اپنے آپ پر رحم (وکرم) کو واجب کرلیا ہے۔ (مگر دیکھو) ضرور وہ تم سب کو قیامت کے دن جمع کرے گا (اکٹھا کرے گا) اس میں کیا شک ہے (لاریب یہ ہوکر رہے گا) جنھوں نے اپنا نقصان آپ کیا وہ کبھی ایمان نہ لائیں گے (ان کو یقین ہوا ہے، نہ ہوگا)۔

وَلَهٗ مَاسَكَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۳﴾

وَلَهٗ ؛ اور اسی کا ہے۔ مَاسَكَنَ ؛ جو دنیا میں سکونت پذیر ہے، جو زمین پر بستا ہے، جو بھی ہے۔ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ؛ رات اور دن میں۔ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؛ اور وہ سمیع و علیم ہے، وہ سنتا جانتا ہے۔ وہ تمہاری باتیں سماعت فرماتا ہے، اور تمہارے کاموں کا اُسے علم ہے۔

ترجمہ :- اور اُسی کا ہے (اللہ ہی کا ہے) رات دن میں جو کچھ ہے۔ اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ ۭ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۴﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہہ دو۔ اَغَیْرَ اللّٰهِ ؛ کیا غیر خدا کو۔ اَتَّخِذُ ؛ میں بنالوں۔ بابِ افتعال ہے۔ اس کا مادہ اَخْذٌ ہے۔ لینا، پکڑنا، بنا لینا۔ وَلِیًّا ؛ دوست، والی وارث، کارساز، مددگار، پشت پناہ۔ فَاطِرٌ ؛ پیدا کرنے والا، جُدا جُدا کرنے والا۔ اَلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کو، زمین اور آسمانوں کو پیدا کرنے والا۔ فَاطِر، اللہ کی صفت ہے۔ نحوی طور سے

بھی ترکیب میں اللہ ہی کی صفت ہے ۔ وَھُوَ یُطْعِمُ ؛ اور وہ کھلاتا ہے ، رزق دیتا ہے ۔ وَلَا یُطْعَمُ ؛ اورنہیں کھلایا جاتا ۔ سب اس کے محتاج ہیں ۔ وہ کھلاتا ہےتو سب جیتے ہیں ۔ خود وہ کھانے پینے کا محتاج نہیں ۔ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ ؛ اے پیغمبرتم یہ بھی کہہ دو ، بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے ، میں مامور ہوں ۔ اَنْ اَکُوْنَ ؛ کہ ہوجاؤں ۔ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ ؛ پیغمبر ہونے کی وجہ سے ، سب سے پہلے خدا کے سامنے گردنِ تسلیم جھکانے والا ، سب سے پہلے اسلام لانے والا ، خود کو خدا کے سپرد کرنے والا ۔ وَلَا تَکُوْنَنَّ ؛ اے مخاطب تو ہرگز نہ ہو ۔ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؛ مشرکین میں سے ، کسی اور کو خدا کا شریک بنانے والوں میں سے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہہ دو ، کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا والی (اور کارساز) بناؤں ؟ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا (نیست سے ہست کیا) وہ سب کو کھلاتا ہے اس کو کھانے کی حاجت نہیں (سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں) ۔ (یہ بھی) کہہ دو ، بے شک (میں مامور من اللہ ہوں) مجھے حکم دیا گیا کہ سب سے پہلے میں اللہ کے سامنے گردنِ تسلیم جھکادوں اور (اے مخاطب ! دیکھ) تو مشرکوں میں سے نہ بن (خدا کا کسی کو شریک نہ ٹھیرا) ۔

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾

قُلْ ؛ تم یہ بھی کہہ دو ۔ اِنِّیْ اَخَافُ ؛ مجھے خوف ہے ، میں ڈرتا ہوں ۔ اِنْ عَصَیْتُ ؛ اگر میں عصیان کروں ، نافرمانی کروں ، اگر حکم نہ مانوں ۔ رَبِّیْ ؛ میرے رب کا ، میرے پروردگار کا ۔ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ؛ بڑے دن یعنی روزِ قیامت کے عذاب سے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر ! ان سے) کہہ دو ، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے ۔

مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۶﴾

مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ ؛ جس شخص سے یہ عذاب پھیر دیا جائے ، جس کو عذاب نہ ہو ۔ یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ، بروزِ قیامت ۔ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؛ تو اس پر خدا نے بڑا رحم کیا ۔ وَذٰلِکَ ؛ اور یہی ، اور وہ ۔ اَلْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ؛ بڑی کھلی کامیابی ہے ، ظاہر فائز المرامی ہے ، بامرادی ہے ۔

ترجمہ :- جس سے اس دن وہ عذاب پھیرا جائے (اور وہ مبتلائے عذاب نہ ہو) تو اس پر (اللہ نے) یقیناً بڑا رحم کیا اور یہ ایک صریح کامیابی ہوگی (بامرادی ہوگی) ۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ
وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ ؛ اور اگر اللہ تم کو چھولے، پہنچا دے ۔ بِضُرٍّ ؛ کوئی ضرر، کوئی دکھ درد ۔ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ ؛ تو اس کو کوئی کھولنے والا نہیں ۔ دفع کرنے والا نہیں، ٹالنے والا نہیں ۔ كَشْفٌ ؛ کھولنا، پردہ ہٹانا ۔ اِلَّا هُوَ ؛ مگر وہ ۔ جب خدا کے سوائے آئی بلا کو ٹالنے والا نہیں، تو غیرِ خدا کو خدا ماننا باطل ہے ۔ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ ؛ اور اگر تم کو کوئی خیر اور بھلائی پہونچادے ۔ فَهُوَ ؛ پس وہ ۔ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ ؛ ہر شئے پر، ہر چیز پر ۔ قَدِيْرٌ ؛ قادر ہے ۔ جو چاہتا ہے کرسکتا ہے ۔ خدا کے سوا نہ کوئی تکلیف کو دور کرسکتا ہے نہ بھلائی کو دے سکتا ہے ۔ یہ دونوں کام صرف خدا کرسکتا ہے ۔

ترجمہ :- اور (اے انسان ضعیف البنیان) اگر اللہ تجھ کو کوئی ضرر پہنچائے تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں، مگر اسی کی ذات (وہی ٹالے تو ٹالے) اور اگر وہ تجھے کوئی خیر و بھلائی پہنچائے (تو اس کا ہاتھ پکڑنے والا کون ہے) تو وہ ہر شئے پر قادر ہے ۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۸﴾

وَهُوَ الْقَاهِرُ ؛ اور وہی ہے غالب، زبردست ہے ۔ قَهْرٌ ؛ غلبہ ۔ ذلیل کرنے کے معنٰی میں بھی آتا ہے ۔ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں پر ۔ عِبَادٌ ۔ عَبْدٌ کی جمع ہے اور عَبِيْدٌ بھی آتی ہے ۔ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ؛ اور وہ حکمت والا باخبر ہے ۔ حکومت کا قیام تین چیزوں پر ہے ۔ علم، حکمت، قدرت ۔ یہ سب باتیں صرف خدا میں ہیں ۔

ترجمہ :- اور وہی غالب ہے (زبردست ہے) اپنے بندوں پر اور وہ حکمت والا ہے باخبر ہے ۔

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ ۚ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ
هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ
قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۘ ﴿۱۹﴾ وقف لازم

قُلْ ؛ اے میرے پیارے نبی ! تم کہو، تم اُن سے ذرا پوچھو ۔ اَیُّ شَیْءٍ ؛ کیا چیز، کون شخص ۔ اَكْبَرُ شَهَادَةً ؛ شہادت کے لحاظ سے بڑا ہے، کون زیادہ واقف ہے، کس کی گواہی زیادہ معتبر ہے ۔ قُلِ اللّٰهُ ؛ تم کہہ دو اللہ ۔ شَهِيْدٌ بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ ؛ میرے اور تمہارے درمیان شاہد ہے اور گواہ ہے ۔ اس کا فرمانا باعثِ یقین ہے ۔ وَاُوْحِیَ اِلَیَّ ؛ اور مجھے وحی کی گئی ہے ۔

مجھ پر نازل کیا گیا ہے۔ هٰذَا الْقُرْاٰنُ ؛ یہ قرآن، مجھ پر یہ قرآن اِسی لئے اتارا گیا ہے۔ لِاُنْذِرَکُمْ بِهٖ ؛ کہ تم کو اس سے ڈراؤں اورخوابِ غفلت سے جگاؤں۔ وَمَنْۢ بَلَغَ ؛ اور ان کو بھی جس کو بھی یہ پہنچے۔ اَئِنَّکُمْ لَتَشْهَدُوْنَ ؛ کیا تم شہادت دیتے ہو، کیا تم دیکھتے سمجھتے ہو۔ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ ؛ کہ خدا کے ساتھ۔ اٰلِهَةً اُخْرٰی ؛ دوسرے معبود بھی ہیں۔ قُلْ لَّآ اَشْهَدُ ؛ تم کہہ دو، نہ میں اس کا یقین رکھتا ہوں، نہ اس کی شہادت دیتا ہوں۔ قُلْ ؛ تم یہ بھی کہہ دو۔ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؛ معبودِ برحق تو صرف ایک ہے۔ وَاِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ ؛ بے شک میں تو بری ہوں، بیزار ہوں، ہرگز نہیں مانتا۔ مِمَّا تُشْرِكُوْنَ ؛ ان چیزوں سے کہ تم شرک کرتے ہو، تمہارے شرک سے، تمہارے خیالی دیوتاؤں سے۔

ترجمہ:- (اے رسولِ کریم!) کہو (پوچھو) سب سے زیادہ معتبر اور بڑی گواہی کس کی ہے؟ تم کہہ دو اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے (وہی ہمارے حال سے واقف ہے) اور مجھ پر یہ قرآن (اس لئے اتارا گیا ہے اور اس) کی وحی اس لئے ہوئی ہے کہ تم کو اور ان لوگوں کو بھی جن کو اس کی اطلاع پہونچی ہے ڈراؤں (اور باخبر کردوں)۔ کیا تم (واقف ہو) اس بات کی شہادت دیتے ہو کہ خدا کے ساتھ اور دوسرے معبود بھی ہیں؟ تم کہہ دو! میں تو ایسی شہادت نہیں دے سکتا (نہ اس بات کا یقین کرتا ہوں) تم کہہ دو برحق خدا تو ایک ہی ہے۔ اور میں تمہارے اس شرک سے (بیزار ہوں) بری ہوں (میں ہرگز اس شرک کی جرأت نہیں کرسکتا)۔

وقف لازم

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۚ﴿۲۰﴾ ۸ع۲

اَلَّذِیْنَ ؛ وہ لوگ جو۔ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ ؛ جن کو ہم نے قرآن پہونچایا، اہلِ کتاب۔ یَعْرِفُوْنَهٗ ؛ اس کتاب یعنی قرآن کو جانتے ہیں، یا پیغمبر کو پہچانتے ہیں یا اسلام کو حق جانتے ہیں یا اس پاک تعلیم کی معرفت رکھتے ہیں۔ كَمَا یَعْرِفُوْنَ ؛ جس طرح وہ جانتے ہیں۔ اَبْنَآءَهُمْ ؛ اپنی اولاد کو، اپنے بیٹوں کو۔ مگر ہٹ دھرمی کر رہے ہیں۔ ایک نخوت وخود پسندی ہے جس کی وجہ سے نہیں مانتے۔ اَلَّذِیْنَ ؛ جن لوگوں نے۔ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ؛ اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا۔ اپنا نقصان آپ کیا، اپنے ہاتھ سے اپنی تباہی کی۔ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ؛ وہ ایمان نہیں لاتے، وہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔

ترجمہ:- جن کو ہم نے یہ کتاب دی (یہ اہلِ کتاب یہودی اور نصرانی) اس (قرآن اور پیغمبر اور اس کی تعلیم) کو خوب جانتے ہیں (پہچانتے ہیں) جس طرح اپنی اولاد کو جانتے ہیں۔ (مگر) جو (بدنصیب ہیں) اپنے آپ کو خسارے میں ڈالے ہیں تو وہ (ہرگز) ایمان نہیں لائیں گے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَمَنْ اَظْلَمُ ؛ اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے ۔ مِمَّنْ ؛ اس شخص سے جو ۔ اِفْتَرٰی ؛ دل سے لگایا ۔ باندھا ، گھڑا ، لگایا ، افترا پردازی کی ۔ عَلَی اللّٰهِ ؛ اللہ پر ۔ کَذِبًا ؛ جھوٹ ، کذب ۔ اِفْتَرٰی کَذِبًا ؛ جھوٹ گھڑا ، افترا پردازی کی ۔ خدا کا کوئی شریک نہیں ، مگر وہ ظالم خدا پر جھوٹ باندھتا ہے کہ اس کے شریک ہیں ۔ اَوْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ ؛ یا اس کی آیتوں کی تکذیب کی ، جھٹلایا ، نہ مانا ۔ اِنَّهٗ ؛ بات یہ ہے ۔ یہ ضمیر شان ہے ۔ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ ظالموں کو کچھ فلاح نہیں ، کامیابی نہیں ۔ شرک سے بڑھ کر کیا ظلم ہوگا ۔ کیا افترا ہوگا ۔

ترجمہ :- اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر افترا پردازی کرے (اس پر جھوٹ باندھے اور شرک کرے) یا اس کی آیتوں کی تکذیب کرے (اور جھٹلائے) ۔ بات یہ ہے کہ ظالموں کو فلاح نہیں (کامیابی نہیں) ۔

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَيْنَ
شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۲۲﴾

وَیَوْمَ ؛ اس دن کو یاد کرو ، اس دن کا خیال کرو ۔ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ؛ کہ ہم ان سب کا حشر کریں گے ، اکٹھا کریں گے ۔ ثُمَّ نَقُوْلُ ؛ پھر ہم کہیں گے ۔ لِلَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے شرک کیا ، مشرکوں کو ، جو خدا کے سوا دوسروں کو اس کا شریک مانتے تھے ۔ اَیْنَ شُرَکَاؤُکُمْ ؛ تمہارے شریک ، ساتھی کہاں ہیں ؟ اَلَّذِیْنَ ؛ جن کا ۔ کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ؛ تم زعم کرتے تھے ، تم جھوٹے دعوے کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور (ذرا اس دن کو اپنے پیشِ نظر رکھو) جس دن ہم سب کا حشر کریں گے ۔ پھر ہم مشرکوں سے پوچھیں گے ، وہ تمہارے شریک کہاں ہیں جن کا تم دعویٰ کرتے تھے ۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ﴿۲۳﴾

ثُمَّ لَمْ تَکُنْ فِتْنَتُهُمْ ؛ پھر ان کی فتنہ پردازی کچھ نہ رہی ، ان کی چالاکی کچھ نہ چلی ۔ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا ؛ مگر یہ کہ انھوں نے کہا ۔ ایک اور جھوٹ بات کہی ۔ وَاللّٰهِ رَبِّنَا ؛ ہمارے پروردگار اللہ کی قسم ۔ مَا کُنَّا مُشْرِکِیْنَ ؛ ہم مشرک تھے ہی نہیں ، ہم نے خدا سے شرک کیا ہی نہیں ۔ پھر ان کا بس نہ چلا تو اور جھوٹ کہنے لگے ۔ اللہ پاک کی قسم ، پاک پروردگار کی قسم ، ہم نے کبھی شرک کیا ہی نہیں ۔

ترجمہ :- پھر ان کی فتنہ پردازی اور چالاکی کچھ نہ چلی مگر یہ کہ انھوں نے کہا کہ اللہ کی ہمارے پروردگار کی قسم (ہم نے کبھی شرک کیا ہی نہیں) ہم مشرک تھے ہی نہیں ۔

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

اُنْظُرْ ؛ دیکھو۔ كَيْفَ ؛کیسا۔ كَذَبُوْا ؛ جھوٹ کہا۔ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ؛ اپنے آپ پر، اپنے آپ پر کیسے جھوٹ بولتے ہیں۔عمر بھر شرک کیا اور اب کہتے ہیں ہم مشرک نہ تھے۔ وَضَلَّ عَنْهُمْ ؛ اور ان سے کھو گیا، بے راہ ثابت ہوا، اکارت گیا۔ غلط ثابت ہوا۔ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ؛ جو افترا کرتے تھے، جو جھوٹ کہتے تھے، جو فتنہ پردازی کرتے تھے۔

ترجمہ :- دیکھو یہ اپنے آپ پر کیسا جھوٹ لگا رہے ہیں (شرک کرنا اور پھر اس سے انکار بھی کرنا) یہ ساری افتراء پردازیاں بے راہ اور بے فائدہ نکلیں (انکار کرنے سے پھر کچھ حاصل نہ ہوا)۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ

وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۭ

حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۵﴾

وَمِنْهُمْ ؛ اور ان میں سے بعض۔ مَنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ؛ جو تمہاری باتیں کان لگا کر سنتے بھی ہیں۔ وَجَعَلْنَا ؛ اور ہم نے کردیا۔ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ؛ ان کے دلوں پر۔ اَكِنَّةً ؛ پردے۔ جمع كِنٌّ ؛ پردہ۔ اَنْ يَّفْقَهُوْهُ ؛ کہ سمجھیں یعنی سمجھنے سے روکنے کے لئے یعنی تفقہ فی الدین نہ حاصل ہونے کے لئے۔ گویا ان کے دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ جو چیز طبعی اور ناقابلِ اصلاح ہوجاتی ہے اس کی نسبت خدائے تعالیٰ کی طرف کردی جاتی ہے ورنہ مسبب بلا واسطہ خود ان کی ذات ہے، ان کی حقیقت ہے۔ یاد رکھو کہ خدائے تعالیٰ کے اسماء صفات کی تجلی، اس کی وجود بخشی، اچھی کیونکہ وہ خیرِ محض ہے۔ مگر ناقص حقیقت پر ایسی تجلی ہوتی ہے کہ ان کا انعکاس ناقص اور برا ہوتا ہے۔

وہی نمایاں ہوتا ہے ÷ جس کی جیسی فطرت ہے (حسرت صدیقی)

خدا کو کیا ملامت کرتے ہو اپنی ناقص طبیعت کو ملامت کرو۔ یہ کیوں؟ اس کے اقتضاء کی وجہ سے ایسا برا انعکاس ہوتا ہے۔ فَقَهَ يَفْقَهُ فَقْهًا بابِ فَتَحَ غور و فکر کرنا۔ فَقُهَ يَفْقَهُ فَقْهًا ؛ کسی کی طبیعت کا بافہم ہونا۔ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ ؛ اور ان کے کانوں میں۔ وَقْرًا ؛ بوجھ۔ اونچا سننا، ثقلِ سمع۔ جَعَلْنَا کا مفعول ہے۔ وَاِنْ يَّرَوْا ؛ اگر یہ دیکھ بھی لیں۔ كُلَّ اٰيَةٍ ؛ تمام نشانیوں کو، ہر قسم کی علامت کو، آثار کو۔ لَا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؛ ان پر کبھی ایمان نہ لائیں گے۔ انھیں کبھی یقین نہ ہوگا۔ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْكَ ؛ یہاں تک کہ جب تمہارے پاس آئیں گے تو وہی مرغ کی ایک ٹانگ، وہی ہٹ دھرمی، وہی کج بحثی۔ يُجَادِلُوْنَكَ ؛ تم سے جھگڑیں گے، جنگ و جدل کریں گے۔ مجادلہ و جدال کریں گے۔ وہی لڑائی، وہی جھگڑا۔ يَقُوْلُ ؛ کہیں گے۔ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا۔ منکرین، جن کے دلوں میں کفر بھرا ہے۔ اِنْ هٰذَآ ؛ نہیں ہے یہ۔ اِلَّآ ؛ مگر۔ اَسَاطِيْرُ

الْاَوَّلِیْنَ ؛ پرانی کہانیاں ۔ اُسْطُوْرَۃٌ ؛ کی جمع ہے ، قصّہ ، کہانی ، داستان ، اسٹوری (STORY) ہسٹری (HISTORY) سطر ،لکھنا ۔ مسطور ،مکتوب ۔ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ؛ پرانی داستانیں ۔ نئی بات کیا ہے؟ وہی اگلے لکھے ہوئے قصے کہانیاں ۔

ترجمہ :- اور ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو تمہاری باتوں کو کان لگا کر سنتے بھی ہیں (مگر کیا حاصل !) سمجھنے کے متعلق ان کے دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں (لہذا وہ کچھ نہیں سنتے) ان کے کانوں میں بوجھ ہے (سنتے بھی ہیں تو بہت کم کہ کفر و شرک ان پر ایسا چھا گیا ہے) کہ دنیا بھر کی آیتیں اور نشانیاں دیکھ بھی جائیں تو ان پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے ۔ لہذا وہ جب تمہارے پاس آتے ہیں تو پھر وہی لڑنا جھگڑنا (کٹ حجتی اور کج بحثی کرنا) یہ منکرین کہیں گے ، کہ یہ تو نری کہانیاں ہیں پرانی داستانیں ہیں (سنتے سنتے ہمارے کان تو بہرے ہوگئے) ۔

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

وَهُمْ ؛ اور وہ ۔ یَنْھَوْنَ ؛ دوسروں کو منع کرتے ہیں ، نہی کرتے ہیں ، روکتے ہیں ۔ عَنْهُ ؛ اس سے ،تعلیم نبوی اور اسلام وقرآن سے ۔ وَیَنْئَوْنَ عنه ؛ اور دور بھاگتے ہیں ، اس سے روگردانی کرتے ہیں ۔ نَأَی یَنْأَی نَأْیًا ؛ اعراض کرنا، دور رہنا ۔ یہ نہ خود ایمان لاتے ہیں نہ دوسروں کو ایمان لانے دیتے ہیں ۔ وَاِنْ یُّھْلِکُوْنَ ؛ اور یہ ہلاک نہیں کرتے ، تباہ نہیں کرتے ۔ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ ؛ مگر اپنے آپ کو ۔ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ؛ اور ان کو اس کا شعور نہیں ، کچھ نہیں سمجھتے ، محسوس نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- وہ اس سے (تعلیم نبویؐ اور اسلام وقرآن سے) دوسروں کو روکتے ہیں اور (خود بھی) دور بھاگتے ہیں ۔ (مگر اس کا نتیجہ کیا ہے ؟) یہ اپنے آپ ہی کو تباہ کرتے ہیں ، ہلاک کرتے ہیں مگر اس کا ان کو شعور تک نہیں ، (ادراک نہیں) ۔

ان خانہ خرابوں کا قیامت میں کیا حال ہوگا :

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۷﴾

وَلَوْ تَرٰی ؛ اور کاش تم بھی دیکھتے ۔ اِذْوُقِفُوْا ؛ جب کہ وہ کھڑے کیے گیے ہیں ۔ وَقَفَ ، یَقِفُ ، وَقْفًا ؛ ٹھیرنا ۔ وُقُوْفًا ؛ ٹھیرانا ۔ عَلَی النَّارِ ؛ آگ کے کنارے ، دوزخ کے پاس ۔ ان بدنصیبوں کو اس وقت کچھ عقل آئے گی اور کہہ اٹھیں گے ۔ فَقَالُوْا ؛ پھر کہیں گے ۔ یٰلَیْتَنَا ؛ کاش ہم ۔ نُرَدُّ ؛ دنیا میں پھر لوٹائے جائیں ۔ اور ہم کو دوبارہ آنے کا موقع ملے ۔

وَلَا نُكَذِّبَ ؛ اور ہم تکذیب نہ کریں ، نہ جھٹلائیں ۔ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا ؛ ہمارے رب کی آیتوں کو ۔ وَنَكُوْنَ ؛ اور ہم ہوجائیں ۔ نُكَذِّبَ اور نَكُوْنَ ، دونوں کا جواب ہیں اس لئے منصوب ہیں ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مومنوں میں سے ، ایمانداروں میں سے ۔

ترجمہ :- اور (اے مخاطب) کاش تو بھی دیکھ لیتا جب کہ وہ دوزخ کے پاس کھڑے کئے گئے ہیں (یا اگر دیکھ لیتا تو بڑا خوفناک منظر دیکھتا کہ منکرین بے قرار ہیں اور اپنی غلطیوں پر نادم ہیں) اور کہتے ہیں کاش ہم (دنیا میں) پھر بھیجے جاتے اور ہمارے رب کی آیتوں کی تکذیب نہ کرتے (اور ان کو نہ جھٹلاتے) اور ہم مومنین میں سے ہوتے (تو ہماری ایسی تباہی نہ ہوتی ، اس طرح سخت عذاب نہ ہوتا) ۔

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٨﴾

بَلْ بَدَا لَهُمْ ؛ بلکہ ان پر ظاہر ہوگیا ۔ مَا كَانُوْا ؛ جو تھے ۔ يُخْفُوْنَ ؛ مخفی رکھتے ، چھپاتے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ یعنی ان پر اس کی برائی کھل گئی ۔ مگر حبِ دنیا ایسی بری بلا ہے اور دلکشی رکھتی ہے کہ وَلَوْ رُدُّوْا ؛ اور اگر واپس بھی بھیجے جائیں اور دوبارہ دنیا میں آئیں ۔ لَعَادُوْا ؛ البتہ عود کریں گے ، دوبارہ پھر کریں گے ۔ لِمَا نُهُوْا عِنْهُ ؛ اس چیز کو کہ جس سے ان کو نہی کی گئی تھی ، ممانعت کی گئی تھی ، روکا گیا تھا ۔ وَاِنَّهُمْ ؛ اور بے شک وہ ، یقیناً وہ لوگ ۔ لَكٰذِبُوْنَ ؛ البتہ جھوٹے ہیں ، کذاب ہیں ۔

ترجمہ :- بلکہ جو کچھ یہ چھپایا کرتے تھے (دل کا مرض ، طبیعت کی کمزوری) اس سے پہلے ، وہ سب ظاہر ہوگئی ۔ (اس سے بچنے کے لیے اظہارِ ندامت کر رہے ہیں) اگر یہ (دنیا کی طرف) لوٹائے بھی جائیں تو (ان کی غفلت ورزی کا تقاضا ہے کہ) اسی بات پر پڑ جائیں جس سے انھیں روکا گیا تھا اور یہ بے شک (اظہارِ ندامت میں) جھوٹے ہیں ۔

حشر ونشر کا نہ ماننا ، مر کر اُٹھنے کا یقین نہ رکھنا ، خدا کی بازپرس کو نہ ماننا ، ساری تباہ کاری کی اصل ہے ، بداعمالیوں کی جڑ ہے ، وہ کہتے ہیں :

وَقَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٢٩﴾

وَقَالُوْا ؛ اور وہ کہتے ہیں ۔ اِنْ هِيَ ؛ نہیں ہے یہ ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ حَيَاتُنَا الدُّنْيَا ؛ ہماری دنیا کی زندگی ، یعنی جو کچھ ہے بس دنیا ہے ۔ وَمَا نَحْنُ ؛ اور ہم نہیں ہیں ۔ بِمَبْعُوْثِيْنَ ؛ مرنے کے بعد اٹھائے جانے والے ۔ بَعْثٌ ؛ قبروں سے مردوں کا نکالا جانا ۔ بَعَثَ ؛ بھیجا ، پیغمبر مبعوث ہوا (بھیجا گیا) ۔

ترجمہ :- اور وہ کہتے ہیں کہ ہماری تو یہی صرف دنیا کی زندگانی ہے اور مرنے کے بعد ہم اُٹھائے نہ جائیں گے ۔

ان منکرینِ حشر ونشر کا کیا حال ہوگا جب ان سے سوال ہوگا ۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ

قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع ۳ ۹

وَلَوْ تَرٰٓى ؛ اور اے مخاطب کاش تو بھی اس منظر کو دیکھتا ، اور اگر تو اس حال کو دیکھتا تو نہایت خوفناک پاتا ۔ اِذْوُقِفُوْا ؛ جب کہ وہ ٹھیرائے گئے ہیں ، کھڑے کیے گیے ہیں ۔ عَلٰى رَبِّهِمْ ؛ اپنے رب کے سامنے ۔ جب وہ دربارِ خداوندی میں حاضر کئے جائیں گے ۔ قَالَ ؛ تو اللہ ذوالجلال پوچھے گا ۔ اَلَيْسَ ؛ کیا نہیں ہے؟ هٰذَا ؛ یہ ، یعنی مرکر اٹھنا ۔ بِالْحَقِّ ؛ برحق ، سچ ۔ انکار کی کوئی صورت نہیں ۔ قَالُوْا ؛ اقرار کریں گے ، کہیں گے ۔ بَلٰى ؛ کیوں نہیں ، بے شک یہ حق ہے ۔ وَرَبِّنَا ؛ ہمارے رب کی قسم ۔ قَالَ ؛ خدائے تعالےٰ فرمائے گا ۔ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؛ اب عذاب کو چکھو ، عذاب کے مزے لوٹو ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ؛ بہ سبب اس کفر کے کہ تم کرتے تھے ، اپنے کفر کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- اور (اے مخاطب) تو بھی دیکھ لیتا کہ یہ (منکرین) دربارِ الٰہی میں حاضر کئے گئے ہیں وہ پوچھ رہا ہے کیا مرکر اُٹھنا برحق نہ تھا ؟ اور وہ عرض کر رہے ہیں جی ! کیوں نہیں ہمارے پاک پروردگار کی قسم وہ فرمائے گا اپنے کفر کی وجہ سے اب عذاب کے مزے لوٹو ۔

صاحبو ! دین و دنیا دونوں کی تباہی کا سب سے بڑا باعث کیا ہے؟ ہمارے خیال میں موت کو بھول جانا ، خدا کی بازپرس سے غافل رہنا ۔ ہر چیز کا ایک سبب ہوتا ہے ، ایک علّت ہوتی ہے ، اُس سے غرض ہوتی ہے ۔ کیا دنیا میں جو کچھ ہیں سب کام کے ہیں ؟ اور بے کار ہیں تو ایک ہم ۔ حالانکہ اشرف المخلوقات ہونے کے مدعی بھی ہیں ۔ خدا نے سب کو تمہارے لئے پیدا کیا اور تم کو اپنے لئے ۔ تم بے کار نہیں ہو ، تمہارے ذِمّہ بھی کام ہیں ۔ تم بڑے ہو تو تمہارے پیدا کرنے کے اغراض و مقاصد بھی بڑے ہی ہیں ۔ تمہارے بھی فرائض ہیں ۔ تمہارے ذِمّہ بھی واجبات ہیں ۔ اُن کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا ۔ عمر بھر خدا کی مرضی کے خلاف کام کرتے رہے تو خدا کو کیا منھ دکھاؤ گے ؟ اور اس کو کیا جواب دوگے ؟ رعایا ، حاکم کی خلاف ورزی کرتی ہے تو اس کو سزا دی جاتی ہے ، اولاد شرارت کرتی ہے تو ان کو تنبیہ کی جاتی ہے ۔ تم خدا کے خلاف کرتے جاؤ گے اور یہ سمجھو گے کہ نہ کوئی تمہارا نگران کار ہے ، نہ مرکر اُٹھنا ہے ، نہ خدا کے سامنے جواب دہی کرنا ہے ۔ مرنا حق ہے ، جنت حق ہے ، دوزخ حق ہے ۔ دنیا کی سزائیں ، حاکموں کی عقوبتیں چند روزہ ہیں ۔ مگر خدا کی سزائیں سخت ہیں ، دراز ہیں ۔ اُن سے بچانے والا کوئی نہیں ۔ خدا ہی بچائے تو بچ سکتے ہیں ۔ کب تک خوابِ غفلت میں سوتے پڑے رہوگے ۔ اُٹھو ، بیدار ہو اور خدا کی بندگی کے لیے تیار ہو جاؤ ۔

ذرا سوچو ، تم نہایت ضعیف اور ناتوان ہو اور خدا نہایت قوی اور زبردست ہے ۔ خدائے جل جلالہ کی مخالفت چھوڑو اور اس اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ کی چادرِ رحمت کو اوڑھ لو ۔ پھر تو تمہاری دنیا بھی اچھی اور آخرت بھی اچھی ۔ ورنہ پچھتاؤ گے ۔ کفِ افسوس ملوگے اور حاصل کچھ نہ ہوگا ۔ اللہ توفیقِ نیک کو ہمارا رفیق بنائے اور توبۃ النصوح سے ہم کو سرفراز کرے اور ہم کو اپنے فضل وکرم کے زیرِ سایہ رکھے ۔ آمین ۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا ۙ وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾

قَدْخَسِرَ ؛ یقیناً خسارے میں پڑے ہیں ، نقصان میں ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا ؛ جنھوں نے تکذیب کی جھٹلایا ، نہ مانا ۔ بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی ملاقات کو ، دربارِ الٰہی میں جانے کو ۔ انھوں نے خدا کے پاس حاضری سے انکار کیا وہ تو بڑے گھاٹے میں ہیں ۔ حَتّٰۤی اِذَا ؛ یہاں تک کہ جب ۔ جَـآءَتْهُمْ ؛ ان کے پاس آجائے ۔ اَلسَّاعَةُ ؛ معین گھڑی ، وقتِ مقررہ ۔ موت کی گھڑی ، قیامت کا دن ۔ بَغْتَةً ؛ یکا یک ، ناگہانی طور سے ۔ قَالُوْا ؛ کہہ اٹھیں گے ۔ یٰحَسْرَتَنَا ؛ اے ہماری حسرت ، افسوس ۔ عَـلٰی مَـا فَـرَّطْنَا فِیْهَا ؛ اس چیز پر کہ ہم نے کوتاہی کی ، تقصیر کی ۔ کرنے کا کام نہیں کیا ۔ وَهُـمْ یَـحْمِلُوْنَ ؛ اور وہ اٹھائے ہوئے ہیں ۔ اَوْزَارَهُمْ ؛ اپنے بوجھوں کو ، اپنے گناہوں کو ۔ عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ ؛ اپنی پیٹھوں پر ، پشتوں پر ۔ اَلَا ؛ ہاں ۔ سَـآءَ ؛ برا ہے ۔ سُوْءٌ ؛ برائی ۔ مَا یَزِرُوْنَ ؛ جو وہ اٹھاتے ہیں ، لادتے ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً یہ لوگ بڑے نقصان اور خسارے میں پڑے ہیں ، جنھوں نے خدا سے ملنے کو نہ مانا (اس کی تکذیب کی) ، یہاں تک کہ جب آنے والی گھڑی دفعتہً آجائے گی (یعنی مرنے کا وقت آجائے گا یا قیامت آجائے گی) تو اس وقت کہیں گے افسوس صد افسوس ! ہماری اُن کوتاہیوں پر جو ہم نے کیں (اور اس تقصیر پر جو ہم سے صادر ہوئی ۔ اس وقت ان کا کیا حال ہوگا) وہ اس وقت اپنے گناہوں کی گٹھڑی اپنی پیٹھوں پر لادے ہوئے ہوں گے ۔ سو کیا ہی برا (بوجھ ہے ، گناہوں کا پشتارہ) ہے جو یہ اپنی پیٹھوں پر لاد رہے ہیں ۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾

وَمَـا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ؛ اورنہیں ہے دنیا کی زندگی ۔ اِلَّا لَعِبٌ ؛ مگر کھیل ، عارضی خوشی ، تھوڑی دیر کی دل لگی ۔ وَلَهْوٌ ؛ بے فائدہ وقت گزاری ، بے کار کاموں میں وقت گزاری ، بے کار کاموں میں مشغولی ۔ دنیا ہمہ ہیچ و کارِ دنیا ہمہ ہیچ ۔ وَلَـلـدَّارُ الْاٰخِـرَةُ ؛ اور البتہ پچھلا گھر ، آخرت کا مقام ۔ خَیْرٌ ؛ اچھا ہے ، بہتر ہے ۔ لِـلَّذِیْنَ ؛ اُن لوگوں کے لئے جو ۔ یَتَّقُوْنَ ؛ خدا سے ڈرتے ہیں ، پرہیزگاری کرتے ہیں ، تقویٰ اختیار کرتے ہیں ۔ اَفَـلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے ۔

ترجمہ :- اور دنیا کی زندگی (کھیل تماشہ ہی ہے) لہو ولہب ہی ہے (بے کار کاموں میں مشغولی ہے) اور آخرت کا مقام خدا ترسوں کے لئے بہتر ہے ۔ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے ۔

غفلت کا پردہ آنکھوں پر پڑا ہے، با کار و بے کار کی تمیز نہیں، لہو و لعب میں عمر ہے کہ گزری چلی جارہی ہے اور لوگ ہیں کہ اس کو سمجھتے تک نہیں۔

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾

قَدْ نَعْلَمُ ؛ ہم جانتے ہیں، ہم خوب سمجھتے ہیں۔ اِنَّهٗ ؛ کہ بے شک وہ۔ عَلِمَ کے بعد عام طور سے بالفتح یعنی اَنَّ آتا ہے۔ مگر خبر پر جب لام آتا ہے تو اَنَّ اِنَّ ہوتا ہے۔ لَيَحْزُنُكَ ؛ البتہ تم کو حزن و ملال میں ڈالتا ہے، تم کو غمگین کرتا ہے۔ اَلَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ ؛ ان کا یہ کہنا۔ تم کو ان لوگوں کی باتوں سے حزن و ملال ضرور ہوتا ہے۔ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ ؛ پھر وہ بے شک تمہاری تکذیب نہیں کرتے۔ تم کو نہیں جھٹلاتے۔ کٹر سے کٹر منکر بھی تم کو سچا اور صادق اور امین کہتا ہے۔ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ ؛ مگر یہ ظالم، یہ سیاہ دل، یہ اپنا نقصان آپ کرنے والے۔ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ خدا کی آیتوں سے۔ يَجْحَدُوْنَ ؛ انکار کرتے ہیں، ہٹ دھرمی کرتے ہیں۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) ہم خوب سمجھتے ہیں کہ ان کی باتوں سے تم کو رنج ہوتا ہے (کیونکہ وہ تم کو جھٹلاتے ہیں) مگر یہ ظالم تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ خدا کی نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں (تم سچے، تمہاری تعلیم سچّی، تمہارا جھٹلانا خدا کا جھٹلانا ہے۔ اس کی آیتوں سے ہٹ دھرمی کرنا ہے)۔

پیارے پیغمبر! ان ظالموں کی ہٹ دھرمیوں سے دل گرفتہ نہ ہو، ہمیشہ سے حق پرستوں کے مقابل ناحق پرست کھڑے ہی رہتے ہیں۔

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۴﴾

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ ؛ اور بے شک جھٹلائے گئے، البتہ تکذیب کی گئی۔ لامِ مکسور کے معنٰی واسطے اور لامِ مفتوح کے معنٰی بے شک، بہ تحقیق، البتہ، ضرور۔ لامِ مفتوح تاکید کے واسطے آتا ہے۔ رُسُلٌ ؛ پیغمبر، جمع رَسُوْلٌ۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ تم سے قبل، تم سے پہلے۔ پیغمبروں کا جھٹلانا کوئی نئی بات نہیں، تم سے پہلے بھی پیغمبر جھٹلائے گئے ہیں۔ لوگوں نے ان کو نہیں مانا۔ جھوٹا سمجھا۔ پھر اے پیغمبر! ان کے نہ ماننے سے تم کیوں رنج کرتے ہو۔ فَصَبَرُوْا ؛ پھر ان پیغمبروں نے صبر کیا، برداشت کرلیا۔ عَلٰى مَا كُذِّبُوْا ؛ مَا مصدری ہے۔ ان کے جھوٹا کہنے کو۔ وَاُوْذُوْا ؛ ان کی ایذا دہی کو، اور اس پر کہ وہ ایذا دیئے گئے۔ حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ ؛ یہاں تک کہ ان کے پاس آگئی۔ نَصْرُنَا ؛ ہماری فتح و نصرت۔ وَلَا مُبَدِّلَ ؛ اور کوئی بدلنے والا نہیں ہے۔ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی باتوں کو، اس کے قوانینِ قدرت کو۔ خدا کے قوانین اس طرح جاری ہیں کہ پیغمبر ہدایت کرتے ہیں،

بعض مانتے ہیں، بعض نہیں مانتے۔ ہر ایک اپنی فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ آخر میں کامیابی اور فتح مندی پیغمبروں اور حق پرستوں ہی کو ہوتی ہے۔ وَلَقَدْ جَآءَکَ ؛ اور تمہارے پاس تو آچکے ہیں۔ مِنْ نَبَاِئ الْمُرْسَلِیْنَ ؛ پیغمبروں کے کچھ اخبار، کچھ واقعات۔ پیغمبروں کی خبروں سے۔ پس اے پیغمبر! تم دل بھاری نہ کرو، رنج وغم نہ کرو۔ تم جوشِ تبلیغ میں چاہتے ہو کہ ساری دنیا مسلمان ہوجائے، سب ہدایت پرست ہوجائیں۔ یہ کلماتُ اللہ اور نوامیسِ الٰہی کے خلاف ہے۔

ترجمہ :- اور (اے پیغمبر!) تم سے پہلے اور پیغمبروں کی تکذیب کی گئی (ان کو نہ مانا گیا) اور اُنھوں نے ان کے جھٹلانے اور ایذا دہی کو برداشت کرلیا (اس پر صبر کیا) یہاں تک ہمارے پاس سے ان کو فتح ونصرت آپہنچی۔ خدا کی باتوں کو کوئی بدل نہیں سکتا اور تم کو تو پیغمبروں کے کچھ حالات پہنچ ہی چکے ہیں۔

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝۳۵

وَاِنْ کَانَ ؛ اور اگر یہ ہوا ہے۔ کَبُرَ عَلَیْکَ ؛ تم کو برا معلوم ہوا، تم پر شاق گزرا۔ تم پر گراں گزرا۔ اِعْرَاضُھُمْ ؛ ان کا اعراض کرنا۔ ان کا روگردانی کرنا، ان کا منھ پھیر لینا اور نہ ماننا۔ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ ؛ پھر اگر تم سے ہوسکتا ہے۔ اگر تم کو استطاعت ہے، طاقت ہے۔ اَنْ تَبْتَغِیَ ؛ کہ تم چاہو، ڈھونڈ نکالو۔ پیدا کرو۔ نَفَقًا ؛ سرنگ، سوراخ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں۔ اَوْسُلَّمًا ؛ یا سیڑھی۔ مادہ سَلم ہے۔ کیونکہ سیڑھی کے ذریعہ آدمی بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ فِی السَّمَآءِ ؛ آسمان میں۔ یعنی تحت الثریٰ تک زیر زمین پہنچ جاؤ یا بالائے زمین، آسمان تک پہنچ جاؤ۔ فَتَاْتِیَھُمْ بِاٰیَۃٍ ؛ پھر ان کے پاس بڑی نشانی لاؤ۔ یہ مانے ہیں نہ مانیں گے، ان میں ہدایت قبول کرنے کی قابلیت ہی نہیں۔ وَلَوْشَآءَ اللّٰہُ ؛ خدا چاہتا تو۔ لَجَمَعَھُمْ ؛ ان کو جمع کرتا۔ عَلَی الْھُدٰی ؛ ہدایت پر۔ (مگر خدا حکیم ہے)

دیتا ہے ہر اک کو حکیم ÷ جس میں جتنی لیاقت ہے (حسرت صدیقی)

خدائے تعالےٰ ہاتھی کو سونڈ دیتا ہے نہ کہ گھوڑے کو، کبوتر کو پر دیتا ہے نہ کہ بلی کو۔ دل میں خباثت بھری ہے تو لاکھ معجزے بتاؤ یہ انکار ہی کریں گے، یہ روز ایک تازہ معجزہ طلب کریں گے۔ فَلَا تَکُوْنَنَّ ؛ پھر (اے مخاطب!) تم نہ ہوجاؤ، نہ بنو۔ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ ؛ جاہلوں میں سے۔ تم ہرگز نادان نہ بنو۔ اور ان کی فطرت کے خلاف ہدایت کی اُمید نہ رکھو، ہدایت طلب نہ کرو۔

ترجمہ :- اگر تم پر ان کا اعراض (ان کی بے التفاتی) شاق گزر رہی ہے پھر اگر تم سے ہوسکے تو زمین میں ایک سرنگ یا آسمان تک ایک سیڑھی تلاش کرکے نکالو اور ان کے سامنے (بڑی سے بڑی نشانی) بڑے سے بڑا معجزہ دکھاؤ (یہ ہٹ دھرم نہ مانے ہیں نہ مانیں گے۔ اگر ان میں ہدایت کی قابلیت ہوتی) اور

النصف

اگر خدا چاہتا تو ان کو ہدایت پر جمع کر دیتا (اور وہ سب مسلمان ہو جاتے ۔ مگر خدا تو حکیم ہے جو کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے) (اے مخاطب ! لوگو!) تم (ان) نادانوں میں سے ہرگز نہ بنو۔

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؔ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾

اِنَّمَا ؛ اس کے سوانہیں ، یہی بات ہے ۔ یَسْتَجِیْبُ ؛ مانتے ہیں ، قبول کرتے ہیں ۔ موافق جواب دیتے ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ ؛ جو سنتے ہیں ، جو قبول کے کانوں سے سنتے ہیں ۔ ہم کہتے ہیں ۔ ’’ میں لاکھ کہتا ہوں ، چیختا چلاتا ہوں مگر میری کوئی نہیں سنتا ، میری کوئی نہیں مانتا‘‘ یعنی قبول وہی کرے گا جو دل لگا کر سنے گا ۔ یہ مردہ دل ہیں ، کچھ نہیں سنتے ۔ وَالْمَوْتٰی ؛ اور مُردے ۔ یَبْعَثُھُمُ اللّٰہُ ؛ اللہ ان کو قبروں سے اُٹھائے گا ۔ ان مُردوں کو خدا ہی زندہ کرے تو کرے ۔ ان مردہ دلوں کو اللہ ہی ہدایت کرے تو کرے ۔ ان کو سمجھانا مردوں کو زندہ کرنے کے برابر ہے ۔ اچھا ! صحیح بات اس وقت معلوم ہوگی جب کہ ان کی آنکھوں پر سے پردہ اُٹھے گا اور جب ۔ ثُمَّ اِلَیْہِ ؛ پھر اُسی کی طرف ۔ یُرْجَعُوْنَ ؛ لوٹائے جائیں گے ۔ ان کی واپسی ہوگی ، پھر کر آویں گے ۔

ترجمہ :- مانتے تو وہی ہیں جو سنتے اور کان رکھتے ہیں (یہ سنتے ہی کب ہیں یہ مردہ دل ہیں) اور (مردوں کو زندہ کرنا خدا ہی کا کام ہے) اللہ ہی مردوں کو جِلا سکتا ہے (اور ان مردہ دلوں کو ہدایت کرسکتا ہے) پھر اُسی کی طرف یہ سب لوٹائے جائیں گے (اُس وقت حق و باطل ظاہر ہوگا ، پیغمبر کے نہ ماننے کی برائی ظاہر ہوگی) ۔

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾

وَقَالُوْا ؛ اور (معترضین نے) کہا ۔ لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْہِ ؛ ان پر کیوں نہیں اتاری گئی ، نازل کی گئی ۔ اٰیَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ ؛ ان کے رب کے پاس سے کوئی بڑی نشانی ، کوئی بڑی آیت ۔ قُلْ ؛ تم کہو ۔ اِنَّ اللّٰہَ قَادِرٌ ؛ کہ اللہ قادر ہے ، کرسکتا ہے ۔ اس کو اس بات کی قدرت ہے ۔ عَلٰٓی اَنْ یُّنَزِّلَ اٰیَۃً ؛ کہ کوئی بڑی آیت اُتارے ۔ کوئی بڑی نشانی ظاہر کرے ۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ ؛ مگر ان کے اکثر ۔ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ نہیں جانتے ۔ موقع بے موقع کو نہیں سمجھتے ، اقتضائے محل سے واقف ہی نہیں ۔

ترجمہ :- اور (ان معترضین نے) کہا ، کیوں ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی آیت نہیں اتاری گئی (حالانکہ ایک آیت کے بعد دوسری آیت اتاری جارہی ہے مگر ان کی فرمائش کا سلسلہ کہیں ختم ہی نہیں ہوتا) ۔ تم کہو اللہ ایک اور نشانی کے ظاہر کرنے پر قادر ہے (وہ ایک اور آیت بھی اتار سکتا ہے) مگر ان میں کے اکثر نادان ہیں (ان کو یقین ہی نہیں ہوتا) ۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؛ اور نہیں ہے کوئی چلنے والا ۔ دَبَّ ، یَدِبُّ ، دَبًّا وَدَبِیْبًا ؛ چلنا ، رینگنا ۔ دَابَّةٌ ؛ جانور ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ کوئی زمین پر چلنے والا نہیں ہے ۔ وَلَا طٰٓئِرٍ ؛ اور نہ کوئی پرندہ ، کوئی اڑنے والا ۔ يَطِيْرُ ؛ اُڑتا ہے ۔ بِجَنَاحَيْهِ ؛ اپنے دونوں پروں سے ، بازوؤں سے ۔ اِلَّآ اُمَمٌ ؛ مگر جماعتیں ۔ اُمَّةٌ کی جمع ہے ۔ اَمْثَالُكُمْ ؛ تمہاری ہی جیسی ۔ ہم نے ان کی ضروریات ان کو دیں اور تم کو تمہاری ضروریات دے رہے ہیں اور دیں گے ۔ مَا فَرَّطْنَا ؛ ہم نے کوتاہی نہیں کی ۔ تَفْرِيْطٌ ؛ ضرورت سے کمی کرنا ۔ اِفْرَاط ؛ ضرورت سے زیادتی کرنا ۔ فِي الْكِتٰبِ ؛ کتاب میں ، صحیفۂ فطرت میں ۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ ، کسی چیز کی ۔ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ ؛ پھر وہ اپنے رب کی طرف ۔ يُحْشَرُوْنَ ؛ حشر کئے جائیں گے ، جمع کئے جائیں گے ۔ مرنے کے بعد ان کو معلوم ہوگا کہ خدا نے جو کچھ کیا برمحل کیا ، جس کو جو کچھ دیا حسبِ استحقاق دیا ۔

ترجمہ :- اور زمین پر چلنے والے جانور اور اپنے دونوں بازو سے اُڑنے والے پرندے تمہارے ہی جیسے ہیں (ہم نے انھیں ان کی ضروریات دیں اور تم کو تمہاری ضروریات) ۔ کتاب میں (صحیفۂ فطرت میں) جو کچھ ہے اس کے دینے میں کوئی کوتاہی نہیں کی (مگر یہ سب کب کھلے گا ؟) جب وہ اپنے رب کی طرف حشر کئے جائیں گے (قیامت ہوگی تو آنکھوں پر سے پردہ اُٹھے گا اور صحیح بات سمجھ میں آجائے گی) ۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ؕ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۹﴾

وَالَّذِيْنَ ؛ اور جو لوگ ، جنھوں نے ۔ كَذَّبُوْا ؛ تکذیب کی ، جھٹلایا ، نہ مانا ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کو ، ہماری نشانیوں کو ۔ صُمٌّ ؛ بہرے ہیں ۔ جمعِ اَصَمْ ۔ وَبُكْمٌ ؛ اور گونگے ہیں جمعِ اَبْكَمُ ۔ فِي الظُّلُمٰتِ ؛ اندھیریوں میں پڑے ہوئے ہیں ، انھیں کچھ نظر نہیں آتا ۔ نہ حق بات سنائی دیتی ہے نہ ان کے منھ سے نکلتی ہے ، نہ دکھائی ہی دیتی ہے ۔ یہ خدا کی حکمت ہے ۔ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ ؛ جس کو خدا چاہے ۔ يُضْلِلْهُ ؛ اس کو گمراہ رہنے دیتا ہے ۔ کیونکہ اس میں ہدایت قبول کرنے کی قابلیت نہ تھی ۔ وَمَنْ يَّشَاْ ؛ اور جس کو چاہتا ہے ۔ يَجْعَلْهُ ؛ اس کو کر دیتا ہے ۔ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛ صراطِ مستقیم پر ، راہِ راست پر ۔ کیونکہ اس کی فطرت اچھی تھی ، اس کی طبیعت میں صلاحیت تھی ۔

ترجمہ :- اور جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں (ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں) وہ بہرے اور گونگے ہیں (وہ) اندھیریوں میں پڑے ہوئے ہیں ۔ خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ رہنے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہِ راست پر لاتا ہے ۔(مگر کرتا وہی ہے جو اس کی حکمت کے لائق ہے، وہی قدیر بھی ہے حکیم بھی ہے)

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ اَرَءَ يْتَكُمْ ؛ بولو، خبر دو ۔ اَرَءَ يْتَ ؛ کے دو استعمال ہیں (۱) تمہاری کیا رائے ہے؟ تم کیا دیکھ رہے ہو؟ اور اس وقت اس کی پوری گردان ہوگی ۔ اَرَءَ يْتَ ـ اَرَءَ يْتُمَا ـ اَرَءَ يْتُمْ ؛ (۲) دوسرا استعمال یہ ہے ۔ اَرَءَ يْتَكُمْ ؛ اور اس کے معنٰی ہیں ،خبر دو ، بولو ۔ ہر حالت میں اَرَءَ يْتَ کی ضمائر کا محلِ اعراب کوئی نہیں ۔ ضمائر سے صرف مخاطب کا علم ہوتا ہے کہ وہ واحد ہے ،جمع ہے یا تثنیہ ہے ، مذکر ہے یا مؤنث ہے ۔جیسا ، ذٰلِكَ ـ ذٰلِكُمَا ـ ذَالِكُمْ ؛ غرضیکہ كُمْ ، اَرَءَ يْتَ کا مفعول نہیں اس کی حالت ایسی ہے ، جیسے اسمِ فعل ۔ اِنْ اَتٰـكُمْ ؛ اگر تمہارے پاس آجائے ،تم پر آپڑے ۔ عَذَابُ اللّٰهِ ؛ خدا کا عذاب ۔ اَوْاَتَتْكُمْ ؛ یا تمہارے پاس آجائے ۔ اَلسَّاعَةُ ؛ وہ گھڑی ۔ قیامت کا وقت ۔ موت کی ساعت ، پریشانی کا وقت ۔ اَغَيْرَ اللّٰهِ ؛ کیا غیرِ خدا کو ۔ تَدْعُوْنَ ؛ پکارتے ہو ، بلاتے ہو ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر سچے ہو تو بتاؤ ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو ، دیکھو (ذرا بولو تو) اگر تم پر اللہ کا عذاب آپڑے یا بری گھڑی (یا موت کی ساعت یا قیامت کا وقت) آجائے تو تم اللہ کے سوا کس کو پکارو گے؟ سچّے ہو تو بتاؤ ۔
(آدمی کو جب پریشانی آتی ہے تو خدا یاد آتا ہے) ۔

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ ۴ ع ۱۰

بَلْ اِيَّاهُ ؛ بلکہ اسی کو ۔ تَدْعُوْنَ ؛ پکارو گے ۔ فَيَكْشِفُ ؛ پس کھول دے گا ، دفع کردے گا ۔ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ ؛ جس کے دور کرنے کے لئے پکارو گے ۔ یعنی مصیبت کو ، پریشانی کو ۔ اِنْ شَآءَ ؛ اگر چاہے ۔ وَتَنْسَوْنَ ؛ اور بھول جاؤ گے ۔ نِسْيَانٌ ؛ بھول جانا ۔ مَا تُشْرِكُوْنَ ؛ جن کو تم خدا کا شریک کرتے ہو ۔

ترجمہ :- بلکہ اسی کو پکارو گے ، پھر اگر وہ چاہے تو جس مصیبت کے دفع کرنے کے لئے تم پکار رہے ہو اُس کو دفع کردے اور جن کو تم خدا کا شریک بناتے تھے اُن کو بھول جاؤ گے ۔

جب برا وقت آتا ہے اور چوطرف سے پریشانی آجاتی ہے تو سارے جھوٹے معبودوں کی طرف سے خیال پلٹ جاتا ہے اور خدا کو یاد کرنے لگتے ہیں ۔ کلکتہ میں عبدالرحیم نامی ایک دہریہ تھا ، مرنے لگا تو اللہ اللہ پکارنے لگا ۔ کسی نے

اس سے پوچھا، تم خدا کو مانتے نہ تھے، اب خدا کو کیوں یاد کر رہے ہو؟ اس نے کہا پھر کس کو پکاروں۔ غرضکہ سہارا ہے تو خدا کا، وہی خیر وشر کا مالک ہے، وہی مصیبتوں کا ٹالنے والا ہے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٤٢﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ؛ اور بے شک ہم نے بھیجا، ارسال کیا۔ اِلٰٓى اُمَمٍ ؛ اُمتوں کی طرف۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ تجھ سے قبل، تجھ سے پہلے۔ فَاَخَذْنٰهُمْ ؛ پھر ہم نے ان کو ماخوذ کیا، ان کو پکڑ لیا، ان کو مبتلا کیا۔ بِالْبَاْسَآءِ ؛ سختی میں، تنگی میں، تنگدستی میں۔ بَاْسٌ ۔ بُؤْسٌ بَاْسَآء ؛ سب کے معنی سختی کے ہیں۔ وَالضَّرَّآءِ ؛ ضرر میں، تکلیف میں۔ یہ تکلیف ان کو ہم نے کیوں دی؟۔ لَعَلَّهُمْ ؛ شاید کہ وہ، تاکہ وہ۔ يَتَضَرَّعُوْنَ ؛ تضرع وزاری کریں، روئیں گڑگڑائیں، اظہارِ عجز و نیاز کریں۔ اپنی بداعمالیوں سے باز آئیں، توبہ کریں۔

ترجمہ:- اور ہم نے تم سے پہلی اُمتوں کی طرف اپنے پیغمبر بھیجے اور ان کو سختی اور ضرر بھی دیا تاکہ (دربارِ الٰہی میں) تضرع وزاری کریں (اظہار عجز و نیاز کریں، توبہ کریں)۔

اپنی بداعمالیوں سے باز آئیں۔ گویا کہ یہ تھوڑی سی تکلیف جو پہنچائی گئی، صحتِ روحانی کا انجکشن تھا، کڑوی دوا تھی جو پلائی گئی، تاکہ ان کو صحت و عافیت نصیب ہو۔ مگر ان کی حالت کیسی تھی؟

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

فَلَوْلَآ ؛ تو ایسا کیوں نہیں ہوا۔ لَوْلَا اور لَوْمَا، کلمہ توبیخ ہیں، اظہارِ ناخوشی پر کہے جاتے ہیں، انھوں نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ اِذْ جَآءَهُمْ ؛ جب کہ ان کے پاس آگیا۔ بَاْسُنَا ؛ ہمارا عذاب، تکلیف۔ تَضَرَّعُوْا ؛ تضرع وزاری کرتے۔ یعنی تکلیف پہنچی تھی تو کیوں انھوں نے اظہارِ عجز و نیاز نہیں کیا۔ وَلٰكِنْ قَسَتْ ؛ مگر سخت و درشت ہوگئے۔ قُلُوْبُهُمْ ؛ ان کے دل۔ وَزَيَّنَ ؛ اور زینت دی اور خوشنما کر دکھایا۔ سنوارا۔ لَهُمْ ؛ ان کے لئے۔ اَلشَّيْطٰنُ ؛ شیطان نے۔ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان کاموں کو کہ وہ کرتے تھے، اُن کے اعمال کو۔

ترجمہ:- تو کیوں ایسا نہیں ہوا کہ جب ان کو سختی ہوئی تو (توبہ کرتے) تضرع وزاری کرتے۔ مگر ان کے دل تو سخت ہوگئے ہیں اور شیطان نے ان کی بداعمالیوں کو ان کے لئے خوشنما بنا کر بتایا ہے۔

وہ جو کچھ کرتے تھے ان کی نگاہ میں اس کو سنوار دیا تھا، آخر یہ سب کب تک؟

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ

حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾

فَلَمَّا نَسُوْا ؛ جب کہ وہ بھول گئے ۔ نِسْيَانٌ ؛ بھولنا ۔ مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ ؛ وہ جس کی یاد دہانی کی گئی تھی ، جس کی انھیں نصیحت کی گئی تھی ۔ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ ؛ ہم نے ان پر کھول دیے ۔ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر چیز کے دروازے ۔ اُن کے لئے ہر قسم کی سہولتیں پہنچائی گئیں ۔ عیش و عشرت کے دروازے ان کے سامنے کھول دیئے گئے ۔ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا ؛ یہاں تک کہ جب وہ خوش ہوگئے اور فرحت سے پھول گئے ۔ بِمَاۤ اُوْتُوْا ؛ اس چیز سے کہ انھیں دی گئی تھی ۔ اَخَذْنٰهُمْ ؛ ہم نے انھیں پکڑ لیا ، گرفتار کرلیا ۔ بَغْتَةً ؛ یکا یک ، ناگہاں ۔ فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ؛ تو وہ ناامید ہوگئے ۔ اَبْلَسَ الرَّجُلُ ؛ شکستہ دل ہوا ، غمگین ہوا ، رحمت سے مایوس ہوا ۔ لازم بھی آتا ہے اور متعدی بھی ۔ اسی سے ابلیس کا اشتقاق ہے ، کیونکہ وہ رحمتِ الٰہی سے مایوس ہے ۔

ترجمہ :- جب کہ انھیں جس کی یاد دہانی کی گئی تھی (پند و نصیحت کی گئی تھی) بھول گئے (اور اس پر کوئی دھیان نہیں دیا توجہ نہیں کی) اور ان کے سامنے ہم نے ہر قسم (کی عیش و عشرت) کے دروازے کھول دیے یہاں تک کہ جب وہ خوب خوش ہوئے (اور جو کچھ ان کو دیا گیا تھا ، اس سے مالا مال ہوگئے) تو ہم نے دفعتہً ان کو پکڑ لیا (گرفتار کرلیا) اور وہ اس وقت غمگین اور مایوس تھے ۔

(اب پچھتائے کیا ہووت ہے ÷ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت)

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۵﴾

فَقُطِعَ ؛ پھر کاٹ دی گئی ۔ دَابِرُ الْقَوْمِ ؛ قوم کی جڑ ۔ دُبُرٌ ؛ پیٹھ ۔ دَابِرٌ ؛ پیچھے رہنے والا ، خواہ زمانہ میں ہو ، خواہ مرتبہ میں ۔ اَلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ جنھوں نے ظلم کیا ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ اور تعریف ہے تو خدا ہی کی ہے ، سب تعریفوں کا مستحق خدا ہی ہے ۔ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ تمام جہانوں کا پروردگار ، پالنے والا ۔ جب ظالم لوگ ایسے کام کریں جو اس کی شانِ ربوبیت کے خلاف ہیں تو ان کو جڑ پیڑ سے کاٹ کر پھینک دینا ہی قابلِ تعریف ہے ۔

ترجمہ :- پھر تو ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی ۔ اور تعریف کا مستحق تو اللہ ہی ہے جو رب العلمین ہے ۔

(اُس کی ربوبیت کی شان کا تقاضا ہے کہ ایسے لوگوں کا جڑ پیڑ سے قلع قمع کردے جو دوسرے بندگانِ خدا کو تباہ کرتے ہیں ۔ بے شک تباہ کرنے والوں کو تباہ کرنا قابلِ تعریف ہے ، لائقِ ستایش ہے) ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَاَبْصَارَكُمْ وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ
مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ اَرَءَیْتُمْ ؛ کیا تم نے دیکھا ۔ اس کے متعلق تم کیا رائے رکھتے ہو ، ذرا بتادو ۔ اِنْ اَخَذَ اللّٰہُ ؛ اگر اللہ لے لے ۔ سَمْعَکُمْ ؛ تمہاری سماعت کو ، تمہارے کان کو ۔ وَاَبْصَارَکُمْ ؛ اور تمہاری بصارتوں کو ، تمہاری آنکھوں کو ۔ وَخَتَمَ ؛ اور مہر کردے ۔ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ ؛ تمہارے دلوں پر ۔ مَنْ اِلٰہٌ ؛ کون معبود ہے ؟ کون خدا ہے ؟ غَیْرُ اللّٰہِ ؛ اللہ کے سوا ۔ یَاْتِیْکُمْ بِہٖ ؛ جو تم کو وہ لادے جس کو خدا نے سمجھ دی ہے وہ صاف جواب دے گا کہ کوئی نہیں ہے ۔ اُنْظُرْ ؛ دیکھ ! کَیْفَ ؛ کیسا ۔ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ؛ ہم آیتوں اور نشانیوں کو اُلٹ پلٹ کرتے ہیں ۔ یعنی ہم آیتوں کو کس طرح مختلف طور سے ادا کرتے ہیں ۔ کس طرح ہم بار بار بیان کرتے ہیں ؟ ثُمَّ ھُمْ ؛ اس پر بھی وہ ۔ یَصْدِفُوْنَ ؛ پھر جاتے ہیں ، اعراض کرتے ہیں ۔

ترجمہ :۔ تم کہہ دو ! کبھی تم نے اس بات پر غور بھی کیا ، اگر اللہ تمہاری سماعت اور بصارت کو لے لے (اور تم کو بہرا اور اندھا بنادے) اور تمہارے دلوں پر مہر کردے تو کیا خدا کے سوائے (کوئی دیوتا ہے) کوئی معبود ہے جو اس (مذکور) کو تم کو پھر لادے (تم کو پھر سماعت ، بصارت بخش دے ، مہر توڑے) ۔ دیکھو ! ہم کس کس طرح سے اپنی آیتوں کو بیان کرتے ہیں (کہ کسی طرح سمجھ جائیں) مگر وہ ہیں کہ اعراض ہی کرتے ہیں (اور کچھ بھی توجہ نہیں کرتے) ۔

قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ اَرَئَیْتَکُمْ ؛ ابھی ہم نے بیان کیا کہ اَرَءَیْتَ کے معنٰی '' خبردو '' کے ہیں ۔ واحد ، تثنیہ جمع سب کو یہی کلمہ کہا جائے گا ۔ کُمْ ؛ کا کوئی محل اعراب نہیں ۔ صرف مخاطب کو بتائے گا کہ وہ جمع مذکر ہے ۔ ذرا بتا تو دو ! اِنْ اَتٰکُمْ ؛ اگر تمہارے پاس آجائے ۔ عَذَابُ اللّٰہِ ؛ خدا کا عذاب ۔ بَغْتَۃً ؛ دفعتہً ، اچانک ۔ ناگہاں طور سے ۔ اَوْجَھْرَۃً ؛ یا کھلم کھلا شور پکار سے ۔ ہانکے پکارے سے ۔ ھَلْ یُھْلَکُ ؛ کیا ہلاک کئے جائیں گے ؟ اِلَّا ؛ سوائے ۔ اَلْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ استفہام انکاری ہے ۔ یعنی ظالموں کے سوائے کوئی ہلاک نہ ہوگا ۔

ترجمہ :۔ تم کہو ، ذرا بتا تو دو ، اگر تمہارے پاس خدا کا عذاب دفعتہً یا ظاہر بظاہر آجائے تو کیا ظالموں کے سوائے کوئی اور بھی ہلاک ہوگا ؟ (ہرگز نہیں ، ظالم ہی تباہ ہوں گے) ۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾

وَمَا نُرْسِلُ ؛ ہم نہیں بھیجتے ، ارسال نہیں کرتے ۔ اَلْمُرْسَلِیْنَ ؛ رسولوں کو ، پیغمبروں کو ، فرستادوں کو ۔ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ ؛ مگر بشارت دینے والے ، خوشی کی خبریں سنانے والے ۔ کن کو؟ نیکوں کو ۔ وَمُنْذِرِیْنَ ؛ اور خوفناک چیزوں سے ڈرانے والے ۔ تکلیف دہ چیزوں سے خبردار کرنے والے ۔ کن کو؟ بدکاروں کو ۔ فَمَنْ اٰمَنَ ؛ پھر جو ایمان لایا ۔ وَاَصْلَحَ ؛ اور اصلاح کی اور درست کیا ۔ کن کو؟ اپنے نفس کو ، اپنے اعمال کو ۔ مَنْ لفظ کے اعتبار سے واحد ہے اور معنی کے اعتبار سے جمع ۔ لہٰذا مَنْ اٰمَنَ فَاَصْلَحَ ہے بصیغہ واحد ، اور معنی کے لحاظ سے جمع ہے ۔ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ ؛ ان پر کوئی خوف نہیں ، کوئی ڈر نہیں ۔ کیونکہ انھوں نے برے کام نہیں کیئے تھے ۔ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ؛ اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۔ اور نہ ان کو حزن و ملال ہوگا کیونکہ ان کے نیک ہونے کی وجہ سے ان کے مقاصد انھیں مل جائیں گے ۔ حزن تو اس وقت ہوتا کہ ان کا مقصد ان کے ہاتھ سے نکل جاتا ۔

ترجمہ :- اور ہم رسول نہیں بھیجتے مگر بشارت دینے والے (خوش خبری سنانے والے) اور (نقصان دہ اور بری باتوں سے) خبردار کرنے والے ۔ پھر جو ایمان لائے اور اپنی اصلاح کرلی (اپنے اعمال درست کیئے) تو ان پر کسی قسم کا ڈر خوف ہے ، نہ حزن و ملال ۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۴۹

وَالَّذِیْنَ ؛ اور جن لوگوں نے جھٹلایا ، تکذیب کی ۔ بِاٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کی ۔ یَمَسُّھُمُ الْعَذَابُ ؛ ان کو عذاب پہنچے گا ، وہ عذاب کے پنجے میں پکڑے جائیں گے ۔ (کیوں؟) ۔ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ؛ ان کی نافرمانی کی وجہ سے ، اس وجہ سے کہ وہ فسق و فجور میں مبتلا تھے ۔

ترجمہ :- اور جنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ، ان کی نافرمانی (اور فسق و فجور) کی وجہ سے ان پر عذاب آجائے گا ۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۭ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝۵۰ ع ۵ ع ۱۱

قُلْ ؛ (پیغمبر!) تم کہہ دو ۔ لَآ اَقُوْلُ لَکُمْ ؛ میں تم سے نہیں کہتا ۔ عِنْدِیْ ؛ میرے پاس ۔ خَزَآئِنُ اللّٰہِ ؛ اللہ کے خزانے ہیں ۔ یہ اس لئے کہا گیا ، جس کو دیکھو طالبِ دنیا ، بندۂ زر ۔ پیغمبر کے پاس پہنچے بھی تو وہی طلبِ مال ، وہی حُبِّ دولت ۔ وَلَآ اَعْلَمُ ؛ اور مجھے علم نہیں ، میں نہیں جانتا ۔ اَلْغَیْبَ ؛ غیب کی باتوں کو ۔

غیب کی باتوں کو خدا ہی جانتا ہے ، غیب کی کنجیاں خدا کے ہی ہاتھ میں ہیں ۔ خدا کا علم ذاتی ہے ۔ بندوں کو خدا کی تعلیم سے علم حاصل ہوتا ہے ، جتنا بتلایا دیکھ لیا ۔ بعض غیب کی باتیں خدا سے خاص ہیں ، بعض اپنے پیغمبروں کو بتلاتا ہے ۔ رسول اللہ ﷺ کو اولین و آخرین کے علم سے سرفراز کیا ۔ بعض اپنے خاص بندوں کو بھی غیب کی باتوں کا علم اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے ۔ بہر حال اللہ نے اپنے بندوں کو جتنا علم دیا اتنا علم ہوا ۔ جب بندوں کا وجود ہی بالذات نہیں تو ان کی کونسی چیز بالذات ہوگی ، اور ان کا علم کہاں سے بالذات ہوگا ۔

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؛ اور میں تم سے نہیں کہتا ۔ اِنِّیْ مَلَكٌ ؛ کہ میں فرشتہ ہوں ۔ جس کو دیکھو اصل مقصد سے کوسوں دور ، مافوق الفطرت چیزوں کی خواہش ، خوارقِ عادت کی فرمایش ۔ پیغمبر بھی ہو تو فرشتہ ہو ۔ غرض کہ نادانوں میں بڑی جدت پسندی ہے ۔ عجائب و غرائب کی طلب ۔ پیغمبر ہدایت کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے ۔ اِنْ اَتَّبِعُ ؛ میں اتباع نہیں کرتا ، میں پیروی نہیں کرتا ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ مَايُوْحٰی ؛ جو وحی کی جاوے ۔ اِلَیَّ ؛ میری طرف ۔ میرا کام ہے صرف احکامِ الٰہی کی اتباع کرنا ۔ قُلْ ؛ تم کہو ۔ هَلْ يَسْتَوِیْ ؛ کیا برابر ہوسکتے ہیں ۔ اَلْاَعْمٰی ؛ اندھا ، نابینا ۔ وَالْبَصِيْرُ ؛ اور دیکھنے والا ، بینا ، کیا نابینا اور بینا دونوں برابر؟ کیا عالم و جاہل دونوں برابر؟ کیا مسلم و کافر دونوں برابر؟ کیا نیکوکار اور بدکار دونوں برابر؟ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ؛ کیا تم غور و فکر نہیں کرتے ، کچھ سوچتے سمجھتے نہیں ۔

ترجمہ :- (پیغمبر) تم کہہ دو ۔ میں تم سے نہیں کہتا کہ خدا کے خزانے میرے پاس ہیں (جس کو چاہوں دوں گا) نہ میں غیب داں ہوں (کہ بے ضرورت بات بھی پوچھو تو جواب دوں) ۔ اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ میں فرشتہ ہوں (بلکہ میں آدمیوں میں سے ہوں ، آدمی ہوں) مگر وحیِ الٰہی کا تابع ہوں (اس کے حکم پر چلتا ہوں اس کی مرضی کے خلاف ایک لفظ میری زبان سے نہیں نکلتا ۔ بدتمیزی بڑی بری چیز ہے) ۔ کیا نابینا بینا دونوں برابر ہیں ؟ (کیا عالم و جاہل دونوں مساوی ہیں) ۔ کچھ تو سوچو ، (یہ کیا بدتمیزی ہے) ۔

واضح ہو کہ خوارقِ عادات ، معجزہ اور کرامات ، جادو اور منتر کا انسان بڑا خواہش مند ہے ، بڑا شوقین ہے ۔ جہاں کسی سے کوئی غیر معمولی چیز نمایاں ہوئی بس اس کو آسمان پر لے جاکر بٹھلا دیا ۔ اس عجائب پرستی نے لوگوں کو خاک میں ملا دیا ۔ بُت پرستی یہ کریں گے ، غیرِ خدا کو سجدہ یہ کریں گے ، احکامِ الٰہی سے کچھ پوچھو تو بے خبر ، سنتِ نبویؐ سے ناواقف ۔ بزرگوں کے پاس جاتے بھی ہیں تو کیوں ؟ حضرت ! مجھے بچہ نہیں ہوتا دعا کیجئے ، نوکری نہیں ہے ، کچھ پڑھنے بتایئے ، بہت دن سے میرا دوست بیمار ہے کچھ توجہ فرمایئے کہ اچھا ہوجائے ، میری فلاں چیز کھوگئی ہے ، کوئی تعویذ دیجئے ، میرا بچہ کھو گیا ہے ، کوئی ایسا نقش عطا کیجئے کہ گھبرا کر واپس آجائے ، فلاں کو آسیب ہوگیا ہے ایسا فتیلہ دیجئے کہ آسیب جل کر خاک ہوجائے ۔ غرض کہ طالبِ مولیٰ بہت کم ہیں ۔

جس کو دیکھو غرض کا بندہ ہے ÷ کوئی اپنا نظر نہیں آتا (حسرت صدیقی)

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾

وَاَنْذِرْبِهٖ ؛ اور اس (قرآن) سے ان لوگوں کو خبردار کردو ۔ اَلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ ؛ جو ڈرتے ہیں ۔ اَنْ يُّحْشَرُوْا ؛ اس بات سے کہ ان کا حشر ہو، وہ جمع کئے جائیں ۔ اِلٰى رَبِّهِمْ ؛ ان کے رب کی طرف ۔ لَيْسَ لَهُمْ ؛ ان کے لئے نہیں ہے ۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ خدا کے سوائے ۔ وَلِيٌّ ؛ حمایتی ، دوست ، مددگار ۔ وَلَا شَفِيْعٌ ؛ اور نہ سفارشی ، شفاعت کرنے والا ۔ لَعَلَّهُمْ ؛ تاکہ وہ ، شاید کہ وہ ۔ يَتَّقُوْنَ ؛ تقویٰ اختیار کریں ۔ عذابِ خدا سے بچیں ۔

ترجمہ :- اور اس سے (ان کو قرآن سنا کر) خبردار کردو (کن کو؟) ان لوگوں کو جن کو اپنے رب (خدائے تعالےٰ) کے پاس حاضر ہونے کا خوف ہے کہ ان کے لئے اس کے سوائے نہ کوئی دوست ہوگا نہ سفارشی ، شاید کہ وہ تقویٰ اختیار کریں (عذابِ الٰہی سے بچیں ۔ یعنی جو لوگ حشر کے قائل ہیں ان کو سنادو کہ خدا کے سوا تمہارا کوئی دوست ہے نہ سفارشی ۔ یہ تم ان کو اس لئے سنادو کہ شاید وہ تقویٰ اختیار کریں ، متقی پرہیزگار بن جائیں)۔

اُن لوگوں پر زیادہ توجہ نہ کرو جو سرے سے خدا ہی کے منکر ہیں اور نہ حشر ونشر کے قائل ہیں ۔ بعض لوگ اس آیت کے یہ معنی سمجھ رہے ہیں کہ جو حشر کے قائل ہیں اور اس بات کے بھی قائل ہیں کہ قیامت میں نہ کوئی دوست ہوگا نہ سفارشی ، ایسے لوگوں کو ڈراؤ ۔

صاحبو ! اس آیت سے یہ ثابت ہورہا ہے کہ کوئی شفیع نہیں ۔ ایک دوسری جگہ ہے ۔ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۔ '' کون ہے جو اللہ کے اِذن کے بغیر اللہ کے دربار میں سفارش کرسکتا ہے'' ۔ اور ایک جگہ ہے مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ؛ '' جو شخص اچھی سفارش کرے اس کو اس کی وجہ سے اس میں سے حصہ ملے گا'' ۔ یہ ہمیشہ یاد رکھو کہ ایک جگہ مطلق ہو اور دوسری جگہ مقید تو مطلق کو مقید پر محمول کرنا چاہیئے ، یعنی لَا شَفِيْعَ کے معنیٰ ہیں ، بغیر خدا کی اجازت کے کوئی شفاعت نہیں کرسکتا ۔ دنیا بھر میں اگر کوئی شفاعت کا اجازت یافتہ ہوسکتا ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کون ہوسکتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :- وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ؛ یعنی '' پیغمبر اگر کسی کے لئے مغفرت چاہے تو اللہ اس کی توبہ ضرور قبول کرے گا ، ان پر رحم کرے گا'' ۔ دُعائے مغفرت کرنا کیا شفاعت میں داخل نہیں ؟ ابراھیم علیہ السلام فرماتے ہیں ۔ سَاَسْتَغْفِرُلَكَ رَبِّيْ ؛ ''میں تمہارے لئے اپنے رب سے دُعائے مغفرت کروں گا'' ۔ یہ سب شفاعت کی صورتیں ہیں ۔ کون کہتا ہے کہ خدا شفاعت قبول کرنے پر مجبور ہوگا ۔ نہ پیدا کرنے پر مجبور تھا ، نہ پرورش کرنے پر ، نہ شفاعت قبول کرنے پر ، نہ بخشنے پر ۔ یہ سب اس کا کرم ہے ۔ شفاعت کرنا بھی اللہ کے رحم کا تقاضا ہے اور قبولِ شفاعت کرنا بھی اللہ کے رحم وکرم کا کرشمہ ہے ۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ پیغمبر ہو یا ولی خدا کے پاس کسی کی وجاہت وآبرو نہیں

کہ اس وجاہت و آبرو کی وجہ سے شفاعت قبول کرے۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام کے لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے: وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ؛ یعنی'' جنابِ عیسیٰ علیہ السلام دنیا اور آخرت میں باوجاہت و با آبرو ہیں اور اللہ کے مقربوں میں سے ہیں''۔ تو سیدِ عالم ﷺ کس قدر باوجاہت ہوں گے۔ جو بدبخت، اللہ کے دوستوں کو بے آبرو سمجھے وہ خود بے آبرو ہے۔ اس قسم کے مہمل الفاظ کہنے پر دوستانِ خدا کی عداوت برانگیختہ کرتی ہے۔ نہ یہ ظالم خدا کو سمجھے، نہ اس کے رحم کو۔ اس کے دوستوں کی سفارش کو سمجھے نہ اس کے کرم کو۔ ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ خدا ان کی بیماری کو اور بڑھاتا ہے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ ثُمَّ الْعِیَاذُ بِاللّٰہِ۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ مَا عَلَیْکَ مِنْ حِسَابِھِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِکَ عَلَیْھِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَھُمْ فَتَکُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴿۵۲﴾

وَلَا تَطْرُدْ؛ اور ہانک نہ دو، اپنے پاس سے نہ نکالو۔ اَلَّذِیْنَ؛ ان لوگوں کو جو۔ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ؛ اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں، جو اپنے رب سے مناجات کرتے رہتے ہیں، اس سے دُعائیں کرتے رہتے ہیں۔ بِالْغَدٰوۃِ؛ صبح کو۔ وَالْعَشِیِّ؛ اور دن ڈھلے۔ بِالْغَدٰوۃِ وَالْعَشِیِّ؛ ہمیشہ، رات دن، صبح و شام۔ یُرِیْدُوْنَ؛ ارادہ کرتے ہیں، ڈھونڈتے ہیں، چاہتے ہیں۔ وَجْھَہٗ؛ اس کی صورت کو، اس کی ذات کو، اس کی رضامندی کو۔ ہم کہتے ہیں'' میں تم کو بڑی سخت سزا دیتا، مگر کیا کروں فلاں کا منھ بیچ میں ہے، ان کی صورت کا خیال آجاتا ہے'' یعنی ان کی رضا جوئی میرے مدِنظر ہے۔ مَا عَلَیْکَ؛ تم پر واجب نہیں۔ مِنْ حِسَابِھِمْ؛ ان کے حساب میں سے۔ مِنْ شَیْءٍ؛ کچھ۔ وَمَا مِنْ حِسَابِکَ؛ اور نہیں ہے تمہارے حساب میں سے۔ عَلَیْھِمْ؛ ان پر۔ مِنْ شَیْءٍ؛ کچھ۔ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں: (۱) ہر ایک اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے، نہ ان کے اعمال کی جواب دہی تم پر آتی ہے نہ تمہارے اعمال کی جواب دہی ان پر آتی ہے۔ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی؛ ''ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھایا کرتا''۔ (۲) دوسرے معنی یہ ہو سکتے ہیں:- نہ تم ان کا کچھ دینا ہو نہ وہ تمہارا کچھ دینا ہیں۔ نہ تم ان سے کچھ مانگتے ہو نہ وہ تم سے کچھ مانگتے ہیں۔ نہ تم پر ان کا کچھ نکلتا ہے، نہ ان کا تم پر کچھ نکلتا ہے۔ فَتَطْرُدَھُمْ؛ کہ تم ان کو اپنے پاس سے نکال دو، ہانک دو۔ پھر یہ طرد اور دفع کیوں؟ فَتَکُوْنَ؛ ایسا کرو گے تو تم ہو جاؤ گے۔ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ؛ ناانصافوں میں سے۔ ایسا کرو گے تو ان غریبوں پر بڑا ظلم ہوگا۔

ترجمہ:- اور (اے پیارے پیغمبر!) اپنے پاس سے نکال نہ دو ان لوگوں کو جو اپنے رب کو پکارتے رہتے ہیں (اس سے دعائیں کرتے رہتے ہیں)، (ہمیشہ رات دن) صبح و شام، (ان کا مقصد کیا ہے؟) صرف خدا کی رضا جوئی کے لئے، نہ تم کو ان کی جواب دہی کرنی ہوگی نہ ان کو تمہاری جواب دہی کرنی ہوگی کہ تم ان (غریبوں) کو اپنے پاس سے نکال دو (جیسا کہ یہ ظالم دنیادار چاہتے ہیں)، (اگر تم ایسا کرو گے) تو تم (بھی انھیں) ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

وَكَذٰلِکَ ؛ اور یوں ہی، اسی طرح ۔ فَتَنَّا ؛ ہم نے فتنہ میں ڈال دیا، امتحان لیا ۔ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ؛بعض کا بعض سے ۔ بعض کی حالت بعض سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتی ہے ۔بعض دنیادار ہیں ۔ صاحبِ مال ہیں، اپنی دولت پر اتراتے ہیں ۔ غریبوں کو ذلیل وخوار سمجھتے ہیں، طعن و تشنیع کے طور پر آوازے کستے ہیں اور کہتے ہیں'' ہم نے ان کا امتحان اس لئے لیا کہ ان کی باطنی حالات معلوم ہوجائے'' اور دین دار غریبوں کو دیکھ کر ۔ لِيَقُوْلُوْا ؛ کہہ اٹھیں ۔ اَهٰؤُلَآءِ ؛ کیا یہ وہ ہی لوگ ہیں ۔ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؛ کہ خدا نے ان پر عنایت کی ۔ ان کو افضل و اعلیٰ کیا ۔ مِنْ بَيْنِنَا ؛ ہمارے میں سے ۔یعنی خدا کا فضل و کرم ہم پر ہے یا ان پر ہے، جن کے کھانے کے لئے کھانا نہیں اور پہننے کے لئے کپڑا نہیں ۔ یہ بدبخت ناشکرے ہیں ۔ خدا نے بہت کچھ دے رکھا ہے مگر اس کی قدر نہیں کرتے ۔ ان کے پاس معیارِ بزرگی صرف دَھن دولت ہے ۔ بے شک خدا کی دی ہوئی چیزوں کو جو محل پر صرف کرتے ہیں اور خدا کی اطاعت کرتے ہیں، وہی قدرِ نعمت کرتے ہیں نہ کہ مغرور دنیادار، سر سے پیر تک گنہگار ۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ؛ کیا خدا شکرگزاروں کو نہیں جانتا ؟

ترجمہ :- اور ہم نے اسی طرح سے ایک دوسرے کا امتحان لیا تا کہ وہ کہیں کہ کیا وہ یہی لوگ ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ ہمارے میں سے (چُن کر، انتخاب کرکے) اللہ نے ان پر فضل و کرم کیا ہے (حالانکہ نہ ان کے پاس مال ہے، نہ ان کا اچھا حال ہے، نہیں ۔) کیا خدا شکرگزاروں کو نہیں جانتا ؟

صاحبو ! آج کل ایک ہوا چل گئی ہے کہ خدا کے فضل و کرم کا معیار دھن دولت ہے، دنیوی عزت ہے ۔ جو مالدار ہیں وہ جنت میں ہیں اور جو نیکوکار ہیں آفتوں میں گرفتار ہیں، وہ دوزخی ہیں، مبتلائے عذاب ہیں ۔ ماشاء اللہ ! جنت دوزخ کا بھی کیا اچھا معیار ہے ؟ ان کے قول کے مطابق کفار جنتی ہیں، فضل الٰہی سے سرفراز ہیں ۔ غریب مسلمان دوزخی ہیں، گرفتارِ عذاب ہیں ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یہ عنایتُ اللہ کا کیا ناقص معیار ہے ۔ یاد رکھو ! جو فقیر یادِ خدا کرتا ہے اس کے دل کو راحت ہے، اس کا مقام جنت ہے ۔ یہاں اطمینان کی جنت ہے اور وہاں رضا و رضوان کی جنت ہے ۔ جب حقائق اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوں گے، جب خوابِ دنیا کی تعبیر نمایاں ہوگی، اس وقت معلوم ہوجائے گا کہ کون جنت میں تھے اور کون دوزخ میں ۔

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾

وَاِذَاجَآءَكَ ؛ اور جب تمہارے پاس آجائیں ۔ اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ ؛ جولوگ ایمان رکھتے ہیں ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری نشانیوں پر، آیتوں پر، آثارِقدرت پر ۔ فَقُلْ ؛ تو تم ان سے کہو ۔ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر سلامتی ہو ۔ سَلَامٌ ؛ نکرہ ہے مگر چونکہ اس کے معنی سَلَامٌ عَظِيْمٌ کے ہیں اس لئے وہ نکرہ مخصصہ ہے اور مبتدا ہوسکتا ہے ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ میں اَلسَّلَامُ اگر خدا کا نام سمجھو تو معنے یہ ہوں گے کہ ’’ خدا تمہارا نگہبان ہے‘‘ خدا ہمارا ہوجائے تو پھر ہم کو کس بات کی کمی ہے؟ اگر سلام کے معنی سلامتی کے ہیں تو اس کے معنی ہوتے ہیں جنس سلامتی یا ہرقسم کی سلامتی تمہارے لئے ہے ۔سلام کے دونوں طریقے وارد ہیں ۔ غیرمسلم کو ’’ اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ‘‘ کہا جاتا ہے ۔ آج کل مسلمانوں کی عجیب وغریب حالت ہے ۔ سنت کا طریقہ چھوڑ دیا ۔ سلام کرتے ہیں تو اس طرح ’’ بندگی‘‘ خدا کی بندگی ہوتی ہے یا آدمی کی؟ ’’ آداب‘‘ کس چیز کے آداب؟ نامعلوم ۔تھوڑی سی انگریزی پڑھ لی تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ چھوڑ دیا اور لگے کہنے گڈ مارننگ سر ۔بعض ’’ ہلو‘‘ بھی کہہ دیتے ہیں ۔ بعض ہندو پرست ’’ نمستے‘‘ کہتے ہیں ۔ بہرحال ایک جہل ہے کہ عالمگیر ہوگیا ہے ۔ خدا ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈالے اور اس کے طریقوں کا پابند کرے ۔ ہر ایک اپنے رسوم اور تہذیب کا پابند ہے ۔صرف بھولے مسلمان ہیں جن کو نہ دین سے غرض نہ آدابِ دین سے غرض ۔ كَتَبَ رَبُّكُمْ ؛ تمہارے خدا نے لکھ دیا ۔تمہارے پروردگار نے اپنے آپ پر واجب کرلیا، لازم کرلیا ۔ خدا پر کوئی چیز واجب نہیں یہ اس کی عنایت ہے کہ جو چیز اس پر واجب نہ تھی اس کو واجب کرلیا ۔ عَلٰى نَفْسِهٖ ؛ اپنے آپ پر ۔ اَلرَّحْمَةَ ؛ رحمت کو ۔ جب خدانے اپنی رحمت، اپنے پرواجب کرلی تو ضرور اس کا رحم ہوگا ۔ مگر کس پر؟ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ ؛ کہ جس نے عمل کیا ۔ مِنْكُمْ ؛تم میں سے ۔ سُوْٓءًا ؛ برائی کو ۔ بِجَهَالَةٍ (بفتح جیم) ؛ نادانستگی میں، بےعلمی سے ۔ ثُمَّ تَابَ ؛ پھر اس نے توبہ کی، پھر خدا کی طرف رجوع ہوگیا ۔ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؛ اس کے بعد اپنی غلطی پر نادم ہوا، آئندہ اطاعت کا ارادہ کیا ۔ وَاَصْلَحَ ؛ اور اس نے اپنے تمام کاموں کو درست کرلیا ۔ اچھے صفات، اچھے اعمال پیدا کئے ۔ فَاَنَّهٗ ؛ پہلے اَنَّهٗ پر عطف ہے ۔تو بےشک وہ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ مغفرت کرنے والا ہے، رحم کرنے والا ہے، اس کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپانے والا ہے اور رحم کرنے والا اور فضل وکرم سے اس پر مائل ہونے والا ۔

ترجمہ :- اور جب تمہارے پاس وہ لوگ آجائیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو (اے نبی کریمؐ) تم ان سے کہو تم پر سلامتی ہو ۔تمہارے پروردگار نے اپنے آپ پر رحم لازم کرلیا ہے کہ جو کوئی تم میں سے نادانستگی میں کوئی برا کام کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرلے اور اپنے تمام کام دُرست کرلے تو اللہ غفور و رحیم ہے ۔

توبہ کرنے کے بعد اللہ یا تو گناہوں کو چُھپا دیتا ہے، لوگوں کے سامنے ظاہر ہونے نہیں دیتا ۔ یہ مغفرت ہے ۔ یا نشان تک مٹا دیتا ہے اور یہ عفو ہے یا گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے یہ اس کا کرم ہے ۔

ع ۶/۵ ۱۲

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۵۵﴾

وَ كَذٰلِكَ ؛ اور یوں ہی ، اسی طرح ۔ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ ؛ ہم اپنی آیتوں کو بہ تفصیل بیان کرتے ہیں ۔ وَلِتَسْتَبِيْنَ ؛ اور تا کہ ظاہر ہوجائے ، بین اور واضح ہوجائے ۔ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ؛ مجرموں کا راستہ ۔

ترجمہ :- اور ہم (اپنی نشانیاں) اپنی آیتیں اسی طرح بالتفصیل بیان کرتے ہیں تا کہ مجرموں کا طریقہ واضح ہوجائے (اور مسلمان ، مجرموں کے طور طریقہ سے احتراز کریں) ۔

قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

اس سے پہلے کی آیت میں بیان فرمایا تھا کہ ہم آیتیں اس لئے بیان کرتے ہیں کہ مجرموں کا طور طریق معلوم ہوجائے ۔ اب یہاں ان لوگوں کا راستہ ، طور طریق بیان فرماتا ہے جس کی ممانعت کی گئی ہے ۔

قُلْ ؛ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو ۔ اِنِّيْ نُهِيْتُ ؛ مجھے نہی کی گئی ہے ، ممانعت کی گئی ہے ، میں روکا گیا ہوں ۔ روکا جانا تین طرح سے ہوتا ہے ۔ (۱) ہاتھ سے (۲) زبان سے (۳) دل سے ۔ برے کام کو برا سمجھنا ، یہ بھی اس میں داخل ہے ۔ فطرتِ سلیمہ جس بات کو برا سمجھتی ہے وہ بھی اس میں داخل ہے ۔ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی بری بات سے روکنا مسلمانوں کا خاصہ ہے اور ان کو لازم ہے ۔ تبلیغ مسلمانوں کے فرائض میں داخل ہے ۔ مسلمانوں کی تباہی اِسی عدم تبلیغ کی وجہ سے ہے ۔ وہ بھلا دوسروں کو کیا تبلیغ کریں گے جب کہ خود عمل نہیں کرتے ۔ اَنْ اَعْبُدَ ؛ کہ میں عبادت کروں ، بندگی کروں ، پوجوں ۔ اَلَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ ؛ جن کو تم پکارتے ہو ، جن سے تم دعائیں کرتے ہو ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوائے ، خدا کو چھوڑ کر ۔ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ ؛ تم کہہ دو میں اتباع نہیں کرتا ، پیروی نہیں کرتا ، تمہارے قدم بقدم نہیں چلتا ۔ اَهْوَآءَكُمْ ؛ تمہارے ہوا و ہوس کی ، تمہاری خواہشات کی ، تمہاری خوشیوں کی ، تم جو چاہتے ہو اس کی ۔ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا ؛ تب تو میں گمراہ ہوجاؤں گا ۔ اِذًا ، اِذَا اَتَّبِعُ ہے ۔ جب کہ میں پیروی کروں ، یعنی تمہاری پیروی تو گمراہی ہے ۔ وَمَآ اَنَا ؛ اور میں نہیں ہوں ۔ مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ؛ ہدایت پانے والوں میں ، راہ یابوں میں ۔

ترجمہ :- (پیارے پیغمبر!) تم کہہ دو مجھے اس کی ممانعت کی گئی ہے کہ خدا کو چھوڑ کر ان کی عبادت کروں جن کو تم پکارتے ہو ۔ (پیارے پیغمبر!) تم کہہ دو میں تمہارے ہوا و ہوس کی اتباع نہیں کرسکتا ۔ اگر ایسا کروں تو میں یقیناً گمراہ ہوجاؤں گا (چاہِ ضلالت میں گرجاؤں گا) ۔ (پیغمبر تو ہدایت یافتہ ہوتے ہیں) میں اگر ایسا کروں تو ہدایت یافتہ نہ رہوں گا ۔

قُلْ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿۵۷﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر تم کہہ دو ۔ اِنِّيْ عَلٰى بَيِّنَةٍ ؛ میں حق اور روشن مذہب اور دلیل پر ہوں ۔ مِنْ رَّبِّيْ ؛ اپنے رب کی طرف سے ۔ وَكَذَّبْتُمْ بِهٖ ؛ اور تم نے اس کی تکذیب کی ، جھٹلایا ۔ کس کی تکذیب کی ؟ بَيِّنَةٌ کی ، حجتِ الٰہی کی ۔ اس کی طرف ضمیرِ مذکر اس لئے پھیری گئی ہے کہ وہ مؤنثِ لفظی ہے ۔ جیسے بعض جگہ رحمت کی طرف مذکر کی ضمیر پھیری گئی ہے ۔ یا رَبِّيْ کی طرف ضمیر پھرتی ہے ۔ یعنی میں تو حق پر ہوں اور اس کی حقانیت میرے پاس واضح ہے اور تم ہو کہ نہ کسی دلیل کو مانیں ، نہ خدا کو مانیں ۔ تمہارا کام ہے جھوٹی حُجت کرنا ۔ فرشتہ پیغمبر کیوں نہیں ہوا ؟ خدا ہمارے سامنے کیوں نہیں آتا ؟ ہم باطل پر ہیں تو پتھر کیوں نہیں برساتا ؟ مَا عِنْدِيْ ؛ میرے پاس نہیں ہے ۔ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؛ جس کو تم بہ عجلت چاہتے ہو ، جس کے ہونے کی تم جلدی کرتے ہو ۔ یعنی عذاب ۔ اِنِ الْحُكْمُ ؛ نہیں ہے حکم ۔ اِلَّا لِلّٰهِ ؛ مگر اللہ کے لئے ۔ عذاب لانا ، اُس کا حکم دینا اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔ يَقُصُّ الْحَقَّ ؛ حق بیان کرتا ہے ۔ وَهُوَ خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ؛ اور وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۔ سنبھل جانے کے لئے مہلت دے دیتا ہے ۔ اٰخِرُ الْعِلَاجِ الْكَيُّ جب کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا ، تب داغ دیا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) تم کہہ دو کہ میں اپنے رب کی طرف سے (مذہبِ حق) دلیلِ روشن پر ہوں ، اور تم ہو کہ اس کو جھٹلائے چلے جا رہے ہو ۔ (جھوٹے پر عذاب کا آنا اور) جس کے لئے تم جلدی کر رہے ہو (وہ میرے ہاتھ میں نہیں) وہ میرے پاس نہیں ۔ (ایسا) حکم تو صرف خدا کے پاس ہے ۔ وہ جو کچھ بیان فرماتا ہے حق ہے اور (جو فیصلہ کرتا ہے ، بہتر ہے) وہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۔

صاحبو ! آج کل ایک وبا پھیلی ہوئی ہے ۔ ہم قرآن کے سوا حدیث کو مانیں گے نہ کسی امام کے قول کو ۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؛ (حکم دینا تو اللہ کا کام ہے) ۔ خود قرآن کی آیتوں کے مَن مانے معنٰی بیان کرتے ہیں ۔ قرآن عربی میں ہے اس کے سمجھنے کے زیادہ مستحق اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ہیں ، اصحابِؓ رسولؐ اور آئمۂ ہُدیٰ ہیں ۔ عربی کی چار سطریں پڑھ نہیں سکتے ، محاوراتِ عرب سے بالکل ناواقف ، قوتِ استنباط بالکل نہیں ۔ کسی اُردو ترجمہ کو دیکھ لیا اور لگے ڈینگ مارنے کہ میں قرآن سمجھتا ہوں ۔ احکام استنباط کرتا ہوں ۔ اس جہل پر یہ شیخی ؟ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ قوانین سرکاری اُردو میں ہیں ۔ کوئی مقدمہ چلتا ہے ، کوئی کیس پیدا ہوتا ہے تو سینکڑوں ہزاروں روپے خرچ کرتے ہیں ، بیرسٹر اور وکیل کو مقرر کرتے ہیں ۔ کیا تم کو عربی قرآن سمجھنے کی طاقت ہے ، جب کہ اُردو قانون سمجھنے کی لیاقت نہیں ؟ خدا سے ڈرو ، سمجھ سے کام لو ۔ جس طرح وکیلوں پر اعتماد کرتے ہو اسی طرح ائمہ پر بھی اعتماد کرو ۔ حدیث سے انکار کرنا ، توبہ توبہ ، پیغمبر سے انکار کرنا ہے ؎

محبوبِ خدا سے پھیر کے مُنھ ÷ اللہ کو شکل دکھانا کیا

مگر میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ موضوع اور ضعیف حدیثوں کو بھی مان لو۔ تحقیق کرو، تفتیش کرو، روایت کو دیکھو، درایت کو دیکھو۔ صحیح اور مشہور حدیث کو نہ ماننا بڑا خطرناک کام ہے اور متواتر کا انکار تو کفر ہے۔

مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

(پیغمبر جو تمہیں دیں اُسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے دور رہو)۔

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ۵۸

قُلْ ؛ تم کہو۔ لَوْ اَنَّ عِنْدِيْ ؛ اگر میرے پاس ہوتا۔ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؛ جس کو تم بہ عجلت چاہتے ہو، جس کی تم جلدی کر رہے ہو۔ لَقُضِيَ الْاَمْرُ ؛ البتہ پورا کر دیا جاتا کام، فیصلہ ہی ہو چکتا۔ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؛ میرے اور تمہارے درمیان۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے، اس کو خوب علم ہے، وہ دانا تر ہے۔ بِالظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالموں کو، تاریک دلوں کو۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر) تم کہو " اگر میرے ہاتھ میں وہ بات ہوتی (وہ عذاب ہوتا) جس کو تم بہ عجلت طلب کر رہے ہو (جس کی تم جلدی کر رہے ہو) تو مجھ میں اور تم میں فیصلہ ہو چکا ہوتا "۔ (اب تک تم نیست و نابود ہو چکے ہوتے)۔ اور اللہ (ان) ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

ان کو ڈھیل دینا، ان کو اصلاح کا موقع دینا، ان کو مہلت دینا بھی باعثِ تکذیب ہو گیا ہے۔ ظالم کہتے ہیں سچے ہو تو جھٹ پٹ عذاب کو لاؤ۔ اگر ان کی بات سن لی جاتی تو فوراً عذاب آ جاتا اور وہ نیست و نابود ہو جاتے۔ جھگڑا ہی کیا رہتا؟ بہر حال خدا کی رحمت اور اس کی حکمت کا تقاضا ہے کہ دنیا چل رہی ہے ورنہ لوگ اپنے کو تباہ کرنے، خودکشی کرنے میں کیا کمی کر رہے ہیں۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۵۹

وَعِنْدَهٗ ؛ اور اس کے پاس ہیں۔ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ ؛ مَفَاتِح ؛ جمع مِفْتَحٌ ؛ خزانہ، نیز جمع مِفْتَحٌ وَمِفْتَاحٌ ؛ کُنجی وکلید۔ غیب کے خزانے، غیب کی کنجیاں خدا کے پاس ہیں۔ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے، جہاں سے چاہتا ہے دلواتا ہے۔ غیب کی کنجیوں سے مراد وہ اسماء اور تجلیاتِ الٰہی ہیں، جن کی وجہ سے انکشافات ہوتے ہیں، اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؛ ان کو نہیں جانتا مگر وہی یعنی اللہ۔

اگر وہ کسی کو بتادے تو اس کا ہاتھ پکڑنے والا کون ہے؟ دینے والا دے رہا ہے، سکھانے والا سکھا رہا ہے، لینے والے لے رہے ہیں، سیکھنے والے سیکھ رہے ہیں۔ اگر تم بدنصیب ہو تو تم کو تمہاری بدنیتی کی وجہ سے کچھ نہ ملا، نہ مل رہا ہے۔ نہ تم نے کچھ سیکھا، نہ سیکھ رہے ہیں۔ جس کو چاہا خدا نے دیا اور سکھایا اور تم ہو کہ جلے چلے جا رہے ہو۔ تمہاری محرومیت تمہارے

جہل کی وجہ سے ہے، تمہاری بدنصیبی کی وجہ سے ہے۔ سخی داتا دیتا ہے اور فرماتا ہے۔ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؛ (تم کو جو کچھ معلوم نہ تھا وہ سب کچھ تم کو سکھا دیا) سخی دیتا ہے، بھنڈاری کے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ؛ تم پر خدا کا فضلِ عظیم ہے۔ معلوم ہے؟ ان سب کا مصداقِ اعظم کون ہے؟ فردِ اعلےٰ کون ہے؟ اللہ کا حبیبؐ، محمد مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ تمہارے علمِ غیب سے انکار کرنے سے ہوتا کیا ہے۔ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؛ تم ان سے کہہ دو غصّے کے مارے جل جل مرو۔

وَيَعْلَمُ ؛ اور جانتا ہے۔ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؛ بَرٌّ ؛ جنگل، خشکی۔ بَحْرٌ ؛ سمندر، تری۔ بَرّوبَحر ؛ خشکی وتری۔ یعنی جو کچھ خشکی وتری میں ہے۔ یعنی تمام کو خدا جانتا ہے۔ جب ضدین بیان کئے جاتے ہیں تو اس کے معنٰی ہوتے ہیں تمام۔ وَمَا تَسْقُطُ ؛ اور نہیں گرتا، نہیں ساقط ہوتا۔ مِنْ وَرَقَةٍ ؛ کوئی پتا۔ مِنْ زائد ہے، تَسْقُطُ کا فاعل ہے۔ اِلَّا يَعْلَمُهَا ؛ مگر اللہ اس کو جانتا ہے۔ یعنی کوئی پتا نہیں جھڑتا مگر یہ کہ اللہ اس کو جانتا ہے۔ یعنی خدا کو کلیات کا بھی علم ہے اور جزئیات کا بھی۔ وَلَا حَبَّةٍ ؛ اور کوئی دانہ نہیں۔ فِي ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ ؛ زمین کی اندھیریوں میں، ظلمتوں میں۔ کسی تاریک جگہ پڑا ہو یا زمین کے اندر گڑا ہو۔ وَلَا رَطْبٍ ؛ اور نہ کوئی تر۔ وَلَا يَابِسٍ ؛ اور نہ کوئی خشک۔ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ؛ مگر روشن کتاب میں ہے۔ اللہ کے علم میں ہے، لوحِ محفوظ میں ہے، عالمِ مثال میں ہے۔

ترجمہ :- اور اس کے (اللہ کے) پاس غیب کی کنجیاں ہیں (غیب کے خزانے ہیں)، ان کو اللہ کے سوائے کوئی نہیں جانتا (یعنی بالذات، خودبخود) اور خشکی اور تری میں جو کچھ ہے اس کو بھی وہی جانتا ہے۔ کوئی پتا نہیں گرتا (نہیں جھڑتا) مگر اس کا علم بھی خدا کو ہے۔ زمین کی تاریکیوں میں ایک دانہ بھی رہتا ہے تو اس کو بھی خدا جانتا ہے اور تر د خشک جو کچھ ہے، سب ایک روشن کتاب میں ہے (علمِ الٰہی میں ہے تقدیر میں ہے، لوح محفوظ میں ہے، عالمِ مثال میں ہے)۔

صاحبو! چند بے روح نادان، روحانیات سے نابلد، خدا کی تعلیم اور اس کی سخاوت سے ناواقف، علمِ غیب کے مسئلہ کو لیے لیے پھرتے ہیں۔ جب یہ بات مسلّم ہے کہ ہمارا وجود ہی بالعرض ہے، اور اللہ کا وجود بالذات ہے جو سب صفات کا مرجع ومآب ہے تو نہ ہمارا علم بالذات ہے نہ کوئی اور صفت بالذات ہے۔ اب رہ گیا غیب کا علم۔ خدا اپنے کسی خاص بندے کو غیب کا علم دے تو تم کون ہو جو روکنا چاہتے ہو۔ دینے والے نے دیا اور فرما بھی دیا جیسا کہ ابھی ہم نے بیان کیا۔ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ مَا عام ہے تم کو تخصیص کا کیا حق ہے۔ جس نے خدا کو جانا اس نے سب کو جانا، اجمالاً تو قطعًا جانا، تفصیل، زمانہ کو مانگتی ہے تازہ التفات کو طلب کرتی ہے۔ اپنے جہل کو اللہ کے شاگردِ خاصؐ اور شاگردانِ ممتاز پر ڈالنے سے کیا ہوتا ہے۔ ہاں تمہارا جہل تو ثابت ہوتا ہے'' کارِ پاکاں راقیاس از خود مگیر'' اے بے روح! اے روحانیت سے نابلد! میں مانتا ہوں کہ تجھے غیب کا علم نہیں ہے۔ مگر میں خدا کو، جنت و دوزخ کو، آنکھوں سے دیکھے بغیر جانتا ہوں، یقین کرتا ہوں۔ تجھ کو ان غیوب کا علم نہیں نہ سہی، اس میں میرا کیا نقصان ہے۔ علمِ غیب سے ناواقفیت، تیرا مسلّمہ ہے۔ اور اس تسلیم سے متعلق تو اپنا عقیدہ بیان کر رہا ہے اور میں اپنا۔ تو مسلمانوں کو کافر بتلاتا ہے اور ردِعمل کی وجہ سے میں بھی تجھے ایسا ہی سمجھتا ہوں۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ۔

وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ

لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۵/۱۴

وَهُوَ الَّذِیْ ؛ اور وہی ہے جو ۔ یَتَوَفّٰىكُمْ ؛ تمہیں پورا لے لیتا ہے ، کام تمام کرتا ہے ۔ بِالَّیْلِ ؛ رات کے وقت ۔ وَفٰی ۔ یَفِیْ ۔ وَفَاءً ؛ پورا کرنا ۔ وَافِیْ ؛ پورا ۔ تَوَفّٰی ؛ پورا لیا ۔ پورا لینا یا وَفَاتْ اور تَوَفِّی دوقسم کے ہوتے ہیں ۔ سُلا دینا ۔ نیند میں انسان کی سماعت ، بصارت اور بہت سی قوتیں بے کار کردی جاتی ہیں ۔ لہٰذا یہاں یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ کے معنٰی رات کو سُلا دینے کے ہیں ۔ دوم (۲) ، تَوَفِّی کے معنٰی مار ڈالنے کے بھی ہیں جیسے تَوَفَّهُ اللّٰهُ ؛ خدا نے اس کو مار ڈالا ۔ مُتَوَفِّیْ ؛ مار ڈالنے والا ۔ مُتَوَفّٰی ؛ جو مار ڈالا گیا ہو ، جو مر گیا ہو ۔ وَیَعْلَمُ ؛ اور جانتا ہے ۔ مَاجَرَحْتُمْ ؛ تم نے جو کمایا ۔ جَرَحَ ۔ یَجْرَحُ ۔ جَرْحًا ۔ وَجَرَاحَةً ؛ زخمی کرنا ۔ اِجْتَرَحَ شَیْئًا ؛ کسب کیا ۔ کمایا ۔ اِجْتَرَحَ السَّیِّئٰتِ ؛ گناہ کمائے ، برے کام کئے ۔ بِالنَّهَارِ ؛ دن کے وقت ۔ ثُمَّ ؛ پھر ۔ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ ؛ پھر تم کو اس میں اُٹھاتا ہے ۔ یعنی دن میں ۔ یہاں تَوَفِّی سے نیند اور بَعْثٌ سے جگانا مراد لیا ہے اور یہی دو (۲) لفظ مارنے اور جِلانے کے معنی میں بھی آتے ہیں ۔ لِیُقْضٰۤى ؛ تاکہ پورا کیا جائے ۔ اَجَلٌ ؛ وقت ، مدتِ عمر ، موت ۔ مُسَمًّى ؛ نام زدہ ، معین ، مقررہ ۔ ثُمَّ اِلَیْهِ ؛ پھر اسی کی طرف ۔ مَرْجِعُكُمْ ؛ تمہاری واپسی ۔ مَرْجَعٌ ؛ واپسی اور رجوع کی جگہ اسمِ ظرف ۔ مَرْجِعٌ ؛ واپسی ۔ مصدرِ میمی ۔ ثُمَّ یُنَبِّئُكُمْ ؛ پھر تم کو بتلادے گا ، خبر دار کردے گا ۔ بِمَا كُنْتُمْ ؛ ان چیزوں سے ، اُن چیزوں کو کہ تھے تم ۔ تَعْمَلُوْنَ ؛ کرتے ، عمل کرتے ۔

ترجمہ :- اور وہی تو ہے جو تم کو رات کو پورا پورا لے لیتا ہے (تم کو سُلا دیتا ہے ، تمہارا کام تمام کرتا ہے) اور دن میں تم جو کچھ کرتے ہو اس کو جانتا ہے ۔ پھر تم کو دن میں اُٹھا بٹھاتا ہے (جگا دیتا ہے) تاکہ مُعیّنہ وقت پورا ہوجائے (اور تم عمر کے دن پورے کرو) پھر اُسی کی طرف تمہاری واپسی ہے (اُس کے دربار میں جانا ہے) پھر وہ (بتلادے گا اور) تم کو خبردار کردے گا اُن اعمال سے کہ تم کرتے تھے ۔

اس سے پہلے کی آیت میں خدائے تعالٰے کے علم عام سے گفتگو کی گئی تھی اور یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ تم مروگے ، قیامت ہوگی ، دربارِ الٰہی میں جانا پڑے گا ۔ وہ صاحبِ قدرت ہے ، حساب کتاب جزاء وسزا کا مالک ہے ۔ اسی کے سلسلہ میں فرماتا ہے :-

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً ؕ

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ ﴿۶۱﴾

وَهُوَ الْقَاهِرُ ؛ اور وہ غالب ہے ، زبردست ہے ، قہر وقوت رکھتا ہے ۔ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں پر ۔ وَيُرْسِلُ ؛ اور بھیجتا ہے ، روانہ کرتا ہے ، ارسال کرتا ہے ۔ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر ۔ حَفَظَةً ؛ حافظ وحفیظ کی جمع ۔ نگہبان ، محافظ ، نگران کار ، حفاظت کرنے والے ۔ حَتّٰى اِذَاجَآءَ ؛ یہاں تک کہ جب آجائے ۔ اَحَدَكُمْ ؛ تمہارے میں سے کسی ایک کے پاس ۔ اَلْمَوْتُ ؛ موت ، موت کا وقت ۔ جب مرنے کی گھڑی آتی ہے ۔ تَوَفَّتْهُ ؛ اس کو قبض کر لیتے ہیں ، اس کو پورا پورا لے لیتے ہیں ۔ اُس کو وفات دے دیتے ہیں ۔

یہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے کہ تَوَفّٰی کے معنٰی نیند طاری کرنے اور حواس معطل کرنے کے ہیں ۔ یہاں مراد موت اور قبضِ روح ہے ۔ قیامت میں تَوَفِّیْ روح اور تن سب کے اعتبار سے ہوگی ۔ اگر کسی کو دنیا ہی میں اُٹھا لے اور پورا لے لے ، روح کو بھی اور تن کو دونوں کو ، جیسا کہ بعض پیغمبروں کے ساتھ کیا گیا ہے تو پھر دشواری کی کیا بات ہے ؟ جبرئیلؑ اس عالم میں آتے تھے پھر چلے جاتے تھے ۔ اگر ادریس علیہ السلام عالمِ بالا میں منتقل ہوگئے ہوں اور ایک زمانے کے لئے عیسٰی علیہ السلام منتقل ہوگئے ہوں ، معراجِ شریف میں رسولِ خدا ﷺ عالمِ بالا میں منتقل ہوگئے ہوں ، یعنی جسمانی معراج ہوئی ہو تو تَوَفّی کے خلاف کیوں سمجھا جائے ؟ خدا کی قدرت کو کیوں محدود کر رہے ہو ؟ خدا جانے ان بدنصیبوں کی آنکھوں پر کہاں کے پردے پڑ گئے ہیں کہ سچی بات ان کو سجھائی ہی نہیں دیتی ۔ اپنی ضعیف عقل و قدرت کی وجہ سے خدا کی قدرت کو محدود سمجھتے ہیں ۔ عادۃً جس چیز کو نہیں دیکھتے اس کو غیر ممکن اور محال سمجھتے ہیں یہ اُن کی نادانی ہے ۔

رُسُلُنَا ؛ ہمارے رسول ، فرشتے ۔ وَهُمْ لَايُفَرِّطُوْنَ ؛ اور وہ کچھ کمی نہیں کرتے ۔ خدا کا حکم مار ڈالنے کے لئے ہوتا ہے تو مار ڈالتے ہیں ، روح قبض کرتے ہیں ۔ امتثالِ حکمِ الٰہی میں ، حکمِ الٰہی کو بجا لانے میں کوئی کمی یا کوتاہی نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- اور وہ اپنے بندوں پر غالب ہے ، اور تم پر محافظ اور نگران کار بھیجتا ہے ۔ یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت آتا ہے تو ہمارے (بھیجے ہوئے) فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں اور (امتثالِ حکمِ الٰہی میں) کوتاہی نہیں کرتے (نہ کسی کو مارنے سے ڈرتے ہیں ، نہ رحم کھا کر کسی کو چھوڑتے ہیں)

ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ﴿۶۲﴾

ثُمَّ رُدُّوْا ؛ پھر وہ رد کئے گئے ، واپس کئے گئے ۔ اِذَا کے ماتحت ہونے کی وجہ سے ماضی مستقبل کے معنٰی میں ہے ۔ یعنی وہ رد کئے جائیں گے ، واپس کئے جائیں گے ۔ اِلَى اللّٰهِ ؛ اللہ کی طرف ۔ مَوْلٰىهُمْ ؛ اُن کا آقا ، اُن کا مالک ۔ اَلْحَقِّ ؛ وہ برحق ہے ۔ ہمارے پاس یعنی قرآنی زبان میں واجب الوجود نہیں بلکہ حق کہتے ہیں ۔ اَلَا ؛ دیکھو ، ہاں ، ہوشیار ، خبردار ۔ لَهُ ؛ اُس کے لئے ۔ اَلْحُكْمُ ؛ حکم کرنا ، فیصلہ کرنا ۔ نہ کسی کو احکامِ خدا کے خلاف قانون بنانے کا حق ہے ، نہ کوئی فیصلہ کرنے کا حق ، نہ کسی قسم کا حکم دینے کا حق ۔ وَهُوَ ؛ اور وہ ۔ اَسْرَعُ ؛ جلد تر ۔ اَلْحٰسِبِيْنَ ؛ حساب لینے والوں میں ۔ یعنی سب سے زیادہ جلد حساب لینے والا ہے حساب کرنے والوں کا ۔ چند روزہ زندگانی پر نہ پھولو ۔ دنیا کب ہمیشہ رہے گی ۔ موت سر پر کھڑی ہے ۔ چشم زدن میں آنکھیں بند ہو جائیں گی اور تمہارا حساب کتاب شروع ہو جائے گا ۔

ترجمہ :- پھر وہ (جولوگ مرگئے ہیں) خدا کے دربار میں حاضر کئے جائیں گے جو ان کا مالک اور برحق آقا ہے دیکھو (نیک و بد کا) فیصلہ کرنا اُسی کے ہاتھ میں ہے (مرنے کے بعد کچھ مہلت نہ ملے گی) اور بہ سرعتِ تمام اللہ حساب لینے والا ہے (جو مرگیا اس کی قیامت برپا ہوگئی)۔

صاحبو ! حکم دو قسم کا ہوتا ہے ۔ آدمی کو ایک حکم دیا جاتا ہے ۔ مثلاً حکم ہوتا ہے ، نماز پڑھو ۔ مگر کوئی اس پر عمل کرتا ہے اور کوئی نہیں کرتا ۔ جب خود نماز کو کُنْ کا حکم دیا جاتا ہے تو نماز پیدا ہوجاتی ہے ، اور آدمی نماز پڑھ لیتا ہے ۔ آدمی کو جب نماز کا حکم دیا جاتا ہے تو وہ کیوں نماز نہیں پڑھتا ؟ یہ اس کی فطرت کا اقتضاء ہے ۔ اُس کے عینِ ثابتہ یعنی حقیقت میں نماز تھی ہی نہیں ۔ اچھا ! جب اس کے عینِ ثابتہ میں نماز تھی ہی نہیں تو اُس کو نماز پڑھنے کا حکم ہی کیوں دیا گیا ؟ نماز پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا کہ اس کی طبیعت کی نافرمانی ظاہر ہوجائے ، دنیا دیکھ لے کہ یہ ناقص طبیعت کا ہے ۔ لہذا نافرمان طبیعت والے کو حکم تو دیا گیا مگر اس کے فعل کو موجود ہونے کا حکم نہیں دیا گیا کیونکہ اس کی طبیعت کے ، فطرت کے ، اس کے اقتضاءِ عین کے موافق نہ تھا ، اس کی حقیقت کے مطابق نہ تھا ۔

دیتا ہے ہر اک کو حکیم ÷ جس کی جیسی طبیعت ہے
وہی نمایاں ہوتا ہے ÷ جس کی جیسی فطرت ہے (حسرت صدیقی)

خدا پر کیا الزام لگاتے ہو اپنی طبیعت کو روؤ ۔ اپنے نفس کو ملامت کرو ۔

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۳﴾

قُلْ ؛ تم کہو ، ذرا ان سے پوچھو تو ۔ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ ؛ تم کو کون نجات دے گا ۔ مِنْ ظُلُمٰتِ ؛ تاریکیوں سے ۔ ان ظلمتوں اور مشکلات سے ، جن سے نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا ۔ ظلم کے معنٰی ہیں روکنے کے ، اور ظلمت کے معنٰی ہیں تاریکی ، جو دیکھنے اور چلنے پھرنے سے روکتی ہے ۔ ظلم ، مستحق کو اس کے حق سے روکنا ۔ اَلْبَرِّ ؛ خشکی ۔ اَلْبَحْرِ ؛ تری ، سمندر ۔ تَدْعُوْنَهٗ ؛ بحالیکہ تم اس کو پکارتے ہو ۔ یاد کرتے ہو ۔ دُعا کرتے ہو ۔ تَضَرُّعًا ؛ گڑگڑا کر ، تضرع وزاری سے ، عاجزی سے ۔ وَخُفْيَةً ؛ اور آہستہ ، چپکے چپکے ، چھپ چھپ کر ۔ کیا دُعائیں کرتے ہو؟ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا ؛ اللہ اگر ہم کو نجات دے ، بچالے ، نکال لے ۔ مِنْ هٰذِهٖ ؛ ان تاریکیوں سے ، ان آفات سے ۔ لَنَكُوْنَنَّ ؛ البتہ ہم ہوجائیں گے ۔ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ؛ شکر گذاروں میں سے ۔

ترجمہ :- (اے نبی!) تم کہو ، کون تم کو نجات دے گا بر و بحر کی تاریکیوں سے (خشکی و تری اور ہر طرح کی آفتوں سے) بحالیکہ تم دُعا کرتے ہو عاجزی سے اور چپکے چپکے کہ ” اگر ہم کو (اللہ) ان (آفات) سے نجات دے گا تو بے شک ہم شکر گزاروں میں سے ہوجائیں گے “ ۔

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٦٤﴾

قُلْ ؛ تم ہی کہہ دو ۔ اَللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ ؛ اللہ ہی تم کو نجات دے گا ، بچالے گا ۔ مِنْهَا ؛ ان آفات سے ، ان تاریکیوں سے ۔ وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ؛ اور ہر بے چینی سے ، کرب و بلا سے ۔ ثُمَّ ؛ پھر بھی ، اتنا جان کر بھی ۔ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ؛ تم شرک کرتے ہو ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو ، اللہ تم کو نجات دے گا اس (آفت) سے اور ہر بے چینی سے پھر بھی تم شرک کرتے ہو ۔

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾

قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ هُوَ الْقَادِرُ ؛ وہی قادر ہے ، وہی اس بات کو کرسکتا ہے ۔ عَلٰٓى اَنْ يَّبْعَثَ ؛ کہ بھیجے ، برانگیختہ کرے ۔ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر ۔ عَذَابًا ؛ عذاب کو ۔ مِنْ فَوْقِكُمْ ؛ تمہارے اوپر سے ۔ اَوْمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ ؛ یا تمہارے پیروں تلے سے ۔ یعنی وہ (قادر) چاہے تو آسمان سے پتھر برسادے ، بجلی گرادے ، چاہے تو تمہارے پیروں تلے زلزلہ پیدا کردے ، زمین میں دھنسا دے ۔ اَوْيَلْبِسَكُمْ ؛ یا تم کو باہم گڈمڈ کردے ۔ شِيَعًا ؛ گروہ گروہ ۔ یعنی تم میں پھوٹ پیدا کردے ، نا اتفاقی ڈال دے ۔ وَيُذِيْقَ ؛ اور چکھا دے ۔ بَعْضَكُمْ ؛ تمہارے بعض کو ۔ بَاْسَ بَعْضٍ ؛ بعض کی لڑائی ، جنگ ۔ یعنی تم میں نا انصافی ڈلوا کر بعض کو بعض سے لڑنے کا مزہ چکھا دے ۔ اُنْظُرْ ؛ دیکھو ۔ كَيْفَ ؛ کیسا ۔ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ؛ ہم پھیر پھیر کر آیتیں بیان کرتے ہیں ، مختلف طور سے نشانیاں دکھاتے ہیں ۔ لَعَلَّكُمْ ؛ شاید کہ وہ لوگ ، تا کہ وہ لوگ ۔ يَفْقَهُوْنَ ؛ سوچیں ، سمجھیں ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو ، وہی اس بات پر بھی قادر ہے کہ تم پر اوپر سے یا تمہارے پیر تلے سے عذاب بھیجے یا تم میں پھوٹ ڈال دے اور بعض سے بعض کو لڑائی کا مزہ چکھا دے ۔ دیکھو ہم کس طرح آیتوں کو مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سوچیں ، سمجھیں ۔

وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ ﴿٦٦﴾

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ؗ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾

وَكَذَّبَ بِهٖ ؛ اور اس کو جھٹلایا ، اور اس کی تکذیب کی ۔ قَوْمُكَ ؛ تمہاری قوم نے ۔ وَهُوَ الْحَقُّ ؛ حالانکہ وہ حق تھا ، وہ بات ثابت تھی ۔ قُلْ ؛ کہو ۔ ان نہ ماننے والوں سے کہو ۔ لَسْتُ عَلَيْكُمْ ؛ میں نہیں ہوں تم پر ۔ بِوَكِيْلٍ ؛ وکیل ، ذمہ دار ۔ تمہارا منوانا میرا کام نہیں ۔ نہ مانو نہ مانو ، اس کی ذمہ داری تم پر ہے نہ کہ مجھ پر ۔ لِكُلِّ نَبَاٍ ؛ ہر خبر کے لئے ، ہر بات کے لئے ،

ہر پیش گوئی کے لئے ۔ مُسْتَقَرٌّ ؛ ایک مقررہ وقت ہے ، قَرَارٌ ٹھیرنا ۔ قَرٌّ ؛ سردی ۔ قُرَّةُ عَيْنٍ ؛ آنکھوں کی ٹھنڈک ۔ کیوں کہ سردی میں سکون ہوتا ہے ۔ اِقْرَارٌ ؛ کسی بات پر جم جانا ۔ مُسْتَقَرٌّ ؛ ٹھیرنے کی جگہ ۔ یہاں وقتِ مقررہ مراد ہے ۔ یعنی جب وقت آجائے گا ، وہ چیز ہوجائے گی ، تکذیب کروگے تو اس کے وقت پر سزا مل جائے گی ۔ پیش گوئی اپنے وقت پر پوری ہوجائے گی ۔ وَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛ اور تم عنقریب جان لوگے ، تکذیب کا نتیجہ دیکھ لوگے ۔

ترجمہ :- اور تمہاری قوم نے اس کی تکذیب کی (قرآن کو جھٹلایا ، پیش گوئیوں کو جھٹلایا) حالانکہ وہ حق تھا ۔ تم کہو میں تمہارا ذمہ دار نہیں (تمہارے منوانے کا میں وکیل نہیں) ، ہر بات اپنے وقت پر ہوکر رہے گی (عذاب بھی آئے گا اور پیش گوئی بھی صحیح ثابت ہوجائے گی) اور اس بات کو تم عنقریب جان لوگے (اور اس کے حق ہونے کا تم کو علم ہوکر رہے گا) ۔

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾

وَاِذَا رَاَيْتَ ؛ اور جب کہ اے مخاطب تو دیکھ لے ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کو جو ۔ يَخُوْضُوْنَ ؛ گفتگو کرتے ہیں ، نکتہ چینی کرتے ہیں ، اعتراضات کی بھرمار کرتے ہیں ۔ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیات پر ، ہماری آیتوں میں گھستے ہیں ۔ خَوْضٌ ؛ پانی میں داخل ہونا ۔ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ ؛ تو تم ان سے اعراض کرو ۔ ان کی طرف توجہ نہ کرو ، ان کے پاس سے ٹل جاؤ ۔ حَتّٰى يَخُوْضُوْا ؛ یہاں تک کہ وہ داخل ہوں ، مشغول ہوں ، لگ جائیں ۔ فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؛ اس کے سوائے دوسری باتوں میں ۔ یعنی جھوٹے اعتراضات کریں تو تم ان کے اعتراضات سنو ہی نہیں ۔ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ ؛ اور جو تمہیں شیطان بھلادے ۔ تم کو نسیان ہوجائے ، بھول میں پڑجاؤ ۔ فَلَا تَقْعُدْ ؛ تو نہ بیٹھو ۔ بَعْدَ الذِّكْرٰى ؛ یاد آنے کے بعد ۔ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالم لوگوں کے ساتھ ۔ یعنی جب غفلت دور ہو تو ان ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھو ۔

ترجمہ :- اور جب (اے مخاطب) تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں میں نکتہ چینی کرتے ہیں (اور خواہ مخواہ اعتراضات کی بھرمار کرتے ہیں) تو تم ان سے اعراض کرو (ان کے پاس سے ٹل جاؤ) یہاں تک کہ وہ دوسری باتوں میں لگ جائیں ۔ اور جو شیطان تم کو بھول میں ڈال دے (اور تم سے غفلت ہوجائے) تو یاد آنے کے بعد (اور یاد دہانی کے بعد) ان ظالموں کے پاس نہ بیٹھو ۔

صاحبو ! آدمی دو قسم کے ہوتے ہیں : (۱) مذہب اور اُصولِ دین سے واقف ، حق و باطل کی تمیز رکھنے والے ۔ وہ غیر مذہب والوں سے ملیں تو کوئی برائی نہیں ۔ اُن کو ملنا چاہیئے اور اپنے دینِ اسلام کی تبلیغ کرنی چاہیئے اور (۲) جو لوگ دین سے واقف نہیں ان کو ان بدمذہب والوں سے احتراز کرنا چاہیئے ۔ پرگوئی ، فصاحت و بلاغت اور مغالطہ دہی کا بہت بڑا اثر ہے ۔

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا ؛ بعض کی باتیں کیا ہوتی ہیں کہ ایک جادو ہوتا ہے ۔ بے علم نادان اپنے مذہب سے تو واقف نہیں اور غیر مذہب والوں کی صحبت میں جا کر بیٹھتے ہیں اور ان کی مغالطہ بازی اور سحر گوئی کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ نادانوں کی حالت یہ ہے کہ جہاں سن لیا کہ فلاں جگہ اسپیچ ہے ، لکچر ہے ، وعظ ہے بس جا پہونچے ۔ چاہے خطیب ، لکچرار ، مذہب پر اعتراضات ہی کر رہا ہو ۔ بعض کچھ سمجھتے ہیں مگر اخلاقی جرأت نہیں کہ تردید کریں ۔ ایسی جگہ تم جاتے ہی کیوں ہو ۔ ایسی جگہ سے ٹل جاؤ ، ایسی جگہ سے اُٹھ جاؤ ۔ اگر غفلت کی وجہ سے بیٹھے رہے تو جب یاد آ جائے یا کوئی یاد دلائے اس وقت ان ظالموں کے پاس سے اُٹھ جاؤ ۔ یہ کیا تباہی ہے کہ خود کو علم نہیں ، اچھے برے کی تمیز نہیں اور مغالطے بازوں کے پاس جاؤ اور اپنے دین کو برباد کرو ۔ سنی مسلمان بچپن سے اپنے مذہب کی تعلیم نہیں دیتے ۔ نادان بچے غیر مذہب والوں کی صحبت میں جاتے ہیں ، ان کی کتابیں دیکھتے ہیں ، اور اُن سے متاثر ہو جاتے ہیں ۔ لوگوں کو چاہیئے کہ جہاں کچھ شبہہ پیدا ہوا کسی عالم سے پوچھ لیا اور اس کو رفع کر لیا ۔ آج کل ایک بدتمیزی ہے کہ پھیلی ہوئی ہے ۔ وہی عالم سمجھا جاتا ہے جو یاوہ گوئی کرے ، لمبی چوڑی تقریر کرے ، فصاحت اور جرأت سے بولے ، چاہے وہ امیر حمزہ کی داستان ہی کہہ رہا ہو ۔ گھنٹوں کی تقریر سنی ، وعظ سنا ، سن کر اُٹھے ، تو ایک بات بھی یاد نہ تھی ۔ چیرز ہوئے ، تالیاں ہوئیں ، مرحبا ، واہ واہ کے نعرے ہوئے مگر سب لاحاصل ۔ کام کی بات نہ سنائی گئی نہ سنی گئی ۔ اہلِ سنت کیا ہیں ؟ ہر بدمذہب والوں کے شکار ہیں ۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ دین کی تعلیم دی ہی نہیں جاتی ۔ دی بھی جاتی ہے تو رسمی ۔ شبہ کچھ اور ہے اور جواب کچھ اور دیا جاتا ہے ۔ غرض کہ کارِ دنیا تباہ اور کارِ آخرت بے راہ ۔ فَوَا اَسَفَاهُ عَلَی الْحَنِیْفَةِ الْبَیْضَاءِ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ السُّفَهَآءِ (ان بے وقوفوں کے سبب ، یکسوئی والی راہِ روشن پر افسوس ہے) ۔

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۶۹﴾

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؛ اور واجب نہیں متقیوں پر ۔ مِنْ حِسَابِهِمْ ؛ ان کی اعمال کی جواب دہی میں سے ۔ ان کے محاسبہ میں سے ۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ ۔ وَلٰكِنْ ؛ اور لیکن ، مگر ۔ ذِكْرٰى ؛ یاد دہانی ، نصیحت ۔ لَعَلَّهُمْ ؛ تاکہ وہ ، شاید کہ وہ ۔ يَتَّقُوْنَ ؛ تقویٰ اختیار کریں ، غضبِ خدا سے بچیں ، ڈریں ۔

ترجمہ :- اور متقیوں (اور پرہیزگاروں) پر ان (ظالموں) کی جواب دہی واجب نہ ہوگی ۔ مگر (ان کا کام ہے) نصیحت اور یاد دہانی تاکہ وہ بھی متقی ہو جائیں (پرہیزگار بن جائیں) ۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ
اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ
وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ
لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع۱۰ ۸ ۱۴

وَ ؛ اور ۔ ذَرْ ؛ چھوڑ ۔ وَذَرَ ۔ يَذَرُ ؛ چھوڑنا ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کو جو ۔ اِتَّخَذُوْا ؛ بنالیا ہے ۔ دِيْنَهُمْ ؛ اپنے دین کو، خدا کی اطاعت کو ۔ لَعِبًا ؛کھیل ۔ وَّلَهْوًا ؛ دل لگی ، گپ شپ ، وقت گذاری ۔ وَغَرَّتْهُمْ ؛ اور ان کو دھوکہ وغرور میں ڈال دیا ہے ۔غرور ؛ دھوکہ ، خود پسندی ، شیطان ، دھوکہ باز ۔ اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ؛ دنیوی زندگی ۔ وَذَكِّرْبِهٖٓ ؛ اور ان کی یاد دہانی کرو قرآن سے ۔ اَنْ تُبْسَلَ یعنی مَخَافَةَ اَنْ تُبْسَلَ ؛ اس خوف سے کہ سختی میں پڑ جائیں ۔ بَسْلٌ ؛سختی سے ممانعت کرنا ۔ بَسَالَتٌ ؛ بہادری ، سختی ، شجاعت ۔ بَاسِلٌ ۔ بَسُوْلٌ ؛ بہادر ۔قوی دل کا ۔ نَفْسٌ ؛شخص ۔ بِمَا كَسَبَتْ ؛ اس سے کہ کسب کیا ، کمایا ۔ یعنی کہیں اپنے اعمالِ بد کی سزا میں گرفتار نہ ہوجائے ۔ لَيْسَ لَهَا ؛ اس نفس ، اس شخص کے لئے نہیں ہے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوا ۔ وَلِيٌّ ؛ دوست ، مددگار ، حمایتی ۔ وَلَا شَفِيْعٌ ؛ اور نہ سفارش کرنے والا ، سفارشی ۔ یعنی خدا کے سوا نہ کوئی حمایتی ہے نہ سفارشی ۔ وَاِنْ تَعْدِلْ ؛ اور اگر بدلہ دیا جائے ، اگرتم تاوان دو ۔ عدل کے معنٰی برابر کرنا ۔ كُلَّ عَدْلٍ ؛ ہر ہرقسم کا بدلہ ، ہرقسم کا تاوان ۔ لَا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؛ نہیں لیا جائے گا اس سے ۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ ؛ یہی ہیں وہ لوگ جو ۔ اُبْسِلُوْا ؛ سختی میں ڈالے گئے ہیں ، گرفتار ہوگئے ہیں ۔ جو عذاب میں مبتلا ہوئے ہیں ۔ بِمَا كَسَبُوْا ؛ ان اعمال سے کہ انھوں نے کمایا ، وہ اپنے کئے میں پکڑے گئے ہیں ۔ لَهُمْ شَرَابٌ ؛ ان کے لئے ہے پانی ، ان کے پینے کے لئے ہے ۔ مِنْ حَمِيْمٍ ؛ گرم پانی میں سے ۔ حُمّٰی ؛ بخار ۔ حَمِيْمٌ ؛ دوستِ پرجوش ۔ وَعَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ اور دردناک عذاب ، پرالم سزا ۔ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ؛ بہ سبب اس کے کہ وہ کفر کیا کرتے تھے ، ان کے کفر کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- اور ان لوگوں کا ذکر چھوڑو (ان لوگوں کی طرف توجہ نہ کرو) جنھوں نے اپنے دین کو کھیل ٹھٹا بنالیا ہے اور دنیوی زندگی نے ان کو دھوکہ میں ڈال دیا ہے ۔ اور ان کو (قرآن سنا کر) نصیحت کرو (اور یاد دہانی کرو) ، کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے کرتوت میں آپ گرفتار ہوجائیں ، خدا کے سوا ان کا کوئی یار ہوگا نہ مددگار ۔ اگر کوئی ہر طرح کا بدلہ کرنا چاہے (تاوان دینا چاہے ، جرمانہ دینا چاہے) تو ہرگز نہ لیا جائے گا یہی وہ لوگ ہیں جو اپنی بدکاریوں کی وجہ سے سختی میں پڑے ہیں ۔ ان کو پینے کے لئے کھولتا پانی ملے گا اور ان کے کفر کی وجہ سے عذابِ الیم ہوگا ۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا
بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ
اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ
وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾

قُلْ ؛ کہو ، پوچھو ۔ اَنَدْعُوْا ؛ کیا ہم پکاریں ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اللہ کو چھوڑ کر ، غیرِ خدا کو ۔ مَالَا يَنْفَعُنَا ؛ جو ہم کو نفع نہیں دیتے ، فائدہ نہیں دیتا ۔ وَلَا يَضُرُّنَا ؛ اور جو ہم کو ضرر نہیں دیتا ، جن کے ہاتھ میں نہ نفع ہے نہ نقصان ہے ، نہ خیر ہے نہ شر ۔ وَنُرَدُّ ؛ اور ہم رد کر دیئے جائیں ، پھیر دیئے جائیں ۔ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا ؛ ہماری ایڑیوں پر ، ہم اُلٹے پیر پھیرے جائیں ۔ بَعْدَ اِذْهَدٰىنَا اللّٰهُ ؛ بعد اس کے کہ اللہ نے ہم کو ہدایت دی ۔ كَالَّذِیْ ؛ اس شخص کی طرح ، مانند اس کے جس کو ۔ اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ ؛ جس کو خواہش کے تابع بنالیا ہو شیطانوں نے ۔ بلندی سے پستی کی طرف گرا دیا ہو ۔ راستہ بھٹکا دیا ہو ۔ فِى الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ حَيْرَانَ ؛ حیران و پریشان ۔ حَارَ يُحَارُ حَيْرَةً ؛ پریشان ہونا ، بھونچکا رہ جانا ۔ لَهٗ اَصْحٰبٌ ؛ اس کے دوست ہیں ۔ يَدْعُوْنَهٗ ؛ اس کو پکار رہے ہیں ، بلا رہے ہیں ۔ اِلَى الْهُدَى ؛ ہدایت کی طرف ۔ ائْتِنَا ؛ ہمارے پاس آ ہماری چال پر چل ۔ قُلْ ؛ تم کہو ۔ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ ؛ بے شک اللہ کی ہدایت ۔ هُوَالْهُدٰى ؛ وہی ہدایت ہے ، ہدایت اللہ ہی کی ہدایت ہے ۔ وَاُمِرْنَا ؛ اور ہم کو امر کیا گیا ہے ، حکم دیا گیا ہے ۔ لِنُسْلِمَ ؛ کہ ہم اسلام لائیں ، فرماں بردار ہو جائیں ، خود کو حوالے کر دیں ۔ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ رب العالمین کے ۔ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کو قائم کریں ۔ پابندی اور درستی سے نماز پڑھیں ۔ وَاتَّقُوْهُ ؛ اور اس کے غضب سے ڈرتے رہیں ، اُس سے بچیں ، تقویٰ اختیار کریں ۔ وَهُوَ الَّذِیْ ؛ اور وہی تو ہے جو ۔ اِلَيْهِ ؛ اس کی طرف ۔ تُحْشَرُوْنَ ؛ تم حشر کئے جائیں گے ، جمع کئے جائیں گے تم ۔

ترجمہ :- تم پوچھو کہ کیا ہم اللہ کو چھوڑ کر ایسوں کو پکاریں جو نہ نفع دے سکتے ہیں نہ ضرر (نہ ان کے ہاتھ میں خیر ہے نہ شر) اور (کیا) ہم اُلٹے پیر پھیرے جائیں ، بعد اس کے کہ خدا نے ہم کو ہدایت دی ، اس شخص کی طرح جسے شیطانوں نے (غول بیابانی نے) راستہ بھٹکا کر زمین میں حیران (و پریشان) کر دیا ہو ، (اور) اس کے چند دوست ہیں جو اس کو (بزعمِ خود) ہدایت کی طرف بلاتے ہیں کہ ہماری طرف آ (پکارتے ہیں کہ ادھر آ ، ہمارا راستہ چل) ۔ تم کہو ہدایت تو خدا کی ہدایت ہے اور ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم رب العالمین کے فرماں بردار ہو جائیں ، اور پابندی و درستی سے نماز پڑھیں اور تقویٰ اختیار کریں ۔ اور وہی تو ہے جس کی طرف تمہارا حشر ہوگا (اُسی کے پاس تم سمیٹے جاؤ گے) ۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ

قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِى الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝٧٣

وَهُوَ الَّذِیْ ؛ اور وہی ہے جس نے ۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ۔ بِالْحَقِّ ؛ بجا طور پر ، ٹھیک طریقہ پر ۔ اُس طرح جس طرح اس کو ہونا چاہیئے ۔ وَيَوْمَ يَقُوْلُ ؛ اور جس روز وہ فرمائے گا ، حکم دے گا ۔ كُنْ ؛ ہو جا ، كُنْ کا حکم کس کو دے گا ؟ ہر چیز کی حقیقت کو ، عینِ ثابتہ کو ، ماہیت کو ، طبیعت کو ، اور عینِ ثابتہ پر ، معلوم الٰہی پر ، اپنے اسماء

وصفات کی تجلی فرماتا ہے ۔ فَیَکُوْنُ ؛ پھر وہ چیز ہوجائے گی ۔ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؛ اس کا قول برحق ہے، اس کا فرمودہ درست ہے ۔ اس کا کہا سچ ہے ۔ وَلَهُ الْمُلْکُ ؛ اور پادشاہی اسی کی ہے ۔ یَوْمَ یُنْفَخُ ؛ جب کہ پھونکا جائے گا ۔ فِی الصُّوْرِ ؛صور میں ۔ جس دن بگل بجے گا ، نرسنگا پھنکے گا ۔ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ؛ وہ غیب کی باتیں بھی جانتا ہے اور ظاہر کی بھی ۔ چھپی اور کھلی سب کو جانتا ہے ۔ وَهُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ ؛ اور وہ باحکمت اور باخبر ہے، جو کرتا ہے جان بوجھ کر کرتا ہے، مناسب کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو دُرست طریقہ پر بنایا ۔ اور اس دن (قیامت کے دن) جس چیز کو فرمائے گا ہوجا، بس وہ ہوجائے گی ، اُس کا قول برحق ہے (اس کا فرمودہ برحق ہے) ۔ اور اسی کی بادشاہت ہے (قیامت میں) جس دن صور پھونکا جائے گا ۔ (لوگوں کی ظاہری حکومت باقی نہ رہے گی) وہ غیب اور شہادت دونوں کو جانتا ہے (کھلے اور چھپے سب کو جانتا اسی کا کام ہے) اور وہی باحکمت اور باخبر ہے (جو کرتا ہے جان بوجھ کر کرتا ہے اور مناسب کرتا ہے) ۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّیْۤ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٧٤﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام توحید کی دعوت دینے میں سب کے پیشوا ہیں ۔ یہودی ، نصرانی ، مسلمان ، سب ان کو مانتے ہیں ۔ اُن کے قصّہ میں ایک سچّے موحد ، خدا پرست کا نمونہ ملتا ہے ۔ اس واسطے فرماتا ہے :-

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ ؛ اور یاد کرو جب کہ ابراہیم نے کہا ۔ لِاَبِیْهِ اٰزَرَ ؛ اپنے باپ یا چچا کو جس کا نام آزر تھا ۔ اَتَتَّخِذُ ؛ کیا تم بنا لیتے ہو، مانتے ہو؟ اَصْنَامًا ؛ بتوں کو ۔ اٰلِهَةً ؛ خدا ، دیوتا ، معبود ۔ اِنِّیْ اَرٰىکَ ؛ میں تم کو دیکھتا ہوں ، سمجھتا ہوں ۔ وَقَوْمَکَ ؛ اور تمہاری قوم کو ۔ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ؛ ظاہر گمراہی میں ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا ، کیا تم بتوں کو خدا مانتے ہو (اپنا معبود سمجھتے ہو) ؟ میں تو تم کو اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں ۔

وَكَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ﴿٧٥﴾

وَکَذٰلِکَ ؛ اور اسی طرح سے ۔ نُرِیْ ؛ ہم دکھا دیتے ہیں ۔ اِبْرٰهِیْمَ ؛ ابراہیم کو ۔ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ۔ وَلِیَکُوْنَ ؛ تاکہ ابراہیم ہوجائیں ۔ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ؛ کامل یقین والوں میں سے ۔

ترجمہ :- اور ہم اسی طرح ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھا دیتے ہیں تاکہ وہ (دیکھ کر) کامل یقین والوں میں سے ہوجائیں (اور ان کا علم الیقین ، عین الیقین ہوجائے) ۔

فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ ﴿٧٦﴾

فَلَمَّا ؛ پھر جب ۔ جَنَّ عَلَیْهِ الَّیْلُ ؛ رات ہوئی ، چھا گئی ان پر رات کی اندھیری ۔ رَاٰ كَوْكَبًا ؛ ایک تارے کو دیکھا ۔ آسمان پر تو بہت سے تارے ہیں ، پھر ایک تارے کے کیا معنے ؟ کیا کسی بڑے تارے کو دیکھا ؟ مثلاً شعرائے یمانی ، زہرہ مشتری ۔بعض محققین فرماتے ہیں کہ كَوْكَبٌ سے مراد تجلیِ الٰہی ہے ۔پیغمبر تو ستارے کو دیکھ کر ہرگز خدا نہیں سمجھ سکتے ۔ یا دشمنوں کو قائل کرنے کے لئے ایسا فرمایا ہو ۔ قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ هٰذَا رَبِّیْ ؛ یہ میرا خدا ہے ؟ کیا یہ میرا رب ہے ؟ فَلَمَّا ؛ پھر جب ۔ اَفَلَ ؛ غروب ہوا ۔ وہ تجلی موقوف ہوگئی ۔ قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ لَآ اُحِبُّ ؛ میں نہیں چاہتا ، میرا مقصود نہیں ۔ اَلْاٰفِلِیْنَ ؛ غروب ہونے والوں کو ، غروب ہونے والے ۔

ترجمہ :- پھر جب رات کی اندھیری ان پر چھا گئی ایک روشن تارے کو دیکھا (یا ایک تجلی کو ملاحظہ کیا) ، کہا ہاں یہ میرا رب ہے ؟ (کیا یہ میرا رب ہوسکتا ہے ؟) ۔ پھر وہ جب ڈوب گیا (غروب ہوگیا) تو کہا ، میں غروب ہونے والوں کو نہیں چاہتا (وہ میرا مقصود نہیں) ۔

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ

فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ﴿۷۷﴾

فَلَمَّا ؛ پھر جب ۔ رَاَ الْقَمَرَ ؛ چاند کو دیکھا ۔ بَازِغًا ؛ روشن ، چمکتا ہوا ۔ قَالَ ؛ کہا ۔ هٰذَا رَبِّیْ ؛ یہ میرا رب ہے ؟ استفہام انکاری ہے ، یا بُت پرستوں کو عاجز کرنے کے لئے ایسا فرمایا ۔ فَلَمَّآ اَفَلَ ؛ پھر جب غروب ہوگیا ، چھپ گیا ، ڈوب گیا ۔ قَالَ ؛ کہا ۔ لَئِنْ ؛ البتہ اگر ۔ لَمْ یَهْدِنِیْ ؛ ہدایت نہیں کی مجھ کو ، اگر خدا مجھے راستہ نہ بتائے ۔ رَبِّیْ ؛ میرا رب ، میرا خدا ۔ لَاَكُوْنَنَّ ؛ تو البتہ میں ہوجاؤں گا ۔ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ؛ گمراہ قوم سے ، اُن لوگوں میں سے جو گمراہ ہیں ۔

ترجمہ :- پھر جب چاند کو چمکتے ہوئے دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے ؟ پھر جب وہ (چاند بھی) چھپ گیا (غروب ہوگیا) تو کہا اگر مجھے میرا رب ہدایت نہ کرے تو البتہ میں گمراہ لوگوں میں سے ہوجاؤں گا ۔

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ

فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾

فَلَمَّا ؛ پھر جب ۔ رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً ؛ دیکھا سورج کو چمکتا ہوا ، روشن ۔ قَالَ ؛ کہا ۔ هٰذَا رَبِّیْ ؛ یہ میرا رب ہے ؟ هٰذَآ اَكْبَرُ ؛ یہ دوسروں سے بڑا ہے ۔ فَلَمَّآ اَفَلَتْ ؛ پھر جب آفتاب بھی ڈوب گیا ، غروب ہوگیا ، نظروں سے چھپ گیا ۔ قَالَ یٰقَوْمِ ؛ کہا اے میری قوم ۔ اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ بَرِیْٓءٌ ؛ بیزار ہوں ، بری ہوں ۔ بَرَاءَةٌ ؛ ذمہ دار نہ ہونا ۔ مِمَّا تُشْرِكُوْنَ ؛ ان چیزوں سے کہ جن سے تم شرک کرتے ہو ، خدا کی بالذات صفتوں کو ماسوا اللہ میں ثابت کرتے ہو ، خدا کی

صفتِ خاصہ میں دوسروں کو شریک کرتے ہو ۔ جو صفات خدائے تعالےٰ میں بالذات ہیں ان کو خدا کے دوسرے بندوں میں ثابت کرتے ہو ۔ جیسے تم زندہ ہو ، علم رکھتے ہو ، قدرت رکھتے ہو ، مرے ہوؤں کو بھی بالعرض علم و قدرت رکھتے ہیں کہیں تو شرک نہیں ہوتا ۔ صفتِ خاصہ اور بالذات صفت کسی مخلوق میں ماننے سے شرک ہوتا ہے اور نسبتِ مجازی سے شرک نہیں ہوتا ۔

ترجمہ :- پھر جب (ابراہیم نے) آفتاب کو روشن دیکھا تو فرمایا یہ میرا رب ہے؟ یہ بڑا ہے ۔ جب وہ (آفتاب بھی) غروب ہوگیا تو فرمایا اے میری قوم ! میں ان تمام چیزوں سے بری ہوں جن کو تم خدا کا شریک ٹھہراتے ہو ۔

صاحبو ! شَمْسٌ عربی میں مؤنثِ لفظی ہے اس کے لئے مذکر لفظ کسی خاص اعتبار سے لاسکتے ہیں ۔ لہذا شَمْسٌ کے لئے بَازِغَة صفتِ مؤنث لایا ۔ اور ابراہیم علیہ السلام هٰذَا مذکر اسمِ اشارہ لائے ۔ هٰذَا کے ساتھ رَبِّیْ ہے جو مذکر لفظ چاہتا ہے ۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۷۹﴾

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ؕ

وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ اور چیزیں تو کیا ہیں ، آفتاب بھی طلوع کرتا ہے اور غروب ہوتا ہے تو وہ متغیر ہے اور جو متغیر ہے وہ حادث ہے اور جو حادث ہے وہ رب ہو نہیں سکتا ۔ اس واسطے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا :-

اِنِّیْ ؛ بے شک میں نے ۔ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ ؛ اپنا منہ پھیرلیا ، میں متوجہ ہوگیا ، اب میرا رخ ہے ۔ لِلَّذِیْ ؛ اس ذاتِ پاک کی طرف جس نے ۔ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ۔ حَنِیْفًا ؛ یک طرفہ ہوکر ، یک رو ، یک دل ، یک زبان ہوکر ۔ وَمَآ اَنَا ؛ اور میں نہیں ہوں ۔ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ؛ مشرکوں میں سے ۔ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؛ اور ان سے حجت بازی کی ان کی قوم نے ۔ ابراہیم علیہ السلام سے ان کی قوم نے جو بُت پرست تھی ، ستارہ پرست تھی بے کار حجتیں کیں تو انھوں نے فرمایا ۔ قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ اَتُحَآجُّوْنِّیْ ؛ کیا تم مجھ سے حجت بازی کرتے ہو ۔ فِی اللّٰهِ ؛ اللہ کے متعلق ۔ وَقَدْ هَدٰىنِ ؛ حالانکہ اللہ نے مجھے ہدایت کی ہے ، مجھے صحیح راستہ بتایا ۔ وَلَآ اَخَافُ ؛ اور میں نہیں ڈرتا ۔ مَا تُشْرِكُوْنَ ؛ ان معبودوں سے جن کو تم اللہ کا شریک بناتے ہو ۔ یعنی سچا مسلمان نہ شیخ صدّو سے ڈرتا ہے نہ نرسو سے ڈرتا ہے اور نہ کسی اور کا اس کو خوف ہوتا ہے ۔ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ ؛ مگر یہ کہ چاہے ۔ رَبِّیْ ؛ میرا رب ۔ شَیْـًٔا ؛ کچھ ، اگر کسی کے اعمالِ بد کی وجہ سے کوئی نقصان بھی پہنچتا ہے تو صرف جسمانی حد تک ۔ ابلیس بھی صرف وسوسہ ڈال سکتا ہے ، کسی کو زبردستی کافر نہیں بنا سکتا ۔ وَسِعَ رَبِّیْ ؛ میرے اللہ کو ہر قسم کی سمائی ہے ۔ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؛ ہر چیز کو ، بلحاظِ علم کے ۔ یعنی خدائے تعالےٰ ہر شئے کو جانتا ہے ۔ جزئیات ، کلیات سب اس کو معلوم ہیں ۔

ے بعض ارواحِ بد کے نام

اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ؛ کیا یہ سن کر بھی تم نصیحت نہیں لیتے ۔ کیا اتنی بات یاد دہانی کے لئے کافی نہیں ہے؟ جب وہ سب چیزوں کو جانتا ہے تو اس سے کیوں نہیں ڈرتے ؟

ترجمہ :- میں نے اپنا رُخ یک طرفہ (یک دل و یک زبان) ہوکر اس (پروردگار) کی طرف کردیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ، اور میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو (خدا سے) شرک کرتے ہیں ۔ (ابراہیم سے) ان کی قوم نے بے کار حجتیں کیں ، انھوں نے (ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کیا تم اللہ کے متعلق مجھ سے حجت بازی کرتے ہو ، حالانکہ اس نے مجھے صحیح راستہ بتایا ہے ۔ میں (تمہارے ان معبودوں سے) جن سے تم شرک کرتے ہو ہرگز نہیں ڈرتا ۔ میرا رب سب کچھ جانتا ہے ، اس کا علم بہت وسیع ہے ۔ کیا تم اب بھی نہیں سمجھتے (نصیحت نہیں حاصل کرتے) ۔

وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۘ﴿۸۱﴾

وقف لازم

وَكَيْفَ اَخَافُ ؛ بھلا میں کس طرح ڈرسکتا ہوں ۔ مَآ اَشْرَكْتُمْ ؛ ان بتوں سے ، ان ارواحِ خبیثہ سے جن سے تم شرک کرتے ہو ۔ وَلَا تَخَافُوْنَ ؛ اور تم نہیں ڈرتے ۔ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ ؛ کہ تم نے شرک کیا ۔ بِاللّٰهِ ؛ خدا سے ۔ مَالَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ ؛ ان مباحثات سے جن کے متعلق اس نے یعنی اللہ نے نہیں اُتاری ۔ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر ۔ سُلْطٰنًا ؛ کوئی قوت ، سند ۔ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ ؛ تو پھر ان دو گروہوں میں سے کون ۔ کیا خدا پرست یا بُت پرست ، کیا خدا سے ڈرنے والے اور نہ ڈرنے والے ۔ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ؛ امن کے زیادہ مستحق ہیں ۔ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ اگر تم کو کچھ علم ہے ۔ اگر تم اس بات کو جانتے ہوتے تو ہرگز ایسا نہیں کرتے ، اگر تم جانتے تو کیا اچھا ہوتا ۔

ترجمہ :- بھلا میں (ماسوا اللہ سے) جن کو خدا کا تم شریک بناتے ہو کیوں کر ڈرسکتا ہوں حالانکہ تم اللہ سے شرک کرکے بھی نہیں ڈرتے ۔ جس کے متعلق (اس نے) کوئی سند تم پر نہیں اُتاری (تمہاری اس بُت پرستی پر کوئی سند نہیں اس میں کسی قسم کی قوت نہیں) تو پھر (ہم اور تم) ان دونوں فریقوں میں سے کون زیادہ مستحقِ امن ہیں (ہم بے فکر رہنے کے قابل ہیں یا تم) اگر تم اس بات کو جانتے تو ہرگز ایسا نہ کرتے ۔

ع ۹ ۱۵
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایماندار ، جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ۔ وَلَمْ يَلْبِسُوْا ؛ اور ملا نہیں دیا ، گڈمڈ نہیں کردیا ۔ اِيْمَانَهُمْ ؛ اپنے ایمان کو ۔ بِظُلْمٍ ؛ ظلم سے ۔ یہاں ظلم سے مراد '' اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ '' میں کا '' ظلم '' ہے یعنی شرک ۔ اُولٰٓئِكَ ؛ وہی

لوگ ہیں ۔ لَهُمُ الْاَمْنُ ؛ کہ ان کو امن ہے ، بے فکری ہے ۔ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ؛ اور وہی ہدایت یافتہ ہیں ، وہی صحیح راستے پر ہیں ۔

ترجمہ :- جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم عظیم (یعنی شرک) سے نہیں ملایا ان ہی کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں ۔

صاحبو ! واضح ہو کہ اور بُت پرستوں میں ، ستارہ پرستوں کو زیادہ امتیاز ہے ۔ ان کے خیال کے مطابق ہر ستارے کی ایک روح ہے ۔ جس روح کی پرستش کرتے ہیں اور اس سے کام لینا چاہتے ہیں اس سے مناسبت پیدا کی جاتی ہے ۔ ان کے خیال میں ہر ایک ملک ، ایک ستارے کے ماتحت ہے ۔ رنگوں کی بھی ستاروں سے مناسبت ہوتی ہے ۔ خوشبوؤں میں سے خاص خاص ستاروں کے لئے خاص خاص خوشبوئیں ہیں ۔ ہر کام کے لئے بھی ایک ستارے کی روح متعین ہے ۔ جس ستارے سے کام لینا چاہتے ہیں اس سے ہر قسم کی مناسبت پیدا کر کے ستارے کی خوشامد میں لمبے چوڑے منتر اور دُعائیں کی جاتی ہیں ، تب کہیں کوئی کام نکلتا ہے ۔ مگر جو موحد ہوتا ہے ، خدا کا بندہ ہوتا ہے وہ بجائے دوسروں پر حکومت کرنے کے خود کو خدا کے حوالے کرتا ہے ۔ خدا جو کرے اس سے راضی رہتا ہے ۔ اگر کوئی وحی یا الہام خدائے تعالےٰ کی طرف سے ہو تو اس پر عمل کرتا ہے ۔ وہ پکارتا ہے : میں اپنا رُخ یک طرفہ ہو کر اس خدا کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا'' ۔ بھلا ایسا شخص کسی ستارے کی روح کو کیا مانے گا اور کسی سے کیا ڈرے گا ۔ یاد رکھو جو خدا سے ڈرے گا وہ کسی سے کیا ڈرے گا ؟ جو خدا کو چاہتا ہے وہ کسی کو نہیں چاہتا ۔ خدا ہی کچھ دے دے تو شکریہ کے ساتھ لے لیتا ہے ۔ رضاء و تسلیم اس کا کام ، بندگی اس کا مقصد ہے ۔ بے مقصود جینا اس کی مراد ہے ۔ دنیا اس کی اطاعت کرتی ہے اور وہ اپنے مالک کی اطاعت کرتا ہے ۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا ۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿٨٣﴾

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ

دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٤﴾ ۙ

وَتِلْکَ حُجَّتُنَا ؛ اور یہ ہماری حجت ہے ، دلیل ہے ۔ حَجَّ ۔ یَحُجُّ کے معنٰی ہیں غالب ہونا ۔ حجت اور دلیل سے غلبہ پیدا ہوتا ہے ، دعوے میں قوت پیدا ہوتی ہے ۔ اٰتَیْنٰھَآ اِبْرٰھِیْمَ ؛ ہم نے اس حجت اور دلیل کو ابراہیم کو دیا ۔ عَلٰی قَوْمِهٖ ؛ ان کی قوم کے مقابل ۔ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ ؛ ہم درجے بلند کرتے ہیں ، عالی مرتبت بناتے ہیں ۔ مَنْ نَّشَآءُ ؛ ہم جس کو چاہتے ہیں ۔ اِنَّ رَبَّکَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ ؛ حکمت اور علم والا ہے ۔ جو کرتا ہے مناسب کرتا ہے ، جان بوجھ کر کرتا ہے ۔ جب خدائے تعالےٰ نے آسمان و زمین کی بادشاہت سے خبردار کر دیا تو اس سرفرازی میں سے ان کی اولاد کی سرفرازی بھی ہوئی ۔ فرماتا ہے : وَوَھَبْنَا لَهٗ ؛ اور ہم نے ابراہیم کو دیا ۔ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؛ اسحاق و یعقوب کو ۔ ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام تھے ۔ ان کی اولاد میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے ۔ ابراہیم علیہ السلام کے

چھوٹے فرزند اسحاق علیہ السلام، ان کے فرزند یعقوب علیہ السلام، ان کے فرزند یوسف علیہ السلام۔ کُـلًّا ھَـدَیْنَـا ؛ ہم نے ان سب کو ہدایت کی، پیغمبری سے سرفراز کیا۔ وَنُـوْحًـا ھَـدَیْـنَا مِنْ قَبْلُ ؛ اور ابراہیم سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت و نبوت سے سرفراز کیا۔ وَمِـنْ ذُرِّیَّتِهٖ ؛ اور ان کی (ابراہیم کی) اولاد سے ہے۔ اور ان کی نسل سے ہے۔ ذَرَّ ـــ یَذِرُّ ؛ پھیلنا۔ منتشر ہونا۔ ذَرُوْر ؛سفوف۔ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمَانَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَھَارُوْنَ ؛ اور ابراہیم کی اولاد سے ہیں۔ اور ہم نے ابراہیم کو دیا۔ داؤد اور سلیمان اور ایوب و یوسف و موسٰی و ہارون کو۔ وَکَذٰلِکَ ؛ اور اسی طرح۔ نَجْزِیْ ؛ ہم جزا دیتے ہیں۔ بدلہ دیتے ہیں۔ اَلْمُحْسِنِیْنَ ؛حُسنِ عمل والوں کو، نیکوکاروں کو۔

ترجمہ :- اور یہ ہماری حجت ہے، (دلیل ہے) اسے ہم نے ابراہیم کو دیا تاکہ وہ اپنی قوم کے مقابل پیش کریں ہم جسے چاہتے ہیں اس کے درجے بلند کرتے ہیں، (عالی مرتبت بناتے ہیں)۔ بے شک آپ کا رب حکمت اور علم والا ہے (جو کرتا ہے جان بوجھ کر کرتا اور مناسب کرتا ہے)۔ اور ہم نے اسے (ابراہیم کو ایک بیٹا) اسحٰق دیا اور (ایک پوتا) یعقوب دیا۔ ہم نے ان سب کو ہدایت کی (پیغمبری سے سرفراز کیا)۔ اور ابراہیم سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت (و نبوت) سے سرفراز کیا تھا اور ان کی (ابراہیم کی) اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب کو اور یوسف کو اور موسٰی اور ہارون کو۔ اور اسی طرح ہم نیک کام کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں (بدلہ دیتے ہیں)۔

وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ ؕ کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۙ﴿۸۵﴾

وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا ؕ وَکُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۙ﴿۸۶﴾

وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ ۚ وَاجْتَبَیْنٰهُمْ وَهَدَیْنٰهُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۸۷﴾

وَزَکَـرِیَّـا وَیَـحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ ؛ اور زکریا و یحیٰی و عیسٰی و الیاس کو بھی دیا، یعنی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ کُـلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ؛ یہ سب نیک ہیں، اچھے ہیں۔ وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا ؛ اور ابراہیم کو ہم نے اسمٰعیل اور یَسَعْ اور یونس ولوط کو بھی دیا۔ وَکُـلًّا فَضَّلْنَا ؛ اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے فضیلت دی۔ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ؛ اس زمانہ کے لوگوں پر۔ اَلْعٰلَمِیْنَ میں الف لام حضور کا ہے۔ جیسا اَلْیَوْمَ ؛ آج کا دن۔ اَلْاٰنَ ؛ اِس آن۔ وَمِنْ اٰبَـآئِهِمْ ؛ اور ان کے آبا و اجداد سے۔ وَذُرِّیّٰتِهِمْ ؛ اور ان کی اولاد سے۔ وَاِخْوَانِهِمْ ؛ اور ان کے بھائیوں سے۔ وَاجْتَبَیْـنٰـهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو منتخب کیا، برگزیدہ کیا۔ وَهَـدَیْنٰـهُمْ ؛ اور ہم نے ان کی ہدایت و رہنمائی کی۔ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؛ سیدھے راستے کی طرف۔

ترجمہ :- (اور ہم نے نبوت و ہدایت سے سرفراز کیا) زکریا و یحیٰی اور الیاس وعیسٰی کو اور یہ سب نیک ہیں اور اسمٰعیل ویسع و یونس اور لوط کو بھی (ہم نے نبوت و ہدایت سے سرفراز کیا) اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کو ان کے زمانے کے لوگوں پر فضیلت دی، اور اُن کے آبا و اجداد میں سے اور اُن کی اولاد میں سے اور بھائیوں میں سے (بھی بعض کو نبوت و ہدایت دی) اور ان کو برگزیدہ کیا اور اُن کو سیدھا راستہ بتایا۔

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

ذٰلِکَ ؛ یہ ہے۔ هُدَى اللّٰهِ ؛ اللہ کی ہدایت، اس کی رہنمائی۔ یَهْدِىْ بِهٖ ؛ اس سے ہدایت کرتا ہے۔ اس پر چلاتا ہے۔ مَنْ یَّشَآءُ ؛ وہ جس کو چاہتا ہے۔ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں میں سے۔ وَلَوْ اَشْرَكُوْا ؛ اور اگر وہ شرک کرتے۔ لَحَبِطَ عَنْهُمْ ؛ تو ان سے اکارت ہوجاتے، ضائع ہوجاتے۔ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان کے اعمال، جو کچھ کہ نیک کام وہ کرتے تھے۔

ترجمہ :- یہ ہے اللہ کی ہدایت، وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے (ہدایت اور رہنمائی کرتا ہے) اُس پر چلاتا ہے۔ اور اگر وہ شرک کرتے تو جو کچھ وہ نیک کام کیا کرتے تھے سب ضائع اور اکارت ہوجاتے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہی وہ لوگ ہیں جن کو۔ اٰتَیْنٰهُمْ ؛ ہم نے ان کو دی۔ اَلْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ؛ کتاب اور شریعت وحکومت اور پیغمبری و نبوت۔ فَاِنْ یَّكْفُرْ بِهَا ؛ پھر اگر ان باتوں سے کفر کریں، ان کو نہ مانیں۔ هٰٓؤُلَآءِ ؛ یہ لوگ۔ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا ؛ تو ہم نے ان باتوں کے لئے مقرر کیا۔ قَوْمًا ؛ ایسوں کو، ایسی قوم کو۔ لَیْسُوْا ؛ نہیں ہیں۔ بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ؛ ان چیزوں سے انکار کرنے والے۔

ترجمہ :- یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور (شریعت) وحکومت اور نبوت عطا کی۔ پھر اگر یہ لوگ اس کو (ان مذکورہ اُمور کو) نہ مانیں تو اس کے لئے ہم نے ایسے لوگوں کو مقرر کیا جو ان (چیزوں) کے منکر نہیں ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ

ع ۸/۱۰ ۱۲

قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ ؛ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ۔ هَدَى اللّٰهُ ؛ اللہ نے ان کو ہدایت کی ۔ فَبِهُدٰهُمْ ؛ ان ہی کی ہدایت پر ۔ اِقْتَدِهْ ؛ اقتدا کرو ، پیروی کرو ۔ اُن ہی کی چال پر چلو ، اُن کی رہنمائی کی اتباع کرو ۔ قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ ؛ میں تم سے سوال نہیں کرتا ، کچھ نہیں مانگتا ۔ عَلَيْهِ ؛ اس پر ۔ اَجْرًا ؛ اُجرت ، عوض ، بدلہ ۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ؛ یہ نہیں ہے مگر ۔ ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ؛ عالمین کے لئے یاد دہانی ، ساری دنیا کے لئے پند و نصیحت ۔

ترجمہ :- یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی ۔ تم بھی (اُن کے قدم بہ قدم چلو) ان کی ہدایت کی اتباع کرو (اے رسولِ کریم !) تم کہہ دو میں تم سے اس پر کچھ عوض نہیں مانگتا (کچھ بدلہ نہیں چاہتا) ۔ یہ تو (سب کے لئے یاد دہانی ہے) ساری دنیا کے لئے پند و نصیحت ہے ۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ کی قدر نہیں کی ۔ حَقَّ قَدْرِهٖ ؛ جس قدر اس کی قدر کرنی چاہیئے تھی ۔ اِذْ قَالُوْا ؛ جب کہ انھوں نے کہا ۔ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ خدا نے نہیں اتارا ۔ عَلٰى بَشَرٍ ؛ کسی آدمی پر ۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ ۔ قُلْ ؛ تم کہو ۔ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ ؛ کس نے کتاب اُتاری ۔ اَلَّذِيْ ؛ جو ۔ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى ؛ لائے اس کو موسٰی ۔ نُوْرًا وَّهُدًى ؛ نور اور ہدایت بنا کر ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے ۔ تَجْعَلُوْنَهٗ ؛ جس کو تم بنا دیتے ہو ۔ قَرَاطِيْسَ ؛ جمع قِرْطَاسٌ ؛ کاغذ ۔ اوراقِ پریشاں ۔ تُبْدُوْنَهَا ؛ جس میں سے بعض کو تو ظاہر کرتے ہو ۔ وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ؛ اور ان میں سے بہت سوں کو چھپاتے بھی ہو ۔ وَعُلِّمْتُمْ ؛ اور اس کے ذریعہ سے تم کو تعلیم دی گئی ۔ مَالَمْ تَعْلَمُوْا ؛ جن کا تم کو علم نہیں تھا ۔ اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ؛ نہ تم جانتے تھے نہ تمہارے باپ دادا ۔ قُلِ اللّٰهُ ؛ تم اللہ کا نام لو ۔ تم کہو اللہ ہی نے نازل کی تھی ۔ یہ سب اللہ کا اُتارا ہوا ہے ۔ ثُمَّ ذَرْهُمْ ؛ پھر ان کو چھوڑ دو ۔ فِيْ خَوْضِهِمْ ؛ اپنی بکواس میں ، ڈھکوسلوں میں ، اپنی واہی تباہی باتوں میں ۔ يَلْعَبُوْنَ ؛ کھیلتے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں نے اللہ کی جتنی قدر کرنی چاہیئے تھی نہیں کی جب کہ انھوں نے کہا خدا نے کسی آدمی پر کچھ بھی نہیں اُتارا (یہ سب من گھڑت باتیں ہیں) ۔ (اے پیغمبر !) تم کہو (تم ان سے پوچھو) وہ کتاب

کس نے اُتاری جس کو موسٰی لائے تھے ، جو لوگوں کے لئے (سراپا) نور و ہدایت تھی جس کو تم اوراقِ پریشاں بنا کر رکھے ہو؟ ان میں سے تم بعض کو تو ظاہر کرتے ہو اور بہت سے حصّوں کو چھپاتے بھی ہو اور تم کو (اس کتاب کے ذریعہ سے) ان باتوں کا علم دیا گیا جن کو نہ تم جانتے تھے نہ تمہارے باپ دادا ۔ (پیغمبر!) تم اللہ کہو (تم کہو یہ سب خدا کا اُتارا ہوا ہے) پھر ان کو ان کی ڈھکوسلے بازیوں میں چھوڑ دو (وہ جو چاہیں بے فائدہ باتیں کیا کریں) ۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾

وَهٰذَا كِتٰبٌ ؛ اور یہ کتاب ہے ۔ اَنْزَلْنٰهُ ؛ جس کو ہم نے اتارا ، نازل کیا ۔ مُبٰرَكٌ ؛ بابرکت ہے ، مبارک ہے ۔ مُصَدِّقُ ؛ تصدیق کرتی ہے ۔ اَلَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ ان تمام کتابوں کی جو اس سے پہلے تھیں ، اس کے سامنے ہیں ۔ تمام آسمانی کتابیں سچ ہیں ۔ قرآن سب کی تصدیق کرتا ہے ، عقائد میں کوئی تبدیلی نہیں ۔ بعض احکام حسبِ ضرورت تمام زمانوں میں تبدیل ہوتے رہے ، اس پر بھی تمام آسمانی کتابیں دلالت کرتی ہیں ۔ وَلِتُنْذِرَ ؛ اور تاکہ آپ ڈرائیں ، خوفناک خبروں کی اطلاع دیں ، نقصان رساں چیزوں کو بتادیں ۔ اُمَّ الْقُرٰى ؛ مکہ شریف ۔ بڑا قریہ ۔ قدیم شہر ۔ وَمَنْ حَوْلَهَا ؛ اور ان لوگوں کو جو اس کے اطراف رہتے ہیں ۔ اہلِ مکہ اور ماحول کے لوگ عربی دان ہونے کی وجہ سے مخاطبِ اول ہیں ۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ؛ اور جو لوگ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ، دربارِ الٰہی میں جانے کو حق سمجھتے ہیں ، خدا کے پاس جواب دہی کو یقینی سمجھتے ہیں ۔ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؛ وہ قرآن پر ایمان لاتے ہیں ۔ وَهُمْ ؛ اور وہ لوگ ۔ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ؛ اپنی نماز اور دعاؤں کے پابند ہیں ، اس کی حفاظت کرتے ہیں ، وقت پر ادا کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ مبارک کتاب ہے جس کو ہم نے اُتارا ہے ، وہ اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور تاکہ آپ اہلِ مکہ اور اس کے اطراف کے لوگوں کو (نقصان رساں چیزوں سے) ڈرائیں اور جو لوگ آخرت کو مانتے ہیں (وہ قرآن کو بھی مانتے ہیں) اُس پر ایمان رکھتے ہیں ۔ اور وہی لوگ اپنی (دُعاو) نماز کے پابند بھی ہیں (کیونکہ نماز ہر قسم کی بری باتوں سے روکتی ہے) ۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِىَ اِلَىَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَىْءٌ وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ

فِي غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ

بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٩٣﴾

وَمَنْ اَظْلَمُ ؛ اورکون زیادہ ظالم ہے ۔ مِمَّنِ افْتَرٰی ؛ اس شخص سے جس نے افتریٰ کیا ، جھوٹ باندھا ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ اللہ پر ۔ كَذِبًا ؛ جھوٹ کو ۔ اس میں لغت کے لحاظ سے كَذِبًا ۔ كِذْبًا ؛ بھی کہہ سکتے ہیں ۔ كَذِبًا ، اِفْتَرٰی کا مفعول ہے یا كَذِبًا چونکہ افتراء کے معنٰی میں ہے لہٰذا مفعولِ مطلق بھی ہوسکتا ہے ۔ اَوْقَالَ ؛ یا وہ کہے ۔ اُوْحِيَ اِلَيَّ ؛ میری طرف وحی کی گئی ۔ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ ؛ حالانکہ نہیں وحی کی گئی اس کی طرف کچھ ۔ وَمَنْ قَالَ ؛ اور جو کہے ۔ سَاُنْزِلُ ؛ میں بھی اُتاروں گا ، اُتارسکتا ہوں ۔ مِثْلَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ مثل اس کے کہ اللہ نے اُتارا یعنی قرآن کا جواب دے سکتا ہوں ۔ قرآن کا جواب تو کیا دے سکتا ہے ۔ بے دلیل دعویٰ کرکے اپنی حماقت ثابت کرتا ہے ۔ ان مدعیانِ نبوت کا کیا حال ہوگا ؟ وَلَوْتَرٰی ؛ اے مخاطب اگرتو دیکھے ۔ اِذِالظّٰلِمُوْنَ ؛ جب کہ ظالم لوگ ۔ فِيْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ ؛ موت کی سختیوں میں ہوں گے ۔ غَمْر ؛ ڈھانکنا ، چھا جانا ۔ غِمَار ؛ اتنا پانی کہ آدمی اس میں ڈوب جائے ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ ؛ اور فرشتے ۔ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ؛ اپنے ہاتھ بڑھائے ہوئے ہیں ۔ بَاسِطُوْنَ تھا ۔ اضافت سے نون گرگیا ۔ ان سے کہا جائے گا ۔ اَخْرِجُوْا ؛ نکالو ۔ اَنْفُسَكُمْ ؛ اپنی جانوں کو ۔ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ ؛ آج تم کو جزاء دی جائے گی ، سزا دی جائے گی ۔ عَذَابَ الْهُوْنَ ؛ ذِلّت کا عذاب ۔ هَانَ ۔ يَهُوْنُ ۔ هَوْنًا وهَوَانًا ؛ ذلیل وخوار ہونا ۔ بِمَا كُنْتُمْ ؛ اس وجہ سے کہ تم تھے ۔ تَقُوْلُوْنَ ؛ کہتے ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ اللہ پر ۔ غَيْرَ الْحَقِّ ؛ ناحق ، غلط ، جھوٹ ۔ وَكُنْتُمْ ؛ اور تم تھے ۔ عَنْ اٰيٰتِهٖ ؛ اس کی آیتوں سے ۔ تَسْتَكْبِرُوْنَ ؛ تکبر کرتے ۔

ترجمہ :- اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا ؟ جو خدا پر جھوٹ باندھے ، یا یہ کہے کہ مجھ کو وحی آتی ہے حالانکہ اس کو کچھ بھی وحی نہ آئی ، یا وہ یہ کہے کہ میں بھی ایسا کلام اتار سکتا ہوں جیسا کہ خدا نے اُتارا ۔ (ان ظالموں کا کیا حال ہوگا ۔ اے مخاطب) تم بھی دیکھتے جب کہ ظالم ، موت کی سختیوں میں (اور اس کی سکرات میں ہوں گے) اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلا رہے ہیں (اور کہہ رہے ہیں) اپنی روح نکالو (تمہارا وقت پورا ہوچکا ، تمہاری عمر تمام ہوچکی) آج تم کو ذِلت کا عذاب دیا جائے گا ، کیونکہ تم خدا پر جھوٹ بولتے تھے اور اس کی آیتوں سے سرکشی کرتے تھے ۔ (اورتم اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتے تھے اور تکبر کرتے تھے) ۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ

وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا

ع ۱۷ ۱۱

لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۹۴

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا ؛ اور بے شک تم ہمارے پاس آئے ہو ۔ فُرَادٰی ؛تنہا ، اکیلے ، سنگ نہ ساتھی ۔ کَمَا خَلَقْنٰکُمْ ؛ جیسا کہ ہم نے تم کو پیدا کیا تھا ۔ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؛ پہلی دفعہ ۔ پیدا ہوئے اکیلے ، مرے ہو اکیلے ۔ وَتَرَکْتُمْ ؛ اور تم نے چھوڑ دیا ، ترک کردیا ۔ مَاخَوَّلْنٰکُمْ ؛ جو کچھ ہم نے تم کو دیا تھا ۔ بال بچے ، نوکر چاکر ، دوست آشنا ، مال و دولت ۔ وَرَآءَ ظُهُوْرِکُمْ ؛ تمہاری پیٹھ کے پیچھے ۔ ظُهُوْر جمع ہے ظَهْرٌ کی ، پیٹھ ۔ اب تمہارے ساتھ کچھ نہیں ۔ نہ مال نہ دولت ، نہ دوست نہ آشنا ۔ اکیلے پیدا ہوئے تھے ، اب بھی اکیلے ہی ہو ۔ وَمَا نَرٰی ؛ اور ہم نہیں دیکھتے ۔ مَعَکُمْ ؛تمہارے ساتھ ۔ شُفَعَآءَکُمْ ؛ تمہارے سفارشیوں کو ،تمہاری شفاعت کرنے والوں کو ۔ اَلَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ ؛ جن کا تم زعم کرتے تھے ۔ خیال کرتے تھے ۔ اَنَّهُمْ ؛ کہ وہ ہیں ۔ فِیْکُمْ ؛تم میں ، تمہارے معاملات میں ۔ شُرَکٰٓؤُا ؛شریک ، تمہارے ہمدرد ۔شریکِ رنج و راحت ۔ قدرت و حکومت میں خدا کے شریک ۔ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَکُمْ ؛ دالؔ تاؔء بن کر تا میں مدغم ہوگئی ۔تمہارے تعلقات آپس میں منقطع ہوگئے ،ٹوٹ گئے ۔ اب تمہارا کوئی نہیں ۔ اب تم ہو اور تمہارا خدا ۔ اب اس سے پڑا ہے معاملہ ۔ وَضَلَّ عَنْکُمْ ؛ اور بے محل ہوگیا ، جھوٹ نکلا ، غلط ثابت ہوا ۔ مَا کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ؛تم جو کچھ زعم کرتے تھے ، گمان کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور اب تم ہمارے پاس اکیلے آئے ہو ، جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ تم کو (اکیلا) پیدا کیا تھا اور ہم نے تم کو جو کچھ دیا تھا وہ تم پس پُشت چھوڑ آئے (ساتھ کوئی نہیں آیا) اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے سفارشیوں کونہیں دیکھتے جن کے بارے میں تم خیال کرتے تھے کہ وہ تمہارے شریک ہیں (اب تمہارے ساتھ وہ لوگ کہاں ہیں جن کوتم اپنا سفارشی سمجھتے تھے ۔ جن کوتم اپنے زعم میں اپنا شریک سمجھتے تھے یا خدا کا شریکِ قدرت سمجھتے تھے) ۔ اب تمہارے (اور ان کے) درمیان کوئی تعلقات باقی نہ رہے (ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہے ، کوئی کسی کا نہیں) ۔ اور تمہارے سارے خیالات غلط نکلے (تمہارے زعم بے جا نکلے) ۔

صاحبو ! گزشتہ زمانے میں بھی چند لوگ پیغمبری کے جھوٹے دعوے کرتے تھے ، مگر ہوا کیا ؟ جھوٹ جھوٹ نکلا ، سچ سچ ۔ ان کے حصّہ میں رسوائی تھی ہوکر رہی ۔ آج کل بھی مصنوعی پیغمبروں کا زور ہے ۔ ہر قسم کی چیزیں ایمی ٹیشن نکلی ہیں ، پیغمبر بھی ایمی ٹیشن نکلے ہیں ۔ جہاں کسی نے پیغمبری کا دعویٰ کیا چند بے وقوف ان کے ساتھ ہو لئے ۔ اور تو اور حیدرآباد میں بھی ایمی ٹیشن پیغمبروں کی کمی نہیں ۔

ایک صاحب نے مجھے خط لکھا کہ صدیقی ہو اگر میرے ہاتھ پر ایمان لاؤ تو تم کو صدیق اکبرؓ کا مرتبہ ملے گا ۔ اسی طرح سید مناظر احسن کو لکھا کہ اگر وہ ایمی ٹیشن پیغمبر پر ایمان لائیں تو چونکہ وہ سید ہیں اس لئے ان کو حضرت علی مرتضیٰؓ کا مرتبہ ملے گا ۔ بعض لوگوں نے تو غضب ہی کیا ، بعض ہندوؤں کو بھی پیغمبر ماننے پر تیار ہوگئے ۔ غرض کہ پیغمبری کیا ہوئی ایک دل لگی ٹھیری ۔ پیغمبری کا دعویٰ کرنے میں بعض خاص خاص خطّے کے لوگوں کو امتیازِ خاص ہے ۔ اور بعض کو دوسروں کو پیغمبر ماننے میں بڑی

جلد بازی ہے ۔ خاتم النبیین ؐ کے بعد پیغمبر تو کیا پیدا ہوتے ، البتہ دجالوں کی کمی نہیں ۔ غرضکہ دنیا میں ایک فتنے کی آگ ہے کہ پھیلی ہوئی ہے جو دین و ایمان کو جلا کر خاک کردیتی ہے ۔ رَبَّنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَىَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَىِّ ؕ

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾

اِنَّ اللّٰـهَ ؛ بے شک اللہ ۔ فَـالِقُ ؛ پھاڑنے والا ، مولکے پیدا کرنے والا ۔ اندھیری میں سے اجالے کو نکالنے والا ۔ اَلْحَبِّ ؛ دانہ ۔ حَبَّـةٌ ؛ ایک دانہ ، جیسے گیہوں کا ، جوار کا ۔ وَالنَّوٰى ؛ اور گٹھلی ، جیسے کھجور کی ، آم کی ۔ نَـوَاةٌ ؛ ایک گٹھلی ۔ جب دانہ اور گٹھلی کو زمین میں بوتے ہیں اور اس کو پانی پہنچاتے ہیں تو اللہ کی قدرت سے دانہ پھٹ کر اندر سے مولکا نکلتا ہے ۔ يُـخْرِجُ الْحَىَّ ؛ زندہ کو نکالتا ہے ۔ مِـنَ الْمَيِّتِ ؛ مردہ سے ، بے جان سے ۔ جیسا انڈے سے چوزہ ۔ بے جان چیزوں میں جان کیسے پڑتی ہے ، اس کے سمجھنے سے بڑے بڑے حکماء عاجز ہیں ۔ وَمُـخْرِجُ الْمَيِّتِ ؛ اور بے جان کو نکالنے والا ہے ۔ مِنَ الْـحَىِّ ؛ جاندار سے ، جیسے مرغی میں سے انڈا ۔ علم بھی ایک حیات ہے ۔ خدا جاہل میں سے عالم پیدا کرتا ہے ، جیسے کافر میں سے مسلمان ۔ کبھی عالم سے جاہل بھی پیدا کرتا ہے ، جیسے پسرِ نوح ؑ ۔ ذٰلِـكُمُ اللّٰهُ ؛ لوگو ! یہی ہے اللہ ۔ جو اپنی قدرت کے رات دن کرشمے دکھاتا ہے ۔ فَاَنّٰى ؛ پھر کس طرح ؟ کہاں سے ؟ تُـؤْفَكُوْنَ ؛ بھٹک رہے ہو ، اُلٹے پھرے جاتے ہو ۔ جھوٹ کہتے ہو ۔ اِفْكٌ ؛ کسی چیز کو بدلنا ۔ اچھی چیز کو بگاڑنا ۔ حق کو باطل بنانا ، جھوٹ کہنا ، تہمت لگانا ۔

ترجمہ :- **بے شک اللہ دانہ اور گٹھلی میں سے مولکے نکالتا ہے** (درخت بناتا ہے کیا تم بھی ایسا کرسکتے ہو؟ ہرگز نہیں) **بے جان میں سے جاندار کو اور جاندار میں سے بے جان کو نکالتا** (پیدا کرتا) ہے (کیا تم بھی ایسا کرسکتے ہو؟ ہرگز نہیں) ۔ **لوگو ! اللہ تو ایسا ہے** (اس طرح اپنی قدرت کے جلوے دکھاتا ہے) **پھر تم کدھر** (کس طرح) **بھٹک رہے ہو** (جھوٹ کے طومار باندھ رہے ہو) ؟

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ

ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۹۶﴾

فَـالِقُ الْاِصْبَاحِ ؛ صبح کا نکالنے والا ۔ وَجَـعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا ؛ اور رات کو سکون اور راحت بنایا ۔ رات دن نہ ہوتے تو کیا تم جاگتے ہی رہتے یا سوتے ہی رہتے ۔ یہ سب طبیعت کے اقتضاءات ہیں ۔ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؛ اور شمس وقمر سورج اور چاند کو حساب کے لئے پیدا کیا ، نہ کہ پوجنے کے لئے ۔ کیا آفتاب ایک منٹ کے لئے ٹھیر سکتا ہے ؟ کیا چاند اپنی

چال بدل سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ۔ سب خدا کے پنجہ قدرت میں ہیں ۔ ہر چیز سے خواہ بڑی ہو خواہ چھوٹی ، بندگی خدا ظاہر ہے ۔
ذٰلِکَ ؛ یہ ۔ تَقْدِیْرُ ؛ اندازہ ، قدرت دینا ۔ الْعَزِیْزِ ؛ غالب ،قوی ، باعزت ۔ الْعَلِیْمِ ؛علم والا ۔
ترجمہ :- وہ صبح کونمودار کرتا ہے اور رات کو باعثِ آرام بنایا ہے ۔ اور شمس وقمر کو حساب کے لئے پیدا کیا ہے ۔ یہ باعزت اور علم والے خدا کا صحیح اندازہ ہے (اس کا خلاف ہرگز نہیں ہوسکتا ، جس کا خلاف کوئی نہیں کرسکتا) ۔

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝٩٧

وَهُوَ الَّذِیْ ؛ اور وہی تو ہے جس نے ۔ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ ؛تمہارے لئے ستارے پیدا کئے ۔ لِتَهْتَدُوْا بِهَا ؛ تاکہ تم ان سے ہدایت پاؤ ،تم کو راستہ ملے ،تمہارے سفر میں سہولت ہو ۔ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؛ خشکی اور تری کی ظلمتوں میں ۔ جنگل اور سمندر کے ناقابلِ گذار راستوں میں ۔ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ ؛ ہم نے اپنی نشانیاں ، اپنی آیتیں تفصیل وار بیان کردیں ، کھول کھول کر بیان کیں ۔مگرکس کے لئے ۔ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جوعلم رکھتے ہیں ۔
ترجمہ :- اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے کہ تم ان سے خشکی اور تری کی ظلمتوں میں راہ پاؤ (اور سفر کرسکو) ہم نے اپنی آیتیں تفصیل وار بیان کردیں (کن کے لئے) اہلِ علم کے لئے ۔

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ ۝٩٨

وَهُوَ الَّذِیْ ؛ اور وہی ہے جس نے ۔ اَنْشَاَكُمْ ؛تم کو پیدا کیا ،تم کونشو ونمادی ۔ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؛ اکیلی جان سے ۔ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ ؛ پھرقرار گاہ ہے اور ودیعت رکھنے کی جگہ ہے ۔ پہلے تو ماں کے پیٹ میں تھے ، پھرقبر میں رکھے جاؤ گے ۔ جس طرح ماں کے پیٹ سے نکلے ہو ، قبروں سے بھی نکلو گے ۔ قَدْفَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ ؛ ہم نے تمام آیتیں تفصیل وار بیان کردیں ، صاف صاف نشانیاں بتلا دیں ۔مگرکن کے لئے ۔ لِقَوْمٍ یَّفْقَهُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جوسوچتے سمجھتے ہیں ،غور وفکر کرتے ہیں ۔
ترجمہ :- اور (دیکھو) وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا (نشو ونما دی) ٹھیرنے کی جگہ دی اور سپردگی کا مقام دیا (تمہارا مقام کبھی شکمِ مادر بنایا کبھی شکمِ زمین ۔ پیدا ہونے کے ساتھ حشر ونشر بھی لگادیا) ۔ ہم نے

(اپنی نشانیاں اور) آیتیں تفصیل وار بیان کردیں ، (مگرکن کے لئے ؟) اُن کے لئے جو سوچتے سمجھتے ہیں (جو غور وفکر کرتے ہیں) ۔

صاحبو ! مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ سے کیا مراد ہے؟ ہوسکتا ہے کہ اس سے آدم علیہ السلام مراد ہوں ، یا باپ یا ماں مراد ہوں ۔ یا ایک قسم ونوع مراد ہو ۔ یا یُحَذِّرُکُمْ اللّٰهُ نَفْسَهٗ میں کا نفس مراد ہو ۔ (اور اللہ تم کو اپنے نفس سے ، اپنی ذات سے ڈراتا ہے) ۔ یا وہ کُلُّهُمْ مِنْ نُّوْرِیْ (حدیث) میں کی حقیقتِ محمدی مراد ہو ۔ عاشق لوگ قرآن کی آیت پڑھتے ہیں ، حقیقی معنٰی بھی لیتے ہیں اور اعتباری معنوں پر بھی اس کو محمول کرتے ہیں ۔ غرض کہ کلام اللہ پڑھتے ہیں اور اس کے مزے لیتے ہیں ۔ کم فہم ، اعتباری معنی سنتے ہیں تو چراغ پا ہوجاتے ہیں ۔

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰی ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۹۹﴾

وَهُوَ الَّذِیْ ؛ اور وہی ہے جس نے ۔ اَنْزَلَ ؛ اُتارا ۔ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ آسمان یا ابر سے پانی ۔ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ؛ پھر ہم نے اُس پانی سے نکالا ۔ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ ؛ ہرقسم کی روئیدگی ، ہرقسم کے نباتات ، جڑی بوٹیاں ، درخت ۔ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ ؛ پھر ہم نے ان میں سے نکالا ۔ خَضِرًا ؛ سبز بالیوں کو سبز بھٹوں کو ، گچھوں کو ۔ نُخْرِجُ مِنْهُ ؛ اس بالی میں سے ہم نکالتے ہیں ۔ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ؛ ایک پر ایک دانوں کو ، گتھے ہوئے غلہ کو ۔ وَمِنَ النَّخْلِ ؛ اور کھجور کے درخت سے ۔ مِنْ طَلْعِهَا ؛ اس کے گابے میں سے ۔ قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ ؛ نزدیک نزدیک خوشے ۔ قِنْوٌ ؛ خوشہ ، گچھا ، واحد ہے ۔ قِنْوَانٌ تثنیہ بھی ہے اور جمع بھی ۔ نون اور واؤ ایک کلمہ میں ہیں لہذا اس سے یرملون کا قاعدہ متعلق نہیں ۔ وَجَنّٰتٍ ؛ اور باغ ، قسم قسم کے باغ ۔ جَنّٰتٍ کا عطف نباتات پر ہے ۔ وہ باغ کیسے ہیں اور کس کے ہیں؟ مِنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ ؛ انگور ، زیتون اور انار کے ۔ مُشْتَبِهًا وَّ غَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؛ آپس میں ملتے جلتے اور مختلف وجدا جدا مزے کے ، رنگ کے ۔ چھوٹے بڑے ہونے کے لحاظ سے مختلف ۔ اُنْظُرُوْٓا ؛ لوگو ذرا دیکھو ! قدرتِ خداوندی پر غور کرو ۔ اس کی قدرت کے کرشموں پر توجہ کرو ۔ اِلٰی ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ ؛ اس کے پھل کی طرف جب وہ لگے ، جب ثمرہ پیدا ہو ۔ وَیَنْعِهٖ ؛ اور پھل کے پکنے کو بھی دیکھو ! کیا یہ کام انسان کے بس میں ہیں؟ نہیں ، ہرگز نہیں ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ ؛ بے شک ان میں ۔ لَاٰیٰتٍ ؛ البتہ نشانیاں ہیں ۔ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور وہی ہے جس نے آسمان (یا ابر) سے پانی برسایا پھر ہم نے اس سے ہر قسم کے نباتات نکالے
پھر اس میں سے ہم نے ہری ہری بالیں نکالیں اور جس میں سے دانوں کے گچھے نکالتے ہیں ، اور
کھجور کے درخت کے گابے میں سے کھجور کے خوشے جس کے دانے نزدیک نزدیک (اور جس کے
گچھوں میں بکثرت دانے ہیں ، خوب کھجور لگے ہوئے) ہیں ۔ (ہم اس پانی سے) باغ لگاتے ہیں ، انگور ،
زیتون اور انار کے ، بعض ملتے جلتے ہیں ، بعض ملتے جلتے نہیں ہیں ۔ جب پھلتا پھولتا ہے تو اس کے
(پھول کو دیکھو) پھل کو دیکھو ، اور اس کے پکنے کو دیکھو (کہ یہ سب انسانی قدرت سے باہر ہیں ، قادر
ذوالجلال کے کرشمے ہیں) ۔ بے شک ان میں (خدا کی) نشانیاں ہیں (آثارِ حکمت وقوت ہیں ، مگر کس کے
لئے ؟) اُن کے لئے جن کے دل میں ایمان ہے ۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۭ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ
سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع ۱۲ ۱۸

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ ؛ اور انھوں نے بنا رکھا ہے خدا کے لئے ۔ شُرَكَآءَ ؛ شریک ۔ کن کو؟ اَلْجِنَّ ؛ جنوں کو ۔ جِنٌّ ؛ اسم جنس ہے ۔ جِنِّیٌّ ؛ واحد ہے ۔ جِنَّةٌ بھی جمع کا کام دیتا ہے ۔ وَخَلَقَهُمْ ؛ حالانکہ ان کو خدا نے پیدا کیا ہے ۔ وہ سب خدا کی مخلوق اور بندے ہیں ۔ اورسنو! وَخَرَقُوْا لَهٗ ؛ اور ان لوگوں نے خدا کے لئے پیدا کرلئے ہیں ، گھڑ لئے ہیں ۔ بَنِيْنَ وَبَنَاتٍ ؛ بیٹے اور بیٹیاں ۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؛ بےعلمی سے ، نادانی سے ۔ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ؛ خدائے تعالیٰ ان کفریات سے پاک ہے ، اور یہ جو کچھ بیان کرتے ہیں اس سے وہ بس بلند ہے ۔ اس کے کنگرۂ عظمت تک ان کے شرک کی رسائی نہیں ۔

ترجمہ :- اور انھوں نے (ان نادانوں نے) جنات کو خدا کا شریک بنایا حالانکہ سب اس کے (بندے اور) مخلوق ہیں اور خدا کے لئے بیٹا اور بیٹی بھی گھڑ لئے ہیں ، یہ ان کی بےعلمی کا نتیجہ ہے (نہ کچھ جانتے ہیں نہ بوجھتے ہیں) ان کے واہی تباہی بیان سے خدائے تعالےٰ برتر و اعلیٰ ہے ۔

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کا بغیر نمونے کے پیدا کرنے والا۔ بِدْعَةٌ ؛ نئی بات۔ اِبْدَاع ؛ بغیر پہلی مثال کے پیدا کرنا۔ اَنّٰی ؛ کہاں سے، کیسے۔ یَکُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ ؛ اس کی اولاد ہوگی؟ خدا کا نہ بیٹا ہے نہ بیٹی۔ خدا کا وجود بالذات ہے۔ ماسوا اللہ کا وجود بالعرض ہے۔ باپ بیٹے میں کچھ تو مناسبت ہو۔ خدا نے تو آسمان، زمین سب کچھ پیدا کیا۔ کوئی ہے جو اس کے برابر یا اس کے قریب قریب کام کرسکے۔ سبحان اللہ! کوئی اس کے جیسا نہیں ہے۔ وہ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ ہے۔ سب اس کے بندے ہیں۔ اُسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ وَلَمْ تَکُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؛ (اولاد کہاں سے ہوتی؟) جب کہ اس کی بیوی ہی نہیں۔ میاں بیوی میں بھی کچھ مناسبت ہوتی ہے۔ خالق و مخلوق میں کیا مناسبت ہوتی ہے۔ زن وشو کا تعلق اولاد کے لئے ہوتا ہے، اس کو اولاد کی حاجت ہی کب ہے؟ باپ چاہتا ہے کہ اس کا نام رہنے کے لئے بیٹا پیدا ہو۔ خدا کی ہستی لازوال ہے۔ کون ہے جو اس کے ساتھ باقی رہے یا اس کے بعد باقی رہنے کا دعویٰ کرے؟ توالد و تناسل حیوانات میں ہوتا ہے۔ خدا جسم و جسمانیات سے پاک ہے، حیوان ہے جو خدا کو حیوان سمجھے

سربندگی میں تیری سب کے جھکے ہوئے ہیں ÷ عاجز ہیں تیرے آگے سب آن بان والے (حسرت صدیقی)

وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ ؛ اور ہر چیز کو اس نے پیدا کیا۔ سب اس کے مخلوق ہیں، اُس کے بندے ہیں۔ وَهُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ؛ اور اس کو ہر شئے کا علم ہے۔

ترجمہ:- بغیر نمونے کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا۔ بھلا اس کی اولاد کیسے ہوگی (اور کہاں سے ہوگی؟) اس کی بیوی تو تھی ہی نہیں اور اُس نے تو سب کو پیدا کیا (مخلوق کیونکر اولاد بن سکتی ہے یا بیوی، وہ سب کی حقیقت جانتا ہے) اور اس کو ہر شئے کا علم ہے۔

ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ ﴿۱۰۲﴾

ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ ؛ یہ ہے اللہ تمہارا رب۔ سب کو اسی سے امدادِ وجود ہورہی ہے۔ وہی کھلاتا ہے، وہی پلاتا ہے، وہی پالتا ہے پرورش کرتا ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ کوئی معبود برحق نہیں مگر وہ۔ وجود کا عطا کرنا اسی کا خاصہ ہے، کیونکہ اس کا وجود بالذات ہے اور ماسوا اللہ کا وجود بالعرض۔ جس کا وجود بالذات ہوگا، وہی معبود ہوگا۔ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ ؛ سب کا پیدا کرنے والا۔ خدا کے سوا کوئی ایک چیونٹی کو بھی پیدا نہیں کرسکتا۔ فَاعْبُدُوْهُ ؛ پس اسی کی عبادت کرو، بندگی کرو۔ عبادت انتہائی عاجزی کا نام ہے اور وہ بالعرض وجود ماننے سے ہوتی ہے۔ جب کوئی معبود نہیں، رب نہیں، خالق نہیں بجز اللہ کے تو عبادت اُسی کی ہوسکتی ہے نہ کہ کسی اور کی۔ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ ؛ اور وہ ہر شئے کا وکیل ہے، کارساز ہے۔

ترجمہ:- یہ ہے اللہ تمہارا رب۔ اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ ہر شئے کا خالق ہے۔ لہذا اسی کی عبادت کرو اور وہ ہر ایک کا کارساز (اور نگہبان) ہے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۰۳﴾

لَاتُدْرِکُـهُ ؛ اس کا ادراک نہیں کرسکتے ، اس کا احاطہ نہیں کرسکتے ۔ اس کو جیسا پانا چاہیئے کوئی نہیں پاسکتا ۔ اَلْاَبْصَارُ ؛ جمع بَصَرٌ ؛ بصارت ، آنکھ ۔ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ ؛ اور وہ بصارتوں کو اور ہماری آنکھوں کو ادراک کرتا ہے ۔ وَھُوَ اللَّطِیْفُ ؛ اور وہ ہے لطیف ، نازک ، مہربان ، نرمی کرنے والا ، باریک بین ، جس کو کوئی ادارک نہیں کرسکتا ۔ اَلْخَبِیْرُ ؛ باخبر ، واقف ، جاننے والا ۔

ترجمہ :- (لوگوں کی) آنکھیں اس کا ادراک اور احاطہ نہیں کرسکتیں اور وہ لوگوں کی آنکھوں کا ادراک کرتا ہے اور وہ باریک سے باریک بات کو جانتا ہے ۔ (لطیف سے لطیف شئے کو جانتا ہے وہ بڑا باخبر ہے) ہر شئے سے واقف ہے ۔

صاحبو ! اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں اس کو ادراک نہیں کرسکتیں ۔ دوسری آیت میں ہے ۔ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ ؛ یعنی قیامت کے دن بعض لوگوں کے چہرے تروتازہ ہوں گے ۔ اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے ۔ ایک دوسری جگہ ہے ۔ کَلَّآ اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ؛ یعنی کفار قیامت کے دن خدائے تعالےٰ سے حجاب میں ہوں گے ، یعنی وہ دیکھ نہ سکیں گے ۔ موسٰی علیہ السلام نے دُعا کی ۔ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ ؛ اے رب تو مجھے دکھادے ، میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں ۔ اس سوال کے کئی جواب ہیں :- (۱) اَلْاَبْصَارُ سے مراد ابصارِ اہلِ دنیا ہیں ۔ (۲) ادراک اور احاطہ کرنا الگ ہے اور رویت اور دیدار الگ ۔ ادراک اور احاطہ کے محال ہونے سے دیدار محال نہیں ہوسکتا ۔ (۳) شانِ تنزیہ اور بے چونی کی رویت نہیں ہوسکتی ۔ اللہ تعالےٰ کی احدیت اور کنہِ حقیقت ، انسانی طاقتِ ادراک سے باہر ہے ۔ شانِ تشبیہ اور مثال کے پردے میں رویت اور دیدار ہوسکتا ہے ۔ احادیث کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت میں دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں ؂

یہ اُمید دید ہی نے کیا موت کو گوارا ÷ مری جان مفت کب تھی کہ جو یوں نثار ہوتا (حسرت صدیقی)

دیدارِ الٰہی سے وہی محروم ہوں گے جو دیدار کو ناممکن سمجھتے ہیں ۔ شانِ تنزیہ اور تشبیہ کی تحقیق علم تصوف میں ہے ۔ جس کو خواہش ہو وہ ''حکمتِ☆ اسلامیہ'' ملاحظہ فرماسکتے ہیں ۔ غرض کہ انشاء اللہ ہم بروزِ قیامت شرفِ دیدار سے مشرف ہوں گے ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾

قَدْجَآءَکُمْ ؛ تمہارے پاس آچکے ہیں ۔ بَصَآئِرُ ؛ بصیرت افروز دلیلیں ۔ بصارت ۔ آنکھوں کا نور ۔ بصیرت ۔ دل کا نور ، قوتِ ادراک ۔ مِنْ رَّبِّکُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ۔ فَمَنْ اَبْصَرَ ؛ جس نے اپنی بصیرت سے کام لیا ، سوچا ، سمجھا ۔

☆ ''حکمتِ اسلامیہ'' بحرالعلومؒ کی تصوف میں ایک تصنیف ہے مطبوعہ حسرت اکیڈیمی

فَلِنَفْسِہٖ ؛ تو اس کا فائدہ خود اسی کو ہوگا ۔ وَمَنْ عَمِیَ ؛ اور جو دل کا اندھا بن گیا ، نہ کچھ سوچا نہ سمجھا ۔ فَعَلَیْھَا ؛ پس اس کا نقصان اسی کو پہنچے گا ، اس کا وبال اسی پر پڑے گا ۔ وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ ؛ اور میں تمہارا محافظ نہیں ہوں ، پاسبان نہیں ہوں کہ جبراً تمہاری آنکھیں کھول دوں ، تمہارا دل روشن کردوں ۔

ترجمہ :- دیکھو ! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے (کافی بصیرت افروز) بصارت افزا دلائل (وبراہین) پہنچ چکے ہیں ۔ اب جو کوئی دیکھے اور سمجھے تو اس کا فائدہ خود اُسی کو پہنچے گا اور جو بن گیا اندھا (نہ بصیرت سے کام لیا نہ بصارت سے) تو اس کا نقصان خود اُسی کو پہنچے گا (اُس کا وبال کس پر پڑے گا ؟ خود اسی پر) ۔ اور میں تمہارا حافظ ونگہبان نہیں ہوں (کہ زبردستی تم کو راہِ راست پر لاؤں ۔ تم کو تمہارے حال پر چھوڑتا ہوں ، چاہے سدھرو چاہے بگڑو) ۔

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٥﴾

وَکَذٰلِکَ ؛ اور اسی طرح ۔ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ؛ اُلٹ پلٹ کرتے ہیں ہم آیتوں کو ، پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں ہم آیتوں کو ۔ آیتوں کو ہم مختلف طور سے بیان کرتے ہیں تا کہ سمجھ میں آجائے اور ان پر حجّت قائم ہوجائے ۔ وَلِیَقُوْلُوْا ؛ اور تا کہ لوگ کہہ دیں ۔ دَرَسْتَ ؛ تم نے پڑھ دیا ، جو کچھ سنانا تھا سنا دیا ، تم نے اپنا حق ادا کردیا ، تم نے تعلیم میں اپنا حق ادا کردیا ۔ اپنا واجب ادا کردیا ۔ وَلِنُبَیِّنَہٗ ؛ اور تا کہ واضح طور سے بیان کردیں ہم اس کو ۔ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں ، اہلِ علم کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ہم اسی طرح پھیر پھیر کر آیتوں کو بیان کرتے ہیں تا کہ سب لوگ کہہ اُٹھیں تم پڑھ چکے (جو کچھ سنانا تھا سنا چکے) اور تا کہ ہم بیان کردیں اس کو جاننے والے لوگوں کے لئے ۔

اب ان نادانوں کا پیچھا چھوڑ دو اور :-

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٦﴾

اِتَّبِعْ ؛ اتباع کرو ، عمل کرو ۔ مَآ اُوْحِیَ ؛ اس قرآن اور احکام کا جس کی وحی کی گئی ہے ۔ اِلَیْکَ ؛ تمہاری طرف ۔ مِنْ رَّبِّکَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؛ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ، کوئی واجب الاتباع نہیں ۔ اُس کے سوا کسی کی بات سننے کے قابل نہیں ۔ وَاَعْرِضْ ؛ اور اعراض کرو ، منھ پھیرلو ، رُخ نہ کرو ۔ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ ؛ مشرکوں کی طرف ، ان شرک کرنے والوں سے ۔

ترجمہ :- تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف جو کچھ وحی کی جاتی ہے تم اس کی اتباع کرو (اسی پر چلو ، اسی پر عمل کرو) اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں (کوئی واجب الاتباع نہیں) ۔ اور (ان) مشرکوں سے

رُوگردانی کرلو (اب ان کی طرف رُخ تک نہ کرو، ان میں حق بات سننے کی قابلیت ہی نہیں، ان کے ساتھ دماغ پاشی کرنا لاحاصل ہے۔ ان میں قابلیت پیدا ہوئی ہے نہ ہوگی)۔

وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۗ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۷﴾

وَلَوْشَــآءَ اللّٰهُ ؛ اور اگر خدا چاہتا۔ مَــآ اَشْرَكُوْا ؛ تو شرک کیوں کرتے۔ مگر نہ ان میں قابلیت ہے، نہ ناقابل کو ہدایت پر لگانا اقتضائے حکمت ہے۔ لہذا خدانے شرک چھڑانے کے لئے کوئی زبردستی نہیں کی۔ اب وہ ہیں اور شرک کی جواب دہی۔ وَمَـا جَعَلْنٰـکَ ؛ اور ہم نے تم کو نہیں بنایا، نہیں مقرر کیا۔ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر۔ حَفِيْظًا ؛ محافظ، شرک سے زبردستی بچانے والا۔ وَمَــآ اَنْتَ ؛ اور تم نہیں ہو۔ عَلَيْهِمْ ؛ اُن پر۔ بِوَكِيْلٍ ؛ وکیل، جواب دہ، کارساز، ذمہ دار۔ وہ شرک کرتے ہیں، اُس کی بازپرس تو اُن ہی سے ہوگی۔ اس کی ذمہ داری ان ہی کے سر پڑے گی۔

ترجمہ:- (ان میں قابلیت ہوتی) اور اگر خدا چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے (تمہارا کام تبلیغ تھا تم نے اس کو ادا کردیا)۔ اور ہم نے تم کو ان کا محافظ نہیں بنایا اور تم ان کے کاموں کے (جواب دہ اور) ذمہ دار نہیں ہو۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

وَلَا تَسُبُّــوْا ؛ اور گالیاں نہ دو۔ سبّ دشتم نہ کرو۔ گالیاں دینا شریفوں کا کام نہیں۔ اہلِ علم کا شیوہ نہیں۔ جو جواب دینے سے عاجز ہوتا ہے وہ برا بھلا بکتا ہے۔ تمہارا دین حق ہے، تمہارے دلائل واضح ہیں، تم کو گالیوں سے کیا سروکار۔ اَلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کو جو۔ يَـدْعُـوْنَ مِـنْ دُوْنِ اللّٰـهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں، دوسروں کی عبادت کرتے ہیں۔ فَيَسُبُّوا اللّٰـهَ ؛ پھر وہ بھی جواب میں خدا کو گالیاں بکنے لگیں۔ عَدْوًا ؛ جواب میں گالیاں دینا۔ حد سے نکل جانا۔ مفعولِ مطلق ہے۔ یا مفعول لہ ہے۔ بِـغَيْرِ عِلْمٍ ؛ خدا کو نہ سمجھ کر۔ نادانی سے، جہالت میں آکر۔ كَذٰلِكَ ؛ جیسا کہ، ایسے ہی۔ زَيَّنَّا ؛ ہم نے زینت دی، اُن کی ناقص فطرت کی وجہ سے اچھا دکھلایا۔ لِكُلِّ اُمَّةٍ ؛ ہرگروہ کے لئے۔ عَمَلَهُمْ ؛ ان کے عمل کو، بد سے بدتر بھی اپنے کام کو اچھا سمجھتا ہے۔ اچھا، کل انھیں معلوم ہوجائے گا کہ ان پر کیا پڑے گی، ان کا کیا حال ہوگا۔ ثُمَّ ؛ پھر۔ اِلٰى رَبِّهِمْ ؛ ان کے رب کی طرف ہے۔ مَرْجِعُهُمْ ؛ ان کا مرجع۔ اُن کا واپس ہونا، اُن کو دربارِ الٰہی میں جانا ہوگا۔ فَيُنَبِّئُهُمْ ؛ پھر ان کو خبر دے گا، بتلادے گا۔ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ کہ وہ کیا کیا کرتے تھے، کیا برا کام کرتے تھے جس سے وہ مستحقِ سزا ہوئے ہیں۔

ترجمہ:- (مسلمانو!) یہ مشرکین جو خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں تم ان کو بھی گالیاں نہ دو (سبّ وشتم نہ کرو) کہ کہیں جواب میں جہالت میں آکر (اپنی بے علمی سے) خدا کو گالیاں دینے لگیں۔ ہم نے

یوں ہی ہر گروہ کی نظروں میں (اُن کے نقصاناتِ فطرت کی وجہ سے) ان کے عمل کو (اچھا) مزین کردکھایا (اچھا کدھر جاتے ہو؟ کہاں بھاگتے ہو؟) پھر ان کو اپنے رب کے پاس جانا ہوگا (اُس کے دربار میں حاضر ہونا پڑے گا)۔ وہ سب کو جانتا ہے پھر وہ ان کو بتادے گا کہ وہ کیا کرتے تھے (اور اُن کی بداعمالیوں کا ان کو کیا نتیجہ بھگتنا پڑے گا)۔

صاحبو! سب دشتم، بزرگوں کو برا بھلا کہنا، سوال کرنے والوں کوسختی سے جواب دینا، آسودگانِ خاک کا خارِ پیراہن بننا، دوسرے مذہب کے بزرگوں کو ناشائستہ، نامناسب الفاظ سے یاد کرنا کس طرح جائز ہوگا جب کہ خدائے جل جلالہ عم نوالہ بتوں کو بھی نامناسب اور جوش دلانے والے الفاظ کہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ کیا حال ہے ان فوارہ تکفیر سبّ و تبرّا کرنے والوں کا جو بزرگانِ مِلّت کو سبّ ولعن کرنے میں اپنی عمر گزار دیتے ہیں اور اس بدگوئی سے اپنے بے دلیل، لاجواب ہونے اور اپنی سبک سری کا ثبوت دیتے ہیں۔حق پرستوں کا کام ہے سمجھانا، نرمی سے کلام کرنا۔ یا رکھو! تم خدائے تعالےٰ کے پاس موسٰی و ہارون علیہما السلام سے زیادہ عزت مند نہیں ہو، اور تمہارا مخاطب فرعون سے زیادہ ناحق پرست نہیں ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے: وَقُوْلَا لَـهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا ؛ اے موسٰی و ہارون! تم فرعون سے نرمی سے کلام کرو۔

رسولِ خدا ﷺ فرماتے ہیں:

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِىْ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّىْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِىْ اَبْغَضَهُمْ۔

''میرے اصحاب کے متعلق اللہ سے ڈرو۔ جو ان سے محبت رکھتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے محبت رکھتا ہے۔ جو ان سے بغض رکھتا ہے، وہ مجھ سے بغض کی وجہ سے بغض رکھتا ہے''۔

خوب سمجھو:- کسی کو گالی دینا کسی مذہب میں عبادت نہیں۔ نادان ہیں جو گالیاں بکنے کو عبادت سمجھتے ہیں، اُن کی گالیاں ان کو واپس ہونے والی ہیں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ کوئی عمل ضائع نہیں جاتا۔ جیسا عمل ویسا ردِعمل۔ یہاں نہیں تو وہاں، آج نہیں تو کل، دنیا میں نہیں تو آخرت میں اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ۔ الٰہی ہم کو توفیق دے کہ تجھے بھی چاہیں اور تیرے چاہنے والوں کو بھی چاہیں۔ تیرے دوستوں کی طرف سے ہمارے دلوں میں کسی طرح کا میل نہ آئے۔ اپنی اور اپنے دوستوں کی محبت میں ہم کو سرشار رکھ۔ آمین یا رب العالمین۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ
قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝١٠٩

ان کو سینکڑوں نشانیاں دکھائی جاتی ہیں ، آیتوں پر آیتیں بتائی جاتی ہیں ، مگر وہ اپنی پہلی بات پر قائم ہیں اور برابر کہے چلے جارہے ہیں ۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ ؛ اور خدا کی قسم کھا کھا کر کہتے ہیں ۔ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ؛ سخت قسمیں بڑی کوشش کے ساتھ قسمیں کھاتے ہیں ۔ لَئِنْ ؛ البتہ ، اگر ۔ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ ؛ ان کے پاس کوئی آیت ، کوئی نشانی آجائے ۔ لَيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؛ تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے ۔ اب تک سینکڑوں نشانیاں دیکھنے کا کیا نتیجہ نکلا ، کب ایمان لائے ۔ قُلْ ؛ اے پیغمبر تم کہو ۔ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ ؛ اس کے سوائے نہیں کہ آیتیں اور نشانیاں ۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ خدا کے پاس ہیں ۔ خدا کے پاس نشانیوں کی کیا کمی پڑی ہے ۔ وَمَا يُشْعِرُكُمْ ؛ اور اے مسلمانو ! تمہیں کیا معلوم کہ یہ ہٹ دھرم لوگ ۔ اَنَّهَا ؛ کہ آیت ، نشانی ۔ اِذَا جَآءَتْ ؛ جب آ بھی جائے ۔ لَايُؤْمِنُوْنَ ؛ کبھی ایمان نہ لائیں گے ۔

ترجمہ :- (یہ منکر لوگ) بڑی کوشش سے (بڑی جدوجہد سے) اللہ کی بڑی سخت قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ اگر اب کی دفعہ ان کے پاس کوئی آیت یا نشانی آجائے گی تو وہ ضرور ایمان لائیں گے ۔ (اے پیغمبر) تم کہہ دو ، آیتیں (اور نشانیاں) تو اللہ کے پاس ہیں ہی اور (اے مسلمانو !) تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ آیت اور نشانی آ بھی جائے تو یہ کبھی ایمان نہ لائیں گے ۔

وَنُقَلِّبُ اَفْـِٕدَتَهُمْ وَاَبْصَارَهُمْ كَمَا
لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖٓ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّنَذَرُهُمْ فِیْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۳/۱۹

وَنُقَلِّبُ ؛ اور ہم پھیر دیتے ہیں ۔ اَفْـِٕدَتَهُمْ ؛ اُن کے دلوں کو ، جمع فُؤَادٌ ۔ وَاَبْصَارَهُمْ ؛ اور ان کی آنکھوں کو ۔ کس چیز سے ؟ حق بات کے ماننے سے اور اس کو صحیح طور سے دیکھنے سے ۔ یہ کیوں ؟ وہ ہٹ دھرم ہیں ، ناحق شناس ہیں ، بداستعداد ہیں ، ان کی فطرت ہی اچھی نہیں ۔ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا ؛ جیسا وہ ایمان نہیں لائے ۔ بِهٖ ؛ اس پر ۔ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؛ پہلی دفعہ ۔ نہ وہ پہلے ایمان لائے نہ اب ۔ وَنَذَرُهُمْ ؛ اور ہم ان کو چھوڑ دیں گے ۔ (اس فعل کا ماضی نہیں آتا) وَذَرَ مستعمل نہیں ۔ فِیْ طُغْيَانِهِمْ ؛ ان کی سرکشی میں ، حد سے بڑھ جانے میں ، اپنی طغیانی میں ۔ يَعْمَهُوْنَ ؛ بھٹکتے رہیں ۔ (جب ان کی فطرت ہی ناقص ہے تو خدا کی حکمتِ کاملہ کا یہی تقاضا ہے کہ وہ گمراہی کی طغیانی میں ڈوب جائیں ۔)

ترجمہ :- اور (ان کی فطرت اور طبیعت کی خرابی کی وجہ سے) ہم ان کے دلوں کو اور ان کی آنکھوں کو حق سے پھرے ہوئے ہی رکھیں گے جیسا کہ وہ پہلی دفعہ اس پر ایمان نہ لائے ۔ (اب بھی اس پر ایمان نہ لائیں گے) ۔ اور ہم ان کو ان کی طغیانی میں (سرکشی میں) بھٹکتا چھوڑ دیں گے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع و

۸

ولو اننا

تَفسِیرِ صِدّیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باھتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن، بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ﴿١١١﴾

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ ؛ اور اگر ہم اُتارتے ، نازل کرتے ۔ اِلَيْهِمُ ؛ اُن کی طرف ۔ اَلْمَلٰٓئِكَةَ ؛ فرشتوں کو ۔ وَكَلَّمَهُمْ ؛ اور ان سے کلام کرتے ، گفتگو کرتے ۔ اَلْمَوْتٰى جمع مَيِّتٌ ؛ مردے ۔ وَحَشَرْنَا ؛ اور ہم جمع کردیتے ، حشر کردیتے ۔ عَلَيْهِمْ ؛ اُن پر ، اُن کے پاس ۔ كُلَّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے کو ۔ قُبُلًا ؛ سامنے ۔ جمع قَابِل یا قَبِيْل ؛ قبیل یعنی جماعت ۔ مَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؛ ایمان لانے والے نہ تھے ، نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے ۔ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؛ مگر یہ کہ اللہ چاہتا ، اُس کی حکمت کا اقتضاء ہوتا ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ ؛ مگر ان میں سے اکثر ۔ يَجْهَلُوْنَ ؛ جہالت کرتے ہیں ، جاہل ہیں ، نادان ہیں ، کج فہم ہیں ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم ان پر فرشتے نازل بھی کرتے اور اگر ان سے مردے باتیں بھی کرتے اور ہم تمام چیزوں کو لاکر ان کے سامنے جمع بھی کردیتے تو وہ ایمان لانے والے نہ تھے مگر یہ کہ خدا ہی چاہتا مگر ان میں کے اکثر تو جاہل ہی ہیں ۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١١٢﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح ۔ جَعَلْنَا ؛ ہم نے پیدا کیا ، ہم نے کیا ۔ لِكُلِّ نَبِيٍّ ؛ ہر نبی کے لئے ۔ عَدُوًّا ؛ دشمن ۔ شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ ؛ انسان اور جن کے شیاطین ۔ موذی ، خبیث ۔ يُوْحِيْ ؛ دل میں ڈالتے ہیں ، بہکاتے ہیں ، وسوسے ڈالتے ہیں ۔ اَوْحٰى ۔ يُوْحِيْ ۔ اِيْحَاءً کے لغوی معنٰی ہیں اشارہ کرنا ۔ مگر اصطلاح میں خدا کے پاس سے پیامبر کے دل میں ، جو معصوم ہوتا ہے ، علم اور احکام کا پہنچنا ۔ یہاں وسوسے ڈالنا مراد ہے ۔ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؛ ایک دوسرے کے دل میں ۔ زُخْرُفَ الْقَوْلِ ؛ بناوٹ کی باتیں ۔ ملمع اور گلٹ کی ہوئی باتیں ۔ بظاہر خوش نما باتیں ۔ غُرُوْرًا ؛ دھوکہ دینے کے لئے ۔ جو نرا جھوٹ ہی جھوٹ ہے ۔ زُخْرُفٌ ۔ زَخْرَفَ ؛ ملمع کاری کی ۔ زُخْرُفَ الْقَوْلِ ؛ دھوکے کی باتیں ۔ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ ؛ اور اگر تمہارا رب چاہتا ۔ مَا فَعَلُوْهُ ؛ تو وہ یہ نہ کرتے ۔ خدا کے نظام العمل میں ، نظام کلی میں ، یہ رنگا رنگی داخل تھی ۔ ہر ایک اپنی اپنی طبیعت کا جوہر دکھارہا ہے ۔ اچھے اپنے کام کررہے ہیں تو برے کب خاموش ہیں ۔ غرض اقتضائے حکمتِ الٰہی کی وجہ سے ، ہر ایک کی فطرت کے تقاضے کے سبب سے ، جو کچھ ہورہا ہے اس کا ہونا ضروری ہی تھا ۔ اگر خدا سب کو ہدایت کردیتا اور کوئی شخص بھی برا کام نہ کرتا تو خدائے تعالےٰ کو ہر ایک کی حقیقت کے خلاف کام کروانا پڑتا جو خلافِ حکمت

ومصلحت ہے ۔ نیز قدرت کی بوقلمونی کب رہتی ۔ لہذا فَذَرْهُمْ ؛ لہذا ان کو چھوڑ دو ۔ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ؛ اور ان کی افترا پردازیوں کو ، ان کے جھوٹ کو ۔

ترجمہ :- اور اسی طرح ہم نے ہر ایک نبی کے لئے جن و انس کے شیطانوں میں سے کوئی نہ کوئی دشمن مقرر کیا جو بعض بعض کے دل میں وسوسے ڈالتے ہیں (بہکاتے ہیں) بالکل دھوکے اور ملمّع سازی کی باتیں کرتے ہیں ۔ اور اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ یہ نہ کرتے لہذا ان کو اور ان کی افترا پردازیوں کو چھوڑو ۔ (تمہارا کام سمجھانا اور تبلیغ تھا وہ کرچکے) ۔

لفظ وحی کے استعمال میں مغالطہ نہ دیا جائے

صاحبو ! ابلیس کے شاگردوں سے خدا ہی بچائے ۔ ایک دفعہ وحی کا لفظ لاتے ہیں اور اس سے مراد لیتے ہیں دل میں ڈالنا ۔ جب اس کو کوئی نادان مان لے تو پھر اس کے معنی اُس وحی کے لیتے ہیں جو پیغمبر پر اُترتی ہے ۔ ان کا کام ہے دھوکا دینا لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنا ۔ ان کے سوا اور بہت سے شاگردانِ ابلیس ہیں ۔ کوئی خدا سے پھیرتا ہے ، کوئی رسولؐ سے ۔ ان لوگوں نے احکامِ خدا و رسولؐ کو کھیل ٹھٹا بنالیا ہے ۔ ان کے دل میں نہ خدا کا خوف ہے نہ پیغمبر کی عزت ۔ نادان مسلمان ان کا شکار ہوئے چلے جارہے ہیں ۔ دیکھو ! ان کے شر سے بچو ! یہ دین و ایمان کے ڈاکو ہیں ، یہ تم کو کہیں کا نہ رکھیں گے ۔ خدا و رسول کا دامن پکڑو اور اس پر مضبوطی سے قائم رہو ۔ یہ زمانہ فتنہ کا ہے ۔ خدا اور رسولؐ سے مدد لو اور ان ظالموں سے مقابلہ میں نہ ہارو ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ
وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿١١٣﴾

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ ؛ اور تاکہ مائل ہو اس کی طرف ، اور جھکے اُس کی طرف ۔ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کے دل جو ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ؛ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ، جو اس کا یقین نہیں رکھتے ۔ وَلِيَرْضَوْهُ ؛ تاکہ وہ اس سے راضی ہوں ، پسند کریں ۔ وَلِيَقْتَرِفُوْا ؛ اور تاکہ کریں ، کمائیں ۔ مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ؛ جو کچھ وہ کر رہے ہیں ، کما رہے ہیں ۔

ترجمہ :- اور تاکہ اس کی طرف ان کے دل مائل رہیں جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور تاکہ اس پر راضی بھی ہوجائیں (پسند کریں) اور تاکہ وہی کریں جو کر رہے ہیں ۔ (اور غلط کاریاں اور گناہ جو وہ کر رہے ہیں اور کئے چلے جائیں) ۔

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ ؛ کیا اللہ کے سوا کسی غیر کو ۔ اَبْتَغِيْ حَكَمًا ؛ میں حَکَم بنانا چاہتا ہوں ۔ اُصولِ اسلام ، توحید د رسالت ہے اُس میں خدا و رسولؐ کے سوا کون حاکم اور فیصلہ کرنے والا بنایا جاسکتا ہے ۔ کوئی نہیں ۔ اللہ احکم الحاکمین ہے ۔ قرآن کے مخالف کوئی داستان ، کوئی ، کہانی نا قابلِ توجہ ہے ۔ وَهُوَ الَّذِيْٓ ؛ اور وہی تو ہے جس نے ۔ اَنْزَلَ اِلَيْكُمْ ؛ تمہاری طرف اُتارا ، نازل کیا ۔ اَلْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؛ کتاب کو تفصیل وار ، واضح طور سے ۔ جس کو سمجھنے میں کسی قسم کی پیچیدگی نہیں ۔ تفصیل فصل سے ہے جس کے معنے ہیں جدا کرنا ۔ یہاں مراد ہے واضح ۔ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ ؛ اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی تھی ۔ يَعْلَمُوْنَ ؛ جانتے ہیں ، ان کو علم ہے ۔ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ ؛ کہ وہ نازل شدہ ہے ، اُتاری ہوئی ہے ۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ۔ بِالْحَقِّ ؛ حق کے ساتھ ۔ پس تم نہ بنو ، تم نہ ہوجاؤ ۔ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ؛ شک کرنے والوں میں سے ، جھگڑا کرنے والوں میں سے ۔

ترجمہ :- کیا میں خدا کے سوا کسی اور کو حکم بنا سکتا ہوں (یا بنانا چاہتا ہوں) حالانکہ وہی ہے (اللہ ہی ہے) جس نے تمہاری طرف واضح اور تفصیل وار کتاب نازل فرمائی ۔ اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ خوب سمجھتے ہیں کہ یہ کتاب حق کے ساتھ تمہارے پروردگار کے پاس سے اُتاری ہوئی ہے ، لہذا دیکھو ! تم شک اور جھگڑا کرنے والوں میں سے نہ بنو ۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ۭ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾

وَتَمَّتْ ؛ اور تمام ہوئی ، بھرپور ہے ، کامل ہے ۔ كَلِمَتُ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کی بات ، اللہ کا حکم ، اللہ کا کلام ۔ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؛ صداقت اور عدل سے ، سچی ہے ، مبنی بر انصاف ہے ۔ تمیز ہے یا حال ہے یا مفعول لہ ہے ۔ لَا مُبَدِّلَ ؛ کوئی بدلنے والا نہیں ۔ لِكَلِمٰتِهٖ ؛ اس کے اقوال کو ، اس کے احکام کو ۔ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؛ اور وہی ہے سننے والا ، جاننے والا ، اُس کے سوا کون سنتا ہے کون جانتا ہے ۔

ترجمہ :- تمہارے رب کا کلام (اور اس کے احکام) سب کامل ، بالکل صداقت اور عدالت پر مبنی ہیں اُس کے اقوال اور احکام کو کوئی بدل نہیں سکتا ۔ وہی تو ہے سننے والا جاننے والا ۔ (دوسرا کیا سنے گا کیا جانے گا) ۔

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ

اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۱۱۶﴾

وَاِنْ تُطِعْ ؛ اور اگر اطاعت کرو، اگر تم مان لو ۔ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں کے اکثر لوگوں کو ۔ اور ان کا کہا سنو ۔ يُضِلُّوْكَ ؛ تو تم کو گمراہ کردیں گے ۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ ؛ یہ اتباع نہیں کرتے ، یہ پیروی نہیں کرتے ، یہ چلتے نہیں ۔ اِلَّا الظَّنَّ ؛ مگر گمانِ فاسد پر، یہ لوگ واہی تباہی خیالات پر چلتے ہیں ۔ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ؛ یہ نہیں ہیں مگر قیاسات لڑاتے ، اٹکل پچو باتیں کرتے ، من گھڑت خیالات پکاتے ۔

ترجمہ :- اور اگر تم زمین میں (دنیا والوں میں) سے اکثر لوگوں کی باتیں مان لیا کرو تو وہ تم کو راہِ خدا سے پھیر دیں گے (تم کو گمراہ کردیں گے) ۔ یہ صرف گمانِ (فاسد) پر چلتے ہیں ۔ یہ تو محض قیاس لڑایا کرتے ہیں ۔ (واہی تباہی خیالات پکاتے ہیں ۔ ان کی ساری باتیں اٹکل پچو ہیں ۔ صحت سے دور ہیں ۔ بے اصل ہیں) ۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ هُوَ اَعْلَمُ ؛ وہ خوب جانتا ہے، وہ علمِ صحیح رکھتا ہے ۔ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؛ کون راستے سے بھٹک رہا ہے، کون بے راہ ہورہا ہے ۔ وَهُوَ اَعْلَمُ ؛ اور وہی خوب جانتا ہے، خوب باخبر ہے ۔ بِالْمُهْتَدِيْنَ ؛ ہدایت یافتوں کو، صحیح راستہ چلنے والوں سے ۔

ترجمہ :- بے شک آپ کا پروردگار ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستہ سے بہک جارہا ہے اور کون راہِ راست پر چل رہے ہیں ۔

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

شیطان اور اس کے شاگردوں نے یہ خیال پھیلا دیا تھا کہ مُردار جانور کو کھانا چاہیئے کیونکہ وہ خدا کا مارا ہوا ہے ۔ انسان کے ظلم و زیادتی کو اس کے مارنے میں کوئی دخل نہیں اور آدمیوں کا ذبیحہ نہ کھانا چاہیئے کیونکہ ذبح جانوروں پر ظلم ہے ۔ مگر وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ خدا کے نام پر اس کے حکم سے ذبح کرنے کا کیا اثر ہے ۔ یہ لوگ خدا کا نام لینے کو معمولی سمجھتے تھے ۔ اللہ کی اطاعت کی ان کے دلوں میں کچھ وقعت نہ تھی ۔ وہ کیا جانتے کہ مٹی کو درخت کھاتا ہے، اپنا جز بنا لیتا ہے، اپنی غذا بنا لیتا ہے ۔ درخت کو جانور کھاجاتے ہیں جو اس سے اعلیٰ ہیں ۔ جانوروں کو انسان کھا جاتا ہے جو ان سے اعلیٰ ہے ۔ اگر تم انسان ہو، صاحبِ ایمان ہو تو اپنے آپ کو ذاتِ خدا میں فنا کردو ۔ ایک سیڑھی رہ گئی اس کو بھی چڑھ جاؤ ۔ دیکھو ! یہ جان خدا کی دی ہوئی ہے ۔ اُس کو خدا پر نثار کرو نہ کہ کسی اور پر ۔ ذبح کرو تو خدا کے نام پر ذبح کرو نہ کہ بُتوں کے نام پر ۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

انسان کے ذبیحہ کی اہمیت

فَكُلُوْا ؛ پھر کھاؤ ۔ مِمَّا ؛ ان جانوروں سے ۔ ذُكِـرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ؛ذکر کیا گیا اللہ کا نام اس پر، یعنی خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہے ۔ اِنْ كُنْـتُمْ ؛ اگر ہو تم ۔ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ؛اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ، یقین رکھتے ، مانتے ۔

ترجمہ :- پس جس (جانور) پر اللہ کا نام لیا گیا ہے ، (یعنی بسم اللہ بول کر ذبح کیا گیا ہے) (اس کا گوشت) کھاؤ اگرتم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو ، (اس کے احکام کو مانتے ہو) ۔

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

وَمَـا لَكُمْ ؛ اور کیا وجہ ہے تمہارے پاس ۔ اَلَّا تَـاْكُلُوْا ؛ کہ تم نہ کھاؤ ۔ مِـمَّـا ذُكِـرَاسْـمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ؛ اس جانور سے جس پر خدا کے نام کا ذکر کیا گیا ہو ۔ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ بول کر ذبح کیا گیا ہو ۔ وَقَـدْ فَـصَّلَ لَكُمْ ؛ حالانکہ تفصیل اور توضیح سے بیان کردیا گیا ہے تمہارے لیے ۔ مَاحَرَّمَ عَلَيْكُمْ ؛جس کو تم پر حرام کیا ہے ۔

یعنی اصل ہر چیز میں حِلّت ہے ۔ جب تک حرام ہونا قرآن سے ثابت نہ ہو یا حدیثِ یقینی سے ثابت نہ ہو وہ حلال ہی سمجھی جائے گی ۔ بتاؤ قرآنِ شریف میں کہاں ہے کہ اگر کسی نے یہ کہا کہ یہ گائے یا بکرا یا مرغی میری ہے تو وہ جانور ایسا حرام ہوجائے گا کہ خدا کے نام پر اس کو ذبح کرنا بھی کافی نہ ہوگا ۔ میری بکری کہنا یا کسی بزرگ کی بکری کہنا دونوں برابر ہیں ۔ اعتبار عند الذبح کا ہے ۔ اِن نادانوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جس طرح حرام کو حلال کہنا شرک فی الحکم ہے ۔ اسی طرح حلال کو حرام کہنا بھی شرک فی الحکم ہے ۔ یہ لوگ نہ حرام کے معنے سمجھتے ہیں نہ ان کو یہ معلوم ہے کہ کیسے دلائل سے حرمت ثابت ہوسکتی ہے ۔ نہ یہ یقینیات کو سمجھتے ہیں نہ ظنیات و دہمیات کو ۔ کفر اور حرمت کا زور ہے جس کو یہ منہ سے اُگل رہے ہیں ۔ میں ان سے کہتا ہوں وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ؛ کیوں جو جانور اللہ کے نام سے ذبح کیا گیا ہے نہیں کھاتے ۔

اِلَّا مَـا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؛ مگر وہ جس کے کھانے پر تم مضطر اور ناچار ہو ۔ وَاِنَّ كَثِيْرًا ؛اور بے شک بہت سے لوگ ۔ لَيُضِلُّوْنَ ؛ البتہ گمراہ کرتے ہیں ۔ ضلالت میں مبتلا کرتے ہیں ۔ بِاَهْوَآئِهِمْ ؛ اپنی خواہشوں سے ۔ اپنی ہوا و ہوس سے ۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؛ ناسمجھی سے ، جہالت سے ، بے علمی سے ۔ جو لوگ خدا نے جس چیز کو حلال کیا ہے بے سوچے بوجھے اس کو حرام سمجھتے ہیں وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ، شرک فی الحکم کرتے ہیں ۔ اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ هُـوَ اَعْـلَـمُ ؛ وہی خوب جانتا ہے ، وہ بہتر علم رکھتا ہے ۔ بِالْمُعْتَدِيْنَ ؛حد سے بڑھنے والوں کو ۔ تعدّی کرنے والوں کو ۔ اعتداء میں مبتلا ہونے والوں کو ۔

ترجمہ :- اور تمہارے پاس کیا وجہ ہے (کیا دلیل ہے) کہ تم نہ کھاؤ اس جانور کو جو نامِ خدا پر ذبح کیا گیا ہے حالانکہ جو چیز تم پر حرام کیا ہے اس کی تفصیل تمہارے سامنے بیان کردی ہے۔ مگر وہ بھی اضطرار اور ناچاری کی حالت میں (دُرست ہے، ناجائز ہے یعنی اضطرار کی حالالت میں مُردار کا کھانا بھی جائز ہوجاتا ہے) اور بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اپنے ہوا و ہوس سے بغیر علم (صحیح) کے لوگوں کو گمراہ کیا کرتے ہیں۔ تمہارا رب ہی تعدّی کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ
اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿١٢٠﴾

وَذَرُوْا ؛ اور چھوڑ دو۔ ظَاهِرَ الْاِثْمِ ؛ کھلے گناہ کو۔ وَبَاطِنَهٗ ؛ اور چھپے گناہ کو۔ یعنی تمہارا ظاہر بھی اچھا ہو تمہارا باطن بھی اچھا ہو۔ تمہارے عقائد بھی اچھے ہوں۔ تمہارے اعمال بھی اچھے ہوں۔ تمہاری صورت اور سیرت دونوں اللہ کے حکم کے مطابق ہوں۔ اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک جو لوگ۔ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ ؛ گناہ کماتے ہیں۔ گناہ کا کام کرتے ہیں۔ سَيُجْزَوْنَ ؛ عنقریب جزا دیئے جائیں گے۔ اُن کو سزا بھگتنی پڑے گی۔ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ؛ اپنے کیئے کی، اپنے گناہوں کی۔
ترجمہ :- اور کھلے چھپے گناہ سب چھوڑو۔ جو لوگ گناہ کرتے ہیں ان کو عنقریب اپنے کیئے کی سزا ملے گی۔

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ
وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿١٢١﴾ ع ۱۴ / ۱

وَلَا تَاْكُلُوْا ؛ اور تم نہ کھاؤ۔ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ؛ جس پر نامِ خدا نہ لیا گیا ہو۔ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؛ یہ تو بڑے گناہ کی بات ہے۔ جس کھانے پر بسم اللہ نہ کہا جائے اس کا کھانا فسق و گناہ و حرام ہے؟ نہیں۔! ہم نے ابھی بیان کردیا ہے کہ اس سے مراد ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہنا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہر کام پر بسم اللہ کہنے سے برکت ہوتی ہے اور نہ کہنے سے برکت سے محرومی۔ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ ؛ اور بے شک، شیاطین، بدمعاش، موذی۔ لَيُوْحُوْنَ ؛ البتہ وسوسے ڈالتے ہیں۔ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ ؛ اپنے دوستوں اور رفیقوں کے دل میں۔ لِيُجَادِلُوْكُمْ ؛ تاکہ تم سے جنگ و جدل کریں۔ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ ؛ اور اگر تم نے ان کی اطاعت کی اور ان کی طرح حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجھنے لگو تو۔ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ؛ تم بھی مشرکین میں سے ہوجاؤ گے کہ ان کا ایسا سمجھنا شرک فی الحکم ہے۔

ترجمہ :- اور جس (جانور) پر (ذبح کے وقت) بسم اللہ نہ کہا گیا ہو اس کو تم ہرگز نہ کھاؤ ۔ یہ تو بڑا گناہ ہے فسق ہے اور (آدمی اور جن دونوں میں کے) شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں تاکہ وہ تم سے لڑیں (جنگ و جدل کریں) ۔ اگر تم نے ان کی اطاعت کی (ان کا کہا مان لیا) تو تم بھی مشرک ہوجاؤ گے ۔

صاحبو ! آج کل شرک فی الحکم کا بڑا زور ہے ۔ جس کو چاہا حرام کہہ دیا ۔ جس کو چاہا حلال کہہ دیا ۔ اُن کو اتنا تک معلوم نہیں کہ کوئی چیز بغیر دلیلِ قطعی کے حرام نہیں ہوتی ۔ ان نادانوں کا خیال ہے کہ جہاں کسی نے یہ کہہ دیا کہ یہ چیز فلاں بزرگ کی ہے بس اس میں ایسی حرمت سرایت کرگئی کہ خدا کا نام بھی اس کو پاک نہیں کرسکتا ، حلال نہیں کرسکتا ۔ ان کو معلوم نہیں کہ اضافت ادنیٰ تعلق سے بھی ہوسکتی ہے ۔ ہمارا بادشاہ ، ہمارا حیدرآباد ، ہمارے دوست آشنا ، ہمارے بیوی بچے ۔ ان سب میں اضافت کے سوا کیا ہے ؟

اے نادانو ! اپنی نسبت سے پرہیز کرکے کہیں اپنے گھر کو خدا کا گھر کہو گے تو وقف ہوجائے گا ۔ اپنی بیوی کو خدا کی بیوی کہوگے تو کفر ہوجائے گا ۔ معمولی اضافت سے ہوتا کیا ہے ۔ تمام تفسیریں بھری پڑی ہیں کہ مِمَّا لَمْ يُذْكَرِاسْمُ اللّٰهِ اور مَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ سے مراد غیر خدا کے نام پر ذبح کرنا ہے ۔ بعض متعصب لوگ تو فاتحہ کے کھانے کو بھی حرام سمجھتے ہیں ۔ کوئی ان سے پوچھے کیا سورۂ فاتحہ پڑھنا حرام ہے ۔ کیا ایصالِ ثواب حرام ہے ؟ یا بزرگ کی طرف نسبت کرنا حرام ہے ۔ یہ حرمت تمہارے دل میں سے نکلی ہے ۔ حضرتؐ کے زمانے میں سعدؓ نے اپنی ماں کے لئے ایصالِ ثواب کرنے کے واسطے حسب الحکمِ رسولِ کریم ﷺ ایک کنواں کھدوایا ۔ اس سے امیر و غریب سب پانی پیتے تھے ۔ اُس پر پکار دیا گیا تھا ۔ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ ؛ یہ کنواں سعد کی ماں کا ہے ۔ اس میں ایصالِ ثواب بھی ہے ، سعد کی ماں کی طرف نسبت بھی ہے ۔ ان چیزوں کو حرام کہنا حقیقت میں ایصالِ ثواب سے روکنا ہے ۔ یہ کام ہے ان لوگوں کا جو مصداق ہیں ''مرگیا مردود فاتحہ نہ درود'' کے ۔ غرض کہ ایک فتنہ ہے ۔ کفر و شرک ، کہیں حلال کو حرام کہنے سے پیدا ہورہا ہے ، کہیں حرام کو حلال کہنے سے ۔ ایک فتنہ ہے کہ آج کل پھیلا ہوا ہے ۔ یہ بات بھی آپ حضرات کے پیشِ نظر رہے کہ جو جانور طبعی طور سے مرجاتا ہے یا اس کا گلا گھونٹ کر مارا جاتا ہے اس میں ایک قسم کی سمیت پیدا ہوجاتی ہے ۔ اور جس جانور کو ذبح کرتے ہیں اُس کا خون بہنے سے سمیت دفع ہوجاتی ہے ۔ اسی واسطے ذبح کو زکوٰۃ بھی کہتے ہیں یعنی پاک کرنا ۔ چند لوگ ایسے بھی نکلے ہیں جو مرغی کی مُنڈی مروڑ کر کھانے کو اہلِ کتاب کا کھانا سمجھتے ہیں اور مسلمان ہوکر اس کو کھاتے ہیں ۔ یاد رکھو ! جانور کو اس طرح مارنا اور اس کو کھانا دونوں حرام ہیں ۔ بغیر ذبح کے جانور کو کھانا کسی طرح جائز نہیں ۔ جہاں کسی یوروپین کو کوئی کام کرتے دیکھ لیا بس اس کے جائز کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ۔ ہم مسلمان ہیں ۔ ہم کو احکامِ خدا کی پیروی لازم ہے ۔

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

اَوَمَنْ كَانَ ؛ کیا وہ شخص جو تھا ۔ مَيْتًا ؛ مُردہ ۔ مادّہ موت ۔ جس کی اصل مَيْوِةٌ تھی ۔ واو یا میں مدغم ہوگیا ۔ مَيِّتٌ ہوا تخفیف سے مَيْتٌ ہوا ۔ فَاَحْيَيْنٰهُ ؛ پھر ہم نے اس کو زندہ کیا ۔ علم اور ایمان کو حیات اور نور سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔ جاہل کو علم دینا ، کافر کو علم دینا ، گنہگار کو تقویٰ دینا ، گویا مُردے کو زندہ کرنا سمجھا جاتا ہے ۔ وَجَعَلْنَا لَهٗ ؛ اور ہم نے اس کے لئے کیا ۔ اُس کو دیا ۔ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ ؛ ایسا نور کہ اس کو لے کر چلتا ہے ۔ یہ استعارہ ہے ہدایت سے ۔ فِي النَّاسِ ؛ لوگوں میں ۔ كَمَنْ مَّثَلُهٗ ؛ مثل اُس شخص کے ہے ۔ فِي الظُّلُمٰتِ ؛ جو مختلف ظلمتوں میں ، اندھیریوں میں پڑا ہے ۔ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؛ ان سے نہیں نکلتا ۔ كَذٰلِكَ ؛ ایسے ہی ۔ زُيِّنَ ؛ زینت دی گئی ہے ۔ بھلا معلوم ہوتا ہے ۔ لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کو ، منکروں کو ۔ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ جو کچھ وہ عمل کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا وہ شخص جو مُردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیا (بے علم تھا ہم نے اس کو علم دیا) اور اس کے لئے ہم نے ایسا نور دیا جس کو لے کر وہ لوگوں میں چلتا ہے ، اس شخص کے جیسا ہوسکتا ہے جو ظلمتوں میں پڑا ہے (اس کے اطراف تاریکی ہی تاریکی ہے) جس سے وہ نہیں نکلتا ۔ ایسے ہی ، کافروں کو ان کے اعمال مزین اور اچھے دکھائے گئے ہیں ۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح ۔ یعنی جس طرح مکہ کے سردار دینِ حق کی مخالفت کرتے تھے اسی طرح ۔ جَعَلْنَا ؛ ہم نے پیدا کیا ۔ فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ ؛ ہر قریہ میں ۔ ہر بڑے گاؤں میں ۔ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا ؛ اس قریہ کے مجرمین کے سردار ۔ بدکاروں کے لیڈر ۔ گنہگاروں کے پیشوا ۔ لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؛ تاکہ مکر پھیلائیں اس میں اور لوگوں کو گمراہ کریں ۔ مغالطے دیں ۔ زورِ تقریر سے حق کو ناحق ، ناحق کو حق دکھائیں ۔ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ ؛ اور حقیقت میں یہ مکر نہیں کر رہے ہیں مگر اپنے آپ سے ۔ یہ دوسروں کو کیا دھوکہ دے رہے ہیں ۔ خود دھوکا کھا رہے ہیں ۔ اُن کی مکاری کا وبال کس پر پڑ رہا ہے ۔ خود اُن پر ۔ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ؛ مگر ان کو اس کا شعور نہیں ۔ یہ محسوس تک نہیں کرتے ۔ یہ سمجھتے نہیں ۔

ترجمہ :- اور اسی طرح ہم نے ہر شہر میں اس کے مجرمین کے سردار بنائے ہیں کہ اس میں مکر پھیلائیں (جھوٹ کا جال پھیلائیں) مگر یہ (حقیقت میں) اپنے آپ سے مکر کر رہے ہیں ۔ (اور اس فریب کاری کا اثر خود ان پر پڑ رہا ہے) مگر ان کو اس کا شعور نہیں (احساس نہیں) ۔

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌۢ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ ؛ اور جب ان کے پاس آتی ہے ۔ اٰيَةٌ ؛ کوئی آیت ۔کوئی نشانی ۔کوئی معجزہ ۔کوئی حکم ۔ قَالُوْا ؛ تو کہتے ہیں ۔ لَنْ نُّؤْمِنَ ؛ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے ۔ حَتّٰى نُؤْتٰى ؛ یہاں تک کہ ہم کو دی جائیں ۔ مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ ؛ جس طرح کہ دیے گئے ہیں ۔ رُسُلُ اللّٰهِ ؛ اللہ کے رسول ۔یعنی جس طرح پیغمبروں پر کلام اللہ اُترتا ہے ہم پر بھی اُترے ۔ فرشتے جس طرح اُن کو نظر آتے ہیں ہم کو بھی نظر آئیں ۔

یہ نادان اپنی نااہلی اور اپنی بے استعدادی کے معترف اور واقف نہیں ۔ظلماتِ مادیت میں گرفتار ہیں اور علویات اور مجردات کے مرتبہ کے طلبگار ہیں ۔تم کو پیغمبروں سے کیا مناسبت ہے ۔ ایاز قدرِ خود بشناس ۔ ذرا غور کرو ۔ جمادات اور نباتات میں مرجان واسطہ ہے کہ جمادات کی طرح سخت ہے اور نباتات کی طرح اس میں شاخیں ہیں ، ڈالیاں ہیں ۔ اور درخت اور حیوان کے درمیان کھجور کا درخت واسطہ ہے کہ اس میں نر بھی ہوتا ہے اور مادّہ بھی ۔ نر کے پھول مادّہ کو ڈالتے ہیں تو کہیں کھجور لگتے ہیں ۔ بندر یا گوریلا جانور اور آدمی میں واسطہ ہے ۔ یہاں تک کہ بعض نادان ، انسان کو ترقی یافتہ بندر سمجھتے ہیں ۔ پیغمبر، فرشتے اور انسان میں واسطہ ہے ۔کہاں پیغمبر کی فطرت کہاں معمولی انسان کی طبیعت وہ بھی گرفتارِ ضلالت ۔فرماتا ہے ۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ ؛ اللہ ہی خوب جانتا ہے ۔اُس کو زیادہ علمِ صحیح ہے ۔ حَيْثُ يَجْعَلُ ؛ جہاں کرتا ہے ۔ جہاں قائم کرتا ہے ۔ جس کو عطا کرتا ہے ۔ رِسٰلَتَهٗ ؛ اپنی رسالت ، پیغمبری ۔ اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون منصبِ رسالت کے لائق ہے اور نبوت کی ذمہ داری کو اپنے سر لینے کے قابل ہے ۔

[لطیفہ :- رُسُلُ اللّٰهِ اور اَللّٰهُ اَعْلَمُ اس مقام پر اللہ اللہ کا لفظ نزدیک نزدیک آ گیا ہے ۔بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ یہ مقام محلِ قبولِ دُعا ہے] ۔

سَيُصِيْبُ ؛ عنقریب پہنچ جائے گی ۔ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؛ ان لوگوں کو جو مجرم ہیں ، گنہگار ہیں ۔ صَغَارٌ ؛ ذِلّت خواری ۔ خردی ۔پستی ۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ خدا کے پاس ۔ نادان خود کو پیغمبروں کے برابر سمجھتے تھے ۔ اور اس مرتبۂ بلند کے خود کو بھی مستحق

وقف لازم وقف منزل

سمجھتے تھے ۔ لہذا ان کو ذِلّت وخواری کی صورت دیکھنا پڑا ۔ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ ؛ اور سخت عذاب ۔ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ؛ اس وجہ سے کہ وہ جھوٹے حیلے کیا کرتے تھے پیغمبروں کو نہ ماننے کے لئے ۔

ترجمہ :- اور جب ان کے پاس کوئی حکم (کوئی نشانی کوئی معجزہ) پہنچتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے جب تک رسولانِ خدا کو جو کچھ ملا ہے ہم کو بھی نہ ملے ۔ اللہ ہی خوب جانتا ہے جہاں اس کی پیغمبری قائم کی جاتی ہے (اور جو مستحق رسالت ہے وہ اس کی قابلیت بھی رکھتا ہے) ۔ عنقریب ان مجرموں کو خدا کے پاس سے ذِلّت وخواری پہنچے گی اور ان حیلہ بازیوں کی وجہ سے سخت عذاب ہوگا ۔

پیغمبری کی قابلیت تو بہت بڑی چیز ہے ۔ اسلام لانے کے لئے بھی قابلیت شرط ہے اور اس کے قبول کرنے کے لئے دل میں گنجایش کی حاجت ہے ۔ تنگ دل بدنصیب کیا ایمان لائیں گے ۔

واضح ہو کہ ایمان کے آنے کے لئے کہتے ہیں کہ اس کے سینے میں اس کی گنجائش ہے ۔ اس کو شرحِ صدر کہتے ہیں ۔ اور ایمان نہ آنے کو کہا جاتا ہے کہ اس کا دل تنگ ہے ۔ اس کے دل میں ایمان کی گنجائش ہی نہیں ۔ یہ بھی محاورہ ہے ۔ خیر اور نیکی کو ترقی اور چڑھنے سے تعبیر کیا جاتا ہے اور دنیوی خرابی ہی کو تنزل اور اُترنا بیان کیا جاتا ہے ۔ ترقی دشوار معلوم ہوتی ہے اور تنزل آسان ، برائی کا نتیجہ تکلیف اور عذاب ہے ۔ اور بھلائی کے لوازم سے خوشی اور خوش حالی ہے ، لہذا فرماتا ہے :

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ
وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِى السَّمَآءِ ؕ
كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ ؛ جس کے لئے اللہ ارادہ کرتا ہے ۔ چاہتا ہے ۔ اَنْ يَّهْدِيَهٗ ؛ کہ اس کو ہدایت کرے ۔ راستہ بتائے ۔ صحیح طریقہ پر لگائے ۔ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ ؛ تو اس کے سینے کو کھول دیتا ہے ۔ لِلْاِسْلَامِ ؛ اسلام کی اطاعت اور فرماں برداری کے لئے ۔ وَمَنْ يُّرِدْ ؛ اور جس کو چاہتا ہے ۔ جس کا ارادہ کرتا ہے ۔ اَنْ يُّضِلَّهٗ ؛ کہ اس کو گمراہ رکھے ۔ راستہ نہ دکھائے ۔ کیونکہ اس میں قابلیت ہی نہ تھی ۔ اُس کی طبیعت کے اقتضاء کے خلاف تھا ۔ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ؛ تو کر دیتا ہے اس کے سینہ کو ۔ ضَيِّقًا ؛ تنگ ۔ حَرَجًا ؛ رُکا ہوا ۔ ایسے شخص کا ترقی کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا دم پھول گیا ہے ۔ سانس لینا دشوار ہوگیا ہے ۔ اُس کے سینے میں تازہ ہوا لینے کی گنجائش نہیں ۔ كَاَنَّمَا ؛ گویا کہ ۔ يَصَّعَّدُ ؛ چڑھ رہا ہے ۔ اصل میں يَتَصَعَّدُ ہے باب تَفَعُّلْ ہے ۔ ت ، صاد میں مدغم ہوا ہے ۔ اِصَّعَّدَ ۔ يَصَّعَّدُ ۔ اِصِّعَّادًا ؛ بلندی پر چڑھنا ۔ ترقی ۔

صعود ــ فِي السَّمَآءِ ؛ بلندی پر ۔ سَمَآء ۔ سُمُوٌّ سے ماخوذ ہے بہ معنی علو ۔ بلندی ۔ ابر ۔ آسمان ۔ كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح جیسی ان کی خباثت ، شرارت ، ویسی ان کی سزا ۔ يَجْعَلُ اللّٰهُ ؛ اللہ کردیتا ہے ۔ اَلرِّجْسَ ؛ ناپاکی ۔ عذاب ۔ پھٹکار ۔ لعنت ۔ عَلَى الَّذِيْنَ ؛ اُن لوگوں پر جو ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان نہیں لاتے ۔

ترجمہ :- پھر جس کو اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے اُس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے ۔ اور جس کو گمراہ رکھنا چاہتا ہے اس کے سینہ کو تنگ اور گھٹا ہوا کردیتا ہے (کہ سانس چڑھ رہا ہے سینے میں تازہ ہوا لینے کی جگہ باقی نہیں ۔) گویا کہ بلندی پر چڑھ رہا ہے ۔ اسی طرح اللہ ان پر پھٹکار اور لعنت بھیجتا ہے (عذاب نازل کرتا ہے) جو ایمان نہیں لاتے ۔

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

وَهٰذَا ؛ اور یہ ۔ صِرَاطُ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کا راستہ ہے ۔ مُسْتَقِيْمًا ؛ سیدھا ۔ حال ہے ۔ کلمہ هٰذَا ۔ بتاویل اُشِيْرَ يُشَارُ کے ۔ باوجود مبتدا ہونے کے حال بننے کی صلاحیت رکھتا ہے ۔ قَدْفَصَّلْنَا ؛ ہم نے تفصیل اور توضیح کے ساتھ بیان کردیا ۔ اَلْاٰيٰتِ ؛ آیتوں کو ، نشانیوں کو ۔ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو نصیحت اور یاد دہانی قبول کرتے ہیں ۔ يَذَّكَّرُوْنَ ؛ دراصل يَتَذَكَّرُوْنَ ہے ۔

ترجمہ :- اور یہ تمہارے رب کا سیدھا راستہ ہے (اور صراطِ مستقیم ہے) ۔ ہم نے ساری آیتیں (تمام نشانیاں ۔ تمام دلائل) نہایت توضیح سے نصیحت پذیر لوگوں کے سامنے بیان کردیں ۔

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

لَهُمْ ؛ ان لوگوں کے لئے جو پند و نصیحت پر دھیان دیتے ہیں ، اُن کو قبول کرتے ہیں ۔ دَارُ السَّلٰمِ ؛ سلامتی کا گھر ہے جنت ہے ۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ ان کے رب کے پاس ۔ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ ؛ اور وہ اُن کا دوست ہے ، کارساز ہے ۔ آقا ہے ۔ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان نیک کاموں کی وجہ سے ، جن کو وہ کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اُن کے (نیک) اعمال کی وجہ سے ان کے رب کے پاس جو ان کا دوست ہے (اُن کا آقا ہے) ۔ جنت ہے (جس میں سلامتی ہی سلامتی ہے ۔ کسی قسم کا درد ، دکھ پریشانی نہیں) ۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ

وَقَالَ اَوْلِيٰٓـؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ
قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۱۲۸

وَيَوْمَ ؛ اور اس دن کو پیشِ نظر رکھو، یاد رکھو جب ۔ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ؛ اللہ تعالیٰ اُن سب کا حشر کرے گا، سب کو جمع کرے گا ۔ اور فرمائے گا : يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ ؛ اے قومِ جن ۔ مَعَاشِرَتْ ؛ کامل طور سے ملنا جلنا ۔ مَعْشَرْ ؛ ایسا گروہ، ایسے لوگ جو ایک سمجھے جاتے ہیں ۔ عَشْر ؛ دس ۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا کامل اجتماع ہے ۔ جِنّ ؛ ایک قوم ہے جو آدمیوں کو نظر نہیں آتی ۔ اس قوم میں اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی ہوتے ہیں ۔ بعض کو حضرت رسول اللہ ﷺ سے شرفِ صحبت بھی حاصل ہے ۔ کیا جن پیغمبر بھی ہوتے ہیں ۔ اس میں اختلاف ہے ۔ صحیح یہ ہے کہ پیغمبر سوائے انسان کے دوسری کسی قوم میں نہیں ہوتے ۔ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ ؛ تم نے بہت کچھ اپنا کر لیا ہے ۔ اپنی تعداد بڑھالی ہے ۔ مِّنَ الْاِنْسِ ؛ بہت سے آدمیوں کو اپنے زیرِ اثر کرلیا ہے ۔ وَقَالَ ؛ اور کہا ۔ اَوْلِيٰٓـؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ؛ آدمیوں میں کے اُن جنّوں کے دوست ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ۔ اِسْتَمْتَعَ ؛ فائدہ اُٹھایا ۔ کام لیا ۔ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ ؛ ہم میں سے بعض نے بعض سے یعنی شیاطین نے آدمیوں سے اپنی پوجا کروائی، جیسا چاہا نچایا ۔ وَبَلَغْنَا ؛ اور ہم پہنچ گئے ۔ اَجَلَنَا ؛ ہماری مدت کو ۔ ہماری آخری عمر کو ۔ اَلَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؛ تو نے جو وقت ہمارے لئے مقرر کیا تھا، جو مدت دی تھی ۔ مگر افسوس ہم نے ساری مدت، ساری عمر برے کاموں میں گزار دی ۔ قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ اَلنَّارُ مَثْوٰىكُمْ ؛ دوزخ تمہارا ٹھکانا ہے ۔ جہنم تمہارا مقام ہے ۔ خَالِدِيْنَ فِيْهَآ ؛ تم اس میں ہمیشہ رہو گے ۔ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؛ مگر جس کو خدا چاہے ۔ یعنی جو ایمان رکھتے ہیں اپنی بداعمالیوں کی سزا بھگت کر نکلیں گے ۔ اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ؛ حکمت والا، علم والا ہے ۔

ترجمہ :- اور اُس دن کو یاد کرو (اپنے پیشِ نظر رکھو) جب اللہ ان سب کا حشر کرے گا (اُن سب کو جمع کرے گا) (اور فرمائے گا) اے قومِ جن ! تم نے بہت سے آدمیوں کو اپنا بنالیا تھا ۔ اور آدمیوں میں سے ان کے (شیاطین کے) دوست کہیں گے، اے ہمارے رب ! ہمارے بعض نے بعض سے فائدہ اُٹھایا (اپنا تابع بنالیا) ۔ اور تو نے ہم کو جتنی عمر دی تھی ہم اس کو پہنچ گئے ۔ (جتنی مہلت دی تھی ہم نے برے کاموں میں برباد کردی) ۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا اب دوزخ تمہارا مقام ہے ۔ اس میں ہمیشہ رہو ۔ مگر جو (یا جس کو) خدا چاہے ۔ بے شک تمہارا رب باحکمت ہے باعلم ہے ۔

وَكَذٰلِكَ نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۱۲۹ ع ۱۵/۸/۲

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح ۔ نُوَلِّيْ ؛ دوستانہ ، یارانہ پیدا کردیتے ہیں ہم ۔ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا ؛ ظالموں میں بعض کا بعض کے ساتھ ۔ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؛ بہ سبب ان برائیوں کے جن کو وہ کسب کرتے ، حاصل کرتے ہیں ، اُن کے اعمالِ بد کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- اور اسی طرح سے ہم دوستی کرادیتے ہیں (ناحق پرست اور) ظالموں میں بعض کی بعض کے ساتھ ، اُن کے اعمال کی وجہ سے ۔

کوئی شیخ صدّو اور نرسو کی نذر چڑھاتا ہے ☆ ۔ کوئی سِدّی صدرؔ ، سدی بدرؔ کو بھینٹ دیتا ہے ۔ (مدینہ کی بدعاتِ سیئہ جن کے ساتھ بجائے قربانی کے جھٹکا کیا جاتا تھا) کوئی دوسرے شیاطین کی خوشامد کرتا ہے تب کہیں شیاطین بھی ان کا کچھ کام نکالتے ہیں ۔ ایک فتنہ ہے کہ پھیلا ہوا ہے ۔ ان جاہلوں کی اس قدر تباہی ہوگئی ہے کہ وہ سمجھنے لگے ہیں کہ علوی اعمال سے سفلی اعمال زیادہ تیز اثر ہیں ۔ اس زمانے میں یقین کی بڑی کمی ہے ۔ خدا سے مناسبت تو پیدا ہوئی نہ تھی کہ بزرگانِ دین اور ارواحِ طیبہ سے موجودہ زمانے کے مادّہ پرست موحدوں نے رہی سہی مناسبت بھی زائل کردی ۔ ہمارے ابتدائی زمانہ میں کامل بھی تھے عامل بھی تھے ۔ اب کامل تو کجا ، عامل بھی نظر نہیں آتے ۔ اُن کے نفوسِ قدسیہ کا اثر تھا کہ اس زمانے میں نہ سحر برابر چلتا تھا نہ آسیبوں کا زور تھا ۔ اب شیطانوں کا بھی زور ہے ۔ منتر جنتر و تنتر کا بھی زور ہے ۔

شیاطین اور شیاطین پرستوں کے عذر ہائے بے جا کے باطل کرنے کے لئے فرمائے گا :-

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۱۳۰﴾

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؛ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ ۔ مَعْشَرْ ؛ ایک جگہ مل جل کر رہنے والے ۔ عشرت ، معاشرت اسی مادّے سے ہے ۔ آج کل ایک عام غلطی لوگوں کے دلوں میں جائے گیر ہوگئی ہے اور وہ یہ ہے : جس چیز کو ہم نہیں جانتے وہ موجود ہی نہیں ہے ۔ یہ کیسی غلطی ہے ۔ دنیا میں کتنی چیزیں ہیں جن کو ہم جانتے ہیں ؟ کیا وہ چیزیں جن کو ہم نہیں جانتے وہ نہیں ہیں ؟ یہ نادان جنّ کو نہیں جانتے لہٰذا وہ لگے انکار کرنے ۔ یاد رکھو ۔ معطوف و معطوف علیہ جُدا ہوتے ہیں لہٰذا جس طرح اِنس ہیں اس طرح جنّ بھی ہیں ۔ تجربہ نہیں ہے تو اس مسئلے کو تجربہ کاروں پر چھوڑو ۔ مجھے تو جس طرح اِنس کا یقین ہے جنّ کا بھی یقین ہے ۔ اَلَمْ يَاْتِكُمْ ؛ کیا تمہارے پاس نہیں آئے ؟ رُسُلٌ مِّنْكُمْ ؛ رسول تمہیں میں سے ۔ کیا قومِ جن

[☆ (اصطلاحی نام) حیدرآباد دکن کی یہ مشہور بدروحیں ہیں ۔ اضافہ از اکیڈیمی]

میں سے بھی پیغمبر ہوتے ہیں؟ اکثر کا خیال ہے کہ جنّ میں پیغمبر نہیں ہوتے۔ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ ؛تمہارے سامنے بیان کرتے ہیں۔ قَصَّ یَقُصُّ ۔ قَصًّا ؛ برابر ہونا۔ قِصَّۃٌ ؛ واقعہ کے مطابق بیان۔ مِقَصٌّ ؛قینچی جس کے دونوں حصّے برابر ہوتے ہیں۔ قَصَّاصٌ ؛ داستان گو، کہانیاں بولنے والا۔ قِصَاصٌ ؛ جان کے عوض جان لینا، بدلے میں مارڈالنا۔ اٰیٰتِیْ ؛ میری آیتیں۔ میری نشانیاں۔ وَیُنْذِرُوْنَکُمْ ؛ اورتم کو باخبر کردیتے ہیں۔ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا ؛آج کے دن کے آنے سے۔ قَالُوْا شَھِدْنَا عَلٰٓی اَنْفُسِنَا ؛ اُنھوں نے کہا، ہم اپنی کمزوری کا اعتراف کرتے ہیں۔ وَغَرَّتْھُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا ؛ اور دھوکے میں رکھا ہے اُن کو دنیوی زندگی نے۔ وَشَھِدُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ ؛ اور اپنے متعلق یقین سے کہا۔ اعتراف کرلیا۔ اَنَّھُمْ کَانُوْا کٰفِرِیْنَ ؛ کہ وہ منکر تھے، حق پوش تھے۔

ترجمہ:- اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول نہیں آئے جو تمہیں میری آیتیں سنایا کرتے اور اِس دن کے آنے سے تم کو ڈرایا کرتے تھے۔ وہ کہیں گے:- ''ہم اپنی کمزوری کا اعتراف کرتے ہیں'' اور دنیوی زندگی نے انھیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا اور انھوں نے خود مان لیا کہ وہ منکر تھے (کافر تھے)۔

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳۱﴾

خدائے تعالیٰ پیغمبروں کو بھیجنے اور ان کی اُمّتِ دعوت کو ہدایت کرنے کی وجہ بیان فرماتا ہے کہ ہم بغیر خبر کرنے کے سزا نہیں دیتے۔ اُمّت دوقسم کی ہوتی ہے:-

(۱) وہ اُمّت جو اسلام لاتی ہے۔

(۲) اُمّتِ دعوت وہ گروہ جس کو اسلام کی دعوت دی گئی تھی۔ یہ بھی سرکارِ دو عالمؐ کی اُمّت ہے۔

ذٰلِکَ ؛ یعنی یہ پیغمبروں کو بھیجنا اس وجہ سے ہے۔ اَنْ لَّمْ یَکُنْ ؛ کہ نہ تھا۔ رَبُّکَ ؛تمہارا رب۔تمہارا پروردگار۔ جس نے تم کو پیدا کیا، پالا پوسا۔ وہ تمہاری شرارتوں پر دفعۃً سزا دینا نہیں چاہتا بلکہ سمجھا بجھا کر تعلیم و تربیت کرنے پر بھی نہ ماننے کے بعد ہلاک فرماتا ہے۔ مُھْلِکَ الْقُرٰی ؛قصبوں کو ہلاک کرنے والا۔شہروں کو برباد کرنے والا۔ گاؤں کو برباد کردینے والا۔ بِظُلْمٍ ؛ظلم کی وجہ سے۔ نافرمانی کے سبب۔ وَاَھْلُھَا ؛ بحالیکہ اس کے لوگ۔ غٰفِلُوْنَ ؛غفلت میں پڑے ہیں۔

ترجمہ:- یہ اس لئے کہ تمہارا رب کسی شہر کو ان کے ظلم وستم کی وجہ سے ہلاک اور برباد کرنے والا نہیں ہے بحالیکہ اس کے لوگ غفلت میں پڑے ہوں۔

(بلکہ پیغمبروں کو بھیجتا ہے وہ نصیحت کرتے ہیں۔ احکامِ الٰہی پہنچاتے ہیں۔نہیں مانتے تو شہر کے شہر خدائے تعالیٰ نیست و نابود کردیتا ہے)۔

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

وَلِکُلٍّ دَرَجٰتٌ ؛ اور ہر ایک کے لئے ایک خاص درجہ ہے ۔ جو اچھا کرتا ہے جو برا کرتا ہے سب کو خدا جانتا ہے ۔ پھر اعمال میں بھی مختلف درجات ہیں ۔ مِمَّا عَمِلُوْا ؛ ان کاموں سے کہ انھوں نے کیا ۔ وَمَا رَبُّکَ ؛ اور تمہارا رب نہیں ہے ۔ بِغَافِلٍ ؛ غافل ۔ انجان ۔ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ ؛ ان کے اعمال سے ، ان کے کاموں سے کہ وہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ہر شخص کا اعمال کے لحاظ سے ایک درجہ ہے ۔ ان کے اعمال سے تمہارا پروردگار غافل نہیں ۔

یہاں ٹکے سیر کھاجا اور ٹکے سیر بھاجی نہیں ، جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا ۔ کانٹے بو کر پھل کہاں سے پائے گا ۔

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ؕ ﴿۱۳۳﴾

وَرَبُّکَ ؛ اور آپ کا رب ۔ اَلْغَنِیُّ ؛ وہی غنی ہے ۔ مستغنی ہے ۔ کسی کی حاجت نہیں رکھتا ۔ مگر پھر بھی رحمت والا ہے ۔ بندہ پر مہربان بھی ہے ۔ وہ اگر احدیت کی وجہ سے غنی ہے ، ذات کے لحاظ سے مستغنی ہے تو واحدیت اور اسماء و صفات کے لحاظ سے رحیم و کریم بھی تو ہے ۔ ذُوالرَّحْمَةِ ؛ رحم و کرم والا ۔ اِنْ یَّشَاْ ؛ وہ اگر چاہے ۔ یُذْهِبْکُمْ ؛ تم سب کو نیست و نابود کردے ۔ فنا کردے ۔ ذَھَبَ بِهٖ ؛ اس کو لے گیا ۔ اَذْھَبَهٗ ؛ اس کو دُور کردیا ۔ فنا کردیا ۔ دوسری جگہ منتقل کردیا ۔ وَیَسْتَخْلِفْ ؛ اور خلیفہ بنادے اور جانشین کردے ۔ تمہاری جگہ دوسرے کو قائم کردے ۔ مِنْ بَعْدِکُمْ ؛ تمہارے بعد ۔ مَایَشَآءُ ؛ جس کو چاہے ۔ کَمَا ؛ جیسا کہ ۔ اَنْشَاَکُمْ ؛ تم کو پیدا کیا ۔ نشو نما دیا ۔ مِنْ ذُرِّیَّةِ ؛ اولاد سے ۔ نسل سے ۔ ذَرٌّ ؛ پھیلنا ۔ منتشر ہونا ۔ دھوپ میں کسی سوراخ میں سے گرد و غبار کے باریک باریک اجزا اُڑتے ہوئے نظر آتے ہیں ۔ ذَرَّةٌ ؛ چھوٹی چیونٹی ۔ قَوْمٍ ؛ گروہ ۔ خاندان ، وہ لوگ جن کی مدد پر تمہارے کاروبار کا قیام ہے ۔ اٰخَرِیْنَ ؛ دوسرے ، اور لوگ ۔

ترجمہ :- اور آپ کا رب غنی بھی ہے اور رحیم بھی ہے ۔ چاہے تو تم (لوگوں) کو فنا کردے اور تمہارے بعد (کسی اور قوم کو) جس کو چاہے تمہارا قائم مقام کردے ، جس طرح کہ (اِس سے پہلے) دوسری قوم کی اولاد سے تم کو پیدا کیا ۔

صاحبو ! جہاں کسی قوم نے اپنے کمبل سے زیادہ پیر پھیلائے وہی قوم کھُنواری گئی ، پامال کردی گئی ۔ نہ اس کا نام رہا نہ نشان ۔ دیکھو ! آج کل کیا ہورہا ہے ؟ سب کے سروں میں تکبر و نخوت کی ہوا بھر گئی ہے ۔ ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں ۔ بم پر بم برسا رہے ہیں ۔ دنیا میں آگ لگا رہے ہیں ۔ غریبوں کو بھوکا مار رہے ہیں ۔ کونسا ظلم ہے کہ نہیں کیا جارہا ہے ۔

خدا کا وعدہ سچا ہے۔ جو کچھ فرمایا ہے ہو کر رہے گا۔

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾

اِنَّ ؛ بے شک۔ مَاتُوْعَدُوْنَ ؛ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ خدا کا وعدہ۔ لَاٰتٍ ؛ آنے والا ہے۔ ہو کر رہے گا۔ وَمَآ اَنْتُمْ ؛ اور تم نہیں ہو۔ بِمُعْجِزِيْنَ ؛ عاجز کرنے والے۔

ترجمہ :- جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے (یعنی خدا کا وعدہ) بے شک پورا ہونے والا ہے (جو فرمایا ہے وہ ہو کر رہے گا) اور تم اس کے حکم کو روک نہیں سکتے۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ

مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

قُلْ ؛ تم کہو۔ يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم! اِعْمَلُوْا ؛ تم اپنا کام کرو۔ تم عمل کرو۔ عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؛ اپنی جگہ۔ اپنی حسبِ حیثیت۔ اپنے درجے اور اپنی حالت کے مطابق۔ اِنِّىْ عَامِلٌ ؛ میں بھی اپنا کام کرتا ہوں۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛ تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ ؛ کس کے لئے ہوگا۔ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؛ آخرت کا نیک انجام۔ آخر کار کس کا انجام اچھا ہوگا۔ کون سا گھر آباد رہے گا۔ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ ؛ بے شک فلاح نہیں پاتے۔ کامیاب نہیں ہوتے۔ اَلظّٰلِمُوْنَ ؛ جو ظلم کرتے ہیں۔

ترجمہ :- تم کہو لوگو! تم اپنی جگہ (اپنی حسبِ حیثیت) اپنا کام کئے جاؤ۔ میں اپنا کام کئے جاتا ہوں۔ عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کی آخرت اچھی ہوئی ہے (کس کا گھر آباد رہتا ہے)۔ بے شک ظالم کبھی فلاح نہیں پاتے (اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہوتے۔ ناکامی اُن کی سدِّ راہ ہوتی ہے)۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ

بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ

وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؕ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ ؛ اور اللہ کے لئے مقرر کیا۔ مِمَّا ذَرَاَ ؛ اُن چیزوں سے کہ خدا نے پیدا کیا۔ ذَرَاَ بمعنی خَلَقَ۔ مِنَ الْحَرْثِ ؛ کھیتی میں سے۔ وَالْاَنْعَامِ ؛ اور مویشی میں سے۔ نَصِيْبًا ؛ ایک حصّہ۔ وَقَالُوْا ؛ اور انہوں نے کہا۔ هٰذَا لِلّٰهِ ؛ یہ اللہ کا ہے اور

اس کو غریبوں کو دیتے ۔ بِزَعْمِهِمْ ؛ اپنے زعم کے مطابق ۔ اپنے عقیدے کے موافق ۔ وَهٰذَا ۔ اور یہ ۔ لِشُرَكَآئِنَا ؛ ہمارے شریکوں کے لئے ۔ ہمارے بتوں کے لئے ۔ ہمارے دیوتاؤں کے لئے ۔ فَمَا كَانَ ؛ پھر جو ہو ۔ لِشُرَكَآئِهِمْ ؛ ان کے بتوں کے لئے ۔ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ؛ تو خدا تک نہیں پہنچتا ۔ یعنی اس میں سے خدا کے لئے خرچ نہیں کرتے بلکہ وہ پجاریوں کا حق تھا ۔ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ ؛ جو خدا کے لئے ہو ۔ فَهُوَيَصِلُ ؛ تو وہ پہنچتا ہے ۔ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ؛ ان کے شریکوں کی طرف یعنی جو بتوں کے نام کا ہوتا وہ صرف پجاریوں کا حصّہ اورغریبوں کو اس میں سے کچھ نہیں ملتا ۔ اور جو خدا کے نام کا ہوتا یعنی غریبوں کے لئے ہوتا ۔ اس میں پجاری برابر گھُستے ۔ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ؛ کیا ہی برا ہے جو یہ حکم کرتے ہیں ۔ ان کے کیا واہی تباہی احکام ہیں ۔

ترجمہ :- اور (دیکھو! خدا نے) جو کچھ کھیتی اور مویشی میں سے پیدا کیا ہے ان لوگوں نے ان میں ایک حصّہ خدا کے لئے ٹھہرایا ہے ۔ پھر اپنے زعم باطل کے مطابق (سمجھتے اور) کہتے ہیں ، یہ حصّہ اللہ کا ہے اور یہ اُن (بتوں) کے لئے ہے جنھیں ہم نے (خدا کا) شریک ٹھہرایا ہے ۔ (ورنہ فی الحقیقت کون خدا کا شریک ہے) پھر جو کچھ ان کے شریکوں (بتوں) کا ہے وہ خدا تک نہیں پہنچتا اور جو خدا کے لئے ہے وہ ان کے شریکوں (بتوں) کو پہنچتا ۔ کیا ہی برا ہے جو یہ حکم کرتے ہیں (یہ سب واہیات اور بے اصل احکام ہیں) ۔

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۷﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح ، اور جس طرح من مانے احکام لگاتے ہیں ۔ جس کو چاہا جائز کہہ دیا اور جس کو چاہا ناجائز کہہ دیا ۔ زَيَّنَ ؛ زینت دی ۔ اچھا دکھلایا ۔ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ بہت سے مشرکوں کو ۔ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ ؛ اپنی اولاد کو قتل کردینا ۔ مارڈالنا ۔ زندہ درگور کردینا ۔ چڑھاوے میں چڑھا دینا ۔ شُرَكَآؤُهُمْ ؛ ان کے شریکوں نے ۔ شیطانوں نے ۔ اور اُن کے جانشین برہمن ، کاہن ، پادریوں نے ۔ زَيَّنَ کا فاعل شُرَكَآءُ هُمْ ہے ۔ لِيُرْدُوْهُمْ ؛ تاکہ ان کو ہلاک کریں ۔ تباہ و برباد کریں ۔ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ ؛ اور تاکہ دھوکے میں ڈالیں ۔ اُن پر شبہ و التباس پیدا کریں ۔ دِيْنَهُمْ ؛ اُن کے دین کو یعنی اُن کے دین کے سمجھنے میں شک و شبہ پیدا کریں ۔ وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ ؛ اور اگر خدا چاہتا ۔ مَافَعَلُوْهُ ؛ تو وہ ایسا نہ کرتے ۔ فَذَرْهُمْ ؛ پس اُن کو چھوڑ دو ۔ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ؛ اور اُن کے ڈھکوسلوں کو ۔ ان کی افترا بازیوں کو ۔ اُن کے جھوٹ اور من گھڑت باتوں کو ۔

ترجمہ :- اور اسی طرح ان کے شریکوں (شیطانوں نے ، اُن کے پجاریوں) نے (اپنے تابع) بہت سے مشرکوں کو اولاد کُشی کو بڑے ثواب کا کام دکھلایا ، تاکہ ان کو تباہ کریں اور اُن کے دین کو مشتبہ اور ناقابلِ اعتبار بنادیں اور اگر خدا چاہتا تو ایسا نہ کرتے اب ان کو چھوڑ و اور (اُن کے ڈھکوسلوں کو) ان کی افترا پردازیوں کو ۔

وَقَالُوْا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۭ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

وَقَالُوْا ؛ اور (بُت پرست) کہتے ہیں ۔ اَن کا یہ زعم ہے ۔ آئندہ آنے والا بزَعْمِهِمْ اسی قَالُوْا سے متعلق ہے ۔ هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ ؛ یہ مویشی اور کھیتی ۔ حِجْرٌ ؛ روکے ہوئے ہیں ۔ اِن پر کوئی تصرف نہیں کرسکتا ۔ حَجَرَ ۔ يَحْجُرُ ۔ حَجْرًا ؛ روکنا ۔ منع کرنا ۔ لَا يَطْعَمُهَآ ؛ ان کو کھا نہیں سکتا ۔ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ ؛ مگر جس کو ہم چاہیں ۔ بِزَعْمِهِمْ ؛ انھوں نے یہ کہا اپنے زعم باطل کے مطابق ۔ وَاَنْعَامٌ ؛ اور بہت سے چوپائے ہیں ۔ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا ؛ ان کے پشت حرام کردیے گئے ہیں ۔ یعنی ان پر کوئی سواری نہیں کرسکتا ۔ وَاَنْعَامٌ ؛ اور بعض چوپائے ایسے بھی ہیں ۔ لَايَذْكُرُوْنَ ؛ ذکر نہیں کرتے ۔ اِسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا ؛ ان پر اللہ کے نام کو ۔ یعنی ان کو خدا کے نام پر ذبح نہیں کرتے ۔ اِفْتِرَآءً عَلَيْهِ ؛ قَالُوْا سے متعلق ہے ۔ اُن کا ایسا کہنا سراسر جھوٹ ہے ۔ افترا ہے ۔ بہتان ہے ۔ بے اصل باتیں ہیں ۔ خدا نے ان کو ہرگز حرام نہیں کیا ۔ سَيَجْزِيْهِمْ ؛ عنقریب ان کو سزا دے گا ۔ جزا دے گا ۔ بدلہ دے گا ۔ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ؛ بہ سبب اس کے کہ وہ افترا کرتے ہیں ۔ اُن کو ان کی افتراپردازی کی سزا دے گا ۔

ترجمہ :- اور (یہ پجاری) کہتے ہیں ۔ (ان پادریوں کا خیال ہے) کہ یہ مویشی اور کھیتی ممنوع ہیں (کوئی ان پر تصرف نہیں کرسکتا) ، نہ ان کو کوئی کھا سکتا ہے مگر جن کو ہم چاہیں (اُن کا ایسا کہنا نرا ڈھکوسلا ہے) اُن کا زعم باطل ہے ۔ اور بہت سے ایسے مویشی اور چوپائے ہیں جن کی پشت پر سوار ہونا حرام کردیا گیا ہے اور ایسے چوپائے بھی ہیں کہ جن پر ذبح کے وقت خدا کا نام تک نہیں لیتے ۔ (اُن کا ایسا کہنا) اس پر (خدا پر) افترا پردازی ہے ۔ (سراسر جھوٹ ہے) ۔ عنقریب اللہ اُن کو اُن کی افترا پردازی کی سزا دے گا ۔

وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ۚ

وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۳۹﴾

وَقَالُوْا ؛ اور وہ کہتے ہیں ۔ مَا ؛ جو ہے ۔ فِيْ بُطُوْنِ ؛ پیٹوں میں ۔ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ ؛ ان چوپایوں کے ۔ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا ؛ وہ ہمارے مَردوں کے لئے مخصوص ہیں ۔ وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا ؛ اور ہماری عورتوں پر حرام ہیں ۔ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً ؛ اگر کوئی مُردہ ہو ۔ فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؛ تو اس میں وہ سب شریک ہیں ۔عورت بھی کھا سکتی ہے اور مرد بھی ۔ سَيَجْزِيْهِمْ ؛ عنقریب اُن کو جزا دے گا ۔ وَصْفَهُمْ ؛ اُن کے بیان کرنے کی ۔ اُن کے کہنے کی ۔ اُن کے اُن بے سروپا باتوں کی ۔ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ؛ وہ بے شک بڑی حکمت اور علم والا ہے ۔ وہ اس طرح کے بے فائدہ احکام نہیں دیتا ۔

ترجمہ :- اور وہ کہتے ہیں :ان چار پایوں کے پیٹ میں جو کچھ ہے وہ ہمارے مَردوں کے لئے خاص ہے اور ہماری بی بیوں پر حرام ہے ۔ اور اگر کوئی مُردہ ہو تو اس میں سب شریک ہیں (سب کے لئے جائز سمجھتے ہیں) ۔عنقریب اُن کو ان بے سروپا باتوں کی سزا دے گا ۔ بے شک وہ تو حکیم ہے علیم ہے ۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ ع

الانعام ۶ ع ۱۶ ۳

قَدْخَسِرَ ؛ نقصان میں پڑ گئے ۔ گھاٹے اور خرابی میں پڑ گئے ۔ اُن کے حصّہ میں خسران آ گیا ۔نقصان آ گیا ۔ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا ؛ جن لوگوں نے قتل کیا ۔ مار ڈالا ۔ اَوْلَادَهُمْ ؛ اپنی اولاد کو ۔ سَفَهًا ؛ سُبک سری سے ۔ بیوقوفی سے ۔ سَفَهٌ ؛ ہلکا پن ۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؛ بے علمی سے ۔ جہالت سے ۔ وَحَرَّمُوْا ؛ اور حرام کر دیا ۔ مَارَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؛ اس چیز کو کہ اللہ نے ان کو دیا تھا ۔ اِفْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؛ وہ بھی اللہ پر افترا باندھ کر ۔ سراسر جھوٹ ۔ بالکل مَن گھڑت ۔ بے اصل ۔ بے سروپا ۔ قَدْضَلُّوْا ؛ بے شک گمراہی میں پڑ گئے ، ضلال اور گمراہی کے سوا ان کو کچھ نہ ملا ۔ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ؛ وہ ہدایت اور راہ یابی کے قابل ہی نہ تھے ۔ ان کی طبیعت مخالفِ ہدایت تھی ۔

ترجمہ :- کیسی خرابی (کیسی تباہی) میں پڑ گئے وہ لوگ جنھوں نے حماقت سے (بیوقوفی سے) بے علمی سے اپنی اولاد کو قتل کر دیا ۔ (یعنی بُتوں پر بھینٹ چڑھا دی اور لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جیتی جاگتی بچیوں کو زمین میں دفن کر دیا۔ خاوند کے بعد بیوی کو سَتی بنا کر جلا دیا) اور خدا نے ان کو جو کچھ دیا تھا اُس کو حرام کر دیا ، وہ بھی اللہ پر تہمت باندھ کر (بے اصل جھوٹ گھڑ کر) ۔ وہ سب گم راہ ہو گئے ۔ اُن کی فطرت میں ہدایت ہی نہیں تھی ۔ (اور اُن کی طبیعت کا اقتضاء سیدھا راستہ چلنا نہ تھا) ۔

صاحبو ! مشرکینِ عرب کے بعض ظالمانہ مجرمانہ بے اصل خیالات کی اللہ تعالیٰ تردید فرماتا ہے ۔ وہ کیا کرتے تھے ؟ منّتیں مانتے کہ اس سال زراعت اچھی ہوئی اور جانور تندرست رہے تو ہم خدا کے نام پر یہ دیں گے اور دیوتاؤں کے نام پر یہ خدا کا حصّہ فقیروں کو دیتے اور بُتوں کا حصّہ مجاوروں کو ، پجاریوں کو ۔ بُتوں کے حصّہ میں جو کچھ آتا وہ اپنے سوا کسی غریب کو نہ دیتے ۔ اور خدا کے حصّہ میں جو کچھ آتا اس میں پجاری بھی شریک ۔

صاحبو ! بعض مادّہ پرست موحد ، گوشت و استخوانِ بے جان ، اس آیتِ کریمہ کو بزرگانِ دین کے ایصالِ ثواب کے لئے جو کچھ خیر خیرات کرتے ہیں ۔ اس کو روکنے کے لئے اس آیت کا مصداق ٹھہرا رہے ہیں ۔ نادان ، نہ ایصالِ ثواب کو سمجھیں نہ غریبوں کی امداد کو سمجھیں ۔ ہاں ان کو ایک کام آتا ہے ، مسلمانوں کو کافر بنانا ۔ کافروں کو مسلمان بنانے سے ان کو کوئی غرض نہیں ۔ بات بات پر شرک ، کفر ، بدعت ۔ کسی نے ان کے حق میں خوب کہا : مرگیا مردود فاتحہ نہ درود ۔

لڑکے لڑکیوں کو بُتوں پر چڑھا دیتے ۔ بعض بڑی غیرت اور عزت سمجھتے تھے کہ لڑکیوں کو زندہ دفن کردیں ۔ گئو ماتا کی بڑی عزت کی جاتی ہے ۔ اُس کا موتر پیا جاتا ہے اور بیل پتا پر کون سا ظلم ہے جو کیا نہیں جاتا ۔ زراعت کا کام اُن سے لیا جاتا ہے ، چھکڑے اور بنڈیوں میں اُن کو باندھتے ہیں ۔ غرض کہ مرنے کے بعد بھی اُن کو آرام نہیں ۔ کھانے والے کھا جاتے ہیں ۔ جو نہیں کھاتے اُن کو کھانے والوں کے ہاتھ پر بیچتے ہیں ۔ ان غریبوں کے چمڑوں کو دھپڑوں پر ، نقارے پر تانتے ہیں اور چوب لے کر خوب زور زور سے مارتے ہیں اور باغ باغ ہوجاتے ہیں ۔ بُتوں کے نام پر قربانی کرتے اور بھینٹ چڑھاتے ہیں تو خدا کا نام نہیں لیتے ۔ جو جانور ذبح کیا جاتا اور اس کے پیٹ میں سے بچہ نکلتا اور اگر وہ زندہ ہوتا تو صرف مرد کھاتے اور مُردہ ہوتا تو مَردوں کے ساتھ عورتیں بھی کھاتیں ۔ یہ سب بے اصل باتیں ہیں ۔ خدائے تعالیٰ کا ہرگز حکم نہیں ۔ یہ سب پجاریوں کی کاروائیاں ہیں ، اپنے پیٹ بھرنے کی صورتیں ہیں ۔ شادی وغمی دونوں میں کاہن اور پجاری کا نذرانہ ضرور ہے ۔

صاحبو ! موجودہ زمانے میں کیا اولاد کُشی نہیں ہے ۔ بے شک ہے ۔ اس کی تصدیق چاہتے ہو تو کسی ایمان دار ڈاکٹر سے پوچھو کہ ناجائز محبت کے کتنے پیٹ گرائے گئے ہیں اور کتنے بچے مار ڈالے جاتے ہیں ۔ میں تو ضبطِ تولید کو بھی اولاد کُشی سمجھتا ہوں ۔ ایک بات کو روئیں ، کس کس بات کو روئیں ۔ اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی ۔ آوے کا آوا بگڑ گیا ہے خدا اس زمانے کے شر سے بچائے ۔

صاحبو ! آپ سمجھتے ہوں گے کہ بُتوں پر بھینٹ چڑھا دینا ، لڑکیوں کو زندہ درگور کردینا ہی اولاد کُشی ہے ۔ اِنہیں دینی تعلیم نہ دینا ، اپنی اولاد کو غیر مسلموں کے زیرِ اثر رکھنا ، غیر مسلموں کے بورڈنگوں میں رکھنا بھی اولاد کُشی ہے ۔ جس کو دینی تعلیم نہیں دی گئی وہ مُردہ ہے ۔ اسلامی تہذیب سے واقف نہ ہونا یہ بھی موت کی ایک صورت ہے ۔ اسلام سے ، اسلامی تعلیم سے بے بہرہ رہ کر جینا مرنے کے برابر ہے ۔ بڑی ترقی کی ، بڑی دولت جمع کی ، نام مسلمانوں کا رکھ لیا ، ہمارا مطلوب تو مسلمانوں کی ترقی ہے ۔ غیر مسلموں کی ترقی سے ہم کو کیا حاصل ۔ توبہ کرو ۔ دینی تعلیم سیکھو ۔ اسلامی اخلاق پیدا کرو ۔ اس وقت تمہاری ترقی ہمارے لئے باعث مسرت ہوگی ۔

اولاد کُشی بھی کئی قسم کی ہوتی ہے ۔ اسلامی تعلیم نہ دینا بھی اولاد کُشی میں داخل ہے

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ـ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ـ اَللّٰهُ اَكْبَرُ !

وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡشَاَ جَنّٰتٍ مَّعۡرُوۡشٰتٍ وَّغَيۡرَ مَعۡرُوۡشٰتٍ وَّالنَّخۡلَ وَالزَّرۡعَ
مُخۡتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيۡرَ مُتَشَابِهٍ‌ؕ
كُلُوۡا مِنۡ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثۡمَرَ وَاٰتُوۡا حَقَّهٗ يَوۡمَ حَصَادِهٖ‌ۖ وَلَا تُسۡرِفُوۡا‌ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿۱۴۱﴾

وَهُوَالَّذِیْ ؛ اور وہی تو ہے جس نے ۔ اَنْشَاَ ؛ پیدا کیا ۔نشو ونمادی ۔ جَنّٰتٍ ؛جنتیں ۔ گھنے باغ ۔ مَعْرُوْشٰتٍ ؛ ٹٹیوں پر چڑھے ہوئے ۔ چھتری دار ۔ عَرَشْتُ الْکَرْمَ کے معنٰی ہیں ۔ انگور کے منڈوے کے چڑھنے کے لئے ٹٹی بنادی ۔ وَغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ ؛ اور بغیر چھتری کے ۔ بغیر چڑھائے ہوئے ۔ وَالنَّخْلَ ؛ اور کھجور کا درخت ۔ وَالزَّرْعَ ؛ اور زراعت ۔ کھیتی ۔ مُخْتَلِفًا اُکُلُهٗ ؛ جن کے مزے مختلف ہیں ۔ اُکُلْ ؛ وہ چیز جو کھائی جائے ۔ مزہ ۔ ذائقہ ۔ پھل ۔ وَالزَّیْتُوْنَ ؛ اور زیتون ۔ وَالرُّمَّانَ ؛ اور انار ۔ مُتَشَابِهًا ؛ آپس میں ملتے جلتے ۔ وَغَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؛ اور وہ بھی جو ملتے جلتے نہیں ہیں ۔ کُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ؛ اس کے پھل کھاؤ ۔ اِذَآ اَثْمَرَ ؛ جب وہ پھل لائے ۔ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ ؛ اور اس کا حق ادا کرو ۔ یَوْمَ حَصَادِهٖ ؛ کاٹنے کے دن ۔ کٹائی پر ۔ عُشر یا نصفِ عُشر جو سرکاری ٹیکس ہے ، اگر ادا نہ کیا گیا ہو تو ادا کرو ۔ خرمن اور کھلے پر غریب لوگ جمع ہوں گے ۔ ان کو بھی جو کچھ دینا ہو دے دو ۔ وَلَا تُسْرِفُوْا ؛ اور اسراف نہ کرو ۔ فضول خرچی مت کرو ۔ اِنَّهٗ ؛ کیونکہ وہ ۔ لَایُحِبُّ ؛ نہیں چاہتا ۔ محبت نہیں رکھتا ۔ اَلْمُسْرِفِیْنَ ؛ مُسرفوں سے ، بے جا صرف کرنے والوں سے ۔ ورخرچوں سے ۔

ترجمہ :- اور وہی تو ہے جس نے باغ پیدا کئے ، چھتری دار اور بے چھتری اور درختِ خرما اور زراعت (مختلف قسم کے) مختلف مزے کے اور زیتوں اور انار آپس میں ملتے جلتے اور نہ بھی ملتے جلتے ۔ جب یہ درخت پھلیں تو اُن کے پھل کھاؤ اور کھیتی کاٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو ۔ (سرکاری ٹیکس واجب الادا ہے تو ادا کردو ۔ غریب لوگ امداد کی اُمید پر کھیت کے پاس جمع ہوں گے ۔ خرمن اور کھلے کو اُمیدوں کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہوں گے ۔ تم اُن کو نا اُمید واپس مت پھراؤ ۔ اُن کو بھی اُن کا حق دے دو) ۔ مگر اسراف ہرگز نہ کرو ۔ (بُتوں کے نام پر چڑھاوے نہ چڑھاؤ ۔ خود بھی کچھ کھاؤ کچھ اُٹھا رکھو) خدا اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۔

صاحبو ! آج کل کے مسلمانوں پر غور کرو کہ اُن کی کیا حالت ہے ۔ اسراف اور فضول خرچی مسلمانوں کا مابہ الامتیاز ہے ۔ پیدا ہونے کے دن سے مرنے کے دن تک ہر چیز میں اسراف ۔ چھٹی ، چھلّہ ، سالگرہ ، بسم اللہ ، ختنہ ،

اسراف سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔

شادی ، بیاہ ۔ بات بات پر رسم اور اس پر فضول چرچی ۔ کس مشائخ نے کہا ہے ، کس عالم نے فتوٰی دیا ہے کہ یہ امور جائز ہیں کہ سودی قرض نکالو ۔ کافروں کے سامنے ہاتھ پھیلاؤ وہ سود بھی لیں گے اور خوشامد بھی لیں گے ۔ پھر یہ روپیہ کس بات پر صَرف ہوگا ؟ فضول رسم میں ۔ آج کل سنیما اور برج میں ۔ شراب خواری میں ۔ کسبیوں کے گانے اور ناچ میں ۔ یہ سب ناجائز کام ہیں ۔ اس سے نہ تمہاری دیانت باقی رہے گی نہ دولت ۔ تم تو کیا کماتے ۔ باپ دادا کا کمایا ہوا روپیہ اُڑانا تمہارا کام ہے ۔ جب تک مسلمانوں کے پاس دولت تھی سلطنت تھی ، تمام لوگ نصیحت کرتے کہ سخاوت کرو ۔ سخاوت اچھی چیز ہے ۔ اب مسلمانوں کے پاس دولت کہاں ، عزت کہاں ، مال کہاں ، کمال کہاں ، سب نذرِ آرام طلبی و اسراف ۔ اب وقت ہے کہ سب نصیحت کریں کہ اسراف ہرگز نہ کرو ۔ مال جمع کرو ۔ مال ہی سے جمال ہے ۔ مال ہی میں کمال ہے ۔ جس کے ہاتھ میں کچھ نہیں وہ دوسروں کو تو کیا دے گا ۔ اپنی جورو بچوں کو بھی کیونکر پالے گا ۔ یاد رکھو ! بے دولت کی کچھ عزت نہیں ۔ بے مال کو جمال نہیں ۔ ذرا دیکھو! بھری تھیلی کھڑی رہتی ہے اور خالی تھیلی پڑی رہتی ہے ۔ ؎

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ÷ زشما یک تن نہ شد اسرار جو

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ ﴿۱۴۲﴾

وَمِنَ الْاَنْعَامِ ؛ اور بعض چار پایوں میں سے ۔ حَمُوْلَةً ؛ جن پر بوجھ لادتے ہیں ۔ وَفَرْشًا ؛ چھوٹی قسم کے جو ذبح کرنے کے کام آتے ہیں ۔ '' محیط '' میں ہے ۔ الصغار من الشجروا لحطب والابل ۔ البقرو الغنم التی لاتصلح الّا للذبح [فرش کی تعریف میں چھوٹے درخت اور چھوٹے اونٹ شامل ہیں ۔ گائے بیل اور بکریاں بھی جو صرف ذبح کے لئے ہی مناسب ہیں وہ بھی فرش کی تعریف میں ہیں ☆] ۔ جَنّٰتٍ پر عطف اَنْشَا کا مفعول ہے ۔ كُلُوْا ؛ کھاؤ ۔ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؛ اس سے جو تم کو اللہ نے دیا ہے ۔ وَلَا تَتَّبِعُوْا ؛ اور پیروی نہ کرو ۔ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؛ شیطان کے قدم ۔ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطَانِ ؛ شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو ۔ اس کی پیروی نہ کرو ۔ اِنَّهٗ ؛ بے شک وہ ۔ لَكُمْ ؛ تمہارا ، تمہارے لئے ۔ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ؛ کھلا دشمن ہے ۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) چوپایوں میں سے پیدا کئے ہیں ، بعض بوجھ اُٹھانے کے لئے اور بعض چھوٹی قِسم کے ذبح کے لئے ۔ تم اُس میں سے کھاؤ جو تم کو اللہ نے رزق دیا ہے اور شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو ، وہ تو تمہارا کھُلا دشمن ہے ۔ (جس کو خدا نے حلال کیا ہے ، حلال سمجھو ۔ جس کو خدا نے حرام کیا ہے ، حرام سمجھو) ۔

[☆] اکیڈیمی ۔

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ ءٰۤالذَّكَرَيْنِ
حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۗ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٤٣﴾

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؛ آٹھ نر اور مادّہ ہیں ۔ آٹھ جوڑے ہیں ۔ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ ؛ بھیڑ میں سے دو ۔ ضَائِنٌ کی جمع ہے ۔ کبش ؛ نر ۔ نَعْجَةٌ ؛ مادّہ ۔ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؛ اور بکروں میں دو ، مَاعِز کی جمع ۔ تَيْسٌ نر ، عَنْزٌ ۔ مادہ ۔ شَاة ؛ مادہ ۔ قُلْ ؛ تم پوچھو ۔ تم کہو ۔ ءٰۤالذَّكَرَيْنِ ؛ کیا دونروں کو ۔ یہاں مدطویل ہے (تین الف برابر مدکریں ۔ یا تسہیل کریں ☆) حَرَّمَ ؛ اللہ نے حرام کیا ۔ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ ؛ یا دو ماداؤں کو ۔ ان سے پوچھو کہ دونوں قسموں میں سے اللہ نے نر کو حرام کیا یا مادہ کو ۔ اَمَّا اصل میں اَمْ مَا ہے ۔ کیا یا جو ۔ اِشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ ؛ جن پر شامل ہیں ۔ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؛ رحموں میں ماداؤں کے ۔ یعنی کیا خدا نے مادہ کے پیٹ میں کے بچے کو حرام کیا ۔ نَبِّـُٔوْنِيْ ؛ مجھے خبر دو ۔ مجھے بتلاؤ ۔ بِعِلْمٍ ؛ علم کے ساتھ ۔ سوچ سمجھ کر ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ۔

ترجمہ :- (اللہ نے) آٹھ قسم کے نر و مادہ (پیدا کئے) بھیڑ میں سے دو اور بکریوں میں سے دو ۔ اب تم ان سے پوچھو کہ (اللہ نے) نروں کو حرام کیا کہ ماداؤں کو ۔ یا ان ماداؤں کے پیٹ میں کے بچوں کو ۔ ذرا سوچ سمجھ کر مجھے بتاؤ ۔ اگر تم سچے ہو ۔

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ۗ قُلْ ءٰۤالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ
عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۗ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٤٤﴾ ع ١٧/١٧

وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ ؛ اور اونٹ میں سے دو یعنی نر اور مادہ ۔ [جمل و ناقة] وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؛ اور گائے بیل میں سے بھی دو یعنی نر و مادہ [ثور و بقرة] پیدا کئے ۔ قُلْ ءٰۤالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ ؛ تم پوچھو ان میں سے خدا نے نروں کو حرام کیا ہے یا ماداؤں کو ۔ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؛ یا ان ماداؤں کے پیٹ میں جو بچے ہیں ان کو ، خدا نے کس کو حرام کیا ؟ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ ؛ کیا تم حاضر تھے ۔ دیکھ رہے تھے ۔ اِذْ ؛ جب کہ ۔ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ ؛ اللہ نے تم کو حکم دیا وصیت کی ۔ بِهٰذَا ؛ اس کی ۔ فَمَنْ اَظْلَمُ ؛ پھر کون زیادہ ظالم ہے ۔ مِمَّنِ افْتَرٰى ؛ اس شخص سے جس نے افترا پردازی کی ۔ جھوٹ کہا ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ خدا پر ۔ كَذِبًا ؛ جھوٹ ۔ لِيُضِلَّ النَّاسَ ؛ کہ لوگوں کو گمراہ کرے ۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؛ بغیر علم کے ۔ نادانی سے ۔ بے سمجھی سے ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِىْ ؛ بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا ۔ اَلْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالم لوگوں کو ۔

(☆ اضافہ از اکیڈیمی)

ترجمہ :- اور اونٹ سے بھی دو (نر و مادہ) اور گائے سے بھی دو (نر و مادہ) (اللہ نے پیدا کئے) ۔ اب ذرا ان سے پوچھو ان میں سے اللہ نے نر کو حرام کیا یا مادہ کو یا ماداؤں کے پیٹ میں کے بچوں کو کیا ۔ یا جب اللہ نے ایسا حکم دیا کیا تم اس وقت حاضر تھے ۔ بھلا اس شخص سے کون زیادہ ظالم ہوگا جو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے بغیر علم کے خدا پر جھوٹ باندھتا ہے ۔ (بے اصل باتیں ہانکتا ہے) اللہ ظالم لوگوں کو تو ہدایت نہیں دیتا ۔

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۵﴾

قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ لَآ اَجِدُ ؛ میں نہیں پاتا ۔ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ ؛ ان احکام میں جو میری طرف وحی کئے گئے ہیں ۔ مُحَرَّمًا ؛ حرام کیا ہوا ۔ عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ ؛ کھانے والے پر جو اس کو کھاتا ہے ۔ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ ؛ مگر یہ کہ ہو ۔ مَيْتَةً ؛ مُردار ۔ اس میں نَطِيْحَة یعنی جانور کا سینگ مارا ہوا ۔ مُتَرَدِّي یعنی اوپر سے نیچے گرا ہوا ۔ اور درندوں کا پھاڑا ہوا اور لٹھ سے مارا ہوا اور ہر غیر ذبح کیا ہوا جانور داخل ہے ۔ اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا ؛ یا بہتا خون ۔ یعنی جو بوقتِ ذبح یا کاٹنے کے نکلا ہو وہ خون جو گوشت کے ساتھ لگا ہوا ہو جائز ہے ۔ تِلّی ، کلیجی ، مچھلی ، ہڈی ، یہ سب مستثنٰی ہیں ۔ اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ ؛ یا سور کا گوشت ۔ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ ؛ کیونکہ وہ ناپاکی ہے ، پلیدی ہے ۔ اَوْ فِسْقًا ؛ یا فسق اور گناہ کے طور پر جو جانور ذبح کیا گیا ہو ۔ اُهِلَّ ؛ زور سے پکارا گیا ہو ذبح کے وقت ۔ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ؛ خدا کے نام کے سوائے بتوں کا نام لیا گیا ہو ۔

کسی جانور کو یہ کہہ دینا کہ فلاں بزرگ کی فاتحہ کا ہے ، اُن کے لئے ایصالِ ثواب کا ہے ، اس حکم میں داخل نہیں کیونکہ ہم عادتاً ہماری گائے ، ہمارا بکرا ، ہمارا مرغ کہتے ہیں ۔ اگر یہ کہنا ناجائز ہوجائے تو دنیا کے کاروبار چلنا دشوار ہوجائیں ۔ تمام تفاسیر اُٹھا کر دیکھو ۔ مَآ اُهِلَّ سے مراد ذبح کے وقت پکارنا مراد ہے ۔ رسولِ خدا ﷺ نے قربانی سے پہلے فرمایا ۔ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِهٖ ؛ اس کے بعد ذبح کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فرمایا ۔ شیطانوں کے نام پر ذبح کرنا الگ چیز ہے ۔ کسی کی طرف خالی نسبت کرنا الگ بات ہے ۔ ہمارے پاس تو اللہ کے نام سے کافر مسلمان ہوتا ہے ، نجس ، پاک ہوتا ہے ۔ ایک بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے سے عمر بھر کا کفر ، عمر بھر کی نجاست ، اسلام اور طہارت سے مبدل ہوجاتی ہے ۔

فَمَنِ اضْطُرَّ ؛ پھر جو مُضطر ہو۔ ناچار ہو، مجبور ہو، وہ ان ممنوع چیزوں سے کچھ کھالے تو جائز ہے۔ آدمی کا جیتا رہنا نہایت اہم چیز ہے۔ غَیْرَ بَاغٍ ؛ بشرطیکہ نافرمانی مقصود نہ ہو۔ وَّلَا عَادٍ ؛ اور نہ ضرورت سے زیادہ ہو۔ صرف جان بچانے کے لئے وہ چیز کھائی گئی ہو۔ فَاِنَّ رَبَّکَ ؛ بے شک تیرا رب۔ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ غفور و رحیم ہے۔ مغفرت اور رحم کرنے والا ہے۔

ترجمہ :- (اے رسول کریم) تم کہہ دو جن احکام کی وحی مجھ پر اُتاری گئی ہے میں اُس میں کوئی چیز حرام نہیں پاتا کہ کھانے والے پر اس کا کھانا حرام ہو۔ مگر یہ کہ مُردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سوّر کا گوشت ہو کہ یہ چیزیں (بلا شبہ) گندی ہیں ناپاک ہیں یا پھر جو چیز موجبِ گناہ ہو کہ غیرِ خدا کا نام اُس پر (ذبح کے وقت) پکارا گیا ہو (تو وہ بھی بلا شبہ حرام ہے)۔ اگر کوئی آدمی مجبور ہو جائے اور اس کو خدا کی نافرمانی مقصود نہ ہو، نہ ضرورت سے زیادہ ہو (بلکہ صرف جان بچانے کے لئے حرام چیزوں میں سے کچھ کھالے) تو بے شک تمہارا پروردگار غفور و رحیم ہے۔ (مغفرت اور رحمت اس کا کام ہے)۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ
ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾

وَعَلَى الَّذِیْنَ ؛ اور ان لوگوں پر جو۔ هَادُوْا ؛ یہودی ہیں۔ موسوی مذہب رکھتے ہیں۔ حَرَّمْنَا ؛ ہم نے حرام کردیا۔ کُلَّ ذِیْ ظُفُرٍ ؛ ہر ناخن والے جانور کو۔ اُن جانوروں کو جو پنجے سے شکار کرتے ہیں۔ وَمِنَ الْبَقَرِ ؛ اور گایوں میں سے۔ وَالْغَنَمِ ؛ اور بکریوں میں سے۔ حَرَّمْنَا عَلَیْهِمْ ؛ ہم نے اُن پر حرام کردی۔ شُحُوْمَهُمَا ؛ اُن کی چربی۔ اِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُوْرُهُمَا ؛ مگر جن کو ان کی پیٹھوں نے اُٹھایا ہے۔ مگر وہ چربی جو اُن کی پیٹھ پر ہے۔ اَوِالْحَوَایَا ؛ یا آنتوں سے لگی ہوئی ہو۔ جمع حَوِیَّۃٌ ؛ وَمَا اخْتَلَطَ ؛ یا جو ملی ہوئی ہو۔ لگی ہوئی ہو۔ بِعَظْمٍ ؛ ہڈی سے۔ ذٰلِکَ ؛ اور یہ حرام کردینا بھی۔ جَزَیْنٰهُمْ ؛ ہم نے اُن کو سزا دی۔ بِبَغْیِهِمْ ؛ اُن کی بغاوت پر۔ ان کی سرکشی کی وجہ سے۔ اور یہ کوئی دائمی حکم نہیں تھا، بلکہ موقتی تھا۔ موقتی حکم نہ ناسخ ہوتا ہے نہ منسوخ۔ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ؛ اور ہم بے شک راست اور دُرست کہتے ہیں۔ ہم سچے ہیں، صادق ہیں۔

ترجمہ :- اور ان پر جو یہودی ہیں ، ہم نے سب ناخن اور پنجے والے جانور حرام کئے تھے اور گایوں اور بکریوں سے ہم نے اُن پر اُن کی چربی حرام کی تھی ، بجز اس کے جو ان کی پشت اور آنتوں پر لگی ہوئی ہو یا جو ہڈی کے ساتھ ملی ہوئی ہو ۔ یہ بھی ہم نے ان کو ان کی بغاوت و شرارت کی سزا دی تھی اور یقیناً ہم سچے ہیں (اور صادق ہیں) ۔

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٤٧﴾

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ ؛ پھر اگر وہ تمہاری تکذیب کریں ۔ تم کو جھٹلائیں ۔ تمہاری بات نہ مانیں ۔ فَقُلْ ؛ تو تم کہو ۔ رَبُّكُمْ ؛ تمہارا رب ۔ ذُوْرَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ؛ وسیع رحمت والا ہے ۔ اُس کی مہربانی بہت کشادہ ہے ، اس کے رحم میں بہت گنجائش ہے ۔ مگر اس کے ساتھ بھی ۔ وَلَا يُرَدُّ ؛ اور نہیں رد کی جاسکتی ، دفع نہیں کی جاسکتی ۔ بَاْسُهٗ ؛ اس کی سزا ، اس کا سخت عذاب ۔ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ؛ مجرم قوم سے رد نہیں کیا جاسکتا ، کسی کے ٹلائے نہیں ٹل سکتا ۔

ترجمہ :- پھر اگر وہ تمہاری تکذیب کریں تو تم کہو تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے اور اس کی سزا مجرم قوم سے نہیں دفع کی جاسکتی (کسی کے ٹلائے نہیں ٹل سکتی) ۔

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ

كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ

قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾

سَيَقُوْلُ ؛ عنقریب کہیں گے ۔ اَلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ؛ وہ لوگ جنھوں نے شرک کیا ۔ لَوْشَآءَ اللّٰهُ ؛ اگر خدا چاہتا ۔ مَآاَشْرَكْنَا ؛ ہم شرک نہ کرتے ۔ وَلَآ اٰبَآؤُنَا ؛ اور نہ ہمارے باپ دادا ۔ وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؛ اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کرتے ۔ كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح كَذَّبَ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں نے تکذیب کی ۔ جھٹلایا جو ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے تھے ۔ ان سے قبل تھے ۔ حَتّٰى ذَاقُوْا ؛ یہاں تک کہ اُنھوں نے چکھ لیا ۔ بَاْسَنَا ؛ ہمارے عذاب کو ۔ سختی اور شدت کو ۔ قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ هَلْ عِنْدَكُمْ ؛ کیا تمہارے پاس ہے ۔ مِنْ عِلْمٍ ؛ علم کی قِسم سے ۔ کیا تمہارے پاس قابلِ یقین بات ہے ۔ کوئی سند ہے ۔ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؛ تو اس کو ہمارے سامنے نکال کر لاؤ ۔ اگر کچھ علم صحیح ہے تو دکھلاؤ ۔ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ؛ تم اتباع نہیں کرتے مگر وہم و گمان کی ۔ تم تو ظنّی باتوں کی ہی پیروی کرتے ہو ۔ اِنْ اَنْتُمْ ؛ تم نہیں ہو ۔ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ؛ مگر اٹکل پچو باتیں کہتے ۔ تم تو جھوٹ ہی کہتے ہو ۔ تمہاری کوئی بات یقینی نہیں ۔

ترجمہ :- عنقریب مشرکین کہیں گے کہ اگر خدا چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے ، اور نہ ہمارے باپ دادا شرک کرتے ، اور نہ ہم ازخود کسی کو حرام کرتے ۔ اِسی طرح ان لوگوں نے بھی (جھٹلایا) تکذیب کی جو ان سے پہلے تھے ، یہاں تک کہ انھوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیا ۔ (اے نبی کریم !) تم کہہ دو کیا تمہارے پاس کچھ علم ہے تو لاؤ اُسے ہمارے سامنے (ہم کو تو بتلاؤ) تم تو محض وہم و گمان کی اتباع کرتے ہو اور تمہاری ساری باتیں بے اصل اور جھوٹ ہیں ۔

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

قُلْ ؛ اے نبی کریم تم کہہ دو ۔ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ؛ اللہ کی حجت کامل اور بھرپور ہے ۔ اُس کے دلائل قوی ہیں ۔ زبردست ہیں ۔ فَلَوْشَآءَ ؛ پس اگر چاہتا ۔ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ؛ تم سب کو ہدایت کرتا ۔ راستے پر لگا دیتا ۔ مقصود تک پہنچا دیتا ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو اللہ کی حجت پوری ہے ، کامل ہے ۔ پھر اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت کردیتا ۔

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

ع ۱۸ ۵ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ هَلُمَّ ؛ لاؤ ۔ هَلُمَّ آؤ اور لاؤ دونوں کے معنی میں ہے ۔ لازم بھی ہے متعدی بھی ہے ۔ اہلِ حجاز کے پاس واحد ، جمع ، مذکر ، مونث ہر حالت میں هَلُمَّ ہی رہتا ہے ۔ اور اہلِ نجد کے پاس وہ فعل ہے اُس کے ساتھ ضمائر لکھتے ہیں ۔ هَلُمَّ ؛ تم آؤ تم لاؤ ۔ شُهَدَآءَكُمْ ؛ تمہارے شاہدوں کو ، تمہارے گواہوں کو ۔ اَلَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ ؛ جو گواہی دیں گے ۔ شہادت پیش کریں گے ۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ نے ۔ حَرَّمَ هٰذَا ؛ اس کو حرام کیا ۔ فَاِنْ شَهِدُوْا ؛ پس اگر وہ گواہی دیں ۔ فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ؛ تو تم ان کے ساتھ گواہی نہ دو ۔ ان جھوٹوں کا ساتھ نہ دو ۔ وَلَا تَتَّبِعْ ؛ اور تم اتباع نہ کرو ۔ پیروی نہ کرو ۔ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا ؛ ان لوگوں کے ہوا و ہوس کی جنھوں نے تکذیب کی ، جھٹلایا ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کو ۔ ہماری نشانیوں کو ۔ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ؛ اور تم اتباع نہ کرو ، پیروی نہ کرو اُن لوگوں کی جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ۔ یقین نہیں رکھتے ۔ مرنے کے بعد کی جواب دہی کے قائل نہیں ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے کاموں کی باز پرس نہ ہوگی ۔ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ؛ اور وہ اپنے رب کے برابر ان کو کرتے ہیں ۔ وہ سمجھتے نہیں کہ اپنے دل سے کوئی حکم دینا ، شرک فی الحکم ہے ، غیرِ خدا کو حاکم سمجھنا ہے ۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ کے قائل نہیں ۔

ترجمہ :- (اے نبی کریم !) تم کہو ۔ تم اپنے شاہدوں کو بلاؤ ، جو گواہی دیں کہ خدا نے اس چیز کو حرام کیا ہے ۔ پھر اگر وہ گواہی دیں (جھوٹی گواہی دینے میں کوتاہی نہ کریں) تو تم اُن کے ساتھ گواہی نہ دو ، (اُن کی ہاں میں ہاں نہ ملاؤ) اور تم ان لوگوں کے ہوا و ہوس کی اتباع نہ کرو جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں (اور اُن کو جھٹلاتے ہیں) اور نہ اُن لوگوں کی (اتباع کرو) جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے (مرنے کے بعد باز پرس کے قائل نہیں) ۔ یہ لوگ (من مانے احکام دے کر) اپنے رب کی برابری کرتے ہیں (اور نہیں سمجھتے کہ حکم دینا صرف خدا کا کام ہے) ۔

صاحبو ! معترضین کو خلافِ حق جواب نہیں سوجھتا تو کہتے ہیں کہ خدا چاہتا تو ہم ہدایت پر رہتے ، غلط احکام نہ دیتے ۔ کوئی ان سے پوچھے کہ تم اگر تقدیر پر ایسا یقین رکھتے ہو تو عذاب کے آنے پر بھی یقین رکھو ۔ دنیا کے کاموں میں خدا کو بالکل بھول جاتے ہیں اور دین کا کام آتا ہے تو تقدیر یاد آتی ہے ۔ اگر خدا ارحم الراحمین ہے تو مجرموں کو سزا دینے والا بھی تو ہے ۔ یہ کیا ، جو اپنی مرضی کے موافق ہے وہاں خدا یاد نہیں آتا ۔ احکامِ خداوندی کے خلاف کرنے کے لئے خدا کا رحم یاد آتا ہے ۔ بے شک خدا سب کچھ کرسکتا ہے ، مگر اس کی حکمت بھی تو ہے ۔ اگر وہ قدیر ہے تو حکیم و علیم بھی تو ہے ۔ اگر تمام لوگ ایک ہی قِسم کے ہوتے تو اچھے برے کی تمیز کس طرح سے ہوتی ، خدائے تعالیٰ کے تمام اوصاف کس طرح نمایاں ہوتے ۔ خدا تعالیٰ نے سب کو جان کر پیدا کیا ، نہ کہ پیدا کرنے کے بعد جانا ۔ علم کا مرتبہ قدرت سے پہلے ہے ۔ معلوماتِ الٰہی اور تمام چیزوں کے اقتضاء کے مطابق تمام چیزوں کو ان کے کمالات عطا کرتا ہے ۔ دُنیا کی یہ رنگا رنگی اس کی مختلف صفات کے نمایاں ہونے پر موقوف ہے ۔

دیتا ہے ہر اک کو حکیم ÷ جس کی جیسی لیاقت ہے
وہی نمایاں ہوتا ہے ÷ جس کی جیسی فطرت ہے (حسرت صدیقی)

تقدیر میں کیا لکھا ہے وہ تو ہونے کے بعد معلوم ہوتا ہے ۔ خدا کے ارادے کا تو علم نہیں ، تم اپنے علم کے مطابق کام کرو ۔ اگر کوئی تم کو کوئی نقصان پہنچادے تو فوراً لڑنے کو تیار ہوجاتے ہو ۔ اس وقت کیوں خدا یاد نہیں آیا ۔ کیوں تقدیر پر راضی نہ رہے ۔ جھوٹے حیلے چل نہیں سکتے ۔ برا کرو گے ، اپنے کئے کی سزا پاؤ گے ۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ۔ کانٹے بو کر پھل کہاں سے پاؤ گے ۔ خدا پر ایمان رکھتے ہو تو اس کے احکام کی تعمیل کرو ۔ تقدیر کو اپنی بدمعاشی کی سپر نہ بناؤ ۔ عملِ صالح کرو اور اللہ سے نیک اُمید رکھو ۔

تقدیر کا علم واقعات کے بعد ہوتا ہے ۔ خود بُرا کرکے اسے تقدیر کا لکھا کہنا درست نہیں

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ

ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٥١﴾

قُلْ ؛ اے نبی کریمؐ ! تم کہو ۔ تَعَالَوْا ؛ آؤ ۔ اس کا ماضی اور مضارع مستعمل نہیں ۔ اَتْلُ ؛ میں پڑھ کر سناؤں ۔ میں تلاوت کروں ۔ تَعَالَوْا ؛ امر کا جواب ہے اس لئے واؤ گر گیا ۔ مَاحَرَّمَ ؛ اس چیز کو حرام کر دیا ہے ۔ممنوع کر دیا ہے ۔ ناجائز ٹھہرا دیا ہے ۔ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ؛تمہارے رب نے تم پر ۔ مَاحَرَّمَ کا بیان ہے : اَلَّا تُشْرِكُوْابِهٖ شَيْئًا ؛ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو ۔ نہ بتوں کو پوجو ۔ نہ ستاروں کو ۔ نہ جنوں کو ۔ انبیاء اور صالحین کا سرمایۂ ناز اُن کی بندگی ہے ۔ اُن کو نہ خدا سمجھو نہ خدا کا بیٹا ۔ وہ خدا کے خاص بندے ہیں ۔ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؛ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو ۔ اَحْسِنُوْا مقدر کا مفعول مطلق ہے ۔ ماں باپ نے بڑی تکلیفوں سے تم کو پالا پوسا ۔ اُن کی ضرورت کے وقت ، اُن کے بڑھاپے کے زمانے میں اُن کی خدمت کرو ۔ اُن میں ربوبیت کا ایک جلوہ ہے ۔ ان کی اطاعت کرو ۔ ان کا حکم مانو ۔ وَلَا تَقْتُلُوْا ؛ اور قتل نہ کرو ۔ مار نہ ڈالو ۔ زندہ درگور نہ کرو ۔ اَوْلَادَكُمْ ؛ اپنی اولاد کو ۔ مِنْ اِمْلَاقٍ ؛ مفلسی کی وجہ سے ۔ ناداری کے خوف سے ۔تم کو کیا فکر ہے ۔جس نے پیدا کیا ہے وہ پالے گا بھی ۔ اس پر اعتماد کرو ۔ بھروسہ کرو ۔ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ ؛ ہم تم کو رزق دیتے ہیں ۔ پانی نہ برسے ، زراعت نہ ہو، تو کیا کھاؤ گے ، کیا پیو گے ۔تمہارا کھلانے پلانے والا خدا کے سوا کوئی نہیں ۔ وَاِيَّاهُمْ ؛ اور ان کو بھی ۔یعنی تمہاری اولاد کو بھی وہی کھلائے گا ۔ وَلَا تَقْرَبُوْا ؛ اور قریب نہ جاؤ ۔ پاس نہ پھٹکو ۔ بالکل دور رہو ۔ اَلْفَوَاحِشَ ؛ فحش اور بے حیائی کی باتوں سے پرہیز کرو ۔ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ ؛ جو ظاہر ہو ، جو پوشیدہ ہو ۔تم اپنے ظاہر کو بھی بری باتوں سے بچاؤ ۔ اور باطن کو بھی ۔ جس طرح تم اپنے عیوب لوگوں سے چھپاتے ہو ، اسی طرح دل کو بھی برے خطرات سے بچاؤ ۔ وَلَا تَقْتُلُوْا ؛ اور قتل نہ کرو ، مار نہ ڈالو ۔ اَلنَّفْسَ الَّتِيْ ؛ اس شخص کو جو ۔ اس نفس کو جو ۔ اُس جان کو جس کو ۔ حَرَّمَ اللّٰهُ ؛ (جس کا قتل کرنا) اللہ نے حرام کر دیا ہے ۔ اِلَّا بِالْحَقِّ ؛مگر حق پر ۔ قصاص کے وقت قصاص لو ۔ جہاد کے وقت جہاد کرو ۔ یہ رحم نہیں ہے بزدلی و نامردی ہے ۔تم خدا سے زیادہ چاہنے والے نہیں ہو ۔تم کو خدا سے زیادہ رحم نہیں ہے ۔ جب ارحم الراحمین بمقتضائے حکمت ظالموں کو مار ڈالنے کا حکم دیتا ہے تو تمہارا فرض ہے کہ اس کے حکم کی تعمیل کرو ۔ قصاص نہ لینے کی وجہ سے ، دیکھو بدمعاش کیسے جری ہو گئے ہیں ۔ ذٰلِكُمْ ؛ یہ وہ احکام ہیں ۔ وَصّٰكُمْ بِهٖ ؛ کہ خدا نے تم کو اس کی وصیت کی ہے ۔ تاکیدی احکام دیئے ہیں ۔ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ؛ تاکہ تم کو کچھ عقل آ جائے ۔ کچھ سوچو ، سمجھو ۔

ترجمہ :- (اے رسول کریم) تم کہہ دو ۔ آؤ میں تم کو سنا دوں جو کچھ تمہارے رب نے تم پر حرام کر دیا ہے ۔ (اور وہ یہ ہے) کہ تم کسی کو خدا کا شریک نہ بناؤ ۔ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو ۔ اور اپنی اولاد کو مفلسی اور ناداری کی وجہ سے (مار نہ ڈالو) قتل نہ کرو ۔ ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور اُن کو بھی ۔

ظاہری اور باطنی ہر قسم کی بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ۔ جس نفس کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہے تم اس کو قتل نہ کرو، مگر حق پر۔ یہ وہ احکام ہیں جن کی خدا نے تم کو وصیت کی ہے (تم کو تاکیدی احکام دیئے ہیں) تا کہ تم (سوچو، سمجھو) کچھ عقل سے کام لو۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۚ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۲﴾

وَلَا تَقْرَبُوْا ؛ اور پاس نہ جاؤ۔ مَالَ الْيَتِيْمِ ؛ یتیم کا مال۔ یعنی یتیم کا مال نہ لو۔ اِلَّا ؛ مگر۔ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؛ اس طریقہ سے جو احسن اور بہتر ہے۔ یعنی یتیموں کی خدمت کا معاوضہ اتنا ہی لینا چاہئیے جتنا مناسب ہے۔ حَتّٰى يَبْلُغَ ؛ جب تک کہ وہ پہنچ جائے۔ اَشُدَّهٗ ؛ اپنی قوت کو۔ جوانی کو۔ یعنی یتیم کے جوان ہونے تک خواہ مخواہ اس کے مال کو برباد نہ کرو۔ اس آیت پر کورٹ آف وارڈز کے منتظمین ، دارالیتامیٰ کے افسر توجہ کریں۔ غور کریں کہ منتظمین جو کچھ لیتے ہیں کیا حق اور مناسب طریقے سے لیتے ہیں۔ اگر صرف حق لیتے ہیں تو دلِ ماشاد۔ وَاَوْفُوْا ؛ اور پورا کرو۔ اَلْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ ؛ ناپ تول کو۔ بِالْقِسْطِ ؛ انصاف کے ساتھ۔ ایسا نہ کرو کہ لینے کا ناپ الگ اور دینے کا ناپ الگ۔ دیتے وقت سپاٹ اور لیتے وقت چوٹی دار۔ تولتے وقت ڈنڈی مارنا، ناپتے وقت جھوک۔ یہ تمام کام اسلامی اُصول کے خلاف ہیں۔ لَا نُكَلِّفُ ؛ ہم تکلیف نہیں دیتے۔ نَفْسًا ؛ کسی کو۔ اِلَّا وُسْعَهَا ؛ مگر اس کی وسعت اور طاقت کے موافق۔ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا ؛ جب بات کرو تو عدل و انصاف کے مطابق کرو۔ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؛ اگر چہ کوئی قرابتدار ہی کیوں نہ ہو۔ سچ بولو۔ خدالگتی بولو۔ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؛ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو، اللہ کے احکام پر عمل کرو۔ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ ؛ یہ ہے جس کا اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔ وصیت کی ہے۔ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ؛ تا کہ تم یاد رکھو۔ اس پر دھیان دو۔ نصیحت قبول کرو۔

ترجمہ :- تم یتیم کے مال کے پاس تک نہ جاؤ مگر احسن طریقہ سے (یتیم کی خدمت کا معاوضہ اتنا ہی ہو جتنا مناسب ہو۔ اس کو نہ کھاؤ)۔ جب تک کہ وہ جوانی کو پہنچ نہ جائے۔ اور ناپ تول میں انصاف کے مطابق لین دین کرو۔ ہم کسی کو اُس کی وسعت و قوت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور بات کرو تو عدل (و انصاف) سے بات کرو اگر چہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو۔ اور اللہ کے عہد اور اُس کے احکام کو پورا کرو۔ یہ ہے جس کی اللہ نے وصیت کی ہے (تاکیدی حکم دیا ہے) تا کہ تم یاد رکھو (اپنے پیشِ نظر رکھو)۔

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ
ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۵۳﴾

وَاَنَّ هٰذَا ؛ اور بے شک یہ ۔ صِـرَاطِـی مُسْتَقِيْمًـا ؛ میرا سیدھا راستہ ہے ۔ میرا مستقیم طریقہ ہے ۔ فَـاتَّبِعُوْهُ ؛ پھر تم اس کی اتباع کرو ۔ اُسی پر چلو ۔ وَلَا تَتَّبِعُوْا السُّبُلَ ؛ اور مختلف راستوں کی اتباع نہ کرو ۔ فَتَـفَـرَّقَ بِكُمْ ؛ کہ وہ راستے تم کو پریشان نہ کردیں ۔ بھٹکا نہ دیں ۔ جُدا نہ کردیں ۔ عَـنْ سَبِيْـلِـهٖ ؛ اس کے راستے سے ۔ اِدھر اُدھر کی چال چلوگے ، تو خدا کے طریقہ سے دُور ہوجاؤ گے ۔ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ ؛ یہی طریقہ ہے جس کی خدا نے وصیت کی ہے ۔ تاکیدی حکم دیا ہے ۔ لَعَلَّـكُمْ تَـتَّـقُوْنَ ؛ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو ۔ پرہیز گار بنو ۔

ترجمہ :- اور بے شک یہ میرا سیدھا راستہ ہے تم اسی کی اِتباع کرو (اسی پر چلو) اور دیگر راستوں کی اِتباع نہ کرو کہ وہ تم کو اس کے راستے سے بھٹکادیں گے (پریشان کردیں گے) ۔ یہ وہ (احکام) ہیں جن کی خدا نے وصیت کی ہے تاکہ تم متقی اور پرہیز گار بنو ۔

ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
۱۹ ع ۲ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

ثُمَّ ؛ پھر ۔ اٰتَيْنَا مُوْسٰى ؛ ہم نے دیا موسٰی کو ۔ اَلْـكِتٰبَ ؛ کتاب ، پھر ہم نے موسٰی کو کتاب دی ۔ تَمَامًا ؛ تاکہ تکمیل ہوجائے ۔ تاکہ پورا ہوجائے ۔ اٰتَيْنَا کا مفعول لہ ہے ۔ عَلَـى الَّذِیْ اَحْسَنَ ؛ اس پر جو نیکی کرتا ہے ۔ وَتَـفْـصِيْـلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ؛ اورضروری ہر چیز کی تفصیل ۔ وَهُـدًى وَّرَحْمَةً ؛ اور ہدایت اور رحمت ۔ لَـعَلَّـهُمْ ؛ تاکہ وہ ۔ بِلِـقَـآءِ رَبِّهِمْ ؛ اپنے رب کی ملاقات پر ۔ اُس کے دربار میں حاضر ہونے پر ۔ يُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان لائیں ۔ یقین کریں ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے موسٰی کو کتاب دی ۔ اُس پر نعمت کا اتمام کرنے کے لئے تاکہ جو نیک ہے اُس کی تکمیل ہوجائے اور ہر چیز کی ضروری تفصیل اور ہدایت اور رحمت ، تاکہ وہ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لائیں ۔

صاحبو ! غیر ضروری چیزوں کی طرف لوگ بہت توجہ کرتے ہیں اور جو ضروری ہے اُس کی پرواہ نہیں کرتے ۔ اس رکوع میں اللہ تعالےٰ قوانینِ الٰہی اور اصلاحِ اخلاق کی طرف متوجہ کررہا ہے ۔ وہ حکم دیتا ہے :-

کسی کو خدا کا شریک نہ بناؤ ۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو ۔ اولاد کُشی نہ کرو ۔ ظاہری اور باطنی فحش سے بچو ۔ ناحق ناروا کسی کو قتل نہ کرو ۔ آج کل جھوٹے رحم کی ایک ہوا ہے کہ بہہ رہی ہے ۔ یعنی قصاص لینے کو بے رحمی اور سخت دلی سمجھنے لگے ہیں ۔ حکام قتلِ عمد پر بھی حبسِ دوام یا بیس سال قید کی سزا دیتے ہیں ۔ بدمعاش ، بدطینت لوگ ، ظلم وستم کرنے والے ، دوسرے کو مار ڈالتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ چند روز قید بھگت کر سالگرہ کی خیرات میں چھوٹ جائیں گے ☆ ۔ یہ غریبوں پر ظلم وستم ہے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَلَـكُمْ فِى الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ یعنی قصاص لینے میں تمہاری بڑی زندگی ہے ۔ قتل کا اِرادہ کرنے والا جب سمجھتا ہے کہ میں کسی کو ماروں گا تو قصاص میں میری جان بھی جائے گی تو وہ ہرگز قتل نہ کرے گا ۔ اس طرح دونوں کی جان بچ جائے گی ، مقتول اور قاتل کی ۔

یتیموں کا مال نہ کھاؤ ۔ تحقیق کرو گے تو معلوم ہوگا کہ کورٹ آف وارڈز میں کیا ہورہا ہے ۔ یتیموں کا مال ہضم کرجاتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے ۔ یتیموں کے مال کو شیرِ مادر سمجھتے ہیں ۔

دیکھو ! لین دین میں ، ناپ تول میں انصاف کا خیال رکھو ۔ تمہاری گفتگو عدل و انصاف پر مبنی رہے ۔ حق بولو اور کسی سے نہ ڈرو ۔ قرابت دار ناخوش ہوں ، ہوجائیں ۔ خدا ناخوش نہ ہو ۔ خدا کا راستہ سیدھا ہے ۔ اُسی پر چلو ۔ پگڈنڈیوں کی طرف نہ مڑو ۔ یہ سب اللہ کے تاکیدی احکام ہیں ۔ اُس کی وصیتیں ہیں ، تاکہ تم متقی پرہیز گار بنو ۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝١٥٥

وَهٰذَا كِتٰبٌ ؛ اور یہ کتاب ہے ۔ اَنْزَلْنٰهُ ؛ جس کو ہم نے اُتارا ہے ۔ مُبٰرَكٌ ؛ برکت والی ہے ۔ فَاتَّبِعُوْهُ ؛ پس اس کی اِتباع اور پیروی کرو ۔ وَاتَّقُوْا ؛ اور تقویٰ اختیار کرو ۔ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؛ تاکہ تم پر رحم کیا جاسکے ۔

ترجمہ :- اور یہ ایسی کتاب ہے جس کو ہم نے اُتارا ۔ اور وہ برکت والی بھی ہے لہذا اُس کی اِتباع کرو ۔ اور تقویٰ اختیار کرو ۔ (تاکہ تم پر رحم ممکن ہو) تاکہ تم پر رحم ہوسکے ۔

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا

وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝١٥٦

اَنْ تَقُوْلُوْا ؛ ایسا نہ ہو کہ تم کہو ۔ اَنْ تَقُوْلُوْا کا اَنْزَلْنٰهُ مفعول ہے ۔ یعنی اگر ہم نہ کتاب اُتارتے تو تم کہہ دیتے ۔ اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ ؛ اس کے سوا نہیں کہ کتاب اللہ اُتاری گئی ہے ۔ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ؛ دو گروہوں پر ہم سے پہلے یعنی یہود و نصاریٰ پر ۔ کوئی ان سے پوچھے کہ کیا ابراہیم علیہ السلام اور دیگر انبیاء یہودی تھے یا نصرانی ۔ اُن پر وحی کس طرح اُتری ۔

☆ انگریزوں کے دور میں شہنشاہ یا ملکۂ برطانیہ کی سالگرہ کی خوشی میں قیدیوں کو معاف کیا جاتا تھا ۔ (اکیڈیمی)

یہ خالص شرارت ہے من گھڑت باتیں ہیں ۔ وَاِنْ كُنَّا ؛ اگر چہ ہم تھے ۔ عَنْ دِرَاسَتِهِمْ ؛ اُن کے پڑھنے سے ۔ لَغٰفِلِيْنَ ؛ البتہ غفلت کرتے ۔

ترجمہ :- ایسا نہ ہو کہ تم کہہ بیٹھو کہ کتاب تو صرف ہم سے پہلے دو گروہوں پر اُتاری گئی ۔ (یعنی یہود و نصاریٰ پر ۔ یہ ہم اسمٰعیلی خاندان کے لوگ ، یا عرب لوگ ، کتاب آسمانی کے کیسے مستحق ہوگئے ۔) اگر چہ ہم اُن کے پڑھنے سے غافل تھے (بے خبر تھے) ۔

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

اَوْ تَقُوْلُوْا ؛ یا یوں کہو ۔ لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا ؛ اگر ہم پر بھی نازل ہوتی ۔ اَلْكِتٰبُ ؛ کتاب ۔ لَكُنَّآ ؛ تو ہم ہوتے ۔ اَهْدٰى مِنْهُمْ ؛ اُن سے زیادہ ہدایت پر ۔ فَقَدْ جَآءَكُمْ ؛ تو تمہارے پاس تو آ چکی ہے ۔ بَيِّنَةٌ ؛ واضح دلیل ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ۔ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ؛ اور ہدایت و رحمت ۔ یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ اور قرآنِ مجید کا آنا ، سب سے بڑی واضح دلیل اور ہدایت و رحمت ہے ۔ فَمَنْ اَظْلَمُ ؛ پھر تم ہی بتاؤ کہ کون زیادہ ظالم ہے ۔ مِمَّنْ كَذَّبَ ؛ اس شخص سے جس نے تکذیب کی ، جھٹلایا ۔ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتوں کو ، نشانیوں کو ۔ وَصَدَفَ عَنْهَا ؛ اور ان سے اعراض کیا ۔ روگردانی کی ، کترایا ۔ سَنَجْزِىْ ؛ ہم عنقریب سزا دیں گے ۔ جزا دیں گے ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ اُن لوگوں کو جو ۔ يَصْدِفُوْنَ ؛ اعراض کرتے ہیں ، کتراتے ہیں ۔ عَنْ اٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں سے ۔ نشانیوں سے ۔ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؛ برا ، بدتر عذاب ۔ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ؛ بسبب اس کے کہ وہ اعراض کرتے تھے ۔ مانتے نہ تھے ۔ کتراتے تھے ۔ روگردانی کرتے تھے ۔

ترجمہ :- یا تم یہ کہہ بیٹھو کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم اُن سے بھی زیادہ ہدایت پر ہوتے (اس کا جواب اللہ تعالیٰ دیتا ہے) تو تمہارے پاس بھی تو تمہارے رَب کے پاس سے واضح دلیل اور ہدایت اور رحمت آ چکی ۔ (اب بتاؤ) پھر اُس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا (اللہ کی نشانیوں کی تکذیب کی) اور اُن سے اعراض کیا (روگردانی کی) ۔ عنقریب ہم بھی اپنی آیتوں سے اعراض کرنے والوں کو (اُن کے نہ ماننے والوں کو) سخت اور برے عذاب کی سزا دیں گے ۔ کیونکہ وہ روگردانی کرتے تھے (اور مانتے نہ تھے) ۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ
يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ
اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

هَلْ يَنْظُرُوْنَ ؛ کیا یہ انتظار کر رہے ہیں ۔ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ ؛ مگر یہ کہ ان کے پاس آجائیں ۔ الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ فرشتے ۔ ان کو انتظار نہیں ہے مگر فرشتوں کے آنے کا ۔ یہ صرف فرشتوں کے آنے کے منتظر ہیں ۔ اَوْيَاْتِيَ رَبُّكَ ؛ یا تمہارا رب خود آجائے ۔ اَوْيَاْتِيَ ؛ یا آجائے ، یا آجائیں ۔ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؛ تمہارے رَب کی بعض نشانیاں ۔ يَوْمَ يَاْتِيْ ؛ جس دن آئیں گی ۔ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کی بعض نشانیاں ۔ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا ؛ کسی شخص کو نفع نہ دے گا ۔ آدمی کو کام نہ آئے گا ۔ اِيْمَانُهَا ؛ اُس (نفس) کا ایمان ۔ لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ ؛ ایمان نہیں لایا تھا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ اَوْكَسَبَتْ ؛ یا کسب کیا تھا ۔ حاصل کیا تھا ۔ کمایا تھا ۔ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؛ اپنے ایمان میں خیر ، نیکی ، بھلائی ۔ یعنی جب تک ایمان بالغیب ہے ، نفع دیتا ہے ۔ جب شہود ہوجائے اور فرشتے آدمی کو گرفتار کرلیں تو ایمان کچھ نفع نہیں دیتا ۔ قُلِ انْتَظِرُوْٓا ؛ تم کہہ دو تم بھی انتظار کرو ۔ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ؛ اور ہم بھی انتظار کر رہے ہیں ۔

ترجمہ :- (آخر یہ کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں) ان کو کسی چیز کا انتظار نہیں مگر یہ کہ اُن کے پاس فرشتے آجائیں یا خود تمہارا رَب آجائے یا تمہارے رَب کی بعض نشانیاں آجائیں ۔ (مگر یاد رکھو !) جس دن تمہارے رَب کی بعض نشانیاں آجائیں گی کسی شخص کو اس کا ایمان کام نہ آئے گا جو اس سے پیشتر ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے کچھ نیکی نہ کی تھی ۔ تم کہہ دو تم بھی انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ
اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا ؛ بے شک جن لوگوں نے تفریق ڈال دی ۔ فرقہ بندی پیدا کردی ۔ آپس میں پھوٹ ڈال دی ۔ دِيْنَهُمْ ؛ اپنے دین میں ۔ وَكَانُوْا شِيَعًا ؛ اور وہ کئی فرقے ہوگئے ۔ لَسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؛ تم کو ان سے کوئی سروکار نہیں ۔ کوئی ربط نہیں ۔ آج کل غیر اہلِ سنت ، اُن کے ساتھ نہ نماز پڑھتے ہیں ۔ نہ دینیاتِ لازم کے پڑھنے میں شریک ہیں ۔ وہ ہندوؤں کے ساتھ اخلاقیات کا مضمون لیتے ہیں ۔ حالانکہ دینیاتِ لازم میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو ان کے لئے باعثِ دل

آزاری ہو۔ اہلِ سنت کے پاس نہ دوسرے مذہب والوں کی بدگوئی کرنا ہے نہ لعن طعن ۔ اِن فرقہ بندیوں کے متعلق ہی تو فرماتا ہے تم کو ان سے کیا ربط ۔ کیا سروکار ☆ ۔ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ ؛ ان کا کام تو ۔ اِلَى اللّٰهِ ؛ خدا کے حوالہ ہے ۔ خدا جانے ۔ اور وہ جانیں ۔ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ ؛ پھر ان کو بتلا دے گا ۔ خبر دے گا ۔ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ؛ ان کاموں کی کہ وہ کرتے تھے ۔

ترجمہ :- بے شک جنھوں نے دین میں فرقہ بندی پیدا کردی اور (شیعا، شیعا) فرقے ، فرقے ہوگئے تم کو اُن سے (کیا ربط) کیا سروکار ۔ اُن کا کام تو اللہ کے حوالے ہے ۔ پھر وہی انہیں بتا دے گا کہ وہ کرتے کیا تھے ۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ ؛ جو نیکی لے کر آئے گا ۔ جو بھلائی کرے گا ۔ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ؛ تو اس کے لئے ہے اُس کا دہ (۱۰) گنا بدلہ ۔ ایک نیکی کا بدلہ دس (۱۰) نیکیوں کے برابر ۔ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ ؛ اور جو برائی اور گناہ لے کر آئے گا ۔ فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا ؛ پھر اُن کو اتنی ہی سزا دی جائے گی جتنا کہ انھوں نے کیا تھا ۔ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ؛ اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ کیا جائے گا ، نہ ہوگا ۔

ترجمہ :- جو ایک نیکی کرے گا ، اُس کو دس نیکیوں کا ثواب ملے گا ۔ اور جو ایک گناہ کرے گا ، اُس کو اتنا ہی عذاب ہوگا اور اُن پر کسی قِسم کا ظلم نہ کیا جائے گا ۔

ان بدبختوں کو چھوڑو ، ان کی فکر دل سے نکالو ۔ تم صاف صاف کہہ دو :-

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۶۱﴾

☆ ریاست حیدرآباد دکن میں نظامِ دکن کے زمانے میں مدارس میں دینیات لازمی مضمون کے طور پر پڑھائی جاتی تھی جسے طلباء اہلِ سنت والجماعت پڑھتے تھے ۔ لیکن غیر مسلم طلباء کے لئے اخلاقیات پڑھائی جاتی تھی ۔ اہلِ تشیع طلباء بھی اخلاقیات پڑھا کرتے ۔ (اکیڈیمی)

قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ اِنَّنِیْ ؛ بے شک میں ۔ هَدٰنِیْ رَبِّیْ ؛ میرے رَب نے میری ہدایت کی ۔ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؛ مجھے صراطِ مستقیم کی ہدایت کی ۔ سیدھے راستے پر لگا دیا ۔ راہِ راست پر چلایا ۔ دِیْنًا قِیَمًا ؛ مستقیم دین کی ۔ وہ کیا ہے ۔ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ ؛ مذہبِ ابراہیم ۔ توحید ۔ رضا وتسلیم ۔ حَنِیْفًا ؛ یک رُو ہوکر ۔ اِدھر اُدھر نہ جھک کر ۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ؛ اور ابراہیم کوئی مشرکین میں سے نہ تھے ۔ وہ موحدِ خالص تھے ۔ آج کل غیر مذہب والے بھی پیشوائے مِلّت ہونے کا دعویٰ کررہے ہیں اور اُن کے پیچھے ایک غول کا غول ہے کہ جدھر لے چلے چل رہا ہے ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو میرے رَب نے مجھے راہِ راست کی ہدایت کردی ۔ (وہ کیا ہے ؟) مِلّتِ ابراہیمی ، سیدھا اور مستقیم دین ۔ یک دل ، یک زبان ہوکر (ہم موحد ہیں ، ہمارے بزرگ موحد تھے) (تمام بزرگوں کے سردار ابراہیمؑ) وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ اِنَّ صَلَاتِیْ ؛ بے شک میری نماز ۔ وَنُسُكِیْ ؛ اور میری قربانی ۔ میرا حج ۔ وَمَحْیَایَ ؛ اور میرا جینا ۔ میری حیات ۔ وَمَمَاتِیْ ؛ اور میرا مرنا ۔ میری موت ۔ لِلّٰهِ ؛ اللہ کے لئے ہے ۔ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ جو تمام جہانوں کا رَب ہے سب کا پالنے والا ہے

موت وحیات میری دونوں ترے لئے ہیں
جینا تری گلی میں مرنا تری گلی میں (حسرت صدیقی)

ترجمہ :- کہو ! یقیناً میری نماز ، میرے عباداتِ حج ، میرا جینا اور مرنا ، سب اللہ رَب العالمین کے لئے ہے ۔

لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾

لَا شَرِیْكَ لَهٗ ؛ اس کا کوئی شریک نہیں ۔ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ ؛ اور اس بات کا مجھے امر دیا گیا ہے ، حکم دیا گیا ہے ۔ میں اس بات پر مامور ہوں ۔ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ؛ اور میں اوّل اور سب سے پہلے مسلمان ہوں ۔ خدا کا مطیع اور فرماں بردار ہوں ۔ کیونکہ میں پیغمبر ہوں ، سب میری تبلیغ سے مسلمان ہوں گے ۔

ترجمہ :- جس کا کوئی شریک نہیں ۔ اور مجھے اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب سے اوّل مسلمان ہوں (حکم بردار ہوں) ۔

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْهَا ۚ

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ اَغَيْرَ اللّٰهِ ؛ کیا غیرِ خدا کو ۔ اَبْغِيْ رَبًّا ؛ میں کسی اور کو رَب ، پروردگار بنانا چاہوں گا ۔ وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ؛ حالانکہ وہ سب کا رب ہے ۔ وَلَا تَكْسِبُ ؛ اور برائی نہیں کماتا ۔ كُلُّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص ۔ اِلَّا عَلَيْهَا ؛ مگر اس کا وبال اُس پر پڑتا ہے ۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ ؛ اور نہیں اُٹھاتا کوئی بوجھ اُٹھانے والا ۔ وِزْرَ اُخْرٰى ؛ دوسرے کا بوجھ ۔ کسی کا بار کوئی نہیں اُٹھاتا ۔ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ ؛ پھر تمہارے رَب کی طرف ۔ مَرْجِعُكُمْ ؛ تمہاری واپسی ہے ، تمہارا رُجوع اُس کی طرف ہے ۔ تم کو دوبارہ اُس کے دربار میں جانا ہوگا ۔ فَيُنَبِّئُكُمْ ؛ پھر وہ تم کو بتادے گا ۔ خبردار کردے گا ۔ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ؛ اس بات کو جس میں تم اختلاف کرتے تھے ۔

ترجمہ :- (اے رسول کریم) تم کہہ دو : کیا میں غیر اللہ کو اپنا رَب بنانا چاہوں گا حالانکہ وہ سب کا رَب ہے کوئی شخص برائی نہیں کماتا ، مگر اُس کا وبال اُسی پر پڑتا ہے ۔ ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اُٹھایا کرتا ۔ پھر تم کو تمہارے پروردگار کے دربار میں جانا ہوگا ۔ پھر تم کو وہ بتادے گا (اُن چیزوں کو) جس میں تم اختلاف کرتے تھے ۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۶۵﴾

رکوع ۲۰ ۷ النصف

وَهُوَ الَّذِيْ ؛ اور وہی تو ہے جس نے ۔ جَعَلَكُمْ ؛ تم کو کیا ۔ بنایا ۔ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ ؛ زمین کے خلیفے ۔ تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں تم اُن کے قائم مقام ہو ۔ تم خدائی قوت سے زمین پر حکومت کرتے ہو ۔ تم خلیفۃ اللہ ہو ۔ وَرَفَعَ ؛ اور بلند کیا ۔ اعلیٰ بنایا ۔ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ ؛ بعض کو بعض پر ۔ دَرَجٰتٍ ؛ درجے ۔ مرتبے ۔ تم میں سے بعض کو بہ نسبت بعض کے بلند مرتبہ بنایا ۔ لِيَبْلُوَكُمْ ؛ تا کہ تم کو آزمائے ۔ تا کہ تمہارا امتحان لے ۔ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ؛ اس چیز میں کہ تم کو دی ۔ اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ؛ جلد عذاب کرنے والا ہے ۔ وَاِنَّهٗ ؛ اور اس کے باوجود بھی وہ ۔ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ البتہ غفور رحیم ہے ۔ بے شک وہ مغفرت بھی کرتا ہے اور رحمت بھی ۔

ترجمہ :- اور وہی تو ہے جس نے تم کو زمین کا خلیفہ بنایا اور بعض کے مرتبے بعض سے بلند کئے تا کہ تم کو جو کچھ دیا ہے اس میں تمہارا امتحان لے ۔ بے شک تمہارا رَب جلد عذاب کرنے والا ہے اور وہ غفور رحیم بھی ہے ۔

صاحبو! یہ سورۂ انعام کا آخری رکوع ہے۔ ذرا غور کرو، سیدھا راستہ کیا ہے؟ مذہبِ ابراہیمی ہے، جس میں توحید کی بڑی اہمیت ہے۔ رضا وتسلیم ہر ابراہیمی المشرب کا کام ہے۔ عبادت کرو تو اللہ کے لئے۔ فرماں برداری کرو تو اللہ کی۔ مرنا جینا سب خدا کے لئے ہو۔ یاد رکھو جو برا کرے گا وہ سزا پائے گا۔ کسی کا بوجھ کوئی نہیں اُٹھاتا۔ مرنا ہے، خدا کے دربار میں جانا ہے۔ وہ تم کو بتادے گا کہ تم اچھا کام کرتے تھے یا برا۔ دنیادار الامتحان ہے۔ اچھے کام کروگے تو بڑے مرتبے پاؤ گے۔ دیکھو اللہ برے کو سزا دینے والا ہے تو وہ غفور رحیم بھی ہے۔ اگر خدا سے ڈرنا ضروری ہے تو خدا کے غفور و رحیم ہونے کی اُمید بھی رکھنا ضروری ہے۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَسِتُّ اٰيٰتٍ وَّاَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

سورۂ اعراف مکی ہے۔ اس میں دوسو چھ (۲۰۶) آیتیں ہیں اور چوبیس (۲۴) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓصٓ ۝۱

آیاتِ مقطعات متشابہات سے ہے۔ دل کے لگتے لگانے سے بہتر ہے کہ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ بِمُرَادِہٖ کہہ کر خاموش ہوجائیں۔ یا خود خدائے تعالےٰ ہم کو تعلیم دینے کا ارادہ فرمائے تو اس کا ہاتھ کون روکنے والا ہے۔

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲

كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ؛ یہ کتاب جو تم پر نازل کی گئی ہے۔ فَلَا تَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ؛ تمہارے سینے میں نہ ہو۔ حَرَجٌ مِّنْهُ؛ اس سے کچھ تنگی۔ ہم نے تم پر جو کچھ اُتارا ہے اس کو خوشی خوشی بیان کرو۔ اور لوگوں کی مخالفت سے دل تنگ نہ ہو۔ یہ کتاب کیوں اُتاری گئی ہے؟ لِتُنْذِرَ بِهٖ؛ تاکہ تم اس کے ذریعہ سے لوگوں کو متنبہ اور خبردار کرو۔ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ؛ اور ایمان داروں کے لئے یاد دہانی اور پند و نصیحت ہو۔

ترجمہ:- یہ کتاب تم پر نازل کی گئی ہے۔ پس تم اس سے دل تنگ نہ ہو۔ (یہ کتاب اس لئے اُتاری گئی ہے) کہ تم اس سے (لوگوں کو) متنبہ کرو (خبردار کرو) اور ایمان داروں کو یاد دہانی اور پند و نصیحت کرو۔

اس کے مخاطب اوّل نبی کریم ﷺ ہیں اور ایک حیثیت سے اُنؐ سے سب اُمّت کی طرف بھی مخاطبت کی جاتی ہے۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳

اِتَّبِعُوْا ؛ اِتباع کرو ، پیروی کرو ۔ کہے پر چلو ۔ مَـآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ ؛ جو تمہاری طرف اُتارا گیا ۔ جو تم پر نازل ہوا ۔ مِّنْ رَّبِّکُمْ ؛ تمہارے رَب کے پاس سے ۔ وَلَا تَـتَّبِعُوْا ؛ اور تم اِتباع نہ کرو ۔ مِنْ دُوْنِہٖٓ ؛ اس کے سوا ۔ اَوْلِیَـآءَ ؛ دوستوں کو ۔ دوستوں کی ۔ حاکموں کی ۔ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ؛ تم بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو ، دھیان لگاتے ہو ۔

ترجمہ :- جو تمہارے رَب کے پاس سے تمہارے پاس نازل ہوا ہے ، پس اسی کی تم اِتباع کرو (اسی کے قدم بقدم چلو) اس کو چھوڑ کر کسی اور دوست کی اِتباع نہ کرو (افسوس !) تم بہت کم توجہ کرتے ہو ، (بہت کم سمجھتے ہو) ۔

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ﴿٤﴾

وَکَمْ مِّنْ قَرْیَۃٍ ؛ اور کتنی بستیاں ہیں ۔ کتنے گاؤں ہیں ۔ کتنے قریے ہیں ۔ کتنے شہر ہیں ۔ اَهْلَكْنٰهَا ؛ کہ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا ، برباد کر دیا ۔ تہس نہس کر دیا ۔ فَجَـآءَهَا ؛ پھر اس قریہ کے پاس آیا ۔ بَاْسُنَا ؛ ہمارا عذاب بَیَاتًا رات کو ۔ اَوْهُمْ قَـآئِلُوْنَ ؛ یا دو پہر کو کہ وہ قیلولہ کر رہے ہوں ۔ یا سو رہے ہوں ۔

افسوس سینہ میں نصیحت لینے والا دل نہیں ہے ۔ عذاب پر عذاب اُتر رہا ہے ۔ اور اس کو اتفاق سمجھ کر دھیان نہیں دیتے ۔ توجہ نہیں کرتے ۔ زلزلے پر زلزلے آ رہے ہیں ، طغیانی پر طغیانی ہو رہی ہے ، جا بجا آگ لگ رہی ہے ۔ ایک دوسرے پر بم باری کر رہے ہیں ۔ کوئی خوابِ غفلت سے نہیں جاگتا ۔ دنیا میں انہاک بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے ۔ نہ کوئی توبہ کرتا ہے نہ استغفار پڑھتا ہے ۔ نہ گزشتہ واقعات سے نصیحت قبول کرتا ہے ۔ خدائے تعالےٰ جھنجوڑ جھنجوڑ کر اُٹھا رہا ہے اور تم ہو کہ آنکھ تک نہیں کھولتے ، کروٹ تک نہیں لیتے ۔ سمجھو ! اس کا انجام کیا ہوگا ؟ وہی جو اگلوں کا ہوا ہے کہ اُن کا نہ نام باقی ہے نہ نشان ۔

اُٹھو اُٹھو ، یہ خوابِ غفلت کب تک
جاگو جاگو ، اَجل کمیں گاہ میں ہے (حسرت صدیقی)

ترجمہ :- اور کتنی بستیاں ہیں (گاؤں ہیں) کہ ہم نے اُن کو غارت کر دیا ۔ (نیست و نابود کر دیا) پھر جب ہمارا عذاب آ گیا تو وہ رات کو پڑے سو رہے تھے یا دو پہر کو قیلولہ کر رہے تھے (اور خوابِ غفلت سے کوئی نہ جاگا) ۔

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٥﴾

فَمَا کَانَ دَعْوٰىهُمْ ؛ پھر نہ تھا اُن کا پکارنا ۔ اِذْجَـآءَهُمْ ؛ جب اُن کے پاس آ گیا ۔ اِذْجَـآءَهُمْ بَاْسُنَآ ؛ جب ان کے پاس ہمارا عذاب آ گیا ۔ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا ؛ مگر یہ کہ انھوں نے کہا ۔ اقرار کیا ۔ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ؛ بے شک ہم ظالم تھے ۔ بدکار تھے ۔ ہم نے اپنی تباہی آپ کی ۔

ترجمہ :- پھر جب ہمارا عذاب ان کے پاس آ پہنچا تو ان کا پکارا (کیا تھا) اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ انھوں نے کہا : بے شک ہم ظالم تھے ۔ (ہم نے اپنے پیر پر آپ کلھاڑی ماری تھی ۔مگر اب کیا ہوتا ہے جو تباہی ہونی تھی ہوئی) ۔

اب پچھتائے کیا ہووت ÷ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۶

فَلَنَسْئَلَنَّ ؛ پس ہم ضرور پوچھیں گے ۔ اَلَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْھِمْ ؛ ان لوگوں کو جن کو ہماری تعلیم پہنچائی گئی تھی ۔ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ ؛ اور ہم پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے کہ کیا ان کو حق کی تعلیم پہنچائی گئی تھی ، یا پیغمبروں نے علمِ صحیح کی تعلیم دی تھی یا نہیں ۔

ترجمہ :- تو ہم ان لوگوں سے بھی پوچھیں گے جن کو (علمِ صحیح) پہنچایا گیا تھا اور پیغمبروں سے بھی پوچھیں گے ۔ (جنھوں نے علمِ صحیح کی تعلیم دی تھی) ۔

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝۷

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَیْھِمْ ؛ پھر ہم ان کو صاف صاف بتادیں گے ۔ بِعِلْمٍ ؛اپنے علم کے مطابق ۔ وَمَا کُنَّا غَآئِبِیْنَ ؛ اور ہم دور ہی کب تھے ؟ ہم غائب ہی کب تھے ۔؟

ترجمہ پھر ہم ان کو (اپنے) علم کے مطابق خوب اچھی طرح سب کچھ بتا دیں گے اور ہم ان سے دور ہی کب تھے ؟ (ہم سے کون سی چیز چھپی ہوئی تھی) ۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ۣالْحَقُّ ۚ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸

وَالْوَزْنُ ؛ اور تولنا ۔ میزان ۔ یَوْمَئِذٍ ؛ اُس دن ۔ بروزِ قیامت ۔ اَلْحَقُّ ؛ حق ہے ۔ بے شک ہونے والا ہے ۔ خدا کے ہاتھ میں میزانِ عدل ہوگا ۔ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ ؛ پس جس کے تولے ہوئے اعمال بھاری ہوں گے ، نیک اعمال زیادہ ہوں گے ۔ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ وہی ہیں کامیاب ، فلاح پانے والے ۔

ترجمہ :- اور قیامت کے دن (اعمال کا) تُلنا حق ہے (بے شک ہونے والا ہے) پس جس کے تولے ہوئے اعمال بھاری ہوں گے وہی کامیاب ہوں گے ، (وہی فلاح پائیں گے) ۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝۹

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ؛ موزون کی جمع ہے ، میزان کی جمع نہیں ۔ اور جس کے تولے ہوئے اعمال ہلکے ہوں گے ۔ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ تو یہی وہ لوگ ہیں ۔ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ؛ اپنے آپ کا نقصان کیا ۔ اپنے نفس کو خسارے میں ڈالا ۔ بِمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ ؛ اس وجہ سے کہ وہ ہماری نشانیوں کو چھپاتے تھے ۔ ہماری آیتوں پر ظلم کرتے تھے اور ان کو مانتے نہ تھے ۔ ''ظلم'' کیا ہے مستحق کو اس کا حق نہ دینا ۔ خدا کی نشانیوں کو نہ ماننے سے زیادہ کیا ظلم ہوگا ۔

ترجمہ :- اور جن کے تولے ہوئے اعمال ہلکے ہوں گے یہی وہ لوگ ہوں گے جو خود اپنے نفسوں کو خسارے میں ڈالتے اس وجہ سے کہ وہ ہماری نشانیوں پر ظلم کرتے تھے (چھپاتے تھے) ۔

(ہمارا کیا نقصان ہوتا ہے وہ خود اپنا نقصان کرتے ہیں ۔ اے ظالمو ! ذرا غور کرو ہم نے تم پر کتنے احسان کئے ۔ کیا کچھ نہیں دیا مگر تم ظالم کے ظالم ہی رہے) ۔

ع ۱ ۸

وَلَقَدْ مَکَّنّٰکُمْ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَکُمْ فِیْھَا مَعَایِشَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ﴿۱۰﴾

وَلَقَدْ مَکَّنّٰکُمْ ؛ اور البتہ ہم نے تم کو بسایا ۔ تم کو قائم کیا ۔ تم کو موقع دیا ۔ تم کو حکومت دی ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں تم کو زمین کا مالک بنایا ۔ وَجَعَلْنَا لَکُمْ ؛ اور ہم نے تمہارے لئے پیدا کئے ۔ فِیْھَا ؛ اس میں ، زمین میں ۔ مَعَایِشَ ؛ اسبابِ معیشت ۔ ذرائعِ رِزق ۔ اسبابِ روزی ۔ تمہارے کھانے پینے کا انتظام کیا ۔ مگر افسوس ۔ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ؛ تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو ۔ بڑے ناشکرے ہو ۔ نہایت نمک حرام ہو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تم کو زمین میں بسایا اور تمہارے لئے اس میں اسبابِ معیشت پیدا کئے مگر تم بڑے ناشکرے ہو (بہت کم احسان مانتے ہو) ۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰکُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰکُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ لَمْ یَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۱۱﴾

وَلَقَدْ خَلَقْنٰکُمْ ؛ اور ہم نے تم کو پیدا کیا ۔ ثُمَّ صَوَّرْنٰکُمْ ؛ پھر تم کو اچھی صورت دی ۔ ثُمَّ قُلْنَا ؛ پھر ہم نے کہا ۔ لِلْمَلٰٓئِکَةِ ؛ فرشتوں سے ۔ ملائکہ سے ۔ اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ؛ آدم کو سجدہ کرو ۔ ان کے آگے سر جھکا دو ۔ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؛ پھر سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس ۔ لَمْ یَکُنْ ؛ نہ تھا ۔ مِنَ السّٰجِدِیْنَ ؛ سجدہ کرنے والوں میں سے ۔

ترجمہ :- اور بالتحقیق ہم ہی نے تم کو پیدا کیا ، پھر تم کو (اچھی) صورت دی ، پھر ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو ۔ پس سب نے سجدہ کیا ، مگر ابلیس کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں سے نہ تھا ۔

قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾

قَالَ مَا مَنَعَكَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کس بات نے تجھے روکا۔ کس خیال نے تجھے منع کیا۔ اَلَّا تَسْجُدَ ؛ کہ تو سجدہ نہ کرے۔ سجدہ نہ کرنے پر کس چیز نے تجھے اُکسایا۔ برانگیختہ کیا۔ اِذْ اَمَرْتُكَ ؛ جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا۔ تو مامور تھا۔ قَالَ ؛ شیطان نے کہا۔ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؛ میں آدم سے بہتر ہوں۔ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ ؛ تو نے مجھے آگ سے بنایا۔ وَخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ؛ اور تو نے آدم کو خاک سے بنایا، کیچڑ سے بنایا۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) تجھے کس نے منع کیا، کیوں تو نے سجدہ نہ کیا جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا (ابلیس نے) کہا۔ میں اس سے (آدم سے) بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اس کو (آدم کو) خاک سے بنایا۔

صاحبو! آج کل ابلیس پرست بہت ہوگئے ہیں۔ سمجھتے ہیں کہ ابلیس بڑا موحد تھا، لعنت کا طوق پہن لیا مگر ماسوا اللہ کو سجدہ نہ کیا۔ اس مسئلہ میں ابلیس نے غلطی پر غلطی کی ہے۔ خدا کو بے سمجھ بتاتا ہے کہ اس کو اچھے برے کی تمیز نہیں۔ افضل کے رہتے مفضول کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ اللہ کے حکم کی تعمیل سے انکار کرنا کفر ہے۔ خدا کو بے فہم سمجھنا کفر ہے۔ خدا کے حکم کے مقابل خود ایک حکم رکھنا شرک فی الحکم ہے۔ آدم کو ''خاک'' سمجھا، کیا خاک سمجھا، آدم میں جامعیت تھی۔ عاجزی رازِ بندگی ہے جو خاک سے پیدا ہوتی ہے۔ خود پسند اس سے محروم ہیں۔ اس کو سمجھنا چاہیئے تھا کہ بندگی سے سربلندی ہے۔ خودپسندی میں ذلّت ہے، شرمندگی ہے۔ اور پھر خدا سے مقابلہ کرنے کو تیار ہوگیا۔ یہ توحید ہے؟ درندگی ہے۔ امتحانِ مقابلہ میں فرشتوں کے ساتھ یہ بھی ہار چکا تھا۔ علم کی فضیلت کو ہیچ سمجھنا اُس کے ہیچ ہونے پر دال ہے۔

صاحبو! خود پسندی، تکبّر، حسد، یہ پہلے گناہ ہیں کہ دنیا میں پیدا ہوئے۔ اپنی ذات کو دوسرے کی ذات سے بہتر سمجھنا ذات پات کا جھگڑا اُٹھانا، یہ ابلیس کا کام تھا۔ جو لوگ ذات پات کا نظریہ رکھتے ہیں وہ متبعینِ ابلیس میں سے ہیں۔ کوئی نازیت پر ناز کر رہا ہے۔ کوئی برہمن ہونے پر پھولا نہیں سماتا۔ کوئی اپنے خاندان کو دوسرے کے خاندانوں سے بہتر سمجھتا ہے۔ ہمارے پاس خیر کا معیار بندگی اور عملِ صالح ہے۔ بدعقیدگی اور بدعملی سے اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ کا مصداق ہوتا ہے۔ خاندانِ نبوتش گم شد صادق آتا ہے۔

ذات پات کا نظریہ ابلیس کا ہے۔ خیر کا معیار بندگی اور عمل صالح ہے

صاحبو! خدا کو مانو۔ اس کے احکام کو حق سمجھو۔ اس کے احکام کی تعمیل کرو۔ یہی صراطِ مستقیم ہے۔ اسی سے تم خدا تک پہنچو گے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

صاحبو! قدیم زمانے میں سجدہ تحیت جائز تھا اور سجدہ عبادت تو کسی زمانہ میں جائز نہ تھا۔ فرشتوں نے بحکمِ رب، آدمؑ کو سجدہ کیا۔ یعقوب علیہ السلام اور اُن کے دوسرے فرزندوں نے یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ مگر رسولِ خدا محمد مصطفٰے ﷺ نے مظنہ شرک و کفر سے بچانے کے لیے سجدہ لِغَیرِ اللّٰہ کو حرام فرمایا۔ اب کوئی کسی کو سجدہ تحیت بھی نہیں کرسکتا۔ اب سجدہ تعظیمی بھی حرام ہے جس چیز سے رسولِ خداؐ نے منع کیا ہو اس کا مرتکب ہونا گناہ ہے، پیغمبر کی نافرمانی ہے۔ جو لوگ بزرگانِ دین کی طرف سجدہ تعظیمی کو منسوب کرتے ہیں غلط کہتے ہیں۔ بزرگانِ دین نے رسولِ خدا ﷺ کی مخالفت کو کبھی جائز نہیں سمجھا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ پر اُن کا عمل تھا۔ اور مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (پ ۲۸۔ س حشر۔ آیت ۷)۔ (اے لوگو، تمہیں رسولِ مقبولؐ جس بات کا حکم دیں اُسے لے لو اور اختیار کرو اور جس چیز سے منع کریں، خبردار اس سے باز رہو) ان بزرگوں کے ہمیشہ پیشِ نظر تھا۔

قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۱۳﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ فَاهْبِطْ مِنْهَا ؛ اس سے اُتر جا۔ جنت سے نکل جا۔ فَمَا يَكُوْنُ لَكَ ؛ پھر تجھے حق نہیں ہے۔ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا ؛ کہ تکبر کرے اس میں۔ جنت میں رہے۔ اور اکڑتا رہے۔ فَاخْرُجْ ؛ پھر نکل جا۔ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ؛ تو ذلیلوں میں سے ہے۔

ترجمہ :- (اللہ تعالےٰ نے) فرمایا (اُو ابلیس!) تو اس میں سے (جنت میں سے) اُتر جا۔ تجھے حق نہیں ہے کہ تو (جنت میں رہے اور اس میں) تکبّر کرے۔ پس تو نکل جا، تو ذلیلوں میں سے ہے۔

قَالَ اَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾

قَالَ ؛ ابلیس نے کہا۔ اَنْظِرْنِيْ ؛ یا اللہ تو مجھے مہلت دے۔ فوراً دوزخ میں نہ ڈال۔ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ؛ اس دن تک کہ لوگ مرکر اُٹھائے جائیں۔

ترجمہ :- (ابلیس نے) کہا (یا اللہ) تو مجھے مہلت دے (مجھے قیامت تک مہلت دے) لوگوں کے مرکر اُٹھنے تک (مجھے ڈھیل دے)۔

قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ؛ بے شک تو مہلت دیا ہوا ہے۔

ترجمہ :- (اللہ تعالےٰ نے) فرمایا : اچھا تجھے مہلت دی جاتی ہے۔

قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾

قَالَ ؛ ابلیس نے کہا ۔ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ ؛ چونکہ تو نے مجھے گمراہ کردیا ہے ۔ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ ؛ اب میں بھی ان کی تاک میں بیٹھوں گا ۔ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ؛ تیرے سیدھے راستے پر ۔

ترجمہ :- (ابلیس نے) کہا تو چونکہ تو نے مجھے سرکش بنادیا ہے (گمراہ کردیا ہے) تو میں بھی تیرے سیدھے راستے پر ان کی تاک میں آبیٹھوں گا (اور خوب بہکاؤں گا) ۔

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ ؛ پھر میں اُن کے پاس آؤں گا ۔ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ ؛ ان کے سامنے سے ۔ وَمِنْ خَلْفِهِمْ ؛ اور ان کے پیچھے سے ۔ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ ؛ اور ان کی سیدھی جانب سے ۔ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؛ اور ان کی بائیں جانب سے ۔ وَلَا تَجِدُ ؛ اور تو نہیں پائے گا ۔ اَكْثَرَهُمْ ؛ ان کے اکثر کو ۔ شٰكِرِيْنَ ؛ شکر گزار ۔

ترجمہ :- پھر میں ان کے سامنے سے آؤں گا ، اور ان کے پیچھے سے ، پھر میں اُن کی سیدھی جانب سے آؤں گا ، اور بائیں جانب سے بھی ۔ اور پھر تو ان کے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا ۔

صاحبو ! شیطان نے چار جانب سے ان کے پاس آنے اور ان کے بہکانے کا ذکر کیا ۔ اس کو معلوم نہیں کہ خدا کی رحمت اوپر سے آتی ہے ۔ دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تراست ۔ اِسی واسطے دُعا کرنے میں دونوں ہاتھ اُوپر کی جانب پھیلاتے ہیں کہ رحمت اُوپر سے اُترے اور یہ اپنے ہاتھوں میں لے لیں اور اپنے ہاتھ منہ پر پھیر لیں ۔ خدائے تعالےٰ اس بات سے شرماتا ہے کہ بندہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے مالک کی طرف پھیلائے اور مالک اس کو خالی ہاتھ پھیر دے ۔

ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنے کی وجہ

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۸﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ۔ اُخْرُجْ مِنْهَا ؛ تو جنت سے نکل جا ۔ مَذْءُوْمًا ؛ بدحال ۔ عیب دار ۔ مَدْحُوْرًا ؛ پھٹکارا ہوا ملعون ۔ مَردود ۔ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ ؛ البتہ جو تیرا تابع ہوگا ان میں سے جو تیرے قدم بہ قدم چلے گا ۔ تیری چال پر چلے گا ۔ لَاَمْلَئَنَّ ؛ تو میں بھر دوں گا ۔ جَهَنَّمَ ؛ دوزخ کو ۔ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ؛ تم سب سے ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالےٰ نے) فرمایا (او شیطان !) تو اس سے (جنت سے) نکل جا ۔ ذلیل و خوار ہوکر (ملعون و مَردود ہوکر) ۔ جو اُن میں سے تیرا تابع ہوگا تو میں تم سب سے جہنّم کو بھر دوں گا ۔

وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا

هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹﴾

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ۔ وَيٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ ؛ اور اے آدم تم سکونت اختیار کرو ۔ تم رہو ۔ اَنْتَ وَزَوْجُكَ ؛ تم اور تمہاری بیوی ۔ اَلْجَنَّةَ ؛ جنت میں ۔ فَكُلَا ؛ پھر تم دونوں کھاؤ ۔ مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا ؛ جہاں سے چاہو ۔ وَلَا تَقْرَبَا ؛ اور قریب نہ ہو ۔ پاس نہ پھٹکو ۔ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ ؛ اس درخت کے پاس ۔ فَتَكُوْنَا ؛ ورنہ تم دونوں ہو جاؤ گے ۔ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالموں میں سے ۔ نافرمانوں میں سے ۔ اپنی تباہی آپ کرنے والوں میں سے ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اور اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں جا کر رہو پھر جہاں سے جی چاہے کھاؤ پیو مگر اس درخت کے پاس نہ جاؤ (اس کے قریب نہ ہو) ورنہ تم دونوں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے ۔

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا

وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ﴿۲۰﴾

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ ؛ پھر شیطان نے آدم و حوا کے دل میں وسوسہ ڈالا ۔ لِيُبْدِيَ لَهُمَا ؛ تاکہ ان پر ظاہر کر دے نمایاں کر دے ۔ مَاوٗرِيَ عَنْهُمَا ؛ جو اُن دونوں سے پوشیدہ رکھا گیا تھا ، چھپا ہوا تھا ۔ مِنْ سَوْاٰتِهِمَا ؛ اُن کی شرمگاہوں سے تاکہ اُن کا ستر ان پر کھول دے ۔ اور اُن پر ظاہر کروائے کہ وہ برہنہ ہیں ۔ وَقَالَ ؛ اور شیطان نے کہا ۔ مَانَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا ؛ تمہارے رَب نے تم کو منع نہیں کیا ، تم کو نہی نہیں کی ، تم کو نہیں روکا ۔ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ؛ اس درخت سے ۔ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا ؛ مگر یہ کہ تم کہیں نہ ہو جاؤ ۔ مَلَكَيْنِ ؛ دو فرشتے ۔ اَوْتَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ؛ یا تم ہو جاؤ ہمیشہ رہنے والوں میں سے اور تم کو خلود اور دَوام نہ مل جائے ۔

ترجمہ :- شیطان نے ان دونوں کے (آدم و حوا کے) دل میں وسوسہ ڈالا کہ اُن کے پوشیدہ عیوب اور شرمگاہیں کھل جائیں اور (شیطان نے) کہا تمہارے رَب نے تم کو اس درخت سے اس لئے روکا ہے (منع کیا ہے) کہ تم کہیں فرشتے نہ ہو جاؤ یا تم ہمیشہ زندہ رہنے والوں (اور نہ مرنے والوں) میں سے نہ ہو جاؤ ۔

وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۲۱﴾

وَقَاسَمَهُمَآ ؛ اور شیطان نے آدم وحوا کے سامنے خوب قسمیں کھائیں ۔ اِنِّیْ لَکُمَا ؛ بے شک میں تمہارا ۔ تمہارے لئے ۔ لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ؛ البتہ ، بے شک خیر خواہوں میں سے ہوں ۔

ترجمہ :- اور اُن کے سامنے خوب قسمیں کھائیں کہ بے شک میں تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں ۔

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾

فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ؛ اَیْ اَوْقَعَهُمَا فِیْ مَا اَرَادَمِنْ غُرُوْرٍ ؛ یعنی دھوکے میں ڈال دیا ۔ اس کا مادّہ ۔ دَلْوٌ ؛ ڈول ۔ جس طرح پانی حاصل کرنے کا ذریعہ ڈول ہے اُسی طرح شیطان دھوکہ دینے کا ذریعہ بن گیا ۔ فَلَمَّا ذَاقَاالشَّجَرَةَ ؛ اور جب ان دونوں نے درخت کو یعنی اُس پھل کو چکھا ، اُس کا مزہ لیا ۔ بَدَتْ لَهُمَا ؛ تو کھل گیا اُن کے لئے ۔ سَوْاٰتُهُمَا ؛ اُن کا ستر ۔ اُن کی شرمگاہیں ۔ وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ ؛ اور وہ جوڑنے لگے ، سینے لگے ، ٹانکنے لگے ۔ عَلَيْهِمَا ؛ اپنے پر ۔ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؛ جنت کے پتوں سے ۔ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ ؛ اور اُن کے رَب نے اُن کو پکارا ۔ اُن کو ندا کی ۔ اُن کو ڈانٹا ۔ اَلَمْ اَنْهَكُمَا ؛ کیا میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا ۔ اس کی مناہی نہیں کی تھی ۔ تم کو روکا نہ تھا ۔ عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ ؛ اُس درخت سے ۔ تِلْكُمَا میں مَا کا کوئی محل اعراب نہیں ۔ مخاطب کے لحاظ سے ضمیر بدلتی جاتی ہے ۔ وَاَقُلْ لَّكُمَا ؛ اور کیا تم سے کہہ نہ دیا تھا ۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ ؛ بے شک شیطان ۔ لَكُمَا ؛ تمہارا ۔ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ؛ کھلا دشمن ہے ۔ اس کی عداوت صریح اور نمایاں ہے ۔

ترجمہ :- پھر (شیطان نے) ان دونوں کو دھوکے میں ڈال ہی دیا جب ان دونوں نے درخت کا مزہ چکھ لیا تو اُن کا ستر کھل گیا اور وہ لگے جنت کے پتوں کو اپنے پر جوڑنے ، اور ان کے رَب نے ان کو ندا کی ۔ کیوں ! میں نے تم کو اس درخت سے روکا نہ تھا (پاس جانے سے منع نہیں کیا تھا) اور کیا میں نے تم سے کہہ نہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے ؟

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

آدم علیہ السلام اور بیوی حوا نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا ۔ اپنی کمزوری کو مان لیا ۔ درگاہِ الٰہی میں دُعا کی ۔ قَالَا رَبَّنَا ؛ ان دونوں نے کہا اے ہمارے پروردگار ۔ ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ؛ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ۔ اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کیا ۔ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا ؛ اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے ، ہم کو اپنے دامنِ فضل و کرم میں چھپا نہ لے ۔ وَتَرْحَمْنَا ؛ اور ہم پر رحم نہ کرے ۔ اپنی مہربانی سے ہماری طرف مائل نہ ہو ۔ لَنَكُوْنَنَّ ؛ تو ہم ہوجائیں گے ۔ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ؛ خسارے میں پڑنے

والوں میں ۔ نقصان اُٹھانے والوں میں ۔

ترجمہ :- دونوں نے کہا (آدم وحوا نے دُعا کی) اے ہمارے پروردگار! ہم نے (اپنا خود نقصان کیا) اپنی جانوں پر ظلم کیا ۔ اگر تو ہم پر مغفرت اور رحم نہ فرمائے گا تو ہم بڑے خسارے میں پڑ جائیں گے ۔

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾

قَالَ ؛ فرمایا اور حکم دیا ۔ اِهْبِطُوْا ؛ تم اُتر جاؤ ۔ جنت سے نکل جاؤ ۔ آرام اور راحت سے باہر ہو جاؤ ۔ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ تمہارے بعض بعض کے ۔ ایک دوسرے کے ۔ عَدُوٌّ ؛ دشمن ۔

صاحبو ! ذرا غور کرو ۔ کہیں سچا دوست نظر بھی آتا ہے ؟ ہمارے خیال میں تو سچا دوست صرف خیال میں ہے یا عنقا کی پشت پر سوار ہو کر کوہِ قاف میں اُڑتا پھرتا ہے ۔ دوست کا لفظ شرمندہ معنٰی نہیں ہے ۔ میں ایک بات پوچھتا ہوں ۔ تم کو دوست نہ ملنے کی شکایت ہے ، مگر ذرا بتاؤ کہ تم بھی کسی کے دوست ہو؟ پھر کس منہ سے دوسرے کی شکایت کرتے ہو ۔ تمہارے دل میں ہمدردی ہوتی ، دوسروں کے کام آتے تو دوسرا بھی تمہاری کچھ نہ کچھ مدد کرتا ۔ عمل اور ردِعمل برابر ہوتا ہے ۔ بھلائی کا جواب بھلائی ہی سے دیا جاتا ہے ۔ یہ کیا؟ میں کسی کی مدد نہ کروں اور سب میری خدمت کریں ۔ اَللّٰهُ اَكْبَر ! اَللّٰهُ اَكْبَر ! آج کل ہمیشہ سے زیادہ دشمنی کی آگ مشتعل ہے ۔ قوموں میں بمباری ہو رہی ہے ۔ افراد میں چھری کٹاری ہو رہی ہے ۔ امن و امان مفقود ہے ۔ حالت نامحمود ہے ۔

(۱) نہ ماں باپ میں حُبِّ اولاد باقی ÷ نہ اولاد میں اُن کی دلداریاں ہیں
(۲) جہاں سے نکالا مِلا مخلصی کو ÷ غرض ہی غرض کی طلبگاریاں ہیں
(۳) جس کو دیکھو غرض کا بندہ ہے ÷ کوئی اپنا نظر نہیں آتا (حسرت صدیقی)

وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ ؛ اور تم کو زمین میں چند روز ٹھہرنا ہے ۔ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ؛ اور ایک وقت تک دنیا میں تمتع اُٹھانا ہے زندگی گزارنا ہے ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے حکم دیا) فرمایا: تم اُتر جاؤ ۔ اب تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے اور زمین میں تم کو ایک وقت تک ٹھہرنا اور اُس سے فائدہ اُٹھانا پڑے گا (پھر ایک دن تم کو مرنا ہے اور خدا کو منہ دکھانا ہے) ۔

اچھا دوست پانے کے لئے اچھا دوست بنو

ع ۵ ۲ ۹

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ فِيْهَا تَحْيَوْنَ ؛ جس میں تم جیو گے ۔ جس میں تم زندگی بسر کرو گے ۔ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ ؛ اسی میں مرو گے ۔ اسی میں دفن ہو گے ۔ تمہارا مرنا جینا سب دنیا میں ہوگا ۔ یہ نہ سمجھو کہ تم ہمیشہ دنیا ہی میں رہو گے ۔ جو چاہو گے کرو گے ۔ کوئی تم سے پوچھنے والا نہیں ۔ تم سے باز پرس کرنے والا نہیں ۔ نہیں ہرگز نہیں ۔ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ؛ اور پھر اس زمین سے نکالے جاؤ گے ۔ دربارِ الٰہی میں جواب دہی کرنا پڑے گا ۔ تم کو جزاء و سزا ملے گی ۔ تم شُترِ بے مہار نہیں ہو ۔

خدا کے ہاتھ سے بھاگ کر کہاں جاؤ گے ۔ اچھا کرو گے جنت پاؤ گے ۔ برا کرو گے ، دوزخ میں جاؤ گے ۔

صاحبو! آ ؤ ہم تمام اپنے دادا کی طرح توبہ کریں اور عرض کریں رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ O

ترجمہ :- (اللہ تعالےٰ نے) فرمایا (کہ اے آدم وحوا) تم (اور تمہاری اولاد) کو وہیں (زمین پر ہی) زندگی گزارنی ہے ، اور وہیں تم مروگے ، اور اسی میں سے نکالے جاؤ گے (پھر تمہیں اُٹھنا ہے) ۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ۭ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۲۶﴾

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ ؛ اے آدم کی اولاد ۔ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ ؛ ہم نے تم پر اُتارا ہے ۔ لِبَاسًا ؛ ایسے لباس کو ۔ ایسے کپڑوں کو ۔ يُوَارِيْ ؛ جو چھپاتے ہیں ۔ ڈھانکتے ہیں ۔ سَوْاٰتِكُمْ ؛تمہارے ستر کو ۔ شرمگاہوں کو ۔ تمہاری برائی کو ۔ وَرِيْشًا ؛اور برائے آرائش وزیبائش بھی ۔

صاحبو ! ایک زمانے میں کپڑے پہننے کو زینت اور عزت سمجھتے تھے ۔ آج کل یورپ میں مادرزادننگوں کی بستیاں بس رہی ہیں ۔ شہر آباد ہورہے ہیں ۔ یہاں بالفعل اتنا تو نہیں ہے مگر بے پردگی ضرور ہے ۔ پردہ آج کل عیب سمجھا جارہا ہے ۔ مرد اور عورتیں جمع ہوتی ہیں اور تیرنے کے تالاب وحوض میں تیرتی ہیں ۔ بعض محلّوں میں عورتوں کو اس شرط سے آنے دیتے ہیں کہ وہ پردہ نہ کریں ۔ پہننے کے کپڑوں کی کیا حالت ہے؟ مونڈھے تک ہاتھ کھلے ہیں یا کہنیوں تک تو ضرور ۔ سینہ بھی کھلا ہواہے ۔ خود کپڑا کیسا ہے؟ کارگہ ۔ جالی ۔ عَارِيَاتٌ كَاسِيَاتٌ برہنہ کی برہنہ اور کپڑے بھی پہنی ہوئی ہیں ۔ سر پر چھوٹا سا پلّو ہے کہ اُڑا چلا جارہا ہے ۔ کس مشکل سے اس کو سنبھالا جارہا ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں اس نئے زمانے میں پرانے بڈھوں کو رہنے کا کیا حق ہے ۔

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ؛ اور تقویٰ کا لباس ۔ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؛ وہ تو بہت بہتر ہے ۔ تقویٰ ہوتا تو ایسا برا حال کیوں ہوتا ۔ اصل رونا تو اسی کا ہے ۔ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے ۔ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ؛تاکہ وہ نصیحت قبول کریں ۔ سوچیں ۔ سمجھیں ۔ حیوانوں کی طرح زندگی بسر نہ کریں ۔ غلطی واقع ہونے کے بعد آدم کا جنتی لباس اُتر گیا تھا ۔ وہ اِدھر اُدھر کے پتے توڑ توڑ کر ان کو جوڑ جوڑ کر اپنا ستر ڈھانکتے تھے ۔ مگر واہ رے آج کل کے سپوت بنی آدم کہ ان کا عمل ہے ۔

یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں سیدھا الٹا ÷ تن کی عریانی سے بہتر نہیں دنیا میں لباس

ترجمہ :- (فرماتا ہے کہ) اے بنی آدم ہم نے تمہارے لئے ایسا لباس اُتارا ہے جو تمہارے ستر کو چھپائے جو تمہارے لئے زینت بھی ہو اور تقویٰ کا لباس تو بہت ہی بہتر ہے ۔ یہ سب خدا کی نشانیاں ہیں ۔

(اس کی آیتیں ہیں یہ اولادِ آدم کے سامنے اس لئے بیان کی جاتی ہیں) کہ وہ (کچھ سوچیں سمجھیں) کچھ نصیحت لیں ۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ ؛ اے بنی آدم ۔ اے آدم زادے ۔ ! اے آدمی ۔ لَا يَفْتِنَنَّكُمْ ؛ تم کو فتنہ میں نہ ڈالے ۔ تم کو بہکا نہ دے ۔ اَلشَّيْطٰنُ ؛ شیطان ۔ كَمَآ اَخْرَجَ ؛ جس طرح کہ نکالا ۔ اَبَوَيْكُمْ ؛ تمہارے ماں باپ کو ۔ مِنَ الْجَنَّةِ ؛ جنت سے ۔ يَنْزِعُ عَنْهُمَا ؛ نکالتا ہے ان سے ۔ چھین لیتا ہے ان سے ۔ لِبَاسَهُمَا ؛ ان کے کپڑے ۔ ان کا لباس ۔ لِيُرِيَهُمَا ؛ تاکہ ان کو دکھا دے ۔ سَوْاٰتِهِمَا ؛ ان کا ستر ۔ ان کی شرمگاہیں ۔ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ ؛ بے شک وہ تم کو دیکھتا ہے ۔ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ ؛ وہ اور اس کے ہم قبیلہ، ہم خاندان ، اس کی ٹولی کے ۔ قَبِيْلُهٗ ؛ اس کا خاندان ۔ قَبِيْل ؛ مختلف خاندان کے لوگ ۔ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؛ جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے ۔ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ ؛ بے شک ہم نے کر دیا ہے شیاطین کو ۔ اَوْلِيَاۗءَ ؛ یار و مددگار ۔ لِلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان نہیں رکھتے ۔ بے ایمان ۔ بے یقین ۔

ترجمہ :- اے بنی آدم ! کہیں شیطان تم کو فتنہ میں نہ ڈالے (بہکا نہ دے) جس طرح کہ تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا ، ان سے ان کا لباس اُتروا دیا (اور ان کو بے ستر کر دیا ۔ ننگا کر دیا) تاکہ اُن کی شرمگاہیں اُنھیں دکھا دے ۔ وہ اور اُس کا قبیلہ تم کو دیکھتا ہے اور تم اُن کو نہیں دیکھ سکتے ۔ بے شک ہم نے شیاطین کو بے ایمانوں کا یار و مددگار بنا دیا ہے ۔

صاحبو ! ذرا شیطان اور اپنے پر غور کرو ۔ بے ایمان شیطان کے یار و مددگار ہیں ۔ وہ تمہارا آبائی دشمن ہے ۔ پڑھا لکھا ہے ، معلم الملکوت ہے ۔ تم اس کو دیکھ نہیں سکتے وہ تم کو دیکھتا ہے ۔ اس کو قیامت تک مہلت دی گئی ہے ۔ ایسے دشمن سے بچنے کے لئے بڑی کوشش کی ضرورت ہے ، بڑی ہوشمندی کی حاجت ہے ۔ کیا کرنا چاہیئے کہ اس ظالم کے شر سے محفوظ رہیں ۔ اس کے مالک کی پناہ میں آ جاؤ ۔ اللہ رب العالمین سے مدد مانگتے رہو ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھو ۔ خدا کے بندے بنو اس کی اطاعت کیا کرو ۔ اپنے دل کو یادِ الٰہی سے بھر دو کہ شیطان کے وسوسوں کی گنجائش ہی نہ رہے ۔ رسولِ خدا ﷺ کو اور اولیاء کرام کو اپنا رفیق طریق بناؤ ۔ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

شیطان سے بچنے کے لئے اللہ سے دعا مانگو

وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا (پ ۵ ۔ سورۂ نساء ۔ آیت ۶۹) ’’ اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے ہیں ، یہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ رہیں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ، یعنی انبیاء ، صدیقین ، شہداء اور صالحین اور یہ کیا ہی اچھے رفیق ہیں‘‘ میں شریک ہوجاؤ ۔ اکیلی بکری کو بھیڑیا لے جاتا ہے ۔ چرواہا ساتھ ہو تو بھیڑیا کیا کرسکتا ہے ۔ ؎

’’دشمن اگر قوی است نگہباں قوی تر است‘‘

(مطلب یہ کہ دشمن قوی سہی مگر حفاظت کرنے والا اس سے زیادہ قوی ہے)

شیطان بھی مانتا ہے ۔ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ۔ مخلص بندوں پر شیطان کی ایک نہیں چلتی ، اس کا کچھ بس نہیں چلتا ۔ شیاطین کا ذکر تو اس سے پہلے آچکا ۔ اب اس کے شاگردوں اور اس کے چیلوں کا ذکر فرماتا ہے :

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَیْھَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِھَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾

وَاِذَا فَعَلُوْا ؛ اور جب کرتے ہیں ۔ فَاحِشَةً ؛ کوئی بے حیائی کی بات ۔ قَالُوْا ؛ تو کہتے ہیں ۔ وَجَدْنَا عَلَیْھَا ؛ ہم نے پایا اسی پر ۔ اٰبَآءَنَا ؛ ہمارے باپ دادا کو ۔ کیا جھوٹی تقلید ہے ۔ کیا بے دلیل بات ہے ۔ کیا بے عقلی کا خیال ہے ۔ وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِھَا ؛ اور اللہ نے ہم کو اس کا حکم دیا ہے ۔ کیا بے اصل بات ہے جس کا ٹھاؤ ہے نہ ٹھکانہ ۔ قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہہ دو ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ ؛ اللہ حکم نہیں دیتا ۔ ہرگز امر نہیں فرماتا ۔ بِالْفَحْشَآءِ ؛ بے حیائی اور فحش بات کا ۔ اَتَقُوْلُوْنَ ؛ کیا تم کہتے ہو؟ عَلَی اللّٰہِ ؛ خدا پر ۔ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ؛ جو تم نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- اور (شیطان کے شاگرد) جب کوئی بے حیائی کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ (یہ ہمارے بزرگوں سے ہوتی چلی آئی ہے اور) ہمارے باپ دادا یہی کام کرتے تھے ۔ اور خدا نے بھی ہم کو اسی کا حکم دیا تھا ۔ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو خدا بے حیائی کی بات کا ہرگز حکم نہیں دیتا ۔ کیا تم خدا پر ایسی باتیں لگاتے ہو ۔ (ایسی تہمتیں دھرتے ہو) جن کا تم کو کچھ بھی علم نہیں ہے (جھوٹ اور سراسر جھوٹ ۔ بالکل بے اصل) ۔

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ ۟ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْھَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ۬ؕ کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ؕ

قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہہ دو ۔ خدا نے بے حیائی کا حکم نہیں دیا ۔ بلکہ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ ؛ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ۔ انصاف کیا ہے؟ مستحق کو اُس کا حصّہ دینا ۔ خدا کو خدا کا حق ، بندوں کو بندوں کا حق ۔ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْھَکُمْ ؛ اور

قائم رکھو اپنے چہروں کو۔ اپنا رُخ سیدھا کرو۔ اس کی طرف متوجہ ہوجاؤ۔ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ؛ ہر مسجد کے پاس۔ نماز پڑھو تو پوری توجہ سے پڑھو۔ وسوسوں کو دل میں نہ آنے دو۔ اِدھر اُدھر دھیان جانے نہ دو۔ کیونکہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ۔ (پ ۲۱۔ سورۂ عنکبوت۔ آیت ۴۵) ''بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے''۔ نماز کے پابند ہوجاؤ گے تو اللہ کے درباریوں میں شریک ہوجاؤ گے اور خود بخود بری باتوں سے بچ جاؤ گے۔ وَادْعُوْهُ ؛ اور اس کو پکارو۔ اس سے دُعا کرو۔ وہ مجیب الدعوات ہے۔ وہ دُعاؤں کا سننے والا ہے۔ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؛ خالص کرتے ہوئے اس کے لئے فرماں برداری کو، اطاعت کو، خالص فرماں برداری کے ساتھ۔ كَمَا بَدَاَكُمْ ؛ جس طرح تم کو پہلے پیدا کیا۔ تَعُوْدُوْنَ ؛ عود کرو گے۔ جیسے پہلے بے گناہ پیدا ہوئے تھے، بے گناہ ہوجاؤ گے۔ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَاذَنْبَ لَهٗ (حدیث)

جو گناہوں سے توبہ کرتا ہے وہ ایسا ہوجاتا ہے جیسے کہ اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم کہہ دو ! میرے خدا نے انصاف پسندی کا حکم دیا ہے اور (وہ فرماتا ہے)۔ ہر مسجد کے پاس اپنے قبلۂ توجہ کو سیدھا رکھو اور اُس کو پکارتے رہو۔ (اس سے دُعائیں مانگو) خالص دین اور فرماں برداری کے ساتھ۔ جیسے تم پہلے تھے پھر ہوجاؤ گے (جس طرح تم کو پہلے پیدا کیا تھا دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔ دربارِ الٰہی میں تم کو جانا پڑے گا۔ جواب دہی کرنی ہوگی۔)

فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

فَرِيْقًا هَدٰى ؛ ایک فریق کو ہدایت کرنا ہے۔ وَفَرِيْقًا ؛ اور ایک فریق۔ حَقَّ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر ثابت ہوگئی ہے۔ اَلضَّلٰلَةُ ؛ گمراہی۔ جو لائقِ ہدایت ہے اُس کو ہدایت کرتا ہے۔ جس کی طبیعت میں گمراہی ہے اُس کو گمراہ کرتا ہے۔ اُسی سے گمراہی ظاہر ہوتی ہے۔ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوْا ؛ انھوں نے بنا لیا ہے۔ اَلشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ ؛ شیاطین کو یار و مددگار۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ وَيَحْسَبُوْنَ ؛ اور گمان کرتے ہیں۔ جانتے ہیں۔ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ؛ کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ وہ سیدھے راستے پر ہیں۔

ترجمہ :- وہ بعض کو ہدایت کرتا ہے اور بعض پر گمراہی ثابت ہے۔ ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر شیاطین کو اپنا یار و مددگار بنالیا ہے اور پھر اپنے آپ کو ہدایت یافتہ بھی سمجھتے ہیں۔ (سیدھے راستے پر بھی جانتے ہیں)۔

ع ۳ / ۱۰

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾

نماز کے لیے اپنے آپ کو آراستہ کرو

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ ؛ اے بنی آدم ۔ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ ؛ اپنی زینت کرلو ۔ کپڑے دُرست پہنو ۔ ستر کا خیال رکھو ۔ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ ؛ ہر مسجد کے پاس ، جب مسجد میں نماز کو جاؤ ۔ [میرے ایک دوست نماز پڑھتے تو شیروانی پہن لیتے ۔ بگلوس لگا لیتے ۔ پیروں میں پاتابے پہن لیتے ۔ سر پر پگڑی رکھ لیتے ۔ گویا کہ وہ دربارِ شاہی میں جارہے ہیں ۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ مکہ مسجد میں جاتے ہیں تو شیروانی اُتار لیتے ہیں ۔ پگڑی اُتار کر دستی باندھ لیتے ہیں] ۔

وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ؛ اور کھاؤ اور پیو مگر اِسراف نہ کرو ۔ فضول خرچی مت کرو ۔ بعض لوگ خوب کھاتے ہیں ۔ نماز پڑھتے ہیں تو بار بار ڈکار لیتے جاتے ہیں ۔ اتنا کھاتے ہیں کہ معدہ بے چین ہوجاتا ہے ۔ اطمینانِ قلب جاتا رہتا ہے ۔ حرام کے کھانے سے دل کا نور باقی نہیں رہتا ۔ اِنَّهٗ ؛ بے شک وہ ۔ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ؛ مسرفوں اور فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۔ ان کو محبت نہیں کرتا ۔

ترجمہ :- اے بنی آدم ! مسجد میں جاؤ تو اپنے کو آراستہ کرلو اور کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو ۔ یقیناً اللہ مسرفوں کومحبوب نہیں رکھتا ۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ۭ
قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ
كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾

بعض قبایلِ عرب دن میں برہنہ ہوکر طواف کیا کرتے تھے ۔ مگر عورتیں رات کو برہنہ طواف کرتی تھیں اور مسجد منیٰ میں آکر گوشت ، گھی اچھی غذائیں ترک کردیتے ۔ اس کے مقابلے میں فرماتا ہے :

قُلْ ؛ (اے پیغمبر) تم کہہ دو ۔ مَنْ حَرَّمَ ؛ کس نے حرام کردیا ۔ روکا ، منع کردیا ۔ زِیْنَةَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی دی ہوئی زینت اور آرائش کو ۔ اَلَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ ؛ جس کو اللہ نے نکالا ، پیدا کیا اپنے بندوں کے لئے ۔ وَالطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؛ اور پاک اور اچھے رزق کو ۔ قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ یہ چیزیں اُن لوگوں کے لیے ہیں جو ایمان رکھتے ہیں ۔ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؛ دنیوی زندگی میں ۔ خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؛ آخرت میں تو انہیں کے لیے خالص ہوں گی ، انہیں سے خاص ہوں گی ۔ کَذٰلِکَ ؛ اسی طرح ۔ نُفَصِّلُ ؛ ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں ۔ الْاٰیٰتِ ؛ آیتوں کو ۔ احکام کو ۔ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ؛ اُن لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں ، جو جانتے بوجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- (اے نبی کریمؐ!) آپ کہہ دیجئے کس نے حرام کردیا اُس زینت و آرائش کو اور اُس پاک اور ستھرے (کھانے) رزق کو جس کو خدا نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کیا۔ (اے نبی کریمؐ) تم (ان سے یہ بھی) کہہ دو کہ مسلمانوں کے لئے یہ سب دنیوی زندگی میں (قابلِ استعمال) ہیں (اور) روزِ قیامت تو یہ سب چیزیں اُن کے ساتھ خاص ہوں گی (دشمنانِ اسلام کو یا دشمنانِ خدا اور رسول کو ہرگز نہ ملیں گی)۔ ہم اسی طرح اپنے احکام کو تفصیل وار بیان کرتے ہیں (مگر کن کے لئے ؟) علم والوں کے لئے (سمجھ والوں کے لئے)۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾

گوشت گھی چھوڑنے ، مادرزاد ننگے ہوجانے سے کیا حاصل ۔ بری باتیں جو چھوڑنے کے قابل ہیں اُن کو چھوڑنا چاہیئے ۔ لہٰذا فرماتا ہے :

قُلْ ؛ اے پیغمبر تم کہہ دو ۔ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیْ ؛ میرے رَب نے تو صرف حرام کردیا ہے ۔ اَلْفَوَاحِشَ ؛ بے حیائی کی باتوں کو ۔ بے حیائی کے کام کو ۔ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ؛ جو ظاہر ہو ان میں سے اور جو باطن ہو ، ظاہری اور باطنی ہر قسم کی برائی سے بچو ۔ وَالْاِثْمَ ؛ اور گناہ کو ۔ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؛ اور ظلم و زیادتی کو ناحق ناروا ۔ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ ؛ اور حرام کردیا ہے کہ اللہ سے شرک کرو ۔ مَالَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ ؛ جس پر کچھ نہیں اُتاری ۔ نازل نہیں کی تھی ۔ سُلْطٰنًا ؛ حجت ۔ سَند ۔ اصل ۔ دلیل ۔ وَّاَنْ تَقُوْلُوْا ؛ اور یہ کہ کہو ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ خدا پر ۔ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ ایسی باتیں جن کو تم جانتے نہیں ۔ جن کا تم کو علم نہیں

ترجمہ :- (اے پیغمبرؐ!) تم کہہ دو ۔ میرے رَب نے تو صرف حرام کردیا ہے ظاہر و باطن کی بے حیائی اور گناہ اور ناحق ناروا ظلم و زیادتی (بغاوت) کو ، اور یہ کہ اللہ سے شرک کریں جس پر کوئی سند (کوئی اصل ۔ کوئی دلیل) نہیں دی گئی اور اس بات کو بھی کہ تم اللہ پر ایسی باتیں لگاؤ جن کو تم نہیں جانتے ۔ (یعنی غلط ، بے اصل ، من گھڑت باتوں کو خدا کی طرف منسوب نہ کرو)۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾

دنیا میں ہو تو تم سمجھ رہے ہو کہ تم کو مرنا نہیں ہے ۔ دربارِ الٰہی میں جانا نہیں ہے ۔ نہیں ! وہ فرماتا ہے :-

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؛ اور ہر قوم کے لیے ایک معین مدت ہے، مقررہ وقت ہے۔ فَاِذَا جَآءَ ؛ پھر جب آ جاتا ہے۔ اَجَلُهُمْ ؛ اُن کا وقتِ معین۔ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً ؛ تو ایک ساعت کی بھی تاخیر نہیں کرتے۔ وہ وقت نہیں ٹلتا۔ نہ اُس میں کچھ دیری ہوتی ہے۔ وَلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ؛ اور نہ تقدیم کرتے ہیں نہ کچھ تقدیم ہی ہوسکتی ہے اور نہ جلدی۔ وقت آ جاتا ہے تو نہ پیچھے ہٹتا ہے نہ آگے بڑھتا ہے۔

ترجمہ:- اور ہر قوم کے لئے ایک معیّن وقت ہوتا ہے۔ جب اُن کا وہ وقت آ جاتا ہے تو ایک ساعت بھی اُس میں نہ تاخیر کر سکتے ہیں نہ تقدیم۔ (نہ وہ وقت کسی طرح پیچھے ہٹتا ہے نہ آگے بڑھتا ہے)۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ ؛ اے نبی آدم۔ اے آدم کی اولاد۔ اِمَّا ؛ اگر کبھی۔ يَاْتِيَنَّكُمْ ؛ تمہارے پاس آئیں۔ رُسُلٌ مِّنْكُمْ ؛ تم ہی میں سے رسول، پیغمبر۔ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ ؛ تمہارے سامنے بیان کرتے ہیں۔ اٰيٰتِيْ ؛ میرے احکام اور نشانیاں۔ تو تم اُن کو مانو۔ اُن کی اطاعت و فرماں برداری کرو۔ پرہیزگاری اختیار کرو۔ فَمَنِ اتَّقٰى ؛ پھر جو تقویٰ اختیار کرے گا۔ وَاَصْلَحَ ؛ اور اپنی اصلاح کرے گا۔ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ؛ تو اُن پر کسی قِسم کا خوف نہ آئے گا۔ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؛ اور نہ اُن کو حزن و ملال ہوگا۔ نہ کسی قِسم کا رنج پہنچے گا۔

ترجمہ:- اے بنی آدم اگر تمہارے پاس تم ہی میں کے پیغمبر آ جائیں جو میری آیتوں کو صاف صاف بیان کرتے ہیں (تو تم اُن کے احکام مانو۔ اُن کی پیروی کرو۔) کیونکہ جس نے تقویٰ اختیار کیا اور اپنی اصلاح کر لی تو ان پر نہ کسی قسم کا خوف آئے گا اور نہ رنج و غم ہی پہنچے گا۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۶﴾

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؛ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی۔ اُن کو جھٹلایا۔ وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ ؛ اور اُن سے تکبّر کیا۔ اس پر عمل کرنے سے خود کو اعلےٰ و افضل سمجھا۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؛ یہی لوگ دوزخی ہیں۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؛ یہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔

ترجمہ:- اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی (اور جھٹلایا) اور اُن پر عمل کرنے سے خود کو بڑا سمجھا

(ہمارے احکام کے سامنے لگے اکڑنے اور تکبر کرنے ۔) یہی لوگ ہیں دوزخی (اور) وہی اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

فَمَنْ اَظْلَمُ ؛ تو کون زیادہ ظالم ہے ۔ مِمَّنِ افْتَرٰی ؛ اس شخص سے جس نے افتراء کیا ، جھوٹ لگایا ۔ عَلَی اللّٰهِ ؛ خدا پر ۔ كَذِبًا ؛ جھوٹ کو ۔ اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؛ یا جھٹلایا اس کی آیتوں کو ۔ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ ؛ یہی لوگ ہیں جن کو پہنچے گا ۔ پہنچ رہا ہے ۔ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؛ ان کا حصّہ کتاب میں سے ۔ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ ؛ یہاں تک کہ جب اُن کے پاس پہنچ جائیں گے ۔ رُسُلُنَا ؛ ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ۔ يَتَوَفَّوْنَهُمْ ؛ ان کی روح قبض کرتے ہوئے ۔ قَالُوْٓا ؛ تو کہیں گے ۔ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ ؛ وہ کہاں ہیں جن کو تم پکارتے تھے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا ؛ وہ کہیں گے ہم کو چھوڑ کر معلوم نہیں کدھر چلے گئے ۔ کہاں راستہ بھول گئے ۔ وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ؛ اور وہ گواہی دیں گے اپنے نفسوں پر ۔ وہ اعتراف کریں گے ۔ وہ اقرار کریں گے ۔ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ؛ کہ وہ کافر تھے ۔ منکر تھے ۔ مانتے نہ تھے ۔

ترجمہ :- پھر (تم ہی بتاؤ) اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کی تکذیب کرے ؟ یہی لوگ ہیں کتاب میں سے جن کو ان کا حصّہ مل رہا ہے (اور حسبِ احکامِ الٰہی ان پر احکام جاری کئے جارہے ہیں) ۔ یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے پہنچیں گے اور وہ ان کی جان نکالیں گے (اور ان کی وفات ہوگی) تو کہیں گے وہ لوگ کہاں ہیں جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے ۔ وہ کہیں گے ہم کو چھوڑ کر معلوم نہیں کہاں گئے اور وہ اپنے نفسوں پر گواہی دیں گے (ان لوگوں کو اعتراف کرنا پڑے گا) کہ وہ کافر تھے (مانتے نہ تھے) ۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ

قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ

قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

قَالَ ادْخُلُوْا ؛ فرمائے گا تم بھی داخل ہوجاؤ ۔ فِيْ اُمَمٍ ؛ ان جماعتوں میں ۔ ان لوگوں میں ۔ قَدْخَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ جوتم سے پہلے گزر چکے ہیں ۔ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؛ جن و انس سے ۔ فِي النَّارِ ؛ دوزخ میں ۔ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ ؛ جب ایک گروہ داخل ہوگا ۔ لَعَنَتْ اُخْتَهَا ؛ تو اپنی جیسی جماعت پر لعنت کرے گا ۔ حَتّٰى اِذَا ادَّارَكُوْا ؛ یہاں تک کہ جب گر چکیں گے ۔ اس کی اصل تَدَارَكُوْا ہے ۔ پھر اِتَّدَارَكُوْا ہوا ۔ پھر اِدَّارَكُوْا ہوا ۔ فِيْهَا ؛ دوزخ میں ۔ جَمِيْعًا ؛ سب ۔ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ ؛ اُن کی دوسری جماعت ، پہلی جماعت کے متعلق کہے گی ۔ یعنی تابعین متبوعین کے متعلق کہیں گے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رَب ۔ هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا ؛ ان لوگوں نے ہم کو گمراہ بنایا تھا ۔ فَاٰتِهِمْ ؛ پھر تو ان کو دے ۔ عَذَابًا ضِعْفًا ؛ دونا عذاب ۔ دو چند سزا ۔ مِنَ النَّارِ ؛ دوزخ کی ۔ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ ؛ اللہ تعالےٰ فرمائے گا ۔ اچھا ۔ گمراہ کرنے والوں کو دونا ہی عذاب ہے ۔ یا گمراہ کرنے والوں کو اپنی گمراہی اور دوسروں کو گمراہ کرنے کی وجہ سے دو گنا عذاب ۔ اور متبعین کو ، گمراہ ہونے والوں کو بھی دونا عذاب ۔ گمراہ ہونے کا اور گمراہی پر قائم رہنے کا اور دوسروں سے عبرت نہ لینے کا ۔ وَلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ؛ مگر تم کو معلوم نہیں ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالےٰ) فرمائے گا تم بھی ان اُمتوں میں مل کر دوزخ میں جاؤ جوتم سے پہلے جن و انس میں سے گزر چکے ہیں ۔ جب ایک (گروہ اور) جماعت داخل ہوگی تو دوسرے گروہ اور جماعت پر (جو اس کی جیسی گمراہ تھی) گویا کہ اس کی بہن تھی ، لعنت کرے گی ۔ یہاں تک کہ سب اس میں (جہنّم میں) داخل ہوچکیں گے تو دوسری جماعت ، پہلی کے متعلق کہے گی ، اے ہمارے پروردگار ! ان لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا ۔ پھرتُو ان کو دوزخ کا دو چند عذاب دے ، فرمائے گا سب کو دو چند عذاب ہی ہے مگر تم کو معلوم نہیں ۔

گمراہ کرنے والوں اور گمراہ ہونے والوں کو دو چند عذاب ہوگا

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع ۴

وَقَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ ؛ اور پہلی جماعت دوسری جماعت کو کہے گی ۔ یعنی متبوعین تابعین کو کہیں گے ۔ فَمَا كَانَ لَكُمْ ؛ پس نہ تھا تم کو ۔ عَلَيْنَا ؛ ہم پر ۔ مِنْ فَضْلٍ ؛ کچھ فوقیت ۔ کچھ فضل ۔ خدا نے تم کو بھی عقل دی تھی ۔ ہم کو بھی عقل دی تھی ۔ پھرتم کو ہم پر کیا فضیلت تھی ؟ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؛ پس اب تم بھی عذاب کا مزا چکھو ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ؛

ان اعمالِ بد کی وجہ سے، جن کو تم کماتے تھے، کسب کرتے تھے۔

ترجمہ:- اور اگلے لوگ پچھلے لوگوں کو کہیں گے پھر تم کو ہم پر کیا فضیلت ہے (گمراہی میں ہم تم دونوں برابر ہیں)۔ لہٰذا تم بھی عذاب کا مزا چکھو اس وجہ سے کہ تم نے بھی (گناہوں کا) کسب کیا ہے (گناہ کئے ہیں)۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَـٰتِنَا وَٱسْتَكْبَرُوا۟ عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَٰبُ ٱلسَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُونَ ٱلْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ ٱلْجَمَلُ فِى سَمِّ ٱلْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿٤٠﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا ؛ بے شک جن لوگوں نے تکذیب کی، جھٹلایا۔ بِاٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کو۔ ہماری نشانیوں کو۔ ہمارے احکام کو۔ وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا ؛ اور اُن سے تکبّر کیا۔ اُن پر عمل کرنے سے خود کو اعلیٰ سمجھا۔ اُن سے اکڑ بیٹھے۔ لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ ؛ اُن لوگوں کے لئے کھولے نہیں جاتے۔ اَبْوَابُ السَّمَآءِ ؛ آسمان کے دروازے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نیکوں کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ؛ اور جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ ؛ یہاں تک کہ اونٹ داخل ہوجائے، گھس جائے۔ وَلَجَ ــ يَلِجُ ــ وُلُوْجًا ؛ داخل ہونا۔ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؛ سَمٌّ ؛ ناکہ۔ سوئی میں دھاگہ پرونے کا سوراخ۔ اَلْخِيَاطِ ؛ سوئی۔ یہاں تک کہ سوئی کے ناکے میں اونٹ داخل نہ ہوجائے۔ جس طرح سُوئی کے ناکہ میں اونٹ کا داخل ہونا محال ہے اسی طرح منکرینِ آیات کا جنت میں داخل ہونا محال ہے۔ وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ ؛ اور ہم اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔ اَلْمُجْرِمِيْنَ ؛ جرم کرنے والوں کو۔ حکم عدولی کرنے والوں کو۔ خلافِ احکام کام کرنے والوں کو۔

ترجمہ:- یقیناً جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی (اُن کو نہ مانا) اور اُن پر عمل کرنے سے خود کو بڑا سمجھا ان کے لئے آسمان کے دروازے کھولے نہ جائیں گے اور نہ وہ جنت میں داخل ہوں گے، یہاں تک کہ سُوئی کے ناکہ میں اونٹ نہ گھس جائے۔ ہم اسی طرح مجرموں کو سزا دیا کرتے ہیں۔

لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلظَّـٰلِمِينَ ﴿٤١﴾

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ ؛ اُن کے لئے ہے جہنم کا۔ مِهَادٌ ؛ بچھونا۔ مَهَدَ ۔ يَمْهَدُ ۔ مَهْدًا ؛ بچھانا۔ مَهْدٌ ؛ جھولا۔ گہوارہ۔ تَمْهِيْد ۔ زمین ہموار کرنا۔ وَمِنْ فَوْقِهِمْ ؛ اور اُن کے اوپر سے ہیں۔ غَوَاشٍ ؛ اوڑھنے کی چیزیں۔ چادر۔ رضائی۔ جمعِ غَاشِيَةٌ ۔ وَكَذٰلِكَ ؛ اور یوں ہی۔ اور اسی طرح۔ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ؛ ہم ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں۔

ترجمہ :- اُن کا اوڑھنا بچھونا جہنّم کا ہوگا ۔ اور ہم ظالموں کو اسی طرح کی سزا دیا کرتے ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَآ ۡ

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور جو ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح کئے ۔ اچھے کام کئے ۔ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا ؛ ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے ۔ کسی پر بار نہیں ڈالتے ۔ کسی کو احکام نہیں دیتے ۔ اِلَّا وُسْعَهَا ؛ مگر اُس کے حسبِ وسعت ۔ اُس کی طاقت سے زیادہ نہ ہو ۔ اُس کی گنجائش کے مطابق ۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؛ وہی لوگ جنّتی ہیں ۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؛ وہ لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ان کو دوام اور خلود نصیب ہوگا ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ ایمان لائے اور عملِ صالح کئے (نیک کام کئے) ہم کسی کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے ۔ وہ جنّتی لوگ ہیں ۔ اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ

لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۭ وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ الثلثة

وَنَزَعْنَا ؛ اور ہم نے نکال دیا ۔ مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ ؛ جو ان کے سینوں میں تھا ۔ مِنْ غِلٍّ ؛ رنج سے ۔ کینہ کپٹ سے ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ ؛ ان کے نیچے نیچے بہتی ہیں ۔ الْاَنْهٰرُ ؛ نہریں ۔ وَقَالُوْا ؛ اور انہوں نے کہا ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے ۔ حمد و شکر کے لائق اللہ ہی ہے ۔ اَلَّذِيْ هَدٰىنَا ؛ جس نے ہم کو ہدایت کی ۔ جس نے ہم کو رہنمائی کی ۔ ہم کو راستہ پر لگادیا ۔ لِهٰذَا ؛ اس کے لئے ۔ وَمَا كُنَّا ؛ اور ہم نہ تھے ۔ لِنَهْتَدِيَ ؛ ہم کبھی راستہ پر نہ چلتے ۔ لَوْلَآ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ؛ اگر خدا راستہ نہ بتاتا تو ہم کس طرح اس راستہ پر چلتے ۔ لَقَدْ جَآءَتْ ؛ بے شک آئے ہیں ۔ رُسُلُ رَبِّنَا ؛ ہمارے رب کے پیغامبر ۔ اُس کے رسول ۔ بِالْحَقِّ ؛ حق مذہب لے کر ۔ سچے دین کے ساتھ ۔ وَنُوْدُوْا ؛ اور ان کو ندا کی جائے گی ۔ اُنھیں سنایا جائے گا ۔ آواز دی جائے گی ۔ اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ ؛ کہ یہ جنت ۔ اُوْرِثْتُمُوْهَا ؛ تم اُس کے وارث کردیئے گئے ہو ۔ اب جنت تمہاری ہے ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ اُن نیک اعمال کی وجہ سے جو تم کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اُن کے سینوں میں سے کینہ کپٹ (رنج اور ناخوشی) نکال دی ۔ (اب سب بڑے آرام میں ہیں) ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں (باغ ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں) اور وہ سب لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کا (لاکھ لاکھ) شکر ہے کہ ہم کو اس کی ہدایت دی (اس کی رہنمائی کی ۔ اس کی توفیق دی) ۔ اگر خدا ہماری ہدایت نہ کرتا تو ہم کیا راستے پر لگتے (کیا اچھے کام کرتے) ۔ بے شک ہمارے رَب کے پیغمبر (ہمارے پاس) سچّا دین لے کر آئے تھے ۔ ان لوگوں کے لئے نِدا کی جائے گی (آواز دے دی جائے گی) کہ اب جنت تمہاری ہے تم اس کے وارث ہو ۔ یہ سب تمہارے نیک اعمال کا بدلہ ہے ۔ (تمہارے اعمالِ صالحہ کی وجہ سے ہے) ۔

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۴۴﴾

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؛ اور جنت والوں نے پکارا ۔ نِدا دی ۔ اَصْحٰبَ النَّارِ ؛ اہلِ دوزخ کو ۔ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا ؛ کہ ہم نے پالیا ۔ مَاوَعَدَنَا ؛ اُس چیز کا کہ وعدہ کیا تھا ہم سے ۔ رَبُّنَا ؛ ہمارے رَب نے ۔ حَقًّا ؛ برحق ۔ خدا کا وعدہ تو سچا نکلا ۔ فَهَلْ وَجَدْتُّمْ ؛ تو کیا تم نے بھی پالیا ۔ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ ؛ اُس چیز کو کہ تمہارے رَب نے وعدہ کیا تھا ۔ حَقًّا ؛ حق ۔ قَالُوْا نَعَمْ ؛ اہلِ دوزخ نے کہا یا کہیں گے ۔ ہاں ۔ فَاَذَّنَ ؛ پھر پکار کر کہہ دیا ۔ منادی کردی ۔ اطلاع دے دی ۔ مُؤَذِّنٌ ؛ پکارنے والا ۔ بَيْنَهُمْ ؛ اُن کے درمیان ۔ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ ؛ کہ خدا کی لعنت ہے ۔ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالموں پر ۔

واضح ہو کہ مستقبل کے واقعہ کو جو نہ ہوا ہے اور نہ ہو رہا ہے بلکہ آئندہ ہوگا ، اگر یقین دلانا مقصود ہوتا ہے تو ماضی کی شکل میں بیان کرتے ہیں جیسے نَادٰۤى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۔ اور اگر آنکھوں کے سامنے اُس نقشہ کو کھینچنا چاہتے ہیں تو حال کی صورت میں بیان کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اہلِ جنت نے اہلِ دوزخ کو نِدا دی (پکار کر کہہ دیا) کہ خدا نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا ہم نے اُس کو بالکل حق پایا ۔ اب بتاؤ کیا تم نے بھی اللہ کے وعدے کو حق پایا ۔ اہلِ دوزخ کو کہنا پڑے گا ، ہاں ! پھر اُن میں منادی کرنے والا منادی کردے گا (پکار کر کہہ دے گا) کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے (اُس کی پھٹکار ہے) ۔

وقف لازم

اَلَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

اَلَّذِيْنَ ؛ جو ۔ يَصُدُّوْنَ ؛ دوسروں کو روکتے ہیں ۔ بہکاتے ہیں ۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؛ اور اُس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں ۔ راستی پر برقرار رہنے نہیں دیتے ۔ اس میں تاویلاتِ بے جا کرتے ہیں ۔ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ ؛ اور وہ آخرت سے ۔ كَافِرُوْنَ ؛ منکر ہیں ۔ حق پوشی کرتے ہیں ۔ ہرگز نہیں مانتے ۔

ترجمہ :- جو دوسروں کو راہِ خدا سے روکتے ہیں اور (سیدھے راستے پر چلنے نہیں دیتے) اُس میں کجی پیدا کرتے ہیں (اور تاویلاتِ بے جا کرتے ہیں) اور وہ آخرت سے بالکل منکر ہیں ۔ (مرکر اُٹھنے اور جواب دہی کے قائل نہیں) ۔

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا ۢ بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۟ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ؛ اور اب دوزخیوں اور جنتیوں کے بیچ میں پردہ پڑ جائے گا کوئی کسی کو نہ دیکھ سکے گا ۔ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ ؛ اور اعراف پر بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے ۔ اَعْرَاف ۔ جمع عُرْف ؛ مُرغ کا تاج ۔ گھوڑے کی ایال ۔ بعض لوگ کہتے ہیں جنت دوزخ کے بیچ میں ایک اوسط درجے کی جگہ ہے ۔ وہاں کے لوگ نہ جنتیوں کی طرح عزت میں ہیں نہ دوزخیوں کی طرح ذِلّت میں ۔ ایک اُونچا ٹیلہ ہوگا ۔ جہاں سے وہ جنتیوں ، دوزخیوں دونوں کو دیکھ سکیں گے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اعراف سے مراد واقف کار لوگ ہیں جو اِن کو اُن کو دونوں کو جانتے ہیں ۔ یہ لوگ بڑے بلند مرتبہ ہوں گے ۔ دونوں کو دیکھیں گے اور ان سے گفتگو کریں گے ۔

يَعْرِفُوْنَ كُلًّا ؛ ہر فریق کو پہچانتے ہوں گے ، اُن کی معرفت رکھیں گے ۔ بِسِيْمٰهُمْ ؛ اُن کے آثار سے ، اُن کی پیشانیوں سے ۔ ان کی روشن پیشانیاں دیکھ کر کہہ اُٹھیں گے ، سمجھ جائیں گے ۔ وَنَادَوْا ؛ اور پکار کر کہیں گے ۔ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ؛ جنتیوں کو ۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر خدا کی بڑی سلامتی ہے ۔ بڑا فضل و کرم ہے ۔ وہ جنتیوں کو دیکھ کر سلام علیک کریں گے ۔ لَمْ يَدْخُلُوْهَا ؛ وہ ہنوز جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے ۔ وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ ؛ اور اُن کی جنت میں داخل ہونے کی اُمید ہوگی ۔ یعنی اعراف والوں کو جنتیوں کی صورت دیکھ کر اُمید پیدا ہوجائے گی کہ یہ ضرور جنت میں جائیں گے ۔ لہٰذا اعراف والوں نے جنت والوں کو مبارک باد دی ۔

ترجمہ :- اور اب دونوں کے (جنتیوں دوزخیوں کے) درمیان پردہ پڑ جائے گا (کوئی کسی کو نہ دیکھ سکے گا)۔
مگر اعراف پر چند لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اُن کے علامات و آثار سے اُن کو پہچانتے ہوں گے۔
اور وہ جنتیوں کو پکار کر کہیں گے سَلامٌ عَلَیْکُمْ ۔ ان (جنتیوں) کو ہنوز اُمید ہی ہوگی اور جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے (مگر اہلِ اعراف ان کو مبارک باد دیں گے خوش خبریاں سنائیں گے)۔

وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾ ٥ ع ٨ ١٢

وَاِذَاصُرِفَتْ ؛ اور جب پھیر دی جائیں گی ۔ اَبْصَارُهُمْ ؛ اہلِ اعراف کی نظریں ۔ اور جب اہلِ اعراف دیکھیں گے ۔ تِلْقَآءَ ؛ طرف ۔ اَصْحٰبِ النَّارِ ؛ جب اہلِ دوزخ کی طرف دیکھیں گے ۔ اُن پر نظر پڑ جائے گی ۔ قَالُوْا ؛ کہیں گے ۔ دُعا کریں گے ۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا ؛ اے ہمارے رَب! تو ہم کو نہ کر دے ۔ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالم لوگوں کے ساتھ ۔ یعنی ہم پر اُن کی طرح عذاب نہ کر ۔ ہم کو اُن کا ساتھی نہ بنا ۔ وہ جس حال میں مبتلا ہیں ہم کو مبتلا نہ کر ۔

ترجمہ :- اور جب اُن کی نظریں اہلِ دوزخ کی طرف پڑیں گی تو دُعا کریں گے (اور کہیں گے یَا رَبَّنَا) اے ہمارے رَب ہم کو ظالموں کا ساتھی نہ بنا (ہم کو ان سے الگ ہی رکھ)۔

وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ
قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

وَنَادٰی ؛ اور پکار کر کہیں گے ۔ نِدا دیں گے ۔ اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ ؛ اعراف والے ۔ رِجَالًا ؛ ان لوگوں کو (دوزخ والوں کو) ۔ یَعْرِفُوْنَهُمْ ؛ جن کو وہ پہچانتے تھے ۔ بِسِیْمٰهُمْ ؛ اُن کے آثار و علامات سے ۔ قَالُوْا ؛ کہا ۔ کہیں گے ۔ مَاۤ اَغْنٰی عَنْكُمْ ؛ تمہارے کام نہیں آیا ۔ تم کو نفع نہیں دیا ۔ تم کو غنی نہیں کر دیا ۔ مستغنی نہیں کر دیا ۔ جَمْعُكُمْ ؛ تمہاری جماعت ۔ تمہارا جتھا ۔ تمہاری قوم ۔ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ؛ اور تمہارا تکبّر کرنا ۔ تمہارا خود کو بڑا سمجھنا ۔

ترجمہ :- اور اعراف والے ان لوگوں کو (دوزخ والوں کو) پکاریں گے جن کو وہ اُن کے آثار اور علامتوں سے پہچانتے تھے اور کہیں گے کیا تم کو تمہاری قوم کام نہیں آئی اور کیا تم کو تمہارا تکبّر کرنا نفع نہیں دیا ۔

اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾

اَهٰـؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ ؛ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کی نسبت تم قسم کھایا کرتے تھے ۔ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ ؛ نہیں پہنچے گا ان کے پاس اللہ ۔ بِـرَحْمَةٍ ؛ رحمت کے ساتھ ۔ یعنی اللہ اُن پر کچھ رحمت نہ کرے گا ۔ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ ؛ اچھا ، اے فقرائے اسلام تم جنت میں داخل ہو ۔ لَا خَـوْفٌ عَلَيْـكُمْ ؛ تم پر کوئی خوف نہیں ہے ۔ تمہارا کوئی نقصان نہ ہوگا ۔ وَلَآ اَنْـتُمْ تَحْزَنُوْنَ ؛ اور نہ تم کو حزن و ملال ہوگا اور نہ تم کو کوئی رنج وغم ہوگا ۔

ترجمہ :- کیا یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسم کھا کھا کر کہتے تھے کہ اُن پر اللہ کچھ رحمت نہ کرے گا ۔ (غریب مسلمانوں کو فرمائے گا ، اچھا) اب تم جنت میں جاؤ ، تم کو کوئی ڈر نہیں (کوئی خوف نہیں) اور نہ تم کو حزن و ملال ہوگا ۔

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۰﴾

وَنَـادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ ؛ اور ندا کیا ، پکارا ، دوزخ والوں نے ۔ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ؛ جنت والوں کو ۔ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا ؛ کہ ہم پر ڈال دو ۔ کہ ہم پر بھی تمہارا کچھ فیض ہوجائے ۔ کچھ ہم کو بھی دے دو ۔ مِنَ الْمَـآءِ ؛ پانی سے ۔ اَوْمِمَّا رَزَقَـكُمُ اللّٰهُ ؛ یا جو کچھ تم کو اللہ نے دیا ہے اُس میں سے کچھ ۔ قَالُوْا ؛ اہلِ جنت کہیں گے جواب دیں گے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ نے ۔ حَرَّمَهُمَا ؛ ان کو حرام کردیا ہے ۔ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں پر ۔

ترجمہ :- اور دوزخی جنتیوں کو پکاریں گے ہم کو کچھ تھوڑا سا پانی دے دو یا تم کو اللہ نے جو کچھ دیا ہے اُس میں سے کچھ ہم کو بھی دے دو ۔ (جنتی جواب میں) کہیں گے اللہ نے ان کو کافروں پر حرام کردیا ہے ۔ (لہذا ہم کچھ بھی نہیں دے سکتے) ۔

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾

اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا ؛ وہ کافر جنھوں نے بنا لیا تھا ۔ دِيْنَهُمْ ؛ اپنے دین کو ۔ لَهْوًا وَّ لَعِبًا ؛ کھیل و تماشا ۔ وَغَرَّتْهُمْ ؛ اور اُن کو دھوکا دے دیا تھا ۔ فریب میں ڈال رکھا تھا ۔ اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ؛ دنیا کی زندگی نے ۔ فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ ؛ تو آج ہم بھی اُن کو بھول جائیں گے ۔ كَمَا نَسُوْا ؛ جس طرح انھوں نے بھلا دیا تھا ۔ لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ؛ اُن کے اس دن کے آنے کو ۔ وَمَا كَانُوْا ؛ اور جیسا کہ وہ تھے ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کو ، نشانیوں کو ۔ يَجْحَدُوْنَ ؛ انکار کرتے ، نہ مانتے ۔

ترجمہ :- (وہ کافر) جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا تھا اور دنیا کی زندگی نے اُن کو غرور اور دھوکہ میں ڈال دیا تھا ۔ پس آج ہم اُن کو اسی طرح بھول جائیں گے (اُن پر توجہ نہ کریں گے) جس طرح کہ انھوں نے آج کے روزِ (بد) کے آنے کو بھلا رکھا تھا اور جس طرح ہماری آیتوں سے وہ انکار کرتے تھے ۔

واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے نسیان کا لفظ مشاکلہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے ۔ کل تم ہم کو بھول گئے تھے ، قیامت کے آنے کو بھول گئے تھے ، آج ہم تم کو بھول جائیں گے ۔ یعنی تم پر توجہ نہ کریں گے ۔ رحمت نہ کریں گے ، عنایت نہ کریں گے ۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ نسیان اور بھولنے سے پاک ہے ۔ وہ سب سے باخبر ہے ۔

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ ؛ اور بے شک ہم اُن کے پاس ایک کتاب لائے ہیں ۔ اُن کو ایک کتاب دی ہے ۔ فَصَّلْنٰهُ ؛ ہم نے اُس کی تفصیل کی ہے ، واضح طور سے بیان کر دیا ۔ عَلٰى عِلْمٍ ؛ بڑی ہی خبرداری کے ساتھ ۔ هُدًى وَّرَحْمَةً ؛ ہدایت اور رحمت بنا کر ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان دار لوگوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے اُن کو ایک ایسی کتاب دی ہے ، نہایت باخبری کے ساتھ ہدایت اور رحمت بنا کر اُس کی تفصیل (اور توضیح) کی ہے (مگر) ایمان داروں کے لئے ۔ (جس کے دل میں ایمان ہی نہیں ، اُس کو کوئی چیز فائدہ نہیں دے سکتی) ۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ
مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ
غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع ۶ ۱۴

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ ؛ وہ انتظار نہیں کر رہے ہیں مگر اُس کے مقصد کے ظاہر ہونے کا ۔ آخر یہ لوگ کس بات کا انتظار کر رہے ہیں ۔ کیا اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اُس کے فرمودہ کا انجام ظاہر ہو جائے ، اُس کا مقصد کھل جائے ، اُس کے وعدے عملی صورت لے لیں ۔ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ ؛ جب وہ دن آ جائے گا کہ اُس کا مقصد ظاہر ہو جائے ، انجام معلوم ہو جائے ۔ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ ؛ تو وہ لوگ کہیں گے جو ۔ نَسُوْهُ ؛ اس کو بھول گئے تھے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ قَدْ جَآءَتْ ؛ بے شک آئے تھے ۔ رُسُلُ رَبِّنَا ؛ ہمارے رَب کے رسول ۔ بِالْحَقِّ ؛ سچی بات لے کر ۔ اُنھوں نے جو کچھ کہا تھا بالکل حق تھا ۔ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ ؛ اب ہمارا کوئی سفارشی ہے؟ ہمارے دیوتا ، ہمارے پیشوا کوئی ہے؟ ۔ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ ؛ کہ ہماری سفارش کریں ۔ دربارِ الٰہی میں ہماری طرف سے کوئی معروضہ کرے کہ ہم پر کچھ فضل و کرم ہو جائے ۔ اَوْ نُرَدُّ ؛ یا ہم دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں ، واپس کئے جائیں ۔ فَنَعْمَلَ ؛ کہ ہم عمل کریں ۔ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؛ بخلاف اُن کاموں کے کہ ہم اوّل کیا کرتے تھے ۔ اب تک ہم نے جو کِیا ، کِیا ۔ اگر دنیا میں واپس کئے جائیں گے تو آیندہ ہرگز ایسا نہ کریں گے ۔ قَدْ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ ؛ ان لوگوں نے اپنے کو بڑے خسارے میں ڈالا ، خود کو ستیاناس کر دیا ، تباہ و برباد کر دیا ۔ کیونکہ وقت پر کام نہ کیا ۔ وَضَلَّ عَنْهُمْ ؛ اور بے راہ ثابت ہوا اُن سے ۔ بے کار ہو گیا ۔ بے وقت ہو گیا ۔ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ؛ جو مَن گھڑت باتیں کیا کرتے تھے ۔ اُن کے سارے منصوبے اکارت گئے ۔

ترجمہ :- وہ انتظار نہیں کر رہے ہیں مگر اس بات کا کہ (اُس کا انجام دیکھ لیں) اُس کا مقصد پورا ہوتا دیکھ لیں ۔

جب اُس کے انجام کا وقت آ جائے گا تو وہ لوگ جو اُس سے پہلے اس کو (خدا کے فرمانے کو) بھول بیٹھے تھے کہیں گے ، ہمارے رَب کے پیغمبر جو دین اور احکام لائے تھے سب حق تھا (سچ تھا) اب ہمارا کوئی سفارشی ہے؟ جو ہماری سفارش کرے اور (دربارِ خداوندی میں ہماری طرف سے کچھ عرض معروض کرے؟) یا ہم دنیا میں دوبارہ بھیجے جائیں کہ اب تک جو کچھ کِیا اس کا خلاف کریں ۔ یہ لوگ بڑے خسارے اور نقصان میں پڑ گئے ہیں اور ان کے (سارے منسوبے اور) افترا پردازیاں اکارت گئیں (بے راہ اور بے محل ہو گئیں) ۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ۭ

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۭ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۵۴

اِنَّ رَبَّکُمْ ؛ صاحبو! تمہارا رب تو وہی ہے۔کون ؟ اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ؛ چھ دن میں ، ایک ہفتہ سے کم میں ۔ چھ قسم کے تغیرات کے بعد مثلاً اعیان ثابتہ یا معلوماتِ الٰہیہ یا حقایق اشیاء۔ ان پرحسب استعداد اسمائے الٰہی کی تجلّیؔ کُنْ فَیَکُوْنُ کے بعد عالمِ ارواحؔ پھر عالم مثالؔ کا پیدا ہونا ۔ پھر عالم شہادتؔ یا دنیا کا پیدا ہونا ۔ دنیا میں پہلے گیسؔ اور بخار کی حالت پھر مائع اور سیالؔ کی حالت ۔ پھر جماداتؔ کی حالت ۔ پھر نباتاتؔ ۔ حیوانؔ پھر انسانؔ ۔ یہ سب کچھ پیدا ہوجاتا ہے ۔ رَبّ العالمین کی حکومت تختِ سلطنت پر قائم ہوجاتی ہے ۔ اور پورا انتظامِ عالم مرتب ہوجاتا ہے ۔ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؛ پھرتختِ سلطنت پر قائم ہوگیا ۔ یعنی اُس کی سلطنت اور حکومت اور نظامِ دنیا قیام پذیر ہوا ۔

یاد رکھو ! عرشِ اعظم پر ، عالمِ مثال میں تجلیِ اعظم کے ہونے سے انکار نامناسب ہے ۔ مگر اللہ جل جلالہ عرش میں محدود نہیں ۔ عرش اُس کے دستِ قدرت میں ہے ۔ جدھر رُخ کرو اُسی طرف وجہ اللہ کی تجلی ہے ۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے ۔ اللہ ہم میں ہے ۔ ہمارے دلوں میں ہے ۔ وہ جیسے انفس میں ہے آفاق میں بھی ہے ۔ جگہ اس کو گھیر نہیں سکتی ۔ مکان اس کو احاطہ نہیں کرسکتا ۔ بہر حال وہ محیط ہے ۔ محاط نہیں ۔

یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؛ رات پر دن کی نورانی چادر اُڑھاتا ہے ۔ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا ؛ دن کے پیچھے رات بھی دوڑی چلی آتی ہے ۔ حَـثِـیْـث ۔ سریع ۔ دوڑتی ۔ جلدی کرتی یعنی اگر رات پر دن کا نور چھا جاتا ہے تو رات دن کو کب چھوڑتی ہے ۔ پیچھے پیچھے دوڑی چلی آتی ہے ۔ غرض کہ کبھی دن رہتا ہے تو کبھی رات رہتی ہے ۔ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؛ خدا نے آفتاب کو اور چاند کو پیدا کیا ہے جو مسخر ہیں تابع ہیں ، اُس کے حکم کے پابند ہیں ۔ مقدور نہیں کہ شمس وقمر اپنے معینہ وقت پر طلوع کرنے سے تاخیر کریں ۔ یا غروب کرنے سے تقدیم کریں ۔ زمینی چیزوں کا پوجنا تو سراسر نادانی ہے ۔ آسمانی چیزوں کو اپنا معبود سمجھنا کب حماقت نہیں ہے ۔ سب خدا کے تحتِ امر ہیں ۔ پابندِ حکم ہیں اس کے حکم سے کوئی سرتابی نہیں کرسکتا ۔ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؛ ہاں پیدا کرنا بھی اسی کا کام ہے اور پیدا ہونے کا حکم دینا بھی اُسی کا کام ہے ۔ عام طور سے عالمِ امر ، عالمِ ارواح و مثال کو کہتے ہیں ۔ اور عالمِ خلق دنیا کو جس میں تمام چیزیں رفتہ رفتہ تدریجی طور سے پیدا ہوتی ہیں ۔ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ جب تمام چیزیں اُس کے اِرادے پر چلتی ہیں ، اس کی قدرت کے سارے کرشمے ہیں تو بے شک اللہ برکت والا ہے جو تمام جہانوں کی پرورش کرنے والا ہے ۔ تبارک اللہ ۔ ہم کو اللہ مبارک ۔ تم کو ماسوا اللہ مبارک ۔

منظور منظور اے اہلِ دنیا ÷ اللہ میرا باقی تمہارا (حسرت صدیقی)

ترجمہ :- (لوگو! اے خدا کے بندو!) تمہارا رب تو وہی ہے جس نے چھ دن (یعنی ایک ہفتہ سے کم) میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کردیا پھر عرش (حکومت پر ، تختِ سلطنت) پر جلوہ گر ہوا ۔ رات پر دن کا نور چھا جاتا ہے تو وہ بھی (رات بھی دن کو کب چھوڑتی ہے) پیچھے پیچھے دوڑی چلی آتی ہے (رات دن کے اصل سبب)

سورج ، چاند اور ستاروں کو اپنے تحتِ حکم (اور پابندِ فرمان) اور مسخر بنا رکھا ہے ۔ ہاں ! پیدا کرنا بھی اُسی کا کام ہے اور حکم دینا بھی اُسی کا کام ہے ۔ مبارک ہے اللہ رَب العالمین ، (برکت والا ہے ، سب کا پرورش کرنے والا) ۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۵۵

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ ؛ لوگوتم اپنے رَب کو پکارو ۔ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؛ تضرع وزاری سے نہایت عاجزی سے ، اور خفیہ و آہستگی سے ۔ اِنَّهٗ ؛ بے شک وہ ۔ لَا يُحِبُّ ؛ محبوب نہیں رکھتا ۔ پسند نہیں کرتا ۔ اَلْمُعْتَدِيْنَ ؛ تعدی کرنے والوں کو ، حد سے تجاوز کرنے والوں کو ۔

ترجمہ :- خدا کو عاجزی سے پوشیدہ طور پر پکارو (گڑ گڑا کر دُعا کرو)۔ بے شک وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۶

وَلَا تُفْسِدُوْا ؛ اور شر و فساد مت مچاؤ ۔ خرابی نہ پیدا کرو ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ روئے زمین پر ۔ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؛ اُس کی اصلاح کے بعد ۔ اُس کی درستی کے بعد ۔ وَادْعُوْهُ ؛ اور اس سے دُعا کرو ۔ اُس کو پکارو ۔ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؛ خدا سے کچھ ڈرو کچھ اُمید رکھو ۔ اپنی غلطیوں اور کمزوریوں سے ڈرو اور خوف کرتے رہو ۔ اور اُس کے فضل و کرم سے اُمید کرو ۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؛ بے شک اللہ کی رحمت ۔ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ نیک کام کرنے والوں سے قریب ہے ۔

ترجمہ :- اور زمین میں شر و فساد نہ پھیلاؤ اس کی اصلاح کے بعد اور کچھ خوف سے کچھ اُمید سے (خدا سے دُعا کرو) اس کو پکارو ۔ بے شک اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں سے قریب ہے ۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاۗءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۵۷

وَهُوَ الَّذِيْ ؛ اور وہی تو ہے جو ۔ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ ؛مون سون کو، موسمی ہواؤں کو بھیجتا ہے ۔ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؛ اپنی رحمت سے خوش کرنے کے لئے ۔ بارش سے دنیا جہاں کو سرسبز کرنے کے لئے ۔ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا ؛ یہاں تک کہ جب مون سون اُٹھا لاتی ہے بھاری ابروں کو ۔ سحاب اسمِ جنس ہے ۔ سَحَابَةٌ واحد ہے ۔ ثِقَالًا ؛ ثَقِيل کی جمع ہے ۔ بھاری ۔ سُقْنٰهُ ؛ ہم ان کو ہانکتے ہیں ۔ روانہ کرتے ہیں ۔ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ ؛ مُردہ زمین کے لئے ۔ اُس زمین کے لئے جس میں نہ گھاس ہے نہ پتی ۔ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ ؛ تو ہم اُس ابر سے پانی اُتارتے ہیں ، برساتے ہیں ۔ سَحَابْ جنس ہونے کی وجہ سے واحد بھی مستعمل ہوسکتا ہے ۔ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ؛ پھر ہم اُس پانی سے نکالتے ہیں ۔ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؛ ہر قسم کے پھل ، میوے ۔ لوگو غور کرو! كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى ؛ اسی طرح ہم مُردوں کو بھی نکالیں گے ۔ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ؛ تا کہ تم نصیحت پکڑو ۔ تمہاری یاد دہانی ہوجائے ۔

ترجمہ :- اور وہی تو ہے (اللہ تو وہ ہے) جو مون سون ہواؤں کو بھیجتا ہے اپنی رحمت سے تا کہ اس سے تم کو خوش و خرم کردے ۔ یہاں تک کہ جب ہوائیں بھاری ابروں کو اُٹھا لاتی ہیں تو ہم اس کو مُردہ زمین کی طرف ہانک دیتے ہیں پھر ہم اس میں سے پانی برسا دیتے ہیں اور اُس سے ہر قسم کے میوے پیدا کرتے ہیں ۔ (لوگو!) ہم اسی طرح مُردوں کو بھی نکالیں گے ۔ (دوبارہ پیدا کردیں گے) تا کہ تمہاری یاد دہانی ہوجائے ۔

ع۵ ۷ ۱۴ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝۵۸

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ ؛ اور اچھی زمین ۔ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ ؛ اُس سے نباتات اُگتے ، درخت پیدا ہوتے ہیں ، سبزہ اُگتا ہے ۔ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؛ اُس کے رَب کے حکم سے ۔ بحکمِ خدا ۔ وَالَّذِيْ خَبُثَ ؛ اور جو زمین اچھی نہیں ہوتی ، گندہ ہوتی ہے ۔ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؛ اُس سے نہیں نکلتا مگر حقیر ہی ، کمتر ہی ۔ كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح ۔ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ؛ ہم آیتوں کو پلٹا پلٹا کر بیان کرتے ہیں ، مختلف طور سے سمجھاتے ہیں ۔ مگر کن کو؟ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ؛ اس قوم کے لئے جو شکر ادا کرتی ہے ۔

ترجمہ :- اور اچھی زمین سے بہ حکمِ خدا نباتات اُگتے ہیں اور جو زمین اچھی نہیں ہوتی اس سے سوائے حقیر (و ذلیل) چیز کے کچھ نہیں نکلتا ۔ اسی طرح ہم آیتوں (اور نشانیوں) کو پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں ۔ (کن کے لئے ؟) شکر گزار بندوں کے لئے ۔

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖ فَقَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ ؕ اِنِّىۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۵۹﴾

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا ؛ تحقیق کہ ہم نے بھیجا نوح کو ۔ اِلٰی قَوْمِهٖ ؛ اُن کی قوم کی طرف ۔ فَقَالَ ؛ پھر نوح نے کہا ۔ یَاقَوْمِ ؛ اے میری قوم ۔ اُعْبُدُوا اللّٰهَ ؛تم اللہ کی بندگی کرو ۔ مَالَكُمْ ؛نہیں ہے تمہارے لئے ۔ مِنْ اِلٰهٍ ؛کوئی معبود ۔ غَیْرُهٗ ؛ اُس کے سوا ۔ اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْكُمْ ؛ مجھے تمہارے متعلق خوف ہے ۔ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ؛عظیم الشان دن کے عذاب سے ۔ یَوْمٌ عَظِیْمٌ ؛ بڑا دن ، یومِ قیامت ۔

ترجمہ :- تحقیق کہ ہم نے نوح کو اُن کی قوم کی طرف (پیغمبر بناکر) بھیجا ۔ پھر (نوح نے) کہا اے میری قوم ! تم اللہ کی بندگی کرو ، اُس کے سوا تمہارا دوسرا کوئی معبود نہیں ۔ (اگر تم نہ مانوگے تو) مجھے تمہارے متعلق قیامت کے دن کا خوف لگا ہوا ہے ۔

قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰٮكَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۶۰﴾

قَالَ الْمَلَاُ ؛ سرداروں نے کہا ۔ مِنْ قَوْمِهٖ ؛ ان کی قوم میں کے ۔ اِنَّا لَنَرٰكَ ؛ بے شک ہم تم کو دیکھتے ہیں ۔ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ؛ واضح اور صریح گمراہی میں ۔ کیا وہمی اور بے سروپا باتیں کہہ رہے ہو ۔

ترجمہ :- ان کی قوم کے سرداروں نے کہا ہم تم کو دیکھ رہے ہیں کہ بالکل بے راہی میں پڑے ہوئے ہو ۔

قَالَ يٰقَوۡمِ لَيۡسَ بِىۡ ضَلٰلَةٌ وَّلٰـكِنِّىۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۶۱﴾

قَالَ یٰقَوْمِ ؛ نوح نے کہا اے میری قوم ۔ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ ؛نہیں ہے مجھ میں گمراہی ۔ میں بہک رہا نہیں ہوں ۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں حق ہے ۔ وَلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ ؛مگر میں تو رسول ہوں ۔ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛رَب العالمین کی طرف سے

ترجمہ :- (نوح نے) کہا : لوگو ! میں بے راہ نہیں ہوں (بہکا ہوا نہیں ہوں) مگر میں تو رَبُّ العالمین کا رسول ہوں ۔

اُبَلِّغُكُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّىۡ وَاَنۡصَحُ لَـكُمۡ وَاَعۡلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۲﴾

اُبَـلِّغُـكُمْ ؛ میں تم کو پہنچاتا ہوں ۔تبلیغ کرتا ہوں ۔ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ ؛ میرے خدا کے پیغام ۔ میں خدا کی رسالت کی تبلیغ کرتا ہوں ۔ وَاَنْصَحُ لَـكُمْ ؛ اورتمہاری خیر خواہی کرتا ہوں ۔تمہارا بھلا چاہتا ہوں ۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں ۔ وَاَعْلَمُ ؛اور میں علم رکھتا ہوں ۔ جانتا ہوں ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛خدا کی طرف سے ۔ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ؛جس کوتم نہیں جانتے ۔جس کا تم کوعلم نہیں ۔

ترجمہ :- میں خدا کی رسالت کی تبلیغ کرتا ہوں (اُس کے پیغام پہنچاتا ہوں) اور (میں تمہارا خیر خواہ ہوں) میں تم کونصیحت کرتا ہوں اور خدا کے پاس کی ایسی باتیں جانتا ہوں جن کوتم نہیں جانتے ۔

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

اَوَعَجِبْتُمْ ؛ کیاتم کوتعجب ہورہا ہے ۔کیا تم کواچنبھا معلوم ہورہا ہے ۔ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ ؛ کہ تمہارے پاس یاد دہانی آ گئی ۔نصیحت پہنچ گئی ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رَب کے پاس سے ،اُس کی طرف سے ۔ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ ؛تمہیں میں کے ایک آدمی پر ۔ پیغامبر کوئی فرشتہ نہیں ہوا ۔ ہوا تو تم ہی میں کا ایک آدمی ۔ لِيُنْذِرَكُمْ ؛ تاکہ تم کو متنبہ کردے ۔خبردار کردے ۔ خوفناک باتوں کی اطلاع دے دے ۔ وَلِتَتَّقُوْا ؛ اورتاکہ تم تقویٰ اختیار کرو ،متقی پرہیزگار بن جاؤ ۔ وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؛ اورتاکہ تم پر رحم ہوسکے ۔

ترجمہ :- (لوگو!) کیاتم کواس بات سے تعجب ہورہا ہے کہ خدا کے پاس سے تمہارے لئے یاد دہانی (اورنصیحت) پہنچی تو تمہارے ہی (جیسے) ایک آدمی پر ، تاکہ وہ تم کومتنبہ کردے کہ (تم کوخوابِ غفلت سے جگادے ۔ اورتم اُس کے احکام پرعمل کرکے) متقی و پرہیزگار بنو اورتاکہ تم پر رحم ہوسکے ۔ (اللہ کے رحم کے لائق بنو) ۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾

ع ۸ ۱۵

فَكَذَّبُوْهُ ؛ پھرلوگوں نے اُن کی تکذیب کی ۔ اُن کوجھٹلایا ۔ اُن کو نہ مانا ۔ فَاَنْجَيْنٰهُ ؛ پھر ہم نے اُن کونجات دی ۔ اُن کو بچالیا ۔ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ ؛ اور ہم نے اُن کو بھی بچا لیا جواُن کے ساتھ کشتیِ نوح میں تھے ۔ وَاَغْرَقْنَا ؛ اور ہم نے ڈبودیا ،غرق کردیا ۔ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا ؛ انھیں جن لوگوں نے تکذیب کی تھی ، نہ مانا تھا ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کو ۔ ہمارے احکام کو ۔ ہماری نشانیوں کو ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا ؛ کیونکہ وہ تھے ۔ قَوْمًا عَمِيْنَ ؛ دل کے اندھے ۔ نادان ۔ گمراہ لوگ ۔

ترجمہ :- پھر لوگوں نے اُن کی تکذیب کی ۔ اور ہم نے اُن کو اور اُن لوگوں کو جو اُن کے ساتھ کشتیِ (نوح) میں بیٹھے تھے ، بچالیا ۔ اور ہم نے ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے غرق کردیا ، کیونکہ وہ اندھی (نادان) قوم تھی ۔

تاریخی حالات سے واقف ہونے سے انسان عبرت لیتا ہے ۔ انسان اپنے آپ کا گذشتہ اقوام سے مقابلہ کرتا ہے تاکہ گذشتہ لوگوں کی تباہی کے جو اسباب ہوئے ہیں اُن سے خود کو بچائے ۔ اس سے پہلے نوح علیہ السلام کا قصّہ آیا تھا اور اُن کی قوم نے اُن کو نہ مانا ، اس کا انجام کیا ہوا ۔ اسی سلسلہ میں ھود علیہ السلام کا قصّہ بیان فرماتا ہے ۔

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۶۵

وَاِلٰی عَادٍ ؛ اللہ تعالیٰ نے عاد کی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ۔ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؛ اُن ہی کے بھائی ہود کو یعنی ان ہی کے خاندان سے ہود علیہ السلام کو ۔ اُن کی تعلیم کیا تھی ؟ قَالَ ؛ ہود نے کہا ۔ يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ۔ اُعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ اللہ کی بندگی کرو ۔ اس کی عبادت کرو ۔ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؛ اس کے سوا تمہارا اور کوئی معبود نہیں ۔ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ؛ پھر کیوں نہیں تم تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرتے ۔

ترجمہ :- اور (ہم نے قوم) عاد کی طرف اُن ہی کے خاندان میں کے ، ہود کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا ۔ اُنھوں نے کہا اے میری قوم ! اللہ کی (بندگی اور) عبادت کرو ۔ تمہارا اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ کیا تم تقویٰ اختیار نہ کرو گے ؟ (اور اسی طرح شرک و کفر اور نافرمانی میں مبتلا رہو گے ؟) ۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۶۶

قَالَ الْمَلَاُ ؛ ہودؑ کی قوم کے سرداروں نے کہا ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جو کفر کیا کرتے تھے ۔ مِنْ قَوْمِهٖۤ ؛ ہود کی قوم میں سے ۔ اِنَّا لَنَرٰىكَ ؛ بے شک ہم تم کو دیکھتے ہیں ، سمجھتے ہیں ۔ فِيْ سَفَاهَةٍ ؛ سبک سری اور احمقی میں ۔ وَاِنَّا لَنَظُنُّكَ ؛ اور ہم تم کو سمجھتے ہیں ۔ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ؛ جھوٹوں میں سے ۔

ترجمہ :- ان کی (ہودؑ کی) قوم میں کے کافر سرداروں نے کہا : بے شک ہم تم کو سُبک سری میں دیکھتے ہیں (تم جتنی باتیں کرتے ہو ، سب حماقت پر مبنی ہیں) اور ہم تم کو بالکل جھوٹا سمجھتے ہیں ۔

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۷

قَالَ ؛ ہود نے کہا ۔ یٰـقَوْمِ ؛ اے میری قوم ۔ لَیْـسَ بِیْ سَفَاهَةٌ ؛ میں احمق نہیں ہوں ۔ نادان نہیں ہوں ۔ مجھ میں کون سی بات بے وقوفی کی ہے ۔ مجھ میں کسی قسم کی سُبک سری نہیں ہے ۔ وَلٰـكِنِّیْ ؛ اور لیکن میں ۔ مگر میں ۔ رَسُوْلٌ ؛ پیغمبر ہوں ۔ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ رب العالمین کی طرف سے ۔ پروردگارِ عالم کی جانب سے ۔

ترجمہ :- (ہودؑ نے) کہا اے میری قوم ! (مجھ میں بے وقوفی کی کون سی بات ہے) میں ہرگز احمق نہیں ہوں ، مگر میں تو ربّ العالمین کی طرف سے پیغمبر (بنا کر بھیجا گیا) ہوں ۔

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ ؛ میں تم کو میرے رَب کے پیغام پہنچاتا ہوں ۔ وَاَنَا لَكُمْ ؛ اور میں تمہارے لئے ۔ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ؛ خیر خواہ ہوں ، امانت دار ہوں ۔ میں تمہاری بھلائی چاہتا ہوں اور جو کچھ کہہ رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں ۔

ترجمہ :- میں تم کو میرے رَب کے پیغام پہنچا رہا ہوں ۔ اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں ۔

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّزَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾

اَوَعَجِبْتُمْ ؛ کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو ۔ کیا تم کو یہ بات عجیب وغریب معلوم ہوتی ہے ۔ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ ؛ کہ تمہارے پاس یاد دہانی آ گئی ہے ، نصیحت آ گئی ہے ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رَب کی طرف سے ۔ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ ؛ تمہیں میں کے ایک آدمی کے پاس ۔ لِیُنْذِرَكُمْ ؛ کہ تم کو متنبہ کرے ۔ ڈر کی بات بتادے ۔ اس بات کی خبر کردے جس سے تم کو نقصان پہنچ رہا ہے ۔ وَاذْكُرُوْا ؛ اور ذرا یاد کرو ۔ اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ ؛ جب کہ تم کو جانشین ، قائم مقام اور خلیفے بنا دیا ۔ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ ؛ نوح کی قوم کے بعد ۔ وَزَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ بَصْۜطَةً ؛ اور تم کو پیدائش کے لحاظ سے کشادگی عطا کی ۔ یعنی تم اُونچے پورے ہو ۔ تمہارا تن و توش اچھا ہے ۔ دوسروں سے توانا ہو ۔ بَصْطَةً کے املا میں صـاد ہے مگر اس پر ایک چھوٹا سا سین لکھا ہوا ہے ۔ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حفص کی روایت میں س ہے ۔ ابوبکر شعبہ کے پاس ص ہے ۔ یہ دونوں صاحب عاصمؒ کوفی کے شاگرد ہیں ۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ بھی عاصمؒ کے شاگرد ہیں ۔ فَاذْكُرُوْا اٰلَآءَ اللّٰهِ ؛ اٰلآءَ کے دو معنٰی ہیں ، ایک احسان اور دوسرا قدرت ۔ لہٰذا تم اللہ کے احسانات کو یاد کرو ، اُن کا خیال کرو ، اُن کو اپنے دھیان میں رکھو ۔ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؛ تاکہ تم فلاح پاؤ اور تمہاری زندگی کامیابی سے گزرے ۔

ترجمہ :- (ہود علیہ السلام نے) کہا کیا تم کو اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ (پیغمبری اور) یاد دہانی تمہارے رَبّ کے پاس سے تمہیں میں کے ایک آدمی پر اُتری کہ تمہیں متنبہ کرے ۔ لہذا تم اس (احسان) کا خیال کرو کہ تم کو قومِ نوح کے بعد جانشین کیا ۔ اور پیدائش میں بھی (اور تن و توش میں بھی) تم کو قوی تر بنایا ہے ۔ لہذا لوگو ! اللہ کے احسانات کو یاد کرو ۔ (اس کی طرف توجہ کرو) تاکہ تم فلاح پاؤ (تم کو کامیابی نصیب ہو) ۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۷۰

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا ؛ قومِ ہود نے کہا کیا تم اس لئے ہمارے پاس آئے ہو ۔ لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ ؛ کہ ہم صرف ایک خدا کی بندگی کریں ، اس کی عبادت کریں ۔ وَنَذَرَ ؛ اور چھوڑ دیں ۔ مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ؛ اُن بتوں کو جن کی پوجا ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے ۔ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ ؛ تو اب ہمارے پاس وہ عذاب لاؤ جس کا وعدہ کیا کرتے ہو ۔ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ۔

ترجمہ :- (ہود کی قوم نے کہا) کیا تم ہمارے پاس صرف اس لئے آئے ہو کہ ہم صرف ایک خدا کی پوجا کریں اور اُن (سارے بتوں) کو چھوڑ دیں جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ۔ تم ہمیشہ عذاب کا وعدہ کیا کرتے ہو تو اب وہ عذاب لاؤ اگر تم سچے ہو ۔

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ فِيْٓ اَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝۷۱

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ ؛ ہود نے کہا اب تم پر آ گیا ہے ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رَب کی طرف سے ۔ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ؛ عذاب اور غضبِ خدا ۔ اَتُجَادِلُوْنَنِيْ ؛ کیا تم مجھ سے جنگ و جدل کرتے ہو ، لڑتے جھگڑتے ہو ۔ فِيْٓ اَسْمَآءٍ ؛ ایسے ناموں میں ۔ سَمَّيْتُمُوْهَآ ؛ جس کو تم نے موسوم کیا ہے ، نام رکھ لئے ۔ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ ؛ تم اور تمہارے باپ دادا نے ۔ مَا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا ؛ نہیں نازل کی اللہ نے ان کے متعلق ۔ مِنْ سُلْطٰنٍ ؛ کوئی سند ، کوئی غلبہ ۔ تم بے معنیٰ مہمل ناموں کے متعلق جن کا نہ ٹھاؤ ہے نہ ٹھکانہ ، جن کا اسم بلامسمّٰی ہے ، اُن کے متعلق مجھ سے لڑتے ہو ۔ فَانْتَظِرُوْٓا ؛ اب تم انتظار کرو ۔ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؛ میں بھی تمہارے ساتھ ۔ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ؛ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ۔

ترجمہ :- (ہودؑ نے) کہا ، اب تم پر تمہارے رَب کے پاس سے عذاب اور غضب آ چکا ۔ تم مجھ سے ایسے ناموں کے متعلق جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے اپنے سے رکھ لیا ہے اور خدا کے پاس سے اس کی کوئی سند نہیں ، لڑتے جھگڑتے ہو ۔ اچھا اب تم بھی انتظار کرو ۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ۔ (کیونکہ عنقریب عذاب آنے والا ہے) ۔

فَاَنْجَیْنٰهُ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۲﴾ ع ۹ ۸/۱۶

فَاَنْجَیْنٰهُ ؛ پھر ہم نے ہود کو بچالیا ، ان کو نجات دی ۔ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ ؛ اور اُن لوگوں کو بھی جو اُن کے ساتھ تھے ۔ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ؛ ہماری رحمت سے ۔ وَقَطَعْنَا ؛ اور ہم نے کاٹ دی ۔ دَابِرَ الَّذِیْنَ ؛ اُن لوگوں کی جڑ پیڑ ۔ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؛ جنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ۔ وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ؛ اور وہ ایماندار نہ تھے ، ماننے اور یقین کرنے والے نہ تھے ۔

ترجمہ :- پس ہم نے اپنی رحمت سے ان کو (ہود کو) اور اُن کے ساتھیوں کو بچا لیا (نجات دے دی) ۔ اور جو لوگ (ہماری نشانیوں کو مانتے نہ تھے) ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے اُن کی جڑ پیڑ کاٹ ڈالی ۔ اور وہ ایماندار نہ تھے (ماننے اور یقین کرنے والے نہ تھے) ۔

صاحبو ! اہلِ دنیا کی یہی حالت ہے کہ دین داروں کو ، نصیحت کرنے والوں کو ہمیشہ احمق اور مجنون سمجھتے ہیں ۔ خدائے تعالیٰ کچھ ڈھیل دیتا ہے ، وہ اِترا جاتے ہیں ۔ آخر عذاب آ جاتا ہے اور وہ قوم تباہ و برباد ہو جاتی ہے ۔

صاحبو ! موجودہ حالت پر غور کرو کہ کیا لوگ خدا کو بھول نہیں بیٹھے ۔ کیا قِسم قِسم کی بُت پرستی میں مشغول نہیں ۔ کوئی آدمیوں کے شیطانوں کو مانتا ہے تو کوئی ارواحِ خبیثہ کو ۔ ان کا بھی وہی نتیجہ ہوگا جو اب تک ہوتا رہا ہے ۔ خدائے تعالیٰ عبرت دلانے کے لئے مختلف زمانے کے تاریخی حالات بیان فرماتا ہے تاکہ تم عبرت لو ، اپنی حالت دُرست کرو ۔ اس جنگِ عظیم میں تمہاری خود پسندی اور نفسانیت کی وجہ سے لاکھوں نہیں کروڑوں آدمی مارے جا چکے ہیں اور ابھی اصلاح کی کوئی صورت نہیں ۔ کیا تم اس آیت کے مصداق بننا چاہتے ہو ۔ (وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ) ۔

خدایا جس طرح تو نے ہود علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچالیا ہے ہم کو بھی بچالے ۔

خدا کو بھولنا عذاب کا مستحق بناتا ہے

وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَیِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰیَةً فَذَرُوْهَا

تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾

وَاِلٰى ثَمُوْدَ ؛ اور ہم نے بھیجا قومِ ثمود کی طرف ۔ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ؛ ثمود کے بھائی صالح کو ۔ یعنی صالح علیہ السلام ثمود کے ہی خاندان سے تھے ۔ قَالَ يٰقَوْمِ ؛ صالح علیہ السلام نے کہا اے میری قوم ! اُعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ اللہ کی بندگی کرو ، اس کی عبادت کرو ۔ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؛ نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود سوائے اُس کے ۔ قَدْجَآءَتْكُمْ ؛ تحقیق تمہارے پاس آ چکی ہے ۔ بَيِّنَةٌ ؛ واضح دلیل ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رَب کی طرف سے ۔ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ ؛ یہ خدا کی اونٹنی ہے ۔ آسمان زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ، اونٹنی بھی خدا کی ہے ۔ مگر یہ اضافت تشریفی ہے ۔ جیسے کعبۃ اللہ ، بیت اللہ ۔ لَكُمْ اٰيَةً ؛ تمہارے لئے نشانی بنا کر ۔ هٰذِهٖ اسم اشارہ ایک فعلی معنٰی پر مستعمل ہے ۔ لہذا وہ اٰيَةً کو نصب دے رہا ہے ۔ فَذَرُوْهَا ؛ پھر اُس اونٹنی کو چھوڑ دو ۔ وَذَرَ ۔ يَذَرُ ۔ چھوڑنا ۔ تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ ؛ جوابِ امر کی وجہ سے جزم آیا ہے ۔ کھائے خدا کی زمین میں ۔ وَلَا تَمَسُّوْهَا ؛ اور نہ اس کو چھیڑو نہ ہاتھ لگاؤ ۔ بِسُوْٓءٍ ؛ برائی کے ساتھ ۔ فَيَاْخُذَكُمْ ؛ کہ تم کو پکڑ لے ، لے لے ، تم پر آ پڑے ۔ جوابِ نہی ہے اس لئے منصوب ہے ۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ دردناک عذاب ۔

ترجمہ :- اور (ہم نے قوم) ثمود کی طرف اُنھیں کے بھائی صالح کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا ۔ (صالح علیہ اسلام نے کہا) اے میری قوم تم خدا کی عبادت اور بندگی کرو ۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ۔ تمہارے پاس تمہارے رَب کے پاس سے (واضح حجت اور) معجزہ آ چکا ہے ۔ یہ خدا کی اونٹنی ہے ۔ تمہارے لئے نشانی (اور معجزہ) ہے ۔ اسے خدا کی زمین میں چرنے دو اور اُس کو کسی طرح سے تکلیف نہ پہنچاؤ کہ تم پر عذابِ الیم آ جائے ۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۷۴﴾

وَاذْكُرُوْا ؛ ذرا یاد کرو ، توجہ کرو ، غور و فکر کرو ۔ اِذْجَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ ؛ جب کہ تم کو قائم مقام اور جانشین بنا دیا ۔ مِنْ بَعْدِ عَادٍ ؛ قومِ عاد کے بعد ۔ وَبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ ؛ اور تم کو زمین میں بسایا ۔ تَتَّخِذُوْنَ ؛ بنا لیتے ہو ۔ مِنْ سُهُوْلِهَا ؛ اس زمین کے نرم اور ہموار حصّے سے ۔ قُصُوْرًا ؛ بڑے بڑے گھر ۔ وَّتَنْحِتُوْنَ ؛ اور تراشتے ہو ۔ کھودتے ہو ۔ اَلْجِبَالَ ؛ پہاڑوں کو ۔ بُيُوْتًا ؛ گھر ۔ شب باشی کی جگہ ۔ فَاذْكُرُوْا ؛ پھر یاد کرو ۔ اٰلَآءَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے احسانات کو ، اُس کے آثارِ قدرت کو ، اُس کی عظمت کو ۔ اٰلآ کی جمع ہے اَلْيَا ۔ دنبہ کی دُم ۔ وَلَا تَعْثَوْا ؛ اور نہ پھرو ، اور نہ فساد کرو ۔ عَثَا ، يَعْثُو ۔ عُثُوًّا ۔

مثل نَصَرَ ، عَثِيَ ۔ يَعْثَى مثل سَمِعَ ، عَثَى ۔ يَعْثِي مثل ضَرَبَ ، عُثِيًّا وَعِثِيًّا وَعَثَيَانًا ۔فساد کیا۔تکبّر کیا۔کفر کیا۔
فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ مُفْسِدِيْنَ ؛فساد کرنے والے ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ تم کو (قوم) عاد کے بعد (اُن کا) قائم مقام بنادیا اور تم کو زمین میں بسایا ۔
تم اُس کی نرم زمین سے (بڑے بڑے گھر) محل بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے ہو ۔
پس تم اللہ کی قدرت (اللہ کے احسان کو) یاد کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو ۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ
اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾

قَالَ ؛ کہا ۔ اَلْمَلَاُ ؛ جماعت ۔ اشراف ۔ باہم مشورت کرنا ۔ اَلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا ؛ جو تکبّر کرتے تھے ۔خود کو بڑا سمجھتے تھے ۔ مِنْ قَوْمِهٖ ؛ ان کی قوم میں سے ۔ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا ؛ اُن لوگوں کو جو ضعیف سمجھے جاتے تھے ۔غریبوں کو ۔ لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ ؛ اُن میں سے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے تھے یعنی ایمان داروں کو ۔ اَتَعْلَمُوْنَ ؛ کیا تم کو معلوم ہے ، کیا تم جانتے ہو ۔ اَنَّ صٰلِحًا ؛ کہ صالح ۔ مُرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؛ اُس کے رَب کے پاس کا فرستادہ ، رسول ، پیغمبر ہے ۔ قَالُوْا ؛ ایمانداروں نے کہا ۔ اِنَّا ؛ بے شک ہم ۔ بِمَآ اُرْسِلَ بِهٖ ؛ جس چیز کے ساتھ وہ بھیجے گئے ہیں ۔ مُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان و یقین رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اُن کی قوم میں سے متکبّر مالداروں نے کہا ، اُن لوگوں کو جو غریب اور ایمان دار تھے ، کیا تم
صالح کو ان کے رَب کے پاس سے فرستادہ (رسول) سمجھتے ہو ۔ ایمانداروں نے کہا وہ جس
(دین اور احکام) کے ساتھ بھیجے گئے ہیں ہم اُن سب پر ایمان رکھتے ہیں (یقین رکھتے ہیں ۔ وہ سچے
اُن کا دین سچا) ۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا ؛ متکبرین نے کہا ۔ اِنَّا بِالَّذِيْ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؛ بے شک تم جس پر ایمان لائے ہو ۔ كٰفِرُوْنَ ؛ ہم اس کو نہیں مانتے ۔ ہم کو اس سے انکار ہے ۔

ترجمہ :- متکبروں نے کہا بے شک ہم تو اُس (دین) کو نہیں مانتے جس پر تمہارا ایمان ہے ۔

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ ؛ پھر اُنھوں نے (صالح علیہ السلام کی) اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں ۔ وَعَتَوْا ؛ اور سرکشی کی ۔ عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ ؛ اپنے رَب کے حکم سے ۔ وَقَالُوْا ؛ اور ان سرکشوں نے کہا ۔ یٰصٰلِحُ ائْتِنَا ؛ اے صالح ہم پرلا ۔ اِیْتِنَا کے معنٰی ہیں ہمارے پاس آ ۔ بِ کی وجہ سے لا یعنی لے آ کے معنٰی پیدا ہوئے ۔ اس لفظ سے شروع کریں ، ابتدا کریں تو اِیْتِنَا ہوجاتا ہے یعنی دوسرا ہمزہ ی سے بدل جاتا ہے ۔ بِمَا تَعِدُنَا ؛ اس کے عذاب کا جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے ۔ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ؛ اگر ہے تو پیغمبروں میں سے ۔

ترجمہ :- پھر انھوں نے (اُن نادانوں نے صالح علیہ السلام کی) اونٹنی کے پیر کاٹ دیے اور اپنے رَب کے (اللہ کے) حکم سے سرکشی کی اور کہہ دیا اے صالح اگر تو پیغمبروں میں سے ہے تو اس عذاب کو لا جس کا تو وعدہ کرتا ہے ۔

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۷۸﴾

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ ؛ پس زلزلے اور بھونچال نے اُن کو آدبایا ۔ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ ؛ پھر وہ ہوگئے اپنے گھروں میں ۔ جٰثِمِيْنَ ؛ بے حس وحرکت پڑے ہوئے ، اوندھے منہ گرے ہوئے ۔

ترجمہ :- پس زلزلہ نے اُن کو آگھیرا ، وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ پڑے تھے ۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿۷۹﴾

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ ؛ پس صالح اُن کے پاس سے مڑے ۔ وَقَالَ يٰقَوْمِ ؛ اور کہا اے میری قوم ۔ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ ؛ میں نے تم کو پہنچا دیا ۔ رِسَالَةَ رَبِّيْ ؛ اپنے رَب کا پیغام ۔ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ؛ اور تمھاری خیر خواہی کی ، تم کو نصیحت کی ۔ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ؛ مگر تم نصیحت کرنے والوں اور خیر خواہوں کو پسند ہی نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- پس (صالحؑ نے) اُن کی طرف سے مڑ کر کہا ۔ اے لوگو ! میں نے تم کو اپنے رَب کا (خدا کا) پیغام پہنچایا تھا اور تم کو نصیحت کی تھی ، مگر تم نصیحت کرنے والوں کو (کب دوست رکھتے ہو) پسند ہی نہیں کرتے ۔

صالح علیہ السلام کا معجزہ

واضح ہو کہ وادی القرٰی میں جو ملکِ حجر کا ایک حصّہ ہے ثمود نامی قوم رہتی تھی ۔ وہ بڑے کاریگر تھے ۔ معماری اور سنگ تراشی میں بڑے ماہر تھے ۔ بڑے مرفہ الحال تھے ۔ دھن دولت کی اُن کے پاس کچھ کمی نہ تھی ۔ ظاہر ہے دولت کے لوازم سے عیاشی اور بدمعاشی ہے ۔ صالح ؑ نے ان کو نصیحت کی جو اُن کے پیغمبر تھے ۔ قوم نے معجزہ مانگا ۔ معجزہ میں ایک اونٹنی پہاڑ میں سے نکلی اور فوراً اُس نے بچہ بھی دیا ۔ پانی ایک دن اُس قوم کے افراد پیتے ، ان کے جانور پیتے ۔ ایک دن وہ اونٹنی پیتی ۔ ایک بدمعاش نے ایک بدمعاش عورت کے بہکانے سے اونٹنی کے پیر کاٹ دیئے اور لگا شیخی میں آ کر کہنے ، اب وہ عذاب لاؤ جس کا تم روز وعدہ کیا کرتے ہو ۔ ایک سخت زلزلہ آیا اور وہ سب اوندھے منہ مرے پڑے تھے ۔ یہ ہے بدکاری اور احکامِ الٰہی سے پرواہ نہ کرنے کا نتیجہ ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾

وَلُوْطًا ؛ اور ہم نے لوط کو پیغمبر بنا کر بھیجا ۔ لوط علیہ السلام ، ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے ۔ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ ؛ جب اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا ۔ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ؛ کیا تم اس بے حیائی کو پہنچتے ہو ۔ کیا تم ایسی فحش باتوں کے مرتکب ہوتے ہو مَاسَبَقَكُمْ بِهَا ؛ کہ جن کو تم سے پہلے کسی نے نہیں کیا ۔ مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ؛ دنیا میں کوئی ایک بھی ۔

ترجمہ :- اور (ہم نے) لوط کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا جب کہ اُنھوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسی بے حیائی کا کام کرتے ہو جس کو تم سے پہلے دنیا بھر میں کسی نے نہ کیا ہو ۔

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾

اِنَّكُمْ ؛ بے شک تم ۔ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ ؛ مَردوں کے پاس آتے ہو ۔ شَهْوَةً ؛ خواہشاتِ نفسانی کے پورا کرنے کے لئے ۔ مِنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؛عورتوں کو چھوڑ کر ۔ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ؛ بلکہ تم حد سے بڑھ جانے والے ہو ۔

ترجمہ :- تم تو (خلافِ فطرت) خواہشاتِ نفسانی کے پورا کرنے کے لئے عورتوں کو چھوڑ کر مَردوں کے پاس آتے ہو ، بلکہ تم اسراف کرنے والے ہو (اور حد سے بڑھ جانے والے ہو) ۔

صاحبو ! آج کل کی حالت کیسی ناگفتہ بہ ہے ۔ مدارس میں کون سا برا کام ہے کہ نہیں ہوتا ۔ ہم جنسوں سے کامل اتحاد پیدا کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ بَلا صرف مَردوں ہی میں نہیں ہے بلکہ عورتوں میں بھی پیدا ہوگئی ہے ۔ لہٰذا اب پتھروں کی بارش کے عوض بموں کی بارش ہو رہی ہے ۔ سب کچھ ہو رہا ہے مگر سونے والے ہیں کہ سو رہے ہیں ۔ لاکھ جھنجوڑو ہرگز نہیں اُٹھتے ۔ ظاہر برائی کا جواب کیا ہے ۔ اس کے سوا کہ کہہ دیں کہ :

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ ؛ اور اُن کی قوم کا جواب کیا تھا ؟ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا ؛ مگر یہ کہ انھوں نے کہا ۔ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ؛ ان کو اپنے گاؤں سے نکالو ، اُن کو شہر بدر کرو ۔ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ ؛ یہ ایسے لوگ ہیں ۔ يَتَطَهَّرُوْنَ ؛ جو بڑی ہی طہارت چاہتے ہیں ۔ بڑی ہی پاکیزگی ڈھونڈتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اُن کی قوم کا کچھ جواب نہ تھا مگر یہ کہ انھوں نے کہہ دیا ان کو ہمارے شہر سے نکالو ۔ یہ تو بڑی طہارت کے مدعی ہیں (خواہشمند ہیں) ۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ ؛ پھر ہم نے لوط اور اُن کے متعلقین کو نجات دی ۔ بچالیا ۔ (آل اور اہل دونوں ایک ہی معنٰی رکھتے ہیں کیونکہ دونوں کی تصغیر اُھَیل آتی ہے) اِلَّا امْرَاَتَهٗ ؛ مگر اُن کی عورت ۔ کہتے ہیں کہ وہ غیر مسلمہ تھی ۔ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ؛ پیچھے رہ جانے والوں میں تھی ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے لوط کو اور اُن کے اہل و عیال کو بچالیا ۔ (ان کو عذاب سے نجات دی) بجز اُن کی عورت کے کہ وہ پیچھے رہ گئی ۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ ع ۱۰ / ۱۲ / ۱۷

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؛ اور ہم نے اُن پر مینہ برسا دیا ۔ دوسری آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پتھر برسا دیئے ۔ زمین کو تہ و بالا کردیا ۔ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ ؛ پھر دیکھو کس طرح ہوا ۔ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ؛ جرم کرنے والوں کا انجام ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اُن پر پتھر برسا دیئے ۔ پھر ذرا دیکھو مجرموں کا انجام کیا ہوا ۔

صاحبو ! خدائے تعالیٰ ایک پیغمبر کے بعد ایک پیغمبر کا حال بیان فرماتا ہے ۔ ایک قوم کے بعد ایک قوم کے شرک و کفر اور بداخلاقی کا ذکر فرماتا ہے ۔ پھر اس کا انجام کیا ہوا ، وہ بھی ظاہر فرماتا ہے ۔ اُس وقت کے تمام پیغمبروں کی اُمتوں کی جیسی حالت موجودہ زمانے کے لوگوں کی بھی ہوگئی ہے اور کون سا عذاب ہے کہ اس وقت نازل نہیں ہورہا ہے ۔ بھوکے مر رہے ہیں بمباری اُن پر ہورہی ہے ۔ بچّے ماں باپ سے ، بیویاں خاوندوں سے جُدا ۔ مگر کسی کا خیال خدا کی طرف نہیں جاتا ۔ اور ہر ایک اپنی خود پسندی اور دوسروں پر مظالم توڑنے میں مشغول ہے ۔

میں خصوصاً آپ حضرات کو اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں ، حضرت لوط علیہ السلام کے زمانے میں جو بے حیائی تھی آج بھی وہی بے حیائی جہانگیر ہے ، عالم گیر ہے ۔ توبہ کرو خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کرو ۔ تم اپنی حالت بدلو تو خدا بھی حالت بدلے گا ۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ

قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ

وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۗ

ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾

وَاِلٰى مَدْيَنَ ؛ اور ہم نے بھیجا شہر مدین کی طرف پیغمبر بنا کر ۔ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؛ اُن ہی کے بھائی شعیب کو یعنی ان کے ہم خاندان ۔ قَالَ يٰقَوْمِ ؛ شعیب نے کہا اے میری قوم ! اُعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ تم خدا کی بندگی کرو ۔ عبادت کرو ۔ مَالَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؛ نہیں ہے تمہارے لئے کوئی معبود سوائے اس کے ۔ قَدْجَآءَتْكُمْ ؛ تمہارے پاس آچکی ہے ۔ بَيِّنَةٌ ؛ واضح دلیل ، بین حجت ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے پروردگار کے پاس سے ۔ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ ؛ پھر پورا کرو ناپ تول کو ۔ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ ؛ اور کمی نہ کرو لوگوں کے لئے ۔ اَشْيَآءَهُمْ ؛ اُن کی چیزیں ۔ اُن کی چیزوں میں ۔ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ؛ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ ۔ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؛ اُس کی اصلاح اور درستی کے بعد ۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اگر تم ایماندار ہو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے مدین (والوں) کی طرف اُن ہی کے خاندان میں سے شعیب کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا ۔ (شعیب نے کہا) لوگو ! تم اللہ کی بندگی کرو ۔ اس کے سوائے تمہارا معبود کوئی نہیں ۔ اب تمہارے پاس تو تمہارے رَب کے پاس سے واضح دلائل آچکے ہیں لہذا تم ناپ تول پورا دو اور لوگوں کو ان کی چیزیں دینے میں کچھ کمی نہ کرو ۔ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ بعد اس کی دُرستی کے ۔ یہ بات تمہارے لئے مناسب ہے ۔ بہتر ہے اگر تم ایمان دار ہو (خدا کا یقین رکھتے ہو اس کی باز پُرس کے قائل ہو) ۔

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

وَلَا تَقْعُدُوْا ؛ اور بیٹھا نہ کرو ۔ بِكُلِّ صِرَاطٍ ؛ ہر راستہ پر ۔ بحالیکہ تم تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ ؛ لوگوں کو ڈراتے ، دھمکاتے ہو اور روکتے ہو ۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ ؛ کن کو ڈراتے ہو ۔ اُن لوگوں کو جو خدا پر ایمان رکھتے ہیں ۔ یہ کیوں کرتے ہو؟ وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؛ اور راہِ خدا میں کجی پیدا کرتے ہو ۔ لوگوں کے عقائد خراب کرتے ہو ۔ چال بگاڑتے ہو ۔ وَاذْكُرُوْا ؛ اور ذرا یاد تو کرو ۔ اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا ؛ جب کہ تم کم تھے ۔ فَكَثَّرَكُمْ ؛ پھر تم کو اللہ نے بہت سا کردیا ۔ قلیل کو کثیر بنادیا ۔ وَانْظُرُوْا ؛ ذرا دیکھو ۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیسا تھا ۔ کیسا ہوا ۔ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ؛ انجام مُفسدوں کا ، فسادیوں کا ۔

ترجمہ :- اور راستوں پر بیٹھ کر لوگوں کو دھمکاتے ، ایمان والوں کو راہِ خدا سے روکتے ، اور راستہ سے بہکاتے نہ بیٹھے رہو ۔ اور یاد کرو تم کم تھے تو (اللہ نے) تم کو زیادہ کیا (تمہاری آبادی قلیل تھی اس کو کثیر کردیا) اور (غور کرو) ذرا دیکھو ! مُفسدوں کا انجام کیا ہوا ۔

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۸۷﴾

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ ؛ اور اگر ہے ایک جماعت تم میں کی ۔ اٰمَنُوْا ؛ ایمان لائی ۔ وہ لوگ ایمان لائے ۔ بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ ؛ اُن احکام ، اُن اوامر ونواہی کے ساتھ ، جن کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں ۔ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا ؛ اور ایک جماعت ایمان نہیں لائی ۔ فَاصْبِرُوْا ؛ تو صبر کرو ۔ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ؛ یہاں تک کہ اللہ ہمارا تمہارا فیصلہ کردے ۔ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ؛ اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں (جو کچھ احکام دے کر اللہ نے مجھے بھیجا ہے) اگر تم میں سے اس پر ایک گروہ ایمان لائے (اور مان لے) اور ایک جماعت (نہ مانے) ایمان نہ لائے تو تم صبر کرو (سختیوں کو اُٹھالو) برداشت کرو ۔ یہاں تک کہ اللہ ہم میں ان میں فیصلہ کن حکم دے دے اور وہی ہے بہترین فیصلہ کرنے والا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

۹

قال الملا

تفسیرِ صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادر پورہ حیدر آباد اے پی

ھدیہ: (   )

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ﴿۸۸﴾

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ ؛ ان سرداروں نے کہا جو ۔ اِسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ ؛ تکبّر کرتے تھے اُن کی قوم میں سے ۔ جو خود کو بڑا سمجھتے تھے اُن کی قوم میں سے ۔ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ ؛ یقیناً ہم تم کو نکال دیں گے اے شعیب ۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ ؛ اور اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں تمہارے ساتھ ۔ مِنْ قَرْیَتِنَاۤ ؛ ہماری بستی سے ۔ ہمارے گاؤں سے ۔ ہم تم کو اور ایمانداروں کو نکال دیں گے ۔ اَوْلَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؛ یا یہ ہو کہ تم عود کرو ہماری مِلّت و مذہب میں ۔ ہمارے طور طریقہ میں ۔ قَالَ ؛ شعیب نے کہا ۔ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ؛ کیا ہم کراہت کریں تو بھی ؟

ترجمہ :- ان کی قوم میں سے متکبر سرداروں نے کہا اے شعیب ! ہم تم کو اور تمہارے ساتھ ایمانداروں کو اپنے گاؤں سے نکال دیں گے یا یہ ہو کہ تم ہمارے مذہب اور طور طریقہ پر عود کرو (واپس ہو جاؤ) ۔ (شعیب نے) کہا ۔ کیا ہم تمہارے اس طور طریقہ سے کراہت کریں تب بھی (تمہاری طرف عود کرنا پڑے گا ؟ یعنی کیا تم ہم کو زبردستی اپنے ظالمانہ طریقہ پر چلاؤ گے) ۔

قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَ مَا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ﴿۸۹﴾

قَدِافْتَرَیْنَا ؛ ہم نے افترا پردازی کی ۔ ہم نے جھوٹ باندھا ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ خدا پر ۔ كَذِبًا ؛ بڑے جھوٹ کو ۔ اِنْ عُدْنَا ؛ اگر ہم لوٹیں ۔ اگر ہم واپس ہوں ۔ فِیْ مِلَّتِكُمْ ؛ تمہارے طریقہ میں ، تمہارے مذہب میں ۔ مَلَّ کے معنٰی ہیں داخل ہونے کے ۔ مَلَّةٌ ؛ بوجھل ۔ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؛ بعد اس کے کہ اللہ نے اس مِلّت اور طریقے سے ہم کو نجات دی ۔ وَمَا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ ؛ اور ہم کو مناسب نہیں ، اور ہم کو حق نہیں کہ اس طور طریقہ میں پلٹ جائیں ۔ عود کریں ۔ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؛ مگر یہ کہ اللہ ہمارا رب ہی ایسا چاہے ۔ وَسِعَ رَبُّنَا ؛ ہمارا رَبّ کشادہ ہے ۔ سمائی رکھتا ہے ، وسعت رکھتا ہے ۔ كُلَّ شَیْءٍ ؛ ہر چیز کی ۔ ہر چیز کو ۔ عِلْمًا ؛ بلحاظ علم کے ۔ یعنی خدا کے علم میں بڑی گنجایش ہے ۔ علمِ الٰہی ہر شئے کو احاطہ کئے ہوئے ہے ۔ ہماری تقدیر میں کیا ہے وہ سب جانتا ہے ۔ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؛ ہم اپنے کاموں کو اللہ پر چھوڑتے ہیں ۔ اُسی پر ہمارا بھروسہ اور اعتماد ہے ۔ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ ؛ اے ہمارے رَبّ ! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان

حق بات کو کھول دے۔ ہم میں اپنا سچا اور حق فیصلہ کردے۔ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ؛ اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا اور حق کا دروازہ کھولنے والا ہے۔

ترجمہ:- ہم نے خدا پر بڑا ہی جھوٹ باندھا، (سخت افترا پردازی کی) اگر تمہارے طور طریقہ کی طرف (لوٹ جائیں) عود کریں، بعد اس کے کہ ہم کو اللہ نے اس (باطل طریقہ) سے نجات عطا کی۔ اور ہم کو اس (طریقہ) میں عود کرنا کیا مناسب ہے مگر یہ کہ اللہ ہمارا رَب ہی ایسا چاہے (تو مجبوری ہے، بے بسی ہے) ہمارے رَب کا علم ہر شئے کو عام ہے۔ (اُس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے) ہم (اپنے تمام کاموں کو) خدا پر (چھوڑتے ہیں اور اس پر) تو کل کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق (کا دروازہ) کھول دے (اور اپنا سچا فیصلہ کردے) اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

بہترین فیصلہ کیا ہے؟ حق کو غالب کرنا۔ باطل کو مغلوب کرنا۔

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۹۰

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافر سرداروں نے کہا۔ مِنْ قَوْمِهٖ ؛ شعیب کی قوم سے۔ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا ؛ اگر تم نے شعیب کی اتباع کی۔ ان کی پیروی کی۔ اُن کی چال پر چلے، یا رہے۔ اِنَّكُمْ اِذًا ؛ تب تو تم۔ لَخٰسِرُوْنَ ؛ بڑے خسارہ میں رہوگے، تمہارا بڑا نقصان ہوگا۔

ترجمہ:- اور ان کی (شعیب کی) قوم میں سے کافر سرداروں نے کہا اگر تم نے شعیب کی اتباع کی تو بڑے خسارہ میں پڑوگے۔

ان شرارتوں کا نتیجہ کیا ہوا؟

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۹۱

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ ؛ پس زلزلے نے اُن کو آ گھیرا۔ اُن کو پکڑ لیا۔ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ ؛ پس ہوگئے وہ اپنے گھر میں۔ جٰثِمِيْنَ ؛ اوندھے پڑے ہوئے، منھ کے بَل گرے ہوئے۔

ترجمہ:- پس ایک سخت زلزلہ اور بھونچال نے اُن کو آ گھیرا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے ہوئے تھے۔

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ۹۲

مع عندالمتقدمین

اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا ؛ جن لوگوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی ۔ ان کو جھوٹا سمجھا تھا وہ ایسے ہوگئے ۔ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؛ گویا کہ وہ یہاں بسے ہی نہ تھے ، رہتے ہی نہ تھے ۔ غَنِيَ يَغْنٰى غِنًى وَمَغْنًى ؛ مقام ۔ جگہ ۔ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا ؛ جن لوگوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی ۔ كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ؛ وہی لوگ تھے خسارے میں پڑے ہوئے ۔ شعیب اور ان کے ساتھیوں کا تو کوئی نقصان نہ ہوا ۔

ترجمہ :- جن لوگوں نے شعیب کو جھٹلایا (وہ ایسے ہوگئے) گویا کہ وہ یہاں بسے ہی نہ تھے (رہتے ہی نہ تھے ، سب مرکھپ گئے) جن لوگوں نے شعیب کی تکذیب کی وہی خسارہ میں پڑے رہے ۔ (نقصان ہوا تو اُن کا نہ کہ شعیب کا) ۔

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾ ع ۱۱ / ۹

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ ؛ پھر شعیب نے اُن کی طرف سے اپنا منہ موڑ لیا ۔ وَقَالَ يٰقَوْمِ ؛ اور کہا اے میری قوم ۔ لوگو ۔ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ ؛ میں نے تم کو پہنچا دیا ۔ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ ؛ میرے رَب کے پیغام ۔ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ؛ اور جس قدر تمہاری خیرخواہی کرسکتا تھا کرچکا ۔ فَكَيْفَ اٰسٰى ؛ اب کیسے افسوس کرتا ۔ عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ؛ منکر قوم پر ۔ نہ ماننے والے لوگوں پر ۔

ترجمہ :- پھر اُن سے (شعیب نے) اپنا منہ پھیر لیا اور کہا لوگو ! میں نے تم کو میرے رَب کے (اللہ کے) پیغام پہنچا دیئے ۔ جس قدر حقیقی خیر خواہی کرسکتا تھا ، کرچکا ۔ اب اس کے بعد نہ ماننے والوں پر کیا افسوس کروں ؟

صاحبو ! مدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے کا نام ہے ۔ اُن ہی سے اُن کی قوم مشہور ہوئی ۔ اُن ہی کی اولاد میں حضرت شعیبؑ پیغمبر ہوئے ۔ مصر سے نکل کر موسٰی علیہ السلام ان ہی کے پاس ٹھہرے تھے ۔ اور اُن ہی کی صاحبزادی بی بی صفوراء موسٰی علیہ السلام سے بیاہی گئی تھیں ۔ وہیں حضرت موسٰی پیغمبری سے سرفراز ہوئے ۔ یہودی حضرت شعیبؑ کو نیرو کہتے ہیں ۔ شعیب علیہ السلام کی قوم کے لوگ راستوں پر بیٹھتے اور لوگوں کو لوٹ لیتے ۔ ناپ تول میں لوگوں کا نقصان کرتے ۔ لیتے تو زیادہ اور دیتے تو کم ۔ حضرت شعیبؑ روکتے تو کہتے کہ تم یا تو ہماری چال پر چلو یا یہاں سے نکل جاؤ ۔ ہم تمہارا طریقہ اختیار کریں گے تو ہم بڑے خسارے میں پڑجائیں گے ۔ ہر چیز کی انتہا ہوتی ہے ۔ جب نافرمانی حد سے زیادہ ہوگئی تو ایک دھواں اُٹھا ۔ عَذَابَ يَوْمِ الظُّلَّةِ سے یہی مُراد ہے ۔ زلزلہ اور بھونچال آ گیا ۔ زمین جابجا سے پھٹ کر آگ اور دھویں کے بقعے کے بقعے اُٹھنے لگے ۔ آخر ظالمین مرکر اوندھے پڑگئے ۔ ایک بات یاد رکھو ۔ ! خدائے تعالٰی جو چاہا کرسکتا ہے مگر اس کی

حکمت کا تقاضا ہے، اس کے رحم کا نتیجہ ہے کہ راست باز اور نیک لوگوں کو کامیاب کرتا ہے۔ اور اُس کے احکام کے نہ ماننے والوں کو تباہ کردیتا ہے۔ صاحبو! اللہ ایک پیغمبر کے بعد دوسرے پیغمبر کا قصہ سناتا ہے۔ تم کو عبرت دلاتا ہے۔ جیسے اسباب ویسے نتائج۔ دیکھو! سمجھو! کیسے حالات پیدا ہورہے ہیں اور اس زمانے کے لوگوں کا بھی کیا انجام ہونے والا ہے۔ کیا مونگیر اور کوئٹے میں زلزلے نہیں آئے۔ پھر تم نے کچھ عبرت لی۔ کچھ اپنی حالت دُرست کی۔ کچھ نہیں۔ تم خوابِ غفلت میں پڑے سو رہے ہو۔ تمہارے پاس جو کچھ ہے اور جو کچھ ہورہا ہے اُس کو اتفاقیات پر محمول کرتے ہو۔ تم کو علتِ العلل سے کوئی ربط نہیں۔ یعنی تم خدا کو نہیں مانتے۔ اور شرارت کرو، ایک دوسرے کو مارو اور تباہ کرو۔ ناجائز طور سے پیسہ بٹورو۔ تمہیں سمجھائیں تو تم کہو۔ ہم اگر ایسا نہ کریں تو بڑے خسارے میں پڑجائیں گے۔ ہم بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارا کیا انجام ہوگا۔ پیغمبر سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے۔ اب ہم بھی سمجھاتے سمجھاتے تھکے جارہے ہیں۔ جب تم نے پیغمبروں کی نہیں سُنی تو ہماری کیا سنوگے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ﴿٩٤﴾

مختلف پیغمبروں کے قصص یکے بعد دیگرے بیان کرنے کے بعد ایک کلّی عام حالت کا ذکر فرماتا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ ؛ اور ہم نے کسی بستی میں نہیں بھیجا۔ مِنْ نَّبِيٍّ ؛ کوئی نبی یعنی ہم نے بستی میں کسی نبی کو نہیں بھیجا اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا ؛ مگر یہ کہ لے لیا ہم نے اُن کے رہنے والوں کو، اُن کے اہل کو، ان کے متعلقین کو۔ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ ؛ سختی اور ضرر کے ساتھ۔ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ؛ تاکہ وہ لوگ تضرع وزاری کریں۔ عاجزی کریں۔

ترجمہ :- اور ہم نے کسی قریہ میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر یہ کہ ہم نے وہاں کے رہنے والوں کو کچھ سختی میں کچھ ضرر میں گرفتار کیا تاکہ وہ تضرع وزاری کریں (خدا کے سامنے عاجزی کا اظہار کریں)۔

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٩٥﴾

ثُمَّ بَدَّلْنَا ؛ پھر ہم نے بدل دیا۔ مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ ؛ برائی کی حالت کی جگہ بھلائی کی حالت کو۔ اُن کی سختی کو نرمی سے، تکلیف کو راحت سے۔ حَتّٰى عَفَوْا ؛ یہاں تک کہ وہ بڑھ گئے۔ کہتے ہیں عَفَى النَّبَاتُ وَالشَّجَرُ وَالْوَبَرُ اِذَا كَثُرَتْ ؛ [پودے۔ درخت اور بال، جب بہت بڑھ جائیں عفی یعنی بڑھ گیا کہا جاتا ہے]۔ وَقَالُوْا ؛ اور انھوں نے کہا۔ قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ ؛ ہمارے باپ دادا کو بھی سختی نرمی، رنج و راحت پہنچ چکی ہے۔ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً ؛ تو ہم نے اُن کو پکڑ لیا یکا یک، ناگہاں طور پر۔ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ؛ اور اُن کو اس کا شعور بھی نہ ہوا۔ اُن کی بے شعوری کی حالت میں۔

ترجمہ :- پھر ہم نے رنج کو راحت سے بدل دیا۔ حتیٰ کہ وہ (خوب پھلے پھولے) خوب بڑھے (مگر خدا کی طرف کوئی توجہ نہ ہوئی) (کہا تو کیا کہا) کہا ہمارے بزرگوں کو (اس سے پہلے بھی) رنج و راحت پہنچ چکی ہے (دنیا میں تو ایسا ہوتا ہی ہے) تو ہم نے اُن کو دفعۃً عذاب میں گرفتار کردیا۔ اور ان کو اس کی خبر تک نہ تھی (کہ عذاب اس طرح بے خبری میں آجائے گا)۔

خدا کیا آدمیوں کا دشمن ہے؟ کہ خواہ مخواہ کی تکلیف پہنچائے۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى ؛ اور اگر بستی والے، گاؤں والے۔ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا ؛ ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے، پرہیزگار بن جاتے، خدا کے غضب سے بچتے۔ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ ؛ تو ہم اُن پر برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمان اور زمین سے۔ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا ؛ مگر انھوں نے تکذیب کی۔ جھٹلایا۔ ہم کو جھوٹا سمجھا۔ فَاَخَذْنٰهُمْ ؛ پھر ہم نے اُن کو پکڑ لیا۔ گرفتار کرلیا۔ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؛ اُن برائیوں سے جن کو وہ کماتے تھے۔ اُن کی بداعمالی کی وجہ سے۔

ترجمہ :- اور اگر یہ قریہ والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم اُن پر آسمان سے اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے مگر انھوں نے (ہماری) تکذیب کی تو ہم نے اُن کو اُن کی بداعمالی کی وجہ سے عذاب میں گرفتار کرلیا۔

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۹۷﴾

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى ؛ کیا یہ گاؤں والے اس بات سے مامون ہیں، بےفکر ہیں۔ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا ؛ کہ ہمارا عذاب اُن کے پاس آجائے راتوں کو۔ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ؛ اور وہ پڑے سوتے ہوں گے۔

ترجمہ :- کیا یہ گاؤں والے بےفکر ہیں کہ ہمارا عذاب اُن کے پاس رات کو آجائے جب کہ وہ پڑے سوتے ہوں گے۔

اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾

اَوَ اَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰی ؛ کیا یہ گاؤں والے بےفکر ہیں اس بات سے ۔ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ؛ کہ اُن کے پاس ہمارا عذاب آجائے ۔ ضُحًی ؛ دن دھاڑے ۔ وَهُمْ یَلْعَبُوْنَ ؛ اور وہ لہو ولعب میں مشغول ہوں گے ۔ کھیلتے کودتے ہوں گے ۔

ترجمہ :- کیا یہ بستی والے اس بات سے نڈر اور بےفکر ہوگئے ہیں کہ دن دھاڑے ان کے پاس ہمارا عذاب آجائے اور وہ لہو ولعب میں مشغول رہیں ۔

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ ع ۱۲ / ۲

اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ؛ کیا یہ لوگ خدا کی تدبیروں سے بےفکر ہوگئے ہیں ۔ مطمئن ہوگئے ہیں ۔ اپنے آپ کو امن و امان میں سمجھتے ہیں ۔ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ ؛ پس اللہ کی تدابیر اور فتنوں سے بےفکر اور مامون نہیں ہوتے ہیں ۔ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ؛ مگر وہی لوگ جو خسارے میں پڑنے والے ہیں ، جن کے حصّہ میں نقصان لکھا ہوا ہے ۔ جو خود کو تباہ و برباد کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا وہ اللہ کی تدبیروں سے (بےفکر اور) مامون ہوگئے ہیں ۔ پس اللہ کی تدبیر سے صرف خسارہ اُٹھانے والے ہی خود کو مامون سمجھتے ہیں ۔

اَوَلَمْ یَهْدِ لِلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

اَوَلَمْ یَهْدِ ؛ اور کیا اُن کی عقل نے اُن کو ہدایت نہیں کی ۔ لِلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْاَرْضَ ؛ ان لوگوں کو جو زمین کے وارث بنتے ہیں ۔ مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَآ ؛ زمین کے مالکوں کے بعد ۔ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ ؛ اگر ہم چاہتے ۔ اَصَبْنٰهُمْ ؛ اُن کو مصیبت میں ڈالتے ۔ ان کو سزا دیتے ۔ بِذُنُوْبِهِمْ ؛ اُن کے گناہوں کی وجہ سے ۔ وَنَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ؛ اور اُن کے دلوں پر مُہر کردیتے فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ؛ پس وہ حق بات سن ہی نہیں سکتے ۔

ترجمہ :- اور کیا (عقلِ سلیم) ان لوگوں کو ہدایت نہیں کرتی جو زمین کے مالکوں کے بعد اُس کے وارث بنتے ہیں ؟ اگر ہم چاہیں تو اُن کو بھی اُن کے گناہوں کی وجہ سے سزا دیں اور اُن کے دلوں پر مُہر لگادیں لہذا وہ (حق بات) سُن ہی نہیں سکتے ۔

تِلْكَ الْقُرٰی نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ

وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ
كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠١﴾

تِلْکَ الْقُرٰی ؛ یہ وہ قریے ہیں، وہ بستیاں ہیں۔ نَقُصُّ عَلَیْکَ ؛ ہم بیان کرتے ہیں تمہارے سامنے، ہم تم کو سُناتے ہیں۔ مِنْ اَنْبَآئِھَا ؛ اُن کی خبروں میں سے۔ اُن کے حالات میں سے۔ وَلَقَدْ جَآءَتْھُمْ ؛ اور اُن کے پاس آچکے تھے۔ رُسُلُھُمْ ؛ اُن کے رسول۔ بِالْبَیِّنٰتِ ؛ واضح دلائل کے ساتھ۔ معجزات کے ساتھ۔ فَمَا کَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا ؛ پھر نہ تھے وہ ایمان لاتے۔ بِمَا کَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ؛ ان چیزوں پر جن کی اس سے پہلے انھوں نے تکذیب کی تھی۔ جھٹلایا تھا۔ کَذٰلِکَ یَطْبَعُ اللّٰہُ ؛ ایسے ہی اللہ مُہر کردیتا ہے۔ زنگ آلود کرتا ہے۔ عَلٰی قُلُوْبِ الْکٰفِرِیْنَ ؛ کافروں کے دلوں پر۔ منکرین کے دلوں کو۔

ترجمہ:- یہ وہ قریے ہیں جن کی خبریں ہم (تم کو سُنا رہے ہیں) تمہارے سامنے بیان کررہے ہیں۔ اُن کے پاس اُن کے رسول، (معجزات) واضح دلائل لے کر آئے بھی تھے۔ وہ اُن کو کیا مانتے جن کی پہلے تکذیب کرچکے تھے۔ یوں ہی اللہ کافروں کے دلوں پر مُہر کردیتا ہے، (اُن کو زنگ آلود فرمادیتا ہے)۔

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٢﴾

وَمَا وَجَدْنَا ؛ اور ہم نے نہیں پایا۔ لِاَکْثَرِھِمْ مِنْ عَھْدٍ ؛ ان میں کے اکثر کو پابندِ عہد۔ وَاِنْ وَّجَدْنَآ ؛ اور بے شک ہم نے پایا۔ اَکْثَرَ ھُمْ لَفٰسِقِیْنَ ؛ اُن کے اکثر کو نافرمان۔

ترجمہ:- اور ہم نے اُن میں سے اکثر کو پابندِ عہد نہ پایا اور اُن میں سے اکثر کو نافرمان ہی پایا۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰي بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ
فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٠٣﴾

ثُمَّ بَعَثْنَا ؛ پھر ہم نے بھیجا۔ مِنْ بَعْدِھِمْ ؛ ان کے بعد۔ مُوْسٰی ؛ موسٰی کو۔ بِاٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں اور نشانیوں کے ساتھ۔ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِہٖ ؛ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف۔ شرفاء کی طرف۔ سرداروں کی طرف۔ فَظَلَمُوْا بِھَا ؛ پھر ان لوگوں نے آیتوں پر ظلم کیا۔ یعنی اُن کو نہ مانا۔ اُن کو اُن کا حق نہ دیا۔ فَانْظُرْ ؛ پھر دیکھو۔ کَیْفَ کَانَ ؛ کیسا ہوا۔

عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ؛ انجام مفسدوں کا ۔ شر و فساد کرنے والوں کا ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے اُن کے بعد موسٰی کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس بھیجا ۔ اُنھوں نے نشانیوں پر بڑا ظلم کیا ۔ (ہرگز نہ مانا) ۔ (اب) تم دیکھو کہ مفسدین کا انجام (کیا ہوا ؟) کیسا ہوا ؟

وَقَالَ مُوْسٰی یٰفِرْعَوْنُ اِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۴﴾

وَقَالَ مُوْسٰی ؛ اور موسٰی نے کہا ۔ یٰفِرْعَوْنُ ؛ اے فرعون ۔ اِنِّیْ رَسُوْلٌ ؛ بے شک میں رسول ہوں ۔ پیغامبر ہوں ۔ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ اللہ رب العالمین کی طرف سے ۔

ترجمہ :- اور موسٰی نے کہا اے فرعون ، میں (اللہ) رَبّ العالمین کا رسول ہوں ۔

حَقِیْقٌ عَلٰٓی اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَی اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُکُمْ بِبَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ فَاَرْسِلْ مَعِیَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۰۵﴾

حَقِیْقٌ ؛ مناسب ہے ۔ میں اس بات پر قائم ہوں ۔ میرا فرضِ منصبی ہے ۔ میں بے شک وشبہ اس بات پر ثابت و قائم ہوں ۔ عَلٰٓی اَنْ لَّآ اَقُوْلَ ؛ کہ نہ کہوں ۔ عَلَی اللّٰهِ ؛ خدا پر ۔ اِلَّا الْحَقَّ ؛ مگر حق ۔ میں سچ ہی کہوں ۔ قَدْجِئْتُکُمْ بِبَیِّنَةٍ ؛ میں تمہارے پاس واضح و روشن دلائل لے کر آیا ہوں ۔ مِنْ رَّبِّکُمْ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ فَاَرْسِلْ مَعِیَ ؛ پس میرے ساتھ بھیج دے ۔ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؛ بنی اسرائیل کو ۔ یعنی ہم اپنے وطن فلسطین کو جانا چاہتے ہیں ۔

ترجمہ :- میرا فرضِ منصبی ہے کہ خدا کے متعلق سوائے حق کے کچھ نہ کہوں ۔ میں تمہارے پاس تمہارے رَب کی طرف سے واضح دلائل لا چکا ہوں ۔ اب بنی اسرائیل کو (آزاد کردے اور) میرے ساتھ روانہ کردے (اور اُن کو جانے سے نہ روک) ۔

قَالَ اِنْ کُنْتَ جِئْتَ بِاٰیَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۰۶﴾

قَالَ ؛ فرعون نے کہا ۔ اِنْ کُنْتَ جِئْتَ بِاٰیَةٍ ؛ اگر تو واقعی کوئی نشانی لایا ہے ۔ فَاْتِ بِهَآ ؛ پھر اس کو لا ۔ پھر اس کو پیش کردے ۔ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ؛ اگر تو سچوں میں سے ہے ، اگر تجھے اپنے سچے ہونے کا دعوٰی ہے ۔

ترجمہ :- (فرعون نے) کہا اگر تمہارے پاس کوئی نشانی ہے اور تم سچے ہو تو اُس کو پیش کرو ۔

۱۳ ع ۹ ۳ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

فَاَلْقٰى عَصَاهُ ؛ پس موسٰی نے اپنا عصا ڈال دیا ۔ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ؛تو وہ وہیں ظاہر بظاہر اژدھا بن گیا ۔ وَنَزَعَ يَدَهٗ ؛ اور اپنا ہاتھ نکالا ہی تھا ۔ فَاِذَا هِىَ ؛تو وہیں وہ ۔ بَيْضَآءُ ؛سفید اور چمکتا تھا ۔ لِلنّٰظِرِيْنَ ؛ دیکھنے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- پس (موسٰی نے) اپنا عصا ڈال دیا تو وہ وہیں ظاہر بہ ظاہر اژدھا بن گیا ۔ اور (اپنے جیب میں سے) ہاتھ نکالا تھا ہی کہ سب کی آنکھوں کے سامنے (تارہ سا) چمکنے لگا ۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۹﴾

قَالَ الْمَلَاُ ؛ سرداروں اور درباریوں نے کہا ۔ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کی قوم میں سے ۔ اِنَّ هٰذَا ؛ بے شک یہ ۔ لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ؛ البتہ علم والا اور ماہر، واقف کار جادوگر ہے ۔

ترجمہ :- فرعون کے درباریوں نے کہا یہ تو بڑا اعلم والا جادوگر ہے ۔

يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ ؛ ارادہ کرتا ہے کہ تم کو نکال دے ۔ مِنْ اَرْضِكُمْ ؛تمہاری سرزمین سے ۔ ملک سے ۔ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ؛ اب تم کیا رائے دیتے ہو ۔ اب تم کیا حکم دیتے ہو ۔ تمہارا کیا مشورہ ہے ۔

ترجمہ :- یہ تم کو تمہاری سرزمین سے ، (تمہارے ملک سے) نکال دینا چاہتا ہے ، پھر تم (کیا رائے دیتے ہو) کیا حکم کرتے ہو؟

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِى الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۱۱۱﴾

قَالُوْٓا اَرْجِهْ ؛ لوگوں نے کہا اُن کو مُہلت دو ، ڈھیل دو ۔ وَاَخَاهُ ؛ اور ان کے بھائی کو ۔ وَاَرْسِلْ فِى الْمَدَآئِنِ ؛ اور شہروں میں بھیج دو ۔ مَدَائِنُ جمع مَدِيْنَةٌ ؛شہر ۔ حٰشِرِيْنَ ؛جمع کرنے والوں کو ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا اُن کو اور اُن کے بھائی کو مُہلت دو اور شہروں میں جمع کرنے والے (ہرکاروں کو) بھیج دو (کہ ساحروں کو جمع کریں) ۔

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ﴿۱۱۲﴾

یَاْتُوْکَ ؛ تمہارے پاس آئیں گے ۔ بِکُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ؛ ہر ایک واقف کار ساحر کو لے کر ۔
ترجمہ :- وہ تمہارے پاس واقف کار ساحروں کو لے کر آئیں گے ۔

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۳﴾

وَجَـآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ ؛ اور جادوگر فرعون کے پاس آئے ۔ قَالُوْٓا ؛ جادوگروں نے کہا ۔ اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا ؛ کیا ہم کو کچھ انعام ملے گا ۔ اجر ، اُجرت ، مزدوری ملے گی ۔ اِنْ كُنَّا ؛ اگر ہم ہی ہوں ۔ نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ؛ ہم غالب ہوجائیں ۔
ترجمہ :- اور جادوگر فرعون کے پاس آئے ، اُنھوں نے کہا کیا ہم کو کچھ معاوضہ ملے گا اگر ہم غالب آجائیں ؟

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

قَالَ نَعَمْ ؛ فرعون نے کہا ہاں تم کو ضرور انعام ملے گا ۔ وَاِنَّـكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ؛ اور تم تو دربار شاہی کے مقربوں میں سے ہو جاؤ گے ، تمہیں تقرب حاصل ہوگا ۔
ترجمہ :- (فرعون نے) کہا ہاں ! اور تم مقربوں میں سے بھی ہوجاؤ گے ۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

قَالُوْا ؛ جادوگروں نے کہا ۔ یٰـمُوْسٰی ؛ اے موسٰی ۔ اِمَّـآ اَنْ تُلْقِيَ ؛ یا تم پہلے اپنا سامانِ سحر ڈالو گے ۔ وَاِمَّـآ اَنْ نَّـكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ؛ یا ہم پہلے ڈالیں ۔
ترجمہ :- (جادوگروں نے) کہا اے موسٰیؑ کیا تم (پہلے) ڈالتے ہو یا ہم (پہلے) ڈالیں ۔

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۱۶﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ اَلْقُوْا ؛ تم ہی پہل کرو ، تم ہی ڈالو ۔ فَـلَمَّـآ اَلْقَوْا ؛ جب انھوں نے اپنے اسبابِ سحر ڈالے ۔ سَـحَـرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ ؛ لوگوں کی نظربندی کردی ۔ لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ایک نمائش پیدا کردی ۔ وَاسْتَـرْهَبُوْهُمْ ؛ اور لوگوں کو ڈرا دیا ۔ وَجَـآءُوْ بِـسِحْرٍ عَظِيْمٍ ؛ اور لائے بڑا جادو ۔
ترجمہ :- (موسٰی نے) کہا تم ہی (پہلے اپنے اسبابِ سحر) ڈالو ۔ جب انھوں نے ڈالا تو لوگوں کی نظر بندی کردی اور اُنھیں ڈرا دیا اور بڑا ہی سحر اور جادو لایا ۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۚ ﴿۱۱۷﴾

وَاَوْحَيْنَـــآ اِلٰى مُوْسٰى ؛ اور ہم نے موسٰی کو وحی کی ۔ اَنْ اَلْـقِ عَصَاکَ ؛ کہ تم بھی اپنا عصا ڈال دو ۔ فَـاِذَا هِىَ تَلْقَفُ ؛ تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ عصا نگل جا رہا ہے ۔ مَايَـاْ فِكُوْنَ ؛ اُن چیزوں کو کہ وہ جھوٹ موٹ بنا رہے تھے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسٰی کو وحی کی کہ تم بھی اپنا عصا ڈال دو اور وہ ان کی بناوٹی چیزوں کو لگا نگلنے ۔

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾

فَـوَقَـعَ الْحَقُّ ؛ پس جو حق تھا وہ تو ہو کے رہا ، وہ تو ثابت رہ گیا ۔ وَبَـطَـلَ مَـا كَـانُـوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ اور جادوگر جو کچھ کر رہے تھے ، وہ باطل اور ملیا میٹ ہو گیا ۔

ترجمہ :- پس جو حق تھا وہ تو باقی رہ گیا ۔ اور انھوں نے (جادوگروں نے) جو کچھ بنایا تھا وہ سب باطل ہو گیا ۔
(مِٹ گیا ۔ جادوگروں کے سارے کرتب مِٹ گئے) ۔

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

فَـغُلِبُوْا هُنَالِکَ ؛ پھر وہاں جادوگر مغلوب ہو گئے ۔ ہار گئے ۔ وَانْـقَـلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ؛ اور اُلٹے ذلیل ہو گئے اور پلٹے تو ذلیل و خوار تھے ۔

ترجمہ :- پھر وہ وہاں مغلوب ہو گئے اور اُلٹے ذلیل ہوئے ۔

وَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

وَاُلْقِىَ ؛ اور ڈال دیئے گئے ۔ اور پڑ گئے ۔ اَلسَّحَرَةُ ؛ جمعِ جادوگر ۔ سٰجِدِيْنَ ؛ سجدہ کرنے والے ۔ سجدہ کرتے ہوئے سجدے میں ۔

ترجمہ :- اور جادوگر سجدے میں گر پڑے (اور سر ٹیک دیئے) ۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

قَـالُوْٓا ؛ جادوگر کہہ اُٹھے ۔ بول اُٹھے ۔ اٰمَـنَّـا بِـرَبِّ الْعٰـلَمِيْنَ ؛ ہم تو رَبّ العالمین پر ایمان لائے ۔ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؛ جو موسٰی و ہارون کا رَب ہے ۔

ترجمہ :- (ساحر) بول اُٹھے ہم تو رَب العالمین پر ایمان لائے ۔ جو موسٰی و ہارون کا بھی رَبّ ہے ۔

قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِى الْمَدِيْنَةِ

لِتُخۡرِجُوۡا مِنۡهَاۤ اَهۡلَهَا‌ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۲۳﴾

قَالَ فِرْعَوْنُ ؛ فرعون نے کہا ۔ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؛تم اس پر ایمان لے آئے ۔ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؛قبل اس کے کہ میں تم کو اجازت دوں ۔ اِنَّ هٰذَا ؛ بے شک یہ تو ۔ لَمَكْرٌ ؛ نرا مکر ہے ۔ نری سازش ہے ۔ مَكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ ؛ جس کو تم نے شہر میں کیا ہے ۔ لِتُخْرِجُوْا ؛ تا کہ لوگوں کو یعنی بنی اسرائیل کو شہر سے نکال لے جاؤ ۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛ اچھا، اس کا نتیجہ تم کو ابھی معلوم ہو جائے گا ۔

ترجمہ :- فرعون نے کہا تم تو میری اجازت سے پہلے ان پر ایمان لا چکے ، یہ تو نری سازش ہے جو تم نے شہر میں کی کہ اس شہر والوں کو نکال لے جاؤ ۔ ابھی تم کو (اس کا نتیجہ) معلوم ہو گا ۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَيۡدِيَكُمۡ وَاَرۡجُلَكُمۡ مِّنۡ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۲۴﴾

لَاُقَطِّعَنَّ ؛ میں ضرور کاٹوں گا ۔ اَيْدِيَكُمْ ؛تمہارے ہاتھوں کو ۔ وَاَرْجُلَكُمْ ؛ اور تمہارے پیروں کو ۔ مِنْ خِلَافٍ ؛ ایک طرف کا ہاتھ تو دوسری طرف کا پاؤں ۔ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ؛ پھر تم سب کو سُولی پر بھی چڑھا دوں گا ۔

ترجمہ :- میں تمہارا ایک طرف کا ہاتھ اور ایک طرف کا پاؤں ضرور کٹوا دوں گا اور پھر تم سب کو سُولی پر بھی چڑھا دوں گا ۔

قَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنۡقَلِبُوۡنَ‌ۚ ﴿۱۲۵﴾

قَالُوْا ؛ وہ بول اُٹھے ۔ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا ؛ ہم تو اپنے رب کی طرف ۔ مُنْقَلِبُوْنَ ؛ واپس جا رہے ہیں ۔

ترجمہ :- وہ بول اُٹھے ۔ ہم تو اپنے رب کی طرف واپس جا رہے ہیں (ہم کو تو مرنا اور ایک دن خدا کے دربار میں واپس جانا ہی ہے) ۔

وَمَا تَنۡقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنۡ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتۡنَا‌ ؕ رَبَّنَاۤ اَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۱۲۶﴾ ع ۱۴/۱۸/۴

وَمَا تَنْقِمُ مِنَّاۤ ؛ اور تو ہم سے انتقام نہیں لیتا ۔ عداوت نہیں کرتا ۔ اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا ؛مگر اس وجہ سے کہ ہم ایمان لائے ہیں بِاٰيٰتِ رَبِّنَا ؛ اپنے رب کی آیتوں پر ۔ لَمَّا جَآءَتْنَا ؛ جب کہ وہ آیتیں اور نشانیاں ہمارے پاس آ گئیں ،پہنچ گئیں ۔ رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَيْنَا ؛ اے ہمارے رب ہم پر ڈال دے ۔ اُنڈیل دے ۔ عنایت کر ۔ صَبْرًا ؛ صبر کو ۔ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ؛ اور ہم کو مسلمان مار ، وفات دے تو مسلمان مریں ۔

ترجمہ :- اور (اے فرعون) تو ہم سے عداوت نہیں کرتا مگر اس وجہ سے کہ ہم اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لائے ہیں جب کہ وہ ہمارے پاس پہنچ چکیں ۔ اے ہمارے رب ! (یا اللہ !) اب ہم کو صبر عطا کر (استقامت نصیب کر) اور (مارتو) مسلمان مار ۔

معجزہ اور سحر کا فرق

صاحبو ! ان آیتوں پر غور کرو ! ان سے کیا کیا مسائل نکل رہے ہیں ۔ جادو سے ایک تخیل پیدا ہوتا ہے ۔ اور معجزہ ایک واقعی چیز ہے ۔ جادو سے رسیاں ، سانپ معلوم ہونے لگیں اور معجزے سے موسٰیؑ کا عصا سانپ بن گیا ۔ جادوگر جو کچھ کرتا ہے اپنے ذاتی اغراض کے لئے کرتا ہے اور معجزے میں پیغمبر کی ذاتی غرض نہیں رہتی ۔ جادو سے سوائے نقصان کے کوئی نفع نہیں ۔ اور عامتہ الناس کو کوئی فائدہ نہیں ۔ اور معجزے سے تمام لوگوں کو فائدہ ہے ۔ جادو میں کیا ہوتا ہے ؟ ارواحِ نباتات سے مدد لینا ۔ ارواحِ خبیثہ سے استمداد ۔ ارواحِ نجوم سے اعانت حاصل کرنا ۔ ساحر صاحبِ فن تھے ۔ سحر اور معجزے میں تمیز کر سکتے تھے ۔ اپنے فن میں ہار گئے تو اُن کو معجزہ کا یقین آ گیا ۔ اُن کے دل میں ایمان آ گیا ۔ نادان فرعون ان باتوں کو سمجھ نہ سکا وہ معجزہ کو بھی جادو سمجھا ۔ ساحر ایمان لا چکے تو کیسی ثابت قدمی سے ایمان پر قائم رہے ۔ جان کی پرواہ تک نہ کی اور بول اُٹھے ، ایک دن مرنا ہے ۔ دربارِ خداوندی میں جانا ہے ۔ اب یا اللہ ! تو ہم کو ایمان پر ثابت قدم رکھ ۔ صبر عطا کر ۔ اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رکھ ۔

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ ؛ اور فرعون کے لوگوں میں سے درباریوں نے کہا ۔ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ ؛ کیا چھوڑتے ہو تم موسٰی اور اس کی قوم کو ۔ درگزر کرتے ہو ۔ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ؛ کہ زمین میں فساد پھیلائیں یعنی سرزمینِ مصر میں ۔ وَيَذَرَكَ وَاٰلِهَتَكَ ؛ اور تم کو اور تمہارے معبودوں کو چھوڑ دیں ۔ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ ؛ فرعون نے کہا ہم ان کے بیٹوں کو مار ڈالیں گے ۔ وَنَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ؛ اور حیات چاہیں گے ، زندہ رکھیں گے ان کی عورتوں کو ۔ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ؛ اور بے شک ہم اُن پر غالب ہیں ۔ وہ ہمارا کر کیا سکتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور فرعون کی قوم سے درباریوں نے کہا کیا آپ موسٰی اور اُن کی قوم سے اس لئے درگزر کرتے ہیں کہ وہ زمین میں (سرزمینِ مصر میں) فساد کرتے پھریں اور آپ کو ، آپ کے معبودوں کو چھوڑ دیں (فرعون نے) کہا ہم ان کے بیٹوں کو (خوب ماریں گے) خوب قتل کریں گے ۔ اور اُن کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے اور ہم اُن پر ہر طرح غالب ہیں ۔

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ۟ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۲۸﴾

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ ؛ موسٰی نے اپنی قوم سے کہا ۔ اِسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ ؛ اللہ سے مدد مانگو ۔ وَاصْبِرُوْا ؛ اور صبر کرو ۔ اور مصائب کو برداشت کرلو ۔ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ؛ یقیناً ساری زمین خدا کی ہے ۔ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے اس کا وارث اور مالک بناتا ہے ۔ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں میں سے ۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ؛ اور انجام بخیر متقیوں ہی کا ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- موسٰی نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو ۔ زمین خدا کی ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے (دیتا ہے) اس کا والی وارث بناتا ہے اور انجام بخیر تو متقیوں ہی کا ہوتا ہے ۔

قَالُوْۤا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

قَالُوْا ؛ بنی اسرائیل نے کہا ۔ اُوْذِيْنَا ؛ ہم کو ایذا دی گئی ۔ ہم کو ایذائیں دی گئیں ۔ تکلیفیں دی گئیں ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا ؛ اس سے پہلے کہ تم ہمارے پاس آئیں ۔ تمہارے آنے سے پہلے ۔ وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؛ اور تمہارے آنے کے بعد بھی ۔ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ ؛ موسٰی نے کہا ۔ ممکن ہے کہ تمہارا رب ۔ عنقریب تمہارا خدا ۔ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ ؛ تمہارے دشمنوں کو ہلاک کردے ۔ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ ؛ اور زمین میں تم کو خلیفہ اور قائم مقام بنادے ۔ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ؛ پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیا کرتے ہو اور تمہارے اعمال کیسے رہتے ہیں ۔

ترجمہ :- (بنی اسرائیل نے) کہا تمہارے ہمارے پاس آنے سے پہلے بھی ہم کو ایذائیں دی گئیں اور آنے کے بعد بھی ۔ (موسٰی نے) کہا عنقریب تمہارا رب ، تمہارے دشمن کو ہلاک کردے گا اور اس سرزمین (اور ملک میں) تم کو خلیفہ (اور قائم مقام) بنادے گا پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیا کرتے ہو (اور تمہارے اعمال کیسے رہتے ہیں) ۔

وَلَقَدْ اَخَذْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾

وَلَقَدْ اَخَذْنَاۤ ؛ اور ہم نے لے لیا ، گرفتار کرلیا ۔ اٰلَ فِرْعَوْنَ ؛ متبعین فرعون کو ، فرعونیوں کو ۔ بِالسِّنِيْنَ ؛ قحط سالی سے سِنِيْنَ جمع سَنَةٌ اور سَنَوَاتٌ بھی جمع آتی ہے ۔ سَنَةٌ کی اصل ہے سَنَهَةٌ ؛ بمعنی سال ۔ یہاں مراد قحط سالی ۔ وَنَقْصٍ مِّنَ

الثَّمَرَاتِ ؛ اور میووں کی کمی میں ۔ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ؛ تا کہ وہ نصیحت پکڑیں ۔ اور ان کی یاد دہانی ہو جائے ۔

خدا تعالیٰ بندوں کا ہرگز دشمن نہیں ہے مگر عموماً لوگوں کو تکلیف میں خدا یاد آتا ہے ۔ لہٰذا ضرورۃً کچھ تکلیف دی جاتی ہے تاکہ خدا کی طرف رجوع کریں ۔

ترجمہ :- ہم نے فرعون کے لوگوں کو قحط سالی اور میووں کی کمی (اور نقصان) میں گرفتار کردیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں (اور کچھ تو خدا کو یاد کریں) ۔

فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَٰذِهِ ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ ۗ أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۳۱﴾

فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ ؛ پس جب اُن کو خوش حالی پہنچتی ہے ۔ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ؛ تو وہ کہتے ہیں یہ تو ہماری ہی محنتوں کا نتیجہ ہے اور ہماری کمائی کا ثمرہ ہے ۔ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ؛ اور اگر ان کو کوئی برائی پہنچتی ہے ۔ يَطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؛ تو بدفالی سمجھتے ہیں موسیٰ اور اُن کے ساتھیوں کی طرف سے ۔ عربوں کی عادت تھی کہ پرندوں کو اُڑاتے ۔ اگر وہ سیدھی طرف جائیں تو نیک فال لیتے اور اگر بائیں جانب مڑیں تو بدفالی لیتے ۔ پھر تَطَیُّر اور طیرت بدفالی کے معنیٰ میں مستعمل ہونے لگے ۔ اور پھر نحوست کے معنیٰ میں ۔ فرعون کے لوگ خوش حالی آتی تو سمجھتے کہ ہماری ہی محنتوں کا نتیجہ ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی اور بدحالی آتی تو کہتے یہ موسیٰ اور ان کے متبعین کی نحوست ہے ۔

اَلَآ ؛ ہاں ۔ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ ؛ اس کے سوائے نہیں کہ ان کی نحوست ۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے علم میں تھی ۔ ان کی تقدیر میں تھا ، ان کی خباثتوں کا نتیجہ تھا ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ ؛ اور لیکن ان کے اکثر لوگ ۔ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ جانتے تک نہیں ۔

ترجمہ :- جب ان پر خوش حالی آتی تو کہتے کہ یہ تو ہماری محنتوں کا اثر ہے (نتیجہ ہے) ۔ اور اگر ان پر کوئی سختی اور برائی پہنچتی تو موسیٰ اور ان کے ساتھ والوں کی نحوست بتاتے ۔ ہاں ! اللہ کے پاس تو یہ اُن ہی کی اپنی نحوست ہے (ان ہی کی اپنی بداعمالیوں کا نتیجہ ہے) مگر ان کے اکثر کچھ نہیں سمجھتے ۔

وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۲﴾

وَقَالُوْا ؛ اور اہلِ فرعون نے کہا ۔ مَهْمَا ؛ جو کچھ بھی ، جب کبھی بھی ۔ تَاْتِنَا بِهٖ ؛ تو ہمارے پاس لائے ۔ مِنْ اٰيَةٍ ؛ کوئی نشانی ۔ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ؛ تاکہ اس سے تو ہم پر جادو کرے ۔ ہم کو حیران و پریشان کرے ۔ ہم کو متاثر کرے ۔ فَمَا نَحْنُ لَكَ ؛ تو نہیں ہیں ہم تیرے لئے ، تجھ پر ۔ بِمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمان لانے والے ۔

ترجمہ :- اور (فرعون والوں نے) کہا : تم کیسی ہی نشانی ہمارے پاس لاؤ کہ ہم کو اس سے متاثر کرو ۔ ہم کبھی تم پر یقین کرنے والے نہیں ۔ (ماننے والے نہیں) ۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ ؛ پھر ہم نے اُن پر بھیجا ۔ اَلطُّوْفَانَ ؛ طوفان ۔طغیانی ۔ ندی کا چڑھاؤ ۔ وَالْجَرَادَ ؛ اور ٹڈی ۔ وَالْقُمَّلَ ؛ اور جوئیں ۔ وَالضَّفَادِعَ ؛ اور مینڈکیں ۔ ضِفْدِعٌ کی جمع ہے ۔ وَالدَّمَ ؛ اور خون ۔ اور برتنوں میں پانی کا خون بن جانا ۔ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ؛ کھلی کھلی نشانیاں ۔تفصیل وار آیتیں ۔ الگ الگ نشانیاں ۔ فَاسْتَكْبَرُوْا ؛ پس تکبّر ہی کرتے رہے ۔ اور اکڑا کئے ۔ وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ؛ اور وہ بڑے مجرم لوگ تھے ۔ وہ ایک نافرمان قوم تھی ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے اُن پر طوفان اور ٹڈی اور جوئیں اور مینڈک اور خون (کے عذاب) بھیجے جو فصل فصل سے (اور واضح) نشانیاں تھیں مگر وہ تکبّر ہی کرتے رہے اور وہ تو بڑے نافرمان لوگ تھے ۔

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۳۴﴾

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ ؛ اور جب اُن پر عذاب آتا ۔ اَلرِّجْزُ ؛ عذاب ۔ قَالُوْا ؛ تو کہتے ۔ يٰمُوْسٰى ؛ اے موسٰی ! اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ ؛ ہمارے لئے اپنے رب کے پاس دُعا کرو ۔ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ؛ اس عہد اور وعدہ الٰہی کی وجہ سے جو تمہارے پاس ہے ۔ (خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؛ تم دُعا کرو میں اس کو قبول کرتا ہوں ۔) لَئِنْ كَشَفْتَ ؛ اگر تم کھول دو ، دفع کردو ۔ عَنَّا ؛ ہم سے ۔ اَلرِّجْزَ ؛ عذاب کو ۔ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ ؛ تو ہم تم پر ایمان لائیں گے ۔ وَلَنُرْسِلَنَّ ؛ اور تو ہم روانہ کردیں گے ۔ مَعَكَ ؛ تمہارے ساتھ ۔ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ بنی اسرائیل کو ۔

ترجمہ :- اور جب اُن پر عذاب آتا تو کہتے اے موسٰی ! تم اپنے رب سے ہمارے لئے دُعا کرو ، اس عہد کی وجہ سے جو تمہارے پاس ہے (اس وجہ سے کہ اللہ نے تم سے قبولیتِ دُعا کا وعدہ فرمایا ہے) اگر تم یہ عذاب ہم سے دفع کردو (اگر یہ عذاب ہم سے کھل جائے گا) تو ضرور ہم تم پر ایمان لائیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ روانہ کردیں گے ۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَىٰ أَجَلٍ هُم بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ ﴿١٣٥﴾

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمْ ؛ پھر جب ہم نے اُن سے کھول دیا ۔ اَلرِّجْزَ ؛ عذاب کو ۔ اِلٰی اَجَلٍ هُمْ بَالِغُوْهُ ؛ اس مدت تک جو اُن کو دی گئی تھی ۔ اور جس تک اُن کو پہنچنا تھا ۔ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ؛ تو وہ فوراً عہد شکنی کرتے اور اپنے وعدہ سے ٹل جاتے ۔

ترجمہ :- پھر جب ہم اُن سے عذاب کو دفع کر دیتے (کھول دیتے) اُس مدّت تک جو اُن کو دی گئی تھی جس تک اُن کو پہنچنا تھا تو وہ فوراً عہد شکنی کرتے (اور ایمان لانے کے وعدہ کی خلاف ورزی کرتے) ۔

فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ ﴿١٣٦﴾

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ؛ پھر ہم نے اُن سے انتقام لیا ۔ اُن کو سزا دی ۔ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ؛ پھر ہم نے اُن کو دریا میں ڈبو دیا ۔ غرق کر دیا ۔ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا ؛ کیونکہ انھوں نے تکذیب کی تھی ، جھٹلایا تھا ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کو ۔ وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ؛ اور وہ اُن سے بالکل غافل تھے ، بے پرواہ تھے ، بے خبر تھے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے اُن کو سزا دی اور ان کو دریا میں (بحر قلزم ، بحر احمر یا ریڈ سی میں ڈبو دیا) غرق کر دیا ۔ کیونکہ وہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے (اور اُن کو مانتے نہ تھے) اور اُن سے غفلت برتتے تھے (اور کچھ پرواہ نہ کرتے تھے) ۔

وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ﴿١٣٧﴾

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ ؛ اور ہم نے اس قوم کو وارث بنا دیا ۔ اَلَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ ؛ جو ضعیف اور کمزور خیال کی جاتی تھی ۔ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا ؛ مشرق سے مغرب تک ۔ اَلَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؛ جس میں ہم نے برکت دی تھی ۔ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى ؛ اور پوری ہوگئی تیرے رب کی اچھی بات ، خدا کی دی ہوئی خوش خبری پوری ہوئی ۔ خدا کا نیک وعدہ پورا ہوا ۔ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ ؛ بنی اسرائیل کے متعلق ، اُن کے حق میں ۔ بِمَا صَبَرُوْا ؛ اُن کے صبر کی وجہ سے ۔ اُن کی سختیاں جھیلنے اور مصائب برداشت کرنے کی وجہ سے ۔ وَدَمَّرْنَا ؛ اور ہم نے ہلاک کر دیا ۔ تباہ کر دیا ۔ مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ ؛ جس کو فرعون اور اس کی قوم کیا کرتے تھے ۔ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ؛ اور جو کچھ بلند عمارتیں وہ بناتے اور تعمیر کیا کرتے تھے ۔

الربع

ترجمہ :- ہم نے اُس قوم کو جو بالکل ضعیف سمجھی جاتی تھی اس سرزمین کے مشرقی مقامات اور مغربی مقامات کا وارث بنادیا جس میں ہم نے برکت دی تھی اور تمہارے رب کی خوش خبری بنی اسرائیل کے متعلق پوری ہوئی ۔ کیونکہ وہ صبر کرتے (اور مصائب جھیلتے تھے) اور ہم نے فرعون اور اس کی قوم نے جو کچھ (چھوٹی بڑی پست و) بلند عمارتیں بنائیں تھیں ان سب کو تباہ و برباد کردیا ۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰي قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓي اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

وَجَاوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؛ اور ہم نے پار کردیا بنی اسرائیل کو ۔ اَلْبَحْرَ ؛ سمندر سے ۔ فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ ؛ پھر آئے وہ ایسی قوم کے پاس ۔ یَعْكُفُوْنَ عَلٰٓی اَصْنَامٍ لَّهُمْ ؛ جو جمے بیٹھے تھے اپنے بتوں پر ۔ قَالُوْا یٰمُوْسٰی ؛ بنی اسرائیل نے کہا اے موسٰی ۔ اِجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا ؛ ہمارے لئے بھی ایک بُت ، معبود ، اسٹیچو بنادو ۔ كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؛ جیسا کہ اُن کے پاس معبود ہیں ۔ قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ؛ تم بڑے جاہل لوگ ہو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے بنی اسرائیل کو بحر (قلزم) سے پار اُتار دیا تو وہ ایک ایسی قوم کے پاس پہنچے جو اپنے بتوں کے پاس جمے بیٹھے تھے (ان کی پوجا کرتے تھے) ۔ (بنی اسرائیل نے) کہا ۔ اے موسٰی ہمارے لئے بھی ایک معبود بنادے جیسے کہ ان کے ہیں (موسٰی نے) کہا تم تو بڑے جاہل لوگ ہو (خدا کو چھوڑ کر بتوں کی پوجا کرنا چاہتے ہو) ۔

اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ؛ بے شک یہ لوگ ، بُت پرست ۔ مُتَبَّرٌ ؛ تباہ و برباد ہونے والا ۔ مَّا هُمْ فِیْهِ ؛ وہ دین وہ طریقہ جس میں وہ مشغول ہیں ۔ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ؛ اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ بھی باطل ہے یعنی ان کا عقیدہ بھی خراب ہے اور عمل بھی ۔

ترجمہ :- بے شک یہ (بُت پرست) جس (دین) کے تابع ہیں برباد ہے ، (غلط ہے) اور جو کام یہ کر رہے ہیں وہ بھی غلط ہے (نہ اُن کا دین اچھا ہے اور نہ اُن کے اعمال اچھے ہیں) ۔

قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾

قَالَ ؛ موسیٰ نے کہا ۔ اَغَیۡرَ اللّٰہِ اَبۡغِیۡکُمۡ اِلٰـھًا ؛ کیا خدا کے سوا کسی اور معبود کو تمہارے لئے تلاش کروں ۔ ڈھونڈھوں ۔
وَھُوَ فَضَّلَکُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ؛ حالانکہ اس نے تم کو سارے جہاں پر فضیلت دی ہے ، بزرگی عطا کی ۔
پرستش کئی قسم کی ہوتی ہے ۔ کہیں بُت پرستی ہے تو کہیں زر پرستی ہے ۔ خدا کو چھوڑ کر مال کا خیال رکھنا یہ بھی ایک قسم کی بُت پرستی نہیں ؟

ترجمہ :- (موسیٰ نے) کہا خدا کے سوائے تمہارے لئے معبود تلاش کروں ؟ حالانکہ اس نے تم کو سارے جہاں پر فضیلت دی ہے ۔

(مسجودِ ملائکہ کا کسی اور کو مسجود بنا لینا کس قدر جہل ہے ، حماقت ہے ، ناقدری ہے) ۔

وَاِذۡ اَنۡجَیۡنٰکُمۡ مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ یَسُوۡمُوۡنَکُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ ۚ
یُقَتِّلُوۡنَ اَبۡنَآءَکُمۡ وَیَسۡتَحۡیُوۡنَ نِسَآءَکُمۡ ؕ وَفِیۡ ذٰلِکُمۡ بَلَآءٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ عَظِیۡمٌ ﴿۱۴۱﴾ ع ۱۶/۱۲ ۲

وَاِذۡ اَنۡجَیۡنٰکُمۡ ؛ اور یاد کرو جب کہ ہم نے تم کو نجات دی ۔ مِنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ؛ فرعون کے لوگوں سے ۔ یَسُوۡمُوۡنَکُمۡ ؛ تم کو چکھاتے ہیں ۔ مبتلا کرتے ہیں ۔ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ ؛ برا عذاب ۔ یُقَتِّلُوۡنَ اَبۡنَآءَکُمۡ ؛ تمہارے بیٹوں کا خوب قتل کرتے تھے ۔ وَیَسۡتَحۡیُوۡنَ نِسَآءَکُمۡ ؛ اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے ۔ وَفِیۡ ذٰلِکُمۡ ؛ اور تمہاری ان تکلیفات میں ۔ بَلَآءٌ ؛ امتحان اور آزمایش تھی ۔ مِنۡ رَّبِّکُمۡ ؛تمہارے رب کی طرف سے ۔ عَظِیۡمٌ ؛ بڑی بَلَآءٌ کی صفت ہے ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ ہم نے تم کو فرعون کے لوگوں سے نجات دی (بچالیا) ۔ (وہ کیا کرتے تھے ؟) وہ تم کو سخت اور برے عذاب میں مبتلا کرتے تھے ۔ (وہ عذاب کیا تھا؟) وہ تمہارے لڑکوں کو مار ڈالتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے اور اس (عذاب) میں تمہارے رب کی طرف سے (تمہارا) بڑا امتحان تھا (کہ کیا تم ایمان پر قائم رہتے ہو یا نہیں ؟) ۔

وَوٰعَدۡنَا مُوۡسٰی ثَلٰثِیۡنَ لَیۡلَۃً وَّاَتۡمَمۡنٰھَا بِعَشۡرٍ فَتَمَّ مِیۡقَاتُ رَبِّہٖۤ اَرۡبَعِیۡنَ لَیۡلَۃً ۚ
وَقَالَ مُوۡسٰی لِاَخِیۡہِ ھٰرُوۡنَ اخۡلُفۡنِیۡ فِیۡ قَوۡمِیۡ وَاَصۡلِحۡ وَلَا تَتَّبِعۡ سَبِیۡلَ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۱۴۲﴾

وَوٰعَدۡنَا ؛ اور ہم نے وعدہ کیا ۔ مُوۡسٰی ؛موسیٰ سے ۔ ثَلٰثِیۡنَ لَیۡلَۃً ؛تیس راتوں کا ۔ اُردو میں دن کا ذکر کیا جاتا ہے اور عربی میں رات کا ۔ اُردو والے کہتے ہیں دس دن ، پندرہ دن ، تیس دن اور عربی میں کہا جاتا ہے تیس راتیں ، بیس راتیں ، کیونکہ دن کے وقت آدمی ایک جگہ نہیں رہتا البتہ رات میں اپنے گھر میں رہتا ہے ۔ لہذا رہنے کا اعتبار رات سے ہے ۔

وَاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ ؛ اور ہم نے اس کو پورا کیا اور دس راتوں کو ملا کر۔ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ ؛ پھر اُن کے رب کا وعدہ پورا ہوا۔ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ؛ چالیس راتوں کا یعنی موسٰی نے چالیس دن کا چِلّہ کیا۔ اعتکاف کیا۔ وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ ؛ اور موسٰی نے اپنے بھائی ہارون سے چِلّہ بیٹھنے جاتے وقت کہا۔ اُخْلُفْنِيْ ؛ میرے بعد میرا کام کرو۔ میرا خلیفہ بنو۔ میری نیابت کرو۔ میری قائم مقامی کرو۔ فِيْ قَوْمِيْ ؛ میری قوم میں۔ وَاَصْلِحْ ؛ اور اُن کی اصلاح کرو۔ اور دُرستی کرتے رہو۔ وَلَا تَتَّبِعْ ؛ اور اتباع نہ کرو۔ اور پیروی نہ کرو۔ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ؛ مفسدون کے راستے کی۔ اور مفسدوں کے قدم بہ قدم نہ چلو۔ اُن کی راہ اختیار نہ کرو۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسٰی سے تیس (۳۰) دن کا وعدہ کیا اور اس کا تتمہ دس (۱۰) سے کیا۔ پس اُن کے رب کا وعدہ پورے چالیس (۴۰) دن کا ہوا۔ (یعنی حضرت موسٰی نے پورا چِلّہ کیا) اور (جاتے جاتے) موسٰی نے اپنے بھائی ہارون سے کہا: (میرے جانے کے بعد) میری قوم میں میرے خلیفہ (اور نیابت) کے فرائض انجام دینا (اور میری قائم مقامی اچھی طرح سے کرنا) اور ان کی اصلاح و دُرستی کرتے رہنا اور مفسدوں کی چال پر نہ چلنا۔

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى ؛ اور جب موسٰی جا پہنچے۔ لِمِيْقَاتِنَا ؛ ہمارے مقررہ وقت پر۔ وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ؛ اور اُن سے اُن کے رب نے کلام کیا۔ گفتگو کی۔ کلام نے دل پر اثر کیا۔ آنکھیں دیدار کی طالب ہوئیں۔ چلا اُٹھے۔ کہا قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؛ موسٰی نے کہا۔ اے میرے رب مجھے تیری رویت سے سرفراز کر۔ دیدار سے ممتاز کر کہ تجھے دیکھوں۔ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تم مجھے نہ دیکھو گے۔ (کیونکہ یہ محمدؐ کا حصہ ہے۔) وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ ؛ اور لیکن پہاڑ کی طرف دیکھو۔ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ ؛ اگر وہ اپنی جگہ پر برقرار رہے۔ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ؛ تو تم مجھے دیکھو گے۔ فَلَمَّا تَجَلّٰى ؛ پس جب کہ تجلّی کی۔ ظہور فرمایا۔ رَبُّهٗ ؛ اُن کے رب نے۔ لِلْجَبَلِ ؛ پہاڑ پر، کوہ طور پر۔ جَعَلَهٗ دَكًّا ؛ تو اس کو چورہ چورہ کردیا، اس کو توڑ پھوڑ ڈالا، ریزہ ریزہ کردیا۔ وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ؛ اور موسٰی چیخ مار کر گر پڑے۔ فَلَمَّآ اَفَاقَ ؛ پھر جب اُن کو افاقہ ہوا، ہوش آیا۔ قَالَ سُبْحٰنَكَ ؛ عرض کیا تو پاک ہے۔ تُبْتُ اِلَيْكَ ؛ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں، توبہ کرتا ہوں، معافی کا طلب گار ہوں۔ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور میں یقین لانے والوں کی پہلی جماعت میں ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں ہوں۔ چونکہ موسٰی علیہ السلام پیغمبر تھے لہذا اُن کا ایمان اوّل ہے اور اُن کی اُمّت کا ایمان بعد۔

ترجمہ :- اور جب موسٰی ہمارے معیّنہ وقت پر آ پہنچے اور اُن کے ربّ نے (اللہ تعالےٰ نے) اُن سے کلام فرمایا تو (موسٰی نے) عرض کیا میرے پروردگار مجھے رویت اور دیدار سے سرفراز کر، کہ تجھے دیکھوں ۔ (اللہ تعالےٰ نے) فرمایا نہیں ، تم مجھے نہیں دیکھو گے ، ہاں پہاڑ پر نظر کرو اگر وہ (میری تجلّی کے وقت) اپنے مکان پر برقرار رہے تو تم مجھے دیکھ لو گے ۔ جب ان کے ربّ نے (اللہ نے) کوہِ طور پر تجلّی فرمائی تو اس کو ریزہ ریزہ کردیا اور موسٰی چیخ مار کر گر پڑے ۔ جب اُن کو افاقہ ہوا ، (ہوش آیا) عرض کیا تو پاک ہے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں ، (توبہ کرتا ہوں) اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں ہوں ۔

قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

قَالَ ؛ اللہ نے فرمایا ۔ يٰمُوْسٰى ؛ اے موسٰی ۔ اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ ؛ میں نے تم کو فضیلت دی ہے لوگوں پر میں نے تم کو انتخاب کیا ہے ۔ اس کا مادّہ صَفْوٌ ہے ۔ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ؛ میرے پیغاموں سے اور ہم کلامی سے ، ہمارے فرستادہ احکام سے ۔ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ ؛ پھر لو اُن احکام کو جو میں نے تم کو دے دیئے ہیں ۔ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ؛اور شکر گزاروں میں داخل ہوجاؤ ، شکر گزاری کرو ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالی نے) فرمایا اے موسٰی ! میں نے تم کو لوگوں پر اپنے فرستادہ احکام اور ہم کلامی سے سرفراز اور ممتاز کیا پھر تم کو جو کچھ دیا گیا ہے اس کو لے لو اور شکر گزاروں میں داخل ہوجاؤ ۔ (خدا کا شکر بجا لاؤ اور عطایائے الٰہی کی قدر کرو) ۔

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۚ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۱۴۵﴾

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ ؛ اور ہم نے موسٰی کے لئے تختیوں پر لکھ دیا ۔ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً ؛ ہر قسم کا وعظ و نصیحت ۔ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ؛ اور ہر شئے کو جدا جدا جس سے سمجھنے میں کوئی پیچیدگی نہ ہو ۔ ہم نے واضح طور سے اُصول اور کلیات بیان کردیئے ۔ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ ؛ پس ان کو مضبوطی سے پکڑو اور ان کے مطابق عمل کرو ۔ وَاْمُرْ قَوْمَكَ ؛ اور تم اپنی قوم کو حکم کرو اور امر کرو ۔ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ؛ اُن تختیوں کی اچھی باتوں کو لیں ۔ دنیا میں جو اچھی باتیں ہوئیں تھیں وہ یہی ہیں ۔ اور

ان پر عمل کریں ۔ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ؛ عنقریب میں تم کو بدکاروں کے گھر بتادوں گا کہ وہ کہاں ہیں کس حال میں ہیں ۔
سَاُورِيْكُمْ ؛ کے املاء میں واؤ زائد ہے جو پڑھا نہیں جاتا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کے لئے (موسیٰ کے لئے) تختیوں میں ہر قسم کے وعظ و نصیحت اور ہر قسم کے احکام کی تفصیل لکھ دی ہے (موسیٰ !) تم اُن (احکام اور مواعظ) کو مضبوطی سے پکڑو (اور ان پر عمل کرو) اور اپنی قوم کو حکم دو کہ (جو بدکار ہیں تحتِ قانونِ الٰہی نہیں) وہ ان اچھے احکام کو لے لے ، قریب میں تم کو میں بتادوں گا کہ ان بدکاروں کا گھر کہاں ہے (اور وہ کس حال میں ہیں ، وہ دوزخ میں ہیں اور برے حال میں ہیں) ۔

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾

سَاَصْرِفُ ؛ عنقریب میں پھیر دوں گا ۔ عَنْ اٰيٰتِيْ ؛ میری آیتوں سے ۔ یعنی وہ راستے پر نہیں آئیں گے ۔ مگر کن کو؟ اَلَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؛ ان لوگوں کو جو زمین میں تکبّر کرتے ہیں ، خود کو بڑا سمجھتے ہیں ، اطاعتِ خدا اور رسول کو اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں ۔ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؛ ناحق ۔ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ ؛ اور اگر وہ ہر طرح کی نشانیاں دیکھ بھی لیں ۔ لَا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؛ تو وہ کبھی ان پر ایمان نہیں لائیں گے ۔ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ ؛ اور اگر وہ راہِ راست کو دیکھ بھی لیں ۔ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؛ تو وہ اس کو اپنا راستہ نہ بنائیں گے ۔ یعنی اس پر عمل نہ کریں گے ۔ اس پر نہ چلیں گے ۔ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ ؛ اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھیں ۔ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؛ تو وہ اس پر ضرور چلیں گے ۔ یہ گمراہی کیوں ہورہی ہے؟ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؛ یہ اس لئے کہ اُنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ۔ ہماری نشانیوں کو نہ مانا ۔ اُن کو جھٹلایا ۔ وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ؛ اور وہ اُن سے غافل تھے ۔ بے پرواہ تھے ۔

ترجمہ :- عنقریب میں اپنی آیتوں سے پھیر دوں گا (بے رُخ کردوں گا کن کو؟) ان لوگوں کو جو ناحق زمین میں تکبّر کیا کرتے ہیں اور وہ ہر قسم کی آیتوں کو (نشانیوں کو) دیکھ بھی لیں تو اُن پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے اور اگر رشد و ہدایت کا راستہ دیکھ بھی لیں تو اس کو اپنا راستہ کبھی نہ بنائیں گے (یعنی اس پر کبھی عمل نہ کریں گے) اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھیں تو اس کو ضرور اپنا راستہ بنائیں گے (اس پر عمل کریں گے ، اس پر کاربند رہیں گے ۔ یہ سب کیوں ہوا ؟) اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے (ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے تھے) اور اُن سے بالکل غافل (اور بے پروا) تھے ۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا ؛ اور جنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی اور اُنھیں جھٹلایا ۔ وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ ؛ اور آخرت اور قیامت کے دن کے آنے کو بھی جھٹلایا ۔ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؛ ان کے سارے اعمال ضائع ہوگئے ۔ ان کا کِیا دھرا سب اکارت ۔ هَلْ يُجْزَوْنَ ؛ کیا یہ جزاء دیئے جائیں گے ؟ استفہامِ انکاری ہے ۔نہیں جزا دیئے جائیں گے ۔ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ مگر اُن کاموں کی کہ وہ کیا کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور جنھوں نے ہماری آیتوں اور آخرت کے آنے کی تکذیب کی (اُنھیں نہ مانا) اُن کے سارے اعمال ضائع ہوگئے ۔ اُنھیں اُن کے اعمال ہی کی سزا دی جائے گی (جزا دی جائے گی ، اُن کو ان کے کرتوت کا پھل ملے گا) ۔

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾

وَاتَّخَذَ ؛ اور بنالیا ۔ قَوْمُ مُوْسٰى ؛ موسٰی کی قوم نے ۔ مِنْ بَعْدِهٖ ؛ موسٰی کے کوہِ طور پر اعتکاف بیٹھنے کے بعد ۔ مِنْ حُلِيِّهِمْ ؛ اُن کے زیور سے ۔ حِلِيٌّ کی اصل حُلُوْيٌ ۔ بعض دفعہ حاءکو کسرہ بھی دیتے ہیں ۔ عِجْلًا جَسَدًا ؛ گوسالہ کا پُتلا ۔ ڈھانچہ ۔ لَهٗ خُوَارٌ ؛ اُس گوسالہ کے لئے آواز ہے ۔ کہتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام گھوڑے پر بیٹھ کر جارہے تھے ۔ ان کی روحانیت کی وجہ سے جہاں گھوڑے کا سُم پڑتا وہاں کی زمین سرسبز ہوجاتی ۔ یہ دیکھ کر سامری نے اُس کے پیر تلے کی مٹی کو گوسالہ کے منھ میں ڈال دیا ۔ وہ لگا امبھیا امبھیا کرنے ۔ بے وقوفوں کو اتنی سی عجیب بات کی ضرورت ہے ۔ اب لگے اُسی کی پوجا کرنے ۔ اَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا انھوں نے نہیں دیکھا ، کیا ان کو معلوم نہیں ؟ اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ ؛ کہ وہ گوسالہ ان سے بات تک نہیں کرتا ۔ وَلَا يَهْدِيْهِمْ سَبِيْلًا ؛ اور ان کو راہِ خدا کی ہدایت نہیں کرتا ۔ اِتَّخَذُوْهُ ؛ انھوں نے اس کو اپنا دیوتا بنالیا تھا ۔ وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ؛ اور وہ بڑے ظالم تھے ۔ شرک و کفر سے بڑھ کر کون سا ظلم ہوگا ۔

ترجمہ :- اور موسٰی کی قوم نے اُن کے (اعتکاف کو جانے کے) بعد اُن کے زیور سے ایک گوسالہ کا بُت بنالیا وہ لگا آواز کرنے ۔ اُن لوگوں نے کیا اتنا نہ سمجھا کہ یہ (گوسالہ) نہ اُن سے بات کرتا ہے اور نہ اُن کو (خدا کا) راستہ دکھاتا ہے اور یہ ہیں کہ اُس کو اپنا دیوتا بنالئے ہیں ۔ یہ لوگ بڑے ظالم اور ناحق پرست تھے ۔

ع ۱۷/۷

وقف لازم

بزرگوں کی خدمت میں جا کر دعا کی درخواست کرو

صاحبو! اس واقعہ سے روحانیت کا اثر تو ثابت ہے۔ اچھوں کی صحبت سے جان تک پڑ جاتی ہے، گوسالہ زندہ ہوگیا تو دلوں کا زندہ ہوجانا کونسی بڑی بات ہے۔

صاحبو! ہمارے زمانے میں ایک نمایش ہوئی تھی اُس میں ایک شخص نے اپنے منتر اور توجہ سے ایک بیل کو متاثر کردیا تھا۔ وہ بیل والا کچھ پیسے لے کر بیل سے پوچھتا کہ فلاں صاحب کہاں ہیں اُن کو بتادو تو بیل اس شخص کے پاس چلا جاتا اور اس کو بتا دیتا۔ وہ کمبخت نہ بات کرسکتا اور نہ کسی کو خدا کا راستہ دکھاتا۔ اس بیل کے پاس احمقوں کا ایک ہجوم رہتا۔ مَردوں کا بھی اور عورتوں کا بھی۔ ہمارے بعض لوگوں میں سے کسی نے اپنی توجہ اس بیل پر ڈالی اب لاکھ کہا جاتا ہے کسی کو نہیں پہچانتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ بھی توجہ اور تخیل کی ایک صورت تھی۔

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ
قَالُوْا لَىِٕنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾

وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ ؛ یہ محاورہ ہے اس کے معنٰی ہیں شرمندہ ہونا، پچھتانا۔ اور جب وہ پچھتائے اور شرمندگی میں اپنے ہاتھ ملنے لگے۔ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ ؛ اور انھوں نے دیکھ لیا کہ وہ۔ سمجھ لیا کہ وہ۔ قَدْ ضَلُّوْا ؛ گمراہ ہوگئے ہیں، راستے سے بھٹک گئے ہیں۔ قَالُوْا ؛ تو انھوں نے کہا۔ تو وہ کہنے لگے۔ لَىِٕنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا ؛ اگر ہم پر ہمارا رب رحم نہ کرے۔ وَيَغْفِرْ لَنَا ؛ اور ہماری مغفرت نہ فرمائے، اور ہمارے گناہوں کو اپنی رحمت میں چھپا نہ لے۔ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ؛ تو ہم بے شک خسارے میں پڑ جائیں گے تو ہمارا بڑا نقصان ہوگا۔

ترجمہ:- اور جب وہ لوگ کفِ افسوس ملنے لگے (اُور اپنے کیے پر نادم اور شرمندہ ہوئے) اور دیکھ لیا کہ انھوں نے بڑی گمراہی کی تو کہہ اٹھے: اگر ہمارا پروردگار ہم پر رحم نہ کرے اور مغفرت نہ فرمائے تو ہم بڑے ہی خسارہ میں پڑجائیں گے۔

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ
اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ۭ
قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ڮ
فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۵۰﴾

وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ ؛ اور جب موسٰی اپنے چلّہ اور اربعین سے فارغ ہوکر اپنی قوم کی طرف واپس ہوئے۔ غَضْبَانَ ؛ غصّہ میں بھرے ہوئے۔غضب ناک حالت میں۔ اَسِفًا ؛ افسوس کرتے ہوئے۔قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ ؛موسٰی نے کہا تم نے کیا ہی برا کام کیا میرے پیچھے۔مِنْ بَعْدِيْ ؛ میرے بعد، میرے اربعین کو جانے کے بعد۔اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ؛ کیا تم حکمِ خدا ملنے سے قبل یہ کام جھٹ پٹ کر بیٹھے۔کیا امر رب سے پہلے تم نے عجلت کی ، کیا تم نے جلد بازی سے بُت پرستی شروع کرادی ؟ وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ ؛ اور موسٰی نے تختیاں ڈال دیں۔وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ ؛ اور لگے اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹنے۔قَالَ ابْنَ اُمَّ ؛ ہارون نے کہا۔اے میری ماں کے بیٹے۔اے ماں جائے۔ماں کا نام رحم پیدا کرنے کے لئے کہا گیا۔اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ ؛ بے شک ان لوگوں نے تو مجھے ضعیف و ناتواں سمجھا۔وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ؛ اور مجھے مار ڈالنے بیٹھے ،قریب تھا کہ مجھے قتل کردیں۔فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْاَعْدَآءَ ؛ پس مجھ پر دشمنوں کو نہ ہنسواؤ۔شماتتِ اعداء نہ کرواؤ۔ وَلَا تَجْعَلْنِي ؛ اور مجھے داخل نہ کرو۔شریک نہ کرو۔مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ؛ظالم لوگوں میں۔اور مجھے بھی ظالم نہ سمجھو۔

ترجمہ :- اور جب موسٰی (اربعین سے) اپنی قوم کی طرف غیض وغضب میں بھرے ہوئے افسوس کرتے ہوئے پلٹے تو کہا تم نے میرے بعد کیا ہی برا کام کیا۔کیا تم نے جلد بازی میں حکم رب کا بھی انتظار نہ کیا ؟ اور (موسٰی نے) تختیوں کو (زمین پر) ڈال دیا اور لگے اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹنے۔ (ہارون نے) کہا میرے بھائی ، (میری ماں جائے) بے شک ان لوگوں نے مجھے ضعیف و ناتوان سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کردیں۔اب تم مجھ پر (سختی کرکے) شماتتِ اعداء نہ کراؤ (مجھ پر میرے دشمنوں کو نہ ہنسواؤ) اور مجھے ظالموں میں شامل نہ سمجھو۔

ع ۱۸ ۸ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾

قَالَ ؛ موسٰی علیہ السلام نے دُعا کی۔رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِاَخِيْ ؛ خدایا ! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے۔اُن کی مغفرت کر۔وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ؛ اور ہم کو تو اپنی رحمت میں داخل کر۔وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ؛ اور یا اللہ تو ارحم الراحمین ہے۔اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا تو ہی ہے۔

ترجمہ :- (موسٰی نے) دُعا کی (بارِ خدایا !) اے میرے پروردگار ! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور اپنی رحمت میں ہم کو داخل کر اور تو ارحم الراحمین ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِيْنَ ﴿۱۵۲﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ اِتَّخَذُوا الْعِجْلَ ؛ گوسالے کو اپنا بُت بنالیا اور اس کی پوجا کرنے لگے ۔ سَیَنَالُھُمْ غَضَبٌ ؛ تو عنقریب ان پر غضب نازل ہوگا، خدا کا عتاب ہوگا ۔ مِّنْ رَّبِّھِمْ ؛ ان کے رب کی طرف سے، خدا کی طرف سے وَذِلَّۃٌ ؛ اور ذِلّت پہنچے گی ۔ اور ان کی خواری ہوگی ۔ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ؛ دنیوی زندگی میں ۔ وَکَذٰلِکَ ؛ اور اسی طرح ۔ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ؛ ہم جھوٹ کہنے والوں اور افترا پردازوں کو جزا دیں گے ۔ دنیا میں اس سے زیادہ کیا خواری ہوگی کہ خدائے تعالیٰ نے آدمی کو اشرف المخلوقات بنایا تھا وہ گائے کی پوجا کرتا ہے، قسم کھاتا ہے تو گائے کی دُم پکڑتا ہے ۔ اس سے زیادہ بیوقوفی کیا ہوگی ۔ برادرانِ وطن کے افعال بھی عجیب وغریب ہیں ۔ گائے کی پوجا کرتے ہیں اور اس کے خاوند بیل پر کونسا ظلم ہے کہ نہیں کرتے ۔ ان کی روایات کے مطابق بیل کے سینگ پر دنیا قائم ہے ۔ سینگ بدلتا ہے تو زلزلہ ہوتا ہے ۔ ان کے بزرگوں کا صرف اتنا خیال تھا کہ گائے سے آدمیوں کو بہت فائدہ ہے ۔ اگر گائے سے فائدہ ہے تو بیل سے کب فائدہ نہیں ہے غریب زراعت کرتا ہے، گاڑی کھینچتا ہے، بوجھ ڈھوتا ہے ۔ گائے کی اتنی تعظیم اور بیل کی اتنی تحقیر! سخت افسوس ناک ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں نے بچھڑے کی پوجا کی اُن پر خدا کی طرف سے غضب نازل ہوگا اور دنیا میں ذِلّت وخواری ہوگی ۔ ہم اسی طرح ان افترا پردازوں کو سخت سزا دیں گے ۔

وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِھَا وَاٰمَنُوْٓا اِنَّ رَبَّکَ مِنْۢ بَعْدِھَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۵۳﴾

وَالَّذِیْنَ ؛ اور جن لوگوں نے ۔ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ؛ برے کام کئے ۔ اعمالِ سیّئہ کئے ۔ ثُمَّ تَابُوْا ؛ پھر توبہ کرلی، پھر خدا کی طرف رجوع کیا ۔ مِنْ بَعْدِھَا ؛ اس کے بعد، ان اعمالِ بد کے بعد ۔ وَاٰمَنُوْآ ؛ اور ایمان لائے ۔ اِنَّ رَبَّکَ ؛ بے شک تمہارا پروردگار، تمہارا رب ۔ مِنْ بَعْدِھَا ؛ توبہ کے بعد ۔ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ البتہ غفور و رحیم ہے ۔ مغفرت بھی کرتا ہے اور رحم بھی ۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے برے کام کئے، پھر اس کے بعد توبہ کرلی اور ایمان لے آئے تو بے شک تیرا رب اس (توبہ) کے بعد غفور و رحیم ہے ۔

وَلَمَّا سَکَتَ عَنْ مُّوْسَی الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَفِیْ نُسْخَتِھَا ھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلَّذِیْنَ ھُمْ لِرَبِّھِمْ یَرْھَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوسَى الْغَضَبُ ؛ اور جب موسٰی خاموش ہوگئے اور اظہارِ غضب سے سکوت اختیار کیا ۔ اور جب موسٰی کا غصّہ فرد ہوگیا اور آتشِ غیظ وغضب ٹھنڈی ہوگئی ۔ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ؛ تو موسٰی نے الواح یعنی تختیوں کو اُٹھا لیا ۔ وَفِيْ نُسْخَتِهَا ؛ اور ان الواح کی تحریر میں ، نسخے میں ۔ هُدًى وَّرَحْمَةٌ ؛ ہدایت اور رحمت تھی ۔ مگر کن کے لئے ۔ لِّلَّذِيْنَ هُمْ ؛ ان کے لئے جو ۔ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ؛ اپنے خدا سے ڈرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جب موسٰی کا غصّہ ٹھنڈا ہوا (اور اظہارِ غضب سے خاموش ہوگئے) تو تختیوں کو اُٹھالیا اور ان کی تحریر میں خدا ترسوں کے لئے ہدایت اور رحمت تھی ۔

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ۭ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِىَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ۭ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ۭ اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ ﴿۱۵۵﴾

وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ ؛ اور موسٰی نے چُن لیا اپنی قوم میں سے ۔ اصل میں مِنْ قَوْمِهٖ ہے منصوب بنزع خافض سَبْعِيْنَ رَجُلًا ؛ ستر (۷۰) آدمیوں کو ۔ لِمِيْقَاتِنَا ؛ ہماری میقات کے لئے ۔ ہماری مقرر کردہ میعادِ وقت کے لئے ۔ وہ بھی ریاضت کرتے اور چلّہ بیٹھتے تھے ۔ مگر انھوں نے کیا کیا ؟ کہنے لگے کہ خدا ہم کو کھلم کھلا نظر آ جائے ۔ حالانکہ ان کو معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسٰی علیہ السلام کو فرمایا لَنْ تَرَانِيْ ؛ اس گستاخی کا کیا نتیجہ نکلا ؟ ایک کڑا کا ہوا ۔ جس کے ساتھ زلزلہ بھی ہوا ۔ اور سب بے ہوش ہوگئے ۔ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ ؛ پھر جب اُن کو بھونچال نے آ گھیرا ۔ قَالَ ؛ تو موسٰی نے کہا ۔ رَبِّ لَوْشِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ ؛ اے میرے پروردگار ! اگر تو چاہتا تو ان کو ہلاک کردے سکتا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس واقعہ سے پہلے ہی ۔ وَاِيَّايَ ؛ اور مجھ کو بھی ۔ اَتُهْلِكُنَا ؛ کیا تو ہم کو ہلاک کرتا ہے ۔ بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ؛ ان کاموں کی وجہ سے کہ ہمارے نادانوں نے کیا ہے ۔ سُفَهَآءُ جمع سَفِيْهٌ ؛ سُبک سر ، ہلکی طبیعت کا ۔ اِنْ هِىَ اِلَّا فِتْنَتُكَ ؛ یہ سارا تیرا امتحان ہے ۔ نہیں ہے یہ مگر تیری آزمائش ۔ یہ سارے تیرے کرشمے ہیں ۔ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ ؛ اس فتنہ سے تو جس کو چاہے گمراہ کردے ۔ وَتَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ ؛ اور جسے چاہے راہ پر لگادے ، ہدایت کردے ۔ اَنْتَ وَلِيُّنَا ؛ تو ہمارا آقا ہے ، مالک ہے ، فَاغْفِرْلَنَا ؛ پس ہماری مغفرت فرمادے ۔ وَارْحَمْنَا ؛ اور ہم پر رحم فرما ۔ وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ؛ اور تو سب سے زیادہ بہتر مغفرت کرنے والا ، معاف کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور موسٰی نے اپنی قوم میں سے ستّر (۷۰) آدمیوں کو ہماری میقات (اور ایک مدتِ معینہ کی عبادت اور اعتکاف) کے لئے انتخاب کیا ۔ پھر جب اُن لوگوں کو زلزلہ نے آ گھیرا (اور سب کے سب

بے ہوش ہوگئے) تو (موسیٰ نے) عرض کیا میرے پروردگار! تو چاہتا تو اس سے پہلے ہی اُن کو اور مجھ کو ہلاک کرسکتا تھا۔ کیا تو ہمارے ان بیوقوفوں کے کام کی وجہ سے ہم کو ہلاک کردیتا ہے۔ یہ سارے تیرے ہی (کرشمے ہیں) امتحان ہیں، اس سے تو جس کو چاہتا ہے ضلالت اور گمراہی میں گرفتار کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت اور رہنمائی کرتا ہے۔ تو ہمارا مالک ہے پس ہماری مغفرت کر، ہم پر رحم کر، تو تمام مغفرت کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

وَاكْتُبْ لَنَا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ قَالَ عَذَابِيْٓ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۵۶

وَاكْتُبْ لَنَا ؛ اور لکھ دے ہمارے لئے۔ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا ؛ اس دنیا میں۔ حَسَنَةً ؛ نیکی کو۔ بہتری کو۔ وَفِي الْاٰخِرَةِ ؛ اور آخرت میں بھی۔ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؛ ہم نے تیری طرف رجوع کیا۔ ہم تجھ سے توبہ کرتے ہیں۔ قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ عَذَابِيْ ؛ میرا عذاب۔ اُصِيْبُ بِهٖ ؛ میں اس کو ڈالتا ہوں اور نازل کرتا ہوں، میں مبتلائے مصیبت کرتا ہوں۔ مَنْ اَشَآءُ ؛ جس کو چاہوں۔ مگر اس کے ساتھ وَرَحْمَتِيْ ؛ اور میری رحمت۔ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ؛ اس میں وسعت ہے ہر شئے کی، اس میں ہر چیز کی گنجائش ہے، وہ ہر چیز کو شامل ہے۔ فَسَاَكْتُبُهَا ؛ پس میں اس کو عنقریب لکھے دیتا ہوں، اس کو واجب کردیتا ہوں۔ لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ پرہیز گاری کرتے ہیں۔ خدا کی ناخوشی سے بچتے ہیں۔ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اَتٰى يَاْتِيْ اِتْيَانًا ؛ آنا۔ اٰتٰى يُؤْتِيْ اِيْتَاءً ا ؛ دینا۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ ؛ اور جو لوگ ہیں۔ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں، ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں۔

ترجمہ :- (یا اللہ!) اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھلائی لکھ اور آخرت میں بھی۔ (کیونکہ) ہم نے تیری طرف رجوع کیا ہے (توبہ کی ہے)۔ (اللہ تعالےٰ نے) فرمایا میں جس کو چاہتا ہوں عذاب کرتا ہوں اور میری رحمت میں سب کی گنجائش ہے۔ پس میں اپنی رحمت کو ان لوگوں کے لئے (واجب کرتا ہوں) لکھے دیتا ہوں جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔

ع ۱۹ ۹

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ ؛ جولوگ رسول کی اتباع کرتے ہیں ، ان کے قدم بہ قدم چلتے ہیں ۔ النَّبِیَّ ؛ رسول ، نبی ۔ اَلْاُمِّیَّ ؛ اُمْ ، اصل ۔ اُمِّیْ ؛ وہ شخص جو اپنی اصل فطرت پر ہو ۔ کسی سے پڑھا لکھا نہ ہو ۔ بعض کہتے ہیں کہ اُمِّی ، اُمُّ الْقُرٰی سے ہے ۔ یعنی مکہ والے ۔ اَلَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ ؛ جس کو وہ لوگ پاتے ہیں ، جس کے نام کو پاتے ہیں ۔ مَکْتُوْبًا ؛ لکھا ہوا ۔ عِنْدَھُمْ ؛ ان کے پاس ، اہلِ کتاب کے پاس ۔ فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ ؛ توراۃ و انجیل میں ، آسمانی کتابوں میں احمد بھی ہے ۔ حمدث بھی ہے اس کا ترجمہ فارقلیط بھی ہے ۔ ظالموں نے نبیِ کریم ﷺ کا نامِ پاک چھپانے کے لئے اصل لفظ احمد یا حمدث کے عوض ترجمہ کردیا ۔ حالانکہ شخصی نام اور علَم کا ترجمہ کرنے کا قاعدہ نہیں ہے ۔ وہ پیغمبر کیا تعلیم دیتا ہے؟ یَاْمُرُھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ انھیں اچھی بات کا حکم دیتا ہے ، ایسی بات کا حکم ان کو دیتا ہے جس کے اچھے ہونے کو سب جانتے ہیں ۔ وَیَنْھٰھُمْ عَنِ الْمُنْکَرِ ؛ اور ان کو بری بات سے منع کرتا ہے ۔ قابلِ انکار بات سے نہی کرتا ہے ۔ وَیُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبٰتِ ؛ اور ان کے لئے اچھی چیزوں کو حلال کرتا ہے ۔ وَیُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبٰٓئِثَ ؛ اور خبیث اور بری باتوں کو ان پر حرام کرتا اور روکتا ہے ۔ وَیَضَعُ عَنْھُمْ اِصْرَھُمْ ؛ اور ان سے اُتار کر رکھ دیتا ہے ۔ ان کے بارِ گراں کو ، ان کے گناہوں کو ، اور ان کے لئے ناقابلِ برداشت احکام کو ۔ وَالْاَغْلٰلَ ؛ اور طوقوں کو ۔ جمع غُلٌّ ؛ طوق ۔ ایسے حکم جو ان کے گلے میں طوق کی طرح تکلیف دہ تھے ۔ اَلَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْھِمْ ؛ جو اُن پر پڑے تھے ۔ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِہٖ ؛ پھر جو لوگ ان پر ایمان لائے ۔ وَعَزَّرُوْہُ ؛ اور ان کی مدد کی ۔ عَزَّرَ ؛ مدد کی ، دشمنوں کو روکا ۔ عزت کی ، قوت دی ۔ وَنَصَرُوْہُ ؛ اور ان کی مدد کی ، دشمنوں پر فتحیاب کیا ۔ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ ؛ اور نور کی اتباع کی ۔ نور سے مراد کیا ہے؟ اَلَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَہٗ ؛ وہ تعلیم ، وہ قرآن جو پیغمبر کے ساتھ اُتارا گیا ہے ۔ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ یہی لوگ ہیں کامیاب ، بامراد ، فلاح پانے والے ۔

تقویٰ اور زکوٰۃ اور تمام نیک اعمال اسی وقت کام آتے ہیں ، جب اتباعِ نبیؐ کریں ۔ فرماتا ہے :-

ترجمہ :- جو لوگ رسول اور نبیِ اُمی کی اتباع کرتے ہیں (ان کے قدم بہ قدم چلتے ہیں ، ان کے فرامین پر عمل کرتے ہیں) ۔ (وہ ایک مسلّم پیغمبر ہیں) جن کا نام ان کے پاس توراۃ اور انجیل میں لکھا ہوا ہے ۔

(وہ کیا حکم دیتے ہیں ؟) ان کو اچھی بات کا حکم دیتے ہیں اور بری بات سے منع کرتے ہیں اور اُن کے لئے پاک چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور ان پر ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں اور ان سے بارِ گراں کو اور ان طوقوں کو جو ان کے گلے میں پڑے تھے اُتار کر رکھ دیتے ہیں ۔ (بہت سے سخت احکام جو سابقہ مذاہب میں تھے اسلام میں وہ تکلیف دہ احکام بدل دیئے گئے اور ممکنہ سہولتیں پیدا کردی گئیں) اور جو لوگ پیغمبر پر ایمان لائے ، ان کی تعظیم و تکریم کی ، (دشمنوں کے مقابل) ان کی تائید کی اور اس نور (یعنی قرآن و اسلام) کی اتباع کی ، جو ان کے ساتھ اُتارا گیا ، وہی ہیں کامیاب و بامراد ۔

اتباعِ نبی ہی ہر نیک عمل کام آ سکتا ہے

صاحبو ! آج کل ایک بدنصیبی ، بے ادبی ، بدمذہبی ، لوگوں میں پھیل رہی ہے ۔ رات دن اس دھن میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی طور سے اللہ کے حبیب ؐ کی تعظیم میں فرق پیدا کریں ۔ شرک کے معنٰی تو سمجھتے نہیں اور تعظیمِ نبی ؐ کو شرک سمجھتے ہیں ۔ بعض ایسے نادان بھی پیدا ہوگئے ہیں ، وہ کہتے ہیں اچھے کام کرو خواہ ہندو رہو خواہ مسلمان ، خواہ یہودی رہو ، خواہ نصرانی ۔ مسلمان ہونا کوئی ضروری نہیں ۔ کوئی ان سے پوچھے خیر و شر کا معیار ، اچھے برے کی تمیز تمہارے پاس کیا ہے ؟ ہمارے پاس تو خاتم النبیین ؐ کی تعلیم ہی معیارِ خیر و شر ہے ۔ صاحبِ وحی ہی اچھی طرح سے برے بھلے کو جانتا ہے ۔ ہماری ناقص عقل کے کسی چیز کو اچھا یا برا سمجھنے سے کیا ہوتا ہے ، تماشا یہ کہ یہ نادان خود کو مسلمان بھی سمجھتے ہیں اور اسلامی نام سے موسوم بھی ہوتے ہیں ۔

خلافِ پیمبر ؐ کسے رہ گزید ÷ کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا اۨلَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

اس سے پہلے حکم دیا گیا تھا کہ نبی اُمی کی اتباع کرو ، جن کا نام آسمانی کتابوں میں لکھا ہوا ہے ۔ اب حضرت ؐ کو حکم فرماتا ہے :

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ؛ اے نبی کریم ! تم کہو ، اے لوگو ! اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ؐ کی نبوت عام ہے ۔ کسی قوم ، کسی سرزمین سے خاص نہیں ۔ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؛ بے شک میں اللہ کا رسول ہوں ۔ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ؛ تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں ۔ کس کی طرف سے بھیجا گیا ہوں ؟ اللہ کی طرف سے ۔ کیسا اللہ ؟ اَلَّذِيْ لَهٗ ؛ جس کی ہے ۔ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ ؛ بادشاہی ، مملکت آسمانوں اور زمین کی ۔ جس کو چاہا پیغمبر بنایا ۔ جس کو چاہا خاص قوم کے لئے پیغمبر بنایا ، اور جس کو چاہا تمام عالم کے لئے پیغمبر بنایا ۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں ، بندگی کے قابل نہیں ۔ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؛ وہی حیات دیتا ہے وہی موت ۔ وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے ۔ ایسے زبردست خدا اور اس کے بھیجے ہوئے رسول پر فَـاٰمِنُوْا بِـاللّٰهِ ؛ پس اللہ پر ایمان لاؤ ، اس کو واجب اطاعت سمجھ کر اس کے احکام مانو ۔ وَرَسُوْلِهٖ ؛ اور اس کے رسول پر بھی ایمان لاؤ ۔ کیسا رسول ؟ اَلـنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ؛ اللہ کی وحی پہچاننے والا جو اپنی فطرت پر ہے ۔ خدا کے سوائے اس کو کوئی تعلیم دینے والا نہیں ۔ وہ شاگرد ہے تو خدا کا ۔ وہ کیا کرتا ہے ؟ اَلَّذِيْ يُـؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ ؛ وہ اللہ پر اور اُس کی تعلیمات پر ایمان رکھتا ہے ۔ اس کے احکام کی اتباع کرتا ہے ۔ وَاتَّبِعُوْهُ ؛ اور تم بھی اس کی اتباع کرو ۔ اس کے احکام مانو ۔ اس کی چال پر چلو ۔ لَعَلَّـكُمْ تَهْتَدُوْنَ ؛ تاکہ تم کو بھی ہدایت ہوجائے ، خدا کا راستہ مل جائے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) تم کہو ۔ لوگو ! میں تم سب کی طرف اللہ کا پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہوں جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہی ہے ۔ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں ، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے لہذا (اے لوگو !) اللہ اور اس کے نبی اُمّی پر ایمان لاؤ جو اللہ اور اس کی تعلیمات پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی اتباع کرو (اس کی پیروی کرو) تاکہ (تم کو خدا کا راستہ ملے اور) تم کو ہدایت ہوجائے ۔

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

جناب موسٰی علیہ السلام کی اُمّت میں بھی تمام لوگ ایک طرح کے نہیں ہیں ۔

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى ؛ اور موسٰی کی قوم میں سے ۔ اُمَّةٌ ؛ ایک جماعت ہے ۔ يَهْدُوْنَ بِالْحَقِّ ؛ خود بھی اچھے ہیں اور دوسروں کو حق کے مطابق ہدایت کرتے ہیں ۔ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ؛ اور حق کے مطابق عدل و انصاف کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور موسٰی کی قوم میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو حق کی رہنمائی و ہدایت اور حق سے عدل و انصاف بھی کرتے ہیں ۔

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؕ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؕ

كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ ؕ وَمَا ظَلَمُوۡنَا وَلٰكِنۡ كَانُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۶۰﴾

وَقَطَّعْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو جُدا جُدا کردیا ۔ قطعہ قطعہ کردیا ۔ اِثْنَتَیْ عَشْرَۃَ ؛ بارہ (۱۲) ۔ اَسْبَاطًا اُمَمًا ؛ اَسْبَاطٌ سِبْطٌ کی جمع ہے ۔ بنی اسرائیل کے گروہوں اور شاخوں کو اسباط کہا جاتا ہے اور اُمَمًا عربوں کے قبیلے ۔ اُمَّۃٌ کی جمع ہے ۔ گروہ ، یعنی ہم نے بنی اسرائیل کے بارہ (۱۲) گروہ بنادیئے ۔ وَاَوْحَیْنَآ ؛ اور ہم نے وحی بھیجی ۔ اِلٰی مُوْسٰی ؛ موسٰی کی طرف ۔ اِذِاسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗ ؛ جب کہ موسٰی کی قوم نے ان سے پانی مانگا ۔ سَقٰی یَسْقِی سَقْیًا ؛ پانی پلانا ۔ اِسْتِسْقَاءٌ ؛ پانی طلب کرنا ۔ اسی سے صَلٰوۃُ الْاِسْتِسْقَاء ہے ۔ مسلمانوں کی عادت ہے یا عادت تھی کہ جب پانی نہ برستا تو کسی میدان میں جمع ہوتے ۔ اپنے ساتھ عورتوں اور جانوروں اور معصوم بچوں کو لے کر دو رکعت نماز پڑھتے اور خدا کے دربار میں عاجزی سے دُعا کرتے اور خدائے تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے پانی برسا بھی دیتا ۔ آج کل کا زمانہ مادّیت کا ہے ۔ نہ خدا کو ماننا ہے نہ خدا سے پانی کے لئے دُعا کرنا ہے ۔ خیر ! اللہ تعالیٰ نے حکم دیا : اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ ؛ کہ مار اپنے عصا سے پتھر کو ۔ فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ ؛ پھر اس میں سے پھٹ پڑے ۔ پھوٹ نکلے ۔ اِثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا ؛ بارہ (۱۲) چشمے ۔ قَدْعَلِمَ کُلُّ اُنَاسٍ ؛ ہر شخص نے جان لیا اور اس کو معلوم ہوگیا ۔ مَشْرَبَهُمْ ؛ اس کے پانی پینے کی جگہ ۔ اپنے پن گھٹ کو ۔ وَظَلَّلْنَا عَلَیْهِمُ الْغَمَامَ ؛ اور ہم نے ان پر بادل کا سایہ بھی کردیا ۔ غَمَّ ۔ یَغُمُّ ۔ غَمًّا ؛ چھا جانا اسی سے غم بمعنی رنج بھی ہے ۔ اسی سے غَمَامٌ بمعنی ابر بھی ہے ۔ وَاَنْزَلْنَا عَلَیْهِمْ ؛ اور ہم نے ان پر نازل کیا ۔ اُتارا ، بھیجا ۔ اَلْمَنَّ وَالسَّلْوٰی ؛ من وسلوٰی کو ۔ مَنْ ایک قسم کا اناج تھا ۔ اور سَلْوٰی بٹیر ۔ اور ان کو حکم دیا : کُلُوْا ۔ کھاؤ ۔ مِنْ طَیِّبٰتِ مَارَزَقْنٰکُمْ ؛ تم کو ہماری دی ہوئی پاک چیزوں سے ۔ وہ بھلا اس پر کیا صبر کرتے ۔ کھیتی باڑی کرنے والے ، دال پیاز کھانے والے ۔ وَمَا ظَلَمُوْنَا ؛ اور انھوں نے ہم پر تو کچھ ظلم نہیں کیا ۔ ہمارا تو کچھ نہ بگاڑا ۔ وَلٰکِنْ کَانُوْا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ؛ مگر خود اپنے ہی پر ظلم وستم کیا اور اپنے آپ کو تباہ و برباد کیا ۔

ترجمہ :- اور ان کے (بنی اسرائیل کے) ہم نے بارہ اسباط جُدا جُدا کردیئے اور موسٰی کو وحی کی جب کہ ان کی قوم نے پانی مانگا کہ اپنا عصا پتھر پر مارو ۔ پھر اُس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے ۔ ہر ایک نے اپنا گھاٹ معلوم کرلیا ۔ اور ہم نے ان پر (گھٹا ٹوپ) ابر کا سایہ بھی کردیا اور (کھانے کے لئے) ان پر من وسلوٰی اُتارا (اور ان کو حکم دیا کہ) ہماری دی ہوئی پاک چیزوں میں سے کھاؤ ۔ (مگر اُنھوں نے کچھ صبر نہیں کیا ۔ ہمارے عطیہ کی کچھ قدر نہ کی ۔ نتیجہ کیا ہوا ؟) اور ہمارا تو کچھ نہ بگاڑا ، اپنے آپ کو تباہ کرلیا ۔ (اپنے پیروں پر اپنے ہاتھوں کلھاڑی ماری) ۔

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمْ ؛ اور جب اُن سے کہا گیا ۔ اُسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ ؛سکونت اختیار کرو اس قریہ میں ، اسی گاؤں میں ۔ وَكُلُوْا مِنْهَا ؛ اور اس سے کھاؤ ۔ حَيْثُ شِئْتُمْ ؛ جہاں سے چاہو ۔ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ ۔ اور کہو ہمارا مطلوب معافی ہے یعنی ہم اپنی خطاؤں سے معافی چاہتے ہیں ۔ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا ؛ اور اس قریہ کے دروازہ میں داخل ہو تو سجدہ کرتے ہوئے ، عاجزی سے ۔ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؛ تو ہم تمہاری بُھول چوک اور غلطیوں کو معاف کردیں گے ۔ مغفرت کردیں گے ۔ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ اور ہم نیکوکاری اور احسان کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے اور سرفراز کریں گے ۔

ترجمہ :- اور جب ان کو (یعنی بنی اسرائیل کو) کہا گیا ، (حکم دیا گیا) کہ تم اس قریہ میں سکونت اختیار کرو (جا بسو) اور اس (قریہ) میں سے ، جہاں سے چاہو کھاؤ ۔ اور کہو ہم معافی کے طالب ہیں (اس بوجھ کو ہمارے سر سے اُتار دے) ۔ اور (اس قریہ کے) دروازہ میں داخل ہو تو (سر جھکائے ہوئے) سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو تو ہم (تمہاری غلطیوں کو ، تمہاری بھول چوک کو) تمہاری خطاؤں کو معاف کردیں گے (مغفرت کردیں گے) اور جو نیک کام کرتے ہیں ، احسان کرتے ہیں ان کو اور زیادہ دیں گے (اور سرفراز کریں گے) ۔

مگر اُنھوں نے کیا کیا ؟ احکامِ الٰہی کو بدل دیا ۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ
۲۰ ع ۵ ۱۰ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۶۲﴾

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ؛ پھر بدل دیا اُن میں کے ظالموں نے ۔ قَوْلًا ؛ بات کو ۔ غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ ؛ اس بات کو جو اُن سے کہی گئی تھی ، اُس حکم کو جو اُن کو دیا گیا تھا ۔ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ ؛ تو ہم نے بھی اُن پر بھیج دیا ، نازل کردیا ۔ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاۗءِ ؛ آسمان سے عذاب ۔ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ؛ اُن کے مظالم کی وجہ سے ۔ اس وجہ سے کہ وہ ظلم کیا کرتے تھے اور اپنی مٹی آپ پلید کرتے تھے ۔

ترجمہ :- پھر ان میں سے بعض ظالموں نے اس بات کو جو اُن سے کہی گئی تھی (اس حکم کو جو اُن کو دیا گیا تھا)

بدل دیا تو ہم نے بھی آسمان سے اُن پر عذاب بھیجا اُن کے مظالم کی وجہ سے (اُن کی بدکاری کی وجہ سے۔ اُن کی نافرمانی کی وجہ سے)۔

وَسۡـَٔلۡهُمۡ عَنِ ٱلۡقَرۡيَةِ ٱلَّتِي كَانَتۡ حَاضِرَةَ ٱلۡبَحۡرِ إِذۡ يَعۡدُونَ فِي ٱلسَّبۡتِ إِذۡ تَأۡتِيهِمۡ حِيتَانُهُمۡ يَوۡمَ سَبۡتِهِمۡ شُرَّعٗا وَيَوۡمَ لَا يَسۡبِتُونَ لَا تَأۡتِيهِمۡۚ كَذَٰلِكَ نَبۡلُوهُم بِمَا كَانُواْ يَفۡسُقُونَ ۝

وقف لازم النصف مع عند المتاخرین

وَسْـَٔلْهُمْ ؛ اے نبی تم اُن سے پوچھو۔ عَنِ الْقَرْيَةِ ؛ اس گاؤں کا حال۔ اُس قریہ کا حال۔ اَلَّتِيْ كَانَتْ ؛ جو تھا۔ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ؛ سمندر کے کنارے۔ اِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ ؛ جب کہ وہ یوم السبت یعنی روزِ شنبہ منانے میں تعدّی کرتے تھے، حد سے تجاوز کرتے تھے۔ جو حکم دیا گیا تھا اس کو بے اثر کرنے کے لیے تدابیر نکالتے تھے۔ اِذْ تَاْتِيْهِمْ ؛ جب کہ آتی تھیں اُن کے پاس۔ حِيْتَانُهُمْ ؛ اُن کی مچھلیاں۔ جمع حُوت۔ يَوْمَ سَبْتِهِمْ ؛ اُن کے سبت منانے کے دن۔ شُرَّعًا جمع شَارِعٌ ؛ سر اُٹھائے ہوئے۔ بالکل ظاہر۔ شَرَعَ الشَّيْءَ ؛ رَفَعَهٗ ؛ یعنی بلند کیا، اُٹھایا۔ وَالْاَمْرَ شُرُوْعًا ؛ ابتدا کی۔ وَالرُّمْحَ۔ بھالے کو سیدھا کیا۔ وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُوْنَ ؛ اور جس دن شنبہ نہیں مناتے تھے۔ لَا تَاْتِيْهِمْ ؛ تو وہ مچھلیاں اُن کے پاس نہ آتیں۔ كَذٰلِكَ ؛ یوں ہی۔ نَبْلُوْهُمْ ؛ اُن کو ہم مبتلائے امتحان کرتے ہیں، آزماتے ہیں، بلاؤں میں ڈالتے ہیں۔ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ؛ اُن کاموں میں جن سے وہ نافرمانی کرتے، اُن کے فسق و فجور کی وجہ سے۔

ترجمہ :- (اے نبی) ذرا اُن سے پوچھو اس قریہ (اور قصبہ) کا حال جو سمندر کے پاس تھا جب کہ یہ سبت منانے میں (تاویلِ بے جا کر کے) حد سے تجاوز کرتے تھے (سبت میں ہوتا کیا تھا ؟) جس دن وہ سبت مناتے مچھلیاں سر اُٹھائی پانی پر آجاتیں اور جب سبت نہ مناتے تو نہ آتیں۔ یوں ہی ہم اُن کا امتحان لیتے (مصائب میں مبتلا کرتے) ہیں (وہ کیوں ؟) اُن کے فسق و فجور کی وجہ سے (ان کی نافرمانی کی وجہ سے)۔

صاحبو ! ہر قوم میں ہفتہ میں ایک دن عبادت کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ جمعہ مسلمانوں کی ہفتہ واری عید ہے۔ شنبہ یہودیوں کی۔ یکشنبہ عیسائیوں کی عید کا دن ہے، عبادت کا زمانہ ہے، وقت ہے۔ یہ یہودی جب سبت مناتے تو مچھلیاں سمندر کے کنارے سر اُٹھائے آتیں۔ دوسرے دنوں میں نہ آتیں۔ یہ حال دیکھ کر اُن کے منہ میں پانی بھر آتا۔ سبت کے دن وہ مچھلیوں کا شکار تو نہ کرتے مگر ایک بند سا بنا کر اُن مچھلیوں کو روک لیتے اور دوسرے دن پکڑ لیتے۔ سبت کی غرض تھی کہ شکار نہ کریں، تجارت نہ کریں۔ اُس دن عبادت ہی کریں۔ تاویل یہ کرتے تھے کہ ہم سبت یا شنبہ کے دن مچھلیوں کا شکار نہیں کرتے بلکہ دوسرے دن شکار کرتے ہیں۔ بند اور کٹّے بنانے کو شکار میں شریک نہ کرتے۔ یہ تاویلِ بے جا، مذہب کو دل لگی اور تماشا

تاویلِ بے جا مذہب سے دل لگی ہے

بنا دیتی ہے۔ سود کھانا جائز ہے دارالحرب میں ! سیول میاریج ہندوعورتوں سے بھی جائز ہے ! اب تو مسلمان عورتیں بھی اس کمبخت میاریج پر اُتر آئیں۔ مسلمانوں کی عبادت کا دن جمعہ کا ہے۔ مگر ہو رہا ہے کیا ؟ ہفتہ میں ایک دن تعطیل کا ملا ہے۔ کیا اس میں بھی سینما نہ دیکھیں ؟ باغ میں سیر کرنے نہ جائیں۔ گارڈن پارٹی نہ کریں۔ جمعہ کی نماز ایک طرف۔ جو کام نہ ہونے کے ہیں آج وہ ضرور ہوں گے۔ قوم کی بدنصیبی ہے۔ کوئی صحیح بات ان کو سجھائی ہی نہیں دیتی۔

گزشتہ زمانے میں چند ہماری طرح دل جلے بھی نصیحت کرتے تھے اُس کو خدائے تعالیٰ یاد دلاتا ہے :

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَا ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً اِلٰى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾

وَاِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ ؛ اور یاد کرو، خیال کرو، جب کہ ایک جماعت نے کہا۔ مِنْهُمْ ؛ اُن میں کی۔ لِمَ تَعِظُوْنَ ؛ کیوں تم وعظ و نصیحت کرتے ہو۔ یہ ہرگز ماننے والے نہیں ہیں۔ باتوں کے بنانے میں بڑے استاد ہیں۔ تاویلات کرنے میں امتیازِ خاص رکھتے ہیں۔ قَوْمَا ؛ اُس قوم کو۔ اَللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ ؛ جس کو اللہ ہلاک کرنے والا ہے۔ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؛ یا اللہ، اُن کو سخت عذاب میں مبتلا کرنے والا ہے۔ ان دل جلے وعظ و پند کرنے والوں نے کیا کہا۔ قَالُوْا مَعْذِرَةً ؛ کہا ہم معذرت حاصل کرتے ہیں۔ عذر کرنے کے لئے۔ اِلٰى رَبِّكُمْ ؛ تمہارے پروردگار کی طرف، تمہارے رب کی طرف۔ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ؛ اور شاید کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔ اُن کے دل میں بھی کچھ خوفِ خدا آجائے۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ اُن میں سے ایک گروہ نے کہا اس قوم کو (ان بدنصیبوں کو) کیوں وعظ و نصیحت کرتے ہو (یہ ہرگز تقویٰ اختیار نہ کریں گے) ان کو تو خدا برباد کرنے والا ہے یا ان پر سخت عذاب نازل فرمانے والا ہے۔ (نصیحت کرنے والوں نے) کہا ہم تمہارے پروردگار کے پاس (اپنے رب کے پاس) عذر تو پیدا کرلیں گے اور ممکن ہے کہ وہ تقویٰ اختیار کرلیں۔ (اُن کے دل میں کچھ خوفِ خدا آجائے)۔

کیا اُنھوں نے نصیحت قبول کی ؟ بڑے سخت دل ہیں کیا مانتے ؟

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿۱۶۵﴾

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ ؛ پھر جب وہ بھول گئے، کوئی توجہ نہیں کی اُن نصیحتوں پر جو اُن کو کی گئیں اور اُن یاد دہانیوں پر کان نہ دھرا۔ اَنْجَيْنَا ؛ ہم نے نجات دی۔ بچالیا۔ اَلَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ ؛ جو نہی کرتے تھے۔ روکتے اور منع کرتے تھے۔ عَنِ

السُّوْٓءِ ؛ بری بات سے ۔ وَاَخَذْنَا ؛ اور ہم نے پکڑ لیا ۔ گرفتار کرلیا ۔ اَلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم و ستم کیا ۔ عدول حکمیاں کیں ، ہمارے احکام کو نہ مانا ۔ بِعَذَابٍ بَئِیْسٍ ؛ بدترین سزائیں ۔ بَئِیْسٌ ؛ شدید برا ۔ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ؛ اُن کے فسق و فجور کی وجہ سے ۔ اُن کی نافرمانی کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- پھر جب اُنھوں نے نصیحتوں پر کان نہ دھرا تو ہم نے ان لوگوں کو بچالیا جو (دوسروں کو) بری باتوں سے روکتے تھے (اُن کو نہی اور منع کرتے تھے) اور اُن لوگوں کو جنھوں نے ظلم و ستم کیا بدترین عذاب میں گرفتار کرلیا ان کے فسق و فجور کی وجہ سے ۔

[جوظلم و ستم کرتے تھے اورفسق و فجور میں مبتلا تھے اُن کی بدکاری اُن کی تباہی کا باعث ہوئی]

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕیْنَ ﴿۱۶۶﴾

فَلَمَّا عَتَوْا ؛ جب اُنھوں نے نافرمانی کی ، سرکشی کی ، باز نہ آئے ۔ عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ ؛ اُن کاموں سے کہ اُن کو روکا گیا تھا ۔ ان کی ممانعت کی گئی تھی ۔ قُلْنَا لَهُمْ ؛ ہم نے اُن سے کہا ۔ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕیْنَ ؛ اب تم پھٹکارے ہوئے بندر بن جاؤ ۔ بدتمیز اور جاہل بن کر جیتے رہو ، زندہ رہو ۔

ترجمہ :- پھر جب کہ ان لوگوں نے اُن کاموں کو نہ چھوڑا جن سے اُن کو منع کیا گیا تھا تو ہم نے اُن سے کہہ دیا : اب تم ذلیل و خوار بندر بن کر جیو ۔

صاحبو ! کیا یہ سب لوگ بندر ہوگئے تھے ؟ تعجب کی کیا بات ہے ۔ خدا پر کونسی بات دشوار ہے ۔ بندروں کی طرح اُچھلتے کودتے پھرنا ۔ مقاصدِ دین کی تاویلِ بے جا کرنا ۔ احکامِ الٰہی کے سامنے اپنی چھوٹی اور ناقص عقل کو کام میں لانا یہ بندر پن نہیں تو کیا ہے ؟ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْهِمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ ۚۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۶۷﴾

وَاِذْتَاَذَّنَ ؛ اور یاد کرو جب کہ اطلاع دی ۔ اعلان کردیا ۔ جتا دیا ۔ رَبُّكَ ؛ تمہارے رب نے ۔ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْهِمْ ؛ ضرور ان کے پاس بھیجے گا ۔ اُن پر ایسا حاکم مسلّط کردے گا ۔ ایسے شخص کو کھڑا کردے گا ، اُٹھائے گا ۔ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ؛ قیامت تک ۔ مَنْ یَّسُوْمُهُمْ ؛ جو اُن کو پہنچایا کرے ۔ اُن کو مزہ چکھائے ۔ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؛ برے عذاب کا ۔ سخت تکلیف کا ۔ اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ ؛ البتہ بہ سُرعت عذاب کرنے والا ہے ۔ عِقَابٌ ۔ سزا ۔ کیونکہ وہ جرم

اور نافرمانی کے بعد ہوتی ہے۔ وَاِنَّـهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ اور بے شک وہ مغفرت اور رحم کرنے والا ہے، وہ معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ تمہارے رب نے سنا دیا تھا (اور اس کا اعلان کردیا تھا) کہ ضرور کوئی نہ کوئی اُن کے لئے اُٹھا کھڑا کرے گا جو قیامت تک اُن کو بدترین عذاب کِیا کرے۔ بے شک تمہارا رب جلد سزا اور عقوبت دینے والا ہے۔ مگر وہ غفور و رحیم بھی ہے۔

وَقَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًاۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ٘ وَبَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَالسَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾

وَقَطَّعْنٰـهُمْ ؛ اور ہم نے اُن کو متفرق کردیا۔ حصّہ حصّہ کردیا۔ قطعہ قطعہ کردیا۔ جُدا جُدا کردیا۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں۔ اُمَمًا ؛جمع اُمَّةٌ۔ جماعت جماعت۔ جرگہ جرگہ۔ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ ؛ ان میں سے بعض صالح اور نیک ہیں۔ وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِکَ ؛ اور بعض اس کے سوا ہیں، اور طرح کے بھی ہیں۔ غیر صالح بھی ہیں۔ وَبَلَوْنٰـهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو آزمایا۔ ان کا امتحان لیا۔ مبتلا کیا۔ بِـالْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّاٰتِ ؛ خوش حالی اور بدحالی سے۔ نعمتوں اور سختیوں سے۔ نیکی اور بدی سے۔ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ؛ تاکہ وہ راہِ راست کی طرف رجوع کریں، لوٹ آئیں۔

ترجمہ :- اور ہم نے روئے زمین پر ان کو (بنی اسرائیل کو) جماعت جماعت کردیا (ایک قبیلہ کو دوسرے سے جُدا کردیا)۔ اُن میں سے بعض اچھے نکلے اور بعض برے۔ اور خوش حالی اور بدحالی میں مبتلا کرکے اُن کو آزمایا۔ تاکہ راہِ راست کی طرف رجوع کریں (لوٹ آئیں، نیک بن جائیں)۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَیَقُوْلُوْنَ سَیُغْفَرُ لَنَاۚ وَاِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ یَاْخُذُوْهُؕ اَلَمْ یُؤْخَذْ عَلَیْهِمْ مِّیْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا یَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِیْهِؕ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾

فَخَلَفَ ؛ پس بعد آئی۔ خَلَفَ ؛ بعد آیا۔ خَلْفٌ ؛ پیچھے۔ خَلِیْفَةٌ۔ بعد آنے والا۔ قائم مقام۔ خَلْفٌ۔ بہ سکونِ لام، نالائق اولاد۔ خَلَفٌ۔ بہ فتح لام، لائق اولاد۔ مِنْ بَعْدِهِمْ ؛ اُن کے بعد۔ خَلْفٌ۔ نا اہل۔ نا خلف اولاد۔ وَرِثُوا

الْكِتٰبَ ؛ کتابُ اللہ کے وارث ہوئے ۔ اُن کے پاس کتاب پہنچی ۔ یَاْخُذُوْنَ ؛ لیتے ہیں ۔ عَرَضَ ؛ چیزیں ۔ سامان ۔ هٰذَا الْاَدْنٰى ؛ اس دنیا کا ۔ وَيَقُوْلُوْنَ ؛ اور یہ کہتے ہیں ۔ سَيُغْفَرُلَنَا ؛ ہم کو معافی ہو ہی جائے گی ، ہماری مغفرت تو آخر ہونے ہی والی ہے ۔ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ ؛ اور اگر اُن کے پاس آجائے ۔ عَرَضٌ ۔ اسباب سامان ۔ چیزیں ۔ مِثْلُهٗ ؛ ویسے ہی ۔ اتنے ہی ۔ اُس کے مثل ۔ يَاْخُذُوْهُ ؛ اس کو لے لیں گے ۔ ہاتھ سے جانے نہ دیں گے ۔ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ ؛ کیا اُن سے نہیں لیا گیا ، کیا اُن پر واجب نہیں ٹھہرایا گیا ۔ مِيْثَاقُ الْكِتٰبِ ؛عہد اور میثاق کتاب کا ۔ اس کتاب میں جو کچھ لکھا گیا ہے کیا اُن سے اس کا اقرار اور وعدہ نہیں لیا گیا تھا ۔ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا ؛ کہ نہ کہو ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ اللہ پر ۔ اِلَّا الْحَقَّ ؛ مگر حق بات ۔ وَدَرَسُوْا ؛ اور پڑھ بھی لیا تھا ۔ دَرْسٌ ۔ سبق جو پڑھا جاتا ہے ۔ مُدَرِّسٌ ؛ پڑھانے والا ۔ مَا فِيْهِ ؛ جو کچھ اس کتاب میں ہے ۔ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ ؛ آخرت کا گھر ۔ آں جہاں ۔ عاقبت ۔ خَيْرٌ ؛ خیر ہے ۔ بہتر ہے ۔ لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو متقی اور پرہیز گار ہیں ۔ خدا سے ڈرتے ہیں ۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ کیا تم اس بات کو نہیں سمجھتے ۔ کیا تم کو اتنی بھی عقل نہیں ۔

ترجمہ :- پس اُن کے بعد (نا اہل اولاد) نالائق قائم مقام آئے اور وارثِ کتابُ (اللہ) ہوئے ۔ اُن کو اس خسیس دنیا کی کوئی چیز ملتی تو اس کو (ہاتھ سے جانے نہ دیتے) لے ہی لیتے اور کہتے ہم کو معافی ہو ہی جائے گی اور لوگوں کے پاس ویسا ہی مال و اسباب آجائے تو وہ بھی اسے لے لیتے ہیں ۔ کیا ان سے کتاب (اللہ) میں عہد نہیں لیا گیا کہ خدا پر جھوٹ نہ بولو اور اس عہد کو اُن لوگوں نے پڑھ بھی لیا تھا اور دارِ آخرت خدا ترسوں کے لئے بہتر ہے ۔ کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے ؟

صاحبو ! موجودہ زمانے کے نا اہل بزرگ زادے بھی یہی کہتے ہیں ۔ ان کے پاس عمل کوئی چیز نہیں ۔ بزرگوں کی چال پر نہیں چلتے ۔ اُن کی عملی مخالفت کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بزرگ ہمارے کام آئیں گے ۔ ہم تو بزرگ زادے ہیں ۔ سیّد ہیں ۔ شیخ ہیں بخشے ہی جائیں گے ۔ درگاہ کے مجاور ہیں ۔ بزرگوں کے زیر سایہ رہتے ہیں بھلا ہماری مغفرت کیوں کر نہ ہوگی ۔ دنیا کا سامان ملے تو اس کے لینے سے کبھی نہ چوکیں گے ۔ کیا اُن کو اُن کے بزرگوں نے اس بات کی تعلیم نہیں دی تھی کہ خدا اور رسولؐ کے احکام کی اتباع کرو ۔ اُن کے پابند رہو یہ (عالمانہ صورت و شکل) کیا کام آئے گی جب کہ عمل اس کے لائق نہیں ۔ کسی بزرگ نے فرمایا ہے :-

بزرگ زادگی کام نہیں آتی

”صوفی کی عزت خرقہ کے ہاتھ میں نہیں بلکہ خرقہ کی عزت صوفی کے ہاتھ میں ہے“۔

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ ؛ جو مضبوط پکڑتے ہیں ۔ تَمَسَّكَ ۔ اَمْسَكَ ۔ پکڑا ۔ مَسَّكَ ۔ مضبوط پکڑا ۔ بِالْكِتٰبِ ؛ کتاب کو ۔ جو کتاب اللہ پر یقین رکھتے اور اُس پر عمل کرتے ہیں ۔ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کو قائم رکھتے ہیں ، اس کو پابندی

اور دُرستی سے پڑھتے ہیں ۔ اِنَّا لَا نُضِيْعُ ؛ ہم ضائع نہیں کرتے ۔ برباد نہیں کرتے ۔ اَجْرَا لْمُصْلِحِيْنَ ؛ نیکوکاروں کا بدلہ ۔

ترجمہ :- جو لوگ پابندِ کتاب (اللہ) ہیں (اور اس کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے) اور نماز پابندی اور دُرستی سے پڑھتے ہیں تو ہم نیکوکاروں کے اجر وثواب کو ضائع نہیں کرتے ۔

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ

ع ۲۱

خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾

وَاِذْنَتَقْنَا ؛ اور یاد کرو جب کہ ہم نے اُٹھایا ۔ نَتَقَ الشَّیْءَ یَنْتِقُهٗ نَتْقًا ؛ باب نَصَرَ وَ سَمِعَ ہلا دیا ۔ توڑ دیا ، اُٹھایا ۔ بچھایا ۔ اَلْجَبَلَ ۔ پہاڑ کو ۔ فَوْقَهُمْ ؛ اُن کے اوپر ۔ کَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ ؛ گویا کہ وہ سائبان ہے ۔ وَظَنُّوْٓا ؛ اور اُنھوں نے گمان کیا ۔ اَنَّهٗ وَاقِعٌ بِهِمْ ؛ کہ وہ اُن پر آ ہی پڑتا ہے ، اُن پر گرتا ہی ہے ۔ اُن کو کچلتا ہی ہے ۔ اور ہم نے حکم دیا خُذُوْا ؛ لو ۔ مانو اور اُس پر عمل کرو ۔ مَآ اٰتَیْنٰکُمْ ؛ ہم نے تم کو جو کچھ دیا ۔ بِقُوَّةٍ ؛ مضبوطی سے ۔ وَاذْکُرُوْا مَافِیْهِ ؛ اور اس میں جو کچھ ہے اُس کو یاد رکھو ۔ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ؛ تاکہ تم متقی بن جاؤ ۔

ترجمہ :- اور جب کہ ہم نے پہاڑ کو ان کے اوپر (اُن کے سر پر) کھڑا کر دیا تو (اُن کے سر پر) ایسا ہوگیا جیسے سائبان ۔ اور وہ یہ سمجھنے لگے کہ یہ پہاڑ ہم پر گِرتا ہی ہے (اور ہم نے اُن کو مجبور کر کے حکم دیا کہ) ہم نے تم کو جو کچھ احکام دیئے ہیں ان کو مضبوطی سے پکڑو اور اُس میں جو کچھ ہے اس کو یاد رکھو تاکہ تم متقی پرہیزگار ہو جاؤ ۔

صاحبو ! خدائے تعالیٰ کی عظیم الشان قدرت کے ماننے والوں کے پاس پہاڑ کا سائبان کی طرح سر پر آ جانا کوئی محال بات نہیں ہے ۔ جو معجزے کے قائل نہیں وہی لوگ انکار کرتے ہیں ۔ جو قدرتِ الٰہی کو محدود سمجھتے ہیں وہ ان خوارق عادات کو نہیں مانتے ۔ اُن کے خیال میں پہاڑ سر پر آ جانے سے مُراد احکامِ توراۃ کی گراں باری کی طرف اشارہ ہے ۔ یہ نادان اتنا نہیں سمجھتے کہ امرِ کُن کا کاف ، نون سے ملنے تک دنیا پیدا ہو جاتی ہے ۔ یہ لوگ محال اور مشکل میں تمیز نہیں کر سکتے ۔ عادت اور خرقِ عادت میں فرق نہیں کر سکتے ۔ اُن کا خیالِ کاذب کہتا ہے کہ جس چیز کو ہم نہیں جانتے ، جس کو ہم نے نہیں دیکھا وہ موجود ہی نہیں ، وہ ممکن ہی نہیں ۔ یہ لوگ سمجھتے ہیں جس کام کو ہم نہیں کر سکتے ، خدا بھی نہیں کر سکتا ۔ اپنے عدمِ علم کو عدمِ وجود کے مساوی سمجھتے ہیں اپنے عجز کو محال سمجھتے ہیں ۔

خدا کی قدرت کے آگے کوئی چیز محال نہیں

مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَاءْ لَمْ يَكُنْ ـــــــــ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۔

(اللہ نے جو چاہا وہ ہو کر رہا اور جو نہیں چاہا نہیں ہوا میں جانتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے) ۔

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ۚ شَهِدْنَا ۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷۲﴾

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ ؛ اور جب کہ تیرے رب نے لیا ۔ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ ؛ بنی آدم سے ۔ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ؛ ان کی پشتوں سے ۔ ظُهُوْر جمع ظَهْر ؛ پشت ۔ ذُرِّيَّتَهُمْ ؛ ان کی اولاد ۔ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ؛ اور انھیں کو اُن پر گواہ بنایا ۔ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؛ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ۔؟ قَالُوْا بَلٰی ؛ سب لوگوں نے کہا : کیوں نہیں ۔ ہاں ! شَهِدْنَا ؛ ہم بھی شہادت دیتے ہیں ۔ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ یہ اشہاد اور گواہ بنانا کیوں ہوا ؟ اس لئے کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہو ۔ اِنَّا كُنَّا ؛ ہم تھے ۔ عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ؛ اس سے بے خبر ۔

ترجمہ :- اور جب کہ تمہارے رب نے بنی آدم میں سے ، اُن کی پشتوں میں سے ، اُن کی ذریت (و اولاد) کو نکالا اور خود اُن پر اُنہی کو گواہ بنا کر فرمایا : کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں ؟ سب نے عرض کیا کیوں نہیں ، (ہاں ! یعنی تو ہمارا رب ہے) ہم اس پر گواہ ہیں (تم کو گواہ اس بات پر بنایا ، یا اس وجہ سے بنایا گیا) کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ بیٹھو کہ اس سے ہم غافل تھے ، (بے خبر تھے) ۔

ذریتِ آدم سے عالمِ ارواح میں میثاق لیا گیا

صاحبو ! بنی آدم سے میثاق کب لیا گیا ، کب ذریتِ آدم کو اُن کی پشتوں سے نکالا گیا ؟ عالمِ ارواح میں ۔ اس کا مرتبہ عالمِ شہادت سے پہلے ہے ۔ اس کے ماسوا عالمِ فطرت میں سے ابھی تک یہ سوال کیا جارہا ہے اور بَلٰی سے جواب دیا جارہا ہے ۔ سننے والے اب بھی سن رہے ہیں ۔ جو تاریکیِ جہل میں گرفتار ہیں وہ برسرِ انکار ہیں ۔

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

اَوْ تَقُوْلُوْا ؛ یا یہ کہنے لگو ۔ اِنَّمَآ اَشْرَكَ ؛ اس کے سوا نہیں کہ شرک کیا ۔ یقیناً شرک کیا ۔ اٰبَاۗؤُنَا ؛ ہمارے باپ دادا نے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ ہم سے پہلے ۔ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً ؛ اور ہم اُن کی اولاد تھے ۔ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؛ ان کے بعد ۔ اَفَتُهْلِكُنَا ؛ کیا پھر تو ہم کو ہلاک کرتا ہے ۔ بِمَا فَعَلَ ؛ اُن افعال کی وجہ سے کہ کیا ۔ الْمُبْطِلُوْنَ ؛ باطل پرستوں نے ۔ غلط کار لوگوں نے ۔

یہاں سوال یہ ہے کہ کیا یہ لوگ کہ باوجودیکہ ان کو غلط کار سمجھتے تھے کیا ان کو مانتے تھے یا نہیں ؟ مانتے نہ تھے تو کیوں رسولِ خدا

ﷺ کو نہ مانا۔؟ یہ کیا بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو حق سمجھیں، اپنے بزرگوں کو باطل سمجھیں اور پھر اُن کی (اپنے بزرگوں کی) چال نہ چھوڑیں۔

ترجمہ:- یا تم یہ کہنے لگو کہ شرک تو (ہم سے) پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا تھا اور ہم اُن کے بعد ان کی اولاد تھے۔ کیا (ان) باطل پرستوں کے کام سے تو ہم کو ہلاک کرتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿١٧٤﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح۔ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ ؛ آیات کو اور نشانیوں کو ہم تفصیل وار بتاتے، جُدا جُدا کر کے بتاتے ہیں۔ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ؛ تا کہ وہ حق کی طرف رجوع کریں اور اپنی باطل پرستی سے پلٹ جائیں۔

ترجمہ:- اور ہم اسی طرح (اپنی) آیتوں (اور نشانیوں) کو بہ تفصیل (واضح طور پر) بیان کرتے ہیں تا کہ وہ (حق کی طرف) رجوع کریں (اور باطل سے پلٹ جائیں)۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿١٧٥﴾

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ ؛ اور اُن کو پڑھ کر سُنا۔ اُن پر تلاوت کر۔ نَبَاَ۔ حال۔ خبر۔ اَلَّذِيْ ؛ اس کی جس کو۔ اٰتَيْنٰهُ ؛ ہم نے اس کو دیا۔ ہم نے اس کو دِیں۔ اٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتیں۔ فَانْسَلَخَ مِنْهَا ؛ پھر وہ نکل گیا اُن سے، اُس نے ہماری آیتوں کے خلاف کیا۔ سَلْخ۔ جانور کا پوست اُتارنا۔ اسی سے مسلخ ہے۔ اِنْسِلَاخ۔ نکل جانا۔ فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ ؛ تو اُس کے پیچھے پڑ گیا شیطان۔ فَكَانَ ؛ علمِ الٰہی میں تھا، پھر ہو گیا۔ مِنَ الْغٰوِيْنَ ؛ سرکشوں اور گمراہوں میں سے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے بلعم بن باعوراء نامی ایک راہب یا پادری تھا۔ اُس کو تین دُعاؤں کی اجازت دی گئی تھی اور ان کی قبولیت کا وعدہ کیا گیا تھا۔ بیوی کے چکرّ میں آ کر تینوں دُعائیں برباد کریں اور خود بھی تباہ اور برباد ہو گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ شخص اُمیہ بن الصّلت تھا جو ابتداءً دینداری کے خیالات رکھتا تھا مگر پیغمبر ﷺ کی بزرگی کو ایک آنکھ دیکھ نہیں سکتا تھا۔ اس کا انجام بھی برا ہی ہوا۔

ترجمہ:- اور ذرا ان کو اُس شخص کی حالت سنا دو جس کو ہم نے ہماری آیتیں دی تھیں (نشانیاں دی تھیں) پھر وہ اُن سے صاف نکل گیا (یعنی اُس کے موافق عمل نہ کیا نہ اُن سے فائدہ اُٹھایا) تو شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا اور وہ سرکشوں میں سے ہو گیا۔

صاحبو ! اللہ تعالیٰ نے شیطان کے شر کو فرمایا ''اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا ''۔ یعنی شیطان کا شر ضعیف ہے۔ اور عورتوں کے شر کو فرمایا ۔ اِنَّ کَیْدَ کُنَّ عَظِیْمٌ ؛ یعنی عورتوں کا شر عظیم الشان ہے ۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَلنِّسَآءُ حَبَآئِلُ الشَّیْطٰنِ ؛ یعنی عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں ، پھندے ہیں ۔ جب خود شیطان کی نہیں چل سکتی تو ان سے کام لیتا ہے ۔ صِنفِ نازک کا اثر دلوں پر سخت ہوجاتا ہے ۔ متنبّی کہتا ہے ۔

وُقِیَ الْاَمِیْرُ هَوَی الْعُیُوْنِ فَاِنَّهٗ ÷ مَا لَایَزُوْلُ بِبَأسِهٖ وَسَخَائِهٖ

یعنی اے بادشاہ ! خدا آپ کو ان فتنہ انگیز آنکھوں کے شر سے بچائے کیونکہ اس کے سامنے آپ کی شجاعت کام آتی ہے نہ سخاوت ۔

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾

وَلَوْ شِئْنَا ؛ اور اگر ہم چاہتے ۔ لَرَفَعْنٰهُ ؛ تو ہم اُس کو اُٹھاتے ، بلند کرتے ۔ بِهَا ؛ اُن آیتوں ، نشانیوں اور کرامتوں کی وجہ سے ۔ وَلٰكِنَّهٗٓ ؛ اور مگر وہ ۔ اَخْلَدَ ؛ لگارہا ۔ ہمیشہ رہا ۔ مائل رہا ۔ اِلَى الْاَرْضِ ؛ زمین کی طرف ۔ پستی کی طرف ۔ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ؛ اور اُس نے اتباع کی ، اپنے ہوا و ہوس کی ۔ وہ چلا اپنی خواہش پر ۔ وہ اپنی نفسانی خواہشوں کا تابع رہا ۔ فَمَثَلُهٗ ؛ پھر اُس کی مثال ، اُس کی مشابہت ، اُس کی کہاوت ۔ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ؛ مثل کُتّے کے ہے ۔ کُتّے کی کہاوت ہے ۔ یعنی وہ کُتّے کے جیسا ہے ۔ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ ؛ اگر تو اس پر بوجھ ڈالے ، کسی کام کا بار ڈالے ۔ يَلْهَثْ ؛ زبان نکال کر ہانپتا ہے ۔ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؛ اگر تو اُس کو چھوڑ بھی دے تو بھی وہ ہانپتا ہے ۔ اور تو اس پر کسی کام کا بوجھ بھی نہ ڈالے تب بھی چیختے چیختے ہانپنے لگتا ہے ۔ ذٰلِكَ ؛ وہ ۔ يَلْهَثْ کو ذٰلِكَ کے ساتھ ملائیں تو ثا ذال میں مُدغم ہوکر يَلْهَثْ ذّٰلِكَ ہوگا ۔ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ؛ مثال ہے اُن لوگوں کی جنھوں نے ۔ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کی تکذیب کی ، ہماری نشانیوں کو جھٹلایا ، ہمارے احکام کو نہ مانا ۔ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ ؛ تو ان کے سامنے قصّے بیان کردو ۔ واقعات کا اظہار کردو ۔ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ؛ تاکہ وہ غور و فکر کریں ۔

ترجمہ :- اگر ہم چاہتے تو ان (آیتوں) کی وجہ سے اُس کو بلند مرتبہ کردیتے ۔ مگر وہ ہمیشہ زمین (اور پستی) کی طرف مائل رہا اور اپنی دِلی خواہشوں کی اتباع کی پھر اس کی مثال تو کُتّے کی سی ہے کہ اُس پر

بار ڈالوتو زبان نکال کر ہانپے یا اُس کو چھوڑ دو (اُس پر کسی قِسم کا بار نہ ڈالو) تو بھی ہانپے۔ (غرض کہ چیخ چیخ کر ہانپنا اس کا کام ہے اور کام کرنا اس کا کام نہیں)۔ یہی حال اُن لوگوں کا ہے جنھوں نے (ہماری نشانیوں کو نہ سمجھا) ہماری آیتوں کی تکذیب کی تو یہ واقعات (آیتیں) (اُن لوگوں کے سامنے) بیان کرو شاید کہ وہ غور وفکر کرنے لگیں۔

سَآءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

سَـآءَ مَثَـلَا الْقَوْمُ ؛ وہ مثال کے لحاظ سے کتنے برے لوگ ہیں۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو۔ کَـذَّبُوْا بِـاٰيٰـتِنَا ؛ جنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی، ہماری نشانیوں کو جھٹلایا۔ وَاَنْـفُسَـهُـمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ؛ اور اپنی جانوں پر ظلم وستم کیا، اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو تباہ کیا۔

ترجمہ:- کیا بری حالت ہے اُس قوم کی جس نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی (جھٹلایا) اور اپنی جانوں پر ظلم وستم کیا (خود اپنے آپ کو تباہ کیا)۔

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾

مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ ؛ جس کو اللہ ہدایت دے۔ جس کو اللہ سیدھا راستہ بتائے۔ جس کی خدا رہبری کرے۔ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ؛ پھر وہی ہے ہدایت یافتہ۔ وہی ہے سیدھا راستہ چلنے والا۔ وَمَـنْ يُّـضْـلِـلْ ؛ اور جس کو خدا راستہ نہ دکھائے اور جس کی بری فطرت کی وجہ سے ضلالت وگمراہی میں رہنے دے۔ فَـاُولٰٓـئِكَ هُـمُ الْخٰسِرُوْنَ ؛ تو وہی لوگ ہیں خسارے اور نقصان میں رہنے والے، ناکامی میں گرفتار۔

ترجمہ:- جس کو خدا ہدایت کرے وہی ہے ہدایت پانے والا اور جس کو ہدایت نہ کرے تو وہی ہیں خسارے (اور نقصان) میں رہنے والے۔

کافروں کی عادت تھی کہ رسولِ خدا ﷺ سے خواہ مخواہ واہی تباہی سوالات کرتے۔ وہ اپنی دانست میں سمجھتے تھے کہ ہم اس طرح سوالات سے پیغمبر کو عاجز کردیں گے۔ قیامت کب آنے والی ہے؟ کل کیا ہونے والا ہے؟ ان سب باتوں کا جب تک خدا کا حکم نہ ہو آپ بیان نہ فرماتے تھے۔ ان نادانوں کو پیغمبروں کے اغراض و مقاصد سے بالکل ناواقفیت تھی۔ بے ضرورت باتوں کا دریافت کرنا یا اُن کا جواب دینا پیغمبروں کے فرائض سے خارج ہے۔ ایک دفعہ جبرئیل علیہ السلام نے حضرتؐ سے پوچھا قیامت کب آنے والی ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں اس مسئلہ کو تم سے زیادہ نہیں جانتا۔ اور اس کے علامات

بیان فرما دیئے ۔ ہم کو سمجھنا چاہیئے کہ جب ہم مریں گے تو ہماری قیامت تو ہو چکی ۔ قیامت کے لئے کیا تیاری کی ہے ۔ وہی بدکاریاں ہیں ، وہی بداعتقادیاں ہیں پھر قیامت کے سوال سے کیا حاصل ؟ اپنی حالت کو سنبھالو ۔ اخلاق کو دُرست کرو ۔

بعد از سرِ من کُن فیکوں شد ، شدہ باشد

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ۡ وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝۱۷۹

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا ؛ اور ہم نے پیدا کیا ۔ لِجَهَنَّمَ ؛ جہنّم کے لئے ۔ كَثِيْرًا ؛ بہت سوں کو ۔ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؛ جن اور اِنس میں سے ۔ وہ اس کے مستحق کیوں ہوئے ۔ لَهُمْ قُلُوْبٌ ؛ ان کے دل تو ہیں ۔ لَا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ؛ جن سے ایمان کی بات نہیں سمجھتے ۔ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ ؛ اور ان کی آنکھیں تو ہیں ۔ لَا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ؛ جن سے حق بات نہیں دیکھتے ۔ وَلَهُمْ اٰذَانٌ ؛ اور اُن کے کان تو ہیں ۔ لَا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؛ جن سے سنتے نہیں ۔ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ ؛ یہ لوگ جانوروں کے جیسے ہیں ۔ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؛ بلکہ اُن سے بھی بدتر ہیں ۔ اُن سے بھی زیادہ گمراہ ہیں ۔ خدا نے انسان کو عقل دی تھی اور جانور عقل سے محروم تھے ۔ جانوروں نے اگر کوئی کام خراب کیا تو کیا تعجب کی بات تھی ۔ یہ حضرتِ انسان خلیفۃ الرحمان ہوکر ضلالت میں پڑے ہیں ، جہالت میں مبتلا ہیں ۔ لہذا اُن سے بدتر ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ؛ یہی غافل ہیں ۔ یہی بے خبر ہیں ۔ ان کی بے توجہی نے ان کو تباہ کیا ۔ ان کو راہِ راست پر آنے نہ دیا ، چلنے نہ دیا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے جہنّم کے لئے بہت سے جِن و اِنس کو پیدا کیا ۔ اُن کے دل ہیں مگر (ان سے کام نہیں لیتے) نہ کچھ سمجھتے ہیں نہ بوجھتے ہیں اور اُن کی آنکھیں بھی ہیں مگر اُن سے (حق بات) نہیں دیکھتے اور اُن کے کان بھی ہیں مگر وہ اُن سے کچھ سنتے ہی نہیں ۔ (یعنی خدا کے دل ، آنکھ ، کان دینے کے اغراض و مقاصد پورے نہیں کرتے) ۔ یہ جانوروں کے جیسے ہیں ، بلکہ اُس سے بھی بدتر ہیں ، یہی غافل ہیں (یہ تو خوابِ غفلت میں پڑے سو رہے ہیں) ۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۸۰

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؛ اور اللہ کے بہترین نام ہیں ۔ یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ صفت غیر مستقل بات ہوتی ہے جیسے رحمت ، رحمانیت ، رحیمیت ۔ اُس سے جو موصوف ہوتا ہے اُس کی ذات کہلاتا ہے ۔ یعنی ذات مرجعِ صفت کو کہتے ہیں ۔ ذات اور صفت دونوں کے مجموعہ کو اسم کہتے ہیں ۔ پس رحم صفت ہے اور رحمان و رحیم اسماءِ الٰہی ہیں ۔ ان کا موصوف یعنی خدا ، اُن کی ذات ہے ۔ حُسْنٰى ، اَحْسَنْ کا مؤنث ہے یعنی بہتر ۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ہر فعل سے اسم فاعل بنا کر خدائے تعالیٰ کی صفت کے طور پر استعمال نہیں کر سکتے ۔ یُضِلُّ فعل ہے ۔ اُس سے مُضِلْ خدا کی صفت نہیں ہوسکتی ۔ کیونکہ یُضِلُّ کا فعل قرینہ سے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خدا اُن لوگوں کو راہِ راست پر نہیں لگاتا جن کی فطرت ناقص تھی ، جنہوں نے احکامِ الٰہی سے غفلت برتی ۔ بخلاف لفظ مُضِلْ کے کہ وہ قرائن پر موقوف نہیں ۔ اس وجہ سے علماء کہتے ہیں اَسماء الٰہی توقیفی ہیں یعنی قرآن و حدیث میں جتنے اسماء آئے ہیں ہم اُن ہی کو اللہ کی صفت کہہ سکتے ہیں ۔ اسی واسطے فرمایا کہ اس کے سب نام بہترین ہیں ۔ اس کے سب نام اسماءِ حُسنٰی ہیں ۔ کوئی ایسا نام خدا کے لئے استعمال نہیں کر سکتے جو اُس کی شانِ عظمت کے خلاف ہو ۔ بعض لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ نو دونہ (یعنی ننانوے ۹۹) نام ہی اَسمائے حُسنٰی ہیں ۔ بے شک نو دونہ اسماءِ حُسنٰی ہیں مگر یہ سمجھنا کہ دوسرے اسماء ، اسمائے حسنٰی سے نہیں ہیں غلط ہے ۔ قرآن و حدیث میں جتنے اسماء اللہ تعالیٰ کے لئے وارد ہیں وہ سب اسماءِ حسنٰی ہیں مثلاً قَدِيْر نو دونہ نام میں نہیں ہے مگر قرآن میں کتنی جگہ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہے ۔ فَادْعُوْهُ بِهَا ؛ خدا کو پکارو تو ان ہی ناموں کو لے کر پکارو ۔ کیا اللہ تعالیٰ کے لئے خدا کا لفظ ہم استعمال کرسکتے ہیں یا نہیں ؟ استعمال کرسکتے ہیں کیوں کہ وہ اللہ ہی کا ترجمہ ہے ۔ وَذَرُوا الَّذِيْنَ ؛ اور اُن لوگوں کو چھوڑو ، جانے دو ۔ وہ لوگ ناقابلِ التفات ہیں ۔ يُلْحِدُوْنَ ؛ جو کج روی کرتے ہیں ، بے موقع استعمال کرتے ہیں ۔ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؛ اُس کے ناموں میں ۔ جو نام اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں وہ دوسرے کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔ جو اس کے شایان نہیں وہ خدا کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔ بعض جاہل ایسے بھی ہیں کہ اپنے ہم جنسوں اور کافروں کے لئے کسی فعل یا اسم کے استعمال کو شرک نہیں سمجھتے ہیں اور بزرگوں کے ساتھ استعمال کریں تو شرک سمجھتے ہیں ۔ جیسے دستگیر ، مشکل کشا ۔ یہ مادّہ پرست موحد شرک کے دلدل میں لوٹ پوٹ ہیں ۔ درحقیقت یہ نادان بالذات اور بالعرض میں تمیز نہیں کرتے ۔ اُن کے مُنھ سے کفر کا فوارہ اُڑتا ہے اور اُنھیں پر گرتا ہے ۔ ان عذابِ جان موحدوں کی ہم کو پرواہ نہ کرنی چاہیئے ۔ سَيُجْزَوْنَ ؛ پس وہ عنقریب جزاء دیئے جائیں گے ، اُن کو بدلہ ملے گا ۔ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ اُن کاموں کا کہ وہ کرتے تھے ۔ اُن کے اعمالِ بد کا ۔

ترجمہ :- اور اللہ کے تمام اسماء اچھے ہیں (بہتر ہیں) ۔ پس ان کو لے کر خدا کو پکارو اور اُن لوگوں کو چھوڑو جو اس کے اسماء میں کج روی اور الحاد کرتے ہیں ۔ وہ عنقریب اپنے کیئے کی سزا پائیں گے ۔

قرآن و حدیث میں جتنے اسماء اللہ تعالیٰ کے لئے وارد ہوئے ہیں وہ سب اسماء حسنیٰ ہیں

ع ۲۲ / ۱۲

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ ؛ اور اُن میں سے کہ ہم نے پیدا کیا ۔ ہماری مخلوقات میں ۔ اُمَّةٌ ؛ جماعت ، گروہ ، جرگہ ، لوگ ۔

یَھْدُوْنَ بِالْحَقِّ ؛ حق بات کی ہدایت کرتے ہیں ، سچّی بات کی رہنمائی کرتے ہیں ۔ وَبِہٖ یَعْدِلُوْنَ ؛ اور حق ہی سے عدل کرتے ہیں ، اُن کا کام انصاف کے مطابق ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- اور ہماری مخلوقات میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو سچّی بات کی ہدایت کرتے ہیں اور اُسی کے مطابق عدل (و انصاف) کرتے ہیں ۔

وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾

وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؛ اور جنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ۔ اُن کو جُھٹلایا ۔ سَنَسْتَدْرِجُھُمْ ؛ ہم ان کو آہستہ آہستہ دھر گھسیٹیں گے ، پکڑلیں گے ، گرفتار کرلیں گے ۔ مِنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ ایسے طریقہ سے جس سے ان کو خبر بھی نہ ہو ، علم بھی نہ ہو ۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ، ہم اُن کو آہستہ آہستہ اس طرح سے پکڑ لیں گے کہ اُن کو علم تک نہ ہوگا (خبر تک نہ ہوگی) ۔

وَاُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ﴿۱۸۳﴾

وَاُمْلِیْ لَھُمْ ؛ اور میں اُن کو کچھ ڈھیل بھی دوں گا ، مہلت بھی دوں گا کہ سنبھل جائیں ۔ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ؛ بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط اور مستحکم ہے ۔

ترجمہ :- اور میں انھیں کچھ مہلت بھی دوں گا مگر میری (تجویز اور) تدبیر (پختہ اور) مستحکم ہے ۔

اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸۴﴾

اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا ؛ کیا اُنھوں نے اتنا بھی غور وفکر نہیں کیا ۔ مَا بِصَاحِبِھِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؛ کہ اُن کے دوست کو جنون تو ہے نہیں کہ بے سروپا باتیں کریں گے ۔ اِنْ ھُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ؛ وہ نہیں ہے مگر ظاہر طور سے ڈرانے والا ۔ صاف صاف سمجھا دینے والا ۔ نقصان دہ باتوں کو سُنانے والا ۔

ترجمہ :- کیا وہ غور وفکر نہیں کرتے کہ اُن کا دوست (یعنی پیغمبر) مجنون تو ہے نہیں (کہ واہی تباہی باتیں کرتا) وہ تو کھلے طور پر (نقصان دہ کاموں سے) ڈرانے والا ہے ۔

اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ

وَّاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا ؛ کیا انھوں نے دیکھا نہیں ۔ نظر وفکر نہیں کیا ۔ فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ حکومت و انتظام میں آسمانوں اور زمین کے ۔ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ؛ اور اس چیز میں کہ خدا نے پیدا کیا ہے ۔ خدا کی تمام مخلوقات میں ۔ اور کیا اُنھوں نے اس میں بھی غور وفکر نہیں کیا ۔ وَاَنْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ ؛ اور شاید یہ بات ہو ۔ قَدِاقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ؛ کہ اُن کی اجل قریب آ گئی ہو، موت سر پر کھڑی ہو ۔ جب خدا کے انتظام کو نہیں دیکھتے اور قدرت کی باقاعدگی پر غور نہیں کرتے ، مرنے جیسی چیز سے غافل ہیں ۔ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ ؛ تو اس کے بعد کونسی بات ہے ، اب کیا رہ گیا ہے؟ يُؤْمِنُوْنَ ؛ جس پر ایمان لائیں گے ۔

ترجمہ :- کیا انھوں نے (ان نادانوں نے) آسمانوں اور زمین اور تمام مخلوقاتِ خدا میں جو انتظام ہے اُس میں غور وفکر نہیں کیا ۔ اور نہ اس کو سوچا کہ موت سر پر کھڑی ہے (جو یقینی اور قطعی ہے) تو پھر کونسی بات ہے کہ اتنا جاننے کے بعد بھی ایمان لائیں گے؟

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

مَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ ؛ جس بد طینت کو خدا گمراہ کرے ، ضلالت میں رکھے ۔ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؛ تو اس کا ہادی نہیں ۔ پھر کوئی اس کو ہدایت پر نہیں لگا سکتا ۔ سیدھا راستہ نہیں بتا سکتا ۔ وَيَذَرُهُمْ ؛ اور ان کو چھوڑ دیتا ہے ۔ فِيْ طُغْيَانِهِمْ ؛ ان کی سرکشی اور گمراہی میں ۔ يَعْمَهُوْنَ ؛ سرگرداں اور بھٹکتے ہوئے ۔

ترجمہ :- جس کو خدا گمراہ کرے (ضلالت میں رکھے) اس کا کوئی ہادی نہیں (اس کو کون ہدایت دے سکتا ہے؟) اور اُن کو اُن کی سرکشی اور طغیانی میں بھٹکتا (اور سرگردان) چھوڑ دیتا ہے ۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ڼ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

وقف لازم

يَسْئَلُوْنَكَ ؛ وہ تم سے پوچھتے ہیں ۔ عَنِ السَّاعَةِ ؛ قیامت کے متعلق ۔ اَيَّانَ ؛ کب ہے ۔ مُرْسٰهَا ؛ اس کا لنگر دینا ،

قربِ قیامت کی علامتیں

اس کا آنا ۔ بھاری چیز کے ٹھیرنے کو اِرْسَاءٌ کہتے ہیں اور کسی سخت چیز کے آنے کو بھی جیسے اَلسَّاعَةُ ؛ قیامت ۔ اَلنَّجْمُ ؛ ثُریا ۔ الف لام اس کا جزو ہے ۔ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا ؛ پیغمبر ! تم کہہ دو کہ سوا اس کے نہیں کہ قیامت کا علم ۔ عِنْدَ رَبِّیْ ؛ میرے رب کے پاس ہے ۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ قیامت کب ہے ۔ لَا یُجَلِّیْهَا ؛ ظاہر نہیں کرتا قیامت کو ۔ لِوَقْتِهَآ ؛ قیامت کے وقت کو ۔ اِلَّا هُوَ ؛ مگر وہی یعنی خدا ۔ جب خدا بتائے گا تو دوسروں کو معلوم ہوگا ۔ ہاں ! رسولِ خدا ﷺ نے اس کی بہت سی علامتیں بتادی ہیں ۔ مثلاً بہت سے دجّالوں اور مدعیانِ نبوت کا پیدا ہونا ۔ بیٹوں کا ماں کا ادب نہ کرنا ، ان کے ساتھ باندیوں کا سا سلوک کرنا ۔ زمین کی چال کا بدل جانا اور آفتاب کا بجائے مشرق کے مغرب سے نکلنا ۔ دَابَّةُ الْاَرْضِ کا نکلنا جو تھوڑی مدت میں ساری دنیا کا سفر کرے گا ۔ دولت کا اس قدر زیادہ ہونا کہ جو لوگ بکریاں چَراتے تھے ، اُن کے بھی عالی شان محل بنیں گے ۔ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ وہ قیامت کا حادثہ آسمانوں اور زمین کے لئے بھی بھاری ٹھیرے گا ۔ وہ ٹوٹ پھوٹ جائیں گے ۔ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؛ وہ قیامت تمہارے پاس نہ ہوگی مگر دفعتۃً ، اچانک ، ناگہانی طور سے ۔ یَسْئَلُوْنَكَ ؛ وہ تم سے پوچھتے ہیں ۔ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا ؛ گویا کہ تم اس کے بڑے شوقین تھے ۔ قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؛ اس کے سوا نہیں کہ قیامت کا علم اللہ کے پاس ہے ، اس سے تو صرف خدا ہی واقف ہے ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ ؛ مگر اکثر لوگ ۔ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ نہیں جانتے اور بے فائدہ قیامت کے متعلق سوالات کرتے اور اتنا نہیں سمجھتے کہ جب ہم مرگئے تو ہماری قیامت تو ہوچکی ۔

ترجمہ :- تم سے یہ لوگ پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی ؟ تم کہہ دو ” اس کا علم تو خدا ہی کو ہے ۔ اس کا وقت صرف خدا بتائے گا ۔ (قیامت) بڑا زبردست حادثہ ہے آسمانوں اور زمین کے حق میں (بڑا سخت اور بھاری ہے وہ قیامت) تمہارے پاس آئے گی تو دفعتۃً آئے گی“ ۔ وہ تم سے سوال کرتے ہیں گویا کہ تم اس کے بڑے شوقین ہو ۔ (پیغمبر !) تم کہہ دو ” اس کا علم تو اللہ کے پاس ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے “ ۔

قیامت سے پہلے کے آثار

صاحبو ! ایک تو قیامتِ کبریٰ ہے جس میں آسمان زمین سب نیست و نابود ہوجائیں گے ۔ دوسرے ، قیامتِ کبریٰ کے جو بچے ہیں جو اپنی ماں سے پہلے پیدا ہورہے ہیں وہ کیا ہیں ؟ عام تباہ کن حالات ۔ دَابَّةُ الْاَرْضِ کے بچّے ریلیں ، موٹریں ، ہوائی جہاز ہیں ۔ دجّالوں کی تو کیا کمی پڑی ہے ۔ مدعیانِ نبوت بھی کچھ کم نہیں ہیں ، حتّٰی کہ روز ایک مدعیِ نبوت پیدا ہورہا ہے ۔ بعض مدعیان نبوت سے میری بھی ملاقات ہوئی ہے ۔ زلزلوں اور کُشت و خون کا تو کچھ نہ پوچھو ۔ ہزاروں نہیں ، لاکھوں نہیں کروڑوں آدمی ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں ۔ یہ تو فرزندانِ قیامت ہیں ۔ آگے اصل قیامت کے وقت کیا کیا ہونے والا ہے خدا ہی اس سے بچائے ۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ
لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ ع

۲۳ ع ۷ ۱۴ ع عند المتاخرین

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہہ دو۔ لَآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ ؛ میں اپنے لئے بھی مالک نہیں، میرے لئے بھی میرے ہاتھ میں نہیں۔ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؛ نہ نفع نہ ضرر۔ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؛ مگر اسی قدر جس قدر خدا چاہے گا۔ معمولی سمجھ کے لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم یا دوسرے کچھ خیر وشر کے مالک ہیں اور جو لوگ اپنے عدمِ ذاتی سے واقف ہوتے ہیں، جو اپنے وجود بالعرض کے قائل ہیں، جو یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کے سوا کسی کے ہاتھ میں کچھ نہیں، وہی بندگی کو سمجھتے ہیں۔ وہ اپنی عاجزی کا اِدراک رکھتے ہیں۔ جو کچھ کرتے ہیں وہ سمجھ کر کرتے ہیں۔ کہ یہ خدا کی قدرت اور اس کی قوت کا ظہور ہے۔ ع

آنانکہ غنی تراند محتاج تراند۔

بڑے لوگوں کو ان کی عاجزی اور فقر کا دوسروں سے زیادہ علم ہوتا ہے۔ ان کے پاس شرک فی القدرت نہیں پھٹکتا۔ وہ ہمیشہ اپنے پیش نظر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رکھتے ہیں۔ بندگی میں جو مزے ہیں وہ خدائی کے دعوے میں نہیں۔ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ ؛ اور اگر میں علمِ غیب رکھتا۔ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ؛ تو بہت کچھ خیر اور فائدہ حاصل کرلیتا۔ [اس فقرِ ذاتی جہلِ ذاتی کا نتیجہ کیا ہے۔؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؛ ہم نے تم کو خیر کثیر دیا۔ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؛ اور تم کو وہ سب کچھ بتا دیا جو تمہیں معلوم نہ تھا۔ حدیث میں ہے: اُوْتِیْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ؛ مجھے اوّلین و آخرین سب کا علم دیا گیا ہے۔ اگلے اور پچھلوں کے علم سے سرفراز کیا گیا ہے۔ سب کچھ ہوا مگر خدا کے سامنے اس کی نسبت کرتے، بندے کے بندے، فقیر کے فقیر رہے۔ اس فقیری پر صد مرحبا، اس لاعلمی پر صد آفریں۔] وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ؛ اور مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ ؛ میں تو صرف نذیر و بشیر ہوں، بری بات سے ڈراتا ہوں اور اچھی بات کی خوش خبری دیتا ہوں۔ میرا کام صرف تبلیغ ہے احکامِ الٰہی کا پہنچانا ہے نہ کہ کسی کو نفع یا نقصان پہنچانا۔ مگر یہ ڈرانا اور بشارت دینا کس کے لئے ہے۔ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ؛ مسلمانوں کے لئے۔ ایمان داروں کے لئے۔ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔ دل میں ایمان نہیں تو پیغمبر کی کسی نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔

ترجمہ:- (پیغمبر!) تم کہہ دو: نفع و نقصان میرے ہاتھ میں اپنے لئے بھی کچھ نہیں مگر جتنا خدا چاہے اور اگر مجھے غیب کی باتیں معلوم ہوتیں تو بہت کچھ بھلائی حاصل کرلیتا اور مجھے کسی قسم کا نقصان نہ پہنچتا۔ ڈرانا اور خوش خبری دینا میرا کام ہے ایمان داروں کے لئے (میں تو صرف پیغمبر ہوں، اس کو وہی سمجھتے ہیں جن کو کچھ ایمان ہے)۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا

فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ

فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾

هُوَ الَّذِيْ ؛ وہی تو ہے جو ۔ خَلَقَكُمْ ؛ جس نے تم کو پیدا کیا ، مخلوق کیا ۔ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؛ ایک شخص سے ۔ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا ؛ اور اسی کی جنس سے اس کا جوڑا بھی پیدا کیا ۔ لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ؛ تاکہ اس کے پاس پہنچ کر آرام پائے ، سکون حاصل کرے ۔ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا ؛ پھر جب اس سے ملا ، اس پر چھا گیا ، اس سے لپٹ پڑا ۔ حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا ؛ تو ابتداء ہلکا سا بار معلوم ہوا ، ہلکا حمل ہوا ۔ فَمَرَّتْ بِهٖ ؛ پھر اس کو لے کر چلتی پھرتی تھی ۔ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ ؛ پھر جب حمل بڑا ہوگیا اس کو گرانی ہونے لگی ۔ وہ بوجھل ہوگئی ۔ دَعَوَا اللّٰهَ ؛ تو میاں بیوی ، دونوں نے اللہ سے دُعا شروع کی ۔ رَبَّهُمَا ؛ جو ان کا رب ہے ۔ لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا ؛ اگر تو ہم کو پورا پاٹھا بچہ دے ، اچھا خاصا بچہ دے ۔ لَنَكُوْنَنَّ ؛ تو ہم ہوجائیں گے ۔ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ؛ شکر گزاروں میں سے ۔

ترجمہ :- وہی تو ہے جس نے تم کو ایک ہی شخص سے پیدا کیا اور اُس کی جنس سے اُس کا جوڑا بھی دیا تاکہ اس سے (آدمی اپنی بیوی سے) سکون حاصل کرے ۔ پھر جب وہ اس پر چھا گیا (جب دونوں ملے) تو (ابتداءً) کچھ خفیف سا بار معلوم ہوا ۔ پھر وہ اس کو لے کر چلتی پھرتی تھی ۔ پھر جب حمل بڑا ہوگیا تو اس نے گرانی محسوس کی ، اب (میاں بیوی) دونوں مل کر اللہ سے جو اُن کا رب ہے دُعا کرنے لگے (یا اللہ !) اگر تم ہم کو پورا پاٹھا بیٹا دے گا تو ہم تیری شکر گزاری کیا کریں گے ۔

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا ؛ پس جب اللہ تعالیٰ نے اُن (ماں باپ) کو اچھا خاصا پورا پاٹھا بیٹا عطا فرمایا ۔ جَعَلَا لَهٗ ؛ تو اُن دونوں نے اس کے لئے کیا ۔ شُرَكَآءَ ؛ شریکوں کو ، حصّہ داروں کو ۔ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ؛ اس بچے کے متعلق جس کو خدا نے ان ماں باپ کو دیا ۔ اب کوئی کہتا ہے ڈاکٹر صاحب و فلاں حکیم صاحب کے علاج سے بچہ پیدا ہوا ہے ۔ کوئی کہتا ہے فلاں مقام میں جانے سے مُراد پوری ہوئی ۔ کسی کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے ۔ دیکھو ! نسبتِ مجازی لگاؤ تو نسبتِ حقیقی کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھو ۔ ظاہری اسباب کو حقیقی نہ سمجھو ۔ خالقِ حقیقی خدا ۔ قادر بالذات خدا ۔ یوں مجازی نسبت میں لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا بھی آیا ہے ۔ مگر مجاز کے ساتھ حقیقت کو بھول نہ جاؤ ۔ فَتَعٰلَى اللّٰهُ ؛ خدا تو اس سے اعلیٰ و ارفع ہے ۔ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؛ کہ

لوگ اس سے شرک کریں ۔ ہمیشہ یاد رکھو! بالعرض، بالذات کے سامنے کوئی اہمیت نہیں رکھتا ۔

ترجمہ :- پس جب خدا نے اُن کو (ماں باپ کو) اچھا خاصا بیٹا عطا کیا تو وہ اُس کے متعلق لگے دوسروں کو اُس کا (اللہ کا) شریک بنانے ۔ خدا تو اعلیٰ و ارفع ہے کہ اس سے شرک کریں ۔

اَیُشْرِكُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾

اَیُشْرِكُوْنَ ؛ کیا یہ شرک کرتے ہیں ۔ شریک کرتے ہیں، حصّہ دار بناتے ہیں ۔ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْـًٔا ؛ ایسی چیز کو جو کچھ نہیں پیدا کرسکتی ۔ وَهُمْ یُخْلَقُوْنَ ؛ اور وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں جس کی اصل عدم ہے وہ مُردہ ہے ۔ بھلا وہ مُردہ کو کیا پیدا کرے گا ؟

ع خفتہ را خفتہ کے کند بیدار؟ (سوئے ہوئے کو سویا ہوا کیونکر جگا سکتا ہے ۔؟) ۔

معدوم سے موجود کیوں کر پیدا ہوگا ؟

ترجمہ :- کیا وہ ایسوں کو شریک ٹھیراتے ہیں جو خود کسی کے خالق نہیں اور وہ خود مخلوق ہیں ۔

وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾

وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ؛ اور وہ نہیں کرسکتے ۔ اِستطاعت اور قوت نہیں رکھتے ۔ لَهُمْ ؛ اُن کی ۔ نَصْرًا ؛ مدد ۔ وَلَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ؛ اور نہ اپنی ہی کچھ مدد کرسکتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور وہ اُن کی مدد نہیں کرسکتے اور نہ خود اپنی آپ ہی مدد کرسکتے ہیں ۔

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ؕ

سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ ؛ اور اگر تم ان کو بُلاؤ ۔ اِلَى الْهُدٰى ؛ ہدایت کی طرف ۔ لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ؛ تو تمہاری اتباع ہرگز نہ کریں گے ۔ تمہارے قدم بہ قدم ہرگز نہ چلیں گے ۔ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ ؛ تمہارے حق میں برابر ہے، یکساں ہے ۔ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ ؛ چاہے تم اُن کو بُلاؤ، پکارو ۔ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ؛ چاہے خاموش رہو، چُپ چاپ رہو ۔ یا ساکت اور صامت رہو ۔ یہ نہ ماننے ہیں نہ مانیں گے ۔

ترجمہ :- اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بُلاؤ تو وہ تمہاری اتباع نہ کریں گے (تمہاری ایک نہ سُنیں گے) تمہارے حق میں (دونوں) برابر ہیں، چاہے تم ان کو بُلاؤ یا چُپ چاپ (بیٹھے) رہو ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ ؛ بے شک تم جن لوگوں کو پکارتے ہو ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ عِبَادٌ ۔ بندے ہیں ۔ اَمْثَالُكُمْ ؛ تمہارے مثل ۔ تمہارے جیسے ۔ تمہاری طرح ۔ فَادْعُوْهُمْ ؛ پھر تم ان کو پکارو ۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ ؛ پھر ان کو چاہئے کہ تمہارا جواب دیں ۔ تمہاری فریادرسی کریں ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ۔

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ بھی تمہاری طرح بندے ہیں ۔ اچھا ! تم ان کو پکارو ۔ پھر ان کو تو چاہئے کہ تمہاری فریادرسی کریں اگر تم سچے ہو (کہ وہ تمہاری سُنتے ہیں ۔ تمہاری مدد کرسکتے ہیں) ۔

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ ؛ کیا ان کے پیر ہیں ؟ يَمْشُوْنَ بِهَا ؛ جن سے چلتے ہیں ۔ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ ؛ کیا ان کے ہاتھ ہیں ؟ يَبْطِشُوْنَ بِهَآ ؛ جن سے پکڑتے ہیں ، اور کام کرتے ہیں ، دباتے ہیں ، بھینچتے ہیں ۔ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ ؛ کیا ان کی آنکھیں ہیں ؟ يُبْصِرُوْنَ بِهَآ ؛ جن سے دیکھتے ہیں ۔ اپنی بصارت سے کام لیتے ہیں ۔ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ ؛ کیا ان کے کان ہیں ؟ يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؛ جن سے وہ سُنتے ہیں ۔ قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہو ۔ اُدْعُوْا ؛ بُلاؤ ، پکارو ۔ شُرَكَآءَكُمْ ؛ اپنے معبودوں کو ، ان کو جن سے تم شرک کرتے ہو ۔ ثُمَّ كِيْدُوْنِ ؛ پھر تم میرے لئے تجویزیں کرو ۔ کید ومکر کرو ، داؤں کرو ۔ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ؛ اور مجھے مہلت نہ دو ۔ کسی قسم کے انتظار میں نہ رہو ۔

ترجمہ :- کیا اُن (بُتوں) کے پیر ہیں جن سے وہ چلیں یا اُن کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑیں یا اُن کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھیں یا اُن کے کان ہیں جن سے وہ سنیں ۔ (اے پیغمبر) تم کہہ دو کہ تم اپنے شریکوں کو بُلا لو ۔ (اپنے معبودوں کو پکارو) پھر (تم سے جس قدر ہوسکے) میرے لئے کید (اور مکر) کرو اور مجھے مہلت نہ دو ۔ تم میرا کچھ بگاڑ نہ سکو گے ۔ نہ تمہارے بُت مجھے نقصان پہنچا سکیں گے ۔

کیونکہ :-

إِنَّ وَلِيِّـۦَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى نَزَّلَ ٱلْكِتَٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿١٩٦﴾

اِنَّ ؛ بے شک ۔ وَلِیِّ ؛ مددگار ۔ سرپرست ۔ وَلِیِّ ئَ ؛ میرا کارساز ، یار و مددگار ۔ میرا سرپرست ۔ اَللّٰہُ ؛ اللہ ہے ۔
اَلَّذِیْ ؛ جو ۔ جس نے ۔ نَزَّلَ الْکِتٰبَ ؛ کتاب نازل کی ، اُتاری ۔ وَھُوَ یَتَوَلّٰی ؛ اور وہ مدد فرماتا ہے ، سرپرستی فرماتا ہے ۔
اَلصّٰلِحِیْنَ ؛ نیکوں کی ۔

ترجمہ :- بے شک میرا سرپرست تو اللہ ہے جس نے یہ کتاب (یعنی قرآن) اُتاری اور وہی اچھوں کی سرپرستی فرماتا ہے ۔ (نیک کام کرنے والوں کی مدد فرماتا ہے) ۔

وَٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَآ أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿١٩٧﴾

وَالَّذِیْنَ ؛ اور وہ لوگ ۔ یعنی وہ معبود ۔ تَدْعُوْنَ ؛ جن کو تم پکارتے ہو ۔ مِنْ دُوْنِہٖ ؛ اُس کے سوا خدا کو چھوڑ کر ۔
لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ؛ اُنہیں استطاعت نہیں ، قدرت نہیں ، وہ کر نہیں سکتے ۔ نَصْرَکُمْ ؛ تمہاری مدد ۔ تمہاری نصرت ۔ وَلَآ
اَنْفُسَھُمْ یَنْصُرُوْنَ ؛ اور نہ وہ خود اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور تم جن کو (یعنی معبودوں اور بتوں کو) خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ نہ تم کو نصرت دے سکتے ہیں نہ اپنے آپ کو (نہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں نہ اپنی) ۔

وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى ٱلْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا۟ ۖ وَتَرَىٰهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٩٨﴾

وَاِنْ تَدْعُوْھُمْ ؛ اور اگر تم ان کو یعنی مشرکوں کو بُلاؤ ۔ اِلَی الْھُدٰی ؛ ہدایت کی طرف ۔ لَا یَسْمَعُوْا ؛ تو نہ سُنیں ۔ اور
نہ مانیں ، قبول نہ کریں ۔ وَتَرٰھُمْ ؛ اور تم ان کو دیکھتے ہو کہ بظاہر ۔ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ ؛ تم کو دیکھتے ہیں ۔ وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ؛
اور حقیقتاً یہ دل کے اندھے تم کو نہیں دیکھتے نہ سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بُلاؤ تو وہ (کبھی) نہ سُنیں اور تم ان کو دیکھتے ہو کہ وہ تم کو دیکھتے ہیں حالانکہ وہ (حقیقتاً) نہیں دیکھتے ۔ (یہ نادان ، یہ کور باطن نہ کچھ سوچتے ہیں نہ سمجھتے ہیں) ۔

خُذِ ٱلْعَفْوَ وَأْمُرْ بِٱلْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ ٱلْجَٰهِلِينَ ﴿١٩٩﴾

خُذِ الْعَفْوَ ؛ (پیغمبر! ان کے ساتھ) عفو سے کام لو ۔ درگزر کرو ۔ جانے بھی دو ۔ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ ؛ اور اچھی باتوں کا
حکم دو ۔ اور حسبِ عادت اپنے حکم دیئے جاؤ ۔ وَاَعْرِضْ ؛ اور اعراض کرو ۔ روگردانی کرو ۔ کنارہ کرو ۔ عَنِ الْجٰھِلِیْنَ ؛ ان
جاہلوں سے ۔ نادانوں سے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) عفو سے کام لو (درگزر کرو) ۔ اچھی باتوں کا حکم دو ۔ (اور دستور کے موافق احکام دیتے رہو) اور (ان) جاہلوں سے اعراض کرو ۔ (ممکن ہے کہ ان میں سے چند لوگ تمہاری سُنیں اور راستی پر آ جائیں) ۔

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۰۰

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ ؛ اور اگر تم کو چھیڑیں ۔ تم کو ستائیں ۔ مِنَ الشَّيْطٰنِ ؛ شیطان سے ۔ نَزْغٌ ؛ چھیڑ ۔ وسوسہ ۔ اس کے قریب ہیں نَغزٌ اور نَخسٌ اور نَسغٌ ؛ شیطان تم کو چھیڑے ۔ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؛ تو اللہ کی پناہ مانگو ۔ اس کی حفاظت میں آ جاؤ ۔ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ بے شک وہ سمیع و علیم ہے ۔ وہ سب کی سنتا ہے، سب کا علم رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر تم سے شیطان کچھ چھیڑ کرے تو تم اللہ کی پناہ مانگو ۔ بے شک وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے ۔ (وہ تم کو ان کے شر سے بچائے گا) ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰۗىِٕفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۝۲۰۱ۚ

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؛ بے شک جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں ۔ غضبِ الٰہی سے بچاؤ کرتے ہیں ۔ اللہ سے ڈرتے ہیں ۔ اِذَا مَسَّهُمْ ؛ جب ان کو چھو جائے ۔ ٹھیس لگ جائے ۔ طٰۗىِٕفٌ ؛ گردش کرنے والا خیال ۔ خطرہ ۔ مِنَ الشَّيْطٰنِ ؛ شیطان سے ۔ شیطان کا ۔ تَذَكَّرُوْا ؛ فوراً خدا کو یاد کر لیتے ہیں ۔ متنبہ ہو جاتے ہیں ۔ فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ؛ تو فوراً ہی دیکھتے اور سوچتے ہیں ۔ ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ۔ ان کو حق و باطل میں تمیز ہو جاتی ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ متقی ہیں جب ان کو شیطانی خیال (اور اس کا خطرہ ٹھیس لگاتا ہے) تو فوراً متنبہ ہو جاتے ہیں اور وہ دیکھنے لگتے ہیں ۔ (اور ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں) ۔

وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝۲۰۲

وَاِخْوَانُهُمْ ؛ اور ان کے بھائی ۔ یعنی کافروں کے ہم خیال ۔ يَمُدُّوْنَهُمْ ؛ ان کو بڑھاتے ہیں ۔ گھسیٹے لئے جاتے ہیں ۔ ان کی تائید کرتے ہیں ۔ فِي الْغَيِّ ؛ سرکشی میں ۔ گمراہی میں ۔ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ؛ پھر کچھ کمی نہیں کرتے ۔ کچھ کوتاہی و تقصیر نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- اور جو ان کے بھائی (اور ہم خیال) ہیں، ان کو سرکشی میں گھسیٹے لئے جاتے ہیں اور کچھ کمی نہیں کرتے ۔

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۭ قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ

هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾

وَ اِذَالَمْ تَاْتِهِمْ ؛ اور جب تم ان کے پاس نہ آ ؤ ۔ بِاٰيَةٍ ؛ آیت کو لے کر ۔ جب تم اُن کے پاس کوئی آیت نہ لاؤ ۔ قَالُوْا ؛ تو کہتے ہیں (یہ منکر) ۔ لَوْلَا ؛ کیوں نہیں ؟ اِجْتَبَيْتَهَا ؛ چھانٹ لیا ان کو تم نے ۔ یعنی کوئی منتخب آیت کیوں نہیں لاتے ؟ کیوں واضح دلیل نہیں بیان کرتے ۔ کیوں نا قابلِ انکار معجزہ نہیں بتاتے ۔ قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہو ۔ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ ؛ میں تو صرف اتباع کرتا ہوں ۔ پیروی کرتا ہوں ۔ مَايُوْحٰٓى اِلَيَّ ؛ اس کی جو میری طرف وحی کی جاتی ہے ۔ مِنْ رَّبِّيْ ؛ میرے رب کے پاس سے ۔ هٰذَابَصَآئِرُ ؛ یہ بصیرت افزا باتیں ہیں ۔ یہ قرآن بینائی پیدا کرتا ہے ۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ۔ وَهُدًى ؛ اور سراپا ہدایت ہے ۔ وَرَحْمَةٌ ؛ اور رحمت ہے ۔ (مگر کن کے لئے) لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ۔ ان کے لئے جن کے دل میں نورِ ایمان ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر تم ان کے پاس کوئی آیت (کوئی نشانی ۔ کوئی معجزہ) نہ لاؤ تو وہ کہتے ہیں کیوں نہیں منتخب آیت لاتے ۔ تم کہو :- میں تو صرف وحیِ الٰہی کی اتباع کرتا ہوں (جو خدا فرماتا ہے وہی کہہ دیتا ہوں) ۔ یہ تمہارے رب کے پاس سے بصیرت افزا باتیں اور ہدایت و رحمت ہے (مگر کن کے لئے) ایمان داروں کے لئے (ان لوگوں کے لئے جن کے دل میں کچھ نورِ ایمان ہے) ۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ ؛ اور جب قرآن پڑھا جاتا ہے ۔ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؛ تو اس کو سنو ۔ کان لگا کے سنو ۔ دل لگا کر اور پوری توجہ سے سنو ۔ وَاَنْصِتُوْا ؛ اور چُپ چاپ رہو ۔ خاموش بیٹھو ۔ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؛ شاید تم رحم کئے جاؤ ۔ تا کہ تم پر خدا رحم فرمائے ۔

ترجمہ :- اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم کان دھر کے سنو اور خاموش بیٹھو تا کہ تم پر رحم کیا جائے ۔

صاحبو ! کتنا حصّہ قرآن سمجھا جائے گا ؟ علماء کہتے ہیں تین آیتیں یا ایک بڑی آیت ۔ جب قرآن شریف پڑھا جارہا ہو ، اُس وقت تم چُپ چاپ بیٹھو ۔ کان لگا کر سنو ۔ قرآن شریف کے پڑھنے کے وقت شور و پکار کرنا ، بیکار بکواس کرنا دُرست نہیں ۔ مگر قرآن پڑھنے والے کو بھی چاہئیے کہ لوگ کام کاج میں لگے ہوئے ہیں تو پکار پکار کر قرآن نہ پڑھے ۔ اس میں دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے الگ جگہ آہستہ آہستہ (پڑھتے ہیں) پڑھو ع گراں بہ خاطرِ یاراں مکن تلاوت را

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ

قرآن سمجھنا ہے؟

بِالۡغُدُوِّ وَالۡاٰصَالِ وَلَا تَكُنۡ مِّنَ الۡغٰفِلِيۡنَ﴿۲۰۵﴾

وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ ؛ اورتم اپنے خدا کی یاد کرو۔ اپنے رب کا ذکر کرو۔ فِيۡ نَفۡسِكَ ؛ اپنے دل میں۔ تَضَرُّعًا ؛ گڑگڑا گڑگڑاتے ، آہستہ آواز سے ۔ عاجزی سے ۔ تضرع وزاری سے ۔ وَخِيۡفَةً ؛ اورخوف سے ۔ ڈرتے ڈرتے ۔ وَدُوۡنَ الۡجَهۡرِ ؛ اور نہ کہ چلاّ کر ۔ نہ بہت زور سے ۔ مِنَ الۡقَوۡلِ ؛ کہنے سے ۔ قول سے ۔ بِالۡغُدُوِّ ؛ صبح کو ۔ وَالۡاٰصَالِ ؛ جمع اَصِيۡل ۔ اور دن ڈھلے ۔ قبلِ مغرب ۔ وَلَا تَكُنۡ ؛ اور نہ ہو ۔ مِنَ الۡغٰفِلِيۡنَ ؛ غافلوں میں سے ۔

ترجمہ :- اورتم اپنے خدا کا ذکر کرو ، (اس کی یاد میں مشغول رہو) دل ہی دل میں ، تضرع وزاری اور خوف کے ساتھ ، نہ بہت بلند آواز سے ۔ صبح کو دن نکلے اور دن ڈھلے (صبح و شام) ۔ اور غافلوں میں سے نہ بنو ۔

صاحبو ! عام طور سے متوسط آواز سے ذکر کرنا چاہیئے ۔ اگر علحدہ جگہ ہو اور لوگوں کے کاموں میں خلل نہ پڑتا ہو ، سونے والوں کو تکلیف نہ ہوتی ہو تو ذکرِ جہر بھی کرسکتے ہیں ۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے ہم اپنے گھر میں رہتے اور مسجدِ مبارک میں نماز ختم ہونے کا علم ہم کو اس طرح ہوتا ہے کہ لوگ بعدِ نماز زور سے ذِکر کرتے ۔ سفرِ حج میں لوگ اس قدر زور سے لبیک کہتے کہ ان کی آوازیں بیٹھ جاتیں ۔ آخر حضرتؐ کو کہنا پڑتا ۔ اپنے آپ کو سنبھالو ۔ تم کسی بہرے کونہیں پکار رہے ہو ۔

یہ بات یاد رکھو ! ابتداء میں ذکرِ جہر کی ضرورت ہوتی ہے ۔ جب دل چلنے لگے اور بغیر منھ سے لفظ نکالے ہوئے دل یادِ خدا کرنے لگے تو ذکرِ سِرّی یا خفی کریں ۔ جب ذکرِ سِرّی ، دائمی ہوجائے تو دل و زبان دونوں سے کام لے سکتے ہیں ۔ مگر اوسط درجہ سے ۔ بہر حال نہ غفلت جائز ہے نہ لوگوں کو ایذاء دینا جائز ہے ، نہ ان کے کاموں میں خلل ڈالنا ۔

صاحبو ! ذکر کے وقت کپڑے پاک صاف ہوں ۔ ہوسکے تو خوشبو ملو ۔ عود وغیرہ جلاؤ ۔ روبہ قبلہ بیٹھو ۔ دو زانو بیٹھو جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں ۔ یا چار زانو بیٹھو اور بائیں ران میں گھٹنے کے نیچے اس میں رگِ کیماس ہے ۔ اس کو انگوٹھے اور اس کے پاس کی انگلی میں دباؤ ۔ آنکھیں بند کرلو ۔ اگر خطرات آتے ہوں تو کلمۂ طیبہ پڑھو ۔ یعنی لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کی ضرب دو ۔ عموماً ضرب دل پر دیا جاتا ہے ۔ بعض لوگ مختلف لطائف پر ضرب دیتے ہیں ۔ ذکر کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھو ۔ انگلیوں سے انگوٹھے کو ملاؤ اور چھوٹی انگلی کو ذرا علحدہ رکھو ۔ لفظ اللہ کی صورت پیدا ہوگی ۔ اگر خطرات کم آتے ہوں یا بند ہوگئے ہوں تو لفظ اَللّٰه پڑھو ۔ یا اَللّٰهُ کے هُوْ کو دراز کرو ۔ اس سے صَوتِ سرمدی پیدا ہوگی جو توحید پیدا کرتی ہے ۔ بہرحال جس طرح ہوسکے خدا کو یاد کرو ۔ غفلت ایک قسم کی موت ہے ۔ چلتے ، پھرتے ، اُٹھتے ، بیٹھتے ، لیٹے ہوئے ، کھڑے کھڑے جس طرح ہوسکے یادِ خدا کرو ۔

یاد رکھو ! ذکرِ جہر سے جوشِ محبت پیدا ہوتا ہے ۔ قوالی میں مزہ ملتا ہے ۔ اور ذکرِ خفی یا سرّی سے ربودگی آتی ہے ۔

ذکر کا طریقہ اور اُس کے آداب

فنائیت پیدا ہوتی ہے ۔ ذکرِ جہر کرنے والے کی مثال شرابی کی ہے اور ذکرِ خفی کرنے والے کی مثال افیونی کی ہے ۔ اگر ایک پانی میں ڈوب کر مرتا ہے تو دوسرا آگ میں جل کر چیخ چیخ کر جان دیتا ہے ۔

۲۴ ع۸ ۱۴

إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ ۩ ﴿۲۰۶﴾

اِنَّ الَّـذِيْـنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ عِـنْـدَ رَبِّکَ ؛ تیرے رب کے پاس ہیں ۔ خواہ فرشتے خواہ اولیائے کرام ۔ لَا يَسْتَـكْبِرُوْنَ ؛ خود کو بڑا نہیں سمجھتے ۔ تکبّر نہیں کرتے ۔ سرکشی نہیں کرتے ۔ عَنْ عِبَـادَتِهٖ ؛ اس کی عبادت سے ، اس کی بندگی سے ۔ وَيُسَبِّحُوْنَـهٗ ؛ اور اس کی تسبیح کرتے ہیں ۔ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں ۔ اس کو تمام عیوب سے پاک سمجھتے ہیں ۔ وَلَـهٗ يَسْجُدُوْنَ ؛ اور اس کو سجدہ کرتے ہیں ، خاکِ مذلّت پر اپنا سر رکھ دیتے ہیں ۔ انتہائی عاجزی کو ظاہر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ تمہارے خدا کے پاس ہیں ، (تمہارے رب کے دربار میں ہیں) وہ اس کی بندگی سے سرتابی نہیں کرتے ۔ (وہ بندگی سے خود کو اعلیٰ و ارفع نہیں سمجھتے) ۔ اور اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اس کو سجدہ کرتے ہیں ۔

صاحبو ! خالی سر جھکانا سجدہ نہیں ہے ۔ نہ کسی بزرگ کے پیروں پر سر رکھ دینا سجدہ ہے ۔ سجدہ میں سات (۷) اعضاء زمین پر رکھے جاتے ہیں ۔ سر ۔ دو ہاتھ ۔ دو گھٹنے ۔ دو پاؤں کے پنجے ۔ اور سجدہ خدا کو ہوتا ہے نہ کہ بندے کو ۔ تاہم سجدہ کی مشابہت بھی پیدا کرنا بری بات ہے کہ نادان لوگ دھوکا کھا جائیں ۔ تم ایسے کام کرتے ہی کیوں ہو کہ لوگوں کو اعتراض کرنے کا موقع ملے ۔

صاحبو ! یہ سجدہ کی آیت ہے ۔ اس کو پڑھو تو سجدہ کرو ۔

(۸) سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّ سَبْعُوْنَ اٰيَـةً وَّ عَشْرُ رُكُوْعَاتٍ ۔

سورۂ انفال مدنی ہے اس میں پچھتر (۷۵) آیتیں اور دس (۱۰) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اس سورہ کا نام انفال ہے ۔ جس کے معنٰی مالِ غنیمت اور وہ مال مُراد ہے جو جنگ کے بعد حاصل ہوتا ہے ۔ اس سورت سے پہلے اعراف میں یہ بتایا گیا تھا کہ جو حق کے خلاف کرے گا وہ خود تباہ ہوگا ۔ لہٰذا اس سورہ یعنی انفال میں جنگِ بدر کا ذکر ہے جس میں کافر باوجود کثرت کے برباد ہوگئے ، شکستِ فاش کھائی ۔ اور اس کی پیشگوئی سورۂ اعراف میں ہے ۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنفَالِ ۖ قُلِ الْأَنفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ ۖ

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۖ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿۱﴾

يَسْئَلُوْنَکَ ؛ تم سے سوال کرتے ہیں ۔ پوچھتے ہیں ۔ عَنِ الْاَنْفَالِ ؛ مالِ غنیمت کے متعلق ۔ اَنْفَال نَفَل کی جمع ہے ۔ جس کے مادّے میں زیادت کے معنٰی ہیں ۔ فرض سے زائد نماز کو نَفْل کہا جاتا ہے ۔ خدا اپنے فضل و کرم سے بعدِ جنگ جو مال دیتا ہے اس کو بھی نَفَل کہتے ہیں ۔ غنیمت عام ہے ۔ محنت سے حاصل ہو یا بے محنت ۔ پہلے حاصل ہو یا پیچھے ۔ مگر جو مال بغیر جنگ کے حاصل ہوا اُسے فَیْء کہتے ہیں ۔ قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہو ۔ اَلْاَنْفَالُ ؛ مالِ غنیمت ۔ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ؛ خدا اور رسولؐ کا ہے ۔ اس سے مُراد بیت المال ہے ۔ بیت المال میں وہ مال رہتا ہے جو مسلمانوں کے عام ضروریات میں صرَف کیا جاتا ہے ۔ غرض کہ جو چیز خدا و رسولؐ کی کہی جاتی ہے اس سے قوم کی ملکیت مُراد ہوتی ہے ۔ اسی واسطے حدیث شریف میں آیا ہے '' ہم پیغمبروں کے ، لوگ وارث نہیں ہوتے ۔ ہم جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ رہتا ہے '' ۔ اسی طرح پیشوایانِ مذہب و قایدینِ مِلّت و لیڈرانِ قوم کی کوئی ملکیت نہیں ہوتی ۔ وہ قومی ضرورتوں کے لئے قوم ہی کا روپیہ صرَف کر سکتے ہیں ۔ ان کے جمع کئے ہوئے مال کے بیوی بچے وارث نہیں ہوتے ، اور نہ وہ عام ضرورت سے زیادہ اپنے بیوی بچوں پر صرَف کر سکتے ہیں ، نہ خود اپنی ذات پر جھوٹی پوزیشن کی حفاظت میں روپیہ اُڑا سکتے ہیں ۔ غیر مسلموں کے لیڈر تیسرے درجہ کے ڈبہ میں بیٹھتے ہیں اور مسلمانوں کے قایدین اوّل درجہ کے ڈبے میں نہ بیٹھنے کو خلافِ شان سمجھتے ہیں ؟ مسلمانوں کی عزت اسلام کی خدمت سے ہے ۔ جو زیادہ اسلام کی خدمت کرے گا وہ زیادہ معزز و محترم ہوگا ۔ کپڑے ، موٹر ، بنگلے ، فرسٹ کلاس کے ڈبے ، یہ سب جمادات ہیں ۔ ان سے انسان کی عزت نہیں ہے ۔ انسان کی عزت اس کے صفات سے ہے ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ تو تم تقویٰ اختیار کرو ۔ اللہ سے ڈرو ۔ اس کے غضب سے بچو ۔ وَاَصْلِحُوْا ؛ اور دُرست کرو ۔ اصلاح کرو ۔ ذَاتَ بَيْنِكُمْ ؛ آپس کی حالت کو ۔ باہمی تعلقات کو ۔ ذَاتٌ ذُو کا مؤنث ہے ۔ بمعنی والی ۔ اَیْ اَلْحَالَةَ ذَاتَ بَيْنِكُمْ ؛ مگر مسلمانوں کے آپس کے یہ تعلقات اور ان کی حالت کب دُرست ہوگی ؟ قوم ! قوم ! پکارنے سے کچھ نہیں ہوتا ۔ گلے پھاڑ پھاڑ کر تقریریں کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا ۔ نماز کا وقت آیا ہے اور تقریریں ہیں کہ ہو رہی ہیں ۔ یا یہ قوم پرست لوگ نماز کے وقت غائب ہو جاتے ہیں ۔ اور جب نماز سے فراغت ہوتی ہے تو پھر آ موجود ہوتے ہیں ۔ اس لئے حکم دیا جاتا ہے : وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ کی اطاعت کرو ۔ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور اس کے رسول کی بھی اطاعت کرو ۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اگر ہو تم مسلمان ۔ اگر تم ایمان دار ہو ۔ مومن ہو ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) یہ لوگ مالِ غنیمت کے متعلق تم سے سوال کرتے ہیں ، (پوچھتے ہیں) ۔ تم کہہ دو :-

مالِ غنیمت خدا اور رسول کا ہے (کسی کی شخصی ملکیت نہیں ۔ خدا نے تم کو فتح دی ہے مالِ غنیمت سے سرفراز کیا ہے تو کہیں خدا کو بھول نہ بیٹھو) پھر اللہ سے ڈرو اور آپس کے معاملات کی اصلاح کرو ۔ اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان دار ہو ۔

ایمان دار کیسے ہوتے ہیں ؟

قومی رہنماؤں کے جمع کئے ہوئے مال کے اُن کے بیوی بچّے حق دار نہیں ہوتے ۔ وہ قوم کا پیسہ ہے قوم پر خرچ ہونا چاہئیے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۲﴾

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ مسلمان تو صرف وہی ہیں ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو ۔ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ ؛ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جائے ۔ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ؛ تو اُن کے دل گھبرا اُٹھتے ہیں ۔ خوف محسوس کرتے ہیں ۔ کانپ اُٹھتے ہیں ۔ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ ؛ اور جب ان پر پڑھی جائیں ۔ اٰيٰتُهٗ ؛ اُس کی آیتیں ۔ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا ؛ تو ان کے ایمان کو زیادہ کردیتی ہیں ۔ یقین ترقی کر جاتا ہے ۔ متزلزل اور کمزور ایمان قوی ہوجاتا ہے ۔

اس مسئلہ میں علماء میں اختلاف ہے ۔ بعض کے پاس ایمان نا قابلِ زیادت ہے ۔ اور بعض کے پاس قابلِ زیادت ۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ کفر و اسلام میں واسطہ نہیں ۔ آدمی یا مسلمان ہوگا یا کافر ۔ نفسِ ایمان نا قابلِ زیادت ہے ۔ مگر اس کے آثار اور کیفیات قابلِ زیادت ہیں ۔

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ؛ اور وہ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں ۔ سب کام اسی پر چھوڑتے ہیں ۔ کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ مگر ہم کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے ۔

ترجمہ :- ایمان دار تو وہی ہیں کہ جب ان کے سامنے خدا کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل گھبرا اُٹھتے ہیں (ایک خوف کو محسوس کرتے ہیں) اور جب ان کے سامنے خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھتا ہے ۔ اور (یہ لوگ اپنے رب کے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتے ۔) وہ خدا ہی پر توکل کرتے ہیں ۔

مسلمانوں کی یہ تین صفتیں قلبی تھیں ، روحانی تھیں ۔ ان کی ظاہری صفتیں کیا ہیں ؟

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳﴾

اَلَّذِيْنَ ؛ جو لوگ ۔ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ؛ پابندی سے اور اچھی طرح سے نماز ادا کرتے ہیں ۔ جسمانی عبادت کرتے ہیں ۔ نیز مالی بھی ۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؛ اور اس مال سے کہ ہم نے اُن کو دیا ہے ۔ (تمہارا کیا ہے ۔ سب خدا کا ہے ۔ خدا کا مال خدا کے نام پر دینے سے جی چراتے ہو؟) يُنْفِقُوْنَ ؛ صَرف کرتے ہیں ۔ خرچ کرتے ہیں ، انفاق کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- جو لوگ پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ بھی کرتے ہیں ۔

صاحبو ! اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کیا شناخت بیان کی ہے ؟ خدا کا نام سنتے ہی دل کانپ اُٹھے ۔ قرآن کی آیتیں سُنیں تو ان کا یقین بڑھتا جائے نہ کہ شک پیدا ہو ۔ اپنی کسی قوت پر اعتماد نہ کریں ۔ اور اگر کریں تو صرف خدا پر ۔ کامیابی کو خدا کے ہاتھ میں سمجھیں ۔ دربارِ الٰہی میں پابندی سے حاضری دیں ۔ یعنی نماز پڑھیں اور راہِ خدا میں روپیہ پیسہ خرچ کرنے

میں کوتاہی نہ کریں ۔ کیونکہ بہت سے لوگ سو (۱۰۰) رکعتیں نماز پڑھنے کو تیار ہیں مگر دو پیسے راہِ خدا میں دینے کو تیار نہیں ۔ مسلمان کا ظاہر اور باطن دونوں اچھا ہونا چاہیئے ۔ اللہ کے لئے جان و مال دونوں سے حاضر رہنا چاہیئے ۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۟

اُولٰٓئِکَ ؛ یہی لوگ جن کی صفات اس سے پہلے کی آیت میں بیان کی گئی ہیں ۔ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ وہی ہیں سچے مسلمان ، حق پسند ، ایماندار ۔ حَقًّا ؛ یقیناً ۔ بے شک وشبہ ۔ لَهُمْ دَرَجٰتٌ ؛ ان کے بہت بڑے درجے ہیں ۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ ان کے رب کے پاس ۔ وہ اللہ کے پاس عالی مرتبہ ہیں ۔ وَمَغْفِرَةٌ ؛ اور ان کے لئے مغفرت ہے ۔ وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ ؛ اور باعزت رزق ۔

ترجمہ :- یہی سچّے مومن ہیں ۔ ان کے لئے ان کے رب کے پاس بڑے مرتبے ہیں ۔ اور مغفرت ہے اور کریمانہ رزق ہے ۔

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ ۪ وَ اِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۟ۙ

كَمَآ ؛ جس طرح کہ ۔ اس سے پہلے مالِ غنیمت کا ذکر آیا تھا جس کو نفل کہتے ہیں ۔ اسی طرح آئندہ بھی مالِ غنیمت سے سرفرازی ہوگی ۔ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ ؛ تم کو تمہارے رب نے نکالا ۔ مِنْ بَيْتِكَ ؛ تمہارے گھر سے ۔ یعنی مدینہ سے ۔ بِالْحَقِّ ؛ یہ ہونا ہی تھا ۔ اس کی ضرورت تھی ۔ یہ نکلنا بے جا نہ تھا ۔ حق اور برحق تھا ۔ پیغمبر خود سے نہیں نکلے تھے نہ لوگوں کے کہنے سے نکلے تھے ۔ یہ حکمِ خدا تھا ۔ اسی کی اتباع میں رسولِ خدا ﷺ مدینہ سے نکلے تھے ۔ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور بے شک ایک فرقہ مسلمانوں کا ۔ ایک جماعت اور ایک گروہ ایمانداروں کا ۔ لَكٰرِهُوْنَ ؛ ناخوش تھے ۔ کراہت کرتے تھے ۔

ترجمہ :- جس طرح کہ تمہارے رب نے تمہیں تمہارے گھر (یعنی مدینہ) سے حق کے ساتھ نکالا حالانکہ مسلمانوں میں کی ایک جماعت اس سے قطعاً ناخوش تھی (کراہت کرتی تھی) ۔

جنگِ بدر : صاحبو ! اس آیت میں جنگِ بدر کی طرف اشارہ ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ مکہ کے رہنے والوں نے مسلمانوں کے وطن چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے ہی پر بس نہیں کیا ۔ بلکہ ہر دفعہ مدینہ کے قریب جاتے اور وہاں سے مسلمانوں کے جانور ہانک کر یا لُوٹ کر لے جاتے ۔ ایک دفعہ مدینہ کے سربرآوردہ افسر سعدؓ حج کے لئے مکہ پہنچے ۔ ابوجہل نے سعدؓ سے کہا کہ تم محمدؐ کو مدینہ سے نکال دو ۔ ان کو ہرگز پناہ نہ دو ۔ ورنہ ہم تم کو آئندہ حج کرنے نہ دیں گے ۔ سعد نے کہا ۔ خلافِ قاعدہ اگر تم ہم کو حج سے روکو گے تو ہم بھی تم کو اپنی سرزمین سے گزرنے نہ دیں گے ۔ نیز مکہ والوں نے ایک بڑا قافلہ تجارت کا شام کو بھیجا تھا اور آپس میں یہ طے کرلیا تھا کہ اس تجارت سے جو نفع حاصل ہوگا وہ سب رسول اللہ ﷺ سے لڑنے میں صَرف کیا جائے گا ۔ قافلہ کے سردار اس وقت ابوسفیان بن حرب تھے جو بعد میں مسلمان ہوئے ۔ کافروں کی ایسی جنگی تیاری دیکھ کر

جنگِ بدر اور اُس کے محرکات و اسباب

بعض لوگ ان سے لڑنے کے لئے تیار ہوگئے ۔ اور بعض جنگ سے کراہت کرنے لگے ۔ رسولِ خدا ﷺ حکمِ خداوندی سے جنگ کے لئے نکلے ۔ کافروں کو مسلمانوں کے جنگ کے لئے نکلنے کی اطلاع ہوگئی ۔ اور وہ بھی مسلح ہوکر آ پہنچے ۔ قافلہ والے تو راستہ کترا کر اپنے قافلہ کو بچا کر مکہ پہنچ گئے اور مسلمانوں اور کافروں کی فوجوں کا آمنا سامنا ہوگیا ۔ مسلمانوں کے پاس اس وقت تین سو تیرہ (۳۱۳) آدمی تھے ۔ رسول اللہ ﷺ بہ حیثیت سپہ سالار کے عریش یعنی ایک چھپر کے نیچے انتظامِ فوج فرما رہے تھے ۔ کافروں کے پاس نو سو (۹۰۰) سے زیادہ سپاہی تھے ۔ مسلمانوں کے پاس ہتھیار بھی کم تھے اور دوسرا سامان بھی بہت زیادہ نہ تھا ۔ کافروں کے سردار عتبہ، شیبہ، ولید نے مبارزطلبی کی ۔ انصار میں سے جان نثارانِ نبوت لڑنے آموجود ہوئے ۔ کافروں کے سرداروں نے پوچھا تم کون ہو؟ انھوں نے جواب دیا ہم مدینہ والے ہیں ۔ کافروں نے کہا ۔ تم کھیتی باڑی کرنے والے کسان لوگ ہم سے مقابلہ کرنے نکلتے ہیں ۔ ہمارے برابر والوں کو بھیجو ۔ رسولِ خدا ﷺ نے اپنے چچا حمزہؓ بن عبدالمطلب کو اور اپنے چچیرے بھائیوں ابو عبیدہؓ بن حارث اور علیؓ ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم کو بھیجا ۔ دونوں جماعتوں کے سرداروں نے باہمی تعارف حاصل کیا ۔ لڑائی شروع ہوئی ۔ حضرت حمزہؓ نے عتبہ کو مار لیا اور حضرت علیؓ نے ولید کو ۔ ابو عبیدہؓ کے پیر میں شیبہ نے بھالا مارا اور وہ زمین پر آرہے ۔ پھر حضرت حمزہؓ اور حضرت علیؓ نے شیبہ کو بھی مار لیا ۔ ابو عبیدہؓ کو جنگ گاہ سے اُٹھا کر دربارِ نبوت میں پہنچایا گیا ۔ ان کا سر زانوئے نبوت پر تھا ۔ وہ چہرہ مبارک کو دیکھ کر فرما رہے تھے ۔ یا رسول اللہ ! میں جنگ گاہ سے ہٹا لیا گیا ہوں ، کیا مجھے شہادت کا مرتبہ ملے گا ۔ حضرتؐ نے فرمایا تم کو برابر شہادت کا مرتبہ ملے گا ۔ اسی حالت میں قفسِ عنصری کو چھوڑ کر ان کی روحِ پاک راہیِ ملکِ عدم ہوئی ۔

اے خُلق جو اک دن تجھے مرنا ہے تو مر آج ÷ سر یار کے زانو پہ ہے اور رُخ پہ نظر آج

ان کے حسبِ حال ہوا ۔

اس جنگ میں ابو جہل کافروں کی فوج کا سپہ سالار تھا ۔ معاذؓ [1] اور معوذؓ [2] دو نوجوان لڑکے ایک صحابی کی دونوں جانب سے پوچھنے لگے ۔ چچا ! چچا ! ابو جہل دشمنِ رسولِ خدا کون سا ہے؟ انھوں نے کہا وہ جو سامنے اونٹ پر سوار ہے ۔ اتنا سننا تھا کہ دونوں لڑکے باشمشیرِ برہنہ ابو جہل پر ایسے ٹوٹ پڑے جیسے باز اپنے شکار پر ۔ دونوں لڑکوں نے وار کیا ۔ ابو جہل کے دونوں پاؤں کٹ گئے اور وہ زمین پر گر گیا ۔ عبداللہؓ بن مسعود چھوٹے اور نازک آدمی تھے ۔ انھوں نے آکر دیکھا کہ ابو جہل میں ابھی جان باقی ہے ۔ انھوں نے چاہا کہ اس کا خاتمہ کردیں ۔ ابو جہل نے پوچھا ۔ فتح کس کی ہوئی ؟ ابن مسعودؓ نے کہا اللہ اور اس کے رسولؐ کی ۔ ابنِ مسعودؓ نے اس کا سر کاٹنا چاہا تاکہ دربارِ نبوت میں پہنچا دیں ۔ ابو جہل نے کہا : تمہاری یہ کچی تلوار میرا سر کیا کاٹ سکے گی ؟ میرے داب میں سے میری اصیل تلوار نکالو اور اس سے کاٹو ! مگر دیکھنا ! سر ذرا نیچے سے اُتارنا تاکہ سب کو معلوم ہو کہ یہ سرِ سردار کا ہے ۔ اس لئے رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا : میرا فرعون ، موسیٰ کے فرعون سے بھی زیادہ سخت ہے ۔ بہرحال فتح مسلمانوں کی ہوئی ۔ یہ جنگ مقامِ بدر میں ہوئی تھی جو مدینہ سے کئی منزل پر ہے [3] ۔ اس جنگ میں کافروں کی بڑی تعداد ماری گئی ۔

ابوجہل کا قتل

[1] معاذ بن عمرو بن الجموح [2] معوذ بن عفراء [3] تقریباً ۱۵۰ کیلومیٹر

سماعِ موتیٰ کا ثبوت

کافروں کے سردار ایک خشک کنوئیں میں ڈال دیئے گئے ۔ حضرتؐ نے فرمایا ۔ اللہ نے مجھ سے جو وعدہ فرمایا تھا اس کو پورا کیا ۔ تمہارے حق میں جو وعدہ فرمایا تھا کیا تم نے بھی اس کو دیکھ لیا ؟ لوگوں نے عرض کیا ۔ یہ تو مُردے ہیں ۔ کیا یہ بھی سنتے ہیں ؟ حضرتؐ نے فرمایا ۔ تم ان سے کچھ زیادہ نہیں سنتے ۔ اس واقعہ سے سماعِ موتیٰ ثابت ہے ۔ جب کافر سنتے ہیں تو مسلمان بعدِ موت بھی ضرور سنتے ہیں ۔ پھر ان میں سے بالخصوص بزرگانِ دین ، شہداء و صالحین ۔ اگر مادّہ پرست لوگ سماعِ موتیٰ کے قائل نہیں ، نہ ہوں ۔ ہم کو حکم ہے کہ جب قبرستان سے گزریں تو اَلسَّـلَامُ عَلَیْـکُـمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْر کہیں ۔ اگر وہ سنتے نہیں تو سلام کرنا بیکار ہے ۔ خیر !

يُجَادِلُوْنَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۶

یُجَادِلُوْنَکَ ؛ تم سے وہ جھگڑتے ہیں ۔ جنگ و جدال کرتے ہیں ۔ فِی الْحَقِّ ؛ حق کے بارے میں ۔ بَعْدَ مَاتَبَیَّنَ ؛ بعد اس کے کہ کھل گیا ۔ بیّن و ظاہر ہوگیا ۔ کَـاَنَّـمَا یُسَاقُوْنَ ؛ گویا کہ وہ ہانکے جاتے ہیں ۔ اِلَی الْمَوْتِ ؛ موت کی طرف ۔ وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ ؛ اور وہ دیکھ رہے ہیں ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) وہ تم سے حق بات میں جھگڑتے (اور جنگ و جدل کرتے) ہیں بعد اس کے کہ حق ان کے لئے واضح ہوگیا (یعنی جنگ تو ہونے والی ہی تھی ۔ وہ جنگ سے ایسی کراہت کرتے ہیں ۔ اتنا ڈرتے ہیں) گویا کہ وہ موت کی طرف ہانکے جارہے ہیں (یعنی وہ سمجھتے ہیں کہ ہم جاتے ہی مارے جائیں گے) ۔ اور وہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں ۔

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۷

وَاِذْ یَـعِدُکُمُ اللّٰہُ ؛ اور جب اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ فرماتا تھا ۔ اِحْـدَی الـطَّـآئِفَتَیْنِ ؛ دو جماعتوں میں سے ایک کا ۔ ایک باہتھیار فوج اور دوسرا قافلہ ۔ اَنَّھَا لَکُمْ ؛ کہ وہ تمہارے لئے ہے ۔ تم کو ملے گا ۔ یعنی خدائے تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ یا تو تم کو قافلہ ملے گا یا فوج سے مقابلہ ہوگا ۔ اور ہر صورت میں تم کو غلبہ ہوگا ۔ اور تم کو مالِ غنیمت ملے گا ۔ وَتَـــوَدُّوْنَ ؛ اور تم چاہتے تھے ، تمہاری آرزو اور خواہش تھی ۔ اَنَّ غَیْرَذَاتِ الشَّوْکَةِ ؛ کہ بے ہتھیار یعنی قافلہ ۔ تَـکُوْنُ لَکُمْ ؛ تم کو ملے یعنی تم چاہتے تھے کہ قافلہ پر قبضہ کریں اور اس سے مالا مال ہوں ۔ وَیُـرِیْدُ اللّٰہُ ؛ اور خدا تو چاہتا تھا ۔ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ ؛ کہ حق کو ثابت کر دکھائے اور جو ہونے والا ہے اس کو بتائے ۔ بِکَلِمٰتِہٖ ؛ اپنے فرمودے کے موافق ۔ اپنے الفاظ اور کلمات سے ۔ یعنی پیشین گوئیوں سے ثابت ہورہا تھا کہ فوج سے مقابلہ ہوگا اور قافلہ سے نہ ہوگا ۔ وَیَـقْطَعَ ؛ اور کاٹ دے ۔ دَابِـرَالْـکٰفِرِیْنَ ؛ کافروں کی جڑ پیڑ کو ۔

ترجمہ :- اور جب اللہ تمہارے ساتھ دو گروہوں میں سے ایک کا وعدہ فرماتا ہے کہ وہ تمہارے لئے ہے (یعنی تم کو ملے گا ۔ اور تم نے فوج سے مقابلہ کرنا نہیں چاہا) اور چاہتے تھے کہ بے ہتھیار قافلہ تم کو مل جائے ۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے فرمودہ اور پیشگوئی کے مطابق چاہتا تھا جو ہونا ہے اس کو کر دکھائے (اور دشمنوں سے مقابلہ ہو جائے) اور کافروں (دشمنوں) کو جڑ پیڑ سے کاٹ دے ۔

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۚ﴿٨﴾

لِيُحِقَّ الْحَقَّ ؛ تا کہ حق کو حق اور سچ کو سچ ظاہر کر دے ۔ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ ؛ اور باطل کو باطل اور جھوٹ کو جھوٹ ثابت کر دے ۔ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ؛ گو مجرم اس کو نا پسند کریں ۔ اس سے کراہت کریں ۔

ترجمہ :- تا کہ حق کو حق اور باطل کو باطل کر دکھائے گو مجرم لوگ اس کو نا پسند کریں (مکروہ سمجھیں) ۔

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ﴿٩﴾

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ ؛ یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے ۔ الغیاث ! الغیاث ! پکار رہے تھے ۔ مدد مانگ رہے تھے ۔ غَوْث ؛ فریا درس ۔ اِسْتِغَاثَه ؛ فریاد کرنا ۔ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ ؛ پھر خدا نے تمہارا جواب دیا ۔ تمہاری فریاد کو پہنچا ۔ تم سے فرمایا ۔ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ ؛ کہ میں تمہاری امداد کرتا ہوں ۔ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ؛ ہزار فرشتوں سے ۔ مُرْدِفِيْنَ ؛ ایک کے پیچھے ایک ۔ رَدِيْف ؛ اونٹ پر پیچھے بیٹھنے والا ۔

ترجمہ :- یاد کرو جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے (مدد مانگ رہے تھے) ۔ پھر خدا نے (تمہاری سن لی اور) تمہیں جواب دیا کہ میں ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کر رہا ہوں ۔ وہ تمہارے پیچھے ہی ہیں ۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ ۚ

ع ۱ ۱۵

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠﴾

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ ؛ اور خدا نے نہیں کیا اس کو ۔ اِلَّا بُشْرٰى ؛ مگر خوش خبری اور مژدہ ۔ بشارت ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فرشتے لڑنے نہیں آئے تھے بلکہ فتح کی مبارک باد دینے آئے تھے ۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فرشتوں کو خواب یا کشف میں آتے دیکھا ۔ جبریئل ان سب کے آگے تھے ۔ فرشتے چاہے مسلمانوں کے ساتھ مل کر جنگ کرنے آئیں چاہے فتح کی مبارک باد دینے آئیں ، ہمارے پاس سب ممکن ہے ۔ وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ ؛ اور تا کہ اس سے اطمینان ہو جائے ۔ تسکین حاصل کر لیں ۔ قُلُوْبُكُمْ ؛ تمہارے دل ۔ وَمَا النَّصْرُ ؛ اور نہیں ہے تمہارے لئے نصرت ، فتحمندی ۔ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ مگر اللہ ہی کے پاس سے ۔ اور اُسی کی

طرف سے ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ؛ بے شک اللہ عزت و حکمت والا ہے ۔ وہ غالب ہے ۔ جو کچھ کرتا ہے اچھا ہی کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور خدا نے اس کو (فرشتوں کے بھیجنے کو انجام کا لحاظ کرتے باعثِ مبارک باد بنایا تھا) بشارت بنائی تھی ۔
اور تا کہ تمہارے دل اس سے مطمئن ہوجائیں (اور تسکین حاصل ہو) ۔ فتحمندی تو اللہ ہی کے پاس سے
آتی ہے ۔ بے شک اللہ باعزت و حکمت ہے ۔

اِذۡ یُغَشِّیۡکُمُ النُّعَاسَ اَمَنَۃً مِّنۡہُ وَ یُنَزِّلُ عَلَیۡکُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَہِّرَکُمۡ بِہٖ
وَ یُذۡہِبَ عَنۡکُمۡ رِجۡزَ الشَّیۡطٰنِ وَ لِیَرۡبِطَ عَلٰی قُلُوۡبِکُمۡ وَ یُثَبِّتَ بِہِ الۡاَقۡدَامَ ﴿۱۱﴾

اِذۡ یُغَشِّیۡکُمُ النُّعَاسَ ؛ جب کہ تمہارے پاس لا رہا تھا نیند کو ۔ غَشِیَ یَغۡشٰی ؛ چھا جانا ۔ غَشۡیٌ ؛ وہ بے ہوشی جو انسان پر چھا جاتی ہے ۔ غِشَاءٌ ؛ پردہ ۔ اَلنُّعَاسَ ؛ ہلکی نیند ۔ اُونگھ ۔ تم پر نیند کا غلبہ ہو رہا تھا ۔ اَمَنَۃً مِّنۡہُ ؛ خدا کی طرف سے امن پیدا ہونے کے لئے ۔ اَمَنَۃً مفعول لہ ہے ۔ مِنۡہُ اَمَنَۃً کی صفت ہے ۔ وَیُنَزِّلُ عَلَیۡکُمۡ ؛ اور تم پر نازل کر رہا تھا ۔ اُتار رہا تھا ۔ برسا رہا تھا ۔ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ آسمان سے پانی ۔ مَآءً ، یُنَزِّلُ کا مفعول ہے ۔ لِیُطَہِّرَکُمۡ بِہٖ ؛ تا کہ تم کو اس سے پاک کرے ۔ وَیُذۡہِبَ عَنۡکُمۡ ؛ اور تا کہ دور کرے تم سے ۔ لے جائے تم سے ۔ رِجۡزَ الشَّیۡطٰنِ ؛ شیطان کی ناپاکی کو ۔ شیطانی وساوس کو ۔ بزدلی اور خوف کو ۔ وَلِیَرۡبِطَ ؛ اور تا کہ مضبوط کرے ۔ پریشانی کو دور کرے ۔ عَلٰی قُلُوۡبِکُمۡ ؛ تمہارے دلوں پر ۔ تمہارے دلوں کو مضبوط کرے ۔ وَیُثَبِّتَ بِہِ الۡاَقۡدَامَ ؛ اور اس سے تمہارے قدم جمادے ۔

ترجمہ :- (یاد کرو) جب کہ تم پر اُونگھ طاری کر رہا تھا امن پیدا ہونے کے لئے اس کی طرف سے (خدا کی طرف سے
امن کی نیند چھا رہی تھی) ۔ اور آسمان سے پانی برسا رہا تھا تا کہ اس سے تم کو پاک کرے ۔ اور
تم سے شیطان کی ناپاکی (یعنی وساوس) دور کرے ۔ اور تا کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کرے اور تا کہ
اس سے (تمہارے) قدموں کو جمادے (یعنی ثابت قدم بنادے) ۔

اِذۡ یُوۡحِیۡ رَبُّکَ اِلَی الۡمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّیۡ مَعَکُمۡ فَثَبِّتُوا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ؕ
سَاُلۡقِیۡ فِیۡ قُلُوۡبِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوا الرُّعۡبَ فَاضۡرِبُوۡا فَوۡقَ الۡاَعۡنَاقِ
وَ اضۡرِبُوۡا مِنۡہُمۡ کُلَّ بَنَانٍ ﴿۱۲﴾

اِذۡ یُوۡحِیۡ رَبُّکَ ؛ یاد کرو جب کہ تمہارا رب وحی فرما رہا تھا ۔ اِلَی الۡمَلٰٓئِکَۃِ ؛ فرشتوں کی طرف ۔ اَنِّیۡ مَعَکُمۡ ؛ کہ

میں تمہارے ساتھ ہوں ۔ میری تائید تمہارے ساتھ ہے ۔ میری معیت تمہیں حاصل ہے ۔ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ پس تم ثابت قدم بناؤ ، ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں ۔ تم ایمان داروں کو ان کی جگہ قائم کردو ۔ سَاُلْقِیْ ؛ ابھی میں ڈالوں گا ۔ القاء کروں گا ۔ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ ان لوگوں کے دلوں میں جنھوں نے کفر کیا ہے ۔ اَلرُّعْبَ ؛ رعب اور خوف کو ۔ میں کافروں کے دلوں میں رعب ڈالوں گا ۔ ان کو مرعوب کردوں گا ۔ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ ؛ پس تم ان کے گردنوں کے اوپر مارو ۔ گدّی کے اوپر ایک مقام ہے جہاں تمام سر کی رگیں جمع ہوتی ہیں ۔ اعصاب کے جمع ہونے کی جگہ ہے ۔ وَاضْرِبُوْا ؛ اور مارو ۔ مِنْهُمْ ؛ ان کے ۔ ان میں سے ۔ کُلَّ بَنَانٍ ؛ ہر جوڑ بند پر ۔

ترجمہ :- (یاد کرو) جب کہ تمہارا رب فرشتوں کو فرما رہا تھا (ان پر وحی اُتار رہا تھا ۔) کہ میں تمہارے ساتھ ہوں ۔ پھر تم مسلمانوں کو ثابت قدم بناؤ (ایمان داروں کو پا برجا کردو) میں ابھی کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دوں گا (ان کو گھبرادوں گا) ۔ پھر تم ان کی گردنوں کے اوپر مارو ۔ اور ان کے جوڑ بندوں پر مارو ۔

صاحبو ! یہ آیت بنوٹیوں کو بہترین جنگی تعلیم دیتی ہے ۔ گدّی کے اوپر اور جوڑ بند پر تلاش کرنے سے اس فقیر کو (۷۲) مقام ملے ہیں جن پر تلوار یا ڈنڈے سے مارنا تو ایک طرف انگلی سے بھی مارنے سے ناقابلِ برداشت تکلیف ہوتی ہے ۔ فقیر کے پاس جو اس فن کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو ان مقامات کی نشان دہی کرادی جاتی ہے ۔ ☆

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ

وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾

ذٰلِکَ ؛ یہ اس وجہ سے ہے ۔ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ۔ اور ان سے شقاق و نفاق کیا ۔ وَمَنْ یُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور جو اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرے ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ؛ تو بے شک اللہ سخت عذاب اور عقوبت والا ہے ۔ برے کاموں کے بعد جو سزا دی جاتی ہے اس کو عقاب کہتے ہیں ۔ عقب کے معنٰی پیچھے اور بعد کے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ اس وجہ سے ہے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو اللہ تو سخت عذاب اور عقوبت کرنے والا ہے ۔

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾

☆ بحر العلوم حضرت محمد عبد القدیر صدیقیؒ فن سپہ گری کی سند کے حامل تھے جو حضرت علیؓ تک پہنچتی ہے ۔ آپ اس فن کی تعلیم بھی دیتے تھے ۔ (اکیڈیمی)

ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ ؛ (تو لوگو) پھر اس کو چکھو ۔ (شکست کا مزا چکھو) ۔ (اتنا ہی کافی نہیں) وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ اور بے شک کافروں کے لئے ۔ اور یہ بھی کہ کافروں کے لئے ۔ عَذَابَ النَّارِ ؛ دوزخ کا عذاب بھی ہے ۔

ترجمہ :- یہ لو اور اس کو چکھو ۔ اور کافروں کے لئے عذابِ دوزخ بھی ہے ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو ۔ اے ایمان دارو ! اے مسلمانو ! اِذَا لَقِيْتُمْ ؛ جب تم ملو ۔ ملاقات کرو ۔ سامنا کرو ۔ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کافروں سے ۔ جب تم کافروں کے مقابل ہو جاؤ ۔ زَحْفًا ؛ آہستہ آہستہ چلنا ۔ رینگنا ۔ بحالیکہ تم دشمنوں کی طرف آہستہ آہستہ بڑھ رہے ہو ۔ فَلَا تُوَلُّوْهُمْ ؛ تو نہ پھیرو ان کے سامنے ۔ ان کو والی نہ بنادو ۔ الْاَدْبَارَ ؛ جمع دُبُرٌ ؛ پچھلا حصّہ ۔ پیٹھ ۔ تو ان کو پیٹھ نہ دو ۔ ان کے سامنے سے بھاگ نہ جاؤ ۔ پُٹھا نہ پھیرو ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! جب تمہارا کافروں سے جنگ گاہ میں آمنا سامنا ہو جائے اور اُن کی طرف آہستہ آہستہ بڑھنا پڑے تو تم ان کو پیٹھ نہ بتاؤ ۔ (ان کے سامنے سے بھاگ نہ جاؤ) ۔

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۶﴾

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ ؛ اور جو ان کے سامنے سے پھیر دے ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ بروزِ جنگ ۔ دُبُرَهٗ ؛ اپنی پیٹھ ۔ جو بروزِ جنگ اپنی پیٹھ دے ۔ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ ؛ مگر یہ کہ پھرتے ہو جنگ کے لئے ۔ اور یہ پھرنا جنگی تدبیر کے مطابق ہو ۔ اصلِ جنگ کے مطابق ہو ۔ اَوْمُتَحَيِّزًا ؛ یا جگہ لیتے ہو ۔ پناہ لیتے ہو ۔ اِلٰى فِئَةٍ ؛ ایک جماعت کی طرف ۔ یعنی یہ پھرنا اپنی جماعت کی طرف پناہ لینے کے خیال سے ہو ۔ فَقَدْ بَآءَ ؛ پھر وہ رجوع کیا ۔ پھرے گا ۔ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؛ خدا کے غضب کے ساتھ ۔ وہ خدا کے غضب کی طرف پھرے گا ۔ وَمَاْوٰهُ جَهَنَّمُ ؛ اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے ۔ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ؛ اور بہت بری جگہ ہے ۔ یہ بازگشت بھی بہت بری ہے ۔

ترجمہ :- اور جو اس دن (بروزِ جنگ) بجز اس کے کہ جنگ کی تدبیر کے مطابق ہو یا ایک جماعت اور لشکر کی طرف پناہ لینے کے لئے ہو ، اپنی پیٹھ پھیرے گا یا جنگ گاہ سے منھ موڑے گا ، تو وہ خدا کے غضب کو لے کر پھرے گا (پلٹے گا) ۔ اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا جو نہایت ہی بری جگہ ہے ۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ ؛ پس تم نے ان کو نہیں مارا۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ؛ بلکہ خدا نے ان کو قتل کیا۔ کیونکہ اس کے حکم سے تھا۔ وَمَا رَمَيْتَ ؛ اور تم نے نہیں پھینکا۔ خواہ تیر کو۔ پتھر کو یا مٹی کو۔ اِذْ رَمَيْتَ ؛ جب کہ تم نے پھینکا۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ؛ بلکہ خدا نے پھینکا۔ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور تا کہ آزمائے ایمان داروں کو۔ مِنْهُ ؛ اپنی طرف سے۔ بَلَآءً حَسَنًا ؛ اچھا امتحان۔ یہ امتحان، یہ ابتلاء، اچھا نتیجہ پیدا کرتا۔ امتحان کے بعد نتیجہ اچھا نکلتا ہے یا برا [کیونکہ عِنْدَ الْاِمْتِحَانِ يُكْرَمُ الْمَرْءُ اَوْيُهَانُ ؛ امتحان کے بعد آدمی یا تو کامیاب ہوتا ہے یا ناکام۔ کامیاب ہوتا ہے تو اُسے عزت حاصل ہوتی ہے اور ناکامی کی صورت میں ذِلّت]۔ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ بے شک اللہ تو تمہاری دُعاؤں کو سنتا ہے۔ تمہارے حال کا علم رکھتا ہے۔

ترجمہ :- پھر تم نے ان کو (یعنی کافروں کو) قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا اور جب ان پر تیر باری کرتے ہو تو تم ان پر تیر باری نہیں کرتے بلکہ حقیقتاً اللہ ہی ان پر تیر باری کرتا ہے (یعنی تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ کے حکم سے کر رہے ہو، لہذا وہ اللہ کا کام سمجھا جائے گا، یہ سب کیوں ہو رہا ہے؟) تا کہ خدا کی طرف سے تمہارا اچھا امتحان لیا جائے (اور تم کو کامیاب کرے)۔ بے شک اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

ذٰلِكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٨﴾

ذٰلِكُمْ ؛ بات یہ ہے۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور یہ بھی کہ اللہ۔ مُوْهِنُ ؛ ضعیف کرتا ہے۔ بگاڑ دیتا ہے۔ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کی تدبیر کو۔ ان کے فریب اور دغا بازی کو۔

ترجمہ :- بات یہ ہے کہ اللہ کافروں کی تدبیروں کو تباہ اور ضعیف کرنا چاہتا ہے۔

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ
وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩﴾

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا ؛ اگر تم فتح کے طالب ہو، فتحمندی چاہتے ہو۔ فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ؛ تو فتح تمہارے پاس آ ہی چکی۔ وَ اِنْ تَنْتَهُوْا ؛ اور اگر تم باز آ جاؤ۔ رک جاؤ۔ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ یعنی اگر تم اپنے اعمالِ بد اور کمزوریوں سے باز آ جاؤ تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ؛ اور اگر تم اپنے قدیم طریقہ پر عود کرو تو ہم بھی قدیم طریقہ پر تم کو سزا دیں گے۔ وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ ؛ اور تمہارے کام نہ آئے گا۔ تم کو نفع نہ دے گا۔ تم کو مستغنی نہ کر دے گا۔ فِئَتُكُمْ ؛ تمہارا جتھا۔ تمہاری فوج۔ شَيْـًٔا ؛ کچھ۔ وَلَوْ كَثُرَتْ ؛ چاہے وہ کتنی ہی کثیر کیوں نہ ہو۔ یعنی فتحمندی فوج کی کثرت اور قلت پر نہیں ہے۔ بلکہ کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے۔ وہی قابلِ اعتماد ہے۔ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور اللہ ایمانداروں کے ساتھ ہے۔ اس کی فتح و نصرت تمہارے ہم رکاب ہے۔

ترجمہ :- (اے ضعیف العقیدہ لوگو!) اگر تم فتح طلب کرتے ہو تو فتح تو تمہارے پاس آ چکی اور اگر تم (مخالفت سے) باز آ جاؤ تو تمہارے لئے یہ بہتر ہے ۔ اور اگر تم (اپنے قدیم طریقہ پر) عود کرو تو ہم بھی (اپنے قدیم طریقہ پر) عود کریں گے ۔ اور تمہاری جماعت (تمہارا لشکر) تمہارے کچھ کام نہ آئے گا چاہے کتنا ہی کثیر کیوں نہ ہو ، اور اللہ تو ایمان داروں کے ساتھ ہے ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾

یَـآ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَـهٗ ؛ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو ۔ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ ؛ اور ان سے روگردانی نہ کرو ۔ اعراض نہ کرو ۔ منھ نہ موڑو ۔ وَاَنْـتُمْ تَسْمَعُوْنَ ؛ بحالیکہ تم (ان کے) احکام سنتے بھی ہو ۔

ترجمہ :- اے ایمان دارو ! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اور فرماں برداری کرو (ان کا حکم مانو) ۔ اور سُن سُنا کر ان سے مُنھ نہ پھیرو ۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾

وَلَا تَـکُوْنُوْا ؛ اور نہ ہوجاؤ ۔ کَـالَّـذِیْـنَ قَالُوْا ؛ ان لوگوں کے جیسے جنھوں نے کہا ۔ سَـمِعْنَا ؛ ہم نے سنا ۔ وَھُمْ لَایَسْمَعُوْنَ ؛ حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں سنتے یعنی قبول نہیں کرتے ۔ وہ سننا کیا سننا ہے جب کہ قبول نہ کیا جائے ۔

ترجمہ :- اور لوگو! تم ان لوگوں میں سے نہ ہوجاؤ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سُن لیا حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں سنتے ۔

إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾

اِنَّ شَرَّا لدَّوَآبِ ؛ بے شک زمین پر چلنے والوں میں سب سے بدتر ۔ دَبَّ ۔ یَدِبُّ ۔ دَبِیْبًا ؛ چلنا ۔ دَآبَّـۃٌ ؛ زمین پر چلنے والا ۔ پھر جانور کے معنوں میں مستعمل ہوگیا ۔ پھر سواری کے جانوروں میں ۔ پھر گدھے کے معنٰے میں ۔ عِنْدَاللّٰہِ ؛ خدا کے پاس ۔ اَلصُّمُّ ؛ جمع اَصَم ؛ بہرے ۔ اَلْـبُـکْمُ ؛ جمع اَبْکَم ؛ گونگے یعنی جو حق بات نہ سنے اور حق بات نہ کہے ۔ اَلَّـذِیْنَ لَایَعْقِلُوْنَ ؛ جو صحیح بات نہیں سمجھتے ۔

ترجمہ :- خدا کے پاس بدترین حیوان وہ ہے جو نہ سُنے نہ بولے نہ سمجھے ۔ (کیونکہ وہ ناحق شناس ہے) ۔

وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوا وَّهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾

وَلَـوْ عَـلِـمَ الـلّٰـهُ ؛ اور اگر خدا جانتا ۔ فِیْھِـمْ خَیْـرًا ؛ ان میں بھلائی ۔ لَاَ سْـمَعَھُـمْ ؛ تو ان کو سناتا ۔ مگر ان کو سنانا لاحاصل ہے ۔ وَلَـوْ اَسْمَعَھُمْ ؛ اور اگر ان کو سناتا بھی ۔ لَتَوَلَّوْا ؛ تو وہ اُلٹے پھر جاتے ۔ وَھُـمْ مُّعْرِضُوْنَ ؛ بحالیکہ وہ اعراض کرتے ہیں ۔ منھ موڑتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اگر اللہ ان میں کچھ بہتری جانتا تو ان کو سمعِ قبول عطا فرماتا (سنا بھی دیتا) اور اگر ان کو سناتا بھی تو اعراض کر کے وہ پلٹ جاتے ۔

واضح ہو کہ لَوْ چار قسم کا ہوتا ہے ۔

(۱) وصلیہ جیسے اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ ؛ یعنی علم اگرچہ چین میں بھی ہو تو سیکھو ۔

(۲) دوام و استمرار ۔ جیسے نِعْمَ الْعَبْدُ صُھَیْبٌ لَوْلَمْ یَخَفِ اللّٰہَ لَمْ یَعْصِہٖ ؛ صُہیب کیا اچھا آدمی ہے ۔ اگر خدا سے نہ بھی ڈرتا تو بھی گناہ نہ کرتا ۔ یعنی صُہیب کی بے گناہی دائمی ہے ۔ جب خدا سے نہ ڈرنے کی حالت میں ہے تو خدا سے ڈرنے کی حالت میں بطریقِ اولیٰ ہوگی ۔ بے گناہی کو بعید تر حالت کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے ۔

(۳) انتفاءِ شرط سے انتفاءِ مشروط یعنی شرط پائی نہیں گئی ہے لہٰذا جزا نہیں پائی گئی ۔ جیسے

وَلَوْ طَارَ ذُوْ حَافِرٍ قَبْلَہٗ ÷ لَطَارَتْ وَلٰکِنَّہٗ لَمْ یَطِرْ ۔

دنیا میں گھوڑے اُڑتے تو میرا بھی گھوڑا اُڑتا ۔ مگر گھوڑے کی شان سے اُڑنا نہیں ہے ۔ لہٰذا میرا بھی گھوڑا نہیں اُڑا ۔

(۴) انتفاءِ مشروط سے انتفاءِ شرط کا علم یعنی جزا کے نہیں پائے جانے سے معلوم ہوا کہ شرط نہیں پائی گئی ۔ جیسے لَوْکَانَ فِیْھِمَآ اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا ۔ اگر آسمان زمین میں کئی خدا ہوتے تو آسمان زمین تباہ و برباد ہو جاتے ۔ مگر آسمان زمین ایک نظام کے مطابق چلے جا رہے ہیں ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کئی خدا نہیں ہیں ۔ آیتِ زیرِ تفسیر میں وَلَوْ اَسْمَعَھُمْ کے معنٰی سمعِ قبول کے ہیں ۔ اور وَلَوْ اَسْمَعَھُمْ لَتَوَلَّوْا سے یہ نکلتا ہے کہ ان کا اعراض اور روگردانی دائمی ہے چاہے انھیں سنائیں یا نہ سنائیں ۔ اور جب سنانے کے وقت اعراض ہے تو نہ سنانے کے وقت بطریقِ اولیٰ اعراض رہے گا ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ
وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَ قَلْبِهٖ وَ اَنَّهٗۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان دارو ! اِسْتَجِیْبُوْا ؛ قبول کرو ۔ لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ ؛ اللہ اور اس کے رسول کے کہے کو ۔ اس کے احکام کو مانو ۔ اِذَا دَعَاکُمْ ؛ جب کہ وہ تم کو بلائے ۔ لِمَا یُحْیِیْکُمْ ؛ ایسی تعلیم کے لئے جو تم کو زندہ کر دے ۔ حیاتِ جاودانی بخشے ۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ ؛ اور جان لو کہ اللہ ۔ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ ؛ حائل ہو جاتا ہے آدمی اور اس کے دل کے درمیان ۔ خدا انسان کے دل پر قابض ہے اور اس کے مافی الضمیر سے واقف ہے ۔ اور یہ بھی خوب سمجھو ۔ وَاَنَّہٗٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ؛ اور یہی کہ بے شک اسی کی طرف تمہارا حشر کیا جائے گا ۔ یعنی قیامت آنے والی ہے ۔ خدا کے سامنے جواب دہی کرنی پڑے گی ۔

ترجمہ :- اے ایمان دارو ! (مسلمانو !) تم خدا و رسول کے احکام کو مانو جب کہ وہ تم کو ایسی چیز کی طرف بُلاتا ہے جو تم کو زندہ کر دے ۔ اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ خدا ہر شخص اور اس کے دل کے بیچ میں ہے

(یعنی اس کے مافی الضمیر سے واقف ہے، مطلع ہے)۔ اور یہ کہ اُسی کی طرف تمہارا حشر ہوگا۔ (یعنی مرکر دربارِ الٰہی میں جانا ہوگا اور اپنے تمام کاموں کی جواب دہی کرنی پڑے گی)۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

وَاتَّـقُـوْا فِـتْـنَـةً ؛ اور فتنہ سے ڈرتے رہو۔ ایسا نہ ہو لَا تُصِيْبَنَّ ؛ نہ پہنچے۔ اَلَّـذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے تم میں سے ظلم کیا ہے۔ خَـآصَّةً ؛ خاص کرکے۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ ؛ اور جان لو کہ اللہ۔ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؛ سخت عقوبت اور عذاب کرنے والا ہے۔

ترجمہ :- اور (مسلمانو!) ایسے فتنے سے ڈرتے رہو جو تم میں سے خاص کر ظالموں کو ہی پہنچنے والا نہیں ہے۔ اور خوب جان لو کہ اللہ سخت عقوبت اور عذاب کرنے والا ہے۔

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

وَاذْكُرُوْٓا ؛ اور ہمارے اس احسان کو بھی یاد رکھو۔ اِذْ اَنْـتُـمْ قَلِيْلٌ ؛ جب تم کم تھے۔ تمہاری تعداد بہت تھوڑی تھی۔ قلیل تھی۔ قَلِيْل، فَعِيْل ہے۔ واحد۔ جمع۔ مذکر۔ مؤنث سب پر مستعمل ہوتا ہے۔ مُسْتَـضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؛ زمین میں ضعیف سمجھے جاتے تھے۔ نہ ساز و سامان تھا نہ زور وقوت۔ تَخَافُوْنَ ؛ تم ڈرتے تھے۔ تمہیں خوف تھا۔ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ ؛ کہ کہیں لوگ تم کو اُچک نہ لیں۔ اُڑا نہ لیں۔ فَـاٰوٰىكُمْ ؛ پھر خدا نے تم کو پناہ دی۔ بے گھروں کو گھر دار سے لگایا۔ وَاَيَّـدَكُمْ بِنَـصْرِهٖ ؛ اور تم کو اپنی فتح و نصرت سے تائید دی۔ اپنی مدد سے زوردار بنادیا۔ وَرَزَقَـكُـمْ مِّـنَ الطَّيِّبٰتِ ؛ اور تم کو اچھا رزق عطا کیا۔ تم کو اچھی اچھی چیزیں دیں۔ لَعَلَّـكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؛ تاکہ تم شکر ادا کیا کرو۔ شاید کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ تمہاری تعداد کم تھی۔ تم روئے زمین میں ضعیف سمجھے جاتے تھے۔ تمہیں ڈر لگا ہوا تھا کہ لوگ کہیں تم کو اُڑا نہ لے جائیں۔ پھر خدا نے تم کو پناہ دی۔ پھر تم کو اپنی فتح و نصرت سے تائید دی۔ (اپنی مدد سے زوردار بنا دیا)۔ اور (کھانے پینے کو) بہت سی اچھی چیزیں دیں تاکہ تم شکر ادا کیا کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۷﴾

یٰۤـاَ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَا تَـخُـوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ؛ تم اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو ۔ اس کی عدول حکمی نہ کرو ۔ وَتَـخُـوْنُـــوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ ؛ اور تمہاری امانتوں میں بھی خیانت نہ کرو ۔ تم کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں تقصیر نہ کرو ، کوتاہی نہ کرو ۔ وَاَنْـتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ اور تم تو جانتے بوجھتے ہو ۔ تم کو علم بھی ہے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! اللہ و رسول سے خیانت نہ کرو ۔ اور تمہاری امانتوں میں خیانت نہ کرو ۔ حالانکہ تم (صاحبِ علم ہو) جانتے بوجھتے ہو ۔

۳ ع ۹ ۱۷ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۟۲۸

وَاعْـلَـمُوْۤا ؛ اور مسلمانو ! خوب سمجھو ۔ اَنَّـمَــآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ ؛ یہ کہ تمہارا مال و اولاد فتنہ ہے ۔ نقصان ہے ۔ نہ مال کے ضائع ہونے سے ڈرو نہ اولاد کے مرنے کا غم کرو ۔ یہ دنیا امتحان کا مقام ہے ۔ وَاَنَّ الـلّٰهَ ؛ اور یہ کہ اللہ ۔ عِنْدَهٗۤ ؛ اس کے پاس ۔ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ؛ بڑا اجر ہے ۔ دنیا میں کچھ نقصان ہوا ہے تو آخرت میں اس کا بدلہ ہوگا ۔

ترجمہ :- اور خوب سمجھ لو کہ یہ تمہارا مال اور یہ تمہاری اولاد سب فتنہ ہے (امتحان ہے ، بلا ہے) ۔ اور یہ کہ اللہ کے پاس اجرِ عظیم ہے ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّیُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۟۲۹

یٰۤـاَ یُّھَـا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان دارو ! اس سے پہلے حکم دیا گیا تھا کہ خدا و رسول سے خیانت نہ کرو ۔ مال و اولاد فتنہ ہے اس سے ہوشیار رہو ۔ اب فرماتا ہے : اِنْ تَـتَّـقُوا اللّٰهَ ؛ اگر تم خدا سے ڈرو گے ۔ تقویٰ اختیار کرو گے ۔ یَـجْعَلْ لَّكُمْ فُـرْقَـانًا ؛ تو تم کو امتیاز عطا فرمائے گا ۔ تمہارے چہرے منور ہوں گے ۔ تمہارے اخلاق پاکیزہ ہوں گے ۔ تم کو تمہارے دشمنوں پر غلبہ ہوگا ۔ وَیُـكَـفِّـرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ ؛ اور کفارہ کردے گا تم سے تمہاری برائیوں کا ۔ تمہارے گناہوں کا ۔ اعمالِ سیّئہ کا ۔ ظاہر و باطن میں تمہارے سیئات چھپ جائیں گے ۔ دور ہوجائیں گے ۔ وَیَـغْـفِـرْ لَكُمْ ؛ اور اللہ تمہاری مغفرت فرمائے گا ۔ تم کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے گا ۔ وَالـلّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ ذُو الْـفَـضْـلِ الْـعَـظِیْمِ ؛ بڑے فضل والا ہے ۔ اس کا رحم و کرم عظیم الشان ہے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تم کو امتیاز بخشے گا اور تمہارے سیئات اور گناہوں کو (دور کردے گا) چھپادے گا ۔ اور (خود تم کو اپنے دامنِ رحمت میں جگہ دے گا) ، تمہاری مغفرت فرما دے گا اور اللہ بڑا ہی فضل کرنے والا ہے ۔

وَ اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ ؕ وَ یَمْكُرُوْنَ وَ یَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۳۰﴾

وَاِذْ یَمْكُرُبِکَ ؛ اور یاد کرو جب کہ تمہارے ساتھ مکر کرتے اور تدبیریں سوچتے تھے ۔ اور فریب دینا چاہتے تھے ۔ اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ وہ لوگ جو کفر کرتے ہیں ، کفّار تم سے مکاری کرتے ہیں ۔ لِیُثْبِتُوْکَ ؛ تا کہ تم کو تمہاری جگہ ٹھہرائے رکھیں ۔ یہہ لوگ موقع طلب کر رہے ہیں کہ تم کو قید کرلیں ۔ اَوْیَقْتُلُوْکَ ؛ یا تم کو قتل کریں ، مار ڈالیں ۔ اَوْیُخْرِجُوْکَ ؛ یا تم کو شہر بدر کردیں ۔ جِلا وطن کردیں ۔ تم کو خارج البلد کردیں ۔ وَیَمْكُرُوْنَ ؛ اور فریب ، مکر اور تدبیریں سوچتے ہیں ، چال بازیاں کرتے ہیں ۔ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ ؛ اور خدا بھی ان کے لئے تدبیریں کرتا ہے ۔ ان کو ان کی فریب کاریوں کی سزا دیتا ہے ۔ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ؛ اور اللہ تو تمام تدبیریں کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر ہے ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ کفار تم سے مکر کر رہے تھے تا کہ تم کو روک رکھیں ، یا مار ڈالیں یا ، (خارج البلد اور جِلا وطن کردیں ۔ یہ اپنی مکاری میں مشغول ہیں اور اللہ ان کے مکر کی سزا دینے والا ہے (ان کی تدبیروں کو اُلٹاتا ہے) ۔ تمام تدبیریں کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے ، (بڑھ کر ہے) ۔

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۱﴾

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ ؛ اور جب کہ ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ۔ اٰیٰتُنَا ؛ ہماری آیتیں ۔ ہماری نشانیاں ۔ قَالُوْا قَدْسَمِعْنَا ؛ تو کہتے ہیں ۔ بس بس ! ہم نے سب کچھ سُن لیا ۔ لَوْنَشَآءُ لَقُلْنَا ؛ اگر ہم چاہیں تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں ۔ مِثْلَ هٰذَآ ؛ ایسی باتیں ۔ ایسی باتیں بنانی تو ہم کو بھی آتی ہیں ۔ اِنْ هٰذَآ ؛ یہ نہیں ہے ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ اَسَاطِیْرُ ؛ قصّے کہانیاں ۔ جمع اُسْطُوْرَہْ ؛ [اسی سے اسٹوری (STORY) ہے ۔ جیسے قِطْ سے کیاٹ (CAT) ۔ قُطْنْ سے کاٹن (COTTON)] اَلْاَوَّلِیْنَ ؛ اگلے زمانے کے لوگ ۔

ترجمہ :- اور خیال کرو جب کہ ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں ۔ بس بس ! ہم نے خوب سُن لیا ۔ ہم اگر چاہیں تو ہم بھی ایسی باتیں بنا سکتے ہیں ۔ یہ تو سب اگلے زمانہ کے لوگوں کے قصّے کہانیاں ہیں ۔

وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا

حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۲﴾

وَاِذْ قَالُوْا ؛ اور یہ بھی یاد رکھو، جب کہ ان لوگوں نے کہا ۔ اَللّٰھُمَّ ؛ یا اللہ ! بارِ خدایا ! آخر میں میم حرفِ ندا کے عوض ہے ۔ اِنْ کَانَ ھٰذَا ؛ اگر ہے یہ ۔ ھُوَ الْحَقَّ ؛ وہی حق اور سچ ۔ مِنْ عِنْدِکَ ؛ تیرے پاس سے ۔ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا ؛ تو ہم پر برسادے ۔ حِجَارَۃً ؛ پتھر کو ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ۔ ہم پر پتھروں کی بارش کردے ۔ اَوِائْتِنَا ؛ یا آ ہمارے پاس ۔ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ؛ عذابِ الیم لے کر ۔ دردناک سزا کے ساتھ ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ اُنھوں نے کہا اگر یہ حق ہے تیرے پاس سے ہے تو بارِ خدایا ! آسمان سے ہم پر سنگ باری کردے (پتھر برسادے) یا دردناک عذاب لا ۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾

وَمَا کَانَ ؛ اور نہیں ہے ۔ اَللّٰہُ ؛ اللہ ۔ لِیُعَذِّبَھُمْ ؛ کہ ان کو عذاب کرے ۔ وَاَنْتَ فِیْھِمْ ؛ اور تم ان میں موجود ہو ۔ وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ ؛ اور ان کو خدا عذاب کرنے والا نہیں ہے ۔ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ؛ ایسے حال میں کہ وہ استغفار پڑھ رہے ہیں ۔ مغفرت مانگ رہے ہیں ۔ معافی چاہ رہے ہیں ۔

ترجمہ :- اور بھلا خدا ان کو کس طرح عذاب کرے گا جب کہ تم ان میں ہو اور بھلا وہ کیونکر عذاب کرنے والا ہے جب کہ وہ معافی مانگ رہے ہیں (مغفرت طلب کر رہے ہیں) ۔

صاحبو ! وَاَنْتَ فِیْھِمْ کے معنٰی یہ ہیں کہ تم ان میں ہو ۔ جس شہر میں رسولِ خدا ﷺ تھے اپنے حبیبؐ کے صدقہ میں اللہ کیوں کر ان پر عذاب کرتا ۔ اور اس کے معنٰی یہ بھی ہوسکتے ہیں جن کے دلوں میں حبیبِؐ خدا بسے ہوئے ہیں ان پر بھی عذاب نہ آئے گا ۔

وَانت فیھم کا مطلب

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَآءَهٗ ؕ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

وَمَا لَھُمْ ؛ اور کیا سبب ہے ان کے لئے ۔ اور کونسا امر ان کے لئے مانع ہے ۔ اور ان کا حق کیا ہے ۔؟ اَلَّا یُعَذِّبَھُمُ اللّٰہُ ؛ کہ خدا ان پر عذاب نہ کرے ۔ وَھُمْ یَصُدُّوْنَ ؛ حالانکہ وہ لوگوں کو روکتے ہیں ۔ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛ مسجد حرام سے ۔ واجب الاحترام مسجد سے ۔ کعبۃ اللہ شریف کی مسجد سے ۔ وَمَا کَانُوْآ اَوْلِیَآءَہٗ ؛ اور وہ اللہ کے دوست نہیں ۔ یا مسجد حرام کے متولی نہیں ۔ وہاں کے نگران کار اور خدمت گزار نہیں ۔ اِنْ اَوْلِیَآءُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ؛ اس کے دوست تو متقی لوگ ہوتے ہیں ۔ خدا ترس لوگ ہوتے ہیں ۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ مگر ان میں کے اکثر لوگ کچھ نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- اچھا ! (کیا وجہ ہے اور) ان کا کیا حق ہے کہ خدا ان کو عذاب نہ کرے حالانکہ وہ مسجد حرام سے لوگوں کو روکتے ہیں ۔ پس نہ وہ خدا کے دوست ہیں نہ مسجد حرام کے متولی (کارگزار) ۔ اس کے اولیاء تو متقی لوگ ہوتے ہیں ۔ مگر ان کے اکثر لوگ نادان ہیں ۔ (جاہل ہیں ، کچھ بھی علم نہیں رکھتے ۔)

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٥﴾

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ ؛ اورنہیں تھی اُن کی نماز ۔ ان کی عبادت ۔ عِنْدَ الْبَيْتِ ؛ بیت اللہ شریف کے پاس ۔ اِلَّا مُكَاءً ؛ مگر سیٹیاں بجانا ۔ وَّتَصْدِيَةً ؛ اور تالیاں ٹھونکنا ۔ فَذُوقُوا الْعَذَابَ ؛ تو تم عذاب کا مزہ چکھو ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ؛ اس وجہ سے کہ تم کفر کرتے ہو ۔ انکار کرتے ہو ۔ تمہارے کفر کی وجہ سے تم عذاب کا مزہ چکھو ۔

ترجمہ :- (ان کی نماز کیا تھی ؟) ان کی نماز بیت اللہ کے پاس صرف سیٹیاں بجانا ، تالیاں بجانا تھی ۔ لہذا تم اپنے کفر کرنے کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو ۔

صاحبو ! آج کل کیا ہورہا ہے ؟ یہ قومی کام کرنے کے مدعی بڑے زور شور سے لکچر دیتے ہیں ۔ اسپیچ دیتے ہیں ۔ تقریریں کرتے ہیں ۔ بات بات پر ہیر ۔ ہیر (HEAR,HEAR!) اور چیرز (CHEERS) ۔ اس زور سے تالیاں بجائی جاتی ہیں کہ اَلْاَمَان ! اَلْحَفِیْظ ۔ نماز کے لئے کسی نے تقریر کو روکا تک نہیں ۔ نماز کا وقت آیا اور چلا بھی گیا ۔ دو چار پرانے طریقے کے اُٹھتے ہیں اور نماز پڑھ لیتے ہیں ۔ اور لیڈرانِ قوم نے کیا کیا ؟ وہی تالیاں ۔ وہی ہُرّ اَ (HURRAH) وہی ہیر ہیر ۔ اور سمجھتے رہے کہ نماز سے کیا ہوتا ہے ؟ کچھ قومی کام کرو ۔ وہ قومی کام ہے کیا جو انھوں نے کیا ؟ جابجا سے چندے جمع کئے ۔ تقریروں کے سواء کوئی تعمیری کام تو کیا ہی نہیں ۔ جلسے خوب کئے ۔ پنڈال میں بڑے اچھے اچھے کھانے کھلائے گئے ۔ کن کو ؟ ان کے صنادید کو ۔ ان کے لیڈروں کو ۔ ان کے مقررین کو ۔ کسی غریب کو ان کے کھانوں میں سے ایک نوالہ تک نہیں پہنچا ۔ ان آدمیوں میں کی جونکوں نے سارا مال چوس لیا ۔ جلسہ برخواست ہوا ۔ تالیوں کی گونج میں معززین اپنے گھروں کو پہنچ گئے ۔ رپورٹیں طبع کی گئیں ۔ واہ واہ کے پُل باندھے گئے ۔ مگر ہوا کیا ؟ جہاں تھے وہیں رہے ۔ ایک انچ میدانِ عمل میں آگے نہ بڑھے ۔ تعمیری کام کچھ نہ کیا ع ہمارا رنگِ مستانہ جو پہلے تھا سو اب بھی ہے

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ﴿٣٦﴾

اِنَّ الَّـذِیْـنَ كَـفَـرُوْا ؛ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ۔ کفّار ۔ منکرین ۔ یُـنْـفِـقُـوْنَ اَمْوَالَـهُمْ ؛ خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو ۔ صرف اور انفاق کرتے ہیں اپنے مال و دھن کو ۔ لِـیَـصُـدُّوْا ؛ کہ روکیں ۔ عَـنْ سَبِـیْـلِ الـلّٰـهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ فَسَیُـنْفِقُوْنَهَا ؛ پھر وہ اپنے مالوں کو صرف کریں گے ۔ خرچ کریں گے ۔ مگر ہوگا کیا ۔؟ ثُـمَّ تَكُوْنُ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً ؛ پھر یہ سب مال ان پر باعثِ حسرت و افسوس ہوجائے گا ۔ انجام کیا ہوگا ؟ ثُـمَّ یُـغْـلَـبُـوْنَ ؛ پھر وہ مغلوب ہوکر رہیں گے ، ان کی شکست یقینی ہے ۔ وَالَّـذِیْـنَ كَـفَـرُوْآ ؛ اور جن لوگوں نے کفر کیا ۔ اِلٰـی جَهَـنَّـمَ یُحْشَـرُوْنَ ؛ تو دوزخ کی طرف حشر کئے جائیں گے ، ہانکے جائیں گے ۔

ترجمہ :- بے شک کفّار ، وہ اپنے مال اس لئے صرَف کرتے ہیں کہ راہِ خدا سے لوگوں کو روکیں ۔ پھر وہ برابر اپنے مال صرَف کرتے رہیں گے اور وہ ان پر باعثِ حسرت و افسوس ہوگا ۔ پھر وہ مغلوب ہوکر رہیں گے اور جو کافر ہیں ان کا حشر جہنّم کی طرف ہوگا ۔

لِیَمِیْزَ اللّٰهُ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ وَ یَجْعَلَ الْخَبِیْثَ بَعْضَهٗ عَلٰی بَعْضٍ

فَیَرْكُمَهٗ جَمِیْعًا فَیَجْعَلَهٗ فِیْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ ع ۴ / ۱۸

یہ سب اللہ کیوں کررہا ہے ؟ لِیَمِیْزَ اللّٰهُ ؛ تا کہ اللہ جُدا کردے ۔ تمیز بخشے ۔ اَلْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ ؛ برے کو نیک سے ، ناپاک کو پاک سے ۔ برے کو بھلے سے ۔ بدبودار کو خوشبودار سے ۔ کافر کو مسلم سے ۔ بد کو نیک سے ۔ وَیَجْعَلَ الْخَبِیْثَ ؛ اور کردے ناپاک کو ۔ بَـعْـضَهٗ عَلٰی بَعْضٍ ؛ ایک کو دوسرے پر ۔ تا کہ خبیثوں کی خباثت بڑھتی ہی جائے ۔ فَـیَـرْكُـمَهٗ جَمِیْعًا ؛ پھر ان سب کا تودۂ طومار بنادے ۔ ان کی خباثت بڑھتی ہی رہے ۔ فَـیَـجْـعَـلَـهٗ فِـیْ جَهَنَّمَ ؛ پھر اس ناپاک کو جہنّم میں داخل کردے ۔ خباثت کے گٹھے کو دوزخ میں ڈال دے ۔ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؛ یہی ہیں نقصان اور خسارہ اُٹھانے والے یعنی زیاں کار ، بدانجام ۔ انھیں کے حسبِ حال ہے : خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ۔

ترجمہ :- تا کہ اللہ (نیک کو بد سے) خبیث کو طیّب سے ممتاز کردے اور خبیث کو ، بعض کو بعض پر رکھ کر ان سب کا تودۂ طومار بنا کر جہنّم میں داخل کردے ، یہی ہیں زیان اور خسران اُٹھانے والے ۔ (خائب و خاسر لوگ) ۔

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ یَّنْتَهُوْا یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ

وَاِنْ یَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۸﴾

قُلْ لِـلَّـذِیْـنَ كَـفَـرُوْآ ؛ پیغمبر ! تم کافروں سے کہہ دو ۔ اِنْ یَّـنْتَهُوْا ؛ اگر وہ باز آجائیں ۔ اگلی شرارت چھوڑ دیں ۔

يُغْفَرْلَهُمْ ؛ تو ان کی مغفرت کی جائے گی ۔ اُن کا سارا کیا ہوا بخش دیا جائے گا ۔ مَاقَدْ سَلَفَ ؛ جو گزرا ۔ ان کے اگلے قصور معاف کردیئے جائیں گے ۔ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا ؛ اور اگر پھر وہی کام کریں ۔ اپنی قدیم حالت پر عود کریں ۔ فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ؛ تو پہلوں کا دستور بھی چلا آتا ہے ۔جیسی اُن کی تباہی ہوئی ہے ،تمہاری بھی ہوگی ۔ برے کام کا برا انجام ۔ جیسا کروگے ویسا بھروگے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم ان کافروں سے کہہ دو کہ اگر وہ باز آجائیں تو اُن کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے ۔ اور اگر وہ قدیم طریقہ پر عود کریں تو گزشتہ لوگوں کا دستور تو چلا آتا ہے ۔ (یعنی جیسے وہ برباد ہوئے ہیں تم بھی ہوجاؤ گے) ۔

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳۹﴾

وَقَاتِلُوْهُمْ ؛ مسلمانو ! تم ان سے جنگ کرو ۔ مقاتلہ کرو ۔ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ ؛ تاکہ فتنہ وفساد باقی نہ رہے ۔ یہاں تک کہ کفر کا نام ونشان نہ رہے ۔ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ؛ اور دین رہے تو خدا کا رہے ۔ اور صرف خدا کی اطاعت اور خدا پرستی رہ جائے ۔ فَاِنِ انْتَهَوْا ؛ پھر اگر اپنی گزشتہ غلطیوں سے باز آجائیں اور شرک وکفر چھوڑ دیں ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛ پس بے شک اللہ ۔ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ؛ جو کچھ وہ کرتے ہیں ۔ اُن کے تمام اعمال ، خدا کے پیشِ نظر ہیں ۔ وہ ان کی حقیقت کو خوب جانتا ہے ۔

ترجمہ :- اور (مسلمانو !) ان سے مقاتلہ کرو (جنگ کرو) یہاں تک کہ فتنہ وفساد باقی نہ رہے ۔ اور صرف خدا پرستی ہی رہ جائے ۔ اور پھر اگر وہ (فتنہ پردازی سے) باز آجائیں تو اللہ اُن کے اعمال دیکھ رہا ہے (کیونکہ وہ علیم ہے ، بصیر ہے ، باخبر ہے ، دانا بینا ہے) ۔

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿۴۰﴾

وَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ اور اگر وہ اعراض کریں ، نہ مانیں ، منہ موڑلیں ۔ فَاعْلَمُوْا ؛ تو خوب جانو ، یہ بات تم کو معلوم رہے ۔ تم کو اس کا ضرور علم رہے ۔ اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ؛ کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے ۔تمہارا کارساز ہے ۔تمہارا سرپرست ہے ۔تمہارا آقا ہے ۔سردار ہے ۔ والی ہے ۔ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ؛ کیا ہی اچھا مولیٰ ہے ۔ اور کیا ہی اچھا مدد دینے والا ہے ۔ کارساز بھی اچھا اور مددگار بھی اچھا ۔ سرپرست بھی اچھا اور فتح ونصرت دینے والا بھی اچھا ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر وہ اعراض کریں (اور روگردانی کرلیں) تو تم کو معلوم رہے کہ اللہ تمہارا مولیٰ ہے ۔ کیا ہی اچھا مولیٰ ہے اور کیا ہی اچھا فتح ونصرت دینے والا ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

۱۰

واعلموا

تفسیرِ صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۱﴾

وَاعْلَمُوْا ؛ اور جان لو ۔ اَنَّمَا ؛ اصل میں اَنَّ مَا ہے ۔ کہ جو کچھ ۔ غَنِمْتُمْ ؛ تم نے حاصل کیا ۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ، کچھ بھی ۔ فَاَنَّ لِلّٰهِ ؛ پس بے شک اللہ کے لئے ہے ۔ خُمُسَهٗ ؛ اس کا پانچواں حصّہ ، 1/5 ۔ وَلِلرَّسُوْلِ ، اور رسول کے لئے ۔ خُمُسَهٗ اَنَّ کا اسم ہے اور لِلّٰهِ خبر ہے ۔ اور اس پر وَلِلرَّسُوْلِ کا عطف ہے ۔ یعنی مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصّہ اللہ اور رسول کا الخ ہے ۔

اللہ کے حصّے سے کیا مراد ہے ؟ بعض علماء کہتے ہیں جو کام یا چیز کلّی اور قومی ہوتی ہے اس کو خدائے تعالیٰ اپنی طرف منسوب کرتا ہے ۔ جیسے اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ یعنی اگر تم خدا کو قرض دو ۔ اس تقدیر پر صرف اہمیت بیان کرنے کے لئے لِلّٰهِ آیا ہے ۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ خُمس کے چھ (۶) حصّے کریں گے ۔ پانچ حصّے تو لوگوں میں تقسیم ہوں گے اور ایک حصّہ بیت المال میں قومی کاموں کے لئے اُٹھا کر رکھا جائے گا ۔ بعض کہتے ہیں کہ لِلّٰهِ سے مراد تعمیر کعبہ کے مصارف ہیں ۔

لِلرَّسُوْلِ کے کیا معنٰی ہیں ؟ یہ حصّہ رسولِ خدا ﷺ کا ہے ۔ آپ بہ حسبِ ضرورت اپنی صواب دید پر صرف کریں گے ۔

بعض علماء کہتے ہیں ، جب تک حضرت ؐ دنیا میں جلوہ افروز تھے ، اُس وقت تک حضرت کی صواب دید سے صَرف ہوتا تھا آپ کے پردہ کرنے کے بعد سے یہ حق خلیفہ اور امام کا ہے اور اُس کے حسبِ صواب دید صَرف ہوگا ، تقسیم ہوگا ۔

وَلِذِي الْقُرْبٰى ؛ اور رسولِ خدا ﷺ کے قرابت داروں کے لئے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سادات پر صدقہ حرام کیا گیا ہے تو ایک دوسرے طریقہ سے ان کی امداد کی گئی ہے ۔ کس قدر نامناسب ہوگا کہ سادات کو نہ تو زکوٰۃ دیں اور نہ خُمس میں سے کچھ حصّہ دیں ۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ سادات پر صدقہ اس لئے حرام کیا گیا ہے کہ وہ قوتِ بازو سے کما کر کھائیں اور مفت کی روٹیوں پر نہ گزاریں ۔

کن لوگوں پر صدقہ حرام ہے ؟ صدقہ بنی ہاشم اور بنی مطلب پر حرام ہے ۔ بنی ہاشم میں حضرت عباسؓ ، حضرت علیؓ ، حضرت عقیلؓ ، حضرت جعفرؓ کی اولاد شامل ہے ۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ذوی القربٰی سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت ؐ کے ساتھ جنگ میں شریک تھے ۔ مگر اس صورت میں سادات کو نہ خُمس میں سے کچھ ملے گا نہ ذوی القربٰی میں سے کچھ ۔ وَالْيَتٰمٰى ؛ اور یتیموں کو ۔ يَتِيْمٌ کی جمع ہے ۔ وَالْمَسٰكِيْنِ ؛ اور مسکینوں کو ۔ مِسْكِيْنٌ کی جمع ہے ۔ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؛ اور راہ رَو مسافروں کو ۔

لِلّٰـهِ سے آخر تک چھ مستحقین ہیں ۔ اگر اللہ کا کوئی حصّہ مقرر کیا گیا ہے تو مستحقین چھ ہوں گے ۔ ورنہ پانچ ۔ کیا ان پانچوں کو برابر برابر حصّہ ملے گا ؟ نہیں ۔ بلکہ یہ رائے امام پر موقوف ہے ۔ اس کے صواب دید پر یہ حصّہ تقسیم ہوگا ۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض نومسلموں کو مالِ غنیمت سے دیا اور قدیم الاسلام پختہ ایمان والوں کو نہ دیا ۔ لونڈیاں تقسیم کیں اور حضرت بی بی فاطمہؓ کو فرمایا کہ تم تینتیس (۳۳) دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہ، تینتیس (۳۳) دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ تینتیس (۳۳) مرتبہ پڑھ لیا کرو ۔ پس تقسیم مالِ غنیمت رائے امام پر موقوف ہے ۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ غنیمت کے معنٰی لوٹ کا مال اور فَیْ کے معنٰی وہ مال جو بے لڑے حاصل ہو ۔ اور بعض کے پاس غنیمت اور فَیْ دونوں ایک ہی چیز ہیں ، خواہ جنگ سے حاصل ہو ، خواہ بغیر جنگ کے ۔

خُمس کے سواء جو مال ہے وہ سپاہیوں میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ پیدل کو ایک حصّہ اور سوار کو دو حصّے ۔ اور بعض کے پاس پیدل کو ایک حصّہ ، سوار کو ایک حصّہ اور اس کے گھوڑے کے لئے دو حصّے ہیں ۔ بہر حال یہ تمام اُمور رائے امام پر موقوف ہیں ۔ مگر آج کل امام کہاں ہے ؟ اور کونسا حاکم ہے جو خود کو رعایا کے برابر سمجھتا ہے اور آپ ایک غریب آدمی سے زیادہ نہیں لیتا ۔

حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ ایک حکم دیا ۔ ایک صاحب اُٹھے اور کہنے لگے کہ آپ کو ہم سے زیادہ حصّہ لینے کا کیا حق ہے؟ چادریں تقسیم ہوئیں اور سب کو ایک ایک ملی ۔ آپ کو بھی ایک چادر پہنچی ۔ ایک چادر سے آپ اپنا لباس نہیں بنا سکتے ۔ کیونکہ آپ قدآور ہیں ۔ حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے کی طرف دیکھا ۔ عبداللہ بن عمر کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے کہ میں نے اپنی چادر سے ان کے لباس کی تکمیل کی ہے ۔

آج کل بادشاہ رعایا کو اپنے باندی غلام سمجھتے ہیں ۔ اور بعض عالم جو حقیقتہً جاہل ہیں فتوے دے رہے ہیں کہ رعایا کی عورتیں سب باندی غلام ہیں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔

اس بات کو بھی خیال میں رکھنا چاہیئے کہ بعض سادات اس بات کے مدعی ہیں کہ اُن کو خُمس مال ملنا چاہیئے ۔ نہیں ۔ قرآن سے تو یہ نکلتا ہے کہ خُمس کا خُمس یعنی ۱/۲۵ ملنا چاہیئے ۔ یا حسبِ رائے امام سادات کو حصّہ دیا جائے ۔ نیز اگر مستحقین میں سے کوئی نہ ہو ، مثلاً مسکین نہ ملے یا مسافر نہ ملے تو انھیں پانچوں میں سے جو رہیں ان میں حسبِ صوابدیدِ امام مال تقسیم ہوگا ۔

اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ ؛ اگر تم ایمان لائے ہو ۔ بِاللّٰہِ ؛ اللہ پر ۔ وَمَآ اَنْزَلْنَا ؛ اور اس پر کہ ہم نے (اللہ نے) اُتارا ، نازل کیا ۔ عَلٰی عَبْدِنَا ؛ ہمارے بندے پر ۔ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ وہی اللہ کے حقیقی بندے اور عبد ہیں ۔ یَوْمَ الْفُرْقَانِ ؛ فیصلہ کے دن ، امتیاز اور جدائی کے روز ۔ بروزِ جنگِ بدر ۔ جس دن اللہ نے کافروں پر مسلمانوں کو ممتاز اور غالب کیا ۔ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؛ جس دن کہ (۲) جماعتوں نے آپس میں ملاقات کی ۔ جس دن دو (۲) لشکروں نے آپس میں ملاقات کی ۔ جب دو لشکر آپس میں ایک دوسرے سے ملے ۔ اور اللہ نے اپنی قدرت کا کرشمہ بتایا اور چھوٹی سی بے ساز و سامان جماعت کو بڑی اور باساز و سامان جماعت پر غالب کردیا ۔ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے ۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔

ترجمہ :- تو تم کو معلوم ہو کہ جو کچھ تم کو حاصل ہو، اُس کا پانچواں حصّہ اللہ اور رسول اور قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے، اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ پر اور اُن احکام پر کہ ہم نے اپنے بندے پر اُتارے فیصلے کے دن۔ اُس دن کہ دونوں لشکروں میں آمنا سامنا ہوگیا تھا۔ (اور اللہ نے مسلمانوں کو غالب اور ممتاز کردیا تھا) اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِى الْمِيْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِىَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ ۬ لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَىَّ عَنْۢ بَيِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ ﴿۴۲﴾

اِذْ اَنْتُمْ ؛ جب کہ تم تھے۔ بِالْعُدْوَةِ ؛ کھائی کے کنارے، ناکہ پر۔ وادی کے سرے پر۔ اَلدُّنْيَا ؛ نزدیک والی۔ اس کا مذکر اَدْنٰی ہے مادّہ دُنُوٌّ۔ نزدیکی۔ عام طور سے دنیا کا لفظ کہتے ہیں وہ اصل میں دارِ دنیا ہے۔ وَهُمْ ؛ اور وہ لوگ۔ بِالْعُدْوَةِ ؛ گھاٹی کے (دوسرے) جانب۔ اَلْقُصْوٰى ؛ دور والی۔ مذکر اَقْصٰی۔ وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؛ اور شتر سوار قافلہ تم سے اُتار پر تھا۔ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ ؛ اگر باہم وعدہ بھی کرتے۔ لَاخْتَلَفْتُمْ فِى الْمِيْعٰدِ ؛ تو تم مختلف وقت پر پہنچتے۔ یہاں میعاد کے معنٰی وقت ہیں۔ وَلٰكِنْ لِّيَقْضِىَ اللّٰهُ اَمْرًا ؛ اور لیکن تاکہ اللہ ایک کام پورا کرے۔ كَانَ مَفْعُوْلًا ؛ جو کیا جانے والا تھا۔ اُس کا ہوکر رہنا مقدر تھا۔ لِيَهْلِكَ ؛ تاکہ ہلاک ہو۔ مَنْ هَلَكَ ؛ جو ہلاک ہو۔ عَنْ بَيِّنَةٍ ؛ دلیل اور حجت کے ساتھ۔ وَيَحْيٰى مَنْ حَىَّ ؛ اور زندہ رہے، جو زندہ رہے۔ عَنْ بَيِّنَةٍ ؛ حجت اور دلیلِ واضح کے ساتھ۔ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ اور بے شک اللہ (تمہاری باتیں) سنتا اور (تمہارا حال) جانتا ہے۔ تمہاری دُعائیں سنتا اور علم رکھتا ہے۔

ترجمہ :- جب کہ تم نزدیک کی گھاٹی کے کنارے تھے اور وہ لوگ دور کی گھاٹی کے کنارے اور قافلہ تم سے نیچے اُتر گیا تھا۔ اگر تم آپس میں (جنگ کا) وعدہ بھی کرتے تو وقت پر نہ پہنچتے۔ یہ سب اللہ نے اس لئے کیا کہ جس کا ہونا مقدر تھا اُس کو کرکے بتادے، تاکہ جو ہلاک ہو حجت تمام ہوکر ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ اتمام حجت کے بعد زندہ رہے اور بے شک اللہ سب کچھ سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔

اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِىْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴۳﴾

اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ ؛ یاد کرو جب کہ اللہ تم کو (اے نبی کریمؐ) اُن کفّار کو دکھا رہا ہے ۔ فِيْ مَنَامِكَ ؛ تمہارے خواب میں ۔ قَلِيْلًا ؛ کم ۔ جو شجاع ہوتے ہیں وہ اپنے دشمنوں کی کثرت کی پرواہ نہیں کرتے اور وہ اُن کو کم ہی نظر آتے ہیں ۔ وَلَوْ اَرٰكَهُمْ كَثِيْرًا ؛ اور اگر تم کو انھیں زیادہ دکھلاتا ، اگر وہ کافر زیادہ نظر آتے ۔ لَفَشِلْتُمْ ؛ تو تم بزدل ہوجاتے ۔ وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ ؛ اور جنگ میں نزاع اور جھگڑا کرتے ۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ ؛ مگر اللہ نے سلامت رکھا ۔ بچالیا ۔ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛ بے شک وہ سینوں (اور دلوں) کی باتوں کو خوب جانتا ہے ۔

ترجمہ :- یاد کرو جب کہ (اے نبیِ کریم !) تمہارے خواب میں اللہ نے ان کو کم اور حقیر کر کے دکھایا اور اگر ان کو بہت کر کے دکھاتا تو تم (لوگ) بزدلی کرتے ، (پریشان ہوجاتے) اور جنگ میں نزاع اور جھگڑا کرتے مگر اللہ نے بچالیا کیونکہ وہ تو یقیناً سینوں کے رازوں سے بھی خوب واقف ہے ۔

وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا وَّيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۴۴ ع ۵ / ۱

وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ ؛ اور اس بات کو بھی یاد رکھو کہ اللہ تم کو اُن کافروں کو دکھاتا ہے ۔ اِذِ الْتَقَيْتُمْ ؛ جب کہ تم ان سے ملے ، ان کے مقابل ہوئے ۔ ان کا تمہارا آمنا سامنا ہوگیا ۔ فِيْٓ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا ؛ تمہاری آنکھوں میں کم ۔ وَيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ ؛ اور ان کی آنکھوں میں تم کو کم دکھایا ۔ یعنی دونوں جواں مرد تھے ۔ اپنے دشمن کی پرواہ نہ کرتے تھے ، اور خوب گھمسان کی لڑائی لڑتے تھے ۔ لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ؛ تاکہ اللہ جو کام ہونے والا تھا ، یعنی مسلمانوں کی فتح ، اس کو پورا کر دکھائے ۔ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ؛ اور اللہ ہی کی طرف تمام کاموں کا مرجع ہے ، انتہا ہے ۔ کامیابی کا دینا خدا کے ہاتھ میں ہے ۔

ترجمہ :- اور اس واقعہ کو بھی یاد کرو کہ جب تم دشمنوں کے مقابل ہوئے تو تم ان کو کم سمجھتے تھے اور وہ تم کو کم ۔ یہ اس لئے ہوا کہ جو (مقدر تھا اور) ہونے والا تھا اس کو اللہ پورا کر کے بتائے ۔ اور اللہ ہی کی طرف تمام کاموں کی انتہا ہے ۔ (وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے) ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۴۵

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ اے مؤمنو ! اے مسلمانو ! ۔ اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً ؛ جب تم ملاقات کرو کسی جماعت سے ۔ جب تمہارا کسی لشکر سے مقابلہ ہوجائے ۔ کسی فوج سے آمنا سامنا ہوجائے ۔ فَاثْبُتُوْا ؛ تو تم ثابت قدم رہو ۔ جگہ سے نہ ہٹو ۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا ؛ اور اللہ کی خوب یاد کرو ۔ اُس کا بہت ذکر کرو ۔ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؛ تاکہ تم کامیاب رہو ۔ تم کو فلاح و بہبود ملے ۔

ترجمہ :- اے مؤمنو ! (اے مسلمانو !) جب تم کسی لشکر سے مقابل ہو جاؤ تو ثابت قدم رہو اور اللہ کا ذکر بہت کرو ، تاکہ تم کو صلاح و فلاح حاصل ہو ۔

صاحبو ! نہ اپنے ساز و سامان پر پورا اعتماد کرو ، نہ اپنے قواعدِ جنگ کی واقفیت پر اِتراؤ ۔ کامیابی خدا کے ہاتھ میں ہے خدا کو ہرگز نہ بھولو ۔ اس کی یاد میں دل شاد رہو ۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۚ ﴿۴۶﴾

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور اللہ کی اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو ۔ وَلَاتَنَازَعُوْا ؛ اور باہم نزاع نہ کرو ۔ آپس میں جھگڑا نہ پیدا کرو ۔ باہم کشمکش نہ کرو ۔ فَتَفْشَلُوْا ؛ پھر تم بزدل ہو جاؤ ۔ ہمت ہار جاؤ ۔ یعنی خانہ جنگی اور باہمی نزاع کا نتیجہ ناکامی ہے ، ضعف ہے اور ہمت کا ٹوٹ جانا ہے ۔ وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ ؛ اور تمہاری ہوا بگڑ جائے تمہاری آبرو باقی نہ رہے ۔ اور تمہاری جو ہوا بندھی ہوئی ہے وہ بدل جائے ۔ وَاصْبِرُوْا ؛ اور صبر کرو ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ؛ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔ جو صبر اور استقلال سے کام کرتے ہیں اُن کے پاس خدائی مدد پہنچتی ہے ۔

ترجمہ :- اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں کشمکش نہ کرو کہ ہمت ہار جاؤ ، اور ناکام ہو جاؤ اور تمہاری جو ہوا بندھی ہوئی تھی وہ بگڑ جائے اور صبر کرو ۔ یقیناً اللہ تو صابرین کے ساتھ ہے ۔

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۴۷﴾

وَلَا تَكُوْنُوْا ؛ اور نہ ہو جاؤ ۔ كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا ؛ ان لوگوں کی طرح جو نکلے ہیں ۔ مِنْ دِيَارِهِمْ ؛ اپنے گھروں سے ۔ بَطَرًا ؛ اینڈتے ۔ تکبّر کرتے ۔ وَرِئَآءَ النَّاسِ ؛ اور لوگوں کے دکھاوے کے لئے ۔ وَيَصُدُّوْنَ ؛ اور روکتے ، بہکاتے ، عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ؛ اور اللہ ان اعمال کو کہ وہ کرتے ہیں ، احاطہ کئے ہوئے ہے ۔ خدا تمہارے تمام کاموں سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- اور تم ان لوگوں کے جیسے نہ بنو جو اپنے گھروں سے نکلے تو اکڑتے ، ناز کرتے ۔ لوگوں کے سامنے نمائش پیدا کرتے ۔ اور لوگوں کو راہِ خدا سے روکتے ۔ اور اللہ تو اُن کے کاموں کو جانتا اور ان کو احاطہ کئے ہوئے ہے ۔

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ
جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ
اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ ع ۶

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ ؛ اور جب کہ اُن کو شیطان نے ان کے اعمال کو مُزیّن اور دُرست بنا کر دکھایا۔ وَقَالَ لَاغَالِبَ لَكُمْ ؛ اور کہہ دیا کہ تم پر کوئی شخص غالب نہ ہوگا۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج۔ مِنَ النَّاسِ ؛ لوگوں میں سے۔ وَاِنِّیْ جَارٌلَّكُمْ ؛ اور میں تمہارا ہمسایہ، پڑوسی، ساتھی ہوں۔ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ ؛ اور جب ایک دوسرے کو نظر آ گئے لشکر۔ جب دونوں جماعتیں آپس میں مقابل ہوگئیں۔ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؛ تو اُلٹے پاؤں پھر گیا۔ جیسا آیا تھا ویسا چلتا بنا۔ وَقَالَ ؛ اور کہا۔ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكُمْ ؛ میں تم سے بَری ہوں۔ کچھ سروکار نہیں رکھتا۔ میں تم سے بیزار ہوں۔ اِنِّیْٓ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ ؛ میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔ یعنی فرشتوں کی امداد۔ خدا کی تائید۔ اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ ؛ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ اُس کا خوف کرتا ہوں۔ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؛ اور اللہ سخت عذاب اور شدید عقوبت کرنے والا ہے۔

ترجمہ :- اور اس واقعہ کو بھی یاد رکھو جب کہ شیطان نے اُن کے اعمال کو اچھا کر کے دکھایا تھا۔ اور کہہ دیا کہ آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب نہیں ہوسکتا بحالیکہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ پھر جب دونوں لشکروں کا آمنا سامنا ہوگیا تو اُلٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہوا۔ (اور فوراً واپس چلتا بنا) اور کہنے لگا میں تم سے بری ہوں (مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں، کیونکہ) میں جو دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے۔ میں خدا سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت عذاب والا ہے۔ (اُس کی سزا بڑی سخت ہے)۔

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ۭ
وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۴۹﴾

اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ ؛ جب کہ کہتے ہیں منافق، وہ لوگ جن کا ظاہر کچھ ہے باطن کچھ ہے۔ وَالَّذِيْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ؛ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے۔ جن کو شک وشبہ کا مرض ہے اور ہول دِلے ہیں۔ غَرَّهٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ ؛ ان لوگوں کو ان کے دین نے مغرور کر دیا ہے۔ ان کو بڑا غرّہ ہوگیا ہے۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؛ اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے اپنے کاموں کو اُس پر چھوڑتا ہے۔ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؛ بے شک اللہ عزت اور حکمت والا ہے۔ پس وہ کفایت کرتا ہے۔ حفاظت کرتا ہے۔

ترجمہ :- اس واقعہ کو بھی یاد رکھو جب کہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے کہہ رہے ہیں کہ ان کو (مسلمانوں کو) ان کے دین پر بڑا غرّہ ہوگیا ہے ۔ بات یہ ہے کہ جو خدا پر توکل کرتا ہے تو وہ جانتا ہے کہ بے شک اللہ عزت و حکمت والا ہے (اور اُن کے لئے بالکل کافی ہے) ۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾

وَلَوْتَرٰی ؛ اور اگر تم اس منظر کو دیکھتے ۔ اِذْيَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ جب کہ فرشتے کافروں کی زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں ، اور اُن کی جان نکال رہے ہیں ۔ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ؛ بحالیکہ اُن کے چہروں اور پشتوں پر مار رہے ہیں ۔ اور اُن پر گرز پر گرز پڑ رہے ہیں ۔ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ؛ اور کہہ رہے ہیں چلو اب جلنے کے عذاب کا مزہ چکھو ۔ دوزخ میں جاؤ اور سزا اُٹھاؤ ۔

ترجمہ :- اور اے مخاطب تو دیکھتا کہ فرشتے کافروں کی جان نکال رہے ہیں ۔ ان کے چہروں اور پشتوں پر مار رہے ہیں ، (اور کہہ رہے ہیں) اب دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو ۔

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۵۱﴾

ذٰلِکَ ؛ یہ سب کیوں ہورہا ہے ۔ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ ؛ تمہارے ہاتھوں کے اگلے کرتوتوں کی وجہ سے ۔ تمہاری بدکاریوں کی وجہ سے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ؛ اور یہ کہ اللہ اپنے بندوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا ۔ جیسا اُن کا کام ہے ویسا ہی اُن سے انتقام ہے ۔

ترجمہ :- یہ بدلہ ہے تمہارے اُن اعمال کا جن کو تمہارے ہاتھوں نے بھیجا تھا ۔ اللہ تو بندوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا ۔

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ؛ جیسے فرعون کے لوگوں کا حال ہوا ۔ اُن کی گت بنی ۔ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ اور ان لوگوں کا حال ہوا جو ان سے پہلے تھے ۔ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتوں ، نشانیوں اور احکام سے کفر کیا ۔ انکار کیا ۔ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ

بِذُنُوْبِهِمْ ؛ پھر اللہ نے ان کو پکڑ لیا اُن کے گناہوں کی وجہ سے ۔ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؛ بے شک اللہ صاحبِ قوت اور سخت عقوبت اور عذاب کرنے والا ہے ۔ اُس کی سزا شدید ہے ۔

ترجمہ :- (ان کا حال بھی ایسا ہی ہے) جیسے فرعون کے لوگوں کا اور اُن لوگوں کا ہوا جو ان سے پہلے تھے ۔ انھوں نے اللہ کی آیتوں سے کفر کیا ، (ان کو نہ مانا) تو اللہ نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے ان کو پکڑلیا (گرفتار کرلیا) بے شک اللہ قوی اور سخت عذاب کرنے والا ہے ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۙ﴿۵۳﴾

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ ؛ یہ اس لئے ہوا کہ اللہ ۔ لَمْ يَکُ ؛ نہ تھا ۔ اس کی اصل لَمْ يَكُنْ ہے ۔ مُغَيِّرًا ؛ متغیر کرنے والا ۔ بدلنے والا ۔ نِعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ ؛ نعمت کو جو اُس نے کسی قوم پر کی ہو ۔ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا ؛ یہاں تک کہ خود بدل دیں ۔ مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؛ اس حالت کو جو ان کی ہے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ بے شک اللہ سب کچھ سنتا ہے ، جانتا ہے ۔ اللہ تو سمیع و علیم ہے ۔

ان ظالموں کی حالت ایسی کیوں بنی ؟

ترجمہ :- یہ اس لئے ہوا کہ اللہ کسی قوم کو نعمت دے کر ، (ان کو سرفراز کر کے) نہیں بدلتا ، یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالت نہ بدل دیں ۔ اور اللہ تو سمیع و علیم ہی ہے ۔

صاحبو ! ذرا اس آیت پر غور کرو ، اور پھر اپنی حالت کو دیکھو ۔ پہلے تم کیا تھے ؟ کیسے تھے ؟ اور اب تم کیا ہو ، کیسے ہو؟ تمہارے دل میں ایمان تھا ، تمہارے دل میں خدا و رسولؐ کی محبت تھی ۔ تم اس کی اطاعت کرتے تھے ۔ آپس میں اتفاق و محبت تھی ۔ تم کام کرتے تھے اور محنت کرتے تھے ۔ اس لئے آزاد تھے ، باعزت تھے ۔ خدا تو وہی ہے جو پہلے تھا ، وہ تو ناقابلِ تغیر ہے ۔ وہ اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ ہے ۔ پھر ہماری اور تمہاری یہ ذِلّت و خواری کیوں ہے؟ بات یہ ہے کہ ہم نے اپنی حالت بدل ڈالی ۔ اب ہماری اگلی حالت کہاں ہے ؟ نہ خدا پر پورا بھروسہ ، نہ کامل یقین ۔ نہ خدا اور رسول کی محبت نہ اُن کی اطاعت ۔ آپس میں نفاق ، شقاق ، پھوٹ ، دشمنی اور آرام طلبی ، سُستی و کاہلی ۔ اِن سب باتوں کا یہی نتیجہ ہے ، جو ہورہا ہے ۔ یعنی نہ اب ہماری اگلی عزت ہے نہ حرمت ہے ۔ سب کے دلوں پر غلامی چھائی ہوئی ہے ، دِلوں پر مُردنی آئی ہوئی ہے ۔ مفلسی ہے ، تنگدستی ہے ، کفّار تم کو دبائے چلے جارہے ہیں ، ذلیل کررہے ہیں اور تم کو اس کا احساس تک نہیں ۔ تمہارے میں حرکت نہیں تو برکت بھی نہیں ۔ خدائے تعالیٰ تمہارا دشمن نہیں اور کافروں کا دوست نہیں ، ایسے کام کرو جس سے تم اس کی رحمت کے مستحق بنو ۔ فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْمُوْا اَنْفُسَكُمْ ؛ دیکھو قرآن میں ہے ۔ میری شکایت نہ کرو ۔ اپنے آپ کو ملامت کرو ۔ نہ ہم بیکار ہوتے نہ ذلیل و خوار ہوتے ۔ گذشتہ راصلوات آئندہ را احتیاط ۔

خدا کی نعمتوں کے حقدار بننے کے لئے اپنے آپ کو بدلو

اُٹھو اُٹھو یہ خوابِ غفلت کب تک ÷ جاگو جاگو اجل کمین گاہ میں ہے

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ؛ آلِ فرعون کی ایسی ہی دُرگت ہوئی ۔ حالت ہوئی ۔ نتیجہ نکلا ۔ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ اور اُن لوگوں کی حالت ہوئی جو ان سے پہلے تھے ۔ انھوں نے کیا کِیا تھا ۔ ؟ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ ؛ اپنے رب کی آیتوں کی تکذیب کی ۔ اُس کی نشانیوں کو جھٹلایا ، اُس کے احکام کو نہ مانا ۔ اِس کا نتیجہ کیا ہوا ؟ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ ؛ تو ہم نے ان کو ہلاک کردیا اُن کے گناہوں کی وجہ سے ۔ اُن کی نافرمانیوں کی وجہ سے ہم نے ان کو تباہ کردیا ۔ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ ؛ اور ہم نے فرعون کے لوگوں کو غرق کردیا ، ڈبو دیا ۔ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ؛ اور وہ سب ظالم تھے ، ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑا مگر خود کو برباد کردیا ۔

ترجمہ :- (ان لوگوں کی حالت اور ان کی دُرگت ایسی ہوئی) جیسی فرعون کے لوگوں کی حالت ، دُرگت ہوئی ، اور اُن لوگوں کی جو اُن سے پہلے تھے ۔ ان لوگوں نے اپنے رب کی آیتوں کی تکذیب کی تو ہم نے اُن کو اُن کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کردیا ۔ اور فرعون کے لوگوں کو غرق کردیا ۔ (دریا میں ڈبو دیا) اور (حقیقت میں) یہ سب ظالم تھے ۔

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾

الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ ؛ بے شک جانوروں میں سے بدتر جانور ۔ زمین پر چلنے والوں میں سے بدتر چلنے والا ۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ خدا کے پاس ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ وہ لوگ ہیں جو کفر کرتے ہیں ۔ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ وہ تو ایمان لاتے ہی نہیں ۔ اَلَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ؛ وہ لوگ جن سے تم نے معاہدہ کیا ہے ۔ عہد و پیمان کیا ہے ۔ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ ؛ پھر وہ عہد شکنی کرتے ہیں ۔ پیمان توڑتے ہیں ۔ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ ؛ ہر دفعہ ۔ ہر بار ۔ وَهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ؛ اور وہ خدا کے غضب سے نہیں بچتے ۔ اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ کے پاس بدترین جانور وہ لوگ ہیں جو کفر کرتے ہیں ، اور ایمان لاتے ہی نہیں ۔ تم نے ان سے معاہدہ کیا اور وہ ہر دفعہ عہد شکنی کرتے رہے اور ان کو خدا کا کچھ بھی ڈر نہیں ۔

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِی الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِی الْحَرْبِ ؛ اگر تم ان کو مشغول کرو اور ان کو پاؤ لڑائی میں ۔ فَشَرِّدْبِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ ؛ تم ان کو ایسا مارو کہ ان کو دیکھ کر اُن کے پیچھے والے بھاگ کھڑے ہوں ۔ اُن کے ذریعہ سے اُن لوگوں کو جو اُن کے پیچھے ہیں بھگادو ، منتشر کردو ۔ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ؛ شاید وہ عبرت حاصل کریں ۔ ممکن ہے کہ وہ نصیحت قبول کریں ۔

ترجمہ :- (ایسے عہد شکنوں سے تمہارا مقابلہ ہوجائے اور) اگر تم کو اُن سے لڑنا پڑے تو اُن کو ایسا مارو کہ دیکھ کر پچھلے لوگ بھاگ کھڑے ہوں ، شاید اُن کو کچھ عبرت ہوجائے (ممکن ہے کہ وہ نصیحت اختیار کریں) ۔

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع ۷

وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً ؛ اگر تم کو کسی قوم کی دغابازی ، بدعہدی اور خیانت کا خوف ہو ۔ فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ ؛تو ان پر پھینک دو ۔ عَلٰى سَوَآءٍ ؛ برابر کو برابر ، جیسے کو ویسا ۔ عہد شکنی کا جواب عہد کو پھینک دینا ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ؛ یقیناً خدا خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔ بدعہدوں کو دوست نہیں رکھتا ۔

ترجمہ :- اور اگر تم کو کسی قوم سے خیانت کا خوف ہو (بدعہدی کا ڈر ہو) تو اُن کی طرف اُن کا عہد پھینک دو برابر کو برابر ۔ یقیناً اللہ کو دغاباز پسند نہیں (خیانت کار اللہ کے محبوب نہیں) ۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَبَقُوْا ؕ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ﴿۵۹﴾

وَلَا يَحْسَبَنَّ ؛ اور گمان نہ کریں ، یہ ہرگز نہ سمجھیں ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جنھوں نے کفر کیا ۔ کفار ۔ سَبَقُوْا ؛ کہ وہ بہت آگے بڑھ گئے ہیں ، ہمارے قابو سے نکل گئے ہیں ۔ ہمارے پنجۂ قدرت سے باہر ہوگئے ہیں ۔ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ؛ وہ ہرگز عاجز نہ کرسکیں گے ۔ وہ جہاں جائیں ہم اُن کو پکڑ لیں گے ۔

ترجمہ :- اور کافروں کو ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہئیے کہ وہ ہمارے پنجۂ قدرت سے باہر نکل گئے ہیں ، وہ ہرگز عاجز نہیں کرسکتے ۔

صاحبو ! جو فرعون طینت کہتے تھے کہ ” خدا کو پانچ منٹ سوچنا پڑے گا ، اگر وہ ہم کو خراب کرنا چاہے گا “۔ دیکھو ! اب ان کا کیا حال ہورہا ہے ، ایک دوسرے کو موت کے گھاٹ اُتارتے جارہے ہیں ۔ آسمان سے بم طَيْرًا اَبَابِيْلَ بن کر گر رہے ہیں ۔ عالی شان مکان نقشِ زمین ہورہے ہیں ۔ ان کے مردوں کو کوئی دفن کرنے والا نہیں ہے ، آگ لگا کر جلا دیئے جارہے ہیں ۔

نفسانیت کا زور ہے ، انسانیت کوسوں دور ہے ۔ یہ یقینی سمجھو ، اِنَّھُمْ لَا یُعْجِزُوْنَ وہ خدا کو عاجز نہیں کر سکتے ۔ اُس کے پنجۂ غضب سے باہر نہیں نکل سکتے ۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۗ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۞

وَاَعِدُّوْا لَھُمْ ؛ اور ان (بے ایمانوں) کے لئے تیار رکھو ۔ عَدَّ ؛ گِنا ۔ اَعَدَّ ؛ تیار کیا ۔ مَا اسْتَطَعْتُمْ ؛ جس قدر ہو سکے جتنی تم میں استطاعت ہے ۔ اپنی مقدور بھر ۔ مِنْ قُوَّۃٍ ؛ قوت سے ۔ وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ ؛ منجملہ اس کے ، گھوڑے باندھنا (رِبَاط ، کس کے باندھنا خَیل : گھوڑوں کا گلّہ یا مَندا) ۔ تُرْھِبُوْنَ بِہٖ ؛ (رَھْبٌ ؛ خوف ، اِرْھَابٌ : ڈرانا رُھْبَانِیَّۃٌ ؛ خدا ترسی ۔ رَاھِب : خدا ترس) کہ تم دہشت اور خوف پیدا کردو اس سے ۔ عَدُوَّ اللّٰہِ وَعَدُوَّکُمْ ؛ اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں میں ۔ وَاٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِھِمْ ؛ اور ان کے سوا اور لوگوں میں ۔ لَا تَعْلَمُوْنَھُمْ ؛تم ان کو نہیں جانتے ۔ اَللّٰہُ یَعْلَمُھُمْ ؛ اللہ ان کو خوب جانتا ہے ۔ مگر یہ سب کب ہوگا ۔ جب ہاتھ سے روپیہ نکلے گا ۔ راہِ خدا میں زور اور زر صرف کیا جائے گا ۔ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ ؛ اور تم جو کچھ صرف کرو گے ۔ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؛ راہِ خدا میں ۔ یُوَفَّ اِلَیْکُمْ ؛ تم کو اس کا پورا پورا بدلہ ملے گا ۔ کافی وافی جزا ملے گی ۔ دنیا میں مالِ غنیمت کی صورت میں اور آخرت میں اجرِ عظیم کے طور پر ۔ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ؛ اور تم پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا ۔ تمہارا کوئی حق مارا نہ جائے گا ۔

ترجمہ :- تم ان کے لئے (اپنے دشمنوں کے مقابلہ کے لئے) جس قدر تم سے ہو سکے زور و قوت پیدا کرو ، منجملہ اُس کے گھوڑے باندھنا بھی ہے ۔ اس سے تم اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں کو ڈراؤ (ان میں دہشت پیدا کرو) ، ان کے سوا اور لوگوں کو بھی (وہ منافق ہیں ۔ کافروں کے دوست ہیں) تم ان کو نہیں جانتے ، اللہ ان کو جانتا ہے (دیکھو ! تجوریوں میں روپیہ جمع کرنے سے کام نہیں چلتا ۔ کچھ ہاتھ سے نکالو بھی ، کچھ جیب خالی بھی کرو ۔ یاد رکھو ، خوب سمجھو) ۔ جو تم راہِ خدا میں صرف کرو گے ، تم کو اُس کا پورا پورا بدلہ ملے گا ، اور تم پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا (اور تمہارا حق روکا نہ جائے گا) ۔

دشمن سے مقابلہ کے لئے حسبِ استطاعت تیاری کرو

صاحبو ! تم ذلیل و خوار کیوں ہو رہے ہو ۔ اس لئے کہ دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے لئے تم نے کوئی تیاری نہیں کی ، نہ اسلحہ ہیں ، نہ تن میں ہی قوت ہے ۔ نہ تمہارے میں رازداری اور یک جہتی ہے ۔ جو ہاتھ پیر ہلا سکتے ہیں اُن کے پاس پیسہ نہیں ۔ جن کے پاس پیسہ ہے وہ پیسے کی پوجا کرتے ہیں ۔ پیسہ دینا اُن کے پاس کفرِ دولت ہے ۔ بھلا اپنے دیوتا کو دوسروں کے

حوالے کیوں کر کریں گے ۔ بعض بھولے نادان لڑنے نکلے تو ہاتھ میں بانسے لے کر ۔ ''لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں !''
ایمان کی کمزوری کا نتیجہ یہ ہے کہ ہماری دُعائیں بھی قابلِ قبول نہیں ۔ یہ خوب یاد رکھو ! لڑائی باتوں سے نہیں ہوتی ۔ ساز و سامان کی ضرورت ہے ۔ علم و ہنر کی حاجت ہے ۔ اتحاد و اتفاق اور رازداری اور ایثار کی اشد حاجت ہے ۔ اس زمانے میں منافق اور مسلمان میں تمیز کرنا مشکل ہے ۔ مسجد میں لوگ آتے ہیں معلوم نہیں کہ اُن میں خفیہ پولیس والے کون ہیں اور سچے نمازی کون ، مولوی صاحب وعظ کر رہے ہیں ۔ مرشد تلقین فرما رہے ہیں ۔ اور بعض لوگ نہایت فروتنی اور عاجزی سے سر جھکائے بیٹھے ہیں ۔ اور بعض تو ایسے بیٹھے ہیں جیسے مراقبہ کر رہے ہیں اور کان ہیں کہ لگے ہوئے ہیں کہ اگر کوئی لفظ ان کو تباہ کرنے کے لئے ان کے کانوں تک پہنچ جائے تو استادِ شریعت اور پیرِ طریقت کو سرکاری بڑے گھر میں پہنچا دیں ، جو زندہ قومیں ہیں ، وہ خفیہ خفیہ سب کچھ کرتے ہیں ۔ اُن کے دشمنوں کو اُس وقت خبر ہوتی ہے جب اُن کے سر پر بم پھٹتے ہیں ۔ بعض نادان باتوں سے ملک فتح کرنا چاہتے ہیں ۔

باتوں سے کیا ہوتا ہے ÷ حرکت میں سب برکت ہے (حسرت صدیقی)

خدائے تعالیٰ کافروں اور منافقوں دونوں کے شر سے بچائے ۔ ظاہری اسباب کچھ نہیں ۔ غلامی کا طوق گلے سے اُترنے کی اُمید نہیں ۔ مگر یا اللہ ؂ مسلم بہ حالِ بے کسی بے قوت و بے یار ہے ÷ پر تیرے نامِ پاک پر مرنے کو وہ تیار ہے
اَلْاَمَان اَلْاَمَان مِنَ الْخِذْلَانِ وَالْهَوَان ۔

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۱

وَاِنْ جَنَحُوْا ؛ اور اگر جھکیں ، مائل ہوں ۔ لِلسَّلْمِ ؛ صُلح و آشتی کی طرف ۔ اگر وہ صُلح کرنا چاہیں ۔ فَاجْنَحْ لَهَا ؛ تو تم بھی صُلح کی طرف مائل ہو جاؤ ۔ سَلْم مصدر ہے اس کو مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال کرتے ہیں ۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؛ اور خدا پر توکل کرو ۔ اپنے کاموں کو خدا پر چھوڑو ۔ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؛ کیونکہ وہی ہے سمیع و علیم ۔ وہی تو سب کچھ سنتا ہے ، سب کچھ جانتا ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر وہ صُلح جوئی اختیار کریں تو تم بھی صُلح جوئی اختیار کرو ، خدا پر بھروسہ کرو ۔ وہ تو سب کچھ سنتا ہے جانتا ہے ۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۶۲

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ ؛ اور اگر وہ اِرادہ کریں کہ تم کو دھوکہ دیں ۔ مکر و فریب کریں ۔ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؛ تو اللہ تم کو کافی ہے ۔ اللہ بس باقی ہوس ۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ ؛ وہی تو ہے جس نے تمہاری تائید کی ، تم کو قوت دی ۔ بِنَصْرِهٖ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اپنی فتح و نصرت سے اور مسلمانوں سے ۔

ترجمہ :- اور اگر وہ تم کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں تو اللہ تم کو بَس ہے ۔ اُسی نے تم کو قوت بخشی ، اپنی فتح و نصرت اور مسلمانوں سے ۔

وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؛ اور ان کے دلوں میں اُلفت و محبت ڈالی ۔ لَوْ اَنْفَقْتَ ؛ اگر تم خرچ کرتے ،صَرف کرتے ۔ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؛ وہ سب کچھ جو زمین میں ہے ۔ دنیا بھر کی سب چیزیں ۔ مَآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؛ تو تم ان کے دلوں میں اُلفت پیدا نہ کر سکتے ۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؛ مگر اللہ نے ان کے دلوں میں اُلفت ڈال دی ، ان میں اتفاق پیدا کردیا ۔ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؛ بے شک وہ عزت والا اور حکمت والا ہے ۔

ترجمہ :- اور ان کے دلوں میں اُلفت و محبت ڈالی ۔تم اگر (مسلمانوں کے دلوں میں اتفاق اور اُلفت پیدا کرنا چاہتے اور) دنیا بھر کی ساری چیزیں خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں میں اُلفت پیدا نہ کر سکتے ۔ مگر اللہ ہی نے ان میں اتفاق اور اُلفت پیدا کی ہے ، یقیناً وہ ہے عزت والا حِکمت والا ، (زبردست ، دانا) ۔

ع ۸

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ ؛ اے نبی ۔ حَسْبُكَ اللّٰهُ ؛ اللہ تم کو بس ہے ، کافی ہے ۔ وَمَنِ اتَّبَعَكَ ؛ اور وہ لوگ جو تمہاری اتباع کرتے ہیں ، تمہارے پیرو ہیں ۔ وہ کون ہیں ؟ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمان دار ہیں ۔ مسلمان ہیں ۔

ترجمہ :- اے نبی ! تم کو بس ہے اللہ اور تمہارے پیرو مسلمان ۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ ؛ اے نبی ! حَرِّضْ ؛ ترغیب دو ۔ برانگیختہ کرو ۔ اُکساؤ ۔ اَلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مسلمانوں کو ۔ عَلَى الْقِتَالِ ؛ جنگ پر ۔ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ ؛ اگر تم میں سے بیس (۲۰) صابر ہوں گے ۔ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ؛ دوسو (۲۰۰) پر غالب آجائیں گے ۔ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ ؛ اگر تم میں سے سو (۱۰۰) ہوں گے ۔ يَغْلِبُوْا اَلْفًا ؛ ہزار پر غالب

آ جائیں گے ۔ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ کافروں میں سے ۔ بِاَنَّھُمْ ؛ کیونکہ وہ ۔ قَوْمٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ ؛ ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں ۔ یعنی وہ نشیب و فراز سے واقف نہیں ۔ نہ ان کے دل میں خدا کی محبت ہے نہ اس کا جوش ۔ نہ فنونِ حرب سے ہی پورے واقف ہیں ۔ وہ لڑائی کی نزاکت کو نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- اے پیغمبر ! مسلمانوں کو جنگ پر برانگیختہ کرو ، (ان کو ترغیب دو) اگر تم میں سے بیس (۲۰) صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو (۲۰۰) پر غالب آ جائیں گے اور اگر سو (۱۰۰) ہوں گے تو ہزار کافروں پر غالب آ جائیں گے کیونکہ وہ بے سمجھ ہیں ۔

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ
فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ
وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْۤا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ ؛ اب اللہ نے تمہارے متعلق تخفیف کردی ہے ۔ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؛ اور معلوم کرلیا کہ تم میں ضعف ہے ، کمزوری ہے ۔ ضَعْفٌ (فف) زیادہ کرنا اور ضُعْف (ضَعِیْفی) کمزوری ۔ ناتوانی ۔ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ ؛ اور اگر تم میں سے سو (۱۰۰) صابر ہوں ۔ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ؛ دو سو (۲۰۰) پر غالب ہوں گے ۔ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ ؛ اگر تم میں کے ہزار ہوں ۔ يَّغْلِبُوْا اَلْفَيْنِ ؛ دو ہزار پر غالب آ جائیں گے ۔ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ بحکمِ خدا ۔ بہ قدرتِ خدا ۔ بہ اِرادۂ خدا ۔ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ؛ اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔

ترجمہ :- اب خدا نے تم سے تخفیف کردی ہے ۔ اسے معلوم ہوگیا کہ تم میں ضعف ہے لہذا تم میں کے اگر سو (۱۰۰) صابر ہوں تو دو سو (۲۰۰) پر غالب آ جائیں گے ، اور اگر تم میں کے ہزار ہوں تو دو ہزار پر غالب آ جائیں گے بحکمِ خدا ، (اس کے ارادہ سے ، اس کی قدرت سے) اور جو لوگ صبر کرتے ہیں خدا اُن کے ساتھ رہتا ہے ۔

ناسخ و منسوخ کی تشریح

صاحبو ! بعض حضرات کو شوق دامنگیر ہے کہ قرآن کی آدھی آیتوں کو ناسخ اور آدھی کو منسوخ سمجھیں ۔ چنانچہ اس دوسری آیت سے پہلی آیت کو منسوخ سمجھتے ہیں ۔ حالانکہ دہ (۱۰) گنے اور دو (۲) گنے لوگوں سے لڑنے کا معیار قوت و ضعف پر ہے ۔ قوت کس طرح حاصل ہوتی ہے ؟ ہاتھ پاؤں میں قوت سے ۔ علم و ہنر کی واقفیت سے ، بہترین اسلحہ سے ۔ دِلی جوش اور قوتِ ایمان سے ۔ خدائے تعالیٰ پر صدقِ توکل سے ۔ لہذا فرض کرو کہ ایک شخص کے پاس مشین گن ہے یا ریوالور ہے ،

گلے میں کارتوس کا ہار ہے ۔ اس ایک شخص کو دس آدمیوں کے سامنے سے ہٹنا نہ چاہیئے کیونکہ وہ قوی ہے ۔ زیادہ اور کم سے لڑنے کا معیار قوت ہے ۔

ایک شخص اوپر سے بم پھینک رہا ہے ۔ اس کے مقابل کون کہے گا کہ نہ ہٹو اور تم یہیں ختم ہو جاؤ ۔ کیونکہ وہ بمباری کرنے والا قوی ہے اور یہ بے ساز و سامان ضعیف ۔ اسی کو ہٹ جانا چاہیئے ۔ اور بے فائدہ خود کو نہ ہلاک کرنا چاہیئے ۔

سچ کہنا ! کیا یہ حکم منسوخ ہوگیا ہے کہ دہ (۱۰) گنے لوگوں سے نہ لڑو ۔ جب کوئی بات ، کوئی حکم کسی عِلّت یا وجہ پر مبنی ہوتا ہے تو جہاں جہاں وہ عِلّت پائی جائے گی حکم بھی پایا جائے گا ۔ ابن حزم نے ناسخ و منسوخ میں ایک کتاب لکھی ہے ۔ جس میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن کی آدھی آیتیں ناسخ ہیں اور آدھی منسوخ ہیں ۔ ہمارے پاس کوئی آیت منسوخ نہیں ۔ زمانہ گردش کھا رہا ہے ۔ اس کے ساتھ اس کے احکام بھی بدلتے جا رہے ہیں ۔ مکّی حالت کے جدا احکام ہیں اور مدنی حالت کے جدا ۔ تم کو اپنے حال پر غور کرنا چاہیئے کہ کیا ہم مکّی حالت میں ہیں یا مدنی ۔ جیسی حالت ہوگی ویسا حکم ہوگا ۔

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾

مَاكَانَ لِنَبِيٍّ ؛ نبی کو نہیں چاہیئے ۔ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى ؛ کہ ان کے لئے قیدی ہوں یعنی وہ اپنے دشمنوں کو قید کر لیں ۔ حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ؛ یہاں تک کہ دشمنوں پر خوب سختی کریں ، ان کو مغلوب کر لیں ، زخموں سے چور کر دیں ۔ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ؛ تم دنیا کا مال و اسباب چاہتے ہو ۔ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؛ اور اللہ آخرت چاہتا ہے ۔ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ صاحبِ عزت و حکمت ہے ۔

ترجمہ :- کسی پیغمبر کو دُرست نہیں کہ کافروں کو جب تک ناچار نہ کر دیں ، قیدی نہ بنائیں ۔ تم دنیا کا ساز و سامان چاہتے ہو اور اللہ تو آخرت چاہتا ہے ۔ اللہ عزت و حکمت والا ہے ۔

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ ؛ اگر خدا کا پہلے سے نوشتہ نہ ہوتا ، وحی نہ اُتری ہوتی ۔ لَمَسَّكُمْ ؛ تو تم کو چھو جاتا ۔ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ ؛ اس چیز میں کہ تم نے لیا ۔ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛ بڑا عذاب ۔

ترجمہ :- اگر خدا کا پہلے سے نوشتہ نہ ہوتا تو تم کو چھو جاتا بڑا عذاب جس کو تم نے اپنے کرتوت سے لیا تھا ۔

اس آیت کے معنٰی بیان کرنے میں علماء میں اختلاف ہے ۔

بعض کہتے ہیں کہ اگر تمہاری تقدیر میں معافی لکھی ہوئی نہ ہوتی تو تم قیدیوں سے فدیہ لینے پر مستحقِ عذاب ہوتے ۔

کوئی آیت منسوخ نہیں

بعض کہتے ہیں کہ تمہاری یہ خطاء اجتہادی ہے جو قابلِ معافی سمجھی گئی ہے۔ اگر یہ معافی نامہ نہ ہوتا تو تم قابلِ گرفت تھے۔
بعض کہتے ہیں کہ تم نے اجازتِ عام کی بناء پر فدیہ لیا۔ اگر یہ اجازت عام نہ ہوتی تو تم پر مواخذہ ہوتا۔
واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رائے میں فدیہ لے کر قیدیوں کو چھوڑ دینا مناسب تھا اور حضرت عمرؓ کی رائے تھی کہ ان سب کو مار ڈالنا چاہیئے۔ کیونکہ صدیقِ اکبر کی رائے مبنی بر رحم تھی اس واسطے رسول اللہ ﷺ نے اسی کو اختیار فرمایا گو فاروق اعظمؓ کی رائے کافروں کے استیصال پر مبنی تھی۔ اگر رحم کرنے کا حکم پہلے سے نہ ہوتا تو اس معاملہ میں ضرور گرفت کی جاتی۔

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾ ع۹ ۵

فَكُلُوْا ؛ پھر تم کھاؤ۔ مِمَّا غَنِمْتُمْ ؛ اس مال میں سے کہ تم نے غنیمت میں سے حاصل کیا ہے۔ حَلٰلًا طَيِّبًا ؛ حلال طیب کو۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ بے شک اللہ غفور رحیم ہے۔

ترجمہ :- لوگو! مالِ غنیمت جو حلال طیّب ہے اس کو کھاؤ۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ غفور و رحیم ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷۰﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ؛ اے نبی! قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ ؛ کہو ان لوگوں کو جو تمہارے ہاتھ میں ہیں۔ مِنَ الْاَسْرٰى ؛ قیدیوں میں سے۔ جمع اَسِیر۔ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ ؛ اگر خدا جانے گا۔ فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا ؛ تمہارے دلوں میں بھلائی۔ یعنی تمہارے دلوں میں ایمان آئے گا۔ يُؤْتِكُمْ خَيْرًا ؛ تو تم کو اس سے بہتر دے گا۔ مِمَّآ اُخِذَ مِنْكُمْ ؛ جو تم سے لیا گیا ہے۔ یعنی ادائے فدیہ میں جو تمہاری رقم صَرف ہوئی ہے اُس سے زیادہ دے گا۔ وَيَغْفِرْلَكُمْ ؛ اور تم کو مغفرت بھی فرمائے گا۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اور اللہ غفور و رحیم ہے ہی۔

ترجمہ :- اے پیغمبر تم ان لوگوں سے کہہ دو جو تمہارے ہاتھ میں قید ہیں اگر اللہ تمہارے دلوں میں کچھ بھلائی پائے گا تو تم کو اس سے زیادہ بہتر دے گا جو تم سے لیا گیا ہے۔ اور تمہارے گناہوں کی مغفرت بھی کر دے گا۔ اور اللہ تو غفور و رحیم ہی ہے۔

جنگ بدر میں لئے گئے فدیہ کی مقدار

کہتے ہیں کہ قیدیوں سے فی قیدی (۲۰) بیس اوقیہ فدیہ لیا گیا تھا۔ اوقیہ کے چالیس درہم ہوتے ہیں تو اس طرح فدیہ کی کل مقدار (۸۰۰) درہم ہوئی۔ اور چونکہ ایک درہم تین آنے کا ہوتا ہے اس لئے فدیہ کی جملہ رقم تقریباً (۱۵۰) روپیہ کے مساوی ہوگی۔
حضرت عباسؓ اور ابوالبختری بن ہشام مسلمانوں سے لڑنے کے لئے راضی نہ تھے۔ گو اس وقت یہ مسلمان نہ تھے

اس لئے ان کے ساتھ حضرتؐ نے رعایت کی ۔ اور ان کی (حضرت عباسؓ کی) قید کے بند ڈھیلے کردیے اور ان کی وجہ سے سب کے بند ڈھیلے کردیئے گئے ۔ بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عباسؓ کے کراہنے کی آواز سن کر رسول اللہ ﷺ کی بھی آنکھ نہ جھپکی ۔ لہٰذا حسبِ رائے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے تمام قیدیوں سے فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا ۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ ؛ اور اگر تم سے وہ خیانت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ، دغابازی اور بدعہدی کرنا چاہتے ہیں ۔ فَقَدْخَانُوا اللّٰهَ ؛ تو اللہ سے دغا اور خیانت کرچکے ہیں ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؛ پھر اللہ نے ان پر قابو دیا ۔ ان کو گرفتار کرادیا ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ تو علم وحکمت والا ہے ۔ سب کچھ جانتا ہے اور جو کرتا ہے وہ اچھا کرتا ہے ۔

ترجمہ :- (اے نبی کریم !) اگر تم سے یہ لوگ خیانت اور دغا کریں تو (یہ کوئی نئی بات نہ ہوگی) اس سے پہلے انھوں نے خدا سے دغابازی اور خیانت کی ہے (عہد کرتے ہیں اور توڑ دیتے ہیں) مگر خدا (مسلمانوں کو) ان سب پر غالب کردیتا ہے (اور ان کو گرفتار کردیتا ہے) اور اللہ تو علم وحکمت والا ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ
وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ؕ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۷۲﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جو لوگ ایمان لائے ۔ وَهَاجَرُوْا ؛ اور ہجرت کی ۔ اپنا وطن چھوڑا ۔ بعض مدینہ کو چلے گئے ۔ اور بعض حبش کو ۔ وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؛ اور اپنے مالوں اور جانوں سے اسلام کے لئے کوشش کی ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ یعنی فی سبیل اللہ جان و مال سے دریغ نہیں کیا ۔ اپنا روپیہ صرف کیا ۔ اپنی جانیں لڑادیں ۔ یہ لوگ مہاجر کہلاتے ہیں ۔ یہ مکہ کے رہنے والے تھے ۔ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا ؛ اور جن لوگوں نے مہاجرین کو جگہ دی ، اپنے شہر میں رکھا اور ان کی مدد کی ۔ ان لوگوں کو انصار کہتے ہیں ۔ اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؛ یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں ۔ یعنی مہاجرین ، انصار کے دوست ہیں ، اور انصار مہاجرین کے ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا ؛ اور جو لوگ ایمان تو لائے مگر انھوں نے ہجرت نہ کی ، ترکِ وطن نہ کیا ۔ مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ؛ تو ان کی دوستی

مہاجر اور انصار کون ہیں؟

سے تم کو کچھ حاصل نہیں ۔ ان کی حکومت سے تم کو کوئی فائدہ نہیں ۔ حَتّٰی یُھَاجِرُوْا ؛ یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں ، ترکِ وطن کریں ۔ یعنی ان لوگوں کو مذہبی احکام سے وطن کی محبت زیادہ ہے ۔ یہ اوّل ملکی ہیں پھر مسلمان ہیں ۔ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ ؛ اور اگر وہ تم سے دین کے کاموں میں مدد طلب کریں ۔ فَعَلَیْکُمُ النَّصْرُ ؛ تو تم پر ان کی مدد لازم ہے ، ان کی نصرت واجب ہے کیونکہ ہجرت کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان یک دل و یک زبان ہوجائیں ۔ شرعی احکام اطمینانِ قلب سے جاری کریں ۔ اِلَّا عَلٰی قَوْمٍ ؛ مگر ان لوگوں سے مقابلہ میں مدد نہیں دے سکتے ۔ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھُمْ مِّیْثَاقٌ ؛ کہ ان میں اور تم میں عہد و میثاق ہو ، باہم عہدِ امداد ہو ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ؛ اور اللہ تم جو کچھ کر رہے ہو اس کو دیکھ رہا ہے ، اس کا مشاہدہ فرما رہا ہے ، اس سے خوب باخبر ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور راہِ خدا میں جان و مال سے کوشش کی ، (جہاد کیا ۔ یعنی مہاجرین) اور جن لوگوں نے مہاجرین کو جگہ دی ، ان کی مدد کی (یعنی انصار) یہ لوگ (یعنی مہاجر و انصار) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں ۔ اور جو لوگ ایمان تو لائے مگر ہجرت نہیں کی وہ جب تک ہجرت نہ کریں ان کی دوستی سے کوئی فائدہ نہیں ۔ اور اگر دینی معاملات میں تم سے مدد مانگیں تو (تم ان کی ضرور مدد کرو ۔ ان کی) مدد تم پر واجب ہے ۔ ہاں ان لوگوں سے مقابلہ میں مدد واجب نہیں ہے کہ ان میں اور تم میں عہد و میثاق ہو ۔ اور تم جو کچھ کر رہے ہو اللہ اس کو خوب دیکھ رہا ہے ۔

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَکُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ کَبِیْرٌ ؕ﴿۷۳﴾

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ اور جنھوں نے کفر کیا ۔ جو کافر ہیں ۔ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؛ وہ ایک دوسرے کے یار و مددگار ہیں باطل کی تائید میں ہوشیار ہیں ۔ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ ؛ اگر تم بھی ایسا ہی نہ کریں ۔ ایک دوسرے کی تائید نہ کریں ۔ تَکُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ ؛ تو زمین میں پیدا ہوگا فتنہ ، بدامنی ۔ وَفَسَادٌ کَبِیْرٌ ؛ اور بڑا فساد ۔

ترجمہ :- یہ کافر ایک دوسرے کے یار و مددگار ہیں (اور اے مسلمانو !) اگر تم بھی ایسا نہ کرو (تم بھی ایک دوسرے کی مدد نہ کرو) تو زمین میں بڑا فتنہ و فساد مچے گا ۔

صاحبو ! باطل پرستوں کو دیکھو کہ وہ باہم ایک دوسرے کے کیسے یار و مددگار ہیں ، اور تم ہو کہ نااتفاقی میں گرفتار ہو ۔ ایک مسلمان بھائی پر سختی گزرتی ہے اور تم ہو کہ ٹھنڈے دل سے دیکھتے ہو اور تمہارا خونِ حمیت ذرا بھی جوش نہیں کھاتا ۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجٰھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا

أُولَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴿٧٤﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور جو لوگ ایمان لائے ۔ وَهَاجَرُوْا ؛ اور ہجرت کی ۔ وَجَاهَدُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ اور راہِ خدا میں کوشش کی ۔ جہاد کیا ۔یعنی مہاجرین ۔ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا ؛ اور جن لوگوں نے جگہ دی اور نصرت و مدد کی ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؛ وہی سچے مسلمان ہیں ۔ ایمان دار ہیں ۔ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ؛ ان کے لئے ہے مغفرت اور عزت کی روٹی ۔ اور شریفانہ رزق ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور راہِ خدا میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنھوں نے جگہ دی اور مدد کی (یعنی مہاجرین و انصار) وہی سچے مسلمان ہیں ، ان کے لئے ہے مغفرت اور باعزت رزق (حلال کی روٹی) ۔

وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ مَعَكُمْ فَأُو۟لَٰٓئِكَ مِنكُمْ ۚ وَأُو۟لُوا۟ ٱلْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِى كِتَٰبِ ٱللَّهِ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌۢ ﴿٧٥﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور جو ایمان لائے ۔ مِنْ بَعْدُ ؛ کچھ زمانے کے بعد ۔ وَهَاجَرُوْا ؛ اور ہجرت کی ۔ وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ ؛ اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا ۔ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؛ تو وہ بھی تمہیں میں کے ہیں ۔ ابتداءً گو نہ آئے مگر آخر آ ہی گئے ۔ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ ؛ اور قرابت دار ۔ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ ؛ بعض بعض کے زیادہ حق دار ہیں ۔ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؛ یہ خدا کا حکم ہے ، کتاب اللہ میں ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؛ بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے ، اس کو ہر شئے کا علم ہے ۔

ترجمہ :- اور وہ لوگ جو بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ہوکر جہاد کیا وہ بھی تمہیں میں سے ہیں ۔ اور قرابت دار آپس میں ایک دوسرے کے زیادہ مستحق ہیں ۔ یہ حکم کتاب اللہ میں ہے بے شک اللہ کو ہر شئے کا علم ہے ، (وہ ہر چیز سے خبردار ہے) ۔

صاحبو ! ابتدائی زمانہ میں جب مہاجرین مدینہ میں آئے تو حضرت رسولِ خدا ﷺ نے ایک ایک مہاجر کی ایک ایک انصاری سے مواخات کرادی ۔ یعنی وہ آپس میں ایسے رہتے تھے جیسے بھائی بھائی کے ساتھ ۔ وہ باہم ایک دوسرے کے وارث بھی ہوتے تھے ۔ جب مسلمانوں کی حالت سنبھل گئی اور مہاجرین کو انصار کی چنداں ضرورت نہ رہی اور وہ اس قابل ہوگئے کہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوں تو بجائے مواخات کے توریث کا مسئلہ جاری ہوا ۔ اور ایک قرابت دار دوسرے قرابت دار کا وارث ہونے لگا ۔

صاحبو ! کافر ، کافر سے ہمدردی رکھتا ہے ۔ وہ نہیں چاہتا کہ اس کی دولت سرکار میں داخل ہوجائے ۔ وہ متبنّٰی لیتا ہے اور ایک غیر آدمی کو اپنا وارث بنا لیتا ہے ۔ اور مسلمان ہیں کہ ان کی دولت ، ان کی جاگیریں ، ان کے زمینات داخلِ سرکار

رکوع ١٠ الربع

انصار سے مواخات

ہورہی ہیں ۔ حالانکہ بیٹا ، پوتا ، پڑپوتا اور باپ ، دادا اور باپ کی اولاد ، بھائی ، بھتیجہ اور اس کی اولاد ، دادا کی اولاد اور اولاد کی اولاد سب ایک دوسرے کے وارث ہوسکتے ہیں ۔ وارثوں کے رہتے ہوئے غیر وارث کو ثلث مال کی وصیت کرسکتا ہے ۔ اگر کوئی وارث نہیں ہے تو پورے مال کی وصیت کرسکتا ہے ۔ (اس مسئلہ پر ایک رسالہ موسومہ ''وصیت و وراثت'' اس فقیر نے لکھا ہے) وصیت نہیں کی ہے تو اسلامی فنڈ یعنی بیت المال میں وہ مال جمع ہوگا اور مسلمانوں پر تقسیم ہوگا ۔ غیر مسلموں میں مسلمانوں کا مال جانے کی کیا وجہ ؟

افسوس ! مسلمان سورہے ہیں اور ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی ۔ آخر اس بے حسی کی انتہا بھی ہے ؟

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ

وَهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ توبہ مدنی ہے اس میں ایک سو اُنتیس (۱۲۹) آیتیں اور (۱۶) رکوع ہیں ۔

سورۂ توبہ کی ابتداء میں بسم اللہ نہ ہونے کی وجہ

اس سے پہلے سورۂ انفال میں معاہدوں سے جنگ کرنے کی ممانعت کی گئی تھی ۔ اس سورے یعنی براء ت میں باہمی عہدوں کے ختم کا ذکر ہے ۔ اس سورہ سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ نہیں ہے ۔ اس کی وجہ علماء نے بتائی ہے کہ اس سورے کی ابتداء میں خدائے تعالیٰ کا کفّار سے ناخوش ہونا ظاہر ہورہا ہے ۔ لہذا تسمیہ نہیں لکھا گیا ۔ بعض کا خیال ہے کہ صحابہ کو اس بات میں شک رہا کہ سورۂ توبہ ، سورۂ انفال کا جزو ہے یا مستقل سورہ ہے اور اس کو حضرتؐ کے سامنے صاف نہ کرسکے ۔ بہر حال سورۂ براءۃ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰه تو نہیں ہے ۔

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۗ ①

بَرَآءَةٌ ؛ بے زاری ہے ۔ بے تعلقی ہے ۔ بَری ہونا ہے ۔ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ۔ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ ؛ ان لوگوں سے جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا ۔ عہد و پیمان کیا تھا ۔ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ مشرکین سے ۔

ترجمہ :- جن مشرکوں سے تم نے معاہدہ کیا تھا اب اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان سے بے تعلقی ہے (اب باہم کسی قسم کا معاہدہ باقی نہیں) ۔

فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ②

فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ ؛ پس تم ملک اور زمین میں سیاحت کرو ۔ خوب پھرو ۔ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ ؛ چار مہینے یعنی ذی قعدہ ۔

ذی الحجہ ۔ محرم ۔ رجب ۔ حسب قاعدہ قدیم امن باقی رہے گا ۔ وَاعْلَمُوْا ؛ اور جان لو ۔ اَنَّــكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ؛ کہ تم خدا کو عاجز نہیں کر سکتے ۔ اس کو ہرا نہیں سکتے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِى الْكٰفِرِيْنَ ؛ اور یہ بھی جان لو کہ خدا کافروں کو رُسوا کر کے چھوڑے گا ۔

ترجمہ :- پس (اے مشرکو !) تم زمین میں چار مہینے پھر لیا کرو ۔ اور جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ کافروں کو رُسوا کر کے چھوڑے گا ۔

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ۬ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ﴿۳﴾

وَاَذَانٌ ؛ اور اطلاع ہے ۔ اعلان ہے ۔ الٹی میٹم ہے ۔ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ۔ اِلَى النَّاسِ ؛ لوگوں کی طرف ۔ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ ؛ حجِ اکبر کے دن ۔ اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ کہ اللہ مشرکوں سے بری ہے ، بے تعلق ہے ۔ دست بردار ہے ۔

واضح ہو ، اس اعلان کو حضرت علیؓ کے توسط سے کافروں کو پہنچایا گیا ۔ مگر قافلہ سالار اور حاکم حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے ۔ وہ ہرگز امیرِ حج ہونے سے موقوف نہیں کئے گئے تھے ۔ دشمنانِ صحابہ جو عقل و دین سے محروم ہیں ، قِسم قِسم کی بدگوئیاں کرتے ہیں ۔ وہ ثابت تو کریں کہ اس وقت امیر الحج صدیق اکبرؓ نہ تھے ۔

وَرَسُوْلُهٗ ؛ (ان سے اللہ بھی بری ہے) اور اس کا رسول بھی ۔ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ پھر اگر تم توبہ کرو اور حق پرستی کی طرف رجوع کرو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ ؛ اور اگر تم نے روگردانی کی ۔ اپنی پیٹھ پھیر لی ۔ نہ مانا ۔ فَاعْلَمُوْا ؛ تو تم جان رکھو ۔ اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِى اللّٰهِ ؛ کہ تم اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے ۔ اس کو ہرگز ہرا نہ سکو گے ۔ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور جو لوگ کفر کرتے ہیں ان کو بشارت دو ۔ کافروں کو مبارک باد دو ۔ خوش خبری سُناؤ ۔ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ؛ کس بات کی خوش خبری ؟ عذابِ الیم کی ۔ دردناک تکلیف کی ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگوں کے لئے اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے الٹی میٹم ہے (اعلان ہے ۔ کس دن ؟) حجِ اکبر کے دن ۔ (کس بات کا اعلان ہے ؟) کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بَری ہے (دست بردار ہے) ۔ پھر اگر تم توبہ کرو ، (حق پرستی کی طرف رجوع کرو) تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ اور اگر تم نے روگردانی کی تو خوب جان لو کہ تم خدا کو عاجز نہیں کر سکتے ۔ اور کافروں کو مبارک باد دو کہ ان پر دردناک عذاب آنے والا ہے ۔

اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ

يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۴

اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْ تُمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ (اس بے تعلقی اور عہد باقی نہ رکھنے سے کون مستثنیٰ ہیں ۔ اِس کو فرماتا ہے :-)
مگر وہ مشرکین جن سے تم نے معاہدہ کیا ہے ۔ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْئًا ؛ پھر انھوں نے عہد باقی رکھنے میں کوئی نقصان نہیں کیا ۔
وَلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا ؛ اور تمہارے خلاف میں کسی کی پُشت پناہی نہ کی ، نہ کسی قِسم کی ان کو مدد دی ۔ فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ
عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؛ پھر تم ان کی مدتِ معینہ تک ان کے عہد کو باقی رکھو ۔ اُسے پورا کرو ۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ؛
بے شک اللہ متقیوں کو محبوب رکھتا ہے جو بدعہدی سے بچتے ہیں ، ان کو پسند کرتا ہے ۔

ترجمہ :- مگر وہ مشرکین جن سے تمہارا معاہدہ ہوگیا ہے اور انھوں نے معاہدہ کے باقی رکھنے میں کچھ نقصان نہیں کیا ، اور تمہارے خلاف میں انھوں نے کسی کی پُشت پناہی نہیں کی لہذا تم ان کی مدت تک ان کے عہد کو برقرار رکھو (اس کو پورا کرو) بے شک اللہ متقیوں کو محبوب رکھتا ہے ۔

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ

وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۵

فَاِذَا انْسَلَخَ ؛ پھر جب گزر جائیں ۔ نکل جائیں ۔ سَلَخَ کے معنیٰ ہیں بکرے کا چمڑا اُتار لینا ۔ اِنْسِلَاخ ۔ چمڑا اُتر جانا ۔ اسی سے مَسْلَخ ہے ۔ جہاں بکرے ذبح کئے جاتے ہیں اور ان کا پوست اُتارا جاتا ہے ۔ اَلْاَشْهُرُ الْحُرُمُ ؛ پھر جب وہ مہینے گزر جائیں جن میں جنگ کی ممانعت کی گئی ہے ۔ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ ؛ تو مشرکوں کو مار ڈالو ۔ ان کو قتل کرو ۔ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ؛ ان کو جہاں پاؤ ۔ ایک دوسری جگہ ہے ۔ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ؛ یعنی جس طرح کہ وہ تم کو عام طور سے قتل کرتے ہیں تم بھی ان کو عام طور سے قتل کرو ۔ وَخُذُوْهُمْ ؛ اور ان کو گرفتار کرلو ۔ پکڑلو ۔ وَاحْصُرُوْهُمْ ؛ اور ان کا محاصرہ کرلو ۔ ان کو گھیرلو ۔ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ ؛ اور ان کے لئے بیٹھ رہو ۔ ان کی تاک میں رہو ۔ كُلَّ مَرْصَدٍ ؛ ہر گھات کی جگہ ، ہر چوکی میں ۔ فَاِنْ تَابُوْا ؛ پھر اگر وہ توبہ کریں اور اپنے گزشتہ مظالم سے رجوع کریں ۔ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز پڑھیں ۔ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ دیں ۔ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؛ تو ان کا راستہ چھوڑ دو ۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ بے شک اللہ غفور رحیم ہے ۔

ترجمہ :- پھر جب حُرمت (اور ممانعت) کے مہینے نکل جائیں تو ان مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کر ڈالو، ان کو گرفتار کرلو، ان کا محاصرہ کرو اور ان کی تاک میں چوکیوں میں (اور گھاتوں میں) رہو۔ پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ بے شک اللہ غفور و رحیم ہے۔

واضح ہو کہ فتحِ مکّہ کے (ہجرت کے آٹھویں) سال جب ہم عہد کافروں کے معاہدات ختم ہوگئے اور وہ لڑائی اور فساد سے باز نہ آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال حاجیوں کا قافلہ سالار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کیا۔ اور بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے ناقہ پر سوار کر کے بھیجا کہ وہاں مجمعِ عام میں یہ آیتیں لوگوں کو سنائیں کہ آئندہ ہم سے کسی مشرک کا عہد باقی نہیں رہا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے احکامِ حج کی تعلیم کی، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ١٠/ تاریخ کو جمرۃ العقبہ کے پاس کھڑے ہوکر لوگوں کو تیس چالیس یا تیرہ آیتیں سُنا دیں کہ سالِ آئندہ خانہ کعبہ میں کوئی مشرک نہ آئے، نہ کوئی برہنہ ہوکر طواف کرے جیسا کہ ان کا دستور تھا۔ کافروں نے کہا یا علی! تم اپنے بھائی سے کہہ دو کہ ہم نے خود ہمارے عہد کو پھینک دیا۔ اب ہمارا تمہارا فیصلہ تلوار اور تیر پر ہے۔

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝٦ ع ١/٧

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور اگر مشرکوں میں سے کوئی ایک۔ اِسْتَجَارَکَ ؛ تم سے پناہ مانگے۔ فَاَجِرْهُ ؛ تو تم اس کو پناہ دو۔ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ؛ تاکہ کلام اللہ کو سُن سکے۔ ثُمَّ اَبْلِغْهُ ؛ پھر اس کو پہنچا دو۔ مَاْمَنَهٗ ؛ اس کے امن کی جگہ۔ ذٰلِکَ ؛ یہ سب اس لئے ہو رہا ہے۔ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ؛ کہ وہ ایسے لوگ ہیں جن کو علم نہیں، کیونکہ وہ ایک نادان قوم ہے۔

ترجمہ :- اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو تم اس کو پناہ دو تاکہ وہ کلام اللہ کو سُن سکے۔ پھر اس کو اس کے امن کے مقام میں پہنچا دو۔ یہ اس لئے کہ وہ بے علم قوم ہے۔

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝٧

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ ؛ مشرکوں کا کیوں کر عہد ہو سکتا ہے؟ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول کے پاس۔ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ ؛ مگر ان کا جن سے تم نے عہد کیا ہے۔ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛ مسجدِ حرام کے پاس۔

فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ ؛ جب تک کہ وہ تمہارے لئے عہد پر قائم رہیں ۔ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؛ تم بھی ان کے لئے عہد پر قائم رہو ۔
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ؛ بے شک اللہ متقی پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک مشرکوں کا عہد کیوں کر رہے گا ، مگر ان لوگوں کا جن سے تم نے مسجد حرام کے پاس عہد کیا ہے ۔ پھر جب تک وہ تمہارے لئے عہد پر قائم رہیں تم بھی ان کے لئے عہد پر قائم رہو ۔ بے شک (متقی اللہ کے محبوب ہیں) پرہیزگاروں کو خدا پسند کرتا ہے ۔

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۚ ⑧

كَيْفَ ؛ یہ عہد کیوں کر رہ سکتا ہے ؟ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ ؛ حالانکہ وہ اگر تم پر غالب آ جائیں ۔ اُنھیں موقع ملے ۔ تم پر قابو پا جائیں ۔ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ ؛ تو تمہارے متعلق کوئی لحاظ نہ کریں ۔ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؛ نہ قرابت کا نہ عہد کا ۔ يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ؛ وہ تم کو اپنے منھ سے تو خوش کرتے ہیں ، راضی کرنا چاہتے ہیں ۔ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ؛ اور اُن کے دل ہیں کہ نہیں مانتے ۔ اِبا اور انکار کرتے ہیں ۔ وَاَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ؛ اور اُن میں کے اکثر فاسق ہیں ، بدچلن ہیں ، بدروش ہیں ۔

ترجمہ :- بھلا ان لوگوں سے کیوں کر عہد باقی رہ سکے گا ، حالانکہ یہ لوگ اگر تم پر غالب آ جائیں تو تمہارے متعلق نہ قرابت کا لحاظ رکھیں نہ عہد کا ۔ یہ تم کو راضی رکھنے کے لئے باتیں بناتے ہیں مگر ان کا دل ہے کہ نہیں مانتا ۔ ان میں سے اکثر فاسق ہی ہیں ۔

اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ⑨

اِشْتَرَوْا ؛ ان لوگوں نے خریدا ۔ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ بعوض اللہ کی آیتوں کے ۔ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؛ تھوڑی سی قیمت ۔ فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؛ پھر انھوں نے راہِ خدا سے دوسروں کو بھی روکا ۔ انھوں نے اللہ کے راستہ سے روگردانی کی ۔ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ بے شک بہت بُرا ہے جو کچھ یہ کر رہے ہیں ۔

ترجمہ :- خدا کی آیتوں کو بیچ کر انھوں نے (کیا خریدا ؟) نہایت کم قیمت چیز خریدی ۔ ان لوگوں نے دوسروں کو بھی راہِ خدا سے پھیرا ۔ ان کے اعمال کیا بُرے ہیں ۔

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ⑩

لَا یَرْقُبُوْنَ ؛ نہیں لحاظ رکھتے ۔ نہیں خیال کرتے ۔ فِیْ مُؤْمِنٍ ؛ کسی ایمان دار کے متعلق ۔ اِلًّا وَّلَاذِمَّۃً ؛ قرابت کا نہ عہد کا ۔ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ؛ یہی ہیں حد سے گزرے ہوئے ، تعدّی کرنے والے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ کسی ایمان دار کے متعلق نہ قرابت کا لحاظ رکھتے ہیں ، نہ عہد و پیمان کا ۔ یہی لوگ ہیں حد سے تجاوز کیئے ہوئے ۔

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ ؕ وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾

فَاِنْ تَابُوْا ؛ پھر اگر وہ توبہ کرلیں ۔ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ؛ اور نماز کو قائم رکھیں ۔ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ ؛ اور زکوٰۃ ادا کریں ۔ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ ؛ تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں ۔ وَنُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ ؛ اور ہم آیتوں اور نشانیوں کو تفصیل وار بیان کرتے ہیں ، کھول کھول کر بتاتے ہیں ۔ مگر کن کے لئے ۔ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں ۔ اس قوم کے لئے جو کچھ سمجھ بوجھ رکھتی ہے ۔

ترجمہ :- پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم اپنی آیتوں کو علم رکھنے والوں کے لئے کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ۔

وَاِنْ نَّکَثُوْٓا اَیْمَانَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَھْدِھِمْ وَطَعَنُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ ۙ اِنَّھُمْ لَآ اَیْمَانَ لَھُمْ لَعَلَّھُمْ یَنْتَھُوْنَ ﴿۱۲﴾

وَاِنْ نَّکَثُوْا ؛ اور اگر وہ توڑ دیں ۔ خلاف کریں ۔ اَیْمَانَھُمْ ؛ اپنی قسموں کو ۔ مِنْ بَعْدِ عَھْدِھِمْ ؛ ان کے عہد کے بعد بھی ۔ وَطَعَنُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ ؛ اور تمہارے دین پر طعن و تشنیع کریں ، برا بھلا کہیں ۔ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ ؛ تو ان پیشوایانِ کفر سے جنگ کرو ، اُن سے مقاتلہ کرو ۔ اِنَّھُمْ لَآ اَیْمَانَ لَھُمْ ؛ اُن کے پاس قسمیں کوئی چیز نہیں ۔ یہ جھوٹی قسمیں کھانے سے نہیں ڈرتے ، نہ اس کی کچھ پرواہ کرتے ہیں ۔ لَعَلَّھُمْ یَنْتَھُوْنَ ؛ شاید کہ وہ باز آجائیں ۔ بدعہدی نہ کریں ۔ جھوٹی قسمیں نہ کھائیں ۔

ترجمہ :- اور اگر یہ عہد کر کے خلافِ قسم کریں اور تمہارے دین میں طعن تشنیع کریں تو ان پیشوایانِ کفر سے جنگ کرو (ان سے مقاتلہ میں کوتاہی نہ کرو) ان کے پاس قسموں کی کوئی وقعت نہیں ۔ (قسم ان کے پاس کوئی چیز نہیں) شاید کہ وہ (اپنے کیئے سے) باز آجائیں ۔

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ ؛ کیا تم جنگ وقتال نہیں کرتے ۔ کیا تم ان لوگوں سے نہیں لڑنا چاہتے ۔ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ ؛ ایسے لوگوں سے جنھوں نے خلافِ قسم کیا ، بدعہدی کی ۔ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ ؛ اور ارادہ کیا ، تدبیریں کیں ۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اخراج کی ، ان کو نکالنے کی ۔ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؛ اور انہوں نے جنگ میں پہل کی ۔ ابتدائی چھیڑ چھاڑ انھوں نے کی ۔ اَتَخْشَوْنَهُمْ ؛ کیا تم ان سے ڈرتے ہو، گھبراتے ہو ۔ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ ؛ خدا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈریں ۔ ڈرنا تو خدا سے چاہیئے ۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اگر تم مسلمان ہو ۔ اگر تم ایمان رکھتے ۔

ترجمہ :- کیا تم ان لوگوں سے لڑنا نہیں چاہتے جنھوں نے قول قسم کا خلاف کیا ، پیغمبر کو وطن سے نکالنا چاہا لڑائی کی ابتدائی چھیڑ چھاڑ انھوں نے کی ۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو ۔ حالانکہ اللہ سب سے زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈریں (سب سے زیادہ ڈرنے کے قابل تو خدا ہی ہے) اگر تمہارے دل میں کچھ ایمان ہے ۔

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۴﴾

قَاتِلُوْهُمْ ؛ تم ان سے قتال کرو ، جنگ کرو ، لڑو ۔ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ ؛ خدا ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب کرے گا ، سزا دے گا ۔ وَيُخْزِهِمْ ؛ اور ان کو رسوا کرے گا ، ذلیل وخوار کرے گا ۔ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان پر تم کو فتح ونصرت دے گا ، تم کو غالب کرے گا ۔ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اور ایمان دار لوگوں کے سینے کی گرمی اور غصّہ کو دُور کرے گا ۔ اُن کے دل ٹھنڈے کرے گا ۔

ترجمہ :- ان لوگوں سے لڑو ۔ اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو سزا دے گا ، ان کو رسوا کرے گا ، تم کو ان پر فتح ونصرت بخشے گا ، اور ایمان داروں کے سینوں کی سوزش کو ٹھنڈا کردے گا ۔

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؛ اور مسلمانوں کے دلوں کے غصّہ کو دفع کردے گا ۔ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؛ اور

اللہ جس کو چاہتا ہے اس کی توبہ بھی قبول کرتا ہے ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ بڑا علیم و حکیم ہے ۔ جو کرتا ہے علم و حکمت سے کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور (خدائے تعالیٰ) ان کے (یعنی مسلمانوں کے) دلوں کے غصّہ کو دفع کرے گا ۔ اور خدا جس کو چاہتا ہے توبہ بھی نصیب کرتا ہے ۔ اور اللہ علم و حکمت والا ہے ۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا
ع ۲ ۸ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا ؛ کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم یوں ہی چھوڑ دیے جاؤ گے ۔ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ ؛ اور ابھی تک معلوم نہیں ہوا اللہ کو ، یعنی اس کے خلیفہ محمدؐ رسول اللہ کو ۔ عامۃ الناس کو ۔ دنیا جہاں کو ۔ اَلَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ ؛ کہ کون ہیں وہ جنھوں نے تم میں سے جہاد کیا ۔ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا ؛ اور انھوں نے اختیار نہیں کیا ، بنا نہیں لیا ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو چھوڑ کر ۔ وَلِيْجَةً ؛ لوگوں میں گھسنے والا ۔ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ اور اللہ خبردار ہے اُن اعمال سے کہ تم کرتے ہو ، وہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے ۔

ترجمہ :- کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم یوں ہی چھوڑ دیے جاؤ گے اور ابھی تو معلوم ہی نہیں ہوا اللہ کو (یعنی اس کے خلیفہ محمدؐ رسول اللہ کو اور عامۃ الناس کو) کہ تم میں سے کس نے جہاد کیا ۔ اور کس نے خدا اور اس کے رسول اور مسلمانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا دوست بنا نہیں لیا ۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس کو خدا خوب جانتا ہے ۔

واضح ہو کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم عربوں کی عادت کے مطابق حج کے ارادے سے اشھــــــرِ حرام میں مسجدِ حرام کو چلے ۔ کافروں نے خلافِ قاعدہ حضرتؐ کو حج کرنے سے روکا ۔ بڑے حیص بیص کے بعد صُلح ٹھیری ۔ اور دس سال کے لئے معاہدہ نامہ لکھا گیا اور کافروں نے وعدہ کیا کہ آئندہ سال حج سے روکا نہ جائے گا ۔ قریش کے دو حصّے ہوگئے تھے ۔ ایک حصّہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم عہد تھا اور دوسرا کافروں کا ۔ قریش کے کافروں نے ہمیشہ بدعہدیاں کیں ، خلافِ قسم کام کئے ۔ حضرتؐ کے حلیفوں پر یعنی ہم عہدوں پر کفارِ قریش اور ان کے ہم عہدوں نے ظلم وستم کیا ، ان کو مارا ۔ اس لئے مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ تم ان بدعہدوں سے جنگ کرو ۔ لہذا حسبِ الحکم مکہ شریف پر چڑھائی کی گئی ، اور مکہ فتح ہوگیا ۔

صاحبو ! ذرا ان آیتوں پر غور کرو ۔ ان سے صاف ظاہر ہے کہ کفّار ، مدینہ کے منافقوں سے ساز باز کرتے تھے ۔ یہودیوں سے تعلقات پیدا کرتے تھے ۔ یہ بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ ابتدائی چھیڑ چھاڑ مسلمانوں نے نہیں کی ، بلکہ کافروں نے کی ۔

مظالم کی کچھ انتہا بھی ہے ''ہر کہ تنگ آمد بہ جنگ آمد'' لڑائی جھگڑے کا فیصلہ تلوار کرتی ہے۔ مظلوم مسلمانوں کو اللہ نے فتح و نصرت سے ممتاز فرمایا۔

ان آیتوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانی کے، اخلاصِ بندگی کے دعوے تو بہت لوگ کرتے ہیں مگر ان کا ثبوت جہاد سے ہوتا ہے، جہاد معیار ہے سچ جھوٹ کا۔ مخلص غیر مخلص کا۔ نفاق اور اخلاص کا۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم یوں ہی نہ چھوڑے جاؤ گے۔ مجاہد غیر مجاہد میں فرق کیا جائے گا۔ جہاد ہی کے ذریعہ سے سچے مسلمان اور جھوٹے دعوے کرنے والوں میں امتیاز پیدا ہوگا۔

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَنْ يَعْمُرُوا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِينَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۚ أُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُونَ ﴿۱۷﴾

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ ؛ مشرکوں کو کوئی حق نہیں، ان کا کام نہیں۔ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ ؛ کہ تعمیر کریں اللہ کی مسجدوں کی۔ اُن کو آباد کریں۔ شٰهِدِيْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؛ حالانکہ وہ اپنے کفر کا اقرار بھی کرتے ہیں۔ وہ شہادت دیتے ہیں اپنے آپ پر کفر کی۔ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؛ یہی لوگ ہیں جن کے اعمال حبط ہوگئے۔ اکارت گئے، ضائع گئے۔ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ؛ اور دوزخ ہی میں یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔

ترجمہ :- ان مشرکوں کو کیا حق ہے کہ اللہ کی مسجدوں کی تعمیر کریں (انھیں آباد کریں) جب کہ وہ اپنے کفر کا اقرار بھی کرتے ہیں۔ ان کے سارے اعمال اکارت ہیں۔ یہی لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔

واضح ہو کہ مسجد کی آبادی ایک ظاہری ہوتی ہے کہ ٹوٹی پھوٹی مسجد کو بنا دیا، داغ دوزی کرادی۔ اور ایک حقیقی آبادکاری ہے۔ وہ توحید اور یادِ خدا سے ہے۔ دل بھی تو خانۂ خدا ہے۔ اس کی آبادی کی فکر نہیں۔ خدا کی یاد کہاں ہے؟ دل میں کفر بھرا ہوا ہے۔ بہر حال مسجد کی اصل غرض خدا کا ذکر اور اس کی یاد ہے۔ عدمِ یقین، عدمِ توحید اور جہلِ دائمی کا نتیجہ عذابِ دائمی ہے۔ ایمان نہیں تو امان نہیں۔ باغی جو بھلائی کرے بے کار، اکارت ہے۔

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ ۖ فَعَسٰٓى أُولٰٓئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿۱۸﴾

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ ؛ مسجدوں کو تو وہی شخص آباد کرتا ہے۔ ان کی حقیقی تعمیر کرتا ہے۔ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ؛ جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور روزِ قیامت پر، کیونکہ وہ زمانہ جزا و سزا ہے۔ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ ؛ اور وہ نماز پڑھتا ہے۔ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے۔ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ ؛ اور اللہ کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتا۔ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ ؛

توقع ہے کہ یہ لوگ۔ اُمید ہے کہ یہ لوگ۔ شاید ممکن ہے کہ یہ۔ اَنْ یَّکُوْنُوْا ؛ کہ ہوں۔ مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ؛ ہدایت یافتوں سے۔ راہِ مستقیم پر چلنے والے۔

ترجمہ :- اللہ کی مسجدیں تو وہی شخص تعمیر (اور آباد) کرتا ہے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ نماز پڑھتا اور زکوٰۃ دیتا ہو اور خدا کے سوائے کسی سے نہ ڈرتا ہو۔ ایسے لوگوں سے اُمید ہے کہ راہِ راست پر آ جائیں۔ (ہدایت سے ان کو بھی کچھ حصّہ ملے)۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٩﴾

اَجَعَلْتُمْ ؛ کیا تم نے برابر سمجھا ہے، برابر کیا ہے۔ سِقَایَۃَ الْحَآجِّ ؛ حاجیوں کو پانی پلانا۔ حَجَّ کا اسم فاعل اَلْحَآجّ ہے۔ جیم مشدّد میں سے آخری ''جیم'' کو ''یا'' سے بدلا حاجی ہوا۔ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛ اور مسجدِ حرام کی تعمیر کرنا، آباد کرنا۔ کَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ ؛ اس شخص کے جیسا اور اس کے برابر ہے جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور روزِ قیامت پر۔ وَجَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ اور اس نے راہِ خدا میں جہاد کیا۔ اس طرح کی کوشش کی۔ لَا یَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ تو دونوں اللہ کے پاس برابر نہیں۔ کدھر ظاہری آبادکاری، کدھر باطنی آبادکاری۔ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ؛ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

ترجمہ :- کیا تم حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجدِ حرام کو آباد رکھنے کو (اور اس کے ٹوٹے پھوٹے کی تعمیر اور ترمیم کرنے کو) اس شخص کے برابر سمجھتے ہو جو اللہ پر ایمان لائے، اور روزِ قیامت پر بھی، اور راہِ خدا میں جہاد کرے؟ یہ دونوں خدا کے پاس برابر نہیں۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں فرماتا۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٠﴾

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ جو لوگ ایمان لائے۔ وَهَاجَرُوْا ؛ اور ہجرت کی۔ وطن چھوڑا۔ وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ اور فی سبیل اللہ جہاد کیا۔ اور راہِ خدا میں کوششیں کیں۔ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؛ اپنے مالوں سے اور جانوں سے۔ نہ مال دینے میں کوتاہی کی، نہ جان دینے میں۔ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؛ وہ عند اللہ عالی مرتبہ ہیں۔ خدا کے پاس اُن کے بڑے درجے ہیں۔ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ؛ یہی لوگ ہیں کامیاب، فائز المرام، مَن کی مُرادیں پانے والے۔

تیسیر الرحمٰن

ترجمہ :- جو لوگ ایمان لائے ، ہجرت کی اور راہِ خدا میں جان و مال سے کوشش کی اُن کے اللہ کے پاس بڑے مرتبے ہیں (بڑے درجے ہیں) اور یہی ہیں دلی مُراد پانے والے ۔

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿۲۱﴾

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾

يُـبَشِّرُهُمْ ؛ اُن کو بشارت دیتا ہے ۔ اُن کو خوش خبری سُناتا ہے ۔ رَبُّهُمْ ؛ اُن کا پروردگار ۔ ان کا رب ۔ کس بات کی خوش خبری ؟ بِـرَحْـمَةٍ مِّـنْـهُ وَ رِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ ؛ اُس کی رحمت کی ، رضا مندی کی ، جنتوں کی ۔ یعنی ان کو یہ سب چیزیں ملیں گی ۔ لَهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ؛ ان کے لئے جنت میں دائم و قائم یعنی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں ۔ خٰـلِدِيْنَ فِيْـهَـآ اَبَدًا ؛ اور یہ لوگ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ۔ اِنَّ الـلّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ عِنْدَهٗ ؛ اس کے پاس ۔ اَجْـرٌ عَظِيْمٌ ؛ اجرِ عظیم ہے ، بڑا ثواب ہے ۔

ترجمہ :- ان کا پروردگار ان کو اپنی رحمت اور رضا مندی اور جنتوں کی خوش خبری دیتا ہے ، (مژدہ اور بشارت عطا کرتا ہے) ان لوگوں کے لئے جنت میں لازوال نعمتیں ہیں ۔ یہ لوگ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ۔ اللہ کے پاس ان کے لئے اجرِ عظیم ہے (بڑا ثواب ہے) ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ

عَلَى الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

يٰـٓاَ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ۔ لَا تَـتَّخِذُوْا ؛ نہ بنالو ۔ اٰبَـآءَ كُمْ وَاِخْوَانَكُمْ ؛ اپنے باپ دادا اور بھائیوں کو ۔ اَوْلِيَــآءَ ؛ دوست ۔ اِنِ اسْـتَحَبُّوا الْكُفْرَ ؛ اگر وہ کفر سے محبت رکھیں ، اس کو ترجیح دیں ۔ عَـلَى الْاِيْمَانِ ؛ ایمان پر ۔ وَمَنْ يَّتَـوَلَّهُـمْ مِـنْكُمْ ؛ اور اگر کوئی تم میں سے ان کو دوست بنالے گا ۔ فَـاُولٰٓئِكَ هُـمُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ تو یہی لوگ ظالم ہیں ۔ اندھیرے میں پڑے ہیں ۔ خود کو تباہ کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- لوگو ! جو ایمان لائے ہو اپنے باپ دادا اور بھائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ ، اگر وہ ایمان سے بڑھ کر کفر سے محبت رکھیں (اور اس کو ترجیح دیں) اور جو ایسوں کے دوست بنے تم میں سے ، تو یہی لوگ ظالم ہیں (تو وہی اپنے آپ پر بڑا ہی ظلم کرنے والے ہیں) ۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ
وَ اَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ
٣ ع ٩ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ ع

قُلْ اِنْ كَانَ ؛ تم کہہ دو اگر ہوں ۔ اٰبَآءُ كُمْ ؛ تمہارے باپ دادا ۔ وَاَبْنَآءُ كُمْ ؛ اور تمہارے بیٹے ۔ وَاِخْوَانُكُمْ ؛ اور تمہارے بھائی ۔ وَاَزْوَاجُكُمْ ؛ اور تمہاری بیویاں ۔ وَعَشِيْرَتُكُمْ ؛ اور تمہارے قرابت کے لوگ ، وہ لوگ جن کے ساتھ تم زندگی بسر کرتے ہو ، جن کے ساتھ تم عیش و عشرت سے گزارتے ہو ، تمہارے معاشرے والے ۔ وَاَمْوَالٌ ؛ اور مال ۔ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا ؛ جو تم کماتے ہو ۔ وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا ؛ اور تجارت جس کے نقصان کا تم کو خوف ہے جس کی کساد بازاری سے ڈرتے ہو ۔ وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَا ؛ اور مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو ۔ اور تمہارے مسکن جن سے تم راضی ہو ۔ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ ؛ تمہارے پاس زیادہ محبوب ہیں ۔ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول سے ۔ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ ؛ اور فی سبیل اللہ جہاد سے ۔ اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے ۔ فَتَرَبَّصُوْا ؛ تو تم منتظر رہو ۔ تم دیکھتے رہو ۔ حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؛ یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے اور عذاب نازل کرے ۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ؛ اور اللہ نافرمانوں اور فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم کہہ دو : اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے قرابت دار اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے نقصان کا تم کو خوف ہے (اور بیوپار جس کے مندا پڑنے کا تم کو ڈر لگا ہے) اور گھر جن کو تم پسند کرتے ہو ، اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہارے پاس زیادہ محبوب اور عزیز ہیں تو تم منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ تم پر اپنا عذاب لائے ۔ اور اللہ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں کرتا ۔

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ
فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّ ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ج

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ ؛ بے شک اللہ نے تمہیں فتح و نصرت دی ۔ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ ؛ بہت سے مقامات میں ۔ مَوَاطِنُ جمع ۔ مَوْطِنٌ واحد ۔ اقامت گاہ ۔ یہاں میدانِ جنگ مراد ہیں ۔ وَیَوْمَ حُنَیْنٍ ؛ اور حنین کے دن ۔ حنین مکہ اور طائف کے درمیان وادی ہے ۔ مکہ سے صرف تین میل کے فاصلہ پر ہے ۔ یہاں کافروں کے بہت سے تیر انداز ایک گھاٹی پر جمع ہوئے تھے ۔ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ ؛ جب تم کو اچھی معلوم ہوئی تمہاری کثرت ۔ اِعْجَابٌ ۔ تعجب میں ڈالنا ۔ پسند آنا ۔ عُجْب ۔ خود کو اچھا سمجھنا ۔ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَیْئًا ؛ تمہاری یہ کثرت تمہارے کچھ کام نہ آئی ۔ وَضَاقَتْ عَلَیْكُمُ الْاَرْضُ ؛ اور زمین تم پر تنگ ہوگئی تھی ۔ خلاصی اور نجات کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی ۔ بِمَا رَحُبَتْ ؛ باوجودیکہ زمین کشادہ ہی تھی ۔ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ ؛ پھر تم پھر گئے دشمنوں کو پیٹھ دیتے ہوئے ۔

ترجمہ :- یقیناً اللہ نے بہت سے مقامات پر تم کو فتح و نصرت عطا فرمائی اور بروزِ حنین تم کو تمہاری کثرت پر ناز تھا مگر وہ کچھ کام نہ آئی ۔ زمین تم پر تنگ و تار ہوگئی تھی باوجودیکہ بہت کشادہ تھی ۔ پھر تم دشمنوں کو پیٹھ دکھاتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے ۔

جنگِ حنین کا واقعہ

واضح ہو کہ جنگِ حُنین میں مسلمان بارہ ہزار تھے اور کفار چار ہزار ۔ مسلمانوں کو اپنی کثرت پر بڑا ناز تھا ، اور اپنی شجاعت پر اعتماد ۔ ابھی ابھی مکہ فتح کر کے آئے تھے ۔ چار ہزار کافروں نے جو بڑے تیر انداز تھے ، تیروں کی بارش کردی ۔ ناگہاں تیر باری کا حملہ ہوا تو مسلمانوں کے پیر اُکھڑ گئے ۔ اس معرکہ میں رسولِ خدا ﷺ گھوڑے پر سوار تھے ۔ حضرت عباسؓ گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے تھے اور آپؐ فرما رہے تھے ۔

اَنَا النَّبِیُّ لَاكَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

" میں سچا پیغمبر ہوں ، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں " ۔ میرا مذہب سچا میرا خاندان اعلیٰ ۔ پھر میں کیونکر بھاگ سکتا ہوں ۔ حضرتؐ آگے بڑھے چلے جارہے تھے ۔ حضرتؐ نے آواز دی ۔ آپؐ کی آواز پر مسلمان ایسے دوڑے جیسے اونٹنی کا بچہ اپنی ماں کی آواز پر ۔ اللہ نے مسلمانوں کے دل میں تسکین اور استقلال اُتارا اور انھوں نے جم کر ایسا ہلّہ کیا کہ دشمن یا تو مارے گئے یا قید ہوگئے ۔ تھوڑے بھاگ نکلے بھی ۔ بہر حال فتح و نصرت خدا کے ہاتھ میں ہے ، جس کو چاہا غالب کردیا اور جس کو چاہا مغلوب ۔ خدا پر اعتماد کرو اور اپنی فوج اور ساز و سامان پر ناز نہ کرو ۔ مگر یہ بھی یاد رکھو کہ خدا کے احکام کی اتباع کرو ۔ وہ حکم دیتا ہے تم دشمنوں سے لڑنے کے لئے ساز و سامان تیار کرو ۔ حسب الحکم سامان ضرور تیار کرو ۔ مگر حسب الحکم ہی اللہ پر توکل کرو ۔

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَعَذَّبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٢٦﴾

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ ؛ پھر اللہ نے اطمینان اور تسکین اُتاری ۔ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ اپنے رسول پر اور

مومنوں پر۔ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا ؛ اور ایسے لشکر اُتارے۔ لَمْ تَرَوْهَا ؛ جن کو تم دیکھتے نہ تھے۔ وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافروں کو عذاب اور سخت شکست میں مبتلا کیا۔ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ؛ اور یہی ہے کافروں کی جزا۔

ترجمہ :- پھر اللہ نے اپنے رسول اور ایمان داروں پر تسکین اور اطمینان اُتارا۔ اور ان کی تائید میں ایسے لشکر اُتارے جن کو تم نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اور کافروں کو (سخت شکست دی اور) مبتلائے عذاب کیا۔ کافروں کو ایسی ہی سزا ہوتی ہے۔

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٧﴾

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ ؛ پھر اللہ اُس پر رحمت کے ساتھ رجوع کرتا ہے۔ اُس پر التفات فرماتا ہے۔ توبہ قبول کرتا ہے۔ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ؛ اس کے بعد۔ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس پر چاہتا ہے۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اور اللہ تو غفور رحیم ہے ہی۔ مغفرت اور رحمت والا ہے ہی۔

ترجمہ :- پھر خدا جس کو چاہتا ہے اس کے بعد بھی توبہ قبول کرتا ہے (رحمت کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتا ہے) اور اللہ تو غفور رحیم ہے ہی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖۤ اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٨﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان دارو! اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ ؛ یہ مشرک لوگ نجس ہیں۔ ناپاک ہیں۔ بعض حضرات کے خیال میں ان کی نجاست اعتقادی ہے۔ لہذا ان کا چھوا ہوا ناپاک نہیں ہوتا۔ اور بعض لوگوں کے پاس وہ سُور کی طرح نجس العین ہیں، ان کا چھوا ہوا ناپاک ہے۔ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ؛ لہذا وہ مسجدِ حرام کے قریب نہ آئیں۔ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ؛ بعد اس سال کے۔ فَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً ؛ اگر تم کو تنگ دستی کا خوف ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ لوگ نہ آئیں گے تو ہماری آمدنی کم ہوجائے گی۔ فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ ؛ تو اللہ تم کو غنی کردے گا۔ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اپنے فضل سے۔ اِنْ شَآءَ ؛ اگر وہ چاہے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ بے شک اللہ علم و حکمت والا ہے۔

ترجمہ :- اے ایمان والو! یہ مُشرک (پلید ہیں) نجس ہیں، لہذا اس سال کے بعد ان کو مسجدِ حرام کے قریب نہ آنا چاہیئے۔ اگر تم کو تنگ دستی کا خوف ہو تو اللہ اپنے فضل و کرم سے اگر چاہے تو تم کو غنی کردے گا۔ اللہ علم و حکمت والا ہے۔

واضح ہو کہ نَجِسْ بکسر جیم ایسی ناپاک چیز جو دوسروں کو بھی ناپاک کردے، نَجَسْ بفتحِ جیم ایسی ناپاک چیز جو دوسروں کو نجس نہ کرے۔

اہلِ سُنت والجماعت کے پاس کافر نجس بفتح جیم ہے، اور اہلِ تشیُّع کے پاس مشرک اور کافر نجِس بکسر جیم ہیں۔ لہذا ان کی چھوئی ہوئی چیز ناپاک ہے۔ اہلِ سُنت و الجماعت کے متعلق اہلِ تشیُّع کا خیال ہے کہ جب تک یہ دنیا میں ہیں مسلمان ہیں۔ ان کی چھوئی ہوئی چیز پاک ہے۔ ان کے کافر اور نجس ہونے کے احکام بزمانۂ رجعت اور اس کے بعد جاری ہوں گے۔ اور وہ آخرت میں کافر سمجھے جائیں گے۔

یہ چھوت چھات کا مسئلہ جو ہندوؤں میں جاری ہے، ایک سیاسی ہے۔ وہ مسلمانوں سے ایک قسم کا بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ اگر مسلمان بھی مذہبی راہ سے نہیں بلکہ سیاسی راہ سے غیر مذہب والوں سے، جو ہم سے پرہیز کریں، ہم بھی پرہیز کریں تو بالکل دُرست ہوگا۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ وہ گاؤ ماتا کا موتر پیتے اور اس میں آلودہ رہنے سے پرہیز نہیں کرتے۔

صاحبو! ان کے تعصب کی کچھ انتہا بھی ہے، ان کے رسوئی اور کھانے کے پاس سے کتا گزرے تو کچھ پروا کی بات نہیں۔ مسلمان کا سایہ تک ان کے کھانے پر نہ پڑے۔ یہ جب پانی لے جا رہے ہوں تو مسلمان کا دامن تک ان کو نہ لگے۔ یہی لوگ جب لندن اور یورپ کو جاتے ہیں تو پھر نہ چھوت ہے نہ چھات ہے، بد سے بدتر جانوروں کا گوشت کھانا بھی معمولی بات ہے۔ پھر جب ہندوستان میں واپس آئیں تو پھر وہی قدیم تعصبات کا ساتھ ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہر جیسے کو ویسا۔ جو ہم سے احتراز کرے ہم کو بھی چاہیئے کہ اس سے احتراز کریں۔ مگر افسوس! مسلمانوں کو نہ کچھ عزت ہے نہ حمیت ہے۔ وہ جو برا سلوک ہم سے کریں، سب جائز ہے۔ ہم اگر جواب دینا چاہیں تو وہ ناجائز۔ مسلمانوں کو اپنے کنویں سے پانی تک لینے نہیں دیتے۔ جب تک تم میں کچھ قوت ہے تو تھوڑی بہت رواداری بھی ہے۔ جہاں مسلمان ضعف کی حالت میں ہیں دیکھ لو ان سے کیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ مسلمان ہیں، یہ بدھ مذہب والے نہیں کہ تم ان کو فنا کردو۔ مسلمانوں کو کوئی فنا نہیں کرسکتا۔ چنگیز خان کی قوم نے ایک کروڑ مسلمانوں کو تہِ تیغ کردیا تھا، کیا ہوا؟ اسی کا پوتا مسلمان ہوگیا، اور حامیِ دین و ایمان بن گیا۔

بہر حال اسلام لاثانی مذہب ہے، لافانی مذہب ہے۔

ان آیتوں سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مسجدِ حرام میں داخل ہونے کی مشرکوں کو اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اور بعض حضرات کے نزدیک کسی مشرک کو کسی مسجد میں بھی داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے۔

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ

مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتٰبَ

ع ۵ ۱۰

حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ ع

قَاتِلُوْا ؛ تم جنگ کرو ۔ اَلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ ان لوگوں سے جو ایمان نہیں رکھتے ۔ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ نہ اللہ پر اور نہ روزِ قیامت پر ۔ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ ؛ اور حرام نہیں سمجھتے ۔ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ؛ جس کو خدا اور اُس کے رسول نے حرام کیا ۔ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ ؛ اور حق مذہب کو اختیار نہیں کرتے ۔ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ اہلِ کتاب میں سے ۔ اَلَّذِيْنَ کا بیان ہے ۔ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ ؛ یہاں تک کہ وہ جزیہ دیں ۔ جزائے حقِ حفاظت و انتظام ادا کریں ۔ وار فند دیا کریں ۔ عَنْ يَّدٍ ؛ اپنے ہاتھ سے ۔

یہ ہم نے پہلے درس القرآن میں کہیں بیان کیا ہے کہ جو لوگ مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شریک نہیں ہوتے وہ بطورِ حقِ حفاظت کے ایک قِسم کا ٹیکس ادا کرتے تھے جس کو جزیہ کہتے ہیں ۔ اگر غیر مسلم رعایا کی حفاظت ممکن نہ ہو تو جزیہ واپس کر دیتے تھے ۔ جیسا کہ حضرت ابو عبیدہ ابن الجراحؓ نے کیا ۔ مصر میں اس وقت جو مسلمان شریکِ جنگ نہیں ہوتے مثلاً تُجار ، زمیندار وغیرہ وہ وار فنڈ یا جزیہ دیتے ہیں ۔ اس وقت حیدر آباد میں کیا ہو رہا ہے ۔ ؟ جو برسرِ جنگ نہیں ہیں ، وہ ان لوگوں کو وار فنڈ یا جزیہ ادا کرتے ہیں جو برسرِ جنگ ہیں ۔ ☆

وَهُمْ صٰغِرُوْنَ ؛ اور وہ محکوم ہیں ، کمزور ہیں ۔ نا قابلِ جنگ ہیں ، ایک حد تک ذلیل ہیں ۔

ترجمہ :- (مسلمانو !) تم اُن لوگوں سے مقاتلہ کرو ، (جنگ کرو) جو نہ خدا پر ایمان لاتے ہیں نہ روزِ قیامت پر اور خدا اور رسول نے جس چیز کو حرام کیا ہے اس کو حرام نہیں سمجھتے ، (جس چیز سے روکا ہے نہیں رُکتے) ۔ اور سچے دین کے قائل نہیں نہ اس کے پابند ہیں (یہ لوگ کون ہیں ؟ یہ اہلِ کتاب ہیں) خدا نے ان کو کتاب دی تھی ۔ ان لوگوں سے جنگ کرتے رہو ، یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے سرکاری ٹیکس ادا کریں ، اور اپنی محکومیت اور عاجزی کے قائل ہو جائیں ۔

صاحبو ! جزیہ کو بعض سپید پوست اقوام نے ایک ہوّا بنا دیا ہے ۔ کیا وار فنڈ کے نام سے لینا جائز ہے اور جزیہ کے نام سے لینا جائز نہیں ۔ یہ جزیہ کچھ مسلمانوں کی ایجاد نہیں ۔ قرنہا قرن سے یہ طریقہ جاری ہے ۔ کچھ مسلمانوں سے خاص نہیں ۔ اس وقت بھی ہنود ، مسلمان سب سے وار فنڈ یا جزیہ لیا جا رہا ہے ، اور کوئی چون و چرا نہیں کرتا اور نہ جزیہ لینے کو مذہبی تعصب پر محمول کرتا ہے ۔ قدرت خدا کی ، اسلام کے جن جن مسائل پر اعتراض کیا جاتا تھا ، خدائے تعالیٰ نے انھیں پر عمل کرنے پر مجبور کیا ہے ۔ آزادیِ نسوان ، جزیہ ، تعداد ازدواج ، طلاق ، سب کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے ۔ صبح کا نکلا شام کو گھر واپس آئے تو غنیمت ہے ۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ

☆ دوسری جنگِ عظیم میں انگریز ''وار فنڈ'' ہندوستانیوں سے وصول کرتے تھے ۔ یہاں تک کہ حیدر آباد جیسی دیسی ریاست کی رعایا سے بھی لیتے تھے ۔ طالبِ علم اور کم مواجب ملازمینِ سرکار بھی نہ بخشے جاتے تھے ۔ (حسرت اکیڈیمی)

بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ ؛ اور یہودی کہتے ہیں ، اور یہودیوں نے کہا ۔ عُزَيْرُ ِابْنُ اللّٰهِ ؛ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں ۔ عزیرؑ بڑے جلیل القدر پیغمبر گزرے ہیں ۔ وَقَالَتِ النَّصٰرٰى ؛ اور نصرانیوں نے کہا ۔ کرسٹانوں نے کہا ۔ اَلْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؛ مسیح ، اللہ کے بیٹے ہیں ، یعنی حضرت عیسٰیؑ جن کو اللہ نے برکت عطا کی تھی ۔ مسیح کے اصلی معنٰی ممسوح یعنی جس پر برکت کا ہاتھ پھیرا گیا ہو ۔ (اَلْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ ؛ جس کی ایک آنکھ صاف ہو یعنی کانا ۔ دَجَّال ۔ مکار ۔) ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ؛ یہ ان کی نری منھ کی باتیں ہیں ۔ بے اصل اور بے تکے اقوال ہیں ۔ يُضَاهِـُٔوْنَ ؛ مشابہ ہیں ۔ ملتے جلتے ہیں ۔ پیروی اور نقل کرتے ہیں ۔ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کافروں کی باتوں کو ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے یعنی جس طرح بُت پرست فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں مانتے تھے ، یہ خدا کے بیٹے مانتے ہیں ۔ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؛ اللہ ان کو قتل کرے ۔ ان پر خدا کی مار ۔ خدا انھیں غارت کرے ۔ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ؛ کہاں سے اُلٹے پھرے جاتے ہیں ۔ کیسی جھوٹی باتیں بناتے ہیں ۔

ترجمہ :- یہود نے کہا عزیر ، اللہ کے بیٹے ہیں اور نصرانیوں نے کہا کہ (عیسٰی) مسیح ، اللہ کے بیٹے ہیں ۔ یہ سب نری منھ کی باتیں ہیں (بالکل بے اصل ہیں) ان کی باتیں بھی ان سے پہلے بُت پرستوں کی باتوں سے ملتی جلتی ہیں ۔ ان پر خدا کی مار ۔ یہ کیا بے تکی ہانکتے ہیں (ان کی دروغ گوئی کی کچھ انتہا بھی ہے ؟)

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾

اِتَّخَذُوْا ؛ بنالیا ۔ اَحْبَارَهُمْ ؛ جمع حَبْرٌ ؛ عالم ۔ وَرُهْبَانَهُمْ ؛ اور اپنے خدا ترسوں کو ۔ مشائخوں کو ۔ تارک الدنیا فقیروں کو ۔ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اپنے رب ، خدا کو چھوڑ کر ۔ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ؛ اور مسیح ابن مریم کو ۔ یعنی ایک عورت کے بچے کو جو اس کے پیٹ میں پلا ہو ، خدا سمجھتے ہیں ۔ جنابِ مریمؑ نے جناب عیسٰیؑ کو پالا ۔ تو ان میں ایک قسم کی ربوبیت کی شان ہے اور جنابِ مسیحؑ میں مربوب کی ۔ جو آدمی جتنا بڑا ہوگا اتنی ہی اس سے عبدیت ظاہر ہوگی ۔ وَمَآ اُمِرُوْا ؛ اور ان کو حکم نہیں دیا گیا تھا ۔ اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا ؛ مگر یہ کہ بندگی کریں ایک خدا ، ایک معبود کی ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوا کوئی اللہ نہیں ، کوئی معبود نہیں ۔ برحق معبود صرف خدا ہے ۔ سُبْحٰنَهٗ ؛ وہ پاک ہے ۔ اس کی اصل يُسَبِّحُهٗ سُبْحَانًا ہے ۔ یعنی اس کی پاکیزگی بیان کی جاتی ہے ۔ يُسَبِّحُ فعل محذوف کر دیا گیا ۔ اور مصدر کو مفعول کی طرف مضاف کر دیا گیا ۔ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؛ اُن چیزوں سے کہ وہ شرک کرتے ہیں ۔ اللہ اُن کی مشرکانہ باتوں سے پاک ہے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں نے اپنے احبار اور رہبان کو (یعنی علماء اور فقراء کو) اور مسیح ابنِ مریم کو، خدا کو چھوڑ کر
اپنا رب بنالیا ہے ۔ حالانکہ ان کو صرف ایک خدا کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا ۔ اس کے سوا کوئی
معبود نہیں ۔ وہ اُن کی اِن مشرکانہ باتوں سے پاک ہے ۔

يُرِيدُونَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾

يُـرِيْدُوْنَ ؛ ارادہ کرتے ہیں ۔ چاہتے ہیں ۔ اَنْ يُّـطْفِئُوْا ؛ کہ بجھا ڈالیں ۔ نُـوْرَ اللّٰهِ ؛ خدا کے نور کو ۔ یعنی اسلام کو ۔
بِاَفْوَاهِهِمْ ؛ اپنے منہ سے ۔ یعنی باتوں سے اسلام کو اڑا دینا چاہتے ہیں ۔ وَيَـاْبَى اللّٰهُ ؛ اور اللہ انکار کرتا ہے، منظور نہیں کرتا ۔
اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ ؛ مگر یہ کہ اپنے نور کو پورا کرے، تمام کرے ۔ وَلَـوْ كَـرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ؛ اگرچیکہ کافر کراہت کرتے ہیں ۔
منکرین نہیں مانتے نہ مانیں ۔

ترجمہ :- (دشمنانِ اسلام) چاہتے ہیں کہ اپنے منھ کی ہوا سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور خدا منظور نہیں کرتا
مگر یہ کہ اپنے نور کو تمام کرے (کامل کرے) (منکرین برا مانتے ہیں، مانیں) کافر کراہت کرتے ہیں، کریں ۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾

هُوَ الَّذِيْ ؛ وہی تو ہے جس نے ۔ اَرْسَلَ رَسُوْلَـهٗ ؛ اپنے رسول کو بھیجا ۔ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ ؛ ہدایت اور دینِ حق
دے کر ۔ لِيُظْهِـرَهٗ ؛ تا کہ دینِ حق کو غالب کردے ۔ ظاہر کردے ۔ عَـلَـى الـدِّيْـنِ كُـلِّـهٖ ؛ تمام دینوں پر ۔ وَلَـوْ كَـرِهَ
الْمُشْرِكُوْنَ ؛ مشرکین کراہت کریں، برا مانیں تو مانیں ۔

ترجمہ :- وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق (یعنی اسلام) کو دے کر بھیجا، تا کہ اس کو
(یعنی اسلام کو) تمام دینوں پر غالب کردے ۔ مشرکین چڑھتے ہیں تو چڑھا کریں (برا مانتے ہیں تو برا
مانیں، کراہت کرتے ہیں تو ہزار بار کریں) ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ

بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾

يٰٓـاَ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ؛ اے ایمان والو ! اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ ؛ بے شک بہت سے احبار یعنی علماء اور رُهْبَان یعنی مشائخ ۔ رُهْبَان ، رَاهِب کی جمع ہے ۔ بمعنی خدا ترس ۔ رَهْبَانیت کے معنی ہیں تارک الدنیا ہونا ۔ لَيَاْكُلُوْنَ ؛ البتہ کھا جاتے ہیں ۔ اَمْوَالَ النَّاسِ ؛ لوگوں کے مالوں کو ۔ بِالْبَاطِلِ ؛ جھوٹ اور غلط باتوں سے ۔ بری تدبیروں سے ۔

آج کل علماء اور مشائخوں کا اثر باقی نہیں رہا تو اُن کی جگہ لیڈروں نے لے لی ۔ وہی چندے ہیں ، وہی مال جمع کرنے کی تدبیریں ہیں ۔ بیوہ کو امداد دو ، یعنی اُن کی بیوی کو ۔ یتیموں کی مدد کرو یعنی اُن کے بچوں کی دستگیری کرو ۔ غرض کہ آج کل باطل کی گرم بازاری ہے ۔ جھوٹ میں بڑی قوت ہے ۔ سب کچھ ہوسکتا ہے ، بشرطیکہ دیانت داری اور شرم و حیا سے دست بردار ہوجائیں ۔ وَيَصُدُّوْنَ ؛ اور روکتے ہیں ۔ مانع ہوتے ہیں ، اعتراض کرتے ہیں ۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ وَالَّذِيْنَ ؛ اور جو لوگ ۔ يَكْنِزُوْنَ ؛ جمع کرتے ہیں ۔ كَنْزٌ ؛ خزانہ ۔ اَلذَّهَبَ ؛ سونے کو ۔ وَالْفِضَّةَ ؛ اور چاندی کو ۔

مال اور سونے چاندی کے متعلق عرب کا ایک شاعر کہتا ہے ؎

رَاَيْتُ النَّاسَ قَدْ مَالُوْا اِلٰى مَنْ عِنْدَهٗ مَالُ

میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جس کے پاس مال ہے اس کی طرف مائل ہوتے ہیں

وَمَنْ لَّا عِنْدَهٗ مَالٌ فَعَنْهُ النَّاسُ قَدْ مَالُوْا

اور جس کے پاس مال نہ ہو تو لوگ اس سے اعراض کرتے ہیں

رَاَيْتُ النَّاسَ قَدْ ذَهَبُوْا اِلٰى مِنْ عِنْدَهٗ ذَهَبُ

میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ جاتے ہیں اس شخص کی طرف جس کے پاس سونا ہے

وَمَنْ لَا عِنْدَهٗ ذَهَبٌ فَعَنْهُ النَّاسُ قَدْ ذَهَبُوْا

اور جس کے پاس سونا نہیں ہے تو اس کے پاس سے چلے جاتے ہیں

رَاَيْتُ النَّاسَ مُنْفَضَّة اِلٰى مَنْ عِنْدَهٗ فِضَّة

اور میں نے دیکھا کہ لوگ دوڑتے ہیں اس شخص کی طرف جس کے پاس چاندی ہے

وَمَنْ لَّا عِنْدَهٗ فِضَّة فَعَنْهُ النَّاسُ مُنْفَضَّة

اور جس کے پاس چاندی نہیں ہے تو اس کے پاس سے بھاگ جاتے ہیں

وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا ؛ اور اس کو خرچ نہیں کرتے ہیں ۔ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ فَبَشِّرْهُمْ ؛ پس اُن کو مبارکباد دو ۔ بشارت دو ۔ خوش خبری پہنچاؤ ۔ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ؛ دردناک عذاب سے ، سزا سے ۔

ترجمہ :- (اے مسلمانو !) اے ایمان دارو ! بہت سے احبار اور راہب (یعنی علماء و مشائخ) لوگوں کا مال ناحق طور سے کھا جاتے ہیں ، اور لوگوں کو راہِ خدا سے روکتے ہیں ۔ اور جو لوگ سونے چاندی سے خزانے بھرتے ہیں ، اور راہِ خدا میں اس کو صَرف نہیں کرتے ، ان کو المناک عذاب کی مبارکبادی دو ۔

يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ۭ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا ؛ یاد رکھو، خیال کرو اُس دن کا جب وہ مال گرم کئے جائیں گے ۔ سونا چاندی تپائے جائیں گے ۔ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؛ جہنّم کی آگ میں ۔ فَتُكْوٰى بِهَا ؛ پھر اس سونے چاندی سے داغ دیا جائے گا ۔ جِبَاهُهُمْ ؛ ان کی پیشانیاں ۔ ان کی پیشانیوں کو داغ دیا جائے گا ۔ وَجُنُوْبُهُمْ ؛ اور اُن کی پسلیوں کو ۔ وَظُهُوْرُهُمْ ؛ اور ان کی پیٹھوں کو ۔ یہ اس لئے کہ جب غرباء مانگتے ہیں تو آدمی ناخوش ہوکر پیشانی میں بَل ڈال لیتا ہے ۔ پھر مُڑتا ہے ۔ پھر بالکل پیٹھ پلٹا دیتا ہے ۔ اُنھیں کہا جائے گا ۔ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ ؛ یہی ہے وہ جس کو تم نے جمع کیا تھا ۔ گاڑ گاڑ کر رکھا تھا ۔ لِاَنْفُسِكُمْ ؛ اپنے لئے ۔ فَذُوْقُوْا ؛ پس اب مزہ چکھو ۔ مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ؛ اس مال کا جس کو تم نے جمع کیا تھا ، گاڑ گاڑ کر رکھا تھا ۔

ترجمہ :- جس دن اُس کو (سونے چاندی کو) جہنّم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان کی پیشانیوں کو ، ان کی پسلیوں اور ان کی پیٹھوں کو داغ دیں گے ۔ (اور ان سے کہا جائے گا کہ) یہی ہے وہ مال جس کو تم نے اپنے لئے (اُٹھا رکھا تھا) جمع کیا تھا (گاڑ گاڑ کر رکھا تھا) ۔ اب اپنے جمع کئے ہوئے مال کا مزہ چکھو ۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ۙ

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ ؛ بے شک شمار ، گنتی مہینوں کی ۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے پاس ۔ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا ؛ بارہ مہینے ۔ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ ؛ کتابِ الٰہی میں ۔ نوشتۂ قدرت میں ۔ اللہ کے دفتر میں ۔ آج سے کل سے نہیں بلکہ ہمیشہ سے ہے ۔ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ جس دن سے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو بنایا اور مخلوق کیا ۔ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؛ ان میں سے چار مہینے قابلِ احترام ہیں ۔ مستحقِ ادب ہیں ۔ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ؛ یہ قائم رہنے والا دین ہے ۔ یہ سیدھا راستہ ہے ۔ یہ مضبوط طریقہ ہے ۔

ترجمہ :- جس دن سے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو مخلوق کیا اسی دن سے دفترِ الٰہی میں (نوشتۂ قدرت میں) مہینوں کی گنتی بارہ (۱۲) ہے جن میں سے چار لائقِ احترام ہیں ۔ یہ ایک مضبوط طریقہ ہے ۔

پس یہ چار واجب الاحترام مہینے یہی ہیں ہمیشہ سے ۔ رجبؔ ۔ ذیؔ قعدہ ۔ ذیؔ الحج ۔ محرمؔ ۔ اس زمانہ میں عرب لوگ آپس میں جنگ نہیں کرتے تھے کیونکہ یہ ان کے کسب اور کمانے کا زمانہ تھا ۔ اب تو عام طور سے اسلامی تعلیم کی وجہ سے بارہ مہینے امن ہے یا امن ہونا چاہیئے مگر افسوس پہلے زمانہ کے غیر مسلم سال میں چار مہینے تو لین دین کرتے اور امن چین سے بیٹھتے ، اس زمانہ میں غیر مسلم بلکہ مسلم بھی اس قدر خون ریزی اور بمباری کر رہے ہیں کہ کسی قطعہ زمین میں چین نہیں ۔ تعمیری کام سے بالکل اعراض ہے تخریب کے سب درپے ہیں ۔ اس وقت پیشہ وروں کو تاجروں کو اور سب لوگوں کو جو کچھ مل رہا ہے وہ قتل کرنے اور ہلاک کرنے کے ضمن میں مل رہا ہے ۔ جو بدترین زمانہ ہم دیکھ رہے ہیں کسی اور نے نہ دیکھا ہوگا ۔ جہاد جو امن برقرار رکھنے کے لئے کیا جاتا تھا اور بعض نادان اس کو ناجائز سمجھتے تھے اب وہی لوگ لاکھوں اور کروڑوں کو قتل کر رہے ہیں ۔ اللہ اس جہاں کو امن و امان نصیب کرے ۔

فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

فَـلَا تَـظْـلِـمُـوْا ؛ پس ظلم نہ کرو ۔ بے راہی اختیار نہ کرو ۔ اپنا نقصان نہ کرو ۔ فِيْـهِـنَّ ؛ ان باجبروت مہینوں میں ۔ اَنْـفُـسَـكُـمْ ؛ اپنے نفسوں پر جب کفّار باحُرمت مہینوں کا خیال نہیں رکھتے تو تم کو ان مہینوں کا خیال رکھ کر نقصان اُٹھانے کی کیا ضرورت ہے ۔ وَقَاتِلُوْا الْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور ان مشرکوں سے جنگ کرو ۔ کافروں سے لڑو ۔ كَـآفَّـةً ؛ عام طور سے ۔ كَمَا يُقَـاتِلُوْنَكُمْ ؛ جس طرح وہ تم سے جنگ کرتے ہیں ۔ كَـآفَّـةً ؛ سب ، سب مل کر ، عام طور سے ۔ یعنی جس طرح وہ تم سے بلالحاظ باحرمت مہینوں کے جنگ کرتے ہیں تو تم بھی ان سے لڑو ۔ وَاعْـلَـمُـوْا ؛ اور جان لو ۔ اس کا یقین رکھو ۔ یہ بات واضح رہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ ۔ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ؛ متقیوں کے ساتھ ہے اس کی تائید تمہارے ہمراہ ہے ۔ پرہیزگاروں کے دل میں خدا کا خیال رہتا ہے تو خدا کی تائید بھی ان کے ساتھ رہتی ہے ۔

ترجمہ :- پس تم ان (مہینوں) میں اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو ۔ (یعنی حق پر لڑو ، ناحق پر نہ لڑو) اور جس طرح وہ تم سب سے لڑتے ہیں تم بھی ان سب مشرکین سے لڑو ۔ اور خوب جان لو اللہ متقیوں کے ساتھ ہے (اس کی تائید ہمراہ ہے) ۔

صاحبو ! ذرا ان باتوں پر توجہ کرو کہ عام طور سے مشرکین جنگ کرتے تھے یا مسلمان ۔ جب تمام مسلمانوں سے بلاکسی لحاظ کے مشرکوں نے جنگ کی تو مسلمانوں کو بھی اسی طرح جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ۔ مسلمانوں نے خواہ مخواہ کی لڑائی جھگڑا اختیار

نہیں کیا ۔ امن برقرار رکھنا ظالموں کو سزا دینا ان سے لڑنا ہر مذہب ہر قوم میں جائز ہے ۔ ظالم کو سزا نہ دینا اپنے نفس پر ظلم کرنا ہے ۔ جہاں ظلم برا ہے وہاں انظلام بھی برا ہے (یعنی ظلم پر راضی ہونا) ۔ بے عزت جینے سے عزت کے ساتھ مرنا بہتر ہے ۔

إِنَّمَا النَّسِيٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا
وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِّيُوَاطِـُٔوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ
زُيِّنَ لَهُمْ سُوٓءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٣٧﴾ ٥٤٨

اِنَّمَا النَّسِیٓءُ ؛ تاخیر کرنا ، ہٹا دینا ۔ کافروں کی عادت تھی ، جب چاہتے حرام یعنی باحرمت مہینہ کو آگے پیچھے کر دیتے ۔ لڑنا دل میں ہوتا تو کہہ دیتے کہ ہم نے محرم کو صفر کے بعد کر دیا ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ ؛ یہ آگے پیچھے کر دینا کفر میں اور زیادتی ہے ۔ یہ تازہ بدعت ہے ۔ مہینے خدا کے پیدا کئے ہوئے ہیں ۔ ہمیشہ سے ہر مہینہ اپنی جگہ پر رہا ، یہ کیا شرارت ہے کہ آگے کے مہینے کو پیچھے کر دیں اور پیچھے کے مہینے کو آگے کر دیں ۔ یُضَلُّ بِہٖ ؛ اس سے گمراہ کئے جاتے ہیں ۔ اس سے وہی لوگ بہک جاتے ہیں ، بے راہی اختیار کرتے ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ جو کافر ہیں ، جن کے دل میں کفر بھرا ہے ، ہر بات کو نہیں مانتے ، وہ کیا کرتے ہیں ۔ یُحِلُّوْنَہٗ عَامًا ؛ ایک سال اس مہینہ کو حلال سمجھتے ہیں ، یعنی جنگ کرنے کو جائز سمجھتے ہیں ۔ وَیُحَرِّمُوْنَہٗ عَامًا ؛ اور اُسی مہینہ کو دوسرے سال حرام سمجھتے ہیں ۔ یہ ایسا کیوں کرتے ہیں ۔ لِیُوَاطِئُوْا ؛ تا کہ موافق بنائیں ۔ گنتی پوری کریں ۔ عِدَّۃَ مَاحَرَّمَ اللّٰہُ ؛ گنتی کو ان مہینوں کی جن کو خدا نے حرام کیا ۔ فَیُحِلُّوْا ؛ پھر وہ حلال سمجھیں ۔ مَاحَرَّمَ اللّٰہُ ؛ اُس کو جسے خدا نے حرام کیا ۔ زُیِّنَ لَھُمْ ؛ زینت دی گئی ان کے لئے بھلا کر کے دکھائی دیتے ہیں ۔ سُوْٓءُ اَعْمَالِھِمْ ؛ ان کی بدکاریاں ۔ ان کی قباحتیں ۔ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِیْ ؛ اللہ ہدایت نہیں کرتا ۔ رہنمائی نہیں فرماتا ۔ راستہ پر نہیں لگاتا ۔ اَلْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ؛ قومِ کفّار کو ۔

ترجمہ :- (مہینے کو) ہٹا دینا تو کفر (اور بے ایمانی) میں اور زیادتی ہے (تازہ بدعت ہے) جس سے کفّار بہکتے ہیں (بے راہ ہو جاتے ہیں ۔ وہ کیا کرتے ہیں) وہ ایک مہینہ کو ایک سال حلال اور ایک سال حرام سمجھتے ہیں (یہ ایسا کیوں کرتے ہیں ؟ ۔ وہ اس لئے کرتے ہیں) کہ اللہ کے حرام کئے ہوئے مہینوں کی گنتی برابر ہو ۔ پھر اللہ کے حرام کئے ہوئے مہینوں کو حلال بھی بنا سکیں (یہ سب کیا ہے؟) ان کی بداعمالی ان کو اچھی دکھائی دیتی ہے ۔ اور اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں کرتا ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ

أَرَضِيتُم بِالْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٣٨﴾

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو۔ اے لوگو جو ایمان لائے۔ مَـالَكُمْ ؛ تمہیں کیا ہوگیا ہے۔ تم کو کیا چیز عارض ہوئی۔ اِذَا قِيْلَ لَكُمْ ؛ جب تمہیں کہا جاتا ہے۔ اِنْفِرُوْا ؛ نکلو۔ گھروں سے نکلو۔ جنگ کے لئے چلو۔ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں۔ جہاد کے لئے۔ اِثَّـاقَلْتُمْ ؛ تو تم بوجھل ہوجاتے ہو۔ تم پر جنگ ایک بارِگراں ہے کہ بڑھ جاتا ہے۔ جہاد تم پر بہت ثقیل ہے۔ اِلَى الْاَرْضِ ؛ زمین کی طرف۔ بوجھ کے مارے زمین پر لیٹے جاتے ہو۔ اَرَضِيْتُمْ ؛ کیا تم راضی ہوگئے ہو۔ کیا تم پسند کرتے ہو۔ بِـالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ دنیا کی زندگی کو۔ مِنَ الْاٰخِرَةِ ؛ آخرت کے بدلے۔ آخرت کو چھوڑ کر۔ کیا تم دنیا لے کر آخرت سے دست بردار ہونے کو تیار ہو۔ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ پھر نہیں ہے دنیا کی زندگی کا سامان۔ مِنَ الْاٰخِرَةِ ؛ آخرت کے مقابلہ میں۔ اِلَّا قَلِيْلٌ ؛ مگر کم۔ قلیل۔ کیا دنیا کا ساز و سامان؟ آخرت کے مقابل اس کی کیا حقیقت ہے؟ آخرت ابدی زندگی ہے۔ دنیا چند روزہ ہے۔

ترجمہ:- مسلمانو! ایمان دارو، تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ جب تم کو کہا جاتا ہے،'' راہِ خدا میں جہاد کرنے کے لئے نکلو'' تو وہ تم پر گراں گزرتا ہے۔ اِس بار سے تم زمین پر لیٹے جاتے ہو۔ کیا آخرت چھوڑ کر تم دنیا لینے پر آمادہ ہوگئے ہو۔ دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔

إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾

اِلَّا تَنْفِرُوْا ؛ اگر تم جہاد کے لئے گھر سے باہر نہ نکلو۔ يُعَذِّبْكُمْ ؛ تو تم کو اللہ عذاب کرے گا۔ عَذَابًا اَلِيْمًا ؛ المناک، دردناک عذاب۔ وَيَسْتَبْدِلْ ؛ اور بدل دے گا۔ قَـوْمًـا غَيْـرَكُمْ ؛ ایک قوم کو تمہارے سوا، اور لوگوں کو۔ یعنی پیغمبر کی تائید کے لئے اور لوگوں کو روانہ کر دے گا۔ وَلَا تَضُـرُّوْهُ شَيْـئًـا ؛ اور تم خدا کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے نہ اس کے رسول کا نقصان کر سکتے ہو۔ وَاللّٰـهُ عَـلٰـى كُلِّ شَـىْءٍ قَـدِيْرٌ ؛ اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے، جو چاہا کر سکتا ہے۔ تمہارے عوض جاں نثارانِ پیغمبر کو بھیج سکتا ہے، اور تم کو عذابِ سخت میں مبتلا کر سکتا ہے۔

ترجمہ:- اگر تم جہاد کرنے کے لئے نہ نکلو تو خدا تم کو الم ناک عذاب دے گا اور تمہارے بدلے اور لوگوں کو بھیجے گا۔ تم اس کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکو گے اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ

إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۚ
فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ
وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٠﴾

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ ؛ اگرتم ان کی (یعنی رسول اللہ ﷺ کی) نصرت اور مدد نہ کرو۔ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ ؛ تو (کیا ہوگا) خود اللہ نے اُن کی نصرت اور مدد کی ہے۔ اِذْ اَخْرَجَهُ ؛ جب کہ اُن کو کافروں نے نکال دیا تھا۔ گھر سے باہر کردیا تھا۔ بے وطن کردیا تھا۔ دیس سے نکال دیا تھا۔ (کن لوگوں نے) اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ ان لوگوں نے جنھوں نے کفر کیا تھا۔ کفّار۔ حق پوش، منکرین۔ ثَانِیَ اثْنَیْنِ ؛ حال ہے نَصَرَهُ سے۔ دو میں کے دوسرے کو۔ یعنی ایک ابوبکر صدیقؓ اور ایک رسول اللہ ﷺ۔ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ ؛ جب کہ وہ دونوں غار میں تھے۔ صدیق اکبرؓ کے لئے غار کی یہ معیت ایک امتیازی فضیلت ہے۔ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ ؛ اس وقت وہ یعنی رسول اللہ ﷺ اپنے صاحب، دوست اور رفیق یعنی صدیقِ اکبرؓ کو فرما رہے تھے۔ لَاتَحْزَنْ ؛ کچھ غم نہ کرو۔ حزن و ملال نہ کرو۔ (حضرت ابوبکر صدیق کس کے لئے غم کر رہے تھے۔ رسولِ خدا ﷺ کی یہ تکلیف ان سے دیکھی نہیں جاسکتی تھی۔ اپنے نفس کے لئے کچھ فکر نہیں کر رہے تھے) سرورِ عالم صدیقِ اکبرؓ سے فرما رہے تھے اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ؛ بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ ''دشمن اگر قوی است نگہباں قوی تراست''

اللہ ہے ترا تو کچھ نہیں ڈر کرسکتی ہے کیا ترا خدائی (حسرت صدیقی)

اس کے بعد جنگِ تبوک کے وقت جب کہ بہت سے منافقوں نے تائید ہی میں کوتاہی کی تھی، حضرتؐ کی نصرت سے روگرداں ہوگئے تھے۔ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ پھر اللہ نے اُتاری۔ سَکِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ ؛ اپنی تسکین کو اُن پر۔ پھر اُن کو سکونِ خاطر نصیب ہوا۔ وَاَیَّدَهٗ ؛ اور ان کی تائید کی، مدد دی۔ بِجُنُوْدٍ ؛ لشکروں سے۔ جمع جُنْدٌ۔ لشکر، فوج۔ لَمْ تَرَوْهَا ؛ جن کو تم دیکھتے نہ تھے۔ وَجَعَلَ ؛ اور کردیا۔ کَلِمَةَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ کافروں کی بات کو۔ اُن کے منصوبہ کو۔ اَلسُّفْلٰی ؛ پست۔ ہیٹی۔ اسفل کا مونث ہے۔ وَکَلِمَةُ اللّٰهِ ؛ اور اللہ کی بات۔ اللہ کا منصوبہ، اللہ کا حکم۔ هِیَ الْعُلْیَا ؛ اعلیٰ و بالا ہے۔ خدا ہی کا بول بالا ہے۔ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ؛ اور اللہ عزت و حکمت والا ہے۔ کوئی اس کی بات ٹال نہیں سکتا۔ اور وہ جو کچھ کرتا ہے اچھا کرتا ہے۔

ترجمہ:- اگرتم ان کی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) مدد اور اُن کی نصرت نہ بھی کرو تو (کیا پروا ہے)۔ خود اللہ نے ان کی مدد اور نصرت کی ہے جب کہ کافروں نے دو میں سے دوسرے کو وطن سے بے وطن کردیا تھا۔ (گھر سے چلے جانے پر، نکل جانے پر مجبور کردیا تھا) اور وہ دونوں غار میں تھے۔ اور وہ (حبیبِ خداؐ) اپنے مصاحبِ خاص (صدیقِ اکبر) کو فرما رہے تھے کہ کچھ غم نہ کرو (حزن و ملال کو دل میں جگہ نہ دو۔ کیونکہ) بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر (اپنے حبیب پر

بے فکری اور) اپنا سکونِ خاطر نازل فرمایا اور ان کو ایسے لشکروں سے تائید دی کہ جس کو تم دیکھتے نہ تھے ۔ اور کافروں کی بات کو اللہ نے پست اور ہیٹی کردیا اور خدا کا تو بول بالا ہی ہے اور اللہ عزت وحکمت والا ہے ۔

صاحبو! ہرقل شاہ روم نے ہجرت سے نویں سال مقامِ تبوک میں جنگ کا اعلان کردیا تھا ۔ چالیس ہزار فوج کے ساتھ جو نصرانی عرب تھے اور ذیل کے قبائل سے تھے: لخم ۔ جذام ۔ عاملہ ۔ غسان وغیرہ اور ابتر قباد نامی شخص کو ان کا سردار بنایا ۔ حضرتؐ نے بھی جنگ کے لئے لشکر تیار کیا ۔ منافق حسبِ عادت حیلہ حوالہ کرتے رہے ، بالکل تائید نہ تھی ۔ مگر کیا ہوا؟ بغیر لڑے بھڑے ، کافروں کو واپس ہوجانا پڑا ۔ خدائے تعالیٰ ایک واقعہ کو یاد دلاتا ہے کہ جب رسولِ خداﷺ کو کافروں نے مکہ چھوڑنے پر مجبور کیا آپ غارِ ثور میں جو جبل الثور میں ہے ، پناہ گزیں ہوئے ۔ ساتھ کون تھا ۔ صدیقِ اکبر کے سواء کوئی نہ تھا ۔ فرماتا ہے کیوں! ہم نے ہمارے حبیب کی تائید نہ کی؟ ان کو بچا نہ لیا؟ اسی طرح ہمیشہ تائید دیتے رہیں گے ۔ اسلام اور مسلمانوں کو کافروں اور ظالموں کے شر سے بچاتے رہیں گے ۔

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اِنْفِرُوْا ؛ نکل کھڑے ہو ۔ خِفَافًا وَّثِقَالًا ؛ ہلکے سلکے اور بوجھل ۔ بے سامان ، باسامان ۔ بے ہتھیار ، باہتھیار ۔ فقیر ہو یا امیر ۔ پیادہ ہو یا سوار ۔ جس حال میں ہوں جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوں ۔ وَجَاهِدُوْا ؛ اور جہاد کرو ۔ کوشش کرو ۔ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؛ اپنے مال اور جان کے ساتھ ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ اس میں تمہارے لئے خیر ہے ۔ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ اگر تم کو اس کا علم ہوتا تو ضرور جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوتے ، اگر تم سمجھتے ہوتے تو ایسا کرتے ۔

ترجمہ :- راہِ خدا میں جان و مال سے جہاد کرنے کے لئے باسامان ، بے سامان (بہرحال) نکل کھڑے ہو ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ اگر تم کو علم ہوتا (ضرور اس پر کاربند ہوتے) ۔

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝٤٢ ع ۶ ۵ ۱۲

لَوْكَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا ؛ اگر سردست سامان مل جاتا۔ جھٹ پٹ کچھ نفع ہوتا۔ کچھ دنیا کا سامان مل جاتا، کچھ دنیا مل جاتی۔ وَسَفَرًا قَاصِدًا ؛ اور اوسط درجہ کا سفر ہوتا، معمولی سا سفر ہوتا۔ لَا تَّبَعُوْكَ ؛ تو تمہاری اتباع کرتے۔ تمہارے ساتھ ہوجاتے۔ تمہارے پیچھے لگ لیتے۔ وَلٰكِنْ ؛ اور لیکن۔ بَعُدَتْ عَلَيْهِمْ ؛ اُن کو دور دراز معلوم ہوتا ہے۔ اَلشُّقَّةُ ؛ مشقت دہ سفر۔ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ ؛ اور عنقریب اللہ کی قسمیں کھائیں گے، حلف لیں گے، باتیں بنائیں گے، عذر وحیلہ میں کہیں گے۔ لَوِاسْتَطَعْنَا ؛ اگر ہم سے ہوسکتا، ہم کو قدرت ہوتی، ہم کو استطاعت ہوتی۔ لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ؛ تو ہم بھی تمہارے ساتھ جہاد کے لئے نکل کھڑے ہوتے۔ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؛ یہ خود کو ہلاک کررہے ہیں۔ ترکِ جہاد کیا کررہے ہیں، خود کو برباد کررہے ہیں۔ یہ اپنی جان نہیں بچاتے بلکہ ہلاکت میں پڑ رہے ہیں۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ؛ اور اللہ جانتا ہے۔ اُس کو خوب علم ہے، یقین ہے۔ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ؛ کہ وہ جھوٹے ہیں، ان کے دلوں میں جہاد کا ارادہ ہے ہی نہیں۔ جھوٹے حیلے کررہے ہیں، باتیں بنارہے ہیں۔

ترجمہ :- اگر ان کو جھٹ پٹ کچھ مل جاتا یا معمولی سا سفر ہوتا تو وہ تمہارے ساتھ ہوجاتے مگر یہ سفر ان کو بڑا دور دراز معلوم ہورہا ہے، بڑا شاق گزر رہا ہے۔ اب (اور باتیں بنائیں گے اور) اللہ کی قسمیں کھا کر کہتے رہیں گے کہ ہم سے ہوسکتا تو ہم بھی تمہارے ساتھ (جہاد کے لئے) نکل کھڑے ہوتے۔ یہ لوگ (اپنی جان نہیں بچارہے ہیں بلکہ حقیقت میں) خود کو ہلاک کررہے ہیں، اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ یہ سب جھوٹے ہیں (کذاب ہیں، ان کا ارادہ جہاد کا ہے ہی نہیں)۔

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٤٣﴾

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ؛ اللہ تمہیں معاف کرے۔ خدا تمہارا بھلا کرے۔ یہ ایک محبت کا کلمہ ہے۔ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ ؛ تم نے اُنھیں اجازت ہی کیوں دی؟ یعنی منافقوں نے جو ہمیشہ حیلے حوالے کیا کرتے تھے، جنگِ تبوک کے زمانہ میں مدینہ میں رہنے کی اجازت چاہی اور آپ نے ازراہِ کرم ان کو اجازت دے دی۔ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ ؛ یہاں تک کہ تم پر ظاہر ہوجائے۔ اَلَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؛ سچے جان نثارانِ نبوت۔ وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ؛ اور تم جھوٹوں کو، حیلہ بازوں کو بھی جان لو۔ اگر تم اجازت نہ دیتے تو یہ مکارتب بھی ہرگز جنگ کو نہ نکلتے اور تمہیں سچوں اور جھوٹوں میں امتیاز ہوجاتا۔

ترجمہ :- اللہ تم کو معاف کرے تم نے ان کو اجازت ہی کیوں دی؟ تاکہ تم کو معلوم ہوجاتا کہ کون سچے جان نثار ہیں اور کون جھوٹے حیلہ باز ہیں۔

لَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اَنْ یُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۴﴾

لَایَسْتَاْذِنُکَ ؛ تم سے اِذن اور اجازت نہیں چاہتے ۔ اپنی جان بچانے کے لئے حیلے حوالے نہیں کرتے ۔ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ ؛ وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں ۔ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اللہ اور قیامت پر ۔ اَنْ یُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؛ کہ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کریں ۔ یعنی جہاد کرنے کے لئے وہ حاضر ہیں ۔ اُن کو کسی قسم کی اجازت کی ضرورت ہی نہ پڑے گی ۔ ان کا کام صرف اطاعت ہے ۔ جان نثاری ہے ۔ اجازت وہ چاہتے ہیں جو اپنی جان و مال بچانا چاہتے ہیں ۔ یا یوں سمجھو کہ منافقین جہاد چھوڑ کر اجازت مانگتے ہیں ۔ مسلمان ترکِ جہاد کی اجازت نہیں چاہتے ۔ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَ ؛ اور اللہ کو متقیوں کا علم ہے ۔ وہ پرہیز گاروں کو خوب جانتا ہے اور کون جہاد کرے گا ، اس سے بخوبی واقف ہے ۔

ترجمہ :- جو لوگ خدا اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں ، وہ جان و مال سے جہاد کرنے کے متعلق تم سے کوئی اجازت نہیں چاہتے (کیونکہ اجازت طلبی غیر حاضری کی ہوتی ہے) اور اللہ کو متقیوں کا خوب علم ہے ۔

اِنَّمَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِیْ رَیْبِهِمْ یَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾

اِنَّمَا یَسْتَاْذِنُکَ ؛ تم سے (غیر حاضری کی) اجازت ، ترکِ جہاد کا اذن ، وہی لوگ چاہتے ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ؛ جو ایمان نہیں رکھتے ۔ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اللہ اور روزِ قیامت پر ۔ پچھلے دن پر ۔ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ ؛ اور اُن کے دل شک کرتے ہیں ۔ شبہات و اِرتیاب میں پڑے ہیں ۔ فَهُمْ ؛ تو وہ لوگ ۔ فِیْ رَیْبِهِمْ ؛ اپنے شک و شبہ میں ۔ ریب و اِرتیاب میں ۔ یَتَرَدَّدُوْنَ ؛ تردد میں پڑے ہوئے ہیں ۔ کبھی آگے بڑھتے ہیں کبھی پیچھے ہٹتے ہیں ۔ کامیابی اور ناکامی کسی پر یقین نہیں ، بالکل ڈانواں ڈول ہیں ۔

ترجمہ :- وہی تم سے اجازت و اِذن چاہتے ہیں (حاضرِ جنگ نہ ہونے کی) جن کو اللہ اور روزِ قیامت پر یقین ہی نہیں ۔ اُن کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں ۔ وہ اپنے شکوک و تردد میں پڑے ہوئے ہیں ۔

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰکِنْ کَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِیْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِیْنَ ﴿۴۶﴾

وَلَوْاَرَادُوْا ؛ اور اگر وہ ارادہ کرتے ، چاہتے ۔ اَلْخُرُوْجَ ؛ جنگ کے لئے نکلنے کا ۔ لَاَعَدُّوْا لَـهٗ عُدَّةً ؛ تو اس کے لئے سامان تیار کرتے ، ہتھیار مہیا کرتے ، قابل شمار اہتمام کرتے ۔ وَلٰـكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ ؛ مگر خدا نے کراہت کی ، نا پسند کیا ۔ اِنْبِعَاثَهُمْ ؛ ان کے اُٹھنے کو ۔ ان کے جہاد کے لئے نکلنے کو ۔ فَثَبَّطَهُمْ ؛ پھر ان کے اقتضاء کے مطابق ان کو روک دیا ۔ ان کو انھیں کی جگہ پر رہنے دیا ۔ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا ؛ اور ان کے حق میں کہا گیا : بیٹھے رہو ۔ مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ؛ بیٹھنے والوں کے ساتھ عورتیں ، بچّے ، بوڑھے ، بیمار ، جنگ کے لئے نہیں نکلے ۔ اپنی جگہ بیٹھے رہے ۔

ترجمہ :- اور اگر وہ نکلنے کا اِرادہ کرتے تو کچھ تو سامان مہیا کرتے (کچھ تو جنگ کے لئے تیاری کرتے) مگر نہیں اللہ نے اُن کے اُٹھنے ہی کو پسند نہیں کیا اور اُنھیں وہیں روک دیا اور (ان کے لئے) کہا گیا ، تم بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ بیٹھ رہو ۔

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾

لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ ؛ تم میں شریک رہ کر اگر جنگ کے لئے نکلتے تو کیا ہوتا ؟ مَا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا ؛ نہیں زیادہ کرتے تمہارے لئے مگر فساد ، تباہی ۔ ان کا نکلنا بھی باعثِ نقصان ہوتا ۔ وَلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ ؛ اور البتہ دوڑم دوڑی کرتے ، تمہارے درمیان ، یہاں لامِ تاکید ہے لائے نفی نہیں ۔ اِملاء میں ایک الف زائد ہے ۔ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ؛ تمہارے لئے فتنہ وفساد چاہتے ۔ آتے تو چغلیاں کھانے آتے ۔ وَفِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؛ اور تم میں مسلمانوں کی باتیں کافروں کے لئے سننے والے تھے ۔ یعنی کافروں کے جاسوس تھے ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ؛ اور اللہ ظالموں سے خوب واقف ہے ۔ اس کو ان کا ہر طرح کا علم ہے ۔ ان فتنہ انگیزوں ، چغل خوروں سے ، ظالمانہ کاروائیاں کرنے والوں سے خدا باخبر ہے ۔

ترجمہ :- (یہ منافق) اگر تم میں رہ کر جنگ کے لئے نکلتے تو اور فساد بڑھاتے تمہارے درمیان دوڑ لگاتے (فتنہ وفساد چاہتے) اور تم میں کافروں کے لئے بعض تمہاری باتیں سننے والے (جاسوسی کرنے والے) ہیں اور اللہ (ان) ظالموں سے خوب باخبر ہے ۔

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾

لَقَدِ ابْتَغَوْا ؛ بے شک اُنھوں نے چاہا ۔ اَلْفِتْنَةَ ؛ فتنہ و فساد کو ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے بھی ۔ وَقَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ ؛ اور کاموں کی اُلٹ پھیر کرتے رہے ۔ تمہارے حالات سے منصوبے باندھے اور سازشیں کیں ۔ ہر پہلو سے سوچا سمجھا ۔ حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ ؛ یہاں تک کہ حق آ گیا ، جو ہونا تھا وہ ہوگیا ۔ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ ؛ اور غالب آ گیا اللہ کا حکم ۔ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ؛ اور وہ کراہت کرتے اور برا مانتے رہے ۔

ترجمہ :- بے شک انھوں نے اس سے پہلے بھی فتنہ و فساد برپا کیا تھا اور تمہارے خلاف ہر قسم کی تدبیریں کی تھیں (اُلٹ پھیر کیا تھا) ۔ یہاں تک کہ حق آ گیا اور امرِ حق غالب ہو گیا ۔ اور یہ کراہت کرتے اور برا مانتے رہے ۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾

وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ ؛ اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ۔ مَنْ عام ہے واحد اور جمع دونوں پر مستعمل ہے ۔ اِئْذَنْ لِّيْ ؛ مجھ کو اجازت دیجئے ۔ اِذن دیجئے ۔ ہمیں جنگ میں شریک نہ ہونے کی رخصت دے دیجئے ۔ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؛ اور مجھ کو فتنہ و امتحان میں نہ ڈالئے ۔ مجھ کو نہ آزمایئے ۔ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؛ ہاں ! دیکھو ! وہ خود فتنہ اور مصیبت میں پڑ ہی گئے ، گرے جارہے ہیں ۔ وَاِنَّ جَهَنَّمَ ؛ اور بے شک دوزخ ۔ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں اور منکروں کو احاطہ کئے ہوئے اور گھیرے ہوئے ہے ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے بعض وہ لوگ بھی ہیں جو کہتے ہیں : ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم جنگ میں شریک نہ ہوں اور امتحان میں نہ ڈالئے ۔ ہاں ! وہ خود فتنے اور امتحان میں پڑے ہیں ۔ اور یقیناً جہنّم کافروں کو احاطہ کئے ہوئے ہے (یعنی وہ دوزخ سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے) ۔

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾

اِنْ تُصِبْكَ ؛ اگر تم کو پہنچے ۔ حَسَنَةٌ ؛ نیکی ، بھلائی ، اچھی حالت ۔ تَسُؤْهُمْ ؛ تو اُن کو برا لگتا ہے ۔ وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ ؛ اور اگر تم کو کوئی مصیبت یا آفت آ پہنچے ۔ يَقُوْلُوْا ؛ تو وہ کہتے ہیں ۔ قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا ؛ ہم نے اپنا مقصد حاصل کرلیا تھا ۔ اپنا کام ٹھیک ٹھاک کرلیا تھا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ؛ اور خوشی خوشی واپس آتے ہیں ،

اور پلٹتے ہیں کہ وہ خوشیاں منا رہے ہیں۔

ترجمہ :- اگر تم کو کچھ بھلائی پہنچتی ہے تو ان کو برا لگتا ہے۔ اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم نے اپنا کام تو پہلے ہی سے ٹھیک ٹھاک کرلیا تھا۔ ہٹتے ہیں تو خوشیاں مناتے۔

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَا ؛ میرے حبیب ! تم ان لوگوں سے کہہ دو ہم کو ہرگز نہ پہنچے گا۔ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ؛ مگر جس کو ہمارے لئے اللہ نے لکھ رکھا ہے، جو ہماری تقدیر میں ہے وہی ہوگا۔ هُوَ مَوْلٰىنَا ؛ وہ ہمارا مولیٰ، آقا ہے۔ کارساز ہے۔ وَعَلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ ہی پر۔ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ مؤمنوں، ایمان داروں کو توکل کرنا چاہیئے۔ اُسی پر بھروسہ رکھنا ضرور ہے۔ مسلمان ہو تو اپنے تمام کاموں کو خدا پر چھوڑ و۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم ان سے کہہ دو ہم کو وہی ہوگا جو اللہ نے ہماری تقدیر میں لکھا ہے۔ وہی (اللہ) ہمارا کارساز ہے اور ایمانداروں کو چاہیئے کہ خدا ہی پر توکل کریں۔

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾

قُلْ ؛ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو۔ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا ؛ تم انتظار نہیں کر رہے ہو ہمارے متعلق۔ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ؛ مگر دو بھلائیوں میں سے ایک کا۔ یعنی تم منتظر ہو کہ ہم یا مارے جائیں گے یا فتح پائیں گے۔ یہ دونوں باتیں ہمارے لئے اچھی ہی ہیں۔ مرے تو شہید اور مارے تو غازی۔ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ ؛ اور ہم بھی تمہارے حق میں انتظار کر رہے ہیں، اُمید لگائے ہوئے ہیں۔ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ ؛ کہ اللہ تم پر ڈالے، تم کو پہنچا دے۔ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖ ؛ اپنے پاس سے عذاب کو۔ اور تم کو فی النار و السقر کر دے۔ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ؛ یا ہمارے ہاتھوں سے تم کو شکست دے، تم کو سزا دے۔ فَتَرَبَّصُوْا ؛ اچھا تم بھی انتظار کرو۔ اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ؛ ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔ ہم بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارا ہمارا انجام کیا ہونے والا ہے۔

ترجمہ :- تم (ان منافقوں سے) کہہ دو کہ تم ہمارے متعلق دو بھلائیوں میں سے ایک کا انتظار کرتے ہو۔ (وہ دونوں ہمارے حق میں اچھی ہی ہیں)۔ اور ہم بھی تمہارے متعلق انتظار کرتے ہیں کہ خدا اپنے پاس سے تم کو عذاب دے گا، یا ہمارے ہاتھوں سے تم کو سزا دے گا۔ اچھا اب تم انتظار کرو اور ہم بھی

تمہارے ساتھ انتظار کرتے ہیں ۔

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۭ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝۵۳

قُلْ ؛ اے پیغمبر ! کہہ دو ۔ اَنفِقُوْا ؛ روپیہ خرچ کرو ۔ مال صَرف کرو ۔ طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؛ خوشی سے یا ناخوشی سے ۔ لَنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؛ وہ مال ہرگز تم سے قبول نہ کیا جائے گا ۔ یہ کیوں ؟ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ ؛ بے شک تم تھے اور ہو ۔ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ؛ نافرمان قوم ، بدکار لوگ ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہہ دو : تم خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے ۔ تمہارا دیا ہرگز قبول نہ ہوگا ۔ کیوں کہ تم فاسق اور بدکار لوگ ہو ۔

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝۵۴

وَمَا مَنَعَهُمْ ؛ اورنہیں منع کیا ان کو ۔ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ ؛ کہ ان سے قبول کئے جائیں ۔ نَفَقٰتُهُمْ ؛ ان کے کئے ہوئے خرچ ۔ ان کے دیئے ہوئے مال ۔ اِلَّآ اَنَّهُمْ ؛ مگر یہ کہ وہ لوگ ۔ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول سے کفر کرتے ہیں ۔ انکار کرتے ہیں اور دل سے نہیں مانتے ۔ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز نہیں پڑھتے ، نماز ادا نہیں کرتے ۔ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى ؛ مگر یہ کہ وہ سُست ہیں ، کاہل ہیں ۔ یعنی وہ نماز پڑھتے ہیں تو بادلِ ناخواستہ اور کسلمندی سے ، بے وقت ، سُستی سے ۔ كُسَالٰى كَسْلَان کی جمع ہے ۔ وَلَا يُنْفِقُوْنَ ؛ اور خرچ نہیں کرتے ، راہِ خدا میں نہیں دیتے ۔ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ؛ مگر بادلِ ناخواستہ ، سخت کراہت کے ساتھ ، نہایت ناخوشی سے ۔

ترجمہ :- اور ان کے دیے کو مقبولیت سے اس بات ہی نے روکا ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے منکر ہیں ۔ نماز ادا کرتے ہیں تو کسلمندی سے ۔ راہِ خدا میں کچھ دیتے بھی ہیں تو کراہت کے ساتھ ۔

بے دلی سے کیا گیا مذہبی کام قبول نہیں ہوتا

صاحبو ! ذرا اس آیت پر غور کرو ۔ سُستی سے نماز پڑھنا ، بادل ناخواستہ فقیر کو دینا ، بے دلی سے کوئی مذہبی کام کرنا ، کیا خدائے تعالیٰ کے پاس وہ قابلِ قبول ہے ؟ نہیں ، ہرگز نہیں ۔ خدا تمہارا محتاج نہیں ۔ تم خدا کے محتاج ہو ۔ اپنی خبر لو ۔ جو کچھ کرو دل سے کرو ، اللہ کے واسطے کرو ۔ ورنہ کیا دھرا سب بے کار ۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؕ

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾

فَـلَا تُعْجِبْكَ ؛ پھر تم کو تعجب میں نہ ڈالے ۔ اَمْوَالُهُمْ ؛ اُن کے مال ۔ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ؛ اور نہ ان کی اولاد ۔ اِنَّـمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ ؛ اللہ کا تو صرف یہی ارادہ ہے ۔ اس سے خدا کا تو مقصد یہی ہے ۔ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا ؛ کہ ان کو عذاب کرے ان کے مال و اولاد کی وجہ سے ۔ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ زندگی دنیا ہی میں ۔ وَتَـزْهَقَ ؛ اور نکلے ۔ اَنْفُسُهُمْ ؛ ان کی جانیں ۔ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ؛ بحالیکہ وہ کافر ہیں ۔ یعنی وہ مریں تو کافر مریں ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) پس تم کو ان کے مال و اولاد تعجب میں نہ ڈالیں ۔ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے مال و اولاد کی وجہ سے حیاتِ دنیوی ہی میں ان کو عذاب کرے اور ان کی جان نکلے تو کفر کی حالت میں ۔

وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾

وَيَـحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ ؛ اور یہ لوگ خدا کی قسمیں کھاتے اور حلف لیتے ہیں ۔ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؛ کہ وہ البتہ تم میں سے ہیں ۔ یعنی تمہاری طرح سچّے مسلمان ہیں ، جاں نثارانِ پیغمبر ہیں ۔ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ ؛ حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں ۔ وَلٰـكِنَّهُمْ ؛ بلکہ وہ ۔ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ ؛ ڈرپوک قوم ہیں ۔ ایسے لوگ ہیں جو ڈرتے اور خوف کھاتے ہیں ۔ بڑے ہول دِلے ہیں ۔ فَرَقٌ ؛ ڈر ۔ خوف ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں ، بلکہ وہ ایک ڈرپوک قوم ہیں ۔ (مسلمان کسی سے نہیں ڈرتا ، راضی برضائے الٰہی رہتا ہے) ۔
ہر مسلمان بہادر اور سپاہی رہتا ہے ، تمہارا اور ان بزدلوں کا کیا جوڑ ؟

لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾

لَوْ يَجِدُوْنَ ؛ اگر یہ پاتے ، اگر ان کو مل جاتی ۔ مَلْجَاً ؛ پناہ گاہ ۔ اَوْمَغٰرٰتٍ ؛ یا غار ۔ اَوْمُدَّ خَلًا ؛ یا داخل ہونے اور گھس جانے کی جگہ ۔ لَوَلَّوْا اِلَيْهِ ؛ تو اس کی طرف پھر جائیں گے ۔ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ؛ اور وہ سرکشی اور نافرمانی کرتے ۔ بے قابو ہوکر دوڑتے ۔ جَمُوْحٌ ؛ وہ گھوڑا جو سوار کے قابو میں نہ رہے ۔

ترجمہ :- اگر ان کو پناہ گاہ مل جاتی یا غار یا کہیں گھس جانے کی جگہ ملتی تو وہ اس کی طرف بے قابو ہوکر نافرمانی کے ساتھ پھر جاتے ۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ ۚ
فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ ؛ اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو تم پر طعن تشنیع کرتے ہیں ، اعتراض اور عیب شماری کرتے ہیں ۔ فِي الصَّدَقٰتِ ؛ صدقات اور مالِ غنیمت کی تقسیم کے متعلق ۔ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا ؛ اگر ان کو صدقات میں سے کچھ دیا جائے ۔ رَضُوْا ؛ تو راضی ہوجاتے ہیں ۔ وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا ؛ اور اگر صدقات میں سے ان کو کچھ نہ دیا جائے ۔ اِذَاهُمْ يَسْخَطُوْنَ ؛ تو فوراً بگڑ جاتے ہیں ، اور غصّہ سے بھر جاتے ہیں ۔ حضرتؑ نے فرمایا میں بعض دفعہ اچھے آدمی کو صدقات اور مالِ غنیمت میں سے کچھ نہیں دیتا ۔ اور جو ایسا نیک نہ ہو اس کو دیتا ہوں کہ کہیں بگڑ کر کافر نہ ہوجائے ۔ ان لوگوں کو مُؤَلَّفَةُ الْقُلُوْب کہتے ہیں ۔ مال کا تقسیم کرنا امام کی رائے اور ضرورت پر مبنی ہے ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو تقسیم مال میں تم پر اعتراض کرتے ہیں ، اگر ان کو کچھ دیا جاتا ہے تو خوش رہتے ہیں اور نہ دیا جائے تو بگڑ جاتے ہیں ۔ (اور غصّہ میں بھر جاتے ہیں) ۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ
وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ﴿۵۹﴾ ع ١٣

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا ؛ اور کیا اچھا ہوتا اگر یہ لوگ راضی ہوتے ، اور خوش ہوتے ۔ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ؛ اس عطیہ سے کہ اللہ اور اس کے رسول نے انھیں دیا ۔ وَقَالُوْا ؛ اور کہتے ۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ ؛ ہم کو ہمارا اللہ بس ہے ۔ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗ ؛ عنقریب اللہ اور اُس کا رسول اپنے فضل سے ہم کو اور دیں گے ۔ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ؛ بے شک ہم اللہ کی طرف رغبت کرنے والے ہیں ۔ ہم کو تو خدا چاہیئے ۔ ہم خدا طلب ہیں نہ کہ زر طلب ۔

ترجمہ :- اور کیا اچھا ہوتا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے دیے ہوئے پر راضی رہتے اور کہتے ہم کو خدا بس ہے اللہ اور اس کا رسول اپنے فضل سے ہم کو اور دیں گے ہماری دلی رغبت تو خدا کی طرف ہے ۔ (ہم کو تو خدا چاہیئے) ۔

اس سے پہلے بعض نادان ، رسول اللہ ﷺ پر تقسیمِ صدقات پر اعتراض کرتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ مستحقین صدقات کو بیان فرماتا ہے اور یہ ظاہر فرماتا ہے کہ غیر مستحقین کو شکایت کرنے کا کوئی حق نہیں ۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ

وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۭ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۰﴾

زکوٰۃ کے مصارف

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ ؛ بے شک صدقات تو ۔ ہر کام جو راہِ خدا میں نیک نیتی سے کیا جائے وہ صدقہ ہے ۔ مگر بعض دفعہ قرینہ سے اس کے معنٰی زکوٰۃ کے لئے جاتے ہیں ۔ لِلْفُقَرَآءِ ؛ فقیروں کے لئے ۔ فَقِیْر کی جمع ہے ۔ جو محتاج نادار اور بے مال ہو ۔ وَالْمَسٰکِیْنِ ؛ اور مسکینوں کے لئے مَسٰکِیْن مسکین کی جمع ہے ۔ جس کے پاس کچھ پیسہ آتا ہے مگر اس کی ضرورتوں کے لئے کافی نہیں ہوتا ۔ وَالْعٰمِلِیْنَ عَلَیْھَا ؛ اور جو ان صدقات کے کارکن ہیں ، ملازمین اور اہلِ خدمت ہیں ۔ وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُھُمْ ؛ اور وہ لوگ جن کی تالیفِ قلوب اور ان کو خوش کرنا ضروری ہو ۔ وَفِی الرِّقَابِ ؛ اور گردنوں میں ، یعنی مصیبت میں پھنسے ہوؤں کو چھڑانے کے لئے غلاموں کا آزاد کرانا ، قرض داروں کا قرض ادا کرنا ، قیدیوں کو چھڑانا ، جرمانے ادا کروانا ، یہ سب اس میں داخل ہیں ۔ وَالْغَارِمِیْنَ ؛ اور خصوصیت سے قرض داروں کا قرض ادا کرنا ۔ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ اور راہِ خدا میں ۔ یہ ایک ایسا عام لفظ ہے جو مدارس اور ہر قسم کے قومی کام پر صادق آتا ہے ۔ خواہ جہاد قلمی ہو یا شمشیری ۔ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؛ اور مسافروں کے لئے ۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کے پاس مال رہتا ہے مگر وطن میں ۔ وہ بھی قابلِ امداد ہے ۔ بعض کے پاس پیسہ رہتا ہے مگر کچھ ایسے موانع پیش آتے ہیں کہ اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے ۔ ایسوں کی بھی امداد کرنا چاہیئے ۔ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؛ یہ اللہ کی طرف سے مقررہ حکم ہے جو ضروری ٹھیرایا ۔ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ؛ اور اللہ سب کے حالات سے واقف ہے اور جن جن کو دینے کا حکم فرماتا ہے وہ عینِ حکمت ہے ۔

ترجمہ :- صرف صدقات محض فقیروں ، مسکینوں کے لئے ہے ۔ نیز اُن کارکنوں کے لئے جو صدقات کا انتظام کرتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے ہے جن کی تالیفِ قلوب ضروری ہے ، اور گردنوں کی آزادی میں اور قرض داروں کے قرض ادا کرنے میں اور راہِ خدا میں اور مسافروں کے لئے ۔ یہ اللہ کا فرض ہے (ٹھیرایا ہوا حکم ہے) اور اللہ علم و حکمت والا ہے ۔

زکوٰۃ کی فرضیت اور فوائد

صاحبو ! جس طرح نماز پڑھنا ، روزہ رکھنا فرض ہے ، اسی طرح زکوٰۃ دینا بھی فرض ہے ۔ جو لوگ زکوٰۃ کے دینے کو ضروری نہیں سمجھتے اُن سے حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے جہاد کیا ۔ آج کل مسلمان زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے کوئی قومی کام نہیں کرسکتے ۔ اگر تمام لوگ زکوٰۃ ادا کریں تو مسلمانوں کی ایسی بدحالی نہ ہو ۔ جو لوگ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں وہ خوش حال بھی رہتے ہیں اور آفات سے محفوظ بھی رہتے ہیں ۔ زکوٰۃ نہ دینے والے تباہ و برباد ہونے والے ہیں ۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں

ع ابر نا ید از پئے منعِ زکوٰۃ !

یعنی تم نے بندگانِ خدا کو امداد دینے سے انکار کیا تو خدا نے تمہاری بھی پانی نہ برسا کر امداد نہ کی ۔ جو زمین والوں پر رحم نہیں کرتا اس پر آسمان والا بھی رحم نہیں کرتا ۔

زکوٰۃ لینا کس کا کام ہے ؟ بادشاہِ وقت کا ۔ جہاں اسلامی بادشاہ نہیں ، یا جہاں اسلامی اُصول کے مطابق زکوٰۃ نہ لی

جاتی ہے نہ دی جاتی ہے ، وہاں قوم کو چاہیئے کہ اپنے کسی معتبر اور معتمد آدمی کو زکوٰۃ جمع کرنے اور تقسیم کرنے کے لئے مقرر کرے ۔ اس کام کے لئے ضرورت ہے کہ منظّم طور سے کام کریں ۔ صاحبِ حاجات سے بھی واقف ہوں اور مستحق کو دینے میں کوتاہی بھی نہ کریں ۔ ہر محلّہ پر ایک صدر مقرر کرنا ضروری ہے ۔ اسی طرح ہر تعلقہ کا ایک صدر ، ہر ضلع کا ایک صدر ، اور ان سب پر ایک مجلس ہو ، جو زکوٰۃ کے لینے اور تقسیم کرنے کا انتظام کرے ۔ مردم شماری کے تختوں سے اور دیگر سرکاری کاغذات سے مدد لی جاسکتی ہے ۔ میں نے ایک تختہ بنا کر تمام اضلاع میں تقسیم کیا تھا ، مگر کسی نے اس پر کافی توجہ نہ کی اور عملی طور سے بالکل غافل ثابت ہوئے ۔

افسوس ! ایک افسوس کے بعد ہزاروں افسوس کا تانتا کہ دیانت کہاں سے آئے ؟ مستحقین کو کون پہنچائے ۔ نہ صرف حیدرآباد میں بلکہ سارے ہندوستان میں بلکہ سارے جہاں میں قومی کاموں کے لئے چندے وصول کئے جاتے ہیں ۔ مگر ہوتا کیا ہے ؟ نشتند و گفتند و برخواستند ۔ سب جمع ہوئے ، خوب تقریریں ہوئیں ، اسپیچیں ہوئیں ، لکچرز ہوئے ، تحریکات پر چیرز ہوئے ۔ اللہ اکبر کے خوب نعرے ہوئے ۔ واہ واہ اور مرحبا کی صدائیں ہوئیں ۔ بہت سے رزولیوشن اور تجویزیں بھی پاس ہوئی ممکن ہے کہ چندوں کا کچھ پیسہ کام میں بھی لگا ہو ۔ مگر کام سے زیادہ نام میں روپیہ صَرف ہوتا ہے ۔ نمائش پر داد و دہش ہے ۔ خدا کے واسطے کام کرنے والوں کی بڑی قلت ہے ۔ اِسی وجہ سے تو ہماری خواری و ذِلّت ہے ۔ کام کرتے بھی ہیں تو بالکل غیر منظّم حالت میں ۔ روپیہ دینے والے دے بھی دیتے ہیں ، مگر لینے والوں سے حساب کتاب ، قومی اغراض و مقاصد کی تکمیل کرانے کی بھی جرأت ہے ؟ پیٹھ پیچھے برا بولیں گے ، غیبت کریں گے ، مگر حق بات کے لئے تنقید کرنے کی بھی سخت ضرورت ہے ۔ اس کے لئے دیانت اور اخلاقی جرأت کی ضرورت ہے ۔ ایک بات کو رویا جائے ، دو بات کو رویا جائے ، اُونٹ رے اُونٹ تیری کونسی کل سیدھی ۔ بہر حال اللہ ہم کو سخاوت بھی دے ، دیانت بھی دے ، اخلاقی جرأت بھی دے ۔ سب سے اہم قوتِ ایمان بھی دے ۔ آمین ۔

وَالْعَصْرِ O اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ O اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ O

وَمِنْهُمُ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ وَ یَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۶۱﴾

وَمِنْهُمُ الَّذِیْنَ ؛ اور ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو ۔ یُؤْذُوْنَ النَّبِیَّ ؛ پیغمبر کو ایذاء دیتے ہیں ۔ وَیَقُوْلُوْنَ ؛ اور کہتے ہیں ۔ هُوَ اُذُنٌ ؛ وہ کان کے کچّے ہیں ۔ ہر ایک کی سنتے ہیں ۔ قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ ؛ تمہاری

زکوٰۃ کی اہمیت اور تقسیم کی صورت

بھلائی کے لئے کان دھرتے ہیں ۔ جو کچھ سنتے ہیں ، اچھی بات سنتے ہیں ۔ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ؛ اللہ کو مانتے ہیں ۔ اس کا یقین رکھتے ہیں ۔ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور مسلمانوں کے فائدے کے لئے یقین رکھتے ہیں ۔ ناحق ، ناروا بات کو کبھی نہیں مانتے ۔ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؛ اور وہ سراپا رحمت ہیں ان لوگوں کے لئے جو تم میں سے ایمان رکھتے ہیں ۔ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؛ اور جو لوگ اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ۔ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ انھیں کے لئے ہے المناک عذاب ، دردناک سزا ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے بعض لوگ پیغمبر کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو (ہر ایک کی سنتے ہیں) سراپا گوش ہیں ۔ تو تم کہہ دو ، وہ سراپا گوش ہیں تو تمہاری بھلائی کے لئے وہ اللہ کا ایمان اور یقین رکھتے ہیں اور مسلمانوں (کے فائدے) کے لئے یقین رکھتے ہیں ۔ وہ سراپا رحمت ہیں تم میں سے ایمان داروں کے لئے ۔ اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ، انھیں کے لئے ہے عذابِ الیم (دردناک سزا) ۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ ؛ وہ حلف کرتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی تمہارے سامنے ۔ لِيُرْضُوْكُمْ ؛ تاکہ تم کو خوش رکھیں اور راضی رکھیں ۔ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ؛ اور اللہ اور اس کا رسول ۔ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ ؛ زیادہ مستحق ہیں کہ اس کو راضی رکھیں ۔ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ؛ اگر وہ ایمان دار لوگ ہیں ۔

ترجمہ :- وہ تم کو راضی رکھنے کے لئے تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں ۔ اور اللہ اور اس کا رسول زیادہ مستحق ہیں کہ اس کو راضی رکھیں اگر وہ ایمان دار ہیں ۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ۭ

ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾

اَلَمْ يَعْلَمُوْا ؛ کیا انھیں معلوم نہیں ، کیا ان کو علم نہیں ۔ اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدْ ؛ کہ جو خلاف کرتا ہے ۔ عداوت رکھتا ہے ۔ کنارہ کشی کرتا ہے ۔ حَدْ ؛ کنارہ ۔ اَللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اللہ اور اس کے رسول سے ۔ فَاَنَّ لَهٗ ؛ تو اسی کے لئے ہے ۔ نَارَ جَهَنَّمَ ؛ آتشِ دوزخ ۔ جہنم کی آگ ۔ خَالِدًا فِيْهَا ؛ یہ لوگ آتشِ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ؛ یہ بڑی خواری ہے ، رسوائی ہے ۔

ترجمہ :- کیا انھیں معلوم نہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول سے کنارہ کشی کرتا ہے اس کے لئے آتشِ دوزخ ہے ۔ یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ یہ تو بڑی خواری ہے (رسوائی ہے) ۔

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ ؛ منافق ڈرتے ہیں ، خوف کھاتے ہیں ۔ الحذر کرتے ہیں ۔ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ ؛ کہ ان پر اُتاری جائے ۔ ان پر نازل ہو ۔ سُوْرَةٌ ؛ کوئی سورت ۔ تُنَبِّئُهُمْ ؛ جو ان کو بتادے ، خبر دے دے ۔ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؛ ان رازوں کو ، ان خیالات کو جو ان کے دل میں بسے ہیں ۔ قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ اِسْتَهْزِءُوْا ؛ اچھا خوب ہنسی اُڑاؤ ۔ استہزاء کرو ۔ خوب ٹھٹھے اُڑاؤ ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ مُخْرِجٌ ؛ نکالنے والا ہے ۔ ظاہر کرنے والا ہے ۔ اِخْرَاج ؛ باہر نکالنا ۔ مَا تَحْذَرُوْنَ ؛ جس بات سے تم ڈرتے ہو ۔ جس بات کا تم کو کھٹکا لگا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- منافق لوگ ڈرتے ہیں کہ اُن پر کوئی ایسی سورت اُتاری جائے جو ان کے دلوں کے رازوں سے ان کو باخبر کردے ، (پیغمبر!) تم کہہ دو ۔ اچھا ! تم خوب ہنسی کئے جاؤ (ٹھٹھے اُڑاؤ) جس بات سے تم ڈرتے ہو اس کو اللہ ضرور نکالے گا (تمہارا راز فاش کرے گا) ۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ ؛ اگر تم ان سے سوال کرو ۔ پوچھو ۔ لَيَقُوْلُنَّ ؛ تو وہ ضرور کہیں گے ۔ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؛ ہم یوں ہی باتیں اور دل لگی کرتے تھے ۔ ہمارا دلی ارادہ یہ نہ تھا ۔ قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ ؛ کیا اللہ سے ، اس کی آیتوں سے ، اس کے رسول سے ۔ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ تم ہنسی دل لگی کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اگر تم ان سے سوال کرو تو وہ ضرور کہہ دیں گے ، ہم تو خالی یوں ہی باتیں اور دل لگی کرتے تھے ۔ تم کہہ دو ! کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے تم ہنسی کرتے تھے ۔

صاحبو ! ذرا موجودہ زمانہ پر غور کرو ، کہ ان کی کیا حالت ہوگئی ہے ۔ نماز سے دل لگی ہوتی ہے کہ اُٹھک بیٹھک سے کیا حاصل ہے ۔ نیچے مُنڈی اوپر کنڈی سے کیا فائدہ ؟ روزے کے متعلق دل لگی ہوتی ہے ، کہ خدا نے کھانا دیا ہے کھانے کو ۔ اور تم ہو کہ بھوکے پیاسے تپس کاٹتے بیٹھے ہو اس سے کیا حاصل ؟ ان کو روزے کی بیماری ہوگئی ہے ۔ بات بات پر جھلا

اُٹھتے ہیں ۔قرآن شریف کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ طوطے کی طرح بے سمجھے پڑھنے سے کیا فائدہ ؟ اور پھر معنیٰ سمجھنے کی طرف بھی کوئی توجہ نہ ہو ۔ پیغمبروں کے متعلق کہا جاتا ہے پیغمبر نادانوں کے لئے ہوتا ہے ، ہم تو پڑھے لکھے ہیں ۔ فلسفہ اور قانون سے واقف ہیں ۔نشیب وفراز سے آگاہ ہیں ۔ فی الحقیقت ان بدنصیبوں کو آتا کچھ نہیں جھوٹی شیخیاں کی جاتی ہیں ۔

اسلام اور مسلمانوں سے مذاق کرنا ان کا کام ہے ۔تمہارا مذاق تو ہوگیا ۔ آنکھیں بند ہوں گی تو معلوم ہوگا کہ خدا کا مذاق بھی کیسا ہونے والا ہے ۔

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ

اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ؑ ۶۶

ركوع ٨ / ١٤

لَا تَعْتَذِرُوْا ؛ جھوٹے عذر و حیلے نہ کرو ۔ باتیں بنانے سے کیا حاصل ؟ قَدْ كَفَرْتُمْ ؛ تم نے کفر کیا ۔تمہاری باتوں سے انکار نکلتا ہے ، بے ایمانی ٹپکتی ہے ۔ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؛تمہارے ایمان کے بعد ۔ اِنْ نَّعْفُ ؛ اگر ہم عفو کردیں گے ۔ معاف کردیں گے ۔ عَنْ طَآئِفَةٍ ؛ ایک جماعت سے ۔ ایک گروہ سے ۔ مِنْكُمْ ؛تم میں سے ۔ کیونکہ انھوں نے توبہ کرلی ہے ۔ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً ؛ اور ایک گروہ ، ایک جرگہ ، ایک طائفہ کو عذاب کریں گے ۔ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ؛ کیونکہ وہ مجرم تھے ۔ بدکار تھے ۔ گنہگار تھے ۔ اسی لئے وہ سزا کے سزاوار تھے ۔

ترجمہ :- بے کار جھوٹی عذر خواہی نہ کرو ۔تم تو ایمان لانے کے بعد کفر بکتے ہو ، اگر ہم تمہاری ایک جماعت سے عفو کردیں گے تو ایک جماعت کو سزا بھی دیں گے کیونکہ وہ مجرم تھی ۔

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ

وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۶۷

وقف لازم

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ ؛ منافق مرد اور منافق عورتیں ، جن کا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ ۔ جن کا دل زبان کی موافقت نہیں کرتا ۔ بَعْضُهُمْ مِّنْ بَعْضٍ ؛ ان کے بعض بعض جنس سے ہیں ۔ سب ایک جنس کے ہیں ۔ سب ایک ٹائپ کے ہیں ۔ وہ کیا کرتے ہیں ؟ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ ؛ بری بات کا حکم دیتے ہیں ۔ برے کاموں کی تعلیم دیتے ہیں ۔ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ ؛ اور اچھی بات سے روکتے ہیں ۔ اچھے کاموں سے منع کرتے ہیں ۔ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؛ اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں ۔ راہِ خدا میں کچھ نہیں دیتے ۔ ان کی مٹھی ہمیشہ بند رہتی ہے ۔ نَسُوا اللّٰهَ ؛ یہ خدا کو بھول گئے ہیں ۔ انھوں نے خدا کو چھوڑ دیا ہے ۔ فَنَسِيَهُمْ ؛تو اللہ نے بھی ان کو چھوڑ دیا ۔ ان کے خدا کو بھول جانے کی سزا دی ۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ؛ بے شک منافق لوگ فاسق ہیں ، بدکار ہیں ، نافرمان ہیں ۔

ترجمہ :- منافق مرد ہوں یا منافق عورتیں ، سب ایک ہی قِسم کے ہیں ۔ بری بات کا حکم کرتے ہیں اور اچھی بات سے لوگوں کو روکتے ہیں ۔ اُن کی مٹھی ہمیشہ بند رہتی ہے (راہِ خدا میں کچھ نہیں دیتے) یہ لوگ خدا کو بھول گئے ہیں ۔ خدا بھی اُن کو بھول گیا ۔ بے شک منافق ہی فاسق ہیں (بدکار ہیں) ۔

نام کے مسلمان خسارہ میں رہتے ہیں

صاحبو ! آج کل کے اسلامی نام رکھنے والوں کی حالت کیا ہے ۔ دل سے اسلامی افعال سے کوئی ربط نہیں ۔ خود برا کریں اور دوسروں کو برے کام پر برانگیختہ کریں ۔ نام آوری کے لئے اور دنیا میں شہرت حاصل کرنے کی خاطر ہزاروں ، لاکھوں روپیوں کا چندہ دے دیں ۔ مگر خالص لوجہ اللہ ایک پیسہ ہاتھ سے نہیں نکل سکتا ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے گویا یہ خدا کو بھول گئے ہیں ۔ کسی کام میں خدا کا خیال آتا ہی نہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کی بھول کے سبب دنیا تباہ عاقبت برباد ۔ جن بنکوں میں روپیہ رکھوایا گیا تھا ان میں بہت سے دیوالیہ ہوگئے ۔ جن کا دیوالیہ نہیں نکلا ان کو بھی بنک والے ضرورت پر رقم دینے سے انکار کر رہے ہیں ۔ جی رہے ہیں تو بھی برائے نام ۔ ان لوگوں کا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ ۔ یہی لوگ ہیں بدمعاش ، بدکار ، خدا کے نافرمان ۔ اب ان کا حساب کیا ہوگا ۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۶۸﴾

وَعَدَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے وعدہ کیا ہے ۔ اَلْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ ؛ منافق مَردوں اور منافق عورتوں سے ۔ ان لوگوں سے جن کے دلوں میں نفاق کُوٹ کُوٹ کر بھرا گیا ہے ۔ وَالْكُفَّارَ ؛ اور کافروں سے ، منکروں سے ، جو برائے نام بھی نہیں مانتے ۔ نَارَ جَهَنَّمَ ؛ دوزخ کی آگ کا ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ هِيَ حَسْبُهُمْ ؛ سزا میں یہ آتشِ دوزخ ان کے لئے بالکل کافی ہے ۔ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؛ خدا نے ان پر لعنت کردی ہے ۔ ان پر خدا کی مار ہے ۔ پھٹکار ہے ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ؛ اور انھیں کے لئے ہے ہمیشہ رہنے والا ، قائم ، دائم عذاب ۔

ترجمہ :- منافق مَردوں اور منافق عورتوں اور منکرین کے لئے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ آتشِ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ۔ جہنّم اُن کے لئے بالکل کافی ہے ۔ ان پر خدا کی مار ہے (اس کی پھٹکار ہے ، اس کی لعنت ہے) اور انھیں کے لئے اٹل عذاب ہے ۔

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ؕ فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ

مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۭ

اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۶۹

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ (ہم تم کو تباہ و برباد کردیں گے) مثل ان لوگوں کے جو تم سے پہلے تھے ۔ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً ؛ (تم ہو ہی کیا) وہ تو تم سے زیادہ قوی تھے ۔ وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ؛ اور ان کے پاس مال اور اولاد بھی بہت سی تھی ۔ فَاسْتَمْتَعُوْا ؛ پس انھوں نے فائدہ اُٹھایا، تمتع حاصل کیا، مزے اُڑائے ، لطف اُٹھایا ۔ بِخَلَاقِهِمْ ؛ ان کے حصّہ سے ۔ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ ؛ تم نے بھی اپنے حصّہ سے فائدہ اُٹھایا ۔ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ ؛ جس طرح سے کہ ان لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ۔ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ تم سے قبل ۔ تم سے پہلے ۔ بِخَلَاقِهِمْ ؛ اپنے حصّہ سے ۔ جس طرح ان لوگوں نے اپنی دولت کے مزے لوٹے تم نے بھی مزے لوٹے ۔ وَخُضْتُمْ ؛ اور تم نے غور وخوض کیا ۔ تم بے کار باتوں میں لگے رہے ، خیالات پکاتے رہے ۔ كَالَّذِيْ خَاضُوْا ؛ مثل ان لوگوں کے جو بے فائدہ متخیلات میں ، بیہودہ بکواس میں لگے رہے ۔ بعض دفعہ اَلَّذِيْ ، اَلَّذِيْنَ کا کام دیتا ہے اور یہ ایک مخفف صورت ہے اور اس کی طرف جمع کی صورت راجع ہوتی ہے ۔ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؛ ان لوگوں کے اعمال حبط ہوئے ، اکارت گئے ، غارت ہوگئے ۔ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ۔ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؛ اور یہی ہیں خسارہ اُٹھانے والے ۔ نقصان پانے والے اور انھیں کے حسبِ حال ہے ۔ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ یعنی دنیا کا بھی گھاٹا اور آخرت کا بھی نقصان ۔

ترجمہ :- (اے منافقو!) تم بھی اسی طرح ہو جس طرح کہ تم سے پہلے لوگ گزرے ہیں ۔ وہ تم سے قوی تھے ۔ ان کے پاس مال و اولاد بھی بہت کچھ تھی ۔ بس وہ اپنے حصّہ سے لطف اندوز ہوئے اور تم بھی اپنے حصّہ سے لطف اندوز ہو رہے ہو جس طرح کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے اپنے حصّہ سے فائدہ اُٹھاتے تھے اور تم بھی ایسے ہی متخیلے پکاتے رہتے ہو جیسے کہ ان لوگوں نے کیا ۔ ان لوگوں کے اعمال دنیا و آخرت میں غارت گئے (اکارت ہوگئے) اور یہی ہیں خسارہ (اور نقصان) اُٹھانے والے ۔

اَلَمْ يَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ڏ

وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۭ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ

فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۷۰

اَلَمْ يَاْتِهِمْ ؛ کیا اُن کے پاس نہیں آئی ؟ نَبَاُ الَّذِيْنَ ؛ خبر اُن لوگوں کی جو ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے گزرے ہیں ۔ وہ کون ہیں ؟ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ؛ نوح علیہ السلام کی قوم ہیں اور قومِ عاد اور ثمود ۔ وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ ؛ اور قومِ ابراہیم ۔ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ ؛ اور مدین کے رہنے والے لوگ ۔ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ؛ اور وہ لوگ جن کی بستیاں تہہ و بالا کردی گئیں ۔ اَتَتْهُمْ ؛ ان کے پاس آئے ۔ رُسُلُهُمْ ؛ ان کے رسول ۔ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ واضح دلائل کے ساتھ ۔ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ ؛ پس خدا نہ تھا کہ ان کو عذاب کرتا ۔ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ؛ مگر وہی اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے ۔ ہم نے ان کو تباہ نہیں کیا بلکہ انھوں نے خود اپنے آپ کو تباہ کیا ۔ خود ان کے اعمال ان کی تباہی کا باعث ہوئے ۔

ترجمہ :- کیا ان لوگوں کے پاس اُن لوگوں کی خبر نہیں آئی جو ان سے پہلے تھے ؟ (وہ کون تھے ؟) قومِ نوح اور عاد اور ثمود اور قومِ ابراہیم اور مدین کے رہنے والے اور وہ لوگ جن کی بستیاں تہہ و بالا کردی گئیں ۔ ان کے رسول ان کے پاس واضح دلائل لے کر آئے ۔ لہذا ایسا ہرگز نہیں ہوا کہ خدا نے ان کو تباہ کیا بلکہ خود ان لوگوں نے اپنے آپ کو تباہ کیا ۔

وقف لازم

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ ؛ اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں ۔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؛ ان کے بعض ، بعض کے ولی اور دوست ہیں ، ایک دوسرے کے یار و مددگار ہیں ۔ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ اچھی چیزوں کا حکم کرتے ہیں ۔ امر بالمعروف کرتے ہیں ۔ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؛ اور قابلِ انکار بات سے روکتے ہیں ۔ نہی عن المنکر کرتے ہیں ۔ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کو قائم کرتے ہیں ، اچھی طرح سے اور ہمیشہ ادا کرتے ہیں ۔ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ دیتے ہیں ۔ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ، اس کے احکام کی فرماں برداری کرتے ہیں ۔ اُولٰٓئِكَ ؛ یہ لوگ ۔ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؛ عنقریب ان پر اللہ رحم کرے گا ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ؛ بے شک اللہ عزت و حکمت والا ہے ۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے ، جو کرتا ہے مناسب کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور مومن مرد اور مومن عورتیں ، وہ باہم ایک دوسرے کے یار و مددگار ہیں ، وہ اچھے کاموں کا حکم دیتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں اور پابندی سے اور خوبی کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں ، اور زکوٰۃ دیتے ہیں ، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ۔ عنقریب ان لوگوں پر اللہ ضرور رحم فرمائے گا ، وہ بڑی عزت و حکمت والا ہے (غالب ہے ۔ دانا ہے)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ
ع ۹ ۱۵ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۷۲

وَعَدَ اللّٰهُ ؛ خدا نے وعدہ کیا ۔ اَلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؛ ایمان دار مردوں اور ایمان دار عورتوں سے ۔ جَنّٰتٍ ؛ جنتوں کے عطا کرنے کا ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ بحالیکہ یہ لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے ۔ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً ؛ اور اچھے مکانوں کا ۔ وہ کہاں ہیں ؟ فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؛ ہمیشہ رہنے والے باغوں میں ۔ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؛ اور اللہ کی رضا مندی تو سب سے بڑھ کر ہے ۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؛ یہی بڑی کامیابی ہے ۔ عظیم الشان فائز المرامی ہے ۔

ترجمہ :- اور ایمان دار مردوں اور ایمان دار عورتوں کو خدائے تعالیٰ ایسی جنتیں دینے کا وعدہ فرماتا ہے ، جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ اُن میں ہمیشہ رہیں گے اور ہمیشہ کے باغوں میں اچھے مکانات عطا کرنے کا بھی وعدہ فرماتا ہے ۔ اور اللہ کی رضا مندی تو ان سب سے زیادہ بڑی چیز ہے ۔ یہی ہے بڑی کامیابی (عظیم فائز المرامی) ۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ
وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۷۳

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ ؛ اے پیغمبر ۔ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؛ کوشش اور جہاد کرو کافروں اور منافقوں سے ۔ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان کے مقابلہ میں سختی و درشتی اختیار کرو ۔ (سختی اور درشتی سے مُراد بدکلامی اور ظلم نہیں ہے جو تبلیغِ دین میں مانع ہو ۔ کیونکہ حضرتؐ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا انْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ؛ اگر تم بدمزاج اور سخت دل ہوتے تو سب لوگ تمہارے اطراف سے بھاگ جاتے) وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؛ اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ۔ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ؛ اور یہ کیا ہی برا انجام ہے ؟

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) کافروں اور منافقین سے جہاد کرو ۔ اور ان پر سختی کرو ۔ (ان سے لڑنے میں دل کڑا کرو) ان کا مقام جہنّم ہے اور ان کا انجام بہت برا ہے ۔

صاحبو! اس آیت پر غور کرو۔ منافق اپنے کفر کو ظاہر کرنے لگیں تو ان سے جنگ جائز ہے۔ جب تک اپنے دلی خیالات کو، اپنی شرارتوں کو چھپاتے رہیں، ان سے تعرض نہ کیا جائے۔ کافروں اور منافقوں کے ساتھ بے تہذیبی، بدکلامی، بدمزاجی دُرست نہیں۔ اس سے تبلیغِ دین میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں، تالیفِ قلوب میں دشواری پیدا ہوتی ہے۔ حکم ہے وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ؛ تم ان سے بہترین طریقہ سے بحث مباحثہ کرو۔ حُسنِ سلوک سے پیش آ ؤ۔ اپنے پاکیزہ اخلاق سے اُن کے دلوں میں گھر کرو۔ ایک کافر کو مارنے سے ایک کافر کو مسلمان کرنا بہت بہتر ہے۔

ذرا اس آیت کو دیکھو اور موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی جھوٹی رواداری کو دیکھو۔ دشمن اپنے کفر پر مضبوط ہیں اور تم اپنی حق پرستی اور اسلام پر مضبوط نہیں۔ یہ ایک رسّہ کھینچنا ہے ''ٹگ آف وار'' ہے۔ جہاں تم نے سُستی کی اور ڈھیلے پڑ گئے بس دشمن تم کو کھینچ لیں گے اور تم کو اپنے رنگ میں رنگ دیں گے۔ مسلمان بدمزاج نہیں ہوتا مگر دین پر مضبوط ضرور رہتا ہے۔

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِى الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿٧٤﴾

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ؛ خدا کی قسم کھاتے ہیں۔ مَا قَالُوْا؛ کہ انھوں نے نہیں کہا۔ وَلَقَدْ قَالُوْا؛ اور انھوں نے ضرور اور یقیناً کہا۔ كَلِمَةَ الْكُفْرِ؛ کلمہ کفر کو۔ بے ایمانی کی بات کو۔ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ؛ اور اپنے اسلام کے بعد کافر ہو گئے، منکر ہو گئے۔ وَهَمُّوْا؛ اور انھوں نے ارادہ کیا، قصد کیا۔ بِمَا لَمْ يَنَالُوْا؛ ایسی چیز کا جس کو وہ حاصل نہیں کر سکتے۔ یعنی اسلام کو تباہ کرنے کے تو ان کے بڑے بڑے اِرادے تھے، مگر خدا نے ایک بات چلنے نہ دی۔ وَمَا نَقَمُوْا؛ اور انھوں نے عداوت نہیں کی۔ انتقام لینا نہیں چاہا۔ اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ؛ مگر یہ کہ اللہ نے ان کو غنی کر دیا۔ وَرَسُوْلُهٗ؛ اور اللہ کے رسول نے۔ مِنْ فَضْلِهٖ؛ اپنے فضل و کرم سے۔ اللہ اور اس کا رسول اپنے فضل و کرم سے ہم کو بھی غنی اور مستغنی کریں۔ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا؛ پھر اگر یہ توبہ کر لیں اور باز آ جائیں اور خدا کی طرف رجوع کریں۔ يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ؛ تو اُن کے لئے خیر ہے، بہتر ہے۔ اسی میں ان کی خیریت ہے۔ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا؛ اور اگر وہ منھ پھیریں، روگردانی کر لیں، اعراض کریں، نہ مانیں۔ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ؛ تو ان کو خدا عذاب کرے گا، سزا دے گا۔ عَذَابًا اَلِيْمًا؛ المناک، تکلیف دہ عذاب۔ المناک سزا۔ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؛ دنیا اور آخرت میں۔ وَمَا لَهُمْ؛ اور نہیں ہے ان کے لئے۔ فِى الْاَرْضِ؛ زمین میں۔ مِنْ وَّلِيٍّ؛ کوئی دوست۔ وَلَا نَصِيْرٍ؛ اور نہ کوئی نصرت اور مدد دینے والا۔

ترجمہ:- وہ لوگ خدا کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہیں کہا۔ بے شک انھوں نے کفر کا کلمہ کہا، اور

اپنے اسلام کے بعد کفر اختیار کیا ۔ اور ایسے ایسے ارادے اور منصوبے گانٹھے جن کو وہ حاصل کر نہ سکے ۔ (یہ کیوں دشمنی کرتے ہیں ؟) یہ اس لئے دشمنی کرتے ہیں کہ خدا اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کردیا ۔ اگر (اب بھی) وہ توبہ کریں تو ان کے لئے بہتر ہے ۔ (ان کے حق میں خیر ہے) اور اگر وہ (نہ مانیں اور) اعراض کریں تو اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب کرے گا ۔ اور (دنیا اور) زمین بھر میں ان کا نہ کوئی یار ہوگا نہ مددگار ۔

صاحبو ! نفاق دو طرح کا ہوتا ہے ۔ ایک نِفاقِ اعتقادی دوسرا انفاقِ عملی ۔ نفاقِ اعتقادی تو وہ ہے کہ ظاہر میں اسلام اور باطن میں کفر ہو ۔ اور نفاقِ عملی یہ ہے کہ جس طرح منافق نماز پڑھتے ہیں ، روزے رکھتے ہیں ، اسی طرح دیگر جگہ ارکانِ اسلام پر عمل کرنے میں سُستی اور کاہلی کی جائے ، گو اعتقادی طور پر اسلام پر ہوں ۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ ؛ اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ سے معاہدہ کرتے ہیں ۔ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اگر خدا ہم کو اپنے فضل وکرم سے دے گا ، مال سے سرفراز کرے گا ۔ لَنَصَّدَّقَنَّ ؛ تو ہم ضرور صدقہ دیں گے ، خیرات کریں گے ، زکوٰۃ دیں گے ۔ اصل میں لَنَتَصَدَّقَنَّ تھا ۔ تَصَدَّقَ تھا اِصَّدَّقَ کردیتے ہیں ۔ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؛ اور ہم ضرور نیکوکاروں اور صالحین میں شریک ہوں گے ۔

ترجمہ :- اور ان لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ سے معاہدہ کرتے ہیں کہ اگر ہم کو اپنے فضل وکرم سے دے گا تو ہم (اس کی راہ میں) صدقہ دیں گے (خیر خیرات کریں گے) اور ہم صالحین میں سے ہوجائیں گے ۔

فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۶﴾

فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؛ پھر جب خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو دیا ۔ بَخِلُوْا بِهٖ ؛ تو دینے میں بخل کرنے لگے ۔ وَتَوَلَّوْا ؛ اور حکمِ الٰہی بجالانے سے منھ پھیر لیا ۔ اور نافرمان بن گئے ۔ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ؛ اور وہ اعراض اور روگردانی کرنے والوں میں ہوگئے ۔

ترجمہ :- پھر جب ان کو (خدا نے) اپنے فضل وکرم سے عطا کیا تو دینے کا جو وعدہ کیا تھا اس میں بخل کرنے لگے ، اس سے پھر گئے اور اعراض کر گئے ۔

فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ
وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾

فَاَعْقَبَهُمْ ؛ پھر ان کے پیچھے لگا دیا ۔ ان کے عقب میں یہ بات پیدا ہوگئی ۔ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؛ نفاق کو اُن کے دلوں میں ۔ ان نافرمانیوں کی سزا یہ ملی کہ ان کے دل و زبان میں موافقت نہ رہی ۔ یہاں نفاق سے مُراد نِفاقِ عملی ہے کہ وعدہ تو کئے لیکن اس پر عمل نہیں کئے ۔ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ ؛ اس دن تک کہ وہ اس سے ملیں ۔ یعنی ان کی موت اور قیامت تک نِفاق پیدا ہوگیا ۔ یہ کیوں ؟ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ ؛ اس وجہ سے کہ اُنھوں نے اللہ سے خلاف ورزی کی تھی ۔ مَا وَعَدُوْهُ ؛ جس کا انھوں نے وعدہ کیا تھا ۔ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ؛ اور اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ اور کذب بولتے تھے ۔

ترجمہ :- بس اس کے بعد اللہ نے ان کے دلوں میں (مَرے دم تک اور) قیامت تک نِفاق پیدا کردیا ۔ اس وجہ سے کہ انھوں نے اللہ سے وعدہ کیا پھر اس کا خلاف کیا ۔ اور اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے ۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا ؛ کیا انھیں معلوم نہیں ؟ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ ؛ کہ اللہ جانتا ہے ، اس کو معلوم ہے ۔ سِرَّهُمْ ؛ ان کے راز کو ، سِر کو ، بھید کو ، ان کی چھپی ہوئی بات کو ۔ وَنَجْوٰىهُمْ ؛ اور ان کی سرگوشی کو ، کانا پھوسی کو ، خفیہ مشورے کو ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور یہ کہ اللہ ۔ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ؛ تمام غیب اور چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا ہے ، کوئی چیز اس سے مخفی نہیں ۔

ترجمہ :- کیا انھیں معلوم نہیں کہ اللہ ان کے راز اور سرگوشی کو خوب جانتا ہے ۔ اور یہ کہ بے شک اللہ تمام غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے ۔

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ
اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ۭ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾

اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ ؛ جو لوگ طعن تشنیع کرتے ہیں ۔ چیڑے چنتے ہیں ۔ کن کے ؟ اَلْمُطَّوِّعِيْنَ ؛ خوشی سے کام کرنے والوں کے ۔ دل سے دینے والوں کے ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمانداروں میں سے ۔ مومنین میں سے ۔ فِي الصَّدَقٰتِ ؛ صدقات اور خیرات میں ۔ یعنی جو لوگ خوشی خوشی راہِ خدا میں خیرات کرتے ہیں ۔ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ ؛ اور وہ لوگ جو نہیں پاتے ۔

اِلَّا جُهْدَهُمْ ؛ مگر اپنی مشقت سے تھوڑا سا کمایا ہوا مال ۔ جُهْدٌ ؛ کوشش ، مشقت ۔ یہاں مشقت سے کما کر تھوڑا سا مال جو بچایا گیا ہے مُراد ہے ۔ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ؛ تو ان پر ہنسی کرتے ہیں ۔ ان کی مسخری کرتے ہیں ۔ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ؛ اللہ بھی ان پر ہنسی کرتا ہے ۔ یعنی ان کے ہنسی کرنے کی سزا دیتا ہے ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ اور اُن کے لئے ہے المناک عذاب ، دردناک سزا ۔

ترجمہ :- جو لوگ طعن تشنیع کرتے ہیں ان ایمانداروں پر جو خوش دلی سے صدقات دیتے ہیں (خیر خیرات کرتے ہیں) اور جو لوگ مشقت سے کمائے ہوئے تھوڑے مال کے سوا نہیں پاتے ، (ان پر اعتراض کرتے ہیں) ۔ ان سے تمسخر کرتے ہیں اللہ بھی ان سے تمسخر کا بدلہ لیتا ہے اور ان کے لئے ہے المناک عذاب ۔

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؛ اے پیغمبر! تم ان (مسخرہ پن کرنے والوں) کے لئے مغفرت طلب کرو ۔ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؛ یا مغفرت طلب نہ کرو ۔ ان مسخروں میں دعا کا اثر قبول کرنے کی قابلیت ہی نہیں ہے ۔ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؛ اگر تم ان کے لئے دعائے مغفرت کرو ۔ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ؛ ستّر دفعہ ۔ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؛ تو اللہ ان کی ہرگز مغفرت نہ کرے گا ۔ ان کو نہ بخشے گا ۔ سَبْعِيْنَ مَرَّةً سے مُراد کثرت ہے ۔ اللہ ان کی مغفرت کیوں نہ کرے گا ؟ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ ؛ اس واسطے کہ ان لوگوں نے ۔ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول سے کفر کیا ، انکار کیا ۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِىْ ؛ اور اللہ ہدایت نہیں کرتا ۔ رہنمائی نہیں کرتا ۔ اَلْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ؛ نافرمان اور بدکار لوگوں کی ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم ان کے لئے مغفرت طلب کرو یا نہ کرو ۔ اگر تم ان کے لئے ستّر (۷۰) دفعہ بھی مغفرت طلب کرو گے تو خدا ان کی ہرگز مغفرت نہ کرے گا ۔ (ان کو ہرگز نہ بخشے گا) یہ اس لئے ہے کہ انھوں نے اللہ و رسول سے کفر کیا ۔ اور اللہ نافرمان و بدکار لوگوں کو کبھی ہدایت نہیں کرتا ۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِى الْحَرِّ ؕ

قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ ؛ خوش ہوگئے ہیں وہ لوگ جو پیچھے چھوڑ دیئے گئے ہیں ، یعنی جو حاضر جنگ نہیں وہ شاداں وفرحاں ہیں ۔ بِمَقْعَدِهِمْ ؛ اپنے بیٹھ رہنے سے ۔ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؛ رسول اللہ ﷺ کے خلافِ مرضی ۔ ان کی مخالفت میں ۔ ان کے ساتھ نہ آ کر ۔ رہنے والوں کو اور بہکانے کے لئے ۔ وَكَرِهُوْا اَنْ يُّجَاهِدُوْا ؛ اور انھوں نے کراہت کی کہ جہاد کریں ۔ جہاد کو مکردہ سمجھا ۔ دینی کوشش کو برا سمجھا ۔ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؛ اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ وَقَالُوْا ؛ اور ان لوگوں نے کہا ۔ لَا تَنْفِرُوْا ؛ نہ نکلو ۔ یعنی جہاد کے لئے ۔ فِي الْحَرِّ ؛ گرمی میں ۔ یعنی وہ کہتے ہیں یہ گرم موسم ، یہ چلچلاتی دھوپ ، کہ آدمی گرمی کے مارے پگھلے جارہے ہیں ۔ بھلا ہم اس حال میں مرنے سے پہلے کیوں مرنے کو نکلیں ۔ قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ نَارُ جَهَنَّمَ ؛ دوزخ کی آگ ۔ اَشَدُّ حَرًّا ؛ اس سے بہت زیادہ گرم ہے ۔ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ؛ کاش سمجھتے ۔ انھیں کچھ سمجھ ہوتی ۔ کچھ عقل ہوتی تو ہرگز نہ ایسا کہتے نہ کرتے ۔

ترجمہ :- جو لوگ پیغمبرِ خدا کے خلافِ مرضی (ان کی مخالفت میں) اپنے گھروں میں بیٹھ رہے وہ بڑی خوشیاں منا رہے ہیں ۔ اور وہ لوگ راہِ خدا میں جان و مال سے جہاد کرنے کو مکروہ (اور ناگوار) سمجھتے ہیں ۔ اور وہ کہتے ہیں اس شدت کی گرمی میں جنگ کے لئے (گھروں سے) نہ نکلو ۔ (پیغمبر !) تم کہہ دو دوزخ کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے ۔ کاش یہ سوچتے سمجھتے ۔

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا ؛ ان کو چار دن کی زندگی میں ہنس لینے دو ۔ وَلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ؛ اور ان کو چاہیئے کہ اپنی نافرمانی پر خوب روئیں ۔ اور ان کے رونے کا زمانہ بہت دراز ہوگا ۔ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؛ اپنے کرتوت کا بدلہ ۔ اپنی کمائی کا نتیجہ ۔ اپنی بداعمالی کی سزا ہے ۔

ترجمہ :- ان کو تھوڑا ہنسنا اور خوب رونا چاہیئے ۔ یہ اس کی سزا میں جس کو وہ کماتے تھے ۔

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ۗ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ﴿۸۳﴾

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ ؛ اگر تم کو اللہ پلٹا لائے گا ، واپس لائے گا ۔ رَجَعَ ـ رُجُوْعًا ؛ واپس آنا ۔ رَجَعَ ـ رَجْعًا ؛ دوبارہ کرنا پلٹانا ۔ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ ؛ ان میں سے کسی گروہ ، کسی جماعت کی طرف ۔ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ ؛ اور وہ

نکلنے کی تم سے اجازت چاہیں ۔ فَقُلْ ؛ تو اے پیغمبر! تم کہہ دو ۔ لَنْ تَخْرُجُوْا مَعِیَ اَبَدًا ؛ تم ہرگز میرے ساتھ نہ نکلو گے ۔ وَلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا ؛ اورتم ہرگز جنگ نہ کرو گے، قتال نہ کرو گے میرے ساتھ ہوکر کسی دشمن سے ۔ یعنی تم ہرگز جہاد کرنے کے لئے تیار نہیں ہو ۔ ان بزدلوں سے پیغمبر کے ساتھ ہوکر جہاد کرنے کی ہرگز اُمید نہیں ۔ اِنَّکُمْ رَضِیْتُمْ ؛ تم راضی ہوگئے تھے ۔ بِالْقُعُوْدِ ؛ گھر بیٹھنے سے ۔ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؛ پہلی دفعہ ۔ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخَالِفِیْنَ ؛ اب تم پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ گھر بیٹھ رہو ۔ تم کو جہاد سے کیا واسطہ ۔

ترجمہ :- پھر اگر اللہ تم کو (اے پیغمبر!) (زندہ سلامت) واپس لائے ان میں سے ایک گروہ کی طرف ، پھر وہ جنگ کے لئے نکلنے کی اجازت تم سے مانگیں تو (اے پیغمبر!) تم اُن سے کہہ دو تم ہرگز میرے ساتھ جنگ کے لئے نہ نکلو گے ۔ اور نہ میرے ساتھ ہوکر دشمن سے لڑو گے ۔ (یعنی تم سے جانبازی کی بالکل اُمید نہیں) تم پہلی دفعہ ہی گھر بیٹھنے پر راضی ہو چکے تھے اب پھر تم رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھ رہو (یعنی یہ سب جھوٹ ہے ۔ اِن آرام طلبوں سے ، ان بزدلوں سے جنگ کے لئے نکلنے کی بالکل اُمید نہیں) ۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾

وَلَا تُصَلِّ ؛ اورتم نماز نہ پڑھو ۔ دُعا نہ کرو ۔ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ ؛ ان میں سے کسی ایک پر ۔ مَاتَ ؛ جو مرگیا ہو ۔ اَبَدًا ؛ ہرگز ، کبھی ۔ اَبَدَ ۔ یَأْبُدُ ۔ بھاگنا ۔ اَوَابِدُ ؛ وحشی جانور ۔ اَبَدْ ؛ وہ آئندہ زمانہ جس کی انتہا نہ ہو ۔ اس کے مقابل ازل ہے ۔ وَلَا تَقُمْ ؛ اورتم کھڑے نہ رہو ۔ عَلٰی قَبْرِهٖ ؛ اس کی قبر پر ۔ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا ؛ ان لوگوں نے کفر کیا ، انکار کیا ہے ، حق پوشی کی ہے ۔ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ۔ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ؛ اور مرگئے تو فاسق اور نافرمان مرے

ترجمہ :- تم ان لوگوں میں سے کسی پر ہرگز نماز نہ پڑھو جو مرگیا ہو (ان کے لئے دُعا نہ کرو) نہ اس کی قبر کے پاس کھڑے رہو ۔ یہ لوگ خدا اور رسول سے منکر تھے ۔ اور مَرے تو فاسق و بدکار مَرے ۔

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

وَلَا تُعْجِبْکَ ؛ اورتم کو تعجب میں نہ ڈالے ، پسند نہ آئے ۔ اَمْوَالُهُمْ وَ اَوْلَادُهُمْ ؛ اُن کے مال اور اُن کی اولاد ۔ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ ؛ بے شک اللہ صرف یہ چاہتا ہے ، یہی ارادہ کرتا ہے ۔ اَنْ یُّعَذِّبَهُمْ ؛ کہ ان کو عذاب کرے ۔ بِهَا ؛ اس سے

یعنی مال اور اولاد سے ۔ فِی الدُّنْیَا ؛ دنیا میں ۔ وَتَزْھَقَ ؛ اور نکل جائے ۔ اَنْفُسُھُمْ ؛ ان کی جانیں ۔ وَھُمْ کٰفِرُوْنَ ؛ اس حال میں کہ وہ کافر و منکر ہیں ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم کو ان کے مال اور اولاد کہیں تعجب میں نہ ڈال دیں ، (پسند نہ آجائیں) ، (ان کو مال و اولاد دینے سے) خدا کا صرف یہ مقصد ہے کہ ان کو اسی سے دنیا ہی میں عذاب میں مبتلا کرے ۔ اور وہ مریں تو کافر ہی مریں ۔

زیارتِ قبور

صاحبو! اس آیت پر غور کرو کہ اللہ تعالیٰ رسولِ خدا ﷺ کو منع فرماتا ہے کہ مخالفینِ اسلام کی قبر کے پاس نہ جاؤ ، اُن کے لئے دُعا مت کرو ۔ وہ کیوں منع فرما رہا ہے ۔ اس واسطہ کہ ان کا دُعا کرنا اور قبر کے پاس جانا اُن کے لئے باعثِ رفعِ عذاب ہے ۔ اور نادان زیارتِ قبور سے منع کرتے ہیں ۔ احادیث کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بی بی عائشہ ؓ کو زیارتِ قبور کی اجازت دی تھی ۔ ذرا اس آیت پر بھی غور کرو ۔ وَصَلِّ عَلَیْھِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ ؛ تم ان پر نماز پڑھو ان کے لئے دُعا کرو ۔ تمہاری دُعا ان کے لئے باعثِ تسکین ہے ، باعثِ رحمت ہے ۔ جب تک رسولِ خدا ﷺ تھے وہ دُعا کرتے تھے ، اب اُن کے جانشین دُعا کرتے ہیں ۔

واضح ہو کہ مال و اولاد فتنہ ہیں ۔ اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ۔ اکیلا آدمی اگر برائیوں سے بچ سکتا ہے تو کثرتِ مال و اولاد کے وقت بچنا نہایت مشکل ہے ۔ جس کو دیکھو! مال و اولاد کی فکر میں مبتلا ہے ۔ مال و اولاد کے ہوتے انسان مغرور ہوجاتا ہے ، خدا کا خوف دل سے نکل جاتا ہے ۔ برے کاموں میں مشغول ہوجاتا ہے ۔

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃٌ ؛ اور جب ایک سورت نازل کی جاتی ہے ، اُتاری جاتی ہے ، اور اس میں یہ حکم ہوتا ہے : اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ ؛ کہ اللہ پر ایمان رکھو ۔ خدا کا یقین رکھو ۔ وَجَاھِدُوْا مَعَ رَسُوْلِہٖ ؛ اور اللہ کے رسول کے ساتھ ہوکر جہاد کرو ۔ اِسْتَاْذَنَکَ ؛ تو تم سے اجازت طلب کرتے ہیں ۔ اِذن چاہتے ہیں ۔ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْھُمْ ؛ ان میں سے کشادہ دست ، تونگر ، فراخی والے ۔ قَالُوْا ؛ تو وہ کہتے ہیں ۔ ذَرْنَا ؛ ہم کو چھوڑو ۔ نَکُنْ مَّعَ الْقٰعِدِیْنَ ؛ کہ ہم گھر میں بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ رہیں ، یعنی وہ جنگ کو جانا نہیں چاہتے ۔

ترجمہ :- اور جب کوئی سورت اُتاری جاتی ہے (جس میں حکم رہتا ہے) کہ اللہ پر ایمان لاؤ ، اللہ کے رسول کے ساتھ ہوکر جہاد کرو تو فراخ دست ، (مال دار) لوگ تم سے اجازت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو خانہ نشین لوگوں کے ساتھ رہنے دو ۔

رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿٨٧﴾

رَضُوْا ؛ اور راضی ہو گئے ۔ پسند کرلیا ۔ اختیار کرلیا ۔ بِاَنْ يَّكُوْنُوْا ؛ کہ رہیں ۔ مَعَ الْخَوَالِفِ ؛ خانہ نشین عورتوں کے ساتھ ، گھر میں رہنے والے عورتوں اور بچوں کے ساتھ ۔ وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ؛ اور اُن کے دلوں پر مہر کردی گئی ، تاریکی چھا گئی ۔ اُن کی فطرت کی سیاہی نمایاں کردی گئی ۔ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ؛ لہذا وہ کچھ سوچتے سمجھتے نہیں ۔

ترجمہ :- (یہ منافق) عورتوں اور بچوں کے ساتھ گھر میں رہ جانے کو پسند کرتے ہیں ۔ ان کے دلوں پر مہر لگ گئی ہے ۔ (تاریکی چھا گئی ہے) لہذا وہ کچھ نہیں سمجھتے ۔

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ ؛ لیکن رسول ، یعنی محمد مصطفےٰ ﷺ ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ؛ اور وہ لوگ جو پیغمبر کے ساتھ ایمان لائے یا جو پیغمبر پر ایمان لائے اور ان کے ساتھ ہیں ۔ اُنھوں نے کیا کیا ۔ جٰهَدُوْا ؛ جہاد کیا ۔ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؛ اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ ۔ مال صرف کیا ۔ جاں نثاری دکھائی ۔ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ ؛ اُنھیں کے لئے ہے ہر قسم کی بھلائی ۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ اور وہی ہیں فلاح پانے والے ، کامیاب ۔

ترجمہ :- مگر رسول اللہ اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ایمان لائے اپنے جان و مال سے (اسلام کے لئے) کوشش کرتے ہیں (جہاد کرتے ہیں) اُنھیں کے لئے ہے ہر قسم کی بھلائی اور وہی ہیں کامیاب (فلاح پانے والے) ۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٨٩﴾ ع ١١/١٧

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ ؛ اللہ نے ان کے لئے تیار رکھا ہے ۔ عَدٌّ ؛ گننا ۔ اِعْدَادٌ ؛ تیار کرنا ۔ جَنّٰتٍ ؛ باغوں کو ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ جن کے نیچے نیچے ۔ جن کے تحت میں نہریں جاری رہتی ہیں ۔ ندیاں بہتی ہیں ۔ یعنی وہ کبھی خشک نہیں ہوسکتے ۔ ہر وقت سرسبز و شاداب رہیں گے ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ ان جنتوں میں ایماندار لوگ ہمیشہ رہیں گے ، ان کو دوام اور خلود نصیب ہوگا ۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؛ یہ بڑی عظیم الشان کامیابی اور فائز المرامی ہے ۔

ترجمہ :- اللہ نے اُن (ایمانداروں) کے لئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی رہتی ہیں اور وہ (ایماندار لوگ) ان میں ہمیشہ رہیں گے ، یہی بڑی کامیابی ہے ۔

صاحبو! جو منافق تھے، مالدار تھے وہ جہاد سے جی چراتے تھے۔ ہر وقت جھوٹے حیلے کرتے اور جنگ میں شریک نہ ہوتے۔ اللہ تعالیٰ شرم دلاتا ہے کہ یہ ہول دِلے، نامرد، عورتوں اور بچوں کے ساتھ گھروں میں بیٹھنے کو پسند کرتے ہیں، بے عزتی سے جینے کو اختیار کرتے ہیں۔ ان کو معلوم نہیں چاقو سے کاٹے بغیر بھی ناک کٹ جاتی ہے اور مردانِ عالم کا نام کبھی مٹ نہیں سکتا۔

بزدل جہاد سے بھاگتے ہیں

نامرد مرتا روز ہے ÷ مردوں کی موت اک بار ہے

ہرگز نہیں مرتا ہے وہ ÷ مرنے کو جو تیار ہے

با آبرو ہو زندگی ÷ بے آبرو بے کار ہے (حسرت صدیقی)

چونکہ یہ بزدل، نامرد، منافق، خدا اور رسول کے احکام کی مخالفت کرتے تھے۔ جھوٹ بولنا ان کا شیوہ تھا۔ عذر لنگ کرنا ان کا کام تھا۔ لہٰذا ان کے مرنے کے بعد بھی پیغمبر کو ان کی نماز پڑھانے کی اجازت نہیں دی گئی اور فرمایا گیا: اے پیغمبر! تم اُن کی نماز نہ پڑھاؤ۔ یہ دشمنِ خدا اور رسول ہیں۔ ان کے لئے ستّر (۷۰) دفعہ بھی اگر تم دُعائے مغفرت کروگے تو ہم کبھی قبول نہ کریں گے۔ یہ خدا کا کیا بگاڑ سکتے تھے، پیغمبر کی مخالفت نے، ان کی دشمنی نے ان کو فِی النَّارِ وَالسَّقَر کردیا جاں نثارانِ نبوت کو خوش خبری دی گئی، مژدہ سنایا گیا کہ ان کے لئے فوزِ عظیم اور بڑی کامیابی ہے، ان کی دنیا بھی اچھی، ان کی آخرت بھی اچھی۔

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۹۰

وَجَـآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ؛ اور آئے عذر کرنے والے۔ اِعْتَذَرَ؛ عذر کیا۔ چاہے جھوٹ ہو یا سچ۔ عَذَّرَ؛ جھوٹا عذر کیا۔ حیلے حوالے کیا۔ بہانہ کیا۔ مِنَ الْاَعْـرَابِ؛ بادیہ نشین عربوں میں سے۔ عرب ایک قوم کا نام ہے جو واحد جمع سب پر مستعمل ہوسکتی ہے۔ عَـرَبِیٌّ اس کا واحد ہے۔ اَعْرَابٌ؛ بادیہ نشین عرب، دیہاتی عرب، اس کا واحد اَعْـرَابِیٌّ ہے۔ ہماری اس تقریر سے معلوم ہوگیا کہ عرب کی جمع عُرُوْب غلط ہے۔ لِیُؤْذَنَ لَهُمْ؛ کہ ان کو اذن اور اجازت دی جائے۔ یہ لوگ کس بات کا عذر کررہے تھے؟ اپنے وطن جانے اور شریکِ جنگ نہ ہونے کا عذر۔ وَقَـعَدَ؛ اور بیٹھ رہے۔ اَلَّـذِیْنَ؛ جو لوگ۔ جنھوں نے۔ كَـذَبُـوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَـهٗ؛ اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ کہا۔ كَذَّبَ؛ جھٹلایا۔ جھوٹا سمجھا۔ سَيُـصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا؛ عنقریب پہنچ جائے گا ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کیا، انکار کیا۔ مِـنْهُمْ؛ ان میں سے۔ عَـذَابٌ اَلِیْمٌ؛ الم ناک عذاب، دردناک سزا۔

ترجمہ:- اور ان بادیہ نشین عربوں میں سے (ان دیہاتیوں میں سے) بعض جھوٹے عذر کرنے والے (حیلے حوالے کرنے والے) آئیں گے، کہ ان کو اجازت دی جائے۔ یہ اور وہ لوگ جو خدا اور

اس کے رسول سے جھوٹی باتیں کہتے تھے گھر میں بیٹھ رہے ۔ ان منکروں کو عنقریب دردناک عذاب پہنچے گا ۔

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ ؛ ضعیفوں پر نہیں ہے ۔ وَلَا عَلَى الْمَرْضٰى ؛ اور نہ بیماروں پر ۔ وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ ؛ اور نہ اُن پر جو ۔ لَا يَجِدُوْنَ ؛ نہیں پاتے ۔ ان کے پاس نہیں ہے ۔ مَا يُنْفِقُوْنَ ؛ اتنا مال کہ وہ صرف کریں ۔ حَرَجٌ ؛ کوئی سختی ۔ گناہ ۔ اِذَا نَصَحُوْا ؛ جب کہ وہ خیر خواہی کریں ۔ جب کہ وہ خالص ارادہ رکھیں ۔ نَصَحَ الشَّيْءَ ؛ خَلَصَ ۔ اس کے مقابل غِشّ ہے ۔ بہ معنی کھوٹ ۔ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ۔ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ؛ احسان اور نیکی کرنے والوں پر نہیں ہے ۔ مِنْ سَبِيْلٍ ؛ کوئی راہ ۔ کوئی الزام ۔ کوئی اعتراض ۔ وَاللّٰهُ عَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اللہ غفور و رحیم ہے ۔ مغفرت اور رحم کرنے والا ہے ۔ بخشنے والا مہربان ہے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ، (الزام نہیں) جو ضعیف ہیں ، بیمار ہیں اور نہ ان لوگوں پر جو خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں پاتے جب کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے مخلص ہیں ، خیر خواہ ہیں ، (مطیع وفرماں بردار ہیں) اور نہ نیکو کاروں پر الزام کی کوئی راہ ہے ۔ اور اللہ تو غفور رحیم ہے ہی ۔

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾ ؕ

وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ ؛ اور ان لوگوں پر بھی کوئی حرج ، الزام نہیں ۔ گرفت نہیں ۔ اِذَا مَآ اَتَوْكَ ؛ جب کہ وہ تمہارے پاس آئیں ۔ لِتَحْمِلَهُمْ ؛ کہ تم ان کو سوار کرا دو ۔ سواری عطا کرو ۔ قُلْتَ ؛ اور آپ نے کہا ۔ لَآ اَجِدُ ؛ میں نہیں پاتا ۔ میرے پاس نہیں ہے ۔ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ؛ وہ جو کہ میں اس پر تم کو سوار کرادوں ۔ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے ۔ نہ گھوڑا ہے ، نہ اُونٹ ہے ، نہ کوئی ایسی چیز ہے جس پر تم کو سوار کردوں ۔ تَوَلَّوْا ؛ تو وہ واپس چلے گئے ۔ پھر گئے ۔ روگرداں ہوگئے ۔ وَاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ ؛ اور اُن کی آنکھیں بہتی ہیں ۔ مِنَ الدَّمْعِ ؛ آنسوؤں سے ۔ حَزَنًا ؛ غم سے ۔ یعنی وہ غم کے مارے روتے ہیں ۔ اَلَّا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ ؛ کہ وہ نہیں پاتے وہ مال جس کو وہ خرچ کرسکیں ۔

ترجمہ :- ان لوگوں پر بھی کوئی حرج نہیں ہے جو تمہارے پاس آتے ہیں کہ تم انھیں سواری عطا کرو اور

تم کہتے ہو کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے ۔ (یہ سُن کر) وہ واپس چلے جاتے ہیں اور اُن کی آنکھیں غم کے مارے آنسو بہاتی ہیں (یعنی وہ روتے ہیں) کہ پاس اتنا مال نہیں کہ وہ صَرف کرسکیں ۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

اِنَّمَا السَّبِيْلُ ؛ اعتراض کا راستہ تو اُن لوگوں پر کھلتا ہے، اُن پر الزام لگ سکتا ہے ۔ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ ؛ ان لوگوں پر جوتم سے اجازت مانگتے ہیں یعنی جنگ میں شریک نہ ہونے کی ۔ وَهُمْ اَغْنِيَآءُ ؛ اور وہ غنی ہیں ،تونگر ہیں ، دولتمند ہیں ، جنگ کا ساز و سامان رکھتے ہیں ، مگر حالت یہ ہے ۔ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا ؛ اس بات پر راضی ہیں کہ وہ رہیں ۔ مَعَ الْخَوَالِفِ ؛ خانہ نشین عورتوں بچوں کے ساتھ ۔ وَطَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ؛ اور خدا نے اُن کے دلوں پر مہر کردی ہے، زنگ آ گیا ہے ۔ ان کے دل سیاہ پڑگئے ہیں ۔ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛تو وہ کچھ نہیں جانتے ۔ ان کو کسی اہم بات کا احساس تک نہیں ۔ جنگ کے فوائد سے واقف نہیں ۔ دین کا غلبہ نہیں چاہتے ۔

ترجمہ :- اعتراض کا راستہ تو ان پر کھلتا ہے جو جنگ میں حاضر ہونا نہیں چاہتے اور تم سے اس کی اجازت چاہتے ہیں حالانکہ وہ غنی ہیں (صاحبِ ساز و سامان ہیں) وہ عورتوں بچوں کے ساتھ گھر میں بیٹھ رہنے سے بڑے خوش ہیں (یعنی ان کا مقولہ ہے جان بچی لاکھوں پائے) ان کے دلوں پر خدا نے مہر کردی ہے ۔ اب وہ (کوئی دُرست اور صحیح بات) نہ سمجھتے ہیں نہ جانتے ہیں ۔

صاحبو ! اصحابِؓ رسولِ کریمؐ ہیں کہ ہمیشہ اپنے رسول (ﷺ) پر جان نثار کرنے کو تیار ہیں ۔ حضرت سے سواری کا انتظام چاہتے ہیں اور حضرت اس کا انتظام نہیں فرما سکتے ۔ کیونکہ مسلمانوں کی حالت بڑی بے سر و سامانی کی ہے ۔ وہ لوگ روتے ہیں ، اور اپنی ناداری پر افسوس کرتے ہیں ۔

مگر افسوس آج کل کیا حال ہے ان مسلمانوں کا جن کے پاس دھن دولت ہے، ساز و سامان ہے ۔ راہِ خدا میں لڑنا اور جان دینا ایک طرف فی سبیل اللہ چند روپیے دینے کو بھی تیار نہیں ۔ ان کا کام کیا ہے ۔عورتوں کی طرح گھر میں بیٹھنا ، فساد ہوا تو گھر کے دروازے بند کرلینا ۔ ان کے خیال میں کوتوالی اور فوج کی مدد کافی ہے ۔ مرد اور سپاہی بننے کی کیا ضرورت ہے ۔ ان کا بھی وہی مقولہ ہے : جان بچی اور لاکھوں پائے ۔

کسی غیر مسلم سے لڑائی چھڑ جائے تو ان کی بے بسی ، ان کی عاجزی واجب الرحم ہوتی ہے ، کیونکہ ہتھیار اور اسلحہ رکھنے کو عیب سمجھتے ہیں ۔ فوجی تعلیم حاصل کرنے کو عار جانتے ہیں ۔ سپہ گری کے فن سے بالکل واقف ہی نہیں ۔ لہٰذا بھاگنے کے سوائے ان کو کوئی چارہ نہیں ۔ بھاگ بھی وہی سکتے ہیں جن کو دوڑنے کی عادت ہو ۔ اللہ ان لوگوں کو مرد بنائے ۔ ان کے دل میں اسلامی محبت ہو ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع

۱۱

يعتذرون

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبدالقدیر صدّیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدّیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدّیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ۭ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ
قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ۭ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ
اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۹۴

يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْكُمْ ؛ وہ تم سے عذر کریں گے، حیلے حوالے کریں گے، بتائیں گے۔ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَيْهِمْ ؛ جب تم اُن کے پاس آ جاؤ گے۔ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا ؛ تم اُن سے کہو، عذر و حیلہ نہ کرو۔ لَنْ نُّؤْمِنَ لَكُمْ ؛ ہم ہرگز تمہاری باتوں کا یقین نہ کریں گے۔ تمہاری کوئی بات نہ مانیں گے، ہم تم سے مامون نہیں۔ قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ ؛ اللہ نے ہم کو خبر دے دی، ہم کو واقف کرایا، ہم کو معلوم کرادیا۔ مِنْ اَخْبَارِكُمْ ؛ تمہاری خبروں سے۔ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ ؛ اللہ اور اُس کا رسول تمہارے اعمال کو دیکھے گا، تمہارے کاموں کی نگرانی کرے گا۔ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ ؛ پھر تم واپس کئے جاؤ گے، لوٹائے جاؤ گے۔ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؛ غائب و حاضر کے جاننے والے کی طرف۔ نہاں و عیاں کے عالم کی طرف۔ فَيُنَبِّئُكُمْ ؛ پھر تم کو خبر دے گا، بتادے گا۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ جو کچھ تم کرتے تھے۔

ترجمہ :- جب تم ان کے پاس واپس جاؤ گے تو وہ عذر خواہی کریں گے (باتیں بنائیں گے)۔ (پیغمبر) تم ان سے کہہ دو، باتیں نہ بناؤ۔ ہم تمہاری کسی بات کا یقین نہیں کرتے۔ اللہ نے تمہاری خبروں کی ہم کو اطلاع دے دی ہے اور اب اللہ اور اس کا رسول تمہارے عمل کو دیکھے گا پھر تم اس (خدا) کی طرف واپس کئے جاؤ گے جو باطن اور ظاہر (نہاں اور عیاں سب) کا جاننے والا ہے۔ پھر وہ تم کو بتادے گا جو کچھ تم کرتے ہو۔

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ۭ
اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۡ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۹۵

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ ؛ عنقریب یہ تمہارے سامنے حلف اُٹھائیں گے۔ اللہ کی قسمیں کھائیں گے۔ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ ؛ جب تم ان کے پاس جنگ سے واپس آ ؤ گے۔ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؛ تاکہ تم ان سے اعراض کرو۔ درگزر کرو، ان کی غلطیوں پر متوجہ نہ ہو۔ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؛ اچھا، ان سے اعراض کرو، ان کی طرف متوجہ نہ ہو، ان سے درگزر کرو۔ اِنَّهُمْ

رِجْسٌ ؛ یہ لوگ پلید ہیں ۔ ناپاک ہیں ۔ وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ؛ ان کا مقام جہنّم ہے، ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے ۔ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؛ ان کے کرتوتوں کا بدلہ، ان کے اعمال کی سزا جو وہ کرتے تھے ۔

ترجمہ :- عنقریب یہ لوگ تمہارے پاس (آئیں گے اور) خدا کی قسمیں کھائیں گے، جب تم ان کے پاس جنگ سے واپس پلٹو گے، تاکہ تم ان سے اعراض کرو ۔ اچھا، تم ان سے درگزر کرو ۔ یہ بڑے پلید اور ناپاک لوگ ہیں، ان کا مقام جہنّم ہے ان کے اعمالِ بد کی سزا ۔

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ

فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ ؛ وہ تمہارے سامنے جھوٹی قسمیں کھائیں گے، حلف اُٹھائیں گے ۔ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ؛ تاکہ تم ان سے راضی ہوجاؤ ۔ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ ؛ اگر تم ان سے راضی بھی ہوجاؤ ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى ؛ تو اللہ راضی نہ ہوگا ۔ عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ؛ فاسق قوم، بدمعاش لوگوں سے ۔

ترجمہ :- (یہ غیر حاضر لوگ) تمہارے سامنے آکر (جھوٹی قسمیں کھائیں گے) حلف اُٹھائیں گے کہ تم ان سے کسی طرح راضی ہوجاؤ ۔ اگر تم ان لوگوں سے راضی ہو بھی جاؤ تو اللہ نافرمان لوگوں سے کبھی راضی نہ ہوگا ۔

اللہ نافرمانوں سے کبھی راضی نہیں ہوتا

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؕ

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۹۷﴾

اَلْاَعْرَابُ ؛ یہ اعرابی لوگ، یہ دیہاتی عرب، یہ گاؤں والے ۔ اَشَدُّ كُفْرًا وَّ نِفَاقًا ؛ شدید تر ہیں کفر و نفاق ہیں ۔ وَاَجْدَرُ اَلَّا يَعْلَمُوْا ؛ اور زیادہ لائق ہیں اس بات کے کہ نہ جانیں ۔ جَدْرٌ ؛ انتہا ۔ جِدَار ؛ دیوار جہاں زمین منتہی ہوتی ہے، یا بلند ہوتی ہے ۔ جَدِيْرٌ ؛ لائق ۔ مناسب ۔ حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؛ ان حدود کو جن کو خدا نے اپنے رسول پر اُتارا ۔ ہر کلام اور ہر کام کی ایک حد ہوتی ہے ۔ یہ دیہاتی عرب خدا کے احکام اور اُس کے حدود کو کچھ نہیں جانتے ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ علیم و حکیم ہے، علم والا حکمت والا ہے ۔

ترجمہ :- یہ دیہاتی عرب کفر و نفاق میں بڑے پکّے ہیں، (بڑے ہی سخت ہیں) اور خدا نے اپنے رسول پر

جو احکام اُتارے ہیں ، اور جو حدود بتائے ہیں ، زیادہ مناسب ہے کہ یہ نہ جانیں ۔ (یہ دیہاتی ان سے بالکل واقف نہیں) ۔ اور اللہ تو علم و حکمت والا ہے ۔

صاحبو ! ذرا شہر سے باہر نکلو ۔ مسلمانوں کی حالت پر غور کرو ۔ خدا و رسول کے احکام کو وہ کچھ نہیں جانتے ۔ علماء اور مشائخ پھرتے ہیں ، گاؤں کا دورہ کرتے ہیں ۔ دورہ کرنے میں تو لیڈر حضرات علماء اور مشائخین سے بھی تیز ہیں ۔ مگر دین کی تبلیغ نہ یہ کرتے ہیں نہ وہ ۔ ہمارے ایک دوست نے ایک عورت کو کلمہ شریف یاد کرنے کے لئے کہا ۔ وہ اپنے بچوں کے پاس پہنچی ، کہنے لگی : یہ کدھر کا مولوی آ گیا ہے جو کلمہ پڑھنے کو کہہ رہا ہے ۔ کلمہ کی تعلیم تو مرنے کے وقت کی جاتی ہے ۔ اس عورت کے بچے ہاتھوں میں لٹھ لے کر پہنچے کہ تو ہماری ماں کو قبل از وقت کیوں ختم کرنا چاہ رہا ہے ۔ بعض سمجھ دار لوگ آ گئے اور بیچ بچاؤ کر کے ہمارے دوست کو بچالیا ۔

کافروں کو مسلمان بنانے سے پہلے مسلمان نام والوں کو مسلمان بنانے کی ضرورت ہے ۔

مسلمانوں میں سے بھی بد مذہب والے لوگ اپنے عقائدِ باطلہ کی تعلیم دیتے ہیں ۔ مگر اہلِ سنت و جماعت اپنی کثرت پر نازاں ہیں ۔ اور کوئی کام کرنے کے لئے تیار نہیں ۔ اس حالت میں ہندوؤں اور کرسٹانوں میں کیا تبلیغ ممکن ہوگی ۔ ؟

بعض کافر مسلمان ہوئے بھی ، مگر کسی نے ان کو سنبھالنے کی فکر نہ کی اور قدیم کافروں نے بائیکاٹ کر کے ، عدم تعاون کر کے ، قِسم قِسم کی تکلیفیں پہنچا کر پھر اپنے میں داخل کرلیا ۔ افسوس ! مسلمانوں میں دین کی کوئی پرواہ نہیں ۔ اگر کچھ ہے بھی تو ان میں تنظیم نہیں ۔ اکیلا سورما چنا کیا بھاڑ پھوڑ سکتا ہے ۔ کچھ نہیں ۔ اسلام کے تمام ارکان پر غور کرو تو ہر کام سے تنظیم کی اہمیت ثابت ہوگی ۔ خدا مسلمانوں پر رحم کرے ، اور ان پر کرم کرے ۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۹۸﴾

وَمِنَ الْاَعْرَابِ ؛ اور بعض دیہاتی عرب ، گاؤں والے ۔ مَنْ يَّتَّخِذُ ؛ جو سمجھتے ہیں ۔ بنا لیتے ہیں ۔ مَا يُنْفِقُ ؛ اس چیز کو کہ خرچ کرتے ہیں ، صَرف کرتے ہیں ۔ مَغْرَمًا ؛ نقصان ۔ وَيَتَرَبَّصُ بِكُمْ ؛ اور تمہارے لئے انتظار کرتے ہیں ، تاکتے ہیں ۔ اَلدَّوَآئِرَ ؛ گردشوں کو ۔ آفتوں کو ۔ یعنی ان کا بس نہیں چلتا تو مسلمانوں پر آفتیں آنے کا انتظار کرتے ہیں ۔ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؛ انھیں پر گردش آئے گی ۔ چکر میں پڑیں گے ۔ انھیں پر آفت ٹوٹ پڑے گی ۔ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ ان کی تمام باتوں کو سنتا اور جانتا ہے ۔

ترجمہ :- اور بعض اعرابی ایسے ہیں جو (راہِ خدا میں) کچھ دیتے ہیں تو اس کو (جرمانہ سمجھتے ہیں) بیکار اور نقصان

مسلمانوں کو بنیادی اسلامی تعلیم ضروری ہے

سمجھتے ہیں ، (اس کو ایک قسم کا تاوان جانتے ہیں) ۔ (ان کی کچھ نہیں چلتی تو) تم (مسلمانوں) پر آفتیں پڑنے کا انتظار کرتے ہیں ۔ (مسلمانوں پر تو کوئی آفت نہ آئے گی مگر) ان (بدنصیبوں) ہی پر آفت آئے گی ۔ اور اللہ (سب کی سنتا اور جانتا ہے) سمیع ہے ، علیم ہے ۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؕ

سَیُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۹۹﴾ ع ۱۲

وَمِنَ الْاَعْرَابِ ؛ اور دیہاتی عرب ، گاؤں والے ۔ ایسے بھی ہیں مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں ، جہاں اچھے کاموں کی جزا اور برے کاموں کی سزا ملے گی ۔ وَیَتَّخِذُ ؛ اور بناتے ہیں ۔ سمجھتے ہیں ۔ مَا یُنْفِقُ ؛ جو کچھ صَرف کرتے ہیں ۔ خرچ کرتے ہیں ۔ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ تقربِ الٰہی کا ذریعہ ۔ حضورِ الٰہی میں حاضر ہونے کا وسیلہ ۔ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؛ اور پیغمبر کی دُعاؤں کا ذریعہ ۔ صَلوٰت کے اصلی معنٰی قُرب کے ہیں ۔ مُصَلِّیْ ؛ وہ گھوڑا جو اوّل اور سابق کے قریب ہو ۔ صَلَوَین ؛ دو (۲) ہڈیاں جو کھولے میں ملی ہوئی ہیں ۔ جب صَلٰوت کی نسبت خدا کی طرف کی جاتی ہے تو رحمت کرنا اور اپنے قرب سے سرفراز کرنا مُراد ہوتا ہے ۔ فرشتوں کی طرف جب نسبت کی جاتی ہے تو اس کے معنٰی ہوتے ہیں دُعائے مغفرت کرنا ۔ پیغمبر اور دوسرے لوگوں کی طرف نسبت کی جاتی ہے تو صَلوٰت کا لفظ نماز کے معنٰی میں بھی آیا ہے اور دُعا کے معنٰی میں بھی ۔ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ؛ ہاں سنو ! بے شک وہ ان کے لئے ذریعہ قربت ہے ، خدا کی رحمت کا وسیلہ ہے ۔ سَیُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؛ عنقریب اللہ ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا ۔ اِن پر مہربان ہوگا ، ان کو جنت میں داخل کرے گا ۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ بے شک اللہ مغفرت اور رحمت والا ہے ۔ گناہ بھی بخشے گا اور رحم سے بڑے درجے عطا فرمائے گا ۔

اس سے پہلے بعض دیہاتی منافقوں کا ذکر تھا ۔ اب اُن کے مقابل سچے مسلمانوں کا ذکر ہے ۔ فرماتا ہے :

ترجمہ :- بعض دیہاتی عرب اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں ، اور جو کچھ (راہِ خدا میں) صَرف کرتے ہیں ان کو اللہ تعالٰی کے پاس تقرب اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دُعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں ، ہاں سنو ! (جو کچھ فی سبیل اللہ دیا جاتا ہے) وہ بے شک ان کے لئے ذریعہ قربتِ اِلٰہی ہے عنقریب اللہ ان کو رحمت میں داخل کرے گا کیونکہ اللہ مغفرت اور رحمت والا ہے ۔

راہِ خدا میں صرف کرنا تقربِ الٰہی کا ذریعہ ہے

صاحبو! اس بات پر توجہ کرو کہ جب وہ لوگ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے تھے اور راہِ خدا میں روپیہ صَرف کرتے تھے، جہاد کرتے تھے تو حضرت رسولِ خدا ﷺ کی دُعاؤں کی بھی ان کو ضرورت لاحق ہوتی۔ کیونکہ بغیر اس وسیلہ عظمیٰ کے بہت کم اُمیدِ قبولیت ہے۔

محبوبِ خدا سے پھیر کے منہ ÷ اللہ کو شکل دکھانا کیا

یاد رکھو! لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے آدمی مسلمان نہیں ہوتا۔ بلکہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے سے ہوتا ہے۔ کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اپنی جان، مال، قرابت دار سب سے زیادہ سرکارؐ سے محبت نہ کرے۔ افسوس ہے، آج کل بعض مدعیانِ توحید اس دُھن میں لگے ہوئے ہیں کہ جس طرح ہوسکے پیغمبر کی تعظیم میں کمی کریں۔ یاد رکھو! تمہارے دل میں پیغمبر کی محبت کم ہوئی اور تمہارا ایمان ضعیف ہوگیا۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٠٠﴾

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ؛ اور سبقت لے جانے والے، ابتدائے اسلام کے مسلمان۔ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ؛ مہاجرین اور انصار میں سے۔ مُهَاجِر، مکہ کا رہنے والا جو ہجرت کر کے مدینہ کو چلا جائے۔ اَنْصَار؛ یہ لفظ واحد کے طور پر مدینہ کی قوم پر استعمال کیا گیا ہے۔ واحد بنانا ہو تو اَنْصَارِی کہیں گے۔ گویا کہ وہ ناصر کی جمع ہے۔ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ؛ اور جن لوگوں نے ان کی پیروی کی۔ ان کی اتباع کی۔ بِاِحْسَانٍ؛ نیکوکاری اور احسان کے ساتھ۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ؛ اللہ ان سے راضی ہے۔ وَرَضُوْا عَنْهُ؛ اور وہ بھی اللہ سے راضی ہیں۔ وَاَعَدَّ لَهُمْ؛ اور اُن کے لئے تیار رکھا ہے۔ عَدَّ؛ شمار کیا۔ اَعَدَّ؛ تیار کیا۔ جَنّٰتٍ؛ جنتوں کو، باغوں کو۔ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ؛ جن کے نیچے نیچے نہریں جاری اور بہتی ہیں۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا؛ یہ لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ؛ یہ بڑی کامیابی اور فائز المرامی ہے۔

ترجمہ:- اور مہاجرین اور انصار میں سے سابقینِ اوّلین (یعنی قدیم الاسلام) لوگ اور جو نیکوکاری کے ساتھ ان کی اتباع کرتے ہیں، اللہ اُن سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ اور اللہ نے اُن کے لئے ایسی جنتیں تیار رکھی ہیں، جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ یہ لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ یہ عظیم الشان فائز المرامی (اور بڑی کامیابی) ہے۔

صحابہؓ پر ایمان سے انکار سے اسلام باقی نہیں رہتا

صاحبو ! اگر تین چار صحابی تو مسلمان رہیں اور باقی سب اسلام سے نکل جائیں ، تو مہاجرین اور انصار کے لفظ جو بہت سے لوگوں پر صادق آسکتے ہیں ، یہ آیت کیونکر صادق آئے گی اور وہ کیونکر جنت کے مستحق ہوسکتے ہیں ۔ جو لوگ صحابہؓ کو کافر اور منافق سمجھتے ہیں وہ حقیقت میں تعلیمِ نبویؐ کی خوبی سے انکار کرتے ہیں ۔ حضرتؐ کی تیئیس (۲۳) برس کی محنت کا نتیجہ کیا ہوا ؟ صرف تین چار آدمی مسلمان ۔ جو لوگ ایسی جرأت کرتے ہیں وہ خود اس بات کے مستحق ہیں ۔

صحابہؓ پر ایمان سے انکار سے نہ قرآن باقی رہتا ہے نہ حدیث ۔ بلکہ اسلام ہی باقی نہیں رہتا ۔ کل معلوم ہوجائے گا کہ ایسی جرأت کا نتیجہ کیا ہونے والا ہے ۔

مع وقف منزل

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ ۖ
وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ۖ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ
نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ﴿١٠١﴾

منافقین کو دو دفعہ عذاب

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ ؛ اور ان لوگوں میں سے جو تمہارے اطراف ہیں ، تمہارے اِرد گرد ہیں ، یعنی ان میں سے بعض ۔ مِنَ الْاَعْرَابِ ؛ دیہاتی عربوں میں سے ۔ مُنٰفِقُوْنَ ؛ منافق ہیں ۔ ان کا ظاہر کچھ ہے باطن کچھ ۔ ان کے دل و زبان میں مطابقت نہیں ۔ وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ؛ اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے بھی ۔ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ؛ نفاق پر اَڑے بیٹھے ہیں ۔ تقیہ ان کی عادت ہوگئی ہے ۔ جھوٹ کہنا ان کا خاصہ ہے ۔ مَرَدَ ؛ نیکی اور خیر سے خالی ہوا ۔ اَمْرَدْ ؛ جس کے منہ پر ڈاڑھی نہ ہو ۔ مَارِدْ ؛ سرکش جن ۔ لَا تَعْلَمُهُمْ ؛ تم اُن کو نہیں جانتے ۔ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ؛ ہم ان کو خوب جانتے ہیں ۔ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ؛ عنقریب ہم ان کو دو دفعہ عذاب دیں گے ۔ ہم ان کے نام ظاہر کرکے ان کو رسوا کریں گے ۔ ان کو شہر بدر کرکے بھی عذاب کریں گے ۔ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ ؛ پھر وہ واپس کئے جائیں گے ، رَد کئے جائیں گے ۔ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ؛ عظیم عذاب کی طرف ۔ بڑی بھاری سزا کی طرف جو قیامت میں ہوگی ۔

ترجمہ :- جو دیہاتی عرب تمہارے اطراف ہیں ان میں سے بعض منافق بھی ہیں ، اسی طرح مدینہ والوں میں سے بھی بعض (منافق ہیں) نفاق پر اَڑے بیٹھے ہیں ۔ تم انھیں نہیں جانتے ، ہم انھیں جانتے ہیں ۔ عنقریب ہم ان کو دو دفعہ عذاب کریں گے ۔ (ہم ان کو رسوا کریں گے ، شہر بدر کریں گے) پھر اس کے بعد وہ سخت عذاب کی طرف واپس کئے جائیں گے ، (جو قیامت میں ہوگا) ۔

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰۲﴾

گناہگاروں کی توبہ اللہ قبول فرماتا ہے

وَاٰخَرُوْنَ ؛ اور ان کے سوا چند دوسرے لوگ بھی ہیں ، اور کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنھوں نے ۔ اِعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ ؛ اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ۔ توبہ و استغفار کیا ۔ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا ؛ خلط ملط کردیا عملِ صالح کو ۔ اچھے کاموں کو ملادیا ۔ وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ؛ اور دوسرے برے کاموں کو ۔ عَسَى اللّٰهُ ؛ شاید کہ اللہ ۔ قریب ہے کہ اللہ ۔ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؛ کہ ان کی طرف رحمت کے ساتھ متوجہ ہوجائے ۔ ان کی توبہ قبول کرلے ۔ ان کی خطاؤں سے درگزر فرمادے ۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اللہ تو غفور و رحیم ہے ہی ۔ وہی مغفرت کرنے والا ہے ۔ وہی رحم کرنے والا ہے ۔ وہی گناہ بخشنے والا ہے ۔ وہی اپنے رحم و کرم سے سرفراز کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- کچھ اور لوگ بھی ہیں جنھوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کرلیا ہے (اقرار کرلیا ہے) اچھے کاموں کے ساتھ برے کاموں کو بھی خلط ملط کردیا ۔ عنقریب اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے گا ۔ اور اللہ تو غفور و رحیم ہے ہی ۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۰۳﴾

خیرات سے گناہ معاف ہوتے ہیں

خُذْ ؛ لے لو ۔ مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؛ ان کے مالوں سے ۔ صَدَقَةً ؛ صدقہ کو ۔ صدقہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے ثواب حاصل ہو ۔ اس کے منجملہ زکوٰۃ بھی ہے ۔ تُطَهِّرُهُمْ ؛ اُن کو پاک کرتے ہو ۔ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا ؛ اس سے ان کا تزکیہ کرتے ہو ۔ اس سے خیرات اور برکات مقصود ہیں ۔ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؛ ان کے لئے دُعا کرو ۔ اِنَّ صَلٰوتَكَ ؛ بے شک تمہاری دُعا ۔ سَكَنٌ لَّهُمْ ؛ ان کے لئے موجبِ تسکین ہے ۔ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ تو سمیع و علیم ہے ۔ سب کچھ سنتا ہے اور جانتا ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لو ۔ اس سے تم ان کو پاک صاف کردو گے ۔ (ان کی طہارت اور تزکیہ ہوجائے گا ۔) اور ان کے لئے دُعا کرو ۔ تمہاری دُعا سے ان (کے دلوں) کو تسکین ہوگی اور اللہ تو سب کچھ سنتا اور جانتا ہے ۔

اللہ ہی توبہ قبول کرتا ہے

أَلَمْ يَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ ٱلتَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِۦ وَيَأْخُذُ ٱلصَّدَقَٰتِ
وَأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿۱۰۴﴾

اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا ؛ کیا انھیں معلوم نہیں ۔ کیا یہ لوگ نہیں جانتے ۔ اَنَّ اللّٰہَ ؛ کہ اللہ ۔ ھُوَیَقْبَلُ التَّوْبَۃَ ؛ وہی توبہ قبول فرماتا ہے ۔ عَنْ عِبَادِہٖ ؛ اپنے بندوں سے ۔ وَیَاْخُذُالصَّدَقٰتِ ؛ اور صدقات لے لیتا ہے ۔ ان کو قبول کرلیتا ہے ۔ پیغمبر کا لینا ، اللہ کا لینا ہے ۔ وَ اَنَّ اللّٰہَ ؛اور یہ کہ اللہ ۔ ھُوَالتَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ؛ وہی ہے توبہ قبول کرنے والا ۔ رحم کرنے والا ۔

ترجمہ :- کیا انھیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور صدقات بھی قبول فرماتا ہے ضرور اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ÷ گر کافر و گبر و بُت پرستی باز آ
ایں درگہِ ما درگہِ نومیدی نیست ÷ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

وَقُلِ ٱعْمَلُوا۟ فَسَيَرَى ٱللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُۥ وَٱلْمُؤْمِنُونَ ۖ
وَسَتُرَدُّونَ إِلَىٰ عَٰلِمِ ٱلْغَيْبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۱۰۵﴾

وَقُلِ اعْمَلُوْا ؛ اور پیغمبر تم ان سے کہہ دو ۔ تم کیا کرنا چاہتے ہو کرو ۔ فَسَیَرَی اللّٰہُ ؛ ابھی خدا دیکھے گا ۔ عَمَلَکُمْ ؛ تمہارے کاموں کو ، تمہارے اعمال کو ۔ وَرَسُوْلُہٗ ؛ اور اس کا رسول بھی دیکھے گا ۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؛ اور مسلمان ، ایمان دار اور مومنین بھی دیکھیں گے ۔ وَسَتُرَدُّوْنَ ؛ اور عنقریب واپس کئے جاؤ گے ۔ رد کئے جاؤ گے ۔ پھر جانا ہوگا ۔ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ؛ غائب اور حاضر کے جاننے والے کی طرف ۔ تم کو خدا کے حضور میں جانا ہوگا ۔ فَیُنَبِّئُکُمْ ؛ پھر وہ تم کو بتادے گا ۔ تم کو باخبر کردے گا ۔ تم کو اطلاع دے گا ۔ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ کہ تم کرتے کیا تھے ؟ تمہارے اعمال کیسے تھے ؟

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہہ دو ۔ تمہارے جو جی میں آیا کرو ۔ اللہ اور اس کا رسول اور مسلمان ، تمہارے اعمال کو دیکھیں گے ۔ پھر تم کو غائب و حاضر کے جاننے والے کے پاس واپس جانا ہے ۔ پھر وہ تم کو بتادے گا کہ تم کرتے کیا تھے ؟ (تمہارے اعمال کیسے تھے ؟) ۔

وَءَاخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ ٱللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿۱۰۶﴾

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ ؛ اور چند دوسرے لوگ بھی ہیں جو پیچھے رہ گئے ہیں ۔ اِرْجَآءٌ ؛ پیچھے رہنا ۔ مُرْجِئَة ؛ وہ لوگ جن کا عقیدہ ہے کہ خدا کو عذاب نہیں کرنا چاہیئے کوئی کتنا ہی گناہ کرے ۔ لِاَمْرِ اللّٰهِ ؛ خدا کے حکم کے لئے ۔ وہ لوگ منافق تو نہیں ، مگر منافقوں کے ساتھ ۔ حضرتؐ کے ہمراہ حاضر نہ ہو کر اپنے گھروں میں رہ گئے ہیں ۔ وہ ڈر رہے ہیں اب خدائے تعالیٰ کیا حکم دیتا ہے ۔ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَاِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؛ خدا کو اختیار ہے کہ چاہے اُن کو عذاب کرے چاہے ان کی توبہ کو قبول کرے ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ علم و حکمت والا ہے ۔ اچھے کو برے سے امتیاز کرتا ہے ۔ اور جو حکم کرتا ہے مناسب حکم کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور دوسرے اور لوگ اللہ کے حکم کے لئے پیچھے رہ گئے ہیں ۔ اب انھیں اللہ عذاب دے یا (ان پر رحمت کے ساتھ متوجہ ہو اور) ان کی توبہ قبول فرمائے ۔ اور اللہ علم و حکمت والا ہے (سب کچھ جانتا ہے اور جو مناسب ہو ، کرتا ہے) ۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّكُفْرًا وَّتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ١٠٧

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ؛ اور جنھوں نے ایک مسجد بنائی ہے ۔ ضِرَارًا وَّكُفْرًا ؛ تا کہ ضرر پہنچایا جائے اور کفر کیا جائے ۔ نام مسجد کا تھا ۔ مگر منافقوں اور کافروں کا مشورہ گاہ تھا ۔ اس مسجد میں اس لئے آتے تھے کہ مسلمانوں کے خلاف سازش کریں ۔ وَتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور اس لئے کہ مسلمانوں میں تفریق کی جائے ۔ پھوٹ ڈالی جائے ۔ وَاِرْصَادًا ؛ اور گھات اور موقع ۔ پناہ گاہ ۔ لِمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اس شخص کے لئے جس نے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی ہے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ وَلَيَحْلِفُنَّ ؛ اور یہ لوگ ضرور حلف کریں گے ۔ قسم کھائیں گے ۔ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى ؛ ہم نے اِرادہ نہیں کیا ہے مگر بھلائی کا ۔ یہ قسم کھا کھا کر کہیں گے کہ ہمارا مقصد بھلائی کے سواء کچھ اور نہ تھا ۔ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ ؛ اور اللہ شہادت دیتا ہے ، فرماتا ہے ۔ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ؛ بے شک یہ جھوٹے ہیں ۔ کذاب ہیں ۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے ضرر دینے اور کفر کرنے کے لئے ایک مسجد بنائی ہے ۔ (اور کس لئے ؟) مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کے لئے ۔ اور تا کہ جس نے اس سے پہلے خدا اور اس کے رسول سے جنگ کی تھی اس کے لئے ایک گھات ، ایک پناہ گاہ بن جائے ۔ (یہ لوگ سامنے آئیں گے تو)

مسجد ضرار کا مقصد مسلمانوں کو نقصان پہنچانا تھا

قسم کھا کھا کر کہیں گے کہ ہمارا مقصد بھلائی کے سوا کچھ نہ تھا ۔ اور اللہ شہادت دیتا ہے ، (بتاتا ہے) کہ یہ سب جھوٹے ہیں ۔

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

لَا تَقُمْ فِيْهِ ؛ تم اس مسجد میں کھڑے تک نہ ہو ۔ اَبَدًا ؛ ہرگز ، کبھی ۔ لَمَسْجِدٌ ؛ البتہ وہ مسجد ۔ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى ؛ جس کی اساس ، جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے ، پرہیزگاری پر مبنی ہے ۔ مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ ؛ پہلے ہی دن سے ۔ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؛ زیادہ مستحق ہے ، لایق ہے کہ تم اس میں کھڑے رہو ۔ نماز پڑھو ۔ فِيْهِ رِجَالٌ ؛ اس میں ایسے لوگ ہیں جو ۔ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؛ چاہتے ہیں کہ طہارت حاصل کریں ، پاک ہوجائیں ۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ؛ اور اللہ طہارت اور پاک منش لوگوں کو محبوب رکھتا ہے ، اُن سے محبت کرتا ہے ۔ پاک طبیعت لوگ اللہ کے دوست ہیں ، محبوب ہیں ۔

ترجمہ :- تم اس (مسجد) میں ہرگز کھڑے نہ رہو ، (قیام نہ کرو ، نماز نہ پڑھو) البتہ وہ مسجد ، جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ اور پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے ، وہ زیادہ مستحق ہے کہ تم اس میں قیام کرو (نماز پڑھو) اس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو طہارت اور پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں ۔ اور اللہ پاک صاف لوگوں کو پسند کرتا ہے ۔

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

اَفَمَنْ ؛ تو کیا وہ جس نے ۔ اَسَّسَ ؛ بنیاد رکھی ۔ اُسٌّ اور اَساسٌ بنیاد کو کہتے ہیں ۔ بُنْيَانَهٗ ؛ اس کی عمارت کو ۔ بُنْيَانٌ ؛ بِنا ۔ بنانا ۔ بَنٰى ۔ يَبْنِىْ ۔ بِنَاءً وَبُنْيَانًا ؛ بنانا ۔ تعمیر کرنا ۔ بُنْيَان دیوار کو بھی کہتے ہیں ۔ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ ؛ خدا کے غضب سے بچنے کے لئے ، تقویٰ پر ۔ وَرِضْوَانٍ ؛ اور رضا جوئی کے لئے ۔ رضامندی کے لئے ۔ رَضِىَ ـــ يَرْضٰى ـــ رِضًا وَرِضْوَانًا ؛ راضی کرنا ۔ راضی ہونا ۔ خَيْرٌ ؛ بہتر ہے ، خیر ہے ۔ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ ؛ یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد

رکھی ہے ۔ عَلٰی شَفَا ؛ کنارے پر ۔ جُرُفٍ ؛ زمین کا وہ حصّہ جس کو سیلاب کھا گیا ہو اور وہ کھوکھلا ہو گیا ہو ۔ اور پل پلی مٹی رہ گئی ہو ۔ ھَارٍ ؛ گرنے والا ۔ ڈھنے والا ۔ ھَارَ بِنَاءٌ ؛ عمارت گرگئی ۔ فَانْھَارَبِہٖ ؛ پھر لے گری اس کو ۔ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ ؛ آتشِ دوزخ میں ۔ جہنّم کی آگ میں ۔ وَاللّٰہُ لَایَھْدِیْ ؛ اور اللہ ہدایت نہیں کرتا ۔ اَلْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالم لوگوں کو ۔ ظالم قوم کو ۔

ترجمہ :- تو کیا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے تقویٰ اور رضا جوئی پر رکھی ، بہتر ہے یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھوکھلے گرتے ہوئے کنارے کے اوپر رکھی ۔ پھر وہ گرنے والا کنارہ اس کو بھی لے کر جہنّم کی آگ میں گر گیا ۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ۔

لَا یَزَالُ بُنْیَانُھُمُ الَّذِیْ بَنَوْا رِیْبَۃً فِیْ قُلُوْبِھِمْ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُھُمْ ط

ع ١٣ ٢ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ﴿١١٠﴾

لَا یَزَالُ ؛ ہمیشہ رہے گی ، کبھی زائل نہ ہوگی ۔ بُنْیَانُھُمْ ؛ ان کی عمارت ۔ ان کی بِنا ۔ اَلَّذِیْ بَنَوْا ؛ جس کو اُنھوں نے بنایا ۔ رِیْبَۃً فِیْ قُلُوْبِھِمْ ؛ ان کے لئے دلوں میں ریب اور شک ، بے چینی ، بے قراری ۔ اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ ؛ مگر یہ کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں ۔ یہاں تک کہ پارہ پارہ ہوجائیں ۔ قطعہ قطعہ بن جائیں ۔ قُلُوْبُھُمْ ؛ اُن کے دل ۔ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ؛ اور اللہ علم و حکمت والا ہے ۔ سب کچھ جانتا ہے اور مناسب حکم دیتا ہے ۔

ترجمہ :- ان کی یہ عمارت جس کو اُنھوں نے بنایا ہے ہمیشہ اُن کے دلوں میں شک اور بے چینی کا موجب ہوگی ، یہاں تک کہ ان کے دل پارہ پارہ ہوجائیں ، اور اللہ علیم بھی ہے اور حکیم بھی ہے ۔

مسجدِ ضرار منافقین نے بنائی تھی

واضح ہو کہ ابو عامر راہب کی سازش سے بعض منافقوں نے مسجد قبا کے پاس ایک مسجد بنائی تھی ۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ مسجدِ قبا میں جانے والوں کو اپنی مسجد کی طرف متوجہ کریں ، اور ان کو بہکائیں ۔ اس مسجد کا نام مسجدِ ضرار پڑگیا تھا ۔ وہ مسجد جس کی بناء تقویٰ اور خدا کی رضامندی پر رکھی گئی تھی ، مسجد قبا ہے ۔ منافقوں نے لوگوں کو بہکانے میں ہمیشہ کوششیں کیں ۔ مگر حق کے سامنے باطل کی کیا چل سکتی ہے؟ آخر وہ دنیا میں خوار ہوئے اور آخرت میں فی النّار ہوئے ۔

اس سے پہلے منافقوں کا حال بیان فرمایا ہے ۔ اب صادق العقیدہ اور سچّے مسلمانوں کا حال بیان کرتا ہے ۔

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ط

يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا
فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ
فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى ؛ بے شک خدا نے خریدلیا ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مسلمانوں سے ۔ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ ؛ ان کی جانیں اوران کے مال ۔ بِاَنَّ لَهُمُ الجَنَّةَ ؛ کہ ان کے لئے جنت ہے ۔ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ جنگ کرتے ہیں ۔ مقاتلہ کرتے ہیں راہِ خدا میں ۔ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ؛ پھر وہ دشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور ان کے ہاتھ سے قتل بھی ہوتے ہیں ۔ جیسے تو غازی ، مرے تو شہید ۔ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا ؛ جنت دینے کا وعدہ ان کے لئے ثابت ہے ، حق ہے ۔ حَقَّ ۔ يَحِقُّ ۔ حَقًّا ؛ ثابت ہونا ۔ فِى التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؛ یہ وعدہ تورات ، انجیل اور قرآن میں ثابت ہے ، مذکور ہے ۔ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ ؛ اور خدا سے زیادہ کون اپنا وعدہ پورا کرنے والا ہے ۔ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمْ ؛ پھر تم تمہاری اس بیع وشریٰ پر خوش ہو ۔ تمہاری یہ بیع ، یہ لین دین ، یہ سودا قابلِ بشارت اور مبارک بادی ہے ۔ اَلَّذِىْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؛ جو سودا تم نے خدا سے کیا ۔ جو بیع وشریٰ تم نے کیا ۔ وَذٰلِكَ هُوَالْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؛ اور یہی بڑی فائز المرامی اور کامیابی ہے ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے جان و مال کو خرید لیا ہے کہ اُن کے عوض ان کو جنت دے گا (وہ کیا کام کرتے ہیں) وہ فی سبیل اللہ راہِ خدا میں جنگ کرتے ہیں ، مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں ۔ ان سے یہ وعدہ جو کیا گیا ہے تورات ، انجیل اور قرآن میں ثابت ہے ۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون اپنے وعدہ کو زیادہ پورا کرنے والا ہے ۔ پھر (مسلمانو !) تم اپنے اس بیع وشریٰ پر خوش ہو جاؤ ۔ اور یہی بڑی کامیابی ہے ۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ
السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٢﴾

راہِ خدا میں جنگ کرنے والوں کے لئے جنت کا وعدہ تورات ، انجیل اور قرآن میں ثابت ہے

سچے مسلمان کیسے ہیں ؟ ان کے اخلاق و عادات کیسے رہتے ہیں ۔ ان کے اعمال و افعال کیا ہوتے ہیں ۔ ؟

اَلتَّآئِبُوْنَ ؛ توبہ کرنے والے ۔ اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ۔ اَلْعٰبِدُوْنَ ؛ عبادت کرنے والے ۔ بندگی اور عاجزی کرنے والے ۔ اَلْحَامِدُوْنَ ؛ اللہ کی حمد بیان کرنے والے ، اس کی تعریف اس کا شکریہ ادا کرنے والے ۔ اَلسَّآئِحُوْنَ ؛ سَاحَ الْمَآءُ یَسِیْحُ سَیْحًا وَ سَیْحَانًا ؛ زمین پر پانی بہتا رہا ۔ سَایِحْ ؛ سیاح ۔ ہمیشہ سفر کرنے والا ۔ سَائِحْ ؛ وہ روزہ دار جو مسجدوں میں ہمیشہ رہے ۔ ہمیشہ روزہ رکھنے والے ۔ اَلرّٰکِعُوْنَ ؛ اور رکوع کرنے والے ۔ گردن جھکانے والے ۔ سرِ تسلیم خم کرنے والے ۔ اَلسّٰجِدُوْنَ ؛ سجدہ کرنے والے ۔ اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ اچھی بات کا حکم دینے والے ۔ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؛ اور قابلِ انکار بات سے نہی کرنے والے ۔ بری بات سے روکنے والے ۔ نامناسب بات سے منع کرنے والے ۔ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؛ اور اللہ کے حدوں کی حفاظت کرنے والے ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور ایمانداروں کو ، مسلمانوں کو بشارت دو ۔ خوش خبری دو ۔

ترجمہ :- (اچھے لوگ جن کا ذکر اس سے پہلے آیا ہے) توبہ کرتے ہیں ، توبہ پر قائم رہتے ہیں ۔ عبادت کرتے ہیں ۔ اللہ کی حمد و شکر ادا کرتے ہیں ۔ ہمیشہ روزے رکھتے ہیں ۔ اللہ کے سامنے گردن جھکاتے ہیں ۔ زمین پر سر رکھ دیتے ہیں ۔ اچھی بات کا حکم دیتے ہیں اور بری بات سے منع کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی (معینہ حدود سے تجاوز نہیں کرتے ۔ ان) حدود کی حفاظت کرتے ہیں ۔ (پیغمبر !) ان ایمان داروں کو تم بشارت دو ۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١١٣﴾

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ ؛ پیغمبر کے لئے مناسب نہیں ۔ ان کے شایانِ شان نہیں ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ؛ اور مسلمانوں کے لئے بھی لائق نہیں ، مناسب نہیں ۔ اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ ؛ کہ مشرکوں کے لئے استغفار کریں ، مغفرت طلب کریں ، معافی مانگیں ۔ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى ؛ اگرچہ وہ قرابت دار ہوں ۔ نزدیک کے رشتہ دار ہوں ۔ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ ؛ بعد اس کے کہ ان کو ظاہر ہوگیا ۔ ان پر واضح ہوا ، بین و واضح ہوچکا ۔ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ؛ کہ وہ دوزخی ہیں ، جہنمی ہیں ۔

ترجمہ :- پیغمبر کے شایانِ شان نہیں اور نہ مسلمانوں کے لئے مناسب ہے کہ مشرکوں کے لئے مغفرت طلب کریں ، استغفار کریں ۔ اگرچہ وہ قریبی قرابت دار ہوں بعد اس کے کہ ان کو ظاہر ہوچکا کہ وہ دوزخی ہیں ۔

ابوطالب کو برا نہ کہنا چاہیئے

بعض لوگ کہتے ہیں ۔ یہ ابو طالب عم رسول اللہ ﷺ کے لئے ہے ۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوطالب کے انتقال کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسولِ خدا ﷺ سے عرض کیا ۔ مَاتَ عَمُّکَ الضَّآلُّ ؛ یعنی آپ کا گمراہ چچا مر چکا ہے ۔ اور بعض روایتوں میں ہے کہ ابو طالب کے بالکل آخری وقت حضرت عباسؓ ، اُن کے بھائی نے اپنے کان لگا دیئے کہ انھوں نے ابوطالب کو کلمہ پڑھتے سنا ۔ بہر حال ہماری رائے میں ابو طالب کے متعلق کوئی برا لفظ کہنا نہ چاہیئے ۔ اُنھوں نے اسلام کی اور رسولِ خدا ﷺ کی بہت خدمت کی اور بدگوئی اور تبرا کرنا ہماری مذہبی بات نہیں ۔

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيْمَ ؛ اور نہ تھا استغفار ابراہیم کا ۔ لِاَبِيْهِ ؛ اپنے باپ کے لئے ۔ عربی زبان میں چچا کو بھی اَب بول دیتے ہیں ۔ رسولِ خدا ﷺ نے حضرت عباسؓ اپنے عم کے متعلق فرمایا : هٰـذَا بَقِيَّةُ اٰبَائِی ۔ یعنی میرے باپوں میں کے بقیہ عباس ہیں ، یہاں عم کے لئے اَب کا لفظ استعمال ہوا ہے ۔ ممکن ہے کہ یہاں اَب سے مراد حضرت ابراہیم کے چچا ہوں ۔

حضرت ابراہیم کے باپ سے مراد چچا ہو سکتا ہے

رسولِ خدا ﷺ کے متعلق وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِيْنَ آیا ہے ۔ یعنی خدا پرستوں ، سجدہ کرنے والوں کی اولاد میں ہونا ۔ رسول اللہ ﷺ حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں ہیں ، تو وہ بھی خدا پرست اور خدا کو سجدہ کرنے والوں میں سے ہیں ۔

بعض بدنصیب حضرت ابراہیمؑ کے والد تو کجا ، رسولِ خدا ﷺ کے والد اور والدہ کو کافر سمجھتے ہیں ۔ ان کو غور کرنا چاہیئے کہ حضرت بی بی آمنہ زمانۂ حمل میں ہر مہینہ ایک پیغمبر سے خواب میں ملاقات کیا کرتی تھیں ۔ پیدائش کے وقت بی بی مریم بی بی سارہ اور حورانِ بہشت کو دیکھا ۔ جانور ، جنات ، فرشتے سب پکار رہے تھے کہ پیغمبرِ آخر الزماں آ رہے ہیں ۔ اور بی بی آمنہ سن رہی تھیں ۔ مگر افسوس کہ ان نادانوں کے پاس اتنا کچھ دیکھنے کے بعد بھی وہ مسلمان نہیں ۔ حضرت عبداللہ ، رسول اللہ ﷺ کے والد فرماتے ہیں

اَمَّا السِّفَاحُ فَالْمَمَاتُ دُوْنَهٗ ÷ يَحْمِلُ كَرِيْمٌ عِرْزَهٗ وَدِيْنَهٗ

یعنی زِنا کرنا ، اس سے تو مرنا بہتر ہے ۔ شریف آدمی اپنی آبرو ، اپنے دین کی حمایت کرتا ہے ۔ ان کی دینداری ہم پر ثابت ہے ۔

عکرمہ بن ابوجہل جب مسلمان ہوگئے تو رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا آئندہ ابوجہل کو برا بھلا نہ کہو اس کے بیٹے کو برا معلوم ہوتا ہے ۔ افسوس ہے ان مسلمانوں پر کہ رسول اللہ ﷺ کے واسطہ ان کے والد ماجد کو برا کہتے ہیں ۔

اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ؛ مگر ایک وعدہ کی وجہ سے کہ ابراہیم نے ان سے کیا تھا ۔ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ؛ جب ان کو معلوم ہوگیا ، ظاہر ہوگیا ۔ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ ؛ کہ وہ اللہ کا دشمن ہے ۔ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؛ تو اس سے الگ ہوگئے ، بری ہوگئے ۔ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ ؛ بے شک ابراہیم ۔ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ؛ ابراہیم بڑا آہ وزاری کرنے والا ، بڑا بردبار اور حلم والا تھا ۔

ترجمہ :- ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے استغفار کرنا اس وجہ سے تھا کہ انھوں نے اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا کہ استغفار کروں گا۔ جب اُنھیں معلوم ہوگیا کہ وہ دشمنِ خدا ہے تو اس سے بالکل بری ہوگئے (اور الگ ہوگئے) بے شک ابراہیم بڑا نرم دل، آہ وزاری کرنے والا، حلیم اور بردبار تھا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا ؛ اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان نہیں کہ کسی قوم کو گمراہ کردے، بے راہ قرار دے، ضلال میں گرفتار کردے۔ بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ ؛ بعد اس کے کہ ان کو ہدایت کی، راستی پر لگادیا۔ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ ؛ یہاں تک کہ اُن کو بیان نہ کرے۔ مَّا يَتَّقُوْنَ ؛ وہ تعلیم واحکام جس سے تقویٰ اختیار کریں، اپنے کو بچالیں۔ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ؛ بے شک اللہ کو ہر شئے کا علم ہے۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔

ترجمہ :- خدا ہدایت کرکے کسی قوم کو گمراہ نہیں کرتا (ضلالت میں نہیں ڈالتا)۔ جب تک انھیں وہ احکام نہیں بیان کردیتا، جن سے وہ تقویٰ اختیار کریں (اپنے آپ کو بچالیں) اور اللہ تو سب کچھ جانتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْیٖ وَيُمِيْتُ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ ؛ بے شک خدا ہی کی ہے۔ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔ يُحْیٖ وَيُمِيْتُ ؛ وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے۔ حیات وممات اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اور نہیں ہے تمہارا خدا کے سوائے۔ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ؛ کوئی والی، کوئی دوست اور نہ فتح ونصرت دینے والا۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین کی بادشاہی تو خدا ہی کی ہے۔ جلانا مارنا اسی کا کام ہے۔ اس کے سوائے تمہارا کوئی یار و مددگار نہیں۔

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِیِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِیْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

مِنۢ بَعۡدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٖ مِّنۡهُمۡ ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡۚ

إِنَّهُۥ بِهِمۡ رَءُوفٞ رَّحِيمٞ ﴿۱۱۷﴾

لَـقَـدْ تَّـابَ الـلّٰـهُ ؛ دال ’’تـا ‘‘ میں مدغم ہے ۔ پڑھتے وقت صاف تائے مشدّ د نکالو ۔ اللہ نے توجہِ خاص فرمائی ۔ رحمت کے ساتھ رجوع فرمایا ۔ درجے بڑھانے کے لئے توجہِ خاص فرمائی ۔ لغزشوں کو معاف فرمایا ۔ کِن پر توجہ کی ؟ عَـلَـى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ ؛ نبی ﷺ پر ، مکہ سے ہجرت کرنے والوں پر اور مکہ کے مسلمانوں کو مدد دینے والوں پر ۔ مہاجرین و انصار پر ۔ اَلَّـذِيْـنَ اتَّبَعُوْهُ ؛ جنھوں نے پیغمبر کی اتباع کی ، ان کا ساتھ دیا ، اُن کے قدم بہ قدم چلے ۔ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ ؛ تنگی کے وقت ۔ مِنْ بَعْدِ مَاكَادَ يَزِيْغُ ؛ بعد اس کے کہ پھر جارہے تھے ، مبتلائے زلیغ ہو رہے تھے ، شک و شبہ میں پڑ رہے تھے ۔ قُـلُـوْبُ فَـرِيْقٍ مِّنْهُمْ ؛ ایک فریق کے دل ان میں سے ۔ بعض لوگ ڈگمگا گئے تھے ۔ ثُـمَّ تَـابَ عَلَيْهِمْ ؛ پھر اللہ نے ان پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی ۔ اِنَّـهُ بِهِمْ ؛ بے شک اللہ اُن کے لئے ، ان پر ۔ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؛ رأفت اور رحمت والا ہے ۔ بڑا مہربان ہے ۔ نہایت رحم کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ نے پیغمبر اور مہاجرین اور انصار پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی (یہ لوگ کیسے تھے ؟) تنگی کے وقت انھوں نے پیغمبر کی اتباع کی ، بعد اس کے کہ بعض لوگوں کے دل پھر رہے تھے ۔ (شک و شبہ میں پڑ رہے تھے) پھر اللہ نے ان پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی ۔ اللہ تو بے شک ان کے لئے رَءُوف و رحیم ہے ۔

وَعَلَى ٱلثَّلَٰثَةِ ٱلَّذِينَ خُلِّفُواْ حَتَّىٰٓ إِذَا ضَاقَتۡ عَلَيۡهِمُ ٱلۡأَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ

وَضَاقَتۡ عَلَيۡهِمۡ أَنفُسُهُمۡ وَظَنُّوٓاْ أَن لَّا مَلۡجَأَ مِنَ ٱللَّهِ إِلَّآ إِلَيۡهِ

ثُمَّ تَابَ عَلَيۡهِمۡ لِيَتُوبُوٓاْۚ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿۱۱۸﴾ ع ۱۴ ۸ ۳

وَعَـلَـى الثَّـلٰـثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؛ اور (رحمت کے ساتھ) ان تین لوگوں پر بھی اللہ نے توجہ فرمائی جو پیچھے رہ گئے اور جنگ میں حاضر نہ ہوئے تھے ۔ خَـــلَّفَ ؛ پیچھے کیا ۔ پیچھے کردیا ۔ بعض دفعہ فعل متعدی کا مجہول لایا جاتا ہے اور اس کے معنیٰ فعل لازم کے لئے جاتے ہیں ۔ وہ تین صاحب جو جنگ میں حاضر نہ ہوسکے ، ان کے نام کعبؓ ابن مالکؓ ۔ ہلالؓ بن امیہؓ ۔ اور مرارہؓ بن ربیعؓ ہیں ۔ یہ لوگ جنگ میں حاضر تو نہ ہوئے مگر اس کے بعد ان کو اس قدر ندامت ہوئی ۔ حَتّٰـــى اِذَا ضَاقَتْ عَـلَيْهِـمُ الْاَرْضُ ؛ یہاں تک کہ تنگ ہوئی ان پر زمین ۔ گھر قید سے بدتر معلوم ہونے لگا ۔ بِـمَـا رَحُبَتْ ؛ باوجودیکہ زمین

کشادہ تھی ۔ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ ؛ اور اپنی جانوں سے بھی تنگ آ گئے تھے ۔ یہ ہے صدق توبہ کی علامت ۔ خالی توبہ توبہ کہنے سے کیا ہوتا ہے ۔ ایسی ندامت ہو کہ دنیا ان کی آنکھوں میں تیرہ و تار ہو ، جینا دشوار ہو ۔ یہ سب کیوں ہوا ؟ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ ؛ انھوں نے سمجھ لیا ، یقین کرلیا ۔ یہاں ظن یقین کے معنٰی میں ہے کہ نہیں ہے پناہ کی جگہ ، ان کا ملجا و ماویٰ ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ سے ، اللہ کے غضب سے ، اس کی گرفت سے ۔ اِلَّآ اِلَيْهِ ؛ مگر اسی کی طرف ۔ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؛ پھر اللہ نے رحمت کے ساتھ ان پر توجہ کی ۔ لِيَتُوْبُوْا ؛ کہ وہ بھی توبہ کریں ، خدا کی طرف رجوع کریں ۔ یعنی ان کا توبہ کرنا بھی اللہ کی رحمت کا اثر ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَالتَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ؛ بے شک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) ان تین آدمیوں کی طرف بھی (رحمت کے ساتھ توجہِ خاص فرمائی) جو (جنگ میں شریک نہ تھے اور) پیچھے رہ گئے تھے ۔ یہاں تک کہ جب ان کی یہ حالت ہوگئی کہ زمین باوجود خود کشادہ ہونے کے ان پر تنگ و تار ہوگئی اور ان کی جانیں تنگی میں پڑ گئیں ، (ضیق میں گرفتار ہوگئیں) ۔ اور انھوں نے یقین کر لیا کہ ان کو اللہ سے بھاگ کر کہیں پناہ نہیں مل سکتی ، ہاں ! مگر (اسی کے پاس) اسی کی طرف ۔ پھر اللہ نے ان پر توجہ فرمائی کہ وہ توبہ کریں بے شک اللہ تو بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے ۔ رحم کرنے والا ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١١٩﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو ۔ اِتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو ، اس کے غضب سے بچو ، اس سے ڈرو ۔ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ؛ اور راست بازوں کے ساتھ ہو ، صدق و اخلاص والوں کی معیت اختیار کرو ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! اللہ سے ڈرو اور راست بازوں کے ساتھ رہو ۔

مسلمانو ! ذرا اس آیت پر غور کرو ۔ صادقین کے ساتھ رہنا ہمارا فرض ہے ۔ معیت کئی طرح سے ہوسکتی ہے ۔ عمل میں ان کی تقلید کرنا ، جو عقیدہ ان کا ہے وہی اختیار کرنا ، ان کے خیال میں ، ان کی دُھن میں رہنا ۔ یہ بھی معیت میں شریک ہے ۔ سچّوں سے محبت رکھنا بھی داخلِ معیت ہے ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؛ یعنی خدا ان کو عذاب نہیں کرتا جب تک کہ تم ان میں ہو ۔ صحابہ کو معیتِ جسَدی بھی حاصل تھی ، ہم کو اعتقادی اور خیالی اور کئی قسم کی معیتیں حاصل ہوسکتی ہیں ۔ جس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کا خیال ہے ، تصوّر ہے وہ بھی اَنْتَ فِيْهِمْ میں داخل ہے جس کے دل میں رسولِ خدا ﷺ کی تصویر کندہ ہو ، وہ ہرگز دوزخ میں نہ جائے گا ۔ دنیا میں کوئی اپنے دوست کے البم کو نہیں جلاتا ، پھر ہم کیسے جلائے جائیں گے ۔

مسلمانوں کو صادقین کے ساتھ رہنا چاہیئے

نہیں نقدِ عمل کچھ بھی مرے جیب و گریباں میں ÷ مگر دل میں ہیں یا رب تیرے محبوبوں کی تصویریں (حسرت صدیقی)

بعض بدنصیب کہتے ہیں کہ نماز میں رسولِ خدا ﷺ کا خیال آنا زنا، چوری اور دیگر تمام گناہوں سے بدتر ہے۔ خدا محفوظ رکھے ایسی بدلگامی سے۔ ہمارے پاس صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کے ساتھ طبعی طور پر رسولِ خدا ﷺ کا تصور آجاتا ہے، ہم اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ کہتے ہیں اور حضرت کی صورت سامنے آجاتی ہے۔ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؛ تم ان سے کہہ دو کہ غصّہ کے مارے جل جل مرو۔

تم رسولِ خدا ﷺ کے خیال سے بھاگتے ہو۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ، گر من گویم زمن توئی مقصودم۔ ہم ہر نماز میں پڑھتے ہیں: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ انشاء اللہ اس صراطِ مستقیم پر چلیں گے، مریں گے، اُٹھیں گے۔

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۙ﴿١٢٠﴾

مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ؛ مدینہ والوں کے لئے مناسب نہیں ہے، ان کی جان نثاری کے شایانِ شان نہیں ہے۔ وَمَنْ حَوْلَهُمْ ؛ اور ان کے لئے جو مدینہ والوں کے اطراف ہیں، ان کے اِرد گرد ہیں، ان کے قریب رہتے ہیں۔ مِنَ الْاَعْرَابِ ؛ دیہاتی عربوں سے، اعرابیوں سے۔ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا ؛ کہ پیچھے رہ جائیں، ساتھ نہ دیں۔ تخلّف کریں۔ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ؛ رسول اللہ کو چھوڑ کر۔ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؛ رَغِبَ بِهٖ ؛ رَغِبَ فِيْهِ ؛ چاہنا، رغبت کرنا۔ رَغِبَ عَنْهُ ؛ چھوڑ دینا کراہت کرنا۔ یعنی پیغمبرؐ کو چھوڑ دیں اور اپنی جان کی خیر منائیں۔ یہ تو اہلِ مدینہ کے لئے مناسب نہیں۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ ؛ یہ اس واسطہ کہ یہ لوگ۔ لَا يُصِيْبُهُمْ ؛ ان کو نہیں پہنچتی۔ ظَمَاٌ ؛ پیاس۔ وَلَا نَصَبٌ ؛ اور نہ تکلیف اور تعب، تکان، تھکن۔ وَلَا مَخْمَصَةٌ ؛ اور نہ سخت بھوک۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں۔ وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا ؛ اور نہیں چلتے ہیں ایسی جگہ۔ يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ ؛ جو کافروں کو غصّہ دلائے۔ ان کے غیظ و غضب کو اُبھارے، ان کو جلائے۔ وَلَا يَنَالُوْنَ ؛ اور نہیں

حاصل کرتے ۔ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا ؛ دشمن سے مقصود کو ۔ وہ دشمنوں کو شکست نہیں دیتے ۔ وہ دشمنوں سے بے نیل و مرام نہیں رہتے ۔ اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ ؛ مگر یہ کہ ان کے ایسا کرنے سے لکھا جاتا ہے ۔ عَمَلٌ صَالِحٌ ؛ عملِ صالح ۔ ان کا ایسا کرنا اچھا ہی اچھا ہوجاتا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ ؛ بے شک اللہ ضائع نہیں کرتا ۔ اکارت جانے نہیں دیتا ۔ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ نیکوکاروں کے ثواب کو ، اَجر کو ۔

ترجمہ :- اہلِ مدینہ کو اور ان اعرابیوں کو جو ان کے اطراف ہیں مناسب نہیں ہے کہ رسول اللہ کو چھوڑ کر ، اپنی جان کی خیر منا کر پیچھے رہ جائیں ۔ اس (طرح چھوڑ نہ دینے) کا سبب یہ ہے کہ ان کو پیاس ، تکان اور بھوک فی سبیل اللہ نہیں لگتی اور نہ وہ کسی ایسی جگہ چلتے ہیں جس سے کافروں کو غیظ و غضب پیدا ہو ۔ اور وہ اپنے دشمنوں پر غلبہ نہیں پاتے ، مگر یہ کہ ان کا ایسا کرنا عملِ صالح لکھ لیا جاتا ہے ۔ (ان کا ہر کام نیک سمجھا جاتا ہے) اور اللہ نیکوکاروں کے اَجر کو ضائع نہیں کرتا ۔

وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢١﴾

وَلَا يُنْفِقُوْنَ ؛ اور نہیں خرچ کرتے ، صَرف کرتے ، انفاق کرتے ۔ نَفَقَةً ؛ صَرفہ کو ، خرچہ کو ۔ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً ؛ وہ خرچہ خواہ تھوڑا ہو یا بہت ، چھوٹا ہو یا بڑا ، صغیر ہو یا کبیر ۔ وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا ؛ اور کسی وادی کو وہ قطع نہیں کرتے ۔ کسی گھاٹی سے وہ نہیں گزرتے ۔ کسی میدان کو وہ طے نہیں کرتے ۔ اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ ؛ مگر ان کے لئے لکھ لیا جاتا ہے ۔ جو کام کرتے ہیں چھوٹا ہو یا بڑا وہ اللہ تعالیٰ کے پاس نوشتہ ہے ، لکھا ہوا ہے ۔ کیوں لکھ لیا گیا ہے؟ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ ؛ تاکہ ان کو اللہ جزا دے ، بدلہ عطا کرے ۔ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان کے کاموں کا بہترین بدلہ ، ان کے اعمال کا احسن معاوضہ ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ چھوٹا بڑا نہیں خرچ کرتے اور گھاٹی میں سے نہیں گزرتے مگر یہ کہ ان کے لئے لکھ لیا جاتا ہے ۔ (اللہ ان کے لئے لکھ رکھتا ہے) تاکہ اللہ ان کے اعمال کی بہترین جزا دے ۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ

ع ۱۵ ۴

لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ اور ایمانداروں کے مناسب حال نہیں ۔ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؛ کہ سب کے سب نکل پڑیں ۔ نفَرَ ؛ نکلا ۔ كَآفَّةً ؛ سب کے سب ۔ لین ۔ لین ۔ كَفَّ ۔ يَكُفُّ ؛ روکنا ۔ باز رہنا ۔ فَلَوْلَا نَفَرَ ؛ پھر کیوں نہیں نکلا ۔ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ ؛ ان کے ہر فرقہ ، ہر بڑی جماعت سے ۔ طَآئِفَةٌ ؛ ایک گروہ ۔ چھوٹی جماعت ۔ چند اِدھر اُدھر پھرنے والے لوگ ۔ طَافَ ۔ يَطُوْفُ ؛ پھرنا ۔ اسی سے طواف ہے ۔ لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ ؛ تاکہ مذہب میں غور وفکر کریں ۔ دین میں تفقہ پیدا کریں ، سمجھ حاصل کریں ۔ وَلِيُنْذِرُوْا ؛ اور تاکہ خوف دلائیں ، ڈرائیں ، اِنذار کریں ۔ قَوْمَهُمْ ؛ اپنی قوم کو ۔ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ ؛ جب اپنے دوستوں کی طرف واپس جائیں ۔ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ؛ تاکہ وہ بھی ڈریں ، بچیں ۔ اَلْحَذَرْ ؛ ڈرنا ۔

ترجمہ :- مسلمانوں کو بے شک مناسب نہیں کہ سب کے سب نکل پڑیں ۔ تو کیوں ان کی بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت نہیں نکلی کہ دین کی سمجھ حاصل کرتی اور جب اپنی قوم کے پاس پہنچتی تو ان کو بھی ڈراتی ۔ شاید کہ وہ قوم بھی ڈرتی (اور بری باتوں سے بچتی) ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿١٢٣﴾

يَـآ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ ؛ جنگ کرو ، قتال کرو ان لوگوں سے جو تم سے قریب ہیں ۔ دیکھو ! قَاتِلُوْا ؛ ہے جو طرفین کو چاہتا ہے یعنی جو تم سے لڑے اُس سے لڑو ۔ يَلُوْنَكُمْ ؛ جو تمہارے نزدیک ہیں ۔ وَلِيَ ، يَلِيْ ؛ نزدیک ہونا ، پاس ہونا ۔ اسی سے وَلی ہے بمعنی مقربِ خدا ۔ اسی سے مَوْلٰی ہے ۔ چچا زاد بھائی ۔ یار و مددگار ، آقا ، غلام ، آزاد غلام ۔ مِنَ الْكُفَّارِ ؛ کافروں میں سے ۔ وَلْيَجِدُوْا ؛ اور چاہیئے کہ وہ پائیں ۔ وَجَدَ ، يَجِدُ وَجْدًا وَوُجُوْدًا ؛ پانا ۔ فِيْكُمْ ؛ تم میں ۔ غِلْظَةً ؛ طاقت اور قوت ۔ لڑائی کے وقت نرمی ، نامردوں کا کام ہے ۔ وَاعْلَمُوْٓا ؛ اور جان لو ، علم رکھو ۔ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ؛ کہ خدا ، خدا ترسوں کے ساتھ ہے ۔ متقیوں کے ساتھ ہے ۔ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو کسی سے نہیں ڈرتے صرف خدا سے ڈرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! تمہارے پاس جو کفّار ہیں اور تم سے لڑتے ہیں ، تم اُن سے ضرور لڑو ۔ (وہ تم کو قتل کرتے ہیں تو تم بھی ان کو قتل کرو) ۔ اور تم کو چاہیئے کہ اپنے میں قوت اور طاقت پیدا کریں اور یاد رکھو ! جو خدا سے ڈرتے ہیں خدا ان کے ساتھ ہے ، (وہ کبھی تم کو مغلوب ہونے نہ دے گا) ۔

اسلام بڑھنے والوں سے لڑنے کا حکم دیتا ہے

وَإِذَا مَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِۦٓ إِيمَٰنًا ۚ
فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَزَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾

وَاِذَا مَـآ اُنْزِلَتْ ؛ اور جب نازل ہوتی ہے، اُترتی ہے ۔ سُوْرَةٌ ؛ کوئی سورت ۔ فَـمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ؛ تو ان میں سے بعض لوگ کہتے ہیں ۔ اَيُّـكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِيْمَانًا ؛ تم میں سے کون ہے جس کے ایمان کو اس سورت نے بڑھا دیا ، زیادہ کردیا ہو، قوی کردیا ہو ۔ فَـاَمَّـا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ پھر ان میں سے جو ایمان رکھتے ہیں ۔ وہ لوگ جو مسلمان ہیں ۔ فَـزَادَتْـهُـمْ اِيْمَانًا ؛ بے شک ان کے ایمان کو اس سورت نے زیادہ کردیا ۔ وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ؛ اور وہ اس سورۃ کے اُترنے سے خوش ہوتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جب کوئی صورت اُترتی ہے تو ان میں سے بعض تو یہ کہنے لگتے ہیں کہ اس سورہ کے اُترنے سے تم کو (کیا فائدہ ہوا ؟) کیا ایمانی ترقی ہوئی اور جو ایماندار ہیں اُن کے ایمان کو بے شک اس سورت نے بڑھا دیا (قوی کردیا) اور وہ خوش ہیں ۔

صاحبو ! بعض علماء میں اختلاف ہے کہ کیا ایمان زیادہ اور کم بھی ہوتا ہے ؟ گھٹتا بڑھتا بھی ہے ۔ جن لوگوں کی نظر نفسِ عقیدت پر ہے ان کے پاس ایمان ناقابلِ زیادت ہے ۔ کیونکہ اسلام اور کفر میں کوئی واسطہ نہیں ۔ کوئی درمیانی حالت نہیں ۔ معتزلیوں کے پاس گنہگار فاسق ہے ، نہ مومن ہے نہ کافر ۔ اہلِ سنت کے پاس گنہگار مومن ہے ۔ وہ مسلمان ہے باایمان ہے ۔ گناہ کرنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا ۔ البتہ خوارج کے مذہب میں گناہ کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہے ۔

جن لوگوں کی نظر آثار پر ہے اور اعمال کی کمی و زیادتی ان کے پیشِ نظر ہے ، اُن کے پاس ایمان قابلِ زیادت ونقصان ہے ۔ بعض دفعہ دوالِ ایمان کو ، یعنی ان اعمال کی جو ایمان کی علامت ہیں ، ایمان کہہ دیا جاتا ہے ۔ اس لحاظ سے کمی زیادتی ناقابلِ اعتراض ہے ۔

بہرحال اہلِ سنت و جماعت کے پاس گناہ کرنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا ۔ ذرا اس آیت پر غور کرو وَاِنْ طَـآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا ؛ اگر دو گروہ ایمان داروں کے ایک دوسرے کو قتل کریں ۔ دیکھو ! باوجود مقاتلہ کے ، باہم کشت وخون کے ، خدائے تعالیٰ نے ان کی جماعت کو ایمانداروں کی جماعت فرمایا ۔

بعض لوگوں کو مرجئہ اور اہلِ سنت میں فرق نہیں ۔ مرجئہ وہ فرقہ ہے جس کے نزدیک باوجود گناہ کرنے کے عذاب نہ ہوگا ۔ اور اہلِ سنت کے پاس گناہ کرنے کے بعد خدائے تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے عذاب کرے چاہے بخش دے ۔

وَأَمَّا ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ

گناہ کرنے سے آدمی کافر نہیں ہوتا ۔ اہل سنت کے پاس گنہگار مومن ہے

وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۲۵﴾

وَاَمَّا الَّذِيْنَ ؛ اور لیکن جو لوگ ۔ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؛ ان کے دلوں میں ۔ مَرَضٌ ؛ مرض ہے ، بیماری ہے ، شرک و کفر ہے ، شک و ریب ہے ۔ فَزَادَتْهُمْ ؛ تو ان لوگوں کو زیادہ کرتی ہے ۔ ترقی دیتی ہے ۔ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ ؛ ان کی پلیدی پر پلیدی ، ان کی ناپاکی پر ناپاکی ۔ ان کا شک اور بڑھتا جاتا ہے ۔ کبھی ان کے پاس یقین نہیں آتا ۔ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ؛ اور وہ مرتے ہیں تو کافر مرتے ہیں ۔

ترجمہ :- لیکن جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے ان کو (یہ سورت) پلیدی پر پلیدی بڑھاتی ہے اور وہ مرتے ہیں تو کافر (اور بے ایمان) مرتے ہیں ۔

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾

اَوَلَا يَرَوْنَ ؛ اور کیا وہ نہیں دیکھتے ۔ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ ؛ کہ ان کو آزمایا جاتا ہے ہر سال ۔ ان کا امتحان لیا جاتا ہے ۔ وہ فتنہ میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ؛ ایک یا دو دفعہ ۔ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ ؛ پھر نہ وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ خدا کی طرف رجوع کرتے ہیں ۔ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ؛ اور نہ وہ نصیحت لیتے ہیں ، نہ ان کے دل میں خدا کی یاد آتی ہے اور نہ وہ سوچتے سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہر سال ایک دو دفعہ ان کو آزمایا جاتا ہے (وہ امتحانات میں پڑتے ہیں) ۔ پھر نہ وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں ۔

آزمائش کے وقت خدا کی طرف رجوع کرنا چاہیے

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ ؛ اور جب کبھی کوئی سورت نازل ہوتی ہے ۔ کوئی سورت اُتاری جاتی ہے ۔ نَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؛ تو ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں ۔ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ؛ (اور کہتے ہیں) کیا تمہیں کوئی دیکھتا ہے ، ان کی بے اطمینانی کو محسوس کرتا ہے ۔ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؛ پھر وہ پلٹ جاتے ہیں ۔ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؛ خدا نے اُن کے دلوں کو پھیر دیا ہے ۔ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ؛ کیونکہ وہ ایک ایسی قوم ہے جو کچھ نہیں سمجھتی ۔ غور و فکر سے کام نہیں لیتی ۔

ترجمہ :- جب کوئی سورت اُترتی ہے تو وہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں ، (اور گھبرا کر کہتے ہیں) کہ کوئی تم کو دیکھتا تو نہیں ۔ پھر وہ پلٹ جاتے ہیں ۔ خدا بھی ان کے دلوں کو پلٹ دیتا ہے ، (پھیر دیتا ہے) ۔ کیونکہ وہ بے سمجھ لوگ ہیں ۔ (قرآن کے مقاصد پر غور وخوض وفکر نہیں کرتے) ۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

لَقَدْ جَآءَكُمْ ؛ تمہارے پاس آ گیا ہے ۔ بے شک تمہارے پاس پہنچ گئے ہیں ۔ رَسُوْلٌ ؛ پیغمبر ۔ مِنْ اَنْفُسِكُمْ ؛ تم میں سے ایک ۔ یعنی وہ تمہاری طرح آدمی ہیں ۔ تم میں اور اُن میں انسان ہونے کے لحاظ سے ہم جنسی ہے ۔ فرشتہ یا جن پیغمبر ہوتا تو انسان میں جو ہمدردی ہے ، وہ نہ رہتی ، فرشتہ آتا ہے تو فوراً عذاب ساتھ لاتا ہے ۔ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ ؛ ان پر شاق ہے ۔ ان پر دشوار گزرتا ہے ۔ عَزَّ عَلَيْهِ كَذَا ؛ فلاں چیز اس پر دشوار گزری ، شاق گزری ، برا معلوم ہوا ، ناگوار گزرا ۔ مَا عَنِتُّمْ ؛ جو چیز تم کو شاق گزرتی ہے ، دکھ دیتی ہے ۔ عَنَتٌ ؛ فساد ، ہلاکت ، گناہ ، غلطی میں ڈالنا ۔ یعنی جس چیز سے انسانوں کو نقصان پہنچتا ہے وہ پیغمبر پر دشوار گزرتا ہے ، ان کو ناگوار معلوم ہوتا ہے ۔ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ ؛ وہ تمہاری بھلائی کے خواہشمند ہیں ۔ بعض نادان قاری حَرِيْصٌ پر وقف کردیتے ہیں ۔ اس کے معنٰی نکلتے ہیں کہ (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ) رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حریص ہیں ۔ حالانکہ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ ؛ کے معنی ہیں کہ وہ تمہارے بڑے خیر خواہ ہیں ۔ تمہاری بھلائی کے طالب ہیں ۔ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؛ مسلمانوں پر عنایت و رحمت کرنے والے ہیں ۔ رأفت اور رحمت رکھنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- تمہارے پاس تو ایسا رسول آ چکا ہے جو (تمہارا ہم جنس ہے) تمہیں میں کا ایک ہے ۔ جو چیز تم کو نقصان پہنچاتی ہے وہ اس کو ناگوار ہوتی ہے ۔ تمہاری بھلائی کا طالب ہے ۔ مسلمانوں پر رحم و کرم کرنے والا ہے (رءوف ورحیم ہے) ۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿١٢٩﴾

فَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ پھر اگر وہ نہ مانیں ، پھر جائیں ، روگرداں ہوجائیں ۔ فَقُلْ ؛ تو تم کہہ دو ۔ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؛ اللہ مجھے بس ہے ، کافی ہے ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوا محتاج الیہ کون ہے ؟ کون معبود ہے ؟ خدا ہے تو وہی ہے ۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ؛ میں اس پر توکل کرتا ہوں ، اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں ۔ اپنے تمام کاموں کو اسی پر چھوڑتا ہوں ۔ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

پیغمبر اُمت کا خیرخواہ ہے

الْعَظِيْمِ ؛ اور وہ عرشِ عظیم کا رب ہے ۔ تمام عالم پر اس کی حکومت ہے ۔ تخت سلطنت کا بادشاہ ہے ۔ وہی پروردگار ہے ۔

ترجمہ :- پھر اگر وہ تمہاری نہ مانیں اور روگردانی کریں تو تم کہہ دو : مجھے اللہ بس ہے وہی سب کا معبود ہے ۔ اسی پر میں اعتماد کرتا ہوں (اپنے کاموں کو چھوڑتا ہوں) ۔ اور وہ تختِ سلطنت کا رب ہے ۔

پیغمبر کو اپنی اُمت کا علم رہتا ہے

صاحبو ! ذرا ان آیتوں پر غور کرکے دیکھو کہ خدائے تعالیٰ اپنی عنایتوں کا ذکر فرماتا ہے اور اپنے پیغمبر کی تعریف کرتا ہے ، تو فرماتا ہے : رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ کہ وہ تمہیں میں کا ہے ، تم میں اور اُس میں ہم جنسی ہے ۔ اگر غیر جنس کا پیغمبر ہوتا تو اس کو تو تم سے نہ ہمدردی ہوتی نہ محبت ۔ وہ تو ایسا ہے کہ جس چیز سے تم کو تکلیف پہنچتی ہو ، اس سے اس کو بھی تکلیف پہنچتی ہے ۔ بعض احادیث میں ہے : لَایُشَاکُ اَحَدُکُمْ بِشَوْکَةٍ اِلَّا وَاَجِدُ اَلَمَهَا یعنی تمہیں کانٹا نہیں چبھتا مگر یہ کہ اس کا درد مجھے بھی ہوتا ہے ۔ دوسرے کی طرف تکلیف سے اسی وقت تکلیف ہوتی ہے جب کہ اس کا علم ہو ۔ رسول اللہ ﷺ کو ہمارے حالات سے واقفیت ہے اور ذاتی واقفیت ہے ۔ اسی لئے ہماری طرف سے دربارِ خداوندی میں گواہی دیں گے ۔ ان کے اسمائے مبارک میں سے ایک اسم شَاهِدٌ بھی ہے ۔ بَشِیْرٌ اور نَذِیْرٌ بھی ہے ۔ وہ ہمیشہ ہماری بھلائی کے طالب رہتے ہیں ۔ اور ہم پر رحم و کرم فرماتے ہیں ۔ ایسے سراپا رحمت پیغمبر کو نہ ماننا بڑی بدنصیبی ہے ۔

دیکھو ! حدیثِ معراج میں ہے آدم علیہ السلام سیدھی طرف اپنی نیک اولاد کو دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور بائیں طرف بری اولاد کو دیکھتے ہیں اور ناخوش ہوتے ہیں ۔ یہ حکم دو چار اولاد کے متعلق نہیں ، بلکہ تمام اولاد سے متعلق ہے ۔ جب آدم علیہ السلام کو اپنی اولاد کا علم ہوتا ہے تو رسول اللہ ﷺ کو اپنی ساری اُمّت کا علم ہوا تو کیا تعجب کی بات ہے ۔ اِن لوگوں کا خیال قابلِ افسوس ہے جو شیطان کو ہمارے حال سے واقف ہونے کو جائز سمجھتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کو ہمارے حال سے واقف ہونے کو ناجائز ۔ یہ لوگ اے نبی کریم ! تم کو مانیں تو بہتر ، نہ مانیں تو تم صاف صاف کہہ دو : مجھے میرا اللہ بس ہے ، مجھے خدا کے سوا کسی اور پر بھروسہ نہیں ، تمام دنیا جہان کی تخت سلطنت کا وہ رب ہے ، وہی میرا یار ہے ، مددگار ہے ۔

سُوْرَةُ يُوْنُسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّتِسْعُ اٰيَاتٍ وَّ اَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ یونس مکی ہے اس میں ایک سو انیس (۱۱۹) آیتیں اور گیارہ (۱۱) رکوع ہیں ۔

یہ سورہ حضرت یونس علیہ السلام کی طرف منسوب ہے ، اور ان کے متعلق بعض تفاسیر میں یہ واقعہ مذکور ہے ۔ یونس علیہ السلام کی قوم نینوا علاقہ موصل میں رہتی تھی ۔ یہ لوگ کفر و شرک میں مبتلا تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو ان کی طرف بھیجا ۔ آپ نے بُت پرستی چھوڑنے اور ایمان لانے کا ان کو حکم دیا ۔ ان لوگوں نے انکار کیا ۔ حضرت یونس علیہ السلام کی تکذیب کی ۔ آپ نے انھیں بحکمِ الٰہی نزول عذاب کی خبر دی ۔ اُنھوں نے آپس میں کہا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے کبھی کوئی بات غلط نہیں کہی ہے ۔ دیکھو ! اگر وہ رات کو یہاں رہیں تب تو کوئی اندیشہ نہیں اور اگر انھوں نے رات یہاں نہ گزاری تو سمجھ لینا چاہیئے کہ عذاب آئے گا ۔ شب میں حضرت یونس علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے ، صبح کو عذاب کے خوفناک آثار نمودار ہوگئے ۔ آسمان پر سیاہ ہیبت ناک ابر آیا ، اور دھواں کثیر جمع ہوا جو تمام شہر پر چھا گیا ۔ یہ دیکھ کر انھیں

یقین ہوگیا کہ عذاب آنے والا ہے۔ پھر انھوں نے حضرت یونس علیہ السلام کی جستجو کی اور آپ کو نہ پایا تو اور بھی گھبرائے۔ پریشان ہوکر وہ مع اپنی عورتوں، بچوں اور جانوروں کے جنگل کی طرف نکل گئے۔ موٹے کپڑے پہن لئے، اور توبہ و اسلام کا اظہار کیا۔ شوہر سے بیوی اور ماں سے بچے جدا ہوگئے اور سب نے بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری شروع کردی اور کہا کہ جو یونس علیہ السلام لائے اس پر ہم ایمان لے آئے اور سچی توبہ کی۔ جو مظالم ان سے ہوئے تھے اُن کو دفع کیا، پرائے مال واپس کئے۔ حتّٰی کہ اگر ایک پتھر دوسرے کا کسی کی بنیاد میں لگ گیا تھا تو بنیاد اُٹھا کر پتھر نکال دیا، اور واپس کردیا۔ اللہ تعالیٰ سے اخلاص کے ساتھ مغفرت کی دُعائیں کیں۔ پروردگارِ عالم نے ان پر رحم کیا۔ دُعا قبول فرمائی، اور عذاب اُٹھا دیا گیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓرٰ ۟ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۱﴾

الٓرٰ ؛ یہ حروفِ مقطعات سے ہیں۔ تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡحَکِیۡمِ ؛ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔

ترجمہ:- یہ کتابِ حکیم کے آیات ہیں۔

اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ وَ بَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ قَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۲﴾

اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا ؛ کیا یہ لوگوں کے لئے تعجب کی بات ہے؟ کیا یہ تعجب خیز امر ہے۔ اَنۡ اَوۡحَیۡنَاۤ ؛ کہ ہم نے وحی کی، اپنا کلام اُتارا۔ اِلٰی رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ ؛ ان میں سے ایک آدمی کی طرف۔ پیغمبر اور اس کی اُمّت میں مناسبت ضرور ہے۔ اس لئے کسی آدمی کا پیغمبر ہونا کوئی تعجب خیز بات نہیں۔ کس بات کی وحی کی؟ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ ؛ کہ لوگوں کو ڈراؤ۔ نقصان دہ امر کی اطلاع دو۔ وَبَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا ؛ اور ایمانداروں کو بشارت دو۔ خوش خبری دو۔ اَنَّ لَهُمۡ ؛ کہ ان کے لئے ہے۔ قَدَمَ صِدۡقٍ ؛ راستی کا قدم۔ بزرگی اور سچائی۔ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؛ ان کے رب کے پاس۔ قَدَمَ، اَنَّ کا اسم ہے۔ اسی لئے منصوب ہے۔ قَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ ؛ کافروں نے کہا۔ کافروں نے پیغمبر کو کیا کہا۔ اِنَّ هٰذَا ؛ بے شک یہ۔ لَسٰحِرٌ مُّبِیۡنٌ ؛ کھلا، واضح ساحر ہے، جادوگر ہے۔

ترجمہ:- کیا یہ بات لوگوں کے لئے تعجب خیز ہے کہ ہم نے ان میں سے ایک آدمی کی طرف وحی بھیجی،

المنزل الثالث

وقف النبی ﷺ

(ان کو سرفراز کیا) کہ لوگوں کو ڈراؤ اور ایمانداروں کو بشارت دو (خوش خبری دو) کہ اُن کے لئے اُن کے رب کے پاس سچا مقام، (مضبوط قدم ہے)۔ کافروں نے کہا، بے شک یہ تو کھلا جادوگر ہے۔

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ
يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٣﴾

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ ؛ بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے۔ پالنا پرورش کرنا اللہ ہی کا کام ہے۔ اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ؛ چھ دنوں میں۔ چھ مختلف حالات اور احوال میں۔ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؛ پھر عرشِ حکومت پر جلوہ گر ہوا۔ اور نظامِ عالم کو مکمل کردیا۔ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؛ ہر امر کی تدبیر کرتا ہے۔ جو کرتا ہے حکمت اور مناسبت سے کرتا ہے۔ مَا مِنْ شَفِیْعٍ ؛ نہیں ہے کوئی شفیع، سفارشی۔ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِہٖ ؛ مگر اُس کے اذن اور اجازت کے بعد۔ اس سے صاف معلوم ہورہا ہے کہ پیغمبروں کی شفاعت حق ہے۔ اور اللہ ضرور پیغمبروں کو ایسی اجازت عطا فرمائے گا۔ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ ؛ یہی اللہ تمہارا رب ہے۔ فَاعْبُدُوْہُ ؛ اُسی کی عبادت کرو۔ اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ ؛ کیا تم نصیحت نہیں لیتے ؟ اس کی یاد دہانی قبول نہیں کرتے ؟

اس آیت سے نبیوں کی شفاعت معلوم ہوتی ہے

ترجمہ:- بے شک تمہارا رب تو اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر تختِ سلطنت پر جلوہ گر ہوا۔ تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے (جو کچھ کرتا ہے انتظام اور تدبر سے کرتا ہے)۔ (اس کے دربار میں)، اس کی اجازت ہی سے کوئی شفا کرسکتا ہے۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے۔ اسی کی عبادت کرو۔ کیا تم نصیحت نہیں لیتے ؟ (اِس یاد دہانی سے فائدہ نہیں اُٹھاتے ؟)۔

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ
ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ
وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ﴿٤﴾

اِلَيْهِ ؛ اُسی کی طرف ۔ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؛ تم سب کی واپسی ، رجوع کرنا ہے ۔ وَعْدَاللّٰهِ ؛ خدا کا وعدہ ۔ حَقًّا ؛ بالکل سچ ۔ اصل میں وَعَدَاللّٰهُ وَعْدًا حَقًّا ہے ۔ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ؛ بے شک وہ ابتداءً مخلوقات کو پیدا کرتا ہے ۔ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؛ پھر اس کا اعادہ کرتا ہے ۔ دوبارہ پیدا کرتا ہے ۔ مرکر اُٹھنا حق ہے ۔ کیوں اعادہ کرتا ہے؟ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ تاکہ جزا دے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے عمل کئے ، اعمالِ صالح کئے ۔ بِالْقِسْطِ ؛ انصاف کے ساتھ ، عدل کے ساتھ ۔ تاکہ مناسب بدلہ دے ۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور جنھوں نے کفر کیا ۔ لَهُمْ شَرَابٌ ؛ اُن کے لئے پانی ہے ۔ مِنْ حَمِيْمٍ ؛ گرم ۔ وَعَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ اور الم ناک عذاب ہے ، دردناک تکلیف ہے ۔ وہ کیوں؟ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ؛ اس وجہ سے کہ وہ کفر کرتے تھے ۔ خدا اور رسولؐ کے احکام سے انکار کرتے تھے حق پوشی کرتے تھے ۔

ترجمہ :- تم سب کو دربارِ الٰہی میں دوبارہ جانا ہے ۔ یہ اللہ کا پکا وعدہ ہے (سچا حکم ہے) ۔ ابتداءً بھی وہی پیدا کرتا ہے اور دوبارہ بھی وہی پیدا کرے گا ۔ تاکہ ایماندار اور نیکوکار لوگوں کو انصاف کے مطابق جزا دے ۔ اور جو کافر ہیں ان کے پینے کے لئے گرم پانی ہے اور دردناک عذاب ہے ۔ یہ سب ان کے کفر کی وجہ سے ہے ۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۵

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ ؛ وہی ہے جس نے پیدا کیا ، بنایا ۔ اَلشَّمْسَ ضِيَآءً ؛ خورشید کو درخشاں ، آفتاب کو تیز روشن ، سورج کو خوب چمکتا ۔ وَّالْقَمَرَ نُوْرًا ؛ اور چاند کو منوّر ، روشن ۔ وَقَدَّرَهٗ ؛ اور اس کے لئے مقدر کیا ، اندازہ کیا ۔ مَنَازِلَ ؛ منزلیں ۔ وہ منزلیں کیوں ہیں؟ لِتَعْلَمُوْا ؛ تاکہ تم جانو ۔ عَدَدَالسِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؛ سالوں کی گنتی اور حساب ۔ قمر ہر روز ایک منزل میں رہتا ہے ۔ مہینے بھر میں چاند کا دورہ ختم ہوجاتا ہے اور آفتاب سال بھر میں اپنا دورہ پورا کرتا ہے ۔ ہم کو اس سے غرض نہیں کہ چاند ، زمین کے اطراف پھرے یا زمین چاند کے اطراف ۔ مقصد یہ ہے کہ روزمرہ کے کام میں مہینہ بھر میں اٹھائیس منزلیں ماننا پڑے گا ۔ اور حساب کتاب میں یہی مقصود ہے ۔ قمری مہینے چاند کے حساب سے ہیں ۔ (۳۶۵) تین سو پینسٹھ دن میں آفتاب بارہ برجوں پر سے گزر جاتا ہے ۔ علمِ ہیئت اور فلسفہ سے ہم کو کوئی مطلب نہیں ۔ ہمارا مقصد تو کاروبار ہے ۔ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ ؛ خدا نے اس کو پیدا نہیں کیا ۔ خلق نہیں کیا ۔ اِلَّا بِالْحَقِّ ؛ مگر برحق ۔ نہایت مناسب ۔ موافق واقع ۔ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ ؛ وہ اپنی نشانیوں اور آیتوں کو تفصیل وار بیان کرتا ہے ۔ کھول کھول کر بیان فرماتا ہے مگر کن کے لئے؟ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ؛

خدا نے آفتاب اور چاند کی منزلیں مقرر کیں تاکہ حساب رکھو

ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں، کچھ سوچتے سمجھتے ہیں۔ جاہل نہ مانیں نہ مانیں، اُن کے انکار سے کیا ہوتا ہے۔

ترجمہ:- وہی ہے (اللہ ہی ہے) جس نے آفتاب کو تاباں اور قمر کو روشن بنایا۔ اور اس کے لئے منزلیں مقرر کیں۔ تا کہ تم سالوں کی گنتی اور حساب کو جانو۔ خدا نے اس کو بالکل برحق پیدا کیا ہے۔ (اس نے جو کچھ پیدا کیا، دُرست پیدا کیا) وہ تم کو اپنی نشانیاں تفصیل وار بیان فرماتا ہے (مگر کن کے لئے؟) ان کے لئے جو کچھ علم رکھتے ہیں۔

گر زبیند بروشپرّہ چشم ÷ چشمۂ آفتاب راچہ گناہ؟

[ترجمہ:- (اگر شپرّ کی آنکھوں والا، ناقص بینائی والا، دن کے اُجالے میں نہیں دیکھتا تو آفتاب کی روشنی کا کیا قصور)] اکیڈمی

صاحبو! ذرا چاند سورج پر غور کرو، چاند کے گھٹنے بڑھنے کو دیکھو۔ سورج گہن اور چاند گہن پر غور کرو۔ اتنے بڑے ستارے جن کی بعض نادان پوجا کرتے ہیں، خدائے تعالیٰ کی مقرر کردہ رفتار سے ایک منٹ نہ تاخیر کرتے ہیں نہ تقدیم۔ ایسے بے ارادہ اور سراپا عاجز مخلوق کی پوجا کرنا اور اس خدا کو نہ ماننا جس کے قبضۂ قدرت میں تمام ستارے ہیں حماقت ہے، نادانی ہے، کمالِ جہالت ہے، نہایت کفر ہے۔

إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ ۞٦

اِنَّ فِی اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَالنَّھَارِ ؛ بے شک رات دن کے اختلاف میں کہ رات تاریک ہے اور دن روشن (دن کو آدمی کام کاج کرتا ہے اور رات کو آرام لیتا ہے)۔ وَمَا خَلَقَ اللّٰہُ ؛ اور جو اللہ نے پیدا کیا۔ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں۔ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَّقُوۡنَ ؛ البتہ نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں، خدا کے غضب سے ڈرتے ہیں۔

ترجمہ:- بے شک رات دن کے اختلاف اور تغیرات میں اور اللہ نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ پیدا کیا ہے، (وہ) خدا ترسوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ ۞٧

أُولَٰٓئِكَ مَأْوَىٰهُمُ ٱلنَّارُ بِمَا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ﴿٨﴾

اِنَّ الَّـذِيْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ لَا یَرْجُوْنَ لِقَـآءَ نَا ؛ اُمید نہیں رکھتے ہمارے ملنے کی ۔ وہ خود کو آزاد سمجھتے ہیں ۔ مرکر اُٹھنے کے قائل نہیں ۔ دیدارِ الٰہی کا اعتقاد نہیں رکھتے ۔ وَرَضُوْا بِـالْـحَیٰوۃِ الدُّنْیَـا ؛ اور دنیا کی زندگی پر راضی ہوگئے ۔ وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا ؛ اور اس پر انھیں اطمینان ہوگیا ، بے فکر ہوگئے ۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ؛ اور وہ جو ہماری آیتوں اور نشانیوں سے غافل ہیں ۔ اُولٰٓئِکَ ؛ وہ لوگ ۔ مَـاْوٰهُمْ ؛ اُن کا ٹھکانا ۔ ان کی پناہ گاہ ۔ اَلنَّارُ ؛ دوزخ ہے ۔ یہ کیوں ؟ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ؛ بہ سبب اُن کاموں کے کہ وہ کرتے تھے ، کماتے تھے ، کسب کرتے تھے ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ہماری ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر راضی ہوگئے ہیں اور اس پر اطمینان کرکے بے فکر ہوگئے ہیں اور وہ لوگ جو ہماری نشانیوں سے غافل ہیں ۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ۔ ان کے اعمال کی وجہ سے ۔

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَٰنِهِمْ ۖ تَجْرِى مِن تَحْتِهِمُ ٱلْأَنْهَٰرُ فِى جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ﴿٩﴾

اِنَّ الَّـذِیْنَ اٰمَـنُوْا ؛ بے شک جو لوگ ایمان لائے ۔ وَعَـمِـلُوا الصّٰـلِحٰـتِ ؛ اور مناسب کام کئے ۔ عملِ صالح کرتے رہے ۔ یَهْـدِیْهِمْ رَبُّهُمْ ؛ ان کا رب ان کو ہدایت کرے گا ۔ منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا ۔ بِـاِیْـمَـانِهِمْ ؛ ان کے ایمان کی وجہ سے ۔ تَـجْـرِیْ مِـنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ؛ ان کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ فِـیْ جَنّٰـتِ النَّعِیْمِ ؛ نعمت والی جنتوں میں ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ایمان لائے اور عملِ صالح کئے اُن کا رب ان کے ایمان کی وجہ سے ان کو منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا پُر از نعمت جنتوں میں ان کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔

دَعْوَىٰهُمْ فِيهَا سُبْحَٰنَكَ ٱللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَٰمٌ ۚ

ع ١ / ٢ وَءَاخِرُ دَعْوَىٰهُمْ أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿١٠﴾

دَعْـوٰهُمْ فِیْهَا ؛ وہ اس میں پکاریں گے ، اس میں اُن کی دُعا یہ رہے گی ۔ سُبْحٰـنَکَ اللّٰهُمَّ ؛ یا اللہ ! تو پاک ہے ۔ میں تیری پاکیزگی کو بیان کرتا ہوں ۔ وَتَـحِیَّتُهُـمْ فِیْهَـا ؛ اور ان کا سلام جنت میں ، اُن کی دُعائے زندگی ۔ عرب لوگ دُعا

دیتے ہیں تو حَیَّاکَ اللّٰہُ کہتے ہیں ۔ یعنی تم زندہ رہو ۔ وہ سلام میں کیا کہیں گے ؟ سَلٰمٌ ؛ یعنی تم پر سلامتی ہو ۔ تم سلامت رہو ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ ؛ اور دُعا کے آخر میں وہ کہیں گے ۔ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ ؛ کہ حمد اور تعریف ہے تو اللہ ہی کی ہے ۔ دوسرا کوئی مستحقِ حمد نہیں ۔ اللہ کا وجود بالذات ہے تو اس کی حمد بھی بالذات ہے ۔ اس کی تعریف بھی بالذات ہے اور اس کا شکر بھی بالذات ۔ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ تمام عالموں کا رب ۔ ساری دنیا جہاں کا پروردگار ، پالنے والا ، سب کو وہی کھلاتا ہے ، وہی پلاتا ہے ، تو شکریہ بھی اُسی کا ہوگا ۔

ترجمہ :- ان کی دُعا اس (جنت) میں یہ ہوگی : یا اللہ تو پاک ہے ۔ (وہ سلام کرنے کے وقت آپس میں کیا کہیں گے ؟) وہ سَلٰمٌ کہیں گے ۔ (یعنی تم ہمیشہ سلامت رہو) (اور دُعا کے آخر میں وہ کیا کہیں گے ؟) اور دُعا کے آخر میں وہ کہیں گے : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

صاحبو ! سلام میں دو لفظ کہے جاسکتے ہیں ۔ ایک سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ ؛ دوسرا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ۔ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ ۔ میں تنکیر تعظیم کے لئے ہے ۔ یعنی بہت بڑی سلامتی ۔ اور اَلسَّلَامُ کے معنٰی ہیں ہر طرح کی سلامتی ۔ الف لام جنس یا استغراق کے لئے ہے ۔ یعنی چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی سلامتی اور بڑی سے بڑی بات میں بھی سلامتی ۔

دیکھو ! التحیات میں ہے : اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ؛ یہ فرمودہ اللہ تعالیٰ کا ہے ۔ اور اپنے حبیب کے لئے ہے ۔ دوسروں کا سلام کہنا وہ مرتبہ نہیں رکھتا جو خدا کا کہنا رکھتا ہے ۔ اَلسَّلَامُ خدا کا نام بھی ہے ۔ اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے معنٰی ہیں خدائے تعالیٰ تم کو ہر طرح کی سلامتی سے سرفراز کرے ، خدا حافظ ۔ بہر حال لوگوں کے سَلٰمٌ کہنے سے خدا تعالیٰ کا فرمانا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ زیادہ بہتر ہے ۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ خدائے تعالیٰ کا فرمودہ ہے

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ۭ فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝11

وَلَوْ یُعَجِّلُ اللّٰہُ ؛ اور اگر اللہ بھی جلدی کرتا ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے ۔ اَلشَّرَّ ؛ برائی کو ، سزا کو ۔ اِسْتِعْجَالَھُمْ بِالْخَیْرِ ؛ جس طرح وہ بھلائی اور فوائد کو بہ عجلت طلب کرتے ہیں ۔ لَقُضِیَ اِلَیْھِمْ اَجَلُھُمْ ؛ تو ان کی مدت پوری ہوجاتی ، ان کی زندگانی کے دن ختم ہوجاتے ، ان کا فیصلہ ہی ہوجاتا ۔ فَنَذَرُ ؛ پھر ہم چھوڑ دیتے ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ ؛ اُن لوگوں کو جنھیں اُمید نہیں ہے ۔ جنھیں اُمید و رجا نہیں ہے ۔ لِقَآءَنَا ؛ ہماری ملاقات کی ۔ فِیْ طُغْیَانِھِمْ ؛ ان کی اس سرکشی اور طغیان میں ، ان کے حد سے زیادہ بڑھ جانے میں ۔ یَعْمَھُوْنَ ؛ سرگردان ، حیران و پریشان ۔

ترجمہ :- اور اگر اللہ شر کے پہنچانے اور سزا دینے میں ایسی ہی جلدی کرتا ، (عجلت سے کام لیتا) جس طرح وہ اپنے فوائد اور خیر کے لئے عجلت کرتے ہیں تو ان کا خاتمہ ہی ہوجاتا (ان کے دن پورے ہوجاتے) ۔

مگر نہیں ہم ان لوگوں کو بھی (مہلت دیتے ہیں) چھوڑ دیتے ہیں جنھیں ہمارے دربار میں حاضر ہونے کی اُمید نہیں (تاکہ) ان کی سرکشی اور طغیان میں حیران و سرگردان پھرتے رہیں۔

وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٢﴾

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ ؛ اور جب چھو جاتا ہے انسان کو ضرر، جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے۔ دَعَانَا ؛ تو ہم کو پکارتا ہے، دُعائیں کرتا ہے۔ لِجَنْبِہٖ ؛ کروٹ لیتا ہوا۔ اپنے پہلو پر۔ اَوْقَاعِدًا ؛ یا بیٹھا ہوا۔ اَوْقَآئِمًا ؛ یا کھڑا ہوا ہر حالت میں ہم کو یاد کرتا ہے۔ اور دفعِ ضرر کی دُعائیں کرتا ہے۔ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ؛ پھر جب ہم کھول دیتے ہیں، اس سے دفع کردیتے ہیں۔ دُور کردیتے ہیں۔ ضُرَّهٗ ؛ اس کے ضرر کو، تکلیف کو، درد دکھ کو۔ مَرَّ كَانْ لَّمْ يَدْعُنَا ؛ چل دیتا ہے گویا کہ اس نے پکارا ہی نہیں تھا، ہم سے دُعائیں ہی نہ مانگی تھیں۔ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؛ اس ضرر کے دفع کرنے کے لئے جو اس کو پہنچا۔ اس نقصان کے لئے جو اس کو ہوا۔ كَذٰلِكَ زُيِّنَ ؛ اسی طرح اچھا معلوم ہوتا ہے، مزین و آراستہ معلوم ہوتا ہے۔ لِلْمُسْرِفِيْنَ ؛ اسراف کرنے والوں کو، حد سے زیادہ بڑھ جانے والوں کو۔ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ وہ کام جن کو وہ کرتے تھے۔ ان کے برے اعمال اُن کو اچھے معلوم ہوتے ہیں۔

ترجمہ :- اور (لوگوں کی یہ حالت ہے کہ) جب آدمی کو ضرر پہنچتا ہے تو لیٹتے، بیٹھتے، اُٹھتے ہم کو یاد کرتا ہے، (دُعائیں مانگتا ہے) پھر جب ہم اس کی تکلیف کو دور کردیتے ہیں تو اس طرح چل دیتا ہے کہ گویا اس نے دفعِ تکلیف کے لئے ہم سے کبھی دُعا کی ہی نہ تھی۔ اسی طرح اسراف پسند لوگوں کو ان کے اعمال (بد) اچھے معلوم ہونے لگتے ہیں۔

صاحبو! میرا روئے سخن اُن لوگوں کی طرف نہیں ہے جو خدا کو مانتے ہی نہیں، اور نہ اُن لوگوں کی طرف ہے جو اسلامی نام رکھنے سے بھی شرماتے ہیں۔ نام رکھتے ہیں تو اے۔ بی۔ سی۔ ڈی۔ بلکہ میرا روئے سخن اُن لوگوں کی طرف ہے جو خدا کو کچھ مانتے ہیں۔ ان لوگوں کی کیا حالت ہے؟ کوئی مصیبت آپڑتی ہے یا دنیوی ترقیوں کی ضرورت پڑتی ہے تو پھر ماشاء اللہ ہاتھ میں تسبیح ہے، زبان پر خدا کا نام ہے۔ بعض تو لحمیات سے پرہیز کرتے ہیں یعنی ترکِ حیوانات کرتے ہیں، چِلّے بیٹھتے ہیں، احرام بھی باندھ لیتے ہیں اور رات دن ذکر و شغل میں مشغول ہیں۔ مگر جوں ہی پریشانی دفع ہوئی، یا ماہوار میں جو

اضافہ ہونا تھا ہوگیا ، پھر وہی قدیم حالت ہے ، وہی غفلت ہے ، وہی دنیا کے دھندوں میں پھنسے ہوئے ۔ مگر نہیں ، بعض خدا کے بندے ایسے بھی ہیں کہ ابتداءً تو دنیا کے لئے خدا کا نام لیا تھا مگر کچھ عادت سی ہوگئی ۔ کچھ خدا کی عنایت شاملِ حال ہوگئی اور اخلاص مندی سے برسرکار ہوگئے ۔ لیکن یہ سب اسی وقت ہوتا ہے جب خدا سے تھوڑا ہی سہی مگر ربط ہو ۔ یہی ربط بڑھ کر دربارِ الٰہی میں پہنچا دیتا ہے ۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ۙ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۳﴾

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا ؛ اور ہم نے تو ہلاک کردیا ۔ اَلْقُرُوْنَ ؛ نسلوں کو ۔ مختلف فرقوں کے لوگوں کو ۔ یہاں قَرْنٌ سے اہلِ قرآن مراد ہیں ۔ قرن کیسے زمانہ کو کہتے ہیں ؟ لوگ کہتے ہیں کہ بارہ برس ۔ اور بعض کا خیال ہے کہ اوسط عمرِ طبعی والے ۔ بہرحال یہاں مختلف زمانوں کے لوگ مراد ہیں ۔ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ تم سے پہلے ، تم سے پیشتر ، تمہارے قبل کے لوگوں کو ۔ لَمَّا ظَلَمُوْا ؛ جب کہ لوگوں نے ظلم شروع کیا ۔ ایک دوسرے پر ستم ڈھانے لگے ۔ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ ؛ اور اُن کے پاس اُن کے پیغمبر پہنچے ۔ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ واضح دلائل کے ساتھ ، بین دلیلوں کے ساتھ ۔ وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؛ اور نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے ۔ بھلا وہ کیا مانتے ۔ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ ؛ ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں ، سزا دیتے ہیں ۔ اَلْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ؛ مجرم لوگوں کو ، بدمعاشوں کو ۔

ترجمہ :- بے شک ہم نے قرن ہا قرن کے لوگوں کو جو تم سے پہلے گزرے ہیں ، جب انھوں نے ظلم وستم اختیار کیا تو ہم نے ان کو ہلاک کردیا (نیست و نابود کردیا) ان کے پاس اُن کے پیغمبر واضح دلائل لے کر آئے تھے ۔ مگر وہ کیا مانتے (اور کیا ایمان لاتے ؟) ہم اسی طرح مجرم لوگوں کو سزا دیا کرتے ہیں ۔

ظلم وستم کا اختیار کرنا عذاب کا پیش خیمہ ہے

ذرا اس آیت کو دیکھو ۔ عذاب کیوں آتا ہے ۔ جب لوگ ظلم وستم اختیار کرتے ہیں اور اپنے پیغمبروں کو نہیں مانتے ۔ کیا اس زمانہ میں ایسا نہیں ہے ؟ کس قسم کا ظلم ہے کہ نہیں کیا جارہا ہے ؟ پیغمبر کے کون سے احکام مانے جارہے ہیں ۔ ان سب کا نتیجہ کیا ہوگا ۔ نفسانیت کی شدت میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے ۔ شر وفساد عام ہوگا ۔ انجام وہی ہلاکت ، بربادی ۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ ؛ پھر ہم نے تم کو کردیا ۔ خَلٰٓئِفَ ؛ خلیفے ۔ قائم مقام ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ مِنْ بَعْدِهِمْ ؛ ان کے بعد ۔ لِنَنْظُرَ ؛ کہ ہم دیکھیں ۔ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ؛ تم کرتے کیا ہو ، کیسے کام کرتے ہو ۔

ترجمہ :- پھر ان کے بعد ہم نے تم کو زمین میں قائم مقام بنایا کہ دیکھیں تم کیا کرتے ہو ۔؟

گذشتہ زمانہ کے لوگ تو برباد ہو چکے ، اب ہم ان کے بعد تم کو زمین میں قائم مقام بنانا چاہتے ہیں اور دیکھنا چاہتے ہیں کہ تم زمین میں کیا کرتے ہو ۔

صاحبو ! وہی اگلی حالت ہے ۔ وہی قدیم ظلم وستم ہے ۔ وہی دین اور پیغمبر سے لاپروائی ہے تو یاد رکھو ! پھر وہی تباہی آنے والی ہے ۔ اللہ اکبر ۔ یااللّٰہ ! تو ہم کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے اور امن کی زندگی نصیب کر ۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ

لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ۭ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ

مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ

اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۱۵

وَاِذَا تُتْلٰى ؛ اور جب تلاوت کی جاتی ہیں ، پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ۔ عَلَيْهِمْ ؛ ان کو ۔ اٰيَاتُنَا ؛ ہماری نشانیاں ، ہماری آیتیں ۔ بَيِّنٰتٍ ؛ بحالیکہ وہ کھلی ہوئی ، اور واضح ہیں ، بین ہیں اور دشوار نہیں ہیں ۔ قَالَ الَّذِيْنَ ؛ وہ لوگ کہتے ہیں جو ۔ لَا يَرْجُوْنَ ؛ جن کی اُمید و رجا نہیں ۔ لِقَآءَنَا ؛ ہماری ملاقات کی اور ہمارے دربار میں حاضر ہونے کی ۔ ائْتِ بِقُرْاٰنٍ ؛ لاؤ ایک قرآن ۔ غَيْرِ هٰذَآ ؛ اس کے سوا ۔ اَوْ بَدِّلْهُ ؛ یا اسی کو بدل دو ۔ قُلْ ؛ تم کہو ۔ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ ؛ میرا کام نہیں ، میرا مقدور نہیں ۔ اَنْ اُبَدِّلَهٗ ؛ کہ اس کو بدل دوں ۔ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ؛ اپنی طرف سے ۔ اِنْ ۔ نہیں ۔ اَتَّبِعُ ؛ میں اتباع کرتا ہوں ، میں فرماں برداری کرتا ہوں ۔ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؛ مگر اس وحی کی جو میری طرف کی جاتی ہے ، مجھے جو حکم دیا جاتا ہے ، اس کی پیروی کرتا ہوں ۔ اِنِّىْٓ اَخَافُ ؛ مجھے خوف ہے ، میں ڈرتا ہوں ۔ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ ؛ اگر میں اپنے رب کا عصیان کروں ۔ اللہ کی نافرمانی کروں ۔ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ؛ بڑے دن یعنی قیامت کے عذاب سے ۔

ترجمہ :- اور جب اُن کے سامنے ہماری واضح آیتیں سنائی جاتی ہیں (اور ان کی تلاوت کی جاتی ہے) تو وہ لوگ جن کو ہم سے ملنے کی اُمید نہیں ، (جو قیامت کے قائل نہیں) کہتے ہیں : اس قرآن کے سوا کوئی اور قرآن لاؤ یا اسی کو کچھ بدل دو ۔ (پیغمبر) تم کہہ دو میرا مقدور نہیں کہ اس کو (قرآن کو) اپنی جانب سے بدل دوں ۔ میں تو صرف وحیِ الٰہی کا تابعدار ہوں ۔ مجھے بڑے دن کے عذاب کا خوف ہے ، (قیامت کا ڈر ہے) اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں (اس کے احکام نہ مانوں) ۔

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر تم کہو ! لَوْشَآءَ اللّٰهُ ؛ اگر خدا چاہتا ۔ اگر خدا کے ارادے اور مشیت میں ہوتا ۔ مَاتَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ ؛ تو میں اس کو پڑھ کر تم کو نہ سناتا ۔ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ؛ اور نہ اس کی خبر دیتا ۔ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ ؛ میں تم میں رہا ہوں ۔ تمہارے پاس ٹھیرا ہوں ۔ عُمُرًا ؛ ایک عمر، ایک زمانۂ دراز ۔ مِنْ قَبْلِهٖ ؛ اس سے پہلے ۔ میں دعویٰ پیغمبری سے پہلے تمہارے ساتھ ایک زمانہ تک رہا ہوں ۔ کیا اس سے قبل میں نے کبھی پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا، یا یہ کہا تھا کہ مجھ پر وحی ہوتی ہے ۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ تم اتنا بھی نہیں سمجھتے، کچھ عقل سے کام نہیں لیتے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم ان سے کہہ دو اگر خدائے تعالیٰ چاہتا (اور اس کی مرضی ہوتی) میں تمہارے سامنے اس کو (قرآن کو) پڑھتا ہی نہیں، اور نہ اس کے متعلق تمہیں کچھ خبر دیتا ۔ میں تو تم میں اس سے پہلے ایک زمانۂ دراز تک رہا ہوں ۔ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے ۔

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾

فَمَنْ اَظْلَمُ ؛ پھر اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا ۔ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؛ اس شخص سے جس نے خدا پر جھوٹ باندھا، افترا پردازی کی، دل کے گھڑتے لگائے ۔ اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؛ یا اس کی آیتوں اور نشانیوں کو جھٹلایا، اس کی تکذیب کی ۔ یہ تو بڑا جرم ہوگا ۔ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ؛ یہ بات ظاہر ہے کہ مجرم لوگوں کو فلاح نہیں ۔ نافرمانوں کو کامیابی نہیں ۔

خدا پر جھوٹ باندھنا سب سے بڑا ظلم ہے

ترجمہ :- بھلا اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جس نے خدا پر جھوٹ باندھا (افترا پردازی کی) یا اس کی آیتوں کی تکذیب کی ۔ (اس کی نشانیوں کو نہ مانا ۔ یہ کام مجرموں کا ہے اور) مجرمین کبھی فلاح و بہبود کو نہیں پہنچتے ۔ (نافرمان لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے) ۔

صاحبو ! ان آیتوں پر غور کرو ۔ رسولِ خدا ﷺ ان منکرین کے پاس چالیس سال گزارے کبھی منہ سے ایک لفظ جھوٹ نہ نکلا ۔ اخلاق و عادات سب اچھے تھے ۔ خود یہ لوگ حضرتؐ کو محمد امین کہتے تھے ۔ جو شخص آدمیوں کے متعلق

جھوٹ نہ کہے، بھلا وہ خدا کے متعلق جھوٹ کہنے کی جرأت کیونکر کرسکتا ہے؟ رسولِ خدا ﷺ کو افصح العرب والعجم تھے مگر حدیث شریف اور قرآن شریف میں زمین و آسمان کا بَل ہے۔ قرآن کا طرزِ بیان جُدا ہے اور حدیث کا الگ۔ قرآن کوئی چھوٹی سی کتاب نہیں۔ وہ تو بہت بڑی کتاب ہے اور مختلف امور میں ہدایت کرتی ہے۔ نہ صرف اس کی فصاحت و بلاغت بے نظیر ہے بلکہ الٰہیات، قانون، اُصولِ تمدن، اخلاقیات سب میں ممتاز ہے۔ اور قرآن کا اسلوبِ بیان شروع سے آخر تک اعجاز ہی اعجاز ہے۔ ان سب باتوں پر غور نہ کریں اور قرآن شریف کو حضرتؐ کی تصنیف سمجھیں تو بڑا ظلم ہوگا۔ ایسا کہنا اپنی نادانی کا اعتراف کرنا ہے۔ اور اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ میں تو کہتا ہوں قرآن کو دیکھو۔ بار بار دیکھو۔ محبت سے نہ سہی، عداوت سے دیکھو۔ دیکھو! وہ کیا کرتا ہے؟ تمہارے مذہب، تمہارے قوانین کی عزت تمہاری آنکھوں میں باقی نہ رکھے گا۔ تم اس سے بھاگو گے مگر وہ تم کو کب چھوڑتا ہے۔ اس سے دل لگاؤ، وہ دل میں گھس جائے گا۔ تم مجبور ہو جاؤ گے کہ اپنے مذہب کی اصلاح کریں۔ تم بظاہر انکار کرو گے کہ یہ قرآن کا اثر ہے اور تمہارا ضمیر، تمہارا دل اقرار کرے گا کہ یہ سب اسلام کی خوشہ چینی ہے، زلّہ ربائی ہے۔ اس کا صدقہ ہے۔

ذرا اتنا تو سوچو کہ ایک شخص جس نے کبھی قلم کو ہاتھ نہ لگایا ہو، کسی کے سامنے زانوئے ادب تہ نہ کیا ہو، اور ایک ایسے تاریک زمانہ میں پیدا ہوا ہو جب کہ علم و کمال کی معمولی روشنی بھی نہ تھی، ایک شخص اُٹھتا ہے اور جاہل سے جاہل قوم کو روشنی پر لاتا اور اس کو متمدن بنا دیتا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾

وَيَعْبُدُوْنَ ؛ اور عبادت کرتے ہیں۔ پوجتے ہیں۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوا، خدا کو چھوڑ کر۔ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؛ ان بتوں کو جو نہ ضرر ہی دے سکتے ہیں نہ نفع ہی پہنچا سکتے ہیں۔ وَيَقُوْلُوْنَ ؛ اور پھر یہ بھی کہتے ہیں۔ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا ؛ یہ ہماری شفاعت کرنے والے ہیں۔ سفارش کرنے والے ہیں۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ خدائے تعالیٰ کے پاس قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہہ دو۔ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ ؛ کیا تم خدا کو وہ باتیں بتلاتے ہو، اُن چیزوں کی خبر دیتے ہو۔ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؛ جن کا وجود نہیں آسمانوں اور زمین میں۔ اور نہ ان کو کہیں خدا جانتا اور پاتا ہے۔ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى ؛ خدائے تعالیٰ پاک ہے اور اس کا مرتبہ اعلیٰ و ارفع ہے۔ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؛ ان چیزوں سے، جن سے یہ لوگ شرک کرتے ہیں۔

قرآن کا اندازِ بیان حدیث سے الگ ہے

ترجمہ :- اور (یہ لوگ) خدا کو چھوڑ کر ان بتوں کی پوجا کرتے ہیں جو ان کو ضرر ہی دے سکتے ہیں اور نہ نفع ۔ اور (یہ لوگ) کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کے نزدیک ہمارے لئے سعی سفارش کرنے والے ہیں ۔ (پیغمبر!) تم کہہ دو : کیا تم اللہ کو وہ بتاتے ہو جس کو اللہ نہ آسمانوں میں پاتا ہے نہ زمین میں (اور نہ ان کو جانتا ہے)۔جن بتوں سے یہ لوگ شرک کرتے ہیں خدا اُس سے پاک اور اعلیٰ و ارفع ہے ۔

واضح ہو کہ بتوں کا اللہ کے پاس سفارش کرنا خلافِ واقعہ ہے ۔ اگر یہ بات واقعہ کے مطابق ہوتی تو سب سے پہلے خدا جانتا ۔ مگر یہ تو واقعہ ہی نہیں ہے اور جو چیز نہیں ہے اس کو خدا کیونکر جان سکتا ہے ۔ یا یوں کہو خدائے تعالیٰ جانتا ہے کہ ان بتوں میں سے کوئی خدا کے پاس سفارش کرنے والا نہیں ہے ۔

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿١٩﴾

وَمَا كَانَ النَّاسُ ؛ اور نہ تھے لوگ ۔ اِلَّآ اُمَّـةً وَّاحِدَةً ؛ مگر ایک ہی گروہ ۔ پیغمبروں کی تعلیم سے ، اُن کے زمانے سے دُور ہوتے گئے فَاخْتَلَفُوْا ؛ تو لوگ آپس میں اختلاف کرنے لگے ۔ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ ؛ اور اگر پہلے سے یہ بات طے نہ ہوتی اور اس کا ڈھیل دینے کا وعدہ نہ ہوتا ۔ مِنْ رَّبِّکَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ خدائے تعالیٰ نے رجوع الی اللہ کرنے کے لئے سزا کو قیامت میں مقرر کیا ہے ۔ اگر ایسا نہ ہوتا ۔ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؛ تو ان میں فیصلہ کردیا گیا ہوتا ۔ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؛ ان مسائل میں جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور (شروع میں) لوگ ایک ہی گروہ کے تھے ۔ پھر (بعد) اختلاف کرنے لگے ۔ اگر خدائے تعالیٰ کی طرف سے قیامت پر حکم سزا مقرر نہ ہوتا تو جن مسائل میں یہ اختلاف کررہے ہیں ، ان کا فیصلہ ہی کردیا جاتا (مہلت کہاں دی جاتی ؟ ان کو رجوع اِلی اللہ اور توبہ کرنے کا موقع ہی کس طرح ملتا) ۔

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوا

إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ﴿٢٠﴾ ع ۲/۷

وَيَقُوْلُوْنَ ؛ اور وہ کہتے ہیں ۔ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ ؛ کیوں نہیں اُتاری گئی اُن پر ۔ اٰيَـةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؛ ان کے رب کے پاس سے کوئی نشانی ۔ کوئی فیصلہ کُن آیت ، علامت ۔ فَقُلْ ؛ تو اے پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ ؛ غیب کی باتیں تو

خدا کے پاس ہیں ۔ کل کیا ہونے والا ہے خدا ہی کو معلوم ہے ۔ فیصلہ کُن علامت تو قیامت ہے ۔ فَانْتَظِرُوْا ؛ پس تم بھی انتظار کرو ۔ اِنِّیْ مَعَکُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ ؛ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ۔

ترجمہ :- (ان کو ہزار معجزے دکھائے جائیں ، نہ ماننے ہیں نہ مانیں گے) وہ کہے جائیں گے ۔ کیوں خدا نے کوئی بڑا معجزہ نہیں بھیجا ۔ (کوئی بڑی نشانی ظاہر نہیں کی) ۔ (پیغمبر) تم کہہ دو : غیب کی باتیں تو خدا ہی کو معلوم ہیں ۔ (اتنا ضرور ہے کہ قیامت آنے والی ہے) ۔ اب تم انتظار کرو ، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ۔

وَإِذَآ أَذَقْنَا ٱلنَّاسَ رَحْمَةً مِّنۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِىٓ ءَايَاتِنَا ۚ
قُلِ ٱللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ﴿٢١﴾

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ ؛ اور جب ہم لوگوں کو چکھاتے ہیں ۔ دیتے ہیں ۔ رَحْمَةً ؛ اپنی رحمت ۔ مہربانی ۔ مِنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مُسَّتْھُمْ ؛ بعد اس کے کہ ضرر اور مصیبت اُن کو پہنچتی ہے ، چھو جاتی ہے ۔ اِذَالَھُمْ مَکْرٌ فِیْٓ اٰیَاتِنَا ؛ تو فوراً ہماری آیتوں میں مکاری اور حیلہ سازی کرتے ہیں ۔ قُلِ اللّٰہُ اَسْرَعُ مَکْرًا ؛ پیغمبر! تم کہہ دو کہ اللہ کی تدبیر اور مکر کی سزا بہت تیز ہے ۔ اِنَّ رُسُلَنَا ؛ بے شک ہمارے فرستادے ، ہمارے فرشتے ، ہمارے بھیجے ہوئے ۔ یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ ؛ لکھ رہے ہیں جو تم مکر کرتے ہو ۔

ترجمہ :- جب لوگوں کو تکلیف کے بعد ہم اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں ، (اور ان پر مہربانی کرتے ہیں) تو فوراً ہماری آیتوں میں ، نشانیوں میں (حیلہ سازی ، تاویلِ بے جا اور) مکر کرتے ہیں ۔ (پیغمبر !) تم کہہ دو اللہ مکر کی سزا دینے میں بہت تیز ہے ۔ بے شک ہمارے فرشتے تمہاری مکاریوں کو لکھ رہے ہیں ۔

صاحبو ! انسان کی حالت یہ ہے کہ جب اس کو تکلیف ہوتی ہے ، کسی آفت میں پھنس جاتا ہے تو خدا کو یاد کرنے لگتا ہے ۔ پھر جہاں خوش حالی ہوگئی ، مصیبتوں سے نجات مل گئی ، پھر کیا ہے؟ وہی اگلی مکاری ۔ وہی حیلہ سازی ۔ مگر ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ خدا جلد ان کو مکاری کی سزا دے گا ۔ جو مکاریاں وہ کر رہے ہیں ان کو فرشتے لکھ رہے ہیں ۔

هُوَ ٱلَّذِى يُسَيِّرُكُمْ فِى ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ ۖ حَتَّىٰٓ إِذَا كُنتُمْ فِى ٱلْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ
وَفَرِحُوا۟ بِهَا جَآءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَآءَهُمُ ٱلْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوٓا۟

اَنَّهُمْ اُحِيطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ (۲۲)

هُوَ الَّذِیْ يُسَيِّرُكُمْ ؛ خدا ہی ہے جو تم کو چلاتا ہے، روانہ کرتا ہے، سیر کراتا ہے۔ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؛ بر و بحر میں جنگل اور سمندر میں۔ حَتّٰی اِذَا كُنْتُمْ ؛ پھر جب تم ہوتے ہو۔ فِی الْفُلْكِ ؛ کشتی میں۔ جہاز میں۔ وَجَرَيْنَ بِهِمْ ؛ اور جو کشتیاں ان کو لے جاتی ہیں، ان کو لے کر چلتی ہیں۔ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ ؛ اچھی اور موافق ہوا کے ساتھ۔ وَّفَرِحُوْا بِهَا ؛ تو بڑے خوش رہتے ہیں اس ہوا سے۔ جَآءَتْهَا ؛ ان کشتیوں کو پہنچتی ہے۔ ان کشتیوں کے پاس آتی ہے۔ رِيْحٌ عَاصِفٌ ؛ سخت اور تند ہوا۔ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ ؛ اور ان پر موجیں آتی ہیں۔ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ؛ ہر جگہ سے۔ وَّظَنُّوْا ؛ اور گمان اور ظن کرنے لگتے ہیں۔ اَنَّهُمْ اُحِيطَ بِهِمْ ؛ کہ ان کا احاطہ کرلیا گیا۔ بری طور سے گھر گئے۔ بڑی مصیبت میں پھنس گئے۔ دَعَوُا اللّٰهَ ؛ تو خدا کو پکارنے لگتے ہیں، اس کی یاد کرتے ہیں۔ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؛ خالص دین کے ساتھ۔ نہایت اطاعت کے ساتھ۔ خدا ہی کو مان کر۔ اور کیا کہتے ہیں۔ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ ؛ اگر تو ہم کو نجات دے اس آفت سے، اس مصیبت سے۔ لَنَكُوْنَنَّ ؛ تو ہم ہوجائیں گے۔ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ؛ شکر گزاروں میں سے۔

ترجمہ :- وہی تو ہے جو تم کو روانہ کرتا ہے بحر و بر میں (خشکی اور تری میں) پھر جب تم جہاز میں بیٹھتے ہو اور اچھی ہوائیں اس جہاز کو لے جاتی ہیں تو بڑے خوش و خرم رہتے ہیں۔ اس حال میں ایک تند و تیز ہوا پہنچتی ہے اور ہر جگہ سے اُن پر موجیں اُٹھتی ہیں (اور اس جہاز پر گرتی ہیں) اور وہ سمجھتے ہیں کہ اب تو ان کا احاطہ کرلیا گیا (کہ ہم برے پھنسے) پھر نہایت اخلاص اور اطاعت کے ساتھ خدا کو پکارتے ہیں (خدایا!) اگر تو ہم کو اس آفت میں سے نجات دے گا (اور بچالے گا) تو ہم تیرا شکر ادا کیا کریں گے۔

مصیبت کے وقت خدا یاد آتا ہے

جب جہاز طوفان میں آتا ہے اور بظاہر نجات کی کوئی صورت نہیں نکلتی تو خدا کو پکارنے لگتے ہیں۔

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ

مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؗ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (۲۳)

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ ؛ پھر جب خدا ان کو نجات عطا کرتا ہے۔ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؛ تو زمین میں بغاوت اور سرکشی

پھیلاتے ہیں ۔ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؛ ناحق ، ناروا ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ؛لوگو ! اِنَّمَا بَغْيُكُمْ ؛ اس کے سوانہیں کہ تمہاری بغاوت ،تمہاری سرکشی ۔ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ ؛ اس کا وبال خودتم پر پڑے گا ۔ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ یہ دنیوی زندگی کے مزے ہیں ۔ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ ؛ پھر ہماری ہی طرف تم کو پلٹنا ہے ،تم کو رجوع کرنا ہے ۔ فَنُنَبِّئُكُمْ ؛ پھر ہم باز پرس کریں گے ۔تم کو خبر دیں گے ۔ بتادیں گے ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ جو کچھ تم کرتے تھے ۔

ترجمہ :- پھر جب (خدا) اُن کونجات دیتا ہے تو زمین میں ناحق ناروا سرکشی اور بغاوت کرتے ہیں ۔ لوگو ! یہ تمہاری سرکشی اور بغاوت (تمہارے گلے کا ہار ہوگی) تمہاری جان کا وبال ہوگی ۔ یہ سب دنیوی زندگی کے مزے ہیں ۔ (پھر کیا ہوگا ؟) تم سب کو ہماری طرف آنا پڑے گا اور ہم تمہارے کاموں کو بتادیں گے ۔

صاحبو ! دنیا ناپائیدار ہے ۔ اس کی خوش حالی ناقابلِ اعتبار ہے ۔ حیاتِ دنیا کو سمجھنا چاہتے ہو تو ذیل کی مثال پر غور کرو ۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ
نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ
حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ
اَتٰهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ
كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ بے شک دنیا کی زندگی کی مثال ۔کیسی ہے؟ كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ ؛ جیسے پانی ، جس کو ہم نے آسمان سے ، یا اَبر سے ، یا اوپر سے اُتارا ۔ فَاخْتَلَطَ بِهٖ ؛ پھراس پانی سے مل گئے ۔ نَبَاتُ الْاَرْضِ ؛ زمین کے نباتات ۔ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ ؛ جس کو آدمی کھاتے ہیں ۔ وَالْاَنْعَامُ ؛ اور چوپائے بھی ۔ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ ؛ یہاں تک کہ جب زمین لے لیتی ہے ۔ زُخْرُفَهَا ؛ بہار کو ۔ تروتازگی کو ۔لہلہانے کو ۔ وَازَّيَّنَتْ ؛ اور زینت دار ہوتی ہے ۔حُسن و جمال پیدا کرتی ہے ۔ ہری بھری ہوجاتی ہے ۔ وَظَنَّ اَهْلُهَآ ؛ اور زمین کے رہنے والوں نے گمان کیا ، یقین کرلیا ۔ اَنَّهُمْ

قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَا ؛ کہ اب یہ ہمارے قابو میں آ گئی ۔ ہمارے زیرِ قدرت ہے ۔ اور ہم کو اس پر تصرف کرنے کی قوت ہے ۔ اَتٰهَآ اَمْرُنَا ؛ تو ہمارا حکم آ جاتا ہے یعنی عذاب آ جاتا ہے ۔ لَيْلًا اَوْنَهَارًا ؛ رات کو یا دن کو ۔ فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا ؛ پھر ہم اس کو کاٹ کر ڈھیر کر دیتے ہیں ۔ اس کا ستھراؤ کر دیتے ہیں ۔ ساری روئیدگی کو تباہ کر دیتے ہیں ۔ كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؛ گویا کہ کل کچھ تھا ہی نہیں ۔ غَنِىَ کے معنی یہاں رہنے کے ہیں ۔ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ ؛ اسی طرح ہم اپنی آیتوں کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں ۔ نشانیوں کو کھول کھول کر بتاتے ہیں ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ؛ اُن لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں ۔ جاہل نادان کیا سمجھیں گے ؟ کیا عبرت لیں گے ۔

ترجمہ :- دنیا کی زندگی کی مثال تو پانی کی ہے جس کو ہم نے اَبر سے (یا آسمان سے) برسایا ، جس سے مل کر زمین کے تمام نباتات پیدا ہوئے جن کو آدمی بھی کھاتے ہیں اور جانور بھی ۔ یہاں تک کہ جب زمین اپنے بہار پر آتی ہے ، (ہری بھری ہوجاتی ہے) اور حُسن و جمال پیدا کرتی ہے اور لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ زمین اب ہمارے قابو میں آ گئی ، رات کو یا دن کو ہمارا حکم آ جاتا ہے (عذاب آ جاتا ہے) اور ہم پھر اس کا ستھراؤ کر دیتے ہیں (اور کاٹ کر ڈھیر کر دیتے ہیں) ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کل کچھ تھا ہی نہیں ۔ اسی طرح ہم اپنی آیتوں اور نشانیوں کو تفصیل وار بیان کرتے ہیں (مگر کن کے لئے ؟) ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں ۔

؎ برگ درختانِ سبز درنظرِ ہوشیار ÷ ہر ورقے دفتر یست زِ معرفتِ کردگار

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ۭ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؀

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا ؛ اور اللہ بُلاتا ہے ۔ اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؛ سلامتی کے مقام کی طرف یعنی جنت کی طرف ۔ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ؛ اور ہدایت کرتا ہے جس کو چاہتا ہے ۔ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛ سیدھے راستہ کی طرف ۔

ترجمہ :- اور اللہ تم کو دار السلام (سلامتی کے مقام یعنی جنت) کی طرف بُلا رہا ہے اور جس کو چاہتا ہے راہِ مستقیم دکھاتا ہے ۔ (اس کو ہدایت کرتا ہے) ۔

(مگر یاد رکھو اسلام کی دعوت تو سب کو دی جاتی ہے لیکن راستی پر وہی آدمی لگ جاتا ہے جس کی فطرت اعلےٰ ہے ، جو پاک منش ہے ، جس کو ہدایت حکمتِ الٰہی کا تقاضا ہے) ۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ۭ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۭ

دنیا نا پائیدار ہے

خدا جس کو چاہتا ہے راہِ مستقیم دکھاتا ہے

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا ؛ اُن لوگوں کے لئے جو نیک کام کرتے ہیں ۔ اَلْحُسْنٰی وَزِيَادَةٌ ؛ نیک بدلہ ہے اور کچھ زیادہ بھی ہے ۔ وہ زیادت کیا ہے ؟ بعض علماء فرماتے ہیں کہ وہ دیدارِ الٰہی ہے ۔ لاقیمت ہے ۔ جس کا کوئی معاوضہ ہو نہیں سکتا ۔ وَلَا يَرْهَقُ ؛ اور نہیں چھاجاتی ۔ وُجُوْهَهُمْ ؛ ان کے چہروں پر ۔ قَتَرٌ ؛ تاریکی ۔ سیاہی ۔ وَّلَا ذِلَّةٌ ؛ اور نہ ذِلّت و رسوائی ، فضیحت ۔ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؛ یہ لوگ جنتی ہیں ۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؛ وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔

ترجمہ :- نیکوں کا نیک بدلہ ہے اور اس سے بڑھ کر بھی ہے ۔ نہ ان کے منہ پر تاریکی چھا جائے گی ، نہ ذِلّت و رسوائی ۔ یہ جنتی لوگ ہیں ۔ یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔

وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۢ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾

وَالَّذِيْنَ ؛ اور پھر جن لوگوں نے ۔ كَسَبُوا السَّيِّاٰتِ ؛ برائیاں کمائیں ۔ گناہوں کا کسب کیا ۔ جَزَآءُ سَيِّئَةٍ ؛ برائی کا بدلہ ۔ گناہوں کی سزا ۔ بِمِثْلِهَا ؛ ویسی ہی ۔ اس کے لائق ۔ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؛ اور ان پر ذِلّت وخواری چھاجائے گی ۔ مَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؛ نہیں ہے ان کے لئے اللہ سے ، اللہ کے ہاتھ سے ، اللہ کے عذاب سے ۔ مِنْ عَاصِمٍ ؛ کوئی بچانے والا ۔ ان کا حال کیا ہوگا ؟ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ ؛ گویا کہ چھائے گئے ہیں ، گویا کہ اُڑھا دیئے گئے ہیں ۔ وُجُوْهُهُمْ ؛ ان کے چہروں پر ۔ قِطَعًا ؛ ٹکڑے ۔ قطع ۔ مِّنَ الَّيْلِ ؛ رات کے ۔ مُظْلِمًا ؛ تاریک ، سیاہ ۔ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؛ یہ دوزخی لوگ ہیں ۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؛ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ان کو دوزخ میں خلود اور دوام ہوگا ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ برائیاں کماتے ہیں ، ان کو ان کی برائیوں کی ویسی ہی سزا دی جائے گی ۔ ان پر ذِلّت چھا جائے گی ۔ کوئی ان کو خدا کے ہاتھ سے بچا نہیں سکتا ۔ ان کے چہروں پر ایسی تاریکی چھا جائے گی ، (وہ ایسے روسیاہ ہوجائیں گے) گویا کہ ان پر تاریک رات کی چادر اُڑھا دی گئی ہے ۔ یہ لوگ دوزخی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔

نیکوں کے لئے جنت

بدوں کے لئے ویسی ہی برائی کا بدلہ اور سزا

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ

فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٨﴾

وَيَوْمَ ؛ اور اس دن کو یاد کرو ۔ نَحْشُرُهُمْ ؛ کہ ہم ان کو جمع کریں گے ۔قبروں میں سے اُٹھائیں گے ۔ ان کا حشر کریں گے ۔ جَمِيْعًا ؛ سب کو ۔ ثُمَّ نَقُوْلُ ؛ پھر ہم کہیں گے ۔ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ؛ ان لوگوں کے لئے جنھوں نے شرک کیا ۔ شرک کرنے والوں کو ۔ مَكَانَكُمْ ؛تم اپنی جگہ ٹھہرو ۔ اَنْتُمْ وَشُرَكَآءُ كُمْ ؛تم اور تمہارے شریک ،تمہارے ہم خیال ۔ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ ؛ پھر ہم جدا کردیں گے ایک دوسرے سے ۔ ان کی باہمی مخالفت کو ظاہر کردیں گے ۔ ان میں پھوٹ پڑجائے گی ۔ وَقَالَ شُرَكَآؤُ هُمْ ؛ اور ان کے شریک کہیں گے ۔ ان کے معبود کہیں گے ۔ مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا ؛ نہ تھے تم ہم کو ۔ تَعْبُدُوْنَ ؛ پوجتے ۔ پرستش کرتے ۔ بندگی کرتے ۔

ترجمہ :- اور اُس دن کو یاد کرو ۔ جب ہم ان سب کا حشر کریں گے (جمع کریں گے) ۔ پھر مشرکین سے کہیں گے : تم اور تمہارے دوست ایک جگہ ٹھہرو ۔ پھر ہم انھیں جُدا کردیں گے ، ایک دوسرے سے (ان میں پھوٹ پڑجائے گی اور ان میں اختلاف پیدا ہوجائے گا) اور ان کے شرکاء اور معبود کہیں گے تم ہماری پرستش نہیں کرتے تھے ۔

فَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ ﴿٢٩﴾

فَكَفٰى بِاللّٰهِ ؛ پس اللہ کافی ہے ۔ بَا زائد ہے ، اللہ فاعل ہے ۔ شَهِيْدًا ؛ گواہ ہونے کے لحاظ سے ۔ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؛ ہمارے اور تمہارے درمیان ۔ اِنْ كُنَّا ؛ کہ ہم تھے ۔ عَنْ عِبَادَتِكُمْ ؛تمہاری عبادت اور پوجا سے ۔ لَغٰفِلِيْنَ ؛ البتہ غافل ۔ بے خبر ۔

ترجمہ :- ہمارے تمہارے درمیان اللہ کی شہادت کافی ہے (خدا خوب جانتا ہے) کہ ہم کوتمہاری پوجا اور عبادت کی خبر بھی نہ تھی ۔

هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ وَرُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع

النصف ع ٣ ٨

هُنَالِکَ ؛ وہاں ۔ تَبْلُوْا ؛ جانچ لے گا ۔ امتحان کرلے گا ، پالے گا ۔ کُلُّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص ۔ مَآ اَسْلَفَتْ ؛ جو کچھ اس نے آگے بھیجا تھا ۔ وَرُدُّوْا اِلَی اللّٰہِ ؛ اور لوٹائے جائیں گے اللہ کی طرف ۔ مَوْلٰھُمُ الْحَقِّ ؛ جو اُن کا حقیقی مالک ہے ۔ وَضَلَّ عَنْھُمْ ؛ اور کھوئے جائیں گے ، غلط نکلیں گے ۔ مَاکَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ؛ جو کچھ منشے اور افترانوازی کرتے تھے ۔

ترجمہ :- وہاں ہر ایک اپنے گزشتہ اعمال کو دیکھ لے گا ۔ اور وہ سب اللہ ، ان کے مالکِ حقیقی کی طرف واپس کئے جائیں گے اور ان کی ساری افترا پردازیاں ، (منصوبے) بے کار اور غلط نکلیں گے ۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾

قُلْ ؛ (اے پیغمبر !) تم کہہ دو ۔ مَنْ یَّرْزُقُکُمْ ؛ تم کو کون کھلاتا ہے ۔ کون تم کو رزق دیتا ہے ۔ مِنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمان اور زمین سے ۔ اَمَّنْ یَّمْلِکُ ؛ یا کون مالک ہے ؟ کس کے دستِ قدرت میں ہیں ۔ اَلسَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ ؛ تمہاری سماعت اور بصارت ، تمہارا سننا دیکھنا ۔ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں ۔ سب اس کے ہاتھ میں ہیں ۔ جو چاہا سنایا جو چاہا دکھایا ۔ چاہا تو نہ سنایا نہ دکھایا ۔ وَمَنْ یُّخْرِجُ ؛ اور کون نکالتا ہے ۔ اَلْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ ؛ جاندار کو بے جان سے ۔ نُطفے سے آدمی ، انڈے میں سے مرغی کو ۔ وَیُخْرِجُ ؛ اور نکالتا ہے ۔ اَلْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ؛ بے جان کو جاندار میں سے ، آدمی میں سے نُطفہ ، مرغی میں سے انڈا ۔ وَمَنْ یُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ؛ اور کون ہر کام کا انتظام کرتا ہے ۔ دنیا میں تدبیر کرتا ہے ۔ وہ کہیں گے ، ان کو کہنا پڑے گا ۔ فَسَیَقُوْلُوْنَ اللّٰہُ ؛ وہ سب کہیں گے کہ اللہ ۔ وہی سب کچھ کرتا ہے ، ہر چیز اُس کے دستِ قدرت میں ہے ۔ فَقُلْ ؛ تو پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ؛ تو پھر کیوں تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے ، کیوں خدا سے نہیں ڈرتے ، اس کے غضب سے کیوں نہیں بچتے ۔

ترجمہ :- ان سے کہہ دو : تم کو کون آسمان اور زمین سے رزق عطا کرتا ہے ؟ یا (تمہاری) سماعت و بصارت کا کون مالک ہے ، جان دار کو بے جان میں سے کون نکالتا ہے ؟ اور بے جان کو جاندار میں سے کون ؟ اور کون (دنیا کے) تمام کاموں کا انتظام کرتا ہے ؟ (ان کی تدبیر کرتا ہے) وہ کہہ اُٹھیں گے کہ اللہ ۔ تو تم کہہ دو پھر (ایسے قادر ذوالجلال سے) تم کیوں نہیں ڈرتے ؟ (تقویٰ کیوں اختیار نہیں کرتے ؟ اس کے غضب سے کیوں نہیں بچتے ؟) ۔

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ﴿٣٢﴾

حق کے سوا صرف گمراہی ہے

فَـذٰلِـكُمُ اللّٰهُ ؛ پھر یہی تو اللہ ہے ۔ رَبُّـكُمُ الْحَقُّ ؛ تمہارا برحق رب ۔ تمہارا سچا پروردگار ۔ فَـمَاذَا ؛ پھر کیا ہے ۔؟ بَـعْـدَالْحَقِّ ؛ حق کے بعد ۔ اِلَّا الـضَّـلٰـلُ ؛ مگر گمراہی ۔ فَـاَنّٰـى تُـصْـرَفُوْنَ ؛ پھر کدھر پھرے جارہے ہیں ، کدھر سے منہ موڑ رہے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر یہی تو اللہ ہے تمہارا برحق رب ۔ حق کے بعد پھر کیا ہے مگر گمراہی ، پھر کدھر پھرے جارہے ہیں ؟

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾

كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح ۔ حَـقَّـتْ ؛ ثابت ہے ، واقع ہے ۔ كَـلِـمَتُ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کی بات ، تمہارے خدا کا فرمان ۔ عَـلَى الَّـذِيْنَ فَسَقُوْٓا ؛ ان لوگوں پر جو فسق کرتے ہیں ، جو نافرمان ہیں ، جو فاسق و فاجر ہیں ۔ اَنَّـهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ یہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے ، ان سے ایمان کی کچھ اُمید نہیں ۔

ترجمہ :- اِسی طرح تمہارے خدا کا فرمودہ ان فاسق اور نافرمانوں پر صادق آتا ہے ۔ یہ کبھی ایمان نہ لائیں گے (بے شک وہ پکّے بے ایمان ہیں) ۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ
قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿٣٤﴾

خدا کے سوا کوئی اور تخلیق نہیں کرسکتا

قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہو ۔ هَـلْ مِـنْ شُرَكَـآئِكُمْ ؛ تمہارے شرکاء اور معبودوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے ؟ مَّـنْ يَّـبْدَؤُا الْـخَـلْـقَ ؛ جو پہلی دفعہ پیدا کرے ۔ ثُـمَّ يُـعِـيْـدُهٗ ؛ پھر دوبارہ پیدا کرے ۔ ابتداء بھی اسی کی طرف سے ہو اور انتہا بھی اسی کی طرف سے ۔ وہ کیا کہیں گے ؟ قُلِ اللّٰـهُ يَبْـدَؤُا الْـخَلْقَ ؛ تم ہی کہہ دو ۔ ابتداءً بھی وہی خلق کرتا ہے ، پیدا کرتا ہے ۔ ثُـمَّ يُعِيْدُهٗ ؛ پھر دوبارہ بھی وہی پیدا کرتا ہے ۔ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ؛ پھر تم کیا گپیں ہانکتے ہو ، کدھر بہکے جارہے ہو ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) تم (ان لوگوں سے) کہہ دو ۔ تمہارے شرکاء (اور معبودوں) میں کوئی ایسا بھی ہے جس نے ابتداءً خلق کیا ہو ، (پیدا کیا ہو) اور دوبارہ بھی وہی پیدا کرے ۔ تم ہی کہہ دو ۔ ابتداءً اور دوبارہ اللہ ہی پیدا کرتا ہے ۔ پھر تم کہاں کی جھوٹ ہانک رہے ہو ! ۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؕ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ

اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۵﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر ! ان سے کہہ دو ۔ بھلا ان سے پوچھو تو سہی ۔ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ ؛ تمہارے شرکاء اور معبودوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے ۔ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؛ جو حق کی طرف رہنمائی کرے ۔ سچی بات بتائے ، ہدایت کرے ، وہ کیا کہیں گے ۔ قُلِ اللّٰهُ ؛ تم ہی کہہ دو ۔ اللہ ہی ۔ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؛ حق کی ہدایت کرتا ہے ۔ راست بات کی رہنمائی کرتا ہے ۔ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؛ بھلا جو حق کی طرف ہدایت کرے ، سچا راستہ بتائے ۔ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ ؛ زیادہ مستحق ہے کہ اس کی اتباع کی جائے ، اس کا کہا مانا جائے ، اس کے احکام کی تعمیل کی جائے ۔ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ ؛ يَهِدِّيْ اصل میں يَهْتَدِيْ تھا ۔ یا جو شخص کہ ہدایت نہیں پاتا ۔ اس کو راستہ ہی نہیں ملتا ۔ يَهِدِّيْ کو غور سے پڑھیں ۔ ایسا نہ ہو کہ يَهْدِي پڑھ دیں ۔ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ؛ مگر یہ کہ خود اس کو ہدایت کی جائے ۔ جب تک خدا ہدایت نہ کرے کوئی راستہ نہیں چل سکتا ۔ جب تک پیغمبر کے احکام پر عمل نہ کیا جائے اس کو کس طرح رہنمائی حاصل ہوگی ۔ فَمَا لَكُمْ ؛ پس تمہیں ہو کیا گیا ۔ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ؛ کیسے غلط احکام لگاتے ہو ، کیسا انصاف کر رہے ہو ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) ذرا ان سے پوچھو تو سہی تمہارے معبودوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو حق کی طرف ہدایت کرے ؟ (وہ کیا کہیں گے ؟) تم ہی کہہ دو اللہ ہی حق کی ہدایت کرتا ہے ۔ بھلا جو سچی رہنمائی کرتا ہو ، اس کا کہا ماننا اور اس کی اتباع کرنی چاہیئے یا اس کی اتباع کرنی چاہیئے جو خود سیدھا راستہ نہیں چل سکتا جب تک کہ اس کی رہنمائی نہ کی جائے ۔ پھر تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ ایسے غلط احکام لگاتے ہو (بے سروپا باتیں کرتے ہو) ۔

اللہ ہی حق کی ہدایت کرتا ہے

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؕ

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ ۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

وَمَا يَتَّبِعُ ؛ اور اتباع نہیں کرتے ۔ اَكْثَرُهُمْ ؛ ان کے اکثر ۔ اِلَّا ظَنًّا ؛ مگر واہی تباہی خیالات کی ۔ بے جا گمان کرتے ہیں ۔ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ ؛ بے شک ظن اور گمان کام نہیں آتے ، نفع نہیں دیتے ، مستغنی نہیں کرتے ۔ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ؛ حق سے کچھ بھی ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ ؛ بے شک اللہ خوب جانتا ہے ، اس کو خوب علم ہے ۔ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ؛ اس کا کہ وہ کرتے ہیں ۔

تم جو کچھ کر رہے ہو اس کو خدا خوب جانتا ہے۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ اپنے واہی تباہی خیالات کی پیروی کرتے ہیں ۔ یہ خیالات حق کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں آسکتے ۔ ان کے کاموں سے اللہ خوب واقف ہے (ان کے افعال کا اس کو خوب علم ہے)۔

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾

وَمَا كَانَ ؛ اور نہ تھا ۔ ایسا نہیں ؟ هٰذَا الْقُرْاٰنُ ؛ یہ قرآن ۔ اَنْ يُّفْتَرٰى ؛ کہ جھوٹ بنایا جائے ۔ گھڑ لیا جائے ۔ افترا کیا جائے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوا ، خدا کو چھوڑ کر ۔ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ بلکہ یہ اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے ۔ ان کتابوں کی تصدیق ہے جو سامنے ہیں ۔ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ ؛ اور یہ قرآن سابقہ کتاب کی تفصیل ہے اور خود قرآن کا ایک حصّہ دوسرے حصّہ کی تفسیر ہے ۔ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؛ اس میں شک اور ریب کی گنجائش نہیں ۔ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ رب العالمین کے پاس سے نازل ہوا ہے ۔

ترجمہ :- یہ قرآن خلافِ احکام خدا از خود گھڑا نہیں گیا ہے (کسی نے اس کو اپنے دل سے نہیں بنایا) یہ قرآن تو اگلی کتابوں کی تصدیق اور اس کی تفصیل ہے (خود قرآن کا ایک حصّہ دوسرے حصّہ کی تفصیل اور توضیح کرتا ہے) اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے ۔ یہ تمام عالم کے رب کے پاس سے ہے ۔ (یہ خدا کی وحی ہے ، اِدھر اُدھر کی گپّیاں نہیں ہیں)۔

قرآن اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ

وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾

اَمْ يَقُوْلُوْنَ ؛ کیا یہ کہتے ہیں ۔ اِفْتَرٰهُ ؛ پیغمبر نے خود قرآن کو بنالیا ہے ۔ قرآن شریف کی بندش ، احادیث سے بالکل الگ ہے ۔ قُلْ ؛ (پیغمبر تم ان سے) کہو ۔ اگر قرآن کسی آدمی کے بنانے سے بن سکتا ہے تو ۔ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ ؛ (سب سے چھوٹا سورہ ۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ ہے) اس کے ویسی ایک سورت تو بنا لاؤ ۔ نہ صرف تم بلکہ اوروں سے بھی مدد لو ۔ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ ؛ اور جس قدر ہو سکے دوسروں کو بھی بُلاؤ ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوا ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ۔

ترجمہ :- کیا یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے قرآن کو از خود بنالیا ہے ۔ (تو اے پیغمبر!) تم کہہ دو کہ اس کے جیسی (قرآن کی جیسی) ایک سورت تو لاؤ اور خدا کو چھوڑ کر جس قدر ممکن ہے دوسروں کو بھی بُلا لو ، اگر تم صادق اور سچّے ہو ۔

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿٣٩﴾

بَلْ كَذَّبُوْا ؛ بلکہ یہ لوگ جھٹلاتے اور تکذیب کرتے ہیں ۔ بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا بِعِلْمِهٖ ؛ اس چیز کو جس کو اچھی طرح سمجھ بھی نہیں سکتے ۔ نہ قرآن کے اسرار و حکم کو سمجھ سکتے ہیں نہ معارفِ الٰہیہ کو جان سکتے ہیں ۔ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؛ اور ابھی تو ان کو غور وفکر کا موقع ہی نہیں ملا ، نہ قرآن کی تکذیب کا کیا انجام ہوگا اس کو کچھ سمجھا ۔ نادانوں کی تکذیب کوئی نئ بات نہیں ۔ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ایسی ہی تکذیب کی ہے ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے ، اور ان لوگوں کی جو ان سے قبل گزرے ہیں ۔ یعنی جاہلوں نے ہمیشہ سے پیغمبروں کی تکذیب کی ہے ۔ ذرا کچھ تو غور کرو ۔ فَانْظُرْ ؛ دیکھو ۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیسا ہوا ؟ عَاقِبَةُ ؛ انجام ۔ عاقبت ۔ الظّٰلِمِيْنَ ؛ نا انصافوں کا ، ظالموں کا ۔

ترجمہ :- بلکہ (منکرین) ایسی چیز کا انکار کررہے ہیں جس کو وہ اچھی طرح سے سمجھ بھی نہیں سکتے اور ابھی تک اس تکذیبِ حق کا ان کو انجام تک معلوم نہیں ہوا (یہ کوئی نئ بات نہیں) ایسی ہی تکذیب کی ہے (پیغمبروں کی) (جھٹلایا ہے) ان لوگوں نے جو ان سے پہلے گزرے ہیں ۔ ذرا سوچو ! ذرا دیکھو ! ظالموں اور ناحق شناسوں کا انجام کیا ہوا ۔

ع ۹ وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿٤٠﴾

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؛ اور بعض لوگ تو ایسے ہیں جو قرآن پر ایمان لاتے ہیں ، اس کا یقین رکھتے ہیں ، اس کو دل سے مانتے ہیں ۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؛ اور کچھ لوگ ان میں ایسے ہیں جو اس کو کچھ بھی نہیں مانتے ۔ ان کو ایمان ہی نہیں ۔ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ؛ اے پیغمبر! تمہارا رب مفسدوں کو خوب جانتا ہے ۔ اس کو فسادیوں کا پورا پورا علم ہے ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے بعض اس پر (قرآن پر) ایمان رکھتے ہیں اور بعض ایمان نہیں رکھتے ، اور تمہارا رب تو مفسدوں کو خوب جانتا ہے ۔ (اُن کے حال سے خوب واقف ہے) ۔

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ

اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۱﴾

وَاِنْ كَذَّبُوْكَ ؛ اے پیغمبر ! اور اگر یہ لوگ تمہاری تکذیب کریں ، تم کو جھٹلائیں ۔ فَقُلْ ؛ تو تم کہہ دو ۔ لِی عَمَلِیْ ؛ میرے لئے میرا عمل ہے ، مجھ کو میرے عمل کی جزا ملے گی ۔ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ؛ اور تمہارے لئے تمہارا عمل ہے ، تم کو تمہارے عمل کی سزا ملے گی ۔ اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ ؛ تم بری ہو ، تم پر کوئی ذِمہ داری نہیں ۔ مِمَّآ اَعْمَلُ ؛ ان کاموں کی جن کو میں کرتا ہوں ۔ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ؛ اور میں بری ہوں ان کاموں سے کہ تم کرتے ہو ۔ کسی کا بوجھ کوئی نہیں اُٹھاتا ۔ جو جیسا کرے گا ویسا پائے گا ۔

ترجمہ :- (اے نبی !) اگر یہ لوگ تمہاری تکذیب کریں ، (تمہیں جھٹلائیں) تو تم کہہ دو : میرے لئے میرا عمل اور تمہارے لئے تمہارا عمل ۔ تم میرے کاموں سے بری ہو ، اور میں تمہارے کاموں سے بری ہوں (کسی کے کاموں کی دوسرے پر ذِمہ داری نہیں) ۔

ہر ایک کو اس کے کئے کی جزا و سزا ملے گی

صاحبو ! عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ لوگ جو گناہ کرتے ہیں اُس کی سزا خود دوزخ میں جا کر حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اُٹھالی ۔ اب کیا ہے ؟ جتنا چاہو ظلم کرو ، جتنے چاہو گناہ کرو ۔ ایک معصوم نے سزا پالی ۔ مذہب جو برے کاموں سے روکنے والا تھا وہی باقی نہیں رہا ۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۲﴾

وَمِنْهُمْ مَّنْ ؛ اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو مَنْ عام ہے واحد جمع دونوں کے لئے مستعمل ہوتا ہے ۔ يَسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؛ تمہاری باتیں سنتے ہیں ، اور بڑے غور سے سنتے ہیں ۔ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ ؛ کیا تم دل کے بہروں کو بھی سنا سکتے ہو ۔ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ؛ اگر وہ سمجھتے بھی نہ ہوں ، مگر بظاہر کان لگا کر سنتے تو ہیں ۔ مگر ایسے سننے سے کیا حاصل ؟ جب کہ عقل سے کام ہی لینا نہیں چاہتے ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو (بظاہر) تمہاری باتیں کان لگا کر سنتے ہیں تو کیا تم ان بہروں کو سنا سکتے ہو اگرچہ وہ کچھ بھی نہ سمجھیں ۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؛ اور ان میں سے بعض تم کو بڑے غور سے دیکھتے ہیں ۔ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ ؛ کیا تم اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہو ۔ صُمٌّ ، اَصَمْ کی جمع ہے ۔ بہرا ۔ اور عُمْيٌ اَعْمٰی کی جمع ہے ، اندھا ۔ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ؛ اور اگر چہ وہ کچھ بھی نہ دیکھیں ۔

ترجمہ :- بعض ان میں سے ایسے ہیں جو تم کو بڑے غور سے دیکھتے ہیں ۔ اچھا ! کیا تم اندھوں کو راستہ دکھا سکتے ہو؟ اگر چہ وہ کچھ بھی نہ دیکھیں ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا ؛ بے شک اللہ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا ۔ ان کو خراب نہیں کرتا ۔ وَلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ؛ مگر لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں ۔ ہم تباہ نہیں کرتے وہ خود تباہ ہوتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اللہ تو کسی پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا ۔ مگر لوگ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں ۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ ؛ یاد کرو اس دن کو جب ان سب کا حشر ہوگا ، ان سب کو جمع کرے گا ، دوبارہ زندہ کرے گا تو ان کو ایسا معلوم ہوگا ۔ كَاَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا ؛ گویا کہ وہ ٹھہرے ہی نہ تھے ، رہے ہی نہ تھے ۔ اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ ؛ مگر دن کی ایک ساعت ۔ انھیں ایسا معلوم ہوگا کہ دنیا میں بالکل تھوڑی دیر رہے تھے ۔ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؛ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانتے بھی ہوں گے کہ نیکوکار اور بدکاروں کی تمیز ہو سکے ۔ بدکار شرمندہ ہوں اور نیکوکار خوش ہوں ۔ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا ؛ بڑے نقصان میں رہیں گے وہ لوگ جنھوں نے تکذیب کی ، نہ مانا ۔ ان جھٹلانے والوں کو خسران نصیب ہوگا ۔ کس کی تکذیب کی تھی ؟ بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے دیدار کی ، اللہ سے ملاقات کی ، دربارِ الٰہی میں جانے کی ۔ مر کر اُٹھنے کے قائل نہ تھے ۔ ایسے لوگ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ؛ اور نہ تھے وہ ہدایت پانے والے ۔

ترجمہ :- اور جس روز کہ (ان کو زندہ کرے گا) ان کا حشر کرے گا انھیں ایسا معلوم ہوگا کہ وہ دنیا میں گھڑی بھر ہی رہے تھے ، وہ ایک دوسرے کو پہچانیں گے ۔ جو لوگ دربارِ الٰہی میں حاضر ہونے سے منکر تھے بڑے نقصان میں رہیں گے (وہ بے راہ تھے) ہدایت یافتہ نہ تھے ۔

وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ

ثُمَّ اللّٰهُ شَهِیْدٌ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾

وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ ؛ اور اگر ہم تم کو دکھا بھی دیں ۔ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ ؛ وہ ،جس چیز کا ہم اُن سے وعدہ کر رہے ہیں ، یعنی عذاب اُتار دیں تو ممکن ہے ، ہوسکتا ہے یا ہم ان سب کو ختم کردیں تو یہ بھی ممکن ہے ۔ اَوْنَتَوَفَّیَنَّکَ ؛ یا تمہارے عمر کے دن پورے کردیں ۔تم دوسرے عالم میں منتقل کردیے جاؤ تو ممکن ہے ۔مگر خدا سے بھاگ کر کہاں جاؤ گے ،مرنے کے بعد بھی اس کے ہاتھ سے نہیں چھوٹ سکتے ۔ فَاِلَیْنَا مَرْجِعُھُمْ ؛ پھر ہماری ہی طرف ان کو رجوع کرنا ہے ، ہمارے دربار میں حاضر ہونا ہے ۔ ثُمَّ اللّٰهُ شَھِیْدٌ ؛ پھر اللہ مشاہدہ کررہا ہے ، دیکھ رہا ہے ، گواہ ہے ۔ عَلٰی مَا یَفْعَلُوْنَ ؛ ان کے افعال کو ، ان کے کاموں کو ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم تم کو وہ چیز (ان لوگوں کا حال) دکھا دیں جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں یا خود تمہاری زندگی کے دن پورے کردیں (تو کیا ہوتا ہے ؟) پھر ہماری ہی طرف ان کو رجوع کرنا ہے ۔ (خدا کے ہاتھ سے کون چھوٹتا ہے ؟ سب کا مرجع خدا کی طرف ہے) اور خدا سب کے کاموں کو مشاہدہ کرتا ہے اور دیکھتا ہے ۔

وَلِکُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُھُمْ قُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾

وَلِکُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ؛ اور ہر اُمّت کا ایک رسول ہوتا ہے ۔ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُھُمْ ؛ پھر جب ان کے پاس ان کا رسول آجاتا ہے ۔ قُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ ؛ تو سمجھو کہ ان میں انصاف کے مطابق فیصلہ ہوگا ۔ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ؛ اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا ۔ اچھوں کو جزا ملے گی ، بروں کو سزا ۔

ترجمہ :- ہر قوم کا ایک پیغمبر ہوتا ہے پھر جب ان کا پیغمبر آجاتا ہے تو انصاف کے مطابق ان کا فیصلہ ہوجاتا ہے ۔ اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا ۔

وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۸﴾

وَیَقُوْلُوْنَ ؛ اور منکرین کہتے ہیں ۔ مَتٰی ھٰذَا الْوَعْدُ ؛ آخر یہ وعدے وعید کب پورے ہونے والے ہیں ۔ ذرا بتا دو ۔ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ۔

ترجمہ :- اور (منکرین) کہتے ہیں ۔ آخر یہ وعدے کب پورے ہوں گے ؟ (ذرا بتا دو) اگر تم سچّے ہو ، (صادق الوعدہ ہو) ۔

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ ؛ اے پیغمبر تم کہو ۔ میں مالک نہیں ، میرے اختیار میں نہیں ، میں اپنے لئے نہیں رکھتا ۔ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؛ نہ نقصان نہ نفع ، میرے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ۔ اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہُ ؛ مگر جو خدا چاہے ۔ یہ کمالِ عبدیت ہے ۔ اپنے عدمِ ذاتی کو سمجھنا نہایت بندگی ہے ۔ جو خدا چاہتا ہے ہوتا ہے ۔ بے شک بندہ کچھ نہیں کرسکتا ۔ مگر اس کا سمجھنا ، شرک فی القدرت سے بچنا ، بڑے لوگوں کا کام ہے ۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں : میرے ہاتھ میں کچھ نہیں مگر جو خدا چاہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اِنَّـآ اَعْطَیْنٰـکَ الْکَوْثَرَ ؛ ہم نے تم کو بہت کچھ دیا ۔ خدا جس کو بہت کچھ دے ، اُس کے پاس کس چیز کی کمی ہے ۔ اَللّٰہُ یُعْطِیْ وَاَنَا قَاسِمٌ ؛ اللہ دیتا ہے اور تقسیم کرنا میرا کام ہے ۔ ہم کو جو کچھ ملتا ہے محمد (ﷺ) کے ہاتھوں سے ملتا ہے ۔ مفلس ہوں گے وہ لوگ جو اس عظیم الشان ہاتھ سے نہ لیں ۔

لِکُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؛ ہر قوم کا ایک وقت ہے ۔ پیش از وقت کوئی کام نہیں ہوسکتا ۔ اِذَاجَـآءَ اَجَلُھُمْ ؛ جب ان کا وقت آجاتا ہے ۔ ان کے ڈھیل کی مدت گزر جاتی ہے ۔ فَـلَا یَسْتَـاْخِرُوْنَ سَاعَةً ؛ تو ایک ساعت کی بھی تاخیر نہیں کرتے ۔ وَلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ؛ اور نہ تقدیم اور جلدی کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہہ دو میں اپنے آپ کو نہ ضرر دے سکتا ہوں نہ نفع پہنچا سکتا ہوں مگر اتنا ہی جتنا خدا چاہے ۔ ہر قوم کی ایک مدّت ہے (ایک معیّن وقت ہے) ، جب ان کا وقت آجاتا ہے تو نہ گھڑی بھر کی تاخیر ہوتی ہے نہ تقدیم (جو ہونا ہے ہوکر رہتا ہے) ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۰﴾

قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ اَرَءَیْتُمْ ؛ ذرا دیکھو تو سہی ، کچھ تو بتلاؤ ۔ اِنْ اَتٰـکُمْ عَذَابُـهٗ ؛ اگر اس کا عذاب آجائے ۔ بَیَاتًـا اَوْنَھَارًا ؛ رات کو یا دن کو ۔ بَـاتَ ـــ یَبِیْتُ ـــ بَیْتًا ؛ رات گزارنا ۔ بَیْتٌ ۔ وہ مقام جہاں رات گزاری جاتی ہے ۔ بَیْتُوْتَة ۔ شب باشی ۔ مَاذَا یَسْتَعْجِلُ مِنْهُ ،تو اس کی کیا جلدی پڑی ہے؟ کیوں عجلت پسندی ہے؟ اَلْمُجْرِمُوْنَ ؛ مجرم لوگ ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو : تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر تمہارے پاس اس کا عذاب آجائے خواہ رات کو خواہ دن کو ۔ تو یہ مجرمین کیوں جلدی کرتے ہیں؟

اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ؕ آٰلْئٰنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾

اَ ثُمَّ ؛ کیا پھر ۔ اِذَامَـا وَقَعَ ؛ جب آ ہی پڑے گا ۔ جب واقع ہو ہی جائے گا ۔ اٰمَـنْـتُمْ بِهٖ ؛ تو ایمان لاؤ گے اس پر ۔ آٰلْئٰنَ ؛ کیا اس وقت ، کیا اس آن ۔ اَلْاٰنَ ؛ میں لام حضور ہے ۔ یعنی اس آن ۔ اَلْیَوْمَ ؛ آج کا دن ۔ اَلسَّاعَة ؛ اس ساعت ۔ وَقَدْ كُنْـتُمْ بِهٖ ؛ تم تو تھے اس کے لئے ۔ تَسْتَعْجِلُوْنَ ؛ جلدی کرتے ۔ عجلت کرتے ۔

ترجمہ :- تو کیا پھر جب آن پڑے گی اور واقع ہوجائے گا ، تو اس پر ایمان لاؤ گے ۔ کیا اب (ایمان لاتے ہو؟) تم تو پہلے بڑی عجلت کرتے تھے ۔

ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾

ثُمَّ قِيْلَ ؛ پھر کہا گیا ، کہا جائے گا ۔ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ ظالموں کو ۔ ان لوگوں کو جو بہت ظلم کرتے تھے ۔ ذُوْقُوْا ؛ چکھو ۔ عَذَابَ الْخُلْدِ ؛ عذابِ دائمی ۔ ہمیشہ کی سزا ۔ هَلْ تُجْزَوْنَ ؛ هَلْ کے معنٰی ہیں کیا ۔ مگر یہاں استفہامِ انکاری ہے لہذا یہاں هَلْ بمعنی لَا یعنی نہیں کے ہیں ۔ تم کو سزا نہ دی جائے گی ۔ اِلَّا بِمَـا كُنْـتُمْ تَكْسِبُوْنَ ؛ مگر اسی کی جو تم کماتے تھے ، کسب کرتے تھے ۔ تم کو تمہارے ہی اعمال کی سزا دی جائے گی ۔

ترجمہ :- پھر ظالموں کو کہا جائے گا ۔ تم غداب دائمی کا مزا چکھو ۔ اور تم کو تمہارے کئے ہی کی سزا ملے گی ۔

وَيَسْتَنْۢبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؔ قُلْ اِىْ وَرَبِّىْۤ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؕۚ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۳﴾ ع ۵ ۱۰ وقف النبی

وَيَسْتَنْبِئُوْنَكَ ؛ اور تم سے پوچھتے ہیں ، سوال کرتے ہیں نَبَأٌ بمعنی خبر ، اسی سے نبی ہے ۔ اَحَقٌّ هُوَ ؛ کیا وہ حق ہے ۔ تم جو کچھ کررہے ہو ، وعدہ کررہے ہو ، کیا وہ سچ ہے ۔ قُلْ اِىْ وَرَبِّىْ ؛ تم کہہ دو ! ہاں خدا کی قسم ۔ میرے پروردگار کی قسم ۔ رَبِّىْ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے ، کہ جب خدا نے مجھے پالا ، پرورش کیا ، کمال کو پہنچایا تو غلط بات کی کیوں تعلیم دیتا؟ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؛ بے شک وہ حق ہے ۔ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ؛ اور تم اس کو عاجز نہیں کرسکتے ۔ اس کے عذاب کو روک نہیں سکتے ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ حق ہے؟ تم کہو ، بخُدا یہ حق ہے ۔ اور تم (اس کو) روک نہ سکو گے ۔

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ

وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ؛ اور اگر ہو ہر شخص کے لئے ۔ ظَلَمَتْ ؛ جس نے ظلم کیا ہے یعنی ظالموں کی یہ حالت ہوگی ۔ مَا فِي الْاَرْضِ ؛ جو زمین میں ہے ۔ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؛ تو اس کو فدیہ میں دے دیں گے ۔ تاوان میں دے ڈالیں گے ۔ مال جو ان کے پاس عظیم ترین چیز تھی ، عذابِ الٰہی کے سامنے اس کی کچھ وقعت باقی نہ رہے گی ۔ اگر ان سے ہوسکے تو دنیا جہاں کا مال دے کر اپنی جان چھڑالیں گے ۔ مگر یہ وقت فدیہ کا کہاں ہے؟ کون اس کو قبول کرتا ہے؟ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ ؛ اور ندامت کو دل میں محسوس کریں گے ۔ اندر ہی اندر شرمائیں گے اور دل ہی دل میں پچھتائیں گے ۔ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؛ جب عذاب کو دیکھیں گے ۔ ہر ظالم شخص کی یہ حالت ہوگی کہ دنیا جہاں کا مال دے کر اپنی جان چھڑانا چاہے گا اور دل ہی دل میں نادم ہوگا ۔ پچھتائے گا جب عذابِ الٰہی کو دیکھے گا ۔ یہ عذاب بے سبب نہ آئے گا ۔ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؛ اور ان میں فیصلہ کیا جائے گا ۔ بِالْقِسْطِ ؛ انصاف سے ۔ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ؛ اور ان پر کسی قسم کا ظلم روا نہ رکھا جائے گا ۔

ترجمہ :- اور اگر ان ظالموں کے پاس دنیا جہاں کا مال ہوتا تو وہ فدیہ دے کر اپنی جان چھڑانا چاہتے ۔ یہ لوگ دل ہی دل میں نادم ہوں گے جب عذابِ الٰہی کو دیکھ لیں گے ۔ ان میں انصاف سے فیصلہ ہوگا اور ان پر ظلم نہ ہوگا ۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ ؛ ہاں ، بے شک اللہ ہی کا ہے ۔ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے ۔ کس کا مال کون دیتا ہے؟ اور کیونکر اپنی جان بچاتا ہے؟ اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ ؛ بے شک اللہ کا وعدہ ۔ حَقٌّ ؛ سچ ہے ، برحق ہے ۔ جو برا کرے گا اس کو ضرور سزا ملے گی ۔ جو بھلا کرے گا اس کو جزا ملے گی ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ ؛ مگر ان کے اکثر ۔ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ علم نہیں رکھتے ۔ جانتے نہیں ۔

ترجمہ :- ہاں ! دیکھو ۔ سوچو ، سمجھو ۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ہے ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ خدا کا وعدہ سچا ہے ۔ مگر ان میں کے اکثر نادان ہیں (بے علم ہیں ۔ کچھ نہیں سمجھتے) ۔

هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾

هُـوَ يُـحْـيٖ وَيُـمِـيْـتُ ؛ وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے، زندہ کیا ہے وہی مارے گا بھی، موت بھی دے گا۔ حیات وممات دونوں اس کے ہاتھ میں ہیں۔ وَاِلَيْـهِ تُـرْجَعُوْنَ ؛ اور اسی کی طرف تم کو رجوع کرنا ہے۔ اسی کے دربار میں دوبارہ جانا ہے۔

ترجمہ:- حیات اور موت اسی کے ہاتھ میں ہیں (زندہ کیا ہے تو مارے گا بھی) اور تم کو اس کے دربار میں ایک دن جانا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۷﴾

يٰۤـاَيُّهَا النَّاسُ ؛ لوگو۔ قَـدْجَـآءَتْـكُمْ مَّوْعِظَةٌ ؛ تمہارے پاس آچکا ہے وعظ اور نصیحت۔ مِـنْ رَّبِّـكُمْ ؛ تمہارے پروردگار کی جانب سے۔ وَشِـفَـآءٌ لِّـمَـا فِى الصُّدُوْرِ ؛ اور شفا ہے اس مرض کے لئے جو تمہارے سینوں میں ہے۔ یعنی تمہارے دِلی امراض کی شفا ہے، علاج ہے۔ وَهُـدًى وَّرَحْمَةٌ ؛ اور ہدایت اور رحمت ہے۔ لِـلْـمُـؤْمِنِيْنَ ؛ ایمانداروں کے لئے۔ ماننے والوں کے لئے۔ یقین کرنے والوں کے لئے۔

ترجمہ:- لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے وعظ ونصیحت پہنچ چکی، یہ دِلی امراض کے لئے شفا ہے، اور ایمانداروں کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔ (اس کی نصیحتوں کو سنو، ان پر غور کرو، ان پر عمل کرو۔ تمہارا سارا شک وشبہ رفع ہوجائے گا۔ تم راہِ ہدایت پر ہوجاؤ گے۔ تم پر خدا کی رحمت ہوگی)۔

وعظ و نصیحت دِلی امراض کے لئے شفا ہے

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ ؛ اے پیغمبر! تم کہو، اللہ کے فضل سے۔ وَبِـرَحْـمَتِهٖ ؛ اور اس کی رحمت کی وجہ سے۔ فَبِذٰلِكَ ؛ اس وجہ سے۔ اسی سبب سے۔ فَلْيَفْرَحُوْا ؛ ان کو خوش ہونا چاہئیے۔ هُوَخَيْرٌ ؛ وہ بہتر ہے۔ مِـمَّـا يَجْمَعُوْنَ ؛ اس سے کہ وہ جمع کرتے ہیں۔

ترجمہ:- (اے پیغمبر!) تم (لوگوں سے) کہہ دو: اللہ کے فضل و رحمت سے اس بات سے ان کو خوشیاں منانا چاہئیے وہ اس سے (تمام دھن دولت سے) جس کو وہ جمع کرتے ہیں، بہتر ہے۔

آج کل بداعتقادی کی وبا پھیل رہی ہے۔ رسولِ خدا ﷺ کی محبت روز بروز کم ہورہی ہے۔ دنیا میں عام لوگ اپنے بزرگوں کی یادگار مناتے ہیں۔ اس سے بزرگوں کے حالات پر توجہ کی جاتی ہے۔ ان کی تقلید کی جاسکتی ہے۔ مگر آج کل بعض نادان کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی میلادِ مبارک کی خوشیاں نہ منائی جائیں۔ جلسۂ میلادِ مبارک کو رام لیلا کے مشابہ سمجھتے ہیں۔ اور فاتحہ کے کھانے کو مَـــآ اُهِلَّ بِـهٖ لِغَیْرِ اللّٰـهِ کے تحت حرام سمجھتے ہیں۔ ذرا غور کرو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَعَـلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمْ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ؛ یعنی ہم نے تم کو وہ تمام باتیں بتادیں، سکھادیں جن کو تم جانتے نہ تھے۔ تم پر خدا کا بڑا فضل ہے۔ (اس آیت کو اور گزشتہ آیت کو ملاکر دیکھو تو ایک منطقی قیاس پیدا ہوتا ہے) رسولِ خدا ﷺ کا پیغمبر ہونا خدا کا بڑا فضل ہے۔ اور اب فرما رہا ہے کہ تم اللہ کے فضل اور رحمت پر خوشیاں مناؤ۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ :- ذرا دیکھو! فَـلْـیَـفْـرَحُـوْا ؛ امر کا صیغہ ہے۔ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے۔ اقل درجہ استحباب پر۔ لہٰذا میلادِ مبارک کا جلسہ کرنا اگر واجب نہیں تو مستحب ضرور ہے۔ جو حضرت (ﷺ) کی ولادت و پیغمبری کی خوشی نہیں مناتے ان کو اپنی بدنصیبی پر رونا چاہئیے۔ کسی کو بچہ ہوتا ہے تو اس کی سالگرہ کی جاتی ہے اور خوشی منائی جاتی ہے۔ بادشاہوں کی سالگرہ منائی جاتی ہے۔ اگر مُـحَـمَّـد مُصْطَفٰی ﷺ پیدا ہوتے اور پیغمبر نہ ہوتے تو تم کو نورِ ہدایت ملتا کہاں سے؟ اور ابدی دوزخ میں جلنے سے کیوں کر نجات ملتی؟

ہمارے پاس تو حضرتؐ کے میلاد کی خوشی کرنا حضرتؐ سے محبت رکھنے پر دلالت کرتا ہے۔ وہ شخص ہرگز مسلمان نہ ہوگا جو سب سے زیادہ رسولِ خداؐ سے محبت نہ کرے گا۔ جس کے حصّہ میں رونا ہے وہی حضرت کے میلادِ مبارک کی خوشی نہ منائے گا۔

عید میلاد منانا مستحب ہے جو رسول اللہ ﷺ سے محبت پر دلالت ہے

قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَکُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَکُمْ اَمْ عَلَی اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۹﴾

قُلْ اَرَءَیْتُمْ ؛ پیغمبر! تم کہہ دو: ذرا یہ تو بتاؤ، بھلا تم کیا رائے رکھتے ہو؟ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ جو کچھ خدا نے اُتارا۔ لَکُمْ؛ تمہارے لئے۔ مِنْ رِّزْقٍ ؛ روزی، کھانے پینے کی چیزیں۔ فَجَعَلْتُمْ ؛ پھر تم نے کردیا۔ مِنْهُ حَرَامًا ؛ اس میں سے کچھ حرام۔ وَحَلٰلًا ؛ اور کچھ حلال۔ قُلْ آٰللّٰهُ ؛ تم کہہ دو۔ کیا اللہ؟ دیکھو! یہ اصل میں أَ اَللّٰهُ تھا۔ یہاں مدِ طویل کرنے کی ضرورت ہے۔ اَذِنَ لَکُمْ ؛ کیا تم کو اجازت دی ہے؟ تم کو حکم دیا ہے؟ اطلاع دی ہے؟ اَمْ عَلَی اللّٰهِ ؛ یا خدا پر۔ تَفْتَرُوْنَ ؛ تم افتراپردازی کرتے ہو۔ جھوٹ باندھتے، مَن گھڑت باتیں کرتے ہو۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو: ذرا دیکھو۔ غور کرو۔ خدا نے جو کچھ رزق تمہارے لئے اُتارا ہے اس میں سے تم بعض کو حرام سمجھتے ہو اور بعض کو حلال۔ اچھا یہ بھی کہہ دو: کیا خدا نے تم کو اس کا حکم کیا ہے یا تم خدا پر مَن گھڑت باتیں لگاتے ہو (افتراپردازی کرتے ہو)۔

ذرا غور کر کے دیکھو ! موجودہ زمانہ میں کیا ہو رہا ہے ؟ ان جانوروں کا گوشت کھانے کو کوتاہی نہیں کرتے جن کو خدا نے حرام کیا ہے ۔ سوّر کے گوشت کو خوشی سے کھاتے ہیں ۔ شراب بڑے شوق سے پیتے ہیں ۔ مگر اس کے ساتھ جھوٹے تقوٰی والے ، ایصالِ ثواب کے لئے جو کچھ پکایا جاتا ہے ، اس کو حرام سمجھتے ہیں ۔ سوّر کھانا جائز ہے ۔ رشوت کھانا تو ان کی خیالی محنت کا محنتانہ ہے ۔ سرکاری مال میں خیانت کرنا یہ تو ان کی ہوشیاری پر دلالت کرتا ہے ۔ غریبوں کو تدبیروں سے لوٹنا یہ تو ان کی دانش مندی پر دال ہے ۔ حرام کا مال کھاؤ گے تو نہ عبادت ہی مقبول ہوگی نہ اس سے خیر و برکت حاصل ہوگی ۔ بہر حال آج کل کا زمانہ ایک فتنہ کا ہے ۔ اس حرام خواری سے نورِ ایمان ضعیف ہوگیا ہے ۔ اب کوئی صحیح بات سجھائی ہی نہیں دیتی ۔ اللہ مسلمانوں کو نیک توفیق دے ۔

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝۶۰ ع ۶/۱۱

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ ؛ اور ان لوگوں نے کیا سمجھ رکھا ہے ۔ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؛ جو خدا پر جھوٹ لگاتے ہیں ، بہتان باندھتے ہیں ۔ دل کے لگتے لگاتے ہیں ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن کو ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ لَذُوْ فَضْلٍ ؛ البتہ بڑا فضل و کرم والا ہے ۔ عَلَى النَّاسِ ؛ لوگوں پر ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ ؛ مگر ان کے اکثر ۔ لَا يَشْكُرُوْنَ ؛ شکر نہیں کرتے ۔ قدر نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ جو خدا پر جھوٹ باندھا کرتے ہیں ، انھوں نے قیامت کو کیا سمجھ رکھا ہے ۔ بے شک اللہ تو لوگوں پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے مگر ان کے اکثر لوگ نہ شکر کرتے ہیں نہ قدر کرتے ہیں ۔

کل معلوم ہوگا کہ قیامت میں کیا ہوگا ۔ آج تو جو چاہے کرتے ہو ، جو چاہتے ہو کھاتے ہو ، پیتے ہو ۔ حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنا تمہارے پاس کوئی چیز نہیں ۔ اس کو تشریع فی الدین نہیں سمجھتے ۔ خدا کے احکام کا خلاف کرنا کل عذاب بن کر نمودار ہوگا ۔ تمہارے کام صورت لے کر ظاہر ہوں گے اور قِسم قِسم کا عذاب دیں گے ۔ جو خدائے تعالٰی کے احسانات کی قدر نہیں کرتے ، وہ روئیں گے ، پچھتائیں گے مگر حاصل کچھ نہ ہوگا ۔

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ

وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؕ

وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِينٍ ﴿٦١﴾

وَمَا تَكُوْنُ فِي شَأْنٍ ؛ اور اے مخاطب تو جس حال میں ہے۔ اس کا خطاب صرف رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے بلکہ ایک عام حکم ہے۔ یہاں شَأْن میں الف نہیں بلکہ ہمزہ ہے۔ شأن کے معنٰی ہیں حال۔ وَمَا تَتْلُوْا ؛ اور تو جو کچھ پڑھے، تلاوت کرے۔ مِنْهُ ؛ اس میں سے۔ مِنْ قُرْاٰنٍ ؛ قرآن میں سے۔ ضمیر مِنْهُ کا بیان مِنْ قُراٰنٍ ہے۔ وَلَا تَعْمَلُوْنَ ؛ اور اے لوگو! تم نہیں کرتے ہو۔ مِنْ عَمَلٍ ؛ کوئی عمل۔ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ ؛ مگر یہ کہ ہم تم پر رہتے ہیں۔ شُهُوْدًا ؛ ناظر۔ دیکھتے۔ اِذْتُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ؛ جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو۔ اپنا کام کئے جاتے ہو۔ فَيْض۔ بہنا۔ اِفَاضَةٌ۔ چلنا، دوڑنا۔ ایک کام کئے چلے جانا۔ وَمَا يَعْزُبُ ؛ اور نہیں چھپتا، مخفی رہتا، غائب ہوتا۔ عَنْ رَّبِّکَ ؛ تمہارے رب سے۔ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ ؛ ذرہ بھر۔ اسی سے اُردو میں ہے ''ذرا''۔ مِّثْقَالٌ ؛ وزن، بھار۔ ذَرَّة ؛ وہ باریک گرد وغبار کے اجزاء جو اُڑتے رہتے ہیں اور کسی سوراخ میں سے آنے والی دھوپ کی طرف دیکھیں تو نظر آتے ہیں۔ ذَرَّةٌ ؛ چیونٹی۔ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ؛ نہ زمین میں اور نہ آسمانوں میں۔ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِکَ وَلَآ اَكْبَرَ ؛ اور نہ اس سے چھوٹا اور نہ اس سے بڑا۔ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ؛ مگر ایک واضح کتاب میں ہے۔ لوحِ محفوظ میں ہے۔ علمِ الٰہی میں ہے۔

ترجمہ:- (اے مخاطب!) تو جس حال میں ہے، قرآن کی کوئی سی بھی آیت پڑھتا ہو، اور (اے لوگو!) تم جو کام کرو اور جس کام میں مشغول رہو ہم اس کے نگراں ہیں (اس کو جانتے ہیں) جو چیز زمین میں ہو یا آسمان میں، چھوٹی ہو یا بڑی، ذرہ برابر بھی ہو تو (اے مخاطب!) تمہارے رب سے ہرگز مخفی نہیں (وہ سب کچھ جانتا ہے) اور واضح کتاب (یعنی لوحِ محفوظ اور علمِ الٰہی) میں ہے۔

صاحبو! خدائے تعالیٰ کی ذات کے ساتھ اس کے صفات لگے ہوئے ہیں۔ اُمہات الصفات تین ہیں۔ (۱) حیات۔ (۲) علم۔ (۳) قدرت۔ علمِ الٰہی میں تمام معلومات ہیں۔ کوئی چیز ایسی نہیں کہ جس کو خدا جانتا نہ ہو۔ اگر کوئی چیز معلوم نہ ہو تو خدا کا علم حادث ہو جائے گا اور اس پر جہل لازم آئے گا۔ بعض نادان یہ کہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ ایک وعدہ فرماتا ہے پھر اس کو مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ اس وعدے کو پورا کرے۔ یہ خلافِ وعدگی ہے جو عیب ہے اور عیب خدا پر جائز نہیں۔ اس مسئلہ کا نام ہے بدا۔ ہم نے اس سے پہلے بیان کیا ہے کہ خلافِ وعدہ جائز نہیں اور خلافِ وعید جائز ہے۔ کیونکہ وہ استحقاقِ سزا کے معنٰی میں ہے۔ اور سزا کا معاف کرنا رحم کا تقاضا ہے، فضل وکرم کا اقتضاء ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾

کوئی چیز خدا سے چھپی نہیں

ولی کی تعریف

اَلَآ ؛ ہاں۔ اِنَّ اَوْلِيَـآءَ اللّٰهِ ؛ بے شک اللہ کے ولی ۔ لَاخَـوْفٌ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر کسی قسم کا خوف نہیں ہے ۔ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ ؛ اور نہ اُن کو کچھ حزن و ملال ہوگا ۔ کسی قسم کا غم نہ ہوگا ۔

ترجمہ :- ہاں اولیاء اللہ کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ کچھ حزن و ملال ۔

صاحبو ! ولی کون ہوتا ہے؟ اور اس کے معنٰی کیا ہیں؟ وَلِـیَ - يَلِىْ ؛ کے معنٰی ہیں نزدیک ہونا ۔ مقرب بننا ۔ دوست ، کارساز ۔

فقراء کی اصطلاح میں کب ولی کا لفظ انسان پر صادق آئے گا ؟ جب اس پر فنائیت طاری ہوگی ، جب وہ خدائے تعالیٰ کے سوا سب کو بھول جائے گا ، بلکہ خدا کے سوائے کوئی باقی نہ رہے گا ۔ خوف کس کو ہوتا ہے ؟ جو اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرتا ہے ؟ جو اس کے احکام کا خلاف کرتا ، اپنی نافرمانیوں سے ڈرتا ہے ۔ دوستانِ خدا ، خدا کی نافرمانی کیوں کرنے چلے ؟ ان کا کام تو سراپا بندگی ہے ۔ اور کس کو حزن و ملال ہوتا ہے ؟ جو شخص کسی چیز کی خواہش کرتا ہے ، اس کو چاہتا ہے ۔ اس کے مفقود ہونے سے وہ شخص ناخوش ہوتا ہے ۔ غمگین ہوتا ہے ۔ خدا کے چاہنے والے ، اللہ کے ولی نہ اس کی مخالفت کرتے ہیں نہ اس کے سوا کسی اور کو چاہتے ہیں ۔ لہذا نہ ان کو کسی قسم کا خوف ہے اور نہ حزن و ملال ۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾

اَلَّـذِيْـنَ اٰمَنُـوْا ؛ جو لوگ ایمان لائے ۔ وَكَـانُـوْا يَتَّـقُـوْنَ ؛ اور تقویٰ و پرہیزگاری کرتے رہے ۔ ہمیشہ خدا سے ڈرتے رہے ۔

ترجمہ :- جو لوگ ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کرتے رہے ۔

لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٦٤﴾

لَهُمُ الْبُشْرٰى ؛ ان مؤمنوں اور متقیوں کے لئے بشارت ہے ، خوش خبری ہے ۔ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ دنیا کی زندگی میں ۔ وَفِى الْاٰخِرَةِ ؛ اور آخرت میں بھی ۔ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؛ خدا کی باتوں میں کچھ رد و بدل نہیں ۔ نیکوں کو دنیا اور آخرت میں ضرور خوش خبری ملے گی ۔ ذٰلِكَ هُوَالْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؛ یہی ہے عظیم الشان فائز المرامی ۔

ترجمہ :- اُنھیں (ایمانداروں اور متقیوں کو) دنیا اور آخرت میں ضرور خوش خبری پہنچے گی ۔ خدا کی باتوں میں رد و بدل نہیں (تبدیلی نہیں) یہی عظیم الشان فائز المرامی اور کامیابی ہے ۔

صاحبو! بعض نادان لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ سے خرق عادات کا انکار کرتے ہیں ۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں سب کلمۃ اللہ ہی ہیں ۔ سب دیکھتے ہیں کہ ان میں تغیر و تبدل تو ہوتا ہے ۔ ان لوگوں کو خرقِ عادت سمجھنے میں غلطی ہورہی ہے ۔ ایک عام قاعدہ ہوتا ہے ایک خاص قاعدہ ہوتا ہے ۔ عام طور سے سب چیزیں معین اوقات اور معین قواعد کے تحت موجود ہوتی ہیں ۔ پیغمبروں کا اور اولیاء کا خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور اس سے دُعا کرنا اور خدائے تعالیٰ کا ان کو قبول کرلینا یہ بھی خرق عادت ہے ۔ لہذا لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ کے معنی یہ ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے نیکوکاروں کو جزا دینے کا جو وعدہ فرمایا ہے وہ ہوکر رہے گا ۔ اس میں کچھ رد و بدل نہ ہوگا ۔ تغیر و تبدل نہ ہوگا ۔ اس کا وعدہ سچا ، اس کا قول برحق ۔

افسوس یہ ہے کہ یہ نادان چند حالات دیکھ کر ایک قانون بناتے ہیں ۔ اور دوسرے حالات پر جو نتائج مرتب ہوتے ہیں، اس سے انکار کر بیٹھتے ہیں ۔ خدا کی قدرت ، پیغمبروں کے معجزے ، اولیاء کے کرامات سب حق ہیں ۔ ان سے انکار کرنا ، منکر کی بدنصیبی پر دلالت کرتا ہے ، اور فیض سے محرومیت پر ۔ یہ نادان قدرتِ الٰہی کو بہت محدود کرتے ہیں ۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شیر بیٹھا ہوا تھا ۔ مکڑی نے اس پر جالا تن دیا اور لگی خوش ہونے کہ میں نے شیر کو گرفتار کرلیا اور جب شیر اُٹھتا ہے تو یہ مکڑی کا جالا کدھر رہتا ہے ۔ اسی طرح ہمارے قواعد کا خدا کس طرح پابند ہوگا ۔

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۭ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۵﴾

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ؛ تم کو ان کی باتیں غمگین نہ کریں ۔ ان کی ہرزہ سرائی سے تم ناخوش نہ ہو ۔ ان کے زٹل پوؤں سے تم کبیدہ خاطر نہ ہو ۔ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؛ بے شک تمام عزت اور غلبہ تو خدا ہی کے لئے ہے ۔ وہ جو چاہے گا کرے گا ۔ کوئی اس کو روک نہیں سکے گا ۔ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؛ وہ ان سب لوگوں کی سنتا بھی ہے اور جانتا بھی ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم ان کی باتوں سے ناخوش نہ ہو ۔ ہر طرح کی عزت تو خدا کو ہے ، وہ (تمہاری اور ان کی باتوں کو) سنتا بھی ہے ، جانتا بھی ہے ۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُرَكَاۗءَ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۶۶﴾

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ ؛ ہاں بے شک اللہ ہی کے ہیں ۔ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؛ جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور زمین میں بھی ہیں ۔ سب اس کی مِلک ہیں اور اسی کے بندے ہیں ۔ کوئی اس کے حکم سے سرتابی نہیں کرسکتا ۔ نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ وزیر ہے ۔ وَمَا يَتَّبِعُ ؛ اور جو لوگ اتباع کرتے ہیں ، پیروی کرتے ہیں ۔ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ ؛ جو پکارتے ہیں ،

کہتے ہیں ۔ جو دُعا کرتے ہیں ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ شُرَکَآءَ ؛ یعنی جو خدا سے شرک کرتے ہیں ، دوسروں کو خدا کے برابر سمجھتے ہیں ۔ یا وجود بالذات میں یا کسی صفت میں بھی با ستقلال مانتے ہیں ۔ یا جو دوسروں کو لائقِ عبادت سمجھتے ہیں ۔ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ ؛ وہ اتباع اور پیروی نہیں کرتے ۔ اِلَّا الظَّنَّ ؛ مگر گمان کی ۔ واہی تباہی خیالات کی ۔ وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ؛ اور نہیں ہیں وہ مگر اٹکل سے باتیں کرتے ، دل کے لگتے لگاتے ۔ یہ سب ان کے نرے خیالات ہیں ۔

ترجمہ :- ہاں ! آسمانوں و زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے (سب اسی کی مِلک اور بندے ہیں) جو لوگ خدا کا شریک مانتے ہیں اس کو شریک سمجھ کر پکارتے ہیں ، وہ اپنے نرے خیالات کے تابع ہیں ۔ ان کے سارے خیالات اٹکل پچو ہیں اور واہی تباہی گمان ہیں ۔

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿۶۷﴾

هُوَالَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ ؛ وہی خدا ہے جس نے تمہارے لئے پیدا کیا ۔ اَلَّیْلَ ؛ رات کو ۔ لِتَسْکُنُوْا فِیْہِ ؛ تاکہ تم اس میں سکون اختیار کرو ، آرام لو ۔ وَالنَّھَارَ مُبْصِرًا ؛ اور دن دیکھنے کو ۔ یعنی یہ لوگ بڑے جاہل ہیں ۔ شرک کرنے والے رات ، دن اور ان کے اغراض و مقاصد سے بھی واقف نہیں ۔ یاد رکھو ! کالا گورا متحرک و ساکن ۔ سب خدا کا ہے ۔ کوئی خدا کا شریک نہیں ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ ؛ بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو کان لگا کر سنتے ہیں ، جو دل کے بہرے ہیں وہ سنیں گے کیا ، سمجھیں گے کیا ؟

ترجمہ :- وہی تو ہے جس نے تمہارے سکون اور آرام کے لئے رات بنائی ، اور دن دیکھنے کو (روشن بنایا کہ کام کاج کریں) بے شک اس میں خدا کی نشانیاں ہیں (مگر کن کے لئے ؟) ان کے لئے جو کان دھر کے سنتے ہیں ۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ الْغَنِیُّ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ اِنْ عِنْدَكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍۭ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

قَالُوْا اتَّخَذَاللّٰہُ ؛ یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے بنالیا ہے ۔ وَلَدًا ؛ اولاد ۔ عربی میں وَلَدْ بیٹا بیٹی دونوں پر صادق آتا ہے ۔ کوئی کہتا عُزَیر خدا کے بیٹے ہیں ، عیسٰی خدا کے بیٹے ہیں ۔ کوئی کہتا ہے فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں ۔ سُبْحٰنَہٗ ؛ وہ ان سب

باتوں سے پاک ہے ۔ هُوَالْغَنِیُّ ؛ وہ بے نیاز ہے ۔ غنی ہے ، اس کو کسی کی حاجت نہیں ۔ لَـهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے ۔ سب اسی کے بندے ہیں ، اسی کی مِلک ہیں ۔ بھلا بندہ بیٹا یا بیٹی کس طرح ہوگا ؟ خدا کا وجود بالذات ۔ بندوں کا وجود بالعرض ۔ جس کا وجود بالعرض ہو وہ بندہ ہی ہوگا ۔ جس کا وجود بالذات ہو وہ دوسروں کا کیا محتاج ہوگا ۔ اور دوسروں کی اس کو ضرورت کیا ہے ؟ اپنی ضرورت کے لئے تم کو پیدا نہیں کرتا ۔ تمہاری ضرورت کے لئے تم کو پیدا کرتا ہے ۔ اِنْ عِنْدَكُمْ ؛ کیا تمہارے پاس ہے ۔ مِنْ سُلْطٰنٍ بِهٰذَا ؛ اس بات پر کچھ حجت ، کچھ دلیل ، کچھ برہان ۔ اَتَقُوْلُوْنَ ؛ کیا تم کہتے ہو ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ خدا پر ۔ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ؛ ایسی باتیں جن کو خود تم نہیں جانتے ۔ بے سروپا جھوٹ بولتے ہو ۔ تمہارا سارا کہا بے اصل ہے ، بے علمی پر مبنی ہے ۔

ترجمہ :- لوگ کہتے ہیں خدا کے بیٹا بیٹی ہے ۔ خدا تو ایسی باتوں سے پاک ہے ۔ وہ (بے نیاز ہے) غنی ہے ۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے (سب اسی کا ہے سب اسی کے بندے ہیں) ۔ اسی کی مِلک ہیں ، اس پر (تمہارے اِن جھوٹے دعووں پر) تمہارے پاس کچھ دلیل بھی ہے ۔ کیا تم خدا پر ایسی باتیں کہتے ہو جن کو خود تم نہیں جانتے ۔ (خدا کے متعلق جتنا تم کہہ رہے ہو ، تمہاری بے علمی پر دلالت کرتا ہے ۔ سب جھوٹ ہے بے سروپا ہے) ۔

قُلْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہو ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ ؛ بے شک جو افترا پردازی کرتے ہیں ، جو بناتے ہیں ۔ جو گھڑتے ہیں ۔ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؛ اللہ پر جھوٹ ۔ لَا يُفْلِحُوْنَ ؛ وہ کبھی کامیاب نہ ہوں گے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر !) تم کہہ دو : جو لوگ خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں کبھی کامیاب نہ ہوں گے ۔ (ان کو کبھی فلاح نصیب نہ ہوگی) ۔

مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ
ثُمَّ نُذِيْقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

مَتَاعٌ ؛ تمتع حاصل کرنا ہے ، فائدہ اُٹھا لینا ہے ، دنیا میں چار دن گزار دینا ہے ، اور دنیا کی لذتوں کو اُڑا لینا ہے ۔ پھر کیا ہوگا ؟ ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُهُمْ ؛ پھر ہماری ہی طرف ان کو رجوع کرنا ہے ۔ واپس آنا ہے ۔ بازگشت ہے ۔ ثُمَّ نُذِيْقُهُمْ ؛ پھر ہم ان کو چکھائیں گے ۔ الْعَذَابَ الشَّدِيْدَ ؛ سخت عذاب ، شدید سزا ۔ کیوں ؟ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ؛ اس وجہ سے کہ

ع ۷ / ۱۲

وہ کفر کرتے تھے، انکار کرتے تھے۔ ان کے کفر کی وجہ سے۔

ترجمہ:- یہ دنیا میں (چار دن) مزے اُڑا لینا ہے پھر ان کو ہمارے پاس دوبارہ حاضر ہونا ہے، پھر ہم ان کو شدید عذاب کا مزا چکھائیں گے۔ کیونکہ وہ کفر کیا کرتے تھے۔ (حق پوشی کرتے تھے)۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾

وقف لازم

اس سے پہلے مذاہب باطلہ کی تردید کی گئی۔ اس وقت باطل پرستوں کا کیا انجام ہوتا ہے، اس کو پیغمبروں کی مثال دے کر بیان فرماتا ہے۔ سب سے پہلے نوح علیہ السلام کا بیان ہے۔ نوح علیہ السلام کی اُمّت معدودے چند لوگوں کے سوا پانی میں ڈوب کر مری۔ فرماتا ہے: وَاتْلُ عَلَيْهِمْ ؛ ان کو پڑھ کر سناؤ۔ ان پر تلاوت کرو۔ نَبَاَ نُوْحٍ ؛ نوح کی خبر، ان کا قصہ۔ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ ؛ جب کہ انھوں نے اپنی قوم سے کہا۔ يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم! اصل میں قَوْمِيْ ہے یَا گر گئی اور کسرہ باقی رکھا گیا۔ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ ؛ اگر تم پر دشوار ہوگیا ہے۔ تم کو برا لگتا ہے۔ تم پر شاق ہوتا ہے۔ مَقَامِيْ ؛ میرا کھڑا ہونا۔ میرا وعظ کرنا۔ مَقَامٌ ؛ اس تقریر کو بھی کہتے ہیں جو کھڑے ہوکر کی جاتی ہے۔ جیسے مجلس سے مُراد وہ تقریر ہے جو بیٹھ کر کی جائے۔ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اور میرا اللہ کی آیتوں اور نشانیوں کا یاد دلانا۔ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ ؛ تو اب میں خدا ہی پر توکل کرتا ہوں۔ تم میری نہیں سنتے نہ سنو۔ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ ؛ پھر تم مجھے نقصان پہنچانے کے لئے اپنی رائے قائم کرلو۔ جو کرنا ہے اس پر جم جاؤ۔ وَشُرَكَآءَكُمْ ؛ اور اپنے دیوتاؤں، معبودوں اور دوستوں کو بھی جمع کرلو۔ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ ؛ پھر نہ ہو تمہارا کام۔ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ؛ تم پر مخفی۔ پس تم کھلم کھلا آجاؤ۔ ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ ؛ اور مجھ سے جو کچھ کرنا چاہتے ہو کرگزرو۔ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ؛ اور مجھے کسی قسم کی مہلت بھی نہ دو۔ دیکھو! خدا کیا کرتا ہے اور کس طرح باطل کو شکست دیتا ہے۔

ترجمہ:- (پیغمبر!) ان کو نوح کا قصہ سناؤ جب کہ نوح نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! (میرے بھائیو!) اگر میرا تقریر کرنا اور آیات اللہ اور اُس کی نشانیوں سے وعظ و نصیحت کرنا تم کو برا لگتا ہے (تم پر شاق گزرتا ہے) تو میں اللہ ہی پر توکل کرتا ہوں (اسی پر میرا بھروسہ ہے) اچھا۔ اب تم بھی مضبوط ارادہ کرلو، اپنے دوستوں اور معبودوں کو بُلا لو، (جمع کرلو) اور تمہارا ارادہ نہ تم پر مخفی رہے (اور نہ کسی اور پر۔ کھلّم کھلّا آجاؤ) پھر مجھ سے جو کرنا ہے کرگزرو اور مجھے مہلت بھی نہ دو۔ (دیکھو! اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟)

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۷۲﴾

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ ؛ پھر اگر تم نے میری باتیں نہ مانیں اور روگردانی کی اور پیٹھ پھیر لی ۔ فَمَا سَاَلْتُكُمْ ؛ تو میں نے تم سے نہیں مانگا ، نہیں سوال کیا ۔ مِنْ اَجْرٍ ؛ کوئی اجرت ، کوئی بدلہ ۔ اِنْ اَجْرِيَ ؛ نہیں ہے میرا اجر ، اُجرت ، بدلہ ۔ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ؛ مگر اللہ پر ۔ میں وعظ سنا کر نہ نذر مانگتا ہوں نہ چندہ وصول کرتا ہوں ۔ میرا کام تو خالص خدا کے لئے ہے ۔ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ ؛ اور میں مامور ہوں ، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ہوجاؤں ، بن جاؤں ، رہوں ۔ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ؛ فرماں برداروں میں سے ۔

ترجمہ :- اگر تم (میرا کہا نہ مانو اور) منھ موڑ لو تو میں تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا ۔ میرا اجر تو خدا پر ہے (میں کیا کروں ؟) میں مامور ہوں کہ (خدا کے) فرماں بردار بندوں میں سے ہوجاؤں ۔

فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾

فَكَذَّبُوْهُ ؛ پھر لوگوں نے نوح کی تکذیب کی ۔ فَنَجَّيْنٰهُ ؛ تو ہم نے نوح کو ان کے شر سے نجات دی ۔ وَمَنْ مَّعَهٗ ؛ اور اُن لوگوں کو بھی جو اُن کے ساتھ تھے ۔ فِي الْفُلْكِ ؛ کشتی میں ۔ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ ؛ اور ہم نے نوح کے ساتھیوں کو خلیفہ اور جانشین بنایا ۔ وَاَغْرَقْنَا ؛ اور ہم نے غرق کردیا ، ڈبو دیا ۔ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے تکذیب کی تھی ، جھٹلایا تھا ، مانا نہ تھا ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری نشانیوں کو ، آیتوں کو ۔ فَانْظُرْ ؛ اے مخاطب ! دیکھ ۔ سوچ ۔ سمجھ ۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیسا تھا ؟ کیا ہوا ۔ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ؛ انجام ان لوگوں کا جن کو ڈرایا گیا تھا ، سمجھایا گیا تھا ، نصیحتیں کی گئی تھیں ۔

ترجمہ :- پھر لوگوں نے نوح کی تکذیب کی اور ہم نے ان کو (ان لوگوں کے ہاتھ سے) نجات دی اور ان لوگوں کو بھی جو کشتی میں ان کے ساتھ تھے اور ان کو خلیفہ اور جانشین بنایا اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ہم نے ان کو غرق کردیا ۔ (اے مخاطب !) دیکھ ، سمجھ ۔ وعظ سُن کر نصیحت قبول نہ کرنے والوں کا انجام کیا ہوا ؟ ۔

صاحبو ! آج کل وعظ کرنے والوں اور سننے والوں کا حال کیا ہے ۔ وعظ کرنے والے نذرانہ کے طالب ہیں ، چندوں کے خواہشمند ہیں ۔ کم سے کم ، نام آوری کے ، بڑا مقرر کہلانے کے ۔ اور نصیحت سننے والوں کی حالت کیا ہے ؟ سنیں بہت کچھ اور عمل کچھ بھی نہ کریں ۔ لکچر بازی ہوئی ، اسپیچ بازی ہوئی ، واہ واہ کے نعرے خوب ہوئے ۔ مجلس میں سے اُٹھ کر آئے تو ایک کان سے سنا اور ایک کان سے اُڑا دیا ۔ عمل کرنا مقصود تو تھا ہی نہیں ، واہ واہ پیشِ نظر تھی ، وہ ہوچکی ۔ ایسے وعظ سے نہ مقرر کو فائدہ نہ سامعین کو ۔ مگر اس وعظ بازی سے ایک بات تو ضرور ہوئی کہ خدا کی حجت ان پر قائم ہوگئی ۔ اب ان کو کسی بڑے انجام کے لئے تیار رہنا چاہیئے ۔

نہ واعظ میں للّٰہیت ہے نہ سامعین میں عمل

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؕ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۷۴﴾

ثُمَّ بَعَثْنَا ؛ پھر ہم نے بھیجا ۔ مِنْ بَعْدِهٖ ؛ نوح کے بعد ۔ رُسُلًا ؛ متعدد پیغمبر ۔ اِلٰى قَوْمِهِمْ ؛ ان کی قوم کی طرف ۔ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ پھر وہ پیغمبر ان کے پاس واضح دلائل اور کھلے معجزات لائے ۔ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؛ پھر وہ کیا مانتے ۔ بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ؛ جس کی انھوں نے تکذیب کی تھی ، جھٹلایا تھا ، اس سے پہلے ۔ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ ؛ اسی طرح ہم مہر کردیتے ہیں ، تاریک کردیتے ہیں ، زنگ آلود کردیتے ہیں ۔ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ ؛ تعدی کرنے والوں کے دلوں پر ۔ سرکشوں اور حد سے بڑھ جانے والوں کے قلوب پر ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کے بعد (نوح کے بعد) ان کی قوم کی طرف متعدد پیغمبر بھیجے اور انھوں نے واضح دلائل پیش کئے ۔ پھر بھلا وہ کیا مانتے ان اُمور کو جن کی وہ پہلے تکذیب کرچکے ہیں ۔ اسی طرح ہم سرکشوں کے دلوں پر مُہر کردیتے ہیں ۔

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى وَهٰرُوْنَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۷۵﴾

ثُمَّ بَعَثْنَا ؛ پھر ہم نے بھیجا ۔ مِنْ بَعْدِهِمْ ؛ ان کے بعد ۔ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؛ موسٰی و ہارون کو ۔ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ ؛ فرعون اور اس کے سرداروں اور تابعین کی طرف ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری نشانیوں کے ساتھ ۔ فَاسْتَكْبَرُوْا ؛ پھر انھوں نے تکبّر کیا ۔ وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ؛ اور وہ بڑے مجرم لوگ تھے ۔ بڑی سرکش قوم تھی ، بڑے نافرمان تھے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کے بعد موسیٰ و ہارون کو فرعون اور اس کے لوگوں کی طرف بھیجا ، ہماری نشانیوں اور آیتوں کے ساتھ ۔ پھر انھوں نے سرکشی کی ، (مکر کیا) اور وہ تو تھے (بڑے نافرمان اور) مجرم لوگ ۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷۶

فَلَمَّا جَآءَ هُمُ الْحَقُّ ؛ جب ان کے پاس حق آ گیا ۔ مِنْ عِنْدِنَا ؛ ہمارے پاس سے ۔ تو کچھ جواب بن نہ پڑا ۔ اور لگے کہنے : قَالُوْٓا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ انھوں نے کہا ۔ یہ تو واضح سحر اور کھلا جادو ہے ۔

ترجمہ :- اور جب ان کے پاس ہمارے پاس سے حق پہنچ گیا تو وہ کہہ اُٹھے ۔ یہ تو واضح اور کھلا جادو ہے ۔

قَالَ مُوْسٰٓى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ۭ اَسِحْرٌ هٰذَا ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝۷۷

قَالَ مُوْسٰى ؛ موسیٰ نے کہا ۔ اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ ؛ کیا تم حق اور معجزات کو کہتے ہو ۔ لَمَّا جَآءَ كُمْ ؛ جب تمہارے پاس معجزات آئے ۔ اَسِحْرٌ هٰذَا ؛ کیا یہ جادو ہے؟ نادانو ! وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ؛ اور ساحر و جادوگر نہ فلاح کو پہنچتے ہیں نہ کامیاب ہوتے ہیں ۔

ترجمہ :- موسیٰ نے کہا : جب تمہارے پاس حق اور معجزات آتے ہیں تو کیا تم کہتے ہو (کہ یہ جادو ہے) ۔ کیا سحر اور جادو ایسا ہوتا ہے؟ ساحر کبھی فلاح کو نہیں پہنچتے ، کامیاب نہیں ہوتے (کامیابی حق پرستوں کے لئے ہے ۔ گو دیر سے ہوتی ہے مگر ہوتی ضرور ہے) ۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ۭ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۷۸

قَالُوْٓا ؛ فرعون کے لوگوں نے کہا ۔ اَجِئْتَنَا ؛ موسیٰ کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو ۔ لِتَلْفِتَنَا ؛ تاکہ تم ہم کو پھیر دو ۔ برگشتہ کردو ۔ اسی سے التفات ہے جس کے معنٰی ہیں مڑنا ۔ عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؛ اس طریقہ سے کہ ہم نے اپنے باپ داداؤں کو پایا ۔ وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ ؛ اور تم دونوں (موسیٰ اور ہارون) کو بزرگی اور سرداری نصیب ہو ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور ہم تو تم دونوں پر کبھی ایمان لانے والے نہ ہوں گے ۔

ترجمہ :- انھوں نے (فرعون والوں نے) کہا موسیٰ ! کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو اس طریقہ سے پھیر دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ؟ اور روئے زمین کی ساری بزرگی تم دونوں کے لئے ثابت ہوجائے ۔ ہم تو تم دونوں پر کبھی ایمان نہ لائیں گے ۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿۷۹﴾

فرعون نے موسٰی علیہ السلام کے معجزوں کو سحر اور جادو کہا۔ لہذا:-

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ؛ اورفرعون نے کہا۔ اِئْتُوْنِیْ ؛ میرے پاس لاؤ۔ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ؛ تمام فن داں، صاحبِ علم، دانا ساحروں کو لاؤ۔

ترجمہ:- اورفرعون نے کہا، میرے پاس صاحبِ علم وفن ساحروں کو لاؤ۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۸۰﴾

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ ؛ پھر جب جادوگر آ چکے۔ سَحَرَةٌ، سَاحِرٌ کی جمع ہے۔ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى ؛ ان ساحروں سے موسٰی نے کہا۔ اَلْقُوْا ؛ ڈالو۔ پیش کرو۔ مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ؛ جوتم ڈالنا چاہتے ہو۔

ترجمہ:- جب ساحر آ چکے تو ان سے موسٰی نے کہا، تو ڈالو جو کچھ تم ڈالنا چاہتے ہو۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

فَلَمَّآ اَلْقَوْا ؛ پھر جب جادوگروں نے اپنی جادو کی چیزیں ڈال دیں۔ قَالَ مُوْسٰى ؛ تو موسٰی نے کہا۔ مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ؛ تم جو کچھ لائے ہو وہ تو جادو ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ۔ سَيُبْطِلُهٗ ؛عنقریب اس کو باطل کردے گا، نیست و نابود کردے گا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ ؛ بے شک اللہ اصلاح نہیں کرتا۔ اللہ کبھی دُرست نہیں رکھتا۔ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ؛ مفسدین کے عمل کو، فسادیوں کے کام کو۔

ترجمہ:- پھر جب جادوگروں نے اپنی جادو کی چیزیں ڈال دیں تو موسٰی نے کہا: تم جو کچھ لائے ہو، سب جادو ہے۔ اللہ اس کو باطل کرکے رہے گا۔ فسادیوں کے کام کو خدا کبھی دُرست نہیں رکھتا، (ان کو ہرگز کامیابی نہیں ہوتی)۔

فسادیوں کے کام کو خدا کبھی درست نہیں رکھتا

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع ۸ ۱۲ ۱۴

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ ؛ اور اللہ حق کو حق کرکے دکھائے گا۔ اس کو ثابت کرکے چھوڑے گا۔ بِكَلِمٰتِهٖ ؛ اپنے کلموں سے۔ اپنے فرمان اور حکم سے۔ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ؛ چاہے مجرم لوگ کراہت کریں اور برا مانیں۔

ترجمہ :- اور خدا اپنے حکم سے حق کو حق کر کے چھوڑے گا چاہے مجرم برا مانا کریں ۔

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓی اِلَّا ذُرِّیَّۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ عَلٰی خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِہِمْ اَنْ یَّفْتِنَہُمْ ؕ

وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِی الْاَرْضِ ۚ وَاِنَّہٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۸۳﴾

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰی ؛ پھر موسٰی پر ایمان نہیں لائے ۔ اِلَّا ذُرِّیَّۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ ؛ مگر خاندان والے ان کی قوم میں کے ۔ ذَرَّ ـــ یَذِرُّ ؛ نکلنا ۔ ذُرِّیَّۃٌ ؛ ذریت ۔ اولاد ۔ خاندان والے ۔ عَلٰی خَوْفٍ ؛ ڈرتے ڈرتے ، خوف و ڈر کے ساتھ ۔ مِنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَائِہِمْ ؛ فرعون سے اور اس کے سرداروں سے ۔ اس کے لوگوں سے ۔ اَنْ یَّفْتِنَہُمْ ؛ کہ کہیں فرعون اور اس کے لوگ موسٰی اور ان کی قوم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں ، ان کو تکلیف نہ پہنچادیں ۔ فرعونیوں کی فتنہ انگیزی کے خوف سے ۔ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ ؛ اور بے شک فرعون ۔ لَعَالٍ فِی الْاَرْضِ ؛ بڑا سرکش تھا زمین میں ۔ سردار تھا ، عالی مرتبت تھا ۔ وَاِنَّـــہٗ لَمِنَ الْمُسْرِفِیْنَ ؛ اور بے شک وہ اسراف پسند اور حد سے گزرنے والوں میں سے تھا ۔

ترجمہ :- پھر موسٰی پر بجز خود ان کی قوم کے لوگوں کے کوئی ایمان نہ لایا ، وہ بھی فرعون اور اس کے سرداروں سے ڈرتے ڈرتے کہ کہیں کوئی فتنہ نہ برپا کردیں ۔ فرعون تو دنیا میں بڑا سرکش ، مسرف (اور حد سے گزرا ہوا) تھا ۔

وَقَالَ مُوْسٰی یٰقَوْمِ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰہِ فَعَلَیْہِ تَوَکَّلُوْٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّسْلِمِیْنَ ﴿۸۴﴾

وَقَالَ مُوْسٰی ؛ اور موسٰی نے کہا ۔ یٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ! لوگو ! اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰہِ ؛ اگر تم ایماندار ہو ، اللہ پر ایمان رکھتے ہو ۔ فَعَلَیْہِ تَوَکَّلُوْٓا ؛ تو خدا پر بھروسہ کرو ، اسی پر توکل کرو ۔ اِنْ کُنْتُمْ مُّسْلِمِیْنَ ؛ اگر تم مسلمان ہو ، خدا کے حکم بردار ہو ، اپنے آپ کو خدا کے حوالے کرچکے ہو ۔

ترجمہ :- اور موسٰی نے کہا : لوگو ! اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اس پر توکل کرو (اس پر بھروسہ کرو) اگر تم مسلمان ہو (یعنی اعتقادِ صحیح کے ساتھ عملِ صالح بھی ہو) ۔

فَقَالُوْا عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَۃً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۵﴾ ۙ

فَقَالُوْا ؛ تو موسٰی کے لوگوں نے کہا ۔ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا ؛ ہم اپنے خدا پر ایمان رکھتے ہیں ، ہم کو اُسی پر بھروسہ ہے ۔ ہم نے اپنے تمام کاموں کو اسی کے حوالہ کیا ہے ۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا ؛ اے رب ہم کو نہ بنا ۔ فِتْـنَـۃً ؛ نشانۂ مصیبت اور ہدف

آفات ۔ لِلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالم لوگوں کے لئے ۔

ترجمہ :- پھر (موسٰی کے) لوگوں نے کہا ہم اللہ پر توکل کرتے ہیں (اور اس پر بھروسہ رکھتے ہیں) ۔ پروردگار ہم کو ظالم قوم کے ظلم وستم کا نشانہ نہ بنا ۔

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

وَنَجِّنَا ؛ اور ہم کو نجات دے ۔ بِرَحْمَتِکَ ؛ تو اپنی رحمت سے ۔ مِنَ الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ ؛ کافر قوم سے ۔ بے ایمان لوگوں سے ۔

ترجمہ :- اور ہم کو اپنی رحمت سے ، کافر قوم سے نجات دے ۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۷﴾

وَاَوْحَیْنَـآ ؛ اور ہم نے وحی بھیجی ۔ اِلٰی مُوْسٰی وَاَخِیْہِ ؛ موسٰی اور ان کے بھائی ہارون کی طرف ۔ اَنْ تَبَوَّاٰ ؛ کہ ٹھکانا بنالو ، تیار کرو ۔ لِقَوْمِکُمَا ؛تم دونوں کی قوم کے لئے ۔ بِمِصْرَ ؛ شہر مصر میں ۔ مصر سے مراد اگر شہر مصر ہوتا ہے ، جہاں اب قاہرہ آباد ہے تو غیر منصرف ہوگا ۔ اور اگر مطلق شہر مراد ہو تو منصرف ہوگا ۔ بُیُوْتًا ؛ گھروں کو ۔ تَبَوَّاٰ بُیُوْتًا ؛ گھروں کو بنالو ، گھروں میں جاؤ ۔ وَاجْعَلُوْا ؛ اور کرو ۔ بناؤ ۔ بُیُوْتَکُمْ ؛تمہارے گھروں کو ۔ قِبْلَۃً ؛ قبلہ ۔ وہ جگہ جس طرف توجہ کی جاتی ہے ، مسجد ۔ اِجْعَلُوْا قِبْلَۃً ؛مسجد بنالو ۔ اس ظالم قوم کے شر سے بچنے کے لئے گھروں ہی کو مسجد بنالو ۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ؛ اور نماز پڑھا کرو ۔ پابندِ صلٰوۃ ہوجاؤ ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ اور ایمانداروں کو بشارت دو ۔ خوش خبری دو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسٰی اور ان کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ مصر میں رہ کر اپنی قوم کے لئے گھر بناؤ اور اپنے گھروں ہی کو مسجد بنالو اور پابندِ نماز اور صلٰوۃ ہوجاؤ اور مسلمانوں کو بشارت دو ۔ (یعنی ہر تنگی کے بعد کشادگی آتی ہے ، آج سختیاں اُٹھا رہے ہو ، توکل آرام پاؤ گے ، حق کی فتح ہے ، گو دیر سے ہے) ۔

وَقَالَ مُوْسٰى رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ

وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۸۸﴾

وَقَالَ مُوْسٰى ؛ اور موسیٰ نے عرض کیا ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ، اے ہمارے پروردگار ! اِنَّکَ اٰتَیْتَ ؛ بے شک تو نے عطا کئے ہیں ، دیئے ہیں ۔ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ ؛ فرعون کو اور اس کے سرداروں کو ۔ زِيْنَةً وَّ اَمْوَالًا ؛ زینت اور آرایش کی چیزیں اور مال ۔ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ دنیا کی زندگی میں ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِکَ ؛ تاکہ گمراہ کریں تیرے راستے سے ۔ لوگوں کو بہکائیں ۔ کیونکہ جہاں مال کی کثرت ہوئی ہدایت کوسوں دُور ہوئی ۔ رَبَّنَا اطْمِسْ ؛ اے ہمارے رب ! میٹ ، برباد کردے ۔ نیست و نابود کردے ۔ تہس نہس کردے ، ملیا میٹ کردے ۔ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ ؛ ان کے مالوں کو ۔ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ؛ اور ان کے دلوں کو سخت کردے ۔ فَلَا يُؤْمِنُوْا ؛ کہ پھر وہ ایمان نہ لائیں ۔ حَتّٰى يَرَوُا ؛ یہاں تک کہ دیکھ لیں ۔ اَلْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ؛ دردناک و الم ناک عذاب ۔

ترجمہ :- اور موسیٰ نے عرض کیا خدایا تو نے فرعون اور اس کے لوگوں کو اسبابِ زینت و آرائش اور مختلف قسم کے مال دنیوی زندگی میں دیئے ہیں ، خدایا اس لئے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کریں ۔ خدایا ان کے مالوں کو ملیا میٹ کردے ، (تباہ و برباد کردے) ان لوگوں کے دلوں کو سخت کردے کہ جب تک سخت عذاب نہ دیکھ لیں اُنھیں ایمان نہ آئے ۔

قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيْمَا وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

قَالَ ؛ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا ۔ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا ؛ تم دونوں یعنی موسیٰ و ہارون کی دُعا قبول کرلی گئی ۔ جواب موافق ملا ۔ بابِ اجابت وا ہوا ۔ فَاسْتَقِيْمَا ؛ تو تم استقامت اختیار کرو ۔ اپنے مذہب پر قائم رہو ، سیدھے رہو ۔ وَلَا تَتَّبِعٰٓنِّ ؛ اور اتباع نہ کرو ۔ پیروی نہ کرو ۔ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ ان لوگوں کی جو کچھ نہیں جانتے ۔ علمِ صحیح سے محروم ہیں ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تمہاری دُعا قبول کرلی گئی ۔ لہذا تم مذہبِ حق پر قائم رہو اور نادانوں کے راستہ کی اتباع نہ کرو (ان کا راستہ نہ چلو) ۔

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۹۰﴾

وَجٰوَزْنَا بِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؛ اور ہم نے پار اُتار دیا بنی اسرائیل کو ۔ اَلْبَحْرَ ؛ بحرِ قلزم سے ۔ فَاَتْبَعَهُمْ ؛ پھر ان کا تعاقب کیا، ان کے پیچھے چلا ۔ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ ؛ فرعون اور اس کے لشکر ۔ جُنُوْدٌ جمع ۔ جُنْدٌ لشکر، فوج ۔ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؛ بغاوت اور عداوت اور تعدی سے ۔ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ ؛ یہاں تک جب آن پہنچا، چھا گیا ۔ اَلْغَرَقُ ؛ ڈوبنا، غرق ہونا ۔ قَالَ ؛ (فرعون نے) کہا ۔ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ ؛ میں اس بات پر ایمان لایا کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ ؛ کوئی معبود نہیں مگر جس پر ۔ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ ؛ ایمان لائے ہیں بنی اسرائیل ۔ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ؛ اور میں مسلمانوں سے ہوں، میں فرماں بردار ہوں

ترجمہ :- اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر پار کر دیا، تب فرعون اور اس کے لشکروں نے بغاوت اور عداوت سے ان کا تعاقب کیا ۔ یہاں تک کہ جب (فرعون) ڈوبنے کو ہوا تو کہہ اُٹھا میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ کوئی خدا نہیں بجز اس خدا کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں بھی مسلمان ہوں ۔

آٰلْئٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۹۱﴾

آٰلْئٰنَ ؛ عذاب کے فرشتوں نے کہا اب ایمان لاتا ہے؟ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ ؛ اور اس سے پہلے تو نے بڑی نافرمانی کی، عصیان کیا ۔ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ؛ اور تو تو بڑا مفسدوں میں سے تھا ۔ اشد مفسد تھا ۔

ترجمہ :- اب ایمان لاتا ہے؟ پہلے تو تو نے نافرمانی کی، اور تو تو بڑا مفسد تھا ۔

صاحبو ! وہی ایمان قبول کیا جاسکتا ہے جو ایمان بالغیب ہو، عذاب کے فرشتے ظاہر نہ ہوں ۔ معافی اسی وقت تک ہوسکتی ہے، توبہ اسی وقت تک قابلِ قبول ہے جب کہ گرفتارِ عذاب نہ ہوں ۔ یعنی ایمانِ یاس ناقابلِ قبول ہے ۔ لہٰذا فرعون کا ایمان بنی اسرائیل کا تقلیدی تھا، ذاتی یقین کا نہ تھا ۔

صاحبو ! اس مقام پر فصوص الحکم کے دیکھنے والوں کو ایک غلط فہمی ہوتی ہے ۔ جو لوگ تفسیر اور اعتبار میں تمیز نہیں کرتے، وہ سمجھتے ہیں کہ شیخ محی الدین ابن العربی نے فرعون کے باایمان مرنے کو فرمایا ہے ۔ فصوص الحکم ایک تصوف کی کتاب ہے ۔ میں نے اس کا ترجمہ کیا ہے ۔ اس میں شیخ کے عقائد فتوحات مکّیہ سے بیان کئے ہیں ۔ شیخ قرآن کے خلاف میں ایک لفظ بیان نہیں فرماتے ۔

اعتبار کیا ہے؟ کسی کے قول کو حسبِ حال ڈھال لینا ۔ اعتبار لینے والے، جہاں شیطان فرعون اور دوسرے گمراہوں کا ذکر آتا ہے تو وہ اپنے نفس کو مخاطب کرتے ہیں ۔ فرعون کے قصّہ میں شیخ محی الدین ابن العربی نے یہ اعتبار لیا ہے ۔ ’’ ہمارا فرعون ہمارا نفس ہے ۔ موسیٰ قوت الہام ہے، ہارون قوتِ عقل ہے ۔ فرعونِ نفس اس وقت تک ایمان نہیں لاتا اور یقین نہیں کرتا جب تک دریائے فنا میں ڈوبنے نہیں لگتا ۔ فنا کے بعد نفس باقی نہیں رہتا، مگر قوتِ الہام و عقل باقی رہتی ہے‘‘ ۔

اعتبار کو تفسیر نہیں سمجھنا چاہئے

تمام خرابی اعتبار کو تفسیر سمجھنے سے ہوتی ہے، اعتبار سمجھنے پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ دیکھو! ہم کہتے ہیں لِكُلِّ فِرْعَوْنَ مُوْسٰی؛ اور اس کے معنٰی لیتے ہیں، ہر ظالم و سرکش کے لئے ایک سرکوب بھی ہوتا ہے۔ ہر گمراہ کے لئے ایک ہادی ہوتا ہے، کوئی سچ کہے کہ اس میں کیا برائی ہے۔ ع سخن شناس نۂ حافظا خطا ایں جاست

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۹۲ ع

۹
۱۴

فَالْيَوْمَ؛ پس آج۔ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ؛ ہم تیرے جسم کو نجات دیتے ہیں تیری لاش کو باہر ڈالتے ہیں۔ لِتَكُوْنَ؛ تاکہ تو ہو جائے۔ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً؛ تیرے پیچھے والوں کی نشانی۔ ان لوگوں کے واسطہ جو تیرے بعد آنے والے ہیں نشانی بنا کر۔ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ؛ اور بہت سے لوگ۔ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ؛ ہماری آیتوں سے غافل ہیں، ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔

ترجمہ:- آج ہم تیری لاش کو باہر نکالیں گے کہ آئندہ لوگوں کے لئے نشانی ہو۔ اور بہت سے لوگ ہماری آیتوں سے غفلت کرتے ہیں (بے خبر رہتے ہیں)۔

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۹۳

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا؛ اور ہم نے جگہ دی۔ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ؛ بنی اسرائیل کو۔ مُبَوَّاَ صِدْقٍ؛ اچھی جگہ۔ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ؛ اور ہم نے اُن کو رزق دیا اچھی چیزوں سے اور ہم نے ان کے کھانے پینے کو عمدہ چیزیں دیں۔ فَمَا اخْتَلَفُوْا؛ پھر انھوں نے اختلاف نہیں کیا، ان میں پھوٹ نہیں پڑی۔ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ؛ حتّٰی کہ ان کے پاس علمِ صحیح آیا، حق مذہب پہنچا۔ یعنی وہ جان بوجھ کر دین میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔ اِنَّ رَبَّكَ؛ بے شک تمہارا رب۔ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ؛ ان میں فیصلہ کرے گا، ان کا قاضی بنے گا۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ؛ قیامت کے دن۔ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ؛ جس میں وہ تھے۔ يَخْتَلِفُوْنَ؛ اختلاف کرتے۔

ترجمہ:- اور ہم نے بنی اسرائیل کے رہنے کے لئے عمدہ جگہ دی اور کھانے پینے کو اچھی چیزیں دیں۔

پھر اختلاف کیا تو کب ؟ جب کہ ان کے پاس علم آیا ۔ جن باتوں میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں ، قیامت کے دن خدا اُن کا فیصلہ کرے گا ۔

فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ فَسْئَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿۹۴﴾

فَاِنْ کُنْتَ فِی شَکٍّ ؛ (اور اگر اے مخاطب !) تو شک میں پڑا ہے ۔ مِمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ ؛ اس کتاب میں جس کو ہم نے تیری طرف اُتارا ، نازل کیا ۔ فَسْئَلِ الَّذِیْنَ ؛ تو ان لوگوں سے پوچھ ۔ یَقْرَءُوْنَ الْکِتٰبَ ؛ جو کتاب پڑھتے ہیں ۔ مِنْ قَبْلِکَ ؛ تجھ سے پہلے ۔ لَقَدْ جَآءَ کَ الْحَقُّ ؛ تو تیرے پاس حق آ چکا ۔ علمِ صحیح پہنچ چکا ۔ مِنْ رَّبِّکَ ؛ تیرے رب کے پاس سے ۔ فَلَا تَکُوْنَنَّ ؛ پھر تو نہ ہوجا ۔ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ؛ شک کرنے والوں میں سے ۔

ترجمہ :- اور تجھ کو ہماری وحی (ہمارے کلام اللہ) میں شک ہے تو تجھ سے پہلے جو لوگ کتابوں سے واقف ہیں ۔ (اور ان کو پڑھتے ہیں) ان سے پوچھ ، (سوال کر) تیرے پاس تیرے رب کے پاس سے حق آ چکا ۔ اب شک نہ کر ۔

وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿۹۵﴾

وَلَا تَکُوْنَنَّ ؛ اور تو نہ ہوجا ۔ مِنَ الَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں میں سے جنھوں نے ۔ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ؛ خدا کی آیتوں کی تکذیب کی ۔ فَتَکُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ؛ تو خسارہ میں پڑ جائے گا ۔ خائب ، خاسر ہوجائے گا ۔ نقصان اُٹھائے گا ۔ خسران میں مبتلا ہوگا ۔

ترجمہ :- اور تو ان لوگوں میں سے نہ ہوجا جنھوں نے خدا کی آیتوں کی تکذیب کی ۔ (ان کو نہ مانا) تو پھر تو خسارہ میں پڑ جائے گا ۔

إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۹۶﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ حَقَّتْ عَلَیْهِمْ کَلِمَتُ رَبِّکَ ؛ ان پر ثابت ہوگئی ہے تمہارے رب کی بات ۔ جن کی فطرت خراب تھی ، جن کی حقیقت میں گمراہی تھی ، اور ان کو خدا نے گمراہ کہہ دیا تھا جو علمِ الٰہی میں اور تقدیر میں جہنّمی تھے ۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ ؛ وہ ایمان نہ لائیں گے ۔

ترجمہ :- جن لوگوں پر تمہارے رب کی بات ثابت ہوچکی تھی ، وہ ایمان نہ لائیں گے ۔

وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿۹۷﴾

وَلَوْجَآءَتْهُمْ ؛ اور اگر اُن کے پاس آجائے ۔ آجائیں ۔ كُلُّ اٰيَةٍ ؛ ہر قسم کی آیت ، ہر قسم کی نشانی ، ہر قسم کا معجزہ ۔ وہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ؛ یہاں تک کہ وہ عذابِ الیم دیکھ لیں گے ۔ دردناک عذاب سے سابقہ ہوجائے گا ۔

ترجمہ :- اگرچہ ان کے پاس ہر قسم کی آیتیں اور نشانیاں آجائیں ، یہاں تک کہ وہ عذابِ الیم کو دیکھ لیں (یعنی جب تک یہ گرفتارِ عذاب نہ ہوں گے ۔ ہرگز ایمان نہ لائیں گے) ۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ۚ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۹۸﴾

فَلَوْلَا كَانَتْ ؛ کوئی تو ہوتا ۔ قَرْيَةٌ ؛ گاؤں ۔ شہر ۔ اٰمَنَتْ ؛ کہ وہاں کے رہنے والے ایمان لائے ہوں ، وہ گاؤں ایمان لایا ہو ۔ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ ؛ پھر اس کو اس کے ایمان نے نفع دیا ہو ۔ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؛ مگر یونس کی قوم ، کہ قربِ عذاب کے آثار پیدا ہوچکے تھے ۔ لَمَّآ اٰمَنُوْا ؛ جب وہ ایمان لائے ۔ كَشَفْنَا عَنْهُمْ ؛ تو ہم نے کھول دیا ، دُور کردیا ان سے ۔ عَذَابَ الْخِزْيِ ؛ رسوائی کے عذاب کو ۔ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ دنیوی زندگی میں ۔ وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ؛ اور ایک زمانہ تک ان کو پھولنے پھلنے دیا ، رسایا بسایا ، تمتعاتِ دنیا سے فائدہ اُٹھانے دیا ۔

ترجمہ :- کوئی تو قریہ ایسا ہوتا کہ ایمان لایا ہو اور ایسی حالت میں ان کا ایمان لانا ان کو نفع دیتا ، بجز قومِ یونس کے جب وہ ایمان لائے تو ہم نے رسوائی کے عذاب کو ان سے دور کردیا (ان کی) دنیوی زندگی میں اور ایک زمانہ تک متمتع ہونے اور بہرہ یاب ہونے دیا (ان کو رسایا بسایا ، پھولنے پھلنے دیا ، کھانے پینے دیا) ۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾

وَلَوْشَآءَ رَبُّكَ ؛ اور اگر چاہتا تمہارا رب ۔ اس کی مشیت ہوتی ۔ لَاٰمَنَ ؛ تو ایمان لاتے ۔ مَنْ فِي الْاَرْضِ ؛

جو لوگ زمین میں ہیں ۔ کُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؛ سب مل کر ۔ دنیا بھر کے سب لوگ ۔ مگر خدا وہی چاہتا ہے جو اس کی حکمت کا تقاضا ہے ۔ جو تقدیر کا اقتضاء ہے ۔ اَفَاَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ ؛ کیا تم لوگوں پر زبردستی کرتے ہو ۔ ان کو مجبور کرتے ہو کہ اپنی فطرت کے خلاف ۔ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ؛ کہ مسلمان ہوجائیں ۔ نہ خدا نے سب کے مسلمان ہونے کو چاہا نہ وہ ہوئے ۔

ترجمہ :- خدا چاہتا تو ساری دنیا کے سب لوگ ایمان لاتے ۔ کیا تم لوگوں کو مجبور کرتے ہو کہ وہ (خواہ مخواہ کے مسلمان ہوجائیں اور) ایمان لائیں ۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ

وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ ؛ اور کسی کے بس میں نہیں ، اختیار میں نہیں ۔ اَنْ تُؤْمِنَ ؛ کہ ایمان لائے ۔ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ مگر بہ حکمِ خدا ۔ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ ؛ اور پلیدی ڈالتا ہے ، خباثت دیتا ہے ۔ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ؛ ان لوگوں کو جن کو کچھ بھی عقل ہی نہیں ۔ جن کی فطرت بری ہے انھیں کو برائی پہنچتی ہے ۔ جیسی حقیقت ہوتی ہے ، ویسے ہی اس کے لوازم ہوتے ہیں اور آثار ظاہر ہوتے ہیں ۔

ترجمہ :- کوئی شخص بغیر خدا کے حکم کے ایمان نہیں لاسکتا ۔ خباثت اسی سے نمایاں ہوتی ہے ، جو بدعقل ہے ، نادان ہے ۔

یعنی خدا نے عقل دی ہے ۔ اس کے مطابق جو کام کریں گے فائدہ اُٹھائیں گے ، جو نادان ہیں وہ تباہ ہوں گے ۔ عینِ ثابتہ ، جیسی اس کی طبیعت ، جیسی اس کی فطرت ، ویسے ہی اس سے آثار اور ویسے ہی اس پر احکام ۔

یہ عینِ ثابتہ اور فطرت کیا ہے ؟ معلومِ الٰہی ۔ خدا کا علم ۔ اس کے علم کے خلاف کوئی کام نہیں ہوسکتا ۔ خود اللہ کا علم شئے کی حقیقت کے مناسب ہوتا ہے ۔

خدا نے جیسی جس کی فطرت بنائی ہے ویسی ظاہر ہوتی ہے

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

وَمَا تُغْنِى الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

قُلْ ؛ (اے پیغمبر !) تم کہو ۔ اُنْظُرُوْا ؛ دیکھو ۔ مَاذَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمینوں میں کیا کچھ ہے ۔ وَمَا تُغْنِى الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ ؛ مگر کیا نفع دے سکتے ہیں ۔ آیتیں ۔ نشانیاں ۔ معجزے اور تنبیہیں اور ڈرانے والے اخبار و حالات ۔ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ؛ بے ایمان لوگوں کو ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو ۔ دیکھو کہ آسمانوں اور زمینوں میں کیا کچھ نہیں ہے ۔ مگر بے ایمان لوگوں کو نہ آیتیں نفع دے سکتی ہیں نہ تنبیہیں ۔

فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ قُلْ فَانْتَظِرُوْٓا اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

فَهَلْ يَنْتَظِرُوْنَ ؛ کیا یہ لوگ ایسے ہی انتظار کرتے ہیں ۔ اِلَّا مِثْلَ اَيَّامِ الَّذِيْنَ خَلَوْا ؛ مگر ان لوگوں کے جیسا جوگزرے ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے ۔ قُلْ فَانْتَظِرُوْا ؛ تم کہو کہ اچھا انتظار کرو ۔ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ؛ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ۔

ترجمہ :- یہ لوگ انتظار نہیں کرتے مگر اس زمانہ کے لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے گزرے ہیں ۔ اچھا تم کہہ دو ! تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ۔

(یعنی یہ لوگ اُس وقت تک نہ مانیں گے ۔ جب تک عذاب آ نہ جائے گا ، یا قیامت نہ ہوجائے گی) ۔

ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

ثُمَّ ؛ پھر ۔ نُنَجِّيْ ؛ ہم نجات عطا کریں گے ، بچالیں گے ۔ نَجّٰی ۔ يُنَجِّيْ ۔ تَنْجِيَةً ۔ اَنْجٰی ۔ يُنْجِيْ ۔ اِنْجَآءً ؛ دونوں کے معنٰی ہیں بچالینا ۔ رُسُلَنَا ؛ ہمارے رسولوں کو ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ۔ كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح ۔ حَقًّا عَلَيْنَا ؛ ہم پر لازم ہے ، واجب ہے ، ضروری ہے ۔ نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ کہ مومنوں کو ، ایمانداروں کونجات دیں ، بچالیں ۔

ترجمہ :- پھر ہم اپنے رسولوں کو اور ایمانداروں کو ایسے ہی بچا لیتے ہیں ۔ اور ایمانداروں کا بچانا ، ہمارے لئے ضروری ہے (ہم پر واجب ہے) ۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ دِيْنِيْ فَلَآ اَعْبُدُ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ ۖ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

قُلْ ؛ کہو ۔ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ؛ لوگو ! اِنْ کُنْتُمْ فِیْ شَکٍّ ؛ اگر تم شک میں ہو ۔ مِنْ دِیْنِیْ ؛ میرے دین کے متعلق ۔ فَلَاۤ اَعْبُدُ ؛ تو میں تو پوجا نہیں کرتا ۔ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ ؛ جن کی تم پوجا کرتے ہو ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوا ، خدا کو چھوڑ کر ۔ وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ ؛ لیکن ۔ بلکہ ۔ مگر ۔ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں ۔ پرستش کرتا ہوں اللہ کی ۔ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ ؛ جو تمہارے دن پورے کرتا ہے ۔ تم کو مار ڈالتا ہے ۔ تم کو وفات دے دیتا ہے ۔ پھر جس کے دربار میں تم کو جانا ہے ۔ تم کو جواب دہی کرنی ہے ۔ وَاُمِرْتُ ؛ اور مجھے تو حکم دیا گیا ہے ۔ میں مامور ہوں ۔ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ کہ میں مومنین میں سے رہوں ۔ با ایمان رہوں ۔ مسلمان رہوں ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو ، لوگو ! اگر تم کو میرے دین میں کچھ شک ہے تو (سن لو کہ) میں اللہ کو چھوڑ کر جن کی تم پوجا کرتے ہو ہرگز ان کی پوجا نہ کروں گا بلکہ اللہ کی بندگی اور عبادت کروں گا (کیسا اللہ ؟) جو تم کو مارے گا (تمہاری عمر کے دن پورے کرے گا اور تم کو اس کے دربار میں جواب دہی کرنی پڑے گی) اور میں مامور ہوں (مجھے حکم دیا گیا ہے) کہ میں با ایمان (اور مسلمان) رہوں ۔

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ۚ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿١٠٥﴾

وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ ؛ اور اپنا رُخ پھیر لے ۔ اپنی توجہ قائم رکھ ۔ لِلدِّیْنِ ؛ دین کی طرف ۔ حَنِیْفًا ؛ سیدھا ۔ یک طرفہ ۔ بے شک وشبہ ۔ وَلَا تَكُوْنَنَّ ؛ اور نہ ہو جا ۔ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ؛ مشرکوں میں سے ۔

ترجمہ :- اور (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ) یک طرفہ خالص دین کی طرف متوجہ ہو جا اور مشرکین میں سے نہ بنو ۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكَ وَلَا یَضُرُّكَ ۚ

فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿١٠٦﴾

وَلَا تَدْعُ ؛ اور نہ پکارو ۔ اور نہ دُعا کرو ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے سوا ۔ خدا کو چھوڑ کر ۔ مَا لَا یَنْفَعُكَ وَلَا یَضُرُّكَ ؛ جو نہ تمہیں نفع دے سکتے ہیں نہ ضرر ۔ فَاِنْ فَعَلْتَ ؛ پھر اگر تم نے ایسا کیا ۔ فَاِنَّكَ اِذًا ؛ تب تو تم ۔ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے ، ظلمت میں پڑ جاؤ گے ۔ اپنے آپ کو تباہ کرو گے ۔

ترجمہ :- اور خدا کو چھوڑ کر ایسوں کو نہ پکارو جو نہ تم کو نفع ہی دے سکتے ہیں نہ ضرر پہنچا سکتے ہیں ۔ اگر تم نے ایسا کیا تب تو تم بھی ظالموں میں سے ہو جاؤ گے (کفر و شرک کی ظلمت میں پڑ جاؤ گے) ۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾

وَاِنْ يَّمْسَسْکَ اللّٰہُ ؛ اور اگر تجھ کو پہنچادے اللہ ۔ چھوادے ۔ لگادے ۔ مس کرادے ۔ بِضُرٍّ ؛ ضرر کو ، تکلیف کو ۔ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ ؛ تو کوئی اس کو کھول نہیں سکتا ۔ دور نہیں کرسکتا ۔ کَشْف ۔ کھولنا ۔ اِلَّا ھُوَ ؛ مگر وہ ۔ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ ؛ اور اگر تجھ کو کوئی خیر ، کوئی خوبی ، کوئی اچھی چیز عطا کرنے کا ارادہ کرے ، دینا چاہیئے ۔ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِہٖ ؛ تو اس کے فضل کو کون رد کرسکتا ہے ؟ کون اس کی عنایت کو روک سکتا ہے ؟ یُصِیْبُ بِہٖ ؛ اس کو دیتا ہے ، اس کو پہنچاتا ہے ۔ اَصَابَ ۔ یُصِیْبُ ۔ اِصَابَۃً ؛ پہنچانا ۔ مُصِیْبَۃٌ ؛ پہنچنے والی تکلیف ۔ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ ؛ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے ۔ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ؛ اور وہ غفور و رحیم ہے ۔ گناہوں کو بخشتا ہے ۔ رحم سے فضل و کرم کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور (اے مخاطب !) اللہ اگر تجھ کو کسی قسم کا ضرر پہنچانا چاہے تو اس کو بجز اس کے کون کھول سکتا ہے ۔ اور اگر تجھ سے کوئی بھلائی کرنا چاہے تو (خدا کے فضل کو کوئی رد نہیں کرسکتا) اُس کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا ۔ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس پر فضل و کرم کرتا ہے ۔ وہ تو غفور و رحیم ہے ۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ ﴿۱۰۸﴾

قُلْ ؛ (اے پیغمبر !) تم کہہ دو ۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ ؛ لوگو ! قَدْ جَآءَ کُمُ الْحَقُّ ؛ تمہارے پاس حق پہنچ چکا ۔ مِنْ رَّبِّکُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ۔ فَمَنِ اھْتَدٰی ؛ پھر جس نے ہدایت قبول کرلی ۔ سیدھا راستہ چلا ۔ فَاِنَّمَا یَھْتَدِیْ لِنَفْسِہٖ ؛ تو اس ہدایت پانے کا اثر خود اس پر پڑے گا ۔ راہ یابی کا ثمرہ خود اس کو ملے گا ۔ وَمَنْ ضَلَّ ؛ اور جو گمراہ ہوگیا ۔ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْھَا ؛ تو اس کی گمراہی کا برا اثر خود اس پر پڑے گا ۔ وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ ؛ اور میں تمہارے کاموں کا ذِمہ دار نہیں ہوں ۔ اور میں خواہ مخواہ کے تمہارا کارساز نہیں ۔ تم جیسا کروگے ویسا بھروگے ۔ کانٹے بوؤ گے تو آم کہاں سے کھاؤ گے ۔

نہ خدا کے ضرر کو کوئی رد کر سکتا ہے نہ بھلائی کو

ہر ایک اپنے عمل کا ذمہ دار ہے

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو، لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حق پہنچ چکا۔ اب جو سیدھے راستہ پر چلے گا تو فائدہ خود اس کا ہوگا۔ اور جو گمراہ ہوگا تو اس کی گمراہی کا نقصان خود اس کو پہنچے گا۔ میں تمہارے کاموں کا ہرگز ذِمہ دار نہیں ہوں۔

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿١٠٩﴾ ع ۱۱ / ۱۶

وَاتَّبِعْ ؛ اور پیغمبر! تم پیروی کرو، اتباع کرو۔ عمل کرو۔ بجالاؤ۔ مَایُوْحٰی اِلَیْکَ ؛ ان اُمور کو جن کی تمہاری طرف وحی کی جارہی ہے۔ تم کو جو حکم دیا جارہا ہے اُس کے کاربند رہو۔ کسی کی پرواہ نہ کرو۔ سختیوں کو برداشت کرلو۔ وَاصْبِرْ ؛ اور صبر کرو۔ حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ ؛ یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کُن حکم دے۔ تصفیہ ہی فرمادے۔ وَھُوَ خَیْرُ الْحَاکِمِیْنَ ؛ اور وہ تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔ وہ جو تصفیہ کرے گا، اچھا ہی ہوگا۔

ترجمہ :- اور (پیغمبر!) تم کو جو وحی کی جارہی ہے تم اس کی اتباع کرو اور (جو سختیاں تم پر پڑ رہی ہیں، ان پر) صبر کرو یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کُن حکم فرمادے، اور وہ تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے۔

وہ چاہے تو ان کو ہدایت کرے یا دنیا ہی میں مغلوب کردے یا فیصلہ کُن قیامت آجائے یا ان کو دوزخ میں جھونک دے۔

سُوْرَةُ هُوْدٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ ثَلٰثٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَعَشْرُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ھود مکی ہے اور اس میں (۱۲۳) آیتیں اور (۱۰) رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الٓر ۚ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ﴿١﴾

الٓرٰ ؛ حروف مقطعات ہیں، اس کے معنٰی اللہ اور اس کے رسول کو معلوم ہیں۔ کِتٰبٌ اُحْکِمَتْ اٰیٰتُہٗ ؛ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ مستحکم ہیں اس کی آیتیں، مضبوط ہیں اس کی نشانیاں۔ ثُمَّ فُصِّلَتْ ؛ پھر وہ مفصل ہیں، تفصیل وار ہیں۔ اس کا سمجھنا پیچیدہ اور دشوار نہیں۔ یہ کتاب ہے کس کی؟ کس کے پاس نازل ہوئی ہے۔ مِنْ لَّدُنْ ؛ پاس سے۔ حَکِیْمٍ خَبِیْرٍ ؛ حکمت والے، خبر رکھنے والے کے پاس کی۔ باحکمت خبردار کے پاس سے۔

ترجمہ :- یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں مستحکم ہیں اور پھر تفصیل وار ہیں (کس کے پاس سے؟) حکیم وخبیر کے پاس سے (یعنی یہ خدا کی بھیجی ہوئی کتاب ہے۔ اس کے سمجھنے میں کوئی پیچیدگی نہیں)۔

اس کا مضمون کیا ہے، اس میں کیا لکھا ہے؟

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۝۲ۙ

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا ؛ کہ عبادت نہ کرو ۔ پرستش نہ کرو ۔ پوجا نہ کرو ۔ اِلَّا اللّٰهَ ؛ مگر اللہ کی ۔ اِنَّنِيْ ؛ بے شک میں ۔ لَـكُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ مِنْـهُ ؛ اس کی طرف سے ۔ نَـذِيْـرٌ وَّ بَشِيْـرٌ ؛ نقصان دہ اُمور سے ڈرانے والا ہوں اور فائدہ بخش چیزوں کی خوش خبری سنانے والا ہوں ۔

ترجمہ :- (کتابِ حکیم میں ہے) کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو ۔ دیکھو ! میں تم کو اللہ کی طرف سے یا اس کتاب کی طرف سے (مضر چیزوں سے) ڈراتا ہوں اور (مفید چیزوں کی) خوش خبری اور بشارت دیتا ہوں ۔

اسلام اور قرآن ہمیشہ بری باتوں سے روکتا اور اچھی باتوں کی ترغیب دیتا ہے ۔ تبلیغ اسلام کا اصل اُصول ہے ۔

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ
يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ۭ
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝۳

وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؛ (اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ) اور تم اپنے رب سے مغفرت کی دُعا کرو ، معافی مانگو ۔ ثُمَّ تُـوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؛ پھر تم توبہ کرو اور اس کی طرف رجوع کرو ۔ تو کیا ہوگا ؟ يُـمَتِّـعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا ؛ تو تم کو بہرہ مند کرے گا ۔ تم کو اچھا تمتع حاصل ہوگا ۔ وہ تم کو رسائے گا بسائے گا ۔ تم کو کامیاب زندگی عطا کرے گا ۔ مگر کب تک ؟ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ ایک مقررہ وقت تک ۔ جب تک تمہاری عمر ہے ۔ مگر یاد رکھو ! ایک دن مرنا ہے ، یہ زندگی کا رشتہ کٹنا ہے ۔ خدا کے دربار میں جانا ہے ۔ وَيُـؤْتِ ؛ اور دے گا ۔ كُـلَّ ذِيْ فَـضْـلٍ ؛ ہر صاحبِ فضل کو ہر زیادہ نیکوکار کو ۔ بڑھ کر نیک کام کرنے والے کو ۔ فَضْلَـهٗ ؛ بڑھ کر اس کا اچھا بدلہ ۔ نیکی کا بدلہ نیکی ۔ بہترین عمل کا بہترین ثواب ۔ وَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ اور اگر تم نہ مانو ، روگردانی کرو ، منہ پھیرلو ۔ فَـاِنِّـــىْٓ اَخَـافُ عَلَيْكُمْ ؛ تو مجھے تمہارے متعلق خوف ہے ، اندیشہ لگا ہوا ہے ۔ عَـذَابَ يَـوْمٍ كَـبِيْرٍ ؛ ایک بڑے دن کے عذاب کا ۔ دنیا کا زمانہ تھوڑا ہے ۔ دنیا کا زمانہ بہت طول طویل اور دراز ہے ۔ آخرت دنیا کا انلارجمنٹ ہے ، اجمال کی تفصیل ہے ۔

ترجمہ :- اور (اس کتاب میں یہ ہے) کہ تم استغفار کرو اپنے رب سے (معافی مانگو) پھر توبہ کرو (اور اس کی طرف

ہمیشہ رجوع رہو)۔ وہ تم کو اچھی طرح رسائے گا بسائے گا (کامیاب زندگی عطا فرمائے گا۔) (مگر کب تک؟ تمہاری عمر بھر) ایک مقررہ وقت تک اور ہر بڑے نیکوکار کو بڑا نیک بدلہ عطا فرمائے گا۔ اور اگر تم نہ مانو (اعراض کرو) تو مجھے تم پر عذاب کا قیامت کے دن کے جو طول طویل ہے، اندیشہ لگا ہوا ہے۔

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ④

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ؛ خدا کی طرف تمہارا مرجع و مآب ہے۔ تم کو اس کے دربار میں جانا ہے۔ اللہ ہی کی طرف تمہاری بازگشت ہے۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ اور وہ ہر شئے پر قادر ہے۔ ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ بروں کو سزا دے گا اور نیکوں کو جزا۔

ترجمہ :- تم کو اللہ کے دربار میں واپس جانا ہے اور (وہ جو چاہے گا کرے گا) اس کو ہر شئے پر قدرت ہے۔

اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ۭ
اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑤

اَلَآ اِنَّهُمْ ؛ ہاں دیکھو! بے شک یہ لوگ یعنی مشرکین۔ يَثْنُوْنَ ؛ پھیرتے ہیں، لپیٹتے ہیں۔ موڑتے ہیں۔ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ ؛ اپنے سینوں کو پھیرتے ہیں۔ سامنے سے ٹل جاتے ہیں۔ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؛ تاکہ اس سے مخفی ہوجائیں۔ پیغمبر ﷺ کے سامنے سے ہٹ جاتے ہیں کہ ان کی عداوت مخفی رہے اور ان کی بے چینی اور اضطراب ظاہر نہ ہو۔ پیغمبر سے چھپانا خدا سے چھپانا ہے۔ جو ہرگز ممکن نہیں۔ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ ؛ ہاں ہاں! جب کہ وہ اوڑھ لیتے ہیں اپنے کپڑوں کو۔ لاکھ کمبل، رضائی جو چاہے اوڑھ لو۔ ستر پردوں میں جا کر چھپیں۔ يَعْلَمُ ؛ جانتا ہے۔ مَا يُسِرُّوْنَ ؛ جو چھپا رہے ہیں جو بطورِ راز اور سِرّ کے رکھتے ہیں۔ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؛ اور جو علانیہ کرتے ہیں، جو کچھ ظاہر کر رہے ہیں۔ یعنی خدا ظاہر و باطن سب کو جانتا ہے۔ اِنَّهٗ ؛ بے شک وہ۔ عَلِيْمٌ ؛ علم رکھتا ہے۔ واقف ہے۔ عالم ہے۔ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛ سینوں میں کی باتوں کو، رازوں اور پوشیدہ خیالات کو۔

ترجمہ :- ہاں! بے شک یہ (مشرکین) اس سے (رسول سے، اللہ سے) اپنی عداوت اور بے چینی چھپا لینے کے لئے مڑ جاتے ہیں (روگردانی کرتے ہیں)۔ مگر دیکھو! جب وہ (ستر پردوں میں بھی چھپیں) جو چاہیں اوڑھ لیں، خدا ان کے ظاہر و باطن سے واقف ہے۔ (ان کے رازوں اور چھپے ہوئے کاموں کا وہ علم رکھتا ہے) وہ تو (دل کے خیالات اور) سینوں کے رازوں سے بھی واقف ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع ۶

۱۲

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمّد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمّد عباس علم بردار صدّیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدّیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶﴾

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؛ اور نہیں ہے کوئی چلنے والا ۔ دَبَّ ۔ یَدِبُّ ۔ دَبًّا ۔ چلنا ۔ رینگنا ۔ دَآبَّة ۔ چلنے والا ، چوپایہ ، گدھا ۔ دَوَابٌّ جمع ہے ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ؛ مگر یہ کہ خدا پر واجب ہے ، خدا نے اپنے فضل و کرم سے اپنے پر لازم کرلیا ہے ۔

یاد رکھو ! کہ خدا پر کسی نے واجب نہیں کیا بلکہ خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے ۔ عقل ان باتوں کو ایک حدتک سمجھتی ہے ۔ عقل حاکم نہیں ہے ۔ خدائے تعالیٰ حاکم ہے ، اس کا کام ہے کہ کسی چیز کو اپنے اوپر لازم کرلیتا ہے ۔

رِزْقُهَا ؛ جانوروں کا رزق ۔ وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا ؛ اور ہر جانور کی قرارگاہ اور ٹھہرنے کی جگہ کو بھی جانتا ہے ۔ وَمُسْتَوْدَعَهَا ؛ اور اس کی ودیعت ، رکھنے کی جگہ کو بھی جانتا ہے ۔ یعنی وہ کہاں جنیں گے اور کہاں مریں گے اس کو بھی جانتا ہے ۔ زندگی میں آدمی کے قرار پکڑنے کی جگہ کو اور مرنے کے بعد جہاں وہ رکھا جائے گا ، وَدِیعت ہوگا ، اِن سب کا علم خدا کو ہے ۔ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ؛ یہ سب ایک واضح کتاب میں ہے ۔ کتابِ مبین کیا ہے ؟ لوحِ محفوظ یا علمِ الٰہی جہاں سب کچھ ہے ۔

ترجمہ :- اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر جس کی روزی اور کھانا پینا اللہ پر لازم ہے اور اس کو معلوم ہے کہ اس کے ٹھہرنے اور رکھے جانے کی جگہ کہاں ہے ۔ (یہ) سب ایک واضح کتاب میں ہے (علمِ الٰہی اور لوحِ محفوظ میں ہے) ۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾

وَهُوَ الَّذِيْ ؛ اور وہی تو ہے جس نے ۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ۔ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ؛ چھ دن میں ، ایک ہفتہ میں ، دنیا کے مختلف اطوار میں ۔ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ ؛ اور اس کا تختِ حکومت پانی پر تھا جو

محلِ حیات ہے ۔ خدا نے ہم سب کو کیوں پیدا کیا ؟ لِیَبْلُوَكُمْ ؛ تا کہ تم کو آزمائے ۔ تمہارا امتحان لے ۔ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؛ تم میں سے کس کے اچھے اعمال ہیں ؟ نیکوکار اور بدکار میں تمیز پیدا ہوجائے ۔ وَلَئِنْ قُلْتَ ؛ اور اگر تو اُن سے کہے ۔ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ؛ بے شک تم قبروں میں سے اُٹھو گے ۔ تم کو دوبارہ حیات ملے گی ۔ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ ؛ مرنے کے بعد ۔ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ؛ تو منکرین اور کفّار کہیں گے ۔ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ نہیں ہے یہ مگر صریح جادو ۔ یعنی مرکر اُٹھنے کا قائل ہونا ایک سحر اور جادو ہے ، بے عقل شخص کا قول ہوسکتا ہے یا یہ سب باتیں دھوکہ ہی دھوکہ ہیں ۔

ترجمہ :- اور وہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن (اور مختلف اطوار) میں پیدا کیا اور اس کا تختِ حکومت پانی (محلِ حیات) پر تھا (خدا نے یہ سب کیوں پیدا کیا ؟) اس لئے کہ وہ تمہارا امتحان لے کہ تم میں سے کون نیک عمل کرتا ہے ۔ (پیغمبر!) اگر تم (ان سے) کہو کہ تم مرکر اُٹھو گے (تم کو دوبارہ حیات ملے گی) تو منکرین اور کفّار کہیں گے یہ تو نرا دھوکہ ہے ، (صریح جادو ہے بدعقلی ہے) ۔

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۸ ع ۱

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ ؛ اور اگر ہم ان سے عذاب کو روک رکھیں ، اس میں تاخیر پیدا کریں ۔ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ ؛ چندروز کے لئے ، ایک معیّن وقت تک ۔ لَيَقُوْلُنَّ ؛ تو وہ ضرور کہیں گے ۔ مَا يَحْبِسُهٗ ؛ کس نے اس عذاب کو روک رکھا ہے ؟ وہ عذاب آتا کیوں نہیں ؟ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ ؛ ہاں جس دن وہ عذاب ان کے پاس آجائے گا ۔ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ ؛ تو وہ روکا نہ جاسکے گا ۔ وَحَاقَ بِهِمْ ؛ اور ان کو گھیر لے گا ۔ ان پر آن پڑے گا ۔ چھا جائے گا ۔ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ جس کو ٹھٹوں میں اُڑایا کرتے تھے ، جس کا استھزاء کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم ان سے ایک معیّن زمانہ تک عذاب کو روک رکھیں تو وہ ضرور کہیں گے اس کو کس نے روکا (وہ آتا کیوں نہیں ؟) دیکھو جس دن وہ (عذاب) ان کے پاس آجائے گا تو پھر کسی کے روکے نہ رُک سکے گا ۔ یہ لوگ جس بات کا ٹھٹا اُڑاتے تھے وہ ان پر چھا جائے گی (آن پڑے گی اس سے بھاگ کر کہیں نہ جاسکیں گے) ۔

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ۝۹

وَلَئِنْ اَذَقْنَا ؛ اور اگر ہم مزہ چکھائیں ۔ اَلْاِنْسَانَ ؛ انسان کو ۔ مِنَّا رَحْمَةً ؛ ہماری جانب سے مہربانی رحمت اور

خوش حالی کا ۔ ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ؛ پھر ہم اس خوش حالی اور رحمت کو اس سے چھین لیں ۔ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ ؛ تو وہ بڑا ہی مایوس ہوجاتا ہے ، نااُمید ہوجاتا ہے ۔ اور سمجھتا نہیں کہ جو پہلے دیا ہے وہ پھر بھی دے سکتا ہے ۔ كَفُوْرٌ ؛ بڑا ناشکرا ہے ۔

ترجمہ :- اگر ہم انسان کو اپنی مہربانی ، (رحمت اور خوش حالی) کا مزہ چکھائیں پھر (کسی مصلحت اور امتحان کے لئے) اس خوش حالی کو اس سے (دفع کردیں) چھین لیں تو (آئندہ کے لئے) وہ مایوس اور نااُمید ہوجاتا ہے (اور گزشتہ احسانات کا) شکر ادا نہیں کرتا ۔

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝۱۰

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ ؛ اور اگر ہم انسان کو مزہ چکھائیں ۔ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ ؛ نعمت کا جو مصیبت کے بعد میسر ہوئی ہے ۔ مَسَّتْهُ ؛ جو مصیبت اور مضرت اس کو پہنچی ۔ لَيَقُوْلَنَّ ؛ تو ضرور کہے گا ۔ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؛ اب میری ساری بدنصیبیاں جاتی رہیں ۔ اب میرا کوئی کیا کرسکتا ہے ۔ چند روزہ ستاروں کا چکر تھا وہ نکل گیا ۔ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ ؛ بے شک وہ اِترانے والا ۔ خوشیاں منانے والا ۔ شادیانے بجانے والا ۔ فَخُوْرٌ ؛ شیخی خورہ ۔ فخر سے پھولوں نہ سمانے والا ہے ۔

ترجمہ :- اگر ہم اس کو مصیبت اور مضرت پہنچنے کے بعد نعمت اور راحت کے مزے چکھا دیں تو (کیا) کہنے لگتا ہے ، اب میری ساری بدحالیاں دفع ہوگئیں (اب تو میں بدنصیبی کے چکر سے نکل گیا) ۔ بے شک ، انسان بڑا اِترانے والا ہے ، فخر و ناز کرنے والا ہے ۔

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۱۱

اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ؛ مگر جن لوگوں نے صبر کیا ، سختیاں جھیلیں ، ہر طرح کی مصیبتیں برداشت کیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کئے ۔ نہ مصیبت میں خدا کو بھولے نہ راحت میں خدا کو بھولے ۔ تکلیف میں ناراض نہ ہوئے ۔ اور راحت میں نامناسب کام نہ کئے ۔ ہمیشہ اچھے ہی کام کرتے رہے ۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ ؛ انھیں کے لئے مغفرت ہے ۔ خدا کے دامنِ رحمت میں ان کی جگہ ہے ۔ وَاَجْرٌ كَبِيْرٌ ؛ اور بڑا اجر ہے ، ثواب ہے ۔ ان کا بڑا درجہ ہے ، رُتبہ ہے ۔

ترجمہ :- مگر وہ لوگ جنھوں نے صبر کیا اور اعمالِ صالحہ کئے ، انھیں کے لئے ہے مغفرت اور بڑا اجر و مرتبہ ۔

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ؕ ۝۱۲

فَلَعَلَّکَ تَارِکٌ ؛ تو کیا تم چھوڑ دو گے ؟ کیا تم ترک کردو گے ؟ بَعْضَ مَایُوْحٰی اِلَیْکَ ؛ اس میں سے جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے ۔ لوگوں کی خاطر وحیِ الٰہی کو ترک کرنا یا چھپانا ناممکن ہے ۔ وَضَآئِقٌ بِہٖ صَدْرُکَ ؛ اور کیا تمہارا سینہ اس بات سے تنگ ہوگا ؟ کیا یہ سُن سُن کر دل تنگ ہو رہے ہو ۔ بیزار ہو رہے ہو ۔ اَنْ یَّقُوْلُوْا ؛ اس بات سے کہ وہ کہتے ہیں ۔ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْہِ کَنْزٌ ؛ کیوں پیغمبر پر خزانہ نہ اُتارا گیا ۔ کَنْزٌ ؛ خزانہ ۔ کُنُوْزٌ ۔ جمع ۔ ہر پھر کر وہی زر پرستی ۔ روپیہ پیسہ کی خواہش ، جس کو دیکھو مال کا غلام ۔ اَوْجَآءَ مَعَہٗ مَلَکٌ ؛ یا پیغمبر کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں آیا ؟ اتنا نہیں سمجھتے کہ فرشتہ آتا تو کام تمام ہوجاتا ، مہلت ہی کب ملتی ۔ فرشتہ دوسری جنس کا ہے ۔ پیغمبر انسان ہیں ۔ ہم جنس ہیں ۔ آدمی کو آدمی سے محبت ہوتی ہے ، فرشتہ آتا بھی تو نظر آنے کے لئے انسانی صورت لیتا ۔ پھر اس وقت جو دھوکہ کھا رہے ہیں اُس وقت بھی کھاتے ۔ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِیْرٌ ؛ تم تو صرف ڈرانے والے ہو ۔ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ ؛ اور اللہ ہر بات کا ذِمہ دار ہے ۔ جو مناسب سمجھتا ہے کرتا ہے ۔

ترجمہ :- پھر کیا تم ان چیزوں کو چھوڑ دو گے جن کی تم کو وحی کی جارہی ہے ۔ کیا ان کی باتوں سے تم دل تنگ ہو ، بیزار ہو (تمہارے سینہ میں اس سے زیادہ برداشت کی قوت نہیں رہی ؟) کیونکہ وہ کہتے ہیں : کس لئے پیغمبر پر خزانہ نہیں اُتارا گیا یا ان کے ساتھ فرشتہ کیوں نہیں آیا ؟ تم صرف (نقصان دہ باتوں سے) ڈرانے والے ہو ۔ اور سب پر ذِمہ دار اللہ ہے ۔

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۗ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾

اَمْ یَقُوْلُوْنَ ؛ کیا یہ کافر کہتے ہیں ۔ اِفْتَرٰہُ ؛ پیغمبر نے اس قرآن کو بنالیا ہے ۔ کیا قرآن پیغمبر کی تصنیف ہے ؟ قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِہٖ ؛ تم ایسی دس سورتیں تو لاؤ ۔ مُفْتَرَیٰتٍ ؛ بنائی ہوئی ۔ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ ؛ اور بُلالو جن جن کو بُلا سکتے ہو ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ؛ اگر ہو تم سچّے ۔ اپنے دعویٰ میں صادق ۔

ترجمہ :- کیا یہ (کفّار) کہتے ہیں کہ قرآن پیغمبر کی تصنیف ہے ؟ پیغمبر تم کہو ایسی تصنیف شدہ دس سورتیں تو لاؤ اور خدا کو چھوڑ کر اپنی مدد کے لئے جن جن کو چاہو بُلالو ، اگر تم سچّے ہو ۔

صاحبو ! دس سورتوں کا لانا تو مشکل ہے ۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ میں تین آیتیں ہیں ۔ اتنی ہی بنا کر لاؤ ۔ کیا لاسکو گے ؟ کیا بناسکو گے ۔ ؟ ادیبوں سے مدد لو ۔ شاعروں کو بُلالو ۔ شیاطین اور دیوتاؤں کو پکارو ۔ سر توڑ محنت کرو ۔ غور کرو ، فکر کرو ۔ مگر کیا ہوگا ؟ وہی عاجزی ، وہی لاجواب ہونا ۔ آخر میں کہنا پڑے گا ۔ مَاھٰذَا مِنْ کَلَامِ الْبَشَرِ ؛ عتبہ جیسے ادیب سے ،

قریش کے سردار سے کچھ نہ ہوسکا تو کہہ دیا یہ چلتا جادو ہے، کہیں رُکنے والا نہیں ۔ یہ تو قیامت تک رہے گا ۔ اس سے بڑھ کر کیا عاجزی کی دلیل ہے؟ تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ ''اعجاز القرآن'' ملاحظہ کیجئے ۔

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ ؛ پھر اگر تمہارا کیا نہ کریں، تمہارا کہا نہ کریں اور تمہارا جواب نہ دے سکیں ۔ فَاعْلَمُوْٓا ؛ تو سمجھ لو ۔ خوب علم رکھو ۔ اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ ؛ کہ یہ قرآن علمِ الٰہی ہی کے ساتھ اُتارا گیا ہے ۔ خدا نے قرآن اُتارا ہے تو جان بوجھ کر اُتارا ہے ۔ خدا کا اُتارا ہوا ہے نہ کہ پیغمبر کا بنایا ہوا ۔ جب اتنا سمجھ چکے، تو یہ بھی سمجھ رکھو ۔ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ اس کا حکم سننا چاہیئے اور اس پر عمل کرنا چاہیئے ۔ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؛ کیا تم مانتے اور تسلیم کرتے ہو ۔

ترجمہ :- پھر اگر یہ لوگ لاجواب ہوجائیں (اور تمہارا کہا نہ کریں) تو سمجھ لو کہ جو کچھ اُتارا گیا ہے علمِ الٰہی کے ساتھ اُتارا گیا ہے (خدا نے جو کچھ نازل فرمایا ہے، علم کے ساتھ نازل فرمایا ہے) ۔ اور یہ بھی کہ خدا کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں ۔ کیا تم اس کو تسلیم کروگے؟ ۔ (دل سے مانوگے؟) ۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؛ جو چاہتا ہے، ارادہ کرتا ہے دنیا کی زندگی کا ۔ وَزِيْنَتَهَا ؛ اور دنیا کی زینت و آرائش چاہتا ہے ۔ نُوَفِّ اِلَيْهِمْ ؛ تو ہم ان کو پورا کردیتے ہیں ۔ ان کو کافی وافی دیتے ہیں ۔ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا ؛ تو ان کو ان کے اعمال کے نتائج اسی دنیا میں دے دیتے ہیں ۔ وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ؛ اور ان کو دنیا میں کچھ نقصان اور کچھ خسارہ نہیں ہوتا ۔

ترجمہ :- جو دنیا کی زندگی اور زیب و زینت چاہتے ہیں، ہم اُن کو ان کے اعمال کے نتائج اسی دنیا میں کافی وافی طور پر دے دیتے ہیں اور انھیں کسی قسم کا نقصان اور خسارہ نہیں دیا جاتا ۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ

وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾

اُولٰٓئِکَ ؛ یہی لوگ ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ لَیْسَ لَھُمْ ؛ جن کے لئے نہیں ہے ۔ فِی الْاٰخِرَۃِ ؛ آخرت میں ۔ اِلَّا النَّارُ ؛ بجز آگ کے ۔ آخرت میں ان کے لئے دوزخ کے سوا کچھ نہیں ۔ وَحَبِطَ ؛ اور بیکار ہوگیا ، اکارت گیا ، گیا گزرا ہوگیا ۔ مَاصَنَعُوْا فِیْھَا ؛ جو کچھ دنیا میں انھوں نے کیا ۔ وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ؛ اور برباد ہوگئے اور باطل ہوگئے جو کچھ وہ عمل کرتے تھے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ وہ ہیں کہ اُن کے لئے آخرت میں بجز دوزخ کے کچھ نہیں ، انھوں نے دنیا میں جو کچھ کیا وہ سب اکارت گیا اور جو کچھ کریں گے وہ بھی اکارت و برباد ہے ۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۗ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٧﴾

اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ ؛ تو کیا جو شخص ہو ایک دلیلِ واضح پر ، دلیلِ عقلی پر ۔ مِنْ رَّبِّہٖ ؛ اپنے رب کی طرف سے ۔ وَیَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ ؛ اور اس کے پیچھے ایک شاہد بھی خدا کی طرف سے ہے ۔ وَمِنْ قَبْلِہٖ ؛ اور اس سے پہلے ۔ کِتٰبُ مُوْسٰی ؛ موسٰی کی کتاب ۔ اِمَامًا وَّ رَحْمَۃً ؛ پیشوا بھی تھی اور رحمت بھی ۔ اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ ؛ اسی پر وہ لوگ ایمان لاتے تھے ۔ وَمَنْ یَّکْفُرْبِہٖ ؛ اور جو اس سے انکار کرے ۔ مِنَ الْاَحْزَابِ ؛قوموں میں سے ۔ فَالنَّارُ مَوْعِدُہٗ ؛تو دوزخ اس کا ٹھکانہ ہے ، اس کے وعدہ کی جگہ ہے ۔ فَلَا تَکُ ؛ پھر نہ ہوجاؤ تم ۔ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْہُ ؛ اس سے شک میں ۔ یعنی اس میں شک نہ کرو ۔ شبہ میں نہ پڑو ۔ اِنَّہُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ ؛ بے شک یہ حق ہے ، تمہارے رب کے پاس سے ۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ؛ مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ، اس کا یقین نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- تو پھر کیا جو شخص خدا کے پاس کی واضح دلیل پر ہو (اور جسے عقلِ سلیم قبول کرتی ہو) ، اور اس کی شہادت اس سے پہلے موسٰی کی کتاب (یعنی توراۃ) بھی دیتی ہو جو امام اور پیشوا بھی تھی اور رحمت بھی ۔ اسی پر ان لوگوں کا ایمان تھا ۔ اور قوموں میں سے جو اس سے انکار کرے اس کا ٹھکانا دوزخ ہے (اُس کی وعدہ گاہ جہنّم ہے) تو (دیکھو!) تم اس میں شک نہ کرو ۔ یہی تمہارے رب کے پاس سے حق ہے ۔ مگر اکثر لوگ ایمان نہیں رکھتے ۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ؕ اُولٰٓئِکَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّہِمْ وَیَقُوْلُ الْاَشْہَادُ
ہٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّہِمْ ۚ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۸﴾

وَمَنْ اَظْلَمُ ؛ اور اس سے بھی بڑھ کر کوئی ظالم ہے؟ مِمَّنِ افْتَرٰی ؛ جس نے افترا پردازی کی، جھوٹ باندھا۔ عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ؛ خدا پر جھوٹ کو، خلافِ واقعہ کہا۔ اُولٰٓئِکَ یُعْرَضُوْنَ ؛ یہ لوگ پیش کئے جائیں گے۔ عَلٰی رَبِّہِمْ ؛ ان کے رب کے سامنے۔ وَیَقُوْلُ الْاَشْہَادُ ؛ اور گواہ کہہ دیں گے، جو لوگ جانتے تھے وہ بیان کریں گے۔ ہٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ کَذَبُوْا ؛ یہی لوگ تو ہیں جنھوں نے جھوٹ کہا۔ کس پر؟ عَلٰی رَبِّہِمْ ؛ اپنے رب پر۔ اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ ؛ ہاں خدا کی لعنت ہے، پھٹکار ہے، دوری ہے۔ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالموں پر۔

ترجمہ :- اور (بھلا) اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس نے خدا پر جھوٹ باندھا۔ یہ لوگ دربارِ الٰہی میں پیش کئے جائیں گے۔ حاضرین کہیں گے : یہی لوگ ہیں جنھوں نے خدا پر جھوٹ باندھا۔ ہاں دیکھو! ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَیَبْغُوْنَہَا عِوَجًا ؕ وَہُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ہُمْ کٰفِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

اَلَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ ؛ جو لوگ روکتے ہیں، مانع ومزاحم ہوتے ہیں۔ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؛ راہِ خدا سے۔ وَیَبْغُوْنَہَا عِوَجًا ؛ اور اس میں کجی پیدا کرتے ہیں۔ تاویلِ بے جا کرتے ہیں۔ وَہُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ہُمْ کٰفِرُوْنَ ؛ اور آخرت سے انکار کرتے ہیں، کفر کرتے ہیں، ہرگز نہیں مانتے۔

ترجمہ :- (یہ لوگ کیسے ہیں؟) یہ لوگ وہ ہیں جو دوسروں کو راہِ خدا سے پھیرتے ہیں اور اس میں کجی پیدا کرتے ہیں، (تاویلِ بے جا کرتے ہیں۔ ان میں راستی ہے ہی نہیں) اور وہ آخرت سے بھی انکار کرتے ہیں۔ (یعنی جب آخرت کا ڈر نہیں، خدا کے دربار میں جانے کا خوف نہیں تو پھر وہ کفر بھی کریں گے نہ آپ راستی پر رہیں گے نہ دوسروں کو راستی پر رہنے دیں گے۔)

وقفِ لازم

اُولٰٓئِکَ لَمْ یَکُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَمَا کَانَ لَہُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ اَوْلِیَآءَ ۘ
یُضٰعَفُ لَہُمُ الْعَذَابُ ؕ مَا کَانُوْا یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا کَانُوْا یُبْصِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

آخرت تو خدا ہی کی ہے۔ کسی کو ظاہری قوت وعزت نہ رہے گی۔ جی رہے تھے، زمین پر تھے تو کیا تھا:

اُولٰٓئِکَ لَمْ یَکُوْنُوْا ؛ یہ لوگ نہ تھے ۔ مُعْجِزِیْنَ ؛ عاجز کرنے والے ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ یعنی یہ لوگ زندہ بھی تھے تو ہمارے قبضۂ قدرت سے کب باہر تھے ۔ وَمَا کَانَ لَھُمْ ؛ اور نہ تھے ان کے لئے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ، خدا کے مقابل ۔ مِنْ اَوْلِیَآءَ ؛ کوئی سرپرست ، کوئی یار و مددگار ، کوئی دوست ، کوئی والی وارث ۔ یُضٰعَفُ لَھُمُ الْعَذَابُ ؛ ان کو دوہرا عذاب ہوگا ۔ یہ کیوں ؟ اس لئے کہ خود برے تھے اور دوسروں کو حق پرستی سے روکتے تھے ۔ مَا کَانُوْا یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ ؛ وہ سچی بات سن نہ سکتے تھے ۔ وَمَا کَانُوْا یُبْصِرُوْنَ ؛اور نہ سچی بات ان کو آنکھوں سے دکھائی دیتی تھی ۔

ترجمہ :- یہ لوگ زمین پر بھی تھے تو (کب ہمارے قابو سے باہر تھے اور) وہ کب ہم کو عاجز کرسکتے تھے اور خدا کے مقابل ان کا کوئی سرپرست نہ تھا ۔ ان کو دو چند عذاب ہوگا ۔ یہ لوگ نہ (حق بات) سُن سکتے تھے نہ (حق بات) دیکھ سکتے تھے ۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ وَضَلَّ عَنْھُمْ مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿٢١﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہ لوگ وہ ہیں جنھوں نے ۔ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ؛ اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا ، نقصان کے گڑھے میں گر گئے ۔ وَضَلَّ عَنْھُمْ ؛ اور بے راہ اور بے اثر ہوگئے ۔ بے کار ہوگئے ۔ مَا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ؛ جو کچھ وہ جھوٹ کہتے تھے ، افترا پردازی کرتے تھے ، مَن گھڑت باتیں لگاتے تھے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ وہ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کا نقصان کیا (خسارے میں پڑ گئے ۔) اور جو کچھ جھوٹ لگاتے تھے سب بے کار اور اکارت گیا ۔

لَا جَرَمَ اَنَّھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿٢٢﴾

لَاجَرَمَ ؛ بے شک ، ضرور ، قطعاً لاعلاج ۔ اَنَّھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ ؛ یقیناً وہ آخرت میں ۔ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ؛ یہی ہیں خسارے میں پڑے ہوئے ۔ یقیناً نقصان اُٹھانے والے بڑے زیاں کار ۔

ترجمہ :- بے شک یہی لوگ ہیں آخرت میں زیادہ خسارے میں پڑے ہوئے (یقیناً نقصان اُٹھانے والے) ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰی رَبِّھِمْ ۙ

اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ۚ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٣﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح کرتے ہیں ۔ نیک کام کرتے ہیں ۔ مناسب عمل کرتے ہیں ۔ وَاَخْبَتُوْٓا ؛ اور کامل بھروسہ رکھتے ہیں ۔ خَبْتٌ ۔ زمین ہموار ۔ خَبَتَ اِلَیْہِ ؛ اطمینان رکھا ۔

خَبَتَ لَـهٗ ؛ عاجزی اور خشوع وخضوع کیا ۔ اِلٰی رَبِّھِمْ ؛ اپنے رب کی طرف ۔ جولوگ اپنے پروردگار پر اعتماد رکھتے ہیں ۔ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ؛ وہی لوگ جنتی ہیں ۔ بہشت میں رہنے والے ہیں ۔ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ؛ یہ لوگ جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔

ترجمہ :- بے شک جولوگ ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں اور اپنے رب پر پورا اعتماد اور بھروسہ رکھتے ہیں وہ جنتی ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔

اب خدائے تعالیٰ اچھے اور برے دونوں کی مثال بیان فرماتا ہے ۔

مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ۭ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٤﴾

ع ۲ ۲

مَثَلُ الْفَرِیْقَیْنِ ؛ ان دونوں گروہوں کی مثال ایسی ہے ۔ یعنی کافر اور مسلم کی ایسی مثال ہے ۔ کَالْاَعْمٰی وَالْاَصَمِّ ؛ جیسے اندھا اور بہرا ۔ یعنی کافر حق بات نہ دیکھتا ہے نہ سنتا ہے ۔ وَالْبَصِیْرِ وَالسَّمِیْعِ ؛ اور دیکھنے والا اور سننے والا ۔ بینا اور شنوا ۔ یعنی ایمان دار حق بات دیکھتا بھی اور سنتا بھی ہے ۔ ھَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا ؛ کیا ان دونوں کی مثال ایک ہوگی ؟ برابر ہوگی ۔؟ کیا ان دونوں کا حق برابر ہوگا ؟ کیا کافر و مسلم دونوں کا ایک حکم ہوگا ؟ ہرگز نہیں ۔ اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ ؛ پھر تم کیوں نصیحت اختیار نہیں کرتے ، کیوں بھولے بسرے بیٹھے ہو ۔

ترجمہ :- ان دونوں فریق کی مثال ایسی ہے جیسے اندھا اور بہرا ، دیکھتا اور سنتا ۔ کیا ان دونوں کی مثال برابر ہے ؟ پھر تم کیوں نہیں سوچتے سمجھتے (غور وفکر کرتے) ۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ۡ اِنِّىْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٢٥﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ؛ اور بے شک ہم نے بھیجا ۔ نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖٓ ؛ نوح کو ان کی قوم کی طرف ۔ اُنھوں نے کیا کہا ۔ اِنِّیْ لَکُمْ ؛ میں تمہارے لئے ہوں ۔ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ؛ صاف صاف ڈرانے والا ۔

ترجمہ :- ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا ، (کہ اُن سے کہہ دو کہ) میں تمہیں صاف صاف ڈرانے والا ہوں ۔

اور یہ بھی کہہ دو :

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٦﴾

اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا ؛ کہ تم بندگی نہ کرو ، عبادت نہ کرو ، نہ پوجو ۔ اِلَّا اللّٰہَ ؛ مگر اللہ کو ۔ خدا کے سوائے کسی کی عبادت نہ کرو ۔

اگر نہ مانو گے؟ اِنِّیْٓ اَخَافُ ؛ تو مجھے تمہارے متعلق خوف ہے، تمہاری نسبت مجھے ڈر لگا ہے۔ کس بات کا؟ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ؛ المناک دن کے عذاب کا۔

ترجمہ :- (اے نوح! تم اپنی قوم سے کہہ دو) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو (ماسوی اللہ کی پوجا نہ کرو، ورنہ) مجھے تمہارے متعلق المناک دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ (قیامت میں تمہیں کیا تکلیفیں ہوں گی اس کا مجھے خوف لگا ہوا ہے۔)

فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۢ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾

فَقَالَ الْمَلَاُ ؛ تو لوگوں نے کہا، سرداروں نے کہا۔ کیسے سرداروں نے؟ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جو کافر تھے، جو انکار کرتے تھے، جو حق پوش تھے۔ مِنْ قَوْمِهٖ ؛ نوح کی قوم میں سے۔ مَا نَرٰىكَ ؛ ہم تم کو نہیں دیکھتے، نہیں سمجھتے۔ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا ؛ مگر ہمارے جیسا آدمی جیسے ہم بشر ہیں تم بھی بشر ہو۔ منکر ہمیشہ ظاہری حالات کو دیکھتے تھے۔ اور باطنی صفات سے بالکل ناواقف تھے۔ وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ ؛ اور ہم تم کو نہیں سمجھتے کہ تمہاری اتباع کی ہے۔ اِلَّا الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا ؛ مگر اُنھیں لوگوں نے جو ہمارے میں کے رذیل ہیں، کم درجہ ہیں۔ ان کے پاس معیارِ فضیلت کیا تھا؟ وہی روپیہ پیسہ، دھن دولت۔ روحانیت سے وہ بالکل نابلد تھے۔ روح کی فضیلت سے بالکل جاہل تھے۔ بَادِيَ الرَّاْيِ ؛ سرسری رائے رکھنے والے غور وفکر نہ کرنے والے۔ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا ؛ اور ہم تمہارے لئے نہیں سمجھتے کہ تم کو ہم پر ہو۔ مِنْ فَضْلٍ ؛ کسی قِسم کی فضیلت، بزرگی، زیادت۔ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ؛ بلکہ ہم تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ یہاں ظَنْ کے معنٰی سمجھنے کے ہیں۔

ترجمہ :- پھر (نوح کی قوم میں سے) جو منکر تھے ان لوگوں نے کہا: تم ہمارے ہی جیسے آدمی ہو اور ہم تم کو مثل اپنے بشر سمجھتے ہیں اور ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ تمہاری اتباع کرنے والے بے سمجھ رذیل لوگ ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ تم کو ہم پر کوئی فضیلت نہیں۔ بلکہ ہم تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ (اور ہمارے ظن وگمان میں تم کذاب ہو۔ بے سروپا باتیں کہتے ہو)۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ

فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝۲۸

قَالَ ؛ نوح نے کہا ۔ يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ۔ اَرَءَيْتُمْ ؛ کیا تمہاری رائے ہے؟ ذرا بتاؤ تو سہی کیا تم سمجھتے ہو؟ اِنْ كُنْتُ ؛ اگر میں ہوں ۔ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ ؛ میرے رب کے پاس سے دلیل واضح پر ۔ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ ؛ اور خدا نے مجھے اپنے پاس سے رحمت سے سرفراز کیا ہے ۔ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؛ پھر یہ بات تم کو دکھائی نہیں دیتی ۔ نہ خدا کی واضح دلیل کو جانتے ہیں ، نہ اس کی رحمت کو ۔ ان امور میں گویا کہ تم اندھے ہو ۔ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا ؛ کیا ہم تم کو یہ چیزیں لگا دیتے ہیں ۔ لازم کر دیتے ہیں ۔ تمہارے گلے منڈھ دیتے ہیں ۔ وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ؛ حالانکہ تم اس سے کراہت اور نفرت کرتے ہو ۔

ترجمہ :- (نوح نے) کہا ۔ لوگو! (میرے دوستو!) کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر میں خدا کی طرف سے دلیل رکھتا ہوں اور اس کی رحمت مجھ پر آتی ہے اور جس کے متعلق تم اندھے ہو تو کیا ہم خواہ مخواہ اس کو تمہارے گلے زبردستی منڈھ دیتے ہیں ۔ حالانکہ تم اس سے کراہت کرتے ہو (تم حق بات کو سمجھو ۔ خدا کی رحمت سے انکار نہ کرو ۔ اور خواہ مخواہ کے اندھے نہ بنو ۔ یہ حق ہے ۔ زبردستی تمہارے گلے کا ہار نہیں کیا گیا ہے) ۔

وَيٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝۲۹

وَيٰقَوْمِ ؛ اور اے میری قوم ! لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ ؛ میں تم سے سوال نہیں کرتا ، میں نہیں مانگتا ۔ عَلَيْهِ مَالًا ؛ اس پر یعنی تبلیغ پر مال ۔ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ؛ میرا اجر تو اللہ پر ہے ، وہی میرا بدلہ دے گا ، وہی مزدوری عطا کرے گا ۔ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور میں ہانک دینے والا نہیں ہوں ان لوگوں کو جو ایمان لائے ۔ ایمان داروں کو اپنے پاس سے نکال دینا میرا کام نہیں ہے ۔ یہ تو مجھ سے ہرگز نہ ہوگا ۔ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ ؛ وہ تو اپنے رب سے ملنے والے ہیں ۔ ان کو خدا کا دیدار ہوگا ۔ وہ دربارِ الٰہی میں جانے والے ہیں ۔ وَلٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ ؛ مگر میں تم کو سمجھتا ہوں ، دیکھتا ہوں ۔ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ؛ ایسی قوم کہ جہالت کرتی ہے ، جاہل ہے ، نادان ہے ۔

ترجمہ :- اور لوگو! میں اس پر تم سے کوئی مال نہیں مانگتا ۔ میرا اجر تو اللہ پر ہے (وہی میری تبلیغ کا بدلہ دے گا) اور میں ایمانداروں کو اپنے پاس سے نکال دینے والا نہیں ۔ یہ تو (دربارِ الٰہی میں حاضر ہونے والے ہیں) اپنے رب سے ملنے والے ہیں ۔ مگر تم کو میں نادان لوگ سمجھتا ہوں ۔

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳۰

وَيٰقَوْمِ ؛ اور اے میری قوم ! مَنْ يَّنْصُرُنِيْ ؛ مجھے فتح و نصرت کون دے گا ۔کون بچائے گا ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ خدا کے غضب سے ۔ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ؛ اگر میں ان کو ہانک دوں ، نکال دوں ، دھتکار دوں ۔ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ؛ کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے ۔ کیا تم اس کا خیال نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- اور لوگو ! اگر میں ان (دین داروں) کو نکال دوں تو اللہ (کے غضب) سے مجھے کون بچائے گا ۔ (کون مجھے فتح و نصرت دے گا) تو پھر کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے (کچھ بھی دھیان نہیں رکھتے) ۔

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؛ اور میں تم سے ہرگز نہیں کہتا ۔ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ ؛ کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں ۔ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ ؛ اور نہ میں اس بات کا مدعی ہوں کہ غیب کی تمام باتیں جانتا ہوں ، اور نہ میں اپنے کو غیب داں کہتا ہوں ۔ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ ؛ اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں ۔ وَلَآ اَقُوْلُ ؛ اور میں یہ بھی نہیں کہتا ۔ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ ؛ ان لوگوں کو جن کو تمہاری آنکھیں ذلیل و خوار سمجھتی ہیں ۔حقیر جانتی ہیں ۔ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ؛ کہ ان کو اللہ کچھ بھلائی نہ دے گا ۔ ممکن ہے آج فقیر ہیں کل امیر ہو جائیں ۔ دنیا میں زحمت ہے تو آخرت میں رحمت مل جائے ۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ؛ اللہ ہی ان کے دل کی بات خوب جانتا ہے ۔ ان کے باطن کا علم تو خدا ہی کو ہے ۔ ان کی فطرت سے تو وہی واقف ہے ۔ اِنِّيْٓ اِذًا ؛ بے شک اگر میں ایسا کروں ۔ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ تو یقیناً میں ظالم اور بے انصاف ہوں گا ۔

ترجمہ :- اور (لوگو !) میں تم سے ہرگز نہیں کہتا کہ خدا کے خزانے میرے پاس ہیں ، (میرے ہاتھ میں ہیں) ۔ اور میں غیب داں بھی نہیں ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں ان لوگوں کے متعلق جن کو تم ذلیل و خوار سمجھتے ہو یہ کہتا ہوں کہ اللہ ان کو خیر و خوبی (اور مال و دولت) سے سرفراز کرے گا ہی نہیں ۔ ان کے باطن کا علم تو اللہ ہی کو ہے ۔ اگر میں (ایسا کروں یا) ایسا کہوں تو بے شک میں بھی ظالموں سے ہوجاؤں گا ۔

صاحبو ! یہ دنیادار اپنے آپ کو خدا کے فضل و کرم کا گتہ دار سمجھتے ہیں ۔ عزت کا معیار دولت کو سمجھتے ہیں ۔ فقیر کو حقیر جانتے ہیں ۔ ایماندار اگر نادار ہو تو اس کو ذلیل و خوار جانتے ہیں ۔ ان کو معلوم نہیں ہونا چاہیئے کہ دربارِ الٰہی کے امیدوار

دیندار ہوتے ہیں نہ کہ بدکردار دنیادار۔

صاحبو! دنیا داروں کی خوشامد نہ کرو۔ دنیا کی خاطر دین کو نہ بیچو۔ نیک کام کرو۔ حق بات کہو۔ اور کسی سے نہ ڈرو۔ اللہ کے دربار میں جانا ہے، اس کو منھ دکھانا ہے۔

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۳۲﴾

قَالُوْا يٰنُوْحُ ؛ نوح کی قوم والوں نے کہا اے نوح! قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا ؛ تم نے ہم سے جھگڑا کیا۔ پھر خوب جھگڑا کیا۔ بحث مباحثہ بہت ہو چکا۔ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ ؛ اچھا جس بات کا تم وعدہ کرتے ہو اس کو لاؤ۔ نہ ماننے والوں کو عذاب۔ آخر وہ عذاب ہے کہاں؟ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؛ (لاؤنا) اگر تم سچے ہو۔

ترجمہ:- (نوح کے) لوگوں نے کہا اے نوح! تم نے ہم سے جھگڑا کیا اور خوب دل کھول کر بحث و مباحثہ کیا۔ اگر تم سچے ہو تو وہ (عذاب) لاؤ جس کا تم وعدہ کرتے ہو۔

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۳۳﴾

قَالَ ؛ نوح نے کہا۔ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؛ تمہارے پاس اس عذاب کو تو اللہ ہی لائے گا۔ اِنْ شَآءَ ؛ اگر خدا چاہے۔ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ؛ اور تم خدا کو عاجز نہیں کر سکتے۔ اس کے عذاب کو روک نہیں سکتے۔

ترجمہ:- (نوح نے) کہا خدا چاہے تو وہی تم پر عذاب لائے گا۔ تم اس کو روک نہیں سکتے (نہ خدا کو عاجز کر سکتے ہو)۔

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ ؛ اور میری نصیحت تم کو کچھ نفع نہیں دے سکتی۔ میرا وعظ و پند تم پر کچھ اثر نہیں کرتا۔ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ ؛ گو میں کتنی ہی نصیحت کرنا چاہوں۔ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؛ اگر اللہ تم کو تمہاری ناقص فطرت کی وجہ سے گمراہ رکھنا چاہے۔ هُوَ رَبُّكُمْ ؛ وہ تمہارا رب ہے۔ ہر ایک کو اس کے مناسبِ حال عطا فرماتا ہے۔ ہر ایک کو اس کے کمال تک پہنچاتا ہے۔ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؛ اور اسی کے ہاں تم کو جانا ہوگا۔ اسی کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔ دربارِ الٰہی میں تم کو جواب دہی کرنی پڑے گی۔

ترجمہ :- میں تم کو لاکھ نصیحت کرنا چاہوں ، اگر خدا تم کو گمراہ ہی رکھنا چاہتا ہے تو میری نصیحت کچھ کام نہ آئے گی ۔ وہ تمہارا رب ہے اور تم کو اسی کی طرف واپس جانا ہے ۔

اَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ ۖ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع ۳

اَمْ یَـقُوْلُوْنَ ؛ کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں ؟ اِفْتَـرٰهُ ؛ نوح نے وحی اور کلامِ الٰہی کو دل سے گھڑ لیا ہے ، خود ساختہ ہے ۔ ساری افترا پردازی ہے ۔ قُـلْ اِنِ افْتَـرَیْتُـهٗ ؛ اے نوح ! تم کہہ دو ، اگر میں نے اس کو اپنے دل سے بنالیا ہے ۔ فَعَـلَـیَّ اِجْرَامِیْ ؛ تو اس کا گناہ مجھ پر ہے ۔ وَاَنَـا بَـرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ؛ اور تم جو کچھ جرم کرتے ہو ، عصیاں و نافرمانی کرتے ہو اس سے میں بھی بری ہوں ۔

ترجمہ :- کیا لوگ یہ کہتے ہیں کہ (نوح نے) ان سب باتوں کو دل سے گھڑ لیا ہے ؟ اچھا (اے نوح) تم کہہ دو : اگر میں نے دل سے گھڑ لیا ہے تو اس کا گناہ مجھ پر ، اور میں بھی تمہارے جرموں سے بری ہوں ۔

وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ
اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ ؛ اور وحی کی گئی نوح کی طرف ، اور ان کو فرما دیا گیا ۔ اِنَّـهٗ لَـنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِکَ ؛ بے شک بات یہ ہے کہ تمہاری قوم میں سے کوئی ایمان نہ لائے گا ۔ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ ؛ مگر جو ایمان لا چکے سو لا چکے ۔ فَـلَا تَـبْـتَـئِـسْ ؛ لہٰذا تم غم نہ کرو ۔ بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ؛ ان کاموں پر کہ وہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور نوح کو وحی کی گئی کہ تمہاری قوم میں سے اب کوئی ایمان نہ لائے گا مگر جو ایمان لا چکے لا چکے ، اب ان کے کاموں پر تم کچھ غم نہ کرو (جو کچھ کہتے ہیں اس کی پروا نہ کرو) ۔

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ
فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾

وَاصْنَعِ الْفُلْکَ ؛ اور کشتی بناؤ ۔ [صنعت میں مہارت ، عمل میں علم معتبر ہے اور فعل عام ہے] ☆ ۔ بِاَعْیُنِنَا ؛ ہماری

☆ قرآنِ مجید میں مختلف مواقع پر یَصْنَعُوْنَ ، یَعْمَلُوْنَ ، یَفْعَلُوْنَ کے الفاظ آئے ہیں ۔
یہاں اس تشریح میں ان کے باہمی فرق کو سمجھایا گیا ہے ۔ (اکیڈمی)

آنکھوں کے سامنے، ہماری زیرِ نگرانی۔ وَوَحْيِنَا ؛ اور ہماری وحی اور اشارے سے۔ وَلَا تُخَاطِبْنِيْ ؛ اور مجھ سے کچھ نہ کہنا، خطاب نہ کرنا، سفارش نہ لانا۔ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا ؛ ان لوگوں کے حق میں جنھوں نے ظلم کیا ہے، ان ظالموں کے متعلق مجھ سے کچھ گفتگو نہ کرو۔ سفارش کا موقع اب ہاتھ سے جاتا رہا۔ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ؛ کیونکہ یہ غرق ہونے والے ہیں، ڈوب مرنے والے ہیں۔

ترجمہ :- اور (اے نوح) ہمارے سامنے اور ہمارے اشارے اور حکم پر کشتی بناؤ اور ان ظالموں کے متعلق مجھ سے کچھ گفتگو نہ کرو۔ کیونکہ یہ سب غرق ہونے اور ڈوب مرنے والے ہیں۔

واضح ہو کہ ان کے کفر کی مثال سمندر کی ہے اور ایمان کی مثال کشتی کی ہے۔ جو ہمیشہ کفر کریں اور ایمان نہ لائیں گے۔ وہ بے شک غرقِ عذاب ہوں گے، لوگو! غفلت اور بے ایمانی کا طوفان آرہا ہے، اب بھی وقت باقی ہے۔ اطاعتِ خدا اور رسولؐ کی کشتی میں بیٹھ جاؤ۔ ورنہ اپنے گناہوں میں آپ ڈوب مروگے۔ جب عذاب گھیر لے گا تو گھبراؤ گے، چیخو گے، چلاؤ گے مگر تم کو کوئی نجات دینے والا نہ ہوگا۔ کیونکہ تم نے نہ توبہ استغفار کیا نہ ایمان کی کشتی میں بیٹھے۔

ایمان کی کشتی میں سوار ہو تو گناہوں کے سمندر میں ڈوب مرنے سے بچو گے

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۣ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۭ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۭ ﴿۳۸﴾

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ؛ اور نوح تو کشتی بنا رہے ہیں۔ تیار کر رہے ہیں۔ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ ؛ اور جب ان کے پاس سے گزرتی ہے۔ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ ؛ ایک جماعت ان کی قوم کی۔ سَخِرُوْا مِنْهُ ؛ نوح سے مسخرہ پن کرتی تھی۔ ان کے کشتی بنانے پر ہنسی اُڑاتی تھی۔ قَالَ ؛ نوح نے کہا۔ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا ؛ اگر آج تم ہم سے تمسخر کرتے ہو، ہنسی اُڑاتے ہو۔ دل لگی کرتے ہو کرلو۔ فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ ؛ کل ہم بھی تم پر ہنسی اُڑائیں گے۔ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ؛ جیسا تم مسخرہ پن کر رہے ہو۔

ترجمہ :- اور (نوح تو) کشتی بنا رہے ہیں اور قوم (نوح) میں سے ایک ایک جماعت آتی ہے اور ان کی ہنسی اُڑاتی ہے۔ نوح نے کہا اگر تم ہم سے مسخرہ پن کرتے ہو ہم بھی تم پر ہنسی اُڑائیں گے اسی طرح جس طرح تم (ہم سے) ہنسی کرتے ہو۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۹﴾

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛ ابھی ابھی تم کو معلوم ہو جائے گا۔ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ ؛ جس پر عذاب آتا ہے۔ يُّخْزِيْهِ ؛ اس کو ذلیل و خوار کر دیتا ہے۔ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ ؛ اور اس پر نازل ہوتا ہے، اُترتا ہے۔ حَلَّ يَحِلُّ حُلُوْلًا ؛ نازل ہونا، اُترنا۔

عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ؛ ہمیشہ رہنے والا ، دائم قائم عذاب ۔ اَقَامَ ۔ يُقِيْمُ ۔ اِقَامَةً ؛ٹھہر جانا ، گھر بنالینا ، دائم قائم رہنا ۔

ترجمہ :- تمہیں عنقریب معلوم ہوجائے گا کہ جس شخص پر عذاب آتا ہے اس کو ذلیل وخوار کردیتا ہے اور جس پر عذاب نازل ہوتا ہے تو دائم قائم رہتا ہے ۔

کیونکہ ایمان اور یقین تو عمر بھر آیا نہ تھا ۔ پھر عذاب سے نکلنے کی کیا صورت ؟ شرک کفر اور نافرمانی سب ظلمت ہے ۔ جب تک نورِ ایمان نہ ہو، شمع ہدایت نہ ہو، اس ظلمت سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں ۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿۴۰﴾

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا ؛ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آچکا ،طوفان کو آجانے کا حکم دے دیا ۔ وَفَارَ التَّنُّوْرُ ؛ اور تنور میں سے پانی اُبلنے لگا ۔ فَارَ يَفُوْرُ فَوْرًا ؛ جوش کھانا ۔ فَوْرًا ؛ اسی وقت ۔ جوش ٹھنڈا نہ ہونے پائے ۔ قُلْنَا ؛ ہم نے کہا ۔ اِحْمِلْ فِيْهَا ؛ اس کشتی میں سوار کرلے ۔ مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ؛ ہر قسم کے دو دو کے جوڑوں کو ۔ وَاَهْلَكَ ؛ اور تم اپنے متعلقین کو بھی کشتی میں سوار کرلو ۔ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ ؛مگر ان کو جن کی تباہی کا فرمان آچکا ہے ، ازلی بدنصیب ہیں ، فطری بے ایمان ہیں ، نافرمان ہیں ۔ وَمَنْ اٰمَنَ ؛ اور ان لوگوں کو بھی سوار کرلو جو ایمان لائے ہیں ۔ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ؛ اور نوح کے ساتھ ایمان نہیں لائے مگر بہت کم لوگ ۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آچکا اور تنور (یعنی اس میں سے نکلنے والا پانی) جوش مارنے لگا ، ہم نے (نوح سے) کہا اس میں ہر قسم کے جوڑے جوڑے کو سوار کرلو اور اپنے متعلقین کو بھی سوار کرلو ، مگر جس (کی خرابی) پر فرمان آچکا ہے اور ان لوگوں کو بھی سوار کرلو جو ایمان لائے ہیں اور ان کے (نوح کے) ساتھ تو بہت کم لوگ ایمان لائے ۔

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۱﴾

وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا ؛ اور لوگوں سے کہا اس میں سوار ہوجاؤ ، بیٹھ جاؤ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ ؛ نامِ خدا سے ۔ مَجْرٖىهَا ؛ اس کشتی کا جاری ہونا اور چلنا ہے ۔ مَجْرٰى میں امالہ کیا گیا مَجْرٖىهَا ہوا ۔ الف کو یائے مجہول بنانا امالہ ہے ۔ قرآنِ شریف میں اس جگہ امالہ کیا گیا ہے ۔ وَمُرْسٰىهَا ؛ اور کشتی کا ٹھہرنا اَرْسٰى ۔ يُرْسِي ۔ اِرْسَآءً ؛ کشتی کو لنگر دینا ۔ ٹھہرانا ۔ اِنَّ رَبِّيْ ؛ بے شک میرا رب ۔ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ بڑی مغفرت اور رحم والا ہے ، کہ تم کو کشتی میں بیٹھنا نصیب ہوا ۔ اور طوفان میں ڈوب مرنے سے بچالیا ۔

ترجمہ :- اور کہا اس میں سوار ہوجاؤ۔ اس کشتی کا چلنا اور ٹھہرنا نامِ خدا سے ہے۔ بے شک میرا پروردگار بڑی مغفرت اور رحم والا ہے۔

واضح ہو کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ ؛ ایک صاحب نے قرآنِ شریف کی کوئی آیت پڑھی۔ دوسرے نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے جیسا قرآن سنا ہے یہ اس کے سوائے ہے اور اُن کو حضرتؐ کی خدمت میں لے گئے۔ حضرتؐ نے ان کو بھی نہ روکا۔ غرض اس کی تفصیل میں لوگ نہایت مختلف رائے رکھتے ہیں۔ اس کے ہرگز یہ معنے نہیں ہیں کہ ہر کلمہ کو سات طریقہ سے پڑھ سکتے ہیں۔ ہماری سمجھ میں یہ آتا ہے۔ بعض بعض زبانوں میں قریش کی زبان کے سوائے دوسرے طریقہ سے وہ لفظ آتا ہے یا ان کی ادائی جدا ہے۔ مثلاً مَجْرٖهَا میں امالہ کرکے مَجْرِیْهَا پڑھنا، رِضْوَانٌ کو رُضْوَانٌ پڑھنا، سَدًّا کو سُدًّا پڑھنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ سہولت اس لئے رکھی گئی ہے کہ اگر کوئی اپنی زبان کے مطابق پڑھ لے تو وہ بھی جائز ہے کیونکہ اس سے معنے میں کوئی تغیر نہیں آتا۔ اسی لئے چند دوسری زبانوں کے الفاظ یا طریقہ ادائی قرآنِ شریف میں یا حفص کی قراءت میں بھی موجود ہیں تاکہ دوسرے اس کو ناجائز نہ سمجھیں۔

وَهِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۗ وَنَادٰی نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَكَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۲﴾

وَهِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ ؛ اور وہ کشتی ان لوگوں کو لے کر ایسی چل رہی تھی، جارہی تھی۔ فِیْ مَوْجٍ ؛ موجوں میں، اسم جنس ہے۔ اس کا واحد مَوْجَةٌ ہے۔ وہ موجیں کیسی تھیں؟ كَالْجِبَالِ ؛ پہاڑ سی تھیں۔ وَنَادٰی ؛ اور پکارا، ندا کی، آواز دی۔ نُوْحُ ابْنَهٗ ؛ نوح نے اپنے بیٹے کو۔ وَكَانَ فِیْ مَعْزِلٍ ؛ اور وہ کشتی سے الگ تھا۔ یٰبُنَیَّ ؛ اے میرے پیارے بیٹے۔ اِبْنٌ کی تصغیر ہے۔ اِرْكَبْ مَّعَنَا ؛ تو بھی ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہوجا۔ اِرْكَبْ کا با، مَعَنَا کی میم میں مدغم ہوا ہے لہٰذا اِرْكَمَّعَنَا پڑھنا چاہیئے۔ یہ بھی عام طور سے قریش کی زبان کے سوائے ہے۔ وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ ؛ اور کافروں کے ساتھ نہ ہوجا۔

ترجمہ :- اور پہاڑوں جیسی موجوں میں سے لوگوں کو لے کر وہ کشتی چل رہی ہے، نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ الگ سب سے جُدا تھا۔ بیٹا! تو بھی ہمارے ساتھ سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ نہ ہوجا۔

قَالَ سَاٰوِیْۤ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيۡنَهُمَا الۡمَوۡجُ فَكَانَ مِنَ الۡمُغۡرَقِيۡنَ ﴿۴۳﴾

قَالَ سَاٰوِیۡۤ ؛ نوح کے بیٹے نے کہا۔ ابھی میں پناہ لیتا ہوں، جا بیٹھتا ہوں۔ اَوٰی۔ یَاْوِیْ۔ پناہ لینا۔ جائے لینا۔ اسی سے مَاْوٰی ہے۔ پناہ لینے کی جگہ، مقام۔ اِلٰی جَبَلٍ ؛ ایک پہاڑ کی طرف۔ کیسا پہاڑ؟ یَعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ؛ جو مجھے پانی کے ضرر سے بچائے گا۔ موجیں مجھے کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گی۔ قَالَ ؛ نوح نے کہا۔ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ ؛ آج کوئی پناہ دینے والا نہیں۔ کوئی بچا نہیں سکتا۔ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؛ حکمِ خدا سے۔ عذاب سے۔ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ؛ مگر وہ شخص جس پر خدا ہی رحم کرے۔ وَحَالَ بَیْنَهُمَا الْمَوْجُ ؛ اب نوح اور پسرِ نوح کے درمیان موج حائل آ گئی ہے۔ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ ؛ اور وہ ڈوبنے، غرق ہونے والوں میں سے ہوگیا۔

ترجمہ:- اس نے کہا میں ابھی ایک ایسے پہاڑ کی پناہ لیتا ہوں، جو مجھے پانی سے بچائے گا۔ (نوح نے کہا) آج خدا کے حکم سے کوئی نہیں بچا سکتا مگر وہ جس پر خود خدا ہی رحم فرمائے۔ اور ان دونوں کے درمیان موج حائل ہوگئی اور وہ ڈوب گیا۔

جب کفّار کی غرقابی ہوچکی اور سب ڈوب کر فی النّار والسقر ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وَقِيۡلَ يٰۤاَرۡضُ ابۡلَعِىۡ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقۡلِعِىۡ وَغِيۡضَ الۡمَآءُ وَقُضِىَ الۡاَمۡرُ وَاسۡتَوَتۡ عَلَى الۡجُوۡدِىِّ وَقِيۡلَ بُعۡدًا لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۴۴﴾

وَقِیْلَ ؛ اور کہہ دیا گیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یٰۤاَرْضُ ؛ اے زمین! اِبْلَعِیْ مَآءَكِ ؛ اپنے پانی کو نگل، جذب کر، پی جا۔ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ ؛ اور اے آسمان تو برسنے سے تھم جا۔ وَغِیْضَ الْمَآءُ ؛ اور پانی کم ہوگیا۔ وَقُضِیَ الْاَمْرُ ؛ اور جو ہونا تھا ہوچکا، اور قضا و قدر میں جو ہونا تھا ہوکر رہا، ڈوبنے والے ڈوب چکے، بچنے والے بچ گئے۔ وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ ؛ اور جودی پہاڑ پر کشتی ٹھیک جا لگی۔ وَقِیْلَ ؛ اور کہہ دیا گیا۔ بُعْدًا ؛ دوری ہو، پھٹکار ہو۔ خدا کی مار ہو۔ لِلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالم لوگوں پر۔

ترجمہ:- اور کہہ دیا گیا۔ اور زمین! تو اپنا پانی پی جا (نگل جا) اور اے آسمان! تو تھم جا۔ پانی کم ہوگیا۔ اور جو ہونا تھا ہوگیا۔ اور کشتی بھی جودی پہاڑ سے جا لگی اور کہہ دیا گیا ظالم لوگوں پر پھٹکار ہے (خدا کی مار ہے)۔

وَنَادٰى نُوۡحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابۡنِىۡ مِنۡ اَهۡلِىۡ

وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾

وَنَادٰی نُوْحٌ ؛ اورنوح نے پکارا، نِدا کی، بُلایا۔ رَبَّهٗ ؛ اپنے رب کو۔ فَقَالَ ؛ پھرنوح نے کہا۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب۔ اصل میں یَارَبِّیْ تھا۔ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ ؛ میرا بیٹا تو میرے اہل اور میرے خاندان کا ہے۔ وَاِنَّ وَعْدَکَ الْحَقُّ ؛ اور بے شک تیرا وعدہ سچا ہے، حق ہے۔ وَاَنْتَ اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْنَ ؛ اورتو حاکموں کا بڑا حاکم ہے۔

ترجمہ :- اورنوح نے پکارا اپنے پروردگار کو۔ پھر کہا میرے پروردگار! میرا بیٹا تو میرے خاندان کا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اورتو احکم الحاکمین ہے (بہترین فیصلہ کرنے والا ہے)۔

قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۴۶﴾

قَالَ ؛ اللہ نے فرمایا۔ یٰنُوْحُ ؛ اے نوح!۔ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِکَ ؛ یہ تمہارا بیٹا، تمہارے اہل اور تمہارے متعلقین میں سے نہیں ہے۔ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ؛ بے شک اس کے کام اچھے نہیں، وہ بدکار ہے۔ فَلَا تَسْـَٔلْنِ ؛ پس تم مجھ سے مت پوچھو۔ ایسے سوالات نہ کرو۔ مَالَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ ؛ جس کا تم کو علم نہیں۔ خبر نہیں، جس بات سے تم واقف نہیں، اس کے متعلق کوئی سوال نہ کرو۔ اِنِّیْۤ اَعِظُکَ ؛ میں تم کو وعظ ونصیحت کرتا ہوں۔ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ؛ کہ کہیں تم بھی جاہلوں میں شریک نہ ہوجاؤ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے نوح! یہ (تمہارا بیٹا) تمہارے متعلقین میں سے نہیں ہے، یہ بدکار ہے۔ لہذا تم ایسی چیز کے متعلق کوئی سوال نہ کرو جس کا تم کو کوئی علم نہیں۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کہیں تم بھی جاہلوں میں سے نہ ہوجاؤ۔

نوح علیہ السلام معذرت چاہتے ہیں۔ عرض کرتے ہیں :

قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾

قَالَ ؛ نوح نے کہا۔ رَبِّ ؛ میرے پروردگار۔ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ ؛ میں تیری پناہ لیتا ہوں۔ اَنْ اَسْـَٔلَکَ ؛ کہ تجھ سے

سوال کروں ۔ مَالَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ ؛ جس کا مجھے علم نہیں ۔ وَاِلَّا تَغْفِرْلِیْ ؛ اور اگر تو میری مغفرت نہ کرے ، مجھے معاف نہ فرمائے ۔ وَتَرْحَمْنِیْٓ ؛ اور مجھ پر رحم نہ فرمائے ۔ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ؛ تو میں خسارہ میں پڑوں گا ، نقصان اُٹھاؤں گا ۔ زیاں کار ہو جاؤں گا ۔

ترجمہ :- (نوح نے) عرض کیا ۔ میرے پروردگار ! میں تیری پناہ لیتا ہوں ، ایسی بات کے متعلق سوال کرنے سے جس کا مجھے کچھ علم نہیں ۔ اگر تو میری مغفرت نہ کرے اور مجھ پر رحم نہ فرمائے تو میں بڑے خسارے میں پڑ جاؤں گا (بڑا نقصان اُٹھاؤں گا ۔)

صاحبو ! ان آیتوں پر ذرا غور کرو ۔ علمِ صحیح اور عملِ صالح کی اہمیت پر توجہ دو ۔ عملِ صالح نہ رہنے کی وجہ سے نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا بیٹا تمہارے متعلقین میں سے نہیں ہے ۔ اے پیر زادو ۔ ! اے مشائخ زادو ! اے عالموں کے بچو ! ماں باپ کے اچھے ہونے سے کوئی فائدہ نہیں جب تک ان کی چال نہ چلیں ، ان کا کام نہ کریں ، ان کی طرح عملِ صالح نہ کریں ۔ افسوس ! لوگوں کا مایۂ افتخار صرف بزرگ زادگی رہ گیا ہے ۔ اپنے ناموں کے ساتھ سید ، شاہ ، اور کیا کیا القاب لگائے جاتے ہیں ۔ میں دیکھ رہا ہوں اور میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بزرگی باقی نہیں ۔ بزرگ زادگی موجود ہے ۔ روز بروز کاستگی ہے ، تنزل ہے ، تباہی ہے ۔ ؎

لَیْسَ الْفَتٰی مَنْ یَّقُوْلُ کَانَ اَبِیْ اِنَّ الْفَتٰی مَن یَّقُوْلُ ھَا اَنَاذَا

''وہ جوان کچھ نہیں جو یہ کہے کہ میرا باپ ایسا تھا ۔ جوان تو وہی ہے جو اپنے آپ کو پیش کرے اور کہے کہ میں یہ ہوں'' ۔ پہلے موصوف کی صفت ہوتی تھی آج کل متعلقِ موصوف کی صفت ہوتی ہے ۔ اب شاہ نہیں رہے ۔ شاہ رہ گئے ہیں ۔ ''پدرم سلطان بود'' کہنا کچھ کام نہیں آ سکتا ۔ سب لوگ آدم علیہ السلام ، نوح علیہ السلام اور دیگر پیغمبروں کی اولاد ہیں ۔ اس سے بھاری کونسی نسبت ہوگی ؟ سب پیغمبر زادے مگر بغیر عملِ صالح کے نہ پیغمبر زادگی کچھ کام آ سکتی ہے نہ پیر زادگی ۔ اس فرمانِ ذوالجلال کو یاد رکھو ۔ اِنَّـــہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ اِنَّـــہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ؛ بہر حال کچھ کرو ۔ اپنے بزرگوں کا نام اپنی بداعمالیوں سے بدنام نہ کرو ۔

دیکھو ! اگر تم اچھے کام کرو گے تو تم اپنے بزرگوں سے ملا دیئے جاؤ گے ۔ اگرچیکہ تمہارے عمل ان کے برابر نہ ہوں ۔ اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ ؛ ہم ان کی اولاد کو ان سے ملا دیں گے ۔ مگر شرط وہی ہے کہ عملِ صالح کریں : ؎

باتوں سے کیا ہوتا ہے عمل سے ساری عزت ہے (حسرت صدیقی)

قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ

وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۸﴾

علمِ صحیح اور عملِ صالح کی اہمیت

قِيْلَ ؛ کہا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یٰنُوْحُ ؛ اے نوح ! اِهْبِطْ ؛ اُتر۔ کشتی میں سے نیچے اُترو۔ بِسَلٰمٍ مِّنَّا ؛ ہماری طرف کی سلامتی کے ساتھ۔ وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ ؛ اور ان برکتوں کے ساتھ جو تم پر نازل ہوئی ہیں۔ وَعَلٰٓی اُمَمٍ ؛ اور ان لوگوں پر نازل ہوئی ہیں۔جمع اُمَّـةٌ۔ مِـمَّنْ مَّعَكَ ؛ جو تمہارے ساتھ ہیں۔یعنی نوح علیہ السلام کوحکم ہوتا ہے کہ کفّار تہس نہس ہوچکے ہیں۔اب تم اپنے ساتھیوں کوکشتی میں سے لے کر اُترو۔ وَاُمَمٌ ؛ اور چند جماعتیں اور چند لوگ ایسے بھی ہیں۔ سَنُمَتِّعُهُمْ ؛ کہ ہم ان کوخوش حال رکھیں گے۔ برومند کریں گے۔ وہ دنیا کی چیزوں سے تمتع اُٹھاسکیں گے۔ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا ؛ پھران کو ہمارے پاس سے چھو جائے گا ،مَس کرے گا ، پکڑلے گا۔ پہنچے گا۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ دردناک عذاب ، رنج و الم پہنچانے والی تکلیف ، سزا یعنی دنیا کے آرام اور راحتوں پر مت پھولو ، چار دن کی کامیابی کو دائمی کامیابی نہ سمجھو۔ بدکاروں کو سزا ہونے والی ہے۔آج اگرنہیں توکل ہوگی۔

ترجمہ :- کہا گیا: اُونوح ! ہماری طرف سے سلامتی ، اورتمہارے ہمراہیوں پرہم نے جو برکت نازل کی ہے، ان سب کے ساتھ اُترو (یعنی کشتیوں میں سے)۔ (آئندہ چل کر کیا ہوگا اس کو بھی فرما دیتا ہے) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کو ہم دنیا میں راحتوں سے متمتع ہونے دیں گے پھر ہمارا دردناک عذاب ان کو پکڑ لے گا۔

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛؕ فَاصْبِرْ ۛؕ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٩﴾ ع

تِلْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ ؛ یہ ہیں غیب کی خبروں میں سے۔ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ؛ جن کو ہم تمہاری طرف وحی کررہے ہیں۔ مَاكُنْتَ تَعْلَمُهَآ ؛ جن کا تم کوعلم نہ تھا۔جن کوتم جانتے نہ تھے۔ اَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ ؛ نہ تم نہ تمہاری قوم۔ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ؛ اس سے پہلے۔جس عبرت خیز طریقہ سے نوح علیہ السلام کا قصّہ یہاں بیان کیا گیا ہے،کہیں بیان نہیں کیا گیا۔ فَاصْبِرْ ؛ تو تم صبر اختیار کرو۔ جو حال قومِ نوح کا ہوا ہے وہی حال تمہارے دشمنوں کا بھی ہوگا۔ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ؛ نیک انجام تو خدا پرستوں کا ہوتا ہے اورحُسنِ عاقبت تو متقیوں ہی کا حصّہ ہے۔

ترجمہ :- یہ غیب کی خبریں ہیں جوتم کو دی جارہی ہیں جن کو اس سے پہلے نہ تم جانتے تھے نہ تمہاری قوم۔ صبر کرو (جومصائب آرہے ہیں اُنھیں برداشت کرلو۔) انجامِ نیک تو متقیوں ہی کا ہوتا ہے۔

قرآنِ شریف کچھ تاریخ کی کتاب نہیں۔عبرت دلانا قرآن کا کام ہے۔ ہر واقعہ سے نصیحت دلانا مقصود ہے۔

الوقف علٰی فاصبر احسن والیہ ۱۲ مع ع ۴

اس سے پہلے نوح علیہ السلام کا قصہ گزرا ۔ اس وقت ہود علیہ السلام اور ان کی قومِ عاد کا ذکر ہے ۔ وہی توحید اور عبدیت پر توجہ دلائی جارہی ہے ۔

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾

وَاِلٰى عَادٍ ؛ اور قومِ عاد کی طرف ۔ یعنی ہم نے بھیجا ۔ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؛ ان کے بھائی ہود کو ۔ یعنی ہود علیہ السلام انھیں کے خاندان سے تھے ۔ قَالَ ؛ ہود نے کہا ۔ يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ! اُعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ اللہ کی بندگی کرو ، اس کی عبادت کرو ۔ مَالَكُمْ ؛ تمہارے لئے نہیں ہے ۔ مِنْ اِلٰهٍ ؛ کوئی معبود ۔ غَيْرُهٗ ؛ اس کے سوا ۔ اِنْ اَنْتُمْ ؛ نہیں ہو تم ۔ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ؛ مگر مفتری ۔ جھوٹی باتیں بنانے والے ، افترا پردازی کرنے والے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو (بھیجا) ۔ ہود نے کہا : لوگو ! اللہ کی بندگی کرو (اس کی عبادت میں سرگرم رہو) ۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ۔ تم تو سراسر (جھوٹ بولتے ہو) افترا پردازی کرتے ہو ۔ (یعنی غیرِ خدا کو معبود سمجھنا بالکل افترا پردازی ہے) ۔

يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۗ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾

يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ! لَآ اَسْـَٔلُكُمْ ؛ میں تم سے سوال نہیں کرتا ، نہیں مانگتا ۔ عَلَيْهِ اَجْرًا ؛ اس تبلیغ ، اس دین کی تعلیم پر کوئی اجر ۔ اِنْ اَجْرِيَ ؛ نہیں ہے میرا بدلہ ۔ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؛ مگر اس خدا پر جس نے مجھے پیدا کیا ۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ کیا تم نہیں سمجھتے ؟ کیا تمہیں اتنی بھی عقل نہیں ۔

ترجمہ :- لوگو ! میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا ۔ (تبلیغ کا معاوضہ نہیں چاہتا) میرا بدلہ تو اس کے پاس ہے جس نے مجھے پیدا کیا ۔ کیا تم نہیں سمجھتے ۔

(اب تک تم نے جو کچھ کیا ، بُت پرستی کی ، اعمالِ بد کئے ۔ بہت ہو چکا) ۔

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۵۲﴾

وَيٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ! لوگو ! اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؛ اپنے رب سے معافی مانگو، مغفرت طلب کرو ۔ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؛ پھر اس کی طرف توبہ کرو، اس کی طرف رجوع ہو جاؤ ۔ تو کیا ہوگا ؟ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر ابر بھیجے گا، خوب برسات ہوگی ۔ وہ برسات کیسی ہوگی ؟ مِدْرَارًا ؛ موسلا دھار، خوب برسنے والی ۔ وَيَزِدْكُمْ ؛ اور تم کو زیادہ کرے گا ۔ اور بڑھائے گا ۔ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ ؛ تمہاری قوت کی طرف اور قوت کو ۔ تمہاری قوت، تمہاری خوش حالی اور ترقی کرے گی ۔ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ؛ اور تم نافرمان ہوکر پھر نہ جاؤ ۔ مجرم بن کر روگردانی نہ کرو ۔

ترجمہ :- لوگو ! تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو ۔ پھر توبہ کرو ۔ وہ تم پر بکثرت بارش برسائے گا (ابر کو لائے گا) اور تمہاری قوت میں ترقی دے گا (تمہاری خوش حالی اور بڑھے گی) ۔ اور مجرم بن کر روگردانی تو نہ کرو ۔

قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۳

قَالُوْا ؛ قومِ عاد کے لوگوں نے کہا ۔ يٰهُوْدُ ؛ اے ہود ! مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ ؛ تم کوئی واضح معجزہ تو لائے نہیں ۔ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا ؛ اور ہم تو اپنے دیوتا اور دیویوں کو چھوڑنے والے نہیں ۔ عَنْ قَوْلِكَ ؛ تمہارے کہنے سے ۔ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور ہم تم پر ہرگز ایمان لانے والے نہیں ۔

ترجمہ :- ان لوگوں نے کہا : اے ہود ! تم کوئی معجزہ تو لائے نہیں اور ہم تمہارے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں، اور نہ ہم تم پر ایمان لانے والے ہیں ۔

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ۭ قَالَ اِنِّىْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّىْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝۵۴

اِنْ نَّقُوْلُ ؛ ہم نہیں کہتے ۔ اِلَّا اعْتَرٰىكَ ؛ مگر یہ کہ تمہیں جھپٹ لیا ہے ۔ سایہ ہوگیا ہے ۔ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا ؛ ہمارے بعض دیوتاؤں نے ۔ بِسُوْٓءٍ ؛ برائی کے ساتھ ۔ یعنی تم پر کسی دیوتا کا سایہ ہوگیا ہے ۔ قَالَ ؛ ہود نے کہا ۔ اِنِّىْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ ؛ کہ میں اللہ کو گواہ کرتا ہوں ۔ اللہ شاہد ہے ۔ وَاشْهَدُوْا ؛ اور تم بھی شاہد رہو، گواہ رہو ۔ اَنِّىْ بَرِيْٓءٌ ؛ کہ میں بری ہوں، بیزار ہوں ۔ مِمَّا تُشْرِكُوْنَ ؛ ان دیوتاؤں سے جن کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو ۔

ترجمہ :- (یہ قول کفار کا ہے) ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ ہمارے کسی دیوتا (کا سایہ تم پر ہوگیا ہے۔ اُس) نے تم کو بری طرح پکڑ لیا ہے۔ ہود نے کہا: میں اللہ کو شاہد کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ میں ان تمام (دیوتاؤں) سے بری ہوں جن سے تم شرک کرتے ہو۔

مِنْ دُوْنِهٖ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ۝۵۵

مِنْ دُوْنِهٖ ؛ خدا کے سوا، خدا کو چھوڑ کر۔ فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ؛ تم سب مل کر میرے ساتھ داؤ کرو، تدبیریں کرو، منصوبے باندھو۔ کیا کرتے ہو کرو۔ ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ؛ پھر تم مجھے مہلت بھی نہ دو۔ جو کرنا ہے جھٹ پٹ کرو۔

ترجمہ :- خدا کو چھوڑ کر تم سب مل کر میرے ساتھ کید کرو، (مکر کرو) پھر مجھے مہلت بھی نہ دو۔

اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؕ

مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۵۶

تم میرا کچھ بگاڑ نہ سکو گے۔ کیونکہ۔ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ؛ میں اللہ پر توکل کرتا ہوں۔ اپنے تمام کاموں کو اس پر چھوڑتا ہوں۔ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ؛ جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ میں اگر اس کے ہاتھ میں ہوں تو تم کب اس کے ہاتھ میں نہیں ہو۔ احمق ہیں جو خود کو آزاد سمجھتے ہیں۔ مَا مِنْ دَآبَّةٍ ؛ کوئی زمین پر چلنے والا نہیں ہے۔ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ؛ مگر اللہ اس کے موئے پیشانی کو پکڑا ہوا ہے۔ سب کی جٹو خدا کے ہاتھ میں گتھی ہوئی ہے۔ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛ میرا رب تو صراطِ مستقیم پر ہے۔ جو کرتا ہے اچھا کرتا ہے۔

کوئی شئی خدا کی قدرت سے باہر نہیں

ترجمہ :- میں اللہ پر توکل کرتا ہوں جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ زمین پر چلنے والوں میں کوئی ایسا نہیں جس کی جٹو اس کے ہاتھ میں نہ گتھی ہوئی ہو، میرا رب تو راہِ راست پر ہے (صراطِ مستقیم پر ہے۔ یعنی وہ جو کچھ کرتا ہے اچھا کرتا ہے)۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝۵۷

فَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ پھر اگر تم لوگ روگردانی کرو، منہ موڑ لو، اعراض کرو۔ میرا کہا نہ مانو۔ فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ ؛ میں نے تو تم کو

پہنچادیا، تبلیغ کردی۔ مَآ اُرۡسِلۡتُ بِهٖۤ ؛ وہ احکام جن کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں۔ اِلَيۡكُمۡ ؛ تمہاری طرف۔ یعنی تم کو جو کچھ پہنچانا تھا، پہنچادیا۔ وَيَسۡتَخۡلِفُ رَبِّىۡ ؛ اور تمہارے بعد میرا رب لائے گا۔ تمہارا خلیفہ بنائے گا۔ کن کو؟ قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ ؛ تمہارے بعد اور لوگوں کو۔ تم فنا ہوجاؤ گے۔ دوسرے آئیں گے۔ وَلَا تَضُرُّوۡنَهٗ شَيۡـئًا ؛ اور تم خدا کا کچھ بگاڑ نہ سکو گے۔ تم اس کو کچھ ضرر نہیں دے سکتے۔ اِنَّ رَبِّىۡ ؛ بے شک میرا رب، میرا پروردگار۔ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ حَفِيۡظٌ ؛ ہر چیز کا حافظ ہے۔ نگہبان ہے۔

ترجمہ :- پس اگر تم نہ مانو (روگردانی پر اڑے رہو) تو میں تو جو کچھ تم کو پہنچانا تھا، پہنچا چکا اور تمہاری جگہ میرا رب اور قوم کو پیدا کرے گا اور تم اس کا نہ کچھ بگاڑ سکو گے، (نہ اس کو ضرر دے سکو گے) بے شک میرا رب ہر چیز کا نگہبان ہے (سب اسی کے ہاتھ میں ہے)۔

وَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا نَجَّيۡنَا هُوۡدًا وَّالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيۡنٰهُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِيۡظٍ ﴿۵۸﴾

وَلَمَّا جَآءَ اَمۡرُنَا ؛ اور جب ہمارا حکم آ پہنچا۔ نَجَّيۡنَا هُوۡدًا ؛ ہم نے ہود کو نجات دی۔ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ ؛ اور ان لوگوں کو بھی نجات دی جو ہود کے ساتھ ایمان لائے تھے۔ بِرَحۡمَةٍ مِّنَّا ؛ ہماری رحمت کی وجہ سے۔ وَنَجَّيۡنٰهُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِيۡظٍ ؛ اور ہم نے ان کو غلیظ اور سخت عذاب سے بچالیا، نجات دی، نکال لیا۔

ترجمہ :- اور جب ہمارا حکم آ پہنچا تو ہم نے ہود کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے، ہماری رحمت کی وجہ سے بچالیا اور ان کو سخت عذاب سے نجات دی۔

وَتِلۡكَ عَادٌ ۟ۙ جَحَدُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ وَعَصَوۡا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوۡۤا اَمۡرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيۡدٍ ﴿۵۹﴾

وَتِلۡكَ عَادٌ ؛ اور یہ قوم عاد ہے۔ جَحَدُوۡا ؛ انکار کیا۔ ان کا کام تھا جحود اور انکار، نہ ماننا۔ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ ؛ اپنے رب کی نشانیوں کو۔ وَعَصَوۡا رُسُلَهٗ ؛ اور ان لوگوں نے عصیان اور نافرمانی کی اپنے رسولوں کی، خدا کے رسولوں کی۔ وَاتَّبَعُوۡۤا ؛ اور اتباع کی اور پیروی کی۔ اَمۡرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيۡدٍ ؛ حکم کی ہر جبار سرکش کے۔ عَنِيۡدٍ۔ عناد اور سرکشی والا۔ ہٹ دھرم۔

ترجمہ :- اور یہ عاد کی قوم تھی جس نے اپنے رب کی نشانیوں سے انکار کیا۔ اور خدا کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر ایک جبّار و سرکش کے حکم کو مانا اور اس کی اتباع کی۔

اس کا نتیجہ کیا ہوا؟

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ﴿۶۰﴾ ع ۵ ۵

وَاُتْبِعُوْا ؛ اور ان کے پیچھے لگادی گئی ۔ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا ؛ اس دنیا میں ۔ لَعْنَةً ؛لعنت ۔ پھٹکار ۔ دوری ۔ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ؛ اور قیامت کے دن بھی ۔ اَلَآ ؛ ہاں ! دیکھو ! اِنَّ عَادًا ؛ بے شک قومِ عاد نے ۔ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؛ اپنے رب سے کفر کیا ، اس کا انکار کیا ۔ اَلَا ؛ ہاں ! بُعْدًا ؛ دوری ہو ۔ پھٹکار ہو ۔ لِعَادٍ ؛ عاد کے لئے ۔ قَوْمِ هُوْدٍ ؛ جو ہود کی قوم تھی ۔ اتنے بڑے مصلحِ دین و دنیا کے نہ ماننے کا نتیجہ پھٹکار ہے ،لعنت ہے ۔

ترجمہ :- اور ان کے (عاد کے لوگوں کے) پیچھے لعنت لگادی گئی اس دنیا میں بھی اور قیامت کے دن میں بھی ۔ ہاں بے شک قومِ عاد نے اپنے رب سے کفر کیا ۔ ہاں ! ہود کی قوم عاد پر پھٹکار ہے (لعنت ہے) ۔

صاحبو ! خدائے تعالیٰ ایک پیغمبر کے بعد ایک پیغمبر کا حال بیان کرتا ہے ۔ اور ان کو نہ ماننے کا نتیجہ اور ان کے احکام پر عمل نہ کرنے کا انجام بتاتا ہے ۔ یہ سب ہمارے لئے تنبیہ اور ہدایت ہے ۔ اپنے پیغمبر کو نہ مانو گے تو تم پر بھی دین و دنیا میں لعنت ہوگی ۔ تباہ ہوگے ، برباد ہوگے ۔غفلت اور نافرمانی آخر کب تک ؟ ایک دن اپنی سرکشی کا نتیجہ بھگتنا ہے ۔ ابھی وقت باقی ہے ۔توبہ کرو ۔ استغفار کرو ۔ خدا کی طرف رجوع کرو ۔ اس کے احکام کا امتثال کرو ۔تمہاری عزت آبرو باقی رہے گی ۔ ورنہ دوسروں کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے تمہارے ساتھ بھی ہوگا ۔

پیغمبر کی نافرمانی کا نتیجہ تباہی اور بربادی

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ ؕ

اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ﴿۶۱﴾

وقف لازم

وَاِلٰى ثَمُوْدَ ؛ اور قومِ ثمود کی طرف ، یعنی ہم نے بھیجا ۔ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ؛ انہی کے بھائی صالح پیغمبر کو ۔ یعنی صالح علیہ السلام قومِ ثمود سے تھے ۔ قَالَ ؛ صالح علیہ السلام نے کہا ۔ يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ! اُعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو ، اس کی بندگی کرو ، اسی کی پوجا کرو ۔ مَالَكُمْ ؛ تمہارے لئے نہیں ہے ۔ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؛ اس کے سوا کوئی معبود ۔ بندگی اور عبادت کا مستحق خدا کے سوا کوئی نہیں ۔ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ؛ اسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ۔نشو و نما عطا کی ۔ اِنْشَآء ؛ پیدا کرنا ۔

واضح ہو کہ تمام چیزیں زمین ہی سے پیدا ہوتی ہیں ۔ آبائے علوی اور اُمّہات سفلی دونوں کے ملنے سے موالید پیدا ہوتے ہیں ۔ بعض کا خیال ہے ، ممکن ہے ستاروں کے خاص اقتران کی وجہ سے انسان بن گیا ہو ۔ یا مختلف طور بدلتے بدلتے انسان بنا ہو ۔ بہر حال انسان مٹی سے پیدا ہوا ہے ۔ خواہ پہلے جمادات ، پھر نباتات ، پھر حیوانات اور آخر میں انسان کی نوبت آئی ہو ۔ انسان پیدا ہوتا ہے تو بہت چھوٹا رہتا ہے ۔ زمین سے پیدا ہونے والی چیزوں کو کھاتا پیتا ہے تو کہیں پورا انسان بنتا ہے ۔

بعض لوگ کہتے ہیں ۷۲ یا ۹۲ عناصر سے انسان کی خلقت ہوئی ہے ۔ روح یا جان ، بے شک وہ غیر مادی ہے ۔ روح بچپن سے مرنے تک ایک ہی رہتی ہے اور جسم بدلتا رہتا ہے ۔ ظاہر ہے کہ متغیر و غیر متغیر ایک نہیں ہوسکتے ۔ یہ نشو و نما صرف جسم سے متعلق ہے ، زمین سے متعلق ہے ۔ لہذا اَنْشَاکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ؛ بالکل سچ ہے ۔

وَاسْتَعْمَرَکُمْ فِیْھَا ؛ اور اس زمین میں تم کو آباد کیا ۔ تمہارے لئے عمارتیں بنائیں ۔ تمہاری عمر اسی میں گزرے گی جس میں خدا نے تم کو پیدا کیا ۔ زمین میں تم کو بسایا ۔ فَاسْتَغْفِرُوْہُ ؛ تو تم کو چاہیئے کہ اس سے مغفرت طلب کریں ، اپنے گناہوں سے معافی چاہیں ۔ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْہِ ؛ پھر اس کی طرف رجوع کرو ، توبہ کرو ۔ اپنی دلی توجہ اس کی طرف کرلو ۔ اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ؛ بے شک میرا رب قریب ہے ۔ پکارو جواب دیتا ہے ۔ دُعاؤں کو قبول کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ثمود کی طرف انہی کے بھائی (انہی کی قوم میں سے) صالح کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا ۔ (صالح نے) کہا : لوگو ! اللہ کی عبادت کرو ۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں (لائقِ پرستش نہیں) خدا ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اس میں بسایا ۔ لہذا تم اس سے دُعائے مغفرت کرو اور توبہ اور (رجوعِ الی اللہ) کرو ۔ بے شک میرا رب قریب ہے ، مجیوب ہے (تمہاری سنتا ہے ، تمہاری استدعاؤں کو قبول کرتا ہے ۔ جو مانگو دیتا ہے) ۔

قَالُوْا یٰصٰلِحُ قَدْ کُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ ھٰذَآ اَتَنْھٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا
وَاِنَّنَا لَفِیْ شَکٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَیْہِ مُرِیْبٍ ﴿۶۲﴾

قَالُوْا ؛ (قوم ثمود نے) کہا ۔ یٰصٰلِحُ ؛ اے صالح ! قَدْ کُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا ؛ تم سے ایسی ہی اُمید کی گئی تھی ۔ تم سے یہی اُمید ورجا لگی ہوئی تھی ۔ قَبْلَ ھٰذَا ؛ اس سے پہلے ۔ ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تم بُت پرستی کو جائز نہ سمجھوگے اور ایک خدا کے سوا کسی کو نہ مانو گے ۔ اَتَنْھٰنَآ ؛ کیا تم ہم کو منع کرتے ہو ، روکتے ہو ۔ نہی کرتے ہو ۔ اَنْ نَّعْبُدَ ؛ کہ ہم پوجیں ۔ عبادت کریں ۔ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ؛ اُن بتوں کو ، جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے تھے ۔ وَاِنَّنَا لَفِیْ شَکٍّ ؛ اور ہم تو شک میں ہیں ۔ ہم کو ہرگز یقین نہیں آتا ۔ شَکٌّ ؛ کانٹے کا چبھنا ۔ کھٹکنا ۔ یہ بات تو ہمیشہ ہمارے دل میں کھٹکتی رہے گی ۔ مِمَّا

تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ ؛ اس چیز سے جس کی طرف تم ہم کو بتلاے ہو ۔ یہ خدا پرستی تو ہمارے دل میں خار کی طرح کھٹکے گی ۔ چبھے گی ۔
مُرِيْبٍ ؛ شک میں ڈالنے والی ۔ رَيْبٌ ؛ شک ۔ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ؛سخت شک ۔

ترجمہ :- (قومِ ثمود نے) کہا : اے صالح ! ہم کو اس سے پہلے ہی سے تم سے اُمید تھی (کہ تم ہم کو بُت پرستی سے روکو گے) کیا تم ہم کو اس بات سے روکتے ہو کہ جن بتوں کی پوجا ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے ہم کریں (کیا تم ہم کو بُت پرستی سے منع کرتے ہو) ۔ ہم کو (تمہاری توحید میں) جس کی طرف تم ہم کو بُلاتے ہو بڑا ہی شک پڑا ہوا ہے (یہ خلش تو کبھی دور نہ ہوگی) ۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ ۣ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ﴿۶۳﴾

قَالَ ؛ (صالح نے) کہا ۔ يٰقَوْمِ ؛ لوگو ! اے میری قوم ! اَرَءَيْتُمْ ؛ دیکھو تو سہی ۔ تمہاری رائے کیا ہے؟ ذرا اتنا تو بتادو ۔ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ ؛ اگر میں ہوں دلیلِ روشن پر ۔ خدا نے مجھ کو حق بات بتادی ہو ۔ مِنْ رَّبِّيْ ؛ میرے رب کی طرف سے ۔ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً ؛ اور اس نے اپنی طرف سے مجھ پر رحمت بھی فرمائی ہو ۔ پیغمبری سے سرفراز کیا ہو ۔ فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ ؛ تو پھر کون مجھ کو نصرت اور مدد دے گا اور بچائے گا ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ خدا کے غضب سے ۔ اِنْ عَصَيْتُهٗ ؛ اگر میں نے اس کا عصیان کیا ، نافرمانی کی ۔ کہا نہ مانا ۔ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ ؛ پس تم زیادہ نہیں کرتے ہو مجھ کو ۔ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ؛ سوائے نقصان اور خسران کے ۔ تو تم مجھے خسارہ پر خسارہ میں ڈالنا چاہتے ہو ۔

ترجمہ :- (صالح نے) کہا ۔ اے میری قوم ! اگر میں میرے رب کی طرف سے روشن دلیل پر رہوں اور اس نے اپنی طرف سے مجھ پر رحمت فرمائی (اور پیغمبری دی ہو) تو اگر میں اس کی نافرمانی اور عصیاں کروں تو کون مجھے خدا (کے پنجہ غضب) سے (بچائے گا اور) میری مدد کرے گا ۔ تم تو ایسی باتیں کرتے ہو جس سے مجھے خسارہ پر خسارہ اور نقصان پر نقصان ہوگا ۔

یہ سب سُن کر قومِ ثمود نے معجزہ مانگا کہ پہاڑ میں سے ایک اونٹنی نکلے ، ساتھ ہی بچہ بھی جنے اور اونٹنی کا دودھ سب لوگوں کو کافی ہو ۔ خدائے تعالیٰ نے معجزہ دکھایا ۔ اونٹنی پہاڑ میں سے نکلی ۔ بچہ دیا ۔ اونٹنی تھی بہت بڑی ۔ خدائے تعالیٰ کا حکم ہوا کہ ایک دن تم اور تمہارے جانور پانی پئیں اور ایک دن اونٹنی اور اس کا بچہ پانی پیئے گا ۔ اس کے بعد کیا ہوا آئندہ آیتوں میں بیان کیا جائے گا ۔

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ﴿۶۴﴾

وَيٰقَوْمِ ؛ اور اے میری قوم ! لوگو ! هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ ؛ یہ اللہ کی اونٹنی ہے ۔ یہ اضافت اظہارِ عظمت کے لئے ہے جیسے بَيْتُ اللّٰهِ ؛ اللہ کا گھر ۔ لَكُمْ اٰيَةً ؛ اور حالیکہ یہ تمہارے لئے نشانی ہے ۔ هٰذِهٖ اسمِ اشارہ ہے ۔ معنی فعل کو متضمن ہے ۔ لہٰذا اٰيَةً ۔ نَاقَةُ اللّٰهِ سے حاصل ہے ۔ یعنی یہ اونٹنی قدرتِ الٰہی کی نشانی ہے ۔ فَذَرُوْهَا ؛ تم اس کو چھوڑ دو ۔ تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ ؛ کہ خدا کی زمین پر چرتی پھرے ۔ امر ذَرُوْا کا جواب ہے ۔ لہٰذا مجزوم ہے ۔ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ ؛ اور اس کو برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ ۔ کسی قِسم کی تکلیف نہ پہنچاؤ ۔ اس کو مار نہ ڈالو ۔ اگر ایسا کرو گے تو کیا ہوگا ؟ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ؛ پھر فوراً قریب میں تم کو عذاب گرفتار کرلے گا ، تم پر آفت آجائے گی ۔

ترجمہ :- (صالح نے کہا) اور اے لوگو ! یہ اونٹنی اللہ کی ہے (اور اس کی قدرت) تمہارے لئے ایک نشانی ہے ۔ تو اس کو چھوڑ دو اور خدا کی زمین میں کھاتی اور چرتی پھرتی رہنے دو ۔ اور اس کو برائی کے ساتھ ہاتھ نہ لگاؤ ۔ ورنہ تم پر فوراً عذاب آجائے گا (اور قریب میں تم گرفتارِ بلا ہوجاؤ گے) ۔

مگر وہ کیا سننے والے تھے :

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾

فَعَقَرُوْهَا ؛ پھر ان لوگوں نے اس اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں ۔ فَقَالَ ؛ تو (صالح علیہ السلام نے) کہا ، یہ پیش گوئی کی ۔ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ؛ مزے اُڑاؤ ، تمہارے گھر میں تین دن تک ۔ یعنی تین دن کے بعد تم پر عذاب آجائے گا ۔ ذٰلِكَ وَعْدٌ ؛ یہ وعدہ ۔ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ ؛ ہرگز جھوٹ نہیں ۔ کوئی اس کی تکذیب نہ کرسکے گا ۔ تین دن کے بعد عذاب آگیا ۔

ترجمہ :- لوگوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں ۔ تو (صالح نے) کہا اب تم تین دن تمہارے گھر میں مزے اُڑاؤ (جو ہوگا معلوم ہوجائے گا) ۔ یہ وعدہ ناقابلِ تکذیب ہے ۔ (ہوکر رہے گا) ۔

(عذاب آگیا اور سب تباہ ہوگئے) ۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۶۶﴾

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا ؛ پھر جب ہمارا حکم پہنچا، اور عذاب آ گیا ۔ نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ؛ ہم نے نجات دی صالح کو اور ان کے ساتھ مسلمانوں کو بھی ۔ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ؛ اور یہ نجات بخشی ہماری رحمت کا اقتضاء تھا، اس کا اثر تھا ۔ وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؛ اور اس دن کی خواری اور رسوائی سے بھی ہم نے نجات دی ۔ قرآن شریف میں سب جگہ يَوْمَئِذٍ فتحہ میم سے ہے اس جگہ اور ایک جگہ (سورۂ معارج : آیت ۱۱) میم کے کسرہ سے، يَوْمِئِذٍ ہے ۔ اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ؛ وہی قوت والا اور عزت والا ہے، وہی توانا و زبردست ہے ۔

ترجمہ :- پھر جب ہمارا حکم آ چکا تو ہم نے صالح کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان رکھتے تھے اپنی رحمت سے بچالیا (ان کو نجات بخشی) اور اس دن کی خواری و رسوائی سے بھی بچالیا ۔ بے شک تمہارا رب باقوت و باعزت ہے ۔

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۶۷﴾

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ اور ظالموں کو پکڑ لیا، آ گھیرا، آلیا ۔ اَلصَّيْحَةُ ؛ شور پکار، سخت آواز ۔ زلزلہ کی ایسی سخت آواز آئی کہ سب فَاَصْبَحُوْا ؛ پھر ہو گئے ۔ فِيْ دِيَارِهِمْ ؛ اپنے گھروں میں ۔ جٰثِمِيْنَ ؛ اوندھے پڑے ہوئے ۔

ترجمہ :- (ثمود کی قوم کا انجام کیا ہوا؟) سخت زلزلہ کی آواز نے ظالموں کو آلیا ۔ پھر وہ اپنے گھروں میں (سرنگوں) اوندھے پڑے رہ گئے ۔

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۗ اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۗ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ﴿۶۸﴾ ع ۶

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؛ گویا کہ اس میں رہے ہی نہ تھے ۔ ایسے تباہ ہوئے کہ نام و نشان تک باقی نہ رہا ۔ غَنِيَ بِالْمَكَان اَیْ اَقَامَ ؛ رہا بسا ۔ اَغْنٰی ۔ يُغْنِيْ ۔ اِغْنَاءً ؛ غنی کر دیا ۔ نفع دیا ۔ غَنِيَ ۔ يَغْنٰی ۔ غِنًا ؛ رہنا بسنا ۔ مَغْنٰی ؛ مقام ۔ اَلَآ ؛ ہاں ۔ اِنَّ ثَمُوْدَا ؛ بے شک قوم ثمود ۔ یہاں ثَمُوْدَ، کے بعد ایک الف زائد ہے جو پڑھا نہیں جاتا ۔

ایک دفعہ ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ قرآن شریف کو اعراب کب لگا ۔ میں نے کہا ۔ حجاج بن یوسف کے زمانہ میں ۔ انھوں نے پوچھا اگر اعراب غلط لگا دیئے جائیں تو کیا معنے بدلیں گے یا نہیں ۔؟ میں نے کہا کہ بے شک معنے بدل جائیں گے ۔ مگر قرآن شریف ہم کو کانوں سے پہنچا ہے نہ کہ آنکھوں سے ۔ جبرئیلؑ نے رسولِ خدا ﷺ کو سنایا اور حضرتؐ نے صحابہ کو ۔ اور اس قراءت و سماعت کا سلسلہ اس فقیر کو اور دوسرے مسلمانوں کو پہنچا جو قرآن کی روایت کرتے ہیں ۔ لکھنے یا پڑھنے میں غلطی ہوتی ہے تو قرآن کی روایت کرنے والا اور حافظ اس کو صحیح کر دیتے ہیں ۔ قرآن کی ایسی حفاظت کی گئی ہے کہ الفاظ یا اعراب کی کمی یا زیادتی یا تغیر و تبدل تو کجا قاری مخارج اور صفاتِ حروف کی بھی تعلیم دیتا اور اس کی حفاظت کرتا ہے ۔

قرآن ہم کو کانوں سے پہنچا ہے

یہ قرآن ہے۔کوئی دوسری آسمانی کتاب نہیں ہے کہ جس میں تغیر وتبدل ، کمی زیادتی ،تحریف وتصحیف ہوگئی ہو۔قرآن کے الف ، ب ، ت اور ث سب شمار کردہ ہیں ۔ یہ معجزہ ہے ۔ وَاِنَّا لَـهٗ لَحٰفِظُوْنَ ؛ بہر حال ثَمُوْدَ کے ساتھ الف زائد ہے، جو پڑھا نہیں جاتا ۔صرف دال کا فتحہ پڑھنا چاہئیے ۔

كَـفَـرُوْا رَبَّهُمْ ؛ انھوں نے اپنے رب سے کفر کیا ، انکار کیا ، نہ مانا ،حق پوشی کی ۔ اَلَا بُعْدًا ؛ ہاں دوری ہو ۔ ان پر پھٹکار ہو ، تباہی ہو ۔ لِثَمُوْدَ ؛قومِ ثمود کے لئے ۔

ترجمہ :- (وہ ایسے تباہ اور غیر آباد ہوگئے) ، گویا وہ ان گھروں میں رہتے اور بستے ہی نہ تھے ۔ ہاں ! دیکھو قومِ ثمود نے اپنے رب سے کفر کیا ۔ ہاں ! قومِ ثمود پر پھٹکار ہے ۔ (دوری ہے رحمتِ الٰہی سے) ۔

خدائے تعالیٰ نے اس سے پہلے ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام کی قوم کا حال نافرمانی کی وجہ سے کیا ہوا بیان فرمایا ۔ اب ابراہیم علیہ السلام کا حال بیان فرماتا ہے ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمرِ شریف زیادہ ہوگئی تھی اور اولاد نہ تھی ۔ بڑے صاحبزادے حضرت اسمٰعیلؑ تھے ۔ وہ مکہ شریف پہنچا دیئے گئے تھے ۔حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس کوئی لڑکا نہ تھا ۔ ان کے صاحبزادے حضرت اسحٰق کے تولد کا حال یہاں بیان کیا جارہا ہے ۔

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ۭ
قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ ؛ اور ہمارے فرستادے جو فرشتے تھے آئے ۔ اِبْرٰهِيْمَ ؛ ابراہیم کے پاس ۔ بِالْبُشْرٰى ؛ بشارت اور خوش خبری لے کر ۔ قَالُوْا سَلٰمًا ؛ فرشتوں نے کہا ہم تم کو سلام کرتے ہیں ۔ اصل میں یوں ہے ۔ نُسَلِّمُ سَلٰمًا عَلَيْكُمْ ۔ قَالَ سَلٰمٌ ؛ ابراہیم نے کہا تم پر سلام ہو ۔ اَیْ عَلَيْكُمْ سَلٰمٌ ؛ پہلا جملہ فعلیہ ہے اور دوسرا جملہ اسمیہ جو دوام اور استمرار پر دلالت کرتا ہے ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے مہمان نواز تھے ۔ فَمَا لَبِثَ ؛ پھر انھوں نے دیر نہیں کی ۔ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ؛فوراً ایک گائے کا بچھڑا تل کر لائے ۔

ترجمہ :- جب ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس (اسحاق کے پیدا ہونے کی) خوش خبری لے کر آئے تو انھوں نے سَـــلَامٌ کہا ۔ ابراہیم (علیہ السلام) نے بھی سلام کہا پھر دیر نہ کی فوراً ایک گائے کا بچھڑا تل تلا کر لے آئے ۔

مسلمانوں کی گاؤ خوری کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ ابراہیم علیہ السلام سے آرہی ہے ۔

مسلمانوں کی گاؤ خوری ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے آرہی ہے

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ؕ﴿٧٠﴾

فَلَمَّآ رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ ؛ جب ابراہیم نے فرشتوں کے ہاتھوں کو دیکھا ۔ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ ؛ کہ اُس تلے ہوئے بچھڑے تک نہیں پہنچتے ۔ یعنی وہ کچھ کھاتے نہیں ۔ نَكِرَهُمْ ؛ تو ان کو اجنبی سمجھا اور جانا کہ یہ فرشتے ہیں ۔ کھاتے پیتے نہیں ہیں ۔ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؛ اور ان سے ابراہیم ڈرے ، خوف محسوس کیا ۔ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؛ فرشتوں نے کہا تم ڈرو نہیں ۔ ہم تمہارے متعلقین کی طرف عذاب لے کر نہیں آئے ہیں ۔ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ ؛ ہم تو بھیجے گئے ہیں ۔ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ؛ لوط کی قوم کی طرف ۔

ترجمہ :- جب (ابراہیم نے) دیکھا کہ ان لوگوں کے ہاتھ اس (تلے ہوئے گوشت) کی طرف نہیں بڑھتے تو اس بات کو نامانوس پایا ۔ اور (ابراہیم کو) ان سے خوف پیدا ہوا ۔ (فرشتوں نے) کہا ڈرو مت ہم قومِ لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں ۔

ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ اب تک لاولد تھیں ۔

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ ؛ ابراہیم کی بیوی کھڑی دیکھ رہی تھیں ۔ فَضَحِكَتْ ؛ وہ ہنس پڑیں ۔ بعض عرب کے محاوروں میں ضَحِكَتْ کے معنے حائض ہوجانے کے ہیں ۔ یعنی ان کو ایام آ گئے ۔ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ؛ ہم نے سارہ کو اسحاق کے پیدا ہونے کی بشارت اور مبارکباد دی ۔ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ؛ اور ہم نے اسحاق کے بعد یعقوب کی ولادت کی خوش خبری دی ۔

ترجمہ :- ابراہیم کی بیوی سارہ (پاس) کھڑی تھیں (ایام جو آ گئے) تو کھِل کھِلا کر ہنس پڑیں ۔ پھر ہم نے سارہ کو اسحاق کی مبارکبادی دی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی ۔

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ﴿٧٢﴾

قَالَتْ ؛ سارہ نے کہا ۔ يٰوَيْلَتٰۤى ؛ ہائے میری خرابی ! ءَاَلِدُ ؛ کیا میں بچہ جنوں گی ؟ میں والدہ بنوں گی ۔ وَاَنَا عَجُوْزٌ ؛ اور میں بوڑھیا ہوں ۔ وَهٰذَا بَعْلِىْ ؛ اور میرا خاوند ہے کہ ۔ شَيْخًا ؛ بوڑھا ہوگیا ہے ۔ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ ؛ یہ تو بڑی عجیب بات ہے ۔

ترجمہ :- (سارہ نے) کہا: ہائے میری خرابی! کیا میں بوڑھیا بچہ جنوں گی اور میرے شوہر ہیں کہ بوڑھے ہوگئے ہیں۔ بے شک یہ (بوڑھا بڑھیا کا بچہ جننا) بڑی تعجب خیز بات ہے۔

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾

قَالُوْٓا ؛ فرشتوں نے کہا۔ اَتَعْجَبِيْنَ ؛ کیا تم تعجب کرتی ہو۔ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؛ حکمِ خدا سے، یعنی خدا کے حکمِ کُنْ سے ساری دنیا کا منڈان ہے جس نے ساری دنیا کو پیدا کیا ہے، وہ بوڑھیا بوڑھے کو اولاد بھی دے سکتا ہے۔ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ ؛ خدا کی رحمت اور اس کی برکت تم پر ہو، یا تم پر ہے۔ اَهْلَ الْبَيْتِ ؛ او ابراہیم کے گھر والو! او ابراہیم کے اہلِ خانہ! اَهْلَ الْبَيْتِ یا تو منادٰی ہے یا عَلَيْكُمْ ؛ میں کے کُمْ کا بدل ہے۔ یہ بات یاد رکھو کہ ضمیرِ مجرور کا بدل منصوب رہتا ہے۔ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؛ بے شک اللہ تعریف کے قابل اور بزرگ ہے۔

ترجمہ :- (فرشتوں نے) کہا کیا تم حکمِ خدا پر تعجب کرتی ہو۔ اللہ کی رحمت اور برکت تم پر ہو (یا ہے) اے ابراہیم کے گھر والو! بے شک وہ (اللہ) لائق ستائش ہے بزرگ ہے۔

صاحبو! ذرا اس آیت پر غور کرو۔ کہ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ۔ کے مخاطب کون ہیں؟ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کی مخاطب بی بی سارہ ہیں۔ یہ کُمْ جمع مذکر کے لئے ہے کس طرح دُرست ہوسکتا ہے؟ یاد رکھو کہ اَهْل کی طرف ہمیشہ جمع مذکر کی ضمیر راجع ہوتی ہے۔ ذرا اُردو فارسی کے محاورے پر غور کرو۔ کیا اہلِ خانہ بیوی کو نہیں کہتے؟ بعض نادان، ازواجِ مطہرات کو اہلِ بیتِ نبوتؐ میں شریک نہیں کرتے۔ اَهْلَ الْبَيْتِ کا لفظ سورۂ احزاب (آیت ۳۳) میں ازواجِ مطہرات کے لئے آیا ہے۔ احزاب کی اس آیت سے پہلے اور بعد کی آیتیں سب اہلِ بیت کے لئے ہیں۔ ان نادانوں کے پاس قرآن بے ربط ہوجائے مگر ازواجِ مطہرات کو اہلِ بیت نبوت کہنے میں دریغ ہے۔ اور بعض نادان تو فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بھی اہلِ بیت میں شریک نہیں کرتے اور ان کی حفاظت اور عصمت کے قائل نہیں۔ اللہ سب کو ہدایت دے۔

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ؕ﴿۷۴﴾

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ ؛ جب ابراہیم سے ہیبت اور خوف دور ہوا۔ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى ؛ اور ان کو اسحٰق کے تولد ہونے کی خوش خبری پہنچ گئی۔ يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ؛ تو قومِ لوط کے متعلق ہم سے جھگڑنے لگے۔ لوط (علیہ السلام) حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے۔ حضرت ابراہیم کو خوف ہوا کہ کہیں قومِ لوط کی لپیٹ میں خود لوط نہ آجائیں۔

ترجمہ :- جب ابراہیم کا خوف وترس دُور ہوا اور (فرشتوں نے خوش خبری دے دی اور اسحاق کی پیدائش کا) مژدہ ان کو پہنچ گیا تو (ابراہیم) قومِ لوط کے متعلق ہم سے جھگڑنے لگے ۔

إِنَّ إِبْرٰهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ﴿۷۵﴾

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ ؛ بے شک ابراہیم ۔ لَحَلِيْمٌ ؛ بڑے بردبار اور حلم والے ہیں ۔ اَوَّاهٌ ؛ آہ کرنے والے ۔ دردِ دل والے ۔ دوسروں کی تکلیف سے متاثر ہونے والے ۔ مُنِيْبٌ ؛ انابت اور رجوع الی اللہ والے ہیں ۔

ترجمہ :- بے شک ابراہیم بڑے حلیم بڑے دردِ دل اور انابت و رجوع الی اللہ والے ہیں ۔ (یعنی دُعائیں کرتے تھے کہ یہ بَلا ٹل جائے) ۔

يَٰٓإِبْرٰهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَآ ۖ إِنَّهُۥ قَدْ جَآءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۖ وَإِنَّهُمْ ءَاتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ﴿۷۶﴾

ابراہیم علیہ السلام قومِ لوط کے واسطہ پریشان تھے ۔ ان کی تسکین کے لئے پورا واقعہ بیان کردیا کہ اس قوم پر کیوں عذاب آیا اور لوط علیہ السلام کس قدر ان سے دل تنگ ہوگئے تھے ۔ فرماتا ہے ۔ يٰاِبْرٰهِيْمُ ؛ اے ابراہیم ۔ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ؛ اس خیال کو چھوڑو ۔ اور اس قوم پر کیا ہونے والا ہے ، اس سے اعراض کرو ۔ اِنَّهٗ قَدْجَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؛ بات یہ ہے کہ تمہارے رب کا حکم آچکا ہے ۔ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ ؛ اور ان پر تو ضرور آنے والا ہے ۔ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ؛ ناقابلِ رد ۔ اٹل عذاب ۔

ترجمہ :- اے ابراہیم ان باتوں کو چھوڑ دو ۔ کیونکہ تمہارے رب کا حکم تو آچکا اور ان پر ناقابلِ رد عذاب آنے والا ہے ۔

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ ﴿۷۷﴾

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا ؛ اور جب ہمارے فرستادے ، بھیجے ہوئے ، فرشتے آئے ۔ لُوْطًا ؛ لوط کے پاس ۔ وہ فرشتے بہت خوبصورت شکل میں تھے ۔ ان کو اپنے گھر مہمان دیکھ کر لوط علیہ السلام گھبرا گئے ۔ کیونکہ قومِ لوط کے پاس خلافِ فطرت کام ، کھلی ہوئی بے حیائی کا کام عام تھا ۔ سِیْٓءَ بِهِمْ ؛ تو اُن فرشتوں کو دیکھ کر لوط کو غم ہوا اور ان کو برا معلوم ہوا ۔ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا ؛ اور ان کی وجہ سے وہ دل تنگ ہوگئے اور قوم کی مدافعت کرنے کو اپنی قوت سے باہر سمجھا ۔ ذَرْعٌ کے معنٰی ہاتھ کے ہیں ۔ اور ضَاقَ ذَرْعًا ؛ کا محاورہ دل تنگی اور عجز کے لئے مستعمل ہے ۔ ہم کہتے ہیں فلاں کام کے لئے ہمارا ہاتھ نہیں ہوتا ۔

یعنی وہ کام ہماری طاقت اور قوت سے باہر ہے ۔ وَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ؛ اور کہا یہ بڑا سختی کا دن ہے ۔ عَصَبْ کے معنے سختی کے ہیں ۔ عَصِيْبٌ ؛ سخت ۔ فلاں شخص بڑا متعصب ہے یعنی سخت ہے ۔ عَصْبٌ ؛ پٹھا جو مضبوط اور سخت ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو ان کی وجہ سے وہ مغموم ہوگئے اور دل تنگ و پریشان ہوگئے اور (لوط نے) کہا یہ دن بڑا سخت ہے (یعنی اس بدمعاش قوم سے کیونکر مقابلہ ہوگا ؟) ۔

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾

وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ ؛ اور لوط کے پاس ان کی قوم آ پہنچی ۔ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؛ ان کی طرف دوڑتی ہے ۔ هَرِعَ ۔ وَاَهْرَعَ ؛ دوڑنا ۔ دوڑانا ۔ يُهْرَعُوْنَ ؛ مجہول ہے ۔ اس کا فاعل نامناسب شوق اور طلبِ فحش کاری ہے ۔ وَمِنْ قَبْلُ ؛ اور اس سے پہلے ۔ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؛ برے کام کرتے تھے ۔ قَالَ ؛ لوط نے کہا ۔ يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ! لوگو ! هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ ؛ یہ میری بیٹیاں ۔ یا عام عورتیں مراد ہیں ۔ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ ؛ وہ تمہارے لئے سب سے بڑھ کر پاک ہیں ۔ کیونکہ عورتوں سے تعلق فطرت کے مطابق کام ہے ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ پس خدا سے ڈرو ۔ وَلَا تُخْزُوْنِ ؛ اصل میں لَا تُخْزُوْنِيْ ہے ۔ مجھے رسوا نہ کرو ، ذلیل و خوار نہ کرو ۔ فِيْ ضَيْفِيْ ؛ میرے مہمانوں کے متعلق ۔ ضَيْف کے معنے مائل ہونے کے ہیں ۔ مہمان ، میز بان کے گھر میں ٹھہرتا ہے ۔ مصدر ہے ۔ واحد ، جمع سب پر کہا جاتا ہے ۔ اَضْيَاف اس کی جمع بھی آتی ہے ۔ ضِيَافَتٌ ؛ مہمانی ۔ اِضَافَتٌ ؛ نسبت تعلق ۔ اَلَيْسَ مِنْكُمْ ؛ کیا تم میں سے کوئی نہیں ۔ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ؛ بھلا مانس ۔ نیک آدمی ۔ راہ یافتہ مرد ۔ رشد و ہدایت یافتہ ۔ رُشْد ، رَشَادٌ ؛ ہدایت ۔ مُرْشِدٌ ؛ ہدایت دینے والا ۔ مُرِيْدٌ ؛ جس کو ہدایت دی جاتی ہے ۔

ترجمہ :- اور ان کے پاس (لوط کے پاس) ان کے لوگ دوڑے ہوئے آئے اور وہ پہلے ہی سے برے کام کیا کرتے تھے ۔ (لوط نے) کہا لوگو ! یہ میری لڑکیاں ہیں (جو عورتیں ہیں) وہ تمہارے لئے نہایت (مناسب اور) پاک ہیں ۔ لہذا خدا سے ڈرو ، اور میرے مہمانوں کے متعلق مجھے رسوا نہ کرو ۔ کیا تم میں کوئی بھلا مانس ، نیک آدمی نہیں ۔

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾

قَالُوْا ؛ (ان بدمعاش لوگوں نے) کہا ۔ لَقَدْ عَلِمْتَ ؛تم کومعلوم ہے ۔ مَالَنَا فِیْ بَنٰتِکَ مِنْ حَقٍّ ؛ ہم کوتمہاری بیٹیوں سے کوئی غرض نہیں ۔ ان پر ہمارا کچھ زورنہیں چلتا ۔ نہ ہم کو ان کا شوق ہے ۔ وَاِنَّکَ لَتَعْلَمُ مَانُرِیْدُ ؛ اور ہمارے جو اِرادے ہیں ان کا تم کوخوب علم ہے ۔ جو کام ہم کرنا چاہتے ہیں اس کوتم جانتے ہی ہو ۔

ترجمہ :- اُنھوں نے کہا : تم کومعلوم ہے کہ ہم کو (عورتوں اور) تمہاری بیٹیوں سے کوئی غرض نہیں ۔ اور ہمارے جو اِرادے ہیں ان کا تم کوخوب علم ہے ۔

قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ ﴿۸۰﴾

قَالَ ؛ حضرت لوط نے کہا ۔ لَوْ اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً ؛ کاش مجھے تم سے مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی ۔ یا اگر مجھ میں تم سے مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی تو مقابلہ کرتا مگر اب تو میں عاجز ہوں ۔ اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ ؛ یا میں پناہ لیتا ایک قابلِ اعتماد مضبوط قوت کی طرف ۔ یعنی میرے لوگ ، میرا قبیلہ جس پر میں اعتماد کرسکتا ہوں قوی ہوتا تو البتہ میں مدافعت کرتا ۔ رُکْن ۔ ستون جس پر گھر کا قیام ہے ۔ رَکَنَ ۔ یَرْکُنُ ؛ مائل ہونا ۔ اَرْکَان ۔ وہ شئے جس پر اصل شئے کا قیام ہے ۔

ترجمہ :- (لوط نے) کہا کاش ! مجھ میں تم سے مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی طرف پناہ لیتا ۔

(مگر واقعہ یہ ہے کہ لوط علیہ السلام کو خدا پر اعتماد تھا اور اسی پر ان کا بھروسہ تھا ۔ آخر وہی کام آیا) ۔

قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْکَ فَاَسْرِ بِاَھْلِکَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْکُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَکَ ؕ اِنَّہٗ مُصِیْبُھَا مَآ اَصَابَھُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَھُمُ الصُّبْحُ ؕ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ ﴿۸۱﴾

قَالُوْا ؛ فرشتوں نے کہا ۔ یٰلُوْطُ ؛ اے لوط ! اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ ؛ بے شک ہم تمہارے رب کے فرستادے ، فرشتے ، رسول ، بھیجے ہوئے ہیں ۔ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْکَ ؛ وہ تم تک پہنچ نہ سکیں گے ۔ تمہاری مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرسکیں گے ۔ فَاَسْرِ بِاَھْلِکَ ؛ پس تم لے جاؤ اپنے متعلقین کو ، اپنے اہل کو ۔ سَرٰی ۔ وَاَسْرٰی ۔ رات کو چلنا ، جانا ۔ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ ؛ رات کے ایک حصّہ میں ۔ رات رہے سے تم اپنے متعلقین کو لے کر نکل جاؤ ۔ وَلَا یَلْتَفِتْ مِنْکُمْ اَحَدٌ ؛ اور تمہارے میں سے کوئی مڑکر نہ دیکھے ، اِدھر اُدھر التفات نہ کرے ۔ اِلَّا امْرَاَتَکَ ؛ مگر تمہاری عورت ۔ یعنی تمہاری عورت ، تمہارے ساتھ نہ جائے گی ۔ اِنَّہٗ مُصِیْبُھَا ؛ اس پر وہی مصیبت آنے والی ہے ۔ مَآ اَصَابَھُمْ ؛ جو ان بدکاروں پر آرہی ہے ۔ اِنَّ مَوْعِدَھُمْ ؛

بے شک ان کی تباہی کا مقررہ وقت ، وعدہ کا وقت ۔ اَلصُّبْحُ ؛ صبح ہے ، یعنی صبح صبح ان پر عذاب آجائے گا ۔ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ؛ کیا صبح قریب نہیں ہے ؟

ترجمہ :- (فرشتوں نے) کہا : اے لوط ! ہم تمہارے رب کے فرستادہ ہیں (فرشتے ہیں) ، یہ تم تک ہرگز نہ پہنچ سکیں گے ۔ لہذا تم رات رہے سے اپنے اہل کو لے کر (یہاں سے) چلے جاؤ (دیکھو!) تمہارے میں سے کوئی اِدھر اُدھر مڑ کر نہ دیکھے ، مگر تمہاری عورت (وہ تمہارے ساتھ نہ جائے گی) ۔ اس پر وہی مصیبت نازل ہوگی جو دوسروں پر نازل ہونے والی ہے ۔ ان (بدکاروں کی تباہی) کے وعدہ کا وقت صبح ہے ، کیا صبح قریب نہیں ؟ (یعنی پھر تم کیوں پریشان ہو رہے ہو) ۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا ؛ پھر جب ہمارا حکم آچکا ۔ جب ہمارا عذاب پہنچ گیا ۔ جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا ؛ ہم نے اس گاؤں کو زیر و زبر اور تہ و بالا کردیا ، اُلٹ دیا ۔ یعنی زلزلہ آیا اور سارا گاؤں برباد ہوگیا ۔ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا ؛ اور ہم نے اس گاؤں پر برسا دیا ۔ مَطَرٌ ؛ بارش ۔ حِجَارَةً ؛ پتھر ۔ مِنْ سِجِّيْلٍ ؛ سخت ، اور بہت سخت ۔ سَجْلٌ ؛ بڑا ڈول ۔ سِجَال ۔ کبھی ایک کا غلبہ ہونا اور کبھی دوسرے کا ۔ اَسْجَلَ ؛ بھیجا ۔ سِجِلٌ ۔ عہد نامہ اسی کے ہم معنٰی ہے سِجِّيْن ۔ بہر حال سِجِّيْل کے معنٰی ہیں بکثرت پتھر ۔ بعض لوگ اس کی اصل سنگ و گِل لیتے ہیں ۔ ہم کو اس کے ماننے کی چنداں ضرورت نہیں ۔ مَنْضُوْدٍ ؛ ایک پر ایک ۔ تو بہ تو ۔ تہ بہ تہ ۔ پے در پے ، یکے بعد دیگرے ۔ لگاتار ۔

ترجمہ :- پس جب ہمارا عذاب آگیا تو ہم نے اس (گاؤں) کو زیر و زبر کردیا اور اس پر بکثرت پے در پے لگاتار سخت پتھر برسائے (کہ پتھروں کا ڈھیر لگ گیا) ۔

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾

ع ۷ ۵ النصف

مُسَوَّمَةً ؛ نشان زدہ ۔ معیّن ۔ ممتاز ۔ عِنْدَ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کے پاس ۔ یعنی خدائے تعالیٰ کو معلوم تھا کہ فلاں فلاں پتھر فلاں فلاں شخص پر گرے گا ۔ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ؛ اور یہ سنگباری ظالموں سے کچھ دُور نہیں ۔

ترجمہ :- یہ (پتھر) تمہارے رب کے پاس معیّن تھے (یعنی خدائے تعالیٰ کو معلوم تھا کہ ان بدکاروں پر سنگباری ہوگی اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ کونسا پتھر کس بدکار پر گرے گا) اور یہ (عذاب اور سنگباری) ظالموں سے کچھ دُور نہیں (یعنی جو عذاب قومِ لوط پر آیا ہے وہی آج کے بدکاروں پر بھی آئے گا) ۔

صاحبو ! ذرا غور کرو۔ اس زمانہ میں کس قسم کی بدکاری ہے جو ہوتی نہیں ۔ مدارس کی کیا حالت ہے ، وہ کچھ مخفی نہیں ۔ مجالس میں کیا ہورہا ہے ۔بعض بدکاروں کے ہاتھ سے نوعِ لطیف بھی نہیں بچتی ۔ کیا ان بدکاریوں کی وجہ سے عذابِ الٰہی نازل نہیں ہورہا ہے؟ بے شک نازل ہورہا ہے ۔ اُس زمانہ میں پتھر تھے ۔ اِس زمانہ میں بم ہیں ۔ سنگباری اور بمباری دونوں عذاب ہیں ۔ جن پر بمباری نہیں ہورہی وہ بھی اس کی لپیٹ سے کب خالی ہیں ۔ نہ پیٹ بھر کھانا ہے نہ تن پر پورا کپڑا ۔ ذرا وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ کو دیکھو اور توبہ کرو ۔

تورات مقدس میں کسی شخص نے ایک ناپاک قصّہ لگا دیا ہے کہ لوط علیہ السلام کی بیٹیوں نے باپ کو شراب پلا کر زِنا کیا اور ان سے بہت سے پیغمبر پیدا ہوئے ۔ مسلمانوں کے پاس پیغمبر معصوم ہوتا ہے ۔ لوط علیہ السلام نے ہرگز زِنا نہیں کیا نہ ان کی صاحبزادیوں نے ایسے برے کام کا اقدام کیا ۔ اُس قصّہ کا تورات میں ہونا اس کی تصحیف اور تحریف پر بہترین گواہ ہے ۔ جس کتاب میں پیغمبروں پر ایسی تہمت لگائی گئی ہو وہ کس طرح سچی ہوسکتی ہے ۔ موجودہ تورات کے سچّے ماننے والوں کو اس قصّہ سے کچھ شرم آ ہی جائے گی ۔ موجودہ تورات میں الزام تراشی

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ۝۸۴

اللہ تعالیٰ ، بدکار لوگوں اور ان کو پیغمبروں نے جو نصیحت کی ، ان کو بیان فرماتا ہے ۔ اور پھر اس کے بعد ان بدکاروں کی جو تباہی ہوئی اس کا بھی ذکر کرتا ہے ۔ یہ سب عبرت خیز واقعات ہیں جن سے نصیحت لینے کی ضرورت ہے ۔ یہ نصیحتیں صرف زمانۂ ماضی کے لوگوں کے لئے نہیں تھیں بلکہ آج بھی وہی نصیحتیں شمعِ ہدایت ہوسکتی ہیں ۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ ؛ اور ہم نے مدین کی طرف ۔ اَخَاهُمْ ؛ ان کے بھائی کو یعنی ان کے خاندان میں سے ۔ شُعَيْبًا ؛ شعیب کو پیغمبر بنا کر بھیجا ۔ قَالَ يٰقَوْمِ ؛ شعیب نے کہا لوگو ! اے میری قوم ! اُعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ اللہ کی عبادت کرو ، بندگی کرو ۔ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؛ تمہارے لئے کوئی معبود اس کے سوا نہیں ۔ خدا کے سوا کوئی لائق پرستش نہیں ، پوجنے کے قابل نہیں ۔ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ ؛ اور ناپ تول میں کمی نہ کرو ۔ كَالَ - يَكِيْلُ - كَيْلًا ؛ ناپنا ۔ مِكْيَالٌ ؛ ناپنے کا آلہ ، پیمانہ ، پائلی وَزَنَ - يَزِنُ - وَزْنًا ؛ تولنا ۔ مِيْزَانٌ ؛ بیالنس (balance) ۔ اِنِّىْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ ؛ بے شک میں تم کو خیر و خوبی کی حالت میں دیکھتا ہوں ، اچھی حالت میں پاتا ہوں مگر کب ؟ جب اچھے کام بھی کرو ۔ وَاِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ ؛ اور میں تم پر ڈرتا بھی ہوں ۔ مجھے تم پر خوف بھی ہے اور مجھے تمہارے بارے میں خدشہ لگا ہوا ہے ۔ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ؛ احاطہ کرنے والے دن کے عذاب سے ۔ اور اس دن کا آنا حق ہے ، کوئی اس سے بچ کر جا نہیں سکتا ۔ لہذا اس کے عذاب سے بھی کوئی باہر ہو نہیں سکتا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے مدین کی طرف انھیں کے بھائی (یعنی ان کے خاندان کے) شعیب کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا۔ (شعیب نے) کہا: (لوگو!) اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اور ناپ تول میں کوتا ہی نہ کرو۔ میں تم کو اچھی حالت میں دیکھتا ہوں (اس پر نہ پھولو) مجھے گھیرنے والے دن کے عذاب کا تم پر ڈر لگا ہوا ہے۔

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿٨٥﴾

وَيٰـقَوْمِ ؛ اور میرے دوستو! میرے بھائیو! لوگو! اَوْفُوْا ؛ پورا پورا کرو۔ وافی ، کافی کرو۔ اَلْـمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ ؛ ناپ تول کو۔ بِالْقِسْطِ ؛ انصاف کے ساتھ۔ عدل کے ساتھ۔ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ ؛ اور لوگوں کو کم نہ دو۔ اُن کا نقصان نہ کرو۔ اَشْيَـآءَ هُمْ ؛ ان کی چیزیں۔ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ ؛ اور زمین میں نہ بڑھو، نہ پھرو۔ مُفْسِدِيْنَ ؛ فساد پھیلاتے۔

ترجمہ :- لوگو! انصاف کے ساتھ ناپو تولو۔ پورا پورا لین دین کرو۔ اور لوگوں کی چیزوں کے دینے میں نقصان نہ کرو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔

بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿٨٦﴾

بَقِيَّتُ اللّٰهِ ؛ خدا کے پاس جو باقی ہے۔ خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اِنْ كُنْـتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اگر تم ایماندار ہو۔ اگر تم مومن ہو۔ یعنی بٹے بازی سے کمی زیادتی کا فائدہ حاصل کرنا کچھ بہتر بات نہیں۔ وَمَـآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ؛ اور میں تم پر نگہبانی اور تمہاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔ اب تم جانو اور تمہارا کام۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

ترجمہ :- اللہ کے پاس جو چیز باقی ہے وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تمہارے دل میں ایمان ہے۔ اور میں تمہارا کوئی نگہبان تو نہیں ہوں (یعنی سوچ سمجھ کر کام کرو۔ اچھے برے کی تمیز کرو)۔

قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِىْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿٨٧﴾

قَالُوْا ؛ (شعیب علیہ السلام کی قوم نے) کہا: يٰـشُعَيْبُ ؛ اے شعیب۔ اَصَلٰوتُكَ تَـاْمُرُكَ ؛ کیا تمہاری نماز تم کو

حکم دیتی ہے؟ نمازیں پڑھ پڑھ کر تم نے سیکھا تو یہ ۔ اَنْ نَّتْرُکَ ؛ کہ ہم ترک کریں ، چھوڑ دیں ۔ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ ؛ ان معبودوں کو ، جن کو ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے ۔ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْٓ اَمْوَالِنَا ؛ یا ہم ہمارے مالوں میں ، ہماری دھن دولت میں وہ کریں ۔ مَانَشٰٓؤُا ؛ جن کو ہمارا دل چاہتا ہے ۔یعنی بُت پرستی ہمارا آبائی طریقہ ہے ۔ اور ہم اپنے مال میں جیسا چاہیں تصرف کرسکتے ہیں ، لین دین کرسکتے ہیں ۔ اِنَّکَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ ؛ تم تو بڑے حلم والے ، بردبار ، راہ یاب ، سیدھے راستہ پر چلنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا : اے شعیب ! (کیا تم نماز پڑھ پڑھ کر یہ سیکھے ہو) کیا تمہاری نماز تم کو یہ حکم دیتی ہے کہ ہمارے باپ دادا جن کی پوجا کرتے تھے ہم ان کو چھوڑ دیں یا ہم اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں ۔ بے شک آپ تو بڑے حلم والے ، رشد و فلاح والے ہو ۔

قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ رَزَقَنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًاؕ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُؕ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُؕ وَ مَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِؕ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ﴿۸۸﴾

قَالَ یٰقَوْمِ ؛ (شعیب نے) کہا اے میری قوم ! لوگو ! بھائیو ! اَرَءَیْتُمْ ؛ ذرا بتاؤ تو تمہاری کیا رائے ہے؟ کیا تم اس بات کو حق سمجھتے ہو؟ اِنْ کُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ ؛ اگر میں ہوں دلیلِ واضح پر ۔ اگر میرے پاس قطعی طور سے ثابت ہو ۔ مِنْ رَّبِّیْ ؛ اپنے رب کی طرف سے ۔یعنی وحی سے ایک بات میرے پاس ثابت ہوجائے ۔ وَرَزَقَنِیْ مِنْهُ ؛ اور اللہ نے اپنی طرف سے مجھے دیا ہو ۔ رِزْقًا حَسَنًا ؛ اچھا رزق ، حلال کی روٹی ، روحانی غذا ۔ باطنی رزق ۔ وحیِ الٰہی ۔یعنی کیا میں پیغمبر ہوکر ، صاحبِ وحی ہوکر ، روحانی رزق اور حلال روٹی رکھ کر تمہاری طرح حرام کی روٹی کھاؤں ۔ ناپ تول میں لوگوں کا نقصان کروں ۔ کم دوں ، زیادہ لوں ۔ کیا یہ میری شانِ پیغمبری کے خلاف نہیں ۔ وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ ؛ اور میں نہیں چاہتا کہ خود تمہارا خلاف کروں ۔ اِلٰی مَآ اَنْهٰکُمْ عَنْهُ ؛ خود ایسا کام کرکے جس سے میں تم کو روکتا اور منع کرتا ہوں ۔یعنی میں نہیں چاہتا کہ تم کو حرام خوری سے روک کر خود وہی کام کروں ۔ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ ؛ میرا ارادہ تو اصلاح کے سوا کچھ نہیں ۔ میں تو کام کو دُرست کرنا چاہتا ہوں ۔ میرا مقصد سنوارنا ہے نہ کہ بگاڑنا ۔ مَا اسْتَطَعْتُ ؛ جہاں تک میری استطاعت میں ہے ۔ میری طاقت میں ہے ۔جس قدر مجھ سے ہوسکتا ہے ، حتی المقدور ۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؛ میرے کاموں کو اپنے مقصد کے موافق بنانا اللہ ہی سے ہے ۔ خدا نے مجھے توفیق دی ہے اور میری وجہ سے تمہاری توفیق سب خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ ؛ اسی پر میرا توکل ہے ۔ اسی پر میرا بھروسہ اور اعتماد ہے ۔ وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ ؛ اور اسی کی طرف میری انابت ہے ۔ میرا رجوع ہے ۔ میری بازگشت ہے ۔ میرا قبلۂ مقصد وہی ہے ۔

ترجمہ :- (شعیب نے) کہا : (لوگو!) او میری قوم ! ذرا بتاؤ تو سہی اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہوں (حق پر ہوں) اور میرے رب نے اپنی جانب سے مجھے اچھا رزق عطا فرمایا ہے (یعنی پیغمبر بنایا، حلال حرام کو بتایا تو کیا میں تمہاری طرح حرام خوری کروں) میں نہیں چاہتا کہ تمہاری مخالفت کرکے وہ کام کروں جس سے میں تمہیں روکتا ہوں ۔ میرا اِرادہ تو اصلاحِ کار کا ہے مگر میری طاقت کے موافق ۔ اتنی توفیق بھی ملی ہے تو وہ خدا کی طرف سے ہے ۔ (تمہاری اصلاح اور دُرستی کے لئے) میں خدا ہی پر بھروسہ کرتا ہوں (اور اسی پر توکل کرتا ہوں) وہی میرا مرجع ہے (اسی کی طرف میری انابت ہے) ۔

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ
اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۸۹

وَيٰقَوْمِ ؛ اور اے میری قوم ! بھائیو ! لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ ؛ میری ضد، میری مخالفت ۔ میری عداوت میں کہیں تم ایسا جرم نہ کر بیٹھو کہ اس کی سزا میں ۔ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ ؛ تم کو عذاب آپہنچے ۔تم پر ایسی مصیبت آپڑے ۔ مِثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ ؛ جیسی مصیبت کہ قومِ نوح پر پڑی ۔ اَوْقَوْمَ هُوْدٍ اَوْقَوْمَ صٰلِحٍ ؛ یا جو مصیبت قومِ ہود یا قومِ صالح پر پڑی یعنی عذاب نازل ہوا ۔ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ؛ اور قومِ لوط بھی تم سے کچھ دور نہیں کہ ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے کیا تباہی ہوئی وہ تمہارے زمانہ سے بہت قریب ہے ۔

ترجمہ :- لوگو ! میری دشمنی میں کہیں ایسا جرم نہ کر بیٹھو جس سے تم پر ایک ایسی مصیبت آن پڑے جیسی مصیبت قومِ نوح یا قومِ ہود یا قومِ صالح پر پڑی (یعنی ان پر عذاب نازل ہوا) اور قومِ لوط بھی تم سے کچھ دُور نہیں (یعنی ان کی جو تباہی ہوئی وہ تمہارے زمانہ سے بہت قریب ہے) ۔

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۹۰

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؛ اور تم اپنے رب کی مغفرت چاہو ۔ اس سے معافی مانگو ۔ اس کے دامنِ رحمت میں جا چھپو ۔ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؛ پھر اس کی طرف پھر آؤ ۔ توبہ کرو ۔ رجوع اِلی اللہ اختیار کرو ۔ وہ تمہاری تمام خطاؤں کو معاف کردے گا ۔ کیونکہ ۔ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ؛ میرا رب رحم والا ، محبت و مودت والا ہے ، وہ رحیم ہے وَدود ہے ۔

ترجمہ :- اور اپنے رب کی مغفرت طلب کرو ۔ پھر اس کی طرف توبہ کرو ۔ میرا رب تو رحیم ہے ، ودود ہے (رحم بھی کرتا ہے اور محبت و مودت بھی رکھتا ہے) ۔

صاحبو ! اس مقام پر ایک صاحب نے لکھ مارا کہ طوفانِ نوح عام نہ تھا ۔ ہمارے خیال میں نوح علیہ السلام کے زمانہ میں حضرتِ نوح ہی پیغمبر تھے ۔ لہٰذا ان کی مخالفت میں اگر تمام لوگ تباہ ہوگئے ہوں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ۔ رَبِّ لَاتَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا سے بظاہرِ حال یہی نکلتا ہے ۔ اگر اَلْاَرْض سے ارضِ خاص مراد ہو تو یہ بھی ممکن ہے ۔ بہرحال قرآن پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا ۔

قَالُوْا یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْنَا ضَعِیْفًا ۚ وَ لَوْ لَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ٘ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ ﴿۹۱﴾

قَالُوْا ؛ (قومِ شعیب نے) کہا ۔ یٰشُعَیْبُ ؛ اے شعیب ۔ مَانَفْقَهُ ؛ ہم نہیں سمجھتے ۔ کَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ ؛ بہت سی باتیں جو تم کہتے ہو ۔ تم کیا کہتے ہو ان میں سے بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں ۔ تم اپنی کہتے رہو ۔ مخالفت کرکے ہمارا بگاڑ ہی کیا سکتے ہو ۔ وَاِنَّا لَنَرٰکَ ؛ اور بے شک ہم تم کو دیکھتے ہیں ، تم کو جانتے اور سمجھتے ہیں ۔ فِیْنَا ضَعِیْفًا ؛ ہم میں ضعیف ۔ وَلَوْلَا رَھْطُکَ ؛ اگر تمہارے قبیلے کے لوگ نہ رہتے ۔ رَھْطٌ ؛ چند آدمی تقریباً سات سے دس تک ۔ لَرَجَمْنٰکَ ؛ تو ہم تم کو سنگسار کردیتے ، پتھر کی بوچھاڑ کردیتے ۔ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ ؛ اور تم ہمارے پاس کچھ عزت مند نہیں ، غالب نہیں ۔ تمہاری اور تمہاری جماعت کی ہمارے پاس کوئی عزت نہیں ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا : اے شعیب ! تمہاری بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں تو آئی نہیں ۔ اور تم کو تو ہم اپنے اندر ضعیف و ناتواں دیکھتے ہیں ۔ اگر تمہارے لوگ نہ رہتے تو ہم اب تک تم کو سنگسار کردیتے اور تم ہمارے پاس نہ عزیز ہو ، نہ عزت مند ہو (نہ زبردست ہو) ۔

قَالَ یٰقَوْمِ اَرَهْطِیْۤ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّا ؕ اِنَّ رَبِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ﴿۹۲﴾

قَالَ ؛ شعیب نے کہا ۔ یٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ! اَرَھْطِیْ ؛ کیا میرے لوگ ۔ اَعَزُّ عَلَیْکُمْ ؛ تمہارے پاس زیادہ غالب ہیں ، یا زیادہ عزت مند ہیں ؟ قابلِ توجہ زیادہ ہیں ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ سے ۔ وَاتَّخَذْتُمُوْهُ ؛ اور تم نے اس کو بنالیا ہے ۔ وَرَآءَکُمْ ؛ اپنے پیچھے ۔ وَرْیٌ ۔ ڈھانکنا ۔ چھپانا ۔ آگے اور پیچھے دونوں میں آتا ہے ۔ تَوْرِیَه ؛ ایسی بات کرنا کہ جس کے

معنٰی مراد کو لوگ نہ سمجھیں ۔ ہجرت کے سفر میں لوگ ابوبکر صدیق سے سوال کرتے کہ یہ کون ہیں ؟ آپ فرماتے هَادٍ یَهْدِیْنِیْ ؛ یعنی یہ میرے رہنما ہیں ۔ لوگ سمجھتے کہ دنیوی رہنما مراد لے رہے ہیں ۔ حالانکہ وہ حضرت ﷺ کو اپنا ہادی ، اپنا پیغمبر سمجھتے تھے ۔ ظِهْرِیًّا ؛ پس پشت ڈالا ہوا ۔ ظِهْرِیٌّ ؛ تیار سواری ۔ وہ جس کو پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا جائے ۔ یعنی تم خدا سے تو بالکل غافل ہوگئے ہو ، اس سے پیٹھ پھیر چکے ہو ۔ اِنَّ رَبِّیْ ؛ بے شک میرا رب ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ ان اعمال اور کاموں کو کہ تم کرتے ہو ۔ مُحِیْطٌ ؛ احاطہ کیا ہوا ہے ۔ وہ تمہارے سارے کرتوتوں سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- (شعیب نے) کہا : اے میری قوم ! کیا میری جماعت کی تمہارے پاس خدا سے بھی زیادہ عزت ہے ۔ تم نے تو خدا کو پسِ پشت ڈال دیا ہے ۔ بے شک میرا خدا تو تمہارے کرتوتوں سے خوب واقف ہے (سب کو احاطہ کئے ہوئے ہے) ۔

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ
مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَارْتَقِبُوْۤا اِنِّیْ مَعَكُمْ رَقِیْبٌ ۝٩٣

وَیٰقَوْمِ ؛ اور اے میری قوم ! لوگو ! اِعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؛ اپنے زور وقوت کے مطابق تم اپنا کام کرو ۔ اِنِّیْ عَامِلٌ ؛ میں بھی کچھ نہ کچھ کروں گا ۔ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛ تم کو انجام معلوم ہوجائے گا کہ کیا ہوگا ۔ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ ؛ جس کے پاس عذاب آتا ہے ، جو گرفتارِ سزا ہوجاتا ہے وہ ذلیل وخوار ہوتا ہے ، رسوا ہوتا ہے ۔ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؛ اور کون جھوٹا ہے اور جو جھوٹا ہے وہ ذلیل وخوار ہوگا ۔ وہ عذاب میں گرفتار ہوگا ۔ وَارْتَقِبُوْۤا ؛ اور تم بھی انتظار کرو ، دیکھتے رہو ۔ اِنِّیْ مَعَكُمْ رَقِیْبٌ ؛ میں بھی تمہارے ساتھ دیکھ رہا ہوں کہ تم تباہ ہوتے ہو یا میں ۔

ترجمہ :- لوگو ! تم اپنے زور وقوت کے مطابق کام کرو ۔ میں بھی کام کرتا ہوں ۔ تم کو معلوم ہوجائے گا کہ جس پر غداب آتا ہے وہ خوار ہوتا ہے (تباہ ہوتا ہے) اور کون جھوٹا ہے ۔ (جو جھوٹا ہوتا ہے وہ گرفتارِ بلا ہوتا ہے) ۔ اور تم بھی منتظر رہو ، میں بھی تمہارے ساتھ منتظر رہتا ہوں ۔ (یعنی تمہارا ہمارا انجام تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے کہ کون جیتتا ہے اور کون ہارتا ہے اور کون بلا میں گرفتار ہوتا ہے) ۔

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا شُعَیْبًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا
وَاَخَذَتِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ۙ ۝٩٤

وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا ؛ جب ہمارا حکم تباہی آ گیا ۔ عذاب آ گیا ۔ نَجَّيْنَا شُعَيْبًا ؛ ہم نے شعیب کونجات دی ۔ بچالیا ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ؛ اور جولوگ ایمان لائے تھے ان کو بھی شعیب کے ساتھ بچالیا ۔ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ؛ ہماری رحمت کی وجہ سے ۔ وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ اور پکڑ لیا ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا ۔ اَلصَّيْحَةُ ؛ سخت آواز ۔ یعنی ایک سخت شور برپا ہوا ۔ جس سے یہ ظالم لوگ تباہ ہوگئے ۔ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ ؛ پھر وہ ہوگئے اپنے گھروں میں ، صبح کی اپنے گھر دار میں ۔ جٰثِمِيْنَ ؛ پڑے کے پڑے ۔

ترجمہ :- اور جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے شعیب کونجات دی ، (ان کو بچالیا) اور مسلمانوں کو بھی ان کے ساتھ (یہ سب) ہماری رحمت سے ہوا ۔ اور ظالموں کو سخت آواز کا عذاب آ گھیرا اور وہ اپنے گھر دار میں پڑے کے پڑے رہ گئے ۔

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۗ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ۹۵ ۸ ع۱۲ ۸

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؛ گویا کہ وہ اپنے گھروں میں رہے ہی نہ تھے ۔ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ ؛ ہاں ! شہر مدین کے لئے تباہی آئی ، دُوری آئی ۔ جس میں شعیب رہتے تھے ۔ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ؛ جس طرح کہ قومِ ثمود تباہ ہوئی ۔ جس کے خاندان سے صالح علیہ السلام تھے ۔

واضح ہوکہ بَعُدَ ۔ يَبْعُدُ ؛ (از بابِ كَرُمَ) بُعْدًا ؛ دور ہونا ۔ اور بَعِدَ ۔ يَبْعَدُ (از باب سَمِعَ) بَعَدًا ؛ تباہ ہونا ۔

ترجمہ :- (وہ ایسے تباہ ہوئے) گویا کہ وہ ان گھروں میں بسے ہی نہ تھے (کبھی آباد ہوئے ہی نہ تھے) ۔ ہاں ! (اہل) مدین بھی ایسے ہی تباہ ہوئے جیسی قومِ ثمود تباہ ہوئی ۔

حسبِ عادت ایک قصّہ سے عبرت دلانے کے بعد دوسرا قصّہ بیان کیا جارہا ہے ۔ اس لئے پہلے اہلِ مدین اور ثمود کا قصّہ آیا تھا جن کے پیغمبر شعیب اور صالح علیہما السلام تھے ۔ اب فرعون اور موسٰی علیہ السلام کا قصّہ بیان فرماتا ہے ۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۹۶

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ۹۷

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى ؛ اور ہم نے موسٰی کو رسول بنا کر بھیجا ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں اور نشانیوں کے ساتھ ، معجزات کے ساتھ ۔ وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؛ اور واضح غلبہ کے ساتھ ۔ نا قابلِ انکار دلائل کے ساتھ ۔ کھلے ہوئے معجزات کے ساتھ ۔ اِلٰى فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کی طرف ۔ وَمَلَا۟ئِهٖ ؛ اور اس کے لوگوں کی طرف ۔ اس کے سرداروں کی طرف ۔ اس کے درباریوں کی طرف ۔ فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ؛ پس انھوں نے اتباع کی فرعون کے امر کی ۔ انھوں نے فرعون کا کہا مانا اور اس کے احکام

کی پیروی کی ۔ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِیْدٍ ؛ اور فرعون کے کام اور اس کے احکام راہ پر نہ تھے ۔ نری گمراہی تھی ۔

ترجمہ :- ہم نے موسٰی کو اپنی آیتوں اور نشانیوں اور قوی دلائل اور معجزات کے ساتھ بھیجا ۔ (کن کی طرف ؟) فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف انھوں نے (فرعون کے سرداروں نے) فرعون کا حکم مانا ۔ (اس کی اتباع کی) اور فرعون کا کام راہ پر نہ تھا ۔ (گمراہی تھی) ۔

اس کا انجام کیا ہوا ؟

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾

يَـقْدُمُ قَوْمَـهٗ ؛ وہ اپنی قوم سے آگے آگے پہنچے گا ۔ يَـوْمَ الْقِيٰـمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ فَـاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؛ پھر ان کو دوزخ میں وارد کرے گا ۔ جہنّم میں پہنچا دے گا ۔ وَرَدَ ۔ پَن گھٹ کو پہنچا ۔ وِرْدٌ ۔ مَوْرِدٌ ۔ پن گھٹ ۔ پہنچنے کی جگہ ۔ وَبِئْسَ الْـوِرْدُالْـمَـوْرُوْدُ ؛ اور یہ کیا برا مقام ہے ۔ پن گھٹ ہے ۔ بری جگہ ہے ۔ مَـوْرُوْدٌ ۔ بری جگہ ۔ پن گھٹ جس پر لوگ آ رہے ہیں ، پہنچ رہے ہیں ۔

ترجمہ :- (فرعون) قیامت کے دن اپنی قوم سے آگے آگے پہنچے گا اور ان کو داخلِ جہنّم کردے گا ، اور یہ کیا برا مقام ہے جس پر لوگ وارد ہوں گے ، پہنچیں گے ۔

وَاُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾

وَاُتْبِعُوْا ؛ اور ان کے پیچھے لگائی جائے گی ۔ فِیْ هٰذِهٖ ؛ اس دنیا میں ۔ لَعْنَةً ؛ لعنت اور پھٹکار ۔ وَيَـوْمَ الْقِيٰـمَةِ ؛ اور قیامت کے دن بھی ۔ بِئْسَ ؛ برا ہے ۔ اَلرِّفْدُ ؛ عطیہ ۔ اَلْمَرْفُوْدُ ؛ دیا ہوا ۔

ترجمہ :- اور ان لوگوں کے پیچھے اس (دنیا) میں بھی اور روزِ قیامت میں بھی لعنت لگا دی گئی ۔ یہ کیا برا دیا ہوا عطیہ ہے !

صاحبو ! بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ فرعون نے آخر وقت اٰمَنْتُ كَمَـا اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓ اِسْرَآءِيْلَ کہا تھا لہٰذا وہ ایمان سے مرا ۔ مگر ان کو ان آیات پر غور کرنا چاہئے کہ وَمَـآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ O يَقْدُمُ قَوْمَـهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ سے فرعون کا کفر پر مرنا نکلتا ہے ۔ اور احادیث تو بکثرت عدمِ نجاتِ فرعون پر دلالت کرتے ہیں ۔ اس مقام میں شیخ محی الدین ابن العربی نے ایک اعتبار لیا ہے ۔ یعنی قرآن کی آیت کو اپنے ، اور لوگوں کے حسبِ حال معنٰی پر ڈھال لیا ہے ۔ اعتبار کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے حسبِ حال فرعون سے مراد نفس اور موسٰی سے مراد الہام اور ہارون سے مراد عقل سلیم ہے ۔ پس فرعونِ نفس جب فنائیت کے قریب پہنچتا ہے تو اس کو حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے تو موسٰی الہام اور ہارون عقلِ سلیم کو مانتا ہے ۔

فنائیت کے بعد نفس باقی نہیں رہتا ۔ البتہ الہام اور عقلِ سلیم باقی رہتے ہیں ۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ﴿۱۰۰﴾

ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْقُرٰی ؛ یہ واقعہ قریوں ، گاؤں اور بستیوں کے حالات اور اخبار میں سے ہے ۔ نَقُصُّہٗ عَلَیْکَ ؛ جن کو ہم تم کو بیان کرتے ہیں ، جس کے قصّہ ہم سناتے ہیں ۔ مِنْھَا قَآئِمٌ وَّ حَصِیْدٌ ؛ ان میں سے کچھ تو قائم و آباد ہیں اور کچھ کٹے ہوئے اور اُجڑے ہوئے ہیں ۔ اصل میں قریوں کو کھیتوں سے تشبیہ دی گئی ہے جو بعض کھڑے رہتے ہیں اور بعض کاٹ دیئے جاتے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ واقعہ بستیوں کے حالات میں سے ہے جو ہم تم سے بیان کرتے ہیں ۔ ان میں سے کچھ آباد اور سرسبز ہیں اور کچھ اُجڑے ہوئے اور تباہ و برباد ہیں ۔

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ﴿۱۰۱﴾

وَمَا ظَلَمْنٰھُمْ ؛ اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا ۔ وَلٰـکِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ؛ مگر اُنھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ۔ ہم نے ان کو خراب نہیں کیا ، خود انھوں نے اپنے آپ کو خراب کیا ۔ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْھُمْ ؛ سو ان کے کام نہیں آئے ، ان کو نفع نہیں دیا ۔ اٰلِھَتُھُمْ ؛ ان کے معبود ۔ ان کے دیوتا ۔ اَلَّتِیْ یَدْعُوْنَ ؛ جن کو پکارتے ہیں ۔ پوجتے ہیں ۔ جن کی منّتیں کرتے ہیں ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؛ خدا کے سوا ، خدا کو چھوڑ کر ۔ مِنْ شَیْءٍ ؛ کچھ ۔ یعنی کچھ نہیں نفع دیا ۔ لَـمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّکَ ؛ جب تمہارے رب کا حکم ، فرمانِ عذاب آ گیا ۔ وَمَـا زَادُوْھُمْ ؛ اور ان کو زیادہ نہیں کیا ، نہیں بڑھایا ۔ غَیْـرَ تَتْبِیْبٍ ؛ بجز ناکامی اور نقصان کے ۔ تَتْبِیْبٌ ۔ تَبَابٌ ۔ خسران ۔ نقصان ۔ ناکامی ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا ۔ مگر انھوں نے ہی اپنے آپ پر ظلم کیا ۔ جب تمہارے رب کا فرمانِ عذاب آ گیا تو اُن کے معبود ان کے کچھ کام نہ آئے (نہ کچھ نفع بخشا) جن کو وہ خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے ۔ اور انھوں نے ان کو تباہی اور نقصان میں پڑا رہنے کو بڑھایا اور ترقی دی ۔

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۰۲﴾

وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ ؛ اور ایسے ہی تمہارے رب کی گرفت اور عذاب ہے ۔ اِذَآ اَخَـذَ الْـقُرٰی ؛ جب قریوں اور بستیوں کو گرفتارِ بلا کرتا ہے ۔ وَھِـیَ ظَـالِـمَۃٌ ؛ بحالیکہ وہ ظالم ہوں ، اپنے آپ کو تباہ کررہے ہوں ۔ اِنَّ اَخْذَہٗٓ ؛ بے شک اس کی پکڑ ، اس کی گرفت ، اس کی سزا ۔ اَلِیْمٌ شَدِیْدٌ ؛ سخت دردناک ہوتی ہے ۔

ترجمہ :- اور اسی طرح تمہارے رب (کا عذاب اور اس) کی گرفت ہوا کرتی ہے ۔ جب وہ قریوں اور بستیوں کو گرفتارِ بلا کرتا ہے بحالیکہ وہ ظالم ہوں ۔ اس کی گرفت اور عذاب تو سخت المناک اور نہایت دردناک ہوتا ہے ۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ ۚ

ذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذَٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ ﴿١٠٣﴾

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ ؛ بے شک اس میں ۔ لَاٰیَۃً ؛ نشان ہے ، علامت ہے ۔ باعثِ عبرت ہے ۔ مگر کس کے لئے ؟ ۔ لِمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَۃِ ؛ اس شخص کے لئے جس کو عذابِ آخرت کا خوف ہو ، روزِ قیامت کی سزاؤں سے ڈرتا ہو ۔ یہ آخرت ہے کیا ۔ ؟ ذٰلِکَ یَوْمٌ ؛ وہ ایک دن ہے ۔ مَجْمُوْعٌ لَّہُ النَّاسُ ؛ جس میں سب لوگ جمع ہوں گے ، سب کا حشر ہوگا ۔ وَذٰلِکَ یَوْمٌ مَّشْھُوْدٌ ؛ اور یہ وہ دن ہے جس میں سب لوگ حاضر ہوں گے ، یا وہ دن ضرور آئے گا اور سب اس کو دیکھیں گے ۔ وہ سب کو معلوم اور مشہود ہوگا ۔

ترجمہ :- بے شک اس میں اس شخص کے لئے آیت (اور عبرت) ہے جو عذابِ آخرت کا خوف رکھتا ہو ۔ اس دن سب لوگ جمع ہوں گے اور وہ دن (ضرور آنے والا ہے) سب کو مشہود ہونے والا ہے ۔

وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ ﴿١٠٤﴾

یہ روزِ قیامت ہوگا کب ؟ وَمَا نُؤَخِّرُہٗ ؛ اور ہم روزِ قیامت میں تاخیر نہیں پیدا کرتے ، اس کو پیچھے نہیں ڈالتے ۔ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ؛ مگر ایک معدود اور محدود زمانہ تک ، ہر شئے کا ایک وقت ہوتا ہے ۔ قیامت کے لئے بھی ایک معیّن وقت ہے

ترجمہ :- اور ہم اسے پیچھے نہیں ڈالتے مگر ایک محدود اور معیّن زمانے کے لئے ۔

يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ ﴿١٠٥﴾

یَوْمَ یَاْتِ ؛ جب قیامت کا دن آجائے گا ۔ یَاْتِ اصل میں یَاتِیْ تھا ۔ لَا تَکَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؛ کلام نہ کر سکے گا کوئی شخص مگر اللہ کے اِذن سے ۔ کوئی بلا اجازت بات بھی نہ کر سکے گا ۔ فَمِنْھُمْ شَقِیٌّ ؛ پھر ان میں سے جو بدکار ہوں گے ۔ بدنصیب ہوں گے ۔ وَسَعِیْدٌ ؛ اور جو نیک کار ہوں گے ، وہ خوش نصیب ہوں گے ۔

ترجمہ :- جس دن قیامت آجائے گی کوئی اس کے بے اجازت بات بھی نہ کر سکے گا ۔ پھر ان میں سے بعض بدقسمت ہوں گے اور بعض خوش قسمت ۔

فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّشَهِیْقٌ ﴿۱۰۶﴾

فَـامَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا ؛ پھر جو لوگ شقی اور بدبخت ہیں ۔ فَفِی النَّارِ ؛ تو وہ دوزخ میں رہیں گے ۔ آگ میں جلیں گے ۔ لَهُمْ فِیْهَا ؛ ان کے لئے دوزخ میں ۔ زَفِیْرٌ ؛ آہ بھرنا ہے ۔ وَشَهِیْقٌ ؛ اور چیخنا چلّانا ہے ۔ دھاڑیں مارنا ہے ۔ (جَبَلٌ شَاهِقٌ) کوہِ بلند ۔

ترجمہ :- پس بدنصیب دوزخ میں آہ کرتے اور چیختے چلّاتے ہوں گے ۔ (ہائے ہائے کریں گے) ۔

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ﴿۱۰۷﴾

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؛ یہ بدکار ، بدنصیب ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۔ ان کو جہنّم میں خلود حاصل ہوگا ۔ مَادَا مَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ؛ جب تک آسمان اور زمین ہیں ۔ اِلَّا مَـاشَـآءَ رَبُّکَ ؛ مگر جس کو یا جب تک تمہارا رب چاہے ، یعنی جو لوگ گنہگار تھے ، مگر تھے وہ مومن تو ان کو آخر کار نجات ہوگی ۔ اِنَّ رَبَّکَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ؛ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ اس کے ارادے کے مطابق اس کے افعال ہوتے ہیں ۔ کوئی اس کے کام کو روک نہیں سکتا ۔

ترجمہ :- وہ لوگ ہمیشہ اس میں رہیں گے جب تک آسمان زمین ہیں ۔ مگر جس کو (یا جب تک) خدا چاہے (یعنی وہ نجات دے گا) ۔ تمہارا رب تو جو چاہے کر گزرے (اس کو کوئی روک نہیں سکتا) ۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾

وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا ؛ اور لیکن جو لوگ خوش نصیب ہیں ، ان کے حصّہ میں سعادت ہے ۔ فَفِی الْجَنَّةِ ؛ وہ جنت میں رہیں گے ۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؛ وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ان کو خلود دوام نصیب ہوگا ۔ مَادَا مَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ؛ جب تک آسمان اور زمین ہیں ۔ اِلَّا مَـاشَـآءَ رَبُّکَ ؛ مگر جس کو تمہارا رب چاہے ۔ یعنی بعض شروع سے آخر تک جنت ہی میں رہیں گے ، جو مومن گنہگار ہیں وہ شروع سے آخر تک جنت میں نہ رہیں گے بلکہ ابتداءً چند روز دوزخ میں رہ کر پھر جنت میں رہیں گے ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایمان دار بھی جنت میں ہمیشہ نہ رہیں گے بلکہ ان پر فنا آجائے گی ۔ اسی کی تردید خدائے تعالیٰ فرماتا ہے : عَطَـآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ ؛ یہ ایسی عطا ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی ۔ یعنی ہم جنت میں داخل کر کے پھر

بدبخت دوزخ میں رہیں گے

خوش نصیب جنت میں رہیں گے

دوزخ میں نہ ڈالیں گے ۔ جَذًّا ؛ کاٹنا ۔ مَجْذُوْذٌ ؛ کاٹا ہوا ۔ منقطع ۔

ترجمہ :- اور جو خوش نصیب ہیں وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے (یعنی شروع سے آخر تک وہ جنت میں رہیں گے)۔
جب تک آسمان زمین ہیں ۔ مگر جس کو تمہارا رب چاہے (اس کو کچھ دن دوزخ میں رہنا پڑے گا)۔
یہ ایسی عطا ہے جو کبھی منقطع نہ ہوگی (ختم نہ ہوگی)۔

واضح ہو کہ آدمی تین قسم کے ہیں ۔ ایک وہ جن کا عقیدہ بھی اچھا ہے اور عمل بھی اچھا ۔ وہ شروع سے آخر تک جنت میں رہیں گے ۔ دوسرے وہ جن کا عقیدہ تو اچھا ہے مگر اعمال اچھے نہیں ۔ وہ چند روز دوزخ میں رہ کر جنت میں جائیں گے ۔ اور تیسرے وہ لوگ جن کا عقیدہ بھی خراب ہے اور عمل بھی خراب ۔ وہ شروع سے آخر تک دوزخ میں رہیں گے ۔

خوارج کے پاس گنہگار کافر ہے ۔ لہذا ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور معتزلہ کے پاس نہ کافر ہے نہ مسلمان ، بلکہ وہ ایک بین بین حالت میں ہے ۔ ممکن ہے کہ وہ اعراف میں ہو ۔ یہ لوگ بغاوت اور جرم میں تمیز نہیں کرسکتے ۔ بدعقیدہ باغی ہے اور بدکار مجرم ۔ باغی کی سزا قتل ہے ، ابدی جہنم ہے ۔ مجرم کی سزا چند روز تکلیف اُٹھانا ہے ۔ آخر اس کا ایمان کام آئے گا ۔ وہ دوزخ میں سے نکالا جائے گا ۔

فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ۭ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ۭ
وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ ع ۹

فَـلَا تَکُ ؛ پھر تم نہ ہو ۔ فِیْ مِرْیَةٍ ؛ شک و شبہ میں ۔ مِمَّا یَعْبُدُ ھٰٓؤُلَآءِ ؛ ان کے متعلق جن کی یہ عبادت کرتے ہیں ، پوجتے ہیں ۔ مَایَعْبُدُوْنَ ؛ یہ عبادت نہیں کرتے ، پوجا نہیں کرتے ۔ اِلَّا کَمَا ؛ مگر جس طرح ۔ یَعْبُدُ اٰبَآءُ ھُمْ ؛ ان کے باپ دادا پوجا کرتے تھے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْھُمْ ؛ اور بے شک ہم ان کو پورا پورا دیں گے ۔ کافی وافی دیں گے ۔ نَصِیْبَھُمْ ؛ ان کا حصّہ ۔ غَیْرَ مَنْقُوْصٍ ؛ نہ ناقص ۔ اس میں کچھ کمی نہ ہوگی ۔

ترجمہ :- پس تم ان کے متعلق کچھ شک و شبہ نہ کرو جن کو یہ پوجتے ہیں ۔ یہ پوجتے نہیں مگر جس طرح (ان سے) پہلے ان کے باپ دادا پوجا کرتے تھے ۔ اور بے شک ہم ان کو ان کا حصّہ پورا پورا دیں گے ، اس میں کچھ نقصان یا کمی نہ ہوگی ۔

واضح ہو کہ اس مقام میں لوگ بہت مختلف الرائے ہوگئے ہیں ۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جنت اور دوزخ دائمی اور ابدی چیزیں ہیں ۔ قرآن شریف میں خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا ہے ۔ یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت دوزخ بھی رہے گی اور اس کا ثواب و عذاب بھی رہے گا ۔ اسی رکوع میں عَطَـآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ بھی ہے ۔ یعنی اس کی عطاء ، اس کی بخشش کبھی منقطع اور کبھی

موقوف نہ ہوگی ۔ قرآن کی آیتیں متواتر ہیں یقینی اور لاریب ہیں ۔ بعض حدیثوں میں ہے کہ دوزخ میں احقاب یعنی طویل زمانہ تک رہنے کے بعد شجرۃ الجرجیر پیدا ہوگا اور اس سے کافروں کو بھی ایک قسم کی راحت حاصل ہوجائے گی ۔ اللہ تعالیٰ کے غضبِ عارضی پر حُبِّ ذاتی غالب آئے گا ۔ سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ کا ظہور ہوگا ۔ کفّار دوزخ سے نکالے تو نہ جائیں گے مگر وہیں کچھ راحت کے اسباب پیدا ہوجائیں گے ۔ اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جب قرآنِ شریف میں خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ہے تو ہم کو غیر متواتر احادیث سے تخصیص کرنے یا خواہ مخواہ تاویل کرنے کی کیا ضرورت ہے ! اِن حضرات کا خیال ہے باعثِ راحت علمِ صحیح ہوتا ہے ۔ جب دنیا میں ساری عمر علمِ صحیح نصیب نہ ہوا آخرت میں راحت و آرام پیدا ہونے کی کوئی صورت نہیں ۔ یقینیات کے مقابلہ میں ظنیات کو لانا کسی ہوشمند کا کام نہیں ۔ منصوص کے مقابلہ میں غیر یقینی اوہام و خیالات پر زور دینا عقل سے کوسوں دُور ہے ۔ جو بات صاف ہو مان لو ۔ جو صاف نہ ہو اس کو خدا ہی پر چھوڑ دو ۔ ذاتی رائے رکھنے سے ذِمّہ داری آجاتی ہے ۔ ہم کو اس کی کیا ضرورت ہے ۔

یقینیات کے مقابل ظنیات درست نہیں

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى ؛ اور ہم نے موسیٰ کو دی ۔ اَلْكِتٰبَ ؛ کتاب ۔ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؛ پھر اس میں اختلاف کیا گیا ۔ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ ؛ اور اگر ایک بات تمہارے رب کے پاس پہلے سے طے نہ ہوتی ۔ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؛ تو ان میں فیصلہ ہی کردیا جاتا ۔ یعنی ان کو خدائے تعالیٰ نے غور وفکر کا موقع دے رکھا ہے ۔ جس قدر غور کریں گے اور فکر کریں گے ان کے علم میں اور درجات میں ترقی ہوگی ۔ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ ؛ اور وہ شک میں پڑے ہوئے ہیں ۔ مِنْهُ ؛ اس کے بارے میں ۔ مُرِيْبٍ ؛ سخت شک ۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی (توریت عطا کی) تو اس میں اختلاف کیا گیا ۔ اور اگر تمہارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے سے طے نہ ہوچکتی تو ان کے درمیان فیصلہ ہی کردیا جاتا (یعنی عذاب آجاتا) مگر یہ لوگ تو اس کے متعلق سخت شک میں پڑے ہوئے ہیں ۔

وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾

وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ ؛ اور بے شک ہر ایک کو ضرور پورا پورا دے گا ۔ رَبُّكَ ؛ تمہارا رب ۔ اَعْمَالَهُمْ ؛ ان کے اعمال کا بدلہ ۔ ان کے کئے کی جزا ۔ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ؛ بے شک وہ یعنی اللہ تعالیٰ ان کاموں سے کہ وہ کرتے ہیں ، ان کے اعمال سے ۔ خَبِيْرٌ ؛ خبردار ہے ۔ باخبر ہے ۔ واقف ہے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً تمہارا رب ان کے تمام اعمال کا پورا پورا بدلہ (اور جزا) دے گا کیونکہ وہ ان کے اعمال سے باخبر ہے (کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے، سب کچھ جانتا ہے)۔

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾

فَاسْتَقِمْ ؛ پس تم استقامت اختیار کرو۔ راہِ مستقیم پر قائم ہو جاؤ۔ سیدھا راستہ چلتے رہو۔ كَمَآ اُمِرْتَ ؛ جیسا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے۔ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ ؛ اور وہ لوگ بھی استقامت اختیار کریں جنھوں نے توبہ کرلی ہے اور تمہارے ساتھ ہیں۔ وَلَا تَطْغَوْا ؛ اور دیکھو! تم لوگ کہیں حد سے تجاوز نہ کرو۔ نہ کمی کرو نہ زیادتی۔ (پارہ ہمیشہ ساڑھے اٹھانوے پر رہنا چاہیئے)۔ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ؛ بے شک وہ تم جو کچھ کرتے ہو دیکھتا ہے۔

ترجمہ :- پس تم اور وہ لوگ جو توبہ کر چکے ہیں اور تمہارے ساتھ ہیں تم کو جو حکم دیا گیا ہے مضبوطی سے اس پر قائم رہیں (استقامت اختیار کریں) اور حد سے تجاوز نہ کریں (طغیان نہ کریں) کیونکہ تم جو کچھ کر رہے ہو اس کو خدائے تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔

صاحبو! استقامت بڑی مشکل چیز ہے۔ اعتدال پر رہنا، کمی اور زیادتی سے بچنا، آسان کام نہیں۔ اس آیت کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''شَيَّبَتْنِیْ هُوْدُ'' یعنی سورہ ہود نے مجھے بوڑھا کردیا۔ جب فکر سخت ہوتی ہے تو آدمی کمزور ہوکر بوڑھا ہو جاتا ہے۔

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

وَلَا تَرْكَنُوْٓا ؛ اور تم نہ جھکو، نہ مائل ہو۔ اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ ان لوگوں کی طرف جنھوں نے ظلم کیا۔ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ؛ پھر تم کو آگ چھو جائے یعنی کافروں کی طرف مائل نہ ہوتا کہ تم داخلِ جہنم نہ ہو جاؤ۔ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اور نہیں ہے تمہارے لئے بجز خدا کے، اللہ کو چھوڑ کر۔ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ؛ کوئی دوست یا مددگار۔ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ؛ پھر تم مدد اور نصرت نہ دیئے جاؤ گے۔

ترجمہ :- اور ان ظالموں پر مائل نہ ہو (نہ ان کا سہارا ڈھونڈو) کہ کہیں تم کو دوزخ میں جانا پڑے اور اللہ کو چھوڑ کر (اس کے سوائے) تمہارا کوئی یار و مددگار نہیں اور نہ تم کو مدد اور نصرت مل سکتی ہے۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ

إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کو قائم رکھو ۔ اچھی طرح سے پڑھو اور اس کی پابندی کرو ۔ طَرَفَيِ النَّهَارِ ؛ دن کے دونوں جانب ۔ یعنی صبح اور مغرب کی نماز ضرور پڑھو ۔ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؛ زُلْف ۔ زُلْفٰی ۔ زُلْفَةٌ ؛ قریب ہونا ۔ وہ رات کی گھڑیاں جو دن سے قریب ہیں ۔ عشاء ۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ ؛ بے شک نیکیاں ۔ يُذْهِبْنَ ؛ دُور کرتی ہیں ، جلا دیتی ہیں ، دفع کردیتی ہیں ۔ اَلسَّيِّاٰتِ ؛ گناہوں کو ۔ ذٰلِكَ ذِكْرٰى ؛ یہ یاد دہانی ہے ۔ پند و نصیحت ہے ۔ لِلذّٰكِرِيْنَ ؛ نصیحت قبول کرنے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور تم نماز قائم رکھو دن کے دونوں جانب اور رات کے حصّہ میں یعنی (پہلی رات میں) کیونکہ نیکیاں ، برائیوں کو دفع کردیتی ہیں ۔ یہ یاد دہانی اور پند و نصیحت ہے ان لوگوں کے لئے جو ان کو قبول کرتے ہیں ۔

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾

وَاصْبِرْ ؛ اور صبر کرو ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛ کیونکہ اللہ ۔ لَا يُضِيْعُ ؛ ضائع نہیں کرتا ، بے کار نہیں کرتا ۔ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ نیک کام کرنے والوں کے اجر کو ، ان کے ثواب کو ۔

ترجمہ :- اور صبر کرو ۔ کیونکہ اللہ نیکوکاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ پھر کیوں نہ ہوئے تم سے پہلے کے لوگ ؟ قَرْنٌ ؛ ہم عمر لوگوں کا زمانہ ۔ ایک قرن گزرا ۔ یعنی ایک زمانہ کے لوگوں کا طبقے کا طبقہ ختم ہوگیا ۔ اُوْلُوْا بَقِيَّةٍ ؛ گذشتہ لوگوں کے کچھ صفات رکھنے والے ۔ وہ کیا صفات تھے ؟ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ ؛ نہی و منع کرتے ، روکتے فساد سے ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ یعنی روئے زمین میں شر و فساد کرنے سے دوسروں کو روکتے تھے ۔ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ مگر قلیل ، تھوڑے سے ۔ مِمَّنْ اَنْجَيْنَا ؛ ہم نے جن کو نجات دی ، بچالیا ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ یعنی اکثر لوگ مفسد اور فسادی تھے ۔ بہت تھوڑے لوگ ایسے تھے جو ان تباہ کاریوں میں مبتلا نہ تھے ۔ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ اور جو ظالم تھے ، بدکار تھے وہ اتباع کرتے اور پیچھے پڑے رہتے ۔ مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ ؛ ان آسائشوں ،

راحتوں اور آراموں کے پیچھے ۔ وَکَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ؛ اور تھے وہ لوگ مجرم ۔ جرم کرنا ان کا کام تھا ۔

ترجمہ :- پھر کیوں ایسے لوگ نہ ہوئے جو پہلے زمانہ کے لوگوں کے رہے سہے نیک اعمال پر ہوتے ، جو لوگوں کو زمین میں شر و فساد سے روکتے ۔ مگر ہاں ! تھوڑے ان میں سے ایسے بھی تھے جنھیں ہم نے نجات دی تھی ۔ اور جو ظالم تھے وہ آرام طلبی کے پیچھے پڑے ہوئے تھے اور وہ مجرم بھی تھے ۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

وَمَا كَانَ رَبُّکَ ؛ اور تمہارا رب ایسا تو نہیں ۔ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ ؛ کہ ہلاک کردے قریوں اور گاؤں کو ظلم سے ۔ وَاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ؛ حالانکہ اس کے رہنے والے نیکوکار ہیں ۔ اور اہلِ قریہ مصلح اور صلاح کار ہیں ۔

ترجمہ :- اور تمہارا رب ایسا تو نہیں کہ گاؤں کو (قریوں کو) ظلم سے ہلاک کردے حالانکہ اس کے رہنے والے نیکوکار (اور مصلحین) ہیں ۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

وَلَوْشَآءَ رَبُّکَ ؛ اور اگر تمہارا رب چاہتا اور خدا کی مشیت ہوتی ۔ لَجَعَلَ النَّاسَ ؛ تو ضرور کردیتا ، پیدا کرتا تمام لوگوں کو ۔ اُمَّةً وَّاحِدَةً ؛ ایک ہی قسم کے ، ایک ہی گروہ کے ۔ وَلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ؛ اور یہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے کیونکہ سب کی فطرت ایک نہیں ہوسکتی ۔

ترجمہ :- اور اگر خدا چاہتا تو تمام لوگوں کو ایک ہی قسم کا بناتا اور یہ تو ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے ۔

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ

وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ ؛ مگر جن پر تمہارا ربّ رحم کرے ۔ وہ نہ آپس میں اختلاف کریں گے ۔ نہ کسی پر ظلم و ستم کریں گے ۔ وَلِذٰلِکَ خَلَقَهُمْ ؛ اور اس واسطہ ان کو پیدا کیا ہے ۔ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّکَ ؛ اور تمہارے رب کی بات تو آخر پوری ہوکر ہی رہی ۔ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ ؛ کہ میں ضرور جہنّم کو بھردوں گا ۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ؛ جنوں اور انسانوں میں سب سے

ترجمہ :- مگر جس پر تمہارا رب رحم کرے ۔ اور اس لئے انھیں خدا نے پیدا کیا تھا ۔ اور اب تو تمہارے خدا کی بات پوری ہوگئی کہ دوزخ کو تو جن و اِنس سے بھر دوں گا ۔

صاحبو ! ذرا آیت وَلِذٰلِکَ خَلَقَهُمْ پر غور کرو کہ مقصدِ تخلیق کیا تھا ؟ یہ الگ بات ہے کہ کوئی اپنی نالائقیوں اور بدکاریوں کی وجہ سے دوزخ کے مستحق ٹھہریں ۔ اگر خدا کا رحم عام نہ ہوتا تو کوئی گنہگار موجود نہ رہتا ۔ اس کی رحمانیت کی شان ہے کہ گنہگار وجود سے سرفراز ہیں ۔

خوب یاد رکھو کہ وجود بہر حال عدم سے بہتر ہے ۔ قید میں رکھنا مار ڈالنے سے اَحْسَن ہے ۔

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِىْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ ؛ اور سب کچھ ہم تم سے بیان کرتے ہیں ۔ قَصَّ ۔ يَقُصُّ ۔ کاٹنا ، بیان کرنا ۔ مِقَص ۔ قینچی ۔ قِصَاص ۔ ایک آدمی کے عوض ایک آدمی کو مارنا ۔ کیا چیز سب کچھ بیان کی جائے گی ؟ مِنْ اَنْبَآءِ الرُّسُلِ ؛ پیغمبروں کے اخبار ، حالات ۔ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ؛ جس سے ہم تمہارے دل کو مضبوط کریں گے ، تسکین دیں گے ، تسلّی دیں گے ۔ تمہارے دل کو ثبات نصیب ہوگا ۔ فُؤَاد دِل ۔ وَجَآءَكَ فِىْ هٰذِهِ الْحَقُّ ؛ اور اس میں تمہارے پاس حق آ گیا ۔ یعنی قرآن شریف میں جتنے واقعات بیان کئے گئے ہیں وہ سب سچ ہیں ، برحق ہیں ۔ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور وعظ اور یاددہانی ہے ، ایمانداروں کے لئے ۔ مَوْعِظَةٌ ؛ پند ، نصیحت ، وعظ ۔ ذِكْرٰى ؛ یاد دہانی ۔ غافل کو متنبہ کرنا ۔

ترجمہ :- اور ہم سب کچھ پیغمبروں کے قصّہ (ان کے حالات) تمہارے سامنے بیان کریں گے ۔ ان قصّوں سے تمہارے دل کو تسلّی ہوگی (تسکین ہوگی) اور (یہ تمام قصّے حق ہیں) اس میں جو کچھ آیا ہے وہ واقعہ کے مطابق ہے (ثابت ہے) اور یہ پند ونصیحت اور یاد دہانی ہے مومنوں کے لئے (ایمانداروں کے لئے) ۔

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ ۙ

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ اور پیغمبر ! تم اُن لوگوں سے کہہ دو جو ایمان نہیں لاتے ۔ ان کافروں اور بے ایمانوں سے کہہ دو ۔ اِعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؛ اپنے زور وقوت کے مطابق تم کام کرو ۔ تم سے جو ہوسکتا ہے کرو ۔ تمہارے امکان بھر کرو ۔ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ؛ ہم سے بھی جو ہوسکے گا کریں گے ۔

ترجمہ :- اور (پیغمبر !) تم ان بے ایمانوں سے کہہ دو کہ تمہارے امکان میں جو کچھ ہے تم کرو اور ہم بھی اپنے امکان بھر کریں گے ۔

وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾

وَانْتَظِرُوْا ؛ اورتم انتظار کرو ۔ نتیجہ کے منتظر رہو ۔ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ؛ ہم بھی نتیجہ کے منتظر رہتے ہیں ۔

ترجمہ :- تم بھی (نتیجہ کا) انتظار کرو اور ہم بھی (اس کا) انتظار کرتے ہیں ۔

ع ١٠ / ١٠

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٣﴾

وَلِلّٰہِ ؛ اور اللہ ہی کا ہے ۔ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں جو چیزیں چھپی ہوئی ہیں ۔ آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتیں اللہ ہی کو معلوم ہیں ۔ وَاِلَیْہِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ ؛ اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں تمام کام ، وہی سب کا مرجع اور مآل ہے ۔ فَاعْبُدْہُ وَتَوَکَّلْ عَلَیْہِ ؛ لہذا اسی کی عبادت کرو اور اسی پر توکل ، اسی کی پرستش اور بندگی کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو ۔ وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ ؛ اور تمہارا رب غافل نہیں ہے ۔ بے خبر نہیں ہے ۔ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ؛ ان اعمال سے کہ تم کرتے ہو ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین کے غیب سب اللہ کے ہیں (اور اس کو معلوم ہیں) تمام کاموں کا مرجع و مآب وہی ہے لہذا اس کی عبادت کرو اور اسی پر توکل ۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس سے تمہارا رب بے خبر نہیں (غافل نہیں) ۔

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ یوسف مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو گیارہ (١١١) آیتیں اور بارہ (١٢) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿١﴾

الٓرٰ ؛ اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمُرَادِہٖ ۔ تِلْکَ ؛ یہ ۔ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ؛ آیتیں ہیں کتاب مبین کی ۔ مُبِیْنٌ ؛ بیان کرنے والی ، صاف اور واضح ۔

ترجمہ :- یہ صاف صاف بیان کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں ۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢﴾

اِنَّـآ اَنْزَلْنٰـهُ ؛ بے شک ہم نے اس کتاب کو اُتارا ۔ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا ؛ عربی پڑھنے کی چیز ۔ قُرْاٰنٌ ۔ پڑھنا ۔ وہ چیز جو پڑھی جاتی ہے ۔ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ؛ تاکہ تم سمجھو ، کچھ اپنی عقل سے کام لو ۔

ترجمہ :- بے شک ہم نے اس کتاب کو عربی پڑھنے کے قابل بنایا تاکہ تم سمجھو اس میں غور وفکر کرو ۔

عربی قدیم زبان ہے اور تمدن عرب بھی قدیم

قرآن عربی زبان میں کیوں اُترا ؟ واضح ہو کہ عربی ایک ایسی زبان ہے جس کے بولنے والے تین براعظموں کے بیچ میں ہیں ۔ سو سال میں زبان کچھ کی کچھ ہو جاتی ہے ۔ سبعہ معلقہ وغیرہ کو کوئی چودہ سو (۱۴۰۰) برس ہو گئے ہیں ۔ مگر ابھی تک اس کے سمجھنے والے بکثرت ہیں ۔ مولوی کرامت حسین صاحب اور دیگر بہت سے محققین نے نہ صرف عربی زبان کی قدامت اور اس کے ام الالسنـــــہ ہونے کو ثابت کیا ہے بلکہ عربوں کے تمدن کی قدامت کو بھی ثابت کیا ہے ۔ ایران والے جن سے آریہ زبان نکلی ہے یا آرینوں کی مہذب زبان ہے ۔ اس زبان سے پہلے کے قدیم زمانہ کے کتبے نکل رہے ہیں جو سب عربی زبان میں ہیں ۔ ایرانیوں کی سب سے قدیم سلطنت پیش دادیوں کی ہے ۔ آپ کو معلوم ہے کہ خاندان ضحاک تازی (عربی) نے پیش دادیوں کو شکست دے کر ایک ہزار سال تک حکومت کی ہے ۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ رستم کا نانا شاہِ کابل حارث نامی اور رستم کی ماں ثمینہ عرب خاندان کے تھے ۔

ایک اور چیز قابلِ توجہ ہے کہ الفاظ حسبِ ضرورت وضع کئے جاتے ہیں ۔ بچوں کا لغت بالکل چھوٹا اور ان کی زبان کی وسعت بالکل کم ہوتی ہے ۔ اسی طرح گاؤں والوں کی ضرورتیں محدود ہیں تو ان کی زبان بھی محدود ہے اور عربی زبان اتنی بڑی اور وسیع اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک ایک عظیم الشان تمدن کی حامل نہ ہو ۔ عربی زبان کے مقابل سنسکرت اور لاطینی عظیم الشان زبانیں تھیں مگر ان کو مرکر بھی سینکڑوں ہزاروں برس گزر گئے ۔ عربی زبان ، ادب اور دیگر خوبیوں کے ماسوا زندہ زبان ہے ۔ قدیم علوم بھی اس میں ہیں اور جدید علوم کی بھی یہ حامل ہے ۔ اس مسئلہ کے ثابت کرنے کے لئے بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں اور لکھی جارہی ہیں ۔ اس پر زیادہ کہنا مقصود سے بہت دور تک لے جاتا ہے ۔ لہٰذا ان چند ارشادات ہی پر اکتفا کرتا ہوں ۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾

نَـحْـنُ نَـقُـصُّ عَـلَيْـکَ ؛ ہم تمہارے سامنے بیان کرتے ہیں ، تم سے ایک قصہ کہتے ہیں ۔ کیسا قصہ ؟ اَحْسَنَ الْقَصَصِ ؛ بہترین قصہ ۔ قَصص بیان کرنا ۔ قِصَصٌ ۔ جمع قصہ ۔ بِمَـآ اَوْحَيْنَـآ اِلَيْـکَ ؛ اس لئے کہ ہم نے تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی ۔ وَاِنْ كُـنْـتَ مِـنْ قَبْلِهٖ ؛ اگرچہ کہ تم اس سے پہلے تھے ۔ لَـمِـنَ الْغٰفِلِيْنَ ؛ بے خبروں میں سے یعنی تم نے کبھی یوسف کا قصہ سنا ہی نہ تھا ۔ یہ تمہاری غیب دانی اور تعلیم خداوندی کی ایک نشانی ہے ۔

ترجمہ :- ہم تم کو ایک بہترین قصہ سُناتے ہیں اس وجہ سے کہ اس قرآن کی ہماری طرف سے تم کو وحی کی گئی ہے اگرچہ تم اس سے پہلے بے خبر تھے ۔

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِىْ سٰجِدِيْنَ ﴿٤﴾

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ ؛ جب یوسف نے کہا ۔ لِاَبِيْهِ ؛ اپنے والد یعقوب علیہ السلام سے ۔ يٰۤاَبَتِ ؛ اے میرے باپ ! باوا ! اِنِّىْ رَاَيْتُ ؛ میں نے دیکھا یعنی خواب میں ۔ اس کا مصدر رُؤْيًا ہے ۔ اور معمولی دیکھنے کا مصدر رُؤْيَةٌ ۔ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا ؛ گیارہ ستارے ۔ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؛ اور میں نے سورج اور چاند کو بھی دیکھا ۔ رَاَيْتُهُمْ ؛ میں نے ان سب کو دیکھا ۔ لِىْ سٰجِدِيْنَ ؛ مجھے سجدہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- جب کہ یوسف نے اپنے باپ سے کہا : باوا میں نے گیارہ (۱۱) ستاروں اور چاند سورج کو دیکھا کہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں ۔

واضح ہو کہ عالمِ مثال میں بعض چیزیں اپنی اصلی صورت میں نظر آتی ہیں اور بعض دفعہ مثالی یعنی مشابہ صورتوں میں ۔ حضرت یعقوب علیہ السلام اس وقت پیغمبر تھے اس لئے سورج کی شکل میں نظر آئے اور آپ کی والدہ یا خالہ بھی بڑی بزرگ تھیں اس لئے وہ چاند کی شکل میں دکھائی دیں ۔ یوسف علیہ السلام کے دوسرے بھائی بھی پیغمبر نہیں تھے ۔ مگر پیغمبر زادے تو ضرور تھے ۔ اس لئے ستاروں کی صورت میں نظر آئے ۔

یہ بھی معلوم رہے کہ ابتدائی زمانہ میں سجدۂ تعظیمی جائز تھا ۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مظنۂ شرک جان کر حرام کر دیا ۔ اب کوئی کسی کو سجدہ تعظیمی بھی نہیں کرسکتا ۔ بعض بزرگانِ دین کی طرف سجدہ تعظیمی لینے کو منسوب کیا جاتا ہے ۔ وہ یا تو غلط ہے یا معوّل ہے ۔ یعنی گردن جھکانا ۔

قَالَ يٰبُنَىَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٥﴾

قَالَ ؛ (یعقوب علیہ السلام نے) کہا ۔ يٰبُنَىَّ ؛ اے میرے پیارے بیٹے ! اِبْنٌ کی تصغیر بُنَىٌّ ہے لفظی معنیٰ ہیں اے چھوٹے بیٹے ۔ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ ؛ تم اپنا خواب بیان نہ کرو ۔ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ ؛ تمہارے بھائیوں سے ۔ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ؛ پھر تمہارے بھائی تمہارے لئے کوئی مخفی تدبیر نکالیں ، کوئی چال چلیں ۔ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ ؛ بے شک شیطان ،

انسان کا ۔ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ؛ کھلا دشمن ہے ۔

ترجمہ :- کہا ۔ بیٹا ! تم اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کوئی چال چلیں ۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ۔

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ

وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ

اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝٦ ع ۱ / ۱۱

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ ؛ اور اسی طرح تمہارا رب تمہیں چُن لے گا ، انتخاب کرلے گا ۔ مجتبیٰ ۔ پسندیدہ ۔ منتخب ۔ وَيُعَلِّمُكَ ؛ اور تم کو تعلیم دے گا ، سکھائے گا ۔ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؛ باتوں کی تاویل ۔ احادیث سے مراد خیالات اور خواب بھی ہوسکتے ہیں ۔ اٰلَ ـــ يَئُوْلُ سے تاویل ہے ۔ بمعنی رجوع کرنا ۔ تعبیر دینا ۔ مجاز سے حقیقت کی طرف جانا ۔ ظاہری الفاظ سے معنے پیدا کرنا ۔ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ ؛ اور اپنی نعمت تم پر پوری کرے گا ۔ تم کو ممتاز اور سرفراز کرے گا ۔ خوش حالی سے سرفراز کرے گا ۔ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ ؛ اور یعقوب کی اولاد پر بھی اپنی نعمت پوری کرے گا ۔ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ ؛ جس طرح کہ اس نعمت کو تمہارے باپ دادا پر پورا کیا تھا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؛ (یعقوبؑ کے) ابراہیم دادا ہیں اور اسحٰق باپ ۔ اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ علم اور حکمت والا ہے ۔

ترجمہ :- اِسی طرح تمہارا رب تم کو منتخب اور سرفراز کرے گا ، اور تم کو باتوں اور خوابوں کی تعبیر کی تعلیم دے گا اور تم پر اور آلِ یعقوب پر اپنی نعمت کو پوری فرمائے گا جس طرح کہ اس سے پہلے اس نے تمہارے داداؤں ابراہیم اور اسحاق پر اس نعمت کو پورا کیا تھا ۔ بے شک تمہارا رب بڑا ہی علم و حکمت والا ہے ۔ (یعنی جو کرتا ہے جان کر اور اقتضائے حکمت کے مطابق کرتا ہے) ۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝٧

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ ؛ بے شک یوسف میں تھیں ۔ وَاِخْوَتِهٖ ؛ اور ان کے بھائیوں میں ۔ اٰيٰتٌ ؛ نشانیاں ۔ لِلسَّآئِلِيْنَ ؛ پوچھنے والوں کے لئے ۔ یعنی یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے واقعات میں رسولِ خدا ﷺ کے لئے ایک عبرت اور ایک تسلی کی صورت ہے ۔

ترجمہ :- یوسف اور ان کے بھائیوں کے معاملہ میں پوچھنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۔ (عبرت ہے ۔ تسکین ہے)

واضح ہو کہ یوسف علیہ السلام کا قصّہ کیوں بیان کیا گیا؟ اس میں بہت سی عبرت خیز باتیں ہیں۔ بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو کیا کیا تکلیفیں نہیں دیں۔ قریشیوں نے رسول اللہ ﷺ کو کیا کیا اذیتیں نہ پہنچائیں۔ برادرانِ یوسف نے یوسف علیہ السلام کو سستے داموں، کھوٹے روپیوں کے عوض بیچ دیا۔ قریش نے رسولِ خدا ﷺ کو وطن سے نکالا۔ یوسف علیہ السلام کو خدا نے مصر میں، جو ان کا وطن نہ تھا، سرفراز کیا۔ اور رسولِ خدا ﷺ کو، مدینہ شریف میں، جو، ان کی پیدائش کا مقام نہ تھا، سرفراز کیا۔ بالآخر اللہ نے یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں پر غالب کردیا اور سب ان کے سامنے سرنگوں ہوگئے۔ اسی طرح قریشیوں کو بھی فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کے سامنے سر جھکانا پڑا۔ یوسف علیہ السلام کے قصّہ میں عشق و محبت کے قصّے بھی ہیں۔ اور جذباتِ محبت کے سامنے عقل کی کچھ نہیں چلتی۔ ع عشق را نازم کہ یوسف را بہ بازار آورد

إِذْ قَالُوا لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٨﴾

اِذْ قَالُوْا؛ جب کہ (یوسف کے بھائیوں نے) کہا۔ لَیُوْسُفُ وَاَخُوْہُ؛ بے شک یوسف اور ان کے بھائی جن کا نام بنیامین ہے۔ اَحَبُّ اِلٰی اَبِیْنَا مِنَّا؛ زیادہ محبوب ہیں ہمارے والد یعقوب کے پاس بہ نسبت ہمارے۔ یعنی یعقوب علیہ السلام ہم سے زیادہ یوسف اور بنیامین کو چاہتے ہیں۔ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ؛ اور ہم ایک جماعت ہیں۔ عَصْبٌ۔ باندھنا۔ عِصَابَةٌ۔ وہ کپڑا جو سر کو باندھا جاتا ہے۔ جَمَاعَةٌ مُتَعَصِّبَةٌ۔ ایک دوسرے کی مدد کرنے والی جماعت۔ عَصَبٌ۔ پٹھا۔ جمع اَعْصَابٌ۔ اکثر تعصب کا لفظ بے جا حمایت کے معنٰی میں آتا ہے اور عَصبیت کا لفظ بجا حمایت اور قومی تائید پر کہا جاتا ہے۔ اِنَّ اَبَانَا؛ بے شک ہمارے والد۔ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ؛ بے شک واضح غلطی پر ہیں۔ ہم بڑے ہیں۔ بارہ بھائی ہیں۔ والد کی خدمت کرتے ہیں۔ اور یوسف و بنیامین بچّے ہیں، یہ کیا خدمت کرسکتے ہیں؟ ان کو زیادہ چاہنا ایک نامناسب بات ہے۔

ترجمہ:- جب یوسف کے بھائیوں نے کہا بے شک یوسف اور ان کے بھائی ہم سے ہمارے باپ کے پاس زیادہ محبوب ہیں۔ حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں (وہ بھی قوت دار) بے شک ہمارے والد ایک فاش غلطی پر ہیں۔

اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِن بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ﴿٩﴾

اُقْتُلُوْا یُوْسُفَ؛ یوسف کو مار ڈالو۔ اَوِاطْرَحُوْہُ؛ یا ان کو ڈال دو۔ اَرْضًا؛ ایک زمین میں۔ یَخْلُ لَکُمْ وَجْہُ

اَبِیْکُمْ ؛ تو تمہارے باپ کا منہ ، ان کی توجہ ، ان کی رضا مندی ، صرف تمہارے لئے ہوگی ۔ اس کے بعد توبہ کرلو ۔ خدا سے معافی چاہ لو ۔ وَتَکُوْنُوْا مِنْ بَعْدِہٖ ؛ اور تم اس کے بعد ہو جاؤ ۔ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ؛ اچھے لوگ ۔

یوسف علیہ السلام کے متعلق ان کے بھائیوں نے آپس میں مشورہ کیا ۔

ترجمہ :- (بعض نے کہا) یوسف کو قتل کردو ۔ یا ان کو کسی دوسری سرزمین میں ڈال دو ۔ تب تمہارے باپ کی توجہ صرف تمہارے لئے ہوگی اور اس کے بعد تم اچھی قوم بن جاؤ ۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ﴿۱۰﴾

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ ؛ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا ۔ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ ؛ یوسف کو مار نہ ڈالو ۔ وَاَلْقُوْهُ ؛ اور اس کو ڈال دو ۔ فِیْ غَیٰبَتِ ؛ کنویں کی گہرائی میں ۔ اس کی اصل غیب ہے ۔ کنویں کی گہرائی ۔ اَلْجُبِّ ؛ وہ کنواں جس کی مُنڈیر اینٹوں اور پتھروں سے نہ بنائی گئی ہو ۔ پختہ کنویں کو بِئْرٌ کہتے ہیں ۔ یَلْتَقِطْهُ ؛ اس کو لے لے گا ۔ لُقْطَۃٌ ۔ گری پڑی چیز ۔ لَقِیْط ۔ ڈال دیا ہوا بچہ ۔ بَعْضُ السَّیَّارَةِ ؛ بعض قافلے والے ، چلنے والے ۔ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ؛ اگر تم کو کچھ کرنا ہی ہے ۔

ترجمہ :- ان (برادرانِ یوسف) میں سے کہنے والے نے کہا : یوسف کو مار نہ ڈالو ، ان کو کسی کچے کنویں کی تہ میں ڈال دو ، ان کو قافلہ والوں میں سے کوئی نہ کوئی لے گا ۔ اگر تم کو کچھ کرنا ہی ہے تو ۔

قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾

قَالُوْا ؛ برادرانِ یوسف نے کہا ۔ یٰۤاَبَانَا ؛ اے ہمارے باپ ! مَالَکَ ؛ آپ کے پاس کیا وجہ ہے ۔ لَاتَاْمَنَّا ؛ آپ ہم پر مامون نہیں ؟ آپ ہمارا اعتبار نہیں کرتے ۔ اس جملے کے معنے یہ بھی ہوسکتے ہیں ۔ تم ہمارا اعتبار نہ کرو ۔ ہم پر امن نہ کرو جو مقصود نہیں ۔ کیونکہ اس کی اصل لَاتَاْمَنُنَا ہے ۔ یہاں ادغام بھی کردیتے ہیں تو نونؔ پر ہونٹوں کو ایسا بناتے ہیں گویا اس پر ضمّہ ہے ۔ عَلٰی یُوْسُفَ ؛ یوسف کے معاملہ میں ۔ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ؛ اور ہم تو ان کے بہی خواہ ہیں ۔ خیر خواہ ہیں ۔ دوست ہیں ۔ ہمدرد ہیں ۔

ترجمہ :- اُنھوں نے کہا ۔ ابّا ! آپ یوسف کے معاملہ میں ہم پر کیوں اعتبار نہیں کرتے ۔ ہم تو ان کے بہی خواہ ہیں ۔

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَیَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾

اَرْسِلْهُ مَعَنَا ؛ باوا یوسف کو ہمارے ساتھ بھیجئے ۔ غَدًا ؛ کل ۔ یَرْتَعْ وَیَلْعَبْ ؛ کھائے پئے ، کھیلے کودے ۔ رَتَعَ ۔ یَرْتَعُ ؛ جانوروں کا کھانا ۔ چرنا ۔ انسان کا بے فکری سے کھانا پینا ۔ وَاِنَّا لَہٗ ؛ اور بے شک ہم یوسف کے لئے ۔ لَحٰفِظُوْنَ ؛ البتہ حفاظت کرنے والے ہیں ، نگہبان ہیں ۔ دشمنوں سے بچانے والے ہیں ۔ جانوروں سے بچاؤ کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- ان کو ہمارے ساتھ کل بھیج دیجئے کہ کھائیں کھیلیں اور ہم تو ان کی حفاظت کرنے والے ہی ہیں ۔

قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾

قَالَ ؛ یعقوب علیہ السلام نے کہا ۔ اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ لَیَحْزُنُنِیْ ؛ مجھے اس بات سے حزن و ملال ہوتا ہے ، رنج وغم ہوتا ہے ۔ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ ؛ کہ تم یوسف کو لے جاؤ ۔ وَاَخَافُ ؛ اور حالانکہ مجھے خوف ہے ، ڈر ہے ۔ اَنْ یَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ ؛ کہ بھیڑیا ان کو کھا جائے ۔ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ؛ بحالیکہ تم ان کی طرف سے غافل اور بے خبر ہو ۔

ترجمہ :- (یعقوب علیہ السلام نے) کہا : مجھے اس بات سے حزن و ملال ہوتا ہے کہ تم یوسف کو لے جاؤ ، حالانکہ مجھے ڈر لگا ہوا ہے کہ کہیں ان کو بھیڑیا نہ کھا جائے اور تم اس کی طرف سے بے خبر اور غفلت میں پڑے رہو ۔

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

قَالُوْا ؛ برادرانِ یوسف نے کہا ۔ لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ ؛ اگر ان کو بھیڑیا کھا جائے ۔ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؛ حالانکہ ہم کئی ہیں ۔ ہماری مضبوط جماعت ہے ۔ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ؛ تب تو ہم بڑے گھاٹے میں ہیں ، نقصان میں ہیں ۔ ہم رہے کس کام کے ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا اگر اُنھیں (یوسف کو) بھیڑیا کھا جائے بحالیکہ ہم ، جماعت ہیں (بہت سے ہیں ، زور وقوت والے ہیں) تب تو ہم خسارے میں ہیں ۔ (بے کار ہیں ۔ ہوئے کس کام کے ؟) ۔

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ

وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ ؛ پھر جب برادرانِ یوسف ، یوسف کو لے گئے ۔ وَاَجْمَعُوْٓا ؛ اور اتفاق کرلیا ۔ اِجتماع اجسام میں ہوتا ہے ۔ اور اِجمَاع ۔ راویوں میں ۔ اَنْ یَّجْعَلُوْهُ ؛ کہ یوسف کو کردیں ، ان کو ڈال دیں ۔ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ؛ کنویں کی گہرائی میں ۔ یا اندھے کنویں میں ، جس میں پانی نہ ہو ۔ وَاَوْحَیْنَآ اِلَیْهِ ؛ اور ہم نے یوسف کو اشارہ کردیا ۔ ان کو الہام کردیا ۔ ان کو معلوم کرادیا ۔ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ ؛ تو ان کو ضرور خبر دے دے گا ۔ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا ؛ اس معاملہ سے ، ان کے کام سے ۔

یعنی برادرانِ یوسف کو اپنے کام پر، اپنی غلطی پر متنبہ کردیا جائے گا۔ وَهُمْ لَايَشْعُرُوْنَ ؛ بحالیکہ ان کو اس کا شعور وعلم نہ ہوگا یعنی ان کو ان کی غلطی پر غفلت کی حالت میں متنبہ کردیا جائے گا۔

ترجمہ :- پھر جب وہ لوگ یوسف کو لے گئے اور اس بات پر اتفاق کرلیا کہ یوسف کو اندھے کنویں میں ڈال دیں۔ اور ہم نے یوسف کو مطلع کردیا کہ ان کے بھائیوں کو ان کی غلطی پر متنبہ کردیا جائے گا جب کہ وہ جانتے نہ ہوں گے۔

واضح ہو کہ وحی کے لغوی معنے اشارہ کرنے اور اطلاع دینے کے ہیں اور اصطلاحی معنے خدائے تعالیٰ کا کسی فرشتے کے ذریعہ سے یا راست کسی قسم کا علم عطا فرمانا ہم کو ہوشیار رہنا چاہئیے۔ بعض لوگ ایک دفعہ لغوی معنے لیتے ہیں اور کسی غیر پیغمبر کے لئے ثابت کرتے ہیں۔ اور پھر چالاکی سے غیر پیغمبر کے لئے وحی ثابت کرکے اس کو پیغمبر ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ وحی معمولی اطلاع کے معنی میں مکھی کے لئے بھی آیا ہے، جیسے اَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ ؛ تمہارے رب نے مکھی کو سمجھا دیا۔ اسی طرح نَبَوٌّ کے معنی ہیں خبر دینا اور اصطلاحًا خدائے تعالیٰ کا پیغمبر کو علم عطا فرمانا۔ نادان یہاں بھی اسی چالاکی سے کام لیتے ہیں۔ نَبِــــیْ خبر دینے والا۔ اولاً اس لفظ کو لغتہً غیر پیغمبر کے لئے استعمال کرتے ہیں اور پھر ثانیاً بہ معنی پیغمبر لیتے ہیں۔ اس طرح مشترک لفظ سے مغالطہ دیتے ہیں۔ آج کل تو گھر گھر نبی ہیں۔ بعض نے تو اتنا ظلم کیا ہے کہ بعض قومی لیڈروں کو جو ہندو اور قطعی مشرک تھے، صاحبِ وحی اور نبی مانا ہے۔ دراصل یہ لوگ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کو خاتم انبیاء آخرِ رُسُل اور لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کو نہیں مانتے۔ یہ زمانہ فتنہ کا ہے نہ روک ہے نہ ٹوک۔ جو چاہو کہو۔ چند ماننے والے پیدا ہو ہی جاتے ہیں۔ مگر یاد رکھو کہ خود کو یا اپنے پیشوا کو پیغمبر منوانے والا، ہو مقرر، جادو بیان، جھوٹ بولنے میں ذرا نہ ہچکچائے۔ زبان ہو کہ فراٹے بھرے۔ لوگ لاکھ تردید کریں اپنی بات سے نہ ٹلے۔ چند بے وقوف ضرور واہ واہ کریں گے۔ بعض یقین کرلیں گے۔ بعض یقین بھی نہ کریں گے تو داد ضرور دیں گے۔

وحی کے لفظی اور اصطلاحی معنی میں فرق کرنا چاہئے

ہمارے شہر میں ایک بڑے مقرر نے کہا میں جب تقریر کرتا ہوں تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا قرآن مجھ پر اُتر رہا ہے۔ ایک صاحب نے مجھے لکھ کر بھیجا کہ اگر تم مجھ پر ایمان لاؤ گے تو صدیقِ اکبرؓ کا مرتبہ ملے گا اور مولوی مناظر صاحب کو لکھا کہ اگر تم مجھ پر ایمان لاؤ گے تو تم کو علی مرتضیٰؓ کا مرتبہ ملے گا۔

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ﴿١٦﴾

وَجَآءُوْا اَبَاهُمْ ؛ اور آئے اپنے باپ کے پاس۔ عِشَآءً ؛ بڑی رات کو۔ یَبْكُوْنَ ؛ روتے ہوئے۔

ترجمہ :- اور بڑی رات گئے باپ کے پاس پہنچے تو روتے ہوئے۔

قَالُوْا یٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ

وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ﴿١٧﴾

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ ؛ برادرانِ یوسف کہنے لگے اے ہمارے باپ ! اِنَّا ذَهَبْنَا ؛ ہم چلے گئے تھے ۔ نَسْتَبِقُ ؛ ہم سبقت اور دوڑنے میں مقابلہ کرتے ہوئے ۔ دوڑ میں مقابلہ کرتے ہوئے ۔ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ ؛ اور ہم نے یوسف کو چھوڑا ۔ عِنْدَ مَتَاعِنَا ؛ ہمارے سامان کے پاس ۔ فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ؛ پھر ان کو بھیڑیا کھا گیا ۔ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا ؛ اور آپ ہماری بات نہ مانیں گے ۔ ہم کو امانتدار نہ سمجھیں گے ۔ وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ؛ اگر چہ ہم سچے بھی ہوں ۔

ترجمہ :- انھوں نے (برادرانِ یوسف نے) کہا ہم دوڑ میں مقابلہ کرنے کے لئے نکلے اور ہمارے سامان کے پاس یوسف کو چھوڑا تو ان کو بھیڑیا کھا گیا اور آپ کو ہمارے کہے کا کبھی یقین نہ ہوگا اگر چہ ہم سچے ہوں (صادق القول ہوں) ۔

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾

وَجَآءُوْ ؛ اور برادرانِ یوسف ، یعقوب علیہ السلام کے پاس پہنچے ۔ عَلٰى قَمِيْصِهٖ ؛ بحالیکہ ان کے کرتہ پر ۔ بِدَمٍ كَذِبٍ ؛ لائے جھوٹ موٹ خون ۔ قَالَ ؛ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا (نہیں) ۔ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ ؛ بلکہ تمہیں سچ کو جھوٹ دکھایا ہے ، بری بات کو اچھا کر دکھایا ہے ۔ تَسْوِيْل کے معنی ہیں جس چیز کی خواہش ہو اُسے اس کا نفس اچھا دکھائے ۔ دھوکا ۔ شیطان کا بہکانا ۔ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؛ تمہارے دلوں نے ایک چیز کو یعنی یہ تمہارے دلوں کی من گھڑت باتیں ہیں ۔ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؛ پس اب مجھ سے کیا ہوسکتا ہے ، صبر جمیل ہی اب میرا کام ہے ۔ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ ؛ اور اللہ ہی سے مدد اور عون طلب کیا جاتا ہے ۔ استعانت اللہ ہی سے ہے ۔ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ؛ اس چیز پر کہ تم بیان کرتے ہو ۔

ترجمہ :- (برادرانِ یوسف) ان کی (یوسف کی) قمیص پر جھوٹ موٹ خون لگا کر (یعقوب علیہ السلام کے پاس) پہنچے ۔ (یعقوب علیہ السلام نے) فرمایا ، (نہیں) بلکہ یہ سب تمہاری مَن گھڑت باتیں ہیں ، (یہ تمہاری فریب کاری ہے) اب میرا کام ہے صبرِ جمیل ۔ تم جو کچھ (کہہ رہے ہو) بیان کررہے ہو ، اس پر اللہ ہی کی مدد طلب کی جاتی ہے ۔

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ۭ

قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۭ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۹

دَجَـآءَ تْ سَيَّارَةٌ ؛ اور ایک قافلہ آیا ۔ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ ؛ پھر اس قافلہ نے پانی لانے والے کو بھیجا ۔ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ ؛ پھر اُس نے اپنا ڈول ڈالا ۔ کنویں میں پانی تو تھا نہیں ، وہاں تو یوسف بیٹھے ہوئے تھے ۔ قَالَ ؛ (پانی لانے والے نے) کہا ۔ يٰبُشْرٰى ؛ لوگو! بڑی بشارت ہے ، خوش خبری ہے ۔ هٰذَا غُلَامٌ ؛ یہ لڑکا ہے ۔ یہاں تو ایک بچہ ہے ۔ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ؛ اور مال تجارت اور سرمایہ جان کر ان کو چھپایا ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے اس کام کو جو یہ کر رہے تھے ۔

ترجمہ :- (یوسف کو کنویں میں ڈال دینے کے بعد) ایک قافلہ آیا ، اُنھوں نے پانی لانے کے لئے ایک آدمی کو بھیجا ۔ اس آدمی نے اپنا ڈول ڈالا اور وہ پکار اُٹھا (کیا بشارت ہے!) اے خوش نصیبی ! یہ تو ایک لڑکا ہے ۔ اور سرمایہ تجارت سمجھ کر اُن کو چھپایا اور اللہ جو کچھ وہ کر رہے تھے اس کو خوب جانتا تھا ۔

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ۝۲۰ ع ۲/۱۴ ۱۲

وَشَرَوْهُ ؛ اور قافلہ والوں نے یوسف کو خریدا ۔ بِثَمَنٍ بَخْسٍ ؛ کھوٹے داموں ۔ نہایت کم قیمت ۔ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ؛ جو چند درہم تھے ۔ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ ؛ اور لوگ ، یوسف کے بارے میں بے رغبت سے تھے ۔

ترجمہ :- اور ان کو کھوٹے داموں (چند روپیوں کے عوض) خریدا اور ان کے خریدنے میں کچھ بے رغبت سے تھے (انھیں کچھ شوق سے نہیں خریدا) ۔

وَقَالَ الَّذِى اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِىْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۭ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِى الْاَرْضِ ۡ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۭ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۱

وَقَالَ الَّذِیْ ؛ اور اس شخص نے کہا جس نے ۔ اِشْتَرٰهُ ؛ یوسف کو خریدا ۔ مِنْ مِّصْرَ ؛ مصر میں سے ، مصر سے ۔ مصر بمعنی شہر منصرف ہے ۔ اور مصر دار السلطنت فراعنہ غیر منصرف ہے ۔ آج کل دار السلطنتِ مصر کا نام قاہرہ ہے ۔ لِامْرَاَتِهٖ ؛ اپنی عورت کو ۔ بیوی کو ۔ اَكْرِمِیْ ؛ مکرم ومحترم بنا ۔ باعزت کر ۔ مَثْوٰهُ ؛ یوسف کے مقام ، جگہ ، گھر کو ۔ عَسٰى اَنْ يَّنْفَعَنَآ ؛ شاید وہ ہمیں نفع دے ، ضرورت پر ہمارے کام آئے ۔ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؛ یا ہم اسے اپنا بیٹا بنالیں ۔ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا ؛ اور اس طرح ہم نے معزز بنایا ۔ صاحبِ مکانت کیا ، باقوت بنایا ، حکومت دی ۔ لِيُوْسُفَ ؛ یوسف کو ۔ فِى الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔

وَلِنُعَلِّمَهٗ ؛ اور تا کہ ہم اس کو تعلیم دیں، سکھائیں ۔ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ؛ باتوں کا مرجع اور مآل سمجھنا ۔ خوابوں کی تعبیر دینا ۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِهٖ ؛ اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے ۔ جو حکم دیتا ہے پختہ حکم دیتا ہے ۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَایَعْلَمُوْنَ ؛ لیکن اکثر لوگوں کو علم نہیں ۔ بہت لوگ جانتے نہیں ۔

ترجمہ :- اور جس نے انھیں مصر میں خریدا تھا اپنی بیوی سے کہا : اس کی جگہ کو، اس کے رہنے سہنے کو باحترام اور بااِکرام رکھو ۔ شاید کہ وہ ہمارے کام آئے ، یا ہم اس کو (اپنا) بیٹا بنالیں اور اس طرح ہم نے یوسف کو زمین میں باعزت و مکانت بنایا ۔ اور تا کہ ہم اسے باتوں کی تاویل اور معنی و مقصود کی تعلیم دیں ۔ اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے (یعنی جو حکم دیتا ہے وہ اٹل ہوتا ہے ۔ دُرست ہوتا ہے) مگر اکثر لوگوں کو اس کا علم نہیں ۔

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَیْنٰهُ حُکْمًا وَّعِلْمًا ۭ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۲۲﴾

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ ؛ اور جب یوسف اپنی قوت وشدت اور جوانی کو پہنچے ۔ اٰتَیْنٰهُ حُکْمًا وَّ عِلْمًا ؛ تو ہم نے ان کو حکمت بھی دی اور علم بھی ۔ ان کو فہم وعلم سے سرفراز کیا ۔ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ؛ اور اسی طرح ہم نیکوکاروں اور محسنین کو جزا دیتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جب وہ (یوسف) جوانی کو پہنچے تو ہم نے ان کو حکمت بھی دی اور علم بھی اور ہم اسی طرح اچھے کام کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں ۔

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَیْتَ لَکَ ۭ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ۭ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

وَرَاوَدَتْهُ ؛ اور یوسف کو پھسلایا ۔ بہکایا ۔ نرمی سے اپنی طرف مائل کیا ۔ اِرادہ بھی اسی مادہ سے ہے ۔ اَلَّتِیْ هُوَ فِیْ بَیْتِهَا ؛ جس عورت کے گھر میں یوسف رہتے تھے ۔ عَنْ نَّفْسِهٖ ؛ کس کو پھسلایا ؟ یوسف کو، ان کے اِرادوں کو ۔ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ ؛ اور بہت سے دروازے بند کرلئے ۔ فَلَقَ ، قَفَلَ ، غَلَقَ ؛ بند کیا ۔ اَغْلَقَ ، غَلَّقَ ؛ خوب بند کیا ۔ یہ کلام مُغْلَقْ ہے ۔ یعنی اس کا سمجھنا دشوار ہے ۔ وَقَالَتْ ؛ اور اُس عورت نے کہا ۔ هَیْتَ لَکَ ؛ ذرا اِدھر تو آ ؤ ۔ هَیْتَ ۔ هَلُمَّ ۔ اَقْبِلْ ؛ سب کے معنی ہیں آ ؤ ۔ متوجہ ہو ۔ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ ؛ یوسف نے کہا ، پناہ بہ خدا ۔ میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ ۔ اِنَّهٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؛ بے شک میرے رب نے میرے مقام کو اچھا بنایا ۔ یعنی مجھے پیغمبر بنایا ہے ۔ میں برا کام نہیں کرسکتا ۔

یہ ضمیر شان ہے کیونکہ بعد کا جملہ پورا ہے اور اس میں کا کوئی مرجع پہلے نہیں گزرا۔ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ بے شک ظالمین فلاح نہیں پاتے اور ان کا بھلانہیں ہوتا۔ جوظلم کرتے ہیں، وہ کامیاب نہیں ہوتے۔

ترجمہ:- اور یوسف جس کے گھر میں رہتے تھے اس عورت نے یوسف کو پھسلایا (اپنے مطلب کے مطابق بنانا چاہا) اور گھر کے دروازے بند کرلئے۔ اور کہا ہاں! ذرا اِدھر تو آ ؤ یوسف نے کہا: مَعَاذَ اللّٰهِ (پناہ بخدا!) میرے پروردگار نے میرا مقام اچھا بنایا (یعنی میں پیغمبر ہوں۔ برا کام نہیں کرسکتا)۔ (کیونکہ بات یہ ہے کہ) جو ظالم ہیں وہ فلاح نہیں پاتے (اور عمدہ مقاصد میں کامیاب نہیں ہوسکتے)۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿٢٤﴾

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ؛ اس عورت نے یوسف کا قصد کیا۔ ''غم'' گزشتہ کا ہوتا ہے اور ''ہم'' آئندہ کا۔ وَهَمَّ بِهَا ؛ اور وہ بھی اس عورت کا اِرادہ کرتے۔ لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؛ اگر یوسف اپنے خدا کے دلیلِ قاطع کو نہ دیکھتے۔ بَرِهَ - يَبْرَهُ - بَرْهًا ؛ قطع کرنا۔ بُرْهَانَ، دلیلِ قاطع۔ بُرْهَةٌ ؛ زمانہ کا ایک ٹکڑا۔ هَمَّ بِهَا پر وقف نامناسب ہے۔ لَوْلَا ؛ بے شک۔ هَمَّ بِهَا پر جو اس سے قبل ہے عمل نہیں کرسکتا۔ مگر اس پر عمل کرنے کے لئے اس سے پیشتر لَوْلَا اِلٰی اٰخِرِهٖ ؛ مقدر کرنا چاہیئے، جیسے وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ میں اَحَدٌ سے پہلے اِسْتَجَارَكَ مقدر کیا جاتا ہے۔ كَذٰلِكَ ؛ ہم اسی طرح ہمارے براہین دکھاتے ہیں۔ ان کی پیغمبری کو یاد دلاتے ہیں۔ ان کی عصمت پر متوجہ کرتے ہیں۔ لِنَصْرِفَ عَنْهُ ؛ تاکہ ان سے دور کردیں، پھیر دیں۔ اَلسُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؛ برائی اور بے حیائی کو تاکہ وہ معصوم رہے۔ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ؛ وہ تو ہمارے بااخلاص بندوں میں سے ہے۔ خالص اور برگزیدہ کئے ہوئے لوگوں میں سے ہے۔

ترجمہ:- اور اگر وہ (یوسف) اپنے رب کی دلیلِ قاطع (اور پیغمبر کی عصمت) کو نہ دیکھتے تو جہاں اس عورت نے ان کا اِرادہ کیا تھا، وہ بھی اس عورت کا اِرادہ کرتے۔ ہم اسی طرح اُن سے برائی اور بے حیائی کو پھیرتے ہیں۔ وہ تو ہمارے پر اخلاص بندوں میں سے ہے۔

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢٥﴾

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ ؛ اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے ۔ اِسْتِبَاق ؛ دوڑ میں مقابلہ کرنا ۔ ایک پکڑنے میں کوشش کرتا ہے اور ایک نکلنے میں ۔ وَقَدَّتْ ؛ اور پھاڑ دیا اس عورت نے ۔ قَمِيْصَهٗ ؛ (یوسف کے) کرتے کو ۔ مِنْ دُبُرٍ ؛ پیچھے سے ۔ وَاَلْفَيَا ؛ اور ان دونوں نے پایا ۔ سَيِّدَهَا ؛ اس عورت کے شوہر کو، خاوند کو، آقا کو ۔ لَدَا الْبَابِ ؛ دروازے کے پاس ۔ قَالَتْ ؛ اُس عورت نے کہا ۔ مَا جَزَآءُ ؛ کیا سزا ہے؟ سزا نہیں ہے ۔ مَنْ اَرَادَ ؛ اس شخص کی جس نے اِرادہ کیا ہے ۔ بِاَهْلِكَ ؛ تمہارے اہل کے ساتھ ۔ دیکھو! یہاں بھی اہل کا لفظ بیوی کے لئے آیا ہے ۔ سُوْٓءً ؛ برائی ۔ اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ ؛ مگر یہ کہ وہ قید کیا جائے ۔ یعنی ایسے شخص کی سزا قید کے سوا کچھ نہیں ۔ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ یا دردناک عذاب ۔ المناک سزا ۔

ترجمہ :- اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے ۔ عورت نے یوسف کے کرتہ کو پیچھے سے پھاڑ دیا اور اس عورت کے شوہر (یعنی عزیزِ مصر) کو دروازے کے پاس دونوں نے پایا ۔ اس عورت نے کہا : جو تمہاری بیوی سے برائی کا اِرادہ کرے اس کی سزا اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس کو قید کیا جائے یا دردناک سزا دی جائے ۔

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾

قَالَ ؛ یوسف نے کہا ۔ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ ؛ اس نے مجھے پھسلایا ۔ بہکانا چاہا ۔ میری پاک دامنی سے پھیرنا چاہا ۔ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ؛ اور اس عورت کے متعلقین میں سے ایک شخص نے شہادت دی، ایک نے گواہی دی ۔ اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ ؛ اگر ہے یوسف کا کرتہ ۔ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ ؛ پھاڑ دیا گیا سامنے سے ۔ فَصَدَقَتْ ؛ تو اس عورت نے سچ کہا ۔ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ؛ اور وہ یعنی یوسف جھوٹوں میں سے ہیں ۔

ترجمہ :- (یوسف نے) کہا اس عورت نے مجھے پھسلایا اور اس عورت کے متعلقین میں سے ایک شخص نے گواہی دی کہ اگر یوسف کا کرتا سامنے سے پھاڑ دیا گیا ہے تو وہ سچی ہے اور وہ جھوٹوں میں سے ہے ۔

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾

وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ ؛ اور اگر یوسف کا کرتہ پیچھے سے پھاڑ دیا گیا ہے ۔ فَكَذَبَتْ ؛ تو اس عورت نے جھوٹ کہا ۔ یوسف پر افترا کیا ۔ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؛ اور وہ یعنی یوسف سچوں میں سے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اگر ان کا کرتہ پیچھے سے پھاڑ دیا گیا ہے تو اس عورت کا کہنا جھوٹ ہے اور یوسف سچوں میں سے ہیں ۔

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۖ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ﴿۲۸﴾

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيصَهٗ ؛ پھر جب عزیزِ مصر نے یوسف کے کرتے کو دیکھا ۔ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ ؛ کہ پیچھے سے پھاڑ دیا گیا ہے ۔ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؛ تو عزیزِ مصر نے کہا یہ سب تم عورتوں کا مکر ہے ، داؤں ہے ، چال ہے ۔ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ؛ بے شک تم عورتوں کا مکر بہت بڑا ہے ۔

ترجمہ :- پھر جب (عزیزِ مصر نے) یوسف کے کرتہ کو پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو اس نے کہا یہ سب تم عورتوں کی مکاری ہے ۔ بے شک تم عورتوں کا مکر بہت بڑا ہے ۔

يُوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۜ وَاسْتَغْفِرِي لِذَنْبِكِ ۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِينَ ﴿۲۹﴾ ع ۳ ۱۳

يُوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ؛ اے یوسف ! اس غلطی سے تم اعراض کرو ۔ وَاسْتَغْفِرِي لِذَنْبِكِ ؛ اور اے عورت ! تو اپنے گناہ سے مغفرت طلب کر ، معافی چاہ ۔ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِينَ ؛ بے شک تو خطا کاروں میں سے ہے ۔

ترجمہ :- یوسف ! اس سے درگزر کر اور اے عورت ! تو اپنے گناہ سے معافی مانگ ۔ بے شک تو خطا کاروں میں سے ہے ۔

صاحبو ! قرآنِ شریف میں ہے ۔ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيفًا (سورۂ نساء ۔ آیت ۷۶) ۔ یعنی شیطان کی مکاری کمزور ہے ۔ اور عورت کے مکر کے متعلق فرماتا ہے کہ عورتوں کی مکاری بہت بڑی ہے ۔ جب شیطان کا بلاواسطہ مکر نہیں چلتا تو عورت کو بھیجتا ہے ۔ اور جو شخص شیطان کو مانتا نہ تھا وہ عورت کے مکر میں گرفتار ہوجاتا ہے ۔ شیطان تو خطرے ڈالتا تھا ۔ عورت کا مکر تو عالمِ شہادت میں مجسم ہوکر آ گیا ہے ۔ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِينَ میں یہ بتایا گیا ہے کہ عورت مکر کرنے میں مردوں سے کسی طرح کم نہیں ۔ زِنا مرد کرتا ہے اور عورت مرد کو پھسلا کر اپنے مقصد کے مطابق بناتی ہے ۔ عورت کا مکر شیطان سے بڑھ کر ہوتا ہے

واقعہ یہ ہے کہ شرارت زیادہ مردوں سے ہوتی ہے اور عورت اس کو موقع دیتی ہے ۔ عورتوں کے حرکات ، سکنات ، بات چیت میں موہنی ہوتی ہے اور مردِ غریب اس کا شکار ہوجاتا ہے ۔

عزیزِ مصر نے یوسفؑ سے کہا : تم اس سے درگزر کرو ۔ آج کل یہی جملہ بعض روشن خیال افراد کے منہ سے بھی نکل رہا ہے ۔ غصّہ بالکل نہیں آتا ۔ یہ لوگ غصّہ کو خلافِ تہذیب سمجھتے ہیں ۔ آج کل نسل کوئی اہم چیز نہیں رہی ۔ افسوس ہم پر ہے کہ ہم اس زمانہ میں جی رہے ہیں ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اِنَّا لَنَرٰهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ ؛ اور شہر کی عورتوں نے کہنا شروع کیا ۔ اِمْرَاَتُ الْعَزِيْزِ ؛ عزیز کی عورت ۔ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ؛ اپنے جوان ، اپنے خادم کو پھسلاتی ہے ، اس کو اس کے نیک اِرادوں سے پھیرتی ہے ۔ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؛ وہ اس جوان کی محبت میں دل باختہ ہوگئی ہے ۔ اس کی محبت اس کے دل میں بیٹھ گئی ہے ، گھس گئی ہے ، داخل ہوگئی ہے ۔ شَغَاف ۔ دل کا پردہ ۔ اِنَّا لَنَرٰهَا ؛ بے شک ہم اسے دیکھتے ہیں ۔ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ کھلی گمراہی میں ۔ ضَلال کے معنی محبت کے بھی ہیں ۔

ترجمہ :- اور شہر کی عورتوں نے کہنا شروع کیا : عزیزِ مصر کی عورت اپنے جوان کو بہکاتی ہے ۔ محبت اس کے دل میں داخل ہوگئی ہے ۔ بے شک ہم اُسے کھلی گمراہی (اور شدید محبت) میں گرفتار پاتے ہیں ۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ ؛ پس جب عزیزِ مصر کی بیوی نے ان عورتوں کی مکاری کو سنا ، ان کے اعتراضات سماعت کئے ۔ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ ؛ کسی کو ان کے پاس بھیجا ، ان کو بلوایا ۔ وَاَعْتَدَتْ ؛ اور تیار کیا ۔ لَهُنَّ مُتَّكًا ؛ ان کے لئے تکیے ۔ ان کے لئے مسند ، تکیے لگا دیئے ۔ وَاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا ؛ اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھری ، ایک سکین دی ۔ وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ؛ عزیزِ مصر کی بیوی نے یوسف سے کہا : ذرا ان کے سامنے تو آؤ ۔ حجرے سے برآمد ہو ۔ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗ اَكْبَرْنَهٗ ؛ پھر جب ان عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو ان کو بہت بڑا سمجھا ۔ کہتے ہیں کہ عورتوں کے ہاتھوں میں ترنج دیا گیا تھا ۔ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؛ اور وہ ایسی مبہوت و بدحواس ہوگئیں کہ ترنج کے عوض اپنے ہاتھ کاٹ لئے ۔ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ ؛ اور کہا خدا سب عیوب سے پاک ہے ، دور ہے ۔ حَاشَ ۔ دُور ہوا ۔ یہ کلمہ قسم کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے ۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۔ مَاشَآءَ اللّٰهُ ۔ مَا هٰذَا بَشَرًا ؛ یہ آدمی تو نہیں ہے ۔ اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ؛ یہ نہیں ہے مگر بزرگ فرشتہ ۔ آدمی کیا ہے ایک فرشتہ ہے ۔

ترجمہ :- پس جب اس نے ان عورتوں کی چالبازی کو سنا ، کسی کو بھیج کر ان کو بلوایا اور ان کے لئے مسند تکیے لگا دیئے اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھری دے دی اور یوسف سے کہا ذرا ان کے سامنے (حجرے سے) نکل کر آؤ ۔ ان عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو ان کو بہت بڑا سمجھا اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور کہا حَاشَ لِلّٰهِ (سبحان اللہ) ۔ یہ آدمی نہیں ہے ۔ یہ تو ایک بزرگ فرشتہ ہے ۔

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِیْنَ ﴿۳۲﴾

قَالَتْ ؛ عزیزِ مصر کی بیوی یعنی زلیخا نے کہا ۔ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ ؛ وہی تو ہے ۔ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ ؛ جس کے بارے میں تم نے مجھے لعنت ملامت کی تھی ، برا بھلا کہا تھا ۔ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ ؛ میں نے اُس کو بہلایا ، سمجھایا بجھایا ۔ اس کے خیالات سے پھیرنا چاہا ۔ فَاسْتَعْصَمَ ؛ مگر وہ عصمت پر قائم رہا ۔ پاک دامنی کو ہاتھ سے نہ چھوڑا ۔ بڑا ہی مضبوط نکلا ۔ عَصَمَ ۔ یَعْصِمُ ۔ عِصْمَةً ۔ بچانا ۔ پاک دامنی ۔ مضبوطی ۔ وَلَئِنْ لَّمْ یَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ ؛ اور اگر جس بات کا میں اس کو حکم دیتی ہوں وہ نہ کرے گا ۔ لَیُسْجَنَنَّ ؛ تو وہ سجن یعنی قید میں ڈال دیا جائے گا ۔ میں شوہر کو برانگیختہ کروں گی اس کو سکھاؤں گی اور گو وہ بے گناہ ہے مگر اس کو قید میں ڈال دینا پڑے گا ۔ وَلَیَكُوْنًا ؛ اور وہ ہوجائے گا ۔ یہ نونِ خفیہ ہے وقف کی حالت میں الف ہوجاتا ہے ۔ یہاں وقف کروگے تو لَیَكُوْنَا ہوگا ۔ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ ؛ ذلیل وخوار لوگوں میں سے ۔ صَغِیْرٌ ؛ چھوٹا ۔ صِغَارٌ ۔ ذِلّت ۔

ترجمہ :- اس عورت نے کہا (اے مصر کی عورتو !) یہی شخص تو ہے جس کے متعلق تم مجھے ملامت کیا کرتی تھیں ۔ میں نے اُسے سمجھایا بجھایا (بہلایا ۔ پھسلایا) مگر وہ (اپنی بات پر اڑا ہوا ہے) اپنی پاک دامنی پر قائم ہے اور اگر میں جو اس کو کہتی ہوں نہ کرے گا تو اس کو قید میں پڑنا پڑے گا اور ذلیل وخوار لوگوں میں سے ہوجائے گا ۔

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ كَیْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۳۳﴾

یوسف علیہ السلام رات دن کے چھیڑ چھاڑ، کچھ خوشامد، کچھ حکومت سے عاجز ہوجاتے ہیں اور دُعا کرنے لگتے ہیں۔

قَالَ رَبِّ ؛ یوسف نے کہا۔ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے پالا پوسا۔ درجۂ نبوت تک پہنچایا۔ بری باتوں سے بچایا۔ اَلسِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ ؛ قید مجھے زیادہ محبوب ہے، مجھے زیادہ پسند ہے۔ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ ؛ اس ناجائز تعلقات سے جس کی طرف مجھے بلاتی ہیں۔ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ ؛ اور اگر تو مجھ سے پھیر نہ دے گا۔ کَیْدَهُنَّ ؛ ان کے مکر کو۔ ابتداء میں ایک عزیزِ مصر کی بیوی تھی۔ اب تو تمام عورتوں کا ہلّہ ہے۔ جو ہے اپنی طرف بُلاتی ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو ممکن ہے کہ۔ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ ؛ کہ ان کی طرف مائل ہوجاؤں۔ صَبَا۔ یَصْبُوْ۔ جھکنا، مائل ہونا۔ وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ ؛ اور میں بھی جاہلوں میں سے ہوجاؤں گا۔ نہ کرنے کا کام کر بیٹھوں گا۔

ترجمہ:- یوسف نے دُعا کی: میرے پروردگار! جس برے کام کی طرف یہ عورتیں بُلاتی ہیں۔ اس سے تو مجھے قید زیادہ پسند ہے اور اگر تو ان کے مکر کو مجھ سے نہ ہٹائے گا تو میں ان کی طرف مائل ہوجاؤں گا اور خود بھی جاہلوں میں سے ہوجاؤں گا۔

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾

فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ ؛ (یوسف کے) خدا نے یوسف کی دُعا سن لی۔ اُن کی التجا قبول کرلی، اُن کی دُعا مستجاب ہوئی۔ فَصَرَفَ عَنْهُ کَیْدَهُنَّ ؛ پھر ان عورتوں کے مکر کو یوسف سے ہٹا دیا اور ان کو بچالیا۔ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؛ بے شک وہی ہے سننے والا، جاننے والا، سب کی دُعائیں سنتا ہے، سب کے حال سے واقف ہے۔

ترجمہ:- پھر یوسف کے خدا نے یوسف کی سن لی اور ان عورتوں کے مکر کو ان سے پھیر دیا وہی تو ہے سننے جاننے والا۔

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾

ع ۴ / ۱۴

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ ؛ پھر ان مصریوں کے دل میں آیا، ان کو ظاہر ہوا۔ مِنْ بَعْدِ مَارَاَوُا الْاٰیٰتِ ؛ اس کے بعد بھی کہ یوسف کی پاک دامنی اور بے قصوری کی نشانیاں دیکھ چکے تھے۔ لَیَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰی حِیْنٍ ؛ کہ یوسف کو ایک زمانہ تک قید میں رکھیں۔

ترجمہ:- پھر اس کے بعد بھی کہ وہ نشانیاں دیکھ چکے تھے ان کے (یہی دل میں آیا اور) یہی مناسب معلوم ہوا کہ ان کو ایک زمانہ تک قید میں رکھیں۔

صاحبو! ان حالات پر غور کرو۔ ایک عورت کا خیال بالکل خراب ہوتا ہے۔ دوسری عورتیں اس کا ساتھ دیتی ہیں۔ شوہر عورت کے قصور سے انجان ہوتا ہے اور ناکردہ گناہ ایک پاک طینت شخص کو قید کرنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔

صاحبو ! میں کچھ نہیں کہتا ۔ مصر کے حالات حیدرآباد کے حالات سے ملاکر دیکھو ۔ حیدرآباد کس کام میں مصریوں سے کم ہے ۔

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ ؕ قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾

وَدَخَلَ مَعَهُ ؛ اور یوسف کے ساتھ داخل ہوئے ۔ اَلسِّجْنَ ؛ قید خانہ میں ۔ فَتَيٰنِ ؛ دو جوان ۔ قَالَ اَحَدُ هُمَآ ؛ ان میں سے ایک نے کہا ۔ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ ؛ میں نے خود کو دیکھا ہے ، مجھے خواب پڑا ہے ۔ اَعْصِرُ خَمْرًا ؛ کہ شراب نچوڑ رہا ہوں ۔ انگور نچوڑ کر شراب بنا رہا ہوں ۔ وَقَالَ الْاٰخَرُ ؛ اور دوسرے نے کہا ۔ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ ؛ میں اپنے کو دیکھتا ہوں ۔ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا ؛ کہ میں اپنے سر پر روٹی لیا ہوا ہوں ، اُٹھایا ہوا ہوں ۔ تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؛ اور پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں ۔ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ؛ ہمیں اس کی تاویل فرمائیے ، تعبیر دیجئے ۔ نَبَّاَ ۔ يُنَبِّئُ ۔ تَنْبِئَةً ۔ خبر دینا ۔ تَاْوِيْل ۔ تعبیر ، مراد ۔ اس کی حقیقت ۔ مرجع ۔ اِنَّا نَرٰىكَ ؛ بے شک ہم تجھ کو دیکھتے ہیں ، سمجھتے ہیں ۔ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ نیکوں میں سے ۔

ترجمہ :- اور یوسف کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان داخل ہوئے ۔ ان میں سے ایک نے کہا : میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ شراب نچوڑ رہا ہوں ۔ دوسرے نے کہا میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ اپنے سر پر روٹیاں لیا ہوا ہوں اور پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں ۔ ہمیں اس کی تعبیر بتائیے بے شک ہم آپ کو نیک اور خوش کردار سمجھتے ہیں ۔

قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖٓ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ ؕ اِنِّيْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

قَالَ ؛ یوسف نے کہا ۔ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ ؛ نہیں آتا ہے تمہارے پاس کھانا ۔ تُرْزَقٰنِهٖٓ ؛ جو تم کو دیا جاتا ہے ۔ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا ؛ مگر یہ کہ تم کو بتادوں گا ۔ بِتَاْوِيْلِهٖ ؛ اس کی تعبیر ۔ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؛ اس سے پہلے کہ وہ کھانا تمہارے پاس آئے ۔

یعنی تمہارے کھانے کا وقت آنے سے پیشتر میں تعبیر خواب دے دوں گا ۔ ذٰلِکُمَا ؛ یہ تعبیر خواب دینا ۔ مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؛ اس چیز سے ہے کہ مجھے میرے رب نے تعلیم دی ۔ چونکہ ان لوگوں نے حضرت یوسفؑ کو کہا تھا کہ تم احسان کرنے والے ہو، نیکوکار ہو تو آپ نے تعبیر دینے سے پیشتر تعلیم اور تبلیغ کی اور کہا ۔ اِنِّیْ تَرَکْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ ؛ بے شک میں نے ترک کر دیا ہے، چھوڑ دیا ہے ۔ اس قوم کے مذہب کو ۔ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؛ جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے ۔ وَھُمْ بِالْاٰخِرَةِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ ؛ اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں ۔

ترجمہ :- یوسف نے کہا جو کھانا تمہیں دیا جاتا ہے میں اس کے تمہارے پاس آنے سے پیشتر ہی خواب کی تعبیر دوں گا ۔ یہ ان علوم سے ہے جن کی تعلیم مجھے میرے رب نے دی ہے میں ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہوں جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں ۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؕ
مَا كَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ
ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۸﴾

وَاتَّبَعْتُ ؛ اور میں پیروی کرتا ہوں، اتباع کرتا ہوں، قدم بر قدم چلتا ہوں ۔ مِلَّةَ اٰبَآءِیْ ؛ میرے باپ دادا کے طریقے اور مذہب پر ۔ اِبْرٰھِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ؛ جو ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب ہیں ۔ ابائی کا بدل ہے ۔ مَا کَانَ لَنَآ اَنْ نُّشْرِکَ بِاللّٰهِ ؛ ہم کو حق نہیں، ہم کو مناسب نہیں کہ اللہ کے ساتھ شریک کریں ۔ کسی اور کو اس کے احکام میں شریک کریں ۔ مِنْ شَیْءٍ ؛ کسی چیز کو ۔ ذٰلِکَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَ عَلَی النَّاسِ ؛ ان پیغمبروں کی اتباع کرنا اللہ کے فضل وکرم سے ہے ہم پر اور لوگوں پر ۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ ؛ مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ۔ اس کے فضل وکرم کی قدر نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- اور میں اپنے باپ دادا ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے مذہب کی اتباع کرتا ہوں ۔ ہم کو کسی چیز سے اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا حق نہیں ۔ یہ اتباع ہم پر اور لوگوں پر خدا کے فضل وکرم میں سے ہے ۔ مگر اکثر لوگ بالکل شکر نہیں کرتے ۔

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؕ ﴿۳۹﴾

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ؛ اے قیدخانہ کے دوساتھیو ! ءَ اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ ؛ کیا الگ الگ اور متفرق خداؤں کا ماننا بہتر ہے ۔ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؛ یا وہ خدا جو ایک ہے اور زبردست و غالب ہے ۔

ترجمہ :- اے قیدخانہ کے دو ساتھیو ! کیا متفرق خدا بہتر ہیں یا اللہ جو ایک ، اور قہار ہے ۔ (سب سے زبردست ہے) ۔

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾

مَا تَعْبُدُوْنَ ؛ تم عبادت نہیں کرتے ۔ پوجا نہیں کرتے ۔ بندگی نہیں کرتے ۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ اس کے سوا۔ اِلَّاۤ اَسْمَآءً ؛ مگر چند ناموں کو ۔ چند اسموں کی ۔ سَمَّيْتُمُوْهَاۤ ؛ جن کو رکھ لیا ہے ۔جن کا نام رکھ لیا ہے یعنی اسم بلامسمّٰی ہیں ۔ یہ نام کس نے رکھ لئے ؟ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ ؛ تم اور تمہارے باپ دادا نے ۔ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا ؛ ان ناموں کے لئے اللہ نے نہیں اُتارا ، نازل نہیں فرمایا ۔ مِنْ سُلْطٰنٍ ؛ کوئی غلبہ ، کوئی اصل ۔ کوئی دلیل ۔ کوئی حجت ۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؛ نہیں ہے حکم دینے کا حق مگر اللہ کو ۔حکم دینا صرف خدا کا کام ہے ۔ وہ کیا حکم دیتا ہے؟ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ ؛ اللہ نے حکم دیا ہے ، امر فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی پوجا نہ کرو ، کسی اور کی عبادت نہ کرو ۔ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ؛ یہ مضبوط دین ہے ۔ یہ سیدھا سادہ مذہب ہے ۔ یہ سچی اطاعت ہے ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۔ بہت سے لوگوں کو اس کا علم نہیں ۔

ترجمہ :- خدا کو چھوڑ کر تم جن کی پوجا کرتے ہو وہ نرے نام ہیں (اسم بلامسمّٰی ہیں) یہ تمہارے اور تمہارے باپ دادا کے رکھے ہوئے نام ہیں (جن کی کوئی اصل نہیں) اور اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اُتاری ۔حکم دینا تو خدا ہی کا کام ہے ۔ اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت اور بندگی نہ کرو ۔ یہ راست مذہب ہے مگر اکثر لوگ اس کا علم نہیں رکھتے ۔ (نری جہالت میں پڑے ہوئے ہیں) ۔

اس نقطہ پر پہنچ کر یوسف علیہ السلام تبلیغِ توحید کو ختم فرماتے ہیں اور تعبیرِ خواب دیتے ہیں ۔

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ

وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ﴿٤١﴾

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ ؛ اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! اَمَّآ اَحَدُكُمَا ؛ یہ کہ تمہارے میں کا ایک شخص ۔ فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ؛ تو وہ اپنے آقا کو شراب پلائے گا ۔ وَاَمَّا الْاٰخَرُ ؛ اور دوسرا ۔ فَيُصْلَبُ ؛ وہ صلیب دیا جائے گا ۔ اس کو سولی پر چڑھایا جائے گا ۔ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؛ پھر پرندے اس کے سر سے نوچ نوچ کر کھائیں گے ۔ قُضِيَ الْاَمْرُ ؛ اس بات کا فیصلہ ہو چکا ہے ۔ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ؛ جس کے متعلق تم فتویٰ پوچھتے ہو، تعبیر طلب کرتے ہو ۔

ترجمہ :- اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو! تمہارے میں کا ایک تو اپنے آقا کو شراب پلائے گا اور دوسرا صلیب پر چڑھایا جائے گا ۔ پھر پرندے اس کے سر سے (نوچ نوچ کر گوشت اور بھیجہ) کھائیں گے (اس بات پر قضا و قدر جاری ہو چکے ہیں) ۔ اس کا فیصلہ ہو چکا ہے جس کے متعلق تم فتویٰ طلب کرتے ہو ۔

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ

فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿٤٢﴾ ع ٥ ١٥

وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ ؛ اور اس شخص کو جس کو یوسف علیہ السلام سمجھتے تھے ۔ اس کا ان کو ظن تھا، گمان تھا، یقین تھا ۔ اِنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا ؛ کہ وہ ان میں سے نجات پانے والا ہے، رہائی پائے گا ۔ اُذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ؛ تم میرا ذکر کرو، میرا حال بیان کرو، تمہارے آقا کے پاس ۔ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ؛ مگر شیطان نے یوسف کو بھلا دیا، ان پر نسیان ڈال دیا، ان کو خیال نہیں رہا ۔ ذِكْرَ رَبِّهٖ ؛ اپنے رب کے ذکر کا ۔ انھیں خدا کا نام لینے کا خیال نہ رہا ۔ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ ؛ پھر قید خانہ میں رہنا پڑا ۔ لَبِثَ ۔ يَلْبَثُ لَبْثًا ؛ ٹھیرنا ۔ رہنا ۔ بِضْعَ سِنِيْنَ ؛ چند سال ۔ نَيِّفٌ ۔ ایک سے تین تک ۔ بِضْعَ ۔ تین سے نو تک ۔

ترجمہ :- اور (یوسف علیہ السلام نے) اس شخص کو جس کو سمجھتے تھے کہ نجات پائے گا، کہا: تم میرا ذکر (میری بے گناہی کا ذکر) اپنے آقا کے پاس کرنا ۔ مگر شیطان نے اپنے خدا کی یاد کو یوسف سے بُھلا دیا ۔ لہذا ان کو کئی سال تک قید میں رہنا پڑا ۔

صاحبو! بڑے لوگوں کو یادِ خدا سے ذرا بھی غفلت ہوتی ہے تو سخت گرفت کی جاتی ہے ۔

صاحبو! واقعہ کا علم دفعتۃً ہوجاتا ہے مگر ذہن اس کی تفصیل کرتا ہے ۔ کبھی جیسا واقعہ ہوتا ہے، ویسا ہی نظر آتا ہے ۔

اس کو رؤیائے صادقہ کہتے ہیں ۔ کبھی استعارے اور تشبیہ کے طور پر واقعہ معلوم ہوتا ہے ۔ کبھی واہی تباہی بے اصل خیال پیدا ہوتا ہے ۔ ایسے بے اصل خوابوں کو اضغاث احلام کہتے ہیں ۔ کبھی واقعہ ذرا سا ہوتا ہے اور نفس اپنی طرف سے حاشیے اور منہیہ چڑھاتا ہے ۔ تعبیرِ خواب میں انسانی محاورات کو بھی بہت بڑا دخل ہے ۔ ان سب چیزوں میں تمیز کرنا ایک روشن دل انسان کا کام ہے ۔

یہ یاد رکھو کہ جس قدر خطرات بند ہوں گے اُسی قدر صحیح خواب پڑے گا ۔ بہرحال تعبیرِ خواب بھی پاک روحوں کا کام ہے ۔ یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تعبیرِ خواب دینے میں امتیازِ خاص بخشا تھا ۔

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ ۖ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِن كُنتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ﴿٤٣﴾

وَقَالَ الْمَلِکُ ؛ اور بادشاہ نے کہا ۔ اِنِّیْ اَرٰی ؛ میں رؤیا یعنی خواب میں دیکھتا ہوں ۔ سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ ؛ سات موٹی گائیں ۔ سِمَانٍ جمع سَمِیْن ۔ موٹے ۔ سِمْن ۔ موٹاپا ۔ اس کے مقابل ہے ھُزَالْ ۔ لاغری ، دُبلاپا ۔ ھَزِیْل ۔ دُبلا ۔ یَاْکُلُھُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ ؛ ان سات موٹی گائیوں کو سات دُبلی گائیں کھا جاتی ہیں ۔ عِجَافٌ ۔ عَاجِف اور عَجْفَآءُ کی جمع ہے نہایت دُبلی ۔ بہت ہزیل ۔ وَسَبْعَ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ ؛ اور سات سبز بھٹوں کو ، بالیوں کو ، خوشوں کو ۔ خُضْر ۔ اَخْضَرْ کی جمع ہے ۔ سُنْبُلٰتٍ جمع سُنْبُلَۃٌ ۔ بھٹا ، بالی ، خوشہ ۔ وَاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؛ اور سات خشک ، سوکھے بھٹے ۔ یعنی سات دُبلی گائیں موٹی گائیوں کو بھی کھا گئیں اور تر وخشک بالیوں کو بھی کھا گئیں ۔ یٰٓاَیُّھَا الْمَلَاُ ؛ اے لوگو ! سردارو ! افسرو ! اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ ؛ میرے خواب کی تعبیر دو ۔ اس خواب کا فتویٰ تو دو ۔ جواب تو ادا کرو ۔ اِنْ کُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ؛ اگر ہو تم تعبیرِ خواب دے سکتے ۔ اگر مجاز وتشبیہ سے حقیقت کی طرف عبور کر سکتے ہو ۔

ترجمہ :- اور بادشاہ نے کہا : میں نے سات موٹی گائیں دیکھی ہیں جن کو سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سبز اور خشک بالیوں اور بھٹوں کو بھی کھا رہی ہیں (اے اہلِ دربار !) اے سردارو ! میرے خواب کی تعبیر بتاؤ ، اگر تم کو خواب کی تعبیر دینا آتا ہے ۔

قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۖ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ﴿٤٤﴾

قَالُوْٓا ؛ لوگوں نے کہا ، سرداروں نے کہا ۔ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ؛ یہ خوابِ پریشاں ہیں ، بے اصل خواب ہیں ۔

اَضْغَاثُ جمع ضِغْثٌ ۔ وہ چیز جو دوسرے سے مل جائے ۔ خلط ملط ، کھوٹ ۔ اَحْلَامٌ جمع حِلْمٌ ۔ نفس کو ضبط میں رکھنا ۔ خواب ۔ کیونکہ اس میں تمام حواس معطل ہوجاتے ہیں ۔ وَمَا نَحْنُ ؛ اور ہم نہیں ہیں ۔ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ ؛ خوابوں کی تعبیر ۔ بِعٰلِمِیْنَ ؛ جانتے ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا : یہ خوابِ پریشان ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ۔ اور ہم (بے اصل) خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے ۔

وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾

وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا ؛ اور کہا اس شخص نے جس کو ان دونوں میں سے نجات ملی تھی ، رہائی ہوئی تھی ۔ وَادَّكَرَ ؛ اور یاد کیا ۔ اس کا مادہ ذِکْر ہے ۔ باب افتعال میں اِذْتَکَرَ ہوا ۔ تاء کو دال کردیا ۔ اِذْدَکَرَ ہوا ۔ پھر کبھی ذال میں ادغام کرتے ہیں اور کبھی دال میں ۔ اور اِذَّکَرَ اور اِدَّکَرَ کہتے ہیں ۔ بَعْدَ اُمَّةٍ ؛ ایک مدت کے بعد ، ایک زمانہ کے بعد یعنی سات برس کے بعد ۔ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ ؛ میں تم کو خبردوں گا ، بتادوں گا ۔ نَبَأٌ مادہ ہے ۔ اسی سے نبی ہے ۔ بِتَاْوِیْلِهٖ ؛ اس کی تعبیر کو ۔ اس کے مآل کو ۔ اس کے مرجع کو ۔ اس کی اصل کو ۔ اس کی حقیقت کو ۔ فَاَرْسِلُوْنِ ؛ پس تم مجھے بھیجو ۔ اصل میں اَرْسِلُوْنِیْ ہے ۔ کسرہ ''یا'' پر دلالت کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے جس شخص کو نجات ملی تھی اس نے کہا ، اور ایک زمانہ کے بعد اس کو یاد آیا (کیا کہا ؟) میں اس کی تعبیر تم کو بتادوں گا ۔ پس تم مجھے بھیجو ۔ (کس کے پاس ؟ یوسف کے پاس) ۔

وہ شخص حضرت یوسف کے پاس بھیجا جاتا ہے اور جو آپ سے اس طرح گفتگو کرتا ہے ۔

یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ ؛ او یوسف ، او صدیق ! او راست گو ، راست باز ۔ اَفْتِنَا ؛ ہم کو فتویٰ دو ۔ ہم سے بیان کرو ۔ تعبیر بتاؤ ۔ فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ ؛ سات موٹی گائیوں کے متعلق ۔ یَاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ ؛ اس کو سات دبلی گائیں کھا جاتی ہیں ۔ وَسَبْعِ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ ؛ اور سات سبز بالیوں ، بھٹوں اور خوشوں کے متعلق ۔ وَاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؛ اور سات خشک ،

سوکھے بھٹوں کے متعلق ۔ لَعَلِّیٓ اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ ؛ شائد کہ، تا کہ میں لوگوں کے پاس واپس جاؤں ۔ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ؛ تا کہ ان کو علم حاصل ہو جائے ۔ وہ تعبیرِ خواب سے واقف ہو جائیں ۔

ترجمہ :- اے یوسفِ صدیق ! ہم سے تعبیر بیان کرو ۔ سات موٹی گائیوں کو سات دُبلی گائیں کھا جاتی ہیں اور (اس کی بھی تعبیر بیان کرو کہ) سات ہرے بھرے بُھٹے یعنی بالیں اور سات خشک یا سوکھی بالیں تا کہ میں لوگوں کے پاس واپس جاؤں اور ان کو (تعبیرِ خواب کا) علم ہو ۔

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ
فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾

اس خواب کی تعبیر حضرت یوسف علیہ السلام نے اس طرح دی ۔

قَالَ تَزْرَعُوْنَ ؛ یوسف علیہ السلام نے کہا ۔ تم کھیتی باڑی کرو گے ، زراعت کرو گے ۔ سَبْعَ سِنِیْنَ ؛ سات سال ۔ دَاَبًا ؛ حسبِ عادت ۔ دَاب ۔ کسی چیز کا چلتے رہنا ، استمرار ، عادت مستمرہ ۔ فَمَا حَصَدْتُّمْ ؛ پھر تم جو کچھ کاٹو ۔ فَذَرُوْهُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖ ؛ پھر اس کو چھوڑ دو اُسی کے بھٹوں میں ۔ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ؛ سوائے تھوڑے کے جس میں سے تم کچھ کھاؤ ۔ یعنی تھوڑا کھاؤ اور زیادہ آئندہ کے لئے اُٹھا کر رکھو ۔

ترجمہ :- (یوسف نے) کہا : تم حسبِ عادت سات سال تک کھیتی کرو گے ۔ پھر تم کو چاہیئے کہ جو کچھ کھیتی تم کاٹو اس کو اس کے بالوں میں یعنی بھٹوں میں چھوڑ دو ۔ مگر تھوڑا سا اپنے کھانے کے لئے بھی لے لو ۔

ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ یَّاْكُلْنَ
مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾

ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؛ پھر اس کے بعد آئیں گے ۔ سَبْعٌ شِدَادٌ ؛ سات سخت سال ۔ یَاْكُلْنَ ؛ جو کھائیں گے ۔ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ ؛ تم نے پہلے ان کے لئے جو کچھ جمع کیا ہے ۔ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ؛ مگر سوائے اس تھوڑے کے جو تم محفوظ کرلو ، بچالو ۔

ترجمہ :- پھر اس کے بعد سات سخت سال آئیں گے اور تم نے جو کچھ جمع کیا ہے اس کو کھا جائیں گے بجز تھوڑے سے (غلّہ کے) جو تم محفوظ کرلو (اُٹھا رکھو)۔

ع ٧ ٦ ١٢

ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ﴿٤٩﴾

ثُمَّ يَـاْتِیْ ؛ پھر آئے گا۔ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ ؛ اس کے بعد۔ عَامٌ ؛ ایک سال۔ اَعْوَام ۔جمع ۔عَامَ ۔ یَعُوْمُ ۔ عَوْمًا ۔ تیرنا ۔ سال چونکہ حرکت کرتا ہے اور پلٹ پلٹ کر آتا ہے ۔ اسی لئے عَامٌ ہوا ۔ فِیْـهِ یُغَاثُ النَّاسُ ؛ اس میں لوگوں پر خوب مینہ برسایا جائے گا ۔ غَوْث ۔فریاد ۔ مدد ۔ غَیْث ۔ بارش ۔قحط کے بعد کی بارش ۔ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ؛ اور اس میں بکثرت انگور ہوں گے اور لوگ ان کو نچوڑیں گے۔

ترجمہ :- اس کے بعد ایک ایسا سال آئے گا جس میں لوگوں پر بکثرت بارش ہوگی اور اس میں لوگ (خوب انگور) نچوڑیں گے۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ﴿٥٠﴾

وَقَـالَ الْمَلِکُ ؛ اور بادشاہ نے کہا ۔ اِیْتُـوْنِـیْ بِـهٖ ؛ وصل میں ہمزہ رہتا ہے اور ابتداء میں دو ہمزے جمع ہوتے ہیں لہذا ''یا'' بن جاتے ہیں ۔ ان کو میرے پاس لاؤ ۔ فَلَمَّا جَـآءَ ہُ الرَّسُوْلُ ؛ پھر جب فرستادہ ، قاصد ، پیغامبر ، یوسف (علیہ السلام) کے پاس پہنچا ۔ قَالَ ؛ تو اُنھوں نے کہا ۔ اِرْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ ؛ تم اپنے آقا کے پاس جاؤ ۔ فَسْـئَـلْـهُ ؛ پھر اُس سے پوچھو ۔ مَا بَالُ النِّسْوَةِ ؛ کیا حال ہے ، کیا معاملہ ہے؟ ان عورتوں کا ۔ نِسْوَةٌ کا واحد اِمْرَاَةٌ ہے ۔ اَلّٰتِـیْ قَـطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ ؛ جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے ۔ اِنَّ رَبِّیْ ؛ بے شک میرا رب ، میرا پروردگار ۔ بِـکَیْـدِهِـنَّ عَلِیْمٌ ؛ ان کے مکر ، ان کی چال بازی کا خوب علم رکھتا ہے ، واقف ہے ، خوب جانتا ہے ۔

ترجمہ :- اور بادشاہ نے کہا ان کو میرے پاس لاؤ جب فرستادہ ان کے (یوسف علیہ السلام کے) پاس پہنچا تو انھوں نے کہا : تم اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا واقعہ ہے ، جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے ۔ میرا رب تو اُن کے مکر کا خوب علم رکھتا ہے ۔

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ

مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۡ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۵۱

قَالَ ؛ (بادشاہ نے) کہا ۔ مَا خَطْبُكُنَّ ؛ اے عورتو ! تمہارا معاملہ کیا ہے ؟ خَطْبٌ ۔ اہم بات ۔ اسی سے خُطْبَةٌ ہے جس میں کوئی اہم بات بیان کی جاتی ہے ۔ اسی سے خِطْبَةٌ ۔ یعنی منگنی ، شادی کا تصفیہ ہونا ۔ کیونکہ شادی معمولی بات نہیں ، بڑی ذِمہ داری کا کام ہے ۔ محبت اور اتحاد کا مظاہرہ ہے ۔ عمر بھر کا ساتھ ہے ۔ اِذْرَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ ؛ جب کہ تم نے یوسف کو بہلانا اور پھسلانا چاہا ، ان کے اِرادوں کو پھیرنا چاہا ۔ عَنْ نَّفْسِهٖ ؛ ان کو ، ان کی آبرو کو ، ان کے تقویٰ کو ۔ قُلْنَ ؛ ان عورتوں نے کہا ۔ حَاشَ لِلّٰهِ ؛ خدا تمام عیوب سے پاک ہے ۔ یہ قَسم کا لفظ ہے ۔ پناہ بہ خدا ۔ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؛ ہم یوسف کے متعلق کوئی برائی نہیں جانتے ۔ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ ؛ عزیز کی بیوی نے کہا ۔ اَلْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ؛ اب حق بات ظاہر ہوگئی ۔ میں اپنی آبرو کو یوسف کی بدنامی پر نثار کرتی ہوں ۔ اَنَارَاوَدْتُّهٗ ؛ میں نے یوسف کو پھسلانا اور بہکانا چاہا تھا ۔ میں قصور مند ہوں ۔ یوسف بے گناہ ہے ۔ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؛ بے شک وہ سچوں میں سے اور راست بازوں میں سے ہے ۔

ترجمہ :- (بادشاہ نے) کہا ۔ تمہارا یہ کیا معاملہ ہے ؟ جب کہ تم نے یوسف کو بہلانا اور پھسلانا چاہا ۔ ان عورتوں نے کہا حَاشَ لِلّٰهِ ہم کو یوسف کی پاک دامنی کے متعلق کوئی برائی معلوم نہیں ہوئی ۔ عزیز کی بیوی نے کہا : اب حق ظاہر ہوگیا ، یوسف کو میں نے پھسلانا اور بہکانا چاہا تھا اور وہ بے شک سچوں میں سے ، راست بازوں میں سے ہے ۔

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝۵۲

ذٰلِكَ ؛ یہ بھی میں اس لئے کہتا ہوں ۔ لِيَعْلَمَ ؛ کہ بادشاہ کو معلوم ہوجائے ۔ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ ؛ کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے خیانت نہیں کی ۔ کوئی ناجائز کام نہیں کیا ۔ میں پیغمبر ہوں ، معصوم ہوں ۔ پیغمبروں کا کام خیانت نہیں ہے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ ؛ اور بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا ، مقصود تک نہیں پہنچاتا ۔ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ؛ خیانت کرنے والوں کی چالبازی کو ، ان کے کید و مکر کو ۔

ترجمہ :- (یوسف نے کہا) یہ اس لئے ہے کہ اس کو معلوم ہوجائے کہ میں نے اس کی غیبت میں کوئی خیانت نہیں کی اور اللہ تو خیانت کرنے والوں کی تدبیروں کو ، (ان کے مکر و کید کو) کامیاب ہونے نہیں دیتا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

۱۳

وما ابرئ نفسی

تفسیرِ صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِىۡ‌ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌ ۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىۡ‌ؕ اِنَّ رَبِّىۡ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ‏ ﴿۵۳﴾

وَمَـآ اُبَرِّئُ نَفۡسِىۡ ؛ اور میں اپنے نفس کو بری نہیں سمجھتا ، میں اپنے کو غلطیوں سے پاک نہیں سمجھتا ۔ اِنَّ النَّفۡسَ ؛ بے شک نفس ۔ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوۡٓءِ ؛ بری بات کا امر اور حکم دینے والا ہے ۔ اِلَّا مَارَحِمَ رَبِّىۡ ؛ مگر جس پر میرا رب رحم فرمائے ۔ اِنَّ رَبِّىۡ ؛ بے شک میرا رب ۔ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ؛مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور میں اپنے نفس کو پاک اور عیوب سے بری نہیں سمجھتا ۔ یقیناً نفس بری بات کا حکم دیا کرتا ہے ، مگر جس پر میرا رب رحم فرمائے ۔ بے شک میرا رب غفور رحیم ہے ۔ (وہی ہے خطاؤں کا ڈھانکنے والا ، وہی ہے رحم و کرم کرنے والا ۔) ۔

جب یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی اور طہارت بادشاہ پر ظاہر ہوگئی اور وہ بھی سمجھ گیا کہ یہ بہترین تعبیر دینے والے ہیں تو کہا :-

وَقَالَ الۡمَلِكُ ائۡتُوۡنِىۡ بِهٖۤ اَسۡتَخۡلِصۡهُ لِنَفۡسِىۡ‌ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الۡيَوۡمَ لَدَيۡنَا مَكِيۡنٌ اَمِيۡنٌ‏ ﴿۵۴﴾

وَقَـالَ الۡـمَـلِكُ ؛ اور بادشاہ نے کہا ۔ ائۡتُـوۡنِـىۡ بِـهٖۤ ؛ اس کو یعنی یوسف کو میرے پاس لاؤ ۔ اَسۡتَخۡلِصۡهُ لِنَفۡسِىۡ ؛ میں ان کو اپنے لئے خالص کرتا ہوں یعنی میں ان کو اپنا سکریٹری اور معتمد بناتا ہوں ۔ میں ان کو میرے ندیمانِ خاص میں شریک کرتا ہوں ۔ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ ؛ پھر جب بادشاہ نے یوسف علیہ السلام سے گفتگو کی ۔ قَالَ اِنَّكَ الۡيَوۡمَ لَدَيۡنَا ؛ کہا بے شک تم آج ہمارے پاس ۔ مَكِيۡنٌ اَمِيۡنٌ ؛ بڑا مرتبہ اور مقام رکھنے والے اور امانت دار ہو ۔ آج سے تمہارا مکان ،تمہاری جگہ ہمارے دل میں ہے ۔ کیونکہ امانت اور طہارت تمہارا کام ہے ۔

ترجمہ :- اور بادشاہ نے کہا اُن کو (یوسف کو) میرے پاس لاؤ ۔ میں ان کو اپنے ندیمانِ خاص میں شریک کرتا ہوں ۔ پھر جب بادشاہ نے اُن سے (یوسف سے) گفتگو کی (کلام کیا) تو کہا : تم آج سے ہمارے پاس بڑے معزز اور اَمین ہو ۔

قَالَ اجۡعَلۡنِىۡ عَلٰى خَزَآئِنِ الۡاَرۡضِ‌ۚ اِنِّىۡ حَفِيۡظٌ عَلِيۡمٌ‏ ﴿۵۵﴾

قَـالَ اجۡـعَـلۡنِىۡ ؛ یوسف علیہ السلام نے بادشاہ سے کہا مجھے مقرر کردیجئے ، بنا دیجئے ۔ عَـلٰـى خَـزَآئِنِ الۡاَرۡضِ ؛ اس سرزمین کے خزانوں کا نگران کار ۔ اِنِّىۡ حَفِيۡظٌ عَلِيۡمٌ ؛ بے شک میں حفاظت کرنے والا ،علم اور واقفیت رکھنے والا ہوں ۔

ترجمہ :- (یوسف علیہ السلام نے) کہا (اے بادشاہ !) مجھے اس سرزمین کے خزانوں کا نگراں کار بنا دیجئے ۔

بے شک میں بڑی حفاظت کرنے والا ، علم اور واقفیت رکھنے والا ہوں ۔

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۭ

نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح ۔ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ؛ ہم نے صاحبِ قدرت و طاقت بنایا یوسف کو اس سرزمین میں ، اس ملک میں ۔ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا ؛ اس سرزمین پر حکومت اور اقتدار رکھتا تھا ۔ حَيْثُ يَشَآءُ ؛ جہاں چاہتا ۔ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا ؛ ہم اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں ۔ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہے ۔ وَلَا نُضِيْعُ ؛ اور ہم ضائع نہیں کرتے ۔ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ احسان کرنے والوں کے اجر کو ، ہم کسی کی نیکی کو بیکار نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے یونہی یوسف کو اس سرزمین میں طاقتور بنا دیا تھا ۔ وہ اس سرزمین میں جہاں چاہتا حکومت کرتا ۔ ہم جس کو چاہتے ہیں اپنی رحمت سے سرفراز کرتے ہیں اور محسنوں کا اجر ہم ضائع نہیں کرتے ۔ (ہر شخص کو اس کی نیکی کا بدلہ دیتے ہیں) ۔

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ ع ۸ ۱

وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؛ اور البتہ آخرت کا اجر بہتر ہے ۔ یعنی ہم دنیا ہی میں ان کی نیکیوں کا بدلہ نہیں دیتے بلکہ آخرت کا بدلہ تو اس سے بہت زیادہ ہے ۔ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ۔ وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ؛ اور وہ متقی اور پرہیزگار بھی تھے ، خدا ترس تھے ۔

ترجمہ :- اور آخرت کا اجر بے شک بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان دار بھی ہیں اور متقی بھی ۔

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ ؛ اور یوسف کے بھائی آئے ۔ اَخٌ کی جمع اِخْوَةٌ اور اِخْوَانٌ ہے ۔ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ ؛ پھر ان کے پاس گئے ۔ فَعَرَفَهُمْ ؛ یوسف نے ان کو پہچان لیا ۔ عَرَفَ يَعْرِفُ مَعْرِفَةً وَعِرْفَانًا ؛ شخصی طور سے جاننا ۔ نامعلوم چیز کا جاننا ۔ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ؛ اور یوسف کے بھائی یوسف کو پہچان نہ سکے ۔

ترجمہ :- اور یوسف کے بھائی آئے ، ان سے ملے ۔ یوسف نے ان کو پہچان لیا اور وہ یوسف کو پہچان نہ سکے ۔

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِيْكُمْ ۚ

اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْٓ اُوْفِی الْکَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۵۹﴾

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ ؛ اور جب ساز و سامان کے ساتھ روانہ کیا ان کو ۔ بِجَهَازِهِمْ ؛ ان کے سامان کے ساتھ ۔ جَهَازْ امالہ کرکے جَهِیْز کہتے ہیں ۔ یعنی وہ سامان جو دلہن کے ساتھ روانہ کیا جاتا ہے ۔ قَالَ ؛ یوسف نے کہا ۔ اِیْتُوْنِی بِاَخٍ لَّکُمْ ؛ تم اپنے بھائی کو میرے پاس لاؤ ۔ مِنْ اَبِیْکُمْ ؛ تمھارے باپ کی طرف سے ، تمھارے علاتی بھائی کو ۔ اَلَا تَرَوْنَ ؛ کیا تم نہیں دیکھتے ۔ اَنِّیْٓ اُوْفِی الْکَیْلَ ؛ کہ میں کافی وافی ناپ دیتا ہوں ، پورا پیمانہ دیتا ہوں ۔ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ؛ اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں ۔

ترجمہ :- اور جب انھیں باساز و سامان کردیا تو (یوسفؑ نے) اپنے بھائیوں سے کہا میرے پاس تم اپنے علاّتی بھائی کو لاؤ ۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں پورا ناپ دیتا ہوں اور بہترین مہمان نواز ہوں ۔

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا کَیْلَ لَکُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾

فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ ؛ پس اگر تم میرے پاس ان کو نہ لاؤ گے ۔ فَلَا کَیْلَ لَکُمْ عِنْدِیْ ؛ تو نہیں ہے ناپ تمھارے لئے میرے پاس ۔ یعنی غلّہ کی امداد بند کردوں گا ۔ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ؛ اصل میں وَلَا تَقْرَبُوْنِیْ ہے ۔ قَرِبَ ۔ یَقْرَبُ ۔ قریب ہونا ۔ نزدیک ہونا ۔ یعنی تم میرے قریب بھی نہ آسکو گے ۔ اور تم کو میری قربت نصیب نہ ہوگی ۔

ترجمہ :- پھر اگر تم ان کو میرے پاس نہ لاؤ گے تو میرے پاس سے تمھارے لئے ناپ (یعنی غلّہ) نہ ملے گا اور نہ تم کو میری قربت حاصل ہوگی ۔

قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

قَالُوْا ؛ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہا ۔ سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ ؛ ہم اُن کے باپ کو یعنی یوسف یا بنیامین کے باپ کو سمجھائیں گے ، پھسلائیں گے ۔ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ؛ اور ہم یہ ضرور کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا : ہم ان کے باپ کے اِرادے کو پھیریں گے ، (انھیں سمجھائیں گے بجھائیں گے) اور ہم یہ کرکے ہی رہیں گے ۔

وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓی اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۶۲﴾

وَقَالَ ؛ اور (یوسف علیہ السلام نے) کہا ۔ لِفِتْيٰنِهِ ؛ اپنے جوانوں کو، اپنے خادموں کو ۔ فِتْيَان ۔ فَتًى کی جمع ہے بمعنی نوجوان ۔ کام کاج کرنے والے اکثر نوجوان ہوتے ہیں ۔ اس واسطے خادم کو فتٰی کہتے ہیں ۔ اِجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ ؛ ان کے سرمایہ کو رکھ دو ۔ فِيْ رِحَالِهِمْ ؛ ان کے تھیلیوں میں، بوروں میں ۔ رِحَال، جمع رَحْل ۔ وہ چیز جو سواری کے لئے اونٹ پر رکھی جائے ۔ بعض دفعہ اس سے اونٹ بھی مراد ہوتے ہیں اور کبھی وہ چیزیں مقصود ہوتی ہیں، جن پر منزل میں بیٹھا جائے ۔ رِحْلَتٌ ۔ اِرْتِحَالٌ ۔ کوچ کرنا، سفر کرنا ۔ لَعَلَّهُمْ ؛ شائد کہ وہ یعنی برادرانِ یوسف ۔ يَعْرِفُوْنَهَآ ؛ اُس کو پہچان لیں ۔ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ ؛ جب اپنے اہل کے پاس واپس جائیں ۔ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ؛ شائد کہ وہ واپس آئیں ۔

ترجمہ :- اور انھوں نے اپنے نوکروں سے کہا کہ ان کا سرمایہ ان کے تھیلوں میں ڈال دو ۔ شائد کہ وہ اپنے متعلقین کے پاس واپس آئیں تو ان کو پہچان لیں اور ممکن ہے کہ پھر لوٹ آئیں ۔

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۶۳﴾

فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ ؛ پھر جب برادرانِ یوسف اپنے باپ کے پاس واپس آئے ۔ قَالُوْا ؛ تو انھوں نے کہا ۔ يٰٓاَبَانَا ؛ اے ہمارے باپ ! مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ ؛ ہم سے ناپ اور غلّہ روک دیا گیا ہے، منع کردیا گیا ہے ۔ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا ؛ لہذا ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیجئے ۔ نَكْتَلْ ؛ تا کہ ہم غلّہ لاسکیں ۔ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ؛ اور ہم ان کی حفاظت کریں گے ۔

ترجمہ :- پھر جب (برادرانِ یوسف) اپنے والد کے پاس پہنچے تو انھوں نے کہا ۔ ابا جان ! ہم سے غلّہ روک دیا گیا ہے ۔ لہذا ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیجئے تا کہ غلّہ لاسکیں اور ہم ان کی حفاظت کریں گے ۔

قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾

قَالَ ؛ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا ۔ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ ؛ میں نہیں اعتبار کرتا تم پر بنیامین کے متعلق ۔ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ ؛ مگر جس طرح کہ میں نے اعتبار کیا تھا تم پر ۔ عَلٰٓى اَخِيْهِ ؛ بنیامین کے بھائی یوسف کے متعلق ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ؛ تو اللہ ہی بہتر نگہبان ہے، محافظ ہے ۔ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ؛ وہی تو ارحم الرحمین ہے ۔ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا میں ان کے متعلق تمہارا اعتبار نہیں کرسکتا مگر اُسی طرح جس طرح پہلے ان کے بھائی کے بارے میں اعتبار کیا تھا ۔ اللہ ہی بہتر نگہبان ہے اور وہی ارحم الرحمین ہے ۔

وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِىْ ؕ
هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا وَنَحْفَظُ اَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ﴿۶۵﴾

وَلَمَّا فَتَحُوْا ؛ اور جب برادرانِ یوسف نے کھولا ۔ مَتَاعَهُمْ ؛ اپنے سامان کو ۔ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ ؛ اپنے سرمایہ کو پایا ۔ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؛ کہ ان کو واپس کردیا گیا ہے ۔ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا ؛ کہا اے ہمارے باپ ، ابا جان ۔ مَا نَبْغِىْ ؛ اب ہم اور کیا چاہیں ؟ ایسے حال میں اب ہم کیا کرسکتے ہیں ۔ کیا کہہ سکتے ہیں ۔ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا ؛ یہ ہمارا سرمایہ ہے ۔ رُدَّتْ اِلَيْنَا ؛ کہ ہم کو واپس کردیا گیا ہے ۔ واقعہ یہ تھا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائی کچھ پیسہ کچھ مال پیش کرتے اور ان کو اس کے عوض غلّہ دیا جاتا جب وہ روپیہ اور مال واپس کردیا گیا ہے تو غلّہ ملنے کی کیا صورت ہے ۔ وَنَمِيْرُ اَهْلَنَا ؛ اور ہم ہمارے لوگوں کے لئے غلّہ لاتے ہیں ۔ مِيْرَة ۔ کھانا ، طعام ، غلّہ ۔ وَنَحْفَظُ اَخَانَا ؛ اور ہم ہمارے بھائی کی حفاظت کریں گے ۔ وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيْرٍ ؛ اور ہم کو ایک اونٹ کا بوجھ زیادہ بھی ہوجائے گا ۔ ذٰلِكَ كَيْلٌ يَّسِيْرٌ ؛ یہ ناپ ، یہ غلّہ تو تھوڑا سا ہے ۔

ترجمہ :- اور جب اُنھوں نے اپنا سامان کھولا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کا مال ان کو واپس کردیا گیا ہے ۔ انھوں نے کہا ابا جان ! اب ہم کس اُمید پر کوئی خواہش کرسکتے ہیں ۔ یہ ہمارا سرمایہ تو ہم کو واپس کردیا گیا ہے ۔ اگر آپ بنیامین کو ساتھ کردیں تو ہم ہمارے لوگوں کے لئے غلّہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی حفاظت بھی کریں گے اور ہمارے لئے ایک اونٹ کا بوجھ بھی زیادہ ہوجائے گا ۔ یہ (موجودہ) غلّہ تو بہت کم ہے ۔

قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِىْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ
فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾

قَالَ ؛ یعقوب علیہ السلام نے کہا ۔ لَنْ اُرْسِلَهٗ ؛ میں بنیامین کو ہرگز نہیں بھیجوں گا ۔ مَعَكُمْ ؛ تمہارے ساتھ ۔ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ ؛ یہاں تک کہ تم مجھے دو ۔ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ ؛ خدا کا عہد ۔ یہاں تک کہ تم قسم کھاؤ کہ تم بنیامین کو لے کر میرے پاس آؤ گے ۔ اِلَّاۤ اَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ؛ مگر یہ کہ تم گھیر لئے جاؤ ، تمہارا محاصرہ کرلیا جائے ۔ فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ ؛ پھر جب انھوں نے اپنا عہد دیا ، خدا کی قسم کھائی ۔ قَالَ ؛ (یعقوب علیہ السلام نے) کہا ۔ اَللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ؛ تم ہم جو کچھ کہہ

رہے ہیں اس کا خدا کارساز ہے، وہی نگہبان ہے۔

ترجمہ:- (یعقوبؑ نے کہا) میں ہرگز تمہارے ساتھ ان کو نہ بھیجوں گا یہاں تک کہ تم خدا کی قسم کھاؤ (اس کو بیچ میں رکھ کر وعدہ کرو) کہ تم ان کو میرے پاس لاؤ گے مگر یہ کہ خود تمہارا محاصرہ کرلیا جائے۔ پھر جب اُنھوں نے اپنا عہد دیا (یعقوب علیہ السلام نے) کہا، ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کو اللہ پورا کرنے والا ہے (وہی ہمارا کارساز ہے)۔

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾

وَقَالَ ؛ اور یعقوب علیہ السلام نے کہا۔ يٰبَنِيَّ ؛ اے میرے بچو! لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ ؛ ایک دروازے سے داخل نہ ہونا۔ وَادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؛ اور متفرق دروازوں سے داخل ہو۔ یعقوب علیہ السلام کے جملہ بارہ بیٹے تھے۔ ممکن ہے کہ کہیں نظر نہ لگے یا سب گھیر نہ لئے جائیں۔ اسی لئے فرمایا۔ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ ؛ اور میں تمہارے کام نہیں آ سکتا۔ تم کو کچھ نفع نہیں ہوسکتا۔ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؛ خدا کے حکم کے مقابل کچھ۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؛ نہیں ہے حکم مگر اللہ کے لئے۔ حکم دینا اللہ ہی کا کام ہے۔ وہی ہوتا ہے جو خدا چاہے۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ؛ اسی پر میں توکل کرتا ہوں، میرا بھروسہ اُسی پر ہے۔ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ؛ اور اسی پر چاہیئے کہ سب توکل کرنے والے توکل کریں، سب کا بھروسہ اسی پر ہونا چاہیئے۔

ترجمہ:- اور کہا اے میرے بچو! ایک دروازے سے داخل نہ ہو اور متفرق دروازوں سے داخل ہو۔ میں خدا کے حکم کے مقابل تمہارے کچھ بھی کام نہیں آ سکتا۔ حکم دینا تو اللہ ہی کا کام ہے۔ میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور توکل کرنے والوں کو چاہیئے کہ اسی پر توکل کریں۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ قَضٰىهَا ؕ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾

وَلَمَّا دَخَلُوْا ؛ اور جب یعقوب علیہ السلام کے فرزند داخل ہوئے۔ مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ ؛ جیسے اور جس طرح سے ان کو حکم دیا تھا۔ اَبُوْهُمْ ؛ ان کے والد نے یعنی یعقوب علیہ السلام نے۔ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ ؛ ان کے کام نہیں آ سکتا تھا۔ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؛ خدا کے حکم کے مقابل کچھ بھی۔ اِلَّا حَاجَةً فِيْ نَفْسِ يَعْقُوْبَ ؛ مگر یعقوب کے دل میں ایک حاجت تھی۔ ان کے نفس میں یہ خیال جاگزیں ہوگیا تھا۔ قَضٰىهَا ؛ جس کو انھوں نے پورا کیا۔ وَاِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ ؛ اور بلاشبہ وہ بہت بڑا علم

رکھتا تھا۔ پیغمبر تھا۔ لِمَا عَلَّمْنٰهُ ؛ کیونکہ ہم نے اس کو علم سے سرفراز کیا تھا۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ مگر اکثر لوگ بے علم ہوتے ہیں ، وہ کچھ بھی واقف نہیں ہوتے۔

ترجمہ :- اور جب داخل ہوئے جس طرح کہ ان کے والد نے ان کو حکم دیا تھا۔ مگر اللہ کے حکم کے مقابل ان کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے تھے ، مگر یہ ایک حاجت تھی جو یعقوب کے دل میں بس گئی تھی جس کو انھوں نے پورا کیا۔ وہ تو بڑے علم والے تھے کیونکہ ہم نے ان کو تعلیم دی تھی۔ مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٦٩﴾

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ ؛ اور جب برادرانِ یوسف ، یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے ، ان کے پاس داخل ہوئے۔ اٰوٰى اِلَيْهِ اَخَاهُ ؛ یوسف علیہ السلام نے اپنے پاس جگہ دی اپنے بھائی بنیامین کو۔ قَالَ اِنِّيْٓ اَنَا اَخُوْكَ ؛ یوسف علیہ السلام نے بنیامین سے کہا بے شک میں تمہارا بھائی ہوں۔ یعنی سگا۔ فَلَا تَبْتَئِسْ ؛ پس افسوس نہ کر، غم نہ کھا۔ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان بدسلوکیوں کا جو وہ تم سے کرتے ہیں۔

ترجمہ :- اور جب یہ لوگ یوسف کے پاس پہنچے (ان کے پاس داخل ہوئے) تو یوسف نے اپنے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی۔ کہا میں تمہارا بھائی ہوں۔ تم ان بدسلوکیوں کی پرواہ نہ کرو۔

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ

ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿٧٠﴾

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ ؛ پھر جب ان کو تیار کردیا۔ بِجَهَازِهِمْ ؛ ان کے ساز و سامان کے ساتھ۔ جَعَلَ ؛ کردیا ، رکھ دیا۔ اَلسِّقَايَةَ ؛ کٹورا۔ سَقٰى - يَسْقِيْ - سَقْيًا - پلانا۔ اَسْقٰى - يُسْقِيْ - اِسْقَاءً - پلانا۔ مگر اِسْقٰى میں صرف پینے کا برتن دینا ہے۔ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ؛ اُن کے بھائی کے تھیلے میں۔ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ ؛ پھر ایک پکارنے والے نے پکارا۔ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ ؛ او قافلہ والو! اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ؛ تم تو چور ہو۔

ترجمہ :- پھر جب ان کو ساز و سامان کے ساتھ تیار کردیا تو ان کے بھائی کے تھیلے میں کٹورا رکھ دیا۔ پھر پکارنے والے نے پکار دیا کہ او قافلہ والو ! تم تو چور ہو۔

اس مقام پر قابلِ غور یہ ہے کہ اس کٹورے کو رکھا کس نے ؟ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ یوسف علیہ السلام نے رکھوایا تھا۔ مگر خود رکھوانا اور دوسرے کو چور ٹھہرانا یہ کام یوسف علیہ السلام کا نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ اُس وقت پیغمبر ہوچکے تھے۔

ممکن ہے کہ برادرانِ یوسف نے جب یوسف علیہ السلام سے شرارت کی تو بنیامین کے ساتھ بھی شرارت کی ہو تا کہ ان کو چور اور برا ٹھہرائیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی اور کی کارروائی ہو تا کہ بنیامین جانے نہ پائے ۔ کیونکہ یوسف بنیامین کو چاہتے بہت تھے ۔ یوسف علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان کے ملازمین نے یہ کیا ہو ۔ بہر حال ہماری رائے میں دوسروں پر الزام لگانا آسان ہے بہ نسبت یوسف علیہ السلام پر الزام لگانے کے ۔

(جَهَّزَ اور جَعَلَ کا فاعل منتظم رسد ہے ۔ کیونکہ یہ کام نہ یوسف علیہ السلام کا ہے نہ ان کی طرف یہ ضمیریں پھر سکتی ہیں) ۔

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾

قَالُوْا ؛ برادرانِ یوسف نے کہا ۔ وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ ؛ اور ملازمین رسد کی طرف متوجہ ہوئے ۔ مَاذَا تَفْقِدُوْنَ ؛ کہ تم کیا ڈھونڈھتے ہو؟ تمہاری کونسی چیز گم ہوئی ہے ۔

ترجمہ :- (برادرانِ یوسفؑ نے) ملازمین رسد کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ (تم کیا ڈھونڈھتے ہو؟) تمہارا کیا گم ہوا ہے؟

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾

قَالُوْا ؛ ملازمینِ رسد نے کہا ۔ نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ ؛ ہم بادشاہ کے پیالہ کو ڈھونڈھتے ہیں ۔ غالبًا وہ پیالہ زیادہ قیمت کا تھا جس پر سخت سزا کا استحقاق ہوا ۔ وَلِمَنْ جَآءَ بِهٖ ؛ اور جو اس کو لائے اس کے لئے ۔ حِمْلُ بَعِيْرٍ ؛ ایک اونٹ کا بوجھ بطورِ انعام ہوگا ۔ منتظم نے کہا ۔ وَاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ؛ اور میں اس انعام دلانے کا کفیل اور ذِمّہ دار ہوں ۔ ریاست کو زِعَامتْ کہا جاتا ہے اور ضامن اور رئیس کو زَعِيْمٌ کہا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا کہ ہم بادشاہ کا پیالہ ڈھونڈھ رہے ہیں اور جو شخص اس (پیالہ) کو لائے اس کو (بطورِ انعام) ایک اونٹ کا بوجھ ملے گا ۔ اور میں اس کا ذِمّہ دار ہوں (ضامن ہوں) ۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِى الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾

قَالُوْا تَاللّٰهِ ؛ برادرانِ یوسفؑ نے کہا خدا کی قسم ہے ۔ لَقَدْ عَلِمْتُمْ ؛ تمہیں تو معلوم ہے ۔ مَاجِئْنَا ؛ ہم نہیں آئے ۔ لِنُفْسِدَ فِى الْاَرْضِ ؛ کہ زمین میں فساد پھیلائیں ۔ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ؛ اور ہم چور بھی نہیں ہیں ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا ۔ اللہ کی قسم ! تم کو معلوم ہے کہ ہم زمین میں فساد پھیلانے نہیں آئے ہیں اور نہ ہم چور ہیں ۔

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾

قَالُوْا ؛ منتظمین رسد نے کہا ۔ فَمَاجَزَآؤُہٗ ؛ پھر اس کی سزا کیا ہے؟ اِنْ كُنْـتُمْ كٰذِبِيْنَ ؛ اگر تم جھوٹے ہو ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا پھر اس کی کیا سزا ہے اگر تم جھوٹے نکلے ؟

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِىْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷۵﴾

قَالُوْا ؛ برادرانِ یوسفؑ نے کہا ۔ جَزَآءُہٗ ؛ اس کی سزا یہ ہے ۔ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ ؛ جس کے سامان میں ، جس کے گھر میں ، جس کے بورے میں وہ پایا جائے ۔ فَهُوَ جَزَآءُہٗ ؛ تو وہی اس کی جزا ہے ۔ یعنی وہ غلام بنادیا جائے گا ۔ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ؛ ہم اسی طرح ظالموں کو جزا دیتے ہیں ۔ سزا دیتے ہیں ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا اس کی سزا یہ ہے کہ جس شخص کے بورے میں سے وہ ملے وہ خود اس کی جزا (یعنی غلام) ہوگا ۔ ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیتے ہیں ۔

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ
كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِىْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ
نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ ؛ پس منتظم رسد نے پہلے برادرانِ یوسفؑ کے تھیلے ڈھونڈھے ، تلاش کئے ۔ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ؛ یوسف علیہ السلام کے بھائی بنیامین یا بن یمین کے تھیلوں سے پہلے ۔ وِعَآء ظرف ۔ تھیلا ۔ اس کی جمع اَوْعِيَةٌ ہے ۔ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا ؛ پھر اس پیالہ کو نکالا ۔ مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؛ یوسف کے بھائی کے تھیلے میں سے ۔ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؛ اس طرح سے ہم نے یوسف کے لئے ان کے بھائی سے ملانے کی تدبیر نکالی ۔ دنیا میں جو کچھ ہورہا ہے اللہ کے ارادے اور اُسی کی حکمت پر مبنی ہے ۔ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ (النساء ۔ ۷۸) یہاں یوسف علیہ السلام نے یہ تدبیر نکالی کہیں ثابت نہیں ہے ۔ مَا كَانَ لِيَاخُذَاَخَاهُ ؛ یوسف اپنے بھائی کو لے نہیں سکتے تھے ۔ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ ؛ پادشاہ کے قانون میں ۔ بلاکسی وجہ معقول کے وہ اپنے بھائی کو روک نہیں سکتے تھے ۔ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؛ مگر یہ کہ خدا چاہے ۔ یعنی یہ خدا کی قدرت کا کرشمہ ہے کہ اس نے بھائی کو بھائی سے ملادیا ۔ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؛ ہم جس کا چاہتے ہیں مرتبہ بلند کردیتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کو پیغمبر بنایا ۔ مکاری ، چالبازی سے بچایا ۔ اور خود اپنے فضل و کرم سے بھائی سے اپنے بھائی کو ملادیا ۔ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ؛ اور ہر ذی علم پر علیم و حکیم کی ہستی ہے کہ جہاں لوگوں کی تدبیر کام نہیں کرتی اس کا انتظام خدائے تعالیٰ خود فرمادیتا ہے ۔

ترجمہ :- اس نے (منتظم رسد نے) ان کے بھائی کے تھیلے سے پہلے دوسرے بھائیوں کی تلاشی لی ۔ پھر اس کو نکالا تو ان کے بھائی کے تھیلے میں سے ۔ اس طرح ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کی ۔ کیونکہ یوسف شاہی قانون کی رو سے اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھ نہیں سکتے تھے ۔ مگر یہ کہ خدا چاہے (یعنی خدا کے چاہنے کی وجہ سے یوسف کے پاس ان کے بھائی کا رہنا ہوا ۔) ہم جس کو چاہتے ہیں مرتبہ بلند کرتے ہیں اور ہر ذی علم کے اوپر علیم (وحکیم) ہے ۔ (یعنی جہاں یوسف کی تدبیر چل نہیں سکتی تھی ، وہاں ہم نے اپنے علم وحکمت سے تدبیر نکال ہی لی) ۔

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾

قَالُوْٓا ؛ برادرانِ یوسف نے کہا ۔ اِنْ يَّسْرِقْ ؛ اگر بنیامین چوری کرے تو کچھ تعجب کی بات نہیں ۔ کیونکہ ۔ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی ، حالانکہ یوسف علیہ السلام نے کبھی چوری نہیں کی تھی ۔ مقصود صرف علاتی بھائیوں کو بدنام کرنا تھا ۔ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ ؛ یہ سن کر یوسف نے اس بات کو اپنے دل میں چھپا رکھا ۔ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ؛ اور ان پر ظاہر ہونے نہیں دیا ، اپنے غصّہ کو پی گئے ۔ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ؛ یوسف علیہ السلام نے کہا تم بدترین درجہ کے لوگ ہو ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ؛ اور اللہ ہی بہتر علم رکھتا ہے اس کا کہ تم بیان کرتے ہو ۔

ترجمہ :- اُنھوں نے کہا اگر اس نے سرقہ کیا ہے تو پہلے اس کے بھائی نے بھی سرقہ کیا تھا ۔ یوسف نے اسے اپنے دل میں چھپایا اور ان کے لئے ظاہر نہیں کیا ۔ کہا تو یہ کہا کہ تم بری حالت کے لوگ ہو اور اللہ کو بہتر علم ہے اس کے متعلق جو تم بیان کرتے ہو ۔

واضح ہو کہ اس مقام پر تفاسیر میں بڑی گڑبڑ ہے ۔ مجھے ایک بات بڑی پسند ہے جو امام رازی نے بیان کی ہے کہ کسی نے حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے سامنے روایت کی ، ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ کہے ۔ امام اعظم نے فرمایا کہ پیغمبر معصوم ہوتا ہے وہ ہرگز جھوٹ نہیں کہہ سکتا ۔ البتہ راوی نے ایک جھوٹ کہا ہے ۔ اسی قول کی روشنی میں ہم اس حصّہ قرآن کو دیکھتے ہیں :-

یوسف علیہ السلام پیغمبر تھے کیونکہ قرآن شریف میں ہے :-

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ (یوسف ۔ ۴۶) ، اور ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ (یوسف ۔ ۳۷) ایک اور جگہ ہے : وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۔ (یوسف ۔ ۳۸) ۔

جب وہ پیغمبر تھے تو وہ کسی پر بہتان لگانے اور اپنے بھائی کو چور اور غلام بنانے کے لئے ایک لفظ نہیں نکال سکتے۔ کیونکہ قرآن شریف میں ہے:-

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ (النساء۔۱۱۲)

لہذا بے گناہ بھائی پر چوری کا الزام لگانا یا ان کو بدنام کرنا شانِ نبوت کے خلاف ہے۔ اہلِ کتاب اپنی کتابوں میں جھوٹ سچ جو چاہیں لکھیں۔ یوسف (علیہ السلام) اس سے بری ہیں۔معلوم یہ ہوتا ہے کہ برادرانِ یوسف نے یوسف علیہ السلام کو جیسا چور ظاہر کیا تھا، بنیامین پر بھی انھوں نے چوری کا الزام لگایا اور جس طرح یوسف علیہ السلام کو یعقوب علیہ السلام کی نظروں سے دور رکھنا چاہا تھا بنیامین کو بھی دور رکھنا چاہا۔ یا یہ بات ہے یوسفؑ اور بنیامین میں نہایت درجہ محبت دیکھ کر منتظمینِ رسد نے یہ تمام کارروائی کی ہو۔ یوسف علیہ السلام کے بنیامین سے ملنے کی حضرت یوسفؑ کے علم میں کوئی صورت نہ تھی۔ یوسف علیہ السلام کو راضی کرنے کے لئے منتظمین نے یہ پولیٹیکل چال چلی ہو۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ غلطی سے وہ کٹورا جو پیمانہ کا کام دیتا تھا، بنیامین کے سامان میں رہ گیا ہو اور منتظمین نے تمام برادرانِ یوسف کے خورجیوں میں تلاشی لی ہو۔ بہرحال یوسفؑ اس سے بری ہیں کہ بھائی پر تہمت لی ہو یا وہ پیالہ خود رکھ کر خود ہی تلاش کروایا ہو۔

اس قسم کی پولیٹکل چال چلنا شانِ نبوت سے بہت بعید ہے۔

قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۷۸﴾

قَالُوْا ؛ برادرانِ یوسف نے کہا۔ يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ ؛ اے عزیز۔ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا ؛ ان کے ایک باپ ہیں۔ شَيْخًا كَبِيْرًا ؛ بہت بوڑھے۔ فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ؛ لہذا تم ہم سے کسی ایک کو اس کی جگہ لے لو۔ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ بے شک ہم تم کو احسان کرنے والا سمجھتے ہیں، نیکوکار دیکھتے ہیں۔

ترجمہ:- انھوں نے کہا، اے عزیز اس کا ایک بوڑھا باپ ہے لہذا تم ہم میں سے ایک کو اس کے عوض لے لو۔ ہم تو تم کو بڑا ہی نیکوکار سمجھتے ہیں۔

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾

ع ۹ / ۱۱ / ۳

قَالَ ؛ یوسف علیہ السلام نے کہا۔عزیز مصر نے کہا۔ مَعَاذَ اللّٰهِ ؛ پناہ بہ خدا۔ اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اَنْ نَّاْخُذَ ؛ کہ ہم لے لیں۔ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ؛ سوائے اس کے، جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا۔ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ؛ اگر ہم ایسا کریں یعنی بے گناہ غیر آدمی کو پکڑ لیں تو ہم ظالم ہوں گے۔

ترجمہ:- کہا: پناہ بخدا! کہ ہم پکڑ لیں سوائے اس شخص کے جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم ظالم ہوں گے۔

فَلَمَّا اسْتَايْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِىْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِىْۤ اَبِىْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِىْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٠﴾

فَلَمَّا اسْتَايْـَٔسُوْا مِنْهُ ؛ پھر جب برادرانِ یوسف ، یوسف علیہ السلام کی طرف سے مایوس ہوگئے ۔ بنیامین کو دینے سے انکار کردیا ۔ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؛ الگ ہوگئے ، سرگوشی کرتے ، کانا پھوسی کرتے ، سازش کرتے ۔ قَالَ كَبِيْرُهُمْ ؛ تو ان کے بڑے بھائی نے کہا ۔ اَلَمْ تَعْلَمُوْا ؛ کیا تم کو معلوم نہیں ۔ اَنَّ اَبَاكُمْ ؛ کہ تمہارے باپ نے ۔ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر واجب ٹھہرالیا تھا ۔ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ ؛ خدا کی قسم دے کر عہد ۔ وَمِنْ قَبْلُ ؛ اور اس سے پہلے ۔ مَافَرَّطْتُّمْ ؛ جوتم نے کوتاہی کی ہے ، جوتم نے افراط تفریط کی ہے ، جوتم نے قصور کیا ہے ۔ فِىْ يُوْسُفَ ؛ یوسف کے معاملہ میں ۔ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ ؛ میں اس جگہ سے نہ سرکوں گا ، نہ ہٹوں گا ۔ حَتّٰى يَاْذَنَ لِىْ اَبِىْ ؛ یہاں تک کہ اجازت دیں ، اذن دیں ، میرے والد ۔ اَوْيَحْكُمَ اللّٰهُ لِىْ ؛ یا اللہ کوئی حکم دے ، فیصلہ کرے میرے لئے ۔ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ؛ اور وہی ہے سب سے بہتر حکم کرنے والا ، فیصلہ کرنے والا ۔

ترجمہ :- پھر جب ان سے سب لوگ مایوس ہوگئے تو الگ بیٹھ کر مشورہ کرنے لگے ان میں سے بڑے نے کہا کیا تمہیں علم نہیں کہ تمہارے والد نے خدا کو بیچ میں رکھ کر تم سے عہد لیا تھا اور اس سے پہلے تم نے جو کچھ یوسف کے متعلق کوتاہی کی وہ بھی تم کو معلوم ہے ۔ اب تو میں اس سرزمین سے نہ نکلوں گا (اس جگہ سے نہ سرکوں گا) جب تک میرے والد خود مجھے حکم نہ دیں یا خدا کوئی حکم دے ۔ اور وہی بہتر حکم دینے والا ہے ۔

اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿٨١﴾

اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ ؛ بڑے بھائی نے دوسرے بھائیوں سے کہا تم اپنے والد کے پاس واپس جاؤ ۔ فَقُوْلُوْا ؛ پھر ان سے عرض کرو ۔ يٰۤاَبَانَاۤ ؛ اے ہمارے باپ ، اباجان ۔ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ؛ تمہارے بیٹے بنیامین نے تو چوری کی ۔ سرقہ کیا ۔ وَمَا شَهِدْنَاۤ ؛ اور ہم نے ٹھیک ٹھیک نہیں بیان کیا ۔ نہیں شہادت دی ہم نے ۔ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا ؛ مگر اسی واقعہ کو جس کا

ہم کو علم ہے، ہم نے جتنا جانا اتنا آپ سے عرض کردیا۔ وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ؛ اور ہم غیب کی باتوں کی حفاظت نہیں کرسکتے تھے۔ ہماری پس غیبت میں جو کچھ ہوا ہم اس کو روک نہیں سکتے تھے۔

ترجمہ :- (بڑے بھائی نے دوسرے بھائیوں سے کہا کہ) تم اپنے والد کے پاس واپس جاؤ۔ پھر اُن سے عرض کرو۔ ابّا جان آپ کے بیٹے نے سرقہ کیا۔ ہم نے اسی کو ٹھیک ٹھیک بیان کیا ہے جس کو ہم جانتے ہیں (اور ہم نے بیان نہیں کیا مگر اس چیز کو جس کا ہم کو علم ہوا ہے) اور غیب سے جو بات ہوئی اس کو ہم روک نہیں سکتے تھے۔

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝۸۲

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ ؛ (املا قرآنی میں ہمزہ وصلی نہیں ہے) اور گاؤں والوں سے پوچھ لیجئے۔ ساری بستی سے دریافت کیجئے۔ اَلَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا ؛ جس میں ہم تھے۔ وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؛ اور اس قافلہ سے بھی پوچھ لیجئے جس میں ہم آئے ہیں۔ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ؛ اور بے شک ہم بالکل سچے ہیں۔

ترجمہ :- اور اس بستی سے دریافت کرلیجئے جس میں ہم تھے اور اس قافلہ سے بھی جس میں ہم آئے ہیں اور ہم بالکل سچّے ہیں۔

آپس کے مشورہ کے بعد بڑے بھائی کی رائے کے مطابق دوسرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرنے پر یعقوب علیہ السلام نے کہا:

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝۸۳

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؛ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا، بلکہ اچھا دکھایا ہے تم کو تمہارے نفسوں نے ایک بات کو۔ یہ سب تمہاری من گھڑت باتیں ہیں۔ اب میرا کام کیا ہے؟ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؛ میرا کام تو اب صبرِ جمیل ہے۔ خوبی سے برداشت کرلینا ہے۔ عَسَى اللّٰهُ ؛ شائد کہ اللہ۔ اُمید ہے کہ اللہ۔ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا ؛ کہ اُن سب کو میرے پاس لائے گا۔ یوسف بھی آئے گا۔ بنیامین بھی آئے گا۔ ان کا بڑا بھائی بھی آئے گا۔ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ؛ بے شک وہی علیم و حکیم ہے۔ میرے حال کو وہ خوب جانتا ہے اور جو کچھ کرتا ہے اچھا کرتا ہے۔

ترجمہ :- کہا: یہ سب تمہاری من گھڑت باتیں ہیں، اب میں خوبی سے برداشت کرلوں گا۔ شاید کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لائے۔ وہ بڑا علم و حکمت والا ہے۔

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰٓاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۸۴﴾

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ ؛ اور فرزندانِ یعقوب سے یہ گفتگو ہونے کے بعد یعقوب علیہ السلام نے اپنا منہ ان کی طرف سے پھیرلیا۔ وَقَالَ ؛ اور فرمایا۔ يٰٓاَسَفٰى ؛ ہائے میرا افسوس ! ہائے افسوس ! عَلٰى يُوْسُفَ ؛ یوسف کی جدائی پر۔ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ ؛ اور ان کی دونوں آنکھیں سپید ہوگئیں۔ یعنی آنکھوں کی پتلیاں سپید ہوگئیں۔ یا آنکھوں میں آنسو آ کر سپید معلوم ہونے لگے۔ مِنَ الْحُزْنِ ؛غم سے۔ فَهُوَ كَظِيْمٌ ؛ اور وہ تو غم کو پی جارہے تھے۔ جوشِ غم کو دبا رہے تھے۔

ترجمہ :- اور ان سے (یعقوب نے) منہ پھیرلیا۔ اور کہا ہائے افسوس ! یوسف پر۔ اور ان کی آنکھیں غم کے مارے سپید ہوگئیں۔ اور وہ غم کو پی جارہے تھے۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ یعقوب علیہ السلام کا رونا اور اتنا رونا کہ ان کی بصارت چلی جائے شانِ نبوت کے خلاف ہے۔ مگر ان کو سمجھنا چاہیئے کہ محبت ایک سِرّ الٰہی ہے اور دردِ محبت جاہلوں کو نہیں ہوتا۔ رسولِ خدا ﷺ فرماتے ہیں۔ اِنَّا بِفِرَاقِكَ يٰٓاِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ ؛ خوشی اور غمی دونوں جذبات ہیں۔ انسان کے اختیار سے باہر ہیں۔ پیغمبر کو پیغمبر کا چاہنا محبت کرنا اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ ہے۔ جس شخص کو کسی سے محبت ہوجاتی ہے اور وہ اس کو چھپاتا اور پاک دامن رہتا ہے اور آخر میں مر بھی جاتا ہے تو وہ شہید ہے ؎

زندگی زندہ دلی کا ہے نام ÷ مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

بے مزہ جینے سے ہے موت ہی بہتر زاہد ÷ چاہیئے لذّتِ حسنِ نمکیں تھوڑی سی

دوجہاں بیچ کے حسرت اسے حاصل کرلے ÷ لذّتِ درد جو مل جائے کہیں تھوڑی سی (حسرت صدیقی)

یہ یاد رکھو کہ رنج وغم کو برداشت کرلینا اور اس کا ذکر تک نہ کرنا آسان ہے مگر دل کا صابر رہنا اور آنکھوں کا رونا یہ مشکل کام ہے۔ یہ مسئلہ نازک ہے، نادانوں کے ہرگز سمجھ میں نہیں آتا۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ﴿۸۵﴾

قَالُوْا ؛ برادرانِ یوسف نے کہا۔ تَاللّٰهِ ؛ بخدا۔ خدا کی قسم۔ تَفْتَؤُا ؛تم اپنے آپ کو شکستہ کردو گے۔ فَتَأَهُ ۔ يَفْتَأُهُ ۔ فَتْأً ۔ كَسَرَهُ ۔ یعنی اس کو توڑ دیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کی اصل مَا تَفْتَؤُا ہے۔ اَیْ لَا تَزَالُ ؛ یعنی آپ یوں ہی رہیں گے۔ مَافَتِئَ بمعنی مَا زَالَ ہے۔ تَذْكُرُ يُوْسُفَ ؛ یوسف کی یاد کرتے رہو گے؟ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا ؛ یہاں تک کہ ہوجاؤ قریب الموت۔ حَرَضَ ۔ يَحْرُضُ وَيَحْرِضُ ۔ حُرُوْضًا ۔ دُبلا اور بیمار ہوجانا۔ حَرَضٌ ۔ دُبلا۔ بدحال، بہت زمانہ سے غمگین حَرَضَ ۔ يَحْرِضُ ۔ حَرْضًا بھی آتا ہے۔ اَوْتَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ ؛ یا ہلاک ہونے والوں میں سے ہوجاؤ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا۔ بخدا تم تو یوسف کی یاد کرتے ہی رہو گے یہاں تک کہ قریب المرگ ہوجاؤ یا مر ہی جاؤ۔

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨٦﴾

قَالَ ؛ یعقوب علیہ السلام نے کہا ۔ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ ؛ میں تو اپنے رنج وغم کو بیان کرتا ہوں ۔ بَثٌّ ۔ غم ، سخت رنج ۔ اِلَى اللّٰهِ ؛ خدا کی طرف ۔ یعنی میں فریاد کرتا ہوں تو اپنے خدا سے ، نہ کہ تم سے ۔ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ؛ اور اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں ، جو تم نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- کہا : میں اپنا رنج وغم بیان کرتا ہوں تو اپنے خدا سے اور اللہ کی طرف سے ایسی باتیں بھی جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ۔

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٧﴾

يٰبَنِيَّ ؛ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا ۔ میرے بیٹو ! اِذْهَبُوْا ؛ تم جاؤ ۔ فَتَحَسَّسُوْا ؛ تم تلاش کرو ، ڈھونڈو ۔ دریافت کرو ، پاؤ ۔ حس حاصل کرو ۔ مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ ؛ یوسف اور ان کے بھائی بنیامین سے ۔ وَلَا تَايْـَٔسُوْا ؛ اور نہ مایوس ہوں ۔ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی کشائش سے ، اس کی رحمت سے ۔ اس لفظ کے مادّہ میں حرکت پائی جاتی ہے ۔ رَاحَ - يَرُوْحُ - جانا ۔ اکثر رَاحَ کا لفظ شام کے وقت جانوروں کو اپنے گھر پہنچنے کے لئے بولا جاتا ہے ۔ رِيْحٌ ۔ ہوا ۔ رَوْحٌ ۔ تکلیف کا دفع ہونا ۔ رَوَاحٌ ۔ شام کا وقت جب کہ جانور واپس ہوتے ہیں ۔ اِنَّهٗ ۔ لَا يَايْـَٔسُ ؛ کیونکہ مایوس اور نا اُمید نہیں ہوتے ہیں ۔ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؛ خدا کی رحمت سے ۔ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ؛ مگر کافر لوگ ۔

ترجمہ :- اے میرے بیٹو ! جاؤ اور یوسف اور ان کے بھائی کا پتہ لگاؤ (ان کو دریافت کرو) اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو ۔ کیونکہ اللہ کی رحمت سے کافروں کے سوائے اور کوئی مایوس نہیں ہوتا ۔

جب حسب الحکم یعقوب علیہ السلام فرزندانِ یعقوب ، یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے ۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ﴿٨٨﴾

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ ؛ پھر جب فرزندانِ یعقوب ، یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے ۔ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ ؛ کہا اے عزیز ۔ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ ؛ پہنچا ہے ہم کو اور ہمارے متعلقین کو ضرر ، ہم کو اور ہمارے متعلقین کو تکلیف پہنچی ہے ۔ ہم بڑی شدت کی حالت میں ہیں ۔ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ ؛ اور ہم ایسے سرمایہ کو لائے ہیں جو واپسی کے قابل ہے ۔ نا قابلِ

قبول ہے ۔ کھوٹا ، بہت ہی کم ہے ۔ زَجْوٌ ۔ ڈھکیلنا ۔ اَلرِّیْحُ تُزْجِیْ سَحَابًا ۔ ہوا بادل کو چلاتی ، ڈھکیلتی ہے ۔ فَاَوْفِ لَنَا الْکَیْلَ ؛ مگر تم ہم کو پورا ناپ دو ۔ کافی غلّہ دو ۔ وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَا ؛ اور ہم کو خیرات دو ، صدقہ دو ۔ صَدَقَۃٌ ۔ ہر اچھے کام کو کہتے ہیں ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ ؛ بے شک اللہ صدقہ اور خیرات کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے ۔

ترجمہ :- پھر جب ان کے پاس پہنچے کہا اے عزیز ! ہم کو اور ہمارے متعلقین کو بہت ضرر پہنچا ہے اور ہم کھوٹے دام لے کر آئے ہیں ۔ (بہت تھوڑا سرمایہ لے کر حاضر ہوئے ہیں) مگر آپ ہمیں پورا ناپ دو اور خیرات بھی دو ۔ بے شک اللہ تو صدقہ اور خیرات کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرماتا ہے ۔

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوْسُفَ وَاَخِيْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾

قَالَ ؛ یوسف علیہ السلام نے کہا ۔ هَلْ عَلِمْتُمْ ؛ کیا تمھیں علم ہے ۔ مَا فَعَلْتُمْ بِیُوْسُفَ وَاَخِیْهِ ؛ تم نے یوسف اور اس کے بھائی بنیامین کے ساتھ کیا کِیا ۔ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ؛ جب کہ تم نادان تھے ، جاہل تھے ، بھلے برے کی تمھیں تمیز نہ تھی ۔

ترجمہ :- اس نے کہا کیا تمھیں اس کا علم ہے تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا ؟ جب کہ تم نادان تھے ۔

قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ؗ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۰﴾

بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو پہچان لیا ۔ قَالُوْٓا ؛ انھوں نے کہا ۔ ءَ اِنَّکَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ ؛ کیا تم یوسف ہی ہو؟ قَالَ اَنَا یُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِیْ ؛ یوسف علیہ السلام نے کہا ہاں میں یوسف ہوں اور یہ میرے بھائی بنیامین ہیں ۔ قَدْمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا ؛ بے شک اللہ نے ہم پر احسان فرمایا ہے ، ہم اس کے ممنون ہیں ۔ اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِ وَیَصْبِرْ ؛ بات یہ ہے جو تقویٰ اختیار کرتا اور صبر کرتا ہے ۔ فَاِنَّ اللّٰہَ ؛ تو بے شک اللہ ۔ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ؛ محسنین ، نیکوکار ، دوسروں پر احسان کرنے والوں کے اَجر کو ضائع نہیں کرتا ۔

اللہ نیکیوں کے عمل کو رائگاں نہیں کرتا

ترجمہ :- انھوں نے (بھائیوں نے یوسف سے) کہا کیا تم یوسف ہی ہو؟ (یوسف نے) کہا ہاں ، میں یوسف ہوں اور یہ میرے بھائی ہیں ۔ بے شک اللہ نے ہم پر احسان فرمایا ہے ۔ بات یہ ہے کہ جو تقویٰ اور صبر اختیار کرتا ہے تو یقیناً اللہ محسنوں کے اَجر کو ضائع نہیں کرتا (کسی کی نیکی خالی نہیں جاتی) ۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِــِٕيْنَ ﴿۹۱﴾

قَـالُوْا تَاللّٰهِ ؛ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے کہا خدا کی قسم ہے ، بخدا ۔ لَـقَـدْ اٰثَرَکَ اللّٰهُ عَلَیْنَا ؛ خدائے تعالیٰ نے تم کو ہم پر فضیلت دی ، تم کو ترجیح دی ، فوقیت دی ۔ اِیْثَارٌ دوسرے کو خود پر ترجیح دینا ۔ وَاِنْ کُـنَّـا لَخٰطِئِیْنَ ؛ اور بے شک ہم تو خطا کار ہیں ، ہم غلطی پر تھے ۔ بے شک ہم سے تمہارے متعلق قصور ہوا ۔

ترجمہ :- بھائیوں نے کہا بخدا خدا نے تم کو ہم پر ترجیح دی اور بے شک ہم خطا کار ہیں ۔

قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۫ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۲﴾

قَـالَ ؛ یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا ۔ لَا تَثْـرِیْـبَ عَـلَیْکُمْ ؛ تم پر کسی قسم کی ملامت نہیں ، میں تمہاری شرارتوں کو دہرانا نہیں چاہتا ۔ ثَرْبٌ ۔ فساد ۔ مدینہ منورہ کا نام اسلام سے پہلے یَثرِبْ تھا ۔ حضرت ﷺ نے نام بدل کر طَیْبَہ رکھا ۔ اَلْیَوْمَ ؛ آج ۔ یَـغْـفِـرُ اللّٰهُ لَـکُمْ ؛ اللہ تمہاری خطاؤں کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپائے ، معاف کردے ۔ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ؛ اور وہ تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے ۔ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- کہا ! آج تم پر کوئی ملامت نہیں ۔ اللہ تم کو معاف فرمائے (مغفرت کرے) اور وہ ارحم الراحمین ہے ۔

ع ۱۰

اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ۚ وَاْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۳﴾

اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا ؛ میرا یہ کرتہ لے جاؤ ۔ فَاَلْقُوْهُ عَلٰی وَجْهِ اَبِیْ ؛ پھر اس کو میرے والد کے منہ پر ڈال دو ۔ یَـاْتِ بَصِیْرًا ؛ وہ بینا ہوجائیں گے ۔ ان کی بصارت عود کرے گی ۔ وَاْتُـوْنِـیْ بِـاَهْلِکُمْ اَجْمَعِیْنَ ؛ اور تم اپنے تمام اہل و عیال کو لے کر میرے پاس چلے آؤ ۔

ترجمہ :- میرا یہ کرتہ لے جاؤ اور اس کو میرے والد کے منہ پر ڈال دو ، وہ بینا ہوجائیں گے اور تم اپنے تمام اہل و عیال کو لے کر میرے پاس آؤ ۔

کرتے کی وجہ سے بصارت کا لوٹنا خرقِ عادت ہے

واضح ہو کہ اس جگہ بعض مادّہ پرست جو معجزے کے قائل نہیں اور خوارقِ عادت ان کے پاس کوئی چیز نہیں ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ یوسف علیہ السلام کا کرتہ یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالنے سے بصارت کیونکر رجوع کی ۔ ہمارے مذہب میں معجزات بھی حق ہیں ۔ ہمارا تجربہ ہے کہ فَـکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ☆ پڑھ کر پھونکتے ہیں تو بصارت عود کر آتی ہے اور خود اس آیت اِذْهَبُوْا الخ کو پڑھ کر پھونکنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے ۔ اگر بعض مادّہ پرست نہ مانیں ، اس سے ہمارا کیا بگڑتا ہے ۔ وہ خود روحانیت کے فوائد سے محروم رہتے ہیں ۔

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾

☆ ق ۲۲

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ ؛ اور جب نکلا ، جُدا ہوا قافلہ مصر سے ۔ قَالَ اَبُوْهُمْ ؛ توان کے والد یعقوب علیہ السلام نے فرمایا ۔ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ ؛ بے شک میں پاتا ہوں خوشبو یوسف کی ، یہ سن کر کہیں تم اعتراض کروگے ۔ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ؛ اگرتم مجھے بدعقل ، بہکا ہوا نہ سمجھو ۔ فَنَدٌ ۔ عقل و رائے کی کمزوری ۔ تَفْنِیْدٌ ۔ دوسرے کو احمق سمجھنا ۔

ترجمہ :- اور جب قافلہ نکلا تو ان کے والد نے کہا میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگرتم مجھے احمق نہ سمجھو ، (بہکا ہوا نہ جانو) ۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ ﴿۹۵﴾

قَالُوْا ؛ یعقوب علیہ السلام کے فرزندوں وغیرہ نے کہا ۔ اِنَّکَ ؛ بے شک تم تو ۔ لَفِیْ ضَلٰلِکَ الْقَدِیْمِ ؛ اپنے قدیم برگشتگی محبت پر ہو ۔ پرانی از خود رفتگی میں ہو ، بے ٹھکانا باتیں کرتے ہو ۔ ضَلَالٌ ۔ گمراہی ، برگشتگی ، محبت ۔ فِیْ ضَلَالٍ مُّبِیْنٍ ؛ سخت سرگشتگی محبت میں ہو ۔ [وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَھَدٰی ۔ تم سخت مشتاق تھے ، آوارۂ محبت تھے ، ہم نے تم کو اپنے ملنے کا راستہ بتلایا ۔]

ترجمہ :- انھوں نے کہا اللہ کی قسم تم تو اپنی پُرانی وارفتگیٔ محبت میں ہو ۔

صاحبو ! بعض مادّہ پرستوں کو اس بات کے سمجھنے میں بڑی مشکل معلوم ہوتی ہے کہ اُدھر قافلہ نکلا اِدھر یعقوب علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کی خوشبو سونگھ لی اور ان کے زندہ رہنے کا یقین آ گیا ، غالبًا وہ یہی کہیں گے : اِنَّکَ لَفِیْ ضَلٰلِکَ الْقَدِیْمِ O

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾

فَلَمَّا اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ ؛ پھر جب آ گیا ، بشارت دینے والا ، خوش خبری سنانے والا ۔ اَلْقٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ ؛ تو یوسف علیہ السلام کا کرتہ یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈال دیا ۔ فَارْتَدَّ بَصِیْرًا ؛ تو ان کی بصارت واپس ہوگئی ، وہ بینا ہوگئے ۔ قَالَ ؛ یعقوب علیہ السلام نے کہا ۔ اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ ؛ کیا میں نے کہا نہ تھا تم سے ۔ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ ؛ کہ میں جانتا ہوں ، علم رکھتا ہوں ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی طرف سے ۔ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ؛ جس کا تمہیں علم نہیں ، جس کو تم نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- پھر جب خوش خبری پہنچانے والا آ گیا تو اس نے ان کے منہ پر اس کو ڈال دیا اور وہ پھر بینا ہوگئے کہا کیا میں تم سے کہتا نہ تھا کہ میں خدا کی طرف سے ایسی باتیں جانتا ہوں جن کو تم نہیں جانتے ۔

قَالُوْا یٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِیْنَ ﴿۹۷﴾

قَالُوْا ؛ یعقوب علیہ السلام کے صاحب زادوں نے کہا ۔ یٰٓاَبَانَا ؛ اے ہمارے باپ ! اِسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ ؛ ہمارے گناہوں اور قصوروں کے لئے دُعائے مغفرت کیجئے ۔ اِنَّا كُنَّا خٰطِئِیْنَ ؛ بے شک ہم خطا کار تھے ۔ ہم کو ایسا کرنا نہ چاہئے تھا۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا ابا جان ! ہمارے گناہوں کے لئے دُعائے مغفرت کیجئے ۔ بے شک ہم خطا کار تھے ۔

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۹۸﴾

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ ؛ یعقوب علیہ السلام نے کہا ۔ میں عنقریب دُعائے مغفرت کروں گا ۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ رَبِّیْ ؛ میرے خدا سے ۔ میرے رب سے ۔ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ؛ بے شک وہی غفور و رحیم ہے ، گناہوں کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپا لیتا ہے ۔

ترجمہ :- کہا میں عنقریب اپنے رب سے تمہارے لئے مغفرت طلب کروں گا ، وہی ہے غفور و رحیم ۔

بزرگوں کی دُعا کی ضرورت

صاحبو ! ان آیتوں پر ذرا غور کرو ۔ اگر توبہ میں صرف استغفار کرنا کافی ہوتا تو یعقوب علیہ السلام سے دُعائے مغفرت کے لئے کیوں درخواست کی جاتی ؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مُریدوں کے لئے مُرشد کی دُعا کی بھی ضرورت ہے ۔ دُعا کے لئے خاص خاص اوقات کو قبولیت میں دخل بھی ہے ۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ؕ ﴿۹۹﴾

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ ؛ پھر جب وہ سب یوسف کے پاس داخل ہوئے ، ان کے پاس پہنچے ۔ اٰوٰٓى اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ ؛ تو پناہ دی ، جگہ دی اپنے پاس اپنے ماں باپ کو ۔ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ ؛ اور یوسف نے کہا مصر میں داخل ہو ۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ؛ اگر خدا نے چاہا ۔ اٰمِنِیْنَ ؛ امن چین سے ۔

ترجمہ :- پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے ، (ان کے گھر میں داخل ہوئے) تو انھوں نے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا مصر میں داخل ہو انشاء اللہ اَمن چین کے ساتھ ۔

وَرَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ یٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ؕ وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْٓ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۰۰﴾

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ ؛ اور یوسف علیہ السلام نے اپنے ماں باپ کوتخت پر بلند جگہ بٹھایا۔ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ؛ اور سب کے سب یوسف کے سامنے سجدے میں گر پڑے، زمین بوسی کی، اُنھیں سجدہ کیا۔ خَرِيْرٌ۔ نہر کی آواز خَرَّ میں دھڑام سے گرنا ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں ایک قسم کی بے اختیاری بھی ہے۔ وَقَالَ ؛ اور یوسف علیہ السلام نے کہا۔ يٰٓاَبَتِ ؛ اے میرے باپ! هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ ؛ یہ میرے خواب کی تعبیر ہے، میں نے جو یہ دیکھا تھا کہ گیارہ ستارے اور چاند سورج مجھے سجدہ کر رہے ہیں، وہ یہی ہے۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے۔ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ؛ اس خواب کو میرے رب نے سچ کردیا۔ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ ؛ اور اللہ نے مجھ پر بڑا احسان کیا۔ اِذْ اَخْرَجَنِيْ ؛ جب کہ مجھے قیدخانہ سے نکالا۔ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ ؛ اور آپ سب کو بَدْو۔ بَادِيَه۔ جنگل، گاؤں سے لے آیا۔ اسی سے بدوی ہے۔ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ ؛ بعد اس کے کہ شیطان نے ناچاقی اور فساد ڈلوایا۔ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ؛ میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان۔ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ ؛ بے شک میرا رب لطف وکرم کرتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ؛ بے شک وہ علیم وحکیم ہے، جان کر کرتا ہے اور حکمت سے کرتا ہے۔

ترجمہ:- اور یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کوتخت پر اونچا بٹھایا اور سب ان کے (یوسف کے) سامنے سجدہ میں گر پڑے۔ کہا ابا جان! یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے۔ خدا نے اس کو سچا کر دکھایا۔ یہ خدا کا کتنا بڑا احسان ہے کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو بادیہ نشینی سے یہاں لایا بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں میں ناچاقی پیدا کردی تھی۔ بے شک خدا جس پر چاہتا ہے اپنا لطف وکرم کرتا ہے۔ کیونکہ وہ علیم وحکیم ہے۔

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

رَبِّ ؛ اے میرے رب! قَدْ اٰتَيْتَنِيْ ؛ تو نے مجھے دیا۔ مِنَ الْمُلْكِ ؛ حکومت میں سے ایک حصّہ۔ وَعَلَّمْتَنِيْ ؛ اور تو نے مجھے تعلیم دی، سکھایا۔ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؛ خوابوں کی تعبیر، باتوں کے مقاصد۔ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے۔ اَنْتَ وَلِيّٖ ؛ تو میرا کارساز ہے، میرا آقا ہے، میرا ولی ہے، میرا دوست ہے۔ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ دنیا وآخرت میں۔ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا ؛ اسلام کی حالت میں مجھے وفات دے، مسلمان مار۔ وَاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ؛ اور نیکوں کے ساتھ مجھے ملادے اور صالحین میں مجھے شامل کردے، ملحق کردے۔

ترجمہ:- اے میرے رب! تو نے مجھے ملک وحکومت سے حصّہ دیا اور خوابوں کی تعبیر سکھائی۔ (باتوں کا مقصد سمجھایا) اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! دنیا میں اور آخرت میں تو ہی میرا والی ہے (کارساز ہے) مجھے مسلمان مار اور اچھوں سے ملادے۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَـآءِ الْغَیْبِ ؛ یہ غیب کی خبریں ہیں ، یہ وہ باتیں ہیں جن کو لوگ جانتے نہ تھے ۔ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ ؛ جس کی وحی ہم تیری طرف کرتے ہیں ۔ جن کو ہم تمہیں بتا دیتے ہیں ۔ وَمَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ ؛ اور تم ان کے پاس نہ تھے ۔ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَھُمْ ؛ جب کہ تمہارے دشمنوں نے ایک بات پر اتفاق کرلیا تھا ، اجماع کرلیا تھا ، اجسام میں جمع اور رایوں میں اجماع ہوتا ہے ۔ وَھُمْ یَمْکُرُوْنَ ؛ اور وہ مکر کرتے ہیں ، تدبیریں لڑاتے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ غیب کی باتیں ہیں جن کو ہم تمہیں بتا دے رہے ہیں ۔ تم ان کے پاس نہ تھے جب کہ وہ اپنے کام پر اتفاق کرتے تھے اور وہ سازش و مکاری کرتے ہیں ۔

وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

وَمَـآ اَکْثَرُ النَّاسِ ؛ اور اکثر لوگ نہیں ہیں ۔ وَلَوْ حَرَصْتَ ؛ چاہے تم کتنی ہی حرص کرو ، کوشش کرو ۔ بِمُؤْمِنِیْنَ ؛ ایمان لانے والے ، یقین کرنے والے ، ماننے والے ۔

ترجمہ :- اور اکثر لوگ چاہے تم کتنی ہی حرص کرو (کتنا ہی شوق کرو ، چاہو) ایمان لانے والے نہیں ۔

(یعنی یہ بدنصیب ہرگز ایمان نہ لائیں گے چاہے تم کتنی ہی ان کی طرف توجہ کرو ۔)

وَمَا تَسْئَلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ ع

وَمَا تَسْئَلُھُمْ ؛ اور تم ان سے سوال نہیں کرتے ، نہیں مانگتے ۔ عَلَیْہِ ؛ اس تبلیغ پر ۔ مِنْ اَجْرٍ ؛ کوئی اُجرت ، کوئی اَجر ، کوئی معاوضہ ۔ اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ؛ یہ تو لوگوں کے لئے صرف یاد دہانی ہے ، نصیحت ہے ، تعلیم حق ہے ۔

ترجمہ :- اور تم اس تبلیغ پر کوئی معاوضہ نہیں مانگتے یہ تو سب کے لئے صرف یاد دہانی اور نصیحت ہے ۔

واضح ہو کہ قرآنِ شریف میں جتنے قصص بیان کئے جاتے ہیں ان کا مقصد کوئی تاریخی واقعات بیان کرنا یا کہانیاں کہنا نہیں ہے ۔ وہ عبرت اور نصیحت دلانے کے لئے بیان کئے جاتے ہیں ۔ سورۂ یوسف تو احسن القصص ہے ۔ اس میں کس قدر عبرت انگیز اور نصیحت بخش واقعات بیان کئے گئے ہیں ، ذرا شروع سے غور کیجئے :

یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام پر مہربان دیکھا تو آتشِ حسد مشتعل ہوگئی ۔ انھوں نے یوسف علیہ السلام کو یعقوبؑ سے جُدا کرنا چاہا ۔ باپ کے سامنے جھوٹ کہہ کر سیر کرنے کے لئے اپنے بھائی کو جنگل میں لے گئے ۔ وہاں ان کو ایک کنوئیں میں ڈال دیا ۔ اسی طرح رسولِ خدا ﷺ اور دوسرے نیک آدمیوں پر حسد کرنے والے

قرآن کے قصے عبرت دلانے کے لئے بیان کئے گئے ہیں

ع ۱۱ ۵

حسد کرتے ہیں اور ممکنہ تکلیف دینے کی کوشش کرتے ہیں ۔ مگر جس کو خدا رکھے اس کو کون چکھے ؟ اللہ نے یوسف علیہ السلام کو بچالیا ۔ ان کو قافلہ والوں نے کنویں میں سے نکال لیا ۔ کنویں میں سے نکال لئے جانے کے بعد بھائیوں نے ان کو بیچ ڈالا ۔

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی ÷ بیچ ہی ڈالیں یوسف سا برادر مل جائے

عزیزِ مصر نے یوسف علیہ السلام کو خرید لیا ۔ اس کے بعد یوسف علیہ السلام کی پاک دامنی کا امتحان لیا گیا ۔ رات دن گھر میں رہنا عورت کا دیا ہوا کھانا ، پینا سراپا زیر بار احسان رہنا اور پھر عورت بھی حسینہ جمیلہ ۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہو تو آدمی بچے ۔ رات دن کا دیکھنا ۔ عورت کی طرف سے تحریک ہو تو مرد کا بچنا بہت مشکل بات ہے ۔ مگر پیغمبر زادے تھے ، پیغمبر تھے ۔ ان کی پاک دامنی پر دھبہ نہ آیا ۔ تنگ ہو کر قید ہونے کو قبول کرلیا ۔ یوسف علیہ السلام کو اس قید خانہ میں تعبیرِ خواب کا علم عطا ہوا ۔ قیدیوں میں سے دو قیدیوں نے خواب دیکھا ۔ آپ نے اس کی تعبیر دی اور وہ تعبیر بالکل واقعات کے مطابق نکلی ۔ جو قیدی رِہا ہوا تھا ۔ اس کے دل پر یوسف علیہ السلام کی طہارت اور علم کا اثر پڑ گیا ۔ قید خانہ میں یوسف علیہ السلام چپکے بیٹھے نہیں رہے بلکہ تبلیغ اور تعلیم کا کام کر رہے تھے ۔ کافروں نے رسولِ خدا ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو اتنا مجبور کیا کہ شعبِ ابی طالب میں پناہ لی ۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح یوسف علیہ السلام کو قید خانہ سے نکالا آنحضرتؐ کو بھی شعبِ ابی طالب سے نکالا ۔ شاہِ مصر نے خواب دیکھا ۔ اس کی تعبیر کے لئے یوسف علیہ السلام بُلائے گئے ۔ یوسف علیہ السلام نے اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لئے تحقیقات کا مطالبہ کیا ۔ دوسری تمام عورتوں نے یوسف علیہ السلام کی براءت کی ۔ محبت اس کو کہتے ہیں ۔ زلیخا نے اپنے محبوب کو بے گناہ ثابت کرنے کے لئے اپنی طرف سے تحریک کا اقرار کرلیا ۔ اپنی آبرو کو اپنے محبوب کی آبرو پر قربان کردیا ۔ شاہِ مصر کے سامنے یوسف علیہ السلام کی تعبیر بھی ٹھیک نکلی ۔ عظیم الشان قحط آیا ۔ یوسف علیہ السلام کی زیرِ نگرانی راتب بندی وراشننگ کا انتظام کیا گیا ۔ یوسف علیہ السلام کے بھائی غلہ لینے کے لئے مصر سے کنعان میں یوسف علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے ۔ یوسف علیہ السلام نے اپنے سگے بھائی بنیامین کو طلب کیا ۔ مجبور ہو کر یعقوب علیہ السلام نے بنیامین کو بھیجا ۔ منتظمین کی غلطی سے یا یوسف علیہ السلام کی عنایت بنیامین پر دیکھ کر منتظمینِ رسد نے تدبیر کی ، شاہی پیمانہ کو جو سونے یا چاندی کا تھا بنیامین کے بورے یا تھیلے میں رکھ دیا ۔ ڈھونڈھ ہونے لگی تو وہ پیمانہ یا ناپ بنیامین کی خورجین یا بورے میں سے نکلا ۔ پوچھا گیا کہ کنعان والوں کے پاس چور کی سزا کیا ہے ؟ برادرانِ یوسف نے کہا چور غلام بنالیا جاتا ہے ۔ حسبِ قاعدہ بنیامین نظر بند یا نگرانی میں رکھے گئے ۔ بنیامین کو روانہ کرتے وقت یعقوب علیہ السلام نے اپنے فرزندوں سے عہد لیا تھا کہ بنیامین کو ضرور واپس لاؤ ۔ مگر یہ کہ وہ قید ہوجائے ۔ ان میں سے ایک صاحب جو ذرا نرم دل تھے اور عہد پر مستقیم تھے وہ مصر ہی میں اڑے رہے اور جگہ سے نہ ٹلے ۔ انہی صاحب نے یوسف علیہ السلام کو مار نہ ڈالنے کا مشورہ دیا تھا ۔ یعقوب علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی گئی ، حکم دیا ، جاؤ بنیامین اور یوسف دونوں کی تلاش کرو ۔ یوسف علیہ السلام آخر میں ظاہر ہوگئے جب کہ انھوں نے کہا کہ بنیامین بھی چور اور اس کا بھائی یوسف بھی چور تھا ۔ یوسف علیہ السلام کے ظاہر ہونے کے بعد بھائیوں نے معافی چاہی ۔ اپنی خطاؤں کا اعتراف کیا ۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا اللہ تم کو معاف کرے میں تم کو سرزنش نہیں کرتا ۔ ایسا ہی حال رسولِ خدا ﷺ کا تھا کہ جب مکہ فتح ہوگیا تو آپ نے بھی سب کی خطاؤں سے درگزر فرمایا اور یوسف علیہ السلام کی طرح فرمایا لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ ۔

یعقوب علیہ السلام اور ان کے فرزند یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچے تو سب نے ان کے سامنے گردنِ تسلیم جھکا دی۔ اسی طرح جب مکہ شریف فتح ہوا تو تمام قریشی مسلمان ہوگئے اور رسولِ خدا ﷺ کی بزرگی کو مان لیا۔

یہاں ایک مسئلہ قابلِ توجہ ہے کہ سجدۂ تعظیمی جائز ہے یا نہیں؟ اور کیا ہر سجدہ عبادت ہی کے لئے ہوتا ہے؟ سجدۂ تعظیمی الگ چیز ہے اور سجدۂ عبادت الگ۔ لہٰذا ہر سجدہ شرک نہیں ہے۔ فرشتوں نے سجدہ کیا۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے سجدہ کیا۔ تو ہر سجدہ شرک نہیں ہوسکتا۔ مگر چونکہ رسولِ خدا ﷺ نے سجدہ کرنے سے منع کیا اور مظنہ شرک سے روکا، آپ نے فرمایا: میں اگر سجدہ روا رکھتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں، حضرت ﷺ کے منع کرنے کے بعد اب مطلق سجدہ حرام ہے خواہ سجدۂ تعظیمی ہی کیوں نہ ہو۔

بعض نادان، یعقوب علیہ السلام کے یوسف علیہ السلام کے لئے رونے سے انکار کرتے ہیں۔ یہ لوگ محبت کے معنی ہی سے واقف نہیں۔ ان کو معلوم ہی نہیں کہ حسنِ یوسف میں کس کی جھلک تھی؟ اور یعقوب علیہ السلام کے رونے کا سبب کیا تھا۔ یوسف کے ضمن میں کس کی تجلی آنکھوں سے چھپ گئی تھی۔ ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ دل خدا سے راضی اور آنکھیں ہیں کہ روتی ہیں۔ وہ اِنَّا بِفِرَاقِکَ یٰٓـاِبْرٰهِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ کے حال سے باخبر ہی نہیں۔ وہ جانتے نہیں کہ دل محزوں ہے، آنکھیں روتی ہیں اور پھر وہی دل عشقِ الٰہی سے معمور ہے۔ صفات اور آثار کو ذات سے جُدا سمجھنا نادانی ہے۔ بے صبری الگ چیز ہے۔ اور حزن الگ بات ہے۔ دو متضاد باتوں کا کرنا انسانِ کامل کا کام ہے۔ ہزاروں چیزوں سے خوش ہونا اور ہزاروں چیزوں کی جُدائی سے غمگین ہونا ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ ع سخن شناس نۂ حافظا خطا اینجاست

یوسف علیہ السلام مصر کو پہنچ گئے۔ یعقوب علیہ السلام اس کو ظاہر نہیں فرماتے۔ مصر سے کنعان کی طرف قافلہ نکلا خوش خبری دینے والا، یوسف علیہ السلام کا کرتہ لے کر چلا، یعقوب علیہ السلام کوسوں دُور تھے۔ مگر آپ نے فرمایا، میں یوسف کی خوشبو سونگھتا ہوں۔ ہر وقت کا ایک حکم ہے۔ یہ قدرت کے تماشے ہیں جب چاہا، جو چاہا دکھا دیا۔ اور جب چاہا جو چاہا چھپا دیا۔ ع

بندگی بیچارگی ہم کیا کریں

بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

خدائے تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کو یوسف علیہ السلام اور بنیامین سے ملا دیا جو ان کے محبوب تھے۔ ان نفوسِ طیبہ کے طفیل سے ہم غریبوں کو بھی ہمارے محبوب مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سے ملادے۔ ع ہمیں مشکل تجھے مشکل نہیں ہے

حدیث میں ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ دل میں اگر سچی محبت ہے تو انشاء اللہ کم سے کم مرنے کے وقت ہم کو بھی دیدارِ رسولِ خدا میسر آ ہی جائے گا۔ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ فَلْیَظُنَّ بِیْ مَاشَاءَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، اللہ بھی ملے گا، اللہ کا حبیب بھی مل جائے گا۔

یہ اُمیدِ دید ہی نے کیا موت کو گوارا ÷ میری جان مفت کب تھی کہ جو یوں نثار ہوتا (حسرت صدیقی)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝۱۰۵

وَ کَاَیِّنْ ؛ اور کتنی ۔ مِنْ اٰیَةٍ ؛ نشانیاں ۔ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں ۔ یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا ؛ اس پر سے لوگ گزرتے ہیں ۔ وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ؛ اور وہ لوگ ان نشانیوں سے منہ پھیرتے ہیں ، دیکھتے ہیں ، سنتے ہیں ، مگر کچھ حاصل نہیں کرتے ۔ ان کے دل اعراض کرتے ہیں ، مانتے نہیں ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین میں کتنی نشانیاں ہیں جن پر سے لوگ گزرتے ہیں (یعنی ان کا علم رکھتے ہیں) اور وہ ان (نشانیوں) سے اعراض کرتے ہیں ، (یعنی کوئی عبرت حاصل نہیں کرتے) ۔

وَمَا یُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

وَمَا یُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ ؛ اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے ۔ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ؛ مگر یہ کہ وہ اس کے ساتھ شرک بھی کرتے ہیں ۔ یعنی بعض لوگ اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں اور پھر شرک بھی کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں لاتے مگر یہ کہ وہ شرک بھی کرتے ہیں ۔

صاحبو ! آج کل شیطانوں کا بڑا زور ہے ۔ بہت سے لوگ اپنے نام بتاتے ہیں جو اسلامی ہیں ۔ پھر نرسو ، شیخ ، صدو ، بھانامتی و دیگر شیاطین کو مانتے بھی ہیں ۔

کرامت دکھاتے ہیں سفلی عمل سے ÷ یہ بے دینیاں ہیں کہ دیں داریاں ہیں
کوئی شیخ صدو کو ، نرسو کو پوجے ÷ شیاطین کی کیا پرستاریاں ہیں (حسرت صدیقی)

اَفَاَمِنُوْٓا اَنْ تَاْتِیَهُمْ غَاشِیَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

اَفَاَمِنُوْٓا ؛ کیا ان لوگوں کو امن ہوگیا ہے ، کیا یہ نڈر اور بے فکر ہوگئے ہیں ۔ اَنْ تَاْتِیَهُمْ ؛ کہ ان کے پاس آجائے ۔ غَاشِیَةٌ ؛ چھا جانے والی آفت ۔ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے عذاب سے ۔ اَوْ تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ ؛ یا ان کے پاس قیامت آجائے ۔ بَغْتَةً ؛ دفعتہً ، ناگہاں طور سے ۔ وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ؛ اور ان کو اس کا شعور بھی نہ ہو ۔ اس کا علم بھی نہ ہو ، ان کو اس کا احساس تک نہ ہو ۔

ترجمہ :- کیا لوگ اس بات سے بے فکر ہوگئے ہیں کہ اللہ کے عذاب کی آفتِ عظیم اُن پر چھا جائے یا دفعتہً ان کے پاس قیامت آجائے اور ان کو اس کی خبر بھی نہ ہو ۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ؕ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۰۸﴾

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قُلْ ؛ تم کہہ دو ۔ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ ؛ یہ میرا راستہ ہے ۔ اس میں کیا ہے؟ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ ؛ میں اللہ کی طرف بُلا تا ہوں ۔توحید کی تعلیم دیتا ہوں ۔ میں بیان کرتا ہوں کہ مرکر خدا کے پاس جانا ہے ۔ خاص بندوں کو تجلیاتِ الٰہی کا دیکھنا بھی عطا ہوتا ہے ۔ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ ؛ یقین اور بصیرت پر ہیں ۔ جانتے بوجھتے ہیں ۔ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ؛ میں اور وہ جو میری اتباع کرتے ہیں ، پیروی کرتے ہیں ۔ میں اور میرے متبعین ۔ اور میں اس کی بھی تعلیم دیتا ہوں ۔ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ ؛ اور اللہ سب نقصوں اور عیبوں سے پاک ہے ۔ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؛ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ۔ میں موحد ہوں ۔ خدا کے سوا کسی کو نہیں مانتا ، اس کا شریک نہیں سمجھتا ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو یہ میرا راستہ ہے ۔ میں اللہ کی طرف بُلا تا ہوں ۔ میں اور میرے متبعین دیکھتے بھالتے و جانتے بوجھتے ، یقین رکھتے ہیں ۔ اور اللہ نقصوں سے ، عیوب سے پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں (میں موحد ہوں) ۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰىؕ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْؕ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْاؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے نہیں بھیجا ۔ مِنْ قَبْلِکَ ؛تم سے پہلے ۔ اِلَّا رِجَالًا ؛مگر مردوں کو ۔ نُوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ ؛ جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف مرد پیغمبر ہوتے ہیں اور عورتیں پیغمبر نہیں ہوتیں ۔ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی ؛ قریوں اور قصبات کے رہنے والوں میں سے ۔ قَرْیَۃْ کا لفظ شہر پر بھی مستعمل ہوتا ہے ۔ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ ؛ کیاانھوں نے زمین میں سیر نہیں کی ؟ چلے پھرے نہیں ۔ فَیَنْظُرُوْا ؛ پھر وہ دیکھ لیتے ،نظر کرلیتے ۔ کَیْفَ کَانَ ؛ کیا تھا ۔ کیا ہوا ؟ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں کا انجام ، خاتمہ ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے ۔ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ ؛ اور آخرت کا گھر ، مقام ۔ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا ؛ بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا تھا ۔ وہ متقی پرہیزگار رہے جو خدا سے ڈرتے رہے ۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛کیا تم سمجھتے بوجھتے نہیں ؟ کیا تمہیں عقل نہیں ؟ کچھ عقل وفہم سے کام نہیں لیتے ؟

صرف مرد پیغمبر ہوتے ہیں کی طرف اشارہ

ترجمہ :- اور ہم ،تم سے پہلے بھی قریوں میں رہنے والوں میں سے صرف مرد لوگوں کو ہی وحی سے سرفراز کرتے تھے ۔ کیا یہ لوگ زمین میں چلے پھرے نہیں (اور انھوں نے سیر نہیں کی) پھر دیکھ لیتے ، کہ ان سے جو لوگ پہلے تھے ان کا انجام کیا ہوا ؟ اور آخرت کا مقام تو خدا ترس لوگوں کے لئے بہتر تھا ۔ کیا تم لوگ اتنا بھی نہیں سمجھتے (عقل سے کچھ کام نہیں لیتے ؟) ۔

حَتّٰۤی اِذَا اسۡتَایۡـَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوۡۤا اَنَّہُمۡ قَدۡ کُذِبُوۡا جَآءَہُمۡ نَصۡرُنَا ۙ فَنُجِّیَ مَنۡ نَّشَآءُ ؕ وَ لَا یُرَدُّ بَاۡسُنَا عَنِ الۡقَوۡمِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۱۱۰﴾

حَتّٰۤی اِذَا اسۡتَایۡـَٔسَ الرُّسُلُ ؛ یہاں تک کہ جب مایوس ہوگئے پیغمبر لوگ ۔ کن سے ؟ اپنی اُمّت کے لوگوں سے ۔ وَظَنُّوْٓا ؛ اور پیغمبروں نے گمان کیا، ظن کیا، سمجھا ۔ اَنَّھُمْ قَدْکُذِبُوْا ؛ کہ ان لوگوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ وہ جھوٹے سمجھے گئے ۔ اُن کی تکذیب کی گئی ۔ جَـآءَ ھُمْ نَصْرُنَا ؛ تو اُن پیغمبروں کے پاس ہماری فتح و نصرت آ گئی ، مدد آ پہنچی ۔ فَـنُجِّیَ مَنْ نَّشَـآءُ ؛ پھر نجات دی گئی اُن لوگوں کو، جن لوگوں کو ہم نے چاہا۔ یعنی ان لوگوں کو جنھوں نے پیغمبروں کو مانا اور ان کی اطاعت قبول کی ۔ وَلَا یُرَدُّ بَـاْسُنَا ؛ اور رَد نہیں کیا جاتا ہمارا عذاب ۔ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ؛ مجرم قوم سے ۔ کافروں پر ضرور عذاب آتا ہے ۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب پیغمبر لوگ (سب سے) مایوس ہو چکے اور گمان کیا کہ ان کو جھوٹا اور کذاب سمجھتے ہیں تو ہماری نصرت آ گئی اور ہم نے جن کو چاہا نجات عطا کی ۔ اور ہمارا عذاب مجرم قوم سے پھیرا اور رَد نہیں کیا جاتا ۔

لَقَدۡ کَانَ فِیۡ قَصَصِہِمۡ عِبۡرَۃٌ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ ؕ مَا کَانَ حَدِیۡثًا یُّفۡتَرٰی وَ لٰکِنۡ تَصۡدِیۡقَ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَ تَفۡصِیۡلَ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ ہُدًی وَّ رَحۡمَۃً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾ ع ۱۲/۶

لَقَدْ کَانَ ؛ بے شک تھی ۔ فِیْ قَصَصِھِمْ ؛ ان کے قصّے ، ان کے ذکر میں ۔ عِـبْـرَۃٌ لِّاُولِی الْاَلْـبَـابِ ؛ عبرت عقل والوں کے لئے ۔ ان لوگوں کے لئے جن کے سر میں بھیجہ تھا ۔ مَـا کَـانَ حَـدِیْثًا یُّفْتَـرٰی ؛ نہیں تھیں یہ باتیں مَن گھڑت ، جھوٹ ۔ وَلٰـکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ ؛ اور لیکن یہ قصّہ ، یہ قرآن تصدیق ہے اُن واقعات کی جو ان کے سامنے ہیں ۔ وَتَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ ؛ اور یہ ہر شئے کی تفصیل ہے ۔ وَھُدًی وَّ رَحْمَۃً ؛ اور ہدایت و رحمت ہے ۔ لِقَوْمٍ یُّـؤْمِنُوْنَ ؛ اس قوم کے لئے جو ایمان رکھتی ہے ۔ ان لوگوں کے لئے جو مومن ہیں ۔

ترجمہ :- ان کے قصّوں میں اہلِ دانش و بینش کے لئے عبرت ہے ۔ یہ من گھڑت باتیں نہیں ہیں ۔ لیکن ان واقعات کی تصدیق ہے جو ان کے سامنے ہیں اور ہر شئے کی تفصیل ہے اور ایمان دار لوگوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے ۔

صاحبو ! یوسف علیہ السلام کے قصّہ کو اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پر غور کرو ۔ خود مسلمانوں کو اس قصّہ میں عبرت بھی ہے تسکین و تسلی بھی ہے کہ جو حق پر رہتے ہیں ان کا انجام اچھا ہوتا ہے ۔ رحمتِ اِلٰہی سے مایوس نہ ہونا چاہیئے ۔

وہ ارحم الراحمین ہے ، غفور رحیم ہے ۔ برے کاموں کو چھوڑنا اور اچھے کاموں کو کرنا چاہیئے ۔ پھر کامیابی تمہارا حصّہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ ضرور تم پر رحم کرے گا ۔ ظالموں کے شر سے بچائے گا ۔ یوسف علیہ السلام کو بچایا ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مند کیا ، انشاء اللہ ہمارے لئے بھی فتح و نصرت حاصل ہوگی ۔

مگر یاد رکھو کہ پہلے اپنے کاموں کو دُرست کرو ۔ اپنے عقائد میں یقین پیدا کرو ۔ پھر فتح و نصرت کی آرزو کرو ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (سورۂ رعد ۔ آیت ۱۱)

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ O (سورۂ روم ۔ آیت ۴۷)

یاد رکھو ! ایمان ہے تو امان ہے ۔ یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں ۔

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ رعد مکہ میں نازل ہوئی اس میں تینتالیس (۴۳) آیتیں اور چھ (۶) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ①

الٓمّٓرٰ ؛ حروف مقطعات میں سے ہے ۔ [اس کے معنی اللہ اور اس کے رسول ؐ کو معلوم ہیں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں مخفف ہے اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَرٰى کا ۔] تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؛ یہ آیتیں ہیں کتاب اللہ کی ۔ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ؛ اور جو کچھ اُتارا گیا ہے تمہاری طرف ۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ اَلْحَقُّ ؛ وہ حق ہے ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ ؛ مگر اکثر لوگ ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ اس پر ایمان نہیں رکھتے ، یقین نہیں کرتے ، بالکل نہیں مانتے ۔

ترجمہ :- یہ کتاب اللہ کی آیتیں ہیں اور جو کچھ تمہارے اللہ کی طرف سے تم پر اُتارا گیا ہے وہ حق ہے مگر اکثر لوگ اس پر ایمان نہیں رکھتے (یقین نہیں کرتے) ۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ②

اَللّٰهُ الَّذِيْ ؛ اللہ تو وہ ہے جس نے ۔ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ ؛ آسمانوں کو بلند کیا ، ان کو رفعت بخشی ۔ بِغَيْرِ عَمَدٍ ؛ بغیر ستون کے ۔ تَرَوْنَهَا ؛ جن آسمانوں کو تم دیکھتے ہو ۔ سَمَا عربی میں ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو سر کے اوپر ہو ، سایہ افگن ہو ۔ خواہ چھت ہو یا ابر ہو یا آسمان ہو یا ستارے ہوں ۔ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؛ پھر آسمانوں کو پیدا کر کے تختِ سلطنت پر جلوہ گر ہوا ۔

رحمت سے مایوس نہ ہو اپنے عمل کو درست کرو

اس کی حکومت قائم ہوگئی۔ اس کی حکومت کے سامنے ہر چیز عاجز ہے، اس کے زیر اقتدار ہے۔ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؛ اور آفتاب اور چاند کو رام کیا، مسخر کیا۔ سب اس کے زیر ارادہ حرکت کرتے ہیں۔ کسی کی حرکت ذاتی نہیں۔ لہٰذا ان کی پوجا کرنا خلافِ عقل ہے۔ كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ ہر ایک چلتا ہے اپنی معیّن مدت کے مطابق۔ جس کی گردش کا جو وقت مقرر ہے اس سے نہ کمی کرتا ہے نہ زیادتی۔ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؛ وہ تدبیر سے ہر کام کو چلاتا ہے۔ کوئی ستارہ، کسی ستارہ سے ٹکراتا نہیں، کبھی دن چھوٹا ہوتا ہے کبھی بڑا، اسی طرح کبھی رات بڑی ہوتی ہے اور کبھی چھوٹی۔ یہ سب اس کی قدرت اور حکمت کے کرشمے ہیں۔ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ ؛ وہ اپنی آیتوں کی تفصیل کرتا ہے، اپنی نشانیوں کو رنگارنگ طریقوں سے ظاہر کرتا ہے۔ یہ کیوں؟ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ ؛ تاکہ تم اپنے رب سے ملاقات کرنے اور دربارِ خداوندی میں جواب دہی کے لئے حاضر ہونے کا۔ تُوْقِنُوْنَ ؛ یقین کرو۔

ترجمہ:- اللہ تو وہ ہے جس نے بغیر ستون کے ان آسمانوں کو جن کو تم دیکھتے ہو، بلند پیدا کیا۔ پھر عرشِ حکومت پر جلوہ گر ہوا اور شمس و قمر کو مسخر اور تحتِ اقتدار رکھا۔ ہر ایک معینہ مدت کے مطابق حرکت کرتا ہے (خدائے تعالیٰ) تمام کاموں کی تدبیر اور انتظام فرماتا ہے۔ اپنی آیتوں کو کھول کھول کر بہ تفصیل ظاہر کرتا ہے اور بیان کرتا ہے تاکہ تم تمہارے رب سے ملنے کا یقین کرو۔ (یعنی سب کو دربارِ الٰہی میں جواب دہی کرنی پڑے گی)۔

وَهُوَ الَّذِىْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِىَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۳﴾

وَهُوَ الَّذِىْ مَدَّ الْاَرْضَ ؛ اور اللہ ہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس قابل بنایا کہ ہم اس پر بیٹھیں، لیٹیں، چلیں، پھریں۔ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِىَ ؛ اور زمین میں پہاڑ بھی بنائے۔ وَاَنْهٰرًا ؛ اور نہریں بھی۔ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؛ اور ہر قسم کے ثمرے اور میووں اور پھلوں سے۔ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ؛ زمین میں پیدا کیا دو دو کے جوڑے یعنی نر و مادّہ۔ يُغْشِى الَّيْلَ النَّهَارَ ؛ رات کا پردہ دن پر ڈالتا ہے۔ یعنی کبھی رات ہے تو کبھی دن۔ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ بے شک اس میں بڑی بڑی نشانیاں ہیں مگر کن کے لئے؟ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں، عبرت حاصل کرتے ہیں۔ آثار سے موثر کی طرف راستہ نکالتے ہیں۔ آثار میں گرفتار ہو کر موثر کو بھول نہیں جاتے۔

ترجمہ:- اور وہ تو ایسا ہے جس نے زمین کو پھیلایا (ہموار بنایا) اور اس میں پہاڑ بھی بنائے اور نہریں بھی اور ہر قسم کے میوے بھی۔ زمین میں دو دو کے جوڑے پیدا کئے (یعنی نر و مادّہ)۔ دن کے منہ پر

رات کا پردہ ڈالتا ہے ۔ اس میں غور وفکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ، (عبرت ہے) ۔

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۟ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ④

وَفِي الْاَرْضِ ؛ اور زمین میں ۔ قِطَعٌ ؛ ٹکڑے ہیں ۔ قَطْعٌ ۔ کاٹنا ۔ قِطْعٌ ۔ حصّہ، ٹکڑا ۔ اسمِ جنس ۔ قِطْعَةٌ ۔ ایک ٹکڑا ۔ قِطَعٌ ۔ ٹکڑے ، قطعے ۔ مُتَجٰوِرٰتٌ ؛ ایک دوسرے کے قریب ۔ پاس پاس ۔ جَارٌ ۔ ہمسایہ، پڑوسی ۔ وَجَنّٰتٌ ؛ اور باغ ہیں ۔ مِنْ اَعْنَابٍ ؛ انگور کے ۔ وَزَرْعٌ ؛ اور کھیتی ہے ، زراعت کی زمین ۔ وَنَخِيْلٌ ؛ اور کھجور کے درخت ہیں ۔ صِنْوَانٌ وَّ غَيْرُ صِنْوَانٍ ؛ ایک جڑ کی دو شاخیں یا اکیلا ایک درخت ۔

صِنْوٌ ۔ سگا بھائی ۔ صِنْوَانٌ کے نون کو واؤ میں ادغام نہیں کیا جاتا ، یعنی يَرْمَلُوْنَ کا قاعدہ جاری نہیں ہوتا کیونکہ یہ قاعدہ دو کلمہ میں چلتا ہے ۔ اصل یہ ہے کہ ایک کلمہ میں اگر ادغام کیا جائے تو مادّہ ہی باقی نہیں رہتا ۔ اور صِنْوٌ صِوٌّ ہو جاتا ہے ۔ اس لئے نون کا اظہار کیا جاتا ہے ۔

يُسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ؛ حالانکہ ایک ہی پانی سے مختلف چیزیں سیراب کی جاتی ہیں ۔ سَقْيٌ ۔ پانی پلانا ، پانی سے سیراب کرنا ۔ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ ؛ اور ان میں ہم بعض کو بعض پر فضیلت بھی دیتے ہیں ۔ فِي الْاُكُلِ ؛ کھانے میں ۔ مزے میں ، پھلوں میں ۔

خدا کی قدرت ! ایک قسم کا پھل دوسرے قسم کے پھل سے نہیں ملتا ، حالانکہ ایک ہی پانی سے سیراب ہو رہا ہے ۔ اصل یہ ہے کہ ہر شخصی چیز پر خدا کے صفات کی شخصی تجلّی ہوتی ہے ۔ اس کی تجلّی میں تکرار نہیں ۔ دنیا کی تمام چیزیں دیکھو ہر متشخص چیز ، دوسری متشخص چیز سے نہیں ملتی ۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ بے شک اس میں خدا کی قدرت کی نشانیاں ہیں ۔ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو سوچتے سمجھتے ہیں ، تھوڑی عقل بھی رکھتے ہیں ۔ نشانیوں پر نشانیاں ظاہر ہوتی چلی جا رہی ہیں ۔ مظاہر پر سب کی نظر ہے ۔ مُظہر کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا ۔

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار ÷ ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

باہر کیوں جاؤ خود اپنے پر غور کرو ۔ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ O (سورۂ ذاریات ۔ آیت ۲۱) خدا کی قدرت کی نشانیاں خود تم میں ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ۔ ؟ !

ترجمہ :- اور زمین میں پاس پاس ٹکڑے ہیں (قطعات ہیں) ، باغ ہیں انگور کی بیلیں ہیں ، کھیتیاں ہیں ،

کھجور کے درخت ہیں ، بعض درختوں میں ایک جڑ سے کئی شاخیں نکلتی ہیں اور بعض اکیلا ایک ہی درخت رہتا ہے ایک ہی پانی سے سب سیراب ہوتے ہیں اور ان میں بعض (پھلوں) کو دوسرے بعض (پھلوں) پر ہم فضیلت دیتے ہیں (ان کا مزہ اچھا ہوتا ہے) ۔ ان سب میں جو لوگ عقل رکھتے ہیں ، سوچتے سمجھتے ہیں ، ان کے لئے تو قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں (اس کے کرشمے ہیں) ۔

وَإِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَإِذَا كُنَّا تُرَابًا ءَإِنَّا لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ⑤

وَاِنْ تَعْجَبْ ؛ اگر تم کو ان نادانوں کے کہنے پر تعجب ہو ۔ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ؛ تو سب سے زیادہ تعجب خیز ان کا کہنا ہے ۔ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ؛ کیا جب ہم خاک ہوجائیں گے ، مٹی میں مل جائیں گے ۔ ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؛ کیا ہم نئی پیدائش میں ہوں گے ، کیا ہم کو خدا سرے سے خلق کرے گا ؟ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ؛ یہ لوگ وہ ہیں جنھوں نے اپنے رب ، اپنے پروردگار سے اور اس کی قدرت سے انکار کیا ۔ دوسری دفعہ پیدا کرنا پہلی دفعہ پیدا کرنے سے کچھ مشکل نہیں ہے ۔ جب وہ رب ہے تو پیدا بھی اسی نے کیا اور پرورش بھی وہی کرتا ہے ۔ کل ان کفریات کا نتیجہ معلوم ہوگا ۔ وَاُولٰٓئِکَ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ ؛ اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے گلوں میں طوق اور زنجیر رہے گی ۔ وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؛ اور یہی لوگ دوزخی ہیں ، آگ میں رہنے والے ہیں ۔ چونکہ ان کو کبھی ایمان نہیں آیا تھا ۔ لہذا ۔ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ؛ یہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے ۔

یاد رکھو ! ایمان ہے تو امان ہے ۔ دائمی کفر کا نتیجہ دائمی عذاب ۔

ترجمہ :- اور اگر تم تعجب کرو تو ان کا کہنا تعجب خیز ہے (کہ) ”کیا جب ہم خاک ہوجائیں گے تو کیا ہم پھر نئے سرے سے پیدا ہوں گے“ ۔ یہ لوگ وہ ہیں جو اپنے پروردگار سے کفر کرتے ہیں (انکار کرتے ہیں ، اس کی شانِ ربوبیت کو نہیں مانتے) ۔ ان کے گلوں میں طوق اور زنجیر ہوگی ۔ یہ لوگ دوزخی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ ۗ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ ۖ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ⑥

وَیَسْتَعْجِلُوْنَکَ ؛ اور تم سے جلد طلب کرتے ہیں ، بہ عجلت مانگتے ہیں ۔ بِالسَّیِّئَةِ ؛ ناگوار حالت کو ، عذاب کو ۔ دُکھ کو ۔

قَبْلَ الْحَسَنَةِ ؛ بھلائی سے پہلے ۔ وَقَدْ خَلَتْ ؛ اور گزر گئے ہیں ۔ خَلا ۔ یَخْلُوْ ۔ خالی ہونا ۔ گزرنا ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے ۔ اَلْمَثُلٰتُ ؛ مثالیں ۔ عبرت ناک سزائیں ۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مُثْلَةٌ کی جمع ہے ، بمعنی عبرت ناک حالت ۔ اور بعض کا خیال ہے مَثَلَةٌ کی جمع ہے ۔ بہر حال اس سے مُراد اشباہ و امثال ہیں جو گزشتہ لوگوں کا انجام ہوا وہی تمہارا بھی انجام ہوگا۔ خدا تو ڈھیل دے رہا ہے ، عذاب میں تاخیر کر رہا ہے اور یہ ہیں کہ جلدی کر رہے ہیں ۔ وَاِنَّ رَبَّكَ ؛اور بے شک تمہارا رب ، تمہارا پروردگار ۔ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ ؛ لوگوں کو مغفرت کرنے والا ہے ۔ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ؛ باوجود ان کے ظلم کے ۔ [کس پر ظلم کرتے ہیں ؟ خود اپنے آپ پر ۔ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ؛ وہ ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں ؟ خود اپنے آپ کو تباہ کرتے ہیں] ۔ مگر یاد رکھو :- وَاِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ؛ بے شک تمہارا رب شدید عقوبت اور سخت عذاب کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور بے شک تم سے ، بھلائی سے پہلے برائی چاہتے ہیں حالانکہ ان سے پہلے عبرت ناک مثالیں ، (سزائیں) گزر چکی ہیں ۔ تمہارا رب باوجود ان کے ظلم کے لوگوں کو مغفرت کرنے والا ہے ۔ مگر یہ بھی یاد رکھو ! تمہارا رب سخت عقوبت کرنے والا بھی ہے ۔ (سخت عذاب دینے والا ہے) ۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾ ع ۷ ۱

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور وہ لوگ جو کفر کرتے ہیں کہتے ہیں ۔ منکرین کا کہنا ہے ۔ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ ؛ کیوں پیغمبر پر اُتاری نہیں گئی ۔ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؛ کوئی نشانی ان کے رب کے پاس سے ۔ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ ؛تم تو صرف ڈرانے والے ہو ۔ آنے والی آفت کی اطلاع دینے والے ہو ۔ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ؛ اور ہر قوم کا ایک ہادی و رہنما ہوتا ہے جو بری باتوں سے ڈراتا ہے ۔ نشانیاں بھیجنا اور اُن کا نازل کرنا خدا کا کام ہے ۔ وہ بھی برابر ظاہر ہوتے ہی رہتے ہیں ۔ اِن جاہلوں کو نہیں معلوم ، جب ناقابلِ تاویل کھلی اور واضح نشانی آجاتی ہے تو ساتھ ہی عذاب بھی آجاتا ہے ۔

ترجمہ :- اور منکرین کہتے ہیں کہ ان پر ان کے رب کے پاس سے کیوں کوئی نشانی نازل نہیں کی گئی ۔ تم تو صرف (آنے والی آفتوں کی اطلاع دینے والے) ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کا ایک ہادی و رہنما ہوتا ہی ہے ۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ﴿۸﴾

خدائے تعالٰی کی قدرت اور اس کے آثار سے کوئی کہاں تک انکار کر سکے گا ؟ مثال کے طور پر آئندہ آنے والی حالت اور تغیرات پر غور کرو کہ جَلَّ شَانُہٗ کی قدرت کس قدر عظیم الشان ہے ۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ ؛ اللہ جانتا ہے ۔ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى ؛ ہر ایک مادّہ کے حمل کو ، اس کو جو ہر ایک عورت حمل میں رکھتی ہے

یعنی پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی ، اللہ ہی کو معلوم ہے ۔ وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ ؛ اور بعض رحم جو تکمیل کو نہیں پہنچاتے ، پورے دن نہیں لیتے ۔ وَمَا تَزْدَادُ ؛ اور وہ جو بڑھاتے ہیں ، زیادہ کرتے ہیں یعنی بچہ کبھی نو مہینے سے زیادہ دن لیتا ہے ۔ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ؛ اور ہر شئے اللہ کے پاس ایک قدر و اندازہ سے ہے ۔

ترجمہ :- اللہ خوب جانتا ہے اس کو جو عورت اپنے پیٹ میں رکھتی ہے اور پیٹ میں کبھی دن کم ہوتے ہیں اور کبھی زیادہ ۔ اور خدا کے پاس تو سب چیزیں اندازے سے ہیں ۔

واضح ہو کہ رحم کے معنے مُڑنے اور مائل ہونے کے ہیں ۔ رِحْم ؛ بچہ دانی کیونکہ وہ بچہ کو ہر طرف سے گھیری ہوئی رہتی ہے

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ﴿۹﴾

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؛ جو چیز آنکھوں سے غائب ہے اور جو سامنے حاضر ہے سب کو خدا جانتا ہے ۔ اَلْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ؛ وہ بڑا اور عالی مرتبہ ہے ۔ اس کی قدرت بھی بڑی ہے ۔ اس کا مرتبہ بھی بلند ہے ۔

ترجمہ :- وہ غائب و حاضر سب کا جاننے والا ہے ، بڑا اور بلند مرتبہ والا بھی ہے ۔

سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾

سَوَآءٌ ؛ اس کے پاس سب برابر ہے ۔ مِنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ ؛ تم میں سے جو بات کو چھپائے ، آہستہ بات کرے ۔ اَسَرَّ ۔ چھپایا ۔ سِرٌّ ۔ راز ۔ چھپی ہوئی بات ۔ سُرُوْرٌ ۔ خوشی جو دل میں پوشیدہ رہتی ہے ۔ سُرِّيَّةٌ ۔ خواص جس کو بیوی سے چھپاتے ہیں ۔ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ ؛ اور جو پکار کر کہے ۔ جو کھلم کھلا کام کرے ۔ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍۢ بِالَّيْلِ ؛ اور جو رات کی اندھیری میں اوڑھ لپیٹ کر چھپ جاتا ہے ۔ وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ؛ اور دن کی روشنی میں چلتا پھرتا ہے ۔ سَرَبَ ۔ نشیب کی طرف گیا ۔ چلا پھرا ۔

ترجمہ :- اللہ کے پاس تم میں کے سب لوگ برابر ہیں ، خواہ آہستہ بولیں یا پکار کر ، خواہ رات کی اندھیری میں چھپ جائیں خواہ دن کی روشنی میں چلیں پھریں ۔

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ

وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ ؛ اور اس کے پاس پہرے چوکیاں ہیں ۔ یکے بعد دیگرے آنے والے فرشتے ہیں ۔ ایک کے عقب میں دوسرے آنے والے لوگ ہیں ۔ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ ؛ اس کے سامنے سے ۔ وَمِنْ خَلْفِهٖ ؛ اور اس کے پیچھے سے ۔ یَحْفَظُوْنَهٗ ؛ جو اس کی حفاظت کرتے ہیں ۔ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؛ امرِ الٰہی سے، تکلیف سے ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ ؛ بے شک اللہ متغیر نہیں کرتا، بدلا نہیں کرتا قوم کی حالت کو ۔ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؛ یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالت کو بدل نہ لیں ۔ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا ؛ اور جب خدا ارادہ کرتا ہے کسی قوم کے لئے برائی کا ۔ فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ؛ تو اس کو کوئی رد نہیں کرسکتا، روک نہیں سکتا ۔ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؛ اور نہیں ہے ان کے لئے بجز اس کے ۔ خدا کے مقابل ۔ مِنْ وَّالٍ ؛ کوئی والی، وارث، کوئی مددگار ۔

ترجمہ :- اس کے چوکی پہرے لگے ہوئے ہیں سامنے سے بھی اور پیچھے سے بھی جو امرِ الٰہی سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور خدا تو کسی قوم کو بھی متغیر نہیں کرتا جب تک کہ وہ خود اپنے آپ کو بدل نہ ڈالیں ۔ اور جب اللہ کسی قوم کی تباہی چاہتا ہے تو کوئی اس کو رد نہیں کرسکتا اور ان کا، خدا کے سوا کوئی والی وارث بھی نہیں ہے ۔

هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾

هُوَالَّذِیْ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ ؛ وہی تو ہے جو تم کو بجلی کی چمک دکھاتا ہے ۔ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؛ ڈراتا بھی ہے اور اُمید بھی دلاتا ہے ۔ وَّیُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ؛ اور پیدا کرتا ہے بھاری ابر، گھنگور گھٹائیں ۔ یعنی جو سیراب بھی کرتے ہیں اور بجلیاں بھی گراتے ہیں ۔

ترجمہ :- (خدا ہی تو ہے) وہی تو ہے جو تم کو خوف و رجا، بیم و اُمید کی بجلیاں دکھاتا ہے (چمکاتا ہے) اور (رحمت کی) گھنگور گھٹائیں بھی پیدا کرتا ہے ۔

وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ

وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ وَهُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِ وَهُوَ شَدِیْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾

وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ ؛ اور رعد تسبیح کرتا ہے اس کی حمد کے ساتھ ۔ یعنی گرج پیدا ہوتی ہے تو اس سے بھی خدا کا بے عیب ہونا اور لائقِ تعریف ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ؛ اور فرشتے بھی خدا کے خوف سے اس کے بے عیب ہونے کو ظاہر کرتے ہیں ۔ وَیُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ ؛ اور صاعقوں (بجلیوں) کو بھیجتا ہے ۔ بجلی اگر کسی پر کڑاکے، کے ساتھ گرے تو وہ صاعقہ ہے ۔ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ ؛ ان صاعقوں کو جس پر چاہتا ہے گراتا ہے ۔ یہ تو اس کی قدرت ہے اور بعض نادان ہیں کہ ۔ وَهُمْ یُجَادِلُوْنَ فِی اللّٰهِ ؛ وہ خدا کے متعلق آپس میں مجادلہ کرتے ہیں، لڑتے جھگڑتے ہیں ۔ وَهُوَ

شَدِیْدُ الْمِحَالِ ؛ اور وہ بڑی قوت والا ہے ۔ اس کی حول وقوت بڑی قوی ہے ۔

ترجمہ :- اور رعد تسبیح کرتا ہے خدا کی حمد کے ساتھ اور اس کے ساتھ اس کے خوف سے فرشتے بھی ۔ اور وہ صاعقے بھیجتا ہے اور پھر جس پر چاہتا ہے گراتا ہے ۔ اور وہ ہیں (اور جاہل لوگ ہیں) کہ اللہ کے متعلق آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں اور وہ تو بڑی زبردست قوت والا ہے ۔ (اس کے حول وقوت کی انتہاء نہیں ہے) ۔

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَى الْمَآءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؛ اس کو پکارنا حق ہے ، پکارنے کے قابل وہی ہے ۔ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ اور جو خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں ۔ لَا یَسْتَجِیْبُوْنَ لَهُمْ بِشَیْءٍ ؛ وہ غیر اللہ ، ان کو کچھ بھی جواب نہیں دیتے ، کسی قسم کی مدد نہیں دیتے ۔ ان کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی شخص ۔ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّیْهِ اِلَى الْمَآءِ ؛ یہ تو اس شخص کی طرح ہیں جو اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے ، ہتھیلیاں کھولتا ہے پانی کی طرف ۔ لِیَبْلُغَ فَاهُ ؛ کہ پانی اس کے منہ تک پہنچے ۔ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؛ مگر وہ پانی اس کے منہ تک نہیں پہنچتا ۔ جو خدا کو چھوڑ کر اور سے مانگے گا اس کو اور کیا ملے گا ۔ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ ؛ اور کافروں کا دُعا کرنا ، مانگنا ، نہیں ہے ۔ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ؛ مگر بے راہی میں ، گمراہی میں ، بیکار ، ضائع ۔ منکروں کا مانگنا سب بے فائدہ ہے ، چیخنا چلّانا لاحاصل ہے ۔

ترجمہ :- خدا ہی کو پکارنا ، اُسی سے دُعا کرنا ہی حق ہے ، (دُرست ہے) اور جو اس کو چھوڑ کر اوروں کو پکارتے ہیں ان کو کوئی بھی جواب نہیں دیتا ۔ وہ تو ایسے ہیں جیسے کوئی ہاتھ پھیلائے کہ پانی کو منہ تک پہنچائے ۔ مگر وہ پہنچنے والا تو ہے نہیں اور منکرین کا مانگنا ، (دُعائیں کرنا) ، سب بے راہی اور ضائع و بیکار ہے (اور کافر ماسوا اللہ کو پکارتے ہیں اور اُنھیں کچھ نہیں ملتا) ۔

خدا سے ہٹ کر جو دوسروں سے مانگے اُسے کچھ نہیں ملتا

وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾ السجدة

وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ ؛ اور خدا ہی کو سجدہ کرتے ہیں ۔ اس کے سامنے سربندگی جھکاتے ہیں ۔ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جو آسمانوں میں ہیں یا زمین میں ۔ طَوْعًا وَّكَرْهًا ؛ چار و ناچار یا زبردستی ، اختیار سے یا بے اختیاری سے ۔ وَظِلٰلُهُمْ ؛ اور ان کے سایے بھی یعنی جو چیزیں آسمانوں اور زمین سے پیدا ہیں ۔ جن کا وجود آسمان زمین کے تابع ہے ۔ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ؛

صبح و شام۔

ترجمہ :- اور خدا ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ چار و ناچار (مانو یا نہ مانو) اور جو (ان سے متفرع ہوں) ان کے سایے ہوں، وہ بھی صبح و شام خدا ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔

یہاں سجدہ ہے۔ یہ آیت پڑھتے ہی سجدہ کرلینا چاہیئے۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ (ذرا ان سے) پوچھو! آسمانوں اور زمین کا رب کونسا ہے اور خدا کون ہے؟ کس نے ان کو پیدا کیا اور کون ان کی نگہداشت کرتا ہے۔ وہ کیا جواب دیں گے! قُلْ ؛ تم ہی کہہ دو۔ اَللّٰهُ ؛ کہ اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ ؛ تم کہو! کیا تم نے بنالیا ہے؟ مِنْ دُوْنِهٖٓ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ اَوْلِيَآءَ ؛ اپنا دوست، یار و مددگار۔ لَا يَمْلِكُوْنَ ؛ ان کے ہاتھ میں نہیں۔ ان کے بس میں نہیں۔ ان کی قدرت سے باہر ہے۔ وہ مالک نہیں۔ لِاَنْفُسِهِمْ ؛ خود اپنے لئے، اپنے نفسوں کے لئے۔ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؛ نفع نہ نقصان۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ؛ ذرا یہ تو کہو! کیا نابینا، بینا برابر ہوسکتے ہیں؟ کیا خدا کو جاننے والا اور نہ جاننے والا دونوں برابر ہوتے ہیں؟ اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ؛ کیا ظلمت اور نور، تاریکی اور روشنی، اندھیرا اور اجالا، کفر اور ایمان، جہل اور علم مساوی ہوسکتے ہیں؟ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؛ کیا انھوں نے خدا کے شریک بنالئے ہیں۔ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ ؛ کہ انھوں نے خدا کی طرح پیدا کیا ہو۔ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؛ اور اسی پیدا کرنے نے ان کو شبہ میں ڈالا ہو، خلق اور پیدا کرنا اللہ کی خاص صفت ہے۔ ایک ذرّہ کو بھی کوئی پیدا نہیں کرسکتا۔ خدا کے سوائے کون نیست سے ہست کرسکتا ہے؟ پیدا کرنا ایک طرف، کوئی حرکت بھی نہیں کرسکتا۔ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ ؛ پیغمبر! تم کہہ دو! سب کا پیدا کرنے والا اللہ ہی تو ہے۔ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؛ اور وہ ایک ہے۔ سب پر غالب ہے۔ لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ خدا کی اجازت کے بغیر ذرّہ بھی حرکت نہیں کرسکتا۔ واضح ہو کہ خلق کے دو معنے ہیں، ایک پیدا کرنا، نیست سے ہست کرنا۔ دوسرے اندازہ کرنا، مناسبت رکھنا۔ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ میں خلق کے معنے اندازہ کرنے اور مناسب کام کرنے کے ہیں، جیسے وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ۔ یہاں تَخْلُقُ کے معنی شکل بنانے کے ہیں، لوگوں کو مغالطہ میں پڑنے کی وجہ یہ ہوتی ہے ایک لفظ کے کئی معنے ہوتے ہیں

اور لوگ مختلف معنوں سے واقف نہیں ہوتے ایک معنی لے کر دوسرے معنی پر اعتراض کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم ذرا ان سے پوچھو آسمانوں اور زمین کا خدا کون ہے؟ تم ہی کہہ دو : ''اللہ ہی ہے'' (پیغمبر!) ذرا یہ بھی پوچھو تم نے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا دوست بنالیا ہے ، (ان کو اپنا یار و مددگار سمجھا ہے) وہ خود اپنے لئے بھی نفع و نقصان کسی کے مالک نہیں ۔تم یہ بھی پوچھو کیا نابینا ، بینا دونوں برابر ہیں ؟ کیا تاریکی اور نور دونوں برابر ہیں ؟ کیا انھوں نے خدا کے ایسے شریک مان لئے ہیں جو خدا کی طرح سب کو پیدا کرتے ہیں اور اس پیدا کرنے میں ان کو دھوکہ ہوا ہو ۔ (پیغمبر!) تم کہہ دو ! سب کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے ۔ (وہی ہر شئے کا خالق ہے) اور وہ ایک ہے ، سب پر غالب ہے ۔

سربندگی میں تیری سب کے جھکے ہوئے ہیں ÷ عاجز ہیں تیرے آگے سب آن بان والے (حسرت صدیقی)

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِى النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ ﴿۱۷﴾

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ اس نے آسمان سے یعنی ابر سے پانی نازل کیا ۔اُتارا ۔ فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ ؛ پھر وادی کے سیلاب بہے ، ندی نالے نکلے ، ریلے رواں ہوئے ۔ بِقَدَرِهَا ؛ اپنے اپنے اندازے کے مطابق ، یعنی بڑے نالوں سے زیادہ پانی بہا اور چھوٹے نالوں سے تھوڑا ۔ فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ ؛ سیلاب اور رو نے اُٹھالیا ۔ زَبَدًا رَّابِيًا ؛ جھاگ کو ، کف کو ، کچرے کو جو اوپر آ گیا ہے ۔ رَبَا ۔ يَرْبُوْ ۔ اوپر آنا ، ترقی کرنا ۔ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ ؛ اور اس میں سے وہ بھی ہے جس کو روشن کرتے ہیں ، تپاتے ہیں ۔ فِى النَّارِ ؛ آگ میں ۔ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ ؛ زیور چاہنے اور اس کے بنانے کے لئے ۔ اَوْمَتَاعٍ ؛ یا ساز و سامان ۔ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؛ جھاگ کی طرح کھوٹ جو مختلف دھاتوں کے پگھلانے سے اوپر آ جاتا ہے ۔ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؛ ایسے ہی خدا حق و باطل کی مثال دیتا ہے ۔ یہاں ضرب سے مراد ضرب المثال ہے ، مثال دینا ہے ۔ فَاَمَّا الزَّبَدُ ؛ پھر کف ، جھاگ ، میل ۔ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ؛ پھر وہ جاتا ہے بیکار ۔ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ ؛ اور جو لوگوں کو نفع دیتا ہے ۔ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ ؛ پھر وہ زمین میں باقی رہتا ہے ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جو لوگوں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے اس کی عمر بڑی ہوتی ہے ۔ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؛ خدا ایسی ہی مثالیں دیا کرتا ہے ۔

ترجمہ :- (اللہ نے) آسمانوں سے پانی برسایا ، ندی نالے حسبِ حیثیت بہہ نکلے ، جھاگ اور کچرا پانی کے لوٹ پر آگیا اور جس کو آگ میں تپاتے ہیں زیور اور سامان بنانے کے لئے اس میں سے بھی میل کچیل نکلا ۔ (یعنی گویا کہ وہ بھی میل کچیل اور کھوٹ اسی قسم کا کچرا کوڑا ہے) اور اللہ اسی طرح حق و باطل کو بیان کرتا ہے ۔ کچرا کوڑا تو بیکار اور رائیگاں ہوجاتا ہے اور جو لوگوں کو نفع بخش ہے وہ زمین میں باقی رہتا ہے ۔ اللہ ایسی ہی مثالیں بیان کرتا ہے ۔

صاحبو ! باطل کو کھوٹ سے اور کچرے سے تشبیہ دی ہے اور حق کو خالص پانی سے ۔ حق کی لاکھ مخالفت کرو وہ کبھی مغلوب نہیں ہوگا ۔ دروغ شیطان اور باطل سے مناسبت رکھتا ہے اور حق کو خدا سے ربط ہے ۔ خدا بھی رہے گا اور حق بھی رہے گا ۔ جھوٹ سچ کا کبھی مقابلہ نہیں کرسکتا ۔ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہونے والا ہے ۔

حق کبھی مغلوب نہیں ہوتا

لِلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَالَّذِينَ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُ لَوْ أَنَّ لَهُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ سُوءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾

وقف النبی ۔ ع ۲ ، ۸ النصف

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا ؛ ان لوگوں کے لئے جو قبول کرتے اور فرماں برداری کرتے ہیں ۔ جوابِ بالصواب دیتے ہیں ۔ لِرَبِّهِمْ ؛ اپنے رب کو ۔ اَلْحُسْنٰى ؛ ان کے لئے بہتری ہے ۔ انجامِ نیک ہے ، حسنِ عاقبت ہے ۔ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ ؛ اور جو خدا کو نہیں مانتے ، اس کو قبول نہیں کرتے ، نافرمان ہیں ، ان کی ایسی بری گت ہوگی کہ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؛ اگر ان کے لئے ہوتا جو کچھ کہ زمین میں ہے ، تمام ۔ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ؛ اور مثل اس کے ، اس کے ساتھ ۔ اور بھی اتنا ۔ لَا فْتَدَوْا بِهٖ ؛ تو وہ اس کو دے کر فدیہ دینا چاہیں گے ۔ یعنی ساری دنیا کا ساز و سامان چھوڑ کر اپنی جان بچانا چاہیں گے ۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ؛ ان کا برا حساب ہے ۔ وَمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ؛ اور ان کا ٹھکانا ، ان کا مقام ، ان کا ملجا و ماویٰ جہنّم ہے ، آتشِ دوزخ ہے ۔ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ؛ اور وہ بڑی بری جگہ ہے ۔ نہایت بدخواب گاہ ہے اور کیا برا اوڑھنا بچھونا ہے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب کی اطاعت کرتے ہیں حسن انعام ہے (جزائے نیک ہے) اور جو اپنے رب کی اطاعت نہیں کرتے ، اگر ان کے پاس زمین میں جو کچھ ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور ہوتا تو اس کو بطورِ فدیہ دے کر اپنی جان چھڑا لینا چاہتے ۔ ان کا برا حساب کتاب ہے اور ان کا مقام و ماویٰ جہنّم ہے اور وہ تو کیا ہی بری جگہ ہے ۔

أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿۱۹﴾

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ ؛ پس کیا وہ شخص جو جانتا ہے ۔ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ ؛ کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے اُتارا گیا ہے، حق ہے ۔ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؛ تو ایسا بینا آدمی کیا اندھے کے برابر ہے؟ ہرگز نہیں ۔ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ؛ نصیحت تو وہی لیتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں ۔ اَلْبَاب جمع لُبٌّ ۔ عقلِ خالص، مغز ۔

ترجمہ :- بھلا کیا وہ شخص جو جانتا ہے (اور علم رکھتا ہے) کہ تمہارے رب کی طرف سے جو کچھ اُترا ہے حق ہے اس شخص کے برابر ہوسکتا ہے جو اندھا ہے ۔ نصیحت لینا تو عقل والوں ہی کا کام ہے ۔

ٱلَّذِينَ يُوفُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَلَا يَنقُضُونَ ٱلْمِيثَٰقَ ﴿٢٠﴾

اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ ؛ جو لوگ پورا کرتے ہیں، کافی وافی پابند رہتے ہیں ۔ بِعَهْدِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے عہد پر ۔ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ؛ اور عہد و میثاق کا نقض نہیں کرتے ۔ جو اقرار کیا ہے اس کو نہیں توڑتے ۔

ترجمہ :- جو لوگ اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اقرارِ واثق کو نہیں توڑتے ۔

وَٱلَّذِينَ يَصِلُونَ مَآ أَمَرَ ٱللَّهُ بِهِۦٓ أَن يُوصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُونَ سُوٓءَ ٱلْحِسَابِ ﴿٢١﴾

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ ؛ اور وہ لوگ جو ملاتے ہیں، وصل کرتے ہیں، پابندی کرتے ہیں ۔ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ ؛ اس حکم کا کہ اللہ نے پابندی کا حکم دیا ہے ۔ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ؛ اور اپنے رب کا خشیہ اور خوف رکھتے ہیں، خدا سے ڈرتے ہیں ۔ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ؛ اور برے حساب کتاب کا ان کو خوف بھی ہے، انجامِ بد سے ڈرتے بھی ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ احکامِ الٰہی کے پابند رہتے ہیں اور خدا سے ڈرتے ہیں اور برے حساب کا بھی ان کو خوف ہے ۔

وَٱلَّذِينَ صَبَرُوا۟ ٱبْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُوا۟ مِمَّا رَزَقْنَٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً
وَيَدْرَءُونَ بِٱلْحَسَنَةِ ٱلسَّيِّئَةَ أُو۟لَٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى ٱلدَّارِ ﴿٢٢﴾

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوْا ؛ اور جو لوگ صبر کرتے ہیں ۔ اِبْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ ؛ اپنے رب کی رضا جوئی چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی توجہ کو خالص کرنا چاہتے ہیں ۔ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کو پابندی اور دُرستی سے پڑھتے ہیں ۔ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے جو کچھ ان کو دیا ہے اس میں سے صَرف کرتے ہیں ۔ زکوٰۃ دیتے ہیں ۔ خیرات کرتے ہیں ۔ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً ؛ باطنًا و ظاہرًا ۔ خفیہ طور سے اور ظاہر طور پر ۔ وَيَدْرَءُوْنَ ؛ اور دفع کرتے ہیں، دُور کرتے ہیں ۔ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ ؛ نیکی سے برائی کو ۔ برائی کا بدلہ نیکی سے کرتے ہیں ۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ؛ انھیں کے لئے ہے دارِ آخرت کا نیک انجام ۔ عاقبت انھیں کا حصّہ ہے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ صبر کرتے ہیں توجہ الٰہی کو اپنی طرف حاصل کرنے کے لئے اور پابندی اور دُرستی سے نماز پڑھتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے اس میں سے پوشیدہ بھی دیتے ہیں اور علانیہ بھی، اور برائی کو نیکی سے دفع کرتے ہیں، عاقبت کا نیک انجام انھیں کے لئے ہے ۔

اُنھیں کیا ملے گا ؟ ان کا انجام کیا ہوگا ؟ ان کی عاقبت کیسی ہوگی ؟

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ﴿۲۳﴾

جَنّٰتُ عَدْنٍ ؛ دائمی جنتیں، ہمیشگی کے باغ، ایسے باغ جن سے کبھی نہ نکلیں گے ۔ يَدْخُلُوْنَهَا ؛ ان میں داخل ہوں گے ۔ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؛ اور جو نیک ہیں ۔ ان کے ماں باپ، بیویاں اور اولاد وہ بھی جنت میں داخل ہوں گے ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ ؛ اور فرشتے بھی ان کے پاس آئیں گے، ان کے مقام میں داخل ہوں گے ۔ مِنْ كُلِّ بَابٍ ؛ ہر دروازے سے، چوطرف سے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ دوام وخلود کی جنتوں میں داخل ہوں گے اور ان کے جو نیک ماں باپ، بیویاں اور اولاد ہوگی وہ بھی ان کے ساتھ جنت میں داخل ہوگی اور ہر دروازے سے (چوطرف سے) فرشتے ان کے مقام میں داخل ہوں گے ۔

وہ کیا کہیں گے ؟

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۲۴﴾

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر سلام ہو، تم سلامت رہو ۔ کیوں ؟ بِمَا صَبَرْتُمْ ؛ اپنے صبر کی وجہ سے، اس وجہ سے کہ تم نے صبر کیا ۔ تکلیفیں اُٹھائیں ۔ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ؛ عاقبت کا کیا اچھا انجام ہے ۔

ترجمہ :- تمہارے صبر کی وجہ سے تم پر سلام ہو اور تمہارا کیا بہتر انجام ہے ۔

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ

وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

وَالَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ ؛ اور جو لوگ توڑ دیتے ہیں ، خلاف کرتے ہیں ۔ عَھْدَ اللّٰہِ ؛ اللہ کے عہد کو ، اس کے حکم کو ۔ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ ؛ اس کے مضبوط اور قطعی ہونے کے بعد ۔ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ ؛ اور قطع کردیتے ہیں ، توڑ دیتے ہیں ، خلاف کرتے ہیں ، اس حکم کا کہ اللہ نے دیا ہے ۔ اَنْ یُّوْصَلَ ؛ ملانے کا ، جوڑنے کا ۔ جس رشتہ کو ، تعلق کو کہ خدا اس کے جوڑنے کا حکم دیتا ہے اس کو توڑ دیتے ہیں اور اس کا خلاف کرتے ہیں ۔ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؛ اور زمین میں شر وفساد پیدا کردیتے ہیں ۔ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ اللَّعْنَۃُ ؛ یہی لوگ ہیں جن پر لعنت ہے ۔ وَلَھُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ؛ اور انھیں کے لئے خانہ خرابی ، گھر کی تباہی ، برا ٹھکانا ۔ ان کا کیا دھرا سب برباد ، تباہ ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ اللہ کے عہد کو اس کے قطعی ہونے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور خدا جس رشتہ کے جوڑنے کا حکم دے وہ اُسے کاٹ دیتے ہیں اور زمین میں شر وفساد پھیلاتے ہیں ۔ اُنھیں کے لئے لعنت اور خانہ خرابی ہے ۔

اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۭ

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ ۳ ع۸ ۹

اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ ؛ اللہ رزق کو کشادہ کرتا ہے ، لوگوں کو فراخ دست کردیتا ہے ۔ لِمَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کے لئے چاہتا ہے ۔ وَیَقْدِرُ ؛ اور تنگ کردیتا ہے ، بھلائی اور برائی کا دار و مدار مال پر نہیں ہے ۔ بعض دفعہ دنیاداروں کو بہت کچھ مل جاتا ہے اور اچھے لوگوں کو تنگی رہتی ہے ۔ اچھوں کے لئے آخرت کی خوبی ہے ۔ بیمار ہو تو چند روز پرہیز کرلو ۔ آئندہ تمہاری حالت اچھی ہوگی ۔ مگر نادان لوگ ! دنیا کی زندگی پر خوش ہوجاتے ہیں ۔ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا مَتَاعٌ ؛ اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں ایک چند روزہ اور تھوڑا ساز وسامان ہے ۔

ترجمہ :- اللہ جس کو چاہتا ہے خوب رزق دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگ دست کردیتا ہے ۔ (اور جو نادان ہیں) وہ دنیا کی زندگی پر خوش ہیں (باغ باغ ہیں ، مگر) دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلہ میں تھوڑا سا تمتع اور چند روز کا ساز وسامان ہے ۔

وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْہِ اٰیَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ ۭ

قُلْ اِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْٓ اِلَیْہِ مَنْ اَنَابَ ﴿۲۷﴾ۖ

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافر کہتے ہیں ، وہ لوگ کہتے ہیں جو کفر کیا کرتے ہیں ۔ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ ؛ کیوں نہیں اُتاری گئی اُن پر ۔ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؛ ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی ۔ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ ؛ پیغمبر تم کہہ دو ! بے شک اللہ جس کو چاہتا ہے ضلال و گمراہی پر چھوڑ دیتا ہے ۔ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ؛ اور ہدایت کرتا ہے اور راستہ بتاتا ہے اپنی طرف اس شخص کو جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے ، جو انابت الی اللہ رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اور کافر کہتے ہیں ان کے خدا کی طرف سے ان پر کوئی آیت کیوں نہیں اُتاری گئی (کوئی نشانی کیوں نہ بتائی گئی) ۔ (پیغمبر !) تم کہہ دو ! خدا جس کو چاہتا ہے ضلالت اور گمراہی پر چھوڑ دیتا ہے اور جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے ، (انابت رکھتا ہے) اس کو اپنی طرف ہدایت کرتا ہے ، (راستہ بتاتا ہے) ۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ۭ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ۝۲۸

انابت رکھنے والے لوگ کون ہیں ؟ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں ۔ وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؛ اور ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے یادِ خدا سے ۔ خدا کا نام سن کر ان کے دل کو راحت پہنچتی ہے ۔ ذِکر کرتے ہیں تو ان کو اطمینان ہوتا ہے ۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ؛ ہاں یاد رکھو ! صرف یادِ خدا ہی سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے ۔ جب تک آدمی دنیا کی جھنجھٹ میں پھنسا رہتا ہے کبھی دل کو اطمینان نصیب نہیں ہوتا ۔ یادِ الٰہی تمام فکروں سے سبکدوش کردیتی ہے ۔

اے خیالِ روائے جاناں میری جان تجھ پہ قرباں ÷ کیا بے نیاز تو نے مجھے فکرِ دوجہاں سے (حسرت صدیقی)

ہزارہا مقاصد ہوں گے تو ظاہر ہے کہ دل پارہ پارہ ہوگا ، اطمینان کوسوں دور رہے گا ع

اک دل داری بس است یک دوست ترا

میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ دنیا کے تمام کام چھوڑ کر رہبانیت اختیار کرکے ، مفت کی روٹیاں کھاتے رہو بلکہ مقصد یہ ہے کہ خدا کو بالکل بھول نہ جاؤ ۔ عام طور سے خدا کا خیال رکھو ۔ جو کام کرو خدا کا مقرر کردہ فرض سمجھ کر کرو ۔ خالی وقت میں خدا کا بھی دھیان لگاؤ ۔ چند روزہ زندگی کے لئے ہمہ تن مصروفی ، رات دن انہاک اور خدا اور آخرت کے خیال کو تضیع وقت نہ سمجھو ۔ تم کو مرنا ہے ، اس کے دربار میں جانا ہے ۔ تم شُترِ بے مہار اور بے ناتھی کے بیل نہیں ہو ، تم سے تمہارے کاموں سے باز پرس کی جائے گی ۔ تم کو جواب دہی کرنی پڑے گی ۔

اٹھو اٹھو یہ خوابِ غفلت کب تک ÷ دیکھو دیکھو اجل کمین گاہ میں ہے (حسرت صدیقیؒ)

موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ۔ معلوم نہیں کب آتی ہے ۔ جب موت کا وقت معلوم نہیں تو توبہ و استغفار کرکے ہمیشہ تیار رہو ۔ ایسا نہ ہو کہ تم لیت ولعل میں پڑے رہو ۔ توبہ نصیب نہ ہو اور موت آجائے ۔ دنیا کے کام کو تو آج اور خدا کے کام کو کل ۔ آخر اس کل کی کچھ انتہا بھی ہے ۔ جو کرنا ہے آج کرو ۔ سب سے بڑا واعظ موت کا خیال ہے ۔ اپنے مرنے کو بھول جانا اور یہ سمجھنا کہ شیطان کی حیات کے ساتھ میری حیات وابستہ ہے ، میں قیامت تک مرنے والا نہیں ، شیطانی خیال ہے ۔

ذکرِ الٰہی سے دلوں کو راحت پہنچتی ہے

ہمیشہ اس واعظ کو اپنے پیشِ نظر رکھو۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ الْعَظِیْمَ۔

ترجمہ:- (انابت والے وہ لوگ ہیں) جو ایمان رکھتے ہیں اور ان کے دل یادِ خدا سے مطمئن رہتے ہیں (کیونکہ) یاد رکھو! کہ دلوں کو صرف یادِ خدا سے اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿۲۹﴾

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا؛ جو ایمان رکھتے ہیں۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ؛ اور عملِ صالح اور نیک کام کرتے ہیں۔ طُوْبٰى لَهُمْ؛ ان کو خوشحالی مبارک ہو۔ وَحُسْنُ مَاٰبٍ؛ اور نیک انجام۔ آخرت اور خاتمہ کی خوبی، بہترین ٹھکانا و مرجع۔

ترجمہ:- جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح بھی کرتے ہیں ان کے حصّہ میں خوشحالی، انجام نیک اور بہترین مرجع و مآب ہے۔

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِیْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاۡ عَلَیْهِمُ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَهُمْ یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ مَتَابِ ﴿۳۰﴾

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ؛ ہم نے تم کو اسی طرح بھیجا ہے۔ فِیْۤ اُمَّةٍ؛ ایک جماعت میں، ایک اُمّت میں۔ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ؛ اور یہ کوئی نئی بات نہیں۔ اس سے پہلے بھی اُمتیں اور جماعتیں گزری ہیں۔ پیغمبر کو بھیجنے کا مقصد کیا تھا، مطلب کیا تھا۔ لِتَتْلُوَاۡ عَلَیْهِمْ؛ کہ ان کو پڑھ کر سناؤ۔ اَلَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ؛ وہ پیغام، وہ احکام جس کی ہم نے تمہاری طرف وحی کی۔ ان لوگوں کا حال کیا ہے؟ وَهُمْ یَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ؛ اور وہ اللہ سے جو رحمٰن ہے انکار کرتے ہیں، خدا پرستی ان کا کام نہیں۔ قُلْ هُوَ رَبِّیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ؛ کوئی مانے یا نہ مانے۔ پیغمبر! تم کہہ دو، وہ تو میرا رب ہے، پروردگار ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ برحق خدا تو ایک ہی ہے۔ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَیْهِ مَتَابِ؛ میرا توکل تو اسی پر ہے، میں نے تمام کاموں کو اُسی پر چھوڑا اور اُسی کی طرف میرا مرجع و مآب ہے۔ تَابَ۔ رجوع کیا۔ مَتَاب۔ مرجع۔

ترجمہ:- ہم نے تم کو اسی طرح بھیجا ایک اُمّت میں، اس سے پہلے بھی اُمتیں گذری ہیں، تا کہ تم ان کو ایسے احکام پڑھ کر سناؤ جس کی ہم نے تم کو وحی کی ہے اور یہ لوگ تو خدا کے منکر ہیں۔ تم کہہ دو، وہ میرا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؕ

نیکوں کا انجام نیک

بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؕ اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا قَارِعَةٌ

ع ۵/۱۰ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۳۱﴾

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا ؛ اور اگر قرآن ایسا ہوتا کہ اس کے اثر سے ۔ سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ ؛ بیچ میں سے پہاڑ نکال دیئے جاتے ، چلا دیئے جاتے اور پہاڑوں کے نہ ہونے سے چلنے پھرنے میں ، سفر کرنے میں سہولت پیدا ہوجاتی ۔ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ ؛ یا جابجا سے زمین ٹکڑے کردی جاتی ۔ اور اس میں سے چشمے نکل آتے ۔ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ؛ یا مردے قبر سے نکلتے اور باتیں کرتے مگر ان باتوں میں کسی کا کیا اختیار ہے ۔ بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ؛ بلکہ یہ سب باتیں تو صرف اللہ کے اختیار میں ہیں ۔ اَفَلَمْ يَايْـَٔسْ ؛ زمخشری کشاف میں لکھتا ہے یہ قومِ نخع کی زبان ہے جس کے معنی ہیں '' کیا انھیں علم نہیں ''۔ اور شاہ ولی اللہؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور بظاہر یہی مناسب معلوم ہوتا ہے ۔ بعض نے اس کے معنے یہ بتائے ہیں '' کیا وہ مایوس نہیں ہوگئے ہیں ''۔ کہ نہ ماننے والے کبھی ماننے والے ہی نہیں ۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ '' کیا ابھی صبر نہیں آیا ''۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ '' کیا نہیں جان کر ناامید نہیں ہوئے ''۔ بہر حال زمخشری نے جو لکھا ہے اگر وہ ثابت ہے تو آیت کے معنے صاف ہیں ۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ؛ وہ لوگ جو ایمان لائے ۔ اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ ؛ کہ اگر خدا چاہتا ۔ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ؛ تو تمام لوگوں کو ہدایت فرماتا یعنی جب لوگوں کو معلوم ہوگیا ہے کہ ہر شخص میں ہدایت قبول کرنے کی قابلیت نہیں یہ سن کر مسلمان لوگ موجودہ کافروں کے ایمان لانے سے مایوس نہیں ہوچکے یا یہ کہو کہ کیا مسلمانوں کو معلوم نہیں کہ خدا سب کو ہدایت نہیں فرمائے گا ۔ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور ہمیشہ کافر ایسے حال میں رہیں گے ۔ تُصِيْبُهُمْ ؛ کہ ان کو پہنچے گی ۔ بِمَا صَنَعُوْا ؛ ان کے کئے پر ۔ قَارِعَةٌ ؛ سخت آفت ۔ مِقْرَعَة ۔ کوڑا ۔ قَرَعَ ۔ يَقْرَعُ ۔ قَرْعًا ۔ ٹھوکنا ۔ قَارِعٌ ۔ گرز ۔ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا ؛ یا وہ آفت اُترے گی قریب ۔ مِنْ دَارِهِمْ ؛ ان کے گھر سے ۔ حَتّٰى يَاْتِيَ ؛ یہاں تک کہ آجائے ۔ وَعْدُ اللّٰهِ ؛ خدا کا وعدہ ، خدا کا عذاب ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؛ بے شک اللہ خلافِ وعدہ نہیں کرتا ۔

ترجمہ :- اور اگر قرآن ایسا ہوتا کہ اس کے اثر سے پہاڑ چلا دیئے جاتے اور جابجا سے زمین ٹکڑے کردی جاتی اور مُردے (قبر سے نکلتے) باتیں کرتے (مگر اس میں کسی کا کیا اختیار ہے) بلکہ یہ سب باتیں تو صرف اللہ کے اختیار میں ہیں ۔ کیا ایماندار لوگ مایوس نہیں ہوچکے (ان کافروں کے ایمان نہ لانے سے)۔ اگر خدا چاہتا تو تمام لوگوں کو ہدایت کرتا (مگر تمام لوگوں کا ہدایت کرنا خلاف عینِ ثابتہ ، خلافِ نظامِ عالم ، خلافِ حکمتِ اِلٰہی ہے ۔ اس لئے سب کو ہدایت نہیں کرتا ۔) (یا اس کے یہ معنی ہیں کہ مسلمانوں کو معلوم نہیں کہ

اگر خدا چاہتا تو سب کو ہدایت کرتا ۔) ان کافروں پر ان کے کام اور ان کے کئے کی وجہ سے خود ان پر آفت پر آفت پہنچتی ہے یا ان کے گھرانے پر پہنچتی ہے یہاں تک کہ (وقتِ معیّن پر) وعدہِ الٰہی آجائے بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ﴿٣٢﴾

وَلَـقَـدِ اسْتُهْزِئَ ؛ اور ٹھٹول کیا گیا، ہنسی میں اُڑایا گیا، استہزاء کیا گیا ۔ بِـرُسُلٍ ؛ رسولوں سے، پیغمبروں سے ۔ مِنْ قَبْلِکَ ؛ تم سے پہلے ۔ فَـاَمْلَيْتُ ؛ پھر میں نے مہلت دی ۔ اِمْلاءٌ ۔ مہلت دینا ۔ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ منکروں کو، کافروں کو ۔ ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کیا ۔ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ؛ پھر میں نے ان کو پکڑلیا، ماخوذ کرلیا، گرفتار کرلیا ۔ فَـكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ؛ عِقَابِ دراصل عِقَابِیْ تھا ۔ کسرہ ''ی'' پر دلالت کرتا ہے پھر کیسی تھی میری سزا، میرا عقوبت کرنا ۔

ترجمہ :- اور تم سے پہلے بہت سے رسولوں کا ٹھٹّا اُڑایا گیا ۔ (ہنسی مذاق کیا گیا) پھر بھی میں نے ان کافروں کو مہلت دی پھر انھیں پکڑلیا ۔ پس (تمہیں معلوم؟) میری عقوبت اور سزا کیسی تھی ؟

أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ
قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۗ
بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾

اَفَـمَنْ هُوَ قَـآئِمٌ ؛ پھر کیا وہ جو قائم ہے، حفاظت کرتا ہے، حکومت کرتا ہے ۔ عَـلٰى كُلِّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص پر ۔ بِـمَا كَسَبَـتْ ؛ اس کام، اس مال پر کہ اس نے کسب کیا ہے، کمایا ہے، حاصل کیا ہے ۔ یعنی خدا کے دستِ قدرت سے کوئی باہر نہیں ۔ سب اس کے زیرِ نظر ہے ۔ پھر ۔ وَجَـعَـلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَـآءَ ؛ اور وہ لوگ اللہ کے شریک بناتے ہیں ۔ خدا سے شرک کرتے ہیں ۔ اچھا ۔ قُـلْ سَـمُّوْهُـمْ ؛ ذرا ان سے کہنا ان کے نام تو بتاؤ، وہ شرکاء ہیں کہاں ؟ سارے خیالی ڈھکوسلے ہیں، من گھڑت باتیں ہیں ۔ اَمْ تُـنَـبِّـئُـوْنَـهٗ ؛ پیغمبر ! تم کہو ! کیا اس کو بیان کرتے ہو ۔ کیا اس کو خبر دیتے ہو ۔ کیا اس کو بتاتے ہو ۔ بِمَا لَايَعْلَمُ ؛ ان چیزوں کی خبر دیتے ہو جن کو خدا نہیں جانتا ۔ ہوتے تو خدا جانتا ۔ جو چیز ہے ہی نہیں اُسے کوئی کیونکر جانے گا ۔ یا بِمَا لَايَعْلَمُ سے مراد خلیفۂ خدا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ جن کو ان دیوتاؤں کے وجود کا علم نہیں ۔ فِـــى الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ اَمْ

بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ ؛ یا یہ کسی بے اصل اور بری بات کی خبر دیتے ہیں ، غیر واقعی ظاہری بات ۔ یہ سب غلط خیالات ہیں ، بے اصل اوہام ہیں ۔ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ بلکہ کافروں کو اچھی اور مزین بات معلوم ہوتی ہے ۔ کیا بات ہے؟ مَكْرُهُمْ؛ ان کی بناوٹی بات ، ان کا جھوٹ ، ان کی مکاری ۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا ؟ وَصُدُّوْا عَنِ السَّبِيْلِ ؛ وہ راہِ خدا سے روک دیئے گئے ۔ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ ؛ اور جس کو خدا گمراہ رکھے ، اس کی گمراہی سے نہ نکالے ۔ وہ اپنی ناقص فطرت کی وجہ گمراہی اور ضلالت میں پڑا رہے ۔ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ؛ تو اس کو ہدایت دینے والا کوئی نہیں ۔ ہدایت قبول کرنے کے لئے بھی اہلیت و صلاحیت شرط ہے ۔ کوئی گدھے کو گھوڑا نہیں بنا سکتا ۔ گدھا تو ہمیشہ گدھا ہی رہے گا ۔

ترجمہ :- پھر کیا وہ جو ہر شخص کے لئے اس کی کمائی ہوئی چیزوں کی نگرانی رکھتا ہے ، اور یہ لوگ ہیں کہ خدا کے شریک مانتے ہیں ۔ تم کہو ! بھلا ان کے نام تو بتاؤ ؟ کیا تم ایسی باتیں کرتے ہو اور خدا کو ایسی باتیں بتاتے ہو جو زمین میں ہیں ہی نہیں ۔ (پھر اس کو علم ہو تو کیونکر ؟) یا یہ تمام اوپری باتیں ہیں (بلکہ مَن گھڑت ہیں) ۔ بلکہ ان کافروں کو ان کی مکاری اچھی معلوم ہوتی ہے ۔ (ان کا جھوٹ انہی کی دلچسپی کا باعث ہے) ۔ (اس کا نتیجہ کیا ہوا) وہ راہِ خدا سے روک دیئے گئے اور جس کو خدا (ہدایت نہ کرے ، ان کو) ضلالت سے نہ نکالے بھلا اس کو کون ہدایت کر سکتا ہے ۔ (ان کا کون رہنما بن سکتا ہے؟ کوئی نہیں ! ؟) ۔

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾

لَهُمْ عَذَابٌ ؛ اور ان کے لئے عذاب ہے ۔ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ دنیوی زندگی میں ۔ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ؛ اور البتہ آخرت کا عذاب زیادہ شاق ، زیادہ دشوار ، زیادہ سخت ہے ۔ وَمَا لَهُمْ ؛ اور ان کے لئے نہیں ہے ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ سے ۔ اس کے عذاب سے کوئی بچانے والا ۔ وَقِيَ يَقِيْ دِقَايَةً ۔ بچانا ۔

ترجمہ :- ان کے لئے (یہیں) دنیوی زندگی میں عذاب ہے اور البتہ آخرت کا عذاب تو بہت سخت و شاق ہے اور ان کے لئے اللہ سے کوئی بچانے والا نہیں (اس کے عذاب سے حفاظت کرنے والا نہیں) ۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ
اُكُلُهَا دَاۗىِٕمٌ وَّظِلُّهَا ۭ تِلْكَ عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ڰ وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾

مَثَلُ الْجَنَّةِ ؛ مثال اس جنت کی ۔ اَلَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؛ جس کا متقیوں کو وعدہ کیا گیا ہے ، جو جنت پرہیزگاروں کو دی جائے گی ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ اس کے تحت نہریں جاری رہتی ہیں ، اس کے نیچے نیچے ندیاں بہتی ہیں ۔ اُكُلُهَا

دَآئِمٌ وَّظِلُّهَا ؛ اس کے میوے ، پھل جن کو لوگ کھاتے ہیں ، ہمیشہ رہتے ہیں ۔ اور ان کا سایہ بھی دواماً رہتا ہے ۔ تِلْکَ عُقْبَی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ؛ یہ ہے انجام ان لوگوں کا جو تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرتے ہیں ۔ وَعُقْبَی الْکٰفِرِیْنَ النَّارُ ؛ اور انجام کافروں کا دوزخ ہے ، آگ ہے ۔

ترجمہ :- وہ جنت جس کا متقیوں کو وعدہ کیا گیا ہے ایسی ہے کہ اس کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ ان کے پھل بھی دائمی ہیں اور سایہ بھی ۔ یہ ہے متقیوں کا انجام ۔ اور کافروں کا انجام دوزخ ہے ۔

وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ یُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ اِلَیْهِ اَدْعُوْا وَاِلَیْهِ مَاٰبِ ۝۳۶

وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْکِتٰبَ ؛ اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے ۔ یَفْرَحُوْنَ ؛ خوش ہوتے ہیں ۔ انھیں فرحت ہوتی ہے ۔ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ ؛ اس وحی سے جو تمہاری طرف اُتاری گئی ہے ۔ اس کتاب سے جو تم کو دی گئی ہے ۔ وَمِنَ الْاَحْزَابِ ؛ اور بعض ایسے گروہ بھی ہیں ۔ مَنْ یُّنْکِرُ بَعْضَهٗ ؛ جو اس کے بعض سے انکار کرتے ہیں ، نہیں مانتے ۔ وہ مانیں یا نہ مانیں ، اس کی جواب دہی ان پر ہی ہے ۔ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ ؛ پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ مجھے تو صرف حکم دیا گیا ہے ، میں صرف اس بات پر مامور ہوں ۔ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ کی عبادت کروں اور اس کی بندگی کروں ۔ وَلَآ اُشْرِکَ بِهٖ ؛ اور اس سے شرک نہ کروں ۔ اِلَیْهِ اَدْعُوْا ؛ خدا ہی کی طرف سب کو بُلاتا ہوں ۔ یہی میری دعوت ہے ۔ وَاِلَیْهِ مَاٰبِ ؛ اور وہی میرا مرجع و مآب ہے ۔ اُسی کی طرف میرا لوٹ کر جانا ہے ۔

ترجمہ :- جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ وحیِ اِلٰہی سے جو تمہاری طرف اُتاری گئی ہے خوش ہوتے ہیں (اور انھیں فرحت ہوتی ہے) اور بعض گروہ ایسے بھی ہیں جو اس کے بعض سے انکار کرتے ہیں ۔ (پیغمبر !) تم کہہ دو میں صرف اس بات پر مامور ہوں کہ اللہ کی عبادت کروں اور اس سے شرک نہ کروں ۔ خدا ہی کی طرف دعوت دوں ، (بُلاؤں) اور اُسی کی طرف میرا مرجع و مآب ہے ۔ (میری بازگشت ہے میرا اس کی طرف پلٹ کر جانا ہے) ۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِیًّا ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا وَاقٍ ۝۳۷ ع ۵ ۱۱

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ ؛ اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو اُتارا ہے ۔ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؛ عربی زبان میں حکم، کھلا فیصلہ ۔ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ ؛ اور اگر تم نے اِتباع کی ، پیروی کی ، قدم بہ قدم چلے ۔ اَهْوَاءَ هُمْ ؛ ان کی خواہشوں کی ، ان کی ہوا و ہوس کی ۔ بَعْدَ مَا جَآءَكَ ؛ بعد اس کے کہ تمہارے پاس آ چکا ۔ مِنَ الْعِلْمِ ؛ علم سے ۔ مَا کا بیان ہے ۔ مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ ؛ تو تمہارے لئے نہیں اللہ سے ۔ اللہ کے مقابلہ میں ، اس کے خلاف ۔ مِنْ وَّلِيٍّ ؛ کوئی دوست ، کوئی ولی ۔ وَلَا وَاقٍ ؛ اور نہ کوئی بچانے والا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اسی طرح عربی زبان میں ایک فیصلہ کُن قرآن اُتارا ہے ۔ اگر تمہیں علم ہو جانے کے بعد تم لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کرو گے تو خدا کے مقابل تمہارا نہ کوئی دوست رہے گا نہ کوئی بچانے والا ۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ﴿۳۸﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے بھیجا ۔ رُسُلًا ؛ رسولوں کو ، پیغمبروں کو ۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ تم سے پہلے ۔ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا ؛ اور ان کے لئے بیویوں کو پیدا کیا ۔ وَذُرِّيَّةً ؛ اور اولاد کو ۔ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ ؛ اور نہیں ہے کسی پیغمبر کے ہاتھ میں ، اختیار میں ، اور اس کی قدرت سے باہر ہے ۔ صرف خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ کیونکہ وہ قادرِ مطلق ہے ۔ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ ؛ کہ کوئی آیت لائے ، کوئی نشانی لائے ۔ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ مگر اللہ کے اِذن سے ، اس کی اجازت سے ، اس کے حکم سے ۔ لِكُلِّ اَجَلٍ ؛ ہر وقت کے لئے ، ہر مدّت کے لئے ، ہر معیاد کے لئے ۔ كِتَابٌ ؛ ایک کتاب ہے ، ایک نوشتۂ الٰہی ہے ، ایک حکمِ معیّن ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تم سے پہلے بہت سے پیغمبر بھیجے تھے اور ان کی بیویاں اور بچے بھی تھے ۔ اور کسی پیغمبر کو یہ قدرت نہیں کہ بغیر خدا کے حکم کے کوئی آیت (کوئی نشانی لائے) ہر وقت کے لئے ایک نوشتہ ہے (ایک حکم نامہ ہے) ۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ﴿۳۹﴾

يَمْحُوا اللّٰهُ ؛ اللہ محو بھی کرتا ہے ، مٹاتا بھی ہے ۔ مَا يَشَآءُ ؛ جو چاہتا ہے ، جو اس کی مشیت میں ہے ۔ وَيُثْبِتُ ؛ اور ثابت و برقرار بھی رکھتا ہے ۔ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ ؛ اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب ۔

ترجمہ :- اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا بھی ہے اور ثابت بھی رکھتا ہے ۔ اصل نوشتہ تو اسی کے پاس ہے ۔

واضح ہو کہ دنیا میں اور عالمِ مثال میں کبھی کوئی بات معلوم ہوتی ہے کبھی کوئی بات ، اصل علم تو اللہ ہی کو ہے کہ وہ کرے گا کیا ۔ دوسرے سب لوگوں کے قیاسات ہیں ۔ اصل حقیقت تو اللہ کو معلوم ہے ۔ اُمُّ الْكِتٰبِ سے مراد علمِ الٰہی ہے ۔

وہی تقدیر ہے ۔ ایک ایک چیز تقدیر کے مطابق جاری ہوتی ہے تو اُسے قضاء کہتے ہیں ۔

وَإِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ ؛ اور اگر ہم تم کو دکھائیں ۔ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ ؛ بعض ایسی چیزیں جن کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں یعنی ان پر عذاب آجائے ۔ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ ؛ یا ہم تمہیں وفات دے دیں اور تمہارا انتقال ہوجائے تو اس سے کیا ہوتا ہے ۔ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؛ پس اس کے سوانہیں کہ تم پر واجب صرف تبلیغ ہے ۔تمہارا کام احکامِ الٰہی پہنچا دینا ہے ۔ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ؛ اور حساب لینا ہمارا کام ہے ۔ ہم ہی ان سے باز پرس کریں گے ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم تمہیں بعض ایسی چیزیں بتادیں جن کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں یا تمہاری وفات ہوجائے تو تمہارا کام تو صرف تبلیغ کرنا (اور احکام پہنچانا تھا ، اس کو تم نے پورا کردیا) اور محاسبہ کرنا (اور حساب لینا) تو ہمارا کام ہے ۔

تمہیں تبلیغ کرنا ہے اور حساب اللہ کے ہاتھ ہے

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ۚ

وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ ۚ وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾

اَوَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا ۔ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا ؛ کہ ہم زمین کو گھٹاتے اور تنگ کرتے جاتے ہیں ۔ مِنْ اَطْرَافِهَا ؛ چوطرف سے ۔ یعنی ان پر ایسی آفتیں پڑتی ہیں کہ ان پر عرصہ حیات تنگ ہورہا ہے اور زمین ان پر تنگ و تار ہورہی ہے اور روز بروز اُن کافروں کی آبادی کم ہوتی جارہی ہے کیونکہ اکثر لوگ مسلمان ہورہے ہیں ۔ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ ؛ اور اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے ۔ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؛ کوئی اس کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرسکتا ، نہ کوئی اس کے حکم کو پسِ پُشت ڈال سکتا ہے ۔ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ؛ (وقت آتا ہے) تو وہ جھٹ پَٹ حساب لیتا ہے ۔

ترجمہ :- کیا لوگ اس امر کو نہیں دیکھتے کہ دنیا (ان کافروں پر) ہر طرف سے تنگ ہورہی ہے ۔ (اور لوگ برابر مسلمان ہوتے جارہے ہیں) اور خدا جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے کوئی اس کے حکم کو پس پشت نہیں ڈال سکتا (اور وقت آتا ہے تو) وہ جلد حساب بھی لیتا ہے ۔

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا ۖ

يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿۴۲﴾

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ ؛ اور وہ لوگ مکر کرتے ہیں ، تدبیر لڑاتے رہے ، سازشیں کرتے رہے ۔ جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے ۔ یعنی ان کی مکاری کوئی نئی بات نہیں ۔ یہ لوگ ہمیشہ مکر و فریب کرتے رہے ۔ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ؛ ہر قسم کی تدبیر تو اللہ کا کام ہے ۔ خدا ہی ان کی مکّاری کی سزا دینے والا ہے ۔ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ ؛ جانتا ہے جو کچھ کرتا ہے ۔ كُلُّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص ۔ ہر شخص جو کچھ بھی کرتا ہے اس کی خدا کو ہر طرح خبر ہے ۔ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ ؛ اور اب کافروں کو علم ہو جائے گا ۔ منکرین جان ہی لیں گے ۔ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ؛ کہ کس کے لئے ہے آخرت کی نیک انجامی ۔

ترجمہ :- اور ان سے پہلے جو لوگ تھے وہ سب مکر و فریب کیا کرتے تھے مگر ان کے مکر کی پوری پوری سزا دینا اللہ ہی کا کام ہے جو خوب جانتا ہے ہر شخص جو کچھ کرتا ہے اور عنقریب منکرین کو معلوم ہی ہو جائے گا کہ آخرت کی نیک انجامی کس کے حصّہ میں ہے ۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا ؕ

ركوع ۶ ۱۲

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ﴿۴۳﴾

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور منکرین کہتے ہیں ۔ لَسْتَ مُرْسَلًا ؛ تم پیغمبر نہیں ہو ۔ قُلْ ؛ پیغمبر تم کہہ دو ۔ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ؛ اللہ گواہی دینے والا بس ہے ۔ کافی ہے ۔ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؛ میرے اور تمہارے درمیان ۔ وَمَنْ عِنْدَهٗ ؛ اور جس کے پاس ہے ۔ عِلْمُ الْكِتٰبِ ؛ نوشتۂ الٰہی کا علم ۔ تقدیر میں کیا ہونے والا ہے خدا ہی کو معلوم ہے ۔ جس کے پاس آسمانی کتاب کا علم ہے وہ کافی گواہ ہے ۔

ترجمہ :- اور کافر کہتے ہیں تم پیغمبر نہیں ہو (اے پیغمبر !) تم کہو میرے تمہارے درمیان اللہ کافی شاہد ہے جس کے پاس کتابِ الٰہی (اور تقدیر کا علم) ہے ۔

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْمَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ ابراہیم مکہ میں نازل ہوئی اس میں باون (۵۲) آیتیں اور سات (۷) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ

بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِۙ ﴿۱﴾

الٓرٰ ۔ كِتٰبٌ ؛ ایک عظیم الشان کتاب ہے یعنی قرآن ۔ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ ؛ ہم نے اس کو تم پر نازل کیا ، اُتارا ۔ کیوں؟ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ ؛ کہ تم لوگوں کو نکالو ۔ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ؛ ظلمتوں اور تاریکیوں سے نور کی طرف ، یعنی بداعتقادیوں سے نکال کر ہدایت کی طرف لوگوں کو لاؤ ۔ مگر حضرت پیغمبر ہیں ۔ بے اجازت کوئی کام نہیں کرتے ۔ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ ؛ ان سب کے پروردگار کے اِذن اور اجازت سے ۔ وہ نور کیا ہے؟ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ؛ عزت مند اور قابلِ حمد کے راستہ کی طرف ۔

ترجمہ :- ایک عظیم الشان کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف اُتارا تا کہ تم لوگوں کو ظلمتوں سے نور کی طرف لے جاؤ سب کے رب کی اجازت سے ۔ عزت مند قابلِ حمد خدا کے راستہ کی طرف ۔

واضح ہو کہ ظلمات تو جمع ہے اور نور واحد ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حق مذہب ایک ہے باقی کے سب مذہب باطل ہیں ۔ وہ عزیز وحمید کون ہے؟

اللّٰهِ الَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ؕ وَوَيۡلٌ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ مِنۡ عَذَابٍ شَدِيۡدِۙ ﴿۲﴾

اَللّٰهِ ؛ وہ اللہ ہے ۔ کیسا اللہ؟ اَلَّذِىۡ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؛ جو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اس کا ہے ، اس کی مِلک ہے ۔ وَوَيۡلٌ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ ؛ اور یہ کافر ، یہ منکر ، خدا کو نہیں مانتے تو ان کا حشر کیا ہوگا؟ ان پر افسوس ہے ۔ جس پر خدا افسوس کرے اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟ مِنۡ عَذَابٍ شَدِيۡدٍ ؛ ان پر شدید عذاب ہوگا ۔ مِنۡ عَذَابٍ شَدِيۡدٍ ، وَيۡلٌ کا بیان ہے ۔

ترجمہ :- (یہ راستہ ہے) اللہ کا جس کی مِلک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ اور عذابِ شدید سے کافروں کی مٹی خراب ہے ، (ان کی حالت افسوس ناک ہے) ۔

ان کافروں کے کیا خیالات ہیں؟

اۨلَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا عَلَى الۡاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَيَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا‌ ؕ اُولٰۤـئِكَ فِىۡ ضَلٰلٍۢ بَعِيۡدٍ ﴿۳﴾

اَلَّذِيۡنَ يَسۡتَحِبُّوۡنَ ؛ جو محبوب رکھتے ہیں ، پسند کرتے ہیں ۔ ترجیح دیتے ہیں ۔ اَلۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ؛ دنیوی زندگی کو ۔ عَلَى الۡاٰخِرَةِ ؛ آخرت پر ، صرف اتنا ہی نہیں کہ وہ خود بے راہ ہیں بلکہ ۔ وَيَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ؛ اور دوسروں کو بھی راہِ خدا

سے روکتے ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؛ اور اس میں کجی اور ٹیڑھا پن چاہتے ہیں، پیدا کرتے ہیں اور قسم قسم کے شبہات اور اعتراضات کرتے ہیں۔ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ؛ یہ لوگ دُور دراز، لمبی چوڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کی گمراہی کا سلسلہ کبھی ختم ہی نہیں ہوتا۔

ترجمہ:- یہ کافر لوگ دنیوی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اور لوگوں کو راہِ خدا سے روکتے ہیں اور اس میں کجی (اور بے راہی) پیدا کرتے ہیں۔ یہ لوگ تو بڑی دور کی گمراہی میں ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ ؛ اور ہم نے نہیں بھیجا کسی پیغمبر کو۔ کسی رسول کو۔ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ ؛ مگر اس کی قوم کی زبان میں کیونکہ وہی مخاطبِ اوّل ہیں، بلا واسطہ گفتگو انھیں سے ہوتی ہے۔ پھر تبلیغ کرنا، مذہب کی اشاعت کرنا علماء کا کام ہے۔ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؛ تا کہ ان کو بیان کردے، صاف صاف بتادے۔ یعنی پیغمبر کا کام صرف تبلیغ ہے۔ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ ؛ اور اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت نہیں کرتا، جس کی طبیعت میں، حقیقت میں، فطرت میں، عین ثابتہ میں، خباثت ہے اس کو گمراہی میں سے نہ نکالنا عینِ حکمت ہے۔ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؛ اور جس کو چاہتا ہے، ہدایت کرتا ہے۔ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؛ اور وہ عزت وحکمت والا ہے اور قوی ہے، زبردست ہے۔ جو کچھ کرتا ہے اقتضائے مقام کے مطابق کرتا ہے۔ رات کو رات اور دن کو دن دکھاتا ہے۔ جس پر حکمتِ الٰہی کھلتی ہے، اس کے دل کو راحت ہے۔

ترجمہ:- اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی قوم کی زبان میں تا کہ انھیں (احکامِ الٰہی) بیان کرے۔ پھر خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت نہیں کرتا اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور وہی ہے عزت وحکمت والا۔

خدا جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت نہیں کرتا

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے بھیجا۔ مُوْسٰى ؛ موسٰی کو۔ بِاٰيٰتِنَآ ؛ ہماری آیتوں کے ساتھ۔ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ ؛ کہ تم اپنی قوم کو نکالو۔ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؛ ظلمتوں سے نور کی طرف، گمراہی سے ہدایت کی طرف۔ کیونکہ حق مذہب ایک رہتا ہے اور باطل مذہب ہزاروں ہوتے ہیں۔ لہٰذا ظُلُمٰت جمع اور نور واحد ہے۔ ظلم کے معنٰی ہیں مَنَعَ۔ اندھیرے میں آدمی چلنے سے رُکتا ہے اور نَارَ۔ يَنُوْرُ۔ نُوْرًا کے معنٰی ہیں پھیلنا، منتشر ہونا۔ وَذَكِّرْهُمْ ؛ اور ان کو یاد دلاؤ، ان کے سامنے ذکر کرو۔ اُنھیں نصیحت کرو۔ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؛ زمانہ کے واقعات کو، اور اللہ کے عذاب وثواب دینے کے زمانہ کو۔ یعنی ان کو

قیامت سے ڈراؤ، اس کی نعمت وقمت بیان کرو۔ عالم میں جو تغیرات ہورہے ہیں اور اسباب سے جو نتائج نکل رہے ہیں۔
ان پر ان لوگوں کو متوجہ کرو جو چیز کسی زمانہ یا کسی شخص سے یا کسی قوم سے خاص نہیں ہوتی۔ خدائے تعالیٰ اس کو اپنی طرف
نسبت دیتا ہے کیونکہ وہ مسبب الاسباب ہے، علت العلل ہے۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ ؛ بے شک اس میں۔ لَاٰیٰتٍ ؛ البتہ نشانیاں ہیں،
عبرتیں ہیں۔ لِکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ؛ ہر صبر وشکر کرنے والے کے لئے۔ پہلے دل لگا کر برداشت کرکے، غور وفکر کرنا چاہیئے
اور جب اس کی حکمت اور حقیقت کھل جائے تو اس کی قدر اور شکر کرنا چاہیئے۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسٰی کو اپنی آیتیں دے کر بھیجا تھا کہ اپنی قوم کو ظلمتوں سے نور کی طرف نکالو اور
بحکمِ خدا زمانہ میں جو تغیرات ہورہے ہیں اس سے عبرت دلاؤ۔ اس میں ہر صابر وشاکر کے لئے
نشانیاں ہیں، (عبرت ہے)۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ
مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ
وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿٦﴾ ع ۱۴

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی ؛ ور یاد کرو جب کہ موسٰی نے کہا۔ لِقَوْمِهٖ ؛ اپنی قوم سے۔ اُذْكُرُوْا ؛ یاد کرو، خیال رکھو، ذکر کرو۔
نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؛ اللہ کی نعمت کو جو تم کو دی گئی۔ اللہ کے انعام کو، اس کے احسان کو جو تم پر ہوا۔ اِذْ اَنْجٰكُمْ ؛ جب
اس نے تمہیں نجات دی، چھڑا لیا۔ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کے متعلقین کے ہاتھ سے، آلِ فرعون سے۔ وہ کیا کرتے تھے۔
يَسُوْمُوْنَكُمْ ؛ تمہیں دیتے تھے، چکھاتے تھے۔ تم کو مبتلا کرتے تھے، تم پر ڈالتے تھے۔ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؛ عذاب کی سختی کو۔
سخت تکلیف کو۔ اور کیا کرتے تھے؟ وَيُذَبِّحُوْنَ ؛ اور ذبح کرتے تھے، مار ڈالتے تھے۔ اَبْنَآءَكُمْ ؛ تمہارے بیٹوں کو۔
وَيَسْتَحْيُوْنَ ؛ اور زندہ رکھتے تھے۔ حیات پر رہنے دیتے تھے۔ نِسَآءَكُمْ ؛ تمہاری عورتوں کو۔ وَفِيْ ذٰلِكُمْ ؛ اور اس میں۔
بَلَآءٌ ؛ امتحان ہے، آزمائش ہے، ابتلا ہے۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کی طرف سے۔ عَظِيْمٌ ؛ بڑی بھاری۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ موسٰی نے کہا اپنی قوم سے یاد کرو اس انعام و احسان کو جو اللہ نے تم پر کیا۔
جب کہ تم کو آلِ فرعون سے نجات دی (متعلقین فرعون کے ہاتھ سے چھڑالیا)۔ وہ تم کو سخت عذاب
دیتے تھے اور تمہارے بچوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ (باقی) رکھتے تھے اور اس میں
تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ﴿٧﴾

وَاِذْ تَاَذَّنَ ؛ اور جب کہ سنا دیا ، بتا دیا ، کانوں تک پہنچا دیا ۔ رَبُّکُمْ ؛ تمہارے رب نے ۔ لَئِنْ شَکَرْتُمْ ؛ اگر تم نے شکر کیا ، احسان مانا ، ہمارے دیئے کی قدر کی ، اس کو مناسب جگہ استعمال کیا ۔ لَاَزِیْدَنَّکُمْ ؛ تو ضرور میں تم کو زیادہ دوں گا ۔ اور دوں گا ۔ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ ؛ اور اگر تم نے کفرانِ نعمت کیا ، ناشکری کی ، ناقدری کی ، مناسب جگہ استعمال نہیں کیا ۔ اِنَّ عَذَابِیْ ؛ بے شک میرا عذاب ۔ لَشَدِیْدٌ ؛ ضرور شدید ہے ، سخت ہے ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ تمہارے رب نے سنا دیا تھا کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور دوں گا اور جو تم نے ناشکری کی تو میرا عذاب سخت ہے ۔

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِىٌّ حَمِيْدٌ ۝۸

وَقَالَ مُوْسٰی ؛ اور موسٰی نے کہا ۔ اِنْ تَکْفُرُوْآ ؛ اگر تم کفر کرو ، نہ مانو ، انکار کرو ۔ اَنْتُمْ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ؛ تم اور وہ سب جو زمین میں ہیں ۔ فَاِنَّ اللّٰہَ ؛ تو یقیناً اللہ ۔ لَغَنِیٌّ ؛ غنی ہے ، بے نیاز ہے ، بے پرواہ ہے ۔ حَمِیْدٌ ؛ اور وہ قابلِ تعریف وحمد ہے ۔ اس کی ذاتی خوبیاں ہیں ۔ اس کو کسی اور کی کیا حاجت ہے ۔ کوئی مانے نہ مانے وہ بے شک خدا ہے ۔

ترجمہ :- اور موسٰی نے کہا اگر تم اور وہ سب لوگ جو زمین میں ہیں کفر کرو (نہ مانو) تو بھی یقیناً اللہ غنی ہے قابلِ حمد وتعریف ہے ۔ (اس کو کسی کی حاجت نہیں ۔ وہ اچھا ہے ، ستودہ صفات والا ہے) ۔

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ۭ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرَدُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فِيْٓ اَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوْٓا اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ۝۹

اَلَمْ یَاْتِکُمْ ؛ کیا تمہارے پاس نہیں آئی ۔ نَبَؤُا الَّذِیْنَ ؛ خبر ان لوگوں کی ۔ اسی سے مَبْنی ہے ۔ مِنْ قَبْلِکُمْ ؛ تم سے پہلے ، تم سے قبل ۔ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ؛ نوح کی قوم اور قومِ عاد وثمود ۔ عاد وثمود خود قومیں ہیں ۔ وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِھِمْ ؛ اور ان لوگوں کی خبر ، جو ان قوموں کے بعد ہوئے ہیں ۔ لَا یَعْلَمُھُمْ اِلَّا اللّٰہُ ؛ اتنے بہت ہیں کہ ان کو خدا کے سوائے کوئی نہیں جانتا ۔ اللہ ہی کو اُن کا علم ہے ۔ جَآءَتْھُمْ ؛ اُن کے پاس آئے ۔ رُسُلُھُمْ ؛ پیغمبر لوگ ۔ ان کے پیغمبر ۔ بِالْبَیِّنٰتِ ؛ واضح دلائل کے ساتھ ۔ کھلی کھلی باتوں کے ساتھ ۔ فَرَدُّوْآ ؛ پھر انھوں نے لوٹا دیا ۔ رد کر دیا ۔ اَیْدِیَھُمْ ؛ ان کے ہاتھوں کو ، اپنے ہاتھوں کو ۔ فِیْٓ اَفْوَاھِھِمْ ؛ ان کے منہ میں ۔ فَمٌ اصل میں فُوْہٌ تھا ۔ اس کی جمع اَفْوَاہٌ ہے ۔ اس کی تصغیر فُوَیْہٌ ہے ۔ اس حصّہ آیت کے معنی تین ہوسکتے ہیں :

ا۔منکروں نے اپنے ہاتھ، اپنے منہ میں ڈالے، گویا غیظ وغضب سے اپنے ہاتھ کاٹتے تھے جیسے عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ۔

۲۔منکروں نے اپنے ہاتھ اپنے منہ پر رکھے۔گویا خاموشی اختیار کرتے ہیں اور منہ سے ایک لفظ نہیں نکالتے۔

۳۔منکر اپنے ہاتھ نبیوں کے منہ میں ڈالتے ہیں اور کچھ کہنے سے روکتے ہیں۔

وَقَالُوْٓا ؛ اور انھوں نے کہا۔اِنَّا كَفَرْنَا ؛ ہم نہیں جانتے۔ہم صاف انکار کرتے ہیں۔بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ ؛ اس وحی سے جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو، مُرسل ہو، رسول بنائے گئے ہو۔وَاِنَّا لَفِيْ شَكٍّ ؛ اور بے شک ہم کو شک ہے۔ہم شک میں پڑے ہیں۔مِمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَيْهِ ؛ اس مذہب کے متعلق، توحید کے متعلق، اس وحی کے متعلق جس کی طرف تم ہم کو بُلاتے ہو۔مُرِيْبٍ ؛ شک بھی کیسا؟ ظاہر بے قرار کرنے والا، دوراز اطمینان۔خاطر جمعی سے کوسوں دُور۔

ترجمہ:- کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی، جو تم سے پہلے گزرے ہیں یعنی قومِ نوح و عاد و ثمود اور وہ لوگ جو ان کے بعد ہوئے ہیں۔ان کو (ان کی تعداد) تو صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ان کے پاس بہت سے پیغمبر واضح دلائل لے کر آئے مگر انھوں نے اپنے منہ پر اپنے ہاتھ رکھ لئے اور کہا (تو کیا کہا؟) تم جس مذہب کو لے کر آئے ہو ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے۔(ہم صاف صاف انکار کرتے ہیں) اور تم جس مذہب اور توحید کی طرف بُلاتے ہو اس میں ہم کو شک ہے اور ہم کو بالکل اطمینان نہیں۔

قَالَتْ رُسُلُهُمْ اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَدْعُوْكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؕ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۰﴾

قَالَتْ رُسُلُهُمْ ؛ ان کے پیغمبروں نے کہا۔اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ ؛ کیا تم کو اللہ میں، اس کے وجود میں شک و شبہ ہے، کسی قسم کی خلش ہے۔فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔يَدْعُوْكُمْ ؛ وہ تمہیں بُلاتا ہے۔لِيَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ ؛ تاکہ تمہارے قصور بخش دے، تمہارے ذنوب کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپائے۔وَيُؤَخِّرَكُمْ ؛ اور تاکہ تم کو مہلت دے اور تمہارے عذاب میں تاخیر کرے۔اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ ایک مدتِ معیّن تک۔مقررہ وقت تک۔قَالُوْا ؛ لوگوں نے کہا۔اِنْ اَنْتُمْ ؛ نہیں ہو تم۔اِلَّا بَشَرٌ ؛ مگر آدمی۔مِثْلُنَا ؛ مثل ہمارے، ہمارے جیسے۔تُرِيْدُوْنَ ؛ تمہارا اِرادہ ہے، تم چاہتے ہو۔اَنْ تَصُدُّوْنَا ؛ کہ ہم کو روکیں۔عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا ؛ ان دیوتاؤں سے جن کی پرستش ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے۔ہم ہرگز نہیں مانتے، نہ ان دیوتاؤں اور بُتوں کو چھوڑتے ہیں۔فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؛ ہمارے پاس آؤ تو کوئی واضح دلیل کے ساتھ آؤ۔کوئی روشن معجزہ لاؤ جس سے تمہیں غلبہ ہو جائے۔

ترجمہ :- ان کے پیغمبروں نے کہا کیا تمہیں آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے خدا میں شک ہے خدا تم کو اس لئے بُلاتا ہے کہ تمہارے گناہ معاف کرے اور تم کو ایک مدّتِ معین تک مہلت دے۔ لوگوں نے کہا تم تو ہماری ہی طرح انسان ہو۔ تم چاہتے ہو کہ جن دیوتاؤں کی پوجا ہمارے باپ دادا کیا کرتے تھے اس سے روکیں لہذا واضح اور غلبہ پیدا کرنے والی دلیل (یا معجزہ) لاؤ۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ

وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ ؛ ان سے ان کے پیغمبروں نے کہا۔ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ؛ نہیں ہیں مگر ہم تمہاری ہی طرح آدمی، بے شک ہم بھی بشر ہیں۔ خدائی کا دعویٰ نہیں کرتے۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ ؛ مگر اللہ احسان کرتا ہے اور پیغمبری سے سرفراز کرتا ہے۔ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس پر چاہے، اس کی مشیت میں جو ہو۔ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں میں سے۔ وَمَا كَانَ لَنَآ ؛ اور ہمارا کام نہیں۔ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ ؛ کہ تمہارے پاس آئیں۔ بِسُلْطٰنٍ ؛ غلبہ بخش معجزہ لے کر۔ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ مگر خدا کے اِذن و اجازت سے۔ وَعَلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ ہی پر۔ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ مومنوں کو توکل کرنا چاہیئے، چاہیئے کہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔

ترجمہ :- ان سے ان کے رسولوں نے کہا کہ بے شک ہم تمہارے ہی جیسے انسان ہیں (آدمی ہیں)، مگر اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے احسان کرتا ہے (ممنونیت کرتا ہے) اور یہ ہمارا کام نہیں کہ ہم تمہارے پاس بغیر خدا کے حکم کے کوئی معجزہ لائیں (کوئی غلبہ کی بات سنائیں) اور ایمانداروں کو چاہیئے کہ اللہ پر بھروسہ رکھیں (اس پر توکل کریں)۔

وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ

وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ ع

ع ۲ ۱۴

وَمَا لَنَآ ؛ اور ہم سے کیونکر ممکن ہے۔ ہمارے لئے مناسب نہیں۔ اَلَّا نَتَوَكَّلَ ؛ کہ توکل نہ کریں۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ اللہ پر۔ وَقَدْ هَدٰىنَا ؛ اور حالانکہ اس نے ہم کو ہدایت کی ہے، ہماری رہنمائی کی ہے، ہم کو بتا دیا ہے۔ سُبُلَنَا ؛ ہمارے راستے۔ حالانکہ خدا نے ہماری ہدایت کی سبیل بتادی۔ وَلَنَصْبِرَنَّ ؛ اور ہم ضرور صبر کریں گے۔ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا ؛ تمہاری ایذا دہی پر، ان طریقوں پر جن پر تم ہم کو ایذا دیتے ہو۔ وَعَلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ ہی پر۔ فَلْيَتَوَكَّلِ ؛ چاہئے کہ توکل کریں، بھروسہ رکھیں۔ اَلْمُتَوَكِّلُوْنَ ؛ توکل کرنے والے۔ اعتماد اور بھروسہ رکھنے والے۔

ترجمہ :- اور ہمارے لئے مناسب نہیں کہ ہم اللہ پر توکل نہ کریں حالانکہ اس نے ہمارے راستوں کی ہدایت کردی ہے اور ہم ضرور تمہاری ایذا دہی پر صبر کریں گے اور توکل کرنے والوں کو خدا ہی پر توکل کرنا چاہئے ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿١٣﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافروں نے کہا ۔ لِرُسُلِهِمْ ؛ اپنے رسولوں کو، پیغمبروں کو ۔ لَنُخْرِجَنَّكُمْ ؛ ضرور ہم تم کو نکال دیں گے ۔ مِنْ اَرْضِنَآ ؛ ہماری سرزمین سے ہمارے ملک سے ۔ اَوْلَتَعُوْدُنَّ ؛ یا تم عود کرو، پلٹ آؤ ۔ فِيْ مِلَّتِنَا ؛ ہمارے مذہب میں، ہماری مِلّت میں ۔ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ ؛ تو پیغمبروں کو وحی کی، اطلاع دی ۔ رَبُّهُمْ ؛ ان کے رب نے ۔ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ہم ضرور ظالموں کو ہلاک کردیں گے ۔ کافر لاجواب ہوئے تو ملک بدر کرنے کے لئے تیار ہوئے ۔ مگر ہوا کیا؟ خود ہلاک ہوئے، برباد ہوئے ۔

ترجمہ :- اور کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا ہم تم کو اپنی سرزمین سے ضرور نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب و مِلّت میں عود کرو (چونکہ ایذادہی کی انتہا ہوگئی لہذا) خدا نے ان (پیغمبروں) کو وحی کی کہ ہم ظالموں کو یقیناً ہلاک اور برباد کردیں گے ۔

وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿١٤﴾

وَلَنُسْكِنَنَّكُمْ ؛ اور ہم ضرور تمہارا مسکن بنائیں گے، تم کو آباد کریں گے ۔ الْاَرْضَ ؛ اسی سرزمین میں ۔ مِنْ بَعْدِهِمْ ؛ ان کے بعد ۔ ذٰلِكَ ؛ یہ سب کس کے لئے ہے؟ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ ؛ جو میرے مقام سے خوف کرے، میرے عظیم الشان مرتبہ سے ڈرے ۔ وَخَافَ وَعِيْدِ ؛ وَعِيْدِ اصل میں وَعِيْدِيْ ہے ۔ میری وعید اور میرے وعدۂ عذاب سے ڈرے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم تم کو اس سرزمین میں ان کے بعد آباد کریں گے (اُتاریں گے) یہ اس کے لئے ہے جس کے دل میں میرے رتبہ اور مقام کا خوف ہو اور میرے خبرِ عذاب سے ڈرے ۔

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۙ﴿١٥﴾

وَاسْتَفْتَحُوْا ؛ اور پیغمبروں نے دُعائے فتح و نصرت کی ۔ مشکلات کے کھلنے کو چاہا اور خدا نے اُن کی سُن لی اور منکرین پر غلبہ ہوا ۔ وَخَابَ ؛ اور نامراد ہوا اور خائب و خاسر ہوا ۔ كُلُّ جَبَّارٍ ؛ ہر سرکش، جبر و تعدّی کرنے والا، متکبر ۔ عَنِيْدٍ ؛ ضدی ۔

عداوت پر اَڑا رہنے والا ، ہٹ دھرم ۔

ترجمہ :- اور پیغمبروں نے فتح ونصرت اور کامیابی کے لئے دُعائیں کیں اور سرکش ، ہٹ دھرم منکرین ناکام رہے (نامراد رہے) ۔

یہ تو صرف دنیا کا انجام تھا ۔

مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾

مِنْ وَّرَآئِهٖ ؛ اس کے پیچھے ، اس کے سوا ، اس کے بعد ۔ جَهَنَّمُ ؛ دوزخ ہے ۔ وَرَآءَ کے معنے آگے پیچھے دونوں کے ہوتے ہیں ۔ وَرَیٰ ــ یَرِیْ کے معنی ہیں ڈھانکنا خواہ وہ دوسرے کو ڈھانکے یا دوسرا اس کو ڈھانکے اسی طرح آگے پیچھے کے معنے نکلتے ہیں ۔ وَيُسْقٰى ؛ اور پلایا جاتا ہے ۔ مِنْ مَّــآءٍ ؛ پانی سے ۔ صَدِيْدٍ ؛ پیپ جو چمڑے اور گوشت کے بیچ میں آجاتا ہے ۔ گرم پانی ۔ تلچھٹ ۔

ترجمہ :- اس کے بعد جہنّم ہے اور کھولتا اور متعفن پانی اس کو پلایا جائے گا ۔

يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۭ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ﴿۱۷﴾

يَتَجَرَّعُهٗ ؛ اس گرم پانی کو گھونٹ گھونٹ پینا چاہے گا ۔ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ ؛ اور اس کو پچا نہ سکے گا ، گلے سے آسانی سے اُتار نہ سکے گا ۔ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ ؛ اور اس کے پاس موت کی بھیانک صورت نظر آئے گی ، موت اس کے پاس آجائے گی ۔ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ؛ چوطرف سے ، ہر جگہ سے ۔ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ؛ اور وہ مرے گا نہیں کہ عذاب ختم ہوجائے ۔ تکلیفات آخر ہوجائیں ۔ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ ؛ اور اس کے بعد یا اس کے سوائے ۔ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ؛ سخت عذاب ہے ۔

ترجمہ :- اس کھولتے پانی کو پی جانا چاہے گا مگر وہ پانی گلے سے نیچے نہ اُتر سکے گا اور ہر جگہ سے موت نظر آئے گی ۔ مگر وہ مرے گا نہیں اور اس کے سوا سخت عذاب ہوگا ۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ ان لوگوں کی مثال جو کفر کرتے ہیں ۔ بِرَبِّهِمْ ؛ اپنے پروردگار سے ، اس سے جس نے ان کو پالا پوسا ۔ خبرداری کی ، نگرانی کی ، پرورش کی ۔ اَعْمَالُهُمْ ؛ اُن کے اعمال کیسے ہیں ۔ ان کے کام کا انجام کیا ہے ۔ كَرَمَادٍ ؛

جیسے راکھ کا ایک ڈھیر ہے ۔ اِشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ ؛ اس راکھ کے تودے پر شدت سے ہوا بہی ۔ پھر کس دن ؟ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؛ آندھی کے دن ۔ جس دن سخت ہوائیں بہہ رہی تھیں ۔ جھکڑ کے دن کہ راکھ کے تودے سے سب کچھ اُڑ اُڑ کر برباد ہو گیا ۔ لَايَقْدِرُوْنَ ؛ ان لوگوں کو قدرت نہیں ہے ۔ ان کے بس میں نہیں ہے ۔ اُن کے ہاتھ میں نہ رہا ۔ مِمَّا كَسَبُوْا ؛ ان اعمال میں سے ۔ ان کاموں میں سے جو انھوں نے کیا اور کمایا تھا ۔ عَلٰى شَيْءٍ ؛ کچھ بھی ۔ ذٰلِكَ ؛ یہ تو ۔ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ؛ پرلے درجہ کی گمراہی ہے ، سخت بے راہی ہے ۔ عینِ ضلالت ہے ۔ ذٰلِكَ اور هُوَ سے مراد خدا سے کفر کرنا اور غلط طریقہ سے کام کرنا مراد ہے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں کی مثال جو اپنے پروردگار سے کفر کرتے ہیں (اپنے رب سے انکار کرتے ہیں) یہ ہے کہ ان کے اعمال کیا ہیں (تودۂ خاک ہیں) خاکستر کا ڈھیر ہیں ، جس پر آندھی کے دن سخت ہوائیں بہہ رہی ہیں اور جو کچھ انھوں نے کمایا تھا (حاصل کیا تھا) ۔ اس میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ آیا (کچھ بھی ان کے پاس نہ رہا) ۔ یہ تو پرلے درجہ کی گمراہی ہے (بے راہی ہے) ۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۙ﴿۱۹﴾

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے دیکھا نہیں ؟ کیا تمہیں معلوم نہیں ۔ کیا تم نے اس پر غور وفکر نہیں کیا ۔ کیا یہ بات تمہاری رائے میں نہیں آئی ۔ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ۔ بِالْحَقِّ ؛ حق کے ساتھ ، مناسب طریقہ سے ۔ جیسا ہونا چاہئے ویسے ہی ۔ واقعہ کے مطابق ۔ ہر چیز کے حسبِ اقتضا ، اس کی قدرت صرف پیدا کرنے ہی پر منحصر نہ تھی ۔ بلکہ ہر حال میں ہے ۔ وہ جس طرح پیدا کرنے پر قادر تھا اسی طرح فنا کرنے پر بھی قادر ہے ۔ اِنْ يَّشَاْ ؛ اگر وہ چاہے ۔ اس کی مشیت میں آجائے ۔ يُذْهِبْكُمْ ؛ تو تم کو دور کر دے ، ہٹا دے ۔ تم کو نیست و نابود کر دے ۔ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ؛ اور ایک نئی مخلوق لائے ۔ فنا کرنا اور پھر پیدا کرنا ، پہلے پیدا کرنے سے کچھ مشکل نہیں ۔

ترجمہ :- کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو مناسب طور سے اور برحق (اور بہ اقتضاءِ حکمت) پیدا کیا اور اب اگر چاہے تو تم کو نیست و نابود کر دے اور ایک نئی ہی مخلوق کو لائے ۔

وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾

وَمَا ذٰلِكَ ؛ اور یہ نہیں ہے ۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ خدا پر ۔ کچھ مشکل ، دشوار ۔

ترجمہ :- اور یہ خدا پر کچھ دشوار نہیں ہے ۔

فائدہ :- ان آیتوں کو یعنی اِنْ يَّشَاْ سے بِعَزِيْزٍ تک پڑھنے سے دفعِ وساوس وخطرات ہوتا ہے ۔ اس کے ساتھ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنے سے اور زیادہ فائدہ ہے ۔

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا

کافروں کے عمل کی مثال

دفعِ وساوس کے لئے اِنْ يَّشَاْ سے بِعَزِيْزٍ تک پڑھیں

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَیْنٰكُمْ ؕ

سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ اَجَزِعْنَاۤ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِیْصٍ ﴿۲۱﴾

٣ ع ٩ ١٥

وَبَرَزُوْا ؛ اور نکل کھڑے ہوئے ۔ لِلّٰهِ ؛ اللہ کے سامنے ۔ جَمِیْعًا ؛ تمام ، اکٹھا ، سب ۔ فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا ؛ ضعیفوں ، کمزوروں نے کہا ۔ لِلَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں سے جو اپنے کو بڑے سمجھتے تھے ، تکبّر کرتے تھے ۔ اِنَّا كُنَّا ؛ بے شک ہم تھے ۔ لَكُمْ تَبَعًا ؛ تمہارے تابع ، تمہاری چال پر چلنے والے ، تمہارے قدم بہ قدم رہنے والے ۔ فَهَلْ اَنْتُمْ ؛ کیا تم ہو ۔ مُّغْنُوْنَ عَنَّا ؛ ہم کو نفع پہنچانے والے ، ہمارے کام آنے والے ، ہم کو بچانے والے ۔ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ ؛ عذابِ الٰہی سے ۔ مِنْ شَیْءٍ ؛ کچھ ۔ قَالُوْا ؛ ان متکبر پیشواؤں نے کہا ۔ لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ؛ اگر اللہ ہم کو ہدایت کرتا ، ہماری رہنمائی فرماتا ، ہم کو راستہ پر لگاتا ۔ لَهَدَیْنٰكُمْ ؛ تو ہم بھی تمہاری ہدایت کرتے ، تمہاری رہنمائی کرتے ، تم کو سیدھے راستے پر لگاتے ۔

واضح ہو کہ لوگوں کی عادت ہے کہ الزام لگانے کو کوئی نہیں ملتا تو خدا پر الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب خدا نے ہم کو راہِ راست پر نہیں لگایا تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے کہ ہم نے تمہاری صحیح رہنمائی نہیں کی ۔ ان کو سمجھنا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ ہر ایک کو وہی دیتا ہے جو اس کی فطرت کا تقاضا ہے ۔

خیال رکھنا چاہئے کہ ہر طبیعت ، ہر حقیقت کو خدا وہی دیتا ہے جو اس کی فطرت کے مطابق ہے ۔

قرآن میں ہے : فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؛ مجھے ملامت نہ کرو ، میری شکایت نہ کرو ۔ کرنا ہے تو خود کو ملامت کرو ۔

یاد رکھو کہ علم تابعِ معلوم ہے نہ کہ معلوم تابعِ علم ۔

سَوَآءٌ عَلَیْنَاۤ ؛ اب ہمارے لئے برابر ہے ۔ اَجَزِعْنَاۤ ؛ چاہے ہم جزع فزع کریں ، چاہے بے قرار رہیں ، واویلا کریں ۔ اَمْ صَبَرْنَا ؛ یا ہم صبر کریں ، برداشت کریں ۔ مَا لَنَا مِنْ مَّحِیْصٍ ؛ اب ہمارے لئے کوئی گریز نہیں ، کوئی پناہ نہیں ، سب خدا کے سامنے حاضر ہیں ۔

ترجمہ :- اور وہ سب دربارِ الٰہی میں حاضر ہوئے اور کمزوروں نے قویوں سے کہا ہم تو تمہارے تابع تھے (تم جو کہتے تھے ہم کرتے تھے ، تمہارا کہا مانتے تھے) تو کیا آج تم عذابِ الٰہی سے ہم کو بچا سکتے ہو ۔ (جو قوی اور پیشوا تھے انھوں نے) کہا خدا ہم کو ہدایت کرتا تو ہم بھی تم کو ہدایت کرتے ۔ اب واویلا کرنا اور صبر کرنا دونوں برابر ہیں (چیخنا ، چلّانا لاحاصل) اب ہمارے لئے کوئی گریز نہیں (کوئی ایسی جگہ نہیں کہ ہم بھاگ کر وہاں پناہ لیں) ۔

وَقَالَ الشَّیْطٰنُ لَمَّا قُضِیَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ

وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ

فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ

اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ ؛ اور شیطان نے کہا ۔ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ ؛ جب پورا کردیا گیا کام ، جب تمام کاموں کا فیصلہ ہو چکا ۔ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں جاچکے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ وَعَدَكُمْ ؛ تم سے وعدہ کیا تھا ۔ وَعْدَ الْحَقِّ ؛ سچا وعدہ ، واقعہ کے مطابق ، ثابت ، اٹل ۔ وَوَعَدْتُّكُمْ ؛ اور میں نے تم سے وعدہ کیا ۔ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؛ پھر میں نے اتنا ضرور کیا کہ وعدہ خلافی کی ۔ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ ؛ اور نہ تھا میرا تم پر ۔ مِنْ سُلْطٰنٍ ؛ کوئی غلبہ ، کوئی تسلط ۔ تم میرے ہاتھ میں مجبور و عاجز نہ تھے ۔ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ ؛ مگر یہ کہ میں نے تمہیں بُلایا ۔ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ؛ پھر تم نے اس کو قبول کرلیا ، میری بات مان لی ۔ جب کہ میں نے تمہیں مجبور نہیں کیا تھا اور تم نے اپنی خوشی سے ، اپنے اِرادے سے ، اپنی خواہش سے اس کو مان لیا اور قبول کرلیا تھا ۔ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ ؛ لہذا مجھے تم ملامت نہ کرو ۔ لَامَ ــ يَلُوْمُ ــ لَوْمًا ؛ ملامت کرنا ، بُرا بھلا کہنا ۔ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؛ اور اپنے آپ کو اور اپنے نفسوں کو ملامت کرو ۔ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ ؛ میں تمہاری فریاد رسی نہیں کرسکتا ۔ صَرَخَ ۔ يَصْرُخُ ، صُرَاخًا ۔ وَصَرِيْخًا ؛ داد فریاد کرنا ۔ چیخنا ۔ بلبلانا ۔ صَارِخٌ ؛ فریاد کرنے والا ۔ مُصْرِخٌ ۔ فریا درس ، فریادسن کر حاضر حاضر کہنے والا ۔ مدد کو آنے والا ۔ صَرِيْخٌ ۔ فریاد کرنے والا اور فریاد پر مدد کو دوڑنے والا ہر دو پر حاوی ہے ۔ دیکھو میں بھی تو آفت میں مبتلا ہوں ۔ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؛ اور تم بھی تو میری فریادرسی نہیں کرسکتے ۔ اِنِّيْ كَفَرْتُ ؛ میں نے بھی انکار کیا اور برا ہی سمجھا ۔ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؛ جو تم نے مجھے اس سے پہلے خدا کا شریک بنایا ۔ خدا سے کسی کو شریک بنانے کو میں کب اچھا سمجھتا تھا ۔ شیطان اور اس کے پیروؤں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ ؛ بے شک ظالم ۔ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ ان کے لئے ہے المناک ، دردناک ، دُکھ دینے والا عذاب ۔

شیطان کا اپنے متبعین سے اظہار بے تعلقی

ترجمہ :- جب پورا فیصلہ اور ہونے کے تمام کام ہوچکے تو شیطان نے کہا بے شک اللہ نے سچا وعدہ فرمایا تھا اور میں نے بھی تم سے ایک وعدہ کیا تھا ۔ ہاں ! میں نے وعدہ خلافی تو کی مگر میرا تم پر کچھ زور نہ تھا ۔ (کوئی تسلط نہ تھا) تم میرے ہاتھ میں مجبور نہ تھے ۔ مگر ہاں ! میں نے تمہیں بلایا اور تم نے مجھے مان لیا ۔ (اب مجھے کیا ملامت کرتے ہو) ۔ مجھے ہرگز ملامت نہ کرو ، اپنے آپ کو ملامت کرو (مجھے کیا روتے ہو اپنے آپ کو روؤ) ۔ میں تمہاری فریاد کو نہیں پہنچ سکتا نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو ۔ میں تو پہلے ہی سے انکار کررہا تھا اور تمہارے خدا کا شریک بنانے کا مخالف ہی تھا ۔ (ساری بحث مباحثہ بے کار ۔ لعنت ملامت بے فائدہ) یقیناً ظالموں کے لئے المناک عذاب ہے ۔

یہ تو منکرین ، ناخدا پرستوں کا حال تھا ۔ ذرا اچھوں کا حال بھی سنو ۔ خدا پرستوں کا انجام بھی ملاحظہ ہو ۔

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؕ تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾

وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور داخل کردیئے گئے وہ لوگ جو ایمان لائے تھے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور نیک عمل کئے ۔ دیکھو ! خدائے تعالیٰ عملِ صالح پر کس قدر زور دیتا ہے ۔ جہاں ایمان اہم ہے وہاں عملِ صالح بھی اہم ہے ۔ وہ درخت کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے جس کے نہ پھول ہیں نہ پھل ۔ افسوس آج کل نام مسلمانوں کے ہیں مگر کام مسلمانوں کے نہیں ۔ خیر اچھوں کو ملے گا کیا ؟ جَنّٰتٍ ؛ جنتیں ۔ تمہارا علم و عمل تمہارے لئے باغ بن جائے گا ، اور سدا بہار باغ بنے گا ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ اس کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ وہ باغ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہے گا ۔ یہ باغ عارضی اور چند روزہ نہیں ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ تم کو خلود اور دوام نصیب ہوگا ۔ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؛ ان کے رب ، ان کے پروردگار کے اذن و اجازت سے ۔ کیا وہ نمستے یا گڈ مارنگ کہیں گے ۔ نہیں ۔ تَحِيَّتُهُمْ ؛ ان کا سلام ، ان کی دُعائے زندگی ۔ وہ ''جیتے رہو'' کے عوض ۔ فِيْهَا ؛ جنت میں کہیں گے ۔ سَلٰمٌ ؛ تم پر سلام ہو ، تم ہمیشہ سلامت رہو ، تم کو سلامتی نصیب ہو اور بڑی سلامتی نصیب ہو ۔

ترجمہ :- اور ایماندار اور عملِ صالح کرنے والے مختلف جنتوں میں داخل کئے جائیں گے ۔ نہریں ان کے نیچے نیچے بہتی ہوں گی اور باذنِ الٰہی اس جنت میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے ۔ جنت میں (اُن کی ملاقات کے وقت) ان کی یہ دُعا ہوگی سَلَامٌ (تم زندہ سلامت رہو) ۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾

اس سے پہلے اچھوں کا بھی ذکر آیا اور بُروں کا بھی ۔ اب ایمان اور کفر کی ایک مثال دیتا ہے ۔

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تمہیں معلوم نہیں ؟ کیا تم نے نہیں دیکھا ۔ کیا تم نے کچھ غور و فکر نہیں کیا ۔ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا ؛ اللہ نے کیسی مثال بیان کی ۔ كَلِمَةً طَيِّبَةً ؛ اچھی بات کی ۔ کلمۂ طیبہ کی ۔ ایمان اور عمل کی ۔ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ ؛ ایک اچھا خاصا ہرا بھرا درخت ۔ اَصْلُهَا ثَابِتٌ ؛ اس کی جڑ جمی ہوئی ہے ، مضبوط ہے ۔ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ؛ اور اس کی ڈالیاں ، اس کی شاخیں نہایت بلند ہیں ، آسمان میں ہیں ۔

ترجمہ :- کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اچھی بات (یعنی ایمان) کی کیسی مثال دی ہے ۔ (ایمان) ایک اچھا درخت ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی ڈالیاں آسمان میں ہیں ۔

ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی ضروری ہے جنتی ملاقات کے وقت سلام کہیں گے

اچھی بات کی مثال

تُؤْتِیٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾

ایمان کے ساتھ عملِ صالح کی کیا مثال ہے؟ وہی ایمان کافی ہوتا ہے جس کے ساتھ عملِ صالح بھی ہو۔ تُؤْتِیٓ اُكُلَهَا ؛ وہ اپنے پھل دیتا ہے۔ ایمان کے ساتھ عملِ صالح کے پھل بھی لگے ہیں۔ كُلَّ حِیْنٍ ؛ ہر وقت۔ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؛ اپنے رب کے حکم سے۔ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؛ اور اللہ مثالیں دیتا ہے، مثالیں دے دے کر سمجھاتا ہے۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کو۔ لَعَلَّهُمْ ؛ تاکہ وہ۔ شائد کہ وہ لوگ۔ یَتَذَكَّرُوْنَ ؛ نصیحت پکڑیں، ان کو یاد دہانی ہوجائے۔

ترجمہ:- وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اور اللہ لوگوں کو مثالیں دیتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں (ان کو یاد دہانی ہوجائے)۔

وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةِ ِ۟اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾

بری بات کی مثال

کفر، اعمالِ بد کی مثال کیسی ہے؟ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِیْثَةٍ ؛ اور خبیث اور گندی بات کی مثال ایسی ہے جیسی۔ كَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةٍ ؛ گندے درخت کی۔ اُجْتُثَّتْ ؛ اُکھیڑ لیا گیا۔ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ ؛ زمین پر سے۔ مَالَهَا مِنْ قَرَارٍ ؛ وہ زمین میں قائم نہیں، اس کا ٹھاؤ ٹھکانہ کچھ نہیں۔

ترجمہ:- اور بری بات کی مثال ایسی ہے، جیسے بُرا درخت جو زمین سے اُکھاڑ لیا جائے جس کا کچھ ٹھکانا نہیں (قرار نہیں)۔

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ۚ

وَ یُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ۙۚ وَ یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ۠ ﴿۲۷﴾ ع ۴

ایمانداروں کو اللہ ثابت قدم رکھتا ہے

یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اللہ ایمان داروں کو ثابت قدم رکھتا ہے، ان کو برقرار رکھا ہے۔ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ؛ ثابت، صحیح بات اور مضبوط قول کے ساتھ۔ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ؛ دنیا اور آخرت دونوں زندگیوں میں۔ ان کی دنیا بھی اچھی ان کی آخرت بھی اچھی۔ وَیُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ ؛ اور اللہ ظالموں کو بے راہ ہی رکھتا ہے، اُن کے حصہ میں گمراہی ہے۔ جس کی فطرت بری ہو، اس کو کچھ ہدایت نہیں ہوتی۔ وَیَفْعَلُ اللّٰهُ مَایَشَآءُ ؛ اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ منکرین کو گمراہ ہی رکھنا چاہتا ہے۔

ترجمہ:- اللہ ایمان داروں کو ثابت قدم رکھتا ہے، یقینی بات اور مضبوط قول کے ساتھ، دنیا اور آخرت دونوں کی زندگی میں اور ظالموں کو گمراہ ہی رکھتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ؟ کیا تمہیں معلوم نہیں ؟ اِلَی الَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں کا حال جنھوں نے ۔ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ ؛ اللہ کی نعمت کو بدل دیا ۔ کُفْرًا ؛ کفر سے ، ایمان کی جگہ کفر نے لی ۔ وَاَحَلُّوْا ؛ اور اُتارا ۔ مَحَلَ ۔ اُترنے اور رہنے کی جگہ ۔ حُلُوْل ۔ اُترنا ۔ قَوْمَھُمْ ؛ اپنی قوم کو ۔ دَارَالْبَوَارِ ؛ ہلاکی کی جگہ ۔ اپنی قوم کو تباہی کے گڑھے میں ڈھکیلا ، اُتارا ۔

ترجمہ :- کیا تمہیں ان لوگوں کا حال معلوم نہیں کہ اللہ کی دی ہوئی نعمت (ایمان) کو کفر سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکی کے مقام میں اُتار دیا ۔

وہ ہلاکت کا مقام کیا ہے ؟

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٢٩﴾

جَھَنَّمَ ؛ دار البوار یعنی جہنم میں اُتار دیا ۔ یَصْلَوْنَھَا ؛ ان کی قوم دوزخ میں داخل ہوگی ۔ وَبِئْسَ ؛ اور بُرا ہے ۔ اَلْقَرَارُ ؛ ٹھہرنا ۔ اور ان کے ٹھہرنے کی جگہ کیا بُری ہے ۔

ترجمہ :- (اُنھوں نے اپنی قوم کو دارالبوار یعنی) جہنّم میں (اُتارا) اور وہ اس میں (دوزخ میں) داخل ہوں گے اور ان کا کیا بُرا ٹھکانا ہے ۔

وَجَعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلُّوا عَن سَبِيلِهِ ۗ قُلْ تَمَتَّعُوا فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ ﴿٣٠﴾

وَجَعَلُوْا ؛ اور کیا ۔ مانا ۔ لِلّٰہِ ؛ اللہ کے لئے ۔ اَنْدَادًا ؛ ہمسر ۔ جوڑ والے ، انھوں نے دوسروں کو خدا کا شریک بنایا ۔ اَنْدَادًا ۔ جمع نِدٌّ ۔ ہمسر ۔ لِیُضِلُّوْا ؛ کہ گمراہ کریں ، بہکائیں ، گمراہی اور ضلالت میں ڈالیں ۔ پھیر کر ۔ عَنْ سَبِیْلِہٖ ؛ اس کے راستہ سے ۔ قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ تَمَتَّعُوْا ؛ چند روز مزے اُڑالو ۔ کچھ تمتّع حاصل کرلو ۔ فَاِنَّ مَصِیْرَکُمْ ؛ پس تمہارا انجام ، تمہارا مرجع ، تمہاری بازگشت ۔ اِلَی النَّارِ ؛ دوزخ کی طرف ہے ۔ تم نذرِ آتش ہونے والے ہو ۔

ترجمہ :- ان لوگوں نے دوسروں کو خدا کا ہمسر مانا کہ لوگوں کو اس کے راستہ سے بھٹکائیں ۔ اچھا تم کہہ دو ! چند روز مزے اُڑالو ۔ تمہارا انجام تو دوزخ کی طرف ہے ۔

قُل لِّعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خِلَالٌ ﴿٣١﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ لِعِبَادِیْ ؛ میرے بندوں کو ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ جو ایمان رکھتے ہیں ۔ میرے ایمان دار بندوں سے کہہ دو ۔ یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ؛ کہ پابندی سے ، دُرستی سے نماز پڑھیں ۔ وَیُنْفِقُوْا ؛ اور صَرف کریں ، خرچ کریں ۔ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ ؛ اس سے جو ہم نے ان کو دیا ہے ۔ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً ؛ پوشیدہ اور ظاہر ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ ؛ اس سے قبل کہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو ٹھکرانے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے

آجائے ۔ یَوْمٌ ؛ ایسا دن ۔ لَابَیْعٌ فِیْہِ ؛ جس میں بیع وشریٰ نہیں ، لین دین نہیں کہ کچھ اپنا دے کر اپنی جان چھڑا لیں ۔ وَلَا خِلٰلٌ ؛ اور نہ دوستی ۔ اس دن کوئی شخص کسی کے کام نہیں آتا ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم ان میرے بندوں سے کہہ دو جو ایمان لائے کہ پابندی اور درستی سے نماز پڑھیں ، اور پوشیدہ اور ظاہر ، ہم نے جو کچھ اُنھیں دے رکھا ہے ، اس میں سے کچھ (راہِ خدا میں) صَرف کریں اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ لین دین ہے نہ دوستی (ہی کسی کے کام آسکتی ہے) ۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ۚ ﴿۳۲﴾

اَللّٰهُ الَّذِیْ ؛ اللہ تو وہ ہے جس نے ۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ۔ وَاَنْزَلَ ؛ اور اُتارا ، نازل کیا ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ، اَبر سے ، اوپر سے ۔ مَآءً ۔ پانی ۔ فَاَخْرَجَ بِهٖ ؛ پھر اس پانی سے نکالا ، پیدا کیا ۔ مِنَ الثَّمَرَاتِ ؛ پھلوں کی قسم سے ، میووں کی جنس سے ۔ رِزْقًا لَّكُمْ ؛ تمہارے لئے رزق ، کھانے کی چیز ۔ وَسَخَّرَلَكُمْ ؛ اور تمہارا مطیع بنایا ، تمہارے لئے کارآمد بنایا ، تمہاری خدمت میں لگایا ۔ اَلْفُلْکَ ؛ کشتی کو ۔ یہ لفظ واحد جمع دونوں پر صادق آتا ہے ۔ یہ جنس نہیں ہے ۔ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ ؛ کہ بحر میں جاری ہو ۔ سمندر میں چلے ۔ بِاَمْرِهٖ ؛ اس کے حکم سے ، اس کے اَمر سے ۔ وَسَخَّرَلَكُمُ الْاَنْهٰرَ ؛ اور نہروں اور دریاؤں کو بھی تمہارے لئے کارآمد بنایا ، مطیع ومسخر بنایا ۔

ترجمہ :- اللہ تو وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے ثمرات (اور پھل ، میوے) پیدا کئے ۔ کشتیوں کو بھی تمہارے لئے مسخّر کیا ۔ (تمہارے تحتِ حکومت کیا) کہ بحکمِ خدا سمندر میں چلیں اور نہروں کو بھی تمہارے لئے مسخّر اور کارآمد بنایا ۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ۚ ﴿۳۳﴾

وَسَخَّرَلَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؛ اور تمہارے لئے مسخر کیا ، فرماں بردار کیا ، کارآمد کیا ، کام پر لگایا ۔ شمس وقمر کو ۔ دَآئِبَیْنِ ؛ دَأَبَ ۔ یَدْءَبُ ۔ دَابًا ۔ چلتا رہا ۔ ہمیشہ رہا ۔ سخت کوشش کی ۔ اَدْاَبَ ۔ یُدْءِبُ ۔ بھی آیا ہے ۔ یعنی چاند سورج اپنی گردش میں لگے ہوئے ہیں ۔ ان کے ہاتھ میں کچھ ہوتا ، صاحبِ قدرت و اِرادہ ہوتے تو یوں بے اختیار برسرکار نہ رہتے ۔ وَسَخَّرَلَكُمُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ؛ اور رات دن کو بھی تمہارے لئے کارآمد بنایا اور تمہارے لئے نفع بخش بنایا ۔

ترجمہ :- اور شمس وقمر کو تمہارا مسخّر کردیا کہ وہ برابر (ایک قانون کے مطابق) گردش پر رہیں (چلتے ہی چلے جائیں) اور رات دن کو تمہاری خدمت میں لگایا (تمہارے لئے کارآمد بنایا ۔ تمہارا خدمت گزار بنایا ۔ تمہارے لئے رام کیا) ۔

وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۳۴

وَاٰتٰـكُمْ ؛ اور تمہیں دیا ۔ مِـنْ كُلِّ مَاسَاَلْتُمُوْهُ ؛ تم جو کچھ مانگتے ہو ، اس میں سے تمہارے ہر قسم کے مقاصد کو ۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ ؛ اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرو ، گِنتا چاہو ۔ لَا تُـحْصُوْهَا ؛ تو گِن نہ سکوگے ۔ حَصٰی ۔ کنکری ۔ تسبیحیں وغیرہ بننے سے پہلے کنکریوں اور بیجوں پر گنتے تھے ۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ ؛ بے شک انسان ۔ لَـظَلُوْمٌ ؛ بڑا ہی ظالم ہے ۔ ظَالِم کا مبالغہ ظَلُوْمٌ ہے ۔ كَفَّارٌ ؛ بڑا ہی ناشکرا ، ناقدر ۔ كَافِرٌ کا مبالغہ كَفَّارٌ ۔

ترجمہ :- اور تم جن جن چیزوں کا سوال کرتے تھے ان میں سے تم کو اللہ نے دیا ۔ (تمہاری آرزوئیں برلائیں تمہاری خواہشات پوری کیں) اور اگر اللہ کی نعمتوں کو تم شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کرسکوگے ۔ یقیناً انسان بڑا ہی ظالم بڑا ہی ناشکرگزار ہے (خدا کی دی ہوئی بے شمار نعمتوں کی کچھ قدر نہیں کرتا) ۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۳۵

وَ اِذْ قَالَ ؛ اور یاد کرو جب کہ کہا وَاِذْ سے پہلے اُذْكُرُوْا مقدر ہوتا ہے ۔ اِبْرٰهِيْمُ ؛ ابراہیم نے ۔ انھوں نے کیا کہا ؟ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اے میرے پروردگار ! اِجْعَلْ ؛ کردے ۔ هٰذَا الْبَلَدَ ؛ اس شہر کو ، اس سے مُراد مکہ شریف ہے ۔ اٰمِنًا ؛ پُر امن ۔ وَاجْنُبْنِيْ ؛ اور مجھے کنارہ کش رکھ ، مجھے بچا ۔ جَنْبٌ ۔ پہلو ۔ وَبَنِيَّ ؛ اور میرے بچوں کو ۔ بَنِيْنَ کو یاے متکلم کی طرف اضافت کی گئی اور اضافت سے نون گر گیا اور یا(ی) میں مدغم ہوگئی ۔ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ؛ کہ پوجیں ہم بتوں کو ، کہ ہم بُت پرستی کریں ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ ابراہیم نے کہا ۔ اے میرے رب ! تو اس شہر کو پُر امن بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بُت پرستی سے بچا ۔

اس آیت سے یہ نہیں نکلتا کہ بنی ابراہیم میں کوئی بُت پرستی نہ کریں ۔ بلکہ لِلْاَكْثَرِ حُكْمُ كُلٍّ ۔ توحید آلِ ابراہیمؑ کا خاصہ ہے ۔ یہودی ، عیسائی یہ بھی ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں ۔ ہندوؤں اور دوسری قوموں کے لحاظ سے دیکھو تو پھر بھی موحد ہیں ۔ اس زمانہ میں تو توحید مسلمانوں کا حصّہ ہے ۔ اس واسطے ہر مسلمان مِلّتِ ابراہیمؑ پر رہتا ہے ۔ نہایت افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ، توحید جن کا خاصہ تھا ، ان میں سے بعض نادان نرسو کی ، شیخ صدّو ، لال بیگ کی ، کالی دیوی کی اور دیگر بہت سے شیاطین اور جِن کی پرستش کرنے لگے ہیں ۔ سخت افسوس کا مقام ہے کہ بعض جاہل مسلمان بھانامتی کا سحر بھی کرتے ہیں ، جو نہایت غلیظ ، ناپاک اور شیاطین پرستی پر مبنی ہے ۔

صاحبو ! غیر مسلموں میں کیا تبلیغ کروگے ۔ اس وقت تو مسلمانوں میں تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے ۔ مادّہ پرستی ، شیطان پرستی ، نفس پرستی ، کیا کیا پرستیاں ہیں ۔ کیا خدا ہمارا دشمن ہے ؟ کہ کافروں کو ہم پر غالب کررہا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؛ خدا کسی کو اس وقت تک خراب نہیں کرتا جب تک کہ وہ خود اپنے آپ کو خراب نہ کرلیں ۔

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ

اللہ کی نعمتوں کا شمار نہیں کرسکتا

مسلمان ملتِ ابراہیمی یعنی توحید پر رہتا ہے

وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾

رَبِّ ؛ اے میرے پروردگار ! اِنَّهُنَّ ؛ بے شک وہ اصنام یعنی بُت ۔ اَضْلَلْنَ ؛ گمراہ کردیا ہے ۔ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ؛ بہت سے لوگوں کو ۔ فَمَنْ تَبِعَنِیْ ؛ پس جو میرے تابع ہیں ، جو میری چال پر چلتے ہیں ، میرے کہے کے مطابق کام کرتے ہیں ۔ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ؛ تو وہ مجھ سے ہیں ۔ ہم سیّد ہیں ، شیخ ہیں ، پیرزادے ہیں کہنے سے کیا ہوتا ہے ؟ جب ان کی پیروی نہیں کی جاتی ، ان کی اتباع ہی نہیں ہوتی تو بڑوں سے نسبت رکھنے سے کیا فائدہ ؟ آخر اس نسبتِ پاک پر کچھ تو دلیل ہو ۔ کیا چیز دلیل ہوسکتی ہے ؟ صرف تمہارے اعمال ۔ وَمَنْ عَصَانِیْ ؛ اور جس نے میرا عصیان کیا ، نافرمانی کی ، اور میرا کہا نہ سنا ۔ اب تُو جو چاہے کر ۔ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ بے شک تو غفور رحیم ہے ۔ تو ہی مغفرت اور رحم کرنے والا ہے ۔ تو ہی ان کو اعمالِ صالح کی ، اچھے کام کرنے کی توفیق دینے والا ہے ۔

ذرا ابراہیم علیہ السلام کے فرمانے پر غور کرو ۔ ابراہیم علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ جو میری نافرمانی کرے اس کو نیست و نابود کردے ۔ بلکہ فرمایا کہ تو غفور رحیم ہے ۔ آج کل مولوی نکلے ہیں ، ہر چھوٹی بات پر مسلمانوں کو کافر اور مشرک کہتے ہیں ۔ یہ لوگ دراصل اللہ تعالیٰ کو غفور رحیم ہی نہیں سمجھتے ۔

بڑوں سے نسبت ثابت کرنے کے لئے اُن کی پیروی ضروری ہے

ترجمہ :- (ابراہیمؑ نے کہا) اے میرے رب ! ان بُتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے ۔ پس جو لوگ میری اتباع کریں (میری پیروی کریں) تو وہ مجھ سے ہیں اور جو میری نافرمانی کریں (تُو ان کا مختار ہے جو چاہے کرسکتا ہے) مگر تو غفور رحیم ہے (تجھ سے سب کو بڑی نیک اُمیدیں ہیں) ۔

رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِیْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

رَبَّنَآ ؛ اے ہمارے رب ! اِنِّیْٓ اَسْكَنْتُ ؛ میں نے سکونت پذیر کیا ہے ، اُتارا ہے ، آباد کیا ہے ۔ مِنْ ذُرِّيَّتِیْ ؛ میری بعض اولاد کو ۔ ذَرَّ ـ يَذِرُّ ـ نکلنا ، پھیلنا ، منتشر ہونا ۔ بِوَادٍ ؛ ایک وادی میں ، پہاڑوں کے بیچ ہیں ۔ غَيْرِ ذِیْ زَرْعٍ ؛ جہاں زراعت نہیں ہوتی ، کھیتی باڑی نہیں ہوتی ۔ عِنْدَ ؛ پاس ۔ بَيْتِكَ ؛ تیرا گھر ۔ یعنی کعبۃ اللہ شریف ۔ اَلْمُحَرَّمِ ؛ باعزت ، باحرمت ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! یہاں ہم کو خدا نے کیوں اُتارا ؟ لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؛ تاکہ پابندی اور دُرستی سے نماز پڑھا کریں ۔ فَاجْعَلْ ؛ پھر تو کردے ۔ اَفْئِدَةً ؛ دلوں کو ۔ جمع فُؤَادٌ ـ مِنَ النَّاسِ ؛ لوگوں کے ۔ یعنی تو لوگوں کے دلوں کو اس طرح کردے کہ ۔ تَهْوِیْٓ اِلَيْهِمْ ؛ مکہ کے رہنے والے کی طرف مائل ہوں ۔ گرے جائیں ۔ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ ؛ اور دے ان کو ثمرے اور پھلوں سے ۔ میووں سے ۔ یعنی ان کے کھانے پینے کا بھی انتظام کردے ۔ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ؛ تاکہ وہ شکر کریں ، عطایائے الٰہی کی قدر کریں ، خدا کے دیئے کو مانیں ۔

ترجمہ :- (یا اللہ ! پروردگار !) اے ہمارے رب ! میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایسی جگہ بسایا ہے

جس میں زراعت نہیں ہوتی جو تیرے باحرمت گھر (یعنی کعبۃ اللہ شریف) کے پاس ہے۔
اے ہمارے رب! تاکہ وہ پابندی اور دُرستی سے نماز قائم رکھیں۔ لہذا تُو بھی لوگوں کے دلوں کو
ان کی طرف مائل کردے۔ ان کے کھانے پینے کے لئے پھل عطا کرتا کہ وہ تیرا شکر ادا کرتے رہیں۔

صاحبو! مکہ شریف ایک پہاڑی مقام ہے، نہ کھیتی ہے نہ باڑی۔ وہاں کعبۃ اللہ شریف ہے جو تمام روئے زمین کا قبلہ ہے۔ لاکھوں آدمی حج کرنے آتے ہیں۔ نہ رسد کا انتظام ہے، نہ ریل ہے نہ بسیں ہیں۔ مگر خدا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے سب کے کھانے پینے کا انتظام کرتا ہے۔ کسی قسم کی تکلیف نہیں۔ عرفات کے میدان میں دن میں لاکھوں حاجی جمع ہیں اور رات کو دیکھو تو ایک آدمی نہیں۔ خدائے تعالیٰ کا کیا انتظام ہے۔

اب مکہ شریف میں اور دیگر ان مقامات میں کھانے پینے کا پورا پورا انتظام ہے۔ اچھے سے اچھا کھانا ملتا ہے۔ ہندوستان میں تاج پوشی کا جلسہ ہوا اور وہ بھی دار السلطنت دہلی میں۔ تمام چیزیں مہنگی ہوگئیں۔ کوئی کام وقت پر نہیں ہورہا تھا۔ چوریوں کی کچھ کمی نہ تھی۔ ایک ایک مکان کا کرایہ اتنا ہوگیا تھا کہ کسی حاجی نے مکہ شریف میں نہ دیا ہوگا۔ دہلی میں ہر قسم کی تکلیف پہنچی اور سب آمنّا صدّ قنا۔ کسی کی زبان پر شکایت کا ایک لفظ نہیں۔ مکہ شریف میں باوجود اس بے سروسامانی کے اور ذرائع حمل ونقل کی دشواری کے اس تاج پوشی کے زمانہ کی سی تکلیف ہرگز نہیں ہوتی۔

افسوس بعض بدنصیب ایسے بھی ہیں کہ حج کرکے آتے ہیں اور زبانِ شکایت کھولتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے کسی شاعر نے لکھا ہے ؎ حجاج آرہے ہیں بڑی دھوم دھام سے ایماں لپٹ کے رہ گیا بیت الحرام سے

ایک دوسرا شاعر کہتا ہے ؎ گر اب کے پھرے شیخ جی کعبہ کے سفر سے تو جانو پھرے شیخ جی اللہ کے گھر سے

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ اَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا۔

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ۗ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾

رَبَّنَآ ؛ اے ہمارے رب! اِنَّکَ تَعْلَمُ ؛ بے شک تو جانتا ہے، تُو تو جانتا ہی ہے۔ مَا نُخْفِيْ ؛ جو ہم چھپاتے ہیں، مخفی رکھتے ہیں۔ خفیہ طور سے کرتے ہیں۔ وَمَا نُعْلِنُ ؛ اور جو بالاعلان کرتے ہیں، علانیہ کرتے ہیں، کھلّم کھلّا کرتے ہیں۔ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ ؛ اور خدا سے مخفی نہیں، اللہ سے چھپی ہوئی نہیں۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کوئی شئے۔ ''مِنْ'' زائد ہے۔ اس سے زور پیدا ہوتا ہے۔ يَخْفٰى کا فاعل ہے۔ گویا کہ مَايَخْفٰى شَيْءٌ ہے۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں۔ وَلَا فِي السَّمَآءِ ؛ اور نہ آسمان میں۔

ترجمہ :- خدایا! تو خوب جانتا ہے (تجھے علم ہے) جو ہم مخفی رکھیں یا ظاہر کریں (ہمارا کھلا چھپا تو سب جانتا ہے) اور زمین و آسمان میں جو بھی چیز ہو وہ اللہ سے مخفی نہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ۗ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ خدا کا شکر ہے، تعریف اُسی کی ہے۔ اَلَّذِيْ ؛ جس نے۔ وَهَبَ لِيْ ؛ مجھے دیا، ہبہ کیا۔ عَلَى الْكِبَرِ ؛ بڑھاپے کے زمانہ میں۔ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ ؛ دو بیٹے اسمٰعیل و اسحٰق۔ اِنَّ رَبِّيْ ؛ بے شک میرا رب، میرا پروردگار! لَسَمِيْعُ

الدُّعَآءِ ؛ ضرور دُعاء کو سماعت فرمانے والا ہے ، اور میری التجاء کو سننے والا ہے ۔

ترجمہ :- خدا کا شکر ہے کہ اس نے (میرے) بڑھاپے میں مجھے اسماعیل و اسحاق کو دیا ۔ میرا رب دُعاء کو ضرور سماعت فرمانے والا ہے ۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾

رَبِّ اجْعَلْنِیْ ؛ خدایا مجھے بنادے ۔ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ ؛ اچھی طرح نماز پڑھنے والا ، اس کا پابند ۔ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؛ اور میری ذریت اور اولاد سے ۔

دیکھو ! اپنے ساتھ نماز کی پابندی کی خاطر اپنی اولاد کے لئے بھی دُعا فرماتے ہیں اور ہم ہیں کہ اولاد کو کچھ بھی تاکید نہیں کرتے ۔ سات برس کی عمر سے نماز کی تاکید کرنی چاہیئے ۔ جب بچہ دس برس کا ہوجائے تو نماز نہ پڑھنے پر اس کو مارنا چاہیئے ۔ ایک نماز ہر قسم کی برائیوں سے روکتی ہے ۔ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ؛ اے ہمارے رب ! تو میری دُعا قبول کرلے ۔ دُعَاءِ اصل میں دُعَائِی تھا ۔

ترجمہ :- اے میرے رب ! تو مجھے توفیق عطا کر کہ اچھی طرح سے اور پابندی سے نماز پڑھوں ۔ میری اولاد کو بھی (ایسی ہی توفیق عطا کر) ۔ اے ہمارے رب ! میری دُعا قبول فرما ۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ ؛ اے ہمارے رب ! اِغْفِرْلِیْ ؛ میری مغفرت کر ۔ مجھے بخش دے ، میری خطا پوشی کر ۔ وَلِوَالِدَیَّ ؛ اور میرے ماں باپ کو بھی ۔ وَالِدَیْنِ کی ، یائے متکلم کی طرف اضافت کی گئی ۔ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ ؛ اور تمام مسلمانوں کو ، ایمانداروں کو ، مؤمنوں کو ۔ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ؛ جس دن حساب قائم ہوگا ، محاسبہ ہوگا ، جرائم کے تحقیقات ہوں گے ۔

ترجمہ :- اے ہمارے رب ! قیامت کے دن مجھے ، میرے ماں باپ کو اور تمام ایمان داروں کو بخش دے (ان کی مغفرت فرما) ۔

صاحبو ! رسول اللہ ﷺ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ ۔ (سورۂ شعراء آخری رکوع آیت ۲۱۹) ساجدین سے مراد خدا پرست لوگ ہیں ۔ لہٰذا آدم علیہ السلام سے لے کر رسولِ خدا ﷺ تک جتنے آبا و اجداد گزرے ہیں سب خدا پرست تھے ۔ اب رہ گیا آزر بُت تراش ، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا ، باپ نہ تھا اور وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ میں شامل نہ تھا ۔ عربی زبان میں چچا کو بھی باپ کہہ دیتے ہیں ۔ حضرت عباسؓ سے متعلق رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا : ھٰذَا مِنْ بَقِیَّةِ اٰبَآءِی ۔ (یہ میرے باپ دادا کا بقیہ ہیں) ۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۚ۬ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ لِیَوْمٍ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ ؛ اور ہرگز گمان نہ کرو کہ اللہ ۔ خدا کو نہ سمجھو کہ ۔ غَافِلًا ؛ غافل ، بے خبر ۔ عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ ان کاموں سے کہ یہ ظالم کرتے ہیں ۔ اِنَّمَا یُؤَخِّرُهُمْ ؛ وہ صرف تاخیر کرتا ہے ، ان کو ڈھیل دیتا ہے ، پیچھے ڈالتا ہے ۔ لِیَوْمٍ ؛

اپنی اولاد کو نماز کی تاکید کرنی چاہیئے

ع ۱۸

اپنے ماں باپ کے لئے بھی دعا کرنا چاہیئے

اس دن کے لئے ۔ تَشْخَصُ فِیْهِ الْاَبْصَارُ ؛ کہ کھلی کی کھلی رہ جائیں گی اس میں آنکھیں ۔ شَخَصَ ۔ یَشْخَصُ ۔ شَخْصًا ۔ بلند ہونا ۔ شَخَصَ الْبَصَرُ ؛ آنکھ کھلی رہ گئی، جھپکی تک نہیں ۔

ترجمہ :- اور اللہ کو ہرگز غافل نہ سمجھو ان اعمال سے کہ یہ ظالم کرتے ہیں ۔ وہ صرف ڈھیل دیتا ہے اس دن کے لئے کہ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی (دَم نکل جائے گا یا سخت پریشانی کی وجہ سے ٹکٹکی بندھی کی بندھی رہ جائے گی) ۔

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾

مُهْطِعِيْنَ ؛ خوف سے ڈرتے ہیں، بھاگے چلے جارہے ہیں ۔ هَطَعَ ۔ وَاَهْطَعَ ۔ کسی طرف آنکھ جمائے دوڑنا ۔ خوف سے دوڑنا ۔ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ ؛ اپنے سر اُٹھائے ہوئے ۔ قِنَاعَتٌ ۔ تھوڑی چیز پر راضی ہونا ۔ قُنُوْع ۔ سوال کرنا ۔ اَقْنَعَ رَاْسَهٗ ۔ اپنا سر اُٹھایا ۔ قِنَاعٌ ۔ وہ کپڑا جس سے سر ڈھانکا جاتا ہے ۔ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ ؛ ان کی طرف واپس نہیں آتی، رَد نہیں ہوتی ۔ طَرْفُهُمْ ؛ ان کی نگاہ، ان کی آنکھ ۔ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ ؛ اور ان کے دل ۔ هَوَآءٌ ؛ ہوا ایک لطیف چیز ہے جس کو سب جانتے ہیں اور کوئی نہیں دیکھتا ۔ لہذا اس کے معنٰی مختلف لوگوں نے مختلف کئے ہیں ۔ بعض نے لکھا ہے خالی ۔ کیونکہ کوئی چیز نظر نہیں آتی اور بعض کہتے ہیں کمزور اور بعضوں نے اس کے معنے بدحواس لئے ہیں اور بعض کہتے ہیں بے سکت ۔ بہرحال ان کے دل ضعیف اور بے قوت رہیں گے ۔ ان میں کچھ ہمت وقوت نہ رہے گی ۔

ترجمہ :- لوگ سر اُٹھائے بھاگے جارہے ہوں گے ۔ ان کی نگاہ ان کی طرف لوٹ نہ سکے گی ۔ ان کے دل خالی بے قوت ہوں گے ۔

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ۙ ﴿۴۴﴾

وَاَنْذِرِ النَّاسَ ؛ اور اے پیغمبر! لوگوں کو ڈراؤ ۔ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ ؛ جس دن آئے گا ان کے پاس عذاب ۔ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ پس وہ لوگ کہیں گے جنھوں نے ظلم کیا، اپنے آپ کو تباہ کیا، اپنے ہاتھوں اپنے کو بگاڑا ۔ رَبَّنَآ ؛ اے ہمارے رب! اَخِّرْنَآ ؛ ہم کو مہلت دے، عذاب سے ہٹادے ۔ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؛ ایک تھوڑی سی اور قریب کی مدت کے لئے ۔ اَجَلْ ؛ وقتِ معیّن ۔ نُجِبْ دَعْوَتَکَ ؛ ہم تیری دعوت کو قبول کریں گے، تیرے احکام کو مان لیں گے ۔ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؛ اور ہم رسولوں کی اِتباع کریں گے ۔ ان کا کہا مانیں گے، ان کی چال پر چلیں گے ۔ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ ؛ کیا تم نے قسمیں نہیں کھائی تھیں ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ اصل میں مِنْ قَبْلِ هٰذَا ہے ۔ مضاف اِلَیْهِ مراد ہے ۔ مگر لفظاً مذکور نہیں وہ قسم کھا کھا کر کیا کہتے تھے؟ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ؛ نہیں ہے تمہارے لئے زوال میں سے کچھ بھی ۔ یعنی اب تمہاری حالت میں کسی قسم کا تغیر وتبدل نہیں ہوسکتا ہے ۔

ترجمہ :- اور (پیغمبر!) تم ، لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جس دن اُن کے پاس عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے کہ خدایا! ہم کو تھوڑی مہلت دے ہم تیرے احکام کو قبول کریں گے پیغمبروں کی اتباع کریں گے ۔ (خدائے تعالیٰ فرمائے گا) کیا تم پہلے قسمیں نہ کھایا کرتے تھے کہ تم پر زوال نہیں ۔ (اب تمہاری حالت میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہ ہوگا) ۔

وَّسَكَنتُمْ فِي مَسَٰكِنِ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ ٱلْأَمْثَالَ ﴿٤٥﴾

وَسَكَنْتُمْ ؛ اور تم سکونت پذیر ہوئے ، آباد ہوگئے ، بس گئے ۔ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْآ ؛ جگھوں میں ، گھروں میں ، مقامات میں ، ان لوگوں کے جنھوں نے ظلم کیا ۔ اَنْفُسَهُمْ ؛ خود اپنے پر ۔ خدا کا کیا بگاڑتے ۔ اپنے آپ کو نقصان پہنچایا ، تباہ کیا ۔ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ ؛ اور تمہیں معلوم ہوگیا ہے ، تم پر کھُل گیا ہے ۔ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ ؛ ہم نے ان کے ساتھ کیا کِیا ، کیسا کیا ۔ وَضَرَبْنَا ؛ اور ہم نے بیان کیا ۔ لَكُمُ الْاَمْثَالَ ؛ مثالوں کو ۔ ہم نے تمہارے لئے مثالیں بیان کیں ، تمثیلات دیئے ۔

ترجمہ :- اور تم ان لوگوں کے مقامات میں آباد ہوئے جنھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا (خود کو تباہ کیا) ۔ اور تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا کِیا (کیسا کِیا) اور تمہارے لئے مثالیں بیان کیں ، (گزشتہ زمانہ میں جو کچھ ہوا اس کو تمہارے سامنے دہرایا) ۔

وَقَدْ مَكَرُوا۟ مَكْرَهُمْ وَعِندَ ٱللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ ٱلْجِبَالُ ﴿٤٦﴾

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ ؛ اور انھوں نے اپنا مکر کیا ، تدبیر کی ، چال چلی ۔ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؛ اور اللہ کے پاس ان کا مکر ہے ۔ اس کو سب معلوم ہے ۔ اس کے اختیار میں ہے ۔ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ ؛ اگرچہ کہ اُن کا مکر ایسا ہے ۔ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ؛ کہ اس سے پہاڑ ٹل جائیں ، کوہ زائل ہوجائیں ۔ جِبَال جَبَلْ کی جمع ہے ۔

ترجمہ :- اور انھوں نے اپنا مکر کیا اور اللہ کے علم میں ان کی مکّاری ہے ۔ (وہ ان کے مکر سے واقف ہے اور وہ سب اس کے دستِ قدرت میں ہیں) ۔ اگر چیکہ ان کا مکر اتنا (بڑا) ہے کہ اس سے پہاڑ ٹل جائیں ۔

فَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِۦ رُسُلَهُۥٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ ﴿٤٧﴾

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ ؛ پھر تم اللہ کو یہ خیال نہ کرو ، گمان نہ کرو ۔ کہ وہ ۔ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ ؛ اپنے وعدے کا خلاف کرنے والا ہے ۔ وعدہ خلافی فرمائے گا ۔ رُسُلَهٗ ؛ اپنے رسولوں سے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ عَزِيْزٌ ؛ باعزت ہے ، غالب ہے ۔

ذُوانْتِقَامٍ ؛ انتقام لینے والا ، سزا دینے والا ہے ، ذُوْ ۔ صاحب ۔ وہ منتقمِ حقیقی ہے ۔

ترجمہ :- پھر تم یہ خیال نہ کرو کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ فرما کر اس کا خلاف کرے گا ۔ اللہ تو بڑی عزت والا (قوت والا) منتقم حقیقی ہے (ضرور سزا دے گا) ۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿٤٨﴾

ان مکّاروں سے کب انتقام لیا جائے گا ۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ ؛ جس دن آسمان و زمین بدل جائیں گے ، کچھ اور ہی ہو جائیں گے ۔ وَبَـرَزُوْا لِـلّٰهِ ؛ اور اللہ کے سامنے پیش ہوں گے ، نکل کھڑے ہوں گے ۔ اَلْـوَاحِـدِ الْقَهَّارِ ؛ جو ایک ہے ، اس کا کوئی شریک نہیں ، جو قہّار ہے ، غالب ہے ۔ جو چاہے گا کرے گا ۔

ترجمہ :- جس دن یہ زمین اور آسمان بدل جائیں گے ، دوسرے ہی ہو جائیں گے اور سب اللہ کے سامنے پیش ہوں گے جو واحد قہار ہے ۔

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿٤٩﴾

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ ؛ اور اے مخاطب ، یا اے پیغمبر ! تم مجرموں کو دیکھو گے ۔ ان ظالموں کو پاؤ گے ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ مُقَرَّنِيْنَ ؛ جکڑے ہوئے ۔ باندھے ہوئے ۔ قَرَنَ اِقْتَرَنَ ۔ دو چیزوں کا مِلانا ۔ قَرَّنَ ۔ تفعیل ہے ۔ بہت سی چیزوں کو خوب مِلانا ۔ باندھنا ۔ کسنا ۔ قَرِيْنَ ۔ ہم نشین ۔ ساتھی ۔ قَرْنٌ ۔ سینگ ۔ قَرْنٌ ۔ ایک نسل کے لوگ ۔ ہم زمانہ ۔ فِي الْاَصْفَادِ ؛ جمع صَفَدْ ۔ بیڑیوں میں ۔

ترجمہ :- اور (اے مخاطب !) اس دن تو مجرموں کو دیکھے گا کہ زنجیروں میں باندھے ہوئے ہیں ۔

سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿٥٠﴾

سَرَابِيْلُهُمْ ؛ ان کے کرتے ۔ جمع سِرْبَال ۔ مِنْ قَطِرَانٍ ؛ اس کے مختلف معنی بتائے گئے ہیں :

۱ ۔ پگھلا ہوا تانبا جو بہت سخت گرم ہوتا ہے ۔

۲ ۔ رال جو جلد مشتعل ہو جاتی ہے ۔

مطلب یہ کہ ان کا لباس جلد مشتعل ہو گا ۔ قُطْرٌ ۔ کنارا ۔ اَقْطَارْ ۔ کنارے ۔ قَطَرَ ۔ تَقَطَّرَ ۔ بارش کا گرنا ۔ تَقَاطُرْ ۔ قطرہ قطرہ ٹپکنا ۔ وَتَغْشٰى ؛ اور چھا جائے گی ، چھپا لے گی ۔ غِشَاوَةٌ ۔ پردہ ۔ وُجُوْهَهُمْ ؛ ان کے چہروں کو ۔ اَلنَّارُ ؛ آگ ۔

ترجمہ :- ان کے کرتے قطران کے ہوں گے اور آگ ان کے چہروں پر چھا جائے گی ۔

یہ کیوں ؟

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٥١﴾

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ ؛ تا کہ اللہ جزا دے ۔ سزا دے ۔ كُلَّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص کو ۔ مَا كَسَبَتْ ؛ جو کچھ کہ اُس نے کسب کیا ہے ۔ کمایا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ؛ بسرعت حساب لینے والا ہے ، جلد باز پرس کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- تا کہ اللہ ہر شخص کو اس کے کئے اور کمائے کی جزا دے ، بے شک اللہ تو بہت جلد حساب لینے والا ہے ۔

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٥٢﴾ ع ۱۱ ۱۹

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ ؛ یہ لوگوں کو اطلاع دینا ہے ۔ بَلَغَ ؛ پہنچا ۔ بَلْغٌ ۔ پہنچانا ۔ پیام ۔ تَبْلِيْغٌ ۔ لوگوں کو احکام پہنچانا ۔ مُبَالَغَةٌ ۔ حد سے بڑھ جانا ۔ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ ؛ اور تا کہ اس کے ذریعہ سے وہ لوگ ڈرائے جائیں ۔ اِنْذَارٌ ۔ کسی آنے والی آفت کی اطلاع دینا جس سے لوگ ڈر جائیں اور خود کو آفت سے بچائیں ۔ وَلِيَعْلَمُوْٓا ؛ اور تا کہ وہ لوگ جان لیں ۔ اَنَّمَا هُوَ ؛ کہ وہ ۔ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؛ ایک ہی خدا ہے ۔ اس کے سوائے کوئی لائقِ عبادت نہیں ۔ وَلِيَذَّكَّرَ ؛ اور تا کہ نصیحت لیں ۔ یاد دہانی حاصل کریں ۔ اُولُوا الْاَلْبَابِ ؛ عقل والے ۔ اُولُوا ۔ صاحب ۔ ذُوْ ۔ صاحب ۔ ایک کے لئے اور اُولُوْا ۔ صاحب کئی کے لئے ۔ اَلْبَابِ ۔ جمع لُبٌّ ۔ مغز ۔ عقلِ خالص ۔ وہ عقل ، وہ دانش جس پر اوہام کا پوست نہ ہو ۔ واہی تباہی خیالات میں پھنسی ہوئی نہ ہو ۔

ترجمہ :- یہ لوگوں کو تبلیغ ہے تا کہ لوگ باخبر ہو جائیں اور اس کے ذریعہ سے ڈرائے جائیں اور تا کہ جان لیں کہ وہ خدا ایک ہی ہے (اس کا کوئی شریک نہیں) اور عقل والے نصیحت قبول کریں (ان کی یاد دہانی ہو جائے) ۔

سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ حجر مکہ میں نازل ہوئی اس میں ننانوے (۹۹) آیات اور چھ (۶) رکوع ہیں ۔

الۗرٰ ۣ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾

الۗرٰ ؛ اللہ اعلم بمرادہٖ ۔ بعض کہتے ہیں اَنَا اللّٰهُ اَرٰی ۔ میں اللہ ہوں ، سب کچھ دیکھتا ہوں ۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؛ یہ ایک عظیم الشان کتاب کی آیتیں ہیں ۔ اَلْكِتٰبِ سے مراد لوحِ محفوظ ہے ۔ جس میں سب کچھ لکھا ہوا ہے ۔ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ؛ اور واضح اور بین قرآن کی آیتیں ہیں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں اَلْكِتٰبِ اور قرآن سے مراد ایک ہی چیز ہے اور بعض کہتے ہیں کہ گزشتہ عام کتب اور قرآن کا خلاصہ یہ ہے :-

ترجمہ :- یہ کتاب اور قرآن کی واضح آیتیں ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

۱۴
رُبَمَا

تَفْسِیرِ صِدِّیقِی

از
شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن
حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ
(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی
ھدیہ: (   )

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝٢

رُبَـمَـا ؛ شائد ، اکثر بار بار ۔ اصل میں ۔ رُبَّ مَـا ، تھا ۔ مَـا زائد ہے ۔ رُبَّ کے معنی ہیں بعض ، اکثر دفعہ ۔ يَـوَدُّ ؛ چاہیں گے ، آرزو کریں گے ۔ وَدُوْدٌ ؛ بہت محبت کرنے والا ۔ اَلَّـذِيْـنَ كَفَرُوْا ؛ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ، کافرین ، منکرین ۔ لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ؛ کاش ، وہ مسلمان ہوتے ، دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی مگر نفس اور شیطان اس اچھے کام کو کرنے نہیں دیتے ۔

ترجمہ :- کافر بہت چاہیں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے ۔

ایسی افسوسناک خواہش ہوسکتا ہے کہ آخرت میں ہو ۔ اور ہوسکتا ہے کہ یہیں ہو اور شیطان مسلمان ہونے دیتا نہ ہو ۔

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝٣

ذَرْهُمْ ؛ ان کو چھوڑو ، جانے دو ۔ وَذَرَ ـ يَذِرُ ـ وَذْرًا ـ ذَرْ ، صیغہ امر ہے ۔ چھوڑو ، جانے دو ۔ لَاتَذَرْ ؛ نہی ہے ، مت چھوڑو ۔ جانے نہ دو ۔ يَاْكُلُوْا ؛ کھائیں ۔ وَيَـتَـمَـتَّـعُوْا ؛ اور مزے اڑائیں ۔ جو کچھ ان کے پاس ہے اس سے تمتع حاصل کریں ۔ وَيُـلْهِهِـمُ الْاَمَلُ ؛ اور انھیں غافل بنادیں اُمیدیں ، آرزوئیں ۔ لَهٰـى يَـلْهُوْ ؛ لہو ولعب میں مشغول ہوا ۔ ہنسی مذاق میں رہا ۔ اَلْهٰى يُلْهِي ؛ غافل بنانا ۔ لہو ولعب میں مشغول کردیا ۔ اَمَلْ ؛ اُمید ، آرزو ۔ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ؛ پس عنقریب ان کو معلوم ہوجائے گا (کہ ان پر کیا گزرنے والی ہے) آج کھاؤ ، پیؤ ، خوب شراب خوری کرو ۔ رشوت لو ۔ سود کھاؤ ۔ غریبوں کو ستاؤ ۔ ان پر بے جا حکومت کرو ۔ آج نہیں تو کل انھیں معلوم ہوجائے گا کہ ان پر کیا گزرنے والی ہے ، ان کا کیا حساب کتاب ہونے والا ہے ۔

ترجمہ :- انھیں چھوڑو ۔ کھانے دو ۔ مزے اڑانے دو ۔ اور آرزوؤں کو انھیں غافل بنانے دو ۔ پس عنقریب (آج نہیں تو کل) انھیں معلوم ہوجائے گا (کہ ان پر کیا گزرنے والی ہے) ۔

وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۝٤

وَمَـآ اَهْـلَـكْنَا ؛ اور ہم نے ہلاک نہیں کیا ، تباہ نہیں کیا ، برباد نہیں کیا ۔ مِـنْ قَرْيَـةٍ ؛ قریہ سے ، گاؤں سے ، شہر سے ۔ مِنْ زائد ہے ۔ اَهْلَكْنَا قَرْيَـةً ہے ۔ اِلَّا وَلَـهَـا ؛ مگر یہ کہ اس قریہ کے لئے كِـتَـابٌ مَّـعْلُوْمٌ ؛ ایک نوشتہ ہے جو معیّن ہے ، ایک میعاد مقرر ہے ۔ آدمی تباہ کاریاں کرتا ہے ۔ جب ان کے دن پورے ہوجاتے ہیں تو خدا کب چھوڑتا ہے ۔ ان کو تباہ کردیتا ہے ۔ برباد کردیتا ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے کسی شہر (گاؤں ، بستی) کو ہلاک نہیں کیا ۔ مگر اس کے لئے ایک میعاد معین تھی ۔

مَاتَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝۵

مَاتَسْبِقُ ؛ آگے نہیں بڑھتی ، سبقت نہیں لے جاتی ۔ مِنْ اُمَّـةٍ ؛ کوئی اُمت ، کوئی جماعت ، کوئی گروہ ۔ مِنْ زائد ہے ۔ مَا تَسْبِقُ اُمَّـةٌ ہے ۔ اَجَلَهَا ؛ اپنے معین وقت پر ۔ وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ؛ اور نہ پیچھے ہٹتے ہیں ، اور نہ تاخیر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور کوئی گروہ اپنی میعادِ معیّن سے نہ آگے بڑھتا ہے اور نہ پیچھے ہٹتا ہے ۔

وَقَالُوْا يٰاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝۶

وَقَالُوْا ؛ اور کافروں نے کہا ۔ يٰاَيُّهَا الَّذِيْ ؛ اے وہ شخص ! اجی میاں ! نُـزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ ؛ جس پر قرآن اُتر رہا ہے ، جس کو نصیحت کی جارہی ہے ، جس کو یاد دہانی کی جارہی ہے ۔ اِنَّـکَ لَـمَـجْـنُـوْنٌ ؛ تم تو پاگل ہو ، تم تو مجنون ہو ، تم کیسی کیسی باتیں کرتے ہو ، تم دیوانے سڑی ہو ۔

ترجمہ :- اور منکروں اور کافروں نے کہا : او شخص ! جس کو یاد دہانی کی جارہی ہے تو تو پاگل ہے (سڑی ہے) ۔

صاحبو ! ذرا موجودہ زمانہ کی حالت پر غور کرو کہ ایمان داروں اور عملِ صالح والوں کو کیا کہا جاتا ہے ؟ اور انھیں سمجھتے کیا ہیں ؟ بیوقوف ، پاگل ، سڑی ، دیوانہ ۔ یہ لوگ نہ خود کھاتے ہیں نہ کسی کو کھاتا ہوا دیکھ سکتے ہیں ۔ رشوت کا پیسہ ہم کھاتے ہیں ، سود ہم کھاتے ہیں ۔ ان کے پیٹ میں کیوں درد ہوتا ہے ۔ بڑی نصیحت کرنے نکلے ۔ یہ نہ کرو ۔ وہ نہ کرو ۔ وہ ہم کو سمجھتے ہیں کہ ہم دوزخ میں جائیں گے ۔ حالانکہ وہ خود دوزخ میں ہیں ۔ نہ پیٹ کو کھانے کو ہے ۔ نہ تن کو پہننے کو ۔ ہماری جنّت تو نقد ہے اور اُن کی اُدھار ۔ ذرا اتنا نہیں سمجھتے کہ کل کی مرغی سے آج کا انڈا بہتر ہے ۔

صاحبو ! اُن لوگوں کا کام ہے مذہب اور اہلِ مذہب سے مخول کرنا ، ٹھٹول کرنا ، بے وقوف بنانا ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہمیشہ ایسے ہی خوش حال رہیں گے ۔ ہم نے اس جنگِ عظیم میں خوش حال لوگوں کو تباہ حال ہوتے دیکھا ، اشخاص کیا ، قوموں کو تباہ ہوتے دیکھا ☆ ۔ ہمارے زمانے میں ایک مسلمان نام رکھنے والے نے بعض غیر مسلموں کے بہکانے پر مسجد کو تڑوادیا ۔ کُھدوایا ، زمین کے برابر کروادیا ۔ چند دیندار مسلمان بگڑ گئے ۔ اب وہ چھپتے ہیں اور لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو پاگل ظاہر کرتے ہیں ۔ وہ بنے تو ہیں مصنوعی پاگل ۔ مگر ہم تو ان کو حقیقی پاگل سمجھتے ہیں ۔ خانہ خُدا کو گرانا پاگلوں کا کام نہیں تو کس کا ہے ۔ بہرحال ایک فتنہ ہے کہ ہر جگہ سے سر اُٹھا رہا ہے ۔ نہ دل میں ایمان ہے نہ اس کا جوش ہے ۔ نہ اس کی اہمیت ہے ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ خُدایا ! ہم کو شیطان سے اور اس کے شاگردوں سے بچایئے ۔

دینداروں کی ہنسی اڑانا پاگلوں کا کام ہے

لَوْمَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۷

لَوْمَا ؛ کیوں نہیں ۔ تَاْتِيْنَا ؛ تم ہمارے پاس آتے ۔ بِـالْمَلٰٓـئِكَةِ ؛ فرشتوں کو لے کر ۔ اِنْ كُـنْـتَ مِـنَ الصّٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ، سچّوں میں سے ہو ۔

☆ جنگِ عظیم کی طرف اشارہ ہے

ترجمہ :- تم فرشتوں کو ہمارے پاس کیوں نہیں لاتے اگر تم سچے ہو۔

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝۸

مَانُـنَـزِّلُ ؛ ہم نہیں اُتارتے ، نازل نہیں کرتے ۔ اَلْمَلٰٓـئِكَةَ ؛ فرشتوں کو ۔ اِلَّا بِالْحَقِّ ؛ مگر مناسب وقت پر ۔ جب مقتضائے حال کے مطابق ہو ۔ وَمَا كَانُوْٓا ؛ اور نہ تھے وہ ۔ اِذًا ؛ اس وقت ، جب فرشتے اُتارے جاتے ۔ مُنْظَرِيْنَ ؛ مہلت دیئے ہوئے ، عذاب آنے میں کوئی انتظار باقی نہ رہتا ۔

ترجمہ :- ہم فرشتوں کو مناسب وقت ہی اُتارتے ہیں (جب حکمت کا تقاضہ ہو اور اگر فرشتے اُتارے جاتے تو) ان کو کچھ بھی مہلت نہ دی جاتی ۔

یعنی جب تک غیب پر علم ہے اس وقت تک مُہلت ہے ۔ امتحان باقی ہے ۔ جب باطن ظاہر ہو جائے تو کس بات کا انتظار؟ ایمان کا موقع ہی باقی نہ رہا ۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۹

اِنَّـا نَحْنُ ؛ بے شک ہم نے ۔ نَــزَّلْـنَا ؛ اتارا ۔ نازل کیا ۔ اَلذِّكْرَ ؛ یاد دہانی کو ، نصیحت کو ، قرآن کو ۔ وَاِنَّـا لَـهٗ لَحٰفِظُوْنَ ؛ اور ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم ہی نے قرآن اُتارا اور اس کی حفاظت بھی ہم ہی کرنے والے ہیں ۔

صاحبو ! قرآن متواتر ہے ۔ حدیث غیر متواتر ہے ۔ اگر قرآن پر سے اعتماد اُٹھ جائے تو پھر دین کہاں ؟ اور اسلام کدھر؟ بے دین لوگوں کی ایک عادت ہے کہ ہمیشہ قرآن پر اعتراض کریں ، اس میں کمی زیادتی ثابت کریں ۔ اس میں تغیر و تبدل کا دعویٰ کریں ۔ بعض بھولے نادان ان ظالموں کی کارروائیوں سے واقف نہیں ۔ ایک منافق مسلمان نما نے ایک شوشہ چھوڑا ۔ بھولے مسلمان نے ان کی روایت کی ۔ انھیں معلوم نہیں کہ قرآن متواتر ہے ۔ متواتر کے خلاف صحیح سے صحیح خبر آحاد ناقابلِ قبول ہے ۔ کجا یہ بے سروپا باتیں ، بے تُک دعوے ۔ مجھے قرآنِ شریف حضرت عثمان غنیؓ ، حضرت علیؓ ابن ابی طالب ، زید بن ثابتؓ ۔ ابی بن کعبؓ ۔ عبداللہ بن مسعود رضوان اللہ علیہم سے پہنچا ہے ۔ اس کے خلاف میں ایک لفظ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ۔

قرآن متواتر ہے اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا ہے

ایک نادان کہتا ہے کہ بعض آیتیں منسوخ التلاوت بھی ہیں ۔ ایک دوسرا ظالم کہتا ہے کہ قرآنِ شریف میں کمی زیادتی ہوگئی ہے ۔ اس کا صحیح نسخہ ہمارے امام کے پاس ہے جو قیامت کے قریب نکلے گا ۔ یہ لوگ دشمنانِ دین ہیں ۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان کے کہے پر کچھ توجہ نہ کریں ۔ جس کی حفاظت کا خدا ذمّہ لے ، اس میں تغیر و تبدل کس طرح ممکن ہے ؟ جو لوگ قرآن شریف میں کمی زیادت کے قائل ہیں وہ صرف صحابہ ہی پر اعتراض نہیں کرتے بلکہ وہ حضرت علیؓ اور دیگر ائمہ پر بھی اعتراض کرتے ہیں ۔ تمام اہلِ بیت اسی قرآن کی روایت کرتے تھے ۔ اسی کی تعلیم دیتے تھے ۔ ان کی ہفوات ، ان کی بکواس اس قابل نہیں کہ کوئی عقلِ سلیم اور دینِ مستقیم رکھنے والا اس پر کوئی توجہ کرے ۔ حقیقت میں یہ لوگ خدائے تعالیٰ پر اعتراض

کرتے ہیں کہ حفاظت کرنے کا وعدہ تو فرمایا مگر حفاظت نہ کرسکا ۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۰﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ؛ اور یقیناً ہم نے بھیجا ، ہم نے رسول بنایا ۔ مِنْ قَبْلِکَ ؛ تم سے پہلے ۔ فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ ؛ پہلے لوگوں کے گروہوں میں ۔ شِیَعٌ جمع شِیْعَۃٌ ؛ گروہ ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے پہلے ، گزشتہ گروہوں میں پیغمبر بھیجے ہیں (یعنے تمہیں پیغمبر بنا کر بھیجنا کوئی نئ بات نہیں ہے)

مگر پیغمبروں سے ان لوگوں کا سُلوک کیا رہا ۔ ؟

وَمَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۱﴾

وَمَایَاْ تِیْھِمْ ؛ اور ان کے پاس نہیں آتا ۔ مِنْ رَّسُوْلٍ ؛ کوئی رسول ۔ مِنْ زائد ہے ۔ یَاْ تِیْھِمْ کا فاعل ہے ۔ اِلَّا کَانُوْا ؛ مگر وہ لوگ تھے ۔ بِہٖ ؛ اس پیغمبر سے ۔ یَسْتَھْزِءُ وْنَ ؛ ہنسی اُڑاتے ۔ مذاق کرتے ۔ ٹھٹول کرتے ، پیغمبر کو بناتے ۔ استہزاء کرتے ۔

ترجمہ :- اور ان کے پاس کوئی پیغمبر نہ آتا مگر یہ لوگ اس کی ہنسی اُڑاتے ۔

پیغمبروں کا مذاق اُڑایا گیا تو علماء کیا حیثیت رکھتے ہیں

صاحبو ! علماء سے آج کل کے جاہل مذاق کریں ، ان کو بے وقوف سمجھیں تو کچھ ناخوشی کی بات نہیں ۔ بلکہ یہ ہم کو پیغمبروں کا ترکہ ملا ہے ۔ ان کے بزرگ پیغمبروں پر ہنستے تھے ۔ یہ ہم پر ہنستے ہیں ۔ ایک دفعہ ایک صاحب نے کہا کہ جامعہ عثمانیہ میں دو شعبے ہیں ۔ ایک شعبۂ فنون ہے اور ایک شعبۂ جنون یعنی دینیات ۔ میں نے کہا آپ کے اس فرمانے سے میں بہت خوش ہوا ۔ اس واسطے کہ آپ کے بزرگ ہمارے بزرگوں کو مجنون ہی کہتے چلے آئے ہیں ۔ آپ نے ان کی اِتّباع میں شعبۂ دینیات کو شعبۂ جنون کہا ۔ یہ نئے قسم کا مذاق نہیں ۔ یہ تو نسلاً بعد نسلٍ چلا آرہا ہے ۔ وہ صاحب تھے سیّد ۔ سن کر بہت ناخوش ہوئے اور کہا کہ میں سیّد ہوں ۔ کچھ عتبہ ، شیبہ کی اولاد سے نہیں ہوں ۔ وہاں میرے ایک اور دوست بیٹھے ہوئے تھے ، اُنھوں نے کہا کہ آپ پیغمبر زادے ہوتے تو ان کی یادگار کے مٹانے میں ایسی کوشش نہ کرتے ۔

كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۲﴾

کَذٰلِکَ ؛ اسی طرح ۔ نَسْلُکُہٗ ؛ ہم داخل کرتے ہیں ۔ سُلُوْک ؛ رستہ چلنا ، رستہ چلانا ۔ مَسْلَکٌ ؛ راستہ ۔ سَالِکٌ ؛ راستہ چلنے والا فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ؛ مجرموں کے دلوں میں ۔

ترجمہ :- ہم اسی طرح مجرموں کے دلوں میں ڈالتے ہیں ۔ (بدمعاشوں کے دلوں میں بدمعاشی ڈالتے ہیں) ۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾

لَا یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ ؛ وہ اس پر ایمان نہیں لاتے ، ہمارے کہے پر یقین نہیں کرتے ۔ ہم لاکھ سکھاتے ہیں ، تعلیم دیتے ہیں مگر وہ کب مانتے ہیں ۔ وَقَدْخَلَتْ ؛ اور اسی طرح گزرا ہے ۔ خَـلَا یَخْلُوْ ؛ خالی ہونا ، گزرنا ۔ سُنَّۃُ الْاَوَّلِیْنَ ؛ اوّل لوگوں کا طریقہ ۔ گزشتہ لوگوں کی یہی سنّت رہی ، یہی چال رہی ، یہی رنگ رہا ، یہی ڈھنگ رہا ۔

ترجمہ :- وہ اس پر کب ایمان لاتے ہیں ؟ گزشتہ لوگوں کا بھی یہی طریقہ تھا ۔

جو لوگ ایمان دار نہیں ۔ وہ ہمیشہ سے پیغمبروں سے ٹھٹول کرتے رہے ۔ ان کی تعلیم پر کاربند نہیں ہوئے ۔ ان کی فطرت ہی ناقص تھی ۔ ان کا عینِ ثابتہ خراب تھا ۔ اس لئے صحیح راستہ پر نہیں چلے ۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ﴿۱۴﴾

وَلَوْ فَتَحْنَا ؛ اور اگر ہم کھولیں ۔ عَلَیْھِمْ ؛ اُن پر ۔ بَابًا ؛ کسی دروازے کو ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان کا ۔ فَظَلُّوْافِیْہِ ؛ تو اس میں ہوجائیں گے ۔ ظَلَّ ، یَظَلُّ ؛ دن کے وقت کوئی کام کرنا ۔ افعالِ ناقصہ سے ہے ۔ یَعْرُجُوْنَ ؛ چڑھیں گے ۔ مِعْرَاجٌ ؛ سیڑھی ۔ عروج ؛ ترقی

ترجمہ :- اور اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ اس میں چڑھنے بھی لگیں ۔ (تب بھی وہ یقین نہ کریں) ۔

کیا کہیں گے !

لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿۱۵﴾

لَقَالُوْا ؛ تو کہیں گے ۔ اِنَّمَا سُکِّرَتْ اَبْصَارُنَا ؛ ہماری آنکھوں پر تو نظر بندی کی گئی ہے ، پردہ ڈال دیا گیا ہے ۔ سَکْرٌ ؛ روکنا ۔ سُکْرٌ ؛ عقل کا ڈھانک دیا جانا ۔ بَل نَحْنُ ؛ بلکہ ہم ۔ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ؛ سحر زدہ قوم ہیں ۔ ہم پر جادو کردیا گیا ہے ۔ کوئی صحیح بات سجھائی نہیں دیتی ۔ یہ ظالم لاکھ معجزے دیکھیں ۔ لاکھ کرشمۂ قدرت کا مطالعہ کریں ۔ ہمیشہ حیلے حوالے کریں گے ۔ نہ ماننے ہیں نہ مانیں گے ۔ کیسی ہی واضح بات کیوں نہ ہو ۔ کبھی یہ نہ کہیں گے کہ یہ واقعی بات ہے ۔ بلکہ دعوٰی کریں گے کہ ہماری نظر بندی کی گئی ہے ۔ ہم پر جادو ہوا ہے اس لئے ایسا نظر آتا ہے ۔

ترجمہ :- تو کہیں گے کہ ہماری آنکھوں پر پردہ ڈال دیا گیا ہے ۔ ہماری نظر بندی کی گئی ہے ۔ بلکہ ہم ہیں ایسی قوم جو مسحور ہے ، سحر زدہ ہے (جس سے ہم کو خلاف واقعہ نظر آتا ہے) ۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱۶﴾

وَلَقَدْ جَعَلْنَا ؛ اور ہم نے بنایا ۔ ہم نے کیا ۔ فِی السَّمَآءِ ؛ آسمان میں ۔ بُرُوْجًا ؛ بروج ۔ کہیں بروج ہے کہیں کواکب ہے ۔ وَزَیَّنّٰھَا ؛ اور ہم نے اس کو زینت دی ، آراستہ کیا ۔ لِلنّٰظِرِیْنَ ؛ دیکھنے والوں کے لئے ۔

جن کے دل میں ایمان نہیں وہ کرشمہ ہائے قدرت کو بھی نہیں مانتے

-۵ع-

ترجمہ :- اور ہم نے آسمان میں برج بنائے (وہ برج ستاروں کے ہیں لہذا) دیکھنے والوں کے لئے ہم نے ان کو آراستہ کیا (خوبصورت بنایا)۔

وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾

وَحَفِظْنٰهَا ؛ اور ہم نے ان بروج اور ستاروں کی حفاظت کی ہے۔ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ؛ ہر مردود شیطان سے۔ شَطَنٌ ؛ دور ہونا رَجْمٌ ؛ پتھر مارنا سنگسار کرنا۔ رَجِيْمٍ ؛ مردود، ملعون۔

ترجمہ :- اور ہم نے آسمان کی حفاظت کی ہے ہر شیطانِ (مردود) رجیم سے۔

شیطان الانس سے اس طرح حفاظت کی گئی ہے کہ لاکھ فلسفی کوشش کریں، ہیئت داں اپنی دور بین لگا لگا کر دیکھیں اپنے شیطانی عقول کو کام میں لائیں، خدا کی خدائی پوری طور سے نہ کبھی سمجھ میں آئی ہے، نہ آئے گی۔ اور شیطان الجن سے اس طرح حفاظت کی گئی ہے کہ ان کی بھی دوڑ تھوڑی ہی ہے۔ اصل میں یہ شیاطین زمین کے ہیں۔ خدا کی خدائی میں کیا ہماری زمین، اور کیا اس میں رہنے والے آدمی یا جن، اور کیا ہمارا آفتاب۔ ہر ایک ثابتہ آفتاب ہے اور ہمارے آفتاب سے کئی گنا بڑا۔ یہ کہکشاں، مجرۃ، ملکی وے کروڑھا کروڑ آفتابوں پر مشتمل ہے۔ جہاں تک نہ انسان کی رسائی ہے نہ شیطان کی۔ دوڑتے ہیں مگر آخر ہار جاتے ہیں۔ تھک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ خدا کی خدائی ہے۔ اس کی حقیقت، اس کی انتہا، اس کی منتہیٰ کسی کی سمجھ میں آئی ہے نہ آئے گی۔ دو چار باتیں نجومی کو بھی معلوم ہوجاتی ہیں۔ کچھ ہیئت دان کو معلوم ہوجاتی ہیں۔ کچھ ارواحِ خبیثہ کو معلوم ہوجاتی ہیں۔ کچھ جنوں کو معلوم ہوتی ہیں۔ کچھ ان پر دل سے لگتے لگائے جاتے ہیں۔ حاشیے چڑھائے جاتے ہیں۔ بات کا بتنگڑ بنایا جاتا ہے۔ مگر ہوا کیا۔ وہی ڈھاک کے تین پات۔ کہاں تک دوڑ لگائی وہی زمین اور اس کی حوالی تک۔ گرگٹ کی دوڑ باڑھ تک۔ آخر میں کہنا پڑتا ہے۔ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۔

خدا کی خدائی نہ کبھی سمجھ میں آئی ہے نہ آئے گی

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾

اِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ ؛ مگر جو چوری سے سن لے، کچھ چھپ چھپا کر معلوم کرلے۔ فَاَتْبَعَهٗ ؛ تو اس کے پیچھے لگتا ہے۔ تو اس کے بعد آتا ہے۔ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ؛ روشن تارا، روشن کرنے والا انگارہ، روشن شعلہ۔

ترجمہ :- ہاں جو چھپ چھپا کر کچھ سن لے۔ (کچھ قیاسات لگالے، کچھ بات کا بتنگڑ بنالے) تو اس کے بعد نہایت ہی روشن شعلہ آجاتا ہے۔

صاحبو! اس آیت کے معنے بتانے اور اس کا مصداق بیان کرنے میں لوگ مختلف الرّائے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شیاطین آسمان کی طرف جاتے ہیں، فرشتوں کی کچھ باتیں سنتے ہیں۔ ان پر یہ ٹوٹنے والے تارے گرتے ہیں اور وہ بھاگ کر

زمین کی طرف آجاتے ہیں ۔ زمین پر اپنے ہم رنگوں کو اپنے تابعین کو کچھ غیب کی باتیں بتا دیتے ہیں ۔ اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نجوم اور ہیئت کے ذریعہ سے شیاطین الانس یعنی فلسفی ، ہیئت داں اور نجومی کچھ اپنے دل سے لگتے لگاتے ہیں ۔ کچھ ان ستاروں سے اور ان کی رفتار اور چال سے بعض احکام معلوم کرلیتے ہیں ۔ مگر ان قیاسی اور وہمی باتوں کے ساتھ ایک قطعی اور یقینی بات بھی انبیائے عظام و اولیائے کرام کے ذریعہ سے لوگوں کو معلوم کراتا ہے ۔ بہرحال شیاطین الانس اور شیاطین الجن دونوں کو کچھ احکام ، کچھ مسائل معلوم ہوجاتے ہیں ۔ مگر وہ ہیں چوری چھپی کے ۔ آیاتِ قرآنی ، حقائقِ الٰہیہ ، وحیِ الٰہی کے مقابل سب ہیچ پوچ ہیں ۔ ان کے اوہام کو جلاکر خاکِ سیاہ کردیتے ہیں ۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝۱۹

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا ؛ اور زمین کو ہم نے پھیلایا ۔ مَدَّ ۔ يَمُدُّ ۔ مَدًّا ؛ کھینچنا ، زیادہ کرنا ۔ اسی سے مَدَدْ ہے ۔ اِمْدَاد ہے ۔ وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا ؛ اور ہم نے زمین میں رکھا ۔ ڈالا ۔ بنایا ۔ پیدا کیا ۔ رَوَاسِيَ ؛ پہاڑوں کو ۔ رسًا ۔ مضبوط گٹھا ۔ اَرْسٰی ؛ لنگر ڈالا ۔ پہاڑ بھی ایسے ہیں جیسے کشتی میں لنگر ۔ وَاَنْۢبَتْنَا ؛ اور ہم نے اُگایا ۔ نَبَتَ ۔ يَنْبُتُ ۔ نَبَاتًا ؛ اُگنا ۔ اَنْبَتَ ۔ يُنْبِتُ ۔ اِنْبَاتًا ؛ اُگانا ۔ اسی سے نباتات ہے ۔ درخت ، پودے ، بیلیں ، سبزہ ۔ فِيْهَا ؛ اسی زمین میں ۔ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ؛ ہر ایک چیز موزوں ، مناسب اندازے سے ، ناپ تول سے بالکل اقتضاء کے مطابق ۔

ترجمہ :- اور ہم نے زمین کو پھیلایا (رہائش کے قابل بنایا) اور اسی میں پہاڑ پیدا کیے اور ہر ایک چیز کو مناسب ناپ تول کے مطابق اس زمین میں پیدا کیا (اُگایا) ۔

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝۲۰

وَجَعَلْنَا ؛ اور ہم نے پیدا کیا ، بنایا ۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ فِيْهَا ؛ دنیا میں ۔ مَعَايِشَ ؛ سامانِ معیشت ۔ عَاشَ ۔ يَعِيْشُ ۔ عَيْشًا ؛ جینا ۔ مَعِيْشَتْ ؛ زندگی ، روزی ۔ مَعَاش ؛ سامانِ زندگی ۔ آج کل عیش روٹی کو کہتے ہیں ۔ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ ؛ اور اس کے لئے بھی جس کو تم نہیں ہو ۔ بِرٰزِقِيْنَ ؛ رزق دینے والے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تمہارے لئے اُس میں تمہاری معیشت اور روزی کا سامان بنایا اور اس کیلئے بھی (جس کو تم کچھ نہیں دیتے) جس کے تم رازق نہیں ہو ۔

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۖ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝۲۱

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ ؛ اور کوئی چیز نہیں ۔ یہاں اِنْ نافیہ ہے شرطیہ نہیں مِنْ زائد ہے ۔ اِنْ مِّنْ شَيْءٍ کے معنے ہیں مَاشَيْءٌ ۔ اِلَّا عِنْدَنَا ؛ مگر ہمارے پاس ۔ خَزَآئِنُهٗ ؛ اس کے خزانے ہیں ۔

کس چیز کی کمی ہے مولیٰ تری گلی میں ÷ دنیا تری گلی میں عقبیٰ تری گلی میں (حسرتؔ صدیقی)

وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ ؛ اور ہم نہیں اُتارتے ، نازل نہیں کرتے ، دیتے ۔ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ؛ مگر مناسب اندازے سے ۔

ترجمہ :- ہمارے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں (اس میں سب کچھ ہے) مگر ہم اتارتے ہیں اور دیتے ہیں تو مناسب اندازے سے ۔

دیتا ہے ہر اک کو حکیم ÷ جس کی جیسی لیاقت ہے

تجددِ امثال کی مثال چراغ کی لَو

یہاں ایک عظیم مسئلہ ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں ۔ خدائے تعالیٰ کے پاس ہر شئے کثیر ہے خواہ جزئی ہو یا کلّی ۔ ان کے خیال میں عبدالقدیر صدیقی بھی لاکھوں ہزاروں ہیں ۔ اس کے اعمال مجسم ہوکر اسی کی شکل کے رہتے ہیں انسان عالمِ شہادت میں ہے تو عالمِ مثال میں بھی ہے ۔ عالمِ ارواح میں بھی ہے ۔ ان کے مقابل ایسے لوگ بھی ہیں جن کے پاس ہر آن ہر لحظہ ایک دوسرا ہی انسان رہتا ہے ۔ گھنٹہ بھر پہلے کا عبدالقدیر کچھ اور تھا اور اس کے بعد کا کچھ اور ہے ۔ تجلیِ الٰہی میں عود نہیں ، تکرار نہیں ۔ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ ؛ ہر چیز بدلتی چلی جارہی ہے ۔ آپ چراغ کی ’’لَو‘‘ کو سمجھ رہے ہو کہ یکساں قائم ہے ۔ نہیں ، شعلہ دھواں بن کر اُڑ رہا ہے اور تیل شعلہ کا قائم مقام بن رہا ہے ۔ قہرِ احدیت سے ہر شئے فنا ہورہی ہے اور اس کی رحمانیت سے پھر موجود ہورہی ہے ۔ ایک سلسلہ ہے کہ چلا جارہا ہے ۔ یہ ’’ وہ ہے‘‘ کہنے کے لئے صرف عینِ ثابتہ کا سہارا ہے جو معلومِ الٰہی ہونے کی وجہ سے ازلی ؛ ابدی ، دائم ، قائم ہے ۔ اس مسئلہ کو تجددِ امثال کہتے ہیں ۔ یاد رکھو کہ تغیرات مادّیات میں ہورہے ہیں ۔ علویات اور روحانیت میں نہیں ہورہے ہیں ۔ جزا اور سزا میں اصل روح ہے اور وہی بالذات عالم ہے ۔ اسی واسطے قیامت میں جزا وسزا ہے ۔

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ﴿۲۲﴾

وَاَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے بھیجا ، رواں کیا ، چلایا ۔ اَلرِّيٰحَ ؛ ہوا کو ۔ اکثر رِیَاحٌ اچھی جگہ اور رِیْحٌ ؛ بری جگہ استعمال کئے جاتے ہیں ۔ لَوَاقِحَ ؛ باردار ۔ وہ ہوا جس سے پانی برسے ۔ ابرآلود ۔ لَاقِحٌ کی جمع ہے ۔ لِقْحَةٌ ۔ حاملہ اونٹنی ۔ رِيْحٌ عَقِيْمٌ ۔ بانجھ ہوا یعنی جس سے فائدہ نہ ہو ۔ فَاَنْزَلْنَا ؛ پھر ہم نے اُتارا ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ، بلندی سے ، تمہارے سروں کے اوپر سے ۔ مَآءً ؛ پانی ۔ فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ؛ پھر ہم نے تم کو وہ پانی پلایا ۔ اَسْقَيْنٰكُمْ ۔ اَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۔ ھُوْ کی ضمیر مَاء کی طرف پھرتی ہے ۔ وَمَآ اَنْتُمْ ؛ اور تم نہیں ہو لَهٗ ؛ اس پانی کو ۔ بِخٰزِنِيْنَ ؛ جمع کرنے والے ، ذخیرہ بنانے والے ، خزانہ دار ۔

ترجمہ :- اور ہم نے باردار ہوائیں بھیجیں (پانی سے بھری ہوئی ہوائیں) پھر ہم نے آسمان سے پانی برسایا اور اس پانی کو تم کو پلایا اور تم اس (پانی) کے خزانہ دار تو تھے نہیں ۔ (یعنی پانی ہمارے خزانہ قدرت میں ہے نہ کہ تمہارے ہاتھ میں) ۔

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ﴿۲۳﴾

وَاِنَّا ؛ اور بے شک ہم ۔ لَنَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ ؛ ہم ہی حیات دیتے ہیں اور موت ۔ جِلاتے بھی ہم ہی ہیں اور مارتے بھی ہم ہی ہیں ۔ ہم ہی زندہ کرتے ہیں ۔ اور ہم ہی مارتے ہیں ۔ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ؛ اور ہم ہی سب کے وارث ہیں کیونکہ سب مرنے والے ہیں اور ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے ۔

ترجمہ :- اور بے شک ہم ہی جِلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہم ہی (سب کے) وارث ہیں ۔

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ﴿۲۴﴾

وَلَقَدْ عَلِمْنَا ؛ اور ہم کو خوب معلوم ہے ۔ ہم خوب جانتے ہیں ۔ اَلْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْکُمْ ؛ تم میں کے پہلوں کو ، اور تم میں کے تقدیم کرنے والوں اور آگے بڑھنے والوں کو ۔ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِیْنَ ؛ اور تم میں سے پچھلوں کو بھی خوب جانتے ہیں ۔ نیز خیر کے کام میں تقدیم کرنے والوں اور تاخیر کرنے والوں ، دونوں کو ہم خوب جانتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ہم خوب جانتے ہیں تم میں کے اگلوں اور پچھلوں (اور تقدیم و تاخیر کرنے والوں) کو ۔

(کون راہِ خدا میں پیشوائی کرتے ہیں اور کون پسپائی) ۔

رکوع ۲

وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ یَحْشُرُهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾

وَ اِنَّ رَبَّکَ ؛ اور بے شک تمہارا رب ۔ هُوَ یَحْشُرُهُمْ ؛ وہی ان کا حشر کرے گا ۔ وہی ان کو سمیٹے گا اور اکٹھا کرے گا ۔ ایک دن حشر کے میدان میں اس کے سامنے جواب دہی کو حاضر ہونا پڑے گا ۔ مگر یہ قیامت ہوگی کب ؟ یہ حشر کب ہوگا ؟ اِنَّهٗ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ ؛ بیشک وہ حکمت والا اور علم والا ہے ، ہر کام حکمت سے اور جان بوجھ کر کرتا ہے ۔ جب قیامت کا وقت آئے گا تو سب کا حشر کرے گا ۔ قیامت قیامت کیا پکار رہے ہو ۔ مَر جاؤ گے تو تمہاری قیامت تو ہو چکے گی ۔

ترجمہ :- اور بے شک تمہارا ربّ وہی ان کا حشر کرے گا ۔ بے شک وہ حکمت والا اور علم والا ہے ۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۶﴾

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ ؛ اور ہم نے انسان کو پیدا کیا ، بنایا ۔ خَلَقَ ؛ پیدا کیا ، اندازہ کیا ۔ مِنْ صَلْصَالٍ ؛ مٹی سے کھنکھاتی ہوئی ، بجنے والی مٹی سے ، پختہ مٹی سے ۔ مِنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ؛ سیاہ ، بودار گارے سے ، کیچڑ سے ۔ حَمَاٌ ۔ حَمْأَةٌ ؛ متغیر مٹی ، سیاہ کیچڑ ۔ مَسْنُوْنٍ ؛ متغیر ، بدبودار ۔ سِنٌّ ؛ دانت ۔ سِن ؛ عمر ۔ کیونکہ جانوروں کی عمر دانتوں سے معلوم ہوتی ہے ۔ سَنَّ ؛ صاف کیا ، صیقل کیا ۔ مَسْنُوْن کے معنے بعض لوگوں نے مُصَوَّرْ یعنی '' صورت دیا ہوا '' کئے ہیں ۔ سَنَّ ؛ جاری کیا ، طریقہ ڈالا ۔ سُنَّتْ ؛ طریقہ ۔ غرض کہ انسان کی اصل ، مٹی اور کیچڑ سے ہے ۔

انسان کی اصل مٹی اور کیچڑ سے ہے

ترجمہ :- اور ہم نے انسان کو مٹی سے ، وہ بھی متغیر مٹی سے پیدا کیا ۔

انسان کے جسم کا مٹی سے پیدا ہونا ظاہر کرتا ہے ۔ اور اس بیان سے مقصد یہ ہے کہ انسان اپنی ذلّت کی حالت پر غور کرے کہ ہم کیا تھے ؟ اور خدا نے ہم کو کیسا خوبصورت بنا دیا ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابتدائی حالت باریک باریک اجزاء سے ہے جس کو هَبَآءً مَّنْثُوْرًا کہتے ہیں (الفرقان : آیت ۲۳) ۔ اجزاء آپس میں قریب ہوتے گئے اور ایک نرم اور ڈِھلڈِھلا جسم پیدا ہوا ۔ جس کو نمبولا کہتے ہیں ۔ نمبولا ایک گرم اور روشن حالت ہے ، پھر ہوا اور گیس کی صورت پیدا ہوئی ۔ پھر پانی اور مائع کی حالت پیدا ہوئی ۔ پھر جامد اور مٹی کی صورت پیدا ہوئی ۔ پھر زمین اور پتھر کی باری آئی ۔ پھر مٹی میں نشو ونما آیا تو نباتات بنے ۔ نباتات کی ترقی کی حالت لجالو یعنے شرمندہ کا درخت ہے کہ ہاتھ لگتے ہی سمٹ جاتا ہے ۔ یا کھجور کا درخت ہے ۔ پھر حیوانات کا ابتدائی مرحلہ اسپنج اور جونک وغیرہ ہیں ۔ اور اعلےٰ درجہ بندر لنگور اور گوریلا ہے ۔ پھر انسان کا ادنیٰ درجہ جاہل بچہ اور اس کا انتہائی درجہ پیغمبر اور اولیائے عظام ہیں ۔

آج کل ایک مسئلہ زیرِ بحث ہے کہ کیا بندر ترقی کر کے انسان بنا ہے ؟ یا مٹی پر آفتاب اور دیگر ستاروں کے نور کے پڑنے سے انسان وجود میں آیا ہے ۔ سانپ ، بچھو ، کیڑے حتّٰی کہ جُوئیں جو سر میں پڑتی ہیں میل سے پیدا ہوتی ہیں ۔ ہم کو اُن سب بحثوں سے کوئی غرض نہیں ۔ خدائے تعالیٰ کا مقصد تو یہ ہے کہ اپنی ذلیل حالت پر انسان ، کہ وہ مٹی کا بنا ہوا ہے ، خواہ حالات بدل بدل کر یا مختلف انوار کے مٹی پر پڑنے سے ، عبرت لے ۔ اور یہ مٹی سے بنا ہوا انسان خاکساری اختیار کرے ۔

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝۲۷

وَالْجَآنَّ ؛ اور جن ، اس کے مادّے میں چُھپنا ہے ۔ انسان نظر آتا ہے اور جن عام طور سے نظر نہیں آتے ۔ اسی سے جنون ہے ، یعنی عقل کا ڈھک جانا ۔ جَانٌّ ؛ سانپ جو بلوں میں چھپا ہوا رہتا ہے ۔ مِجَنٌّ ؛ سپر جو سپاہی کو بچاتی اور اس کے جسم کو ڈھانکتی ہے ۔ بعض کہتے ہیں کہ جَانٌّ ابتدائی جن کا نام ہے جیسے 'اٰدَمْ' ابتدائی آدمی کا ۔ جَانٌّ شیطان کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی نظر نہیں آتا ۔ خَلَقْنٰهُ ؛ ہم نے اس کو پیدا کیا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ انسان سے پہلے ۔ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ؛ تیز سخت آگ سے ۔ سَمُوْمِ ؛ تیز گرم ہوا ۔ زہریلی ہوا ۔ سُمْ ۔ سُمٌّ ؛ زہر ۔ سَمّ ؛ سوئی کا ناکہ ۔

ترجمہ :- اور ہم نے جنوں کو اس سے پہلے سخت تیز آگ سے پیدا کیا ۔

انسان میں خاکساری ہے ، وقار اور متانت ہے اور جِن میں تیزی ، غصّہ ۔ عام طور پر انسان سے جِن لطیف ہے ۔ لہٰذا جِن نظر نہیں آتے ۔ اور جب انسان میں لطافت پیدا ہوتی ہے ، نورانیت بڑھتی ہے تو جِن ، انسان کو نہیں دیکھ سکتے اور انسان جِن کو دیکھ لیتا ہے ۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّىْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝۲۸

وَ اِذْ قَالَ رَبُّکَ ؛ اور یاد کرو ، خیال رکھو ، جب کہ تمہارے رب نے کہا ۔ لِلْمَلٰٓئِکَةِ ؛ فرشتوں کو ۔ فرشتوں میں بہ نسبت جن اور عام انسانوں کے نورانیت ہے ۔ مگر انسان جب اپنے کمال پر آتا ہے تو سب سے اعلےٰ و ارفع درجہ کو پہنچ جاتا ہے ۔

ان بحثوں سے کچھ حاصل نہیں کہ انسان کیسے بنا ۔ انسان خاک ہی کا پُتلا ہے

اِنِّیْ خَالِقٌ ؛ میں تو پیدا کرنے والا ہوں ۔ بَشَرًا ؛ انسان کو ۔ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ؛ مٹی ، سیاہ کیچڑ سے جو متغیر ہو گیا ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ تمہارے ربّ نے فرشتوں سے کہا کہ میں ایک متغیر مٹی سے انسان پیدا کرنے والا ہوں ۔

فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾

فَاِذَاسَوَّیْتُهٗ ؛ پھر جب میں اس کو درست کردوں ، تکمیل کو پہنچادوں ۔ وَنَفَخْتُ فِیْهِ ؛ اور اس میں پھونک دوں ۔ مِنْ رُّوْحِیْ ؛ اپنی روح سے جس سے حرکت ہے ۔ رَاحَ ، یَرُوْحُ ۔ گیا ۔ مِرْوَاحٌ ؛ پنکھا ۔ رَاحٌ ؛ شراب جو جسم میں گھس جاتی ہے ، تیزی سے دل و دماغ پر چھا جاتی ہے ۔ سب روحیں جانداروں میں خدا ہی کی دی ہوئی ہیں ۔ مگر خدائے تعالےٰ نے اپنی طرف انسان کی روح کو اس لئے اضافت دی ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور اللہ تعالےٰ کے اسماء وصفات کا مظہر ہے ۔ عرشِ اعظم سے اوپر انسان پہنچتا ہے ۔ دوسرے ؎   اگر سرِ موئے برتر پرم   ÷   فروغِ تجلّی بسوزد پرم

(اگر میں یہاں سے بال برابر بھی اوپر اُڑوں تو   تجلی کی فراوانی میرے پَر جلا ڈالے گی) ☆

کہہ کر بیٹھ جاتے ہیں ۔ فَقَعُوْا ؛ تو تم گر جاؤ ۔ لَهٗ ۔ اس کے لئے ۔ انسان کے لئے ۔ سٰجِدِیْنَ ؛ سجدہ کرتے ہوئے ۔ انسان کے سامنے سجدہ میں جاؤ ۔

ترجمہ :- پھر جب میں مکمل انسان بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں (اور وہ میرے تحتِ حکم حرکت کرے) تو اس کے سامنے سجدہ میں گر جاؤ ۔

واضح ہو کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کمتر ، بزرگ تر کو سجدۂ تعظیمی کرتا تھا ۔ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا ۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا ۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کو اس لئے حرام کردیا کہ وہ مظنۂ شرک ہے ۔ اور یہ غایت درجہ کی احتیاط ہے ۔ آخر خدا کے لئے کچھ تو رکھنا چاہیئے ۔ سجدہ میں نہایت عاجزی ہے کہ سر زمین پر رکھ دیا جاتا ہے لہٰذا اب کوئی کسی کو سجدۂ تعظیمی بھی نہیں کرسکتا ۔ کرے گا تو گنہگار ہوگا ، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے گا ۔

کیا سجدہ شرک ہے ؟ بے شک سجدۂ عبودیت شرک ہے ۔ کسی کو خدا سمجھ کر سجدہ کرنا یقیناً شرک ہے ۔ اور سجدہ تعظیمی پہلے جائز تھا اب منع کیا گیا ہے ۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ تعظیمی سے مخالفت فرمائی ہے ۔

سجدہ کی ممانعت خبرِ مشہور سے ثابت ہے ۔ جن لوگوں نے اسلام سے پہلے سجدہ تعظیمی کیا ہے حکمِ الٰہی اور وحی سے کیا ہے ۔ اب کوئی شخص وحی سے سجدہ کیوں کر کرسکے گا ۔ صاحبِ وحی نے تو ممانعت کردی ۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾

پہلے سجدۂ تعظیمی جائز تھا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کے بعد اب سجدۂ تعظیمی گناہ ہے

☆ ترجمہ از اکیڈیمی

آدم کو سجدہ اُن میں روحِ الٰہی کے سبب تھا

فَسَجَدَ ؛ پس سجدہ کیا ۔ اَلْمَلٰٓـئِکَۃُ ؛فرشتوں نے ۔ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ ؛تمام ۔ اکٹھا ۔

ترجمہ :- پھر فرشتوں نے سب کے سب مل کر سجدہ کیا ۔

(فرماں برداری اختیار کی ۔ آدم کی بزرگی کو مان لیا جو ان کے علم کی وجہ سے تھی اور روح الٰہی کی وجہ سے تھی نہ کہ ان کے خاکی ہونے کی وجہ سے) ۔

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝۳۱

اِلَّا اِبْلِیْسَ ؛ مگر ابلیس ۔ اس نے نہ آدم کو سجدہ کیا اور نہ ان کی علمی بزرگی کو تسلیم کیا ۔ اَبٰی ؛ انکار کیا ۔ سرتابی کی ۔ اکڑ گیا ۔ اَبٰی ۔ یَاْبٰی اِبَاءً ؛ انکار کرنا ۔ نہ ماننا ۔ اَنْ یَّـکُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ؛ کہ ہو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ۔ یعنی اس نے فرشتوں کے ساتھ ہو کر آدم کو سجدہ نہیں کیا نہ ان کے تفوق کا اعتراف کیا ۔

ترجمہ :- مگر ابلیس ؛ اس نے انکار کیا کہ ہو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ (یعنی ابلیس نے سجدہ نہیں کیا اور فرشتوں کے ساتھ سجدہ کرنے میں شریک نہیں ہوا) ۔

قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا لَكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۝۳۲

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ یٰٓـاِبْلِیْسُ ؛ اے ابلیس ۔ اَبْـلَسَ ؛ نا اُمید ہوا ۔ مَالَکَ ؛ کیا چیز ہے تیرے پاس ۔ تیرے پاس کیا وجہ ہے ۔ تجھے ہو کیا گیا ۔ اَ لَّا تَکُوْنَ ؛ کہ تو نہ ہو ۔ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ؛ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالےٰ نے) فرمایا : اے ابلیس ! تجھے ہو کیا گیا کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شریک نہیں ۔

قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝۳۳

قَالَ ؛ (ابلیس نے) کہا ۔ لَمْ اَکُنْ لِاَسْجُدَ ؛ میں کیوں سجدہ کرتا ! مجھ سے تو سجدہ کرنا ممکن نہیں ۔ وہ بھی کس کو؟ لِبَشَرٍ ؛ ایک انسان کو ۔ خَلَقْتَہٗ ؛ جس کو تو نے پیدا کیا ۔ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ؛مٹی سے وہ بھی کالی ، بدبودار اور سڑی ہوئی سے ۔

ترجمہ :- (ابلیس نے) کہا مجھ سے تو سجدہ ہو نہیں سکتا کسی انسان کو جس کو تو نے پیدا کیا مٹی سے وہ بھی سیاہ ، متغیر سڑی ہوئی مٹی سے ۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝۳۴

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ فَاخْرُجْ مِنْھَا ؛ چل یہاں سے نکل ۔ فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ ؛ تُو تو مردود ہے ۔ تجھ پر پھٹکار ہے ۔

تو سنگسار ہے۔

ترجمہ:- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا۔ چل یہاں سے نکل تو راندۂ درگاہ ہے (تُو مردود ہے)۔

وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾

وَ اِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ ؛ اور بے شک تجھ پر لعنت ہے۔ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ؛ روزِ جزا تک، قیامت کے دن تک۔

ترجمہ:- اور تجھ پر تو لعنت ہے روزِ جزا تک۔

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾

قَالَ رَبِّ ؛ ابلیس نے کہا کہ اے میرے رب! فَاَنْظِرْنِيْ ؛ پس مجھے مہلت دے، مجھے منتظر رکھ۔ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ؛ اس دن تک کہ لوگ قبروں میں سے اُٹھائے جائیں گے۔ یعنی قیامت کے دن تک۔

ترجمہ:-(ابلیس نے) کہا (بارِ خُدایا) میرے پروردگار! مجھے قیامت تک مہلت دے۔ (ابھی مبتلائے عذاب نہ کر)

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ؛ تو مہلت دادہ لوگوں میں سے ہے یعنی جس طرح آدم کو دنیا میں بھیج کر مہلت دی گئی ہے، تجھے بھی دی جاتی ہے۔

ترجمہ:- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تو مہلت دادہ لوگوں میں سے ہے۔

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾

اِلٰى ؛ تک۔ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ؛ معلوم وقت کے دن تک۔

ترجمہ:- معلوم وقت کے دن تک (یعنے روزِ قیامت تک)۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۳۹﴾

قَالَ رَبِّ ؛ (شیطان نے) کہا اے میرے پروردگار! اے میرے رب! بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ ؛ اس وجہ سے کہ تو نے میرا اغوا کیا ہے۔ مجھے جاہل اور سرکش بنا دیا ہے۔ شیطان کہتا ہے کہ تو نے مجھے سرکش بنا دیا۔ تو نے مجھ پر جہالت کا حکم لگا دیا۔ اور آدم علیہ السلام ہیں کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا۔ کہتے ہیں (اعراف: آیت ۲۳) تقدیر کے مسئلہ میں اچھا آدمی نقصان اور عیب کو اپنی طرف نسبت دیتا ہے اور اپنے عدمِ ذاتی کا قصور سمجھتا ہے۔ اپنے عینِ ثابتہ اور حقیقت کے ناقص ہونے کی طرف

منسوب کرتا ہے ۔ اور جو بد ہوتا ہے وہ بدی کو خدا پر ڈالتا ہے اور اپنے آپ کو بری الذّمہ دکھاتا ہے ۔ شیطان جہاں آپ خراب ہوگیا ، مردود بارگاہ ربّ ہوگیا ہے وہ چڑھ کر دوسروں کو بھی مردود خراب کرنا چاہتا ہے ۔ لَاُ زَیِّنَنَّ ؛ میں ضرور زینت دار دکھاؤں گا ۔ خوبصورت بناؤں گا ۔ وہ سمجھیں گے کہ ہم بہت اچھا کام کر رہے ہیں ۔ لَهُمْ ؛ ان کے لئے ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ؛ اور ضرور میں سب لوگوں کو بھی سرکش بنادوں گا ۔ وہ تیرے احکام سے سرتابی کریں گے ، تیرے احکام پر عمل نہ کریں گے ۔

ترجمہ :- (شیطان نے) کہا اے میرے رب ! چونکہ تو نے مجھے سرکش بنادیا ہے اب میں بھی اس سرزمین میں ان کو ان کے کام کو اچھے دکھاؤں گا (زیب و زینت والے یقین کراؤں گا) اور ضرور ان سب کو بھی سرکش بنادوں گا (کہ تیرے احکام کی پرواہ نہ کریں گے) ۔

اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾

اِلَّا عِبَادَکَ ؛ مگر تیرے بندوں کو ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ اَلْمُخْلَصِیْنَ ؛ جو بااخلاص ہیں ۔ تیرے خالص بندے ہیں ۔ خلاصۂ عالم ہیں ۔ جن کو تو نے اپنی خالص بندگی کے لئے پیدا کیا ۔

ترجمہ :- مگر تیرے بندوں میں سے ان کو جو بااخلاص ہیں (گمراہ نہ بناسکوں گا) ۔

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ﴿۴۱﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ۔ هٰذَا صِرَاطٌ ؛ یہ ایک راستہ ہے ۔ عَلَیَّ ؛ بمعنی اِلَیَّ یعنے میری طرف ۔ مُسْتَقِیْمٌ ؛ سیدھا ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا ۔ مجھ تک پہنچنے کا یہ ایک سیدھا راستہ ہے (یعنی عبودیت اور اخلاص ہی سے آدمی خدا تک پہنچتا ہے) ۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۴۲﴾

اِنَّ عِبَادِیْ ؛ بے شک میرے بندے ۔ لَیْسَ لَکَ ؛ تجھے نہیں ہے ۔ تیرے لئے نہیں ہے ۔ عَلَیْهِمْ ؛ ان پر ۔ سُلْطٰنٌ ؛ تسلط ، غلبہ ۔ آدمی شیطان کے ہاتھ میں مجبور نہیں ہیں بلکہ شیطان کے بہکاوے میں آتے ہیں ۔ اس کا کہا مانتے اور اس کی اتباع کرتے ہیں ۔ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ ؛ مگر جس نے تیری اِتِّبَاع کی ، تیرا کہا مانا ۔ تیری فرماں برداری کی ۔ تیرے قدم بہ قدم چلے ۔ مِنَ الْغٰوِیْنَ ؛ جاہلوں اور سرکشوں میں سے ۔

ترجمہ :- (او شیطان !) بے شک میرے بندوں پر تیرا کوئی زور ، کوئی تسلط نہیں ۔ مگر جاہلوں (نادانوں) میں سے جنھوں نے تیرا کہا مانا (تیری اتباع کی ۔ تیرے بہکانے میں آگئے) ۔

شیطان بُرے کاموں کو اچھا بنا کر پیش کرتا ہے

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۴۳﴾

وَ اِنَّ جَهَنَّمَ ؛ اور بے شک جہنم ، دوزخ ۔ لَمَوْعِدُهُمْ ؛ ان کے وعدہ کی جگہ ہے ۔ اَجْمَعِيْنَ ؛ ان سب کی ۔

ترجمہ :- اور بے شک (قطعاً ، یقیناً) جہنم ان سب کے وعدہ کی جگہ ہے ۔

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۭ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ ع ۹/۳/۴

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؛ اس دوزخ کے سات دروازے ہیں ۔ لِكُلِّ بَابٍ ؛ ہر دروازے ، ہر ایک حصّہ ، ہر ایک قطعہ کے لئے ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ؛ ایک جز ہے الگ کیا ہوا ۔ ان کی قسمت میں آیا ہوا ۔ ان کے لئے خاص اور معین ۔

ترجمہ :- اس کے (جہنّم کے) سات دروازے ہیں ۔ ان میں سے ہر دروازے کے لئے ایک حصّہ جُدا کر دیا گیا ہے (خاص کیا گیا ہے) ۔

صاحبو ! ذرا ان آیتوں پر غور کرو ۔ خوب توجہ سے دیکھو ۔ انسان جو اکڑتا ، پھولتا ، اپنے جامہ سے باہر ہو رہا ہے کیا تھا ۔؟ مٹی اور سڑی ہوئی مٹی ۔ یا نطفہ ، غلیظ پانی ۔ نہانے کا باعث ۔ انسان کس بات پر پھولا ہے ، کیوں اتنا بھولا ہے ۔ جن اور شیطان آتشیں قسم کے مخلوق ہیں ۔ وہ اپنے آپ کو سب سے اعلیٰ اور افضل سمجھتے ہیں ۔ ابلیس قومِ جن کا سرگروہ ہے ، سردار ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں ، فرشتوں اور جنات سب کا علمی امتحانِ مقابلہ لیا ۔ کون کامیاب ہوا ۔ یہ خاک کا بنا ہوا پُتلا انسان ، آدم علیہ السلام ۔ شیطان اس علمی امتحان مقابلہ میں تو ہار گیا ، فیل ہوگیا ۔ آتشیں خُو تھا ۔ طبیعت میں شر و فساد تھا ۔ اپنی ذات کی لطافت کا ادعا کرنے لگا ۔ اور خود کو انسان سے افضل ثابت کرنا چاہا ۔ اس نادان کو معلوم ہی نہیں کہ انسان میں اگر خاک ہے تو آگ کب نہیں ؟ انسان میں جامعیت ہے ۔ وہ خدائے تعالیٰ کا مظہرِ تام بن سکتا ہے ۔ یہ مسخرہ جانتا ہی نہیں کہ خدائے تعالیٰ نے انسان کے لئے نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فرمایا ۔

کیا مَلَک میری حقیقت کو سمجھتے علویؔ ÷ ان کا اُستاد نہ سمجھا وہ معمّہ ہوں میں (علویؔ)

کونسی شئے ہے نہیں جو مجھ میں ÷ اک طلسمات کا پُتلا ہوں میں (حسرؔت صدیقی)

خاکش بدہن ۔ اس کی آنکھوں پر مٹی پڑگئی ۔ وہ آدم میں خاک کو تو دیکھتا ہے ۔ مگر اس میں روحِ الٰہی کو نہیں دیکھتا ۔ ابلیس بگڑ گیا اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی بہکانے کے لئے کمربستہ ہوگیا ۔

او شیطان ! تجھ پر پھٹکار ۔ خدا کی مار ۔ خدا کے خالص بندوں پر تیری کچھ نہ چلے گی ۔ تو اپنا تسلّط نہ جما سکے گا ۔ تو آگ سے بنا ہمیشہ جلتا رہ ۔ تو خدا کے بندوں کا کچھ نقصان نہ کرسکے گا ۔ جس کو خدا رکھے اُسے کون چکھے ۔

صاحبو ! ذرا غور کرو ۔ آدم کو سجدہ نہ کرنے سے ابلیس مردود درگاہِ خداوندی ہوگیا ۔ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ، خدا کو سجدہ نہیں کرتے وہ شیطان کے ممتاز شاگرد ہیں ۔ شیطان نے خدا کو سجدہ کرنے سے کب انکار کیا تھا ۔ یہ ہیں شیطان کے سپوت شاگرد کہ خدا کو سجدہ کرنے سے بھی انکار کر رہے ہیں ۔ او مادہ پرست لیڈرو ! خدا کے لئے نہ سہی ، تنظیم کے خیال سے ، جماعت

شیطان آگ سے بنا ہے اور انسان میں جامعیت ہے

بندی کے خیال سے ، فوجی انتظام کے خیال سے ، کچھ آرام لینے کے خیال سے ، کچھ ورزش کے خیال سے ، پابندیٔ وقت کے خیال سے ہی نماز پڑھ لو ۔ آخرت تو آخرت ہے ۔ تمہاری دنیا بھی اچھی ہو جائے گی ۔ سُستی کاہلی تمہاری دُور ہو جائے گی ۔

دیکھو ! شیطان کے شاگردوں کے لئے اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے ؟ دوزخ ان کے وعدہ کی جگہ ہے ۔ لوگ قسم قسم کے ہیں۔ ان میں داخل ہونے کے لئے بھی قسم قسم کے دروازے ہیں ۔

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔

صاحبو ! میں ایک نہایت اہم مسئلہ پر آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں ۔

قومیت کیا چیز ہے اور وہ کن اصول پر قائم ہوتی ہے ۔ قومیت کا مدار باہمی تعاون پر ہے اور کاموں کو ذمہ داری سے لے کر کھڑے ہونے کو کہتے ہیں ۔

بعض لوگوں کے پاس قومیت کا مدار خاندان پر ہے ۔ کیونکہ وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں ۔ بعض لوگوں کے پاس قومیت کا مدار زمین پر ہے ۔ انگریز الگ قوم ہے اور آئرش الگ ۔ ان کے ملک اور زمین جُدا ہیں اور بعض کے پاس قومیت کا مدار رنگ پر ہے ۔ امریکہ میں سپید پوست بھی ہیں اور حبشی بھی اور ایک ہی زبان اور ایک ہی مذہب رکھتے ہیں ۔ مگر یہ دونوں الگ الگ ہی سمجھے جاتے ہیں اور ان کو دو قومیں کہا جاتا ہے ۔ اسلام میں قومیت کا معیار مذہب ، تقویٰ ، مکارمِ اخلاق سب سے اہم توحید پر ہے ۔ اپنی قوم کو اچھا سمجھنا اور دوسروں کو برا سمجھنا ایک بلائے عام ہے اور وبائے عظیم ہے ۔ اسلام میں نہ ملک کا لحاظ ہے نہ زبان کا نہ رنگ کا نہ خاندان کا ۔ ہر موحد ، رسالت کا قائل کہیں کا ہو مسلم قوم میں داخل ہے ۔

ایک اور بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہر قوم اپنی قومیت پر اَڑی ہوئی ہے ۔ دوسروں کو اپنی قومیت میں شریک نہیں کرتی ۔ چونکہ اسلام میں اسلامی تہذیب پر قومیت کا دار و مدار ہے لہٰذا دوسرے افراد کو اپنی قومیت میں شریک کیا جاتا ہے ۔ جناب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے تھے ۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں موسیٰ کی پراگندہ بھیڑ کے لئے ہوں ۔ ایک دفعہ آپ سے کسی شخص نے کوئی مسئلہ پوچھا ۔ وہ بنی اسرائیل میں سے نہ تھا ۔ آپ نے فرمایا میں بیٹوں کی روٹی کتوں کے سامنے نہیں ڈالنا چاہتا ۔ ہندو دھرم میں ہے کہ اگر کوئی غیر برہمن وید سنے تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالنا چاہیئے ۔ اسلام کی روز افزوں ترقی دیکھ کر اور مسلمانوں کی قومیت کے پھیلنے کو دیکھ کر غیر مسلم قوموں نے بھی دوسروں کو اپنے مذہب میں شامل کرنا شروع کر دیا ہے ۔

اچھا ! یہ اپنی قوم کے اعلےٰ و ارفع ہونے اور دوسروں کو ذلیل سمجھنے کی کس نے ابتداء کی ۔ اس کا کون محرکِ اوّل ہے ؟ ابلیس سراپا تلبیس ۔ اَنَـا خَيْـرٌ مِّنْهُ خَلَقْـتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْـتَهٗ مِنْ طِيْنٍ (اعراف : آیت ۱۲) کا نعرہ شیطان نے مارا ۔ حالانکہ وہ آدم علیہ السلام سے علمی امتحان مقابلہ میں ہار چکا تھا ۔ کوئی ہندو بھائیوں سے پوچھے ، کیا برہمن قوم کا آدمی رام چندر جی مہاراج ، لچھمن جی ، بھرت جی ، کرشن جی سے افضل ہے ؟ حالانکہ یہ اوتار ہیں ۔ جب برہمن سے غیر برہمن اپنے معارف و مکارمِ اخلاق کی وجہ سے اوتار بن گئے ہیں تو پھر خاندان وجہِ فضیلت نہیں رہا ۔ اسی طرح یہود و نصاریٰ کا بنی اسرائیل کو غیر بنی اسرائیل سے افضل و برتر سمجھنا بھی غلط ہے ۔ قوم آریا اپنے آپ کو دوسری قوموں سے افضل سمجھتے ہیں ، صحرائے گوبی سے جو

قومیت کی تعریف اور اسلام کا نظریہ

ایشیائے کوچک میں ہے، نکل کر اکثر ممالک میں پھیل گئے ہیں ۔ چونکہ ہندوستان کے برہمن اور دوسری اعلیٰ ذات والے نہ دوسروں کو اپنی قومیت میں شریک کرتے ہیں نہ ہندوستان کے اصلی باشندوں سے شادی بیاہ کرتے ہیں ، نہ روٹی ، نہ بیٹی ، اس لئے دو ہزار سال گزر گئے مگر یہ لوگ بدیسی کے بدیسی رہ گئے ۔

مسلمانوں پر غور کرو ۔ عربوں کی اولاد ہندوستان میں ایک کروڑ سے زائد نہیں اور شادی بیاہ کرنے سے اولادِ عرب میں بھی ہندوستانی خون مل گیا ہے ۔ اب بتایئے کہ اعلیٰ ذات والے غیر ملکی ہیں یا مسلمان ۔ مسلمانوں کا تو کوئی خاص ملک نہیں ۔ ان کا خدا ایک ہے ۔ ان کا مذہب توحید کا ہے تو خدا کی خدائی کے بھی وہی مالک ہیں ۔

چین وعرب ہمارا ہندوستان ہمارا ÷ مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

خدائے تعالیٰ کی عادت ہے کہ نعمت کے ساتھ رحمت ، عذاب کے ساتھ ثواب ، بروں کے ساتھ نیکوں کا بھی ذکر کردیتا ہے تاکہ کسی قسم کی مایوسی نہ ہو ۔ لہذا فرماتا ہے ۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۝۴۵

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ ؛ بے شک متقی لوگ ۔ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ؛ جنتوں اور چشموں میں ہیں ۔ باغوں میں پانی کی کمی نہیں ۔

ترجمہ :- بے شک متقی اور پرہیزگار لوگ جنتوں اور چشموں میں ہیں ۔

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝۴۶

اُدْخُلُوْهَا ؛ تم ان (جنتوں) میں داخل ہو ۔ بِسَلٰمٍ ؛ سلامتی کے ساتھ ۔ اٰمِنِيْنَ ؛ امن و امان کے ساتھ ۔

ترجمہ :- ان میں سلامتی سے ، امن کے ساتھ داخل ہوجاؤ ۔

وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝۴۷

وَنَزَعْنَا ؛ اور ہم نے نکال دیا ۔ نِزَاعْ ؛ جھگڑا ۔ نَزْعْ ؛ قریب الموت حالت ۔ جانکنی ۔ مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ ؛ جو ان کے سینوں میں تھا ۔ مِنْ غِلٍّ ؛ کدورت ، کینہ ، دشمنی ۔ دلوں کی ساری کدورت دھودی جائے گی ۔ اِخْوَانًا ؛ وہ ایسے رہیں گے جیسے بھائی بھائی ۔ عَلٰى سُرُرٍ ؛ تختوں پر ۔ جمع سَرِيْرٌ ؛ تخت ۔ مُتَقٰبِلِيْنَ ؛ ایک دوسرے کے مقابل ۔ آمنے سامنے ۔ روبرو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کدورت تھی (کینہ کپٹ تھا) سب نکال دیا (اور وہ اب آپس میں ایسے ہیں) جیسے بھائی بھائی ، آمنے سامنے تختوں پر (بیٹھے ہوئے) ۔

لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝۴۸

لَا یَمَسُّھُمْ ؛ ان کو چھوتک نہ جائے گی ۔مَس تک نہ کرے گی ۔ فِیْھَا ؛ ان جنتوں میں ۔ نَصَبٌ ؛تھکن ۔تعب ، تکلیف ۔ بے قراری ۔ وَمَاھُمْ ؛ اور نہیں ہیں وہ ۔ مِنْھَا ؛ ان جنتوں سے ۔ بِمُخْرَجِیْنَ ؛ نکالے ہوئے ۔ اخراج کئے ہوئے ۔ وہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے ۔ کوئی اُنھیں جنّت سے نہ نکالے گا ۔

ترجمہ :- اُن میں اُن کو کسی قسم کی تکلیف نہیں اور نہ وہ اُن سے نکالے جائیں گے ۔ (یعنی جنت دائمی آرام گاہ ہے) ۔

نَبِّئْ عِبَادِیْٓ اَنِّیْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۴۹﴾

نَبِّئْ ؛ خبردو ۔خوش خبری دو ۔ سنادو ۔ اطلاع دو ۔کن کو؟ عِبَادِیْ ؛ میرے بندوں کو ۔جمع عَبْدٌ ؛ اَنِّیْ ؛ کہ میں ۔ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ؛ میں ہی غفور و رحیم ہوں ۔ مغفرت کرنا بھی میرا کام ہے اور رحم کرنا بھی میرا ۔ مغفرت بھی میں کروں گا اور رحم بھی میں ہی کروں گا ۔ ان کے گناہ بھی بخشوں گا اور ان کو بڑے مرتبوں سے میں ہی سرفراز کروں گا ۔

ترجمہ :- میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں ہی غفور و رحیم ہوں ۔

وَاَنَّ عَذَابِیْ ھُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ﴿۵۰﴾

مسلمان کا ایمان بین الخوف و الرجاء رہتا ہے ۔ رحم کا نام سُن کر اللہ کے عذاب سے بے فکر نہ ہونا چاہیئے ۔ لہذا فرماتا ہے :

وَ اَنَّ عَذَابِیْ ؛ اور یہ کہ میرا عذاب ۔ ھُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ؛ بڑا ہی دردناک ہے موجب رنج و الم ہے ۔

ترجمہ :- اور (میرے بندوں کو اس کی بھی اطلاع دو) کہ میرا عذاب المناک عذاب ہے ۔ (بڑا ہی پُر درد تکلیف رساں ہے) ۔

کلی حکم کے ساتھ ایک جزئیہ کو ، ایک اس کے مصداق کو ، ایک اس کی مثال کو بیان فرماتا ہے :-

وَنَبِّئْھُمْ عَنْ ضَیْفِ اِبْرٰھِیْمَ ﴿۵۱﴾

وقف لازم

وَنَبِّئْھُمْ ؛ اور لوگوں کو خبر دو ۔ عَنْ ضَیْفِ اِبْرَاھِیْمَ ؛ ابراہیم کے مہمان کی جو عذاب کے فرشتے تھے ۔

ترجمہ :- اور انھیں خبر کردو ابراہیم کے مہمان کے حال سے ۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿۵۲﴾

اِذْ دَخَلُوْا ؛ جب کہ وہ فرشتے داخل ہوئے ۔ وہ مہمان اُترے ۔ عَلَیْهِ ؛ ابراہیم کے پاس ۔ فَقَالُوْا ؛ پھر ان فرشتوں نے کہا ۔ سَلٰمًا ؛ اَیْ نُسَلِّمُ سَلَامًا ؛تم پر سلامتی ہو ۔تم سلامت باکرامت رہو ۔ قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ اِنَّا مِنْكُمْ ؛ ہم تم سے ۔ وَجِلُوْنَ ؛ خائف ہیں ۔ ڈرتے ہیں ۔گھبرائے ہوئے ہیں ۔ وَجَلٌ ؛ خوف ۔

ترجمہ :- جب وہ (فرشتے ابراہیم کے پاس پہنچے) ان کے گھر میں داخل ہوئے تو کہا تم سلامت رہو۔(ابراہیم نے)
کہا ہم تو تم سے ڈر رہے ہیں (خوف کھا رہے ہیں)۔

قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿۵۳﴾

قَالُوْا ؛ فرشتوں نے کہا۔ لَا تَوْجَلْ ؛ گھبراؤ نہیں۔ اِنَّا نُبَشِّرُکَ ؛ ہم تجھے بشارت دیتے ہیں ، خوش خبری سناتے ہیں۔
بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ؛ ایک صاحبِ علم لڑکے کی۔تم کو بچہ ہوگا اور پیغمبر ہوگا۔

ترجمہ :- (فرشتوں نے) کہا۔ ڈرو نہیں ، ہم تم کو ایک صاحبِ علم لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔
(یہ اسحاق علیہ السلام کی پیدائش کی پیشگوئی ہے)۔

قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِيْ عَلٰٓى اَنْ مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾

قَالَ ؛ (ابراہیم نے) کہا۔ اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ ؛ کیا تم نے مجھے بشارت دی۔خوش خبری دی۔مژدہ دیا۔ عَلٰٓی اَنْ مَّسَّنِیَ الْكِبَرُ ؛ حالانکہ مجھے بڑھاپے نے آگھیرا ہے۔ چھا گیا ہے۔ چھو گیا ہے۔ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ؛ پھر کس طرح بشارت دیتے ہو۔خوش خبری سناتے ہو۔

ترجمہ :- (ابراہیمؑ نے فرشتوں کو) کہا کیا تم مجھے بشارت دیتے ہو حالانکہ بڑھاپے نے مجھے گھیر لیا ہے۔ پھر کس طرح بشارت دیتے ہو۔

قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِيْنَ ﴿۵۵﴾

قَالُوْا ؛ فرشتوں نے کہا۔ بَشَّرْنٰکَ ؛ ہم نے تم کو بشارت دی۔ بِالْحَقِّ ؛ بالکل حق۔ واقعہ کے مطابق۔ ثابت و قائم۔
فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِیْنَ ؛ پھر تم نا اُمیدوں سے نہ ہو۔ مایوسوں سے نہ ہو۔

ترجمہ :- (فرشتوں نے) کہا ہم تم کو سچّی بشارت دیتے ہیں۔تم نا اُمیدوں سے نہ ہو (مایوس نہ ہو)۔

قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾

قَالَ ؛ ابراہیمؑ نے کہا۔ وَمَنْ يَّقْنَطُ ؛ جو نا اُمید ہوتا ہے۔ مایوس ہوتا ہے۔ قُنُوْطٌ ؛ مایوسی۔ نا اُمیدی۔ بے سہارا ہونا۔ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖ ؛ اپنے رب کی رحمت سے۔ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ؛مگر گمراہی اور ضلالت والے۔

ترجمہ :- (ابراہیمؑ نے) کہا بے شک اپنے رب کی رحمت سے گمراہ اور ضلالت والے ہی مایوس ہوتے ہیں۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾

قَالَ ؛ ابراہیمؑ نے کہا ۔ فَـمَـا خَطْـبُـكُمْ ؛ تمہارا کیا واقعہ ہے ۔ تمہارا کیا حال ہے ۔ کس بات کے لئے آئے ہو ۔ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ؛ اے فرشتو ! اے فرستادو ! اے بھیجے ہوؤ !

ترجمہ :- (ابراہیمؑ نے) کہا اے فرشتو ! تمہارے آنے کی کیا وجہ ہے ۔

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۵۸﴾

قَالُوْا ؛ فرشتوں نے کہا ۔ اِنَّـآ اُرْسِلْـنَـآ ؛ ہم بھیجے گئے ہیں ۔ ہم خدا کے فرستادہ ہیں ۔ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ؛ ایک مجرم قوم کی طرف ۔

ترجمہ :- (فرشتوں نے) کہا ہم ایک مجرم قوم کی طرف فرستادہ ہیں (بھیجے ہوئے ہیں) ۔

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۹﴾

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؛ بجز متعلقین لوط پیغمبر کے ، جو ابراہیم (علیہ السلام) کے بھتیجے تھے ۔ یہ استثنائے منقطع ہے ۔ کیونکہ آلِ لوط مجرمین میں شریک نہیں ۔ استثنائے متصل میں مستثنیٰ ، ہستثنیٰ منہ ، میں شریک ہوتا ہے ۔ جیسے کوئی کہے سب لوگ آ گئے ہیں مگر گھوڑا نہیں آیا ۔ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ؛ ہم ان سب کو نجات دیں گے ۔ بچالیں گے ۔ ان پر عذاب نہ آئے گا ۔

ترجمہ :- بجز آلِ لوط کے کہ ہم ان سب کو (بچالیں گے) ضرور نجات دیں گے ۔

اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۴

اِلَّا امْرَاَتَـهٗ ؛ بجز لوط کی بیوی کے ۔ قَـدَّرْنَـآ ؛ ہم مقدر کر چکے ہیں ۔ ہم لکھ چکے ہیں ۔ اس کی تقدیر میں یہی ہے ۔ اِنَّـهَـا لَـمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ؛ کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ۔ لوط علیہ السلام کی بیوی منافق تھی ۔ اس لئے آلِ لوط کے ساتھ نہیں آئی ۔ غَبَرَ ؛ گزرا رہ گیا ۔ آ کر نہ ملا ۔

ترجمہ :- مگر ان کی (یعنی لوط کی) بیوی کہ ہم نے اس کے لئے مقدر کیا ہے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہو ۔

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلُوْنَ ﴿۶۱﴾

فَلَمَّا جَآءَ ؛ پھر جب آئے ۔ اٰلَ لُوْطِ ؛ لوط کے متعلقین کے پاس ۔ آلِ لوط کے پاس ۔ اَلْمُرْسَلُوْنَ ؛ فرستادے ۔

ترجمہ :- پھر جب فرستادہ فرشتے قوم لوط کے پاس پہنچے ۔

قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۶۲﴾

قَالَ ؛ (لوط نے) کہا ۔ اِنَّكُمْ ؛ بے شک تم ۔ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ؛ اجنبی لوگ ہو ۔ بدیسی ہو ، غیر ملکی ہو ۔ آئے کہاں سے ہو ، کیوں آئے ہو ، کچھ معلوم نہیں ہوتا ۔ مُنْكَرْ ؛ جو چیز معلوم نہیں ۔ قابل یقین نہ ہو ۔ نامعلوم ہو ۔ مَعْرِفَه ؛ جو چیز معلوم ہو ۔ نَكِرَه ؛ جو چیز معلوم نہ ہو ۔ اَنْكَرَ ؛ نہ مانا ۔ یقین نہیں کیا ۔

ترجمہ :- کہا ۔ تم تو اجنبی ہو ۔

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۶۳﴾

قَالُوْا ؛ فرستادوں نے کہا ۔ فرشتوں نے کہا ۔ بَلْ جِئْنٰكَ ؛ بلکہ ہم آئے ہیں تمہارے پاس ۔ بِمَا كَانُوْا ؛ لے کر اس چیز کو کہ لوگ تھے ۔ فِيْهِ ؛ اس میں ۔ يَمْتَرُوْنَ ؛ شک کرتے ، جھگڑتے ۔ مِرَآءٌ ؛ جھگڑا ۔

ترجمہ :- (فرشتوں نے) کہا کہ ہم تمہارے پاس ایسی چیز لے کر آئے ہیں (یعنی عذاب) جس کے آنے میں یہ لوگ شک کرتے تھے (جس کو یہ لوگ مانتے نہ تھے) ۔

وَاَتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۶۴﴾

وَاَتَيْنٰكَ ؛ اور ہم تمہارے پاس آئے ہیں ۔ بِالْحَقِّ ؛ حق بات لے کر ۔ ہم تمہارے پاس عذاب لے کر آئے ہیں جو واقعہ کے مطابق ہے ۔ اقتضائے حال کے موافق ہے ۔ ان پر عذاب آنے کا وقت آ گیا ہے ۔ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ؛ اور یقیناً ہم سچے ہیں ۔ اب ہمارا کہا ٹل نہیں سکتا ۔

ترجمہ :- اور ہم تمہارے پاس ایک امرِ حق لے کر آئے ہیں اور یقیناً ہم سچے ہیں ۔

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾

فَاَسْرِ ؛ تو رات رہے جا ۔ اِسْرَاء ؛ رات کو جانا ، شبِ معراج کو لَيْلَةُ الْاِسْرَاء کہتے ہیں ۔ بِاَهْلِكَ ؛ اپنے متعلقین اپنے اہل و عیال کے ساتھ ۔ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ ؛ رات کے ایک حصہ میں ۔ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ ؛ اور ان کے پیچھے تم بھی چلو ۔ اَدْبَارٌ جمع دُبُرٌ ؛ اِدْبَارٌ ؛ بدنصیبی ۔ قسمت کا متوجہ نہ ہونا ۔ اِقْبَالٌ ؛ خوش نصیبی ۔ نصیبے کا متوجہ ہونا ۔ وَلَا يَلْتَفِتْ ؛ اور نہ مُڑے ۔ کوئی پیچھے پلٹ کر نہ دیکھے ۔ کوئی التفات نہ کرے ۔ اِلْتِفَاتٌ ؛ مُڑنا ۔ توجہ کرنا ۔ مِنْكُمْ اَحَدٌ ؛ تم میں سے کوئی ایک ۔

وَامْضُوْا ؛ اور گزر جاؤ۔ چلے جاؤ۔ مَاضِیْ ؛ گزرا ہوا زمانہ۔ اِمْضَاء ؛ دستخط۔ جاری کرنے کا حکم۔ منظوری کی علامت۔ حَیْثُ تُوْءمَرُوْنَ ؛ جہاں، جدھر تم کو امر کیا گیا۔ حکم دیا گیا ہے۔

ترجمہ :- تم تو اپنے اہل کو لے کر رات رہے سے چلے جاؤ۔ اور ان کے پیچھے پیچھے تم بھی جاؤ۔ تم میں سے کوئی پیچھے مُڑ کر نہ دیکھے۔ اور چلے جاؤ جدھر تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ (جہاں کا تمہیں امر کیا گیا ہے)۔

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾

وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِکَ الْاَمْرَ ؛ اور ہم نے اس بات کا لوط علیہ السلام کو فیصلہ سنا دیا۔ اَنَّ دَابِرَ هٰؤُلَآءِ ؛ کہ ان کی دُم۔ ان کی جڑ۔ مَقْطُوْعٌ ؛ قطع کی ہوئی ہے۔ کاٹ دی ہوئی ہے۔ مُصْبِحِیْنَ ؛ صبح ہوتے ہی، صبح صبح کو۔ صُبْحٌ ؛ رات کی آخری ساعت، دن کی ابتدائی روشنی۔ اِصْبَاحٌ ؛ صبح کرنا، ہوجانا۔ مِصْبَاحٌ ؛ چراغ۔ صَبَاحٌ ؛ دن۔

ترجمہ :- اور ہم نے لوط کو اس بات کا فیصلہ کُن حکم سنا دیا تھا کہ صبح ہوتے ہوتے یہ لوگ جڑ پیڑ سے کاٹ دیئے جائیں گے (یعنی ان کا نام ونشان باقی نہ رہے گا)۔

وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾

وَجَآءَ ؛ اور آئے۔ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ؛ شہر والے۔ يَسْتَبْشِرُوْنَ ؛ خوشیاں مناتے، آپس میں بشارت دیتے۔

ترجمہ :- اور شہر کے لوگ بشارت دیتے ہوئے اور خوشیاں مناتے آ دوڑے۔

ان کی خوشیاں منانے کی کیا وجہ تھی؟ اسے تمام خلافِ فطرت مذاق والے خوب جانتے ہیں۔ جہاں دنیا کا، ہندوستان کا، حیدرآباد کا تمدن اور اخلاق گرتا چلا جارہا ہے، وہاں یہ اخلاقی امراض بھی طاعون بن کر پھیلتے چلے جارہے ہیں۔ اسی واسطے خدائے تعالیٰ نے تفصیل کو ترک فرما دیا۔

قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾

قَالَ ؛ لوطؑ نے کہا۔ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِیْ ؛ بے شک یہ میرے مہمان ہیں۔ ضَيْفٌ ؛ مہمان، اَضْيَاف جمع۔ ضِيَافَتٌ ؛ مہمانی۔ اِضَافَه ؛ زیادہ کیا، مہمانی کی۔ اِضَافه۔ ماہوار کی زیادتی، ترقی۔ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ؛ پس مجھے رسوا نہ کرو، مجھے شرمندہ نہ کرو، میری فضیحت نہ کرو۔

ترجمہ :- (لوط نے) کہا، یہ میرے مہمان ہیں، پس تم مجھے رسوا نہ کرو (مجھے شرمندہ نہ کرو، میری فضیحت نہ کرواؤ)

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾

وَاتَّقُوْا اللّٰہَ ؛ اور خدا سے ڈرو، اس کے غضب سے بچو، خدا سے ڈرو، اس کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرو۔ وَلَا تُخْزُوْنِ ؛ اور مجھے ذلیل وخوار نہ کرو، کیونکہ مہمان کو ذلیل کرنا میزبان کو ذلیل کرنا ہے۔

ترجمہ :- اور غضبِ الٰہی سے بچو اور مجھے ذلیل وخوار نہ کرو۔

قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۰﴾

قَالُوْآ ؛ قوم نے کہا۔ اَوَلَمْ نَنْهَکَ ؛ کیا ہم نے تمہیں روکا نہیں، منع نہیں کیا، نہی نہیں کیا؟ نُھٰی ؛ عقل، کیوں کہ وہ بری باتوں سے منع کرتی ہے، روکتی ہے۔ نِھَایَۃٌ ؛ کنارہ، انتہا جس کے بعد اور جگہ باقی نہ رہے۔ مُنْھِیَاتٌ ؛ ممنوعات۔ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ؛ سب لوگوں کے کام میں دخل دینے سے۔

ترجمہ :- (حضرت لوط کی قوم نے) کہا، کیا ہم نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ ساری دنیا کے کاموں میں دخل نہ دیا کرو۔

قَالَ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۷۱﴾

قَالَ ؛ (لوط علیہ السلام نے کہا۔ ھٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِیٓ ؛ یہ میری بیٹیاں ہیں۔ یعنی عورتیں ہیں۔ تمہیں خلافِ فطرت راستہ اختیار کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ بعض نادان فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ (بقرہ: آیت ۲۲۳) کے غلط معنی لیتے ہیں۔ اَنّٰی شِئْتُمْ کے معنی کَیْفَ شِئْتُمْ کے ہیں۔ جو آسن اختیار کرو ہوسکتا ہے کیوں کہ اس کے ساتھ ہی مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰہُ (بقرہ: آیت ۲۲۲) ہے، یعنی اُس مقام سے اپنا کام انجام دو، جس کا خُدا نے حکم دیا ہے خود حَرْثٌ کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کام سے منفعت مرتب ہو۔ وہ کام بد انجام ہے، جس کا نتیجہ ہے نہ ثمرہ۔ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ؛ اگر تم ہو کرنے والے۔

ترجمہ :- (لوط علیہ السلام نے) کہا۔ یہ میری بیٹیاں ہیں (یعنی عورتیں دنیا میں موجود ہیں) اگر تمہیں کچھ کرنا ہے۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾

لَعَمْرُکَ ؛ میرے پیارے پیغمبر! تمہاری زندگی کی قسم، تمہاری عمر کی قسم! یہ ہم نے کئی جگہ بیان کیا ہے کہ قسم ایک شہادت ہے۔ خدائے تعالیٰ اپنے پیغمبر کی عمر کی قسم کھاتا ہے، ان کی سوانح حیات کو بطورِ شہادت پیش کرتا ہے کہ پیغمبر کے نہ ماننے والے مدہوش ہیں، بے عقل ہیں، غفلت میں گرفتار ہیں، اُنھیں کوئی صحیح بات سجھائی نہیں دیتی۔ صراط مستقیم تو رسول اللہ ﷺ کی تعلیم ہے۔ جو انھیں نہیں مانتے، ان کی نہیں سنتے، وہ عاقل نہیں غافل ہیں۔

یاد رکھو! خوب سمجھو! محمد رسول اللہ ﷺ عملی قرآن ہیں، قرآنِ ناطق ہیں۔ جو لوگ حق کو نہیں مانتے اِنَّھُمْ ؛ بے شک

وہ ۔ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ ؛ وہ اپنی بدمستی میں ہیں ۔ پڑے ہوئے ہیں ، مدہوش ہیں ۔ یَعْمَھُوْنَ ؛ اندھے ہورہے ہیں ۔ اُنھیں کچھ سجھائی نہیں دیتا ۔

ترجمہ :- تمہاری عمر ، تمہاری زندگی کی قسم ! اپنے نشہ میں یہ لوگ چُور ہیں ، اندھے ہورہے ہیں (انھیں کچھ سجھائی نہیں دیتا) ۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾

فَاَخَذَتْھُمْ ؛ پھر اُنھیں پکڑلیا ، گرفتارِ بلا کیا ۔ اَلصَّیْحَۃُ ؛ ایک ہیبت ناک آواز نے ، ایک خطرناک چیخ نے ۔ مُشْرِقِیْنَ ؛ دن نکلے ۔ جب خوب روشنی ہوجائے ۔ مَشْرِقْ ؛ جدھر سے آفتاب نکلتا ہے ۔ اِشْرَاقْ ؛ دن کا روشن ہونا ۔ تَشْرِیْق ؛ بقرعید کے وہ دن ، جن میں کباب دھوپ میں سکھاتے ہیں ۔ اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَ شَرَّقَتِ الشَّمْسُ ؛سورج نکلا ۔

ترجمہ :- پھر اُنھیں ایک ہیبت ناک آواز نے سورج نکلتے ہی آ گھیرا ۔

ان ساری شرارتوں کا کیا نتیجہ ہوا ۔؟

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ﴿۷۴﴾

فَجَعَلْنَا ؛ پھر ہم نے کردیا ۔ عَالِیَھَا ؛ اس کے اوپر کے حصّہ کو ۔ سَافِلَھَا ؛ اس کے نیچے کا حصہ ہم نے اس سرزمین کو تہ و بالا کردیا ۔ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْھِمْ ؛ اور ہم نے ان پر برسادیا ، بارش کردی ۔ حِجَارَۃً ؛ پتھر ۔ مِنْ سِجِیْلٍ ؛ سنگ وگلِ کے ، چکنی مٹی اور روئی سے جو گولیاں بنائی جاتی ہیں وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہیں ۔ بہ مشکل ٹوٹتی ہیں ۔ لوگ کہتے ہیں ۔ سِجِّیْلٍ اصل سنگ وگلِ ہے ۔ بہرحال سِجِّیْل مضبوط چیز تو ہے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے اس سرزمین کو تہ و بالا کردیا اور ان پر سخت پتھر برسا دیئے ۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ﴿۷۵﴾

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ ؛ بے شک اس واقعہ میں ۔ لَاٰیٰتٍ ؛ البتہ نشانیاں ہیں ، عبرتیں ہیں ، قدرتِ الٰہی کے جلوے ہیں ۔ لِلْمُتَوَسِّمِیْنَ ؛ غور وفکر کرنے والوں کے لئے ۔ فراست والوں کے لئے ، آثار سے نتائج نکالنے والوں کے لئے ۔ وَسْمٌ ؛ نشان ۔ سِمَۃٌ ؛نشان ۔ سِیْمَۃ پیشانی ، علامت ۔ تَوَسُّمٌ ؛ فراست ، فطانت ، عبرت حاصل کرنا ۔

ترجمہ :- بے شک اس واقعہ میں عبرت لینے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ، علامات ہیں ۔

وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ﴿۷۶﴾

وَ اِنَّھَا ؛ اور بے شک یہ واقعات ، یہ آیات ، یہ عبرت خیز حالات ۔ لَبِسَبِیْلٍ مُّقِیْمٍ ؛ ایک سیدھے اور مستقیم راستہ پر ہے ۔یعنی انھیں کافی شافی ہدایت ہوسکتی ہے ۔سمجھ رکھنے والوں کے لئے مقصد کو پہنچانے والا سیدھا راستہ ملتا ہے ۔

ترجمہ :- اور یہ البتہ سیدھے راستہ پر ہے ۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۷﴾

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ ؛ بے شک اس واقعہ میں ۔ لَاٰ یَـةً ؛ بے شک ایک بڑی نشانی ہے ۔ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ؛ ایمانداروں کے لئے ، مؤمنین کے لئے ۔

ترجمہ :- بے شک اس میں مؤمنین کے لئے ایک (بڑی عبرت خیز) نشانی ہے ۔

ایک اور عبرت ناک واقعہ سنو :-

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ لَظٰلِمِیْنَ ﴿۷۸﴾

وَاِنْ ؛ اصل میں اِنَّـهٗ ہے ،ضمیر شان ہے ۔" اور بات یہ ہے" ضمیر شان کا ترجمہ ہے ۔تفصیل اس کے بعد آتی ہے ۔ یہاں اِنْ کے معنٰی " اگر" یا "نہیں" کے نہیں ہیں ۔ وَاِنْ کَانَ اَصْحٰبُ الْاَیْکَةِ ؛ اور جھاڑی اور بن کے رہنے والے تھے ۔ لَظٰلِمِیْنَ ؛ بے شک ظالم تباہ کار ۔ اَصْحٰبُ الْاَیْکَةِ سے شعیب علیہ السلام کی قوم مراد ہے ۔ ان کا حال متعدد جگہ قرآن شریف میں مذکور ہے ۔ بہرحال ان پر زلزلہ آ گیا اور وہ تباہ ہوگئے ۔

ترجمہ :- اور جھاڑی کے رہنے والے (یعنی قومِ شعیب علیہ السلام) بڑے ظالم تھے ۔

وقف لازم ۵ ۸ ۵

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۹﴾

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ؛ پس ہم نے ان سے خوب انتقام لیا اور سخت سزا دی ۔ وَاِنَّھُمَا ؛ اور بے شک یہ دونوں واقعات ، یا یہ دونوں شہر لَبِاِمَامٍ مُّبِیْنٍ ؛ البتہ کھلے راستے پر ہیں ۔ ان سے صحیح ہدایت حاصل ہوسکتی ہے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان سے انتقام لیا اور خوب سزا دی اور یہ دونوں واقعے کُھلے راستہ کی طرف ہدایت کرتے ہیں ۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۸۰﴾

وَلَقَدْ کَذَّبَ ؛ یقیناً تکذیب کی ،جُھٹلایا ، نہ مانا ۔ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ ؛ حجر کے رہنے والے ۔ اَلْمُرْسَلِیْنَ ؛ رسولوں کو ، پیغمبروں کو ۔

ترجمہ :- اور یقیناً حجر کے رہنے والوں نے رسولوں کی تکذیب کی (اُنھیں جھٹلایا)۔

وَاٰتَیْنٰهُمْ اٰیٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۸۱﴾

وَاٰ تَیْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے انھیں دیا۔ اٰتٰی ، یُوْتِیْ ، اِیْتَآءً ؛ دینا۔ اَتٰی ، یَأْتِیْ ، اِتْیَانًا ؛ آنا۔ اٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کو، نشانیوں کو۔ فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ؛ پھر تھے اصحابُ الحجر، ان آیات سے اعراض کرنے والے، روگردانی کرنے والے، منہ پھیر لینے والے، نہ ماننے والے۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو آیتیں دیں۔ مگر وہ ان سے اعراض کرنے والے تھے۔

وَكَانُوْا یَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا اٰمِنِیْنَ ﴿۸۲﴾

وَكَانُوْا یَنْحِتُوْنَ ؛ اور وہ تراشتے تھے، کاٹتے تھے۔ مِنَ الْجِبَالِ ؛ پہاڑوں میں سے۔ بُیُوْتًا ؛ گھروں کو۔ بَیْتٌ ؛ چھوٹا گھر جس میں بَیْتُوْتَتْ ؛ یعنی شب باشی ممکن ہو۔ دَار ؛ بڑا گھر۔ اِحَاطَه ؛ جو کئی گھروں کو گھیرلے۔ اٰمِنِیْنَ ؛ امن کے خیال سے۔

ترجمہ :- اور لوگ اَمن کے خیال سے پہاڑوں کو تراش کر گھر بنا لیتے تھے۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُصْبِحِیْنَ ﴿۸۳﴾

فَاَخَذَتْهُمْ ؛ پھر انھیں پکڑلیا۔ آن گھیرا، ان کے پاس پہنچ گیا۔ اَلصَّیْحَةُ ؛ ایک ہیبت ناک آواز نے، بڑے شور نے، سخت چیخ نے صَاحَ ، یَصِیْحُ صَیْحَةً ؛ چیخنا، چلّانا۔ مُصْبِحِیْنَ ؛ صبح سویرے، صبح ہوتے ہی۔ اَصْبَحَ ؛ صبح کیا، صبح کے وقت پہنچا۔ ہوگیا۔

ترجمہ :- پھر صبح ہوتے ہوتے اُنھیں ایک سخت ہیبت ناک آواز نے آلیا۔

فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾

فَمَآ اَغْنٰی عَنْهُمْ ؛ پس اُنھیں کام نہ آیا۔ اُنھیں مستغنی نہیں کیا، کچھ کارآمد نہ ہوا۔ مَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ؛ جو کچھ وہ کماتے تھے، کسب کیا کرتے تھے۔

ترجمہ :- پس جو کچھ وہ کرتے تھے اُنھیں کچھ کام نہ آیا۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸۵﴾

وَمَا خَلَقْنَا ؛ اور ہم نے پیدا نہیں کیا ، ہم نے خلق نہیں کیا ، ہم نے نہیں بنایا ۔ اَلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں اور زمین کو ۔ وَمَا بَيْنَهُمَا ؛ اور جو کچھ ان (آسمانوں اور زمین) میں ہے ۔ اِلَّا بِالْحَقِّ ؛ مگر حق ، واقعہ کے مطابق ، نہایت مناسب طریقے سے ، ایک نہ ٹلنے والے نظام کے تحت ۔ وَ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ ؛ اور یقیناً قیامت آنے والی ہے ۔ معیّنہ گھڑی نہ ٹلے گی ، ضرور آکر رہے گی ۔ فَاصْفَحْ ؛ پھر تم اے پیغمبر ! درگزر کرو ، معاف کرو ۔ اپنے صفحۂ رخسار کو پھیرلو ۔ اَلصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ؛ خوبی سے درگزر کرنا ۔ اعراض کرنا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور ان میں جو کچھ ہے ، سب کو مناسب طریقہ سے پیدا کیا اور یقیناً قیامت آنے والی ہے ۔ تم ان سے خوبی کے ساتھ درگزر کرو (انجان ہوجاؤ) ۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۶﴾

اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ هُوَ الْخَلّٰقُ ؛ وہی سب کا پیدا کرنے والا ۔ اَلْعَلِيْمُ ؛ سب کے حال سے واقف ۔ علم رکھنے والا ہر کام کو اپنے علم کے مطابق کرنے والا ۔

ترجمہ :- یقیناً تمہارا رب ہی خالق بھی ہے اور علیم بھی ۔ (سب کو اسی نے پیدا کیا اور اپنی حکمت کے مطابق جو چاہے گا کرے گا) ۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ ؛ اور یقیناً ہم نے تمہیں دیا ۔ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ ؛ سات آیتیں دُہرائی جانے والی ۔ اس کی اصل سَبْعَ اٰيَاتٍ ہے اٰيٰتٍ سَبْعٍ کی تمیز ہے ۔ مَثَانِيْ ، مَثْنَاةٌ کی جمع ہے ۔ وہ چیز جو دُہرائی جائے ، بار بار پڑھی جائے ، علماء کہتے ہیں کہ اس سے مراد '' سورۃ فاتحہ '' ہے ۔ جس میں سات آیتیں ہیں ، سورۃ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے ، دُہرائی جاتی ہے ۔ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ؛ اور باعظمت قرآن ، سورۂ فاتحہ تو قرآن میں آگیا تھا وہ الگ کیوں بیان کیا گیا ، سورۂ فاتحہ کی اہمیت نے گویا اسے عام قرآنِ شریف سے علٰحدہ کردیا ہے جیسے جبرئیل مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ، میں ۔ (البقرہ ۹۸)

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے تمہیں سات آیتیں دی ہیں جو بارہا دُہرائی جاتی ہیں اور قرآنِ عظیم بھی دیا ۔

سبع مثانی (سورۂ فاتحہ) کی اہمیت کے لئے الگ بیان کیا گیا

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۸﴾

لَا تَمُدَّنَّ ؛ اور دراز نہ کرو ۔ مَدٌ ؛ کھینچنا ۔ مدّت ۔ لمبا وقت ۔ مَدٌ ؛ لمبا کرنا ۔ مَدِّ بَصَرٌ ؛ نظر کا دراز کرنا ، یعنی خواہش کرنا ۔ عَيْنَيْكَ ؛تمہاری دونوں آنکھیں ۔ اس میں عَيْنَيْنِ کی نون کاف کی طرف اضافت سے گرگئی ہے ۔ یعنی شوق سے نہ دیکھو ، خواہش نہ کرو ۔ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ ؛ تم ان چیزوں کی طرف توجہ نہ کرو ۔ جنھیں ہم نے ان کو چند روزہ سامان کے طور پر دیا ہے جس سے وہ تمتع اٹھاتے ہیں ، جو ان کا مال و متاع ہے ۔ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ ؛ ان کے قسم قسم کے آپس میں ملتے جلتے ، مختلف قسم اور رنگا رنگ کے جوڑے ۔ یعنی ہم نے انھیں مختلف قسم کے سامان دیئے ہیں ۔ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان کے لئے کچھ حزن و ملال نہ کرو ، ان کی خوش حالی پر غمگین نہ ہو ۔ وَاخْفِضْ ؛ اور جھکاؤ ۔ دباؤ ۔ جَنَاحَكَ ؛ اپنے بازوؤں کو ۔ جَنَاحٌ ؛ جانب ، کنارہ ، پر ، پنکھ ۔ خَفْضُ جَنَاحٍ ؛نرمی اختیار کرنا ، مہربانی کرنا ۔ اس کی ضد ۔ رَفْعُ جَنَاحٍ ؛ تکبر ، سرکشی ۔ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مومنوں کے لئے ۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ بزرگوں کے سامنے تعظیمًا سر نہ جھکانا چاہیئے ۔ یہ سرکشی ان کی اُنھیں مبارک ۔ ہم تو وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ پر عمل پیرا ہیں ۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب لوگوں نے کہا یہ رسول اللہ ہیں تو مسلمانوں نے بلکہ یہودیوں نے بھی آپ کی قدم بوسی کی ۔ ہاتھ پیر کو بوسے دیے ۔ یہ مادہ پرست موحد دنیاداروں کے سامنے جاتے ہیں تو ان کی ساری شیخی چلی جاتی ہے ، خوشامد کرتے ہیں ، عاجزی کرتے ہیں ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہنے میں کچھ ہی کم ہیں ۔ ان کے معبود تو دنیادار ہیں ، بھلا یہ لوگ تو اُن سے کیوں کر سرکشی کرسکتے ہیں ۔ ان کی سرکشی تو مخصوص ہے پیغمبروں سے ، اولیاء سے ، صالحین سے ۔

بزرگوں کے آگے جھک سکتے ہیں

ترجمہ :- تم اپنی آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھو ان مختلف قسم کے مال و متاع کو جو ہم نے انھیں (چند روزہ) تمتع کے لئے دیا ہے اور ان (کی خوش حالی) پر حزن و غم نہ کرو اور ایمان داروں کے سامنے نرمی اختیار کرو ۔ (اُنھیں اپنے پَر دں میں چھپالو) ۔

وَقُلْ اِنِّیْۤ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۹﴾

وَقُلْ ؛ اور (اے پیغمبر ! آپ) فرمادیں ۔ اِنِّیْ اَنَا ؛ یقیناً میں ہوں ۔ اَلنَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ ؛ واضح طریقے سے ، بیّن طور سے ڈرانے والا ۔ ان کے انجامِ بد کو دکھانے والا ہوں ۔

ترجمہ :- اور کہہ دو ! بے شک میں تو واضح طور سے ڈرانے والا ہوں (اور اُن کے انجامِ بد کو دکھانے والا ہوں) ۔

كَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَى الۡمُقۡتَسِمِيۡنَ ۝٩٠

كَمَآ اَنۡزَلۡنَا ؛ جیسا کہ ہم نے (عذاب کو) اُتارا۔ عَلَى الۡمُقۡتَسِمِيۡنَ ؛ تقسیم کرنے والوں یا قسم کھانے والوں پر، یعنی جو لوگ، نئے لوگوں کے بہکانے کے لئے مقرر و معیّن کئے گئے تھے یا جھوٹی قسمیں کھا کھا کر نئے آدمیوں کو خلاف واقعہ یقین دلاتے تھے۔

ترجمہ :- جیسا کہ ہم نے اُتارا (یعنی عذاب کو) جھوٹی قسمیں کھا کر یقین دلانے والوں پر (یا اُن لوگوں پر جو اسلام سے پھیرنے کے لئے باری باری سے یا مختلف مقامات پر تقسیم اور مُعیَّن کئے گئے تھے)۔

الَّذِيۡنَ جَعَلُوا الۡقُرۡاٰنَ عِضِيۡنَ ۝٩١

اَلَّذِيۡنَ جَعَلُوۡا ؛ جنھوں نے کیا ہے۔ اَلۡقُرۡاٰنَ ؛ اپنے خیال میں قرآن کو۔ عِضِيۡنَ ؛ پارہ پارہ، تکّا بوٹی۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ عِضُوۡنَ عِضِيۡنَ جمع عِضَۃٌ ؛ اس کی اصل عِضۡوَۃٌ ہے۔

ترجمہ :- (ہم نے عذاب اُتارا ان لوگوں پر) جنھوں نے (اپنی دانست میں) قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تھے (یعنی ایسے اعتراض کئے تھے کہ قرآن قابلِ توجہ باقی نہ رہا تھا)۔

مگر ہوا کیا؟ تمام عرب کو قرآن کو ماننا پڑا۔ بڑے ہی معترض ولید کو سَقَرۡ کا سفر کرنا پڑا۔ اور قرآن اور اسلام نے سب کے دلوں پر قبضہ کرلیا۔ سچ کے سامنے جھوٹ کہاں تک چلتا۔

فَوَرَبِّكَ لَنَسۡـَٔلَنَّهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۝٩٢

فَـــوَرَبِّکَ ؛ پھر تمہارے ربّ کی قسم ہے۔ اس کی شانِ قہّاری شہادت دے گی اور شانِ منتقم باز پرس کرے گی۔ لَنَسۡـَٔلَنَّـهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ؛ تو ہم ضرور ان سب سے سوال کریں گے۔ اور ان کو جواب دہی کرنی پڑے گی۔

ترجمہ :- پھر تمہارے خدا کی قسم ہے کہ ہم ان سب سے باز پرس کریں گے۔

کس چیز سے باز پرس؟

عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝٩٣ الربع

عَمَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ؛ اس کے متعلق جو وہ عمل کرتے تھے۔ ان کے کاموں کی پوچھ گچھ ہوگی۔

ترجمہ :- ان کے اعمال سے باز پرس ہوگی۔

فَاصۡدَعۡ بِمَا تُؤۡمَرُ وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝٩٤

الربع

فَاصْدَعْ ؛ پس صاف صاف کہہ دو ، بےفکری سے کہہ دو ، بے ساختہ کہہ گزرو ۔ صَدْعٌ ؛ شگاف ۔ صُدَاع ؛ دردِ سر، جس سے سر پھٹا جارہا ہو ۔ بِمَا تُؤْمَرُ ؛ جس کا تمھیں حکم دیا جارہا ہے ۔ وَاَعْرِضْ ؛ اعراض کرو ، منہ پھیرلو ، پرواہ نہ کرو ۔ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ ؛ مشرکین سے ، ان مشرکوں کا خیال نہ کرو ۔

ترجمہ :- پس بے ساختہ کہہ دو جو تمھیں حکم دیا جارہا ہے اور ان مشرکوں کا کچھ خیال نہ کرو ۔
(اور ان کی بیہودہ گفتگو کی پرواہ نہ کرو) ۔

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾

اِنَّا ؛ یقیناً ہم ۔ کَفَیْنٰکَ ؛ تمہاری مدد کے لئے کافی ہیں ۔ اَلْمُسْتَهْزِءِیْنَ ؛ استہزاء کرنے والوں کے لئے ، ٹھٹھے میں اُڑانے والوں کے لئے ۔ مسخرگی پیشہ کرنے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- ان ٹھٹھے کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے یقیناً ہم تمہارے لئے بالکل کافی وافی ہیں ۔

الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾

اَلَّذِیْنَ یَجْعَلُوْنَ ؛ وہ لوگ جو کرتے ہیں ، مانتے ہیں ۔ مَعَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے ساتھ ۔ اِلٰهًا اٰخَرَ ؛ ایک دوسرا معبود لایق عبادت ۔ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ؛ سوعنقریب اُنھیں علم ہوجائے گا ، اُنھیں معلوم ہوجائے گا ، وہ جان لیں گے کہ اس کا انجام کیا ہوگا ، اُنھیں ایک سخت سزا دی جائے گی ۔

ترجمہ :- جو اللہ کے ساتھ ایک دوسرا معبود بھی مانتے ہیں ، سو اُن کو عنقریب معلوم ہوجائے گا ۔
(کہ ان کا انجام کیا ہوگا ۔ ؟)

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾

وَلَقَدْ نَعْلَمُ ؛ اور ہمیں اچھی طرح معلوم ہے ، ہم خوب جانتے ہیں ۔ اَنَّکَ ؛ کہ تم ۔ یَضِیْقُ صَدْرُکَ ؛ کہ تمہارا سینہ تنگ ہورہا ہے ، آپ تنگ دل ہورہے ہیں ، آپ کے دل میں ضیق پیدا ہورہی ۔ بِمَا یَقُوْلُوْنَ ؛ ان باتوں سے کہ وہ کرتے ہیں ۔ ان کی بے ہودہ گفتگو سے ، ان کے اقوال سے ۔

ترجمہ :- اور ہمیں معلوم ہے کہ ان کی باتوں سے آپ تنگ دل ہورہے ہیں (بیزار ہورہے ہیں) ۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾

آپ اُن کی باتوں کی پروا نہ کریں ۔ فَسَبِّحْ ؛ پس تسبیح پڑھیں ، خدا کو تمام عیوب سے پاک سمجھیں ۔ بِحَمْدِ رَبِّکَ ؛ اپنے رب کی حمد کے ساتھ ۔ لایق تعریف سمجھئے تو اسی کو ۔ وَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ؛ اور سجدہ کرنے والوں میں شریک ہوجایئے ۔

ترجمہ :- تو (اے پیغمبر!) آپ اپنے ربّ کی تسبیح اور حمد کیجئے (عیوب سے پاک اور کمالات سے موصوف اسی کو سمجھئے)۔ اور سجدہ کرنے والوں میں شریک ہوجایئے ۔

رکوع ۲

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾

وَاعْبُدْ رَبَّک ؛ اور اپنے رب کی عبودیت اختیار کیجئے ۔ اس کی عبادت کیجئے ۔ خود کو اس کا بندہ سمجھئے ۔ حَتّٰی یَاْتِیَک ؛ یہاں تک کہ آپ کے پاس آجائے ۔ اَلْیَقِیْنُ ؛ موت جس میں کسی کو شک نہیں ، موت ایک ایسی چیز ہے کہ دہریہ '' اینٹی گاڈ'' (anti - God) بے دین ، سب کو اس کا یقین ہے ۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ نماز ، روزہ اس وقت تک ہے جب تک کہ یقین نہ ہو ۔ معرفت کے بعد عبادت اور بندگی کی کوئی ضرورت نہیں ۔ افسوس ان ظالموں کو علم و یقین سے کوئی سروکار نہیں ۔ جو خدا کو جس قدر سمجھے گا وہ اسی قدر اس کی بندگی کرے گا ۔ کمالِ معرفت رسول اللہ ﷺ کو ہے ۔ جب آپ سے نماز روزہ نہیں چھوٹے تو دوسروں سے کیوں کر چھوٹیں ۔ نماز کا وقت آتا تو رسولِ خدا ﷺ فرماتے اَرِحْنِیَ یَا بِلَال یعنی بلال اذان دو کہ نماز پڑھوں اور راحتِ دل حاصل کروں ۔ ان نادانوں کو نہ صحیح معرفت ہے نہ ان پر نماز کی حقیقت کھلی ہے نہ انھیں عبدیت کا مزہ ملا ہے ۔ اصل یہ ہے کہ انھیں خدا سے کام ہی نہیں پڑا ! پڑتا تو معلوم ہوتا کہ ہم میں عدم اصل ہے ، جو کچھ ہے خدا کا ہے ۔ اللہ اکبر ! اللہ اکبر !

ترجمہ :- اور (اے پیغمبر!) مرتے دم تک (آخری ساعت تک) آپ اللہ کی عبادت کیجئے ۔ (اس وقت تک بندگی کیجئے کہ یقین یعنی موت کی گھڑی آجائے)۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّسِتَّةَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ نحل مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو اٹھائیس (۱۲۸) آیتیں اور سولہ (۱٦) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱﴾

اَتٰی ؛ آگیا ۔ اَمْرُ اللّٰہِ ؛ اللہ کا حکم ۔ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ ؛ پس تم اس کے لئے جلدی نہ کرو ۔ عجلت نہ کرو ۔ سُبْحٰنَہٗ ؛ وہ تمام عیوب سے پاک ہے ۔ جو کرتا ہے اچھا ہی کرتا ہے ۔ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ؛ اور وہ ان سب چیزوں سے اعلیٰ ہے ، جن سے یہ لوگ شرک کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اللہ کا حکم آگیا اور اس کے لئے جلدی نہ کرو ۔ اللہ تمام عیوب سے پاک ہے اور وہ اس سے

مرتے دم تک اللہ کی عبادت فرض ہے

اعلیٰ ہے جس سے یہ لوگ شرک کرتے ہیں (اس کا ساجھی بناتے ہیں)۔

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ﴿٢﴾

يُـنَـزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ ؛ فرشتوں کو اُتارتا ہے۔ بِـالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ ؛ روح یعنی وحی کے ساتھ جو امر رب ہے۔ جو اس کے حکم سے ہے میرے خیال میں مِـنْ اَمْرِهٖ بِالرُّوْحِ کا بیان ہے۔ یعنی وحی جو امر رب ہے۔ عَـلٰی مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس پر چاہے۔ مِـنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں سے۔ یعنی پیغمبر۔ کمالِ عبدیت پیغمبروں ہی میں ہوتی ہے۔ اس کے بغیر حکم کے کوئی حرکت نہیں کرتے، کوئی بات نہیں کرتے۔ اَنْ اَنْـذِرُوْٓا کہ خبردار کردو۔ انھیں آگاہ کردو، بتادو، ڈرادو۔ اِنْـذَارٌ ؛ واقع ہونے والی نقصان دہ بات سے اطلاع دینا۔ وہ کیا ہے؟ اَنَّـهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنَا ؛ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ فَـا تَّـقُوْنِ (اصل میں فَا تَّـقُوْنِیْ ہے) ؛ پس مجھ سے ڈرو۔ تقویٰ اختیار کرو، میرے غضب سے بچو۔

ترجمہ :- (اللہ) فرشتوں کو وحی کے ساتھ جو اس کا حکم ہے اس کے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اُتارتا ہے کہ خبردار کردو میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ لہذا مجھ سے ڈرو، میرے عذاب سے بچو۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٣﴾

خَـلَـقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ بِـالْـحَقِّ ؛ برحق طریقہ سے، قوت وحکمت کے ساتھ۔ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؛ وہ اس سے اعلیٰ ہے جن سے وہ شرک کرتے ہیں۔

ترجمہ :- اس نے آسمانوں اور زمین کو برحق (قدرت وحکمت کے ساتھ) پیدا کیا۔ وہ اُن کے شرک سے اعلیٰ و برتر ہے۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤﴾

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْـفَـةٍ ؛ اللہ نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا۔ جو ایک ذلیل پانی کا قطرہ ہے۔ فَاِذَا هُوَ ؛ پھر وہی ہوگیا۔ خَصِيْمٌ مُبِـيْنٌ ؛ کھلم کھلا خصومت اور جھگڑا کرنے والا۔

ترجمہ :- (خدا نے) انسان کو نطفہ سے پیدا کیا۔ پھر وہی کھلم کھلا خصومت کرنے لگا (جھگڑا کرنے لگا)۔

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٥﴾

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ ؛ اور چارپایوں کو تمہارے فائدے کے لئے پیدا کیا۔ فِيْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ ؛ ان چارپایوں میں یعنی ان کے بالوں اور پوستین میں ، ان کے اُون میں گرمی کا سامان اور سردی سے بچانے کے ذرائع اور دیگر منافع بھی ہیں ۔ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ؛ اور ان میں سے تم کھاتے بھی ہو۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) تمہارے لئے جانوروں کو پیدا کیا اور ان میں تمہارے لئے گرمی کا سامان اور دیگر منافع بھی رکھے ہیں ۔ انھیں جانوروں میں سے تم کھاتے بھی ہو۔

اللہ تعالیٰ نے جانوروں سے ہم کو فائدہ پہنچایا

وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿۶﴾

وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ ؛ اور انھیں جانوروں میں حُسن و جمال کا سامان بھی ہے ۔ کیسے اچھے شال ۔ دُھسے ۔ ٹوئیڈ ۔ کمل اور عباء بنتے ہیں ۔ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ ؛ جب تم ان جانوروں کو شام کو واپس لاتے ہو ۔ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ؛ اور جب چرانے لے جاتے ہو۔

ترجمہ :- اور تمہارے لئے ان میں حُسن و جمال کا سامان ہے جب کہ تم ان کو واپس لاتے ہو اور چرانے لے جاتے ہو۔

وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۷﴾

وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ ؛ اُٹھالے جاتے ہیں تمہارے بوجھوں کو ، تمہارے ساز و سامان کو ۔ ثِقْلٌ ؛ بوجھ ۔ ثَقَلٌ ؛ سامان ۔ اِلٰى بَلَدٍ ؛ ایک ایسے شہر ۔ ایک ایسے مقام کی طرف ۔ لَمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ ؛ کہ نہ تھے تم اس شہر کو پہنچتے ۔ بَلَغَ ؛ پہنچا ۔ بَلَاغٌ ؛ پہنچانا ۔ تَبْلِيْغ ؛ پہنچانا ۔ مذہبی کاموں کی تعلیم دینا ۔ مُبَلِّغ ؛ تبلیغ کرنے والا ۔ بُلْغَةٌ ؛ اتنی چیز کہ جس سے جان کے بچنے کا مقصود حل ہو ۔ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؛ مگر جانوں کی مشقت سے ، بڑی دشواری اور تکلیف سے ۔ اِنَّ رَبَّكُمْ ؛ یقیناً تمہارا رب لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؛ مہربان ، رحم کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور (یہ چوپائے) تمہارے ساز و سامان کو ایک ایسے شہر اور مقام کی طرف اُٹھالے جاتے ہیں ، جہاں تک تم پہنچ نہیں سکتے مگر جانوں کی بڑی مشقت اور تکلیف سے ۔ یقیناً تمہارا پروردگار رؤف رَّحیم ہے (بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے) ۔

وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۗ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٨

وَالْخَيْلَ ؛ اور گھوڑوں کو پیدا کیا ۔ خَلَقَ کے ماتحت ہے ۔ وَالْبِغَالَ ؛ اور خچروں کو بَغْلٌ کی جمع ہے ۔ وَالْحَمِيْرَ ؛ اور گدھوں کو ۔ حِمَارٌ ؛ کی جمع ہے ۔ لِتَرْكَبُوْهَا ؛ تاکہ تم اس پر سواری کرو ۔ رَكِبَ ۔ يَرْكَبُ ۔ رُكُوْبًا ؛ سوار ہونا ۔ رَاكِبٌ ؛ سوار ۔ مَرْكُوْب ۔ جس پر سواری کرتے ہیں ۔ مَرْكَبٌ ؛ سواری ۔ جہاز ۔ وَزِيْنَةً ؛ اور زینت کا سامان ۔ وَيَخْلُقُ ۔ اور پیدا کرتا ہے ۔ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ؛ ایسی سواریوں کو جن کو تم جانتے نہیں ، جیسے سائیکل ، موٹریں ، ریل ، طیارے وغیرہ ۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کئے ہیں کہ تم ان پر سوار ہو اور تمہارے لئے باعثِ زینت ہو ۔ اور ایسی سواریاں بھی پیدا کرتا ہے جن کو تم جانتے نہیں ۔ (یا ایسی چیزیں پیدا کیں جن کو تم اب تک نہیں جانتے) ۔

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ۗ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝٩ ع ٧

وَعَلَى اللّٰهِ ؛ اور خدا کے ذمہ ہے ۔ قَصْدُ السَّبِيْلِ ؛ سیدھا راستہ چلانا ۔ الْقَصْدُ ؛ ارادہ ، سیدھا راستہ ۔ راستہ کی استقامت ۔ قَاصِدٌ ؛ پیغمبر ۔ مَقْصُوْد ؛ محبوب ، مطلوب ۔ مَقْصَدٌ ؛ مطلب ۔ سَبِيْلِ ؛ راستہ ۔ سُبُلٌ جمع سَبِيْلٌ ؛ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ؛ اور ان راستوں میں سے بعض ٹیڑھے بھی ہیں جو مقصد تک نہیں پہنچاتے ۔ وَلَوْشَآءَ لَهَدٰكُمْ ؛ اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ہدایت کرتا ۔ اَجْمَعِيْنَ ؛ سب کو ۔

ترجمہ :- اور سیدھے راستہ پر پہنچانا تو خدا ہی کا کام ہے ۔ بعض راستے ٹیڑھے بھی ہوتے ہیں اور اگر خدا چاہتا تو تم سب کو ہدایت کرتا ، راہِ راست پر لگاتا (مگر اس کی حکمتِ بالغہ کا تقاضا ہے کہ ہر شخص کو وہی عطا فرمائے جو اس کی فطرت اور طبیعت کے موافق ہو ۔)

صاحبو ! خدائے تعالیٰ کے ہم پر کس قدر احسانات ہیں ۔ ہمارے آرام و راحت کے لئے کیا کیا چیزیں پیدا کیں ۔ مگر او نمک حرام انسان ! ایک قطرۂ ناپاک سے پیدا ہو کر اپنے اتنے بڑے محسن ہی سے بگڑ گیا ۔ خصومت کرنے کھڑا ہو گیا ۔ خدا نے تمہاری ہدایت کے لئے اپنے خاص بندوں پر یعنی پیغمبروں پر فرشتے بھیجے ۔ ان کے واسطے سے وحی بھیجی کہ تم آسمان زمین کے پیدا کرنے والے خدا کو واحد سمجھو ، ایک جانو ۔ اس کی ذاتِ مقدسہ تمہارے شرک سے بہت اعلیٰ و ارفع ہے ۔ خدا نے تو سیدھا راستہ بتا دیا ۔ مگر بعض بدنصیبوں نے کج روی اختیار کی ، راہِ راست سے منہ موڑا ۔ خدا چاہتا تو تم سب کو ہدایت کرتا ۔ مگر کرتا وہی ہے جو اس کی حکمت کا تقاضا ہے ۔ گھوڑے کو ایال دیتا ہے ۔ ہاتھی کو سونڈھ ۔ بہرحال جو کچھ کرتا ہے اچھا کرتا ہے ۔

جس کی جیسی فطرت ہے ÷ وہی نمایاں ہوتا ہے
جو ہے عینِ حکمت ہے ÷ نظمِ جہاں پر غور کرو

خدا چاہتا تو سب کو ہدایت کرتا مگر کرتا وہی ہے جو حکمت کا تقاضا ہے

دیتا ہے ہراک کو حکیم ÷ جس کی جیسی لیاقت ہے (حسرت صدیقیؔ)

هُوَ الَّذِيٓ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمۡ مِّنۡهُ شَرَابٌ وَّمِنۡهُ شَجَرٌ فِيۡهِ تُسِيۡمُوۡنَ ﴿۱۰﴾

خدائے تعالیٰ اپنی شانِ ربوبیت کی طرف بندوں کو متوجہ فرماتا ہے۔ اس سے پہلے جانوروں اور سواریوں کے متعلق ارشاد تھا کہ ہم نے تمہارے لئے، تمہاری سواری کے لئے کیا کیا سامان تیار کیا۔ اب اپنی ربوبیت کا اظہار ماکولات اور نباتات میں فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِيٓ ؛ وہی تو ہے جس نے۔ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمۡ ؛ اُتارا آسمان سے یا ابر سے تمہارے لئے پانی۔ مِنۡهُ شَرَابٌ ؛ اس پانی میں سے کچھ تو پینے میں کام آتا ہے۔ وَمِنۡهُ شَجَرٌ ؛ اور اس پانی میں سے بعض درخت ہیں، نباتات ہیں، جن کی پانی سے پرورش کی جاتی ہے۔ بہرحال ہر چیز کو پانی کی طرف احتیاج ہے۔ فِيۡهِ تُسِيۡمُوۡنَ ؛ اس میں تم چَراتے ہو۔ سَامَ يَسُوۡمُ سَوۡمًا ؛ چَرانا، قیمت کرنا۔

ترجمہ:- وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا۔ وہ (پانی) پینے میں بھی کام آتا ہے اور درختوں کی پرورش میں۔ انھیں (درختوں) میں تم جانوروں کو چَراتے بھی تو ہو۔

يُنۡۢبِتُ لَكُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَالنَّخِيۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۱۱﴾

يُنۡبِتُ ؛ اُگاتا ہے۔ اَنۡۢبَتَ ۔ يُنۡۢبِتُ ۔ اِنۡبَاتًا ؛ اُگانا۔ نَبَتَ ۔ يَنۡبُتُ بَنَاتًا ؛ اُگنا۔ نَبَاتَاتٌ ؛ درخت کے قسم کی روئیدگی۔ بِهٖ ؛ اسی پانی سے۔ اَلزَّرۡعَ ؛ کھیتی۔ وَالزَّيۡتُوۡنَ ؛ اور زیتون۔ زَيۡت ؛ زیتون کا تیل۔ وَالنَّخِيۡلَ ؛ اور کھجور کے درختوں کو۔ وَالۡاَعۡنَابَ اور انگوروں کو۔ عِنَبۡ واحد۔ عِنَبۡ کا لفظ انگور اور انگور کی بیل دونوں پر مستعمل ہے۔ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ؛ اور ہر قسم کے پھلوں سے۔ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؛ بے شک اس میں بڑی نشانی ہے۔ عظیم علامتِ قدرت ہے۔ مگر کس کے لئے؟ لِقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ؛ اس قوم کے لئے جو فکر سے کام لیتی ہے۔ سوچتی ہے۔ سمجھتی ہے۔ یہ درخت نہ ہوتے، یہ جانور نہ ہوتے، یہ پانی نہ ہوتا تو کوئی جی نہیں سکتا۔ نہ کوئی چیز کھانے کی ملتی نہ پینے کی۔ اس کے سلسلہ کو جہاں تک پہنچاؤ آخر وہ خدا ہی پر منتہی ہوگا۔

او نمک حرام انسان! اتنا سب دیکھ کر سمجھ کر بھی رحمٰن ہی کو نہیں مانتا۔ نہیں مانتا نہ مان۔ تو شیطان کا گھوڑا ہے۔ تجھے جہاں جہاں چاہتا ہے لیے لیے پھرتا ہے۔

ترجمہ:- (وہی تو ہے جس نے) تمہارے لئے پانی سے کھیتی باڑی، زیتون اور کھجور کے درخت اور انگور کی بیلیں

اور ہر قسم کے میوے پھل پیدا کیے ۔ اس میں یقیناً غور و فکر کرنے والی قوم کے لئے نشانی ہے ۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ۭ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ؀ ١٢

وَسَخَّرَلَكُمْ ؛ اور تمہارے کام میں لگا رکھا ، تمہارے لئے مفید بنایا ، تمہارا مطیع و مسخر بنایا ۔ اَلَّيْلَ وَ النَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؛ رات دن کو ، شمس و قمر کو ۔ وقت پر دن نکلتا ہے ، وقت پر رات آتی ہے ۔ چاند اور سورج کے لئے جو وقت مقرر کیا گیا ہے اس میں ، ان کی چال میں کوئی فرق نہیں آتا ۔ وَالنُّجُوْمُ ؛ اور تارے تو مُسَخَّرٰتٌ بِاَمْرِهٖ ؛ وہ بھی اس کے حکم سے مسخر ہیں ، برسرکار ہیں ، کام پر لگے ہوئے ہیں ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ ؛ یقیناً اس میں تو لَاٰيٰتٍ ؛ نشانیاں ہیں ۔ علامات ہیں ۔ تنبیہات ہیں ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو کچھ عقل رکھتے ہیں ۔ دل دانا رکھتے ہیں ۔ دانش و بینش سے کام لیتے ہیں ، صاحب عقل و فہم ہیں ۔

ترجمہ :- اور تمہارے فائدے کے لئے رات دن اور چاند سورج کو برسرکار بنایا ہے ۔ (یہ تمہارے لئے مسخر کردیئے گئے ہیں) اور ستارے بھی اس کے حکم سے کام میں لگے ہوئے ہیں ۔ اس میں تو یقیناً ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں ، نشانیاں ہیں (ہدایات ہیں) ۔

او نادان انسان ! کیا تو آزاد ہے کہ ساری دنیا پر حکومت کرے اور خود کسی کی اطاعت نہ کرے ۔ سب تیری اطاعت کرتے ہیں ۔ تو خدا کی اطاعت کر ۔ کیا تمام باکار ہیں ۔ ایک تو ہی بیکار ہے ؟ نہیں ! تیرے ذمّہ تو ایک بہت بڑا کام ہے ۔ دنیا کا انتظام ہے ۔ غور کر تو خلیفۃ اللہ ہے ۔ تجھ میں شانِ حکومت ہے ۔ او ظالم ! خدا کو نہ بھول ۔ اپنی جوانی ، اپنی دولت پر نہ پھول ۔ اور خدا کے بندے ! خدا کو مان اور اس کے تابع فرمان رہ ۔

عقل رکھنے والے انسان کو سمجھنا چاہئے کہ وہ خدا کا مطیع ہے

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ؀ ١٣

وَمَا ذَرَاَ ؛ اور جو پیدا کیا ۔ ذَرَاَ ـــ يَذْرَاُ ـــ ذَرْءً ؛ پیدا کرنا ۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؛ مختلف ہیں رنگ ان کے ۔ مُخْتَلِفًا ۔ ذَرَاَ کا مفعول ہے ۔ اَلْوَانُهٗ مُخْتَلِفًا کا فاعل ہے ۔ اس کو صفت بحالِ متعلق کہتے ہیں ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ ؛ بے شک اس میں ۔ لَاٰيَةً ؛ (ہماری) قدرت کی نشانی ہے ۔ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ؛ اس قوم کے لئے جو نصیحت قبول کرتی ہے ، یاد دہانی سے متنبہ ہوتی ہے ۔ ان کا کام ہے ۔ تَذَكُّر يَذَّكَّرُ اصل میں يَذْدَكَّرُ تھا ۔ اس سے پہلے يَذْتَكِرُ تھا ۔ ”تا“ دال بنی پھر ذال بن کر ذال میں مدغم ہوگئی ۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) تمہاری منفعت کے لئے زمین میں جو مختلف رنگ کی چیزیں پیدا کیں ۔ (رنگارنگ

اور بوقلموں اشیاء پیدا کئے) اس میں تو یقیناً نصیحت ماننے والی قوم کے لئے قدرتِ الٰہی کی نشانی
(کی طرف رہنمائی) ہے ۔

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا
وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٤﴾

وَهُوَ الَّذِيْ ؛ اور وہی تو ہے جس نے ۔ سَخَّرَ الْبَحْرَ ؛ سمندر کو رام کیا ، مسخر کیا ، کام میں لگایا ۔ برسرکار کیا ۔ لِتَاْ كُلُوْا مِنْهُ ؛ تاکہ تم اس سے کھاؤ ۔ لَحْمًا طَرِيًّا ؛ تازہ گوشت ۔ اسی سے طراوت ہے ۔ تازہ گوشت سے مُراد مچھلی ہے ۔ وَتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ ؛ اور اس سے بناؤ نکالو ۔ حِلْيَةً ؛ زیور ، گہنا ۔ تَلْبَسُوْنَهَا ؛ جس کو تم پہنتے ہو ۔ وَتَرَى الْفُلْكَ ؛ اور تم کشتی کو دیکھتے ہو ۔ فُلْكٌ ؛ کشتی ۔ یہ لفظ واحد اور جمع دونوں کا کام دیتا ہے ۔ مَوَاخِرَ فِيْهِ ؛ اس میں تیرتی جاتی ہے ، پانی چیرتی جاتی ہے ۔ مَوَاخِرْ ؛ جمع مَاخِرَةٌ ؛ وہ کشتی جو زور وشور کے ساتھ پانی کو چیرتی جاتی ہے ۔ مَخْرٌ ؛ کشتی کا زور وشور سے پانی میں بڑھنا ۔ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اور تاکہ تم اللہ کے فضل کو طلب کرو وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؛ اور تاکہ تم شکر کرو ۔ شکرگزار بنو ۔ احسان مانو ۔

ترجمہ :- اور وہی تو ہے (اللہ ہی ہے) جس نے سمندر کو برسرکار کیا تاکہ تم تازہ گوشت (یعنی مچھلی) کھاؤ اور سمندر سے ایسے زیور نکالو جس کو تم پہنتے ہو ۔ اور تم کشتیوں کو دیکھتے ہو جو سمندر میں تیرتی اور پانی کو چیرتی جاتی ہیں ۔ (جن سے سفر میں چلنے پھرنے میں مدد ملتی ہے ۔ سہولت ہوتی ہے) اور تاکہ تم اللہ کے فضل وکرم کو چاہو ، اور اس کا شکر کرو ۔

وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٥﴾

وَاَلْقٰى ؛ اور ڈال دیے ، پیدا کردیے ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ رَوَاسِيَ ؛ جم کر رہنے والے یعنی پہاڑ ۔ جمعِ رَاسِيَةٌ ۔ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ ؛ تاکہ تم کو کھانے کا سامان دے ۔ مَآئِدَةٌ ؛ دسترخوان ۔ وَاَنْهٰرًا ؛ اور نہروں کو ۔ وَسُبُلًا ؛ اور راستے ۔ جمعِ سَبِيْلٌ ۔ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ؛ تاکہ تم ہدایت پاؤ ، شاید کہ تم راستی پر آجاؤ ۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) زمین میں جمے ہوئے پہاڑ ڈال رکھے ہیں تاکہ تم کو کھانے پینے کا سامان مل سکے اور نہریں جاری کئے اور راستے بنادیے تاکہ تم کو کچھ ہدایت ہو (راستے پر لگ جاؤ) ۔

وَعَلَامَاتٍ ۚ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ﴿١٦﴾

وَعَلٰمٰتٍ ؛ اور بہت سی بڑی بڑی نشانیاں بھی پیدا کردیں ۔ وَبِالنَّجْمِ ؛ اور ستاروں کے ذریعہ سے ۔ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ؛ اُن کو راستہ ملتا ہے ۔ ان کو ہدایت ہوتی ہے ۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) نشانیاں اور علامات بنائے اور ستاروں سے تو سب کو راستہ ملتا ہے ۔
(یعنے انھیں کے بل پر جہاز اور کشتیاں چلتی ہیں) ۔

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٧﴾

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ ؛ کیا پھر وہ خدا جو پیدا کرتا ہے، سب کا خالق ہے ۔ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ؛ ان کے جیسا ہے جو کچھ پیدا نہیں کرسکتے ؟ وہ مخلوق ہیں ۔ ان کا مخلوق ہونا ظاہر ہے ۔ اَفَــلَا تَذَكَّرُوْنَ ؛ کیا تم کچھ نصیحت نہیں لیتے ۔ تمہیں کوئی یاد دہانی نہیں ہوتی ۔ تم کو کچھ تذکر نہیں ہوتا ۔

ترجمہ :- کیا پھر پیدا کرنے والا (یعنی اللہ) مخلوقات کے جیسا ہے ۔ کیا تم کو کچھ نصیحت نہیں ہوتی ۔

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٨﴾

وَاِنْ تَعُدُّوْا ؛ اور اگر تم شمار کرو، گنو، حساب کرو ۔ نِعْمَةَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی نعمت کو ۔ لَا تُـحْصُوْهَا ؛ تم شمار نہ کرسکو گے ۔ اِحْصَآءٌ ؛ شمار کرنا ۔ گننا ۔ پہلے زمانے میں کنکریوں سے گنتے تھے ۔ حَصَآءٌ ؛ کنکری ۔ یعنی خدا کی دی ہوئی نعمتیں بے حد و بے حساب ہیں ۔ لَا تُـعَدُّ وَلَا تُـحْصٰى ہیں ۔ حساب و کتاب سے باہر ہیں ۔ خیر جو کچھ تم نے غلطیاں کیں، گناہ کئے، کئے ۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ یقیناً اللہ غفور رّحیم ہے ۔ تمہارے گناہوں کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپا دے گا ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ کی نعمتیں (لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى ہیں) شمار سے باہر ہیں ۔ (اَن گنت ہیں) (خیر) یقیناً اللہ تو غفور رّحیم ہے ۔

خدا کی نعمتیں بے شمار ہیں

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿١٩﴾

وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے ۔ مَا تُسِرُّوْنَ ؛ ان تمام کاموں اور خیالات کو جو تم خفیہ کرتے ہو، راز میں رکھتے ہو، چھپاتے ہو، سرِمخفی سمجھتے ہو ۔ سِرٌّ ؛ راز ۔ سُرُوْر وَ مَسَرَّتٌ ؛ خوشی ۔ سِرَار ؛ ستائیس، اٹھائیس اور انتیس کی راتیں جن میں چاند نظر نہیں آتا ۔ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؛ اور جو تم ظاہر کرتے ہو، علانیہ کرتے ہو ۔

ترجمہ :- اور اللہ تمہارے چھپے اور کُھلے کاموں کو خوب جانتا ہے ۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـــًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿٢٠﴾ۭ

وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ ؛ اور جو لوگ پکارتے ہیں ، دعا کرتے ہیں ، بلاتے ہیں ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ، ماسواء اللہ کو ۔ لَایَخْلُقُوْنَ شَیْئًا ؛ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے ۔ ایک چیونٹی زندہ نہیں کرسکتے ۔ ایک ذرّہ کو پیدا نہیں کرسکتے ، بھلا وہ کیا پیدا کرتے ۔ وَھُمْ یُخْلَقُوْنَ ؛ اور وہی پیدا کئے ہوئے ہیں ، وہی مخلوق ہیں ، مُردہ ، مُردے کو کیا پیدا کرے گا ؟ سوتا سوتے کو کیا جگائے گا ؟ جس کی اصل عدم ہو ، وہ کسی چیز کو کیا موجود کرے گا ؟

ترجمہ :- اور جو خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو پُکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرسکتے ۔ وہ خود ہی تو پیدا شدہ اور مخلوق ہیں ۔

۲ ع ۱۲ ۸
اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۲۱﴾

اَمْوَاتٌ ؛ مُردہ ہیں ۔ جن کی اصل عدم ہے ، وہ مُردہ نہیں ہیں تو کیا ہیں ۔ غَیْرُ اَحْیَآءٍ ؛ زندہ نہیں ۔ حیات تو خدا سے ملتی ہے ، خدا کے بے ارادہ پتّہ نہیں ہل سکتا ۔ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ؛ اور ان کو معلوم نہیں ، شعور نہیں ، نہیں جانتے ۔ اَیَّانَ ؛ کب ۔ یُبْعَثُوْنَ ؛ مرنے کے بعد اُٹھائے جائیں گے ۔ بِعَثْ ؛ پیغمبر کا بھیجا جانا ۔ مَبْعُوْثٌ ؛ بھیجا ہوا ۔ بَاعِثٌ ؛ سبب ۔

ترجمہ :- یہ سب مُردہ ہیں ۔ زندہ نہیں ۔ اور اُنھیں کیا معلوم کہ مرنے کے بعد کب اُٹھائے جائیں گے ۔

اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ
قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۲۲﴾

اِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ؛ تمہارا معبود تو ایک ہی ہے ۔ فَالَّذِیْنَ لَایُؤْمِنُوْنَ ؛ پس جو لوگ ایمان نہیں رکھتے ، یقین نہیں کرتے ۔ بِالْاٰخِرَۃِ ؛ آخرت پر ۔ قُلُوْبُھُمْ مُّنْکِرَۃٌ ؛ اُن کے دل انکار سے بھرے ہوئے ہیں ۔ وَھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ ؛ اور وہ تکبر کرتے ہیں ، خود کو بڑا سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- تمہارا معبود تو وہ ایک ہی ہے ۔ پس جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ان کے دل انکار سے بھرے ہوئے ہیں اور وہ تکبّر میں پھولے ہوئے ہیں ۔

لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

لَاجَرَمَ ؛ جَرَمْ ؛ گناہ ، برائی ۔ لَاجَرَمَ ؛ ایک محاورہ ہے جس کے معنے ہیں ضرور ۔ ناگزیر ۔ لامحالہ ، حق تو یہ ہے ۔ اَنَّ اللّٰـہَ یَعْلَمُ ؛ کہ اللہ کو خوب علم ہے ۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے ۔ مَایُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ؛ جو مخفی رکھتے ہیں اور جو ظاہر

کرتے ہیں ۔ اِنَّـهٗ لَايُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ؛ اور یہ بھی کہ وہ محبوب نہیں رکھتا متکبروں کو، جو لوگ خود کو خدا کی بندگی سے اعلیٰ و ارفع سمجھتے ہیں، ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا ۔

ترجمہ :- حق تو یہ ہے کہ اللہ خوب جانتا ہے ان کے چُھپے کھلے کو اور وہ متکبر خود پسندوں کو پسند نہیں کرتا ۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۙ﴿۲۴﴾

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ ؛ اور جب ان سے کہا جاتا ہے ۔ اِذَا کے ساتھ ماضی، مضارع کا کام دیتا ہے ۔ مَاذَآ اَنْزَلَ ؛ کیا اُتارا ۔ کیا نازل کیا ۔ مَا استفہام کا بھی ہوتا ہے اور نفی کا بھی ۔ ذَا کے ساتھ مَا استفہام ہی کا رہتا ہے ۔ رَبُّكُمْ ؛ تمہارے رب نے ۔ تمہارے پروردگار نے قَالُوْا ؛ تو وہ کہتے ہیں ۔ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ؛ گزشتہ زمانہ کے لوگوں کے قصّے، وہی پہلوں کی کہانیاں ۔ اَسَاطِيْرُ ؛ جمع اُسْطُوْرَةٌ ؛ قصہ، کہانی، اسٹوری، ہسٹری ۔

ترجمہ :- اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ؟ تو وہ کہتے ہیں وہی گزشتہ لوگوں کے قصّے کہانیاں ۔

اصل یہ ہے کہ ان لوگوں میں نصیحت لینے کا مادہ نہیں (عبرت لینے سے انھیں کوئی غرض نہیں) اسی وجہ سے انھوں نے پرانی کہانیاں کہا ۔ نتیجہ یہ ہے :

لِيَحْمِلُوْٓا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۙ
وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اَلَا سَاۗءَ مَا يَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ ع ۳ / ۹

لِـيَحْمِلُوْٓا ؛ تا کہ اُٹھالیں، لادلیں ۔ اَوْزَارَهُمْ ؛ اپنے بوجھوں کو، جمع وِزْرٌ ؛ بوجھ ۔ كَامِلَةً ؛ پورے پورے، مکمل ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ بروزِ قیامت ۔ وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ ؛ اور ان لوگوں کے بوجھوں میں سے بھی جو ۔ يُضِلُّوْنَهُمْ ؛ ان کو گمراہ کرتے ہیں، بہکاتے ہیں ۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؛ خود کچھ علم نہیں رکھتے، خود کو کچھ نہیں آتا اور دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں ۔ اَلَا ؛ ہاں، سنو ۔ سَآءَ ؛ بُرا ہے ۔ سُوْٓءٌ ۔ بُرائی ۔ سَوْءٌ ؛ برائی ۔ سُوْٓءٌ ۔ برائی ۔ سَيِّئَةٌ ؛ گناہ، برائی ۔ مَايَزِرُوْنَ ؛ جو بوجھ وہ اُٹھاتے ہیں ۔

ترجمہ :- (یہ سب کیوں ہورہا ہے؟) اس لئے کہ وہ اپنے پورے پورے بوجھ بروزِ قیامت اٹھائیں اور ان بے علم (استادوں) لوگوں کے بھی بوجھ اُٹھائیں گے جنھوں نے ان کو گمراہ کیا ۔ ہاں ! کیا بُرا بوجھ ہے جو یہ اُٹھاتے ہیں ۔

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

قَدْمَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ (اسلام کے خلاف، حق پرستی کے مخالفین نے) مکاری کی تدبیریں سوچیں ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے۔ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ ؛ پھر اللہ آ پہنچا ان کے بنیادوں کے پاس، ان کی تعمیر کے پاس۔ مِنَ الْقَوَاعِدِ ؛ جڑ پیڑ سے، بنیادوں سے۔ یعنی خدا نے ان کی بنیاد ہی گرا دی۔ ان کو جڑ پیڑ سے اُکھاڑ پھینکا۔ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ ؛ تو ان پر ان کی چھت ہی گر پڑی۔ مِنْ فَوْقِهِمْ ؛ ان کے اوپر سے۔ ان کے چھپنے کو چھت تک باقی نہیں۔ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ ؛ اور ان کے پاس عذاب آ پہنچا۔ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ؛ جہاں کا اُنھیں خیال بھی نہ تھا۔ ایسی جگہ سے عذاب آ گیا جس کا ان کو شعور تک نہ ہوا، علم تک نہ ہوا۔

ترجمہ :- (اسلام کے خلاف) ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے تدبیریں کیں مگر اللہ نے ان کی عمارت کو بنیادوں سے اُکھاڑ پھینکا۔ ان کے اوپر سے ان پر چھت گر پڑی۔ (ان کی پناہ کی جگہ باقی نہ رہی) اور ان کے پاس عذاب آ گیا اور اس کا ان کو شعور تک نہ ہوا (کہ آیا کہاں سے)۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ پھر بروزِ قیامت۔ يُخْزِيْهِمْ ؛ ان کو ذلیل و خوار کرے گا، رُسوا کرے گا۔ خذلان میں مبتلا کرے گا۔ وَيَقُوْلُ ؛ اور فرمائے گا۔ اَيْنَ شُرَكَآءِ ى ؛ وہ میرے شریک کہاں ہیں؟ اَلَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؛ جن کے متعلق تم لڑتے جھگڑتے تھے۔ شقاق اور عدمِ اتفاق استعمال کرتے تھے۔ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؛ ان لوگوں نے کہا جنھیں علم دیا گیا تھا۔ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ ؛ یقیناً آج رُسوائی۔ وَالسُّوْٓءَ ؛ اور بُرائی و تباہی۔ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں پر ہے۔

ترجمہ :- (خسارۂ دنیا کے ساتھ) پھر بروزِ قیامت خدا ان کو ذلیل و خوار کرے گا اور پوچھے گا کہ وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کے متعلق تم جھگڑتے تھے (حق کی مخالفت کرتے تھے، میری مانتے نہ تھے؟) باعلم لوگ کہیں گے یقیناً آج کے دن رُسوائی اور بُرائی (خرابی اور تباہی) کافروں پر نازل ہوگی۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ

بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾

اَلَّذِيْنَ ؛ جولوگ ۔ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ فرشتے جن کی جان نکالتے ہیں ، وفات دیتے ہیں ۔ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ؛ بحالیکہ انھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ۔ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ ؛ پھر جب عذاب میں گرفتار ہوگئے فرماں برداری ظاہر کرنے لگے ، اسلام قبول کرنے لگے اور لگے کہنے مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؛ ہم کوئی بُرائی نہیں کرتے تھے ۔ بَلٰٓى ؛ ہاں ، کیوں نہیں ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ ؛ بے شک اللہ خوب جانتا ہے اُس کو خوب علم ہے ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ جو کچھ تم کرتے تھے ۔ خُدا تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے ۔ تمہارے کرتوت کو جانتا ہے ۔

ترجمہ :- فرشتے جن لوگوں کو (مارتے اور) وفات دیتے ہیں انھوں نے اپنی جانوں پر آپ ظلم کیا ۔ پھر (اسلام کو ظاہر کرنے لگے) ۔ فرماں برداری قبول کرنے لگے (کہنے لگے) ہم نے تو کوئی برائی نہیں کی ۔ کیوں نہیں ؟ اللہ تمہارے کرتوتوں اور اعمال سے خوب واقف ہے ۔

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۲۹﴾

فَادْخُلُوْا ؛ پھر داخل ہوجاؤ ۔ اَبْوَابَ جَهَنَّمَ ؛ جہنم کے دروازوں میں ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ اس دوزخ میں ہمیشہ رہو ۔ فَلَبِئْسَ ؛ پس یقیناً بُرا ہے ۔ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ؛ متکبّروں کا ٹھکانا ، مقام ، ٹھیرنے کی جگہ ۔

ترجمہ :- پھر جہنّم کے دروازوں میں داخل ہوجاؤ اور اس میں ہمیشہ رہو ۔ پھر یقیناً متکبّروں کا مقام نہایت بُرا ہے ۔

متکبرین کا مقام برا ہے

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۰﴾

وَقِيْلَ ؛ اور کہا گیا ۔ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؛ ان لوگوں کے لئے جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا ۔ پرہیزگاروں کو ۔ مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؛ تمہارے ربّ نے کیا اُتارا ؟ کیا نازل کیا ؟ قَالُوْا خَيْرًا ؛ تو اُن متقیوں نے کہا ۔ اللہ نے جو کچھ اُتارا ہے وہ اچھا ہی ہے ۔ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا ؛ ان لوگوں کے لئے جنھوں نے اچھے کام کئے ۔ ان کا انجام کیا ہوا ؟ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ؛ اس دنیا میں بھلائی ہے ۔ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ؛ اور آخرت کا گھر تو خیر ہی ہے ، بہتر ہے ۔ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ؛ اور البتہ متقیوں کا گھر اچھا ہے ۔

ترجمہ :- اور متقیوں سے کہا جائے گا تمہارے رب نے کیا اُتارا ہے تو وہ کہیں گے (کہ جو کچھ اُتارا ہے)

اچھا ہی ہے ۔ نیکوکاروں کے لئے اس دنیا میں بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو بہت ہی اچھا ہے ۔

اور متقیوں کا گھر بہت ہی اچھا ہے ۔

وہاں کیا ہوگا ؟

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ ؕ

كَذٰلِكَ یَجْزِی اللّٰهُ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۱﴾

جَنّٰتُ عَدْنٍ ؛ ہمیشہ کے باغ ہیں ۔ یَدْخُلُوْنَهَا ؛ جن میں وہ داخل ہوں گے ۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَ نْهٰرُ ؛ ان باغوں کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ ؛ ان کے لئے اس جنت میں وہ جو چاہیں گے ملے گا ۔ سب سے بڑی نعمت دیدارِ الٰہی ہوگی ۔ كَذٰلِكَ یَجْزِی اللّٰهُ الْمُتَّقِیْنَ ؛متقیوں کو اللہ ایسی ہی جزا دے گا ۔

ترجمہ :- وہ باغ عدن میں داخل ہوں گے جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ وہ جو چاہیں گے

اُنھیں وہاں ملے گا (من مانے مرادیں ملیں گی) اللہ متقیوں کو ایسی ہی جزا دیتا ہے ۔

الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ ۙ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ ۙ

ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ جن لوگوں کو فرشتے وفات دیں گے ، ان کی جان نکالیں گے ۔ طَیِّبِیْنَ ؛ بحالیکہ وہ پاک صاف ہیں ، ستھرے ہیں ۔ یَقُوْلُوْنَ ؛ فرشتے کہیں گے ۔ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ ؛ تم پر بڑی سلامتی ہو ۔ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ ؛ جنت میں داخل ہو ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ ان نیک اعمال کی وجہ سے کہ تم کرتے تھے ۔

ترجمہ :- پاک صاف لوگوں کی فرشتے روح قبض کرلیں گے ۔ وہ کہیں گے سَلامٌ علیکم تم اپنے نیک اعمال کی

وجہ سے جنت میں جاؤ ۔

هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ یَاْتِیَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ

كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾

متقیوں کی ۲۷

هَلْ يَنْظُرُوْنَ ؛ کیا وہ منتظر ہیں، انھیں کسی بات کا انتظار نہیں ۔ کیا وہ دیکھنا چاہتے ہیں؟ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ مگر یہ کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں ۔ اَوْيَاْتِيَ اَمْرُ رَبِّكَ ؛ یا تمہارے رب کا امر آجائے، عذاب آجائے ۔ كَذٰلِكَ فَعَلَ ؛ ایسے ہی کیا ۔ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے ۔ ان سے پہلے کے لوگ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے ۔ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ ؛ اور اللہ نے ان لوگوں پر ظلم نہیں کیا ۔ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ؛ مگر وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے، ان کی تباہی کا نتیجہ خود ان کے مظالم تھے ۔

ترجمہ :- اُنھیں کسی چیز کا انتظار نہیں مگر یہ کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا تمہارے رب کا اَمر (عذاب) آجائے ۔ ان سے پہلے کے لوگ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا ۔ مگر انھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے ۔

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ ع ۴ / ۱۰

فَاَصَابَهُمْ ؛ پھر ان کو پہنچ گئیں ۔ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا ؛ بُرائیاں ان کے کاموں کی ۔ ان کی شامتِ اعمال نے انھیں کو آگھیرا ۔ وَحَاقَ بِهِمْ ؛ اور پہنچ گیا ان کے پاس ۔ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ وہ جس پر وہ ہنسا کرتے تھے، ان کا استہزاء انھیں کے گلے کا ہار ہوگیا ۔

ترجمہ :- پھر ان کے کاموں کی برائیاں انھیں کو پہنچیں ۔ جس بات پر یہ ٹھٹول اور استہزاء کیا کرتے تھے وہ ان کو آگھیرا ۔

عمل کا ردِ عمل

صاحبو! آج کل کیا ہو رہا ہے؟ وہی دین کی باتوں پر ہنسنا ۔ احکامِ الٰہی سے ٹھٹول کرنا ۔ وہ اپنے آپ کو شترِ بے مہار اور گاوانِ علف خوار سمجھتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں خدا سچ ہے، اس کا عذاب سچ ہے تو ہم کو نقصان پہنچتا ۔ یہ اللہ اللہ کرنے والے ہی بدحال ہیں، پامال ہیں ۔ نہ کھانے کو برابر ہے نہ پینے کو برابر، نہ تن کو کپڑا نہ پیٹ کو کھانا ۔ دیکھو! ہم کیسے مزے میں ہیں ۔ موج اُڑاتے ہیں، مزے مزے کے کھانے کھاتے ہیں ۔ افسوس! ان کو معلوم نہیں کہ وہ ایک مہلت کی حالت میں ہیں ۔ خدا پکڑے گا، گرفتارِ بلا کردے گا تو ان کی آنکھوں پر سے پردہ اُٹھ جائے گا ۔

یاد رکھو! عمل اور رَدِّ عمل برابر ہوتا ہے ۔ ملزوم کے ساتھ لازم لگا ہوا رہتا ہے ۔ کرو، بُرائیاں کرو ۔ دل کھول کر کرو ۔ غریبوں پر ظلم وستم کرو ۔ حرام کا مال کھاؤ ۔ رشوت کھاؤ ۔ جوا کھیلو ۔ سٹہ کھیلو ۔ اس کا نتیجہ وہی ہوگا جو پہلے ہوا تھا ۔ خدا کی سزا میں دیر ہے ۔ مگر چھوڑتا نہیں ہے ۔ اسی بات پر متنبہ کرنے کے لئے خدائے تعالیٰ دوسری قوموں کا حال بیان کرتا ہے کہ انھوں نے کیا کیا کام کئے اور اس کا نتیجہ کیا بُھگتنا ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ

نَّحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ

فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٣٥﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ؛ اور جو لوگ شرک کرتے ہیں انھوں نے کہا، مشرکوں نے کہا۔ لَوْشَآءَ اللّٰهُ ؛ اگر خدا چاہتا۔ اگر خدا کی مشیت میں ہوتا۔ مَاعَبَدْنَا ؛ تو ہم عبادت نہ کرتے، پرستش نہ کرتے، نہ پوجتے۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ (خدا کو چھوڑ کر) اس کے سوائے۔ مِنْ شَيْءٍ ؛کسی کو۔ نَحْنُ وَلَآ اٰبَآؤُنَا ؛ نہ ہم نہ ہمارے باپ دادا، خدا کو چھوڑ کر کسی اور کی عبادت کرتے۔ وَلَاحَرَّمْنَا ؛ اور حرام نہ ٹھیراتے مِنْ دُوْنِهٖ ؛ اس کے سوائے، اس کے بے حکم۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ۔ كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح۔ فَعَلَ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں نے کیا۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے۔ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ ؛ پس پیغمبروں پر واجب نہیں ہے، ضروری نہیں ہے۔ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ؛مگر ظاہر، صاف صاف تبلیغ۔ پیغمبر کا کام صرف پہنچانا ہے، منوانا نہ منوانا ان کا کام نہیں۔

ترجمہ:- اور یہ مشرکین کہتے ہیں خدا چاہتا تو اس کے سوائے ہم کسی کی عبادت نہ کرتے، نہ ہم نہ ہمارے باپ دادا، اور نہ ہم اس کے بے حکم کسی چیز کو حرام ٹھیرا لیتے۔ جو لوگ ان سے پہلے گزرے ہیں وہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ پیغمبروں کے ذمہ نہیں ہے مگر صاف صاف تبلیغ۔

صاحبو! جو لوگ کام کرنا نہیں چاہتے، خدا و رسول کی اطاعت کرنا نہیں چاہتے وہ ہمیشہ اپنی تمام غلطیوں کا نشانہ، آماجگاہ خدا کو بناتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اگر خدا چاہتا تو ہم غیر خدا کی پوجا ہی کیوں کرتے۔ اور خدا کے احکام کی نافرمانی ہی کیوں کرتے؟ یعنی خدا چاہ رہا ہے اور ہم کر رہے ہیں۔ آج کل بھی جن کو کچھ مذہبی لگاؤ باقی ہے وہ تقدیر کو اپنا سپر بناتے ہیں۔ ہماری قسمت میں ہوتا تو ہم اچھے کام کرتے اور بُرے کام چھوڑتے۔ ع گر تو نمی پسندی تغییر کُن قضارا۔ کسی پر اعتراض کرو یا الزام لگاؤ تو وہ اپنی مدافعت کرے گا۔ وہ دندان شکن جواب دے گا۔ ان کے سامنے خدا تو ہے نہیں کہ اس کا جواب سنتے۔

اس مقام میں چند چیزوں کا یاد رکھنا ضروری ہے:

خدا حکیم ہے، ہر چیز کو وہ جانتا ہے، اس کے لوازم سے وہ واقف ہے۔ جیسی حقیقت ہوگی ویسے ہی اس کے لوازم ہوں گے۔ خدا نے ہاتھی کو سونڈ دی اور گھوڑے کو نہ دی۔ گھوڑے کو سونڈ نہ دینا اور ہاتھی کو دینا ان کی حقیقتوں کا، ان کی طبعیتوں کا اقتضاء ہے۔

دیتا ہے ہر اک کو حکیم ÷ جس کی جیسی فطرت ہے
وہی نمایاں ہوتا ہے ÷ جس کی جیسی طبیعت ہے (حسرت صدیقیؔ)

اعترافِ گناہ نہ کرنا اور خدا کی طرف برائیوں کی نسبت دینا، یہ کہنا کہ ہماری قسمت میں ایسا ہی تھا، یہ کچھ کام آنے والی بات نہیں ہے۔ خدائے تعالیٰ کسی کو تباہ نہیں کرتا۔ وہ خود اپنے آپ کو تباہ کرتے ہیں۔ عذرِ گناہ بدتر از گناہ، تقدیر کا عذر کرنا ہے۔

اپنی کوتاہیوں کو قسمت کا لکھا بتانا درست نہیں

یاد رکھو! بُرائی، خدا کی طرف منسوب نہیں کی جاسکتی۔ خدا کا ہر کام عینِ حکمت ہے۔ بدکاروں کی بُرائیاں ان کے عینِ ثابتہ، ان کی حقیقت تک پہنچ کر رہ جائیں گی۔ ہرگز خدائے تعالیٰ کی طرف نسبت نہ دی جاسکے گی۔ جو لوگ خدا پر الزام لگانے میں کوتاہی نہیں کرتے، بھلا وہ پیغمبروں کی کیا سنتے۔ پیغمبروں کا کام تو صرف پہنچا دینا ہے۔ پیغمبروں کا کہا نہ مانوگے تو اپنے کو تباہ کروگے۔ جو چاہتے ہو کرتے ہو کرو۔ خدا کو تو نشانِ ملامت نہ بناؤ۔ وہ غلام کیا؟ کس کام کا؟ جو دشمن کے وار کو اپنے پر نہ لے اور سامنے سے ہٹ کر مالک پر وار ہونے دے۔ توبہ ہے۔ ایسے ملعون غلام کا انجام معلوم ہے کہ بُرا ہی ہوگا۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۖ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾

وَلَقَدْ بَعَثْنَا ؛ اور بے شک ہم نے بھیجا، مبعوث کیا۔ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ ؛ ہر قوم میں ہر جماعت میں۔ رَسُوْلًا ؛ ایک رسول کو۔ پیغمبر کو۔ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ اس حکم کے ساتھ کہ اللہ کی عبادت کرو، اسی کو پوجو، اس کی بندگی کرو۔ وَاجْتَنِبُوْا الطَّاغُوْتَ ؛ اور شیطان سے بچو۔ اور سرکشی اور طغیان کرنے والے سے اجتناب کرو۔ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللّٰهُ ؛ پھر ان میں سے بعض تو ایسے تھے کہ جنھیں حسبِ اقتضائے محل و حکمت اللہ نے ہدایت کی۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؛ اور ان میں سے بعض ایسے تھے کہ ان کی فطرت کی وجہ سے، ان کی طبیعت کی کجروی کی وجہ سے وہ گمراہی کے مستحق ہوگئے اور ضلالت ان پر ثابت و قائم رہی۔ فَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ؛ اب ذرا زمین میں سیر و سیاحت کرو۔ فَانْظُرُوْا ؛ پھر دیکھو! نظر کرو۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کس طرح تھا، کیسا ہوا۔ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ؛ انجام تکذیب کرنے والوں کا، نہ ماننے والوں کا، جھٹلانے والوں کا۔

ترجمہ:- اور یقیناً ہم نے ہر قوم میں ایک رسول مبعوث کیا (بھیجا) کہ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو۔ پھر بعض کو اللہ نے ہدایت کی اور بعض ضلالت و گمراہی کے مستحق رہے۔ اب ذرا زمین کی سیر و سیاحت کر کے دیکھو کہ تکذیب کرنے والوں کا انجام کیا ہوا۔

خدا نے پیغمبر رسول بھیجے جنھوں نے پیغام دیا کہ اللہ کی عبادت کی جائے

إِن تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَن يُضِلُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ﴿٣٧﴾

اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰهُمْ ؛ اگر تم رحمۃ للعالمین ہونے کی وجہ سے ان کی ہدایت کی خواہش کرو، حرص کرو۔ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ ؛ پس بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا، راستے پر نہیں لگاتا۔ مَنْ يُّضِلُّ ؛ جن کو ان کے اقتضائے فطرت کی وجہ سے ضلالت میں رکھتا ہے۔ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ؛ اور ان کے لئے کوئی نصرت دینے والا نہیں، یار و مددگار نہیں۔

ترجمہ :- اگر تم ان کی ہدایت کی خواہش کرو (اس کی حرص کرو) تو خدا یقیناً ہدایت نہیں کرتا ان کو جن کو ضلالت میں رکھتا ہے اور ان کا کوئی یار و مددگار بھی نہیں ۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ ﴿۳۸﴾

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ ؛ اور اللہ کی قسم کھاتے ہیں ۔ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ؛ اپنی بڑی سخت قسمیں ، بڑی کوشش کی سوگندیں ۔ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ ؛ کہ خدا مبعوث نہیں کرتا ۔ مرنے کے بعد قبروں سے نہیں اُٹھاتا ۔ مَنْ يَّمُوْتُ ؛ اس شخص کو جو مرجاتا ہے ، جو موت کے پنجہ میں گرفتار ہوجاتا ہے بَلٰى ؛ کیوں نہیں ؟ وہ ضرور مرنے کے بعد اُٹھائے گا ۔ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا ؛ یہ اس کا سچّا وعدہ ہے ، ہوکر رہے گا ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ مگر اکثر لوگ بے علم ہیں ، کچھ نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- وہ خوب قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ خدا مُردوں کو زندہ نہ کرے گا ۔ کیوں نہیں یہ اُس کا وعدہ حق ہے ، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں (اس کا اُنھیں یقین نہیں) ۔

لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿۳۹﴾

لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؛ تاکہ ان کو بیان کردے ، صاف صاف ظاہر کردے ، واضح طور سے دکھا دے ۔ اَلَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ؛ اس چیز کو جس میں یہ لوگ اختلاف کرتے ہیں ۔ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور تاکہ کافروں کو بھی معلوم ہوجائے ۔ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ؛ کہ وہ جھوٹے تھے ۔ ان کے خیالات واقعہ کے مطابق نہ تھے ۔

ترجمہ :- تاکہ ان کے لئے ظاہر کردے وہ امر جس میں وہ اختلاف کرتے تھے اور تاکہ کافروں کو بھی معلوم ہوجائے کہ وہ جھوٹے تھے (کذاب تھے) ۔

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۰﴾ ع

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ ؛ اس کے سوا نہیں کہ کسی چیز کے لئے ہمارا فرمان ۔ اِذَآ اَرَدْنٰهُ ؛ جب ہم اس کا ارادہ کرتے ہیں ۔ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ ؛ کہ ہم اس کو کہہ دیتے ہیں ۔ كُنْ ؛ تو ہوجا ۔ فَيَكُوْنُ ؛ پھر وہ چیز ہوجاتی ہے ۔

ترجمہ :- اس کے سوا نہیں کہ کسی چیز کے لئے ہمارا فرمان ، جب ہم اس کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم اُس کو صرف یہ کہہ دیتے ہیں ’’ ہوجا ‘‘ پھر وہ چیز ہوجاتی ہے ۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِى اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا ؛ اور جن لوگوں نے وطن چھوڑ دیا ، بے گھر ہوگئے ، ہجرت کی ۔ فِي اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ، خدا کے لئے ۔ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؛ اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا ۔ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ ؛ ہم ضرور ان کو جگہ دیں گے ، جائے گیر کریں گے ، زمین کا مالک بنا دیں گے ۔ فِي الدُّنْيَا ؛ دنیا میں ۔ حَسَنَةً ؛ اچھی جگہ ۔ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ؛ اور یقیناً آخرت کا بدلہ تو بہت بڑا ہے ۔ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ؛ کاش وہ جانتے ۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے ہجرت کی خدا کے لئے اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا تو ہم ان کو زمین کا مالک بنادیں گے ۔ دنیا میں اچھی جگہ اور یقیناً آخرت کا بدلہ تو بہت بڑا ہے ۔ کاش وہ جانتے ۔

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾

اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا ؛ جن لوگوں نے صبر کیا ، تکلیفیں برداشت کرلیں ۔ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ؛ اور اللہ پر توکل کرتے ہیں ، اس پر بھروسہ رکھتے ہیں ، اپنے کام خدا پر چھوڑتے ہیں ۔

ترجمہ :- جن لوگوں نے صبر کیا اور اپنے ربّ پر اعتماد کیا ، توکّل کیا ۔

صاحبو ! مسلمانوں کے ممالک ہاتھ سے نکلے جارہے ہیں ۔ یہ نتیجہ ہے ہماری بے صبری کا ۔ مناسب کام نہ کرنے کا ، آرام طلبی کا ۔ اُٹھو محنت کرو ۔ محنت سے عزت ہے ۔ دنیا ہے ۔ آخرت ہے ۔ دنیا تمہاری محنت سے ملے گی اور آخرت تمہارے حسنِ عقیدت سے ۔ اللہ سچّا ہے ۔ اس کا وعدہ حق ہے ۔ تم کو تمہارے ممالک پھر مل جائیں گے ۔ مگر کچھ کام بھی تو کرو ۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہ بیٹھو ۔ دنیا علم و عمل پر چلتی ہے ۔ اسپیچ (تقریر) بازی سے کام نہیں نکلتا ۔ کچھ کرو ۔ مردِ میدان بنو ۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے نہیں بھیجا ۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ تم سے پہلے ۔ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ ؛ مگر مرد جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے ، تم سے پہلے ہم نے پیغمبر بھیجے تھے ۔ فَسْـَٔلُوْٓا ؛ پس اے لوگو ! تم سوال کرو ۔ پوچھو ۔ اَهْلَ الذِّكْرِ ؛ علم والوں سے ، اہلِ کتاب سے ۔ قرآن والوں سے ۔ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ اگر تمہیں علم نہیں ۔ اہلِ علم سے پوچھو کہ کیا ہم نے رسول نہیں بھیجے تھے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تم سے پہلے مرؔدوں کو وحی دے کر پیغمبر بنا کر بھیجے تھے ۔ تو اے لوگو ! اہلِ علم سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں ۔

صاحبو ! اس آیت سے کیا کیا نکلتا ہے ۔ اللہ نے ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے تھے تا کہ لاعلمی کا عُذر باقی نہ رہے ۔ پیغمبر مرد ہوتے ہیں عورتیں نہیں ہوتیں ۔ عورتوں کا کام ہے خانہ داری نہ کہ مدرسی ، معلّمی ۔ نکھٹو مردوں نے عورتوں کو کمانے نکالا ہے ۔ فطرۃً عورتوں کا دماغ مردوں سے کم ہوتا ہے ۔ دماغ کو رحم سے بڑا تعلق ہوتا ہے ۔ دماغی کام بھی کریں گے اور جنیں گی پالیں گی بھی ۔ عورتوں نے خانہ داری چھوڑی ، گھر کی بچوں کی نگرانی نہ رہی ۔ سارا گھر تباہ ۔ کمانے والی عورت کاہل مرد کی کیا سنے گی ۔ اکثر تعلیم یافتہ عورتیں شادی ہی کرنے پر تیار نہیں ۔ بعض عورتیں تنہا غیر ممالک کو جاتی ہیں ۔ ملکی خصوصیات تمدن و اخلاق و زبان کا منبع عورتیں ہوتی ہیں ۔ ان یورپ زدہ عورتوں سے کیا خیر کی اُمید ہے ۔

صاحبو ! بے علمی بُری بلا ہے ۔ جاہل مُردہ ہے گو چلتا پھرتا ہے ۔ انسان کا امتیاز علم سے ہے ۔ نہ علم ہے نہ ہنر ۔ پھر تم کو انسان کہلانے کا کیا حق ہے ۔ علم و ہنر رکھنے والے تم پر اسی طرح حکومت کرتے ہیں جس طرح انسان حیوان پر حکومت کرتا ہے ۔

صاحبو ! آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند ÷ درجہل مُرکب ابدالدہر بماند

آتا خاک نہیں ۔ چار سطر عربی عبارت نہیں پڑھ سکتے ۔ نہ نحو سے واقف نہ صَرف سے ۔ چند حدیث کی مترجم کتابیں دیکھیں یا کسی جہلِ مرکب والے سے سُن لیں ۔ پھر کیا تھا علاّمہٗ زمن ۔ اہلِ فن کے ماننے کی کیا ضرورت ۔ ائمہ کی تقلید کی کیا حاجت ۔ مقدمہ بازی ہوتی ہے تو غیر مسلم وکیل و بیرسٹر پر اعتماد کرتے ہیں ۔ اس سے مشورہ لیتے ہیں ۔ اپنی بے علمی و نادانی کا اقرار کرتے ہیں ۔ مگر دینی امور میں کسی پر اعتماد کرنے کی ضرورت نہیں ۔ تقلید کی حاجت نہیں ۔ او جاہل ، نادان ، اپنی کمزوری کا اقرار کر ، تجربہ کاروں کی بات مان ، یقین کر کہ جائے اُستاد خالی است ۔ بے علمی کے ساتھ اجتہاد کا دعویٰ چھوٹا منہ بڑی بات ۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ اب تحقیقات کا دروازہ بند ہوگیا ہے ۔ نہیں ۔ سعی و اجتہاد کرو ۔ کوشش کرو ۔ محنت کرو ۔ سہل انگاری نہ کرو ۔ اہلِ علم سے پوچھو ۔ ان سے تعلیم حاصل کرو ۔ عالم بنو ۔ پھر تعلیم کے لئے نکلو ۔ دیکھو نیم مُلاّ خطرۂ ایمان نہ بنو ۔ کسی تجربہ کار ڈاکٹر کے ہاتھ کے نیچے ، مدّت تک کام کرتے ہیں تو پھر کہیں علٰحدہ کام کرنے کی اجازت دی جاتی ہے ۔

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ۗ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ

لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾

بِالْبَيِّنٰتِ ؛ روشن دلیلوں کو ، اگر جانتے نہیں لَا تَعْلَمُوْنَ سے متعلق ہے ۔ وَالزُّبُرِ ؛ اور کتابوں کو ۔ جیسے زبور کتاب ۔ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ ؛ اور ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ، اُتارا ۔ الذِّكْرَ ؛ قرآن کو ، یاد دہانی کو ۔ یادگار کو ۔ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ ؛ کہ تم لوگوں سے بیان کرو ۔ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ ؛ جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا ۔ اُتارا گیا ۔ وَلَعَلَّهُمْ

اللہ نے ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے پیغمبر مرد ہوتے ہیں

دینی معاملات میں اہلِ علم پر اعتماد ضروری ہے

يَتَفَكَّرُوْنَ ؛ اورتا کہ وہ غور وفکر کریں ۔

ترجمہ :- (اگرتم نہیں جانتے) روشن دلیلیں اور کتابیں رکھ کر ۔ اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمہاری طرف ایک یادگار کتاب (یعنی قرآن) کو اُتارا کہ تم لوگوں سے بیان کرو جو ان کی طرف اُتارا گیا ہے اور تاکہ وہ غور وفکر کریں ۔

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٤٥﴾

اَفَاَمِنَ ؛ کیا مامون ہوگئے ہیں ، بےفکر ہوگئے ہیں ، نِڈر ہوگئے ہیں ۔ اَلَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ ؛ جو بُری تدبیریں کرتے ہیں ۔ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ ؛ کہ خدا ان کو زمین میں دھنسا دے ، ذلیل وخوار کردے ۔ خُسُوْفٌ ؛ چاند کی روشنی کا زائل ہوجانا ، کُسُوْفٌ ؛ سورج کی روشنی کا زائل ہوجانا ۔ خَسَفَ بِهِ الْاَرْضَ ؛ اس کو زمین میں اُتار دیا ۔ اور یہ ذلّت وخواری سے کِنایہ ہوتا ہے ۔ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ ؛ یا ان کے پاس عذاب آجائے ۔ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ؛ جہاں سے ان کو شعور بھی نہیں تھا ۔ ان کو خیال تک نہ تھا کہ یہاں سے عذاب آئے گا ۔

ترجمہ :- کیا بالکل نِڈر ہوگئے ہیں وہ لوگ جو بُری تدبیر کیا کرتے ہیں کہ خدا ان کو زمین میں دھنسا دے ۔ (ذلیل وخوار کردے) یا ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آجائے جہاں سے یہ خیال کرتے نہیں تھے ؟

اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿٤٦﴾

اَوْيَاْ خُذَهُمْ ؛ یا ان کو پکڑلے اور گرفتار کرلے ۔ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ ؛ ان کے آنے جانے میں ۔ فَمَاهُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ؛ پس یہ لوگ خدا کو عاجز نہیں کرسکتے ۔ اس کے دستِ زبردست سے نکل نہیں سکتے ۔

ترجمہ :- یا وہ آنے جانے میں ان کو پکڑلے تو وہ (اس کی گرفت سے نکل کر) اس کو عاجز نہیں کرسکتے ۔

اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤٧﴾

اَوْيَاْ خُذَهُمْ ؛ یا ان کو پکڑلے ۔ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؛ تھوڑا تھوڑا وقت بوقت ڈراتے ہوئے ۔ فَاِنَّ رَبَّكُمْ ؛ پس بے شک تمہارا ربّ ، تمہارا پروردگار ۔ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؛ بڑی رأفت ورحم والا ہے ، مہربان ہے ، رحم والا ہے ۔

ترجمہ :- یا وہ انھیں رفتہ رفتہ ڈرا کر گرفتار کرلے ۔ پس بے شک تمہارا رب تو رء وف رحیم ہے ۔ (نرم دل ہے

رحم کرنے والا ہے)۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ الشَّمَآئِلِ

سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

اَوَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا ۔ اِلٰى مَاخَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ؛ ہر اُس چیز کو کہ اللہ نے مخلوق کیا ۔ پیدا کیا ۔ يَتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ ؛ اس کے سایے لوٹتے ہیں ، پھرتے ہیں ۔ فَاءَ يَفِيْءُ فَيْئًا ؛ لوٹنا ۔ پلٹنا ۔ فیء ؛ سایۂ اصلی جو دوپہر کے وقت رہتا ہے ۔ فَیءٌ ؛ وہ مال جو کافروں سے بے لڑے ملا ہو ۔ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ ؛ دائیں بائیں سے ۔ سُجَّدًا لِلّٰهِ ؛ اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے ، اس کے سامنے عاجزی کرتے ہوئے ۔ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ ؛ اور وہ عاجز ہیں ، ذلیل وخوار ہیں ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ ہر اُس چیز کو نہیں دیکھتے جس کو خدا نے پیدا کیا ہے کہ اس کے سایے دائیں بائیں جھکتے ہیں وہ خدا کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور اپنی ذلّت وخواری ظاہر کرتے ہیں ۔

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ ؛ اور اللہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں ، اظہارِ عاجزی کرتے ہیں ، فرماں برداری کرتے ہیں ۔ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؛ جو جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں ۔ مِنْ دَآبَّةٍ ؛ جانوروں میں سے ۔ دَبَّ ۔ يَدِبُّ ۔ دَبِيْبًا ؛ رینگنا ۔ دَآبَّةٌ ؛ جاندار ۔ چارپایہ ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ ؛ اور فرشتے بھی ۔ مَا فِي السَّمٰوٰتِ پر عطف ہے ۔ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ؛ اور وہ تکبّر نہیں کرتے ۔ اپنی بزرگی ظاہر نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- اور اللہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں جو جاندار آسمانوں میں ہیں اور زمین میں اور فرشتے بھی اور وہ تکبّر نہیں کرتے ۔

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ السجدۃ ع

رکوع ۶ / ۱۲ السجدۃ

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ ؛ وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ، خوف کرتے ہیں ۔ مِنْ فَوْقِهِمْ ؛ جو ان سے فوق ہے ، ان پر غالب ہے ۔ قاعدہ یہ ہے کہ عزت مند چیز کو اور غالب کو اوپر سے تعبیر کرتے ہیں اور لطیف چیز کو اندر سے ۔ وَيَفْعَلُوْنَ ؛ اور وہ کرتے ۔ بجالاتے ہیں ۔ مَا يُؤْمَرُوْنَ ؛ جس بات کا ان کو امر کیا جاتا ہے ، حکم دیا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- وہ اپنے رب سے ڈرتے اور خوف کرتے ہیں جس کا مرتبہ بلند ہے (اور جو غالب ہے) اور وہ ان کو
جو کچھ حکم دیا جاتا ہے بجالاتے ہیں (کرتے ہیں)۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰـهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾

اس سے پہلے بیان کیا گیا تھا کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے وہ خدا کے بندے اور اس کے مطیع ہیں ۔ لہذا کئی معبودوں کا ماننا شرک ، اور عذابِ الٰہی سے نہ ڈرنا ہے ۔ لہذا فرماتا ہے وَقَالَ اللّٰهُ ؛ اور اللہ نے فرمایا ۔ لَا تَتَّخِذُوْا ؛ نہ بناؤ ، نہ مانو ۔ اِلٰـهَيْنِ اثْنَيْنِ ؛ دو معبود ، دو خدا ۔ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؛ معبودِ حقیقی صرف ایک ہے ۔ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ؛ لہذا مجھی سے ڈرو ۔ رَهَبَ ۔ يَرْهَبُ ۔ رَهَبًا ؛ ڈرنا ۔ رَاهِبْ ؛ تارکِ دنیا ، خدا پرست ، خدا ترس ، رُهْبَانِيَتْ ؛ خدا ترسی ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے (حکم دیا ہے اور) فرمایا ہے دو معبود مت بناؤ ۔ معبودِ حقیقی صرف ایک ہے ۔ لہذا
مجھی سے ڈرو (کسی اور کی پروا نہ کرو)۔

صاحبو ! ذرا غور کرو ۔ ایک عورت کے دو شوہر ، ایک ملک کے دو بادشاہ ، ایک جمعیت کے دو صدر اور ایک کابینہ کے دو پریسیڈنٹ نہیں ہوسکتے ۔ مثل مشہور ہے دو مُلّا میں مُرغی مُردار ۔ ذرا سوچو ، کئی خدا ہوتے تو آپس میں اختلاف رائے ہوتا یا نہ ہوتا ۔ یا نہ ہوسکتا ۔ اگر اختلاف ممکن نہیں تو ایک بیکار ہے اور اگر اختلاف ممکن ہے تو اختلاف کی صورت میں جس کی نہ چلے وہ تو بندہ ہے ، عاجز ہے ، سرافگندہ ہے اگر آپس میں اختلاف ہو اور ہر ایک اپنی چلانا چاہے تو شر و فساد کا دروازہ کھل جائے گا ۔ نظامِ عالم برقرار نہ رہے گا ۔ نہ زمین رہے گی نہ آسمان ۔

صاحبو ! نظامِ عالم کی درستی اور اس کا ایک ڈھرّے پر چلے چلنا کیا واحد قہار پر دال نہیں ؟

ایک ہم آہنگی سب میں ہے موجود ÷ جو دلیل وطریقِ وحدت ہے (حسرتؔ)

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اور اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ سب اس کے بندے ہیں اور سب کا قیام اسی پر ہے ۔ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ؛ اور اسی کی فرماں برداری اور اطاعت لازم ہے ، دائم ہے ۔ دِيْنٌ ۔ مذہب ۔ اطاعت ۔ فرماں برداری ۔ وَصَبْ ؛ دائمی بیماری ، لاعلاج مرض ۔ یعنی خدا کی اطاعت لازم ہے ۔ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ؛ کیا خدا کے سوا کسی اور سے ڈرتے ہو؟ کیا تمہارا تقویٰ غیرِ خدا کے لئے ہے ۔ ؟

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اُسی کا (خدا کا) ہے ۔ اس کی اطاعت اور فرماں برداری لازم ہے ۔ (لوگو !) کیا تم خدا کو چھوڑ کر کسی اور سے ڈرتے ہو؟ (کیا تمہارا تقویٰ غیر اللہ کے لئے ہے؟)

خدا کی یکتائی کی عقلی دلیل

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَإِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ ؛ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے، جو راحت ہے، جو دولت ہے۔ فَمِنَ اللّٰهِ ؛ وہ تو سب خدا کی طرف سے ہے۔ مگر تم ہو کہ خدا کو بھولے بیٹھے ہو۔ نہ اس کا ڈر ہے نہ اس سے اُمید۔ مگر ہاں! ثُمَّ إِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ ؛ پھر جب تم کو ضرر پہنچتا ہے امراض گھیر لیتے ہیں۔ چوطرف سے مایوسی آجاتی ہے۔ فَإِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ ؛ تو اُسی سے گڑگڑا گڑگڑا کر دعائیں کرتے ہیں۔ جُؤَار ؛ چیخنا، چلّانا، تضرّع وزاری کرنا۔ اور یہ ایک فطری جذبہ ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے۔ نہ ماں کو جانتا ہے نہ باپ کو، نہ دایہ کو جانتا ہے نہ انّا کو۔ مگر خوب سمجھتا ہے۔ کہ میری اس بھوک میں کوئی اپنی شانِ رزّاقیت دکھائے گا۔ دودھ پلائے گا۔ اسی طرح مرتے وقت یا سخت آفت میں مُبتلا ہونے کے وقت، جہاز میں بیٹھنے کے وقت، خدا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اسی طرح گڑگڑا کر دعائیں کرتا ہے۔

ترجمہ :- اور (لوگو!) تمہارے پاس جتنی نعمتیں ہیں وہ خدا ہی کی دی ہوئی ہیں۔ پھر جب تم کو ضرر پہنچتا ہے تو اسی سے گڑگڑا کر دُعائیں کرتے ہو۔

ثُمَّ إِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ إِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾

ثُمَّ إِذَا ؛ پھر دیکھو جب۔ كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ ؛ کھول دے، دفع کردے، دُکھ درد کو، تکلیف اور ضرر کو تم سے۔ إِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ ؛ تو تم میں کا ایک گروہ، تم میں سے چند لوگ۔ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ؛ اپنے ربّ کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔ اس کی قوتوں کو دوسروں میں موجود سمجھتے ہیں۔ دوسروں کو شریکِ تاثیر اور موثر سمجھتے ہیں۔

ترجمہ :- پھر جب تم سے ضَرر دور کر دیتا ہے تو تم میں کا ایک گروہ اپنے ہی رب سے شرک کرتا ہے۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾

لِيَكْفُرُوْا ؛ تاکہ نہ مانیں ناشکری کریں، ناقدری کریں۔ بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؛ ان چیزوں کی کہ ہم نے ان کو دی ہیں۔ فَتَمَتَّعُوْا ؛ اچھا دنیا چند روزہ ہے، خوب مزے اُڑالو، فائدہ اُٹھالو، ان نمک حرامیوں اور ناشکریوں کا انجام کیا ہوگا؟ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛ تم کو عنقریب معلوم ہوجائے گا کہ کیا عذاب آنے والا ہے۔ کیا سزا دی جانے والی ہے۔ کیسی تباہی کا سامنا ہوگا۔

ترجمہ :- (یہ لوگ شرک کیوں کرتے ہیں؟) تاکہ اس کی ناشکری کریں (ناقدری کریں) جو کچھ کہ ہم نے ان کو دیا ہے (اچھا!) چند روزہ فائدہ اُٹھالو۔ عنقریب تم کو معلوم ہوجائے گا (کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے)۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۭ تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾

معصیت میں خدا دا یاد آ تا ہے

وَيَجْعَلُوْنَ ؛ اور مقرر کرتے ہیں ۔ بناتے ہیں ۔ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ ان بتوں کے لئے جن کو نہ علم ہے نہ ادراک ہے۔ یا ان خیالی معبودوں کے لئے جن کا نہ زمین میں مکان ہے نہ آسمان پر نشان ہے ۔ جن کو کوئی نہیں جانتا ، خیالی خیالی ڈھکوسلے ہیں ۔ نَصِيْبًا ؛ حصہ ۔ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؛ ان عطایا سے کہ ان کو ہم نے دی ہیں ۔ یعنی بتوں پر چڑھاوا دیتے ہیں ، پرساد مقرر کرتے ہیں ۔ بھگت دیتے ہیں ۔ تَاللّٰهِ ؛ اللہ کی قسم ہے ۔ لَتُسْئَلُنَّ ؛ ضرور تم سے سوال کیا جائے گا ، باز پرس کی جائے گی ، جواب دہی طلب کی جائے گی ۔ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ؛ ان عقائد اور ان اعمال سے کہ تم افراء کرتے ہو ، جھوٹ باندھتے ہو ۔

ترجمہ :- اور وہ ، ان کے لئے جو کچھ نہیں جانتے ، ہمارے عطایا میں سے ایک حصّہ مقرر کرتے ہیں ۔ واللہ جو کچھ تم افترا پردازی کرتے ہو (غلط کاری کرتے ہو) ضرور اس سے تم سے باز پُرس کی جائے گی (تم کو جوابدہی کرنے پڑے گی) ۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ ۙ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٥٧

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنَاتِ ؛ اور اللہ کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں ۔ دیویاں مانتے ہیں ۔ سُبْحٰنَهٗ ؛ خدا (ان بے سروپا باتوں سے) پاک ہے ، بے عیب ہے ۔ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ؛ اور ان کے لئے وہ جو وہ چاہتے ہیں ، یعنی خدا کے تو ہوں بیٹیاں اور ان کو چاہیے بیٹے ۔

ترجمہ :- اور (یہ نادان) خدا کے لئے بیٹیاں مانتے (اور تجویز کرتے ہیں) وہ پاک ہے ۔ اور ان کے لئے (بیٹے) جو وہ چاہتے ہیں ۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝٥٨

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ ؛ اور جب ان میں سے کسی ایک کو بشارت دی جاتی ہے ، خوش خبری دی جاتی ہے ، خبر دی جاتی ہے ۔ بِالْاُنْثٰى ؛ عورت کی ، لڑکی ہونے کی ، جب ان میں سے کسی کو کہا جاتا ہے کہ تم کو لڑکی پیدا ہوئی ۔ ظَلَّ ؛ تو ہو جاتا ہے ۔ وَجْهُهٗ ؛ اس کا چہرہ ، اس کا منہ ۔ مُسْوَدًّا ؛ سیاہ ۔ اس کا چہرہ مکدّر ہو جاتا ہے ۔ وَهُوَ كَظِيْمٌ ؛ اور وہ غصّہ سے بھرا ہوا ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے جب کسی کو بشارت دی جاتی ہے کہ لڑکی ہوئی تو اس کا چہرہ مکدّر ہو جاتا ہے اور وہ غصّہ سے بھر جاتا ہے ۔

يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ

اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝٥٩

یَتَوَارٰی مِنَ الْقَوْمِ ؛ قوم سے چھپتا ہے ۔ کسی کو مُنھ نہیں دکھاتا ۔ شرمندگی سے سامنے نہیں آتا ۔ مِنْ سُوْٓءِ ؛ بُرائی سے ۔ مَا بُشِّرَبِہٖ ؛ اس چیز سے کہ بشارت دی گئی ہے ۔ خبر دی گئی ہے ۔ پھر وہ کیا کہنے لگتا ہے : اَیُمْسِکُہٗ ؛ کیا اس کو رکھے ۔ عَلٰی ھُوْن ؛ ذلّت کے لئے ۔ اَمْ یَدُسُّہٗ فِی التُّرَابِ ؛ یا اس کو گاڑ دے ، چھُپا دے مٹی میں ، اس کو زندہ درگور کردے ۔ اَلَاسَآءَ ؛ دیکھو بہت بُرا ہے ۔ مَایَحْکُمُوْنَ ؛ جو حکم وہ لگاتے ہیں ، جو فیصلہ وہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اس بُرائی سے کہ جس کی اسے خبر دی گئی ہے (یعنی لڑکی پیدا ہونے کی خبر سُن کر) لوگوں سے چھپتا ہے اور ان کو اپنی صورت نہیں دکھاتا ۔ (پھر کرنا کیا چاہتا ہے؟) کیا ذِلّت وخواری کے ساتھ لڑکی کو رکھے یا اس کو (زندہ درگور کردے) مٹی میں دبادے ۔ ہاں ذرا سنو ! کیا بُرے احکام لگاتے ہیں (کیا غلط فیصلے کرتے ہیں) ۔

لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۶۰

لِلَّذِیْنَ ؛ جن لوگوں کے لئے ۔ لَایُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ ؛ کہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ۔ مَثَلُ السَّوْءِ ؛ بُری مثال ہے ، بُری صفت ہے ، غلط احکام ہیں ۔ وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی ؛ اللہ کے صفات اس کے احکام اعلےٰ وارفع ہیں ۔ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ؛ وہ عزت والا ہے ، حکمت والا ہے ۔ غلط کارروائیاں نہیں کرتا ۔ ظالمانہ احکام نہیں دیتا ۔

ترجمہ :- آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے حالات وصفات بُرے ہیں اور اللہ کے اوصاف اور احکام اعلےٰ وارفع ہیں ۔ وہ عزیز وحکیم ہے ۔ (کوئی اس کے حکم کو ٹال نہیں سکتا ۔ وہ جو کچھ کرتا ہے اچھا ہی رہتا ہے) ۔

صاحبو ! عرب لوگ غیور تھے ۔ بیٹی کی شادی کرنے سے کراہت کرتے تھے ۔ نرم دل لوگ بیٹی کی شادی کرنے کو ذلّت سمجھتے تھے مگر کردیتے تھے اور جو سخت دل ہوتے وہ زندہ درگور کردیتے اور جیتی جاگتی بچی کو سُپردِ خاک کرتے ، مٹی میں دبا دیتے ۔ مگر اب کیا حال ہے ۔ اولادکشی اب بھی ہے ، مگر دوسرے رنگ میں ۔ شادی کے پیشتر اگر بیٹی کو حمل ہوجائے تو ڈاکٹروں ، ڈاکٹرنیوں نرسوں کی عنایت سے وہ ساقط کردیئے جاتے ہیں ، گرا دیئے جاتے ہیں ۔ بعض بدبخت لاکھ دوائیں کھلاؤ ، لاکھ پچکاریاں دو ، لاکھ لیپ لگاؤ نہیں ساقط ہوتا تو اس کی بڑی مٹی خراب ہوتی ہے ۔ کوئی یہ تو کہے کہ ضبطِ تولید ، برتھ کنٹرول بھی کیا اولادکشی نہیں ہے ۔ ان نادانوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کثرت بڑی قوت ہے ۔ فرانس کی آبادی برتھ کنٹرول کی وجہ سے پانچ کروڑ سے تین کروڑ ہوگئی اور جرمن قوم ضبطِ تولید نہ کرنے سے پانچ کروڑ سے سات کروڑ ہوگئی ۔ مگر افسوس کہ ہندستانیوں کی کثرت باعثِ عزت نہیں ۔ کیونکہ صاحبِ دولت نہیں ۔ مگر دولت آئے گی کدھر سے ۔ ؟ نہ صنعت ہے نہ حرفت ہے نہ تجارت ہے ۔ برتھ کنٹرول اس لئے کرتے ہیں کہ ان کی مختصر کمائی ان کے لئے قوتِ لایموت ہو ۔ افسوس ہندوستان کا آوے کا

برتھ کنٹرول بھی ایک قسم کی اولاد کشی ہے

آوا ہی بگڑا ہوا ہے ۔ اور ان میں سے مسلمانوں کو امتیازِ خاص ہے ۔ ایک کو روئیں دو کو روئیں اور کس کس بات کو روئیں !

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝٦١

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ ؛ اور اگر اللہ مواخذہ کرتا ، گرفت کرتا ، پکڑ لیتا ۔ اَلنَّاسَ ؛ لوگوں کو ۔ بِظُلْمِهِمْ ؛ ان کے ظلم کی وجہ سے ۔ ظلم کیا ہے؟ مستحق کو اس کا حق نہ دینا ۔ حقدار کو حق سے روکنا ۔ مَاظَلَمَکَ عَنْ هٰذَا ؛ کس نے تم کو اس سے روکا ۔ ظُلْمَتٌ ؛ تاریکی جو چلنے پھرنے سے روکتی ہے ۔ مَا تَرَکَ عَلَيْهَا ؛ تو زمین پر نہ چھوڑتا ، باقی نہ رکھتا ، ترک نہ کرتا ۔ مِنْ دَآبَّةٍ ؛ کسی چلنے والے کو ، جاندار کو ، آدمی کو ۔ وَلٰكِنْ ؛ اور لیکن ۔ يُؤَخِّرُهُمْ ؛ (اپنے کرم سے) ان کو مہلت دیتا ہے ، رحم سے تاخیر کرتا ہے ۔ مگر ہمیشہ نہیں ۔ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ مدتِ معینہ تک ، مقررہ وقت تک ۔ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ ؛ پھر جب ان کی اجل آجاتی ہے ، معینہ وقت آجاتا ہے ، مہلت کا زمانہ گزر جاتا ہے لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً ؛ تو ایک گھڑی کی بھی تاخیر نہیں کرتے ، نہ اس سے پیچھے ہٹتے ۔ وَلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ؛ اور نہ تقدیم ہی کر سکتے ہیں ، نہ آگے ہی بڑھ سکتے ہیں ۔

خدا کی چھوٹ ہمیشہ کے لئے نہیں

ترجمہ :- اور اللہ اگر ان کے ظلم کی وجہ سے لوگوں کو پکڑ لیتا (ان سے مواخذہ کرتا) تو روئے زمین پر کسی جاندار کو ہرگز نہ چھوڑتا ۔ لیکن (اللہ) ایک مدت معینہ تک ان کو مہلت دیتا ہے ۔ پھر جب (ان کی مہلت ختم ہوجاتی ہے) ان کی اجل آجاتی ہے تو ایک گھڑی بھی تاخیر کر سکتے ہیں نہ تقدیم (نہ اس سے پیچھے ہٹ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں) ۔

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ۗ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ۝٦٢

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ ؛ اور اللہ کے لئے تجویز کرتے ہیں ، مانتے ہیں ۔ مَا يَكْرَهُوْنَ ؛ اس کو جس سے خود کراہت کرتے ہیں ، ناپسند کرتے ہیں ۔ یعنے خدا کی بیٹیاں مانتے ہیں ۔ دیویاں مانتے ہیں ۔ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمْ ؛ اور ان کی زبانیں بیان کرتی ہیں ۔ اَلْكَذِبَ ؛ جھوٹ کو ، وہ جھوٹ کہتے ہیں ۔ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؛ کہ ان کے لئے بھلائی ہے ، خوشحالی ہے ، ان کے خیالات اچھے ہیں ۔ اس شرک کا انجام کیا ہوگا ؟ اس کُفر کا انجام کیا ہوگا ؟ لَا جَرَمَ ؛ ضرور لاعلاج ، حق تو یہ ہے ۔ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ ؛ کہ ان کے لئے آتش دوزخ ہے ، ان کے حصہ میں آگ میں جلنا ہے ۔ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ؛ اور وہ آگے بھیجے جائیں گے ۔ فَرَطٌ ؛ وہ شخص جو قافلہ سے پہلے نکلتا ہے کہ اس کا انتظام کرے ۔ اِفْرَاطٌ ؛ زیادتی ۔ تَفْرِيْط ؛ کمی ۔ اِفْرَاطٌ ؛ جلدی کرنا ۔ ترک کرنا ۔ بُھلانا ۔

ترجمہ :- اور اللہ کے لئے (بیٹیاں ، دیویاں) مانتے ہیں جن کو خود کے لئے پسند نہیں کرتے (کراہت کرتے ہیں ، ناک بہوں چڑھاتے ہیں) اور وہ جھوٹ کہتے ہیں کہ ان کے حصّہ میں (خوشیاں ہیں) بھلائی ہے ۔ (نہیں) ناچار بے شک ان کے حصّہ میں آتشِ جہنّم ہے اور وہ حد سے تجاوز کر گئے ہیں ۔

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

تَاللّٰهِ ؛ اللہ کی قسم ، قسم بخدا ۔ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ ؛ ہم نے رسول بھیجے ۔ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ ؛ تم سے پہلے قوموں کی طرف ۔ تم سے قبل اُمتوں کی طرف ۔ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ ؛ پھر شیطان نے ان کو زینت والا بتایا ، اچھا کر کے دکھایا ۔ اَعْمَالَهُمْ ؛ ان کے اعمال کو ۔ کاموں کو ۔ فَهُوَ وَلِيُّهُمْ ؛ پھر وہ شیطان ان لوگوں کا ولی ہے ، دوست ہے ، یار و مددگار ہے ۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ اور ان کے لئے عذابِ الیم ہے ۔ دردناک سزا ہے ، درد ہے ، دُکھ ہے ۔

ترجمہ :- قسم بخدا ، ہم نے تم سے قبل اُمتوں کی طرف رسول بھیجے ۔ پھر شیطان نے ان کے اعمال کو اچھا کر کے دکھایا ۔ پس آج وہ (شیطان) ان کا ولی ہے ، (دوست ہے) ۔ اور (حقیقت میں) ان کے لئے عذابِ الیم ہے ، (دردناک سزا ہے) ۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۶۴﴾

وَمَآ اَنْزَلْنَا ؛ اور ہم نے نہیں اُتارا ۔ عَلَيْكَ ؛ تم پر ۔ اَلْكِتٰبَ ؛ کتاب کو ، قرآن کو ۔ اِلَّا لِتُبَيِّنَ ؛ مگر اس لئے کہ تم بیان کر دو ۔ صاف صاف کہہ دو ۔ لَهُمْ ؛ ان سے ، ان کے لئے ۔ اَلَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؛ ان مسائل کو جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں ۔ آپس میں جھگڑتے ہیں ۔ وَهُدًى وَّرَحْمَةً ؛ اور وہ (قرآن) ہدایت و رحمت ہے ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے یہ قرآن تم پر اس لئے اُتارا ہے کہ جن مسائل میں یہ اختلاف کرتے ہیں ان کو صاف کر دو ۔ اور یہ قرآن سراپا ہدایت و رحمت ہے ایماندار قوم کے لئے ۔

وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ

اِنَّ فِىۡ ذٰ لِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۶۵﴾ ع ٨ ۵ ١٤

یہ قرآن دلوں کو زندہ کرنے والا ۔ بنجر دماغوں کو سرسبز کرنے والا ہے ۔

وَاللّٰهُ اَنۡزَلَ ؛ اور اللہ نے نازل کیا ، اُتارا ۔ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ آسمان سے پانی ، ابر سے بارش ۔ فَاَحۡيَابِهِ الۡاَرۡضَ ؛ پھر اس پانی سے زمین کو زندہ کیا ۔ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؛ اس کے مرنے کے بعد ، خشک زمین کو سرسبز کردیا ۔ اِنَّ فِىۡ ذٰلِکَ لَاٰيَةً ؛ اس میں نشانی ہے ۔ قدرتِ خدا کی آیت ہے ۔ علامت ہے ، دلالت ہے ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو کان دھر کر سنتے ہیں ، غور وفکر کا ارادہ رکھتے ہیں ، سنتے ہیں سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے آسمان سے پانی اُتارا ۔ زمین کے مُردہ اور خشک ہونے کے بعد اس کو زندہ اور سرسبز کردیا ۔ اس میں کان دھر کر سننے والوں کے لئے قدرتِ الٰہی کی دلیل اور نشانی ہے ۔

صاحبو ! قرآن اور اُس کی تعلیم بنجر زمینوں یعنی مُردہ دلوں کو سرسبز و شاداب کرتی ہے ۔ ایمان سے معمور کرتی ہے ۔ اب ضرورت ہے کہ اُس کو سنیں اور اُس پر عمل کریں ۔

وَاِنَّ لَكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ لَعِبۡرَةً ؕ نُسۡقِيۡكُمۡ مِّمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهٖ مِنۡۢ بَيۡنِ فَرۡثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيۡنَ ﴿۶۶﴾

خداوندِ تعالیٰ اپنے آثارِ قدرت کو بیان کرتا ہے ۔ دنیا میں جو تغیرات ہوتے ہیں اور انسانی طاقت سے جو باہر ہیں ان کو ظاہر کرتا ہے ۔ مخلوقات سے خالق کی طرف رہنمائی فرماتا ہے ۔ مرنے کے بعد جواب دہی کو ثابت کرتا ہے ۔

وَاِنَّ لَكُمۡ فِى الۡاَنۡعَامِ ؛ اور چار پایوں میں تمہارے لئے ۔ لَعِبۡرَةً ؛ البتہ عبرت ہے ، نصیحت ہے ، بہترین سبق ہے ۔ مجاز سے حقیقت کی طرف گزرنا ہے ، مخلوقات سے خالق کی طرف پہنچنا ہے ۔ نُسۡقِيۡكُمۡ ؛ ہم تم کو پلاتے ہیں ۔ سَقٰى وَاَسۡقٰى ؛ دونوں کے معنے پلانے کے ہیں ۔ سَاقِىۡ پلانے والا ۔ مِمَّا فِىۡ بُطُوۡنِهٖ ؛ اس چیز سے جو ان کے پیٹوں میں ہے ۔ مِنۡۢ بَيۡنِ فَرۡثٍ وَّ دَمٍ ؛ گوبر اور خون کے درمیان سے ۔ جانوروں کے پیٹ میں کیا ہوتا ہے ؟ یہی گھاس ، پتی جو گوبر بن جاتی ہے ۔ اور خون ۔ گوبر کی بدبو ۔ ان میں سے کچھ نہیں رہتا ۔ کیا پلاتا ہے ؟ لَبَنًا خَالِصًا ؛ خالص دودھ ۔ سَآئِغًا ؛ خوش گوار ، مزہ دار ، رچنے پچنے والا ۔ لِلشّٰرِبِيۡنَ ؛ پینے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور بے شک تمہارے لئے چار پایوں میں ایک عمدہ سبق ہے ، (عبرت ہے ، رہنمائی ہے) کہ ہم اس چیز سے جو ان کے پیٹوں میں ہے یعنی گوبر اور خون ، ان کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوش گوار ہے (رچنے پچنے والا ہے) ۔

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾

اللہ تعالیٰ ایک قدرت کی نشانی کے بعد دوسری نشانی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔
وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ ؛ اور کھجوروں سے ۔ نَخْلٌ وَنَخِيْل ؛ کھجور کے درخت ۔ نخل کا پھل اور ثمرہ ۔ کھجور ۔ نخلستان ، کھجوریں ۔ وَالْاَعْنَابِ ؛ اور انگور کی بیلیں ۔ عِنَب انگور اور انگور کی بیلیں ۔ دونوں پر مستعمل ہے ۔ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا ؛ اس سے تم شراب بناتے ہو ۔ منشّی چیزیں بناتے ہو ۔ وَرِزْقًا حَسَنًا ؛ اور اچھا رزق ، سرکہ ، مُنقّیٰ ۔ آب جوش ۔ چونکہ معطوف ، معطوف علیہ جُدا ہوتے ہیں ۔ لہذا شراب اور مُنشّی چیزیں رِزْقًا حَسَنًا میں داخل نہیں ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؛ اس میں بڑی نشانی ہے ۔ کرشمۂ قدرتِ الٰہی ہے ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں ۔ اور اس سے کام بھی لیتے ہیں ۔
ترجمہ :- اور کھجوروں اور انگوروں سے تم شراب اور اچھا رزق تیار کرتے ہو ۔ اس میں عقل والوں کے لئے قدرتِ الٰہی کی نشانی ہے ۔

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا
وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾

وَاَوْحٰى رَبُّكَ ؛ اور تمہارے رب نے وحی کی ، الہام کیا ، دل میں ڈالا ۔ اِلَى النَّحْلِ ؛ شہد کی مکھی کی طرف ۔ اَنِ اتَّخِذِيْ ؛ کہ تو بنالے ۔ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا ؛ پہاڑوں میں گھر بنالے ۔ وَمِنَ الشَّجَرِ ؛ اور درختوں سے ، اشجار سے ۔ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ؛ اور ان مَنڈووں سے کہ لوگ بناتے ہیں ۔ عَرْشٌ ؛ تخت ۔ عَرِيْش ؛ مَنڈوہ ، چھپّر ۔
ترجمہ :- اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں ڈالا (الہام کیا) کہ پہاڑوں اور درختوں اور مَنڈووں میں اپنے گھر بنالے ۔

ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ
مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾

ثُمَّ كُلِيْ ؛ پھر اے شہد کی مکھی کھا ، رس چوس ۔ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؛ ہر قسم کے ثمروں سے ، میووں سے ، پھلوں سے ۔ فَاسْلُكِيْ ؛ پھر چل ، داخل ہو ۔ مَسْلَكٌ ؛ طریقہ ۔ سَالِكٌ ؛ راہ رَو ، خدا کا راستہ چلنے والا ۔ سُبُلَ رَبِّكِ ؛ اپنے

خدا کے راستوں کو ۔ ذُلَـلًا ؛ مطیع ۔ فرماں بردار ہوکر ۔ ذَلَّ یَـذِلُّ ذِلَّـةً ؛ رسوائی ، خواری ۔ ذُلٌّ ؛ فرماں برداری ، اطاعت ۔ خدا نے جیسا الہام کیا ہے اس کے مطابق رس چوس اور شہد بنا ۔ یَـخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا ؛ ان مکھیوں کے پیٹوں میں سے نکلتی ہے ۔ شَرَابٌ ؛ ایسی پینے کی چیز ۔ مُـخْتَلِفٌ اَلْـوَانُـهٗ ؛ کہ اس کے رنگ مختلف ہیں ، بعض سپید ہیں ، بعض زرد ہیں ، بعض سرخ ہیں ۔ پھر ان کی بُو بھی مختلف ہے ۔ فِیْهِ شِفَـآءٌ لِّـلـنَّـاسِ ؛ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے ۔

اے کیمسٹری والو ! ذرا پھولوں کے رس سے شہد تو بنالو ، اس میں شفا تو پیدا کرلو ۔ تم مرجاؤ گے لیکن ہرگز نہ بناسکو گے ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَـةً ؛ اس میں قدرتِ الٰہی کا کرشمہ ہے ۔ نظامِ قدرت کا طریقہ ہے ۔ خدا کی قدرت وحکمت کی نشانی ہے ۔ مگرکن کے لئے ؟ لِقَوْمٍ یَّـتَـفَـکَّرُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر (اے شہد کی مکھی) تو ہر قسم کے میووں سے کھا (ان کا رس چوس) اور فرماں برداری سے (اطاعت سے) اللہ کے بتائے ہوئے راستوں پر چل ۔ ان (شہد کی مکھیوں) کے پیٹ میں سے ایک پینے کی چیز نکلتی ہے جو مختلف رنگ کی ہے (مختلف قسم کی ہے) اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے (یعنی شہد شفا بخش ہے) اس میں سوچنے سمجھنے والوں کے لئے اللہ کی قدرت اور حکمت کی نشانی ہے ۔

صاحبو ! بعض لوگ ، جس لفظ کے دو معنے ہوتے ہیں اس لفظ کو پہلے ایک معنے میں استعمال کرتے ہیں ۔ پھر چالا کی سے اُسی لفظ کے پہلے معنٰی کو دوسرے معنٰی میں استعمال کرتے ہیں ۔ وحی کے دو معنے ہیں (۱) وہ تعلیمِ خداوندی جو پیغمبروں کو ہوتی ہے (۲) وہ بات جو جانوروں کے دل میں بھی ڈالی جاتی ہے ۔ یہ سفاک ، چالاک ، وحی کا لفظ کہتے ہیں جو پیغمبروں کے ساتھ خاص تھا ۔ پھر وحی کے لفظ ہی کو جو الہام کے معنٰی میں بھی مستعمل ہوتا ہے ، اپنے لئے ثابت کرتے ہیں ۔ پھر اس کے بعد خود پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں ۔ توبہ ، توبہ استغفر اللہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔

تمہارے دل میں اگر خیر ہے تو وہ تم کو ملامت کرتی ہوگی کہ پیغمبروں کی وحی الگ ہے اور تمہارے خیالاتِ فاسد جُدا ۔ تم کیوں مغالطہ میں پڑتے ہو اور دوسروں کو پھنساتے ہو ۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۔

وحی کے معنی الہام کے بھی ہیں لیکن وحی بمعنی پیغامِ خداوندی وہ صرف پیغمبروں کو ہوتی ہے

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ ۙ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ
لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝۷۰ ع ۹ ۱۵

وَالـلّٰـهُ خَلَقَكُمْ ؛ اور اللہ نے تم کو پیدا کیا ۔ مخلوق کیا ۔ ثُـمَّ یَـتَـوَفّٰـکُمْ ؛ پھر تم کو وفات دے گا ، تمہارے زندگی کے دن پورے کردے گا ، تم کو پورا پورا لے لے گا ۔ وَفٰی ـ یَـفِیْ ـ وَفَاءٌ ؛ پورا کرنا ۔ وَافِیْ ؛ پورا ۔ تَوَفِّیْ ؛ پورا پورا لینا ۔ زندگی کے دن پورے کردینا ۔ وفات دینا مارڈالنا ۔ وَمِنْکُمْ مَنْ ؛ اور تم میں سے ایسے بھی ہیں جو ۔ یُرَدُّ ؛ واپس کردیئے جاتے ہیں ، رد کردیئے جاتے ہیں ۔ لوٹا دیئے جاتے ہیں ۔ اِلٰـٓی اَرْذَلِ الْعُمُرِ ؛ نہایت رذیل اور خراب عمر کی طرف ۔ کھوسٹ عمر کی طرف ۔ جیسی جیسی علمی ترقی ہوتی ہے ، ویسے ویسے علمی تنزل بھی ہوگا ۔ لِـکَـیْ لَایَـعْـلَمَ ؛ تاکہ نہ جانے ، علم نہ رکھے ۔ بَـعْـدَ عِـلْـمٍ ؛

علم رکھنے کے بعد۔ شَيْئًا ؛ کچھ۔ جس طرح بچپن میں کچھ علم نہ تھا، بڑھاپے میں بھی علم نہ رہے گا۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ؛ بے شک اللہ علیم وقدیر ہے، بالذات علم اور قدرت خدا کی صفت ہے۔ جس نے علم وقدرت دی تھی وہ واپس لے گا بھی۔

ترجمہ :- اور اللہ نے تمہیں خلق کیا (پیدا فرمایا) پھر وہ تمہیں وفات بھی دے گا اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جو کھوسٹ عمر کو پہنچیں گے (ان کی زندگی ادنیٰ درجہ کی ہوجائے گی) تاکہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانیں بے شک اللہ ہی (بالذات) علیم وقدیر ہے۔ (نہ کسی کا علم ذاتی ہے نہ قدرت)۔

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا
بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۗ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾

وَاللّٰهُ فَضَّلَ ؛ اور اللہ نے فضیلت دی، فاصل کردیا، زیادہ دیا۔ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؛ بعض کو بعض پر۔ فِى الرِّزْقِ ؛ رزق میں، کھانے پینے میں۔ کسی کو کھانے پینے میں کشادہ وسعت رکھا کسی کو تنگ دست۔ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا ؛ پس نہیں ہیں وہ لوگ جن کو فضیلت دی گئی ہے۔ بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ ؛ اُن کے رزق کو دے دیتے، تقسیم کردیتے۔ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ ؛ ان لوگوں پر جن کے مالک ان کے ہاتھ ہوئے ہیں یعنی ماتحت، نوکر چاکر، لونڈی غلام۔ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ؛ کہ وہ اس میں برابر ہوجائیں۔ تمام رزق اللہ کا پیدا کیا ہوا اور اُسی کا دیا ہوا ہے کہ خدا نے کسی کو کشادہ دست بنایا تو وہ اپنے ماتحتوں کو خود ان کی محنت کی روزی کو پوری پوری نہیں دیتے کہ کہیں غریب بھی ہمارے برابر نہ ہوجائیں۔ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ؛ تو کیا وہ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں۔ جَحَدَ۔ يَجْحَدُ۔ جُحُوْدًا ؛ انکار، نہ ماننا۔

ترجمہ :- اور اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت دی، کشادہ دست بنایا تو جنھیں فضیلت دی گئی (کشادہ دست بنایا گیا) وہ اپنا کھانا پینا (اپنا رزق) اپنے ماتحتوں کو نہیں دیتے کہ کہیں وہ بھی (ہمارے) برابر نہ ہوجائیں۔ تو کیا یہ لوگ اللہ کی نعمت کا انکار کرتے ہیں؟۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً
وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۗ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ ؛ اور اللہ نے تمہارے لئے پیدا کیا۔ مِنْ اَنْفُسِكُمْ ؛ تم ہی سے۔ تمہاری جنس ونوع سے۔ اَزْوَاجًا ؛ جمع زوج جوڑا۔ مرد وعورت۔ وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ؛ اور تمہاری بیبیوں سے تمہارے لئے پیدا کئے۔ بَنِيْنَ ؛ بیٹے۔ وَحَفَدَةً ؛ جمع حَافِد ؛ خدمت کے لئے دوڑنے والے۔ پوتے۔ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؛ اور تمہیں اچھی چیزوں سے رزق دیا۔ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ ؛ تو کیا وہ باطل کو، جھوٹ کو مانتے ہیں۔ اس پر یقین اور ایمان رکھتے ہیں؟ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ

هُمْ يَكْفُرُوْنَ ؛ اور اللہ کی نعمت کا وہ انکار کرتے ہیں ، کفر کرتے ہیں ، ناقدری کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے تمہارے لئے خود تم ہی میں سے بیبیاں دیں اور تمہاری بیبیوں سے بیٹے پوتے پیدا کئے اور اچھا رزق دیا تو کیا یہ لوگ باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کی نعمت سے کفر کرتے ہیں (اس کی ناشکری کرتے ہیں) ؟

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۷۳﴾

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اور خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں ، پوجتے ہیں ۔ ایسوں کو جو مَالَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا ؛ جو مالک نہیں ان کے رزق کے ، جن کے ہاتھ میں ان کا کھانا پینا نہیں ۔ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین سے ۔ شَيْـًٔا ؛ کچھ ۔ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ؛ اور ان کو استطاعت نہیں ، طاقت نہیں ، قوت نہیں ۔ اور وہ بغیر خدا کے حکم کے کچھ کر نہیں سکتے ۔ کام بھی اسی وقت ہوسکتا ہے جب خدا چاہے ، ''کُن'' فرمائے ۔

ترجمہ :- وہ خدا کو چھوڑ کر ایسوں کی عبادت کرتے (ایسوں کو پوجتے) ہیں جن کے ہاتھ میں کچھ رزق نہیں ، خواہ وہ آسمانوں میں ہو یا زمین میں ، اور ان کو کسی کام کی قوت و استطاعت نہیں ۔

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؛ پس اللہ کے لئے مثالیں نہ بناؤ ۔ اس کے لئے مَن گھڑت باتیں نہ بناؤ ، کسی کو اس کا مثل نہ ٹھیراؤ ۔ وہ بے مثل ہے ، بے نظیر ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ ؛ اللہ جانتا ہے ، اس کو علم ہے ۔ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ اور تم کو علم نہیں ۔ اللہ دانا ہے ، تم نادان ہو ۔

ترجمہ :- پس اللہ کے لئے مَن گھڑت باتیں نہ بناؤ ۔ بے شک اللہ دانا ہے تم نادان ہو ۔ (اس کو علم ہے تمہیں علم نہیں ۔)

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰي شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا ؛ اللہ ایک مثال دیتا ہے ۔ ایک کا حال بیان کرتا ہے ۔ عَبْدًا مَّمْلُوْكًا ؛ ایک غلام کا جو دوسرے

کی مِلک میں ہے، اختیار میں ہے۔ لَایَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ ؛ کچھ نہیں کرسکتا، اس کو کچھ کرنے کی قدرت ہے نہ طاقت ہے۔ اور ایک دوسرے کی بھی مثال دیتا ہے: وَمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا ؛ اور جس کو ہم نے اپنی طرف سے رزق عطا کیا۔ رِزْقًا حَسَنًا ؛ رزق بھی اچھا۔ فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ ؛ پھر وہ شخص اس میں سے صَرف کرتا ہے، خرچ کرتا ہے، انفاق کرتا ہے، نفقہ ادا کرتا ہے۔ سِرًّا وَّجَهْرًا ؛ چُھپا کر بھی اور دکھا کر بھی، خفیہ طور سے بھی اور ظاہر طور سے بھی۔ هَلْ يَسْتَوٗنَ ؛ کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ دونوں مساوی ہیں؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (کوئی کسی کو کیا دے گا) تعریف تو اللہ ہی کی ہے۔ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ بلکہ ان میں سے اکثر کو علم نہیں۔ بے علم ہیں۔ نادان ہیں۔

ترجمہ:- خدا ایک غلام کی مثال بیان فرماتا ہے جو دوسرے کے بس میں ہے (اختیار میں ہے) کسی چیز کی قدرت رکھتا ہے نہ طاقت۔ اور ایک وہ ہے جسے ہم نے اپنی قدرت سے اچھا رزق عطا کیا ہے۔ پھر وہ چُھپا کر بھی دیتا ہے اور دکھا کر بھی دیتا ہے۔ کیا یہ دونوں مَساوی ہیں؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ (تعریف تو خدا ہی کی ہے) بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ
اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ
وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۶﴾ ع ۱۰ / ۱۶

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ ؛ ور اللہ دو آدمیوں کی مثال بیان فرماتا ہے۔ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ ؛ ایک ان میں سے گونگا ہے، حق بات اس کے منھ سے کبھی نہیں نکلتی، اس کی قوتِ گویائی بیکار ہے۔ لَايَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ ؛ اس کو کسی چیز کی قدرت نہیں۔ کچھ کر نہیں سکتا۔ وَهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ؛ اور وہ بارگراں ہے اپنے آقا پر۔ كَلٌّ ؛ بار، بوجھ۔ اس کا کھایا پیا چٹ ہے۔ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ ؛ اس کو جہاں بھیجو۔ جدھر روانہ کرو۔ جس کام پر لگایا جائے۔ لَايَاْتِ بِخَيْرٍ ؛ کوئی اچھی خبر نہیں لاتا۔ کوئی اچھا کام کر کے نہیں آتا۔ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ؛ کیا وہ شخص مساوی ہوجائے گا، برابر ہوجائے گا۔؟ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ؛ اور وہ جو عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے۔ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور وہ صراط مستقیم پر ہے، سیدھے راستہ پر ہے۔

ترجمہ:- اور اللہ دو آدمیوں کی مثال بیان فرماتا ہے۔ ان میں سے ایک تو گونگا ہے۔ اس کو کسی چیز کی قدرت نہیں۔ وہ اپنے آقا پر بارِگراں ہے۔ جہاں بھیجا جائے کوئی اچھا کام کرنے نہیں آتا۔ کیا یہ شخص اور وہ شخص آپس میں مساوی ہیں جو عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے اور صراطِ مستقیم پر ہے، (راہِ راست پر ہے؟)۔

صاحبو! لوگ دو قسم کے ہیں۔ بعض تو اپنے کو خدا کا بندہ سمجھتے ہیں اور خدا کے دیے ہوئے کو راہِ خدا میں صرف کرتے ہیں اور ایک وہ جو اپنے نفس کا بندہ ہے۔ کوئی اچھا کام کر نہیں سکتا۔ اسی طرح بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دوسروں پر بارِ گراں ہیں۔ مُنھ سے سچی بات نہیں نکل سکتی۔ جہاں بھیجو وہ اپنی آرام طلبی کی وجہ سے کوئی اچھا کام نہیں کر سکتے۔ ایک وہ بھی آدمی ہوتا ہے جو ہر ایک کو اُس کا حق ادا کرتا ہے۔ جو کام کرتا ہے صاف سیدھا۔ کجروی کو اُس کے پاس گنجایش نہیں۔ یہ دونوں مثالیں نیک و بد کی ہیں۔ اچھا آدمی کام کرتا ہے اور دوسروں کی مدد کرتا ہے اور بُرا آدمی کسی کام کے قابل نہیں۔ ایسے آرام طلب آدمی کا وجود لوگوں پر بارِ گراں ہوتا ہے۔

صاحبو! اس رکوع میں بخیل و سخی کا مقابلہ ہے۔ جو لوگ جمع تو کرتے ہیں مگر خدا کے بندوں کو اس میں سے کچھ بھی دینے کو ضائع اور نقصان دہ سمجھتے ہیں۔ یہ ساری خرابی کیوں پیدا ہوئی؟ خود کو مالک سمجھنے اور خدا کا بندہ نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے۔ خود کو خدا کا بندہ سمجھتے تو اُس کے حکم کے مطابق خدا کے دوسرے بندوں کو دیتے۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۷۷﴾

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اور اللہ ہی کو ہے آسمانوں اور زمینوں کی چُھپی ہوئی چیزوں کا علم۔ یہاں غیب بمعنے غائب کے ہیں۔ جو چیزیں ہم سے غائب ہیں ان کو خدا ہی جانتا ہے۔ وَمَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ ؛ اور معیّن گھڑی کا معاملہ یعنی قیامت، اُس کے آنے میں دیر نہیں۔ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ ؛ مگر چشم زدن کے برابر۔ آنکھ جھپکنے کی طرح۔ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؛ یا اس سے بھی قریب تر۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ بے شک اللہ ہر شئے پر قادر ہے، سب کچھ کر سکتا ہے۔

ترجمہ:- اور آسمانوں اور زمین کا علمِ غیب اللہ ہی کو ہے اور اُس ساعت کا (یعنی قیامت کا) معاملہ نہیں ہے مگر چشم زدن کی طرح یا اس سے بھی قریب تر۔ بے شک اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔

صاحبو! بالذات علم چاہے ہم کو معلوم ہو یا نہ ہو صرف اللہ کو ہے۔ اللہ کے علم کی تجلی ہوتی ہے تو ہم کچھ جانتے ہیں۔ قیامت کب آنے والی ہے، حکمتِ الٰہی نے اس کو چُھپا رکھا ہے۔ مگر اس کے آنے میں دیر کیا ہے؟ چشم زدن میں آتی ہے۔ جنّت، دوزخ، فرشتے، ان کا علم اللہ ہم کو بھی کچھ دیتا ہے گو پیغمبر کے توسط ہی سے سہی۔ ان کا علم پیغمبروں کو راست طور سے ہے۔ خدا کی حقیقت کا علم، انسانی قدرت سے باہر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ علم بالذات خدا تعالیٰ کا خاصّہ ہے اور علمِ بالعرض بندوں کو بھی ہوتا ہے، مگر اتنا ہی جتنا خدا دے۔ مطلق علمِ غیب کو شرک سمجھنا بے تحقیق بات ہے۔

مطلق علمِ غیب کو شرک سمجھنا بے تحقیق بات ہے

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَیْـًٔا ۙ

وَّجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۷۸

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ ؛ اور اللہ نے تمہیں نکالا ، پیدا کیا ۔ مِنْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ؛ تمہاری ماوؤں کے پیٹوں سے ۔ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ؛ بحالیکہ تمہیں کچھ بھی علم نہ تھا ، بالکل نادان تھے ، جاہل تھے ۔ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَ الْاَ فْئِدَةَ ؛ تمہیں کان دیئے ۔ سماعت دی آنکھیں دیں ، بصارت دی اور دل دیئے ۔ عقل ۔ اَفْـِٕدَةٌ ؛ جمع فُوءَ ادٌ بمعنی دل ۔ عقل ۔ تمہیں اتنی سرفرازیاں کیوں ہوئیں ؟ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؛ تاکہ تم اس کا شکر ادا کرو ۔ اس کا احسان مانو ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے تم کو شکمِ مادر سے پیدا کیا تو تم کو کچھ بھی علم نہ تھا ۔ کان دیئے ، آنکھیں دیں ، دل دیے کہ تم اس کا شکر ادا کرو ۔ (اس کے احسانات کو مانو ۔ مگر افسوس کہ تم نے عطایائے الٰہی کی بڑی ناقدری کی) ۔

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝۷۹

اَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا ان لوگوں نے دیکھا نہیں ؟ نظر نہیں ڈالی ؟ اِلَى الطَّيْرِ ؛ پرندوں کی طرف ۔ مُسَخَّرٰتٍ ؛ کہ وہ مسخر ہیں ۔ زیرفرمان ہیں ، روکے ہوئے ہیں ، ٹھیرے ہوئے ہیں ۔ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؛ آسمان کی فضا میں ، خلاء میں ۔ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؛ ان کو کوئی پکڑے ہوئے نہیں ہے بجز خدا کے ۔ اُنھیں خدا کے سوا کون سنبھالتا ہے ؟ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ ؛ بے شک اس بات میں ۔ لَاٰيٰتٍ ؛ البتہ نشانیاں ہیں ، آثارِ قدرت ہیں ، خدا کے کرشمے ہیں ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ۔ سیاہ دل نہ سمجھیں نہ سمجھیں

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

ترجمہ :- کیا تم نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ آسمان کی فضاء میں مسخر ہیں (روکے ہوئے ہیں) ۔ خدا کے سوا ان کو کون روکنے والا ہے (پکڑنے والا ہے) ؟ اس بات میں ایماندار لوگوں کے لئے قدرتِ الٰہی کے کرشمے ہیں (اس کی نشانیاں ہیں) ۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَآ اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝۸۰

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ ؛ اور اللہ نے تمہارے لئے پیدا کیا ، بنایا ۔ مِنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا ؛ تمہارے گھروں سے قابلِ سکونت ، باعثِ سکون ۔ وَجَعَلَ لَكُمْ ؛ اور تمہارے لئے بنایا ۔ مِنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا ؛ جانوروں کے پوست سے گھر ، یعنے چمڑے کے ڈیرے ۔ تَسْتَخِفُّوْنَهَا ؛ کہ تم ان کو سُبک اور خفیف سمجھتے ہو ۔ يَوْمَ ظَعْنِكُمْ ؛ تمہارے کوچ کے وقت ، چلنے کے وقت ۔ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ؛ اور تمہاری اقامت اور ٹھیرنے کے وقت ۔ وَمِنْ اَصْوَافِهَا ؛ اور ان جانوروں کے صوف سے ، اُون سے ۔ وَاَوْبَارِهَا ؛ اور ان کے پشم سے ۔ وَاَشْعَارِهَآ ؛ اور ان کے بالوں سے ۔ اَثَاثًا ؛ گھر کا اثاثہ ، سامان ، اسباب ۔ وَمَتَاعًا ؛ اور قابلِ تمتع چیزیں ، ضرورتِ زندگی ۔ کیا یہ چیزیں ہمیشہ کے لئے دے دی گئی ہیں ؟ نہیں اِلٰى حِيْنٍ ؛ ایک محدود وقت تک ۔ آخر میں تمہارے پاس کچھ نہ رہے گا ۔ جیسے خالی ہاتھ آئے تھے ویسے خالی ہاتھ جاؤ گے ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے تمہارے لئے گھروں کو قابلِ سکونت (اور باعثِ سکون بنایا) ۔ اور تمہارے لئے جانوروں کے پوست سے ڈیرے بنائے جن کو تم (سفر اور حضر میں) کوچ کے وقت ، اقامت کے وقت ہلکے پھلکے سمجھ کر استعمال کرتے ہو ۔ ان جانوروں کے اُون پشم اور بالوں سے ایک محدود زمانے تک گھر کا اثاثہ اور ضروری سامان بنایا ۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ ؛ اور اللہ نے تمہارے لئے پیدا کیا ۔ بنایا ۔ مِمَّا خَلَقَ ؛ ان چیزوں سے کہ اس نے پیدا کیا ، خلق کیا ، اس کی مخلوقات سے ۔ ظِلٰلًا ؛ سائے ۔ سایہ بخش ۔ وَجَعَلَ لَكُمْ ؛ اور تمہارے لئے پیدا کیا ، بنایا ۔ مِنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا ؛ پہاڑوں سے چُھپنے کی جگہ ۔ درّے ، کھوہ ۔ وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ ؛ اور تمہارے لئے کرتے بنائے ، کوٹ بنائے ۔ سَرَابِيْل جمع سِرْبَالْ ؛ کرتہ ۔ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ ؛ جو تم کو گرمی سے بچائے ۔ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ؛ اور ایسے کُرتے بھی یعنے زِرہیں ، جو تم کو جنگ میں کام دیں ، تم کو بچائیں ۔ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ ؛ اسی طرح تمام اور پورا کرتا ہے اللہ اپنی نعمت کو تم پر ۔ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ ؛ تاکہ تم اسلام لاؤ ، فرماں برداری اختیار کرو ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے بعض کو تمہارے لئے سایہ بخش بنایا اور پہاڑوں میں سے تمہارے لئے چُھپنے کے مقام بنائے ۔ گرمی سے بچنے کے لئے بھی لباس عطا کیا اور جنگ میں بچنے کے لئے زِرہیں اور چلتہ وغیرہ لباس عطا کئے ۔ اللہ اسی طرح اپنی نعمت کو تم پر پورا

کرتا ہے تا کہ تم اسلام لاؤ (فرماں برداری اختیار کرو)۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٨٢﴾

فَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ پھر اگر وہ روگردانی کریں، منہ پھیرلیں، نہ مانیں۔ فَاِنَّمَا عَلَيْکَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ؛تو تم پر واجب ہے، تمہارا فرض تھا، صرف صاف صاف طور سے تبلیغ کرنا، احکامِ الٰہی کا پہنچانا۔

ترجمہ:- پھر اگر یہ لوگ (نہ مانیں اور) روگردانی کریں تو تمہارا فرض صرف اتنا تھا کہ واضح طور سے (احکامِ الٰہی) پہنچادو۔

ع ١١/ ١٧

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٣﴾

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی نعمت کو جانتے ہیں، اس کی معرفت رکھتے ہیں۔ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا ؛ پھر اس سے انکار بھی کرتے ہیں، مانتے بھی نہیں۔ وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ؛ اور ان میں سے اکثر کافر ہیں، منکر ہیں، ناقدرے ہیں، نمک حرام ہیں۔

ترجمہ:- اللہ کی نعمتوں کو جانتے ہیں مگر پھر بھی انکار کرتے ہیں اور ان میں کے اکثر کافر ہیں، (نمک حرام ہیں ناقدرے ہیں)۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا

ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿٨٤﴾

وَيَوْمَ نَبْعَثُ ؛ اور اس دن کہ ہم پیدا کریں گے، کھڑا کریں گے۔ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ؛ ہر گروہ میں سے۔ شَهِيْدًا ؛ حاظر و ناظر ونگران کار، ضرورت پر گواہی دینے والا، واقف کار۔ ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ ؛ پھر اذن و اجازت نہ دی جائے گی۔ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اُن لوگوں کے لئے جنھوں نے کفر کیا۔ کافروں کو زبان ہلانے کی اجازت نہ دی جائے گی، کوئی عذر و معذرت نہ کرسکے گا۔ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ؛ اور نہ ان کو عتاب دور کرنے کا موقع دیا جائے گا، نہ غصّہ اُتارنے کا موقع دیا جائے گا۔ وہ راضی نہ کرسکیں گے۔ عَتَبَةٌ ؛ دہلیز، چوکھٹ۔ عَتْبٌ ۔ عِتَابٌ ؛ ناراضی۔ اِعْتَاب ؛ اظہارِ عتاب۔ عتاب دور کرنا۔ اِسْتِعْتَابْ ؛ عذر خواہی سے غصّہ اور عتاب کو دور کرنا۔

ترجمہ:- اور اس دن کو یاد کرو کہ ہم ہر اُمت و گروہ میں سے ایک ناظر اور نگران کار کھڑا کریں گے اور کافروں کو زبان ہلانے کی بھی اجازت نہ دی جائے گی اور وہ ایسی عُذر خواہی بھی نہ کرسکیں گے کہ جس سے عتاب دور ہو۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾

وَ اِذَارَاَ الَّـذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ اور جب وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا ہے دیکھیں گے ۔ اَلْعَذَابَ ؛ عذاب کو ۔ فَـلَا يُخَفَّفُ عَـنْهُـمْ ؛ تو ان کے عذاب میں تخفیف نہ کی جائے گی ۔ سزا کچھ کم نہ ہوگی ۔ وَلَا هُـمْ يُـنْـظَـرُوْنَ ؛ اور نہ انھیں مہلت ہی دی جائے گی ۔ اِنْظَار ۔ مہلت دینا ۔

ترجمہ :- اور جب ظالموں پر عذاب آ جائے گا اور وہ اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے تو ان کے عذاب میں کسی قسم کی تخفیف نہ ہوگی اور نہ ان کو مُہلت دی جائے گی (غیب پر ایمان رکھنا کام آتا ہے ، عذاب میں گرفتار ہونے کے بعد نہ وہ دُور ہوتا ہے نہ اس میں کسی قسم کی تخفیف ہوتی ہے) ۔

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۸۶﴾

وَ اِذَارَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ؛ اور جب شرک کرنے والے دیکھیں گے ۔ شُرَكَآءَهُمْ ؛ اپنے شریکوں کو اپنے گمراہ کرنے والوں کو ۔ قَالُوْا ؛ تو کہیں گے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ۔ هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَاؤُنَا ؛ یہ ہمارے شریک ہیں ۔ اَلَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا ؛ جن کو ہم پکارتے تھے ، بُلاتے تھے ۔ جن سے ہم دعائیں کرتے تھے ۔ مِنْ دُوْنِكَ ؛ تیرے سوا ، تجھے چھوڑکر ۔ فَاَلْــقَـوْا اِلَـيْهِـمُ الْقَوْلَ ؛ تو وہ ان کی بات کو ان کے مُنھ پر ماریں گے ۔ اسے رَدکردیں گے ۔ اِنَّــكُـمْ لَـكٰذِبُـوْنَ ؛ بے شک تم جھوٹے ہو ۔

ترجمہ :- اور جب مشرکین اپنے شرکاء کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب ! یہ ہمارے شرکاء ہیں ، جن کو ہم تجھے چھوڑکر پکارا کرتے تھے ۔ پھر یہ بات ان کے مُنھ پر دے ماریں گے کہ یقیناً تم جھوٹے ہو ۔

وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ يَوْمَئِذِ ِۨالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۸۷﴾

وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ کے سامنے پیش کریں گے ، ڈال دیں گے ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اُس دن ۔ اصل میں ۔ يَوْمَ اِذْ وَقَعَ كَذَا ؛ تھا ۔ یعنے جس دن ایسا ہوگا ۔ وَقَـعَ كَذَا کی جگہ میں نونِ عوض ہے ۔ اَلسَّـلَمَ ؛ اسلام کو ، فرماں برداری کو ، اطاعت کو ۔ وَضَلَّ عَنْهُمْ ؛ اور ان سے گُم ہوجائے گا ۔ جاتا رہے گا ۔ مَاكَانُوْا يَـفْـتَـرُوْنَ ؛ جو کچھ افترا پردازی کرتے تھے ۔

الثلثة

ترجمہ :- اور جس دن لوگ اللہ کے سامنے فرماں برداری کو پیش کریں گے اور ساری افترا پردازیاں اور ان کا جھوٹ گم ہوجائے گا (کچھ بھی نہ رہے گا)۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ﴿۸۸﴾

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جن لوگوں نے کفر کیا۔ وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ اور لوگوں کو راہِ خدا سے روکا۔ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ ؛ تو ہم ان کے عذاب پر اور عذاب زیادہ کریں گے۔ ان کی سزا میں ترقی دیں گے۔ بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ ؛ (وہ کیوں ؟) اس لئے کہ وہ فساد کیا کرتے تھے۔ دوسروں کو بھی تباہ کرتے تھے۔ ان کا کام تھا مفسدہ پردازی، فساد کاری۔

ترجمہ :- کافروں کو اور ان لوگوں کو جو راہِ خدا سے روکتے تھے، ہم ان کے عذاب پر اور عذاب زیادہ کریں گے کیوں کہ وہ مفسد تھے (مفسدہ پرداز تھے)۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ
۱۲ ع ۶ ۱۸ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۸۹﴾

وَيَوْمَ نَبْعَثُ ؛ اور اس دن کو یاد رکھو جب ہم بھیجیں گے، اٹھائیں گے۔ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ ؛ ہر گروہ میں۔ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ ؛ ان کے نگران کار کو، پیغمبر کو، ان کے حالات سے واقف کو۔ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ؛ اور وہ نگران کار انہی میں سے ہوگا، آدمی ہی ہوگا۔ وَجِئْنَا بِكَ ؛ اور ہم تم کو لائیں گے، پیش کریں گے۔ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؛ ان لوگوں پر گواہ، واقعات کی تصدیق کرنے والا۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ ؛ اور ہم نے تم پر کتاب نازل کی، اتاری۔ یعنی قرآن شریف۔ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ؛ جس میں ہر شئے کا بیان واضح ہے، وہ ہر چیز کو تفصیل وار بیان کرتا ہے۔ وَهُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى ؛ اور یہ (قرآن) سراپا ہدایت ہے، رحمت ہے، خوش خبری ہے، بشارت ہے۔ مگر کن کے لئے ؟ لِلْمُسْلِمِيْنَ ؛ مسلمانوں کے لئے۔

ترجمہ :- اور ذرا اُس دن کو یاد کرو کہ جس دن ہم ہر گروہ اور اُمت میں سے خود اُن کے اندر سے (یعنی آدمی) نگران کار، شاہدِ حال پیش کریں گے۔ اور (اے پیغمبر) ہم تم کو ان سب پر گواہ بنا کر پیش کریں گے اور ہم نے تم پر کتاب یعنی قرآن بھیجا جس میں تمام احکام و حالات تفصیل وار ہیں اور وہ سراپا ہدایت، رحمت اور بشارت ہے مسلمانوں کے لئے۔

صاحبو! ذرا غور کرو۔ قرآن شریف میں کیا نہیں؟ احکام ہیں، تفصیل وار حالات ہیں، سابقہ اُمتوں کی تاریخ ہے جو غیر مسلموں کے مسلّمہ ہیں۔ دنیا میں تو ان لوگوں نے تردید نہیں کی۔ لہذا رسولِ خدا ﷺ ان غیر مسلموں کے مسلّمہ حالات کو بیان فرمائیں گے اور پیغمبروں کی گواہی دیں گے کہ اُنھوں نے صحیح تعلیم اپنی اُمّت کو پہنچادی۔

رسولِ خدا ﷺ جیسے گزشتہ لوگوں کے حالات سے واقف ہیں، اسی طرح موجودہ لوگوں کے حالات سے بھی واقف ہیں۔ حضرت ﷺ کو علمِ اوّلین اور آخرین عطا کیا گیا ہے۔ آپ بشیر بھی ہیں، نذیر بھی ہیں۔ اپنے ہم زمانہ لوگوں کے لئے بھی اور اِس زمانے کے لوگوں کے لئے بھی۔ ہم فقراء کے نعلین بردار ہیں، ہم کو جو کچھ ملتا ہے محمد ﷺ کے ہاتھوں سے ملتا ہے۔ اَللّٰهُ الْمُعْطِىْ وَاَنَا الْقَاسِمُ ؛ اللہ دینے والا میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ ملتا تو سب کو انہی کے ہاتھ سے ہے۔ مگر سمجھدار سمجھتا ہے اور جاہل کو معلوم نہیں کہ کس کے ہاتھ سے ملا۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۹۰﴾

اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ۔ يَاْمُرُ ؛حکم دیتا ہے، امر کرتا ہے۔ بِالْعَدْلِ ؛ عدل و انصاف کا۔ حقوق العباد میں تمہارا بیلنس برابر رہے۔ ناجائز طرف داری نہ کرو۔ ترازو کے پلڑے برابر رہیں۔ وَ الْاِحْسَانِ ؛ اور دوسروں پر احسان کریں، اچھے کام کریں، دوسروں کے ساتھ بھی انصاف سے سلوک کرو اور خود بھی اچھے کام کرو اور اپنے آپ کو درست رکھو۔ وَ اِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى ؛ اور قرابت داروں کو دینا۔ قُرْبٰى ؛ قرابت۔ ذِى الْقُرْبٰى ؛ قرابت دار، رشتہ دار۔ وَيَنْهٰى ؛ اور منع کرتا ہے۔ روکتا ہے، نہی کرتا ہے۔ عَنِ الْفَحْشَآءِ ؛ بے حیائی سے۔ ظاہر بظاہر فحش کاری اور بے حیائی کی باتوں سے۔ وَالْمُنْكَرِ ؛ اور ایسی بُری بات جس سے لوگ انکار کریں، نا قابلِ قبول بات۔ وَالْبَغْىِ ؛ اور بغاوت و سرکشی سے، حد سے بڑھ جانے سے۔ يَعِظُكُمْ ؛تم کو نصیحت فرماتا ہے، وعظ فرماتا ہے۔ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ؛ تا کہ تم یاد رکھو، نصیحت پکڑو۔

ترجمہ :- اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ تم (آپس میں) عدل و انصاف کرو۔ دوسروں پر احسان کرو اور قرابت داروں کو دو، اور تمہیں ممانعت کرتا ہے (نہی فرماتا ہے) فحش و بے حیائی اور قابلِ انکار باتوں سے اور سرکشی و بغاوت سے۔ (خدا) تم کو وعظ و نصیحت کرتا ہے کہ تم اس کو یاد رکھو (بھول نہ جاؤ)۔

صاحبو! ذرا اس آیت پر غور کرو کہ نیکی اور بدی، خیر و شر دونوں کی صورتیں بتادی ہیں۔ شخصی اور قومی بھلائی بُرائی کو بھی بیان فرمادیا۔ نصیحت لینے والے کے لئے یہ ایک آیت بھی کافی ہے۔ کہتے ہیں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے جب اس آیت پر غور کیا تو ان کو اسلام کی حقانیت کا علم ہوگیا اور وہ مسلمان ہوگئے۔

وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا

وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۹۱﴾

وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ؛ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو ۔ وَافِیْ ؛ پورا ۔ وَفَا ؛ پورا کرنا ۔ اِذَا عَاهَدْ تُّمْ ؛ جب تم عہد کرو ، جب تم معاہدہ کرو معاہدہ طرفین سے ہوتا ہے ۔ ہماری فطرت ، ہماری جبلت ، ہماری طبیعت ، ہمارا نیچر ، ہمارے فرائض کو بتاتا ہے اور خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس کی جزا دی جاتی ہے ۔ نیک عمل کی جزا نیک اور بد عمل کی سزا بد ۔ وَلَا تَـنْـقُـضُـوا الْاَیْـمَانَ ؛ اور قسموں کو نہ توڑو ، معاہدوں کا خلاف نہ کرو ۔ لوگوں کی عادت تھی کہ جب کوئی وعدہ کیا جاتا تو ہاتھ پر ہاتھ مارتے ۔ اسی وجہ سے معاہدہ اور قسم کو یمین کہتے ہیں ۔ جس کے معنے ہیں سیدھا ہاتھ ۔ بَـعْـدَ تَـوْكِـیْـدِهَـا ؛ بعد اس کے پکا کرنے کے ، مضبوط کرنے کے ، تاکیدی کرنے کے ۔ وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ ؛ اور تم نے تو کردیا ہے اللہ کو اپنے پر ۔ كَفِیْـلًا ؛ ضامن ۔ اِنَّ اللّٰهَ یَـعْـلَمُ مَا تَـفْـعَـلُـوْنَ ؛ بے شک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ، اس کو تمہارے اعمال کا خوب علم ہے ۔

ترجمہ :- اور اللہ سے عہد کرو تو اس کو پورا کرو (اپنے فرائض کو ادا کرو) مضبوط عہد اور قسم کھا کر اسے نہ توڑو اور تم تو اللہ کو اپنا ضامن بنا چکے ہو (اپنے تمام کاموں کا کفیل اور ذمّہ دار بنا چکے ہو) ۔ (تم بدعہدی کئے جاؤ تو) اللہ کو تمہارے افعال کا پورا پورا علم ہے ۔ (تم جو کچھ کرتے ہو اسے خوب جانتا ہے) ۔

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ

تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَیْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّةٍ ؕ

اِنَّمَا یَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَ لَیُبَیِّنَنَّ لَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۹۲﴾

وَلَا تَكُوْنُوْا ؛ اور تم نہ بنو ۔ كَالَّتِیْ ؛ اس عورت کی طرح جس نے ۔ نَقَضَتْ غَزْلَهَا ؛ کاتے ہوئے سوت کو توڑ دیا ۔ نَقْضٌ ؛ توڑنا اِبْرَامٌ ؛ مضبوط کرنا ۔ غَزْلٌ ؛ کاتنا ۔ غزل ، عورتوں سے بات چیت کرنا ۔ عاشقانہ اشعار ۔ مِغْزَلٌ ؛ تکلہ ۔ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ؛ بڑی محنت وقوت سے کات کر ۔ اَنْكَاثًا ؛ جمع ۔ نَكْثٌ ؛ ٹکڑے ۔ نکث عہد ؛ عہد شکنی ، بد معاملگی ۔ تَـتَّـخِذُوْنَ اَیْـمَانَكُمْ ؛ تم اپنے عہدوں اور قسموں کو بناتے ہو ۔ دَخَـلًا بَـیْـنَـكُمْ ؛ آپس میں خواہ مخواہ کی دراندازی اور فساد ۔ مداخلتِ بے جا ۔ اَنْ تَـكُوْنَ اُمَّـةٌ ؛ اس وجہ سے ایک جماعت ہے ایک اُمّت ہے ۔ هِـیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّـةٍ ؛ وہ اعلیٰ ہے دوسری اُمّت سے ۔ اَرْبٰی ؛ برتر ۔ رَبْـوٌ ؛ بلند ہونا ۔ رَابِـیَةٌ ؛ ٹیلا ۔ رِبٰو ؛ قرض پر زیادہ اِنَّمَا یَـبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؛ اللہ اسی طرح تمہارا امتحان لیتا ہے ۔ تمہیں آزماتا ہے بلا تکلیف ۔ تکلیف پہنچتی ہے تو آدمی کا حال کھلتا ہے کہ کون اچھا ہے کون بُرا ۔ بَـلَا ؛ یا تو نعمت ہے

یا قمت ہے ۔ اچھا کرو گے تو نعمت ہے ۔ بُرا کرو گے تو قمت ہے ۔ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ ؛ اور تمہارے لئے بیان کردے گا ۔ ظاہر کردے گا ۔ بتادے گا ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ بروزِ قیامت ۔ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ؛ جن میں تم اختلاف کیا کرتے تھے

ترجمہ :- اورتم اس عورت کی طرح نہ بنو جس نے محنت وقوت سے کا تا پھر اس کو توڑ دیا ۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردیے ۔ کیا تم اپنے عہدوں اور قسموں کو موجب فتنہ وفساد بناتے ہو؟ اور رخنہ اندازی کا باعث بناتے ہو (اور وہ بھی کیوں ؟) اس لئے کہ ایک جماعت دوسری جماعت سے بہتر حالت میں ہے ۔ اللہ تمہیں ان چیزوں سے (آزماتا ہے) تمہارا امتحان لیتا ہے (آج حق ناحق کی تمیز نہیں تو اللہ قیامت کے دن جن امور میں تم اختلاف کرتے ہو ، ظاہر کردے گا ۔ (بیان کردے گا ۔ فیصلہ کردے گا) ۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾

وَلَوْشَآ ءَ اللّٰهُ ؛ اور اگر خدا چاہتا ۔ لَجَعَلَكُمْ ؛ تو تم کو کردیتا ۔ اُمَّـةً وَّ احِدَةً ؛ ایک ہی جماعت ، ایک ہی گروہ ۔ ایک ہی جنس اور قسم کے ، مگر وہ حکیم ہے ۔ ہر ایک کی فطرت کو اور اس کی طبیعت کو خوب جانتا ہے ۔ وَلٰـكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؛ مگر جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ۔ اور جس کو چاہتا ہے گمراہی پر رکھتا ہے ۔ یاد رکھو ، خدا وہی کرتا ہے جو اس کی حکمت کا تقاضا ہے اور اس کی حکمت چاہتی ہے کہ ہر ایک حقیقت کو اس کے لائق کام پر لگائے ۔ اس کا عمل اور اس کی قدرت اس کے علم وحکمت کے تابع ہیں ۔ حکیم کو یہ خیال کرنا کہ وہ غیر حکیمانہ کام کرسکتا ہے ، جہالت ہے ۔ وَلَتُسْئَلُنَّ ؛ اور تم سے ضرور سوال کیا جائے گا ۔ تم سے ضرور باز پُرس کی جائے گی ۔ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ ان اعمال سے کہ تم کرتے ہو ۔ تمہارے کاموں کی باز پُرس کی جائے گی ۔

ترجمہ :- اور اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی گروہ اور ایک ہی قسم کا بناتا (پیدا کرتا) ۔ مگر وہ جس کو چاہتا ہے ضلالت و گمراہی پر رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے اور تم سے تمہارے کاموں کی باز پرس ضرور کی جائے گی ۔

دیکھو ! تمہارے اعمال سے باز پُرس کی جائے گی ۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس سے سوال کیا جائے گا ۔

وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا

وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٩٤﴾

وَلَا تَتَّخِذُوْا ؛ اور نہ بناؤ ۔ اَيْمَانَكُمْ ؛ اپنی قسموں کو، اپنے عہدوں کو ۔ دَخَلًا بَيْنَكُمْ ؛ آپس میں رخنہ اندازی اور دراندازی کا سبب ۔ آپس میں مداخلتِ بے جا ۔ فَتَزِلَّ قَدَمٌ ؛ پھر قدم پھسل جائیں، تمہیں زلّت ہوجائے ۔ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا ؛ جمنے اور ثبوت کے بعد ۔ کہیں تم کو استقلال کے بعد لغزش نہ ہوجائے ۔ وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ ؛ اور تم بُرائی کا مزہ چکھو ۔ بِمَا صَدَدْتُّمْ ؛ اس وجہ سے کہ تم نے روکا ۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ خدا کے راستے سے ۔ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛ اور تمہارے لئے عذابِ عظیم آجائے ۔ اور تم بڑی سخت سزا میں گرفتار ہوجاؤ ۔

ترجمہ :- اور (لوگو!) تم اپنی قسم اور عہد کو آپس میں دراندازی اور فساد کا سبب نہ بناؤ کہ تمہارے قدم جم کر اُکھڑ جائیں (مضبوطی کے بعد لغزش ہوجائے) اور راہِ خدا سے لوگوں کو روکنے کی وجہ سے بُرائی کا مزہ چکھو اور تمہارے لئے عذابِ عظیم آجائے ۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ

اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٥﴾

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ؛ اور نہ خریدو، نہ حاصل کرو، اللہ کے عہد کے عوض، اس کے احکام کے خلاف ۔ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؛ تھوڑی سی قیمت ۔ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ ؛ بے شک جو اللہ کے پاس ہے ۔ یہ کلمہ حصر کا نہیں ہے بلکہ ''اِنَّ'' اور ''مَا'' موصولہ سے مرکّب ہے ۔ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ وہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ تمہارے حق میں خیر ہے ۔ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ اگر تمہیں کچھ علم ہوتا، کچھ جانتے بوجھتے (تو ہرگز ایسا نہ کرتے) ۔

ترجمہ :- اور تم اللہ کے عہد اور اس کے احکام کے عوض تھوڑا سا معاوضہ حاصل نہ کرو ۔ جو اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تمہیں کچھ علم ہوتا ۔ (تو ایسا نہ کرتے) ۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ

وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾

مَا عِنْدَكُمْ ؛ جو تمہارے پاس ہے ۔ يَنْفَدُ ؛ وہ خرچ ہوجائے گا، تمام ہوجائے گا ۔ جاتا رہے گا ۔ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ ؛ اور جو خدا کے پاس ہے ۔ بَاقٍ ؛ باقی رہنے والا ہے ۔ وَلَنَجْزِيَنَّ ؛ اور ہم ضرور جزا دیں گے ۔ بدلہ دیں گے ۔ اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے صبر کیا، ہم صابرین کو جزا دیں گے ۔ اَجْرَهُمْ ؛ ان کا اجر، ان کا ثواب ۔ ان کی محنت کا بدلہ (یہ کس

وجہ سے) بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان کے بہترین اعمال کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- تمہارے پاس جو کچھ ہے فانی ہے اور خدا کے پاس جو کچھ ہے وہ باقی ہے اور ہم صابرین کو ان کے بہترین اعمال کی وجہ سے اجر وثواب سے سرفراز کریں گے ۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا ؛ جو اچھا کام کرے ، عملِ صالح کرے ۔ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ؛ وہ مرد ہو یا عورت ۔ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؛ بحالیکہ وہ ایمان دار ہے ، بشرطیکہ وہ مومن بھی ہو ۔ بے ایمان باغی ہے قابلِ گردن زدنی ہے ۔ وہ اگر کچھ اچھا کام کرے بھی تو اس کو کوئی نیک بدلہ نہیں مل سکتا ۔ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ ؛ تو ہم اس کو حیات بخشیں گے ، زندہ رکھیں گے ۔ حَيٰوةً طَيِّبَةً ؛ پاک زندگی ۔ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ ؛ اور ہم ان کو ضرور دیں گے ۔ اَجْرَهُمْ ؛ ان کا اجر ، ثواب ، بدلہ ، اُجرت ۔ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ بسبب ان کے نیک اعمال کے ۔ ان کے بہترین کاموں کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- جو شخص عمل صالح کرے ، مرد ہو یا عورت ، اور وہ مومن بھی ہو تو ہم اس کو حیاتِ طیبہ (اور پاک زندگی) عطا کریں گے اور ان کو ان کے نیک اعمال کا اجر وثواب دیں گے ۔

صاحبو ! حیاتِ طیبہ کیا ہے ؟ اچھی زندگی کسے کہتے ہیں ؟ کیا وہ بڑی دولت ہے ، بڑا عہدہ ہے ۔ ہرگز نہیں ۔ ہم نے حالاتِ دنیا پر خوب غور کیا ۔ دنیاداروں کو خاک راحت نہیں ۔ رات دن فکروں میں مبتلا ۔ نہ رات کو نیند نہ دن کو چین ۔ بیوی بچے ایک طرف اور خود ایک طرف ۔ محبت اور شفقت کا کچھ بھی مزہ نہیں ۔ متعدی امراض اور بالا دست عہدہ داروں کا خوف ہمیشہ بے چین رکھتا ہے ۔ ساہوکار اور بنیے نے لاکھوں روپے جمع کیے مگر عزت پوچھو تو ندارد ۔ سرکاری مال میں خیانت کرنے والے ۔ رشوت کھانے والے ، ناجائز طور سے لوگوں کا مال چھیننے والے ، کسی کو راحتِ دل نہیں ۔ آخرت تو ایک طرف ، اس دنیا میں بھی مبتلائے عذاب ہیں ۔ جو اچھے کام کرتا ہے ، دیانت داری سے رہتا ہے ، اس کے دل میں قوت اور راحت رہتی ہے ۔ وہ کسی سے نہیں دبتا ۔ وہ اگر تنگ دست ہے تو اپنی تنگ دستی میں مگن رہتا ہے ، سرشار رہتا ہے ۔

اچھی زندگی اُس کی ہے جو نیک اعمال کرتا ہے

صاحبو ! تم قرآن پڑھتے ہو ۔ شیطان تم کو اس پر عمل کرنے نہیں دیتا ۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ ؛ جب تم قرآن پڑھو ، اس کی قراءت کرو ، تلاوت کرو ۔ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؛ تو اللہ کی پناہ مانگو ۔ استعاذہ کرو ۔ اَعوذُ پڑھو ۔ کس سے ؟ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؛ مردود شیطان سے ۔ سنگ ساری کے قابل شیطان سے ۔

ترجمہ :- جب تم قرآن شریف پڑھنے لگو تو شیطان مَردود کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو ۔ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؛ پڑھو) ۔

بعض روایتوں میں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؛ بھی آیا ہے ۔

شیطان کتّے کی طرح ہے

صاحبو ! شیطان ہمارا آبائی دشمن ہے ۔ آدم علیہ السلام کے زمانے سے اب تک اس کی عداوت قائم اور باقی ہے ۔ وہ پڑھا لکھا بھی ہے ۔ غیر معمولی ہوشیار بھی ہے ۔ ہمیں نظر بھی نہیں آتا ، پھر وہ سب سے زیادہ خوفناک دشمن نہ ہوگا ؟ شیطان بارگاہِ الٰہی کا کتّا ہے ۔ تم اس کتّے کے مالک سے عرض کرو کہ یہ کتّا مجھے تیرے دربار میں حاضر ہونے نہیں دیتا ۔ بھونکتا ہے ۔ کاٹنے دوڑتا ہے ، تو وہ اس کتّے کو ڈانٹ دے گا ۔ پھر کیا مقدور کہ وہ تم کو گزند پہنچا سکے ۔

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ ؛ بے شک اس شیطان کا کوئی تسلّط نہیں ، کسی قسم کا غلبہ نہیں ۔ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں پر ۔ ان لوگوں پر جو ایمان رکھتے ہیں ۔ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ؛ اور اپنے ربّ پر بھروسہ کرتے ہیں ۔ توکل کرتے ہیں ، اپنے تمام کاموں کو اس پر چھوڑتے ہیں ۔ کیونکہ شیطان کا کسی قسم کا تسلط اور غلبہ نہیں ہے ان لوگوں پر جو ایمان رکھتے ہیں اور اللہ پر توکل اور اعتماد کرتے ہیں ۔

(خدا مہربان توکل مہربان ، دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر است) ۔

ترجمہ :- بے شک کہ شیطان کو کسی قسم کا غلبہ نہیں ان لوگوں پر جو ایمان رکھتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ۔

ع ۱۳ / ۱۱ / ۱۹

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ ع

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ ؛ اس کا تسلط اور غلبہ تو صرف ۔ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ ؛ ان لوگوں پر ہے جو اس کے دوست بن رہے ہیں ۔ جو اس کی چال کو پسند کرتے ہیں ۔ اس کی تعلیمات پر کاربند رہتے ہیں ۔ وہ جو کہتا ہے کرتے ہیں ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ؛ اور وہ لوگ جو خدا سے شرک کرتے ہیں یا جو شیطان کو اپنا شریکِ کار بناتے ہیں ۔

ترجمہ :- شیطان کا تسلّط تو صرف اُن پر ہے جو شیطان کو اپنا والی وارث سمجھتے ہیں (اور اعمال میں اس کی تقلید کرتے ہیں) اور وہ لوگ جو شیطان کو اپنا شریک کار بناتے ہیں یا خدا سے شرک کرتے ہیں ۔

جب آدمی شیطان سے دوستی پیدا کرلیتا ہے اور اس کو اپنا والی وارث سمجھتا ہے ، اس کا کہا ماننے لگتا ہے تو دین کی باتوں میں قِسم قِسم کے اعتراض پیدا ہونے لگتے ہیں ۔ ان میں سے چند اعتراض اللہ تعالیٰ یہاں بیان فرماتا ہے ۔

وَاِذَا بَدَّلْنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

وَ اِذَا بَدَّلْنَآ اٰیَۃً مَّکَانَ اٰیَۃٍ ؛ اور جب ہم ایک نشانی کی جگہ دوسری نشانی بھیجتے ہیں ۔ ایک پیغام کی جگہ دوسرا پیغام، ایک موقتی حکم کی جگہ دوسرا حکم دیتے ہیں ۔ یہ ہم نے بیان کردیا ہے کہ موقتی حکم کا کوئی ناسخ نہیں ہوتا بلکہ وقت کے گزرجانے کی وجہ سے وہ حکم ہی باقی نہیں رہتا ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا یُنَزِّلُ ؛ اور اللہ ہی زیادہ علم رکھتا ہے اس مصلحت کا جس پر آیت اُتری ہے اور حکم دیا گیا ہے ۔ خدا کی مصلحتوں کو یہ نادان کیا سمجھیں گے ۔ قَالُوْآ ؛ وہ کہہ بیٹھتے ہیں ۔ اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ؛تم تو مفتری ہو ۔من گھڑت باتیں لگاتے ہو ۔

وہ پیغمبر کو جھوٹا کیا کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ بلکہ ان کے اکثر بے علم جاہل ہیں ۔ ناحق شناس ہیں ۔

ترجمہ :- اور جب ہم ایک آیت کی جگہ ایک آیت بدل دیتے ہیں (اور پہلی آیت کا محل باقی نہیں رہتا) جو احکام دیے جاتے ہیں ، جو آیتیں اُترتی ہیں ان کی مصلحت اللہ ہی دوسروں سے زیادہ جانتا ہے ، تو (کفّار ، پیغمبر سے) کہتے ہیں تم تو (جھوٹے ہو ، مَن گھڑت باتیں لگاتے ہو) افترا پردازی کرتے ہو ۔ بلکہ ان کے اکثر بے علم ہیں (جاہل ہیں مصالحِ الٰہی کو کچھ نہیں سمجھتے) ۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿١٠٢﴾

قُلْ ؛ پیغمبر ،تم کہہ دو ۔ نَزَّلَہٗ ؛ اس قرآن کو اُتارا ہے ۔ رُوْحُ الْقُدُسِ ؛ ایک پاک روح نے ۔ جبرئیلِ امین نے ۔ انگریزی میں روح القدس کو ہولی گھوسٹ (Holy ghost) کہتے ہیں ۔ مِنْ رَّبِّکَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے (پیغمبر اپنی خواہش سے ایک لفظ منھ سے نہیں نکالتا) ۔ بِالْحَقِّ ؛ برحق ۔ بالکل سچ ۔ضرورت اور واقعہ کے مطابق ۔ لِیُثَبِّتَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ تاکہ ایمانداروں کو ثابت قدم بنادے اور مضبوط کردے ۔ وَھُدًی وَّ بُشْرٰی ؛ اور ہدایت اور بشارت وخوش خبری ۔ مژدہ ۔ لِلْمُسْلِمِیْنَ ؛مسلمانوں کے لئے ۔فرماں بردار لوگوں کے لئے کٹ حجت نہ مانیں نہ مانیں ۔

ترجمہ :- (اے حبیب !) تم کہہ دو اس قرآن کو روح القدس (یعنی جبرئیل امین) نے تمہارے ربّ کی طرف سے برحق اُتارا ہے کہ ایمان داروں کو ثابت قدم بنائے ۔ اور یہ قرآن مسلمانوں کے لئے ہدایت ہے، بشارت ہے ۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ

لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ اَعْجَمِیٌّ وَّ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿١٠٣﴾

وَلَقَدْ نَعْلَمُ ؛ اور ہم خوب جانتے ہیں ۔ اَنَّـهُمْ یَقُوْلُوْنَ ؛ کہ وہ کہتے ہیں ۔ اِنَّمَا یُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؛ ان کو ایک آدمی تعلیم دیتا ہے ۔ جاہلو ! ذرا اتنا تو کہو کہ وہ سکھانے والا اتنا بڑا آدمی تھا کہ حضرت (ﷺ) کو تعلیم دیتا تھا تو خود اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیوں نہیں کیا اور خود حضرت (ﷺ) کا بندہ بے زر بن کر کیوں رہا ۔ ایک اور بات پر بھی غور کرو ۔ لِسَانُ الَّذِیْ ؛ اس شخص کی زبان ۔ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ ؛ جس کی طرف تعلیم دینے کی نسبت کی جاتی ہے ۔ اَعْجَمِیٌّ ؛ عجمی ہے ۔ وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ ؛ اور یہ فصیح اور واضح عربی زبان ہے ۔ عَجَمْ ؛ گونگا ۔ عَرَبْ ؛ فصیح ۔ یہ جس کو بات کرنے کا سلیقہ نہ ہو وہ کسی فصیح بلیغ کو کیا سکھا سکتا ہے ؟ بعض عیسائی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ملکِ شام میں ایک راہب سے رسول اللہ ﷺ ملے تھے اور یہ سب اسی کا سکھایا پڑھایا ہے ۔ کسی صحیح الدماغ کی عقل میں آ سکتا ہے ؟ اس راہب نے ایک ملاقات میں تمام قرآنِ پاک کی تعلیم دے دی ہو ۔ ہمارے پاس روایتوں سے ثابت ہے کہ اس نے تصدیق کی کہ موسیٰؑ کے بعد تم ہی جلیل القدر پیغمبر ہوئے ہو ۔ ایسے مہمل اعتراضات کسی صحیح العقل شخص سے نہیں ہو سکتے ۔

ترجمہ :- اور ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ انھیں صرف ایک آدمی تعلیم دیتا ہے ۔ (بھلا اے نادانو ! اتنا تو سمجھو) اس کی زبان جس کی طرف تعلیم دینے کی نسبت کرتے ہیں عجمی ہے اور یہ تو فصیح اور واضح عربی زبان ہے ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا یَهْدِیْهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿١٠٤﴾

اِنَّ الَّـذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ؛ بے شک جو لوگ ایمان نہیں لاتے ۔ بِـاٰیٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی باتوں پر ، اس کے کلام پر ، اس کی آیتوں پر ۔ لَا یَهْدِیْهِمُ اللّٰهُ ؛ اللہ بھی ان کو ہدایت نہیں دیتا ۔ وَلَـهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؛ اور اُن کے لئے تو دردناک عذاب ہے ۔ نہایت المناک سزا ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ اللہ کی باتوں پر ایمان نہیں رکھتے اللہ بھی ان کو ہدایت نہیں کرتا اور ان کے لئے تو عذابِ الیم ہے (المناک سزا) ۔

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٥﴾

اِنَّـمَا یَـفْتَرِی الْـكَذِبَ الَّـذِیْـنَ ؛ صرف وہی لوگ جھوٹی باتیں بناتے ہیں جو لَا یُؤْمِـنُـوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے ، اس کی ہدایتوں پر کاربند نہیں ہوتے ۔ وَاُولٰٓـئِکَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ؛ اور جھوٹے تو وہی ہیں ۔

ترجمہ :- جھوٹ صرف وہ لوگ بناتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہ خود ہی جھوٹے ہیں ۔

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۰۶﴾

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ ؛ جو شخص اپنے ایمان لانے کے بعد اللہ سے کفر کرتا ہے، انکار کرتا ہے۔ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ ؛ مگر جو مجبور کیا جائے۔ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ ؛ اور اس کا دل ایمان کے ساتھ مطمئن ہو، ڈُل مل نہ ہوجائے۔ اس کفر کرنے والے کا کیا حکم ہے آگے آتا ہے۔ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا ؛ اور لیکن جس نے دل کھول کر کفر کیا ہو۔ جس کا سینہ کفر سے بھرا ہوا ہو۔ فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ؛ تو ان پر خدا کی طرف سے غضب نازل ہونے والا ہے۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛ اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

ترجمہ:- جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرتا ہے مگر جو مجبور کیا جائے (وہ کفر سے کراہت کرتا ہو) اور اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو (تو وہ ڈر کے مارے کفر کا کلمہ بھی کہہ سکتا ہے) لیکن وہ شخص جو دل کھول کر کفر کرتا ہے، (جس کا سینہ کفر سے کُھل گیا ہے)۔ ایسے لوگوں پر خدا کا غضب نازل ہونے والا ہے اور انہی کے لئے عذابِ عظیم ہے۔

صاحبو! جس کمزور دل کے آدمی کو جان کا یا اعضاء کے کاٹنے کا خوف دلایا گیا ہو وہ کفر کا کلمہ بھی ضرورتاً کہہ سکتا ہے۔ مگر جو مردانِ خدا ہیں اپنے مارے جانے کو کفر بکنے پر ترجیح دیتے ہیں۔ پیغمبروں پر کیا کیا تکلیفیں نازل نہ ہوئیں۔ زکریا علیہ السلام پر آرا چل گیا۔ یحییٰ علیہ السلام کا سرتن سے جُدا کردیا گیا۔ دوسرے کتنے پیغمبر شہید کئے گئے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے جان دینا قبول کرلیا مگر ایک فاسق کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی۔ یہ کہنا کہ ائمہ ھُدیٰ خصوصاً حضرت شیرِ خداؓ اور وہ بھی اپنے زمانہ خلافت میں اپنی حکومت کے وقت نَعُوْذُ بِاللّٰهِ جھوٹ کہتے تھے بالکل غلط ہے۔ ان بزرگ ہستیوں کی تحقیر ہے۔ جھوٹا ہے وہ جو ان کو جھوٹا سمجھے۔ بزدل ہے وہ جو ان کو بزدل سمجھے، جو یہ کہے کہ وہ خلافت پر لوگوں کو باقی رکھتے تھے۔ اور یا امیر المؤمنین یا خلیفۂ رسول اللہ کہتے تھے اور دل میں ان کو اس کا مستحق نہیں سمجھتے تھے، وہ خود ضلالت میں مبتلا ہے۔

یاد رکھو! پیشوایانِ مذاہب اور قائدانِ ملّت اور لیڈرانِ قوم کبھی ڈر کے مارے نہ جھوٹ کہتے ہیں نہ جھوٹوں کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ اگر وہ حق پوشی کریں اور رہنمائی نہ کریں تو قوم تباہ ہوجائے گی۔ مذہب باقی نہ رہے گا۔ ملّت تباہ ہوجائے گی۔ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ میں داخل ہوجائیں گے۔ افسوس! معمولی شریف آدمی بھی جھوٹ کہنے کو پسند نہیں کرتا۔ کجا یہ نفوسِ قدسیہ اور مردانِ خدا۔

یہ عذابِ عظیم ان کو کیوں ہے؟ خدا کا غضب ان پر کیوں نازل ہورہا ہے؟

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ

وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾

ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ ؛ یہ اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے ۔ اِسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ؛ زیادہ محبوب رکھا دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی سے ۔ دنیا کو آخرت پر ترجیح دی ۔ دنیا ، نزدیک کی چیز ۔ دَنَا ۔ يَدْنُو ۔ دُنُوًّا ؛ نزدیک ہونا ۔ اٰخِرَت ؛ پچھلی چیز ۔ آخری زندگی ۔ آخری گھر ۔ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِیْ ؛ اور اس وجہ سے کہ اللہ ہدایت نہیں کرتا ، رہنمائی نہیں فرماتا ۔ ان کی فطرت کے خلاف ہونے کی وجہ سے ۔ ان کو راستہ نہیں دکھاتا ۔ اَلْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ؛ ان لوگوں کو جو کافر ہیں ۔

ترجمہ :- یہ اس وجہ سے کہ (ان کی تباہی اس لئے ہورہی ہے کہ) وہ دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے اور زیادہ محبوب سمجھتے ہیں ، ایسے منکرین کو خدا ہدایت نہیں کرتا (کافروں کی رہنمائی نہیں فرماتا) ۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ سَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِيْنَ ؛ یہی وہ لوگ ہیں کہ ۔ طَبَعَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے مُہر کردی ہے ۔ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ؛ ان کے دلوں پر (لہذا کوئی صحیح بات وہ سمجھ ہی نہیں سکتے ۔) وَسَمْعِهِمْ ؛ اور ان کے کانوں اور ان کی سماعت پر (لہذا سچی بات ان کے کانوں میں داخل ہی نہیں ہوتی) ۔ وَاَبْصَارِهِمْ ؛ اور ان کی آنکھوں پر ۔ ان کی بصارتوں پر (لہذا حق بات ان کو دکھائی ہی نہیں دیتی) ۔ قاعدہ ہے جب لفافہ پر مُہر کردی جاتی ہے اور وہ کامل بند ہوجاتا ہے تو اندر کی چیز باہر آسکتی ہے اور نہ باہر کی چیز اندر جاسکتی ہے ۔ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ؛ اور یہی لوگ بڑے غافل ہیں ۔ غفلت میں پڑے سو رہے ہیں ۔ ان کی مثال اصحابِ کہف کی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ جاگ رہے ہیں ، حالانکہ سو رہے ہیں

ترجمہ :- یہی لوگ وہ ہیں جن کے دلوں پر ، کانوں پر اور آنکھوں پر اللہ نے مُہر کردی اور یہی لوگ ہیں بڑے غافل ۔

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

لَا جَرَمَ ؛ بے شک ۔ ناممکن ہے ۔ ضرور ۔ لابُد ۔ لامحالہ ۔ یہ لفظ قسم کے معنٰی دیتا ہے ۔ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ ؛ کہ وہی آخرت میں ۔ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؛ نقصان اُٹھانے والے ہیں ۔ ان کے حصّہ میں خسران ہے ۔ یہ بڑے خسارے میں ہیں ۔ یہ خائب و خاسر ہیں ۔

ترجمہ :- لہذا بے شک وہ آخرت میں بڑے خسارے میں رہیں گے ۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ

اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۱۱۰ ع ۱۴ رکوع ۲۰

ثُمَّ اِنَّ رَبَّکَ ؛ پھر بے شک تمہارا رب ۔ لِلَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا ؛ ان لوگوں کے لے جنھوں نے ہجرت کی ، گھر دار چھوڑا ، جنھیں دیس نکالا ملا ۔شہر بدر ہوئے ۔ مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ؛ بعد اس کے کہ وہ فتنوں میں ڈالے گئے ، بلاؤں میں مبتلا کئے گئے ، ان کا امتحان لیا گیا ۔ فَتَنْتُ الْفِضَّۃَ ؛ میں نے چاندی کو پگھلایا کہ کھوٹا کھرا معلوم ہو کہ سرہٗ ناسرہٗ کا علم ہو جائے ۔ مسلمانوں نے پہلے ملکِ حبش کی طرف ہجرت کی ۔ پھر مدینہ شریف کی طرف ۔ ثُمَّ جَاھَدُوْا ؛ پھر انھوں نے راہِ خدا میں کوشش کی ، جہاد کیا ۔ اتنی تکلیفیں اُٹھا کر تنگ آمد بہ جنگ آمد کے لئے تیار ہوگئے ۔ وَصَبَـــرُوْا ؛ اور ساری تکلیفیں برداشت کرلیں ۔ ان پر صبر کیا ۔ بڑی بڑی مصیبتیں جھیلیں تو ۔ اِنَّ رَبَّکَ ؛ بے شک تمہارا رب جس نے تمہیں پیدا کیا ، پالا پرورش کیا ۔ مِنْ بَعْدِھَا ؛ ان سب مصائب کے بعد ، اس ماجرے کے بعد کیا تم کو ضائع کر دیتا ؟ ۔نہیں ، ہرگز نہیں ۔ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ بے شک وہ غفورٌ رّحیم ہے ۔ وہ مغفرت بھی کرے گا اور رحم بھی ۔ وہ تم کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپالینے والا ہے اور تم پر رحم و کرم سے مائل ہونے والا ہے ۔

ترجمہ :- جن لوگوں نے فتنوں میں پڑنے کے بعد ہجرت کی پھر کوشش اور جہاد کیا اور تکلیفوں پر صبر کیا ، اتنا سب ہونے کے بعد بے شک تمہارا رب غفورٌ رّحیم ہے ۔

اس سے پہلے مجاہدین و صابرین کا ذکر آیا ہے ۔ قیامت کے دن ان کے مخالفین کا کیا حال ہوگا ۔ اب اللہ تعالیٰ اُسے بیان فرماتا ہے :-

يَوْمَ تَاْتِيْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۱۱۱

يَـوْمَ تَاْتِیْ کُلُّ نَفْسٍ ؛ یاد کرو اس دن کو کہ ہر شخص آئے گا تُـجَادِلُ عَنْ نَفْسِھَا ؛ جدال و دفاع کرتا ۔ اپنے بچاؤ کے لئے گفتگو کرتا ۔ اپنی ذات کے لئے جھگڑتا ۔ جَـدَّلْتُ الْحَبْلَ ؛ میں نے رسی کو بٹا ۔ وَتُـوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ ؛ اور ہر شخص کو پورا پورا دیا جائے گا ۔ کافی وافی بدلہ دیا جائے گا ۔ مَا عَمِلَتْ ؛ ان اعمال کا کہ اس نے کیا ہے ۔ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ؛ اور اُن پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا ۔

ترجمہ :- اُس دن کو یاد کرو کہ ہر شخص (نفسی نفسی پکارے گا) اپنے نفس کی طرف سے مدافعت کرے گا (اور اپنے کو بے قصور ثابت کرنے کی کوشش کرے گا) مگر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان لوگوں پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا ۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ

فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً ؛ اور خدا نے ایک کیفیت بیان کی ۔ ایک مثال بیان کی ۔ قَرْيَةً ؛ ایک گاؤں کی ، ایک قریہ کی ۔ كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً ؛ جو امن و اطمینان کی حالت میں تھا ۔ يَاْتِيْهَا رِزْقُهَا ؛ اس کے پاس اس کا رِزق ، اس کی روزی کھانا ، پینا آیا کرتا ۔ اُسے حاصل ہوتا ۔ رَغَدًا ؛ مزے سے ، کشادگی کے ساتھ ۔ مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ ؛ ہر جگہ سے ۔ فَكَفَرَتْ ؛ پھر اس نے ناشکری کی ، ناقدری کی بِاَنْعُمِ اللّٰهِ ؛ خدا کی نعمتوں کی ۔ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ ؛ پھر خدا نے اس کو چکھا دیا ۔ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ ؛ بھوک اور خوف کا لباس یعنی ایسی بھوک اور خوف جو ان پر چھا گئی تھی ۔ اس نے ان کو گھیر لیا تھا ۔ اس میں دوہرا استعارہ ہے ۔ ایک چکھانے کا ایک لباس کا ۔ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ؛ اس وجہ سے کہ انھوں نے کیا ۔ ان کے کاموں کی وجہ سے ۔ ان کے کرتوت کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- اور خدا ایک قریہ کی حالت بیان کرتا ہے جو امن چین اور اطمینان سے تھا ۔ اس کو ہر جگہ سے فراخ دستی کے ساتھ اور بافراغت رزق ملتا تھا ۔ پھر اس گاؤں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری اور ناقدری کی اور انکار کر دیا تو اللہ نے اس کو چھا جانے والی بھوک اور خوف کا مزہ چکھا دیا انہی کے افعال کی وجہ سے ۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ ؛ اور ان کے پاس آیا ۔ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ ؛ انہی میں سے ، انہی کی جنس سے ۔ آدمیوں میں سے ایک پیغمبر ۔ فَكَذَّبُوْهُ ؛ تو ان لوگوں نے اس پیغمبر کی تکذیب کی ۔ اُسے نہ مانا ۔ جُھٹلایا ۔ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؛ تو اُن کو عذاب نے آ گھیرا ۔ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ؛ بحالیکہ وہی ظالم تھے ۔ حق پوش تھے ، ناحق شناس تھے ۔

ترجمہ :- انہی میں سے ان کے پاس ایک رسول آیا ۔ مگر انھوں نے اس کی تکذیب کی (اسے جھٹلایا) ۔ لہٰذا ان کو عذاب نے آ گھیرا اور وہی تھے ظلم کرنے والے ۔

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلاً طَيِّبًا وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؛ پھر خدا کے دیے ہوئے رزق سے کھاؤ ۔ حَلٰلاً طَيِّبًا ؛ مگر وہ حلال ہو ، پاک ہو ، صاف ہو ۔ وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ ؛ اور اللہ کی نعمت کا شکریہ ادا کرو ۔ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ؛ اگر تم اس کی بندگی کرتے ہو ۔ اس کی عبادت کرتے ہو ۔ اگر خود کو خدا کا بندہ سمجھتے ہو ۔

ترجمہ :- پھر اللہ کی دی ہوئی حلال اور اچھی چیز سے کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر بجالاؤ اگر تم اس کی بندگی کرتے ہو (عبادت کرتے ہو) ۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ؛ بے شک خدا نے تم پر (معرض بحث چیزوں میں سے) حسب ذیل چیزیں حرام کی ہیں ۔ اَلْمَيْتَةَ ؛ مُردار کو ، غیر مذبوح جانور کو ۔ آج کل ولایت ؎ کو جانے والے غیر مذبوح (مُنڈی مروڑے ہوئے) جانور کو بڑی خوشی سے کھاتے ہیں ۔ وَالدَّمَ ؛ اور خون کو ۔ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ ؛ اور سُوّر کے گوشت کو ۔ ولایت زدہ لوگ ، یورپ ریٹرنڈ ، سوّرخوری کے بڑے شائق ہیں ۔ سو (۱۰۰) میں بمشکل ایک آدمی ہوگا کہ اس جانور کے کھانے سے پرہیز کرتا ہو ۔ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ؛ اور وہ جانور جو غیرِ خدا کے نام پر ذبح کیا گیا ہو ۔ جاہلیت کے زمانے میں بِسْمِ اللَّاتِ وَالْعُزّٰى کہہ کر ذبح کیا کرتے تھے ۔ اب بھی بتوں کا نام لے کر بکرے کی گردن تلوار سے اُڑادی جاتی ہے اُسے جھٹکا کہتے ہیں ۔ اَهَلَّ ؛ پکارا ۔ هِلَال ؛ پہلی رات کا چاند جس کو دیکھ کر لوگ چاند چاند کا شور کرتے ہیں ۔ اِهْلَال ؛ لبیک کہنا ۔ آج کل فوارۂ کفر و شرک کے پاس ذبح کے وقت نہیں بلکہ خالی وقت بھی اس جانور کو کسی بزرگ کی طرف نسبت کردیں تو وہ مُردار ہوجائے گا ۔ پھر لاکھ خدا کا نام لے کر ذبح کرو پاک ہو ہی نہیں سکتا ۔ آج کل یہ مسئلہ بہت اہم ہوگیا ہے ۔ میں اس کو گونہ تفصیل سے آگے بیان کروں گا ۔ فَمَنِ اضْطُرَّ ؛ پھر جو مضطر اور ناچار ہوجائے ۔ کئی روز سے کھانا نہ ملا ہو تو وہ مُردار کو بھی کھا سکتا ہے ۔ مگر اس کے ساتھ شرط لگادی ہے ۔ غَيْرَ بَاغٍ ؛ اپنی خواہش سے نہیں بلکہ مجبوری اور کراہت سے ۔ بَغٰی ۔ يَبْغِيْ ؛ چاہنا ۔ وَلَا عَادٍ ؛ اور ضرورت سے زیادہ بھی نہیں بلکہ سَدِّ رمق ، جان بچانے کی حد تک ۔ حد سے تجاوز نہ کررہا ہو ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ تو بے شک اللہ غفورٌ رّحیم ہے ۔ تمہاری کمزوریوں کو معاف کرے گا اور رحم سے اس پر ناخوش نہ ہوگا ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ نے تم پر صرف مُردار ، خون اور سُوّر کا گوشت حرام کیا ہے اور وہ جانور جس پر ذبح کے وقت غیرِ خدا کا نام لیا گیا ہو ۔ پھر جو شخص ناچار ہوجائے ، دلی خواہش سے نہیں ، ضرورت سے زیادہ نہیں (مُردار کھالے) تو اللہ غفور رحیم ہے ۔

صاحبو ! آج کل غیرِ خدا کی طرف نسبت دینے کے مسئلہ نے بڑی وسعت و اہمیت پیدا کرلی ہے ۔ اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے چند اصول کو پیشِ نظر رکھو ۔ نسبت کے لئے ضرور نہیں کہ وہ ملک بھی ہو معبود بھی ہو ۔ ہم کہتے ہیں ہمارا خدا ۔ ہمارا رسول ۔ ہمارا گھوڑا ۔ عقیقہ کا بکرا ۔ ہمارا گھر ۔ ہماری بیوی ۔ کیا یہ سب نسبتیں حرام ہیں ؟ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ ؛ اگر یہ کفر ہے

؎ مغربی ممالک بالخصوص یورپ اور انگلستان کو ولایت کہتے تھے (اکیڈیمی) ۔

تو پھر دنیا میں کوئی مسلمان نہیں ۔ صاحبو ! بعض دفعہ اپنی طرف نسبت نہ دینا کفر ہوجاتا ہے ۔ جیسے اگر میری بیوی کے عوض خدا کی بیوی کہیں تو کفر ہے ۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ گھر میرا نہیں خدا کا ہے تو وہ وقف ہوجائے گا ۔ صاحبو ! جس طرح حرام کو حلال سمجھنا ناجائز ہے اسی طرح حلال کو حرام سمجھنا بھی ناجائز ہے ، شرک فی الحکم ہے ۔ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (یعنی حکم دینا تو خدا ہی کا کام ہے (یوسف : آیت ۴۰) ۔ صاحبو ! اصل عِلّت ہے ۔ جب تک قطعی طور سے حرمت ثابت نہ ہو حرام نہیں کہہ سکتے ۔ کسی کا نام لینے اور کسی کی طرف نسبت کرنے سے ان ظالموں کے پاس ایسی نجاست پیدا ہوجاتی ہے کہ اس کو خدا کا نام بھی پاک نہیں کرسکتا ۔ حالانکہ خدا کا نام لے کر ذبح کرنے کو زکوٰۃ کہتے ہیں یعنی پاک کرنا ۔ بعض بدنصیبوں نے اتنا غلو کیا ہے کہ یہ کھانا فلاں بزرگ کے لئے ایصالِ ثواب کرنے کے واسطے ہے ، کہنا غضب ہوجاتا ہے اور وہ بھی ناپاک ونجس ہوجاتا ہے ۔ بعض ایسے بھی ہیں کہ حرام کا لفظ ان کے وِردِ زبان ہے مگر جب فاتحہ کے پلاؤ پر دعوت دی جاتی ہے تو اتنا کھاتے ہیں کہ چورن کے لئے بھی جگہ نہیں رہتی ۔

صاحبو ذرا سنو ! ذبح کے وقت یہ کہنے کا حکم ہے اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنْ فُلَانٍ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّی ۔

حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنْ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ ۔ جانور پر کسی کا صرف نام لینے سے کیا ہوتا ہے ۔ اللہ کے نام پر ذبح کرنے کا حکم ہے نہ کہ ذبح سے آگے یا پیچھے کسی کا نام لینے سے ممانعت ۔ یہ بڑے جری لوگ ہیں ۔ حلال کو حرام کہنے میں کوتاہی نہیں کرتے ۔ مسلمانوں کو کافر کہنے میں بڑے جری ہیں ۔ کیا اُنھیں معلوم نہیں کہ عمل اور ردّ عمل برابر ہوتے ہیں ۔ حلال کو حرام کہنا ہم نے ابھی بیان کیا کہ شرک فی الحکم ہے ۔ مسلمانوں کو کافر کہنے سے خود کافر ہوجاتے ہیں ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَخُبُثِهٖ دوسرے کی طرف سے ذبح کرنا کیا ایصالِ ثواب کی ایک صورت نہیں ۔ ہٹ دھرمی کا خدا بُرا کرے وہ انسان کو تحقیق سے بہت دور رکھتی ہے

صاحبو ! حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ ؛ کے بعد جہاں وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ہے وہاں اِلَّا مَاذَ كَّيْتُمْ بھی ہے ۔ یعنی جو جانور نامِ خدا پر ذبح کیا گیا ہو وہ حرام نہیں ۔ افسوس یہ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن کو سمجھتے نہیں ، یہ مسلمانوں کو مشرک اور کافر کہنے کی مار ہے ۔ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۔

صاحبو ! وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ '' اپنے دل سے یہ حلال ہے اور وہ حرام ہے نہ کہو ، جو خدا پر افترا پردازی کرتے ہیں ان کو کبھی فلاح نصیب نہیں ہوتی '' ۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ؕ﴿۱۱۶﴾

وَلَا تَقُوْلُوْا ؛ اور نہ کہو ۔ لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ ؛ اس چیز کو کہ تمہاری زبانیں بیان کرتی ہیں ۔ جھوٹ ۔ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ ؛ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے ۔ ایسا کہنا کیوں ہے؟ لِتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؛ تاکہ اللہ پر

جھوٹ افترا کرو ۔ بے اصل اور خلاف واقعہ بات کرو ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ ؛ جو لوگ افترا کرتے ہیں ۔ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؛ خدا پر جھوٹ ۔ لَا يُفْلِحُوْنَ ؛ ان کو کبھی کامیابی اور فلاح نصیب نہیں ہوتی ۔

ترجمہ :- تمہاری زبانیں جو جھوٹی باتیں بیان کرتی ہیں وہ ہرگز نہ کہو (یعنی بے تحقیق) یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے نہ کہو تاکہ اللہ پر افترا پردازی نہ ہو جائے ۔ جو لوگ خدا پر افترا کرتے ہیں (جھوٹ لگاتے ہیں، مَن گھڑت باتیں بناتے ہیں) وہ کبھی فلاح و بہبودی نہیں پاتے ۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١٧﴾

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ؛ تھوڑا سا ساز و سامان ہے ۔ چند روزہ گزران ہے ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ اور ان کے لئے المناک عذاب ہے ۔

ترجمہ :- (جھوٹ کہہ کر کچھ کما لو کچھ کھا پی لو) چند روزہ گزران ہے اور پھر المناک عذاب ہے ۔

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ
وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١١٨﴾

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا ؛ اور ان پر جو یہودی ہیں ۔ حَرَّمْنَا ؛ ہم نے حرام کیا ہے ۔ مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ؛ اسی کو جس کو ہم نے تم سے اس سے پہلے بیان کیا ہے ۔ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا ۔ کسی قسم کی روک ٹوک نہیں کی ۔ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ؛ لیکن وہ خود اپنے آپ پر ظلم کرتے ہیں ۔ اپنے ہاتھوں سے خود گرفتارِ مصیبت ہوتے ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے یہودیوں پر وہی حرام کیا ہے جس کو ہم نے اس سے پہلے تم سے بیان کیا اور ہم نے ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا وہ خود اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں ۔

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا
اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٩﴾ ع ١٥ ٩ ٢١

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ ؛ پھر بے شک تمہارا رب ۔ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ ؛ ان لوگوں کے لئے جنھوں نے بُرا کام کیا ہے ۔ بِجَهَالَةٍ ؛ نادانی سے ۔ جہالت سے ۔ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ؛ پھر اس کے بعد اُنھوں نے توبہ کی ۔ وَاَصْلَحُوْا ؛ اور اپنی

اصلاح کرلی اور بگڑے کام بنالئے ۔ اِنَّ رَبَّکَ مِنْ بَعْدِھَا ؛ تو یقیناً تمہارا رب توبہ کے بعد ۔ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ بے شک غفورٌ رّحیم ہے ۔

ترجمہ :- پھر تمہارا رب ان لوگوں کے لئے جو نادانی سے کوئی بُرائی کر بیٹھتے ہیں ۔ پھر اس کے بعد توبہ کر لیتے ہیں اور اصلاح کر لیتے ہیں ۔ اس توبہ کے بعد یقیناً تمہارا رب غفور رّحیم ہے (گناہوں سے درگزر نے والا ہے ، رحم کرنے والا ہے) ۔

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۱۲۰﴾

اس سے پہلے اچھے اور بُرے دونوں کے حالات بیان کئے گئے ہیں ۔ خصوصاً مسئلۂ حرام و حلال کی تفصیل کی گئی ہے ۔ ان سب پر عمل کرنے والے اور اس کی ابتدائی تعلیم دینے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں ۔ لہذا ابراہیم علیہ السلام کی سرفرازیوں کو بیان فرماتا ہے :

اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ ؛ بے شک ابراہیم ۔ کَانَ اُمَّـةً ؛ پیشوا تھے ۔ اَمَّ ۔ یَؤُمُّ ؛ قصد کرنا ۔ اِمَامْ ؛ جس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ۔ اُمَّـةٌ ؛ جماعت جو ایک مقصد رکھتی ہے ۔ ایک نظریہ کی پابند ہے ۔ قَانِـتًا ؛ فرماں بردار ۔ لِلّٰهِ ؛ خدا کے لئے ۔ حَنِیْفًا ؛ راست رو ، یکدل ، چوطرف سے منھ پھیرنے والا ۔ حَـنَفَ الشَّـیْءَ یَـحْنِفُ حَنَـفًا ؛ مَالَ یعنے جھکا ۔ حَـنَفَ الـرَّجُلُ ؛ یَحْنِفُ حَنَفًا ؛ اَسْتِقَامَ یعنے مضبوطی سے قائم ہوا اَلْـحَنِیْفُ ؛ اَلصَّحِیْحُ الْمَیْلِ اِلَی الْاِ سْـلَامِ ؛ اَلـثَّـابِتِ عَلَیْهِ ؛ یعنے اسلام کی طرف صحت کے ساتھ مائل ہونے اور اس پر ثابت قدم رہنے والا ۔ وَلَمْ یَکُ ؛ اور نہ تھے وہ ۔ اصل میں لَـمْ یَکُنْ ہے تخفیف سے بھی مستعمل ہے ۔ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؛ مشرکوں میں سے ۔

ترجمہ :- بے شک ابراہیم امام و پیشوا اور اللہ کے فرماں بردار اور ثابت قدم پیغمبر تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے ۔

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۲۱﴾

شَاکِرًا لِاَ نْـعُـمِهٖ ؛ اللہ کی نعمتوں کے شکرگزار ، قدردان ۔ نعمت دینے کے مقصد کو پورا کرنے والے ۔ اِجْـتَبٰـهُ ؛ خدا نے ان کو منتخب بنایا ۔ ان کو مجتبٰے اور برگزیدہ کرلیا ۔ ان کو چن لیا ۔ وَھَـدٰهُ ؛ اور اللہ نے ابراہیمؑ کو ہدایت دی ۔ اِلٰـی صِـرَاطٍ مُّسْتَـقِیْمٍ ؛ صراطِ مستقیم اور راہِ راست کی طرف ۔

ترجمہ :- وہ اس کی نعمتوں کے شکرگزار تھے ۔ خدا نے ان کو مجتبٰے اور پسندیدہ بنایا تھا اور ان کو (سیدھے راستے) صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کی تھی ۔

وَاٰتَیۡنٰہُ فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً ؕ وَ اِنَّہٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ لَمِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ؕ﴿۱۲۲﴾

وَاٰتَیْنٰہُ ؛ اور ہم نے ابراہیم کو دی ۔ فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً ؛ دنیا میں نیکی ۔ وَاِنَّہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ ؛ اور وہ آخرت میں ۔ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ؛ یقیناً صالحین اور نیکوں میں شامل رہیں گے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اُنھیں دنیا میں نیکی عطا کی اور وہ آخرت میں یقیناً (اچھوں اور) صالحین میں داخل رہیں گے ۔

ثُمَّ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡکَ اَنِ اتَّبِعۡ مِلَّۃَ اِبۡرٰہِیۡمَ حَنِیۡفًا ؕ وَ مَا کَانَ مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۱۲۳﴾

ثُمَّ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ ؛ پھر ہم نے تمہیں وحی کی ۔ اَنِ اتَّبِعْ ؛ کہ تم اتباع کرو ۔ پیروی کرو ، قدم بقدم چلو ۔ مِلَّۃَ اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا ؛ ابراہیم کے مذہب پر مضبوطی کے ساتھ ۔ استقامت کے ساتھ ۔ وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؛ اور وہ مشرکوں میں سے تو نہ تھے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر) پھر ہم نے تمہیں وحی کی تھی ۔ تمہیں حکم دیا تھا کہ ابراہیم کے مذہب کی اتباع کرو ۔ (ان کے قدم بقدم چلو) استقامت و مضبوطی کے ساتھ (یا بحالیکہ وہ ثابت قدم پیغمبر تھے) اور وہ کچھ مشرکوں میں سے تو تھے نہیں ۔

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبۡتُ عَلَی الَّذِیۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِیۡہِ ؕ

وَ اِنَّ رَبَّکَ لَیَحۡکُمُ بَیۡنَہُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ فِیۡمَا کَانُوۡا فِیۡہِ یَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾

اَنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ ؛ (سبت ؛ شنبہ ۔ سنیچر ۔ ہفتہ ۔ تعطیل کا دن ، کام چھوڑنا) بے شک ہم نے روز شنبہ کو بنایا ۔ عَلَی الَّذِیْنَ ؛ ان کے حق میں مُضر ۔ جنھوں نے ۔ اِخْتَلَفُوْا فِیْہِ ؛ اس میں اختلاف کیا تھا ۔ یعنی ہفتہ کے دن کی تعظیم نہ کرنے اور اس میں ممنوع اعمال کرنے کا وبال ان لوگوں پر ہے جنھوں نے اس میں اختلاف کیا ۔ وَ اِنَّ رَبَّکَ ؛ اور بے شک تمہارا رب ۔ لَیَحْکُمُ بَیْنَھُمْ ؛ ان میں حکم جاری کرے گا ۔ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا ۔ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؛ روزِ قیامت ۔ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ ؛ ان احکام میں کہ وہ اختلاف کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- سبت کا وبال اور اس کا ضرر صرف ان لوگوں پر پڑے گا جنھوں نے اس میں اختلاف کیا ہے اور تمہارا رب بروزِ قیامت ضرور ان باتوں کا فیصلہ کرے گا ۔ (فرمان دے گا) جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں ۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿۱۲۵﴾

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ ؛ تم راہِ خدا کی طرف بلاؤ، تبلیغ کرو۔ دعوتِ اسلام دو۔ بِالْحِکْمَةِ ؛ مضبوط دلائل کے ساتھ، مناسب انداز سے۔ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ؛ اور اچھے وعظ و نصیحت سے۔ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؛ اور ان سے اچھے طریقہ سے بحث کرو۔ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ ؛ بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ اس کو خوب علم ہے۔ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؛ اس شخص کے حال سے جس نے راہِ خدا کو کھودیا۔ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ؛ اور جو ہدایت پر ہیں ان کو بھی خوب جانتا ہے۔ گمراہوں کو بھی جانتا ہے اور راہ یافتوں سے بھی واقف ہے۔

ترجمہ:- (پیغمبر!) تم طریقِ حق کی تبلیغ کرو (کس طرح) حکمت سے اور پند و نصیحت سے اور ان سے بحث کرو تو بہترین طریقہ سے بحث کرو۔ خدا خوب جانتا ہے گمراہوں کو اور راہ یافتوں کو۔

صاحبو! تبلیغ اور دعوتِ حق مسلمانوں کا خاصّہ ہے۔ کوئی مذہب دوسروں کو اپنے مذہب میں نہیں ملاتا۔ بجز مسلمانوں کے۔ افسوس! نہ ہم میں اگلا سا جوش ہے نہ دُور دور جاکر تبلیغ کرنے کی عادت۔ مسلمانوں میں کچھ اخلاقی جرأت کم ہوگئی ہے کہ حق بات کہنے سے ڈرتے ہیں یا شرماتے ہیں۔ نہ اتنے میٹھے بنو کہ کوئی تمہیں کھا جائے۔ نہ اتنے کڑوے بنو کہ کوئی تھوک دے۔ نہ حلوا بنو نہ ایلوا۔ تمہارا لہجہ نرم ہو۔ تمہاری زبان میٹھی ہو۔ تمہاری تقریر واضح دلائل پر مبنی ہو۔ خلافِ واقع ایک لفظ نہ نکالو۔ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے، وہ کبھی چل نہیں سکتا سلیس اور واضح الفاظ میں وعظ کرو۔ خلوصِ دل سے بولو اور ٹھنڈے دل سے سنو۔ دیکھو جو بات دل سے نکلے گی وہ دل تک پہنچے گی۔ بے سروپا باتیں کرنا لوگوں کو خود پر ہنسانا ہے۔ ہمیشہ تبلیغ کیا کرو۔ تکرار میں بڑا اثر ہے۔ گوش زدہ اثرے دارو۔ یہ کیا ہے؟ بات بات کو شرک بات بات کو کُفر؟ جب ہم اچھے طریقہ سے مافی الضمیر کا اظہار کرسکتے ہیں تو درشت اور سخت طریقہ کیوں اختیار کریں۔ کچھ ترغیب بھی ہو کچھ ترہیب بھی ہو۔

درشتی و نرمی بہم در بہ است ÷ چورگ زن کہ جرّاح و مرہم نہ است

غیر مذہب والوں سے سبق حاصل کرو۔ دواخانے بناتے ہیں۔ خدمت کرتے ہیں۔ مالی امداد دیتے ہیں۔ قرض دیتے ہیں۔ ان کی پرورش کے اسباب پیدا کرتے ہیں۔ علم و ہُنر سکھاتے ہیں۔ اَلْاِنْسَانُ عَبِیْدُ الْاِحْسَانِ ؛ احسان کا دلوں پر بڑا اثر ہوتا ہے۔

زر برسرِ فولاد نہی نرم شود

صاحبو! کمرِ ہمت چُست باندھ لو اور ادع الی سبیل ربک کے لئے تیار ہوجاؤ۔ گھر سے باہر نکلو خدا کا بول بالا کرو۔ تمہارا مذہب حق ہے۔ تم کو کیا ڈر ہے؟ ہمارے بزرگوں نے کتنی تکلیفیں اُٹھائیں۔ کیا کیا مصیبتیں جھیلیں تب کہیں اسلام پھیلا، مسلمانوں کی تعداد بڑھی۔ ان کو قوت حاصل ہوئی۔ یہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنا کیا ہے؟ اپنے عمل سے ایک بہترین نمونہ بن کر غیر مسلموں کے سامنے پیش ہو جو خدا کی مدد کرتا ہے خُدا اس کی مدد کرتا ہے۔ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْکُمْ ؛ بہرحال

تبلیغ صرف مسلمانوں کا خاصہ ہے

کچھ کرو ۔ حرکت میں برکت ہے ۔ فِی الْحَرکۃ برکۃ ۔

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ۚ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۲۶﴾

وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ ؛ اور اگر تم سزا دو ۔ عقوبت سے کام لو ۔ فَعَاقِبُوْا ؛ تو سزا و عقاب کرو ۔ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؛ اتنی ہی جتنی تم کو تکلیف دی گئی ہے ۔ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ ؛ اور اگر تم نے صبر کیا ، برداشت کرلیا ۔ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ؛ البتہ وہ صابروں کے حق میں بہتر ہے ۔

ترجمہ :- اگر تم نے سزا دی تو اتنی ہی دو جتنی تکلیف اُنھوں نے دی ہے اور اگر تم نے صبر کیا تو بے شک وہ صابرین کے حق میں بہتر ہے ۔

صاحبو ! اس میں کیا بہتر نصیحت ہے ۔ طبعی طور سے ، نیچرل طریقہ سے نصیحت ہے ۔ اگر معمولی غلطی یا تکلیف پہنچ گئی ہے تو اس کو برداشت کرلو ۔ ذرا ذرا سی بات پر لڑنا جھگڑنا نامناسب ہے ۔ اگر شرّ کثیر ہے ، ہمہ گیر خرابی ہے تو مرد بنو اور اپنے دشمنوں کو کچل ڈالو ۔ ان کو پامال کردو ۔ صبر کا بھی ایک وقت ہوتا ہے ، اور سزا کا بھی ایک وقت ۔ جو بات کرو حسبِ اقتضاءِ محل کرو ۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

وَاصْبِرْ ؛ اور (مسلمانو !) تم صبر کرو ۔ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؛ اور تمہارا صبر بھی اللہ ہی کی مدد سے ہوسکے گا ۔ ہر کام میں اللہ سے مدد لو ۔ اللہ کی مدد نیکوکاروں سے قریب ہے ۔ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان پر افسوس نہ کرو ۔ حزن و ملال نہ کرو ۔ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ؛ اور وہ جو مکّاری کرتے ہیں ، تدبیر لڑاتے ہیں ، سیاسی چالیں چلتے ہیں ، اس سے تم دل تنگ نہ ہو ۔ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ تمہارے حق میں فیصلہ کرے گا ۔

ترجمہ :- اور (اے پیغمبر ! ، اور اے ہر مسلمان !) تم صبر کرو ۔ تمہارا صبر خدا کی مدد سے ہوگا اور ان پر افسوس نہ کرو ۔ (غم نہ کھاؤ ۔ حزن ملال نہ کرو) ۔ اور ان کی مکّاریوں سے دل تنگ نہ ہو ۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع ۱۶ / ۲۲

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؛ بے شک جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں خدا ان کے ساتھ ہے ۔ وَ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ؛ اور ان لوگوں کے ساتھ جو نیکوکار ہیں ، احسان کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ اُن کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرتے ہیں ۔

صاحبو ! خدا کی معیت بڑی اہم بات ہے ۔ خدا ہمارے ساتھ ہے تو ہم کو کیا ڈر ہے ۔ اس کی رحمت سے نااُمید نہ ہو ۔ وہ بڑا کارساز ہے ۔ وہ تم کو تباہ ہوتے کبھی نہ دیکھے گا ۔ تم کو کامیاب کرے گا ۔ تمہارے دشمنوں کو پامال کرے گا ۔ ڈرو مت ۔ ڈر سے دل کمزور ہوجاتا ہے اور آدمی کام کے لائق نہیں رہتا ۔ اللہ بس باقی ہوس ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع

۱۵

سُبْحٰنَ الَّذِیْ

تفسیرِ صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد۔ اے۔ پی

ہدیہ: (   )

سُورَةُ الْإِسْرَاءِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ اِحْدٰى عَشْرَةَ آيَةً وَّاِثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۃ بنی اسرائیل مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو گیارہ (۱۱۱) آیتیں اور بارہ رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ①

سُبْحٰنَ الَّذِیْ ؛ وہ ذات پاک ہے ۔ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا ؛ جو اپنے بندے کو رات کے وقت لے گیا ۔ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا ؛ قابلِ احترام مسجد سے یعنی مسجدِ مکہ معظّمہ سے ، جس میں کعبۃ اللہ شریف ہے ، دور کی مسجد کی طرف ۔ اَلَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ ؛ جس کے اطراف ہم نے برکت دی ۔ یعنی مسجد اقصا کے چاروں طرف برکت ہی برکت ہے ۔ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؛ تا کہ ہم اپنے بندے کو اپنی نشانیاں اور آثارِ قدرت دکھائیں ۔

جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ تھا تو پھر معراج کیوں ہوا ؟ فرماتا ہے کہ ہماری قدرت کے کرشمے دکھانے کے لئے ۔ اِنَّہٗ ھُوَالسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ؛ بے شک وہی ہے سُننے دیکھنے والا ۔ معراج میں حضرتؐ نے جو کچھ سنا اور جو کچھ دیکھا سب پرتوِ اسمائے الٰہی تھا ۔ اللہ کی سماعت سے آپؐ نے سُنا اور اللہ کی بصارت سے آپؐ نے دیکھا ۔

ترجمہ :- پاک ہے وہ ذات جو ایک رات اپنے بندے کو باحرمت مسجد سے (یعنی مسجدِ کعبہ سے) مسجدِ اقصا (یعنی بیت المقدس) کی طرف لے گیا جس کے اطراف ہم نے برکت دی ہے (ابراہیم علیہ السلام اور دوسرے بہت سے پیغمبر اور موسٰی علیہ السلام بھی وہیں پیدا ہوئے تھے) تا کہ ہم اُسے اپنی نشانیاں دکھادیں بے شک وہ دیکھنے سُننے والا ہے ۔ (بالذات صفات اسی کی ہیں ۔تم کیا کررہے ہو اور کیا کہہ رہے ہو اس سے اللہ باخبر ہے ، سمیع و بصیر ہے) ۔

صاحبو ! معراج شریف کے متعلق بہت سی قابلِ تفصیل باتیں ہیں ۔ مُشتے ازخروارے ، ہم بھی لکھتے ہیں ۔ کیا معراج کا ہونا ممکن ہے ؟ بے شک ممکن ہے جس طرح جبرئیلؑ کا اُترنا حق ہے ، اس عالم میں صورت شکل لے کر آنا ممکن ہے ۔ حضرت رسولِ خدا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عالم سے عروج فرما کر لوازمِ بشری کو چھوڑ کر دربارِ رب العزت میں پہنچنا بھی حق ہے ۔ بے صورت جبرئیل کا باصورت ہوجانا ، باصورت آنخضرتؐ کا بے صورت ہوجانا کچھ دشوار نہیں ، لائقِ انکار نہیں ۔ ذرا اتنا تو سوچو کہ ہم جو اس دنیا میں ہیں ، مادی ظلمتوں میں گرفتار ہیں ، کیا اس سے پہلے عالمِ مثال میں نہ تھے ۔ کیا اس سے پہلے ہم

عالمِ ارواح میں نہ تھے ۔ کیا اس سے پہلے ہم علمِ الٰہی میں نہ تھے ؟ بے شک تھے ۔ کیا ہم جو زمانہ اور مادے کے زندان میں گرفتار ہیں اب عالمِ مثال میں نہیں رہے یا عالمِ ارواح میں نہیں رہے ؟ ہماری ''اَنَـا'' سچ پوچھو تو مادیات اور لواحقِ مادیات دونوں سے جُدا ہے ۔ ہم جس طرح اس دنیا میں معلوم ہوتے ہیں مافوق عوالم میں بھی ہیں ۔ پھر رسولِ خداﷺ کا معراج میں تشریف لے جانا اپنے قدیم محل کی طرف رجوع کرنا ہے ۔

معراج شریف کب ہوا ؟ رسالت سے پانچویں سال ہوا ۔

معراج شریف کہاں ہوا ؟ آپؐ مکہ معظّمہ میں حضرت علیؓ کی بہن ام ہانیؓ کے گھر میں تھے وہاں سے مسجدِ حرام میں آ کر استراحت فرمائے ۔

اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ سے معلوم ہوتا ہے کہ معراجِ شریف میں رات کے وقت رسولِ خداﷺ کو اللہ اپنے ساتھ لے گیا ۔

معراج رات کو کیوں ہوا ؟ مذہبی کاموں کا دار و مدار علمِ غیب پر ہے ۔ بے دیکھے یقین کرنا ہی کمال ہے ۔ اگر دن کو معراج ہوتا تو سب کو یقین آ جاتا ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور ابوجہل میں ما بہ الامتیاز کیا رہتا ۔

اَسْرٰی بِمُحَمَّدٍ کیوں نہیں ہے اور بِعَبْدِہٖ کیوں ہے ؟ انسان کو جتنا عروج ہوتا ہے اس کی عبدیت کی وجہ سے ہوتا ہے ۔ جس کی جتنی عبدیت اتنا ہی اس کا مرتبہ اور اس کا عروج ۔ بِعَبْدِہٖ گویا معراج کی علت اور سبب بیان کیا گیا ہے اور یہ بھی کہ عبداللّٰہِ کامل صرف حضرت رسولِ خداﷺ ہیں ۔ اَسْرٰی شب روی کو کہتے ہیں ۔ پھر لَیْلًا کیوں ؟ یہ بتانے کے لئے کہ شب بیداری میں خاص سرفرازیاں ہیں ۔ بعض عاشقانِ محمدیؐ کا خیال ہے کہ معراج اگر دن میں ہوتا اور آنکھوں کے سامنے سے جسدِ مبارک غائب ہوجاتا تو عاشقانِ دیدارِ نبوت تڑپ تڑپ کر جان دے دیتے ۔ بِعَبْدِہٖ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ معراج مبارک جسمانی ہوا ۔ کیونکہ جہاں جہاں عبد کا لفظ آتا ہے وہاں وہاں جان و تن کا مجموعہ مُراد ہوتا ہے نہ کہ صرف جان و روح ۔ کیا معراج مبارک جسمانی ہوا یا روحانی ۔ ؟ جسمانی بھی ہوا اور روحانی بھی ۔ جب تک عالمِ اجساد میں تھے جسمانی معراج تھا ۔ جب آپ نے عالمِ علوی کی طرف توجہ فرمائی آپؐ کا جسمِ مبارک اسی کے لایق ہوگیا اور معراج روحانی ہوا ۔ ہم نے ابھی بیان کیا ہے کہ بے صورت غیر مادی جبرئیل کا مادی صورت میں آنا اور آنحضرتؐ کا مادّہ کو چھوڑ کر غیر مادی ہوجانا کچھ زیادہ مشکل نہیں ۔ روحانی معراج تو ہمیشہ ہی ہوا کرتا تھا ۔ روحانی معراج تو غلامانِ محمدؐ کو بھی ہوتا ہے ۔ جن پر عالم مثال منکشف ہوگیا ہے وہ کیا نہیں دیکھتے ۔ ؟ وارثانِ حضرتِ رسالت والنبوتؐ کو معراجِ جسمانی نہ سہی نعلینِ نبویؐ کے صدقہ سے معراج روحانی ہوجاتا ہے ۔

مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسجدِ کعبہ مسجد بیت المقدس سے زیادہ با احترام ہے ۔ ایک نماز مسجدِ کعبہ میں پڑھی جائے تو اس کا مسجدِ اقصٰی سے زیادہ اجر ملتا ہے ۔ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ بِبَکَّۃَ سے ثابت ہوتا ہے کہ سب سے پہلا معبدِ الٰہی کعبۃ اللہ شریف اور اس کی مسجد ہی رہے ۔ عام لوگ سمجھتے ہیں کہ کعبۃ اللہ شریف کو ابراہیم علیہ السلام نے بنایا ۔ اَوَّلَ بَیْتٍ سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ سب سے پہلی عبادت گاہ کعبہ ہے جہاں عرفات میں آدم و حوا ملے ہیں ، جہاں اُمُّـنَـا حَـوَّاء کی قبر مبارک ہے ۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ حبیبِؐ خدا کا جسدِ مبارک وہیں کی مٹی کا ہے ، اسی

خاکِ پاک کا ہے۔ پہلے مسجدِ اقصا کی طرف معراج میں آنحضرت (ﷺ) کیوں پہنچے؟ وہاں تمام پیغمبر تھے، ان سے ملاقات بھی ضروری تھی۔ ان کے کمالات پر سے گزرنا بھی ضروری تھا، مسجد اقصا کی برکتوں سے بھی مالا مال ہونے کی حاجت تھی۔ پھر اس کے بعد کمالاتِ محمدیؐ کی سیر ہے۔ قدرتِ خداوندی کے کرشمے ہیں اور آثار و اسرار کے مطالعہ سے سرفراز ہونا ہے۔

معراج شریف کے متعلق گونہ تفصیل سورۂ وَالنَّجْمِ میں ہے۔

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝۲

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ ؛ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی۔ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاءِيْلَ ؛ اور اسے بنی اسرائیل کے لئے موجب ہدایت بنایا۔ اَلَّا تَتَّخِذُوْا ؛ کہ نہ بناؤ۔ مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ؛ میرے سوا کسی کو، مجھے چھوڑ کر کسی کو وکیل نہ بناؤ، اپنا کارساز نہ سمجھو، میرے سوا کسی اور پر بھروسہ نہ کرنا۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی (یعنی توراۃ) اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے سراپا ہدایت بنایا (وہ ہدایت کیا تھی؟) کہ میرے سوا کسی پر بھروسہ نہ کرو۔ (کسی کو وکیل نہ بناؤ۔ کسی اور کو اپنا کارساز نہ سمجھو)۔

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؛ (یاد کرو) اولاد ان لوگوں کی جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کرایا تھا۔ ذَرَّةٌ ؛ گرد وغبار کے باریک باریک اجزاء جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ؛ بے شک نوح شکر گزار بندے تھے۔

ترجمہ :- (ذرا خیال کرو۔ غور وفکر کرو۔ دیکھو) اولاد کو ان لوگوں کی جن کو ہم نے نوح کے ساتھ کشتی میں سوار کردیا تھا۔ بے شک نوح بڑا شکر گزار بندہ تھا۔

وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا ۝۴

وَقَضَيْنَا ؛ اور ہم نے حکم جاری کیا۔ وحی بھیجی۔ یقینی خبر دے دی۔ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ بنی اسرائیل کی طرف۔ فِي الْكِتٰبِ ؛ کتاب میں۔ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ ؛ کہ تم زمین میں فساد کروگے۔ مَرَّتَيْنِ ؛ دو دفعہ۔ وَلَتَعْلُنَّ ؛ اور سر اُٹھاؤگے سرکشی کروگے، اور اپنی بزرگی جتاؤگے۔ عُلُوًّا كَبِيْرًا ؛ بڑی ہی سرکشی۔

ترجمہ :- ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کی طرف وحی کردی تھی (حکم جاری کردیا تھا) کہ تم دو دفعہ زمین میں فساد پھیلاؤگے اور بڑی ہی سرکشی کروگے۔

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُولٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ؕ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵

فَاِذَاجَـآءَ وَعْدُ اُوْلٰـهُمَا ؛ پھر جب ان دونوں وعدوں میں سے پہلا وعدہ آ پہنچا ۔ بَعَثْنَا عَلَيْـكُمْ ؛ تو ہم نے تم پر بھیج دیا ۔ اُٹھا کھڑا کر دیا ۔ عِبَادًا لَّنَا ؛ ہمارے بندوں کو ۔ اُوْلِى بَاْسٍ شَدِيْدٍ ؛ بڑی ہی قوت رکھنے والے ۔ اُوْلُوْا گویا ذُوْ کی جمع ہے ۔ بَاْسٍ ؛ شدت اور قوت ۔ اور بؤس ؛ سختی اور تکلیف ۔ فَجَاسُوْا ؛ پھر وہ گھس پڑے ، داخل ہو گئے ۔ خِلٰلَ الدِّيَارِ ؛ گھروں کے اندر ۔ خِلَال ؛ اندر ۔ خَلِيْـل ؛ دِلی دوست ۔ خَلَلْ ؛ بیچ میں فساد کا پڑنا ۔ خُلَّةٌ ؛ محبت ۔ دِيَار جمع دَارٌ بمعنی گھر ۔ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ؛ اور یہ وعدہ ہو کر رہنے والا تھا ، ضرور پورا کیا جاتا ۔

ترجمہ :- پھر جب (تم نے سرکشی کی) تو ان دونوں وعدوں میں سے پہلا وعدہ آ پہنچا ۔ ہم نے اپنے بندوں میں سے سخت طاقتور اور زبردست لوگوں کو بھیج دیا جو تمہارے گھروں (اور شہروں) میں گھس گئے ۔ اور ہمارا یہ وعدہ تو ہو کر رہنے والا تھا ، اٹل تھا ۔

ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝۶

ثُـمَّ رَدَدْنَـالَـكُمْ ؛ پھر ہم نے تمہارے فائدے کے لئے پھیر دیا ۔ رد کر دیا ۔ واپس عطا کیا ۔ پھر بخشا ۔ اَلْــكَرَّةَ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر حملہ کو ۔ وَاَمْـدَدْنٰـكُمْ ؛ اور ہم نے تمہاری مدد کی ۔ بِـاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ ؛ مختلف قسم کے مال سے اور بیٹوں سے ، لڑکوں والوں سے ۔ وَجَـعَلْنٰـكُمْ ؛ اور ہم نے تم کو کر دیا ۔ اَكْثَرَ نَفِيْرًا ؛ مدد کو دوڑنے والے ، بڑی قوم والے ۔ نَفَرَ ؛ نکلا ۔ نَفَرٌ ؛ ایک شخص ۔ نَفِيْر ؛ وہ لوگ جو بُلانے پر گھروں سے نکل کھڑے ہوں ، مدد کو دوڑ پڑیں ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے دوبارہ تم کو ان پر حملہ کرنے کی قوت دی اور تمہاری مدد مال و اولاد سے کی اور تمہاری قوم کو کثرت بخشی ، بڑے جتھے والا بنایا ۔

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۟ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؕ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝۷

اِنْ اَحْسَنْـتُمْ ؛ گر تم نے احسان کیا ، نیکو کاری کی ۔ اَحْسَنْـتُمْ ؛ تو تم نے نیکو کاری کی ۔ لِاَنْفُسِكُمْ ؛ اپنے لئے ۔

اگرتم نے اچھا کیا تو اپنے لئے ۔ وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ؛ اور جو تم نے بُرا کیا تو اپنے لئے ۔ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُالْاٰخِرَةِ ؛ پھر اگر پچھلے وعدہ کا وقت آ جائے ۔ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ ؛ تاکہ وہ تمہارا حال بُرا کریں ، اور تکلیفات کی وجہ سے تمہارے چہروں میں تغیر آ جائے ۔ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ ؛ اور تاکہ وہ مسجد میں داخل ہوں ۔ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؛ جس طرح وہ پہلی دفعہ اس میں داخل ہوئے تھے ۔ وَلِيُتَبِّرُوْا ؛ اور تاکہ وہ برباد کردیں ، تباہ کردیں ۔ مَاعَلَوْا ؛ جس چیز پر ان کا غلبہ ہو ، جس پر ان کا ہاتھ پڑے ، جو چیز اُنھیں مل جائے ۔ تَتْبِيْرًا ؛ بالکل تباہی و بربادی ۔

ترجمہ :- گرتم نے اچھا کیا تو اپنا ، بُرا کیا تو اپنا ۔ جب دوسرے وعدہ کا وقت آ جائے گا (اور ہم تمہارے دشمنوں کو اُٹھا کھڑا کریں گے ، تاکہ وہ درد وغم سے) تمہارے چہروں کو بگاڑ دیں (اور تمہارے دشمن) مسجد میں داخل ہوں جس طرح پہلی دفعہ اس میں داخل ہوئے تھے اور ان کے جو ہاتھ لگے اُسے تباہ و برباد کردیں (اور جس پر ان کو علو اور غلبہ نصیب ہو ، اس کو بالکل نیست کردیں) ۔

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝۸

عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ؛ شائد کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے ۔ عَسٰى ؛ شاید ، اُمید ہے ، قریب ہے ۔ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ؛ اور اگرتم نے اپنی قدیم شرارت پر عود کیا تو ہم بھی قدیم سزا دینے پر عود کریں گے ، اگرتم نے قدیم روّیہ کے مطابق شرارت کی تو یاد رکھو کہ ہم بھی پھر عذاب کریں گے ۔ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ ؛ اور ہم جہنّم کو کردیں گے ۔ لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کے لئے ۔ حَصِيْرًا ؛ قید خانہ ، حِصَار ۔ ہم کافروں کو جہنّم میں پھنسا دیں گے جس سے نکلنا محال ہوجائے گا ۔

ترجمہ :- اُمید ہے کہ تمہارا رَب تم پر رحم کرے اور جو تم نے وہی کام کیا جو اب تک کرتے رہے تو پھر ہم بھی وہی کریں گے جو اب تک کرتے رہے ۔ ہم نے جہنّم کو کافروں کے لئے قید خانہ بنا دیا ۔

وقف لازم

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ
وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝۹

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ؛ بے شک یہ قرآن ۔ يَهْدِيْ ؛ ہدایت کرتا ہے ۔ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ ؛ اسی طریقہ کو جو زیادہ مضبوط ہے ۔ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور مسلمانوں کو بشارت دیتا ، خوش خبری سُناتا ہے ۔ (مسلمانوں اور مومنوں کی پہچان کیا ہے؟) اَلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ ؛ جو اچھا کام کرتے ہیں ۔ (کس بات کی بشارتیں؟) اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ؛ اس بات کی بشارت کہ ان کے لے اجرِ کبیر اور ثوابِ عظیم ہے ۔

ترجمہ :- بے شک یہ قرآن سیدھا اور مضبوط طریقہ بتاتا ہے اور جو مسلمان اچھے کام کرتے ہیں ان کو بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بڑا ثواب ہے ۔

وَّاَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝۱۰ ع ۱

وَاَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ؛ اور وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ۔ اَعْتَدْنَا لَهُمْ ؛ ہم نے اُن کے لئے تیار رکھا ہے ۔ عَذَابًا اَلِیْمًا ؛ دردناک اور المناک عذاب ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے اُن کے لئے عذابِ الیم تیار رکھا ہے ۔

صاحبو ! ذرا ان آیتوں پر غور کرو ۔ اگر تم نے بھلا کیا تو اپنا اور برا کیا تو اپنا ۔ خدا تو بے شک رحم کرے گا ۔ مگر یاد رکھو کہ پھر تم نے شرارت کی تو پھر تمہارے لئے سزا تیار ہے ۔ مومنین کی پہچان اللہ نے کیا بتائی ۔ ؟ عملِ صالح ۔ ظاہری اعمال بھی اچھے ہوں اور باطنی اعمال بھی ۔ ہم مسلمان ہیں ۔ خدا ارحم الراحمین ہے ۔ ع ''غفور است ایزدتو ساغر بنوش'' ۔ کچھ نفع بخش نہیں ہے ۔ یہ کیا ۔ ؟ ہم مسلمان تو ہیں ، خدا کو ماننے والے ہیں ۔ مگر خدا کا کہا ، کبھی نہ کریں گے ۔ جس قدر انسان کا یقین قوی ہوگا اس قدر اس کے آثار بھی قوی ہوں گے ۔ کوئی جان بوجھ کر سنکھیا نہیں کھاتا ، سانپ کے پاس نہیں جاتا ۔ تم گناہوں پر ایسے بے باک ہوگئے ہو ، نڈر کیوں بن گئے ہو ۔ خدا کو مانو اس کی اطاعت کرو ۔ حکم مانو اور اس کے مطابق کام کرو ۔ یہ سیدھا راستہ ہے جس کی تعلیم قرآن دیتا ہے ۔

مومن خدا کا کہا مانتے ہیں عمل صالح کرتے ہیں

وَیَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِ ؕ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝۱۱

وَیَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ ؛ اور بُلاتا ہے انسان شر کو ، برائی کو ۔ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِ ؛ بعوض خیر اور بھلائی کو بُلانے کے ۔ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ؛ اور انسان بڑا جلد باز ہے ، عجلت پسند ہے ۔

ترجمہ :- اور انسان شر کو بُلاتا ہے خیر کو بُلانے کے مثل اور انسان بڑا ہی عجلت پسند (جلدباز) ہے ۔

وَجَعَلْنَا الَّیْلَ وَالنَّهَارَ اٰیَتَیْنِ فَمَحَوْنَاۤ اٰیَةَ الَّیْلِ وَجَعَلْنَاۤ اٰیَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ؕ وَكُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا ۝۱۲

وَجَعَلْنَا ؛ اور ہم نے بنایا ۔ اَللَّیْلَ وَالنَّهَارَ ؛ رات اور دن کو ۔ اٰیَتَیْنِ ؛ دو نشانیاں ۔ فَمَحَوْنَاۤ اٰیَةَ الَّیْلِ ؛ اور رات کی نشانی کو محو کرنے والا بنایا ۔ وَجَعَلْنَاۤ اٰیَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً ؛ اور دن کی نشانی کو روشن بنایا ، دکھانے والا بنایا ، واضح بنایا ۔

لِتَبْتَغُوْا ؛ تاکہ تم طلب کرو، چاہو، مانگو ۔ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؛ خدا کے فضل کو کہ رات کو آرام لیں اور دن کو کاروبار کریں ۔
وَلِتَعْلَمُوْا ؛ تاکہ جانو، علم حاصل کرو ۔ عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ؛ سالوں کے عدد، شمار، گنتی کو ۔ وَكُلَّ شَيْءٍ ؛ اور ہر شئے کو ۔
فَصَّلْنٰهُ تَفْصِيْلًا ؛ ہم نے خوب تفصیل سے بیان کیا ۔

ترجمہ :- رات اور دن کو ہم نے دو آیتیں بنائیں ۔ رات کی نشانی کو دھندلی اور دن کی نشانی کو روشن بنایا تاکہ تم اللہ کے فضل و کرم کو طلب کرو اور سالوں کا عدد و شمار کرو اور حساب کا علم رکھو ۔ اور ہم نے ہر چیز کو تفصیل وار بیان کردیا ۔

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝۱۳

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ ؛ اور ہر انسان کو لگادیا، لازم کردیا ۔ طٰٓئِرَهٗ ؛ اس کے اعمال نامے کو، اس کے نصیبے کو ۔
فِيْ عُنُقِهٖ ؛ اس کی گردن میں، ہر انسان کی گردن میں ۔ اس کے اعمال کو طوق اور گلے کا ہار بنادیا ۔ عربوں کی عادت تھی کہ پرندوں کو اُڑاتے ۔ اگر پرندہ سیدھی طرف جاتا تو اچھا شگون لیتے اور بائیں طرف اُڑتا تو بدشگونی مُراد لیتے ۔ پھر اس کو خیر و شر کا معیار ٹھیراتے، اور کامیابی کو اس کی قسمت جانتے، نصیبہ کہتے ۔ وَنُخْرِجُ لَهٗ ؛ اور اس کے لئے ہم نکالیں گے ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ كِتٰبًا ؛ ایک کتاب، ایک اعمال نامہ ۔ يَلْقٰىهُ ؛ اُسے پائے گا ۔ مَنْشُوْرًا ؛ کھلا ہوا، نشر کیا ہوا ۔

ترجمہ : اور ہم نے ہر انسان کے گلے میں اس کے اعمال کو طوق بنا کر ڈال دیا اور اس کے لئے قیامت کے دن نکالیں گے تو وہ اس کا اعمال نامہ ہوگا ۔ (اور اس میں اس کے سارے کرتوت لکھے ہوں گے) اور وہ اس اعمال نامے کو (کھلا ہوا اور) نشر کیا ہوا پائے گا ۔

ہر انسان کو حکم ہوگا :

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؕ ۝۱۴

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؛ تم اپنا اعمال نامہ پڑھو ۔ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ ؛ آج تمہارا نفس ہی کافی ہے، بالکل بس ہے ۔
عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؛ تمہارے کاموں کو شمار کرنے کے لئے، محاسبہ کرنے کے لئے ۔

ترجمہ :- اب تم اپنے اعمال نامے کو پڑھو ۔ تمہارا نفس آج کے دن خود تمہارا محاسبہ کرنے کے لئے کافی ہے ۔
(تمہارا نفس خود تمہارے قصوروں کا اعتراف کرے گا، تمہارے اعمال کو دکھادے گا) ۔

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ؕ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

مَنِ اهْتَدٰى ؛ جو سیدھی راہ چلتا ہے ۔ ہدایت پر رہتا ہے ۔ فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ؛ اس کا ہدایت پر رہنا خود اس کے لئے نفع بخش ہے ۔ وَمَنْ ضَلَّ ؛ اور جو گمراہ ہوتا ہے ، گرفتارِ ضلالت ہوتا ہے ۔ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؛ تو اس ضلالت و گمراہی کا وبال اور اثر خود اس پر پڑے گا ۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ ؛ اور کوئی اُٹھانے والا نہیں اُٹھاتا ۔ وِزْرَ اُخْرٰی ؛ دوسرے کا بوجھ ، دوسرے کا بار ۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ ؛ اور ہم عذاب نہیں کرتے ۔ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ؛ یہاں تک کہ ہم کسی رسول اور پیغامبر کو نہ بھیج دیں ، نہ اُٹھا کھڑا کریں ۔

ترجمہ :- جو ہدایت پر رہتا ہے تو اس کا ہدایت پر رہنا خود اس کے لئے نفع بخش ہے اور جو ضلالت پر رہتا ہے تو اس کا ضلالت پر رہنا خود اس کے لئے ضرر رساں ہے اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھاتا اور ہم جب تک پیغمبر نہیں بھیج لیتے ، کسی پر عذاب نہیں کرتے ۔

صاحبو ! عیسائیوں کے پاس ہے کہ جناب عیسٰی علیہ السلام جو معصوم پیغمبر تھے تمام عیسائیوں کے گناہوں کا پشتارہ لے کر دوزخ میں جا کر جلے اور ان کے ساتھ تمام گناہ بھی جل گئے ۔

ذرا غور کرو ۔ مذہب اسی لئے ہے کہ بری باتوں سے روکے ، نہ کہ برے کاموں پر جرأت دلائے ۔ جب آدمی کو معلوم ہو جائے کہ ہم جو چاہیں کریں ، ہمیں کسی قسم کا عذاب نہیں ہوگا ، تو وہ برے کام کیوں چھوڑے گا ۔ یہ کونسا انصاف ہے ؟ کرے کون اور بھرے کون ؟ معصوم اور بے گناہ پیغمبر پر بدمعاشوں کی وجہ سے عذاب ہو ۔ ؟

ایک اور مذہب اس سے بدتر ہے ۔ خدائے تعالیٰ نے دیکھا کہ اگر سب اچھے ہی کام کریں یا سب برے ہی کام کریں یا ایک قسم کے لوگ تمام اچھے کام کریں اور دوسری قسم کے لوگ سب برے ہی کام کریں تو دنیا کی یہ رنگا رنگی کیوں کر ہوگی ۔ اس بوقلمونی کا تماشہ کہاں رہے گا ۔ لہذا معصومین کی سپید مٹی کو گناہ گاروں کی سیاہ مٹی کے ساتھ ملا کر پُتلے بنائے ۔ ہر ایک نے اچھے کام بھی کئے اور برے بھی ۔ اچھے کام اس پاک طینت کی وجہ سے تھے اور برے کام اس سیاہ اور ناپاک خاک کی وجہ سے ۔ قیامت ہوگی تو خاکِ ناپاک ، خاکِ ناپاک سے اور خاکِ پاک خاکِ پاک سے مل جائے گی ۔ آپ نے سمجھا ؟ بعض لوگ جو اپنے مومن ہونے کے دعوے دار ہیں ، ان کے تمام گناہ ، ان لوگوں کو جائیں گے جن کو یہ غیر مومن سمجھتے ہیں ۔ "مومنین" جتنی بدمعاشیاں کرتے ہیں اس کا عذاب دوسروں پر ہوگا اور دوسرے جتنی نیکیاں کرتے ہیں اس کا ثواب "مومنین" کو ملے گا ۔ مَاشَاءَ اللّٰه کیا بہتر تفسیر ہے لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی کی ، کیا اچھے معنٰی نکلے ہیں ظلم و عدل کے ۔ اور کیا خوب ثبوت دیا گیا ہے اس ضرب المثل کا کہ "کرے کون اور بھرے کون ؟" ۔ آج جو چاہو کرو ، جو چاہو کہو ، کل معلوم ہو جائے گا کہ جس کی برائی اُس کے گلے کا ہار رہے گی ۔ طوق و زنجیر بن کر پڑے گی ۔ آتشِ جہنّم بن کر جلائے گی ۔ تب آنکھوں پر سے پردہ اُٹھے گا اور خدا کی عدالت ظاہر ہوگی ۔

دوسرے مذاہب کے لوگوں کی بے تکی باتوں سے مسلمان ہوشیار رہیں

صاحبو! جب تک دین مکمل نہ ہوا تھا۔ پیغمبر کے بعد پیغمبر آتا تھا۔ اب دین مکمل ہوگیا ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔ خاتم النبیین ﷺ پر نبوت ختم ہوچکی ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قیامِ قیامت تک رہنے والے مذہب کو لا چکے۔ اب کسی نئے پیغمبر کے آنے کی ضرورت نہیں۔ اب صرف تعلیمِ محمدی کی تبلیغ کی ضرورت ہے، اس کی یاد دہانی کی حاجت ہے۔ اس زمانہ میں اگر انبیاء نہیں آتے تو عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل آتے ہیں، وارثانِ پیغمبرؐ بھیجے جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے مذہب کی اشاعت کرتے ہیں۔ اِن کو مُبلّغ اور مجدّد کہتے ہیں۔ حضرت (ﷺ) کے بعد بہت سوں نے پیغمبری کے دعوے کئے۔ مُتَنَبّی کہلائے اور خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ کے مصداق بنے۔

صاحبو! عقلِ سلیم اور فہم مستقیم اللہ کا بہت بڑا عطیہ ہے۔ یہ بھی ایک قسم کا خدا کا فرستادہ اور رسول ہے جو خیر و شر کو دکھاتا ہے، اچھے برے کی تمیز دیتا ہے۔ یہ ایک ایسا فرستادۂ خدا ہے جو ہمیشہ ساتھ رہتا ہے۔ پیغمبر کی بات کو بھی آدمی اسی وقت مانتا ہے جب دل میں ضمیر ہو، قبول کرنے کی صلاحیت ہو، ہٹ دھرمی کی عادت نہ ہو، باطل پر ہٹ اور اصرار نہ ہو۔ مگر میرے کہنے کے یہ معنٰی نہیں ہیں کہ پیغمبر کی ضرورت نہیں۔ بلکہ پیغمبر کی بھی ضرورت ہے اور جانشینانِ پیغمبر کی بھی اور عقل و اِدراک سے بھی کام لینے کی ضرورت ہے۔ جو لوگ عقلِ سلیم کے دشمن ہوتے ہیں اس کی بات سُننے کو تیار نہیں رہتے۔ اِن کا کیا حال ہوتا ہے؟ فرماتا ہے :-

وَاِذَآ اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا فِيْهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ﴿۱۶﴾

وَاِذَآ اَرَدْنَا ؛ اور جب ہم اِرادہ کرتے ہیں۔ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً ؛ کہ ہلاک کریں کسی قریہ کو، گاؤں کو، بستی کو۔ اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا ؛ تو ہم اس کے خوش حال لوگوں کو حکم دیتے ہیں۔ تَرَف ؛ خوش حالی، مالداری۔ فَفَسَقُوْا فِيْهَا ؛ تو پھر وہ اس قریہ میں فسق و فجور کے مرتکب ہوتے ہیں، خدا کی نافرمانی کرتے ہیں۔ فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ ؛ اور اس قریہ پر فرمانِ الٰہی آجاتا ہے اور وہ عذاب کے مستحق ہوجاتے ہیں۔ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِيْرًا ؛ پھر ہم اس قریہ کو تباہ و برباد کردیتے ہیں، اور ان پر بالکل تباہی آجاتی ہے۔

ترجمہ :- اور جب ہم کسی قریہ کو (اس کے اعمالِ بد کی وجہ سے) ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے خوش حال لوگوں کو حکم دیتے ہیں۔ پھر وہ فسق و فجور اور نافرمانی میں منہمک ہوجاتے ہیں اور حکم سزا کے مستحق ہوجاتے ہیں۔ پھر ہم اس کو بالکل تباہ و برباد کردیتے ہیں۔

ان فاسقوں اور بدکرداروں کا جو نتیجہ ہوا وہ ایک مثال کے ذریعہ سمجھاتا ہے یعنی نوح علیہ السلام کی قوم کا حال اور ان کے بعد جو قومیں ہوئیں۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًاۢ بَصِيْرًا ﴿۱۷﴾

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ ؛ اور ہم نے کتنے قرن اور کتنی نسلیں ہلاک کردیں ۔ قُرُوْن جمع قَرْن ۔ ایک جُوے میں دو بیلوں کو باندھنا ۔ ہم عمر اور ہم زمانہ لوگ ۔ مُقَارِنَة ؛ نزدیکی ۔ مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ ؛ نوح کے بعد ۔ وَكَفٰى بِرَبِّكَ ؛ اور تمہارا رب کافی ہے ۔ بَا زائد ہے ، كَفٰى کا فاعل ہے ۔ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں کے گناہوں کے متعلق ۔ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ؛ باطنی حالات سے خبردار ، ظاہری حالت کا ملاحظہ فرمانے والا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے نوح کے بعد کتنے قرن درقرن (اورنسل بعدِنسلِ) تباہ و ہلاک کردیئے اور تمہارے رب کا اپنے بندوں کے گناہوں سے دانا و بینا ہونا بہت کافی ہے ۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ ؛ جو سرِدست اور جھٹ پٹ کا فائدہ چاہتا ہے اور جلد نفع کا ارادہ کرتا ہے ، دنیا طلبی اس کے پیشِ نظر ہے ۔ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ ؛ تو ہم اس کے لئے دنیا ہی میں جو چاہتے ہیں بعجلتِ تمام دیتے ہیں ۔ مگر کس کو ۔؟ لِمَنْ نُّرِيْدُ ؛ جس کا ہم ارادہ کریں ۔ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ؛ پھر ہم اس کے حصّہ میں جہنّم کردیتے ہیں ۔ يَصْلٰىهَا ؛ اس جہنّم میں داخل ہوگا ۔ مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؛ بحالتِ مذمت ولعنت ، بدحال ، دھتکارا ہوا ۔

ترجمہ :- جو بہ عجلت فائدہ کا ارادہ کرتا ہے (چاہتا ہے) تو ہم جس کو چاہتے ہیں جو چاہتے ہیں ، بہ عجلت دے دیتے ہیں پھر اس کو جہنّم نصیب ہوتی ہے ۔ وہ جہنّم میں داخل ہوگا ، (تو کس طرح ؟) بدحال ، ذلیل وخوار (لائقِ مذمّت مستحقِ ذِلّت) ۔

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ ؛ اور جس نے آخرت کا ارادہ کیا ، اُسے چاہا ۔ وَسَعٰى لَهَا ؛ اور اس کے لئے سعی اور کوشش کی ۔ سَعْيَهَا ؛ جس طرح کوشش کرنی چاہیئے ، حقِ کوشش ۔ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؛ اور وہ ایماندار بھی ہے ، مومن ہے ۔ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ؛ بس یہی وہ لوگ ہیں جن کی سعی مشکور ہے ، ان کی کوشش قابلِ قدر ہے ۔

ترجمہ :- اور جس نے آخرت کا ارادہ کیا اور اس کے لئے ممکنہ کوشش کی اور ایمان بھی رکھا تو ایسوں کی

سعی و کوشش کی قدر کی جائے گی ، (مناسب بدلہ دیا جائے گا) ۔

كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۭ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ۝۲۰

كُلًّا نُّمِدُّ ؛ ہم سب کی ، کُل کی مدد کرتے ہیں ، اُن کو امداد دیتے ہیں ۔ هٰٓؤُلَآءِ وَ هٰٓؤُلَآءِ ؛ اِن کو بھی اور اُن کو بھی ۔ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؛ یہ سب تمہارے رب کا عطیہ ہے ۔ وہ مولیٰ ہے ۔ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ؛ اور تمہارے رب کی عطاء میں کچھ روک ٹوک نہیں ۔ کچھ کمی نہیں ۔

ترجمہ :- ہم تو سب کو دیتے ہیں ۔ اِن کو بھی اور اُن کو بھی ، (دنیا داروں کو بھی اور دینداروں کو بھی) یہ سب تمہارے رب کی عطا ہے اور تمہارے رب کی عطا ہرگز روکی نہیں جاتی ۔

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝۲۱

اُنْظُرْ ؛ اے مخاطب دیکھ ، پیغمبر! ذرا غور کرو ۔ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؛ ہم نے دنیا میں ہی بعض کو بعض پر کیسی فضیلت دی ہے ، امتیاز بخشا ، ہے ۔ وَلَلْاٰخِرَةُ ؛ یقیناً آخرت ۔ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ؛ دنیا سے درجہ میں بڑھ کر ہے اور فضیلت میں بھی برتر ہے ۔

ترجمہ :- (مخاطب) ذرا غور کر کہ ہم نے (دنیا ہی میں) بعض کو بعض پر کیسی فضیلت بخشی ہے اور یقیناً آخرت (دنیا سے) درجوں کے لحاظ سے بڑھ کر اور فضیلت کے لحاظ سے برتر ہے ۔

۲ ع۱۲ ۲ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ۝۲۲ ع

لَا تَجْعَلْ ؛ نہ کر ، نہ بنا ۔ مَعَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے ساتھ ۔ اِلٰهًا اٰخَرَ ؛ کسی اور کو معبود ۔ فَتَقْعُدَ ؛ پھر تو تھک کر بیٹھ جائے گا ۔ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ؛ لائق مذمت اور بے یار و مددگار ۔

ترجمہ :- اللہ کے سوا کسی اور کو اپنا معبود نہ بناؤ کہ تھک کر بدحال ، بے یار و مددگار بیٹھ جاؤ ۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝۲۳

وَقَضٰى رَبُّكَ ؛ اور تمہارے رب نے فیصلہ کن فرمان جاری کیا ہے ۔ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؛ کہ اس کے یعنی اللہ کے

سوا کسی کی عبادت نہ کرو، کسی کی پوجا نہ کرو۔ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؛ اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اصل میں اَحْسِنُوْا اِحْسَانًا ہے۔فعلِ محذوف کا مفعولِ مطلق ہے۔ اِمَّا يَبْلُغَنَّ ؛ اور اگر پہونچ جائیں۔ عِنْدَكَ الْكِبَرَ ؛ تمہارے پاس بڑھاپے کو، تمہارے سامنے۔ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا ؛ ان میں سے کوئی ایک یا ہر ایک۔یعنی ماں باپ بوڑھے ہوجائیں۔ فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ ؛ تو ان کو اُف تک نہ کہو، ہوں تک نہ بولو۔ اُف کا لفظ بے پروائی کو ظاہر کرتا ہے۔ وَلَا تَنْهَرْهُمَا ؛ اور نہ ان کو ڈانٹو، دھمکاؤ۔ وَقُلْ لَّهُمَا ؛ اور ماں باپ سے کہو۔ قَوْلًا كَرِيْمًا ؛ شریفانہ بات۔

ترجمہ :- اور تمہارے رب نے فیصلہ کُن حکم جاری کیا ہے کہ اس کے سوائے کسی کی عبادت نہ کرو۔ (پوجا نہ کرو) اور ماں باپ سے نیک سلوک کرو۔ ان میں سے ایک یا ہر ایک تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائے تو تم ان کو ہوں تک نہ کہو اور نہ جِھڑکو، نہ ڈانٹو اور ان سے بات کرو تو شریفانہ بات کرو۔

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾

وَاخْفِضْ لَهُمَا ؛ اور ان کے سامنے جھکاؤ، پست کرو۔ جَنَاحَ الذُّلِّ ؛فرماں برداری کا بازو۔ ذِلٌ۔ ذلیل ہونا۔ ذُلٌّ۔ مطیع وفرماں برادار ہونا، جانور کا رام ہوجانا۔ مِنَ الرَّحْمَةِ ؛ رحم کے ساتھ۔ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا ؛ اور کہو، دُعا کرو، اے میرے رب! پروردگار! ان پر رحم فرما۔ كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ؛ جس طرح کہ انھوں نے مجھے پالا پوسا بحالیکہ میں چھوٹا تھا، صغیرالسِّن تھا۔جس طرح انھوں نے میری صغرسنی میں پرورش کی۔

ترجمہ :- اور ماں باپ کے سامنے فرماں برداری کا بازو جُھکاؤ اور کہو : خدایا تو ان پر رحم فرما۔ جس طرح کہ انھوں نے مجھے کم عمری میں پالا، (پرورش کی)۔

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ ؛ تمہارا رب خوب جانتا ہے۔ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؛ اُن پوشیدہ باتوں کو جو تمہارے دلوں میں ہیں، جانوں میں ہیں، جی میں ہیں۔ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ ؛ اگر تم نیک ہو، عملِ صالح کرتے ہو، اچھے کاموں کی تمہارے میں صلاحیت ہے، تم درست حالت میں ہو۔ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ؛ تو اللہ ان کو بخش دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو اللہ ہے رجوع کرنے والوں کو، توبہ کرنے والوں کو دامنِ مغفرت میں چھپا لینے والا۔ یعنی کون منافقی سے، خوشامدانہ گفتگو کرتا ہے اور کس کے دل میں سچّی عظمت و محبت ہے اس کو خدا خوب سمجھتا ہے اور اس سے درگزر اور مغفرت کرتا ہے۔

ترجمہ :- تمہارا رب خوب جانتا ہے جو کچھ کہ تمہارے دلوں میں ہے ۔ اگر تم نیک ہو (عملِ صالح کرتے ہو) تو اللہ توبہ کرنے والوں کو مغفرت فرماتا ہے ۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾

وَاٰتِ ؛ اور دے دو ۔ ذَا الْقُرْبٰى ؛ قرابت دار کو ، اہلِ قرابت کو ۔ حَقَّهٗ ؛ اس کا حق ۔ وَالْمِسْكِيْنَ ؛ اور غریب کو ، مفلس کو ۔ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؛ اور مسافر کو ۔ بعض دفعہ اَبٌ ۔ اَخٌ اِبْنٌ کا لفظ صرف تعلق اور ربط بتاتا ہے جیسے اِبْنُ السَّبِيْلِ ؛ راستہ کا بیٹا ۔ اَخُ الْحَرْبِ ؛ لڑائی کا بھائی ۔ اَبُوالْخَيْرِ ؛ خیر کا باپ ۔ مگر ان سب کے معنٰی ہیں تعلق رکھنے والا ، نسبت رکھنے والا ۔ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ؛ اور بے جا صَرف نہ کر اور اسراف سے مال ضائع نہ کرو ۔

ترجمہ :- اور قرابتدار کو اس کا حق دے دو ۔ اور مسکین اور مسافر کو بھی دے دو ۔ مگر بے جا خرچ کر کے مال ضائع نہ کرو ۔ (یعنی کسی طرح کا اسراف نہ کرو) ۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ ؛ بے شک اسراف کرنے والے ، بے جا خرچنے والے ۔ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؛ شیطانوں کے بھائی ہیں ، حد سے تجاوز کر گئے ہیں ۔ خدا کے عطیہ کو اپنی ملک سمجھتے ہیں ۔ خلافِ حکم صَرف کرتے ہیں ۔ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ ؛ اور ہے شیطان ۔ لِرَبِّهٖ ؛ اپنے رب کا ، اپنے پروردگار کا ۔ كَفُوْرًا ؛ ناشکرا ، کُفرانِ نعمت کرنے والا ، حق پوش ، ناقدرا ۔

ترجمہ :- بے شک اسراف کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان تو اپنے رب کا سخت ناشکرگزار ہے ۔

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾

وَاِمَّا ؛ اور اگر ۔ تُعْرِضَنَّ عَنْهُمْ ؛ ان سے اعراض کریں ، ان سے روگردانی کریں ، منہ پھیرلیں ۔ اِبْتِغَآءَ رَحْمَةٍ ؛ رحمت کو چاہتے ہوئے ۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے پروردگار کی ۔ یعنی اپنے رب کی رحمت کو چاہتے ہوئے ۔ تَرْجُوْهَا ؛ جس کی تم کو اُمید ہے ۔ فَقُلْ لَّهُمْ ؛ تو ان سے کہو ، ان سے بات چیت کرو ۔ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ؛ نرمی کی بات ۔

ترجمہ :- اور اگر تم ان سے اعراض کرو اپنے رب کی رحمت کو چاہتے ہوئے ، جس کی تم کو اُمید ہے ، تو تم ان سے نرمی کی بات کرو ۔

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ ؛ اور اپنے ہاتھ کو نہ کرو ۔ مَغْلُوْلَةً ؛ بندھا ہوا ۔ اِلٰى عُنُقِكَ ؛ اپنی گردن سے ۔ وَلَا تَبْسُطْهَا ؛ اور نہ کھول دو ۔ كُلَّ الْبَسْطِ ؛ پورا کھولنا ۔ فَتَقْعُدَ ؛ کہ تم بیٹھ رہو ۔ مَلُوْمًا ؛ کہ لوگ تمہیں ملامت کریں ، برا بھلا کہیں ، سرزنش کریں ۔ مَحْسُوْرًا ؛ درماندہ ، تھکا ہوا ، عاجز ، ناکارہ ۔

ترجمہ :- اورتم اپنے ہاتھ کو نہ گردن سے بندھا ہوا رکھو (کہ کچھ دے نہیں سکتے) اور نہ پورا کھول ہی دو کہ پاس کچھ نہ رکھو ۔ (نتیجۃً ایسی حالت میں) بیٹھ رہو گے کہ لوگ تمہیں ملامت کریں اورتم عاجز اور درماندہ رہ جاؤ ۔

اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾ ع ۳ / ۴ / ۸

اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب ؛ يَبْسُطُ الرِّزْقَ ؛ رزق کو کشادہ کرتا ہے ، فراخ دست بناتا ہے ، بسط وکشادگی کرتا ہے ۔ لِمَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہے ۔ وَيَقْدِرُ ؛ اور تنگ دست بھی کرتا ہے ۔ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ ؛ بے شک وہ اپنے بندوں سے ہے ۔ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ؛ دانا بینا ، باخبر ، بابصر ۔ نہ کسی کی دلی حالت اس سے چھپی ہوئی ہے نہ ظاہری حالت ۔ وہ باطن کو جانتا ہے اور ظاہر کو دیکھتا ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً تمہارا رب جس کو چاہتا ہے فراخ دست بناتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگ دست کر دیتا ہے ۔ وہ اپنے بندوں کے حالات کو جانتا بھی ہے اور دیکھتا بھی ۔

صاحبو ! ماں باپ کا بڑا مرتبہ ہے ۔ تم نے ان کے ہاتھوں وجود کا لباس پہنا اور پیدا خدا نے کیا ۔ بے شک ۔ مگر اپنی قدرت کے اظہار کا ذریعہ ماں باپ کو بنایا ۔ اُن سے گستاخی کرنا ، ان کو جھڑکنا ، ڈانٹنا سخت گناہ اور بے ادبی ہے ۔ ان سے گفتگو کرو تو ادب سے ، نرمی سے ، ان کے سامنے رحم کے ساتھ گردن کو ، بازوؤں کو جھکاؤ ۔ ان کے لئے ہمیشہ دُعا کرتے رہو ۔ اُن کے سایہ کو غنیمت سمجھو ۔ ان کے تجربوں سے فائدہ اُٹھاؤ ۔ اپنی جوانی پر نہ پھولو ۔ تم ان کے ساتھ نیک سلوک کرو گے تو اللہ تم کو پروان چڑھائے گا ۔ تمہاری زندگی کو کامیاب بنائے گا ۔

ماں باپ کا ادب کرنا چاہئے

صاحبو ! آج کل سرکشی کا بڑا زور ہے ، بڑوں کے سامنے گردن جھکانے کو گناہ جانتے ہیں ، شرک سمجھتے ہیں ۔ ذرا وَاخْفِضْ لَهُمَا پر غور کرو ۔ ذرا جَنَاحَ الذُّلِّ پر غور کرو ۔ کیا خدائے تعالیٰ نے شرک کی تعلیم دی ہے ۔

با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب

شرک عقیدہ کا نام ہے نہ کہ عمل کا

حدیثِ شریف میں آیا ہے کہ لوگوں نے حضرت (ﷺ) کو دیکھا تو ہاتھ پیر کو بوسہ دیا ، چوما ، قدم بوسی کی ۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ نہ رکوع کو سمجھے نہ سجود کو ، نہ شرک کو سمجھے نہ بدعت کو ۔ میں ہمیشہ لکھتا ہوں کہ شرک عقیدہ کا نام ہے نہ کہ عمل کا ۔ جب تک کہ نیت ِعبادت نہ ہو ، انتہائی مذلّت مقصود نہ ہو ، بندے کو خدا نہ سمجھیں ، بالذات موجود نہ مانیں تو شرک کیونکر ہوگا ۔غرض کہ یہ لوگ گستاخ ہیں ، بے ادب ہیں ، خانہ خراب ہیں ۔

اسراف سے بچنے کی تلقین

صاحبو ! میں اس وقت ایک اور مسئلہ پر آپ صاحبوں کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں ۔ وہ اسراف اور بے جا خرچ کرنا ہے یا بخل اور کنجوسی ہے ۔ ایک زمانہ تھا کہ مسلمانوں کی حکومت تھی ، ان کے پاس مال و دولت تھی تو سب لوگ نصیحت کرتے تھے کہ بخل نہ کرو ، غریبوں کی مدد کرو ، قرابتداروں سے نیک اور مالی سلوک کرو ۔ اب مسلمان مفلس ہیں نادار ہیں ۔ مگر ابھی تک ان کے دلوں میں اپنے بزرگوں کے دولت مند ہونے کا خیال جاگزیں ہے ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے باپ نے ہماری بہن کی شادی میں اتنا روپیہ صَرف کیا ۔ ہم کو بھی اسی شان سے اپنی لڑکی کی شادی کرنی چاہیئے ۔آج کل کی شادیوں میں بیٹی والوں کی بڑی تباہی ہوتی ہے ۔ بیٹی کا جہیز ، سامان اور دیگر ضروریات کا فراہم کرنا ، مہمانوں کی خاطر تواضع ہمت شکن ہے ۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ دلہا میاں کا مہر معجّل اور غریب دلہن کا مہر مؤجل ۔ مرد کیا ہیں کہ نکھٹو بن گئے ہیں ، عورت کا مال ڈھونڈ ھتے ہیں ۔ یا تو مرد پالتا تھا یا اب عورتوں کے مال پر مرد پلتے ہیں ۔ جھوٹی ٹیم ٹام سے سوائے تباہی کے کچھ حاصل نہیں ۔ ہمارے ہی زمانہ میں ایک صاحب کی لڑکی کی شادی ٹھیری ۔ ساہوکار نے روپیہ قرض دینے کا وعدہ کیا اور وقت پر وعدہ خلافی کی ۔ قرض دینے سے انکار کردیا ۔ بے چارہ نے خودکشی کرلی اور خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ کا مصداق ہوگیا ۔ ازواجِ مطہراتؓ اور بناتِ طیباتؓ کی شادیاں حضرتؐ کے زمانہ میں ہوئیں اور کس سہولت کے ساتھ ہوئیں ۔تم نے رسولِ خدا ﷺ کا طریقہ چھوڑا ۔ اسی کی نکبت ہے کہ تم تباہ ہورہے ہو ، برباد ہورہے ہو ۔

صاحبو ! میں ایک اور مسئلہ پر آپ کو متوجہ کرتا ہو اور وہ سنیما ، قمار بازی یعنی جُوا کھیلنا ہے ۔ اب شرط کے ساتھ برج کھیلنا داخلِ تہذیب عالیہ ہوگیا ہے ۔ کونسا ناجائز کام ہے کہ مسلمان نہیں کرتے ۔ ام الخبائث ان کا کلیجہ کھا رہی ہے ۔ یہ لال پری کس طرح گلے پڑی ہے ۔ مال برباد ، صحت برباد ۔تقویٰ اور ایمانداری برباد ۔ یہ سب کس کے نتیجے ہیں ؟ احکامِ الٰہی سے منہ موڑنے کے ۔

مسلمانو ! خدا کے لئے اپنے آپ پر ، اپنی بیوی بچوں پر رحم کرو اور اسراف اور بے جا خرچنے سے احتراز کرو ۔ دیکھو ! تم کو اللہ کیا فرماتا ہے :- اخوان الشّیاطیْن ۔

اُٹھو اُٹھو یہ خوابِ غفلت کب تک

جاگو جاگو اجل کمیں گاہ میں ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُھُمْ وَاِیَّاکُمْ ۭ

اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ﴿۳۱﴾

اس سے پہلے فرمایا تھا کہ رزق کی فراخی اور تنگی ہمارے ہاتھ میں ہے تم اس کی فکر نہ کرو۔ اب فرماتا ہے:-
وَلَا تَقْتُلُوْآ اَوْلَادَكُمْ ؛ اور تم اپنی اولاد کو مار نہ ڈالو۔ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ؛ مُفلسی اور ناداری کے خوف سے۔ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ؛ ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ اِنَّ قَتْلَهُمْ ؛ بے شک ان کا قتل، اُن کو مار ڈالنا۔ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ؛ بہت بڑی خطا ہے، نہایت غلطی ہے۔

ترجمہ:- اور اپنی اولاد کو ناداری اور مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم ان کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ ان کو قتل کر دینا یقیناً بہت بڑی خطا اور غلطی ہے۔

صاحبو! زمانہ جاہلیت میں تنگدستی اور عار و ذِلّت کے خیال سے اولاد کو زندہ درگور کر دیتے تھے جو بہت سخت دلی اور قساوت کا کام تھا۔ اب کیا ہو رہا ہے؟ ناخواندہ مہمانوں کو یعنی ناجائز حمل کو گرا دیتے ہیں۔ آج کل ضبطِ تولید عام ہو رہا ہے۔ یہ بھی اولاد کُشی میں داخل ہے۔ خصوصاً پڑھی لکھی لڑکیاں جو بے پردہ ماری ماری پھرتی ہیں، ان کے پاس ایسے واقعات بہت ہوتے ہیں۔ خدا ان کو توفیقِ نیک عطا کرے اور ان کے ماں باپ کو بھی جنھوں نے ڈھیلی ڈوری چھوڑ رکھی ہے۔

ضبطِ تولید بھی اولاد کُشی میں داخل ہے

صاحبو! اولاد کو تربیت نہ کرنا یا غلط تربیت کرنا یا بے علم رکھنا یہ بھی قتلِ نفس میں داخل ہے۔ انگریزی تعلیم تو خوب ہوئی مگر نہ دین سے واقفیت نہ اخلاقی تعلیم سے بہرہ مندی۔ ان کے جسم اگر زندہ بھی رہیں تو ان کے دل تو مُردہ ہیں ۔

زندگی زندہ دِلی کا نام ہے ÷ مُردہ دِل خاک جیا کرتے ہیں

زِنا کاری اور اس کے مقدمات، یہ بھی قتلِ اولاد میں داخل ہے۔ کیونکہ نہ نسب کی حفاظت ہوتی ہے، نہ حرامی بچوں سے ماں باپ کو کچھ محبت رہتی ہے لہذا فرماتا ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى ؛ زِنا کے پاس نہ پھٹکو، اس کے قریب بھی مت جاؤ، یعنی مقدماتِ زِنا سے بھی پرہیز کرو۔ بے پردہ پھرنا، ایک جماعت میں لڑکے لڑکیوں کا پڑھنا، ایسے قرابت داروں کے سامنے نکلنا جو محرم نہیں، ایسے کپڑے پہننا جن پر عَارِيَاتٌ كَاسِيَاتٌ یعنی کپڑے کے کپڑے پہنی ہوئی ہیں اور بے پردہ کے پردہ، جالی کے کپڑے، بلوز جمپر وغیرہ۔ کیا لباس کے ساتھ بے پردگی نہیں رکھتے۔ ہمیشہ جوان لڑکیاں برہنہ سر رہتی ہیں۔ بعض تو اوڑھنی کو جو سر اور تمام جسم کو چھپانے کے لئے بنی تھی، اب صرف اس کے دونوں کونے دونوں شانوں پر ڈال لیتی ہیں۔ یہ سنیما قہرِ خداوندی کو پکار پکار کر، چلّا چلّا کر بُلاتا ہے۔ ہمارے سامنے کا واقعہ ہے کہ غیرتِ خداوندی سے سنیما کو آگ لگی ☆ اور بہت سی عورتوں کے کباب

☆ یہ واقعہ 1934 کا ہے ''موتی محل'' سلطان بازار حیدرآباد میں آگ لگ گئی تو پردہ نشین عورتوں نے جل کر مرنا پسند کیا مگر بے پردہ باہر نہیں نکلیں۔ یہ تاثر جناب موہن پرشاد ولد رائے جانکی پرشاد کا ہے جو اس کے عینی شاہد ہیں۔ (اضافہ الاکیڈیمی)

تیار ہوئے ۔ مگر افسوس ! نکھٹو باپ اور نکھٹو خاوند نے اپنی گھر کی عورتوں کو سنیما کو جانے سے نہ روکا ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ۔ سنیماؤں اور نمائش گاہوں میں سے کتنی عورتیں فرار ہوجاتی ہیں ۔ آتی ہیں تو آبرو کھوکر آتی ہیں ۔ ایسی زندگی سے تو موت بھلی ۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا : وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی ۔ یعنی مقدماتِ زِنا سے بھی بچو ۔ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؛ وہ تو یقیناً بڑی بے حیائی کی بات ہے ۔ وَسَآءَ سَبِيْلًا ؛ اور برا راستہ ہے ، بدراہی ہے ، گمراہی ہے جو ذِلّت و خواری کی طرف پہنچاتی ہے ۔

ترجمہ :- اور زِنا کے قریب تک مت جاؤ ۔ کیونکہ وہ بے حیائی کی بات ہے اور (کیونکہ) وہ برا راستہ اور گمراہی ہے ۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ

وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ ؛ اور اس شخص کو قتل نہ کرو ، مار نہ ڈالو ۔ اَلَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ ؛ جس کو یعنی جس کے قتل کو اللہ نے حرام کیا ہو ، باحرمت جانا ہو ۔ اِلَّا بِالْحَقِّ ؛ مگر حق پر ۔ لڑائی کے وقت دشمنوں کو مار ڈالنا جائز ہے ۔ قصاص میں قتل کرنا جائز ہے ۔ باغی کو قتل کرنا بھی جائز ہے ۔ مرتد کو قتل کرنا بھی جائز ہے ۔ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا ؛ اور جو قتل کردیا گیا ہو بحالیکہ وہ مظلوم ہے ۔ جو ظلم سے قتل کیا جائے ۔ فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا ؛ تو ہم نے اس کے ولی کو ، وارث کو غلبہ دیا ہے ، قوت دی ہے ۔ وہ قصاص کا مطالبہ کرسکتا ہے ، بدلہ میں مار سکتا ہے ۔ مگر فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ ؛ تو قتل میں زیادتی نہ کرے ۔ ایک کے عوض کئی قتل نہ کرے ۔ بغیر حاکم کے فیصلہ کے قصاص بھی نہ لے ۔ مقتول کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹے اور کسی قسم کی تکلیف نہ دے ۔ مقتول کے ولی اور وارث کو اللہ نے کامیابی اور نصرت دی ہے ۔ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ؛ بے شک وہ مظفر اور منصور رہے گا ۔

ترجمہ :- اور (ناحق ناروا) اُس شخص کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق نہ مارو اور جو شخص ظلم سے قتل کیا جائے تو ہم نے اس کے ولی کو غلبہ دیا ہے ۔ مگر وہ (ولی) بھی قتل میں اسراف نہ کرے ۔ وہی قابلِ نصرت و مدد ہے ۔ (دوسرے لوگوں کو ولی کی مدد کرنی چاہیئے) ۔

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۪

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ ؛ اور یتیم کے مال کے پاس بھی نہ پھٹکو ، قریب بھی نہ جاؤ ۔ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؛ مگر

اس طریقہ سے کہ بہتر ہے، احسن ہے۔ یعنی اس کے نفقہ کے لئے اور اپنے ضروری اخراجات کے لئے یتیم کے مال سے لے سکتے ہیں۔ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ؛ یہاں تک کہ وہ پہنچ جائے اپنی قوت کو، یعنی وہ جوان ہوجائے، بشرطیکہ وہ یتیم کے مال کے منتظم ہوں۔ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ؛ اور عہد کو پورا کرو، ایفائے عہد کرو۔ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْؤُلًا ؛ بے شک عہد قابلِ باز پرس ہے، اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

ترجمہ :- اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہتر طریقہ سے یہاں تک کہ وہ جوان ہوجائے۔ اور جو عہد کرو اسے پورا کرو۔ بے شک عہد کے متعلق باز پُرس کی جائے گی۔

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝۳۵

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ ؛ اور ناپو تو پورا ناپو۔ وَزِنُوْا ؛ اور تولو، وزن کرو۔ بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ؛ سیدھی اور درست ترازو سے۔ یعنی ہمیشہ معاملات میں ترازو کے تول رہو۔ تمہارا ''بیالنس'' برابر رہے۔ نہ اِدھر جھکو، نہ اُدھر، نہ کمی کرو نہ زیادتی، نہ افراط نہ تفریط۔ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؛ یہ اچھی بات ہے، یہ کام سراپا خیر ہے، بہتر ہی بہتر ہے۔ وَاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ؛ اور انجام کے لحاظ سے بھی بہتر ہے، اس کا مآل بھی اچھا ہے۔

ترجمہ :- اور تم ناپو تو پورا ناپو۔ اور سیدھی اور دُرست ترازو سے تولو۔ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُلًا ۝۳۶

وَلَا تَقْفُ ؛ اور پیچھے نہ لگو۔ اس کے درپے نہ ہو۔ قَفَا ۔ يَقْفُو ۔ قَفْوًا ؛ پیچھے چلنا، پیچھے لگنا۔ قِفَا ؛ گدی۔ قَافِيَه ۔ آخر کا کلمہ۔ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۔ جس چیز کا تم کو علم نہیں، جس کے حال سے واقف نہیں، جو خلافِ حق ہے، اس کا پروپگنڈہ نہ کرو، کسی کی عیب جوئی اور حالات کے تجسس میں لگ نہ جاؤ۔ اِنَّ السَّمْعَ ؛ بے شک کان، بے شک سماعت۔ وَالْبَصَرَ ؛ اور آنکھ، بصارت و بینائی۔ وَالْفُؤَادَ ؛ اور دل۔ كُلُّ اُولٰٓئِكَ ؛ ان میں سے ہر ایک۔ كَانَ عَنْهُ مَسْؤُلًا ؛ اس سے باز پرس کی جائے گی۔

ترجمہ :- اور جس چیز کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو۔ بے شک کان، آنکھ، دِل، اِن میں سے ہر ایک کے متعلق باز پُرس کی جائے گی۔

وَلَا تَمْشِ فِى الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝۳۷

وَلَا تَمْشِ ؛ اور نہ چل ، مشی نہ کر ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ مَرَحًا ؛ اکڑتا ، بَل کھاتا ۔ تکبّر کرتا ، اپنے سوائے دوسروں کو حقیر سمجھتا ۔ اپنی توانائی پر نہ پھولو ۔ اپنے زور وقوت کی وجہ سے آپے سے باہر نہ ہو ۔ اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ ؛ یقیناً تم زمین کو پھاڑ نہیں ڈال سکتے ۔ خَرْقِ عَادَتْ ؛ عادت کے خلاف کرنا ۔ خِرْقَهْ ؛ پھٹا پرانا کُرتا ۔ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ ؛ اور تم پہاڑوں کو نہ پہنچو گے ۔ بَلَغَ ؛ پہنچا ۔ بَالِغٌ ۔ جوان آدمی ۔ مَبلَغْ ؛ محدود و معیّن چیز ۔ مَبْلَغِ عِلْم ؛ علمی قابلیت ۔ مُبَالَغَهْ ۔ حد سے بڑھا دینا ۔ تَبْلِیْغ ۔ دین کی اشاعت کرنا ، دین کو پہنچانا ۔ طُوْلًا ؛ قدآوری میں ، لمبائی میں ۔

ترجمہ :- اور زمین میں اکڑتے نہ پھرو (تکبّر نہ کرو) تم نہ زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ قد آوری میں پہاڑوں کو پہنچ سکتے ہو ۔ (نہ قوت ہے نہ قد و قامت ہے پھر کیوں اکڑتے ہو ۔ اپنے آپ کو بھولتے ہو) ۔

كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾

كُلُّ ذٰلِکَ ؛ ان میں سے ہر ایک بات ۔ كَانَ سَيِّئُهٗ ؛ اس کی برائی ۔ سَآءَ ؛ برا معلوم لگا ۔ سُوْءٌ ؛ برائی ۔ سَيِّئٌ ؛ بُری بات ۔ عِنْدَ رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کے پاس ۔ مَكْرُوْهًا ؛ ناپسندیدہ اور مکروہ ، لائقِ کراہت ۔

ترجمہ :- ان میں کی ہر ایک بری بات تمہارے رب کے پاس مکروہ ہے (ناپسند ہے) ۔

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ؕ

وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِىْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾

ذٰلِکَ ؛ یہ سب ۔ یعنی اخلاقِ فاضلہ کی تعلیم ۔ مِمَّآ اَوْحٰی اِلَیْکَ رَبُّکَ ؛ ان باتوں میں سے ہے کہ تمہارے رب نے تمہاری طرف وحی کی ہے ۔ مِنَ الْحِکْمَةِ ؛ حکمت کی قسم سے ، پختہ اور مضبوط باتیں ، پکّی تعلیم ۔ مگر ان چیزوں پر اسی وقت عمل ہوسکتا ہے ۔ جب خدا کو مانیں ، رسول کو مانیں ، اس کی وحی کو تسلیم کریں ۔ اصل توحید ہے ۔ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ ؛ اور اللہ کے ساتھ نہ بناؤ ۔ اِلٰهًا اٰخَرَ ؛ ایک دوسرا معبود ۔ فَتُلْقٰی فِیْ جَهَنَّمَ ؛ پھر تم دوزخ میں ڈال دیے جاؤ ۔ مَلُوْمًا ؛ لائقِ ملامت ، ہرطرف سے پھٹکار ہوگی ۔ مَدْحُوْرًا ؛ پھٹکارا ہوا ، دُھتکارا ہوا ۔ ذلیل وخوار کیا ہوا ۔

ترجمہ :- یہ سب ان میں سے ہے جو تمہارے رب نے تمہارے طرف حکمت کی باتیں وحی کیں ۔ (تمہارے دل میں ڈالا) اور (دیکھو !) اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ ٹھیراؤ کہ دوزخ میں ڈال دیے جاؤ ، دھتکارے ہوئے ، پھٹکارے ہوئے (لعنت و ملامت کیئے ہوئے) ۔

توحید میں ضرور ہے کہ خدا کی اولاد نہ مانیں ۔ نادان ، فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں مانتے تھے ۔ فرماتا ہے :-

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ﴿۴۰﴾ ع

اَفَاَصْفٰكُمْ ؛ کیا تمہیں انتخاب کیا ہے، چُن لیا ہے، برگزیدہ کیا ہے۔ رَبُّكُمْ ؛ تمہارے پروردگار، تمہارے ربّ نے۔ بِالْبَنِيْنَ ؛ بیٹوں کے لئے، یعنی تم کو تو بیٹے۔ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ ؛ اور بنالیا ہے فرشتوں میں سے۔ اِنَاثًا ؛ عورتیں یعنی تمہارے لئے تو بیٹے اور خدا کے لئے بیٹیاں۔ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ ؛ بے شک تم بولتے ہو۔ قَوْلًا عَظِيْمًا ؛ ایک بڑا بول، قولِ عظیم، بڑی بات۔

ترجمہ:- (یہ کیا بڑا بول ہے؟) کیا تم کو تو خدا نے بیٹوں کے لئے انتخاب کیا اور فرشتوں میں سے پیدا کیا تو عورتیں؟ دیکھو تم یقیناً بڑا بول بولتے ہو۔ (خدا کی شان کے خلاف کہتے ہو)۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِيَذَّكَّرُوْا ؕ وَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا ؛ اور یقیناً ہم نے مختلف صورتوں میں پھیرا ہے، مختلف پیرایوں میں ادا کیا ہے۔ طرح طرح سے بیان کیا ہے۔ فِىْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ؛ اس قرآن میں۔ لِيَذَّكَّرُوْا ؛ تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔ ان کی یاد دہانی ہوجائے۔ اس پر بھی وَمَا يَزِيْدُهُمْ ؛ اور انھیں زیادہ نہیں کرتے۔ اِلَّا نُفُوْرًا ؛ مگر نفرت جیسے جیسے مختلف پیرایوں میں ان کو سمجھایا جاتا ہے وہ اور بگڑتے ہیں۔ ان کی نفرت اور بڑھ رہی ہے۔

ترجمہ:- اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں مختلف پیرائے اختیار کئے تاکہ وہ نصیحت قبول کریں مگر اس سے تو ان کو اور نفرت بڑھ رہی ہے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

قُلْ لَّوْ كَانَ ؛ پیغمبر تم کہو، اگر ہوتے۔ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ ؛ خدا کے ساتھ کچھ اور معبود۔ كَمَا يَقُوْلُوْنَ ؛ جس طرح کہ وہ کہتے ہیں، دعا کرتے ہیں۔ اِذًا لَّا بْتَغَوْا ؛ تب تو وہ ڈھونڈھ نکالتے۔ اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ؛ اس خدا کی طرف جو عرشِ حکومت پر جلوہ گر ہے راستہ۔ بعض کہتے ہیں کہ خدا کے ساتھ اور دیوتا اور معبود ہوتے تو خدائے تعالیٰ کی طرف ان کو راستہ مل جاتا، ان کو ہدایت ہوجاتی۔ یا یہ کہ معبود ہونے کی وجہ سے وہ خدا سے لڑنے کے لئے تیار ہوجاتے۔

ترجمہ:- پیغمبر! تم کہو اگر اس کے (خدا کے) ساتھ اور معبود ہوتے جیسا کہ یہ کہتے ہیں تو صاحبِ عرش کی طرف راستہ ڈھونڈ کر نکال لیتے۔

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی ؛ ان واہی تباہی خیالات سے خدائے تعالیٰ پاک ہے اور اعلیٰ و ارفع ہے۔ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا ؛ ان خرافات سے جو یہ کہتے ہیں بہت بلند ہے۔

ترجمہ :- (کسی کا واہی تباہی خیال اس تک نہیں پہنچ سکتا)۔ وہ (اللہ تعالیٰ) پاک ہے۔ اور یہ جو کچھ کہتے ہیں، اس سے بہت اعلیٰ و ارفع ہے۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِیْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾

تُسَبِّحُ لَهٗ ؛ اس کی (اللہ کی) تسبیح کرتے ہیں، اس کو عیوب سے پاک بیان کرتے ہیں۔ اَلسَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ ؛ سات آسمان اور زمین۔ وَمَنْ فِیْهِنَّ ؛ اور جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ ؛ اور کوئی شئے نہیں۔ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ؛ مگر اس کو عیوب سے پاک اور کمال سے موصوف سمجھتی ہے۔ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؛ مگر تم سمجھتے نہیں ان کی تسبیح کو۔ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ؛ بے شک وہ حلیم ہے، بُردبار ہے، غفور، رحیم ہے۔

ترجمہ :- سات آسمان اور زمین اور ان میں جو کچھ ہے وہ اس کی (خدائے تعالیٰ کی) تسبیح کرتے اور اس کو عیوب سے پاک سمجھتے ہیں اور کوئی شئے ایسی نہیں ہے جو اس کی (خدا کی) حمد و تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم اُن کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔ (تم اپنے اعمالِ بد سے عذاب کے مستحق تھے مگر) وہ بڑا حلیم ہے، بڑا غفور ہے (بڑا بردبار ہے، تحمل والا ہے، بخشنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے)۔

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾

وَ اِذَاقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ ؛ اور تم جب قرآن پڑھتے ہو۔ جَعَلْنَا بَیْنَكَ ؛ تو ہم کرتے ہیں تمہارے درمیان۔ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ؛ اور ان لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ؛ مخفی اور پوشیدہ پردہ۔ یعنی یہ لوگ قرآن سُن کر بالکل متاثر نہیں ہوتے، نہ کان دھر کے سُنتے ہیں۔

ترجمہ :- اور جب تم قرآن پڑھتے ہو (تو اس کی حالت ایسی رہتی ہے گویا) تمہارے اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے درمیان ایک پوشیدہ پردہ حائل ہے۔

وَّجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ

وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا ﴿٤٦﴾

وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَکِنَّۃً ؛ اور ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں ۔ کِنٌّ ؛ پردہ ، جھاڑی ۔ مَکْنُوْنٌ ؛ چھپا ہوا ۔ اَنْ یَّفْقَھُوْہُ ؛ قرآن سمجھنے کے متعلق ۔ یعنی کہیں وہ سمجھ نہ لیں ۔ یہاں قرآن سمجھنے سے روکا نہیں گیا ہے ، بلکہ اُن کی بے رخی کو اس طرح ادا کیا گیا ہے ۔ وَفِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْرًا ؛ اور ان کے کانوں میں بوجھ ۔ یعنی قرآن نہ ان کو آنکھوں سے دکھتا ہے نہ کانوں سے سنائی دیتا ہے ۔ وَاِذَا ذَکَرْتَ رَبَّکَ ؛ اور جب تم اپنے رب کا ذکر کرو ۔ فِی الْقُرْاٰنِ ؛ قرآن میں ۔ وَحْدَہٗ ؛ جو ایک ہے ۔ یا تم صرف اللہ کا نام لو اور اس کے سوا کسی معبود کا ذکر نہ کرو ۔ وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِھِمْ ؛ تو اپنی پیٹھیں پھیرتے ہیں ، روگردانی کرتے ہیں ۔ نُفُوْرًا ؛ نفرت سے ، کراہت سے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کے دلوں پر قرآن کے سمجھنے کے متعلق پردے چھوڑ رکھے ہیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیا ہے ۔ (یعنی کچھ سمجھتے ہیں نہ کچھ سنتے ہیں) اور جب تم قرآن میں صرف اپنے رب کا ذکر کرتے ہو تو نفرت سے پیٹھ پھیر کر چل دیتے ہیں ۔

نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ إِذْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰ إِذْ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ﴿٤٧﴾

نَحْنُ اَعْلَمُ ؛ ہم خوب جانتے ہیں ۔ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِہٖ ؛ اس طریقہ کو جس سے وہ قرآن سنتے ہیں ۔ ان کی نیت کو خدا خوب جانتا ہے ۔ اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْکَ ؛ جب تمہاری باتوں کو کان لگا کر سنتے ہیں ۔ وَاِذْ ھُمْ نَجْوٰٓی ؛ اور جب کہ وہ سرگوشیاں کرتے ہیں ، کانا پھوسی کرتے ہیں ، خفیہ مشورے کرتے ہیں ۔ اِدھر حضرتؐ سے سنتے ہیں اُدھر اپنے دوستوں سے آہستہ آہستہ اعتراض کرتے ہیں ۔ اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ جب ظالم کہتے ہیں ۔ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ ؛ تم اتباع نہیں کرتے ، تم پیروی نہیں کرتے ۔ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ؛ مگر ایک ایسے شخص کو جس پر سحر کیا گیا ہے ، جادو کر دیا گیا ہے ، وہ سحر زدہ ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ تمہاری باتیں سُنتے ہیں تو جس طرح سنتے ہیں اس کو ہم خوب جانتے ہیں اور جب کہ وہ مخفی مشورے اور سرگوشیاں کرتے ہیں ، جب یہ ظالم لوگ کہتے ہیں کہ تم تو ایک سحر زدہ شخص ہی کی اتباع کرتے ہو ۔

صاحبو ! بعض خبرِ آحاد میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر سحر کیا گیا تھا اور آپ بھول بھول جاتے تھے ۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہہ روایت صحت سے بہت دور ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ظالم ، رسولِ خدا ﷺ کو مسحور سمجھتے ہیں ، جن کی مسلمان اتباع کرتے ہیں ۔ یعنی حضرت کو مسحور سمجھنا ظالموں کا قول ہے نہ کہ اچھے آدمیوں کا ۔ ہمارا ذاتی تجربہ ہے کہ رسولِ خدا ﷺ کا نامِ پاک کسی کاغذ کے پُرزے پر لکھ کر باندھ دیتے ہیں یا پڑھ کر پھونک دیتے ہیں تو سارے شیطانی منتر ، جادو ، ٹونا سب رہ جاتا ہے ۔ کوئی ذرا غور کرے کہ اس مظہرِ اتم ﷺ پر کسی کا '' وِل پاوَر '' کسی کی ہمت ، کسی کی توجہ کیا اثر کرسکتی ہے ؟ شیطانوں کا تو ذکر ہی کیا ہے ؟ جبرئیلِ امینؑ نے تین دفعہ اپنے سینے سے حضرتؐ کو لگایا تاکہ عالمِ علوی کی طرف توجہ دلائیں مگر ہوا کیا ، خود ہی تھک تھک گئے ۔ بہرحال میں اُس روایت کو صحیح نہیں سمجھتا ۔

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ﴿۴۸﴾

اُنْظُرْ ؛ (پیغمبر !) ذرا دیکھو ۔ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ ؛ تمہارے متعلق کیا کیا باتیں بناتے ہیں ، کیسی کیسی مثالیں دیتے ہیں ۔ فَضَلُّوْا ؛ پھر خود گمراہ ہوجاتے ہیں ۔ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ؛ اور ان کو راستہ ملتا ہی نہیں ۔

ترجمہ :- دیکھو ! تمہارے متعلق کیا کیا باتیں بناتے ہیں اور گمراہ ہوجاتے ہیں ۔ ان کو دُرست راستہ ملتا ہی نہیں ۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿۴۹﴾

وَقَالُوْا ؛ اور (جو لوگ حشر نشر کے قائل نہیں) کہتے ہیں ۔ ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ؛ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہوجائیں ، ہماری ہڈیاں چورم چور ہوجائیں ۔ ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ؛ تو کیا ہم پھر اُٹھائے جائیں گے ۔ خَلْقًا جَدِيْدًا ؛ ایک نئی پیدایش کے لئے ، ایک جدید تخلیق کے لئے ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ کہتے ہیں کیا ہم جب بوسیدہ ہڈیاں ہوجائیں گے تو پھر زندہ کر کے کھڑے کردیئے جائیں گے ؟ (یہ لوگ حشر ونشر کو نہیں مانتے ۔ اس کی ہنسی اُڑاتے ہیں) ۔

صاحبو ! ایک شخص نے ہمیشہ لوگوں کو ستایا ، خود عیش وعشرت میں رہا ۔ اور ایک دوسرا شخص تمام لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آیا ، خود تکلیفیں اُٹھائیں اور دوسروں کو راحت پہنچائی ۔ کیا مرنے کے بعد دونوں برابر ہوجائیں گے ؟ کوئی خدا پرست تو اس کو ہرگز قبول نہ کرے گا ۔ جہاں مادّہ فنا نہیں ہوتا وہاں لوگوں کے کام بھی فنا نہیں ہوتے ۔ ایک نئی صورت میں ، نئے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں ۔ نیک کی نیکی جنت بن کر نمایاں ہوگی اور بد کی بدی دوزخ بن کر ظاہر ہوگی ۔ خدائے تعالیٰ کے پاس اندھیر نگری نہیں ہے ۔ وہ حاکم ہے ، عادل ہے ۔ ہر ایک کو اس کے لائق جزا اور سزا عطا فرمائے گا ۔

رسول اللہ ﷺ پر جادو کا ہونا غیر ممکن ہے

الربع

یاد رکھو! ڈر کو ڈر نہیں ۔ جو خدا سے ڈرتے ہیں ۔ ان کو قیامت میں کچھ ڈر نہیں ۔ یہاں ڈر ہوگا تو وہاں ڈر نہ رہے گا ۔ یہاں جو نڈر تھے البتہ اُن کو ڈرنا پڑے گا ۔ بہر حال جو سوتا ہے ، وہ جاگے گا بھی ۔ مرنے کے بعد اُٹھنا پڑے گا ۔ جو کچھ کیا ہے اس کے نتائج بھی دیکھنے پڑیں گے ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔

خدا ہم کو اعتقادِ صحیح اور عملِ صالح کی توفیق عطا کرے ۔ آمین ۔

قُلْ کُوْنُوْا حِجَارَۃً اَوْ حَدِیْدًا ﴿۵۰﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہہ دو ۔ کُوْنُوْا ؛ تم بن جاؤ ، ہو جاؤ ۔ حِجَارَۃً ؛ پتھر ۔ اَوْحَدِیْدًا ؛ یا لوہا ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو (چاہے) تم پتھر بن جاؤ یا لوہا ۔

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَکْبُرُ فِیْ صُدُوْرِکُمْ ۚ فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا ؕ قُلِ الَّذِیْ فَطَرَکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ۚ فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْکَ رُءُوْسَھُمْ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھُوَ ؕ قُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ قَرِیْبًا ﴿۵۱﴾

اَوْخَلْقًا ؛ یا ایک مخلوق ۔ مِمَّا یَکْبُرُ فِیْ صُدُوْرِکُمْ ؛ ان چیزوں میں سے جو تمہارے سینوں میں ، دلوں میں ، خیالوں میں اس لوہے سے بھی بڑھ کر ہے ۔ فَسَیَقُوْلُوْنَ ؛ پھر یہ کہیں گے ۔ مَنْ یُّعِیْدُنَا ؛ ہم کو دوبارہ کون پیدا کرے گا ؟ کون لوٹائے گا ، کون ہمارا اعادہ کرے گا ۔ بعض لوگوں کے خیال میں اعادۂ معدوم محال ہے ۔ کیونکہ جو چیز گئی تو گئی اور نئی چیز پیدا ہوئی ، دوسری شئے وجود میں آئی ۔ ان نادانوں کو معلوم ہونا چاہیئے معلومِ الٰہی عین ثابتہ ، ہر شئے کی حقیقت ، نہیں مِٹ سکتی ۔ معلومِ الٰہی معدوم ہوجائے تو علم بھی فنا ہوجائے گا ۔ اور جہل واجب لازم آئے گا ۔ یہ سب بے کار بحثیں ہیں ۔ آدمی کو کام نہیں رہتا تو ایسے ہی واہیات باتوں میں فکر کیا کرتا ہے ۔ قُلِ الَّذِیْ فَطَرَکُمْ ؛ پیغمبر! تم کہہ دو کہ وہی دوبارہ پیدا کرے گا ، تمہارا اعادہ کرے گا جس نے تم کو پیدا کیا تھا ۔ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ؛ پہلی دفعہ ۔ پہلی دفعہ سے دوسری دفعہ پیدا کرنا مشکل نہیں ۔ فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْکَ رُءُوْسَھُمْ ؛ اِنْغاض دوسرے کی طرف سر کو ہلانا ، جس سے تعجب یا انکار ظاہر ہو ۔ پھر وہ تمہاری طرف اپنا سر انکار سے ہلائیں گے ۔ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی ھُوَ ؛ اور کہیں گے کہ آخر وہ ہوگا کب ۔ ؟ قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنَ قَرِیْبًا ؛ اُمید ہے کہ عنقریب ہوگا ۔

ترجمہ :- یا تم ایسی چیز بن جاؤ جو (پتھر اور لوہے سے بھی زیادہ سخت ہو) ان سے بھی بڑھ کر ہو ۔ جو تمہارے سینوں (خیالوں) میں ہے ۔ پھر وہ کہیں گے کہ ہم کو لوٹائے گا کون ؟ تم کہہ دو جس نے پہلے پیدا کیا ہے ۔ پھر وہ تمہاری طرف اپنے سر انکار سے ہلائیں گے اور کہیں گے آخر وہ ہوگا کب ؟

(پیغمبر!) تم کہو اُمید ہے کہ عنقریب ہوگا ۔

يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّونَ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۵۲﴾ ع۵ ۱۲/۵

يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ ؛ اس دن کو یاد رکھو کہ خدائے تعالیٰ تم کو بُلائے گا ۔ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ ؛ پھر تم قبول کرلوگے ، فرماں برداری کروگے ، اثبات میں جواب دوگے ۔ بِحَمْدِهٖ ؛ اس کی حمد اور تعریف بیان کرتے ہوئے ۔ وَتَظُنُّوْنَ ؛ اور تم گمان وظن کروگے ۔ اِنْ لَّبِثْتُمْ ؛ کہ تم دنیا میں ٹھیرے نہیں ۔ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ مگر کم ، مرنے کے بعد معلوم ہوجائے گا کہ دنیا ایک خواب تھی خیال تھی ۔ ماضی پر غور کرکے دیکھو تو ہمیشہ خواب و خیال ہی معلوم ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- اس دن کو یاد کرو جس دن وہ تمہیں یاد فرمائے گا اور تم اس کی حمد و ثنا کرتے ہوئے لبیک کہوگے اور تم خیال کروگے کہ تم ٹھیرے نہیں مگر بہت کم ۔

وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ
إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ﴿۵۳﴾

اس سے پہلے بیان کیا گیا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قِسم قِسم کی باتیں کرتے ۔ کبھی جادوگر کہتے ، کبھی کسی عجمی کا شاگرد کہتے ۔ اس کے جواب میں بعض مسلمان کلّہ بہ کلّہ جواب دینے تیار ہوجاتے تو فرماتا ہے :

وَقُلْ لِّعِبَادِیْ ؛ اور (اے پیغمبر تم) میرے خاص بندوں سے کہہ دو ۔ يَقُوْلُوْا ؛ کہ کہیں ۔ اَلَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؛ اچھی بات کو ۔ کافروں نے اگر بدگوئی کی تو جواب میں تم کو بدگوئی نہ کرنی چاہیئے ۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ ؛ یقیناً شیطان ان کے درمیان فساد برپا کرنا چاہتا ہے ، لڑائی جھگڑا پیدا کرنا چاہتا ہے ۔ نَزَغ ؛ فساد کیا ۔ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ ؛ یقیناً شیطان ، انسان کا ہے ۔ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ؛ کھلا دشمن ، ظاہری مخالف ۔

ترجمہ :- اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ ہمیشہ اچھی بات کہیں ۔ شیطان یقیناً ان کے درمیان فساد برپا کرنا چاہتا ہے ، (جھگڑے ڈالتا ہے) ۔ یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ۔

رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِكُمْ ۖ إِن يَشَأْ يَرْحَمْكُمْ أَوْ إِن يَشَأْ يُعَذِّبْكُمْ ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا ﴿۵۴﴾

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِكُمْ ؛ تمہارا رب تم کو خوب جانتا ہے ۔ تمہارے حال سے بہت ہی واقف ہے ۔ اِنْ يَّشَاْ يَرْحَمْكُمْ ؛ اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے ۔ اَوْ اِنْ يَّشَاْ يُعَذِّبْكُمْ ؛ یا اگر چاہے تو تم پر عذاب نازل کرے ۔ دیکھو! یَشَأْ میں ہمزہ ہے

الف نہیں ہے ۔ ہمزہ کی تحقیق ضروری ہے ۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ ؛ اور ہم نے تمہیں نہیں بھیجا ۔ عَلَیْھِمْ وَکِیْلًا ؛ ان کا وکیل بنا کر ، ان کا ذِمّہ دار بنا کر ۔

ترجمہ :- تمہارا رب تمہارے متعلق سب سے زیادہ علم رکھتا ہے ۔ اگر وہ چاہے تم پر رحم کرے یا اگر چاہے تم پر عذاب کرے ۔ ہم نے تم کو ان کے کاموں کا ذِمّہ دار بنا کر نہیں بھیجا ۔ (جس کی کرنی وہی بھرے گا) ۔

وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ وَّاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۵۵﴾

وَرَبُّکَ اَعْلَمُ ؛ اور تمہارا رب زیادہ عالم ہے ، خوب جانتا ہے ، نہ صرف تم کو بلکہ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ ان سب کو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ۔ پیغمبروں کو دوسروں پر فضیلت دی اور خود پیغمبروں میں وَلَقَدْ فَضَّلْنَا ؛ ہم نے فضیلت دی ، بزرگی دی ۔ بَعْضَ النَّبِیّٖنَ ؛ بعض نبیوں کو ۔ عَلٰی بَعْضٍ ؛ بعض پر ۔ خصوصاً ان کو وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ؛ اور ہم نے داوٗد کو زبور دی ۔ زبور میں کیا ہے ؟ دعائیں ہیں اور رسولِ خدا ﷺ کی نعت میں قصیدے ہیں ۔ یہ پیغمبر ہیں ۔ پیشوائے اُمّت ہیں اور حبیبِ خدا پیشوائے انبیا ہیں ۔ ان کی شان ہے اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ؛ ہم نے یقیناً تم کو بہت کچھ دیا ۔ پیغمبروں کو حکم دیا کہ جب محمد مصطفٰی پیغمبر بن کر دنیا میں تشریف لائیں تو ان کی تعظیم و توقیر کرو ، ان کے مذہب کی اتباع کرو ، ان پر ایمان لاؤ ۔ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ (آل عمران : ۸۱) ۔ حبیبِ خداؐ کی فضیلت تمام انبیاء پر تمام دنیا پر بہت زیادہ ہے ۔ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ۔ (نِساء : ۱۱۳) ۔

ترجمہ :- اور تمہارا رب خوب جانتا ہے ان سب لوگوں کو جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور یقیناً ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی اور داوٗد کو زبور دی ۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ فَلَا یَمْلِکُوْنَ کَشْفَ الضُّرِّ عَنْکُمْ وَلَا تَحْوِیْلًا ﴿۵۶﴾

قُلِ ادْعُوا الَّذِیْنَ ؛ تم کہو ۔ ان لوگوں کو بُلاؤ ، معبودوں کو دعوت دو ۔ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ ؛ جن کو تم خدا کے سوا سمجھتے ہو ، جن پر تم خدا کے سوا ہونے کا زعم کرتے ہو ۔ فَلَا یَمْلِکُوْنَ ؛ پس ان کے ہاتھ میں نہیں ، ان کے اختیار میں نہیں ، وہ مالک نہیں ۔ کَشْفَ الضُّرِّ عَنْکُمْ ؛ تم سے ضرر کا کھول دینا ، دفع کرنا ۔ وَلَا تَحْوِیْلًا ؛ اور نہ بدل دینے ہی کا کچھ اختیار ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہو ۔ ان معبودوں کو بُلاؤ جن پر تم خدا کے سوا ہونے کا زعم کرتے ہو ۔ پس وہ تو نہ تم سے ضرر ہی کو دور کرنے کے مالک ہیں نہ کسی قسم کا بدل دے سکتے ہیں ۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ

وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴿٥٧﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ ؛ وہ لوگ جنہیں یہ پکارتے ہیں ۔ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّھِمْ ؛ وہ اللہ کے پاس ڈھونڈھتے ہیں ، تلاش کرتے ہیں ۔ اَلْوَسِیْلَۃَ ؛ قرب کو ۔ اَیُّھُمْ اَقْرَبُ ؛ جو اُن میں سے ، سب سے قریب تر ہے ۔ وَیَرْجُوْنَ رَحْمَتَہٗ ؛ اور اس کی رحمت کی اُمید اور رَجا رکھتے ہیں ۔ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَہٗ ؛ اور اس کے عذاب سے خوف کرتے ، ڈرتے ہیں ۔ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ ؛ بے شک تمہارے رب کا عذاب ۔ کَانَ مَحْذُوْرًا ؛ ڈرنے ہی کے قابل ہے ، قابل حذر ہے ۔ عذابِ خدا سے اَلْحَذَرْ اَلْاَمَانْ ۔

ترجمہ :- وہ لوگ جو غیرِ خدا کو پکارتے ہیں اور اُن کو خدا کی طرف وسیلہ ٹھہراتے ہیں اور اس وسیلہ کو خدا کا زیادہ مقرب سمجھتے ہیں اور بہ اُمیدِ قربِ الٰہی اس وسیلہ ہی سے خوف و رَجا رکھتے ہیں ۔ یقیناً تمہارے رب کا عذاب ہے بھی اس قابل کہ اس سے ڈریں (اور اَلْحَذَرْ کریں) ۔

صاحبو ! چونکہ عذاب اور ثواب کرنے والا صرف خدا ہے ، اس لئے کسی وسیلہ سے ڈرنا اور اُمید رکھنا دُرست نہیں اور اس وسیلہ کے ذریعہ سے نتیجہ کا نکلنا لازم نہ سمجھنا چاہئیے کیونکہ مسلمان کا ایمان اللہ کے خوف اور رَجا کے درمیان رہتا ہے ۔ ☆

وسیلہ سے ڈرنا اور اُمید رکھنا درست نہیں

وَإِنْ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ مُعَذِّبُوهَا عَذَابًا شَدِيدًا ۚ

كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ﴿٥٨﴾

وَاِنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ ؛ اور کوئی قریہ اور کوئی گاؤں نہیں ہے ۔ اِلَّا نَحْنُ مُھْلِکُوْھَا ؛ مگر یہ کہ ہم اس کو ہلاک کردیں گے ۔ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ؛ روزِ قیامت سے پہلے ۔ اَوْمُعَذِّبُوْھَا عَذَابًا شَدِیْدًا ؛ یا اس گاؤں یا قریہ پر عذابِ شدید نازل کریں گے ۔ کَانَ ذٰلِکَ فِی الْکِتٰبِ مَسْطُوْرًا ؛ یہ علمِ الٰہی میں ، پروگرامِ عالم میں ، تقدیر میں لکھا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- اور کوئی قریہ ایسا نہیں ہے جس کو ہم روزِ قیامت سے پہلے ہلاک نہ کردیں گے یا اس کو عذابِ شدید میں مبتلا نہ کردیں گے ۔ یہ کتابِ الٰہی میں لکھا ہوا ہے ۔

وَمَا مَنَعَنَا أَنْ نُرْسِلَ بِالْآيَاتِ إِلَّا أَنْ كَذَّبَ بِهَا الْأَوَّلُونَ ۚ

☆ اس آیت میں خطاب کافروں سے ہے ۔ وسیلہ کے سلسلہ میں تفسیر و ابتغوا الیہ الوسیلۃ (سورۂ مائدہ ، آیت ۳۵) ملاحظہ فرمائیں (اکیڈمی)

وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا ۭ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا ۝۵۹

وَمَا مَنَعَنَا ؛ اور ہمیں کسی چیز نے نہیں روکا، منع نہیں کیا۔ اَنْ نُرْسِلَ بِالْاٰیٰتِ ؛ کہ ہم اپنی نشانیاں بھیجیں۔ اِلَّا اَنْ کَذَّبَ بِھَا الْاَوَّلُوْنَ ؛ مگر یہ کہ پہلے کے لوگوں نے اُن کو جھٹلایا، نئی بات کی ہے۔ وَاٰتَیْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً ؛ اور ہم نے ثمود کو واضح معجزہ کے طور پر ایک ناقہ، ایک اونٹنی دی تھی۔ فَظَلَمُوْا بِھَا ؛ پھر انھوں نے اس پر ظلم کیا۔ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ ؛ اور ہم آیات اور معجزوں کو نہیں بھیجتے۔ اِلَّا تَخْوِیْفًا ؛ مگر ڈرانے اور خوف دلانے کے لئے۔

ترجمہ :- اور ہمیں کسی چیز نے نہیں روکا کہ معجزے بھیجیں، (آیات کو ارسال کریں) مگر ہوا کیا؟ یہی کہ اگلے لوگوں نے ان معجزوں کو جھٹلایا۔ اور ہم نے ثمود کو بطور ایک واضح معجزہ اونٹنی دی تھی۔ پھر انھوں نے اس پر ظلم کیا (یعنی اس کو مار ڈالا) اور ہم معجزات نہیں بھیجتے مگر ڈرانے (اور خوف دلانے) کے لئے۔

وَاِذْ قُلْنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ

وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِي الْقُرْاٰنِ ۭ وَنُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيْدُهُمْ اِلَّا طُغْيَانًا كَبِيْرًا ۝۶۰ ع ۶ ۸

وَاِذْ قُلْنَا لَکَ ؛ اور یاد کرو اس واقعہ کو جب ہم نے تم کو کہا۔ اِنَّ رَبَّکَ ؛ بے شک تمہارے رب نے، تمہارے پروردگار نے۔ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ؛ لوگوں کو احاطہ کرلیا ہے۔ اس سے وہ تم کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا ؛ اور ہم نے اس رؤیا اور خواب کو نہیں بنایا۔ اَلَّتِیْ اَرَیْنٰکَ ؛ جس کو ہم نے تمہیں دکھایا۔ اِلَّا فِتْنَةً ؛ مگر ایک امتحان اور فتنہ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے۔ وہ رؤیا اور خواب کونسا تھا؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ معراج ہے اور رؤیا کے معنے دیکھنے کے لئے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں حدیبیہ سے پہلے کا خواب ہے اور بعض کے خیال میں جنگِ بدر سے پہلے کا خواب ہے۔ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُوْنَةَ فِی الْقُرْاٰنِ ؛ اور ملعون درخت جس کا ذکر قرآن میں ہے اس سے مُراد وہ ناگ پھنی ہے جو دوزخ میں ہے۔ وَنُخَوِّفُھُمْ ؛ اور ہم ان کی تخویف کرتے ہیں، انھیں ڈراتے ہیں، ان کو خوف دلاتے ہیں۔ فَمَا یَزِیْدُھُمْ ؛ پھر ان کو ہمارا ڈرانا زیادہ نہیں کرتا۔ اِلَّا طُغْیَانًا کَبِیْرًا ؛ مگر بہت ہی طغیان اور سرکشی۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ ہم نے تم سے کہا کہ تمہارا رب لوگوں کو احاطہ کئے ہوئے ہے (اور سب اس کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ کوئی ہل چل تک نہیں کرسکتا)۔ اور ہم نے جو خواب تمہیں دکھایا وہ ایک امتحان تھا لوگوں کا اور ملعون درخت جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ اور ہم ان کو خوف دلاتے اور

ڈراتے ہیں مگر اس سے بھی ان کی خطرناک سرکشی وطغیانی بڑھتی ہی جاتی ہے ۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ﴿۶۱﴾

وَاِذْ قُلْنَا ؛ اور یاد کرو جب کہ ہم نے کہا ۔ لِلْمَلٰٓئِكَةِ ؛ فرشتوں سے ، ملائکہ سے ۔ اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ؛ آدم کو سجدہ کرو ، ان کے علم کی وجہ سے سرِ تعظیم جھکادو ، فرماں برداری کرو ۔ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؛ پھر سب نے سجدہ کیا ۔ بجز ابلیس کے ۔ قَالَ ؛ (ابلیس نے) کہا ۔ ءَاَسْجُدُ ؛ کیا میں سجدہ کروں ؟ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ؛ اس کو ، جس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ۔ شیطان نے آدم کی روح پر توجہ نہ کی اس کو نظر آئی تو مٹی ۔ آدم علیہ السلام میں ایک غیر معمولی جامعیت تھی ۔ ابلیس نے ان کی جامعیت کو نہ دیکھا ۔ اپنی لطیف ذات کی جو آگ سے بنی تھی ڈینگ مارنے لگا ۔ اس کی مایۂ ناز ذات تھی ۔ صفات و کمالات نہ تھے ۔ اس نے علم کی کچھ قدر نہ کی ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب ہم نے ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو پھر سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے ۔ (ابلیس نے) کہا کیا میں ایسے کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے بنایا ۔

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ز

لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۶۲﴾

قَالَ ؛ ابلیس نے کہا ۔ اَرَءَيْتَكَ ؛ کیا تیری رائے ہے ؟ ذرا بتایئے تو ۔ هٰذَا الَّذِيْ ؛ یہی وہ ہے جس کو ۔ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ؛ مجھ پر بزرگی دی ، مکرم ومحترم بنایا ۔ اب تو شیطان بگڑ ہی گیا ۔ اور خدا سے لڑنے کے لئے تیار ہوگیا کہتا ہے لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؛ اگر تو نے مہلت دے دی مجھ کو قیامت تک ۔ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗ ؛ میں ضرور تباہ کردوں گا اس کی اولاد کو ۔ اِحْتِنَاكَ ؛ جانور کی تھوتھنی یا ٹھڈی کو رسی میں باندھ کر جدھر چاہے لئے لئے پھرنا ۔ اِحْتِنَاكٌ ؛ تباہ کرنے کے معنٰی میں بھی آتا ہے ۔ قابو میں کرنا ۔ ذُرِّيَّتَهٗ ؛ اُس کی اولاد کو ۔ ذَرَّ ـ يَذِرُّ ۔ پھیلنا ۔ منتشر ہونا ۔ ذَرَّةٌ ۔ غبار کا باریک حصّہ ۔ ذَرَّةٌ ۔ چھوٹی چیونٹی ۔ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ سوائے تھوڑوں کے ۔ بجز چند کے ۔

ترجمہ :- (شیطان نے) کہا ۔ ذرا بتایئے تو یہ وہی (شخص) ہے جس کو تو نے مجھ پر بزرگی دی ۔ (اچھا) اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی تو میں اس کی اولاد کو (بجز تھوڑوں کے) مطیع کرلوں گا ، برباد کردوں گا ۔

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾

قَالَ اذْهَبْ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا چل نکل جا ۔ فَمَنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ ؛ پھر جو تیرے تابع ہو جائیں ، تیری پیروی کریں ان بنی آدم سے ۔ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُکُمْ ؛ تو جہنّم تمہاری جزا ہے ۔ تو بھی دوزخ میں جا اور تیرے فرماں بردار بنی آدم بھی دوزخ میں جائیں ۔ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ؛ پوری پوری جزا ، وافر سزا ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا چل نکل جا ۔ پھر جو کوئی ان میں سے تیری پیروی کرے گا تو جہنّم (تیری اور ان کی) تم سب کی پوری پوری سزا ہے ۔

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾

وَاسْتَفْزِزْ ؛ اور سُبک سر بنالے ، گھیرا دے ، بے وقوف بنا کر ان سے کام لے ۔ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے جس کو بنانے کی تجھے استطاعت ہو ۔ ان میں سے جس کو چاہے بے وقوف بنا ، اُلّو بنا ۔ بِصَوْتِکَ ؛ اپنی آواز سے ، بہکانے سے ، چکنی چپڑی باتیں کرکے ، جھوٹے پروپگینڈہ سے ، گا بجا کر ، خوب لکچر اور اسپیچ دے دے کر ۔ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان پر کھینچ لا ، اُن پر چڑھائی کر ۔ بِخَيْلِکَ وَرَجِلِکَ ؛ اپنے سواروں اور پیدلوں کے ساتھ ۔ اپنے سواروں اور پیدلوں کی لین ڈوری لگا ۔ لام لگا ۔ جب متضاد لفظ کہے جاتے ہیں تو اس کے معنٰی ہوتے ہیں تمام ۔ جیسے سیاہ و سفید ، امیر و غریب ۔ وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؛ اور ان کے مال و اولاد میں تو شریک بن جا ۔ اور ان کے مال جوئے بازی ، زِنا کاری میں صَرف کر ۔ اور بنی آدم کو دوسروں کے بہکانے میں اپنا شریک کر ۔ لیڈرانِ قوم اور پیشوایانِ مذہب کو اپنے ساتھ لے کر عامۃ النّاس کو بہکا ۔ وَعِدْهُمْ ؛ اور ان سے جھوٹے وعدے کر ۔ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ ؛ اور شیطان ان سے وعدہ نہیں کرتا ۔ اِلَّا غُرُوْرًا ؛ مگر دھوکہ ہی دھوکہ ۔

ترجمہ :- اور تجھ سے جس قدر ہوسکے ان میں سے لوگوں کو بے وقوف بنا ۔ اپنی تقریروں وعظوں سے ان پر چڑھائی کر ۔ اپنے سوار اور پیادوں کی لین ڈوری لگا اور ان کے مال و اولاد میں شریک ہوجا اور ان سے وعدے کر ۔ اور شیطان تو جو کچھ وعدے کرتا ہے وہ دھوکہ ہی دھوکہ ہوتے ہیں ۔

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ۚ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ﴿۶۵﴾

اِنَّ عِبَادِیْ ؛ بے شک میرے فرماں بردار بندے ۔ بندے تو سب خدا ہی کے ہیں مگر بندے کہلانے کے مستحق وہی لوگ ہیں جو خدا کی اطاعت کریں ۔ لَيْسَ لَکَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ ؛ تیرا ان پر کوئی تسلط نہیں ، غلبہ نہیں ۔ وَکَفٰى بِرَبِّکَ

وَكِيْلًا ؛ اور تیرا رب کافی وکیل ہے ، کارساز ہے ۔ تیرا اللہ ہے تو کیا ڈر ہے ۔

ترجمہ :- میرے بندگانِ خاص پر یقیناً تیرا کوئی تسلط نہیں (کوئی زور نہیں) اور تیرا رب کافی کارساز ہے ۔

صاحبو ! ذات پات پر فخر کرنا ، اِس کی ابتدا شیطان سے ہوئی ہے ۔ شیطان ، آدم پر حسد کر کے خدا کا بھی مخالف ہوگیا ۔ شیطان خود کو صاحبِ عقل سمجھتا ہے ۔ اپنی ناقص عقل پر اعتماد کرتا ہے ۔ اور خدا کو سمجھتا ہے کہ افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کو سرفراز کرتا ہے ۔ جو لوگ اپنی عقل پر اعتماد کرتے ہیں اور احکام اِلٰہی کا خلاف کر بیٹھتے ہیں وہ لوگ بھی شیطان کی اُمّت میں شریک ہیں ۔ او نادان شیطان ! تو نہیں جانتا کہ انسان ایک جامعیت رکھتا ہے ۔ اس کی مخالفت ، اس سے دشمنی خدا کی دشمنی تک پہنچادے گی ۔ گاکر بجاکر دوسروں کو اپنا یار و مددگار بنا کر کیا کرسکتا ہے ۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھ کر کہ ، ”دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است“ میرے بندوں پر تیرا کوئی تسلط نہیں ، زور نہیں ۔ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا ؛ اللہ ہمارا وکیل ہے تو کیا ڈر ہے ۔

رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝۶۶

رَبُّكُمُ الَّذِيْ ؛ تمہارا رب تو وہ ہے جو ۔ يُزْجِيْ ؛ چلاتا ہے ۔ لَكُمُ الْفُلْكَ ؛ تمہارے لئے کشتی کو ، جہاز کو ۔ فُلْكٌ ؛ وَاحد بھی ہے جمع بھی ہے ۔ فِي الْبَحْرِ ؛ سمندر میں ، دریا میں ۔ لِتَبْتَغُوْا ؛ تاکہ تم چاہو ، طلب کرو ۔ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اس کے فضل سے ، اس کے عطایا سے ۔ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ؛ بے شک وہ تو تم پر بڑا مہربان ہے ، رحم کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- تمہارا رب تو وہی ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتی چلاتا ہے کہ اس کے فضل و کرم سے ، (اس کی عطایا سے) کچھ تم بھی طلب کرو ، یقیناً وہ تو تم پر بڑا مہربان ہے (رحم کرنے والا ہے) ۔

وَاِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّآ اِيَّاهُ ۚ
فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۝۶۷

وَاِذَا مَسَّكُمْ ؛ اور جب تم کو پہنچے ، مَس کرے ، چھو جائے ۔ اَلضُّرُّ ؛ ضرر ۔ مصیبت ۔ فِي الْبَحْرِ ؛ سمندر میں ۔ جب تم کو سمندر میں مصیبت آگھیرتی ہے ۔ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ ؛ تو گم ہوجاتے ہیں وہ سب جن کو تم پکارا کرتے تھے ۔ سب غیب ہوجاتے ہیں ، کوئی کام نہیں آتا ۔ اِلَّآ اِيَّاهُ ؛ مگر وہ ۔ خدا کے سوا کوئی کام نہیں آتا ۔ جب جہاز طوفان میں گھر جاتا ہے تو کوئی کام نہیں آتا ۔ نہ دنیا کے دوست آشنا ، نہ دیو دیوی ، سب جاتے رہتے ہیں اور رہ جاتا ہے تو صرف خدا ۔ فَلَمَّا نَجّٰىكُمْ ؛ پھر جب تم کو نجات دیتا ہے ، بچالاتا ہے ۔ اِلَى الْبَرِّ ؛ خشکی کی طرف ۔ اَعْرَضْتُمْ ؛ تم اعراض کرتے ہو ، پھر وہی خدا سے غفلت ۔ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ؛ اور آدمی ہے بڑا ہی ناشکرا ، احسان فراموش ۔

ترجمہ :- اور جب تم کو سمندر میں ضَرر پہنچتا ہے (مصیبت آن گھیرتی ہے) تو خدا کے سوا تم جِن جِن کو پکارتے تھے سب گم ہو جاتے ہیں (کوئی کام نہیں آتا) اور جب تم کو خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو (اسی غفلت میں پڑ جاتے ہو) اور آدمی ہے بڑا ناشکر گزار۔

اَفَاَمِنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمۡ جَانِبَ الۡبَرِّ اَوۡ یُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَکُمۡ وَکِیۡلًا ﴿۶۸﴾

اَفَاَ مِنۡتُمۡ ؛ کیا تم مامون ہو گئے ہو، کیا تم بے فکر ہو گئے ہو، نڈر بن گئے ؟ اَنۡ یَّخۡسِفَ بِکُمۡ ؛ کہ تم کو دھنسا دے۔ تم کو ذلیل وخوار کھود کر گاڑ دے۔ جَانِبَ الۡبَرِّ ؛ خشکی کے کنارے پر۔ اَوۡیُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ ؛ یا تم پر بھیج دے، ارسال کرے۔ حَاصِبًا ؛ کنکر، مٹی اُڑانے والی سخت ہوا۔ حَصۡبَۃٌ ؛ کنکر۔ ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا ؛ پھر تم نہ پاؤ۔ لَکُمۡ وَکِیۡلًا ؛ تمہارے لئے کوئی کارساز، تمہاری بگڑی بنانے والا، تم کو مدد دینے والا۔

ترجمہ :- کیا تم اس بات سے بے فکر اور نڈر ہو گئے ہو کہ خدا تم کو خشکی ہی کے کنارے پر زمین میں (کھود کر گاڑ دے) دھنسا دے، (تم کو بے آبرو کر دے)۔ یا تم پر ایسی آندھی بھیجے جو تم پر خاک دُھول اُڑائے (کنکر برسائے)، پھر تم اپنے لئے کسی وکیل (وکارساز) کو نہ پاؤ۔

اَمۡ اَمِنۡتُمۡ اَنۡ یُّعِیۡدَکُمۡ فِیۡهِ تَارَۃً اُخۡرٰی فَیُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیۡحِ
فَیُغۡرِقَکُمۡ بِمَا کَفَرۡتُمۡ ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا لَکُمۡ عَلَیۡنَا بِهٖ تَبِیۡعًا ﴿۶۹﴾

اَمۡ اَمِنۡتُمۡ ؛ کیا تم مامون ہو گئے ہو، نڈر اور بے فکر بن گئے ہو۔ اَنۡ یُّعِیۡدَکُمۡ فِیۡهِ ؛ کہ تم کو سمندر میں لائے۔ تَارَۃً اُخۡرٰی ؛ دوسری دفعہ۔ تَارَۃً اور مَرَّۃً کے ایک ہی معنیٰ ہیں۔ فَیُرۡسِلَ عَلَیۡکُمۡ ؛ پھر تم پر بھیجے۔ قَاصِفًا ؛ سخت تند ہوا۔ جو درختوں کو اور عمارتوں کو گرادے اور اس میں سخت خطرناک گرج بھی ہو۔ مِنَ الرِّیۡحِ ؛ اور ہو وہ ہوا ہی، ہوا کی قسم سے۔ فَیُغۡرِقَکُمۡ ؛ پھر تم کو غرق کر دے، ڈبو دے۔ بِمَا کَفَرۡتُمۡ ؛ تمہاری ناشکری اور کفر کی وجہ سے۔ ثُمَّ لَا تَجِدُوۡا ؛ پھر تم نہ پاؤ۔ لَکُمۡ ؛ تمہارے فائدے کے لئے۔ عَلَیۡنَا ؛ ہمارے خلاف۔ بِهٖ ؛ اس غرق اور ہلاک کرنے کی وجہ سے۔ تَبِیۡعًا ؛ پیچھا کرنے والا، تعاقب کرنے والا۔

ترجمہ :- کیا تم اس بات سے امن میں ہو گئے ہو کہ خدا تم کو پھر سمندر میں لائے اور تم پر سخت ہوا بھیجے پھر تم کو تمہارے کفر اور ناشکری کی وجہ سے غرق کر دے (ڈبو دے) اور اس (ڈبونے) کی وجہ سے کوئی ہمارا تعاقب کرنے والا (یا خلاف کرنے والا) تم نہ پاؤ۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ

ع ۷/۷ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ﴿۷۰﴾

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ ؛ اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی ۔ ان کو مکرم و محترم بنایا ۔ ذرا کوئی ہماری عنایتوں کو بھی دیکھے اور بنی آدم کی ناشکریوں کو بھی ۔ وَحَمَلْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو سوار کردیا ، چڑھا دیا ، اور حمل ونقل کی قوت دی ، کشتیوں میں سوار کردیا ۔ جانوروں پر اور دوسرے سواریوں پر بھی سوار کرادیا ۔ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؛ خشکی اور تری میں ، زمین اور سمندر میں ۔ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؛ اور ان کو کھانے پینے کی اچھی اچھی چیزیں دیں ، رزق عطا کیا تو اچھا ، طیب ۔ وَفَضَّلْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے بنی آدم کو فضیلت دی ۔ عَلٰى كَثِيْرٍ ؛ بہت سوں پر ۔ مِمَّنْ خَلَقْنَا ؛ کہ جن کو ہم نے پیدا کیا ۔ تَفْضِيْلًا ؛ واضح فضیلت ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو مکرّم و محترم بنایا ۔ (ان کی تکریم کی) اور ان کو خشکی اور تری میں حمل ونقل عطا کی ۔ اور ان کو اچھا اور طیّب رزق عطا کیا اور ہم نے ان کو (بنی آدم کو) بہت ساری مخلوقات پر ظاہر فضیلت عطا کی ۔

صاحبو ! ذرا انسان کے حال پر غور کرو ۔ وہ تھا کیا ؟ ایک نطفہ ۔ پھر خون کا لوتھڑا بنا ۔ پھر گوشت کا ٹکڑا بنا ۔ پھر ہڈی پر گوشت چڑھایا گیا ۔ پھر جب پیدا ہوا تو اتنا عاجز کہ دودھ کا محتاج ۔ چیونٹی بھی اگر کاٹے تو اس کو دفع نہیں کرسکتا ۔ جب خدا نے زور وقوت اور عقل سے سرفراز فرمایا تو اس کے سامنے پہاڑ تراشنے کے لئے تیار ہوا ۔ جھاڑ کٹنے کے لئے موجود ہیں ۔ گائے بھینس اور قوی سے قوی جانور اس کی خدمت کرتے ہیں ، اس سے ڈرتے ہیں ۔ وہ آسمان کے تاروں سے بھی فائدہ اُٹھاتا ہے ۔ سب کو سمجھتا ہے کہ میری خدمت کے لئے ہیں ۔ مگر افسوس ! وہ خود اپنے آپ کو خدا کی خدمت کرنے کے لئے نہیں سمجھتا ۔ ان ناشکریوں اور نمک حرامیوں کا بدلہ اور ان کی سزا خدا دنیا میں بھی دیتا ہے اور آخرت میں بھی دے گا ۔ مگر ضرورت سمجھنے کی ہے ۔ اللہ ہم کو نمک حرام اور ناشکرا نہ بنائے اور اپنی مرضی کے مطابق چلائے ۔

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ۚ

فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۱﴾

يَوْمَ نَدْعُوْا ؛ اس دن کا خیال کرو جب ہم بُلائیں گے ۔ كُلَّ اُنَاسٍ ؛ ہر شخص کو اُناس پر الف لام لائیں تو اَلنَّاس ہوتا ہے ۔ اَلْاُنَاس نہیں ۔ بِاِمَامِهِمْ ؛ ان کے پیشوا کے ساتھ ، ان کے امام کے ساتھ ، ان کے لیڈر کے ساتھ ، ان کے ہادی

اور مرشد کے ساتھ ۔ فَمَنْ اُوْتِیَ ؛ پھر جو شخص دیا جائے ۔جس شخص کو دی جائے ۔ کِتٰبَهٗ ؛ اپنی کتاب ، اپنے اعمال نامے ، اپنے کارنامے ۔ بِیَمِیْنِهٖ ؛ اس کے سیدھے ہاتھ میں ، (چونکہ سیدھا ہاتھ بہ نسبت بائیں ہاتھ کے قوی ہوتا ہے ، اس واسطے اس کو یمین اور بائیں ہاتھ کو شِمَال یا یسَار کہتے ہیں) فَاُولٰٓئِکَ ؛ تو وہ لوگ ۔ یَقْرَءُوْنَ کِتٰبَهُمْ ؛ اپنی کتاب ، اپنے اعمال نامے کو پڑھیں گے ۔ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ؛ اور ان پر معمولی بھی ظلم نہ ہوگا ، ذرّہ برابر ان کی حق تلفی نہ ہوگی ۔ فَتْلٌ ؛ بانٹنا ۔ فَتِیْل ؛ بتّی ۔ وہ ڈوری جس سے بندوق کے کان کی بارود روشن کی جاتی ہے ۔

ترجمہ :- اس دن کا خیال رکھو جب ہم ہر شخص کو ان کے پیشوا کے ساتھ بُلائیں گے ۔ پھر جس کے سیدھے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ تو اپنے اعمال نامے کو (فرفر) پڑھ دیں گے اور ان پر ذرّہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا ۔ (ان کی کسی قسم کی حق تلفی نہ کی جائے گی) ۔

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۷۲

وَمَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی ؛ اور جو اس دنیا میں اندھا ہوگا یعنی جاہل ہوگا ۔ خدا کو نہ پہچانے گا ۔ حق بات اس کو نہ سوجھے گی ۔ جو اس دنیا سے علم صحیح وعملِ صالح نہ لے جائے گا بلکہ دل کا اندھا ہوگا ۔ فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی ؛ تو وہ آخرت میں اندھا ہی اُٹھے گا ۔ جو یہاں کا اندھا سو وہ وہاں کا بھی اندھا ۔ وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ؛ اور سخت گمراہ ہوگا ۔ اس کو خدا کی طرف سے کچھ راستہ نہ ملے گا ۔

ترجمہ :- اور جو اس دنیا میں (دل کا) اندھا تھا تو وہ آخرت میں بھی (دل کا) اندھا ہوگا ۔ اور وہ بہت ہی گم کردۂ راہ ہوگا ۔

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ۖ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝۷۳

وَاِنْ کَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَکَ ؛ اور اگر چہ اُنھوں نے تم کو فتنہ میں ڈالنا چاہا ، گمراہ کرنا چاہا ۔ عَنِ الَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ ؛ اس وحی سے کہ ہم نے تمہاری طرف اُتاری ۔ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا ؛ کہ دل سے ہم پر افتراء کرو ، جھوٹ باندھو ۔ غَیْرَهٗ ؛ وحی کے سوائے ۔ وَاِذًا ؛ اور تب تو ۔ لَا تَّخَذُوْکَ خَلِیْلًا ؛ تم کو اپنا دوست بنالیں گے ۔ خَلِیْلَ ؛ وہ شخص جس کی محبت دل میں گھس جائے ۔

ترجمہ :- اور اگر چہ یہ لوگ تم کو (تکلیفات دیتے تھے) مُبتلائے فتن کرتے تھے کہ تم ہماری وحی کو چھوڑ کر

کوئی اور بات ہماری طرف نسبت کریں ۔ (دل سے گھڑلیں) تب تو (اگرتم اُن کی سُنتے تو) وہ تم کو اپنا بڑا دوست سمجھتے ۔

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ۝۷۴

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰکَ ؛ اور اگر ہم، تم کو ثابت قدم نہ بناتے، حق پرستی پر قائم نہ رکھتے ۔ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ ؛ تو تم ان کی طرف مائل ہو ہی جاتے، جُھک جاتے، ڈھلک جاتے ۔ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ؛ کچھ نہ کچھ ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم، تم کو ثابت قدم نہ رکھتے (اور ہماری مدد نہ ہوتی) تو کچھ نہ کچھ تم اُن کی طرف مائل ہو ہی جاتے ۔

اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝۷۵

اِذًا لَّاَذَقْنٰکَ ؛ اگر تم اُن کی طرف مائل ہوجاتے، بن جاتے تو ہم تم کو ضرور مزہ چکھا دیتے ۔ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ؛ زندگی میں بھی دوہرا اور آخرت میں بھی دوہرا عذاب، دو چند، دوگنا ۔ ثُمَّ لَا تَجِدُ ؛ پھر تم نہ پاتے ۔ لَکَ ؛ تمہارا ۔ عَلَيْنَا ؛ ہمارے خلاف ۔ نَصِيْرًا ؛ کوئی نصرت دینے والا ۔ مددگار ۔

ترجمہ :- تب تو ہم، البتہ تم کو دونا عذاب زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی چکھا دیتے پھر تم ہمارے خلاف میں کسی کو اپنا یار و مددگار نہ پاتے ۔

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۷۶

وَاِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَکَ ؛ اور اگر چہ یہ بھی ممکن تھا کہ تم کو دل برداشتہ کردیتے، برداشتہ خاطر بنا دیتے، خفیف بنا کر نکال دیتے ۔ مِنَ الْاَرْضِ ؛ اس سرزمین سے ۔ لِيُخْرِجُوْکَ مِنْهَا ؛ کہ تم کو وہاں سے نکال دیں ۔ وَاِذًا ؛ اور اس صورت میں لَا يَلْبَثُوْنَ ؛ نہ ٹھیرتے، نہ رہتے ۔ خِلٰفَکَ ؛ تمہارے خلاف میں ۔ تمہارے بعد، تمہارے پیچھے ۔ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ مگر کم ۔ یعنی تم کو یہاں سے برداشتہ خاطر بنا کر خود بھی زیادہ زمانہ تک نہ ٹھہرتے، پھر کیا ہوتا ؟ یا تو مسلمان ہوجاتے یا ان کو شکستِ فاش ہوجاتی ۔ یا عذاب میں مبتلا ہوکر تباہ و برباد ہوجاتے ۔

ترجمہ :- اور انھوں نے تو ٹھان ہی لیا تھا کہ تم کو اس سرزمین سے برداشتہ خاطر بنا دیتے تا کہ تم کو وہاں سے نکال دیں ۔ اس صورت میں وہ بھی تمہارے خلاف زیادہ زمانہ تک نہ ٹھہرتے ۔

ع ۸ / ۸

سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا ﴿٧٧﴾

سُـنَّـةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا ؛ یہی تھا طریقہ، دستور ان لوگوں کا کہ ہم نے بھیجا۔ سب پیغمبروں پر بھی یہی گزری۔ قَبْلَکَ ؛ تم سے پہلے۔ مِنْ رُّسُلِنَا ؛ ہمارے رسولوں میں سے۔ وَلَا تَجِدُ ؛ اور تم نہ پاؤ گے۔ لِسُنَّتِنَا ؛ ہمارے طریقہ کو۔ سنّت اللہ کو۔ تَـحْـوِيْـلًا ؛ پلٹنا، تبدیلی پاتا۔ یعنے جب لوگوں نے پیغمبروں کو ستا کر، تکلیفیں پہنچا کر نکالا تو ہم نے ان کو نیست و نابود کر دیا۔ یا سخت شکست دی۔ یا اسلام کی توفیق دی۔ ان کے اس انجام میں کوئی تبدیلی نہیں۔

ترجمہ:- یہی (ہمارا) طریقہ تھا تم سے پہلے ہمارے پیغمبروں کا۔ ہمارے اس طریقہ میں تم کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے، (سنّت اللہ میں کوئی تغیّر نہیں ہوا کرتا)۔

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿٧٨﴾

خدائے تعالیٰ کی عادت یہ ہے کہ جب عقائد اور توحید کا بیان ہوجاتا ہے تو اعمال کا حکم دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ بہترین عمل اور عبادت نماز ہے۔ فرماتا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃ۔ (تم) نماز کو دُرستی سے قائم رکھو، اس پر مداومت کرو۔ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ ؛ آفتاب ڈھلنے کے وقت سے۔ دَلَکَ یَدْلُکُ دَلْـگًا۔ رگڑنا۔ آفتاب کا زوال ہونا، اور اس کے غروب ہونے کو بھی کہتے ہیں۔ بہرحال زوالِ آفتاب سے ابتداء ضرور ہے۔ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ ؛ رات کی اندھیری تک۔ زوالِ آفتاب سے رات کی تاریکی رہنے تک چار نمازوں کا وقت ہے۔ ظُہر، عصر، مغرب اور عشاء۔ وَقُـرْاٰنَ الْـفَجْرِ ؛ اور صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا۔ صبح کی نماز میں سب سے اہم قراءتِ قرآن ہے۔ اِنَّ قُـرْاٰنَ الْـفَـجْـرِ ؛ بے شک صبح کی نماز میں قرآن کا پڑھنا۔ کَانَ مَشْهُوْدًا ؛ حضور والا ہے۔ یعنی صبح کی نماز کے وقت کوئی کام کاج نہیں رہتا لہذا حضورِ دل کا وقت ہے۔ اس میں لوگ بھی حاضر ہوتے ہیں۔ رات، دن کے فرشتوں کی بدلی کا وقت ہے جس میں دونوں وقت کے فرشتے حاضر رہتے ہیں۔ چونکہ نیند سے اُٹھنا، نہانا یا وضو کرکے نماز پڑھنا دشوار ہے لہذا اس پر اہمیت ظاہر کی گئی ہے۔

ترجمہ:- تم نماز کو پابندی اور دُرستی کے ساتھ پڑھو آفتاب ڈھلنے سے رات کی تاریکی تک اور فجر کے وقت (نماز میں) قرآن پڑھنا۔ بے شک فجر کے وقت قرآن کا پڑھنا حاضری والا ہے۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿٧٩﴾

وَمِنَ الَّیْلِ ؛ اور رات کے کچھ حصے میں۔ فَتَهَـجَّدْبِهٖ ؛ تم اس میں تہجد کی نماز پڑھو۔ تہجد کے معنیٰ نیند اور نیند سے اُٹھنے

دونوں کے ہیں ۔ نَافِلَةً لَّکَ ؛ یہ تمہارے لئے نفل ہے ، واجب سے کم ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں نمازِ تہجد حضرتؐ پر واجب تھی اور ہم پر نفل ۔ اس کے مخاطبِ اصلی تو رسولِ خدا ﷺ ہی ہیں ۔ یہ اور بات ہے کہ رسولِ خدا ﷺ جو کام ایک بار فرماتے اس پر ہمیشہ مُداومت فرماتے ۔ نفل کے معنٰی زائد پر غیر واجب ہے جو نفل اور مستحب دونوں پر صادق آتا ہے ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ ؛ اُمید ہے کہ (اللہ) تم کو مبعوث کرے گا ، بھیجے گا ، اُٹھائے گا ۔ رَبُّکَ ؛ تمہارا پروردگار ۔ تمہارا رب ۔ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ؛ قابلِ تعریف مقام پر ۔ مقامِ محمود کیا ہے ؟ قربِ الٰہی کا اعلیٰ تر مقام ہے ۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ کرسی ہے ۔ بادشاہ تخت پر جلوہ گر ہوتا ہے اور اپنے محبوب کو کرسی پر بٹھاتا ہے ۔

ترجمہ :- اور رات کے کچھ حصّہ میں جاگ اُٹھو اور نماز پڑھو ۔ یہ تمہارے لئے (غیر واجب) نفل ہے ۔ اُمید ہے کہ تمہارا پروردگار تم کو مقامِ محمود میں بھیجے (لا کھڑا کرے) ۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾

وَقُلْ ؛ اور تم کہو ۔ دُعا کرو ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اے میرے پالنے والے ! پروردگار ! اَدْخِلْنِیْ ؛ تو مجھے داخل فرما ۔ مُدْخَلَ صِدْقٍ ؛ راست بازی اور صدق کے دروازے سے ، داخلہ سے ، وَاَخْرِجْنِیْ ؛ اور تو مجھے نکال ، خارج کر ۔ مُخْرَجَ صِدْقٍ ؛ راستی اور صداقت کے دروازے سے ۔ یعنی میرے آنے اور جانے میں صداقت ہی ملحوظ رہے ۔ وَاجْعَلْ لِّیْ ؛ اور کر میرے لئے ۔ مِنْ لَّدُنْکَ ؛ اپنے پاس سے ۔ اپنی جنابِ مقدس سے ۔ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ؛ فتح و نُصرت دینے والا غلبہ اور تسلّط ۔

ترجمہ :- اور تم کہو اے میرے ربّ تو مجھے راست بازی اور صداقت کے ساتھ داخل ہونا اور نکلنا نصیب کر اور اپنی جناب سے میرے لئے فتح و نصرت دینے والا تسلّط اور غلبہ عطا کر ۔

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾

وَقُلْ ؛ اور یہ بھی کہو ۔ جَآءَ الْحَقُّ ؛ حق آ گیا ۔ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؛ اور باطل نیست و نابود ہوگیا ، ہلاک ہوگیا ۔ برباد ہوگیا ۔ اِنَّ الْبَاطِلَ ؛ بے شک باطل ۔ کَانَ زَهُوْقًا ؛ تباہ و برباد ہونے والا ہی تھا ۔

ترجمہ :- اور (پیغمبر) یہ بھی کہو حق آ گیا اور باطل نابود ہوگیا ۔ باطل تو نابود ہونے والا ہی تھا ۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؛ اور ہم قرآن سے اُتارتے ہیں ۔ مَاهُوَ شِفَآءٌ ؛ اس چیز کو جو شِفا بخش ہے ۔ کفر سے شِفا ہے، نفاق سے شِفا ہے، گناہوں سے شِفا ہے ۔ قرآن سے توبہ نصیب ہوتی ہے ۔ امراض کے لئے بھی شِفا ہے ۔ ہم کو اس کا تجربہ ہے ۔ نادان، بے علم، بے روح لوگ نہ مانیں ہم کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ۔ بڑی بات یہ ہے کہ جس چیز کو آدمی نہیں جانتا، جس کا تجربہ نہیں، اس کو سمجھتا ہے کہ ہے ہی نہیں ۔ ایک عام مغالطہ ہے کہ جو چیز مجھے معلوم نہیں، وہ موجود ہی نہیں ۔ اگر ایسا ہوتا تو دنیا میں علمی ترقی ہی نہ ہوتی ۔ علمی ترقیوں کا دار و مدار اسی مسئلہ پر ہے کہ ہم بہت کم جانتے ہیں ۔ (وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ اور ہم کو انکشافات اور ریسرچ کرنا چاہیئے ۔ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا ۔ خیر!) ۔ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور یہ قرآن مومنین اور یقین رکھنے والوں کے لئے سراپا رحمت ہے ۔ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ ؛ اور ظالموں کو زیادہ نہیں کرتا ۔ اِلَّا خَسَارًا ؛ مگر خسارہ، نقصان ۔

ترجمہ :- اور ہم قرآن سے ایسا علم (عطا کرتے ہیں) اُتارتے ہیں، جو ایمان داروں کے لئے شِفاء بھی ہے اور رحمت بھی ۔ اور یہ (قرآن) ظالموں کے خسارے اور نقصان کو اور بڑھاتا ہے، (زیادہ کرتا ہے) ۔

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَئُوْسًا ﴿۸۳﴾

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ ؛ اور جب ہم انسان پر انعام و اکرام کرتے ہیں، اس کو خوش حال رکھتے ہیں، کھانے پینے سے بےفکر اور مالا مال رکھتے ہیں ۔ اَعْرَضَ ؛ تو وہ خدا سے منہ پھیر لیتا ہے، اس سے اعراض کرتا ہے ۔ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ؛ اور اس کی بندگی سے پہلو تہی کرتا ہے، پھر جاتا ہے ۔ نافرمان ہوجاتا ہے ۔ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ ؛ اور جب اس کو شر اور تکلیف چھو جاتی ہے، پہنچتی ہے ۔ كَانَ يَئُوْسًا ؛ تو مایوس اور نا اُمید ہوجاتا ہے ۔ انسان یہ نہیں سمجھتا کہ جس کے ہاتھ سے میٹھا کھایا ہے اس کے ہاتھ سے کڑوا بھی کھانا چاہیئے ۔ ذرا سی بھی تکلیف ہوئی اور ہائے ہائے شروع ہوگئی ۔

ترجمہ :- اور جب ہم انسان پر انعام و اکرام کرتے ہیں تو وہ ہم سے منہ پھیر لیتا ہے (اعراض کرتا ہے) اور پہلو تہی اور نافرمانی کرتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو (رحمتِ الٰہی سے) بالکل مایوس ہوجاتا ہے ۔

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ ع ۹/۷

قُلْ ؛ (پیغمبر!) تم کہو ۔ كُلٌّ يَّعْمَلُ ؛ ہر ایک کام کرتا ہے، عمل کرتا ہے ۔ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؛ اپنے طریقہ سے، اپنی طبیعت کے موافق، اپنے حوصلہ کے مطابق، حسبِ حال ۔ کسی نے حضرت امام جعفر صادقؒ سے پوچھا سب سے زیادہ اُمید افزا آیت کونسی ہے؟ فرمایا لوگ کہتے ہیں لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؛ تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو ۔ ہم کہتے ہیں قُلْ كُلٌّ

یَّعْمَلُ عَلٰی شَاكِلَتِهٖ ؛ تم کہو ! ہر ایک اپنی بندگی ، اپنی فطرت ، اپنی طبیعت اپنے عین ثابتہ کے مطابق کام کرتا ہے اور اللہ اِن شاء اللہ اپنی خداوندی کے لائق جزا عطا فرمائے گا ۔ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ ؛ پھر تمہارے رب کو خوب علم ہے ۔ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰی سَبِيْلًا ؛ کہ کون راہِ راست پر ہے اور کون سیدھے راستہ پر چلتا ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہو ہر ایک اپنی فطرت (اپنی طبیعت) کے مطابق کام کرتا ہے ۔ مگر تمہارا رب ہی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے کہ کون راہِ راست پر ہے ۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۖ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٨٥

وَيَسْئَلُوْنَكَ ؛ اورتم سے سوال کرتے اور پوچھتے ہیں ۔ عَنِ الرُّوْحِ ؛ روح کے متعلق ۔ قُلْ ؛ (پیغمبر !) تم کہہ دو ۔ اَلرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ ؛ روح تو امر رب سے ہے ۔ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ ؛ اور تم کو علم کی قسم سے نہیں دیا گیا ۔ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ مگر قلیل ، کم ۔

ترجمہ :- اور (اے پیغمبر !) تم سے لوگ روح کے متعلق سوال کرتے ہیں ۔ تم کہہ دو کہ روح امرِ رب سے ہے (خدا کے امرِ کُن سے وہ پیدا ہوئی ہے) اور تمہیں تو تھوڑا سا ہی علم دیا گیا ہے ۔

صاحبو ! روح کے متعلق بہت سے اختلافات ہیں ۔ ہم اپنی ذاتی تحقیقات اور خیالات کو بیان کریں گے ۔

یہ بات ظاہر ہے کہ خدائے تعالیٰ نے سب چیزوں کو جان کر پیدا کیا ۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ وہ پیدا کرنے کے بعد یہ جانا کہ اس نے ایسی چیز کو پیدا کیا ہے ۔ ورنہ جہل واجب و لازم آتا ہے ۔ ہمارے محاورہ میں معلوماتِ الٰہیہ کو ”اعیانِ ثابتہ“ کہتے ہیں اور وجودِ ذہنی یا علمی کو ثبوت اور وجودِ خارجی کو وجود ۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جتنی چیزیں خدائے تعالیٰ کو معلوم ہیں ، وہ سب خارج میں تو موجود نہیں ہوگئی ہیں ۔ کیونکہ علمِ الٰہی میں تو مَاكَانَ اور مَايَكُوْنُ سب کچھ موجود ہے اور خارج میں تو سب چیز موجود نہیں ۔ پھر اعیانِ ثابتہ کے خارج میں موجود ہونے کے لئے کس چیز کا انتظار ہے ۔ اسمائے الٰہیہ کی عین ثابت پر تجلی کرنے اور عینِ ثابت کو كُنْ کا حکم دینے کی ضرورت ہے ۔ یہ كُنْ کا حکم کس کو دیا گیا ؟ عینِ ثابت اور حقیقتِ ممکن کو اور وہ امرِ كُنْ کے ساتھ ہی خارج میں موجود ہوگیا ۔ اس تقریر سے آپ کو معلوم ہوگیا کہ روح میں دو چیزیں ہیں ”عین ثابتہ اور تجلّیِ اسمائے الٰہی ۔

روح کو نہ صورت ہے نہ شکل ۔ جب روح صورت شکل لیتی ہے اور عالمِ مثال میں نمایاں ہوتی ہے تو صورت شکل ، حقیقتِ ممکن یا حقیقتِ روح کو عارض ہوتی ہے ۔ حقیقتِ ممکن کو کس عالم میں صورت شکل عارض ہوتی ہے ؟ عالمِ مثال میں ۔ پھر حقیقتِ ممکنہ کو زمانہ اور وزن عارض ہوتا ہے ۔ اس وقت اس کو بجائے عینِ ثابتہ کے عینِ خارجیہ کہتے ہیں اور وہ اس وقت مشہود اور عالمِ شہادت میں موجود سمجھی جاتی ہے ۔

روح میں دو چیزیں ہیں عین ثابتہ اور اسمائے الٰہی

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کُنْ سے پہلے جتنی چیزیں ہیں اور کُنْ فَیَکُوْنُ کے بعد جتنی چیزیں ہیں وہ حادث ہیں، مخلوق ہیں، موجود ہیں، تھوڑے سے غور کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ روح میں سبعہ (۷) صفات ہیں۔ حیات، علم، سماعت۔ بصارت۔ قدرت۔ ارادہ۔ کلام۔ اس کے سوائے حقیقتِ ممکنہ پر کیا کیا حالات گزرنے والے ہیں خدا کے سوائے کوئی نہیں جان سکتا۔ علمِ الٰہی قدیم، معلوم الٰہی قدیم، اگر علمِ الٰہی کہیں ختم ہوجائے تو تعطلِ اسمائے الٰہی لازم آئے۔ دنیا جہاں میں سارا کھیل علم کا ہے۔ جس قدر عوالم میں ترقی اور تغیر و تبدّل ہورہا ہے وہ سب حضرتِ ''علم'' ہی کے کرشمے ہیں۔ آخر میں ہرطرف سے ہار مان کر اقرار کرنا پڑتا ہے: وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا۔

وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾

وَلَئِنْ شِئْنَا؛ اور اگر ہم چاہتے، ہماری مشیت میں ہوتا۔ لَنَذْهَبَنَّ؛ تو ہم لے جاتے۔ بِالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَا؛ اس قرآن کو جس کی ہم نے وحی کی ہے۔ اِلَیْکَ؛ تمہاری طرف یعنی ہم اگر چاہتے تو قرآن اُتارتے ہی نہیں۔ ثُمَّ لَا تَجِدُ؛ پھر تم نہ پاتے۔ لَکَ؛ تمہارا۔ بِہٖ؛ اس قرآن کے لئے، اس کے لانے کے لئے۔ عَلَیْنَا وَکِیْلًا؛ ہمارے مقابل ذِمّہ لینے والا۔

ترجمہ:- اور اگر ہم چاہتے تو اس وحی کو لے جاتے جس کو ہم نے تمہاری طرف اُتارا ہے۔ پھر تم اپنے واسطے اس کے لانے کے لئے ہمارے مقابل کوئی ذِمّہ دار نہ پاتے (یعنی ہم چاہتے تو قرآن نہ اُتارتے پھر کوئی دوسرا اس کو لا ہی نہیں سکتا)۔

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾

اِلَّا رَحْـمَةً مِّنْ رَّبِّکَ؛ مگر یہ تو تمہارے رب کی عنایت ہے۔ اس کی رحمت ہے کہ اس نے تم پر قرآن اُتارا۔ اِنَّ فَضْلَهٗ؛ بے شک اللہ کا فضل۔ کَانَ عَلَیْکَ؛ ہے تم پر۔ کَبِیْرًا؛ بہت بڑا۔

ترجمہ:- مگر یہ تو تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے (عنایت ہے) بے شک اُس کا فضل تم پر بہت کچھ ہے۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا ﴿۸۸﴾

قُلْ؛ (پیغمبر!) تم کہہ دو۔ لَئِنْ؛ اگر۔ اِجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ؛ اِنس وجِن جمع ہوجائیں۔ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا؛

کہ آئیں ۔ بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ؛ ایسے قرآن کو لے کر ۔ ایسے قرآن کو لائیں ۔ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ ؛ تو ایسے قرآن کو ہرگز نہ لاسکیں گے ۔ وَلَوْ کَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ؛ اگر چہ ہوں ان کے بعض بعض کے ۔ ظَهِیْرًا ؛ پشت پناہ ۔ مددگار ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو اگر جن و انس مل کر اس قرآن کے جیسا ایک اور دوسرا قرآن لانا چاہیں تو ہرگز نہ لاسکیں گے اگر چہ کہ بعض ، بعض کے مددگار بھی بن جائیں ۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ فَاَبٰٓی اَکْثَرُ النَّاسِ اِلَّا کُفُوْرًا ﴿۸۹﴾

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا ؛ اور ہم نے پھیر پھیر کر بیان کیا ، بار بار بیان کیا ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے ۔ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ؛ اس قرآن میں ۔ مِنْ کُلِّ مَثَلٍ ؛ ہر طرح سے ، مختلف بیان سے ، مختلف مثالوں سے ۔ فَاَبٰٓی اَکْثَرُ النَّاسِ ؛ پھر اکثر لوگوں نے انکار کیا ، نہ مانا ۔ اِلَّا کُفُوْرًا ؛ مگر انکار ، لوگوں نے انکار کے سوائے اور کچھ نہ مانا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں مختلف قسم کی باتیں بیان کیں ۔ مختلف طرح سے ادا کیا ۔ مگر اکثر لوگوں نے انکار کے سوا کچھ نہ مانا ۔

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾

وَقَالُوْا ؛ اور (منکرین نے) کہا ۔ لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ ؛ ہم ہرگز تمہاری باتیں نہ مانیں گے ، تم پر ایمان نہ لائیں گے ۔ تمہارا ہرگز یقین نہ کریں گے ۔ حَتّٰی تَفْجُرَ لَنَا ؛ یہاں تک کہ تم ہمارے لئے نکال دو ، بہادو ۔ مِنَ الْاَرْضِ ؛ زمین سے ۔ یَنْۢبُوْعًا ؛ چشمہ ۔

ترجمہ :- اور (منکرین نے) کہا ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے لئے زمین سے چشمہ نہ نکال دو ۔

صاحبو ! مادّہ پرستوں کے پاس کیسی ہی بہتر سے بہتر دلیل لاؤ وہ ہرگز نہ مانیں گے ۔ دلیل مانگتے ہیں تو مادی ۔ نہ ان کو عقلِ سلیم ہے اور نہ اس سے کام لینا ان کا مقصد ہے ۔ ہمارے زمانہ میں نمائش گاہ میں ایک بیل کو سکھا رکھا تھا ۔ اس کا آقا نام لے کر پوچھتا کہ اس نام والے کون صاحب ہیں ؟ بیل نام پر اس شخص کے پاس پہنچتا ۔ تو بے وقوف مرد اور عورتوں کا اتنا ہجوم ہوگیا کہ موسیٰ علیہ السلام کے گوسالہ کا قصّہ یاد آ گیا ۔ زمین سے چشمہ نکالنے سے زیادہ مشکل حضرت (ﷺ) کے اُنگشت ہائے مبارک سے پانی کا نکلنا تھا ۔ جن کے حصّے میں ماننا تھا تو وہ مانے ۔ مگر جن کے حصّے میں ماننا نہ تھا وہ نہ مانے ۔

اَوْ تَکُوْنَ لَکَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِیْرًا ﴿۹۱﴾

اَوْ تَـکُوْنَ لَکَ جَنَّۃٌ ؛ یا ہو تمہارے پاس ایک باغ ۔ مِنْ نَّـخِیْلٍ وَّعِنَبٍ ؛ کھجوروں اور انگوروں کا ۔ فَتُـفَجِّرَ ؛ پھر تم نکالو ، بہاؤ ۔ اَلْاَنْھٰرَ ؛ نہروں کو ۔ خِلٰـلَھَا ؛ ان باغوں کے اندر ۔ تَفْجِیْرًا ؛ خوب نکالنا ۔ کہ ہم بے فکری سے کھائیں پئیں ۔

ترجمہ :- یا تمہارے پاس کھجور اور انگور کا باغ ہو پھر تم اس کے اندر سے نہریں نکالو ۔

اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ کَمَا زَعَمْتَ عَلَیْنَا کِسَفًا اَوْ تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ قَبِیْلًا ﴿۹۲﴾

اَوْ تُسْـقِـطَ السَّـمَـآءَ ؛ یا تم آسمان کو گرادو ۔ کَـمَا زَعَمْتَ ؛ جس طرح کہ تم نے زعم کیا ۔ جیسا کہ تمہارا دعویٰ ہے ۔ عَلَیْنَا ؛ ہم پر ۔ کِسَفًا ؛ پارہ پارہ ۔ اس کا واحد کِسْفَۃٌ ہے ، بادل کا ٹکڑا ۔ روئی کا گالا ۔ اَوْ تَـاْتِیَ بِاللّٰهِ ؛ یا تم اللہ کو لے کر آؤ ۔ وَالْـمَـلٰٓئِکَۃِ ؛ اور فرشتوں کے ساتھ قَبِیْلًا ؛ سامنے ۔ روبرو ۔ قَبِیْلًا ؛ مختلف قبیلے ۔ فرشتے بھی آئیں تو مختلف ہوں ، مختلف صورت شکل کے یا ہماری خوش حالی کا ضامن بنا کر لاؤ ۔

ترجمہ :- یا تم آسمان کو ہمارے اوپر ٹکڑے ٹکڑے کر کے گراؤ ۔ یا خدا اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لاؤ ۔

اَوْ یَکُوْنَ لَکَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰی فِی السَّمَآءِ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّکَ
حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا کِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ ع ۱۰

اَوْ یَکُوْنَ لَکَ بَیْتٌ ؛ یا تمہارا ایک گھر ہو ۔ مِنْ زُخْرُفٍ ؛ سونے کا ۔ اَوْ تَرْ قٰی فِی السَّمَـآءِ ؛ یا تم آسمان پر چڑھو ۔ وَلَنْ نُّـؤْمِنَ لِرُقِیِّکَ ؛ اور ہم تمہارے آسمان پر چڑھنے کو بھی ہرگز نہ مانیں گے ۔ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا ؛ یہاں تک کہ تم ہمارے پاس اُتارو ۔ کِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؛ ایک کتاب کہ ہم اسے پڑھیں ۔ ان بے وقوفوں کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ کتاب پیغمبر پر اُترتی ہے ۔ تو کیا یہ چاہتے ہیں کہ سب پیغمبر ہوجائیں ۔ قُلْ ؛ (پیغمبر !) تم کہہ دو ۔ سُبْـحَـانَ رَبِّـیْ ؛ ایسے بیہودہ اعتراضات سے میرا پروردگار پاک ہے ۔ اس کی کسی بات پر شُبہ نہیں کرسکتے ۔ هَـلْ کُـنْـتُ اِلَّا بَشَـرًا رَّسُوْلًا ؛ میں نہیں ہوں ، مگر آدمی پیغمبر ۔ میرے مخاطب آدمی ہیں اس واسطے آدمی بنا کر مجھے پیغمبر بھیجا گیا ہے ۔

ترجمہ :- یا تمہارے پاس ایک سونے کا گھر ہوتا یا تم آسمان پر چڑھ جاتے ، اور ہم تو تمہارے آسمان پر چڑھنے کو بھی نہ مانیں گے (اس پر ایمان نہ لائیں گے) ۔ یہاں تک کہ تم ہم پر کوئی ایسی کتاب نہ اُتارو جس کو ہم پڑھیں ۔ (پیغمبر !) کہہ دو میرا پروردگار پاک ہے اور میں تو آدمی پیغمبر ہوں ۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤی اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ ؛ اور ان لوگوں کو منع نہیں کیا ، نہیں روکا ۔ اَنْ یُّؤْمِنُوْا ؛ کہ ایمان لائیں ۔ ایمان لانے سے ۔ اِذْجَآءَ هُمُ الْهُدٰی ؛ جب کہ ان کے پاس ہدایت آ پہنچی ، پیغمبر نے تبلیغ کردی ۔ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا ؛ مگر یہ کہ ان لوگوں نے کہا ۔ اَبَعَثَ اللّٰهُ ؛ کیا خدا نے بھیجا ہے ۔ بَشَرًا رَّسُوْلًا ؛ آدمی پیغمبر ۔

ترجمہ :- جب ان کے پاس ہدایت اور تبلیغ آ پہنچی تو ان کو ایمان لانے سے کوئی چیز نہیں روکی مگر یہ کہ وہ کہہ اُٹھے کیا خدا نے آدمی پیغمبر بھیجا ہے ؟

قُلْ لَّوْ كَانَ فِى الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ۝۹۵

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہہ دو ۔ لَوْكَانَ فِى الْاَرْضِ ؛ اگر زمین میں ہوتے ۔ مَلٰٓئِكَةٌ ؛ فرشتے ۔ يَمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ ؛ اطمینان کے ساتھ چلتے پھرتے ، مشی کرتے ۔ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ ؛ تو ہم اُن پر نازل کرتے ، اُتارتے ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ۔ مَلَكًا رَّسُوْلًا ؛ فرشتہ پیغمبر ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو اگر زمین میں فرشتے اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم اُن پر آسمان سے فرشتہ پیغمبر اُتارتے (بھیجتے) ۔

صاحبو! بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پیغمبر کو قوم کا ہم جنس ہونا چاہیئے ۔ چنانچہ اس آیت سے معلوم ہو رہا ہے کہ فرشتے اگر زمین پر بےفکری اور آرام سے پھرتے رہتے تو فرشتہ پیغمبر بنا کر بھیجا جاتا ۔ ایک دوسری جگہ ہے : "اگر ہم فرشتہ کو پیغمبر بنا کر بھیجتے تو اس کو آدمی کی صورت لینی پڑتی اور جو التباس اس وقت ہے اُس وقت بھی رہتا" ۔ اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شانِ خلافت انسان کے سوا کسی میں نہیں ہے ۔ لہذا انسان جن و اِنس سب پر حکومت کرسکتا ہے اور انسان ہی پیغمبر ہوسکتا ہے ۔ کس کو معلوم نہیں کہ آدم کو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا ، جن اور دوسرے مخلوقات نے بھی سجدہ کیا ۔ تو انسان کا قوم جن کے لئے بلکہ فرشتوں کے لئے بھی پیغمبر ہونا بعید نہیں ۔ سورۂ جن کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ رسولِ خدا ﷺ کے دستِ مبارک پر بعض جن مسلمان ہوئے تھے ۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ انسان کو اپنی زندگی کے زمانہ میں فرشتوں یا جن کے مقام میں رہنا دشواری سے خالی نہیں ۔ اسی طرح جن اور فرشتوں کو انسان کے عالم میں ٹھیرنا دشواری سے خالی نہیں اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ ۔ بہرحال ہم کو یقین ہے کہ انسان کے سردار ، فرشتوں اور جن کے سرداروں سے بہتر ہیں گو عام طور سے انسان سے فرشتے اور جن ایک طرح سے بہتر ہیں ۔

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ ۚ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ۝۹۶

قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ اللہ کافی ہے ، بس ہے ۔ "با" زائد ہے ۔ كَفٰى کا فاعل اللہ ہے ۔ شَهِيْدًا بَيْنِىْ

وَبَيْنَكُمْ ؛ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ۔ خدا میرے اور تمہارے حالات سے خوب واقف ہے ۔ مجھے اور تم کو دیکھتا اور ہم سے باخبر ہے ۔ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ ؛ بے شک وہ اپنے بندوں سے ہے ۔ خَبِيْرًا بَصِيْرًا ؛ خبیر وبصیر ۔ ان کے حال سے خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ۔

ترجمہ :- تم کہو اللہ ، کافی ہے تمہارا اور میرا شاھدِ حال کیونکہ وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور وہ اس کے زیرِ نظر ہیں ۔

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ؕ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ﴿٩٧﴾ النصف

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ ؛ اور اللہ جس کو ہدایت کرے ، خدا جس کی رہنمائی فرمائے ۔ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ؛ تو وہی ہے ہدایت پانے والا ، راہ یافتہ ۔ جس کو خدا راستہ پر لگائے وہی راستہ پر لگ سکتا ہے ۔ وَمَنْ يُّضْلِلْ ؛ اور جس کو ضلالت میں چھوڑ دے ، گمراہ ہی رکھے ۔ فَلَنْ تَجِدَلَهُمْ ؛ تو اے مخاطب ! تم اُن کے لئے نہ پاؤ گے ، ان کے لئے موجود نہ ہوں گے ۔ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ دوست اس کے سوائے ، اس کے مقابلہ میں خدا کو چھوڑ کر ۔ وَنَحْشُرُهُمْ ؛ اور ہم ان کا حشر کریں گے ، اکٹھا کریں گے ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؛ اوندھے منھ ۔ یعنی مونہوں کے بَل ۔ عُمْيًا ؛ اندھے ۔ کیونکہ انھوں نے کسی چیز کو سچ نہ دیکھا تھا ۔ وَبُكْمًا ؛ اور گونگے ۔ کیونکہ ان کے منہ سے حق بات نہیں نکلتی تھی ۔ وَصُمًّا ؛ اور بہرے ۔ کیونکہ سچّی بات کو ان کے کان قبول نہیں کرتے تھے ۔ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؛ ان کا ٹھکانہ جہنّم ہے ۔ اُن کا ملجا و ماوی اور مآب دوزخ ہے ۔ كُلَّمَا خَبَتْ ؛ جب جہنّم بجھنے کو ہوگی ۔ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ؛ تو ہم اس کو ان کے لئے اور بھڑکائیں گے ۔ سَعِيْر ؛ مشتعل ۔ مِسْعَرْ ۔ آتش خُو ۔

ترجمہ :- اور خدا جس کو ہدایت کرے تو وہی ہدایت پائے گا ۔ اور جن کو خدا ضلالت سے نہ نکالے تو تم ان کے لئے خدا کے مقابل کسی کو دوست نہ پاؤ گے اور ہم ان کو قیامت کے دن حشر کریں گے اوندھے منھ ، اندھے ، گونگے ، بہرے ۔ ان کا ٹھکانا جہنّم ہوگا ، جب جہنّم کی آگ بجھنے کو ہوگی تو ہم اس کو ان کے لئے اور بھڑکائیں گے ۔

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِيْدًا ﴿٩٨﴾

ذٰلِکَ جَزَآؤُھُمْ ؛ یہ ان کی سزا ہے ۔ بِاَنَّھُمْ کَفَرُوْا ؛ کیونکہ وہ کفر کیا کرتے تھے ، مانتے نہ تھے ، منکر تھے ۔ بِاٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں سے ، نشانیوں کو ۔ وَقَالُوْا ؛ اور ان لوگوں نے کہا ۔ ءَ اِذَا کُنَّا عِظَامًا ؛ کیا جب ہم ہوجائیں ہڈیاں ، جب ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ جائے ۔ نہ گشت پوست ہو نہ جان ہو ۔ وَرُفَاتًا ؛ وہ بھی بوسیدہ ، ریزہ ریزہ ۔ ءَ اِنَّا ؛ تو کیا ہم پھر ۔ لَمَبْعُوْثُوْنَ ؛ اُٹھائے جائیں گے ۔ ہمارا بعث وحشر ہوگا ۔ خَلْقًا جَدِیْدًا ؛ نئی پیدایش ۔ تو کیا ہم نئے سرے سے پھر زندہ کئے جائیں گے ۔

ترجمہ :- یہ ان کی سزا ہے اس واسطے کہ وہ ہماری آیتوں سے مُنکر تھے اور انھوں نے یوں کہا تھا کہ جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہوجائیں گے تو کیا پھر نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے ۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَھُمْ وَجَعَلَ لَھُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَی الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا کُفُوْرًا ۹۹

اَوَلَمْ یَرَوْا ؛ کیا انھوں نے نہیں دیکھا ۔ ان کو مرکر اُٹھنے میں ، دوبارہ زندہ ہونے میں شک کیوں ؟ کیا یہ نہیں دیکھ چکے ۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ تو وہ ہے ۔ اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے ۔ قَادِرٌ عَلٰی اَنْ یَّخْلُقَ ؛ اس بات پر قادر ہے کہ پھر پیدا کرے ۔ مِثْلَھُمْ ؛ انھیں کی طرح ۔ دوبارہ پیدا کرنے سے ، پہلے پیدا کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ پہلے سے اس کا نمونہ نہیں ہوتا ۔ جس نے پہلے پیدا کیا ہے اسے دوبارہ پیدا کرنا کونسی مشکل بات ہے ۔ وَجَعَلَ لَھُمْ اَجَلًا ؛ اور ان کے لئے ایک معیاد اور مُہلت دے رکھی ہے ۔ لَارَیْبَ فِیْهِ ؛ بے شک ، بے شبہ ۔ فَاَبَی الظّٰلِمُوْنَ ؛ پھر ظالم ، بے انصاف لوگوں نے انکار کیا ۔ اِلَّا کُفُوْرًا ؛ بجز کفر و ناشکری کے ۔ اور کفر و ناشکری کے سوا کسی بات کو نہ مانا ۔

ترجمہ :- کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا (کیا یہ نہیں سمجھتے) کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ ان کی طرح پھر پیدا کرے اور خدا نے ان لوگوں کو بے شک وشبہ ایک مُہلت (ایک مدّت) دے رکھی ہے ۔ پھر یہ ظالم کفر و ناشکری کے سوا کچھ نہیں مانتے ۔

قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِکُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ اِذًا لَّاَمْسَکْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَکَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۱۰۰ ع ۱۱

قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِکُوْنَ ؛ اگر تم مالک ہوجاؤ ، اگر تمہارے ہاتھ میں آجائیں ۔ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْ ؛ میرے خدا کی رحمت کے خزانے ۔ لَاَمْسَکْتُمْ ؛ تو اس صورت میں تم روک رکھتے ، کسی کو کچھ نہ دیتے ۔ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ ؛

اس ڈر سے کہ خرچ نہ ہوجائیں ۔ختم ہوجانے کے خوف سے تم کسی کو کچھ نہ دیتے ۔ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ؛ اور ہے انسان تنگ دل ، بخیل ۔

ترجمہ :- پیغمبر ! تم کہو اگر تم میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے بھی مالک ہوجاتے تو تم صَرف ہوجانے کے خوف سے روک لیتے (کسی کو کچھ نہ دیتے) اور آدمی ہے بڑا تنگ دل (تنگ حوصلہ) ۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِذْ جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى ؛ اور ہم نے موسٰی کو دیئے تھے ۔ تِسْعَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؛ نو (۹) روشن اور واضح آیتیں ۔ نشانیاں ، معجزے ۔ فَسْـَٔلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ پھر تم بنی اسرائیل سے پوچھو ۔ اِذْ جَآءَهُمْ ؛ کہ جب موسٰی ان کے پاس آئے ۔ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ ؛ تو ان سے فرعون نے کہا ۔ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ ؛ میں بے شک ظن رکھتا ہوں ، یقین رکھتا ہوں ، تم پر گمان غالب رکھتا ہوں ۔ يٰمُوْسٰى ؛ اے موسٰی ۔ مَسْحُوْرًا ؛ سحر شدہ ۔ جس پر جادو ہوا ہو ۔ فرعون اور دوسرے کافر کہتے تھے موسٰیؑ پر سحر ہوا ہے ۔ کسی اچھے آدمی نے تو نہیں کہا کہ پیغمبر پر جادو ہوا ہے ۔ میرا دل قبول نہیں کرتا کہ رسولِ خدا ﷺ پر جادو ہوا ہوگا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسٰی کو نو (۹) واضح معجزے دیے تھے تو تم بھی بنی اسرائیل سے پوچھ لو ، جب ان کے پاس موسٰی پہنچے تو فرعون نے کہا موسٰی ! میں تو خیال کرتا ہوں کہ تم پر کچھ جادو ہوا ہے اور ضرور ہوا ہے ۔

قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَصَآئِرَ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ يٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ لَقَدْ عَلِمْتَ ؛ اوفرعون ! تجھے معلوم ہے ، تو جانتا ہے ۔ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ ؛ کہ ان نشانیوں کو نازل نہیں کیا ۔ نہیں اُتارا ۔ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ مگر آسمانوں اور زمین کے پروردگار نے ۔ بَصَآئِرَ ؛ بصیرت افزا ، روشن اور واضح دلائل ۔ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكَ ؛ اور بے شک میں تجھے سمجھتا ہوں ۔ يٰفِرْعَوْنُ ؛ اے فرعون ۔ مَثْبُوْرًا ؛ ہلاک اور تباہ ہونے والا ۔ ثُبُوْر ۔ ہلاکت ، تباہی ، بربادی ۔

ترجمہ :- (موسٰی نے) کہا (اے فرعون !) تجھے معلوم ہے کہ یہ معجزے ، (نشانیاں) آسمانوں اور زمین کے

پروردگار نے اُتارے ہیں بصیرت افزا ، (روشن اور واضح دلائل) ۔ اور اے فرعون ! میں تجھ کو تباہ ہونے والا جانتا ہوں ۔

فَاَرَادَ اَنْ يَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِيْعًا ﴿۱۰۳﴾

فَـاَرَادَ ؛ پھر اُس نے ارادہ کیا ، چاہا ۔ اَنْ يَّسْتَـفِـزَّهُمْ ؛ کہ ان کو خفیف کردے اور بے گھر کردے ۔ نکال دے ۔ مِنَ الْاَرْضِ ؛ زمین میں سے ۔ فَـاَغْرَقْنٰهُ ؛ پھر ہم نے اس کو غرق کردیا ، ڈبودیا ۔ وَمَنْ مَّعَهٗ ؛ اور اس کے (فرعون کے) ساتھ جو تھے ان کو بھی ۔ جَمِيْعًا ؛ سب کو ۔

ترجمہ :- پھر اس نے چاہا کہ زمین میں ان کو خفیف کردے (سُبک سَر بنادے) تو ہم نے اس کو بھی غرق کردیا اور ان سب لوگوں کو بھی ڈبو دیا جو اُس کے ساتھ تھے ۔

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا ﴿۱۰۴﴾

وَقُلْنَا مِنْ بَعْدِهٖ ؛اورفرعون کے غرق ہونے کے بعد ہم نے کہا ۔ لِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ بنی اسرائیل کو ۔ اُسْكُنُوا الْاَرْضَ ؛ ارضِ مقدس میں سکونت اختیار کرو ۔ فلسطین میں جا بسو ۔ فَـاِذَا جَـآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ ؛ پھر جب آخرت کا وعدہ آجائے گا اور پچھلے وعدے کا وقت آجائے گا ۔ جِئْنَابِكُمْ ؛ تو ہم تم کو لائیں گے ۔ لَفِيْفًا ؛ ملاکر ، اکٹھا کرکے ۔ ہم تم سب کو میدانِ حشر میں سمیٹ کر لے جائیں گے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اُس کے بعد (فرعون کے بعد) بنی اسرائیل سے کہا زمین (فلسطین) میں سکونت اختیار کرو ۔ پھر جب آخرت کے وعدے کا وقت آجائے گا تو ہم تم کو اکٹھا کر لائیں گے ۔

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۭ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۱۰۵﴾

وقفِ لازم

وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ ؛ اور ہم نے اس قرآن کو حق کے ساتھ اُتارا ۔ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؛ اور وہ حق کے ساتھ ہی اُترا ۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ ؛اور ہم نے تم کو نہیں بھیجا ، رسول نہیں بنایا ۔ اِلَّا مُبَشِّرًا ؛مگر بشارت دینے والا ، خوش خبری دینے والا ۔ وَنَذِيْرًا ؛ اور ڈرانے والا ، آنے والی خوفناک حالت کی اطلاع دینے والا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اس (قرآن) کو برحق اُتارا اور وہ برحق ہی اُترا ۔ اور (اے رسُول !) ہم نے تم کو بھیجا تو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ۔ (خوش خبری دینے والا ، ڈرانے والا) ۔

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ﴿۱۰۶﴾

وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ ؛ اصل میں فَرَقْنَا قُرْاٰنًا فَرْقًا ہے ۔ اور ہم نے قرآن کے حصّے حصّے کئے ،سورے بنائے ، آیتیں بنائیں ، ایک حصّہ کو دوسرے حصّے سے جدا کیا ۔ لِتَقْرَاَهٗ ؛ تا کہ تم اس کو پڑھو ۔ عَلَى النَّاسِ ؛ لوگوں پر ۔ عَلٰى مُكْثٍ ؛ ٹھیر ٹھیر کر ۔ نہ یہ کہ یہاں کا یَعْلَمُوْنَ وہاں کا تَعْلَمُوْنَ ؛ نہ مد برابر نہ اِخفا اور غنّہ برابر ۔ بہت پڑھنا کچھ قابلِ تعریف نہیں ۔ نہ مخارج دُرست ۔ خصوصاً مخارج کے بدلنے سے معنٰی ہی بدل جاتے ہیں ۔ وہ قرآن نہیں رہتا کوئی اور چیز ہو جاتی ہے ۔ بعض دفعہ لامِ تاکید کو بڑھا کر لائے نفی بنا دیتے ہیں اور معنٰی ہی اُلٹ جاتے ہیں ۔ قرآن شریف کا اِملا عام اِملا کے مطابق نہیں ۔ اس کے صحیح پڑھنے کے لئے کسی عالم قاری سے پڑھنے کی ضرورت ہے ۔ وَنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ؛ اور ہم نے اس کو تھوڑا تھوڑا کر کے اُتارا ، نازل کیا ۔

قرآن پڑھنا کسی عالم قاری سے سیکھیں

ترجمہ :- اور ہم نے قرآن کے حِصّوں کو جُدا جُدا کیا تا کہ تم اس کو لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو ۔ اور ہم نے اس (قرآن) کو تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ۔

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ
اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾

قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖٓ اَوْلَا تُؤْمِنُوْا ؛ (پیغمبر !) تم کہو چاہے تم اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؛ بے شک وہ لوگ جنھیں علم دیا گیا ہے ۔ مِنْ قَبْلِهٖ ؛ اس سے پہلے ۔ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؛ جب ان پر کلام اللہ کی تلاوت کی جاتی ہے ۔ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ؛ تو ٹھوڑیوں کے بَل سجدہ میں گِر جاتے ہیں ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہو ۔ تم چاہے اس پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ ۔ یقیناً جن لوگوں کو اس سے پہلے علم عطا کیا گیا ہے ان کے سامنے (قرآن کی) تلاوت کی جاتی ہے تو منہ کے بَل سجدہ میں گِر جاتے ہیں ۔

وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾

وَیَقُوْلُوْنَ ؛ اور کہتے ہیں ۔ سُبْحٰنَ رَبِّنَا ؛ پاک ہے ہمارا پروردگار ۔ اِنْ کَانَ وَعْدُ رَبِّنَا ؛ ہمارے رب کا وعدہ ۔ لَمَفْعُوْلًا ؛ ہوکر رہے گا ۔ ضرور پورا ہوگا ۔

ترجمہ :- اور کہیں گے پاک ہے ہمارا پروردگار ، ہمارے رب کا وعدہ تو پورا ہوکر رہے گا ۔

وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾

یہ آیتِ سجدہ ہے یہاں سجدہ کرنا ضروری ہے ۔ وَیَخِرُّوْنَ ؛ اور گر پڑتے ہیں ۔ لِلْاَذْقَانِ ؛ ٹھوڑیوں کے بل ۔ اور وہ منھ کے بَل سجدہ میں گر جاتے ہیں ۔ یَبْکُوْنَ ؛ روتے ہیں ۔ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ؛ اور قرآن کی وجہ سے ان کا خشوع وخضوع بڑھتا ہے ، زیادہ ہوتا ہے ۔ ان کی عاجزی اور فروتنی میں ترقی ہوتی ہے ۔

ترجمہ :- اور وہ قرآن سُن کر سجدہ میں گر پڑتے ہیں ، روتے ہیں اور ان کی عاجزی اور فروتنی بڑھتی ہے ۔

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾

قُلْ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؛ تم کہو اللہ کہہ کر پکارو ، یا رحمٰن کہہ کر دُعا کرو ۔ اَیًّامَّا تَدْعُوْا ؛ تم جس نام سے پکارو ۔ فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؛ اس کے سب نام اچھے ہی ہیں ۔

واضح ہوکہ صفت ، وہ غیر مستقل شئے ہے جو دوسرے میں رہتی ہے ، ذات وہ جس کی طرف صفت رجوع کرتی ہے ۔ اسم ذات وصفت کے مجموعہ کو کہتے ہیں ۔ اللّٰہ تو اسمِ ذات ہے ۔ رحم اس کی صفت ہے ۔ رَحْمٰن اس کا اسم ہے ۔ مگر ایک بات کا خیال رہے کہ مخصوص وقت میں مناسب نام سے پکارنا چاہیئے ۔ بھوکے کو یَا رَزَّاقُ کہنا چاہیئے ۔ بیمار کو یَا شَافِیْ ؛ محتاج کو یَا وَهَّابُ ؛ لڑائی جھگڑے کے وقت یَاوَدُوْدُ ؛ دشمن ستا رہے ہوں تو قَهَّارُ یَا مُنْتَقِمُ ، یَاذَالْبَطْشِ الشَّدِیْد کہہ کر پکارو ۔

وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِکَ ؛ اور چیخ چیخ دُعا نہ کرو ، عبادت نہ کرو ۔ حضرتؑ نے فرمایا تم کسی بہرے کو تو سُنا نہیں رہے ہو ۔ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا ؛ اور بالکل پست آواز سے بھی نہ کہو ۔ دل کے ساتھ زبان کو بھی حصّہ دو ۔ باطن کے ساتھ ظاہر کو بھی ملاؤ ۔

صاحبو ! ظہر عصر کی نماز سِرّی ہے اس میں آہستہ قرآن پڑھا جاتا ہے کیونکہ لوگ کام دھام میں رہتے ہیں ۔ قرآن پڑھا جائے تو لوگوں کو خاموش سُننے کا حکم ہے ۔ مغرب ، عشاء اور صبح کی نماز جہری ہوتی ہے کیونکہ وہ کام کا وقت نہیں ہوتا ۔

ایک اور بات یاد رکھو !

ابتداء میں ذکرِ جہر کرنے کی ضرورت ہے تاکہ جوش پیدا ہو ، خطرات بند ہوں ، نفس ہمہ تن متوجہ ہوجائے ۔ پھر جب دل چلنے لگے تو آہستہ بھی ذکر کرسکتے ہیں ۔ ذکرِ جہر لوگوں سے علٰحدہ مقام میں بہتر ہے ۔ ذکرِ جہر کرکے غریب سونے والوں کو

تکلیف نہ دینی چاہیئے ۔ ان کو آرام سے سونے کا حق ہے اس کو نہ چھیننا چاہیئے ۔ وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِکَ سَبِيْلًا ؛ اور ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کرو ۔

ترجمہ :- تم کہو اللہ کہہ کر پکارو ، یا رحمٰن کہہ کر پکارو ، جو نام لے کر پکارو پکار سکتے ہو کیونکہ اس کے سب نام اچھے ہی ہیں ۔ اور تمہاری نماز (اور دُعا و ذکر) کو جہری ہی نہ رکھو نہ سِرّی ہی بناؤ بلکہ اس کے درمیان کا راستہ اختیار کرو (حسبِ اقتضاءِ محل کام کرو) ۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ ع ۱۲/۱۱/۱۲

وَقُلْ ؛ اور پیغمبر تم کہو ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ کہ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کے لئے ہے ، تعریف ہے تو اُسی کی ۔ اَلَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا ؛ جس کا کوئی بیٹا نہیں ۔ باپ بیٹے میں کچھ تو مناسبت ہوتی ہے ۔ خدا اور بندے میں کیا مناسبت ہے ؟ سپوت بیٹا باپ سے زیادہ کام کرتا ہے ۔ پوت باپ کے برابر کام کرتا ہے ۔ خدا کا بیٹا اور نااہل سپوت ۔ توبہ توبہ ! یہ تو ہو نہیں سکتا ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ ؛ اور اس کی سلطنت میں اس کا کوئی شریک نہیں ۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ؛ اور اس کا کوئی مددگار نہیں ۔ کیونکہ وہ عاجز نہیں وہ قادر ہے ۔ سب اس کے فرماں بردار ہیں کوئی معین و مددگار نہیں ۔ ذِلّ ۔ بہ کسرِ ذال ذِلّت ۔ ذُلّ ۔ بہ ضم ذال عاجزی ، اطاعت ، فروتنی ۔ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ؛ اور اس کو خوب بزرگ سمجھو ، اس کی خوب تعظیم کرو ۔ اس کی بڑائی بیان کرو ۔ تکبیر کے نعرے مارو ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ! اَللّٰهُ اَكْبَرُ !!

ترجمہ :- اور (پیغمبر !) تم کہو تعریف ہے تو اللہ ہی کی ہے ۔ (مستحقِ شکر تو خدا ہی ہے) جس کا کوئی بیٹا نہیں ۔ اور اس کی مملکت میں کوئی اس کا شریک نہیں ۔ نہ وہ عاجز ہے نہ اس کو کسی مددگار کی ضرورت ہے اور (وہ بڑا بزرگ ہے) ۔ اس کی بزرگی کو بیان کرتے رہو (اس کی تکبیر کے نعرے مارتے رہو) ۔

(ہم بھی اس کی تعمیل کرتے ہیں اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۔)

سُوْرَةُ الْكَهْفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّعَشْرُ اٰيَاتٍ وَّاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ کہف مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو دس (۱۱۰) آیتیں اور بارہ (۱۲) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ عَلٰی عَبۡدِهِ الۡکِتٰبَ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّهٗ عِوَجًا ۜ ؕ﴿۱﴾

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ؛ تعریف اللہ ہی کی ہے ۔ اَلَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ ؛ جس نے اُتارا ، نازل کیا ۔ عَلٰی عَبۡدِهِ ؛ اپنے بندے پر ۔ اَلۡکِتَابَ ؛ کتاب ۔ وَلَمۡ یَجۡعَلۡ لَّهٗ ؛ اور اس میں رکھا نہیں ۔ عِوَجًا ؛ کجی کو ۔ کمزوری کو ۔ یہاں سکتۂ صحیحہ ہے ۔ وقف کریں ۔ ورنہ کم سے کم ذرا دم لیں ۔ کیونکہ عِوَجًا کو قَیِّمًا سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

ترجمہ :- تعریف اس خدا کی ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب اُتاری (وہ بالکل سیدھی ہے) اور اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ۔

قَیِّمًا لِّیُنۡذِرَ بَاۡسًا شَدِیۡدًا مِّنۡ لَّدُنۡهُ وَیُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ۙ﴿۲﴾

قَیِّمًا ؛ یہ کتاب ہمیشہ قائم رہنے والی ہے ۔ (نہ کہ کجی ہمیشہ قائم رہنے والی ہے) ۔ لِیُنۡذِرَ ؛ تاکہ اطلاع دے ، ڈرائے ، انذار کرے ۔ نَذِیۡرٌ ؛ ڈرانے والا ۔ بَاۡسًا شَدِیۡدًا ؛ سخت سزا ہے ۔ مِنۡ لَّدُنۡهُ ؛ خدا کے پاس سے ۔ وَیُبَشِّرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ؛ اور ایمان داروں کو خوش خبری دے ، بشارت دے ۔ اَلَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ ؛ جو مناسب کام کرتے ہیں ، اچھے کام کرتے ہیں ۔ اَنَّ لَهُمۡ اَجۡرًا حَسَنًا ؛ (کس بات کی بشارت دیں ؟ ان کو بشارت دیں) کہ ان کے لئے اچھا ثواب ہے ، نیک بدلہ ہے ، احسن اجر ہے ۔

ترجمہ :- وہ کتاب ہمیشہ رہنے والی ہے (وہ اس لئے اُتاری گئی ہے) کہ خدا کے پاس کے سخت عذاب سے ڈرائے اور اچھے اور مناسب کام کرنے والے ایمان داروں کو بشارت دے کہ ان کے لئے بہترین اجر ہے ۔

مّٰکِثِیۡنَ فِیۡهِ اَبَدًا ۙ﴿۳﴾

مَاکِثِیۡنَ ؛ رہنے والے ہیں ، ٹھہرنے والے ہیں ۔ فِیۡهِ ؛ اس اجر میں ۔ یعنی جنت میں ۔ اَبَدًا ؛ ہمیشہ ۔

ترجمہ :- وہ اجر میں (یعنی جنت میں) ہمیشہ رہیں گے ۔

وَّیُنۡذِرَ الَّذِیۡنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ٭﴿۴﴾

وَيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ؛ اور ان بُت پرستوں کو بھی ڈرائے اور ان عیسائیوں کو بھی ڈرائے ۔ قَالُوْا ؛ جو کہتے ہیں ۔ اِتَّخَذَاللّٰهُ وَلَدًا ؛ کہ خدا کا بیٹا بھی ہے ۔

ترجمہ :- اورتا کہ ڈرائے ان لوگوں کو جو کہتے ہیں کہ خدا کا بیٹا بھی ہے (خدا صاحبِ اولاد ہے) ۔

مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝۵

مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؛ ان کو علمِ صحیح نہیں ۔ یہ نادان ہیں ، کچھ نہیں جانتے ۔ وَلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؛ اور نہ ان کے باپ دادا کو ۔ كَبُرَتْ كَلِمَةً ؛ بہت بڑی بات ہے ۔ تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؛ جو اُن کے منھ سے نکلتی ہے ۔ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ؛ یہ جو کہتے ہیں سب جھوٹ ہے ۔

ترجمہ :- نہ ان کو علمِ (صحیح) ہے نہ ان کے باپ دادا کو علمِ (صحیح) تھا ۔ جو بات ان کے منہ سے نکلتی ہے وہ بڑی سخت ہے ۔ یہ جو کچھ کہتے ہیں جھوٹ ہے ۔ (دروغِ بے فروغ ہے) ۔

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ۝۶

فَلَعَلَّكَ ؛ پھر شائد کہ تم ۔ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ ؛ ہلاک کردوگے اپنے کو ۔ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ ؛ ان کے پیچھے ۔ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا ؛ اگر یہ ایمان نہ لائیں ۔ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؛ اس بات پر ۔ اَسَفًا ؛ غم و اندوہ سے گھٹ گھٹ کر ، غم کھا کھا کر ۔

ترجمہ :- پھر کیا تم ان کے پیچھے اپنی جان ہلاکت میں ڈال دوگے اگر وہ اس بات پر ایمان نہ لائیں ، رنج وغم سے (افسوس سے) ۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝۷

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ ؛ بے شک ہم نے جو کچھ زمین پر پیدا کیا ہے ۔ زِيْنَةً لَّهَا ؛ زینت اور اس کی آرایش بنا کر ۔ طرح طرح کے درخت ۔ رنگا رنگ کے پھول ۔ پانی کے چشمے اور نہریں ۔ یہ سب ہم نے کیوں بنائے ؟ لِنَبْلُوَهُمْ ؛ تاکہ ہم ان کو آزمائیں ۔ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؛ کہ کون بہتر ہے بلحاظ عمل کے ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم نے زمین پر جو کچھ اس کی زینت و آرائش کے لحاظ سے بنایا ہے ۔ اس وجہ سے ہے کہ ہم لوگوں کو آزمائیں اور امتحان لیں کہ کون بہتر عمل کرنے والا ہے ۔

وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝۸

وَاِنَّـا لَـجَاعِلُوْنَ ؛ اور بے شک ہم کردینے والے ہیں ۔ مَـا عَلَيْهَا ؛ جو اس زمین پر ہیں ۔ صَعِيْدًا ؛ چٹیل میدان ۔ جُرُزًا ؛ ناقابلِ زراعت ، بے آب و گیاہ ۔

ترجمہ :- اور بے شک ہم زمین پر کی تمام چیزوں کو ایک چٹیل میدان بنادیں گے ۔ (یعنی قیامت کے وقت سب کو فنا کردیں گے) ۔

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝۹

اَمْ حَسِبْتَ ؛ کیا تم گمان کرتے ہو ۔ حَسِبَ يَحْسَبُ حِسَابًا ؛ حساب کرنا ۔ حُسْبَانًا ؛ گمان کرنا ۔ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ ؛ کہ اصحابِ کہف یعنی غار والے ۔کھوہ میں رہنے والے ۔ وَالرَّقِيْمِ ؛ اور کتبے والے ۔ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ؛ ہماری نشانیوں میں عجیب وغریب تھے ۔

ترجمہ :- کیا تم گمان کرتے ہو کہ اصحابِ کہف اور اصحاب رقیم ہماری نشانیوں میں تعجب خیز تھے ۔ ؟

اصحابِ کہف کے قصّے تو مشہور ہیں اور کچھ آئندہ آیتوں میں بیان کیا گیا ہے ۔ اور آج کل عاد وثمود اور دوسری قوموں کے کتبے نکل رہے ہیں جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیسے اعلےٰ تمدن کے حامل تھے اور اب ان کے نام و نشان تک باقی نہیں ۔

واضح ہو کہ جس طرح آدمی پیدا ہوتا ، جوان ہوتا ، بوڑھا ہوتا اور مرجاتا ہے اسی طرح تمام قوموں کا تمدن ، ان کے علوم وفنون ، ان کی یادگاریں پیدا ہوئیں ، ترقی بھی کیں اور تباہ بھی ہوگئیں ۔

اہرامِ مصری پر غور کرو ۔ فنِ انجینیری اور جرِ ثقیل میں کیسے ماہر تھے ۔ آج ان کی لاشوں تک کو دوسرے ممالک والے لے کر چلے گئے ہیں ۔

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝۱۰

اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ ؛ جب پناہ لی جوانوں نے ، جا بیٹھے ۔ اِلَى الْكَهْفِ ؛ غار کی طرف ۔ جب غار میں جا بیٹھے ۔ فَقَالُوْا ؛ پھر کہا ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! اے پروردگار ۔ اٰتِنَا ؛ دے ہم کو ۔ مِنْ لَّدُنْكَ ؛ اپنے پاس سے ۔ رَحْمَةً ؛ رحمت ۔ ہم پر اپنی رحمت کر ۔ وَهَيِّئْ لَنَا ؛ اور ہمارے لئے مہیا کر ، تیار کر ۔ مِنْ اَمْرِنَا ؛ ہمارے کام سے ۔ رَشَدًا ؛ راستی کو بھلائی کو ، راہ یابی کو ، رشد و ہدایت کو ۔

ترجمہ :- جب ان جوانوں نے ایک غار میں جاکر پناہ لی پھر دُعا کی اے ہمارے پروردگار ! ہم کو

اپنے پاس سے رحمت عطا کر اور ہمارے کام میں راستی مُہیّا کر ۔ (ہم کو رشد و ہدایت پر تیار کر) ۔

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ ؛ پھر ہم نے ان کے کانوں پر تھپک کر اُن کو سُلا دیا ۔ فِى الْكَهْفِ ؛ غار میں ۔ سِنِيْنَ عَدَدًا ؛ سالہا سال تک ۔ کئی سال ، گنتی کے سال ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کو غار میں کانوں پر تھپک کر کئی سال سُلا دیا ۔

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ﴿۱۲﴾ ع ۱۲/۱۳

ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ ؛ پھر ہم نے اُن کو اُٹھایا ۔ اُٹھا کر کھڑا کر دیا ۔ لِنَعْلَمَ ؛ تا کہ ہم سب کو معلوم ہو جائے ۔ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ ؛ ان دونوں گروہوں میں سے کون ۔ اَحْصٰى ؛ زیادہ حساب کرنے والا ہے ۔ کون زیادہ یاد رکھنے والا ہے ۔ لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا ؛ جس قدر مدّت ٹھیرے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کو (نیند سے) اُٹھایا تا کہ معلوم کر لیں کہ اِن دونوں فرقوں میں سے کون صحیح گننے والا ہے اس مدت کو کہ وہ (غار میں) رہے ۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ۚ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ﴿۱۳﴾

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ ؛ ہم تمہارے سامنے بیان کریں گے ۔ نَبَاَهُمْ ؛ ان کی خبر کو ۔ بِالْحَقِّ ؛ تحقیق کے ساتھ ۔ ہم ان کے قصّے کو تحقیق کے ساتھ تم سے بیان کریں گے ۔ اِنَّهُمْ فِتْيَةٌ ؛ وہ چند جوان تھے ۔ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ ؛ جو اپنے خدا پر ایمان رکھتے تھے ۔ وَزِدْنٰهُمْ هُدًى ؛ اور ہم نے ان کو بہت ہدایت بھی کی تھی ۔ راہ یابی میں ترقی دی تھی ۔

ترجمہ :- ہم تمہارے سامنے تحقیق کے ساتھ ان کا قصّہ بیان کریں گے ۔ وہ خدا پر ایمان رکھنے والے چند جوان تھے اور ہم نے ان کو خوب ہدایت کی تھی ۔

وَّرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا ﴿۱۴﴾

وَرَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ؛ اور ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا تھا ۔ اِذْقَامُوْا ؛ جب (وہ نیند سے) اُٹھ کھڑے ہوئے تھے ۔ فَقَالُوْا ؛ پھر اُنھوں نے دُعا کی اور کہا ۔ رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ ہمارا رب تو آسمانوں اور زمین کا

ربّ ہے ۔ وہی سب کی پرورش کرتا ہے ۔ لَنْ نَّدْعُوَا ؛ ہم کبھی نہ پکاریں گے ، نہ پرستش کریں گے ، نہ دُعا کریں گے ۔ نَدْعُوَا میں الف موجود ہے مگر وہ پڑھا نہیں جاتا یعنی نَدْعُوَ پڑھو ۔ مِنْ دُوْنِہٖ ؛ خدا کو چھوڑکر ۔ اِلٰھًا ؛ کسی معبود کو ۔ ہم خدا کو چھوڑ کر کسی دیوتا کو نہ مانیں گے ۔ لَقَدْ قُلْنَآ اِذًا ؛ اگر ہم ایسا کہیں تب تو وہ ایسی بات ہوگی جو ۔ شَطَطًا ؛ جھوٹ ، دُور از عقل ، بے جا بات ہے ۔

ترجمہ :- اور جب وہ (نیند سے) اُٹھے تو ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کردیا تھا (ان کو پورا یقین تھا) ، پھر انھوں نے کہا ہمارا رب تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے ۔ ہم اس کو چھوڑ کر کسی اور دیوتا کی پوجا نہ کریں گے ۔ اگر ہم ایسا کریں تو ہماری بات جھوٹ ہوگی ، دُور از عقل ہوگی ۔

هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ ﴿۱۵﴾

هٰٓؤُلَآءِ قَوْمُنَا ؛ ہماری اس قوم نے ۔ اِتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؛ بنالیا ہے خدا کو چھوڑکر اور معبودوں کو ۔ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ ؛ کیوں نہیں لاتے ان پر بِسُلْطٰنٍۭ بَيِّنٍ ؛ کوئی دلیلِ واضح ، کوئی بُرہان ، کوئی سند ۔ غلبہ پیدا کرنے والی حجت ۔ فَمَنْ اَظْلَمُ ؛ پھر کون زیادہ ظالم ہے ۔ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؛ اس شخص سے جو افترا پردازی کرتا ہے ۔ خدا پر جھوٹ باندھتا ہے ، تہمت لگاتا ہے ۔

ترجمہ :- یہ ہماری قوم تو خدا کو چھوڑ کر اور معبودوں کو مانتی ہے ۔ کیوں نہیں واضح حجت لاتی ۔ پھر اس شخص سے کون زیادہ ظالم ہے جو خدا پر جھوٹ اور افترا لگائے ۔

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾

وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ ؛ اور جب تم ان سے الگ ہوگئے ہو ، کنارہ کش ہوگئے ہو ، عزلت نشین ہوگئے ہو ۔ وَمَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ؛ اور بجز خدا کے ان سب معبودوں سے الگ ہوگئے ہو جن کی یہ پوجا کرتے ہیں ۔ فَاْوٗٓا اِلَى الْكَهْفِ ؛ تو تم پناہ لو ایک غار کی طرف ۔ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ ؛ تو پھیلادے گا تم پر تمہارا رب ، نشر کردے گا ۔ نَشْر ؛ پھیلانا ۔ اِنْتِشَار ؛ پھیل جانا ، منتشر ہونا ۔ مِنْ رَحْمَتِهٖ ؛ اپنی رحمت میں سے ۔ وَيُهَيِّئْ لَكُمْ ؛ اور تمہارے لئے مہیّا کرے گا ، تیار کرے گا ۔ مِنْ اَمْرِكُمْ مِّرْفَقًا ؛ تمہارے کام میں سے آرام اور رِفق پیدا کرنے والی حالت ۔

ترجمہ :- اور جب تم ان سے اللہ کے سوائے ان کے معبودوں سے جُدا ہو گئے ہو تو جاؤ ایک غار میں جا بیٹھو تم پر اللہ اپنی رحمت کی چادر اُڑھا دے گا اور تمہارے کام میں رِفق اور نرمی پیدا کرے گا ۔

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ
وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ۗ
مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ ع ۲ ۵ ۱۴

وَتَرَى الشَّمْسَ ؛ اورتم آفتاب کو دیکھتے ہو ۔ اِذَا طَلَعَتْ ؛ جب وہ طلوع کرتا ہے ۔ نکلتا ہے ۔ تَزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ؛ کہ ان کے غار سے بچ کر جاتا ہے ۔ ذَاتَ الْيَمِيْنِ ؛ سیدھی جہت میں ، سیدھی طرف ۔ وَاِذَا غَرَبَتْ ؛ اور جب آفتاب غروب کرتا ہے ۔ تَّقْرِضُهُمْ ؛ تو ان سے کتراتا ہے ، منحرف ہوتا ہے ۔ قَرْض ؛ کاٹنا ۔ مِقْرَاض ؛ قینچی ۔ ذَاتَ الشِّمَالِ ؛ شمال کی طرف یعنی اس غار کا دہانہ ٹھیک مشرق یا مغرب کی طرف نہیں ہے بلکہ اس سے ذرا ترچھا ہے ۔ ذُوْ کا مؤنث ذَاتْ ہے ۔ اس کا موصوف جہت ہے ۔ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ؛ اور وہ لوگ اس غار کے درمیانی کشادہ حصّے میں ہیں ۔ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ یہ واقعہ خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے ۔ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ؛ جس کو خدا ہدایت کرے تو وہی ہدایت پر رہے گا ، جس کو خدا راستہ بتائے گا وہی صحیح راستہ پر ہوگا ۔ وَمَنْ يُّضْلِلْ ؛ اور جس کو خدا ضلالت پر رکھے گا ۔ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ ؛ تو تم اس کے لے نہ پاؤ گے ۔ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ؛ کوئی دوست راستہ بتانے والا ۔ عامۃ النّاس اپنے پیر کو مُرشد کہتے ہیں ۔ حالانکہ وہ مُرشِد ہے ، راستہ بتانے والا ہے ، اِرشاد کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور (اے مخاطب !) تم آفتاب کو دیکھتے ہو کہ جب طلوع کرتا ہے تو ان کے غار سے ترچھا طلوع کرتا ہے ۔ اور جب غروب کرتا ہے تو شمالی جانب کتراتا ہے (ترچھا رہتا ہے) ۔ اور یہ (اصحابِ کہف) غار کے اندر کشادہ حصّہ میں تھے ۔ یہ خدا کے کرشموں میں سے ایک کرشمہ ہے ۔ جس کو خدا ہدایت کرے وہی ہدایت پانے والا ہے اور جس کو خدا ضلالت وگمراہی میں رکھے تو تم اس کے لئے کوئی دوست راہ بتانے والا نہ پاؤ گے ۔

وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ ۚ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ
وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۚ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا ؛ اور اے مخاطب تو سمجھتا ہے کہ وہ جاگ رہے ہیں ۔ وَهُمْ رُقُوْدٌ ؛ اور وہ ہیں کہ سو رہے ہیں ۔ اَيْقَاظ جمع يَقْظَان ؛ بیدار، ہوشیار ۔ رُقُوْدٌ جمع رَاقِدٌ ؛ سونے والا ۔ خفتہ ۔

واضح ہو کہ کبھی واحد مخاطب کا صیغہ ہوتا ہے ۔ مگر اس سے مُراد ہر وہ شخص ہوتا ہے جو قابلِ خطاب ہے ۔ لہذا تَحْسَبُهُمْ کے مخاطب عامۃ الناس ہیں ۔ نہ کہ حضرت رَسُولِ خداؐ ۔

وَنُقَلِّبُهُمْ ؛ اور ہم ان کو کروٹیں دلواتے ہیں ۔ ذَاتَ الْيَمِيْنِ ؛ سیدھی طرف ۔ وَذَاتَ الشِّمَالِ ؛ اور بائیں طرف ۔ وَكَلْبُهُمْ ؛ اور ان کا کتّا ۔ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ ؛ اپنے ہاتھ پھیلایا ہوا ہے ۔ بِالْوَصِيْدِ ؛ غار کے دہانے پر، چوکھٹ پر، دہلیز پر ۔ لَوِاطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ ؛ اگر تو ان پر اطلاع پائے ، جھانک کر دیکھے ۔ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا ؛ تو پیٹھ پھیر کر بھاگے ۔ وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ؛ اور البتہ تو بھر جاتا ان کے خوف سے ۔ ان کی دہشت چھا جاتی ۔ تمہارے دل میں ان کا رعب آ جاتا ۔

ترجمہ :- اور (اے مخاطب !) تو ان کو بیدار سمجھتا ہے حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم ان کو سیدھی بائیں کروٹ دِلاتے ہیں ۔ اور اُن کا کتّا چوکھٹ کے پاس دونوں ہاتھ پھیلا ہوا ہے ۔ اگر تو ان کو دیکھتا تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتا اور ان کے رعب سے بھر جاتا (ان کی دہشت چھا جاتی) ۔

صاحبو ! اس وقت مسلمانوں کی حالت اصحابِ کہف کی حالت سے کچھ کم نہیں ۔ تم سمجھ رہے ہو کہ وہ جاگ رہے ہیں ۔ نہیں وہ سو رہے ہیں ۔ وہ چلتے پھرتے ہیں مگر ان کا دل ہے کہ سو رہا ہے ۔ نہ کام کے ہیں نہ کاج کے ۔ بیدار ہوتے تو کچھ کرتے ۔ مثل مشہور ہے کہ سوتے شیر سے دوڑتا کتّا بہتر ہے ۔ مولوی ہیں ، مشائخ ہیں ، لیڈر ہیں ۔ مگر سب ہیں کہ سو رہے ہیں ۔ ان سے تو کچھ معمولی کام کرنے والا آدمی ہی بہتر ہے ۔

اُٹھو اُٹھو یہ خوابِ غفلت کب تک ÷ جاگو جاگو اجل کمین گاہ میں ہے

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ خدا ہی ان کو بیدار کرے تو بیدار ہوں گے ۔

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ ؛ (اور جس طرح ہم نے اُن کو سُلایا تھا) اسی طرح ہم نے اُن کو اُٹھایا بھی ۔ لِيَتَسَآءَلُوْا ؛ کہ ایک دوسرے سے سوال کریں ۔ بَيْنَهُمْ ؛ آپس میں ۔ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ ؛ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا ۔ كَمْ لَبِثْتُمْ ؛ تم یہاں کب تک ٹھیرے رہے ؟ قَالُوْا ؛ اُنھوں نے جواب دیا ۔ لَبِثْنَا ؛ ہم ٹھیرے ۔ يَوْمًا اَوْبَعْضَ يَوْمٍ ؛ ایک دن یا

نصف القرآن بعد والحروف الی حرف التاء من کلمة وَلْيَتَلَطَّفْ

اس سے بھی کچھ کم ۔ قَالُوْا ؛ بعض لوگوں نے کہا ۔ رَبُّکُمْ اَعْلَمُ ؛ تمہارا رب ہی خوب علم رکھتا ہے، بہتر واقف ہے ۔ بِمَا لَبِثْتُمْ ؛ جتنی دیر رہے ۔ فَابْعَثُوْآ اَحَدَکُمْ ؛ پس تم اپنے لوگوں میں سے کسی کو بھیجو ۔ بِوَرِقِکُمْ ھٰذِہٖ ؛ اس روپیہ کے ساتھ ۔ وَرِق ؛ چاندی ۔ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ ؛ شہر کی طرف ۔ فَلْیَنْظُرْ ؛ تو اس کو دیکھنا چاہیئے ، وہ نظر کرے ۔ اَیُّھَآ اَزْکٰی طَعَامًا ؛ کون سا ستھرا پاکیزہ کھانا ہے ۔ فَلْیَاْتِکُمْ بِرِزْقٍ مِّنْہُ ؛ اور اس میں سے تمہارے پاس کچھ کھانا لے کر آئے ۔ وَلْیَتَلَطَّفْ ؛ اور نرمی اور لطافت سے کام لے ، چپکا سا چلا جائے ، خوش تدبیری اور نرمی کو استعمال کرے ۔ وَلَا یُشْعِرَنَّ بِکُمْ ؛ اور تمہاری خبر نہ دے ۔ اَحَدًا ؛ کسی کو ۔ ایسی خوش اسلوبی سے جائے کہ تم کو کوئی نہ پہچانے ۔

ترجمہ :- اور یہ اسی طرح ہم نے ان کو جگایا کہ آپس میں پوچھ پاچھ کرلیں ۔ ان میں سے ایک نے کہا تم کتنی دیر ٹھیرے ۔ دوسروں نے اس کے جواب میں کہا ہم ایک دن ٹھیرے یا اس سے بھی کم ۔ بعضوں نے کہا خدا ہی خوب جانتا ہے کہ تم کتنا ٹھیرے ۔ اب اپنے میں کے ایک شخص کو یہ روپیہ دے کر شہر بھیجو ۔ پھر وہ دیکھے کونسا پاک و صاف کھانا ہے تو اس کو لائے ۔ دیکھو یہ سب کام ایسی لطافت اور نرمی سے کرے کہ کسی کو تمہارا شعور اور اطلاع نہ ہو ۔

اِنَّھُمْ اِنْ یَّظْھَرُوْا عَلَیْکُمْ یَرْجُمُوْکُمْ اَوْ یُعِیْدُوْکُمْ فِیْ مِلَّتِھِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْآ اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾

اِنَّھُمْ اِنْ یَّظْھَرُوْا عَلَیْکُمْ ؛ یہ لوگ اگر تم پر غالب ہوجائیں گے ، وہ تمہاری خبر پالیں گے ۔ یَرْجُمُوْکُمْ ؛ تم کو سنگسار کریں گے ، تم کو پتھر ماریں گے ۔ اَوْ یُعِیْدُوْکُمْ ؛ یا تم کو پھیرلیں گے ، تم کو عود کرنا پڑے گا ۔ فِیْ مِلَّتِھِمْ ؛ ان کے مذہب میں ۔ وَلَنْ تُفْلِحُوْآ اِذًا اَبَدًا ؛ اور ہرگز فلاح نہ پاؤ گے تب تو کبھی ۔

ترجمہ :- ان لوگوں کو اگر تمہاری خبر لگ جائے تو تم کو سنگسار کریں گے یا اپنے مذہب میں واپس کرلیں گے ۔ تب تو تم کبھی فلاح نہ پاؤ گے ۔ (تمہارا بھلا نہ ہوگا) ۔

وَکَذٰلِکَ اَعْثَرْنَا عَلَیْھِمْ لِیَعْلَمُوْآ اَنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَۃَ لَا رَیْبَ فِیْھَا اِذْ یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَھُمْ اَمْرَھُمْ فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَیْھِمْ بُنْیَانًا رَبُّھُمْ اَعْلَمُ بِھِمْ قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓی اَمْرِھِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْھِمْ مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾

وَکَذٰلِکَ ؛ اور اسی طرح ۔ اَعْثَرْنَا عَلَیْھِمْ ؛ ہم نے ان کو مطلع کیا ۔ عَثَرَ ؛ ٹھوکر کھایا ۔ اَعْثَرَ ؛ خبردار کردیا ، ہوشیار کردیا ۔ لِیَعْلَمُوْا ؛ کہ وہ جان لیں ۔ اَنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ ؛ بے شک خدا کا وعدہ سچا ہے ۔ وَاَنَّ السَّاعَۃَ لَارَیْبَ فِیْھَا ؛ اور

بے شک قیامت ، اس کے آنے میں کچھ شک نہیں ۔ رَیْبٌ ؛ خلش ۔ کھٹک ۔ اِذْ یَتَنَا زَعُوْنَ بَیْنَھُمْ ؛ جب کہ وہ آپس میں نزاع کرتے ہیں ، جھگڑتے ہیں ۔ اَمْرَھُمْ ؛ اپنے کام میں ۔ قَالُوْا ؛ ان لوگوں نے کہا ۔ اُبْنُوْا عَلَیْھِمْ بُنْیَانًا ؛ ان کے پاس ایک تعمیر کرو ، مکان بناؤ ۔

واضح ہو کہ ہم دمشق میں پہنچے تو ایک مسجد کو دیکھا جس کے پاس محی الدین ابن العربی کی قبر اور مسجد ہے ۔ اس پہاڑ پر ایک سُرخ دھبّہ ہے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ہابیل کا خون ہے ۔ ہزاروں برس گزر گئے ہیں مگر سُرخی ہنوز باقی ہے ۔ اِسی پہاڑ پر ایک چار دیواری ہے جس کا دہانہ بند ہے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس میں اصحابِ کہف ہیں ۔

رَبُّھُمْ اَعْلَمُ بِھِمْ ؛ ان کا خدا ہی ان کے حال سے خوب واقف ہے ، اُسی کو پورا علم ہے ۔ قَالَ الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓی اَمْرِھِمْ ؛ جو لوگ اپنے کام پر غالب تھے اُنھوں نے کہا ۔ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْھِمْ مَسْجِدًا ؛ ہم ضرور ان کے پاس مسجد بنائیں گے ۔ بزرگوں کے پاس مسجدیں بنانے کا یہ ماخذ ہے ۔ بعض ضخ نجدئیین نے قبورِ متبرک کے پاس جو مسجدیں تھیں ان کو مسمار کر دیا ۔ حتٰی کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبرِ شریف کو اور اس مسجد کو جو وہاں تھی توڑ پھوڑ کر رکھ دیا ۔

ترجمہ :- اور اسی طرح ہم نے ان کو باخبر کر دیا کہ انھیں معلوم ہو جائے کہ خدا کا وعدہ حق ہے اور قیامت بے شک آنے والی ہے ۔ جب اپنے کام میں جھگڑتے اور نزاع کر رہے تھے ۔ پھر لوگوں نے کہا اِن (اصحابِ کہف) پر ایک عمارت بناؤ ۔ خدا ہی ان کے حال سے خوب واقف ہے ۔ ان میں سے جو قوی اور غالب تھے کہا ہم ان کے پاس ایک مسجد بنائیں گے ۔

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَيْبِ ۚ
وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ۥ ۫
۳ ع ۵ ۱۵ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾

سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُھُمْ کَلْبُھُمْ ؛ عنقریب ، اصحاب کہف کتنے تھے ، اس میں لوگ اختلاف کریں گے ۔ بعض لوگ کہیں گے کہ اصحابِ کہف تین تھے ، چوتھا ان کا کتّا تھا ۔ وَیَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُھُمْ کَلْبُھُمْ ؛ اور بعض کہیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتّا تھا ۔ رَجْمًا بِالْغَیْبِ ؛ بے تحقیق بات ، بے دیکھے پتھر پھینکنا ۔ اٹکل پچّو ۔ وَیَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُھُمْ کَلْبُھُمْ ؛ اور بعض کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں اُن کا کتّا تھا ۔ قُلْ رَّبِّیْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِھِمْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ اللہ ہی ان کے عدد اور گنتی کو خوب جانتا ہے ۔ اسی کو ان کی تعداد کا صحیح علم ہے ۔ مَا یَعْلَمُھُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ؛ ان کو کم ہی لوگ جانتے ہیں ۔ نہیں علم رکھتے ان کا مگر کم لوگ ۔ فَلَا تُمَارِ فِیْھِمْ ؛ پس تم ان میں اختلاف نہ کرو ، جھگڑا نہ کرو ۔ اِلَّا مِرَآءً ظَاھِرًا ؛ مگر گفتگو اور سرسری اختلاف ۔ وَلَا تَسْتَفْتِ فِیْھِمْ مِّنْھُمْ اَحَدًا ؛ اور تم کسی سے ان کے متعلق سوال و جواب نہ کرو ۔ اِسْتِفْتَاء ؛

فتویٰ طلب کرتا ، پوچھنا ، سوال کرنا ۔

ترجمہ :- عنقریب (یہ لوگ آپس میں اختلاف کریں گے) بعض کہیں گے کہ اصحابِ کہف تین تھے ، چوتھا ان کا کتّا تھا اور بعض کہیں گے کہ وہ پانچ ہیں اور چھٹا ان کا کتّا ہے ۔ یہ سب باتیں (اٹکل پچّو ہیں ۔ دل کے لگتے ہیں) ۔ رجماً بالغیب ہیں ۔ اور بعض کہیں گے کہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتّا ہے ۔ (پیغمبر!) تم کہو میرا خدا ہی ان کی گنتی سے خوب واقف ہے ۔ بہت کم لوگ ان کی گنتی سے واقف ہیں ۔ پس تم ان سے اختلاف نہ کرو مگر سرسری بحث ، گفتگو ۔ اور ان کے بارے میں کسی سے نہ پوچھو ۔

صاحبو ! ہم کو گنتی سے کیا غرض ۔ بعض لوگوں نے ان کے نام تک لکھ دیے ہیں ۔ ان کے کتّے کا نام قطمیر ہے ۔ بعض لوگ ان کو ایصالِ ثواب کے خیال سے کھانا پکار کر غریبوں کو کھلا دیتے ہیں اور ان کے کتّے کو بھی دعوت دی جاتی ہے ۔ یہ تو میں نے بھی دیکھا ہے کہ اصحابِ کہف کی فاتحہ دی گئی اور پہلے سے ایک دُور کی گلی میں کتّے سے جا کر کہا گیا کہ کل تمہاری دعوت ہے ۔ چونکہ کتّا دُور کے مقام کا تھا پہچانت کے طور پر ایک سُرخ ڈوری اس کے گلے میں باندھ دی گئی اور لوگ واپس ہوگئے ۔ جب دعوت کا دن آیا اور لوگوں کو کھانا کھلایا گیا تو وہ کتّا بھی حاضر ہوگیا ۔ کتّا جہاں دعوت دی گئی تھی ، اس محلّہ کا نہ تھا ۔ دعوت دینے والوں نے اس کی صورت ، شکل ، رنگ کو خوب یاد رکھا اور گلے میں کی ڈوری کو میں نے بھی غور سے دیکھا کہ وہی کتّا آیا تھا جس کو دعوت دی گئی تھی ۔ اور راستہ اور محلّہ کے کتّے اجنبی سمجھ کر اس سے نہ لڑے نہ جھگڑے ۔

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾

وَلَا تَقُوْلَنَّ ؛ اور تم ہرگز نہ کہو ۔ لِشَایْءٍ ؛ کسی شئے کے لئے ۔ یہاں اِملائے قرآنی میں الف زائد ہے ۔ اِنِّیْ فَاعِلٌ ؛ میں یقیناً کرنے والا ہوں ۔ ذٰلِکَ ؛ اس کام کو ۔ غَدًا ؛ کل ۔

ترجمہ :- اور تم ہرگز نہ کہو کسی شئے کے لئے کہ میں کل یقیناً اس کو کرنے والا ہوں ۔

اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ

وَقُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾

اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ؛ مگر یہ کہ خدا چاہے ۔ وَاذْکُرْ رَبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ ؛ اور جب تم رب کی یاد بھول جاؤ تو فوراً یاد کرو ۔ وَقُلْ ؛ اور کہو ۔ عَسٰی اَنْ یَّھْدِیَنِ رَبِّیْ ؛ اُمید ہے ، شائد ، ممکن ہے کہ میرا خدا مجھے ہدایت کرے ، میرا رب مجھے راستہ بتائے ، راہِ راست پر لگائے ۔ لِاَقْرَبَ مِنْ ھٰذَا ؛ اس سے قریب تر ۔ رَشَدًا ؛ بھلائی ۔ راہ یابی ۔

ترجمہ :- مگر یہ کہ خدا چاہے (اس کی مشیت میں ہو) اور جب تم (اپنے رب کو) بھول جاؤ (اس سے غفلت ہوجائے) تو اپنے ربّ کو فوراً یاد کرو اور تم کہو اُمید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے قریب تر راستہ کی ہدایت فرمائے۔

وَلَبِثُوْا فِیْ کَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾

وَلَبِثُوْا ؛ اور وہ ٹھیرے رہے۔ فِیْ کَهْفِهِمْ ؛ اپنے غار میں۔ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ ؛ تین سو سال۔ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ؛ اور اس پر نو (۹) سال زیادہ۔

ترجمہ :- اور وہ لوگ اپنے غار میں تین سو نو سال (۳۰۹) سال تک ٹھیرے رہے۔

واضح ہو کہ قدرتِ الٰہی کی تحدید کرنے والے، معجزوں سے انکار کرنے والے، اصحابِ کہف کے، کہف میں تین سو نو سال تک ٹھیرنے کے قائل نہیں۔ وہ کہتے ہیں اصحابِ کہف سے مُراد یورپ کی قومیں ہیں جو کبھی تین بڑی قومیں رہتی ہیں کبھی پانچ ہوجاتی ہیں اور کبھی سات ہوجاتی ہیں اور ان کی قوتوں کی محافظت کے لئے ایک قوم ہے جو محافظ کتّے کا کام دیتی ہے۔ اِن واہی تباہی تاویلاتِ بے جا سے کیا حاصل؟ ان کے ناقص خیالات میں یہ بات بسی ہوئی ہے ہم جس کو نہ دیکھیں وہ موجود نہیں ہے۔ جہاں کسی چیز کی حقیقت معلوم نہ ہوئی بس کہنے لگے کہ نوامیسِ الٰہی اور لاز آف نیچر کے خلاف ہے اس واسطے نہیں ہے۔ قوانینِ قدرت کو اپنے چند ناقص مشاہدات میں منحصر کردینا علمی ترقیوں کے لئے سخت رکاوٹ ہے۔ ہمیشہ علم کے لئے کوشش کرو اور کبھی علمی تشنگی سے سیرابی نہ ہو، ہمیشہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وِردِ زبان رکھو۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے کتنی چیزیں ایجاد ہوئی ہیں جن کو کوئی جانتا ہی نہ تھا۔ طیّارے یعنی ہوائی جہاز، لاسلکی یعنی بے تار کی برقی، اُڑن بم، ایٹم بم، جوہری بم، اوّل یہ سب کب تھے ان کو کون جانتا تھا۔ بہرحال ہم کو چاہئیے کہ قدرتِ الٰہی کو محدود نہ کریں اور تلاش و تجسس میں ہمیشہ سرگرم رہیں۔

کوشش سے ہی علم بڑھتا ہے

قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ۚ لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ ۫ وَّلَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ؛ اللہ ہی خوب اور صحیح علم رکھتا ہے جتنا زمانہ وہ ٹھیرے۔ لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتیں اللہ ہی کو معلوم ہیں۔ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ؛ یہ صیغۂ تعجب ہے۔ کیا خوب ہے اس کی بصارت اور کیا خوب ہے اس کی سماعت۔ یعنی وہ سب کچھ دیکھتا اور سب کی سُنتا ہے۔ صیغۂ تعجب دو ہیں۔ مَا اَفْعَلَهٗ اور اَفْعَلْ بِهٖ ؛ دونوں کے معنٰی ہیں کیا اچھے ہیں اس کے کام۔ مَالَهُمْ ؛ ان کے لئے نہیں ہے۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ مِنْ وَّلِیٍّ ؛ کوئی دوست، کوئی سرپرست۔ وَلَا یُشْرِكُ ؛ اور شریک قرار نہیں دیتا۔ فِیْ حُكْمِهٖ ؛ اپنے حکم میں۔ اَحَدًا ؛ کسی کو۔

ترجمہ :- تم کہو! اللہ ہی خوب جانتا ہے (اور اسی کو صحیح تر علم ہے) جتنے دن وہ رہے۔ آسمانوں اور زمین کی

غیب کی باتیں اُسی کو (خدا ہی کو) معلوم ہیں ۔ اس کی بصارت کیا عجیب ہے اور اس کی سماعت کیا عجیب ؟ خدا کو چھوڑ کر لوگوں کا کوئی ولی اور دوست نہیں اور خدا اپنے احکام میں کسی کو شریک نہیں بناتا (اس کا شریک ممکن نہیں اور شرک سے وہ راضی نہیں) ۔

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾

وَاتْلُ ؛ اور تم تلاوت کرو، پڑھو ۔ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْکَ ؛ اس چیز کی کہ تم کو اس کی وحی کی جارہی ہے ۔ وہ کیا ہے ۔ مِنْ كِتَابِ رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کی کتاب ہے ۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ؛ کوئی اس کی باتوں کو بدل نہیں سکتا ۔ وَلَنْ تَجِدَ ؛ اور تم ہرگز نہ پاؤ گے ۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ اس کو چھوڑ کر ۔ مُلْتَحَدًا ؛ پناہ کی جگہ ۔

ترجمہ :- تم پڑھو جو کچھ تمہاری طرف اُتر رہا ہے کلامِ رب سے ۔ اس کے کلمات کو کوئی بدل نہیں سکتا ۔ اس کو چھوڑے تو کہیں پناہ نہیں ۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾

وَاصْبِرْ نَفْسَکَ ؛ اور (اے مخاطب !) تم رہو اور اپنے نفس کو رہنے پر مجبور کرو ۔ مَعَ الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کے ساتھ ۔ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ ؛ جو پکارتے ہیں اپنے خدا کو ۔ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ ؛ صبح وشام ۔ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؛ اس کی رضا مندی چاہتے ہیں ۔ اس کی صورت کا ارادہ کرتے ہیں ۔ جُز بول کر مُراد لیا گیا ہے ۔ مُنہ بول کر ذات مُراد لی گئی ہے ۔ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰکَ عَنْهُمْ ؛ اور نہ دوڑاؤ اپنی انکھوں کو ان سے ہٹا کر ۔ یعنی ان کو چھوڑ کر دوسری کی طرف التفات نہ کرو ۔ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ بحالیکہ تم چاہتے ہو دنیوی زندگی کی زیب و زینت کو، زیبائش و آرائش دنیا کو ۔ وَلَا تُطِعْ ؛ اور تم اطاعت نہ کرو، نہ مانو ۔ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ ؛ کہ غافل بنادیا ہے ہم نے اس کے دل کو ۔ عَنْ ذِكْرِنَا ؛ ہماری یاد سے ۔ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ؛ اور اپنی خواہش کی اتباع کی، پیروی کی ۔ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ؛ اور تھا اس کا کام افراط والا ، حد سے زیادہ مُسرفانہ ۔

ترجمہ :- اور تم اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رہنے پر مجبور کرو، جو صبح وشام اپنے خدا ہی کو پکارتے ہیں اور ان کا مقصد و مُراد رضائے الٰہی ہے اور اپنی نظر ان سے نہ ہٹاؤ جب کہ تم دنیوی زندگی کی زیب و زینت چاہتے ہو (اور اس کا ارادہ کرتے ہو) ۔ اور ایسے کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل بنادیا ہے اور وہ اپنے ہوا و ہوس کا تابع ہوگیا ہے اور اس کا کام

الثلثة

حد سے تجاوز کر گیا ہے ۔ (افراط اور اسراف کی حد کو پہنچ گیا ہے) ۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۲۹﴾

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛ اور تم کہو حق بات تو تمہارے رب کے پاس سے آتی ہے ۔ جو کچھ خدا کی طرف سے ہے حق ہے اور اس کے سوا جو کچھ ہے باطل ہے ۔ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ؛ اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے ۔ اِنَّآ اَعْتَدْنَا ؛ ہم نے بے شک تیار رکھا ہے ۔ لِلظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالموں کے لئے ۔ نَارًا ؛ ایسی آگ کو ۔ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؛ جس کے ڈیرے ان کو احاطہ کئے ہوئے ہیں ۔ اس کی جمع سُرَادِقَات ہے ۔ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا ؛ اور اگر فریاد کریں ۔ پانی مانگیں ۔ غَوْث ؛ فریادرس ۔ غَيْث ؛ ابر ۔ يُغَاثُوْا بِمَآءٍ ؛ تو ان کو ایسا پانی دیا جائے گا ، اس طرح فریادرسی کی جائے گی ۔ كَالْمُهْلِ ؛ مثل پگھلائے ہوئے تانبے کے ۔ مَهْل ؛ آہستگی ، ٹھیرانا ، مہلت دینا ۔ مُهْلَةً ؛ وقفہ دینا ۔ يَشْوِى الْوُجُوْهَ ؛ جو بھون ڈالیں گے چہروں کو ۔ ان کو جُھلسا دیں گے ۔ بِئْسَ الشَّرَابُ ؛ کیا ہی بُرا پانی ہے ۔ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ؛ اور کیا ہی بُری آرام کی جگہ ہے ۔

ترجمہ :- اور تم کہو ! حق تو خدا کے پاس سے آتا ہے ۔ پھر جس کا جی چاہے ایمان لائے جس کا جی چاہے کفر کرے ۔ بے شک ہم نے ظالموں کے لئے ایسی آگ تیار رکھی ہے جو ان کو ڈیرے کی طرح احاطہ کئے ہوئے ہے اور اگر وہ پانی مانگیں گے تو ان کو ایسا پانی دیا جائے گا جیسے پگھلایا ہوا تانبا جو چہروں کو بھون دے گا (جُھلسا دے گا) کیا ہی بُرا پانی ہے اور کیا ہی بُرا مقام ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿۳۰﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جو لوگ ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کئے ۔ اِنَّا لَا نُضِيْعُ ؛ یقیناً ہم ضائع نہیں کرتے ۔ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ؛ اس شخص کے اَجر کو جو عملِ صالح اور نیک کام کرتا ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً جو لوگ ایمان لاتے اور عملِ صالح کرتے ہیں کسی اچھے کام کرنے والے کے اَجر کو یقیناً ہم ضائع نہیں کرتے ۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿۳۱﴾

ع ۴/۱۶

اُولٰٓئِکَ ؛ یہ لوگ ۔ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ ؛ ان کے لئے ہے دائمی جنت ۔ عَدَنَ ؛ ٹھیرا مَعْدَنٌ ؛ کان سونے چاندی کی جو زمین میں پڑی ہوئی ہے ۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ؛ ان کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا ؛ اس جنت میں پہنائے جاتے ہیں ۔ مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ ؛ سونے کے کڑے ۔ اَسَاوِرُ جمع سِوَارٌ ؛ کڑے ۔ کنگنیاں ۔ چوڑیاں ۔ وَیَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا ؛ اور پہنیں گے کپڑے سبز ۔ مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ ؛ سُندس اور استبرق کے ۔ سُنْدُس ؛ ریشمی ململ ۔ اِسْتَبْرَق ؛ اطلس ۔ یہ عربوں کے پاس کے کپڑے ہیں ۔ بہرحال سندس باریک کپڑا ہے اور استبرق سے مُراد گاڑھا اور قیمتی کپڑا ہے ۔ مُتَّکِئِیْنَ فِیْهَا ؛ جنت میں تکیہ لگائے رہیں گے ۔ عَلَی الْاَرَآئِکِ ؛ صوفوں پر ۔ نِعْمَ الثَّوَابُ ؛ کیا اچھا ثواب ہے ۔ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ؛ اور کیا بہتر ہے آرام گاہ ۔

ترجمہ :- یہ لوگ دائمی جنت میں رہیں گے ۔ ان کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ان کا زیور سونے کے کڑے ہوں گے اور سبز باریک اور گاڑھے ریشم کے کپڑے پہنیں گے ۔ صوفوں پر تکیہ لگائے رہیں گے ۔ کیا بہتر ثواب ہے اور کیا بہتر ان کی آرام گاہ ہے ۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَیْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ ؛ اور بیان کرو ان کے سامنے دو آدمیوں کی مثال ۔ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَیْنِ ؛ ہم نے بنائے ان میں سے ایک کے لئے دو باغ ۔ مِنْ اَعْنَابٍ ؛ انگور کے ۔ وَحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ ؛ اُن کے اطراف کھجور کے درخت لگائے ۔ وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمَا زَرْعًا ؛ اور ان دونوں باغوں کے بیچ میں زراعت بھی لگائی ۔

ترجمہ :- اور ان لوگوں کے سامنے دو شخصوں کی مثال بیان کرو ۔ ان میں سے ایک کے لئے دو باغ لگائے تھے جو انگور کے تھے اور ان کے اطراف کھجور کے درخت لگائے تھے اور بیچ میں کھیتی بھی تھی ۔

کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ اُکُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَیْئًا وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾

کِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ ؛ ان میں سے ہر ایک باغ ۔ اٰتَتْ اُکُلَهَا ؛ اپنے پھل دیتا تھا ۔ وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَیْئًا ؛ اور ان میں کوئی کمی نہیں کرتا تھا ۔ وَفَجَّرْنَا ؛ اور ہم نے بہادی تھی ۔ خِلٰلَهُمَا ؛ ان دونوں باغوں کے درمیان ۔ نَهَرًا ؛ نہر ۔ ندی ۔

ترجمہ :- دونوں باغ اپنے پھل دیتے تھے اور پھل دینے میں کچھ کوتاہی نہ کرتے تھے ۔ ان کے بیچ میں سے نہر بہتی تھی ۔

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾

وَكَانَ لَـهٗ ثَمَرٌ ؛ اوراس کے پاس ہرقسم کا ثمرہ تھا ، مال تھا ، دولت تھی ۔ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ ؛ پس اس نے اپنے دوست سے ۔ ساتھی سے کہا ۔ وَهُـوَيُحَاوِرُهٗ ؛ اور وہ اپنے ساتھی سے گفتگو کررہا تھا ۔ مُـحَاوِرة ؛ بات چیت کرنا ۔ اَنَـا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا ؛ میں تم سے مال میں زیادہ ہوں ۔ وَاَعَزُّ نَفَرًا ؛ اور میرے دوست ، میرے ساتھی ، میرا جتھا زیادہ عزت مند اور قوی ہے ۔

ترجمہ :- اس شخص کے پاس ہرقسم کا ثمرہ تھا گفتگو میں اس نے اپنے دوست سے کہا میرے پاس تمہارے سے زیادہ مال ہے اور میرے یار و مددگار زیادہ عزت مند اور قوی ہیں ۔

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۵﴾

وَدَخَلَ جَـنَّـتَـهٗ ؛ اور وہ اپنے باغ میں داخل ہوا ۔ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّـنَـفْسِهٖ ؛ اور وہ اپنا بُرا کررہا تھا اور اپنے نفس پر ظلم کررہا تھا ۔ قَالَ ؛ اس نے کہا ۔ مَـآ اَظُنُّ ؛ میں گمان نہیں کرتا ۔ میرا ظنّ نہیں ، میرا یقین نہیں ۔ اَنْ تَبِيْدَهٰذِهٖۤ اَبَدًا ؛ کہ برباد ہوجائے گا یہ کبھی ۔

ترجمہ :- وہ اپنے باغ میں داخل ہوتا ہے اور اپنے ہاتھوں اپنا بُرا کرتا ہے اور کہتا ہے میں گمان نہیں کرتا کہ میرا یہ باغ تباہ و برباد ہوگا ۔

وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾

وَمَـآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَـآئِمَةً ؛ اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت آنے والی ہے ۔ وَلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ ؛ اور فرض کرو کہ میں اپنے خدا کے پاس پہنچا بھی ، واپس بھی کیا گیا ۔ لَاَجِـدَنَّ خَيْـرًا مِّـنْهَـا ؛ تو میں ضرور پاؤں گا اس سے بہتر ۔ مُنْقَلَبًا ؛ پلٹنے کی جگہ ۔

ترجمہ :- اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت آنے والی ہے ۔ فرض کرو (کہ قیامت آئے گی اور) میں خدا کے دربار میں حاضر ہوں گا تو یقین کرو کہ میں اس سے بہتر جگہ پاؤں گا ۔

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾

قَالَ لَـهٗ صَاحِبُهٗ ؛ اس کے دوست نے اس سے کہا ۔ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ ؛ اور وہ اس سے بات چیت کررہا تھا ، گفتگو کررہا تھا ۔ اَكَـفَـرْتَ ؛ کیا تو کفر کرتا ہے ، انکار کرتا ہے ، ناشکری کرتا ہے ، حق پوشی کرتا ہے ۔ بِـالَّـذِيْ خَـلَـقَـكَ ؛ اس خدا کے احسانات کا جس نے تجھے پیدا کیا ۔ مِنْ تُرَابٍ ؛ مٹی سے ۔ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ؛ پھر نطفہ سے ۔ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ؛ پھر اس نے

تجھے اچھا خاصا آدمی بنایا۔

ترجمہ:- گفتگو میں اس کے دوست نے اس سے کہا کیا تم اس خدا کو نہیں مانتے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نُطفہ سے، پھر تجھے اچھا خاصا ایک آدمی بنایا۔

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝۳۸

لٰکِنَّا؛ اصل میں لٰکِنْ اَنَا ہے۔ (اَنَا کے آخر وصل کی حالت میں صرف فتحہ رہتا ہے اور وقف کی حالت میں الف۔ لہذا یہاں وصل کی حالت میں صرف فتحہ پڑھنا چاہیئے)۔تم تو یہ سب کچھ کہہ رہے ہو اور میں کیا کہتا ہوں ھُوَ اللّٰہُ رَبِّیْ؛ وہی ہے میرا رب۔ پروردگار، پالنے والا، کھلانے پلانے والا۔ وَلَآ اُشْرِکُ بِرَبِّیْٓ اَحَدًا؛ اور میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں مانتا۔ اس کے ساتھ شریک نہیں کرتا۔ پیدا کرنا، کھلانا، پلانا، یہ صرف خدا کا کام ہے۔

ترجمہ:- لیکن (میں کہتا ہوں) اللہ ہی میرا رب ہے اور کسی کو میں (اس کا) اپنے رب کا شریک نہیں بناتا۔

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاۗءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ
اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۝۳۹ۚ

وَلَوْلَا؛ پھر کیوں نہیں۔ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ؛ جب تم اپنے باغ میں داخل ہوئے تھے۔ قُلْتَ؛ تو نے کہا۔ مَاشَآءَ اللّٰہُ؛ جو خدا چاہتا ہے ہوتا ہے۔ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ؛ خدا کے سوا کسی کو قوت نہیں۔ کسی کو زور وقوت ہے تو اسی سے۔ اِنْ تَرَنِ؛ کیا تم مجھے یہ خیال کرتے ہو؟ اَنَا اَقَلَّ مِنْکَ مَالًا؛ کہ میرے پاس تم سے کم مال ہے۔ وَوَلَدًا؛ اور اولاد بھی کم ہے۔

ترجمہ:- اور جب تم باغ میں داخل ہوئے تھے تو تم نے یہ کیوں نہیں کہا: خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے، کسی کو کچھ قوت ہے تو اسی کی۔ تم سمجھتے ہو کہ میرے پاس مال بھی کم ہے اور اولاد بھی۔

فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ
وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاۗءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝۴۰ۙ

فَعَسٰی رَبِّیْ؛ پس مجھے میرے پروردگار سے اُمید ہے۔ اَنْ یُّؤْتِیَنِ؛ کہ مجھے دے گا۔ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِکَ؛ تمہارے باغ سے بہتر باغ۔ وَیُرْسِلَ عَلَیْهَا؛ اور ممکن ہے کہ بھیج دے اس باغ پر۔ حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ؛ ایک آفت آسمان سے جس کا گمان کیا جارہا تھا۔ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا؛ پھر وہ باغ ہوجائے چٹیل میدان۔ زَلَقًا؛ جہاں کوئی چیز نہ ٹکے۔ نہ درخت رہیں نہ سبزی۔

ترجمہ :- پس مجھے میرے خدا سے اُمید ہے کہ تمہارے باغ سے مجھے اچھا باغ دے گا اس کو اس کی بھی قدرت ہے کہ آسمان سے ایک بلا بھیجے اور وہ باغ چٹیل میدان ہوجائے جہاں کوئی چیز نہ ٹھیرے ۔

اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾

اَوْيُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا ؛ یا ہوجائے اس کا پانی تہ میں ۔ غَار ۔ یَغُوْرُ ۔ غَوْرًا ؛ گڑھے میں چلے جانا ۔ تہ کو پانی لگ جانا ۔ غَوْر ۔ گہری نظر ڈالنا ۔ کسی مسئلہ کی تہ کو پہنچنا ۔ غَارَةٌ ؛ انتہائی تباہی ۔ غُوْر ۔ زمینِ پست ۔ فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ ؛ پھر تجھے استطاعت نہ رہے ، تو نہ کرسکے ۔ لَهٗ طَلَبًا ؛ اس کو طلب ۔

ترجمہ :- یا اس کا پانی تہ کو پہنچ جائے اور تو اس کو طلب نہ کرسکے ۔

وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾

وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ ؛ پھر احاطہ کرلیا گیا اس کے ثمرہ پر ۔ اور اس کو تباہ و برباد کردیا گیا ۔ اس پر قبضہ کرلیا گیا ۔ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ ؛ پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ مَلنے لگا ۔ اپنے ہاتھوں کو اُلٹ پلٹ کرنے لگا ۔ کفِ افسوس مَلنے لگا ۔ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا ؛ اس مال پر جس کو اس نے اس باغ میں خرچ کیا ۔ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ؛ اور وہ گرا ہوا تھا اپنے چھتوں کو لے کر ۔ وَيَقُوْلُ ؛ اور کہتا تھا ۔ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ ؛ کاش میں شریک نہ کرتا ۔ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ؛ میرے رب کا کسی کو ۔

ترجمہ :- اور آفت نے اس کے ثمرے کو ہر طرف سے گھیرلیا ۔ پھر وہ اس مال پر جو اس باغ کی تیاری میں صَرف ہوا تھا کفِ افسوس مَلنے لگا ۔ اور اب وہ باغ اپنے چھتوں کو لے کر گر پڑا ہے اور (باغ والا) کہتا ہے کاش میں کسی کو میرے خدا کا شریک نہ بناتا ۔

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ ؛ اور اس کے لئے کوئی جماعت نہ تھی ۔ فِئَةٌ ؛ لفظ کے لحاظ سے واحد اور معنٰی کے لحاظ سے جمع ہے لہذا اس کی طرف واحد اور جمع دونوں کی ضمیر پھر سکتی ہے ۔ اس کی جمع فِئَاتٌ اور فِئَانٌ ہے ۔ يَنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ جو کوئی اس کی مدد دے خدا کے سوائے ۔ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ؛ اور نہ تھا وہ مدد طلب کرنے والا ۔ انتقام لینے والا ۔

ترجمہ :- اور اس (باغ والے) کے پاس خدا کے سوائے کوئی ایسی جماعت ، کوئی ایسے لوگ نہ تھے جو اس کی مدد کرتے ۔ اور کوئی انتقام لینے والا بھی نہ تھا ۔

ع ۵ ۱۳ ۱۷ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۖ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾

هُنَالِکَ ؛ اس وقت یا اس مقام میں اَلْوَلَایَۃُ ؛ حکومت ۔ لِلّٰہِ الْحَقِّ ؛ برحق خدا کی ہے ۔ ھُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا ؛ وہ ثواب کے لحاظ سے اچھا ہے ۔ وَخَیْرٌ عُقْبًا ؛ اور انجام لانے میں بھی اچھا ہے ۔ وہ کسی کو دیتا ہے تو اچھا دیتا ہے اور انجام بھی اچھا کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اس وقت برحق خدا ہی کی بادشاہی اور حکومت رہے گی ۔ وہ بدلہ دینے کے لحاظ سے بھی اچھا ہے اور انجام دینے کے لحاظ سے بھی اچھا ہے ۔

صاحبو ! ذرا اس مثال پر غور کرو ۔ دُنیا میں انسان ، دھن دولت کماتا ہے ۔ مکانات اور باغات بناتا ہے ۔ خیال کرتا ہے کہ اس کا گھر اور اس کا باغ ہمیشہ رہے گا ۔ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام ایک انقلاب پیدا کردیتا ہے ۔ تالابوں ، کنوؤں اور نہروں کا پانی سوکھ جاتا ہے ۔ گھر چھتوں کو لے کر گر جاتے ہیں ۔ تمام دھن دولت تباہ ہوجاتی ہے ۔ اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہتا ۔ اور کفِ افسوس ملتا بیٹھا رہتا ہے ۔ حکومت حدا کے سوا کسی کی نہیں رہتی ۔ ہماری آنکھوں کے سامنے ہم نے کتنی عظیم الشان سلطنتوں کو برباد ہوتے دیکھا ۔ موجودہ جنگِ عظیم میں لاکھوں نہیں کروڑوں آدمی مارے گئے ۔ کتنی ریاستیں نابود ہوگئیں ۔ اب روئے زمین پر دو چار سلطنتوں کی حکومت باقی ہے ۔ معلوم نہیں کہ آئندہ اور کیا ہونے والا ہے ۔ یہ سلطنتیں بھی باقی رہتی ہیں یا نہیں ۔ سب کچھ ہوگا مگر خدا کی سلطنت اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے ۔ وہ تھی ، ہے اور رہے گی ۔ وہ برحق ہے ۔ وہ خود حق ہے ۔ حق کے معنٰی ثابت اور قائم کے ہیں ۔ ایک دن خدا پوچھے گا آج کس کی سلطنت ہے ؟ جواب دینے والا نہ دارد ۔ خود ہی فرمائے گا ’’ آج اللہ واحد قہار کی سلطنت ہے‘‘۔

اس بات کو یاد رکھو ۔ مرنے کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھو ۔ مرنے کو بھولنا تباہی اور فتنوں کو بُلانا ہے ۔ اللہ ہم کو غفلت کی نیند سے بیدار کرے ۔

ہم سے لاکھوں ہی تری راہ میں برباد رہے ÷ تو سلامت رہے کوچہ تیرا آباد رہے (حسرت صدیقی)

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾

وَاضْرِبْ لَھُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ؛ اور بیان کروان کے سامنے دنیا کی مثال کو ۔ کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ مِنَ السَّمَآءِ ؛ مثل پانی کے جسم کو ہم نے آسمان سے اُتارا ۔ فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ ؛ اور اس سے زمین کے نباتات مِل گئے ۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں زمین کیسی لہلہاتی ہوگی ؟ کیسی سرسبزی ہوگی ؟ فَاَصْبَحَ ھَشِیْمًا ؛ پس تھوڑے ہی زمانہ کے بعد وہ سوکھ کر چورم چور ہوگئی ۔ تَذْرُوْہُ الرِّیٰحُ ؛ کہ ہوا اس کو اُڑا کر لے جاتی ہے ۔ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ؛ اور اللہ ہر شئے پر ہر طرح سے قدرت رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اور ان لوگوں کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کرو جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا ، زمین کے نباتات کو وہ پانی پہنچا یعنی خوب سرسبزی ہوئی پھر اس کے بعد ہی وہ تمام نباتات سوکھ کر چورم چور ہوگئے ، ہوا ان کو اُڑائے لئے جارہی ہے اور اللہ کو ہر شئے پر اقتدار کامل ہے وہ جو کچھ چاہتا ہے کرسکتا ہے ۔

واضح ہو کہ قَدِیْرٌ صفتِ مشبّہ ہے اور دَوام و اِستمرار پر دلالت کرتا ہے قَادِر اسم فاعل ہے ۔ قدرت کے ظہور کو ظاہر کرتا ہے ۔ مُقْتَدِر اقتدار اور غلبہ کو نمایاں کرتا ہے ۔

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ ؛ مال اور بیٹے ۔ دولت اور اولاد ۔ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ یہ دنیا کی زندگی کی زیب و زینت ہے ۔ چند روزہ ہے ۔ ناپائیدار ہے ۔ اس سے دل لگانا حماقت ہے ۔ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ ؛ اور باقی رہنے والے اعمالِ صالحہ ، نیک کام ۔ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا ؛ بہتر ہے تمہارے رب کے پاس بلحاظ ثواب کے ۔ وَخَيْرٌ اَمَلًا ؛ اور اُمید کے لحاظ سے بھی اچھے ہیں ۔

ترجمہ :- (دنیا کا) مال اور آل و اولاد یہ سب دنیا کی زندگی کی زیب و زینت (اور زیبائش و آرائش) ہے اور باقی رہنے والے نیک کام وہ خدا کے پاس بہترین ثواب اور بہتر قابلِ اُمید ہے ۔

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۚ﴿۴۷﴾

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ ؛ اور اس دن کا خیال رکھو جس دن ہم پہاڑوں کو چلادیں گے ، جگہ سے اکھیڑ دیں گے ۔ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ؛ اور تم زمین کو دیکھو گے کہ کھلی ہوئی ہوگی ۔ نہ درخت ہوں گے نہ کسی قسم کی سرسبزی ۔ نہ مکانات ہوں گے نہ عمارات ۔ چٹیل میدان ہوگا ۔ وَحَشَرْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے ان سب کا حشر کیا ۔ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ؛ پس نہ چھوڑیں گے ہم ان میں سے کسی کو ۔ کوئی ہمارے پنجہ سے بھاگ کر نہ جاسکے گا ۔

ترجمہ :- ذرا اس دن کا خیال رکھو جب ہم پہاڑوں کو جگہ سے دور کردیں گے اور تم دیکھو گے کہ زمین چٹیل میدان ہے اور ہم نے ان سب کا حشر کیا (اور ایک جگہ جمع کردیا) اور ان میں سے کسی کو نہ چھوڑا ۔

وَعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۢ ۫ بَلْ زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾

وَعُرِضُوْا عَلٰی رَبِّکَ ؛ اور پیش کئے گئے وہ لوگ تمہارے رب کے پاس ۔ صَفًّا ؛ صف بستہ ۔ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا ؛ تو یقیناً تم ہمارے پاس آجاؤ گے ۔ کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ؛ جس طرح کہ ہم نے پہلی مرتبہ تم کو پیدا کیا تھا ۔ بَلْ زَعَمْتُمْ ؛ بلکہ تم تو زعم کرتے تھے ، سمجھتے تھے ۔ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَکُمْ مَّوْعِدًا ؛ کہ ہم تمہارے لئے نہ وعدے کا نہ وقت کا مقام مقرر کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ تمہارے رب کے پاس صف بستہ پیش کئے جائیں گے ۔ یقیناً تم لوگ ہمارے پاس اسی طرح حاضر ہوگے جس طرح کہ پہلی دفعہ ہم نے تم کو پیدا کیا تھا بلکہ تم تو زعم کرتے تھے کہ ہم نے تمہارے لئے نہ وعدہ کا مقام مقرر کیا ہے نہ اس کا وقت ۔

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ﴿٤٩﴾ ع ۶ ۵ ۱۸

وَوُضِعَ الْکِتٰبُ ؛ اور اعمالنامہ سامنے دھرا ہوگا ۔ فَتَرَی الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ ؛ پھر تم مجرموں کو دیکھو گے کہ گھبرا رہے ہیں ، ڈر رہے ہیں ۔ مِمَّا فِیْہِ ؛ اس حالت سے کہ وہ اس میں مبتلا ہیں ۔ وَیَقُوْلُوْنَ ؛ اور کہیں گے ، کہہ رہے ہوں گے ۔ یٰوَیْلَتَنَا ؛ ہائے افسوس ہم پر ، ہائے ہماری خرابی ، تباہی و بربادی ۔ مَالِ ھٰذَا الْکِتٰبِ ؛ یہ کتاب کیسی ہے ؟ یہ اعمالنامہ کیسا ہے ۔؟ لَایُغَادِرُ ؛ کہ چھوڑتا نہیں ۔ صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً ؛ نہ چھوٹی چیز کو نہ بڑی چیز کو ۔ اِلَّآ اَحْصٰھَا ؛ مگر یہ کہ اس کو شمار کرلیا ہے ، محفوظ کرلیا ہے ۔ وَوَجَدُوْا ؛ اور پالیا ۔ مَاعَمِلُوْا ؛ ان کاموں کو جو کیا تھا ۔ حَاضِرًا ؛ حاضر ، موجود ، پیش ۔ وَلَا یَظْلِمُ رَبُّکَ ؛ اور تمہارا رب ظلم نہیں کرتا ۔ اَحَدًا ؛ کسی پر ۔

ترجمہ :- اور اعمال نامہ سامنے دھرا ہوگا اور تم مجرمین کو دیکھو گے کہ اپنی موجودہ حالت میں ڈرتے اور گھبراتے ہیں اور کہتے ہیں ہائے ہماری بدبختی یہ کتاب کیسی ہے ؟ (یہ اعمال نامہ کیسا ہے ؟) کہ نہ چھوٹی بات کو چھوڑتا ہے نہ بڑی کو سب کو شمار کرتا ہے (سب کو محفوظ کرلیتا ہے) پھر انھوں نے اپنے اعمال کو حاضر پایا اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا ۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ ؛ اور یاد کرو جب کہ ہم نے فرشتوں سے کہا ۔ اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ؛ کہ تم آدم کے سامنے سجدہ کرو ۔

گردنِ تسلیم جھکا لو۔ کیونکہ علمی امتحانِ مقابلہ جیت چکا ہے۔ فَسَجَدُوْٓا ؛ پس تمام فرشتوں نے سجدہ کر دیا۔ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؛ بجز ابلیس کے۔ ابلیس کے پاس علمی اعزاز کوئی چیز نہ تھا۔ اس کو جو کچھ گھمنڈ تھا ناز تھا اپنی اعلیٰ ذات والا ہونے پر تھا۔ كَانَ مِنَ الْجِنِّ ؛ وہ تھا جِنّ کے خاندان سے۔ آگ کا بنا ہوا۔ بدمزاجی، تکبّر سرکشی اس کی فطرت کے لوازم سے تھی۔ فرشتے مخلوقات میں سب سے اعلیٰ تھے اور جِنّ وغیرہ فرشتوں سے ادنیٰ تھے۔ آدم کو سجدہ کرنے کا حکم تمام عالم کو دیا گیا تھا۔ فرشتے چونکہ سب سے ممتاز تھے لہذا ان کا ذکر کیا گیا۔ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؛ پس وہ حکمِ خدا سے باہر ہوگیا، عدول حکمی کی، نافرمانی کی، نادان نے چند غلطیاں کیں۔ آدم کے جسم کو خاک کا تودہ سمجھا۔ مگر اس بات سے غافل رہا کہ خدا نے اس میں اپنی روح پھونکی ہے۔ اپنی لطافت کو تو دیکھا۔ آدم کی جامعیت پر اس کی نظر نہ پہنچی۔ ظالم نے خدا کے متعلق سمجھا کہ وہ غلط احکام دیتا ہے۔ افضل کے رہتے مفضول کو سجدہ لینے کے قابل سمجھتا ہے۔ احمق یہ سمجھتا ہے کہ خدا کو کوئی حکم دینے کا حق ہی نہیں ہے۔ اس کے پاس سب سے اہم اس کی ناقص عقل ہے۔ توحید فی الحکم سے بالکل واقف نہیں۔ وہ بھی کوئی بندہ ہے جو اپنے آقا کی نہ سُنے، اس کو بے سمجھ اور غلط کار سمجھے۔

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ ؛ کیا تم اس شیطان کو اور اس کی ذُرّیت کو بناتے ہو۔ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ ؛ دوست مجھے چھوڑ کر۔ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ؛ حالانکہ وہ سب تمہارے دشمن ہیں۔ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ؛ ظالموں کا خدا کو چھوڑ کر شیطان سے دوستی پیدا کرنا کیا بُرا بدل ہے۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کے سامنے گردنِ تسلیم خم کرو (تعظیمی سجدہ بجالاؤ)۔ سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس ! آخر وہ گروہِ جِنّ سے تھا ہی لہذا حکمِ رب کی نافرمانی کی (لوگو!) کیا تم شیطان اور اس کی ذَرّیت کو اپنا دوست بناتے ہو اور وہ بھی مجھے چھوڑ کر۔ حالاں کہ وہ تمہارے (پکّے) دشمن ہیں۔ تم نے کیا بُرا بدل اختیار کیا (پسند کیا)۔

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ۠ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾

مَآ اَشْهَدْتُّهُمْ ؛ میں نے انھیں شاہد نہیں بنایا ہے۔ یہ کب تھے؟ خَلْقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کے وقت۔ وَلَا خَلْقَ اَنْفُسِهِمْ ؛ اور نہ ان کے خود کے پیدا کرنے کے وقت۔ وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ؛ اور میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا قوتِ بازو نہیں بناتا۔

ترجمہ :- میں ان کو آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے کے وقت اور خود اُن کے پیدا کرنے کے وقت شاھد اور حاضر نہ رکھا تھا اور نہ میں ان گمراہ کرنے والوں کو اپنی قوت بازو بناتا۔

وَيَوْمَ يَقُوْلُ نَادُوْا شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ﴿۵۲﴾

وَيَوْمَ يَقُوْلُ ؛ اور ذرا اُس دن کو بھی یاد رکھو جب کہ وہ فرمائے گا ۔ نَادُوْا ؛ پکارو ، بُلاؤ ، ندا دو ۔ شُرَكَآءِ يَ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ ؛ جن کو تم سمجھتے تھے ، زعم کرتے تھے کہ وہ میرے شریک ہیں ۔ فَدَعَوْهُمْ ؛ پھر ان لوگوں نے لاکھ چیخا چلّایا ، پکارا ۔ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ ؛ پس کسی نے ان کو جواب تک نہ دیا ۔ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ مَّوْبِقًا ؛ اور ہم نے ان کے درمیان ایک ہلاکت اور تباہی کی خندق کھود دی ۔ وَبِقَ ۔ يَبِقُ ؛ ہلاک ہونا ، تباہ و برباد ہونا ۔ مَوْبِقٌ ؛ ہلاک ہونے کی جگہ ۔ اسم ظرف ہے ۔

ترجمہ :- اور ذرا اس دن کا بھی خیال رکھو جب خدا فرمائے گا بُلاؤ ان لوگوں کو جن پر تم زعم کرتے تھے کہ میرے شریک ہیں ۔ پس اُنھوں نے اُن کو پکارا مگر کسی نے ان کو جواب تک نہ دیا ۔ اور ہم نے ان کے درمیان ایک ہلاکت کا مقام بنا دیا ہے ۔

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ؏ ۵۳ ع ۷ ۱۹

وَرَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ ؛ اور مجرموں نے دوزخ کو دیکھا ۔ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مُّوَاقِعُوْهَا ؛ پھر انھوں نے گمان کیا کہ وہ اس میں گرنے والے ہیں ۔ وَلَمْ يَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ؛ اور اس سے بچنے کا کوئی موقع نہ پایا ۔

ترجمہ :- اور مجرموں نے دوزخ کو دیکھا پھر سمجھا کہ اب وہ اس میں گرنے والے ہیں اور یہ کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۵۴

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا ؛ اور ہم نے مختلف طور سے بیان کیا ، مختلف انداز بدلتا رہا ۔ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ؛ اس قرآن میں ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے ۔ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؛ ہر ایک مثال سے ۔ وَكَانَ الْاِنْسَانُ ؛ اور ہے انسان ۔ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ؛ سب سے زیادہ جنگ و جدل کرنے والا ۔ لڑائی جھگڑا ، کٹ حجتی کرنے والا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے قرآن میں لوگوں (کو سمجھانے) کے لئے مختلف طور سے مثالیں بیان کیں اور انسان ہے کہ سب سے زیادہ لڑتا جھگڑتا ہے ۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَاۗءَهُمُ الْهُدٰى وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ

اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ۵۵

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ ؛ اور لوگوں کو کس نے منع کیا ، روکا ۔ اَنْ يُّؤْمِنُوْا ؛ کہ ایمان لائیں ۔ اِذْ جَآءَ هُمُ الْهُدٰى ؛ جب کہ ان کے پاس ہدایت پہنچ چکی ہے ۔ آسمانی کتابیں اور پیغمبر پہنچ چکے ہیں ۔ وَيَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ ؛ اور اپنے رب سے مغفرت

طلب کریں ۔ اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَھُمْ ؛ مگر یہ کہ ان کے پاس آ جائے ۔ سُنَّۃُ الْاَوَّلِیْنَ ؛ گزشتہ لوگوں کا طریقہ جو حساب ان کا ہوا ہے وہی حساب ان کا بھی کیا جائے ۔ اَوْیَاتِیَھُمُ الْعَذَابُ ؛ یا ان کے پاس عذاب آ جائے ۔ قُبُلًا ؛ سامنے ۔

ترجمہ :- اور لوگوں کو کس نے ایمان لانے سے منع کیا جب کہ ان کے پاس ہدایت پہنچ چکی تھی ۔ اور کون چیز ان کے رب سے استغفار کرنے سے روک رہی تھی ، مگر یہ کہ ان سے وہی سلوک کیا جائے جو گزشتہ لوگوں سے کیا گیا تھا یا ان کے سامنے ہی عذاب آ جائے ۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ ۚ وَیُجَادِلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ ؛ اور ہم پیغمبروں کو نہیں بھیجتے ۔ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ ؛ مگر بشارت دینے والے ، مژدہ اور خوش خبری سنانے والے اور خوف ناک بات سے ہوشیار کرنے والے ، ڈرانے والے ۔ وَیُجَادِلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ اور جو لوگ کافر ہیں ، وہ لڑتے جھگڑتے ہیں ، جنگ و جدال کرتے ہیں ۔ بِالْبَاطِلِ ؛ باطل اور بے فائدہ بات سے ۔ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ ؛ تاکہ اس سے حق کو متزلزل کر دیں ، ڈگمگا دیں ، بھلا دیں ۔ وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ ؛ اور میری آیتوں کو ٹھیرا دیا ، بنا لیا ۔ وَمَآ اُنْذِرُوْا ؛ اور ان تنبیہات کو اور خوفناک اطلاعات کو ، ڈر کو ۔ هُزُوًا ؛ ٹھٹا ، مسخرگی ، دل لگی ، مخول ۔ اِسْتِهْزَاء هُزُوًا سے ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم پیغمبروں کو بھیجتے ہیں تو صرف بشارت اور نذارت (یعنی ڈرانے) کے لئے اور جو لوگ کافر ہیں وہ باطل کے ساتھ جنگ و جدال کرتے ہیں کہ اس سے حق کو ڈگمگا دیں اور ہماری نشانیوں اور ڈر کی باتوں کو ٹھٹا اور ہنسی ٹھیرا دیں ۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِیَ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَکِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ۭ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَی الْهُدٰی فَلَنْ یَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾

وَمَنْ اَظْلَمُ ؛ اور کون زیادہ ظالم ہے ، ستم گار تر ہے ۔ مِمَّنْ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ؛ اس شخص سے کہ یاد دہانی کی گئی ، سمجھایا گیا ، اس کے رب کے کلام سے ، آیتوں سے ۔ فَاَعْرَضَ عَنْهَا ؛ پھر اس نے ان سے اعراض کیا ، روگردانی کی ، منہ پھیر لیا ۔ وَنَسِیَ مَاقَدَّمَتْ یَدٰهُ ؛ اور بھول گیا اپنے ان اعمال کو کہ اس کے ہاتھوں نے اس سے پہلے کیا تھا ۔ اور اس کو

نسیان ہوگیا ان اعمال سے کہ آگے بھیج چکے ہیں اس کے ہاتھ ۔ نَسِیَ ۔ یَنْسَی ۔ نِسْیَانًا ؛ بھولنا ۔ اَلنَّاسِیْ ؛ بھولنے والا ۔ اِنَّـا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِھِمْ ؛ ہم نے ان کے دلوں پر ڈال دیا ہے ۔ اَکِنَّةً ؛ پردوں کو ۔ جمع کِنٌّ ؛ پردہ ۔ مَکْنُوْنَ ؛ چھپا ہوا ۔ کِنٌّ ؛ جھاڑی ۔ اَنْ یَّفْقَھُوْهُ ؛ کہ کہیں وہ اس کو نہ سمجھ لیں ۔ ان کی سمجھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں ۔ وَفِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْرًا ؛ اور ان کے کانوں میں گرانی ہے ، بوجھ ہے ۔ وَقَار ؛ تمکنت ، بردباری ۔ تَوْقِیْر ؛ تعظیم ۔ وَاِنْ تَدْعُھُمْ ؛ اور اگرتم ان کو بُلاؤ ۔ اِلَی الْھُدٰی ؛ ہدایت کی طرف ۔ فَلَـنْ یَّھْتَدُوْا ؛ تو کبھی ہدایت نہ پائیں ، راہِ راست پر نہ آئیں ۔ اِذًا اَبَدًا ؛ تب کبھی ۔ اس وقت ہرگز ۔

ترجمہ :- اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جس کو خدا کی آیتوں سے نصیحت اور یاد دہانی کی جائے اور وہ ہے کہ اس سے اعراض کرلیا ہے اور اپنے گزشتہ کاموں کو بھول گیا ہے ۔ ہم نے اُن کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ کہیں اُسے سمجھ نہ جائیں اوران کے کانوں میں ثقلِ سمع ہے ۔ اور اگرتم ان کو ہدایت کی طرف بُلاؤ تو کبھی ہدایت قبول نہ کریں ۔

وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ۭ لَوْ يُؤَاخِذُهُمْ بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ۭ بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ يَّجِدُوْا مِنْ دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ۝۵۸

وَرَبُّکَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَةِ ؛ اورتمہارا رب مغفرت کرنے والا اور رحمت والا ہے ۔ لَـوْیُـؤَاخِذُھُمْ بِمَا کَسَبُوْا ؛ اگر ان کا مواخذہ کرتا ان اعمال کا کہ انھوں نے کیا ہے اور کمایا اورکسب کیا ہے ۔ لَـعَـجَّـلَ لَھُمُ الْـعَـذَابَ ؛ تو بعجلت ان پر عذاب نازل کرتا ۔ بَلْ لَّھُمْ مَّوْعِدٌ ؛ بلکہ ان کے وعدے کا بھی ایک وقت ہے ۔ لَنْ یَّجِدُوْا ؛ کہ وہ نہ پائیں گے ۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ اس کو چھوڑکر ۔ مَوْئِلًا ؛ پناہ کی جگہ ۔

ترجمہ :- اورتمہارا رب غفور ہے ، رحیم ہے ۔ اگر ان کے کاموں پر مواخذہ کرتا تو ان پر جھٹ پٹ عذاب نازل کردیتا ۔ بلکہ ان کے وعدہ کا بھی ایک وقت ہے ۔ اس کے سوا کوئی جائے پناہ (سر رکھنے) کی جگہ نہیں ۔

ع ۸ ۲۰ وَتِلْكَ الْقُرٰٓى اَهْلَكْنٰهُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَعَلْنَا لِمَهْلِكِهِمْ مَّوْعِدًا ۝۵۹ ع

وَتِـلْـکَ الْـقُـرٰی ؛ اور یہ وہ قریے ہیں ، بستیاں ہیں ۔ اَھْلَـکْـنٰـھُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا ؛ کہ ہم نے ان کو ہلاک کردیا ، کھپادیا ، تباہ و برباد کردیا جب وہ ظلم وستم کرنے لگے ۔ وَجَعَلْنَا لِمَھْلِکِھِمْ ؛ اور ہم نے رکھا تھا ان کے ہلاک کرنے کے لئے ۔ مَوْعِدًا ؛ ایک وعدہ کی جگہ ، مقررہ وقت ۔

ترجمہ :- اور یہ وہ قریے ہیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا جب وہ ظلم کرنے لگے ۔ اور ہم نے ان کے ہلاک کرنے کے لئے ایک معیّن مدّت رکھی تھی ۔

صاحبو ! موجودہ زمانہ پر غور کرو ۔ خدا کے احکام اور اس کی آیتوں سے مسخرگی کی جاتی ہے ۔ مذہب کی ہنسی اُڑائی جاتی ہے ۔ خدا نے ڈھیل دے رکھی ہے ۔ اس کے پاس دیر تو ہے مگر اندھیر نہیں ۔ ہر شخص اپنے اعمال کا نتیجہ بھگتے گا ۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ساری دنیا میں کشت و خون کا بازار گرم ہے ۔ محبت و اتفاق شرمندۂ معنٰی ہیں ۔ ریاستیں ، ریاستوں سے لڑ رہی ہیں ۔ قومیں قوموں کو تباہ کر رہی ہیں ۔ بچّے ، ماں باپ کو نہیں مانتے ۔ خاوند جورو میں صفائی نہیں ۔ بھائی بھائی کا دشمن ہوگیا ۔ کیا توبہ کرنے اور استغفار پڑھنے کا وقت نہیں آیا ؟ یہ خدا کی رحمت ، اس کی مغفرت ہے کہ عذاب نازل کرنے میں جلدی نہیں کرتا ۔ آخرت کا عذاب تو خیر ، موجودہ تباہی کیا کم ہے ۔ موت کو پیشِ نظر رکھو ۔ خوب یاد رکھو کہ ایک دن مرنا ہے ۔ دربارِ الٰہی میں جانا ہے ۔ اپنے اعمال کی جزا اور سزا پانا ہے ۔

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبۡرَحُ حَتّٰۤى اَبۡلُغَ مَجۡمَعَ الۡبَحۡرَيۡنِ اَوۡ اَمۡضِىَ حُقُبًا ﴿۶۰﴾

وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰى ؛ اور یاد کرو جب کہ موسٰی نے کہا ۔ لِفَتٰىهُ ؛ اپنے جوان سے ۔ ان کا نام یوشع ہے ۔ لَاۤ اَبۡرَحُ ؛ میں نہ ہٹوں گا ۔ حَتّٰۤى اَبۡلُغَ ؛ یہاں تک کہ پہنچ جاؤں ۔ مَجۡمَعَ الۡبَحۡرَيۡنِ ؛ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ ۔ اَوۡ اَمۡضِىَ حُقُبًا ؛ یا چلتا رہوں گا سالہا سال ۔ زمانۂ دراز تک ۔ حُقُب کی جمع حُقَب ، حِقَاب اور اَحۡقَاب آتی ہے ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ موسٰی نے اپنے جوان سے کہا میں ہٹوں گا نہیں جب تک دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ تک نہ پہنچ جاؤں یا سالہا سال چلا ہی چلا جاؤں ۔

فَلَمَّا بَلَغَا مَجۡمَعَ بَيۡنِهِمَا نَسِيَا حُوۡتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ فِى الۡبَحۡرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾

فَلَمَّا بَلَغَا ؛ پھر موسٰی اور یوشع پہنچے ۔ مَجۡمَعَ بَيۡنِهِمَا ؛ دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ ۔ نَسِيَا حُوۡتَهُمَا ؛ تو دونوں اپنی مچھلی کو بھول گئے ۔ یہ مچھلی خضرؑ کے مقام کی نشانی کے طور پر تھی کہ وہ زندہ ہو کر چلی گئی ۔ فَاتَّخَذَ سَبِيۡلَهٗ ؛ پھر اس مچھلی نے اپنا راستہ بنالیا ۔ فِى الۡبَحۡرِ ؛ دریا میں ۔ سَرَبًا ؛ سوراخ بنا کر ۔ سُرنگ بنا کر ۔

ترجمہ :- پھر جب وہ دونوں دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو وہ اپنی مچھلی کو بھول گئے ۔ پھر وہ مچھلی اپنا راستہ لی اور سوراخ میں سے سمندر میں گھس گئی ۔

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدۡ لَقِيۡنَا مِنۡ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴿۶۲﴾

فَلَمَّا جَاوَزَا ؛ پھر جب وہ آگے بڑھ گئے ۔ مقامِ معیّن سے تجاوز کر گئے ۔ قَالَ لِفَتٰهُ ؛ موسٰی نے اپنے جوان سے کہا ۔ اٰتِنَا غَدَآءَ نَا ؛ ہمارے پاس ہمارا صبح کا کھانا ، ناشتہ لاؤ ۔ لَقَدْ لَقِيْنَا ؛ ہم پہنچ گئے ہیں ۔ ہم پا رہے ہیں ۔ مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا ؛ ہمارے اس سفر سے ۔ نَصَبًا ؛ تعب ، تھکن ، تکلیف ۔

ترجمہ :- پھر جب وہ (مقامِ معیّن سے) تجاوز کر گئے ، (آگے بڑھ گئے) تو (موسٰی نے) اپنے جوان سے کہا ہمارے پاس ناشتہ لاؤ ۔ ہم اس سفر سے تھک گئے ہیں ۔

قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَآ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾

قَالَ ؛ اس جوان یعنی یوشع نے کہا اَرَءَيْتَ ؛ کیا آپ نے دیکھا ۔ اِذْ اَوَيْنَا ؛ جب ہم ٹھیرے ، جگہ پکڑی ۔ اِلَى الصَّخْرَةِ ؛ ایک بڑے پتھر کی طرف ۔ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ؛ تو میں مچھلی کو بھول گیا ۔ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ ؛ اور مجھے اس مچھلی کو نہیں بھلایا ، فراموش نہ کر دیا (واضح ہو کہ اس ضمیر کی اصل هُوَ ہے اس سے پہلے اگر یَا یا کسرہ ہو تو ضمیر کو کسرہ آتا ہے جیسے عَلَيْهِ اور بِهٖ ۔ مگر بعض جگہ اور باوجود ''یا'' کے ضمّہ بھی آتا ہے جیسے اَنْسٰنِيْهُ ۔ عَلَيْهُ اللّٰهَ) ۔ اِلَّا الشَّيْطٰنُ ؛ مگر شیطان ۔ اَنْ اَذْكُرَهٗ ؛ کہ میں اس کو یاد کروں ، اس کا ذکر کروں ۔ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ ؛ اور اس مچھلی نے اپنا راستہ لیا ۔ فِي الْبَحْرِ ؛ دریا میں ۔ عَجَبًا ؛ تعجب خیز طریقہ سے ، عجیب و غریب انداز سے ، عجیب طرح سے ۔

ترجمہ :- کہا ، آپ نے دیکھا جب ہم نے پتھر کے پاس جگہ لی (وہاں ٹھیرے) تو میں مچھلی کو بھول گیا ، مجھے صرف شیطان نے اس کو بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں ۔ اور مچھلی نے تو دریا میں عجیب و غریب طریقہ سے اپنا راستہ لیا ۔

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾

قَالَ ؛ (موسٰی نے) کہا ۔ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ؛ یہی تو ہے جس کو ہم چاہتے تھے ۔ فَارْتَدَّا ؛ پس وہ دونوں پلٹے ۔ عَلٰى اٰثَارِهِمَا ؛ اپنے نشانِ قدم پر ۔ قَصَصًا ؛ تلاش کرتے ، قدم بہ قدم چلتے ۔

ترجمہ :- (موسٰی نے) کہا یہی (جگہ) تو وہ ہے جس کو ہم چاہتے تھے ۔ پھر وہ دونوں اپنے نشانِ قدم پر تلاش کرتے ہوئے واپس ہوئے ۔

فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾

فَوَجَدَا ؛ پھر موسٰی اور یوشع نے پایا ۔ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا ؛ ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو ۔ اٰتَيْنٰهُ ؛ ہم نے اُن کو دیا ۔ یعنی خضر کو ۔ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؛ ہمارے پاس کی رحمت کو ۔ وَعَلَّمْنٰهُ ؛ اور ہم نے ان کو تعلیم دی ۔ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ؛ ہمارے پاس کے علم کی ۔

ترجمہ :- پھر ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جس کو ہم نے اپنے پاس کی رحمت دی اور اپنے پاس کے علم کی تعلیم دی ۔

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾

قَالَ لَهٗ مُوْسٰى ؛ (خضر کو) موسٰی نے کہا ۔ هَلْ اَتَّبِعُكَ ؛ کیا میں تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں ۔ تمہاری اتباع کرسکتا ہوں ۔ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ ؛ اس شرط پر کہ تم مجھے تعلیم دو ۔ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ؛ جس راستہ کی تم کو تعلیم دی گئی ہے ۔ جس رشد و ہدایت کو تمہیں سکھایا گیا ہے ۔

ترجمہ :- ان کو موسٰی نے کہا کیا میں تمہارے ساتھ ہوسکتا ہوں اس شرط پر کہ جس راہ یابی کی تم کو تعلیم دی گئی ہے تم بھی مجھے تعلیم دو ۔

قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿۶۷﴾

قَالَ ؛ خضر نے کہا (اے موسٰی) اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ ؛ تم کو استطاعت نہیں ۔ تم سے ہو نہیں سکتا ۔ تم کو قوت نہیں ۔ مَعِيَ صَبْرًا ؛ میرے ساتھ صبر کرنے کی ، ٹھیرنے کی ۔

ترجمہ :- کہا ، تم میرے ساتھ صبر نہیں کرسکتے (ٹھہر نہیں سکتے) ۔

وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿۶۸﴾

وَكَيْفَ تَصْبِرُ ؛ اور اے موسٰی ! تم کیسے صبر کرسکتے ہو ، ٹھیر سکتے ہو ۔ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ ؛ اس چیز پر جس کا تم کو احاطہ نہیں ، قابو نہیں ۔ خُبْرًا ؛ علم ، تجربہ ۔

ترجمہ :- اور تم اس پر کس طرح صبر کرسکتے ہو جس کا تم کو تجربہ نہیں (واقفیت نہیں) ۔

قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ سَتَجِدُنِيْٓ ؛ البتہ تم مجھ کو پاؤ گے ۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ؛ اگر خدا نے چاہا ۔ صَابِرًا ؛ صبر کرنے والا ، بات سُننے والا ۔ وَلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا ؛ اور میں کسی بات میں تم سے عصیان اور نافرمانی نہ کروں گا ۔

ترجمہ :- (موسٰی نے) کہا ان شاء اللہ تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تم سے کسی بات میں مخالفت نہ کروں گا ۔

قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ ع ۹ / ۲۱

قَالَ ؛ خضر نے کہا ۔ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ ؛ پس اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو، میری اتباع وفرماں برداری کرنا چاہتے ہو ۔ فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ ؛ تو کسی بات کا مجھ سے سوال نہ کرو ۔ حَتّٰۤی اُحْدِثَ مِنْهُ ذِكْرًا ؛ یہاں تک کہ میں خود اس کو تمہارے سامنے ذکر نہ کروں ، بیان نہ کروں ۔

ترجمہ :- (خضر نے) کہا اگر تم میری اِتّباع کرنا چاہتے ہو تو جب تک میں خود بیان نہ کروں تم کسی شئے کا سوال نہ کرو ۔

صاحبو ! بزرگوں کا قول ہے : ”مریدے کہ چون و چرا بکند وشاگردے کہ چون و چرا نکند“
”ہر دو را بہ چراگاہ باید فرست“ ۔

شاگرد کا کام ہے کہ احکامِ ظاہری میں تحقیقات کرے ، بحث و مباحثہ کرے ۔ اور مرید کا کام ہے کہ روحانیات اور اسرارِ الٰہی میں مرشد کی بات دل لگا کر سُنے ۔ وہ خود مناسب سمجھے گا ، بتادے گا ۔

صاحبو ! اس مقام پر لطیف بحثیں ہیں ۔ موسٰی علیہ السلام کا علم کیسا تھا اور خِضر کا کیسا ۔؟ موسٰی علیہ السلام کا علم کلیات کا تھا ، مبنی بروحی تھا ، متعدی تھا ۔ اس کی اِتباع سب پر واجب تھی ۔ اور خضرؑ کا علم جزئیات کا اور الہامی تھا ۔ ان کے تمام کام کشف اور الہاماتِ رَبّانی پر مبنی تھے ۔ موسٰی کا راستہ اور تھا اور خِضر کا اور ۔ موسٰی تو صاحبِ زمانہ تھے ، اولوالعزم پیغمبر تھے ، صاحبِ مذہب و کتاب تھے ان کے بعد ، جتنے پیغمبر آئے سب ان کے تابع تھے پھر خضر نے ان کے احکام کی مخالفت کیسے کی ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ موسٰی علیہ السلام بنی اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے تھے ۔ تمام دنیا کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں ۔ موسٰی کے حدودِ احکام و عمل الگ تھے اور خضر کے الگ ۔ اس لئے خضر نے موسٰی علیہ السلام کی ان جزئیات میں اتباع نہیں کی ۔ ہرگز نہ سمجھنا چاہیئے کہ کوئی شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کا خلاف کرسکتا ہے کیونکہ ان کے حدودِ عمل روئے زمین پر جاری ہیں ۔ کوئی اس سے خارج نہیں ہوسکتا ۔

حضرت موسٰی علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے علم کا فرق

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید ÷ کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

محمدیوں کو جو الہام ہو ، اس کو قرآن و حدیث پر پیش کرو ۔ اگر قرآن و حدیث کے خلاف نہیں تو اس پر عمل کرسکتے ہیں ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم معصوم کی تعلیم ہے ۔ یقیناً وہ غلطی سے محفوظ ہے ۔ ہمارا کشف و الہام ظنی ہے جو یقینی کا مقابلہ نہیں کرسکتا ۔ یقینی اور ظنی کا کیا جوڑ ۔؟ جس الہام سے قرآن و حدیث ساکت ہے اس پر عمل کرسکتے ہیں ۔ بہرحال وحی کے مقابل الہام قابلِ ترک ہے ۔ بہت سے لوگ اس مغالطہ میں پڑے ہوئے ہیں کہ اگر مرشد ، خدا اور رسول کے خلاف بھی حکم دے تو واجب العمل ہے ۔ یہ اور بات ہے کہ مرید ، مرشد کی بات کو پوری طور سے سمجھ نہیں سکتا ۔ جب واقعات منکشف ہوجاتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مرشد نے خدا اور رسول کے حکم کا خلاف نہیں کیا بلکہ مرید نے اپنی بے سمجھی سے خدا اور رسول کے حکم کا خلاف سمجھا تھا ۔

اپنے الہام کو قرآن اور سنت پر پرکھو

بعض نادان موسٰی علیہ السلام کو مولوی سمجھتے ہیں اور خضر کو مرشد کامل ۔ یہ ان کی سمجھ کا قصور ہے ۔ موسٰیؑ اپنے زمانہ کے انسان کامل تھے ۔ ایک فلاسفر کلیات سے واقف ہوتا ہے اور جزئیات کے لئے توجہِ خاص کی ضرورت ہوا کرتی ہے ، التفاتِ حاضر کی حاجت ہوتی ہے ۔ بڑھئی کا کام پروفیسر اور ڈاکٹر نہیں کرسکتا :

ہر مردے و ہر کارے

کُلٌّ مُیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ ۔ بہت سے پروفیسر ہیں جو سوئی لے کر ایک ٹانکا نہیں لگا سکتے ، یہ کام خیّاط کا ، درزی کا ہے ، نہ کہ ڈاکٹر اور پروفیسر کا ۔ جزئیات کی انتہا نہیں ۔ کلیات خیر کثیر پر مشتمل رہتے ہیں ۔ کلیات کا فوت ہونا شرِ کثیر کا باعث ہوتا ہے ۔ بہر حال الہام ہمیشہ وحی کا تابع رہے گا ۔ اس کی شرح کرسکتا ہے ، مگر اس کو رَد نہیں کرسکتا ۔

ایک اور بات یاد رکھنے کی ہے ۔ بعض دفعہ انسان مغلوب الحال ہوجاتا ہے اور ایسے کام کرجاتا ہے جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی ۔ میں ایسی حالت کو لِلْجُنُوْنِ فُنُوْنٌ سمجھتا ہوں ۔ خدا ان کو اور ہم کو اپنے عفو کرم سے بخش دے ۔ یاد رکھو ! مجنون کو پاگل خانہ میں ڈال سکتے ہیں مگر مجرم ٹھیرا کر محبس میں نہیں رکھ سکتے ۔ ایک بیوی نے حضرتؐ کا پیشاب پی لیا ۔ عبداللہ بن زبیرؓ ، رسولِ خدا ﷺ کا پچھنوں سے نکالا ہوا خون پی گئے ۔ مگر ایک صاحب نے کہا ۔ جن کا اونٹ کھوجانے کے بعد مل گیا تھا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّکَ ۔ آپ جانتے ہیں یہ کلمہ کیسا ہے ۔ جوش سے نکالا غلطی ہوگئی ۔ اس پر خدا بھی ہنسا اور اس کا رسُول بھی اور اس شخص پر کوئی گرفت نہیں ہوئی ۔ بہر حال یہ راستہ کٹھن ہے ۔ احتیاط سے چلو ۔ ٹھوکر نہ کھاؤ ۔ ہمیشہ اپنی غلطیوں کا اعتراف کیا کرو ۔ خدا اور رسول سے ڈرو ۔ یاد رکھو ڈر کو ڈر نہیں ۔

فَانْطَلَقَا ٜ حَتّٰۤی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیْنَۃِ خَرَقَہَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَہَا لِتُغْرِقَ اَہْلَہَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾

فَانْطَلَقَا ؛ پھر موسٰی اور خضر چلے ۔ حَتّٰۤی اِذَا رَکِبَا ؛ یہاں تک کہ جب وہ دونوں سوار ہوگئے ۔ فِی السَّفِیْنَۃِ ؛ کشتی میں ۔ خَرَقَہَا ؛ تو خضر نے اس کشتی کو توڑ دیا ، اس میں سُوراخ ڈال دیا ۔ قَالَ اَخَرَقْتَہَا ؛ موسٰی نے خضر سے کہا ۔ کیا تم نے اس کشتی کو توڑ دیا ہے ، پھاڑ دیا ہے ، اس میں شگاف ڈال دیا ہے ۔ لِتُغْرِقَ اَہْلَہَا ؛ کہ اس میں بیٹھنے والوں کو غرق کردو ۔ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ؛ تم نے ایک انوکھی چیز کی ، بڑے خطرے کی بات کی ۔

ترجمہ :- پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب وہ دونوں کشتی میں سوار ہوگئے تو اس میں سوراخ ڈال دیا ۔

کہا کیا تم نے اس میں اس لئے سوراخ ڈالا ہے کہ اس کے لوگوں کو غرق کردو (ڈبودو) یقیناً تم نے ایک بڑا بھاری کام کیا ۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾

قَالَ ؛ خضر نے کہا ۔ اَلَمْ اَقُلْ ؛ کیا میں نے کہا نہ تھا ۔ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ ؛ کہ تم کو ہرگز استطاعت نہیں ، قوت نہیں ۔ مَعِیَ صَبْرًا ؛ میرے ساتھ رہنے کی ، صبر کرنے کی ۔

ترجمہ :- کہا کیا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم میرا ساتھ نہیں دے سکتے ۔

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾

قَالَ ؛ موسیٰ نے کہا ۔ لَا تُؤَاخِذْنِیْ ؛ تم مجھ سے مواخذہ نہ کرو ، گرفت نہ کرو ۔ بِمَا نَسِیْتُ ؛ ایسے کام پر جس کو میں نے بھولے سے کیا ہے ، میری بھول چوک پر گرفت نہ کرو ۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نسیان اور بھول سے کوئی کام کیا جائے تو اس سے گرفت نہیں ہوسکتی ۔ مگر وحیِ الٰہی میں ، احکامِ الٰہی میں کوئی غلطی نہیں ہوسکتی کیونکہ پیغمبر کے قول وفعل کا قابلِ اعتبار ہونا ضروری ہے ۔ پیغمبر غلطی سے معصوم ہوتے ہیں ۔

وَلَا تُرْهِقْنِیْ ؛ اور مجھ پر تنگی نہ ڈالو ، مجھے مجبور نہ کرو ، دشواری پیدا نہ کرو ۔ مِنْ اَمْرِیْ ؛ میرے کام میں ۔ عُسْرًا ؛ تنگی ، سختی ، دشواری ۔

ترجمہ :- کہا میرے نسیان اور بھول چوک پر مجھ سے مواخذہ اور گرفت نہ کرو اور میرے کام میں تنگی اور دشواری پیدا نہ کرو ۔

فَانْطَلَقَا حَتّٰٓی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ بِغَیْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَیْــًٔا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

فَانْطَلَقَا ؛ پھر موسیٰ اور خضر چلے ۔ حَتّٰٓی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا ؛ یہاں تک کہ جب وہ لڑکے سے ملے ۔ فَقَتَلَهٗ ؛ تو خضر نے اس کو مار ہی ڈالا ۔ کہتے ہیں کہ خضر نے ہاتھ سے اس لڑکے کے سر کو کھینچ کر پھینک دیا ۔ ایسا کرنا اسبابِ ظاہری کے تحت نہیں ہے ۔ قَالَ ؛ موسیٰ نے کہا ۔ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةً ؛ کیا تم نے ایک پاک بے گناہ شخص کو مار ڈالا ۔ بِغَیْرِ نَفْسٍ ؛ کسی کے قصاص میں نہیں ، بدلے میں نہیں ۔ ناحق ، ناروا ۔ لَقَدْ جِئْتَ شَیْئًا ؛ تم نے تو ایک ایسا کام کیا ہے ۔ نُكْرًا ؛ جو ناپسندیدہ ہے ۔ قابلِ انکار ہے ۔ نامعقول ہے ۔ بے جا ہے ۔

ترجمہ :- پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب وہ دونوں ایک لڑکے سے ملے تو اس کو مار ہی ڈالا ۔ کہا کیا تم نے ایسے شخص کو مار ڈالا جو بے گناہ تھا (قصور اور خطا سے پاک تھا ۔ نہ اس نے کسی کو مارا تھا نہ وہ قصاص میں مارا جارہا ہے) ۔ تم نے تو یقیناً ایک سخت نامعقول حرکت کی ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع

١٦

قال الم

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرتؔ رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باھتمام محمد عباس علم بردار صدّیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدّیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (Rs 25)

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝۷۵

قَالَ ؛ خضر نے کہا ۔ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ ؛ کیا میں نے تم سے کہا نہ تھا ؟ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ ؛ کہ تمہاری استطاعت میں نہیں ہے ۔تم ہرگز صبر نہیں کر سکتے ۔ مَعِيَ صَبْرًا ؛ میرے ساتھ صبر ۔

ترجمہ :- (خضر نے) کہا : کیا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکتے ۔

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ۝۷۶

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا ؛ اس واقعہ کے بعد کہ اگر میں تم سے کچھ پوچھوں ۔ فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ؛ تو مجھ کو اپنے ساتھ نہ رکھو ۔ اپنی صحبت میں نہ رکھو ۔ قَدْ بَلَغْتَ ؛ تم پہنچ چکے ۔ مِنْ لَّدُنِّيْ ؛ میری طرف سے ۔ عُذْرًا ؛ عذر کو ، مجھ سے معذور سمجھو ۔ میری طرف سے تم الزام اُتار چکے ہو ۔

ترجمہ :- کہا ، اگر میں اس کے بعد تم سے کچھ پوچھوں تو تم مجھے اپنی صحبت میں نہ رکھو ۔ تم میری طرف سے عذر کو پہنچ چکے (اب مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنے پر معذور ہو اور مجھے کوئی عذر باقی نہ رہا) ۔

فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓي اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ۝۷۷

فَانْطَلَقَا ؛ پھر خضر اور موسٰی چلے ۔ حَتّٰٓي اِذَآ اَتَيَآ ؛ یہاں تک کہ جب وہ دونوں آئے ۔ اَهْلَ قَرْيَةِ ؛ ایک بستی والوں کے پاس ۔ اِسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا ؛ اس قریہ والوں سے خضر اور موسٰی نے کھانا طلب کیا ، طعام مانگا ۔ فَاَبَوْا ؛ تو اس قریہ والوں نے انکار کیا ۔ اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا ؛ کہ ان کی ضیافت کریں ، ان کی مہمانی کریں ، انھیں کچھ کھلائیں پلائیں ۔ فَوَجَدَا فِيْهَا ؛ پھر اس قریہ میں خضر اور موسٰی نے پایا ۔ جِدَارًا ؛ ایک دیوار کو ۔ يُرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ ؛ جو گرنا چاہتی تھی ، جو قریب بہ نقض و شکست تھی ۔ فَاَقَامَهٗ ؛ پھر خضر نے اس کو قائم کر دیا ، کھڑا کر دیا ۔ قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ لَوْشِئْتَ ؛ اگر تم چاہتے ، اگر تمہارا ارادہ ہوتا ، تمہاری مشیت ہوتی ۔ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ؛ تو اس پر معاوضہ لیتے ، اس کی اجرت حاصل کرتے ۔

ترجمہ :- پھر وہ دونوں (آگے) چلے یہاں تک کہ وہ ایک قریہ اور بستی کو پہنچے ۔ جہاں کے رہنے والوں سے کھانا مانگا ۔ پھر ان لوگوں نے ان کی ضیافت کرنے سے انکار کر دیا ۔ پھر ان دونوں نے ایک دیوار کو دیکھا جو گری پڑ رہی تھی اور اس کو (خضر نے) قائم کر دیا ۔ (موسٰی نے) کہا کہ تم چاہتے تو اس (دیوار بنانے) کی اُجرت لیتے ۔

صاحبو! یہاں متعدد جگہ تثنیہ کا صیغہ واقع ہوا ہے لہذا احتیاط سے الف کو ادا کریں ، ورنہ تثنیہ واحد ہو جائے گا اور معنیٰ بدل جائیں گے ۔

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿۷۸﴾

قَالَ ؛ خضر نے کہا ۔ هٰذَا ؛ اب ، اس وقت ، اس تیسرے پوچھنے پر ۔ فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ؛ میرے اور تمہارے درمیان فراق اور جُدائی ہے ۔ آئندہ میں تم کو اپنے ساتھ نہ رکھوں گا ۔ سَاُنَبِّئُكَ ؛ میں تم کو بتائے دیتا ہوں ، سمجھا دیتا ہوں ، خبر کر دیتا ہوں ۔ نَبَاٌ ۔ خبر ۔ نَبِیْءٌ ؛ خبر دینے والا ۔ ہمزہ ''یا'' میں مدغم ہو کر نَبِیٌّ ہوا ۔ بِتَاْوِيْلِ ؛ بُوجھ سے ۔ مآل سے ، حقیقت سے ، انجام سے ۔ مَالَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ ؛ جس پر تم سے ہو نہ سکا ۔ صَبْرًا ؛ صبر ، شکیبائی ، ٹھیرنا ۔

ترجمہ :- کہا ، اب میری اور تمہاری جُدائی ہے ۔ میں اس کے راز کو تم سے بیان کر دیتا ہوں جس پر تم سے صبر نہ ہو سکا ۔

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِى الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿۷۹﴾

اَمَّا السَّفِيْنَةُ ؛ لیکن سفینہ ، کشتی ، جہاز ۔ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ ؛ پھر وہ تھی مسکینوں کی ، فقیر اور محتاجوں کی ۔ يَعْمَلُوْنَ فِى الْبَحْرِ ؛ جو دریا میں کام کرتے تھے ۔ محنت مزدوری کرتے تھے ۔ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا ؛ پھر میں نے چاہا کہ اس کشتی کو عیب دار کر دوں ، کچھ شکست ریخت کر دوں ۔ وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ ؛ اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا ۔ آگے چلنے کے بعد ایک بادشاہ ملتا تھا ۔ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ؛ جو لے لیتا تھا ہر کشتی کو زبردستی چھین کر ، اور جہازوں کو غصب کر لیتا تھا ۔

ترجمہ :- رہی وہ کشتی تو وہ چند محتاجوں اور فقیروں کی تھی جو سمندر میں محنت مزدوری کرتے تھے ۔ میں نے چاہا کہ اس کو عیب دار کر دوں (کچھ توڑ پھوڑ کر دوں) اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر ایک (اچھی) کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا ۔

وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ﴿۸۰﴾

وَاَمَّا الْغُلٰمُ ؛ اور رہا وہ لڑکا ۔ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ ؛ تو اس کے ماں باپ ایماندار تھے ۔ فَخَشِيْنَآ ؛ پس ہم کو ڈر ہوا ۔ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا ؛ کہ اپنے ماں باپ کو گرفتار کر دے ، مجبور کر دے اپنے کفر سے ۔ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ؛ سرکشی ، طغیان اور کفر میں ، ان کو بھی سرکش اور منکر بنا دے ۔

ترجمہ :- اور رہا وہ لڑکا تو اس کے ماں باپ ایماندار تھے ۔ پس ہم کو خوف ہوا کہ کہیں یہ لڑکا اپنے ماں باپ کو اپنی سرکشی اور کفر سے تنگ نہ کردے ۔

فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾

فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا ؛ پھر ہم نے چاہا کہ اس کے ماں باپ کو بدلہ دے ۔ رَبُّهُمَا ؛ ان کا رب ۔ خَيْرًا مِّنْهُ ؛ اس سے بہتر ۔ اس سرکش اور مارے ہوئے بچہ کا نعم البدل دے ۔ زَكٰوةً ؛ پاکیزگی میں ۔ وَاَقْرَبَ رُحْمًا ؛ اور صلہ رحمی میں قریب تر ۔ ناتا جوڑنے میں اس سے بہتر ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے چاہا کہ ان کو (ماں باپ کو) ان کا خدا نعم البدل دے ، وہ پاکیزہ بھی ہو اور قرابت کا لحاظ رکھنے میں قریب بھی ہو ۔

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ ع ١٠

وَاَمَّا الْجِدَارُ ؛ اور اب رہ گئی دیوار ۔ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ ؛ تو وہ دو یتیم لڑکوں کی تھی ۔ فِي الْمَدِيْنَةِ ؛ جو شہر میں رہا کرتے تھے ۔ وَكَانَ تَحْتَهٗ ؛ اور اس دیوار کے نیچے تھا ۔ كَنْزٌ لَّهُمَا ؛ ان کا خزانہ ۔ وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ؛ اور ان کا باپ نیک تھا ، صالح تھا ۔ فَاَرَادَ رَبُّكَ ؛ پھر تمہارے رب نے چاہا ۔ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا ؛ کہ وہ بچے اپنی جوانی کو پہنچ جائیں ۔ وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ؛ اور اپنے خزانے کو نکال لیں ۔ یہاں رَبُّكَ فرمانے میں یہ بلاغت ملحوظ ہے کہ (موسٰی) تم بھی تو بے باپ کے بچے تھے ، یتیم تھے ، تم کو ایک صندوق میں ڈال کر دریا میں بہا دیا گیا تھا ۔ تم نے دیکھا کہ تمہارے خدا نے تم کو کس طرح پروان چڑھایا ، پالا پوسا ، پیغمبری تک عطا کی ۔ وہی ان دونوں بچوں کو بھی پالے گا ، ان کی پرورش فرمائے گا ، ان کو ان کی جوانی تک پہنچائے گا ۔ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؛ یہ جو کچھ ہوا تمہارے رب کی رحمت سے ہوا ۔ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؛ اور میں نے اس کو اپنے ارادہ سے نہیں کیا ۔ یہ الہامِ خداوندی تھا ۔ جو کچھ کیا وہ تحتِ امرِ الٰہی کیا ۔ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ ؛ یہ راز ہے ، یہ حقیقت ہے ، یہ مآل ہے ۔ مَالَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ؛ جس پر تم صبر نہیں کرسکے ۔ تَسْطِعْ اصل میں تَسْتَطِعْ تھا ۔ یہ اس کا مختصر ہے ۔

ترجمہ :- اور اب رہ گئی دیوار تو وہ دو یتیم بچوں کی تھی جو شہر میں رہتے تھے ۔ اور اس (دیوار) کے نیچے ان کا

خزانہ تھا ۔ اوران کا باپ بڑا نیک آدمی تھا ۔ پھر تمہارے رب نے چاہا کہ وہ اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور اپنے خزانے کو نکال لیں ۔ یہ سب تمہارے رب کے رحم و کرم سے ہوا ہے ۔ اور میں نے (جو کچھ کیا) اپنی خودی سے نہیں کیا (بلکہ تحتِ امرِ الٰہی کیا) یہ حقیقت ہے ان واقعات کی جن پر تم صبر نہ کرسکے ۔

صاحبو ! اس واقعہ پر توجہ کرو کہ خدائے تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی اولاد کو ضائع ہونے نہیں دیتا ۔ دو یتیم بچوں کی دیوار گر رہی تھی جس کے نیچے خزانہ تھا تو اس کو قائم کرنے کے لئے اور ان کی خدمت کرنے کے لئے پیغمبر کو بھیجا ۔ تم نیک ہو تو اپنے بچوں کی ضرورت سے زیادہ فکر کرنے کی حاجت نہیں ۔ جس نے تمہیں کھلایا پلایا ہے اُنھیں بھی کھلائے گا پلائے گا ۔ تم رب نہیں ہو وہ رب ہے ۔ دیکھو! نیک کی نیکی برباد نہیں کی جاتی ۔ نیکوں کی اولاد کی پرورش کرنے کا خدا ذِمّہ دار ہے پھر فکر بے کار ہے ۔

یہ خضر علیہ السلام پیغمبر تھے یا کوئی مرد صالح ؟ قرآن شریف میں اس کا ذکر نہیں ۔ کیا وہ اب تک زندہ ہیں ؟ یا ان کا انتقال ہوچکا ہے ؟ اس کا بھی قرآن سے کچھ پتہ نہیں چلتا ۔ اگر ان کا انتقال ہوچکا ہو اور وہ لوگوں سے عالم مثال میں ملتے ہوں تو ہمارے پاس یہ بھی ممکن ہے ۔ قرآن شریف ایک قطعی اور یقینی کتاب ہے ۔ اس کے قطعی اور یقینی مسائل کو ظنیات بلکہ اوہام سے مقید نہ کرنا چاہیئے ۔ اصل بات یہ ہے کہ کسی واقعہ میں کوئی نصیحت اور عبرت کا ذکر ہوتا ہے ، قرآن اس پر لوگوں کو متوجہ کرتا ہے ۔ کیا یہ تاریخی کتاب ہے ؟ کیا اس میں کہانیاں ہیں ؟ یہ مذہبی کتاب ہے اس میں اعلیٰ تعلیمات ہیں ۔ عبرت خیز واقعات اس میں بیان کئے جاتے ہیں ۔ قرآن شریف کی صفت ہے مبین ، اس کا سمجھنا بنی اسرائیل کے قصّے کہانیوں پر منحصر نہیں ۔ خضر کون تھے ؟ ذوالقرنین کون تھے ؟ ان کے شخصی حالات جاننے کی ہم کو کوئی ضرورت نہیں ۔ ان قصّوں سے عبرت لینا ہمارا کام ہے ۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ہمارے پیشِ نظر ہے ۔ جانوروں کے متعلق نصیحت خیز قصّے بنائے جاتے ہیں ۔ ’’ کلیلہ و دمنہ ‘‘ مشہور کتاب ہے جس میں جانوروں کی باہم گفتگوئیں درج ہیں ، مقصد صرف نصیحت و عبرت ہے ۔ بہرحال میں ان شخصی قصّے کہانیوں میں پڑنا نہیں چاہتا ۔

واضح ہو کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف لوگ مختلف سوالات کرتے تھے ۔ ایک دفعہ اصحابِ کہف ، ذوالقرنین وغیرہ کے متعلق سوالات کئے گئے ۔ ایک وقت سوالات کیا جانا اور ان کا فوراً جواب دینا ہزار ربط کا ایک ربط ہے ۔ ایک عیسائی نے لکھا ہے کہ مصنفین اور انبیاء کے وعظ اور تعلیم میں یہ فرق ہے کہ انبیاء جو کچھ کہتے ہیں وہ لوگوں کی ضرورت کے لئے ہے ۔ انبیاء کے بیانات میں مصنفین کی طرح ربط نہ ہونا ان کے نبی ہونے پر بہترین دال ہے ۔ پیغمبروں کی تعلیمات میں بناوٹ نہیں ۔ یہ کام ہے عقل والوں کا ۔ اس پر بھی ، غور و فکر کریں تو کوئی نہ کوئی ربط نکل ہی آتا ہے ۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۭ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝۸۳ۭ

قرآن شریف ایک تحقیقی کتاب ہے ۔ اس میں عبرت خیز واقعات بیان کئے جاتے ہیں

وَيَسْئَلُوْنَكَ ؛ اور لوگ تم سے سوال کرتے ہیں ۔ عَنْ ذِی الْقَرْنَيْنِ ؛ ذوالقرنین کے متعلق ۔ قُلْ ؛ تم کہو ۔ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ ؛ پس میں تم کو سُنا دوں گا ۔ تِلَاوَتْ ۔ الفاظ کے ساتھ معنٰی کا لحاظ رکھنا ، زبان کے ساتھ دل کا ساتھ دینا ۔ مِنْهُ ذِكْرًا ؛ اس کے ذکر کو ۔

ترجمہ :- اور لوگ ذوالقرنین کے متعلق تم سے سوال کرتے ہیں ۔ (پیغمبر !) تم کہو ! میں ابھی ان کے ذکر کو بیان کر دیتا ہوں ۔

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا ﴿۸۴﴾

اِنَّـا مَـكَّنَّا لَـهٗ ؛ بے شک ہم نے ان کو قابو دیا تھا ، اس کا قبضہ کرا دیا تھا ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ وَاٰ تَيْـنٰـهُ ؛ اور ہم نے اس کو دیا تھا ۔ مِـنْ كُـلِّ شَیْءٍ سَبَبًـا ؛ ہر قسم کے اسباب کو ۔ سَبَبْ کے معنٰی اصل میں رسی کے ہیں ۔ پھر ذریعہ کے معنٰی میں مستعمل ہوگیا ہے ۔ اَسْبَابْ حاجت پوری کرنے کے ذرائع ، بہرحال وہ ایک حاکم تھا ، بادشاہ تھا ، پیغمبر یا نیک آدمی ۔ عربی میں كَبْشٌ مینڈھا جس کے بڑے بڑے سینگ ہوں ، سردار کے معنٰی میں استعمال ہے ۔ لہٰذا ذوالقرنین ایک سردار تھا ۔ زیادہ اُلجھاوٴ میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم نے اس کو زمین پر قابو اور حکومت دی تھی اور اس کو (حصولِ مقاصد کے) ہر قسم کے اسباب دیے تھے ۔

فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۵﴾

فَاَ تْبَعَ ؛ پھر پیچھے لگایا ۔ سَبَبًا ؛ ہر قسم کے اسباب کے ۔

ترجمہ :- پھر سبب کے پیچھے سبب لگایا ۔

ایک سامان حاصل ہوا تو دوسرے سامان کے حاصل کرنے کی کوشش کی ۔ ایک راہ کے پیچھے دوسری راہ چلا ۔

حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ؕ۬ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ﴿۸۶﴾

حَتّٰی اِذَا بَلَغَ ؛ یہاں تک کہ جب پہنچا ۔ مَغْرِبَ الشَّمْسِ ؛ مغربی جانب ، جدھر آفتاب غروب ہوتا ہے ۔ وَجَدَهَا تَـغْرُبُ ؛ تو دیکھا کہ آفتاب غروب ہو رہا ہے ۔ فِـی عَیْـنٍ حَـمِئَةٍ ؛ سیاہ رنگ کے پانی کے چشمے میں ، وہاں کا پانی تیرہ تھا ۔ بعض نے لکھا ہے کہ وہاں کا چشمہ دلدل کا اور کیچڑ کا تھا ۔ وَوَجَـدَ عِـنْـدَهَـا قَوْمًا ؛ اور اس چشمہ کے پاس ایک قوم کو دیکھا ،

پایا، ملا۔ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ ؛ ہم نے کہا اے ذوالقرنین ! اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ ؛ یا تو ان کو سزا دو، عقوبت کرو، تکلیف پہنچاؤ۔ وَاِمَّا اَنْ تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ؛ یا ان کے ساتھ نیک سلوک کرو، بھلائی کرو۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب مغربی جانب پہنچا جہاں سورج غروب ہو رہا ہے تو اس کو دیکھا کہ ایک سیاہ رنگ کے چشمہ میں ڈوب رہا ہے (اس چشمہ کا پانی کالا ہے) اور اس (چشمہ) کے پاس ایک قوم کو پایا۔ ہم نے کہا، اے ذوالقرنین ! یا تو تم ان کو عذاب اور تکلیف دو یا ان کے ساتھ نیک سُلوک کرو۔

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨٧﴾

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ ؛ ذوالقرنین نے کہا لیکن جو ظُلم وستم کرے۔ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ؛ تو عنقریب ہم اس پر عذاب کریں گے، اس کو ماریں گے، سزا دیں گے۔ یہ تو دنیا میں ظلم وستم کا بدلہ تھا۔ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ ؛ پھر (اس ظالم کو مرنے کے بعد کیا ہوگا ؟) وہ دربارِ الٰہی میں واپس کیا جائے گا اور اپنے رب کی طرف رد ہوگا۔ فَيُعَذِّبُهٗ ؛ پھر اللہ اس کو عذاب دے گا۔ عَذَابًا نُّكْرًا ؛ ایک جُدا ہی عذاب، ایک ایسا عذاب جس کا کسی کو خیال تک ہی نہ تھا۔

ترجمہ :- اس نے کہا، جس نے ظلم کیا تو عنقریب ہم اس پر عذاب کریں گے۔ پھر وہ اپنے رب کی طرف واپس کیا جائے گا۔ پھر وہ ایسا عذاب کرے گا جو جُدا ہی ہوگا۔ (جو ان کے وہم وگمان سے بھی باہر ہوگا۔)

وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿٨٨﴾

وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ ؛ اور وہ جو ایمان لایا۔ وَعَمِلَ صَالِحًا ؛ اور اچھا کام کیا، عملِ صالح کیا۔ فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى ؛ تو اس کے لئے اچھی جزا ہے۔ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ ؛ اور عنقریب ہم اس سے کہیں گے۔ عربی میں قال کا لفظ صرف کہنے ہی کے معنٰی میں نہیں ہے بلکہ بعض دفعہ کسی فعل سے کنایہ ہوتا ہے کبھی ضَرَبَ کے معنٰی میں آتا ہے، کبھی اَخَذَ کے معنٰی میں، غرض کہ مختلف افعال سے کنایہ ہوتا ہے۔ مِنْ اَمْرِنَا ؛ ہم اپنے کام سے۔ يُسْرًا ؛ آسانی، سہولت، نرمی۔

ترجمہ :- اور جو ایمان لایا اور نیک کام کیا اس کے لئے اچھی جزا ہے۔ اور ہماری طرف سے اس سے نرمی سے سلوک کیا جائے گا۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٩﴾

ثُمَّ اَتْبَعَ ؛ پھر پیچھے لگایا۔ سَبَبًا ؛ ہر قسم کے اسباب کو۔

ترجمہ :- پھر ایک دوسری ہی راہ اختیار کی (ایک دوسری ہی جگہ پہنچا۔ ایک تازہ ساز و سامان حاصل کیا)۔

حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾

حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغَ ؛ یہاں تک کہ جب پہنچا۔ مَطْلِعَ الشَّمْسِ ؛ مشرقی جانب ۔ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ ؛ آفتاب کو پایا کہ وہ ایک قوم پر طلوع کر رہا ہے ۔ یعنی مشرقی جانب میں ایک قوم تھی ۔ لَمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ ؛ ہم نے ان کے لئے نہیں کیا تھا، نہیں بنایا تھا ۔ مِنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ؛ آفتاب کے سامنے کوئی پردہ ، کوئی اوٹ ، کوئی آڑ ۔ یعنی وہاں کی زمین صاف اور ہموار تھی ۔ پہاڑ وغیرہ نہ تھے ۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب مشرقی جانب پہنچا تو مشرقی جانب ایک قوم تھی اور ان کے سامنے کوئی پردہ (اور کوئی اوٹ) نہ تھا ۔

كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾

كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح ۔ وَقَدْ اَحَطْنَا ؛ اور ہم نے احاطہ کرلیا ، قابو میں کرلیا ، گھیر لیا ۔ بِمَا لَدَيْهِ ؛ جو اس کے پاس تھا ۔ خُبْرًا ؛ خبر ، خبرداری ۔

ترجمہ :- اسی طرح ہم اس کے پاس کی تمام خبروں سے واقف تھے (ان کو احاطہ کئے ہوئے تھے) ۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾

ثُمَّ اَتْبَعَ ؛ پھر پیچھے لگایا ۔ سَبَبًا ؛ ہر قسم کے اسباب کے ۔

ترجمہ :- پھر دوسرے اسباب و ذرائع کی تلاش میں لگا ۔

حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾

حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغَ ؛ یہاں تک کہ جب پہنچا ۔ بَيْنَ السَّدَّيْنِ ؛ دو آڑ کے بیچ ، دو دیواروں اور پہاڑوں کے بیچ ۔ وَجَدَ ؛ پایا ۔ مِنْ دُوْنِهِمَا ؛ اس کے اس طرف سامنے ، ورے ۔ قَوْمًا ؛ ایک قوم کو ۔ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ ؛ کہ جو سمجھ نہیں سکتے ۔ وہ قریب بھی نہیں ہیں سمجھنے کے ، بالکل نہیں سمجھتے ۔ قَوْلًا ؛ بولی ، بات ۔ ذوالقرنین کی زبان الگ اور اس قوم کی زبان الگ تھی

ترجمہ :- یہاں تک کہ وہ دو پہاڑوں (یا دیواروں) کے بیچ میں پہنچا تو وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ (اس کی) بولی نہیں سمجھ سکتے ۔

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ

مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿٩٤﴾

قَالُوْا ؛ لوگوں نے کہا ۔ يٰذَا الْقَرْنَيْنِ ؛ اے ذوالقرنین ، اے سردار ۔ اِنَّ يَـاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ ؛ بے شک یاجوج اور ماجوج ۔ یاجوج و ماجوج کون ہیں ؟ ہر ایک عالم دل سے لکتے لگاتا ہے ۔ قرآن میں ، حدیث میں اس کی توضیح نہیں ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یاکانگ ، میکانگ یا اس سے قریب تر لفظ کی دو قومیں ہیں ۔ بعض لوگ انگریز اور روسیوں کو اس کا مصداق سمجھتے ہیں ۔ اور بعض لوگ ترکمان اور ایرانیوں کو اس کا مصداق جانتے ہیں ، اور ان دونوں کے درمیان ایک قدیم دیوار کی علامات بتاتے ہیں ۔ شاہانِ ایران اور ترکستان میں ہمیشہ جنگیں ہوتی تھیں ۔ افراسیاب اور کَے خسرو ، کَے کاؤس کے قصّے مشہور ہیں ۔ چنگیز خان کے زمانہ میں جو فسادات اور قتل و کشت ہوا ہے وہ بھی معلوم ہے ۔ اور بعض لوگ چین و جاپان اور ترکستان کو یاجوج ماجوج سمجھتے ہیں اور دیوار چین کو سدِ یاجوج ماجوج ۔ غرض کہ جتنے منہ اُتنی باتیں ۔ ان کی تعیین سے ہماری کوئی اسلامی غرض متعلق نہیں ۔ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں فساد برپا کرنے والے ہیں ۔ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ ؛ تو کیا ہم تمہارے لئے ٹھیرائیں ۔ خَرْجًا ؛ خرچ ٹیکس ، صرفہ ۔ عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ ؛ کہ تم بناؤ ۔ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ؛ ہمارے اور ان کے درمیان ۔ سَدًّا ؛ دیوار ، عموماً دنیا میں رات دن کے جھگڑے سے بچنے کے لئے ایک دیوار کھینچ لیتے ہیں جیسے چین کی دیوار یا ایران کے پاس کی دیوار ۔ یا موجودہ زمانہ میں جرمنی اور فرانس نے دیواریں بنادی تھیں ۔ اگر دیواریں نہ بناسکیں تو کم سے کم دونوں قوموں کی آبادی کو الگ کردیں جیسا کہ آج کل مسلم لیگ والے چاہتے ہیں کہ رات دن کے شر و فساد سے تو امن ہو☆

ترجمہ :- لوگوں نے کہا : اے ذوالقرنین ! یہ یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد برپا کر رکھے ہیں ۔ پھر کیا ہم تم کو ٹیکس یا چندہ دیں کہ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردو ۔

قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿٩٥﴾

قَالَ ؛ (ذوالقرنین نے) کہا ۔ مَامَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ ؛ میرے خدا نے مجھ کو جو کچھ قوت دی ہے ۔ خَيْرٌ ؛ بہتر ہے ۔ مجھے چندے اور ٹیکس کی ضرورت نہیں ۔ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ ؛ پھر تم میری اعانت کرو مدد کرو قوت اور محنت سے ۔ میں مواد دیتا ہوں تم کام کرو ۔ اَجْعَلْ ؛ میں بنادوں گا ۔ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ ؛ تمہارے اور ان کے درمیان ۔ رَدْمًا ؛ دیوار ۔

☆ یہ سطور دوسری عالمی جنگ ۴۵ ۔ ۱۹۳۹ کے زمانہ میں لکھی گئی تھیں ۔ ان دفاعی زنجیری قلعوں (Fortifications) کے نام میاجنو لائن (Maginot line) اور زیگفریڈ لائن (Siegfred line) تھے یہ وہی زمانہ ہے جب کہ مسلم لیگ کا مطالبۂ پاکستان زوروں پر تھا ۔
(اکیڈیمی)

یاجوج ماجوج کون ہیں اس کی قرآن میں صراحت نہیں

ترجمہ :- (ذوالقرنین نے) کہا، مجھے میرے خدا کا دیا اچھا اور بہتر ہے۔ پس تم قوت اور محنت سے میری اعانت و مدد کرو۔ میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنادوں گا۔

اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ؕ۝۹۶

اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؛ ذوالقرنین نے کہا، میرے پاس لاؤ لوہے کی تختیاں، چادریں۔ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی ؛ یہاں تک کہ جب برابر کردیا۔ بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ ؛ دو پہاڑوں کے درمیان۔ یعنی دو پہاڑوں کے درمیان دیوار اُٹھادی۔ قَالَ انْفُخُوْا ؛ کہا، ان تختیوں اور پتھروں کے درمیان آگ لگا کر پھونکو۔ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ؛ یہاں تک کہ جب اس کو آگ بنادیا، خوب گرم کردیا، جل اُٹھا۔ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ ؛ کہا میرے پاس لاؤ۔ اُفْرِغْ عَلَیْهِ ؛ میں اس پر ڈالوں گا۔ قِطْرًا ؛ تانبا، پچرس گداختہ، پگھلایا ہوا۔

ترجمہ :- کہا، میرے پاس لاؤ لوہے کی چادریں۔ پھر جب ان دونوں پہاڑوں کے درمیان (کچی دیوار کھڑی کرکے) برابر کردیا تو کہا کہ اس کو آگ لگا کر پھونکو۔ پھر جب اس کو آگ (کی طرح گرم) کردیا تو کہا کہ پگھلا ہوا پچرس لاؤ کہ میں اس میں ڈالوں۔

واضح ہو کہ اکثر مضبوط عمارتوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالتے ہیں۔

فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ۝۹۷

فَمَا اسْطَاعُوْۤا ؛ پھر ان کو استطاعت نہ تھی، قدرت نہ تھی، ان سے نہ ہوسکا۔ اِسْتَطَاعُوْا کو تخفیفاً اِسْطَاعُوْا بھی کہتے ہیں۔ اَنْ یَّظْهَرُوْهُ ؛ کہ اس دیوار پر چڑھیں، اس پر غالب آجائیں۔ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ ؛ اور اس دیوار میں نہ کرسکے۔ نَقْبًا ؛ سوراخ۔

ترجمہ :- پھر وہ لوگ نہ اس دیوار پر چڑھ سکے نہ اس میں سوراخ کرسکے۔

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ؕ۝۹۸

قَالَ ؛ (ذوالقرنین نے) کہا۔ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ؛ اس دیوار کو بنانا میرے رب کے پاس کی رحمت ہے۔ فَاِذَا جَآءَ ؛ پھر جب آجائے گا۔ وَعْدُ رَبِّیْ ؛ میرے رب کا وعدہ، حکمِ الٰہی۔ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ؛ کردے گا اس کو پارہ پارہ، ٹکڑے ٹکڑے، ریزہ ریزہ۔

آپ نے سُنا ہوگا کہ اس جنگِ عظیم میں جب خدا کا حکم ہوگیا تو نہ جرمن کی دیوار قائم رہی نہ فرانس کی دیوار برقرار رہی۔ چین کی دیوار بھی دھری کی دھری رہ گئی اور ترکمان چین میں گھس پڑے۔ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ؛ اور ہے میرے رب کا وعدہ حق، خدا کا کہا سچ۔

ترجمہ:- اس نے کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے۔ پھر جب خدا کا حکم آجائے گا تو اس کو توڑ تاڑ کر برابر کردے گا۔ اور میرے خدا کا وعدہ بالکل برحق ہے۔

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾

وَتَرَكْنَا ؛ اور ہم کر چھوڑیں گے۔ بَعْضَهُمْ ؛ ان میں کے بعض کو، بعض لوگوں کو۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن۔ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ ؛ گڈمڈ ہوجاتے ہیں بعض میں، ایک دوسرے میں دھنسے اور گھسے جاتے ہیں۔ یعنی قیامت کے دن بڑی گڑبڑ ہوگی۔ لوگ بے ساختہ آپس میں خلط ملط ہوجائیں گے۔ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؛ اور صور پھونکا جاے گا، نرسنگھا بجے گا۔ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ؛ تو ہم ان کو آپس میں اکٹھا کردیں گے، جمع کردیں گے۔

ترجمہ:- اور ہم بعض لوگوں کو ایسے حال میں کر چھوڑیں گے کہ پریشانی میں ایک دوسرے میں گڈ مڈ ہورہے ہیں اور صور پھونکا جائے گا تو ہم سب کو (ایک مقام میں) جمع کردیں گے۔

وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ﴿۱۰۰﴾

وَّعَرَضْنَا ؛ اور ہم نے پیش کیا، ظاہر کیا، دکھادیا، سامنے کردیا۔ عَرْضٌ۔ چوڑائی، پہنائی۔ عَارِضٌ۔ صفحۂ رخسار، ایک طرف کا کلّہ۔ عُرُوْضٌ۔ کسی چیز کا متعلق ہونا، لگ جانا۔ عَارِضَه۔ بیماری۔ مَعْرُوْضَه۔ پیش کی ہوئی درخواست۔ اِعْرَاضٌ۔ منھ پھیر لینا، منہ موڑلینا، روگردانی کرنا۔ جَهَنَّمَ ؛ دوزخ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن۔ لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کے لئے۔ عَرْضًا ؛ پیش کرنا، روبرو لانا۔

ترجمہ:- اور ہم جہنّم کو اس دن کافروں کے سامنے پیش کریں گے۔

الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾ ع ۱۱ / ۲

کیسے کافر؟ الَّذِيْنَ ؛ جو، جن کی۔ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ ؛ آنکھیں تھیں۔ فِيْ غِطَآءٍ ؛ پردہ میں۔ عَنْ ذِكْرِيْ ؛ میری یاد سے۔ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ؛ اور ان کو استطاعت اور قوت نہ تھی، وہ کر ہی نہیں سکتے تھے۔ سَمْعًا ؛ سُننے کو۔

ترجمہ:- ان کافروں کی آنکھوں پر میری یاد کی طرف سے پردے پڑے ہوئے تھے، اور وہ کچھ سُن بھی نہیں سکتے تھے۔

صاحبو! اس رکوع میں ایک سردار یعنی بادشاہ کا ذکر ہے جس نے بہت سے ممالک فتح کئے تھے۔ مشرقی جانب کے بھی اور مغربی جانب کے بھی۔ یہ بادشاہ ایک مقام میں پہنچا جہاں دو قومیں آپس میں لڑتی جھگڑتی تھیں۔ لوگوں کی تحریک پر بادشاہ نے ایک مضبوط پختہ دیوار بنادی کہ نہ مفسدین اس پر چڑھ سکتے تھے نہ اس میں سوراخ ڈال سکتے تھے۔ اس سے مقصد یہ کہ آپس کے لڑائی جھگڑے دفع نہ ہوسکیں تو بیچ میں دیوار بنالیں۔ جرمنی نے زیگفریڈ (Siegfred line) دیوار بنائی اور فرانسیسیوں نے میاجنو (Maginot) لائن۔ یہ اشارہ ہے اس بات پر کہ مفسدوں سے بچنے کے لئے اپنی سرحد جُدا جُدا کرلیں۔ مگر جب وقت آئے گا تو نہ دیوار چین نے کام کیا نہ دیوار ایران نے، اور نہ زیگفریڈ لائن نے اور نہ میاجنو لائن نے۔ قرآن شریف تذکرہ ہے، یاد دہانی ہے، رہنمائی ہے، مواعظ و نصائح ہے، تاریخی کہانیوں سے ہم کو کوئی مطلب نہیں۔ اصلی مسئلہ تو نصیحت دلانا ہے۔ **فاعتبروا یااولی الابصار** پر عمل کرنا ہے۔ اپنے تخیلات، استنباطات، واہی تباہی کہانیاں بے اصل قصے، مَن گھڑت باتوں کو قرآن سے متعلق کرنا اور سمجھنا کہ یہ قرآن میں ہے، قرآن اس سے پاک ہے۔ تمہارا خیال تم کو مبارک، تمہاری خیالی تحقیقات قرآن نہیں ہوسکتی، اور تمہاری رائے اور میری رائے غیر قطعی ہے۔ قرآن قطعی ہے، علماء اپنے دل سے تعینات کرتے ہیں اور لڑتے ہیں۔ نہ ہم کو متعین کرنے کی ضرورت، نہ ایسی چیزوں کے بارے میں قرآن کی طرف متوجہ کرنے کی حاجت۔ اکثر لوگ بنی اسرائیل کے قصّوں کو اور دوسری واہی تباہی کہانیوں کو تفسیروں میں لکھ دیتے ہیں اور قرآن کو ان پر منطبق کرنا چاہتے ہیں۔ جب پورے منطبق نہیں ہوتے تو پریشان ہوجاتے ہیں۔ ہم کو ان سب جھگڑوں کی حاجت نہیں۔ ہم قرآن کے مطلق کو کبھی کسی سے مقید نہیں کریں گے۔ قرآن کسی خاص زمانے کے لئے نہیں، قیامت تک وہ واجب العمل ہے۔ ہر زمانہ میں وہ شمعِ ہدایت کا کام دیتا ہے۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَه

اس سے پہلے ذوالقرنین اور یاجوج و ماجوج کا واقعہ بیان کرکے لوگوں کی عقلوں سے اپیل کی گئی تھی کہ اس سے نصیحت لیں، عبرت حاصل کریں۔ اس کو نہ سمجھیں گے تو آگے صریحاً انذار اور تخویف ہے، نیک و بد کی تمیز ہے۔ کونسا کام کرنا چاہیئے اور کونسا چھوڑنا۔

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝١٠٢

اَفَحَسِبَ ؛ تو کیا گمان کیا، کیا سمجھے ہیں۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، یہ کافر کیا خیالات رکھتے ہیں، انھوں نے کیا سمجھ رکھا ہے۔ اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ ؛ کہ میرے بندوں کو بنالیں، میری مخلوق کو سمجھیں۔ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ ؛ مجھے چھوڑ کر والی وارث اپنا دوست، اپنا مددگار۔ اس کا نتیجہ کل معلوم ہوگا۔ اِنَّآ اَعْتَدْنَا ؛ ہم نے تیار رکھا ہے، مہیا کر رکھا ہے۔ جَهَنَّمَ ؛ دوزخ کو۔ لِلْکٰفِرِیْنَ ؛ کافروں کے لئے۔ نُزُلًا ؛ مہمانی، دعوت۔

قرآن میں جو کچھ مطلق ہے اُس کو مقید نہ کریں

ترجمہ:- تو ان کافروں نے کیا سمجھ رکھا ہے کہ (میری مخلوق اور) میرے بندوں کو مجھے چھوڑ کر اپنا یار و مددگار بنالیں۔ ہم نے (ان) کافروں کے لئے دوزخ کی ضیافت تیار کر رکھی ہے۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾

قُلْ ؛ (پیغمبر) تم کہو، تم پوچھو۔ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ ؛ کیا ہم تمہیں بتائیں، خبردیں۔ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ؛ جو خسارے میں ڈالنے والے عمل کرتے ہیں، جو بالکل ناکام ہونے والے ہیں، جن کو نقصان ہی نقصان ہے۔

ترجمہ:- تم کہو! کیا ہم تمہیں بتادیں ان لوگوں کو جن کے اعمال اکارت ہیں (خسارے میں ہیں، سراپا نقصان دہ ہیں)۔

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾

وہ نقصان اور خسارے میں پڑنے والے کون ہیں؟ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ ؛ وہ لوگ جن کی کوشش بے راہ تھی وہ پڑے بھٹک رہے تھے۔ ان کی ساری محنت حقیقت سے بہت دور تھی، کھوئی ہوئی تھی۔ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ زندگیٔ دنیا کے متعلق۔ وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ ؛ اور وہ گمان کرتے ہیں، خیال کرتے ہیں۔ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ ؛ کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ صُنْعًا ؛ کام کو۔

ترجمہ:- وہ لوگ زندگیٔ دنیا کے متعلق بے اصول، بے راہ کام کرتے رہے اور سمجھتے رہے کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ یہ لوگ وہی ہیں جنھوں نے کفر کیا، نہ مانا۔ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ ؛ اپنے پروردگار کی آیتوں اور نشانیوں کو۔ وَلِقَآئِهٖ ؛ اور اس سے ملنے سے، انھیں خیال نہ تھا کہ ایک دن مرنا ہے۔ دربارِ الٰہی میں جانا ہے۔ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؛ پس ان کے تمام کام بے کار ہوگئے، غارت گئے، مٹ گئے، ان کا کیا دھرا سب اکارت گیا۔ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ ؛ تو ہم ان کے لئے قائم نہ رکھیں گے۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن۔ وَزْنًا ؛ وزن، ان کے نیک کاموں کی قیامت کے دن کوئی وقعت نہ رہے گی، ان کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ باغی لاکھ نیکی کریں ان کو حبسِ دوام سے بچا نہیں سکتے۔ یا واجب القتل، قتل ہی کیا جائے گا۔ قیامت میں حبسِ دوام ہی کی سزا دی جاتی ہے تاکہ دائمی کفر کا نتیجہ دائمی عذاب ہو۔

ترجمہ:- یہ لوگ وہی ہیں جو اپنے رب کی آیتوں اور اس کے دربار میں حاضری کو مانتے نہ تھے لہذا ان کے تمام کام اکارت گئے (غارت گئے) اور قیامت کے دن ہم ان کے لئے کوئی وزن قائم نہ رکھیں گے (ان کے اعمال کی کوئی وقعت نہ ہوگی)۔

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾

ذٰلِکَ ؛ یہ ہے۔ جَـزَآؤُ هُـمْ جَهَـنَّمُ ؛ یہ ان کا بدلہ دوزخ ہے سزا میں۔ یہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔ کیوں؟ بِمَـا كَفَرُوْا ؛ اس وجہ سے کہ انھوں نے کفر کیا، نافرمانی کی۔ وَاتَّـخَذُوْا ؛ اور بنالیا، سمجھا۔ اٰيٰـتِـيْ ؛ میری نشانیوں کو۔ وَرُسُلِيْ ؛ اور میرے رسولوں کو۔ هُزُوًا ؛ کھیل، ٹھٹا، مذاق، دل لگی، تمسخر، مضحکہ۔

ترجمہ:- ان لوگوں کی جزا دوزخ ہے کیونکہ انھوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور رسولوں کا مذاق اُڑایا (ان کو کھیل ٹھٹا سمجھا)۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾

اس سے پہلے بدکاروں کو ڈرایا گیا کہ بدکاری کا نتیجہ بُرا ہے۔ اب ان کے مقابل اچھوں کی نیک جزا کا ذکر ہے:-

اِنَّ الَّـذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جولوگ ایمان لائے ہیں، ایماندار، یقین رکھے۔ وَعَـمِـلُـوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے اور عملِ صالح کئے۔ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ ؛ تو ان کو فردوس کے باغ ہیں۔ نُزُلًا ؛ ضیافت اور مہمانی۔

ترجمہ:- بے شک جو ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں ان کی مہمانی، ضیافت فردوس کے باغ ہیں۔

فردوس جنت کا اعلیٰ حصّہ ہے۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾

خٰـلِـدِيْـنَ فِيْهَـا ؛ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کو خلود اور دوام نصیب ہوگا۔ وہ ایسے آرام دہ ہوں گے کہ لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ؛ کہ ان کو چھوڑ کر کہیں اور جانا نہ چاہیں گے۔ جنت سے ان کی بازگشت نہ ہوگی۔

ترجمہ:- (یہ لوگ) ہمیشہ اس میں (جنت میں) رہیں گے۔ اس کو چھوڑ کر کہیں اور جانا نہ چاہیں گے۔

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾

قُلْ ؛ (پیغمبر!) تم کہو۔ لَـوْ كَانَ الْبَحْرُ ؛ اگر سمندر ہو۔ مِدَادًا ؛ سیاہی۔ لِـكَلِمٰتِ رَبِّيْ ؛ میرے پروردگار کی باتوں کے لئے۔ لَنَفِدَ الْبَحْرُ ؛ تو تمام ہوجائے گا دریا اور سمندر۔ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ ؛ اس سے پہلے کہ میرے رب کے کلام ختم ہوجائیں۔ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ؛ اور اگر چہ ہم لائیں اس سمندر کے برابر اور مدد۔

کلمات الٰہی لامحدود ہیں

ترجمہ :- تم (ان سے) کہہ دو : اگر میرے رب کے کلمات (کے لکھنے) کے لئے تمام سمندر سیاہی بن جائے تو میرے رب کے کلموں کے ختم ہونے سے پہلے وہ سمندر ختم ہوجائے گا ۔ اور اگرچہ ویسا ہی سمندر مدد کے لئے لایا جائے ۔

(سمندر محدود ہے اور کلمات اللہ غیر محدود) ۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝۱۱۰ ع ۱۲ ۳

قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ؛ میں تو تمہارے ہی جیسا آدمی ہوں ۔ مگر يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؛ میری طرف وحی کی جاتی ہے ۔ میں پیغمبر ہوں ، صاحبِ وحی و کتاب ہوں ، رسول ہوں ۔

صاحبو ! پیغمبر میں دو باتیں ہوتی ہیں ۔ ایک جسمانی مثلیت ۔ پیغمبر بھی ہماری طرح کھاتے پیتے ہیں ۔ ان کے بیوی بچے بھی ہوتے ہیں ۔ وقت آتا ہے تو عالمِ بالا میں منتقل ہوجاتے ہیں ۔ اور ایک بات ان کے ساتھ خاص ہے ۔ وہ وحی اور روحانیت اور شانِ پیغمبری ہے ۔ پیغمبروں پر کافروں اور بے دینوں کی نظر ان کی جسمانیت پر پڑتی ہے اور جو اچھے لوگ ہوتے ہیں ان کے صاحبِ وحی ہونے اور اعلیٰ روحانیت رکھنے پر پڑتی ہے ۔ اب آپ غور کرو کہ آپ کی نظر پیغمبر کے مابہ الاشتراک پر پڑتی ہے یا مابہ الامتیاز پر ۔ ان کی بشریت پر نظر کر کے ان کو اپنا برابر والا سمجھتے ہیں یا ان کی پیغمبری و روحانیت پر نظر ڈال کر ان کو اپنا آقا اور سردار جانتے ہیں ۔ اتنے تمام امتیازات کے ساتھ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؛ کہ بے شک تمہارا معبود تو ایک ہی معبود ہے ۔ جہاں دوسرے ، خدا کے محتاج ہیں ، پیغمبر بھی خدا کے محتاج ہیں ۔ استغنائے ذاتی خدائے تعالیٰ کا خاصہ ہے ۔ جو جتنا اپنی احتیاجِ ذاتی کو سمجھے گا اتنا ہی وہ بڑا شخص ہوگا ۔ جو تمام چیزوں سے خالی ہوگا وہ مراۃ تجلیاتِ الٰہی ہوگا ۔ خدا کے کمالات اسی سے نمایاں ہوں گے ۔ مرنا برحق ہے سب کو دربارِ الٰہی میں جانا ضرور ہے ۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ ؛ پس جو کوئی اپنے رب سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہے اس کو چاہیئے کہ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا ؛ عمل صالح کرے ، اچھے کاموں میں کوتاہی نہ کرے ۔ وَّلَا يُشْرِكْ ؛ اور شرک نہ کرے ۔ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ ؛ اپنے رب کی عبادت میں ۔ اَحَدًا ؛ کسی کو ، خدا کے سوا کسی کو معبود نہ سمجھے ۔ خود کو اس کا سراپا محتاج سمجھے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہو میں بھی تمہارے ہی جیسا آدمی ہوں مگر مجھ پر وحی آتی ہے کہ بے شک تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے پس جو اپنے رب سے ملاقات کی اُمید رکھتا ہے تو اُس کو چاہیئے کہ عملِ صالح کرے اور اس کی بندگی اور عبادت میں کسی اور کو شریک نہ کرے ۔

پیغمبر کا مابہ الامتیاز ان پر وحی کا آنا ہے ۔ ان کی بشریت پر نظر کر کے اپنے برابر نہ سمجھو

سُورَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَتِسْعُونَ آيَةً وَسِتُّ رُكُوعَاتٍ

سورۂ مریم مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں اٹھانوے (۹۸) آیتیں اور چھ (٦) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾

یہ آیتِ متشابہات میں سے ہیں ، مقطعات قرآنی ہیں ۔ اس کے معنیٰ اور مقاصد اللہ کے پیغمبر اور ان لوگوں کو معلوم ہیں جن کو خدائے تعالیٰ نے اس علم سے سرفراز فرمایا ہے ۔

ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾

ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ ؛ یہ تمہارے رب کی رحمت کا ذکر ہے ۔ عَبْدَهٗ زَکَرِیَّا ؛ یہ رحمت کس نے کی اور کس پر کی ؟ خدا نے کی اور اپنے بندے زکریا پر کی ۔

ترجمہ :- یہ تذکرہ ہے تمہارے پروردگار کی رحمت کا اس کے بندے زکریا پر ۔

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾

اِذْنَادٰی ؛ جب کہ زکریا نے ندا کی ، پکارا ۔ رَبَّهٗ ؛ اپنے رب کو ۔ نِدَآءً خَفِیًّا ؛ مخفی طور سے پکارا ، چپکے چپکے دُعا کی ۔

ترجمہ :- جب کہ اُنھوں نے اپنے رب کو چپکے چپکے پکارا اور دُعا کی ۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ﴿٤﴾

زکریا نے کیا دُعا کی ؟ قَالَ ؛ انھوں نے کہا ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ، اے میرے پروردگار ۔ اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ ؛ میری ہڈیاں ضعیف اور سُست ہوگئی ہیں ، کمزور ہوگئی ہیں ، بوڑھی ہوگئی ہیں ۔ وَهْنٌ ؛ سُستی ۔ وَهَنَ یَهِنُ وَهْنًا ؛ سُست ، کمزور ہونا ۔ وَاشْتَعَلَ ؛ اور مشتعل ہوگیا ، سپید ہوگیا ۔ اَلرَّاْسُ ؛ سر ۔ شَیْبًا ؛ بڑھاپے سے ۔ وَلَمْ اَکُنْ ؛ اور میں نہیں ہوں ۔ بِدُعَآئِکَ ؛ تجھ سے مانگنے میں ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! شَقِیًّا ؛ بدنصیب ، ناکام ، بے بہرہ ۔ شقاوت : بدبختی ، ناکامی ۔

ترجمہ :- کہا : خدایا ! میری ہڈیاں تک ضعیف ہوگئی ہیں اور بڑھاپے کی وجہ سے میرے سر کے بال سپید ہوگئے ہیں اور میں تجھ سے مانگنے میں اے رب ! محروم نہیں ہوسکتا (ناکام نہیں رہ سکتا) ۔

وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝٥

وَاِنِّیْ خِفْتُ ؛ اور مجھے خوف ہے، میں ڈرتا ہوں ۔ اَلْمَوَالِیَ ؛ اپنے قرابت داروں، راشتہ داروں سے ۔ مِنْ وَّرَآءِیْ ؛ میرے بعد ۔ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ ؛ اور ہے میری بیوی ۔ عَاقِرًا ؛ بانجھ، بے اولاد ۔ فَهَبْ لِیْ ؛ تو تُو مجھے دے، مجھے ہبہ کر ۔ وَهَبَ یَهَبُ هِبَةً ۔ دینا ۔ وَاهِبٌ ۔ دینے والا ۔ مَوْهُوْبٌ لَهٗ ؛ جس کو دیا جائے ۔ مِنْ لَّدُنْكَ ؛ اپنے پاس سے، اپنی قدرت کاملہ سے، ظاہری اسباب سے نہ سہی ۔ وَلِیًّا ؛ ایک وارث، بیٹا، کام کاج میں مدد دینے والا ۔ مددگار ۔

ترجمہ :- اور مجھے اپنے رشتہ داروں سے ڈر ہے (کہ وہ) میرے بعد (کیا کریں گے) اور میری بیوی تو بانجھ ہے ۔ لہذا تو مجھے اپنے پاس سے ایک (بیٹا) وارث عطا کر ۔

یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ۝٦

یَّرِثُنِیْ ؛ جو میرا وارث ہو ۔ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ؛ اور آلِ یعقوب کا بھی وارث ہو ۔ یعقوب علیہ السلام کی اولاد بہت تھی ۔ اور ان کے خاندان میں پیغمبری بھی رہی ۔ وَاجْعَلْهُ ؛ اور اس بچہ کو کردے ۔ رَبِّ ؛ میرے رب ۔ رَضِیًّا ؛ جس سے سب لوگ خوش رہیں ۔ رَضِیٌّ ۔ بمعنٰی مَرْضِیٌّ یعنی جس سے لوگ راضی رہیں جیسے قَتِیْل بمعنی مَقْتُوْل ۔

ترجمہ :- وہ بچہ میرا بھی وارث ہو اور یعقوب کے خاندان کا بھی وارث ہو ۔ اور خدایا اس کو مقبول اور پسندیدہ بنا ۔

یٰزَكَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ یَحْیٰی ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ۝٧

زکریا علیہ السلام کی دُعا قبول ہوئی ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ یٰزَكَرِیَّآ ؛ اے زکریا ! اِنَّا نُبَشِّرُكَ ؛ ہم تم کو بشارت دیتے ہیں، خوش خبری دیتے ہیں، مژدہ سُناتے ہیں ۔ بِغُلٰمٍ ؛ ایک لڑکے کا ۔ ہم تم کو ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی مبارک باد دیتے ہیں ۔ اِسْمُهٗ یَحْیٰی ؛ اس لڑکے کا نام یحیٰی ہے ۔ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ ؛ ہم نے اس کے لئے نہیں کیا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ سَمِیًّا ؛ ہم نام ۔ یعنی تمہارے خاندان میں یہ پہلا شخص ہے جس کا نام یحیٰی رکھا گیا ہے ۔ یحیٰی کو غیر مسلم یوحنا کہتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور زکریا ! ہم تم کو لڑکے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحیٰی ہے ۔ اس سے پہلے اس کا ہم نام ہم نے پیدا نہیں کیا ۔

قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِیًّا ۝٨

قَالَ ؛ زکریا نے عرض کیا ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اَنّٰی یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ ؛ کس طرح ہوگا مجھ کو بچہ ۔ اَنّٰی ۔ کس طرح،

کہاں سے ، کس طور پر ۔ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا ؛ اور ہے میری بیوی بانجھ ۔ وَقَدْ بَلَغْتُ ۔ اور میں پہنچ گیا ہوں ۔ مِنَ الْكِبَرِ ؛ بڑھاپے سے ۔ عِتِیًّا ؛ انتہائی ضعف کو ۔ عَتَايَعْتُو عُتِيًّا وَعُتُوًّا وَعِتِيًّا ؛ حد سے تجاوز کرنا ۔ وَعَتَا الشَّيْخُ ؛ اور بہت بوڑھا ہوگیا ۔

ترجمہ :- کہا یا اللہ ! مجھے لڑکا کیوں کر ہوگا جب کہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بے حد بڑھاپے کو پہنچ چکا ہوں ۔

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَیْـًٔا ﴿٩﴾

قَالَ كَذٰلِكَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ میں ایسی حالت میں بھی اولاد سے تم کو سرفراز کروں گا ۔ یا زکریا علیہ السلام نے عرض کیا : کیا تو میرے اس بڑھاپے میں بھی اولاد دے گا ۔ قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ رَبُّكَ ؛ تمہارا رب ۔ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ ؛ وہ مجھ پر آسان ہے ۔ وَقَدْ خَلَقْتُكَ ؛ اور میں نے تو تم کو پیدا کیا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ وَلَمْ تَكُ شَیْـًٔا ؛ اور تم کچھ بھی تو نہ تھے ۔ میں نے تم کو نیست سے ہست کیا ۔ بڑھاپے میں بیٹا دینا مجھ پر کیا دشوار ہے ۔ کیا مشکل امر ہے ۔

ترجمہ :- کہا ایسے ہی (یوں ہی) ۔ کہا تمہارا رب ، وہ مجھ پر آسان ہے ۔ میں تو وہ ہوں اس سے پہلے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تم کچھ بھی تو نہ تھے ۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَةً ۭ قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ﴿١٠﴾

قَالَ ؛ زکریا علیہ السلام نے عرض کیا ۔ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَةً ؛ میرے رب ! مقرر فرما میرے لئے کچھ نشانی ۔ کہ میری دُعا کب قبول ہوگی ؟ اور کب میں صاحبِ اولاد ہوں گا ؟ قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اٰیَتُكَ ؛ تمہاری نشانی ۔ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ ؛ کہ تم لوگوں سے تین دن تک بات نہ کروگے ۔ ایسے مناجات اور دُعاؤں میں مشغول رہوگے کہ کسی سے بات چیت نہ کروگے ۔ اس وقت تمہاری قبولیتِ دُعا کا ظہور ہوگا ، تم کو صاحبِ اولاد کرے گا ۔ سَوِیًّا ؛ پے درپے ، ٹھیک ، یا باوجود تندرست رہنے کے بھی تم بات نہ کروگے ۔

ترجمہ :- کہا ، میرے پروردگار ! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما ۔ فرمایا ، تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم باوجود تندرست رہنے کے پے درپے تین دن تک لوگوں سے بات نہ کروگے ۔

فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓی اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِیًّا ﴿١١﴾

فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ ؛ پھر زکریا علیہ السلام اپنے لوگوں کے پاس آئے ۔ مِنَ الْمِحْرَابِ ؛ حجرے میں سے ، کمان میں سے ۔ فَاَوْحٰٓی اِلَیْهِمْ ؛ پھر ان لوگوں کو آہستہ سے کہا ، اشارہ کیا ۔ اَنْ سَبِّحُوْا ؛ کہ تم تسبیح کرو ۔ بُكْرَةً وَّعَشِیًّا ؛ صبح و شام ۔ میں تو عبادت میں مشغول رہتا ہی ہوں تم لوگ بھی میرا ساتھ دو اور صبح شام میرے ساتھ تسبیح کیا کرو ۔

ترجمہ :- پھر وہ حجرے سے اپنے لوگوں کے پاس نکلے ۔ پھر انھیں اشارہ کیا کہ رات دن تم بھی تسبیح کرو ۔

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۙ﴿۱۲﴾

زکریا علیہ السلام کی دُعا قبول ہوجاتی ہے۔ یحیٰ علیہ السلام پیدا ہوجاتے ہیں اور بڑے ہوکر پیغمبری کے مرتبہ کو پہنچ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے خطاب فرماتا ہے:

یٰیَحْیٰ ؛ اے یحیٰ۔ خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؛ کتاب کو مضبوط پکڑو اور اس پر عمل کرو۔ وَاٰ تَیْنٰهُ ؛ اور ہم نے ان کو دیا۔ اَلْحُكْمَ صَبِيًّا ؛ لڑکپن ہی سے احکام، الہام، وحی۔

ترجمہ:- اے یحیٰ! کتاب کو قوت سے پکڑو اور ہم نے ان کو لڑکپن ہی سے حکم (احکام) سے سرفراز کیا تھا۔

وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۙ﴿۱۳﴾

وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا ؛ اور نہایت ہی مہربانی ہمارے پاس سے۔ یعنی خدا نے شروع ہی سے دل میں بڑی رقت، جوش محبت عطا کیا تھا۔ وَزَكٰوةً ؛ اور ہم نے ان کو پاکیزگی بھی دی تھی۔ وَكَانَ تَقِيًّا ؛ اور وہ بڑے پرہیزگار بھی تھے۔

ترجمہ:- اور شوق و محبت ہماری طرف سے اور پاکیزگی بھی دی۔ اور وہ تھے بڑے ہی پرہیزگار۔

وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾

وَبَرًّا ؛ اور نیکوکار، حسنِ سلوک کرنے والا۔ بِوَالِدَيْهِ ؛ اپنے ماں باپ سے۔ وَلَمْ يَكُنْ ؛ اور نہ تھے۔ جَبَّارًا ؛ سرکش۔ یعنی وہ ماں باپ کے احکام سے سرکشی و سرتابی نہیں کرتے تھے۔ عَصِيًّا ؛ نہ خدا کا عصیان اور نافرمانی کرتے تھے۔

ترجمہ:- وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے۔ نہ (ماں باپ سے) سرکشی نہ (خدا کی) نافرمانی و عصیان کرتے تھے۔

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ ع ۵ ۴

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ ؛ اور ان پر سلام ہے۔ يَوْمَ وُلِدَ ؛ جس دن کہ وہ پیدا ہوئے۔ وَيَوْمَ يَمُوْتُ ؛ اور جس دن مریں گے۔ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ؛ اور جس دن زندہ ہوکر اُٹھ کھڑے ہوں گے۔

ترجمہ:- اور ان پر پیدا ہونے کے دن سلام ہے اور مرنے کے دن بھی اور قیامت میں پھر زندہ ہوکر اُٹھ کھڑے ہونے کے دن بھی۔

صاحبو! موجودہ زمانہ پر غور کرو۔ آج کل کی اولاد کا ماں باپ کے ساتھ کیسا سلوک ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اپنے جذبات سے کام لیا اور ان کے طبعی افعال سے ہم پیدا ہوگئے۔ ان کا ہم پر کیا احسان ہے؟ ان نادانوں کو سمجھنا چاہئے کہ

ان کے پیدا ہوتے ہی ماں باپ ان کو پھینک دیتے تو ان ساری شیخیوں کا موقع ہی نہ ملتا ۔ ماں نو مہینے پیٹ میں ڈھوئے ڈھوئے پھری ، اپنے خون کو دودھ بنا کر پلایا ، رات دن نہ نیند نہ چین ۔ کن مصیبتوں سے پالا ۔ باپ نے کھلایا ، پلایا ، تعلیم دی ، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عہدہ ملا ، بڑی ماہوار ہوئی ۔ ایک صاحب یورپ ریٹرن تھے ۔ ان کے والد غریب آدمی تھے اور یہ بڑے عہدہ دار زیادہ ماہوار اُٹھانے والے ۔ صاحبِ مذکور اپنے دوستوں میں بیٹھے ہوئے تھے ۔ سامنے سے ان کے والد گزر رہے تھے ، کسی دوست نے پوچھا یہ کون ہیں ؟ کہا میرا دوست ہے ۔ یہ بات ان کے باپ کے کان پر پڑگئی ۔ بگڑ کر کہا : نہیں صاحب میں ان کا دوست نہیں ہوں ، ان کی اماں کا یار دوست ہوں ۔ اب تو یہ عالم ہے

نہ ماں باپ میں حبِ اولاد باقی نہ اولاد میں ان کی دلداریاں ہیں (حسرت صدیقیؔ)

اگلی کتابوں میں مریمؑ کے جو حالات بیان کئے گئے ہیں تم ان کو اس وقت بھی بیان کرو !

وقف لازم

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ ؛ اور کتاب میں حالات کا ذکر کرو ، بیان کرو ۔ مَرْيَمَ ؛ مریم کا ۔ اِذِانْتَبَذَتْ ؛ جب کہ وہ گوشہ نشین ہوگئیں ، جُدا ہوگئیں ۔ مِنْ اَهْلِهَا ؛ اپنے لوگوں سے ۔ مَكَانًا شَرْقِيًّا ؛ مشرقی مقام میں ، بنی اسرائیل کے عابد اور زاہد مسجد کی ایک ایک کمان میں ذکر و شغل میں مشغول ہوتے تھے ۔ مریمؑ سب سے خلوت نشینی اختیار کر کے ایک مشرقی حجرے میں اعتکاف بیٹھیں ۔

ترجمہ :- اور کتاب میں مریم کے حالات کا ذکر کرو جب کہ وہ اپنے لوگوں کو چھوڑ کر ایک مشرقی مکان میں خلوت نشین (اور معتکف) ہوگئی تھیں ۔

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۠ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾

فَاتَّخَذَتْ ؛ پھر انھوں نے پکڑلیا ، چھوڑلیا ۔ مِنْ دُوْنِهِمْ ؛ ان کے سامنے ۔ حِجَابًا ؛ ایک پردہ ۔ فَاَرْسَلْنَا ؛ پھر ہم نے بھیجا ۔ اِلَيْهَا ؛ مریم کی طرف ۔ رُوْحَنَا ؛ اپنا فرشتہ ، جبرئیل ۔ روح کیا چیز ہے ؟ جس سے حرکت پیدا ہوتی ہے ۔ فرشتے ہوں ، آدمی ہوں ، جن ہوں ، سب میں روح ہے ، جانوروں میں بھی روح ہے ، درختوں میں بھی روح ہے ۔ مگر جانوروں کی باتوں کو عامۃ الناس نہیں سمجھ سکتے ۔ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؛ ہر شئے اللہ کی تسبیح کرتی ہے ، مگر تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے ۔ فَتَمَثَّلَ لَهَا ؛ پھر مثال اور صورت اختیار کر لی اس روح نے مریم کے سامنے ۔ بَشَرًا سَوِيًّا ؛ پورا آدمی ۔

ترجمہ :- پھر مریم نے لوگوں کے سامنے پردہ چھوڑلیا ۔ پھر ہم نے ان کی طرف اپنی روح کو بھیجا اور وہ ان کے لئے صورت شکل لے کر پورا آدمی بن گئی ۔

واضح ہو کہ عوالم علوی کا نہ کھلنا خیال کا قائم نہ رہنا یہ سب خطرات اور مختلف چیزوں سے دل کی وابستگی کا سبب ہے ۔

لوازمِ بشری کے ترک کرنے سے عالمِ مثال کھلنے میں سہولت ہوتی ہے

اگر کسی حجرے میں دروازے بند کر کے چراغ بجھا کر واہی تباہی خیالات کو دور کر کے بیٹھے رہیں تو چند روز میں ایک لطیف عالم کھل جاتا ہے جس کا نام عالم مثال ہے ۔ مثال میں صورت شکل بالکل ایسی ہی رہتی ہے جیسی عالمِ شہادت میں ۔ مگر چونکہ وہ عالم تحتِ زمانہ نہیں ہے لہذا آنے جانے میں کچھ دیر نہیں لگتی ۔ روح کی کوئی صورت شکل نہیں ہوتی ۔ جب صورت شکل لے گی تو عالمِ مثال میں پہنچ جائے گی ۔ یاد رکھو! وساوس کا بند ہو جانا ، خطرات کا دفع ہونا ، ایک نقطہ پر خیال کا قائم ہونا ، ایک بڑی نعمت ہے ۔ لوازمِ بشری جس قدرت ترک کر دیے جائیں گے اسی قدر عالمِ مثال کے کھل جانے میں سہولت ہوگی ۔ سماعت ، بصارت اور دیگر طرقِ حواس کو بند کر دینا نہایت فائدہ بخش ہے ۔

چشم بند و گوش بند ولب بہ بند گر نہ بینی سرحق بر من بخسند

(ترجمہ :- آنکھیں بند کرو ، کان بند کرو ، منہ بند کرو ۔ ایسا کر کے اگر خدا کے راز نہ دیکھو تو مجھ پر ہنسو ۔ مطلب یہ کہ حواس کے ذرائع کو بند کر کے یکسو ہو جانے سے خدائی راز کھلتے ہیں ۔ ۔ ۔ اکیڈمی)

مگر صاحبو! یہ بھی یاد رکھو کہ عالمِ مثال کوشش کرنے سے بعض غیر مسلموں پر بھی کھل جاتا ہے ۔ صرف عالمِ مثال کا کھل جانا کوئی کمال نہیں ۔ معلوم کی عظمت سے علم کی عظمت ہے ۔ خدا کا علم بے شک سب سے اعلیٰ ہے ۔ پیغمبر کا دیدار باعثِ افتخار ہے ۔ بزرگوں سے ملاقات بے شک بہتر چیز ہے ۔ ریاضت کی ، محنت کی ، بھوکے رہے ، کیا دیکھا ؟ کسی کے دل کی بات کہہ دی ۔ زید کے گھر میں کیا ہو رہا ہے ۔ کچھ کہہ دیا ۔ کیا حاصل ۔

دیکھا تم نے کیا دیکھا اس کی کتنی وقعت ہے
کھیل تماشا لا حاصل مقصد اصل حقیقت ہے (حسرت صدیقیؒ)

قَالَتْ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾

قَالَتْ ؛ مریم نے کہا ۔ اِنِّـىْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ ؛ میں پناہ لیتی ہوں رحمٰن کی ۔ مِنْکَ ؛ تجھ سے ، تیرے شر سے ۔ اِنْ كُـنْـتَ تَقِيًّـا ؛ اگر تو خدا ترس ہے ، متقی پرہیز گار ہے ۔ اگر تجھے کچھ خوفِ خدا ہے ۔ تنہائی کے حجرے میں دفعتاً ایک جوانِ خوبصورت کا آ جانا ایک شریف عورت کے لئے باعثِ پریشانی ہے ۔ وہ خدا کا ڈر دلانے کے سوائے اور کر ہی کیا سکتی تھیں ۔

ترجمہ :- (مریم نے) کہا : میں اللہ رحمٰن کی تیرے شر سے پناہ لیتی ہوں اگر تجھے کچھ خدا کا ڈر ہے ۔

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾

قَـالَ اِنَّـمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبّـِکِ ؛ جبرئیل نے کہا میں تو تمہارے رب کا رسول ہوں ، فرشتہ ہوں ، فرستادہ ہوں ، قاصد ہوں ۔ کیوں آیا ہوں ؟ لِاَهَبَ لَکِ ؛ کہ تم کو دوں ، ہبہ کروں ، عطا کروں ۔ غُلٰـمًا زَكِيًّا ؛ ستھرا لڑکا ، پاکیزہ بچہ ، بے گناہ بیٹا ۔ کیونکہ جنابِ عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر تھے ۔

ترجمہ :- (جبرئیل نے) کہا ، میں تو تمہارے رب کا فرستادہ ہوں کہ تم کو پاکیزہ بیٹا دوں ۔

صاحبو! آج کل لوگوں کی زبان پر شرک، شرک کا وظیفہ ہے۔ اور آج کل کے علماء کیا ہیں؟ فوارۂ شرک ہیں۔ فوراہ میں سے پانی اُڑتا ہے اور خود اُسی پر گرتا ہے۔ آخر یہ شرک ہے کیا؟ ہمارے پاس خدائے تعالیٰ کے صفاتِ خاصہ میں کسی کو شریک کرنا شرک ہے۔ خدائے تعالیٰ کے صفاتِ خاصہ کیا ہیں؟ استغنائے ذاتی، اور وجود و صفات بالذات۔ سبب کی طرف نسبت کرنے کو مجاز کہتے ہیں۔ ایک مسلمان آدمی کے قول کو اس کے عقیدہ کے مطابق مجاز پر محمول کرنا ہمارا فرض ہے۔ ذرا اتنا تو بتاؤ سب کہتے ہیں خدا علیم ہے۔ اس کے بندوں کو بھی علم دیا گیا ہے۔ وَعَلَّمْنٰـهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا؛ سماعت، بصارت، قدرت، ارادہ۔ یہ تمام صفات اللہ کے بھی ہیں اور بندے کے بھی۔ مگر خدائے تعالیٰ میں بالذات ہیں، بندوں میں بالعرض۔ نسبتِ بالعرض سے شرک لازم نہیں آتا کیونکہ وہ مجاز ہے اور قرآن میں بکثرت مجاز استعمال کیا گیا ہے۔ اگر کسی نے کہا کہ فلاں نے بیٹا دیا جب کہ اس کی مراد یہ ہے کہ فلاں کی دُعا سے اللہ نے بیٹا دیا ہے، اور وہ بزرگ دُعا کی وجہ سے سببِ عطائے اولاد ہوئے ہیں تو اس میں کیا شرک ہے؟ کیا کفر ہے؟ اس مسئلہ میں اصل مقام بالذات اور بالعرض کا سمجھنا ہے۔ ہمیشہ اپنی نظر ذاتِ بالذات پر رکھو۔ وہی موجبِ خیر و برکت ہے، دین ہے، ایمان ہے۔ اس سے غفلت آفت ہے، مصیبت ہے، قیامت ہے۔ بہرحال مسلمانوں کو مشرک اور کافر کہنا حماقت ہے، موجبِ لعنت ہے۔

قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾

قَالَتْ؛ مریم نے کہا۔ اَنّٰى؛ کیسے، کس طرح، کیونکر، کہاں سے؟ يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ؛ مجھے لڑکا ہوگا۔ وَلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ؛ اور مجھے کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا۔ یہ کنایہ شادی اور جماع سے ہے۔ وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا؛ اور میں زناکار اور بدکار بھی نہیں ہوں۔ بَغِىٌّ؛ بغیر تائے تانیث کے، بدکار عورت کو کہتے ہیں۔

ترجمہ:- کہا: مجھے کیونکر بیٹا ہوسکتا ہے جب کہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ میں بدکار عورت ہوں۔

قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ

عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾

قَالَ؛ جبرئیل نے کہا۔ كَذٰلِكِ؛ ایسے ہی خدا کا وعدہ ہے۔ وہ بے شوہر کے بیٹا دے سکتا ہے۔ قَالَ رَبُّكِ؛ تمہارے رب نے کہا، تمہارے خدا نے فرمایا۔ هُوَ؛ وہ۔ بے شوہر کے بیٹا دینا۔ عَلَىَّ هَيِّنٌ؛ مجھ پر آسان ہے۔ وَلِنَجْعَلَهٗ؛ اور تاکہ ہم اس کو کردیں۔ اٰيَةً لِّلنَّاسِ؛ لوگوں کے لئے نشانی، معجزہ، کرشمۂ قدرت۔ وَرَحْمَةً مِّنَّا؛ اور رحمت ہمارے پاس سے۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا؛ اور یہ کام تو فیصل شدہ ہے۔ ہوکر رہے گا۔ قضا و قدر اسی پر جاری ہوئے ہیں۔

ترجمہ:- کہا، یوں ہی، تمہارے رب نے کہا کہ یہ مجھ پر آسان ہے اور تاکہ ہم اس کو لوگوں کے لئے

کرشمۂ قدرت اور ہماری رحمت بنائیں اور یہ تو امرِ فیصل شدہ ہے ، (یہ بات تو ہوکر رہے گی)۔

صاحبو ! جولوگ معجزات کے قائل نہیں اور خدا کی قدرت کو اپنے لاطائل تخیلات میں قید کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بی بی مریم کا شوہر یوسف نجار تھا ، یہ قرآن میں ہرگز نہیں ہے ۔ جس نے آدم کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا ، کیا وہ عیسیٰؑ کو بغیر باپ کے نہیں پیدا کرسکتا ؟ ہم کو ان مہملات میں پڑنے کی ضرورت نہیں ۔ ہم خدا کو قادرِ مطلق سمجھتے ہیں ۔ اس کی قدرت کو ہمارے خیال کے دائرے سے باہر سمجھتے ہیں ۔ خیر !

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾

فَحَمَلَتْهُ ؛ پھر مریم ، عیسیٰ علیہ السلام کی حاملہ ہوئیں ۔ بچہ پیٹ میں رہا ، یا بچہ کو گود میں لے لیا ۔ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ ؛ پھر ان کو لے کر جُدا ہوگئیں ، کنارے ہوگئیں ۔ مَكَانًا قَصِيًّا ؛ ایک دُور کے مکان میں ۔ مسجدِ اقصا ، دُور کی مسجد ۔

ترجمہ :- پھر انھوں نے بچہ کو اُٹھا لیا اور ان کے ساتھ ایک دُور کے مقام میں چلی گئیں ۔

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ ؛ پھر آ گھیرا مریم کو دردِ زہ نے ۔ جننے کا درد ہونے لگا ۔ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ؛ ایک کھجور کے تنے کے پاس ۔ قَالَتْ ؛ مریم نے کہا ۔ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا ؛ کاش میں اس سے پہلے ہی مرجاتی ۔ وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ؛ اور میں بھولی بِسری ہوجاتی ۔ اور ایسی نیست و نابود ہوجاتی کہ لوگوں کے خیال سے میرا نام بھی نکل جاتا ۔ نِسْيَانْ ۔ بھولنا ۔ مَنْسِیٌّ ؛ بھلایا ہوا ۔

ترجمہ :- پھر دردِ زہ مریم کو ایک درختِ خرما کے تنے کے پاس لے گیا ۔ کہا ، کاش میں اس سے پہلے ہی مرجاتی ۔ اور میرا نام ونشان غرقِ دریائے نسیان ہوجاتا ۔

فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾

فَنَادٰىهَا ؛ پھر جبرئیل نے مریم کو نِدا کی ، آواز دی ۔ مِنْ تَحْتِهَا ؛ مریم کی جانب پائیں سے ، نشیبی مقام سے ۔ اَلَّا تَحْزَنِيْ ؛ کہ تم حزن و ملال نہ کرو ، غمگین نہ ہو ۔ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ ؛ تمہارے رب نے کردیا ہے ۔ تَحْتَكِ سَرِيًّا ؛ تمہارے نیچے ایک چشمہ ، بہتی نہر ۔

ترجمہ :- پھر اس نے ان کو آواز دی نشیبی جانب سے کہ تم حزن و ملال نہ کرو ۔ تمہارے رب نے تمہارے نیچے ایک بہتا چشمہ بنا دیا ہے ۔

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿٢٥﴾

وَهُزِّيْٓ ؛ اور ہلاؤ ۔ ھَزَّ يَهُزُّ هَزًّا ؛ ہلانا ۔ اِلَيْكِ ؛ اپنی طرف ۔ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ ؛ جِذْعٌ ؛ تنہ ، درخت ، ناٹ ۔ النَّخْلَةِ ؛ درخت خرما ، کھجور کا جھاڑ ، تنۂ درخت خرما کو زور سے ہلاؤ ۔ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ ؛ گریں گی تم پر ، جھڑیں گی ۔ رُطَبًا جَنِيًّا ؛ تازہ کھجور ۔ جَنٰی يَجْنِي جَنِيًّا ؛ پھل توڑنا ۔ رُطَبٌ ؛ تازہ کھجور ۔

ترجمہ :- اور تنۂ خرما کو اپنی طرف زور زور سے ہلاؤ ۔ تم پر تازہ کھجوریں جھڑیں گی (ٹپکیں گی) ۔

فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ۚ ﴿٢٦﴾

فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ ؛ پھر تم کھاؤ پیو ۔ وَقَرِّيْ عَيْنًا ؛ اور آنکھیں ٹھنڈی کرو ۔ قَرٌّ ۔ سردی ۔ فَاِمَّا تَرَيِنَّ ؛ پھر اگر تم دیکھو ۔ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ؛ آدمیوں میں سے کسی کو ۔ فَقُوْلِيْ ؛ تو تم کہو ۔ اِنِّيْ نَذَرْتُ ؛ کہ میں نے نذر کی ہے ، منت کی ہے ۔ لِلرَّحْمٰنِ ؛ خدائے رحمٰن کی ۔ صَوْمًا ؛ روزے کی ۔ فَلَنْ اُكَلِّمَ ؛ لہذا میں بات نہ کروں گی ، میں نہ بولوں گی ۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج ۔ اِنْسِيًّا ؛ کسی آدمی سے ۔ اَنَسَ ۔ نظر آیا ۔ انسان نظر آتا ہے ۔ جَنَّ ۔ چھپ گیا ۔ جن نظر نہیں آتا ۔

ترجمہ :- پس تم کھاؤ پیو اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو ۔ پھر اگر کسی آدمی کو دیکھ لو تو (اشارے سے) کہہ دو کہ میں نے خدائے رحمٰن سے روزہ رکھنے کی منت کی ہے ، لہذا میں آج کسی آدمی سے بات نہ کروں گی ۔

صاحبو ! بعض لوگوں کو باتیں کرنے کا بڑا شوق رہتا ہے ۔ اگر کوئی شخص اعتکاف میں ہمہ تن مشغول رہے اور ارادہ کرلے کہ میں بات نہ کروں گا تو یہ لوگ اس سے بہت ناخوش ہوتے ہیں اور خدا جانے اس کو کیا کیا کہتے ہیں ۔ سب سے آسان لفظ بدعت ہے ۔ یہ بدعت بی بی مریم سے شروع ہوئی ہے ۔ بے کار بکوا آپ کو مبارک ۔

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ۭ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـــًٔا فَرِيًّا ﴿٢٧﴾

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا ؛ پھر مریم لائیں عیسیٰ کو قوم کے پاس ۔ تَحْمِلُهٗ ؛ گود میں اُٹھائے ہوئے ۔ قَالُوْا ؛ لوگوں نے کہا ۔ يٰمَرْيَمُ ؛ اے مریم ۔ لَقَدْ جِئْتِ ؛ تم آئی ہو ، لائی ہو ۔ شَيْـــًٔا فَرِيًّا ؛ ایک عجیب وغریب چیز کو ۔ یہ کیا طوفانِ عظیم ہے ، یہ کیا غضب کا کام ہے ، نہ شادی نہ بیاہ اور بچہ !

ترجمہ :- پھر وہ گود میں بچّہ کو اُٹھائی ہوئیں اپنی قوم کے پاس پہنچیں ۔ لوگوں نے کہا اے مریم تم نے یہ کیا غضب کا کام کیا ۔

يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿٢٨﴾

يَـٰٓأُخْتَ هٰرُوْنَ ؛ اے ہارون کی بہن ! ہارون کی طرح اعلیٰ خاندان کی بی بی ۔ مَاکَانَ اَبُوْكِ ؛ تمہارا باپ نہ تھا ۔ اِمْرَاَ سَوْءٍ ؛ بُرا آدمی ۔ وَمَا كَانَتْ اُمُّكِ ؛ اور نہ تمہاری ماں تھی ۔ بَغِيًّا ؛ بدکار، زانیہ ۔

ترجمہ :- اے ہارون کی بہن ! تمہارا باپ بُرا آدمی نہ تھا اور تمہاری ماں بھی بدکار نہ تھی ۔

فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَن كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ﴿٢٩﴾

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؛ پھر مریم نے عیسیٰ کی طرف اشارہ کیا ۔ قَالُوْا ؛ لوگوں نے کہا ۔ كَيْفَ نُكَلِّمُ ؛ ہم کس طرح بات کریں ۔ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ؛ اس سے جو گہوارہ میں، جھولے میں، یا گود میں بچہ ہے ۔

ترجمہ :- پھر انھوں نے ان کی طرف اشارہ کیا تو لوگوں نے کہا ہم بچہّ سے کس طرح بات کریں جو ابھی جھولے میں پڑا ہوا ہے ۔

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ﴿٣٠﴾

قَالَ ؛ عیسیٰ خود بول اُٹھے ۔ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ؛ میں اللہ کا بندہ ہوں ۔ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ ؛ خدا نے مجھے کتاب دی ہے ۔ وَجَعَلَنِیْ نَبِيًّا ؛ اور مجھے پیغمبر بنایا ہے ۔

ترجمہ :- کہا ۔ میں بندۂ خدا ہوں ۔ اس نے (خدا نے) مجھے کتاب دی ہے ۔ اور مجھے نبی بنایا ہے ۔

صاحبو ! یہ عطایائے الٰہی ہیں ۔ بعض بعض پیغمبروں کو بعض بعض خاص چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں ۔ جنابِ عیسیٰؑ جنابِ موسیٰؑ کے تابع تھے ۔ انہی کے احکام پر چلتے تھے ۔ بچپن سے نبوت عیسیٰ علیہ السلام سے خاص ہے ۔ عیسیٰ علیہ السلام کو یحیٰی علیہ السلام نے اصطباغ دیا تھا ۔ گویا کہ یحیٰی علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرشد تھے ۔

وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾

وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا ؛ اور مجھے بابرکت بنایا ۔ اَيْنَ مَاكُنْتُ ؛ میں جہاں رہوں، جس جگہ ہوں ۔ وَاَوْصٰنِیْ ؛ اور مجھے تاکیدی حکم دیا ہے ۔ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ؛ نماز اور زکوٰۃ کا ۔ مَادُمْتُ حَيًّا ؛ میں جب تک زندہ رہوں ۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) مجھے مبارک بنایا (برکت عطا کی) میں جہاں رہوں ، اور مجھے نماز اور زکوٰۃ کا تاکیدی حکم دیا ہے جب تک میں زندہ ہوں ۔

وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾

وَبَرًّا بِوَالِدَتِیْ ؛ اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک رہوں ۔ ان کا خدمت گزار رہوں ۔ وَلَمْ

یَجْعَلْنِیْ ؛ اور مجھے نہیں بنایا ۔ جَبَّارًا ؛ سرکش ۔ شَقِیًّا ؛ بدبخت ۔

ترجمہ :- اور (مجھے حکم دیا ہے کہ) میں اپنی والدہ کا خدمت گزار رہوں اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں پیدا کیا ۔

وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿۳۳﴾

وَالسَّلَامُ عَلَیَّ ؛ اور سلام ہو مجھ پر ، یا اللہ میرا محافظ رہے ۔ کیونکہ اللہ کے اسماءِ حسنٰی میں سے سلام بھی ایک اسم ہے ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیَّ ۔ اَلسَّلام عَلَیْکَ اَیُّھا النَّبِیُّ ؛ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یٰاَھْلَ الْقُبُوْرِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۔ ان سب میں الف لام ہے ۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ ۔ سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَ ھَارُوْنَ ۔ سَلَامٌ عَلٰی اِلْ یَاسِیْنِ ؛ ان صیغوں میں الف لام نہیں ہے ۔ پس الف لام کے رہنے نہ رہنے پر جنگ و جدل کی کیا ضرورت ہے ۔ یَوْمَ وُلِدْتُّ ؛ جس دن میں پیدا ہوا ہوں ۔ وَیَوْمَ اَمُوْتُ ؛ اور جس دن میں مروں گا ۔ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ؛ اور جس دن میں اُٹھایا جاؤں گا زندہ ہوکر ۔

ترجمہ :- اور مجھ پر میرے پیدا ہونے کے دن سلام ، مرنے کے دن ، اور جب قبر سے زندہ ہوکر اُٹھایا جاؤں گا (اس دن بھی سلام) ۔

ذٰلِكَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾

ذٰلِکَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ؛ یہ مریم کے بیٹے عیسٰی کا حال ہے ۔ یہی تو عیسٰی ہے جس کا ذکر پہلے آچکا ہے ۔ قَوْلَ الْحَقِّ ؛ حق بات ہے ۔ یہی صحیح واقعہ اور صحیح اعتقادات کے قابل بات ہے ۔ اَلَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ؛ جس میں یہ لوگ شک کر رہے ہیں ، جھگڑ رہے ہیں ۔

ترجمہ :- یہی عیسٰی ابنِ مریم ہے ۔ یہی سچ بات ہے جس میں لوگ شک کر رہے ہیں (اور جھگڑ رہے ہیں) ۔

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ سُبْحٰنَهٗ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۳۵﴾

مَاکَانَ لِلّٰهِ ؛ خدا کو کیا پڑی ہے ۔ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ؛ کہ کسی کو بیٹا بنائے ۔ سُبْحٰنَهٗ ؛ وہ کسی کو بیٹا بنانے سے پاک ہے ۔ بیٹے تین قسم کے ہوتے ہیں ۔ سپوت : باپ سے اچھا کام کرنے والا ۔ ایسا بیٹا خدا کا تو ہوسکتا نہیں ۔ پوت : باپ کے برابر کام کرنے والا ۔ بھلا خدا کے سوا کسی نے آسمان زمین بنائی ہے ؟ کپوت : نالائق بیٹا ۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْھَا ؛ خدا کا بیٹا اور نالائق بیٹا ! توبہ توبہ ۔ آدمی اولاد کو اس لئے طلب کرتا ہے کہ بڑھاپے میں مدد دے ، مرنے کے بعد نام رہے ۔ سب خدا کے محتاج ہیں ۔ خدا تو کسی کا محتاج نہیں ۔ سب کو اس کی مدد کی ضرورت ہے ۔ اس کو کسی کی مدد کی حاجت نہیں ۔ خدا تو ابدالآباد تک جیتا رہتا ہے ، ہزاروں مخلوق پیدا ہوئی ہے ، ہوگی اور مرے گی ۔ خدا کے سوا سب کو مرنا ہے ۔ باپ بیٹے میں کچھ تو مناسبت چاہیئے ؟ موجود بالذات اور موجود بالعرض میں کیا مناسبت ہے ۔ خدا تمام کمزوریوں سے پاک ہے ، تمام عیوب سے

پاک ہے ۔ ایسا کوئی ہے جو اس کے بیٹے پن کا دعویٰ کرے ؟ یاد رکھو جو جتنا بڑا ہوگا اس کو اتنی ہی اپنی کمزوری معلوم ہوگی ۔ کامل آدمی وہی ہے جو سمجھے کہ میں کچھ نہیں رکھتا ۔ اس کا کمال اس کی ناداری ہے ۔ اس کی مفلسی سرمایۂ عزت ہے ۔ بہرحال خدا کو کسی کو بیٹا بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ۔

انجیل میں لکھا ہوا ہے ''اے ہمارے آسمانی باپ !'' یہ کلمہ جنابِ عیسیٰ علیہ السلام سے خاص نہیں بلکہ تمام بنی آدم سے متعلق ہے ۔ جب وہ آسمانی باپ ہے تو ہم اس کے زمینی بچے ہیں ۔ ایک کرسچین سے میری گفتگو ہوئی ۔ یہی بات میں نے اس سے کہی ۔ اس نے کہا کہ جنابِ مسیح بے گناہ تھے ۔ بے گناہی ایک صفت ہوئی نہ کہ بیٹا پن ؟ میں نے پوچھا کہ دوسرے پیغمبر ؟ اس نے کہا وہ سب گنہگار تھے ۔ میں نے کہا بھلے آدمی توبہ کرو پیغمبروں کی شان میں یہ کیا کہہ رہے ہو ۔ اگر پیغمبر جھوٹا یا گنہگار ہوگا تو اس کا کیا اعتبار ہوگا ۔ پھر اس کو پیغمبر بنا کر بھیجنا بے کار ہوگا ۔ جنابِ عیسیٰ علیہ السلام تو بتدریج پیدا ہوئے ۔ ماں کے پیٹ میں ان کا خون چاٹ کر جیے ۔ یہ محتاجی بندگی کی علامت ہے ۔ خدا کا بیٹا اور بندہ ؟ یہ کیا مہملات ہیں ۔

اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا ؛ جب وہ کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کرتا ہے ، ارادہ کرتا ہے فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ ؛ تو اس کو حکم دیتا ہے ، اس کو فرماتا ہے ۔ كُنْ ؛ ہوجا ۔ كُنْ کا حکم کس کو دیتا ہے ۔ سب چیزیں تو ''کُـن'' کے بعد پیدا ہوں گی ۔ پھر یہ کُن کا مخاطب کون ؟ اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے چند امور کو پیشِ نظر رکھو ۔

کُن کا حکم کس کو دیا جاتا ہے؟

کیا خدا جان کر پیدا کرتا ہے یا پیدا کرنے کے بعد جانتا ہے کہ میں نے فلاں چیز کو پیدا کیا ۔ نہیں ، خدائے تعالیٰ سب چیزوں کو جان کر پیدا کرتا ہے ۔ جب جان کر پیدا کرتا ہے تو خدا کا علم خدا کی قدرت سے پہلے ہے ۔ سب چیزوں کو پیدا کرنے سے پہلے سب چیزیں علمِ الٰہی میں تھیں ۔ جو چیزیں علمِ الٰہی میں رہتی ہیں ان کو ہمارے محاورے میں اعیانِ ثابتہ کہتے ہیں ۔ کُن کا خطاب ''عینِ ثابتہ'' کو ہوا ۔ اور وہ عینِ ثابتہ جو علمِ الٰہی میں تھا کُن فرمانے کے بعد عالمِ شہادت میں ظاہر ہوگیا ۔ ہم عموماً جو کام کرتے ہیں تو پہلے سوچتے ہیں اور پھر کام کرتے ہیں ، پہلے علم رہتا ہے پھر کام ہوتا ہے ۔

فَيَكُوْنُ ؛ تو وہ چیز ہوجاتی ہے ۔ اور عالمِ شہادت اور دنیا میں آجاتی ہے ۔ علم کو ظہور نصیب ہوتا ہے ۔ اعیانِ ثابتہ ، اعیانِ خارجہ ہوجاتے ہیں ۔

ترجمہ :- خدا کو کیا پڑی ہے کہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے ۔ وہ ان سب باتوں سے پاک ہے ۔ (وہ تو ایسا ہے کہ) جب کوئی کام (یا کوئی بات) کرنا چاہتا ہے تو اس کو فرما دیتا ہے ''کُن'' (یعنی ہوجا) پس وہ ہوجاتی ہے ۔

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ ؛ اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی ۔ فَاعْبُدُوْهُ ؛ پس اس کی بندگی کرو ، اس کی عبادت کرو ۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ؛ یہ سیدھا راستہ ہے ۔

ترجمہ :- اور اللہ تو میرا اور تمہارا رب ہے ، لہذا اس کی بندگی کرو ۔ یہ سیدھا راستہ ہے ۔

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٣٧﴾

خدا کا راستہ تو سیدھا ہے مگر۔ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ؛ پھر بھی لوگوں کی جماعتیں آپس میں مختلف ہوگئی ہیں۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ پھر کافروں کے لئے افسوس ہے۔ ان کے حصّہ میں وائے ویلا ہے، خرابی ہے۔ مِنْ مَّشْهَدِ ؛ آنے سے، حاضر ہونے سے۔ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ؛ بڑے دن کے، قیامت سے۔

ترجمہ :- پھر لوگ آپس میں مختلف ہوگئے۔ پھر خرابی ہے کافروں اور منکرین کے لئے، (کب ؟) ایک بڑے دن کے آنے سے۔

اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾

اَسْمِعْ بِهِمْ ؛ کیا خوب سُنتے ہوں گے۔ وَاَبْصِرْ ؛ اور کیا خوب دیکھتے ہوں گے۔ مَا اَفْعَلَهٗ وَاَفْعَلَ بِهٖ ؛ صیغۂ تعجب ہے۔ اَبْصِرْ بھی اَبْصِرْبِهِمْ ہے۔ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا ؛ جس دن ہمارے پاس آئیں گے۔ لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ ؛ مگر ظلم وستم کرنے والے، بے انصاف، غلط کار۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج۔ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ بین ضلالت میں ہیں، واضح گمراہی میں ہیں۔ ان کا راستہ سے بھٹکنا ظاہر ہے۔

ترجمہ :- جس دن یہ لوگ ہمارے پاس آئیں گے اس وقت خوب سنیں گے خوب دیکھیں گے مگر آج تو یہ ظالم لوگ کھلی گمراہی میں ہیں (واضح ضلالت میں ہیں)۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾

وقف لازم

وَاَنْذِرْهُمْ ؛ اور پیغمبر! ان لوگوں کو ذرا ڈراؤ۔ يَوْمَ الْحَسْرَةِ ؛ حسرت اور پریشانی کے دن سے، جس دن ان کو اپنے برے اعمال پر پچھتانا پڑے گا۔ کب؟ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ؛ جب کام کا فیصلہ کردیا جائے گا۔ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ ؛ اور وہ غفلت میں پڑے رہیں گے، اور بالکل بھول رہے ہوں گے۔ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ اور ان کو ایمان بھی نہ ہوگا، یقین بھی نہ ہوگا، منکر کے منکر رہیں گے۔

ترجمہ :- اور ان کو ڈراؤ حسرت ناک دن سے جب کہ کام کا فیصلہ ہوجائے گا۔ اور وہ غفلت میں پڑے ہوں گے اور ان کو ایمان ہوگا نہ یقین۔

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾

ع ۲ ۲۵ ۵

اس دنیا کا منڈان کس کا ہے؟ کس کی حکومت ہے؟ لوگ کس کے زیرحکم ہیں؟ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ ؛ ہم

بے شک زمین کے مالک ہیں ، وارث ہیں ۔ وَمَنْ عَلَيْهَا ؛ اور زمین پر جو کوئی ہے اس کے بھی مالک ہم ہی ہیں ۔ وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ؛ اور ہماری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے ، واپسی ہے ۔ اور سب کو ہماری طرف رجوع ہونا ہے ۔

ترجمہ :- بے شک زمین اور زمین پر جو کوئی ہے سب کے مالک ہم ہی ہیں اور سب کو ہمارے پاس دوبارہ حاضر ہونا پڑے گا ۔ (سب کا مرجع و مآب ہم ہی ہیں) ۔

اس رکوع میں قدرتِ الٰہی کا اظہار ہے کہ جس طرح بے ماں باپ کے آدمؑ کو پیدا کیا ، اسی طرح عیسیٰؑ کو بے باپ کے پیدا کیا ۔ منکروں نے پاک دامن بی بی مریم پر تہمت لگائی ۔ اس واقعہ سے پاک دامن عورتوں کو تہمتوں پر صبر کرنے کی تلقین ہے ۔ خدا کی قدرت دیکھو ! بچہ پیدا ہوتے ہی بولنے لگا اور پیغمبر بھی ہوگیا ۔ خدا کافر کو مسلمان بناتا ہے ۔ گنہگار کو توبہ کی توفیق دیتا ہے ، اچھوں کو سرفراز کرتا ہے ۔ جس نے بچہ کو پیغمبر بنایا کیا وہ ہم کو اچھا نہیں بنا سکتا ؟ کیوں نہیں ؟ وہ ارحم الراحمین ہے ۔

اس آیت میں دیکھو ! ماں کی اطاعت کا حکم پیغمبر کو بھی دیا جا رہا ہے ۔ آج کل لوگ ہیں کہ ادھر شادی ہوئی اور گھر الگ ۔ پرانے فیشن کے لوگوں سے الگ ۔ جب تم کو ہم سے کام نہیں ، ہمارے نیک و بد میں شریک نہیں ، تو تمہاری ترقی سے ہم کو کیا حاصل ؟ انگریز ترقی کر رہے ہیں ، امریکن ترقی کر رہے ہیں اور تم بھی ترقی کر رہے ہو ۔ غیر قوموں کی ترقی اگر باعثِ خوشی ہے تو بے شک تمہاری ترقی بھی باعثِ خوشی ہے ۔ حسرت کے دن سے ان کو ڈراؤ کہ کہیں یہ غفلت اور بے ایمانی میں پڑے نہ رہیں اور وہ دن آ جائے ۔

قرآنِ شریف نصیحت ہے ، تذکرہ ہے ۔ اس سے پہلے زکریا علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا ۔ اور اب ان سب کے بزرگ ، ان سب کے دادا ابراہیم علیہ السلام کا ذکر کیا جاتا ہے ۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾

وَاذْكُرْ ؛ اور ذکر کرو ، بیان کرو ۔ فِي الْكِتٰبِ ؛ کتاب میں ۔ اِبْرٰهِيْمَ ؛ ابراہیم کو ، ابراہیم کا ۔ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا ؛ بے شک وہ بڑا راست کار تھا ، دُرست کردار تھا ، سچا تھا ۔ نَبِيًّا ؛ پیغمبر تھا ۔

ترجمہ :- اور کتاب میں ابراہیم کا بھی ذکر کرو ۔ بے شک وہ بڑا سچا پیغمبر تھا ۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْئًا ﴿۴۲﴾

اِذْ قَالَ ؛ یاد کرو جب کہ ابراہیم نے کہا ۔ لِاَبِيْهِ ؛ اپنے باپ سے ۔ بعض کہتے ہیں کہ آزر بُت تراش ابراہیم علیہ السلام کا چچا تھا ۔ اس نے ابراہیم علیہ السلام کو پالا ۔ لہٰذا اس کو باپ کہہ دیا گیا ۔ رسولِ خدا ﷺ نے حضرت عباس سے مل کر فرمایا ''هٰذَا مِنْ بَقِيَّةِ اٰبَائِي '' یہ معنٰی اس لئے لیے جا رہے ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ کے متعلق وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ یعنی تمہارا ، خدا کو سجدہ کرنے والوں میں سے پیدا ہونا ، یہ مقامِ تعریف کا ہے ۔ بُتوں کو سجدہ کرنا کوئی تعریف کی بات نہیں ۔

قرآن شریف نصیحت ہے ان آیتوں سے نصیحت لو

یَـــآ اَبَتِ ؛ باوا ۔ اے میرے باپ ۔ لِمَ تَـعْبُدُ ؛ تم کیوں پوجتے ہو ۔ مَـالَا یَسْـمَعُ ؛ ان بُتوں کو جو کچھ سُنتے نہیں ۔
وَلَا یُبْصِرُ ؛ اور نہ کچھ دیکھتے ہیں ۔ وَلَا یُغْنِیْ عَنْکَ شَیْئًا ؛ اور نہ تمہارے کچھ کام آ سکتے ہیں نہ کسی قسم کا نفع پہنچا سکتے ہیں ۔

ترجمہ :- جب کہ انھوں نے اپنے باپ سے کہا : باوا تم ایسے کی پوجا کیوں کرتے ہو جو نہ کچھ سُنتا ہے نہ دیکھتا ہے اور نہ ضرورت کے وقت کام آ سکتا ہے ۔

یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا ﴿۴۳﴾

یَـآ اَبَتِ ؛ باوا ۔ اِنِّـــیْ قَدْ جَـآءَ نِیْ ؛ میرے پاس آیا ہے ، مجھے وحی ہوئی ہے ، مجھے ملا ہے ۔ مِـنَ الْعِلْمِ ؛ علم سے ۔
مَالَمْ یَـاْتِکَ ؛ جو تم کو نہیں پہنچا ، جو تمہارے پاس آیا نہیں ، تم جانتے نہیں ۔ فَاتَّبِعْنِیْ ؛ لہٰذا تم میری اتباع کرو ، میرا کہا مانو ،
میری راہ چلو ۔ اَهْدِکَ ؛ میں تم کو ہدایت کروں گا ، میں تم کو بتلاؤں گا ۔ صِرَاطًا سَوِیًّا ؛ سیدھا راستہ ، ٹھیک راستہ ۔

ترجمہ :- باوا ! مجھے وہ علم ملا ہے جو تم کو نہیں ملا لہٰذا تم میرے طریقہ پر رہو میں تم کو سیدھا راستہ بتاؤں گا ۔

یٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا ﴿۴۴﴾

یَـآاَبَتِ ؛ باوا ۔ لَا تَـعْبُدِ الشَّیْطٰنَ ؛ تم شیطان کی عبادت اور بندگی نہ کرو ، اس کی پرستش نہ کرو ، اس کا کہا نہ مانو ۔ اِنَّ
الشَّیْطٰنَ ؛ بے شک شیطان ۔ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا ؛ ہے اللہ کا نافرمان ، عاصی اور سرکش ہے ، شیطان کا کام ہے عصیان ۔

ترجمہ :- باوا ! شیطان کی تم پوجا نہ کرو ۔ بے شک شیطان رحمان کا نافرمان ہے (شیطان کا کام ہے عصیان) ۔

یٰۤاَبَتِ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا ﴿۴۵﴾

یَـآاَبَتِ ؛ باوا ۔ اِنِّـیْ اَخَافُ ؛ مجھے خوف ہے ، میں ڈرتا ہوں ۔ اَنْ یَّمَسَّکَ ؛ کہ تم کو چھو نہ جائے ، مجھے اندیشہ ہے
کہ تم پر نہ آ جائے ۔ عَـذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ ؛ خدائے رحمان کا عذاب ۔ خدا تو بڑا مہربان ہے ، اس شرک و بُت پرستی سے کہیں
اس کو قہر و عذاب کی بھی ضرورت نہ پڑ جائے ۔ فَتَکُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا ؛ پھر تم شیطان کے دوست بن جاؤ گے ، اس کے ساتھی
ہو جاؤ گے ۔

ترجمہ :- باوا ! مجھے خوف ہو رہا ہے کہ کہیں تم پر خدائے مہربان کا عذاب نہ آ جائے ، پھر تم شیطان کے دوست بن جاؤ ۔

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ﴿۴۶﴾

قَـالَ ؛ ابراہیم کے باپ یا چچا آزر بُت تراش نے کہا ۔ اَرَاغِبٌ اَنْـتَ عَـنْ اٰلِهَتِیْ ؛ کیا تم پھر جاتے ہو میرے

معبودوں سے ۔ رَغِبَ فِیْ ۔ چاہنا ۔ رَغِبَ عَنْ ۔ چھوڑنا ، اعراض کرنا ، روگرداں ہونا ۔ یٰٓاِبْرَاھِیْمُ ؛ اے ابراہیم ۔ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ ؛ اگر تم باز نہ آ ؤ گے ، نہ رکو گے ۔ لَاَرْجُمَنَّکَ ؛ تو میں تم کو سنگسار کردوں گا ، پتھروں سے ماروں گا ۔ وَاھْجُرْنِیْ مَلِیًّا ؛ اور مجھے ایک زمانہ تک چھوڑ دو ، مجھے اپنی صورت نہ دکھاؤ ، جاؤ ۔ مَـلِیًّـــا ؛ ایک زمانہ تک ۔ ممکن ہے کہ تم چند روز کے بعد اپنے قدیم طریقہ پر آ جاؤ ۔

ترجمہ :- کہا : کیا تم میرے معبودوں کو چھوڑ دیتے ہو اے ابراہیم ! اگر نہ مانو تو تم کو سنگسار کردوں گا ۔ جاؤ میرے پاس سے جاؤ کچھ مدت الگ رہو ۔

قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ﴿۴۷﴾

قَـالَ سَلٰـــمٌ عَلَیْکَ ؛ ابراہیم نے کہا تم پر سلامتی ہو ۔ سَـاَسْتَغْفِـرُلَکَ رَبِّیْ ؛ عنقریب میں اپنے رب سے تمہارے لئے مغفرت کی دُعا کروں گا ۔ جتنا سمجھانا تھا سمجھا چکا ۔ اب میرے ہاتھ میں سوائے دُعا کرنے کے دھرا کیا ہے ؟ اِنَّـهٗ کَانَ بِیْ حَفِیًّا ؛ خدا مجھ پر بڑا مہربان ہے ۔ شاید میری سفارش سُن لے ، میری دُعا قبول کرلے ۔

ترجمہ :- کہا ، سلام ہے تم پر ۔ اب میں تمہاری مغفرت کے لئے اپنے رب سے (اللہ سے) دُعا کروں گا وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے ۔

وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ڮ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ﴿۴۸﴾

وَاَعْتَـزِلُکُمْ ؛ اور میں تم سے عزلت نشینی اختیار کرتا ہوں ، تم سے کنارہ کش ہوتا ہوں ، تم کو چھوڑتا ہوں ۔ وَمَـا تَدْعُوْنَ مِـنْ دُوْنِ اللّٰـهِ ؛ اور ان معبودوں کو بھی چھوڑتا ہوں جن کو تم خدا کے سوائے پکارتے ہو ۔ اور جن سے دُعائیں کرتے ہو ۔ وَاَدْعُـوْا رَبِّیْ ؛ اور میں تو اپنے خدا کو پکارتا ہوں ۔ میں تو اسی سے دُعا کرتا ہوں جس نے پالا پوسا ، پرورش کیا ۔ عَسٰٓی اَلَّآ اَکُوْنَ ؛ ممکن ہے کہ میں نہ ہوجاؤں گا ۔ بِدُعَـآءِ رَبِّیْ ؛ اپنے خدا کو پکارکر ، اس سے دُعائیں کرکے ۔ شَقِیًّا ؛ محروم ، بدبخت ، بدنصیب ، بے بہرہ ۔

ترجمہ :- اور میں تم کو اور ان معبودوں کو چھوڑتا ہوں جو خدا کے سوائے ہیں (اور جن کو تم پوجتے ہو) ۔ اور میں اپنے رب سے دُعا کروں گا (اس کو پکاروں گا) ممکن ہے کہ اپنے رب کو پکار کر میں محروم نہ ہوں گا ۔ (اللہ میرے پکارنے سے مجھے محروم نہ چھوڑے گا) ۔

فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۙ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾

فَـلَـمَّـا اعْتَـزَلَهُـمْ ؛ پھر جب ابراہیم نے ان مشرکوں کو چھوڑ دیا ، ان سے عزلت اختیار کی ، کنارہ کش ہوگئے ۔ وَمَـا

یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؛ اور ان معبودوں کو بھی چھوڑ دیا جن کی یہ مشرک خدا کے سوائے عبادت کیا کرتے تھے۔ جب ابراہیم نے ماسوا اللہ کو چھوڑا تو ان پر اور ان کی اولاد پر اللہ کی عنایت ہوئی، سرفرازیاں ہوئیں۔ وَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؛ اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق بھی دیا اور یعقوب کو بھی۔ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ؛ اور ہم نے ہر ایک کو پیغمبر بھی بنایا۔ اچھوں کی اولاد کو اللہ اچھا ہی کرتا ہے۔

ترجمہ:- جب ان سے اور ان معبودوں سے جن کی پرستش یہ خدا کے سوائے کرتے تھے کنارہ کش ہو گئے (ان کو چھوڑ دیا) تو ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب (بیٹے پوتے) عطا کئے اور ہر ایک کو پیغمبر بھی بنایا۔

صاحبو! ذرا اس آیت پر غور کرو۔ جب تک تمہارے دل میں غیرِ خدا کی محبت رہے گی، دشمنانِ خدا سے آس رکھو گے، ان سے بائیکاٹ نہ کرو گے، ان سے خیر کی اُمید رکھنا نہ چھوڑو گے کبھی تمہاری سرفرازی نہ ہوگی۔ ع

یک دل داری بس است یک دوست ترا

(تو ایک دل رکھتا ہے تو تجھے دوست بھی ایک ہی بس ہے ______ اکیڈیمی)

ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں۔ ایک کے دل میں دو کی محبت نہیں رہ سکتی۔ یا خدا کی محبت ہوگی یا دشمنِ خدا کی۔ اعتقاد میں توحید، محبت میں توحید، ارادے میں توحید جب تک نہ پیدا کرو گے تم کہیں کے نہ رہو گے۔ خدا تمہارا ہے تو سارا جہاں تمہارا۔ تم اچھے رہو گے، تمہارے بچے اچھے رہیں گے، تمہاری تمہارے بچوں کی سرفرازی ہوگی۔

وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿٥٠﴾ ع

وَوَهَبْنَا لَهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو ہبہ کیا، دیا۔ کن کو؟ ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کو۔ مِنْ رَّحْمَتِنَا ؛ اپنی رحمت میں سے، ہم نے ان پر رحم کیا، ان پر رحمت نازل کی۔ وَجَعَلْنَا لَهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو دیا۔ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ؛ سچی اور اعلیٰ زبان۔ جس زبان سے توحید نکلتی ہے، خدا کا نام نکلتا ہے بے شک وہ زبان سچی اور اس کا رتبہ اعلیٰ۔

ترجمہ:- اور ہم نے ان کو اپنی رحمت دی اور ان کو سچی اور اعلیٰ زبان دی۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰىٓ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰى ؛ اور کتاب میں موسیٰ کا ذکر کرو۔ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا ؛ بے شک وہ خالص خدا کا تھا، وہ برگزیدہ تھا۔ خدا نے ان کو چن لیا تھا۔ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ؛ اور وہ خدا کے بھیجے ہوئے پیغامبر اور بلند مرتبہ خبر دینے والے تھے۔ وہ رسول بھی تھے، نبی بھی تھے۔

ترجمہ:- اور کتاب میں موسیٰ کا ذکر کرو۔ بے شک وہ برگزیدہ، چنے ہوئے تھے اور وہ رسول بھی تھے، نبی بھی تھے۔

وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾

وَنَادَيْنٰهُ ؛ اور ہم نے ان کو پکارا ، ندا دی ۔ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ ؛ کوہِ طور کی سیدھی جانب سے ۔ وَقَرَّبْنٰهُ ؛ اور ہم نے ان کو مقرب بنایا ، نزدیک کیا ، بُلایا ۔ نَجِيًّا ؛ راست گوئی کے لئے ، بھید کی باتیں کہنے کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو کوہِ طور کی سیدھی طرف سے آواز دی اور ان کو راست گوئی کے لئے مقرب بنایا ۔

صاحبو ! ایک ایک مقام سے آدمی کو ایک قسم کا ربط خاص ہوتا ہے ۔ کبھی خدائے تعالیٰ کی تجلی پہاڑ پر نظر آتی ہے ، کبھی جھاڑ پر ۔ خدائے تعالیٰ تو صورت سے ، شکل سے ، زمانہ سے ، مکان سے پاک ہے ۔ مگر اس کے آثارِ قدرت کبھی شخصی صورت لیتے ہیں ۔ اس صورت کو دو جانب سے ربط ہوتا ہے ۔ ایک اسماء و صفات خداوندی سے ، اور ایک بندوں سے ۔ عالمِ اجسام سے عالمِ مثال میں علویات اور سفلیات دونوں سے ربط ہوتا ہے ۔ وہ بے صورت کے نظر آنے کے لئے واسطہ کا محتاج ہوتا ہے ۔ واسطہ عالمِ دنیا سے مناسبت رکھتا ہے ۔

ایک مثال پر غور کرو ۔ معدوم تو ہے نہیں مگر اس کے سمجھنے کے لئے لفظ معدوم کو واسطہ بنایا گیا ہے جو ہمارے ذہن میں موجود ہے ۔ بعض دفعہ اسی طرح مرئی ، غیر مرئی کے لئے واسطہ ہوجاتا ہے ۔ کہیں آواز واسطہ ہوتی ہے ۔ کہیں روشنی واسطہ ہوتی ہے ۔ اکثر وہی چیز واسطہ ہوتی ہے جو ہمارے خیال میں رات دن بسی رہتی ہے ۔ جس کا نام رات دن رٹوگے وہی ایک نہ ایک دن ہمارے لائق صورت لے کر آموجود ہوگا ۔ صورت حادث مگر صورت والا حادث نہیں ۔

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿۵۳﴾

وَوَهَبْنَا لَهٗ ؛ اور ہم نے موسیٰ کو دیا ۔ مِنْ رَحْمَتِنَا ؛ اپنی رحمت سے ، اپنی مہربانی سے ۔ کیا دیا ؟ اَخَاهُ هٰرُوْنَ ؛ ان کے بھائی ہارون کو ۔ نَبِيًّا ؛ پیغمبر بنا کر ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو اپنی رحمت سے ان کے بھائی ہارون کو نبی بنا کر عطا کیا ۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ؛ اور کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کرو ۔ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ ؛ بے شک وہ وعدے کے بڑے سچّے تھے ۔ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ؛ اور رسول بھی تھے اور نبی بھی ۔

ترجمہ :- اور اس کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کرو ۔ بے شک وہ وعدے کے بڑے سچّے تھے ۔ اور رسول بھی تھے اور نبی بھی ۔

صاحبو ! آج کل کے وعدے صرف کانوں کوخوش کرنے کے لئے ہیں ۔ نہ تو وعدہ پورا ہوگا نہ دل خوش ہوگا ۔ کَلَامَ اللَّيْلِ يَمْحُهُ النَّهَارُ ؛ رات کے وعدے کو دن آ کر محو کردیتا ہے ، مٹا دیتا ہے ۔ آج کل جھوٹ کا نام سیاست ہے ، پالیٹکس (Politics) ، ڈپلومیسی (Diplomacy) ہے ۔ تمام دنیا پر جھوٹ کی علمداری ہے ۔ سچا بے وقوف سمجھا جاتا ہے ۔ جب تک کوئی سخت مجبوری نہ ہو سچ کہنے کی ضرورت ہے نہ وعدہ پورا کرنے کی حاجت ۔ وعدہ اور معاہدہ اسی لئے کیا جاتا ہے کہ توڑا جائے ۔ زمانہ غیر قار گزشتہ زمانہ کے ساتھ گزشتہ قول بھی گیا گزشتہ قرار بھی گیا ۔

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۝٥٥

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ ؛ اور وہ اپنے متعلقین کو امر اور حکم دیتے تھے ۔ بِالصَّلٰوةِ ؛ نماز کا ۔ وَالزَّكٰوةِ ؛ اور زکوٰۃ دینے کا ۔ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ ؛ اور وہ اپنے خدا کے پاس تھے ۔ مَرْضِيًّا ؛ پسندیدہ ، مرضی ومقبول ۔ خدا ان سے راضی تھا ۔ پیغمبر مرضی ۔ وہ جو کام کرتے خدا کی مرضی کے موافق ہوتا ۔ وہ پیغمبر تھے کوئی کام خدائے تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہرگز نہ کرتے تھے ۔ وہ خدا کے پاس مقبول تھے ۔ مرضی تھے ۔

ترجمہ :- اور وہ اپنے لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا کرتے تھے اور وہ اپنے رب کے پاس مقبول تھے ۔

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝٥٦

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِدْرِيسَ ؛ اور اس کتاب میں ادریس کا بھی ذکر کرو ۔ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ؛ بے شک وہ بڑے ہی راست باز پیغمبر تھے ۔ وہ سچے رسول تھے ۔ ان کی راست بازی غیر معمولی تھی ۔

ترجمہ :- اور کتاب میں ادریس کا بھی ذکر کرو ۔ وہ بڑے سچے نبی تھے ۔

وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝٥٧

وَرَفَعْنٰهُ ؛ اور ہم نے ان کو بلند کیا ، رفعت بخشی ۔ مَكَانًا ؛ مکان کا لحاظ کرتے ، مکان بھی کیسا ؟ عَلِيًّا ؛ بلند ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو نہایت اعلیٰ مرتبہ تک پہنچایا تھا ۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا
مَعَ نُوحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ إِبْرٰهِيمَ وَإِسْرَآءِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا
إِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۝٥٨ السجدة ۵

یاد رکھو یہ آیتِ سجدہ ہے یہاں سجدۂ تلاوت واجب ہے۔
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہ لوگ وہ ہیں۔ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ؛ کہ خدا نے ان کو انعام و اکرام سے سرفراز کیا ہے۔ نعمتیں بخشی ہیں۔ یہ کن لوگوں میں کے تھے؟ مِنَ النَّبِیّٖنَ ؛ پیغمبروں میں کے تھے۔ مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَ ؛ یہ آدم کی اولاد میں سے تھے۔ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا ؛ اور ان لوگوں میں سے تھے جن کو ہم نے کشتی میں سوار کردیا تھا۔ مَعَ نُوْحٍ ؛ نوح کے ساتھ۔ وَمِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْرَآئِیْلَ ؛ وہ ابراہیم اور یعقوب کی اولاد و ذریت میں سے تھے۔ وَمِمَّنْ هَدَیْنَا ؛ اور یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو ہم نے ہدایت سے سرفراز کیا تھا۔ وَاجْتَبَیْنَا ؛ اور ہم نے ان کو مقبول بنایا تھا، چُن لیا تھا، مجتبیٰ بنایا تھا، پسند کیا تھا۔ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ ؛ جب ان کے سامنے تلاوت کی جاتی تھیں، سنائی جاتی تھیں۔ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ ؛ خدائے رحمٰن کی آیتیں۔ خَرُّوْا ؛ گر جاتے تھے۔ سُجَّدًا ؛ سجدہ کرتے ہوئے۔ وَبُکِیًّا ؛ اور روتے، آہ و بکا کرتے۔

ترجمہ :- یہ لوگ وہی ہیں جن کو خدا نے نعمت سے سرفراز فرمایا تھا، پیغمبروں میں سے تھے، آدم کی اولاد میں تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جن کو نوح کے ساتھ ہم نے کشتی میں سوار کرادیا تھا۔ اور ابراہیم و اسرائیل کی ذریت اور اولاد میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جن کو ہم نے ہدایت کی اور پسند کرلیا۔ جب ان لوگوں کے سامنے اللہ رحمٰن کی آیتیں پڑھ کر سُنائی جاتیں تو وہ روتے ہوئے سجدہ میں گر جاتے تھے۔

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ﴿۵۹﴾

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ ؛ پھر ان کے خلیفہ اور جانشین ہوئے ان کے بعد، ان کے پیچھے آئے۔ کیسے لوگ خلیفہ ہوئے۔ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ ؛ انھوں نے نماز کو ضائع کردیا۔ ان کے پاس نماز بے کار اٹھک بیٹھک ہے۔ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ ؛ اور اپنی خواہشوں اور شہوتوں کی اتباع کی، مزے اُڑانے میں پڑ گئے، بندۂ نفس و ہوا بن گئے۔ ایسوں کو کیا ہوگا؟ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ؛ پھر اپنی گمراہی اور شرارت کو پائیں گے، اپنے کرتوت کی سزا بھگتیں گے۔ جیسا کیا تھا ویسا پائیں گے۔

ترجمہ :- پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئے جنھوں نے نماز کو ضائع کردیا۔ نفس پرستی کی (مزے اُڑانے میں پڑ گئے) پھر وہ اپنی بے راہی کی سزا اُٹھائیں گے۔

ذرا موجودہ زمانہ پر غور کرو۔ یہ آیت من و عن آج کل کے لوگوں پر صادق آرہی ہے یا نہیں؟ نماز کدھر ہے؟ کونسی خواہشِ نفس ہے جو پوری نہیں ہورہی ہے۔ بے پردگی اپنے لوزم کے ساتھ ہے۔ شربتِ سرور آدمی کو بے تکلف بنارہا ہے۔ دشمنانِ دین کی خوشامد مسلم غیر مسلم میں کوئی معاملہ پڑجائے تو غیر مسلم کی طرف داری، کیونکہ مسلم، ان اسلامی نام رکھنے والوں کے پاس شریر اور غنڈے سمجھے جاتے ہیں۔ ہمیشہ غیر مسلموں کی تائید۔ اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ بڑی رواداری ہے۔ مسلم کو

سزا دینا اور غیر مسلموں کو چھوڑ دینا ان کے دل کی کشادگی کی علامت خیال کی جاتی ہے ۔ مگر غیر مسلم کیا کرتے ہیں اور کیا سمجھ رہے ہیں ؟ یہ غیر مسلح مردوں کو ، عورتوں کو اور بچوں کو ، بڈھوں کو ، بیماروں کو تہِ تیغ کرتے ہیں ۔ رحم اسی کو سمجھتے ہیں کہ مسلموں کو نیست و نابود کردیں ۔ خیر ! اب بھی خدا کی رحمت کا دروازہ کھُلا ہوا ہے ۔

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا ﴿٦٠﴾

اِلَّا مَنْ تَابَ ؛ مگر جو توبہ کرے ۔ وَاٰمَنَ ؛ اور ایمان لائے ۔ وَعَمِلَ صَالِحًا ؛ اور اچھے کام کرے ، اور مناسب کام کرے ۔ فَاُولٰٓئِکَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ ؛ پس یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور آرام میں رہیں گے ۔ وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْئًا ؛ اور ان پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا ، اور ان کا حق ان کو دیا جائے گا ۔

ترجمہ :- مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیا ، پس یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ کیا جائے گا ۔

جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ عِبَادَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيًّا ﴿٦١﴾

وہ کیسی جنتوں میں داخل ہوں گے ۔ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؛ ہمیشہ رہنے اور بسنے کے باغوں میں ۔ اَلَّتِیْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ ؛ جس کا خدائے رحمٰن نے وعدہ فرمایا تھا ۔ عِبَادَہٗ بِالْغَیْبِ ؛ اپنے بندوں سے غائبانہ طریقے سے ، بن دیکھے ۔ اِنَّہٗ کَانَ وَعْدُہٗ مَاْتِیًّا ؛ بے شک اس کا وعدہ ضرور پہنچے گا ، لوگ اس کے وعدے کو پہنچیں گے ۔ اَتٰی یَاْتِیْ اِتْیَانًا ؛ آنا ۔ اٰتٍ ؛ آنے والا ۔ مَاْتِیْ ؛ جس کے پاس آئے ۔

ترجمہ :- وہ ہمیشہ رہنے بسنے کی جنتیں ہیں جن کا وعدہ اللہ رحمٰن نے اپنے بندوں کو ان کے بے دیکھے فرمایا تھا ۔ بے شک اس کا وعدہ تو ہو کر رہے گا ۔

لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ۖ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ﴿٦٢﴾

ان جنتوں میں کیا کیا ہوگا ؟ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا ؛ جنت میں نہ سُنیں گے ۔ لَغْوًا ؛ بے کار اور لغو بات کو ۔ اِلَّا سَلٰمًا ؛ صرف وہاں ایک دوسرے کو سلام کریں گے ۔ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِیْهَا ؛ اور ان کو ان کا رزق جنت میں ملے گا ۔ بُکْرَۃً وَّ عَشِیًّا ؛ صبح و شام ۔

ترجمہ :- اس میں (جنت میں) کوئی لغو بات (جنتی) نہ سُنیں گے ۔ صرف (ایک دوسرے کو) سلام (کہیں گے) اور اس میں صبح و شام ان کو ان کا رزق ملا کرے گا ۔

تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴿٦٣﴾

تِلْکَ الْجَنَّةُ ؛ یہ وہ جنت ہے ۔ اَلَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا ؛ جس کا وارث اور مالک بنادیں گے ہم اپنے بندوں کو، اپنے بندوں میں سے ۔ مَنْ کَانَ تَقِیًّا ؛ ان لوگوں کو جو متقی ، خدا ترس اور پرہیزگار ہوں گے ۔

ترجمہ :- ہم اپنے بندوں میں سے متقی اور پرہیزگاروں کو ان جنتوں کا وارث و مالک بنادیں گے ۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ ۖ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا

وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿٦٤﴾

فرشتے کیا کہیں گے؟ وَمَا نَتَنَزَّلُ ؛ اور ہم نہیں اُترتے ، تنزل اور نزول نہیں کرتے ۔ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّکَ ؛ مگر تمہارے رب کے حکم سے ۔ لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا ؛ اسی کا ہے جو ہمارے سامنے ہے یا پیچھے ہے ۔ وَمَا بَیْنَ ذٰلِکَ ؛ اور ان دونوں کے بیچ میں جو کچھ ہے اُسی کا ہے ۔ وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا ؛ اور تمہارا رب کبھی بھولنے والا نہیں ۔ اسے ہرگز نسیان نہیں ہوتا ۔

ترجمہ :- اور ہم تمہارے رب کے حکم سے ہی نازل ہوتے ہیں ۔ آگے اور پیچھے اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ۔ اور تمہارا خدا کسی کو فراموش کرتا ہے نہ بھولتا ہے ۔

رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهِ ۚ هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا ﴿٦٥﴾ ع ۵ / ۷

خدائے تعالیٰ کسی چیز کو کیسے بھولے گا؟ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ؛ (جب کہ وہ) آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے سب کا رب ہے ، پروردگار ہے ، ہر شئے میں سے اس کی شانِ ربوبیت نمایاں ہے ۔ فَاعْبُدْهُ ؛ لہٰذا تم اس کی عبادت کرو ، بندگی کرو ۔ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؛ اور اس کی بندگی پر صبر و استقلال اختیار کرو ۔ تمام کام پابندی سے کرو ۔ مداومت میں برکت ہے ۔ کسی چیز کی ابتدا کرنا آسان ہے ۔ اس پر دوام اور قیام مشکل ہے ۔ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا ؛ کیا تم اس کا ہم نام ، اس کی طرح رب کسی اور کو بھی پاتے ہو ۔ کوئی اس کا ہم نام بھی ہے؟

ترجمہ :- وہ آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب کا رب ہے ۔ لہٰذا اسی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت پر صبر کرو ۔ کیا کوئی اس کی طرح رب بھی ہے ، کوئی اس کا ہم نام بھی ہے؟

اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ وَعَمَّ نَوَالُهٗ

وَيَقُولُ الْإِنسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ﴿٦٦﴾

وَيَـقُـوْلُ الْاِنْسَـانُ ؛ اور آدمی کہتا ہے (جو حشر کا قائل نہیں) ۔ ءَ اِذَا مَـامِـتُّ ؛ کیا جب میں مرجاؤں گا ، موت بھی آجائے گی ۔ لَسَوْفَ اُخْرَجُ ؛ تو پھر نکالا جاؤں گا ۔ حَیًّا ؛ زندہ ہوکر ۔

ترجمہ :- اور آدمی کہتا ہے کیا جب میں مرجاؤں گا تو پھر قبر سے زندہ ہوکر نکالا جاؤں گا ؟

أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ﴿٦٧﴾

اَوَلَا یَـذْکُرُ الْاِنْسَانُ ؛ کیا انسان اس بات کو یادنہیں رکھتا ۔ اَنَّـا خَـلَقْنٰـهُ ؛ کہ ہم نے اس کو پیدا کیا تھا ، خلق کیا تھا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ وَلَمْ یَکُ شَیْئًا ؛ اور وہ کچھ بھی تو نہ تھا ۔ جس نے نیست سے ہست کیا ہے ، کیا وہ مرنے کے بعد پھر زندہ نہیں کرسکتا ؟

ترجمہ :- کیا انسان اس بات کو یادنہیں رکھتا کہ ہم نے اس کو اس سے پہلے پیدا کیا تھا اور وہ کچھ بھی نہ تھا ۔

فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾

فَوَرَبِّکَ ؛ (اے حبیبِ کریم !) پھر تمہارے رب کی قسم ۔ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّیٰطِیْنَ ؛ ہم ضرور ان کا حشر کریں گے شیاطین کے ساتھ ۔ ان کا حشر بھی کریں گے اور شیاطین کا بھی ۔ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ ؛ پھر ان سب کو ہم ضرور حاضر کریں گے ، پیش کریں گے ، سامنے لائیں گے ۔ حَوْلَ جَهَنَّمَ ؛ جہنّم کے اطراف ، اس کے حوالی میں ، اس کے گرداگرد ، اس کے اطراف ۔ جِثِیًّا ؛ گھٹنوں کے بَل گرے ہوئے ، اوندھے پڑے ہوئے ۔

ترجمہ :- پھر تمہارے رب کی قسم ! ہم ضرور ان کا شیاطین کے ساتھ حشر کریں گے ۔ پھر ہم ضرور ان کو جہنّم کے پاس حاضر کریں گے اور وہ اوندھے پڑے ہوئے ہوں گے ۔

ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ مِن كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ﴿٦٩﴾

ثُمَّ لَـنَـنْزِعَنَّ ؛ پھر ہم ضرور نکالیں گے ۔ نَزْعٌ ۔ جان کنی ۔ نِزَاعٌ مُنَازَعَةٌ ۔ جھگڑا ۔ مِنْ کُلِّ شِیْعَةٍ ؛ ہر جماعت میں سے ۔ اَیُّهُمْ ؛ ان میں کون ہے ۔ اَشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ ؛ خدائے رحمٰن پر سخت تر ۔ عِتِیًّا ؛ سرکشی میں ، اکڑفوں میں ۔

ترجمہ : پھر ہم ہر جماعت میں سے ان لوگوں کو جُدا کرلیں گے جو خدائے رحمٰن سے سرکشی میں سخت تر تھے ۔

ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَىٰ بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾

صاحبو! خدا تو اپنی رحمت کی شان دکھائے اور بندہ اس کے مقابل سرکشی دکھائے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ ثُمَّ لَنَحْنُ ؛ پھر ضرور ہم۔ اَعْلَمُ ؛ خوب جانتے ہیں۔ بِالَّذِیْنَ ؛ ان لوگوں کو۔ هُمْ اَوْلٰى بِهَا ؛ جو اس دوزخ کے زیادہ مستحق ہیں، اولیٰ ہیں، زیادہ قابل ہیں۔ صِلِيًّا ؛ داخل ہونے کے لئے۔ صَلٰى ۔ يَصْلٰى ۔ آگ میں داخل ہونا۔ [سَيَصْلٰى نَارًا ؛ عنقریب آگ میں داخل ہوگا (سورۂ لھب)۔]

ترجمہ :- پھر ہم ان لوگوں کو یقیناً خوب جانتے ہیں جو دوزخ میں داخل ہونے کے لئے زیادہ مستحق ہیں۔

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿٧١﴾

وَاِنْ مِّنْكُمْ ؛ اور تم میں کوئی نہیں ہے۔ اِلَّا وَارِدُهَا ؛ مگر یہ کہ دوزخ میں اس کو جانا ہوگا، اس کا دوزخ میں ورود ہوگا۔ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ ؛ یہ تمہارے رب پر ہے۔ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ؛ ضروری، فیصل شدہ، لازم، مقرر۔ قضا وقدر اس پر جاری ہو چکے ہیں۔ یہ امر فیصل شدہ ہے۔ قَاضِيْ ۔ فیصلہ کرنے والا۔ مَقْضِيْ ۔ فیصل شدہ۔ قَضَا ۔ مقرر کرنا۔ جس بات کا علمِ الٰہی میں فیصلہ ہو چکا ہے۔

ترجمہ :- اور تم میں سے ضرور ہر ایک دوزخ میں جائے گا۔ یہ تمہارے رب کے پاس ضروری اور فیصل شدہ ہے۔

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿٧٢﴾

ثُمَّ نُنَجِّيْ ؛ پھر ہم نجات دیں گے، نکال لیں گے، بچالیں گے۔ اَلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؛ ان لوگوں کو جو خدا ترس ہیں، متقی ہیں۔ وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ ؛ اور چھوڑ دیں گے ظالموں کو، گنہگاروں کو۔ فِيْهَا ؛ اس دوزخ میں۔ جِثِيًّا ؛ گھٹنوں کے بل گرے ہوئے، اوندھے پڑے ہوئے۔

ترجمہ :- پھر ہم متقیوں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے چھوڑ دیں گے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ﴿٧٣﴾

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؛ اور جب ان پر تلاوت کی جاتی ہیں، پڑھی جاتی ہیں۔ اٰيٰتُنَا ؛ ہماری آیتیں، ہماری نشانیاں۔ بَيِّنٰتٍ ؛ بحالیکہ وہ واضح، بین اور ظاہر، کھلی کھلی ہیں۔ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ تو کافر کہتے ہیں۔ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں سے۔ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ ؛ تم میں اور ہم میں سے، ان دو گروہوں میں سے کون؟ خَيْرٌ مَّقَامًا ؛ مقام کے لحاظ سے اچھے ہیں،

کس کا مقام بہتر ہے ۔ وَاَحْسَنُ نَدِيًّا ؛ اورمجلس کے لحاظ سے بہتر ۔ ہمارے مکان عالی شان ہیں ، فرش وفرنیچر سے آراستہ ہیں ۔ اپنے دوستوں کے ساتھ صوفوں پر بیٹھے ہیں ، شربتِ سرور کے دَور ہورہے ہیں اور ایک تم ہوکہ بوریے پر بیٹھے ہوئے ہو۔ شطرنجی بھی برابر نہیں ۔ گھر اور جھونپڑی ہے کہ ٹپک رہی ہے ۔ اچھا ؟

ترجمہ :- اور جب ان کو ہماری واضح آیتیں سُنائی جاتی ہیں تو منکرین ، ایمانداروں سے کہتے ہیں تمہاری جگہ اچھی ہے یا ہماری ؟ تمہاری مجلس یا محفلیں اچھی ہیں یا ہماری ؟ ان دونوں فریق میں سے کون بہتر ہے ؟

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿٧٤﴾

ذرا چشمِ عبرت کھولو ۔ کچھ ماضی کی بھی خبر ہے ؟ وَكَمْ اَهْلَكْنَا ؛ اور ہم نے کتنوں کو ہلاک کردیا ، تہ خاک کردیا ، برباد کردیا ۔ قَبْلَهُمْ ؛ ان سے پہلے ۔ مِنْ قَرْنٍ ؛ طبقے کے طبقے ، گروہ ہا گروہ ۔ قَرْنٌ ؛ ایک زمانہ کے لوگ ۔ قَرِيْنٌ ۔ ساتھی ۔ قِرَانٌ ۔ مِلنا ۔ قَرْنٌ ۔ سینگ ۔ قَرِيْنَةٌ ۔ مابعد کا ماقبل سے ربط ۔ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا ؛ کہ وہ بہتر مال واسباب والے تھے ، بلحاظ سامان کے اچھے تھے ۔ وَرِءْيًا ؛ اور ان کے گھر کا سامان بھی اچھا تھا ۔ آرائش اور نمود بھی اچھی تھی ۔ رَاٰی يَرٰی رُؤْيَةً ۔ دیکھنا ۔ رَاْيًا ۔ رُؤْيَا ۔ خواب دیکھنا ۔ رِءْيًا ؛ نمائش ونمود ۔ رائے رکھنا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان سے پہلے کتنے طبقوں کو ہلاک کردیا ہے جن کی آرائش ، زیبائش ، گھر کا سامان اور ہرقسم کی نمود اچھی تھی (تم کوٹھکانے لگانا کیا مشکل ہے) ۔

قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿٧٥﴾

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو ۔ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ ؛ جوگمراہی وضلالت میں گرفتار ہے ۔ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ؛ تو خدائے رحمٰن اس کوخوب ڈھیل دے ۔ اس کی مدد پر مدد ہو ۔ اس کو بڑھایا چلا جائے ، اس کی سرکشی میں کھینچتا چلا جائے ۔ مِدَادٌ ۔ سیاہی جس سے لکھتے چلے جاتے ہیں ۔ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا ؛ یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں ۔ مَا يُوْعَدُوْنَ ؛ جس کا ان کو وعدہ کیا گیا ہے ۔ وہ کیا ہے ؟ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ؛ یا تو یہیں سزا یا قیامت میں ۔ فَسَيَعْلَمُوْنَ ؛ پھر ان کومعلوم ہوگا ۔ مَنْ هُوَشَرٌّ مَّكَانًا ؛ کس کا مقام بدتر ہے ؟ کس کا مکان برا ہے ؟ کس کا درجہ کمتر ہے ۔ وَاَضْعَفُ جُنْدًا ؛ اور کس کا لشکر اور کس کے یار و مددگار ضعیف تر ہیں ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو، جو لوگ گمراہی اور ضلالت میں پڑے ہوئے ہیں ان کو خدا اور بڑھائے۔ یہاں تک کہ جب اس چیز کو دیکھ لیں جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ یا تو (یہیں) سزا اور عذاب یا قیامت میں۔ پھر اس وقت ان کو معلوم ہوجائے گا کہ کس کا مکان اور مقام بُرا ہے اور کس کا لشکر اور یار و مددگار ضعیف اور بے کار ہیں۔

وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۗ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿٧٦﴾

وَيَزِيْدُ اللّٰه ؛ اور اللہ زیادہ کرتا ہے، بڑھاتا ہے۔ اَلَّذِيْنَ اهْتَدَوْا ؛ ان لوگوں کو جو ہدایت پر ہیں، راہِ راست پر ہیں۔ هُدًى ؛ ہدایت۔ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ ؛ اور رہنے والی نیکیاں۔ وہ نیک کام جن کا اثر ہمیشہ باقی رہے گا۔ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کے پاس بہتر ہے۔ ثَوَابًا ؛ بلحاظ ثواب اور اَجر کے۔ وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ؛ اور بہتر ہے باعتبار انجام اور مرجع کے، واپس ہونے کے مقام کے لحاظ سے۔ رَدٌّ۔ واپس ہونا۔ مَرَدٌّ۔ واپسی کا مقام و وقت۔ اسم ظرف ہے۔

ترجمہ :- اور اللہ ان لوگوں کو جو ہدایت پر ہیں ان کی ہدایت میں اور زیادتی کرتا ہے۔ اور جو نیک کام باقی رہنے والے ہیں تمہارے رب کے پاس ان کا ثواب اچھا ہے اور ان کے واپس جانے کا مقام اچھا ہے۔

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ﴿٧٧﴾

اَفَرَاَيْتَ ؛ بھلا کیا تو نے دیکھا۔ اَلَّذِيْ كَفَرَ ؛ اس شخص کو جس نے انکار کیا، نہ مانا۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں اور نشانیوں کو۔ وَقَالَ ؛ اور اس نے کہا۔ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ؛ مجھے ضرور مال اور اولاد دی جائے گی، میں مال اور فرزند سے سرفراز کیا جاؤں گا۔

ترجمہ :- کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیتوں سے انکار کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ مجھے مال بھی ملے گا اور اولاد بھی۔

مستقبل تو ہمیشہ تاریکی میں رہتا ہے۔

أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا ﴿٧٨﴾

اَطَّلَعَ الْغَيْبَ ؛ کیا اس کو غیب کی باتوں کی اطلاع ہوئی ہے۔ اَطَّلَعَ اصل میں ءَ اِطَّلَعَ تھا۔ اَمِ اتَّخَذَ ؛ یا اس نے لے لیا ہے؟ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ ؛ خدا کے پاس۔ عَهْدًا ؛ عہد کو۔

ترجمہ :- کیا اس کو غیب کی اطلاع ہوگئی ہے؟ یا اس نے خدائے رحمٰن سے کوئی عہد لیا ہے؟ (کوئی معاہدہ کرلیا ہے؟)۔

كَلَّا ۚ سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿٧٩﴾

كَـلَّا ؛ ہرگزنہیں ۔یعنی اس نے خدا سے کوئی معاہدہ نہیں کیا، کوئی عہد نہیں لیا۔ سَـنَكْتُبُ مَايَقُوْلُ ؛ ہم لکھ رکھیں گے جو کچھ وہ کہتا ہے، اس کے اعمال نامہ میں، لوحِ محفوظ میں ہم سب لکھ رکھیں گے۔ وَنَمُدُّلَـهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ؛ اور اس کے لئے عذاب پر عذاب بڑھائیں گے۔

ترجمہ :- ہرگزنہیں ۔ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے ہم اس کو لکھ رکھیں گے اور اس کے لئے عذاب پر عذاب بڑھائیں گے۔

وَنَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾

وَّنَـرِثُــهٗ مَا يَقُوْلُ ؛ اور ہم مالک ہوجائیں گے اور اس سے چھین لیں گے مال و اولاد کا جو کچھ وہ ذکر کرتا ہے سب ہمارے قبضہ میں رہے گا۔ وَيَـاْتِيْنَا فَرْدًا ؛ اور ہمارے پاس آئے گا تو وہ تنِ تنہا آئے گا فردِ واحد آئے گا۔

ترجمہ :- یہ جو کچھ کہتا ہے ہم اس سے نکال لیں گے اور ہم ہی وارث رہیں گے اور وہ آئے گا تو ہمارے پاس تنہا آئے گا۔

وَاتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنَ اللّٰهِ ؛ اور انھوں نے بنالیا ہے خدا کو چھوڑ کر۔ اٰلِهَةً ؛ معبود۔ لِيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ؛ کہ ان کے لئے باعثِ عزت ہوں۔

ترجمہ :- اور انھوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود بنالیا کہ ان کے لئے باعثِ عزت ہوں۔

ع ۵/۱۷/۸

كَلَّا ۚ سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾

كَـلَّا ؛ ہرگزنہیں ۔ اس وقت تو غیرِ خدا کی پوجا کرتے ہیں مگر کل۔ سَيَـكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ ؛ ان کی عبادت سے انکار کریں گے۔ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ؛ اور ہوجائیں گے ان کے مخالف۔

ترجمہ :- ہرگزنہیں ۔ (اس وقت تو غیرِ خدا کی پوجا کرتے ہیں مگر کل) ان کی عبادت سے انکار کریں گے اور ان کے مخالف ہوجائیں گے۔

اَلَمۡ تَرَ اَنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا الشَّیٰطِیۡنَ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ تَؤُزُّہُمۡ اَزًّا ﴿۸۳﴾

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ۔ اَنَّـآ اَرْسَلْنَا ؛ کہ ہم نے بھیجا ، چھوڑ رکھا ۔ اَلشَّیٰطِیْنَ ؛ شیاطین کو ۔ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ؛ کافروں پر ۔ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ؛ کہ ان کو اُبھارتے ہیں ، برانگیختہ کرتے ہیں ، ان کو ہلاتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم نے شیاطین کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے کہ ان کو خوب اُبھارتے اور اُچھالتے ہیں ۔

فَلَا تَعۡجَلۡ عَلَیۡہِمۡ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَہُمۡ عَدًّا ﴿ۚ۸۴﴾

فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؛ پھر تم ان کے خلاف جلدی نہ کرو ۔ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ؛ ہم تو ان کی خطاؤں کو ، ان کی غلطیوں کو شمار کر رہے ہیں ، گِن گِن کر رکھا ہے ۔

ترجمہ :- پھر تم ان کی مخالفت میں (ان کی سزا میں) جلدی نہ کرو ۔ ہم ان کی تمام باتیں گِن رہے ہیں (شمار کر رہے ہیں) ۔

یَوۡمَ نَحۡشُرُ الۡمُتَّقِیۡنَ اِلَی الرَّحۡمٰنِ وَفۡدًا ﴿ۙ۸۵﴾

یَـوْمَ نَـحْشُـرُ ؛ (اس دن کو یاد رکھو) جس دن ہم جمع کریں گے ۔ اَلْـمُتَّـقِیْـنَ ؛ خدا ترسوں کو ، پرہیزگاروں کو ۔ اِلَی الرَّحْمٰنِ ؛ خدائے رحمٰن کی طرف ۔ وَفْدًا ؛ بطورِ مہمان ۔

ترجمہ :- اس دن ہم متقیوں کو خدا کی طرف مہمان بنا کر بھیج دیں گے (جمع کریں گے) ۔

وَّ نَسُوۡقُ الۡمُجۡرِمِیۡنَ اِلٰی جَہَنَّمَ وِرۡدًا ﴿ۘ۸۶﴾ وقف لازم

وَنَسُوْقُ ؛ اور ہم ہانکیں گے ۔ سَـآئِقٌ ؛ ہانکنے والا ۔ سوقُ کَلَامٍ ۔ ماقبل کی عبارت سے ربط ۔ اَلْـمُجْرِمِیْنَ ؛ مجرموں کو ۔ اِلٰی جَهَنَّمَ ؛ دوزخ کی طرف ۔ وِرْدًا ؛ پیاسے ۔ وَارِدٌ ۔ پانی پر آنے والا ۔ مَوْرِدٌ ۔ پَن گھٹ ۔ وُرُوْدٌ ۔ آنا ۔

ترجمہ :- اور ہم مجرموں کو جہنّم کی طرف تشنہ لب ہانکیں گے (ان کو پانی تک نہ ملے گا) ۔

لَا یَمۡلِکُوۡنَ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَہۡدًا ﴿ۘ۸۷﴾ وقف لازم

لَایَـمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ ؛ وہ شفاعت کے مالک نہ ہوں گے ، ان کو شفاعت کرنے کا اختیار نہ ہوگا ۔ اِلَّا مَـنِ اتَّخَذَ ؛ مگر جس نے لیا ہے ۔ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ ؛ خدائے رحمٰن کے پاس ۔ عَهْدًا ؛ عہد ، قرار ، اجازت ۔

ترجمہ :- ان کے ہاتھ میں سفارش کرنا نہیں ہے، مگر جس نے خدا کے پاس سے اجازت حاصل کرلی ہے ۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾

وَقَالُوْا ؛ اور بعض غیر مسلم کہتے ہیں ۔ اِتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ ؛ خدائے رحمٰن رکھتا ہے ۔ وَلَدًا ؛ کوئی بیٹا ۔ کوئی عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور بعض ، فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں ۔ ان کو بچہ کے معنٰی بھی معلوم ہیں ؟ خاوند جورو کے ملنے سے جو پیدا ہوتا ہے اس کو بچہ کہتے ہیں ۔ خدا کو کسی کی حاجت کیا ہے ؟ آدمی بچہ کی آرزو اس لئے کرتا ہے کہ اس کو اپنی چلتی پھرتی تصویر سمجھتا ہے ، اس کو اپنے بقائے نام کا ذریعہ جانتا ہے ، بڑھاپے میں کام آتا ہے ، مرنے کے بعد بچہ باقی رہتا ہے ، اس کے وجود کو اپنی وجود سمجھتا ہے ۔ خدا تو اس کو پیدا کرنا چاہتا ہے ایک لفظ ''کُنْ'' سے پیدا کردیتا ہے ۔ اس کو کسی کی حاجت نہیں ۔ وہ کبھی بوڑھا نہ ہوگا ۔ سب مرجائیں گے اور وہ باقی رہے گا ۔ باپ بیٹے میں کچھ تو مناسبت ہونی چاہیئے ۔ وجود بالذات اور وجود بالعرض میں کیا مناسبت ہے ۔ البتہ ایک لفظِ وجود تو مشترک ہے ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدائے رحمٰن بیٹا رکھتا ہے ۔

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ﴿۸۹﴾

لَقَدْ جِئْتُمْ ؛ تم یقیناً پہنچے ہو ، تم آگئے ہو ۔ شَيْئًا اِدًّا ؛ ایک بھاری بات میں ۔

ترجمہ :- یقیناً تم نے بڑی بات کہی ۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾

یہ ایسی بڑی اور بھاری بات ہے کہ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ ؛ قریب ہے کہ آسمان ۔ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ ؛ اس سے پھٹ پڑیں ۔ فُطُوْرٌ ؛ ناشتہ ۔ اِفْطَار ۔ روزہ کھولنا ۔ صَدَقَہ فِطر : جن لوگوں نے رمضان میں روزے رکھے ہیں ان کا مسکینوں کو عید منانے کے لئے غلّہ سے مدد کرنا ۔ فِطْرَتْ ۔ انسان کی طبعی حالت ۔ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ ؛ اور زمین پھٹ جائے ۔ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ ؛ اور پہاڑ گر پڑیں ۔ هَدًّا ؛ کانپ کر ، ڈھ کر ، پارہ پارہ ہوکر ۔

ترجمہ :- اس (بڑی) بات سے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہوجائے اور پہاڑ پارہ پارہ ہوکر گر جائیں ۔

أَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿۹۱﴾

اَنْ دَعَوْا ؛ کہ پکارتے ہیں ، دعویٰ کرتے ہیں ، نسبت کرتے ہیں ۔ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ؛ خدائے رحمٰن کا بیٹا ۔

ترجمہ :- اس بات سے کہ خدائے رحمٰن کی طرف بچہ کو منسوب کرتے ہیں ۔

وَمَا يَنۢبَغِىْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿۹۲﴾

وَمَا يَنْبَغِىْ لِلرَّحْمٰنِ ؛ اور خدائے رحمٰن کے سزاوار نہیں ہے، اس کی شان کے لائق نہیں ۔ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ؛ کہ اولاد رکھے ۔

ترجمہ :- اور خدا کی شان کے لائق نہیں کہ اولاد رکھے ۔

اِنْ كُلُّ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِى الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿۹۳﴾

اِنْ كُلُّ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں کوئی نہیں ہے ۔ اِلَّا اٰتِى الرَّحْمٰنِ ؛ مگر خدائے رحمٰن کے پاس حاضر ہوتا ہے ۔ عَبْدًا ؛ بندہ بن کر ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین میں جو جو ہیں وہ دربارِ الٰہی میں بندہ بن کر حاضر ہوتے ہیں ۔

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾

لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ ؛ خدا نے یقیناً سب کا احاطہ کرلیا ہے، شمار کرلیا ہے ۔ ابتدائی زمانہ میں تسبیحیں نہیں تھیں کنکریوں اور بیجوں سے شمار کرتے تھے ۔ اب بھی بہت سے لوگ مولسری کے بیجوں سے شمار کرتے ہیں ۔ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ؛ اور ان کو خوب گِن لیا ہے ۔

ترجمہ :- اس نے (خدا نے) ضرور ان کا احاطہ بھی کرلیا ہے ۔ اور ان کو گِن بھی لیا ہے ۔

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿۹۵﴾

وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ ؛ اور ان میں سے ہر ایک خدائے تعالیٰ کے پاس حاضر ہوگا ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ فَرْدًا ؛ اکیلا، تنہا، قیامت میں نفسی نفسی کی پڑے گی ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے ہر ایک اس کے پاس (خدائے تعالیٰ کے پاس) حاضر ہوگا قیامت کے دن تنہا (نہ یار ہوگا نہ مددگار) ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جو ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کئے ۔ اعمالِ صالحہ کئے ۔ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ ؛ ان کو یقیناً اللہ عطا کرے گا ۔ وُدًّا ؛ محبت ۔ اور وہ یا تو خدا کے محبّ ہوں گے یا خدا کے محبوب ۔ میرے پاس تو خدا خود اپنے عاشقوں اور محبوبوں کی محبت رکھتا ہے ۔ بندے تو محبت کریں گے ہی ۔ ابتداء بھی محبت پر انتہا بھی محبت پر ۔ مگر محبت کے جلوے مختلف مقام میں، مختلف طریقہ پر ہوتے ہیں ۔ ذراتِ عالم میں کششِ اتصال، زمین اور زمینات میں کششِ

محبت کے مختلف اسلوب

ثقل ،مختلف مادوں میں کششِ کیمیاوی ، کراتِ عالم میں تجاذب ، جانوروں میں موالفت ، بچوں میں شوقِ بازی ، جوانوں میں حُسن پرستی ، بوڑھوں میں شفقت ، غرباء میں حسرت ، اغنیاء میں حرصِ دولت ، سپاہیوں میں شہامت ، امراء میں جاہ وعزت ، علماء میں وقار و متانت ، بادشاہوں میں عظمت ، اہلِ مذہب میں حمیت ، اہلِ ملک میں عصبیت ، صالحین میں عبادت ، سالکین میں توحیدِ عزیمت ، واصلین میں بے خودی ، کاملین میں بندگی ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں اللہ رحمٰن ان کو محبت عطا کرتا ہے ۔

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ ٱلْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِۦ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾

فَـاِنَّـمَـا يَسَّـرْنٰـهُ ؛ پس ہم نے اس قرآن کو آسان کردیا ہے ، سہل کردیا ہے ۔ بِـلِسَانِکَ ؛ تمہاری زبان میں ، یعنی عربی میں ۔ لِتُبَشِّرَبِـهٖ ؛ تاکہ تم اس قرآن کے ذریعہ سے بشارت دو ، خوش خبری دو ۔ اَلْمُتَّقِيْنَ ؛ خدا ترسوں کو ، پرہیزگاروں کو ، متقیوں کو ۔ وَتُنْذِرَبِهٖ ؛ اور اس سے ڈراؤ ۔ قَوْمًا لُّدًّا ؛ جھگڑالو لوگوں کو ۔ لَدَدْ ۔ جھگڑا ، کٹ حجتی ، سختی سے کسی بات پر اڑا رہنا ۔

ترجمہ :- پس ہم نے اس (قرآن) کو تمہاری زبان میں آسان کردیا کہ متقیوں کو اس کے ذریعہ سے بشارت دو اور جھگڑالو (اور لڑاکو) لوگوں کو ڈراؤ ۔

رکوع ۶ ۶ ٩ النصف

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع

وَكَـمْ اَهْـلَكْنَا ؛ اور ہم نے کتنوں کو ہلاک کردیا ۔ قَبْلَهُمْ ؛ ان سے پہلے ۔ مِنْ قَرْنٍ ؛ طبقوں کے طبقے ، قرنہا قرن ۔ هَـلْ تُـحِسُّ مِنْهُمْ ؛ کیا تم ان سے محسوس کرتے ہو ۔ مِـنْ اَحَدٍ ۔ کسی میں سے ۔ اَوْتَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ؛ یا سُنتے ہو ان کی خفیف سی آواز کو ، کھٹکے کو ، بھنک کو ۔

ترجمہ :- اور کتنے قرن درقرن ہیں (طبقے کے بعد طبقے ہیں) کہ ہم نے ان کو ان سے پہلے ہلاک کردیا ۔ کیا ان میں سے کوئی محسوس بھی ہو رہا ہے یا ان میں سے کسی کی خفیف سی بھی آواز سن رہے ہو ۔

سُورَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَخَمْسٌ وَثَلٰثُونَ اٰيَةً وَثَمَانُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ طٰہٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ایک سو پینتیس (١٣٥) آیتیں اور آٹھ (٨) رکوع ہیں

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

طٰهٰ ﴿١﴾ مَآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْقُرْءَانَ لِتَشْقَىٰٓ ﴿٢﴾

طٰہٰ ؛ اس کے معنی اللہ کو معلوم ہیں ۔ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ ؛ ہم نے تم پر نہیں اُتارا ۔ اَلْقُرْاٰنَ ؛ قرآن کو ۔ لِتَشْقٰٓی ؛ کہ تم محنت میں پڑو ۔ رنج اُٹھاؤ، تکلیفیں برداشت کرو ۔

ترجمہ :- ہم نے تم پر قرآن اس لئے نہیں اُتارا کہ تم سختیاں کھینچو ۔

اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝۳

اِلَّا تَذْکِرَةً ؛ مگر نصیحت ، یاد دہانی ۔ لِمَنْ یَّخْشٰی ؛ اس شخص کے لئے جو ڈرے ، جو خدا ترس ہو ۔

ترجمہ :- مگر خدا ترسوں کی نصیحت کے لئے ۔

تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝۴

تَنْزِیْلًا ؛ ہم نے اُتارا ہے ۔ اُتارنا مفعولِ مطلق ہے ۔ مِمَّنْ ؛ اس کی طرف سے جو ۔ خَلَقَ الْاَرْضَ ؛ زمین کو پیدا کیا ۔ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰی ؛ اور بلند آسمانوں کو ۔

ترجمہ :- اُتارا گیا ہے اس (خدا) کی طرف سے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا کیا ۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝۵

اَلرَّحْمٰنُ ؛ رحمان ، رحمت کی تجلی ۔ عَلَی الْعَرْشِ ؛ عرش پر ۔ اِسْتَوٰی ؛ چھائی ہوئی ہے ۔ قائم ہے ۔

ترجمہ :- اللہ رحمٰن تختِ حکومت پر قائم ہے ۔

عربی میں عرش کا لفظ حکومت سے استعارہ ہوتا ہے ۔ جیسے اُردو میں بھی کہتے ہیں کہ فلاں کی تخت نشینی ہوئی یعنی اس کی کلی حکومت ہے ۔ فلاں کی کرسی نشینی ہوئی ہے یعنی جزوی حکومت ہے ۔ عالمِ مثال والوں کو ایسے ہی نظر آتا ہے کہ ایک تجلی مثالی تخت پر جلوہ گر ہے ۔ خدائے تعالیٰ عرش پر ہے یعنی اس کے لئے علو اور بلندی ثابت ہے ۔ اس کی حکومت قائم ہے ۔ عرش خود خدائے تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے ۔ کونسی جگہ ہے جہاں اس کی حکومت نہیں ۔ عرش پر اس کی حکومت ہے ، فرش پر اس کی حکومت ہے ۔ یہ سب اللہ کی مِلک ہے ۔ عرشی ان لوگوں کو کہتے ہیں جو خدا کو ہر جگہ نہیں سمجھتے بلکہ صرف عرش پر سمجھتے ہیں ۔ استعارات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بڑی غلط فہمیاں ہورہی ہیں ۔

لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝۶

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ ؛ اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے ، سب اس کی مِلک ہے ۔ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ اور جو زمین میں ہے ۔ وَمَا بَیْنَهُمَا ؛ اور جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے ۔ وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ؛ اور جو گیلی ، نمناک ، سیلی زمین کے

نیچے ہے۔ بہرحال سب اس کا ہے کیونکہ جان داروں کی اصل گیلی مٹی ہے۔

ترجمہ:- اسی کا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور جو زیرِ زمین ہے۔

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ﴿٧﴾

وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ ؛ اور اگر تم کچھ پکار کر کہو (تو وہ اس سے چھپ نہیں سکتا) فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ؛ وہ جانتا ہے پوشیدہ کو، چھپے ہوئے کو اور خفی تر کو۔

ترجمہ:- اور اگر تم کچھ پکار کر کہو تو وہ پوشیدہ اور اس سے خفی تر کو بھی جانتا ہے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾

اَللّٰهُ ؛ اللہ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ؛ اس کے اچھے اچھے اسماء ہیں۔

ترجمہ:- اللہ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کے اچھے اچھے نام ہیں۔

واضح ہو کہ صفت وہ غیر مستقل چیز ہے جو دوسرے میں ہو۔ اور ذات وہ چیز ہے جس کی صفت ہو، جو صفات سے موصوف ہو۔ اور اسم، ذات وصفت کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ مثلاً رَحم ایک صفت ہے اللہ ذات ہے۔ رَحْمٰن اس کا اسم ہے

یہ بات یاد رکھو کہ جس اسم کو بار بار پڑھیں گے اور تمہاری توجہ اس کی طرف ہوگی، اس اسم کے آثار خود تم میں پیدا ہوں گے۔ اسمائے الٰہی سے جو چیزیں پیدا ہوتی ہیں ان کو آثار کہتے ہیں۔ خدا کی ذات، خدا کی صفت، خدا کا اثر یعنی بندہ اور اس کے لوازم۔

یہ بھی یاد رکھو مناسب نام کی تکرار سے مقصد حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص بھوکا ہے تو وہ یا رَزَّاقُ پڑھے۔ بیمار ہے تو یَاشَافِیْ، اولاد نہیں ہوتی تو یَا خَلَّاقُ، یَا فَعَّالُ یَامُصَوِّرُ۔ لاکھ سوا لاکھ بار پڑھنے کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔ اس کا ماخذ مِائَةَ اَلْفٍ اَوْيَزِيْدُوْنَ ہے۔ لوازمِ بشری کو جس قدر چھوڑیں گے علویات سے مناسبت پیدا ہوگی اور عالمِ مثال سے جلد ربط پیدا ہوجائے گا۔

اب اپنے ایک اولوالعزم پیغمبر کا ذکر فرماتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ وہ عرش میں مقید نہیں۔ چاہتا ہے تو درخت پر اور پہاڑ پر بھی تجلی فرماتا ہے۔

اسماء الٰہی کو بار بار پڑھنے سے ان کے آثار بندہ میں پیدا ہوتے ہیں

وقف لازم

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾

وَهَلْ اَتٰىكَ ؛ اور کیا تمہارے پاس آئی؟ حَدِيْثُ مُوْسٰى ؛ موسیٰ کی خبر، ان کا قصہ، ان کا حال۔

ترجمہ:- اور کیا تم کو موسیٰ کی بھی کچھ خبر پہنچی ہے؟

اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا

اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ﴿۱۰﴾

اِذْرَاٰنَارًا ؛ جب کہ موسٰی نے آگ دیکھی ۔ فَقَالَ لِاَهْلِهِ ؛ پھر انھوں نے اپنی بیوی سے کہا ، گھر والوں سے کہا ۔ اَهْل کا لفظ بیوی کے لئے اصل ہے ۔ اُمْكُثُوْا ؛ ذرا ٹھیرو ۔ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؛ میں نے آگ دیکھی ہے ۔ لَعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ ؛ شاید کہ میں تمہارے پاس لے آؤں ۔ مِنْهَا بِقَبَسٍ ؛ اس میں سے کچھ آگ کی ڈلی ۔ شاید میں تمہارے پاس آگ لے آؤں اَوْاَجِدُ ؛ یا میں پاؤں ۔ عَلَى النَّارِ هُدًى ؛ آگ پر راستہ ، پتہ ۔

ترجمہ :- جب کہ انھوں نے (موسٰی نے) آگ دیکھی ، پھر اپنی بیوی سے کہا ، ذرا ٹھیرو مجھے آگ نظر آتی ہے ۔ شاید کہ میں تمہارے پاس اس میں سے آگ کی ایک ڈلی لے کر آؤں یا مجھے آگ کا پتہ مل جائے کہ وہ ہے کہاں ۔

صاحبو ! موسٰی علیہ السلام کی بیوی کی زچگی ہوئی تھی ۔ ٹھنڈا وقت تھا ۔ سردی ہو رہی تھی ۔ آگ لینے کا خیال دل میں بسا ہوا تھا ۔ ان کا خیال ایک نقطہ پر جما ہوا تھا ۔ اس لئے آگ نظر آئی ۔ اور وہی محلِ تجلی بن گئی ۔ جب آدمی کے خطرات بند ہوجاتے ہیں اور خیال ایک نقطہ پر قائم ہوجاتا ہے تو جو چیز دل میں بسی ہوئی ہے وہ فوراً مثالی صورت لے کر نظر آتی ہے ۔ تمام ریاضت کرنے والوں کا یہی مقصد رہتا ہے کہ ایک نقطہ پر خیال قائم ہوجائے اور علویات منکشف ہوجائیں ۔ موسٰی علیہ السلام کا خیال ایک نقطہ پر قائم تھا ۔ پیغمبر تو تھے ہی ، خدا کا خیال بھی دل میں بسا ہوا تھا فوراً ان پر مثالی تجلی ہوگئی ۔

فَلَمَّآ اَتٰهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۱﴾

فَلَمَّآ اَتٰهَا ؛ پھر جب موسٰی اس آگ کے پاس پہنچے ۔ نُوْدِيَ ؛ ندا دی گئی ، پکارا گیا ۔ يٰمُوْسٰى ؛ اے موسٰی ۔

ترجمہ :- پھر جب وہ آگ کے پاس پہنچے تو ندا دی گئی : او موسٰی !

اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾

اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ ؛ میں تو تمہارا رب ہوں ۔ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ؛ اپنی دونوں جوتیاں نکال ڈالو ۔ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ؛ بے شک تم طوٰی کی مقدس وادی میں ہو ۔

ترجمہ :- بے شک میں تمہارا رب ہوں ، اپنی نعلین اُتار ڈالو ۔ تم تو طوٰی کی مقدس وادی میں ہو ۔

صاحبو ! علویات کا اثر اجسام پر بھی ہوتا ہے ۔ جس جگہ موسٰی علیہ السلام پر تجلی ہوئی تھی وہاں نعلین اُتار دینے کا حکم

دیا گیا ۔ اسی واسطہ نماز پڑھتے ہیں تو پاک صاف مقام میں ۔ یہ لوازم ہیں ان کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ۔ مادّہ پرستوں کو علویات سے کوئی غرض ہی نہیں ۔ جو مادّہ پرست موحد ہوتے ہیں وہ بھی مقامات مقدسہ کی تعظیم نہیں کرتے ۔ نادان ہیں ، ہر چیز کی تعظیم کو شرک سمجھتے ہیں ۔

وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ﴿١٣﴾

وَاَنَـا اخْتَـرْتُـکَ ؛ اور میں نے تمہیں پسند کرلیا ہے ۔ خَیْـر ، اچھا ۔ اِخْتَـارَ ؛ پسند کیا ، چُن لیا ۔ فَـاسْتَـمِعْ ؛ تو ذرا کان لگا کر سنو ! لِمَا یُوْحٰی ؛ اس وحی کو جو تم پر کی جارہی ہے ، جو احکام تم پر نازل ہورہے ہیں ۔

ترجمہ :- اور میں نے تمہیں پسند کرلیا ۔ اب تم پر جو وحی کی جارہی ہے اس کو غور سے سنو ، کان دھر کر سنو !

صاحبو ! ایک عقل مند فرماتے تھے کہ فرشتہ نے پکار کر کہا : اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ ۔ بھلا فرشتہ کی مقدور ہے کہ خدائی کا دعویٰ کرے ۔

اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴿١٤﴾

اِنَّـنِـیْٓ اَنَا اللّٰہُ ؛ میں ہی اللہ ہوں ۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنَا ؛ میرے سوا کوئی معبود نہیں ۔ فَاعْبُدْنِیْ ؛ پس میری عبادت کرو ، میری بندگی کرو ۔ خود کو عبد اور بندہ سمجھو ۔ وَاَقِـــمِ الصَّـلٰوۃَ ؛ اور نماز کو قائم رکھو ، پابندی سے پڑھو ، اچھی طرح سے پڑھو ۔ لِذِکْرِیْ ؛ میری یاد کے لئے ۔

ترجمہ :- بے شک میں ہی اللہ ہوں ۔ میرے سوائے کوئی معبود نہیں ۔ پس میری عبادت کرو ۔ اور میری یاد میں پابندی سے نماز پڑھو ۔

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ ۢ بِمَا تَسْعٰى ﴿١٥﴾

اِنَّ السَّـــاعَۃَ اٰتِیَۃٌ ؛ بے شک قیامت آنے والی ہے ۔ اَکَـادُ اُخْـفِیْھَـا ؛ میں تقریباً اس کو لوگوں سے چھپاتا ہوں ۔ لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ ؛ تاکہ ہر شخص کو جزا دی جائے ۔ بِمَا تَسْعٰی ؛ اس کے سعی و کوشش اور عمل کی ۔

ترجمہ :- بے شک قیامت آنے والی ہے ۔ میں اس کو تقریباً لوگوں سے چھپاتا ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کی کوشش اور اس کے عمل کی جزا دی جائے ۔

فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿١٦﴾

فَـلَا یَصُدَّنَّکَ عَنْھَا ؛ پھر تجھ کو روک نہ دے اس سے ، یعنی اس کے خیال سے باز نہ رکھے ۔ مَنْ لَّایُؤْمِنُ بِھَا ؛ وہ شخص جو اس پر ایمان نہیں رکھتا ۔ وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ ؛ اور اپنی خواہشاتِ نفسانی کی اتباع کرتا ہے اور ان پر چلتا ہے ، ان کی پیروی

کرتا ہے ۔ فَتَرْدٰی ؛ پھر تم کہیں اس بے فکری کی وجہ سے تباہ نہ ہو جاؤ ، ہلاک نہ ہو جاؤ ۔

ترجمہ :- پھر تم کو اس کے خیال اور فکر سے روک نہ دے وہ شخص جو اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہشات کا تابع ہے کہ تم بھی کہیں (اس بے فکری کی وجہ سے) ہلاک نہ ہو جاؤ ۔

وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى ﴿١٧﴾

وَمَا تِلْکَ ؛ اور یہ کیا ہے ؟ بِیَمِیْنِکَ ؛ تمہارے سیدھے ہاتھ میں ۔ یٰمُوْسٰی ؛ اے موسٰی !

ترجمہ :- موسٰی ! یہ تمہارے سیدھے ہاتھ میں کیا ہے ؟

قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرٰى ﴿١٨﴾

قَالَ هِیَ عَصَایَ ؛ موسٰی نے کہا یہ میرا عصا ہے ، میری لاٹھی ہے ۔ اَتَوَکَّؤُا عَلَیْهَا ؛ میں اس پر تکیہ کرتا ہوں ، میں اس پر ٹیکتا ہوں ۔ وَاَهُشُّ بِهَا ؛ اور اس سے پتے جھاڑتا ہوں ۔ عَلٰی غَنَمِیْ ؛ میری بکریوں کے لئے ۔ وَلِیَ فِیْهَا ؛ اور میرے لئے اس میں ہیں ۔ مَاٰرِبُ اُخْرٰی ؛ دوسرے کام ، دوسرے اغراض ، دوسرے حاجات ۔

ترجمہ :- کہا ، یہ میرا عصا ہے میں اس کو ٹیکتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتّے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے اور اغراض و مقاصد بھی ہیں ۔

قَالَ أَلْقِهَا يٰمُوسٰى ﴿١٩﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالٰی نے فرمایا ۔ اَلْقِهَا ؛ اس عصا کو زمین پر ڈال دے ۔ یٰمُوْسٰی ؛ اے موسٰی !

ترجمہ :- فرمایا ، موسٰی ! ذرا اس کو زمین پر ڈال تو دے ۔

فَأَلْقٰهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿٢٠﴾

فَاَلْقٰهَا ؛ پھر موسٰی نے اس عصا کو ڈال دیا ۔ فَاِذَاهِیَ ؛ تو ناگہاں ، یکایک ، کیا دیکھتے ہیں کہ ، اسی دم ، دیکھتے ہی دیکھتے ، تب ہی ۔ حَیَّةٌ تَسْعٰی ؛ ایک سانپ تھا دوڑتا ۔

ترجمہ :- پھر اس کو ڈال دیا تو فوراً وہ تھا ایک سانپ دوڑتا ۔

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولٰى ﴿٢١﴾

قَالَ خُذْهَا ؛ اللہ تعالٰی نے فرمایا موسٰی اس کو پکڑ لو ۔ وَلَا تَخَفْ ؛ اور ڈرو نہیں ، خوف نہ کھاؤ ، گھبراؤ مت ۔ سَنُعِیْدُهَا ؛

ہم اس کو کردیں گے ۔ سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ؛ پہلی حالت کی طرف ، اسی طریقہ پر ، اسی طرح ، اسی شکل پر ۔

ترجمہ :- فرمایا ، اسے پکڑلو اور ڈرو نہیں ۔ ہم اس کو اس کی اگلی حالت پر لادیں گے ۔

وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿٢٢﴾

وَاضْمُمْ يَدَكَ ؛ اور اپنے ہاتھ کو لگاؤ ، ملاؤ ، ضم کرو ۔ اِلٰى جَنَاحِكَ ؛ اپنے بغل کی طرف ، بازو کی طرف ۔ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ ؛ اور پھر نکالوگے تو روشن نکلے گا ۔ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ؛ بغیر عیب کے ۔ اٰيَةً اُخْرٰى ؛ یہ اور ایک نشانی ہے ، قدرت کا کرشمہ ہے ۔

ترجمہ :- اور تم اپنا ہاتھ اپنی بغل کی طرف لے جاؤ (اس کو لگاؤ) وہ نکلے گا تو روشن نکلے گا ۔ وہ بے عیب کا بے عیب رہے گا ۔ یہ (ہماری قدرت کی) ایک اور نشانی ہوگی ۔

لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿٢٣﴾

لِنُرِيَكَ ؛ کہ ہم تم کو دکھاتے جائیں ۔ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ؛ ہماری بڑی نشانیوں میں سے ۔

ترجمہ :- تاکہ ہم دکھاتے جائیں تم کو ہماری بڑی بڑی نشانیاں ۔

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿٢٤﴾ ع

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ ؛ اب تم فرعون کے پاس جاؤ ۔ اِنَّهٗ طَغٰى ؛ وہ حد سے باہر نکل گیا ہے ۔ وہ بڑی سرکشی اور طغیان میں پڑ گیا ہے ۔

ترجمہ :- جاؤ فرعون کے پاس وہ بڑا سرکش ہوگیا ہے (وہ آپے سے باہر ہوگیا ہے) ۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿٢٥﴾

قَالَ ؛ موسیٰ نے عرض کیا ، دُعا کی ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اِشْرَحْ ؛ کھول دے ۔ لِيْ ؛ میرے فائدہ کے لئے ، میری پیغمبری کے لئے ، وحی لینے کے لئے ۔ صَدْرِيْ ؛ میرے سینہ کو ۔

ترجمہ :- کہا ، اے میرے رب ! تو میرے سینے کو کھول دے (شرحِ صدر کردے) ۔

وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ﴿٢٦﴾

وَيَسِّرْ ؛ اور آسان کر ۔ لِيْ ؛ میرے لئے ۔ اَمْرِيْ ؛ میرا کام ۔ تبلیغ کے لئے ۔

ترجمہ :- اور تو میرے لئے کام آسان کر ۔

وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿٢٧﴾

وَاحْلُلْ ؛ اور کھول دے ۔ حل کردے ۔ عُقْدَةً ؛ گرہ کو ، لکنت کو ، بستگی کو ۔ مِنْ لِّسَانِي ؛ میری زبان سے ۔

ترجمہ :- اور کھول دے میری زبان سے گرہ اور لکنت کو ۔

يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿٢٨﴾

يَفْقَهُوْا ؛ کہ سمجھیں ۔ قَوْلِيْ ؛ میرے قول کو ، میری بات کو ۔

ترجمہ :- کہ لوگ میری بات سمجھیں ۔

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿٢٩﴾

وَاجْعَلْ لِّيْ ؛ اور میرے لئے کر ، مقرر فرما ۔ وَزِيْرًا ؛ وزیر ، ہاتھ بٹانے والا ، معاون ، بوجھ اُٹھانے والا ۔ وِزْرٌ ؛ بوجھ ۔ مِنْ اَهْلِيْ ؛ میرے گھرانے کا ، میرے خاندان سے ، میرے لوگوں میں سے ۔

ترجمہ :- اور میرے خاندان میں سے میرا وزیر بنادے ۔

هٰرُوْنَ اَخِيْ ﴿٣٠﴾ اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِيْ ﴿٣١﴾ وَاَشْرِكْهُ فِيْۤ اَمْرِيْ ﴿٣٢﴾

هٰــرُوْنَ ؛ ہارون ۔ اَخِيْ ؛ میرے بھائی کو ۔ اُشْـدُدْ بِـهٖ ؛ ان سے مضبوط کر ، محکم کر ، شدید وقوی بنادے ۔ اَزْرِيْ ؛ میری قوت کو ۔ وَاَشْرِكْهُ ؛ اور ان کو شریک بنادے ۔ فِيْۤ اَمْرِي ؛ میرے کام میں ، پیغمبری میں ، تبلیغ میں ۔

ترجمہ :- میرے بھائی ہارون کو ۔ اور ان سے میری قوت کو مضبوط کردے ۔ اور ان کو میرے کام میں (کارِ تبلیغ میں) میرا شریک بنادے ۔

كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٣﴾ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ﴿٣٤﴾ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ﴿٣٥﴾

كَيْ ؛ تاکہ ۔ نُسَبِّحَکَ ؛ ہم تیری تسبیح کریں ، تیری ذات کی پاکی بیان کریں ۔ كَثِيْرًا ؛ بہت ۔ وَنَذْكُرَکَ ؛ اور ہم (میں اور ہارون) تیرا ذکر کریں ۔ كَثِيْرًا ؛ بہت ۔ اِنَّکَ كُنْتَ ؛ بے شک تو ہے ۔ بِنَا ؛ ہم کو ۔ بَصِيْرًا ؛ خوب دیکھتا ، جانتا ، واقف ۔

ترجمہ :- تاکہ ہم تیری تسبیح اور پاکی بیان کریں بہت کچھ ۔ اور ہم خوب کثرت سے تیرا ذکر کریں ۔ تُو تو ہم کو خوب جانتا ہے ، دیکھتا ہے ۔

قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ﴿٣٦﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ قَدْ اُوْتِيْتَ ؛ تم دے دیے گئے ۔ سُؤْلَکَ ؛ تمہارے سوال کو ، تمہاری دُعا کو ، درخواست کو ۔ يٰمُوْسٰى ؛ اے موسٰی !

ترجمہ :- فرمایا تمہاری درخواست کو قبولیت دی گئی ، اے موسٰی !

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً أُخْرَىٰ ﴿٣٧﴾

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَيْکَ ؛ اور ہم نے اس سے پہلے تم پر احسان کیا ہے ۔ تمہیں ممنون کیا ہے ۔ مَرَّةً اُخْرٰی ؛ ایک اور دفعہ ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تو تم پر ایک اور دفعہ ایک احسان کیا ہے ۔

إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ﴿٣٨﴾

اِذْاَوْ حَيْنَـا ؛ جب کہ ہم نے الہام کیا ۔ دل میں ڈالا ۔ اِلٰی اُمِّکَ ؛ تمہاری ماں کے ۔ مَـا یُوْحٰی ؛ وہ حکم جس کا الہام کیا جارہا ہے اور اپنے وحی و الہام سے حکم دیا ۔

ترجمہ :- جب ہم نے تمہاری ماں کو الہام کیا ۔

أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ يَأْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّي وَعَدُوٌّ لَّهُ ۚ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي ﴿٣٩﴾

وقف لازم

اَنْ ؛ کہ ۔ اِقْذِفِیْ ؛ ڈال دے ۔ اقْذِفِیْهِ ؛ تو اس کو (موسٰی کو) ڈال دے ۔ فِی التَّابُوْتِ ؛ صندوق میں ۔ فَاقْذِفِیْهِ ؛ پھر اس صندوق کو ڈال دے ۔ فِی الْیَمِّ ؛ دریا میں ۔ فَلْیُلْقِهِ الْیَمُّ ؛ پھر اس صندوق کو ڈال دے گا دریا ۔ بِالسَّاحِلِ ؛ دریا کے کنارے ۔ یَـاْخُذْهُ ؛ کہ اس کو لے لے ۔ عَـدُوٌّ لِّیْ وَعَدُوٌّ لَّـهٗ ؛ جو میرا بھی دشمن ہے اور موسٰی کا بھی دشمن ہے ۔ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ ؛ اور تم پر میں نے ڈال دی ۔ مَـحَبَّةً مِّـنِّیْ ؛ میری طرف سے محبت ۔ یعنی اللہ نے فرعون کے دل میں موسٰی کی محبت ڈال دی ۔ وَلِتُصْنَعَ ؛ اور تا کہ تم تیار کئے جاؤ ، تمہاری پرورش کی جائے ، تمہاری تربیت ہو ۔ عَـلٰی عَیْنِـیْ ؛ میرے زیرِ نگرانی ، میری آنکھ کے سامنے ، میری خاص توجہ کے تحت ۔

ترجمہ :- کہ ان کو ایک صندوق میں ڈال دو ۔ پھر اس صندوق کو دریا میں ڈال دو ۔ پھر دریا اس صندوق کو ساحل پر ڈال دے گا (ایک کنارے پر پھینک دے گا) پھر ان کو میرا اور ان کا دشمن لے لے گا ۔ اور میں نے تم پر محبت ڈال دی میری طرف سے (یعنی تمہاری محبت اپنے فضل و کرم سے اس کے دل میں ڈال دوں گا) اور تا کہ تم میرے زیرِ نگرانی ، میری آنکھوں کے سامنے پرورش کئے جاؤ ۔

إِذْ تَمْشِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا ۚ

فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰي قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ﴿۴٠﴾

اِذْ تَمْشِیٓ اُخْتُکَ ؛ یہ قصہ اس وقت کا ہے جب کہ تمہاری بہن چل رہی تھیں ۔ فَتَقُوْلُ ؛ پھر وہ کہتی تھیں ۔ هَلْ اَدُلُّکُمْ ؛اے پادشاہ فرعون کے لوگو ! کیا تم کو بتاؤں ؟ پتہ دوں ؟ دَلَا لَۃٌ ؛ راستہ بتانا ۔ دَلِیْل ؛ رہنمائی کرنے والا ۔ عَلٰی مَنْ یَّکْفُلُهٗ ؛ ایک شخص کا جو موسٰی کو پالے ، اس کا متکفل ہوجائے ۔ فَرَجَعْنٰـکَ ؛ پھر ہم نے تم کو واپس لایا ۔ رَجَعَ یَرْجِعُ رَجْعًا ؛ واپس کرنا ۔ رُجُوْعًا ؛ واپس ہونا ۔ اِلٰٓی اُمِّکَ ؛ تمہاری ماں کی طرف ۔ کَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا ؛ کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں ۔ وَلَا تَحْزَنَ ؛ اور وہ غمگین نہ ہوں ، حزن و ملال نہ کریں ۔

صاحبو ! اللہ تعالیٰ خود موسٰی علیہ السلام کے میلاد کو بیان فرماتا ہے اور بعض نادان ایسے بھی ہیں کہ حبیبِ خدا ﷺ کے میلاد کے ذکر سے ناخوش ہوتے ہیں اور اس کو رام لیلا سے مشابہ بتاتے ہیں ۔ موسٰی علیہ السلام کے لئے تو اللہ تعالیٰ احسان فرماتا ہے وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَیْکَ ؛ سے بیان کرتا ہے ۔ جتنی چیز بڑی دی جائے گی اتنا ہی بڑا احسان ہوگا ۔ غور کرو رسولِ خدا ﷺ کی پیدائش سے بڑھ کر ہم پر کیا احسان ہوگا ؟ آپ پیدا نہ ہوتے تو ہم مسلمان کیسے ہوتے اور خیرِ اُمّت میں کیسے داخل ہوتے ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّث تم پر اللہ نے جو انعام و اکرام کیا ہے اس کو بیان کرو ۔ بتاؤ حبیبِ خدا ﷺ کے پیدا ہونے سے زیادہ ہم پر کونسی نعمت ہے ؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسلمانوں کو بشارت دو کہ ان پر خدا کا بڑا فضل و کرم ہوا ہے ۔ ایک دوسری جگہ فرماتا ہے کہ اس کے فضل و کرم پر خوشیاں مناؤ ۔ ہم کو چاہئیے کہ عید میلاد نبوی کی ایک دوسرے کو مبارک باد دیں ۔

عاشوراء میں یہودی روزہ رکھتے تھے ۔ حضرت نے ان سے پوچھا کہ تم اس دن کیوں روزہ رکھتے ہو ؟ انھوں نے کہا اس دن موسٰی علیہ السلام کو فرعون سے نجات ملی ہے ۔ حضرت نے فرمایا : نَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْکُمْ ؛ یعنی ہم موسٰی کے متعلق تم سے زیادہ مستحق ہیں ، اور اس دن خود بھی روزہ رکھا ۔ موسٰی علیہ السلام کی نجات کی خوشی رسول اللہ ﷺ منائیں ، کیا تاریک دلی ہے کہ ہم حضرت کی پیدائش کی خوشی نہ منائیں !

بعض احادیث میں ہے کہ حضرتؐ کے تولد کی اطلاع ثویبیہ ، ابولہب کی باندی نے دی تو اس نے اس کی آزادی کا اشارہ کردیا ۔ لہٰذا دوشنبہ کے دن اس کے عذاب میں گونہ تخفیف ہوتی ہے ۔ جلنے والے جلیں ، خوش ہونے والے ضرور خوش ہوں گے ۔

حدیث شریف میں ہے اَلَا بِذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنْزِلُ الْبَرَکَۃُ ۔ ہاں اچھوں کے ذکر سے برکت نازل ہوتی ہے تو سید الانبیاءؑ کے ذکر سے بطریقۂ اولیٰ برکت نازل ہوگی ۔

امام المحدثین علامہ ابو الخطاب عمرو بن دحیۂ کلبی نے اپنی کتاب التنویر فی مولد البشیر النذیر میں اور خاتم المحدثین امام جلال الدین سیوطی نے سبیل الهدیٰ فی مولد المصطفیٰ میں اس حدیث کو نقل کیا ہے : حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں ، میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک دن ابو عامر انصاری کے مکان پر گیا ۔ ابو عامر اپنے قرابتیوں اور بچوں کو جمع کرکے حضور نبی کریمؐ کی ولادت کے حالات سُنا رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ وہ آج ہی کا دن تھا ، وہ آج ہی کا دن تھا ۔ حضور سرورِ عالم علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا : ابا عامر ! اللہ نے تمہارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیے ہیں

حضورؐ کے عین حیات ہی سے میلاد النبی منانے کا ثبوت

اورفرشتے تمہاری مغفرت چاہتے ہیں ۔جس نے تمہارے اس فعل کو کیا اس نے تم جیسی نجات حاصل کر لی ۔

امام المحد ثین الفقیہ الشافعی علامہ احمد بن حجر المکی نے مولد کبیر میں اور علامہ ابو القاسم محمد بن عثمان نے الدار المنظم میں اور سیوطی نے سبیل الھدٰی میں اس حدیث کونقل کیا ہے : حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے گھر میں لوگوں کو جمع کر کے ولادتِ باسعادت بیان کر رہا تھا ۔لوگ مسرور ہورہے تھے اور حمد باری اور درود شریف پڑھ رہے تھے ۔ اتنے میں خود سرورِ عالمؐ تشریف فرما ہوئے اور فرمایا : حَلَّتْ لَكُمْ شَفَاعَتِیْ یعنی میری شفاعت تم پر حلال ہوچکی ۔

وَقَتَلْتَ نَفْسًا ؛ اور تم نے ایک شخص کو مار ڈالا ۔قبطی کو ایک گھونسا مارا اور وہ مرگیا ۔فَنَجَّیْنٰکَ ؛ پھر ہم نے تم کو نجات دی ، بچالیا ، نکال لیا ۔مِنَ الْغَمِّ ؛ غم سے ،فکر سے ۔غَمَّ یَغُمُّ غَمًّا ؛ چھا جانا ۔غَمَامْ ۔ابر ۔آئندہ کا ھَمْ ماضی کا غَمْ ہوتا ہے ۔وَفَتَنّٰکَ فُتُوْنًا ؛ اور ہم نے مصیبتوں میں مبتلا کر کے تم کو آزمایا ۔خوب محنتوں میں ڈالا ۔فَلَبِثْتَ ؛ پھر تم ٹھہرے رہے ۔سِنِیْنَ ؛ کئی سال ۔فِیْ اَھْلِ مَدْیَنَ ؛ اہلِ مدین میں ،شعیبؑ کے پاس ۔ثُمَّ جِئْتَ عَلٰی قَدَرٍ ؛ پھر تم قضا وقدر سے آئے ۔یٰمُوْسٰی ؛ اے موسٰی ۔

ترجمہ :- جب کہ تمہاری بہن چل رہی تھیں پھر کہہ رہی تھیں کہ کیا میں تم کو بتاؤں ایسے شخص کو جو اس (بچہ) کا متکفل ہو (پرورش کرنے کا ذمّہ دار ہو) ۔ پھر ہم نے تم کو تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ حزن و ملال نہ کریں ۔ اور تم نے ایک شخص کو (قبطی کو) مار ڈالا تھا ۔ پھر ہم نے تم کو غَمّ و ھَمّ سے نجات دی اور تم کو خوب آزمایا ۔ پھر تم کئی سال (شعیب کے پاس) اہلِ مدین میں رہے ۔ پھر تم خوبی قسمت سے ایک خاص وقت پر اے موسٰی ! اپنے وطن پہنچے ۔

وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ ﴿٤١﴾

وَاصْطَنَعْتُکَ ؛ اور میں نے تم کو پیدا کیا ۔لِنَفْسِیْ ؛ خاص اپنے لئے ۔صَنَعَ یَصْنَعُ صَنْعَةً ؛ بنانا ، پیدا کرنا ، کاریگری ۔

ترجمہ :- اور میں نے تم کو خاص اپنے لئے پیدا کیا ۔

اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰیٰتِیْ وَلَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ ﴿٤٢﴾

اِذْھَبْ اَنْتَ وَاَخُوْکَ ؛ اب تم اور تمہارے بھائی ہارون جاؤ ۔بِاٰیٰتِیْ ؛ میری نشانیوں اور معجزات کے ساتھ ۔ وَلَا تَنِیَا ؛ اور سُستی نہ کرو ۔فِیْ ذِکْرِیْ ؛ میری یاد میں ، میری یاد دہانی میں ، میری تبلیغ میں ۔ذَکَرَ ؛ ذکر کیا ، یاد رکھا ۔

ترجمہ :- اب تم اور تمہارے بھائی میرے معجزے لے کر جاؤ ، اور میری یاد دہانی میں سُستی نہ کرو ۔

اِذْهَبَاۤ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰی ﴿٤٣﴾

اِذْهَبَــآ اِلٰى فِرْعَوْنَ ؛ اب تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ۔ اِنَّــهٗ طَغٰى ؛ وہ تو بڑا سرکش ہوگیا ہے۔ طغیان میں پڑ گیا ہے، حد سے بڑھ گیا ہے، بہت سر اُٹھایا ہے، نکل چکا ہے۔

ترجمہ :- تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ وہ بہت سر اُٹھایا ہے۔

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾

فَقُوْلَا لَــهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا ؛ پھر تم دونوں اس سے نرمی سے بات کرو۔ لَـعَـلَّهٗ يَتَذَكَّرُ ؛ شاید کہ وہ نصیحت قبول کرے اور اس کے دل میں خدا کی یاد آ جائے۔ اَوْيَخْشٰى ؛ یا ڈرے اور خدا ترسی اختیار کرے۔ خَشْيَةٌ ؛ رعب و جلال کی وجہ سے ڈرنا۔

ترجمہ :- پھر اس سے نرمی سے بات کرو شاید کہ وہ نصیحت پکڑے (اور اس کے دل میں خدا کی یاد آ جائے) یا وہ خدا ترسی اختیار کرے۔

صاحبو! آج کل ایسے واعظ نکلے ہیں کہ بات بات پر لوگوں کو کافر بناتے ہیں۔ یاد رکھو تم موسٰیؑ اور ہارونؑ سے زیادہ خدا کے پاس عزیز نہیں اور تمہارا مخاطب فرعون سے بدتر نہیں۔ ایسے جلیل القدر پیغمبروں کو حکم ہوتا ہے کہ فرعون سے نرمی سے گفتگو کرو اور تم ہو کہ فوارۂ کفر و شرک اور لعنت بنے ہوئے ہو۔ اگر ننانوے صورتیں کفر و شرک کی ہوں اور ایک صورت ایمان و اسلام کی ہو تو تم کبھی ایسی صورت پر کسی کو کافر نہ کہو۔ مخاطب کے دل میں نہ شرک ہے نہ کفر، اور تم خواہ مخواہ بات بات پر مشرک کہنے کی جرأت کرتے ہو۔ ذرا سمجھو اگر وہ اس کا اہل نہ ہوگا تو تمہارا شرک و کفر خود تم پر واپس ہوگا۔ کیونکہ عمل اور ردِعمل برابر ہوتا ہے۔

مسلمان کو مشرک نہ کہو

قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾

قَـالَا ؛ موسٰی اور ہارون نے عرض کیا۔ رَبَّـنَـا ؛ اے ہمارے رب۔ اِنَّـنَـا نَـخَـافُ ؛ بے شک ہم ڈرتے ہیں، ہم کو خوف ہے۔ اَنْ يَّـفْـرُطَ عَلَيْنَا ؛ کہ ہم پر زیادتی کرے، بہ افراط ظلم و ستم ڈھائے۔ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ؛ یا جوشِ غضب میں آ جائے، اور طغیان و زیادتی کرے۔

ترجمہ :- دونوں نے عرض کیا، خدایا! ہم کو تو خوف ہے کہ کہیں ہم پر وہ زیادتی نہ کرے یا ہم پر جوشِ غضب میں آ جائے، اور کچھ زیادتی کرے۔

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِىْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ لَاتَـخَافَا ؛ اے موسٰی و ہارون! تم نہ ڈرو۔ اِنَّـنِـىْ مَـعَـكُـمَـآ ؛ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ وہ تمہارا کیا بگاڑ سکتا ہے؟ میری مدد تمہارے ہمراہ ہے۔ اَسْـمَـعُ وَاَرٰى ؛ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سنتا ہوں اور جو کچھ کرتا ہے

دیکھتا ہوں ، میں شنوا ہوں ، بینا ہوں ، میں تمہاری باتیں سنتا ہوں اور تمہاری حالت کو دیکھتا ہوں ۔

ترجمہ :- فرمایا ،تم نہ ڈرو میں تو تمہارے ساتھ ہوں ۔سنتا ہوں ، دیکھتا ہوں ۔

فَأْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ ؕ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿٤٧﴾

فَـاْتِيٰـهُ ؛ پھرتم دونوں فرعون کے پاس جاؤ ۔ فَقُوْلَا ؛ پھر اس سے کہو ۔ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّکَ ؛ ہم دونوں تیرے رب کے رسول ہیں ،پیغمبر ہیں ۔ فَـاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِـیٓ اِسْرَآءِیْلَ ؛ پھربھیج دے ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو ۔ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ؛ اور ان کو نہ ستا ، ایذا نہ دے ، عذاب نہ کر ۔ قَدْجِئْنٰـکَ بِاٰیَةٍ ؛ ہم تیرے پاس معجزہ لے کر آئے ہیں ، نشانی لے کر آئے ہیں ۔ مِنْ رَّبِّکَ ؛ تیرے رب کے پاس سے ۔ وَالسَّـلٰـمُ ؛ اور سلام ہے ، سلامتی ہے ۔ عَـلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ؛ اس پر جو ہدایت کی اتباع کرے ، سیدھے راستہ پر چلے ۔

ترجمہ :- پھرتم اس کے پاس جاؤ ، اس سے کہو ہم تیرے پروردگار کے رسول ہیں ، پھر ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے ، اور ان کو تکلیف نہ پہنچا (ان کو عذاب نہ کر) ہم تیرے رب کی طرف سے معجزہ لے کر آئے ہیں (نشانِ قدرت کے ساتھ آئے ہیں) اور وہی شخص سلامت رہ سکتا ہے جو (سیدھا راستہ چلتا ہے) ہدایت کی پیروی کرتا ہے ۔

اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٤٨﴾

اِنَّا قَدْاُوْحِیَ اِلَیْنَا ؛ بے شک ہم کو وحی کی گئی ہے ، خدا کا فرمان پہنچا ہے ۔ اَنَّ الْعَذَابَ ؛ کہ عذاب نازل ہوگا ۔ عَلٰی مَنْ کَذَّبَ ؛ اس شخص پر جو جھٹلائے ، تکذیب کرے ۔ وَتَوَلّٰی ؛ اور منہ پھیرے ، روگردانی کرے ، نہ مانے ۔

ترجمہ :- ہم کو تو وحی کی گئی ہے کہ جوحق کی تکذیب کرے گا اور (اس کو جھٹلائے گا) اس سے روگردانی کرے گا ، اس پر عذاب آئے گا ۔

قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿٤٩﴾

موسٰی اور ہارون حسب الحکم فرعون کے پاس جاتے ہیں ۔ قَالَ ؛ فرعون نے کہا ، فرعون پوچھتا ہے ۔ فَـمَـنْ رَّبُّـكُمَا ؛ تمہارا پروردگار ہے کون ؟ یٰـمُوْسٰی ؛ اے موسٰی !

ترجمہ :- کہا ، تمہارا رب کون ہے اے موسٰی ۔

قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْٓ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰی ﴿۵۰﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ رَبُّنَا ؛ ہمارا رب ۔ اَلَّذِیْ ؛ وہ ہے جس نے ۔ اَعْطٰی کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ؛ جس نے ہر شئے کو اس کی فطرت کے مطابق صورت عطا کی ۔ ثُمَّ هَدٰی ؛ پھر اسی کے مطابق کام کرنے کی رہنمائی کی ۔

ترجمہ :- کہا ، ہمارا رب تو وہ ہے جس نے ہر شئے کو مناسب صورت عطا کی پھر (اسی کے مطابق) ہدایت اور رہنمائی کی ۔

خدائے تعالٰی سب چیزوں کو جانتا ہے ، پیدا کرنے سے پہلے جانتا ہے ۔ ہر ایک کو اسی کے لوازم کے ساتھ جانتا ہے ۔ ایک کلی حکم فرماتا ہے کہ اس کی اتباع کریں اور خیرِ کثیر حاصل کریں ۔ مگر بعض کی طبیعت ایسی ہوتی ہے کہ نصیحت قبول کرنے کو تیار نہیں ۔ لاکھ سمجھاؤ کبھی نہ مانیں گے ۔ اگر کسی حقیقت کے مناسب کوئی کام ہوتا ہے تو کام کے پیدا کرنے کی طرف توجہ فرماتا ہے اور فعل کو '' کُن '' فرماتا ہے ۔ اگر کام کسی کی طبیعت کے مناسب نہیں ہوتا تو کام کو پیدا ہونے کا حکم نہیں دیتا ۔ کیونکہ اس کی فطرت اور طبیعت اس حکم پر عمل کرنے سے انکار کرتی ہے ۔

دیتا ہے ہر اک کو حکیم جس کی جیسی فطرت ہے (حسرؔت صدیقی)

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ﴿۵۱﴾

قَالَ ؛ فرعون نے کہا ۔ فَمَا بَالُ ؛ پھر کیا حال ہوا ؟ کیا حساب کتاب ہوگا ؟ اَلْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ؛ گزشتہ لوگوں کا ، اگلے طبقوں کا ، اگلے قرنوں کا ۔

ترجمہ :- کہا ، پھر گزشتہ لوگوں کا کیا حال ہوا ؟

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ کِتٰبٍ ۚ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَی ﴿۵۲﴾

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ ؛ موسٰی نے کہا اس کا علم میرے خدا کے پاس ہے ۔ فِیْ کِتٰبٍ ؛ لوحِ محفوظ میں ، یا ان کے اعمال ناموں میں ۔ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ ؛ میرا خدا غلطی نہیں کرتا ۔ وَلَا یَنْسٰی ؛ اور نہ بھولتا ہے ۔

ترجمہ :- کہا ، اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے ، ایک کتاب میں لکھا ہوا ہے ۔ میرا خدا نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے ۔

الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا

وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ ؛ وہ جس نے تمہارے لئے بنایا ۔ اَلْاَرْضَ مَھْدًا ؛ زمین کوفرش کی طرح ،تمہارے لیٹنے ، بیٹھنے کے لائق ۔ وَسَلَکَ لَکُمْ ؛ اورتمہارے لئے بنایا ، نکالا ۔ فِیْھَا ؛ اس زمین میں ۔ سُبُلًا ؛ راستے ،جمع سَبِیْلٌ ۔ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ اور آسمان یا ابر سے پانی برسایا ۔ ہر وہ چیز جو سر کے اوپر ہے سَماء ہے خواہ ابر ہو یا آسمان ۔ سُمُوْ ۔ بلند ہونا ۔ فَاَخْرَجْنَابِہٖ ؛ پھر ہم نے اس پانی سے نکالا ۔ اَزْوَاجًا ؛مختلف قسم ،طرح طرح کے ۔ مِنْ نَّبَاتٍ ؛ نباتات کے ،قسم قسم کی سبزی ۔ شَتّٰی ؛مختلف ، رنگ رنگ کے ۔

ترجمہ :- وہ جس نے تمہارے لئے زمین کا فرش بچھایا ، اس میں راستے نکالے اور ابر سے پانی برسایا ۔ پھر اس پانی سے رنگا رنگ اور قِسم قِسم کی سبزیاں اور نباتات اُگائے ۔

كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۵۴﴾

ربع ۲ / ۱۱

کُلُوْا ؛ اب تم کھاؤ ۔ وَارْعَوْا اَنْعَامَکُمْ ؛ اور اپنے چوپایوں کو چراؤ ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ ؛ بے شک اس میں ہماری نشانیاں ہیں ، ہمارے آثارِ قدرت ہیں ۔مگر کِن کے لئے ؟ لِاُولِی النُّھٰی ؛ عقل والوں کے لئے ، ان کے لئے جن کی عقل بری باتوں سے منع اور نہی کرتی ہے ۔ نُھٰی جمعِ نُھْیَہ ۔ عقل ۔

ترجمہ :- اب تم کھاؤ اور اپنے جانوروں کو چراؤ ۔ بے شک اس میں عقل والوں کے لئے (آثارِ قدرتِ الٰہی کی) نشانیاں ہیں ۔

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾

مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ ؛ اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا ،مخلوق کیا ۔ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ ؛ اور اسی میں پھر تم کو ڈالیں گے ، داخل کریں گے ، اعادہ کریں گے ۔ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ ؛ اور اسی زمین سے تم کو نکالیں گے ، خارج کریں گے ۔ تَارَۃً اُخْرٰی ؛ دوبارہ ، دوسری بار ۔

ترجمہ :- اسی سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو پھر داخل کریں گے اور اسی سے تم کو دوبارہ نکالیں گے ۔

وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾

وَلَقَدْ اَرَیْنٰہُ ؛ اور ہم نے اس کو دکھا دیں ۔ اٰیٰتِنَا کُلَّھَا ؛ ہماری تمام نشانیاں ،معجزے ۔ فَکَذَّبَ ؛ پھر اس نے

تکذیب کی ، جھٹلایا ، نہ مانا ۔ وَاَبٰی ؛ اور انکار کیا ، اِبا کیا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اس کو تمام معجزے دکھا دیے پھر اس نے جھٹلایا اور انکار کیا ۔

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٥٧﴾

قَالَ ؛ فرعون نے کہا ۔ اَجِئْتَنَا ؛ کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے ۔ لِتُخْرِجَنَا ؛ کہ ہم کو نکالے ۔ مِنْ اَرْضِنَا ؛ ہماری سرزمین سے ، ہمارے ملک سے ۔ بِسِحْرِکَ ؛ اپنے جادو اور سحر کے زور سے ۔ یٰمُوْسٰی ؛ اے موسٰی ۔

ترجمہ :- کہا ، کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم کو ہماری سرزمین سے اپنے جادو سے نکالے اے موسٰی ۔

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَآ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿٥٨﴾

فَلَنَاْتِیَنَّکَ بِسِحْرٍ ؛ پس اب ہم تیرے پاس جادو لائیں گے ، سحر کریں گے ۔ مِثْلِهٖ ؛ ایسے ہی ۔ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَکَ ؛ اب ٹھیرا ہمارے اور تیرے درمیان ۔ مَوْعِدًا ؛ ایک وعدے کی جگہ ۔ لَا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ ؛ کہ ہم اس کا خلاف نہ کریں ۔ وَلَآ اَنْتَ ؛ اور نہ تو ۔ مَکَانًا سُوًی ؛ ایک ہموار صاف میدان میں ۔

ترجمہ :- اب ہم بھی اسی طرح تیرے پاس جادو لائیں گے ۔ پھر ہمارے اور تیرے درمیان ایک وعدہ گاہ مقرر کر کہ اس سے (تجاوز نہ کریں) خلاف نہ کریں ، نہ ہم نہ تو ، ایک صاف اور ہموار میدان میں ۔

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿٥٩﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ مَوْعِدُکُمْ ؛ تمہارے وعدہ کی جگہ ، تمہارے وعدہ کا وقت ۔ یَوْمُ الزِّیْنَةِ ؛ میلہ اور جشن کا دن ہے ، وہ دن ہے جس میں زینت و آرایش ہوگی ۔ وَاَنْ یُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًی ؛ اور یہ کہ لوگ جمع کئے جائیں دن چڑھے ، چاشت کے وقت ۔

ترجمہ :- کہا ، تمہارا وعدہ میلہ کا دن ہے اور یہ کہ سب لوگ جمع کئے جائیں دن چڑھے (چاشت کے وقت) ۔

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿٦٠﴾

فَتَوَلّٰی فِرْعَوْنُ ؛ پھر فرعون واپس گیا ، پلٹا ۔ فَجَمَعَ کَیْدَهٗ ؛ پھر اپنے تدابیر کو جمع کیا ، جادو کا سامان اکٹھا کیا ، مکر و کید کا اہتمام کیا ۔ ثُمَّ اَتٰی ؛ پھر آیا ۔

ترجمہ :- پھر فرعون واپس ہوا ، اور اپنی ساری تدبیریں جمع کرلیں (فراہم کرلیں) پھر آیا ۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿٦١﴾

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰی ؛ موسٰی نے ساحروں سے کہا ۔ وَیْلَکُمْ ؛ تم پر افسوس ہے ، تمہاری بدبختی ہے ، تم پر ہائے وائے ہے ۔ لَا تَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا ؛ تم اللہ پر افترا پردازی نہ کرو ، خدا پر جھوٹ نہ باندھو ۔ فَیُسْحِتَکُمْ بِعَذَابٍ ؛ کہ تم کو کھپا دے عذاب سے ، تم کو نیست و نابود کردے ، جڑ پیڑ سے اکھیڑ دے ۔ سُحْتٌ ؛ رشوت ، حرام کا مال ، سودخوری جو تباہی کا باعث ہے ۔ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی ؛ اور جو افترا پردازی کرتا ہے ، جھوٹ کہتا ہے وہ ناکام ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- موسٰی نے ان سے کہا ، افسوس ! تم خدا پر جھوٹ نہ باندھو (افترا نہ کرو) کہ کہیں تم کو عذاب سے نیست و نابود نہ کردے اور جو جھوٹ کہتا ہے وہ ناکام ہوتا ہے ۔

فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰی ﴿٦٢﴾

فَتَنَازَعُوْا ؛ پھر وہ آپس میں جھگڑنے لگے ، کشمکش کرنے لگے ، سوال جواب کرنے لگے ۔ اَمْرَهُمْ ؛ اپنے کام کے متعلق ۔ بَیْنَهُمْ ؛ آپس میں ۔ وَاَسَرُّوا ؛ اور چھپے چھپے کام کرنے لگے یعنی سحر ۔ اَلنَّجْوٰی ؛ سرگوشیاں ، کانا پھوسی ۔

ترجمہ :- پھر وہ آپس میں نزاع کرنے لگے (اور جھگڑنے لگے) اور چپکے چپکے سرگوشیاں (اور مشورے) کرنے لگے ۔

قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ یُرِیْدٰنِ اَنْ یُّخْرِجٰکُمْ مِّنْ اَرْضِکُمْ بِسِحْرِهِمَا وَیَذْهَبَا بِطَرِیْقَتِکُمُ الْمُثْلٰی ﴿٦٣﴾

قَالُوْا ؛ لوگوں نے کہا ، فرعون اور اس کے ساتھیوں نے کہا ۔ اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ ؛ یہ بے شک دو بڑے جادوگر ہیں ۔ یُرِیْدٰنِ ؛ ارادہ رکھتے ہیں ، چاہتے ہیں ۔ اَنْ یُّخْرِجٰکُمْ ؛ کہ تم کو نکال دیں ۔ مِنْ اَرْضِکُمْ ؛ تمہاری سرزمین سے ۔ بِسِحْرِهِمَا ؛ اپنے سحر اور جادو کے زور سے ۔ وَیَذْهَبَا بِطَرِیْقَتِکُمْ ؛ اور دُور کردیں تمہارے طریقہ کو ، تمہارے مذہب کو ، رسم و رواج کو مٹادیں ۔ اَلْمُثْلٰی ؛ جو بہتر ہے ۔ اَمْثَلُ ۔ افضل ۔ بہتر ۔ اَمْثَلُ کا مؤنث مُثْلٰی ہے ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا یہ دونوں بڑے ساحر ہیں ، ان کا ارادہ ہے کہ تم کو تمہاری سرزمین سے اپنے سحر کے زور سے نکال دیں اور تمہارے اچھے طریقہ کو باطل کردیں ۔

فَاَجْمِعُوْا کَیْدَکُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَقَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰی ﴿٦٤﴾

فَاَجْمِعُوْا کَیْدَکُمْ ؛ پھر تم اپنی سب تدبیروں کا انتظام کرلو ، جادو کا سامان جمع کرلو ۔ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ؛ پھر مقابلہ کرنے کو تم صف باندھ کر قطار باندھ کر آجاؤ ۔ وَقَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ ؛ اور آج وہی کامیاب ہوگا ، فلاح پائے گا ۔ مَنِ اسْتَعْلٰی ؛ جو غالب ہوجائے ، جو اعلیٰ ہو ۔

ترجمہ :- اب تم اپنے سحر و مکر کے ساز و سامان کو جمع کرلو اور صف باندھ کر آجاؤ ۔ آج وہی کامیاب اور فلاح پانے والا ہوگا جو غالب آجائے گا ۔

قَالُوۡا يٰمُوۡسٰٓى اِمَّآ اَنۡ تُلۡقِىَ وَاِمَّآ اَنۡ نَّكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَلۡقٰى ﴿٦٥﴾

قَالُوْا ؛ جادوگروں نے کہا ۔ یٰمُوْسٰی ؛ اے موسٰی ! اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ ؛ کیا تم پہلے ڈالوگے ۔ وَاِمَّآ اَنْ نَّکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰی ؛ یا ہم ہوں گے پہلے ڈالنے والے جادو کا سامان ۔

ترجمہ :- (انھوں نے) کہا اے موسٰی کیا تم پہلے ڈالتے ہو یا ہم پہلے ڈالیں ۔

قَالَ بَلۡ اَلۡقُوۡا‌ ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمۡ وَعِصِيُّهُمۡ يُخَيَّلُ اِلَيۡهِ مِنۡ سِحۡرِهِمۡ اَنَّهَا تَسۡعٰى ﴿٦٦﴾

قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ؛ موسٰی نے کہا ، نہیں ! بلکہ تم ڈالو ، پہل تمہارے ہی طرف سے ہو ۔ فَاِذَا ؛ تو کیا دیکھتے ہیں کہ یکا یک ، ناگہاں طور سے ۔ حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ ؛ ان کی رسیاں اور ان کے ڈنڈے ان کی لاٹھیاں اور عصا ۔ عِصِیٌّ جمع عَصَا ۔ یُخَیَّلُ اِلَیْہِ ؛ موسٰی کے خیال میں آنے لگے ۔ مِنْ سِحْرِهِمْ ؛ ان کے جادو اور نظر بندی کی وجہ سے ۔ اَنَّهَا تَسْعٰی ؛ کہ وہ دوڑتے ہیں ۔ سَعْیٌ ۔ دوڑنا ، کوشش کرنا ۔

ترجمہ :- کہا ، بلکہ تم ڈالو ۔ تو یکا یک ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے سحر سے ایسی معلوم ہوتی ہیں کہ وہ دوڑتی ہیں ۔

فَاَوۡجَسَ فِىۡ نَفۡسِهٖ خِيۡفَةً مُّوۡسٰى ﴿٦٧﴾

فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِہٖ ؛ پھر اپنے جی میں پانے لگے ، احساس کرنے لگے ۔ خِیْفَةً ؛ کچھ خوف ۔ مُوْسٰی ؛ موسٰی ۔

ترجمہ :- پھر موسٰی نے اپنے دل میں خوف کو محسوس کیا (کچھ گھبرا گئے) ۔

صاحبو ! جادوگر ہو یا نظر بندی کرنے والا ہو ، ان کو اپنے کام پر کچھ زعم رہتا ہے ۔ خدا کے بندے زور وقوت کو صرف خدا میں سمجھتے ہیں ، اس کی استغنائے ذاتی کی طرف ان کی توجہ رہتی ہے ۔ اس کی ذاتِ پاک کو وہ لا ابالی سمجھتے ہیں ۔ ان کی نظر ذوالجلال والاکرام پر رہتی ہے ۔ وہ خدا سے ڈرتے بھی ہیں اور خدا سے اُمید بھی رکھتے ہیں ۔

صاحبو ! دیکھو ! سحر کے متعلق اللہ تعالٰی فرماتا ہے : یُخَیَّلُ (خیال میں ہونا) ایک اور جگہ موسٰیؑ کے عصا کو فرماتا ہے : فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ یعنی معجزے سے موسٰیؑ کے عصا کی قلبِ ماہیت ہوگئی اور وہ حقیقۃً سانپ بن گیا نہ کہ سانپ نظر آیا ۔

قُلۡنَا لَا تَخَفۡ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡاَعۡلٰى ﴿٦٨﴾

قُلْنَا لَا تَخَفْ ؛ ہم نے کہا موسٰی ڈرومت ۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی ؛ تم ہی ہو اعلیٰ ، تم ہی ہو غالب ۔

ترجمہ :- ہم نے کہا (موسٰی) تم گھبراؤ نہیں ، تم ہی اعلیٰ رہو گے (بالا رہو گے) ۔

وَاَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰی ﴿۶۹﴾

وَاَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِکَ ؛ اور تم ڈال دو جو تمہارے ہاتھ میں ہے ۔ تَلْقَفْ مَاصَنَعُوْا ؛ وہ نگل جائے گا ان تمام چیزوں کو کہ جو ان ساحروں نے کیا ہے ۔ اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سٰحِرٍ ؛ انھوں نے جو کچھ کیا ہے وہ جادوگر کی نظربندی ہے، مکر ہے، فریب ہے ۔ وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ ؛ اور ساحر کبھی فلاح نہ پائے گا ، کامیاب نہ ہوگا ۔ حَیْثُ اَتٰی ؛ جہاں پہنچتا ہے ۔

ترجمہ :- (موسٰی !) تم اپنے ہاتھ میں جو ہے (عصا) پھینک دو ۔ انھوں نے جو کچھ بنایا ہے اس کو وہ نگل جائے گا انھوں نے جو کیا ہے ، جادو کا فریب ہے ، (نظر بندی ہے) ۔ جادوگر کہیں جائے (کچھ ہی کرے) ہرگز (کامیاب نہیں ہوسکتا) فلاح نہیں پاسکتا ۔

فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰی ﴿۷۰﴾

فَاُلْقِیَ السَّحَرَۃُ ؛ پھر ڈال دیے گئے جادوگر ۔ سُجَّدًا ؛ بحالیکہ وہ سجدہ کرتے ہیں ۔ سَحَرَۃٌ جمع سَاحِرٌ ۔ اور سُجَّدًا جمع سَاجِدٌ ۔ تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے ۔ قَالُوْا ؛ ساحروں نے کہا ۔ اٰمَنَّا ؛ ہم ایمان لائے ۔ بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰی ؛ ہارون وموسٰی کے رب پر ۔

ترجمہ :- پھر ساحر سجدے میں گر پڑے اور کہہ اُٹھے ہم ہارون اور موسٰی کے رب پر ایمان لاتے ہیں ۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ
وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ؗ وَلَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰی ﴿۷۱﴾

قَالَ ؛ فرعون نے کہا ۔ اٰمَنْتُمْ لَهٗ ؛ تم نے موسٰی کو مان لیا ، اس پر ایمان لاچکے ۔ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَکُمْ ؛ قبل اس کے کہ میں تم کو اجازت دوں ، میری مرضی کے خلاف اور اذن کے بغیر ایمان لاچکے ۔ اِنَّهٗ لَکَبِیْرُکُمْ ؛ بے شک یہ موسٰی تمہارا بڑا ہے ، وہ بڑا ساحر ہے ، تم چھوٹے ہو ۔ تم سب اس کے فرماں بردار ہو ۔ اَلَّذِیْ عَلَّمَکُمُ السِّحْرَ ؛ جس نے تم کو جادو سکھایا ہے ۔ فَلَاُقَطِّعَنَّ ؛ میں ضرور ٹکڑے ٹکڑے کردوں گا ، میرے حکم سے لوگ تم کو پارہ پارہ کردیں گے ۔ یہاں لامِ تاکید ہے لائے نفی نہیں ۔ اَیْدِیَکُمْ ؛ تمہارے ہاتھوں کو ۔ وَاَرْجُلَکُمْ ؛ اور تمہارے پاؤں کو ۔ مِنْ خِلَافٍ ؛ دو مخالف جانبوں سے ، ایک ہاتھ تو دوسرا پاؤں ۔ وَلَاُوصَلِّبَنَّکُمْ ؛ اور میں یقیناً تم کو صلیب پر چڑھا دوں گا ، تمہیں سولی دے دوں گا ، دار پر کھینچوں گا ۔ یہاں لامِ تاکید ہے لائے نفی نہیں ۔ اس میں واؤ زاید ہے جو پڑھا نہیں جاتا ۔ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ؛ کھجور کے جھاڑ کے تنہ میں ۔ وَلَتَعْلَمُنَّ ؛ اور تم کو خوب معلوم ہوجائے گا ، خوب جان لوگے ۔ اَیُّنَا ؛ ہم میں سے کون ؟ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰی ؛ سخت ہے عذاب میں اور باقی رہنے والا ہے ، کس کا عذاب سخت تر ہے اور دیرپا تر ہے ۔

ترجمہ :- (فرعون نے) کہا ، کیا تم میری اجازت سے پہلے ہی موسٰی پر ایمان لا چکے ۔ وہ تو تمہارا بڑا سردار ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے ۔ اب میں ایک دوسرے کے خلاف ہاتھ پیر کاٹ دیتا ہوں (ایک ہاتھ تو دوسرا پاؤں) اور تم کو تنہ :- درختِ خرما پر دار پر چڑھاتا ہوں (صلیب دیتا ہوں) اس وقت تم کو خوب معلوم ہوجائے گا کہ ہم میں سے کس کا عذاب سخت تر ہے اور دیرپا تر ہے ۔

صاحبو ! فرعون سحر سے نابلد تھا ، جادو کی حقیقت وہ کیا جانتا ۔ موسٰی علیہ السلام کو بھی جادوگر سمجھا ۔ جادوگر جو صاحبِ فن تھے ، وہ سحر کی حقیقت کو جانتے تھے ۔ انھوں نے سمجھ لیا کہ وہ جادو نہیں ، موسٰی کا معجزہ ہے ۔ یہ کام انسانی قدرت سے باہر ہے ۔ یہ کرشمۂ قدرتِ الٰہی ہے ۔ یہ سمجھنا تھا کہ ایمان آ گیا ۔ ایمان اور یقین آتا ہے لایا نہیں جاتا ۔ کیا کوئی شخص اجازت لے کر یقین کرتا ہے ۔ یقین بے اختیاری چیز ہے ۔ اس کو اجازت سے کیا علاقہ ؟ جاہل فرعون نہ سحر کو جانے نہ معجزے کو سمجھے ۔ نہ یہ سمجھے کہ ایمان آتا کس طرح ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ بعض دفعہ بار بار ایک چیز کا خیال کرنے اور اس پر توجہ کرنے سے ایک قسم کا تاثر پیدا ہوتا ہے ۔ ایک بات کا اعادہ اختیاری ہے مگر اس سے جو تاثر پیدا ہوتا ہے ، اس سے جو انفعال پیدا ہوتا ہے وہ بے اختیاری ہے ۔

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا

مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۭ﴿٧٢﴾

قَالُوْا ؛ انھوں نے کہا ۔ لَنْ نُّؤْثِرَكَ ؛ ہم تجھے ہرگز ترجیح نہ دیں گے ، تجھے زیادہ نہ سمجھیں گے ، تجھے اختیار نہ کریں گے ۔ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ ؛ ان واضح دلائل پر جو ہمارے پاس پہنچے ہیں ۔ وَالَّذِيْ فَطَرَنَا ؛ اور خدا پر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے ۔ فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ؛ تو کر جو کرنا چاہتا ہے ۔ اِنَّمَا تَقْضِيْ ؛ تو فیصلہ کردے گا ، تو ختم کردے گا ۔ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؛ اس دنیوی زندگی کو ، تو ہم کو مار ڈال سکتا ہے ، مگر ہم کو ہمارے ایمان سے پھیر نہیں سکتا ۔

ترجمہ :- ان لوگوں نے کہا ، ہم ان واضح دلائل پر جو ہمارے پاس پہنچے ہیں اور اس خدا پر جس نے ہم کو پیدا کیا ، تجھے ترجیح نہیں دے سکتے ۔ اب جو کرنا چاہتا ہے کر گزر ۔ تو اس دنیوی زندگی کا فیصلہ کرسکتا ہے (اور مار کر اس کو ختم کرسکتا ہے) ۔

الثلثة

اِنَّآ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ مِنَ السِّحْرِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿٧٣﴾

اِنَّآ اٰمَنَّا ؛ بے شک ہم ایمان لائے ہیں ۔ بِرَبِّنَا ؛ ہمارے رب پر ۔ لِيَغْفِرَ لَنَا ؛ تاکہ ہماری مغفرت کرے ، ہم کو بخش دے ۔ ہماری خطاؤں کو ، ہماری تقصیروں کو اور بھول چوک کو ۔ وَمَآ اَكْرَهْتَنَا عَلَيْهِ ؛ اور جو تو کروایا ہم سے بہ زبردستی ،

تونے زور وقوت سے اس سحر کرنے پر مجبور کیا ہے۔ ہم اس سے بھی معافی چاہتے ہیں۔ مِنَ السِّحْرِ ؛ جادو سے۔ مَا کا بیان ہے۔ وہ سحر جس پر تو نے ہم کو مجبور کیا ہے۔ وَاللّٰهُ خَيْرٌ ؛ اور اللہ خیرِ محض ہے، سب سے بہتر ہے۔ وَاَبْقٰى ؛ اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ سب فنا ہوں گے خدا باقی رہے گا، وہی باقی تر ہے۔

ترجمہ:- ہم اپنے خدا پر اس لئے ایمان لائے ہیں کہ ہماری خطاؤں کو اور اس سحر کو جس پر تو نے ہم کو مجبور کیا ہے، معاف کرے (اپنے دامنِ مغفرت میں لے لے) اور اللہ خیر ہی خیر ہے اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے (اس کی بقا ذاتی ہے)۔

صاحبو! ذرا ساحرانِ زمانۂ موسیٰ کی توبہ کو تو دیکھو، ان کے استقلال کو دیکھو، ان کا جیسا باطن ہوگیا تھا ان کا ظاہر بھی ہوگیا تھا۔ خدا کے واسطے جان دے دی اور ایمان سے منھ نہ موڑا۔ ان کے منھ سے ڈرکر خلافِ ایمان کوئی کلمہ نہ نکلا۔ یہ ایمان ہے جس سے حقیقی شادمانی پیدا ہوتی ہے۔ ڈرنا نامردوں کا کام ہے۔ جاں باز کہیں غیرِ خدا سے ڈرتے ہیں؟

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾

اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ ؛ بے شک جو آئے گا۔ رَبَّهٗ ؛ اپنے خدا کے پاس۔ مُجْرِمًا ؛ مجرم اور گنہگار بن کر۔ فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؛ تو اس کے لئے دوزخ ہے۔ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ؛ تو اس میں مرتا ہے نہ جیتا ہے۔ چونکہ عذاب سے بار بار مرتا ہے اور بار بار جیتا ہے لہذا اس کی زندگی نہ مُردوں میں نہ زندوں میں۔

ترجمہ:- بے شک جو اپنے خدا کے پاس مجرم بن کر حاضر ہو اس کے لئے تو جہنّم ہے جہاں وہ نہ مرتا ہے نہ جیتا ہے۔

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾

وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا ؛ اور جو خدا کے پاس ایمان رکھ کر حاضر ہوتا ہے۔ قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح بھی کیا ہے، نیکیاں اور شائستہ کام کئے ہیں۔ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ ؛ تو ان لوگوں کے لئے ہیں۔ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ؛ اعلیٰ درجے، بلند مرتبے، اونچے مقامات۔

ترجمہ:- اور جو ایمان کے ساتھ دربارِ الٰہی میں حاضر ہوتا ہے، عملِ صالح بھی کیا ہے تو ان لوگوں کے لئے اعلیٰ درجے ہیں (بلند مرتبے ہیں، اعلیٰ مقامات ہیں)۔

ع ۳ ۲۲ ۱۲ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾

جَنّٰتُ عَدْنٍ ؛ ہمیشہ رہنے کی جنتیں، بسنے رہنے کے باغ ہیں۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ جن کے نیچے نیچے نہریں

بہتی ہیں ، اور ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتی ہیں ۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؛ یہ ایمان دار لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے ، ان کو خلود اور دوام نصیب ہوگا ۔ ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا ؛ یہ جزا ہے ، بدلہ ہے ، انعام ہے ۔ مَنْ تَزَكّٰی ؛ جو کفر و شرک اور گناہوں سے پاک صاف رہا ۔ جس نے تزکیۂ نفس کیا ۔

ترجمہ :- ہمیشہ رہنے کی جنتیں ہیں جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ جن میں وہ (ایمان دار لوگ) ہمیشہ رہیں گے ۔ یہ ان لوگوں کی جزا اور انعام ہے جو پاک و صاف رہتے ہیں ۔

وَلَقَدْ اَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰی ﴿۷۷﴾

وَلَقَدْ اَوْحَیْنَا ؛ اور ہم نے تو وحی کردی تھی ، حکم بھیج دیا تھا ۔ اِلٰی مُوْسٰی ؛ موسٰی کی طرف ۔ ہم نے موسٰی کو حکم دیا تھا ۔ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ ؛ کہ راتوں رات لے کر نکل جاؤ میرے بندوں کو ۔ رات رہے سے میرے بندوں یعنی بنی اسرائیل کو لے کر نکل جاؤ ۔ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِیْقًا ؛ پھر ڈال دو ان کو راستہ پر ، پھر ان کو راستہ پر لگادو ۔ فِی الْبَحْرِ ؛ سمندر میں ، دربار میں ۔ یَبَسًا ؛ خشک ، سوکھا ۔ تم سمندر میں چلو بحیرۂ قلزم کے کنارے ۔ سوئز میں چلو ۔ وہ خشک ہوجائے گا ۔ لَا تَخٰفُ دَرَكًا ؛ بحالیکہ تم ڈرتے نہیں ہو تعاقب سے ، پکڑے جانے سے ۔ وَلَا تَخْشٰی ؛ اور تم ڈرتے نہ ہو ، تم کو کسی قِسم کی ہیبت نہ ہو ، پیچھے کا کچھ خوف و خطر نہ ہو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسٰی کو وحی کردی تھی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے کر نکل جاؤ اور ان کو سمندر میں خشک راستہ پر ڈال دو ۔ تم کو نہ تعاقب کا خوف ہوگا نہ کسی قِسم کی ہیبت ۔

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِیَهُمْ مِّنَ الْیَمِّ مَا غَشِیَهُمْ ﴿۷۸﴾

فَاَتْبَعَهُمْ ؛ پھر ان کا تعاقب کیا ، ان کے پیچھے چلا ۔ فِرْعَوْنُ ؛ فرعون ۔ بِجُنُوْدِهٖ ؛ اپنے لشکروں کے ساتھ ۔ فَغَشِیَهُمْ ؛ پھر ان پر چھا گیا ، ان کو گھیر لیا ، ان کو ڈھانک لیا ۔ مِنَ الْیَمِّ ؛ سمندر سے ۔ مِنَ الْیَمِّ بیان ہے مَا کا ۔ مَا غَشِیَهُمْ ؛ جو گھیر لیا ، جو چھا گیا ۔

ترجمہ :- پھر فرعون نے اپنے لشکروں کو لے کر ان کا (قومِ موسٰی کا) تعاقب کیا پھر ان پر سمندر کی جو موجیں چھا گئیں ، چھا گئیں ۔

ہم مذہبی لوگ تو معجزوں کے قائل ہیں ، قدرتِ خدا کے ماننے والے ہیں ۔ موسٰی علیہ السلام جب سوئز سے عبور کرنا چاہتے تھے تو قدرتِ الٰہی سے دونوں جانب سے پانی ہٹ گیا اور حضرت موسٰیؑ اور بنی اسرائیل پار نکل گئے ۔ ان کو جاتا دیکھ کر

فرعون اپنے لشکروں کے ساتھ قومِ موسٰی یعنی بنی اسرائیل کا تعاقب کیا اور دو طرف سے سارے لشکر پر موجیں چھا گئیں اور فرعون اور اس کی قوم ڈوب گئی۔

بعض منکرینِ معجزہ کہتے ہیں کہ جس وقت موسٰی علیہ السلام اور بنی اسرائیل گزر رہے تھے اس وقت جزر یعنی دونوں جانب سے دریا کا پانی ہٹ گیا تھا اور زمین خشک ہوگئی تھی اور جب فرعون نے تعاقب کیا اس وقت مد کا وقت تھا اور دو طرف سے پانی بڑھ کر آیا اور فرعون اور اس کا لشکر ڈوب مرا۔

تعجب خیز بات یہ ہے کہ موسٰی علیہ السلام اور بنی اسرائیل کنعان کے تھے وہ تو مد و جزر اور جوار بھاٹے سے واقف تھے، اس کے اوقات کو جانتے تھے اور فرعون اور اس کا لشکر جو بحرِ قلزم کے پاس رہنے والے تھے، ان کو نہ جزر و مد کا علم تھا نہ جوار بھاٹے کا؟ یہ سب ہوس کاری ہے، مادّہ پرستی ہے، یورپ زدگی ہے۔ اِن خرافات سے کیا ہوتا ہے۔

مسلمان معجزات کا قائل ہوتا ہے

وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ﴿٧٩﴾

وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ ؛ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کردیا، اور ان کو قعرِ ضلالت و بے راہی میں ڈال دیا۔ وَمَا هَدٰى ؛ اور ہدایت نہیں کی، نیک راستہ نہیں بتایا، راہِ راست نہ دکھائی۔

ترجمہ:- اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کردیا اور نیک راہ نہ بتائی۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ﴿٨٠﴾

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ اے بنی اسرائیل، اے یعقوب کے بچو! قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ ؛ ہم نے تو تم کو نجات دی، چھڑا دیا۔ بچالیا۔ مِنْ عَدُوِّكُمْ ؛ تمہارے دشمن سے۔ وَوٰعَدْنٰكُمْ ؛ اور ہم نے تم سے وعدہ کیا یعنی تمہارے پیغمبر کو چلّہ بیٹھنے کا حکم دیا اور تورات کی تختیاں دیں۔ خدائے تعالٰی کے اصل مخاطب پیغمبر ہی ہوتے ہیں۔ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ ؛ طور کی سیدھی طرف سے، یمن و برکت والے طور کی جانب سے۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمْ ؛ اور ہم نے تم پر اُتارا، نازل کیا، بھیجا۔ اَلْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ؛ من وسلویٰ۔ مَنّ۔ ایک قسم کے کھانے کے لائق چیز تھی، خودرو گیہوں تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ ترنجبین تھے یعنی شیر خشت کی قسم کی ایک چیز تھی۔ وَالسَّلْوٰى ؛ اور تیتر بٹیر۔

ترجمہ:- اے بنی اسرائیل! ہم نے تو تم کو تمہارے دشمن کے ہاتھ سے نجات دی اور کوہِ طور کے سیدھے جانب سے تم کو کچھ وعدے کئے (اور تورات کی تختیاں دیں) اور ہم نے تم پر من و سلویٰ (کھانے کے لئے) نازل کیا۔

ممکن ہے کہ ترنجبین اور سلویٰ کھانے کو دیے ہوں وَنَزَّلْنَا سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے کھانے کے لئے مَنْ کے روٹ اور تلے ہوئے تیتر بٹیر ملے ہوں۔ قدرت پرستوں کے پاس سب ممکن ہے۔

كُلُوا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾

كُلُوْا ؛ کھاؤ۔ مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؛ ان اچھی اور صاف وستھری چیزوں کو جن کو ہم نے تم کو دیا ہے۔ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ ؛ اور اس میں زیادتی نہ کرو۔ کیا مراد ہے لَا تَطْغَوْا سے؟ بعض کہتے ہیں کہ زیادہ نہ کھاؤ، حد سے تجاوز نہ کرو۔

(لطیفہ: ایک پیٹو صاحب نے خوب کھایا، بے چینی ہونے لگی۔ کسی نے کہا، ذرا سی چورن کھالو، کہنے لگے کہ پیٹ میں چورن کی جگہ ہوتی تو اور کیوں نہ کھاتا)۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ کل کے لئے اُٹھا نہ رکھو۔ خدا پر توکل کرو۔ جس نے آج کھلایا ہے وہ کل بھی کھلائے گا۔ خدا پر اعتماد نہ کرنا، توکل چھوڑ دینا تمام بلاؤں کی ماں ہے۔

پروردگارا پروردگارا ÷ تیرا بھروسا تیرا سہارا

منظور منظور اے اہلِ دنیا ÷ اللہ میرا باقی تمہارا

فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ؛ پھر کہیں تم پر میرا غضب اور قہر نازل نہ ہوجائے۔ حُلُوْل۔ اُترنا، نازل ہونا۔ حَالّ۔ اُترنے والا، نازل ہونے والا۔ مَحَلّ۔ رہنے کی جگہ۔ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ ؛ اور جس پر میرا غضب نازل ہو۔ فَقَدْ هَوٰى ؛ پھر تو وہ چاہِ مذلت و ہلاکت میں گر گیا۔

ترجمہ:- کھاؤ ہماری دی ہوئی اچھی چیزوں میں سے اور زیادتی نہ کرو کہ کہیں تم پر میرا غضب نہ نازل ہوجائے، اور جس پر میرا غضب اُترتا ہے وہ تو چاہِ ہلاکت میں گر گیا۔

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿٨٢﴾

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ ؛ اور بے شک میں بہت ہی مغفرت کرنے والا ہوں۔ لِمَنْ تَابَ ؛ اس شخص کے لئے جو خدا کی طرف رجوع ہو اور توبہ کرے۔ وَاٰمَنَ ؛ اور ایمان لائے اور یقین کرے۔ وَعَمِلَ صَالِحًا ؛ اور اچھے کام کئے اور عملِ صالح کئے۔ ثُمَّ اهْتَدٰى ؛ پھر اس راہ پر قائم بھی رہے۔ پھر ہدایت پر برقرار بھی رہے۔

ترجمہ:- اور میں تو بہت ہی مغفرت کرنے والا ہوں اس کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عملِ صالح کرے اور پھر راہِ ہدایت پر قائم رہے۔

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿٨٣﴾

وَمَآ اَعْجَلَكَ ؛ اور کس چیز نے تم کو جلدی لایا ۔ کیوں تم نے عجلت کی ۔ عَنْ قَوْمِكَ ؛ اپنی قوم سے ۔ يٰمُوْسٰى ؛ اے موسٰی ۔

ترجمہ :- اور اے موسٰی تم اپنی قوم سے پہلے بہ عجلت کیوں آئے ۔

قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿٨٤﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ هُمْ اُولَآءِ ؛ اور وہ یہ ہیں ۔ عَلٰٓى اَثَرِىْ ؛ میرے قدم بر قدم ، میرے پیچھے ، میرے نقشِ قدم پر ۔ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ ؛ اور تیری طرف آنے میں میں نے اس لئے جلدی کی ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ۔ لِتَرْضٰى ؛ کہ تو راضی ہو ، تیری رضا جوئی کے خیال سے میں نے آنے میں جلدی کی ۔

ترجمہ :- کہا وہ لوگ میرے پیچھے پیچھے آرہے ہیں اور تیری رضا جوئی کے خیال سے یا اللہ میں نے آنے میں عجلت کی ۔

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ﴿٨٥﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالٰی نے فرمایا ۔ فَاِنَّا قَدْفَتَنَّا قَوْمَكَ ؛ ہم نے تو تمہاری قوم کو فتنے میں ڈال دیا ہے ، آزمائش میں ڈال دیا ہے ، ایک بَلا میں مبتلا کردیا ہے ۔ مِنْ بَعْدِكَ ؛ تمہارے بعد یعنی تمہارے قوم کے پاس سے جانے اور ہمارے پاس آنے کے بعد ۔ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ؛ اور سامری نے ان کو گمراہ کردیا ہے ، ضلالت میں ڈال دیا ہے ، بہکا دیا ہے ۔

ترجمہ :- فرمایا ہم نے تمہاری قوم کوتمہارے بعد ایک فتنہ میں ڈال دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ سامری نے ان کو گمراہ کردیا ہے (بہکا دیا ہے) ۔

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِىْ ﴿٨٦﴾

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ ؛ پھر موسٰی اپنی قوم کے پاس (چِلّہ پورا کرکے) واپس آئے ۔ غَضْبَانَ ؛ غضب ناک ، غصّہ میں بھرے ہوئے ۔ اَسِفًا ؛ غمگین ، جھنجھلائے ہوئے ، جھلے بنے ہوئے ۔ قَالَ ؛ موسٰی علیہ السلام نے کہا ۔ يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ۔ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ ؛ کیا تمہارے رب نے وعدہ نہیں فرمایا تھا ۔ وَعْدًا حَسَنًا ؛ اچھا وعدہ ۔ اَفَطَالَ عَلَيْكُمْ

الْعَهْدُ ؛ کیا طویل ہوا دراز ہوا تم پر عہد ۔ میعاد ۔ مدت ۔ کیا میرے آنے میں مدت معینہ سے زیادہ وقت گزرا ۔ اَمْ اَرَدْتُّمْ ؛ یا تم نے ارادہ کیا ، چاہا ۔ اَنْ یَحِلَّ عَلَیْکُمْ ؛ کہ تم پر نازل ہو ، اُترے حلول کرے ۔ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس کا غضب غصّہ ۔ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِیْ ؛ پھر خلاف کیا تم نے میرے وعدے سے ۔

ترجمہ :- پھر موسٰی اپنی قوم کے پاس واپس آئے غصّہ میں بھرے ہوئے غمگین ، کہا لوگو ! کیا خدا نے تم سے اچھا وعدہ نہیں فرمایا تھا یا چلّہ کی مدت گزر چکی تھی یا تم کو یہ منظور ہوا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب نازل ہوجائے (قہر آجائے) ؟ پھر تم نے میرے وعدے کی خلاف ورزی کی ۔

قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾

قَالُوْا ؛ بنی اسرائیل نے کہا ۔ مَـآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَکَ ؛ ہم نے تمہارے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی ۔ بِـمَلْکِنَا ؛ اپنے اختیار سے ۔ مَلَکٌ ۔ فرشتہ ۔ مِلْک ۔ جو اپنے قبضہ میں ہو ۔ مَالِکٌ ۔ جو قابض ہو ۔ مَمْلُوْک ۔ غلام ۔ مُلْک ۔ سلطنت ۔ وَلٰـکِنَّا ؛ مگر ہم ۔ حُمِّلْنَا ؛ اُٹھوائے گئے ۔ حَمْل ۔ اُٹھانا ۔ جانوروں پر لادنا ۔ حَامِلٌ ۔ جس کے پیٹ میں بچہ ہو ۔ مَحْمُوْل ۔ جو اُٹھایا گیا ہو ۔ حَمَّال ۔ مزدور ، اُٹھانے والا ۔ اَوْزَارًا مِّنْ زِیْنَةِ الْقَوْمِ ؛ بہت سے بوجھ قبطیوں کی قوم کے زیور سے ، گہنے سے ۔ فَقَذَفْنٰـهَا ؛ پھر ہم نے اس گہنے کو ڈال دیا ۔ وَکَـذٰلِکَ اَلْقَی السَّامِرِیُّ ؛ اور سامری نے بھی اسی طرح ڈال دیا ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا ہم نے تمہارے وعدے کی خلاف ورزی اپنے اختیار سے نہیں کی ۔ مگر ہم سے قومِ (قبط) کے زیور اُٹھوائے گئے پھر ہم نے ان کو ڈال دیا ۔ اور سامری نے بھی اسی طرح ڈال دیا ۔ (یہ زیور آگ میں ڈالے جاتے تھے) ۔

فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۚ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾

فَـاَخْرَجَ لَهُمْ ؛ پھر سامری نے ان کے سامنے نکال کر ڈال دیا ۔ عِجْـلًا ؛ ایک بچھڑا ، گائے کا بچہ ، گئوسالہ ۔ جَسَدًا لَّـهٗ خُوَارٌ ؛ ایک جسم ہے ، قالب ہے جس میں سے آواز نکل رہی ہے ۔ خُوَارٌ گائے کی آواز کو کہتے ہیں ۔ فَقَالُوْا ؛ پھر لوگوں نے کہا ۔ هٰـذَآ اِلٰـهُکُمْ وَاِلٰـهُ مُوْسٰی ؛ یہی تمہارا معبود ہے اور موسٰی کا بھی معبود یہی ہے ۔ فَنَسِیَ ؛ مگر موسٰی اپنے معبود کو بھول گیا ہے ۔

ترجمہ :- پھر (سامری نے) ایک گئوسالہ کا جسم بنایا جس میں سے آواز نکل رہی ہے ۔ پھر لوگوں نے کہا

یہی تمہارا معبود ہے اور موسٰی کا بھی یہی معبود ہے مگر موسٰی (اپنے معبود کو) بھول گئے ہیں ۔

رکوع ۴ / ۱۳

اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾

اَفَـلَا يَرَوْنَ ؛ کیا پھر یہ لوگ نہیں دیکھتے ۔ اَلَّا يَـرْجِـعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ؛ کہ نہیں پلٹاتا ان کی طرف بات کو، کچھ پوچھو تو جواب نہیں دے سکتا ۔ وَلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ؛ اور اختیار نہیں رکھتا ان کے لئے ۔ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ؛ نہ ضرر پر نہ نفع پر ۔

ترجمہ :- یہ (بنی اسرائیل) کیا اتنا نہیں سمجھتے کہ یہ (گئوسالہ) ان کے سوال کا جواب نہیں دے سکتا اور اس کے ہاتھ میں نہ ان کا ضرر ہے نہ نفع ۔

صاحبو! اس رکوع میں بہت سی چیزیں قابلِ توجہ ہیں ۔ زاہد، عابد لوگ اعتکاف بیٹھتے ہیں، چلّے بیٹھتے ہیں ۔ موسٰی علیہ السلام بھی اپنے خاص لوگوں کو لے کر چلّہ بیٹھے ۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں کئی کئی دن یادِ الٰہی میں بیٹھے رہتے ۔ یہ چلّہ نشینی کا ماخذ ہے ۔ حضرتؐ کچھ توشہ لے کر کئی کئی دن تک غارِ حرا میں تشریف رکھتے ۔ ذرا غور کرو گوشت یا گھی کی چیز آٹھ آٹھ دس دس دن تک کہاں اچھی رہتی ہے ۔ ضرور حضرتؐ کے کھانے میں گوشت اور گھی نہ ہوگا ۔ یہ ترکِ حیوانات کا ماخذ ہے ۔

آخر یہ چلّہ اور اعتکاف کیوں بیٹھا جاتا ہے؟ اس لے کہ ہمہ تن خدا کی طرف متوجہ ہوجائیں اور ایک نقطہ پر خیال قائم ہوجائے ۔ ترکِ حیوانات میں انسان کی قوت ٹوٹتی ہے، گوشت خوری کا مزا نہیں ملتا تب عالمِ علوی سے ربط پیدا ہوتا ہے ۔

اربعین، یعنی چلّہ کے عدد میں بھی ایک خاص خصوصیت ہے ۔ ایک چلّہ میں نطفہ علقہ بنتا ہے ۔ دوسرے چلّہ میں مضغہ ۔ اسی طرح چالیس دن میں ایک ادنیٰ حالت سے اعلیٰ حالت کی طرف ترقی ہوتی ہے ۔

بعض دفعہ دس دن کا اعتکاف بیٹھا جاتا ہے، بعض دفعہ تین دن کا ۔ اعداد کا متعین کرنا عقلی بات نہیں ہے بلکہ مبنی بروحی اور کشفی و الہامی ہے ۔

آج کل گوشت چھڑانے کے لئے بڑی بڑی کوششیں کی جارہی ہیں ۔ کیا ہندوؤں کا گوشت چھوڑ دینا مسلمانوں کے گوشت کھانے سے بہتر ہے؟ چند روز کے لئے علاج کے طور پر اور ضرورت پر ترک حیوانات کرنا الگ بات ہے اور ہمیشہ گوشت چھوڑ دینا الگ بات ہے ۔ مسلمان گوشت خور ہوتا ہے، سپاہی ہوتا ہے، بھینسہ نہیں ہوتا ۔ گھاس کھانے والے بیلوں اور بھینسوں کو بنڈیوں اور چھکڑوں میں بندھا ہوا پاؤ گے ۔ گوشت خور شیر کو کبھی بنڈی میں بندھا ہوا نہ دیکھو گے ۔ مسلمان کے پاس اگر ظلم جائز نہیں تو انظلام بھی جائز نہیں، ہمارے پاس لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ہے ۔ شیروں کو گولی ماردی جاتی ہے، مگر سزائے بید نہیں دی جاتی ۔

بعض لوگ کہتے ہیں آدمی گوشت خور جانور نہیں، اس کے دانت درندوں کے مانند نہیں ہیں ۔ ہم کہتے ہیں اس کو کونچلیاں ہیں لہذا گھاس کھانے والوں میں سے نہیں ہے ۔ اصل یہ بات ہے کہ انسان عام جانوروں سے ممتاز ہے، نہ چرندہ ہے نہ درندہ ہے ۔ خدا نے انسان کو عقل دی ہے ۔ وہ حبوب کو یعنی چاول اور گیہوں وغیرہ کو، پتوں کو، گوشت کو اپنے حاجات کے

مطابق بناتا اور کھاتا ہے ۔ کچا گوشت نہیں کھاتا ۔ گیہوں اور چاول کچے نہیں کھاتا ۔ انسان ہوکر خود جانوروں پر قیاس کرنا انسانیت کی بے قدری ہے ۔ انسان سب پر حکومت کرتا ہے ۔ خدا کی ربوبیت کی شان اس میں سے نمایاں ہوتی ہے ۔

کیا ملک میری حقیقت کو سمجھتے علویؔ ÷ ان کا استاد نہ سمجھا وہ معمہ میں ہوں

یہ سامری کون تھا ؟ بنی اسرائیل کا ایک آدمی تھا ۔ اس نے دیکھا کہ جہاں جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کا سُم پڑتا ہے وہاں کی زمین ہری ہوجاتی ہے ۔ سمجھ گیا کہ یہ کچھ روحانیت کا تماشا ہے ۔ بنی اسرائیل کو حکم ہوا تھا کہ تمام قبطیوں کا زیور آگ میں ڈالو ۔ سامری نے پگھلے ہوئے سونے کو ایک گوسالہ کی صورت میں ڈھالا اور اس کے منہ میں اسپِ جبرئیل کے خاکِ زیرِ قدم کو ڈالا ۔ وہ لگا '' امبا ، امبا '' پکارنے ۔ بے وقوفوں نے اسی کو خدا سمجھنا شروع کیا ۔ یہاں تک کہا کہ یہی موسٰی کا بھی خدا ہے مگر وہ اس کو بھول گئے ۔

ہمارے زمانہ میں ایک نمائش میں ایک بیل تھا ۔ اگر اس کے سامنے کہا جاتا کہ فلاں صاحب کہاں ہیں تو وہ ان کے پاس جاکر کھڑا ہوجاتا ۔ نوبت بہ ایں جارسید کہ بعض نادان عورتیں بیل کے پاس جاکر کھڑی رہتیں اور اس سے پوچھتیں کہ صاحب مجھے بچہّ ہوگا یا نہیں ؟ میری فلاں حاجت پوری ہوگی یا نہیں ؟ بھلا بیل کیا جواب دیتا ؟ اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا ؛ اس گاؤ پرستی کو توڑنے کے لئے مسلمان ضرور گوشت کھاتے ہیں ۔ بلکہ مسلمانوں کے کونسے صفات باقی ہیں ، کونسی علامتیں دھری ہیں ۔ ایک گاؤ خوری ہی کی علامت باقی رہ گئی ہے ۔ ہندو مسلمان دونوں گائے سے فائدہ اُٹھاتے ہیں ۔ مسلمان گوشت کھاتے ہیں دودھ پیتے ہیں ۔ ہندو گاؤ ماتا کا گوبر کھاتے ہیں اور دودھ اور موتر پیتے ہیں ۔ اسی وجہ سے گائے کا گوشت کھانے والوں میں بہ نسبت گائے کا موتر پینے والوں کے زیادہ شجاعت ہے ۔

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿۹۰﴾

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ ؛ اور ان سے تو ہارون نے کہا تھا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ، پہلے ہی سے ۔ یٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ! اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ؛ تم گوسالہ کی وجہ فتنہ میں پڑے ہو ، گمراہی میں پھنس گئے ہو ۔ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ ؛ اور تمہارا حقیقی رب اللہ رحمٰن ہے ۔ فَاتَّبِعُوْنِيْ ؛ پس تم میری اتباع کرو ، میری چال پر چلو ۔ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ؛ اور میرا کہا مانو ، میرے حکم کی اطاعت کرو ۔

ترجمہ :- اور ہارون نے بے شک ان سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اے میری قوم تم اس گوسالہ کی وجہ سے فتنہ میں پھنسے ہو ۔ تمہارا رب تو خدائے رحمٰن ہے ۔ تم میری اتباع کرو اور میرے حکم کی اطاعت کرو ۔

قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾

قَالُوْا ؛ لوگوں نے کہا ۔ لَنْ نَّبْرَحَ ؛ ہم ہٹیں گے نہیں ، ہم ہرگز نہ چھوڑیں گے ، ہم ہمیشہ رہیں گے ۔ عَلَیْهِ عٰكِفِيْنَ ؛ اس پر جمے ہوئے ، لگے بیٹھے ۔ اسی سے اعتکاف ہے ایک جگہ یادِ خدا میں بیٹھ رہنا ۔ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ؛ یہاں تک کہ موسٰی ہمارے پاس واپس آ جائیں ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا ہم ہرگز ہٹیں گے نہیں اس پر جمے بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ موسٰی ہمارے پاس واپس آ جائیں ۔

قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾

موسٰی علیہ السلام چلّے سے واپس آئے ہیں اور بھائی سے یوں مخاطب ہوتے ہیں :

قَالَ يٰهٰرُوْنَ ؛ موسٰی نے کہا اے ہارون ! مَا مَنَعَکَ ؛ تم کو کس نے روکا تھا ، منع کیا تھا ۔ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْا ؛ جب کہ تم نے ان کو دیکھا کہ وہ گمراہ ہورہے ہیں ۔ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؛ کہ تم میری اتباع نہ کرو ، یا تم میرے پاس آ جاؤ ۔ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ؛ تو پھر کیا تم نے میرے حکم کا عصیان و نافرمانی کی ، اس کو رد کردیا ۔

ترجمہ :- کہا اے ہارون ! تمہیں کس نے روکا تھا جب ان کو تم نے دیکھا کہ وہ گمراہ ہورہے ہیں ۔ کہ تم میری پیروی نہ کرو تو پھر کیا تم نے میری نافرمانی کی ؟

قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ

اِنِّىْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾

موسٰی علیہ السلام جوشِ غضب میں ، غیرتِ الٰہی میں بھائی پر بگڑ جاتے ہیں ، ڈاڑھی پکڑ لیتے ہیں اور سر کے بال گھسیٹتے ہیں ۔

قَالَ يَبْنَؤُمَّ ؛ ہارون نے کہا اے میری ماں کے بیٹے ، ماں کے جنے ۔ ماں کا کام پالنا اور رحم و ہمدردی کرنا ہے لہذا ہارون علیہ السلام نے ماں کی طرف نسبت دے کر يَبْنَؤُمَّ کہا ۔ لَا تَاْخُذْ ؛ نہ پکڑو ۔ بِلِحْيَتِيْ ؛ میری ڈاڑھی ۔ وَلَا بِرَاْسِيْ ؛ اور نہ میرے سر کو ، یعنی سر کے بالوں کو ۔ اِنِّىْ خَشِيْتُ ؛ مجھے ڈر ہوا ، خوف اور خشیہ ہوا ۔ اَنْ تَقُوْلَ ؛ کہ تم کہہ بیٹھو ۔ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ تم نے پھوٹ ڈال دی ، تفرقہ ڈال دیا بنی اسرائیل کے درمیان ۔ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ؛ اور تم نے میری بات کا انتظار نہیں کیا ۔

ترجمہ :- کہا ، اے ماں کے بیٹے ! میری ڈاڑھی نہ پکڑو اور میرے سر کے بال نہ گھسیٹو ۔ میں اس بات سے ڈر گیا کہ کہیں تم یہ نہ کہہ بیٹھو کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈال دی اور میرے کہنے کا

انتظار تک نہ کیا ۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾

موسٰی علیہ السلام اب سامری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ۔

قَالَ ؛ کہا ۔ فَمَا خَطْبُکَ ؛ پھر تیرا کیا حال ہے ، کیا معاملہ ہے ۔ خَطْبٌ ۔ کسی اہم بات کی طرف متوجہ ہونا ۔ خُطْبَۃٌ ۔ لکچر ، وعظ ۔ خِطْبَۃٌ ۔ منگنی ، نسبت بھیجنا ۔ خِطَابٌ ۔ تقریر ۔ کسی کو مخاطب کرنا ۔ خَطِیْبٌ ۔ اسپیکر ، مقرر ۔ مُخَاطَبَۃٌ ۔ باہم بات چیت کرنا ۔ یٰسَامِرِیُّ ؛ اے سامری !

ترجمہ :- کہا ، اے سامری ! یہ تیرا کیا حال ہے ؟

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿٩٦﴾

قَالَ ؛ سامری نے کہا ۔ بَصُرْتُ ؛ میں نے دیکھا ۔ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِہٖ ؛ جس کو کہ اوروں نے نہیں دیکھا ۔ فَقَبَضْتُ قَبْضَۃً ؛ پھر میں نے ایک مٹھی بھر لے لی ۔ مِنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ ؛ فرشتہ کی خاکِ زیرِ قدم کو ۔ فَنَبَذْتُھَا ؛ پھر میں اس مٹھی بھر خاک کو ڈال دیا ۔ وَکَذٰلِکَ ؛ اور اسی طرح ۔ سَوَّلَتْ لِیْ ؛ بہکایا مجھ کو ۔ نَفْسِیْ ؛ میرے جی نے ، مجھے یہی بات پسند آئی ، میرے جی میں یہی سمائی ، میرے جی کو یہی بھلا لگا ۔

ترجمہ :- کہا ، میں نے وہ دیکھا جس کو دوسروں نے نہیں دیکھا ۔ پھر میں نے مٹھی بھر فرشتہ کی خاکِ قدم کو لے لیا ، اور اس کو ڈال دیا ۔ اس وقت میرے جی میں یہی سمائی ۔

قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿٩٧﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے سامری سے کہا ۔ فَاذْھَبْ ؛ اب تو چلا جا ۔ فَاِنَّ لَکَ فِی الْحَیٰوۃِ ؛ تجھے زندگی بھر ، ساری عمر ۔ اَنْ تَقُوْلَ ؛ یہ کہنا ہے ۔ لَا مِسَاسَ ؛ مجھے ہاتھ نہ لگانا ۔ یہ چھوت چھات کا ماخذ ہے ☆ ۔ وَاِنَّ لَکَ مَوْعِدًا ؛ اور تیرے وعدے کی ایک مدت ہے ۔ لَنْ تُخْلَفَہٗ ؛ وہ تجھ سے ٹلنے والا نہیں ، ہرگز نہ پیچھے چھوڑا جائے گا ۔ وَانْظُرْ اِلٰٓی اِلٰھِکَ ؛ اور اب تو اپنے معبود کو دیکھ ۔ اَلَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْہِ عَاکِفًا ؛ جس پر تو لگا بیٹھا تھا ، چمٹا بیٹھا تھا ۔ لَنُحَرِّقَنَّہٗ ؛ ہم اس کو ضرور جلا ڈالیں گے ۔

☆ چھوت چھات Untouchability ۔ اکیڈمی

ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ ؛ پھر ہم اس کو اُڑا دیں گے، اس کی خاک کو بکھیر دیں گے ۔ فِی الْیَمِّ ؛ سمندر میں ۔ نَسْفًا ؛ خوب اُڑا دینا، بکھیر دینا، پراگندہ کر دینا ۔

ترجمہ :- (موسیٰ نے) کہا، اب تو چلا جا ۔ تجھے زندگی بھر یہ کہنا ہے کہ کوئی مجھے ہاتھ نہ لگاؤ اور تیرے لئے وعدہ کا ایک معیّن وقت ہے جو تجھ سے کبھی نہ ٹلے گا ۔ اور تو اپنے معبود کو دیکھ جس کو تو چمٹا بیٹھا تھا ۔ ہم اس کو یقیناً جلا دیں گے اور اس کی خاک کو سمندر میں خوب اُڑا دیں گے ۔

اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾

اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ ؛ تمہارا معبود تو صرف اللہ ہے ۔ اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ وہ جس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں ۔ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؛ اس کے علم میں ہر چیز کی سمائی ہے، وسیع اور کشادہ ہوا ہر شئے کو بہ لحاظ علم کے، ہر چیز کو اس کا علم وسیع ہے، محیط ہے ۔

ترجمہ :- تمہارا معبود تو اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں ۔ اس کے علم میں ہر شئے کی سمائی ہے (اور وہ سب کچھ جانتا ہے) ۔

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾ۚۖ

كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح ۔ نَقُصُّ عَلَیْكَ ؛ ہم تمہارے سامنے قصہ بیان کرتے ہیں، ٹھیک ٹھیک واقعات بیان کرتے ہیں ۔ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ؛ ان لوگوں کی خبروں سے جو سابق میں گزرے ۔ وَقَدْ اٰتَیْنٰكَ ؛ اور ہم نے تم کو دے دیا ہے ۔ مِنْ لَّدُنَّا ؛ اپنے پاس سے ۔ ذِكْرًا ؛ یاد دہانی، تذکرہ، نصیحت نامہ ۔ اپنے پاس سے ذکر یعنی قرآن ۔

ترجمہ :- ہم اسی طرح تمہارے سامنے بیان کرتے ہیں گزشتہ لوگوں کے واقعات (خبریں) اور ہم نے تو تم کو اپنے پاس سے ایک (بڑا تذکرہ اور) یاد دہانی دی ہے ۔

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾ۙ

مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ ؛ جو اس سے روگرداں ہو، اعراض کرے، منہ موڑے ۔ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ ؛ تو بے شک وہ اُٹھائے گا ۔ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ وِزْرًا ؛ بڑی بھاری ذمّہ داری کو، زیر باری کو، عذاب کو ۔

ترجمہ :- جو اس سے اعراض کرے گا (منہ پھیرے گا) وہ قیامت کے دن بڑی ذمّہ داری کا حامل ہوگا ۔ (اس کے سر بڑا بوجھ ہوگا ۔ عذاب ہوگا) ۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۝١٠١ۙ

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؛ اس ذمّہ داری میں اور عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ۔ وَسَاۗءَ لَهُمْ ؛ اور ان کے لئے بہت ہی برا واقع ہوا ہے ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ حِمْلًا ؛ بوجھ ، بار ۔

ترجمہ :- یہ لوگ اس (بوجھ) میں ہمیشہ پڑے رہیں گے ۔ اور برا ہے قیامت کے دن ان پر بوجھ (یعنی ان پر بہت ہی برا اور سخت عذاب ہوگا) ۔

يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ۝١٠٢ښ

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؛ جس دن صور پھونکا جائے گا ۔ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ ؛ اور ہم مجرموں کو ، کافروں کو جمع کریں گے ، گھیر لائیں گے ۔ يَوْمَىِٕذٍ ؛ اس دن ۔ زُرْقًا ؛ جمع اَزْرَق ؛ کرنجی ، نیلی آنکھوں والے ، نیلی پیلی ، بے رونق ، بے نور ۔

ترجمہ :- (ہم قبروں میں سے اُٹھائیں گے) جس دن صور پھونکا جائے گا ۔ اور ہم اس دن مجرموں کو (کافروں کو) گھیر کر لائیں گے ، نیلی پیلی بے رونق بے نور آنکھوں والے ۔

يَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ۝١٠٣

يَتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ ؛ وہ آپس میں چپکے چپکے کہتے ہوں گے ۔ اِنْ لَّبِثْتُمْ ؛ تم نہیں رہے ۔ اِلَّا عَشْرًا ؛ مگر دس دن ۔ جب زمانہ گزر جاتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- وہ آپس میں چپکے چپکے کہتے ہیں کہ تم تو (دنیا میں) دس ہی روز رہے ۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ۝١٠٤ ع ٥ ١٥ ١٤

نَحْنُ اَعْلَمُ ؛ ہم خوب جانتے ہیں ۔ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ؛ ان باتوں کو جو یہ کہتے ہیں ۔ اِذْ يَقُوْلُ ؛ جب کہ وہ کہتا ہے ۔ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً ؛ ان کا بہتر راہ والا ۔ ان میں کا بڑا ہوشیار ۔ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ؛ تم نہیں رہے مگر ایک ہی دن ۔

ترجمہ :- ہم ان سب کی باتیں جانتے ہیں جب کہ ان میں کا بہتر اور ہوشیار کہے گا کہ تم ایک ہی دن رہے ۔

وَيَسْــَٔـلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ۝١٠٥ۙ

وَيَسْئَلُوْنَكَ ؛ اورتم سے پوچھتے ہیں ، سوال کرتے ہیں ۔ عَنِ الْجِبَالِ ؛ پہاڑوں کے متعلق ، پہاڑوں کا حال ۔ فَقُلْ ؛ تو اے پیغمبر تم کہو ۔ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ ؛ ان کو پارہ پارہ کردے گا میرا رب ۔ غبار بنا کر اُڑا دے گا ۔ نَسْفًا ؛ خوب اُڑا دینا ۔

ترجمہ:- اور لوگ تم سے پہاڑوں کے متعلق سوال کرتے ہیں، پھر تم کہو میرا رب گرد و غبار بنا کر ان کو اُڑا دے گا۔

فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾

فَيَذَرُهَا؛ پھر کر چھوڑے گا ان کو۔ قَاعًا؛ میدان۔ صَفْصَفًا؛ صاف ہموار۔

ترجمہ:- پھر ان کو (خدا) ہموار میدان بنا کر چھوڑے گا۔

لَّا تَرَىٰ فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ﴿۱۰۷﴾

لَا تَرٰى فِيهَا؛ تم ان پہاڑوں اور زمین میں نہ دیکھو گے۔ عِوَجًا؛ موڑ توڑ، ناہمواری۔ وَلَآ اَمْتًا؛ نہ بلندی نہ ٹیلے۔

ترجمہ:- تم ان میں اونچ نیچ نہ پاؤ گے (ناہمواری اور بلندی نہ رہے گی)۔

يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهُ ۖ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾

يَوْمَئِذٍ؛ اس دن۔ يَتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ؛ تابع ہوجائیں گے (خدا کی طرف سے) بُلانے والے کے۔ لَا عِوَجَ لَهٗ؛ کوئی اس سے ٹیڑھا پن نہ کرے گا، سرتابی نہ کرے گا۔ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ؛ اور آوازیں پست ہوجائیں گی۔ لِلرَّحْمٰنِ؛ اللہ رحمٰن کے سامنے، اس کی ہیبت سے، جلال سے۔ فَلَا تَسْمَعُ؛ پھر تم نہ سنو گے۔ اِلَّا هَمْسًا؛ مگر آہستہ آہستہ آواز، کھُس کھُس۔

ترجمہ:- اس دن (خدائے تعالیٰ کی طرف سے) بُلانے والے کی سب پیروی کریں گے۔ کوئی سرتابی نہ کرے گا اور خدائے رحمٰن کی ہیبت سے سب کی آوازیں پست ہوجائیں گی، پھر تم آہستہ آہستہ آواز کے سوا کچھ نہ سنو گے۔

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾

يَوْمَئِذٍ؛ اس دن۔ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ؛ سفارش اور شفاعت کام نہ آئے گی، نفع نہ دے گی۔ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ؛ مگر اس کو جس کو خدا نے اذن اور اجازت دی ہو۔ جس کی سفارش قبول کی جاتی ہے اس کو مُشَفَّعْ کہتے ہیں۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ کو شفاعت کی اجازت دی جائے گی، اور آپ گنہگاروں کی سفارش فرمائیں گے۔ آپؐ تو آپؐ ہیں، دوسرے بہت سے مسلمانوں کی بھی سفارش قبول کی جائے گی۔ ہاں جو لوگ شفاعتِ رسول کے قائل نہیں، البتہ وہ سفارشِ رسولؐ سے محروم رہیں گے۔ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا؛ اور اللہ اس شخص کی بات کو پسند بھی کرے۔

اللہ کے اذن سے شفاعت کا ثبوت

ترجمہ :- اس دن کسی کی سفارش نفع بخش نہ ہوگی مگر جس کو خدا نے اجازت دی ہو (اذن دیا ہو) اور اس کے کہنے سے راضی بھی ہو۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١٠﴾

يَعْلَمُ ؛ وہ جانتا ہے، اس کو خوب علم ہے۔ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ؛ جو ان کے سامنے ہے۔ وَمَا خَلْفَهُمْ ؛ اور جو ان کے پیچھے ہے۔ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ ؛ اور وہ لوگ اس کا احاطہ نہیں کرسکتے۔ عِلْمًا ؛ بہ لحاظ علم کے۔ لوگ اس کو پورا نہیں جان سکتے۔

ترجمہ :- وہ لوگوں کے آگے پیچھے جو کچھ ہے سب کو جانتا ہے اور (اس کو کوئی پورا نہیں جان سکتا) ان کا علم اس کو احاطہ نہیں کرسکتا۔

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۭ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿١١١﴾

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ ؛ اور چہرے جھکے ہوئے ہوں گے۔ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؛ اللہ حی و قیوم کے سامنے۔ وَقَدْ خَابَ ؛ اور وہ ناکام ہوگیا۔ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ؛ جس نے ظلم اور کفر کی گٹھڑی اپنی پیٹھ پر لادی ہو۔

ترجمہ :- اور خدائے حی قیوم کے سامنے سب کی گردنیں جھکی ہوئی ہوں گی اور وہ ناکام ہوگا جو اپنی پیٹھ پر گناہوں کا پشتارہ لیا ہوا ہوگا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿١١٢﴾

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ ؛ اور جو عملِ صالح کرے گا، اچھے کام کرے گا۔ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؛ اور ایمان رکھے گا۔ اچھے کام اسی وقت کام آتے ہیں جب ایمان ہو۔ ایمان ہے تو امان ہے۔ فَلَا يَخٰفُ ؛ بس اسے کچھ خوف نہ ہوگا، وہ نہ ڈرے گا۔ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ؛ نہ ظلم سے نہ شکستگی سے۔ اور نہ کسی طرح کی حق تلفی سے۔

ترجمہ :- اور جس نے عملِ صالح اور اچھے کام کئے ہوں اور وہ مؤمن بھی ہو تو اس کو نہ ظلم وستم کا خوف ہوگا نہ نقصان اور شکستگی کا (اور نہ کسی طرح کی حق تلفی کا)۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ﴿١١٣﴾

وَ کَذٰلِکَ ؛ اور اسی طرح جیسا کہ اب موجود ہے ۔ اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًا ؛ ہم نے اس اتارے ہوئے کو عربی زبان کا قرآن اُتارا۔ اَنْزَلَ کے ساتھ مُنْزَلْ سمجھ میں آتا ہے ۔ اسی کی طرف اَنْزَلْنٰہُ کی ضمیر راجع ہوئی یعنی یہ جو ہم نے اُتارا ہے وہ عربی زبان کا قرآن ہے ۔ وَصَرَّفْنَا فِیْہِ ؛ اور اس میں طرح طرح سے پھیر پھیر کر بیان کیا ہے ۔مختلف تصرفات کے ساتھ ہم نے قرآن میں بیان کیا ہے ۔ مِنَ الْوَعِیْدِ ؛ ڈرنے کے قابل باتیں ۔ وہ سزائیں جن کے یہ لوگ مستحق ہیں ۔ لَعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ ؛ شاید کہ وہ ڈرنے لگ جائیں ،تقویٰ اختیار کرلیں ، ان میں خدا ترسی پیدا ہوجائے ۔ اَوْیُحْدِثُ لَھُمْ ذِکْرًا ؛ یا وہ پیدا کرے ان کے لئے یاد دہانی اور تذکرہ ،سوجھ بوجھ ، یادِ خدا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اسی طرح اس کو عربی زبان کا قرآن اُتارا اور اس میں ڈرنے کے قابل مختلف باتیں بیان کیں تاکہ یہ لوگ تقویٰ اختیار کرلیں (خدا ترس بن جائیں) یا ان کے دلوں میں کچھ یادِ خدا (کچھ سوچ سمجھ) آجائے ۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۫ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾

فَتَعٰلَی اللّٰہُ ؛ پس اللہ تعالیٰ بہت بلند ہے ۔ اَلْمَلِکُ الْحَقُّ ؛ برحق بادشاہ ہے ، ہمیشہ رہنے والا حاکم ہے ۔ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ ؛ اور قرآن کے پڑھنے میں جلدی نہ کرو ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰی اِلَیْکَ ؛ اس سے پہلے کہ تمہاری طرف پوری کی جائے ۔ وَحْیُہٗ ؛ اس کی وحی ۔ رسولِ خدا ﷺ ، جب جبرئیلؑ قرآن شریف سناتے تو فوراً فوراً خود بھی پڑھتے جاتے ۔ حکم ہوا قرآن کے پڑھنے میں جلدی نہ کرو ۔ پوری آیت سُن لو تم کو خود یاد ہوجائے گی ۔ وَقُلْ رَّبِّ ؛ اور تم دُعا کرو'' یا اللہ !'' تم کہو'' اے میرے پروردگار !'' زِدْنِیْ عِلْمًا ؛ میرے علم کو زیادہ کر ۔

ترجمہ :- پس اللہ تعالیٰ برحق بادشاہ ہے ۔ اور قرآن کے پڑھنے میں تم جلدی نہ کرو اس سے پہلے کہ تم کو وحی پوری کی جائے ۔ اور تم دُعا کرو'' اے میرے پروردگار ! (یا اللہ !) تو میرے علم کو زیادہ کر''۔

صاحبو ! ذرا اس آیت پر غور کرو ۔ حبیبِ خدا محمد مصطفٰے ﷺ کو جن کی شان ہے [۱] وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ؛ جن کا طرۂ دستار ہے [۲] اُوْتِیْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ ؛ ان کو بھی حکم ہوتا ہے کہ تم اپنی علمی ترقی کے لئے دُعا کرو ۔ کیا حال ہے ان نادانوں کا ، جاہلوں کا کہ چلّو میں الّو بن رہے ہیں ۔تم کیا تمہارا علم کیا ۔ چار باتوں میں آپے سے باہر ۔ خود جاہل ہیں اور دوسروں کو جاہل سمجھ رہے ہیں ۔ یاد رکھو ، خوب سمجھ لو ، کہ زندگی علمی ترقی کا نام ہے ۔ اگر علم بند ہوجائے تو موت ہے ۔ یا اقل درجہ دماغ پر فالج ہے ۔

[۱] قرآنِ مجید : سورۂ نساء ۔ آیت ۱۱۳ ۔ ترجمہ : اور تم کو ایسی چیزوں کی تعلیم دی جن کا تم کو علم نہ تھا ۔ اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے ۔ (اکیڈیمی)

[۲] حدیث : ترجمہ ۔ مجھے اگلوں پچھلوں کا علم دیا گیا ہے ۔ (اکیڈیمی)

اچھا جب رسولِ خدا ﷺ کو علم الاوّلین و الآخرین دیا گیا ہے تو ان کی علمی ترقی کیسی ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ باوجود اجمالی علم کے تفصیلی علم کے طلب کی ضرورت ہے ۔ میں آپ کو دیکھ رہا ہوں ، یہ ایک اجمالی علم ہے ۔ سارا علم سامنے آجائے تو پھر ہر ایک چیز کو جاننے کے لئے التفاتِ خاص کی ضرورت ہوگی ۔ تفصیلی علم تو قیامت تک اور اس کے بعد بھی ختم نہ ہوگا کیونکہ ابھی ہم نے بیان کیا کہ علم اگر موقوف ہوجائے تو موت ہے ۔

صاحبو ! ایک بات یاد رکھو ! جس کا آج اس کے (گزرے ہوئے) کل کے برابر ہے وہ گھاٹے میں ہے ۔ اس کی آج کی زندگی بے کار ہے ۔ لہٰذا زمانہ کے ساتھ ساتھ تمہارا علم ترقی کرتا چلا جائے ۔ ہر سانس ایک تازہ علم کے ساتھ ہو ۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿١١٥﴾ ع ٦ / ١١ / ١٥

وَلَقَدْ عَهِدْنَا ؛ اور البتہ ہم نے حکم دیا ، فرمان بھیجا تھا ۔ اِلٰٓى اٰدَمَ ؛ آدم کی طرف ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ فَنَسِيَ ؛ پھر وہ بھول گئے ۔ وَلَمْ نَجِدْلَهٗ عَزْمًا ؛ اور ہم نے ان کا پکّا ارادہ نہیں پایا ۔ غفلت اور بے احتیاطی ضرور ہوئی ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے تو آدم کو اس سے پہلے ایک حکم دیا تھا ، پھر وہ بھول گئے اور ہم نے ان کا (اس خلاف ورزیِ حکم پر) عزم و ارادہ نہ پایا ۔

صاحبو ! پیغمبر تو معصوم ہوتے ہیں پھر ان سے غلطی کیوں کر ممکن ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت آدم پیغمبر ہی کب ہوئے تھے ۔ جب دنیا میں آئے ، اولاد پیدا ہوئی ، تابعین کی تعداد بڑھی تو پیغمبر بنائے گئے تاکہ اپنی اولاد کو تبلیغ کریں ۔

کیا پیغمبر بھی غلطی کرتے ہیں ؟ اگر پیغمبر غلطیوں میں مبتلا ہوں تو ان کا اعتبار کیا رہے گا ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ احکامِ الٰہی پہنچانے میں ، تبلیغ میں ، ہرگز غلطی نہیں کرتے ۔ ہاں ! معمولی باتوں میں بہ تقاضائے بشریت ان سے بھی بھول چوک ہوتی ہے ۔ نماز پڑھتے ہیں اور کمالِ حضور کی وجہ سے رکعت کی تعداد کا خیال نہیں رہتا اور سجدۂ سہو کرنا پڑتا ہے ۔

آدم علیہ السلام سے ایک خطا ہوئی ، بھولے سے ایک کام کر گزرے پھر ان کی سرزنش کیوں ہوئی ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بڑے لوگوں کو خطا اور نسیان پر بھی سرزنش ہوتی ہے ۔ ع نزدیکاں را بیش بود حیرانی

(نزدیک رہنے والوں کو یعنی مقربین کو حیرانی زیادہ ہوتی ہے ______ اکیڈمی)

اور ع جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

بہرحال پیغمبروں کو اپنے پر قیاس نہ کرو ۔ ان کو خطا کی طرف منسوب نہ کرو ۔ ان کا مالک ان کو جو چاہے کہے ۔ تم ایک لفظ ان کی شان میں اپنے منہ سے نہیں نکال سکتے ۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿١١٦﴾

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ ؛ اور یاد کرو جب کہ ہم نے فرشتوں سے کہا ۔ اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ؛ آدم کو سجدہ کرو ۔ فَسَجَدُوْٓا ؛ پھر سب نے سجدہ کیا ۔ اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؛ مگر ابلیس ۔ اَبٰى ؛ اس نے انکار کیا ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو۔ پھر سب نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے کہ اس نے انکار کیا۔

صاحبو! سجدہ کیا ہے؟ عاجزی کا اظہار کرنا۔ اس کا پورا مظہر زمین پر سر رکھنا ہے۔ مختلف زمانوں میں سجدہ کی مختلف صورتیں تھیں۔ اسلامی سجدہ میں سات اعضا کا زمین پر ٹکنا ہے۔ کیا سجدہ شرک ہے؟ سجدۂ عبودیت شرک ہے یعنی کسی کو معبود سمجھ کر سر زمین پر رکھنا شرک پر دلالت کرتا ہے۔ بزرگوں کے سامنے ان کی بزرگی کی وجہ سے سر کو زمین پر رکھنا سجدۂ تعظیمی ہے۔ فرشتوں نے سجدۂ تعظیمی کیا۔ یوسف علیہ السلام کو اُن کے بھائیوں نے سجدہ کیا۔ شرک ہر زمانہ میں حرام تھا۔ ان لوگوں کا سجدہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سجدہ الگ چیز ہے اور شرک الگ۔ شرک دل کی صفت ہے۔ جب تک دل میں الوہیت کا خیال نہ آئے شرک نہیں ہوسکتا۔

سجدہ تعظیمی پہلے جائز تھا

کیا سجدۂ تعظیمی آپ بھی کرسکتے ہیں؟ نہیں۔ رسولِ خدا ﷺ نے مطلق سجدہ سے منع فرمایا ہے۔ اب سجدۂ تعظیمی کرنے والا بھی حکمِ رسولِ خدا کی مخالفت کرنے والا سمجھا جائے گا اور گنہگار ہوگا۔

سجدہ کا حکم تو فرشتوں کو دیا گیا تھا نہ کہ ابلیس کو، پھر کیوں وہ نافرمان سمجھا گیا؟ آدم کو سجدہ کرنے کا حکم تمام مخلوقات کو دیا گیا اور فرشتوں کا ذکر اس واسطہ ہے کہ وہ سب سے اہم تر ہیں۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ ابلیس بڑا موحد تھا، غیرِ خدا کو اس نے سجدہ نہیں کیا۔ واقعہ یہ کہ ابلیس نے خدا کے حکم کی مخالفت کی۔ خدا کو غلط حکم دینے والا سمجھا۔ خود شرک فی الحکم میں مبتلا ہوا۔ حکم دینا، حکم لگانا خدا کا کام ہے نہ کہ کسی اور کا۔ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؛ [1] یہ نادان صحیح اور غلط حکم کا سمجھنے والا خود کو سمجھتا ہے اور من مانے حکم لگاتا ہے۔ اس نادان کی نظر جسدِ آدم پر تو پڑی کہ وہ مٹی کا بنا ہوا ہے مگر ان صفاتِ الٰہیہ پر نظر نہ پڑی جو آدم میں جلوہ گر تھیں۔

صاحبو! دنیا میں سب سے پہلے جو گناہ پیدا ہوا ہے وہ حسد اور تکبرّ ہے۔ خود کو دوسروں سے اچھا سمجھنا انسان کو تباہ کرتا ہے۔ ذات پات کا جھگڑا بھی اسی تکبرّ سے پیدا ہوتا ہے۔

صاحبو! آدم کو سجدہ نہ کرنے سے شیطان مَردود ہوگیا، گرفتارِ لعنت ہوگیا۔ خدا رحم کرے ان لوگوں پر جو خدا کو سجدہ نہیں کرتے۔ مجالس میں دھواں دھار اسپیچس ہوتی ہیں، نماز کا وقت آتا ہے تو چند لوگ جا کر الگ نماز پڑھ لیتے ہیں۔ بھلا شیطان نے کب کہا تھا کہ میں خدا کو سجدہ نہ کروں گا۔ مگر واہ رے انسان سراپا عصیان کہ نمازیوں کا ٹھٹھا اُڑایا جاتا ہے کہ یہ کیا اٹھک بیٹھک ہے۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ لوگوں کو نماز پڑھتا دیکھ کر بے وضو ہی نماز ٹرخا دیتے ہیں اور طہارت کو ضروری نہیں سمجھتے، گویا کہ وہ دائم الوضو ہیں یہ ''لوگوں کی نماز'' کیا کام آئے گی؟ یہ بے وضو نماز کیا فائدہ دے گی؟

فَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا یُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾

فَقُلْنَا ؛ پھر ہم نے کہا۔ یٰۤاٰدَمُ ؛ اے آدم! اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّکَ ؛ بے شک یہ تمہارا دشمن ہے۔ وَلِزَوْجِکَ ؛ اور تمہاری بیوی کا بھی۔ فَلَا یُخْرِجَنَّکُمَا ؛ پھر یہ شیطان تم کو اور تمہاری بیوی کو نہ نکالے۔ مِنَ الْجَنَّةِ ؛ جنت سے۔ فَتَشْقٰی ؛

[1] قرآن: سورۂ یوسف۔ آیت ۴۰ (ترجمہ: حکم دینا تو خدا ہی کا کام ہے) اکیڈمی

پھر تم رنج اور مصیبت میں پڑو ۔ شقاوت تم کو دامنگیر ہو ۔ بدنصیبی میں پھنسو ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے کہا اے آدم بے شک یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے ۔ پھر کہیں ایسا نہ ہو کہ تم دونوں کو (تم کو اور تمہاری بیوی کو) جنت سے نکالے پھر تم تکلیف میں پڑو ۔

صاحبو ! ابلیس ہمارا آبائی دشمن ہے ۔ چھپا ہوا دشمن ہے جو نظر نہیں آتا ۔ پڑھا لکھا تعلیم یافتہ دشمن ہے ۔ تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا تو کیوں کر تم کو بہ سہولت جنت میں داخل ہونے دے گا ۔ اس کے شر سے ہمیشہ ڈرو ۔ خدا کی سنو ۔ شیطان کی نہ سنو ۔ احکامِ خدا و رسول کی پابندی کرو ۔ اس میں تمہاری نجات ہے ۔ تمہاری بہبودی اور فلاح ہے ۔

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿١١٨﴾

اِنَّ لَکَ ؛ تمہارے لئے تو ثابت ہے ، واقع ہے ۔ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا ؛ تم اس جنت میں بھوکے نہ رہو ۔ وَلَا تَعْرٰى ؛ اور نہ ننگے رہو ۔ اور نہ برہنہ پھرو ۔

ترجمہ :- بے شک تم کو اس (جنت) میں نہ بھوک ہوگی نہ برہنہ رہوگے ۔

وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا تَضْحٰى ﴿١١٩﴾

وَاَنَّکَ لَا تَظْمَؤُا ؛ اور یہ بھی کہ تم کو پیاس نہ ہوگی ، تم تشنہ لب نہ رہوگے ۔ فِيْهَا ؛ اس میں ، جنت میں ۔ وَلَا تَضْحٰى ؛ اور نہ دھوپ میں تپوگے ، دھوپ کھاؤ گے ۔

ترجمہ :- اور یہ بھی کہ تم اس (جنت) میں نہ پیاسے رہوگے نہ دھوپ کھاؤ گے ۔

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿١٢٠﴾

فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ ؛ پھر شیطان نے آدم کے دل میں وسوسے ڈالے ، ان کو بہکایا ۔ کیا کہا ؟ قَالَ ؛ (ابلیس نے) کہا ۔ يٰٓاٰدَمُ ؛ اے آدم ۔ هَلْ اَدُلُّکَ ؛ کیا میں تم کو بتاؤں ؟ تمہاری دلالت اور رہنمائی کروں ؟ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ ؛ ہمیشگی کے درخت کی طرف ۔ وَمُلْکٍ لَّا يَبْلٰى ؛ اور ایسی بادشاہی پر جو کبھی ضعیف نہ ہو ، پرانی نہ پڑے ۔

ترجمہ :- پھر شیطان نے ان کے (آدم کے) دل میں وسوسے ڈالے (بہکایا) کہا ، اے آدم ! کیا میں تم کو ایک ایسے درخت کا پتہ نہ بتاؤں جس کی وجہ سے تم ہمیشہ رہو (تم کو دوام و خلود ہو) اور ایسی بادشاہی ملے جو کبھی ضعیف نہ ہو ۔

آدم علیہ السلام شیطان کے بہکانے میں آجاتے ہیں ۔ بیوی انگور یا گیہوں کے دانے لاتی ہیں اور دونوں مل کر کھاتے ہیں ۔

فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا
مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۚ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾

فَاَكَلَا مِنْهَا ؛ پھر میاں بیوی دونوں اس درخت سے کھائے ۔ فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا ؛ پھر ان کو ان کی شرمگاہیں ظاہر ہوگئیں ۔ ان پر ان کی بُرائی کُھل گئی ۔ وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا ؛ اور اپنے پر باندھنے یا سینے لگے ۔ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؛ جنت کے پتّوں سے ۔ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ ؛ اور آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ۔ فَغَوٰى ؛ پھر غلطی میں پڑ گئے ۔

ترجمہ :- پھر دونوں نے اس درخت سے کھایا ۔ اور ان کو ان کی شرمگاہیں نمایاں ہوگئیں ، اور اب جنت کے پتّوں سے اپنے پر (اپنا ستر ڈھانکنے کے لئے) سینے لگے ۔ اور آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور غلطی میں پڑ گئے ۔

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ ؛ پھر ان کے رب نے آدم کی بے کسی اور عاجزی اور شرمندگی پر رحم فرما کر ان کو اپنا مقبول بنالیا ۔ فَتَابَ عَلَيْهِ ؛ پھر آدم پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی ۔ وَهَدٰى ؛ اور ان کو سیدھا راستہ بتایا ۔

ترجمہ :- پھر خدا نے ان کو پسند کرلیا (برگزیدہ اور مجتبٰی بنایا) پھر ان پر (اپنے فضل و کرم کے ساتھ) مُڑا اور راہِ راست پر چلایا ۔

صاحبو ! گناہ اور پھر اس پر اصرار بہت ہی بُری بات ہے ۔ ہم بشر ہیں ، بہ شر ہیں ، شر ہمارے ساتھ لگا ہوا ہے ۔ توبہ کرو ۔ جس نے تمہارے دادا کی توبہ قبول کی تمہاری توبہ بھی قبول کرے گا ۔ تم اس سے منہ موڑوگے تو وہ بھی تم سے منہ موڑ لے گا ۔ تم اس کی طرف رجوع کروگے تو وہ بھی تمہاری طرف رجوع کرے گا ۔ گناہوں پر شرمندگی لازمۂ بندگی ہے ۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ ÷ گر کافر و گبر و بُت پرستی باز آ
ایں درگہِ ما درگہِ نومیدی نیست ÷ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ☆

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا ۢ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ

☆ گبر، آتش پرست ، ایرانی فلسفی زردُشت یا زُرتشت کا پیرو جس نے آگ کی پرستش کی بنیاد ڈالی ، سورج کے طلوع وغروب پر اس کی پرستش کروائی اور ایران کے گھر گھر میں آتشدان روشن کروائے ۔

شاعرِ گنہگار انسان کو خدا کی جانب سے نصیحت کرتے ہوئے کہتا ہے (اے میرے بندے !) اپنی توبہ شکنی اور تجدید گناہ پر پھر توبہ کرلے چاہے تو کسی مذہب کا پیرو ہو ، کافر ہو یا آتش پرست ہو یا پھر بُت پرست ہو ۔ ہماری یہ بارگاہ نا اُمید اور مایوس ہوکر لوٹنے کے لئے نہیں ۔ اگر تُو نے سو بار بھی توبہ شکنی کی ہو تو پھر ایک بار توبہ کرلے ہم تیری توبہ قبول کرلینگے ۔ تیری توبہ پر قائم نہ رہ سکنے والی کمزور فطرت سے ہم خوب واقف ہیں ۔ (اکیڈیمی)

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، فرمایا۔ اِهْبِطَا ؛ اُتر جاؤ۔ هُبُوْطٌ۔ اُترنا۔ اے آدم و حوا تم دونوں جنت سے اُتر جاؤ۔ مِنْهَا ؛ جنت میں سے۔ جَمِيْعًا ؛ اکٹھے، تم سب۔ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ؛ ایسے حال میں کہ تمہارے میں کے بعض بعض کے دشمن ہیں۔ ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ آدمیوں کے ساتھ شیطان بھی دنیا میں اُتر جائیں۔ بعض کا خیال ہے کہ شیطان نے سانپ کی شکل لی اور مور کے گلے لپٹ کر آدم و حوا کو دھوکہ دینے پہنچا۔ شیطان کے ساتھ سانپ اور مور، وہ بھی دنیا میں اُترے۔ اب آدمی اور شیطان میں بھی دشمنی ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ مور اتنا نازک اور خوبصورت جانور سانپ کو نگل جاتا ہے اور ہڈیاں تھوک دیتا ہے۔

فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ ؛ پھر اگر تمہارے پاس آئے۔ اِمَّا میں مَا زائد ہے۔ اصل اِنْ ہے۔ مِنِّىْ ؛ میری طرف سے۔ هُدًى ؛ ہدایت رسول اور کتاب۔ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ ؛ پھر جس نے اتباع کی میری ہدایت کی، میری فرمانبرداری کی۔ فَلَا يَضِلُّ ؛ تو وہ گمراہ نہ ہوگا، ضلالت میں نہ پڑے گا۔ وَلَا يَشْقٰى ؛ اور شقاوت اس کی دامنگیر نہ ہوگی۔ وہ مصیبت میں نہ پڑے گا۔ وہ بدنصیب نہ ہوگا۔

ترجمہ :- فرمایا، تم دونوں جنت سے اُتر جاؤ اکٹھے (اور) ایک دوسرے کے دشمن رہو۔ پھر اگر میری ہدایت تمہیں پہنچے تو پھر جس نے میری ہدایت کی اتباع کی وہ نہ گمراہ ہوگا نہ بدنصیب۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ ؛ اور جس نے میری یاد سے منہ موڑا۔ اور میری تعلیم اور احکام سے اعراض کیا۔ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ؛ تو اس کے لئے زندگی، گزران و معیشت، معاش۔ ضَنْكًا ؛ تنگی کی۔ دنیاداروں کو ہمیشہ بے اطمینانی اور دلی اور خیالی تنگی ہی رہتی ہے۔ اور ہمیشہ ہائے وائے میں مبتلا ہوتے ہیں۔ انھیں راحتِ دل نصیب نہیں۔ (راحت ملتی ہے یادِ خدا سے۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ) وَنَحْشُرُهٗ ؛ اور ہم اس کا حشر کریں گے۔ قبر سے اُٹھائیں گے۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن۔ اَعْمٰى ؛ نابینا، اندھا۔ جس کے دل میں نورِ ایمان نہیں وہ کچھ نہیں دیکھ سکتا۔

ترجمہ :- اور جو میری یاد سے اعراض کرے تو اس کی زندگانی بڑی تنگ ہے اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا اُٹھائیں گے۔

صاحبو! بعض نادان کہتے ہیں کہ دنیا میں ایمان دار ہی تنگی میں ہیں، تکلیف میں ہیں اور کفار تو خوش حال ہیں، آرام میں ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تنگی سے مراد تکلیف اور وسعت سے مُراد راحت ہے۔ اصل یہ ہے کہ لوگ راحت کے معنی نہیں سمجھتے۔ ایک فقیر پھٹی پرانی گودڑی اُوڑھا ہوا، ایک پتھر سر کے نیچے رکھا ہوا یادِ خدا میں جس آرام سے گزارتا ہے وہ ہفت اقلیم کے بادشاہ کو بھی نصیب نہیں۔

صاحبو! یہ نہ سمجھو کہ اندھے قیامت میں اندھے ہی اُٹھیں گے ۔ جاہل، دل کے اندھے بے شک قیامت میں اندھے اُٹھیں گے ۔

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾

قَالَ ؛ جاہل کافر کہے گا ۔ رَبِّ ؛ اے میرے پروردگار ۔ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى ؛ تو نے مجھے کیوں اندھا اُٹھایا ۔ وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ؛ اور دنیا میں تو میں بصارت والا تھا (دیکھتا بھالتا تھا ۔)

ترجمہ :- کہے گا خدایا ! تو نے مجھے کیوں اندھا اُٹھایا ۔ اور میں تو بصارت والا تھا (دیکھتا بھالتا تھا) ۔

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ۔ كَذٰلِكَ ؛ یوں ہی ۔ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا ؛ تجھے پہنچی تھیں ہماری آیتیں اور نشانیاں ۔ فَنَسِيْتَهَا ؛ پھر تو ان کو بھول گیا ۔ نِسْيَانْ تیرا دامن گیر تھا ۔ تو نے تغافل اختیار کیا تھا ۔ وَكَذٰلِكَ ؛ اور یوں ہی ، اسی طرح ۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج ۔ اَلْيَوْمَ میں لامِ حضور ہے ۔ اَلْيَوْمَ ۔ آج کا دن ۔ اَلسَّاعَةَ ؛ اس گھڑی ۔ اَلْاٰنَ ۔ اِس دن ۔ تُنْسٰى ؛ تو بھی بھلایا جاتا ہے ۔ کل تو خدا سے انجان تھا آج خدا بھی تجھ سے انجان ہے ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے) ارشاد فرمایا یوں ہی تیرے پاس ہماری نشانیاں پہنچیں اور تو (نے ان سے تغافل کیا) ان کو بھول گیا اور اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جاتا ہے (اور تیری پرواہ نہیں کی جاتی) ۔

وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح ۔ نَجْزِيْ ؛ ہم جزا دیں گے ، بدلہ دیں گے ۔ مَنْ اَسْرَفَ ؛ اس کو جس نے اسراف کیا ، حدودِ الٰہی سے تجاوز کیا ۔ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؛ اور اپنے رب کی آیتوں اور نشانیوں پر ایمان نہ رکھا ۔ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ ؛ اور البتہ آخرت کا عذاب ۔ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ؛ سخت تر ، زیادہ باقی رہنے والا ، اور پائندہ تر ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم اسی طرح جزا دیں گے اس شخص کو جو حد سے گزر جائے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے ۔ اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ شدید اور زیادہ باقی رہنے والا ہے ۔

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع ۱۳/۷ ۱٦

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ ؛ کیا ان کو اس بات نے ہدایت نہیں دی ۔ کیا وہ اس بات کو نہیں سمجھے ۔ كَمْ اَهْلَكْنَا ؛ ہم نے کتنوں کو ہلاک کردیا ، نیست و نابود کردیا ۔ قَبْلَهُمْ ؛ ان سے پہلے ۔ مِنَ الْقُرُوْنِ ؛ طبقوں سے ، گروہوں سے ، قرنوں سے ۔ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؛ جو اپنے مقامات میں چلتے پھرتے تھے ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ، پتے ہیں ، دلائل ہیں ۔ لِّاُولِي النُّهٰى ؛ عقل والوں کے لئے ۔ جمع نُهْيَةٌ ؛ نہی اور منع کرنے والی چیز ، یعنی عقل ۔

ترجمہ :- کیا ان کو اس کی ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے ان سے پہلے قرنہا قرن لوگوں کو ہلاک کردیا (نیست و نابود کردیا) ۔ وہ اپنے گھروں میں (بڑی بے فکری سے) چلتے پھرتے تھے ۔ بے شک اس میں عقل والوں کے لئے عبرتیں ہیں (نشانیاں ہیں) ۔

وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿١٢٩﴾

وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ ؛ اور اگر پہلے سے فرمایا ہوا نہ ہوتا ۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ یعنی خدائے تعالیٰ ہر چیز کا پہلے سے تصفیہ فرمایا نہ ہوتا تو ۔ لَكَانَ لِزَامًا ؛ تو عذاب آ ہی جاتا ۔ وَاَجَلٌ مُّسَمًّى ؛ اور پہلے سے مقررہ وقت و مدت نہ ہوتی ۔

ترجمہ :- اور اگر پہلے سے اللہ تعالیٰ فرما نہ چکتا اور مدت معیّن نہ ہوتی تو عذاب آ ہی جاتا ۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿١٣٠﴾

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ ؛ پس تم ان کی باتوں پر صبر کرو ، برداشت کرو ان چیزوں کو جو وہ کہتے ہیں ۔ یہ جو کہیں کہیں ۔ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ ؛ اور تمہارے رب کی تسبیح کرو حمد کے ساتھ اس کی ذات کی بے چونی اور پاکیزگی بیان کرو ۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس کے صفات حمیدہ پر بھی توجہ کرو ۔ اس کے صفات اور افعال پر غور کرو گے تو بے ساختہ تعریف بھی کرو گے اور شکریہ بھی ادا کرو گے ۔ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ؛ سورج نکلنے سے پہلے ، یعنی صبح کی نماز پڑھو ۔ نماز کا جزو تسبیح بھی ہے ، حمد بھی ہے ۔ اس سے مراد نماز ہے یعنی جزو کہہ کر کُل مُراد لیا گیا ہے ۔ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ؛ اور سورج کے ڈوبنے سے پہلے عصر کی نماز پڑھو ۔ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ ؛ اور رات کے اوقات سے ، گھڑیوں سے ، ساعتوں سے ۔ فَسَبِّحْ ؛ پھر تسبیح کرو ، یعنی نماز پڑھو ۔ یعنی مغرب اور عشاء کی نماز ۔ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ ؛ اور دن کے کنارے ۔ صبح اور مغرب کی نماز پڑھو ممکن ہے کہ اٰنَآئِ الَّيْلِ سے مُراد تہجد ہو اور اَطْرَافَ النَّهَارِ سے نمازِ اشراق و چاشت ہو ۔ اب رہ گیا نمازِ ظہر کا وقت وہ آیت اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ ☆

☆ (سورۂ بنی اسرائیل ۔ آیت ۷۸ ء آفتاب ڈھلنے سے رات کی تاریکی تک نماز کو دُرستی سے قائم رکھو ۔ ۔۔۔ اکیڈیمی)

سے نکلتا ہے ۔ دُلُوْکٌ کے معنٰی ہیں زوالِ آفتاب ۔ لَعَلَّکَ تَرْضٰی ؛ تا کہ تو راضی ہو ۔ دشمنوں کی باتوں پر صبر کرنا اور پابندی سے نماز ادا کرنا چاہیئے تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ، اکرام و عطایا سے تم کو راضی کر لے ۔ ایک دوسری جگہ فرماتا ہے : وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ۔

ترجمہ :- پھر تم صبر کرو ان کی باتوں پر اور تمہارے رب کی تسبیح کو حمد کے ساتھ ملا کر ادا کرو (یعنی نماز پڑھو) طلوعِ شمس سے پہلے اور غروبِ شمس سے پہلے اور رات کے اوقات اور دن کے کناروں میں نماز پڑھو تا کہ (اللہ تعالیٰ تم کو سرفراز کرے اور) تم راضی ہو ۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِۦٓ أَزْوَٰجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿۱۳۱﴾

وَلا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ ؛ اور اپنی آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھو ، اپنی نظر دراز نہ کرو ۔ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖ ؛ جو کچھ ہم نے کافروں کو تمتع اور فائدہ اُٹھانے کے لئے دیا ۔ برتنے اور گزران کرنے کے لئے دیا ۔ اَزْوَاجًا ؛ قِسم قِسم کے ۔ مِنْھُمْ ؛ ان لوگوں کو ۔ زَھْرَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ؛ یہ دنیوی زندگی کی آرایش و زیبایش ہے ۔ دنیا کے جینے کی رونق ہے ۔ کوئی حقیقی پائدار چیز نہیں ۔ لِنَفْتِنَھُمْ فِیْہِ ؛ ان کے امتحان اور آزمانے کے لئے ۔ دنیا تمام فتنہ ہے ، دارالامتحان ہے ۔ وَرِزْقُ رَبِّکَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ؛ اور تمہارے رب کا دیا بدر جہا بہتر اور دیر پا ہے ، زیادہ باقی رہنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور تم آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھو ان قِسم قِسم کی چیزوں کو جو ہم نے ان کے تمتع اور گزران کے لئے عطا کیا ہے ۔ دنیا کی زندگی کی رونق ہے ۔ ہم اس میں ڈال کر ان کا امتحان لیتے ہیں ۔ اور خدا کا دیا بدر جہا بہتر اور باقی تر ہے ۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۖ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُكَ ۗ وَٱلْعَٰقِبَةُ لِلتَّقْوَىٰ ﴿۱۳۲﴾

وَاْمُرْ اَھْلَکَ ؛ اور تم اپنے متعلقین کو حکم دو ۔ بِالصَّلٰوۃِ ؛ نماز کا ۔ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا ؛ اور تم خود اس پر صبر کرو ، پابند رہو ۔ لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا ؛ ہم تم سے رزق نہیں مانگتے یعنی یہ نہیں کہتے کہ سب خیرات کر دو ، نہ رزق حاصل کرنے سے روکتے ہیں ۔ نَحْنُ نَرْزُقُکَ ؛ ہم تم کو رزق دیتے ہیں ۔ یہ خدا کا دیا ہے کھاؤ ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی ؛ اور نیک انجام تقویٰ و پرہیزگاری کا ہے ۔

ترجمہ :- اور تم اپنے لوگوں کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کے پابند رہو ۔ ہم تم سے رزق نہیں مانگتے ۔ ہم تم کو رزق دیتے ہیں ۔ اور تقویٰ اور پرہیزگاری کا انجام نیک ہے ۔

وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٣٣﴾

وَقَالُوْا ؛ اور منکرین کہتے ہیں ۔ لَوْلَا ؛ کیوں نہیں ؟ يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ ؛ ہمارے پاس کوئی آیت اور نشانی لاتے ۔ مِنْ رَّبِّهٖ ؛ اپنے پروردگار کے پاس سے ۔ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ ؛ کیا ان کے پاس آ نہیں چکی ۔ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ؛ پہلی کتابوں میں واضح دلیل ۔ رسولِ خدا کی پیغمبری کی پیشین گوئیاں سب کو پہنچ چکی ہیں ۔ یہ سارے جھوٹے حیلے اور عذرِ لنگ ہیں ۔

ترجمہ :- اور لوگ کہتے ہیں کہ خدا کے پاس سے (اپنی پیغمبری کی) کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے ؟ کیا اگلی کتابوں میں واضح دلائل اور پیشین گوئیاں ان کے پاس آ نہیں چکیں ؟

وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ﴿١٣٤﴾

وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ ؛ اور اگر ہم ان کو ہلاک کر دیتے ، مار ڈالتے ۔ بِعَذَابٍ ؛ عذاب سے ، آفت لا کر ، سزا سے ۔ مِنْ قَبْلِهٖ ؛ اس سے پہلے یعنی حضرتؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے ہی ان پر عذاب آ جاتا تو کیا ہوتا ؟ اور وہ کیا کہتے ؟ لَقَالُوْا ؛ تو یہ کہتے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ۔ لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا ؛ تو ہمارے پاس کسی پیغمبر کو کیوں نہیں بھیجتا ۔ فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ ؛ کہ ہم تیری آیتوں کی اتباع کرتے ، تیرے احکام مانتے ، اس پر عمل کرتے ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ ؛ اس سے پہلے کہ ہم ذلیل ہوں ، ہم پر عذاب آ جائے ۔ وَنَخْزٰى ؛ اور ذلیل و خوار ہوں ، رُسوا ہوں ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم ان کو اس سے پہلے ہی عذاب سے ہلاک کر دیتے تو یہ کہتے : خدایا ! تو ہمارے پاس پیغمبر کیوں نہیں بھیجتا کہ ہم تیری آیتوں کی اتباع کرتے (تیرے احکام مانتے) ذلیل و خوار ہونے سے پہلے ۔

قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿١٣٥﴾ ع ٨/١٧

قُلْ ؛ تم کہو ۔ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ ؛ سب روزِ جزا کے منتظر ہیں ، راہ دیکھتے ہیں ۔ فَتَرَبَّصُوْا ؛ پھر تم بھی انتظار کرو ۔ فَسَتَعْلَمُوْنَ ؛ تم کو آئندہ معلوم ہو جائے گا ۔ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ ؛ کون ہیں سیدھے راستہ والے ۔ اَلسَّوِيِّ ۔ سیدھا مستقیم ۔ وَمَنِ اهْتَدٰى ؛ اور کون ہیں راہ یافتہ ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو سب منتظر ہیں تم بھی انتظار کرو ۔ پھر آئندہ تم کو معلوم ہو جائے گا کہ کون ہیں صراطِ مستقیم والے اور ہدایت یافتہ ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

وع

۱۷

اقترب للناس

تفسیرِ صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرتؔ رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاۗءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ الانبیاء مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ایک سو بارہ (۱۱۲) آیتیں اور سات (۷) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝

اِقْتَرَبَ ؛ نزدیک آ گیا ، بالکل قریب آ گیا ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے ۔ حِسَابُهُمْ ؛ ان کا حساب کتاب ۔ موت سر پر کھڑی ہے ، قیامت کب دُور ہے ۔ عمل کے ساتھ نتیجہ لگا ہوا ہے ۔ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ ؛ اور لوگ ہیں کہ غفلت میں (پڑے ہوئے ہیں) ۔ مُعْرِضُوْنَ ؛ اعراض کئے ہوئے ہیں ، منہ پھیرے ہوئے ہیں ۔ سمجھتے نہیں کہ انجام کیا ہوگا ۔

ترجمہ :- لوگوں کے حساب کتاب کا وقت قریب آ گیا ہے اور وہ ہیں کہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں (اپنے اعمال کے نتائج سے بے خبر ہیں) ۔

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝

مَايَاْتِيْهِمْ ؛ ان کے پاس نہیں آتا ۔ مِنْ ذِكْرٍ ؛ کوئی ذکر ، کوئی یاد دہانی ، کوئی نصیحت ، کوئی قرآن کی آیت ۔ مِنْ رَّبِّهِمْ ؛ ان کے رب کی طرف سے ۔ مُحْدَثٍ ۔ تازہ ، نیا ، وجود میں لایا ہوا ۔ اِحْدَاثٌ ۔ وجود میں لانا ۔ حُدُوْث ۔ نو پیدا ہونا ۔ اس سے قرآن کا جو کلامِ خدا ہے حادث ہونا لازم نہیں آتا ۔ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ ؛ مگر اس کو وہ لوگ سُنتے ہیں ۔ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ؛ ایسے حال میں کہ وہ لہو ولعب میں مشغول ہیں ۔ قرآن کو کھیل ٹھٹا سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- ان لوگوں کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی تازہ یاد دہانی (کوئی نصیحت) نہیں آتی مگر اس کو سُنتے ہیں تو کھیل سمجھتے ہیں (اور اپنے لہو ولعب میں مشغول رہتے ہیں) ۔

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاَسَرُّوا النَّجْوَى ڰ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝

لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؛ ان کے دل غافل ہیں ، لہو ولعب میں مشغول ہیں ۔ وَاَسَرُّوْا ؛ اور چھپاتے ہیں ۔ اِسْرَار ۔ چھپانا ۔

سِرٌّ ۔ راز ، بھید ۔ سُرُوْرٌ ۔ دل کی خوشی ۔ مَسَرَّت ۔ خوشی ۔ اَلنَّجْوٰی ؛ مشورہ ، سازش ۔ اَسَرُّوا النَّجْوٰی ؛ اور چپکے چپکے کانا پھوسی کرتے ہیں ، راز میں مشورہ کرتے ہیں ، خفیہ سازش کرتے ہیں ۔ کون ؟ اَلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؛ وہ لوگ جو ظالم ہیں ، جو تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں ۔ جو دوسروں کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور خود نقصان میں پڑتے ہیں ۔ وہ کہتے کیا ہیں ؟ اور پیغمبر کو سمجھتے کیا ہیں ؟ ھَلْ ۔ نہیں ہے ۔ ھٰـذَا ۔ یہ ۔ اِلَّا ۔ مگر ۔ بَشَرٌ ؛ انسان ، آدمی ۔ مِثْلُکُمْ ؛ تمہاری طرح ، تمہارے مثل ۔ جیسے ہم آدمی ہیں یہ بھی آدمی ہیں ۔ مگر کلامِ الٰہی سُن کر متاثر ہوتے ہیں ۔ اَفَتَـاْ تُـوْنَ السِّحْرَ ؛ کیا تم سحر اور جادو کو قبول کرتے ہو ، اس کو مانتے ہو ، اس سے متاثر ہوتے ہو ۔ جادو اور سحر کا لفظ آدمی اسی وقت کہتا ہے جب کسی چیز کو انسانی طاقت سے باہر سمجھتا ہے ۔ بہر حال اتنا تو ضرور ہوا کہ کلام اللہ کو انسانی طاقت سے باہر سمجھتے ہیں ۔ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ؛ اور تم تو صاحبِ بصیرت ہونے کا دعویٰ کرتے ہو ۔ کیا تم سحر اور جادو سے واقف ہو ؟ ہرگز نہیں ۔ لہٰذا تمہارا ایسا کہنا غلط اور خلافِ واقعہ ہے ۔

ترجمہ :- ان کے دل غفلت میں پڑے ہیں ۔ اور جو لوگ ظالم ہیں وہ خفیہ سازش اور مشورے کرتے ہیں (وہ کہتے کیا ہیں ؟) یہ تو ہماری طرح آدمی ہیں ۔ (مگر اس سے متاثر ضرور ہوتے ہیں) کیا تم اس کو سحر مانتے اور خود کو صاحبِ بصیرت بھی سمجھتے ہو ۔

قٰلَ رَبِّیْ یَعْلَمُ الْقَوْلَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿٤﴾

قٰلَ ؛ پیغمبر نے کہا ۔ رَبِّیْ ؛ میرا رب ، میرا خدا ۔ یَعْلَمُ الْقَوْلَ ؛ ہر قول کا علم رکھتا ہے ، ہر بات کو جانتا ہے ۔ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ جو آسمان اور زمین میں ہے ۔ خدائے تعالیٰ آسمان اور زمین میں ہر جگہ جلوہ فرما ہے ۔ اور کوئی بات کہیں بھی کی جائے اس کو بھی جانتا ہے ۔ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؛ اور وہ سمیع و علیم ہے ، ہر ایک بات کو سُنتا اور جانتا ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر نے) کہا میرا رب (میرا خدا ہر بات کو جانتا ہے) ہر قول کا علم رکھتا ہے جو آسمان اور زمین میں ہے (وہ سب کی سنتا ہے اور اس سے واقف ہے) اور وہ سمیع و علیم ہے ۔

بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٥﴾

بَلْ قَـالُوْا ؛ بلکہ ان منکرین نے کہا ۔ اَضْغَـاثُ اَحْـلَامٍ ؛ یہ مرکر اُٹھنا ، جنت ، دوزخ ، حساب کتاب سب پریشان خواب ہیں ۔ بَلِ افْتَـرٰهُ ؛ بلکہ یہ جھوٹ بات گھڑی گئی ہے ، ساری افترا پردازی ہے ، خلاف واقعہ باتیں ہیں ۔ بَلْ هُوَشَاعِرٌ ؛ بلکہ وہ ایک شاعر ہیں ۔ نادانوں کو معلوم نہیں کہ یہ روحانیات کا فلسفہ ہے ، دین اور دنیا دُرست کرنے کا علم ہے ۔ شاعر لاکھوں

پڑے ہیں ۔ کیا کوئی شاعر ایسا بھی ہے جس کی تعلیم سے اخلاق کی اصلاح، تمدن کی دُرستی، روحانیات کا انکشاف، خدا کی مرضی کے مطابق ہونے کا طریقہ معلوم ہو سکے؟ وہ اور کیا کہتے ہیں؟ فَلْیَاْتِنَا بِاٰیَةٍ ؛ پیغمبر کوئی نشانی تو لائے ۔ کَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ؛ جس طرح نشانیوں کے ساتھ پہلے پیغمبروں کو بھیجا گیا تھا ۔ ہٹ دھرمی کا کیا علاج ۔ نشانیاں دیکھتے جاؤ اور جادو کہتے جاؤ ۔ اس تاریک دماغ کا علاج کیا ۔

ترجمہ :- بلکہ ان منکروں نے کہا یہ تو خوابِ پریشاں ہیں بلکہ سب مَن گھڑت باتیں ہیں (افترا پردازیاں ہیں) ۔ بلکہ یہ ایک شاعر ہے، ہمارے سامنے کوئی ایسی نشانی تو لائے جس طرح کہ پہلے پیغمبر بھیجے گئے تھے ۔

مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾

مَآ اٰمَنَتْ ؛ ایمان نہیں لایا ۔ قَبْلَهُمْ ؛ ان سے پہلے، ان سے قبل ۔ مِنْ قَرْيَةٍ ؛ کوئی قریہ، کوئی گاؤں، کوئی بستی ۔ اَهْلَكْنٰهَا ؛ جس کو ہم نے ہلاک کیا، برباد کیا ۔ سب اپنی ہٹ دھرمی پر اڑے رہے اور تباہ و برباد ہوگئے ۔ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ؛ تو کیا یہ ایمان لائیں گے ۔

ترجمہ :- ان سے پہلے کوئی قریہ، کوئی بستی جسے ہم نے ہلاک کیا ہے ایمان نہیں لائی تو کیا یہ ایمان لائیں گے ۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے نہیں بھیجا ۔ قَبْلَكَ ؛ تم سے قبل، تم سے پہلے ۔ اِلَّا رِجَالًا ؛ مگر مردوں کو، آدمیوں کو ۔ ہمیشہ پیغمبر آدمیوں ہی میں سے ہوئے ہیں ۔ مگر ۔ نُوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ ؛ ہم ان پر وحی کرتے تھے، احکام بھیجتے تھے، مذہب کی تعلیم دیتے تھے ۔ فَسْـَٔلُوْٓا ؛ تو تم پوچھو، سوال کرو ۔ اَهْلَ الذِّكْرِ ؛ اہلِ علم سے، یاد دہانی کرنے والے سے ۔ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ اگر تم کو علم نہیں ہے، اگر تم نہیں جانتے ۔ واضح ہو کہ پیغمبر میں دو باتیں ہوتی ہیں ۔ ایک مشترک، ایک تمیز دینے والی ۔ بے شک پیغمبروں کا مابہ الاشتراک انسانیت ہے ۔ مگر مابہ الامتیاز وحی بھی تو ہے ۔ کافروں اور بے دینوں کی نظر ہمیشہ انسانیت پر پڑتی ہے ۔ وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر بھی ہماری طرح آدمی ہیں ۔ مگر کور عقلوں کی نگاہ وحیِ الٰہی پر نہیں پڑتی ۔ اس زمانہ میں بھی ان کے ہم خیال بہت سے پیدا ہو رہے ہیں ۔ نہ پیغمبروں کی عظمت نہ ان سے محبت ۔ رات دن اس کوشش میں ہیں کہ مسلمانوں کے دل سے پیغمبروں کی عظمت کم ہو جائے ۔ پیغمبروں کی بے توقیری کو توحید سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے کسی کو پیغمبر بنا کر نہیں بھیجا مگر مردوں کو جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے ۔ پھر (اے منکرو!) اگر تم کو علم نہیں تو کسی علم والے، یاد دہانی کرنے والے سے پوچھ لو ۔

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا یَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِیْنَ ۸

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے پیغمبروں کو نہیں پیدا کیا، نہیں بنایا۔ جَسَدًا ؛ ایسا جسد۔ لَا یَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ ؛ جو کھانا نہیں کھاتے۔ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِیْنَ ؛ اور نہ تھے وہ ہمیشہ رہنے والے۔ پیغمبر آئے تو کھاتے بھی تھے، پیتے بھی تھے، ان کا انتقال ہوا۔ ہمارا ایمان ہے کہ جناب عیسٰی علیہ السلام بھی انتقال کرنے والے ہیں۔ ہم کب کہتے ہیں کہ عیسٰی علیہ السلام کو خلود ہے، ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ مگر کب؟ کتنے دن بعد؟ اس کا علم اللہ کو ہے۔ بعض قلندروں کی عمر سات سات سو برس کی ہوئی ہے۔ حضرت بدیع الدین شاہ مدار کی عمر بھی ڈھائی سو برس کی ہوئی ہے۔

یاد رکھو! عام حالات کے ساتھ خاص حالات بھی ہوتے ہیں۔

ترجمہ:- ہم نے پیغمبروں کو ایسے جسد کے ساتھ نہ بھیجا جو کھاتے پیتے نہ تھے اور نہ ان کو خلود اور ہمیشگی حاصل تھی۔ (دنیا کو چھوڑنا سب کے لئے لازم ہے)۔

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَیْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِیْنَ ۹

ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ الْوَعْدَ ؛ پھر ہم نے اپنے وعدہ کو پورا کیا، ان کو سچا کر کے بتایا۔ ہم ان کے متعلق اپنے وعدوں میں صادق رہے۔ فَاَنْجَیْنٰهُمْ ؛ پھر ہم نے ان کو نجات دی، ان کو بچالیا۔ وَمَنْ نَّشَآءُ ؛ اور جن کو ہم چاہیں، جن کی نجات ہماری مشیت میں ہے، ہمارے اِرادے میں ہے، (بچالیں گے) وَاَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِیْنَ ؛ اور اسراف اور زیادتی کرنے والوں کو ہلاک کر دیا۔

ترجمہ:- پھر ہم نے ان کو اپنا وعدہ سچا کر کے بتایا، پھر ہم نے ان کو نجات دی اور ان لوگوں کو بھی (نجات دی) جن کو ہم نے چاہا۔ اور اسراف اور زیادتی کرنے والوں کو ہلاک کر دیا۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكُمْ كِتٰبًا فِیْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۱۰ ع ۱

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكُمْ كِتٰبًا ؛ یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب اُتاری، نازل کی۔ فِیْهِ ذِكْرُكُمْ ؛ جس میں تمہارا ذکر ہے، جس میں تمہارے لئے پند و نصیحت ہے۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ کیا تم عقل سے کام نہ لوگے، کیا تمہیں کچھ عقل ہے بھی۔

ترجمہ:- یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب اُتاری جس میں تمہارے لئے پند و نصیحت ہے۔ کیا تم کچھ عقل سے کام نہیں لوگے؟ (کیا تم اتنا نہیں سمجھتے؟)

وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۱۱﴾

وَكَمْ قَصَمْنَا ؛ اور کتنے ہم نے برباد کردیے ۔ قَصَمٌ ۔ ٹوٹنا ، سخت چیز کا توڑنا ۔ مِنْ قَرْيَةٍ ؛ کتنے قریے ، کتنے گاؤں ۔ كَانَتْ ظَالِمَةً ؛ (کتنی بستیاں) جو ظالم تھیں ۔ وَاَنْشَاْنَا ؛ اور ہم نے پیدا کیا ۔ بَعْدَهَا ؛ اس قریہ کے بعد ۔ قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ؛ دوسرے لوگوں کو ۔ قوم کا لفظ اسمِ جمع ہے ۔ اس کی صفت واحد اور جمع دونوں ہوسکتی ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے کتنی بستیاں توڑ پھوڑ کر تباہ کردیں جو ظالم تھیں اور ان کے بعد ہم نے دوسری قوموں اور لوگوں کو پیدا کیا ۔

فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿۱۲﴾

فَلَمَّآ اَحَسُّوْا ؛ پھر جب انھوں نے احساس کرلیا ، معلوم کرلیا ، آثار دیکھے ۔ بَاْسَنَا ؛ ہمارے عذاب کو ، سختی وشدت کو ۔ اِذَاهُمْ مِّنْهَا ؛ تو وہ اس قریہ اور گاؤں سے ۔ يَرْكُضُوْنَ ؛ لگے بھاگنے ۔ رَكَضَ ؛ دوڑا ، گھوڑے کو ایڑ لگائی ۔ زمین پر لات ماری ۔

ترجمہ :- پھر جب انھوں نے ہمارے عذاب کا احساس کیا (کہ وہ آرہا ہے) تو لگے اس (گاؤں) سے نکل کر بھاگنے ۔

لَا تَرْكُضُوْا وَارْجِعُوْآ اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ ﴿۱۳﴾

لَا تَرْكُضُوْا ؛ بھاگو مت ۔ وَارْجِعُوْآ اِلٰى مَا اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ ؛ اور اس قریہ کی طرف جس میں تم راحت و آسائش سے رکھے گئے تھے ، جس میں تمہاری چین سے گزرتی تھی واپس آو ۔ وَمَسٰكِنِكُمْ ؛ اور تمہارے مکانات کی طرف جس میں تم سکونت رکھتے تھے ۔ لَعَلَّكُمْ تُسْئَلُوْنَ ؛ تاکہ تمہارے سے سوال کیا جائے ، باز پرس کی جائے ۔

ترجمہ :- بھاگو نہیں اور اسی قریہ کی طرف لوٹ جاؤ (واپس ہوجاؤ) جس میں تم آرام و راحت میں رکھے گئے تھے اور اپنے مکانوں کی طرف تاکہ تم سے باز پرس کی جائے ۔

وہ شرمندہ ہوگئے پچھتانے لگے ۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا ؛ کہا افسوس ، ہائے ہماری خرابی ۔ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ؛ بے شک ہم ظالم تھے ، خطا کار تھے ۔

ترجمہ :- کہا : ہائے ہماری کم بختی ! بے شک ہم تھے خطا کار ، ظالم ۔

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿١٥﴾

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰهُمْ ؛ ہمیشہ ان کی یہی چیخ پکار رہی ۔ حَتّٰى جَعَلْنَاهُمْ ؛ یہاں تک کہ ہم نے ان کو کردیا ۔ حَصِيْدًا ؛ کٹا ہوا کھیت ۔ خٰمِدِيْنَ ؛ بجھی ہوئی آگ ۔

ترجمہ :- یہی تھی ان کی چیخ و پکار یہاں تک کہ ہم نے ان کو کٹا ہوا کھیت اور بجھا ہوا شعلہ بنا دیا ۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾

وَمَا خَلَقْنَا ؛ اور ہم نے پیدا نہیں کیا ۔ اَلسَّمَآءَ وَالْاَرْضَ ؛ زمین اور آسمان کو ۔ وَمَا بَيْنَهُمَا ؛ اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے ۔ لٰعِبِيْنَ ؛ لہو ولعب کے طور پر ، بے فائدہ ، بے مقصد ۔

ترجمہ :- ہم نے آسمان اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب کو بے فائدہ ، بے مقصد ، لہو ولعب کے طور پر نہیں پیدا کیا ۔

لَوْ اَرَدْنَا اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾

لَوْ اَرَدْنَا ؛ اگر ہم ارادہ کرتے ، اگر ہم چاہتے ۔ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا ؛ کہ ہم کوئی کھیل بنالیں ۔ لَا تَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا ؛ تو ہم اپنی مرضی اور اپنی تجویز سے بناتے ۔ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ؛ اگر ہم کو ایسا کرنا ہوتا ۔ اگر اِنْ نافیہ ہو تو (معنٰی ہوں گے) ہم کو ایسا کرنا منظور نہیں ۔

ترجمہ :- اگر ہمارا ارادہ ہوتا کہ کوئی چیز کھیل کے طور پر بنائیں تو ہم اپنی رائے اپنی تجویز سے بناتے ۔ مگر ہم کو ایسا کرنا منظور نہیں ۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ

وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾

بَلْ نَقْذِفُ ؛ بلکہ ہم پھینکتے ہیں ، مارتے ہیں ۔ بِالْحَقِّ ؛ حق سے ۔ عَلَى الْبَاطِلِ ؛ باطل پر ۔ فَيَدْمَغُهٗ ؛ پھر حق باطل کا سر توڑ دیتا ہے ، کچل ڈالتا ہے ۔ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؛ تو وہ نیست و نابود ہوجاتا ہے ، ملیا میٹ کردیا جاتا ہے ۔ وَلَكُمُ الْوَيْلُ ؛ اور تم پر افسوس ہے ۔ لعنت ہے ۔ مِمَّا تَصِفُوْنَ ؛ ان چیزوں کی وجہ سے جن کو تم بیان کرتے ہو ، ان واہی تباہی باتوں سے کہ تم بناتے ہو ۔

ترجمہ :- نہیں ، ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں ، تو وہ اس کا (باطل کا) سر کچل دیتا ہے (اس کا دماغ پاش پاش کردیتا ہے) تو وہ نیست و نابود ہوجاتا ہے ۔ اور تم پر افسوس ہے ، لعنت ہے ان باتوں کی وجہ سے کہ تم کہتے ہو ۔

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

وَلَهٗ ؛ اور اسی کے ہیں ، اسی کی ملک ہیں ، اسی کے بندے ہیں ۔ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ۔ وَمَنْ عِنْدَهٗ ؛ اور جو اس کے پاس ہیں ۔ خواہ فرشتے ہوں یا فرماں بردار بندے ہوں ۔ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ؛ تکبّر نہیں کرتے ، سرکشی نہیں کرتے ، خود کو اعلیٰ دماغ نہیں سمجھتے ۔ عَنْ عِبَادَتِهٖ ؛ اس کی عبادت سے ، بندگی سے ۔ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ؛ اور نہ تھکتے ہیں ، اور نہ کاہلی اختیار کرتے ہیں ، اور نہ فتور کرتے ہیں ۔ ان کے نشاط میں کوئی فرق نہیں آتا ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین میں جو جو ہیں اور جو اس کے پاس حاضر ہیں اس کی عبادت سے تکبّر نہیں کرتے اور نہ تھکتے ہیں ۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾

يُسَبِّحُوْنَ ؛ تسبیح کرتے ہیں ۔ اَلَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؛ رات اور دن ۔ لَا يَفْتُرُوْنَ ؛ سُستی اور فتور نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- (حاضرینِ دربارِ الٰہی) رات دن تسبیح کرتے ہیں اور سُستی اور کاہلی نہیں کرتے ۔

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اَمِ اتَّخَذُوْٓا ؛ کیا انھوں نے بنالیا ہے ۔ اٰلِھَۃً ؛ معبودوں کو، دیوتاؤں کو ۔ مِنَ الْاَرْضِ ؛ زمین سے ۔ مٹی پتھر کے ۔ ھُمْ یُنْشِرُوْنَ ؛ جو پیدا کرتے ہیں ، نشر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا انھوں نے زمین میں سے (مٹی پتھر کے) معبود بنالئے ہیں جو (انھیں پیدا کرتے اور) نشر کرتے ، پھیلاتے ہیں ۔

لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾

لَوْكَانَ فِيْهِمَا ؛ اگر ہوتے آسمان و زمین میں ۔ اٰلِهَةٌ ؛ معبود، دیوتا ۔ اِلَّا اللّٰهُ ؛ بجز خدا کے، اللہ کے سوائے ۔ لَفَسَدَتَا ؛ آسمان زمین تباہ ہوجاتے ۔ یہ نظامِ عالم کب برقرار رہتا ۔ بڑے لوگوں کی عادت ہے کہ دلیل میں جو اہم جز رہتا ہے اس کی تردید کردیتے ہیں ۔ دوسرے اجزا کی طرف واضح ہونے کی وجہ توجہ نہیں کرتے ۔ نادانوں کے سمجھانے کے لئے ۔ اگر کئی خدا ہوتے ، ان میں اختلاف ہوسکتا یا نہیں ؟ اگر اختلاف ہوہی نہیں سکتا تو ایک کے سوائے سب بے کار ہیں ۔ اگر ہوسکتا ہے تو کام کرنے کے وقت جس کی نہ چلے وہ تو ہرگز خدا نہیں ۔ اگر ہر ایک اپنی مرضی کے مطابق کام کرنا چاہے ، ایک کچھ چاہے اور دوسرا کچھ اور، تو ان میں باہم جنگ ہوتی ۔ جنگ کا نتیجہ کیا ہوتا ؟ آسمان زمین تباہ ۔ دو مُلّا میں مُرغی مُردار ۔ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ ؛ لہذا اللہ پاک ہے ۔ رَبِّ الْعَرْشِ ؛ تختِ حکومت پر ، سب کی پرورش کرنے والا ، سب کا پروردگار ، سب کا رب ۔ عَمَّا يَصِفُوْنَ ؛ ان بیانات سے کہ وہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اگر ان میں کئی معبود ہوتے اللہ کے سوائے تو وہ دونوں (یعنی آسمان و زمین) فاسد و تباہ ہوجاتے ۔ لہذا اللہ عرشِ حکومت کا رب ان (واہی تباہی) باتوں سے جو یہ کرتے ہیں پاک ہے ۔

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

لَایُسْئَلُ ؛ اس سے سوال نہیں کیا جاسکتا ، اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا ۔ عَمَّا يَفْعَلُ ؛ اس کام سے کہ وہ کرتا ہے ۔ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ؛ اور وہ پوچھے جاتے ہیں ، ان سے باز پرس کی جاتی ہے ، ان سے جواب دہی طلب کی جاتی ہے ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ) جو کچھ کرتا ہے اس کے متعلق کوئی سوال تک نہیں کرسکتا اور ان سے باز پرس کی جاتی ہے ۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ۭ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾

خدا کی وحدانیت کا ثبوت

اَمِ اتَّخَذُوْا ؛ کیا انھوں نے بنالیا ہے ۔ مِنْ دُوْنِہٖۤ اٰلِهَةً ؛ خدا کے سوائے اور معبود ۔ قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو ۔ اے خدا پرستو تم کہو ۔ هَاتُوْا ؛ لاؤ ، دو ۔ بُرْهَانَكُمْ ؛ تمہاری دلیلِ قطعی ۔ بَرِهَ يَبْرَهُ ؛ جسم کا بیماری کے بعد تندرستی لانا ۔ بُرْهَةٌ ؛ زمانہ کا ایک حصّہ ۔ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِیَ ؛ اور یہی ذکر ہے ان کا جو میرے پاس ہیں ۔ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِیْ ؛ اور یہی بیان ہے ان کا جو مجھ سے پہلے گزرے ۔ بَلْ اَكْثَرُهُمْ ؛ بلکہ ان میں سے اکثر ۔ لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ ؛ حق بات کو نہیں جانتے ،علمِ صحیح نہیں رکھتے ۔ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ؛ اسی نادانی کی وجہ سے وہ اعراض کرتے ہیں ، منہ پھیرے ہوئے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا اس کے (خدا کے) سوائے ان لوگوں نے معبود بنالئے ہیں ۔ (پیغمبر!) تم کہو کوئی دلیلِ قطعی تو لاؤ ۔ یہ (توحید) بیان ہے ان لوگوں کا جو میرے پاس ہیں (یعنی مؤمنین) اور تعلیم ہے ان لوگوں کی جو مجھ سے پہلے گزرے ہیں (یعنی انبیاءؑ) مگر ان لوگوں میں کے اکثر حق (عقیدے) سے لاعلم ہیں (یعنی معرضین) اسی واسطہ تو وہ اعراض و روگردانی کرتے ہیں ۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْۤ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے نہیں بھیجا ۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ تم سے پہلے ۔ مِنْ رَسُوْلٍ ؛ کوئی رسول ، کوئی پیغمبر ۔ اِلَّا نُوْحِیْۤ اِلَيْهِ ؛ مگر یہ کہ ہم ان کی طرف وحی کرتے تھے ، ان کے دل میں ڈالتے تھے ، ان کو تعلیم کرتے تھے ۔ اَنَّهٗ ؛ کہ (یہ ضمیرِ شان ہے) ۔ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا ؛ کوئی معبود برحق نہیں بجز میرے ۔ فَاعْبُدُوْنِ ؛ لہٰذا میری ہی بندگی کرو ، میری ہی عبادت کرو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تم سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر ان کی طرف ہم وحی کرتے رہے کہ میرے سوائے معبودِ برحق نہیں لہٰذا میری ہی عبادت کرو ۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾

وَقَالُوْا ؛ اور بعض نادانوں نے کہا اور اب بھی کہتے ہیں ۔ اِتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ ؛ رحمٰن یعنی اللہ نے بنالیا ہے ۔ وَلَدًا ؛ اولاد کو ۔ بعض کہتے ہیں فرشتے بیٹیاں ہیں ۔ بعض کہتے ہیں عزیر علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں ۔ عیسائی کہتے ہیں عیسٰی علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں ۔ سُبْحٰنَهٗ ؛ خدا ان باتوں سے پاک ہے ۔ نہ کسی نے خدا سے بڑھ کر کام کیا نہ اس کے برابر ۔ خدا کے سوائے کوئی بھی ایک ذرّہ کو نیست سے ہست نہیں کرسکتا ، ایک مکھی مچھر کو پیدا نہیں کرسکتا ۔ انجیل میں ہے '' اے ہمارے آسمانی باپ ! '' خدا ہمارا باپ ہے تو ہم اس کے بیٹے ہیں ۔ اصل یہ ہے کہ باپ سے مُراد مربی ، آقا اور بیٹے سے مُراد محبوب ہے ۔ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ؛ بلکہ قابلِ اکرام و احترام بندے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ان لوگوں نے کہا اللہ نے بیٹے بیٹیاں بنالئے ہیں ۔ خدا ان باتوں سے پاک ہے ۔ بلکہ مکرم ومحترم بندے ہیں ۔

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾

لَا يَسْبِقُـوْنَـهٗ ؛ اس سے کوئی سبقت نہیں کرتا ۔ بِـالْقَوْلِ ؛ بات میں ۔کوئی اس سے پہلے ایک بات بھی نہیں کرسکتا ۔ اس کے حکم کے بغیر کوئی زبان تک نہیں ہلا سکتا ۔ وَهُـمْ بِـاَمْـرِهٖ ؛ اور وہ سب لوگ اس کے امر وحکم کے مطابق ۔ يَـعْـمَـلُوْنَ ؛ عمل کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اس کے فرمانے سے پہلے کوئی زبان تک نہیں ہلا سکتا ۔ اور وہ سب لوگ اس کے امر وحکم کے مطابق عمل کرتے ہیں ۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾

يَعْلَمُ ؛ وہ جانتا ہے ، اس کو معلوم ہے ۔ مَابَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ؛ جو کچھ ان کے سامنے ہے ۔ وَمَا خَلْفَهُمْ ؛ اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے ۔ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ؛ اور وہ سفارش نہیں کرتے ، شفاعت نہیں کرتے ، کسی کو اپنے ساتھ لے جا کر کچھ نہیں کہتے ۔ شُفْعَةٌ ؛ جفت ، دو ۔ شَـافِـعٌ ۔ سفارش کرنے والا ۔ مُشَفَّعٌ ؛ جس کی سفارش قبول ہو ۔ اِلَّا لِـمَـنِ ارْتَـضٰى ؛ مگر اس شخص کے لئے جس کی شفاعت کے لئے خدا راضی ہے ، اس کو پسند کرتا ہے ۔ مُـرْتَضٰى ؛ پسندیدہ ، جس سے خدا راضی ہے ۔ اس آیت سے پیغمبروں کی ، اولیاء کی شفاعت ثابت ہوتی ہے ۔ وہ لوگ البتہ شفاعت سے محروم ہیں جو شفاعت کے قائل نہیں ۔ وَهُـمْ ؛ اور وہ لوگ ۔ مِـنْ خَشْيَتِهٖ ؛ اس کے رعب وجلال ، اس کی ہیبت وخشیت سے ۔ مُشْـفِقُوْنَ ؛ ڈرتے ہیں ۔ شَـفْقَتٌ ۔ مہربانی ۔ اِشْفَاقٌ ۔ ڈرنا ۔

ترجمہ :- اس کو (اللہ کو) علم ہے ان سب چیزوں کا جو ان کے آگے ہیں یا پیچھے ۔ اور یہ لوگ شفاعت وسفارش نہیں کرتے مگر ان ہی لوگوں کی جن سے خدا راضی ہے ۔ اور یہ سب لوگ اس کے رعب اور ہیبت سے ڈرتے ہیں ۔

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ

٢ ع ١٩ ٢

فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ ؛ اور ان میں سے جو کوئی کہے ۔ اِنِّیْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ ؛ میں اللہ کے سوا معبود ہوں ۔ فَذٰلِکَ ؛ ایسا شخص تو ۔ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؛ ہم اس کو بطور سزا جہنّم میں ڈالیں گے ۔ كَذٰلِکَ نَجْزِی الظّٰلِمِيْنَ ؛ ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے جو کہے کہ میں خدا کے سوا معبود ہوں ، ایسے کی سزا تو ہم جہنّم دیں گے ۔ ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں ۔

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؕ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٠﴾

اَوَلَمْ يَرَ ؛ کیا نہیں دیکھا ۔ کیا انھوں نے غور نہیں کیا ۔ کیا ان کو معلوم نہیں ۔ رویت کے معنٰی علم کے بھی ہیں ۔ آنکھوں سے دیکھنا شرط نہیں ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ وہ لوگ جو کفر کرتے ہیں ۔ کیا منکرین اتنا نہیں جانتے ۔ اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ کہ آسمان و زمین ۔ كَانَتَا رَتْقًا ؛ وہ دونوں ملے جلے تھے ۔ فَفَتَقْنٰهُمَا ؛ پھر ہم نے ان دونوں کو جدا کیا ۔ رَتق وفتق ۔ بند و کشاد ، توڑ جوڑ ۔ پہلے دنیا میں ایک مادہ تھا ۔ نہ علویات تھے نہ سفلیات ۔ مادہ ایک بے ارادہ چیز ہے ۔ متحرک تو ہمیشہ متحرک ، ساکن تو ہمیشہ ساکن ۔ ساکن متحرک ہوتا ہے یا متحرک ساکن ہوتا ہے تو کسی خارجی قوت سے ۔ علویات اور سفلیات کا جن کی اصل مادہ ہے ایک دوسرے سے جدا ہونا اور عالم میں یہ بوقلمونی اور رنگا رنگی کا پیدا ہونا مادے کا کام نہیں ۔ خدا کی قدرت کا کرشمہ ہے اٰيَةٌ مِّنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ہے ۔ رتقہ ۔ وہ عورت جس کے فمِ رحم پر ہڈی ہو ۔ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ ؛ اور ہم نے بنایا ، پیدا کیا پانی سے ۔ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ؛ ہر زندہ شئے کو ۔ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ کیا یہ ایمان نہ لائیں گے ، کیا اب بھی یقین نہ کریں گے ۔

ترجمہ :- کیا منکرین اور کافرین جانتے نہیں کہ آسمان اور زمین دونوں آپس میں ملے جلے تھے پھر ہم نے ان کو ایک دوسرے سے جُدا کیا ۔ اور ہم نے ہر زندہ شئے کو پانی سے پیدا کیا ۔ کیا یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے ؟

وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ

وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿۳۱﴾

وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ ؛ اور ہم نے زمین میں پیدا کیا، بنایا۔ رَوَاسِیَ ؛ لنگرزن چیزوں کو، بھاری وزنی پہاڑوں کو۔ اَنْ تَمِیْدَبِهِمْ ؛ کہ کہیں زمین ان کو لے کر جھک نہ جائے، ڈھلک نہ جائے۔ زمین میں اگر پہاڑ نہ ہوتے اور زمین پھلپھلی تو آدمی کا اس پر چلنا دشوار ہوتا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ زمین مائدہ یعنی دسترخوان بن گیا اور ان کی معیشت کا انتظام ہے۔ وَجَعَلْنَا فِیْهَا ؛ اور ہم نے زمین میں پیدا کئے، بنائے۔ فِجَاجًا سُبُلًا ؛ کشادہ راستہ۔ فَجٌّ ؛ گھاٹی، درۂ کوہ، کشادہ راستہ۔ سُبُلْ ۔ جمع سَبِیْل ۔ راستہ۔ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ؛ تا کہ یہ ہدایت پائیں۔ ان کو راستہ ملے۔ اپنی منزلِ مقصود کو پہنچ جائیں۔

ترجمہ :- ہم نے زمین میں لنگر زن پہاڑوں کو بھی پیدا کیا تا کہ زمین ان کو لے کر لڑھک نہ جائے (یا زمین ان کے لئے دسترخوان بن جائے) اور ہم نے اس میں (زمین میں) کشادہ راستے بھی بنائے تا کہ ان کو راستے مل جائیں (اور ان کو ہدایت ہو)۔

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾

وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ ؛ اور ہم نے آسمان کو پیدا کیا۔ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ؛ محفوظ چھت، آفتوں سے بچا ہوا، نا قابلِ تغیر۔ وَهُمْ عَنْ اٰیٰتِهَا ؛ اور یہ لوگ آسمان میں جو خدا کی علامتیں ہیں، آثارِ قدرت ہیں۔ مُعْرِضُوْنَ ؛ اعراض کرتے ہیں، منہ پھیرتے ہیں، توجہ نہیں کرتے۔

ترجمہ :- اور ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا اور وہ لوگ ہیں کہ آسمان میں جو آثارِ قدرتِ الٰہی ہیں ان سے اعراض کرتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾

وَهُوَ الَّذِیْ ؛ اور وہی تو ہے جس نے۔ خَلَقَ ؛ پیدا کیا، مخلوق کیا۔ اَلَّیْلَ وَالنَّهَارَ ؛ رات اور دن کو۔ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؛ اور سورج اور چاند کو۔ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ ؛ ہر ایک چرخے میں، ایک دائرے میں۔ یَسْبَحُوْنَ ؛ دوڑتے ہیں، تیرتے ہیں۔ ہم کو نہ جدید حیثیت سے کوئی غرض ہے نہ قدیم سے۔ مگر بظاہر جس کی تائید جدید علمِ ہیئت کرتا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ تمام ستارے، آفتاب ہو، اقمار ہوں، سیارے ہوں، ثوابت ہوں سب خلوئے آسمان میں تیر رہے ہیں۔ خلو بھی ہم ضرورتاً کہہ رہے ہیں۔

ترجمہ :- اور وہی تو ہے (اللہ ہی تو ہے) جس نے رات ، دن اور شمس وقمر کو پیدا کیا ۔ ہر ایک اپنے دائرے میں (خلوئے آسمان کے اندر) تیر رہے ہیں ۔ (اپنے مدار پر گھوم رہے ہیں) ۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَا۟ئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾

وَمَا جَعَلْنَا ؛ اور ہم نے نہیں کیا ، نہیں بخشا ۔ لِبَشَرٍ ؛ کسی بشر ، کسی آدمی کے لئے ۔ مِنْ قَبْلِکَ ؛ تم سے قبل ، تم سے پہلے ۔ اَلْخُلْدَ ؛ دوام ، ہمیشگی ، خلود ۔ اَفَائِنْ مِّتَّ ؛ اگر تم مرجاؤ ۔ فَھُمُ الْخٰلِدُوْنَ ؛ تو کیا یہ ہمیشہ رہیں گے ؟

ترجمہ :- ہم نے کسی بشر کو تم سے پہلے ہمیشگی کب دے رکھی ہے ۔ پھر اگر تم مرجاؤ گے تو کیا یہ ہمیشہ رہیں گے ؟

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾

کُلُّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص ، ہر جاندار ۔ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ؛ موت کا مزہ چکھنے والا ہے ، جو جیتا ہے وہ ایک دن ضرور مرے گا ۔ جو جاگتا ہے وہ سو بھی جائے گا ۔ وَنَبْلُوْکُمْ ؛ ہم تم کو آزماتے ہیں ۔ بلا کے معنٰی ہیں امتحان لینا ۔ بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ ؛ شر و خیر سے ، دکھ سکھ سے ، رنج و راحت سے ، بُری بھلی حالتوں سے ۔ فِتْنَۃً ؛ ایک بڑا سخت امتحان ۔ فَتْنَہ ۔ چاندی کو پگھلانا تا کہ کھرا کھوٹا معلوم ہوجائے ۔ وَاِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ؛ اور تم کو ہماری طرف واپس آنا ہے ، تم ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے ۔

ترجمہ :- جو جیتا ہے اس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم خیر و شر (دکھ سکھ) سے تمہارا امتحان لیتے ہیں ۔ اور تم کو ہماری ہی طرف واپس ہونا ہے (اور جواب دہی کرنا ہے) ۔

وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۶﴾

وَاِذَارَاٰکَ ؛ اور جب تم کو دیکھتے ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ۔ منکرین جب تم کو دیکھتے ہیں ۔ اِنْ یَّتَّخِذُوْنَکَ اِلَّا ھُزُوًا ؛ وہ تم کو نہیں بناتے مگر ہنسی ، وہ تم سے ہنسی کرتے ہیں ، دل لگی کرتے ہیں ۔ مذاق اُڑاتے ہیں ۔ اِنْ بمعنی لا ۔ وہ کہتے ہیں اَھٰذَا ؛ کیا یہی صاحب ہیں ۔ اَلَّذِیْ ؛ وہ جو یعنی حضور نبی کریم ؐ ۔ یَذْکُرُ اٰلِھَتَکُمْ ؛ جو تمہارے دیوتاؤں ، معبودوں کا بُری طرح سے ذکر کرتے ہیں ۔ وَھُمْ بِذِکْرِ الرَّحْمٰنِ ؛ اور وہ خود اللہ رحمٰن کے ذکر سے بھی ۔ ھُمْ

كٰفِرُوْنَ ؛ کفر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ منکرین جب تم کو دیکھتے ہیں تو تمہاری ہنسی آپس میں اُڑاتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں) کیا یہی جناب ہیں جو تمہارے دیوتاؤں ، معبودوں کو بُرے لفظوں سے یاد کرتے ہیں حالانکہ (یہ لوگ) اللہ رحمٰن کے ذکر سے منکر و کافر ہیں ۔

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِىْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ۝۳۷

خُلِقَ الْاِنْسَانُ ؛ انسان پیدا کیا گیا ۔ مِنْ عَجَلٍ ؛ جلدی سے ۔ آدمی کیا ہے ایک جلد بازی کا پُتلا ہے ، سراپا عجلت اور بے صبری ہے ۔ سَاُورِيْكُمْ ؛ میں تم کو دکھادوں گا ۔ (املائے قرآنی میں واؤ زائد ہے جو پڑھا نہیں جاتا) ۔ اٰيٰتِىْ ؛ میری نشانیاں ، میرے آثارِ قدرت ، میرے زور و طاقت کے کرشمے ۔ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ؛ پس تم مجھ سے جلدی نہ کرو ، پھر نہ عجلت سے طلب کرو ۔

ترجمہ :- انسان جلد بازی کا پیدا کیا ہوا ہے ۔ ہم تم کو اپنے آثارِ قدرت دکھائیں گے ۔ پھر تم ہم سے جلدی و عجلت نہ کرو ۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۳۸

وَيَقُوْلُوْنَ ؛اور کہتے ہیں ۔ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ ؛ یہ وعدہ کب پورا ہوگا ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر ہو تم سچے ، صادق القول ۔

ترجمہ :- اور یہ کہتے ہیں آخر یہ وعدہ پورا کب ہوگا اگر ہو تم سچے (صادق القول) ۔

لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ
عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝۳۹

لَوْيَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اگر یہ کافر منکر جان لیتے ، انھیں معلوم ہو جاتا ۔ حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ ؛ جب روک نہ سکیں گے ، دفع نہ کرسکیں گے ۔ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ ؛ اپنے چہروں سے آگ کو ۔ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ ؛ اور نہ اپنی پیٹھوں سے ۔ وَلَاهُمْ يُنْصَرُوْنَ ؛ اور نہ ان کو مدد و نصرت دی جائے گی ۔

ترجمہ :- کاش ان منکروں کو معلوم ہو جاتا جب کہ وہ اپنے آگے پیچھے سے آگ روک نہ سکیں گے

(نہ چہرہ بچے گا نہ پشت) اور نہ ان کو کوئی مدد دے سکے گا۔

بَلْ تَأْتِيهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿٤٠﴾

بَلْ تَأْتِيهِمْ ؛ بلکہ وہ گھڑی ان کے پاس آئے گی۔ بَغْتَةً ؛ دفعتہً ناگہاں طور پر، یکا یک۔ قیامت آئے گی تو ناگہاں آئے گی۔ فَتَبْهَتُهُمْ ؛ پھر وہ ان کو مبہوت کردے گی اور وہ ہکے بکے حیران و پریشان رہ جائیں گے۔ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ رَدَّهَا ؛ پھر یہ لوگ اس کو نہ رد کرسکیں گے نہ ہٹا سکیں گے، اس کے دفع کی نہ استطاعت ہے نہ قوت۔ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ؛ اور نہ ان کو مہلت ہی دی جائے گی۔

ترجمہ:- بلکہ وہ ان کے پاس دفعتہً آجائے گی اور وہ ان کو مبہوت و حیران کردے گی۔ یہ لوگ اس کو نہ رد کرسکیں گے اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ

٣ ع ١٢ ٣ فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿٤١﴾

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ ؛ اور یقیناً استہزاء کیا گیا، مذاق اُڑایا گیا، ہنسی اُڑائی گئی۔ بِرُسُلٍ ؛ پیغمبروں کی۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ تم سے پہلے۔ فَحَاقَ ؛ پھر پہنچ گیا، نازل ہوا، آگھیرا، آلیا وہ عذاب۔ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُمْ ؛ ان میں کے جو لوگ تمسخر کرتے تھے ان پر۔ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ؛ وہ عذاب جس کے متعلق یہ ہنستے تھے، جس کا یہ تمسخر کرتے تھے۔

ترجمہ:- اور یقیناً تم سے پہلے رسولوں کا بھی استہزاء (مضحکہ) کیا گیا، پھر ان میں سے جن لوگوں نے تمسخر کیا تھا ان پر وہ عذاب جس کی یہ ہنسی اُڑاتے تھے آدھمکا، آپہنچا۔

قُلْ مَنْ يَكْلَؤُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمَٰنِ ۗ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُونَ ﴿٤٢﴾

قُلْ ؛ تم کہو۔ مَنْ يَكْلَؤُكُمْ ؛ تمہاری کون حفاظت کرتا ہے، کون پاسبانی کرتا ہے۔ كَلْئَةٌ ؛ حفاظت۔ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؛ رات ہو یا دن۔ مِنَ الرَّحْمَٰنِ ؛ خدا سے اور اس کے عذاب سے۔ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ ؛ بلکہ وہ اپنے رب کی یاد سے، ذکر سے۔ مُعْرِضُونَ ؛ اعراض کرنے والے ہیں، منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

ترجمہ:- (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہو کہ خدائے رحمٰن کے عذاب سے رات دن تمہاری کون پاسبانی کرتا ہے

(روکتا ہے)۔ بلکہ وہ اپنے رب اور پروردگار کی یاد اور ذکر سے اعراض کئے ہوئے ہیں۔

اَمۡ لَهُمۡ اٰلِهَةٌ تَمۡنَعُهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِنَا ؕ
لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ نَصۡرَ اَنۡفُسِهِمۡ وَلَا هُمۡ مِّنَّا يُصۡحَبُوۡنَ ﴿۴۳﴾

اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؛ کیا ان کے کوئی معبود ہیں، دیوتا ہیں۔ تَمْنَعُهُمْ ؛ جو ان کو بچالیں گے، حفاظت کریں گے۔ مِنْ دُوْنِنَا ؛ ہمارے مقابل، ہم کو چھوڑ کر، ہمارے عذاب سے۔ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ؛ ان کو طاقت و استطاعت نہیں۔ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ ؛ اپنی مدد کی، اپنی حفاظت کی۔ وَلَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ؛ اور نہ ہماری طرف سے ان کا کوئی ساتھی ہے، محافظ ہے۔

ترجمہ:- کیا ان کے کوئی ایسے معبود ہیں جو ہمارے مقابل (ہمارے سوائے) ان کو بچالیں گے۔ وہ اپنی مدد آپ ہی نہیں کرسکتے ہیں اور نہ ان لوگوں کا ہمارے مقابلہ میں کوئی ساتھی ہے (جو ان کی حفاظت کرے)۔

بَلۡ مَتَّعۡنَا هٰۤؤُلَاۤءِ وَاٰبَآءَهُمۡ حَتّٰى طَالَ عَلَيۡهِمُ الۡعُمُرُ ؕ
اَفَلَا يَرَوۡنَ اَنَّا نَاۡتِى الۡاَرۡضَ نَـنۡقُصُهَا مِنۡ اَطۡرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۴۴﴾

بَلْ مَتَّعْنَا ؛ بلکہ ہم نے سازو سامان دیا، متمتع ہونے دیا۔ ہر طرح کی راحت سے رکھا۔ هٰۤؤُلَاۤءِ وَ اٰبَآءَهُمْ ؛ اِن کو اور ان کے باپ دادا کو، ان کے بڑوں کو۔ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؛ یہاں تک کہ ان کی عمریں طویل اور دراز ہوگئیں، بہت سی عمریں گزر گئیں۔ ایک زمانہ نکل گیا۔ اَفَلَا يَرَوْنَ ؛ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے، کچھ غور نہیں کرتے۔ اَنَّا نَاْتِى الْاَرْضَ ؛ کہ ہم اس سرزمین کے پاس پہنچتے ہیں، جاتے ہیں۔ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؛ چوطرف سے گھٹاتے ہیں، شہر پر شہر فتح ہورہا ہے، دنیا ان پر تنگ ہورہی ہے۔ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ؛ تو کیا یہ غالب ہوسکتے ہیں۔

ترجمہ:- بلکہ ہم نے ان کو، ان کے باپ داداؤں کو متمتع ہونے دیا ساز و سامان سے (ہر قسم کے آرام سے رکھا) اس پر ان کی عمریں دراز ہوگئیں (عمریں گزر گئیں)۔ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو چوطرف سے گھٹاتے چلے جارہے ہیں (اور دنیا ان پر تنگ ہورہی ہے) تو کیا یہ غالب ہوسکتے ہیں؟

قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَلَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو ۔ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ ؛ میں تم کو ان کی تباہی کی اطلاع دیتا ہوں ، ڈراتا ہوں ۔ بِالْوَحْيِ ؛ وحی کے ذریعہ سے ۔ وَلَا يَسْمَعُ ؛ اور سُنتے نہیں ۔ اَلصُّمُّ ؛ بہرے ۔ اَلدُّعَآءَ ؛ اس پکار کو ۔ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ؛ جب ان کو خوفناک انجام کی اطلاع دی جاتی ہے ۔ جب ان کو ڈرایا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہو ، میں تمہیں صرف وحی کے ذریعہ (انجامِ بد کی اطلاع دیتا اور) ڈراتا ہوں ۔ مگر یہ بہرے کوئی پکار نہیں سُنتے جب ان کو ان کے انجامِ بد کی اطلاع دی جاتی ہے ۔

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۴۶﴾

وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ ؛ اور اگر ان کو چھو جائے ، مس کر جائے ، لگ جائے ۔ نَفْحَةٌ ؛ تھوڑی سی ایک لپٹ ۔ مِنْ عَذَابِ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کے عذاب کی ۔ اگر ان کو عذاب کی بھانپ بھی پہنچ جائے ۔ لَيَقُوْلُنَّ ؛ تو وہ کہیں گے ۔ يٰوَيْلَنَا ؛ اے وائے ، ہائے افسوس ، ہائے ہماری کمبختی اور خرابی ۔ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ؛ ہم ہی تھے ظالم وقصوروار ۔

ترجمہ :- اور اگر ان کو عذابِ الٰہی کی ہوا بھی لگ جائے تو چلّا اُٹھیں گے ہائے افسوس ! ہم خود ہی ظالم تھے ۔

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ
وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ﴿۴۷﴾

وَنَضَعُ ؛ اور ہم رکھیں گے ، قائم کریں گے ۔ اَلْمَوَازِيْنَ ؛ ترازوؤں کو ، میزانوں کو ۔ جمعِ میزان ۔ وزن کرنے کا آلہ ۔ اَلْقِسْطَ ؛ پُر از انصاف ، برابر ، صحیح و دُرست ۔ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ قیامت کے دن اعمال کا اور ان کا مقابلہ و موازنہ کرنے کے لئے ۔ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؛ پھر کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا ۔ وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ ؛ اور اگر ہو مثقال بھر وزن ثقل ۔ حَبَّةٍ ؛ دانہ ۔ مِنْ خَرْدَلٍ ؛ رائی کا ، رائی کے دانہ کے برابر اگر کوئی عمل ہوگا ۔ اَتَيْنَا بِهَا ؛ تو ہم اس کو نکال لیں گے ، لے آئیں گے ۔ وَكَفٰى بِنَا ؛ اور ہم کافی ہیں ۔ حٰسِبِيْنَ ؛ حساب کتاب کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ہم قیامت کے دن اعمال کو تولنے (اور موازنہ کرنے) کے لئے صحیح میزانیں قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا ۔ اور اگر رائی کے دانہ بھر عمل ہوگا تو ہم اس کو بھی لائیں گے ۔ اور

حساب کتاب کے لئے تو ہم (اکیلے) کافی ہیں ۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِيَآءً وَّ ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۸﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا ؛ اور یقیناً ہم نے دیا ۔ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؛ موسٰی و ہارون کو ۔ اَلْفُرْقَانَ ؛ حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب یعنی توراۃ ۔ وَضِيَآءً ؛ اور روشنی اور نورِ ایمان ۔ وَذِكْرًا ؛ اور یاد دہانی ، پند و نصیحت ۔ لِلْمُتَّقِيْنَ ؛ متقی اور خدا ترسوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے موسٰی و ہارون کو فرقان عطا کیا اور نور و ضیاء بھی دی ۔ اور متقیوں کے لئے پند و نصیحت بھی ۔

متقی کیسے ہوتے ہیں ۔ خدا ترسوں کی کیا شان ہے ؟

اَلَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ﴿۴۹﴾

اَلَّذِيْنَ ؛ جو لوگ ۔ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ؛ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ، ہیبت کھاتے ہیں ، جلال اور رعب سے متاثر ہیں ۔ بِالْغَيْبِ ؛ بے دیکھے ۔ جو پردۂ غیب میں ہے ۔ وَهُمْ مِّنَ السَّاعَةِ ؛ اور وہ قیامت سے ، باز پرس کی گھڑی سے ۔ مُشْفِقُوْنَ ؛ ڈرتے ہیں ، خوف کھاتے ہیں ۔

ترجمہ :- وہ لوگ اپنے رب سے ، جو پردۂ غیب میں ہے ڈرتے رہتے ہیں اور وہ آنے والی گھڑی سے خوف کھاتے ہیں (گھبراتے رہتے ہیں) ۔

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ ؛ اور یہ بابرکت یاد دہانی ہے ۔ اَنْزَلْنٰهُ ؛ جس کو ہم نے اُتارا ہے ۔ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ؛ تو کیا تم اس سے منکر ہو ، نہیں مانتے ، انکار کرتے ہو ۔

ترجمہ :- اور یہ بابرکت نصیحت ہے جس کو ہم نے اُتارا ہے ۔ تو کیا تم اُس سے منکر ہی رہو گے ؟

وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ﴿۵۱﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا ؛ اور یقیناً ہم نے دیا ۔ اٰتٰى يَاْتِىْ اِتْيَانًا ؛ آنا ۔ اٰتٰى يُؤْتِىْ اِيْتَاءً ؛ دینا ۔ اِبْرٰهِيْمَ ؛ ابراہیم کو ۔ رُشْدَهٗ ؛

ان کی راہ یابی کو، خوش فہمی کو، عقلِ سلیم کو، فہم مستقیم کو۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے۔ وَکُنَّابِہٖ عٰلِمِیْنَ ؛ اور ہم ان کے صفات و حالات سے عالم تھے ہی۔ ہم کو خوب معلوم تھا کہ وہ علمِ صحیح رکھتے ہیں۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے اس سے پہلے ابراہیم کو ان کی راہ یابی اور خوش فہمی سے سرفراز کیا تھا اور ان کو ایسا ہی خوب سمجھا تھا۔

اِذْ قَالَ لِاَبِیْہِ وَقَوْمِہٖ مَا ھٰذِہِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْٓ اَنْتُمْ لَھَا عٰکِفُوْنَ ﴿۵۲﴾

اِذْ قَالَ ؛ جب کہ ابراہیم نے کہا۔ لِاَبِیْہِ وَقَوْمِہٖ ؛ اپنے باپ اور اپنی قوم سے۔ مَاھٰذِہِ التَّمَاثِیْلُ ؛ یہ کیا مورتیں ہیں، یہ کیا پُتلے ہیں۔ جمع تَمْثِیْلٌ۔ مورت۔ اَلَّتِیْٓ اَنْتُمْ لَھَا عٰکِفُوْنَ ؛ جن پر تم جمے بیٹھے ہو، جن کے پاس تم ہمیشہ رہتے ہو۔ اِعْتِکَافٌ۔ عبادت کے لئے ایک جگہ بیٹھنا۔ عُکُوْفٌ۔ پاس بیٹھنا، ایک جگہ جمع بیٹھنا۔

ترجمہ :- جب کہ انھوں نے (ابراہیم نے) اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا یہ کیا مورتیں ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو۔

قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَھَا عٰبِدِیْنَ ﴿۵۳﴾

قَالُوْا ؛ انھوں نے کہا۔ وَجَدْنَا ؛ ہم نے پایا۔ اٰبَآءَنَا ؛ ہمارے بزرگوں کو، باپ داداؤں کو۔ لَھَا عٰبِدِیْنَ ؛ ان کو پوجتے، ان کی پرستش کرتے، ان کی عبادت کرتے۔

ترجمہ :- ان لوگوں نے کہا ہم نے اپنے بزرگوں کو ان کو پوجتے پایا۔

قَالَ لَقَدْ کُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۴﴾

قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا۔ لَقَدْ کُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ ؛ بے شک تم اور تمہارے باپ دادا تھے۔ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ؛ ظاہر گمراہی میں، صریح گمراہی میں۔

ترجمہ :- (ابراہیم نے) کہا بے شک تم اور تمہارے باپ دادا صریح گمراہی میں پڑے تھے۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ﴿۵۵﴾

قَالُوْا ؛ کافروں نے کہا۔ اَجِئْتَنَا ؛ کیا تم ہمارے پاس آئے ہو۔ بِالْحَقِّ ؛حق بات کے ساتھ۔ کیا تم نے حق مذہب

لایا ہے ۔ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ؛ یا ہو تم کھلاڑیوں میں سے ، یا تم ہم سے دل لگی کرتے ہو ، کھیل کرتے ہو ، لہو ولعب کی باتیں کرتے ہو ۔

ترجمہ :- (منکروں نے) کہا کیا تم ہمارے پاس کوئی مذہبِ حق لائے ہو یا دل لگی کر رہے ہو ۔

قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۶﴾

قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ بَلْ رَّبُّكُمْ ؛ بلکہ وہ تمہارا رب ، پالنے پرورش کرنے والا ہے ۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جو آسمانوں اور زمین کا بھی رب ہے ۔ اَلَّذِیْ فَطَرَهُنَّ ؛ جس نے ان آسمانوں اور زمین کو بھی پیدا کیا ہے ۔ ان کو بنایا ہے ۔ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكُمْ ؛ اور میں اس بات پر ۔ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ؛ شاہدوں اور گواہوں میں سے ہوں اور میں اسی بات کا قائل ہوں ۔

ترجمہ :- (ابراہیم نے) کہا وہ تمہارا بھی رب ہے اور آسمانوں اور زمین کا بھی رب ہے جن کو اس نے پیدا کیا اور میں اس بات پر شہادت دیتا ہوں (اور دلائل سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے) ۔

وَتَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۷﴾

وَتَاللّٰهِ ؛ اور خدا کی قسم ۔ لَاَكِیْدَنَّ ؛ میں تدبیر کروں گا ۔ اَصْنَامَكُمْ ؛ تمہارے بُتوں کے لئے ۔ تمہارے بُتوں کی گت بناؤں گا ۔ ان کا خوب علاج کروں گا ۔ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ؛ بعد اس کے کہ تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ ۔

ترجمہ :- اور خدا کی قسم تمہارے پلٹ کر چلے جانے کے بعد تمہارے بُتوں کے متعلق مناسب تدبیر کروں گا ۔

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۸﴾

فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا ؛ پھر انھوں نے ان بتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردیے ۔ اِلَّا كَبِیْرًا لَّهُمْ ؛ بجز ان کے ایک بڑے بُت کے ۔ مگر ان کا بڑا ۔ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ؛ تاکہ وہ لوگ اس بڑے بُت کی طرف رجوع کریں ، دوبارہ جائیں ۔

ترجمہ :- پھر انھوں نے (ابراہیم نے) بجز ان کے ایک بڑے بُت کے سب کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا تاکہ

اُس کی طرف رجوع کریں ۔

قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۹﴾

قَالُوْا ؛ بُت پرستوں نے کہا ، پوچھا ۔ مَنْ فَعَلَ هٰذَا ؛ کس نے یہ کام کیا ۔ کس نے توڑا ۔ بِاٰلِهَتِنَآ ؛ ہمارے معبودوں کے ساتھ ، ہمارے بُتوں کو ۔ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ؛ بے شک وہ بڑا بے انصاف ہے بڑا ظالم ہے ، ستمگاروں سے ہے ، اس میں شک نہیں کہ اس نے بڑا غضب کیا ۔

ترجمہ :- کہنے لگے کس نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے ۔ وہ تو بڑے ظالموں اور ستمگاروں میں سے ہے ۔

قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى یَّذْكُرُهُمْ یُقَالُ لَهٗۤ اِبْرٰهِیْمُ ﴿۶۰﴾

قَالُوْا ؛ انھوں نے کہا ۔ سَمِعْنَا فَتًى ؛ ایک نوجوان کو ہم نے سُنا ہے ۔ یَذْكُرُهُمْ ؛ کہ ان معبودوں اور بُتوں کے متعلق تذکرہ کرتا تھا ۔ ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے سُنا تھا ۔ یُقَالُ لَهٗۤ اِبْرٰهِیْمُ ؛ جسے ابراہیم کہا جاتا ہے ۔ جس کو لوگ ابراہیم کہتے ہیں ۔ جس کا نام ابراہیم ہے ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا ہم نے ایک نوجوان کو ان کا تذکرہ کرتے سُنا تھا جس کو ابراہیم کہا جاتا ہے ۔

قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰۤى اَعْیُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾

قَالُوْا ؛ انھوں نے کہا ۔ فَاْتُوْا بِهٖ ؛ لاؤ ان کو ، آؤ انھیں لے کر ۔ عَلٰۤى اَعْیُنِ النَّاسِ ؛ لوگوں کے سامنے ۔ لَعَلَّهُمْ یَشْهَدُوْنَ ؛ تاکہ وہ بھی مشاہدہ کریں ، اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور اس جرم کے گواہ بنیں ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا اس کو لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ وہ بھی دیکھ لیں ۔

قَالُوْۤا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۶۲﴾

قَالُوْا ؛ انھوں نے کہا ۔ ءَاَنْتَ فَعَلْتَ ؛ کیا تو نے کیا ۔ هٰذَا ؛ یہ کام ۔ بِاٰلِهَتِنَا ؛ ہمارے معبودوں اور بُتوں کے ساتھ ۔ یٰۤاِبْرَاهِیْمُ ؛ اے ابراہیم ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا او ابراہیم ! کیا تو نے ہمارے بُتوں کے ساتھ یہ کام کیا ہے ۔ (ان کو توڑ تاڑ کے ڈال دیا ہے ۔)

قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٣﴾

قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ بَلْ فَعَلَهٗ ؛ بلکہ اس کام کو کیا ہے ۔ كَبِيْرُهُمْ ؛ ان کے بڑے نے ۔ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ ؛ یہ سوال ان سے کرو ۔ ان سے پوچھو ۔ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ؛ اگر وہ بولتے ہیں ، اگر ان کو قوت ناطقہ ہے ، اگر ان کو نطق کی قوت ہے ۔
(تَورِیَہ : ایسی بات کہنا کہ سننے والا اس کے معنی وہ نہ لے جو کہنے والا مُراد لیتا ہے ۔)

ترجمہ :- ابراہیم نے کہا بلکہ ان کے بڑے نے یہ کام کیا ہوگا ۔ ذرا ان سے پوچھ تو لو اگر وہ بول سکتے ہیں ۔

ابراہیم علیہ السلام کا ایسا کہنا جھوٹ نہیں ہے ۔ کیونکہ کسی واقعہ کی خبر نہیں ہے بلکہ یہ دشمن کو عاجز کرنے کا طریقۂ کلام ہے ۔ پیغمبر معصوم ہوتا ہے ۔ اس کو جھوٹ کہنا جھوٹ ہے ۔ امام رازی صاحب نے امام اعظم سے روایت کی ہے کہ کسی نے ان کے سامنے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ کہے تھے ۔ امام اعظم صاحب نے فرمایا ، نہیں ، راوی نے ایک جھوٹ کہا ہے ۔ یعنی پیغمبر معصوم کو جھوٹا کہنے سے راوی غیر معصوم کو جھوٹا کہنا آسان ہے ۔

ابراہیمؑ نے جھوٹ نہیں کہا بلکہ توریہ سے کام لیا

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٦٤﴾

فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ؛ پھر انھوں نے اپنے جی کی طرف رجوع کیا ، دل میں لگے سوچنے ۔ فَقَالُوْٓا ؛ پھر انھوں نے کہا ۔ اِنَّكُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ تم خود ہی ظالم ہو کہ ایسے بے قدرت بُتوں کو پوجتے ہو ۔ ان سے التجائیں کرتے ہو ۔

ترجمہ :- پھر وہ اپنے دل میں سوچنے لگے ، پھر کہا کہ تم ہی ظلم کر رہے ہو ۔ (حق بات کو چھپا رہے ہو ۔ اس سے رُک رہے ہو ۔)

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾

ثُمَّ ؛ پھر ۔ نُكِسُوْا ؛ اوندھے ہوگئے ۔ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ؛ اپنے سروں پر ، وہ شرمندگی سے اپنے سر جھکالئے اور یہ بولے ۔ لَقَدْ عَلِمْتَ ؛ تو تو جانتا ہے ۔ مَا ۔ نہیں ۔ هٰٓؤُلَآءِ ؛ یہ بُت ۔ يَنْطِقُوْنَ ؛ بولتے ۔

ترجمہ :- پھر انھوں نے (شرمندگی سے) سر جھکالیا ۔ (اور کہا) تم کو خوب معلوم ہے کہ یہ بولتے چالتے نہیں ۔

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ؕ ﴿٦٦﴾

قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ اَفَتَعْبُدُوْنَ ؛ کیا تم پوجتے ہو ، عبادت کرتے ہو ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ؛ ان کو جو تم کو نہ کچھ نفع دے سکتے ہیں نہ ضرر ۔

ترجمہ :- (ابراہیم نے) کہا تم خدا کو چھوڑ کر کیا ان بُتوں کو پوجتے ہو جو تم کو نہ کچھ نفع دے سکتے ہیں نہ ضرر۔

أُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾

اُفٍّ لَّكُمْ ؛ تم پر افسوس ہے، تف ہے، تم پر۔ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اور ان بتوں پر جن کو تم پوجتے ہو خدا کو چھوڑ کر۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ کیا تم کچھ عقل سے کام نہیں لیتے۔ کیا اتنی بات نہیں سمجھتے، کچھ تمہیں عقل بھی ہے۔

ترجمہ :- تم پر اور تمہارے بُتوں پر تف ہے جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو۔ کیا تم کچھ نہیں سمجھتے ؟

قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانْصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ﴿٦٨﴾

قَالُوْا ؛ ان بُت پرستوں نے کہا۔ حَرِّقُوْهُ ؛ ابراہیم کو جلا ڈالو، آگ میں پھینک دو۔ وَانْصُرُوْآ اٰلِهَتَكُمْ ؛ اور اپنے دیوتاؤں کی مدد کرو، ان کا انتقام لو، بدلہ لو۔ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ؛ اگر تم کچھ کر سکتے ہو، اگر تم کو کچھ کرنا ہے۔

ترجمہ :- (بُت پرستوں نے) کہا ان کو (ابراہیم کو) جلا ڈالو اور اپنے دیوتاؤں کی مدد کرو۔ (ان کا انتقام لو) اگر تم کو کچھ کرنا ہے۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾

قُلْنَا ؛ اور ہم نے کہا۔ يٰنَارُ ؛ اے آگ۔ كُوْنِيْ بَرْدًا ؛ تو ٹھنڈی ہو جا۔ وَسَلٰمًا ؛ اور سلامتی۔ اتنی بھی ٹھنڈی نہ ہو کہ نقصان پہنچ جائے۔ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ؛ ابراہیم پر۔

ترجمہ :- ہم نے کہا اے آگ تو ابراہیم پر سرد اور باعثِ آرام ہو جا۔

وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ ﴿٧٠﴾

وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا ؛ اور ان بُت پرستوں نے ابراہیم کو مار ڈالنے کی تدبیر کی تھی۔ فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ؛ پھر ہم نے ان کو خسارے میں ڈال دیا۔ زیادہ نقصان میں پڑنے والوں میں سے بنا دیا۔

ترجمہ :- اور انھوں نے ارادہ کیا تھا کہ ان کو (ابراہیم کو) نقصان پہنچائیں اور اس کی تدبیر کی تھی۔ ہم نے انہی کو ناکام کر دیا (وہی خسارے میں پڑ گئے)۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا ؛ اور ہم نے ابراہیم کو اور لوط کو نجات دی ۔ لوط علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے ۔ اِلَى الْاَرْضِ ؛ اس سرزمین کی طرف ۔ ہم نے اس سرزمین کو پہنچا دیا ۔ اَلَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؛ جس میں ہم نے برکت اُتاری ۔ لِلْعٰلَمِيْنَ ؛ تمام عالموں کے لئے ۔ جہاں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے بچالیا ، نجات دے دی ان کو اور لوط کو پہنچا کر اس سرزمین کی طرف جس میں تمام عالموں کے لئے برکت اُتاری ۔

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿۷۲﴾

وَوَهَبْنَا لَهٗ ؛ اور ہم نے ابراہیم کو دیا اور ہبہ کیا ۔ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؛ اسحٰق اور یعقوب کو ۔ نَافِلَةً ؛ انعام اور عطیہ کے طور پر ۔ ہم نے ابراہیم کو اپنے کرم سے بیٹا پوتا دیا ۔ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ؛ اور ان سب کو ہم نے صالح ، شائستہ ، نیک کردار بنایا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق و یعقوب بطور انعام کے عطا کیا اور ہم نے ان سب کو شائستہ اور نیک کردار بنایا ۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿۷۳﴾

وَجَعَلْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو بنایا ۔ اَئِمَّةً ؛ امام ، پیشوا ، راہ نما ۔ يَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا ؛ جو ہمارے حکم سے دوسروں کو ہدایت کرتے تھے ۔ وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ ؛ اور ہم نے ان کی طرف وحی کی ، تعلیم دی ۔ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ ؛ اچھے کاموں کی ، نیکیوں کی ، بھلائیوں کی ۔ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ ؛ اور پابندی اور اچھی طرح سے نماز پڑھنے کی ۔ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ؛ اور زکوٰۃ دینے کی ۔ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ؛ اور وہ تھے ہماری عبادت کرنے والے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو امام اور پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے (دوسروں کو) ہدایت کرتے تھے ۔ اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے کی وحی کی اور نماز قائم رکھنے کی اور زکوٰۃ دینے کی اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے (بندگی میں لگے ہوئے تھے) ۔

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿۷۴﴾ۙ

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ ؛ اور ہم نے لوط کو دیا ۔ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؛حکمت اور علم ۔ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ ؛ اور ہم نے ان کو نجات دی اس شہر سے ، گاؤں سے ، دیس سے ،بستی سے ۔ اَلَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؛ جو ناپاک اور خبیث کام کیا کرتے تھے، اور گندے اعمال اور افعال میں مبتلا تھے ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ ؛ بے شک تھے وہ برے لوگ ، بدگروہ ،خراب قوم ۔ فٰسِقِيْنَ ؛ فاسق و بدکار ۔

ترجمہ :- اور ہم نے لوط کو حکمت اور علم عطا کیا اور ان کو اس قریہ سے نجات دی جو خبیث اور ناپاک عمل کیا کرتے تھے ۔ بے شک وہ فاسق و بدکار قوم تھی ۔

۵ ع۲۵ ۵

وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۷۵﴾ع

وَاَدْخَلْنٰهُ ؛ اور ہم نے لوط کو داخل کیا ۔ فِيْ رَحْمَتِنَا ؛ اپنی رحمت میں ۔ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؛ بے شک وہ تھے صالح اور نیکوکار اور شائستہ لوگوں میں سے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو (لوط کو) اپنی رحمت میں داخل کیا ۔ وہ بڑے نیکوں میں سے تھے ۔

وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾ج

وَنُوْحًا ؛ اور ذکر کرو نوح کا ، یاد کرو نوح کو ۔ اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ ؛ جب انھوں نے اس سے پہلے پکارا ، ابراہیم سے پہلے دُعا کی ۔ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؛ پھر ہم نے ان کی سُن لی ، ان کی دُعا قبول کرلی ۔ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ ؛ پھر ہم نے ان کو اور ان کے گھر والوں کو ، ان کے متعلقین کو نجات دی ، بچالیا ۔ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ؛ بڑی سختی اور بے چینی سے ، رنج و غم سے ۔

ترجمہ :- اور (یاد کرو) نوح کو جب کہ وہ (ابراہیم سے) پہلے پکار اُٹھے (اور دُعا کی) ۔ پھر ہم نے ان کی سُن لی (اور دُعا قبول کرلی) ۔ پھر ہم نے ان کو اور ان کے اہل کو سخت بے چینی اور بے قراری سے نجات دی (بچالیا) ۔

وَنَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۷۷﴾

وَنَصَرْنٰهُ ؛ اور ہم نے ان کو نصرت اور مدد دی ۔ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا ؛ ان لوگوں کے مقابل جنھوں نے تکذیب کی ، جھٹلایا ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں اور نشانیوں کو ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ ؛ وہ بڑے ہی برے لوگ تھے ۔ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ؛ لہذا ہم نے ان سب کو ڈبو دیا ، غرق کر دیا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو (نوح کو) فتح و نصرت دی ان لوگوں کے مقابل جنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ۔ وہ بڑے ہی برے لوگ تھے ۔ پھر ہم نے ان سب کو غرق کر دیا (ڈبو دیا) ۔

وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۙ﴿٧٨﴾

وَدَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ ؛ اور داؤد اور سلیمان کے واقعہ کو بیان کرو ، اس کو یاد رکھو ۔ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ ؛ جب کہ وہ دونوں ایک کھیت کے جھگڑے کے متعلق فیصلہ کر رہے تھے ، حکم دے رہے تھے ۔ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ ؛ جب کہ اس کھیت کو چر گئی تھیں ، کھیت میں آ پڑی تھیں ۔ غَنَمُ الْقَوْمِ ؛ لوگوں کی بکریاں ۔ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ؛ اور ہم ان کے فیصلہ کو مشاہدہ کر رہے تھے ، دیکھ رہے تھے ، جان رہے تھے ۔

ترجمہ :- اور داؤد و سلیمان کو (یاد کرو) جب کہ وہ ایک کھیت کا فیصلہ کر رہے تھے ، جب اس کھیت کو قوم کی بکریاں چر گئی تھیں ۔ اور ہم ان کے فیصلہ کو جانتے (اور مشاہدہ کر رہے) تھے ۔

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۖ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ؛ تو ہم نے اس فیصلہ کو سلیمان کو سمجھا دیا ، اس کے متعلق فہم عطا کیا ۔ وَكُلًّا ؛ اور ان میں سے ہر ایک کو ۔ اٰتَيْنَا ؛ ہم نے دیا ، عطا کیا ۔ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؛ حکمت بھی اور علم بھی ۔ وَسَخَّرْنَا ؛ اور ہم نے مطیع و فرماں بردار کر دیا ، مسخر کر دیا ، تابع بنا دیا ، کام میں لگا دیا ۔ مَعَ دَاوٗدَ ؛ داؤد کے ساتھ ۔ الْجِبَالَ ؛ پہاڑوں کو ۔ يُسَبِّحْنَ ؛ کہ تسبیح کرتے ہیں ، قدرتِ الٰہی کو ظاہر کرتے ہیں ۔ وَالطَّيْرَ ؛ اور ہم نے پرندوں کو بھی ان کی خدمت میں لگا دیا ۔ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ؛ اور یہ سب ہم ہی کرتے تھے ۔ پہاڑ بھی اور پرندے بھی دونوں ان کے کام آ رہے تھے اور ان کو مدد دے رہے تھے ۔

ترجمہ :- ہم نے اس (فیصلہ) کو سلیمان کو سکھادیا اور ہر ایک کو ہم نے حکمت بھی دی اور علم بھی ۔ اور ہم نے داؤد کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کو کام کا بنایا (جو ان کی مدد کر رہے تھے ان کے کام آرہے تھے) کہ تسبیح کر رہے تھے (اور قدرتِ الٰہی کو ظاہر کر رہے تھے) اور یہ سب ہم ہی کر رہے تھے ۔

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿۸۰﴾

وَعَلَّمْنٰهُ ؛ اور ہم نے داؤد کو تعلیم دی اور سکھادیا ۔ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ ؛ لَبُوْس ؛ (مذکر) ۔ کپڑے ۔ زرہ ؛ (مؤنث) زرہ ۔ تمہارے لئے زرہ بنانے کی صنعت ۔ فولادی لباس بنانے کا فن ۔ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْ بَاْسِكُمْ ؛ تاکہ تمہاری حفاظت کرے تمہاری لڑائی میں ، جنگ میں ۔ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ؛ تو کیا ہو تم شکر کرنے والے ، خدا کا احسان ماننے والے ۔

ترجمہ :- ہم نے ان کو (داؤد کو) زرہ بنانے کی صنعت کی تعلیم دی کہ جنگ میں تمہاری حفاظت کرے ۔ کیا تم خدا کا احسان مانو گے بھی (شکر گزار بنو گے بھی) ۔

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖٓ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿۸۱﴾

وَلِسُلَيْمٰنَ ؛ اور ہم نے سلیمان کا مسخر کردیا ، ان کے لئے لائق کار و فائدہ بنادیا ۔ اَلرِّيْحَ عَاصِفَةً ؛ تیز و تند ہوا کو ۔ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ ؛ ان کے حکم پر چلتی تھی ، جاری ہوتی تھی ۔ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؛ اس زمین کی طرف جس میں ہم نے برکت رکھی تھی ۔ اور ہم نے اس کو ارضِ مقدس بنادیا تھا ۔ وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ؛ اور ہم کو ہر شئے کا علم ہے ، سب کچھ معلوم ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے سلیمان کے مطیع بنادیا تھا (لائقِ کار بنادیا تھا) تند ہوا کو جو ان کے حکم سے (ان کے ارادے سے) اس سرزمین کی طرف جاتی تھی جس کو ہم نے مبارک بنایا اور یہ سب ہم کو معلوم ہے ۔

واضح ہو کہ جس طرح آدمی مرتے جیتے ہیں ، صنعت و حرفت بھی ایجاد کئے جاتے ہیں اور ایک زمانہ کے بعد مفقود ہوجاتے ہیں ۔ جس چیز کو آدمی جانتا ہی نہیں اس کو بیان نہیں کرسکتا ۔ اُڑن کھٹولے کا جابجا کتابوں میں ذکر ہے ۔ ہوا کا قابو

میں آ جانا یہ بھی طیاروں ، ہوئی جہازوں ، اُڑن کھٹولوں پر دلالت کرتا ہے ۔ ہمارے پاس تو تختِ سلیمان کا سلیمان علیہ السلام کی طرف توجہ سے چلنا بھی ممکن ہے ۔ جن اور شیاطین کا اُٹھا کر لے چلنا بھی ممکن ہے ۔ گزشتہ زمانہ میں اگر طیارے اور اُڑن کھٹولے اُڑتے تھے تو یہ بھی ممکن ہے ۔ جہاز اور کشتیاں چلتی ہوں یہ بھی ممکن ہے ۔

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾

وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ ؛ اور بعض شیطان ، جن ، یا سرکش ماہرانِ فن ۔ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ ؛ جو ان کے لئے غوطہ زنی کرتے تھے اور سمندر سے معدنیات اور موتی نکالتے تھے ۔ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ؛ اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے ۔ وَكُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ؛ اور ہم تھے ان کی حفاظت کرنے والے ۔ ممکن ہے کہ شیاطین سے مُراد جن لوگ ہوں ۔ یہ بھی ممکن ہے شیاطین سے مُراد شریر اور سرکش قومیں ہوں جن کو سلیمان علیہ السلام نے فتح کرلیا تھا ۔ یہاں لَهُمْ حٰفِظِيْنَ سے مُراد سلیمان علیہ السلام اور ان کی فوج ہے ۔

ترجمہ :- اور بعض سرکش ان کے لئے (سلیمان کے لئے) غوطہ زنی کرتے تھے ۔ اس کے سوائے اور بھی کام کرتے تھے ۔ اور ہم تھے کہ ان سرکشوں سے ان کی حفاظت کرتے ۔

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾

وَاَيُّوْبَ ؛ اور ایوب کے واقعہ کو بھی یاد رکھو ۔ ان کے صبر و تکلیف کو بھی یاد رکھو ۔ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ ؛ جب کہ انھوں نے اپنے رب کو پکارا اور اس سے دُعا کی ۔ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ ؛ کہ مجھے بہت ضرر پہنچا ہے ۔ سخت مضر بیماری ہوگئی ہے ۔ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ؛ اور تو ارحم الراحمین ہے ، سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ، سب سے زیادہ مہربان ہے ۔

ترجمہ :- اور (یاد رکھو) ایوب کو (ان کے صبر و استقلال کو اور توجہِ الی اللہ کو) جب وہ اپنے رب کو پکار اُٹھے کہ مجھے بہت ہی مضرت رساں بیماری ہوگئی ہے ۔ اور تو ارحم الراحمین ہے (سب سے زیادہ مہربان ہے ۔ بس تو اس بیماری کو دفع فرما) ۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؛ ہم نے ان کی سُن لی ، ان کی دُعا قبول کرلی ۔ ان کو ان کی خواہش کے مطابق جواب دیا ۔ فَكَشَفْنَا

مَـابِهٖ مِنْ ضُرٍّ ؛ اور جو تکلیف وضرر ان کو تھا ہم نے اس کو کھول دیا ، دفع کردیا ۔ وَاٰ تَیْنٰـهُ اَهْلَـهٗ ؛ اور ان کو ان کے اہل و عیال دیے ، مفقود شدہ متعلقین دیے ۔ وَمِثْلَهُمْ ؛ اور ان کے جیسے ان کے ساتھ اور بھی ۔ رَحْـمَةً مِّـنْ عِنْدِنَا ؛ یہ سب ہماری رحمت کا کرشمہ ہے ۔ ہماری طرف کی رحمت اور مہربانی سے ۔ وَذِكْرٰى ؛ اور ایوب کی یادگار ہے ۔ لِلْـعٰبِدِیْنَ ؛ عبادت کرنے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کی دُعا قبول کرلی ، ان کو جو ضرر پہنچا تھا اس کو کھول دیا (دفع کیا) اور ان کو ان کے متعلقین عطا کردیے اور ان کے ساتھ ان کے جیسے اور بھی اپنی رحمت سے دیے اور یہ عبادت کرنے والوں کے لئے یاد دہانی ہے ۔

صاحبو ! آج کل جہاں کوئی بیماری آئی ، شیطان کی پوجا کرنے کو دوڑے ۔ ڈاکٹروں ، حکیموں ، ملاؤں کی ناقابلِ بیان خوشامد کی ۔ سمجھنے لگے کہ یہی شافیِ مطلق ہیں ۔ نہ خدا سے دُعاء نہ پیغمبر کا توسط ، نہ خدا کا نام زبان پر ، نہ ارواحِ طیبہ کی طرف توجہ ۔ ہم دوا کرنے کو بھی سنت سمجھتے ہیں مگر حکیموں ، ڈاکٹروں کو شافی سمجھنے کو شرک جانتے ہیں ۔ مگر خدا سے غفلت کو ہم سخت برا سمجھتے ہیں ۔

خدا کو ہی شافیِ مطلق سمجھنا چاہیے

وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِدْرِیْسَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۸۵﴾

وَاِسْـمٰعِیْلَ وَ اِدْرِیْسَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؛ اور تذکرہ کرو اسمٰعیل و ادریس اور ذاالکفل کا ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ذاالکفل کا نام حزقیل ہے ۔ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ؛ یہ سب صابروں میں سے تھے ۔

ترجمہ :- اور (تذکرہ کرو) اسمٰعیل و ادریس اور ذاالکفل کا ، یہ سب صابروں میں سے تھے ۔

واضح ہو کہ صبر کئی قسم کا ہوتا ہے ۔ مصائب پر صبر ، احکامِ الٰہی اور عبادت پر صبر ، خواہشِ نفسانی کو روکنے کے لئے صبر ۔ صبر کے معنٰی ہیں روکنا ، برداشت کرنا ۔

وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِیْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۶﴾

وَاَدْخَلْنٰـهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو داخل کیا ۔ فِیْ رَحْمَتِنَا ؛ اپنی رحمت میں ۔ اِنَّهُمْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ؛ یقیناً وہ صالحین میں سے اور نیک اور شائستہ تھے ۔ ان میں پیغمبری کی صلاحیت تھی ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کرلیا اور وہ صالحین میں سے تھے ۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۚ ۸۷

وَذَا النُّوْنِ ؛ اور یاد کرو یونس کو جن کو مچھلی نگل گئی تھی ۔ ذَاالنُّوْنِ ؛ مچھلی والا ۔ اِذْذَّھَبَ مُغَاضِبًا ؛ جب کہ وہ قوم کے مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے غضبناک ہوکر بغیر حکم کے اپنی قوم کو چھوڑ کر چل دیے تھے ۔ فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ ؛ پھر یونس سمجھتے تھے کہ ان کے چلے جانے کی وجہ سے ہم ان پر تنگی نہ کریں گے ، گرفت نہ کریں گے ۔ فَنَادٰى ؛ پھر یونس پکار اُٹھے ۔ فِى الظُّلُمٰتِ ؛ اندھیریوں میں ، تاریک رات ، سمندر ، مچھلی کا پیٹ ۔ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ؛ کہ تیرے سوائے کوئی معبودِ برحق نہیں ، کسی کو کوئی حکم دینے کا حق نہیں ۔ سُبْحٰنَكَ ؛ تو پاک ہے ، میں قابلِ اعتراض ہوں ، تو قابلِ اعتراض نہیں ، تو پاک ہے ۔ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ بے شک میں ہی ظالموں میں سے تھا ۔ قوم کو چھوڑ کر چلا گیا تھا ۔ بے شک میں قصوروار ہوں ۔

ترجمہ :- اور (تذکرہ کرو) یونس کا جن کو مچھلی نگل گئی تھی جب کہ وہ قوم سے خفا ہوکر چل دیے تھے اور سمجھتے تھے کہ ہم اس بات پر گرفت نہ کریں گے ۔ (جب ان کو مچھلی نگل گئی) تو ظلمتوں میں پڑکر چیخ اُٹھے ’’ تیرے سوائے کوئی معبود نہیں (کوئی حاکم نہیں) تو نا قابلِ اعتراض ہے بے شک میں ہی ہوں ظالموں (اور قصور واروں) میں سے ‘‘ ۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۗ وَكَذٰلِكَ نُنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ۸۸

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ؛ پس ہم نے ان کی سُن لی ، ان کی دُعا قبول کرلی ۔ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؛ اور رنج وغم سے ان کو نجات دی ۔ وَكَذٰلِكَ نُنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور ہم اسی طرح ایمان داروں کو نجات دیتے ہیں ۔ یا اللہ ہم کافروں اور بدعقیدہ لوگوں میں گرفتار ہیں ، تو سچا ، تیرا وعدہ سچا ، تیرا پیغمبر سچا ۔ ہم کو ان کے شر سے اور رنج وغم سے نجات عطا فرما ۔ آمین ۔

ترجمہ :- پس ہم نے ان کی (یونس کی) دُعا قبول کرلی اور ان کو رنج وغم سے نجات دی ۔ اور ہم اسی طرح مسلمانوں کو نجات دیتے ہیں ۔

وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۚ ۸۹

وَزَكَرِيَّآ ؛ اور زکریا کا بھی تذکرہ کرو ۔ اِذْنَادٰى رَبَّهٗ ؛ جب کہ انھوں نے اپنے رب کو پکارا اور دُعا کی ۔ رَبِّ ؛ اے

میرے رب ! لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا ؛ مجھے اکیلا نہ چھوڑ ، مجھے لاولد نہ رکھ ، مجھے لاوالی ، لاوارث نہ چھوڑ ۔ وَاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ؛ اور اگر اولاد نہ بھی ہوتو میں لاوارث نہیں ہوسکتا کیوں کہ تو ہی بہترین وارث ہے ۔

ترجمہ :- اور زکریا کا (تذکرہ کرو) جب کہ انھوں نے دُعا کی میرے پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ (لا والی لا وارث نہ بنا) اور تو ہی بہترین وارث ہے ۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝۹۰

فَاسْتَجَبْنَا لَـهٗ ؛ پھر ہم نے زکریا کی دُعا قبول کرلی ۔ وَوَهَبْنَا لَـهٗ يَحْيٰى ؛ اور ان کو یحیٰی کو دے دیا ، ہبہ کردیا ، بخش دیا ۔ وَاَصْلَحْنَا لَـهٗ زَوْجَهٗ ؛ اور ہم نے ان کی بیوی کو جو بانجھ تھیں اولاد ہونے کی صلاحیت بخشی ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ ؛ بے شک وہ نیک کاموں میں جلدی کرتے ، خیر میں مسارعت کرتے تھے ۔ اچھے کاموں میں سرعت اور تیزی دکھاتے تھے ۔ وَيَدْعُوْنَنَا ؛ اور ہم کو پکارا کرتے تھے ، ہم سے دُعائیں مانگتے تھے ۔ رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؛ اُمید وبیم کے ساتھ ۔ ان کے دل میں ہمارا شوق بھی تھا ہمارا خوف بھی تھا ۔ اور ہم سے توقعات بھی تھیں اور ڈر بھی تھا ۔ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ؛ اور وہ ہمارے سامنے خشوع وخضوع سے گردن جھکاتے تھے ۔ پست آواز نکالتے تھے ۔ عاجزی کرتے تھے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کی (زکریا کی) دُعا قبول کرلی اور ان کو یحیٰی عطا کیا اور ان کی بیوی کو لائقِ اولاد کیا ۔ یہ خیر کے کاموں میں بڑی سرعت سے کام لیتے تھے ۔ ہم سے اُمید وبیم (خوف و رجا) کے ساتھ دُعائیں کرتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرتے تھے ۔

وَالَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۹۱

وَالَّتِیْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا ؛ اور اس عورت کا بھی تذکرہ کرو جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی ۔ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تھی ۔ اور ناجائز تعلقات تو کدھر شادی بھی نہیں کی تھی ۔ فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا ؛ تو ہم نے اپنی روح اس میں پھونک دی ۔ جس نے بے ماں باپ کے آدم کو پیدا کیا اُسی نے بغیر خاوند کے مریم کو بیٹا دیا ۔ اس کا کُن فرمانا روحِ قدرت ہے ۔ وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَا ؛ اور ہم نے مریم کو اور ان کے بیٹے عیسٰی کو بنایا ۔ اٰيَةً ؛ اپنی قدرت کی نشانی ۔ لِلْعٰلَمِيْنَ ؛ تمام لوگوں کے لئے ، تمام عالموں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور اس کا (مریم کا) بھی ذکر کرو جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تھی تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اس کو اور اس کے بیٹے کو تمام عالموں کے لئے نشانِ قدرت بنایا ۔

اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

اِنَّ هٰـذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ؛ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے ۔ خدا ایک ہے سب اسی کے بندے ہیں ۔ ذات پات کا جھگڑا کوئی چیز نہیں ۔ وَاَنَا رَبُّـكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ؛ اور میں تمہارا رب ہوں پس تم میری ہی عبادت کرو ۔ ہزاروں دیوتاؤں کو پوجو گے تو جھگڑے میں پڑو گے ۔ تم سب خدائی رشتہ میں منظم ہو جاؤ کوئی جھگڑا اور فساد باقی نہ رہے گا ۔

ترجمہ :- یہ سب لوگ ایک ہی جماعت ہیں (سب خدا کے بندے ہیں) اور میں ہی تمہارا رب ہوں ۔ لہٰذا تم میری ہی بندگی اور عبادت کرو ۔

وَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ﴿٩٣﴾ ع ٦ ١٨ ٦

وَتَـقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ ؛ اور انھوں نے پارہ پارہ کردیا ، ٹکڑے ٹکڑے کردیا ۔ اَمْرَهُمْ ؛ اپنے معاملہ کو ۔ بَيْنَهُمْ ؛ آپس میں ۔ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ؛ وہ سب ہماری طرف واپس آجانے والے ہیں تو معلوم ہو جائے گا کہ خدا ایک ہے اور وہی ہے حکم کرنے والا ۔ کسی کو اپنی طرف سے لگتے لگانے کی ضرورت نہیں ۔

ترجمہ :- اور انھوں نے اپنے معاملہ کو آپس میں پارہ پارہ کردیا (اور فرقے فرقے بن گئے ۔ مختلف مذاہب پیدا کر لئے ۔) سب کو ہماری طرف دوبارہ آنا ہے (رجوع کرنا ہے) ۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾

فَـمَنْ يَّـعْـمَـلْ مِـنَ الصّٰلِحٰتِ ؛ (یہ ذات جماعت کوئی چیز نہیں) پھر جو اچھے کام کرے ۔ وَهُـوَ مُؤْمِنٌ ؛ اور ایمان بھی رکھے ۔ عمل اسی وقت کام آتا ہے جب کہ خدا سے بغاوت نہ کریں ۔ ایمان نہیں تو امان نہیں ۔ فَـلَا كُـفْـرَانَ لِـسَعْيِهٖ ؛ تو اس کی سعی اور کوشش کی ناقدری نہیں کی جائے گی ۔ وَاِنَّـا لَـهٗ كٰتِبُـوْنَ ؛ اور ہم اس کے لئے اس کے اعمال نامہ لکھ رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر جو اچھے کام کرے (عملِ صالح کرے) اور وہ مؤمن بھی ہو تو ہم اس کی سعی و کوشش کی ناقدری نہیں کرتے اور یقیناً ہم اس کے لئے لکھ رکھتے ہیں ۔

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۹۵﴾

وَحَرَامٌ ؛ اورممنوع ہے ۔حرام کا لفظ واجب کے معنٰی میں بھی آتا ہے ۔ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰـهَا ؛ اس قریہ پر کہ ہم نے اس کو ہلاک کردیا ہے ۔ جس بستی کو ہم نے برباد کردیا اس پر عذاب اور غضب آ گیا ۔ اَنَّهُـمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ؛ کہ وہ رجوع نہیں کرسکتے ۔ جس پر عذاب آجاتا ہے اس کی توبہ قبول نہیں ہوتی ۔ اس پر آیا ہوا عذاب واپس نہیں ہوتا ۔ اسی واسطہ بزرگ لوگ دُعا کرتے ہیں کہ خاتمہ بخیر ہو ۔ کیونکہ نجات کا دار و مدار حسن خاتمہ پر ہے ۔

ترجمہ :- جس قریہ (پر ہمارا عذاب آجاتا ہے اور ہم اس) کو ہلاک کردیتے ہیں ان پر واجب ہے کہ وہ توبہ نہیں کرسکتے (نہ آیا ہوا عذاب ٹل سکتا ہے) ۔

حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾

حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَـاْجُوْجُ وَمَا جُوْجُ ؛ یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج کھول دیے جائیں گے ۔ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ ؛ اور وہ ہر بلند مقام سے ۔ يَنْسِلُوْنَ ؛ دوڑیں گے ۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج کھول دیے جائیں گے اور وہ ہر بلند مقام سے دوڑیں گے ۔

قرآن کا سمجھنا شخصی حالات کے سمجھنے پر موقوف نہیں

صاحبو ! اتنا تو یقینی ہے کہ قیامت کے قریب دو مفسد قومیں نکلیں گی ، لوگوں پر ظلم وستم کریں گی ۔ بدمعاشی اور کفر پھیل جائے گا ۔کوئی خدا کا نام لینے والا نہ رہے گا ۔ ایسا کوئی شخص زندہ نہ رہے گا جس پر خدا اپنی نظرِ کرم رکھے ۔ ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں قیامت آہی جائے گی ۔بعض کہتے ہیں کہ یاجوج ماجوج ، یانگ کانگ دوقومیں ہیں ۔ایک سام کے خاندان سے ہے اور ایک یافث سے ۔بعض کہتے ہیں کہ وہ منگولین ہیں اور آرین ہیں ۔بعض کہتے ہیں کہ وہ روسی اور چینی قوم ہے ۔ اور بعض کہتے ہیں کہ روسی اور انگریز ہیں ۔ جتنے منہ اُتنی باتیں ۔ ہمارے خیال میں قرآن کا سمجھنا کسی شخصی حالات کے سمجھنے پر موقوف نہیں ۔ یہ اُصولی نصیحتیں ہیں ۔قرآن کو کہانیوں کے تابع ہرگز نہ بنانا چاہیئے ۔عبرت لو ! عبرت ! قیامت سے پہلے ، مرنے سے قبل اپنے اعمال کو دُرست کرو ، توبہ کرو ، رجوع الی اللہ کرو ۔

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۹۷﴾

وَاقْتَـرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ ؛ اور خدا کا سچا وعدہ قریب آ گیا ۔ قیامت سر پر کھڑی ہے ۔ فَـاِذَاهِيَ شَاخِصَةٌ ؛ پھرناگہاں

اور یکایک ایسی حالت ہوجائے گی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی ۔ کھلی کی کھلی رہ جائیں گی ۔ کوئی پلک تک نہ مارے گا ۔ آنکھیں کھنچ جائیں گی ۔ آنکھیں چڑھی رہیں گی ۔ اَبْصَارُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ کن کی آنکھیں ؟ کافروں کی آنکھیں ۔ ان کی بصارتیں خیرہ ہوجائیں گی ۔ وہ چلاّ اُٹھیں گے ۔ یٰوَیْلَنَا ؛ اے وائے ہم پر افسوس ہے ۔ قَدْ کُنَّا فِیْ غَفْلَةٍ ؛ ہم غفلت میں پڑے تھے ۔ بے خبر تھے ۔ مِنْ هٰذَا ؛ اس حال سے ۔ بَلْ کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ؛ بلکہ ہم تاریک دل تھے ۔ ظلمت میں پڑے ہوئے تھے ، ظالم تھے ، قصور وار تھے ۔

ترجمہ :- اور خدا کا برحق وعدہ قریب آ گیا ۔ اس وقت کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی ۔ وہ پکار اُٹھیں گے ہائے ہماری تباہی ، ہم اس حال سے غافل و بے خبر تھے ۔ بلکہ ہم ظالم اور قصوروار تھے ۔

اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ۭ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿۹۸﴾

اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ؛ یقیناً تم اور تمہارے گرو جن کی تم پوجا کرتے تھے ، اور لیڈر جن کی تم غلامی کرتے تھے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؛ جہنّم کا ایندھن ہوں گے ۔ حَصَبَ ؛ کنکر پھینکا ۔ حَصَبٌ ؛ کنکر پتھر ، ایندھن جو آگ میں ڈالا جاتا ہے ۔ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ ؛ تم سب جہنّم میں وارد ہوگے ، پہنچوگے ، داخل ہوگے ۔

ترجمہ :- یقیناً تم اور خدا کو چھوڑ کر تم جن کی پوجا کرتے تھے وہ سب دوزخ کا ایندھن ہو ۔ تم اس میں جاؤگے ۔

لَوْ کَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ۭ وَکُلٌّ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۹۹﴾

لَوْکَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً ؛ اگر یہ معبود ہوتے ، اگر وہ اس قابل ہوتے کہ ان کی پوجا کی جائے ۔ مَاوَرَدُوْهَا ؛ تو وہ دوزخ میں نہ جاتے ۔ وَکُلٌّ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ؛ اور وہ سب تو ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہیں گے ۔ جب نورِ ایمان نہیں تو نکلنے کا راستہ کیسے ملے گا ، نجات کی کیا صورت ۔

ترجمہ :- اگر یہ معبود ہوتے تو خود دوزخ میں کیوں جاتے اور یہ سب ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۔

لَهُمْ فِیْهَا زَفِیْرٌ وَّهُمْ فِیْهَا لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

لَهُمْ فِیْهَا ؛ ان کے لئے جہنّم میں ہوگا ۔ زَفِیْرٌ ؛ شور و پکار ، چیخم چاخ ۔ وَهُمْ فِیْهَا لَا یَسْمَعُوْنَ ؛ اور وہ لوگ دوزخ کے شور وغُل میں آپس میں ایک دوسرے کی نہ سُنیں گے ۔

ترجمہ :- ان کا دوزخ میں اتنا شور و پکار ہوگا کہ کوئی کسی کی نہ سُنے گا۔

دوزخیوں کا بیان ہوگیا اب ان کے مقابل جنتیوں کا بیان ہوتا ہے :

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

اِنَّ الَّـذِيْنَ ؛ یقیناً جو لوگ ۔ سَبَـقَـتْ لَهُـمْ مِّنَّـا ؛ پہلے سے ان کے لئے ہماری طرف سے مقدر کی گئی تھی ، ٹھیر چکی تھی ہماری طرف سے ۔ اَلْحُسْنٰىٓ ؛ بھلائی ، نیکی ۔ جن کے حصّہ میں بھلائی لکھی تھی ۔ اُولٰٓئِکَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ؛ وہ اس سے بعید اور دُور رکھے جائیں گے ۔

ترجمہ :- جن لوگوں کے حصّہ میں پہلے سے بھلائی لکھی گئی تھی وہ اس سے دُور رکھے جائیں گے ۔

لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

لَا يَسْـمَعُوْنَ ؛ وہ نہ سُنیں گے ۔ حَسِيْسَهَـا ؛ اس کی آواز تک کو ، دوزخ کی بھنک تک نہ سُنیں گے ۔ وَهُمْ ؛ اور وہ لوگ ۔ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ ؛ اپنی مَن مانی راحتوں میں ، جی چاہی چیزوں میں ۔ خٰلِدُوْنَ ؛ ہمیشہ رہیں گے ۔

ترجمہ :- وہ دوزخ کی آواز تک نہ سُنیں گے اور وہ اپنی جی چاہی (مَن مانی) لذتوں میں ہمیشہ رہیں گے ۔

لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾

لَا يَحْزُنُهُمْ ؛ ان کو حزن و ملال نہ پہنچائے گا ، ان کو غم نہ دے گا ۔ الْفَزَعُ ؛ غم ، گھبراہٹ ، بے چینی ۔ اَلْاَكْبَرُ ؛ بڑا ۔ وَتَتَـلَقّٰهُمْ ؛ اور ان سے ملاقات کریں گے ، ملیں گے ۔ اَلْـمَلٰٓئِكَةُ ؛ فرشتے ۔ هٰـذَا يَوْمُكُمْ ؛ یہ تمہارا وہی دن ہے ۔ اَلَّذِيْ كُنْـتُمْ تُوْعَدُوْنَ ؛ جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا تھا ۔

ترجمہ :- انھیں قیامت کی بڑی پریشانی بھی حزن و ملال نہ پہنچا سکے گی ۔ فرشتے ان کے پاس آ کر کہیں گے یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا تھا ۔

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ

كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾

ذرا اس دن کو یاد کرو ۔ یَوْمَ نَطْوِیْ ؛ جس دن ہم لپیٹ دیں گے ، طے کرکے رکھ دیں گے ۔ اَلسَّمَآءَ ؛ آسمانوں کو ۔ کَطَیِّ السِّجِلِّ ؛ جیسا دفتر کا لپیٹا جانا ۔ لِلْکُتُبِ ؛ کتابوں کا ۔ کَمَا بَدَاْنَا ؛ جیسی ہم نے ابتداء کی تھی ۔ اَوَّلَ خَلْقٍ ؛ پہلی دفعہ کا پیدا کرنا ۔ نُعِیْدُهٗ ؛ ہم دوبارہ بھی پیدا کریں گے ، اعادہ کریں گے ۔ وَعْدًا عَلَیْنَا ؛ یہ وہ وعدہ ہے جس کا پورا کرنا ہمارے ذِمّہ لازم ہے ۔ اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ ؛ اور یہ ہم کرکے رہیں گے ۔ ہم اس کو ضرور پورا کریں گے ۔

ترجمہ :- (ذرا اس دن کا خیال کرو) جب ہم آسمانوں کو لپیٹ دیں گے ۔ جس طرح نوشتوں کا دفتر لپیٹ دیا جاتا ہے (اگلا حساب کتاب ختم ہوجاتا ہے) جس طرح ہم نے پہلی دفعہ پیدا کیا ہے دوبارہ بھی پیدا کریں گے ۔ اس وعدہ کا پورا کرنا ہم پر لازم ہے (اور) ہم اس کو پورا کرکے رہیں گے ۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِى الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِى الزَّبُوْرِ ؛ اور ہم نے زبور میں لکھ دیا ہے ، نوشتۂ الٰہی میں لکھ دیا ہے ، لوحِ محفوظ میں لکھ دیا ہے ۔ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ ؛ نصیحت کے بعد ۔ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا ؛ کہ زمین کے وارث ہوں گے ، مالک ہوں گے ۔ عِبَادِىَ الصّٰلِحُوْنَ ؛ میرے صالح و شائستہ بندے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے نوشتۂ الٰہی میں نصیحت کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث و مالک ہمارے صالح و شائستہ بندے ہی ہوں گے ۔

صاحبو ! بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس وقت تمام دنیا پر کافروں کا قبضہ ہے ۔ صالحین اور نیک بندے تو بلاؤں میں مبتلا ہیں ۔ پھر عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ؛ کے کیا معنے ؟ اس کا جواب صاف ہے دنیا کی صلاحیت رکھیں گے تو دنیا ملے گی ۔ آخرت کی صلاحیت رکھیں گے تو آخرت ملے گی ۔ اعمالِ ظاہری کا نتیجہ حکومتِ ظاہری اور اعمالِ باطنی کا ثمرہ حکومتِ باطنی ۔ دونوں کی قابلیت رکھو گے تو دین دنیا میں سرفراز و سرخ رو رہو گے ۔ ان نادانوں کو کیا معلوم کہ غوث ، قطب ، اس وقت بھی ساری دنیا پر حکومت کرتے ہیں ۔

اِنَّ فِىْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾

اِنَّ فِیْ هٰذَا ؛ بے شک اس میں ۔ لَبَلٰغًا ؛ بالکل کافی ہے ، طالبِ حق کے لئے بس ہے ۔ طالب حق کون ہیں ؟ لِقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو خدا کی عبادت کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اتنا کہنا بس ہے ان لوگوں کے لئے جو (خدا کی) بندگی کرتے ہیں (اس کی عبادت کرنا چاہتے ہیں) ۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۱۰۷

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ ؛ اور ہم نے تم کو نہیں بھیجا ۔ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ؛ مگر سراپا رحمت بنا کر تمام جہانوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تم کو رحمة للعالمین بنا کر بھیجا ہے ۔

صاحبو ! تبلیغِ رسالت میں ، دینِ محمدی میں ، رنگ ، زبان ، خاندان ، زمین ، کسی کو دخل نہیں ۔ رحمتِ محمدیؐ کا دروازہ سب کے لئے کھلا ہوا ہے ۔ ایک اسلام ہی تمام کو ایک کرسکتا ہے ۔ محمدؐ کا کلمہ پڑھو ، قومِ مسلم میں داخل ہوجاؤ ۔ سب ایک ہوجائیں گے تو دنیا میں امن چین ہوگا ۔

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۱۰۸

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو ۔ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؛ مجھے صرف یہ وحی ہوتی ہے ۔ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؛ کہ تمہارا تو ایک ہی خدا ہے ۔ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؛ تو کیا تم اس کو تسلیم کروگے ، کیا تم اسلام قبول کروگے ۔ کیا تم اپنے آپ کو خدا کے حوالے کردوگے ۔ کیا تم ایک خدا کی اطاعت قبول کروگے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہو مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک ہے بس ۔ کیا تم (اس صاف بات کو) مانوگے ۔ (مسلم بنوگے ؟)

صاحبو ! خدا ایک ہے تو اس کے احکام بھی ایک ہیں ، خدا کے سوا کسی کو کوئی حکم دینے کا حق نہیں تو مختلف مذاہب کیونکر پیدا ہوں گے ۔ سارے جھگڑے پڑتے ہیں اختلاف مذاہب سے ۔ خدائی مذہب میں اختلاف پیدا ہونے کی کوئی صورت نہیں ۔ جس نے ایسی تعلیم دی ہو اس کے رحمت للعلمین ہونے میں کیا شک ہے ۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ۱۰۹

فَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ اگر وہ منھ پھیرلیں ، اعراض کریں ، تمہارا کہا نہ سُنیں ۔ فَقُلْ ؛ تو پیغمبر تم کہہ دو ۔ اٰذَنْتُكُمْ ؛ میں نے اطلاع دی ۔ خبر دی تم کو ۔ عَلٰى سَوَآءٍ ؛ سب کو برابر ، ٹھیک ٹھیک ، علی السّویہ ۔ وَاِنْ اَدْرِيْ ؛ اور میں نہیں جانتا ۔ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ ؛ کہ قریب ہے یا بعید ہے ، نزدیک ہے یا دُور ہے ۔ مَا تُوْعَدُوْنَ ؛ تم کو جس کا وعدہ کیا جارہا ہے ۔ عذاب اور قیامت ۔

ترجمہ :- پھر اگر وہ نہ مانیں (اور اعراض کریں) تو تم کہہ دو کہ میں نے تو سب کو برابر اطلاع دے دی ہے (خبر کردی ہے) اور مجھے معلوم نہیں کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے (یعنی عذاب یا قیامت کہ)

وہ قریب ہے یا بعید۔

إِنَّهُۥ يَعْلَمُ ٱلْجَهْرَ مِنَ ٱلْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ﴿١١٠﴾

اِنَّـهٗ يَعْلَمُ ؛ بے شک (خدا سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے) وہ خوب جانتا ہے۔ اَلْـجَهْـرَ مِنَ الْقَوْلِ ؛ جو بات تم پکار کر کرتے ہو۔ وَيَعْلَمُ مَاتَكْتُمُوْنَ ؛ اور جو کچھ تم چھپاتے ہو، جن کا کتمان کرتے ہو وہ بھی جانتا ہے۔ مَكْتُوْمٌ ؛ چھپا ہوا۔

ترجمہ :- تم پکار کر بات کرو یا چھپاؤ، اللہ سب کو خوب جانتا ہے۔

وَإِنْ أَدْرِى لَعَلَّهُۥ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَـٰعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿١١١﴾

وَاِنْ ؛ اور نہیں۔ اَدْرِىْ ؛ میں جانتا ہوں۔ درایت : غور وفکر کرنا، جاننا۔ وَ اِنْ اَدْرِىْ ؛ اور میں نہیں جانتا۔ لَعَلَّـهٗ ؛ شاید کہ یہ عذاب میں تاخیر۔ فِتْـنَةٌ لَّـكُمْ ؛ تمہارے لئے امتحان ہو، آزمائش ہو۔ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ؛ اور دنیا سے تمتع ہو ایک مدت تک، ایک وقت تک۔

ترجمہ :- اور مجھے معلوم نہیں شاید کہ یہ امتحان ہو تمہارے لئے اور ایک وقت تک دنیا سے تمتع اور فائدہ اُٹھانا ہے۔

قَـٰلَ رَبِّ ٱحْكُم بِٱلْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا ٱلرَّحْمَـٰنُ ٱلْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١١٢﴾ ع ۱۹ ۷ النصف

قٰـلَ ؛ پیغمبر نے کہا، دُعا کی۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اُحْـكُـمْ بِالْحَقِّ ؛ برحق فیصلہ کردے، اس کا حکم جاری فرما۔ وَ رَبُّـنَـا الـرَّحْـمٰـنُ ؛ اور ہمارا رب رحمٰن ہے، مہربان ہے۔ اَلْـمُـسْـتَـعَـانُ عَـلٰـى مَـا تَصِفُوْنَ ؛ ان باتوں کے مقابل کہ تم بناتے ہو مدد طلب کی جاتی ہے۔

ترجمہ :- (پیغمبر نے) دُعا کی، اے میرے پروردگار ! تو اپنے سچّے اور برحق حکم کو جاری کردے۔ (میرے اور منکروں کے درمیان فیصلہ کردے) اور ہمارا رب رحمٰن ہے (مہربان ہے) اسی سے مدد طلب کی جاسکتی ہے ان چیزوں کے متعلق جو تم بیان کرتے ہو۔

سُوۡرَةُ الۡحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّسَبۡعُوۡنَ اٰيَةً وَّعَشۡرُ رُكُوۡعَاتٍ

سورۂ حج مدینہ میں نازل ہوئی اس میں (۷۸) آیتیں اور (۱۰) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ①

يَـآ يُّهَا النَّاسُ ؛ لوگو! اِتَّـقُوْا رَبَّـكُمْ ؛ اپنے پروردگار سے ڈرو، اس کے غضب سے بچو، تقویٰ اختیار کرو۔ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ ؛ کیونکہ قیامت کا بھونچال، قیامت کا زلزلہ۔ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ؛ ایک بڑی چیز ہے۔

ترجمہ :- لوگو! خدا سے ڈرو کیونکہ قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ②

يَوْمَ تَرَوْنَهَا ؛ (اس دن کیا ہوگا) اس دن تم زلزلہ کو دیکھو گے۔ تَذْهَلُ ؛ کہ بھول جائے گی۔ كُلُّ مُرْضِعَةٍ ؛ ہر دودھ پلانے والی ماں۔ عَمَّـآ اَرْضَعَتْ ؛ (ہیبت کے مارے) اپنے اس بچّے کو بھول جائے گی جس کو دودھ پلایا کرتی ہے۔ وَتَضَعُ كُـلُّ ذَاتِ حَـمْلٍ حَـمْلَهَا ؛ اور ڈال دے گی ہر پیٹ والی اپنے پیٹ کو یعنی ہیبت کی وجہ سے حمل گر جائے گا۔ وَتَـرَى النَّاسَ سُكٰرٰى ؛ اور لوگوں کو تم نشہ کی حالت میں دیکھو گے۔ سُكٰرٰى جمع سُكْرانْ۔ مست، بے ہوش۔ وَمَا هُمْ بِسُكٰـرٰى ؛ حالانکہ وہ پیئے ہوئے نہیں ہیں۔ وَلٰـكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ؛ اور لیکن خدا کا عذاب شدید اور سخت ہے۔

ترجمہ :- اس دن تم اس (زلزلہ) کو دیکھو گے کہ (اس کی ہیبت سے) ماں دودھ پلاتے بچہ کو بھول جائے گی اور پیٹ والیوں کے پیٹ گر جائیں گے اور تم لوگوں کو دیکھو گے کہ مدہوش و بد حواس ہیں، (مست ہیں) حالانکہ وہ پیئے ہوئے نہیں ہیں اور لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ③

وَمِـنَ النَّاسِ ؛ اور بعض لوگ، اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں۔ مَـنْ يُّجَادِلُ ؛ جو بحث کرتے ہیں، جھگڑتے ہیں، بے جا باتیں کرتے ہیں۔ فِي اللّٰهِ ؛ خدائے تعالیٰ کے متعلق، اس کی ذات و صفات میں۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؛ باوجود بے علمی کے، صحیح بات نہ جاننے کے۔ وَيَتَّبِعُ ؛ اور پیروی کرتے ہیں۔ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ؛ ہر شیطانِ سرکش کی۔

ترجمہ :- اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ باوجود بے علمی کے خدا (کی ذات و صفات) کے متعلق بحث کرتے ہیں

اور ہر شیطان و سرکش کی پیروی کرتے ہیں (اس کے کہے کو مانتے اور اس پر عمل کرتے ہیں)۔

كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ فَأَنَّهُ يُضِلُّهُ وَيَهْدِيهِ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿٤﴾

كُتِبَ عَلَيْهِ ؛ شیطان کے متعلق تو لکھ دیا گیا ہے، لوحِ محفوظ اور آسمانی کتابوں میں۔ اَنَّهُ مَنْ تَوَلَّاهُ ؛ کہ جو اس سے دوستی کرے گا، جو اس کو اپنا ولی بنائے گا، اس سے ربط و تعلق رکھے گا۔ فَاَنَّهُ يُضِلُّهُ ؛ تو شیطان اس کو بہکادے گا، گمراہ کردے گا، ضلالت میں پھنسا دے گا۔ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ؛ اور اس کو عذابِ دوزخ کا راستہ بتائے گا۔ سَعِيْر۔ مشتعل آگ۔

ترجمہ :- یہ بات تو اس کے متعلق لکھ دی گئی ہے کہ جو اس سے (شیطان سے) دوستی کرے گا تو وہ (شیطان) اس کو گمراہ کردے گا (ضلالت میں پھنسا دے گا) اور اس کو دوزخ کے عذاب کی طرف لے جائے گا (اس میں پہنچا دے گا)۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُضْغَةٍ مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِنُبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ۖ وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّىٰ وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ﴿٥﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ؛ لوگو! اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ ؛ اگر تم شک و شبہ میں ہو قیامت اور مرکر اُٹھنے کے متعلق۔ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ ؛ تو غور کرو کہ ہم نے تم کو پیدا کیا۔ مِنْ تُرَابٍ ؛ مٹی سے۔ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ؛ پھر نطفہ سے، پانی کے ایک قطرہ سے۔ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ؛ پھر خون کے لوتھڑے سے۔ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ ؛ پھر گوشت کی ایک بوٹی سے۔ مُّخَلَّقَةٍ وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ ؛

پوری صورت شکل یا ناتمام صورت کی ۔ بعض پوری ، بعض ادھوری ۔ لِنُبَيِّنَ لَكُمْ ؛ تا کہ تمہارے واسطہ بیان کر دیں ۔ وَنُقِرُّ ؛
اور قائم رکھیں ، برقرار رکھیں ، ٹھہرا رکھیں ۔ فِي الْاَرْحَامِ ؛ ماں کے پیٹوں میں ، رحمِ مادر میں ۔ مَانَشَآءُ ؛ جس کو ہم چاہتے ہیں ۔
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ ایک مقررہ وقت تک ، ایک معیّن مدّت تک ۔ ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ؛ پھر تم کو بچہ بنا کر ماں کے پیٹ
سے نکالتے ہیں ۔ ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ؛ پھر ہم تم کو پہنچا دیتے ہیں بھرپور جوانی کو ، زور وقوت کو ۔ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى ؛ اور
تم میں کے بعض جوانی سے پہلے مرجاتے ہیں ، وفات پاتے ہیں ۔ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ ؛ اور تم سے بعض نکمی
اور ناکارہ عمر کو پہنچ جاتے ہیں ۔ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ؛ تا کہ بالکل بے علم ہو جائے علم کے بعد ۔ نہ عقل برابر
رہے نہ دماغ ۔ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً ؛ اور تم زمین کو دیکھتے ہو کہ خشک پڑی رہتی ہے ۔ فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ ؛ پھر
جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں ، پانی کو اُتارتے ہیں ، جب بارش ہو جاتی ہے ۔ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؛ تو لہلہاتی ہے ، ڈولتی ہے ،
پھلتی پھولتی ہے ۔ وَاَنْبَتَتْ ؛ اور اُگاتی ہے ۔ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ؛ ہر قسم کی ۔ بَهِيْجٍ ؛ تروتازہ ، بارونق ۔

ترجمہ :- لوگو ! مرکر اُٹھنے کے متعلق اگر تم کو کچھ شک و شبہ ہے تو (ذرا غور کرو) ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا ، پھر نطفہ سے ، پھر خون کے لوتھڑے سے پھر گوشت کی بوٹی سے (گوشت کے ٹکڑے سے) بعض کامل صورت شکل کے بعض ناکامل (بعض پورے ، بعض ادھورے) یہ سب تم کو سمجھانے کے لئے ۔ اور ہم جس کو چاہتے ہیں ماں کے پیٹ میں ٹھہراتے ہیں ایک خاص مدّت تک ۔ پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں ، پھر جوانی تک پہنچاتے ہیں ۔ اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ جوانی سے پہلے ہی اپنی عمر کے دن پورے کر لیتے ہیں ۔ اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ ناکارہ اور نکمی عمر کو پہنچ جاتے ہیں تا کہ علم کے بعد بے علم ہو جائیں (بڈھا بچہ برابر ہوتا ہے) ۔ (اور ذرا اس پر بھی غور کرو) تم زمین کو دیکھتے ہو کہ زمین خشک پڑی رہتی ہے جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں (اور بارش ہوتی ہے) تو وہ لہلہاتی ہے (اور پھولتی پھلتی ہے) اور ہر قسم کے نباتات کو اُگاتی ہے ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ﴿۶﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ ؛ ہم نے جو کچھ کہا وہ اس لئے ہے کہ اللہ ۔ هُوَ الْحَقُّ ؛ وہی حق ہے ۔ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى ؛ اور
وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے ، جو موتی اور مُردے ہیں ، بے جان ہیں ان کو حیات بخشتا ہے ۔ وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛
اور یہ کہ وہ ہر شئے پر قادر ہے ۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔

ارتقاءِ انسانی

ترجمہ :- یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ ہی حق ہے ۔ وہ مُردوں کو زندہ کرتا ہے ، اور وہ ہر شئے پر قادر ہے ۔

صاحبو ! خدائے تعالیٰ قیامت کو اس طرح سے ثابت فرما رہا ہے کہ پیدا کرنے اور فنا کرنے کا سلسلہ صبح سے شام تک دیکھا جارہا ہے ۔ پھر قیامت کا ہونا کیا دشوار ہے ۔ دنیا میں بعض لوگ عمر بھر اچھے کام کرتے ہیں اور تکلیف میں رہتے ہیں اور بعض لوگ برے کام کرتے ہیں اور عمر بھر راحت و آرام میں رہتے ہیں اور دوسروں پر ظلم کرتے ہیں ۔ ہر خدا پرست ضرور یہ کہے گا کہ نیک کو نیک کی جزا اور بد کو بد کی سزا ملنی ہی چاہیئے ۔ خدائے تعالیٰ کے پاس ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا نہیں ہے ۔ وہ منصف ہے ۔ ہر ایک کو اس کے عمل کی جزا دے گا ۔ نیک کو نیک ، بد کو بد ۔ اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ ۔ اِنْ شَرًّا فَشَرٌّ ؛ اس سے صاف معلوم ہورہا ہے کہ قیامت آنے والی ہے اور خدائے تعالیٰ ہر ایک کو اس کا حق ادا کرے گا ۔ اور یہ ظاہر ہے کہ دوبارہ پیدا کرنا پہلے پیدا کرنے سے دشوار نہیں ہے ۔

انصاف کا تقاضا ہے کہ اچھے کو جزا اور برے کو سزا ملے

وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ ۞ ۷

وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ ؛ اور معیّن گھڑی اور قیامت آنے والی ہے ۔ لَا رَيْبَ فِيْهَا ؛ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ، کوئی خلش کوئی کھٹکا نہیں ۔ بالکل یقینی ہے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ ؛ اور اللہ اُٹھائے گا پھر زندہ کرے گا ۔ مَنْ فِى الْقُبُوْرِ ؛ ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے ۔ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں ۔ اور یہ کہ قبروں میں جو دفن ہیں ان کو اُٹھائے گا ۔ (ان سے بازپرس کرے گا) ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ۞ ۸

وَمِنَ النَّاسِ ؛ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں ۔ مَنْ يُّجَادِلُ فِى اللّٰهِ ؛ جو اللہ کی ذات وصفات کے متعلق بحث کرتے ہیں ۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى ؛ نہ ان کے پاس کچھ علم ہے نہ ہدایت ہے ۔ وَلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ؛ اور نہ کوئی روشن کتاب ہے ۔

ترجمہ :- اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ (کی ذات وصفات) کے متعلق (جھوٹی) بحث کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس نہ علم نہ کوئی ہدایت ہے اور نہ کوئی روشن کتاب ہے ۔

ثَانِىَ عِطْفِهٖ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ لَهٗ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ

وَّنُذِيْقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۞ ۹

ثَانِیَ عِطْفِهٖ ؛ بحالیکہ وہ اپنی گردن موڑ لیتے ہیں ، روگردانی کرتے ہیں ، پہلوتہی کرتے ہیں ۔ لِیُضِلَّ ؛ کہ لوگوں کو گمراہ کریں ، ضلالت میں پھنسائیں ۔ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ لَهٗ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ ؛ ایسے شخص کے لئے دنیا میں رسوائی ہے ۔ وہ ذلیل وخوار ہوگا ۔ وَنُذِیْقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؛ اور ہم اس کو چکھا دیں گے قیامت کے دن ۔ عَذَابَ الْحَرِیْقِ ؛ جلتی آگ کا عذاب ۔

ترجمہ :- (بعض لوگ) گردن موڑ لیتے ہیں (روگردانی کرتے ہیں) کہ لوگوں کو راہِ خدا سے گمراہ کریں ۔ ان کے لئے دنیا میں خواری ہے (رسوائی ہے) ۔ اور ہم ان کو قیامت کے دن جلنے کا عذاب چکھا دیں گے ۔

ع ۱ ۱۰ ۸

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾

ذٰلِکَ بِمَا قَدَّمَتْ یَدٰکَ ؛ یہ اس وجہ سے ہے کہ تمہارے ہاتھوں نے بھیجا ، یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے ، یہ سب تمہارے کرتوت ہیں ، تمہارے سابق اعمال ہیں ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور یہ کہ اللہ ۔ لَیْسَ بِظَلَّامٍ ؛ کچھ بھی ظلم کرنے والا نہیں ۔ لِلْعَبِیْدِ ؛ اپنے بندوں پر ۔

ترجمہ :- (یہ عذاب کیوں ہے؟) اس وجہ سے کہ تمہارے پہلے کے اعمال کا بدلہ ہے ۔ اس کی سزا ہے اور خدا تو اپنے بندوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتا (تمہارے قصور ثابت کرے گا پھر سزا دے گا) ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۗ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۱﴾

وَمِنَ النَّاسِ ؛ بعض لوگ ایسے بھی ہیں ۔ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ ؛ جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں ۔ عَلٰی حَرْفٍ ؛ جیسے کوئی کنارے کھڑا ہو ۔ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرٌ ؛ اگر اس کو مل جائے کچھ فائدہ ، کچھ بھلائی ، کچھ دولت ۔ اِطْمَاَنَّ بِهٖ ؛ تو اس پر اطمینان سے رہتا ہے ، آرام پکڑتا ہے ۔ چین لیتا ہے ۔ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ ؛ اور اگر اس کو کوئی تکلیف ہوتی ہے ، اس پر کوئی بلا آجاتی ہے ، اگر کسی آزمائش میں مبتلا ہوجاتا ہے ۔ اِنْقَلَبَ عَلٰی وَجْهِهٖ ؛ تو اپنے منہ پر الٹا پھر جاتا ہے ، منہ پھیر کے چل دیتا ہے ۔ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ؛ دنیا اور آخرت دونوں میں نقصان میں رہا ، خسارے میں رہا ، گھاٹے میں رہا ۔ ذٰلِکَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ؛ یہی تو صریح نقصان ہے ۔

ترجمہ :- بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کنارے کھڑے اللہ کی عبادت کرتے ہیں ۔ اگر ان کو کچھ فائدہ مل گیا تو اطمینان سے رہتے ہیں اور اگر ان پر کوئی بلا آ جاتی ہے تو منہ پھیر کر چل دیتے ہیں ۔ دنیا اور آخرت دونوں کے خسارے میں پڑے ہیں ۔ (دنیا کا بھی نقصان اور آخرت کا بھی) یہ تو کھلا خسارہ اور نقصان ہے ۔

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿١٢﴾

يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اللہ کو چھوڑ کر پکارتا ہے ۔ مَالَا يَضُرُّهٗ وَمَالَا يَنْفَعُهٗ ؛ جو نہ اس کو ضرر دے سکتی ہے نہ نفع ۔ نہ برا کر سکتی ہے نہ بھلا ۔ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ؛ یہ تو پرلے سرے کی ، انتہا درجہ کی ضلالت اور گمراہی ہے ۔

ترجمہ :- یہ شخص خدا کو چھوڑ کر ایسے کو پکارتا ہے جو نہ اس کو ضرر پہنچا سکتا ہے نہ نفع ۔ یہی تو انتہا درجہ کی گمراہی ہے ۔

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗٓ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ۭ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ﴿١٣﴾

يَدْعُوْا ؛ پکارتا ہے ، عبادت کرتا ہے ۔ لَمَنْ ضَرُّهٗ ؛ جس کا ضرر ۔ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؛ قریب الوقوع ہے ، زیادہ ممکن ہے اس کے نفع سے ۔ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى ؛ کیا ہی بُرا دوست ہے ، کارساز ہے ، کیا بُرا آقا ہے ۔ وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ؛ اور کیا ہی بُرا ہم صحبت اور ہم زندگی ، ہم معاشرت و رفیق ہے ۔

ترجمہ :- اس کو پکارتا ہے جس کا نقصان نفع سے قریب الوقوع ہے ۔ کیا ہی بُرا دوست ہے اور کیا ہی بُرا ہم معاشرت اور ہم زندگی ہے ۔

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿١٤﴾

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اللہ ایمان داروں کو داخل کرتا ہے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور ان لوگوں کو جو اچھے کام کرتے ہیں ۔ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ ایسی جنتوں ، باغوں ، بہشتوں میں جن کے تحت نہریں بہتی ہیں ۔ ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کی آبپاشی و آبرسانی کی وجہ سے وہ ہمیشہ سرسبز رہیں گے ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ؛

بے شک خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ ایمان دار اور نیکوکاروں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔
بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ﴿۱۵﴾

مَنْ كَانَ يَظُنُّ ؛ جو ظن اور گمان کرتا ہے ، جسے یہ خیال ہے ۔ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ ؛ کہ اللہ اس کی نصرت نہ کرے گا ۔ مدد نہ فرمائے گا ۔ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں ۔ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ؛ پھر آسمان یا چھت تک رسی لٹکائے ۔ سَمَا ؛ چھت یا آسمان ۔ سَبَبْ ؛ رسّا ۔ يَمْدُدْ ؛ تانے ، لٹکائے ۔ ثُمَّ لْيَقْطَعْ ؛ پھر الگ ہوجائے ۔ یعنی آسمان تک پہنچ جائے اور دنیا سے الگ ہوجائے ۔ فَلْيَنْظُرْ ؛ پھر دیکھے ، نظر کرے ۔ هَلْ يُذْهِبَنَّ ؛ کیا دور کرتی ہے ، دفع کرتی ہے ۔ كَيْدُهٗ ؛ اس کی تدبیر ، اس کی کوشش ۔ مَا يَغِيْظُ ؛ جس پر وہ غیظ وغضب میں ہے ۔

ترجمہ :- جو شخص یہ ظن و گمان رکھتا ہے کہ اللہ اس کی دین و دنیا میں مدد نہ کرے گا (اس کو نصرت نہ دے گا)
تو آسمان تک رسی پکڑ کر چڑھ جائے اور (دنیا سے) بے تعلق ہوجائے (دنیا سے قطعِ تعلق کرلے) پھر
غور کرے کہ کیا ایسی تدبیروں سے اس کا غیظ وغضب دور ہوسکتا ہے ۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يُّرِيْدُ ﴿۱۶﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح ۔ اَنْزَلْنٰهُ ؛ ہم نے اُتارا قرآن کو ۔ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ؛ کھلی باتیں ، واضح دلائل ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يُّرِيْدُ ؛ اور اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ۔

ترجمہ :- ہم نے اسی طرح اس کو (قرآن کو) اُتارا ، صاف صاف آیتیں (واضح دلائل ۔ مگر ہر شخص ہدایت نہیں پاتا)
اور خدا جس کو چاہے ہدایت عطا کرتا ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا ۖ

اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۷﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جو ایمان لائے۔ وَالَّذِيْنَ هَادُوْا ؛ اور جو یہودی مذہب رکھے۔ وَالصّٰبِئِيْنَ ؛ اور جو ستارہ پرست ہو۔ وَالنَّصٰرٰى ؛ اور جو عیسائی، نصرانی، کرسٹان ہو۔ وَالْمَجُوْسَ ؛ اور جو پارسی، آتش پرست، زرتشتی ہو۔ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ؛ اور جو شرک کرتے ہیں، بُت پرست۔ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ ؛ اللہ ان میں فیصلہ کرے گا، حق کو ناحق سے جُدا کرے گا۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِيْدٌ ؛ بے شک اللہ سب کا مشاہدہ کررہا ہے، سب چیزیں اس کے سامنے حاضر ہیں، وہ سب سے مطلع اور واقف ہے۔

ترجمہ:- یقیناً مسلمانوں اور یہودیوں، اور ستارہ پرستوں اور نصرانیوں اور آتش پرستوں اور بُت پرستوں میں خدا قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔ بے شک اللہ سب کو دیکھتا ہے (اور ان سے واقف ہے)۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ
وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ
فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ﴿۱۸﴾ ۩ السجدة

السجدة ٢

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نہیں دیکھتے، کچھ غور وفکر نہیں کرتے، کچھ سمجھتے نہیں۔ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ ؛ کہ خدا کو سب سجدہ کرتے ہیں، سب عاجز ہیں، گردن جھکائے ہوئے ہیں، سر بہ زمین ہیں۔ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ؛ جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں۔ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ ؛ اور سورج اور چاند اور ستارے۔ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ ؛ اور پہاڑ اور درخت اور جانور۔ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؛ اور بہت سے لوگ۔ دیکھو یہ سب سر بہ سجدہ ہیں، خدا کو مانتے ہیں۔ وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؛ اور بہت سے خدا کے نافرمان بھی ہیں، وہ مستحقِ عذاب ہیں۔ سزا ان کے لئے ثابت ورٹھہر چکی ہے۔ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ ؛ اور جس کو خدا ذلیل کرے، اس کی اہانت کرے۔ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؛ تو اس کی تعظیم کرنے والا کوئی نہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ؛ بے شک خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ترجمہ:- کیا تم نے غور نہیں کیا کہ بے شک اللہ کے سامنے سر جھکائے ہوئے ہیں (عاجز ہیں) جو آسمانوں

میں ہیں اور جو زمین میں ہیں ۔ اور آفتاب اور چاند، ستارے اور پہاڑ اور درخت اور جانور اور بہت سے لوگ ۔ اور ایسے بھی بہت سے لوگ ہیں جو مستحقِ عذاب ہیں ۔ خدا جس کی اہانت کرے اس کی کون عزت کرتا ہے ۔ بے شک خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔

(یہ آیتِ سجدہ ہے فوراً سجدہ کرنا چاہیئے)۔

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ ۫ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِیْمُ ۚ﴿۱۹﴾

هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا ؛ یہ دونوں گروہ آپس میں برسرِ خصومت ہیں ، باہم لڑتے جھگڑتے ہیں ۔ فِیْ رَبِّهِمْ ؛ اپنے رب کے متعلق ، خدا کی ذات وصفات کے بارے میں ۔ فَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ پھر جن لوگوں نے کفر کیا ، انکار کیا ، نہ مانا ۔ قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ ؛ ان کے لئے کپڑے قطع کئے گئے ہیں ، بیونتے گئے ہیں ، تیار کیے گئے ہیں ۔ مِنْ نَّارٍ ؛ آگ کے ۔ یُصَبُّ ؛ ڈالا جاتا ہے ۔ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمْ ؛ ان کے سروں پر سے ۔ اَلْحَمِیْمُ ؛ کھولتا پانی ۔

ترجمہ :- یہ دو گروہ آپس میں برسرِ خصومت ہیں (باہم لڑتے جھگڑتے ہیں) اپنے پروردگار (کی ذات وصفات) کے متعلق ۔ ان میں سے جو کافر ہیں ، ان کے لئے آگ کے کپڑے تیار کئے گئے ہیں ۔ ان کے سروں پر سے گرم گرم پانی ڈال دیا جائے گا ۔

یُصْهَرُ بِهٖ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَ الْجُلُوْدُ ؕ﴿۲۰﴾

یُصْهَرُ بِهٖ ؛ گلا دیے جائیں گے اس پانی سے ۔ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ؛ جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اور ان کی کھال بھی ۔

ترجمہ :- اس (کھولتے پانی) کی وجہ سے ان کے پیٹ کی آنتیں اور چمڑے گل جائیں گے ۔

وَ لَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِیْدٍ ﴿۲۱﴾

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ ؛ اور ان کا سر کچلنے کے لئے گرز ہیں ۔ جمع مِقْمَعَةٌ ؛ گرز ۔ مِنْ حَدِیْدٍ ؛ لوہے کے ۔

ترجمہ :- اور ان کے (سر کچلنے کے) لئے لوہے کے گرز ہیں ۔

ع ١٢/٩

كُلَّمَآ أَرَادُوٓا۟ أَن يَخْرُجُوا۟ مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا۟ فِيهَا وَذُوقُوا۟ عَذَابَ ٱلْحَرِيقِ ﴿٢٢﴾

كُلَّمَآ اَرَادُوْا ؛ جب کبھی ارادہ کریں گے ۔ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا ؛ کہ نکلیں اس سے ۔ مِنْ غَمٍّ ؛ چھا جانے والے غم سے ۔ اُعِيْدُوْا فِيْهَا ؛ تو پھر اس میں واپس کئے جائیں گے ، لوٹائے جائیں گے ، ان کا اعادہ کیا جائے گا ۔ وَذُوْقُوْا ؛ اور ان سے کہا جائے گا مزہ چکھو ۔ ذَوْق ۔ مزہ ۔ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ؛ جلنے کا عذاب ۔

ترجمہ :- یہ (منکرین) جب کبھی اس غم ناک عذاب سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اس میں داخل کر دیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا (کہاں چلے !) جلنے کے عذاب کا مزہ چکھو ۔

إِنَّ ٱللَّهَ يُدْخِلُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ
يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٢٣﴾

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ ؛ بے شک اللہ داخل کرے گا ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں ، ایمان لاتے ہیں اور مناسب اور نیک کام کرتے ہیں ۔ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ ایسی جنتوں میں جن کے نیچے نیچے نہریں جاری رہتی ہیں ۔ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ ؛ ان کو زیور پہنایا جائے گا ، کڑے ، کنگنیاں ، کنگن ، چوڑیاں ۔ مِنْ ذَهَبٍ ؛ سونے کے ۔ وَلُؤْلُؤًا ؛ اور موتی ، ست لڑا ۔ گلوبند ۔ وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ؛ اور جنت میں ان کا لباس ریشم کا ہوگا ۔

ترجمہ :- یقیناً اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نیچے نہریں جاری ہیں (ان کا زیور اور گہنا جنت میں کیا ہوگا) انھیں جنت میں سونے کی پہنچیاں اور موتی کے ہار پہنائے جائیں گے اور جنت میں (ان کا پوشاک) ان کے کپڑے ریشم کے ہوں گے ۔

وَهُدُوٓا۟ إِلَى ٱلطَّيِّبِ مِنَ ٱلْقَوْلِ وَهُدُوٓا۟ إِلَىٰ صِرَٰطِ ٱلْحَمِيدِ ﴿٢٤﴾

یہ سب سرفرازیاں اور انعام و اکرام کیوں ہوا ؟

وَهُدُوْٓا اِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ؛ اور ان کو کلمۂ طیب اور اچھی بات کی ہدایت کی گئی تھی ۔ وَهُدُوْٓا اِلٰى صِرَاطِ

الْحَمِيْدِ ؛ اور ان کو خدا کا راستہ دکھا دیا گیا تھا ۔ وہ لوگ راہِ خدا کے ہدایت یافتہ تھے ۔

ترجمہ :- اور ان کو کلمۂ طیب کی توفیق دی گئی تھی اور اس کی ہدایت کردی گئی تھی ۔ اور ان کو (خدائے) حمید کا راستہ دکھادیا گیا تھا ۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ
سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٥﴾ ٣ع ١٠

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ بے شک جنھوں نے کفر کیا ۔ وَيَصُدُّوْنَ ؛ اور روکتے ہیں ۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛ اور مسجد حرام سے ۔ نہ کعبۃ اللہ شریف کا طواف کرنے دیتے ہیں نہ دوسرے کام انجام دینے دیتے ہیں ۔ اَلَّذِیْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ؛ جس کو ہم نے لوگوں کے لئے عام کیا ہے ، برابر رکھا ہے ۔ اَلْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ ؛ وہاں کا باشندہ ، مقیم ، رہنے والا اور باہر سے آنے والا ، صحرانشین ۔ وَمَنْ يُرِدْ فِيْهِ بِالْحَادٍ بِظُلْمٍ ؛ اور جو مسجدِ حرام میں ظلم کے ساتھ الحاد بھی کرے ۔ ظلم وستم کے ساتھ ، شرک وکفر کے ساتھ کج روی کرے ، بے جا تاویل کرے ، شرارت سے ٹیڑھی راہ چلے ۔ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ؛ تو ہم اس کو عذابِ الیم کا مزہ چکھا دیں گے ۔ اسے معلوم ہوجائے گا کہ دردناک سزا کیسی ہوتی ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور راہِ خدا اور مسجدِ حرام سے لوگوں کو روکا ، جس کو ہم نے تمام لوگوں کے لئے مقرر کیا تھا ، اس میں مقیم و مسافر ، باشندہ اور باہر سے آنے والا سب برابر ہیں ، اور جو مسجدِ حرام میں ظلم (یعنی کفر و شرک) کے ساتھ الحاد و کج روی (یعنی خلافِ دین کام کرنے) کا ارادہ کرے تو ہم اس کو عذابِ الیم کا مزہ چکھا دیں گے ۔

وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ
وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ﴿٢٦﴾

وَاِذْبَوَّاْنَا ؛ اور اس واقعہ کو یاد رکھو ، اور اس کا تذکرہ کرو جب کہ ہم نے ٹھیک کردیا ، مقرر ومتعین کردیا ۔ لِاِبْرٰهِيْمَ ؛ ابراہیم کے لئے ۔ مَكَانَ الْبَيْتِ ؛ بیت اللہ کی جائے کو ۔ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا ؛ اس شرط پر کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے ۔ وَطَهِّرْ بَيْتِيَ ؛ اور حکم دیا کہ میرے گھر کو پاک صاف اور طہارت کے ساتھ رکھو ۔ لِلطَّآئِفِيْنَ ؛ طواف کرنے

والوں کے لئے ۔ اور اس کے اطراف پھرنے والوں کے لئے ۔ وَالْقَآئِمِیْنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ؛ اور قیام اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے ۔ الرُّکَّعِ جمع رَاکِعٌ۔ السُّجُوْد ؛ جمع سَاجِدٌ ۔

ترجمہ :- اور جس وقت ہم نے جگہ مقرر کردی ابراہیم کے لئے خانۂ کعبہ کی اور حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ ، باطہارت رکھو میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے ۔

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ﴿۲۷﴾

وَاَذِّنْ ؛ اور پکاردو ، اطلاع دو ۔ فِی النَّاسِ ؛ لوگوں میں ۔ بِالْحَجِّ ؛ حج کے لئے ۔ یَاْتُوْکَ رِجَالًا ؛ لوگ تمہارے پاس آئیں گے پیدل ، پیادہ ۔ وَعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ ؛ اور دُبلی اونٹنیوں پر سوار ۔ یَاْتِیْنَ ؛ جو آتی ہیں ۔ مِنْ کُلِّ فَجٍّ ؛ ہر ایک راستہ سے ۔ عَمِیْقٍ ؛ دور دراز ۔

ترجمہ :- اور (ہم نے حکم دیا کہ) لوگوں میں حج کا اعلان کردو (پکار کر کہہ دو) ۔لوگ تمہارے پاس آئیں گے پیدل اور ایسی دُبلی اونٹنیوں پر سوار جو آتی ہیں دور دراز راستوں سے ۔

لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ ﴿۲۸﴾

لِیَشْهَدُوْا ؛ تاکہ مشاہدہ کرلیں ، حاضر ہوکر دیکھ لیں ۔ مَنَافِعَ لَهُمْ ؛ اپنے منافع اور فوائد کو ۔ وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ ؛ اور اللہ کے نام کا ذکر کریں ۔ اس کے نام پر ذبح کریں ۔ فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ ؛ چند مقررہ دنوں میں ۔ عَلٰی مَارَزَقَهُمْ ؛ ان (جانوروں) پر کہ ہم نے ان کو دیا ہے ۔ مِنْ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ ؛ یعنی بے زبان چار پائے ۔ فَکُلُوْا مِنْهَا ؛ پھر تم خود بھی اس میں سے کھاؤ ۔ وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ ؛ اور درماندہ فقیر کو بھی کھلاؤ ۔

ترجمہ :- تاکہ مشاہدہ کریں (حاضر ہوکر خود دیکھ لیں) اپنے منافع و فوائد کو ، اور (زمانۂ حج کے) معیّن دنوں میں ان بے زبان چار پایوں پر کہ ہم نے ان کو دیا ہے اللہ کا نام لے کر ذبح کرو ۔ پھر لوگو اس میں

سے تم خود بھی کھاؤ اور درماندہ بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ ۔

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ﴿۲۹﴾

ثُمَّ ؛ پھر حج کے بعد ۔ لِيَقْضُوْا ؛ پورا کریں ، دور کریں ۔ تَفَثَهُمْ ؛ اپنے میل کچیل کو ۔ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ ؛ اور پورا کریں اپنے نذروں ، منتوں اور واجبات کو ۔ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ؛ اور طواف کریں اس قدیم بیت اللہ کا ۔ عَتِيْق ؛ قدیم ، اچھا ، خوب صورت ۔

ترجمہ :- پھر (یعنی حج کے بعد) اپنا میل کچیل دور کریں ، اپنی نذریں اور منتیں پوری کریں اور اس قدیم بیت اللہ کا طواف کریں ۔

ذٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ
اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴿۳۰﴾

ذٰلِکَ ؛ یہ تو ہوا ۔ سارے حکم سُن چکے ۔ وَمَنْ يُّعَظِّمْ ؛ اور جو تعظیم کرے ، احترام کرے ۔ حُرُمٰتِ اللّٰهِ ؛ ان چیزوں کو جن کو خدا نے باحرمت بنایا ہے ۔ جو اللہ کے احکام کی حرمت کرے ، تعظیم کرے ، جو شعائر اللہ کو بزرگ سمجھے ۔ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؛ تو وہ اس کے لئے بہتر ہے ، باعثِ خیر ہے ۔ عِنْدَ رَبِّهٖ ؛ اس کے رب کے پاس ۔ وَاُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ ؛ اور تمہارے لئے مویشی ، چار پائے حلال کردیے گئے ہیں ۔ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ ؛ مگر وہ جن کے متعلق تم کو پڑھ کر سنادیا گیا ہے ۔ اصل چار پایوں میں حلت ہے ۔ مستثنیات الگ ہیں ۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ ؛ ان بتوں کی ناپاکی سے کنارے رہو ، ان کے نام پر ذبح کئے ہوئے جانوروں کو نہ کھاؤ ۔ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ؛ اور جھوٹ بات سے بھی کنارے رہو ۔ بُت پرستی غلط ، بُتوں کے نام پر ذبح کرنا غلط ، ان کو جائز سمجھنا غلط ۔

ترجمہ :- یہ تو ہوا (یہ سب تو سُن چکے) ۔ اور جو شخص تعظیم کرے ان چیزوں کی جن کو خدا نے باحرمت کیا ہے تو یہ اس کے لئے اس کے خدا کے پاس بہتر ہے ۔ اور چوپائے تمہارے لئے حلال کردیے گئے ہیں مگر جن کی ممانعت تم کو پڑھ کر سنادی گئی ہے ۔ لہذا بچتے رہو بُتوں کی ناپاکی سے ، اور جھوٹ سے کنارہ کش رہو ۔

حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ﴿۳۱﴾

حُنَفَاءَ لِلّٰهِ ؛ ہمہ تن خدا کی طرف ، یک بگے ، خدا ہی کی طرف جھکے ہوئے ۔ غَيْرُ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ ؛ خدا سے شرک نہ کرنے والے ۔ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ ؛ اور جو خدا سے شرک کرے گا ۔ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ ؛ پھر گویا کہ وہ آسمان سے گر گیا ۔ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ ؛ اس کی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی ، اور پرندے اس کے تکّے بوٹیاں اُڑادیں گے ۔ اَوْتَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ ؛ یا پھینک دے گی اس کو ہوا ۔ فِي مَكَانٍ سَحِيْقٍ ؛ کسی دور دراز مقام میں ۔

ترجمہ :- تم صرف خدا کی طرف جھکے رہو (مائل رہو) اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ ۔ اور جو خدا سے شرک کرتا ہے (کسی کو اس کا شریک بناتا ہے) وہ تو گویا آسمان سے گر پڑا اور پرندوں نے اس کے تکّے بوٹیاں اُڑادیں ، یا ہوا نے کسی دور دراز مقام پر اُسے لے جاکر پٹک مارا ۔

ذٰلِكَ ۗ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾

ذٰلِكَ ؛ یہ تو ہوا ۔ وَمَنْ يُّعَظِّمْ ؛ اور جو تعظیم کرے ، احترام کرے ۔ شَعَآئِرَ اللّٰهِ ؛ ایسی چیزوں کی جو خدا کی نشانیاں ہیں ، اس کی یادگاریں ہیں ، اس کی طرف منسوب ہیں ۔ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ؛ یہ تو دلوں میں خدا کا ڈر ہونے پر دلالت کرتا ہے ، یہ تو دلوں کا تقویٰ ہے ۔

ترجمہ :- یہ بات تو تم سن چکے (اس حکم سے تم واقف ہوگئے) ۔ اور جو خدا کی نشانیوں اور یادگاروں کی تعظیم کرتا ہے تو وہ اس کے دلی تقویٰ پر دلالت کرتا ہے ۔

لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَآ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ ع ۸ ۱۱

لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ ؛ تمہارے لئے ان چوپایوں میں ، اور مویشی میں فائدے ہیں ، منفعتیں ہیں ۔ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ ایک معیّن وقت تک ، ایک وقتِ مقررہ تک ۔ ثُمَّ مَحِلُّهَآ ؛ پھر ان جانوروں کے حلال کرنے کی جگہ ، ہدی کے ذبح کرنے کی جگہ ۔ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ؛ قدیم بیت اللہ کی طرف ہے ۔

ترجمہ :- تم کو چوپایوں میں فائدے ہیں ایک معلوم مدت تک ۔ پھر ان کے حلال کرنے کی جگہ اس قدیم خانۂ خدا کے پاس ہے ۔

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ﴿٣٤﴾

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ ؛ اور ہر اُمّت ، ہر فرقے ، ہر گروہ اور ہر اہلِ مذہب کے لئے ۔ جَعَلْنَا ؛ ہم نے مقرر کیا ، ٹھہرایا ۔ مَنْسَكًا ؛ قربانی کی جگہ ، قربانی کا طریقہ ، عبادت کا انداز ۔ لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ ؛ تا کہ نام خدا کو یاد کریں ، اللہ کے نام پر ذبح کریں ، قربانی کریں ۔ عَلٰى مَارَزَقَهُمْ ؛ ان پر کہ ان کو دیا ہے ۔ مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؛ یعنی ان بے زبان جانوروں کو ، چوپایوں کو ، مویشی کو ۔ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؛ یہ خوب سمجھو کہ تمہارا معبود تو ایک ہی معبود ہے ۔ فَلَهٗ اَسْلِمُوْا ؛ اس کی اطاعت کرو ، اس کے مطیع و فرماں بردار بنو ، اس کے احکام کو تسلیم کرو ۔ اور اِسلام لاؤ ، مسلمان بنو ۔ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ؛ اور خدا کے سامنے عاجزی کرنے والوں کو بشارت دو ، اس کے سامنے گردن جھکانے والوں کو مژدہ دو ، مبارک باد سناؤ ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ہر قوم کے لئے ایک عبادت گاہ اور طریقۂ عبادت بنایا ہے کہ لوگ ان مویشی کو جو ہمارے دیے ہوئے ہیں نامِ خدا پر ذبح کریں ۔ بہرحال پھر تمہارا خدا تو ایک ہی خدا ہے پھر تم اسلام لاؤ اور خدا کے سامنے عاجزی کرنے والوں کو بشارت دو (مبارک باد دو) ۔

الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٣٥﴾

مسلمانوں اور مخبتین کے اوصاف کیا ہوتے اور ان کے کام کیا ہوتے ہیں ؟

اَلَّذِيْنَ اِذَاذُكِرَ اللّٰهُ ؛ وہ لوگ کہ جب اللہ کا نام ان کے سامنے لیا جاتا ہے ، جب خدا کی یاد کی جاتی ہے ۔ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ؛ تو ان کے دل کانپ اُٹھتے ہیں ، لرز جاتے ہیں ، ڈر جاتے ہیں ۔ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ ؛ اور صبر کرنے والے ان مصیبتوں پر کہ ان کو پہنچتی ہیں ، جو ان پر پڑتی ہیں ان کو برداشت کر لیتے ہیں ۔ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ؛ اور نماز کو قائم کرنے والے ۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ ؛ ان چیزوں میں سے کہ ہم نے ان کو دیا ہے ۔ يُنْفِقُوْنَ ؛ خرچ کرتے ہیں ، نفقہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- (مخبتین) وہ لوگ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ اُٹھتے ہیں اور مصیبتوں پر

صبر کرتے ہیں ، پابندی اور اچھی طرح سے نماز پڑھتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے میں سے کچھ خرچ بھی کرتے ہیں ۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾

وَالْبُدْنَ ؛ اور قربانی کے جانور کو ، اونٹ گائے کو ، اسی طرح بھیڑ بکری کو ۔ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ ؛ ہم نے ان کو تمہارے لئے بنایا ہے ۔ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ؛ خدا کی یادگاروں میں سے ، نشانیوں میں سے ۔ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ؛ تمہارے لئے اس میں خیر ہے ، بھلائی ہے ، فائدہ ہے ۔ فَاذْكُرُوا سْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا ؛ پھر ان جانوروں پر خدا کا نام لو ، نامِ خدا پر ذبح کرو ۔ صَوَآفَّ ؛ بحالیکہ وہ جانور صف بستہ اور قطار باندھ کر کھڑے ہیں ۔ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا ؛ پھر جب اپنے پہلو پر گر پڑیں اور ذبح ہو جائیں ۔ فَكُلُوْا مِنْهَا ؛ تو اس میں سے کھاؤ ۔ وَاَطْعِمُوْا ؛ اور کھلاؤ ۔ اَلْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؛ قناعت کرنے والوں کو ، اور سوال کرنے والوں کو ، صبر کے ساتھ بیٹھنے والوں اور بے قراری کرنے والوں کو ۔ بے سوال اور سوالی فقیر کو ۔ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ ؛ ہم نے اسی طرح ان جانوروں کو تمہارا مسخر اور تمہارے کام کا بنایا ۔ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؛ تاکہ تم شکر کرو اور اس کا احسان مانو ، اس کے فضل و کرم کی قدر کرو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے قربانی کے جانوروں کو تمہارے لئے اللہ کی یادگار اور اس کا چڑھاوا بنایا ۔ (یہ تمہارے لئے بہتر ہے) اور اس میں تمہارے لئے خوبی ہے ۔ پھر تم ان جانوروں پر جو صف بستہ کھڑے ہیں اللہ کا نام لو (اور ان کو ذبح کرو) جب وہ اپنے پہلو پر گر جائیں تو اس میں سے تم خود بھی کھاؤ اور نہ مانگنے والے اور مانگنے والے فقیروں کو بھی کھلاؤ ۔ ہم نے اس طرح ان جانوروں کو تمہارے کام کا اس لئے بنایا ہے کہ تم شکر کرو ۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ

لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٧﴾

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ ؛ اللہ کو نہ پہنچے گا ، اس کے دربار کے لائق نہ ہوگا ۔ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآءُهَا ؛ ان کے گوشت نہ ان کے خون ۔ وَلٰـكِنْ يَّنَالُهُ ؛ مگر اس کو پہنچتا ہے ، اس کے دربار کے لائق ہوتا ہے ۔ اَلتَّقْوٰى مِنْكُمْ ؛ تمہاری پرہیزگاری ، تمہارا تقویٰ ۔ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ ؛ اسی طرح ان کو تمہارے کام کا بنایا ، تمہارا مسخر اور تمہارا مطیع بنایا ۔ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ ؛ کہ تم اللہ کی بزرگی بیان کرو ، اس کی تکبیر کے نعرے مارو ۔ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؛ جس طرح کہ تم کو ہدایت کی ہے ۔ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ اور احسان کرنے والوں اور نیک کام کرنے والوں کو بشارت دو ۔

ترجمہ :- خدا کو ان قربانیوں کا نہ گوشت پہنچتا ہے نہ خون ۔ اس کو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے ۔ اس نے ان جانوروں کو اس لئے تمہارا مسخر اور تمہارے کام کا بنایا تاکہ اس کی ہدایت کے موافق تم اللہ کی بزرگی بیان کرو (اور تکبیر کہو) اور احسان کرنے والوں (اور نیکوکاروں) کو بشارت دو ۔

٥ ع ٥ ١٢ الثلثة

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿٣٨﴾

اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ ؛ اللہ مدافعت کرتا ہے ، ان کو ہٹاتا ہے اور دفع کرتا ہے ۔ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں سے جو ایمان رکھتے ہیں ۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ لَا يُحِبُّ ؛ محبوب نہیں رکھتا ، پسند نہیں کرتا ۔ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ؛ ان سب کفّار ، ناقابلِ اعتبار ، خیانت کرنے والوں کو ۔ یہ عہد کرتے ہیں پھر بدعہدی کرتے ہیں ، دغاباز ہیں ۔ كَفُوْرٌ ؛ ناشکرے ، کتنا ہی ان پر احسان کرو کبھی اس کی قدر نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ ایمان داروں کی طرف سے مدافعت کرتا ہے ۔ یقیناً اللہ پسند نہیں کرتا (اس کو محبوب نہیں) ہر خیانت کار ، ناشکر گزار ۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ ﴿٣٩﴾

کافروں نے مسلمانوں کو اپنے وطن میں رہنے نہ دیا ۔ مسلمان ہجرت کرکے دور دور نکل گئے ۔ جب ذرا قوی ہوئے اور جنگ کرنے کے قابل ہوئے اور کافروں کی ایذا رسانی کم نہ ہوئی تو مجبوراً ان سے جنگ کرنے کی اجازت دی گئی ۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ ؛ اذن دیا گیا ، اجازت دی گئی ان مسلمانوں کو جن سے کافر لڑتے ہیں ، جنگ کرتے ہیں ۔ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؛ اس وجہ سے کہ ان پر ظلم وستم کیا گیا ۔ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ؛ اور یقیناً اللہ ان کی نصرت کی قدرت

رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- ان مسلمانوں کو جن سے کافر لڑتے ہیں (جنگ وقتال کی) اجازت دی گئی ، اس وجہ سے کہ وہ مظلوم ہیں ۔ اور اللہ ان کی فتح ونصرت پر قادر ہے ۔

الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٤٠﴾

اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا ؛ جو نکال دیے گئے ۔ مِنْ دِيَارِهِمْ ؛ اپنے گھروں سے ، بے وطن کردیے گئے ، خارج البلد کردیے گئے ۔ بِغَيْرِ حَقٍّ ؛ ناحق ، ناروا ۔ اِلَّآ ؛ ان کا کچھ قصور نہ تھا مگر ۔ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؛ کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے ۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ ؛ اگر نہ ہوتا اللہ کا دفع کرنا لوگوں کو ۔ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ؛ بعض کو بعض سے ۔ لَهُدِّمَتْ ؛ تو توڑ دیے جاتے ۔ صَوَامِعُ ۔ جمع صَوْمَعَہ ۔ راہبوں کے عبادت خانے ۔ وَبِيَعٌ ؛ اور گرجے ، کلیسا جمع بِيْعَةٌ نصاریٰ کے عبادت خانے ۔ وَصَلَوٰتٌ جمع صلوٰۃ ۔ یہودیوں کی عبادت گاہیں ۔ وَمَسٰجِدُ ؛ اور مسجدیں ، مسلمانوں کی عبادت گاہیں جمع مَسْجِد ۔ سجدہ کرنا اور خدا کے سامنے زمین پر سر رکھنا یہ کام مسلمانوں کا ہے ۔ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؛ جن میں اللہ کے نام کا بکثرت ذکر ہوتا ہے ۔ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؛ اللہ ضرور نصرت دے گا ان لوگوں کو جو اللہ کی اور اس کے دین کی مدد کریں ۔ جب کوئی شخصی کام نہیں ہوتا بلکہ عامۃ الناس پر اس کا اثر پڑتا ہے تو خدا اس کو اپنی طرف نسبت کرتا ہے ۔ اللہ کی مدد کرنے سے مُراد اللہ کے بندوں کی مدد کرنے سے ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ؛ بے شک اللہ قوی ہے ، عزیز ہے ، قوت والا ہے ، عزت والا ہے ۔

ترجمہ :- (جنگ کی اجازت ان لوگوں کو دی گئی ہے) جو ناحق اپنے گھروں سے نکال دیے گئے ہیں ۔ بجز اس کے کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے ۔ اور اگر اللہ ان لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ سے دفع نہ کرتا تو توڑ دیے اور گرادیے جاتے (راہبوں کے) صوامع اور (عیسائیوں کے) بیعہ اور (یہودیوں کے) صلوٰت اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے ۔ اللہ ضرور اس کی مدد

کرے گا جو اس کی مدد کرے۔ بے شک و شبہ اللہ قوت و عزت والا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝۴۱

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ ؛ (خدا نصرت اور مدد کرتا ہے) ان لوگوں کی کہ اگر ہم زمین میں رہنے کی قوت دیں، ان کو موقع دیں، ان سے ہو، ان سے ممکن ہو۔ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؛ وہ نماز کو قائم رکھیں گے، پابندی اور دُرستی سے پڑھیں گے۔ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ ادا کریں گے، دیں گے۔ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ ؛ اور پسندیدہ کاموں کا حکم کریں گے، امر کریں گے۔ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؛ اور منکر اور بری بات سے منع کریں گے، نہی کریں گے، روکیں گے۔ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ؛ اور تمام امور کا انجام، تمام کاموں کی انتہا، نتائج، اللہ کے اختیار میں ہے۔

ترجمہ:- (اللہ مدد کرتا ہے ان لوگوں کی کہ) اگر ہم ان کو زمین میں رہنے کی قوت دیں تو وہ نماز پڑھیں گے، زکوٰۃ دیں گے، اچھی بات کا حکم دیں گے اور بری بات سے منع کریں گے۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ۝۴۲

خدائے تعالیٰ اپنے حبیب کو تسلّی دیتا ہے کہ کافروں کا ایذا دینا اور پیغمبروں کا صبر کرنا پہلے سے چلا آرہا ہے۔ یہ کافر تم کو ایذا دے رہے ہیں، تمہارا کام صبر کرنا ہے۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ ؛ اور اگر تمہاری تکذیب کریں، تم کو جھوٹا سمجھیں۔ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ ؛ تو ان سے پہلے جھٹلایا تھا، تکذیب کی تھی۔ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّثَمُوْدُ ؛ نوح کی قوم اور قومِ عاد و ثمود نے۔

ترجمہ:- اور اگر کافر تمہاری تکذیب کریں، تم کو جھوٹا سمجھیں تو (تعجب کیا ہے) ان سے پہلے بھی جھٹلایا تھا قومِ نوح اور عاد و ثمود نے۔

وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ وَقَوْمُ لُوْطٍ ۝۴۳

وَ ؛ اور۔ قَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ ؛ ابراہیم کی قوم نے۔ وَقَوْمُ لُوْطٍ ؛ اور قومِ لوط نے۔

ترجمہ :- اور قومِ ابراہیم اور قومِ لوط نے ۔

وَّاَصۡحٰبُ مَدۡيَنَ‌ۚ وَكُذِّبَ مُوۡسٰى فَاَمۡلَيۡتُ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ثُمَّ اَخَذۡتُهُمۡ‌ۚ فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ‏ ﴿۴۴﴾

وَاَصْحٰبُ مَدْيَنَ ؛ اور مدین کے رہنے والوں نے بھی تکذیب کی تھی ۔ وَكُذِّبَ مُوْسٰى ؛ اور موسٰی کی بھی تکذیب کی گئی ۔ فَاَمْلَيْتُ ؛ پھر میں نے مہلت دی ، ڈھیل دی ۔ لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ کافرین کو ۔ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ؛ پھر میں نے ان کو پکڑلیا ، ماخوذ کرلیا ، گرفتار کرلیا ۔ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ؛ پھر کیسا تھا میرا عذاب ، میرا انکار ، میرا اعتراض ۔

ترجمہ :- اور مدین کی قوم (نے تکذیب کی)۔ اور موسٰی کی بھی تکذیب کی گئی ۔ پھر میں نے کافروں کو مہلت دی (ڈھیل دی) پھر میں نے ان کو ماخوذ کرلیا اور پکڑلیا ۔ پھر کیسی تھی میری یہ سزا ، عذاب ۔

فَكَاَيِّنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ

فَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا وَبِئۡرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصۡرٍ مَّشِيۡدٍ‏ ﴿۴۵﴾

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ ؛ پھر کتنے قریہ ہیں ، بستیاں ، گاؤں ہیں ۔ اَهْلَكْنٰهَا ؛ کہ ہم نے ان کو ہلاک کردیا ، برباد کردیا ۔ وَهِىَ ظَالِمَةٌ ؛ اور وہ تھے ظالم ، گنہگار ، کافر ، بدکار ۔ فَهِىَ خَاوِيَةٌ ؛ پھر وہ اب ہیں گرے ہوئے ، افتادہ ۔ عَلٰى عُرُوْشِهَا ؛ اپنے چھتوں پر ۔ جمعِ عرش ۔ منڈوہ ، چھت ، تخت ۔ وَبِئْرٍ ؛ اور کتنے کنویں ہیں ، باولیاں ہیں ، چاہ ہیں ۔ مُعَطَّلَةٍ ؛ بے کار ، بے پانی کے ۔ وَقَصْرٍ ؛ اور محل ہیں ، بڑے بڑے گھر ہیں ۔ مَشِيْدٍ ؛ بلند ، گچ کئے ہوئے ، چونے سے بنائے ہوئے ۔

ترجمہ :- پھر کتنے قریہ ہیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کردیا اور وہ تھے ظالم ، ستمگار ۔ پھر وہ اب اپنے چھتوں کو لے کر افتادہ اور گرے پڑے ہوئے ہیں ۔ اور ناکارہ کنویں ہیں اور کتنے بڑے اور پکّے محل ہیں (کہ خراب ہیں ، ناکارہ ہوگئے ہیں) ۔

اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَتَكُوۡنَ لَهُمۡ قُلُوۡبٌ يَّعۡقِلُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا‌ۚ

فَاِنَّهَا لَا تَعۡمَى الۡاَبۡصَارُ وَلٰـكِنۡ تَعۡمَى الۡقُلُوۡبُ الَّتِىۡ فِى الصُّدُوۡرِ‏ ﴿۴۶﴾

اَفَـلَـمْ يَسِيْـرُوْا فِـى الْاَرْضِ ؛ کیا انھوں نے زمین میں سیر نہیں کی ، اس میں چلے پھرے نہیں ، کچھ عبرت حاصل نہیں کی ۔ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ ؛ پھر ان کو دل ہوتے ۔ يَعْقِلُوْنَ بِهَا ؛ جس سے سوچتے سمجھتے ۔ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ؛ یا ان کو کان ہوتے جس سے وہ سنتے ۔ فَـاِنَّهَـا لَاتَـعْـمَـى الْاَبْصَارُ ؛ یہ اِنَّهَا ضمیر قصّہ ہے ۔ بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں ۔ وَلٰكِـنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ ؛ مگر دل اندھے ہوتے ہیں ۔ اَلَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ ؛ جو سینوں میں ہیں ۔ یہ آنکھوں کے اندھے نہیں دل کے اندھے ہیں ۔ یہ نابینا نہیں نادان ہیں ۔

ترجمہ :- پھر کیا یہ لوگ زمین میں نہیں پھرے کہ ان کے سمجھنے کو دل ہوتے یا سننے کو کان ہوتے ۔ بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں میں ہوتے ہیں ۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؛ اور بعجلت مانگتے ہیں تم سے عذاب کو ۔ وہ چاہتے ہیں کہ عذاب جلد آجائے ۔ آئے گا ۔ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؛ اور اللہ کبھی وعدہ خلافی نہ کرے گا ۔ اپنے وعدہ کو نہ ٹالے گا ۔ وَاِنَّ يَوْمًـا عِنْدَ رَبِّكَ ؛ اور اللہ کے پاس کا ایک دن ۔ كَـاَلْفِ سَنَةٍ ؛ ہزار برس کے برابر ہے ۔ مِـمَّـا تَـعُـدُّوْنَ ؛ ان دونوں میں سے کہ تم گنتے ہو ، شمار کرتے ہو ، معدود کرتے ہو ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) یہ (کفار) تم سے جلد عذاب طلب کرتے ہیں اور اللہ اپنے وعدے کو نہ ٹالے گا (خلافِ وعدہ نہ کرے گا) ۔ مگر تمہارے خدا کے پاس کا ایک دن ایک ہزار برس کے مقابل ہے ان دنوں کا لحاظ کرتے جن کو تم گنتے ہو ۔

ع ۱۰/۶ ۱۳ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۴۸﴾

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ ؛ کتنے قریہ ہیں ، بستیاں ہیں ۔ اَمْلَيْتُ لَهَا ؛ کہ میں نے ان کو مہلت دی ، ڈھیل دی ۔ وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؛ اور وہ تھے ظالم ، ستمگار ، ناحق پرست ، نافرمان ۔ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ؛ پھر میں نے ان کو پکڑلیا ، گرفتار کرلیا ۔ وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ؛ اور میری ہی طرف تو سب کو لوٹنا ہے ، واپسی ہے ، انجام ہے ، بازگشت ہے ۔

ترجمہ :- کتنے ظالم قریے تھے کہ میں نے ان کو ڈھیل دی پھر آخر میں گرفتار کرلیا ۔ میری ہی طرف سب کی

بازگشت ہے (واپسی اور لوٹنا ہے)۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۚ﴿٤٩﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہو۔ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ؛ اے لوگو! اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ ؛ میں تمہارے لئے صرف۔ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ ڈرانے والا ہوں ظاہر طور سے۔

ترجمہ:- تم کہو! اے لوگو! میں تمہارے لئے صرف واضح طور سے ڈرانے والا ہوں۔

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٥٠﴾

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ پھر جو لوگ ایمان لائے۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح کئے اور نیک کام کئے۔ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ ؛ ان کے لئے ہے مغفرت۔ گناہوں کی بخشش۔ وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ ؛ اور باکرامت رزق، عزت کی روزی۔

ترجمہ:- پھر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان کے لئے ہے مغفرت اور عزت کی روزی۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿٥١﴾

وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا ؛ اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں میں کوششیں کیں۔ مُعٰجِزِيْنَ ؛ ایمان داروں کو عاجز کرنے کے خیال سے۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ؛ یہی لوگ ہیں اہلِ دوزخ، آگ میں جلنے والے۔

ترجمہ:- اور جو لوگ (مسلمانوں کو) عاجز کرنے کے خیال سے ہماری آیتوں پر اعتراض کرنے میں کوشش کرتے ہیں وہی ہیں دوزخی۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ﴿٥٢﴾

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ ؛ اور ہم نے تم سے پہلے نہیں بھیجا۔ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ ؛ نہ کوئی رسول اور نہ کوئی نبی یعنی نہ کوئی صاحبِ کتاب پیغمبر یا صرف صاحبِ وحی پیغمبر۔ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى ؛ مگر جب کچھ سوچتا ہے اور آرزو کرتا ہے یا پڑھتا ہے۔ اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ؛ تو شیطان اس کے خیال اور سوچنے میں یا پڑھنے میں وسوسے ڈالتا ہے، شبہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ ؛ پھر اللہ دور کر دیتا ہے ۔ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ؛ ان وسوسوں اور شبہات کو جو شیطان ڈالتا ہے ۔ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ؛ پھر اللہ اپنی آیتوں کو مضبوط اور مستحکم کرتا ہے ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ علم و حکمت والا ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول یا نبی نہیں بھیجا مگر جب خیال کیا (کوئی خواہش کی یا تلاوت کی) تو شیطان اس کے خیال میں وسوسے پیدا کرنے لگتا ہے ۔ پھر اللہ دور کر دیتا ہے شیطان کے ڈالے ہوئے وسوسوں کو پھر اللہ اپنی آیتوں کو مضبوط و مستحکم کر دیتا ہے (اللہ شیطان کی کارروائیوں کو جانتا ہے اپنی حکمت سے ان کو دفع کرتا ہے ۔) اور اللہ علیم و حکیم ہے ۔

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۳﴾

لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ؛ اللہ یہ سب اس واسطہ کرتا ہے کہ جو وسوسے شیطان ڈالتا ہے اس کو بنادے ۔ فِتْنَةً ؛ امتحان ، اس سے آزمائش کی جائے ۔ لِلَّذِيْنَ ؛ اُن لوگوں کی ۔ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ ؛ جن کے دلوں میں مرض ہے ، جن کے قلوب میں شرک و کفر کی بیماری ہے ۔ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؛ اور ان لوگوں کی جن کے دل سخت ہیں ، ان میں قساوت ہے ۔ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ ؛ اور بے شک یہ ظالم ۔ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ؛ انتہائی مخالفت میں ، دور دراز پھوٹ میں ہیں ۔

ترجمہ : (اللہ یہ سب اس واسطہ کرتا ہے) کہ شیطان جو وسوسے ڈالتا ہے اس سے آزمائش کرے ان کی جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل سخت ہیں اور یقیناً یہ ظالم سخت مخالفت میں مبتلا ہیں ۔

وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾

وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ ؛ اور اس امتحان سے وہ لوگ جان لیں ، ان کو معلوم ہو جائے ۔ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؛ جو علم دیے گئے ہیں ، جن کو علمِ صحیح عطا ہوا ہے ۔ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؛ کہ وہ حق ہے تمہارے رب کے پاس کا ہے ۔ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ ؛ پھر وہ لوگ اس پر ایمان لائیں ۔ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؛ پھر ان کے دل اس کے سامنے جھک جائیں اور فروتنی کریں ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ یقیناً اللہ ہدایت کرتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ، ایمان داروں کو راستہ پر چلاتا ہے ۔ اِلٰى صِرَاطٍ

مُّسْتَقِيْمٍ ؛ صراطِ مستقیم کی طرف ، سیدھی راہ کی طرف ۔

ترجمہ :- اور اس واسطہ کہ عالم لوگ جان لیں کہ یہ سب حق ہے (اور) خدا کی طرف سے ہے اور اس پر ایمان رکھیں ۔ پھر ان کے دل اس کو قبول کرلیں اور اس کے سامنے سر جھکادیں ۔ بے شک اللہ ایمان داروں کو سیدھے راستہ پر چلاتا ہے ۔

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿٥٥﴾

وَلَا يَـزَالُ الَّذِيْنَ ؛ اور ہمیشہ رہیں گے وہ لوگ ۔ كَـفَرُوْا ؛ جنھوں نے کفر کیا ۔ فِـيْ مِـرْيَةٍ مِّنْهُ ؛ قرآن اور وحی کے متعلق شک میں ۔ حَتّٰى تَـاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ ؛ یہاں تک کہ ان کے پاس قیامت آجائے ۔ بَغْتَةً ؛ ناگہاں ، بے خبری میں ، دفعۃً ، یکا یک ۔ اَوْيَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ؛ یا ان کے پاس ایسے دن کا عذاب آجائے جو بے برکت ، بے راحت ہو ۔ عَقِيْم ؛ بانجھ ۔ وہ عورت جس کے اولاد نہ ہو ، منحوس ۔

ترجمہ :- یہ کافر اس کے (قرآن کے) متعلق ہمیشہ شک و شبہ میں گرفتار رہیں گے یہاں تک کہ ان کے پاس دفعۃً قیامت آجائے یا منحوس دن کا عذاب آجائے ۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۗ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۗ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٥٦﴾

اَلْـمُـلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؛ اس دن خدا کی حکومت ہوگی ، اسی کا راج ہوگا ۔ يَـحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؛ خدا ان کے درمیان فیصلہ کرے گا ۔ فَـالَّـذِيْـنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ پھر جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ۔ فِـيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ؛ وہ نعمتوں اور راحتوں کی جنتوں میں رہیں گے ۔

ترجمہ :- اس دن خدا کی سلطنت ہوگی ، اور وہ ان میں فیصلہ کرے گا (حکم دے گا) پھر جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہ نعمتوں کی جنتوں میں رہیں گے ۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٥٧﴾ ع ۹ ۱۴

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؛ اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کی تکذیب کی ۔ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ؛ پھر ان کے لئے تو اہانت اور ذلیل وخوار کرنے والا عذاب ہے ۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کی تکذیب کی ان کے لئے اہانت اور ذلیل کرنے والا عذاب ہے ۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿٥٨﴾

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا ؛ اور جن لوگوں نے ہجرت کی ، اپنا وطن چھوڑا ، بے گھر ہوگئے ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ ثُمَّ قُتِلُوْا ؛ پھر قتل کئے گئے ، مارے گئے ۔ اَوْمَاتُوْا ؛ یا مرگئے ، ان کو موت آ گئی ۔ لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ ؛ یقیناً اللہ ان کو رزق دے گا ۔ رِزْقًا حَسَنًا ؛ اچھا رزق ۔ جنت میں ان کو ایسا رزق دے گا کہ نہ آنکھوں نے دیکھا ہو نہ کانوں نے سنا ہو نہ آدمی کے دل میں گزرا ہو ۔ وَاِنَّ اللّٰهَ ؛ اور یقیناً اللہ ۔ لَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ ؛ بہترین رزق دینے والا ہے ۔ کھلانے پلانے والوں میں سب سے اچھا ہے ۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے راہِ خدا میں ہجرت کی (وطن چھوڑا) پھر وہ قتل کئے گئے یا طبعی موت مرے یقیناً اللہ ان کو اچھا رزق عطا کرے گا کیونکہ اللہ رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے ۔

لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿٥٩﴾

لَيُدْخِلَنَّهُمْ ؛ یقیناً اللہ ان کو داخل کرے گا ۔ مُدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ؛ ایسی جگہ جس کو وہ پسند کریں گے ۔ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ؛ کیونکہ اللہ علم والا ہے ، حلم وتحمل والا ہے ، سب کے حال سے واقف ہے ۔ جزا عطا کرنے میں جلد باز نہیں ہے ۔

ترجمہ :- بے شک (اللہ) ان کو ایسی جگہ داخل کرے گا جس کو وہ پسند کریں گے (اس سے راضی رہیں گے) کیوں کہ اللہ علیم وحلیم ہے (جلد باز نہیں ہے) ۔

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ

لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾

ذٰلِکَ ؛ یہ تو ہوا، سب سن چکے ۔ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَاعُوْقِبَ بِهٖ ؛ جس نے بدلہ لیا جیسا اس کے ساتھ کیا گیا تھا۔ جس نے شرارت کے برابر سزا دی ۔عقوبت کا بدلہ برابر کی عقوبت سے دیا۔ ثُمَّ بُغِیَ عَلَیْهِ ؛ پھراس پر زیادتی کی گئی ، تعدی اور بغاوت کی گئی ۔ لَیَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؛ تو اللہ اس کو نصرت دے گا ۔ اس کی مدد فرمائے گا ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ؛ بے شک اللہ عفو کرنے والا ہے ، مغفرت کرنے والا ہے ، گناہوں کو مٹا دے گا ، دامنِ رحمت میں چھپالے گا ۔

ترجمہ :- یہ تو سب سن چکے ۔جس نے عقوبت کی سزا دی جس قدر کہ اس کو ایذا دی گئی پھراس پر زیادتی بھی کی گئی تو اللہ اس کو نصرت دے گا (اس کی مدد فرمائے گا) یقیناً اللہ معاف کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِى النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِى الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ ؛ یہ عفو اور مغفرت اس سبب سے ہے کہ اللہ ۔ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ ؛ داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور دن بڑا ہوجاتا ہے ۔ اسی طرح نورِ اسلام کا غلبہ ہوتا ہے ۔ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ؛ اسی طرح کبھی دن کو بھی رات میں داخل کردیتا ہے اور رات بڑی ہوجاتی ہے یعنی کفر کا غلبہ ہوجاتا ہے ۔ یہ اس کی قدرت کے کرشمے ہیں ۔ سیدھا ہاتھ بھی اس کا ہے بایاں بھی اس کا ہے ۔ اگر مسلمانوں کو خدا نے پیدا کیا ہے تو کافروں کو کسی دوسرے نے کب پیدا کیا ہے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ ؛ اور یقیناً اللہ سب کی سنتا ہے سب کو دیکھتا ہے ۔

ترجمہ :- یہ (عفو و مغفرت) اس وجہ سے ہے کہ کبھی اللہ رات کو دن میں داخل کردیتا ہے اور کبھی دن کو رات میں داخل کردیتا ہے ۔ اور یقیناً اللہ سمیع و بصیر ہے ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ
وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِىُّ الْكَبِيْرُ ﴿۶۲﴾

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ ؛ یہ سب اس واسطہ ہے کہ اللہ ۔ هُوَالْحَقُّ ؛ وہی حق ہے ، اس کی ہستی کامل ہے ۔ کوئی اس سے باہر نہیں ۔ وَاَنَّ مَایَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ اور وہ دیوتا جن کو یہ پکارتے ہیں خدا کو چھوڑ کر ۔ خدا کے سوائے کسی بالذات ہستی کے

قائل ہیں ۔ هُوَالْبَاطِلُ ؛ وہ تو سب باطل ہے ۔ سراسر غلط ہے ۔ لچر اور واہیات ہے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور یقیناً اللہ ۔ هُوَالْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ ؛ وہی ہے عالیشان بزرگ مرتبہ ۔

ترجمہ :- یہ سب اس وجہ سے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور خدا کو چھوڑ کر جن کو یہ پکارتے ہیں (بالذات موجود سمجھتے ہیں) وہ باطل ہیں (اور ان کا پکارنا بھی باطل ہے) اور یقیناً اللہ اعلیٰ ہے ، اکبر ہے ۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۚ﴿۶۳﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ ۔ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ آسمان سے پانی برسایا ، نازل کیا ۔ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً ؛ پھر ہو جاتی ہے زمین سرسبز ، ہری بھری ۔ تم پہلے دنیا میں کہاں تھے ۔ خدا کی قدرت سے یہ رنگ روپ نکالے ہو ۔ عدم سے وجود میں آئے ہو ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ؛ بے شک اللہ لطف و کرم والا ہے ، باریک بین ہے ۔ صاحبِ تدبیر ہے ۔ وہ لطیف اس کا ہر فعل لطیف ۔ وہ سب کی حقیقت سے باخبر ہے ۔

ترجمہ :- اے مخاطب ! کیا تو نہیں دیکھتا کہ خدا نے آسمان سے پانی برسایا پھر زمین ہری بھری ہوگئی (سرسبز ہوگئی) ۔ بے شک اللہ لطیف ہے باخبر ہے ۔

ع ۸/۷ ۱۵ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۠﴿۶۴﴾

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ سب اس کے بندے ہیں ۔ سب اس کی قدرت سے قائم ہیں ۔ وَاِنَّ اللّٰهَ ؛ اور حقیقتاً اللہ ، بے شک اللہ ۔ یقیناً اللہ ، البتہ اللہ ۔ لَهُوَالْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ؛ بے شک اللہ ہی غنی ہے ، بے نیاز ہے ۔ کسی کا محتاج نہیں ۔ اس کی ذات کامل ہے ۔ وہ مستحقِ حمد ہے ۔ قابلِ تعریف ہے ۔ جو کرتا ہے اچھا کرتا ہے ۔ اس کی ذات بھی ستودہ ہے ، اس کے صفات و افعال بھی محمود اور قابلِ تعریف ہیں ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا (خدا کا) ہے اور بے شک اللہ ہی غنی ہے وہی مستحقِ حمد ہے ۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؕ

وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے دیکھا نہیں ۔ کیا تم سمجھتے نہیں ۔ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ ؛ کہ اللہ نے تمہارے لئے مسخر کردیا ، تمہارے کام کا بنادیا ۔ مَا فِي الْاَرْضِ ؛ ان سب چیزوں کو جو زمین میں ہیں ۔ وَالْفُلْكَ ؛ اور کشتی کو ، جہاز کو ۔ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ؛ جو سمندر میں اللہ کے حکم و قدرت سے چلتا ہے ۔ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ ؛ اور تھام رکھا ہے آسمان کو ، اور ستاروں کو جو سروں کے اوپر ہیں ۔ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ ؛ کہ زمین پر گر پڑے ۔ وَقَعَ ـ يَقَعُ ـ وُقُوْعًا ؛ زمین پر گرنا ۔ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؛ مگر اس کے اذن اور حکم سے ۔ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ ؛ یقیناً اللہ لوگوں پر ۔ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؛ رافت اور رحمت کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- کیا تم دیکھتے نہیں (کیا تم سمجھتے نہیں) کہ اللہ نے زمین میں جو کچھ ہے تمہارے کام کا بنایا ہے ۔ اور جہاز کو (تمہاری ضرورت کے موافق بنایا ہے) کہ اللہ کے حکم اور قدرت سے سمندر میں چلتا اور جاری رہتا ہے ۔ اور آسمان کو تھام رکھا ہے کہ کہیں زمین پر نہ گر جائے مگر اس کے حکم سے (اس کے اذن سے ، یعنی جب خدا چاہے گا تو ستارے آپس میں ٹکرا جائیں گے اور یہ عالم درہم برہم ہوجائے گا) ۔ یقیناً اللہ لوگوں پر رؤف و رحیم ہے ۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ؛ اور وہی ہے جس نے تم کو زندہ کیا ، حیات بخشی ۔ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ؛ پھر تم کو مارے گا ، تم کو موت آجائے گی ۔ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؛ پھر تم کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا ۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ؛ بے شک انسان کفرانِ نعمت کرنے والا ، ناشکرا ، احسان کی قدر نہ کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور وہی ہے جس نے تم کو حیات دی ۔ پھر تم کو موت دے گا ۔ پھر تم کو دوبارہ حیات دے گا ۔ انسان البتہ ناشکرا (ناسپاس) ہے ۔

لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ۭ

اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾

لِكُلِّ اُمَّةٍ ؛ اور ہر گروہ اور ہر فرقہ کے لئے ۔ جَعَلْنَا ؛ ہم نے مقرر کیا ، بنایا ۔ مَنْسَكًا ؛ طریقۂ عبادت ۔ هُمْ نَاسِكُوْنُ ؛ جس پر وہ عمل کرتے ہیں ۔ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ ؛ پھر یہ لوگ تم سے کشمکش نہ کریں ، جھگڑا نہ کریں ، نزاع نہ کریں ۔ فِي الْاَمْرِ ؛ اس کام میں ، طریقۂ عبادت میں ۔ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؛ اور لوگوں کو بلاؤ اپنے رب کی طرف ، تمہارا کام دعوتِ اسلام ہے اس کو کئے جاؤ ۔ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ؛ یقیناً تم مستقیم ہدایت پر ہو ۔

ترجمہ :- ہم نے ہر قوم کے لئے ایک طریقۂ عبادت مقرر کیا ہے جس کے مطابق وہ عبادت کرتے ہیں ، لوگ اس کام میں تم سے نزاع نہ کریں (کشمکش نہ کریں) تم (اسلام کی تبلیغ کرو) اپنے خدا کی طرف لوگوں کو بُلاؤ ۔ یقیناً تم مستقیم ہدایت پر ہو ۔

وَاِنْ جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾

وَاِنْ جَادَلُوْكَ ؛ اور اگر وہ تم سے جھگڑا کریں ، جدال کریں ، خواہ مخواہ کی خصومت کریں ، مکابرہ اور مجادلہ کریں ۔ فَقُلْ ؛ پھر تم کہو ۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ اللہ خوب جانتا ہے ان کاموں کو کہ تم کرتے ہو ، اللہ کو تمہارے اعمال کا علم ہے ۔

ترجمہ :- اور پھر اگر یہ لوگ تم سے مجادلہ کریں (ہٹ دھرمی کریں) تو تم کہو ، اللہ کو تمہارے اعمال کا خوب علم ہے ۔

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؛ اللہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا ، حکم کرے گا ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ؛ ان چیزوں میں کہ تم ان میں اختلاف کرتے ہو ، آپس میں جھگڑتے ہو ، ایک دوسرے کا خلاف کرتے ہو ۔

ترجمہ :- اللہ قیامت کے دن فیصلہ کرے گا تمہارے درمیان ان امور میں کہ تم اختلاف کرتے ہو ۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ط

اِنَّ ذٰلِكَ فِىْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۷۰﴾

اَلَمْ تَعْلَمْ ؛ کیا تمہیں معلوم نہیں ۔ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ کہ اللہ خوب جانتا ہے جو آسمان میں ہے اور زمین میں ۔ اِنَّ ذٰلِکَ فِیْ کِتٰبٍ ؛ یہ سب ایک کتاب میں ہے ۔ اعمال نامہ میں ہے، تمہاری ڈائری میں ہے ۔ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ يَسِيْرٌ ؛ یہ یقیناً اللہ پر آسان ہے ۔ یُسْرٌ ؛ آسانی ، خوش حالی ، تونگری ۔

ترجمہ :- کیا تمہیں علم نہیں کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ کو اس کا خوب علم ہے ۔ یہ سب ایک کتاب میں ہے ۔ یقیناً یہ سب اللہ پر آسان ہے ۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿۷۱﴾

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں اور پوجتے ہیں ۔ مَالَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ؛ جس کی خدا نے کوئی سند نہیں اُتاری ، جس پر کوئی غلبہ کرنے والی دلیل ہے نہ حجت ۔ وَمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؛ اور جس کا ان کو کچھ بھی علم نہیں ۔ نہ ان کے پاس دلیلِ نقلی ہے نہ عقلی ۔ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَصِيْرٍ ؛ اور ظالموں کا کوئی یار و مددگار نہیں ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسے کی پوجا کرتے ہیں کہ جس پر خدا نے کوئی سند نہیں اُتاری اور جس کا ان کو کچھ علم نہیں اور ان ظالموں کا کوئی یار و مددگار نہیں ۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِىْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؕ قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۷۲﴾ ع ۹ ۸ ۱۶

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ ؛ اور جب ہماری واضح آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے ۔ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ تو تم کو معلوم ہوتی ہے ان کافروں کے چہروں میں ۔ اَلْمُنْكَرَ ؛ ناخوشی ، ناگواری ، انکار ۔ یَكَادُوْنَ یَسْطُوْنَ ؛ قریب ہے کہ حملہ کریں ۔ سَطْوَت ۔ وبدبہ حملہ ۔ بِالَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ عَلَیْهِمْ ؛ ان لوگوں پر کہ تلاوت کرتے ہیں ، پڑھ کر سناتے ہیں ۔ اٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتیں ۔ قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو ۔ اَفَاُنَبِّئُكُمْ ؛ پھر کیا تم کو بتاؤں ، خبردوں ۔ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؛ اس سے زیادہ ناگوار ۔ اس سے زیادہ شر ۔ وہ کیا ہے؟ اَلنَّارُ ؛ آگ ہے ۔ وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ جس کا وعدہ اللہ نے کافروں سے کیا ہے ۔ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ؛ اور کیا برا انجام ہے ، کیا بری جگہ ہے پھر جانے کی ۔

ترجمہ :- اور جب ان پر تلاوت کی جاتی ہے ہماری واضح آیتوں کی تو تم کو کافروں کے چہروں میں ناگواری محسوس ہوتی ہے ۔ یہ لوگ قریب ہے کہ ہماری ان آیتوں کے پڑھنے والوں پر حملہ کر بیٹھیں ۔ پیغمبر تم کہو کیا اس سے ناگوار تر کو تم کو بتاؤں ۔ آگ ۔ اللہ نے کافروں کے واسطہ اس کا وعدہ کیا ہے اور یہ کیا برا انجام ہے ۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ
اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ
وَاِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْـًٔا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ
ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ ؛ لوگو ! ضُرِبَ مَثَلٌ ؛ ایک مثال دی گئی ہے ۔ ایک کہاوت کہی گئی ہے ۔ ایک عجیب وغریب بات بیان کی جاتی ہے ۔ ایک ضرب المثل کا ذکر ہوتا ہے ۔ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؛ اس کو کان لگا کر سنو ، غور سے سنو ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ جن کی عبادت کرتے ہو ، پکارتے ہو ، جن سے تم دُعائیں کرتے ہو ، خدا کو چھوڑ کر ، اللہ کے سوا ۔ لَنْ یَّخْلُقُوْا ؛ ہرگز نہیں پیدا کر سکتے ، مخلوق بنا سکتے ۔ ذُبَابًا ؛ مکھی کو ، تم ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے ۔ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؛ اگر چیکہ وہ سب اس کے لئے جمع ہو جائیں ۔ تم سب مل کر بھی ایک مکھی کو پیدا نہیں کر سکتے ۔ وَاِنْ یَّسْلُبْهُمْ ؛ اور اگر ان سے چھین لے ۔ اَلذُّبَابُ شَیْـًٔا ؛ مکھی کسی چیز کو ۔ لَا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؛ تو اس چیز کو اس مکھی سے نہیں چھڑا سکتے ۔ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ؛ طالب ومطلوب اور عابد ومعبود دونوں ضعیف ہیں ، کچھ نہیں کر سکتے ۔

ترجمہ :- لوگو ایک بات بیان کی جاتی ہے ذرا اس کو کان لگا کر سنو ۔ وہ لوگ جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو وہ سب مل کر بھی ایک مکھی کو پیدا نہیں کر سکتے ۔ اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے تو اس کو اس سے چھڑا نہیں سکتے ۔ طالب و مطلوب دونوں ضعیف ہیں (عابد و معبود دونوں عاجز ہیں) ۔

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۷۴﴾

مَـاقَـدَرُوا الـلّٰـهَ ؛ اللہ کی قدر نہیں کی ، اس کی تعظیم نہیں کی ۔ حَـقَّ قَـدْرِهٖ ؛ جس قدر اس کی تعظیم و قدر کرنی چاہیئے ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ؛ بے شک و شبہ اللہ قدرت والا ہے ،عزت والا ، زبردست غالب ہے ۔

ترجمہ :- لوگوں نے خدا کی جتنی قدر کرنی چاہیئے نہ کی ۔ یقیناً اللہ قوی ہے ،عزیز ہے ۔

اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۷۵﴾

اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ ؛ اللہ اختیار کرتا ہے ، پسند کرتا ہے ، انتخاب کرتا ہے ، چُن لیتا ہے ، چھانٹ لیتا ہے ۔ صَفَا ۔ یَصْفُوْ ۔ صَفْوًا ؛ صاف ہونا ، صاف کرنا ۔ اِصْطَفٰی یَصْطَفِیْ ؛ پسند کرنا ۔ بابِ افتعال ۔ صاد کی وجہ سے تا ، طا بن گیا ۔ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا ؛ فرشتوں میں سے قاصد ، پیام رساں ۔ وَمِنَ النَّاسِ ؛ اور آدمیوں میں سے بھی ۔ اِنَّ الـلّٰـهَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ ؛ بے شک اللہ سمیع و بصیر ہے ۔ فرشتوں اور پیغمبروں کے حال سے خوب واقف ہے ۔ سب کی سنتا اور سب کو دیکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ فرشتوں اور آدمیوں میں سے پیام رساں بنانے کے لئے انتخاب کرتا ہے ۔ بے شک اللہ سمیع و بصیر ہے ۔

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾

یَعْلَمُ ؛ اللہ کو علم ہے ، اللہ خوب جانتا ہے ۔ مَابَیْنَ اَیْدِیْهِمْ ؛ جو کچھ ان کے سامنے ہے ۔ وَمَا خَلْفَهُمْ ؛ اور جو ان کے پیچھے ہے ۔ وَاِلَی اللّٰهِ ؛ اور اللہ ہی کی طرف ۔ تُـرْجَعُ الْاُمُوْرُ ؛ تمام امور رجوع کرتے ہیں ، ہر کام پہنچتا ہے ۔ سب کا دار و مدار اور مرجع اللہ ہی ہے ۔

ترجمہ :- ان کے آگے پیچھے جو کچھ ہے سب خدا کو معلوم ہے اور تمام کاموں کا مرجع وہی ہے ۔ (یعنی اللہ کا وجود بالذات ہے اور سب کا بالعرض) ۔

السجدة عند الشافعی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۩ ﴿٧٧﴾

يَآ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اِرْكَعُوْا ؛ رکوع کرو ، اس کے سامنے جھک جاؤ ، سر جھکالو ۔ (تیسرے حرف کو فتح یا کسرہ ہو تو ہمزہ یا الف کو زیر ہوگا ۔) وَاسْجُدُوْا ؛ اور سجدہ کرو ، اس کے سامنے نہایت عاجزی سے زمین پر سر رکھ دو ۔ (تیسرے حرف کو ضمہ ہے اس لئے ہمزہ یا الف کو ضمہ ہوگا یعنی اُسْجُدُوْا) وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ ؛ اور تم اپنے رب کی عبادت کرو ، بندگی کرو ، خود کو بندہ سمجھو ۔ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ ؛ اور خیر کے افعال کرو ، نیک کام کرو ، بھلائی کرو ۔ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؛ تاکہ تم فلاح پاؤ ، کامیاب ہو جاؤ ، مقصد حاصل کرو ۔

(امام شافعی کے نزدیک یہ آیتِ سجدہ ہے) ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! ایمان والو ! تم رکوع کرو سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک کام کرو تاکہ تم کامیاب ہو (اس سے) اُمید ہے کہ تم کو فلاحِ (دارین) نصیب ہو ۔

وَجَاهِدُوْا فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِى الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ؕ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِىْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚۖ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ

ع ١٠ ١٧ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؕ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿٧٨﴾

وَجَاهِدُوْا ؛ اور جہاد کرو ، محنت کرو ، کوشش کرو ۔ فِى اللّٰهِ ؛ اللہ کے متعلق ، راہِ خدا میں ۔ حَقَّ جِهَادِهٖ ؛ جس قدر اس کے جہاد کا حق ہے ، جتنی کوشش کرنی چاہیئے ۔ هُوَاجْتَبٰىكُمْ ؛ اس نے تم کو انتخاب کیا ، ممتاز کیا ، پسند کیا ۔ افسوس اب مسلمانوں کے دلوں میں اپنی عزت باقی نہیں رہی ۔ خود کو حقیر سمجھنے لگے ۔ گائے کا گوشت کھانے والے گائے کا موت پینے

والوں سے ڈرنے لگے ۔ خدا پرست سنگ پرست کی عزت کرنے لگے ۔ اپنی عزت آپ کرو ۔ اچھے کام کرو ۔ پھر سب تمہاری عزت کریں گے ۔ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ ؛ اورنہیں ڈالاتم پر ۔ فِي الدِّيْنِ ؛ دین میں ۔ مِنْ حَرَجٍ ؛ کوئی حرج ، کچھ تنگی ، کچھ دشواری ۔ تمہارا دین بڑا آسان ہے ۔ اس پر بھی عمل نہ کرو گے تو خدا کو کیا منہ بتاؤ گے ۔ پہلے کے مذاہب میں کیا کیا دشواریاں تھیں ، کتنی سختیاں تھیں ، اب کتنی سہولت ہے ۔ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ ؛ یہ مِلّت ہے تمہارے باپ ابراہیم کی ۔ یہ دین ہے ، یہ شرع ہے ، یہ کوئی نئے اُصول نہیں ہیں ۔ وہی اُصول ہیں جو ابراہیمؑ کے بتائے ہوئے ہیں ۔ بیٹوں کو چاہیئے کہ باپ کے احکامات کی پابندی کریں ۔ هُوَسَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ؛ اسی نے تمہارا نام مسلم رکھا ۔ فارسی ، اُردو میں مسلم کومسلمان کہتے ہیں ۔ یا مسلمین کا بگاڑ (مسلمان) ہے ۔ اللہ نے ، یا ابراہیمؑ نے تمہارا نام مسلم رکھا یعنی فرماں بردار ، اطاعت کرنے والا ۔ اب نام تو مسلم یا مسلمان ہے مگر کون فرماں بردار ہے ۔ افسوس اب نام کے مسلمان رہ گئے ۔ مسلمانی در کتاب مسلماناں در گور ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ یہ نام آج کا نہیں بلکہ قرآن اُترنے سے پہلے کا ہے ۔ یہ ہمارا دیا ہوا نام نہیں ، خدا کا دیا ہوا ہے ۔ وَفِيْ هٰذَا ؛ اور قرآن میں بھی یہی نام ہے ۔ لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ ؛ تاکہ رسول یعنی محمد ﷺ ہوں ۔ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ ؛ تمہارا مشاہدہ کرنے والے ، تمہارے متعلق شہادت دینے والے ۔ حاضر و ناظر نگران کار ، نگہبان ۔ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ ؛ اور ہوتم واقف ۔ عَلَى النَّاسِ ؛ لوگوں کے حال سے ۔ جب کوئی واقعہ متواتر ہوجاتا ہے تو اس کے متعلق سنی ہوئی بات بھی بیان کرسکتے ہیں ۔ مثلاً زید عمر کا بیٹا ہے ۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کو قائم رکھو ۔ پابندی اور دُرستی سے پڑھو ۔ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ دو ۔ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ؛ اور اللہ کو یعنی اس کے دین کو مضبوط پکڑو ۔ عِصْمَتٌ ؛ حفاظت ۔ مَعْصُوْم ؛ گناہوں سے محفوظ ۔ عَاصِمَةٌ ؛ پاک دامن عورت ۔ اِعْتِصَامِ ؛ مضبوط پکڑنا ۔ هُوَمَوْلٰكُمْ ؛ وہی تمہارا مولیٰ ہے ، یار و مددگار ہے ، تمہارا کارساز ہے ۔ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ؛ کیا ہی اچھا سردار ہے ، اور کیا ہی اچھا مددگار ۔

ترجمہ :- تم راہِ خدا میں جس قدر کوشش کرتے ہو کرو ۔ اس نے تم کو ممتاز کیا ہے ۔ اور تم پر دین میں کوئی تنگی (کوئی سختی) روا نہیں رکھی ۔ یہ تمہارے باپ ابراہیم کا مذہب ہے ۔ اس نے تمہارا نام مسلم رکھا ۔ (قرآن اُترنے سے) پہلے بھی یہی نام تھا ۔ اور اس میں (قرآن میں) یہی نام ہے ۔ (خدا نے تم کو اس لئے ممتاز کیا اور پسند کیا) کہ رسول تمہارے حال سے واقف ہو اور تم لوگوں کے حال سے واقف ہو ۔ (اس سے عبرت لو ۔ ان کی نگرانی اور ہدایت کرو ۔ اور قیامت میں خدا کے سامنے بیان کرو) پھر پابندی اور دُرستی سے نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو ۔ اور اللہ کو مضبوط پکڑلو ۔ وہی تمہارا مولیٰ ہے اور کیا ہی اچھا مولیٰ ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

۱۸

قد افلح

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمّد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمّد عباس علم بردار صدّیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدّیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورہ المؤمنون مکہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو اٹھارہ (۱۱۸) آیتیں اور چھ (٦) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾

قَدْ ؛ تحقیق ، بے شک ۔ اَفْلَحَ ؛ فلاح پائے ، نیکی کی ، راہ پر لگ گئے ۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ ؛ ایماندار ۔

ترجمہ :- بے شک ایمان دار لوگ کامیاب ہوگئے (انھیں فلاحِ دارین مل گئی) ۔

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ﴿۲﴾

اَلَّذِيْنَ هُمْ ؛ وہ لوگ جو ۔ فِيْ صَلَاتِهِمْ ؛ اپنی نمازوں میں ۔ خٰشِعُوْنَ ؛ عاجزی کرتے ہیں ، گردن جھکاتے ہیں ، خشوع وخضوع کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- وہ لوگ جو خشوع وخضوع سے نماز پڑھتے ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ ؛ اور جو لوگ ۔ عَنِ اللَّغْوِ ؛لغو سے ، بے نتیجہ خیال سے ، بے کار بات سے ، بے ہودہ کام سے ۔ مُعْرِضُوْنَ ؛ اعراض کرنے والے ہیں ، منہ پھیرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ لغو اور بے ہودگی سے اعراض کرتے ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ﴿۴﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ ؛ اور جو لوگ ۔ لِلزَّكٰوةِ ؛ زکوٰۃ کو ۔ فٰعِلُوْنَ ؛ ادا کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ۔

پہلے دل کے کام بتائے گئے ۔ اب مال کے متعلق حکم دیا جارہا ہے ۔ اس کے بعد اعمالِ بدنی کا ذکر آئے گا ۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۵﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ ؛ اور جو لوگ ۔ لِفُرُوْجِهِمْ ؛ اپنی شرمگاہوں کی ۔ حٰفِظُوْنَ ؛ حفاظت کرنے والے ہیں ۔ بیوی کو دوسروں کو نہیں دیتے ۔ جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے وہ متعدی امراض میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ آتشِ دوزخ ایک طرف ، سوزاک ، آتشک میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ ولایت سے تحفہ لاتے ہیں جس کو دائے فرنگ کہتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو (لوگ پاک دامن ہیں) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ۔

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۶

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ ؛ مگر اپنی بیویوں سے (جو وارث ہوتی ہیں) ۔ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ ؛ یا شرعی لونڈیوں سے جو ان کے قبضہ میں ہیں ۔ جن کے ہاتھ ان کے مالک ہوئے ہیں ۔ ان سے اپنی شرمگاہوں کی حفاظت نہیں کرتے کیونکہ اس کے مستحق ہیں ۔ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ؛ کیونکہ وہ اس صورت میں لائقِ ملامت نہیں ۔ لَامَ ۔ يَلُوْمُ ۔ لَوْمًا ؛ بُرا بھلا کہنا ، الزام دینا ، نکوہش کرنا ۔

ترجمہ :- مگر اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے نہیں روکتے کیونکہ وہ اس صورت میں لائقِ ملامت نہیں ۔

صاحبو ! ایک قیامت ہے کہ برپا ہے ۔ وہ عورتیں جو نہ منکوحہ بیوی ہیں نہ مملوکہ لونڈیاں ، ان سے ناجائز تعلقات میں گرفتار ہیں ۔ لونڈی کہنے سے ، یا حرا اور آزاد کو خریدنے سے ہرگز لونڈی نہیں بن سکتی ۔ نہ متعہ کا نام رکھنے سے ناجائز کام جائز ہوسکتا ہے ۔ ان افعال کا نتیجہ ؟ بچے ہیں کہ حرام زادے پیدا ہو رہے ہیں ۔ فلاں عورت فلاں شخص کی خواص ہے یعنی اس سے ناجائز تعلق ہے ۔ حرام بچے پیدا ہوں ان سے کیا خیر کی اُمید ہے ۔ جن چیزوں سے خدا نے منع کیا ہے اس کا خوف دل سے اُٹھ گیا ہے ۔ مسلمان کا دل تو خوف و رجاء میں رہتا ہے ۔ یاد رکھو جس کے دل میں ڈر ہے اس کو کچھ ڈر نہیں ہے ۔ رکابیہ مذہب والے علماء اس کو جائز ثابت کرنے کے لئے بڑے سرگرم ہیں ۔ اللہ اس زمانہ کے شر سے سب کو بچائے ۔ ☆

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۷

فَمَنِ ابْتَغٰى ؛ پھر جو چاہے ۔ وَرَآءَ ذٰلِكَ ؛ اس کے سوائے ۔ کہ متعہ کریں ، خواصیں کریں ۔ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ؛ تو ایسے ہی لوگ ہیں حدود شرعی سے نکل جانے والے ۔

ترجمہ :- جو اس کے سوا چاہے ، وہ حدود شرعی سے نکل جانے والے ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۸

وَالَّذِيْنَ هُمْ ؛ اور جو لوگ ۔ لِاَمٰنٰتِهِمْ ؛ اپنی امانتوں کی ۔ وَعَهْدِهِمْ ؛ اور اپنے عہد کی ، قول و قرار کی ۔ رٰعُوْنَ ؛ رعایت کرنے والے ہیں ، پابند ہیں ۔

☆ نوابی دَور میں چھوکریوں (لڑکیوں) کو خرید لیا جاتا تھا اور اُس کو لونڈی سمجھ کر جنسی تعلقات قائم کئے جاتے تھے جو غیر شرعی اور حرام ہیں ۔ (اکیڈیمی)

ترجمہ :- اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہد کا خیال رکھتے ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۹

وقف لازم

وَالَّذِيْنَ هُمْ ؛ اور جو لوگ ۔ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ ؛ اپنی نمازوں کی ، دُعاؤں کی ۔ يُحَافِظُوْنَ ؛ محافظت کرتے ہیں ، پابندی کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں ۔

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ۱۰

اُولٰٓئِکَ ؛ یہی لوگ ۔ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ؛ وارث ہیں ۔

ترجمہ :- یہی لوگ وارث ہیں ۔

الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۱۱

اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ ؛ جو لوگ وارث ہوں گے ۔ اَلْفِرْدَوْسَ ؛ فردوس کے ، جنت کے ، ٹھنڈی چھاؤں کے باغ کے ۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؛ یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے ، ان کو خلود و دوام نصیب ہوگا ۔

ترجمہ :- یہی لوگ جنت کے وارث ہیں اور یہی اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۚ ۱۲

وَلَقَدْ خَلَقْنَا ؛ اور یقیناً ہم نے پیدا کیا ۔ اَلْاِنْسَانَ ؛ آدمی کو ۔ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ؛ مٹی کے خلاصہ سے درخت ، نباتات ۔ نباتات کا خلاصہ غذا ۔ غذا کا خلاصہ گوشت ہڈی ، خون ۔ ان سب کا خلاصہ مٹی ۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ آدمی تمام عالم کا خلاصہ ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا ۔

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۠ ۱۳

ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً ؛ پھر ہم نے اس کو نطفہ بنایا ۔ یعنی مٹی کے خلاصہ کو ۔ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ؛ محفوظ قرار گاہ ، رحمِ مادر میں ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے اس کو نطفہ بنا کر محفوظ قرار گاہ (یعنی رحمِ مادر) میں رکھا ۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿١٤﴾

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ ؛ پھر ہم نے نطفہ کو بنایا ۔ عَلَقَةً ؛ خون کا لوتھڑا ، جما ہوا خون بنایا ۔ فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً ؛ پھر خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا بنایا ۔ فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا ؛ پھر گوشت کے ٹکڑے میں ہڈی بنائی ۔ فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ؛ پھر ہڈی پر گوشت چڑھایا ۔ چوطرف سے گوشت پہنایا ۔ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ ؛ پھر ہم نے انسان کو پیدا کیا ، اس کونشو ونما عطا کی ۔ خَلْقًا اٰخَرَ ؛ ایک دوسرے ہی طریقہ سے ۔ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ ؛ پھر کیا برکت والا ہے اللہ ۔ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ؛ سب صناعوں سے بہتر ، بڑھ کر ۔ جتنے لوگ کچھ بناتے ہیں ، کچھ پیدا کرتے ہیں ، ان سب سے اللہ بہتر ہے ، بڑا کاریگر ہے ۔ یہاں خلق کے معنٰی نیست سے ہست کرنے کے نہیں ہیں بلکہ صنعت اور کاری گری کے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنایا پھر خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا بنایا اور گوشت کے ٹکڑے کو ہڈی بنائی ۔ پھر ہڈی پر گوشت چڑھایا پھر (اس میں روح پھونک کر) اس کو ایک دوسرے ہی قسم کا بنا دیا ۔ پھر کیسا برکت والا خدا ہے ۔ بہترین کاریگر ہے ۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿١٥﴾

ثُمَّ اِنَّكُمْ ؛ پھر بے شک تم ۔ بَعْدَ ذٰلِكَ ؛ اس کے بعد ۔ لَمَيِّتُوْنَ ؛ مرنے والے ہو ۔

ترجمہ :- پھر بے شک تم اس کے بعد مرنے والے ہو ۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿١٦﴾

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ پھر تم قیامت کے دن ۔ تُبْعَثُوْنَ ؛ قبروں سے اُٹھائے جاؤ گے ، دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے ۔ تمہاری بعثت ہوگی ۔

ترجمہ :- پھر یقیناً تم قیامت کے دن قبروں سے اُٹھائے جاؤ گے ۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ﴿١٧﴾

وَلَقَدْ خَلَقْنَا ؛ اور ہم نے پیدا کیا ۔ فَوْقَكُمْ ؛ تمہارے اوپر ۔ سَبْعَ طَرَآئِقَ ؛ سات راستے ، سات طبق راہوں والے

آسمان ۔ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ ؛ اور نہ تھے ہم خلق سے ، مخلوقات کی مصلحتوں سے ، حالات سے ۔ غٰفِلِيْنَ ؛ فاغل ، بے خبر ۔

ترجمہ :- ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان پیدا کئے اور ہم مخلوقات سے غافل و بے خبر نہ تھے ۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ۖ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۢ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ ؛ اور ہم نے آسمان سے اُتارا ، نازل کیا ۔ مَآءً ؛ پانی کو ۔ بِقَدَرٍ ؛ ایک اندازے سے ۔ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ؛ پھر اس کو رکھا زمین میں ۔ وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍ بِهٖ ؛ اور ہم اس کے لے جانے پر ، معدوم کرنے پر ۔ لَقٰدِرُوْنَ ؛ البتہ قادر ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے آسمان سے پانی کو ایک اندازے سے اُتارا ۔ پھر زمین میں اس کو ٹھیرایا اگر ہم اس کو معدوم کرنا چاہتے تو اس پر قادر تھے (ایسا کرسکتے تھے) ۔

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾

وقف لازم

فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ ؛ پھر ہم نے تمہارے لئے پیدا کیا ۔ بِهٖ ؛ اس پانی سے ۔ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ ؛ کھجور کے اور انگور کے باغ ۔ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ ؛ تمہارے لئے ان باغوں میں بہت سے میوے ہیں ۔ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ؛ تم ان میں سے کھاتے بھی ہو ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے تمہارے لئے اس سے (پانی سے) کھجور اور انگور کے باغ بنائے ۔ ان باغوں میں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے بھی ہو ۔

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ ؛ اور ہم نے پیدا کیا ایک درخت کو جو نکلتا ہے ، پیدا ہوتا ہے ۔ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ ؛ طور سینا میں بکثرت پیدا ہوتا ہے ۔ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ ؛ جو تیل کے ساتھ اُگتا ہے ، یعنی زیتون کا درخت اُگتا ہے جس میں تیل ہے ۔ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ؛ اور سالن کا کام دیتا ہے کھانے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے طور سینا پر (زیتون کا) درخت پیدا کیا ہے جس میں سے تیل پیدا ہوتا ہے اور کھانے والوں کے لئے سالن کا کام دیتا ہے ۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ

نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ ؛ اورتمہارے لئے چوپایوں میں ۔ لَعِبْرَةً ؛ البتہ عبرت ہے، خوف کی نشانی ہے ۔ عبرت، ایسی خوفناک حالت جس کو دیکھ کر اس کام سے عبور کرے اور چھوڑ دے ۔ نُسْقِيْكُمْ ؛ ہم تم کو پلاتے ہیں ۔ مِمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا ؛ اس چیز سے کہ ان کے پیٹوں میں ہے یعنی دودھ، گھی وغیرہ ۔ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ ؛ اورتمہارے لئے ان چوپایوں میں اور بہت سے منافع اورفوائد ہیں ۔ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ؛ اور انہی میں سے تم کھاتے بھی ہو۔

ترجمہ :- اورتم کو چوپایوں میں عبرت کا موقع ہے، ہم تم کو ان کے پیٹ میں کی چیز (یعنی دودھ سے) پلاتے ہیں اورتم کو ان میں اور بہت سے فوائد ہیں ۔ ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو۔

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع ۲۲ ۱

وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ ؛ اور ان چارپایوں پر اورکشتیوں پر ۔ تُحْمَلُوْنَ ؛ سوار کئے جاتے ہو ۔ حَمْلٌ ۔ اُٹھانا، سوار کرنا، لادنا ۔ فُلْكٌ ؛ واحد بھی ہے جمع بھی ہے کشتی ۔

ترجمہ :- اور ان پر اورکشتیوں پر تم سوار کئے جاتے ہو ۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا ؛ اور ہم نے نوح کو بھیجا ۔ اِلٰى قَوْمِهٖ ؛ ان کی قوم کی طرف ۔ فَقَالَ ؛ پھرنوح نے کہا ۔ يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ۔ اُعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ تم اللہ کی بندگی کرو، عبادت کرو ۔ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؛ تمہارے لئے نہیں ہے اس کے سوائے کوئی معبود ۔ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ؛ کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے، خدا سے نہیں ڈرتے، دوسروں کی پوجا کرنے سے نہیں ڈرتے ؟

ترجمہ :- اور ہم نے پیغمبر بنا کر نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا ۔ پھر انھوں نے کہا : لوگو تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوائے تمہارا کوئی معبود نہیں، پھر کیا تم نہیں ڈرتے ؟

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٤﴾

فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ پھر ان کافروں کے سربرآوردہ لوگوں نے جو کافر تھے کہا۔ مَـلَأٌ ؛ سربرآوردہ، سردار۔ مِنْ قَوْمِهٖ ؛ نوح کی قوم میں سے۔ یا ان کی قوم نے کہا۔ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْـلُكُمْ ؛ یہ نوح نہیں ہے مگر آدمی تمہارے جیسا۔ يُـرِيْدُ ؛ وہ ارادہ کرتا ہے۔ چاہتا ہے۔ اَنْ يَّتَـفَـضَّـلَ عَـلَيْـكُـمْ ؛ کہ تم پر فضیلت اور بزرگی جتائے، تم سے برتر ہوجائے۔ وَلَـوْشَـآءَ اللّٰهُ ؛ اور اگر اللہ چاہتا۔ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ؛ تو البتہ نازل کرتا ملائکہ کو، فرشتوں کو اُتارتا۔ مَـا سَمِعْنَا بِهٰذَا ؛ ہم نے اس بات کو نہیں سنا، آدمیوں کا پیغمبر ہونا ہم نے کبھی نہیں سنا۔ فِـىْٓ اٰبَـآءِ نَا الْاَوَّلِيْنَ ؛ ہمارے گزشتہ باپ داداؤں میں۔

ترجمہ:- پھر ان کی قوم کے کافروں کے سربرآوردہ لوگوں نے کہا یہ تو ہمارے جیسا آدمی ہے، تم پر اپنی بزرگی جتانا چاہتا ہے۔ اور اگر خدا چاہتا تو فرشتوں کو اُتارتا۔ ہم نے اس بات کو ہمارے بزرگوں سے کبھی نہیں سنا۔

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿٢٥﴾

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌ ؛ یہ نہیں ہے مگر ایسا آدمی۔ بِهٖ جِنَّةٌ ؛ اس کو جنون ہے۔ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ ؛ اس کا انتظار کرو۔ حَتّٰى حِيْنٍ ؛ ایک زمانہ تک۔

ترجمہ:- یہ تو ایک مجنون شخص ہے (دیوانہ ہے) لہذا تم چند روز اس کا انتظار کرو۔

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿٢٦﴾

قَالَ ؛ نوح نے عرض کیا۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب! اُنْـصُـرْنِيْ ؛ میری مدد کر۔ مجھے نصرت عطا کر۔ بِـمَـا كَذَّبُوْنِ ؛ اس وجہ سے کہ انھوں نے مجھے جھٹلایا، میری تکذیب کی۔

ترجمہ:- (نوح نے) دُعا کی: میرے پروردگار! تو میری مدد فرما کیونکہ یہ لوگ میری تکذیب کرتے ہیں (جھٹلاتے ہیں)۔

فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ

نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے زیرِ نگرانی کشتی کی تیاری کی

وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿٢٧﴾

فَاَوْحَیْنَا اِلَیْهِ ؛ پھر ہم نے نوح کی طرف وحی کی ، ان کو حکم دیا ۔ اَنِ اصْنَعْ ؛ کہ بناؤ ۔ اَلْفُلْکَ ؛ کشتی کو ۔ بِاَعْیُنِنَا ؛ ہمارے روبرو ، ہماری آنکھوں کے سامنے ۔ وَوَحْیِنَا ؛ اور ہمارے فرمان اور وحی کے مطابق ۔ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا ؛ پھر جب ہمارا حکم آ جائے ۔ وَفَارَ التَّنُّوْرُ ؛ اور تنور میں سے پانی جوش مارنے لگے ۔ فَارَ ۔ یَفُوْرُ ۔ فَوْرًا ؛ جوش مارنا ۔ فی الفور ۔ اسی جوش میں ۔ جھٹ پٹ ۔ فَاسْلُکْ فِیْهَا ؛ پھر داخل کرو اس میں کشتی ، کشتی میں سوار کرادو ۔ مِنْ کُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ ؛ ہر قسم کے جوڑے یعنی نر اور مادہ ۔ وَاَهْلَکَ ؛ اور تمہارے متعلقین کو بھی کشتی میں سوار کرلو ۔ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ ؛ مگر جن پر سابق ہو چکا ہے ۔ اَلْقَوْلُ مِنْهُمْ ؛ ان کے متعلق فرمان ۔ وَلَا تُخَاطِبْنِیْ ؛ اور مجھ سے گفتگو نہ کرو ، خطاب نہ کرو ۔ فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؛ ظالموں کے متعلق ۔ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ؛ وہ تو غرق کردیے جائیں گے ، وہ ضرور ڈبا دیے جائیں گے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کی (نوح کی) طرف وحی کی کہ ہمارے زیرِ نگرانی اور وحی کے مطابق کشتی بناؤ ۔ پھر جب ہمارا حکم آ جائے گا اور تنور میں پانی اُبل جائے گا ، جوش مارنے لگے گا تو ہر قسم کے جوڑے (یعنی نر و مادہ) کو اور تمہارے متعلقین کو کشتی میں سوار کرلو (اس میں داخل کرو) مگر جن کے متعلق سابق سے حکم دے دیا گیا ہے اور ظالموں کے متعلق مجھ سے کچھ نہ کہو یقیناً وہ غرق کردیے جائیں گے ۔

فَاِذَا اسْتَوَیْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَکَ عَلَی الْفُلْکِ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿٢٨﴾

فَاِذَا اسْتَوَیْتَ اَنْتَ ؛ پھر جب تم اچھی طرح سے بیٹھ جاؤ ۔ وَمَنْ مَّعَکَ ؛ اور وہ لوگ جو تمہارے ساتھ ہیں ۔ عَلَی الْفُلْکِ ؛ کشتی پر ۔ فَقُلْ ؛ تم کہو ۔ اور اس کا شکر ادا کرو ، اور کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ خدا کا شکر ہے ۔ تعریف کے قابل وہی ہے ۔ اَلَّذِیْ نَجّٰنَا ؛ جس نے ہم کو نجات دی ۔ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالم لوگوں سے ، ظالموں کی ایذا رسانی سے ۔

ترجمہ :- پھر جب تم اور تمہارے ساتھ والے کشتی پر ٹھیک طور سے بیٹھ جائیں تو تم کہو اللہ کا شکر ہے جس نے ظالم لوگوں سے ہم کو بچایا اور نجات دی ۔

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿٢٩﴾

وَقُلْ ؛ اور تم کہو ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ۔ اَنْزِلْنِیْ ؛ تو مجھے اُتار ۔ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا ؛ برکت کا اُتارنا ۔ برکت کی جگہ ۔

وَاَنْتَ ؛ اورتو ۔ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ؛ بہتر اُتارنے والا ہے ، بہترین اُتارنے والوں میں سے ہے ۔

ترجمہ :- اور (اے نوح) تم کہو ، میرے پروردگار تو مجھے برکت کے ساتھ اُتار ، تو بہترین اُتارنے والوں میں سے ہے ۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ۝۳۰

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ ؛ اس میں بڑی نشانیاں ہیں ۔ وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ؛ اور ہم ہیں بندوں کو آزمانے والے ، ان کو جانچنے اور امتحان کرنے والے ، ابتلاء میں ڈالنے والے ۔ اِنْ اصل میں اِنَّہٗ تھا ۔ اس میں ضمیرِ شان تھی ۔

ترجمہ :- اس میں بڑی نشانیاں ہیں اور ہم ہیں سب کو آزمانے والے ۔

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ۝۳۱

ثُمَّ اَنْشَاْنَا ؛ پھر ہم نے پیدا کیا ۔ مِنْ بَعْدِ ھِمْ ؛ ان کے بعد ۔ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ؛ ایک دوسرے قرن کو ، دوسرے ہم زمانہ لوگوں کو ، ایک دوسرے گروہ کو ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کے بعد دوسرے لوگوں کو پیدا کیا ۔

ع ۲ ۲ فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۳۲

فَاَرْسَلْنَا فِیْھِمْ ؛ پھر ہم نے بھیجا ان میں ، ارسال کیا ۔ رَسُوْلًا ؛ رسول کو ، پیغمبر کو ۔ مِنْھُمْ ؛ اِنہی کے جنس میں سے ، آدمیوں میں سے ، پیغمبر آدمی ۔ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ ؛ کہ اللہ کی عبادت کرو ۔ مَالَكُمْ ؛ نہیں ہے تمہارے لئے ۔ مِنْ اِلٰہٍ ؛ کوئی معبود ۔ غَیْرُہٗ ؛ اس کے سوائے ، خدا کے سوائے اور دوسرا معبود نہیں ۔ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ؛ کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے ، تقویٰ اختیار نہیں کرتے ، پرہیزگاری نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے انہی کی جنس میں سے ان میں پیغمبر بھیجا ۔ (اور حکم دیا) کہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو ۔ اللہ کے سوائے تمہارے لئے کوئی معبودِ برحق نہیں ۔ کیا تم (خدا کے غضب سے) نہیں ڈرتے ۔

وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَاَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۙ

مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝۳۳

وَقَالَ الْمَلَاُ ؛ لوگوں نے کہا، بعض رئیسوں اور سرداروں نے کہا۔ مِنْ قَوْمِهٖ ؛ ان کی قوم میں کے۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جو کفر اور انکار کرتے تھے۔ وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ ؛ اور تکذیب کرتے تھے آخرت کی ملاقات کی۔ وَاَتْرَفْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو آرام سے رکھا تھا۔ اور عیش و آسودگی دی تھی۔ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ دنیا کی زندگی میں۔ تو کیا کہا: مَاهٰذَا ؛ یہ نہیں ہے۔ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ؛ مگر تمہارے مثل آدمی۔ يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ ؛ وہ بھی کھاتا ہے اسی قسم کا کھانا جس کو تم کھاتے ہو۔ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ؛ اور پیتا ہے جس سے تم پیتے ہو۔ شَرِبَ ۔ يَشْرَبُ ۔ شُرْبًا ؛ پینا۔ شَرَابٌ ۔ پینے کی چیز۔ مَشْرَبٌ ؛ پینے کی جگہ، گھاٹ۔

ترجمہ :- ان کی قوم میں کے سرداروں نے کہا جو کفر کرتے اور مانتے نہ تھے، اور آخرت کے آنے کی تکذیب کرتے تھے اور اس کو جھٹلاتے تھے، ہم نے ان کو دنیا کی زندگی میں عیش و آرام دے رکھا تھا۔ ”یہ تو تمہاری طرح آدمی ہی ہے وہ بھی وہی کھاتا ہے جو تم کھاتے ہو اور وہی پیتا ہے جو تم پیتے ہو“۔

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ ؛ اور اگر تم نے اطاعت کی، فرماں برداری کی۔ بَشَرًا ؛ کسی آدمی کی، بشر کی۔ مِثْلَكُمْ ؛ جو تمہارے مثل ہے، تمہارے جیسا ہے۔ اِنَّكُمْ ؛ بے شک تم، یقیناً تم۔ اِذًا ؛ تب تو۔ لَخٰسِرُوْنَ ؛ البتہ خسارے میں رہنے والوں میں ہیں، زیاں کار ہیں، گھاٹے میں ہیں، نقصان پانے والے ہیں۔

ترجمہ :- اگر تم نے تمہارے جیسے آدمی کی اطاعت کرلی (اور اسی کا کہا مان لیا) تب تو تم بڑے خسارے (اور نقصان) میں ہو۔

اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿۳۵﴾

اَيَعِدُكُمْ ؛ کیا تم سے وعدہ کرتا ہے، تم سے کہتا ہے، بیان کرتا ہے۔ اَنَّكُمْ ؛ کہ تم۔ اِذَا مِتُّمْ ؛ جب مرجاؤ گے، تم کو موت آجائے گی۔ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّ عِظَامًا ؛ اور تم ہوجاؤ گے مٹی اور ہڈیاں۔ عِظَام جمع عَظْمٌ ہڈی۔ اَنَّكُمْ ؛ کہ تم۔ مُخْرَجُوْنَ ؛ دوبارہ زندہ کر کے قبروں سے نکالے جاؤ گے۔

ترجمہ :- کیا یہ بیان کرتا ہے کہ جب تم مرجاؤ گے اور تم مٹی اور ہڈیاں ہوجاؤ گے تو تم (زمین سے) نکالے جاؤ گے۔

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۶﴾

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ ؛ بہت بعید ہے بہت بعید ہے ، کہاں ہوسکتا ہے ، کیوں کر ممکن ہے ۔ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ؛ جو تم سے کہا جاتا ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- بہت بعید ہے ، بہت بعید ہے جو تم سے کہا جاتا ہے ۔

اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۳۷﴾

اِنْ هِيَ ؛ نہیں ہے یہ جینا ۔ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا ؛ مگر ہماری دنیا کی زندگی ، زندگی ہے تو بس دنیا ہی کی ہے ۔ نَمُوْتُ وَنَحْيَا ؛ ہم مرتے بھی ہیں اور جیتے اور پیدا بھی ہوتے ہیں ۔ وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ؛اور ہمارے لئے مرکر پھر اُٹھنا نہیں ہے ۔

ترجمہ :- زندگی ہے تو دنیا ہی کی ہے ۔ ہم مرتے بھی ہیں اور جیتے بھی ہیں اور ہم مرنے کے بعد قبروں سے نہ اُٹھائے جائیں گے ۔

صاحبو ! آج کل کے لوگوں کے خیالات کیا ہیں ۔ آخرت کوئی چیز نہیں ۔ جو کچھ ہے دنیا ہے ۔ ہم کیڑے پتنگے ہیں ۔ پیدا بھی ہوتے ہیں ۔ مرتے بھی ہیں ۔ کہاں کی قیامت ۔ کیسا حشر ونشر ۔ کتوں کی طرح کھاؤ ، گدھوں کی طرح جیو ۔ نہ باز پرس ، نہ پوچھ گچھ ۔ جو چاہو کھاؤ جو چاہو پیو ۔ جو چاہو کرو کسی کا ڈر تو ہے نہیں ۔

دوستو ! ایک شخص نے عمر بھر ظلم وستم کیا ، لوگوں کو تکلیفیں پہنچائیں اور خود عیش وعشرت میں مشغول رہا اور دوسرے شخص نے نیک کام کئے ، لوگوں سے بھلائی کی ، ہر قسم کی امداد کی ، مگر تنگ دستی اور تکلیف میں گزارا ۔ دنیا میں تو نہ سزا ملی نہ جزا ملی ، آخر کہیں بھی داد ہے فریاد ہے ! بے شک خدا ہے باز پرس کرنے والا ہے ۔ نیکوں کو جزا اور بروں کو سزا دے گا ۔ آج آنکھوں پر پردہ ہے کل یہ پردہ اُٹھ جائے گا اور معلوم ہوجائے گا کہ کیا کرنا چاہیئے تھا اور کیا کِیا ۔

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۸﴾

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌ ؛ یہ نہیں ہے مگر ایک ایسا آدمی ۔ یہ تو بس ایسا شخص ہے ۔ اِفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؛ خدا پر افتریٰ کرتا ہے ، جھوٹ باندھتا ہے ، جو بالکل خلافِ واقعہ کہتا ہے ۔ وَمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور ہم تو اس کی بات پر ایمان نہیں لاتے ، اس کی تصدیق نہیں کرتے ، اس کو ہرگز نہیں مانتے ۔

ترجمہ :- یہ شخص تو اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے اور ہم تو اس کی بات کا یقین نہیں کرتے ۔

ہم انسان ہیں آخرت کو نہ بھولنا چاہیئے ۔ اٹھوں گا زندہ ہوں گا اور ضرور رب سے ملوں گا

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾

قَالَ ؛ پیغمبر نے کہا ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اے میرے پروردگار ! اُنْصُرْنِیْ ؛ تو میری مدد کر، تو مجھے نصرت عطا کر ۔ بِمَا كَذَّبُوْنِ ؛ اس وجہ سے کہ وہ میری تکذیب کرتے ہیں، مجھے جھٹلاتے ہیں ۔

ترجمہ :- (پیغمبر نے) کہا : اے میرے رب ! تو مجھے نصرت عطا کر ان جھٹلانے والوں کے مقابل ۔

قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ عَمَّا قَلِيْلٍ ؛ تھوڑی مدت میں، تھوڑی دیر میں، عنقریب ۔ لَيُصْبِحُنَّ ؛ بے شک ہوجائیں گے، صبح کریں گے، غفلت سے جاگیں گے ۔ نٰدِمِيْنَ ؛ نادم، ندامت والے، شرمندہ، پشیمان، پچھتانے والے ۔

ترجمہ :- کہا : عنقریب یہ سب نادم اور شرمندہ ہوں گے ۔

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ ؛ پھر ان کو چیخ و پکار نے لے لیا، ایک مہیب اور سخت و تند آواز نے ان کو آ گھیرا ۔ بِالْحَقِّ ؛ سچے وعدے کے مطابق، برحق ۔ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ؛ پھر ہم نے ان کو خس و خاشاک اور کوڑا کرکٹ بنادیا ۔ فَبُعْدًا ؛ پھر دوری ہو، لعنت ہو ۔ لِلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالم قوم کے لئے ۔

ترجمہ :- پھر برحق وعدے کے مطابق ایک زلزلہ انگیز اور سخت و دُرشت آواز نے ان کو آ گھیرا ۔ (اور وہ سب مرگئے) پھر ہم نے ان کو خس و خاشاک، کوڑا کرکٹ بنادیا ۔ پھر لعنت ہو ظالم لوگوں پر ۔

ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾

ثُمَّ اَنْشَاْنَا ؛ پھر ہم نے پیدا کیا ۔ مِنْ بَعْدِهِمْ ؛ ان لوگوں کے ہلاک ہونے کے بعد ۔ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ؛ اور قرنوں کو اور دوسرے فرقوں کو ۔ گروہوں کے بعد گروہوں کو ۔

ترجمہ :- ان کے (ہلاک ہونے کے) بعد ہم نے اور قوموں کو پیدا کیا ۔

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾

مَاتَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ ؛ کوئی اُمت، کوئی گروہ آگے نہیں بڑھ جاتی ۔ اَجَلَهَا ؛ اپنے وقت معیّن سے، اپنی میعاد سے، اپنی اجل سے ۔ وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ؛ اور نہ تاخیر کرتے ہیں، نہ پیچھے رہ جاتے ہیں، ہرگز وہ اپنی اجل سے نہ تقدیم کرتی ہے نہ تاخیر ۔

ترجمہ :- کوئی قوم کوئی گروہ معینہ وقت اور موت کی گھڑی سے نہ آگے بڑھتی ہے نہ پیچھے ہٹتی ہے ۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا
بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾

ثُمَّ اَرْسَلْنَا ؛ پھر ہم نے بھیجا ، ارسال کیا ۔ رُسُلَنَا ؛ ہمارے رسولوں کو ، پیغمبروں کو ۔ تَتْرَا ؛ یکے بعد دیگرے ، پے درپے ، لگاتار ۔ اصل میں وَتْرَا تھا جیسے وَجَاهٌ تَجَاهٌ ۔ واؤ ، تا ہوگیا ۔ كُلَّمَا جَآءَ ؛ جب کبھی کہ آیا ۔ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا ؛ اُمّت کے پاس اس کا رسول ۔ كَذَّبُوْهُ ؛ تو اُمّت اور لوگوں نے اس کی تکذیب کی اور جھٹلایا ۔ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا ؛ پھر ہم نے بھی ہلاکت کو بعض کو بعض کے پیچھے لگایا ۔ یکے بعد دیگرے تباہ کردیا ۔ وَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ؛ جمع حَدِيْثٌ ؛ ان کو فنا کرکے قصّہ کہانی بنادیا ۔ فَبُعْدًا ؛ پھر دوری ہو ، لعنت ہو ، پھٹکار ہو ۔ لِقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ؛ اس قوم اور ان لوگوں کے لئے جو ایمان نہیں لاتے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے پیغمبروں کو یکے بعد دیگرے بھیجا ۔ جب کبھی لوگوں کے پاس ان کا رسول آتا تو اس کی تکذیب کرتے ، جھٹلاتے ۔ لہٰذا ہم نے بھی بعض کے پیچھے بعض کو لگادیا (اور فنا کرکے) ان کو قصّہ کہانی بنادیا ۔ لعنت ہے بے ایمان قوم پر ۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾
اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾

ثُمَّ اَرْسَلْنَا ؛ پھر ہم نے بھیجا ، ارسال کیا ، رسول بنا کر روانہ کیا ۔ مُوْسٰى وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ؛ موسٰی کو اور ان کے بھائی ہارون کو ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ اپنی نشانیوں کے ساتھ ۔ اپنے احکام کے ساتھ ۔ وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؛ اور ظاہر حجت و دلیل کے ساتھ ، معجزوں کے ساتھ ۔ اِلٰى فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کی طرف ۔ وَمَلَا۟ئِهٖ ؛ اور اس کی جماعت کی طرف ، سرداروں اور درباریوں کی طرف ۔ فَاسْتَكْبَرُوْا ؛ پھر انھوں نے اپنے کو بڑا سمجھا ، تکبّر کیا ، سرکشی کی ۔ وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ؛ اور تھے وہ لوگ متکبر و سرکش ، خود پسند ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے موسٰی اور ان کے بھائی ہارون کو بھیجا ، نشانیاں اور معجزات اور واضح دلیل کے ساتھ فرعون اور اس کے لوگوں کی طرف ، پھر انھوں نے تکبّر کیا اور وہ تھے متکبر اور سرکش ۔

فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ۝۴۷

فَقَالُوْا ؛ پھرانھوں نے کہا ۔ اَنُؤْمِنُ ؛ کیا ہم ایمان لائیں ؟ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا ؛ دو آدمیوں پر جو ہماری طرح کے ہیں ۔ ہم بھی آدمی ہیں وہ بھی آدمی ہیں ۔ وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ؛ اور ان کی قوم ہمارے خدمتی ہیں ، مطیع وفرماں بردار ہیں ، بندگی کرنے والے ہیں ، باندی غلام ہیں ۔

ترجمہ :- پھر انھوں نے کہا کیا ہم ایسے دو آدمیوں پر ایمان لائیں جو ہمارے مثل ہیں اور ان کی قوم ہماری خدمت کرنے والی ہے ۔

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۝۴۸

فَكَذَّبُوْهُمَا ؛ پھر ان لوگوں نے موسیٰ و ہارون کی تکذیب کی ۔ فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ؛ پھر ہوگئے وہ ہلاک کئے ہوئے لوگوں میں سے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں نے ان دونوں کی تکذیب کی ۔ لہذا وہ ہلاک کردیے گئے ۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝۴۹

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى ؛ اور ہم نے موسیٰ کو دی ۔ اَلْكِتٰبَ ؛ کتاب یعنی توریت ۔ لَعَلَّهُمْ ؛ شاید کہ وہ لوگ ۔ يَهْتَدُوْنَ ؛ ہدایت پائیں ۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی کہ وہ لوگ ہدایت پائیں ۔

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ۝۵۰ ع ۳ ۱۸ ۳

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ ؛ اور ہم نے عیسیٰ ابنِ مریم کو بنایا ۔ وَاُمَّهٗ ؛ اور ان کی ماں کو ۔ اٰيَةً ؛ ایک نشانی ، کرشمۂ قدرت ۔ وَاٰوَيْنٰهُمَا ؛ اور ان کو جگہ دی ، پناہ دی ۔ مَاْوٰى ؛ پناہ کی جگہ ۔ اِلٰى رَبْوَةٍ ؛ ایک زمینِ بلند کی طرف ۔ ٹیلے کی طرف ۔ رَبَا ۔ يَرْبُوْا ۔ رِبواً ؛ زیادہ ہونا ، بلند ہونا ۔ الرَّابِيَةُ ؛ ٹیلہ ۔ ذَاتِ قَرَارٍ ؛ لائقِ قرار ، ٹھیرنے کے لئے مناسب ۔ کیونکہ وہاں غلّہ اور میوے کی کمی نہ تھی ۔ وَمَعِيْنٍ ؛ اور چشمہ ، ستھرا نتھرا پانی ، بہتا پانی ، آبِ رواں ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے عیسیٰ ابنِ مریم اور ان کی ماں کو ایک بڑی نشانی بنادی اور ہم نے انھیں ٹھکانا دیا قابلِ بود و باش اور شاداب زمینِ بلند کی طرف ۔

يَاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝۵۱

يَآ يُّهَا الرُّسُلُ ؛ اے رسولو ! پیغمبرو ! كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ ؛ طیب ، پاکیزہ ، اچھی چیزیں کھاؤ ۔ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ؛ اور اچھے کام کرو ۔ اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ ان کاموں کو کہ تم کرتے ہو ۔ عَلِيْمٌ ؛ خوب جانتا ہوں ۔

ترجمہ :- اے رسولو ! پاک چیز کھاؤ اور نیک کام کرو ۔ میں تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہوں ۔

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ۝۵۲

وَاِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ ؛ اور یہ تمہاری اُمّت ، جماعت ، مِلّت ۔ اُمَّةً وَّاحِدَةً ؛ایک ہی اُمّت ہے ، دین ہے ، جماعت ہے ۔ وَاَنَا رَبُّكُمْ ؛ اور میں تمہارا رب ہوں ۔ فَاتَّقُوْنِ ؛ لہذا تم مجھ سے ڈرو ، تقویٰ اختیار کرو ۔

ترجمہ :- یقیناً یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس تم مجھ سے ڈرتے رہو ۔

صاحبو ! خدائے تعالیٰ نا قابلِ تغیر ۔ اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ ہے ۔ ایسے غیر متغیر خدا سے متعلق ، پیغمبر جو سب سچّے ہیں ایک ہی بات کہیں گے ۔ حدیثِ شریف میں ہے ۔ ہم پیغمبر لوگ علاتی بھائی ہیں یعنی دین سب کا ایک ہے ۔ خدائے تعالیٰ کے متعلق کسی پیغمبر کو اختلاف نہیں ۔ اقتضائے زمانہ کی وجہ سے بعض احکام اور طریقۂ عبادت میں اختلاف ہے اسی واسطہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : وَاِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۔

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝۵۳

فَتَقَطَّعُوْٓا ؛ پھر قطعِ تعلق کر دیا ، متفرق کر دیا ، پھوٹ ڈال لیا ۔ اَمْرَهُمْ ؛ اپنے کام ۔ بَيْنَهُمْ ؛ آپس میں ۔ زُبُرًا ؛ ٹکڑے ٹکڑے ۔ كُلُّ حِزْبٍ ؛ ہر جماعت ۔ بِمَا لَدَيْهِمْ ؛ اسی سے کہ ان کے پاس ہے ۔ فَرِحُوْنَ ؛ خوش ہیں ۔ فرحت والے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر لوگوں نے اپنے کام کو آپس میں پارہ پارہ کر دیا ۔ ہر جماعت جو کچھ کہ ان کے پاس ہے خوش ہے (ہر ایک اپنے رنگ میں مست ہے) ۔

فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِيْنٍ ۝۵۴

فَذَرْهُمْ ؛ پھر اے پیغمبر ان کو چھوڑ دو ۔ فِيْ غَمْرَتِهِمْ ؛ ان کی غفلت میں ، ان کو ڈبو دینے والی حالت میں ۔ حَتّٰى حِيْنٍ ؛ ایک مدت تک ، ان کے مرنے تک ، قیامت تک ۔

ترجمہ :- پھر (اے پیغمبر) ان کو چھوڑ دو ان کی مدہوشی میں ڈوبے ہوئے ایک وقتِ معیّن تک ۔

اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۵۵﴾

اَیَحْسَبُوْنَ ؛ کیا یہ گمان کرتے ہیں ۔ اَنَّمَا نُمِدُّھُمْ بِہٖ ؛ کہ یہ جو ہم ان کو دیے جاتے ہیں ، ہم ان کی امداد کرتے رہیں گے ۔ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِیْنَ ؛ مال سے اور اولاد سے ، فرزندوں اور بیٹوں سے ۔ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِیْنَ ، بِہٖ کا بیان ہے ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ یوں گمان کرر ہے ہیں کہ ہم ان کو جو کچھ مال و اولاد دیے چلے جاتے ہیں ، دیتے ہی رہیں گے ؟

نُسَارِعُ لَهُمْ فِى الْخَيْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾

نُسَارِعُ لَھُمْ ؛ اور ہم ان کو بہ سرعت دیتے رہیں گے ، جلدی جلدی دیں گے ۔ فِی الْخَیْرَاتِ ؛ خیر وخوبیوں میں ، بھلائیوں میں خوش حالیوں میں ۔ ہرگز ایسا نہ ہوگا ۔ بَلْ لَایَشْعُرُوْنَ ؛ بلکہ ان کو اس کا شعور نہیں ، یہ لوگ اس کو سمجھتے بوجھتے نہیں ، بے شعور ہیں ۔

ترجمہ :- کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم بھلائیوں اور خوشحالی کے دینے میں جلدی کرتے رہیں گے (ان کو فائدہ پہنچاتے ہی رہیں گے ۔ نہیں ہرگز نہیں) بلکہ ان کو شعور نہیں ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ ھُمْ ؛ یقیناً وہ لوگ جو ۔ مِنْ خَشْیَةِ رَبِّھِمْ ؛ اپنے رب کے خوف سے ، اس کے جلال اور رعب سے ۔ خَشِیَ ، یَخْشٰی ، خَشْیَةً ؛ ڈرنا ، خوف کھانا ۔ مُشْفِقُوْنَ ؛ ڈرتے ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً جو لوگ ہیبت الٰہی سے ڈرتے ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾

وَالَّذِیْنَ ھُمْ ؛ اور جو لوگ ۔ بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ ؛ اپنے رب کی آیتوں پر ۔ یُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان رکھتے ہیں ، جو اس کی باتوں کا یقین کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ خدا کی نشانیوں پر ایمان رکھتے ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ ؛ اور جو لوگ ۔ بِرَبِّهِمْ ؛ ان کے رب کے ساتھ ۔ لَا يُشْرِكُوْنَ ؛ کسی کو شریک نہیں بناتے ، شریک نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ اپنے خدا سے شرک نہیں کرتے ۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ ؛ اور جو لوگ دیتے ہیں ۔ مَآ اٰتَوْا ؛ جو کچھ دیا گیا ہے ۔ وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ ؛ اور ان کے دل ہیں کہ ڈرے ہوئے ہیں ، گھبرائے ہوئے ہیں ۔ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ ؛ کہ وہ اپنے رب کی طرف ۔ رٰجِعُوْنَ ؛ دوبارہ جانے والے ہیں ، رجوع کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اور وہ لوگ جو دیتے ہیں (اس میں سے) جو کچھ انھیں دیا گیا ہے اور ان کے دل ہیں کہ خوف زدہ ہیں کہ وہ دربارِ الٰہی میں پھر حاضر ہونے والے ہیں ۔

اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾

اُولٰٓئِکَ ؛ یہ لوگ ۔ يُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرَاتِ ؛ خیر کے کام بسرعت کرتے ہیں ، جلد جلد نیکی کرتے ہیں ، دوڑتے ہیں ۔ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ؛ اور وہ ان کاموں میں سبقت کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ لوگ خیر خیرات میں سرعت کرتے ہیں (دوڑتے ہیں) اور وہ ان کاموں میں سبقت کرتے ہیں ۔

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا ؛ اور ہم کسی کو تکلیف نہیں دیتے ۔ اِلَّا وُسْعَهَا ؛ مگر اس کی گنجائش ، طاقت ، قوت کے موافق ۔ وَلَدَيْنَا ؛ اور ہمارے پاس ۔ كِتٰبٌ ؛ ایک کتاب ہے ، اعمال نامہ ہے ۔ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ ؛ جو سچ بولتا ہے ، جو کچھ اس میں ہے سب حق ہے ۔ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ؛ اور ان پر کسی قسم کا ظلم وستم نہ کیا جائے گا ۔

ترجمہ :- اور ہم کسی پر بوجھ ڈالتے ہیں تو اس کی گنجائش اور طاقت کے موافق ۔ اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو حق حق بولتی ہے اور لوگوں پر کسی قسم کا ظلم وستم نہ کیا جائے گا ۔

بَلْ قُلُوْبُهُمْ فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَلَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾

بَلْ قُلُوْبُهُمْ ؛ بلکہ ان کے دل ۔ فِيْ غَمْرَةٍ ؛ مدہوشی میں ہیں ، غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں ۔ مِنْ هٰذَا ؛ اس سے ۔ وَلَهُمْ اَعْمَالٌ ؛ اور ان کے لئے اعمال ہیں ، کام ہیں ، اشغال ہیں ۔ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ ؛ اس کے سوائے ۔ هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ؛ یہ لوگ ان کے عامل ہیں ، کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- بلکہ ان کے دل ان باتوں سے غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں (اس طرف سے جاہل ہیں) اور ان کے کام اس کے سوائے بھی ہیں جس کو وہ کرتے ہیں ۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾

حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذْنَا ؛ یہاں تک کہ جب ہم گرفتار کرلیں گے ، پکڑلیں گے ۔ مُتْرَفِيْهِمْ ؛ ان کے خوشحال لوگوں کو ، دولت مند اور آسودہ لوگوں کو ۔ بِالْعَذَابِ ؛ عذاب میں ۔ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ؛ تو وہ فوراً چلاّ اُٹھیں گے ، آہ و زاری کریں گے ، داد فریاد کریں گے ۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب ہم آسودہ اور خوشحال لوگوں کو عذاب میں گرفتار کرلیں گے تو وہ فوراً چلاّ اُٹھیں گے

لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ اِنَّكُمْ مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾

لَا تَجْـَٔرُوْا الْيَوْمَ ؛ آج مت چلاؤ ۔ اِنَّكُمْ مِّنَّا ؛ تم ہم سے ۔ لَا تُنْصَرُوْنَ ؛ مدد نہ کئے جاؤ گے ۔

ترجمہ :- آج نہ چلاؤ ، تم کو ہماری طرف سے کچھ مدد نہ دی جائے گی ۔

قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾

قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ ؛ ہماری آیتیں تھیں ۔ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ ؛ تم کو سُنائی جاتیں ، تم پر تلاوت کی جاتیں ۔ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ؛ پھر تم اپنی ایڑیوں پر تھے ۔ تَنْكِصُوْنَ ؛ پھر جاتے ۔

ترجمہ :- اس سے پہلے ہماری آیتیں تم کو سُنائی جاتی تھیں اور تم اُلٹے پاؤں بھاگتے تھے ۔

مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ ؛ قرآن کے متعلق تکبّر کرتے ہوئے ، سرکشی کرتے ہوئے ۔ سٰمِرًا ؛ کہانیاں کہتے ہوئے ۔ سَمَرْ ۔

رات کے وقت قصہ گوئی کرنا ۔ سَامِرْ ۔ قصہ گو ۔ تَھْجُرُوْنَ ؛ بیہودہ بکتے ہیں ، چھوڑ کر چلے جاتے ہیں ۔ ھَجَرَ ۔ یَھْجُرُ ۔ ھَجْرًا ؛ بیہودہ بکنا ، چھوڑ دینا ۔

ترجمہ :- اس کے متعلق (قرآن کے متعلق) تکبر کرتے ہیں ، راتوں کو کہانیاں بناتے ہیں ، بیہودہ بکتے ہیں ۔

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَأْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾

اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوْا ؛ کیا تامل نہیں کرتے ، تدبر نہیں کرتے ۔ اصل میں یتدبّروا ہے ۔ اَلْقَوْلَ ؛ کلام کو ، قرآن کو ۔ اَمْ جَآءَ ھُمْ ؛ کیا ان کے پاس ایسی بات آئی ہے ، ایسا کلام آیا ہے ۔ مَالَمْ يَأْتِ اٰبَآءَ ھُمُ الْاَوَّلِيْنَ ؛ جو آیا نہ تھا ان کے پہلے باپ داداؤں کے پاس ۔

ترجمہ :- کیا ان لوگوں نے کلام (الٰہی) میں غور وفکر نہیں کیا ؟ کیا ان کے پاس ایسی چیز آئی ہے جو ان کے پہلے ان کے بڑوں کے پاس نہیں آئی تھی (حالانکہ وحی اور پیغمبری کا سلسلہ آدم سے اس دم تک چلا آرہا ہے ۔)

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ ؛ یا انھوں نے نہیں پہچانا اپنے پیغمبر کو ۔ کیا ان کو اپنے رسول کی معرفت نہیں ۔ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ؛ لہذا وہ اس سے منکر ہیں ، نہیں مانتے ، ناآشنا ہیں ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ اپنے رسول کو نہیں پہچانتے لہذا اس سے منکر ہیں ۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾

اَمْ يَقُوْلُوْنَ ؛ کیا یہ کہتے ہیں ۔ بِهٖ جِنَّةٌ ؛ پیغمبر کو جنون ہے ، اس کے سودائی ہونے کے قائل ہیں ۔ بَلْ جَآءَ هُمْ بِالْحَقِّ ؛ ایسا ہرگز نہیں ، بلکہ پیغمبر ان کے پاس حق مذہب لے کر آیا ہے ، اس کی تعلیم سچی ہے ۔ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ؛ اور ان کے اکثر حق مذہب سے کراہت کرتے ہیں ، سچی بات ان کو بری لگتی ہے ۔

ترجمہ :- کیا یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر کو جنون ہوگیا ہے ۔ نہیں ! بلکہ وہ ان کے پاس حق مذہب لے کر آیا ہے اور اکثر لوگوں کو حق بات سے کراہت ہے (ان کو سچی بات کڑوی اور بری لگتی ہے) ۔

وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ

وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾ؕ

وَلَوِاتَّبَعَ الْحَقُّ اَهْوَآءَ هُمْ ؛ اگر خدا ان کی خواہشوں کے تابع ہوجائے یا حق بات ان کے ہوا و ہوس کے، ان کے خیالات کے تابع ہوجاتی ۔ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ؛ تو آسمان اور زمین فاسد اور تباہ ہوجاتے ۔ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؛ نیز وہ لوگ بھی تباہ ہوجاتے جو ان میں ہیں ۔ بَلْ اَتَيْنٰـهُمْ بِذِكْرِهِمْ ؛ ہرگزنہیں ! بلکہ ہم نے ان کو پند ونصیحت دی ۔ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ ؛ پھر وہ ان کی پند ونصیحت سے ۔ مُعْرِضُوْنَ ؛ اعراض کرتے ہیں ، روگرداں ہیں ۔

ترجمہ :- اگر خدا ان کے خیالات کے تابع ہوجاتا (مذہب ان کے ہوا و ہوس کے موافق ہوجاتا) تو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب تباہ و برباد ہوجاتے ۔ نہیں ! بلکہ ہم نے ان کو پند ونصیحت دی اور وہ ہیں کہ نصیحت سے اعراض کرتے ہیں (نہیں مانتے) ۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا ؛ کیا تم ان سے کچھ مانگتے ہو، کیا مال کا سوال کرتے ہو ۔ فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ؛ خدا کا دیا بہتر ہے، خدا کا ثواب خیر ہے ۔ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ؛ اور وہی بہتر دینے والا ہے، خدا بہترین رزاق ہے، روزی دینے والا ہے، کھلانے پلانے والا ہے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) کیا تم ان سے کچھ مانگ رہے ہو؟ (تم کو تمہارے خدا کا دیا ہوا بہتر ہے) ۔ اور وہی بہترین رزاق ہے (رزق دینے والا ہے) ۔

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾

وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ ؛ اور اے پیغمبر! یقیناً تم بُلاتے ہو ان کو ۔ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛ صراطِ مستقیم کی طرف، سیدھی راہ کی جانب ۔

ترجمہ :- اور (اے پیغمبر!) یقیناً تم ان کو راہِ راست کی طرف بُلاتے ہو ۔

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾

وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ اور بے شک جو لوگ ایمان نہیں لاتے ، یقین نہیں کرتے ، نہیں مانتے ۔ بِالْاٰخِرَةِ ؛ آخرت کو ۔ عَنِ الصِّرَاطِ ؛ اس راہِ راست سے ۔ لَنٰكِبُوْنَ ؛ البتہ ٹیڑھے ہوگئے ہیں ، روگرداں ہوگئے ہیں ، کج روی اختیار کئے ہیں ۔

ترجمہ :- اور یقیناً جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ راہِ راست سے پھر گئے ہیں ۔

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَكَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾

وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ ؛ اور اگر ہم ان پر رحم کرتے ۔ وَكَشَفْنَا ؛ اور کھول دیتے ، رفع کردیتے ۔ مَا بِهِمْ ؛ جو ان پر ہے ۔

مِنْ ضُرٍّ ؛ ضرر سے ، تکلیف سے ، سختی سے ۔ لَلَجُّوْا ؛ تو یہ ہٹ کرنے پر اصرار کرتے ، اپنی جگہ سے نہ ٹلتے ۔ فِیْ طُغْیَانِهِمْ ؛ اپنی سرکشی میں ، شرارت میں حد سے تجاوز کرجانے میں ۔ یَعْمَهُوْنَ ؛ بہکتے ہیں ، سرگشتہ ہیں ۔ اَعْمٰی ؛ آنکھوں کا اندھا ہونا ۔ عَمَهٌ ۔ دل کا اندھا ہونا ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم ان پر رحم کرتے اور جو تکلیف ان کو ہو رہی ہے کھول دیتے (رفع کردیتے) تو وہ اصرار کرتے اور اپنی شرارت و سرکشی میں اور بہکتے اور بھٹکتے ۔

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ۝۷۶

وَلَقَدْ اَخَذْنٰـهُـمْ بِالْعَذَابِ ؛ اور ہم نے ان کو متنبہ کرنے کے لئے تھوڑے عذاب اور تکلیف میں مبتلا کیا ۔ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ ؛ پھر انھوں نے نہ توبہ کی نہ خدا کے سامنے عاجزی کی ۔ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ؛ اور نہ تضرع و زاری کرتے ہیں ، نہ روتے نہ گڑگڑاتے ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کیا پھر انھوں نے اپنے رب کے سامنے کچھ عاجزی نہ کی اور نہ وہ تضرع وزاری کرتے ہیں ۔

ع ۴ ۲۷ ۴

حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ۝۷۷

حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ ؛ یہاں تک کہ ہم نے ان کے سامنے کھول دیا ۔ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ ؛ دروازہ شدید عذاب والا ، سخت آفت و مصیبت کا ۔ اِذَاهُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ؛ پھر وہ اس میں نا اُمید تھے ، حیران و پریشان ہوگئے تھے ، آس ٹوٹ گئی تھی ، مایوس ہوگئے تھے ۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے سامنے سخت عذاب کا دروازہ کھول دیا تو ان کی (نجات کی اُمید ٹوٹ گئی اور) آس جاتی رہی ۔

وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۷۸

وَهُوَ الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمْ ؛ اور وہی ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لئے ۔ اَلسَّمْعَ ؛ سماعت کو ، کان کو ۔ وَالْاَبْصَارَ ؛ بصارت کو ، بینائی کو ، آنکھوں کو ۔ وَالْاَفْئِدَةَ ؛ اور دلوں کو ، جمع فُؤَادٌ ۔ قَلِيْلًا مَاتَشْكُرُوْنَ ؛ اور تم ہو کہ بہت کم شکر ادا کرتے ہو ، کم احسان مانتے ہو ۔

ترجمہ :- اور وہی ہے جس نے تم کو کان دیے ، آنکھیں دیں اور دل دیے اور تم بہت کم شکر کرتے ہو ۔

وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۷۹

وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ ؛ اور وہی ہے جس نے پیدا کیا، پھیلایا تم کو۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں۔ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ؛ اور اسی کی طرف تمہارا حشر ہوگا۔ اور اس کے دربار میں تم جمع کئے جاؤ گے۔

ترجمہ:- اور وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تمہارا حشر ہوگا اور جمع کئے جاؤ گے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۸۰

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؛ اور وہی تم کو حیات دیتا ہے، وہی تم کو موت دیتا ہے۔ اور وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا بھی ہے۔ وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؛ اور اسی کا کام ہے رات دن کا بدلنا، ان کا گھٹنا بڑھنا۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ پھر کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں، تمہیں کچھ عقل بھی ہے؟

ترجمہ:- اور وہی ہے جو جِلاتا بھی ہے اور مارتا بھی ہے۔ اور اسی کا کام ہے رات دن کا بدلنا (لیل ونہار کا اختلاف) کیا تم عقل سے کچھ کام نہ لوگے۔

بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۸۱

بَلْ قَالُوْا ؛ بلکہ انھوں نے وہ بات کہی۔ مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ؛ جس طرح کہ کہہ چکے ہیں پہلے کے لوگ۔

ترجمہ:- (کوئی نئی بات نہیں) بلکہ یہ بھی ایسے ہی کہتے ہیں جیسا کہ ان سے پہلے کے لوگ کہہ چکے ہیں۔

قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝۸۲

انھوں نے کیا کہا تھا؟ قَالُوْا ؛ انھوں نے کہا تھا۔ ءَاِذَا مِتْنَا ؛ کیا جب ہم مرجائیں گے۔ وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ؛ اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے۔ ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ؛ تو کیا ہم قبروں سے اُٹھائے جائیں گے، دوبارہ زندہ کئے جائیں گے؟ ہم پھر مبعوث ہوں گے؟

ترجمہ:- انھوں نے کہا، جب ہم مرجائیں گے، خاک و استخوان ہوجائیں گے (مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے) تو کیا ہم پھر سے زندہ کئے جائیں گے؟

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَاۗؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸۳

لَقَدْ وُعِدْنَا نَحْنُ وَ اٰبَآءُ نَا ؛ ہم اور ہمارے باپ دادا سے وعدہ کیا گیا تھا۔ هٰذَا ؛ ایسا ہی۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے۔ اِنْ هٰذَآ ؛ نہیں ہے یہ۔ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ؛ مگر پرانے لوگوں کی کہانیاں۔ اَسَاطِیْر۔ جمع اُسْطُوْرَةٌ۔ اسٹوری، افسانہ، کہانی، قصہ۔

ترجمہ :- ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے اس سے پہلے یہی باتیں کہی گئی تھیں ۔ یہ سب پہلوں کی کہانیاں ہیں ۔

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾

قُلْ ؛ ذرا اتنا تو کہو ۔ لِمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَا ؛ کس کی ہے زمین اور جو کچھ زمین میں ہے ۔ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ اگر تم جانتے ہو ، اگر کچھ علم رکھتے ہو ۔

ترجمہ :- بتاؤ یہ زمین اور زمین میں جو کچھ ہے وہ ہے کس کا ! اگر تم کو کچھ معلوم ہے ۔

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؛ وہ فوراً کہیں گے اللہ کا ۔ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ؛ تم کہو ! تو کیا تم پھر نصیحت نہیں لیتے ، کچھ غور وفکر نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- وہ عنقریب کہیں گے سب اللہ کا ہے ۔ تم کہو ! پھر کیوں تم کچھ غور وفکر نہیں کرتے ۔

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ؛ تم کہو کون ہے سات آسمانوں کا خدا ۔ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ؛ اور عظیم الشان عرش کا خدا ۔

ترجمہ :- اچھا یہ تو بتاؤ سات آسمانوں کا رب اور عرشِ عظیم کا رب کون ہے (اور کون اس عظیم الشان تختِ حکومت پر جلوہ گر ہے ؟) ۔

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؛ وہ عنقریب کہیں گے یہ سب اللہ کا ہے ۔ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ؛ پھر تم کہو کیا تم اس سے نہیں ڈرتے ۔

ترجمہ :- عنقریب وہ کہیں گے کہ یہ سب اللہ کا ہے ۔ تم کہو پھر تم (خدا سے) کیوں نہیں ڈرتے (اور کیوں حشر کا انکار کر کے خدا کی تکذیب کرتے ہو) ۔

قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ مَنْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ ؛ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہے ہر شئے کی حکومت ۔ وَھُوَ یُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْہِ ؛ وہ پناہ دیتا ہے اور کوئی اس کے مقابل پناہ نہیں دیتا ۔ وہ بچاتا ہے اور کوئی اس کے ہاتھ سے نہیں بچاسکتا ۔ اِنْ کُنْتُم تَعْلَمُوْنَ ؛ کاش تم کو کچھ علم ہوتا ۔ اگر تم کو کچھ علم ہوتا تو ایسی بیہودہ بات نہ کہتے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر) تم کہو ! کس کے ہاتھ میں ہے ہر چیز پر حکومت اور وہ جس کو چاہے بچائے ، کوئی اس کے ہاتھ سے بچا نہیں سکتا ۔ ذرا تم کچھ سمجھتے بھی ہو؟

سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰہِ ؕ قُلْ فَاَنّٰی تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾

سَیَقُوْلُوْنَ لِلّٰہِ ؛ عنقریب وہ کہیں گے سب اللہ کا ہے ۔ قُلْ فَاَنّٰی تُسْحَرُوْنَ ؛ پیغمبر تم کہو کہاں سے تم پر سحر کیا جارہا ہے ۔ کیسا خبط ہورہا ہے ، تم کس دھوکہ میں پڑے ہو ، کیا تمہاری عقل پر پتھر پڑے ہیں ۔

ترجمہ :- وہ فوراً کہیں گے سب خدا کا ہے ۔ (پیغمبر) تم کہو ! (پھر کہاں سے تمہاری عقلوں پر پردے پڑگئے ہیں ؟) پھر کہاں سے تم پر جادو کردیا گیا ہے ؟

بَلْ اَتَیْنٰھُمْ بِالْحَقِّ وَاِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾

بَلْ اَتَیْنٰھُمْ بِالْحَقِّ ؛ نہیں ، بلکہ ہم نے ان کو مذہب حق دیا ہے ، ہماری تعلیم سچی ہے ۔ قرآن برحق ہے ۔ وَاِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ ؛ اور یقیناً یہ سب جھوٹے ہیں ، ان کی ساری باتیں دروغِ بے فروغ ہیں ۔

ترجمہ :- بلکہ ہم نے ان کو مذہب حق دیا ہے ، اور وہ البتہ جھوٹے ہیں ۔

مَا اتَّخَذَ اللّٰہُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا کَانَ مَعَہٗ مِنْ اِلٰہٍ اِذًا لَّذَھَبَ کُلُّ اِلٰہٍۭ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾

مَا اتَّخَذَ اللّٰہُ مِنْ وَّلَدٍ ؛ اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا ، نہ اس کی بیٹیاں ہیں ۔ بُت پرست فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے ۔ یہودی عزیر علیہ السلام کو ، نصرانی عیسٰی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں ۔ خدا اور بندے میں آخر کچھ تو مناسبت ہو ۔ وجود بالذات اور وجود بالعرض دونوں میں کیا مناسبت ہے ۔ وَمَا کَانَ مَعَہٗ ؛ اور نہیں تھا اللہ کے ساتھ ، اور نہیں ہے اللہ کے ساتھ ، خدا کے ساتھ ۔ کَانَ بھی آئے تو اس کا ترجمہ ”ہے“ کرنا چاہیئے ۔ کیوں کہ خدائے تعالیٰ جو پہلے تھا سو اب بھی ہے ۔ مِنْ اِلٰہٍ ؛ اس کے ساتھ کوئی خدا نہیں ہے ۔ وہ وحدہ لاشریک لہ ہے ۔ اِذًا ؛ تب تو ، اگر کوئی اور خدا بھی ہوتا ۔ لَذَھَبَ کُلُّ

اِلٰـہٍ بِمَا خَلَقَ ؛ البتہ ہر ایک معبود اپنی مخلوق کو لے جاتا ۔ وَلَعَـلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؛ اور البتہ ان کے بعض بعض پر چڑھائی کرتے ، غالب ہونے کی کوشش کرتے ۔ اور یہ نظام برقرار نہیں رہتا ۔ ذرا غور کرو ! جرمن ، روسی ، انگریز ، امریکی یہ سب دنیا میں کیا فساد برپا کر رہے ہیں ۔ عورتیں ، بڈھے ، بچے سب نذرِ آتش ۔ ان میں محبت کا مادّہ تو ہے ہی نہیں ۔ ایک دوسرے کو ہیں کہ فنا کر رہے ہیں ۔ اونچ ذات والے نیچ ذات والوں پر کیا ظلم و ستم کر رہے ہیں ۔ جہاں حکومت ملی ہر قِسم کا ظلم و ستم جائز ۔ آزاد کروانے کے مدعی ساری دنیا کو غلام بنا رہے ہیں ۔ لہٰذا خدا ایک ہے اس کی وحدت کی وجہ سے دنیا کا نظام قائم ہے ۔ سُبْحٰـنَ اللّٰهِ ؛ اللہ پاک ہے ۔ عَـمَّا يَصِفُوْنَ ؛ ان باتوں سے کہ یہ بیان کرتے ہیں ۔ ان اوصاف سے کہ یہ اس کو موصوف سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں ٹھہرایا ۔ اس کے ساتھ اور کوئی معبود نہیں ۔ تب تو ہر ایک دیوتا اپنی مخلوق کو لے جاتا اور بعض بعض پر چڑھائی کرتے ۔ اللہ ان بیہودہ باتوں سے کہ یہ کہتے ہیں پاک ہے ۔

ع ۵ ۱۵ ۵

عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۹۲﴾

عٰـلِمِ الْغَيْـبِ وَالشَّهَـادَةِ ؛ وہ غائب اور حاضر سب کو جانتا ہے ، نہاں اور عیاں اس سے کچھ چھپا نہیں ۔ چھپا اور کھلا اس سے مخفی نہیں ۔ فَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؛ وہ اعلیٰ اور ارفع ہے ان سے کہ یہ شرک کرتے ہیں ۔ وہ ان کے شرک سے بالاتر ہے ۔

ترجمہ :- وہ غائب و حاضر سب کا علم رکھتا ہے وہ ان کے شرک سے اعلیٰ و ارفع ہے ۔

قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾

قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ۔ اِمَّـا تُـرِيَنِّـيْ ؛ تو کبھی تو مجھ کو دکھا دے ۔ مَـا يُـوْعَدُوْنَ ؛ جس سزا اور عقوبت کا کہ ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- تم کہو ! اے میرے رب تو مجھے کبھی تو دکھا دے اس عذاب کو کہ ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ۔

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۴﴾

رَبِّ ؛ اے میرے رب ! فَـلَا تَجْعَلْنِيْ ؛ پھر نہ کر دے تو مجھ کو ۔ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالم لوگوں میں سے ۔

ترجمہ :- میرے پروردگار تو مجھے ظالموں اور ستمگاروں میں داخل نہ کر (میں تیرا فرماں بردار بندہ ہوں) ۔

وَاِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۹۵﴾

وَاِنَّا ؛ اور بے شک ہم ۔ عَلٰى اَنْ نُّرِيَكَ ؛ کہ تم کو دکھا دیں ۔ مَانَعِدُهُمْ ؛ اس عذاب کو کہ جس کا ہم وعدہ کر رہے ہیں ۔ لَقٰدِرُوْنَ ؛ یقیناً قادر ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم تم کو جس کا وعدہ کر رہے ہیں ، دکھانے پر قادر ہیں ۔

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ السَّیِّئَةَ ؕ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَصِفُوْنَ ﴿۹۶﴾

اِدْفَعْ ؛ دفع کر ۔ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؛ اس طریقہ سے کہ بہتر ہے ، احسن ہے ۔ اَلسَّیِّئَةَ ؛ برائی کو ۔ نَحْنُ اَعْلَمُ ؛ ہم کو خوب علم ہے ، ہم خوب جانتے ہیں ۔ بِمَا یَصِفُوْنَ ؛ اس کو کہ یہ بیان کرتے ہیں ، بتاتے ہیں ، نسبت کیا کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- برائی کو بھلائی سے دفع کرو ۔ یہ جو کچھ کہا کرتے ہیں ہم اس کو خوب جانتے ہیں ۔

وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ﴿۹۷﴾

وَقُلْ ؛ اور اے پیغمبر تم دُعا کرو ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اَعُوْذُبِکَ ؛ میں تیری پناہ لیتا ہوں ۔ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ؛ شیطانوں کے وسوسے اور چھیڑ چھاڑ سے ۔

ترجمہ :- تم کہو ! اے میرے رب میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطانوں کے وسوسوں سے ۔

وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾

وَاَعُوْذُبِکَ ؛ اور میں تیری پناہ لیتا ہوں ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ۔ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ؛ کہ میرے پاس حاضر ہوں ، میرے پاس آئیں ۔

ترجمہ :- اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اے میرے رب اس بات سے کہ (شیاطین) میرے پاس حاضر ہوں ۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾

کافروں کی یہ حالت ہوگی ۔ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ ؛ یہاں تک کہ جب آ جائے ۔ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ ؛ ان میں سے کسی ایک کے پاس موت ۔ قَالَ ؛ کہے گا ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ۔ ارْجِعُوْنِ ؛ مجھے واپس کر و یعنی دنیا میں پھر بھیج ۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ (کافر) جب ان کی موت آ جاتی ہے تو کہیں گے (خدایا ! مجھ کو دنیا میں پھر بھیج) اے میرے رب ان کو کہہ دے کہ واپس کر دیں مجھ کو ۔

لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ؕ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

لَعَلِّیْٓ ؛ شاید کہ میں، تا کہ میں ۔ اَعْمَلُ صَالِحًا ؛ اچھا کام کروں، عملِ صالح کروں ۔ فِیْمَا تَرَکْتُ ؛ اس دنیا میں کہ جس کو میں چھوڑا ہوں ۔ کَلَّا ؛ ایسا ہرگز نہ ہوگا ۔ اِنَّھَا کَلِمَۃٌ ھُوَقَآئِلُھَا ؛ یہ وہی بات ہے کہ وہ کہتا ہے، دنیا میں بھی لوگوں کا یہی حال ہے ۔ جب تکلیف آتی ہے، مصیبت پڑتی ہے تو خدا یاد آتا ہے، اس کا ذکر کرنے لگتے ہیں، گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، پھر جہاں راحت و آرام کا زمانہ آیا پھر وہی غفلت، پھر وہی نافرمانی ۔ وَمِنْ وَّرَآئِھِمْ ؛ اور ان کے سامنے ۔ وَرَآء کا لفظ آگے اور پیچھے دونوں پر، مستعمل ہوتا ہے ۔ اصل وَرَی کے معنٰی ہیں چھپانا ۔ سامنے کی چیز اس کو چھپاتی ہے، پیچھے کی چیز کو وہ چھپاتا ہے ۔ بَرْزَخٌ ؛ ایک پردہ ہے، ایک آڑ ہے، ایک درمیانی چیز ہے ۔ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ؛ مرکر اُٹھنے کے دن تک ۔

اب پچھتاوے کیا ہووت ہے ÷ جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت

ابھی وقت ہے تم زندہ ہو ۔ صحت و عافیت سے ہو، کچھ کرلو، یہاں سے کچھ توشہ لے جاؤ ۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے ۔ یہاں بوؤ گے تو وہاں کاٹو گے ۔

ترجمہ :- تا کہ میں عملِ صالح اور نیک کام کروں اس دنیا میں جس کو میں نے چھوڑا ہے ۔ نہیں! ہرگز نہیں ۔ یہ وہی بات ہے جس کو یہ کہنے والا ہی ہے ۔ قیامت تک ان کے سامنے پردہ پڑ گیا ہے ۔

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ ؛ پھر جب صور پھونکا جائے گا، نرسنگا پھونکا جائے گا، بگل بجے گا ۔ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن آپس میں نہ ناتے رہیں گے نہ رشتے ۔ کوئی کسی کا نہ ہوگا ۔ وَلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ؛ اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے گا، نہ سوال ہوگا نہ جواب ۔ ہر ایک اپنے حال میں مشغول ۔

ترجمہ :- پھر جب صور پھونکا جائے گا تو اس دن آپس کے ناتے رشتے کچھ نہ رہیں گے اور کوئی کسی کو نہ پوچھے گا ۔

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ؛ پھر جن کے ایمان و عمل کے پلّے بھاری ہوں گے ۔ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ پھر وہی ہیں فلاح پانے والے، کامیاب ۔

ترجمہ :- پھر جس کے اعمال کے پلّے بھاری ہوں گے وہی لوگ فلاح پانے والے، کامیاب ہوں گے ۔

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٣﴾

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ؛ اور جس کے اعمال کے پلّے ہلکے ہوں، خفیف ہوں ۔ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ ؛ پس وہی ہیں، وہ لوگ ۔ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ؛ جنھوں نے خسارے میں ڈالا اپنے نفسوں کو اور اپنا نقصان کرلیا ۔ فِيْ جَهَنَّمَ ؛ دوزخ میں ہیں ۔ خٰلِدُوْنَ ؛ ہمیشہ رہنے والے ۔

ترجمہ :- اور جن کے اعمال کے پلّے ہلکے ہوئے انھوں نے اپنے آپ کو خسارے اور نقصان میں ڈالا ۔ جہنّم میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿١٠٤﴾

تَلْفَحُ ؛ جھلسا رہی ہے، جلا ڈال رہی ہے ۔ وُجُوْهَهُمْ ؛ ان کے چہروں کو ۔ اَلنَّارُ ؛ آگ ۔ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ ؛ اور وہ دوزخ میں بدشکل ہو رہے ہیں، تیوری چڑھائے ہوئے ہیں، مُنہ برا بنا رہے ہیں، ترش رو ہیں ۔

ترجمہ :- آگ ان کے چہروں کو جھلس رہی ہے اور وہ اس میں اپنا منہ برا بنا رہے ہیں ۔

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٠٥﴾

اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ ؛ کیا نہ تھیں ہماری آیتیں ۔ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ ؛ تم پر تلاوت کی جاتیں، پڑھ کر سُنائی جاتیں ۔ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ؛ اور تم ان کی تکذیب کرتے تھے، جھٹلاتے تھے ۔

ترجمہ :- کیا تم کو ہماری آیتیں پڑھ کر سُنائی نہیں جاتی تھیں اور تم ان کو جھٹلاتے تھے ۔

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ﴿١٠٦﴾

قَالُوْا ؛ ان لوگوں نے کہا، یا، کہیں گے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا ؛ غالب آگئی ہم پر ہماری شقاوت، بدبختی، کم نصیبی ۔ وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ ؛ اور ہم تھے گمراہ قوم، ضلالت میں پھنسے ہوئے، گمراہ، بہکی ہوئی قوم ۔

ترجمہ :- وہ لوگ کہیں گے خدایا ہم پر ہماری شقاوت چھاگئی تھی اور ہم ایسے لوگ تھے جو ضلالت میں پھنسے ہوئے تھے (اور گمراہ تھے) ۔

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿١٠٧﴾

رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ۔ اَخرِجنَا مِنهَا ؛ ہم کو نکال لے اس سے ، ہم کو دوزخ سے خارج کر ۔ فَاِنْ عُدْنَا ؛ پھر اگر ہم اگلی حالت کی طرف عود کریں ، وہی کام کریں جو پہلے کرتے تھے ۔ فَـاِنَّـا ظٰـلِـمُـوْنَ ؛ تب تو ہم بے شک ظالم ہوں گے ، ستمگار ہوں گے ، گنہگار ہوں گے ۔

ترجمہ :- اے پروردگار ہم کو اس سے نکال اگر ہم پھر ایسا کریں تو بے شک ظالم ہوں گے ۔

قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ اِخْسَئُوْا ؛ دُور ہو ۔ فِيْهَا ؛ دوزخ میں ، پھٹکار ہے تم پر اس میں ۔ وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ؛ اور اب مجھ سے کچھ نہ بولو ، مت کلام کرو ۔

ترجمہ :- فرمائے گا : دوزخ میں جاؤ ، دُور ہو ، اور اب مجھ سے کچھ نہ بولو ۔

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾

اِنَّـهٗ كَانَ فَرِيْقٌ ؛ ان کے مقابل ایک اور فریق بھی تھا ۔ مِنْ عِبَادِيْ ؛ میرے بندوں میں سے ۔ يَقُوْلُوْنَ ؛ کہتے تھے ۔ رَبَّـنَـآ اٰمَنَّا ؛ اے ہمارے رب ! ہم تجھ پر ایمان رکھتے تھے ، ہم ایمان لائے ہیں ، تیرا یقین رکھتے ہیں ۔ فَاغْفِرْلَنَا ؛ تو ہماری مغفرت کر ، ہم کو بخش دے ، معاف کر ۔ وَارْحَمْنَا ؛اور ہم پر رحم کر ۔ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ؛ اور تو ہے بہتر رحم کرنے والا ۔

ترجمہ :- میرے بندوں میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہے جو کہتی ہے : اے ہمارے رب ہم تجھ پر ایمان لاتے ہیں ، لہذا ہماری مغفرت کر اور ہم پر رحم فرما اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے ۔

فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

فَـاتَّـخَـذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا ؛ پھر تم نے ان کو مسخرا ٹھیرایا ۔ حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ ؛ یہاں تک کہ تمہارے دوستوں ، ساتھیوں نے تم سے میری یاد کو بھلا دیا ۔ وَكُـنْـتُـمْ مِّـنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ؛ اور تم تو ان کی ہنسی اُڑایا کرتے تھے ، ان کی تضحیک کرتے تھے ۔

ترجمہ :- تم نے میرے بندوں کو مسخرا ٹھیرایا تھا ۔ اور لوگوں نے تم سے میری یاد کو (یادِ الٰہی کو) بھلا دیا تھا ۔ اور تم تو میرے بندوں پر ہنستے تھے (ان پر ٹھٹا اُڑاتے تھے) ۔

اِنِّیْ جَزَیْتُهُمُ الْیَوْمَ بِمَا صَبَرُوْۤا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ جَزَیْتُهُمْ ؛ میں نے ان کو جزا دی ، بدلہ دیا ۔ اَلْیَوْمَ ؛ آج کے دن ۔ بِمَا صَبَرُوْا ؛ اس وجہ سے کہ انھوں نے صبر کیا ، ان کے صبر کی وجہ سے ۔ اِنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ؛ وہی ہیں کامیاب ، فائز المرام ، مُراد پانے والے ۔

ترجمہ :- آج میں نے ان کے صبر کی وجہ سے ان کو جزا دی ہے ۔ وہی ہیں کامیاب ، فائز المرام ۔

قٰلَ کَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾

قٰلَ ؛ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ کَمْ لَبِثْتُمْ ؛ تم کتنا رہے ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ عَدَدَ سِنِیْنَ ؛ برسوں کے شمار سے ، گنتی سے ۔

ترجمہ :- فرمایا ! تم برسوں کے شمار سے کتنی مدت زمین میں رہے ۔

قَالُوْا لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّیْنَ ﴿۱۱۳﴾

قَالُوْا ؛ لوگ کہیں گے ۔ لَبِثْنَا ؛ ہم ٹھیرے ، ہم رہے ۔ یَوْمًا ؛ ایک دن ۔ اَوْبَعْضَ یَوْمٍ ؛ یا ایک دن کا کچھ حصّہ ۔ فَسْئَلِ الْعَآدِّیْنَ ؛ پھر تو سوال کر شمار کنندوں سے ، گننے والوں سے ۔

ترجمہ :- (انھوں نے) جواب دیا ہم ٹھہرے ایک پورا دن یا اس کا کچھ حصّہ ۔ پھر تو گننے والوں سے سوال کر لے یا پوچھ لے ۔

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

قٰلَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اِنْ لَّبِثْتُمْ ؛ تم نہیں ٹھیرے ، نہیں رہے ۔ اِلَّا قَلِیْلًا ؛ مگر کم ۔ لَوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ کاش ہوتے تم جاننے والے ، تم کو کچھ علم ہوتا ، اگر تم جانتے تو ایسا نہ کہتے ۔

ترجمہ :- فرمایا ! تم اس میں بہت دن نہیں ٹھیرے رہے ۔ کاش تم جانتے ہوتے ۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾

اَفَحَسِبْتُمْ ؛ تو کیا تم خیال کرتے ہو ۔ حَسِبَ ۔ یَحْسِبُ ۔ حِسَابًا ؛ گننا ۔ حُسْبَانًا ؛ گمان کرنا ۔ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ ؛ کہ ہم نے تم کو پیدا کیا ، مخلوق کیا ۔ عَبَثًا ؛ بے کار ، بے سود ، بے فائدہ ، مہمل ، خالی از حکمت ۔ وَاَنَّكُمْ ؛ اور یہ کہ تم ۔ اِلَیْنَا ؛ ہماری طرف ۔ لَا تُرْجَعُوْنَ ؛ نہ واپس کئے جاؤ گے ، نہ دوبارہ لائے جاؤ گے ، نہ پھر آ و گے ، نہ رجوع کرو گے ۔

ترجمہ:- پھر کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو عبث (بے فائدہ) پیدا کیا۔ اور تم ہمارے پاس نہ آؤ گے (نہ لائے جاؤ گے)۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾

فَتَعَلَى اللّٰهُ ؛ پھر اللہ اعلیٰ اور بالا ہے۔ اَلْمَلِكُ الْحَقُّ ؛ وہ برحق بادشاہ ہے، وہ حقیقی سلطان ہے۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوائے کوئی لائقِ عبادت نہیں۔ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ؛ باکرامت عرش کا ربّ، مالک ہے۔

ترجمہ:- پھر اللہ اعلیٰ و بالا، حقیقی و برحق بادشاہ ہے۔ اس کے سوائے کوئی لائقِ عبادت نہیں۔ وہ عرشِ کریم کا مالک ہے (سب اس کے تحتِ تختِ سلطنت ہیں)۔

وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۗ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

وَمَنْ يَّدْعُ ؛ اور جو کوئی پکارے، جو مانے۔ مَعَ اللّٰهِ ؛ خدا کے ساتھ۔ اِلٰـهًا اٰخَرَ ؛ ایک دوسرے معبود کو۔ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ؛ کوئی دلیلِ قاطع نہیں ہے اس دعوے پر۔ بَرَءَ ۔ يَبْرَءُ ۔ کاٹنا۔ بُرْهَان ۔ دلیلِ قاطع۔ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؛ پھر اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہوگا۔ اِنَّهٗ ؛ بات یہ ہے۔ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ؛ کافروں کو فلاح نہ ہوگی، کامیابی نہ ہوگی، ان کا کچھ بھلا نہ ہوگا۔

ترجمہ:- اور جو اللہ کے سوائے کسی اور کو معبود کہے (کسی اور کو خدا کا شریک بنائے) کوئی دلیلِ قاطع نہیں ہے اس دعویٰ پر تو اس کا حساب تو اس کے رب کے پاس ہوگا۔ بات یہ ہے کہ کافروں کو کبھی فلاح نہ ہوگی۔

ع ۶ ۶ ۲ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾

وَقُلْ ؛ اور پیغمبر تم کہو۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب۔ اِغْفِرْ ؛ مغفرت کر۔ وَارْحَمْ ؛ اور رحم کر۔ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ؛ اور تو بہتر رحم کرنے والا ہے، رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر ہے۔

ترجمہ:- تم کہو! اے پروردگار! تو دامنِ مغفرت میں ڈھانپ لے اور رحم فرما۔ تو ارحم الراحمین ہے۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّ تِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ النور مدینہ میں نازل ہوئی اس میں چونسٹھ (۶۴) آیتیں اورنو (۹) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ①

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا ؛ ایک سورت ہے جس کو ہم نے اُتارا ہے ۔ وَفَرَضْنٰهَا ؛ اور اس کے احکام کو فرض اور لازم ٹھیرایا ہے ۔ وَاَنْزَلْنَا فِيْهَا ؛ اور اس میں ہم نے اُتارا ۔ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ؛ واضح احکام ، صاف صاف باتیں ۔ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ؛ تاکہ تمہاری یاد دہانی ہوجائے ، تم نصیحت پکڑیں ، سمجھیں اور اس پر عمل کریں ۔

ترجمہ :- یہ ایک سورت ہے کہ ہم نے اس کو اُتارا ہے اور اس کے احکام کو فرض کیا ہے ۔ اور اس میں صاف صاف باتیں اُتاری ہیں تاکہ تم یاد رکھو اور نصیحت پکڑو ۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ②

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ ؛ بدکار عورت اور بدکار مرد ۔ زِنا کرنے والی عورت اور مرد ۔ تحریک عورت کی طرف سے ہوتی ہے ۔ فتنے کی جڑ وہی ہے ۔ اس کی صورت شکل آفت ، اس کی باتیں قیامت ۔ لہذا پہلے لفظ اَلزَّانِيَةُ کا ہے ۔ ہرچند کہ عورت کا حُسن و جمال محرک ہوتا ہے مگر فعلِ بد کا مرتکب مرد ہوتا ہے اور عورت موقع دیتی ہے ۔ فَاجْلِدُوْا ؛ پھر کوڑے مارو ۔ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ؛ ان میں سے ہر ایک کو ۔ مِائَةَ جَلْدَةٍ ؛ سو کوڑے ، درّے ، تازیانے ۔ وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ ؛ اور تم کو ان پر مہربانی نہ آجائے ، ان کے معاملہ میں تم ترس نہ کھاؤ ۔ رحم نہ آجائے ۔ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ ؛ احکامِ دینِ خدا میں ، اس کے احکام چلانے میں ۔ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ ؛ اگر تم کو ایمان اور یقین ہے ۔ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اللہ اور روزِ قیامت پر ، اس کی بازپرس پر ، اس کے عذاب پر ۔ وَلْيَشْهَدْ ؛ اور چاہیئے کہ حاضر رہیں ، شاہد رہیں ، دیکھیں ۔ عَذَابَهُمَا ؛ دونوں کی سزا کے وقت ۔ طَآئِفَةٌ ؛ گروہ ، جماعت ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مسلمانوں کی ، ایمان داروں کی ۔

ترجمہ :- بدکار عورت اور بدکار مرد کو ، ان میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو ۔ دین اور احکامِ الٰہی کے جاری کرنے میں تم کو ترس اور رحم نہ آنا چاہئیے اگر تم خدا اور روزِ جزا پر ایمان رکھتے ہو ۔ اور مسلمانوں کا ایک گروہ ان کی سزا کے وقت حاضر رہنا چاہئیے ۔

صاحبو ! مذہبی احکام کتابوں میں رہ گئے ہیں ۔عمل کرنے والے قبروں میں آرام سے سو رہے ہیں ۔ ہمارے زمانہ میں یہ جرم بہت کم واقع ہوتا تھا ۔ اور ہوتا بھی تھا تو امراء میں ، اب تو اس کی وبا عام ہوگئی ہے ۔ پہلے بدکار گنے جاسکتے تھے ۔ اب پاکدامنوں کے گننے کا وقت آ گیا ہے ۔ پہلے عورتوں میں یہ عیب بہت کم تھا ۔ اب کوئی کسی سے کم نہیں ۔ کسی نے کہہ دیا کہ یوروپ میں مادر زادوں کا زور ہے ، یہاں بھی لوگوں نے اسی طرح زور پیدا کرنا چاہا ۔ بیسوا عورتیں اور بعض امیر گھروں میں خواص رہتی تھیں ۔ اب یہ خاصیت عام ہے اور خواصوں کی کیا کمی ہے ۔ اور بعض علماء اس کو صحیح ثابت کرنے کے لئے کوشاں ہیں ۔ متعہ کے مسئلہ نے تو زِنا کا نام ہی باقی نہیں رکھا ۔ کیا الفاظ بدلنے سے معنٰی بدل جاتا ہے ، حقیقت بدل جاتی ہے ؟ گلے سے اسلام کی رسی نکال پھینک دی ہے ۔ اب کودو ، دوڑو ، جو چاہو کرو ۔

اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً٘ وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ۝۳

اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ ؛ بدکار مرد جماع نہیں کرتا ۔ اِلَّا زَانِیَةً ؛ مگر بدکار عورت سے ۔ اَوْ مُشْرِكَةً ؛ یا بُت پرست عورت سے ۔ وَالزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَا ؛ اور بدکار عورت ، اس سے جماع نہیں کرتا ۔ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ؛ مگر بدکار مرد یا شرک کرنے والا ۔ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ ؛ اور یہ زِنا حرام کیا گیا ہے ، ممنوع ہے ۔ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ مسلمانوں پر ۔

ترجمہ :- بدکار مرد ، بدکاری نہیں کرتا مگر (اس کے جیسی) بدکار عورت یا مشرکہ عورت سے ۔ اور بدکار عورت سے کوئی بدکاری نہیں کرتا مگر (اس کے جیسا) بدکار یا مشرک مرد ، اور یہ ممنوع ہے مسلمانوں کے لئے ۔

صاحبو ! اس آیت کے معنٰی سمجھنے میں بہت گڑبڑ ہے ۔ اگر کوئی عورت یا مرد زِنا میں مبتلا ہو تو کیا اس کا نکاح پاک دامن مرد یا عورت سے نہیں ہوسکتا ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ بُت پرست مرد سے یا عورت سے تو نکاح جائز ہی نہیں ہے ۔ کتابی عورت سے نکاح جائز ہے مگر اس کے ساتھ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ بھی ہے اور بالاتفاق مشرک مرد سے کسی مسلمان عورت کا نکاح ہرگز دُرست نہیں ۔ یہی وجہ تو ہے کہ ہم نے لَا یَنْكِحُ کے معنے لئے ہیں ''بدکاری یا جماع نہیں کرتا'' اور نکاح کے لغوی معنے لئے ہیں نہ کہ اصطلاحِ شرعی یعنی بدکاری ، بدکاروں ہی کا کام ہے ۔ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ سے مُراد نکاح نہیں ہے بلکہ زِنا ہے ۔ یعنی زِنا اور بدکاری مسلمانوں پر حرام ہے ۔

ایک اور بات یاد رکھو ! کہ جب عورت توبہ کرلیتی ہے تو اب وہ زانیہ نہیں رہتی بلکہ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَاذَنْبَ لَـهٗ ☆ میں داخل ہے ۔ اب اس کو زانیہ کہنا باعتبار مَا کَانَ کے ہے جو مجاز ہے ۔ وَحُرِّمَ ذٰلِکَ سے مُراد یہی ہوسکتی ہے کہ مسلمان متقی مرد کو طبعی طور سے بدکار عورت سے کراہت ہے گو وہ تائبہ ہی کیوں نہ ہو ۔

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤﴾

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ؛ جو لوگ پاک دامن عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں ، ان کو گالی دیتے ہیں ۔ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ؛ پھر نہ لائیں چار گواہوں کو ، شاہدوں کو ۔ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً ؛ تو ان کو اَسّی (۸۰) کوڑے ، درّے ، تازیانے مارو ۔ وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ ؛ اور ہرگز نہ قبول کرو ان کی ۔ شَهَادَةً ؛ گواہی کو ۔ اَبَدًا ؛ ہرگز ، کبھی ۔ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ؛ یہ تہمت لگانے والے ناقابلِ اعتماد ہیں ، فاسق ہیں ، بدکار ہیں ، بدمعاش ہیں ۔

ترجمہ :- جو لوگ پاک دامن عورتوں کو بدنام کرتے ہیں (ان کو دشنام دیتے ہیں) اور چار گواہ نہیں لا سکتے (وہ جھوٹے ہیں) ان کو اَسّی کوڑے مارو اور ہمیشہ کے لئے ان کی کوئی شہادت نہ قبول کرو ۔ یہی لوگ ہیں بدمعاش ، فاسق ، بے حکم ۔

صاحبو ! کیا وجہ ہے کہ قتل کے لئے دو گواہ اور تہمتِ زِنا کے لئے چار گواہ ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام میں جان سے زیادہ عورت کی آبرو کی عزت ہے ۔ اس سے خاندان بدنام ہوجاتا ہے ۔ نسب کا ثابت کرنا دشوار ہوجاتا ہے ۔

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٥﴾

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا ؛ مگر جن لوگوں نے توبہ کرلی ۔ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ ؛ اس کے بعد ۔ وَاَصْلَحُوْا ؛ اور اپنی اصلاح کرلی ، اپنی حالت دُرست کرلی ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ تو اللہ غفور رحیم ہے ، معاف بھی کرتا ہے ، رحم بھی کرتا ہے ۔

ترجمہ :- مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کرلی اور اپنی اصلاح بھی کرلی تو یقیناً اللہ مغفرت بھی کرتا ہے رحم بھی ۔

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿٦﴾

☆ حدیث : گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو ۔

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَھُمْ ؛ جو اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں ، بدنام کرتے ہیں ۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّھُمْ شُھَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُھُمْ ؛ اور اس واقعہ کو دیکھنے والا ان کے پاس ان کے سوائے کوئی نہیں ۔ فَشَھَادَۃُ اَحَدِھِمْ اَرْبَعُ شَھٰدٰتٍ بِاللّٰہِ ؛ تو ایسے شخص کا دیکھنا چار آدمیوں کے دیکھنے کے برابر ہے جو اللہ کی قسم کے ساتھ ہو ۔ اس کا بیان چار گواہوں کے بیان کے مساوی ہے ۔ اِنَّہٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ؛ بے شک وہ سچوں میں سے ہے ۔

ترجمہ :- جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس اس واقعہ کو دیکھنے والا ان کے سوا کوئی نہیں تو ایسے شخص کا دیکھنا چار شخصوں کے دیکھنے کے برابر ہے (مگر شہادت میں چار مرتبہ یہ کہنا پڑے گا) خدا کی قسم کے ساتھ کہ وہ راست گویوں میں سے ہے ۔

اور اس کے الفاظ یہ ہوں گے ’’ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں سچا ہوں‘‘ ۔

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٧

وَالْخَامِسَۃُ ؛ اور پانچویں شہادت یہ ہوگی ۔ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَیْہِ ؛ کہ خدا کی اس پر لعنت ہے ، پھٹکار ہے ۔ اِنْ کَانَ مِنَ الْکٰذِبِیْنَ ؛ اگر وہ جھوٹا ہے ، دروغ گویوں میں سے ہے ۔

ترجمہ :- پانچویں دفعہ کہے کہ اس پر خدا کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹ کہتا ہے ۔

اور اس کے الفاظ یہ ہوں گے ’’ اگر میں جھوٹ کہہ رہا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہے‘‘ ۔

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٨

وَیَدْرَؤُا عَنْھَا ؛ اور اس عورت سے دفع کردے گا ۔ اَلْعَذَابَ ؛ سزا کو ۔ اَنْ تَشْھَدَ اَرْبَعَ شَھٰدٰتٍ بِاللّٰہِ ؛ کہ چار دفعہ قسم کھا کر کہے ۔ اِنَّہٗ لَمِنَ الْکٰذِبِیْنَ ؛ کہ یہ جھوٹا ہے ، دروغ گویوں میں سے ہے ۔

ترجمہ :- اور اس عورت سے سزا کو دفع کردے گا (ٹلا دے گا) خدا کی قسم کے ساتھ چار دفعہ یہ کہنا کہ بے شک یہ جھوٹا ہے ۔

اور عورت کے الفاظ یہ ہوں گے ’’ میں خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ میں بے گناہ ہوں اور یہ جھوٹا ہے‘‘ ۔

وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٩

وَالْخَامِسَۃَ ؛ اور پانچویں شہادت یہ ہوگی ۔ اَنَّ غَضَبَ اللّٰہِ عَلَیْھَآ ؛ کہ بے شک اس پر خدا کا غضب ہو ۔ اِنْ کَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ؛ اگر یہ مرد سچا اور سچوں میں سے ہے ۔

ترجمہ :- اور پانچویں شہادت یا بیان یوں دے کہ اِس پر خدا کا غضب ہو اگر یہ سچا ہے ۔

اور اس کے الفاظ یہ ہوں گے "مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو اگر یہ سچا ہے"۔

عربی میں مرد کو کہنا چاہیئے اِنَّـهٗ کے عوض میں اِنِّیْ اور عورت کو کہنا چاہیئے عَلَيْهَا کی جگہ عَلَیَّ اور دونوں اَشهَد باللّٰه کہیں ۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع ۱ / ۷

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؛ اگر تم پر خدا کا فضل نہ ہوتا ۔ وَرَحْمَتُهٗ ؛ اور اس کی رحمت ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور یہ کہ اللہ ۔ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ؛ توبہ قبول کرنے والا حکیم ہے ۔

ترجمہ :- اگر تم پر اللہ کا فضل و رحم نہ ہوتا اور اللہ توبہ قبول کرنے والا حکیم ہے (ایسا نہ ہوتا تو تم کو ذلیل و خوار کردیتا ، رسوا سرِ بازار کردیتا) ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ
لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ ؛ لائے تہمت ، طوفان ، دروغِ بے فروغ ۔ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؛ تم ہی میں کی ایک جماعت ہے ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بعض ظالموں نے تہمت لگائی تھی ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت کی ۔ چونکہ قرآنِ شریف سے ان کی براءت ثابت ہے لہذا ان کو گالی دینے والا کافر ہے ۔ لَا تَحْسَبُوْهُ ؛ تم اس کو نہ سمجھو ۔ شَرًّا لَّكُمْ ؛ اپنے حق میں بُرا ۔ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ بلکہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے ۔ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ ؛ ان میں سے ہر ایک کے لئے ہے ۔ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ؛ جو کچھ کمایا گناہ سے ۔ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ ؛ اور جس نے اُٹھایا بڑی بات کو ۔ جو متولی ہوا ، سرانجام دیا ، اچھا سمجھا اس بڑی تہمت کو ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛ اس کے لئے ہے عذابِ عظیم ، سخت سزا ۔

ترجمہ :- جن لوگوں نے یہ تہمت باندھی ہے (طوفان لایا ہے) وہ تمہارے میں کی ایک جماعت ہے ۔ تم اس کو نہ سمجھو کہ وہ تمہارے لئے شر ہے ، نہیں ! بلکہ وہ تمہارے لئے خیر ہے ۔ ان میں سے ہر شخص کے لئے ہے جو گناہ وہ کمایا اور جو شخص تم میں سے اس بڑی بات کا مرتکب ہوا ہے (متولی ہوا ہے) اس کے واسطہ ہے عذابِ عظیم ۔

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ؛ ایسا کیوں نہیں ہوا کہ جب تم نے اس بات کو سُنا ۔ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ ؛ نیک گمان کیا ہوتا مسلمان مردوں اور عورتوں نے ۔ بِاَنْفُسِهِمْ ؛ اپنے لوگوں پر ۔ خَيْرًا ؛ بھلا خیال ۔ وَقَالُوْا ؛ اور کیوں نہ کہا ۔ هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ؛ یہ صریح طوفان ہے، ظاہر افتراء ہے، دروغِ بے فروغ ہے ۔

ترجمہ :- ایسا کیوں نہیں ہوا کہ جب تم نے اس بات کو سُنا تھا تو مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں نے اپنے لوگوں کے متعلق نیک گمان کیا ہوتا اور یہ کہتے ''یہ صریح جھوٹ ہے (ظاہر طوفان ہے)''۔

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۳﴾

لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ ؛ کیوں نہیں لائے اس بات پر ۔ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ؛ چار شاہد ۔ فَاِذْلَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ ؛ جب وہ چار شاہد نہ لاسکے ۔ فَاُولٰٓئِكَ ؛ تو وہ لوگ ۔ عِنْدَاللّٰهِ ؛ خدا کے پاس ۔ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ؛ ہیں کذاب، جھوٹے دروغ گو ۔

ترجمہ :- کیوں یہ لوگ چار گواہ نہیں لائے ۔ جب وہ چار گواہ نہ لاسکے تو وہ خدا کے پاس جھوٹے ہیں (کذاب ہیں، مفتری ہیں) ۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِىْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۴﴾

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؛ اگر تم پر خدا کا فضل نہ ہوتا ۔ وَرَحْمَتُهٗ ؛ اور اس کی رحمت نہ ہوتی ۔ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ دنیا اور آخرت میں ۔ لَمَسَّكُمْ ؛ البتہ لگتا تم کو، تم پر پڑتا، تم پر نازل ہوتا، تم کو چھوجاتا ۔ فِىْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ ؛ اس چرچے میں کہ تم کرتے ہو، اس بکوے میں کہ تم کرتے ہو، اس یاوہ سرائی میں ۔ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛ بڑا عذاب، بڑی آفت ۔

ترجمہ :- اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی رحمت دنیا و آخرت میں نہ ہوتی تو اس چرچا کرنے میں تم پر عذابِ عظیم نازل ہوتا ۔

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ

وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ ؛ جب افترا کو تم لاتے تھے ، لیتے تھے ، ایک دوسرے سے نقل کرتے تھے اپنی زبانوں سے ۔ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ ؛ اور اپنے منہ سے ایسی بے بنیاد بات کو کہہ رہے تھے ۔ مَالَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؛ جس کا تم کو کچھ بھی علم نہ تھا ، جانتے کچھ نہ تھے مگر کہے جارہے تھے ۔ وَتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ؛ اور تم اس کو آسان اور سہل سمجھتے تھے ، اس کو معمولی بات سمجھ رہے تھے ۔ وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ؛ اور وہ اللہ کے پاس بہت بڑی بات ہے ۔

ترجمہ :- جب تم لوگ اس طوفان کو اپنی زبانوں پر لاتے اور مونہوں سے کہتے ایسی باتوں کو جن کا تم کو کچھ بھی علم نہیں تم اس کو آسان سمجھتے ہو اور وہ اللہ کے پاس بہت بڑی چیز ہے ۔

وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۶﴾

وَلَوْلَآ اِذْسَمِعْتُمُوْهُ ؛ کیوں نہیں جب تم نے اس بات کو سُنا ۔ قُلْتُمْ ؛ کہا ہوتا ۔ مَايَكُوْنُ لَنَا ؛ ہم کو مناسب نہیں ، ہمارے لائق نہیں ۔ اَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا ؛ کہ ہم یہ بات کہیں ، ہماری زبان سے یہ تہمت نکلے ۔ سُبْحٰنَكَ ؛ یا اللہ تو پاک ہے ۔ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ؛ یہ بڑا بہتان ہے ، طوفان ہے ، دروغِ بے فروغ ہے ، بڑا افترا ہے ۔

ترجمہ :- جب تم نے اس بات کو سنا تو کیوں نہیں کہا " ہم کو اس بات کا کہنا مناسب نہیں (ہمارے لائق نہیں) ۔ (یا اللہ) تو پاک ہے (معاذ اللہ) یہ تو بہت بڑا بہتان ہے (بڑا افترا ہے) " ۔

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ ؛ اللہ تم کو وعظ کرتا ہے ، نصیحت کرتا ہے ، سمجھاتا ہے ۔ اَنْ تَعُوْدُوْا ؛ کہ پھر کرو ، اس کا اعادہ کرو ۔ لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا ؛ ایسے کام اور ایسی بات کی طرف کبھی ۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اگر تم ایماندار ہو ، مسلمان ہو ۔

ترجمہ :- اللہ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ ایسی بات پھر کبھی نہ کہو اگر تم ایماندار ہو ۔

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۱۸﴾

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ ؛ اور اللہ بیان کرتا ہے ۔ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؛ تمہارے لئے آیتیں ، نشانیاں ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ علم والا ہے ۔ حکمت والا ہے ۔ سب کے حال سے واقف ہے ۔ جو کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے ۔ وہ علیم بھی ہے حکیم بھی ۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ ؛ جو چاہتے ہیں، محبوب رکھتے ہیں ۔ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ ؛ کہ یہ بے حیائی کی بات مشہور ہوجائے ، اس فحش بات کی اشاعت ہوجائے ۔ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں میں ، ان لوگوں میں جو خدا رسول کا یقین رکھتے ہیں ۔ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ ان کے لئے ہے المناک عذاب ، دردناک سزا ۔ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ خدا کو علم ہے تم کو علم نہیں ، خدا سب کچھ جانتا ہے تم کچھ نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- یقیناً جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اس تہمت کی اشاعت ہو ، ان کے لئے دنیا اور آخرت میں المناک عذاب ہے ۔ اللہ علم والا ہے تم بے علم ہو ۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

ع ۲ ۸ النصف

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ ؛ اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؛ اور یہ بھی کہ اللہ رأفت والا ہے ، شفقت کرنے والا ہے ، نرمی کرنے والا ہے ، مہربانی کرنے والا ہے ، رحمت کرنے والا ہے ، مہربان ہے ۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو تم پر کبھی کا عذابِ عظیم نازل ہوجاتا ۔

ترجمہ :- اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کا رحم نہ ہوتا (نیز اللہ رؤف و رحیم نہ ہوتا تو تم پر کبھی کے عذابِ الیم نازل ہوجاتا) اور بے شک اللہ تعالیٰ رؤف و رحیم ہے ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ
فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ
اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَا تَتَّبِعُوْا ؛ اتباع نہ کرو ، نہ چلو ۔ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؛ قدموں پر شیطان کے ، شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو ۔ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؛ اور جو آدمی شیطان کے قدم بہ قدم چلے گا ، اس کی اتباع

کرے گا۔ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ ؛ تو وہ حکم دے گا۔ بِالْفَحْشَآءِ ؛ بے حیائی اور فحش بات کا۔ وَالْمُنْكَرِ ؛ اور نامعقول اور بُری بات اور قابلِ انکار بات کا۔ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؛ اور اگر تم پر اللہ کا فضل و کرم نہ ہوتا۔ وَرَحْمَتُهٗ ؛ اور اس کی رحمت۔ مَا زَكٰى ؛ تو پاک صاف نہ ہوتا۔ مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اَبَدًا ؛ تم میں سے کوئی شخص کبھی۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ ؛ مگر اللہ پاک صاف کرتا ہے۔ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہے، یعنی توبہ کی توفیق دیتا ہے اور اس کو قبول کرتا ہے۔ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ سب کی سُنتا ہے، سب کچھ جانتا ہے۔

ترجمہ :- اے ایمان والو! شیطان کے قدم بہ قدم نہ چلو (اس کی اتباع نہ کرو) اور جو شیطان کے قدم بہ قدم چلے گا (اس کی اتباع کرے گا) تو وہ (شیطان) تو فحش و بے حیائی اور قابلِ انکار اور بری بات کا حکم دے گا۔ اور اگر تم پر خدا کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک و صاف نہ ہوتا (نہ توبہ کرتا نہ اس کی توبہ قبول ہوتی) مگر خدا جس کو چاہتا ہے پاک صاف کرتا ہے اور اللہ سمیع بھی ہے علیم بھی ہے۔

وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْٓا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾

وَلَا يَاْتَلِ ؛ اور قسم نہ کھائیں۔ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ ؛ تم میں کے اہلِ فضل و کرم۔ وَالسَّعَةِ ؛ اور کشائش اور وسعت والے۔ اَنْ يُّؤْتُوْٓا ؛ کہ دیں۔ اُولِي الْقُرْبٰى ؛ قرابت داروں کو۔ وَالْمَسٰكِيْنَ ؛ اور مسکینوں، فقیروں، محتاجوں کو۔ وَالْمُهٰجِرِيْنَ ؛ اور ہجرت کرنے والوں کو، اور وطن چھوڑنے والوں کو۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں۔ وَلْيَعْفُوْا ؛ اور ان کو چاہیئے کہ قصور معاف کریں، عفو کریں۔ وَلْيَصْفَحُوْا ؛ اور ان کی خطاؤں سے درگزر کریں، اور ان پر توجہ نہ کریں، اور ان کی خطاؤں سے منہ پھیر لیں۔ اَلَا تُحِبُّوْنَ ؛ کیا تم نہیں چاہتے۔ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؛ کہ خدا تمہاری خطا پوشی کرے اور مغفرت کرے۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اور اللہ تو غفور اور رحیم ہے ہی۔

ترجمہ :- اور تم میں کے فضل و کرم اور وسعت والوں کو چاہیئے کہ قسم نہ کھائیں (کس بات کی؟) کچھ نہ دینے کی۔ (کن کو؟) قرابت داروں کو، مسکینوں کو، راہِ خدا میں ہجرت کرنے والوں کو اور ان کو چاہیئے کہ عفو کریں، اعراض کریں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے اور اللہ تو غفور و رحیم ہے ہی۔

إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَٰتِ الْغَٰفِلَٰتِ الْمُؤْمِنَٰتِ لُعِنُوا
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿۲۳﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ ؛ جولوگ گالی دیتے ہیں ، تہمت لگاتے ہیں ، بہتان اور طوفان اُٹھاتے ہیں ۔ کن پر ؟ اَلْمُحْصَنٰتِ ؛ پاکدامن عورتوں پر ۔ اَلْغٰفِلٰتِ ؛ بدکاری سے غافل عورتوں پر ، بے خبر بی بیوں کو ۔ اَلْمُؤْمِنٰتِ ؛ ایمان والیوں کو ۔ (اگر ایسا کریں تو کیا ہوگا ؟) لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کی جائے گی ، ان پر پھٹکار ہوگی ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؛ ان پر بڑا عذاب ہوگا ۔

ترجمہ :- جولوگ طوفان اُٹھاتے ہیں پاکدامن ، غافل و بے خبر اور ایمان والی عورتوں پر ، ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لئے ہے عذابِ عظیم ۔

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۴﴾

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ ؛ اس دن کو یاد کریں ، اس کا خیال رکھیں کہ ان کے خلاف میں گواہی دیں گی ۔ اَلْسِنَتُهُمْ ؛ ان کی زبانیں (جمعِ لسان) وَاَيْدِيْهِمْ ؛ اور ان کے ہاتھ (جمعِ یَدٌ) ۔ وَاَرْجُلُهُمْ ؛ اور ان کے پاؤں (جمعِ رِجلٌ) ۔ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان اعمال کو کہ وہ کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اس دن کا خیال رکھیں کہ ان کی زبانیں ، ان کے ہاتھ ، ان کے پیر ، ان کے خلاف شہادت دیں گے ان اعمال پر کہ وہ کرتے تھے ۔

صاحبو ! قرآنِ شریف میں ہے : وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ ۔ یعنی ہر چیز کو کچھ نہ کچھ علم ہے ۔ ذرات کو بھی علم ہے ۔ ان کے آپس میں ملنے سے روحِ جمادی ملتی ہے ، اس کو بھی علم ہے ۔ جمادات ملتے ہیں تو روحِ نباتی دی جاتی ہے اور وہ ان کی حاکم ہوتی ہے ۔ نباتات آپس میں ملتے ہیں تو روحِ حیوانی دی جاتی ہے ، اس کو بھی علم ہے اور نباتات پر حاکم ہے ۔ اجزائے حیوانی ملتے ہیں تو ان کو روحِ انسانی دی جاتی ہے ۔ اور وہ ان پر حاکم ہوتی ہے ۔ قیامت میں روحِ انسانی کی حکومت ہٹادی جاتی ہے تو ہاتھ پاؤں ، تمام چیزیں اس پر گواہی دیں گے ۔

صاحبو ! انسان وحیوان کا صاحبِ علم ہونا تو سب کو معلوم ہے ۔ نباتات میں بھی علم ہونے کی تحقیق ہورہی ہے جو اِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ کو ثابت کرتا ہے ۔

يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ ﴿۲۵﴾

یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ یُوَفِّیْھِمُ اللّٰہُ ؛ اللہ ان کو پورا پورا دے گا ، کافی وافی دے گا ۔ دِیْنَھُمُ الْحَقَّ ؛ مناسب جزا کو ، برحق دین کی جزا کو ۔ وَیَعْلَمُوْنَ ؛ اور ان کو معلوم ہو جائے گا ۔ اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ؛ کہ اللہ ہی برحق ہے ، بیان کرنے والا ہے ، ظاہر ہے ۔

ترجمہ :- اس دن اللہ ان کو کافی وافی جزا دے گا اور ان کو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ ہی حق ہے ۔ (ظاہر ہے) بیان کرنے والا ہے ۔

اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ
اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ۗ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٦﴾ ع ۳ ۶ ۹

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ ؛ خبیث اور ناپاک عورتوں کے لئے خبیث و ناپاک مرد ۔ خبیثوں کے لئے خبیث باتیں ، خبیث صفات ۔ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ؛ اور خبیث مرد ہیں خبیث عورتوں کے لئے ، یا خبیث صفات ہیں ۔ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ؛ اور پاک عورتیں یا پاک صفات چیزیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد ہیں پاک عورتوں کے لئے ۔ اَلطَّیِّبٰتُ ؛ پاک عورتیں یا پاک صفات ۔ اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوْنَ ؛ یہ لوگ پاک ہیں ۔ بری ہیں ۔ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ؛ ان باتوں سے کہ یہ منافق کہتے ہیں ، یعنی تہمتیں جو یہ لگاتے ہیں ۔ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ؛ ان کے لئے ہے مغفرت ، بخشش اور باکرامت رزق ، باعزت عطایا ۔

ترجمہ :- خبیث مردوں کے لئے خبیث عورتیں اور خبیث عورتیں ہیں خبیث مردوں کے لئے ۔ اور اچھی عورتیں ہیں اچھے مردوں کے لئے اور اچھے مرد ہیں اچھی عورتوں کے لئے ۔ یہ لوگ ، وہ (منافق) جو کچھ کہتے ہیں اس سے پاک ہیں ۔ انھیں کے لئے مغفرت اور باکرامت عطایا ہیں ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۗ
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٧﴾

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَاتَدْخُلُوْا بُیُوْتًا ؛ کسی گھر میں داخل نہ ہو ۔ غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ ؛ جو اپنا نہ ہو ۔ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا ؛ یہاں تک کہ اجازت حاصل کر کے ، بات چیت کر کے انست نہ حاصل کرلو ۔ وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَھْلِھَا ؛ اور گھر والوں پر سلام نہ کرلو ۔ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ ؛ یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ؛ شاید کہ تم یاد رکھو اور اس پر عمل کرو ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! تمہارے گھر کے سوا اگر اور گھروں میں داخل ہو تو پہلے اجازت لے لو اور گھر والوں کو سلام کرو ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ شاید کہ تم اس بات کو یاد رکھو ۔

صاحبو ! کسی کے گھر میں جاؤ تو پکار کر السلام علیکم اور کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے کہو ۔ بے اجازت گھر میں داخل ہو جانا ، دروازے کے سوراخ میں سے دیکھنا ، یہ سب اسلامی اُصول کے خلاف ہے ۔ ممکن ہے کہ گھر میں ایسے لوگ ہوں جو پردہ کرتے ہوں ۔ اپنا ہی گھر کیوں نہ ہو اس میں بھی پوچھ کر جانا چاہیئے ۔

افسوس ! اس زمانہ میں لوگ اسلامی اُصول کو بالکل بھول گئے ، عورتیں جب پردہ ہی نہیں کرتیں تو پوچھنا کدھر ؟ لوگ گھر میں داخل ہو کر سلام کرتے ہیں ۔ سلام بھی کہاں ، آداب ، بندگی ، تسلیم کہتے ہیں ۔ السلام علیکم کو تو بالکل فراموش کر گئے ہیں ۔ آداب مہمل ہے اور بندگی کہنا تو گناہ ہے ۔ بندگی خدا کی ہوتی ہے نہ کہ آدمیوں کی ۔ کیا کیا جائے آوے کا آوے خراب ہو گیا ہے ۔

گھر میں اجازت لے کر جانا چاہیئے

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا ؛ اگر نہ پاؤ گھر میں کسی کو ۔ فَلَا تَدْخُلُوْهَا ؛ تو اس گھر میں داخل نہ ہو ، ہرگز نہ جاؤ ۔ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ؛ یہاں تک کہ تم کو اذن دیا جائے ، پروانگی ملے ، اجازت حاصل ہو جائے ۔ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمْ ؛ اور جب تم سے کہا جائے ۔ ارْجِعُوْا ؛ واپس ہو جاؤ ۔ اور گھر والے کہیں کہ اب پھر آنا ، پھر کبھی تشریف لانا ۔ فَارْجِعُوْا ؛ پھر تم واپس ہو جاؤ ۔ اور آنے کی اجازت ، داخل ہونے کی اجازت پر تاکید نہ کرو ، بے ضرورت باتوں سے تکلیف نہ دو ۔ ہر شخص اپنی ضرورت سے واقف رہتا ہے ، نیز گھر میں داخل ہو گئے ہو تو صاحب خانہ کے کہنے پر واپس ہو جاؤ ، برخاست کرو ۔ عہدہ داروں کا وقت قیمتی ہوتا ہے ، بے کار اور طول طویل باتوں سے تکلیف نہ دو ۔ هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؛ یہ تمہارے لئے بہتر ہے ، پاکیزہ ہے ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ کو تمہارے اعمال کا علم ہے ، وہ تمہارے کاموں سے باخبر ہے ۔

ترجمہ :- اگر تم گھر میں کسی کو نہ پاؤ تب بھی بغیر اذن کے گھر میں داخل نہ ہو ۔ اور جب تم سے کہا جائے ، واپس ہو جاؤ ، تو تم لوٹ جاؤ ۔ یہ تمہارے لئے پاکیزہ بات ہے ۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ خوب جانتا ہے ۔

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ ؛ تم پر کوئی گناہ نہیں ۔ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا ؛ کہ داخل ہو ایسے گھروں میں ۔ غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ ؛ جن میں کوئی سکونت پذیر نہیں ۔ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؛ اس میں تمہاری کوئی چیز ہے، کوئی سامان ہے ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ ؛ اللہ خوب جانتا ہے ۔ مَا تُبْدُوْنَ ؛ جو تم ظاہر کرتے ہو، آشکارا کرتے ہو ۔ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ؛ اور جس کو تم چھپاتے ہو ۔ اس پر نہاں اور عیاں سب ظاہر ہو ۔

ترجمہ :- تم پر کوئی گناہ نہیں اگر ایسے گھروں میں داخل ہو جن میں کوئی نہیں ہے اور تمہارا کچھ ساز و سامان ہے خدا خوب جانتا ہے جو تم ظاہر و باطن کرتے ہو (آشکارا اور پوشیدہ کرتے ہو) ۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مسلمانوں سے کہو ۔ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ ؛ نیچی رکھیں اپنی آنکھوں کو ۔ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؛ اور حفاظت کریں اپنی شرمگاہوں کی ۔ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؛ یہ ان کے لئے پاکیزہ تر ہے، بہتر ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ ؛ اللہ باخبر ہے، خبردار ہے ۔ واقف ہے ۔ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ؛ جو کچھ وہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- مسلمانوں سے کہو ! اپنی نیچی نگاہ رکھو اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو ۔ یہ ان کے لئے پاکیزہ تر ہے ۔ اللہ ان کے کاموں سے باخبر ہے ۔

صاحبو ! یہ نظر کیا ہے شیطان کا تیر ہے ۔ نہ غیر محرم کو دیکھیں گے نہ کسی بری بات میں مبتلا ہوں گے ۔ نظر نیچی رکھنا موحد کے لئے ضرور ہے ۔ انسانی چہرے پر تشخص کا اثر ہے ۔ خصوصاً آنکھوں کا آنکھوں سے ملنا، نگاہ کے ذریعہ سے دل میں گھس جانا، قیامت ہے ۔

نظر نیچی رکھنے سے شیطان اثر انداز نہیں ہوتا

جو لوگ نظر کی حفاظت کرتے ہیں ان کی نظر میں اثر پیدا ہوجاتا ہے، ان کے خطرات بند ہوجاتے ہیں ۔ تمام عالم پر ایک بسیط نظر رکھنا مقتضائے وحدت ہے ۔ خیر ! میں یہ کیا کہہ رہا ہوں ؟ اس زمانہ میں پردہ ہی نہیں رہا ۔ کسی نے خوب کہا کہ مردوں کی عقل پر پردہ پڑگیا ہے ۔ یہ بھی کچھ پہلے کی بات ہے، اب تو شہروں میں ننگے بس رہے ہیں ۔ خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے ۔

لوگ نیچرل زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں ۔ آدمی ننگا پیدا ہوا ہے ۔ لہذا یہ لوگ برہنہ رہنا چاہتے ہیں ۔ جانوروں میں شادی بیاہ کہاں ان کو بھی نکاح کی ضرورت نہیں ۔ سرکار کی عورتیں ۔ سرکار کے بچّے ۔ صرف اتنا کرو کہ آپس میں نہ لڑو نہ جھگڑو ۔ ابھی ہندوستان میں تو ایسا حال نہیں ہوا ۔ مستقبل تاریکی میں ہے، معلوم نہیں آئندہ کیا ہوگا ؟

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا
ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ
اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ
اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ
اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ
وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۭ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا
اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ ؛ اور مسلمان عورتوں سے کہو ۔ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ ؛ کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں ۔ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ؛ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ۔ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ ؛ اور اپنے بناؤ سنگار کو، زیب و زینت، آرائش و زیبائش کو ظاہر نہ کریں ۔ اِلَّا مَاظَهَرَ مِنْهَا ؛ مگر اس میں سے جو ظاہر ہوجائے جیسے ہاتھ پاؤں کہ چلنے پھرنے، لینے دینے میں دشواری نہ ہو ۔ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ ؛ اور ڈال دیں اپنی اوڑھنیاں ۔ جمع خمار ۔ خمر ۔ شراب، عقل ڈھانپ دینے والی ۔ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ؛ اپنے گریبانوں پر، جیبوں پر ۔ جَابَ ۔ يَجُوْبُ ۔ جَوْبًا ؛ کاٹنا ۔ جواب ۔ جو سوال کو ختم کردے ۔ اَجَابَ ۔ يُجِيْبُ ۔ اِجَابَةً ؛ قبول کرنا، دُعا کو پوری کردینا ۔ ایک صاحب لکھتے ہیں جیب عربوں کے پاس سینہ پر رہتا تھا اب شروانی اور کوٹوں میں بازو کو آ گیا ہے ۔ فراک کوٹ میں تو جہاں آ گیا ہے اس کو بیان بھی نہیں کرسکتے ۔ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ ؛ زیب و زینت کو ظاہر نہ کریں ۔ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ ؛ مگر اپنے خاوندوں پر ۔ جمع بَعْلٌ ؛ خاوند، شوہر ۔ اپنے میاں پر ۔ اَوْاٰبَآئِهِنَّ ؛ یا اپنے باپوں پر، والد پر ۔ اَوْاٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ ؛ یا اپنے سسروں پر ۔ اَوْاَبْنَآئِهِنَّ ؛ یا اپنے بچوں پر، لڑکوں پر ۔ اَوْاَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ ؛ یا اپنے شوہروں کے لڑکوں پر یعنی علّاتی بچوں پر ۔ اَوْاِخْوَانِهِنَّ ؛ یا اپنے بھائیوں پر ۔ اَوْبَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ ؛ یا اپنے بھتیجوں پر ۔ اَوْبَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ ؛ یا اپنے بھانجوں پر ۔ خواہ حقیقی ہوں، علاتی یا اخیافی ۔ اَوْنِسَآئِهِنَّ ؛ یا اپنی سہیلیوں یا میل جول کی عورتوں سے ۔ اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ؛ یا ان غلاموں پر جو ان کے قبضہ میں ہیں، ان کے ہاتھ جن کے مالک ہوئے ہیں ۔

اَوِالتّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ ؛ یا ان بڈھے نوکر چاکر مردوں پر جن کو عورتوں کی حاجت نہیں ہوتی ۔ بعض لوگ اس سے بڈھوں اور پیروں کے سامنے نکلنے پر استدلال کرتے ہیں مگر ذرا غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ پر بھی تو توجہ رکھو ۔ یعنی جن کو دنیاداری سے کوئی غرض نہیں ۔ اَوِالطِّفْلِ الَّذِيْنَ ؛ یا وہ بچّے جو ۔ لَمْ يَظْهَرُوْا ؛ جو مطلع نہیں ، واقف نہیں ، جن پر ظاہر نہیں ہوا ۔ عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ؛ عورتوں کے رازوں ، چھپی باتوں سے واقف ہی نہیں ۔ وَلَايَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ ؛اور چلتے میں زور سے پیر نہ ماریں ۔ لِيُعْلَمَ مَايُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؛ تاکہ معلوم ہوجائے جو چھپاتی ہیں ، جس کو چھپانا چاہیئے ۔ یعنی چلتے میں ایسا پیر نہ مارو کہ گھنگرو کی آواز ، پائل کی جھنکار ، مردوں کے کانوں تک پہنچے ۔ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا ؛ اورتم سب خدا کی طرف رجوع کرو ، توبہ کرو ۔ اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ اے مسلمانو ! اے ایمان والو ! لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؛ تاکہ تم فلاح پاؤ ، کامیاب رہو ۔ اگرتم ان پر عمل پیرا نہ رہوگے تو تمہاری دنیا بھی تباہ ہوگی اور آخرت بھی ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم ایماندار عورتوں سے کہو ! اپنی نگاہیں نیچی رکھو ، اپنے ستر کی حفاظت کرو ، اپنے بناؤ سنگار کو ظاہر نہ کرو مگر ان اعضاء کو جو ہمیشہ کھلے رہتے ہوں ۔ اور اپنے گریبانوں اور سینوں پر اوڑھنی ڈال لو (تاکہ سینوں کا اُبھار ظاہر نہ ہو) اور اپنی زینت اور بناؤ سنگار کو ظاہر نہ کرو مگر اپنے خاوندوں کے لئے ، اپنے باپوں کے لئے ، اپنے سُسروں کے لئے ، اپنے بچوں کے لئے ، اپنے علاّتی بچوں کے لئے یا اپنے بھائیوں کے لئے یا اپنے بھتیجوں کے لئے یا اپنے بھانجوں کے لئے یا اپنی ہمجولیوں ، سہیلیوں کے لئے یا اپنے زرخرید غلاموں کے لئے یا ایسے بڈھے فرتوت نوکر چاکر مردوں کے لئے جن کو زنانہ مقاصد سے کوئی غرض نہیں یا ایسے بچوں کے لئے جن کو عورتوں کے بھیدوں سے ان کے مقاصد سے واقفیت و آگاہی نہ ہو ۔ اور چلتے میں زمین پر زور زور سے پیر نہ ماریں کہ ان کی چھپی ہوئی زینت ظاہر ہوجائے (یعنی گھنگروؤں اور پازیب کی آواز مردوں کے کانوں تک نہ پہنچے) اور مسلمانو ! تم سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم کو بہبودی اور فلاح حاصل ہو ۔

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ ؛ اور شادی کردو ، نکاح کردو ، بے شوہر عورتوں کو ۔ اَيَامٰى جمعِ اَيِّمْ ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں کے ۔ وَالصّٰلِحِيْنَ ؛ اور نیکوں کو ۔ مِنْ عِبَادِكُمْ ؛ اپنے غلاموں میں سے ۔ وَاِمَآئِكُمْ ؛ اور اپنے لونڈیوں ، باندیوں ، کنیزوں سے ۔ اِمَآءٌ جمعِ اَمَةٌ ۔ دیکھو ! عباد کا لفظ جو جمعِ عبد ہے غلاموں پر استعمال کیا گیا ہے لہٰذا عبد النبی یا عبد الرسول کہنا شرک نہ ہوگا ۔

عبدالنبی اور عبدالرسول کہنا شرک نہیں

شرک اس وقت ہوگا جب مخلوق کے معنی میں ہو۔ کونسا مسلمان ہے کہ اپنے کو پیغمبر یا کسی ولی کا مخلوق سمجھتا ہو۔ اصل یہ ہے کہ بعض لوگ فوارۂ شرک ہیں، مشرک کا لفظ ان کے منہ سے نکلتا ہے اور خود ان ہی پر عائد ہوتا ہے۔ اِنۡ یَّکُوۡنُوۡا فُقَرَآءَ ؛ اگر وہ فقیر و نادار ہوں۔ یُغۡنِهِمُ اللّٰهُ ؛ تو اللہ ان کو غنی و تونگر کردے گا۔ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؛ اپنے فضل سے۔ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ؛ اور اللہ وسعت وعلم والا ہے۔ اس کے پاس سب کی سمائی ہے اور اس کو ہر ایک کا علم ہے۔

ترجمہ:- تم بے شوہر عورتوں کے نکاح کردو۔ اور نیک اور شائستہ غلاموں اور لونڈیوں کی بھی شادی کردو۔ اگر وہ فقیر ہیں تو خدا ان کو اپنے فضل سے غنی کردے گا اور اللہ وسیع رحمت اور عظیم علم والا ہے۔

وَلۡيَسۡتَعۡفِفِ الَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغۡنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ ؕ وَالَّذِيۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ الۡكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ فَكَاتِبُوۡهُمۡ اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِيۡهِمۡ خَيۡرًا ‌ۖ وَّاٰتُوۡهُمۡ مِّنۡ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِىۡۤ اٰتٰٮكُمۡ‌ ؕ وَلَا تُكۡرِهُوۡا فَتَيٰتِكُمۡ عَلَى الۡبِغَآءِ اِنۡ اَرَدۡنَ تَحَصُّنًا لِّتَبۡتَغُوۡا عَرَضَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ ؕ وَمَنۡ يُّكۡرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنۡۢ بَعۡدِ اِكۡرَاهِهِنَّ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۳۳﴾

وَلۡيَسۡتَعۡفِفِ ؛ اور چاہیئے کہ پاک دامنی اور عفت اختیار کریں۔ اَلَّذِيۡنَ لَا يَجِدُوۡنَ نِكَاحًا ؛ جو نکاح نہیں کرسکتے، جن کو شادی کا مقدور نہیں، جن کے پاس بیاہ کے اسباب نہیں۔ حَتّٰى يُغۡنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؛ جب تک اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی نہ کردے۔ وَالَّذِيۡنَ يَبۡتَغُوۡنَ الۡكِتٰبَ ؛ اور جو لوگ نوشتہ چاہتے ہیں، مکاتب ہونا چاہتے ہیں، مکاتب: وہ غلام جس کو ایک نوشتہ لکھ دیا جائے کہ اگر تم اتنی رقم کما کر داخل کرو تو تم آزاد ہوجاؤ گے۔ مِمَّا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ ؛ ان غلاموں میں سے جو تمہارے قبضہ میں ہیں، تمہارے ہاتھ جن کے مالک ہیں۔ فَكَاتِبُوۡهُمۡ ؛ پس ان کو مکاتب بنادو، ان کو نوشتہ لکھ دو۔ اِنۡ عَلِمۡتُمۡ فِيۡهِمۡ خَيۡرًا ؛ اگر تم ان میں بھلائی اور شائستگی جانتے ہو۔ وَاٰتُوۡهُمۡ مِّنۡ مَّالِ اللّٰهِ ؛ اور ان کو خدا کے مال میں سے دو۔ اَلَّذِيۡنَ اٰتٰكُمۡ ؛ جو تم کو دیا ہے۔ ہم اور جو کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے سب خدا کا ہے، ہمارا وجود ہی جب بالعرض ہے تو حکومت اور تصرف اور دولت سب خدا کی ہے۔ وَلَا تُكۡرِهُوۡا فَتَيٰتِكُمۡ عَلَى الۡبِغَآءِ ؛ اور مجبور نہ کرو تمہاری جوان لونڈیوں کو زنا پر، بدکاری پر۔ اِنۡ اَرَدۡنَ تَحَصُّنًا ؛ اگر وہ باوجود باندی ہونے کے پاک دامن رہنا چاہتے ہیں، اپنی پاک دامنی پر اڑی ہوئی ہیں۔ لِتَبۡتَغُوۡا عَرَضَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؛ دنیا کی زندگی کے چار پیسے کمانے کے لئے عورتوں کو بدکاری پر لگا کر مال سمیٹنا شرافت سے بہت بعید ہے۔ وَمَنۡ يُّكۡرِهْهُّنَّ ؛ اور جو قرم ساق، دیوث ان عورتوں کو زنا کاری پر مجبور کرے۔ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنۡۢ بَعۡدِ اِكۡرَاهِهِنَّ ؛ یقیناً اللہ ان عورتوں کو مجبور کرنے کے بعد۔ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ؛ غفور و رحیم ہے۔ کیونکہ وہ عاجز ہیں، مجبور ہیں،

ان پر کوئی گناہ نہیں ۔

ترجمہ :- اور عفت و پاکدامنی اختیار کریں وہ لوگ جن کو نکاح کا مقدور نہیں جب تک کہ اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی نہ کردے ۔ اور تمہارے غلاموں میں سے جو مکاتب بننا چاہیں، تو اگر تم ان میں بھلائی سمجھتے ہو تو ان کو مکاتب بنادو (ان کو نوشتہ لکھ دو) ۔ اور اس مال میں سے کہ خدا نے تم کو دیا ہے ان کو دو ۔ اور جوان چھوکریوں کو خصوصاً جب کہ وہ پاک دامن رہنا چاہتی ہیں بدکاری پر مجبور نہ کرو زندگیِ دنیا کے سازو سامان چاہنے کے لئے ۔ اور جو اِن عورتوں کو مجبور کرے، تو ان کے مجبور کرنے کے بعد ان پر کوئی گناہ نہیں ۔ اللہ تو غفور و رحیم ہے ہی ۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ ع ۸ ۱۰

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ ؛ اور ہم نے تمہاری طرف اُتاری ۔ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؛ روشن آیتیں، واضح احکام، بین دلائل ۔ وَمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؛ اور ان لوگوں کی بھی مثالیں بیان کردیں جو تم سے پہلے تھے ۔ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ؛ اور خدا ترسوں اور متقیوں اور پرہیزگاروں کے لئے وعظ و نصیحت بھی بیان کردی ۔

ترجمہ :- ہم نے تمہاری طرف واضح آیتیں اُتاردیں اور ان کی مثالیں بھی دے دیں جو تم سے پہلے گزرے ہیں ۔ اور متقیوں کو وعظ و نصیحت کردی ۔

صاحبو ! غلامی کا مسئلہ مسلمانوں کا پیدا کیا ہوا نہیں ہے ۔ بلکہ مسلمانوں نے اس قدیم رسم کی اصلاح کی ہے ۔ اس کو رفتہ رفتہ دنیا سے اُٹھا دیا ہے ۔ قدیم زمانہ میں فاتح، مفتوح کے مردوں، عورتوں سب کو قتل کردیتے تھے ۔ ملک کو تباہ اور ویران کردیتے تھے ۔ اس کی مثال دیکھنا چاہتے ہو تو ایٹم بم اور امریکہ اور جاپان کی لڑائی میں اس کی تباہ کاری پر غور کرو ۔ بچے، بڈھے، عورت، مرد، جانور سب نذرِ آتش ۔ اس سے کچھ ترقی ہوئی تو مردوں کو قتل کرنے لگے ۔ اور عورتوں کو باندی بنا کر رکھنے لگے ۔ پھر اور ترقی ہوئی تو مردوں اور عورتوں سب کو غلام بنالیا ۔ اسلام نے عملی طور سے غلامی کو اس طرح نابود کیا: حکم دیا گیا کہ جو کھانا آقا کھاتے ہیں غلاموں کو بھی کھلائیں ۔ جو کپڑے خود پہنتے ہیں ان کو بھی پہنائیں ۔ جہاں کسی نے کوئی قصور کیا، حکم ہوا کہ ایک غلام آزاد کرو ۔ لونڈی سے بچہ ہوگیا اب اس کو کوئی بیچ نہیں سکتا ۔ آقا کے مرتے ہی وہ لونڈی آزاد ۔ باندی غلام میں شائستگی اور تہذیب آجائے تو ان کو مکاتب بنادو ۔ یعنی آزاد نامہ لکھ دو خواہ بغیر کچھ لئے کے خواہ کچھ لے کر ۔ كَاتِبُوْا کا صیغہ امر ہے، امر وجوب پر دلالت کرتا ہے ۔ لہذا شائستہ ہوجانے کے بعد آزاد کرنا واجب ہے ۔

اسلام نے عملی طور پر غلامی کو ختم کیا

صاحبو ! غلاموں کو آزاد کرنے کا دعویٰ کرنے والے اپنی مغلوب رعایا پر اتنی سختی کرتے ہیں، جس کا حد و حساب نہیں ۔

مسلمانوں کی غلامی سے لوگ آزاد ہوتے تھے ۔ موجودہ زمانہ کی حقیقی غلامی سے آزادی ہرگز ممکن نہیں ۔ اوّل غلام کہتے تھے اب کالا آدمی کہتے ہیں ۔ چاہے کشمیر و پنجاب اور گجرات کے گورے سے گورے آدمی ہی کیوں نہ ہوں ۔ مگر وہ رہیں گے کالے آدمی ہی ۔

مسلمانوں کے غلام آزاد ہوکر بادشاہ تک ہوئے ہیں ۔ بادشاہوں نے اپنی بیٹیوں کی ان سے شادیاں کردی ہیں ۔ الپتگین کون تھا ؟ سبکتگین کا غلام ۔ ہندوستان میں خاندانِ غلامان اب تک مشہور ہے ۔ تاریخ اس پر شہادت دیتی ہے ۔ کافور انشیدی کون تھا ۔ غلام تھا ۔ غلاموں میں بڑے بڑے امام بھی ہوئے ہیں ۔ امام مالک کے اُستاد نافع کون تھے ؟ ابن عمرؓ کے غلام ۔ عکرمہ کون تھے ؟ ابن عباسؓ کے غلام ۔ یہ غلامی کا نام ان کے شائستہ نہ ہونے تک ہے ۔ شائستگی آتی ہے تو آزادی کو لاتی ہے ۔

یہ بُت پرست قوم ہندوستان کی رہنے والی اپنے مفتوح دشمن کو شودر کہتی ہے ۔ ملیچھ کہتی ہے ۔ کتّا اُن کی رسوئی کے پاس سے جائے پرواہ نہیں ۔ مگر ان کی رسوئی پر غریب شودر کا سایہ نہ پڑے ۔ یہ غلامی نہیں تو کیا ہے ۔

یہ ہم نے بیان کردیا ہے کہ اپنی ذات کو دوسروں کی ذات سے بہتر سمجھنا ابلیس کا نظریہ ہے ۔ اسلام میں تمام بنی آدم ایک دوسرے کے بھائی ہیں ۔ آدمی بڑا اپنے نیک عمل سے ہوتا ہے ۔

غریب شودر نیک کام کر رہا ہے اور ایک برہمن ظلم وستم کر رہا ہے ۔ ان لوگوں کے پاس وہ برہمن ہی اچھا سمجھا جائے گا ۔ اور مسلمانوں کے پاس اچھا کام کرنے والا شودر بداعمال برہمن سے بہتر ہے ۔

غلاموں کی رعایت کی کوئی حد بھی ہے کہ اُصولِ اسلام سے جوان بیٹے کا نفقہ باپ پر واجب نہیں ہوتا مگر غلام اور غلام کی بیوی بچوں کا نفقہ آقا پر واجب ہے ۔

آقا اگر غلام پر ظلم کرے تو وہ حاکم کے پاس فریاد لے جائے گا ۔ حاکم ظلم سے روکے گا ۔ اگر حاکم کے کہنے پر عمل نہ کرے تو حکم دیا جائے گا کہ اس کو دوسرے کے پاس منتقل کرو ۔ باندی غلام اپنے مذہب پر باقی رہ سکتے ہیں ۔ اسلام زبردستی مسلمان نہیں کرتا ۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۝ ابولؤلؤ ، حضرت عمرؓ کا قاتل کافر غلام تھا ۔ دنیا میں ایسی رواداری تو کوئی بتادے ۔ حضرت بلالؓ پر مسلمان ہونے کی وجہ ان کے آقا نے کیا کیا مظالم نہ ڈھائے ۔ کافر غلاموں پر کسی مسلمان نے ہرگز ایسا ظلم نہیں کیا ۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۙ

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے ۔ آسمان و زمین کے انکشاف کا ذریعہ ہے ۔ یہ بات یاد رکھو ۔ نور اور علم اور وجود یہ تینوں ذاتِ الٰہی کے اطوار ہیں ۔ دوسروں کو وجود ، نور اور علم سے کچھ کچھ حصّہ پہنچتا ہے تو وہ ذاتِ الٰہی کا پرتو ہے ۔ یہ تینوں چیزیں ذاتِ الٰہی کی تفصیل ہیں ۔ ان تینوں کا مصداق ذاتِ الٰہی ہی ہے ۔

ذرّۂ بے مقدار سے خورشید پر انوار تک جو کچھ ہے ، جو کچھ ظاہر ہوتا ، جو کچھ معلوم ہوتا ہے ، جو کچھ موجود ہے سب قدرت کے جلوے ہیں ۔ اس کے کرشمے ہیں ۔ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؛ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے طاقچہ میں قندیل ، لمپ ۔ تمہارا جسم طاقچہ ہے ، تمہارا دل گلوب ہے ، لمپ ہے ، قندیل ہے ۔ یہ چراغ ہے کہاں ؟ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؛ چراغ ایک قندیل میں ہے ۔ ایک گلوب میں ہے ، ایک شیشے میں ہے جو تمہارا دل ہے ۔ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ ؛ فانوس ، گلوب یعنی دل یہ کیا ہے ایک روشن تارہ ہے ۔ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ ؛ وہ روشن ہو رہا ہے ایک مبارک درخت کے تیل سے ۔ کس کا درخت ہے ؟ زَيْتُوْنَةٍ ؛ وہ درخت زیتون کا ہے ۔ زیتون کیا ہے ؟ وہ عینِ ثابتہ ہے ۔ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّةٍ ؛ وہ شرق کا ہے نہ غرب کا ۔ عالمِ امکان سے ارفع و اعلیٰ ہے ۔ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ ؛ قریب ہے کہ اس کا تیل سلگ اُٹھے ، ضیاپاش ہو ، روشن ہو جائے ۔ امدادِ وجود نمایاں ہونے کے قریب ہے ۔ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؛ اگر چہ کہ اس کو آگ نہ چھوئے ۔ نہ چقماق کی ضرورت ، نہ ماچس کی نہ دیا سلائی کی ، اگر چیکہ اس کا کوئی محرک نہ ہو ۔ روشن کرنے والے کی ضرورت نہیں ۔ خارجی امداد کرنے والے کی حاجت نہیں ۔ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؛ نور پر نور ہے ۔ باطنی نور پر ظاہری نور ہے ۔ ظاہری نور تو نظر آ رہا ہے ، خدا کرے کہ باطنی نور بھی نظر آ جائے ۔ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ ؛ اللہ اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے ، خدا علمِ صحیح کی طرف رہنمائی کرتا ہے ۔ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے ۔ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؛ اور اللہ مثال دیتا ہے لوگوں کے سمجھنے کے لئے ۔ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ ہر شئے کا علم رکھتا ہے ، اس کو سب کچھ معلوم ہے ۔

ترجمہ :- اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے ۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاقچہ میں چراغ ۔ وہ چراغ ایک گلوب میں ہے ، وہ گلوب ایسا شفاف ہے کہ تارے کی طرح چمکتا ہے ۔ وہ چراغ ایک مبارک درخت یعنی زیتون کے درخت سے روشن ہے ۔ وہ مشرق میں ہے نہ مغرب میں ہے ۔ قریب ہے کہ وہ تیل سلگ اُٹھے اگر چیکہ اس کو آگ نہ چھوجائے ۔ یہ نور پر نور ہے ۔ اللہ اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے جس کو چاہتا ہے ۔ اللہ لوگوں کو سمجھانے کے لئے مثالیں دے رہا ہے اور اللہ ہر چیز جانتا ہے (اور ہر چیز کی حقیقت خدا ہی کو معلوم ہے) ۔

واضح ہو کہ مِثل برابر والے کو کہتے ہیں ۔ اور مثال کسی چیز کی توضیح کے واسطے دی جاتی ہے ۔ مِثل اور مَثَل سے کسی چیز

کی توضیح بھی اور تشبیہ بھی کی جاتی ہے ۔ خدا کا مِثل نہیں ۔ مثال اور مَثل سے اس کو سمجھا سکتے ہیں ۔

فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۝٣٦

اللہ کا نور کہاں رہتا ہے؟ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ ؛ ایسے گھروں میں کہ خدا نے حکم دیا ہے ۔ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ؛ کہ بزرگی کی جائے اور جس میں اللہ کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے ۔ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا ؛ اس میں اللہ کے نام کی تسبیح کرتے ہیں ۔ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ؛ صبح اور شام کو ۔

ترجمہ :- ان گھروں میں کہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم کی جائے ، ان میں خدا کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے ۔ ان میں صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ۔

رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۝٣٧

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ ؛ تسبیح کرتے ہیں ایسے لوگ جن کو غافل نہیں کرسکتی ۔ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ ؛ نہ تجارت نہ بیع و شریٰ ۔ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؛ یادِ خدا سے ۔ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ ؛ اور نماز قائم رکھنے سے ۔ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ؛ اور زکوٰۃ دینے سے ۔ يَخَافُوْنَ يَوْمًا ؛ یہ لوگ اس دن سے ڈرتے ہیں ۔ تَتَقَلَّبُ فِيْهِ ؛ جس میں بے قرار رہتے ہیں ، مضطرب رہتے ہیں ۔ اَلْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ؛ دل اور آنکھیں ۔

ترجمہ :- ایسے لوگ جن کو تجارت اور بیع و شریٰ غافل نہیں بناسکتی یادِ خدا سے اور پابندی سے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے ۔ یہ لوگ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں بے قرار رہیں گی ۔

لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝٣٨

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ ؛ تاکہ اللہ ان کو جزا دے ۔ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا ؛ بہترین جزا ان کاموں کی کہ انھوں نے کیا ہے ۔ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؛ اور زیادہ دے ان کو اپنے فضل سے ۔ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ؛ اور خدا جس کو چاہتا ہے دیتا ہے ۔ بِغَيْرِ حِسَابٍ ؛ بے حساب ، بے شمار ۔

ترجمہ :- (قیامت کیوں ہوتی ہے) تاکہ اللہ ان کے اعمال کی جزا دے اور زیادہ کردے اپنے فضل سے ۔ اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے ۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ

لَمْ يَجِدْهُ شَيْـــًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۳۹

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور جن لوگوں نے کفر کیا ۔ اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ ؛ ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے سراب ، جیسے ریتی کا دھوکہ میدان میں ۔ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؛ پیاسا اس کو پانی سمجھتا ہے ۔ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ ؛ یہاں تک کہ جب اس کے پاس جاتا ہے ۔ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا ؛ اور کچھ نہیں پاتا ۔ وَوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ ؛ اور وہاں پایا تو اللہ کو ۔ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؛ پھر اس کے حساب کو چکا دیا ۔ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ؛ اور اللہ جھٹ پٹ حساب چکا دینے والا ہے ۔

ترجمہ :- کافروں کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے ریتی کا دھوکہ (سراب) ۔ پیاسا اس کو پانی سمجھتا ہے جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو کچھ بھی نہیں پاتا ۔ وہاں پاتا ہے تو خدا کو جو اس کا پورا پورا حساب کرے ۔ اللہ جھٹ پٹ حساب چکانے والا ہے ۔

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا

فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝۴۰ ع ۵ / ۱۱

اَوْ كَظُلُمٰتٍ ؛ یا ان کافروں کے اعمال کی مثال ایسی ہے ۔ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ ؛ گہرے سمندر میں ، سخت قسم کی ظلمتیں ، تاریکیاں ۔ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ ؛ سمندر پر موجیں چھا رہی ہیں ۔ مِنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ ؛ اور موج پر موج آ رہی ہے ۔ مِنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؛ اور اس کے اوپر ابر بھی چھایا ہوا ہے ۔ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؛ ظلمتوں پر ظلمتیں ہیں تاریکیوں پر تاریکیاں ۔ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ ؛ یہاں تک کہ جب اپنا ہاتھ نکالتا ہے ۔ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؛ تو اس کو دیکھ بھی نہیں سکتا ۔ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا ؛ جس کو خدا نور نہیں دیتا ۔ فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ؛ تو اس کو نور نہیں ۔

ترجمہ :- یا (ان کافروں کے اعمال کی مثال ایسی ہے) جیسے گہرے سمندر میں تاریکیاں ، موج ہے کہ سمندر پر چھا رہی ہے اور موج پر موج ہے کہ آ رہی ہے ۔ تاریکیوں پر تاریکیاں ہیں (ظلمت پر ظلمت ہے) اس میں ہاتھ بڑھاتا ہے تو نظر نہیں آتا اور جس کو خدا نور نہ دے اس کو نور کہاں سے ملے گا ؟

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰۗفّٰتٍ ۭ

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝۴۱

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تمہیں معلوم نہیں، تم نہیں دیکھتے ؟ اَنَّ اللّٰہَ یُسَبِّحُ لَہٗ ؛ کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ۔ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ وہ لوگ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ۔ وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ ؛ اور پرندوں کو صف زدہ، ٹولیوں کی ٹولیاں، ایک سے لگے ایک، بال کشادہ، پر کھولے ہوئے ۔ کُلٌّ قَدْعَلِمَ ؛ ان میں سے ہر ایک جانتا ہے، اس کو علم ہے ۔ صَلَاتَہٗ ؛ اپنی دُعا کو، نماز کو، اپنے طریقۂ بندگی کو ۔ وَتَسْبِیْحَہٗ ؛ اور اپنی تسبیح کو ۔ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ؛ اور اللہ ان کے تمام افعال کا علم رکھتا ہے، اور خوب جانتا ہے جو کچھ کہ وہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور صف زدہ پرندے سب خدا کی تسبیح کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اپنی دُعا اور تسبیح کو جانتا ہے ۔ اور اللہ ان کے تمام افعال کا خوب علم رکھتا ہے (وہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں) ۔

وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ ﴿۴۲﴾

وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اور اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ۔ وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ ؛ اور اللہ ہی کی طرف سب کی بازگشت ہے، پھر جانا ہے، لوٹنا ہے، انجام ہے ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کی ہے اور اللہ ہی کی طرف سب کو جانا ہے ۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَہٗ ثُمَّ یَجْعَلُہٗ رُکَامًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِہٖ ۚ وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْھَا مِنْۢ بَرَدٍ فَیُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَصْرِفُہٗ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ ؕ یَکَادُ سَنَا بَرْقِہٖ یَذْھَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تمہیں معلوم نہیں ۔ اَنَّ اللّٰہَ ؛ کہ اللہ ۔ یُزْجِیْ ؛ لاتا ہے، چلاتا ہے، روانہ کرتا ہے ۔ سَحَابًا ؛ ابر کو ۔ ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَہٗ ؛ پھر بادل کے ٹکڑوں کو، لکہ ہائے ابر کو ملاتا ہے ۔ ثُمَّ یَجْعَلُہٗ رُکَامًا ؛ پھر اس کو گھنگھور گھٹا بنا دیتا ہے، تو برتو ابر بنا دیتا ہے ۔ دَل بادَل بنا دیتا ہے ۔ فَتَرَی الْوَدْقَ ؛ پھر تم پانی کے قطروں کو دیکھتے ہو، بارش کو دیکھتے ہو، پانی کو دیکھتے ہو ۔ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِہٖ ؛ کہ اس میں سے نکلتا ہے ۔ وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ ؛ اور آسمان سے اُتارتا ہے ۔ مِنْ جِبَالٍ ؛ پہاڑ کی طرف سے ۔ فِیْھَا مِنْ بَرَدٍ ؛ ان پہاڑوں کی طرف سے جن میں اولے ہیں، ژالہ ہے، پالا ہے ۔ فَیُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ؛ پھر پہنچاتا ہے جس کے پاس چاہتا ہے ۔ وَیَصْرِفُہٗ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ ؛ اور ہٹا دیتا ہے جس کے پاس سے کہ چاہتا ہے ۔ یَکَادُ سَنَا بَرْقِہٖ ؛ قریب ہے کہ بجلی کی چمک ۔ یَذْھَبُ بِالْاَبْصَارِ ؛ بینائی اور بصارت کو اُڑا لے جائے ۔

ترجمہ :- کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ ابر کو روانہ کرتا ہے اور اس کے حصّوں کو آپس میں ملاتا ہے ۔ پھر اسی کو گھنگھور گھٹا بنا دیتا ہے (اور دَل با دَل ابر کردیتا ہے) (مخاطب !) تو دیکھتا ہے کہ اس میں سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہیں اور اُتارتا ہے پہاڑوں کی طرف کے ابر سے اولے ، پھر جس کو چاہتا ہے اس کی طرف پہنچاتا ہے ، جس کو چاہتا ہے اس کی طرف سے ہٹاتا ہے ، قریب ہے کہ بجلی کی چمک بصارت اور بینائی کو نیست و نابود کردے (اُڑا لے جائے) ۔

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَعِبۡرَةً لِّاُولِى الۡاَبۡصَارِ ﴿۴۴﴾

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؛ اللہ رات دن کو بدلتا رہتا ہے ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِکَ لَعِبْرَةً ؛ اس میں یقیناً عبرت ہے ، نصیحت ہے ۔ مگر کس کے لئے ؟ لِاُولِی الْاَبْصَارِ ؛ ان کے لئے جو چشمِ بینا اور دلِ دانا رکھتے ہیں ، جن کو بصیرت بھی ہے اور بصارت بھی ۔

ترجمہ :- اللہ رات دن کو بدلتا رہتا ہے ۔ اس میں بصیرت والوں کے لئے نصیحت ہے ۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنۡ مَّآءٍ‌ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّمۡشِىۡ عَلٰى بَطۡنِهٖ‌ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّمۡشِىۡ عَلٰى رِجۡلَيۡنِ‌ ۚ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّمۡشِىۡ عَلٰٓى اَرۡبَعٍ‌ ؕ يَخۡلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۴۵﴾

وَاللّٰهُ خَلَقَ ؛ اللہ نے پیدا کیا ۔ كُلَّ دَابَّةٍ ؛ ہر جاندار کو ۔ مِنْ مَّآءٍ ؛ پانی سے ۔ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ؛ پھر ان میں سے بعض پیٹ کے بَل رینگتے ہیں ۔ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ؛ اور ان میں سے بعض دو پیر پر چلتے ہیں ۔ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى اَرْبَعٍ ؛ اور ان میں سے بعض چوپائے چار پاؤں پر چلتے ہیں ۔ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؛ خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ اللہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ نے ہر ایک جاندار کو پانی سے پیدا کیا ۔ ان میں سے بعض پیٹ کے بَل رینگتے ہیں اور بعض دو پیر پر چلتے ہیں اور بعض چار پاؤں پر چلتے ہیں ۔ خدا جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے ۔ اللہ ہر شئے پر قادر ہے (جو چاہتا ہے کرتا ہے) ۔

لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۴۶﴾

لَقَدْ اَنْزَلْنَا ؛ ہم نے اُتارا ۔ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؛ واضح آیتیں ، نشانیاں ، حق کو ظاہر کرنے والی ۔ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛ خدا جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ پر چلاتا ہے ، صراطِ مستقیم کی ہدایت کرتا ہے ۔

ترجمہ :- ہم نے سمجھانے والے دلائل کو اُتار دیا (بیان کردیا ہے) اور اللہ جس کو چاہتا ہے راہِ راست کی ہدایت کرتا ہے ۔

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝۴۷

وَيَقُوْلُوْنَ ؛ اور کہتے ہیں ۔ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ ؛ ہم اللہ اور رسول پر ایمان لاتے ہیں ۔ وَاَطَعْنَا ؛ اور اطاعت کرتے ہیں ، فرماں برداری کرتے ہیں ۔ ثُمَّ يَتَوَلّٰى ؛ پھر روگرداں ہوجاتے ہیں ، سرتابی کرتے ہیں ، پلٹ جاتے ہیں ۔ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؛ ان میں سے بعض لوگ ، بعض فرقے ، ان میں کی ایک جماعت ۔ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ؛ اس کے بعد یعنی اقرارِ اطاعت کرنے کے بعد ۔ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور یہ لوگ ایماندار نہیں ، صاحبِ یقین نہیں ، حقیقتاً ایمان نہیں رکھتے ۔

ترجمہ :- اور لوگ کہتے ہیں ہم خدا پر اور (اس کے) رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں ۔ پھر اس کے بعد ان میں سے بعض پلٹ جاتے ہیں (روگرداں ہوجاتے ہیں) (ان کو ایمان سے کوئی سروکار نہیں) یہ ایمان دار نہیں ۔

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۴۸

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ اور جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بُلائے جاتے ہیں ۔ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ؛ کہ پیغمبر ان کے درمیان فیصلہ کرے ، مناسب حکم دے ۔ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؛ تو ان میں سے ایک جماعت ، ایک فریق ۔ مُعْرِضُوْنَ ؛ اعراض کرتا ہے ، منہ موڑتا ہے ۔

ترجمہ :- اور جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بُلائے جاتے ہیں کہ رسول ان میں فیصلہ کرے (مناسب حکم دے) تو ان میں ایک فرقہ اعراض کرتا ہے (پہلو تہی کرتا ہے) ۔

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ؕ ۝۴۹

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ ؛ اور اگر ان کا کسی پر حق نکلتا ہے ۔ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ؛ تو آتے ہیں اس کی طرف مطیع ہوکر ، قبول کرتے ہوئے ۔

ترجمہ :- اور اگر ان کا کچھ حق نکلتا ہے تو ان کے پاس اطاعت کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں ۔

اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ یَخَافُوْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ۭ بَلْ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۵۰ ع ۶ الثلثة ۱۲

اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ؛ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے ، مرض ہے ، کچھ روگ لگا ہے ؟ اَمِ ارْتَابُوْٓا ؛ یا ریب و شک میں پڑے ہیں ۔ اَمْ یَخَافُوْنَ ؛ کیا ان کو خوف ہوگیا ہے ، ڈر ہوگیا ہے ؟ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؛ کہ ان پر خدا اور رسول ظلم کریں گے ، ناانصافی برتیں گے ۔ بَلْ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ بلکہ یہی ظالم ہیں ، بے انصاف ہیں ، برسرِ ظلم ہیں ۔

ترجمہ :- کیا ان کے دلوں میں مرض ہے یا ان کو ریب و شک ہے ؟ یا کیا اس بات سے ڈرتے ہیں کہ خدا اور رسول ان پر ظلم کریں گے (خدا و رسول ظالم نہیں) بلکہ یہی ظالم ہیں ۔

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۭ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۵۱

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ مسلمانوں کا قول تو یہ تھا ۔ ایمان دار کا یہ کہنا تھا ۔ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بُلائے جاتے ۔ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ ؛ کہ ان کے درمیان حکم کرے ، فیصلہ سنائے ، انصاف کرے ، جس کا حق اس کو دے ۔ کہ وہ کہتے ۔ اَنْ یَّقُوْلُوْا كَانَ کا اسم اور قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ خبر ہے ۔ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؛ ہم نے سُن لیا اور اطاعت کی ۔ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ اور یہی لوگ ہیں فلاح پانے والے ، کامیاب ۔

ترجمہ :- جب مسلمان لوگ خدا اور رسول کی طرف بُلائے جاتے ہیں کہ ان میں حکم کرے انصاف کا ، تو ان کا قول یہ ہے (اور وہ یہ عرض کرتے ہیں) ہم نے سُنا اور اطاعت کی ۔ اور یہی لوگ ہیں فلاح پانے والے کامیاب ۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَخْشَ اللّٰهَ وَیَتَّقْهِ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ۵۲

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے ۔ وَیَخْشَ اللّٰهَ ؛ اور خدا سے ڈرے ۔ وَیَتَّقْهِ ؛ اور اس کی مخالفت سے بچے ۔ اصل میں یَتَّقِیْهِ ہے ۔ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ؛ تو یہی ہیں فائز المرام ہونے والے ، بامراد ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ، اللہ سے ڈرتے ہیں ، اور اس کی مخالفت سے بچتے ہیں تو وہی ہیں مُراد پانے والے ۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ۭ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ ؛ اور یہ لوگ اللہ کی قسم کھاتے ہیں ۔ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ؛ زور دار تاکیدی قسمیں ۔ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ ؛ کہ اگر تم ان کو حکم دو ۔ لَيَخْرُجُنَّ ؛ تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے ، وطن چھوڑیں گے ، جنگ کو چلیں گے ۔ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ؛ تم کہو قسمیں نہ کھاؤ ۔ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؛ دستور کے مطابق طاعت چاہیئے ، معقول حکم برداری چاہیئے جس کو سب لوگ جانیں ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ بے شک تم جو کچھ کرتے ہو اس کی اللہ کو خبر ہے ۔ اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ، اس کو سب کچھ معلوم ہے ۔

ترجمہ :- اور لوگ اللہ کی بڑی زوردار قسمیں کھاتے ہیں کہ اگر تم ان کو حکم دو گے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے ۔ تم کہو قسمیں نہ کھاؤ تمہاری فرماں برداری کی حقیقت معلوم ہے ۔ بے شک اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۭ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۭ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ؛ اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بھی اطاعت کرو ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا ؛ پھر اگر تم منہ پھیرو گے ، نہ مانو گے ۔ فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ ؛ تو پیغمبر کے ذِمّہ وہی بار ہے جو ان پر ڈالا گیا ہے یعنی اطاعت اور عمل ۔ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؛ اور تمہارے فرائض وہ ہیں جن کا بار اللہ نے تمہارے اوپر ڈالا ہے ۔ پیغمبر کا فرض تبلیغ کرنا تھا ، تمہارا فرض اطاعت کرنا ہے ۔ تم پر وہ چیز لازم ہے جو تم پر واجب کی گئی ہے یعنی اطاعت ۔ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؛ اور اگر تم پیغمبر کی اطاعت کرو گے تو تم ہدایت پر رہو گے ۔ تم کو صحیح راستہ ملے گا ۔ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ ؛ اور پیغمبر کے ذِمّہ نہیں ہے ۔ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ؛ مگر واضح طور پر تبلیغ اور احکام پہنچانا ۔ پیغمبر نے تو اپنا کام کردیا اب اس کی اطاعت تمہارے ذِمّہ ہے ۔

ترجمہ :- تم کہو ۔ لوگو ! اللہ کی اطاعت کرو اور (اس کے) رسول کی بھی ۔ پھر اگر تم روگردانی کرو (نہ مانو) تو ان کے ذِمّہ وہ بار ہے جو ان پر ڈالا گیا ہے ۔ اور تمہارے فرائض وہ ہیں جن کا بار تم پر ڈالا گیا ہے ۔ پھر اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو سیدھا راستہ پاؤ گے ۔ پیغمبر کے ذِمّہ تو صرف واضح تبلیغ اور احکام پہنچانا ہے ۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ

وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ۭ

وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ؀

وَعَدَ اللّٰهُ ؛ اللہ وعدہ فرماتا ہے ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؛ ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں ۔
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح کئے ، نیک کام کئے ۔ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ ؛ کہ وہ تم کو زمین میں حاکم بنائے گا ،
اپنی قائم مقامی سے سرفراز کرے گا ۔ كَمَا اسْتَخْلَفَ ؛ جس طرح کہ خلیفہ بنایا تھا ۔ اَلَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان لوگوں کو جو ان سے
پہلے گزرے ہیں ۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ ؛ اور ان کے لئے قائم کردے گا ، مستحکم کردے گا ، متمکن و جاگزیں کردے گا ۔ دِيْنَهُمْ ؛
اُن کے دین کو ۔ اَلَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ ؛ اس دین کو کہ ان کے لئے پسند کیا ، اس سے راضی ہوا ۔ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ ؛ اور اللہ بدل
دے گا ان کو ۔ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؛ ان کے خوف کے بعد امن کو ۔ مگر ایک شرط سے کہ ۔ يَعْبُدُوْنَنِيْ ؛ میری ہی بندگی اور
عبادت کریں ۔ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـــًٔا ؛ کسی کو میرا شریک نہ بنائیں ۔ مجھ سے کچھ بھی شرک نہ کریں ۔ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ ؛
اور جو اس کے بعد بھی کفر کرے ، انکار کرے ، ناشکری کرے ۔ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ؛ پھر وہی ہیں فاسق ، بدکار ، بے حکم ، نافرمان ۔

ترجمہ :- خدا نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں کہ ان کو زمین کا حاکم بنادے گا جس طرح کہ ان سے پہلے دوسروں کو حاکم بنایا تھا ۔ اور اس دین کو جس کو وہ پسند کیا ہے ان کے لئے استوار اور مضبوط کردے گا ۔ اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا (بشرطیکہ وہ) میری ہی بندگی اور عبادت کریں ۔ کسی شئے کو میرا شریک نہ بنائیں ۔ اور جس نے اس کے بعد کفر کیا (ناشکری کی) تو وہی لوگ ہیں فاسق بدکار ۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؀

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور پابندی سے ، اچھی طرح سے نماز پڑھو ۔ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ دو ۔ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ؛
اور پیغمبر کی اطاعت کرو ۔ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؛ تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۔

ترجمہ :- اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم مستحقِ رحم ہو ۔

ع ۷ ۱۳

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۵۷

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ ان کفر کرنے اور ناشکری کرنے والوں کو نہ سمجھو ۔ مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؛ کہ ہم کو زمین میں عاجز کردیں گے ، بھاگ کر ہمارے ہاتھ سے کہاں جائیں گے ۔ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؛ اور ان کا ماویٰ ، ٹھکانہ اور مقام دوزخ ہے ۔ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ؛ اور یہ کیا بُرا انجام اور ٹھکانہ ہے ، بازگشت ہے ۔

ترجمہ :- ان کافروں کو خیال نہ کرو کہ زمین میں (کہیں بھاگ کر) ہم کو عاجز کردیں گے اور ان کا ٹھکانہ تو دوزخ ہے اور یہ کیا ہی بُرا انجام ہے ۔

نہ تعظیمِ دیں ہے نہ حبِ نبی ہے شرائع تو گویا غلط کاریاں ہیں
خدا کو تمہاری غرض کیا پڑی ہے جو تم کو خدا ہی سے بیزاریاں ہیں (حسرت صدیقی)
جب سے دلِ زندہ تو نے ہم کو چھوڑا ہم نے بھی تری رام کہانی چھوڑی

تم نے خدا سے منہ موڑا ، خدا نے بھی تم سے اعراض کرلیا ۔ اب بھی توبہ کا دروازہ بند نہیں ۔ روؤ ، چیخو ۔ اپنے کرتوت پر نادم ہو ۔ خدا ارحم الراحمین ہے تم سے درگزر کردے گا ۔ نافرمانیوں کو معاف فرمادے گا ۔ پھر تمہاری وہی سابقہ عزت ہوگی ، حکومت ہوگی ، امن اور بے فکری ہوگی ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ
ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَ
مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ړ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ
طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۸

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لِيَسْتَاْذِنْكُمُ ؛ تم سے اذن طلب کریں ، اجازت لیں ، پروانگی مانگیں ۔ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؛ وہ لوگ جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہوئے ہیں ، یعنی غلام ۔ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ؛ اور تم میں کے وہ لوگ جو بلوغ کو نہیں پہنچے ۔ حُلُمْ ؛ عقل ۔ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؛ تین بار تین وقت ۔ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ؛ صبح کی نماز سے پہلے ۔ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ ؛ اور جس وقت اُتار کر رکھ دیتے ہو تمہارے کپڑوں کو ۔ مِنَ الظَّهِيْرَةِ ؛ دوپہر میں ۔ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ؛ اور عشاء کی نماز کے بعد ۔ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؛ یہ تین وقت تمہارے پردے کے ہیں ، کھلے رہنے کے ہیں ۔ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ ؛ نہ تم پر کوئی گناہ ہے نہ ان پر کوئی گناہ ۔ جُنَاحٌ ۔

گناہ ۔ بَعْدَهُنَّ ؛ ان اوقات کے سوائے ۔ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؛ پھرا کرتے ہیں ایک دوسرے کے پاس ۔ بچے ، غلام ایک دوسرے کے پاس جاتے ہی رہتے ہیں ۔ تاہم ان تین اوقات میں پوچھ کر گھر میں جانے کی ضرورت ہے ۔ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ ؛ ایسے ہی اللہ بیان کرتا ہے تمہارے سامنے ۔ اَلْاٰيٰتِ ؛ آیتوں کو ، نشانیوں کو ، احکام کو ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ علیم و حکیم ہے ۔ علم و حکمت والا ہے ۔

ترجمہ :- اے مسلمانو ! غلاموں اور بچوں کو چاہئیے کہ ان تین وقتوں میں تم سے اجازت لے کر (گھر میں ، حجروں میں) داخل ہوں صبح کی نماز سے پہلے اور ظہر کے وقت جب تم کپڑے اُتار دیتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد ، تین اوقات پردے اور خلوت کے ہیں ۔ ان تین اوقات کے سوائے نہ تم پر کوئی گناہ ہے نہ ان پر ۔ تمہارے میں کے بعض بعض کے پاس بکثرت پھرا کرتے اور آتے جاتے ہیں ۔ اللہ اپنی آیتوں کو تمہارے سامنے اسی طرح صاف صاف بیان کرتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے ۔

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۵۹﴾

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ ؛ اور جب پہنچ جائیں تم میں کے بچے عقل و بلوغ کو ۔ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا ؛ تو ان کو بھی چاہئیے کہ اذن ، اجازت حاصل کریں ۔ كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ جیسے کہ اذن و اجازت حاصل کرتے ہیں وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے ۔ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؛ اسی طرح اللہ صاف بیان کرتا ہے تمہارے سامنے اپنے احکام کو ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ علیم و حکیم ہے کہ تمہارے حال سے واقف ہے اور حکمت کے مطابق حکم دیتا ہے ۔

ترجمہ :- اور جب تم میں کے بچّے جوانی کو پہنچ جائیں تو ان کو بھی چاہئیے کہ اذن و اجازت حاصل کریں جیسے کہ اجازت لیتے ہیں ان سے پہلے کے لوگ ۔ ایسے ہی اللہ صاف صاف بیان کرتا ہے تم سے اپنے احکام کو ۔ اور اللہ علیم بھی ہے اور حکیم بھی ۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۶۰﴾

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ ؛ اور خانہ نشین عورتیں ، گھر میں بیٹھی رہنے والی بڑی بوڑھیاں ۔ اَلّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ نِکَاحًا ؛ جن سے نکاح کرنے کی لوگ اُمید نہیں رکھتے کیوں کہ وہ بوڑھی ہیں ۔ فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ جُنَاحٌ ؛ تو ان پر کوئی گناہ نہیں ۔ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَهُنَّ ؛ کہ اپنے کپڑے اُتار رکھیں ۔ وَضَعَ یَضَعُ ؛ اُتارنا ۔ رکھنا ۔ غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِیْنَةٍ ؛ بحالیکہ ظاہر نہ کریں ، نہ دکھائیں بناؤ سنگھار کی چیزیں ۔ تمام جسم کی زینت ایک طرف اور چہرے کی زینت ایک طرف ۔ یعنی مردوں کو اپنی صورت نہ دکھائیں ۔ وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ ؛ اور یہ کہ پرہیز کریں ، بچیں ، احتیاط رکھیں ۔ عَفَاف ۔ پاکدامنی ۔ بچنا ۔ عَفِیْفَه ۔ پاکدامن عورت ۔ عِفَّتْ ۔ پاکدامنی ۔ خَیْرٌ لَّهُنَّ ؛ تو ان کے لئے بہتر ہے ۔ یعنی جوان عورتیں ایک طرف بوڑھی عورتیں بھی مردوں کے سامنے اگر منہ پر نقاب چھوڑ کر رکھیں تو بہتر ہے ۔ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ؛ اور اللہ تمہاری باتیں سنتا ہے اور تمہارے حال سے باخبر ہے ۔

ترجمہ :- اور وہ خانہ نشین عورتیں جن سے نکاح کی لوگ اُمید نہیں رکھتے (یعنی شادی کرنے کے قابل نہیں) ۔

تو ان پر کوئی گناہ نہیں ۔ اگر وہ اپنے کپڑے اُتار رکھیں (منہ پر سے برقع اُٹھادیں) یہ نہیں کہ دکھاتی پھریں اپنی زینت ، اپنے بناؤ سنگار کو ، اگر اس سے بھی پرہیز کریں اور احتیاط کریں تو ان کے لئے بہتر ہے اور اللہ سمیع و علیم ہے ۔

صاحبو ! حکم دیا جارہا ہے کہ جوان عورتیں تو ایک طرف بوڑھی عورتیں بھی اپنا محل زینت یعنی چہرہ مردوں کو نہ دکھائیں ۔ مگر آج کل مسلمان جوان عورتیں بے پردہ پڑی پھرتی ہیں ۔ اس بے پردگی کو لوازمِ تہذیب میں سے سمجھتے ہیں ۔ انگریز اور انگریزن کی طرح کھلی موٹر میں بیٹھی ہوئی نکلتی ہیں ۔ بعض محلّہ ایسے ہیں کہ پردہ کرنے والوں کو ان کے محلّہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ۔ اور ایک خلافِ شرع رسم مسلمان عورتوں میں عام ہے ۔ دیور ، جیٹھ ، چچیرے ، پھپھیرے ، ممیرے بھائی جو غیر محرم ہیں ، ان کے سامنے بے تکلف نکلتی ہیں ، بے پردہ رہتی ہیں ۔

آج کل کی عورتوں کے لباس پر ذرا غور کرو ، عَارِیَاتٌ ، کَاسِیَاتٌ ؛ ننگی کی ننگی اور کپڑے پہنے ہوئے بھی ۔ یہ جالی ، یہ والا ، یہ بلوز ۔ یہ نیم آستین ، کرتے ، یہ کرتنیاں سب عَارِیَاتٌ کَاسِیَاتٌ میں داخل ہیں ۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ منہ ، دو ہاتھ اور دو پاؤں ظاہر ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں ، مگر یہ نماز پڑھنے کی حالت میں ہے نہ کہ غیر مردوں کے سامنے رہنے کی حالت میں ۔ آج کل تو یوروپ میں ہوا چل رہی ہے کہ کپڑوں سے جسم کو برابر ہوا نہیں لگتی جو مضرِ صحت ہے ۔ ان کا خیال ہے کہ کپڑے پہننا خلافِ فطرت ہے ۔ وہ خود کو جانوروں پر قیاس کرتے ہیں ۔ اُن کو اُن کا یہ خیال مبارک ۔ ہمارے پاس تو انسان بڑے لطیف جسم کا ہے ۔ جانوروں کی طرح اس کے جسم پر اتنے بال نہیں کہ اس کی حفاظت کرسکیں ۔ اب ذرا سمجھ کر جواب دیں کہ گرمی سردی سے حفاظت کے لئے کپڑے پہننا فطرت کے خلاف ہے یا عینِ فطرت ۔ خیر !

یہ بات یاد رکھو کہ مقدمہ واجب کا واجب اور حرام کا حرام ۔ اس بے پردگی کے نتائج کیا ہیں ؟ ان کا ضمیر خود ان کو ملامت کرتا ہے ۔ ہمارے بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔ شرم و حیا انسان کی فطرتی صفت ہے ۔ پردے سے نکلنا ، بے پردہ ہوجانا ، فطرت سے خارج ہونا ، شرم و حیا سے عداوت کرنا ہے ۔

بڑی بوڑھی عورتوں کو بھی پردہ کرنا چاہیئے

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ
أَن تَأْكُلُوا مِن بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ
أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ
أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ
تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦١﴾ ع ۸ / ۱۴

لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ ؛ اندھے ، نابینا پر کوئی حرج نہیں ، کوئی تنگی نہیں ، کوئی مضائقہ نہیں ۔ وَلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ ؛ اور نہ لنگڑے پر کچھ تکلیف ہے ، تنگی ہے ، گناہ ہے ۔ وَلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ ؛ اور نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے ۔ وَلَا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ ؛ اور نہ خود تم لوگوں پر ۔ اَنْ تَاْکُلُوْا ؛ کہ کھاؤ ۔ مِنْ بُیُوْتِکُمْ ؛ اپنے گھروں سے ۔ اَوْبُیُوْتِ اٰبَآءِکُمْ ؛ یا اپنے باپوں کے گھروں سے ۔ اَوْ بُیُوْتِ اُمَّھٰتِکُمْ ؛ یا اپنی ماؤں کے گھروں سے ۔ اَوْبُیُوْتِ اِخْوَانِکُمْ ؛ یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے ۔ اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِکُمْ ؛ یا اپنی بہنوں کے گھروں سے ۔ اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِکُمْ ؛ یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے ۔ اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِکُمْ ؛ یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے ۔ اَوْ بُیُوْتِ اَخْوٰلِکُمْ ؛ یا اپنے ماموؤں کے گھر سے ۔ اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِکُمْ ؛ یا اپنی خالاؤں کے گھر سے ۔ اَوْ مَا مَلَکْتُمْ مَفَاتِحَہٗ ؛ یا ان گھروں سے جن کی کنجیاں تمہاری ملک میں ہیں ، یعنی اپنی بیویوں اور تمہارے ان گھروں سے جو خادموں کے زیر نگرانی ہیں ۔ اَوْ صَدِیْقِکُمْ ؛ یا اپنے دوست کے گھر سے ۔ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ ؛ تم پر کوئی گناہ نہیں ۔ اَنْ تَاْکُلُوْا جَمِیْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؛ کہ کھاؤ مل کر یا جدا جدا ، مگر مل کر کھانے میں برکت ہے ۔ سب کو برابر کھانا سالن پہنچتا ہے ۔ ایک کا کھانا دو کو ، دو کا کھانا تین کو بس ہوجاتا ہے ۔ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا ؛ جب تم اپنے گھر میں جاؤ ۔ فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ ؛ تو اپنے لوگوں کو سلام کرو ۔ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ ؛ بطور دعائے زندگی کے خدا کی طرف سے ۔ مُبٰرَکَةً طَیِّبَةً ؛ یہ مبارک اور اچھا کام ہے ۔

صاحبو ! یہ طریقہ آج کل بالکل متروک ہوگیا ہے ۔ اپنے گھر میں یا کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے پکار کر السلام علیکم کہو ۔ اور پھر اندر جانے کی اجازت مانگو اور یوں کہو : کیا میں اندر آؤں ؟ یا عربی میں یوں کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ ءَ اَدْخُلُ ؟ اس سے تمہارے اور تمہارے دوستوں کے گھروں پر برکت نازل ہوگی ۔ نیز ممکن ہے کہ تمہارے ہی گھر میں تمہاری عورتوں سے ملنے کے لئے دوسری عورتیں آئیں جو تم سے پردہ کرتی ہوں ۔ اس طرح اجازت طلب کرنے سے پردہ کرنے والی عورتیں ہٹ جائیں گی ۔ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ ؛ اسی طرح صاف بیان کرتا ہے اللہ تم کو اپنی آیتیں ۔ لَعَلَّکُمْ

گھر میں آواز دے کر جانا چاہئے

تَعْقِلُوْنَ ؛ تا کہ تم کچھ سوچ سمجھو، ذرا عقل سے کام لو۔

ترجمہ :- اندھے کے لئے کوئی مضائقہ نہیں اور نہ لنگڑے پر کوئی مضائقہ ہے اور نہ مریض پر کوئی مضائقہ ہے اور نہ خود تم پر کہ کھالو اپنے گھروں سے یا اپنے باپ کے گھر سے یا اپنی ماں کے گھر سے یا اپنے بھائی کے گھر سے یا اپنی بہن کے گھر سے یا اپنے چچا کے گھر سے یا اپنی پھوپی کے گھر سے یا اپنے ماموں کے گھر سے یا اپنی خالہ کے گھر سے یا ان گھروں سے جن کی کنجیاں تمہارے ہاتھ میں ہیں یا تمہارے دوست کے گھر سے۔ تم پر کوئی گناہ نہیں اگر مل کر کھاؤ یا جُدا جُدا کھاؤ۔ پھر جب گھر میں داخل ہونے لگو تو اپنے لوگوں پر سلام کرو بطور دُعا کے جو اللہ کی طرف سے باعثِ برکت و خوبی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح صاف صاف اپنی آیتوں کو بیان فرماتا ہے تا کہ تم عقل اور سمجھ بوجھ سے کام لو۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰى یَسْتَاْذِنُوْهُؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۶۲

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ مسلمان تو وہی ہیں، اس کے سوا نہیں کہ وہی حقیقی ایماندار ہیں۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؛ جو اللہ پر اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ ؛ اور جب وہ ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ ؛ کسی ایسے کام پر جو ان کو جمع کرے۔ لَمْ یَذْهَبُوْا ؛ تو چل نہیں دیتے۔ حَتّٰى یَسْتَاْذِنُوْهُ ؛ جب تک کہ پیغمبر سے اذن و اجازت حاصل نہیں کرتے، ان سے پروانگی نہ لیں۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْنَكَ ؛ اے پیغمبر جو لوگ تم سے اجازت لیتے ہیں، اذن حاصل کرتے ہیں۔ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ وہی ہیں جو ایمان رکھتے ہیں اور مانتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول کو۔ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ ؛ پھر جب اذن و اجازت طلب کریں تم سے۔ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ ؛ اپنے کسی کام کے لئے۔ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ ؛ پھر تم ان میں سے جس کو چاہو اجازت دو۔ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ان کے لئے مغفرت طلب کرو، معافی کی دُعا مانگو۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ بے شک اللہ غفور رحیم ہے، بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

ترجمہ :- ایماندار اور مسلمان تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور جب کسی جمع ہونے کے کام کے لئے ضرورت ہوتی ہے تو ان کے (رسول کے) پاس رہتے ہیں اور چل نہیں دیتے

جب تک کہ وہ ان سے (پیغمبر سے) اجازت و اذن حاصل نہیں کر لیتے ہیں ۔ جو لوگ تم سے اذن اور اجازت حاصل کر لیتے ہیں وہی لوگ ہیں ایمان رکھتے اور دل سے مانتے اللہ اور اس کے رسول کو ۔ پھر جب تم سے اپنے کسی کام کے لئے اجازت طلب کریں تو تم ان میں سے جس کو چاہو اجازت دو اور ان کے لئے اللہ سے دُعائے مغفرت بھی کرو کیوں کہ اللہ غفور رحیم ہے ۔

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۭ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾

لَا تَجْعَلُوْا ؛ نہ کرو ، نہ بناؤ ، نہ سمجھو ۔ دُعَآءَ الرَّسُوْلِ ؛ پیغمبر کے بُلانے ، ان کے پکارنے کو ۔ بَيْنَكُمْ ؛ اپنے درمیان ، آپس میں ۔ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؛ جس طرح کہ تمہارے بعض بعض کو بُلاتے ہیں ، پکارتے ہیں ، ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں ۔ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ ؛ اللہ تو خوب واقف ہے ، اس کو اچھی طرح علم ہے ، خوب جانتا ہے ۔ اَلَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ ؛ جو سٹک جاتے ، کھسک جاتے ، چھپ کر نکل جاتے ہیں ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں کے ۔ لِوَاذًا ؛ نظر بچا کر چھپنے کے لئے ، پناہ ڈھونڈنے کے لئے ۔ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ ؛ پھر ان کو ڈرنا چاہیئے ، ان کو الحذر کہنا چاہیئے جو ۔ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ ؛ پیغمبر کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ۔ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ ؛ کہ ان پر آپڑے کوئی فتنہ اور خرابی ، آفت خود دنیا ہی میں ۔ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ یا پہنچے ان کو المناک عذاب ، دکھ کی مار ۔

ترجمہ :- تم لوگ اپنے درمیان پیغمبر کو ایسا نہ بُلاؤ اور نہ پکارو جیسا کہ تم میں کے بعض بعض کو پکارتے ہیں ۔ اللہ کو خوب علم ہے تم میں کے ان لوگوں کا جو آنکھ بچا کر کھسکتے اور چل دیتے ہیں ۔ پھر جو لوگ پیغمبر کے حکم کا خلاف کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیئے کہ ان پر کوئی فتنہ برپا نہ ہو یا ان پر المناک عذاب آجائے ۔

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قَدْ يَعْلَمُ
مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ۭ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾ ع ۹ ۱۵

اَلَآ ؛ ہاں ہاں ، ہوشیار ! خبردار ! سنتے ہو ! یاد رکھو ! لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ۔ قَدْ يَعْلَمُ ؛ وہ خوب جانتا ہے ، اس کو بالکل علم ہے ۔ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؛ جس حال میں تم ہو ، تم جس رنگ

میں ہو ۔ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ ؛ اور اس دن کا خیال رکھو جس دن تم اس کے دربار میں جاؤ گے ۔ اور سب لوگ اس کی طرف واپس کئے جائیں گے ، اسی کی طرف رجوع کرو گے ۔ فَيُنَبِّئُهُمْ ؛ پھر وہ ان کو بتادے گا ، خبر دے گا ۔ بِمَا عَمِلُوْا ؛ ان کاموں کا کہ انھوں نے کیا ہے ۔ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ کو ہر شئے کا علم ہے ، وہ سب کچھ جانتا ہے ۔

ترجمہ :- ہاں ! اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ وہ خوب جانتا ہے تم جس حال پر ہو ۔ اور ذرا اس دن کا خیال رکھو جس دن سب لوگ دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گے پھر وہ انہیں ان کے تمام اعمال کو بتادے گا (ایک ایک کی خبر دے گا) اور اللہ تو سب کچھ جانتا ہی ہے ۔

صاحبو ! اس آیت میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو پیغمبر کے پکارنے کا ادب سکھاتا ہے ، ان کو بُلانے کے طریقہ کی تعلیم دیتا ہے ۔ صحابہ کی حالت یہ تھی کہ نظر اُٹھا کر بھی پیغمبر کو بہ مشکل دیکھتے تھے ۔ بعض لوگ اپنے منہ میں کنکریاں رکھتے تھے کہ کہیں زیادہ زور دار آواز نہ نکلے ۔ کیا خرابی ہے ان لوگوں کی ان گستاخوں کی ، ان بے ادبوں کی ، جو پیغمبر کو اپنا مثل اور اپنا ایک بھائی سمجھتے ہیں ۔ افسوس ! جو ان کے بھائی تھے ، یعنی علی مرتضیٰؓ وہ حضرتؐ کو کیا سمجھتے ہیں ، کیا کہتے ہیں وَيْحَكَ اَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِ مُحَمَّدٍ ۔ افسوس ہے تجھ پر ، میں محمدؐ کے غلاموں میں کا ایک غلام ہوں ، ان کے بندوں میں کا ایک بندہ ہوں ۔ فاروقِ اعظمؓ کہتے ہیں كُنْتُ عَبْدَهٗ وَخَادِمَهٗ ۔ ''میں ان کا غلام تھا ، خادم تھا ۔ میں ہمیشہ لکھتا ہوں اور لکھوں گا کہ رسولِ خدا میں دو جہتیں ہیں ۔ ایک مشترک امر یعنی انسانیت ۔ اور ایک مابہ الامتیاز یعنی ان کی پیغمبری اور اشرف المخلوقات ہونا ۔ انسانیت پر کافروں کی نظر پڑتی تھی ۔ وہ کہتے تھے : مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ☆ ۔ اور ان کے مابہ الامتیاز پر صحابہ اور اولیاء کی نظر پڑتی تھی ۔ اللہ اپنے رسول کی محبت اور ان کا ادب اور ان کی تعظیم کرنے کی توفیق عطا کرے ۔ آمین ۔

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ فرقان مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ستتر (۷۷) آیتیں اور چھ (۶) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۙ﴿۱﴾

تَبٰرَكَ ؛ برکت والا ہے ، بابرکت ہے ۔ اَلَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ ؛ جس نے قرآن اُتارا ۔ عَلٰى عَبْدِهٖ ؛ اپنے بندہ پر ۔ لِيَكُوْنَ ؛ تاکہ ہو ۔ لِلْعٰلَمِيْنَ ؛ تمام دنیا جہاں والوں کو ۔ نَذِيْرًا ؛ ڈرانے والا ۔

ترجمہ :- وہ (خدا) بابرکت ہے جس نے اپنے بندہ پر قرآن اُتارا تاکہ وہ تمام جہاں والوں کو ڈرانے والا ہو ۔

☆ سورۂ فرقان ۔ یہ کیسا رسول ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے (اکیڈیمی)

صاحبو! خدا کے سوائے جتنے ہیں سب اس کے بندے ہیں۔ جو جتنی اطاعت کرے گا اتنی ہی اس میں بندگی ہوگی۔ پیغمبر میں بہ نسبت دوسروں کے زیادہ بندگی ہے، خدا کی زیادہ اطاعت ہے۔ اسی کی وجہ سے ان پر وحی اُترتی ہے۔ کمالِ عبدیت پوچھو تو محمد رسول اللہ ﷺ میں ہے۔ اس لحاظ سے ''عبداللہ'' محمد رسول اللہؐ ہی ہیں۔ اسی لئے حضرت کو عبدہ و رسولہ کہتے ہیں۔ اس عبدیت ہی کی وجہ سے معراجِ شریف ہوا۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ ؛ لوگوں میں خصوصیت سے جس صفتِ الٰہی کا ظہور ہوتا ہے وہ اس کا عبد کہلاتا ہے۔ مثلاً عبدالرحمٰن ایک رحمتِ عام والا جس میں خدا کی رحمانیت ظاہر ہو۔ عبدالقادر، جو مظہرِ قدرتِ الٰہی ہو۔ عبدالعزیز، جو مظہرِ عزت ہو۔ اور جس میں تمام صفاتِ الٰہی ہوں وہ بے شک عبداللہ ہے۔ چونکہ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے مظہرِ اتم ہیں اس لئے وہی عبداللہ ہیں۔ محسنؔ کہتے ہیں ؎

خدا نے زیب و زینت کی جو بزمِ آفرینش کی — لگایا قدِ آدم آئینہ اس میں ترے قد کا (محسنؔ کاکوروی)

یعنی اللہ تعالیٰ کے تمام کمالات کا ظہور محمد رسول اللہ ﷺ سے ہوتا ہے۔ آئینہ خود نظر نہیں آتا مگر دوسروں کو دکھا دیتا ہے۔ اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے تمام صفات و کمالات نمایاں ہوتے ہیں۔ عبداللہ آئینۂ اللہ ہوتا ہے۔ اللہ کے نور سے محمد رسول اللہ، محمد رسول اللہ کے نور سے سارے عباد اللہ۔ اَنَا مِنْ نُورِ اللّٰهِ وَكُلُّهُمْ مِّنْ نُوْرِیْ۔ ☆

اکثر اولیاء سے بہ توسط نبی کریم کے بعض کمالاتِ الٰہی نمایاں ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ لوگوں کو دھوکہ ہوتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم اللہ سے لیتے ہیں اور اللہ کو دیکھتے ہیں، ان لوگوں کی نظر سے عینکِ وجہِ الٰہی شفاف ہونے کی وجہ نظر نہیں آتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم خدا سے لیتے ہیں یا اس کو دیکھتے ہیں۔ بے شک دیکھتے ہیں مگر نورِ محمدی کے توسط سے۔

نہ اُٹھا ہے نہ اُٹھے گا کبھی یہ بیچ سے پردہ — تو اے نورِ خدا! بے شک حجابِ روئے وحدت ہے (حسرتؔ صدیقی)

ہر ایک سے کچھ نہ کچھ کمالاتِ محمدی نمایاں ہوتے ہیں۔ دنیا جہانِ آئینہ خانہ ہے۔ بعض چھوٹے آئینوں نے گیسوئے محمد کو دکھایا۔ ان کو کیا نظر آیا؟ ظلمت، تاریکی۔ بعض نے روئے محمدی کو دکھایا۔ بعض ذاتِ محمدی کے محاذات کی وجہ سے سر سے پاؤں تک محمد رسول اللہ کو دکھا دیتے ہیں۔ یہ لوگ کامل فنا فی الرسول ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ تَابِعٌ لِّمُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ اس چھوٹے سے آئینہ میں بھی جو کچھ نظر آتا ہے وہ بڑے آئینہ کے محاذات کی وجہ سے نظر آرہا ہے۔ کدھر قد آدم آئینہ، کدھر چھوٹا آئینہ۔ کدھر خدا سے لینے والا کدھر محمد رسول اللہ سے لینے والا۔

الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ۝۲

اَلَّذِیْ ؛ وہ خدا جو۔ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اسی کی ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا ؛ اس نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں قرار دیا، بنایا۔ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ ؛ اور نہیں ہے اس کا کوئی شریک۔ فِی الْمُلْكِ ؛

☆ ترجمہ: میں اللہ کے نور سے ہوں اور سب میرے نور سے ہیں۔

محمد رسول اللہ خدا کے مظہر اتم ہیں

بادشاہی میں ۔ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ؛ اور ہر شئے کو پیدا کیا، مخلوق کیا ۔ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ؛ پھر جُدا جُدا اور ٹھیک ٹھیک اندازہ کیا، ہر شئے کو اس کے حوصلہ کے مطابق بنایا ۔

ترجمہ :- وہ جس کی آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اس نے کسی کو اپنا بیٹا مقرر نہیں کیا اور جس کی بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں ، سب کو اس نے پیدا کیا اور ٹھیک اندازہ سے پیدا کیا (مستحق کو اس کا حق دیا) ۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝

وَاتَّخَذُوْا ؛ اور لوگوں نے بنالیا ہے، اور مان لیا ہے ۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ خدا کو چھوڑ کر، اس کے سوائے ۔ اٰلِهَةً ؛ معبودوں کو، دیوتاؤں کو ۔ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا ؛ جو کچھ پیدا نہیں کر سکتے ۔ ذراتِ عالم میں سے ایک ذرّہ تو پیدا کرلو ۔ ایک چونٹی میں روح تو پھونک دو ۔ وہ کیا پیدا کریں گے؟ وَهُمْ يُخْلَقُوْنَ ؛ اور وہ تو خود مخلوق ہیں، خدا کے پیدا کئے ہوئے ہیں ۔ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ؛ اور مالک نہیں ہیں خود اپنے لئے، ان کے اختیار میں نہیں ۔ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ؛ نہ ضرر نہ نفع، نہ زیاں نہ سود، نہ شر نہ خیر، نہ بُرا نہ بھلا ۔ یعنی سب اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔ وَلَا يَمْلِكُوْنَ ؛ اور مالک نہیں ہیں، ان کے اختیار میں نہیں ہے ۔ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً ؛ نہ موت نہ حیات، نہ مرنا نہ جینا ۔ وَلَا نُشُوْرًا ؛ اور نہ پھر قبروں میں سے اُٹھنا ۔

ترجمہ :- اور لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر معبودوں کو مان لیا ہے جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے ۔ وہ خود ہی (مخلوق ہیں خدا کے) پیدا کئے ہوئے ہیں ۔ خود ان کے لئے ان کے ہاتھ میں نہ نفع ہے نہ نقصان ہے اور نہ مرنا نہ جینا اور نہ قبروں سے جی اُٹھنا ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ اِفْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافروں اور منکروں نے کہا (اور اب بھی کہتے ہیں) ۔ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ ؛ نہیں ہے مگر یہ، جھوٹ، مَن گھڑت باتیں ۔ اِفْتَرٰىهُ ؛ کہ باندھ لیا ہے، گھڑ لیا ہے ۔ وَاَعَانَهٗ ؛ اور ان کی اعانت اور مدد کی ہے ۔ عَلَيْهِ ؛ اس جھوٹ پر ۔ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ؛ دوسرے لوگوں نے ۔ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ؛ یا پھر یہ پیغمبر کو جھٹلانے والے، ظلم کرنے والے ان کو جھٹلانے کی حد کو پہنچ گئے ہیں ۔ یہ جھٹلانے والے خود جھوٹے ہیں، ظالم ہیں ۔

معانقة ۱۰
عند المتاخرين ۱۲

ترجمہ :- اور کافروں نے کہا یہ سب مَن گھڑت اور نرا جھوٹ ہے اور اس کی اس پر دوسرے لوگوں نے اعانت و مدد کی ہے ۔ پھر یہ لوگ پہنچ گئے ہیں ظلم اور جھوٹ کی حد کو ۔

وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝۵

وَقَالُوْا ؛ اور لوگوں نے کہا ۔ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ؛ پرانے قصّہ کہانیاں ہیں ، اسٹوریاں اور نقلیں ہیں ۔ اِكْتَتَبَهَا ؛ جس کو اس پیغمبر نے لکھ لیا ہے ۔ فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ ؛ پھر وہ قصّے اس کو لکھائے جاتے ہیں ۔ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ؛ صبح و شام ۔

ترجمہ :- اور لوگوں نے کہا یہ سب پرانے قصّہ کہانیاں ہیں جن کو خود انھوں نے (پیغمبر نے) لکھ لیا ہے اور دوسروں نے بھی ان کو لکھوایا ہے صبح و شام ۔

قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۶

قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ اَنْزَلَهُ ؛ اس کو یعنی پیغمبروں کے حالات کو ، عبرت خیز واقعات کو اُتارا ہے ۔ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ ؛ جو چھپی باتوں کو جانتا ہے ، اس کے پاس سر علانیہ ہے ، راز ظاہر ہے ، پوشیدہ عیاں ہے ۔ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ خواہ وہ آسمانوں میں ہو یا زمین میں تمام بھیدوں کو جان کر بھی ۔ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ وہ تو غفور و رحیم ہے ۔

ترجمہ :- تم کہو جو آسمانوں اور زمین کی مخفی باتوں کو جانتا ہے اسی نے قرآن کو اُتارا ہے ۔ (سب جان کر بھی) وہ تو غفور و رحیم ہے ۔

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ
لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ۝۷

جو لوگ حقیقتِ محمدی سے واقف نہیں ، جن کی نظر حضرتؐ کی بشریت پر پڑتی ہے ۔ وَقَالُوْا ؛ اور وہ کہتے ہیں ۔ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ ؛ یہ کیسا پیغمبر ہے ؟ يَاْكُلُ الطَّعَامَ ؛ ہماری طرح وہ بھی کھانا کھاتا ہے ۔ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ؛ اور بازاروں میں پھرتا ہے ۔ لَوْلَا ؛ کیوں نہیں ۔ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ ؛ ان کی طرف فرشتہ اُترا ، اُتارا گیا ۔ اگر فرشتہ اُترتا ۔ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ؛ پھر اس کے ساتھ ایک ڈرانے والا ہوتا ۔ نادان نہیں سمجھتے کہ فوج آتی ہے تو فائر کرتی ہے اور فوراً سزا ہو جاتی ہے ۔

ترجمہ :- اور (ناواقف لوگ) کہتے ہیں یہ کیسا پیغمبر ہے (جو ہماری طرح) کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں گھومتا پھرتا ہے کیوں نہیں ایک فرشتہ اُتارا گیا پھر اس کے ساتھ ایک ڈرانے والا ہوتا ۔

اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸

اَوْيُلْقٰى اِلَيْهِ كَنْزٌ ؛ یا اس پر ایک خزانہ اُتارا جاتا ۔ اَوْتَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ ؛ یا اس کے پاس ایک باغ ہوتا ۔ يَاكُلُ مِنْهَا ؛ کہ اس سے کھاتا ۔ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ ؛ اور ان ظالموں نے کہا ۔ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ ؛ تم اتباع نہیں کرتے ۔ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ؛ مگر ایک ایسے شخص کی جس پر جادو ہوا ہے ۔

ترجمہ :- یا اس کو ایک خزانہ ملتا یا اس کے پاس ایک باغ ہوتا جس سے کھاتا رہتا ۔ اور ان ظالموں نے کہا تم لوگ ایسے شخص کی اتباع کرتے ہو جس پر سحر ہوگیا ہے ۔

رکوع ۱۶

اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝۹

اُنْظُرْ ؛ پیغمبر ! ذرا دیکھو ! كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ ؛ ان لوگوں نے تمہارے متعلق کیسی کیسی مثالیں دیں ، کیسی باتیں کہتے ہیں ۔ فَضَلُّوْا ؛ پھر وہ گمراہ ہوگئے ، چاہِ ضلالت میں گر گئے ۔ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ؛ پھر ان کو استطاعت نہیں ، ان سے نہیں ہوسکتا ۔ سَبِيْلًا ؛ صحیح راستہ پر پہنچنا ۔ اب حق رسی کی ان کے لئے کوئی سبیل نہیں ۔

ترجمہ :- دیکھو ! یہ لوگ تمہارے متعلق کیا کیا کہہ رہے ہیں ! اور چاہِ ضلالت میں گر رہے ہیں (اور گمراہ ہورہے ہیں) اب حق رسی کی ان کے لئے کوئی سبیل نہیں (کوئی راستہ نہیں) ۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَاۗءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝۱۰

تَبٰرَكَ الَّذِيْ ؛ وہ بڑی برکت والا ہے ۔ اِنْ شَآءَ ؛ اگر چاہے ۔ جَعَلَ لَكَ ؛ تو تم کو دے ۔ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ ؛ اس سے بہتر ۔ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ ایسے باغ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ؛ اور تم کو محل بھی دے ، گھر دے ۔ جمع قَصْرٌ ۔ مَقْصورہ ۔ حجرہ ۔ قُصُوْر ۔ نقصان ۔

ترجمہ :- وہ خدا بڑی برکت والا ہے ۔ اگر وہ چاہے تو تم کو اس سے بہتر دے ایسے باغ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ اور تم کو بڑے بڑے گھر بھی دے ۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ۝۱۱

بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ؛ بلکہ یہ سب لوگ قیامت ہی کی تکذیب کرتے ہیں ، اس کو نہیں مانتے ۔ وَاَعْتَدْنَا ؛ اور ہم نے تیار رکھا ہے ۔ لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ ؛ ایسے شخص کے لئے جو قیامت کا انکار کرتا ہے ، اس کی تکذیب کرتا ہے ۔ سَعِيْرًا ؛ دوزخ جس میں آگ بھڑکتی ہے ۔

ترجمہ :- بلکہ یہ لوگ قیامت ہی کی تکذیب کرتے ہیں (اس کو نہیں مانتے) اور ہم نے اس شخص کے لئے جو قیامت کا یقین نہیں رکھتا (اس کو جھٹلاتا ہے) شعلہ زن دوزخ تیار کر رکھی ہے ۔

اِذَا رَاَتۡهُمۡ مِّنۡ مَّكَانٍۭ بَعِيۡدٍ سَمِعُوۡا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيۡرًا ﴿۱۲﴾

اِذَا رَاَتْهُمْ ؛ جب ان کو دوزخ ، یا دوزخ کے منتظمین دیکھیں گے ۔ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ؛ دور ہی سے ، دور مکان سے ۔ سَمِعُوْا لَهَا ؛ تو ان کے لئے یا اس کے لئے سُنیں گے ۔ تَغَيُّظًا ؛ غضب ناکی ، جوش ۔ وَزَفِيْرًا ؛ اور چنگھاڑنا ، خروش ، چِلّانا ۔

ترجمہ :- جب دور ہی سے ان کو دوزخ یا دوزخ کے منتظمین دیکھیں گے تو اس کے یا ان کے جوش وخروش کی آواز سُنیں گے ۔

وَاِذَاۤ اُلۡقُوۡا مِنۡهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيۡنَ دَعَوۡا هُنَالِكَ ثُبُوۡرًا ﴿۱۳﴾ؕ

وَاِذَآ اُلْقُوا مِنْهَا ؛ اور جب اس دوزخ میں ڈال دیے جائیں گے ۔ مَكَانًا ضَيِّقًا ؛ تنگ جگہ ۔ مُقَرَّنِيْنَ ؛ ہاتھ پاؤں جکڑے ہوئے ، مشکیں کسی ہوئیں ۔ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ؛ تو اس وقت پکاریں گے ہلاکی اور موت کو ، عذاب کی حالت میں یہ لوگ موت کو پکاریں گے اور وہ نہ آئے گی ۔

ترجمہ :- اور پھر جب وہ کسی تنگ جگہ میں ہاتھ پاؤں جکڑ کر ڈال دیے جائیں گے تو وہاں موت کو پکاریں گے

لَا تَدۡعُوا الۡيَوۡمَ ثُبُوۡرًا وَّاحِدًا وَّادۡعُوۡا ثُبُوۡرًا كَثِيۡرًا ﴿۱۴﴾

لَا تَدْعُوْا ؛ نہ پکارو ۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج ۔ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا ؛ ایک مرنے کو ، ایک بار کی موت کو ۔ وَادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ؛ اور پکارو بہت سی موتوں کو ۔ موت موت کہہ کر بہت سی دفعہ چِلّاؤ ، ایک دفعہ نہیں ہزار دفعہ چِلّاؤ ۔

ترجمہ :- آج ایک بار کیا موت کو پکارتے ہو ، بہت سی دفعہ موت کو پکارو ، (مگر کیا حاصل ؟)

قُلۡ اَذٰلِكَ خَيۡرٌ اَمۡ جَنَّةُ الۡخُلۡدِ الَّتِىۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ ؕ كَانَتۡ لَهُمۡ جَزَآءً وَّمَصِيۡرًا ﴿۱۵﴾

قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ ؛ پیغمبر تم کہو کیا یہ بہتر ہے ؟ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ ؛ یا ہمیشہ رہنے کا باغ ، وہ باغ جس کو خلود و دوام نصیب ہے ۔ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؛ جس کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے ۔ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّ مَصِيْرًا ؛ جو ان کی جزا ہے اور ٹھکانا ہے ۔

ترجمہ :- کہو کیا یہ بہتر ہے یا وہ ہمیشہ رہنے کی جنت جس کا وعدہ متقیوں (اور خدا ترسوں) سے کیا گیا ہے جو ان کی جزا ہے اور پھر جانے کا مقام ۔

لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ﴿۱۶﴾

لَھُمْ فِيْهَا ؛ ان لوگوں کے لئے جنت میں ہے ۔ مَا يَشَآءُوْنَ ؛ جو کچھ وہ چاہتے ہیں ، جو کچھ ان کے اِرادے اور مشیت میں ہے ۔ خٰلِدِيْنَ ؛ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ ؛ جس کا دینا تمہارے رب کے ذِمّہ ہے ۔ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ؛ ایسا وعدہ جس کا سوال کیا جاتا تھا ، جس کو وہ مانگا کرتے تھے ۔

ترجمہ :- ان کے لئے جنت میں وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہتے ہیں ۔ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ اور یہ تمہارے رب کے ذِمّہ ہے ۔ ایسا وعدہ ہے جس کو یہ ہمیشہ مانگا کرتے تھے ۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ؕ ﴿۱۷﴾

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ ؛ اور جس دن ان کا حشر کرے گا ، ان کو میدانِ قیامت میں جمع کرے گا ۔ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اور ان معبودوں کو جو خدا کے سوائے ہیں ۔ فَيَقُوْلُ ؛ پھر خدائے تعالیٰ فرمائے گا ۔ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِيْ هٰٓؤُلَآءِ ؛ کیا تم ہی نے میرے ان بندوں کو ضلالت اور گمراہی میں ڈالا ہے ۔ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ ؛ یا وہ خود ہی گمراہ ہوگئے ہیں ، بہک گئے ہیں ، بھٹک گئے ہیں راہ سے ۔

ترجمہ :- اور اس دن کا خیال رکھو جب ان سب کا حشر کرے گا ان کو اور ان معبودوں کو بُلائے گا جو خدا کے سوائے ہیں پھر فرمائے گا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا یا وہ آپ ہی گمراہ ہوگئے ۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾

قَالُوْا ؛ کہیں گے ۔ سُبْحٰنَكَ ؛ تو بے عیب ہے ، پاک ہے ۔ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ ؛ ہمارے لئے مناسب نہ تھا ، ہماری کیا مجال تھی ۔ اَنْ نَّتَّخِذَ ؛ کہ تجویز کریں ، مانیں ، اختیار کریں ۔ مِنْ دُوْنِكَ ؛ تیرے سوائے ۔ مِنْ اَوْلِيَآءَ ؛ دوست کارساز ، رفیق ۔ ہماری کیا مقدور کہ تیرے سوا کسی اور کو اپنا کارساز سمجھیں ۔ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ ؛ مگر تو نے ان کو اور ان کے بڑوں کو ، باپ دادا کو ، دنیا سے متمتع کیا ، ان کو آسودگی برتنے کا سامان دیا ۔ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ؛ یہاں تک کہ وہ خدا کی یاد کو بھول گئے ۔ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ؛ اور یہ لوگ تباہ و برباد ہونے والے ہی تھے ۔

ترجمہ :- بولیں گے تو پاک ہے ۔ ہماری کیا مقدور کہ تجھے چھوڑ کر کسی اور کو اپنا دوست اور والی سمجھیں ۔ مگر تو نے ان کو اور ان کے بزرگوں کو خوب مال و متاع اور ساز و سامان دے رکھا تھا ۔ یہاں تک کہ وہ خدا کو بھول گئے (پند و نصیحت کا خیال نہ رکھا) اور وہ تو تباہ ہونے والے ہی تھے ۔

فَقَدْ كَذَّبُوكُمْ بِمَا تَقُولُونَ فَمَا تَسْتَطِيعُونَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيرًا ﴿١٩﴾

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ؛ ان معبودوں نے تم کو تمہاری باتوں میں جھوٹا ٹھیرایا ۔ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ ؛ پھر تم کو استطاعت نہیں ، طاقت وقوت نہیں ، امکان نہیں ۔ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ؛ نہ اس کے ٹالنے کی نہ مدد کرنے کی ۔ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ ؛ اور تم میں جو ظالم ہے ۔ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا ؛ ہم اس کو بڑے ہی عذاب کا مزا چکھائیں گے ۔

ترجمہ :- تم کو ، تمہاری باتوں کو ، تمہارے معبودوں نے جھوٹا بیان کیا ۔ تم اس عذاب کو نہ پلٹا سکتے ہو نہ مدد حاصل کر سکتے ہو ۔ اور تم میں کے ظالموں کو ہم بڑے ہی عذاب کا مزہ چکھائیں گے ۔

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ۗ
وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۗ أَتَصْبِرُونَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا ﴿٢٠﴾ ع ۲ / ۱۱ / ۱۷

وَمَا أَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے نہیں بھیجا ۔ قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ؛ تم میں سے پہلے پیغمبر میں سے کسی کو ۔ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ ؛ مگر وہ کھانا کھاتے تھے ۔ وَيَمْشُوْنَ فِى الْاَسْوَاقِ ؛ اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے ۔ پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنے کا کیا محل ہے ۔ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ؛ بعض کو بعض کے لئے فتنہ (آزمائش) بنادیا ، اور ہم نے ایک کو دوسرے کے لئے آزمائش بنائی ۔ اَتَصْبِرُوْنَ ؛ کیا تم صبر کر سکتے ہو ۔ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا ؛ اور تمہارا رب بینا ہے ، سب کچھ دیکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تم سے پہلے پیغمبروں کو بھیجا جو کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں پھرتے تھے اور ہم نے تم میں کے ایک کو دوسرے کے لئے فتنہ اور آزمائش بنائی ۔ کیا تم اس حال پر صبر کر سکتے ہو اور تمہارا رب بصیر ہے (بینا ہے ، سب کچھ دیکھتا ہے) ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

۱۹

وَقَالَ الَّذِيْنَ

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرتؔ رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدّیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: ( )

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿۲۱﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ ؛ اور ان لوگوں نے کہا جو ۔ لَا يَرْجُوْنَ ؛ نہیں اُمید رکھتے ، جو رجا اور اُمید نہیں رکھتے ۔ لِقَاءَ نَا ؛ ہماری ملاقات کی ، ہم سے ملنے کی ، جو قیامت کے قائل نہیں ، جن کو دربارِ الٰہی میں جانے کی توقع نہیں ۔ لَوْلَآ اُنْزِلَ ؛ کیوں نہیں اُتارے گئے ، نازل کئے گئے ۔ عَلَيْنَا ؛ ہم پر ۔ اَلْمَلٰٓئِكَةُ ؛ فرشتہ ۔ اَوْنَرٰى رَبَّنَا ؛ یا ہم اپنے رب کو دیکھتے ، دنیا ہی میں رویت اور دیدار ہوتا ۔ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ ؛ وہ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھنے لگے ، وہ تکبّر کر رہے ہیں اپنے دلوں میں ۔ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ؛ اور بڑی سرکشی کر رہے ہیں ، بہت ہی سر چڑھ رہے ہیں ، بہت دُور نکل گئے ہیں ۔

ترجمہ :- وہ لوگ جن کو ہم سے ملنے اور ملاقات کرنے کی اُمید نہیں ، کہتے ہیں : کیوں ہم پر فرشتے نہیں اُتارے گئے (نازل کئے گئے) یا ہم کو اللہ کی رویت اور دیدار نہیں ہوا ؟ یہ اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھنے لگے ہیں اور بڑی سرکشی کر رہے ہیں ۔

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۲۲﴾

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ ؛ جس دن فرشتوں کو دیکھ لیں گے ۔ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن کوئی بشارت اور خوشی کی بات نہ ہوگی ۔ لِلْمُجْرِمِيْنَ ؛ مجرمین اور کافروں کے لئے ۔ وَيَقُوْلُوْنَ ؛اور اس دن کہیں گے ۔ حِجْرًا ؛روکنا ۔ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ؛ خوب روکنا ۔ بیچ میں اوٹ ڈالنا ، مقاصد سے روکے جانا ، پناہ دینا ۔ یعنی یا اللہ ! ان سے ہم کو بچا ، یا پناہ دے ۔ یا اب ہم قید و بند میں پڑیں گے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے اس دن ان مجرموں کے لئے کچھ خوشی و بشارت کی بات نہ ہوگی اور پکاریں گے : خدایا بچانا ! خدایا بچانا !

وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿۲۳﴾

وَقَدِمْنَآ ؛ اور ہم پہنچ گئے ۔ قُدُوْم ؛ پہنچنا ۔ خَيْر مَقْدَم ۔ مبارک آنا ۔ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ ؛ ان اعمال کی طرف کہ انھوں نے کئے تھے ۔ فَجَعَلْنٰهُ ؛ پھر ہم نے اس کو کردیا ۔ هَبَآءً ؛ گرد و غبار ، یعنی کفر کے ساتھ اعمال کام نہ آئے ۔ مَنْثُوْرًا ؛ منتشر ، پراگندہ ۔

ترجمہ :- ہم نے ان کے اعمال کی حقیقت کو جان لیا۔ پھر ہم نے ان کے کاموں کو گرد و غبار بنا کے اُڑا دیا۔

اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ يَوۡمَئِذٍ خَيۡرٌ مُّسۡتَقَرًّا وَّاَحۡسَنُ مَقِيۡلًا ﴿۲۴﴾

اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ؛ جنت والے۔ يَوۡمَئِذٍ ؛ اس دن۔ خَيۡرٌ مُّسۡتَقَرًّا ؛ بہتر ہوں گے باعتبار مقام کے، قرارگاہ کے، ٹھیرنے کی جائے کے، ان کا مستقر اچھا ہے۔ وَاَحۡسَنُ مَقِيۡلًا ؛ اور بہتر ہوں گے باعتبار استراحت کی جگہ کے۔ قَيۡلُوۡلَه ؛ دوپہر کے وقت سونا۔ مَقِيۡل۔ دوپہر کو سونے کی جگہ، محلِ استراحت۔

ترجمہ :- جنتیوں کا اس دن مستقر اور مقام اچھا ہوگا۔ اور استراحت کی جگہ بھی احسن ہوگی (بہتر ہوگی)۔

وَيَوۡمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالۡغَمَامِ وَنُزِّلَ الۡمَلٰٓئِكَةُ تَنۡزِيۡلًا ﴿۲۵﴾

وَيَوۡمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ ؛ اور جس دن شق ہوجائے گا آسمان، آسمان پارہ پارہ ہوجائے گا۔ بِالۡغَمَامِ ؛ ابر کے ساتھ یعنی نہ ابر نہ آسمان دیکھنے سے روکنے والا ہوگا۔ بعض کہتے ہیں آسمان پھٹ کر بادل نکلے گا اور اس میں فرشتے ہوں گے۔ وَنُزِّلَ الۡمَلٰٓئِكَةُ تَنۡزِيۡلًا ؛ اور فرشتے اُتارے جائیں گے۔ تَنۡزِيۡلٌ ؛ خوب اُتارا جانا۔ فرشتے جوق جوق، لگاتار یکے بعد دیگرے اتریں گے۔

ترجمہ :- اور اس دن ابر اور آسمان دونوں پھٹ جائیں گے اور فرشتے جوق در جوق اُتریں گے۔

اَلۡمُلۡكُ يَوۡمَئِذِ ۨالۡحَقُّ لِلرَّحۡمٰنِ ؕ وَكَانَ يَوۡمًا عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ عَسِيۡرًا ﴿۲۶﴾

اَلۡمُلۡکُ ؛ بادشاہی، حکومت، راج۔ يَوۡمَئِذٍ ؛ اس دن۔ اَلۡحَقُّ ؛ سچی، حقیقی۔ اَلۡمُلۡکُ الۡحَقُّ۔ حقیقی حکومت۔ لِلرَّحۡمٰنِ ؛ اللہ رحمٰن کے لئے۔ وَكَانَ يَوۡمًا ؛ اور وہ دن ہوگا۔ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ؛ کافروں اور منکروں پر۔ عَسِيۡرًا ؛ دشوار، مشکل، تنگی کا۔ عُسۡرٌ۔ تنگ دستی۔

ترجمہ :- اس دن حقیقی بادشاہی اللہ کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر بڑا دشوار اور تنگی کا ہوگا۔

وَيَوۡمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيۡهِ يَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِى اتَّخَذۡتُ مَعَ الرَّسُوۡلِ سَبِيۡلًا ﴿۲۷﴾

وَيَوۡمَ يَعَضُّ ؛ اور اس دن کاٹے گا، کاٹ کاٹ لے گا۔ اَلظَّالِمُ ؛ ظالم۔ عَلٰى يَدَيۡهِ ؛ اپنے دونوں ہاتھوں کو۔ نہایت حسرت سے اپنے دونوں ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا۔ يَقُوۡلُ ؛ کہے گا۔ يٰلَيۡتَنِىۡ ؛ کاش میں نے۔ اِتَّخَذۡتُ ؛ پکڑی ہوتی۔ مَعَ الرَّسُوۡلِ ؛ پیغمبر کے ساتھ۔ سَبِيۡلًا ؛ کوئی راہ، میرے تعلقات پیغمبر کے ساتھ کاش اچھے ہوتے۔

ترجمہ :- اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا ، کہے گا : کاش میں بھی پیغمبر کے ساتھ (ان کا) راستہ اختیار کرتا ۔

یٰوَیۡلَتٰی لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا ﴿۲۸﴾

یٰوَیْلَتٰی ؛ ہائے میری خرابی ۔ لَیْتَنِیْ ؛ کاش کہ میں نے ۔ لَمْ اَتَّخِذْ ؛ نہ بناتا ، نہ گانٹھتا ۔ فُلَانًا ؛ فلاں کو ۔ خَلِیْلًا ؛ دوست ۔

ترجمہ :- اے وائے ! کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا ۔

لَقَدۡ اَضَلَّنِیۡ عَنِ الذِّکۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِیۡ ؕ وَ کَانَ الشَّیۡطٰنُ لِلۡاِنۡسَانِ خَذُوۡلًا ﴿۲۹﴾

لَقَدْ اَضَلَّنِیْ ؛ مجھے تو بہکادیا ، ضلالت میں ڈال دیا ۔ عَنِ الذِّکْرِ ؛ یادِ خدا سے ،قرآن سے ۔ بَعْدَاِذْ جَآءَ نِیْ ؛ بعد اس کے کہ میرے پاس قرآن یا یاددہانی پہنچی ۔ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ ؛ اور ہے شیطان انسان کو ۔ خَذُوْلًا ؛ وقت پر دغا دینے والا ، مدد چھوڑ کر چل دینے والا ، دغا اور خذلان سے کام لینے والا ۔

ترجمہ :- بے شک مجھے گمراہ کردیا قرآن اور یاددہانی سے جب کہ وہ میرے پاس پہنچ چکی تھی ۔ اور شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہی تھا ۔

وَ قَالَ الرَّسُوۡلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَہۡجُوۡرًا ﴿۳۰﴾

وَقَالَ الرَّسُوْلُ ؛ اور پیغمبر نے کہا ۔ یٰرَبِّ ؛ اے میرے رب ! اِنَّ قَوْمِیْ ؛ بے شک میری قوم ، میرے لوگ ۔ اِتَّخَذُوْا ہٰذَا الْقُرْاٰنَ ؛ اس قرآن کو کردیا ہے ۔ مَھْجُوْرًا ؛ متروک ، چھوڑا ہوا ۔ ھَجر ۔ ھِجْرَان ۔ جُدائی ،بعض کے پاس بکواس ، جھک جھک ۔ ھُجْر ۔ بے فائدہ بکواس کرنا مُراد ہے ۔

ترجمہ :- پیغمبر نے کہا : خدایا ! میری قوم نے اس قرآن کو بالکل چھوڑ دیا ہے (اور اس کو بکواس سمجھا ، یاوہ گوئی جانا) ۔

صاحبو ! ہمارے زمانہ میں تفسیر کی تعلیم ہوتی تھی ۔ ترجمہ سے قرآن پڑھتے تھے ۔ قراءت سے قرآن پڑھتے تھے ۔ صبح ہوتے ہی ہر گھر سے قرآن پڑھنے کی آواز آتی تھی ۔ بعض لوگ فاتحاؤں میں ختمِ قرآن کراتے تھے ۔ اب قرآن سے بالکل روگردانی ہوگئی ہے ، ناول پڑھیں گے ۔ بے سند تاریخی کتابیں پڑھیں گے ۔ قرآن کا ذکر ہو تو کہیں گے بے سمجھے پڑھنے سے کیا حاصل ؟ ان کو معلوم نہیں کہ اس کے الفاظ میں بھی برکت ہے ۔ ''مفرحِ یاقوتی'' سمجھ کر کھاؤ یا بغیر سمجھ کر کھاؤ ہر حال میں

قرآن کو سمجھ کر پڑھنا ضروری ہے

فائدہ دے گی ۔ اسی طرح سنکھیا جان بوجھ کر کھاؤ یا غفلت سے کھاؤ نقصان دے گا ۔ صرف الفاظ ہی اگر پڑھیں تو کم از کم قرآن متواتر تو رہے گا ۔ قرآن کا تواتر اسلام کا خاصہ ہے ۔ کوئی شخص کسی آسمانی یا غیر آسمانی کتاب کی روایت نہیں کرسکتا ۔ قرآن ہی ہے کہ تیرہ چودہ سو برس سے ان کی برابر روایت کی جارہی ہے ۔ اس کا تلفظ متواتر ، اس کے الفاظ متواتر ، اس کا املا متواتر ہے ۔ قرآن ہمارے حق میں نعمت ہے ، ہماری عزت ہے ۔ جو قرآن کو چھوڑتا ہے وہ نہ دین کا رہتا ہے نہ دنیا کا ۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ۭ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۝۳۱

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح ۔ جَعَلْنَا ؛ ہم نے بنایا ۔ لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا ؛ ہر پیغمبر کا ایک دشمن ۔ مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؛ مجرمین اور گنہگاروں میں سے ۔ وَكَفٰى بِرَبِّكَ ؛ اور تمہارا رب کافی ہے ، بس ہے ۔ هَادِيًا ؛ ہدایت کرنے کے لئے ۔ وَنَصِيْرًا ؛ اور مدد کرنے کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ایسے ہی ، مجرموں میں سے ہم نے ہر پیغمبر کا ایک دشمن بنایا ۔ اور ہدایت اور نصرت دینے کے لئے تمہارا رب کافی ہے (بالکل بس ہے) ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ۝۳۲

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافروں نے کہا ۔ لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ ؛ کیوں نہیں اُتارا گیا اس پیغمبر پر قرآن ۔ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ؛ ایک جگہ ، ایک دم ، ایک بار ، سب کا سب ۔ كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح ۔ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ ؛ کہ اس سے تمہارے دل کو ثابت و استوار کریں ۔ تم کو قوی دل بنائیں ۔ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ؛ اور ہم نے اس کو تھم تھم کر پڑھا ، ٹھیر ٹھیر کر اُتارا ۔ تَرْتِيْل ۔ آہستہ آہستہ ، سنبھل سنبھل کر ، مخارج اور لحن کا خیال رکھ کر پڑھنا نہ کہ ایک ریل ہے کہ چلی جارہی ہے ۔

صاحبو ! ایک بات یاد رکھو ! خالی پڑھتے ہیں تو یہاں کا یعلمون وہاں کا تعلمون بلکہ اس سے بدتر اور جب لوگوں کو سناتے ہیں تو عیٓن اور حآ پر بڑا زور دیتے ہیں ۔ بعض لوگ تو موسقی کو بھی مات کردیتے ہیں ۔ بے شک عربی لحن رہنا چاہئیے نہ کہ راگ راگنی ، تان پٹے ۔

ترجمہ :- اور کافروں نے کہا یہ قرآن اس (پیغمبر) پر کیوں جملہ اور ایک دفعہ اسی طرح نہ اُتارا گیا کہ تمہارے دل کو اس سے قوت ہو ۔ اور ہم نے اس کو (قرآن کو) آہستہ آہستہ بتدریج اُتارا ۔

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ۝۳۳

وَلَا یَاْتُوْنَکَ بِمَثَلٍ ؛ اور یہ منکرین تمہارے پاس کوئی بات نہیں لاتے ، کوئی اعتراض نہیں کرتے ۔ اِلَّا جِئْنٰکَ بِالْحَقِّ ؛ مگر یہ کہ ہم تمہارے پاس حق جواب لاتے ہیں ۔ وَاَحْسَنَ تَفْسِیْرًا ؛ اور بہترین بیان ۔

ترجمہ :- اور منکرین تمہارے پاس کوئی عجیب سوال اور دشوار اعتراض نہیں کرتے مگر یہ کہ ہم اس کا حق جواب دے دیتے ہیں اور بہترین توضیح کر دیتے ہیں ۔

ع ۳ ۱۴ ۱ اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اِلٰی جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِیْلًا ﴿۳۴﴾

اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ ؛ اور جن لوگوں کا حشر ہوگا ، قبروں میں سے اُٹھائے جائیں گے ، ان کو پکڑ کر گھسیٹیں گے ۔ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ؛ ان کے مونہوں کے بَل ۔ اِلٰی جَهَنَّمَ ؛ دوزخ کی طرف ۔ اُولٰٓئِکَ شَرٌّ مَّکَانًا ؛ یہ لوگ بدتر ہیں مکان کے لحاظ سے ، ان کی جگہ بڑی بری ہے ، ان کا درجہ بدتر ہے ۔ وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ؛ اور زیادہ ضلالت میں پڑے ہیں راستہ کے لحاظ سے ، راستہ بھٹکے ہوئے ہیں ، بڑے ہی گمراہ ہیں ۔

ترجمہ :- وہ لوگ جو اوندھے منہ جہنّم میں گھسیٹے جائیں گے ان کا مکان بڑا بدتر ہے اور وہ لوگ بڑے گمراہ ہیں ۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِیْرًا ﴿۳۵﴾

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا ؛ اور ہم نے دی ، بہ تحقیق دی ، ہر آئینہ دی ۔ مُوْسَی الْکِتٰبَ ؛ موسٰی کو کتاب ۔ وَجَعَلْنَا مَعَهٗ ؛ اور ہم نے ان کے ساتھ کر دیا ۔ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِیْرًا ؛ ان کے بھائی ہارون کو وزیر ۔ وِزْرٌ ۔ بوجھ ۔ وَزِیْرٌ ۔ بوجھ اُٹھانے والا ، معین و مددگار ، ذِمّہ داری میں شریک ۔

ترجمہ :- اور ہم نے بے شک موسٰی کو کتاب دی ۔ اور ہم نے ان کے ساتھ کر دیا ان کے بھائی ہارون کو وزیر ۔

فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَی الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِیْرًا ؕ ﴿۳۶﴾

فَقُلْنَا ؛ پھر ہم نے کہا ۔ اِذْهَبَا ؛ اے موسٰی و ہارون جاؤ ! اِلَی الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ؛ ایسی قوم کی طرف جس نے ۔ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؛ تکذیب کی ہماری آیتوں کی ، جھٹلایا ہماری نشانیوں کو ، احکام کو ۔ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِیْرًا ؛ پھر ان کو ہم نے غارت کر دیا ، تباہ و برباد کر دیا ، جڑ پیڑ سے اکھیڑ پھینکا ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے کہا تم دونوں ان لوگوں کے پاس جاؤ جنھوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی ۔

حاصل یہ کہ ہم نے ان کو غارت کردیا ۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۚۖ ﴿۳۷﴾

وَقَوْمَ نُوْحٍ ؛ اور ہم نے غارت کردیا قومِ نوح کو، ہلاک کردیا ۔ لَمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ ؛ جب انھوں نے پیغمبروں کی تکذیب کی ، ان کو جھٹلایا ، نہ مانا ۔ اَغْرَقْنٰهُمْ ؛ ہم نے ان کو ڈبو دیا ، غرق کردیا ۔ وَجَعَلْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو کردیا ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے ۔ اٰيَةً ؛ ایک نشانی ، ایک عبرت ، ایک قدرتِ الٰہی کا کرشمہ ۔ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ ؛ اور ہم نے تیار کیا ظالموں کے لئے ۔ عَذَابًا اَلِيْمًا ؛ عذابِ الیم ، المناک سزا ۔

ترجمہ :- اور قومِ نوح کو جب کہ اس نے پیغمبروں کی تکذیب کی (ان کو نہ مانا) تو ہم نے ان کو غرقِ طوفان کردیا ۔ اور ان کو لوگوں کے لئے ایک نشانی اور عبرت بنادی ۔ اور ظالموں کے لئے عذابِ الیم تیار کردیا ۔

وَّعَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًاۢ بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿۳۸﴾

وَعَادًا وَّ ثَمُوْدَا ؛ اور عاد و ثمود کو بھی ہم نے ہلاک کردیا ۔ املائے قرآنی میں الف زائد ہے جو پڑھا نہیں جاتا ۔ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ ؛ اور رس نامی کنویں کے پاس رہنے والوں کو ۔ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ ؛ اور کئی طبقوں کو اس درمیان میں ۔ كَثِيْرًا ؛ بہت ۔

ترجمہ :- اور (ہم نے) عاد اور ثمود اور اصحٰبِ رس اور بہت سے طبقوں کو اس درمیان میں (نیست و نابود کردیا ، غارت کردیا) ۔

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۫ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ﴿۳۹﴾

وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ؛ اور ہم نے ان سب کے سامنے واقعات ، مثالیں ، عبرت خیز حالات بیان کردیے تھے ۔ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ؛ اور ان میں سے ہر ایک کو خوب ہلاک کردیا ، نیست و نابود کردیا ، غارت کردیا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان میں سے ہر ایک کے سامنے عبرت خیز مضامین و حالات بیان کئے اور (بالآخر) سب کو تباہ و برباد کردیا ۔

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ۝۴۰

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْ ؛ یہ لوگ جاچکے ہیں ، ان کا گزر ہو چکا ہے اس قریہ پر جس پر ۔ اُمْطِرَتْ ؛ برسایا گیا ۔ مَطَرَ السَّوْءِ ؛ بری بارش ۔ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ؛ کیا یہ لوگ اس قریہ کو دیکھتے نہ تھے ۔؟ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ؛ نہیں بلکہ ان لوگوں کو مرکر اُٹھنے کی اُمید نہ تھی ، قیامت کے قائل نہ تھے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں کا تو ایسے قریہ پر سے گزر ہو چکا تھا جس پر بری بارش ہوئی تھی ۔ کیا یہ لوگ اس کو دیکھتے نہ تھے ؟ نہیں ، بلکہ ان کو مرکر اُٹھنے کی اُمید نہ تھی (یہ قیامت کے قائل نہ تھے) ۔

وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ۝۴۱

وَاِذَا رَاَوْکَ ؛ اور جب تم کو دیکھتے ہیں تو ۔ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَکَ اِلَّا هُزُوًا ؛ استہزاء، تمسخر، ٹھٹّا کرتے ہیں ، تمہاری ہنسی اُڑاتے ہیں ۔ کیا کہتے ہیں ؟ اَهٰذَا الَّذِيْ ؛ کیا یہی شخص ہے جس کو ۔ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ؛ اللہ نے پیغمبر بنا کر بھیجا ، رسول بنا کر مبعوث کیا ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ جب تم کو دیکھتے ہیں تو تمہاری ہنسی اُڑاتے ہیں کہ کیا یہی شخص ہے جس کو خدا نے پیغمبر بنا کر بھیجا ۔

اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۴۲

اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا ؛ یہ شخص تو ہم کو گمراہ ہی کردیتا ، بھلا دیتا ، چھڑا دیتا ۔ عَنْ اٰلِهَتِنَا ؛ ہمارے معبودوں سے ، خداؤں سے ۔ لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ؛ اگر ہم ان معبودوں اور خداؤں پر مضبوطی اور صبر سے قائم نہ رہتے ۔ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ؛ اور ان کو ابھی معلوم ہوجائے گا ، جلد ہی ، عنقریب اور آگے ، ان کو علم ہوجائے گا ۔ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ؛ جب عذاب کو دیکھ لیں گے ۔ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ؛ کون شخص گمراہ تھا ، غلط کردہ راہ تھا ، بچلا ہوا تھا ۔

ترجمہ :- یہ شخص تو ہم سے ہمارے دیوتاؤں کو بھلا ہی دیا تھا اگر ہم ان پر مضبوطی سے قائم نہ رہتے ۔
(اچھا!) یہ لوگ عنقریب جان لیں گے جب عذاب کو دیکھیں گے کہ کون شخص تھا گمراہ (گم کردہ راہ) ۔

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۙ﴿۴۳﴾

اَرَءَيْتَ ؛ کیا تم نے دیکھا ؟ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؛ اس کو جس نے خواہشِ نفسانی کو اپنا معبود بنالیا ہے ، وہ نفس پرستی کرتا ہے ، بندۂ ہوا و ہوس ہے ۔ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ ؛ کیا تم اس شخص کے ہوجاتے ۔ وَكِيْلًا ؛ ذِمّہ دار ، مددگار ، نگران کار ، وکیل ۔

ترجمہ :- کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو اپنی ہوا و ہوس کا بندہ ہے ۔ کیا تم ایسے شخص کے ذِمّہ دار بن سکتے ہو؟

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾ ع ۴

اَمْ تَحْسَبُ ؛ اے پیغمبر ! کیا تم یہ گمان کرتے ہو؟ ان کو خیال کرتے ہو ، سمجھتے ہو ۔ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ ؛ کہ ان میں سے اکثر ۔ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؛ کچھ سُنتے ہیں یا سمجھتے ہیں ۔ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ ؛ یہ نہیں ہیں مگر جانوروں کے جیسے ۔ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ؛ بلکہ ان سے بھی کچھ زیادہ بے راہ ہیں ، راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ان کے اکثر کچھ سُنتے ہیں اور سمجھتے ہیں (نہیں) یہ تو جانوروں کے جیسے ہیں (چوپایوں کے مانند ہیں) بلکہ ان سے کچھ زیادہ ہی گمراہ ہیں ۔

صاحبو ! اللہ نے انسان کو قوتِ عقلی اور قوتِ بہیمی عطا کی ہے ۔ فرشتوں کو صرف قوتِ عقلی ہے اور جانوروں کو صرف قوتِ بہیمی ہے ۔ اگر انسان نے اچھے کام کئے اور اس کی روحانیت اور قوتِ عقلی غالب رہی تو وہ فرشتوں سے بھی بڑھ کر ہے ۔ کیونکہ اس کی قوتِ بہیمی اس کی مانع تھی ۔ اور اگر انسان نے قوتِ بہیمی کو غالب کردیا اور برے کام کئے ، اپنی عقل سے کچھ کام نہیں لیا تو وہ حیوان سے بدتر ہے ۔ حیوان اپنی بے عقلی سے معذور ہے اور یہ عقل رکھ کر گمراہ ہوا ہے لہذا حیوان سے بھی بدتر ہے ۔

انسان فرشتوں سے بہتر بھی ہوسکتا ہے اور جانوروں سے بدتر بھی

اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ
ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۙ﴿۴۵﴾

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ؟ اِلٰی رَبِّکَ ؛ اپنے خدا کی قدرت کی طرف ۔ کَیْفَ مَدَّالظِّلَّ ؛ کس طرح پھیلایا سائے کو ۔ وَلَوْشَآءَ ؛ اور اگر چاہتا ۔ لَجَعَلَهٗ سَاکِنًا ؛ تو اس کو ٹھیرا ہوا رکھتا ، اور وہ سکون اختیار کرتا ۔ سَاکِنْ ؛ ٹھیرنے والا ۔ بغیر حرکت کے ۔ سُکُوْن ۔ ٹھیرنا ۔ مَسْکَنْ ۔ ٹھیرنے کی جگہ ۔ اَسْکَنَ ۔ ٹھیرایا ۔ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْهِ ؛ پھر کیا ہم نے آفتاب کو اس پر ۔ دَلِیْلًا ؛ راستہ بتانے والا ، نشانی ، یعنی چھوٹے بڑے ہونے کی علامت ۔ سایہ کے چلنے کا اندازہ آفتاب کی حرکت سے ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- کیا تم نے خدا کی قدرت کو نہیں دیکھا کہ کس طرح سایہ کو پھیلا دیا (دراز کر دیا) اور اگر وہ چاہتا تو اس کو ٹھہرا رکھتا ۔ پھر ہم نے آفتاب کو اس کا رہنما بنایا ۔

صاحبو ! بعض حضرات نے لکھا ہے کہ ذاتِ خداوندی بمنزلۂ آفتاب کے ہے اور یہ دنیا جہان ایک سایہ ہے ۔ عالم میں جتنے تغیرات ہوتے ہیں کوئی بالذات نہیں ہوتے ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ ساری دنیا آفتابِ الوہیت کا سایہ ہے ۔ اس سایہ پر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ وہ سایہ باقی نہیں رہتا ۔ اسی طرح ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ دنیا کی کوئی چیز باقی نہ رہے گی ۔

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿۴۶﴾

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَیْنَا ؛ پھر ہم نے کھینچ لیا اس کو اپنی طرف ۔ ہم نے سمیٹ لیا ۔ قَبْضًا یَّسِیْرًا ؛ سمیٹنا آہستہ آہستہ ، سہج سہج ، رفتہ رفتہ ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے کھینچ لیا اس کو اپنی طرف آہستہ آہستہ سمیٹنا ۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ﴿۴۷﴾

وَهُوَالَّذِیْ ؛ اور وہی ہے جس نے ۔ جَعَلَ لَکُمْ ؛ تمہارے لئے بنایا ، پیدا کیا ۔ اَلَّیْلَ ؛ رات کو ۔ لِبَاسًا ؛ پردہ ، اوڑھنا ۔ رات کی تاریکی میں سب چیزیں چھپ جاتی ہیں اور برے کام نظر نہیں آتے ۔ وَالنَّوْمَ سُبَاتًا ؛ اور نیند کو آرام ۔ وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ؛ اور دن کو منتشر ہونے کا وقت بنایا ، نئے سرے کی زندگی ۔

ترجمہ :- اور وہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ بنایا اور نیند کو راحت اور دن کو منتشر ہونے کا وقت (چلنے پھرنے کا زمانہ) ۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿۴۸﴾

وَهُوَالَّذِیْ ؛ اور وہی تو ہے جس نے ۔ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ ؛ بھیجا ہوا کو ۔ بُشْرًا ؛ خوشخبری ، مژدہ ۔ بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ ؛ اس کی رحمت کے سامنے ۔ بَیْنَ یَدَیْ ؛ سامنے ، یعنی ہواؤں کا چلنا ، مانسون کا آنا خدا کی مہربانی اور رحمت پر دلالت کرتا ہے کیونکہ اس کے بعد بارش ہوتی ہے ۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ ؛ اور ہم نے آسمان سے اُتارا ۔ مَآءً طَهُوْرًا ؛ پاک صاف کرنے والا پانی ۔

ترجمہ :- اور وہی ہے جس نے ہوا کو ایک مژدہ اور خوش خبری بنائی اپنی رحمت سے پہلے اور آسمان سے پاک صاف کرنے والا پانی اُتارا ۔

لِّنُحْیِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا وَّنُسْقِیَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِیَّ كَثِیْرًا ﴿۴۹﴾

لِنُحْیِۦَ بِهٖ ؛ کہ اس پانی سے زندگی بخشیں ، حیات دیں ، جِلا دیں ، تازہ کردیں ۔ املائے قرآنی میں ایک ''یا'' ہے اور دوسری ''یـا'' بطور سرخی کے ہے اسی واسطہ ہم ہمیشہ کہتے ہیں کہ قرآن ہم کو آنکھوں سے نہیں پہنچا بلکہ کانوں سے پہنچا ہے ۔ ہمارا پڑھنا املائے قرآنی کے تابع نہیں ہے ۔ نہ کسی کاتب یا خوش نویس یا چھاپہ کے تابع ہے ۔ قرآن وہ ہے جو ہم نے اپنے اُستاد سے سُنا اور یہ سلسلہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہے ۔ بَلْدَةً مَّیْتًا ؛ ایک مُردہ شہر کو ، زمین کو ، ایک خشک اور سوکھی زمین کو ۔ وَنُسْقِیَهٗ ؛ اور ہم اس پانی سے سیراب کرتے ہیں ، پلاتے ہیں ۔ مِمَّا خَلَقْنَا ؛ ہمارے مخلوقات میں سے ۔ اَنْعَامًا ؛ چوپایوں کو ۔ وَاَنَاسِیَّ كَثِیْرًا ؛ اور بہت سے آدمیوں کو ، بکثرت انسانوں کو ۔

ترجمہ :- (ہم نے پانی اس لئے برسایا) کہ اس سے خشک زمین کو سرسبز کریں ۔ اور اس سے سیراب کریں (پلائیں) ہمارے مخلوقات میں سے چوپایوں اور بہت سے انسانوں کو ۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَیْنَهُمْ لِیَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾

وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَیْنَهُمْ ؛ اور ہم نے اس پانی کو لوگوں میں مختلف طور سے تقسیم کیا ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے قرآن لوگوں کے درمیان مختلف انداز سے بیان کیا ۔ لِیَذَّكَّرُوْا ؛ تاکہ نصیحت لیں ۔ کچھ غور وفکر کریں ۔ فَـاَبٰـى ؛ پھر انکار کیا ۔ اَكْثَرُ النَّاسِ ؛ اکثر لوگوں نے ۔ اِلَّا كُفُوْرًا ؛ مگر کفرانِ نعمت ، ناشکری ، ناسپاسی ۔

ترجمہ :- اور ہم نے تو اس کو ان کے درمیان مختلف طور سے بیان کیا (تقسیم کیا) تاکہ کچھ تو غور وفکر کریں ۔ مگر اکثر لوگوں نے شکر ادا کرنے سے انکار کیا ۔

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ نَّذِیْرًا ﴿۵۱﴾ۖ

وَلَوْشِئْنَا ؛ اور اگر ہم چاہتے ، اگر مشیت ہوتی ۔ شَاءَ یَشَآءُ مَشِیَّۃً ؛ چاہنا ۔ شَیْءٌ ۔ چیز ۔ شَیْ کے دو معنیٰ ہیں (۱) بمعنیٰ موجود اور جس سے کچھ خبر دے سکیں ۔ جیسے وَھُوَ بِکُلِّ شَیءٍ عَلِیْمٌ ۔ (۲) مخلوق جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ پہلے محاورے کے لحاظ سے خدا بھی شے ہے اور دوسرے محاورے کے لحاظ سے خدا شئے نہیں ہے ۔ کیوں کہ وہ اپنی قدرت کے ماتحت نہیں ہے ۔ خدا سب پر تصرف کرتا ہے ، نئی نئی چیزیں پیدا کرتا ہے مگر نہ اپنے کو پیدا کرسکتا ہے نہ اپنے میں کسی قسم کا تغیر لاسکتا ہے ، کیونکہ وہ کامل ہے اور کامل ناقابلِ زیادت ہے ۔ لَبَعَثْنَا ؛ تو ہم بھیجتے ۔ فِیْ کُلِّ قَرْیَۃٍ ؛ ہر گاؤں میں ، بستی میں ۔ نَذِیْرًا ؛ ڈرانے والا ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم چاہتے تو ہر گاؤں میں ایک ڈرانے والا بھیجتے (ایک تنبیہ کرنے والا پیغمبر بھیجتے) ۔

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ﴿۵۲﴾

فَـلَا تُـطِعِ الْـکٰـفِـرِیْـنَ ؛ پھر تم کافروں کی اطاعت نہ کرو ، ان کا کہا نہ مانو ۔ تم مسلمان ہو دبنے والے نہیں ہو ۔ وَجَاھِدْھُمْ بِہٖ ؛ اور جہاد کرو ان لوگوں سے بہ حکمِ خدا بمددِ خدا ۔ جِھَادًا کَبِیْرًا ؛ سخت جہاد ۔ جَاھَدَ ۔ یُجَاھِدُ ۔ جِھَادًا ؛ کوشش کرنا ۔ جہاد اور مجاہدہ دونوں جانب سے ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- پھر تم کافروں کی ایک نہ سنو اور بمددِ خدا ان سے خوب مقابلہ کرو (وہ کوشش کرتے ہیں تم بھی کوشش کرو) ۔

صاحبو ! ابھی ہم نے بیان کیا کہ جہاد کے معنیٰ کوشش کرنے کے ہیں ۔ اسلام کے لئے کوشش کرنا زبان سے ، تبلیغ سے ، مال سے ، عمدہ سلوک سے اور دشمنوں سے مقابلہ سے بھی ہوتا ہے ۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کافروں کی اطاعت نہ کرو اور آج کل کے مسلمان ہیں کہ اپنے ''ہولے پَن'' سے آرام طلبی سے ، بے علمی اور نالائقی کی وجہ سے کافروں سے ڈرتے ہیں ، ان کی اطاعت کرتے ہیں ، ان کے اشاروں پر چلتے ہیں ، ان کی خوشامد کرتے رہتے ہیں ۔ اپنی حماقت اور نادانی سے اس کو رواداری سمجھتے ہیں ۔ رواداری برابر والوں میں ہوتی ہے ۔ کچھ زور رکھنے والے سے ہوتی ہے ۔ اگر دوسرے میں زور ہو اور تم میں بھی کچھ زور ہو تو رواداری ہوسکتی ہے ۔ تم عاجز ہو ، تم مجبور ہو ، ذلیل ہو ۔ یہ رواداری نہیں ذِلّت وخواری ہے ۔ آرام طلبی کا انجام مفسلی ، ناداری ، کمزوری اور عاجزی ہونے والا ہی ہے ۔ بے دین ، کافر ، اپنی تہذیب ، اپنی ثقافت ، اپنی حکومت پیدا کرنے کے لئے لڑتے ہیں جھگڑتے ہیں ۔ ان پر کوئی اعتراض نہیں ۔ مسلمان اگر اسلامی تہذیب کو پھیلانا چاہیں تو ان پر کیوں اعتراض کیا جائے ۔ اسلامی قانون ، اسلامی تہذیب دل اور اخلاق سے متعلق ہوتی ہے ۔ پیتل کی لٹیا اور دھوتی یا ہیٹ اور کوٹ پتلون کا نام تہذیب نہیں ہے ۔ جن کے اخلاق اچھے ہوں ، جو نیک عمل کرے ، وہ مہذّب ہے ۔ ایک بی ۔ اے ، ایم ۔ اے ، پی ۔ ایچ ۔ ڈی ، لکھ پتی ، کروڑ پتی ہونے سے مہذّب نہیں ہوسکتا ۔ مگر افسوس ! ہزار افسوس ! یہ مسلمان اپنے

جہاد کے معنے ہیں اور کوشش کرتے ہیں

اخلاق بھول گئے ۔ پیغمبر کی تعلیم کو فراموش کردیا ۔ بزرگوں کی نصیحت سے اپنے کانوں میں انگلیاں رکھ لیں ۔ ایسے حال میں جو کچھ ہوتا تھا وہ ہورہا ہے مگر ہم ہیں کہ سورہے ہیں اور خوب خراٹے لیتے ہوئے سورہے ہیں ، خدا ہی اُٹھائے تو اُٹھیں گے ۔

وَهُوَ الَّذِىْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾

وَهُوَ الَّذِىْ ؛ اور وہی ہے جس نے ۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ ؛ دو دریاؤں کو ملایا ۔ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ ؛ یہ میٹھا ہے ، پیاس بجھاتا ہے ، دافعِ تشنگی ہے ۔ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؛ اور یہ شور ہے ، تلخ ہے ، کھارا ہے ، کڑوا ہے ۔ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا ؛ اور ان دونوں کے درمیان ایک پردہ بھی بنایا ، اور حجاب بھی بنایا ۔ وَحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ؛ اور ایک روک مضبوط ، ایک مقرر حد ۔ موجودہ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ سمندر میں میٹھے پانی کی نہریں بھی ہیں ۔ بعض جگہ گرم پانی کی نہریں ہیں ۔

ترجمہ :- اور وہی ہے جس نے دو دریاؤں کو ملایا ۔ یہ میٹھا اور دافع تشنگی ہے اور یہ دوسرا شور ہے تلخ ہے اور ان دونوں کے درمیان ایک حجاب بھی پیدا کیا ہے جو مانعِ قوی اور بند (مضبوط روک) ہے ۔

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿۵۴﴾

وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ ؛ اور وہی ہے جس نے پیدا کیا ۔ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا ؛ پانی سے ، نطفہ سے آدمی کو ۔ فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؛ پھر اس کے بنادیا خاندان اور سسرال ۔ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ؛ اور تمہارا رب تو قدیر ہے ، باقدرت ہے ، سب کچھ کرسکتا ہے ۔

ترجمہ :- اور وہی ہے جس نے پانی سے آدمی کو پیدا کیا ۔ پھر اس کو خاندان اور سسرال بنایا ۔ اور تمہارا رب تو سب کچھ کرسکتا ہے (قادر ہے) ۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿۵۵﴾

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اور خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہیں ، عبادت کرتے ہیں ۔ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ؛ جو نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان ۔ اس کے ہاتھ میں نہ نفع ہے نہ ضرر ۔ وَكَانَ الْكَافِرُ ؛ اور ہے کافر ۔ عَلٰى رَبِّهٖ ؛ اپنے خدا سے ۔ ظَهِيْرًا ؛ روگردان ، پیٹھ دینے والا ، مخالف ۔ ظَهْرٌ ۔ پیٹھ ۔ ظَهِيْرٌ ۔ پیٹھ پھیرنے والا ، اور پشت و پناہ ۔

ترجمہ :- اور لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسے کی عبادت کرتے ہیں جو نہ نفع دے سکتا ہے نہ ضرر اور کافر تو

اپنے خدا سے پیٹھ پھیرا ہوا ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۵۶﴾

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ ؛ اور ہم نے نہیں بھیجا تم کو۔ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ؛ مگر بشارت وخوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا۔

ترجمہ :- اور ہم نے تو تم کو بشیر و نذیر بنا کر ہی بھیجا۔

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۵۷﴾

قُلْ ؛ اے پیغمبر ! تم کہو۔ مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ؛ تم سے سوال نہیں کرتا اس قرآن پر، اس تبلیغ پر کوئی اجر، بدلہ۔ اِلَّا مَنْ شَآءَ ؛ مگر جو چاہے۔ اَنْ یَّتَّخِذَ ؛ کہ بنالے۔ اِلٰی رَبِّهٖ ؛ اپنے رب کی طرف۔ سَبِیْلًا ؛ راستہ۔

ترجمہ :- تم کہو ! میں اس پر کوئی اجر طلب نہیں کرتا (کوئی معاوضہ نہیں چاہتا) سوائے اس کے کہ اگر کوئی چاہے کہ اپنے خدا کی طرف راستہ اختیار کرے۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۸﴾

وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ ؛ اور تم ایسے زندۂ جاوید پر توکل کرو، اعتماد کرو۔ اَلَّذِیْ لَا یُمُوْتُ ؛ جو مرتا نہیں، جس کو موت نہیں۔ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؛ اور اس کی تسبیح کرو اس کی حمد کے ساتھ۔ اس کی ذات کی پاکیزگی بیان کرو۔ اور اس کے کاموں کی تعریف کرو۔ حمد کرو۔ شکر ادا کرو۔ وَکَفٰی بِهٖ ؛ اور وہ بس ہے۔ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِیْرًا ؛ اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر رہنے والا۔

ترجمہ :- اور زندۂ جاوید خدا پر اعتماد کرو جس کو موت نہیں آتی۔ اس کی تسبیح کرو اس کی حمد کے ساتھ۔ اس کا اپنے بندوں کے تمام گناہوں سے باخبر ہونا بس ہے۔

الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿۵۹﴾

اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو۔ وَمَا بَیْنَهُمَا ؛ اور ان سب چیزوں کو بھی جو ان کے درمیان ہیں۔ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ؛ چھ دن میں، مختلف اطوار میں، قلیل مدت میں، ایک ہفتہ بھی نہیں ہوا کہ سب

عۡ ۸ عند المتقدمین ۱۲

چیزیں پیدا ہوگئیں ۔ پھر جب عالم تیار ہوگیا ۔ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؛ تو عرشِ حکومت پر قائم ہوگیا ۔ اَلرَّحْمٰنُ ؛ خدائے رحمان ۔ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِیْرًا ؛ اس کے متعلق کسی باخبر سے سوال کرو ، اس کی شان کسی جاننے والے سے پوچھنا چاہیئے ۔

ترجمہ :- جس نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کو ایک ہفتہ کے اندر پیدا کردیا ۔ پھر عرش وتختِ حکومت پر قائم ہوگیا ۔ رحمٰن کی شان پوچھنا ہے تو کسی باخبر سے پوچھو (کہ یہ سب اس کی شانِ رحمت کا تقاضا ہے) ۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿۶۰﴾ السجدة ۷ ع ۵ / ۳ ۶

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ ؛ اور جب ان سے کہا جاتا ہے ۔ اُسْجُدُوْا ؛ سجدہ کرو ۔ لِلرَّحْمٰنِ ؛ رحمٰن کو ۔ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ؛ تو کہتے ہیں کہ رحمان کون ، رحمان ہے کیا چیز ؟ کون سراسر رحمت ہے ۔ اَنَسْجُدُ ؛ کیا ہم سجدہ کریں ۔ لِمَا تَاْمُرُنَا ؛ جس کے متعلق تم ہم کو حکم دیں ۔ وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ؛ اور اس بات نے ان کی نفرت کو اور بڑھا دیا ۔

یہ آیتِ سجدہ ہے ، یہاں سجدہ کرنا واجب ہے ۔

ترجمہ :- اور جب ان سے کہا جائے کہ تم اللہ رحمان کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں یہ رحمان ہے کون ؟ کیا ہم اس کو سجدہ کریں جس کے متعلق تم ہم کو حکم دیتے ہو ۔ اور اس بات نے ان کی نفرت کو اور بڑھا دیا (اور لگے بدکنے اور بھاگنے) ۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ﴿۶۱﴾

تَبٰرَكَ الَّذِیْ ؛ بابرکت ہے وہ ذاتِ پاک جو ۔ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا ؛ آسمان میں برج بنائے ، ستاروں کے مجموعے جو مختلف اشکال میں ہوتے ہیں اور ایک خیالی صورت پیدا کرتے ہیں تو ان کے مختلف نام رکھ دیے جاتے ہیں ۔ مثلاً :

چوں حمل چوں ثور چوں جوزا و سرطان و اسد
سنبلہ میزان و عقرب قوس و دلو جدی و حوت

یہ تو بارہ برج ہیں جس میں سیارے منتقل ہوتے رہتے ہیں ان کے سوا اور بہت سے برج ہیں جن کے مختلف نام ہیں ۔

وَجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا ؛ اور اس میں ایک چراغ بھی روشن کیا یعنی آفتاب ، آج کل کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک ثابتہ آفتاب ہے جو ہمارے آفتاب سے بہت بڑا ہے ۔ وَقَمَرًا مُّنِیْرًا ؛ اور نوربخش چاند ۔ مُنِیْر ۔ روشن اور روشن کرنے والا دونوں معنٰی میں مستعمل ہے ۔ آج کل کے ستارہ شناس کہتے ہیں کہ ہمارا قمر زمین کے اطراف گردش کررہا ہے اور زمین مع اپنے قمر کے ہمارے آفتاب کے اطراف گردش کر رہی ہے ۔ ہمارے آفتاب کے اطراف اور دوسرے سیارے بھی گردش

کرتے ہیں اور ان کے ساتھ بھی اقمار ہیں اور ہمارا آفتاب بھی ایک دوسرے بڑے آفتاب کے گرد گردش کر رہا ہے۔ یہ آفتاب مع کروڑہا آفتابوں کے ایک شمس الشموس کے اطراف گردش کر رہا ہے۔ یہ خدا کی خدائی ہے جس کا علم انسان کی عقل سے خارج ہے۔ ☆ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؛ خدا کے لشکروں کو خدا کے سوائے کوئی نہیں جانتا۔ ☆ سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؛ تو پاک ہے ہم کو اتنا ہی علم ہے جتنا ہم کو تو عطا کرے۔ بہرحال قدرتِ الٰہی پر غور کرنے سے ایک حیرت پیدا ہوتی ہے اور اپنے علم کے محدود ہونے کا علم ہوتا ہے۔ خیر!

ترجمہ:- وہ خدا بابرکت ہے جس نے آسمان میں برج بنائے، اس میں ایک چراغ بھی بنایا اور روشن اور نور بخش چاند بھی۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾

وَهُوَ الَّذِيْ ؛ اور وہی ہے جس نے۔ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً ؛ پیدا کیا رات دن کو، یکے بعد دیگرے۔ کبھی رات رہتی ہے کبھی دن رہتا ہے۔ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ ؛ یہ سب اس شخص کے لئے جو نصیحت اور یاد دہانی کو قبول کرنے کا اِرادہ رکھتا ہے۔ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ؛ یا شکر کرنے کا اِرادہ رکھتا ہے اور خدا کے احسانات کو مانتا ہے۔

ترجمہ:- اور وہی ہے جس نے رات دن کو یکے بعد دیگرے بنایا کہ نصیحت لینے والا نصیحت لے یا شکر کرنے والا شکر کرے۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ ؛ اور اللہ رحمٰن کے خاص بندے۔ اَلَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ ؛ وہ ہیں جو زمین پر چلتے ہیں۔ هَوْنًا ؛ آہستگی اور عاجزی کے ساتھ، تواضع کے ساتھ دبے پاؤں چلتے ہیں۔ وَ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ ؛ اور جب ان سے جاہل، نادان، بے سمجھ لوگ خطاب کرتے ہیں، گفتگو کرتے ہیں۔ قَالُوْا سَلٰمًا ؛ تو کہہ دیتے ہیں تم سلامت رہو۔ ان سے صاحب سلامت کرتے ہیں اور رفعِ شر کی گفتگو کرتے ہیں۔

ترجمہ:- اور اللہ رحمان کے بندے تو وہ لوگ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل بات کرتے ہیں تو وہ سلامتی اور رفعِ شر کی بات کرتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ ؛ اور وہ جو رات کاٹتے ہیں، شب بیداری کرتے ہیں۔ لِرَبِّهِمْ ؛ اپنے خدا کے سامنے۔ سُجَّدًا

وَّقِيَامًا ؛ نماز میں کبھی سجدہ میں پڑے ہوئے ، کبھی کھڑے ہوئے ، کبھی سجود میں کبھی قیام میں ۔

ترجمہ :- اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے سامنے سجود و قیام میں ۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝٦٥

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ ؛ اور وہ لوگ جو کہتے ہیں ، دُعا کرتے ہیں ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! اِصْرِفْ عَنَّا ؛ ہم سے ہٹا دے ۔ عَذَابَ جَهَنَّمَ ؛ دوزخ کا عذاب ۔ اِنَّ عَذَابَهَا ؛ کیونکہ دوزخ کا عذاب ۔ كَانَ غَرَامًا ؛ ہے نہ ٹلنے والا نقصان ۔ غَرَامٌ ۔ محبت ۔ غُرْمٌ ، غَرَامَةٌ ۔ تاوان ۔ مَغْرُوْم ۔ سرگشتۂ محبت ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ کہتے ہیں : اے ہمارے رب ! (بارے خدایا !) دوزخ کے عذاب کو ہم سے پھیر دے (دفع کردے) کیونکہ اس کا عذاب اٹل تباہی ہے ۔

إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝٦٦

اِنَّهَا سَاءَتْ ؛ بے شک وہ بڑی بُری جگہ ہے ۔ مُسْتَقَرًّا ؛ قرارگاہ کے لحاظ سے ، ٹھیرنے اور ٹھکانے کے لحاظ سے ۔ وَمُقَامًا ؛ اور قیام اور رہنے کے لحاظ سے ۔

ترجمہ :- بے شک وہ بڑی بُری قرارگاہ اور مقام ہے ۔

وَالَّذِيْنَ إِذَا أَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝٦٧

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا ؛ اور وہ لوگ جس وقت خرچ کریں ، روپیہ صَرف کریں ، انفاق کریں ۔ لَمْ يُسْرِفُوْا ؛ تو اسراف نہیں کرتے ، بے جا روپیہ نہیں اُڑاتے ۔ وَلَمْ يَقْتُرُوْا ؛ اور نہ تنگی کرتے ہیں ، بخل اختیار نہیں کرتے ۔ وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ؛ اور ہوتے ہیں درمیان اس کے معتدل گزران کرنے والے ، اوسط معیار کی زندگی کے ۔

ترجمہ :- اور وہ لوگ جو خرچتے ہیں تو نہ اسراف کرتے ہیں نہ بخل ۔ اور ان کی گزران اعتدال کی ہوتی ہے (افراط اور تفریط سے خالی رہتی ہے) ۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ
إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ۝٦٨

وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ ؛ اور وہ لوگ جونہیں پکارتے ، نہیں پرستش کرتے ، نہیں مانتے ۔ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؛ خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو ۔ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ ؛ اور کسی کو نہیں مارڈالتے ، کسی کی جان نہیں لیتے ، کسی کو قتل نہیں کرتے ۔ اَلَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ ؛ جس کو اللہ نے حرام فرمایا ہے ۔ اِلَّا بِالْحَقِّ ؛ مگر حق پر ۔ وَلَا يَزْنُوْنَ ؛ اور زِنا نہیں کرتے ۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ؛ اور جو یہ کام کرے گا ۔ يَلْقَ اَثَامًا ؛ وہ گناہ میں مبتلا ہوگا ، وہ اپنے گناہ کا خمیازہ بھگتے گا ، وہ گنہگار ہوگا ، مرتکبِ کارِ بد ہوگا ۔

ترجمہ :- اور جولوگ خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارتے نہیں (سوائے اس کے کسی اور سے دُعا نہیں کرتے) اور نہ کسی ایسے شخص کوقتل کردیتے ہیں جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہو مگر حق پر (یعنی کسی کو ناحق ناروا مارنہیں ڈالتے) اور نہ زِنا کرتے ہیں اور جو یہ کام کرے وہ گناہ کا مرتکب ہوگا (اور اپنے کئے کا خمیازہ بھگتے گا) ۔

صاحبو ! دنیا میں اسراف کرنے والے کون ہیں ؟ مسلمان ۔ شادیوں میں رسموں میں پیسہ اُڑانے والے کون ہیں ؟ سود پر قرض لے کر مذہبی رسوم ادا کرنے والے کون ہیں ؟ مسلمان ۔ غیر مسلموں کے سنیماؤں میں کون جاتے ہیں اور کون ان کو اپنا خون پلاتے ہیں ۔ رات دن برج اور جوا کون کھیلتے ہیں ؟ شراب خوری میں کون روپیہ برباد کرتے ہیں ؟ مسلمان ۔ کمانا نہیں جانتے ، اُڑانا کون جانتے ہیں ؟ مسلمان ۔ کس کی جائدادیں بِک رہی ہیں ؟ مسلمانوں کی ۔ یہ سب کیوں ہورہا ہے ؟ اسراف کی وجہ سے ، بے جا رسوم سے ، جھوٹی واہ واہ سے ، نام ونمود سے ۔ آج کل شادیاں کیا ہیں خانہ بربادیاں ہیں ۔ جتنی کمبل دیکھو اُتنے ہی پیر پھیلاؤ ۔ كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا ۔ ☆ اسراف سے فقیری آتی ہے اور کفر تک پہنچاتی ہے ۔ میرے خیال میں سود دینا بھی بُرا ہے اور سود لینا بھی بُرا ۔ مگر سود دینا ، لینے سے بھی بدتر ہے کیونکہ اس سے آدمی مفلس ہوجاتا ہے ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ؛ اللہ ہم کو سیدھا راستہ ، درمیانی طریقہ کی ہدایت کرے ۔ نہ افراط نہ تفریط ، ہمیشہ تھرمامیٹر ساڑھے اٹھانوے پر رہے ۔ نہ کمی ہو نہ زیادتی ۔ اعتدال نیک مآل ۔

يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿۶۹﴾

يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ ؛ اس پر دوگنا عذاب ہوگا ، مضاعف عذاب ہوگا ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ ؛ اور اس میں ہمیشہ رہے گا ، اس کو دوام اور خلود نصیب ہوگا ۔ قرآنِ شریف میں ہر جگہ ۔ فِيْهِ ہے مگر یہاں پوری ''یا'' کے ساتھ فِيْهٖ (فِيْهِيْ) ہے ۔ مُهَانًا ؛ ذلیل وخوار ، اہانت شدہ ۔ اَهَانَ ۔ يُهِيْنُ ۔ اِهَانَةً ۔ ذلیل کرنا ۔

ترجمہ :- اس پر دوہرا عذاب کیا جائے گا ۔ اور ذِلّت وخواری اور اہانت کے ساتھ اس میں ہمیشہ رہے گا ۔

☆ حدیث ۔ (ملاحظہ ہو اربعین حدیثا) ۔

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمۡ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۝۷۰

اِلَّا مَنْ تَابَ ؛ مگر جو توبہ کرے ۔ وَاٰمَنَ ؛ اور ایمان لائے ۔ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا ؛ اور اعمالِ صالحہ کرے، نیک کام کرے، اچھے کام کرے ۔ فَاُولٰٓئِکَ ؛ پھر یہ لوگ ۔ یُبَدِّلُ اللّٰهُ ؛ اللہ بدل دے گا ۔ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؛ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ اور اللہ غفور رحیم ہے ۔ مغفرت بھی کرتا ہے، رحم بھی فرماتا ہے ۔

ترجمہ :- مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک کام کرے ۔ یہ لوگ وہ ہیں جن کے گناہوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دیتا ہے اور اللہ غفور رحیم ہے ۔

وَمَنۡ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوۡبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝۷۱

وَمَنْ تَابَ ؛ اور جس نے توبہ کی ، اور جس نے خدا کی طرف توجہ کی ۔ وَعَمِلَ صَالِحًا ؛ اور نیک کام کیا ۔ فَاِنَّهٗ ؛ پھر وہ شخص ۔ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ ؛ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے ۔ مَتَابًا ؛ خوب توبہ کرنا ۔

ترجمہ :- اور جو توبہ کرے اور عمل صالح کرے ۔ پھر وہی شخص ہے اللہ کی طرف صحیح توبہ کرنے والا ۔

صاحبو ! جب بندہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا بھی اپنی رحمت کے ساتھ اس کی طرف رجوع فرماتا ہے اور کیا کیا ہوتا ہے ؟ مغفرت : گناہوں کو ڈھانک لینا اور آئندہ گناہوں کو چھپا لینا کہ اس تک پہنچ ہی نہ سکیں ۔ عفو : گناہوں کا نام ونشان مٹا دینا ۔ تبدیل : گناہوں کو نیکیوں سے بدل دینا ۔ مگر یہ سب حقوق اللہ میں ہے ۔ حقوق العباد کو خدائے تعالیٰ معاف نہیں فرماتا ۔ خدا کی رحمت بہت وسیع ہے ۔ بندہ کا دل بہت چھوٹا ہے ۔ اس کا معاف کرنا بہت مشکل ہے ۔ مگر جو شخص خدائے تعالیٰ کی طرف پوری طور سے توبہ کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ اس کے بخشنے کے لئے یہ صورت نکالتا ہے کہ جنت کا ایک مقام دکھایا جائے گا جس کا حق نکلتا ہے وہ پوچھے گا خدایا یہ کس کا مقام ہے ؟ فرمائے گا یہ اس کا مقام ہے جو اپنے بھائی کے گناہ معاف کردے ۔ وہ شخص کہے گا کہ میں نے اپنے اس بھائی کا گناہ معاف کردیا ۔ اور اس کو وہ مقام عطا کردیا جائے گا ۔ اور اپنے اس فضل وکرم سے اس گنہگار کو بھی وہی مقام عطا کردیا جائے گا ۔

قیامت میں یہ بھی واقع ہوگا کہ خدائے تعالیٰ پوچھے گا کہ بندے تو نے کیا کیا گناہ کئے ہیں ۔ وہ چند چھوٹے چھوٹے گناہوں کو بیان کرے گا مگر اس کے ساتھ بعض اپنی مجبوریاں بھی ظاہر کرے گا ۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تیرے تمام گناہوں کو نیکیوں میں متبدل کردیا ۔ اب بندہ اپنے تمام گناہوں کو ایک ایک کرکے بیان کرنا شروع کرے گا اور معمولی ،

خدا کے فضل ورحمت کے مختلف انداز

بے کار کاموں کو بھی گناہ ثابت کرنے کی کوشش کرے گا ۔ یا ارحم الراحمین ! ہم سراپا گنہگار ہیں ۔ تو ہمارے گناہوں کو اپنے فضل و کرم سے نیکیوں میں مبدل کرسکتا ہے ۔ تو ارحم الراحمین ہے ۔ غفور رحیم ہے ۔ تیری رحمت ہمارے گناہوں سے بہت زیادہ ہے ۔ ہمارے گناہوں سے تیرا کچھ نقصان نہیں ہوتا ۔ اب ہمارے سے وہ معاملہ کر جو تیری غفور رحیمی کے لائق ہے ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ ۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾

وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ؛ اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے ، بیہودہ باتوں کے پاس حاضر نہیں ہوتے ۔ وَاِذَامَرُّوْا بِاللَّغْوِ ؛ اور اگر اتفاقاً لغو باتوں کی طرف ، بیہودہ مشغلوں کے پاس نکل جاتے ہیں ۔ مَرُّوْا کِرَامًا ؛ تو بزرگانہ انداز سے ، نہایت سنجیدگی سے گزر جاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ جھوٹ کے پاس پھٹکتے تک نہیں (اور جھوٹی گواہی نہیں دیتے) اور جب کسی کو بیہودہ اور لغو کام کرتے دیکھتے ہیں تو اس کے پاس سے شریفانہ انداز اور سنجیدگی سے گزر جاتے ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ﴿٧٣﴾

وَالَّذِیْنَ اِذَاذُکِّرُوْا ؛ اور وہ لوگ جب ان کو نصیحت کی جاتی ہے ، احکامِ الٰہی یاد دلائے جاتے ہیں ۔ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ ؛ ان کے رب کے آیات ، احکام ، نشانیاں ۔ لَمْ یَخِرُّوْا ؛ تو نہیں گر پڑتے ۔ عَلَیْهَا ؛ ان احکام پر ۔ صُمًّا ؛ بہرے ، جمع اَصَمْ ۔ وَعُمْیَانًا ؛ اور اندھے ۔ جمع اعمٰی ۔

ترجمہ :- اور وہ لوگ جب ان کے سامنے احکامِ الٰہی اور آیتوں کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان پر (اپنے سے متوجہ نہیں ہوتے اور) نہیں گرتے بہرے اندھے بن کر ۔

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ ؛ اور جو لوگ کہتے ہیں ، دُعا کرتے ہیں ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! هَبْ لَنَا ؛ ہم کو عطا کر ، ہم کو ہبہ کر ، ہم کو دے ۔ مِنْ اَزْوَاجِنَا ؛ ہماری بیبیوں میں سے ۔ وَذُرِّیّٰتِنَا ؛ اور ہماری اولاد میں سے ۔ قُرَّةَ اَعْیُنٍ ؛ آنکھوں کی ٹھنڈک اور راحت ۔ وَاجْعَلْنَا ؛ اور ہم کو بنادے ۔ لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ؛ متقیوں کا بھی پیشوا ، امام ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ کہتے ہیں خدایا ہماری بیبیوں کو ، ہماری اولاد کو ہمارے آنکھوں کی ٹھنڈک (اور ذریعۂ راحت) بنا اور ہم کو متقیوں کا امام (اور پرہیزگاروں کا پیشوا) بنا ۔

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿۷۵﴾

اُولٰٓئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَۃَ ؛ ان کو جزا میں جھروکے اور بالا خانے دیئے جائیں گے ۔ بِمَا صَبَرُوْا ؛ ان کے صبر و استقامت کی وجہ سے ۔ وَیُلَقَّوْنَ فِیْھَا ؛ اور اس جنت میں ملاقات کے وقت لوگ ملیں گے ۔ تَحِیَّۃً وَّسَلٰمًا ؛ دُعا اور سلام کہتے ہوئے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں کو ان کے صبر و استقامت کی وجہ سے بالا خانے اور جھروکے جزا میں ملیں گے ۔ اور جنت میں لوگ ان سے ملیں گے تو دُعا و سلام کہیں گے ۔

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿۷۶﴾

خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؛ جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ان کو خلود و دوام نصیب ہوگا ۔ حَسُنَتْ ؛ جنت کیا خوب ہے ۔ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ؛ قرارگاہ اور اقامت کے لحاظ سے ۔ قَامَ ۔ یَقُوْمُ ۔ قِیَامًا ۔ ٹھیرنا ۔ مَقَامْ بفتحِ میم ٹھیرنے کی جگہ ۔ اَقَامَ ۔ یُقِیْمُ ۔ اِقَامَۃً ۔ رہنا ۔ مُقَامًا ۔ بضمِ میم رہنے اور بسنے کی جگہ ۔

ترجمہ :- یہ لوگ اس میں (جنت میں) ہمیشہ رہیں گے ۔ ان کی قرارگاہ بھی اچھی اور اقامت گاہ بھی اچھی ۔

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَاۗؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿۷۷﴾ ع ۶ رکوع

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو ۔ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ ؛ میرے رب کو تمہاری کیا پرواہ تھی ۔ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ ؛ اگر تمہاری دُعا ، التجا ، عبادت نہ ہوتی ۔ فَقَدْ کَذَّبْتُمْ ؛ تم نے تو خوب تکذیب کی ہے ۔ تم نے خوب جھٹلایا ، سچا نہ سمجھا ۔ فَسَوْفَ یَکُوْنُ لِزَامًا ؛ پھر یہ جھٹلانا تم سے لپٹا رہے گا ، تمہارے گلے کا ہار رہے گا ۔

صاحبو ! دُعا کیا چیز ہے ؟ بندگی کا اظہار ہے ۔ توبہ کرتے ہی عتاب ثواب سے بدل جاتا ہے ۔ زحمت رحمت سے منقلب ہوتی ہے ۔ پہلے کیا تھے پھر کیا ہوجاتے ہیں ۔ میرے خیال میں اظہارِ بندگی ، دُعا ، عاجزی اصلِ مقصودِ الٰہی ہے ۔ دُعا میں کیا کیا ہوتا ہے ۔ گناہ چھپ جاتے ہیں ، مٹ جاتے ہیں ۔ زیادہ عنایت ہوتی ہے تو گناہ نیکیوں سے بدل دیئے جاتے ہیں ۔ وقفِ لازم

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو ۔ اگر تم دُعائیں کرتے نہ رہتے تو خدا کو تمہاری پرواہ ہی کیا تھی ۔ تم نے تو تکذیب کی تھی ۔ پھر یہ تکذیب تمہارے گلے کا ہار رہتی (تم سے ہمیشہ کے لئے لپٹی رہتی) ۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَتَانِ وَسَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَحَدَ عَشَرَ رُكُوْعًا

سورۂ شعراء مکہ میں نازل ہوئی اس میں دوسوستائیس (۲۲۷) آیتیں اور گیارہ (۱۱) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

طٰسٓمّٓ ①

جولوگ طا ۔ سین ۔ میم ۔ پڑھتے ہیں ان کو طَا سِیْمْ مِّیْمْ پڑھنا چاہیئے ۔نون میم میں مدغم ہوگیا ہے ۔ یہ مقطعات قرآنی میں سے ہے ۔ اس کے معنی اللہ اور اس کے رسول ہی کو معلوم ہیں ۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ②

تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ؛ یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں جوتم پر نازل ہوئی ہیں ۔

ترجمہ :- یہ واضح اور روشن کتاب کی آیتیں ہیں ۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ③

لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ ؛ کیا تم اپنی جان کھپادو گے ؟ خود کو ہلاک کردو گے ؟ بَخَعَ یَبْخَعُ بَخْعًا ؛ ہلاک کرنا ، اپنی جان دے دینا ۔ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ؛ اس رنج سے کہ لوگ ایمان نہیں لاتے ۔لوگ اگر ایمان نہیں لاتے تو اپنا برا کرتے ہیں ۔تم کو اس رنج میں اپنی جان کو تباہ کرنے کی کیا ضرورت ہے ۔

ترجمہ :- کیا تم اپنی جان دے دو گے اس وجہ سے کہ لوگ ایمان نہیں لاتے ۔

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ④

اِنْ نَّشَاْ ؛ اگر ہم چاہیں ، اگر ہماری مشیت میں ہوتا ۔ نُنَزِّلْ عَلَیْهِمْ ؛تو ان پر نازل کرتے ، اُتارتے ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ۔ اٰیَةً ؛ ایک نشانی ۔ فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ ؛ پھر ان کی گردنیں ہوجاتیں ۔ لَهَا ؛ اس آیت کی وجہ سے ۔ خٰضِعِیْنَ ؛ جھکی ہوئی ، نیچی ، پست ، خشوع وخضوع میں ۔

ترجمہ :- اگر ہم چاہتے تو ان پر ایک ایسی نشانی نازل کرتے کہ جس کے سامنے ان کی گردنیں جھک جاتیں ۔

وَمَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ مُحْدَثٍ إِلَّا كَانُوا عَنْهُ مُعْرِضِينَ ۝٥

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ ؛ اور ان کے پاس کوئی نصیحت نہیں پہنچی ۔ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؛ اللہ رحمٰن کی طرف سے ۔ مُحْدَثٍ ؛ تازہ ، نئی ۔ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ؛ مگر اس سے اعراض کرتے رہتے ہیں ۔ یعنی ان کو نہ ماننے کی عادت ہے ۔ اب تک کتنی آیتیں اُتریں اور انھوں نے ان میں سے کسی کو نہ مانا ۔ اگر کوئی فیصلہ کُن نشانی آتی تو ان نادانوں کا خاتمہ ہی ہوجاتا ۔

ترجمہ :- اور اللہ رحمٰن کے پاس سے کبھی تازہ نصیحت آتی تو یہ روگردانی کرتے اور اعراض کرتے رہتے ۔

فَقَدْ كَذَّبُوا فَسَيَأْتِيهِمْ أَنبَاءُ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝٦

فَقَدْ كَذَّبُوْا ؛ پھر یہ تو جھٹلا چکے ۔ اس کا انجام کیا ہوگا ؟ فَسَيَاْتِيْهِمْ ؛ پھر ان کے پاس عنقریب آجائیں گی ۔ اَنْبٰٓؤُا ؛ خبریں ، نتیجے ، انجام ، حقیقت ۔ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ جن پر استہزاء اور ٹھٹے کرتے تھے ، ہنسی اُڑاتے تھے ۔

ترجمہ :- پھر یہ تو جھٹلا چکے اب ان کے پاس پہنچے گی اس بات کی حقیقت جس پر یہ لوگ ٹھٹے کرتے تھے ۔

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الْأَرْضِ كَمْ أَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ۝٧

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ ؛ کیا انھوں نے زمین کو نہیں دیکھا ۔ كَمْ اَنْبَتْنَا فِيْهَا ؛ کہ ہم نے اس میں کتنے اُگائے ہیں ، نباتات پیدا کئے ہیں ۔ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ؛ ہرقسم کی عمدہ چیزیں ، بوٹیاں ، نباتات ، درخت ۔ اسی طرح ہم ان کو مارکر جلائیں گے ۔

ترجمہ :- کیا زمین کو نہیں دیکھتے کہ ہم نے اس میں قِسم قِسم کی عمدہ چیزیں اُگائی ہیں ۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ۝٨

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؛ اس میں البتہ ایک بڑی نشانی ہے ۔ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اور ان میں اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ، بالکل نہیں مانتے ۔

ترجمہ :- اس میں البتہ ایک بڑی نشانی ہے اور اکثر لوگ ہیں کہ نہیں مانتے ۔

ع ۵ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝٩

وَاِنَّ رَبَّكَ ؛ اور بلاشبہ تمہارا رب ۔ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ؛ البتہ عزت و رحمت والا ہے ، عزیز ہے ، رحیم ہے ، زبردست ہے ، مہربان ہے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً تمہارا رب عزت اور رحمت والا ہے ۔

وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰۤى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠

وَاِذْنَادٰی رَبُّکَ ؛ اور جس وقت پکارا ، ندا دی ، حکم دیا ، تمہارے رب نے ۔ مُوْسٰی ؛ موسٰی کو ۔ اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ؛ کہ جاؤ ظالم قوم کے پاس ۔ اِیْتِ ۔ ''یا'' کے ساتھ ابتداء میں اور ہمزہ کے ساتھ وصل کی حالت میں ۔

ترجمہ :- اور جب کہ ندا دی (حکم دیا) تمہارے رب نے موسٰی کو کہ ظالم قوم کے پاس جاؤ ۔

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝١١

قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؛ قوم فرعون کے پاس ۔ اَلَا یَتَّقُوْنَ ؛ کیا ان لوگوں کو کچھ ڈر ، خوف نہیں ؟ کیا پرہیزگاری اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے ؟

ترجمہ :- فرعون کی قوم کے پاس ۔ کیا وہ نہیں ڈرتے ؟

قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ؕ ۝١٢

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ، عرض کیا ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! پروردگار ! اِنِّیْ اَخَافُ ؛ میں ڈرتا ہوں ، مجھے خوف ہے ۔ اَنْ یُّکَذِّبُوْنِ ؛ کہ وہ میری تکذیب کریں گے ، مجھے جھٹلائیں گے ۔

ترجمہ :- (موسٰی نے) کہا : اے میرے رب ! مجھے خوف ہے کہ وہ میری تکذیب کریں گے (مجھے جھٹلائیں گے) ۔

وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ۝١٣

وَیَضِیْقُ صَدْرِیْ ؛ اور میرا دل بھی تنگ ہو رہا ہے ، میرا جی اُکتا رہا ہے ۔ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ ؛ اور میری زبان اچھی طرح سے نہیں چلتی ، میری زبان میں لکنت ہے ، میں ہکلاتا ہوں ۔ فَاَرْسِلْ اِلٰی ھٰرُوْنَ ؛ پھر ہارون کو بھی وحی بھیج ، ان کو بھی رسول اور پیغمبر بنادے ۔

ترجمہ :- اور میرا دل تنگ ہو رہا ہے اور میری زبان نہیں چلتی ۔ لہذا ہارون کو بھی رسول بنادے (ان کی طرف بھی وحی بھیج) ۔

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ۝١٤

وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ ؛ اور ان کو مجھ پر ایک قصور کا دعویٰ ہے ۔ ایک گناہ کا اندیشہ ہے ، ایک خطا کا خوف ہے ۔ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ؛ لہذا میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے ، قتل کر دیں گے ۔

ترجمہ :- اور ان کو مجھ پر ایک جرم کا دعویٰ ہے ۔ لہذا میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھ کو قتل کر دیں گے ۔

قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ كَلَّا ؛ ہرگز نہیں ، کیا مجال ہے ۔ فَاذْهَبَا ؛ اے موسٰی و ہارون تم دونوں جاؤ ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری نشانیاں لے کر ، ہمارے احکام کے ساتھ ۔ اِنَّا مَعَكُمْ ؛ ہم تمہارے ساتھ ہیں ، ہماری فتح و نصرت اور امداد تمہارے ہمراہ ہے ۔ مُسْتَمِعُوْنَ ؛ ہم سب سُنتے ہیں ۔ اِسْتِمَاع ۔ غور سے سننا ۔

ترجمہ :- (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا ہرگز نہیں ۔ (وہ تم کو مار نہیں سکتا) اب تم دونوں ہمارے احکام اور نشانیاں لے کر جاؤ ۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں ۔ ہم سب سُن رہے ہیں ۔

فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾

فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ ؛ پھر تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ ۔ فَقُوْلَا ؛ پھر کہہ دو ۔ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ بلاشبہ ہم رب العالمین کے رسول ہیں ، ہم خدا کے پیغمبر ہیں ۔

ترجمہ :- اب تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہہ دو کہ ہم رب العالمین کے رسول ہیں ۔

اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۷﴾

اَنْ اَرْسِلْ ؛ یہ کہ بھیج دے ۔ مَعَنَا ؛ ہمارے ساتھ ۔ بَنِيْٓ اِسْرَاءِيْلَ ؛ بنی اسرائیل کو ۔

ترجمہ :- کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے ۔

قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿۱۸﴾

قَالَ ؛ فرعون نے کہا ۔ اَلَمْ نُرَبِّكَ ؛ کیا ہم نے تجھے پالا نہیں ؟ تیری پرورش نہیں کی ؟ فِيْنَا ؛ ہمارے میں ۔ وَلِيْدًا ؛ جب کہ بچہ تھا ۔ نومولود تھا ۔ وَلَبِثْتَ فِيْنَا ؛ اور تو ہمارے میں رہا ۔ مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ؛ اپنی عمر میں کئی سال ۔

ترجمہ :- (فرعون نے) کہا ۔ کیا ہم نے تجھ کو جب کہ تو ہم میں تھا بچپن سے نہیں پالا ، پرورش کیا ۔ اور تو نے ہم میں اپنی عمر کے کئی سال گزارے ۔

وَ فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹﴾

وَفَعَلْتَ فَعْلَتَکَ الَّتِیْ فَعَلْتَ ؛ اور تو وہ کام کر گزرا جو کیا ۔ اور تو نے وہ حرکت بھی کی تھی جو کی تھی ۔ یعنی قبطی کو گھونسہ مار کر مار ڈالا ۔ وَاَنْتَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ؛ اور تو تو بڑا ناشکرا ہے ، کفرانِ نعمت کرتا ہے ، ناسپاس ہے ۔

ترجمہ :- اور تُو نے وہ حرکت بھی کی تھی جو کی تھی اور تُو تو ہے بڑے ناشکروں میں ۔

قَالَ فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۲۰﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ فَعَلْتُهَآ اِذًا ؛ میں نے یہ کام اس وقت کیا تھا ۔ وَاَنَا مِنَ الضَّآ لِّیْنَ ؛ اور میں تھا بے ارادہ ، چوکنے والا ، خطا کرنے والا ۔

ترجمہ :- (موسٰی نے) کہا : میں نے وہ کام کیا تھا جب کہ میں تھا چوکنے والوں میں سے (اور پیغمبری کی طرف راستہ نہ ملا تھا) ۔

صاحبو ! اس آیت پر غور کرو ☆ ۔ موسٰی علیہ السلام نے قبطی کو مار ڈالنے کا ارادہ نہیں کیا تھا بلکہ اس قوی قبطی کے ہاتھ سے ایک غریب کو بچانے کے لئے اس کو ایک گھونسہ مار دیا ۔ پیغمبر کا گھونسہ بھلا وہ کیا تاب لاتا ، مرگیا اور اس وقت آپ سرکاری طور سے پیغمبر بھی نہ ہوئے تھے ۔ قتل خطا ، قتل عمد کے برابر نہیں ۔ اصل گرفت ارادے پر ہوتی ہے اور حضرت موسٰی کا قتل کرنے کا اِرادہ تھا ہی نہیں ۔ یاد رکھو ! پیغمبر جو چاہیں کہیں ہم اس کو نقل بھی نہیں کرسکتے ۔ موسٰی علیہ السلام کو گمراہوں میں سے سمجھنا اسلام سے ہاتھ دھونا ہے ۔

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۱﴾

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ ؛ لہذا میں تم سے بھاگ گیا ، فرار ہوگیا ۔ لَمَّا خِفْتُكُمْ ؛ جب میں تم سے ڈرا اور مجھے خوف ہوا ۔ فَوَهَبَ لِیْ ؛ پھر مجھے عطا کیا ، ہبہ کیا ، بخشا ۔ رَبِّیْ ؛ میرے رب نے ۔ حُكْمًا ؛ اپنا حکم ۔ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ؛ اور مجھے رسولوں میں شامل کردیا ، مجھے پیغمبر بنادیا ۔

ترجمہ :- پھر میں ڈرا اور تمہارے پاس سے چل دیا (بھاگ نکلا) ۔ پھر خدا نے مجھ کو علم و حکمت عطا کی اور پیغمبروں میں داخل کردیا ۔

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۲﴾

☆ تفصیل کے لئے دیکھئے سورۂ قصص آیات ۱۸ تا ۲۱ ۔ (اکیڈیمی)

وَتِلْکَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَیَّ ؛ اور یہ کیا نعمت ہے اور کیا احسان ہے جو مجھ پر رکھتا ہے ، مجھے جتاتا ہے ۔ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِیْٓ اِسْرَآءِ یْلَ ؛ کہ میری قوم بنی اسرائیل کو تو نے اپنا غلام بنالیا ۔

ترجمہ :- اور یہ کیا احسان ہے جو تو مجھ پر رکھتا ہے جب کہ تو نے بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنالیا ہے ۔

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٣﴾

فرعون لاجواب ہوکر پہلو بدلتا ہے ۔ قَالَ فِرْعَوْنُ ؛ فرعون نے کہا ۔ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ اور یہ رب العالمین کون ہے ؟ کیسا ہے ؟ اس کے اوصاف کیا ہیں ؟ اس کی حقیقت کیا ہے ۔

ترجمہ :- فرعون نے کہا وہ رب العالمین ہے کیسا ؟

قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ﴿٢٤﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ؛ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ کہ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا رب ہے ، پروردگار ہے ۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ؛ اگر تم یقین کرنے والے ہوتے ، اگر تم کو کچھ ایمان ہوتا ۔

ترجمہ :- (موسٰی نے) کہا وہ آسمانوں اور زمین میں اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب کا رب ہے ، اگر تم یقین کرو ۔

قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾

قَالَ ؛ فرعون نے کہا ۔ لِمَنْ حَوْلَهٗ ؛ ان لوگوں کے جو اس کے اِرد گِرد تھے ۔ اس کے حوالی موالی تھے ۔ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ؛ کیا تم لوگ نہیں سنتے یہ کہہ رہا کیا ہے ۔ کیوں کہ فرعون تو اپنے آپ کو رب سمجھ رہا تھا ۔ اللہ کا قائل ہی نہ تھا ۔

ترجمہ :- (فرعون نے) کہا ان لوگوں سے جو اس کے اطراف میں تھے (اس کے ماحول میں تھے) کیا تم سنتے نہیں ؟

قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿٢٦﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے فرمایا ۔ رَبُّكُمْ ؛ وہ تمہارا رب ہے ۔ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ؛ اور تمہارے گزشتہ باپ داداؤں کا بھی رب ہے ۔

ترجمہ :- (موسٰی نے) کہا وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے گزشتہ باپ داداؤں کا بھی رب ہے ۔

قَالَ اِنَّ رَسُوۡلَكُمُ الَّذِىۡۤ اُرۡسِلَ اِلَيۡكُمۡ لَمَجۡنُوۡنٌ ﴿۲۷﴾

قَالَ ؛ فرعون نے کہا ۔ اور موسٰی علیہ السلام کی تعلیم کو کچھ نہ سمجھا ۔ اِنَّ رَسُوْلَکُمْ ؛ بے شک یہ تمہارا رسول ہے ۔ اَلَّذِیْٓ اُرْسِلَ اِلَیْکُمْ ؛ جو تمہارے پاس بھیجا گیا ہے ۔ لَمَجْنُوْنٌ ؛ البتہ مجنون ہے ۔ یقیناً دیوانہ ہے ۔

ترجمہ :- (فرعون نے) کہا : تمہارا پیغامبر جو تمہارے پاس بھیجا گیا ہے یقیناً مجنون ہے ۔

قَالَ رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَمَا بَيۡنَهُمَا‌ ؕ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۸﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے فرمایا ۔ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَیْنَھُمَا ؛ وہ مشرق ومغرب اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا رب ہے ۔ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ؛ اگر تم کو کچھ عقل ہوتی تو سمجھتے ۔ اور اس کے خلاف نہ کرتے ۔ کاش تم کچھ سوچتے سمجھتے ۔

ترجمہ :- (موسٰی نے) کہا مشرق اور مغرب کا اور ان سب کا جو ان دونوں کے درمیان ہے ، رب ہے ۔ کاش ! تم کچھ عقل سے کام لیتے ۔

قَالَ لَـئِنِ اتَّخَذۡتَ اِلٰهًا غَيۡرِىۡ لَاَجۡعَلَـنَّكَ مِنَ الۡمَسۡجُوۡنِيۡنَ ﴿۲۹﴾

قَالَ ؛ فرعون نے کہا ۔ لَئِنِ اتَّخَذْتَ ؛ اگر تو ٹھیرائے ، مانے ، تجویز کرے ۔ اِلٰـھًا غَیْرِیْ ؛ معبود کو میرے سوائے ۔ لَاَجْعَلَنَّکَ ؛ تو میں تجھ کو کردوں گا ۔ مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ ؛ قیدیوں میں سے ، جہاں بہت سے قیدی پڑے ہیں وہاں تو بھی ایک قیدی بن کر پڑا رہے گا ۔ سِجْنٌ ۔ قید خانہ ۔ مَسْجُوْنٌ ۔ قید کیا ہوا ۔

ترجمہ :- (فرعون نے) کہا : اگر تو میرے سوائے کسی اور کو اپنا خدا مانے تو میں تجھ کو قید کردوں گا ۔

قَالَ اَوَلَوۡ جِئۡتُكَ بِشَىۡءٍ مُّبِيۡنٍ‌ ۚ ﴿۳۰﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ اَوَلَوْ جِئْتُکَ ؛ کیا اگرچہ میں تیرے پاس آؤں ۔ بِشَیْءٍ مُّبِیْنٍ ؛ ایک ایسی شئے کے ساتھ ، ایسی دلیل کے ساتھ ، ایسے معجزے کے ساتھ جو حق کو ظاہر کردے ۔

ترجمہ :- (موسٰی نے) کہا کیا اگرچہ میں تیرے پاس حق کو ظاہر کرنے والا معجزہ بھی لاؤں تو ؟

قَالَ فَاۡتِ بِهٖۤ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿۳۱﴾

قَالَ ؛ فرعون نے کہا ۔ فَاْتِ بِہٖٓ ؛ پھر اس کو لا ۔ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ؛ اگر ہے تو سچوں میں سے ۔

ترجمہ :- (فرعون نے) کہا پھر اس کو لا اگر ہے تو سچا ۔

فَاَلْقٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ۳۲

فَاَلْقٰی عَصَاهُ ؛ پھر موسٰی نے اپنا عصا ڈال دیا ۔ فَاِذَا هِیَ ؛ پھر دفعتہً ہوگیا ۔ پھر وہ فوراً بن گیا ۔ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ؛ ظاہر بظاہر اژدہا صریح و آشکارا ۔

ترجمہ :- پھر (موسٰی نے) اپنا عصا ڈال دیا اور وہ فوراً صریح اژدہا بن گیا ۔

وَّنَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ۳۳ ع ۲

وَنَزَعَ یَدَهٗ ؛ اور موسٰی نے اندر سے اپنا ہاتھ نکالا ۔ فَاِذَا هِیَ بَیْضَآءُ ؛ پھر وہ دفعتہً روشن ہوگیا ۔ لِلنّٰظِرِیْنَ ؛ دیکھنے والوں کے سامنے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ موسٰی علیہ السلام بچے تھے ۔ ان کا ہاتھ آگ پر پڑا ۔ ہتھیلی پر جلنے کا داغ بیٹھ گیا ۔ وہ قدرتِ خدا سے معجزے کے طور پر روشن اور تاباں ہوگیا ۔

ترجمہ :- اور (موسٰی نے) اندر سے اپنا ہاتھ نکالا تو دیکھنے والوں کے سامنے وہ دفعتہً روشن ہوگیا ۔

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ۳۴

قَالَ ؛ فرعون نے کہا ۔ لِلْمَلَاِ ؛ سرداروں کو، درباریوں کو ۔ حَوْلَهٗ ؛ جو اس کے حوالی اور ماحول میں تھے ۔ اس کے اِرد گرد چاروں طرف بیٹھے ہوئے تھے ۔ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ؛ یہ تو کوئی ماہر جادوگر ہے، بڑا دانا اور علم والا ہے ۔

ترجمہ :- (فرعون نے) اپنے ماحول کے درباریوں سے کہا یہ تو کوئی بڑا علم والا ساحر ہے ۔

یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۳۵

یُرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ ؛ چاہتا ہے کہ تم کو نکال دے، خارج کر دے ۔ مِنْ اَرْضِكُمْ ؛ تمہاری سرزمین سے، تمہاری اراضی سے ۔ بِسِحْرِهٖ ؛ اپنے سحر کے زور سے ۔ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ؛ پھر اب تم کیا حکم دیتے ہو، کیا مشورہ دیتے ہو ۔ مُؤْتَمَرْ ؛ دارالشوریٰ ۔

ترجمہ :- اس کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم کو تمہاری سرزمین سے اپنے سحر کے زور سے نکال باہر کرے ۔ پھر اب تم کیا مشورہ دیتے ہو ۔

قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۳۶﴾

قَالُوْا ؛ درباریوں نے کہا ۔ اَرْجِهْ وَاَخَاهُ ؛ مُہلت دے ، ڈھیل دے اس کو اور اس کے بھائی کو ۔ وَابْعَث ؛ اور بھیج ، روانہ کر ۔ فِی الْمَدَآئِنِ ؛ شہروں میں ۔ کن کو؟ چپراسیوں کو ، خدمتیوں کو ، ہرکاروں کو ۔ حٰشِرِیْنَ ؛ جمع کرنے والے ، اکٹھا کرنے والوں کو ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا اس کو اور اس کے بھائی کو مُہلت دیجئے اور شہروں میں ہرکاروں کو بُلانے کے لئے بھیجئے ۔

یَاْتُوْکَ بِکُلِّ سَحَّارٍ عَلِیْمٍ ﴿۳۷﴾

یَاْتُوْکَ ؛ وہ آپ کے پاس حاضر ہوں گے ، آئیں گے ۔ بِکُلِّ سَحَّارٍ عَلِیْمٍ ؛ ہرعلم والے بڑے ساحر کے ساتھ ۔

ترجمہ :- وہ آپ کے پاس بڑے بڑے علم والے ساحروں کو لے کر حاضر ہوں گے ۔

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ ؛ پھر بہت سے ساحر جمع کردیے گئے ، جادوگر جمع ہوگئے ۔فعل متعدی مجہول ۔ ترجمہ فعل لازم سے کیا جاتا ہے ۔ لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ؛ ایک معیّن دن کے خاص وقت پر ۔ ایک معلوم دن کی میقات پر ۔

ترجمہ :- پھر معیّن دن کے خاص وقت پر وہ سب ساحر جمع ہوگئے ۔

وَّقِیْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾

وَقِیْلَ لِلنَّاسِ ؛ اور لوگوں سے کہا گیا ، اعلان کیا گیا ، اشتہار دیا گیا ۔ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ؛ کہ کیا تم بھی جمع ہوجاتے ہو؟

ترجمہ :- اور لوگوں سے کہا گیا کہ وہ بھی جمع ہوجائیں ۔

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۴۰﴾

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ ؛ کہ ہم بھی ساحروں کی اتباع کریں ، ان کا طریقہ اختیار کریں ۔ اور جادو سیکھیں ۔ مگر کب؟ جب ۔ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ؛ اگر وہ غالب ہوجائیں ۔

ترجمہ :- شائد کہ ہم ان جادوگروں کی اتباع کریں اگر وہ غالب ہوجائیں ۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾

فَـلَـمَّـا جَـآءَ السَّحَرَةُ ؛ پھر جب جادوگر فرعون کی خدمت میں حاضر ہو چکے ۔ قَـالُوْا لِفِرْعَوْنَ ؛ تو انھوں نے فرعون سے عرض کیا ۔ اَئِنَّ لَـنَا لَاَجْرًا ؛ کیا ہمارے لئے کچھ اجر ملے گا ، انعام ملے گا ، صلہ ملے گا ، اجرت ملے گی ۔ اِنْ كُـنَّـا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ؛ اگر ہم غالب ہوجائیں ۔

ترجمہ :- پھر جب ساحر جمع ہو چکے تو انھوں نے فرعون سے کہا کیا ہم کو کچھ صلہ ملے گا اگر ہم غالب ہوجائیں ۔

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۲﴾

قَالَ نَـعَمْ ؛ فرعون نے کہا ہاں ہاں ۔ وَاِنَّـكُمْ اِذًا ؛ اور تب تو تم ۔ لَـمِنَ الْـمُقَرَّبِيْنَ ؛ میرے مقرب ہوجاؤ گے ، میرے ندیم بن جاؤ گے ، میرے درباری ہوجاؤ گے ۔

ترجمہ :- کہا ۔ ہاں ہاں تب تو تم مقرب ہوجاؤ گے ۔

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿۴۳﴾

قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى ؛ موسیٰ نے ان جادوگروں سے کہا ۔ اَلْقُوْا ؛ ڈالو ۔ مَاۤ اَنْـتُمْ مُّلْقُوْنَ ؛ جو کچھ تم ڈالنے والے ہو ۔

ترجمہ :- موسیٰ نے ان سے کہا جو کچھ تم ڈالنے والے ہو ڈالو ۔

فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾

فَاَلْقَوْا ؛ پھر جب ساحروں نے ڈال دیا ۔ حِبَالَهُمْ ؛ اپنی رسّیوں کو ۔ جمع حَبْلٌ ۔ رسّی ۔ وَعِصِيَّهُمْ ؛ اور اپنی لاٹھیوں کو ۔ جمع عَصَا ۔ لاٹھی ، لٹھ ۔ وَقَالُوْا ؛ اور ساحروں نے کہا ۔ بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کی عزت کی قسم ۔ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ؛ بے شک ہم ہی ہیں غالب ہونے والے ، زبردست ۔

ترجمہ :- پھر جادوگروں نے اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو ڈال دیا اور کہا فرعون کی عزت کی قسم ہم ہی غالب ہوں گے ۔

فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۴۵﴾

فَـاَلْـقٰـى مُوْسٰى عَـصَـاهُ ؛ پھر موسیٰ نے بھی اپنا عصا ڈال دیا ۔ فَـاِذَاهِىَ ؛ پھر ڈالتے ہی موسیٰ کا عصا ۔ تَـلْقَفُ

مَایَاْفِکُوْنَ ؛ نگل جانے لگا جو کچھ ساحروں نے شعبدہ کیا تھا ۔

ترجمہ :- پھر موسٰی نے بھی اپنا عصا ڈال دیا ۔ پھر فوراً وہ ان ساحروں کے شعبدہ (کی رسیوں اور لاٹھیوں کو نگلنے لگا) ۔

ساحر چونکہ صاحبِ فن تھے موسٰی علیہ السلام کے معجزے سے اتنے متاثر ہوئے اور ان کو اتنا قوی یقین ہوگیا کہ :

فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ ﴿۴۶﴾

فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ ؛ پھر ڈال دیے گئے ساحر ، ساحر گر پڑے بے اختیار ۔ سٰجِدِیْنَ ؛ سجدے میں ، سر بہ زمین ۔

ترجمہ :- پھر ساحر سجدے میں گر پڑے ۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾

قَالُوْا ؛ اور وہ ساحر کہہ اُٹھے ۔ اٰمَنَّا ؛ ہم ایمان لائے ۔ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ رب العالمین پر ، سارے جہاں کے پروردگار پر ۔

ترجمہ :- (ساحروں نے) کہا ہم رب العالمین پر ایمان لائے ۔

رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾

رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ؛ جس نے موسٰی اور ہارون کی بھی پرورش کی ہے اور ان کو پیغمبری تک پہنچایا ہے ۔

ترجمہ :- جو موسٰی اور ہارون کا بھی رب ہے ۔

قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۹﴾

قَالَ ؛ نابلد فرعون ، سحر اور معجزے میں تمیز نہ کرنے والا فرعون ، نادان فرعون نے کہا ۔ اٰمَنْتُمْ لَهٗ ؛ تم موسٰی پر ایمان لائے ۔ اس کی پیغمبری کو مان لیا ۔ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؛ اس سے پہلے کہ میں تم کو اذن دوں ، اجازت دوں ۔ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمْ ؛ بے شک یہ تو تمہارا بڑا ہے ، تمہارا اُستاد ہے ۔ اَلَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ؛ جس نے تم کو جادو کرنا سکھایا ہے ، جس نے تم کو سحر کی تعلیم دی ہے ۔ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛ اب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ اس کا انجام کیا ہوگا ۔ اور میں تم کو کیا سزا دوں گا ۔

لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ؛ میں بے شک تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور ایک طرف کے پاؤں کاٹ ڈالوں گا۔ وَلَاُو صَلِّبَنَّكُمْ ؛ میں واو زائد ہے جو پڑھا نہیں جاتا۔ اور میں تم سب کو صلیب پر چڑھا دوں گا۔

ترجمہ :- (فرعون نے) کہا میرے کہنے سے پہلے تم ایمان لاچکے۔ یہ تو تمہارا بڑا ہے، استاد ہے جس نے تم کو سحر کی تعلیم دی ہے۔ اب تم کو جلد معلوم ہوجائے گا میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور ایک طرف کے پیر کاٹ ڈالوں گا۔ اور تم سب کو صلیب پر چڑھا دوں گا۔

قَالُوْا لَا ضَيْرَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ۝۵۰ ج

واہ رے جادوگر! ایمان لاتے ہی کیا کایا پلٹ ہوگئی۔ کیا استقامت نصیب ہوگئی! قَالُوْا ؛ کہا۔ لَاضَيْرَ ؛ کوئی حرج نہیں، کچھ ضرر نہیں، ڈر کی کیا بات ہے۔ اِنَّـآ اِلٰى رَبِّنَا ؛ ہم تو اپنے رب کی طرف۔ مُنْقَلِبُوْنَ ؛ پہنچ جانے والے ہیں، رجوع کرنے والے ہیں۔

ترجمہ :- (انھوں نے) کہا کیا مضائقہ؟ ہم اپنے مالک کے پاس پہنچ جائیں گے۔

اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۱ ط ع ۳/۱۸/۷

اِنَّا نَطْمَعُ ؛ ہم اُمید کرتے ہیں۔ ہم کو توقع ہے، ہم طمع کرتے ہیں۔ اَنْ يَّغْفِرَلَنَا ؛ کہ ہم کو بخش دے، مغفرت کردے۔ رَبُّنَا ؛ ہمارا رب۔ خَطٰيٰنَا ؛ ہماری خطاؤں کو، ہماری غلطیوں کو، ہماری بھول چوک کو۔ جمع خَطِيْئَةٌ۔ غلطی سے کوئی کام کرنا۔ اَنْ كُنَّا ؛ کہ ہم ہی تھے۔ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ حاضرین میں سے سب سے پہلے ایمان لانے والے۔

ترجمہ :- ہم کو اُمید ہے کہ ہمارا رب ہماری خطاؤں کو معاف فرمائے گا اس واسطہ کہ ہم ہی تھے پہلے ایمان لانے والے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝۵۲

وَاَوْحَيْنَـآ اِلٰى مُوْسٰى ؛ اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی، ان کو حکم دیا۔ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ ؛ کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے کر نکل جاؤ۔ شاباش مصر سے کنعان کی طرف چلے جاؤ۔ اِنَّـكُمْ ؛ بے شک تم، یقیناً تم۔ مُتَّبَعُوْنَ ؛ تمہارا تعاقب کیا جارہا ہے، تمہارا پیچھا کیا جارہا ہے۔ دشمن تمہارے پیچھے پیچھے آرہا ہے۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے کر نکل جاؤ۔ یقیناً تمہارا تعاقب کیا جارہا ہے۔

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۵۳﴾

فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ ؛ پھر فرعون نے بھیجا ۔ فِی الْمَدَآئِنِ ؛ شہروں میں ۔ حٰشِرِیْنَ ؛ جمع کرنے والوں کو، ہرکاروں کو، خدمتیوں کو ۔

ترجمہ :- پھر فرعون نے شہروں میں ہرکاروں کو بھیجا کہ لوگوں کو جمع کریں ۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ ﴿۵۴﴾

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ؛ بے شک یہ لوگ ، بنی اسرائیل ۔ لَشِرْذِمَةٌ ؛ ایک جماعت ہے ، گروہ ہے ۔ قَلِیْلُوْنَ ؛ تھوڑے سے ۔

ترجمہ :- یقیناً یہ لوگ ایک چھوٹی سی جماعت ہے ۔

وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾

وَاِنَّهُمْ ؛ اور یقیناً یہ لوگ ۔ لَنَا ۔ ہم کو ۔ لَغَآئِظُوْنَ ؛ غیظ وغضب میں لاتے ہیں ، ہم کو غصّہ دلاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور بے شک یہ لوگ ہم کو غیظ وغضب دلاتے ہیں ۔

وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵٦﴾

وَاِنَّا ؛ اور بے شک ہم ۔ لَجَمِیْعٌ ؛ ہم سب ۔ حٰذِرُوْنَ ؛ خطرہ میں پڑے ہوئے ہیں ، ہم کو خوف ہے ، یا ہم مسلح اور باامتیاز ہیں ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم سب چوکنّے اور ہوشیار ہیں ۔

فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۵۷﴾

ان سب شیخیوں اور مکر کا نتیجہ کیا ہوا ؟ فَاَخْرَجْنٰهُمْ ؛ پھر ہم نے ان کو نکال دیا ۔ مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ؛ باغوں اور چشموں سے ۔

ترجمہ :- غرض ہم نے ان کو باغوں اور چشموں سے نکال دیا ۔

وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ ﴿۵۸﴾

وَكُنُوْزٍ ؛ اور خزانوں سے ۔ جمع کَنْزٌ ۔ خزانہ ۔ وَمَقَامٍ کَرِيْمٍ ؛ اور اچھے مقام سے ۔

ترجمہ :- اور (ہم نے ان کو) خزانوں اور اچھے مقام سے بھی (نکال دیا) ۔

كَذٰلِكَ ۗ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝۵۹

كَذٰلِكَ ؛ ہم نے اسی طرح کیا ۔ وَاَوْرَثْنٰهَا ؛ اور ہم نے ان سب چیزوں کا مالک بنایا ، وارث کردیا ۔ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ بنی اسرائیل کو ۔

ترجمہ :- یوں ہی اور ہم نے وارث کردیا ان سب چیزوں کا بنی اسرائیل کو ۔

یہ جملۂ معترضہ کے طور پر تھے ۔ اب پھر اصل قصہ کی طرف رجوع فرماتا ہے ۔

فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۝۶۰

فَاَتْبَعُوْهُمْ ؛ فرعون کے لوگوں نے موسٰی کے لوگوں کا تعاقب کیا ان کے پیچھے پیچھے چلے ۔ مُشْرِقِيْنَ ؛ اشراق کے وقت ، دن چڑھے ، سورج نکلنے کے وقت ۔

ترجمہ :- پھر فرعونیوں نے ان کا (بنی اسرائیل کا) دن چڑھے تعاقب کیا ۔

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝۶۱

فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ ؛ پھر جب یہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے سامنے نمودار ہوگئیں ، ان کا آمنا سامنا ہوگیا ، ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کہ مقابلہ ہوگیا ۔ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰى ؛ تو موسٰی کے ہمراہیوں نے کہا ۔ اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ؛ یقیناً ہم تو گرفتار ہورہے ہیں ، ہم تو پکڑے گئے ۔

ترجمہ :- پھر جب دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوگئیں تو موسٰی کے ہمراہیوں نے کہا ہم تو پکڑے گئے (گرفتار ہوگئے) ۔

قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝۶۲

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ كَلَّا ؛ ہرگز نہیں ۔ یعنی ہم گرفتار نہیں ہوسکتے ۔ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ ؛ کیونکہ میرے ساتھ میرا رب ہے ۔

ع دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است ؎

سَيَهْدِيْنِ ؛ مجھ کو کچھ نہ کچھ راستہ بتا ہی دے گا ، مجھے ہدایت کردے گا ۔

ترجمہ :- (موسیٰ نے) کہا ہرگز نہیں ۔ کیونکہ میرا خدا تو میرے ساتھ ہے وہ مجھ کو راستہ بتادے گا ۔ (میری ہدایت کردے گا) ۔

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۝ ٦٣

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى ؛ پھر ہم نے تو موسیٰ کو وحی کی ۔ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؛ کہ اپنے عصا سے سمندر کو مارو ۔ فَانْفَلَقَ ؛ تو وہ سمندر پھٹ پڑا ، کھل گیا ۔ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ ؛ پھر ہوگیا ہر ایک حصّہ ، ٹکڑا ۔ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ؛ مثل بڑے پہاڑ کے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنے عصا سے سمندر کو مارو ، پھر وہ کھل گیا ۔ پھر اس کا ہر ایک حصّہ ایسا تھا جیسا ایک بڑا پہاڑ ۔

وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۝ ٦٤

وَاَزْلَفْنَا ؛ اور ہم نے موقع کے قریب کردیا ، پاس پہنچا دیا ۔ ثَمَّ ؛ وہاں ۔ اَلْاٰخَرِيْنَ ؛ دوسروں کو ۔

ترجمہ :- اور اس موقع کے قریب کردیا ہم نے دوسروں کو ۔

وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝ ٦٥

وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى ؛ غرض کہ ہم نے موسیٰ کو نجات دی ، بچالیا ۔ وَمَنْ مَّعَهٗ اَجْمَعِيْنَ ؛ اور ان سب لوگوں کو جو ان کے ساتھ تھے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسیٰ کو اور ان تمام لوگوں کو جو ان کے ساتھ تھے نجات دی ۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ ٦٦

ثُمَّ ؛ پھر ۔ اَغْرَقْنَا ؛ ہم نے غرق کردیا ، ڈبودیا ۔ اَلْاٰخَرِيْنَ ؛ دوسروں کو ، فرعونیوں کو ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے دوسروں کو غرق کردیا ۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ٦٧

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؛ بے شک اس میں بڑی عبرت ہے ، نصیحت ہے ، نشانی ہے ۔ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اور ان میں کے اکثر لوگ مانتے ہی نہ تھے ، ایمان نہیں لائے ، ان کو یقین آیا ہی نہیں ۔

ترجمہ :- بے شک اس میں بڑی عبرت ہے ۔ اور ان میں کے اکثر لوگ ہیں کہ مانتے ہی نہیں ۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶۸﴾ ع ۴ / ۷ / ۸

وَاِنَّ رَبَّکَ ؛ اور بے شک تمہارا رب ۔ لَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ؛ وہی ہے عزت والا ، رحمت والا ، غالب بھی ہے مہربان بھی ۔

ترجمہ :- اور یقیناً تمہارا رب ہی عزیز و رحیم ہے (زبردست بھی ہے اور مہربان بھی ہے) ۔

صاحبو ! کیا وجہ ہے کہ موسٰی علیہ السلام کا قصہ قرآن شریف میں جابجا بیان کیا گیا ہے ۔ قرآنِ شریف کی فصاحت ، ایک ایک کلمہ کا حسبِ حال استعمال ، ایک ہی مضمون کو مختلف طور سے بیان کرنا اور دیکھنے اور سننے والوں کا نہ اُکتانا ، یہ تو ایسی بات ہے کہ تمام قرآن میں پائی جاتی ہے ۔ کچھ موسٰی علیہ السلام کے قصّہ کی خصوصیت نہیں ۔ موسٰی علیہ السلام کا قصّہ سراپا عبرت ہے اور ہر زمانہ کے لئے عبرت ہے ۔ ہم مختصر الفاظ میں چند نصیحت آمیز واقعات بیان کرتے ہیں ۔

موسٰی علیہ السلام سے متعلق چند نصیحت آمیز واقعات

کہتے ہیں کہ فرعون نے نجومیوں سے سُن لیا تھا کہ ایک شخص پیدا ہوگا جو بنی اسرائیل کی تائید کرے گا ۔ قومِ فرعون کے مظالم سے ان کو بچالے گا ۔ اور فرعون کو غرقِ دریائے فنا کردے گا ۔ فرعون نے بنی اسرائیل کے بچوں کو قتل کرنا شروع کردیا ۔ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَهُمْ ؛ قومِ فرعون بنی اسرائیل کے بچوں کو مار ڈالتے اور عورتوں کو زندہ رکھتے ۔ مگر وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے ۔

موسٰی علیہ السلام پیدا ہوتے ہی ان کی والدہ کو جن کا نام بعض لوگ یوخطا بتاتے ہیں خدائے تعالیٰ الہام فرماتا ہے کہ بچہ کو ایک صندوق میں ڈالو اور اس صندوق کو دریائے نیل میں چھوڑ دو ۔ اس جگہ والدۂ موسٰیؑ کے لئے اَوْحَيْنَا کا لفظ آیا ہے ۔ یہ تو ظاہر ہے کہ وہ پیغمبر تھیں نہیں لہذا یہاں اَوْحَيْنَا کے معنی ہیں '' ہم نے الہام کیا '' ۔ ایک اور جگہ اَوْحَيْنَا اِلَى النَّحْلِ بھی ہے اس کے معنی ہیں ہم نے شہد کی مکھی کے دل میں ڈال دیا ۔

وحی کے دو معنٰی ہیں ۔ ایک الہام اور دل میں ڈالنا ۔ اور دوسرے وحی کے معنی پیغمبر کو احکامِ الٰہی بھیجنا ۔ جو پیغمبروں کے ساتھ خاص ہے ۔ بعض دشمنِ دین و ایمان وحی کے لفظ سے لوگوں کو مغالطہ دیتے ہیں اور خاتم النبیین کے بعد خود کو صاحبِ وحی اور پھر پیغمبر ثابت کرنا چاہتے ہیں ۔ خیر !

والدۂ موسٰی علیہ السلام اپنے پر ہونے والے الہام کی تعمیل کے لئے تیار ہوجاتی ہیں اور بچہ کو صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں بہا دیتی ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے الہام کی تعمیل میں کیسی مضبوط تھیں ۔ موسٰی علیہ السلام کی بہن صندوق کو دیکھتی ہوئی نہایت انجان بن کر ساتھ ہوجاتی ہیں ۔ وہ صندوق فرعون کے گھر میں پہنچتا ہے ۔ فرعون کا شاہی محل دریائے نیل کے کنارے تھا ۔ نہرِ نیل شاہی محل کے قریب تھی ۔ فرعون کی بیوی آسیہ صندوق میں سے موسٰی علیہ السلام کو اُٹھا لیتی ہیں اور فرعون سے کہتی ہیں کہ میں اس بچہ کو متبنی بنالیتی ہوں ۔ آسیہ کا موسٰی علیہ السلام کو متبنی بنالینا ایک تائیدِ ربانی ہے ۔

موسٰی علیہ السلام فرعون کے گھر میں پرورش پاتے ہیں ۔ جن کے قتل کی خاطر ہزاروں بنی اسرائیل کے بچے مارے جاتے ہیں وہی فرعون کے گھر میں پرورش پا کر بڑے اور جوان ہوجاتے ہیں ۔ فرعون کی قوم قبطی تھی ۔ اس کے ایک شخص کی بنی اسرائیل کے ایک شخص سے لڑائی ہوجاتی ہے ۔ قبطی اسرائیلی کو مارتا ہے ۔ اسرائیلی موسٰی علیہ السلام سے مدد طلب کرتا ہے کیونکہ موسٰی علیہ السلام بھی بنی اسرائیل میں سے تھے ۔ قبطی کا ظلم موسٰی علیہ السلام سے دیکھا نہیں جاتا اور قبطی کو ایک گھونسہ مار دیتے ہیں ۔ اس کو مار ڈالنا موسٰی علیہ السلام کا مقصد نہ تھا ۔ مگر پیغمبر کے گھونسہ کی قبطی کیا تاب لاسکتا ۔ ایک ہی گھونسہ میں مرگیا ۔ موسٰی علیہ السلام کو خوف ہوا کہ اس قتل کی وجہ سے شاہی سپاہی مجھے گرفتار کرلیں گے ۔ وہاں سے بھاگ کر مدین چلے جاتے ہیں جہاں شعیب علیہ السلام تھے ۔ موسٰی علیہ السلام ایک کنویں کے کنارے درخت کے نیچے جا بیٹھتے ہیں ۔ شعیب علیہ السلام کی لڑکیاں پانی لینے آتی ہیں ۔ پانی نکالنے کے لئے ابھی چرواہے نہیں پہنچے ۔ موسٰی علیہ السلام شعیب علیہ السلام کی لڑکیوں سے پوچھتے ہیں کہ تم چپکی کیوں کھڑی ہو ۔ وہ کہتی ہیں کہ پانی نکالنے کے لئے ابھی چرواہے نہیں آئے اور ہم اس بڑے ڈول سے پانی نہیں نکال سکتے ۔ موسٰی علیہ السلام خود کھڑے ہوجاتے ہیں اور شعیب علیہ السلام کی بکریوں کو پانی نکال کر سیراب کردیتے ہیں ۔ شعیب علیہ السلام کی لڑکیاں اپنے والد سے موسٰی علیہ لسلام کا واقعہ بیان کرتی ہیں ۔ شعیب علیہ السلام موسٰی علیہ السلام کو بُلاتے ہیں ۔ ان کی ایک صاحبزادی بُلانے آتی ہیں ۔ کہتے ہیں کہ چلتے وقت موسٰی علیہ السلام نے شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی سے فرمایا کہ تم میرے پیچھے پیچھے چلو اور راستہ بتاؤ ۔ یہ اس واسطہ کہ عورت پر موسٰی علیہ السلام کی بار بار نظر نہ پڑے ۔

موسٰی علیہ السلام شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچتے ہیں ۔ شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی نے موسٰی علیہ السلام کے بسہولت ڈول کھینچنے کو اور اپنے پیچھے پیچھے صاحبزادی کو چلنے فرمانے کو دیکھ لیا تھا ۔ انھوں نے اپنے والد شعیب علیہ السلام کے پاس سفارش کی کہ یہ شخص بڑا ہی قوی اور امانت دار ہے ۔ اس کو اپنے پاس نوکر رکھ لو ۔ اِنَّـــهٗ لَقَوِیٌّ اَمِیْنٌ ۔ یہ قوی اور امین ہیں ۔ موسٰی علیہ السلام غیر عورت پر بار بار نظر پڑنے سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں ۔ مگر آج کل اس بے پردگی اور بے تکلفی کے زمانہ میں نہ مردوں کو اس کی پرواہ ہے نہ عورتوں کو ۔ نتائج ظاہر ہیں ۔ خیر!

موسٰی علیہ السلام اور شعیب علیہ السلام میں معاہدہ یہ ٹھیرتا ہے کہ موسٰی علیہ السلام آٹھ سال تک شعیب علیہ السلام کے کاروبار میں مدد دیں ۔ اگر دو سال اور یعنی دس سال خدمت کریں تو یہ موسٰی علیہ السلام کی فراخ دلی ہوگی ۔ موسٰی علیہ السلام اس زمانہ میں شعیب علیہ السلام کی بکریوں کی خدمت کرتے ، ان کو پانی پلاتے ، ان کی خبرگیری کرتے تھے ۔ اکثر پیغمبروں نے بکریاں چرائی ہیں ۔ حقیقت میں اس کا مقصد غریبوں اور عاجزوں کی مدد کا امتحان ہے ۔ دیکھتے دیکھتے دس سال گزر جاتے ہیں ۔

موسٰی علیہ السلام کی شادی بی بی صفوراء بنتِ شعیب علیہ السلام سے ہوجاتی ہے ۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾

وقف لازم

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ ؛ اور سناؤ ان کو ۔ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ؛ ابراہیم کا قصہ ، ان کی خبر ، ان کا واقعہ ۔

ترجمہ :- اور ان کو ابراہیم کا قصہ بھی سناؤ ۔

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۷۰﴾

اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ ؛ جب کہ ابراہیم نے اپنے باپ یا چچا اور اپنی قوم سے کہا ۔ مَا تَعْبُدُوْنَ ؛ تم کس کی پوجا کرتے ہو ، کس کی عبادت کرتے ہو ۔

ترجمہ :- (ابراہیم علیہ السلام نے) جب کہ اپنے باپ (یا چچا) اور اپنی قوم سے کہا تم کس کی عبادت کرتے ہو ۔

قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿۷۱﴾

قَالُوْا ؛ لوگوں نے کہا ۔ نَعْبُدُ اَصْنَامًا ؛ ہم بتوں ، مردوں کی پوجا کرتے ہیں ۔ فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ؛ اور اسی پر جمے بیٹھے ہیں ، اور قائم رہتے ہیں اور انھیں کے مجاور رہتے ہیں ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا : ہم بتوں کی پوجا کرتے ہیں اور ہمیشہ ان کے مجاور رہتے ہیں (اور پاس لگے بیٹھے رہتے ہیں) ۔

قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿۷۲﴾

قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ ؛ کیا وہ بُت تمہاری سنتے ہیں ؟ اِذْ تَدْعُوْنَ ؛ جب تم ان کو پکارتے ہو ۔

ترجمہ :- (ابراہیم نے) فرمایا کیا یہ تمہاری سنتے ہیں جب تم ان کو پکارتے ہو ؟

اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿۷۳﴾

اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ ؛ یا کچھ تم کو نفع پہنچا سکتے ہیں ۔ اَوْيَضُرُّوْنَ ؛ یا تم کو ضرر پہنچا سکتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا یہ کچھ تمہارا بھلا بُرا کر سکتے ہیں (کیا یہ تم کو نفع یا ضرر پہنچا سکتے ہیں) ؟

قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۴﴾

قَالُوْا ؛ لوگوں نے کہا ۔ نہیں ۔ بَلْ وَجَدْنَا ؛ بلکہ ہم نے پایا ۔ اٰبَآءَ نَا ؛ ہمارے بزرگوں کو ۔ باپ داداؤں کو ۔ كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ؛ ایسے ہی کیا کرتے تھے ۔ وہ بھی بُت پرستی کرتے تھے ۔

ترجمہ:- لوگوں نے کہا۔نہیں بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسے ہی کرتے دیکھا۔

قَالَ اَفَرَءَيۡتُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَ ۝۷۵ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمُ الۡاَقۡدَمُوۡنَ ۝۷۶

قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا۔ اَفَرَءَ يْتُمْ ؛ پھر کیا تم نے دیکھا، کچھ غور وفکر کیا۔ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ؛ ان بتوں پر جس کی تم پوجا کرتے ہو۔ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ؛ تم اور تمہارے گزشتہ باپ دادا۔

ترجمہ:- کیا تم اور تمہارے گزشتہ باپ داداؤں میں سے کسی نے بھی اس بُت پرستی پر کچھ غور وفکر بھی کیا۔

فَاِنَّهُمۡ عَدُوٌّ لِّىۡۤ اِلَّا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۷۷

فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْ ؛ پس یہ سب میرے دشمن ہیں۔ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ بجز رب العالمین کے۔

ترجمہ:- پس اللہ رب العالمین کے سوا سب میرے دشمن ہیں۔

الَّذِىۡ خَلَقَنِىۡ فَهُوَ يَهۡدِيۡنِ ۝۷۸

اَلَّذِيْ خَلَقَنِيْ ؛ جس نے مجھے بنایا، پیدا کیا۔ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ؛ پھر وہی میری ہدایت بھی کرتا ہے، رہنمائی کرتا ہے، سوجھ بوجھ دیتا ہے۔

ترجمہ:- جس نے مجھے مخلوق کیا پھر وہی مجھے ہدایت کرتا ہے۔

وَالَّذِىۡ هُوَ يُطۡعِمُنِىۡ وَيَسۡقِيۡنِ ۝۷۹

وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ ؛ اور جو مجھے کھلاتا ہے۔ وَيَسْقِيْنِ ؛ اور پلاتا ہے۔

ترجمہ:- اور وہی مجھے کھلاتا ہے پلاتا ہے۔

وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ يَشۡفِيۡنِ ۝۸۰

وَاِذَا مَرِضْتُ ؛ اور جب میں مبتلائے مرض ہوتا ہوں، بیمار پڑتا ہوں۔ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ؛ تو وہ مجھے شفا بھی دیتا ہے، وہی چنگا کردیتا ہے۔

ترجمہ:- اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہ مجھے شفا بھی دیتا ہے۔

وَالَّذِىۡ يُمِيۡتُنِىۡ ثُمَّ يُحۡيِيۡنِ ۝۸۱

وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ؛ اور جو مجھے مار ڈالے گا، جو مجھے موت دے گا۔ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ؛ پھر دوبارہ مجھ کو حیات دے گا،
وہی جلائے گا۔

ترجمہ:- اور جو مجھے مارے گا بھی پھر جلائے گا بھی۔

وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓـَٔتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۸۲﴾

وَالَّذِیْٓ اَطْمَعُ ؛ اور وہ جس سے مجھ کو توقع ہے، اُمید ہے۔ اَنْ یَّغْفِرَلِیْ ؛ کہ مغفرت فرمادے گا۔ مجھے بخش دے گا،
معاف فرمادے گا۔ خَطِیْٓـَٔتِیْ ؛ میری خطا کو، تقصیر کو، غلطی کو، گناہ کو۔ یَوْمَ الدِّیْنِ ؛ قیامت کے دن۔

ترجمہ:- اور وہ جس سے مجھے اُمید ہے کہ وہ میری خطاؤں کو قیامت کے دن بخش دے گا۔

رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۳﴾

رَبِّ ؛ اے میرے پروردگار! اے میرے رب! بار خدایا۔ هَبْ لِیْ ؛ تو مجھے ہبہ کر، عطا کر، دے۔ حُكْمًا ؛ حکومت،
حکمت، احکام۔ وَاَلْحِقْنِیْ ؛ اور مجھے ملادے، لاحق کردے، ملحق کردے۔ بِالصّٰلِحِیْنَ ؛ نیکوں اور صالحین سے۔

ترجمہ:- اے میرے رب! تو مجھے (علم) وحکمت عطا کر اور مجھے صالحین سے ملادے (ان میں داخل کردے)۔

وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۸۴﴾

وَاجْعَلْ لِّیْ ؛ اور میرے لئے کردے، عطا کردے۔ لِسَانَ صِدْقٍ ؛ راستی کی زبان۔ سچا بول۔ ذکر خیر۔ میری
ہر بات سچی ہو۔ فِی الْاٰخِرِیْنَ ؛ بعد کے لوگوں میں آئندہ آنے والوں میں۔

ترجمہ:- اور میرا نیک ذکر آئندہ لوگوں میں جاری رکھ۔

وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ﴿۸۵﴾

وَجْعَلْنِیْ ؛ اور مجھے کردے۔ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ؛ نعمتوں کی جنت کے مالکوں میں سے۔ وَرَثَة جمع وَارِثٌ۔
نَعِیْمٌ۔ نعمت۔

ترجمہ:- اور مجھ کو نعمت کی جنت کے وارثوں میں سے بنا۔

وَاغْفِرْ لِاَبِیْٓ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۸۶﴾

وَاغْفِرْلِاَبِیْ ؛ اور میرے باپ یعنی چچا کو بخش دے ۔ اِنَّهٗ کَانَ مِنَ الضَّآلِّیْنَ ؛ وہ بے راہ تھا ، ضلالت میں پڑا تھا ۔

ترجمہ :- اور میرے باپ (یعنی چچا) کو بخش دے ۔ وہ تو گمراہوں میں سے تھا (وہ بھٹکا ہوا تھا) ۔

وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ﴿۸۷﴾

وَلَا تُخْزِنِیْ ؛ اور مجھے رُسوا نہ کر ، ذلیل وخوار نہ کر ۔ اَخْزٰی ۔ یُخْزِی ۔ اِخْزَآءً ۔ رُسوا کرنا ۔ خِزْیٌ ۔ رُسوائی ۔
یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ؛ جس دن لوگ قبروں سے اُٹھائے جائیں گے ، قیامت کے دن ۔

ترجمہ :- اور قیامت کے دن تو مجھے رُسوا نہ کر ۔

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ ؛ جس دن کام نہیں آتا ، نفع نہیں دیتا ۔ مَالٌ ؛ مال و دولت ۔ وَلَا بَنُوْنَ ؛ اور نہ بیٹے ، اولاد ۔

ترجمہ :- جس دن نہ مال نفع دیتا ہے نہ اولاد ۔

اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾

اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰهَ ؛ مگر جو اللہ کے پاس حاضر ہو ۔ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ؛ قلبِ سلیم لے کر ۔

ترجمہ :- مگر جو اللہ کے پاس قلبِ سلیم کے ساتھ حاضر ہو ۔

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۹۰﴾

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ ؛ اور جنت آراستہ کی جائے گی ، نزدیک کی جائے گی ۔ لِلْمُتَّقِیْنَ ؛ متقیوں اور پرہیزگاروں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور جنت متقیوں کے پاس کردی جائے گی ۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ ﴿۹۱﴾

وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ ؛ اور ظاہر کی جائے گی دوزخ ۔ لِلْغٰوِیْنَ ؛ بے راہوں اور سرکشوں کے سامنے ۔

ترجمہ :- اور دوزخ گمراہوں کے سامنے کردی جائے گی ۔

وَقِیْلَ لَهُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾

وَقِيْلَ لَهُمْ ؛ اور ان سے کہا جائے گا ۔ اَيْنَمَا ؛ اَيْنَ ۔ کہاں ۔ مَا ۔ جو کچھ ۔ كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ؛ تم پوجتے اور عبادت کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور ان سے کہا جائے گا ۔ وہ (معبود) کہاں ہیں جن کی تم عبادت کیا کرتے تھے ۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۹۳

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ، اللہ کے سوائے ۔ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ ؛ کیا یہ جھوٹے معبود تم کو نصرت اور مدد دیتے ہیں ۔ اَوْيَنْتَصِرُوْنَ ؛ یا تمہارے دشمنوں سے بدلہ لے سکتے ہیں ۔

ترجمہ :- خدا کو چھوڑ کر ، کیا یہ تمہاری مدد اور نصرت کر سکتے ہیں یا تمہارے مخالفین سے انتقام اور بدلہ لے سکتے ہیں ۔

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۹۴

فَكُبْكِبُوْا ؛ پھر اوندھے منہ ڈالے جائیں گے ، اُلٹے ڈالے جائیں گے ۔ فِيْهَا ؛ دوزخ میں ۔ هُمْ وَالغَاوٗنَ ؛ وہ اور دوسرے سب گمراہ ۔

ترجمہ :- پھر دوزخ میں اوندھے پڑے ہوں گے وہ اور دوسرے گمراہ ۔

وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ۹۵

وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ ؛ اور ابلیس کے لشکر ۔ اَجْمَعُوْنَ ؛ سب کے سب ۔

ترجمہ :- اور ابلیس کے لشکر ، سب کے سب ۔

قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ۹۶

قَالُوْا ؛ کفار آپس میں کہیں گے ۔ وَهُمْ فِيْهَا ؛ جب کہ وہ دوزخ میں ہوں گے ۔ يَخْتَصِمُوْنَ ؛ آپس میں جھگڑتے ، گفتگو کرتے ، خصومت کرتے ہوں گے ۔

ترجمہ :- وہ کہیں گے جب کہ دوزخ میں وہ آپس میں جھگڑیں گے ۔

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۹۷

تَاللّٰهِ ؛ خدا کی قسم ۔ اِنْ كُنَّا ؛ ہم تھے ۔ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ بے شک ظاہر گمراہی میں صریح غلطی میں ۔

ترجمہ :- خدا کی قسم ! ہم بڑی واضح گمراہی میں پڑے تھے ۔

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۸﴾

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ ؛ جب کہ ہم تم کو مساوی سمجھتے تھے ، برابر مانتے تھے ۔ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ رب العالمین کے ۔

ترجمہ :- جب کہ ہم تم کو رب العالمین کے برابر سمجھتے تھے ۔

وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾

وَمَآ اَضَلَّنَا ؛ اور ہم کو گمراہ نہیں کیا ، چاہ ضلالت میں نہیں ڈالا ۔ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ؛ مگر مجرم لوگ ، گنہگار ، بدکار ۔

ترجمہ :- اور ہم کو ان مجرموں نے ہی ضلالت میں ڈالا ۔

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾

فَمَالَنَا ؛ اب ہمارے لئے نہیں ہے ۔ مِنْ شَافِعِيْنَ ؛ کوئی شفاعت ، اور سفارش کرنے والا ۔ وَلَا صَدِيْقٍ ؛ اور نہ سچا دوست ۔ حَمِيْمٍ ؛ گرما گرم ، دل سوزی والا ۔

ترجمہ :- پھر ہمارے لئے اب کوئی سفارشی نہیں ۔ اب ہمارا کوئی دل سوز ، سچا دوست نہیں ۔

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

فَلَوْ اَنَّ لَنَا ؛ پھر اگر ہمارے لئے ہوتا ۔ كَرَّةً ؛ دوبارہ جانا ۔مکرر دنیا میں آنا ۔ فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ پس ہم ایمان دار ہوجاتے ۔

ترجمہ :- کاش ! ہم (دنیا میں) پھر جاتے اور ایماندار ہوجاتے ۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ ؛ بے شک اس میں ۔ لَاٰيَةً ؛ ایک بڑی نشانی ہے ۔عبرت ہے ۔ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ ؛ اورمگر ان کے اکثر نہیں ہیں ۔ مُؤْمِنِيْنَ ؛ ایماندار ۔

ترجمہ :- بے شک اس میں قدرتِ الٰہی کی بڑی نشانی ہے (عبرت ہے) اور ان میں کے اکثر لوگ ہیں کہ ایمان نہیں لاتے ۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝١٠٤ ع ۵ ۶ ۹

وَاِنَّ رَبَّکَ ؛ اور بے شک تمہارا رب ۔ لَهُوَ ؛ البتہ وہ ۔ اَلْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ؛ عزت والا ہے، رحمت والا ہے ۔ عزیز رحیم ہے ۔ زبردست ہے ۔ مہربان ہے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً تمہارا رب ہی عزت و رحمت والا ہے ۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ۝١٠٥ ۚۖ

كَذَّبَتْ ؛ تکذیب کی ۔ جھٹلایا ۔ نہ مانا ۔ قَوْمُ نُوْحٍ ؛ نوح علیہ السلام کی قوم نے ۔ اَلْمُرْسَلِيْنَ ؛ پیغمبروں کو ۔ ایک پیغمبر کو نہ ماننا تمام پیغمبروں کو نہ ماننے کے مساوی ہے ۔

ترجمہ :- قومِ نوح نے پیغمبروں کی تکذیب کی (ان کو نہ مانا) ۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝١٠٦ ۚ

اِذْ قَالَ لَهُمْ ؛ جب کہ ان سے کہا ۔ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ ؛ ان کے بھائی نوح نے ان کی برادری کے لوگوں سے، ان کی قوم کے لوگوں سے حالانکہ نوح علیہ السلام کی خوبیوں سے، راست بازی سے واقف تھے ۔ انھوں نے کہا ۔ اَلَا تَتَّقُوْنَ ؛ کیا تم کو کچھ ڈر نہیں، کیا تم پرہیزگاری اختیار نہیں کرتے ۔ کیا تم نہیں بچتے ۔

ترجمہ :- جب کہ ان سے ان کی برادری میں کے نوح (علیہ السلام) نے فرمایا ۔ کیا تمہیں کچھ خدا کا خوف نہیں ۔

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝١٠٧ ۙ

اِنِّیْ لَکُمْ ؛ بے شک میں تمہارے لئے ۔ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ؛ امانت دار پیغمبر ہوں ۔ معتبر ہوں ۔ خدا کے احکام کو جوں کا توں پہنچا دیتا ہوں ۔

ترجمہ :- بے شک میں تمہارے لئے امانت دار پیغمبر ہوں ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝١٠٨ ۚ

فَاتَّقُوا اللّٰہَ ؛ لہٰذا تم اللہ سے ڈرو ۔ وَاَطِیْعُوْنِ ؛ اور میری اطاعت کرو ۔ میرا کہا مانو ۔ میری فرماں برداری کرو ۔

ترجمہ :- لہٰذا تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾

وَمَـآ اَسْئَلُكُمْ ؛ اور میں تم سے کچھ سوال نہیں کرتا ۔ عَلَيْهِ ؛ اس تبلیغ پر ۔ مِنْ اَجْرٍ ؛ کوئی اجر، کوئی بدلہ ۔ اِنْ اَجْرِیَ ؛ میرا اجر، میرا بدلہ نہیں ہے ۔ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ مگر رب العالمین کے ذِمّہ ۔

ترجمہ :- میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا (کوئی بدلہ طلب نہیں کرتا) میرا اجر تو اللہ رب العالمین کے ذِمّہ ہے ۔

صاحبو ! پیشوایانِ مذہب ، لیڈرانِ قوم جب تک اخلاص سے کام کرتے ہیں اور ذاتی اغراض نہیں رکھتے وہاں تک ان کو کامیابی ہوتی ہے ۔ جہاں ذاتی اغراض پیدا ہوئے اور دعوتوں کی اور نذرانوں کی ابتداء ہوگئی پھر اثر اور اخلاص کوسوں دور ہوجاتا ہے ۔

دیکھو! اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ کو ہمیشہ اپنے پیشِ نظر رکھو ۔ قومی فنڈ سے اپنی شکم پری کرنا ، بے ضرورت فرسٹ کلاس کے ڈبوں میں سفر کرنا ، اسی طرح ہوائی جہاز میں بیٹھ کر جانا اور ہر قسم کی راحت و عزت کا طلب کرنا مخلصین کے شایانِ شان نہیں ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ اخلاص بڑی مشکل چیز ہے ۔ خدا کے سوا کسی کی طرف التفات نہ کرنا بہت دشوار ہے ۔

ہم اخلاصِ دل اور لطفِ خدا کو ہمیشہ قدم با قدم دیکھتے ہیں (حسرت صدیقی)

فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾

فَاتَّقُوا اللّٰہَ ؛ لہٰذا تم اللہ سے ڈرو ۔ وَاَطِیْعُوْنِ ؛ اور میری اطاعت کرو ۔ میرا کہا مانو ۔ میری فرماں برداری کرو ۔

ترجمہ :- لہٰذا تم خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۔

قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

قَـالُوْا ؛ نوح علیہ السلام کی قوم نے کہا ۔ اَنُـؤْمِنُ لَـکَ ؛ کیا ہم تم پر ایمان لائیں ۔ وَاتَّبَـعَکَ الْاَرْذَلُوْنَ ؛ حالانکہ کمینے لوگ تمہاری اتباع کرتے ہیں ، رذیل لوگ ہی تمہارے پیرو ہیں ۔

ترجمہ :- کہا ، کیا ہم تم پر ایمان لائیں حالانکہ رذیل لوگ ہی تمہارے تابع ہیں ۔

خلوصِ دل سے کام کرنے والوں کو ہی کامیابی نصیب ہوتی ہے

صاحبو! یہ یاد رکھو کہ ابتداءً غریب لوگ ہی ایمان لاتے ہیں، ہدایت قبول کرتے ہیں۔ یہ فرعون صفت خوش حال لوگ مشکل سے حق بات سُن سکتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ دنیاداروں کا معبود ان کا مال و دولت ہے۔ ان کا مقصد ان کے جیب وگریباں میں ہے۔ خدا کو اپنا مقصود بنانا، اپنے نفس کی نہ سننا، آسان کام نہیں۔

قَالَ وَمَا عِلۡمِيۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾

قَالَ ؛ نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ وَمَا عِلْمِیْ ؛ اور میں کیا جانوں۔ مجھے کیا معلوم؟ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ کہ وہ کرتے کیا تھے، ان کا کیا پیشہ تھا۔ وہ غریب ومفلس تھے یا نیکوکار نہ تھے۔

ترجمہ:- کہا۔ اور میں کیا جانوں (اور مجھ کو اس سے کیا بحث) کہ وہ کرتے کیا تھے۔

اِنۡ حِسَابُهُمۡ اِلَّا عَلٰى رَبِّىۡ‌ لَوۡ تَشۡعُرُوۡنَ‌ ﴿۱۱۳﴾

اِنْ حِسَابُهُمْ ؛ ان کا حساب تو نہیں ہے۔ اِلَّا عَلٰى رَبِّیْ ؛ مگر میرے رب پر۔ ان سے حساب کتاب لینا خدا کا کام ہے نہ کہ میرا۔ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ؛ کاش تم کو کچھ شعور ہوتا، کچھ سوچتے سمجھتے۔

ترجمہ:- ان کا حساب تو میرے خدا کے ذِمّہ ہے، کاش تم کچھ سوچتے سمجھتے اور کچھ تم کو شعور ہوتا۔

وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ‌ ﴿۱۱۴﴾

وَ مَآ اَنَا بِطَارِدِ ؛ اور میں ہانکنے والا نہیں۔ میں دُور کرنے والا نہیں۔ اَلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مسلمانوں کو، ایمانداروں کو۔

ترجمہ:- اور میں ایمانداروں کو تو (اپنے پاس سے) دُور کرنے والا نہیں۔

اِنۡ اَنَا اِلَّا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ؕ‏ ﴿۱۱۵﴾

اِنْ اَنَا اِلَّا ؛ میں نہیں ہوں مگر۔ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ ڈرانے والا ظاہر اور آشکارا۔

ترجمہ:- اور میں صرف ایک آشکار اور بظاہر ڈرانے والا ہوں۔

قَالُوۡا لَـئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ يٰنُوۡحُ لَتَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمَرۡجُوۡمِيۡنَ ؕ‏ ﴿۱۱۶﴾

قَالُوْا ؛ قومِ نوح نے کہا۔ لَـئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ ؛ اگر تم باز نہ آؤ گے، اگر تم ان باتوں کو نہ چھوڑو گے۔ يٰنُوْحُ ؛ اے نوح! لَتَكُوْنَنَّ ؛ تو تم ہو جاؤ گے۔ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ؛ سنگسار کئے ہوؤں میں سے۔

ترجمہ :- کہا : اگر تم ان باتوں سے باز نہ آ ؤ گے (چھوڑ نہ دو گے) تو اے نوح ! تم سنگسار کر دیئے جاؤ گے (پتھر سے خبر لی جائے گی) ۔

قَالَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾

قَالَ ؛ نوح نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اِنَّ قَوْمِیْ ؛ میری قوم نے تو ۔ كَذَّبُوْنِ ؛ میری تکذیب کی ، مجھے نہ مانا ۔ میرا کہا نہ سنا ، مجھے جھٹلایا ۔

ترجمہ :- کہا یا اللہ ! میری قوم نے مجھے جھٹلایا ۔

فَافْتَحْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۸﴾

فَافْتَحْ ؛ پھر تو فیصلہ کر دے ، موانع کو کھول دے ، دشواریوں کو ہٹا دے ۔ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُمْ ؛ میرے اور ان کے درمیان ۔ فَتْحًا ؛ واضح فیصلہ ، عملی فیصلہ ، اس دنیا ہی میں فیصلہ ۔ وَنَجِّنِیْ ؛ اور مجھے نجات دے ۔ وَمَنْ مَّعِیَ ؛ اور ان لوگوں کو جو میرے ساتھ ہیں ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ ایمانداروں میں سے ۔

ترجمہ :- پھر تو میرے اور ان کے درمیان ایک آخری فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے ساتھ کے مسلمانوں کو نجات دے ۔

فَاَنْجَیْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۱۹﴾

فَاَنْجَیْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ ؛ پھر ہم نے نوح کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ تھے بچا لیا ۔ اور ان کو نجات دی ۔ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ؛ بھری ہوئی کشتی میں بٹھا کر ۔ فُلْكٌ ۔ کشتی ۔ واحد اور جمع دونوں میں مستعمل ہے ۔ شَحْنٌ ۔ بھرنا ۔ مَشْحُوْنٌ ۔ بھری ہوئی ، لدی ہوئی ۔

ترجمہ :- پھر ، ہم نے ان کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ تھے بھری ہوئی کشتی میں بٹھا کر نجات دی (بچا لیا) ۔

ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ ﴿۱۲۰﴾

ثُمَّ اَغْرَقْنَا ؛ پھر ہم نے غرق کر دیا ، ڈبو دیا ۔ بَعْدُ ؛ اس کے بعد ، نوح کی نجات کے بعد ۔ اَلْبٰقِیْنَ ؛ بقیہ لوگوں کو ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے اس کے بعد باقی لوگوں کو غرقِ دریا کر دیا ۔

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ وَ مَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۱۲۱﴾

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؛ یقیناً اس میں بڑی نشانی ہے ، بڑی عبرت ہے ۔ وَمَا کَانَ اَکْثَرُ ھُمْ مُؤْمِنِیْنَ ؛ مگر ان میں کے اکثر لوگ ایمان کب لاتے ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً اس میں بڑی عبرت ہے (قدرت کی آیت ہے) اور اکثر لوگ ہیں کہ نہیں مانتے ۔

وَ اِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۲۲﴾ ع ٦ ١٨ ١٠

وَاِنَّ رَبَّکَ ؛ اور یقیناً تمہارا رب ۔ لَھُوْ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ؛ وہی ہے عزت والا ، رحمت والا ۔

ترجمہ :- بے شک تمہارا خدا زبردست بھی ہے مہربان بھی ہے ۔

کَذَّبَتۡ عَادُ ۣ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿۱۲۳﴾ۚۖ

کَذَّبَتْ عَادٌ ؛ عاد کی قوم نے تکذیب کی ۔ جھٹلایا ، نہ مانا ۔ اَلْمُرْسَلِیْنَ ؛ پیغمبروں کو ۔

ترجمہ :- عاد کی قوم نے پیغمبروں کی تکذیب کی (ان کو نہ مانا) ۔

اِذۡ قَالَ لَہُمۡ اَخُوۡہُمۡ ہُوۡدٌ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾ۚ

اِذْ قَالَ لَھُمْ ؛ جب کہ ان سے کہا ۔ اَخُوْھُمْ ؛ ان کی برادری میں کے ایک بھائی نے ۔ ھُوْدٌ ؛ ہود نے ۔ اَلَا تَتَّقُوْنَ ؛ کیا تم کو کچھ خدا کا خوف نہیں ، کیا تم تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- جب کہ ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں ؟

اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ﴿۱۲۵﴾ۙ

اِنِّیْ لَکُمْ ؛ بے شک میں تمہارا ہوں ۔ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ؛ امانت دار پیغمبر ۔ میں تمہارا معتبر اور امین رسول ہوں ۔ احکامِ الٰہی کو نہایت امانت داری سے پہنچاتا ہوں ۔

ترجمہ :- میں تو تمہارا امانت دار رسول ہوں ۔

فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۱۲۶﴾ۚ

فَاتَّقُوْا اللّٰہَ ؛ لہذا تم اللہ سے ڈرو ۔ وَاَطِیْعُوْنِ ؛ اور میری اطاعت کرو ، میرا کہا مانو ۔

ترجمہ :- لہذا تم اللہ سے ڈرو اور میرا اطاعت کرو ۔

وَمَآ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ‌ۚ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۱۲۷

وَمَـآ اَسْئَلُكُمْ ؛ اور میں تم سے سوال نہیں کرتا ، طلب نہیں کرتا ، نہیں مانگتا ۔ عَلَيْهِ ؛ اس تبلیغ پر ۔ مِنْ اَجْرٍ ؛ کوئی اجر ، کوئی بدلہ ، کوئی صلہ ۔ اِنْ اَجْرِیَ ؛ میرا اجر نہیں ہے ، معاوضہ نہیں ہے ۔ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛مگر رب العالمین کے ذِمّہ ، تمام جہان کے پروردگار کے اوپر ۔

ترجمہ :- اور میں تم سے اس پر کسی قسم کا اجر طلب نہیں کرتا ۔ میرا اجر تو رب العالمین ہی کے ذِمّہ ہے ۔

اَتَبۡنُوۡنَ بِكُلِّ رِيۡعٍ اٰيَةً تَعۡبَثُوۡنَ ۱۲۸

اَتَبْنُوْنَ ؛ کیا تم بناتے ہو ۔ بِكُلِّ رِيْعٍ ؛ ہر زمینِ بلند پر ، ہر ٹیلے پر ۔ اٰيَـةً ؛ ایک نشانی ، ایک یادگار ۔ تَعْبَثُوْنَ ؛ جو حقیقت میں عبث کام کرتے ہیں ، بے فائدہ اور کھیل کرتے ہیں اپنے نامِ خدا کا ۔

ترجمہ :- کیا تم ہر بلند مقام پر یادگار کے طور پر ایک نشانی بناتے ہو حالانکہ وہ ایک کھیل ہے بے فائدہ ۔

وَتَتَّخِذُوۡنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمۡ تَخۡلُدُوۡنَ‌ۚ ۱۲۹

وَتَتَّخِذُوْنَ ؛ اور بناتے ہو ۔ مَصَانِعَ ؛ صنعت اور کاریگری کا محل ، کارخانے ، قلعے (فَعَلَ کیا ، عَمِلَ ۔علم اور سمجھ کے ساتھ کام کیا ۔ صَنَعَ ۔ صنعت اور کاریگری سے کام کیا) ۔ لَعَلَّكُمْ ؛ شائد کہ تم ، تاکہ تم ۔ اس اُمید پر کہ تم ۔ تَخْلُدُوْنَ ؛ ہمیشہ رہو تم کو خلود و دوام نصیب ہو ۔

ترجمہ :- اور کیا تم کاریگری اور صنعت کے ساتھ عمارات بناتے ہو شاید کہ تم ہمیشہ رہو ۔

وَاِذَا بَطَشۡتُمۡ بَطَشۡتُمۡ جَبَّارِيۡنَ‌ۚ ۱۳۰

وَاِذَا بَطَشْتُمْ ؛ اور جب تم پکڑتے ہو ، دار و گیر کرتے ہو ، کسی کو گرفتار کرتے ہو ۔ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ؛ تو سرکشی کے ساتھ ظلم و جبر کے ساتھ پکڑتے ہو ۔

ترجمہ :- اور جب تم پکڑتے ہو ، (دار و گیر کرتے ہو) تو جبر و ظلم کے ساتھ پکڑتے ہو ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ‌ۚ ۱۳۱

فَاتَّقُوْا اللّٰہَ ؛ لہذا تم اللہ سے ڈرو ۔ وَاَطِیْعُوْنِ ؛ اور میری اطاعت کرو ، میرا کہا مانو ۔

ترجمہ :- لہذا تم اللہ سے ڈرو (اس کے عذاب سے بچو) میرا اطاعت کرو ۔

وَاتَّقُوا الَّذِیْٓ اَمَدَّکُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

وَاتَّقُوا الَّذِیْ ؛ اور اس خدا سے ڈرو ۔ اَمَدَّکُمْ ؛ جس نے تمہاری امداد کی ہے ۔ تم کو پہنچایا ہے ، عطا کیا ہے ۔ بِمَا تَعْلَمُوْنَ ؛ جو کچھ تم جانتے ہو ۔ جس کا تم کو علم ہے ۔ تم کو معلوم ہے ۔

ترجمہ :- اور اس خدا سے ڈرو جس نے تم کو وہ سب چیزیں دیں جن کو تم جانتے ہو ۔

اَمَدَّکُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِیْنَ ﴿۱۳۳﴾

اَمَدَّکُمْ ؛ جس نے تم کو دیئے ہیں ۔ بِاَنْعَامٍ ؛ چوپائے ۔ وَبَنِیْنَ ؛ اور لڑکے ۔

ترجمہ :- جس نے تم کو جانور بھی دیئے اور اولاد بھی دی ۔

وَجَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾

وَجَنّٰتٍ ؛ اور باغ ۔ وَعُیُوْنٍ ؛ اور چشمے ۔

ترجمہ :- اور جس نے تم کو باغ بھی دیئے اور چشمے بھی ۔

اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳۵﴾

اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ ؛ اگر ان ناشکر گزاریوں پر اڑے رہے تو مجھے بے شک تم پر خوف ہے ۔ مجھے ڈر لگا ہوا ہے ۔ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ؛ ایک عظیم الشان دن کے عذاب کا ، قیامت کے آفات کا ۔

ترجمہ :- یقیناً میں تم پر خوف کرتا ہوں عذابِ قیامت کا ۔

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَیْنَآ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَکُنْ مِّنَ الْوٰعِظِیْنَ ﴿۱۳۶﴾

قَالُوْا ؛ منکروں اور کافروں نے کہا ۔ سَوَاءٌ عَلَیْنَا ؛ ہمارے پاس برابر ہے ۔ اَوَعَظْتَ ؛ خواہ تم وعظ و نصیحت کرو ۔ اَمْ لَمْ تَکُنْ مِّنَ الْوَاعِظِیْنَ ؛ یا واعظوں میں سے نہ بنو ، یہی ہے ۔ تم نصیحت کرو یا نہ کرو ۔ ہم تو تمہاری بات ہرگز نہ مانیں گے ، تمہاری ایک نہ سنیں گے ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا ہم کو برابر ہے خواہ تم نصیحت کرو یا نہ کرو ۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣٧﴾

اِنْ هٰذَا ؛ یہ نہ ماننا نہیں ہے ۔ یہ پند و نصیحت کرنا نہیں ہے ۔ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ؛ مگر اگلے لوگوں کی عادت ۔ ہمیشہ سے تم لوگ یوں ہی کہا کرتے ہو اور ہم کسی کی نہیں سنتے ۔

ترجمہ :- یہ تو ہمیشہ سے قدیم لوگوں کی عادت چلی آئی ہے ۔

وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿١٣٨﴾

وَمَا نَحْنُ ؛ اور ہم نہیں ہیں ۔ بِمُعَذَّبِيْنَ ؛ عذاب کئے ہوئے ۔

ترجمہ :- اور ہم پر کوئی آفت نہ آئے گی (ہرگز کوئی عذاب نہ ہوگا) ۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٣٩﴾

فَكَذَّبُوْهُ ؛ پھر ان لوگوں نے ہود کی تکذیب کی ان کو نہ مانا ۔ ان کو ہمیشہ جھٹلاتے رہے ۔ فَاَهْلَكْنٰهُمْ ؛ تو ہم نے ان کو ہلاک کردیا ۔ اور وہ تباہ ہوگئے ۔ ایک نہایت زور کی آندھی آئی اور وہ سب مرکر اوندھے پڑے تھے ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؛ یقیناً اس میں خدا کی قدرت کی نشانی ہے ۔ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ ؛ اور نہ تھے ان کے اکثر ۔ مُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمان لانے والے ۔

ترجمہ :- پھر لوگوں نے ان کی (ہود کی) تکذیب کی ۔ تو ہم نے ان کو ہلاک و برباد کردیا ۔ یقیناً اس میں ایک بڑا نشانِ قدرت ہے ۔ اور ان میں سے اکثر ہیں کہ نہیں مانتے ۔

ع ۷ ۱۸ ۱۱

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾

وَ اِنَّ رَبَّكَ ؛ اور بے شک تمہارا رب ۔ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ؛ وہی ہے عزت اور رحمت والا ۔ وہ زبردست بھی ہے مہربان بھی ہے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً تمہارا رب زبردست بھی ہے مہربان بھی ہے ۔

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ ؛ قومِ ثمود نے تکذیب کی ، جھوٹا سمجھا ، نہ مانا ۔ اَلْمُرْسَلِيْنَ ؛ رسولوں کو ، پیغمبروں کو ۔

ترجمہ :- قومِ ثمود نے پیغمبروں کو نہ مانا ۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۴۲﴾

اِذْ قَالَ لَهُمْ ؛ جب کہ ان سے کہا ۔ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ ؛ انھیں کے خاندان کے ایک بھائی صالح نے ۔ اَلَا تَتَّقُوْنَ ؛ کیا تم تقویٰ اختیار نہ کروگے ۔ پرہیزگار نہ بنوگے ۔ عذابِ خدا سے خود کو نہ بچاؤ گے ۔

ترجمہ :- جب کہ ان سے اُن کے بھائی صالح نے کہا کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ۔

اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۴۳﴾

اِنِّیْ لَكُمْ ؛ بے شک میں تمہارے لئے ہوں ۔ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ؛ امانت دار پیغمبر ۔ جوں کے توں احکامِ الٰہی پہنچا دینے والا ۔

ترجمہ :- یقیناً میں تمہارے لئے امانت دار رسول ہوں ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۴۴﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ لہذا اللہ سے ڈرو ، اس کے عذاب سے بچو ۔ وَاَطِیْعُوْنِ ؛ اور میری اطاعت کرو ۔

ترجمہ :- پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (میرا کہا مانو) ۔

وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۴۵﴾

وَمَـــآ اَسْـَٔلُكُمْ ؛ اور میں تم سے سوال نہیں کرتا ، نہیں مانگتا ، نہیں طلب کرتا ۔ عَلَیْـهِ ؛ اس تبلیغ پر ۔ مِنْ اَجْرٍ ؛ کوئی معاوضہ ، کوئی اَجر ، کوئی صلہ ، کوئی بدلہ ۔ اِنْ اَجْرِیَ ؛ میرا اَجر نہیں ہے ۔ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ مگر تمام عالموں کے پروردگار کے ذِمّہ ۔

ترجمہ :- اور میں اس پر تم سے کچھ اَجر نہیں مانگتا ۔ میرا اَجر تو صرف رب العالمین کے ذِمّہ ہے ۔

اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَآ اٰمِنِیْنَ ﴿۱۴۶﴾

اَتُتْرَكُوْنَ ؛ کیا تم یوں ہی چھوڑ دیئے جاؤ گے ۔ فِیْ مَا هٰهُنَا ؛ ان چیزوں میں جو یہاں ہیں ۔ کیا یہ مال وعیال تمہارے لئے ہمیشہ رہے گا اور تم یوں ہی گزاروگے ۔ اٰمِنِیْنَ ؛ امن کے ساتھ ، بے فکری سے ۔

ترجمہ :- کیا تم یوں ہی چھوڑ دیے جاؤ گے ان چیزوں میں جو یہاں ہیں بے فکری سے ۔

فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾

فِیْ جَنّٰتٍ : باغوں میں ۔ وَعُیُوْنٍ : اور چشموں میں ۔

ترجمہ :- (کیا تم) باغوں اور چشموں میں (یوں ہی بے فکری سے گزارو گے) ۔

وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ﴿۱۴۸﴾

وَزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ : اور زراعتوں میں اور کھجور بنوں ، کھیتوں اور کھجوروں میں ۔ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ : جن کا گابھا نرم ہے ، جن کے خوشے ٹوٹے پڑتے ہیں ۔ طَلْعٌ ۔ شگوفہ ۔ درختِ خرما یعنی کھجور کے درخت تازہ ہیں ۔ سوکھے ہوئے نہیں ہیں ۔ یا جزو کو کہہ کر کل مراد لیا گیا ہے یعنی اس کے خوشے اس کثرت سے ہیں کہ ٹوٹے پڑتے ہیں ۔

ترجمہ :- (کیا تم یوں ہی چھوڑ دیے جاؤ گے) زراعتوں میں اور کھجور بنوں میں جن کے خوشے ٹوٹے پڑتے ہیں ۔

وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ﴿۱۴۹﴾

وَتَنْحِتُوْنَ : اور تراشتے ہو ، بناتے ہو ۔ کھودتے ہو ۔ مِنَ الْجِبَالِ : پہاڑوں سے ۔ بُیُوْتًا : گھروں کو ۔ جیسے ایلورا کے غار ۔ فٰرِهِیْنَ : بڑی مہارت سے ، بڑے تکلف سے ۔

ترجمہ :- اور تم پہاڑوں میں مکانات تراشتے ہو (بڑی دستکاری کے ساتھ) بڑی مہارت سے ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ : پس تم خدا سے ڈرو ، اس کے عذاب سے بچو ۔ وَاَطِیْعُوْنِ : اور میری اطاعت کرو ۔ میرا کہا مانو ۔ میں تم کو جو احکامِ الٰہی پہنچاتا ہوں اس پر عمل کرو ۔

ترجمہ :- لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۔

وَلَا تُطِیْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۵۱﴾

وَلَا تُطِیْعُوْا : اور اطاعت نہ کرو ، کہنا نہ مانو ۔ اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ : حد سے نکل جانے والوں کے حکم کو ۔ بے باک لوگوں کی باتوں ، اسراف کرنے والوں کے کاموں کو ۔

ترجمہ :- اور حد سے گزر جانے والوں کی باتیں نہ سنو (ان کی ایک نہ مانو) ۔

الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿١٥٢﴾

اَلَّذِيْنَ ؛ جو لوگ ۔ يُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ؛ زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ۔ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ؛ اور کچھ سنوارتے اور سدھارتے نہیں ۔ ان کا کام فساد ہے ۔ اصلاح نہیں ۔ یہ مفسد ہیں مصلح نہیں ۔

ترجمہ :- وہ لوگ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور صلاحِ کار سے ان کو کوئی غرض نہیں ۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٥٣﴾

قَالُوْا ؛ منکرین نے کہا ۔ اِنَّمَآ اَنْتَ ؛ تم تو صرف ۔ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ؛ سحر زدہ ہو ، کسی نے تم پر جادو کیا ہے کہ یہ بے کار باتیں کہتے ہو ۔

ترجمہ :- منکروں نے کہا کسی نے تم پر جادو کیا ہے (اور تم سحر زدہ ہو) ۔

مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾

مَآ اَنْتَ ؛ تم نہیں ہو ۔ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؛ مگر ہماری طرح ایک آدمی ۔ فَاْتِ بِاٰيَةٍ ؛ پھر پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہو تو کوئی معجزہ ، کوئی نشانی تو لاؤ ۔ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم ہو صادق القول ۔ سچّے ، راست گو ۔

ترجمہ :- تم تو ہماری طرح کے ایک آدمی ہو ۔ اچھا تو پھر کوئی ایک نشانی تو لاؤ ۔ اگر تم سچّے ہو (راست گو ہو) ۔

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾

قَالَ ؛ صالح علیہ السلام نے فرمایا ۔ هٰذِهٖ نَاقَةٌ ؛ یہ ایک اونٹنی ہے ۔ لَهَا شِرْبٌ ؛ اس کو پانی پینے کی ایک باری ہے ۔ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ؛ اور تم کو باری ہے پانی پینے کی ایک مقرر و معلوم دن کی ۔

ترجمہ :- کہا یہ ایک اونٹنی ہے ۔ پانی پینے کی ایک دن اس کی باری ہوگی اور تمہارے لئے پانی پینے کی ایک مقررہ دن باری ہوگی ۔

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾

وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ ؛ اور اس کو برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ، اس کو تکلیف نہ دو۔ فَيَاْخُذَكُمْ ؛ کہ تم کو پکڑ لے۔ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ؛ ایک بڑے دن کا عذاب۔

ترجمہ:- اور اس کو برائی سے ہاتھ نہ لگاؤ (اس سے بدسلوکی نہ کرو) کہ کہیں تم کو ایک بڑے دن کا عذاب گرفتار نہ کرے۔

فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿۱۵۷﴾

فَعَقَرُوْهَا ؛ پھر ان لوگوں نے اس اونٹنی کے پیر کاٹ دیئے، اس کو مار ہی ڈالا۔ فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ؛ پھر انجام میں ان کو پشیمان اور نادم ہونا پڑا، پھر لگے پچھتانے۔

ترجمہ:- پھر ان لوگوں نے اس کے پیر کاٹ دیئے اور رہ گئے پچھتاتے۔

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؛ پھر ان کو عذاب نے پکڑ لیا، گرفتار کرلیا، وہ گرفتارِ عذاب ہوگئے۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؛ بے شک اس میں ایک بڑی عبرت اور نشانِ قدرت ہے۔ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اور ان میں کے بہت سے لوگ ہیں کہ نہیں مانتے۔

ترجمہ:- پھر ان کو عذاب نے گرفتار کرلیا۔ بے شک اس میں بڑی عبرت ہے (نشانِ قدرت ہے) اور ان میں کے اکثر لوگ ہیں کہ ایمان نہیں رکھتے (کچھ نہیں مانتے)۔

ع ۸ ۱۹ ۱۲

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾

وَاِنَّ رَبَّكَ ؛ اور بے شک تمہارا رب، تمہارا پروردگار۔ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ؛ وہی زبردست ہے، وہی مہربان ہے، وہی عزت والا ہے، وہی رحمت والا ہے۔

ترجمہ:- اور بے شک تمہارا رب ہی عزت و رحمت والا ہے۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾

كَذَّبَتْ ؛ تکذیب کی، جھٹلایا، نہ مانا۔ قَوْمُ لُوْطٍ ؛ لوط کی قوم نے۔ اَلْمُرْسَلِيْنَ ؛ پیغمبر کو، رسولوں کو۔

ترجمہ:- لوط کی قوم نے رسولوں کی تکذیب کی (ان کو نہ مانا)۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

اِذْ قَالَ لَهُمْ ؛ جب کہ ان سے کہا ۔ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ ؛ ان کے بھائی لوط نے ۔ اَلَا تَتَّقُوْنَ ؛ کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے ، عذاب سے بچنا نہیں چاہتے ، خدا سے نہیں ڈرتے ۔

ترجمہ :- جب ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ۔

اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿۱۶۲﴾

اِنِّیْ لَکُمْ ؛ بے شک میں تمہارا ۔ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ؛ امانت دار رسول ہوں ، معتبر پیغمبر ہوں ۔

ترجمہ :- یقیناً میں تمہارا امانت دار رسول ہوں ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ پس تم اللہ سے ڈرو ۔ وَاَطِیْعُوْنِ ؛ اور میری اطاعت کرو ، میرا کہا مانو ۔

ترجمہ :- لہذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۔

وَمَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۴﴾

وَمَآ اَسْئَلُکُمْ ؛ اور میں تم سے مانگتا نہیں ، سوال نہیں کرتا ، طلب نہیں کرتا ۔ عَلَیْهِ ؛ اس تبلیغ پر ۔ مِنْ اَجْرٍ ؛ کسی قسم کا اجر ، بدلہ ، معاوضہ ، صلہ ۔ اِنْ اَجْرِیَ ؛ نہیں ہے میرا اجر ۔ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ مگر رب العالمین کے ذِمّہ جو سب کو پالتا ہے سب کو اس کے کمال تک پہنچاتا ہے ، وہی مجھے بھی دے گا ۔

ترجمہ :- اور میں تم سے اس پر کچھ اُجرت نہیں مانگتا ۔ میرا بدلہ تو اللہ رب العالمین کے ذِمّہ ہے ۔

اَتَاْتُوْنَ الذُّکْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۵﴾

اَتَاْتُوْنَ الذُّکْرَانَ ؛ کیا تم مَردوں کے پاس جاتے ہو ۔ جمع ذَکَرٌ ۔ مَرد ، نر ۔ مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ؛ اہلِ عالم سے ۔

ترجمہ :- کیا تمام دنیا جہان کے لوگوں میں سے تم ہی ہو جو مَردوں کے پاس جاتے ہو ۔

وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَکُمْ رَبُّکُمْ مِّنْ اَزْوَاجِکُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾

وَتَذَرُوْنَ ؛ اورتم چھوڑ دیتے ہو ۔ وَذَرَ ۔ یَذَرُ ۔ وَذْرًا ؛ چھوڑنا ، ترک کرنا ۔ مَاخَلَقَ لَکُمْ رَبُّکُمْ ؛ ان (عورتوں) کو جن کو خدا نے تمہارے لئے پیدا کیا ہے ۔ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ ؛ تمہاری بیویوں میں سے ، تمہاری جوروؤں میں سے ، تمہارے جوڑوں میں سے ۔ بَلْ اَنْتُمْ ؛ بلکہ تم ۔ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ؛ ایسے لوگ ہو جو حد سے بڑھ گئے ہو ۔ جو انسانیت سے باہر ہو گئے ہو ۔ جو فطرت کا خلاف کرتے ہو ۔

ترجمہ :- کیا تم ان کو چھوڑ دیتے ہو جن کو اللہ نے تمہارے لئے پیدا کیا ہے تمہاری بیویوں میں سے بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو انسانیت اور فطرت سے نکل گئے ہو ۔

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ﴿١٦٧﴾

قَالُوْا ؛ قومِ لوط نے کہا ۔ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ ؛ اگر تم ان باتوں سے باز نہ آ ؤ گے اے لوط ! اور نصیحت کرنا نہ چھوڑو گے ۔ لَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ ؛ تم ہو جاؤ گے بستی سے باہر نکالے ہوؤں میں سے ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا اے لوط ! اگر تم ان باتوں سے باز نہ آ ؤ گے (نصیحت کرنا نہ چھوڑو گے) تو ہم تم کو (شہر سے) نکال دیں گے ۔

قَالَ اِنِّیْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ﴿١٦٨﴾

قَالَ ؛ لوط نے کہا ۔ اِنِّیْ ؛ بے شک میں ۔ لِعَمَلِکُمْ ؛ تمہارے کام کو ۔ مِنَ الْقَالِیْنَ ؛ پسند نہیں کرتا ۔ تمہارے افعال سے میں بے زار ہوں ، نفرت کرتا ہوں ، ناخوش ہوں ۔ قَلٰی ۔ یَقْلِیْ ۔ قَلْیًا ۔ اور قَلٰی یَقْلُوْا قَلْوًا ؛ ان دونوں کے معنٰی ہیں عداوت کرنا ، کراہت کرنا ، بھوننا ۔ مَقْلٰی ۔ تلا ہوا ۔ مَقْلِیَه ۔ بھجیہ ۔

ترجمہ :- کہا میں تمہارے کام سے نفرت رکھتا ہوں ۔

رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾

رَبِّ ؛ اے میرے رب ۔ نَجِّنِیْ ؛ تو مجھے نجات دے ، بچالے ۔ وَاَهْلِیْ ؛ اور میرے متعلقین کو بھی ۔ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ؛ اس کام کے وبال و عذاب سے جو یہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- خدایا ! مجھے اور میرے متعلقین کو ان کے اعمال کے شر سے بچا ۔

فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾

فَنَجَّيْنٰهُ ؛ پھر ہم نے ان کو نجات دی ۔ وَاَهْلَهٗ ؛ اور ان کے متعلقین کو ۔ اَجْمَعِيْنَ ؛ سب کو ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کو اور ان کے تمام متعلقین کو نجات دی (بچالیا) ۔

اِلَّا عَجُوْزًا فِى الْغٰبِرِيْنَ ﴿۱۷۱﴾

اِلَّا عَجُوْزًا ؛ مگر ایک بڑھیا کو ۔ فِى الْغٰبِرِيْنَ ؛ رہ جانے والوں میں ، عذاب میں پھنس جانے والوں میں ۔ وہ خدا کے اور لوط علیہ السلام کے احکام کو مانتی نہ تھی ۔

ترجمہ :- مگر ایک رہ جانے والی بڑھیا کو ۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿۱۷۲﴾

ثُمَّ دَمَّرْنَا ؛ پھر ہم نے ہلاک کردیا ، تباہ کردیا ، برباد کردیا ۔ اَلْاٰخَرِيْنَ ؛ دوسروں کو ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کردیا (اُکھاڑ پھینکا) ۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۱۷۳﴾

وَاَمْطَرْنَا ؛ اور ہم نے برسا دیا ، بارش کردی ۔ عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؛ ان پر ایک خاص قسم کی بارش یعنی ہم نے ان پر پتھر برسا دیئے ، پتھراؤ کردیا ، سنگباری کی ۔ فَسَآءَ ؛ پھر کیا برا ہے ۔ کیسا ہی برا ہے ۔ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ؛ مینہ ، بارش ، برساؤ ، برسات ، ان لوگوں پر جو عذاب سے ڈرائے جاتے تھے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان پر ایک بارش کردی ۔ پھر ان ڈرائے ہوئے لوگوں پر کیا بری بارش ہوئی ۔

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۗ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۴﴾

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ ؛ یقیناً اس میں ۔ لَاٰيَةً ؛ البتہ نشانِ قدرت ہے ، عبرت ہے ۔ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ ؛ اور ان کے اکثر نہیں ہیں ۔ مُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمان لانے والے ۔

ترجمہ :- بے شک اس میں بڑی عبرت ہے مگر اکثر لوگ ہیں کہ نہیں مانتے ۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۷۵﴾ ع ۹/۱۶/۱۳

وَاِنَّ رَبَّكَ ؛ اور یقیناً تمہارا رب ، تمہارا پروردگار ۔ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمِ ؛ وہی ہے عزت والا ، رحمت والا ۔

ترجمہ :- اور یقیناً تمہارا رب ہی غالب بھی ہے مہربان بھی ہے (عزیز بھی ہے رحیم بھی ہے) ۔

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـئَيْكَةِ ؛ ایکہ یعنی بن کے رہنے والوں نے تکذیب کی ، جھٹلایا ، نہ مانا ۔ یہ مقام مدین کے قریب ہے جہاں بکثرت درخت ہیں ۔ اَلْمُرْسَلِيْنَ ؛ رسولوں کو ۔

ترجمہ :- ایکہ والوں نے رسولوں کی تکذیب کی (ان کو جھٹلایا) ۔

اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾

اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ ؛ جب ان سے شعیب نے کہا ۔ اَلَا تَتَّقُوْنَ ؛ کیا تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے ۔ عذابِ خدا سے نہیں بچتے ۔ تمہیں کچھ خدا کا ڈر نہیں ۔

ترجمہ :- جب کہ شعیب نے ان سے کہا کیا تم پرہیزگاری اختیار نہیں کرتے ۔

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٧٨﴾

اِنِّىْ لَكُمْ ؛ بے شک میں تمہارا ۔ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ؛ امانت دار رسول ہوں ، پیغمبر ہوں ۔

ترجمہ :- یقیناً میں تمہارا رسولِ امین ہوں ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾

فَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ پس تم اللہ سے ڈرو ۔ وَاَطِيْعُوْنِ ؛ اور میری اطاعت کرو ، میرا کہا مانو ۔

ترجمہ :- لہذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۔

وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٠﴾

وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ؛ اور اس تبلیغ پر میں تم سے کسی معاوضہ کا سوال نہیں کرتا ۔ میں تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا ۔ کسی قسم کا اجر طلب نہیں کرتا ۔ اِنْ اَجْرِیَ ؛ میرا اجر ، بدلہ نہیں ہے ۔ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ مگر رب العالمین کے ذِمّہ ۔

ترجمہ :- اور میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں چاہتا ۔ میرا اجر تو صرف رب العالمین کے ذِمّہ ہے ۔

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ﴿۱۸۱﴾

اَوْفُوا الْكَيْلَ ؛ لوگوں کو کافی وافی ناپ دو، پورا کرو ناپ کو۔ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ؛ اور نہ بنو دوسروں کو خسارہ میں ڈالنے والوں میں سے، دوسروں کا نقصان کرنے والوں میں سے۔

ترجمہ:- ناپو تو پورا ناپو اور لوگوں کا نقصان نہ کرو۔

وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ﴿۱۸۲﴾

وَزِنُوْا ؛ اور وزن کرو، تولو۔ بِالْقِسْطَاسِ ؛ ترازو سے۔ اَلْمُسْتَقِيْمِ ؛ سیدھی، سچی، دُرست۔

ترجمہ:- اور تولو تو راست و دُرست ترازو سے تولو۔

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۱۸۳﴾

وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ ؛ اور لوگوں کا نقصان نہ کرو۔ اَشْيَآءَهُمْ ؛ ان کی چیزوں میں۔ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ ؛ اور زمین میں نہ پھرو۔ مُفْسِدِيْنَ ؛ فساد کرتے۔

ترجمہ:- اور لوگوں کا ان کی چیزوں میں نقصان نہ کرو۔ اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔

وَاتَّقُوا الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۸۴﴾

وَاتَّقُوا الَّذِىْ خَلَقَكُمْ ؛ اور اس سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا۔ اس کے غضب سے بچو جس نے تم کو مخلوق کیا۔ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ؛ اور گزشتہ خلقت کو بھی۔

ترجمہ:- اور ڈرو اس (خدا) سے جس نے تم کو اور گزشتہ مخلوق کو بھی پیدا کیا۔

قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۸۵﴾

قَالُوْا ؛ کافروں نے کہا۔ اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ؛ تم تو سحر زدہ لوگوں میں سے ہو۔ تم پر کسی نے جادو کر دیا ہے۔

ترجمہ:- لوگوں نے کہا تم تو سحر زدہ ہو (تم پر بڑا بھاری جادو ہوا ہے)۔

وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾

وَمَـآ اَنْتَ ؛ اور تم نہیں ہو ۔ اِلَّا بَشَـرٌ مِّثْلُنَا ؛ مگر ہمارے ہی جیسے آدمی ۔ وَاِنْ نَّظُنُّکَ ؛ اور بے شک ہم تم کو گمان کرتے ہیں ، ظن کرتے ہیں ، سمجھتے ہیں ۔ مِنَ الْـکٰـذِبِیْنَ ؛ جھوٹوں میں سے ۔ جہاں اور بہت سے دوسرے کذاب ہیں تم بھی ایک کذاب معلوم ہوتے ہو ۔

ترجمہ :- اور تم تو ہمارے ہی جیسے ایک آدمی ہو اور ہم تم کو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا آدمی سمجھتے ہیں ۔

فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾

فَاَسْقِطْ عَلَیْنَا ؛ پھر ہم پر گرادو ۔ کِسَفًا مِّنَ السَّمَـآءِ ؛ آسمان کا ایک ٹکڑا ۔ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ؛ اگر تم سچوں میں سے ہو ۔

ترجمہ :- پھر ہم پر آسمان کا ایک ٹکڑا گرا دو اگر تم سچّے ہو ۔

قَالَ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨٨﴾

قَالَ ؛ شعیب نے کہا ۔ رَبِّـیْٓ اَعْلَمُ ؛ میرا رب خوب جانتا ہے ، اس کو خوب علم ہے ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ تمہارے اعمال کا ۔ ان کاموں کا کہ تم کرتے ہو ۔

ترجمہ :- کہا میرا رب خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٨٩﴾

فَـکَـذَّبُوْهُ ؛ پس لوگوں نے شعیب کی تکذیب کی ، ان کو نہ مانا ۔ فَـاَخَـذَهُمْ ؛ پھر ان کو پکڑلیا ۔ ان کے پاس پہنچ گیا ۔ عَـذَابَ یَـوْمِ الظُّلَّةِ ؛ سائبان کے دن کا عذاب ۔ ان منکروں پر ایک سخت عذاب کا ابر آ گیا اور اس سے جل کر تباہ ہوگئے ۔ اِنَّـهٗ کَانَ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ؛ بے شک وہ بڑے سخت عذاب کا دن تھا ۔

ترجمہ :- پھر لوگوں نے ان کی تکذیب کی اور ان کو سائبان کے عذاب نے پکڑلیا یقیناً یہ بڑے سخت دن کا عذاب تھا ۔

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٠﴾

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؛ بے شک اس میں بڑی عبرت تھی ۔ قدرت کی نشانی تھی ۔ وَمَا کَانَ اَکْثَرُھُمْ مُؤْمِنِیْنَ ؛ مگر اس پر بھی اکثر لوگ ان میں کے ایمان لانے والے نہ تھے ، انھوں نے نہ مانا ۔

ترجمہ :- یقیناً اس میں بھی ایک بڑی عبرت ہے ۔ مگر اکثر لوگ ہیں کہ نہیں مانتے ۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۹۱﴾ ع ۱۰ / ۱۶ / ۱۴

وَ اِنَّ رَبَّکَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ لَھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ؛ یقیناً وہی ہے ۔ عزت اور رحمت والا ۔ وہ زبردست بھی ہے ، مہربان بھی ہے ۔

ترجمہ :- اور بے شک تمہارا رب ہی عزیز ہے ، رحیم ہے ۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾

وَاِنَّهٗ ؛ اور بے شک یہ قرآن ۔ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ البتہ رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- اور یہ (قرآن) رب العالمین کا اُتارا ہوا ہے ۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾

نَزَلَ بِہٖ ؛ اس کو لے کر نازل ہوئے ہیں ، اس کو اُتارا ہے ، لے کر آیا ہے ۔ اَلرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ؛ ایک امانت دار فرشتہ یعنی جبرئیلِ امین ۔

ترجمہ :- اس کو لے کر ایک امانت دار فرشتہ نازل ہوا ہے ۔

عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾

عَلٰی قَلْبِکَ ؛ تمہارے دل پر ۔ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ؛ تاکہ تم ڈرانے والوں میں سے ہوجاؤ ۔ شائد کہ تم انھیں خوف اور انذار دلاؤ ۔

ترجمہ :- (اس کو لے کر اُترا ہے) تمہارے دل پر تاکہ تم منجملہ ڈرانے والوں کے ہوجاؤ (یعنی پیغمبر بنو) ۔

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾

بِلِسَانٍ ؛ زبان میں ۔ عَرَبِيٍّ ؛ عربی ۔ مُبِيْنٍ ؛ واضح بیان کرنے والا ۔

ترجمہ :- عربی واضح زبان میں ۔

وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۹۶﴾

وَاِنَّـهٗ ؛ اور بے شک یہ قرآن مذکور ہے ۔ لَـفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ؛ اگلی کتابوں میں پہلے کی کتابوں میں ۔ زُبُرْ جمع زَبُوْر ، کتاب ۔ نوشتہ ۔ لکھا ہوا ۔

ترجمہ :- اس (قرآن) کا ذکر پہلے پیغمبروں کی کتابوں میں موجود ہے ۔

توراۃ میں استثنا (باب ۱۸ آیت ۱۸ تا ۲۰) میں درج ہے ۔ '' میں ان کے لئے ان کے بھائیوں (بنی اسمٰعیل) میں سے تجھ سا ایک نبی پیدا کروں گا ۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا ۔ اور جو کچھ میں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا اور ایسا ہوگا جو کوئی میری باتوں کو جنھیں وہ میرا نام لے کے کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا ''۔

حجی باب ۲ ۔ درس ۶ ۔ ۷ میں مذکور ہے :-

'' رب الافواج فرماتا ہے کہ ہنوز ایک مرتبہ اور تھوڑی سی مدت بعد آسمان زمین اور تری اور خشکی کو ہلا دوں گا ۔ بلکہ میں ساری قوموں کو ہلا دوں گا ۔ اور ساری قوموں کا حمدت (احمد) آئے گا اور میں اس گھر کو جلال سے بھر دوں گا ''۔

یوحنا ۔ باب ۱۴ ، درس ۲۵ تا ۲۷ میں ہے :-

'' اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں فارقلیط (احمد) جس کو باپ میرے نام سے بھیجے گا ۔ وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب تمہیں یاد دلائے گا ''۔

اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۱۹۷﴾

اَوَلَـمْ يَكُنْ ؛ کیا نہیں ہوئی ۔ لَهُـمْ اٰيَـةً ؛ ان کے لئے نشانی ، دلیل ، پیشگوئی ۔ اَنْ يَّـعْلَمَـهٗ ؛ کہ اس کو جانتے ہیں ۔ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ بنی اسرائیل کے عالم ۔

ترجمہ :- کیا یہ پیشگوئی ان کے لئے کافی نہیں ہے کہ جس کو بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں ۔

وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿۱۹۸﴾

وَلَـوْ نَزَّلْـنٰهُ ؛ اور اگر ہم اس قرآن کو اُتارتے ۔ عَـلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ؛ بعض عجمیوں پر ۔ غیرِ عرب پر ۔ عَرَبَ ۔ صرف ہوا ۔ عَجَمَ ؛ گونگا ہوا ۔ عرب اپنے آپ کو فصیح اور غیر عرب کو گونگا سمجھتے تھے ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم اس کو نازل کرتے بعض عجمیوں پر ۔

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿١٩٩﴾

فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ ؛ پھر وہ ان کے سامنے پڑھ کر سُنا بھی دیتا ۔ مَا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ؛ تو بھی ہو اس پر ایمان نہ لاتے ، یقین نہ کرتے ۔

ترجمہ :- پھر وہ اُن پر پڑھ بھی دیتا تو یہ کبھی ایمان نہ لاتے ۔

كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿٢٠٠﴾

كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح ۔ سَلَكْنٰهُ ؛ ہم نے اس کو داخل کردیا ۔ سَلَكَ ؛ داخل کیا ۔ مَسْلَكٌ ؛ راستہ ۔ سَالِكٌ ؛ راستہ چلنے والا ۔ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ؛ مجرموں ، مشرکوں ، گنہگاروں کے دل میں ۔

ترجمہ :- اسی طرح نہ ماننا ان مجرموں کے دل میں داخل ہوگیا ہے ۔

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾

لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ یہ ہرگز ایمان نہیں لاتے ۔ قرآن پر ، دینِ حق پر ، محمد رسول اللہ ؐ پر ۔ حَتّٰى يَرَوْا ؛ یہاں تک کہ دیکھ لیں ۔ اَلْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ؛ المناک ، دردناک عذاب کو ۔

ترجمہ :- یہ ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ عذابِ الیم کو دیکھ لیں ۔

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ؛ پھر وہ عذاب آجائے گا ان کے پاس ناگہاں ، دفعۃً یکایک ۔ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ؛ اور اس کا ان کو شعور بھی نہ ہوگا ، خبر بھی نہ ہوگی ، اور وہ لوگ اس کو نہیں سمجھتے ۔

ترجمہ :- اور پھر ان کے پاس دفعۃً عذاب آجائے گا اور وہ بے خبر رہیں گے ۔ (یا یہ لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے ہیں) ۔

فَيَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾

فَيَقُوْلُوْا ؛ پھر وہ لوگ کہیں گے ۔ هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ؛ کیا ہم کو کچھ مہلت بھی ملے گی ۔ کبھی فرصت بھی ہوگی ۔ اِنْظَارٌ ۔ مہلت دینا ۔

ترجمہ :- پھر وہ کہیں گے کہ کیا ہم کو کچھ مہلت بھی ملے گی ۔

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

اَفَبِعَذَا بِنَا ؛ کیا پس ہمارے عذاب کو ۔ يَسْتَعْجِلُوْنَ ؛ بہ عجلت طلب کرتے ہیں ۔ جلدی مانگتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا پس ہمارا عذاب جلد مانگتے ہیں ۔

اَفَرَءَيْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿۲۰۵﴾

اَفَرَءَيْتَ ؛ بھلا دیکھوتو ۔ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ ؛ اگر ہم نے ان کو متمتع ہونے دیا ، عیش میں رہنے دیا ، بہرہ مند ہونے دیا ۔ سِنِيْنَ ؛ کئی سال ، چند برس ۔

ترجمہ :- بھلا دیکھوتو ! اگر ہم نے ان کو فائدہ مند ہونے دیا چند سال ۔

ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾

ثُمَّ جَآءَهُمْ ؛ پھر اُن کے پاس آجائے ۔ مَاكَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ؛ وہ عذاب جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے ۔

ترجمہ :- پھر ان سے جس عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے آجائے ۔

مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾

مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ ؛ تو ان کے کام نہیں آئے گا ، ان کو مستغنی نہ کردے گا ۔ مَاكَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ؛ جو کچھ متع انھوں نے حاصل کیا تھا ، عیش وعشرت کئے ، فائدے اُٹھائے ۔

ترجمہ :- تو وہ عیش ان کے کیا کام آئے گا ۔

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿۲۰۸﴾

وَمَآ اَهْلَكْنَا ؛ اور ہم نے ہلاک نہیں کیا ، تباہ نہیں کیا ، غارت نہیں کیا ، برباد نہیں کیا ۔ مِنْ قَرْيَةٍ ؛ کسی بستی کو ۔ گاؤں کو ۔ قریہ کو ۔ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ؛ مگر اس بستی کے ڈرانے والے بھی تھے ۔ یعنی ہم نے پیغمبر بھی بھیجے تھے ۔

عند المتقدمین ۱۲ ع ۹

ترجمہ :- اور ہم نے کسی بستی کو ہلاک نہیں کیا مگر یہ کہ اس کے لئے ڈرانے والے (پیغمبر) بھیجے ۔

ذِكْرٰى ۛ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۰۹﴾

ذِكْرٰی ؛ یاد دہانی کو ۔نصیحت کرنے کو ۔ وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ؛ اور ہم کسی طرح ظالم نہیں ہیں ۔ظلم کرنا ہمارا کام نہیں ہے ۔

ترجمہ :- یہ ایک نصیحت اور یاد دہانی ہے اور ہمارا کام نہیں ہے ظلم کرنا ۔

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۱۰﴾

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ ؛ اور اس قرآن کو نہیں لایا ،نہیں اُتارا ۔ اَلشَّيٰطِيْنُ ؛ شیاطین نے ۔

ترجمہ :- اور شیاطین اس کو لے کر نہیں اُترے ۔

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۲۱۱﴾

وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ ؛ اور یہ شیاطین کا کام نہیں اور ان کے بس کی بات نہیں ۔ اور وہ اس قابل بھی نہیں ۔ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ؛ اور نہ اس کی ان کو استطاعت ہے ، قدرت ہے ۔

ترجمہ :- اور وہ اس قابل بھی نہیں ۔ اور نہ وہ اس پر قادر ہی ہیں ۔

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿۲۱۲﴾

اِنَّهُمْ ؛ کیوں کہ شیاطین ۔ عَنِ السَّمْعِ ؛ وحی کے سننے سے ۔ لَمَعْزُوْلُوْنَ ؛ روک دیئے گئے ہیں ۔

ترجمہ :- کیوں کہ یہ (وحی کے) سُننے سے روک دیئے گئے ہیں ۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿۲۱۳﴾

فَلَا تَدْعُ ؛ پھر نہ پکارو ۔ مَعَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے ساتھ ۔ اِلٰهًا اٰخَرَ ؛ کسی اور معبود کو ۔ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ؛ کہ پھر ہوجاؤ تم عذاب کئے ہوؤں میں سے ، کہ تم پر عذاب آجائے ۔

ترجمہ :- پھر اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو کہ تم عذاب میں گرفتار ہوجاؤ ۔

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿۲۱۴﴾

وَاَنْذِرْ ؛ اور ڈراؤ ، نقصان دہ باتوں کی اطلاع کرو ، ان کو سمجھاؤ ۔ عَشِيْرَتَکَ ؛ اپنے قرابت داروں کو ۔ ان لوگوں کو جو تمہارے ساتھ رہتے اور عیش وعشرت کرتے ہیں ۔ اَلْاَقْرَبِيْنَ ؛ قریب کے ، نزدیک کے رشتہ دار ۔

ترجمہ :- اور اپنے قریب کے قرابتداروں کو نصیحت کرو (ڈراؤ) ۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢١٥﴾

وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ ؛ اور اپنے بازو نیچے کرو ، ان کو گرادو ، پست کرو ، فروتنی اختیار کرو ۔ جَنَاحٌ ۔ پرندے کا بازو ۔ یہ ایک محاورہ ہے ۔ مہربانی اور شفقت کرنے کے لئے بولا جاتا ہے ۔ نیک سلوک سے کنایہ ہے ۔ لِمَنِ اتَّبَعَکَ ؛ اس شخص کے لئے جو تمہاری اتباع کرے ، پیروی کرے ، تمہارے قدم بہ قدم چلے ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مسلمانوں میں سے ۔

ترجمہ :- اور اپنی رحمت کا بازو جھکاؤ تمہارے متبع اور پیرو مسلمانوں کے لئے ۔

فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٢١٦﴾

فَاِنْ عَصَوْکَ ؛ پھر اگر یہ لوگ تمہاری نافرمانی کریں ، تمہاری نہ سنیں ، عصیان کریں ۔ عَاصِیْ ۔ نافرمان ۔ فَقُلْ ۔ تو تم کہو ۔ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ ؛ میں تو بے زار ہوں ۔ بے تعلق ہوں ۔ الگ ہوں ۔ بری ہو ۔ مِمَّا تَعْمَلُوْنَ ؛ تمہارے اعمال سے ، افعال سے ۔ تمہارے کرتوتوں سے ، جو کچھ کہ تم کرتے ہو ۔

ترجمہ :- پھر اگر وہ تمہاری نافرمانی کریں تو تم کہو کہ میں تمہارے اعمال سے بری ہوں (بیزار ہوں) ۔

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿٢١٧﴾

وَتَوَكَّلْ ؛ اور توکل کرو ، بھروسہ کرو ، اور چھوڑو ۔ عَلَی الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ؛ اس خدا پر جو عزت اور رحمت والا ہے ۔

ترجمہ :- اور اللہ عزیز رحیم پر توکل کرو (اور اپنے کاموں کو اس کے حوالے کرو) ۔

الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿٢١٨﴾

اَلَّذِیْ یَرٰکَ ؛ جو تم کو دیکھتا ہے ۔ حِیْنَ تَقُوْمُ ؛ جب تم اُٹھتے ہو ۔ یعنی تہجد کی نماز کے لئے ۔

ترجمہ :- جو تم کو اُٹھتا ہوا دیکھتا ہے ۔

وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿٢١٩﴾

وَتَقَلُّبَکَ ؛ اور چلنا پھرنا تمہارا ۔ فِی السّٰجِدِیْنَ ؛ سجدہ کرنے والوں میں ۔ نمازیوں میں ۔

ترجمہ :- اورتمہارا پھرنا نمازیوں میں ۔

اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۲۲۰﴾

اِنَّـــہٗ ؛ بے شک اللہ ۔ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؛ وہی ہے سننے والا اور جاننے والا ۔ تمہاری دُعاؤں کو وہ سنتا ہے اور تمہارے دل کے حالات کو وہ جانتا ہے ۔

ترجمہ :- بے شک اللہ ہی سمیع علیم ہے (سنتا جانتا ہے) ۔

ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ عَلٰی مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ ﴿۲۲۱﴾

ھَلْ اُنَبِّئُکُمْ ؛ کیا میں تم کو بتلاؤں ۔ کیا تمہیں خبردوں ۔ عَلٰی مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ ؛ کہ کس پر شیطان اُترتے ہیں ، نازل ہوتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا میں تم کو بتاؤں کہ کس پر شیطان اُترتے ہیں ۔

تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ ﴿۲۲۲﴾

تَنَزَّلُ ؛ اُترتے ہیں ۔ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ ؛ ہر جھوٹے گنہگار پر ۔ اِفْکٌ ۔ جھوٹ ۔ تہمت ۔ اَفَّاکٌ ۔ خوب جھوٹ بولنے والا ۔ کَذَّابْ ۔ جھوٹا ۔ اِثْمٌ ۔ گناہ ۔ اَثِیْمٍ ؛ گنہگار ۔

ترجمہ :- (شیاطین) اُترتے ہیں ہر جھوٹے گنہگار پر ۔

یُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَکْثَرُھُمْ کٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾

یُّلْقُوْنَ ؛ ڈالتے ہیں ۔ اَلسَّمْعَ ؛ سنی ہوئی باتوں کو یعنی شیاطین فرشتوں کی کچھ سنی ہوئی باتیں کافروں کو پہنچاتے ہیں ۔ یا یہ کافر شیاطین کی باتوں پر اپنے کان لگائے رہتے ہیں ۔ وَاَکْثَرُھُمْ کٰذِبُوْنَ ؛ اوران میں کے اکثر جھوٹے ہیں ۔

ترجمہ :- کچھ سنی سنائی باتیں پہنچا دیتے ہیں (یا شیطانوں کی باتوں پر کان لگائے رہتے ہیں) اور اکثر جھوٹ بولتے ہیں ۔

وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾

وَالشُّعَرَآءُ ؛ اور شاعر لوگ ۔ يَتَّبِعُهُمْ ؛ ان کی اتباع کرتے ہیں ۔ اَلْغَاوٗنَ ؛ گمراہ لوگ ، یعنی شاعروں کی طرح بڑے تکلف اور فصاحت سے شیطانی باتوں کو پہنچاتے ہیں ۔ غَوَایَۃٌ ۔ گمراہی ۔ غَاوِی ۔ گمراہ ۔

ترجمہ :- اور گمراہ لوگ شاعروں کی اتباع کرتے ہیں ۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نہیں دیکھتے ۔ اَنَّهُمْ ؛ کہ وہ لوگ ۔ فِیْ كُلِّ وَادٍ ؛ ہر وادی میں ۔ یَهِیْمُوْنَ ؛ سرگردان و حیران پھرتے ہیں ۔ واقعات سے ان کو بہت کم ربط رہتا ہے ۔ صدق سے کوسوں دور رہتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ ہر میدان میں سرگرداں پھرتے ہیں ۔

وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾

وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ ؛ اور یہ کہ وہ کہتے ہیں ۔ مَالَا یَفْعَلُوْنَ ؛ جو کچھ نہیں کرتے ۔ جیسے آج کل کے لوگ ۔

ترجمہ :- یہ لوگ کہتے بہت کچھ ہیں اور کرتے کچھ بھی نہیں ۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّانْتَصَرُوْا

مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ ع۱۱/۶ ۱۵

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ مگر جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ، یقین رکھتے ہیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح کرتے ہیں ، یقین کے مناسب کام کرتے ہیں ۔ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا ؛ اور بکثرت خدا کی یاد کرتے ہیں ۔ یعنی جو شاعر مناجات اور نعت کے شعر کہتے ہیں وہ اس سے مستثنٰی ہیں ۔ وَانْتَصَرُوْا ؛ اور انتقام بھی لیتے ہیں ۔ نُصْرَتٌ ؛ مدد کرنا ۔ اِنْتِصَار ۔ انتقام و بدلہ لینا ۔ دشمن پر فتح و نصرت حاصل کرنا ۔ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؛ بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے ۔ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؛ اور عنقریب معلوم ہو جائے گا ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا ۔ اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ؛ کیسا لوٹنا لوٹتے ہیں ، ان کا کیسا انجام ہوتا ہے ، ان پر کیا انقلاب آنے والا ہے ، یہ کس کروٹ اُلٹتے ہیں ۔

ترجمہ :- مگر جو لوگ ایمان لائے اور اللہ کا بکثرت ذکر کیا اور ظلم کئے جانے کے بعد انتقام بھی لے لیا ۔ اور ظالموں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ ان کا انجام کیا ہونے والا ہے ۔

(٢٧) سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورہ نمل مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ترانوے (٩٣) آیتیں اور سات (٧) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

طٰسٓ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ①

طٰسٓ ؛ مقطعاتِ قرآنیہ میں سے ہے ۔ اللہ اور اس کے رسول کو اس کے معنی معلوم ہیں ۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ ؛ یہ قرآن کی آیتیں ہیں ۔ وَكِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ؛ اور واضح کتاب کی ۔

ترجمہ :- یہ آیتیں ہیں قرآن اور واضح کتاب کی ۔

هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ②

هُدًى ؛ یہ سراپا ہدایت ہے ، رہنمائی ہے ۔ وَبُشْرٰى ؛ اور خوشخبری ہے ، مبارکباد ہے ، بشارت ہے ، اس پر عمل کرنے والوں کے لئے ۔ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ جو ایمان دار ہیں ۔

ترجمہ :- ہدایت اور بشارت ہے مومنین کے لئے ۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ③

اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ ؛ مومنین کیسے ہوتے ہیں ۔ کیا اسلامی نام رکھنے سے مومن ہوجاتے ہیں ۔ نہیں بلکہ جو دُرستی اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں ۔ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ ؛ اور زکٰوۃ دیتے ہیں ۔ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ ؛ اور وہ آخرت پر بھی ۔ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؛ ایمان رکھتے ہیں ، یقین رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- جو دُرستی اور پابندی کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور زکٰوۃ دیتے ہیں اور ان کو آخرت کا بھی یقین ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ط④

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ؛ یقیناً جو لوگ آخرت پر ایمان اور یقین نہیں رکھتے ۔ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ ؛ ہم نے ان کی نظر میں ان کے اعمال کو مزین اور بہتر کر کے دکھایا ۔ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ؛ پھر وہ بھٹکتے پھرتے ہیں ۔ حیران و سرگرداں ہیں ، بہکے ہوئے ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہم نے ان کے اعمال ان کو اچھے دکھائے اور وہ سرگشتہ بھٹکتے پھرتے ہیں ۔

أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ لَهُمْ سُوٓءُ ٱلْعَذَابِ وَهُمْ فِى ٱلْءَاخِرَةِ هُمُ ٱلْأَخْسَرُونَ ۝٥

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَھُمْ ؛ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے لئے ہے ۔ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ؛ بری طرح کا عذاب ۔ وَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ ؛ اور وہ آخرت میں ۔ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ؛ بڑے ہی خسارے میں پڑے ہیں ۔ نقصان اُٹھانے والے ہیں ۔ زیاں کار ہیں ۔

ترجمہ :- ان لوگوں کے لئے بری طرح کا عذاب ہے اور وہ آخرت میں سخت نقصان اُٹھانے والے ہیں (خسارے میں پڑیں گے) ۔

وَإِنَّكَ لَتُلَقَّى ٱلْقُرْءَانَ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ عَلِيمٍ ۝٦

وَاِنَّکَ لَتُلَقَّی الْقُرْاٰنَ ؛ اور بے شک تم کو قرآن ملتا ہے ۔ تم کو قرآن کی تلقین کی جاتی ہے ۔ تعلیم دی جاتی ہے ۔ مِنْ لَّدُنْ حَکِیْمٍ عَلِیْمٍ ؛ حکیم علیم کے پاس سے ۔

ترجمہ :- اور بے شک تم کو قرآن ملتا ہے ایک حکمت اور علم والے (خدا) کے پاس سے ۔

إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِۦٓ إِنِّىٓ ءَانَسْتُ نَارًا سَـَٔاتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ ءَاتِيكُم بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ۝٧

اِذْ قَالَ مُوْسٰی ؛ جب موسیٰ نے کہا ۔ لِاَھْلِہٖ ؛ اپنے گھر والوں کو اپنی بیوی کو ۔ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؛ میں نے آگ دیکھی ۔ سَاٰتِیْکُمْ مِّنْھَا بِخَبَرٍ ؛ میں تمہارے پاس اس سے کچھ خبر لاؤں گا ، اس کا پتہ پاؤں گا ۔ اَوْ اٰتِیْکُمْ بِشِھَابٍ قَبَسٍ ؛ یا تمہارے پاس لاؤں گا شعلہ انگارے کا ، آگ کا شعلہ جو کسی لکڑی وغیرہ میں ہوگا ۔ لَعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ ؛ تا کہ تم تاپو ، سینکو ، گرمی حاصل کرو ۔

ترجمہ :- جب کہ موسیٰ نے اپنی بیوی سے کہا میں نے آگ دیکھی ہے ۔ ابھی اس کی خبر لاتا ہوں ۔ یا انگارا سلگا کر لاتا ہوں تا کہ تم سینک سکو ۔

فَلَمَّا جَآءَهَا نُودِىَ أَنۢ بُورِكَ مَن فِى ٱلنَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَٰنَ ٱللَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝٨

فَلَمَّا جَآءَ هَا ؛ پھر جب آتش پارے کے پاس پہنچے ۔ نُوْدِیَ ؛ پکارا گیا ۔ نِدا دی گئی ۔ اَنْ بُوْرِکَ مَنْ فِیْ النَّارِ ؛ کہ بابرکت ہے وہ جو آگ میں ہے ۔ وَمَنْ حَوْلَهَا ؛ اور جو اس کے ماحول میں ہے ۔ وہ بھی بابرکت ہے جو اِرد ۔گرد میں ہے ۔ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ ؛ اور اللہ پاک ہے ۔ ہزار تجلیات نمایاں ہوں ، اس کی ذات مقدسہ بے چون دبے چگونہ ہے ۔ جہاں اس کی شان بے چونی ہے وہاں وہ ۔ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ سب کا پرورش کرنے والا بھی ہے ۔

ترجمہ :- پھر جب (موسیٰ) آگ کے پاس پہنچے تو ان کو نِدا دی گئی کہ جو آگ میں تجلّی کر رہا ہے اور جو اس کے اطراف میں ہے وہ بابرکت ہے ۔ اور اللہ پاک ہے رب العالمین ہے ۔

صاحبو ! جب انسان کے خطرے بند ہوجاتے ہیں اور کسی ایک نقطہ پر خیال قائم ہوجاتا ہے تو عالمِ علوی کی طرف اس کی توجہ ہوجاتی ہے ۔ موسیٰ علیہ السلام ہمہ تن آگ کے خیال میں چلے تھے اور ایک نقطہ پر ان کا خیال آ گیا تھا تو آگ ہی ذریعہ تجلّی بن گئی تھی ۔ کون سی جگہ ہے جہاں خدائے تعالیٰ کی ذات و صفات کا جلوہ نہیں ۔ صرف خطرات بند ہونے کی ضرورت ہے ۔ وہ ہمارے دل میں ہے ۔ رگِ جان سے زیادہ قریب ہے ، ہم کو احاطہ کئے ہوئے ہے ۔ صرف ضرورت یہ ہے کہ ہم اس کی طرف التفات کریں ۔

یٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۙ﴿۹﴾

یٰمُوْسٰی ؛ اے موسیٰ ۔ اِنَّـهٗ اَنَا اللّٰهُ ؛ میں ہی اللہ ہوں ۔ اَلْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ؛ عزت وحکمت والا ۔

ترجمہ :- اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں عزت وحکمت والا ۔

ذرا اِنَّـهٗ اور اَنَا ۔ پر غور کرو ۔ وہی غائب ہے ، وہی متکلم ہے ۔

وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۖ﴿۱۰﴾

وَاَلْقِ عَصَاکَ ؛ اور اپنا عصا ڈال دو ۔ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ ؛ پھر جب موسیٰ نے اس عصا کو دیکھا کہ پھن پھنا تا ہے ، پلٹا جاتا ہے ، حرکت کرتا ہے ۔ کَاَنَّهَا جَآنٌّ ؛ گویا کہ وہ سانپ ہے ۔ جَنَّ یَجُنُّ ۔ چھپنا ۔ سانپ بھی ہمیشہ بِلوں میں چھپا ہوا رہتا ہے ۔ وَلّٰی مُدْبِرًا ؛ موسیٰ پیٹھ پھیر کر مڑے ۔ وَلَمْ یُعَقِّبْ ؛ اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا ۔ یٰمُوْسٰی لَا تَخَفْ ؛ موسیٰ ڈرومت ۔ ذرا پیغمبر کی عبدیت پر غور کرو کہ ہر آن ہر لحظہ اپنی عبدیتِ ذاتی پر نظر ہے ۔ اپنی بے کسی اور بے قوتی کا خیال ہے ۔ اپنی ذاتی قوت پر بالکل بھروسہ نہیں ۔ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ ؛ میرے پاس نہیں ڈرتے ۔ ان کو کچھ خوف دامنگیر نہیں ہوتا ۔ اَلْمُرْسَلُوْنَ ؛ پیغمبر لوگ ۔

ترجمہ :- اور اپنا عصا ڈال دو ۔ پھر جب اس کو حرکت کرتے دیکھا گویا کہ وہ سانپ ہے گھبرا کر پیچھے ہٹے اور پھر مڑکر بھی نہیں دیکھا ۔ موسٰی ! ڈرو مت ، پیغمبر لوگ میرے پاس ڈرتے نہیں ۔

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًاۢ بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱﴾

اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ؛ مگر جو ظلم کرے ۔ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْٓءٍ ؛ پھر برائی کو بھلائی سے بدل دے ۔ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ پھر میں غفور رحیم ہوں ۔ مغفرت کرنا اور رحم کرنا میرا ہی کام ہے ۔ توبہ قبول کرنا اور آئندہ رحم سے بچاتے رہنا یہ سب ہمارا ہی کام ہے ۔

ترجمہ :- مگر جو ظلم کرے پھر برائی کے بعد حسن وخوبی سے بدل دے تو میں غفور رحیم ہوں ۔

وَاَدْخِلْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫ فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۱۲﴾

وَاَدْخِلْ یَدَكَ ؛ اور اپنا ہاتھ داخل کرو ۔ فِیْ جَیْبِكَ ؛ اپنے گریبان میں ۔ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ ؛ تو وہ ہاتھ نکالے گا روشن سفید ہوکر ۔ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ؛ بغیر برائی کے ، بے عیب کے ۔ فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ ؛ یہ مل کر نو نشانیاں ہیں ۔ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؛ فرعون اور اس کی قوم کی طرف ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ؛ یہ تھے فاسق و فاجر لوگ ، بے حکم ، نافرمان ۔

ترجمہ :- اور اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو ۔ وہ روشن بے عیب نکلے گا ۔ یہ نو معجزوں میں کا ایک معجزہ ہے جو فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا گیا تھا ۔ یقیناً وہ بڑے فاسق فاجر لوگ تھے ۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰیٰتُنَا مُبْصِرَةً قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۳﴾

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ ؛ پھر جب ان کے پاس پہنچے ۔ اٰیٰتُنَا مُبْصِرَةً ؛ ہمارے معجزے نشانیاں جو واضح اور روشن تھیں ۔ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ؛ تو کہا یہ تو کھلا جادو ہے ، صریح سحر ہے ۔

ترجمہ :- پھر جب ہماری واضح نشانیاں ان کو پہنچیں تو کہا یہ تو کھلا جادو ہے ۔

ع ۱۴/۱ ۱۶ وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَیْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۱۴﴾

وَجَحَدُوْا بِهَا ؛ اور اس کے منکر ہوگئے ۔ وَاسْتَیْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ؛ اور ان کی جان نے اس کو یقین سمجھا ۔ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا ؛

ظلم سے تکبّر سے ۔ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ ؛ ذرا دیکھو کیوں کر ہوا ۔ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ؛ انجام مفسدوں کا ۔ ان کا کیا حشر ہوا !

ترجمہ :- اور ان سے منکر ہوگئے ۔ ان کو جان چکے تھے اپنے جی میں ظلم اور تکبّر کی وجہ سے پس ذرا دیکھو ! کیا ہوا انجام مفسدوں کا ۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا ؛ اور ہم نے دیا ۔ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ؛ داؤد اور سلیمان کو علم ۔ وَقَالَا ؛ اور داؤد و سلیمان نے کہا ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ شکر ہے اللہ کا ۔ اَلَّذِيْ فَضَّلَنَا ؛ جس نے ہم کو فضیلت دی ۔ بزرگی عطا کی ۔ عَلٰى كَثِيْرٍ ؛ بہت سوں پر ۔ مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اس کے ایماندار بندوں میں سے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے داؤد اور سلیمان کو علم دیا ۔ ان دونوں نے کہا خدا کا شکر ہے کہ ہم کو بہت سے اس کے مسلمان بندوں پر فضیلت عطا کی ۔

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ ؛ اور سلیمان داؤد کے وارث ہوئے ۔ پیغمبر پیغمبر کے علم میں وارث ہوتا ہے ۔ علماء پیغمبر کے علم ہی میں وارث ہوتے ہیں ۔ کیوں کہ اس سے پہلے داؤد اور سلیمان علیہما السلام کو علم دینے کا ذکر ہے ۔ پیغمبر قوم کا نمائندہ ہوتا ہے ۔ جتنا مال اس کے ہاتھ میں رہتا ہے وہ قوم کا ہوتا ہے ۔ پیغمبر اور پیشوائے مذہب لیڈرِ قوم اور اس کے متعلقین کے خورد ونوش کے لئے بطور صرفِ خاص کچھ آمدنی مقرر کی جاتی ہے ۔ جب وہ پیشوا یا لیڈر مر جاتا ہے تو صَرفِ خاص کی آمدنی اس کے قائم مقام پر منتقل ہوتی ہے تاکہ وہ سرکاری خدمت انجام دے نہ کہ اس کی اولاد پر ۔ اسی واسطے رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا ۔ نَحْنُ معشر الانبياء لا نورث ما تركناه صدقة ۔ یعنی ہم گروہِ پیغمبراں کسی کو وارث نہیں بناتے اور نہ ہمارا کوئی وارث ہوتا ہے ۔ ہم جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہے ۔ یعنی مالِ سرکار ہے ، حکومت کا ہے ۔ وَقَالَ ؛ اور سلیمان نے کہا ۔ يٰاَيُّهَا النَّاسُ ؛ اے لوگو ۔ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ ؛ ہم کو تعلیم دی گئی ہے پرندوں کی بولی کی ۔ وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؛ اور ہم کو دی گئی ہر قسم کی چیز ۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ؛ بے شک یہ واضح فضیلت ہے ، بزرگی ہے ، بڑائی ہے ، دوسروں سے زیادہ ہی ہے ۔

ترجمہ :- اور سلیمان داؤد کے قائم مقام ہوئے اور کہا لوگو ! ہم کو پرندوں کی بولی کی تعلیم دی گئی ہے اور

ہم کو ہر قسم کی (ضرورت کی) چیز عطا کی گئی ہے۔ یقیناً یہ تو (خدا کا) ظاہر فضل و کرم ہے۔

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٧﴾

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ ؛ اور سلیمان کے پاس جمع کئے گئے۔ جُنُوْدُهٗ ؛ ان کے لشکر۔ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَالطَّيْرِ ؛ جنوں سے، آدمیوں سے اور پرندوں سے۔ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ؛ پھر وہ ایک قسم دوسری قسم سے جدا کی جاتی تھی۔ وہ انواع میں تقسیم کئے جاتے تھے۔

ترجمہ :- اور سلیمان کے لئے ان کے لشکر جمع کردیے گئے جو جِن تھے، آدمی تھے، پرندے تھے۔ اور وہ قسم قسم کے ٹولیوں میں تقسیم کئے جاتے تھے۔

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٨﴾

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا ؛ یہاں تک کہ جب جا پہنچے۔ عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ؛ وادی نمل میں، اس میدان میں جہاں چیونٹیاں بہت تھیں۔ قَالَتْ نَمْلَةٌ ؛ تو ایک نملہ یعنی چیونٹی نے کہا۔ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ؛ اے چیونٹیو! اُدْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ؛ تم اپنے اپنے سکونت گاہوں اور گھروں میں داخل ہوجاؤ۔ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ ؛ کہیں کھندل نہ ڈالیں تم کو، روند نہ ڈالیں، کچل نہ ڈالیں تم کو۔ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ؛ سلیمان اور ان کا لشکر۔ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ؛ بے خبری میں اور ان کو اس کا شعور بھی نہ ہو۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب (یہ مخلوق) وادی نمل میں پہنچی تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو! تم اپنی اپنی سکونت گاہوں میں داخل ہوجاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور ان کا لشکر تم کو کچل ڈالے اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٩﴾

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا ؛ پھر سلیمان ہنس پڑے۔ مِنْ قَوْلِهَا ؛ اس چونٹی کی بات سے۔ وَقَالَ ؛ اور کہا، دُعا کی۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب! اَوْزِعْنِيْ ؛ میری قسمت میں کردے۔ میرے لئے مقسوم کر۔ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ ؛ کہ تیری نعمت کا میں شکر

ادا کروں ۔ اَلَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ ؛ جونعمت کہ تو نے مجھے اور میرے ماں باپ کو عطا کی ۔ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا ؛ اور یہ کہ عملِ صالح کروں ، اچھے کام کروں ۔ تَرْضٰـهُ ؛ کہ جس سے تو راضی ہو ۔ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ ؛ اور اپنی رحمت سے مجھے داخل کردے ۔ فِیْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ ؛ تیرے نیک بندوں میں ۔

ترجمہ :- پھر سلیمان مسکراتے مسکراتے ہنس پڑے اس کی بات سے ۔ اور دعا کی اے میرے رب ! میری قسمت میں کردے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جس کو تو نے مجھے اور میرے ماں باپ کو دی ہے ۔ اور یہ بھی توفیق دے کہ ایسے اچھے کام کروں جن سے تو راضی ہوجائے اور مجھے تو اپنی رحمت سے نیک بندوں میں داخل کردے ۔

وَتَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَالِیَ لَآ اَرَی الْهُدْهُدَ اَمْ کَانَ مِنَ الْغَآئِبِیْنَ ﴿۲۰﴾

وَتَفَقَّدَ الطَّیْرَ ؛ اور خبر لی پرندوں کی ۔ ڈھونڈا ۔ فَقَالَ ؛ پھر کہا ۔ مَالِیَ لَآ اَرَی الْهُدْهُدَ ؛ یہ کیا ہے کہ میں ہُد ہُد کو نہیں دیکھتا ۔ اَمْ کَانَ مِنَ الْغَآئِبِیْنَ ؛ کیا وہ غائب اور غیر حاضروں میں ہے ۔

ترجمہ :- اور (سلیمان نے) پرندوں کو ڈھونڈا ۔ پھر کہا یہ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غیر حاضر ہے ؟

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۱﴾

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا ؛ میں اس کو سخت سزا دوں گا ۔ اَوْلَاَاذْبَحَنَّهٗ ؛ یا میں اس کو ذبح کر ڈالوں گا ۔ یہاں لامِ تاکید ہے لائے نہی نہیں ہے ۔ لہذا لام پر فتحہ الف پر فتحہ اور دوسرے الف کو کوئی اعراب وحرکت نہ ہو ۔ اَوْلَیَاْتِیَنِّیْ ؛ یا لاوے میرے پاس ۔ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ؛ کوئی غلبہ پیدا کرنے والی دلیل ۔

ترجمہ :- میں اس کو سخت عذاب دوں گا ۔ یا ذبح کر ڈالوں گا یا میرے پاس وہ عذرِ واضح پیش کرے ۔

فَمَکَثَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُکَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ﴿۲۲﴾

فَمَکَثَ ؛ پھر ٹھیرے رہے ۔ غَیْرَ بَعِیْدٍ ؛ زیادہ مدت نہیں ۔ فَقَالَ ؛ پھر کہا ۔ اَحَطْتُّ ؛ میں نے احاطہ کیا ۔ مجھے اطلاع ملی ہے ۔ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ ؛ وہ جگہ جس کو تم جانتے نہیں ، جس کو تم احاطہ کئے ہوئے نہیں ہو ۔ وَجِئْتُکَ ؛ اور میں تمہارے پاس آیا ہوں ۔ مِنْ سَبَاٍ ؛ قبیلہ سبا سے یا شہر سبا سے ۔ بِنَبَاٍ ؛ لے کر ایک خبر کو ۔ یَقِیْنٍ ؛ یقین کی ۔

ترجمہ :- پھر بہت دیر نہ کی کہ (ہُد ہُد نے آکر) کہا مجھے ایک جگہ معلوم ہوئی ہے جس کو تم نہیں جانتے اور

میں سبا سے ایک یقینی خبر لے کر آیا ہوں ۔

إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً تَمْلِكُهُمْ وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ ﴿٢٣﴾

اِنِّیْ وَجَدْتُّ ؛ میں نے پایا ہے ۔ اِمْرَاَۃً تَمْلِکُھُمْ ؛ ایک عورت کو جو ان کی مالک ہے ، مالکہ ہے ، ان کا نام بلقیس ہے ۔ وَاُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ؛ اور اس کو ہر قسم کی چیز دی گئی ہے ۔ وَلَھَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ؛ اور اس کے پاس ایک عظیم الشان تخت ہے ۔

ترجمہ :- میں نے ایک عورت کو پایا جو ان کی مالک ہے اور اس کے پاس ہر قسم کی چیز ہے اور اس کا ایک عظیم الشان تخت بھی ہے ۔

وَجَدتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ مِن دُونِ اللَّهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ ﴿٢٤﴾

وَجَدْتُّھَا وَقَوْمَھَا ؛ میں نے اس عورت یعنی بلقیس کو اور اس کی قوم کو پایا ۔ یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ ؛ کہ آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں ، اس کی پوجا کرتے ہیں ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ، سوائے اللہ کے ۔ وَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیْطٰنُ ؛ اور ان کو شیطان نے اچھا دکھایا ہے ، مزّین اور با زینت سمجھایا ہے ۔ اَعْمَالَھُمْ ؛ ان کے اعمال کو ، ان کے کاموں کو ، ان کے کرتوت کو ۔ فَصَدَّھُمْ ؛ پھر ان کو روکا ، بند کر دیا ۔ عَنِ السَّبِیْلِ ؛ راستہ سے ، راہِ خدا سے ۔ فَھُمْ لَا یَھْتَدُوْنَ ؛ لہذا ان کو ہدایت نہیں ہوتی ۔ دُرست راستہ نہیں ملتا ۔

ترجمہ :- میں نے اس کو اور اس کی قوم کو خدا کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہوئے پایا ۔ شیطان نے ان کے اعمال کو مزین اور آراستہ دکھایا ۔ پھر ان کو راہِ (خدا) سے روکا لہذا ان کو ہدایت نہیں ہوتی (صحیح راستہ پر نہیں چلتے) ۔

أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ﴿٢٥﴾ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۩ ﴿٢٦﴾

السجدۃ ۸

اَلَّا یَسْجُدُوْا ؛ کیوں نہیں سجدہ کیا ان لوگوں نے ۔ لِلّٰہِ ؛ اللہ کو ۔ اَلَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ ؛ جو نکالتا ہے پوشیدہ چیز کو ۔ خَبَأً ۔ چھپایا ۔ خَبِیْءٌ ۔ چھپی ہوئی چیز ۔ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں کی ۔ وَیَعْلَمُ ؛ اور اللہ جانتا ہے ۔

مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؛ جو تم چھپاتے ہو اور جو تم دکھاتے ہو، جو تم خفیہ طور سے کرتے ہو جو علانیہ طور سے کرتے ہو، باطن و ظاہر کو۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ایک ہی خدا ہے۔ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ؛ وہ عظیم الشان تختِ سلطنت کا پروردگار ہے۔ عرشِ عظیم کا رب ہے۔ تمام عالم پر اس کی سلطنت وحکومت ہے۔

ترجمہ:- ان لوگوں نے اللہ کو کیوں نہیں سجدہ کیا جو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ مخفی ہے، اس کو نکالتا ہے (پیدا کرتا ہے) اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم دکھاتے ہو (باطن و ظاہر سب کو) جانتا ہے (ڈھکے اور چھپے سے واقف ہے)۔ اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، ایک عظیم الشان تختِ حکومت کا رب اور مالک ہے۔

یہ آیتِ سجدہ ہے اِسے سُن کر سجدہ کرنا واجب ہے۔

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾

قَالَ ؛ سلیمان نے کہا۔ سَنَنْظُرُ ؛ اب ہم دیکھیں گے، نظر کریں گے۔ اَصَدَقْتَ ؛ کیا تو نے سچ کہا ہے۔ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ؛ یا جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا تو بھی ہے۔

ترجمہ:- کہا اب ہم دیکھیں گے (نظر کریں گے) کہ تو (صادق ہے یا کاذب ہے)۔ سچ کہتا ہے یا جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے۔

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ ؛ میرا خط لے جا، میرا مکتوب لے جا، میرا نوشتہ لے جا۔ هٰذَا ؛ یہ۔ فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ؛ اَلْقِهْ کے آخر میں ہائے سکتہ ہے۔ پھر ڈال دے ان کی طرف۔ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ ؛ پھر ہٹ جا ان کے پاس سے۔ فَانْظُرْ ؛ پھر دیکھ۔ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ؛ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں، کیا واپس کرتے ہیں۔

ترجمہ:- میرا یہ خط لے جا، ان کے پاس پہنچا، پھر ان کے پاس سے ہٹ جا۔ پھر دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾

قَالَتْ ؛ بلقیس نے کہا۔ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا ؛ اے سردارو! اے دربار والو! اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ ؛ بے شک میں، میری طرف

ڈال دیا گیا ہے ۔ کِتٰبٌ کَرِیْمٌ ؛ ایک باعزت خط ۔ ایک بزرگ نوشتہ ۔

ترجمہ :- کہا صاحبو ! میرے پاس ایک باعزت خط ڈالا گیا ہے (بھیجا گیا ہے) ۔

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳۰﴾

اِنَّـهٗ مِنْ سُلَيْـمٰـنَ ؛ بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے ۔ وَاِنَّـهٗ ؛ اور اس کا مضمون یہ ہے ۔ بِسْـمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؛ اللہ کے نام سے جو کلی جزئی ہر طرح کا رحم فرماتا ہے ۔ دنیا اور آخرت دونوں میں وہی تو ہے رحم کرنے والا ۔

ترجمہ :- وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور اس کا مضمون یہ ہے '' اللہ کے نام سے جو رحمٰن بھی ہے رحیم بھی ہے '' ۔

ع ۲ ۱۷ ۱۷

اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

اَلَّا تَـعْـلُـوْا عَـلَـيَّ ؛ کہ میرے مقابلہ میں تکبر نہ کرو ، خود کو عالیجاہ نہ سمجھو ، اعلیٰ و ارفع نہ جانو ، مجھ سے سرکشی نہ کرو ۔ مجھ پر غلبہ حاصل کرنے کا خیال نہ کرو ۔ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ؛ اور میرے پاس چلے آؤ مسلمان ہوکر ، حکم بردار ہوکر ۔

ترجمہ :- کہ مجھ سے سرکشی نہ کرو اور میرے پاس سر جھکائے چلے آؤ (اور آؤ تو مسلمان بن کر آؤ) ۔

قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾

قَالَتْ ؛ بلقیس نے کہا ۔ يٰۤـاَ يُّـهَا الْمَلَؤُا ؛ اے سردارو ! اے درباریو ! اَ فْتُوْنِيْ فِيْ اَمْرِيْ ؛ میرے کام میں فتویٰ دو ، مشورہ دو ۔ مَـا كُـنْتُ قَاطِعَةً ؛ میں کسی بات کا قطعی فیصلہ نہیں دیتی ۔ اَمْرًا ؛ کسی کام میں ۔ حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ؛ یہاں تک کہ تم حاضر ہو ۔ شُهُوْدٌ حاضر ہونا ۔ شَاهِدٌ ؛ حاضر ، شُهُوْدٌ جمع شاہد ۔ حاضر ہونے والے ۔ مَشْهَدٌ ۔ حاضر ہونے کی جگہ ۔ مَشْهُوْد ۔ دیکھا ہوا ۔

دیکھو بلقیس عورت ہیں ۔ اپنے امراء سے مشورہ کئے بغیر کوئی حکم دینا نہیں چاہتیں ۔

ترجمہ :- کہا ! اے عیانِ سلطنت میرے کام میں تم اپنا مشورہ دو ۔ میں قطعی طور سے کوئی حکم نہیں دیتی جب تک تم سب حاضر نہ ہو ۔

صاحبو ! اسلام میں نہ تو جمہوری سلطنت ہے نہ شخصی سلطنت بلکہ حکم یہ ہے کہ اوّل مشورہ لیں ۔ پھر جو حاکم بنایا جائے غور و فکر کرکے اپنی رائے قائم کرے اور پھر حکم دے ۔ حکم دینے کے بعد سب لوگ اپنے حاکم کی اطاعت کریں ۔

صاحبو ! ذرا نماز پر غور کرو جو ہمارا اصل دین ہے ۔ نمازی جمع ہوتے ہیں ۔ ایک شخص امام بنالیا جاتا ہے اور وہ نماز کا

حاکم ہوتا ہے ۔ امام بنانے کے بعد تمام مقتدی امام کے تابع ہوجاتے ہیں اور ہر فعل میں امام کی اتباع کرتے ہیں ۔ حدیثِ شریف میں آیا ہے کہ جو شخص امام سے پہلے سر اُٹھائے اس کا سر گدھے کا ہوگا ۔ یعنی نہایت بے وقوفی کی بات ہوگی کہ ایک شخص کو امام بھی بنائے اور اس سے پہلے کام کرے ۔ اگر حاکم کوئی ایسا کام کرے جو خلافِ اُصول ہے مگر معمولی ہے تو وہ قابلِ درگزر ہے اور اگر کوئی اہم بات ہے جس سے اصل کام میں فساد واقع ہوتا ہے تو مقتدی لقمہ دے گا ۔ یعنی سُبْحٰنَ اللّٰه کہہ کر امام کو متنبہ کرے گا ۔ اگر کسی نہایت ہی اہم اُصولی کام میں امام غلطی کر رہا ہے تو تمام مقتدی نماز توڑ ڈالیں گے ۔ اسی طرح امورِ سلطنت میں اُصول مذہب کے خلاف کسی اہم کام میں حاکم کوئی کام کرتا ہے تو اس کی اطاعت باقی نہیں رہتی اور لوگ اس کو معزول کردیں گے ۔ اگر امام کا وضو ٹوٹ جائے یا وہ زخمی ہوجائے یا امامت کے قابل نہ رہے تو نماز باقی رہے گی اور مقتدیوں میں سے ایک شخص امام کا قائم مقام ہوجائے گا اسی طرح اگر حاکم کسی سبب سے حکومت کے لائق نہ رہے تو دوسرا شخص منصرم یا قائم مقام ہوجائے گا ۔ بہرحال اسلامی حکومت میں جمہور سے مشورہ لئے بغیر حاکم کوئی کام نہیں کرسکتا ۔ اور حاکم کوئی حکم دے تو اس کی نافرمانی ہرگز دُرست نہیں ۔

قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ۙ۬ وَّ الْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ﴿۳۳﴾

قَالُوْا ؛ سرداروں نے کہا ۔ نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ ؛ ہم قوت والے ہیں ۔ وَاُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ؛ اور سخت جنگ کرنے والے ہیں ۔ ہم سپاہی ہیں ۔ ہم مسلح ہیں ۔ وَالْاَمْرُ اِلَیْکِ ؛ اور کام آپ کے ہاتھ میں ہے ۔ فَانْظُرِیْ ؛ اب آپ غور کریں، نظر کریں ۔ مَاذَا تَاْمُرِیْنَ ؛ کہ کیا حکم دیتی ہیں ۔

ترجمہ :- سرداروں نے کہا ہم قوت والے اور جنگی سپاہی ہیں ۔ حکم دینا آپ کا کام ہے ۔ پھر ملاحظہ کیجئے (نظر کیجئے) کہ آپ کیا امر اور حکم دیتی ہیں ۔

قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾

قَالَتْ ؛ بلقیس نے کہا ۔ اِنَّ الْمُلُوْکَ ؛ بادشاہ لوگ ۔ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً ؛ کسی گاؤں میں داخل ہوتے ہیں ۔ اَفْسَدُوْهَا ؛ تو اس کو فاسد اور تباہ کردیتے ہیں ۔ وَجَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ؛ اور کردیتے ہیں وہاں کے عزت دار لوگوں کو ذلیل ۔ وَکَذٰلِکَ یَفْعَلُوْنَ ؛ اور بادشاہ ایسے ہی کیا کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- کہا بادشاہ جب کسی قریہ میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ کردیتے ہیں ۔ اور وہاں کے عزت مند اور سربرآوردہ لوگوں کو ذلیل کردیتے ہیں ۔ اور اس قسم کے کام کرنے کے وہ عادی ہیں ۔

وَ اِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۵﴾

وَاِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ ؛ اور میں ان کے پاس بھیجتی ہوں ۔ بِهَدِیَّةٍ ؛ ایک ہدیہ ۔ ایک تحفہ ۔ فَنٰظِرَةٌ ؛ پھر دیکھتی ہوں ۔ نظر کرتی ہوں ۔ بِمَ یَرْجِعُ ؛ کیا جواب لے کر آتے ہیں ۔ اَلْمُرْسَلُوْنَ ؛ قاصد ، فرستادے ۔

ترجمہ :- اور میں ان کے پاس ایک تحفہ بھیجتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ قاصد کیا جواب لے کر آتے ہیں ۔

فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰنِیَ اللّٰهُ خَیْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِیَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾

فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ ؛ پھر جب قاصد سلیمان کے پاس آیا ، پہنچا ۔ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ ؛ سلیمان نے کہا ۔ کیا تم مجھے مدد دیتے ہو ۔ بِمَالٍ ؛ مال سے ۔ فَمَا اٰتٰنِ یَ اللّٰهُ خَیْرٌ ؛ پھر جو خدا نے مجھے دے رکھا ہے وہ بہتر ہے ۔ مِمَّا اٰتٰكُمْ ؛ اس چیز سے کہ تم کو اللہ نے دیا ہے ۔ بَلْ اَنْتُمْ ؛ بلکہ تم ۔ بِهَدِیَّتِكُمْ ؛ اپنے تحفہ پر ۔ تَفْرَحُوْنَ ؛ خوش رہو ، اِتراتے رہو ۔

ترجمہ :- پس جب (قاصد) سلیمان کے پاس پہنچا تو اُنھوں نے کہا کیا تم مجھے مال سے مدد دیتے ہو ۔ پس مجھے خدا کا دیا ہوا تمہارے دیئے ہوئے سے بہت بہتر ہے بلکہ تم اپنے ہدایا اور تحفوں پر فرحت اور ناز کرتے رہو ۔

اِرْجِعْ اِلَیْهِمْ فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾

اِرْجِعْ اِلَیْهِمْ ؛ اے قاصد ! تو بلقیس کے سرداروں کے پاس واپس جا ۔ فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ ؛ اب ہم ایسے لشکروں کو لائیں گے ۔ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا ؛ کہ اُن سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہ ہوگی سبا کے لوگوں کو ۔ وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَا ؛ اور پھر ہم ان کو اس سرزمین سے نکال دیں گے ۔ اَذِلَّةً ؛ ذلیل وخوار کرکے ۔ وَهُمْ صٰغِرُوْنَ ؛ اور ان کو اپنی کمزوری ، ذِلّت اور چھوٹے ہونے کا احساس ہوگا ۔ صغیر ۔ چھوٹا ۔ صغر ۔ چھوٹا ہونا ۔ صَاغِرْ ۔ ذلیل ۔ تَصْغِیر ۔ چھوٹا کرنا ۔

ترجمہ :- تم اپنے سرداروں کے پاس واپس جاؤ ۔ اب ہم ایسے لشکروں کو لے کر آئیں گے کہ ان سے مقابلہ کرنے کی ان کو طاقت نہ ہوگی ۔ ہم ان کو اس سرزمین سے نکال دیں گے ذلیل وخوار کرکے ۔

قَالَ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿٣٨﴾

قَالَ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَؤُا ؛ سلیمان نے کہا اے سردارو ! اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا ؛ تم میں سے کون اس کے تخت کو میرے پاس اُٹھاکر لائے گا ۔ قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ ؛ اس سے پہلے کہ وہ میرے پاس آجائیں ۔ مُسْلِمِیْنَ ؛ مسلمان ہوکر ، مطیع اور فرمابردار ہوکر ۔

ترجمہ :- (سلیمان نے) کہا اے سردارو ! تم میں سے کون اس کے تخت کو میرے پاس اُٹھاکر لائے گا

اِس سے پہلے کہ وہ مسلمان (ومطیع) ہوکر میرے پاس حاضر ہوجائیں ۔

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾

قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ ؛ جنات میں سے ایک دیو نے کہا ۔ عِفْرِيْتٌ ۔ قوی ہیکل دیو ۔ اَنَا اٰتِيْکَ ؛ میں لا دیتا ہوں اُس کو تمہارے پاس ۔ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِکَ ؛ اس سے قبل کہ تم کھڑے ہوجاؤ اپنی جگہ سے ، تم برخاست کرو ۔ تم قیام کرو اپنے مقام سے ۔ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ ؛ اور میں اس پر ہوں ۔ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ؛ قوت دار ، امانت دار ۔ مجھے اس کے لانے کی بھی قوت ہے اور اس کو کسی قسم کا نقصان بھی نہ ہوگا ۔

ترجمہ :- ایک قوی ہیکل جِن نے کہا میں اس (تخت) کو تمہارے پاس حاضر کردیتا ہوں قبل اس سے کہ آپ اپنے مقام سے برخاست کریں اور میں اس کے لانے پر قوت دار ہوں امانت دار ہوں ۔

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ
فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ
وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿۴۰﴾

قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ ؛ ایک شخص نے جس کے پاس علم تھا ، کہا ۔ مِنَ الْکِتٰبِ ؛ کتاب میں سے ۔ اَنَا اٰتِيْکَ بِهٖ ؛ میں اس تخت کو لاتا ہوں ، حاضر کرتا ہوں ، میں آتا ہوں آپ کے پاس اس کے ساتھ ۔ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ ؛ اس سے پہلے کہ واپس ہو ۔ اِلَيْکَ طَرْفُکَ ؛ تمہاری طرف تمہاری آنکھ یعنی چشم زدن میں ۔ پلک مارتے ۔

آصف بن برخیا جاتے ہیں اور چشم زدن میں بلقیس کے تخت کو لاتے ہیں ۔

فَلَمَّا رَاٰهُ ؛ پھر جب سلیمان نے اس تخت کو دیکھا ۔ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ ؛ ان کے پاس دھرا ہوا ، قرار پکڑا ہوا ۔ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ؛ سلیمان نے کہا یہ میرے رب کا فضل ہے ۔ سلیمان علیہ السلام اگر چاہتے تو خود چشم زدن میں تخت کو حاضر کرلیتے ۔ عفریت کا ہار جانا ، آصف بن برخیا کا جیت لینا ، انسان کا جن سے زیادہ کام کرسکنا اور وہ بھی غیر پیغمبر کا ، بے شک یہ اللہ کا فضل ہے ۔ اب سوال یہ ہے آصف بن برخیا نے تو ایک بہت بڑا کام کیا ۔ اور دوسرے بزرگانِ اسلام سے بھی اللہ نے بہت سے خوارق ظاہر کئے مگر اب ایسا کام کرنے والا کہاں ہے ۔ مادیات پر توجہ کرنے سے مادیات کی قوت قوی ہوتی ہے ۔ اور روحانیات کی طرف متوجہ ہونے سے روحانیات کی قوت قوی ہوتی ہے ۔ اب ریل ہے ۔ ہوائی جہاز ہیں ۔ موٹریں ہیں ۔ لاسلکی ہے ۔ غرض کہ انسان روحانیات کی طرف توجہ کرتا ہے تو اس میں کمال حاصل کرلیتا ہے ۔ بہرحال کامیاب

وہی ہوتا ہے جو کچھ کرتا ہے۔

لِيَبْلُوَنِیْ ؛ کہ مجھے آزمائے ، میرا امتحان لے ۔ بَلِیَ يَبْلُوْ ۔ بَلَآءً ۔ بلا اور تکلیف میں ڈال کر آزمانا ۔ اِبْتَلٰی ۔ امتحان لینا ، بلا میں ڈالنا ۔ مُبْتَلٰی ۔ بلا و امتحان میں پڑا ہوا ۔ ءَ اَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؛ کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں ۔ وَمَنْ شَكَرَ ؛ اور جو شکر ادا کرتا ہے ۔ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ؛تو وہ اپنے لئے ہی شکر کرتا ہے ۔ اس کا فائدہ خود اُسی کو ہے ۔ وَمَنْ كَفَرَ ؛ اور جس نے ناشکری کی ۔ کفران نعمت کیا ۔ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ كَرِيْمٌ ؛ پس میرا رب تو غنی ہے ۔ صاحب کرم ہے ۔

ترجمہ :- ایک شخص نے جس کے پاس کتاب کا کچھ علم تھا کہا میں اس کو لے کر آتا ہوں آپ کے ایک چشم زدن سے پہلے ۔ پھر (سلیمان نے) جب اس کو اپنے پاس دیکھا تو کہا کہ یہ میرے رب کا فضل و کرم ہے کہ مجھے آزمائے کہ آیا میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری ۔ اور جو شکر کرتا ہے سو اپنے ہی فائدہ کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا اللہ تو غنی ہے کریم ہے ۔

قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِیْٓ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٤١﴾

قَالَ ؛ سلیمان نے کہا ۔ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا ؛ بلقیس کے تخت کو ذرا بدل دو ، صورت شکل میں ذرا سا تغیر کردو ۔ نَنْظُرْ ؛ ہم دیکھتے ہیں ۔ اَتَهْتَدِیْ ؛ کیا ہدایت پاتی ہے ، سمجھ جاتی ہے ۔ اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ؛ یا ہوجاتی ہے ان لوگوں میں سے جو ہدایت نہیں پاتے ۔

ترجمہ :- کہا اس کے تخت کو ذرا بدل دو (اس کی صورت کو متغیر کردو) ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ سمجھتی ہے کہ نہیں سمجھتی (پہچانتی ہے یا نہیں پہچانتی) یا ان لوگوں میں سے ہوجاتی جو ہدایت نہیں پاتے ۔

فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿٤٢﴾

فَلَمَّا جَآءَتْ ؛ پھر جب شہر سبا سے قدس کو آپہنچتی ہیں ۔ قِيْلَ ؛ بلقیس سے کہا گیا ۔ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؛ کیا تمہارا تخت ایسا ہے ۔ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ؛ بلقیس نے کہا گویا کہ وہی ہے ۔ وَاُوْتِيْنَا الْعِلْمَ ؛ اور ہم کو علم دیا گیا تھا ۔ اور ہم کو علم ہو چکا تھا ۔ مِنْ قَبْلِهَا ؛ اس سے پہلے ہی ۔ وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ؛ اور ہم تسلیم کرنے والے ہیں ۔ مسلمان ہیں ۔ مطیع و فرماں بردار ہیں ۔

ترجمہ :- پس جب آئیں ، کہا گیا کہ کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے ۔ کہا گویا کہ وہی ہے اور ہم کو اس سے پہلے ہی علم ہو چکا تھا ۔ اور ہم تو پہلے ہی سے مسلمان ہیں ۔

وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٤٣﴾

وَصَدَّهَا ؛ اور بلقیس سے روک دیا، موقوف کردیا۔ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؛ جو کچھ وہ پوجتی تھیں غیرِ خدا کو، خدا کو چھوڑکر۔ اِنَّھَا کَانَتْ مِنْ قَوْمٍ کٰفِرِیْنَ ؛ بے شک وہ ایک کافر قوم میں سے تھیں۔

ترجمہ:- انھوں نے اس سے (سلیمان نے بلقیس سے) ماسوا اللہ کی پرستش کو روک دیا۔ یقیناً وہ تو ایک کافر قوم میں سے تھیں۔

قِیْلَ لَهَا ادْخُلِی الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتْ عَنْ سَاقَیْهَا ؕ

قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ ؕ

قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۳ ۱۳ ۱۸

قِیْلَ لَھَا ؛ بلقیس سے کہا گیا۔ اُدْخُلِی الصَّرْحَ ؛ محل میں داخل ہو۔ فَلَمَّا رَاَتْہُ ؛ پھر جب اس محل کو دیکھا۔ حَسِبَتْہُ لُجَّۃً ؛ سمجھا کہ گہرا پانی ہے۔ وَکَشَفَتْ عَنْ سَاقَیْھَا ؛ اور اپنی پنڈلیاں کھول دیں۔ پنڈلیوں سے اوپر کپڑا چڑھالیا۔ قَالَ اِنَّہٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ ؛ سلیمان نے کہا بے شک یہ ایک محل ہے جوڑا ہوا۔ مِنْ قَوَارِیْرَ ؛ شیشوں سے۔

جب بلقیس نے سلیمان کے پاس اپنے ملک سے زیادہ اہتمام پایا اور دیکھا کہ چشمِ زدن میں ان کا تخت سبا سے اُٹھ کر قدس میں آ گیا ہے تو ان کی سلطنت کا تکبّر باقی نہیں رہا اور قدرتِ الٰہی کا جلوہ ان کی آنکھوں کے پیشِ نظر آ گیا۔

قَالَتْ ؛ بلقیس نے کہا۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب! اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ؛ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا۔ اور میں بڑی تاریکی میں پڑی رہی، اپنا نقصان کیا۔ وَاَسْلَمْتُ ؛ اور مسلمان اور فرمانبردار ہوگئی ہوں۔ مَعَ سُلَیْمٰنَ ؛ سلیمان کے ساتھ۔ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ اللہ رب العالمین کی۔

ترجمہ:- ان سے کہا گیا ذرا محل شاہی میں داخل ہو۔ پھر جب اس کو دیکھا تو سمجھا کہ یہاں پانی ہے اور اپنی پنڈلیوں پر سے کپڑا ہٹا دیا (سلیمان نے) کہا کہ یہ شیشہ جڑا ہوا محل ہے (یہ شیش محل ہے) (بلقیس نے) کہا بارے خدایا! میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اب میں سلیمان کے ساتھ اللہ رب العالمین کی مطیع وفرمانبردار (اور مسلمان بندی) بنی ہوں۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِیْقٰنِ یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے یقیناً بھیجا، ارسال کیا۔ اِلٰی ثَمُوْدَ ؛ قومِ ثمود کی طرف۔ اَخَاھُمْ صٰلِحًا ؛ انھیں کے خاندان کے بھائی صالح کو۔ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ ؛ یہ حکم دے کر کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کی بندگی کرو۔ فَاِذَا ھُمْ فَرِیْقٰنِ ؛ پھر وہ دوفریق بن گئے، دوگروہ دو جتھے ہوگئے۔ یَخْتَصِمُوْنَ ؛ کہ آپس میں خصومت کرتے ہیں، جھگڑتے ہیں۔

ترجمہ :- اور ہم نے یقیناً ثمود کی طرف انھیں کے بھائی صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا اس پیغام کے ساتھ کہ اللہ کی بندگی کرو۔ پھر وہ دو فریق بن گئے آپس میں لڑتے ہوئے (خصومت کرتے ہوئے)۔

قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٦﴾

قَالَ يٰقَوْمِ ؛ صالح نے کہا اے میری قوم ! لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ ؛ تم کیوں عجلت کرتے ہو، مانگتے ہو۔ بِالسَّيِّئَةِ ؛ برائی کو۔ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ؛ بھلائی سے پہلے۔ یعنی کیوں گناہ میں متبلا ہو کر اپنی تباہی کو چاہتے ہو۔ اور توبہ و استغفار کر کے اپنی خوشحالی کو کیوں نہیں چاہتے۔ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ ؛ کیوں اللہ سے مغفرت طلب نہیں کرتے۔ استغفار کیوں نہیں پڑھتے۔ کیوں اپنے خطاؤں کی معافی نہیں چاہتے۔ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؛ تاکہ تم مستحقِ رحم ہو، تم پر رحم کیا جائے۔

ترجمہ :- (صالح نے) کہا لوگو ! بھلائی سے پہلے برائی کیوں بہ عجلت چاہتے ہو۔ اللہ سے کیوں معافی نہیں چاہتے کہ تم رحم کئے جاؤ۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۚ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿٤٧﴾

قَالُوْا ؛ منکرین نے کہا۔ اِطَّيَّرْنَا بِكَ ؛ ہم تم کو منحوس پاتے ہیں۔ جب سے تمہارے قدم آئے ہیں اور تم نے تبلیغ شروع کی۔ ہر طرف سے تباہی موجود ہوئی۔ عربوں کی عادت تھی کہ جب پرندوں کی ٹولی بیٹھی رہتی تو اس کو اُڑاتے۔ اگر وہ ٹولی سیدھے ہاتھ کی طرف جاتی تو نیک فال لیتے اور بائیں طرف جاتی تو بدفال۔ اِطَّيَّرْنَا۔ اصل میں تَطَيَّرْنَا تھا ''تا'' کو ''طا'' بنا کر ادغام کیا گیا۔ ابتدا و سکون پیدا ہوا تو ہمزہ وصل شروع میں لایا گیا۔ وَبِمَنْ مَّعَكَ ؛ اور ان لوگوں کو بھی جو تمہارے ساتھ ہیں۔ یعنی ہم تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے بدشگونی لے رہے ہیں۔ تم سب کو منحوس سمجھ رہے ہیں۔ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ صالح نے کہا۔ تمہاری بدفالی، تمہاری بری قسمت، تمہارا بُرا شگون۔ اس کا سبب تو اللہ ہی کو معلوم ہے، اُسی کے علم میں ہے۔ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ؛ بلکہ تم ایسی قوم ہو جو فتنے میں پڑی ہے۔ اب تم پر عذاب آنے والا ہے۔

ترجمہ :- (منکرین نے) کہا ہم تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے بُرا شگون لیتے ہیں (صالح نے) کہا تمہارے شگون کے سبب کا علم تو اللہ کے پاس ہے۔ بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو فتنہ میں پڑو گے (عذاب میں مبتلا ہو گے)۔

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿٤٨﴾

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ ؛ اور اس شہر میں تھے۔ تِسْعَةُ رَهْطٍ ؛ (٩) نو آدمی۔ تُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں فساد

پھیلاتے ۔ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ؛ اور اصلاح نہ کرتے ، کوئی بات صلاحیت کی نہ کرتے ۔

ترجمہ :- اور شہر میں (٩) نو آدمی ایسے تھے جو زمین میں فساد پھیلاتے اور کسی قسم کی اصلاح نہ کرتے ۔

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿٤٩﴾

قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ ؛ ان (٩) نو آدمیوں نے آپس میں کہا کہ خدا کی قسم کھاؤ ۔ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ؛ کہ رات کو حملہ کریں گے ان پر اور ان کے متعلقین پر یعنی ڈاکہ ڈالیں گے ، شب خون ماریں گے ۔ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ ؛ پھر ہم بڑے زور سے کہیں گے ۔ لِوَلِيِّهٖ ؛ ان کے ورثاء کو ، ان کے اولیاء کو ۔ مَاشَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ ؛ ہم حاضر نہ تھے ہلاکی کی جگہ پر ان لوگوں کے ۔ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ؛ اور بے شک ہم صادق ہیں ، سچ کہتے ہیں ۔

ترجمہ :- اُنھوں نے کہا آؤ ہم سب خدا کی قسم کھائیں کہ ان پر (صالح پر) اور ان کے لوگوں پر شب خون ماریں اور پھر بڑے زور سے کہیں کہ ان کے متعلقین کی ہلاکی سے ہم واقف ہی نہیں (ہم نے ان کے قتل گاہ کو دیکھا ہی نہیں) اور ہم تو بڑے ہی سچّے ہیں ۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٥٠﴾

وَمَكَرُوْا مَكْرًا ؛ اور انھوں نے ایک تدبیر کی ۔ ایک قسم کی مکاری کی ۔ وَمَكَرْنَا مَكْرًا ؛ اور ہم نے بھی ایک تدبیر کی ۔ ان کی تدبیروں کی سزا دی ۔ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ؛ مگر ان کو اس کا شعور نہ تھا ۔

ترجمہ :- اور انھوں نے ایک تدبیر کی اور ہم نے بھی ایک تدبیر کی مگر ان کو اس کا شعور نہ ہوا ۔ (بے خبر کے بے خبر رہے) ۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٥١﴾

فَانْظُرْ ؛ پس ذرا دیکھو ، نظر کرو ۔ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ؛ کیسا تھا انجام ان کے مکر کا ، فریب کا ، تدبیروں کا ۔ اَنَّا دَمَّرْنَا هُمْ ؛ ہم نے ان کو غارت کردیا ، تباہ و برباد کردیا ۔ جڑ پیڑ سے اکھیڑ کر پھینکا ان کو ۔ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ؛ اور ان کے تمام متعلقین کو ۔

ترجمہ :- ذرا دیکھو ! ان کی مکاری کا انجام کیسا ہوا ۔ ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو سب کو تباہ و برباد کردیا ۔

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٥٢﴾

فَتِلْکَ بُیُوْتُھُمْ ؛ پھر یہ ان کے گھر ہیں ۔ خَاوِیَۃً ؛ بحالیکہ وہ خالی پڑے ہیں ۔ بِمَا ظَلَمُوْا ؛ اس وجہ سے کہ انھوں نے ظلم کیا ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؛ بے شک اس میں ایک عبرت ہے ، نشانی ہے ۔ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ؛ کن کے لئے ؟ ان کے لئے جن کو کچھ علم ہے ۔ جو کچھ جانتے بوجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- پس یہ ان کے گھر خالی پڑے ہیں ان کے مظالم کی وجہ سے ۔ یقیناً اس میں تو اہلِ علم کے لئے عبرت ہے ۔

وَاَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۵۳﴾

وَاَنْجَیْنَا ؛ اور ہم نے نجات دی ، بچالیا ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے تھے ۔ وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ؛ اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرتے تھے ۔ وہ متقی و پرہیزگار تھے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے مسلمانوں اور پرہیزگاروں کو نجات دے دی (ان کو بچالیا) ۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَۃَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۴﴾

وَلُوْطًا ؛ اور یاد کرو لوط کو ۔ اور ہم نے لوط کو بھیجا ۔ اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖ ؛ جب کہ انھوں کہا اپنی قوم سے ، اپنے لوگوں کو ۔ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَۃَ ؛ کیا تم بے حیائی کا کام کرتے ہو ۔ خلافِ فطرت کام کے مرتکب ہو ۔ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ؛ اور تم بینا ہو ۔ صاحبِ بصیرت ہو ۔ عقل رکھتے ہو ۔

ترجمہ :- اور (ہم نے) لوط کو بھیجا جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم بے حیائی کا کام کرتے ہو ۔ حالانکہ تم بصیرت اور سمجھ والے معلوم ہوتے ہو ۔

اَئِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَہْوَۃً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْہَلُوْنَ ﴿۵۵﴾

اَئِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ ؛ کیا تم مردوں کے پاس جاتے ہو ۔ شَہْوَۃً ؛ بہ ارادۂ شہوت ۔ للچا کر ۔ مِنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؛ عورتوں کو چھوڑکر ۔ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْہَلُوْنَ ؛ بلکہ تم جاہل لوگ ہو ۔ نادان قوم ہو ۔

ترجمہ :- کیا تم مردوں سے شہوت پرستی کرتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر ۔ بلکہ تم تو سخت جاہل لوگ ہو ۔

فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِہٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْیَتِکُمْ ۚ اِنَّھُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَھَّرُوْنَ ﴿۵۶﴾

فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِہٖ ؛ پھر ان کی قوم کا کوئی معقول جواب نہ تھا ۔ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا ؛ مگر یہ کہ انھوں نے کہا ۔

اَخْرِجُوْآ اٰلَ لُوْطٍ ؛ نکال دو لوط کے لوگوں کو ۔ مِنْ قَرْيَتِكُمْ ؛ تمہارے قریہ میں سے ، گاؤں میں سے ، بستی میں سے ۔ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ؛ یہ لوگ اپنے آپ کو بڑا پاک صاف سمجھتے ہیں ۔ بڑے ستھرے بنتے ہیں ۔ طہارت کا دعویٰ کرتے ہیں ۔ خود کو طاہر و پاک جانتے ہیں ۔

ترجمہ :- پس ان کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ لوط کے لوگوں کو اپنی بستی سے نکال دو وہ اپنے آپ کو بڑا طاہر و مُطہر سمجھتے ہیں ۔

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۡ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۵۷﴾

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ ؛ پھر ہم نے لوط کو اور ان کی قوم کو نجات دی ۔ رہائی دی ۔ بچالیا ۔ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ؛ مگر ان کی عورت کو ۔ قَدَّرْنٰهَا ؛ ہم نے اس کے لئے مقدر کر دیا تھا ۔ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ؛ رہ جانے والوں میں ۔ یعنی لوط علیہ السلام کی عورت مسلمان نہ تھی لہذا وہ ان کے ساتھ نہ آئی ۔ اور مبتلائے عذاب ہوگئی ۔

ترجمہ :- اور ہم نے لوط کو اور ان کے متعلقین کو نجات بخشی بجز ان کی عورت کے کہ اس کی تقدیر میں تھا پیچھے رہ جانا ۔

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۵۸﴾ ع ۱۴ ۴ ۱۹

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؛ اور ہم نے ان پر ایک بارش کر دی یعنی پتھر برسائے ۔ فَسَآءَ ؛ پس کیا بُری ہے ۔ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ؛ ان ڈرائے ہوئے لوگوں پر کی بارش ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان پر ایک برسات کر دی اور وہ لوگ جن کو تبلیغ کر دی گئی تھی ان پر کیا بُری بارش ہوئی ۔

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ تعریف اور شکر کے لائق خدا ہی ہے ۔ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهٖ ؛ اور اس کے بندوں پر سلام ہے ۔ اَلَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؛ جن کو اس نے چُن لیا ، پسند کیا ۔ اِصْطَفٰى کا مادّہ ہے صفا ۔ باب افتعال کا تا ، صاد کی وجہ سے طا بن گیا ۔ ءَآللّٰهُ خَيْرٌ ؛ کیا اللہ بہتر ہے ، خیر ہے ۔ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؛ یا وہ معبود جس سے شرک کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- (پیغمبر تم) کہو ! الحمد للہ ، اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو ۔ کیا اللہ اچھا ہے یا وہ معبود جن کو خدا کا شریک سمجھتے ہیں ؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کذٰلک نفصّل الاٰیٰت لقوم یتفکرون

وع

۲۰

امر خلق

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبدالقدیر صدّیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدّیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدّیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ﴿۶۰﴾

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ وہ کون ہے جو پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ۔ وَاَنْزَلَ لَكُمْ ؛ اور تمہارے لئے اُتارا ، نازل کیا ۔ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ آسمان سے پانی ۔ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ ؛ اور ہم نے اُگایا اس سے ۔ حَدَآئِقَ ؛ جمع حَدِيْقَةٌ ۔ باغ ۔ ذَاتَ بَهْجَةٍ ؛ رونق اور بہجت والی ۔ مَا كَانَ لَكُمْ ؛ نہیں ہے تمہاری قدرت میں ۔ تمہارا کام نہیں ہے ۔ اَنْ تُنْۢبِتُوْا ؛ کہ اس سے اُگاو ۔ شَجَرَهَا ؛ اس کے درخت ۔ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؛ کیا کوئی معبود خدا کے ساتھ بھی ہے ؟ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؛ بلکہ وہ ایک ایسی قوم ہے جو رستہ سے ہٹ جاتی ہے ، مُڑ جاتی ہے ۔ عدول حکمی ، حکم سے ہٹ جانا ۔

ترجمہ :- وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے تمہارے لئے پانی اُتارا ۔ وہ ہم ہی ہیں کہ اس سے بارونق باغ بنائے ۔ تمہاری قدرت میں نہیں ہے کہ ان سے درخت اُگاؤ ۔ کیا اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہے ؟ بلکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو کجروی کرتے ہیں ۔ (عدول حکمی کرتے ہیں) ۔

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۶۱﴾

اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ ؛ کیا جس نے زمین کو بنایا ۔ قَرَارًا ؛ قرارگاہ ، ٹھیرنے کی جگہ ۔ ٹھکانہ ۔ وَجَعَلَ خِلٰلَهَا ؛ اور بنایا اس کے اندر خِلَالٌ ۔ وہ کاڑی جو دانتوں میں کی جاتی ہے ۔ خَلَلٌ ۔ نقصان ۔ اَنْهٰرًا ؛ نہروں کو ۔ وَجَعَلَ لَهَا ؛ اور پیدا کیا اس کے لئے ۔ رَوَاسِيَ ؛ بوجھ ۔ لنگر ۔ پہاڑ ۔ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ ؛ اور بنایا دو دریاؤں کے بیچ میں ۔ حَاجِزًا ۔ مانع ۔ حجاب ۔ پردہ ۔ اوٹ ۔ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؛ کیا اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہے ؟ نہیں ! ہرگز نہیں ۔ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ بلکہ ان میں کے اکثر بے علم ہیں ، کچھ نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- کیا جس نے زمین کو قرارگاہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں بنائیں اور اُن کے لئے لنگر بنائے (پہاڑ بنائے) اور دو دریاؤں کے درمیان پردہ بنایا ۔ کیا اللہ کے ساتھ اور بھی کوئی معبود ہے ؟ (جی نہیں !) بلکہ ان کے اکثر کچھ نہیں جانتے ۔

اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَ یَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ وَ یَجۡعَلُکُمۡ خُلَفَآءَ الۡاَرۡضِ ؕ
ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ ﴿ؕ۶۲﴾

اَمَّنْ یُّجِیْبُ ؛ کیا جو جواب دیتا ہے، قبول کرتا ہے، سنتا ہے ۔ اَلْمُضْطَرَّ ؛ بے قرار کو، ضرر رسیدہ کو ۔ اِذَادَعَاہُ ؛ جب اس کو پکارے ۔ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ ؛ اور کھول دیتا ہے برائی کو ۔ دفع کر دیتا ہے سختی کو ۔ کَشْفٌ ۔ کھول دینا ۔ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؛ اور تم کو زمین کا نائب بناتا ہے، خلیفہ بناتا ہے، جانشین بناتا ہے ۔ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؛ کیا اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہیں ؟ (جی نہیں ! ہرگز نہیں !) قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ؛ تم بہت کم عبرت لیتے ہو، نصیحت پکڑتے ہو، سوچتے ہو ۔

ترجمہ :- کیا جو مضطر اور بے قرار کی سُن لیتا ہے جب اس کو پکارے اور برائی کو کھول دیتا ہے اور تم کو زمین میں خلیفہ بناتا ہے ۔ کیا اللہ کے ساتھ اور معبود بھی ہے ؟ (جی نہیں ! ہرگز نہیں !) تم بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو (سوچتے سمجھتے ہو) ۔

اَمَّنۡ یَّہۡدِیۡکُمۡ فِیۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَ الۡبَحۡرِ وَ مَنۡ یُّرۡسِلُ الرِّیٰحَ
بُشۡرًۢا بَیۡنَ یَدَیۡ رَحۡمَتِہٖ ؕ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ تَعٰلَی اللّٰہُ عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿ؕ۶۳﴾

اَمَّنْ یَّھْدِیْکُمْ ؛ کیا کوئی ہے جو تم کو ہدایت کرے، راستہ بتائے ۔ فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؛ خشکی اور تری کی ظلمتوں اور تاریکیوں میں، جنگل اور دریا کی اندھیریوں میں ۔ وَمَنْ یُّرْسِلُ الرِّیٰحَ ؛ اور جو ہوا کو بھیجتا ہے ۔ بُشْرًا ؛ بشارت خوشخبری ۔ بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ ؛ سامنے پہلے اپنی رحمت کے ۔ یعنی رحمت کے ساتھ بشارت کو لاتا ہے ۔ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؛ کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی خدا بھی ہے ؟ (جی نہیں !) ۔ تَعٰلَی اللّٰہُ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ؛ اللہ اس سے اعلیٰ وارفع ہے کہ تم شرک کرتے ہو ۔ تم جن جن سے شرک کرتے ہو اس سے وہ بہت پاک اور بلند ہے ۔

ترجمہ :- کیا کوئی ایسا بھی ہے جو تم کو خشکی اور تری کی ظلمتوں میں راستہ بتائے (ہدایت کرے) اور کیا کوئی ایسا بھی ہے کہ اپنی بارانِ رحمت سے پہلے بشارت بنا کر ہواؤں کو بھیجے ۔ کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے ؟ (جی نہیں !) ۔ جن سے یہ لوگ شرک کرتے ہیں اس سے اللہ اعلیٰ وارفع ہے ۔

اَمَّنۡ یَّبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ یُعِیۡدُہٗ وَ مَنۡ یَّرۡزُقُکُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ ؕ

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۶۴

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ؛ کیا جس نے ابتداء کی پیدا کرنے کی ، پہلے پیدا کیا ۔ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؛ (بے شک) پھر دوبارہ پیدا کرے گا ۔ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ ؛ اور جوتم کو رزق دیتا ہے ، کھلاتا پلاتا ہے ۔ مِنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمان سے اور زمین سے ۔ آسمان سے پانی برساتا ہے ، زمین میں نباتات اُگاتا ہے ۔ ءَاِلٰـهٌ مَّعَ اللّٰـهِ ؛ کیا اللہ کے سوائے کوئی اور معبود بھی ہے؟ (جی نہیں) ۔ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ؛ پیغمبر! تم کہوتم اپنی دلیل قاطع تو لاؤ ۔ بَرَهَ ـ يَبْرَهُ ـ بُرْهَانًا ـ کاٹنا ۔ بُرْهَةٌ ۔ زمانہ کا تھوڑا حصہ ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگرتم سچے ہو ۔

ترجمہ :- کیا جو ابتداءً پیدا کرتا ہے ۔ اور (بے شک) پھر دوبارہ بھی پیدا کرتا ہے اور جوتم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے ۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے ؟ (جی نہیں) ۔ (پیغمبر!) تم کہو ! تم اس پر کوئی قطعی دلیل لاؤ اگرتم سچے ہو ۔

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝۶۵

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ ؛ کوئی نہیں جانتا آسمانوں اور زمین میں جوغیب کی باتیں ہیں ، جو چیزیں چھپی ہوئی ہیں ۔ اِلَّا اللّٰهُ ؛ مگر اللہ ۔ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ؛ اور ان کوشعور نہیں ، علم نہیں ۔ وہ نہیں جانتے ۔ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ؛ کب قبروں میں سے اُٹھائے جائیں گے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو آسمانوں اور زمین میں کی غیب کی باتیں کوئی نہیں جانتا مگر اللہ ۔ اور انھیں کیا معلوم کہ کب قبروں میں سے اُٹھائے جائیں گے ۔

۵ ع ۸ ۱ بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِىْ شَكٍّ مِّنْهَا ۚ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝۶۶

بَلِ ادّٰرَكَ ؛ بلکہ انھوں نے بار بارتوجہ کی ۔ بار بار پہنچا ۔ عِلْمُهُمْ ؛ ان کا علم ۔ فِى الْاٰخِرَةِ ؛ آخرت کے متعلق ۔ انھوں نے لاکھ سوچا آخرت کے بارے میں ۔ غور وفکر کیا ۔ مگر کچھ نہ ہوا ۔ بَلْ هُمْ فِىْ شَكٍّ مِّنْهَا ؛ بلکہ وہ آخرت کے متعلق شک ہی میں پڑے رہے ۔ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ؛ بلکہ وہ آخرت کے متعلق اندھے کے اندھے ہی رہے ۔ عَمِىَ ۔ اندھا ہوا ۔ اَعْمٰى ۔ اندھا ۔ عَمٰى ۔ اندھاپن ۔

ترجمہ :- بلکہ انھوں نے آخرت کے متعلق بار بار سوچا اور وہ اس کے متعلق شک ہی میں پڑے رہے بلکہ وہ اس کے متعلق اندھے کے اندھے ہی رہے ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور ان لوگوں نے کہا جنھوں نے کفر کیا، منکر بولے ۔ ءَ اِذَا كُنَّا تُرٰبًا ؛ کیا جب ہم مٹی ہوجائیں ۔ وَاٰبَآؤُنَا ؛ اور ہمارے باپ دادا بھی ۔ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ؛ کیا ہم زمین سے نکالے جائیں گے ۔ کیا ہم کو قبروں سے نکلنا ہوگا۔

ترجمہ :- اور منکروں نے کہا جب ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہوجائیں گے تو کیا پھر نکالے جائیں گے (دوبارہ قبروں سے اُٹھائے جائیں گے) ؟

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾

لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا ؛ یقیناً ہم سے وعدہ کیا گیا اس کا ۔ نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا ؛ ہم اور ہمارے باپ دادا سے بھی ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ؛ نہیں ہے یہ مگر پرانے قصّے ، اگلوں کی کہانیاں ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے اس سے پہلے ایسے ہی وعدے کئے گئے یہ سب پُرانے ڈھکوسلے ہیں (اگلی کہانیاں ہیں) ۔

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو ۔ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ؛ زمین میں سیر کرو ۔ فَانْظُرُوْا ؛ ملک ملک پھر کر دیکھو ۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیا ہوا۔ کیسا ہوا ۔ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ؛ انجام مجرموں کا ۔ نافرمانوں کا حشر ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو ذرا زمین میں چل پھر کر تو دیکھو مجرموں کا کیسا انجام ہوا ۔

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِىْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾

وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان کے متعلق تم غم نہ کرو ۔ وَلَا تَكُنْ فِىْ ضَيْقٍ ؛ اور دل تنگ نہ ہو ، بیزار نہ ہو ، ضیق اور تنگی میں نہ پڑو ۔ مِمَّا يَمْكُرُوْنَ ؛ ان کی اس چیز سے کہ وہ مکر کرتے ہیں ، شرارتیں کرتے ہیں ، بدتدبیریں کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور تم ان پر کچھ غم نہ کرو اور ان کی مکاریوں سے دل تنگ نہ ہو ۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۷۱﴾

وَيَقُوْلُوْنَ ؛ اور وہ کہتے ہیں ۔ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ ؛ یہ وعدہ کب پورا ہوگا ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم سچّے ہو ۔ راست گو ، صادق القول ۔

ترجمہ :- اور وہ کہتے ہیں ۔ یہ وعدہ کب پورا ہوگا ۔ اگر ہو تم سچّے (صادق) ۔

قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ ؛ عنقریب ہو تمہارے پیچھے ۔ رَدِفٌ ۔ پیچھے آنے والا ۔ قافیہ کا بھائی ردیف ۔ شہسوار کی پیٹھ کے پیچھے پیچھے چلنے والا ۔ بَعْضُ الَّذِیْ تَسْتَعْجِلُوْنَ ؛ بعض چیز جس کو تم بہ عجلت طلب کرتے ہو، جلد مانگتے ہو، جس کے لئے شتابی کرتے ہو ۔

ترجمہ :- تم کہو شائد تمہاری پیٹھ ہی پر پہنچ جائیں بعض وہ چیزیں جن کی تم جلدی کرتے ہو ۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

وَاِنَّ رَبَّکَ ؛ اور بے شک تمہارا رب ۔ لَذُوْفَضْلٍ عَلَى النَّاسِ ؛ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے ۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَشْکُرُوْنَ ؛ مگر ان کے اکثر شکر نہیں کرتے ، قدر نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- اور بے شک تمہارا رب لوگوں پر فضل کرنے والا ہے ۔ مگر ان کے اکثر شکر نہیں کرتے ۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَیَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾

وَاِنَّ رَبَّکَ لَیَعْلَمُ ؛ اور بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے ۔ مَا تُکِنُّ صُدُوْرُھُمْ ؛ جن کو اُن کے سینے چھپاتے ہیں ۔ مَکْنُوْنٌ ۔ چھپا ہوا ۔ کِنٌّ ۔ پردہ ۔ کِنٌّ ۔ جھاڑی ۔ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ؛ اور جو کچھ علانیہ کرتے ہیں ، بالاعلان کرتے ہیں ، ظاہر بظاہر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے ان چیزوں کو کہ ان کے سینے چھپاتے اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں (ان کے ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے) ۔

وَمَا مِنْ غَآىٕبَةٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۷۵﴾

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ ؛ اور نہیں ہے کوئی پوشیدہ ، پردۂ غیب میں ، چھپی ہوئی ۔ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمان میں ہو یا زمین میں ۔ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ؛ مگر وہ ایک روشن کتاب میں ہے ۔ لوحِ محفوظ میں ہے ۔ علمِ الٰہی میں ہے ۔

ترجمہ :- اور کوئی چیز ایسی نہیں جو آسمان اور زمین میں پوشیدہ ہو مگر وہ ایک روشن کتاب (یعنی علمِ الٰہی) میں موجود ہے ۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَقُصُّ عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَكْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ ؛ بے شک یہ قرآن بیان کرتا ہے ۔ عَلٰى بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ بنی اسرائیل کے سامنے ۔ اَكْثَرَ الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ؛ اکثر اس چیز کو جس میں یہ اختلاف کرتے ہیں ، آپس میں جھگڑتے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے ایسی اکثر چیزیں بیان کرتا ہے جن کے متعلق ان کو اختلاف تھا ۔

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۷۷﴾

وَاِنَّهٗ لَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ؛ اور بے شک یہ قرآن سراپا ہدایت اور رحمت ہے ۔ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ؛ ایمانداروں کے لئے ۔ مسلمانوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور بے شک یہ ہدایت اور رحمت ہے ایمانداروں کے لئے ۔

اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ﴿۷۸﴾

اِنَّ رَبَّکَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ ؛ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا ۔ بِحُكْمِهٖ ؛ اپنے حکم سے ۔ اپنی حکومت سے ۔ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ؛ اور وہی ہے عزت والا ، علم والا ۔ وہ زبردست بھی ہے سب کچھ جانتا بھی ہے ۔

ترجمہ :- بے شک تمہارا رب اپنی حکومت سے ان کے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہی ہے عزت اور علم والا ۔

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ﴿۷۹﴾

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؛ لہٰذا تم اللہ پر توکل کرو ۔ اس پر اعتماد کرو ۔ اس پر بھروسہ رکھو ۔ اِنَّکَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ؛ بے شک تم واضح برحق طریقہ پر ہو ۔ تمہارا دین سچا ہے ، ناقابلِ انکار ہے ۔

ترجمہ :- لہٰذا تم اللہ پر توکل کرو ۔ تم برحق واضح دین پر ہو ۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ﴿۸۰﴾

اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ؛ بے شک تم مُردہ دِلوں کو سنا نہیں سکتے ۔ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ ؛ اور نہیں سنا سکتے بہروں کو ، پکارنے کو ۔ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ ؛ جب پیٹھ پھیر کر مڑیں ، چلیں ۔

ترجمہ :- بے شک تم مُردوں کو سُنا نہیں سکتے اور نہ بہروں کو پکار کر سُنا سکتے ہو جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں ۔

صاحبو ! قرآن شریف کے وہی معنی لئے جائیں جس کی شرح حدیث شریف کرتی ہو ۔ بیسیوں حدیثوں میں ہے کہ قبروں پر جاؤ تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ کہو ۔ رسول اللہ ﷺ نے ابوجہل ، عتبہ ، شیبہ وغیرہ کو جب کہ وہ کنویں میں مرے پڑے تھے فرمایا ! کہ '' اللہ نے اپنا وعدہ تو مجھ سے پورا فرمایا مگر تم یہ بتاؤ کہ تم سے بھی وعدہ پورا ہوا ؟ '' لوگوں نے عرض کیا کہ یہ تو مُردے ہیں آپ نے فرمایا : تم ان سے زیادہ سُن نہیں سکتے ۔ لہٰذا لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى سے مراد مَوْتَى الْقُلُوْبِ

ہیں ۔ مُردہ دل ہیں اور اَصــم یعنی بہروں سے مُراد حق بات نہ سننے والے ہیں ۔ یہ بلیغ استعارہ ہے ۔ نادان ان کو عدم سماعِ موتٰی میں پیش کرتے ہیں اور اس حدیث پر توجہ نہیں کرتے ۔ یہ لوگ قرآن کے حقیقی معنوں سے کیا منہ پھیر کر چلے ہیں ۔

وَمَآ اَنۡتَ بِهٰدِى الۡعُمۡىِ عَنۡ ضَلٰلَتِهِمۡ‌ؕ اِنۡ تُسۡمِعُ اِلَّا مَنۡ يُّؤۡمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ﴿۸۱﴾

وَمَــا اَنْــتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ ؛ اور تم اندھوں کو ہدایت کرنے والے نہیں ہو ۔ تم اندھوں کو راستہ نہیں بتا سکتے ۔ عَنْ ضَلٰـــلَتِهِمْ ؛ ان کی ضلالت وگمراہی سے ۔ دیکھو یہاں بھی دل کے اندھوں کو اللہ تعالیٰ نے اندھا کہا ۔ اِنْ تُسْـمِعُ ؛ تم نہیں سنا سکتے ۔ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا ؛ مگر ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں ۔ فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؛ پھر وہ مسلمان ہیں ، مطیع ہیں ، فرماں بردار ہیں ۔ خود کو ہمارے حوالے کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- تم اندھوں کو راستہ نہیں بتا سکتے ۔ تم انھیں کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ مسلمان ہیں ۔

وَاِذَا وَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَيۡهِمۡ اَخۡرَجۡنَا لَهُمۡ دَآبَّةً مِّنَ الۡاَرۡضِ تُكَلِّمُهُمۡ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوۡا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۸۲﴾ ع۶/۲

وَاِذَا وَقَعَ الْقَـوْلُ عَـلَيْهِمْ ؛ اور جب ان پر حکمِ الٰہی آجائے گا ۔ اَخْـرَجْنَـا لَهُمْ ؛ تو ہم ان کے لئے نکالیں گے ، پیدا کریں گے ۔ دَآبَّـــةً مِّنَ الْاَرْضِ ؛ ایک چلنے پھرنے والا زمین سے ۔ تُـكَلِّـمُهُـمْ ؛ ان سے گفتگو کرے گا ، بولے گا ۔ اَنَّ النَّاسَ ؛ کہ لوگ ۔ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا ؛ تھے ہماری آیتوں پر ۔ لَا يُوْقِنُوْنَ ؛ یقین نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- اور جب خدا کا وعدہ ان پر پورا ہوجائے گا تو ہم زمین سے ایک چلنے پھرنے والے کو نکالیں گے جو ان سے گفتگو کرے گا (بولے گا) کہ لوگ ہماری (یعنی خدائے تعالیٰ کی) آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے ۔

صاحبو ! وہ چلنے پھرنے والا کون ہوگا ۔ قرآن میں تو صرف اتنا ہے کہ جو کچھ گزرا ہے اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کرے گا ۔ خواہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یا دنیا ہی میں کوئی شخص پیدا ہو ، یا جانور پیدا ہو جو کافروں اور مسلمانوں کو ایک دوسرے سے علحدہ کردے ۔ قرآن سے زیادہ دُور نکل جانے سے فائدہ کے بجائے نقصان ہوتا ہے مگر لوگ ہیں کہ ان کے قصّے کہانیوں میں بڑا مزہ ملتا ہے ۔ قرآن کہانیوں کی کتاب نہیں ہے نصیحت اور عبرت کی کتاب ہے ۔ فَاعْتَبِرُوْا يٰۤا اُولِى الْاَبْصَارِ ۔

وَيَوۡمَ نَحۡشُرُ مِنۡ كُلِّ اُمَّةٍ فَوۡجًا مِّمَّنۡ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمۡ يُوۡزَعُوۡنَ ﴿۸۳﴾

وَيَوْمَ نَحْشُرُ ؛ اور اس دن کو یاد رکھو کہ ہم جمع کریں گے ۔ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا ؛ ہر فرقہ سے ایک جماعت کو ۔ مِمَّنْ يُّكَذِّبُ بِاٰيٰتِنَا ؛ ان لوگوں سے جو ہماری آیتوں ، نشانیوں اور احکام کی تکذیب کرتے اور جھٹلاتے تھے ۔ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ؛ پھر ان کی جُدا جُدا گروہ بندی ہوگی ۔ اَوْزَع ، يُوْزِعُ ، اِيْزَاعًا ۔ تقسیم کرنا ۔ جُدا جُدا کرنا ۔

ترجمہ :- اور اس دن کو یاد کرو جب ہم ہر فرقہ میں سے ایک ایک جماعت کا حشر کریں گے (ان کو جمع کریں گے) ان میں سے جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے (اور ان کو جھٹلاتے تھے) پھر وہ ہر ہر فرقہ میں تقسیم کئے جائیں گے ۔

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْ ؛ یہاں تک کہ جب وہ حاضر ہوجائیں گے ۔ قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰيٰتِيْ ؛ کیا تم میری آیتوں کو ، باتوں کو ، احکام کو جھٹلاتے اور ان کی تکذیب کرتے تھے اور ان کو دروغ سمجھتے تھے ۔ وَلَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا ؛ اور تم ہماری آیتوں کو بلحاظِ علم کے احاطہ نہیں کئے تھے ۔ تمہاری سمجھ میں کچھ نہ آیا تھا ۔ تمہارے احاطہ علمی سے خارج تھا ۔ اَمَّاذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ اپنی عقل و دانش اور سمجھ سے کیا کام لیتے تھے ۔ آخر تمہاری سمجھ تھی کس کام کی ۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب سب (دربارِ الٰہی میں) حاضر ہوجائیں گے تو وہ اِرشاد فرمائے گا کیا تم میری آیتوں کی تکذیب کیا کرتے تھے حالانکہ اس کو کچھ بھی نہیں جانتے تھے ۔ آخر تم یہ سب کیا کرتے تھے ۔

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾

وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان پر اللہ کا وعدہ پورا ہوگیا ۔ اس کے فرمودہ کا وقت آ گیا ۔ ان پر اس کا کہا پورا ہوا ۔ بِمَا ظَلَمُوْا ؛ ان کے ظلم وستم کی وجہ سے ۔ ان کی شرارت کی وجہ سے ۔ فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ؛ پس اب وہ لوگ بات بھی نہیں کرسکتے ۔ ایک لفظ ان کے منہ سے نہیں نکلتا ۔ وہ سب لاجواب ہوچکے ہیں ۔ مَنْطِق ۔ بات کرنا ۔ نُطْق ۔ گفتگو ۔ نَاطِق ۔ بولنے چالنے والا ۔ مَنْطُوْق ۔ وہ معنی جو الفاظ سے نکلتا ہے ۔ مَنْطِقَة ۔ کمر پٹہ ۔ نَاطِق وَصَامِتْ ۔ انسان وحیوان ۔

ترجمہ :- اور خدا کا کہا ان پر آچکا ان کے ظلم وستم کی وجہ سے ۔ اب ان کے منہ سے بات تک نہیں نکلتی (کچھ بھی بول نہیں سکتے) ۔

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾

اَلَمْ یَرَوْا ؛ کیا انھوں نے نہیں دیکھا ۔ اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ ؛ کہ ہم نے رات کو پیدا کیا ہے ۔ لِیَسْکُنُوْا فِیْهِ ؛ کہ اس میں سکون پکڑیں ۔ چین سے رہیں آرام لیں ۔ وَالنَّھَارَ مُبْصِرًا ؛ اور دن کو روشن بنایا ، دیکھنے کا ، کام کاج کا ، چلنے پھرنے کا ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ ؛ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ۔ دلیلیں ہیں ۔ عبرتیں ہیں ۔ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو یقین کرتے ہیں ، ایمان رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے رات کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس میں سکون و آرام لیں اور دن کو اس لئے بنایا کہ اس میں دیکھیں کام کریں ۔ بے شک اس میں ایمان والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں (عبرتیں ہیں) ۔

وَیَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَکُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِیْنَ ﴿۸۷﴾

وَیَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ ؛ اور اس دن کو بھی یاد کرو جب صور پھونکا جائے گا ۔ نرسنگا اور بگل بجایا جائے گا ۔ فَفَزِعَ ؛ پھر گھبرا جائیں گے ۔ بے قرار ہوجائیں گے ۔ ڈر جائیں گے ۔ مضطرب ہوجائیں گے ۔ بے چین ہوجائیں گے اور جزع و فزع کریں گے ۔ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ؛ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ۔ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؛ مگر جس کو اللہ چاہے وہ قیامت کی پریشانی سے محفوظ رہے گا ۔ وَکُلٌّ اَتَوْهُ ؛ اور سب دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گے ۔ دٰخِرِیْنَ ؛ عاجز ۔ سر جھکائے ہوئے ۔ ذلیل وخوار ۔

ترجمہ :- اور اس دن کو یاد کرو جب صور پھونکا جائے گا ۔ پھر آسمانوں اور زمین میں جو جو ہیں سب گھبرا اُٹھیں گے مگر جس کو اللہ چاہے ۔ اور سب اُس کے پاس سر جھکائے ہوئے عاجزی کے ساتھ حاضر ہوں گے ۔

وَتَرَی الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

وَتَرَی الْجِبَالَ ؛ اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو ۔ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً ؛ اور گمان کرتے ہو کہ وہ ٹھیرے ہوئے ہیں ، اپنی جگہ سے جنبش نہیں کرتے ، نہ ہلتے ہیں نہ چلتے ہیں ۔ وَهِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؛ اور حالانکہ وہ بادلوں کی طرح اُڑے

پھریں گے ۔ صُنْعَ اللّٰہِ ؛ یہ کاریگری ہے خدا کی۔ صَنَعَ اللّٰہُ صُنْعًا ۔ اَلَّذِیْٓ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ ؛ جس نے ہر چیز کو اتقان، مضبوطی، استواری کے ساتھ پیدا کیا۔ اس کا ہر کام پختہ ہے۔ پکا ہے۔ مناسب اور برمحل ہے۔ اِنَّـہٗ خَبِیْـرٌ بِـمَا تَفْعَلُوْنَ ؛ بے شک وہ خبر رکھتا ہے ان چیزوں سے کہ تم کرتے ہو۔ تم جو کچھ کرتے ہو ان سب سے وہ واقف ہے، باخبر ہے۔

ترجمہ :- اور تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو کہ وہ اپنی جگہ سے جنبش نہیں کرتے (غیر متحرک ہیں) اور اُڑے چلیں گے جیسے بادل، (ابر) یہ خدا کا کام ہے (اس کی صنعت گری ہے) جس نے ہر چیز کو مناسب اور مضبوطی کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ بے شک تم جو کچھ کرتے ہو اس سے وہ خوب واقف ہے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝۸۹

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ ؛ جو آئے نیکی لے کر، جو اچھے کام لائے۔ فَلَـہٗ خَیْرٌ مِّنْهَا ؛ تو اس کی جزا اس کے کام سے بہتر دی جائے گی۔ وَھُمْ مِّنْ فَزَعٍ یَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ؛ اور وہ لوگ اس دن کی گھبراہٹ اور جزع وفزع سے اَمن میں رہیں گے۔

ترجمہ :- جو نیک کام کرے اس کو اس کے کام سے بہتر جزا دی جائے گی اور وہ روزِ قیامت کی پریشانی سے اَمن میں رہیں گے۔

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ ؕ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۹۰

وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ ؛ اور جو آئے لے کر برائی کو۔ جو برا کام کرے۔ جو بدی کرے۔ فَکُبَّتْ وُجُوْھُھُمْ فِی النَّارِ ؛ پھر وہ ڈالے جائیں گے اوندھے منہ دوزخ میں۔ کَبَّ ۔ یَکُبُّ ۔ کُبًّا ؛ منہ کے بل گرانا۔ ذلیل وخوار کرنا۔ ھَلْ تُجْزَوْنَ؛ کیا تم جزا دیئے جاؤ گے؟ یعنی نہیں جزا دیئے جاؤ گے۔ استفہامِ انکاری ہے۔ اِلَّا مَا کُنْـتُـمْ تَـعْمَلُوْنَ ؛ مگر اسی کی جو کچھ تم عمل کرتے تھے۔ تم کو تمہارے اعمال کی جزا ملے گی۔

ترجمہ :- اور جو برائی لائے گا وہ دوزخ میں اوندھے منہ گرا دیا جائے گا۔ تم کو تمہارے اعمال ہی کی جزا دی جاتی ہے۔

اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِيْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَيْءٍ ۡ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۹۱

اِنَّمَـآ اُمِرْتُ ؛ مجھے صرف یہی حکم دیا گیا ہے، امر کیا گیا ہے، مامور ہوں۔ اَنْ اَعْبُدَ ؛ کہ میں عبادت کروں، بندگی کروں۔ رَبَّ ھٰذِہِ الْبَلْدَةِ ؛ شہر مکہ کے مالک کی۔ اَلَّذِیْ حَرَّمَھَا ؛ جس نے اس کو محترم بنایا۔ ادب کا مقام بنایا۔ حرم بنایا۔

وَلَـــهٗ كُلُّ شَیْءٍ ؛ اور سب چیز اسی کی ہے ۔ وَاُمِـرْتُ اَنْ اَكُـوْنَ ؛ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رہوں ، ہوجاؤں ۔
مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ؛ حکم برداروں میں ۔ مطیع وفرماں برداروں میں ۔ مسلمانوں میں ۔

ترجمہ :- مجھے صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس محترم شہر کے رب کی عبادت کروں اور سب کچھ اسی کا ہے ۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرماں برداروں میں رہوں ۔

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۹۲﴾

وَاَنْ اَتْلُـوَا الْقُرْاٰنَ ؛ اور یہ کہ میں قرآن پڑھ کر سُناؤں ۔ اس کی تلاوت کروں ۔ قَرَاَ جمع کیا ۔ اس میں الفاظ پر زور ہے ۔ تِلَاوَتْ ۔ سمجھ کر پڑھنا ، زبان کے ساتھ دل کا چلنا ۔ فَـمَـنِ اهْـتَـدٰی فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ؛ پھر جو سیدھا راستہ چلتا ہے تو اس سیدھا راستہ چلنے کا ثواب خود اسی کو ہے ۔ جو ہدایت پر قائم رہتا ہے وہ اپنی ہدایت سے فائدہ اُٹھائے گا ۔ وَمَنْ ضَلَّ ؛ اور جو گمراہ ہوجائے ، ضلالت میں رہے ۔ فَـقُـلْ اِنَّـمَـآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ؛ تو پیغمبر ! تم کہہ دو کہ میں تو ڈرانے والا ہوں ، خطرے سے اطلاع دینے والا ہوں ۔

ترجمہ :- اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ قرآن پڑھ کر سُناؤں ۔ پھر جس نے ہدایت پائی اس ہدایت کا فائدہ خود اسی کو ہے اور جو ضلالت اور گمراہی میں ہے تو (پیغمبر) تم کہہ دو ۔ کہ میں صرف خطرے کی اطلاع دینے والا ہوں (ڈرا دینے والا ہوں) ۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ ع ۷ / ۱۱ / ۳

وَقُلْ ؛ اور پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ اَلْـحَـمْـدُ لِلّٰـهِ ؛ تعریف ہے تو اللہ ہی کی ہے ، وہی لائقِ حمد وستائش ہے ۔ خوبی ہے تو اس کی ۔ احسان ہے تو اس کا ۔ سَیُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ ؛ اب تم کو عنقریب اپنی نشانیاں دکھائے گا ، اپنے آثارِ قدرت بتلائے گا ۔ تم کو معلوم ہوجائے گا کہ قیامت میں کیا ہونے والا ہے ۔ فَتَـعْـرِفُـوْنَهَـا ؛ پھر اس وقت تم سمجھوگے ، پہچان لوگے ۔ تم کو معرفت و عرفان ہوگا ۔ تم کو خبر ہوگی ۔ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ ؛ اور تمہارا رب غافل نہیں ہے ۔ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ؛ تمہارے اعمال و افعال سے ۔ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے ۔

ترجمہ :- اور تم کہو تعریف ہے تو خدا کی ، شکر ہے تو خدا کا ۔ وہ تم کو اپنی قدرت کے کرشمے دکھائے گا تب تمہاری سمجھ میں آئے گا ۔ اور تمہارا رب تمہارے اعمال اور تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے ۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ القصص مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں اٹھیاسی (۸۸) آیتیں اور نو (۹) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓمّٓ ۞۱

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَادِهٖ اپنے دل سے لگتے لگانے سے ''مجھے معلوم نہیں'' کہنا آسان ہے ۔ جو چیز خود کو معلوم نہیں اس کو خدا و رسول پر چھوڑنا بہتر ہے ۔ یہ مقطعاتِ قرآن سے ہے ۔ اللہ و رسول ہی اس کے معنٰی کو جانتے ہیں ۔ اگر وہ ہم کو معلوم کرادینا چاہے تو وہ خدا کا فضل ہوگا ۔

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۞۲

تِلْکَ ؛ وہ ۔ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ؛ ایک واضح کتاب کی آیتیں ہیں ۔ کتابِ مبین سے مُراد قرآن شریف ۔

ترجمہ :- یہ واضح قرآن کی آیتیں ہیں ۔

نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۞۳

نَتْلُوْا عَلَیْکَ ؛ ہم تم کو پڑھ کر سُناتے ہیں ۔ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰی وَ فِرْعَوْنَ ؛ موسٰی وفرعون کے واقعہ اور قصّے سے ۔ حالات سے ۔ اخبار سے ۔ نَبَأٌ ۔ خبر ۔ بِالْحَقِّ ؛ بالکل حق ۔ سچ ۔ برحق ۔ مگر کس کے لئے ۔ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان والے لوگوں کے لئے ۔ اس قوم کے لئے جو ایمان لاتی ہے ۔

ترجمہ :- ہم تم کو موسٰی اور فرعون کے صحیح صحیح واقعات پڑھ کر سناتے ہیں ایمان دار لوگوں کے لئے ۔

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِى الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۞۴

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ ؛ بے شک فرعون زمین میں بڑا تکبّر کرنے لگا تھا ۔ بڑا سر چڑھ گیا تھا ۔ عالی مرتبہ بن گیا تھا ۔ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِیَعًا ؛ اور اپنے لوگوں کے گروہ اور جماعتیں بنادیا تھا ۔ یعنی قومِ فرعون منظّم حالت میں تھی ۔ اسی واسطہ وہ قوی تھی ۔ اور بنی اسرائیل اور قومِ موسٰی منتشر حال میں تھے ۔ لہذا ضعیف تھے ۔ کچھ کرنہیں سکتے تھے ۔ یَسْتَضْعِفُ

طَآئِفَةً مِّنْهُمْ ؛ ضعیف و ناتواں سمجھتا ان میں کے ایک طائفہ اور جماعت کو۔ کیا کرتا ؟ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَ هُمْ وَیَسْتَحْیِ نِسَآءَ هُمْ ؛ اور ان کے لڑکوں کو ذبح کرتا ، اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا ۔ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ؛ بے شک وہ بڑے فسادیوں میں سے تھا۔ بڑا ہی مفسد تھا۔

ترجمہ :- بے شک فرعون زمین میں بہت بڑھ چڑھ گیا تھا ۔ اور اپنے لوگوں کو گروہ گروہ بنادیا تھا ۔ اور ایک جماعت کو ضعیف سمجھتا تھا ، ان کے لڑکوں کو ذبح کر دیتا اور عورتوں کو زندہ سلامت رکھتا ۔ یقیناً وہ بڑا ہی فسادی تھا ۔

صاحبو! ذرا اس آیت کو دیکھو۔ جو لوگ منظّم ہوتے ہیں وہ قوی اور زبردست رہتے ہیں اور جو منتشر رہتے ہیں وہ ضعیف و ناتواں ہو جاتے ہیں ۔ قوی ضعیف کو کیا کرتا ہے ؟ قوم فرعون کیا کرتی تھی ، جو زبردست تھی ؟ وہ لوگ بچوں کو مار ڈالتے تھے اور آبرو لینے کے لئے عورتوں کو باقی رکھتے تھے ۔ افسوس! ہم ایسے دور میں سے گزر رہے ہیں کہ ہمارے دشمن اپنے منظّم اور ہمارے غیر منظّم ہونے کی وجہ سے نہ مَردوں کو چھوڑتے ہیں نہ عورتوں کو۔ بچوں کو تک ذبح کر دیتے ہیں ۔ فرعون کے زمانہ میں عورتوں کو تو زندہ رکھتے تھے ہمارے زمانہ میں تو عورتوں کو بھی زندہ نہیں رکھتے ۔ مگر یہ سب خرابی کیوں ہوئی ۔ حکمِ الٰہی کی نافرمانی کی وجہ سے ، حکمِ الٰہی تو یہ ہے ۔ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ [۱] ۔ تم اپنی قوت کو تیار کر رکھو۔ قرآن میں حکمِ الٰہی تو یہ ہے لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ [۲] ۔ تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ مگر واہ رے مسلمان! کانگریسی ہندوؤں کے تابع ۔ کافروں کے دوست ۔ مگر کافر کب مانتے ہیں ۔ کانگریسی مسلمانوں سے پہلے دوستی جتا کر پہلے ہتھیار نکال لیتے ہیں ۔ اور پھر نہ مسلمان کو دیکھتے ہیں نہ لیگی کو ، نہ کانگریسی مسلمانوں کو۔ قتلِ عام کرتے ہیں ۔ افسوس مسلمان کافروں سے دوستی کر کے ہمیشہ نقصان اُٹھاتے ہیں ۔ اور آپ کی آنکھ نہیں کھلتی ۔ ایک دل میں کفر رہے گا یا اسلام ۔ مسلمان اور کافروں سے دوستی ؟ ان کو رہنما سمجھنا ؟

بعض کم عقل ، جاہل ، بے دین مسلمان کافروں کو اپنی بیٹی دیتے ہیں اور کافروں کی بیٹی لیتے ہیں ۔ اور اس کو سیول میریج کہتے ہیں ، یہ شادی ہے ! جس میں نہ ایجاب ہے نہ قبول ہے ۔ نہ مہر ہے نہ عقد ہے ۔ بچے آدھے تیتر ہیں آدھے بٹیر ہیں ۔ شتر مُرغ ہیں ۔ مگر اکثر تو یہی ہوتا ہے کہ جہاں ہندوانی مسلمان کے گھر آئی اس کے بچے ہندو ہی ہوتے ہیں ۔ دعویٰ یہ ہے کہ ہم کو محبت ہے ۔ محبت سے مجبور ہیں ۔

کفر و اسلام ترے کاکل و رُخ نے لوٹے نہ دھرم باقی نہ ایمان ہے جاناں باقی

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیقِ نیک عطا کرے ۔ حالت خراب ہے ۔ ہر قسم کا عذاب ہے ۔ مگر سمجھ میں نہیں آرہا ہے ہائے افسوس! ایک خان کی لڑکی ، ایک پٹھان کی بیٹی ، ایک سکھ سے شادی کر لیتی ہے ۔ شادی پنجاب میں ہو رہی ہے اور ہم ہیں کہ یہاں حیدرآباد میں کباب کی طرح بھُن رہے ہیں ۔ خدا ہمارے حال پر رحم کرے اور ان ذلتوں سے نکالے ۔

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵

[۱] سورۂ انفال ۔ آیت ۶۰ ۔ [۲] سورۂ ممتحنۃ ۔ آیت ۱

وَنُرِيْدُ اَنْ نَمُنَّ ؛ اور ہم ارادہ کرتے ہیں کہ ہم نیت رکھیں ، ہم چاہتے ہیں کہ ہم احسان کریں ۔ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ ؛ ان لوگوں پر جن کو لوگوں نے زمین میں ضعیف سمجھا ہے ۔ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً ؛ اور ہم ان کو سردار اور امام اور پیشوا بنائیں گے ۔ وَنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ؛ اور ہم ان کو زمین کا ، ملک کا وارث اور مالک بنائیں گے ۔

ترجمہ :- اور ہم چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کو (زبردست لوگوں نے) ضعیف سمجھ رکھا ہے ان کو پیشوا اور امام بنائیں اور ہم ان کو ملک کا وارث بنائیں گے ۔

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ﴿٦﴾

وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِى الْاَرْضِ ؛ اور ہم ان کو زمین پر متمکن کریں گے ، ان کو حکومت دیں گے ، ان کو طاقت وقوت دیں گے ۔ وَنُرِىَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا ؛ اور ہم فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو دکھادیں گے ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ مَا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ؛ جس چیز سے وہ ڈرتے ہیں ، جس کا ان کو خطرہ ہے ، جس سے الحذر پکارتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ہم ان کو زمین میں قائم کردیں گے اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ چیز دکھادیں گے جس سے ان کو خطرہ ہے (جس سے یہ ڈرتے ہیں) ۔

صاحبو ! اللہ وہ وقت لائے کہ دس کروڑ مسلمانوں سے سیاہ دل ہندوؤں کو جو خطرہ پیدا ہوگیا ہے اس خطرہ کو برسرِ عمل لاکر خدا دشمنانِ اسلام کو ایسے ہی فنا کردے جس طرح کہ فرعون کو اس کے لشکروں کو فنا کردیا ۔ ایک لاکھ مسلمانوں کا خون جہاد میں رنگ لائے اور دشمنانِ دین کو جو الحذر پکارتے ہیں ۔ الاماں پکارنے کی نوبت آئے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً [1] ۔ تھوڑے لوگ بھی بہت سے لوگوں پر غالب آسکتے ہیں ۔ مگر ایک شرط ہے ۔ دل میں ایمان ہو ۔ سب متحد اور منظّم ہوجائیں ۔ محنتی اور بہادر ہوں ۔ ہتھیار جمع کریں اور اس کے استعمال کو سیکھیں ۔ مسلمان بے شک غالب ہوں گے ۔ مگر کب جب صبر کریں ۔ مشکلات کو برداشت کریں ۔ مصائب کے اُٹھانے کے لئے تیار ہوجائیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ [2] ۔ بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے ۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٧﴾

وَاَوْحَيْنَا ؛ اور ہم نے وحی کی ۔ وحی کا لفظ جب غیرِ پیغمبر کی طرف نسبت دیا جاتا ہے تو اس کے معنی ہوتے ہیں الہام اور القاء ۔ یعنی ہم نے ان کے دل میں ڈالا ۔ وحی کے اصل معنی اشارہ کرنے کے ہیں ۔ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰى ؛ موسیٰ کی ماں کی طرف ۔ اَنْ اَرْضِعِيْهِ ؛ کہ موسیٰ کو دودھ پلاؤ ۔ رَضَاعَتْ ۔ دودھ پلانا ۔ مُرْضِعَة ۔ دایہ ، اَنّا ۔ رَضِيْع ۔ دودھ پینے والا بچہ ۔

[1] سورۂ بقرہ ۔ آیت ۲۴۹ ۔ [2] سورۂ بقرہ ۔ آیت ۱۵۳

فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ ؛ پھر جب موسیٰ کے متعلق تم کو خوف ہو ۔ ان کو مار ڈالنے کا تمہیں ڈر پیدا ہو ۔ فَاَلْقِيْهِ ؛ تو موسیٰ کو ڈال دو ۔ فِى الْيَمِّ ؛ سمندر میں ، دریا میں ، یہاں دریائے نیل مُراد ہے ۔ وَلَا تَخَافِىْ ؛ اور نہ ڈر ۔ خوف نہ کر ۔ وَلَا تَحْزَنِىْ ؛ اور غم نہ کھا ۔ حزن و ملال نہ کر ۔ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ ؛ بے شک ہم موسیٰ کو تمہاری طرف رَد کریں گے ، واپس لائیں گے ، پھیر لانے والے ہیں ۔ وَجَاعِلُوْهُ ؛ اور ہم ان کو کرنے والے ہیں ۔ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ؛ پیغمبروں میں سے ۔ رسولوں میں سے ۔ ہم موسیٰ کو رسالت سے سرفراز کریں گے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو الہام کیا (ان کے دل میں ڈالا) کہ انھیں دودھ پلاؤ ۔ پھر جب ان کے متعلق تم کو خوف پیدا ہو تو ان کو دریا میں ڈال دو اور نہ خوف کرو اور نہ حزن و ملال ۔ ہم ان کو تمہاری طرف واپس لانے والے ہیں اور ان کو پیغمبروں میں سے کر دینے والے ہیں ۔

فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۸﴾

فَالْتَقَطَهٗ ؛ پھر ان کو اُٹھالیا ۔ لُقْطَة ۔ راستہ کی گری پڑی چیز کو کہتے ہیں جس کو لوگ اُٹھالیا کرتے ہیں ۔ اٰلُ فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کے متعلقین نے یعنی بیوی نے جن کا نام آسیہ تھا ۔ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؛ کہ ان کے لئے دشمن اور سببِ غم ہو جائے ۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا ؛ بے شک فرعون اور اس کا وزیر ہامان اور ان دونوں کے لشکر ۔ كَانُوْا خٰطِئِيْنَ ؛ تھے خطا کار، غلطی کرنے والے ۔ چوکنے والے ۔

ترجمہ :- پھر ان کو اُٹھالیا فرعون کے لوگوں نے کہ ان کے لئے دشمن اور سببِ حزن وغم ہو جائے ۔ بے شک فرعون اور ہامان اور اُن کا لشکر سب خطا کار تھے ۔

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ ؛ اور فرعون کی عورت نے کہا ۔ فرعون کی بیوی کا نام آسیہ تھا ۔ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ ؛ میرے اور تمہارے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ۔ اِمْرَاَتُ ۔ اور قُرَّتُ دونوں جگہ لمبی '' تا '' ہے ۔ لہذا وقف کی صورت میں '' تا '' پر وقف کرنا چاہئیے اور اس کو '' ہا '' نہ بنانا چاہئیے ۔ لَا تَقْتُلُوْهُ ؛ اس کو نہ مار ڈالو (موسیٰ کو) ان کو نہ قتل کرو ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَا ؛ ممکن ہے کہ وہ ہم کو نفع دے ۔ آسیہ نے موسیٰ علیہ السلام کے متعلق نیک گمان رکھا تھا جس کا نتیجہ ان کا اسلام اور ان کی نجات پر منتج ہوا ۔ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؛ یا ہم ان کو بچہ بنالیں ، ان کو متبنّٰی بنالیں ۔ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ؛ اور لوگوں کو شعور اور علم نہ تھا کہ انجام کیا ہونے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور فرعون کی بیوی نے کہا یہ میرے اور تمہارے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے مار نہ ڈالو۔ ممکن ہے کہ وہ ہم کو نفع دے یا ہم اس کو اپنا بیٹا بنالیں۔ اور یہ انجام سے بے خبر تھے۔

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِىْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰﴾

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى ؛ اور ہوگیا دل موسٰی کی ماں کا۔ فٰرِغًا ؛ خالی۔ بے صبر۔ بے قرار۔ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِىْ بِهٖ ؛ قریب تھیں کہ اس کو ظاہر کردیں۔ یعنی بے قراری ان کی زبان سے اور اعمال سے بھی ظاہر ہوجائے۔ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا ؛ اگر ہم باندھ نہ رکھتے۔ مضبوط کئے نہ ہوتے۔ عَلٰى قَلْبِهَا ؛ موسٰی کی ماں کے دل کو۔ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ تاکہ ہو ایمانداروں میں سے۔

ترجمہ :- موسٰی کی ماں کا دل صبر و قرار سے خالی ہوگیا۔ اگر ہم ان کے دل کو مضبوط نہ کرتے تو وہ بے قراری کو ظاہر کردیتیں۔ (ہم نے ان کے دل کو مضبوط کیا تھا) کہ وہ ایمان اور یقین والوں میں سے ہوجائیں۔

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ؗ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۙ﴿۱۱﴾

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ ؛ اور موسٰی کی ماں نے موسٰی کی بہن سے کہا۔ قُصِّيْهِ ؛ تم موسٰی کے پیچھے پیچھے چلی جاؤ اُن کا سراغ لیتی رہو۔ فَبَصُرَتْ بِهٖ ؛ پھر موسٰی کو دیکھتی رہیں۔ عَنْ جُنُبٍ ؛ اجنبی طور سے۔ انجان رہ کر۔ کنارے کنارے۔ دور ہی سے۔ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ؛ اور قومِ فرعون کو اس کی خبر تک نہ تھی۔ اور اس کا شعور تک نہ ہوا۔

ترجمہ :- اور کہا ان کی بہن سے تم ان کے پیچھے چلی چلو۔ وہ ان کو انجان طور سے دیکھتی رہیں اور لوگوں کو معلوم تک نہ ہوا۔

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ ؛ اور ہم نے موسٰی پر حرام کردیا تھا۔ روک دیا تھا، بندش کردی تھی۔ اَلْمَرَاضِعَ ؛ دودھ پلانے والیوں کو۔ اناؤں کو کہ موسٰی کسی کا دودھ پیتے ہی نہ تھے۔ مَرَاضِعَ جمع مُرْضِعَةٌ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے۔ فَقَالَتْ ؛ پھر موسٰی کی بہن نے کہا۔ هَلْ اَدُلُّكُمْ ؛ کیا میں تمہیں بتاؤں، دلالت کروں، پتہ بتاؤں۔ عَلٰۤى اَهْلِ بَيْتٍ ؛ ایسے گھر والوں کا۔ يَكْفُلُوْنَهٗ ؛

جو ان کی کفالت کریں ۔ خبر گیری کریں ، پرورش کریں ۔ پالیں ۔ کفیل ہوں ۔ لَکُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ وَھُمْ لَہٗ نَاصِحُوْنَ ؛ اور وہ گھر والے موسٰی کے لئے خیر خواہ ہوں ، ہمدرد ہوں ۔ نَاصِحْ ۔ خیر خواہ ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان سے (موسٰی سے) اس سے پہلے ہی اناؤں کو روک دیا تھا ۔ پھر (موسٰی کی بہن نے) کہا کیا میں ایسے گھر والوں کو بتاؤں جو تمہارے لئے ان کے کفیل ہوں (ان کی پرورش کریں) اور وہ اُن کے خیر خواہ بھی ہوں ۔

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ وَ لِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۠ ﴿۱۳﴾

ع ۳ ۱۳ ۴ ۔ ع

فَرَدَدْنٰہُ اِلٰٓی اُمِّہٖ ؛ پھر ہم نے موسٰی کو ان کی ماں کی طرف واپس کر دیا ۔ رَد کر دیا ۔ دوبارہ پہنچا دیا ۔ کَیْ تَقَرَّ عَیْنُھَا ؛ کہ موسٰی کی ماں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں ۔ انھیں خوشی ہو ۔ وَلَا تَحْزَنَ ؛ اور وہ حزن و ملال نہ کریں ۔ غمگین نہ ہوں ۔ وَلِتَعْلَمَ ؛ اور تا کہ موسٰی کی ماں کو معلوم ہو جائے ، وہ جان لیں ۔ اَنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ ؛ کہ موسٰی کو واپس لانے کے لئے اللہ کا وعدہ حق تھا ۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ مگر افسوس کہ اکثر لوگوں کو اس کا علم نہیں ۔ کچھ جانتے بوجھتے نہیں ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کو ان کی ماں کی طرف واپس کیا کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور حزن و ملال نہ کریں ۔ اور ان کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کا وعدہ حق تھا ۔ مگر اکثر لوگ ہیں کہ نہیں جانتے ۔

وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ اسْتَوٰۤى اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۴﴾

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّہٗ ؛ پھر جب موسٰی اپنے زور و قوت کو پہنچے اور ان کی عمر ، بھر جوانی کی ہوئی ۔ وَاسْتَوٰی ؛ اور پورے توانا ہوئے ، سنبھل گئے ، دُرست اندام ہوئے ، ہاتھ پاؤں کے سیدھے ہوئے ۔ اٰتَیْنٰہُ حُکْمًا وَّعِلْمًا ؛ ہم نے ان کو حکم بھی دیا اور علم بھی ۔ علم و حکمت عطا کی ۔ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ؛ اور ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں احسان کرنے والوں کو ۔ یعنی عملِ صالح سے معرفت پیدا ہوتی ہے ۔

ترجمہ :- اور جب موسٰی بھر جوانی کو پہنچے اور ہاتھ پاؤں کے سیدھے ہو گئے تو ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا کیا ۔ اور ہم اسی طرح احسان (یعنی نیک کام) کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں ۔

وَ دَخَلَ الْمَدِیْنَةَ عَلٰى حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِیْهَا رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلٰنِ

هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۖ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ ؛ اور موسٰی شہر میں داخل ہوئے ۔ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا ؛ اس شہر کے رہنے والوں کی غفلت اور بے خبری کے وقت ۔ یعنی موسٰی صبح سویرے نکلے جب کہ عام لوگ پڑے سو رہے تھے ۔ فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ ؛ پھر موسٰی نے اس شہر میں دو آدمیوں کو پایا ۔ يَقْتَتِلٰنِ ؛ آپس میں لڑ رہے تھے ۔ ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہتے تھے ۔ ان میں جدال و قتال برپا تھا ۔ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ ؛ یہ تو موسٰی کے گروہ میں سے تھا ، اسرائیلی تھا ، موسٰی کی برادری سے تھا ۔ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ؛ اور یہ ان کے دشمنوں میں سے تھا ، قبطی تھا ، مصر کا باشندہ تھا ۔ فَاسْتَغَاثَهُ ؛ پھر موسٰی سے فریاد کی ۔ غَوث ۔ فریاد رس ۔ مدد کو پہنچنے والا ۔ غِيَاث فریاد رس ۔ غَيْث ۔ قحط کے بعد سرسبز کرنے والا ابر ۔ اَغَاثَ ۔ يُغِيْثُ ۔ اِغَاثَةً ؛ فریاد کو پہنچا ۔ اِسْتَغَاثَ ۔ يَسْتَغِيْثُ ۔ اِسْتِغَاثَةً ؛ داد فریاد کرنا ۔ مدد طلب کرنا ۔ اَلَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ ؛ جو ان کی برادری میں کا تھا ، ان کی قوم میں کا تھا یعنی اسرائیلی نے ۔ عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ؛ اپنے دشمن پر یعنی قبطی اور مصری پر ۔ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى ؛ پھر موسٰی نے اس کو ایک گھونسہ ، ایک مُکّا مارا ۔ پیغمبر ، قوی ، توانا ، وہ ان کے گھونسے کو کیا برداشت کرتا ۔ فَقَضٰى عَلَيْهِ ؛ پھر اس کا فیصلہ کر دیا ۔ ایک گھونسہ میں تمام کر دیا اور اس کی قضا آ گئی ۔ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؛ موسٰی نے کہا ارے یہ شیطانی کام تھا ۔ یہ شیطان کی حرکت تھی ۔ اِنَّهٗ عَدُوٌّ ؛ بے شک وہ دشمن ہے ۔ مُضِلٌّ مُّبِيْنٌ ؛ صریح بہکانے والا ۔ واضح طور سے گمراہی و ضلالت میں ڈالنے والا ۔

ترجمہ :- اور وہ (موسٰی) شہر میں ایسے وقت پہنچے کہ وہاں لوگ غفلت میں پڑے سو رہے تھے ۔ پھر وہاں دو آدمیوں کو پایا جو آپس میں لڑ رہے تھے ۔ ایک ان کے گروہ کا تھا اور ایک ان کے دشمن کے گروہ کا ۔ جو ان کے گروہ کا تھا اس شخص نے فریاد کی اس کے خلاف جو ان کے دشمن کے گروہ کا تھا (یعنی اسرائیلی نے موسٰی سے قبطی کی فریاد کی) پھر موسٰی نے اس کو ایک گھونسا مارا اور اس کا فیصلہ کر دیا ۔ (موسٰی نے) کہا ارے یہ شیطان کا کام تھا ۔ یقیناً وہ کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے ۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے دُعا کی ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ! اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ؛ میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ۔ مجھ سے بڑا قصور ہو گیا ۔ فَاغْفِرْ لِيْ ؛ تو مجھے مغفرت کر ۔ مجھے بخش دے ۔ فَغَفَرَ لَهٗ ؛ پھر اللہ نے موسٰی کو بخش بھی دیا ، ان کی مغفرت بھی کر دی ۔ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؛ اور بے شک وہی غفور رحیم ہے ۔ خطاؤں سے درگزر کرتا ہے ۔ اور رحم فرما کر ترقی دیتا ہے ۔ نیک سے نیک تر کرتا ہے ۔

ترجمہ :- (موسٰی نے) کہا خدایا مجھ سے بڑا قصور ہوا۔ مجھے بخش دے۔ پھر خدا نے انھیں بخش بھی دیا۔ بے شک وہی غفور رحیم ہے۔

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۷﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے عرض کیا۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب! بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ ؛ جیسا کہ تو نے مجھے انعام اکرام سے سرفراز کیا۔ فضل و کرم کیا۔ فَلَنْ اَكُوْنَ ؛ پھر میں کبھی نہ ہوں گا۔ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ؛ مجرموں کا پشت و پناہ، گنہگاروں کا یار و مددگار۔ ظَهْرٌ۔ پیٹھ۔ پُشت۔ ظَهِيْرٌ۔ پشت پناہ۔ یار و مددگار۔

ترجمہ :- (موسٰی نے) کہا خدایا! مجھ پر تیرے انعام و اکرام کی وجہ سے اب میں کبھی کسی مجرم کا پشت پناہ نہ بنوں گا۔

فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾

فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا ؛ پھر صبح سویرے موسٰی شہر میں ڈرتے رہے۔ خوف زدہ رہے۔ يَتَرَقَّبُ ؛ راہ دیکھتے، خبر لیتے، انتظار کرتے رہے کہ اب ہوتا کیا ہے۔ فَاِذَا الَّذِيْ ؛ پھر کیا دیکھتے ہیں کہ جس نے۔ اِسْتَنْصَرَهٗ ؛ ان سے مدد طلب کی تھی۔ مدد چاہی تھی۔ بِالْاَمْسِ ؛ کل۔ يَسْتَصْرِخُهٗ ؛ پھر ان کو پکار رہا ہے۔ چیختا چلاّ تا ہے۔ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى ؛ موسٰی نے اس اسرائیلی سے کہا۔ اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ؛ تو بے شک کھلا شریر ہے، بے راہ ہے، آشکارا گمراہ ہے۔

ترجمہ :- پھر صبح سویرے موسٰی شہر میں خوف زدہ رہے، خبر لیتے رہے۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ جس شخص نے کل ان سے (موسٰی سے) مدد طلب کی تھی وہ پھر ان سے چیختا اور داد فریاد کررہا ہے۔ موسٰی نے اس سے کہا تو ظاہر بہ ظاہر بد راہ ہے (شریر ہے)۔

فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾

فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ یَّبْطِشَ ؛ پھر جب موسٰی نے اِرادہ کیا کہ ہاتھ ڈالے ، پکڑے ۔ بِالَّذِیْ ھُوَعَدُوٌّ لَّھُمَا ؛ جو دشمن تھا ان دونوں کا ، ان دونوں کا مخالف تھا ، عدو تھا ۔ قَالَ یٰمُوْسٰی ؛ اس نے کہا کہ اے موسٰی ۔ اَتُرِیْدُ اَنْ تَقْتُلَنِیْ ؛ کیا تم مجھے مار ڈالنا چاہتے ہو ، قتل کرنا چاہتے ہو ۔ میرا بھی خون کروگے ۔ کَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ؛ جیسے ایک آدمی کا کل خون کیا ہے ، اس کو مار ڈالا ہے ۔ اِنْ تُرِیْدُ ؛ تم نہیں چاہتے ، تمہارا ارادہ نہیں ہے ۔ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ جَبَّارًا فِی الْاَرْضِ ؛ مگر یہ کہ تم زمین میں ایک سرکش بنو ، جبر و تشدد کرو ۔ وَمَا تُرِیْدُ ؛ اور تم نہیں چاہتے ، تمہارا ارادہ نہیں ہے ۔ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ؛ کہ تم ہو جاؤ اصلاح کرنے والوں میں سے ، صُلح و آشتی کرنے والوں میں سے ، مصلح بنو ۔

ترجمہ :- پس جب موسٰی نے ارادہ کیا کہ پکڑلیں اس کو جو دونوں کا مخالف تھا اس نے کہا اے موسٰی ! کیا تم چاہتے ہو کہ مجھے قتل کرو (مار ڈالو) جیسے کل ایک کو مار ڈالا تھا ۔ تمہارا ارادہ تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم زمین میں سرکش بنو (اور زبردستی کرو) ۔ اور تم مصلحین میں سے ہونا نہیں چاہتے ۔

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ یَسْعٰی قَالَ یٰمُوْسٰٓی اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِیَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّیْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۰﴾

وَجَآءَ رَجُلٌ ؛ اور ایک آدمی آیا ۔ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ ؛ شہر کے کنارے سے ۔ دور سے ۔ یَسْعٰی ؛ دوڑتا ہوا ۔ قَالَ یٰمُوْسٰی ؛ کہا ، اے موسٰی ! اِنَّ الْمَلَاَ یَاْتَمِرُوْنَ بِکَ ؛ یقیناً دربار والے حکام مشورہ کرتے ہیں تمہارے متعلق ۔ لِیَقْتُلُوْکَ ؛ کہ تم کو قتل کریں ۔ مار ڈالیں ۔ فَاخْرُجْ ؛ پس تم نکل کھڑے ہو ۔ یہاں سے چل دو ۔ شہر سے باہر نکل جاؤ ۔ اِنِّیْ لَکَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ ؛ میں تو تمہارا خیر خواہ ہوں ۔ بھلا چاہنے والا ہوں ۔

ترجمہ :- اور ایک شخص شہر کے کنارے سے دوڑتا آیا ۔ کہا اے موسٰی ! عہدہ دار تو تمہارے قتل کے لئے مشورہ کر رہے ہیں ۔ تم یہاں سے نکل جاؤ ۔ میں تمہارا خیر خواہ ہوں ۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۱﴾ ع ۲ ۸ ۵

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا ؛ پھر موسٰی شہر سے ڈرتے ڈرتے نکلے ۔ یَتَرَقَّبُ ؛ انتظار کرتے رہے ۔ خبر لیتے رہے کہ ہوتا کیا ہے ۔ قَالَ رَبِّ ؛ موسٰی نے دُعا کی ۔ اے میرے رب ! نَجِّنِیْ ؛ مجھے نجات دے ۔ مجھے بچالے ۔ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالم لوگوں کے شر سے ۔

ترجمہ :- پھر موسٰی ڈرتے ہوئے شہر سے نکلے ۔ خبر لیتے رہے کہ ہوتا کیا ہے ۔ دُعا کی خدایا ! مجھے ظالم لوگوں کے شر سے نجات دے (مجھے بچالے) ۔

وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿۲۲﴾

وَلَمَّا تَوَجَّهَ ؛ اور جب متوجہ ہوئے ۔ اور جب موسیٰ گئے ۔ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ ؛شہر مدین کی طرف ۔ قَالَ ؛موسیٰ نے کہا ۔ عَسٰى رَبِّيْ ؛ اُمید ہے کہ میرا رب ۔ شائد کہ میرا خدا ۔ ممکن ہے کہ میرا پروردگار ۔ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ ؛ کہ مجھے ہدایت کرے گا ۔ مجھے بتادے گا ۔ مجھے پہنچادے گا ۔ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ؛ سیدھا راستہ ۔

ترجمہ :- اور جب (موسیٰ) شہر مدین کی طرف چلے تو کہا اُمید ہے کہ میرا رب مجھے سیدھا راستہ بتادے ۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۟ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۭ قَالَتَا لَا نَسْقِيْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَاۗءُ ۫ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ﴿۲۳﴾

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ ؛ اور جب شہر مدین کے پانی پر پہنچے ۔ وارد ہوئے ۔ پَن گھٹ پر پہنچے ، کوئیں پر پہنچے ۔ وَجَدَ عَلَيْهِ ؛ تو اس پر پایا ۔ دیکھا ۔ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ ؛لوگوں کی ایک جماعت کو ۔ يَسْقُوْنَ ؛ کہ پانی پلاتے ہیں ۔ سَقْیٌ ۔ پانی پلانا ۔ سَاقِی ۔ پلانے والا ۔ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمْ ؛ اور ان کے سوا دیکھا ۔ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ؛ دوعورتوں کو کہ بکریوں کو ہانک رہی ہیں یا ان کو روک رہی ہیں ۔ قَالَ ؛ موسیٰ نے کہا ۔ مَا خَطْبُكُمَا ؛ تمہارا کیا حال ہے ۔ کیا مطلب ہے ۔ کیا کام ہے ۔ خَطْبٌ ۔ مہم ، کام ۔ خُطْبَة ۔ اہم کام میں تقریر کرنا ۔ خِطْبَةٌ ۔ عورت کی منگنی ۔ خِطَاب ۔ گفتگو ۔ قَالَتَا ؛ ان دونوں عورتوں نے کہا ۔ لَا نَسْقِيْ ؛ ہم پانی نہیں پلاسکتے ۔ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ؛ یہاں تک کہ پانی پلاکر واپس آ جائیں چرواہے ۔ وُرُوْدٌ ۔ پانی پر آنا ۔ صُدُوْر ۔ پانی پلاکر واپس ہونا ۔ وَارِدٌ و صَادِرٌ ۔ آنے جانے والے ۔ اَلرِّعَآءُ ۔ چرواہے ۔ جمع رَاعٍ ۔ بکریاں چرانے والا ۔ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ؛ اور ہمارے باپ بڑے بوڑھے ہیں ۔ یعنی خود پانی نہیں بھرسکتے ۔

ترجمہ :- اور جب (موسیٰ) شہر مدین کے پانی کے پاس پہنچے دیکھا کہ لوگوں کی ایک جماعت پانی پلا رہی ہے ۔ اور یہ بھی دیکھا کہ ان سے الگ دوعورتیں بکریاں ہانکتی ہیں ۔ (موسیٰ نے) کہا تمہارا کیا حال ہے ۔ ان دونوں عورتوں نے کہا ہم بکریوں کو پانی نہیں پلاسکتے جب تک کہ چرواہے اپنی بکریوں کو پانی پلاکر واپس نہ جائیں اور ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں ۔

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿۲۴﴾

فَسَقٰى لَهُمَا ؛ پھر موسٰی نے ان دونوں کی خاطر پلادیا۔ ان دونوں کے لئے پانی پلادیا۔ ثُمَّ تَوَلّٰى اِلَى الظِّلِّ ؛ اور مُڑکر ایک سایہ کی طرف جا بیٹھے۔ فَقَالَ ؛ پھر کہا۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب! اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ ؛ تو جو کچھ میری طرف اُتارے۔ مِنْ خَيْرٍ ؛ بھلائی سے۔ فَقِيْرٌ ؛ محتاج ہوں۔ فقیر ہوں یعنی تو جو مجھے دیتا ہے اس کی حاجت ہے۔ یعنی بھوکا ہوں تیرے کھلانے کا محتاج ہوں۔

ترجمہ :- پھر (موسٰی نے) ان کی خاطر پانی پلادیا اور مُڑکر ایک سایہ کی طرف جا بیٹھے۔ پھر کہا خدایا! تو میرے واسطہ جو بھلائی اُتارے میں اس کا محتاج ہوں۔

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ۫ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۵﴾

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا ؛ پھر موسٰی کے پاس آئی شعیب علیہ السلام کی دو بیٹیوں میں سے ایک۔ تَمْشِىْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ؛ مشی کرتی ہے، چلتی ہے حیا کے ساتھ۔ کیونکہ وہ نئے اور اجنبی تھے۔ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ ؛ شعیب علیہ السلام کی بیٹی نے کہا میرا باپ تمہیں بُلاتا ہے۔ لِيَجْزِيَكَ ؛ تاکہ تمہیں بدلہ دے، جزا دے۔ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؛ اجر، بدلہ، معاوضہ، اس کا کہ تم نے ہمارے لئے بکریوں کو پانی پلادیا۔ فَلَمَّا جَآءَهٗ ؛ پھر جب موسٰی شعیب کے پاس پہنچے، آئے۔ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ؛ اور ان کے سامنے سارا واقعہ بیان کیا۔ قِصَّةٌ۔ واقعہ۔ مِقَصٌّ۔ قینچی۔ قَصَّاصٌ۔ داستان گو۔ اِدھر اُدھر کے قصّے کہانیاں بیان کرنے والا۔ قَصٌّ۔ کے اصل معنٰی برابر ہونے کے ہیں۔ قَالَ لَا تَخَفْ ؛ شعیب نے کہا ڈرو مت۔ کچھ اندیشہ نہ کرو۔ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ؛ تم ظالم، کافر، بے انصاف لوگوں سے نجات پاچکے۔ بچ گئے، خلاصی پاگئے، رہائی مل گئی۔

ترجمہ :- پھر ان میں سے ایک ان کے پاس آئی شرماتی چلتی تھی۔ کہا میرے باپ تمہیں بُلاتے ہیں کہ تمہیں ہمارے لئے پانی پلانے کی اُجرت دیں۔ پھر جب ان کے پاس آئے اور سارا قصّہ سنایا تو انھوں نے کہا کچھ خوف نہ کرو تم ظالم لوگوں کے شر سے بچ گئے ہو۔

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ۫ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِىُّ الْاَمِيْنُ ﴿۲۶﴾

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا ؛ شعیب کی دو بیٹیوں میں سے ایک نے کہا۔ يٰٓاَبَتِ ؛ باوا! اے پدر بزرگوار! اِسْتَاْجِرْهُ ؛ ان کو نوکر

رکھ لیجئے ۔ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ ؛ بے شک بہترین مزدوری پر کام کرنے والا وہ ہے جو اَلْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ؛قوی ہو۔ صاحبِ زور وقوت ہو۔ امانت دار بھی ہو۔ موسٰی علیہ السلام نے بسہولت بکریوں کو پانی سینده کر پلایا تھا اور چلتے میں کہا تھا کہ راستہ بتاتے ہوئے تم میرے پیچھے پیچھے چلو کہ کہیں غیر عورت پر میری نظر نہ پڑے ۔

ترجمہ :- ان میں سے ایک نے کہا ابّا جان ! ان کو نوکر رکھ لیجئے ۔ بہترین نوکر وہی ہے جو قوت دار بھی ہو اور امانت دار بھی ہو ۔

قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ثَمٰنِیَ حِجَجٍۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَۚ وَ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾

قَالَ ؛ شعیب نے کہا ۔ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ ؛ میرا ارادہ ہے کہ میں تم سے نکاح کردوں ۔ میں چاہتا ہوں کہ تم سے شادی کردوں ۔ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ ؛ میری ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کو ۔ اِبْنَةٌ ۔ بیٹی ۔ اِبْنَتَیْنِ ۔ دو بیٹیاں ۔ اِبْنَتَیَّ ۔ میری دو بیٹیاں ۔ اضافت سے نون گرگیا ہے ۔ هٰذِهٖ ۔ یہ عورت هَاتَانِ ۔ یہ دو عورتیں ۔ هٰتَیْنِ ۔ ان دو عورتوں کو ۔ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ ؛ اس شرط پر کہ تم خدمت کرو ، اُجرت پر کام کرو ، نوکری کرو ۔ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ؛ آٹھ سال ۔ حِجَجٌ ۔ جمع حِجَّةٌ ۔ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا ؛ پھر اگر تم نے دس سال پورے کرلئے ۔ فَمِنْ عِنْدِكَ ؛ تو یہ تمہاری طرف سے ہوگا ۔ تمہارا احسان ہوگا ۔ تبرّع ہوگا ۔ فرض سے زائد چیز ہوگی ۔ وَمَا اُرِیْدُ ؛ اور میں نہیں ارادہ کرتا ، نہیں چاہتا ۔ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؛ کہ تم کو مشقت میں ڈالوں ۔ کوئی ایسا کام کروں جو تم پر شاق گزرے ۔ میں تم کو زیادہ تکلیف دینا نہیں چاہتا ۔ سَتَجِدُنِیْۤ ؛ تم مجھے پاؤ گے ۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ؛ اگر خدا نے چاہا اور اس کی مشیّت میں ہے ۔ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ؛ خوش معاملہ لوگوں میں سے ، نیکوں میں سے ، صلاحیت رکھنے والوں میں سے ۔

ترجمہ :- کہا میں اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کو تم سے شادی کردینا چاہتا ہوں اس شرط پر کہ تم آٹھ سال میری خدمت کرو (نوکری کرو) اگر تم نے دس سال پورے کرلئے تو یہ تمہاری طرف سے ہوگا ۔ میں تم کو زیادہ مشقت اور تکلیف میں ڈالنا نہیں چاہتا ان شاء اللہ تم مجھ کو صالحین میں سے پاؤ گے (اچھا ہی دیکھو گے) ۔

قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَؕ اَیَّمَا الْاَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّؕ

ع ۳/۷ ۲

وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۲۸﴾

قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؛ موسیٰ نے کہا یہ قرار داد میرے اور تمہارے درمیان ہے ۔ اور میں اس شرط کو قبول کرتا ہوں ۔ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ ؛ ان دو مدتوں میں سے جس مدت کو میں پورا کروں ۔ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؛ تو مجھ پر کچھ زیادتی نہ ہو ۔ وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ ؛ اور اللہ اس بات پر کہ آپ ہم کہتے ہیں ۔ وَكِيْلٌ ؛ وکیل ہے ، گواہ ہے ، ضامن ہے ، کافی ہے ۔

ترجمہ :- کہا یہ بات تو آپ کے اور میرے درمیان ہوچکی (ٹھیر چکی) ان دو مدتوں میں سے جو مدت میں پوری کرچکوں تو مجھ پر کسی قسم کی زیادتی نہ ہو ۔ اور ہم جو کہہ رہے ہیں اس پر اللہ وکیل ہے (کارساز ہے) ۔

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ ؛ پھر جب موسیٰ نے مدت کو پورا کردیا ۔ وَسَارَ بِاَهْلِهٖ ؛ اور چلے اپنی بیوی کے ساتھ ، اپنے گھر والوں کے ساتھ ۔ اٰنَسَ ؛ دیکھا ۔ اِنْسٌ ۔ جو نظر آئے ۔ جِنٌّ ۔ جو چھپا رہے ۔ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ؛ پہاڑ کی طرف سے آگ ۔ قَالَ لِاَهْلِهِ ؛ موسیٰ نے اپنی بیوی سے کہا ۔ امْكُثُوْا ؛ تم ٹھیرو ۔ اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا ؛ میں نے آگ دیکھی ہے ۔ لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ ؛ شاید کہ میں لے آؤں تمہارے پاس وہاں سے کچھ خبر ۔ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ ؛ یا دہکتا انگارا ، آتش پارہ ۔ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ؛ تاکہ تم سینکو ، تاپو ، گرمی حاصل کرو ۔

ترجمہ :- پھر جب موسیٰ نے اپنی معیاد پوری کرلی اور اپنی بیوی کو لے کر چلے تو پہاڑ کی طرف سے آگ دیکھی ۔ اپنی بیوی سے کہا ٹھیرو میں نے آگ دیکھی ہے ۔ شاید میں لے آؤں تمہارے پاس اس کی کچھ خبر یا آتش پارہ (دہکتا انگارہ) تاکہ تم سینکو ۔

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰۤى اِنِّيْۤ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۰﴾

فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا ؛ پھر جب آگ کے پاس پہنچے ۔ نُوْدِيَ ؛ ندا کی گئی ۔ آواز دی گئی ۔ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ ؛

میدان کے کنارے کے سیدھے جانب سے ۔ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ ؛ جو ایک مبارک مقام میں تھا ۔ بُقْعَۃٌ ۔ زمین کا وہ حصّہ جس کا رنگ آس پاس کے حصّے سے جُدا ہو ۔ اس کی جمع بُقَعْ ہے ۔ کپڑے کے ایک حصّہ کو دھوئیں تو تر حصّہ کا رنگ خشک حصّہ سے جُدا ہوتا ہے ۔ اسی تر حصّہ کو بقعہ کہا جاتا ہے ۔ مِنَ الشَّجَرَةِ ؛ درخت سے ۔ اَنْ يّٰمُوْسٰى ؛ کہ اے موسیٰ ۔ اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ ؛ میں ہی اللہ ہوں ۔ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ عالموں کا پروردگار ۔

ترجمہ :- پھر جب آگ کے پاس پہنچے تو میدان کے دہنے کنارے سے جو ایک مبارک حصّہ زمین میں تھا درخت سے آواز آئی ۔ موسیٰ ! میں ہی اللہ رب العالمین ہوں ۔

صاحبو ! جب انسان کا خیال ایک نقطہ پر جم جاتا ہے ، وساوس اور پریشان خاطری دور ہوجاتی ہے تو عالمِ مثال سے ربط پیدا ہوجاتا ہے ۔ اسی واسطہ فقراء دفعِ خطرات کے واسطے سخت کوشش کرتے ہیں ۔ موسیٰ علیہ السلام اپنی بیوی کے لئے آگ کو تاپنے کے خواہشمند تھے پوری توجہ آگ کے خیال پر تھی ۔ فوراً اسی خیال نے عالمِ مثال تک پہنچادیا ۔

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۗ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ يٰمُوْسٰٓي اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۣ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؛ اور اے موسیٰ اپنا عصا ڈال دو ۔ لٹھیا پھینک دو ۔ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ ؛ پھر جب موسیٰ نے اپنے عصا کو دیکھا کہ لہرا رہا ہے ، حرکت کررہا ہے ، پھن پھنا رہا ہے ۔ كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ ؛ گویا کہ وہ سانپ ہے ۔ جَنَّ ۔ يَجِنُّ ۔ جَنًّا ۔ چھپنا ۔ سانپ بھی اکثر بِلوں میں چھپا رہتا ہے لہذا اس کو جن کہا گیا ۔ جُنُوْن ۔ عقل کا ڈھک جانا ۔ مِجَنٌّ ۔ سپر ۔ ڈھال ۔ جَنِيْنٌ ۔ پیٹ میں کا بچہ ۔ وَلّٰى مُدْبِرًا ؛ تو چلے پیٹھ پھیر کر ۔ وَلَمْ يُعَقِّبْ ؛ اور پلٹ کر بھی نہ دیکھا ۔ يٰمُوْسٰٓي اَقْبِلْ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ اے موسیٰ آگے آؤ ۔ وَلَا تَخَفْ ؛ اور خوف نہ کرو ۔ اور ڈرو مت ۔ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ؛ بے شک تم امن والوں میں سے ہو ۔ تمھیں کوئی خطرہ نہیں ، بے فکر رہو ۔

ترجمہ :- اور اپنا عصا ڈال دو ۔ پھر جب اس کو دیکھا کہ جنبش کر رہا ہے (ہل رہا ہے) گویا کہ وہ سانپ ہے پھن پھنا تا ہوا تو (موسیٰ) پیٹھ پھیر کر چل دیئے اور پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھا ۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) موسیٰ آگے آؤ مت ڈرو ۔ تم یقیناً امن یافتہ لوگوں میں سے ہو ۔

اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاۗءَ مِنْ غَيْرِ سُوْۗءٍ ۡ وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ ۭ

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۳۲﴾

اُسْلُکْ ؛ داخل کرو ۔ یَدَکَ ۔ اپنے ہاتھ کو ۔ فِی جَیْبِکَ ؛ تمہارے گریبان میں ۔ قدیم زمانہ میں جیب گریبان کے پاس رہتا تھا ۔ پھر بازو کو آ گیا ۔ پھر فراک کوٹ میں پیچھے آ گیا ۔ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ ؛ تو وہ نکل آئے گا سپید، روشن ۔ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ؛ بغیر کسی برائی کے ۔ وَاضْمُمْ اِلَیْکَ جَنَاحَکَ ؛ اور ملاؤ اپنی طرف اپنا بازو ۔ جَنَاحٌ ۔ پر ۔ یہاں بازو مُراد ہے ۔ مِنَ الرَّھْبِ ؛ ڈر سے ، خوف سے ۔ یعنی خوف دفع ہونے کے لئے اپنے سینہ پر ہاتھ رکھو ۔ وہ ہاتھ پھر قدیم حالت پر آ جائے گا ۔ رَاھِبٌ ۔ خدا ترس اس کی جمع رُھْبَانٌ ہے ۔ فَذٰنِکَ بُرْھَانٰنِ ؛ یہ دونوں دلیلِ قاطع ہیں ۔ بَرَہَ ۔ یَبْرَہُ ۔ کاٹنا ۔ بُرْھَۃٌ ۔ تھوڑا سا وقت ۔ مُبَرْھَنٌ ۔ بادلیل ۔ دلیلِ قاطع سے ۔ مِنْ رَّبِّکَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ اِلٰی فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کی طرف ۔ وَمَلَائِہٖ ؛ اور اس کے درباریوں کی طرف ۔ سرداروں کی طرف ۔ اِنَّھُمْ کَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ؛ حقیقتاً وہ فاسق لوگ ہیں ، بے حکم ہیں ، نافرمان ہیں ، فسق و فجور میں گرفتار ہیں ۔

ترجمہ :- اپنا ہاتھ اپنے جیب میں ڈالو وہ بغیر کسی عیب کے روشن اور تاباں ہو کر نکل آئے گا ۔ اور اپنی طرف اپنا بازو خوف دفع ہونے کے لئے ملاؤ ۔ یہ دو دلیلیں یہ دو معجزے تمہارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجے گئے ہیں ۔ کیونکہ وہ بے حکم لوگ ہیں (نافرمان ہیں) ۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾

قَالَ ؛ موسٰی نے کہا ۔ عرض کیا ۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب ۔ اصل میں رَبِّیْ ہے ۔ کسرہ حذفِ یؔ پر دلالت کر رہا ہے ۔ اِنِّیْ قَتَلْتُ ؛ میں نے مار ڈالا ہے ۔ مِنْھُمْ نَفْسًا ؛ ان میں سے ایک کو ۔ میں نے ایک شخص کا خون کیا ہے ۔ فَاَخَافُ اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ؛ لہٰذا مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے ۔ مجھے ڈر ہے کہیں وہ مجھے مار نہ ڈالیں ۔ یَقْتُلُوْنِ ۔ اصل میں یَقْتُلُوْنَنِی ہے ۔

ترجمہ :- کہا خدایا میں نے ان میں سے ایک کو مار ڈالا ہے ۔ اس لئے مجھے خوف ہے کہ وہ مجھے مار ڈالیں گے ۔

وَاَخِیْ هٰرُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْاً يُّصَدِّقُنِیْٓ ۖ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾

وَاَخِیْ هٰرُوْنُ ؛ اور میرے بھائی ہارون ۔ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا ؛ وہ زیادہ فصیح ہیں مجھ سے بلحاظ زبان کے ۔ ان کی زبان مجھ سے زیادہ صاف چلتی ہے ، خوب رواں ہے ۔ فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ ؛ پس ان کو میرے ساتھ بھیج دے ، ان کو میرے ساتھ رسول بنا دے ۔ رِدْاً ؛ مدد اور تائید کرنے والا ۔ یُصَدِّقُنِیْ ؛ جو میری تصدیق بھی کرے گا ، مجھے سچا ثابت کرے گا ۔ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ؛ مجھے خوف ہے کہ وہ میری تکذیب کریں گے ، مجھے جھٹلائیں گے ۔

ترجمہ :- اور میرے بھائی ہارون ان کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے ۔ پس ان کو بھی میرے ساتھ رسول بنا کر بھیج کہ میری مدد اور تصدیق کریں ۔ مجھے خوف ہے کہ وہ لوگ میری تکذیب کریں گے ۔

قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۚ بِاٰيٰتِنَآ ۚ اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ﴿۳۵﴾

قَالَ سَنَشُدُّ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ عنقریب ہم مضبوط کریں گے ، شدید بنادیں گے ۔ عَضُدَکَ ؛ تمہارے بازو کو ، تم کو قوی دست بنادیں گے ، زبردست کردیں گے ۔ بِاَخِیْکَ ؛ تمہارے بھائی کی وجہ سے ۔ یہی نہیں بلکہ وَنَجْعَلُ لَکُمَا سُلْطٰنًا ؛ اور ہم تم دونوں بھائیوں کو غلبہ دیں گے ، شوکت و ہیبت عطا کریں گے ۔ فَلَا یَصِلُوْنَ اِلَیْکُمَا ؛ پھر فرعون اور اس کے لوگ تم دونوں تک پہنچ نہ سکیں گے ۔ بِاٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں ۔ نشانیوں اور معجزوں کی وجہ ۔ بِاٰیٰتِنَا پر اگر وقف کیا جائے تو یہ معنے پیدا ہوں گے ۔ اَنْتُمَا ؛ تم دونوں ۔ وَمَنِ اتَّبَعَکُمَا ؛ اور جو تمہاری اتباع کریں ، فرماں برداری کریں ، کہا مانیں ۔ اَلْغٰلِبُوْنَ ؛ وہی غالب ہونے والے ہیں ۔ اگر اِلَیْکُمَا پر وقف کریں تو یہ معنی ہوں گے تم اور تمہارے تابعین ہمارے معجزوں کی وجہ سے غالب ہونے والے ہیں اس کو معانقہ کہتے ہیں ۔ یا تو اِلَیْکُمَا پر ٹھیریں اور بِاٰیٰتِنَا کو اَنْتُمَا کے ساتھ ملائیں یا بِاٰیٰتِنَا پر ٹھیریں اور اَنْتُمَا کو الگ کردیں ۔ ایسا نہیں ہوسکتا کہ اِلَیْکُمَا پر بھی ٹھیریں اور بِاٰیٰتِنَا پر بھی ٹھیریں ۔

ترجمہ :- فرمایا ہم تم کو تمہارے بھائی کی وجہ سے زبردست بنادیں گے اور تم کو غلبہ عطا کریں گے ہمارے معجزوں کی وجہ سے وہ تم تک نہ پہنچ سکیں گے اور تم اور تمہارے پیرو ہی غالب ہونے والے ہیں ۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّمَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۶﴾

فَلَمَّا جَآءَھُمْ مُّوْسٰی ؛ پھر جب ان کے پاس موسیٰ آئے ۔ بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ ؛ ہماری کھلی کھلی نشانیاں لے کر ۔ ہمارے واضح معجزوں کے ساتھ ۔ قَالُوْا ؛ تو منکرین نے کہا ۔ مَا ھٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًی ؛ نہیں ہے یہ مگر جادو باندھ لیا ہوا ، جوڑلیا ہوا ، خدا پر افترا کیا ہوا ، دل سے گھڑا ہوا ۔ وَمَا سَمِعْنَا بِھٰذَا ؛ اور ہم نے تو اس کو نہیں سنا ۔ فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ ؛ اپنے گزشتہ باپ داداؤں میں ۔

ترجمہ :- پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہماری کھلی کھلی نشانیاں لے کر پہنچے تو لوگوں نے کہا یہ تو نرا مَن گھڑت

جادو ہے۔ اس کا ذکر تو ہم نے اپنے گزشتہ بزرگوں میں نہیں سنا کہ ہوا تھا۔

وَقَالَ مُوْسٰى رَبِّيْٓ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى مِنْ عِنْدِهٖ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۳۷

وَقَالَ مُوْسٰى ؛ اور موسٰی نے کہا۔ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ ؛ میرا رب خوب جانتا ہے۔ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى ؛ اس شخص کو کہ ہدایت لایا۔ مِنْ عِنْدِهٖ ؛ اللہ کے پاس سے۔ وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ ؛ اور جس کے لئے ہوگا۔ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؛ آخرت کا نیک انجام۔ اور جس کو پچھلا گھر ملے گا۔ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ بات یہ ہے کہ ظالم فلاح نہیں پاتے۔ جو بے انصاف ہیں وہ کامیاب نہیں ہوتے۔

ترجمہ :- اور موسٰی نے کہا میرا خدا خوب جانتا ہے کہ کون اس کے پاس سے ہدایت لایا ہے اور کس کے حصّہ میں آخرت کا نیک انجام ہے۔ بات یہ ہے کہ ظالم کبھی فلاح نہیں پاتے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝۳۸

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ؛ اور فرعون نے کہا۔ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ ؛ اے درباریو! لوگو! سردارو۔ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ ؛ میں تمہارے لئے نہیں جانتا۔ مجھے معلوم نہیں۔ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ؛ میرے سوائے کسی معبود کو۔ یعنی میرے سوائے تمہارا کوئی خدا نہیں ہے۔ (ہندوستان میں بھی جلال الدین اکبر کو بعض ملحد اس طرح سلام کرتے تھے۔ ایک کہتا اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ دوسرا کہتا جَلَّ جَلَالُهٗ)۔ فَاَوْقِدْ لِيْ ؛ پس تم میرے لئے روشن کرو۔ جلاؤ۔ پکاؤ۔ يٰهَامٰنُ ؛ اے ہامان۔ عَلَى الطِّيْنِ ؛ کیچڑ پر اینٹوں کو، پزاوے کو، اور اس کی بھٹی کو آگ دو۔ فَاجْعَلْ لِّيْ صَرْحًا ؛ اور میرے لئے ایک بڑا محل بناؤ۔ لَعَلِّيْٓ اَطَّلِعُ ؛ شائد کہ میں جھانک کر دیکھوں۔ شائد کہ مجھے اطلاع ہوجائے۔ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ؛ موسٰی کے خدا کو۔ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ ؛ اور میں بے شک موسٰی کو گمان کرتا ہوں، اس کو خیال کرتا ہوں، اس کے متعلق میرا یہ ظنّ ہے۔ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ؛ کہ وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے، بڑا ہی دروغ گو ہے، بے سروپا باتیں کرتا ہے۔

ترجمہ :- اور فرعون نے کہا لوگو! میں نہیں جانتا کہ میرے سوائے تمہارا کوئی اور معبود بھی ہے۔ ہامان تو

اینٹوں کی بھٹی روشن کر اور میرے لئے ایک عالیشان محل بنا ۔ میں اس پر چڑھ کر موسٰی کے خدا کو دیکھنا چاہتا ہوں ۔ اور میں تو اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں ۔

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ ۳۹

وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُوْدُهُ ؛ اور فرعون اور اس کے لشکر نے تکبر کیا ۔ اپنے کو بڑا سمجھا ۔ اپنے کو کبیر سمجھا اور لگا شیخی کرنے ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؛ ناحق ناروا ۔ وَظَنُّوْا ؛ اور انھوں نے گمان کیا تھا ۔ سمجھ رکھا تھا ۔ اَنَّهُمْ اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ؛ کہ وہ ہمارے پاس رجوع نہ کریں گے ۔ ان کو ہمارے پاس آنا نہیں ہے ۔

ترجمہ :- اور فرعون اور اس کے لشکر نے زمین میں ناحق سرکشی کی (تکبرّ کیا) ، اور یہ سمجھ رکھا تھا کہ ان کو ہمارے دربار میں دوبارہ حاضر ہونا نہیں ہے ۔

فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۴۰

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ ؛ پھر ہم نے فرعون کو اور اس کے لشکروں کو گرفتار کرلیا ، پکڑلیا ۔ فَنَبَذْنٰهُمْ ؛ پھر ہم نے ان کو ڈال دیا ، پھینک دیا ۔ فِي الْيَمِّ ؛ دریا میں ۔ فَانْظُرْ ؛ اے مخاطب دیکھ ۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیسا تھا ۔ کیسا ہوا ۔ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالموں کا انجام ، آخری حالت ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے فرعون اور اس کے لشکروں کو گرفتار کرلیا ۔ پھر ان کو دریا میں ڈال دیا (ڈبو دیا) پس دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا ۔

وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُونَ ۴۱

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً اور ہم نے ان کو پیشوا بنایا ۔ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ؛ جو دوزخ کی طرف بُلاتے ہیں ۔ جیسے آج کل کے لیڈر اور پیشوا ۔ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ اور قیامت کے دن ۔ لَا يُنْصَرُوْنَ ؛ کوئی ان کو مدد اور نصرت نہ دے سکے گا ۔ بڑی بے کسی کی حالت ہوگی ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو ایسے لیڈر بنادیا جو دوزخ کی طرف بُلاتے ہیں اور قیامت کے دن ان کو کہیں سے مدد اور نصرت نہ مل سکے گی ۔

وَأَتْبَعْنَاهُمْ فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمْ مِنَ الْمَقْبُوحِينَ ۴۲ ع

وَاَتْبَعْنٰھُمْ ؛ اور ہم نے ان کے پیچھے لگا دیا ۔ فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ؛ اسی دنیا میں لعنت کو ۔ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؛ اور قیامت کے دن ۔ ھُمْ مِنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ؛ وہ بدحال لوگوں میں سے ہوں گے ۔ ان کی صورت شکل بُری ہوگی ۔ قُبْحٌ ۔ برائی ۔ قَبِیْحٌ ۔ بُرا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اسی دنیا میں ان کے پیچھے پھٹکار اور لعنت لگا دی ۔ اور قیامت کے دن تو یہ لوگ بڑے بدحال ہوں گے ۔

صاحبو ! اس رکوع پر ذرا غور سے نظر کرو ۔ کیا ہامان آگ سلگاتا ، کیا بھٹی لگاتا اور جلاتا ، کیا گھر بناتا ۔ یہ تو کام مزدوروں کا ہے ؟ اصل بات یہ ہے کہ بعض کام بعض کی طرف نسبت کئے جاتے ہیں ۔ کسی علاقہ اور ربط کی وجہ سے اور اس کو علم معانی و بلاغت میں اِسناد مجازی کہتے ہیں ۔ چونکہ ہامان مزدوروں کو حکم دینے والا تھا اور بسبب آمر تھا لہٰذا بھٹی لگانے ، اس کو جلانے ، گھر بنانے کی نسبت وزیر اعظم کی طرف کئی گئی ۔

نسبت مجازی سے شرک نہیں ہوتا

آج کل وہ فوارہ شرک جن کے کان ادب اور بلاغت سے ناآشنا ہیں کسی سبب کی طرف کسی فعل کی نسبت کرنے کو شرک سمجھتے ہیں ۔ مثلاً کسی نے کہا ڈاکٹر صاحب نے میرے بچہ کو اچھا کر دیا یا کسی بزرگ نے مجھے بچہ دیا ۔ یہ نسبت مجازی ہے ۔ شرک ہوتا ہے نسبتِ حقیقی سے ۔ میں نے اس سے پہلے بھی لکھا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اے مریم ! میں تم کو بیٹا دینے آیا ہوں ۔ یہ شرک نہیں ہے یہ مجاز ہے ۔ بعض لوگ اپنی طبیعت سے مجبور ہیں ۔ بعض لوگوں کے دل میں شرک اور کفر پیدا ہوتا ہے اور ان کے منہ سے نکلتا ہے ۔ چونکہ عمل اور ردعمل دونوں برابر ہوتے ہیں ۔ اس لئے ان کا شرک و کفر خود ان پر عائد ہوتا ہے ۔

صاحبو ! ایک اور سخت غلط فہمی فصوص الحکم میں شیخ کے قول کے متعلق ہو رہی ہے ۔ بعض دفعہ حقیقی معنی مُراد ہوتے ہیں اور بعض دفعہ کسی واقعہ سے عبرت حاصل کرنے کے لئے اپنے حسبِ حال معنٰی پیدا کر لئے جاتے ہیں ۔ مثلاً اپنے نفس کو ملامت کرنے کے لئے فرعون سمجھتے ہیں اور اس کے انجامِ بد سے ڈراتے ہیں ۔ شیخ محی الدین ابن العربی نے بھی واقعہ فرعون سے اعتبار پیدا کیا ہے ۔ موسٰی وحی و الہام اور ہارون عقلِ سلیم نے فرعونِ نفس اور لشکرِ خطرات کو لاکھ سمجھایا مگر انھوں نے کچھ نہ مانا ۔ آخر جب توحید کے دریا میں فرعون نفس ڈوبنے لگا تو چلاّ اُٹھا میں موسٰی وحی و الہام اور ہارون عقلِ سلیم کے رب پر ایمان لاتا ہوں اور موسٰی الہام اور عقلِ سلیم فرعونِ نفس کے مرنے کے بعد میدانِ قربِ الٰہی میں پہنچے ۔ اس اعتبار میں کیا خرابی ہے ؟ اور کیا دشواری ہے ؟ ہم ہمیشہ شراب کہتے ہیں اور محبت مُراد لیتے ہیں ۔ مجنون کہتے ہیں اور عاشق مُراد لیتے ہیں اور لیلٰی سے محبوب مُراد لیتے ہیں بلکہ شاعری کا دار و مدار اسی قسم کے مجازات پر ہے ۔ نادان ، فرعون کی طرح تکبّر کرنے والے اپنے آپ کو اچھا اور دوسروں کو بُرا سمجھنے والے بات بات پر مسلمانوں کو کافر اور مشرک سمجھتے ہیں ۔

عبرت کے لئے اپنے حسب حال معنی پیدا کر کے اعتبار کیئے ہیں

ع سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجا است

(اے عزیز ! تیری غلطی تو یہ ہے کہ بات کو سمجھتا نہیں ۔ اکیڈمی)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى
بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۳﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ ؛ اور یقیناً ہم نے موسٰی کو کتاب دی ۔ مِنْ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا ؛ بعد اس کے کہ ہم نے ہلاک کردیا، کھپا دیا ۔ اَلْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى ؛ پہلے کے قرنوں کو، طبقوں کو یعنی قوم نوح و عاد وثمود کو ہم نے ہلاک کردیا ۔ بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ ؛ بصیرت افزا تعلیم، لوگوں کے لئے ۔ واضح دلیلیں بنی اسرائیل کے لئے ۔ وَهُدًى وَّرَحْمَةً ؛ اور ایسی چیزیں جس سے ان کی ہدایت ہو اور ان پر رحمت ہوسکے ۔ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ؛ تاکہ ان کی یاد دہانی ہوجائے، نصیحت پکڑیں ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے موسٰی کو کتاب دی بعد اس کے کہ ہم نے پہلے کے طبقے کے طبقوں کو نیست و نابود کردیا ۔ (کیسی کتاب ؟) جو لوگوں کے لئے ذریعہ بصیرت ہے اور ہدایت و رحمت ہے تاکہ نصیحت حاصل کریں ۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۴۴﴾

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ ؛ اور تم طور کے مغربی جانب نہ تھے ۔ اِذْقَضَيْنَآ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ ؛ جب کہ ہم نے فیصلہ کیا، بھیجا موسٰی کی طرف حکم کو ۔ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ؛ اور تم نہ تھے حاضرین میں سے، دیکھنے والوں میں سے، مشاہدہ کرنے والوں میں سے ۔

ترجمہ :- اور تم مغربی جانب نہ تھے (یعنی طور کے) جب کہ ہم نے موسٰی کو احکام دیے ۔ اور نہ تم حاضرین میں سے تھے ۔

وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ
وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿۴۵﴾

وَلٰكِنَّآ اَنْشَاْنَا ؛ مگر ہم نے پیدا کئے ۔ قُرُوْنًا ؛ نسلوں کو ۔ طبقوں کو ۔ قرنوں کو ۔ فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؛ پھر طویل ہوا ان پر زمانہ، ان کی زندگی ۔ پھر ان پر ایک لمبی مدت گزر گئی ۔ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا ؛ اور تم نہ تھے رہنے والے، قیام پذیر ۔ ثَـوٰى ۔ يَثْوِىْ ، رہنا ۔ مَثْوٰى ۔ مقام ۔ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ؛ اہلِ مدین میں، جہاں شعیبؑ تھے ۔ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؛ کہ تم پڑھ کر سُنا رہے ہو ان کو ہماری آیتیں ۔ وَلٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ؛ مگر ہم ہی تھے پیغمبر بنانے والے ۔ اور تم کو بھی پیغمبر بنایا ۔

ترجمہ :- مگر ہم نے قرن کے قرن پیدا کئے ۔ پھر ان پر بہت سا زمانہ گزر گیا ۔ اور تم اہلِ مدین میں اس وقت رہتے نہ تھے (لیکن اب) ہماری آیتیں ان کو پڑھ کر سُناتے ہو مگر ہم تو پیغمبر بھیجنے والے تھے ہی ۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۶﴾

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ ؛ اور تم طور کے کنارے نہ تھے ۔ اِذْ نَادَيْنَا ؛ جب کہ ہم نے موسیٰ کو پکارا ۔ وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؛ مگر یہ تمہارے خدا کی طرف سے رحمت ہے ، مہربانی ہے ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا ؛ کہ تم ایک ایسی قوم کو ڈر کی باتیں سناؤ ۔ مَآ اَتٰهُمْ مِنْ نَذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ ؛ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا پیغمبر آیا نہ تھا ۔ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ؛ تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ، ان کی یاد دہانی ہوجائے ۔

ترجمہ :- اور تم طور کے کنارے نہ تھے جب کہ ہم نے پکارا ۔ مگر یہ تمہارے خدا کی طرف کی رحمت ہے کہ تم ایسی قوم کو ڈراؤ جن کے پاس تم سے پہلے کوئی پیغمبر نہیں آیا تاکہ وہ نصیحت قبول کریں ۔

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌ ؛ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان کو مصیبت پہنچے ۔ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؛ ان کاموں کی وجہ سے کہ انھوں نے اپنے ہاتھوں سے کیا ہے ۔ ان کے کرتوتوں کے سبب سے جو دنیا اور آخرت میں ان پر مصیبت آنے کا باعث بنے ہیں ۔ فَيَقُوْلُوْا ؛ پھر ان کو کہنا پڑے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا ؛ تو نے ہمارے پاس پیغمبر کیوں نہیں بھیجا ۔ فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ ؛ کہ ہم تیرے احکام کی اتباع کرتے ، تیرا کہا مانتے ، تیری آیتوں کی پیروی کرتے ۔ وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور ایمان داروں میں سے ہوجاتے ۔

ترجمہ :- اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان کو مصیبت پہنچ جاتی ان کے ہاتھوں کے کرتوتوں کی وجہ ، پھر ان کو کہنا پڑتا ، خدایا تو نے ہماری طرف کیوں پیغمبر نہیں بھیجا کہ ہم تیرے احکام کی اتباع کرتے اور ایمانداروں میں سے ہوجاتے ۔

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْلَآ اُوْتِیَ مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی ؕ
اَوَلَمْ یَکْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ۚ
قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۟ وَقَالُوْا اِنَّا بِکُلٍّ کٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ ؛ پھر جب ان کے پاس مذہبِ حق پہنچا اور وحی اُتری ۔ مِنْ عِنْدِنَا ؛ ہمارے پاس سے ۔ قَالُوْا ؛ تو لگے کہنے ۔ لَوْلَآ اُوْتِیَ مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی ؛ ان کو ایسی وحی ، ایسی کتاب ، ایسے احکام کیوں نہیں دیے گئے جیسے کہ موسٰی کو دیے گئے تھے ۔ جھوٹے اعتراض کرنا ، خواہ مخواہ فرمائش کرنا ، حق بات نہ ماننا ان کا کام ہے ۔ اَوَلَمْ یَکْفُرُوْا بِمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی ؛ کیا اُنھوں نے کفر نہیں کیا ۔ اس وحی و احکام کا جو موسٰی کو دیے گئے تھے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ قَالُوْا سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ؛ کیا یہ دونوں سراپا جادو ہیں جو ایک دوسرے کی پشت پناہی کرتے ہیں ، باہم مدد کرتے ہیں ۔ جو ایک کہتا ہے دوسرا بھی وہی کہتا ہے ۔ وَقَالُوْا ؛ اور کہا ۔ اِنَّا بِکُلٍّ کٰفِرُوْنَ ؛ ہم تو ان میں سے کسی کو نہیں مانتے ۔ یعنی موسٰی کو مانتے ہیں نہ ہارون کو نہ تورات کو مانتے ہیں اور نہ ان کی وحی کو ۔

ترجمہ :- پس جب ان کے پاس سچا پیغمبر سچا دین ہمارے پاس سے پہنچا تو کہنے لگے جس طرح موسٰی (پر وحی ہوتی تھی) معجزے دیے گئے تھے ایسے ان کو کیوں نہیں دیے گئے ۔ کیا جو کتاب اور معجزے موسٰی کو اس سے پہلے دیے گئے تھے ان سے ان لوگوں نے انکار نہیں کیا تھا ۔ ان لوگوں نے کہا تھا یہ دونوں سراپا جادوگر ہیں ۔ ایک دوسرے کے معاون ہیں ۔ اور اُنھوں نے کہا تھا ہم تو ان میں سے کسی کو نہیں مانتے ۔

قُلْ فَاْتُوْا بِکِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰی مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۹﴾

قُلْ فَاْتُوْا بِکِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ تم کہو ! اچھا تم ہی خدا کے پاس کی کوئی کتاب لاؤ ۔ هُوَ اَهْدٰی مِنْهُمَا ؛ جو تورات اور قرآن سے زیادہ ہدایت بخش ہو ۔ اَتَّبِعْهُ ؛ کہ میں اس کی اتباع کروں ، اس طریقہ پر چلوں ۔ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ؛ اگر تم سچّے ہو ، صادق القول ہو ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہو ۔ اچھا تم ہی خدا کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لاؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت بخش ہو کہ میں اس کی پیروی کروں اگر ہو تم سچّے ۔

فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ط

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ط إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ﴿۵۰﴾ ع ۵ ۸

فَـاِنْ لَّـمْ يَسْتَـجِيْبُوْالَکَ ؛ پھر اگر وہ تمہارا کہا نہ مانیں ، تمہاری بات قبول نہ کریں اور اثبات میں جواب نہ دیں ۔
فَـاعْـلَمْ ؛ تو تم جان لو ۔ اِنَّـمَـا يَتَّبِـعُوْنَ اَهْوَآءَهُمْ ؛ کہ وہ اپنے ہوا و ہوس کے پابند ہیں ، خواہشاتِ نفسانی کے تابع ہیں ۔
بندۂ نفس ہیں ۔ وَمَـنْ اَضَلُّ مِـمَّنِ اتَّبَعَ هَـوٰهُ ؛ اور بھلا اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اپنے نفس کا تابع ہو ، اور اپنی خواہشات کا
غلام ۔ بِـغَيْـرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ؛ بغیر خدا کے پاس کی ہدایت کے ۔ نہ ان کے پاس کلام اللہ ہے نہ وحیِ الٰہی ہے ۔ ایک بے کار
فرمائشوں کا سلسلہ ہے کہ چلا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ؛ بے شک اللہ تو ایسی ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا ۔

ترجمہ :- پس اگر وہ تمہارے کہنے کے مطابق جواب نہ دیں گے تو سمجھ لو کہ وہ بندۂ ہوا و ہوس ہیں ۔ اور اس سے زیادہ کون گمراہ ہوگا کہ بغیر خدا کی ہدایت کے اپنے ہوا و ہوس کا تابع ہو اور یقیناً اللہ تو ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا ۔

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۵۱﴾ ط

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ ؛ اور یقیناً ہم نے بات کے پیچھے بات لگادی ۔ وقتاً فوقتاً یکے بعد دیگرے آیات اُتاریں ۔
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ؛ کہ وہ کچھ تو نصیحت پکڑیں ، کچھ تو ان کی یاد دہانی ہوجائے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے پے در پے آیتیں اُتاریں کہ وہ کچھ تو نصیحت پکڑیں ۔

اَلَّذِينَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُونَ ﴿۵۲﴾

النصف

اَلَّـذِيْـنَ اٰتَيْنٰـهُمُ الْكِتٰـبَ ؛ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ۔ مِنْ قَبْلِهٖ ؛ اس سے پہلے ، قرآن سے پہلے ۔ هُمْ بِهٖ
يُؤْمِنُوْنَ ؛ اور وہ اس پر ایمان بھی رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- جن لوگوں کو ہم نے (قرآن سے) پہلے کتاب دی تھی وہ لوگ تو اِس پر بھی ایمان رکھتے ہیں ۔

وَإِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوا اٰمَنَّا بِهٖ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِينَ ﴿۵۳﴾

وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؛ اور جب اُن کو قرآن پڑھ کر سُنایا جاتا ہے ، ان پر تلاوت کی جاتی ہے ۔ قَالُـوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ؛ تو کہتے ہیں
ہم اس پر ایمان لائے ۔ اِنَّـهُ الْـحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ ؛ بے شک یہ حق مذہب ہے ، برحق قرآن ہے ہمارے خدا کی طرف سے ۔

اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ؛ اور ہم تو اس سے پہلے ہی سے خدا کے فرمانبردار ہیں، مسلمان ہیں۔

ترجمہ :-اور جب ان پر (قرآن کی) تلاوت کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یقیناً وہ ہمارے رب کے پاس کا سچا کلام ہے۔ ہم تو پہلے ہی سے خدا کے فرماں بردار ہیں (مسلمان ہیں)۔

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۵۴﴾

اُولٰٓئِکَ ؛ یہ وہ لوگ ہیں۔ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ ؛ جن کو اس کا اجر وثواب دیا جاتا ہے۔ مَرَّتَيْنِ ؛ دوبارہ۔ دوہرا، کیونکہ وہ قرآن پر بھی ایمان لائے اور اس سے پہلے کی کتابوں پر بھی۔ بِمَا صَبَرُوْا ؛ اور ان کے صبر کی وجہ سے، اس وجہ سے کہ انھوں نے صبر کیا۔ وَيَدْرَءُوْنَ ؛ اور دفع کرتے ہیں، ٹالتے ہیں۔ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ ؛ نیکی سے بدی کو۔ برائی کا بدلہ نیکی سے دیتے ہیں۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ؛ اور ہمارے دیے ہوئے میں سے خدا کی راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں۔

ترجمہ :- یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا اجر دو دفعہ دیا جائے گا ان کے صبر کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ وہ بدی کا بدلہ نیکی سے دیتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے میں سے خدا کی راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں۔

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿۵۵﴾

وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ ؛ اور جب فضول بات سنتے ہیں، لغو اور نکمی بات سماعت کرتے ہیں۔ بیہودہ اور بے فائدہ بات سُنتے ہیں۔ اَعْرَضُوْا عَنْهُ ؛ تو اس سے اعراض کرتے ہیں، روگرداں ہوتے ہیں، اس کو ٹال جاتے ہیں، اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ وَقَالُوْا ؛ اور کہتے ہیں۔ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؛ ہم کو ہمارے اعمال کا اور تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ ملے گا۔ یہی معنی ہیں لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ کے۔ جو جیسا کرے گا ویسے ہی اس کے سامنے آئے گا۔ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ؛ لوگو! تم بھی سلامت رہو۔ تمہیں ہمارا دور ہی سے سلام ہے۔ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ؛ ہم جاہلوں سے اُلجھنا نہیں چاہتے، نادانوں سے لڑنا مناسب نہیں سمجھتے۔

ترجمہ :- اور جب یہ لوگ لغو بات سُنتے ہیں تو اس کو ٹال جاتے ہیں اور کہتے ہیں ہم کو ہمارے اعمال اور

تم کو تمہارے اعمال (کو بھگتنا ہے) ۔ تم کو ہمارا (دُور ہی سے) سلام ہے ۔ ہم جاہلوں سے اُلجھنا نہیں چاہتے ۔

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾

اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ ؛ بے شک تم جس کو چاہو ہدایت نہیں کر سکتے ، مقصد تک نہیں پہنچا سکتے ، راستہ پر نہیں لگا سکتے ۔ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ؛ اور لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ۔ وَھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ؛ اور اللہ ہی خوب جانتا ہے ان کو جو راستہ پر لگ سکتے ہیں ، ہدایت پانے والوں کا علم اللہ ہی کو ہے ۔

ترجمہ :- بے شک تم جس کو چاہتے ہو ہدایت نہیں کر سکتے اور خدا جس کو چاہے ہدایت کر سکتا ہے اور کون ہدایت قبول کر سکتے ہیں اس کو اللہ ہی خوب جانتا ہے ۔

واضح ہو کہ ہدایت کے دو معنی ہیں : اوّل اِرَاءَۃُ الطَّرِیْقِ ؛ یعنی راستہ دکھا دینا ۔ دوم : اِیْصَالُ اِلَی الْمَطْلُوْبِ ؛ یعنی مقصد تک پہنچا دینا ۔ راستہ دکھانا تو پیغمبر کا فرض ہے ، وہ تو کرنا ہی پڑے گا ۔ مقصد تک پہنچا دینا یہ کام خدا کا ہے ۔

وَقَالُوا إِن نَّتَّبِعِ الْهُدَىٰ مَعَكَ نُتَخَطَّفْ مِنْ أَرْضِنَا ۚ أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾

وَقَالُوْا ؛ اور یہ کہتے ہیں ۔ اِنْ نَّتَّبِعِ الْھُدٰی مَعَکَ ؛ اگر ہم تمہارے ساتھ ہدایت کی اتباع کریں ، تمہارا کہا جان لیں ، تمہاری چال پر چلیں ۔ نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؛ تو ہم اپنی زمین سے اُڑا لئے جائیں گے ، نکال دیے جائیں گے ۔ اَوَلَمْ نُمَکِّنْ لَّھُمْ ؛ کیا ہم نے ان کو پناہ نہیں دی تھی ، ان کو متمکن نہیں کر دیا تھا ۔ حَرَمًا اٰمِنًا ؛ پر امن محفوظ مقام میں ۔ امن و امان والے اور باحرمت مقام میں ۔ یُجْبٰٓی اِلَیْہِ ؛ جہاں کھچے آ رہے ہیں ، لائے جا رہے ہیں ۔ ثَمَرٰتُ کُلِّ شَیْءٍ ؛ ہر قسم کے میوے ، پھل ۔ فواکہ ۔ رِزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا ؛ ہماری طرف سے دیے ہوئے ، ہماری قدرت کا رزق ۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ لیکن ان میں کے اکثر لوگ جانتے نہیں ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہم تمہاری ہدایت سنیں اور تمہاری چال پر چلیں تو (دشمن) ہم کو ہماری سرزمین سے نکال دیں گے ۔ کیا ہم نے ان کو ایک با امن حرم میں رکھا نہ تھا جس میں ہر قسم کے میوے ہمارے دیئے ہوئے کھچے چلے آتے تھے مگر ان میں سے اکثر لوگ (جاہل ہیں) بے علم ہیں ۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۢ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ

فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۗ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵۸

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ ؛ اور ہم نے کتنے قریے ہلاک کردیے کتنی بستیاں نیست و نابود کردیں ۔ کتنے شہر اجاڑ دیے ۔ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ؛ جو اپنی معیشت پر ، زندگی پر ، عیش و عشرت پر ، گزران پر پھول گئے تھے ۔ اِترا گئے تھے ۔ نازاں تھے ۔ آپے سے باہر ہوگئے تھے ۔ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ ؛ تو یہ ان کے گھر تمہاری آنکھوں کے سامنے ہیں ۔ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ کہ بسے نہیں ، آباد نہ ہوئے ، ان کے بعد مگر تھوڑا زمانہ ، تھوڑی دیر ۔ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ؛ اور ہم ہی تھے وارث ۔ ان کے مالک رہے تو ہم ہی رہے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے کتنے شہر تہس نہس کردیے جو اپنے عیش و عشرت میں اِترا گئے تھے ۔ یہ ان کے مسکن ہیں کہ ان کے بعد آباد نہ رہے مگر بہت کم مدّت ۔ اور مالک رہے تو ہم ہی رہے ۔

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ

وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝۵۹

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى ؛ اور تمہارا رب کسی قریہ ، کسی بستی کو ہلاک نہیں کردیتا ، نیست و نابود اور برباد نہیں کرتا ۔ حَتّٰى يَبْعَثَ ؛ یہاں تک کہ بھیجے ۔ فِيْٓ اُمِّهَا ؛ اس کی بڑی بستی میں ، بڑے شہر میں ، بڑے قصبہ میں ، صدر مقام میں ۔ رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ؛ رَسول کو جو ان کے سامنے تلاوت کرتا ہے ہماری آیتوں کو ، پیغمبر کو جو ان کو ہمارا کلام پڑھ کر سناتا ہے ۔ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى ؛ اور ہم قریوں کو ہلاک کرنے والے نہ تھے ، بستیوں کو کھپا ڈالنے والے نہ تھے ، شہروں کو تباہ کرنے والے نہ تھے ۔ اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ؛ مگر ایسے حال میں کہ اس کے اہل ظالم تھے ، مگر اس کے لوگ شریر و بدمعاش تھے ۔

ترجمہ :- اور تمہارا رب قریوں کو نیست و نابود نہیں کرتا جب تک کہ صدر مقام میں ایسا پیغمبر نہیں بھیج دے جو ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سُنائے ۔ اور ہم قریوں کو تباہ نہیں کرتے مگر ایسی حالت میں کہ اس کے رہنے والے شریر ہوں ناحق شناس ہوں ۔

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ

وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۶۰ ع ۶ ۱۰ ۹

وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِنْ شَیْءٍ ؛ اور تم کو جو کچھ دیا گیا ہے ۔ تمہارے پاس جو کچھ ہے ۔ جو چیز تمہیں ملی ہے ۔ فَمَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ؛ تو وہ دنیا کی زندگی کے ساز و سامان ہیں ، دنیوی عیش و عشرت ہے ، چند روزہ تمتع ہے ۔ وَزِیْنَتُھَا ؛ اور دنیا کی زیب و زینت ہے ۔ اور دنیا کی زندگی کی رونق ہے ۔ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ ؛ اور جو خدا کے پاس ہے ۔ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ؛ خیر ہے ، زیادہ باقی ہے ، بدر جہا بہتر ہے اور زیادہ تر رہنے والا ہے ۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ کیا تمہیں کچھ عقل نہیں ، کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے ۔

ترجمہ :- اور تم کو جو کچھ ملا ہے وہ دنیا کی عیش و عشرت اور اس کی زینت ہے اور جو خدا کے پاس ہے وہ بہتر ہے ، باقی تر ہے ۔ کیا تم عقل سے کچھ کام نہیں لیتے ۔

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ
كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۶۱﴾

اَفَمَنْ وَّ عَدْنٰہُ ؛ بھلا ایک شخص جس سے ہم نے وعدہ کیا ہے ۔ وَعْدًا حَسَنًا ؛ اچھا وعدہ ۔ فَھُوَ لَاقِیْہِ ؛ تو وہ اس کو پانے والا ہے ، اس سے ملاقات کرنے والا ہے ۔ کَمَنْ مَّتَّعْنٰہُ ؛ اس شخص کے برابر جس کو ہم نے متمتع ہونے دیا ، عیش و عشرت میں رہنے دیا ۔ مَتَاعَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ؛ زندگیِ دنیا کا متاع ، عیش و عشرت ، فائدہ ۔ ثُمَّ ھُوَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؛ پھر وہ قیامت کے دن ۔ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ؛ ان لوگوں میں سے ہے جو حاضرِ دربارِ الٰہی کئے جائیں گے ۔

ترجمہ :- کیا وہ شخص جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے اور وہ تو اس کو پانے والا بھی ہے اس شخص کے برابر ہے جس کو ہم نے دنیا کی زندگی سے عیش و عشرت میں رہنے دیا ۔ پھر وہ قیامت کے دن (گرفتار ہوکر) حاضر کیا جائے گا ۔

صاحبو ! قرآن حق ۔ قرآن میں اللہ نے جو وعدے کئے ہیں وہ برحق ۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ لوگ خدا کو ایسے بھول گئے ہیں کہ خدا کے وعدہ کا کچھ خیال نہیں کرتے ۔ دنیاداروں کی بات پر اعتماد اور خدا کا وعدہ ان کے پاس ناقابلِ اعتماد ۔ خدائے تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ہم نے جس سے وعدہ کیا تو اس وعدہ کو پورا بھی کیا ۔ یہ دنیادار دنیا کے چکر میں گرفتار ۔ معمولی عہدہ دار کے وعدہ کا دل سے یقین کرتے ہیں اور خدا کے وعدہ کو شک و شبہ سے سُنتے ہیں ۔ یہ رات دن کا معاملہ ہے ۔ کتنے لوگ ہیں جو وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا ☆ ۔ کے وعدہ کو سرکاری عہدہ دار کے وعدے سے زیادہ معتبر سمجھتے ہیں ۔ جو خدا کے فرمودہ کا یقین نہیں رکھتا اس کا انجام کیا ہوگا ۔ کل اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا ۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۶۲﴾

وَیَوْمَ یُنَادِیْھِمْ ؛ اور اُس دن کا خیال کرو جس دن ان کو پکارنے والا پکارے گا ، ندا دے گا ۔ فَیَقُوْلُ ؛ پھر خدائے تعالیٰ

☆ سورۂ ھود ۔ آیت ۶ یعنی زمین پر چلنے والا نہیں مگر جس کی روزی اور کھانا پینا اللہ پر لازم ہے ۔ اکیڈیمی

فرمائے گا ۔ اَیْنَ شُرَکَآءِ یَ ؛ میرے شریک کہاں ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ؛ جن کا تم دعویٰ کرتے تھے ، زعم کرتے تھے ، گمان کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور اس دن کو یاد کرو جس دن پکارنے والا ان کو پکارے گا پھر کہے گا اب میرے شریک کہاں ہیں جن کا تم زعم کیا کرتے تھے ۔

قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ اِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿۶۳﴾

قَالَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ ؛ وہ لوگ کہیں گے جن پر خدا کا قول ثابت ہوگا ۔ اور ان کو کہنا پڑے گا ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! هٰٓؤُلَآءِ ؛ یہ وہ لوگ ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ اَغْوَیْنَا ؛ جن کو ہم نے گمراہ کیا ۔ اغوا کیا ۔ بہکا دیا ۔ اَغْوَیْنٰهُمْ کَمَا غَوَیْنَا ؛ ہم نے ان کو گمراہ کردیا جیسے کہ ہم گمراہ ہوئے تھے ۔ تَبَرَّاْنَآ اِلَیْکَ ؛ ہم تیری طرف ان سے بیزار ہیں ، بَری ہیں ، بے تعلق ہیں ۔ مَا کَانُوْٓا اِیَّانَا یَعْبُدُوْنَ ؛ وہ ہماری عبادت کرتے نہ تھے ، ہماری پوجا نہیں کرتے تھے ۔

ترجمہ :- جن پر خدا کی بات ثابت ہوئی (اس کا عذاب نازل ہوا) وہ کہنے لگے بارے خدایا یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کردیا ۔ ہم نے ان کو ایسا ہی گمراہ کیا جیسا ہم خود گمراہ ہوئے تھے ۔ ہم تیری طرف ان سب سے بیزار ہیں ۔ اور یہ لوگ کچھ ہمارے بندے نہ تھے ۔

وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿۶۴﴾

وَقِیْلَ ؛ اور کہا جائے گا ۔ اُدْعُوْا شُرَکَآءَکُمْ ؛ تم اپنے شریکوں کو بلاؤ ، اپنے یار و مددگار کو پکارو ۔ فَدَعَوْهُمْ ؛ پھر انھوں نے پکارا ۔ فَلَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهُمْ ؛ پھر کسی نے ان کا جواب تک نہ دیا ۔ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ؛ اور عذاب کو دیکھ لیا ۔ لَوْ اَنَّهُمْ کَانُوْا یَهْتَدُوْنَ ؛ کاش یہ لوگ ہدایت پاتے ، حق راستہ پر ہوتے ، سچا دین اختیار کرتے ۔

ترجمہ :- اور ان سے کہا جائے گا اب تم اپنے شریکوں اور یار و مددگار کو پکارو ، پھر وہ پکاریں گے اور کوئی ان کو جواب تک نہ دے گا ۔ وہ عذاب کو دیکھ لیں گے ۔ کاش یہ پہلے ہی سے ہدایت پر ہوتے ۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶۵﴾

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ ؛ اور اس دن کو یاد کرو جب کہ ان کو ندا دی جائے گی ، ان کو پکاریں گے ۔ فَيَقُوْلُ ؛ پھر کہنے والا کہے گا۔ مَاذَا اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ؛ تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا ۔

ترجمہ :- اور اس دن کو یاد کرو کہ نِدا دینے والا نِدا دے گا پھر وہ کہے گا تم نے پیغمبروں کو کیا جواب دیا تھا ۔

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾

فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْاَنْبَآءُ ؛ پھر اندھا دھند ہوجائیں گے ان پر خبریں ۔ ان کو کوئی صحیح خبر نہ ملے گی ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ؛ پھر وہ باہم سوال نہ کریں گے ۔ کوئی کسی کو نہ پوچھے گا ۔

ترجمہ :- پس ساری خبریں اس دن ان پر تاریکی میں ہوجائیں گی (اندھا دھند ہوجائیں گی) پھر کوئی کسی کو پوچھے گا تک نہیں ۔

فَاَمَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾

فَـاَمَّـا مَنْ تَابَ ؛ پھر ان میں سے جس نے توبہ کی ہوگی ۔ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ؛ اور ایمان لایا اور عمل صالح کیا ، نیک کام کیا ۔ فَعَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ؛ تو ایسے لوگ اُمید ہے کہ کامیابوں میں سے ہوں گے ، فلاح و بہبود حاصل کرنے والوں میں سے ہوں گے ۔

ترجمہ :- پھر جو توبہ کیا ہوا ہوگا اور ایمان لایا ہوا اور عملِ صالح کیا ہوا ہوگا تو ایسے لوگوں کے لئے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ فلاح یافتوں میں ہوں گے ۔

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾

وَرَبُّکَ يَخْلُقُ ؛ اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے ، مخلوق کرتا ہے ۔ مَايَشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے ۔ جیسا چاہتا ہے ۔ وَيَخْتَارُ ؛ اور پسند کرتا ہے ۔ انتخاب کرتا ہے ۔ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؛ ان میں سے کسی کو اختیار نہیں ۔ کسی کو پسند کرنے کا حق نہیں ۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی ذات پاک ہے ہر ایک عیب سے ۔ وہ بے چون و بے چگونہ ہے ۔ ''کیسا'' کو اس کی ذات تک رسائی نہیں ۔ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؛ اور اللہ اس سے بہت بلند اور اعلیٰ ہے کہ لوگ شرک کرتے ہیں ۔ ذات اس کی وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ہے ۔ اس کے صفات بھی بالذات ہیں ۔ کوئی اس کا شریک نہیں ۔ علم ہے تو اس کا ۔ قدرت ہے تو اس کی ۔ ذات میں تو کیا کوئی شریک ہوگا ۔ صفت میں بھی کوئی شریک نہیں ہوسکتا ۔

ترجمہ :- اور تمہارا رب جس کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور پسند کرتا ہے ۔ کسی کو کچھ اختیار نہیں ۔ وہ عیوب سے پاک ہے اور وہ ان کے شرک سے اعلیٰ اور بلند ہے ۔

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۶۹﴾

وَرَبُّکَ یَعْلَمُ ؛ اورتمہارا رب خوب جانتا ہے ۔ اس کو خوب علم ہے ۔ کوئی چیز اس سے چھپی نہیں ۔ مَا تُکِنُّ صُدُوْرُھُمْ ؛ ان کے سینے جو کچھ چھپاتے ہیں ۔ مخفی رکھتے ہیں ۔ کِنٌّ ۔ جھاڑی ۔ مَکْنُوْنٌ ۔ مخفی ، چھپا ہوا ۔ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ؛ اور جس کا وہ اعلان کرتے ہیں ۔ جس کو وہ ظاہر و آشکارا کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اورتمہارا رب ان کے سینوں کے خیالات کو جن کو وہ چھپاتے ہیں اور ان چیزوں کو جن کو وہ ظاہر کرتے ہیں خوب جانتا ہے ۔

وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ ۡ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۷۰﴾

وَھُوَ اللّٰہُ ؛ اور وہ تو اللہ ہے ۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ ؛ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں ۔ کوئی اس قابل نہیں کہ اس کی پوجا کی جائے ۔ لَـہُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ ؛ اسی کے لئے حمد ہے ، تعریف ہے ، شکر ہے ۔ ابتداء میں بھی اور انتہاء میں بھی ۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ۔ ابتداءً اس نے پیدا کیا ۔ پھر پالا پرورش کیا ۔ اور آخرت میں ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزا دے گا ۔ وَلَـہُ الْحُکْمُ ؛ اور حکومت کرنا اور احکام دینا اسی کا کام ہے ۔ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ؛ اور تم سب کی بازگشت اُسی کی طرف ہے ۔ سب کو اُسی کی طرف دوبارہ جانا ہے ۔ سب کا مرجع وہی ہے ۔

ترجمہ :- اور وہی اللہ ہے اس کے سوائے کوئی معبود نہیں ۔ حمد اسی کے لائق ہے ابتداء میں بھی اور انتہاء میں بھی اور حکم دینا تو اسی کا کام ہے اور تم سب کا مرجع و مآب وہی ہے ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَاۗءٍ ۭ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ﴿۷۱﴾

قُلْ اَرَءَیْتُمْ ؛ تم کہو ! ذرا بتا تو دو ۔ تمہاری کیا رائے ہے ، تم کیا دیکھتے ہو ۔ اِنْ جَعَلَ اللّٰـہُ ؛ اگر اللہ کرے ۔ عَلَیْکُمُ الَّیْلَ سَرْمَدًا ؛ تم پر رات کو ہمیشہ ۔ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ؛ قیامت تک رات ہی رات رکھے ۔ مَنْ اِلٰـہٌ غَیْرُ اللّٰہِ ؛ تو کون معبود ہے خدا کے سوائے ۔ یَـاْتِیْکُمْ بِضِیَـآءٍ ؛ کہ روشنی لائے ۔ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ؛ کیا ایسی صاف اور حق بات بھی تم نہیں سُنتے ۔ یعنی ضلالت و ہدایت دونوں اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہو ذرا بتا تو دو اگر اللہ قیامت تک تم پر رات ہی رات رکھے تو خدا کے سوائے کوئی ایسا معبود بھی ہے جو روشنی لائے ؟ کیا تم کچھ نہیں سُنتے ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ۗ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۷۲﴾

قُلْ اَرَءَيْتُمْ ؛ پیغمبر! تم کہو ذرا دکھا تو دو، کچھ کہو تو سہی ۔ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا ؛ اگر اللہ تم پر ہمیشہ دن ہی دن رکھے ۔ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت تک ۔ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؛ تو اللہ کے سوائے کون معبود ہے، کونسا دیوتا ہے ۔ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ ؛ کہ تم پر رات لائے ۔ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ ؛ جس میں تم سکون اختیار کرو، آرام لو، چین پکڑو ۔ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ؛ کیا تم اس واضح بات کو بھی نہیں دیکھتے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر) تم کہو ذرا خبر تو دو (کچھ کہو تو سہی) اگر خدا قیامت تک تم پر دن ہی دن رکھتا تو خدا کے سوائے کون سا دیوتا ہے جو تمہارے پاس رات لاتا جس میں تم آرام اور چین پکڑتے ۔ کیا تم کچھ نہیں دیکھتے ؟

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ ؛ اور خدا کی رحمت ہے ۔ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؛ کہ تمہارے لئے رات اور دن دونوں کو پیدا کیا ۔ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ ؛ کہ اس میں یعنی رات میں سکون و آرام لو ۔ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اور دن میں اس کے فضل و کرم کو ڈھونڈو ۔ اس کی نعمتوں کو حاصل کرو، کماؤ، کھاؤ، پیو ۔ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؛ اور تاکہ تم شکر کرو ۔

ترجمہ :- اور یہ اس کی (اللہ کی) کتنی بڑی رحمت ہے کہ تمہارے لئے رات اور دن دونوں کو پیدا کیا کہ تم کو اس میں سکون بھی ہو اور اس کے فضل و کرم کو بھی طلب کرو ۔ اور تاکہ تم شکر کرو اور احسان مانو ۔

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۷۴﴾

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ ؛ اور اس دن کو یاد کرو جب کہ خدائے تعالیٰ انھیں ندا دے گا، پکارے گا ۔ فَيَقُوْلُ ؛ پھر فرمائے گا ۔ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ ؛ وہ میرے شریک کہاں ہیں ۔ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ؛ جس کے ہونے کا تم زعم کرتے تھے، دعویٰ کرتے تھے، گمان کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور اس دن کو یاد کرو جب خدا انھیں ندا دے گا پھر فرمائے گا وہ میرے شریک کہاں ہیں جن کے ہونے کا تم دعویٰ کرتے تھے ۔

۷
ع۱۵
۱۰

وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٧٥﴾

وَنَـزَعْـنَـا مِـنْ كُـلِّ اُمَّةٍ ؛ اور ہم نے جُدا کرلیا، نکال لیا ہر اُمّت میں سے، قوم میں سے ۔ شَهِيْدًا ؛ گواہ ۔ مشاہدہ کرنے والا ۔ پیغمبر ۔ فَقُلْنَا ؛ پھر ہم نے کہا ۔ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ؛ تم اپنی دلیلِ قاطع لاؤ ۔ بَـرَه ۔ يَبْرَهُ ۔ کاٹنا ۔ بُرْهَانٌ ۔ دلیلِ قاطع ۔ بُرْهَـةً ۔ زمانہ کا تھوڑا سا حصّہ ۔ فَعَلِمُوْا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ ؛ پھر ان کو معلوم ہوگیا کہ حق بجانبِ خدا تھا، خدا ہی سچا تھا ۔ وَضَلَّ عَنْهُمْ ؛ اور وہ ساری چیزیں کھوگئیں، ضلالت میں پڑگئیں، باقی نہیں رہیں ۔ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ؛ جو دل سے جوڑتے تھے، لگتے لگاتے تھے ۔ افترا پردازی کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے نکال لیا ہر گروہ میں سے ایک پیغمبر کو ۔ پھر ہم نے لوگوں سے کہا تم اپنے لئے کوئی دلیلِ قاطع لاؤ پھر ان کو معلوم ہوگیا کہ حق بجانبِ خدا تھا ۔ اور ان کی ساری افترا پردازی اور جھوٹ گُم ہوگئی (نابود ہوگئی) ۔

إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِن قَوْمِ مُوسَىٰ فَبَغَىٰ عَلَيْهِمْ ۖ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿٧٦﴾

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى ؛ یقیناً قارون موسٰی کی قوم میں سے تھا ۔ فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ؛ پھر ان کے مقابلہ میں تکبّر کیا ۔ ان سے سرکشی کی ۔ ان پر ظلم و تعدی کیا ۔ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ ؛ اور ہم نے اس کو خزانوں میں سے اتنے خزانے دیے تھے ۔ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ ؛ کہ اس کی کنجیاں ۔ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ ؛ گراں اور بوجھل ہوجاتے تھے ایک جماعت پر ۔ اُولِى الْقُوَّةِ ؛ قوت دار ۔ اس کے کنجیاں اُٹھانے کے لئے بھی طاقتور آدمیوں کی ضرورت تھی ۔ اِذْقَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ ؛ جب کہ قارون سے اس کی قوم نے کہا ۔ لَا تَفْرَحْ ؛ مت اِترا ۔ ضرورت سے زیادہ خوش نہ ہو ۔ زیادہ شاداں و فرحاں نہ ہو ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ؛ بے شک خدا اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔ زیادہ خوش ہونے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۔ اس کو اِترانے والے نہیں بھاتے ۔

ترجمہ :- یقیناً قارون بھی موسٰی کی قوم میں سے تھا ۔ مگر ان کے مقابلہ میں تکبّر کرنے لگا ۔ اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دے رکھے تھے کہ اس کی کنجیوں کو طاقتور لوگوں کی جماعت کا اُٹھانا بھی بار تھا ۔

جب کہ اس سے اس کی قوم نے کہا اِترا مت ، بے شک خدا اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۷۷﴾

وَابْتَغِ ؛ اور چاہ ، طلب کر ۔ فِيْمَآ اٰتٰكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ ؛ اس چیز میں سے کہ خدا نے جو کچھ دے رکھا ہے اس میں آخرت کا بھی خیال رکھو ۔ وَلَا تَنْسَ ؛ اور نہ بھول ۔ نِسْيَان ۔ بھولنا ۔ نَصِيْبَكَ ؛ اپنے حصّہ کو ۔ مِنَ الدُّنْيَا ؛ دنیا سے ۔ اور دنیا سے لے کر آخرت میں جانے کے لئے اپنے حصّہ کو نہ بھول ۔ وَاَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ؛ اور تم لوگوں پر احسان کرو ۔ جس طرح کہ خدا نے تم پر احسان کیا ہے ۔ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ؛ اور زمین میں ، ملک میں فساد نہ پھیلاؤ ۔ خرابی ڈالنا نہ چاہو ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ؛ یقیناً اللہ فساد ڈالنے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔

ترجمہ :- اور خدا نے تم کو جو کچھ دے رکھا ہے اس میں اپنی آخرت کا بھی خیال رکھو اور دنیا سے اپنے حصّے کو نہ بھولو ۔ اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کرو جس طرح کہ خدا نے تمہارے ساتھ بھلائی کی ہے اور دنیا میں فساد نہ پھیلاؤ ۔ بے شک اللہ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا ۔

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؕ اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ؕ وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾

قَالَ ؛ قارون نے کہا ۔ اِنَّمَا اُوْتِيْتُهٗ ؛ یہ سب مجھے ملا ہے ۔ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ؛ اس علم و ہنر کی وجہ سے جو میرے پاس ہے ۔ اَوَلَمْ يَعْلَمْ ؛ کیا اس بدنصیب کو معلوم نہیں ، کیا یہ نہیں جانتا ۔ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ ؛ کہ خدا نے ہلاک کردیا ۔ تباہ کردیا ۔ نیست و نابود کردیا ۔ مِنْ قَبْلِهٖ مِنَ الْقُرُوْنِ ؛ اس سے پہلے قرنہا قرن لوگوں کو ۔ طبقے کے طبقوں کو ۔ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً ؛ جو اس قارون سے بھی زیادہ قوی تھے ۔ وَاَكْثَرُ جَمْعًا ؛ اور جمع کرنے میں بھی دوسروں سے زیادہ تھے ۔ ان کے نوکر چاکر بھی زیادہ تھے ۔ ان کی دھن دولت بھی زیادہ تھی ۔ وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ؛ مجرم لوگوں سے ان کے گناہوں کے متعلق سوال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی کیوں کہ ان کی برائی ظاہر تھی ۔

ترجمہ :- (قارون نے) کہا مجھے جو کچھ ملا ہے وہ میرے علم و ہنر سے ملا ہے ۔ کیا اس کو معلوم نہ تھا کہ اللہ نے قرنہا قرن لوگوں کو اس سے پہلے نیست و نابود کردیا جو قوت میں یار و مددگار اور مال کے جمع کرنے میں اس سے زیادہ تھے؟ ان مجرموں سے ان کے گناہوں کے متعلق سوال تک نہ ہوگا ۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِىَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۷۹﴾

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؛ پھر قارون اپنی قوم کے سامنے نکلا ۔ فِىْ زِيْنَتِهٖ ؛ اپنی زیب و زینت اور آرائش کے ساتھ ۔ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؛ تو ان لوگوں نے کہا جو طالبِ زندگیٔ دنیا تھے ۔ دنیاداروں نے کہا ۔ يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِىَ قَارُوْنُ ؛ کاش ہم کو بھی ایسا ساز و سامان ہوتا جیسا کہ قارون کو دیا گیا ہے ۔ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ؛ وہ تو بڑا نصیبے والا ہے، قسمت والا ہے ۔

ترجمہ :- پھر وہ اپنی قوم کے سامنے نکلا بڑی آرایش اور زیب و زینت میں ۔ طالبِ دنیا لوگوں نے کہا کاش ہم کو بھی ایسا ساز و سامان ملتا جیسا قارون کو ملا ہے ۔ بے شک وہ تو بڑے ہی نصیبے والا ہے ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿۸۰﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؛ اور ان لوگوں نے جنھیں علم دیا گیا تھا کہا ۔ وَيْلَكُمْ ؛ افسوس ہے تم پر، پروائے تم پر ۔ ارے تمہاری خرابی ہو! تمہارا ناس ہو ۔ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ ؛ اللہ کا ثواب بہتر ہے ۔ لِمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ؛ اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور عملِ صالح کرے، نیک کام کرے ۔ وَلَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ؛ اور اس بات کی تلقین نہیں ہوسکتی، یہ بات سکھائی نہیں جاتی مگر صبر کرنے والوں کو ۔

ترجمہ :- اور علم والوں نے کہا افسوس! اللہ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور نیک کام کرے ۔ اور یہ بات سجھائی نہیں جاتی مگر صابروں اور برداشت کرنے والوں کو ۔

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ﴿۸۱﴾

فَخَسَفْنَابِهٖ ؛ پھر ہم نے قارون کو دھنسا دیا۔ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ؛ اور اس کے گھر اور محل سرا کو بھی زمین میں دھنسا دیا۔ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ ؛ پھر اس کے لئے کوئی جماعت نہ تھی ۔ يَنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ کہ اس کی مدد کرتے خدا کے مقابل ۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ؛ اور نہ تھا وہ کہ اپنے مقابل والوں پر نصرت حاصل کرتا ۔ ان سے انتقام لیتا، ان سے بدلہ لیتا ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے اس کو اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا ۔ اور کوئی جماعت خدا کے مقابل اس کی مدد کرنے والی نہ تھی ۔ اور وہ مدد و نصرت پانے والا نہ تھا ۔ (انتقام لینے والا نہ تھا) ۔

وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ

وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ

لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع ۸ ۱۱

وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا ؛ اور صبح ہوئی تو جو لوگ تمنّا کرتے تھے، آرزو کرتے تھے ۔ مَكَانَهٗ ؛ اس کے مرتبہ کی ۔ اس کے جیسے مالدار ہونے کی ۔ بِالْاَمْسِ ؛ کل ۔ کل اس کے مرتبہ کی جو آرزو کرتے تھے ۔ آج وہ ۔ يَقُوْلُوْنَ ؛ کہنے لگتے ہیں ۔ وَيْكَاَنَّ ؛ وائے ہے تجھ پر ۔ یا للعجب ۔ ہائے خرابی ! اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ ؛ اللہ رزق کو کشادہ کردیتا ہے ۔ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے ۔ وَيَقْدِرُ ؛ اور تنگ کردیتا ہے ۔ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؛ اگر خدا کی منت اور احسان ہم پر نہ ہوتا ۔ لَخَسَفَ بِنَا ؛ تو ہم کو بھی دھنسا دیتا ۔ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ؛ ہائے خرابی ! کافر اور منکر کبھی فلاح و بہبودی نہیں پاتے ۔

ترجمہ :- اور کل تک جو لوگ اس کے درجہ کی آرزو کرتے تھے، آج وہ صبح کو کہتے ہیں ہائے خرابی ! اللہ جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے تنگ کردیتا ہے (کم کردیتا ہے) ۔ اگر ہم پر خدا کا احسان نہ ہوتا تو ہم کو بھی زمین میں دھنسا دیتا ۔ ہائے خرابی ! یقیناً کافر کبھی کامیاب نہیں ہوتے ۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِى الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ

وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۸۳﴾

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ ؛ وہ پچھلا گھر ہے، وہ دارِ آخرت ہے ۔ نَجْعَلُهَا ؛ ہم اس کو کرتے ہیں ۔ اس کو خاص کرتے ہیں ۔

لِلَّـذِيْـنَ لَا يُـرِيْدُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو اِرادہ نہیں کرتے ، طلب نہیں کرتے ، نہیں چاہتے ۔ عُـلُـوًّا فِـى الْاَرْضِ وَلَا فَسَـادًا ؛ برتری ، تکبرّ ، بڑا بننا زمین میں ، ملک میں اور فساد ڈالنا ۔ بگاڑ پیدا کرنا ۔ وَالْـعَـاقِبَةُ لِـلْـمُتَّقِيْنَ ؛ اور حسنِ عاقبت تو متقیوں کا حصّہ ہے ۔ پرہیز گاروں کا انجام نیک ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- وہ دارِ آخرت ہے جس کو ہم ان لوگوں کے ساتھ خاص کرتے ہیں ۔ جو زمین میں نہ تکبرّ کرتے ہیں نہ فساد ۔ اور نیک انجام پرہیز گاروں کا ہی ہوتا ہے ۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ
وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ ؛ جو نیکی لے کر آئے ، جو اچھے کام کرے ۔ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ؛ تو پھر اس کے لئے بدلہ ہے ، ثواب ہے ، اس کے نیک کام سے بہتر ۔ وَمَـنْ جَـآءَ بِالسَّيِّئَةِ ؛ اور جو برائی لے کر آتا ہے ۔ فَـلَا يُجْزَى ؛ پھر جزا نہیں دیے جاتے ، بدلہ نہیں دیا جاتا ۔ اَلَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ ؛ جو لوگ بُرے عمل کرتے ہیں ۔ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ مگر جو کچھ وہ کرتے تھے ۔

ترجمہ :- جو نیک کام کرے گا اس کو اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور جو بُرا کام کریں گے تو اس کا بدلہ اتنا ہی ہوگا جتنا بُرا کام اُنھوں نے کیا ہے ۔

اِنَّ الَّذِىْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ۗ
قُلْ رَّبِّىْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۸۵﴾

اِنَّ الَّذِىْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ ؛ بے شک جس نے تم پر قرآن فرض کیا ہے ۔ جس پر عمل کرنا ضروری ٹھہرایا ہے ۔ جس نے قرآن کو نازل کیا ۔ لَـرَآدُّكَ اِلٰـى مَعَـادٍ ؛ تم کو واپس لانے والا ہے تمہارے مقام میں ۔ تمہارے وطن میں ۔ قُلْ رَّبِّىْٓ اَعْلَمُ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ میرا خدا ہی خوب جانتا ہے ۔ مَنْ جَـآءَ بِالْهُدٰى ؛ کہ کون ہدایت لایا ہے ۔ کون سچا دین لایا ہے ۔ وَمَنْ هُوَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ اور کون واضح ضلالت میں پڑا ہے ۔ کون صریح گمراہی میں گرفتار ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جس نے تم پر قرآن فرض کیا ہے وہ تم کو تمہارے وطن میں واپس لائے گا ۔ تم کہو میرا خدا خوب جانتا ہے کہ کون ہدایت لے کر آیا ہے اور کون صریح گمراہی میں پڑا ہے ۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ

فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا ؛ اور تمہیں اُمید نہ تھی ۔ تمہیں توقع نہ تھی ۔ اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ ؛ کہ تم پر کتاب اُتاری جائے ۔ ڈالی جائے ۔ نازل کی جائے ۔ کتاب کا القاء کیا جائے ۔ اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؛ مگر تمہارے پروردگار کی رحمت سے ۔ فَلَا تَكُوْنَنَّ ؛ پھر تم نہ بنو ۔ ظَهِيْرًا ؛ پشت پناہ ۔ مددگار ۔ طرفدار ۔ لِّلْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کے ۔

ترجمہ :- اور تم کو کیا اُمید تھی کہ تمہاری طرف کتاب بھیجی جائے گی مگر تمہارے رب کی رحمت سے ۔ لہٰذا تم کافروں کے طرفدار نہ بنو ۔

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٨٧﴾

وَلَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اور نہ روکیں تم کو اللہ کی آیتوں سے ۔ بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ ؛ بعد اس کے کہ وہ آیتیں تمہاری طرف اُتاری گئیں ۔ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ؛ اور تم اپنے رب کی طرف لوگوں کو بُلاؤ ۔ اسلام کی تبلیغ کرو ۔ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور تم خود مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ ۔

ترجمہ :- ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ اللہ کی نشانیوں سے تم کو روکیں (اور تبلیغ کرنے نہ دیں) بعد اس کے کہ وہ تمہاری طرف اُتاری گئیں ۔ اور تم لوگوں کو اپنے رب کی طرف بُلاؤ اور مشرکوں سے علٰحدہ رہو ۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۣ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۭ لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٨﴾

وقف لازم ۹ ع ١٢ الثلثة

وَلَا تَدْعُ ؛ اور نہ پکارو ، نہ مانو ۔ مَعَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے ساتھ ۔ اِلٰهًا اٰخَرَ ؛ کوئی اور معبود کو ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں ۔ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ ؛ ہر شئے ہلاک اور فنا ہونے والی ہے ۔ اِلَّا وَجْهَهٗ ؛ مگر اس کی ذات ، اس کا منہ ۔ لَهُ الْحُكْمُ ؛ حکم دینا اسی کا کام ہے ، حکومت اسی کی ہے ۔ فرمانروائی اس کا کام ہے ۔ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؛ اور اسی کی طرف تم پھر جاؤ گے ۔ تم کو واپس ہونا ہے ۔ سب کا مرجع وہی ہے ۔

ترجمہ :- اور خدا کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو ۔ اس کے سوائے کوئی معبود نہیں ۔ اللہ کی ذات کے سوائے سب فانی ہیں ۔ حکم دینا (فرمانروائی کرنا) اُسی کا کام ہے ۔ اُسی کی طرف ہماری بازگشت اور پلٹ ہے ۔

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ تِسْعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰیَۃً وَّسَبْعُ رُکُوْعَاتٍ

سورۂ عنکبوت مکہ میں نازل ہوئی جس میں (۶۹) آیتیں اور (۷) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓ ①

اللہ اعلم بمرادہ

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ②

اَحَسِبَ النَّاسُ ؛ کیا لوگوں نے یہ خیال کیا ہے ۔ اَنْ یُّتْرَکُوْا ؛ کہ یوں ہی چھوڑ دیے جائیں گے ۔ اَنْ یَّقُوْلُوْآ اٰمَنَّا ؛ یہ کہہ کر کہ ہم ایمان لائے ۔ وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ؛ اور وہ فتنوں میں مبتلا نہ ہوں گے ۔ اور وہ آزمائے نہ جائیں گے ۔ ان کا امتحان نہ لیا جائے گا ۔

ترجمہ :- کیا لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یوں ہی چھوڑ دیے جائیں گے اتنا کہہ کر کہ ہم ایمان لائے ۔ حالانکہ ابھی ان کا امتحان نہیں ہوا ۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ

فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ③

وَلَقَدْ فَتَنَّا ؛ اور بے شک ہم نے فتنوں میں ڈالا ۔ امتحان لیا ۔ آزمایا ۔ جانچا ۔ اَلَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ؛ ان لوگوں کو جو ان سے پہلے گزرے ہیں ۔ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ ؛ پھر البتہ اللہ کو معلوم ہو کر رہے گا ۔ اَلَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؛ ان لوگوں کو جو سچّے ہیں ۔ راست باز ہیں ۔ راست کردار ہیں ۔ وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ؛ اور جھوٹوں کو بھی جان کر رہے گا ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے ان لوگوں کا امتحان لیا جو ان سے پہلے تھے ۔ سو اب اللہ معلوم کر کے رہے گا کہ کون سچّے اور راست باز ہیں اور کون جھوٹے ۔

واضح ہو کہ خدائے تعالیٰ کا علم ازلی ابدی ہے ۔ جہل اس پر محال ہے ۔ لہذا خدا معلوم کر کے رہے گا کہ معنی یہ ہیں کہ اس کے خلیفہ پیغمبر کو معلوم ہو جائے گا ، ساری دنیا کو معلوم ہو کر رہے گا ۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ④

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ ؛ کیا وہ لوگ سمجھتے ہیں جو ۔ یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ؛ گناہ کرتے ہیں ۔ بُرائیاں کرتے ہیں ، بدعمل ہیں ۔ اَنْ یَّسْبِقُوْنَ ؛ کہ ہم سے بھاگ کر نکل جائیں گے ، کہ ہم سے سبقت لے جائیں گے ۔ سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ؛ کیا بُرے احکام لگاتے ہیں ۔ کیا بیہودہ تجویزیں کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا وہ لوگ جو بُرے کام کرتے ہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ بھاگ کر وہ ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گے ۔ کیا بُرے حکم لگاتے ہیں (بیہودہ تجویزیں کرتے ہیں) ۔

مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۵

مَنْ کَانَ یَرْجُوْا ؛ جو رَجا اور اُمید رکھتے ہیں ۔ جن کو توقع ہے ۔ لِقَآءَ اللّٰهِ ؛ اللہ سے ملنے کی ۔ جس کو خدا سے ملنے کی اُمید ہے ۔ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ ؛ کیوں کہ اللہ کا معینہ وقت ، اس کی میعاد ، اس کا وقت ۔ لَاٰتٍ ؛ ضرور آنے والا ہے ، ہوکر رہنے والا ہے ۔ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؛ اور وہ سمیع وعلیم ہے ۔ تمہاری دُعائیں سنتا ہے ۔ تمہارے حال سے واقف ہے ۔ اس کے سوا کون سنتا ہے ، کون جانتا ہے ؟

ترجمہ :- جس کو خدا سے ملنے کی اُمید ہے (وہ پریشان نہ ہو) کیوں کہ خدا کا وعدہ آکر رہے گا اور وہی ہے سنتا اور جانتا ۔

وَمَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۶

وَمَنْ جَاهَدَ ؛ اور جس نے جہاد کیا ، کوشش کی ، محنت کی ۔ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؛ اس کی کوشش کا ثمرہ خود اس کو ملنے والا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ؛ بے شک اللہ تو تمام دنیا سے مستغنی ہے ۔ اس کو کسی کی پروانہیں ، کسی سے غرض وابستہ نہیں ۔

ترجمہ :- اور جو شخص جہاد کرتا ہے اس کو اس کے جہاد کا ثمرہ ملنے والا ہے ۔ یقیناً اللہ تو تمام دنیا سے مستغنی ہے ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَحْسَنَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۷

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور جو لوگ ایمان لائے اور عملِ صالح کئے اور اچھے کام کئے ۔ لَنُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ

سَیِّاٰتِھِمْ ؛ ہم ان کے گناہوں کو ان سے اُتار دیں گے ، ان کا کفارہ کردیں گے ، ان کو چھپا ہی دیں گے ۔ وَلَنَجْزِ یَنَّھُمْ ؛ اور ہم ضرور ان کو جزا دیں گے ۔ اَحْسَنَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ؛ بہتر سے بہتر کاموں کا ، ان اچھے کاموں کا کہ وہ کرتے تھے ، ان کے اعمال کا استحقاق سے زیادہ بہتر بدلہ دیں گے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیئے ہم ان کے گناہوں کا کفارہ کردیں گے ۔ اور ان کے اعمال کا اس سے زیادہ بہتر بدلہ دیں گے کہ وہ کرتے تھے ۔

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا ؕ
وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ
اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۸

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ ؛ اور ہم نے وصیت کی ہے ، نصیحت کی ہے ، حکم دیا ہے ، انسان کو ۔ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا ؛ ماں باپ سے نیکی کا ۔ ہم نے حکم دیا ہے کہ ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو ۔ وَاِنْ جَاھَدٰکَ لِتُشْرِکَ بِیْ ؛ اور اگر وہ تم سے زبردستی کریں کہ تم مجھ سے شرک کرو ، میرا شریک ٹھیراؤ ۔ مَالَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ؛ جس کی تم کو خبر تک نہیں ، جس کو تم نہیں جانتے ۔ فَلَا تُطِعْھُمَا ؛ تب تو ماں باپ کا کہا نہ مانو ، ان کی اطاعت نہ کرو ۔ خدا تو وہ ہے جس کے احسانات کی انتہاء نہیں ۔ تمہارے ماں باپ کو پیدا کیا ، تم کو پیدا کیا ۔ بس ایک شرک میں تو ماں باپ کی فرمانبرداری نہ کرو ۔ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ ؛ تمہیں میرے ہی طرف پلٹنا ہے ۔ تمہارا مرجع مآب میں ہوں ۔ میرے پاس تم کو لوٹ کر آنا ہے ۔ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ پھر میں تم کو بتادوں گا ، جتادوں گا ، باخبر کردوں گا ، تمہارے اعمال سے ۔ تمہارے اعمال کو گن گن کر بتادوں گا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے آدمی کو حکم دیا ہے کہ اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرے اگر وہ کوشش کریں کہ تم مجھ سے شرک کرو جس کا تم کو علم نہیں تو تم ان کی اطاعت نہ کرو ۔ تم کو میرے پاس دوبارہ آنا ہے پھر تم جو کچھ کرتے تھے اس کو جتادوں گا (بتادوں گا) ۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ ۹

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور جو لوگ ایمان لائے اور عملِ صالح کرتے ہیں ۔ لَنُدْخِلَنَّھُمْ

فِــي الـصّٰـلِـحِيْـنَ ؛ تو ہم ان کو یقیناً صالحین میں داخل کریں گے ۔ وہ نیکوں کے ساتھ رکھے جائیں گے ۔ ان کا داخلہ شائستہ لوگوں میں ہوگا ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ ایمان لائے اور عملِ صالح بھی کئے ہم ان کو نیکوں میں داخل کریں گے ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠﴾

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ ؛ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ۔ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ؛ ہم اللہ پر ایمان لائے ۔ فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ ؛ پھر جب راہِ خدا میں ان کو ایذا دی گئی ، تکلیف پہنچائی گئی ۔ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ ؛ تو لوگوں کی ایذا رسانی کو ایسا سمجھتے ہیں ۔ كَعَذَابِ اللّٰهِ ؛ جیسا خدا کا عذاب آ ہی گیا ۔ وَلَئِنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ ؛ اور اگر تمہارے رب کے ہاں سے فتح و نصرت پہنچ جائے ۔ آ جائے ۔ لَيَقُوْلُنَّ ؛ تو وہ ضرور کہیں گے ۔ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؛ ہم تو تمہارے ساتھ تھے ۔ اَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ ؛ کیا خدا کو خوب علم نہیں ، کیا خدا اچھی طرح نہیں جانتا ۔ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ؛ دنیا جہان کے سینوں کی باتوں کو ، ان کے دلی خیالات کو ۔

ترجمہ :- اور بعض ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم خدا پر ایمان لائے ۔ پھر جب ان کو راہِ خدا میں کچھ ایذا پہنچتی ہے تو آدمیوں کی ایذا رسائی کو اتنا اہم سمجھتے ہیں جیسے خدا کا عذاب ۔ اور اگر تمہارے خدا کے پاس سے فتح و نصرت آ جائے تو بڑے زور سے کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ تھے ہی ۔ کیا خدا دنیا جہاں کے لوگوں کے سینوں کی بات خوب نہیں جانتا ۔

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ﴿١١﴾

وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ ؛ اور اللہ ضرور معلوم کر کے رہے گا ۔ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں ۔ وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ؛ اور منافقوں کو بھی معلوم کر کے رہے گا ۔

ترجمہ :- اور بے شک اللہ ایمان داروں کو بھی معلوم کر کے رہے گا اور منافقوں کو بھی معلوم کر کے رہے گا ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؕ

وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافروں نے کہا ۔ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمان داروں کو ۔ اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا ؛ ہمارے راستہ پر چلو ۔ ہماری پیروی کرو ۔ وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ ؛ اور ہم تمہارے خطاؤں کو اُٹھالیں گے ۔ تمہارے گناہوں کو ہم بھگت لیں گے ۔ عیسائی کہتے ہیں جنابِ عیسٰی علیہ السلام تمام عیسائیوں کے گناہ کا پشتارہ پوٹلی ، گٹھا ، اپنی پیٹھ پر لے کر دوزخ میں جا کر جلے ۔ گناہ کیا کس نے اور سزا پائی کس نے ؟ اب کیا ، جو چاہو کرو ۔ جتنا ظلم و ستم کرو ۔ سزا تو پیغمبر معصوم نے اُٹھالی ۔ وَمَا هُمْ بِحٰمِلِيْنَ مِنْ خَطٰيٰهُمْ ؛ یہ لوگ ان کے گناہوں کو ہرگز نہ اُٹھائیں گے ۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ بھی ۔ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ؛ یہ تو بڑے جھوٹے ہیں ۔ کیوں کہ ایک کا قصور کرنا ایک کو سزا ہونا بالکل انصاف کے خلاف ہے ۔ اس کی شانِ معدلت کے مناسب نہیں ۔

ترجمہ :- اور کافروں نے مسلمانوں سے کہا تم ہماری پیروی کرو ہم تمہارے گناہوں کو بھگت لیں گے ۔ یہ لوگ کچھ بھی دوسروں کے گناہ اُٹھا نہیں سکتے ۔ یہ تو ہیں بڑے جھوٹے ۔

وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ؗ
وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾

ع ۱ / ۱۳ / ۱۳

وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ ؛ اور لوگ اپنا بوجھ آپ اُٹھائیں گے ۔ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ ؛ اور بہکانے کی وجہ سے دوسروں کا بوجھ بھی ان پر پڑے گا ۔ گناہ کرنا اگر بُرا ہے تو دوسروں سے گناہ کروانا بھی بُرا ہے ۔ وَلَيُسْـَٔلُنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ اور یقیناً قیامت کے دن ان سے سوال ہوگا ۔ یہ پوچھے جائیں گے ۔ عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ؛ ان کی افترا پردازیوں سے ، ان کی جھوٹ باتیں بنانے سے ۔

ترجمہ :- اور البتہ یہ لوگ اپنے گناہ اپنے اوپر اُٹھائے ہوئے اور اپنے گناہوں کے ساتھ ہی کچھ اور گناہ بھی اُٹھائے ہوئے ہوں گے اور ان سے ان کی افترا پردازیوں سے قیامت کے دن باز پرس ہوگی (اور پھر سزا بھی ہوگی) ۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؕ
فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا ؛ اور یقیناً ہم نے نوح کو پیغمبر بنا کر بھیجا ۔ اِلٰى قَوْمِهٖ ؛ ان کی قوم کی طرف ، ان کی اُمّت کی طرف ۔ فَلَبِثَ فِيْهِمْ ؛ پھر وہ ان میں رہے ، ٹھیرے ، توقف کیا ۔ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ؛ پچاس کم ہزار برس ۔ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ ؛ پھر طوفان نے ان کو گرفتار کرلیا ، پکڑلیا ۔ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ؛ اور وہ ظالم تھے ، مشرک اور گنہگار تھے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ وہ پچاس کم ہزار برس تک ان میں رہے،
اور طوفان نے ان کو گھیرا اور وہ بڑے ظالم تھے۔

فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۵﴾

فَاَنْجَیْنٰهُ ؛ پھر ہم نے ان کو نجات دی۔ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ ؛ اور ان مسلمانوں کو بھی جو ان کے ساتھ کشتی میں بیٹھ گئے تھے، نجات دی۔ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ؛ اور اس واقعہ کو تمام جہان والوں کے لئے ایک عبرت خیز نشانی بنائی۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کو اور کشتی والوں کو نجات دی اور اس (کشتی) کو تمام جہان والوں کے لئے ایک نشانِ عبرت بنایا۔

وَاِبْرٰهِیْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾

وَاِبْرٰهِیْمَ ؛ اور ابراہیم کو بھی پیغمبر بنا کر بھیجا۔ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ ؛ جب کہ انھوں نے اپنی قوم سے کہا۔ اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ؛ بُت پرستی چھوڑ دو اور اللہ کی عبادت کرو، بندگی کرو۔ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرو۔ اس سے ڈرو۔ اپنے آپ کو غضبِ الٰہی سے بچاؤ۔ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ ؛ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ اگر تم کو علم ہے۔ کچھ سمجھ رکھتے ہو۔ جانتے بوجھتے ہو۔

ترجمہ :- اور ابراہیم کو جب کہ انھوں نے اپنی قوم سے کہا اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم کو کچھ علم ہے۔

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ
اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا
فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ ؛ تم صرف پوجتے ہو۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ اَوْثَانًا ؛ بُتوں کو۔ جمع وَثَنٌ۔ بُت۔ وَتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؛ اور جھوٹی باتیں بناتے ہو۔ اور دروغ بیانی کرتے ہو۔ اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ ؛ بے شک وہ معبود جن کو تم لوگ پوجتے ہو۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا ؛ وہ تمہارے رزق کے مالک نہیں۔ تمہاری روزی ان کے ہاتھ میں نہیں۔ فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ ؛ پھر تم تلاش کرو تو اللہ کے پاس رِزق کو تلاش کرو۔ وَاعْبُدُوْهُ ؛ اور اس کی بندگی و

عبادت کرو ۔ وَاشْکُرُوْا لَہٗ ؛ اور اس کا شکر ادا کرو، اس کا حق مانو ۔ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ؛ تم کو اس کے پاس پلٹ کر جانا ہے ۔ وہی تمہارا مرجع ہے ۔ اسی کی طرف تمہاری بازگشت ہے ۔

ترجمہ :- تم تو خدا کو چھوڑ کر بُت پرستی کرتے ہو اور دل سے جھوٹ گھڑتے ہو ۔ تم خدا کو چھوڑ کر جس کی عبادت کرتے ہو ان کے ہاتھ میں تمہارا رزق نہیں ۔ ڈھونڈو تو خدا کے پاس رزق ڈھونڈو اور اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو ۔ تم کو اس کے پاس دوبارہ جانا ہے ۔

وَاِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۸﴾

وَاِنْ تُكَذِّبُوْا ؛ اور اگر تم جھٹلاؤ گے ۔ تکذیب کرو گے ۔ فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ ؛ تو جھٹلا چکی ہیں بہت سی اُمتیں اور فرقے تم سے پہلے ۔ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ ؛ اور پیغمبر پر واجب نہیں ۔ ان کے ذِمّہ نہیں ۔ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ؛ مگر واضح طور سے تبلیغ کرنا، احکام پہنچا دینا ۔

ترجمہ :- اور (لوگو!) اگر تم جھٹلاؤ گے تو (کیا تعجب ہے کیوں کہ) تم سے پہلے بہت سے گروہ پیغمبروں کو جھٹلا چکے ہیں ۔ پیغمبر کا کام تو صرف تبلیغِ احکامِ الٰہی ہے واضح طور سے ۔

اَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۹﴾

اَوَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا ۔ کیا انھیں نہیں معلوم ۔ كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ؛ اللہ کیوں کر شروع کرتا ہے پیدائش کو ۔ کس طرح ابتداء کرتا ہے اللہ خلق کی ۔ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؛ پھر اس کو دہراتا ہے ۔ دوبارہ کرتا ہے، پھر اس کا اعادہ کرتا ہے ۔ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ؛ بے شک اللہ پر یہ سب آسان ہے ۔ يَسِيْرٌ ۔ آسان ۔ عَسِيْرٌ ۔ مشکل ۔

ترجمہ :- کیا انھیں یہ معلوم نہیں کہ کس طرح اللہ خلقت کی ابتداء کرتا ہے اور پھر دوبارہ پیدا کرتا ہے ۔ یہ سب یقیناً اللہ پر آسان ہے ۔

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۰﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ؛ زمین میں سیر کرو ۔ ملک ملک پھرو ۔ فَانْظُرُوْا ؛ پھر دیکھو ۔ نظر کرو ۔ كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ؛ مخلوق کی ابتداء کس طرح کی ۔ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؛ پھر اللہ پیدا کرے گا دوسرا پیدا کرنا ۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ بے شک اللہ ہر شئے پر قادر ہے، ہر چیز کرسکتا ہے۔ جس نے دنیا میں پیدا کیا وہ آخرت میں بھی پیدا کرے گا۔

ترجمہ:- تم کہو ذرا زمین کی سیر تو کرو پھر دیکھو کہ اللہ نے کس طرح ابتداءً مخلوقات کو پیدا کیا۔ پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کرے گا۔ یقیناً اللہ تو ہر شئے پر قادر ہے۔

یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاِلَیْهِ تُقْلَبُوْنَ ﴿۲۱﴾

یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے عذاب کرتا ہے۔ وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ ؛ اور جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے۔ وَاِلَیْهِ تُقْلَبُوْنَ ؛ اور اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ قَلْبٌ۔ پلٹانا۔ قَالَب۔ سانچہ جس میں اینٹوں کو ڈال کر پلٹاتے ہیں۔ قَلْب ترچھا واقع ہے۔

ترجمہ:- اللہ جس کو چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے۔ اور اُسی کی طرف تم کو پلٹ کر جانا ہے۔

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ ۫ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۲۲﴾ ع ۲ / ۱۴

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ؛ اور تم زمین میں کہیں بھی بھاگ کر عاجز نہیں کرسکتے۔ اَعْجَزَ ۔ یُعْجِزُ ۔ اِعْجَازًا ۔ عاجز کرنا۔ مُعْجِزَۃ۔ ایسی غیر معمولی چیز کہ انسان اس کے جیسا کرنے میں عاجز ہو۔ وَلَا فِی السَّمَآءِ ؛ اور تم نہ آسمان میں جا کر اس کو عاجز کرسکتے ہو۔ سب اس کے پنجۂ قدرت میں ہیں۔ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اور نہیں ہے تمہارا، خدا کو چھوڑ کر اس کے سوائے۔ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ؛ مددگار نہ دوست۔ نہ حمایتی نہ فتح و نصرت دینے والا۔

ترجمہ:- اور تم زمین اور آسمان میں کہیں بھی جا کر اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے اور خدا کے سوائے نہ کوئی تمہارا مددگار ہے نہ فتح و نصرت دینے والا ہے۔

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَلِقَآئِهٖۤ اُولٰٓئِكَ یَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِیْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۳﴾

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اللہ کی آیتوں سے ۔ اور اس کے کرشمہ ہائے قدرت سے انکار کرتے ہیں ، اس کی نشانیوں کو نہیں مانتے ۔ وَلِقَآئِهٖ ؛ اور اس کے دربار میں حاضر ہونے سے بھی انکار کرتے ہیں اور مرکر اُٹھنے کو نہیں مانتے ۔ اُولٰٓئِكَ يَئِسُوْا مِنْ رَّحْمَتِيْ ؛ یہ لوگ میری رحمت سے مایوس ہیں ۔ میری مہربانی سے نا اُمید ہیں ۔ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ اور انھیں لوگوں کے حصّہ میں ہے عذاب الیم ۔ دردناک عذاب کے مستحق یہی لوگ ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ اللہ کی نشانیوں اور اس کی ملاقات سے انکار کرتے ہیں وہ میری رحمت سے مایوس ہیں اور انھیں کے لئے ہے عذاب الیم ۔

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ ؛ پھر نہ تھا ابراہیم کی قوم کا جواب ۔ ساری تبلیغ کا نتیجہ کیا ہوا ؟ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا ؛ مگر یہ کہ انھوں نے کہا ۔ اُقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ ؛ ان کو مار ڈالو یا جلا دو ۔ فَاَنْجٰهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ ؛ پھر خدا نے ابراہیم کو آگ سے نجات دی ، ان کو بچالیا ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ بے شک اس واقعہ میں بڑی نشانیاں ہیں ، قدرت کے تماشے ہیں ۔ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ؛ ایماندار لوگوں کے لئے ۔ اس قوم کے لئے جو ایمان رکھتی ہے ۔

ترجمہ :- پھر نہ تھا ان کی قوم کا جواب مگر یہ کہ انھوں نے کہا ان کو مار ڈالو اور ان کو جلا ڈالو ۔ پھر اللہ نے ان کو آگ سے نجات دی ۔ بے شک اس میں ایماندار قوم کے لئے عبرتیں ہیں ۔

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ؗ وَّمَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ ؛ اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا تم نے تو اختیار کیا ہے ، ٹھیرایا ہے ، تجویز کیا ہے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ اَوْثَانًا ؛ بتوں کو ۔ یعنی تم بُت پرستی کرتے ہو ۔ مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ ؛ آپس کی دوستی اور تعلقات کی وجہ سے ۔ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ دنیا کی زندگی کے متعلق ۔ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ پھر قیامت کے دن ۔ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ ؛ منکر ہوجائیں گے بعض بعض کے ۔ بعض بعض سے انکار کریں گے ۔ ناتہ رشتہ نہ رہے گا ۔ کوئی کسی کو نہ مانے گا ۔ وَيَلْعَنُ

بَعْضُكُمْ بَعْضًا ؛ اور بعض بعض کو لعنت کریں گے، پھٹکاریں گے۔ وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؛ اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وَمَا لَكُمْ مِنْ نّٰصِرِيْنَ ؛ اور تمہارے لئے کوئی نصرت اور مدد دینے والا نہیں۔

ترجمہ:- اور ابراہیم نے کہا تم تو خدا کو چھوڑ کر بُت پرستی کرتے ہو وہ بھی دنیاوی زندگی کے تعلقات و محبت کی بِنا پر۔ پھر قیامت کے دن تمہارے بعض بعض سے منکر ہو جائیں گے اور ایک دوسرے پر لعنت کریں گے اور تمہارا مقام تو دوزخ ہوگا اور کوئی تمہاری مدد نہ کر سکے گا۔

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ وَقَالَ اِنِّىْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّىْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۶﴾ وقف لازم

فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ؛ پھر ابراہیم علیہ السلام کی اس تبلیغ و وعظ کو سُن کر ان کے بھتیجے لوط علیہ السلام نے مان لیا۔ اور ان پر ایمان لائے۔ وَقَالَ ؛ اور ابراہیم نے کہا۔ اِنِّىْ مُهَاجِرٌ ؛ میں تو شہر چھوڑ کر چلا جانے والا ہوں۔ اِلٰى رَبِّىْ ؛ میرے رب کی طرف، اس کے بتائے ہوئے مقام کی طرف۔ میں ترکِ وطن کر کے جدھر خدا لے جائے اُدھر جاتا ہوں۔ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؛ بے شک وہی ہے عزت و حکمت والا۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور جو کرتا ہے اچھا کرتا ہے۔

ترجمہ:- پھر لوط ان پر (ابراہیم پر) ایمان لائے۔ اور (ابراہیم نے) کہا اب میں وطن چھوڑ کر اپنے خدا کا راستہ لیتا ہوں۔ بے شک وہ عزیز و حکیم ہے۔

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَجَعَلْنَا فِىْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۲۷﴾

وَوَهَبْنَا لَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبُ ؛ اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق بیٹا اور یعقوب پوتا دیا۔ وَجَعَلْنَا فِىْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ ؛ اور ان کی اولاد میں پیغمبری بھی رکھی اور کتاب بھی۔ یعنی نبوت اور وحی کا سلسلہ جاری رکھا۔ وَاٰتَيْنٰهُ اَجْرَهٗ فِى الدُّنْيَا ؛ اور ہم نے ان کو دنیا میں اچھا بدلہ دیا۔ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؛ اور وہ آخرت میں صالحین اور نیک اور شائستہ لوگوں میں سے ہوں گے۔

ترجمہ:- اور ہم نے ان کو (ابراہیم کو) اسحاق و یعقوب عنایت فرمایا اور ان کی اولاد میں کتاب اور نبوت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور ان کو دنیا میں اچھا بدلہ دیا اور آخرت میں تو وہ بڑی صلاحیت والے اور نیکوں میں ہوں گے۔

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ؗ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۸﴾

وَلُوْطًا ؛ اور ہم نے لوط کو پیغمبر بنا کر بھیجا ۔ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ ؛ جب کہ انھوں نے اپنی قوم ، اپنے لوگوں سے کہا ۔ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ ؛ بے شک تم بے حیائی کا اور فحش کام کرتے ہو ۔ مَاسَبَقَكُمْ بِهَا ؛ کہ تم سے سابق ، تم سے پہلے ، کسی نے نہیں کیا ۔ مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ؛ دنیا جہان کے لوگوں میں سے ۔

ترجمہ :- اور (ہم نے) لوط کو بھیجا جب کہ انھوں نے اپنی قوم سے کہا تم بڑی بے حیائی کا کام کرتے ہو کہ تم سے پہلے کسی نے بھی دنیا جہان میں نہیں کیا ۔

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۹﴾

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ ؛ کیا تم مَردوں کا قصد کرتے ہو اور ان سے فعلِ بد کرتے ہو ۔ وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ؛ اور بے راہی کرتے ہو ۔ اور سلسلہ توالد کو منقطع کرتے ہو ۔ مسافروں کو لوٹ لیتے ہو ۔ وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ؛ اور بھری مجلس میں نامعقول حرکت کرتے ہو ۔ نَادِيْ ۔ مجلس ۔ اَلْمُنْكَرَ ۔ نامعقول بات ۔ قابلِ انکار حرکت ۔ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ ؛ پھر نہ تھا لوط علیہ السلام کی قوم کا جواب ۔ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا ؛ مگر یہ کہ انھوں نے کہا ۔ ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ ؛ اچھا تو ہم پر خدا کا عذاب لاؤ نا ۔ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم دُرست گو ہو ، اور سمجھتے ہو کہ یہ افعال موجبِ عذاب ہیں ۔

ترجمہ :- کیا تم مَردوں کا قصد کرتے ہو اور بے راہی کا کام کر کے نسل انسانی کے سلسلہ کو قطع کرتے ہو ۔ اور اپنی بھری مجلسوں میں یہ نامعقول حرکت کرتے ہو ۔ اس کا جواب لوط کی قوم نے کیا دیا ۔ (بس یہی کہ) کہا اچھا اللہ کے عذاب کو ہم پر لاؤ اگر تم سچّے اور دُرست گو ہو ۔

۳ ع ۸ ۱۵ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۳۰﴾

قَالَ ؛ لوط علیہ السلام نے عاجز ہو کر خدا سے دُعا کی ۔ رَبِّ انْصُرْنِيْ ؛ اے میرے رب تو مجھے نصرت اور مدد عطا کر ۔

عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ؛ ان مفسد اور بدمعاش لوگوں پر ۔ ان تباہ کار شریروں پر ۔

ترجمہ :- (لوط نے) دُعا کی ۔ خدایا تو میری مدد کر ان شریر لوگوں پر ۔

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰی ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ ۚ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ ۚۖ

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ ؛ اور جب آئے ہمارے رسول ۔ ہمارے بھیجے ہوئے ۔ ہمارے فرشتے ۔ اِبْرٰهِیْمَ ؛ ابراہیم کے پاس ۔ بِالْبُشْرٰی ؛ بشارت ، خوشخبری ، مژدہ کے ساتھ کہ تم کو بیٹا ہوگا ۔ قَالُوْٓا ؛ تو ان فرشتوں نے کہا اثنائے گفتگو میں ۔ اِنَّا مُهْلِكُوْٓا اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ ؛ ہم ہلاک کردینے والے ہیں اس گاؤں کے رہنے والوں کو ۔ اِنَّ اَهْلَهَا كَانُوْا ظٰلِمِیْنَ ؛ اس بستی کے لوگ ، اس میں بسنے والے ، ظالم ہیں ، شریر ہیں ، بدکار ہیں ۔

ترجمہ :- اور جب ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے تو انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہم اس بستی کے لوگوں کو ہلاک کرنے والے ہیں ۔ کیوں کہ اِس بستی کے لوگ بڑے ظالم ہیں ۔

قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا ؕ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا ۫ لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۲﴾

قَالَ اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا ؛ ابراہیم نے کہا اس قریہ میں میرے بھتیجے لوط ہیں ۔ قَالُوْا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا ؛ فرشتوں نے کہا ہم کو خوب معلوم ہے جو جو اس میں ہیں ۔ لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَ اَهْلَهٗ ؛ ہم ضرور بچالیں گے لوط کو اور ان کے متعلقین کو ۔ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ؛ بجز ان کی عورت کے ۔ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ؛ کہ ہے وہ رہ جانے والوں میں ۔

ترجمہ :- (ابراہیم نے) کہا اس میں لوط ہیں ۔ (فرشتوں نے) کہا ہم خوب جانتے ہیں ان کو جو اس میں ہیں ۔ ہم ضرور ان کو اور ان کے متعلقین کو بچالیں گے بجز ان کی عورت کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ۔

وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ ۗ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۳﴾

وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا ؛ اور جب ہمارے فرستادہ فرشتے لوط کے پاس پہنچے ۔ سِیْٓءَ بِهِمْ ؛ تو لوط کو برا معلوم ہوا ۔ ان کی وجہ سے اور ان کا آنا ناگوار گزرا ۔ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا ؛ اور ان کو اپنی دسترس اور مدد سے باہر سمجھے ۔ دل تنگ ہوگئے ۔ مغموم ہوگئے ۔ وَقَالُوْا لَا تَخَفْ ؛ اور فرشتوں نے لوط سے کہا ڈرو مت ۔ وَلَا تَحْزَنْ ؛ اور غم نہ کھاؤ اور حزن و ملال نہ کرو ۔ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ ؛ بے شک ہم تم کو اور تمہارے متعلقین کو نجات دیں گے ، بچالیں گے ۔ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؛ مگر تمہاری عورت کو ۔ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ؛ کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ۔

ترجمہ :- اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو ان کو وہ ناگوار گزرے اور خود کو ناقابلِ امداد سمجھا ۔ (فرشتوں نے) کہا ڈرو مت اور حزن و ملال نہ کرو ۔ یقیناً ہم تم کو اور تمہارے متعلقین کو بچالیں گے بجز تمہاری عورت کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ۔

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۳۴

اِنَّا مُنْزِلُوْنَ ؛ بے شک ہم نازل کرنے والے ہیں ، اُتارنے والے ہیں ۔ عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ؛ اس قریہ ، اس بستی ، اس شہر کے رہنے والوں پر ۔ رِجْزًا ؛ آفت کو ، مصیبت کو ، بلا کو ، سزا کو ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ۔ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ؛ ان کے فسق و فجور کی وجہ سے ، ان کی بدکاری اور نافرمانی کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم اس بستی کے لوگوں پر آسمان سے عذاب نازل کرنے والے ہیں کیوں کہ وہ فسق و فجور کرتے ہیں ۔

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَآ اٰيَةًۢ بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝۳۵

وَلَقَدْ تَّرَكْنَا ؛ اور یقیناً ہم نے رکھ چھوڑا ۔ مِنْهَا ؛ اس قریہ سے ۔ اٰيَةً ؛ ایک نشانِ قدرت ، ایک عبرت ۔ بَيِّنَةً ؛ صاف ۔ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو کچھ عقل رکھتے ہیں ، جو کچھ سوچتے سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ہم نے بے شک اس سے ایک واضح نشانی چھوڑی ان کے لئے جو عقل رکھتے ہیں ۔

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ
فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۳۶

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؛ اور ہم نے شہر مدین کی طرف انھیں کے بھائی شعیب کو پیغمبر بنا کر بھیجا ۔ فَقَالَ ؛ پھر شعیب نے کہا ۔ يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ! اُعْبُدُوا اللّٰهَ ؛ اللہ کی بزرگی کرو ، اس کی عبادت کرو ۔ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؛ اور

قیامت اور آخری دن کی اُمید کرو، توقع کرو۔ سمجھو کہ خدا کے دربار میں جانا ہے۔ اس کو جواب دہی کرنا ہے۔ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ؛ اور نہ پھرو زمین میں فساد کرتے۔

ترجمہ :- اور (ہم نے) شہر مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو (پیغمبر بنا کر بھیجا)۔ پھر انھوں نے کہا لوگو! اللہ کی بندگی کرو اور اُمید رکھو کہ قیامت آنے والی ہے اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔

فَكَذَّبُوْهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۳۷﴾

فَكَذَّبُوْهُ ؛ پھر لوگوں نے شعیب کی تکذیب کی، ان کو جھٹلایا۔ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ ؛ پھر آ گھیرا ان کو زلزلہ، بھونچال۔ زمین ہل گئی۔ فَأَصْبَحُوْا ؛ پھر وہ ہوگئے، وہ صبح کئے۔ فِيْ دَارِهِمْ ؛ اپنے گھر میں۔ جٰثِمِيْنَ ؛ مرکر اور اوندھے پڑے تھے۔

ترجمہ :- پھر ان کی تکذیب کی۔ پھر زلزلے نے ان کو آ گھیرا۔ پس صبح ہوئی تو وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے تھے۔

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ﴿۳۸﴾

وَعَادًا وَّثَمُوْدَا ؛ اور ہم نے قومِ عاد اور ثمود کو بھی ہلاک کردیا۔ ثَمُوْدَا۔ میں ایک الف ہے جو وصل میں پڑھا نہیں جاتا۔ اور وقف میں پڑھا جاتا ہے۔ وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ ؛ اور یہ ہلاک ہونا تم کو نظر آرہا ہے، تم پر ظاہر ہے، تم پر کھل چکا ہے۔ مِنْ مَّسٰكِنِهِمْ ؛ ان کے مکانات سے۔ ان کے مسکنوں سے۔ ان کی سکونت گاہوں سے۔ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ ؛ اور شیطان نے ان کے اعمال کو اچھا دکھایا۔ زیب و زینت کے ساتھ دکھایا۔ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ ؛ پھر ان کو راہِ خدا سے روکا۔ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ؛ اور وہ لوگ یوں تو بڑے ہوشیار تھے، ویسے دیکھتے سمجھتے تھے۔

ترجمہ :- اور (ہم نے) عاد و ثمود کو (تباہ کردیا اور یہ تباہی ہی) تمہارے لئے ان کے (تباہ شدہ) گھروں سے ظاہر ہے۔ اور شیطان نے ان کے اعمال کو زیب و زینت کے ساتھ دکھایا۔ پھر ان کو راہِ حق سے روکا۔ اور یوں تو وہ بڑے ہوشیار اور بینا تھے۔

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ۫ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ﴿۳۹﴾

وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ ؛ اور ہم نے ہلاک کیا قارون کو اور فرعون کو اور ہامان کو ۔ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى ؛ اور آئے ان کے پاس موسٰی ۔ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ واضح دلائل لے کر ۔ موسٰی صریح معجزے لائے ۔ فَاسْتَكْبَرُوْا فِى الْاَرْضِ ؛ پھر لوگوں نے زمین میں تکبّر کیا ۔ سرکشی کی ۔ خود کو تحتِ احکام رکھنے سے بڑا سمجھا ۔ وَمَا كَانُوْا سَابِقِيْنَ ؛ اور بھاگ کر نہ جا سکے ۔ عذابِ الٰہی سے آگے نہ بڑھ سکے ۔

ترجمہ :- اور (ہم نے) قارون اور فرعون اور ہامان (کو ہلاک کیا) ۔ موسٰی ان کے پاس واضح دلائل لائے تو ان لوگوں نے زمین میں تکبّر کیا ۔ مگر بھاگ کر جا نہ سکے ۔

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ؛ اور سب کو ہم نے ان کے گناہ کی وجہ سے پکڑلیا ، گرفتار کرلیا ۔ فَمِنْهُمْ ؛ پھر ان میں سے بعض تو وہ ہیں ۔ مَنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ؛ جن پر ہم نے پتھر برسانے والی ہوا بھیجی ۔ حَصْبَةٌ ۔ پتھر ۔ پتھر برسانے والی ہوا ۔ وَمِنْهُمْ ؛ اور ان میں سے بعض وہ ہیں ۔ مَنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ؛ جن کو پکڑلیا ہولناک آواز نے ۔ چنگھاڑ اور زلزلہ کی آواز نے ۔ وَمِنْهُمْ ؛ اور ان میں سے بعض وہ ہیں ۔ مَنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ؛ جن کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا ۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ؛ اور ان میں سے بعض وہ ہیں جن کو ہم نے غرق کردیا ، دریائے نیل میں ڈبودیا ۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ ؛ اور اللہ نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا ۔ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ؛ مگر وہ خود اپنے پر ظلم کرتے تھے ۔

ترجمہ :- پھر ان سب کو ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے گرفتار کرلیا ۔ پھر ان میں سے بعض پر پتھر برسانے والی ہوا بھیجی اور بعض کو ہولناک آواز نے گرفتار کرلیا ۔ اور بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور بعض کو ڈبو دیا ۔ اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا مگر وہ خود اپنے پر ظلم کرتے تھے ۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ۖ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾

وقفِ لازم

مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا ؛ ان لوگوں کی مثال جنھوں نے بنالیا ہے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ؛ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا

حمایتی، اپنا یار و مددگار۔ کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ ؛ جیسے مکڑی کی مثال۔ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا ؛ جس نے گھر بنالیا ہے، جالا تن لیا ہے۔ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ ؛ اور یقیناً سب گھروں سے زیادہ بودا، زیادہ کمزور۔ لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ ؛ البتہ مکڑی کا گھر ہے۔ اس کا جالا ہے۔ لَوْ کَانُوا یَعْلَمُوْنَ ؛ کاش ان لوگوں کو علم ہوتا، کچھ سوچتے سمجھتے۔

ترجمہ:- جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا حمایتی اور کارساز تجویز کر رکھا ہے ان لوگوں کی مثال مکڑی کی سی ہے جس نے گھر بنالیا ہے۔ اور یقیناً سب سے بودا گھر مکڑی کا گھر ہے۔ کاش یہ لوگ کچھ علم رکھتے۔

اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۴۲﴾

اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ ؛ اللہ خوب جانتا ہے۔ مَا یَدْعُوْنَ ؛ جن کو یہ پکارتے ہیں۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ مِنْ شَیْءٍ ؛ کوئی چیز ہو۔ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ؛ اور وہ عزت وحکمت والا ہے۔

ترجمہ:- اللہ خوب جانتا ہے جس جس کو وہ پکارتے ہیں اس کو چھوڑ کر، کوئی چیز بھی ہو۔ اور وہ (اللہ) عزیز بھی ہے حکیم بھی ہے۔

وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا یَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ ؛ اور یہ، ان مثالوں کو۔ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ؛ ہم لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ وَمَا یَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ؛ اور نہیں سمجھتے اس کو مگر عالم لوگ جن کو کچھ علم ہے وہی سمجھتے ہیں۔

ترجمہ:- اور ہم ان مثالوں کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں مگر سمجھتے وہی ہیں جن کو کچھ علم ہے۔

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۴﴾ ع ۱۴ / ۱۶

خَلَقَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے پیدا کیا، مخلوق کیا۔ اَلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں اور زمین کو۔ بِالْحَقِّ ؛ حق اور دُرست طور سے۔ جس طرح کہ ہونا چاہیئے تھا، واقعہ کے مطابق۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً ؛ یقیناً اس میں ایک بڑی دلیل ہے، بڑی نشانی ہے، مگر کن کے لئے؟ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ؛ ایمانداروں کے لئے۔ بے ایمان لاکھ معجزے دیکھیں، قدرت کے کرشمے دیکھیں، اللہ کی نشانیاں دیکھیں، سب ان کے حق میں لاحاصل ہیں۔

ترجمہ:- اللہ نے آسمانوں اور زمین کو مناسب اور برحق پیدا کیا۔ یقیناً اس میں ایمانداروں کے لئے (قدرتِ الٰہی کی) بڑی نشانی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

۲۱

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد اے پی

ہدیہ: (   )

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾

اُتْلُ ؛ تلاوت کر ۔ پڑھ ۔ مَـآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ ؛ جو وحی کی گئی تیری طرف ،تم پر جو وحی نازل ہوئی ۔ مِنَ الْکِتٰبِ ؛ کتاب سے ۔ جو کتاب تمہاری طرف اُتری ہے ۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؛ اور پابندی اور دُرستی سے نماز پڑھو ۔ صلٰوۃ قائم کرو ۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ ؛ بے شک نماز ۔ تَنْھٰی ؛ منع کرتی ہے ۔ روکتی ہے ۔ عَنِ الْفَحْشَآءِ ؛ بے حیائی سے ۔ فحش بات سے ۔ فحش کام سے ۔ وَالْمُنْکَرِ ؛ اور بُری بات سے ۔ قابلِ انکار بات سے ۔ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؛ اور اللہ کی یاد ہی سب سے بڑی چیز ہے ۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے ۔ اس کو خوب علم ہے ۔ مَاتَصْنَعُوْنَ ؛ جو کچھ تم کرتے ہو ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم پر جس کتاب کی وحی کی گئی ہے اس کو پڑھو اور نماز پابندی اور دُرستی سے ادا کرو ۔ بے شک نماز تو بے حیائی (اور نامعقول) اور قابلِ انکار بات سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد ہی سب سے بڑی چیز ہے ۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کو خدا خوب جانتا ہے ۔

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَھْلَ الْکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَاُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَاِلٰھُنَا وَاِلٰھُکُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾

وَلَا تُجَادِلُوْا ؛ اور نہ جنگ و جدل کرو ۔ نہ لڑو جھگڑو ۔ نہ مناظرہ کرو ۔ اَھْلَ الْکِتٰبِ ؛ اہلِ کتاب سے ۔ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ؛ مگر مہذب طریقہ سے ، ایسے طریقے سے جو بہتر اور احسن ہے ۔ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ ؛ مگر ان لوگوں میں سے کہ انھوں نے ظلم کیا ۔ جو بے انصافی کرتے ہیں جھوٹی حجت کرتے ہیں ۔ ان کے لئے جیسے کو ویسا خواہ مخواہ غلامی کرنے کی ضرورت نہیں ۔ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا ؛ اور اُن سے کہو ہم ایمان لائے ، ہم مانتے ہیں ۔ بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْنَا ؛ اس قرآن پر جو ہم پر اُتارا گیا ہے ، نازل ہوا ہے ۔ وَاُنْزِلَ اِلَیْکُمْ ؛ اور اُتاری گئیں تم پر ۔ وَاِلٰھُنَا وَاِلٰھُکُمْ وَاحِدٌ ؛ اور ہمارا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے ۔ تم جس کی پرستش کرتے ہو ہم بھی اُسی کی پرستش کرتے ہیں ۔ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ؛ اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں ۔ ہم مسلمان ہیں ۔ اور ہم اللہ کے حوالے ہوگئے ۔

ترجمہ :- اور تم اہلِ کتاب سے مہذب طور سے مناظرہ کرو ۔ بجز ان لوگوں کے جو ظلم کرتے ہیں (ناانصافی کرتے ہیں) ۔ ان سے کہہ دو ہم اس (کتاب) کو بھی مانتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی ہے اور

ان (کتابوں) کو بھی جو تم پر نازل ہوئی ہیں اور ہمارا تمہارا خدا ایک ہی تو ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

صاحبو! اگر کوئی غور سے دیکھے تو معلوم ہوگا کہ توحید ایک فطری اعتقاد ہے۔ سب کا خدا ایک ہی ہے۔ تمام پیغمبروں کو ماننا ہر مسلمان کا کام ہے۔ سارے جھگڑے جو مذاہب میں واقع ہوتے ہیں وہ خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود ماننے سے پڑتے ہیں۔ احکام میں سے بھی اُصولی احکام سب کے متفق علیہ ہیں۔ چند جزئیات ہیں جن میں اختلاف واقع ہوتا ہے۔ آؤ تم ہم مل کر ان مختلف فیہ مسائل پر گفتگو کرلیں۔ تم کو معلوم ہو جائے گا کہ اسلام ہی حق ہے۔

شراب پینا کس مذہب میں حرام ہے؟ اسلام میں۔ طلاق اور خلع کرنا کس کے مذہب میں ہے؟ عورت کا وارث ہونا کس مذہب میں ہے؟ اسلام میں۔ اپنی ذات کو اعلیٰ اور دوسروں کی ذات کو ادنیٰ سمجھنا غیر مسلموں کے پاس ہے اسلام میں تمام بنی آدم آپس میں برابر ہیں۔ ایک ماں باپ آدم وحوا کی اولاد ہیں۔ کوئی کسی سے بہتر ہے تو اپنے اعمال کے لحاظ سے، نہ تو یہاں جاتی کا دخل ہے نہ خاندان کا نہ ذات و جماعت کا جھگڑا۔ لاکھ تم اسلام سے بھاگو مگر وہ تمہیں کب چھوڑتا ہے۔ وہ کانوں سے دل میں گھستا ہے۔ تم اس کے اُصول اختیار کرتے جاتے ہو۔ تمہارے دل میں تمہارے مذہب کی کچھ عزت باقی نہیں ہے۔ اس واسطہ اس کی اصلاح کرنا چاہتے ہو۔ مگر کس طرح؟ اُصولِ اسلام کے مطابق۔ اسلام کا خوب مطالعہ کرو۔ قرآن خوب پڑھو۔ وہ تم کو اپنے رنگ میں رنگ لے گا۔ تم لاکھ انکار کروگے مگر دنیا کہے گی کہ تم اپنے مذہب پر نہیں ہو۔ حقیقتاً تم اسلام کے تابع ہو۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ
وَمِنْ هٰۤؤُلَاۤءِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنَا ؛ اور ہم نے اسی طرح اُتارا۔ اِلَيْكَ ؛ تمہاری طرف۔ اَلْكِتَابَ ؛ کتاب کو۔ فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ ؛ پھر جن لوگوں کو کہ ہم نے کتاب دی ہے۔ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؛ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ وَمِنْ هٰۤؤُلَاۤءِ ؛ اور انھیں لوگوں میں سے۔ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ ؛ وہ ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَاۤ ؛ اور ہماری آیتوں سے انکار نہیں کرتے۔ جُحُوْدٌ۔ انکار۔ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ؛ مگر کافر، بے ایمان، منکر، حق پوش۔

ترجمہ:- اور ہم نے اسی طرح تم پر بھی کتاب اُتاری۔ پھر جو ایماندار لوگ ہیں وہ اس (کتابِ خدا) پر ایمان لاتے ہیں اور ان موجودہ لوگوں میں سے بھی بعض ایسے ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہماری آیتوں سے انکار نہیں کرتے سوائے منکر کافر لوگوں کے۔

خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود ماننے سے جھگڑے پڑتے ہیں

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾

وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا ؛ اور تم تلاوت نہیں کرتے تھے ۔ پڑھتے نہ تھے ۔ مِنْ قَبْلِهٖ ؛ قرآن نازل ہونے سے پہلے ۔ مِنْ كِتٰبٍ ؛ کسی کتاب کو ۔ وَلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ ؛ اور اپنے داہنے ہاتھ سے کچھ لکھتے نہ تھے ۔ اِذًا ؛ تب تو ۔ لَّارْتَابَ ؛ ریب وشک میں پڑجائے ۔ اَلْمُبْطِلُوْنَ ؛ باطل پرست ۔ جھوٹے ۔ بدکیش ۔

ترجمہ :- اور تم اس سے پہلے نہ کوئی کتاب پڑھتے تھے نہ اپنے داہنے ہاتھ سے کچھ لکھتے تھے اگر تم پڑھے لکھے ہوتے تو ممکن تھا کہ باطل پرست ، جھوٹے ، کچھ شک و شبہ کرتے ۔

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾

بَلْ هُوَ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ ؛ بلکہ وہ روشن نشانیاں ہیں ۔ آیتیں ہیں ۔ دلیلیں ہیں ۔ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؛ ذہنوں میں ، سینوں میں ۔ عقلوں میں ان لوگوں کے جن کو علم دیا گیا ہے ۔ وَمَا يَجْحَدُ ؛ اور جحود و انکار نہیں کرتے ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں سے ۔ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ؛ مگر ظالم ۔ ناحق شناس ۔ ضدی ، بے انصاف ۔

ترجمہ :- بلکہ وہ (کتاب) واضح دلائل ہیں اہلِ علم کے پاس ان لوگوں کے ذہنوں میں جن کو علم دیا گیا ہے اور ہماری آیتوں سے صرف ضدی ، ظالم ہی انکار کرتے ہیں ۔

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

وَقَالُوْا ؛ اور یہ ظالم کہتے ہیں ۔ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ ؛ کیوں نہیں اُتارے گئے ان پر ۔ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؛ ان کے رب کے پاس سے آیتیں ۔ نشانیاں ۔ کچھ معجزے ۔ کچھ خوارقِ عادات ۔ کچھ کرشمۂ قدرت ۔ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ جس قسم کے معجزات تم مانگتے ہو وہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہیں ۔ جب چاہے دے چاہے نہ دے ۔ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ اور میں تو صرف صاف صاف ڈرانے والا ہوں ۔ آنے والی مصیبت کی اطلاع دینے والا ہوں ۔

ترجمہ :- اور ان ظالموں نے کہا ۔ ان پر ان کے خدا کے پاس سے آیتیں کیوں نہیں اُتاری گئیں ۔ تم کہو !

نشانیاں تو سب اللہ کے پاس ہیں اور میں تو صرف آنے والی مصیبت کی صاف صاف اطلاع دینے والا ہوں ۔

أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٥١﴾ ع ۵ / ۱

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ ؛ کیا ان لوگوں کو یہ بات کافی نہیں ۔ بس نہیں، کفایت کرتی ۔ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ ؛ کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی ۔ اُتاری ۔ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؛ جو ان کو پڑھ کر سُنائی جاتی ہے ان پر پڑھی جاتی ہے ۔ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى ؛ اس میں بے شک رحمت ہے اور یاد دہانی اور نصیحت ہے ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ۔ یقین رکھتے ہیں ، مانتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا انھیں بس نہیں وہ کتاب جس کو ہم نے تم پر اُتارا اور اس کو ان کے سامنے پڑھ کر سُنایا جاتا ہے ۔ بے شک اس میں رحمت اور یاد دہانی ہے ایمانداروں کے لئے ۔

قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ شَهِيدًا ۖ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِالْبَاطِلِ وَكَفَرُوا بِاللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿٥٢﴾

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو ۔ كَفٰى بِاللّٰهِ ؛ اللہ بس ہے ۔ کافی ہے ۔ با زائد ہے ۔ كَفٰى کا فاعل اللہ ہے ۔ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ شَهِيْدًا ؛ میرے تمہارے درمیان گواہ ۔ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ ؛ جو لوگ باطل پر ایمان لاتے ہیں ۔ جھوٹ کا یقین کرتے ہیں ۔ وَكَفَرُوْا بِاللّٰهِ ؛ اور خدا سے کفر کرتے ہیں ۔ اس سے انکار کرتے ہیں ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؛ یہی لوگ ہیں خسارے میں پڑے ہوئے ، نقصان اُٹھانے والے ۔ ٹوٹا پانے والے ، زیاں کار ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہہ دو میرے تمہارے درمیان اللہ گواہ بس ہے ۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے جانتا ہے اور جو لوگ باطل پر ایمان لاتے اور اس کو حق سمجھتے ہیں اور اللہ سے کفر اور انکار کرتے ہیں ۔ وہی ہیں خسارے میں ، نقصان اُٹھانے والے ۔

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ۭ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ؛ اور تم سے عذاب کو بعجلت طلب کرتے ہیں ۔ اس کا تقاضا کرتے ہیں ۔ وَلَوْ لَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى ؛ اگر نہ ہوتا وقت مقرر، معیّن مدّت نہ ہوتی ۔ لَّجَاۗءَهُمُ الْعَذَابُ ؛ تو ان کے پاس عذاب آ جاتا ۔ ان کو سزا ہوجاتی ، ان پر آفت آن پہنچتی ۔ وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ بَغْتَةً ؛ اور ان کے پاس ضرور عذاب آ جائے گا مگر اچانک ۔ دفعتہً ۔ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ؛ اور اُن کو اس کا شعور بھی نہ ہوگا ، ان کو خبر بھی نہ ہوگی ، جانتے بھی نہ ہوں گے ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ تم سے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں ۔ اگر اس کی معیاد معیّن نہ ہوتی تو ان کے پاس عذاب آ چکتا ۔ اور ان کے پاس ضرور آئے گا مگر اچانک ، ناگہاں اور ان کو اس کی خبر تک نہ ہوگی ۔

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ ۭ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ ؛ تم سے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں ۔ اس کو بہ عجلت طلب کرتے ہیں ۔ وَاِنَّ جَهَنَّمَ ؛ اور بے شک جہنّم ۔ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ؛ احاطہ کئے ہوئے ہے کافروں کو ۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ دوزخ نے ان کافروں کو گھیر رکھا ہے ۔ احاطہ کیا ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ تم سے عذاب کا تقاضا کرتے ہیں ۔ یقیناً جہنم کافروں کو احاطہ کی ہوئی ہے ۔

يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ وَيَقُوْلُ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

يَوْمَ يَغْشٰىهُمُ الْعَذَابُ ؛ اس دن کو یاد کرو جب عذاب ان پر چھا جائے گا ۔ ڈھانک لے گا ۔ گھیر لے گا ۔ مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؛ ان کے اوپر سے بھی ان کے پاؤں کے نیچے سے بھی ۔ وَيَقُوْلُ ؛ اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ اب مزہ چکھو جیسا کچھ تم کرتے تھے ۔ اپنے اعمال اور کرتوت کی سزا بھگتو ۔

ترجمہ :- اس دن کو یاد کرو جس دن ان پر عذاب چھا جائے گا ۔ ان کے اوپر سے بھی اور ان کے پیروں تلے سے بھی ۔ اور فرمائے گا جو کچھ کرتے تھے اس کا مزہ چکھو ۔

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

يٰعِبَادِيْ ؛ اے میرے بندو ! اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ جو ایمان لائے ہو ۔ اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ ؛ بے شک میری زمین کشادہ ہے ۔ وسیع ہے ۔ فراخ ہے ۔ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ ؛ پس میری ہی عبادت کرو ۔ بندگی کرو ۔

ترجمہ :- اے میرے مسلمان بندو ! میری زمین وسیع ہے ۔ پس میری ہی عبادت کرو ۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؛ ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے ۔ جو پیدا ہوا ہے وہ مرے گا بھی ۔ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ؛ پھر تم سب کو ہمارے دربار میں حاضر ہونا ہے ۔ ہماری طرف رجوع کرنا ہے ۔

ترجمہ :- ہر شخص کو موت کا مزہ چکھنا ہے ۔ پھر تم سب کو ہماری طرف واپس آنا اور رجوع کرنا ہے ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴿۵۸﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور جو ایماندار ہیں ۔ خدا کا یقین رکھتے ہیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح اور نیک کام کرتے ہیں ۔ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ ؛ ہم ان کو ضرور جگہ دیں گے ، رکھیں گے ، بٹھائیں گے ۔ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا ؛ جنت کے بالا خانوں میں ۔ اس کے جھروکوں میں ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ جس کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ خَالِدِيْنَ فِيْهَا ؛ جنتی جنت میں ہمیشہ رہیں گے ۔ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ؛ کام کرنے والوں کا کیا اچھا اجر ہے ، بدلہ ہے ، صلہ ہے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں ہم ان کو جنت کے جھروکوں میں بٹھائیں گے ۔ (کیسی جنت ؟) جس کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ نیک کام کرنے والوں کا کیا اچھا اجر اور بدلہ ہے ۔

الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾

یہ نیک لوگ کیسے ہیں ؟ اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا ؛ وہ جو صبر کرتے ہیں ۔ وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ؛ اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں ۔ اپنے سب کاموں کو خدا پر چھوڑتے ہیں ۔

ترجمہ :- جو لوگ صبر کرتے ہیں اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہیں ۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۶۰﴾

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ دَآ بَّةٍ ؛ اور کتنے ہی زمین پر چلنے والے ہیں ، جانور ہیں ۔ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ؛ جو رزق اُٹھا کرنہیں رکھتے ۔ صبح کو چڑیا خالی پیٹ اپنے آشیانہ سے نکلتی ہے اور شام کو واپس آتی ہے تو اس کا پیٹ بھرا ہوا رہتا ہے ۔ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ؛ اللہ ان کو بھی رزق دیتا ہے ، تم کو بھی رزق دے گا ۔ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؛ اور وہ تمہاری دُعاؤں کو سنتا ہے ۔ تمہاری ضرورتوں کا علم رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اور کتنے ہی جانور ہیں جو اپنا رزق اُٹھا کرنہیں رکھتے ۔ اللہ ان کو بھی کھلاتا ہے ، تم کو بھی ۔ اور وہ سب ہی کی سنتا ہے ۔ سب کے حال سے واقف ہے ۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ ؛ اور اگر تم ان سے پوچھو ۔ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ۔ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؛ اور شمس وقمر کو مسخر کیا ۔ سورج اور چاند کو کام پر لگایا ۔ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؛ تو ضرور یہ لوگ کہیں گے اللہ ۔ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ؛ تو پھر یہ کہاں سے پھرے جاتے ہیں ۔ کدھر اُلٹے چلے جا رہے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اگر تم ان سے پوچھو کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور شمس وقمر کو رام کیا ۔ ان کو کام پر لگایا تو وہ ضرور کہیں گے ۔ اللہ ۔ تو پھر یہ کدھر اُلٹے چلے جا رہے ہیں ؟

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۲﴾

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ ؛ خدا کشادہ کرتا ہے رزق کو ۔ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے ۔ وَيَقْدِرُ لَهٗ ؛ اور بعض کو تنگ کر دیتا ہے ۔ ناپ تول کر دیتا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؛ بے شک اللہ کو ہر شئے کا علم ہے ۔ وہ سب سے واقف اور باخبر ہے ۔

ترجمہ :- خدا جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس کے لئے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اس پر رزق تنگ کرتا ہے ۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے ۔

وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ مَّنۡ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَوۡتِهَا
لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ‌ؕ قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ‌ؕ بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۳﴾ ع ۶

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ ؛ اور اگر تم ان سے پوچھو ۔ مَنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ کس نے آسمان سے پانی اُتارا ۔ برسایا ۔ فَاَحْيَابِهِ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا ؛ پھر زمین کے خشک ہوجانے اور مرجانے کے بعد حیات بخشتا ہے ۔ تروتازہ کرتا ہے ۔ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؛ تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ ۔ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ پیغمبر تم کہو خدا کا شکر ہے ۔ تعریف کے لائق وہی ہے ۔ ہم سب اس کے ممنونِ احسان ہیں ۔ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ؛ بلکہ ان کے اکثر لایعقل ہیں ۔ کچھ بھی سمجھتے بوجھتے نہیں ۔

ترجمہ :- اور اگر تم ان سے پوچھو ۔ آسمان سے کس نے پانی برسایا ۔ اس کو اُتارا پھر اس سے ، زمین کے خشک ہونے کے بعد تروتازہ کردیا ۔ وہ ضرور کہیں گے اللہ ۔ تم کہو الحمد للہ (ہم اسی کے زیر بار احسان ہیں) ۔ مگر اکثر لوگ ہیں کہ کچھ سوچتے سمجھتے نہیں ۔

وَمَا هٰذِهِ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَاۤ اِلَّا لَهۡوٌ وَّلَعِبٌ‌ؕ
وَاِنَّ الدَّارَ الۡاٰخِرَةَ لَهِىَ الۡحَيَوَانُ‌ۘ لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۶۴﴾ وقف لازم

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ ؛ اور نہیں ہے یہ دنیاوی زندگی ۔ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؛ مگر جی بہلانا اور کھیلنا ۔ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ ؛ اور بے شک عالم آخرت ہے ۔ پچھلا گھر ہے ۔ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ؛ اصلی زندگی ۔ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ؛ کاش یہ سمجھ رکھتے ۔ اگر یہ جانتے تو کیا اچھا ہوتا ۔

ترجمہ :- اور یہ دنیوی زندگی نہیں ہے مگر لہو ولعب ۔ اور آخرت ہی اصلی زندگی ہے ۔ کاش ان کو کچھ علم ہوتا ۔ (کچھ جانتے ، بوجھتے) ۔

فَاِذَا رَكِبُوۡا فِى الۡفُلۡكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ ۚ
فَلَمَّا نَجّٰىهُمۡ اِلَى الۡبَـرِّ اِذَا هُمۡ يُشۡرِكُوۡنَ ۙ﴿۶۵﴾

فَـاِذَا رَكِبُـوْا فِـى الْـفُلْـكِ ؛ یہ لوگ بڑے غافل ہیں ۔ مگر جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں ۔ اور جان کے لالے

پڑجاتے ہیں ۔ دَعَوُا اللّٰہَ ؛ تو اللہ کو پکارتے ہیں ۔ اللہ سے دُعائیں کرتے ہیں ۔ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ؛ خالص اعتقاد کے ساتھ ۔ فَلَمَّا نَجّٰھُمْ اِلَی الْبَرِّ ؛ پھر جب ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف لاتا ہے ۔ اِذَا ھُمْ یُشْرِکُوْنَ ؛ تو اسی وقت شرک کرنے لگتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر جب یہ لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو پر اخلاص ، اعتقاد کے ساتھ خدا کو پکارتے ہیں ۔ (اس سے دُعائیں کرتے ہیں) ۔ پھر جب ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف لاتا ہے تو پھر فوراً شرک کرنے لگتے ہیں ۔

لِیَکْفُرُوْا بِمَآ اٰتَیْنٰھُمْ ۚ وَلِیَتَمَتَّعُوْا ۟ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

لِیَکْفُرُوْا بِمَآ اٰتَیْنٰھُمْ ؛ جس کا ماحصل ہے کہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کریں ۔ ناقدری کریں ۔ وَلِیَتَمَتَّعُوْا ؛ اور یہ لوگ چندے مزے اُڑالیں ۔ دنیا سے تمتع حاصل کرلیں (مگر اس کا انجام کیا ہوگا ۔) فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ؛ تو اس کو عنقریب جان لیں گے ۔

ترجمہ :- کہ ہم نے جو نعمت ان کو دی ہے اس کی ناقدری کرتے ہیں (ناشکری کرتے ہیں) اور یہ (چار دن کی زندگی کے) مزے اُڑالیں (کیا ہوگا؟) عنقریب معلوم ہو جائے گا ۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّیُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِھِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَۃِ اللّٰہِ یَکْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾

اَوَلَمْ یَرَوْا ؛ کیا انھیں معلوم نہیں ۔ کیا وہ دیکھتے نہیں ۔ کیا لوگ اس بات پر نظر نہیں کرتے ۔ اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا ؛ کہ ہم نے حرم کو جائے امن بنایا تھا ۔ ہم نے ان کی پناہ کی جگہ کو با امن رکھا تھا ۔ وَیُتَخَطَّفُ النَّاسُ ؛ لوگ اُڑالئے جاتے تھے ۔ ان کو پکڑ کر لے جارہے تھے ۔ مِنْ حَوْلِھِمْ ؛ ان کے آس پاس سے ، ان کے اِرد گِرد سے ۔ گرد و پیش سے ۔ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ ؛ کیا اس امن دینے کے بعد بھی جھوٹے معبودوں پر ایمان لاتے ہیں ۔ جھوٹ کو سچ سمجھتے ہیں ۔ وَبِنِعْمَۃِ اللّٰہِ یَکْفُرُوْنَ ؛ اور اللہ کی نعمت سے ناشکری کرتے ہیں ۔ اس کا احسان نہیں مانتے ۔

ترجمہ :- کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے (ان کی) پناہ گاہ کو با امن رکھا تھا ۔ ان کے آس پاس سے لوگ گرفتار کرلئے جاتے تھے ۔ کیا اس پر بھی وہ باطل پر ایمان رکھیں گے (جھوٹ پر یقین رکھیں گے) ۔ اور اللہ کی نعمت کی ناشکری کریں گے ؟

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾

وَمَنْ اَظْلَمُ ؛ اور بھلا اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا ۔ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ؛ جو خدا پر افترٰی پردازی کرے ۔ خدا پر جھوٹ باندھے ۔ اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ ؛ اور سچّی بات کو جھٹلائے ۔ لَمَّا جَآءَهٗ ؛ جب اس کے پاس پہنچے ، آئے ۔ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ ؛ کیا جہنّم نہیں ہے ؟ مَثْوًی لِّلْكٰفِرِیْنَ ؛ کافروں کا ٹھکانہ ۔ منکروں کے رہنے کی جگہ ۔

ترجمہ :- اور بھلا اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے ؟ (افترا پردازی کرے ؟) اور سچا مذہب اس کے پاس آجائے تو اس کو جھٹلا دے ۔ کیا ان کو معلوم نہیں کہ کافروں کا ٹھکانا دوزخ ہے ۔

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۶۹﴾ ع ۷ ۳

وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا ؛ اور جن لوگوں نے ہمارے لئے محنت مشقت اُٹھائی ۔ خوب کوشش کی ۔ جہاد کیا ۔ لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؛ ہم ضرور ان کو اپنا راستہ خود بتادیں گے ۔ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ؛ اور یقیناً اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے ۔ جو حسن نیت رکھتے ہیں ان سے قریب ہے ۔ مخلصوں کو خدا کی معیت نصیب ہوتی ہے ۔

ترجمہ :- اور جو ہمارے متعلق جدوجہد کرتے ہیں تو ضرور ہم ان کو اپنے راستوں کی ہدایت کرتے ہیں ۔ اور یقیناً نیکوکاروں کے ساتھ خدا کی معیت ہے ۔

صاحبو ! لوگوں کا کیا حال ہے ۔ جہاں امن و راحت ملی خدا کو بھول گئے ۔ دوسروں کو لوفر سمجھنے لگے ۔ ذرا غور کرو ! تمہارے دشمن تم کو گھیرے ہوئے ہیں ۔ جہاں موقع ملتا ہے عورتوں کو اُڑا لیتے ہیں ۔ بچوں اور بوڑھوں کو مار ڈالتے ہیں ۔ خوب یقین رکھو کہ ناشکری کا انجام تباہی ہے ۔ جو راہِ خدا میں کوشش کرتے ہیں دل میں اخلاص رکھتے ہیں ، ان کو اللہ اپنے راستے بتاتا ہے ۔ دشمنوں سے بچنے کے طریقے سکھاتا ہے ۔ تمہاری آنکھوں پر غفلت کے پردے کب تک ۔ جاگو ہوشیار ہوجاؤ ۔ خدا کی طرف توجہ کرو وہ تمہارے بچنے کے لئے اسباب پیدا کردے گا ۔

اُٹھو اُٹھو یہ خوابِ غفلت کب تک   جاگو ! جاگو ! اجل کمین گاہ میں ہے

نیکوں کو اللہ اپنے راستے پر رکھتا ہے اور اُن کے ساتھ ہوتا ہے

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ روم مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں ساٹھ (۶۰) آیتیں اور چھ (۶) رکوع ہیں ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾

یہ پوری آیت ہے۔ اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمُرَادِہٖ۔

غُلِبَتِ الرُّوۡمُ ۙ﴿۲﴾

غُلِبَتِ ؛ مغلوب ہوگئی۔ اَلرُّوْمُ ؛ روم کی قوم۔

ترجمہ:- روم کی قوم مغلوب ہوگئی۔

ایک دفعہ رومیوں اور ایرانیوں میں جنگ ہوئی تھی اور ایرانی غالب ہوگئے تھے اور چند ہی دن کے بعد پھر رومیوں کو ایرانیوں پر فتح حاصل ہوگئی۔

فِیۡۤ اَدۡنَی الۡاَرۡضِ وَ ہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ غَلَبِہِمۡ سَیَغۡلِبُوۡنَ ۙ﴿۳﴾

فِیۤ اَدْنَی الْاَرْضِ ؛ شام کے ملک میں جو فارس سے قریب تر ہے۔ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ؛ اور رومی لوگ اپنے مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب ہوجائیں گے۔ غَلَبَ ۔ یَغْلِبُ ۔ غَلْبَۃً ۔ غالب ہونا۔ غُلِبَ۔ یُغْلَبُ ۔ غَلَبَۃً ۔ مغلوب ہونا مصدر مجہول ہے۔ غَلْبَۃٌ یا غَلَبٌ۔ دونوں طرح سے مصدر آتا ہے۔

ترجمہ:- قریب ترین زمین میں اور وہ اپنی مغلوبیت کے بعد عنقریب غالب ہوجائیں گے۔

فِیۡ بِضۡعِ سِنِیۡنَ ۬ؕ لِلّٰہِ الۡاَمۡرُ مِنۡ قَبۡلُ وَ مِنۡۢ بَعۡدُ ؕ وَ یَوۡمَئِذٍ یَّفۡرَحُ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ﴿۴﴾

فِـی بِـضْـعِ سِـنِـیْـنَ ؛ چند ہی سال میں۔ نَیِّفٌ کا لفظ ۱ تا ۳ تک مستعمل ہے اور بِـضْـع کا لفظ ۴ تا ۹ گنتی کے لئے مستعمل ہے۔ لِلّٰــہِ الْاَمْـرُ مِـنْ قَـبْـلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ (''بعد'' کے اعراب کی تین صورتیں ہیں:- (۱) مضاف الیہ ساتھ ہوتو حروف جر کا عمل ہوگا۔ (۲) مضاف الیہ ساتھ نہ ہو اور نہ اس کے مذکور کی ضرورت ہوتو ایسی صورت میں بھی اعراب عمل کریں گے۔ (۳) لیکن مضاف الیہ مذکور نہ ہومگر منظور ہوتو مبنی بہ ضمہ ہوگا۔) اللہ ہی کا حکم ہے پہلے بھی اور بعد بھی، پہلے بھی اسی کو اختیار تھا اور آخر بھی اسی کو اختیار ہے۔ رومیوں کو شکست ہوئی تو حکمِ خدا سے۔ اور پھر فتح ملی تو بھی حکمِ خدا سے۔ وَیَوْمَئِذٍ ؛ اور اسی دن۔ یَوْمَئِذٍ کی تنوین عوض مضاف الیہ ہے۔ اَیْ یَـوْمَ الْفَتْحِ ۔ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ مسلمان خوش ہوں گے۔ ایرانی آتش پرست تھے اور رومی عیسائی۔ مسلمان چونکہ تمام پیغمبروں کو مانتے ہیں۔ اس واسطہ آتش پرستوں کی فتح سے

ناخوش تھے ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ پیش گوئی فرماتا ہے ۔ پھر ان پیغمبروں کو ماننے والوں کو فتح نصیب ہوئی ۔ آج کل بُت پرستوں کا زور ہے ان بُت پرستوں نے بڑے مظالم کئے ۔ مسلمان عورتوں ، بچوں اور نہتوں کو مارا ۔ اس واقعہ سے ہم عبرت لیتے ہیں کہ ان بُت پرستوں کو بھی ایسی ہی شکست ہوگی جس طرح کہ آتش پرستوں کو ہوئی تھی ۔

ترجمہ :- چند ہی سال میں ، خدا ہی کے اختیار میں ہے جو واقعہ پہلے ہوا اور جو بعد ہوا اور اس دن مسلمان خوش ہوں گے ۔

بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۙ﴿۵﴾

بِـنَصْرِ اللّٰهِ ؛ خدا کی مدد سے ۔ اس کی نصرت سے اور امداد سے ۔ یَـنْصُرُ مَنْ یَّشَـآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے فتح دیتا ہے ۔ نصرت عطا کرتا ہے ۔ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ؛ اور وہ عزت و رحمت والا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ اپنی مدد سے جس کو چاہتا ہے نصرت عطا کرتا ہے اور وہ عزیز بھی ہے اور رحیم بھی ہے ۔

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾

وَعْدَ اللّٰهِ ؛ اللہ نے وعدہ فرمایا ۔ وَعَدَ اللّٰهُ وَعْدًا ہے ۔ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؛ اللہ اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا ۔ جو فرماتا ہے ہوکر رہتا ہے ۔ وَلٰـکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ مگر اکثر لوگوں کو اس کا علم نہیں ۔ انھیں کچھ بھی معلوم نہیں ۔

شیعی لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پہلے سوچتا ہے پھر اپنے ارادہ کو بدل دیتا ہے اس کو ''بدا'' کہتے ہیں ۔ بَـدَا ۔ یُبْدُوْ ۔ بَدْوًا ظاہر کرنا ۔ ہمارے ہاں اللہ کا ارادہ اٹل ہے ۔

ترجمہ :- اللہ نے (اس کا) وعدہ فرمایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا مگر اکثر لوگ اس کو جانتے نہیں ۔

يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۖۚ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾

یَـعْـلَـمُـوْنَ ظَـاهِـرًا مِّـنَ الْـحَیٰوةِ الدُّنْـیَـا ؛ یہ لوگ صرف دنیوی زندگی جو ظاہر ہے جانتے ہیں ۔ دنیوی زندگی کے ظاہر سے واقف ہیں ۔ وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ؛ اور یہ لوگ آخرت سے غافل ہیں ، انھیں عاقبت کی کچھ خبر نہیں ۔

ترجمہ :- یہ زندگیٔ دنیا کے ظاہری حالات کا علم رکھتے ہیں اور یہ لوگ آخرت سے بالکل غافل ہیں ۔

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۗ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

وَاَجَلٍ مُّسَمًّىؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ⑧

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ؛ کیا انھوں نے کچھ فکر نہیں کی ۔ کچھ تامل نہیں کیا ۔ سوچا سمجھا نہیں ۔ کیا بے فکر اور بے خبر ہیں ۔ فِیْ اَنْفُسِهِمْ ؛ اپنے دل میں (سوچا نہیں)۔ مَاخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا نہیں کیا ۔ وَمَا بَيْنَهُمَآ ؛ اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے ان کو بھی پیدا نہیں کیا ۔ اِلَّا بِالْحَقِّ ؛ مگر برحق ، حکمت کے ساتھ ۔ بالکل ٹھیک ۔ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ اور ایک میعادِ معیّن کے لئے اور ایک ٹھیرائے ہوئے وعدے پر ۔ مقررہ وقت تک ۔ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ؛ اور اکثر لوگ ہیں ۔ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ؛ اللہ کی ملاقات سے ، اپنے پروردگار کے حضور میں حاضر ہونے سے منکر ہیں ، کافر ہیں ۔ سرے سے مانتے ہی نہیں ۔

ترجمہ :- انھوں نے کیا اپنے دلوں میں اتنا بھی نہیں سوچا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں اور ان کے درمیان جو کچھ ہے ان کو پیدا نہیں کیا مگر برحق ، بالکل ٹھیک ، اور ایک میعادِ معیّن کے لئے ۔ اور اکثر لوگ ہیں کہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہونے سے ہی منکر ہیں ۔

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْؕ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَؕ ⑨

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ؛ کیا انھوں نے زمین کی سیر نہیں کی ۔ کیا انھوں نے سفر نہیں کیا ۔ فَيَنْظُرُوْا ؛ کہ دیکھتے ۔ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ ؛ کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے تھے ۔ کیوں ان لوگوں نے گذشتہ لوگوں سے عبرت حاصل نہیں کی ۔ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؛ ان سے زور وقوت میں زیادہ تھے ۔ وَاَثَارُوا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ ؛ زمین میں زراعت بھی کی اور اُسے آباد بھی کیا ۔ زمین کو اُٹھایا بھی ۔ اور اس میں بسایا بھی ۔ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا ؛ اس سے بھی زیادہ جو اُنھوں نے آباد کیا تھا ۔ تعمیر کی تھی ۔ وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ اور ان کے پاس ان کے رسول واضح احکام لے کر آئے تھے ۔ مگر ان لوگوں نے خدا کی نعمتوں کی ناقدری کی ۔ پیغمبر کے احکام کو نہ مانا اور اپنے آپ کو تباہ کرلیا ۔ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ ؛ اور اللہ تو ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا ۔ خدا تو ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا ۔ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ؛ مگر خود انھوں نے اپنے پر ظلم کیا ۔ اپنے پیروں پر اپنے ہاتھ سے کلہاڑی ماری ۔ خدا کا تو کچھ نہ بگاڑ سکے ، خود کو تباہ کرلیا ، برباد کردیا ۔

ترجمہ :- کیا ان لوگوں نے زمین میں سفر نہیں کیا تھا کہ دیکھتے ان لوگوں سے پہلے جو لوگ تھے ان کا کیا انجام ہوا۔ وہ لوگ ان سے زیادہ قوی تھے ۔ زیادہ زمین کو اُٹھایا تھا، اس میں لوگوں کو بسایا تھا۔ اس کی تعمیر کی تھی ۔ اُن کی تعمیر سے زیادہ ۔ اور ان کے پاس واضح احکام لے کر پیغمبر بھی آئے تھے (مگر ہوا کیا) خدا تو ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا لیکن اُنھوں نے خود اپنے آپ پر کو برباد کرلیا ۔ (اپنے ظلم کا آپ شکار ہوگئے) ۔

رکوع ۴

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۰﴾

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا ؛ پھر ہوا انجام ان لوگوں کا جنھوں نے بُرائی کی تھی ۔ السُّوْٓآٰى ؛ بُرا ہی بدکاروں کا انجام ہوا۔ کَانَ کا اسم اَلسُّوْٓآٰى ہے ۔ اور عَاقِبَةَ خبر ہے ۔ اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اس وجہ سے کہ وہ آیات اور احکامِ الٰہی کی تکذیب کرتے تھے ۔ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ اور اس سے استہزا اور ٹھٹّا کرتے تھے ۔ ان کی ہنسی اُڑاتے تھے ۔

ترجمہ :- پھر جن لوگوں نے بُرے کام کیئے ان کا انجام بُرا ہی ہوا ۔ اس وجہ سے کہ وہ خدا کی آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ۔ (ان کو جھٹلاتے تھے) اور اس کی ہنسی اُڑایا کرتے تھے ۔

صاحبو! آج کل کیا ہورہا ہے ۔ وہی احکامِ الٰہی سے ٹھٹّا کرنا ۔ اس کی ہنسی اُڑانا ۔ افسوس! یہ لوگ گزشتہ لوگوں کے حالات سے عبرت نہیں لیتے کہ وہ بدکار لوگ نیست و نابود ہوگئے ۔ ان کا نام ونشان تک باقی نہ رہا۔تم سے زیادہ بڑے بڑے شہر انھوں نے آباد کئے تھے ۔ بابل اور نینوا کا کیا حال ہوا ۔ دُور کیوں جاتے ہو ۔ جرمنی ، فرانس ، بلجیم اور جاپان کا کیا حشر ہوا ۔ مرنا ہے خدا کے دربار میں جانا ہے ۔ بُرے کام چھوڑو ۔ نیک کام اختیار کرو ۔ نفسانیت چھوڑو ۔ خود پسندی اور نفسانیت کو کام میں لانے والوں کا کیا نتیجہ ہوا ۔ نہ ان کی سلطنت رہی نہ ان کی عزت ۔ زمانہ گزر جاتا ہے اور کاموں کا ذکر رہ جاتا ہے ۔ دربارِ الٰہی میں حاضری کے بعد کیا حال ہوگا اس کو پوری طور سے خدا ہی جانتا ہے ۔

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ؛ اللہ پیدا کرتا ہے پہلی دفعہ ۔ اللہ ابتداءً خلق کرتا ہے ۔ يَبْدَؤُا ۔ میں ایک الف زائد ہے ۔ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؛ پھر اس کا اعادہ کرتا ہے ۔ دوبارہ پیدا کرتا ہے ۔ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؛ پھر تم اُسی کی طرف واپس کئے جاؤگے ۔ اُسی کی طرف رجوع کروگے ۔ وہی تمہارا مرجع و مآب ہے ۔

ترجمہ :- اللہ پہلے پیدا کرتا ہے ۔ پھر دوبارہ پیدا کرتا ہے ۔ پھر تم سب کا اُسی کی طرف واپس جانا ہے ۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۱۲

وَيَـوْمَ تَـقُـوْمُ السَّـاعَةُ ؛ جب قیامت ہوگی ۔ جب لکھی ہوئی ساعت قائم ہوجائے گی ۔ يُبْـلِـــسُ ؛ حیرت زدہ ہوجائیں گے ۔ نا اُمید ہوجائیں گے ۔ آس ٹوٹ جائے گی ۔ اِبْـــلِيْــــــس ۔ وہ شیطان جو خدا کی رحمت سے مایوس ہے ۔ اَلْمُجْرِمُوْنَ ؛ گنہگار ۔ مجرم ۔

ترجمہ :- جب قیامت آجائے گی تو گنہگار ہر طرح سے مایوس ہوجائیں گے ۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝۱۳

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ ؛ اور ان کے لئے ان کے دوستوں میں سے کوئی نہ ہوگا ۔ مِنْ شُرَكَـآئِهِمْ ؛ ان کے شریکوں میں سے ۔ شُفَـعٰـٓؤُا ؛ سفارشی ۔ شفاعت کرنے والے ۔ املائے قرآنی میں واؤ اور الف ہے ۔ وَكَـانُـوْا بِشُـرَكَــآئِهِمْ ؛ اور وہ اپنے شریکوں سے ہوجائیں گے ۔ كٰفِرِيْنَ ؛ منکر ۔ کافر ۔ نامعتقد ۔

ترجمہ :- اور ان کا ان کے شریکوں میں سے کوئی شفیع نہ ہوگا (سفارشی نہ ہوگا) ۔ اور وہ اپنے شریکوں سے منکر ہوجائیں گے ۔

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ ۝۱۴

وَيَـوْمَ تَـقُـوْمُ السَّـاعَـةُ ؛ اور جس دن قیامت ہوگی ۔ يَـوْمَـئِذٍ ؛ اس دن ۔ يَتَـفَـرَّقُوْنَ ؛ ایک دوسرے سے جُدا ہوجائیں گے ۔ فرقے فرقے ہوجائیں گے ۔

ترجمہ :- اور قیامت کے دن سب متفرق ہوجائیں گے ۔ (کوئی کسی کا نہ رہے گا ۔ اچھے الگ ہوجائیں گے بُرے الگ) ۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ۝۱۵

فَـاَمَّـا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ پھر جو ایماندار ہیں ۔ وَعَـمِـلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح بھی کئے ہیں ، نیک کام کئے ہیں ۔ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ ؛ تو وہ جنت میں ، باغ میں ۔ يُحْبَرُوْنَ ؛ آراستہ کئے جائیں گے ۔ ان کی خوب آ ؤ بھگت ہوگی ۔ وہ خوش اور مسرور ہوں گے ۔ حِبْرٌ ۔ سیاہی ۔ جس سے لکھتے اور نقش و نگار کرتے ہیں ۔ مَحْبَرَةٌ ۔ دوات ۔

ترجمہ :- پھر جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں ۔ ان کی جنت میں آ ؤ بھگت ہوگی ۔ خوش حال ہوں گے ۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور پھر جن لوگوں نے کفر کیا ، انکار کیا ۔ وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؛ اور ہماری آیتوں اور نشانیوں کی تکذیب کی ۔ ان کو نہ مانا ۔ وَلِقَآئِ الْاٰخِرَةِ ؛ اور آخرت کے پیش آنے سے انکار کیا ۔ فَاُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ؛ تو وہ عذاب میں پکڑے ہوئے حاضر کئے جاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کی ملاقات کی تکذیب کی وہ عذاب میں گرفتار کئے جاکر حاضر کئے جائیں گے ۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ ؛ سَبِّحُوْا سُبْحٰنَ اللّٰهِ ۔ خدا کی تسبیح کیا کرو ۔ اس کی پاکی کو یاد کرو ۔ حِيْنَ تُمْسُوْنَ ؛ شام کے وقت ۔ جب تم شام کرتے ہو ۔ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ؛ اور جب تم صبح کرتے ہو ۔

ترجمہ :- پس تم شام وصبح اللہ کی تسبیح کرو ۔

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

وَلَهُ الْحَمْدُ ؛ اور ہمیشہ اس کی حمد ہوتی ہے ۔ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں ۔ وَعَشِيًّا ؛ اور دن ڈھلے بعدِ زوال ۔ تیسرے پہر ۔ وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ؛ اور دوپہر کو بھی ظہر کے وقت ۔ وقتِ عصر تک ۔ تیسرے پہر ۔

ترجمہ :- اور ہمیشہ اللہ ہی کی حمد ہوتی ہے ۔ آسمانوں اور زمین میں اور بعدِ زوال اور ظہر کے وقت بھی ۔

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط
وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ ع ۲ وع ۵

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ ؛ زندہ کو بے جان میں سے نکالتا ہے ۔ جیسے چوزہ انڈے میں سے ۔ آدمی نطفہ میں سے ۔ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ؛ اور بے جان کو جاندار میں سے نکالتا ہے ۔ جیسے مرغی میں سے انڈا ۔ آدمی میں سے نطفہ ۔ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؛ اور بے جان اور بے آب وگیاہ ہوجانے کے بعد زمین کو زندہ کرتا ہے تازہ کرتا ہے ۔ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ؛ اور اس طرح مرنے کے بعد پھر تم زندہ کئے جاؤ گے ۔

ترجمہ :- جاندار کو بے جان میں سے نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار میں سے اور زمین کو بے آب و گیاہ ہوجانے کے بعد تروتازہ کرتا ہے اور اسی طرح تم حشر کے دن مرنے کے بعد زندہ کیئے جاؤ گے ۔

صاحبو ! قیامت کا خوف ، خدا کے دربار میں حاضر ہونے کا ڈر ، اس کے باز پرس اور جواب دہی کا ہونا انسان کو تمام بُری باتوں سے بچاتا ہے ۔ دیکھو ! چند چیزوں کو ہمیشہ یاد رکھو ۔ اپنی بُرائی کو ۔ اور مرنے کو۔ اور چند چیزوں کو بالکل بھول جانا چاہیئے ۔ اپنی خوبیوں کو بلکہ خود اپنے کو ہمیشہ اپنا خیال خدا کی طرف رکھو ۔ اس کی تسبیح اور حمد میں اپنی عمر گزارو ۔ جو پیدا ہوا ہے وہ مرے گا بھی ۔ جو جاگ رہا ہے وہ سوئے گا ۔ سونے والا دوبارہ بیدار بھی ہوتا ہے ۔ مرنا حق ہے ۔ خدا کا انکار کرنے والے بہت ہیں ۔مگر مرنے سے کوئی انکار نہیں کرسکتا ۔ خدا سے ڈرو اور کچھ کرو ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ ؛ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے ۔ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ؛ کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا ۔ خاک سے مخلوق کیا ۔ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ ؛ پھر چند ہی روز کے بعد تم ۔ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ؛ پورا آدمی بن کر منتشر ہوجاتے ہو ۔ جوان ہوکر چوطرف چلتے پھرتے ہو ۔

ترجمہ :- اور اس کے کرشمہ ہائے قدرت سے یہ بھی ہے کہ اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر چند ہی روز کے بعد تم ایک جوان انسان بن کر چوطرف پھرتے ہو ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ ؛ اور اس کے آیات سے اور آثارِ رحمت سے یہ بھی ہے ۔ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ ؛ کہ تمہارے لئے پیدا کیا ، مخلوق کیا ۔ مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا ؛ تمہیں میں سے جوڑے ۔ تمہاری ہی قسم کی بیبیاں ۔ آدمی کی جورو ۔ لِتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا ؛ کہ تم کو اس کے پاس سکون اور راحت ملے ۔ تمہاری بے چینی دفع ہو ۔ وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ؛ اور تمہارے درمیان محبت اور رحم دلی اور ہمدردی بھی پیدا کی ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ اس میں البتہ نشانیاں ہیں (مگر کن کے لئے ؟) ۔ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ؛ ان کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں ، کچھ سوچتے سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی بیویاں مخلوق کیں کہ تم کو ان کے پاس آرام وسکون ہو ۔ اور تمہارے درمیان محبت و رحمت بھی پیدا کی ۔ اس میں

بے شک غور فکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ﴿۲۲﴾

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ ؛ اور اس کے آثارِ قدرت سے ہے ۔ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمان اور زمین کا پیدا کرنا ۔ پھر ایک ہی زمین پر اور ایک ہی آسمان کے نیچے ۔ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؛ پھر کوئی عربی بولتا ہے اور کوئی ہندی ۔ ہر ایک کی زبان جُدا جُدا ۔ کوئی کالا ہے کوئی گورا ۔ ہر ایک کا رنگ الگ ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ ؛ یقیناً اس میں ۔ لَاٰيٰتٍ لِّلْعٰلِمِيْنَ ؛ البتہ نشانیاں ہیں عالموں کے لئے ۔ دانش مندوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور اس کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا ۔ تمہاری زبانوں اور تمہارے رنگوں کا جُدا ہونا ۔ یقیناً اس میں عالموں کے لئے نشانیاں ہیں ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ ؛ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے ۔ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؛ تمہارا رات کو سونا ، دن کو قیلولہ کرنا ۔ تھکے ماندے آرام لینا ۔ قَيْلُوْلَةٌ ۔ دوپہر کو آرام کے لئے لیٹنا ۔ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؛ اور تمہارا فضلِ خدا کو تلاش کرنا ۔ اور روزی و رزق کے لئے ڈھونڈھنا ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ۔ لِقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ؛ اس قوم کے لئے جو خود نہیں سمجھ سکتے تو دوسروں سے سنتے تو ہوں گے ۔

ترجمہ :- اور اس کی نشانیوں میں سے ہی ہے ۔ رات کا سونا ، دن کا قیلولہ ۔ تلاش معاش میں نکلنا ۔ یقیناً اس میں سننے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ ؛ اور اس کی نشانیوں سے ہے ۔ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ ؛ کہ تم کو بجلی چمکا کر دکھاتا ہے ۔ خَوْفًا ؛ تم کو اُس کے گرنے کا ڈر ہے ۔ وَطَمَعًا ؛ اور بارش کی طمع ہے ۔ کیونکہ ۔ وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ وہ آسمانوں سے پانی اُتارتا ہے ۔ برساتا ہے ۔ فَیُحْیٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؛ پھر زمین کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے ۔ بے آب و گیاہ ہوجانے کے بعد سرسبز و شاداب کرتا ہے ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ ؛ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ؛ ان کے لئے جو کچھ عقل رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم پر بجلی چمکا کر دکھاتا ہے اُمید و بیم کی حالت میں آسمان سے پانی برساتا ہے ۔ پھر بے آب و گیاہ مُردہ زمین کو زندہ اور سرسبز کرتا ہے ۔ اس میں یقیناً ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو کچھ عقل رکھتے ہیں ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ۭ
ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً ڰ مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ۝۲۵

وَمِنْ اٰیٰتِہٖ ؛ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے ۔ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ؛ کہ آسمان و زمین اس کے حکم سے قائم ہیں ۔ ثُمَّ اِذَا دَعَاکُمْ دَعْوَةً ؛ پھر جب تم کو دفعتہً بُلائے گا ۔ پُکارے گا ۔ مِنَ الْاَرْضِ ؛ زمین سے ۔ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ؛ تو تم یکبارگی نکل پڑو گے ۔ تو تم کچھ دیر نہ کرسکو گے ۔

ترجمہ :- اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ آسمان و زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب تم کو پکارے گا تو تم زمین سے نکل پڑو گے ۔

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝۲۶

وَلَہٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہیں سب اُس کے ہیں ۔ کُلٌّ لَّہٗ قٰنِتُوْنَ ؛ سب اس کے فرمانبردار ہیں ۔ تابعِ حکم ہیں ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ۔ سب اس کے تابعِ فرمان ہیں ۔

وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ
ع ۳ ۸ ۶ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۲۷ ع

وَهُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ؛ اور وہی ہے جس نے ابتداءً پیدا کیا۔ پھر مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرے گا۔ نیست سے ہست کرنا مشکل ہے یا دوبارہ پیدا کرنا ؟ وَھُوَ اَھْوَنُ عَلَیْهِ ؛ اور بے نمونہ پیدا کرنے سے بعدِ نمونہ پیدا کرنا آسان ہے۔ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی ؛ اور اس کے صفات اعلیٰ ہیں۔ اس کی کہاوت بہتر ہے۔ اس کے نشانیاں بلند ہیں۔ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اس کے کرشمہ ہائے قدرت آسمانوں میں بھی ہیں اور زمین میں بھی۔ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ؛ اور وہ عزیز وحکیم ہے۔ وہ عزت وحکمت والا ہے۔ جو چاہے کرسکتا ہے۔ جو کرتا ہے اچھا کرتا ہے۔

ترجمہ :- اور وہی ہے جو اوّل بار پیدا کرتا ہے اور پھر دوبارہ بھی پیدا کرے گا دوبارہ پیدا کرنا اس پر آسان ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اس کے کرشمہ ہائے قدرت، اس کے صفات کا بہترین طور سے ظہور ہے۔ اور وہ تو عزیز، حکیم ہے۔ (سب کچھ کرسکتا ہے۔ جو کرتا ہے اچھا کرتا ہے)۔

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِیْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا ؛ اللہ تمہارے سامنے ایک مثال بیان کرتا ہے۔ ایک عبرت بیان کرتا ہے۔ مِنْ اَنْفُسِكُمْ ؛ یہ عبرت خود تم میں سے حاصل ہوئی ہے۔ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؛ کیا تمہارے لئے اس مال میں جو تمہارے ہاتھ میں ہے۔ تمہارے غلام جو تمہارے دستِ نگر ہیں۔ مِنْ شُرَكَآءَ ؛ کوئی شریک ہے۔ فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؛ اس رزق میں کہ ہم نے تم کو دیا ہے۔ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ ؛ پھر تم اس میں برابر ہیں۔ تَخَافُوْنَهُمْ ؛ تم اُن سے ڈرتے ہو کہ برابری نہ کرلیں۔ كَخِیْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؛ جیسا اپنے آپ کا خوف وخیال رکھتے ہو۔ ڈرتے ہو۔ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ ؛ اسی طرح ہم اپنے دلائل اور نشانیوں کو صاف صاف بیان کرتے ہیں (مگر کن کے لئے ؟)۔ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ؛ ان کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔ کچھ سمجھ سے کام لیتے ہیں۔ اپنی فہم وفراست کی پیروی کرتے ہیں جو سمجھتے بوجھتے ہیں۔

ترجمہ :- خدا تمہارے سامنے ایک مثال بیان کرتا ہے (ایک عبرت دلانے والا واقعہ بیان کرتا ہے) جو خود تمہارے متعلق ہے۔ کیا ان غلاموں کا جو تمہارے دستِ نگر ہیں، ہمارے دیئے ہوئے رزق میں کوئی شریک ہے (یعنی غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا) اور تم اس میں برابر ہیں۔ ان کا خوف کرتے ہو، (ان کے متعلق تمہیں خوف ہوتا ہے)۔ جیسے خود تمہارے لئے خطرہ ہوتا ہے۔ (یعنی تم اپنے غلاموں کا ایسا ہی

خیال رکھتے ہو۔ جیسا اپنا) ہم اسی طرح صاف صاف نشانیاں اور تفصیل وار آیتیں اور دلائل بیان کرتے ہیں۔ (کن کے لئے) عقل رکھنے والوں کے لئے۔

صاحبو! ان باندی غلاموں میں سے جو تمہارے دستِ نگر ہیں کیا تمہارا کوئی شریک ہے؟ ہرگز نہیں! اسی طرح پھر مخلوقات میں جو اللہ کے بندے ہیں۔ خدا کے کس طرح شریک ہوسکتے ہیں۔ باندی غلام سے خوف اس لئے بھی ہوتا ہے کہ کہیں وہ بے خوف اور سرکش ہوکر تمہاری برابری نہ کر بیٹھیں۔

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ
فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ۭ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۲۹﴾

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ بلکہ یہ ظالم تابع ہوگئے ہیں۔ اَهْوَآءَهُمْ ؛ اپنی خواہشوں کے۔ یہ بندۂ ہوا و ہوس ہیں۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؛ بے علمی کے ساتھ۔ یہ نادان بندۂ ہوا و ہوس ہیں۔ فَمَنْ يَّهْدِيْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؛ جن کی ناقص فطرت کی وجہ سے، بندۂ ہوا و ہوس ہونے کی وجہ سے جس کو خدا گمراہ کرے اُسے کون ہدایت کرسکتا ہے۔ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ؛ نہ ان کو کوئی فتح و نصرت دینے والا ہے۔ نہ یار و مددگار ہے۔ ان کا کوئی حمایتی نہیں۔

ترجمہ:- بلکہ یہ ظالم بے علمی کے ساتھ اپنے ہوا و ہوس کے تابع ہوگئے ہیں۔ پھر جس کو خدا گمراہ کرے (رکھے) اُس کو کون ہدایت کرسکتا ہے؟ ان کا کوئی حمایتی ہے نہ یار و مددگار۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ
ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

فَاَقِمْ وَجْهَكَ ؛ پس تم اپنے منہ کو پھیرو۔ لِلدِّيْنِ ؛ دین کی طرف۔ حَنِيْفًا ؛ یکسو ہوکر۔ تم اپنا رُخ صرف خدا کی طرف کرو۔ فِطْرَتَ اللّٰهِ ؛ تم فطرتِ الٰہی کی اتباع کرو۔ فطرتِ الٰہی کیا ہے؟ خود کو بندہ اور خدا کو خدا سمجھنا۔ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؛ جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا۔ توحید اور خدا کی ربوبیت فطری اور بدیہی چیز ہے۔ بڑے ہی سیاہ دل ہیں جو اس کو بھی نہیں مانتے۔

برگِ درختانِ سبز درنظرِ ہوشیار   ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؛ جس چیز کو خدا نے پیدا کیا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ ہٹ دھرمی الگ چیز ہے۔ ذٰلِكَ الدِّيْنُ

اَلْقَيِّمُ ؛ یہی سیدھا دین ہے ۔ قائم رہنے والا یہی مذہب ہے ۔ اوہامِ باطلہ اس کو توڑ نہیں سکتے ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ مگر اکثر لوگ ہیں کہ بے علم ہیں ۔ کچھ نہیں جانتے ، بدیہات سے بھی کام نہیں لیتے ۔ ان میں ان کی عقل میں بڑا بیر ہے ۔ علم و دانش سے کوسوں بھاگتے ہیں ۔

ترجمہ :- پس تم یکسو ہوکر دین کی طرف متوجہ ہو جاؤ ۔ (اس کی طرف اپنا رُخ کرو) فطرتِ الٰہی کی اتباع کرو ۔ جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے ۔ خدا کی پیدائش میں تبدیلی نہیں ۔ یہ سیدھا اور پختہ دین ہے ۔ مگر اکثر لوگ ہیں کہ کچھ نہیں جانتے ۔

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾

مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ؛ فطرتِ الٰہی کی طرف رجوع کرکے اس کی اتباع کرو ۔ اپنی پیدائش کی غرض کو پوری کرو ۔ تم خدا کی بندگی کے لئے پیدا کئے گئے ہو ۔ اس مقصد کو پورا کرو ۔ وَاتَّقُوْهُ ؛ اور اس سے ڈرو ۔ اس کے غضب سے بچو ۔ اس کی نافرمانی نہ کرو ۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کو اچھی طرح سے اور پابندی سے پڑھو ۔ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور مشرکوں میں شریک نہ ہو ۔ تم مشرکوں کے کام نہ کرو ۔

ترجمہ :- تم فطرتِ الٰہی کی طرف رجوع کرکے اس کی اتباع کرو ۔ اس کے احکام مانو ۔ اس سے ڈرتے رہو ۔ اور نماز کو دُرستی اور پابندی سے قائم رکھو ۔ اور تم مشرکوں میں سے نہ بنو ۔

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾

مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ ؛ تم مشرکوں میں سے نہ بنو ان لوگوں میں سے نہ بنو ، جنھوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا ۔ وَكَانُوْا شِيَعًا ؛ اور فرقے فرقے ہوگئے ۔ ہر گروہ جُدا ۔ ہر جتھا الگ ۔ یہ فرقہ واری یہ شیعہ بازی بالکل غلط ہے ۔ خلافِ دین ہے ۔ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ؛ ہر شخص اپنے گروہ پر نازاں ہے ۔ ہر جتھا جو اس کے پاس ہے بس اسی پر ریجھ رہا ہے ۔ ہر جماعت اپنے مذہب پر شاداں و فرحاں ہے ۔

ترجمہ :- جن لوگوں نے دین کو پارہ پارہ کردیا اور بہت سے فرقے اور جتھے ہوگئے ہر فرقہ اپنے طریقہ پر نازاں ہے ۔

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ

ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾

وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ ؛ اور جب لوگوں کو ضرر چھو جاتا ہے، سختی اور تکلیف پہنچتی ہے۔ دَعَوْا رَبَّهُمْ ؛ تو اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں۔ اس سے دُعائیں کرتے ہیں۔ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ ؛ پوری طور سے اس کی طرف توجہ کر کے، رجوع الی اللہ کے ساتھ۔ ثُمَّ اِذَآ اَذَاقَهُمْ مِّنْهُ رَحْمَةً ؛ پھر جب اپنی رحمت کا ان کو مزہ چکھاتا ہے۔ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؛ تو چند ہی روز کے بعد ان ہی سے ایک جماعت۔ ایک فرقہ۔ بعض آدمی۔ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ؛ اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔

ترجمہ:- اور جب آدمیوں کو ضرر پہنچتا ہے تو اپنے رب کی طرف توجہ کر کے دُعائیں کرتے ہیں پھر جب ان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ان میں سے ایک فرقہ اپنے رب سے شرک کرتا ہے۔

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۪ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾

لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؛ کہ ہم نے اُن کو جو دے رکھا ہے اس کی ناشکری کریں۔ اس سے کفر و انکار کریں۔ فَتَمَتَّعُوْا ؛ اچھا! اور چند روز گزار لو۔ مزے کر لو۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛ اس کا انجام کیا ہوگا تم کو عنقریب معلوم ہو جائے گا۔

ترجمہ:- کہ وہ ہمارے عطایا کی ناشکری کریں۔ اچھا۔ چند روز گزار لو۔ مزے کر لو۔ (مزے اُڑا لو)۔ ابھی معلوم ہو جائے گا (کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے)۔

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾

اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا ؛ کیا ہم نے ان کو کوئی دلیل دی ہے۔ انھیں کوئی سند ملی ہے۔ ان کے پاس کوئی حجت ہے۔ کیا کوئی ایسی بات ہے جس سے ان کو غلبہ ہو۔ فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ؛ کہ وہ ان شرک کرنے والوں کو کہہ رہی ہے۔ اس سے ظاہر ہو رہا ہے۔

ترجمہ:- کیا ہم نے ان کو سند دی ہے جو اُن مشرکین کے پاس بولتی ہے اس کو ظاہر کرتی ہے۔

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ۭ
وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً ؛ اور جب ہم لوگوں کو رحمت اور عنایت کا مزہ چکھاتے ہیں۔ اور انھیں ذوقِ رحمت ملتا ہے۔ فَرِحُوْا بِهَا ؛ تو اس پر خوش ہو جاتے ہیں۔ رِیجھنے لگتے ہیں۔ انھیں فرحت ہوتی ہے شاد و خرم ہوتے ہیں۔ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ؛ اور جو انھیں بُرائی پہنچتی ہے۔ تکلیف ہوتی ہے۔ ان پر سختی پڑتی ہے۔ وہ بھی کیوں؟ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؛ بہ سبب

ان کاموں کے جو انھوں نے آگے بھیجا ہے۔ ان کے کرتوت سے۔ ان کے برے کاموں کی وجہ سے۔ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ؛ تو مایوس ہوجاتے ہیں۔ نا اُمید ہوجاتے ہیں۔ آس توڑ دیتے ہیں۔

ترجمہ :- اور جب ہم لوگوں پر رحمت کرتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ اور جب ان کو ان کے کرتوت کی وجہ سے کسی قسم کی سختی پہنچتی ہے تو بس مایوس ہی ہوجاتے ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

اَوَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا اُنھوں نے دیکھ نہیں لیا۔ کیا ان کو معلوم نہیں۔ اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؛ کہ اللہ زیادہ دیتا ہے رزق کو جس کو چاہے۔ وَيَقْدِرُ ؛ اور بند کردیتا ہے۔ تنگ کردیتا ہے کم کردیتا ہے۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ اس میں یقیناً نشانیاں ہیں۔ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ؛ ایماندار لوگوں کے لئے۔

ترجمہ :- کیا انھیں معلوم نہیں کہ خدا رزق جس کو چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کم۔ یقیناً اس میں ایمان دار لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ
ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۳۸﴾

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ ؛ پس قرابت دار کو اس کا حق دے دو۔ وَالْمِسْكِيْنَ ؛ اور فقیر محتاج کو۔ وَابْنَ السَّبِيْلِ ؛ اور راہرو مسافر کو۔ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؛ یہ اچھی بات ہے۔ لِلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ؛ ان لوگوں کے لئے جو خدا کی رضا جوئی کرتے ہیں۔ اس کے فضل وکرم کا منہ تکتے ہیں۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ اور یہی ہیں فلاح پانے والے کامیاب۔

ترجمہ :- پھر تم قرابت دار کو اس کا حق، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دے دو۔ یہ خدا کی رضا جوئی کرنے والوں کے لئے بہتر ہے۔ یہی لوگ تو ہیں فلاح پانے والے۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَاۡ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ
وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿۳۹﴾

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا ؛ اور جو کچھ کہ تم سود بٹے پر دیتے ہو۔ بیاج پر لگاتے ہو۔ لِيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ ؛ کہ وہ

بڑھتا رہے لوگوں کے مال میں ۔ مثلاً تم نے (۱۰۰) روپئے قرض دیئے اور وہ سود بٹے سے سوا سو (۱۲۵) ہوگئے ۔ ایسی مالی ترقی کوئی مفید ترقی نہیں ۔ فَلَا یَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ؛ پس خدا کے پاس یہ مالی ترقی ترقی نہیں ہے ۔ وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ ؛ اور جو تم زکوٰۃ دیتے ہو ۔ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ؛ وہ بھی خدا کی رضا مندی کے لئے ۔ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ؛ پس یہ لوگ مال کو دُگنا کرنے والے ہیں ۔ بے شک ان کا مال بڑھتا رہتا ہے ۔ ایسوں کی دنیا میں بھی مالی ترقی ہوتی ہے اور آخرت میں بھی ۔ اس سخی کے سب دوست ہوتے ہیں ۔ ضرورت پر اس کی مدد کرتے ہیں ۔ سود خوار ہمیشہ خوار ، نہ اس کا یار نہ مددگار ، آخرش فی النّار ۔

ترجمہ :- اور تم نے جو کچھ (روپیہ) سود بٹے پر لگایا ہے کہ لوگوں کو قرض دیا ہوا مال بڑھتا رہے اور مالی ترقی ہوتی رہے مگر خدا کے پاس ایسا مال ترقی نہیں کرتا ۔ اور جو (روپیہ) کہ تم خدا کی رضا جوئی کے لئے زکوٰۃ میں دیتے ہو (بے شک وہ بڑھتا ہے) ۔ پس یہی لوگ ہیں (ایک کے دو پانے والے) ۔ ایک مال کو کئی چند کرنے والے ۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؕ

هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝۴۰ ع ۴ ۱۳ ۷

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ؛ اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ۔ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ؛ پھر تم کو کھلایا پلایا ۔ روزی دی ۔ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ ؛ پھر وہی تم کو مارے گا ۔ وہی جلائے گا ۔ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ ؛ کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے ۔ مَنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؛ جو اس میں سے کچھ بھی کرسکے ۔ پیدا کرسکے ۔ رزق دے سکے ۔ یا حیات وممات دے سکے ۔ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ؛ اللہ تعالیٰ ان شرک کی باتوں سے پاک ہے اور عالی مرتبت ہے ۔ وہ پاک ہے ۔ برتر ہے ۔

ترجمہ :- اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ۔ پھر رزق دیا ۔ پھر تم کو مارتا بھی ہے ۔ پھر جلاتا بھی ہے ۔ کیا تمہارے (فرضی) شرکاء اس میں سے کچھ بھی کرسکتے ہیں ؟ (نہیں ہرگز نہیں !) اللہ اُن کے شرک سے پاک ہے برتر ہے ۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ

لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۴۱

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؛ بحر و بر میں ۔ خشکی و تری میں فساد پھیل رہا ہے ۔ بلائیں آ رہی ہیں ۔ کیوں ؟ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ ؛ لوگوں کے کرتوت سے ، ان کے ہاتھ کی کمائی سے ، ان کی بد اعمالی کی وجہ سے ۔ یہ کیوں ؟ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا ؛ کہ ان کو ان کے کرتوت کا مزہ چکھائے ، ان کے اعمال کی سزا دے ۔ جیسا کیا ہے ویسا انھیں بھگتنا پڑے ۔ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ؛ شائد کہ وہ اپنے پہلے طریقہ کو چھوڑ دیں ۔ اس سے باز آئیں ۔ خدا کی طرف رجوع کریں ۔

ترجمہ :- بحر و بَر میں ان لوگوں کے اعمال کی وجہ سے فساد پھیل گیا ہے کہ ان کو اپنے کئے کا مزہ چکھائے ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں !

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ۝۴۲

قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہہ دو ۔ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ؛ ذرا زمین میں چلو پھرو ۔ چار طرف سیر کرو ۔ فَانْظُرُوْا ؛ پھر دیکھو ۔ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؛ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے پہلے تھے ۔ جو لوگ پہلے گزرے ہیں ان کا آخر کیا ہوا ؟ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُشْرِكِيْنَ ؛ ان میں اکثر مشرک ہی تھے ۔

ترجمہ :- تم کہو ! زمین میں چلو پھرو ۔ سفر کرو ۔ پھر دیکھو کہ ان سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان کا انجام کیسا ہوا ؟ ان میں اکثر مشرک تھے ۔

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ۝۴۳

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ ؛ پس تم اپنا رُخ راہِ راست کی طرف کرو ۔ سچے دین کی طرف اپنا منہ کرلو ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ ؛ اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے ۔ لَا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؛ کہ خدا سے منہ پھیرنے کی کوئی صورت نہ نکلے ۔ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ؛ اس دن آپس میں ایک دوسرے سے جُدا ہوجائیں گے ۔ ان میں پھوٹ پڑ جائے گی ۔ صُدَاع ۔ دردِ سر ۔ تَصْدِيْع تکلیف ۔ یہ اصل میں يَتَصَدَّعُوْنَ تھا بابِ افتعال سے ۔

ترجمہ :- پس تم اپنا منہ راہِ راست کی طرف پھیرلو (دینِ صحیح کی طرف متوجہ ہوجاؤ) ۔ اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جس میں اللہ سے اعراض کرنا نہ ہوسکے گا ۔ اس دن وہ سب آپس میں متفرق ہوں گے (اور ان میں پھوٹ پڑے گی) ۔

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۙ﴿۴۴﴾

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ؛ جو کوئی کفر کرے گا ۔ اس کا وبال اُسی پر پڑے گا ۔ جیسا کرے گا ویسا بھرے گا ۔ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا ؛ اور جو نیک کام کرے گا ۔ عملِ صالح کرے گا ۔ فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ؛ وہ اپنا راستہ صاف کرتے ہیں ۔ مَهْدٌ ۔ گہوارہ ۔ جھولا ۔ مِهَادٌ ۔ فرش ۔ تَمْهِيْد ۔ مقصد سے پہلے سمجھنے کے لئے مناسب مقدمات بیان کرنا ۔

ترجمہ :- جو کفر کرتا ہے اس پر اس کے کفر کا وبال ہے اور جو اچھے کام کرتا ہے وہ اپنے لئے جگہ صاف کرتا ہے ۔

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ تاکہ ایمانداروں کو جزا دے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور ان لوگوں کو جو عملِ صالح کرتے ہیں ۔ نیک کام کرتے ہیں ۔ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اپنے فضل و کرم سے ۔ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ؛ بے شک اللہ منکروں کو پسند نہیں کرتا ، کافروں کو دوست نہیں رکھتا ۔

ترجمہ :- تاکہ (اللہ) اپنے فضل سے ایمانداروں اور نیکوکاروں کو جزا دے ۔ یقیناً وہ (اللہ) کافروں کو پسند نہیں کرتا ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ
وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ ؛ اور یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے ۔ کرشمہ ہائے قدرت سے ہے ۔ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ ؛ کہ ہوا کو چلائے ۔ مُبَشِّرٰتٍ ؛ بارش کی بشارت دیتے ہوئے ہوا بھیجتا ہے ۔ اور وہ سرسبزی و شادابی کی خوش خبری لاتی ہے ۔ وَلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ ؛ کہ تم کو اپنی رحمت کا مزہ چکھائے ۔ وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ ؛ اور تاکہ جہاز چلیں ۔ کشتیاں چلیں تو اس کے حکم سے ۔ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اور تاکہ اس کے فضل و کرم کو ڈھونڈو ۔ اپنی روزی تلاش کرو ۔ جہاز میں بیٹھ کر اِدھر کا مال

اُدھر لے جاؤ۔ خوب لین دین ہو۔ یہ سب کیوں ہوتا ہے۔ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؛ شائد کہ تم اس کی قدر کرو۔ اور اس کا شکر ادا کرو۔

ترجمہ :- اور اس کے کرشمہ ہائے قدرت سے یہ بھی ہے کہ بارش کی بشارت لانے والی ہوا چلاتا ہے۔ (مون سون بہنے لگتی ہے) کہ تم کو اپنی رحمت کا مزہ چکھائے اور اس کے حکم سے جہاز چلیں۔ اور تم روزی کماؤ۔ (کچھ لین دین کرلو)۔ ممکن ہے کہ تم اس کا شکر کرو۔ (اس کی کچھ قدر کرو)۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم بھیج چکے ہیں۔ مِنْ قَبْلِكَ ؛ تم سے پہلے۔ رُسُلًا ؛ رسولوں کو۔ پیغمبروں کو۔ اِلٰى قَوْمِهِمْ ؛ ان کی قوم کی طرف۔ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ پھر وہ پیغمبر ان لوگوں کے پاس واضح، کھلی نشانیاں اور واضح دلائل لائے۔ فَانْتَقَمْنَا ؛ پھر ہم نے سزا سُنادی۔ انتقام لیا۔ بدلہ لیا۔ مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؛ ان لوگوں سے جو جرائم کے مرتکب ہوئے۔ جو گنہگار تھے۔ نافرمان تھے۔ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا ؛ اور ہم پر واجب تھا۔ لازم تھا۔ نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مسلمانوں کو فتح و نصرت دینا۔ مومنین کی نصرت ہمارا فرض ہے۔ ان کا حق ہے۔

ترجمہ :- اور ہم نے تم سے پہلے ان کی قوم کی طرف پیغمبر بھیجے اور وہ واضح دلائل لے کر آئے۔ پھر ہم نے مجرموں سے انتقام لیا (ان کو سزا دی)۔ اور مسلمانوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ (ہم پر واجب ہے)۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ ؛ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ مان سون روانہ کرتا ہے۔ ''ریاح'' کا لفظ اچھے مقام میں اور ''ریح'' کا لفظ بُرے مقام میں مستعمل ہوتا ہے۔ فَتُثِيْرُ سَحَابًا ؛ پھر وہ ہوا ابر کو اُٹھاتی ہے۔ اسے

اُبھارتی ہے ۔ اسے برانگیختہ کرتی ہے ۔ فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ ؛ پھر اللہ اس کو آسمان میں پھیلاتا ہے ۔ کَیْفَ یَشَآءُ ؛ جس طرح چاہے ۔ وَیَجْعَلُهٗ کِسَفًا ؛ اور ابر کو تہ بہ تہ گھنگور، گھٹا ٹوپ سیاہ بنا دیتا ہے ۔ کُسُوْف ۔ آفتاب کا تاریک ہونا ۔ گہن لگنا ۔ مَکسوف ۔جھلسا ہوا ۔ تاریک ۔ سیاہ ۔ فَتَرَی الْوَدْقَ ؛ پھر تم مینہ کو دیکھتے ہو ۔ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ؛ اس کے اندر سے نکلتی ہے ۔ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؛ پھر جب جس کو چاہتا ہے پہنچاتا ہے ۔ مُصِیْبَتْ ۔ آنے والی آفت ۔ صَوْب ۔ بارش ۔ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں میں سے ۔ اِذَا ھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ؛ تو ان کے چہروں سے خوشیاں ظاہر ہوتی ہیں ۔ بڑے ہی شاد و خرم ہوتے ہیں ۔

ترجمہ :- اللہ ہی ہے جو ہوا کو بھیجتا ہے ۔ اور وہ ہوا ابر کو پیدا کرتی ہے ۔ پھر خدا آسمانوں پر جس طرح چاہتا ہے پھیلاتا ہے ۔ اور ابر کو گھنگور گھٹا ٹوپ کر دیتا ہے پھر تم بارش کو دیکھتے ہو کہ ابر کے اندر سے برس رہی ہے ۔ پھر ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہیں یہ بارش پہنچا دیں ۔ تب وہ خُرم و شاد ہوتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں ۔

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِیْنَ ﴿۴۹﴾

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ ؛ اگر چہ کہ ان پر نازل ہونے سے پہلے ۔ مِنْ قَبْلِهٖ ؛ خوش ہونے سے پہلے ۔ لَمُبْلِسِیْنَ ؛ بہت ہی مایوس اور نا اُمید ہو گئے تھے ۔

ترجمہ :- اور وہ لوگ قبل اس کے (کہ وہ خوش ہوں) بارش ہونے سے پہلے مایوس اور نا اُمید تھے ۔

فَانْظُرْ اِلٰۤی اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰی ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾

فَانْظُرْ اِلٰۤی اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ ؛ پھر دیکھو رحمتِ الٰہی کے آثار کو، اس کی رحمت کے کرشموں پر نظر ڈالو ۔ كَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؛ زمین کے مرنے کے بعد کس طرح زندہ کرتا ہے ۔ اور خشک و بے برگ و گیاہ ہونے کے بعد کس طرح زندہ اور سرسبز و شاداب کرتا ہے؟ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰی ؛ کچھ شک نہیں کہ وہی مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے ۔ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ اور وہ ہر شئے پر قادر ہے ۔ سب کچھ کرسکتا ہے ۔

ترجمہ :- ذرا خدا کی رحمت کے آثار کو تو دیکھو زمین کو خشک ہونے کے بعد کس طرح سرسبز و شاداب کرتا ہے ۔ بے شک وہی ہے مُردوں کو جلانے والا اور (وہ سب کچھ کرسکتا ہے) ۔ ہر شئے پر قادر ہے ۔

یااللہ! خشک سالی، قحط نے ہندوستان کو گھیر لیا ہے۔ کچھ قحط حقیقی ہے کچھ اختیاری۔ مسلمانوں کے دل کچھ مر سے گئے ہیں۔ تو اپنے فضل و کرم سے ان میں روحِ حیات ڈال۔ ان کے دلوں کو تازہ کر۔ زندہ کر۔ ہم سب تیرے محتاج ہیں۔ دست بہ دعا ہیں۔ مسلمانوں کی کمزوری کی وجہ سے کفار ظلم کرنے لگ گئے ہیں۔ تو سچا۔ تیرا پیغمبر سچا۔ تو ہم کو ایمان بھی دے اور فتح و نصرت کے مستحق بھی بنا۔ اور کَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ کے وعدے کو پورا فرما۔

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا ؛ اور اگر ہم بادِ نا موافق بھیجیں۔ فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا ؛ پھر اس کے اثر سے کھیتی زرد پڑ جائے، سوکھنے لگے۔ لَظَلُّوْا مِنْ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ؛ تو اس کے بعد ناشکری کرنے لگتے ہیں۔ ظَلَّ ہوگیا۔

ترجمہ:- اور اگر ہم ناموافق ہوا بھیجیں اور اس کے اثر سے کھیتی پیلی پڑ جائے تو اس کے بعد ہمارے گزشتہ احسانوں سے وہ انکار کرتے ہیں۔ (اس کی ناشکری کرتے ہیں)۔

فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾

فَاِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ؛ تم ان مُردہ دلوں کو سُنا نہیں سکتے۔ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ ؛ اور ان بہروں کو پکار کر نہیں سُنا سکتے۔ صُمٌّ جمع اَصَمْ۔ بہرہ۔ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ؛ جب پیٹھ پھیر کر چل دیں۔

ترجمہ:- بے شک تم مُردوں کو نہیں سُنا سکتے۔ بہروں کو پکار کر نہیں سُنا سکتے۔ جب پیٹھ پھیر کر چل دیں۔

صاحبو! یہاں موتٰی سے مُراد مُردہ دل ہیں۔ اور صُم سے مُراد وہ ناحق شناس ہیں جو سچی بات سننے کے روادار نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قبرستان پر جاؤ تو کہو۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ اَنْتُمْ سَلَفٌ وَنَحْنُ خَلَفٌ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَا حِقُوْنَ ؛ اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جنگِ بدر میں کافروں کے متعلق رسولِ خدا ﷺ صحابہؓ سے فرمایا۔ لَسْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ ؛ یعنی تم ان مُردہ کافروں سے زیادہ نہیں سنتے۔ معراج شریف میں رسولِ خدا ﷺ نے پیغمبروں سے ملاقات کی۔ ان سے گفتگو کی۔ ان سے کہا۔ ان کی سُنی۔ سماعِ موتٰی کے منکر۔ حقیقتِ روح سے ناواقف مادّہ پرست موحد ہوتے ہیں۔ یہ نادان یا رسول اللہ کہنے کو شرک سمجھتے ہیں۔ یہ احادیث سے بالکل نابلد ہیں۔ ترمذی کی حدیث میں ہے یَا سَيِّدَنَا يَا مُحَمَّدُ! اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِکَ اِلٰى رَبِّکَ فَاشْفَعْ لَنَا يَا نِعْمَ الرَّسُوْلُ الطَّاهِرُ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيْنَا بِجَاهِهٖ عِنْدَکَ۔ یہ نادان، مسلمانوں کو مشرک کہہ کر خود مشرک بنتے ہیں۔ کیونکہ عمل اور ردِ عمل برابر ہوتا ہے۔

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع ۵ ۳ ۸

وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْىِ ؛ اور تم ان نابینا دلوں کو ہدایت نہیں کرسکتے۔ رہنمائی نہیں کرسکتے۔ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؛ ان کی

گمراہی سے ۔ ان کی ضلالت سے ۔ اِنْ تُسْمِعُ ؛ تم نہیں سُناتے ۔ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا ؛ مگر ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ۔ ہماری نشانیوں کا یقین رکھتے ہیں ۔ فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؛ پھر وہ اپنے کو سخت پابندِ امرِ الٰہی کردیتے ہیں ۔ مانتے ہیں اور اس کے احکام پر کاربند بھی ہوتے ہیں ۔ یقین کے ساتھ اطاعت بھی ہے ۔ ایمان کے ساتھ تسلیم بھی ہے ۔

ترجمہ :- تم ان اندھوں کو ہدایت نہیں کرسکتے ان کی گمراہی سے ۔ تم نہیں سُناتے مگر ان کو جو ہماری آیتوں کا یقین رکھتے ہیں ۔ پھر وہ ان کو تسلیم بھی کرتے ہیں ۔ (ان پر کاربند ہوتے ہیں) ۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَیْبَةً ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ۝۵۴

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ ؛ اللہ ہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ۔ مِنْ ضُعْفٍ ؛ کمزوری اور ضعف سے ۔ نادانی سے ۔ تم بچے تھے ۔ چل پھر نہ سکتے تھے ۔ دودھ پینے میں بھی ماں اور دایا کے محتاج تھے ۔ چیونٹی کاٹے تو اس کو دفع نہ کرسکتے تھے ۔ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ؛ اور ضعف و ناتوانی کے بعد قوت عطا کی ۔ تم جوان ہوگئے ۔ چاق و چوبند ہوگئے ۔ تم کام کرنے اور دوسروں کو مدد دینے کے قابل ہوگئے ۔ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَیْبَةً ؛ پھر قوت کے بعد ضعیفی اور بڑھاپا دیا ۔ لکڑی کے سہارے چلنے لگے ۔ چلنے پھرنے میں دوسروں کے محتاج ہوگئے ۔ طالبِ مدد ہوگئے ۔ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؛ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے ۔ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ؛ اور وہ علم و قدرت والا ہے علیم و قدیر ہے ۔

ترجمہ :- اللہ ہی ہے جس نے تم کو ضعف و ناتوانی سے پیدا کیا ۔ اور ضعف کے بعد قوت عطا کی ۔ پھر قوت کے بعد ضعف اور ضعیفی و بڑھاپا دیا ۔ (اللہ) جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے ۔ اور وہ علیم و قدیر ہے ۔ (علم ہے تو اس کو ۔ قدرت ہے تو اس کی) ۔

وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۬ مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ۝۵۵

وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ؛ اور جب قیامت کا دن ہوگا ۔ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ؛ قسم کھائیں گے گنہگار ۔ مجرم قسم کھا کھا کر کہیں گے ۔ مَالَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ؛ کہ ایک ساعت سے زیادہ نہ رہے تھے ۔ دنیا میں گھڑی بھر ہی رہے تھے ۔ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ؛ ایسے ہی جھوٹ بنایا کرتے ہیں ۔ ان کو اسی طرح دروغ گوئی کی عادت پڑی ہے ۔

ترجمہ :- اور جب قیامت کا دن ہوگا تو مجرم لوگ قسم کھا کھا کر کہیں گے کہ وہ (دنیا میں) گھڑی بھر ہی رہے تھے ۔ یہ لوگ اسی طرح سے جھوٹ کہا کرتے ہیں ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ۡ
فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ ؛ اور کہا ان لوگوں نے جن کو علم اور ایمان دیا گیا تھا ۔ عالم اور ایماندار لوگ کہیں گے ۔ لَقَدْ لَبِثْتُمْ ؛ ٹھیرے رہے دنیا میں ۔ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؛ جیسا کہ کتاب اللہ میں لکھا ہوا ہے بحسب لوحِ محفوظ ۔ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ ؛ مرکر اُٹھنے کے دن تک ۔ تمہاری تقدیر میں لکھا تھا کہ تم دنیا میں قیامت تک رہو گے ۔ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ ؛ تو یہ قیامت کا دن ہے ۔ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ؛ مگر تم تھے بڑے نادان ۔ مگر تم کو اس کا علم نہ تھا ، یقین نہ تھا ۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں کو علم و ایمان عطا کیا گیا تھا کہیں گے تم تو نوشتۂ خداوندی کے موافق روزِ قیامت تک رہے ہو پس آج قیامت ہی کا دن ہے مگر تم کو اس کا علم نہ تھا (تم مانتے ہی کب تھے) ۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾

فَيَوْمَئِذٍ ؛ پھر اس دن ۔ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ ؛ ظالموں کو اُن کی عذر خواہی کام نہ آئے گی کوئی عذر نفع نہ دے گا ۔ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ؛ اور نہ ان کی توبہ قبول ہوگی ۔ اور نہ وہ منائے جائیں گے ۔ نہ اُن کی ناراضگی کا تدارک کیا جائے گا ۔ سلبِ عتاب کیا جائے گا ۔

ترجمہ :- پھر اس دن ظالموں کو کوئی معذرت نفع نہ دے گی اور نہ ان کی ناخوشی کا تدارک کیا جائے گا ۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ
وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ ؛ اور ہم نے لوگوں کے سامنے بیان کردیا ہے ۔ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ؛ اس قرآن میں ۔ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؛ ہر قسم کے مضامین ۔ بیانات ۔ کہاوتیں ۔ مثالیں ۔ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ ؛ اور اگر ان کے پاس کوئی آیت لے جاؤ ۔ نشانی لے جاؤ ۔ دلیل پیش کرو ۔ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ تو یہ کافر کہیں گے ۔ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ؛ تم نہیں ہو مگر باطل پرست ۔ دروغ گو ۔ جھوٹے ۔ جھوٹ بنانے والے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کے مضامین بیان کئے ہیں ۔ اور اگر تم ان کے پاس کیسی ہی بڑی دلیل لاؤ تو یہ بے ایمان کہیں گے ۔ سب جھوٹ تم باطل پرست ہو ۔

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ ؛ اسی طرح اللہ مہر کردیتا ہے ۔ سیاہی لا دیتا ہے ۔ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ ان لوگوں کے دلوں پر جن کو کچھ علم نہیں ۔

ترجمہ :- جو لوگ یقین نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دلوں پر یوں ہی مہر کردیتا ہے (زنگ آلود کردیتا ہے) ۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾

رکوع ۶ ۹

فَاصْبِرْ ؛ پس پیغمبر تم صبر کرو ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ؛ بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے ۔ سچا ہے ۔ راست اور دُرست ہے ۔ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ ؛ اور کہیں تم کو سبکسار نہ کردیں ، بے برداشت نہ کردیں ۔ بھڑکا نہ دیں ۔ اَلَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ؛ وہ لوگ جنھیں یقین نہیں ہے ۔

ترجمہ :- پس تم صبر کرو ۔ یقیناً اللہ کا وعدہ حق ہے ۔ یہ یقین نہ رکھنے والے کہیں تم کو خفیف اور بے برداشت نہ بنادیں ۔

صاحبو ! مسلمان بہت بے کسی بے سر و سامانی ، غیر منظّم حالت میں ہوگئے ہیں ۔ ان کا نہ کوئی یار ہے نہ مددگار ۔ مگر نہیں تم خدا کے وعدہ کو حق سمجھو ۔ اچھے کام کرو ۔ اس کے احکام کی تعمیل کرو ۔ یقیناً وہ تم کو فتح و نصرت عطا کرے گا ۔ زمانہ ایک حال پر نہیں رہتا ۔ جہاں حیات کے بعد موت ہے ۔ وہاں موت کے بعد حیات بھی ہے ۔ ضعف کے بعد قوت اور قوت کے بعد ضعف دونوں رہتے ہیں ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ ایمانداروں کو فتح و نصرت دینا ہمارا فرض ہے ۔ اور یہ بھی فرماتا ہے لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ؛ کافر خدا کی رحمت سے مایوس ہوئے ہیں ۔ مسلمان نا اُمید ہرگز نہیں ہوتے ۔ ان کے پیشِ نظر لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ہوتا ہے ۔ دیکھو ایمان کے ساتھ امان ہے تم ایمان کو سنبھالو ۔ خدا تم کو سنبھال لے گا ۔

مسلمان نا امید نہیں ہوتا

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ لقمان مکہ میں نازل ہوئی اس میں چونتیس (۳۴) آیتیں اور چار (۴) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿١﴾

(اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِمُرَادِہٖ)

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾

تِلْکَ ؛ یہ۔ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْحَکِیْمِ ؛ آیتیں ہیں پُر حکمت کتاب کی۔

ترجمہ :- یہ کتابِ حکمت کی آیتیں ہیں۔

هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣﴾

ھُدًی وَّ رَحْمَۃً ؛ یہ سراپا ہدایت اور رحمت ہے۔ لِلْمُحْسِنِیْنَ ؛ نیکوکار بندوں کے لئے۔

ترجمہ :- یہ نیکوکاروں کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿٤﴾

محسن اور نیکوکار لوگ کیسے ہوتے ہیں؟ اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ ؛ جو پابندی اور دُرستی سے نماز پڑھتے ہیں۔ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ ؛ اور زکٰوۃ دیتے ہیں۔ وَھُمْ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ؛ اور آخرت پر یقین بھی رکھتے ہیں۔

ترجمہ :- جو دُرستی اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں۔ اور زکٰوۃ دیتے ہیں اور وہ آخرت کا یقین بھی رکھتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٥﴾

اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ ؛ وہ اپنے رب کے سیدھے راستہ پر ہیں۔ خدا کی ہدایت پر وہ قائم ہیں۔ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ اور یہی ہیں فلاح پانے والے۔ کامیابی ان ہی کے لئے ہے۔

ترجمہ :- یہ لوگ اپنے خدا کی ہدایت پر قائم ہیں۔ اور یہی لوگ ہیں فلاح و بہبود پانے والے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ

وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٦﴾

وَمِنَ النَّاسِ ؛ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں ۔ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ ؛ جو کھیل کی باتوں کے خریدار ہیں ۔ بیہودہ باتوں کے طالب ہیں ۔ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ کہ لوگوں کو راہِ خدا سے گمراہ کریں ۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؛ بے سمجھی کے ساتھ ۔ ان کے پاس کوئی علمِ صحیح نہیں ۔ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؛ اور اس کی ہنسی اُڑائیں ۔ اور اس سے تمسخر اور ٹھٹّا کریں ۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ ؛ ان کے لئے ہے ۔ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ؛ ذِلّت اور اہانت کرنے والا عذاب ۔ اس سزا میں وہ ذلیل وخوار ہوجائیں گے ۔

ترجمہ :- اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ہنسی دل لگی کی باتوں کے خریدار ہیں کہ باوجود بے علمی کے لوگوں کو راہِ خدا سے گمراہ کریں اور اسی کو کھیل ٹھٹّا بنالیں ۔ (ان کا مذاق کریں) اور انہی لوگوں کے لئے ہے ذِلّت اور اہانت کا عذاب ۔

واضح ہو کہ ۔ لَهَا يَلْهُوْ ۔ لَهْوًا کے معنی ہیں ۔ہنسی مذاق ۔ دلگی ۔ دل بہلائی ، بیوی کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا بھی لَهْوَ الْحَدِيْثِ میں داخل ہے ۔ کیا ہر لہو ناجائز ہے اور حرام ہے ؟ نہیں ! قرآنِ شریف میں جس کی مذمت کی گئی ہے ۔ وہ لَهْوَ الْحَدِيْثِ ہے ۔ جس سے لوگوں کو گمراہ کرنا مقصود ہو ۔ اگر گمراہ کرنا مقصود نہیں تو حرام بھی نہیں ۔ہنسی دل لگی سے کوئی آدمی خالی نہیں ۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعض دفعہ کوئی نہ کوئی کلمۂ ظرافت اور دل لگی کا مزہ دیتے تھے ۔ ایک عورت سے حضرتؐ نے فرمایا کہ جنت میں کوئی بوڑھی نہ جائے گی ۔ وہ عورت بوڑھی تھی پریشان ہوگئی ۔ حضرتؐ نے فرمایا ۔ سب جوان ہوکر جنت میں جائیں گے ۔

ایک شخص رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ مانگتا تھا ۔ حضرتؐ نے فرمایا میں تجھے اونٹ کا بچّہ دوں گا ۔ وہ پریشان ہوگیا کہ اونٹ کا بچّہ سواری کے کیا کام دے گا ۔ حضرتؐ نے فرمایا سب اونٹ ، اونٹ ہی کے تو بچّے ہیں ۔

ایک صاحب اس آیت سے حرمتِ سماع پر استدلال کرتے تھے ۔ کوئی ذرا غور کر کے دیکھے کہ اس آیت سے حرمتِ سماع کدھر نکلتی ہے ؟ تمام لوگ بیکار اور دل لگی کی باتیں کرتے ہیں ۔ کیا وہ سب حرام کام کرتے ہیں ۔ آدمی دین سے جس قدر دُور ہوگا اسی قدر برائی بھی پیدا ہوگی ۔ حرام بات حرام ہے ۔ بیکار بات بیکار ہے ۔ اچھی بات اچھی ہے ۔ حسان بن ثابتؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بٹھا کر اشعار سنتے تھے ۔ ان اشعار سے دین کی تائید ہوتی تھی ۔ بھلا وہ کیونکر بُرے ہوسکتے ہیں ؟ بعض لوگ ایسے ضدی ہوتے ہیں کہ حرام کے معنی تک نہیں سمجھتے ۔ اور ہر بات کو حرام کہہ دیتے ہیں ۔ حرام وہ ہے جو دلیلِ قطعی سے ثابت ہو ۔ مرتکب گنہگار ہو ۔ منکر کافر ۔ کونسی دلیلِ قطعی ہے جس سے حرمتِ سماع ثابت ہوتی ہے جتنے سماع سننے والے ہیں گنہگار ہیں ؟ کیا جتنے لوگ اس کو جائز سمجھتے ہیں کافر ہیں ؟ نعوذ باللہ ۔ سماع صحابہؓ نے سُنا ۔ تابعین نے سُنا حدیث شریف میں ہے ۔ مَابَيْنَ النِّكَاحِ والسِّفَاحِ الدُّفُّ وَالصَّوت ۔ نکاح اور زِنا میں یہ فرق ہے کہ نکاح اور شادیوں میں گانا بجانا ہوتا ہے ۔ بزرگانِ طریقت نے گانا سُنا اور اس کو جائز سمجھا ۔ ان کو کافر کہنے والا کفر کو اپنے لئے واپس بُلاتا ہے ! استغفر اللہ ۔

وَاِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ يَسۡمَعۡهَا كَاَنَّ فِىۡۤ اُذُنَيۡهِ وَقۡرًا‌ ۚ فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۝۷

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا ؛ اور جب اس کو پڑھ کر ہماری آیتیں سُنائی جاتی ہیں ۔ وَلّٰی مُسْتَكْبِرًا ؛ تو تکبّر سے منہ پھیر لیتا ہے ۔ اپنی شان کے خلاف سمجھ کر اعراض کرتا ہے ۔ اپنی شان کو اس سے اعلیٰ و ارفع سمجھتا ہے کہ ان آیتوں کو سُنے ۔ كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ؛ وہ ایسا بن جاتا ہے کہ گویا اس نے سُنا ہی نہیں ۔ كَاَنَّ فِىْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ؛ گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں گرانی ہے ۔ گویا کہ وہ اونچا سنتا ہے ۔ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ؛ پس تم اس شخص کو عذابِ الیم کی بشارت دو ۔ دردناک عذاب آنے کی اطلاع دو ۔

ترجمہ :- اور جب اس کو ہماری آیتیں سُنائی جاتی ہیں تو تکبّر سے منہ پھیر لیتا ہے ۔ گویا اس نے ان کو سُنا ہی نہیں ۔ اور گویا کہ اس کے کانوں میں گرانی ہے (کم سنتا ہے) تو ایسے شخص کو عذابِ الیم کی بشارت دو (اس کو دردناک سزا مبارک ہو) ۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ جَنّٰتُ النَّعِيۡمِۙ ۝۸

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جو لوگ ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کئے ۔ لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ ؛ ان کے حصّے میں پُر نعمت جنتیں ہیں ۔ عیش وعشرت کے باغ ہیں ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں ان کے لئے نعمتوں سے بھری ہوئی جنتیں ہیں ۔

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا‌ ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا‌ ؕ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝۹

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ یہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے ۔ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؛ خدا نے یہ سچا وعدہ فرمایا ہے ۔ اللہ کا سچا وعدہ ہو چکا ۔ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؛ اور وہ عزت وحکمت والا ہے ۔ زبردست بھی ہے اور مناسب کام بھی کرتا ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے ۔ یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے ۔ وہی عزت وحکمت والا ہے ۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا‌ وَاَلۡقٰى فِى الۡاَرۡضِ رَوَاسِىَ اَنۡ تَمِيۡدَ بِكُمۡ

وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَأَنۢبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ ﴿١٠﴾

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ ؛ اللہ نے آسمانوں کو پیدا کیا۔ بِغَيْرِ عَمَدٍ ؛ بغیر ستون کے۔ تَرَوْنَهَا ؛ تم ان آسمانوں کو دیکھتے ہو۔ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ ؛ اور زمین میں لنگر زن پہاڑوں کو بنایا۔ بٹھایا۔ ڈالا۔ رَوَاسِيَ جمع رَاسِيَةٌ۔ لنگر، بھاری اور مضبوط چیز جو نہ ہلے۔ اَنْ تَمِيْدَبِكُمْ ؛ تاکہ تم کو لے کر کسی طرف جھک نہ پڑے ڈانواں ڈول نہ ہوجائے، ہل جل نہ سکے۔ جہاں پہاڑ ہوتے ہیں وہاں زلزلے کم ہوتے ہیں۔ وَبَثَّ فِيْهَا ؛ اور زمین میں پھیلایا۔ مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؛ ہر قسم کے چلنے والے۔ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ اور ہم نے اُتارا آسمان سے پانی۔ ہم نے بارش بھی کی۔ فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا ؛ پھر ہم نے اس زمین میں نباتات پیدا کئے۔ لگائے۔ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ؛ ہر قسم کے عمدہ اقسام کے اچھے خاصے جوڑے بھی بنائے۔

ترجمہ:- (اللہ نے) آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ اور زمین میں مضبوط پہاڑ بھی قائم کئے کہ کہیں ان کو بھونچال نہ آئے۔ (کہ کہیں وہ ڈانواں ڈول نہ ہوجائیں) اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہم نے آسمان سے بارش کی پھر زمین میں قسم قسم کے اچھے نباتات پیدا کئے۔

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَأَرُونِي مَاذَا خَلَقَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ ۚ بَلِ الظّٰلِمُونَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿١١﴾ ع ۱۱ / ۱۰

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ ؛ یہ سب تو خدا کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں۔ مخلوق ہیں۔ فَاَرُوْنِيْ ؛ تو ذرا مجھے یہ تو بتاؤ۔ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ ان لوگوں نے کیا بنایا جو اس کے سوا ہیں۔ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ بلکہ یہ ظالم ظاہر گمراہی میں پڑے ہیں۔ بے انصاف لوگ صریح طور سے بھٹک رہے ہیں۔

ترجمہ:- یہ سب تو اللہ کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں۔ ذرا مجھے بتاؤ تو کہ خدا کے سوا کسی اور نے کیا بنایا؟ بلکہ یہ ظالم واضح ضلالت و گمراہی میں گرفتار ہیں۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۖ

وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿١٢﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ ؛ اور ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تھی۔ دانشمندی سے سرفراز کیا تھا۔ وہ جو کہتے یا کرتے تو نہایت مناسب اور عمدہ کام کرتے۔ حکمت دینے کی وجہ سے ان کو حکم دیا گیا تھا۔ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؛ کہ اللہ کا شکر ادا کرو۔

اس کی نعمتوں کی قدر کرو۔ وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ ؛ اور جو شکر کرے گا۔ اس سے خود اس کا فائدہ ہوگا۔ وَمَنْ کَفَرَ ؛ اور جو ناشکری کرے۔ فَاِنَّ اللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ؛ تو بے شک اللہ مستغنی ہے۔ اس کو کسی کی پرواہ نہیں۔ اس کے کمالات ذاتی ہیں۔ وہ بالذات لائقِ تعریف ہے۔

ترجمہ :- اور ہم نے لقمان کو حکمت دی کہ اللہ کا شکر ادا کریں۔ اور جو شکر کرے گا اس کے شکر کا فائدہ خود اُس کو پہنچے گا۔ اور جو ناشکری کرے گا تو یقیناً اللہ غنی ہے (بے پرواہ، مستغنی ہے) وہ لائقِ حمد وتعریف ہے۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ ؛ اور جب کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ وَھُوَ یَعِظُہٗ ؛ اور وہ اپنے بیٹے کو وعظ و نصیحت کررہے تھے۔ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ ؛ اے میرے پیارے بیٹے ! تم اللہ سے شرک نہ کرو۔ کسی کو اس کا ساجھی نہ مانو۔ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ؛ یقیناً شرک بڑا ظلم ہے۔ مستحق کو اس کا حق نہ دینا ہے۔ دوسرے گناہ اگر جرم ہیں تو شرک بغاوت ہے۔ بہ نسبت دوسرے جرموں کے بغاوت کی سزا بڑی ہوتی ہے۔ ابن کی تصغیر بُنَیَّ ہے اس کے معنی پیارے یا لاڈلے بیٹے کے ہیں۔ اِبْنٌ کی اصل بَنُوْءٌ۔ حضرت لقمان کا پیغمبر ہونا لَمْ یَثْبُتْ ، ثابت نہیں، صریح حکم نہیں۔ ان کی حکمت و دانش اور توحید ثابت ہے۔

ترجمہ :- اور جب کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ ان کو نصیحت کررہے تھے بیٹا ! اللہ سے شرک نہ کرو۔ شرک بڑا ہی ظلم ہے۔

النصف

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ
وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴿۱۴﴾

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ ؛ اور ہم نے انسان کو وصیت کی۔ حکم دیا۔ بِوَالِدَیْہِ ؛ ماں باپ کے متعلق۔ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ ؛ ماں نے اپنے بچّے کے حمل کا بار اُٹھایا۔ ضعف پر ضعف۔ وَّفِصٰلُہٗ فِیْ عَامَیْنِ ؛ اور اس کی دودھ چھڑائی دو سال میں ہوئی۔ اَنِ اشْکُرْلِیْ وَلِوَالِدَیْکَ ؛ ہم نے انسان کو نصیحت کی ، وصیت کی کہ پہلے میرا شکر ادا کرو۔ کیونکہ اصل عطایا میرے ہیں۔ اور تمہارے ماں باپ کا بھی شکریہ ادا کرو۔ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ؛ سب کا انجام میری طرف ہی ہے۔ میں ہی سب کا مرجع و مآب ہوں اور میری ہی طرف سب کو لوٹ کر آنا ہے۔

ترجمہ :- اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ، ماں نے اپنے بچہ کے حمل کا بار اُٹھایا اور ضعف پر ضعف کی تکلیفیں جھیلیں اور دودھ چھڑائی ہوئی بھی تو دو سال کے بعد (ہم نے یہ وصیت کی) کہ تم میرا شکر ادا کرو ۔ اور اپنے ماں باپ کا بھی ۔ سب کا انجام میری ہی طرف ہے ۔

وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا٘ وَّ اتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾

وَاِنْ جَاهَدٰ کَ ؛ اگر تم سے ماں باپ کوشش بھی کریں ۔ تم کو جدوجہد کر کے بہکائیں ۔ عَلٰٓی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ ؛ کہ تم مجھ سے شرک کرو ۔ مَالَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ؛ جو تجھ کو معلوم نہیں ۔ نادانی سے ۔ فَـلَا تُـطِعْهُمَا ؛ تو تم ان کی اطاعت نہ کرو ان کی بات نہ سنو ۔ ان کا کہنا نہ مانو ۔ کیونکہ میں اصل منعم ہوں ۔ سب میرے ہاتھ میں ہے ۔ مگر ۔ وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ؛ اور دنیا میں ان کے ساتھ نیکی اور دستور کے موافق گزارو ۔ وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ؛ اور ان لوگوں کے طریقہ کی اتباع کرو جو میری طرف رجوع کرتے ہیں ۔ جو میری طرف متوجہ ہیں ۔ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ ؛ پھر میرے ہی طرف تم سب لوگوں کا پلٹ کر جانا ہے ۔ سب کو رجوع ہونا ہے ۔ فَاُنَبِّئُکُمْ ؛ پھر میں تم کو ایک ایک بات کی خبر دوں گا ۔ جتا دوں گا ۔ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ ان کاموں کو کہ تم کرتے تھے ۔ میں تم کو تمہارے اعمال کو جتا دوں گا ۔

ترجمہ :- اور اگر ماں باپ کوشش کریں کہ تم مجھ سے شرک کرو جو تم کو معلوم نہیں تو تم ان کی اطاعت نہ کرو ۔ مگر دنیا میں ان کے ساتھ دستور کے موافق رہو ۔ اور ان لوگوں کے طریقہ کی اتباع کرو جو میری طرف متوجہ ہیں ۔ پھر میری ہی طرف تمہارا مرجع ہے (واپس جانا ہے) پس میں تم کو تمہارا ایک ایک کام جتادوں گا ۔

صاحبو ! بعض فقہا آیت حملہ و فِصٰلہ ثلٰثونَ شھرًا میں ثلٰثون شھرًا کو صرف فِصٰلہ سے متعلق کرتے ہیں ۔ ان کے پاس زیادہ سے زیادہ (۳۰) مہینے یعنی (۱/۲ ۲ سال) تک رضاعت کا حکم ہے ۔

اور بعض حضرات کے پاس ثَـلٰـثُـون شَھرًا ، حملہ وَ فصلہ دونوں سے متعلق ہے وہ مدتِ حمل چھ مہینے اور دو سال رضاعت کے لیتے ہیں ۔ تاہم احتیاط کا تقاضا ہے کہ دو سال کے بعد اگر کوئی عورت کسی بچے کو دودھ پلائے لیکن یہ مدت ڈھائی سال سے متجاوز نہ ہو تو ایسی صورت میں حرمتِ رضاعت سے بچنے کے لئے ان دونوں بچوں میں (اور جن کے دودھ پلانے کا جو جھگڑا ہے) جنھوں نے آپس میں دودھ پیا ہے بنظر احتیاط باہم نکاح نہ کیا جائے ۔

حرمت رضاعت بنظر احتیاط

يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۶﴾

يٰبُنَيَّ ؛ پیارے بیٹے ! اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ ؛ بات یہ ہے کہ اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی چیز ہو ۔ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ ؛ پھر وہ کسی پتھر میں رہے ۔ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ ؛ یا آسمانوں یا زمین میں ہو ۔ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؛ تو اللہ اس کو لاتا ہے ۔ حاضر کرتا ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ؛ بے شک اللہ باریک بین بھی ہے خبردار بھی ہے ۔ علم کے ساتھ اس کو لطف و کرم بھی آتا ہے ۔

ترجمہ :- پیارے بیٹے ! اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی چیز پہاڑوں میں ہو یا آسمانوں یا زمین میں ، اللہ ان سب کو لے آتا ہے ۔ اللہ یقیناً بڑا باریک بین اور خبردار ہے ۔

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾

يٰبُنَيَّ ؛ پیارے بیٹے ! اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؛ نماز کو پابندی اور دُرستی سے قائم رکھو ۔ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ ؛ اور اچھی بات کا حکم دو ۔ امر بالمعروف کرو ۔ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؛ اور بُری بات سے دوسروں کو بھی روکو ۔ نہی عن المنکر کرو ۔ وَاصْبِرْ عَلٰي مَآ اَصَابَكَ ؛ اورتم پر جو مصیبت پڑے اس پر صبر کرو ۔ جو تکلیف پہنچے اس کو برداشت کرو ۔ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ؛ بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں ۔

ترجمہ :- پیارے بیٹے ! نماز کو پابندی اور دُرستی سے قائم رکھو ۔ امر بالمعروف کرو ۔ (اچھی بات کی نصیحت کرو) ۔ نہی عن المنکر کرو (یعنی بُری باتوں سے دوسروں کو روکو ان کو منع کرو) پھر جو مصیبت تم پر پڑے اس پر صبر کرو ۔ بے شک یہ تمام کام ہمّت کے ہیں (اولوالعزمی کے ہیں) ۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ ؛ اور لوگوں سے اپنے گال نہ پھلا ۔ غرور نہ کر ۔ ان سے منہ نہ پھیر ۔ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ

مَرَحًا ؛ اور زمین پر اکڑ کر نہ پھر۔ اِتراتے نہ چل۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ؛ یقیناً اللہ تکبّر اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ اکڑنے اور فخر کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

ترجمہ :- لوگوں کے سامنے کلّے پھلا کر تکبّر کے ساتھ اعراض نہ کرو۔ اور زمین میں اکڑتے ، اِتراتے نہ چلو۔ یقیناً اللہ ہر تکبّر اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

۲
ع ۸
۱۱

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ ؕ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ؏ ﴿۱۹﴾

وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ ؛ اور اپنے چلنے میں میانہ روی اختیار کرو۔ نہ دوڑ چلو نہ رُگ جاؤ۔ نہ تکبّر کرو نہ ذلیل و خوار ہوجاؤ۔ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ ؛ اور اپنی آواز کو پست کرو۔ چیخ کر چلّا کر بات نہ کرو۔ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ؛ بے شک بُری اور بدترین آواز گدھے کی آواز ہے۔ یہ ڈھانچوں ڈھانچوں گدھا کرتا ہے۔

ترجمہ :- اور تمہاری چال میانہ روی پر مبنی ہو۔ بات کرو تو آہستہ بات کرو۔ کیا ہی بُری ہے گدھے کی آواز (ڈھانچوں ڈھانچوں !)

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً ؕ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًی وَّلَا کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۰﴾

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے۔ سَخَّرَ لَکُمْ ؛ تمہارا فرمانبردار بنادیا ہے تمہارے کام میں لگادیا ہے۔ تمہارا مسخر اور مطیع کردیا۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَهٗ ؛ اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کیں۔ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً ؛ ظاہری بھی اور باطنی بھی۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ ؛ اور بعض ایسے لوگ بھی ہیں جو جھگڑتے ہیں۔ جنگ و جدل کرتے ہیں۔ فِی اللّٰہِ ؛ اللہ تعالیٰ کے بارے میں۔ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؛ بغیر علم کے۔ جانتے بوجھتے کچھ بھی نہیں۔ اور بحثیں ہے کہ کئے چلے جارہے ہیں۔ وَلَا هُدًی ؛ اور بغیر ہدایت و دلیل کے۔ وَلَا کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ؛ بغیر روشن کتاب کے۔

ترجمہ :- کیا تم لوگوں نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے تمہارا مطیع اور فرمانبردار کردیا ہے۔ (تمہارا مسخر اور زیرِ اثر کردیا ہے) اور تم پر ظاہر و باطن کی نعمتیں پوری پوری کیں۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے متعلق جھگڑتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس نہ علم ہے نہ ہدایت ہے اور نہ کوئی واضح کتاب ہے۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۚ أَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿٢١﴾

وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ ؛ اور جب ان سے کہا جاتا ہے ۔ اِتَّبِعُوْا مَـآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ اس وحی اور احکام کی اتباع کرو جن کو خدا نے اُتارا ہے ۔ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَ نَا ؛ کہتے ہیں نہیں بلکہ ہم اتباع کریں گے ان رسم و رواج کی جن پر ہمارے باپ دادا تھے ۔ اَوْلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ ؛ کیا اگر شیطان ہو ۔ يَدْعُوْهُمْ ؛ کہ ان کو بُلاتا ہے ۔ اِلٰی عَذَابِ السَّعِيْرِ ؛ دوزخ کے عذاب کی طرف ۔

ترجمہ :- اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ خدا نے جو کچھ اُتارا ہے اس کی اتباع کرو (پیروی کرو) تو کہتے ہیں نہیں ہم تو وہی طریقہ پر چلیں گے جن پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا (کیا تم اسی طریقہ پر رہو گے ؟) اگرچہ شیطان نے ان کو عذابِ دوزخ کی طرف بُلایا ہو !

وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۗ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ﴿٢٢﴾

وَمَنْ يُّسْلِمْ ؛ اور جو کوئی جھکادے، مطیع کردے ۔ وَجْهَهٗ ؛ اپنے چہرہ کو، اپنی ذات کو، خود اپنے کو ۔ اِلَی اللّٰهِ ؛ خدا کی طرف ۔ وَهُوَ مُحْسِنٌ ؛ اور وہ نیکی پر ہے ۔ اخلاص مند ہے ۔ محسن ہے ۔ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ ؛ تو اس نے تھام لیا ۔ تمسک کیا، مضبوط پکڑ لیا ۔ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ؛ مضبوط کڑا ۔ مضبوط حلقہ ۔ وَاِلَی اللّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ؛ اور اللہ کی طرف ہی ہے سب کاموں کا انجام ۔

ترجمہ :- اور جو شخص اپنا رُخ خدا کی طرف کرلیتا ہے ۔ اور وہ اخلاص مند اور محسن بھی ہے تو اس نے مضبوط حلقہ کو تھام لیا ۔ اور سب کا انجام خدا ہی کی طرف ہے ۔

وَمَن كَفَرَ فَلَا يَحْزُنكَ كُفْرُهُ ۚ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٣﴾

وَمَنْ كَفَرَ ؛ اور جس نے کفر کیا ۔ منکر ہوگیا ۔ نہ مانا ۔ ناقدری کی ۔ فَلَا يَحْزُنْکَ كُفْرُهٗ ؛ تو اس کا کفر تم کو غمگین

نہ کرے اور محزون نہ کرے۔ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ؛ ہماری طرف ان کا پھر آنا ہے۔ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؛ پھر ہم ان کو خبر دیں گے۔ جو کچھ انھوں نے کیا تھا۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛ بے شک اللہ کو خوب علم ہے۔ وہ خوب جانتا ہے سینوں کی، (دلوں کی باتوں کو) خدا ان کے خیالات سے خوب واقف ہے۔

ترجمہ :- اور جو کفر کرتا ہے۔ (پیغمبر!) تم ان کے کفر سے محزون اور غمگین نہ ہو۔ ان کو ہمارے پاس آنا ہے۔ اور ہم ان کے سارے کرتوت کو جتا دیں گے (اور ان کی سزا دیں گے) یقیناً اللہ دلی خیالات سے خوب واقف ہے۔

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾

نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا ؛ ہم ان کو چندے دنیا کے مزے اُڑا لینے دیتے ہیں۔ تھوڑا سا تمتع اُٹھا لینے دیتے ہیں، ان لوگوں کو چار دن گزار لینے دیتے ہیں۔ ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ؛ پھر ان کو سخت عذاب کی طرف کشاں کشاں مضطر و مجبور کر کے لائیں گے۔

ترجمہ :- ہم انھیں موقع دے رہے ہیں کہ چند روز مزے اُڑا لیں۔ پھر ان کو سخت عذاب کی طرف دھر گھسیٹیں گے (اور مضطر و عاجز بنا کر لائیں گے)۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ ؛ اور اگر تم ان سے سوال کرو۔ پوچھو۔ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا، مخلوق کیا۔ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؛ تو ضرور وہ یہی جواب دیں گے، وہ لوگ یہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ پیغمبر تم کہو۔ الحمد للہ حق بات منہ سے نکلی تو سہی۔ بے شک اللہ لائقِ حمد و شکر ہے۔ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ بلکہ ان میں کے اکثر بے علم ہیں۔ کچھ نہیں جانتے۔

ترجمہ :- اور (پیغمبر!) اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو وہ ضرور کہیں گے اللہ نے۔ تم کہو الحمد للہ۔ بلکہ ان میں کے اکثر بے علم ہیں (جاہل ہیں کچھ نہیں جانتے)۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۶﴾

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا ہی کا ہے ۔ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ؛ اللہ ہی یقیناً غنی ہے ۔ لائقِ تعریف ہے ۔ وہی مستحقِ حمد و ستائش ہے ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ۔ بے شک وہی غنی ہے خوبیوں والا ہے لائقِ تعریف ہے ۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ﴿۲۷﴾

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ ؛ اگر زمین میں جتنے درخت ہیں ۔ اَقْلَامٌ ؛ قلم بن جائیں ۔ وَالْبَحْرُ ؛ اور سمندر ۔ یَمُدُّہٗ مِنْ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ ؛ اس سمندر کے پیچھے سات سمندر مدد دیں ۔ مَا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ ؛ تو اللہ کی باتیں کبھی ختم نہ ہوں گی ۔ یہ دنیا میں جو کچھ ہے اس کے ''کُن'' کہنے سے ہے ۔ لہٰذا سب کَلِمٰتُ اللّٰہِ ہیں ۔ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ؛ بے شک اللہ عزت و حکمت والا ہے ، بڑا زبردست ہے ۔ مگر جو کچھ کرتا ہے اچھا کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر زمین میں کے درخت قلم بن جائیں اور سمندر کے پیچھے سات سمندر مل (کر سیاہی بن) جائیں تو خدا کی باتیں کبھی ختم نہ ہوں گی ۔ بے شک اللہ عزت و حکمت والا ہے ۔

مَا خَلْقُکُمْ وَلَا بَعْثُکُمْ اِلَّا کَنَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ؕ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۲۸﴾

مَا خَلْقُکُمْ وَلَا بَعْثُکُمْ ؛ تمہارا پیدا کرنا اور تم کو قبروں میں سے اُٹھانا نہیں ہے ۔ اِلَّا کَنَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ؛ مگر جیسے ایک شخص کو پیدا کرنا ۔ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ ؛ بے شک اللہ سب کچھ سنتا ہے ۔ سب کچھ دیکھتا ہے وہ سمیع و بصیر ہے ۔ وہ شنوا بھی ہے اور دانا بھی ہے ۔

ترجمہ :- تمہارا پیدا کرنا اور تم کو قبروں سے اُٹھانا ایسے ہی ہے جیسے ایک شخص کو پیدا کرنا یقیناً اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے ۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّہَارِ وَیُوْلِجُ النَّہَارَ فِی الَّیْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؗ کُلٌّ یَّجْرِیْۤ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی وَّاَنَّ اللّٰہَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۲۹﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ ۔ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ ؛ رات کے ایک حصّہ کو دن میں داخل کردیتا ہے اور دن بڑا ہوجاتا ہے ۔ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ؛ اور دن کے حصّہ کو رات میں داخل کردیتا ہے اور رات بڑی ہوجاتی ہے ۔ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؛ اور سورج اور چاند کو برسرکار بنایا ہے ۔ سب اللہ کے زیرِ حکم ہیں ۔ مطیع ہیں ۔ مسخر ہیں ۔ کُلٌّ یَجْرِیْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؛ ہر ایک کی گردش ایک معیّن زمانہ کی ہے ۔ یا ان کی گردشیں قیامت تک رہیں گی ۔ وَ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ؛ اور یہ کہ اللہ یقیناً تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس کو خوب جانتا ہے ۔

ترجمہ :- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ کبھی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور کبھی دن کو رات میں (یعنی رات دن گھٹتے بڑھتے ہیں) اور شمس وقمر بھی اس کے زیرفرمان ہیں ۔ سب کی گردشیں معیّن میعاد کی ہیں (اور یہ سب گردشیں قیامت تک رہیں گی) ۔ اور یقیناً اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۳۰﴾

ع ۱۱/۳ ۱۲

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ ؛ اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ ۔ هُوَ الْحَقُّ ؛ وہی حق ہے ایک اصل وجود والی ہستی ہے ۔ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ؛ اور اس وجہ سے کہ جو خدا کے سوائے ہے باطل ہے ۔ بے اصل ہے بالعرض ہے ۔ سب کی اصل خدا ہے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ؛ وہ اس وجہ سے بھی کہ اللہ عالی شان ہے بزرگ ہے ۔

ترجمہ :- یہ سب اس وجہ سے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جن جن کو پکارتے ہیں سب باطل ہیں (بے اصل ہیں) ۔ اور یقیناً اللہ ہی صاحب رفعت اور بزرگ مرتبت ہے ۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْکَ تَجْرِیْ ؛ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ کشتی چلتی ہے ۔ جہاز چلتا ہے ۔ فِی الْبَحْرِ ؛ سمندر میں ۔ دریا میں ۔ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی نعمت کے ساتھ ۔ اس کے فضل وکرم کے ساتھ ۔ لِیُرِیَکُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ ؛ کہ تم کو خدا کی نشانیاں دکھائے ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ ؛ اس میں بے شک نشانیاں ہیں ۔ لِکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ؛ ہر شاکر صابر کے لئے ۔

ترجمہ :- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جہاز سمندر میں بفضلِ خدا چلتا ہے کہ تم کو اُس کی نشانیاں دکھائے ۔

اس میں بے شک نشانیاں ہیں ہر صابر و شاکر کے لئے ۔

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾

وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ ؛ اور جب ان پر موج آجائے ۔ كَالظُّلَلِ ؛ جیسے سائبان ۔ جمع ظُلَّةٌ ۔ سائبان ، بادل ۔ دَعَوُا اللّٰهَ ؛ تو خدا کو پکارنے لگتے ہیں ۔ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؛ نہایت اخلاص مندی اور بندگی کے ساتھ فرمانبرداری اور خالص اطاعت کے ساتھ ۔ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ ؛ پھر جب نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچاتا ہے ۔ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؛ تو بعض میانہ روی پر رہتے ہیں ۔ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَا ؛ اور ہماری نشانیوں سے انکار نہیں کرتا ۔ جحود ۔ انکار ۔ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ؛ مگر ہر ایک عہد شکن ۔ ناشکرا ۔ جھوٹا ۔ مکّار ۔

ترجمہ :- اور جب ان پر موج چھا جاتی ہے جیسے سائبان تو خدا کو پکارنے لگتے نہایت اطاعت اور اخلاص مندی کے ساتھ ۔ پھر جب وہ ان کو نجات دے کر خشکی کی طرف پہنچا دیتا ہے تو ان میں بعض اعتدال پسند بھی رہتے ہیں ۔ اور ہماری آیتوں سے صرف جھوٹا ناشکرا ہی انکار کرتا ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ۡ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـــًٔا ۭ

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۪ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ؛ اے لوگو ! اِتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؛ تم اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرو ۔ اس کی مرضی کے خلاف نہ کرو ۔ وَاخْشَوْا يَوْمًا ؛ اور اس دن سے ڈرو ۔ لَا يَجْزِيْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ؛ کہ کام نہیں آتا باپ بیٹے کے ۔ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْـًٔا ؛ اور نہ بیٹا کچھ کام آنے والا ہے اپنے باپ کے ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ؛ بے شک خدا کا وعدہ برحق ہے ۔ فَلَا تَغُرَّنَّكُمْ ؛ پھر تم کو دھوکہ نہ دے ۔ غرور میں نہ ڈالے ۔ اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ؛ دنیوی زندگی ۔ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ ؛ اور تم کو دھوکہ نہ دے ۔ فریب میں نہ ڈالے ۔ بِاللّٰهِ ؛ اللہ کے متعلق ۔ الْغَرُوْرُ ؛ بڑا فریبی ۔ دغا باز ۔ شیطان ۔

ترجمہ :- لوگو ! تم تقویٰ اختیار کرو خدا (کے عذاب) سے ڈرو اور اس دن سے ڈرو جس دن باپ بیٹے کے کام نہ آئے گا اور نہ بیٹا باپ کے کچھ کام آئے گا ۔ یقیناً اللہ کا وعدہ سچ ہے (برحق ہے) یہ دنیوی زندگی تم کو کہیں دھوکہ میں نہ ڈالے ۔ اور دغا باز (شیطان) بھی تم کو اللہ کے متعلق فریب نہ دے دے ۔

مصیبت کی گھڑی میں سب ہی خدا کی طرف راغب ہوتے ہیں

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿٣٤﴾ ع ۴ ۴ ۱۳

اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ؛ اس کے پاس قیامت کا علم ہے کہ کب قیامت آئے گی ۔ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ؛ اور وہی مینہ برساتا ہے ، بارش کو نازل کرتا ہے ۔ غَوْثٌ ۔ فریاد رس ۔ غَيْثٌ ۔ اصل میں غَيُوْثٌ تھا واؤ کو یؔ کر کے ادغام کیا ۔ تخفیفاً غَيْث کیا (جیسے موت سے مَيِّتٌ اور مَيْتٌ) وہ بارش جو قحط اور خشک سالی کے بعد ہوتی ہے گویا فریاد رسی کرتی ہے ۔ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ؛ اور رحم مادر میں کیا ہے اور ماں کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی خدا ہی جانتا ہے ☆ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ ؛ اور کسی کو معلوم نہیں ۔ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؛ کہ کل کیا کمائے گا ۔ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ ؛ اور کسی کو معلوم نہیں ۔ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؛ کس زمین پر مَرے گا ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ؛ بے شک اللہ ہی علم والا اور باخبر ہے ۔ دانا ہے اور آگاہ ہے ۔

ترجمہ :- قیامت کب آئے گی اس کا علم یقیناً خدا ہی کو ہے اور وہی مینہ برساتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ عورت کے پیٹ میں کیا ہے (بیٹا یا بیٹی) ☆ اور کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کل کیا کمائے گا اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کس سرزمین میں مَرے گا ۔ مگر ہاں اللہ تو علیم ہے خبیر ہے (جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے) ۔

صاحبو ! چند چیزیں ایسی ہیں کہ عقلِ انسانی ان میں کام نہیں کرتی ۔ انسان جو کچھ کہتا ہے اکثر قیاسی گھوڑے دوڑاتا ہے ۔ وہ پانچ چیزیں اس آیت میں بیان کردی گئیں ہیں ۔ مگر یہ بھی یاد رکھو کہ خود اللہ کسی کو کوئی بات معلوم کرادے تو کس کی مقدور ہے کہ اس کو روک سکے ۔ بعض بے روحے اس بات کے مدعی ہیں کہ ان باتوں میں سے کسی ایک بات کی بھی خدا کسی کو اطلاع نہیں دیتا ۔ یہ ان کی نادانی ہے ۔ خوب سمجھ رکھو جہاں اس کی ذات بالذات ہے ۔ وجود بالذات ہے اس کا علم بھی بالذات ہے ۔ یہ آپ ہم سب جو کچھ علم رکھتے ، جانتے بوجھتے ہیں ، سب اس کی علمی تجلی کا پرتو ہے ۔ ہماری حقیقت پر ، ہمارے عینِ ثابتہ پر علم کی تجلی ہوتی ہے تو ہم کو علم ملتا ہے ۔ خدا کو اختیار ہے جس چیز کو چاہا دوسرے کو سمجھایا جس چیز کو چاہا نہ سمجھایا ۔ ان امور سے خدائے تعالیٰ کسی کو کچھ عطا کرے تو اس کا کرم ۔ اس کی تعلیم ۔ قرآن شریف میں ہے کہ جبرئیلؑ بی بی مریمؑ سے کہتے ہیں ۔ میں تمہیں اچھا صاف ستھرا بچہ دینے آیا ہوں ۔ تو کیا جبرئیلؑ کو معلوم نہیں تھا کہ بی بی مریم کے پیٹ میں لڑکا ہے ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؛ ہمیشہ یاد رکھو ایک عام حالت ہوتی ہے اور ایک خاص حالت ۔ اگر عام طور سے بعض چیزوں کا علم خدائے تعالیٰ نہ دے تو خاص طور پر بھی نہ دے سکنے پر دلالت نہیں کرسکتا ۔ بالجملہ مادّہ پرست موحد ،

بعض امور جو صرف خدا جانتا ہے اگر کسی کو بتلاوے تو اُسے کون روک سکتا ہے

☆ سلف کے تمام مفسرین نے اسی طرح تفسیر کی ہے جو اُس زمانے کے علم کے لحاظ سے دُرست تھی ۔ اب اس کا مفہوم سمجھنے کیلئے ملاحظہ کیجئے نوٹ جو اگلے صفحہ پر ہے ۔

بے جان مدعی ایمان ۔ بہت سی چیزوں سے نابلد ہیں اور دنیا کا قاعدہ ہے کہ انسان جس چیز کو خود نہیں جانتا اس کا دوسروں سے بھی انکار کرتا ہے ۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ سجدہ مکّہ میں نازل ہوئی اس میں تیس (۳۰) آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ۞ ﴿۱﴾

اللہ اعلم بمرادہ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ ؛ یہ کتاب کا اُتارنا ہے ۔ یہ نازل شدہ کتاب ہے ۔ لَارَيْبَ فِيْهِ ؛ اس میں کچھ شک اور ریب نہیں ۔ کسی قسم کا دھوکہ نہیں ۔ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ رب العالمین کی طرف سے جس نے تمام دنیا کو پیدا کیا ہے ۔ بے شک اسی نے اس کو اُتارا ہے ۔

ترجمہ :- یہ رب العالمین کے پاس سے اُتاری ہوئی کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں (نہ خدا کے پاس کے ہونے میں نہ خود اس میں) ۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾

☆ [نوٹ : اسی تشریح کی روشنی میں دیکھیئے کہ اب اللہ نے انسان کے علم کو اور اتنی وسعت دی کہ ماں کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی معلوم کیا جاتا ہے تو اس صورت میں وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ رحم مادر میں جو لڑکا یا لڑکی ہے وہ آیا خوش نصیب ہے یا بدنصیب ۔ کیونکہ حدیث شریف کی رو سے ماں کے پیٹ میں بچہ جب ۱۲۰ دن کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو چار باتیں دے کر بھیجتا ہے اور فرشتہ (۱) اس کا عمل (۲) اس کی موت کا وقت (۳) اس کا رزق (۴) اس کا بدبخت یا نیک بخت ہونا لکھ دیتا ہے (متفق علیہ) ___ اکیڈمی]

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ ؛ کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو گھڑ لیا ہے ۔ اپنے دل سے بنالیا ہے ۔ بَلْ هُوَ الْحَقُّ ؛ نہیں ، بلکہ یہی حق ہے ۔ مِنْ رَّبِّکَ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ۔ اس کی طرف سے ۔ لِتُنْذِرَ قَوْمًا ؛ کہ اس قوم کو ڈرائے ، ان کو نصیحت کرے ۔ مَآ اَتٰهُمْ مِنْ نَذِیْرٍ ؛ جن کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا ۔ مِنْ قَبْلِکَ ؛ تم سے پہلے ۔ یہ سب کیوں توجہ کی جارہی ہے ۔ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ؛ کہ شائد یہ ہدایت پائیں ۔ راہِ راست پر آجائیں ۔ صحیح راستہ پر چلیں ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ (پیغمبر نے) اس کو اپنے دل سے بنالیا ہے نہیں بلکہ وہ حق ہے ۔ تمہارے خدا کی طرف سے ہے ۔ اس واسطہ ہے کہ تم سے پہلے جن لوگوں کے پاس (پیغمبر نہیں پہنچا) ڈرانے والا نہیں آیا اس قوم کو ڈرائے کہ شاید وہ راستی پر آجائیں (وہ راہ پائیں اور ہدایت یافتہ ہوجائیں) ۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؕ مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَکَّرُوْنَ ④

اَللّٰهُ الَّذِیْ ؛ اللہ وہی ہے جس نے ۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا ؛ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ۔ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ؛ ایک ہفتہ کے اندر اندر ۔ چھ دن میں چند انقلابات کے بعد ۔ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ؛ پھر تختِ حکومت پر قائم ہوگیا ۔ مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؛ اس کے سوائے تمہارے لئے کوئی نہیں ۔ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ ؛ نہ یار و مددگار نہ سفارشی ۔ اَفَلَا تَتَذَکَّرُوْنَ ؛ کیا تم نصیحت نہیں پکڑتے ، کچھ سوچتے سمجھتے نہیں ؟

ترجمہ :- اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان چیزوں کو جو ان کے درمیان میں ہے چھ دن میں (یعنی ایک ہفتہ کے اندر اندر) پیدا کردیا ۔ پھر تختِ حکومت پر قائم ہوگیا ۔ اُس کے سوائے تمہارے لئے کوئی یار و مددگار ہے نہ شفاعت کنندہ ہے ۔ کیا تم کچھ سوچتے سمجھتے نہیں ؟

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ⑤

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؛ وہ تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے ۔ ان کا انتظام کرتا ہے ۔ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ؛ آسمان سے لے کر زمین تک ۔ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ ؛ پھر سب اس کی طرف عروج کریں گے ۔ پہنچیں گے ۔ فِیْ یَوْمٍ ؛ اس دن ۔ کَانَ مِقْدَارُهٗ اَلْفَ

سَنَةٍ ؛ جس کی مقدار ایک ہزار سال کے برابر ہوگی ۔ مِمَّا تَعُدُّوْنَ ؛ تمہاری گنتی اور عدد کے لحاظ سے ۔

ترجمہ :- وہ آسمان سے لے کر زمین تک کا انتظام کرتا ہے ۔ اسی کی طرف سب کچھ اس دن (قیامت کے دن) جس کی مقدار و اندازہ گنتی میں تمہارے حساب سے ہزار سال کے برابر ہوگی پہنچے گا ۔

ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦﴾

ذٰلِکَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؛ وہی غیب و شہادت کا دانا ، جاننے والا ہے ۔ وہی نہاں وعیاں سے واقف ہے ۔ وہی باطن و ظاہر سے باخبر ہے ۔ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ؛ وہ عزت والا زبردست بھی ہے ۔ اور رحم و کرم والا بھی ہے ۔

ترجمہ :- وہ باطن و ظاہر کا جاننے والا ہے ۔ وہ عزت و رحمت والا ہے ۔

الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ﴿٧﴾

اَلَّذِيْٓ اَحْسَنَ ؛ جس نے دُرست کیا ۔ اچھا کیا ۔ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ؛ ہر شئے کی پیدائش کو ۔ جو کچھ بنایا اچھا بنایا ۔ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ ؛ اور انسان کی ابتدائی پیدائش کی ۔ مِنْ طِيْنٍ ؛ مٹی سے کی ۔ ذرا غور کرو ۔ ہم گوشت کھاتے ہیں ۔ کس کا ؟ جانوروں کا ۔ جانور کا جسم کس سے بنا ؟ غلّہ سے اور نباتات سے ۔ یہ نباتات پیدا ہوئے کہاں سے ۔ مٹی سے ، زمین سے ۔

ترجمہ :- (اللہ ہی ہے) جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اچھا پیدا کیا اور انسان کی پیدائش ابتداءً مٹی سے کی ۔

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿٨﴾

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ ؛ پھر اس کی اولاد کو پیدا کیا ۔ اس کی نسل چلائی ۔ مِنْ سُلٰلَةٍ ؛ خلاصہ سے ۔ یعنی آب ، آتش ، خاک ، باد ۔ صفرا ، سودا ، خون ، بلغم یا (۹۲) عناصر یا برق پاروں یا نور سے ۔ مِنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ؛ ایک حقیر پانی سے یعنی نطفہ سے ۔

ترجمہ :- پھر اس کی نسل کو چلایا ایک خلاصہ حقیر پانی سے (یعنی نطفہ سے) ۔

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿٩﴾

ثُمَّ سَوّٰهُ ؛ پھر اس کو دُرست کیا ۔ باہم برابر اور مناسب نسبت سے رکھا ۔ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ ؛ اور اپنے پاس سے

اس میں روح پھونکی ۔ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ ؛ اورتم کو کان ، آنکھ اور دل دیئے ۔ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ؛ مگر افسوس! تم بہت کم شکر ادا کرتے اور قدر دانی کرتے ہو ۔ سَمْعَ یعنی سماعت اَبْصَار یعنی بصارت ، اَفْئِدَة یعنی قلبِ حساس ۔

ترجمہ :- پھر اس (جسم) کو دُرست کیا (باہم اور مناسب نسبت سے رکھا) پھر اس میں اپنے پاس سے روح پھونکی اور تم کو سماعت ۔ بصارت اور دل دیئے ۔ مگر تم ہو کہ بہت کم شکر ادا کرتے ہو (بڑے ہی ناشکرے ہو ۔ ناقدرے ہو) ۔

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِى الْاَرْضِ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ؕ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا ؛ اور وہ لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم گُم ہوجائیں گے ۔ فِى الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ یعنی ہم زمین میں نیست و نابود اور دفن ہوجائیں گے ۔ مفقود اور پیوندِ زمین ہوجائیں گے ۔ ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؛تو کیا ہم پھر نیا جنم لیں گے ۔ ایک نئی پیدائش ہم کو ملے گی ۔ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ ؛ بلکہ وہ اپنے رب کے ملنے سے ، اس کے دربار میں حاضر ہونے سے ۔ كٰفِرُوْنَ ؛ منکر ہیں ، ماننے والے ہی نہیں ۔ کفر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- وہ کہتے ہیں کہ جب ہم (مرجائیں گے) ۔ زمین میں (دفن ہوجائیں گے) نیست و نابود ہوجائیں گے تو کیا ہم پھر نئے سرے سے پیدا ہوں گے (جی نہیں) اصل میں یہ لوگ خدا سے ملنے ہی کے منکر ہیں ۔

ع ۱ ۱۴

قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ ؛ تم پر ملک الموت قبضہ کرلے گا ۔ تم کو گرفتار کرے گا ۔ اَلَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ؛ جو تم پر متعین ومقرر ہے ۔ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ؛ پھر تم اس کے بعد تمہارے رب کے دربار میں واپس لائے جاؤ گے ۔ وہی تمہارا مرجع ہوگا ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو ملک الموت جو تم پر متعین ہے تم کو گرفتار کرے گا (تمہاری روح قبض کرے گا) ۔ پھر تم کو تمہارے رب ہی کی طرف واپس جانا ہے ۔ (وہی تمہارا مرجع و مآب ہے) ۔

صاحبو! عام طور سے حشر کا انکار دربارِ خداوندی میں جوابدہی کا قائل نہ ہونا، خدائی باز پرس سے بے فکر ہوجانا، تمام برائیوں اور شرور کی جڑ ہے۔ خوف میں خوف، خدا کا خوف۔ اچھی بات کو اچھی سمجھ کر کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں۔ خوف کی وجہ سے بُرے کام کو چھوڑنے والے اکثر ہیں۔ کوتوالی کا خوف۔ فوج کا ڈر تنہائی میں کچھ نہیں رہتا۔ خدا کا خوف ہی ایسی چیز ہے کہ جو خلوت اور جلوت سب میں رہتا ہے۔ اسی واسطہ قرآن شریف میں جابجا حشر ونشر پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ خدائی باز پرس کا خوف دلایا جاتا ہے۔ خوب سمجھو! جو جاگ رہا ہے وہ سوئے گا۔ جو سو رہا ہے وہ جاگے گا بھی۔ شعلہ پر غور کرو ہر آن ہر لحظہ شعلہ فنا ہوتا جاتا ہے۔ اور دوسرا تیل شعلہ کی شکل میں آجاتا ہے۔ دیکھو خود اپنے پر غور کرو۔ ہمارا جسم ہر آن ہر لحظہ کچھ سانس سے، کچھ پسینہ سے اور دوسرے اشیاء کی صورت میں فنا ہوجاتا ہے اور غذا اس کی تکمیل کرتی جاتی ہے۔ جینا، مَرنا، فنا، بقا آپس میں لگے ہوئے ہیں۔ موت کا ڈر نہایت ضروری ہے۔ خدا کو جواب دہی اور باز پرس ایک نہایت اہم اور نہایت ضروری امر ہے۔ خدا سے غفلت لعنت ہے!

خدا سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہیے

وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلْمُجْرِمُونَ نَاكِسُوا۟ رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ

رَبَّنَآ أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَٱرْجِعْنَا نَعْمَلْ صَـٰلِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ﴿١٢﴾

وَلَوْ تَرٰی ؛ اور اے مخاطب! اگر تو دیکھتا۔ اِذِالْمُجْرِمُوْنَ ؛ جب کہ مجرم لوگ۔ منکر۔ نَاکِسُوْا رُؤُسِهِمْ ؛ اپنے سر جھکائے ہوئے ہوں گے۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ اپنے پروردگار کے پاس۔ اور یہ کہتے ہوں گے۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب! اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا ؛ ہماری آنکھ بھی کھل گئی ہے اور کان بھی، ہم نے دیکھ بھی لیا اور سُن بھی لیا۔ صحیح حالات سے واقفیت ہوچکی۔ فَارْجِعْنَا ؛ پھر ہم کو واپس کر۔ پھر ہم کو دنیا کی طرف رجوع کر۔ نَعْمَلْ صَالِحًا ؛ کہ ہم اچھے کام کریں۔ عملِ صالح کریں۔ اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ؛ ہم کو یقین آ گیا۔

ترجمہ:- اور (اے مخاطب!) کیسا عجیب حال ہوگا جب تم مجرموں کو سرنگوں خدا کے پاس دیکھو گے۔ (اور یہ کہتے ہوں گے) خدایا ہم نے دیکھ بھی لیا۔ سُن بھی لیا۔ اب ہم کو واپس کر کہ اچھے کام کریں۔ اب ہم صاحبِ یقین ہوگئے ہیں۔

وَلَوْ شِئْنَا لَـَٔاتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَىٰهَا

وَلَـٰكِنْ حَقَّ ٱلْقَوْلُ مِنِّى لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ ٱلْجِنَّةِ وَٱلنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿١٣﴾

وَلَوْشِئْنَا ؛ اور اگر ہم چاہتے ۔ لَاٰتَيْنَآ ؛ تو ہم ضرور دیتے ۔ كُلَّ نَفْسٍ هُدٰهَا ؛ ہر شخص کو ہدایت ۔ ہم چاہتے تو سب کو سیدھا راستہ بتادیتے ۔ کام پر لگا دیتے ۔ مقصد تک پہنچا دیتے ۔ وَلٰـكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّىْ ؛ مگر میری بات ہوکر رہی ۔ ٹھیک پڑی ۔ محقق اور ثابت ہوگئی ۔ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ ؛ کہ میں ضرور جہنّم کو بھر دوں گا ۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ؛ جنوں سے اور آدمیوں سے ۔ سب سے ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم چاہتے تو ہر ایک کو ہدایت عطا کرتے ۔ مگر میری بات ہوکر رہے گی کہ تمام جنوں اور آدمیوں سے میں ضرور دوزخ کو بھردوں گا ۔

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

فَذُوْقُوْا ؛ پھر مزہ چکھو ۔ بِمَا نَسِيْتُمْ ؛ اپنے بھولنے اور نسیان کا خمیازہ ۔ کس چیز کو؟ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؛ آج کے دن کے ملنے کو ۔ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ ؛ ہم بھی تم کو بھول گئے ۔ اب ہماری توجہ اور عنایت تم پر نہیں ہے ۔ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ؛ اور اب ابدی عذاب کا مزہ چکھو ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ اپنے اعمال ۔ اپنے کرتوت کا بدلہ ۔ اپنے کئے کا خمیازہ بھگتو ۔

ترجمہ :- سو اب مزہ چکھو آج کے ملنے کے دن کو بھلانے کا ۔ ہم بھی تم کو بھول گئے ہیں اور اپنے اعمال کی وجہ سے دائمی عذاب کا مزہ چکھو ۔

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ السجدة

السجدة ۹

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں ۔ اَلَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا ؛ جب ان کو آیتوں سے یاد دہانی کی جاتی ہے ۔ جب وہ سمجھائے جاتے ہیں ۔ خَرُّوْا سُجَّدًا ؛ سجدہ میں گر جاتے ہیں ۔ وَسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ؛ اور اللہ کی حمد اور پاکی بیان کرتے ہیں ۔ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ؛ اور وہ تکبّر نہیں کرتے ۔ اور وہ اپنے کو بڑا نہیں سمجھتے ۔

واضح ہو کہ یہ آیتِ سجدہ ہے ۔ پڑھیں یا سنیں تو سجدہ کریں ۔

ترجمہ :- ہماری آیتوں پر صرف وہی لوگ ایمان لاتے ہیں اور ان کا یقین کرتے ہیں جب ان کو یہ (آیتیں) سمجھائی جاتی ہیں تو وہ سجدہ میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح و حمد کرتے ہیں ۔ اور وہ ہرگز

تکبر نہیں کرتے ۔

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾

تَتَجَافٰی ؛ دُور ہوتے ہیں ۔ جُنُوْبُهُمْ ؛ ان کے پہلو ۔ عَنِ الْمَضَاجِعِ ؛ بچھونوں سے یعنی بچھونوں سے اُٹھ بیٹھتے ہیں ۔ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ ؛ اپنے رب کو پکارتے ہیں ۔ اس سے دُعائیں کرتے ہیں ۔ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؛ اُمید وبیم سے ۔ کچھ ڈر سے کچھ لالچ سے ۔ کچھ خوف سے کچھ رَجا سے ۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ؛ اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے صَرف کرتے ہیں ۔ کچھ کھاتے ہیں کچھ کھلاتے ہیں ۔ بندۂ سیم و زر نہیں ہیں ۔ خدا دیتا ہے اور بندہ صَرف کرتا ہے ۔

ترجمہ :- بچھونوں سے اُٹھتے ہیں ۔ اللہ سے خوف و رجا کے ساتھ دُعائیں کرتے ہیں عطایائے الٰہی سے خرچ کرتے ہیں ۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ ؛ کسی کو کیا معلوم ؟ مَآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ؛ جو ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے ۔ جو راحتیں ان کے لئے رکھی ہیں ۔ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان کے اعمال کا بدلہ ۔ ان کے نیک کاموں کا صلہ ۔

ترجمہ :- کسی کو کیا معلوم کہ (ہم نے) ان کی راحت اور خنک چشمی کے لئے کیا کیا چھپا رکھا ہے (یہ کیوں ؟) ان کے نیک کاموں کی جزا ۔

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾

وقف غفران

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا ؛ کیا جو ایمان رکھتا ہو ۔ مومن ہو ۔ كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؛ کسی بدمعاش کے برابر ہوگا ۔ بے حکم نافرمان کے برابر سمجھا جائے گا ۔ لَا يَسْتَوٗنَ ؛ نہیں ہرگز نہیں ۔ دونوں برابر نہیں ہوسکتے ۔

ترجمہ :- کیا مؤمن و فاسق دونوں برابر ہوسکتے ہیں ۔ نہیں ہرگز برابر نہیں ہوسکتے ۔

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى ۫ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ لیکن جو لوگ ایمان لاتے ہیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح اور نیک کام کرتے ہیں ۔

فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰی ؛ تو ان کے لئے ہیں رہنے کے باغ ۔ نُزُلًا بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ؛ ان کے اعمال کی مہمانی اور ضیافت میں ۔

ترجمہ :- جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے ہیں تو اُن کے لئے رہنے کے باغ ہوں گے ۔ ان کے اعمال کی ضیافت و مہمانی میں ۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَقِیْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾

وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا ؛ اور جو لوگ بے حکم ، نافرمان اور فاسق ہیں ۔ فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؛ تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ۔ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَآ ؛ جب کبھی دوزخ سے نکلنا چاہیں گے ۔ اُعِیْدُوْا فِیْهَا ؛اس میں پھر داخل کئے جائیں گے۔ واپس ڈھکیل دیے جائیں گے۔ وَقِیْلَ لَهُمْ ؛ اور ان سے کہا جائے گا ۔ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ ؛ دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو ۔ اَلَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ؛ جس کی تم تکذیب کرتے تھے ، صحیح سمجھتے نہ تھے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ فاسق اور نافرمان ہیں ۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ۔ جب کبھی اس سے نکلنا چاہیں گے ڈھکیلے جاکر پھر اس میں داخل کردیئے جائیں گے ۔ اور اُن سے کہا جائے گا ۔ دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو تم مانتے نہ تھے (اور جھٹلاتے تھے ، اس کی تکذیب کرتے تھے) ۔

وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى ؛ اور ہم ان کو ابتداءً دنیاوی عذاب دیں گے ۔ دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ ؛ آخرت کے بڑے عذاب سے پہلے ۔ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ؛ شاید کہ وہ توبہ کریں اور باز آجائیں ۔

ترجمہ :- اور ہم ان کو ادنیٰ عذاب (یعنی دنیا کے عذاب) کو بڑے عذاب (یعنی آخرت کے عذاب) سے پہلے دیں گے تاکہ وہ توبہ اور رجوع کریں ۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ

اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع ۲ ۱۱ ۱۵

وَمَنْ اَظْلَمُ ؛ اور اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا ۔ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؛ جس کو اس کے رب کی آیات سے یاد دہانی کی گئی ۔ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؛ پھر اس نے اس سے اعراض کیا ۔ روگردانی کی ۔ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ؛ بے شک ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں اور ان کو ان کے جرائم کی سزا دینے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اور بھلا اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا جس کو آیاتِ الٰہی سے (ڈرایا گیا) اس کی یاد دہانی اور نصیحت کی گئی ۔ مگر وہ نہ مانا اور اعراض کیا ۔ ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں ۔

صاحبو ! دنیا میں آفت پر آفت آرہی ہے ۔ مصائب کا ایک تانتا ہے کہ بندھا ہوا ہے ۔ مگر ہم اس سے غافل ہیں ۔ کچھ نصیحت نہیں لیتے ۔ ڈرانے اور کام کرنے کی جگہ دنیا ہی ہے ۔ دنیا کا عذاب انلارج (enlarge) ہوکر آخرت کا عذاب بنتا ہے ۔ جو دنیا کا اندھا ہے وہ آخرت کا بھی اندھا ہے ۔ آج جو ہوشیار نہ ہوا وہ کل عذاب سے کیونکر بچے گا ۔ سمجھو ۔ کچھ کام کرو ۔ توبہ کرو ۔ مرنے کے بعد آخرت میں توبہ فائدہ نہ دے گی ۔ کہاں تک سمجھائیں ، کہاں تک یاد دہانی کریں ۔ دیکھو ! خدائے تعالیٰ فرماتا ہے : ہم گنہگاروں کو سزا دینے والے ہیں ۔ مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ ۔ اللہ کے انتقام سے ڈرتے رہنا چاہئے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ

وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۲۳﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى ؛ اور ہم نے موسیٰ کو دی ۔ اَلْكِتٰبَ ؛ کتاب ۔ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ ؛ پھر تم دھوکہ میں نہ پڑو ۔ مِنْ لِّقَآئِهٖ ؛ اس کی ملاقات اور ملنے سے ۔ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ اور ہم نے ان کو بنی اسرائیل کے لئے سراپا ہدایت بنادی ۔

ترجمہ :- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی لہذا (اے مخاطب !) پھر اللہ کے ملنے کے متعلق شک میں نہ پڑو ۔ اور ہم نے موسیٰ کو بنی اسرائیل کے لئے ہدایت بنادی ۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ۛ

وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿۲۴﴾

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً ؛ اور ہم نے موسیٰ کے متعلقین میں سے بعض کو امام اور پیشوا بنادیا ۔ یَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا ؛ جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے ۔ لَمَّا صَبَرُوْا ؛ جب کہ وہ ہمارے حکم پر صابر اور قائم رہے ۔ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ؛ اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان میں سے بعض کو امام اور پیشوا بنادیا جو صبر و استقامت کے ساتھ ہمارے حکم سے دوسروں کو ہدایت کرتے تھے اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے ۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۲۵﴾

اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ ؛ وہی ان میں فیصلہ کرے گا ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؛ ان امور میں کہ وہ اختلاف رکھتے تھے ۔

ترجمہ :- یقیناً تمہارا رب ہی اُن کے درمیان قیامت کے دن ان امور میں کہ وہ اختلاف رکھتے تھے فیصلہ کرے گا ۔

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ۭ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۲۶﴾

اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ ؛ کیا ان کو اس بات سے ہدایت نہیں ہوئی ۔ راستہ نہیں ملا ۔ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ہم نے ان سے پہلے کتنوں کو ہلاک کردیا ۔ مِنَ الْقُرُوْنِ ؛ مختلف فرقوں اور اہلِ زمانہ سے ۔ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؛ جو اپنے گھروں میں مزے سے چلتے پھرتے تھے ۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ۔ عبرت ہے ۔ نصیحت ہے ۔ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ؛ کیا تم کچھ نہیں سُنتے ۔

ترجمہ :- کیا ان کو اس بات سے ہدایت نہیں ہوئی کہ قرنہا قرن کے لوگوں کو جو ان سے پہلے تھے ہم نے ہلاک کردیا ۔ وہ اپنے گھروں میں آرام سے چلتے پھرتے تھے ۔ بے شک اس میں نشانیاں اور عبرت ہے ۔ کیا تم کچھ نہیں سُنتے (کیا تمہارے کان پر بات نہیں پڑی) ۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَاۗءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ۭ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۲۷﴾

اَوَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا انھوں نے نہیں دیکھا ۔ اَنَّـا نَسُوْقُ الْمَـآءَ ؛ کہ ہم پانی کو پہنچاتے ہیں ۔ اَبر کو ہانکتے ہیں ۔ چلاتے ہیں ۔ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ ؛ بنجر زمین کی طرف ۔ اور چٹیل بے آب وگیاہ میدان کی طرف ۔ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا ؛ پھر اس پانی سے زراعت کو پیدا کرتے ہیں ۔ کھیتی نکالتے ہیں ۔ تَـاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ؛ کھاتے ہیں اس سے ان کے جانور اور وہ خود بھی ۔ اَفَـلَا يُبْـصِرُوْنَ ؛ کیا وہ اندھے ہیں کچھ نہیں دیکھتے ہیں ۔ جس نے بنجر زمین کو سرسبز کیا ہے ۔ وہ مرنے کے بعد دوبارہ بھی زندہ کرے گا ۔

ترجمہ :- کیا انھوں نے دیکھا نہیں کہ ہم پانی کو بنجر زمین کی طرف دوڑاتے ہیں ۔ اس سے زراعت اور کھیتی باڑی کرواتے ہیں ۔ اس سے ان کے جانور اور وہ خود کھاتے ہیں ۔ کیا ان کو بصارت اور بصیرت کچھ بھی نہیں ۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۸﴾

وَيَقُوْلُوْنَ ؛ اور وہ کہتے ہیں ۔ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ ؛ یہ فتح اور یہ فیصلہ کب ہوگا ذرا بتا تو دو ۔ اِنْ كُـنْـتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر ہوتم سچے ۔ صادق القول ہو ۔

ترجمہ :- اور وہ کہتے ہیں کہ اس کا فتحِ باب کب ہوگا ۔ ذرا بتا دو اگر تم سچّے ہو ۔

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾

قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ ؛ تم کہو : فتح اور فیصلہ کے دن ۔ لَا يَـنْـفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ ؛ نفع نہ دے گا کافروں کو ایمان ۔ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ؛ اور نہ ان کو مہلت اور ڈھیل دی جائے گی ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو ۔ فتح اور فیصلہ کے دن کافروں کو ان کا ایمان نفع نہ دے گا (کام نہ آئے گا) اور نہ ان کو مہلت اور ڈھیل دی جائے گی ۔

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع ۳ ۸ ۱۶

فَـاَعْـرِضْ عَنْهُمْ ؛ پھر اے پیغمبر! تم ان سے اعراض کرو ۔ ان کی پروا نہ کرو ۔ ان کی باتوں سے روگردان ہوجاؤ ۔ منہ پھیرلو ۔ وَانْتَظِرْ ؛ اور حکم کے منتظر رہو ۔ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ؛ بے شک وہ بھی انتظار کررہے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر (اے پیغمبر!) تم ان سے اعراض کرو ۔ فیصلہ کے تم بھی منتظر رہو اور وہ بھی منتظر رہیں ۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ احزاب مدینہ میں نازل ہوئی اس میں تہتر (۷۳) آیتیں اور نو (۹) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۱﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ ؛ اے نبی ۔ اے پیغمبر ! اِتَّقِ اللّٰهَ ؛ اللہ سے ڈرو ۔ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؛ اور کافر اور منکروں اور منافق اور دغابازوں کی اطاعت نہ کرو ۔ بظاہر دیکھنے کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مخاطب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مگر پیغمبرِ خدا معصوم رہتا ہے ۔ اللہ اس کی حفاظت کا ذمّہ لیتا ہے ۔ مگر حقیقتاً اس کے مخاطب مسلمان ہیں ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ؛ بے شک اللہ علیم وحکیم ہے ۔ سب کچھ جانتا ہے ۔ اور حکمت و مناسبت سے کام کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اے پیغمبر ! اللہ سے ڈرو اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرو ۔ (ان کی ہرگز نہ مانو) اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ علم و حکمت والا ہے ۔

وَّاتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۙ﴿۲﴾

وَاتَّبِعْ مَايُوْحٰۤى اِلَيْكَ ؛ اور جو تم پر وحی کی جاتی ہے اس کی اتباع کرو ۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ؛ بے شک اللہ تم جو کچھ کرتے ہو اس کو جانتا ہے ۔ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔

ترجمہ :- اور (اے پیغمبر !) تمہارے رب کی طرف سے تم کو جو وحی کی جاتی ہے اس کی اتباع کرو ۔ یقیناً اللہ تم سب کے اعمال سے باخبر ہے ۔

وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۳﴾

وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؛ اور اپنے سب کاموں کو خدا پر چھوڑو ۔ اور توکل کرو ۔ خدا پر بھروسہ کرو ۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ؛ اور ایک اللہ کارساز بس ہے ۔ وہی کام بنانے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور خدا پر توکل کرو ۔ خدا کارساز کافی ہے (بس ہے) ۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ۚ

وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔىْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ؕ

ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ﴿۴﴾

مَاجَعَلَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے نہیں پیدا کیا ۔ لِرَجُلٍ ؛ کسی کے لئے ۔ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ ؛ اس کے پیٹ کے اندر دو دل ۔ ع یک دل داری بس است یک دوست ترا ۔ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمْ ؛ اور نہیں کیا تمہاری بی بیوں کو ۔ جوڑوں کو ۔ الّٰٓـِٔىْ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ ؛ ان عورتوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو ۔ ظہار کیا ہے؟ بیوی کو یہ کہنا کہ تم میری ماں کے برابر ہو ۔ یا کوئی اور لفظ کہے جو دنیاوی تعلق سے حرمت پر دلالت کرتا ہو ۔ اُمَّهٰتِكُمْ ؛ تمہاری مائیں ۔ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ ؛ اورنہیں کیا ہے تمہارے مُتبناؤں کو ۔ ان لوگوں کو جن کو تم بیٹا پکارتے ہو ۔ اَبْنَآءَكُمْ ؛ تمہارے بچّے ۔ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؛ یہ تمہارے منہ کی باتیں ہیں ۔ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ ؛ اور اللہ حق بات فرماتا ہے ۔ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ؛ اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے ۔

مُتبنّیٰ بیٹا نہیں ہوتا

ترجمہ :- خدا نے کسی کے پیٹ میں دو دل نہیں دیئے ۔ اور نہ ان بیویوں کو جن سے تم ظہار کرتے ہو، مائیں بنائیں ۔ اور نہ تمہارے متبناؤں کو بیٹے بنائے ۔ یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں ۔ (تمہارے کہنے سے وہ ہونہیں جاتے) اور اللہ حق بات فرماتا ہے اور سیدھا راستہ دکھاتا ہے ۔

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ

وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۵﴾

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ ؛ ان کو ان کے باپ کی طرف سے نسبت دے کر پکارو ۔ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ یہ خدا کے پاس راستی کی بات ہے ۔ انصاف کی بات یہی ہے کہ جس کا بیٹا ہے جس سے پیدا ہوا ہے اسی باپ کی طرف نسبت دی جائے ۔ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآئَهُمْ ؛ پس اگر تم ان کے باپوں کو پہچانتے نہیں ۔ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ ؛ تو تمہارے دینی بھائی تو ہیں ۔ وَمَوَالِيْكُمْ ؛ اور تمہارے دوست ہیں ، رفیق ہیں ، چیلے ہیں ۔ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ ؛ اور تم پر کوئی گناہ نہیں ۔ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ؛ اس چیز میں کہ تم خطا کرتے ہو ۔ کہنے میں کوئی غلطی ہوجائے وہ قابلِ مواخذہ نہیں ۔ خطاؤں پر گرفت نہیں ۔ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ؛ لیکن ہاں جو دل سے عمد اور ارادہ کرو ۔ یاد رکھو ! ارادہ اور نیت اصل ہے ۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ۔ بڑی گرفت دلی خیالات پر ہے ۔ اپنے دلوں کو اپنے خیالات کو دُرست رکھو ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ اور اللہ غفور رحیم ہے ۔ کچھ غلطی ہوتی ہے تو مغفرت بھی کرتا ہے ۔ مہربانی کرتا ہے ۔

ترجمہ :- ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت دے کر پکارو ۔ یہ خدا کے پاس انصاف کی بات راستی کا یہی تقاضا ہے ۔ پھر اگر تم ان کے باپ دادا سے واقف نہیں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست چیلے تو ہیں ۔ اور اگر غلطی و خطا سے تم کوئی کام کر جاؤ (یا کوئی بات کہہ جاؤ) تو اس پر تم پر کچھ گناہ نہیں ۔ مگر گناہ تو جب ہے کہ تم دل سے ارادہ کرو ۔ اور اللہ تو غفور ، رحیم ہے ۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُهٰجِرِیْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤی اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۝۶

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ؛ پیغمبر کو ایمانداروں سے زیادہ تعلق ہے بہ نسبت اور لوگوں کے ۔ لہذا پیغمبر کی اطاعت دوسروں سے زیادہ کرنی چاہیئے ۔ اور ان سے محبت رکھنے کی ضرورت ہے ۔ وہ خود بھی دوسروں سے زیادہ ان سے محبت کرنے والے ہیں ۔ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؛ اور پیغمبر کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں ۔ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ ؛ اور رشتہ دار ، قرابت دار ، ناتے والے ۔ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ ؛ ان کے بعض کو بعض سے زیادہ ربط ہے ۔ زیادہ تعلق ہے ۔ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؛ یہ حکم کتاب اللہ میں ہے ۔ اللہ کے حکم میں ہے ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ ؛ مومنوں اور مہاجروں سے ۔ اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا ؛ مگر یہ کہ تم کرو ۔ اِلٰۤی اَوْلِیٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؛ اپنے رفیقوں کے ساتھ بھلائی ۔ مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے کچھ سلوک کرنا چاہو ۔ كَانَ ذٰلِكَ فِی الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ؛ یہ کتاب اللہ میں لکھا ہوا ہے لوحِ محفوظ میں موجود ہے ۔ یہ جائز ہے اور حسبِ کلام اللہ ہے ۔

ترجمہ :- پیغمبر کو مسلمانوں سے خود ان سے زیادہ تعلق ہے ۔ وہی ان کا والی ہے ۔ پیغمبر کی بیبیاں مسلمانوں کی مائیں ہیں (واجب التعظیم ہیں) اور قرابت دار بھی کتاب اللہ کے موافق بعض بعض سے زیادہ ربط رکھتے ہیں (ان سے لگاؤ ہے) ۔ خواہ ایماندر ہوں یا مہاجر ہوں ۔ اپنے ناتے اور قرابت کا لحاظ رکھنا ضرور ہے مگر یہ کہ اپنے دوستوں سے کچھ بھلائی کرنا چاہو تو کر سکتے ہو ۔ یہ کتاب اللہ میں مسطور ہے ۔ (یہ لوحِ محفوظ میں مکتوب ہے) ۔

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی وَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ

وَّاَخَذۡنَا مِنۡهُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا ۙ‏ ۷

وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيۡثَاقَهُمۡ ؛ اور جب کہ ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا۔ ان سے اقرار لیا۔ ان سے وثیقہ لیا۔ ان سے موثق عہد لیا۔ وَمِنۡكَ ؛ اور تم سے بھی۔ وَمِنۡ نُّوۡحٍ وَّ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى وَعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ ؛ اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابنِ مریم سب سے عہد لیا۔ وَاَخَذۡنَا مِنۡهُمۡ مِّيۡثَاقًا غَلِيۡظًا ؛ اور ان سے بڑا پکّا، گاڑھا، محکم، پختہ، مضبوط عہد لیا۔

ترجمہ :- اور یاد رکھو جب کہ ہم نے پیغمبروں سے عہد و میثاق لیا۔ اور تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابنِ مریم سے بھی۔ اور ہم نے ان سے عہد لیا بھی تو پکّا مضبوط۔

لِّيَسۡـئَلَ الصّٰدِقِيۡنَ عَنۡ صِدۡقِهِمۡ‌ ۚ وَاَعَدَّ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۸ ع ۸ ۱۷

لِيَسۡـئَلَ الصّٰدِقِيۡنَ عَنۡ صِدۡقِهِمۡ ؛ تا کہ سچوں سے اُن کے سچ کی تحقیقات کرے۔ ان کی راست بازی کے متعلق سوال کرے۔ وَاَعَدَّ لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا اَلِيۡمًا ؛ اور کافروں کے لئے عذابِ الیم تیار رکھا ہے۔

ترجمہ :- (یہ عہد کیوں لیا گیا تھا؟) تا کہ سچوں کے سچ کی تحقیقات کرے اور کافروں کے لئے تو عذابِ الیم تیار رکھا ہے۔

صاحبو ! اس رکوع پر غور کرو۔ اللہ کافروں اور منافقوں سے ترکِ موالات کا حکم دیتا ہے۔ جو خدا کا دشمن ہے وہ ہمارا بھی دشمن ہے۔ خدا کی دوستی اور کافروں اور منافقوں کی دوستی ایک دل میں نہیں رہ سکتی۔ ع

یک دل داری بس است یک دوست ترا

منہ کی باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ بڑی خرابی ہے اور نفس کے خیالات ہیں۔ نہ بیوی کو ماں کہنے سے ماں بنتی ہے نہ کسی کے بیٹے کو اپنا کہنے سے وہ بیٹا بن سکتا ہے۔ اگر کسی سے قرابت معلوم نہیں تو برادرِ دینی تو ہے۔

یہ رشتۂ خدائی ہے کیا خوب رشتہ
مسلما آپس میں ہیں بھائی بھائی

دیکھو پیغمبر کی جان تمہاری جان سے زیادہ عزیز ہے۔ وہ تمہارے لئے واجب التعظیم ہے۔ پیغمبر کی بیبیاں تمہاری مائیں ہیں۔ ان کو بُرا بھلا کہنا ان سے گستاخی کرنا اپنا گھر دوزخ میں بنانا ہے۔ دیکھو ! قرابت داروں کا بہت لحاظ کرنا چاہیئے۔ جگر جگر ہے دگر دگر ہے۔ خون پانی سے گاڑھا ہوتا ہے۔ صلہ رحمی ضروری ہے۔ ہاں دوسرے دوستوں سے بھی سلوک

خدا کا دشمن مسلمان کا دشمن

کرسکتے ہیں ۔ دیکھو تمام پیغمبروں سے عہد و اقرار لیا گیا ہے اور احکامِ الٰہی بتا دیئے گئے ہیں ۔ سچوں کی سچائی کی تحقیقات ہوگی ۔ اور کافروں کے لئے تو عذابِ الیم تیار رکھا ہے ۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ﴿٩﴾

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اُذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؛ تمہارے پر اللہ کا جو احسان ہوا ہے اس کو یاد کرو ۔ مانو ۔ اِذْجَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ ؛ جب کافروں کے لشکر تمہارے پاس آ گئے تھے یہ احزاب کی لڑائی کے متعلق ہے ۔ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا ؛ پھر ہم نے ان پر تند ہوائیں بھیجیں ۔ زور سے آندھی آنے لگی ۔ وَجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؛ اور ایسے لشکر بھی بھیج دیئے جن کو تم دیکھتے نہ تھے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ؛ اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھتا تھا ۔

ترجمہ :- اے مسلمانو ! اللہ کی اس نعمت کو ذرا یاد کرو ۔ جب بہت سے لشکر تمہارے پاس آ پہنچے تھے (تم پر فوجیں چڑھ آتی تھیں) ۔ پھر ہم نے ان پر سخت آندھیاں بھیج دیں اور ایسے لشکر بھی بھیج دیئے جن کو تم دیکھتے نہ تھے ۔ اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا تھا ۔

إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا ﴿١٠﴾

اِذْجَآءُوْكُمْ ؛ جب کہ تمہارے پاس آئے ۔ مِنْ فَوْقِكُمْ ؛ تمہارے اوپر سے ۔ بلند مقام سے ۔ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؛ اور تم سے نیچے کی طرف سے ۔ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ ؛ اور جب کہ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں تھیں ۔ ٹیڑھی ہوگئی تھیں ۔ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ ؛ اور دل گلوں تک پہنچ گئے تھے ۔ کلیجے منہ کو آنے لگے تھے ۔ بڑی سخت پریشانی اور تکلیف تھی ۔ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ؛ اور تم لوگ اللہ کے ساتھ طرح طرح کے گمان کر رہے تھے ۔ الظُّنُوْنَا ؛ میں الف ، وقف کی حالت میں تو پڑھا جاتا ہے ۔ وصل کی حالت میں پڑھا نہیں جاتا ۔

ترجمہ :- جب کہ کافروں کے لشکر زمین پست و بلند دونوں طرف سے آرہے تھے ۔ اور آنکھیں کام نہیں کر رہی تھیں بہک بہک جا رہی تھیں ۔ (کلیجے منہ کو آ جا رہے تھے) دل حلق کو پہنچ رہے تھے ۔ اور تم خدا کے متعلق قِسم قِسم کے گمان کر رہے تھے ۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا ﴿۱۱﴾

هُنَالِکَ ؛ وہاں ۔ اس وقت ۔ اُبْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ ایماندار بلاؤں میں پھنسے ۔ ایک سخت امتحانی حالت میں تھے ۔ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا ؛ اور سخت زلزلے میں ڈالے گئے ۔ ہلا ہلا دیئے گئے ۔

ترجمہ :- اس وقت مسلمان قِسم قِسم کی بلاؤں میں مبتلا کئے گئے اور زلزلے میں ڈالے گئے ۔

وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا ﴿۱۲﴾

وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ ؛ اور جب کہ منافق کہنے لگے ۔ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ؛ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں روگ تھا ۔ مرضِ شک اور گھبراہٹ تھی ۔ مَّاوَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا غُرُوْرًا ؛ وعدہ نہیں کیا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے مگر دھوکہ ۔ فریب ۔

ترجمہ :- اور جب کہ منافقین اور وہ لوگ جن کے دل میں (ضعفِ یقین کی) بیماری تھی ۔ کہہ رہے تھے ، اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے جتنا وعدہ کیا تھا سب دھوکہ تھا ۔

وَإِذْ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوا ۚ
وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾

وَاِذْ قَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِنْهُمْ ؛ اور ان میں سے ایک طائفہ ایک حصّہ یعنی بعض لوگوں نے کہا ۔ یٰٓاَهْلَ یَثْرِبَ ؛ اے یثرب والو ! اے مدینہ کے رہنے والو ! لَا مُقَامَ لَکُمْ ؛ یہ تمہارے ٹھہرنے کا موقع نہیں ہے ۔ فَارْجِعُوْا ؛ لہذا تم اپنے مقام کو واپس ہوجاؤ ۔ وَیَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ ؛ اور ان میں سے ایک فرقہ اجازت مانگ رہا تھا ۔ النَّبِیَّ ؛ پیغمبر سے ۔ یَقُوْلُوْنَ ؛ کہتے تھے ۔ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ؛ بے شک ہمارے گھر کھلے ہیں مضبوط نہیں ہیں ، محفوظ نہیں ہیں ۔ وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ؛ اور حالانکہ کھلے پڑے نہ تھے ۔ محفوظ حالت میں تھے ۔ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ؛ یہ صرف بھاگ جانا چاہتے ہیں ۔ ان کا ارادہ بھاگ جانے کے سوا کچھ نہ تھا ۔

ترجمہ :- اور جب کہ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا ۔ اے اہلِ یثرب یہ موقع تمہارے ٹھہرنے کا نہیں ۔ واپس ہوجاؤ ، چلے جاؤ ۔ اور بعض لوگ پیغمبر سے اجازت مانگ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہمارے گھر بے پناہ ہیں کھلے ہوئے ہیں حالانکہ وہ کھلے ہوئے نہ تھے ۔ ان کا ارادہ بھاگنے کے سوا کچھ نہ تھا ۔ (وہ فرار پر قرار لینا چاہتے تھے)

مع ۱۰ عند المتقدمین ۱۲

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا ﴿۱۴﴾

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ ؛ اور اگر ان کے پاس آ گھسے ۔ مِّنْ اَقْطَارِهَا ؛ (مدینہ کے) چوطرف سے ۔ ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ ؛ پھر ان سے فتنہ کی خواہش کی جائے ۔ شر و فساد کروانا چاہے ۔ لَاٰتَوْهَا ؛ تو فساد کرتے آ جائیں گے ۔ ان کی درخواست کو قبول کرلیں گے ۔ وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَا ؛ اور اپنے گھروں میں نہ ٹھہریں گے ۔ اِلَّا يَسِيْرًا ؛ مگر تھوڑا زمانہ ۔

ترجمہ :- اور اگر (مدینہ کے) چوطرف سے ان کے پاس دشمن آ گھسیں اور پھر ان سے فتنہ برپا کرنے کہا جائے (یا فتنہ و فساد کی خواہش کی جائے) تو برابر یہ لوگ منظور کرلیں گے ۔ اور اپنے گھروں میں بہت کم ٹھیریں گے ۔

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ﴿۱۵﴾

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ ؛ حالانکہ انھوں نے اللہ سے عہد کیا تھا ۔ پیغمبر کے سامنے اقرار کیا تھا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؛ کہ پیٹھ نہ پھیریں گے ۔ بھاگ نہ جائیں گے ۔ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا ؛ اور تمہارے اللہ کا وعدہ قابلِ باز پرس ہے ۔ جو لوگ اللہ سے عہد کرکے اس کا خلاف کرتے ہیں اس کے متعلق ان سے سوال کیا جائے گا ، پوچھ گچھ ہوگی ۔

ترجمہ :- اور حالانکہ ان لوگوں نے اس سے پہلے اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ پیٹھ پھیر کر بھاگ نہ جائیں گے ۔ اور اللہ سے جو وعدہ کیا جاتا ہے اس کی باز پرس ہوگی ۔

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۶﴾

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمْ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ تم کو نفع نہ دے گا ۔ اَلْفِرَارُ ؛ بھاگ جانا ۔ اِنْ فَرَرْتُمْ ؛ اگر تم بھاگو بھی تو ۔ مِنَ الْمَوْتِ ؛ موت سے ۔ اَوِ الْقَتْلِ ؛ یا مارے جانے سے ۔ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ اور اس وقت دنیا سے تمتع حاصل نہ کرسکیں گے مگر بہت کم ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو موت اور قتل سے اگر تم بھاگو بھی تو (بھاگنے سے بھی) نفع نہ ہوگا ۔ اور اس حالت میں بجز چند روز کے زیادہ (دنیا سے) تمتع حاصل نہ کرسکیں گے (اور فائدہ نہ اُٹھا سکو گے) ۔

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؕ وَ لَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۱۷﴾

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ ؛ پیغمبر! تم کہو۔تم کو کون بچائے گا۔ عِصْمَتْ۔ حفاظت۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ خدا سے۔ اس کے دستِ قدرت سے۔ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا ؛ اگرتم سے کچھ بُرائی کرنا چاہے۔تم کو نقصان دینا چاہے۔ اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ؛ یاتم پر اپنی رحمت کرنا چاہے۔ وَلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ ؛ اور وہ نہ پائیں گے اپنے لئے۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوائے۔ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ؛ نہ یار نہ مددگار۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو۔تم کو اللہ کے ہاتھ سے کون بچائے گا۔ اگر وہ بُرائی کرنا چاہے یا بھلائی۔ خدا کے سوائے وہ اپنے لئے نہ کسی کو یار پائیں گے نہ مددگار۔

قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ وَ الْقَآئِلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَیْنَا ۚ وَ لَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ﴿۱۸﴾

قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ ؛ اللہ خوب جانتا ہے۔ اَلْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ ؛ ان لوگوں کو جوتم میں سے مانع ہیں۔ روکتے ہیں۔ وَالْقَآئِلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ ؛ اور ان لوگوں کو جو اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں۔ هَلُمَّ اِلَیْنَا ؛ ہمارے پاس آجاؤ۔ وَلَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ ؛ اور لڑائی میں نہیں آئے۔شریکِ جنگ نہیں ہوئے۔ اِلَّا قَلِیْلًا ؛ مگر کم۔ اور کبھی کبھی۔

ترجمہ :- اللہ کو خوب معلوم ہے ان لوگوں کا حال جوتم میں سے مانع ہوتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں ہمارے پاس آجاؤ۔ اور لڑائی میں نہیں آتے مگر تھوڑے۔

اَشِحَّةً عَلَیْكُمْ ۖۚ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ یُغْشٰی عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَی الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۱۹﴾

اَشِحَّـةً عَلَيْكُمْ ؛ وہ تمہارے حق میں بخل کرتے ہیں ۔ بڑے بخیل ہیں ۔ اَشِحَّةٌ جمع ۔ شَحِيْحٌ ۔ بخیل شُحٌّ ۔ بخل ۔ فَـاِذَا جَـــآءَ الْخَوْفُ ؛ جب خوف پیش آتا ہے ۔ ڈر کا وقت آجاتا ہے ۔ جنگ کا زمانہ آجاتا ہے ۔ رَاَيْتَهُمْ ؛ تو تم ان کو دیکھوگے ۔ يَـنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ ؛ کہ تم کو دیکھتے ہیں ۔ نظر کرتے ہیں ۔ تَـدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ ؛ ان کی آنکھیں ہیں کہ چکرا رہی ہیں ۔ كَـالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؛ مثل اس شخص کے جس پر غشی آرہی ہو موت سے ۔ جیسے کسی پر موت کی بے ہوشی طاری ہورہی ہے ۔ فَـاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ ؛ پھر جب وہ خوف جاتا رہے ۔ سَـلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ ؛ تو تم کو طعنے کرتے ہیں تیز زبانوں سے ، تم پر طعن و تشنیع اور زبان درازی کرتے ہیں ۔ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؛ یہ مال کے متعلق بڑے بخیل ہیں ۔ دولت پر بڑے حریص ہیں ۔ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا ؛ اصل میں یہ لوگ ایمان لائے ہی نہ تھے ۔ فَـاَحْبَـطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؛ پھر خدا نے ان کے تمام کام اکارت کردیئے ۔ ان کے تمام اعمال حبط کردیئے گئے ۔ وَكَـانَ ذٰلِكَ عَـلَى اللّٰـهِ يَسِيْرًا ؛ اور یہ خدا پر آسان ہے ۔

ترجمہ :- یہ تمہارے حق میں بڑے بخیل ہیں ۔ جب ان کو خوف پیش آتا ہے تو تم ان کو دیکھو گے کہ ان کی آنکھیں چکرا رہی ہیں جیسے کسی پر موت کی بے ہوشی آرہی ہو ۔ پھر جب خوف جاتا رہے تو تم پر طعن و تشنیع سے زبان درازی کریں گے ۔ یہ خیر کے متعلق بڑے بخیل ہیں (یہ مال پر جان دیتے ہیں) (اصل میں) یہ لوگ (دل سے) ایمان ہی نہیں لائے تھے ۔ لہذا خدا نے ان کے اعمال کو کالعدم اور اکارت کردیا تھا اور یہ سب خدا پر آسان ہے ۔

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا

ع ۲ ۱۲ ۱۸ لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲۰

يَـحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ؛ وہ گمان کرتے ہیں کہ کافروں کے لشکر چلے نہیں گئے ۔ وَاِنْ يَّـاْتِ الْاَحْزَابُ ؛ اور اگر یہ دشمن پھر آجائیں ۔ يَوَدُّوْا ؛ تو یہ لوگ آرزو کریں گے ۔ لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ ؛ اور اگر یہ بادیہ نشین ہوتے ۔ کہیں دیہات میں چلے جاتے ۔ فِـي الْاَعْرَابِ ؛ گنوار عربوں میں ۔ صحرانشینوں میں ۔ بدویوں میں ۔ يَسْـاَلُـوْنَ عَـنْ اَنْبَآئِكُمْ ؛ اور دُور ہی سے تمہارے حالات کی خبر پوچھتے رہیں ۔ وَلَـوْ كَـانُـوْا فِيْكُمْ ؛ اور اگر یہ منافق تمہارے پاس ہوتے بھی ۔ مَـا قٰـتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْـلًا ؛ نہ لڑتے مگر بہت کم ۔

ترجمہ :- یہ (منافق) گمان کرتے ہیں کہ دشمنوں کے لشکر نہیں چلے گئے ۔ اور اگر یہ لشکر پھر آجائیں تو یہ آرزو کریں گے کہ کاش ہم اعرابیوں کے ساتھ جنگل میں ہوتے بادیہ نشین ہوتے اور دُور ہی سے

تمہاری خبریں لیتے رہتے۔ اگر یہ لوگ تمہارے پاس ہوتے بھی تو بہت کم لڑتے۔

اس رکوع میں غزوۂ احزاب یا غزوۂ خندق کا ذکر ہے، یہودیوں نے قریش کے کفار سے مل کر مختلف قبائل سے لشکر جمع کرکے مدینہ پر چڑھائی کی۔ کافروں کا بارہ ہزار کا لشکر تھا۔ اور بعض ساز و سامان بھی تھے۔ چوطرف سے مدینہ کو گھیر لیا۔ اور بالکل محاصرہ کرلیا۔ رسولِ خدا ﷺ نے سلمان فارسی کے مشورے سے دونوں لشکروں کے درمیان ایک خندق کھدوادی اور حضرتؐ بہ نفس نفیس خندق کھودنے میں شریک تھے۔ ایک رات تیز تند اور سخت آندھی چلنے لگی۔ کفار کھلے میدان میں تھے۔ ان کے ڈیرے اکھڑ گئے۔ یہ ہوا کہ زور سے ان پر کنکر، پتھر، مٹی اور ریت اُڑنے لگی۔ ٹھہرنا دشوار ہوگیا۔ مجبوراً ان کو منتشر ہونا پڑا۔ اللہ نے اپنے حبیب اور مسلمانوں کو فتح دی اور کافروں کے شر سے بچایا۔ یہ واقعہ ۵ھ کا ہے۔ اطراف کے یہودی جنھوں نے رسولِ خدا ﷺ سے عہد کیا تھا کہ کفارِ قریش کے مقابل مسلمانوں کی مدد کریں گے۔ اس وقت بدعہدی کرکے کفارِ قریش کے ساتھ ہوکر مدینہ پر چڑھائی کی تھی جب کفارِ قریش کی فوجیں منتشر ہوگئیں تو اسلامی لشکر نے ان غدار یہودیوں کو کافی سزا دی۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ ؛ تمہارے سیکھنے کے لئے یقیناً ہے۔ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؛ رسول اللہ میں۔ اُسْوَةٌ ؛ پیروی، چال، نمونہ۔ حَسَنَةٌ ؛ اچھا۔ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوْا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؛ یعنی اس شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت کی اُمید رکھتا ہے۔ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ؛ اور اللہ کی بہت یاد کرتا ہے۔ اس کا ذکر کرتا ہے۔

ترجمہ:- یقیناً تم لوگوں کے لئے یعنی ایسے شخص کے لئے جو اللہ اور آخرت کی اُمید رکھتا ہو۔ اور اللہ کی بہت یاد کرتا ہو۔ پیغمبر میں ایک بہترین نمونہ ہے (اچھی پیروی ہے)۔

وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا ﴿٢٢﴾

وَلَمَّارَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ؛ اور جب مسلمانوں نے احزاب اور لشکرِ کفار کو دیکھا۔ قَالُوْا ؛ تو انھوں نے کہا۔ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ؛ یہ وہی ہے جس کا خدا اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا کہ ہم دشمنوں کے شر سے محفوظ رہیں گے۔

وَصَدَقَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ ؛ اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا ۔ وَمَا زَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّ تَسْلِیْمًا ؛ اور نہیں زیادہ کیا ان کو ، نہیں ترقی دی ان کو ، مگر ایمان وتسلیم میں ۔ یقین اور اطاعت میں ۔ اس سے ان کا ایمان اور قوی ہوگیا ۔ اور خدا اور رسول کے ماننے میں اور ترقی ہوگئی ۔

ترجمہ :- اور جب مسلمانوں نے احزاب اور لشکرِ کفار کو دیکھا تو انھوں نے کہا یہی ہے جس کا خدا اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور خدا اور رسول نے جو کچھ فرمایا تھا سچ تھا ۔ اس سے ان کا ایمان اور ان کی اطاعت اور ترقی کرگئی ۔

واضح ہو کہ علماء میں اختلاف ہے کہ ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے یا نہیں ۔ بعض کا خیال ہے کہ ایمان نا قابلِ زیادت و نقصان ہے ۔ آدمی یا مسلمان ہے یا کافر ہے ۔ تیسری چیز نہیں نکل سکتی ۔ معتزلہ کے پاس کفر و اسلام کے درمیان ایک ایسی حالت ہے جس کو فسق کہتے ہیں ۔ ان کے نزدیک گنہگار نہ مسلمان ہے نہ کافر ۔ خوارج کے پاس گنہگار کافروں میں داخل ہے ۔ اہلِ سنت والجماعت کے خیال کے مطابق کفر و اسلام کے درمیان واسطہ تو نہیں ہے ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا یعنی اگر ایک گروہِ مسلمانان دوسرے مسلمانوں کے گروہ کو مار ڈالے یا مار ڈالنے کا اِرادہ کرے تو ان میں صلح کرادو ۔ اس سے معلوم ہوا کہ باوجود مقاتلہ کے وہ ایمان سے نہیں نکلے ۔ البتہ ایمان کی کیفیتوں میں کمی بیشی ہوسکتی ہے اور سب کا ایمان ایک درجہ پر نہیں ۔ کسی کو عین الیقین اور کسی کو حق الیقین ہوتا ہے ۔ ہمارا ایمان رسولِ خدا ﷺ کے مقابلہ میں کیا چیز ہے ۔ لہذا میرے خیال میں یہ اختلاف ، لفظی اختلاف سے زیادہ نہیں ۔ بہر حال نفسِ ایمان سب میں ضرور مشترک ہے ۔

ایمان کی کیفیت میں اضافہ اور کمی ہوتی ہے

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ ۚ

فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ﴿۲۳﴾

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ ؛ مسلمانوں میں سے ایسے لوگ بھی ہیں ۔ صَدَقُوْا ؛ جو سچے اُترے ۔ سچ کر کے دکھایا ۔ اپنی راست بازی کو ظاہر کردیا ۔ مَاعَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ ؛ جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا ۔ فَمِنْھُمْ مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ ؛ اور ان میں بعض ایسے ہیں جنھوں نے اپنی نذر پوری کی ، اپنا ذِمّہ پورا کیا ۔ اپنا کام کیا ۔ وَمِنْھُمْ مِنْ یَنْتَظِرُ ؛ اور ان میں بعض ایسے ہیں جو منتظر ہیں ۔ اس کے مشتاق ہیں ، راہ دیکھ رہے ہیں ۔ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ؛ انھوں نے کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں کیا ۔

ترجمہ :- مسلمانوں میں سے بعض ایسے لوگ ہیں جنھوں نے خدا سے جو عہد کیا تھا اس کو پورا کر دکھایا پھر ان میں سے بعض وہ ہیں جنھوں نے اپنا ذِمّہ پورا کردیا اور بعض وہ ہیں جو منتظر و مشتاق ہیں اور اپنے عہد میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں کیا ۔

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۴﴾

یہ واقعہ اس لئے ہوا کہ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ ؛ کہ خدا سچوں کو جزا دے ۔ بِصِدْقِهِمْ ؛ ان کے سچے پن کا ۔ ان کی راست بازی کا صلہ دے ۔ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ ؛ اور اگر خدا چاہے تو منافقوں پر عذاب کرے جب کہ وہ کفر پر مرے ہوں ۔ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؛ یا خدا چاہے تو ان کی توبہ قبول کرلے ، ان کو رجوع الی اللہ کی توفیق عطا کرے ۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ بے شک اللہ تو ہمیشہ غفور رحیم ہے ۔ وہی غلطیوں کو بخشتا ہے ۔ وہی مہربان ہے ۔ مغفرت اور رحمت دونوں اسی کے کام ہیں ۔

ترجمہ :- (یہ واقعہ اس لئے ہوا) کہ راست بازوں کو ان کی راست بازی کا صلہ عطا کرے اور منافقوں کو اگر خدا چاہے تو عذاب کرے ۔ یا ان کی توبہ قبول فرمائے ۔ اللہ تو یقیناً غفور رحیم ہے ہی ۔

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ط وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ط وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ﴿۲۵﴾

وَرَدَّ اللّٰهُ ؛ اور خدا نے واپس کردیا ۔ بے نیل و مرام واپس کردیا ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کافروں کو ۔ بِغَيْظِهِمْ ؛ اپنے غیظ وغضب میں بھرے ہوئے ۔ اپنے غم وغصّہ میں ۔ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا ؛ اس فوج کشی سے اُن کو کوئی فائدہ نہ ہوا ۔ کوئی بھلائی ان کے ہاتھ نہ آئی ۔ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؛ اور اللہ نے مسلمانوں کو جنگ سے بچالیا ۔ بالکل کافی ہوگیا ۔ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا ؛ اور اللہ تو قوت وعزت والا ہے ہی ۔ قوت ہے تو اس کی ، عزت ہے تو اُس کی ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے کافروں کو اپنے غیظ وغضب میں بھرے ہوئے واپس کردیا انھیں اس فوج کشی سے کچھ فائدہ نہ ہوا ۔ اور اللہ نے مسلمانوں کو جنگ سے بچالیا اور اللہ قوی ہے ، عزیز زور آور ہے (زبردست ہے) ۔

وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا ﴿۲۶﴾

وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ ؛ اور اُتار دیا ان لوگوں کو جنھوں نے ان کی پُشت پناہی کی تھی ، منکرین کو مدد دی تھی ۔ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؛ اہلِ کتاب میں سے ۔ مِنْ صَيَاصِيْهِمْ ؛ ان کے قلعوں سے ، ان کی گڑھیوں سے ۔ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ ؛ اور ان کے دلوں میں ہیبت اور رعب ڈال دیا ۔ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ ؛ کہ بعض کو تم قتل کرنے لگے ۔ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِیْقًا ؛ اور بعض کو قید کرنے لگے ۔ اسیر بنانے لگے ۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) ان اہلِ کتاب کو جنھوں نے کافروں کی پشت پناہی کی تھی (مدد کی تھی) ۔ ان کے قلعوں سے اُتارا ۔ ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا اور تم ان میں سے بعض کو قتل کرنے لگے اور بعض کو قید ۔

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِیَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ﴿۲۷﴾

ع ۳ ۱۹

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ ؛ اور تم کو ان کی زمین کا وارث اور مالک بنادیا ۔ وَدِیَارَهُمْ ؛ اور ان کے گھروں کا بھی ۔ وَاَمْوَالَهُمْ ؛ اور ان کے مالوں کا بھی ۔ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؛ اور ایسی زمین کا بھی جس پر تم نے اپنا پاؤں بھی نہ رکھا تھا یعنی نزدیک اور دُور دونوں قسم کی زمینیں مل گئیں ۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ؛ اور اللہ تو سب کچھ کرسکتا ہے ۔ ہر شئے پر قادر ہے ۔

ترجمہ :- اور (اللہ نے) تم کو وارث اور مالک بنادیا ۔ ان کی زمینوں کا ان کے گھروں کا ۔ ان کے مالوں کا ۔ اور ایسی زمین کا بھی جہاں تم پہنچے نہ تھے (تمہارے زیرِ قدم وہ زمین آئی نہ تھی) اور اللہ ہر شئے پر قدیر ہے ۔

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ﴿۲۸﴾

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ ؛ اے پیغمبر ! قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ ؛ اپنی بی بیوں سے کہہ دو ۔ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ ؛ اگر تم چاہتی ہو تمہارا ارادہ ہے ۔ تمہارا مقصود ہے ۔ اَلْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا ؛ دنیاوی زندگی اور اس کی آرائش ، اس کی زینت ۔ فَتَعَالَیْنَ ؛ تو آؤ ۔ اُمَتِّعْكُنَّ ؛ تم کو کچھ مال و متاع دے دوں گا ۔ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ؛ اور خوبی کے ساتھ تم کو روانہ کردوں گا ۔ رخصت کردوں گا ۔

ترجمہ :- اے پیغمبر ! تم اپنی بی بیوں سے کہہ دو ۔ اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی زیب و زینت چاہتی ہو تو آؤ ۔ میں تم کو مال و متاع دوں گا ۔ مگر اس کے ساتھ خوبی سے ، بے لڑے ، جھگڑے تم کو واپس بھی کردوں گا ۔

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور اگر تم چاہتی ہو اللہ اور اس کے رسول کو ۔ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ ؛ اور عالمِ آخرت کو ۔ دوسری سرائے کو ۔ پچھلے گھر کو ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ ؛ تو اللہ نے تیار کر رکھا ہے ۔ رکھ چھوڑا ہے ۔ مہیا کیا ہے ۔ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ ؛ تم میں سے نیک کرداروں کے لئے ۔ اَجْرًا عَظِيْمًا ؛ اَجرِ عظیم ۔

ترجمہ :- اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور عالمِ آخرت کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے نیک کرداروں کے لئے اَجرِ عظیم مہیّا رکھا ہے ۔ تیار رکھا ہے ۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ
يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۳۰﴾

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ ؛ اے پیغمبر کی بی بیو ! مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؛ جو تم میں سے کھلی ہوئی بیہودہ بات کرے گی ۔ يُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؛ تو اس کو دوہری سزا دی جائے گی (بُری بات اور پیغمبر کی بیوی !) وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ؛ اور اللہ پر آسان ہے ۔

ترجمہ :- اے پیغمبر کی بی بیو ! اگر تم میں سے کوئی کسی قسم کی کھلی بے حیائی کی بات کرے گی تو اس کو دُوہرا عذاب ہوگا ۔ اور یہ اللہ کو کچھ مشکل نہیں ۔

صاحبو ! جس طرح پیغمبر واجب التعظیم ہیں اسی طرح ان کی بی بیوں کی تحقیر پیغمبر کی تحقیر ہے ۔ ان کے متعلق گفتگو کرنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے پیغمبر کی بی بیو ! تم اور عورتوں کی جیسی نہیں ہو ۔ عمل پر جزا زیادہ ۔ تو غلطی پر سزا بھی زیادہ ۔ کیا بُرا حال ہوگا ان لوگوں کا جو ازواجِ مطہرات کو بُرا بھلا کہنے کو ثوابِ عظیم سمجھتے ہیں ۔ ازواجِ مطہرات سے گھریلو زندگی کے تمام احادیث پہنچے ہیں ۔ ان کو ناقابلِ اعتبار ٹھیرا دینے سے آدھا دین غائب ہوجاتا ہے ۔ پیغمبر کی بی بیو کو بُرا کہنے سے خود ان کی عورتیں ناپاک زندگی بسر کرتی ہیں ۔ خدا سے ڈرو اور بدگوئی سے بچو ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع

۲۲

ومن يقنت

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرتؔ رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدّیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدّیق گلشن، بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿۳۱﴾

وَمَنْ يَّقْنُتْ ؛ اور جو فرمانبرداری کرے، اطاعت کرے۔ قُنُوت۔ وتر کے ساتھ کی دُعا۔ مِنْكُنَّ ؛ تم میں سے اے پیغمبر کی بی بیو! ۔ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؛ اللہ کی اور اس کے رسول کی۔ وَتَعْمَلْ صَالِحًا ؛ اور عملِ صالح کرے، نیک کام کرے۔ نُؤْتِهَآ اَجْرَهَا ؛ ہم اس کو اس کا اجر بخشیں گے، ثواب دیں گے۔ مَرَّتَيْنِ ؛ دو دفعہ یعنی پیغمبر کی بیویوں کو دُہرا اَجر ملے گا۔ وَاَعْتَدْنَا ؛ اور ہم نے تیار رکھا ہے۔ لَهَا ؛ اس کے لئے۔ رِزْقًا كَرِيْمًا ؛ نیک اور اچھا رزق، عمدہ روزی۔

ترجمہ :- اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور نیک کام کرے تو اُس کو دہرا اَجر دیں گے اور ہم نے اس کے لئے اچھا رزق تیار رکھا ہے۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۚ ﴿۳۲﴾

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ ؛ اے نبی کی بی بیو! لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ ؛ تم معمولی عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ ذرا غور کرو! جب پیغمبر کی بیویاں دوسروں کی بیویوں کی طرح نہیں ہیں تو پیغمبر کس طرح ہوگا؟ خدا اور پیغمبر اگر کوئی بات فرمائے تو وہی بات ہم نہیں کہہ سکتے۔ اور خدائے تعالیٰ نے بھی کیا فرمایا۔ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ ؛ ذرا ''یوحیٰ الی'' کے مابہ الامتیاز کو بھی دیکھو۔ ایک دفعہ ایک صاحب سے اسی مثلیت پر فقیر کی گفتگو ہوئی۔ اُنھوں نے کہا کہ حضرتؐ بھی آدمی تھے۔ ہم بھی آدمی ہیں، انسانیت میں تو سب برابر ہیں، مخلوقِ خدا ہونے میں۔ میں نے کہا بے شک آپ کے والد سُوّر کے برابر ہیں زندہ ہونے میں اور ابلیس کے برابر ہیں مخلوقِ خدا ہونے میں۔ اب ان کے چہرے کا رنگ اور ان کی آواز بدلنے لگی۔ میں نے کہا کہ ایک بالکل صحیح واقعہ بیان کرنے سے آپ کو کس قدر ناگوار ہو رہا ہے۔ اسی طرح کسی کو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کہنے سے ہم کو بھی بُرا معلوم ہوتا ہے۔ ذرا کسی بادشاہ کے سامنے جا کر یہ تو کہہ دو کہ آپ میری طرح آدمی ہیں اس قسم کی گستاخیوں کا نتیجہ کچھ اچھا نہ ہوگا۔ بے ادب بے نصیب۔ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ ؛ اگر تم نے تقویٰ اختیار کیا، پرہیزگاری اختیار کی۔ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ ؛ لہٰذا عاجزی، نرمی، خضوع سے بات نہ کرو۔ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ ؛ پھر کہ طمع کرنے لگے وہ شخص۔ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ ؛ جس کے قلب میں مرض ہے، خرابی ہے، فساد ہے۔ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؛ اور کہو سیدھی بات دستور کے موافق

پیغمبر کی بی بیاں عام عورتوں کی طرح نہیں تو بھلا پیغمبر کس طرح عام آدمی جیسا ہوگا

معقول انداز میں ۔

ترجمہ :- اے نبی کریم کی بی بیو ! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو ۔ اگر تم نے تقویٰ ، پرہیزگاری اختیار کی ۔ لہٰذا (لوگوں سے) تم عاجزی سے اور دب کر بات نہ کرو کہ وہ شخص جس کے دل میں فساد اور روگ ہے وہ خواہ مخواہ فاسد خیالات نہ پیدا کرے اور بولو تو سیدھی سادھی بات ، دستور کے موافق گفتگو کرو ۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى
وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ
اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۚ﴿۳۳﴾

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ ؛ اور اپنے گھروں میں رہا کرو ۔ انھیں میں قرار پکڑو ۔ وَلَا تَبَرَّجْنَ ؛ اور بناؤ سنگھار کر کے نہ نکلو ۔ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى ؛ زمانۂ جاہلیت کے دستور کے موافق ۔ اسلام سے پہلے جس طرح عورتیں پھرتی تھیں ۔ وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کی پابندی کرو ۔ اور نماز قائم کرو ۔ وَاٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوٰۃ دو ۔ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو ۔ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ ؛ اللہ تو یہی اِرادہ کرتا ہے ۔ لِیُذْهِبَ عَنْكُمْ ؛ کہ تم سے دُور کردے ۔ اَلرِّجْسَ ؛ پلیدی کو ، گندہ باتوں کو ۔ اَهْلَ الْبَیْتِ ؛ اس گھر کے لوگوں کو ۔ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ؛ اور تم کو طاہر و مطہر بنادے ، پاک و صاف کردے ۔ خوب پاک کرے ۔

ترجمہ :- تم اپنے گھروں میں بیٹھو اور جاہلیت کے طریقہ کے مطابق بن سنور کے نہ پھرو ۔ اور پابندی اور دُرستی سے نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو ۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو ۔ اللہ یہی چاہتا ہے کہ اس گھر کے لوگوں سے یعنی اہلِ بیت (نبوت) سے پلیدی کو دُور کرے (گناہوں سے محفوظ رکھے) اور خوب پاک صاف کردے ۔

صاحبو ! اس آیت پر غور کرو ۔ پیغمبر کی بیویوں کو گھر میں بیٹھنے کا حُکم ہے ۔ بن سنور کر باہر نکلنے کی اجازت نہیں جو حکم پیغمبر کو دیا جاتا ہے ، وہی حُکم تمام اُمّت کو دیا جاتا ہے اور جو حکم پیغمبر کی بیویوں کو دیا جاتا ہے وہی حکم تمام عورتوں کو بھی پہنچتا ہے ۔ مگر افسوس مسلمان عورتیں بے پردہ ماری ماری پھرتی ہیں وہ بھی خوب بن سنور کر ۔ اب تو باؤلیوں اور تالاب میں تیرتی بھی ہیں ۔ اس کے نتائج ناگفتہ بہ ، ایک دفعہ نمائش گاہ میں مَردوں سے زیادہ عورتوں پر شراب کا صَرفہ ہوا ۔

عورت کو گھر میں رہنے کا حکم

العیاذ باللہ، پناہ بخدا۔

صاحبو! یہ آیت کس کے لئے اُتری؟ اہلِ بیت کے لئے۔ اہلِ بیت کون ہیں؟ یہ آیت تو رسولِ خداﷺ کی بی بیوں کے لئے اُتری ہے۔ قرآن شریف میں کئی جگہ لفظ اہلِ بیت کا ذکر آیا ہے اور اس سے پیغمبروں کی بیبیاں مُراد ہیں۔ یُطَھِّرَکُمْ ؛ کی ضمیر تو جمع مذکر کی ہے۔ عرب کے محاورے میں اہل کی طرف ہمیشہ مذکر کی ضمیر پھرتی ہے۔ یہ بات بھی مخفی نہ رہے کہ رسولِ خداﷺ سے جس قدر ربط زیادہ ہوگا تعلق قوی ہوگا اُسی قدر اہلِ بیت کا لفظ اس پر زیادہ صادق آئے گا سب سے زیادہ تعلق بی بی کو اپنے شوہر سے ہوتا ہے۔ بیوی کی اولاد خاوند کی سمجھی جاتی ہے۔ ازواجِ مطہرات کے سوائے پیغمبر ﷺ کے دوسرے قرابت دار بھی حضرت کے گھرانے والے ہیں۔ ان میں کچھ سب سے قریبی قرابت والے ہیں، یعنی حضرت علیؓ۔ حضرت بی بی فاطمہؓ۔ حضرت امام حسنؓ۔ حضرت امام حُسینؓ۔ ان کے بعد نبی ہاشم کا درجہ ہے۔ چوں کہ حضرت علیؓ کا گھر رسولِ خداﷺ کے گھر سے جُدا تھا۔ اس واسطہ رسولِ خداﷺ نے چہارتن پاک کو اپنے عبا میں لے کر فرمایا کہ خدایا یہ میرے گھر والے ہیں۔ حضرت ام سلمہؓ نے عبائے مبارک میں داخل ہونا چاہا۔ تو آپ نے فرمایا انت علی الخیر۔ انت من ازواج النبی ۔ کہ تم تو اس خیر میں شریک ہو ہی۔ تم تو پیغمبر کی بیبیوں میں سے ہو۔ جو لوگ اس کے خلاف کرتے ہیں وہ قرآن کی آیتوں کو بے ربط اور الفاظ قرآن سے بعید کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ بے دینوں کے اس چکر میں آ گئے ہیں۔ ان کے دل میں قرآن کی کچھ عزت نہیں۔ یہ بھی خوب یاد رکھو کہ آلِ فرعون سے مُراد تمام متبعین فرعون ہیں۔ اسی طرح سے آلِ محمد سے مُراد ہم تمام مسلمان ہیں۔ جو اس کے خلاف خیال کرتے ہیں ان کے دل میں نسبتِ محمدیؐ کی کوئی عزت نہیں ہے۔

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾ ع ۴

وَاذْكُرْنَ ؛ اور اے پیغمبر! یاد رکھو۔ مَايُتْلٰى ؛ جو کچھ پڑھا جاتا ہے۔ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ ؛ تمہارے گھروں میں۔ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؛ اللہ کی باتوں اور حکمت سے۔ اس کی نشانیوں اور عقلمندی سے۔ مِنْ بیانیہ ہے، مَايُتْلٰى کا بیان ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ؛ بے شک اللہ لطف کرنے والا پاکیزہ، لطیف نازک، دلوں کے بھید جانتا ہے۔ کثیف لوگوں کی اس تک رسائی نہیں۔ وہ خبردار ہے۔ واقف ہے۔

ترجمہ :- (پیغمبر کی بی بیو!) یاد رکھو! اس پر دھیان دو جو کچھ تمہارے گھروں میں اللہ کی آیتوں اور حکمت کی تلاوت کی جاتی ہے۔ بے شک خدا مہربان ہے۔ رازداں ہے۔ خبردار ہے۔

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ

وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ
وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ
وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝۳۵

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ ؛ بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ۔ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؛ اور ایماندار مرد اور ایمان دار عورتیں ۔ یعنی جو یقین رکھتے ہیں اور یقین کے مطابق عمل کرتے ہیں ۔ اسلام کی توجہ اعمال کی طرف اور ایمان کی توجہ عقیدہ اور یقین کی طرف ۔ یاد رکھو ۔ جس قدر ایمان قوی ہوگا اسی قدر عملِ صالح بھی پیدا ہوگا ۔ ایمان و یقین کا دعویٰ اور عمل ندارد ۔ ہرگز نہیں ہوسکتا ۔ کوئی سنکھیا کھانے کو تیار نہیں ۔ کوئی شیر اور سانپ کے پاس نہیں جاتا ۔ کوئی دریا میں کود نہیں پڑتا ۔ یہ کیوں ؟ اس لئے کہ اس کو یقین ہے کہ میں ایسا کروں گا تو مروں گا ۔ اعمال نا دُرست ایمان دُرست ؟ ہرگز نہیں ہوسکتا ۔ اور ایمان ڈانواں ڈول ہوتا ہے ضعف یقین ہوتا ہے تو احکامِ الٰہی کی مخالفت بھی کی جاتی ہے ۔ ایمان دُرست کرو تو اعمال بھی دُرست ہوجائیں گے ۔ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ ؛ اور بندگی اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور عورتیں ۔ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ ؛ اور راست باز اور سچے مَرد اور عورتیں ۔ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ ؛ اور عبادت کی مشقت امراض اور مصیبتوں ، تکلیف اور محنت پر صبر کرنے والے اور برداشت و شکیبائی کرنے والے ، آفات کو جھیلنے والے ، محنت اُٹھانے والے ، تکلیف سہنے والے مَرد اور عورتیں ۔ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ ؛ اور خشوع و خضوع سے رہنے والے اور خاکساری اور فروتنی کرنے والے اور عاجزی کرنے والے مرد اور عورتیں ۔ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ ؛ اور صدقہ دینے والے ، خیر خیرات کرنے والے مَرد اور عورتیں ۔ وَالصّٰئِمِيْنَ وَالصّٰئِمٰتِ ؛ اور روزہ رکھنے والے مَرد اور عورتیں ۔ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ ؛ اور اپنی شرمگاہوں ، ناموس و عزت اور پاکدامنی کی حفاظت کرنے والے مَرد اور عورتیں ۔ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ؛ اور بکثرت ذکرِ الٰہی کرنے والے ، یادِ خدا کرنے والے مَرد اور عورتیں ۔ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ ؛ خدا نے ان کے لئے تیار رکھی ہے ۔ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ؛ مغفرت و معافی اور اجرِ عظیم اور بڑا ثواب ۔

ترجمہ :- یقیناً مسلمان مَرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مَرد اور ایماندار عورتیں اور فرماں بردار مَرد اور عورتیں اور راست گفتار و راست کردار مَرد اور عورتیں (یعنی سچ کہتے ہیں اور ان کا دل و زبان ایک ہے) اور صبر و شکیبائی کرنے والے ، مصیبتوں کو برداشت کرنے والے مَرد اور عورتیں اور عاجزی اور خاکساری کرنے والے مَرد اور عورتیں اور صدقہ اور خیر خیرات کرنے والے مَرد اور عورتیں اور روزہ

جس قدر ایمان قوی ہوگا اسی قدر عمل صالح بھی پیدا ہوگا

رکھنے والے مَرد اور عورتیں اور اپنے ناموس اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مَرد اور عورتیں اور بکثرت ذکرِ الٰہی کرنے والے مرد اور عورتیں ، اللہ نے ان کیلئے مغفرت اور اَجرِ عظیم تیار رکھا ہے ۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ﴿۳۶﴾

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ ؛ اور ایمان دار مَرد اور عورت کا کام نہیں ۔ اس کے لائق نہیں ۔ اس کے شایانِ شان نہیں ۔ اس کو حق نہیں ۔ اس کو گنجائش نہیں ۔ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَمْرًا ؛ جب اللہ اور رسول کسی کام کو ٹھیرا دیں ، مقرر کر دیں ۔ اس کا حکم دے دیں ۔ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمْ ؛ کہ ہو ان کے لئے ۔ اَلْخِيَرَةُ ؛ اختیار ۔ مِنْ اَمْرِهِمْ ؛ ان کے کام میں جب خدا اور رسول کوئی حُکم دیں تو لوگوں کو اس کی مخالفت کی ہرگز گنجائش نہیں ان کو کچھ اختیار نہیں ۔ وہ خدا کے بندے ہیں نہ کہ اپنے نفس کے ۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؛ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا عصیان کرے ، نافرمانی کرے ۔ عدول حکمی کرے ۔ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؛ تو اس نے صریح گمراہی اختیار کی ۔ اس سے بڑی چوک ہوئی ۔ وہ آشکارا گمراہ ہے ۔ راستہ بھٹکا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- اور کسی ایماندار مَرد اور عورت کو حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حُکم دے دیں تو ان کو اپنے کاموں میں خود مختاری مناسب نہیں ۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اس نے صریح گمراہی اختیار کرلی ۔

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۳۷﴾

وَاِذْ تَقُوْلُ ؛ اور اس بات کا خیال رکھو جب کہ تم کہہ رہے تھے (کس کو فرما رہے تھے ؟) لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ؛ ایسے شخص سے کہ اللہ نے اس پر احسان فرمایا ۔ اس کو مسلمان بنایا ۔ کفر اور عذابِ دائمی سے بچایا ۔ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ ؛ اور اس پر

تم نے احسان کیا ۔ انعام دیا ۔ نعمت سے سرفراز کیا ۔ رسولِ خدا ﷺ نے زید کو کیا نعمت دی تھی ؟ ان کو مسلمان کیا ، غلامی سے آزاد کیا ۔ اپنی پھوپی زاد بہن زینب سے شادی کردی ۔ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ ؛ تم رہنے دو اپنے پاس اپنی بیوی کو ان کو چھوڑ دینے اور طلاق دینے کا اِرادہ نہ کرو ۔ چونکہ زید غلامی سے آزاد ہوگئے تھے ۔ لہذا زینب ان کو اپنے کفو کا اور اپنے برابر کا نہیں سمجھتی تھیں ۔ اور رسولِ خدا ﷺ طلاق دلوانے کو مناسب نہیں سمجھتے تھے ۔ وَاتَّقِ اللّٰہَ ؛ اور خدا سے ڈرتے رہو ۔ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ ؛ اور تم اپنے دل میں چھپاتے ہو ۔ (روز کے جھگڑے سے چھوٹنا) مَا اللّٰہُ مُبْدِیْہِ ؛ اس چیز کو جس کو خدا ظاہر کرنا چاہتا ہے ۔ یعنی طلاق کے مناسب ہونے کو ۔ جب میاں بی بی میں اتفاق ممکن نہ ہو تو طلاق ہی بہتر ہے ۔ رسولِ خدا ﷺ حتی الامکان طلاق نہ دینے کو مناسب سمجھتے تھے ۔ اور زید اور بی بی زینب کو سمجھاتے رہتے تھے کہ کسی طرح سے باہم نباہ ہو ۔ وَتَخْشَی النَّاسَ ؛ اور تم لوگوں سے ڈرتے ہو کہ کہیں قریش کے خاندان کی بی بیاں بدمزاج اور لڑاکو مشہور نہ ہوجائیں ۔ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰہُ ؛ اور بہ نسبت دوسروں کے اللہ سے زیادہ ڈرنا چاہیئے ۔ خدا زیادہ سزاوار ہے کہ اس سے ڈریں ۔ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ ؛ پھر جب کہ پورا کردیا زید نے ۔ مِنْهَا وَ طَرًا ؛ بی بی زینب سے اپنی حاجت کو یعنی طلاق ، زید نے عاجز ہوکر بی بی زینب کو طلاق دے دی ۔ زَوَّجْنٰکَھَا ؛ تو ہم نے زینب کو تم سے نکاح کردیا ۔ لِکَیْ لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ ؛ تاکہ مسلمانوں پر کسی قسم کی تنگی اور گناہ نہ ہو ۔ فِیْ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِھِمْ ؛ ان کے منہ بولے اور لے پالک متبنیٰ شخصوں کی بی بیوں کے متعلق ۔ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؛ جب کہ ادعیا ، انھیں طلاق دے دیں ۔ وَکَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا ؛ اور خدا کا کام تو ہوکر رہے گا ۔

ترجمہ :- اور اس وقت کو بھی یاد رکھو کہ تم اس شخص سے فرما رہے تھے جس پر اللہ نے انعام کیا اور تم نے بھی انعام کیا (یعنی زید سے) کہ اپنی بی بی (زینب) کو اپنی زوجیت میں رہنے دو (طلاق کا اِرادہ نہ کرو) اور اللہ سے ڈرتے رہو (بدسلوکی نہ کرو) اور تم اپنے دل میں جو تھا چھپاتے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے ہو اور خدا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈریں ۔ پھر جب زید نے زینب سے اپنی غرض پوری کرلی (یعنی طلاق دے دی) تو ہم نے تم سے ان کا نکاح کردیا ۔ تاکہ مسلمانوں پر اپنے متبنیٰ منہ بولے بیٹوں کی بی بیوں سے نکاح کے متعلق کسی قسم کی تنگی اور رکاوٗ پیدا نہ ہو ۔ جب کہ وہ (متبنیٰ بیٹے) اپنی بیبیوں کو طلاق دے دیں اور خدا کا کام تو پورا ہوکر رہتا ہے ۔

متبنیٰ بیٹا نہیں ہوتا

صاحبو ! اصل واقعہ یہ ہے کہ زید ایک عربی النسل شخص کے بیٹے تھے کسی نے کم عمری میں ان کو پکڑ کر بیچ ڈالا ۔ رسولِ خدا ﷺ نے ان کو خرید لیا اور ان کو بطور بیٹے کے پرورش کرنے لگے ۔ زید ، زید بن محمد مشہور ہوگئے ۔ رسولِ خدا ﷺ

نے ان کے مزید اعزاز کے لئے اپنی پھوپھی زاد بہن زینب سے ان کا نکاح کردیا ۔ بی بی زینب چونکہ عالی خاندان سے تھیں اس لئے زید کو اپنے برابر کا نہ سمجھیں بلکہ ان کو ذلیل سمجھتیں ۔ غلامِ آزاد سمجھتیں آپس میں سخت اختلاف رہتا ۔ رسولِ خداﷺ دونوں کو سمجھا کر جھگڑے کو رفع دفع فرما دیتے مگر مناسب یہی سمجھتے تھے کہ جب نباہ ممکن نہیں تو طلاق ہی ہوجائے ۔ مگر یہ بات زبان پر نہ لاتے ۔ کیونکہ طلاق دلوانا بڑا عیب سمجھا جاتا تھا ۔ غرض کہ زید نے بی بی زینب کو طلاق دے دی تو رسولِ خداﷺ نے ان کی تسکین اور دلدہی کے لئے خود ان سے نکاح کیا ۔

عرب لوگوں کے گھریلو اطوار

واقعہ صرف اتنا ہے اور لوگوں نے اس پر ایک داستان بنالی ۔ میں اس داستان کا ذکر کرنا نہیں چاہتا ۔ مگر اس داستان کے دیکھنے والوں کے لئے چند اشارات دوں گا جس سے ثابت ہوگا کہ یہ ساری داستان غلط ہے ۔ سب سے پہلے یہ کہ عربوں کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے گھر کا دروازہ بند رکھتے ہیں ، جہاں کسی کے لئے دروازہ کھولا گیا پھر فوراً بند کردیتے ہیں ۔ (۲) کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو السلام علیکم ءَاَدْخُـــلُ ؛ '' کیا میں اندر آؤں'' کہنا لازم ہے جن لوگوں سے پردہ ہے وہ ہٹ جاتے ہیں ۔ (۳) شریف بیبیاں گھر کے صحن میں نہیں نہاتیں بلکہ حجرہ میں نہاتی ہیں ۔ نہانے کے وقت ان کے جسم پر کپڑا ہوتا ہے ۔ برہنہ ہرگز نہیں نہاتیں ۔ (۴) بی بی زینب کے گھر میں اور تو کوئی تھا نہیں ۔ اور حضرتؐ نے تو اس کو فرمایا نہیں ۔ بی بی زینب نے بھی کسی کے سامنے بیان نہیں کیا ۔ پھر یہ داستان کس نے بیان کی ۔ دشمنانِ رسول کے ہزاروں وساوس ہیں ازاں جملہ یہ بھی ایک وسوسہ ہے ۔

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ۟ۙ ﴿۳۸﴾

مَـا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ ؛ نبی پر کوئی مضائقہ نہیں ، تنگی نہیں ۔ فِيْـمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَـهٗ ؛ اس چیز میں کہ اللہ نے ان پر فرض کیا ہے ۔ یعنی ۔ سُـنَّـةَ الـلّٰـهِ فِـى الَّـذِيْـنَ خَلَوْا ؛ یہ طریقہ اللہ کا جاری کیا ہوا ہے ۔ ان لوگوں میں کہ گزرے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے یعنی اس سے پہلے متبنٰی کی بیوی سے نکاح کرنا جائز تھا ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ وَكَـانَ اَمْـرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا ؛ اور یہ خدا کا حکم ہے جو پہلے سے ٹھہرایا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- جو طریقہ پہلے سے چلا آرہا ہے اور خدا کا جاری کیا ہوا ہے اس کے کرنے میں پیغمبر پر کوئی حرج نہیں ۔ کوئی روک نہیں اور وہ اللہ کا مقرر کیا ہوا ٹھہرایا ہوا حکم ہے ۔

ۣالَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ

وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝۳۹

اَلَّـذِيْـنَ يُبَـلِّغُوْنَ رِسٰـلٰتِ اللّٰهِ ؛ وہ لوگ جو خدا کے پیغام پہنچاتے ہیں ۔ وَيَـخْشَوْنَـهٗ ؛ اور خدا سے ڈرتے ہیں ۔ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؛ اور کسی سے نہیں ڈرتے بجز خدا کے ۔ وَكَـفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ؛ اور حساب کتاب لینے کے لئے اللہ بس ہے ۔ پھر دوسروں سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے ۔

ترجمہ :- جو لوگ اللہ کے پیغام پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوائے کسی اور سے نہیں ڈرتے اور حساب کتاب کے لئے اللہ کو کافی سمجھتے ہیں ۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۴۰ ع ۵ ۲

مَـا كَـانَ مُـحَـمَّـدٌ اَبَـآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ ؛ محمد تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں ۔ متبنیٰ ہرگز بیٹا نہیں ہوسکتا ۔ وَلٰـكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ؛ لیکن اللہ کے رسول ہیں ۔ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؛ اور آخری پیغمبر ہیں ۔ وَكَـانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ؛ اور اللہ ہر شئے کو جانتا ہے ۔

ترجمہ :- محمد تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں ۔ مگر اللہ کے رسول ہیں ۔ اور آخری پیغمبر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر شئے کو خوب جانتا ہے ۔

صاحبو ! خاتم مُہر کو کہتے ہیں ۔ عربوں میں قدیم سے یہ دستور چلا آرہا ہے کہ سب کے آخر میں مہر کرتے ہیں ۔ خاتم بروزن قالم وہ چیز جس پر مراسلہ ختم کیا جاتا ہے ۔ سرنامہ پر مہر کرنے کا قاعدہ جدید ہے ۔ بعد کے لوگوں نے خاتم کے دو معنی پیدا کئے ۔ ایک افضل کے اس سے اوپر کوئی مرتبہ نہیں ۔ دوم قدیم معنیٰ یعنی آخر ۔ محمد رسول اللہ ﷺ ۔ افضل الانبیاء بھی ہیں اور آخر الانبیاء بھی ۔ افضل الانبیاء کے معنی لے کر آخر الانبیاء سے انکار کرنا دُرست بات نہیں ۔ کیونکہ احادیث میں آیا ہے اِلَّا اَنَّـــهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ؛ یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ۔ یہ زمانہ فتنہ کا ہے ۔ روز ایک نیا پیغمبر پیدا ہورہا ہے ۔ ایک صاحب نے مجھے لکھا کہ چوں کہ تم صدیق اکبر کی اولاد ہو اگر مجھ پر ایمان لاؤ اور میری نبوت کے قائل ہوجاؤ تو تم کو صدیق اکبر کا مرتبہ ملے گا ۔ عثمانیہ کالج میں بھی ایک طالبِ علم پیغمبری کا مدعی تھا مگر میرے سمجھانے سے اپنے مجدد ہونے پر کفایت کی ۔ اسلام میں نئے پیغمبر کا رسولِ خدا ﷺ کے بعد ہونا صحیح نہیں ۔ ہاں دجال سے پہلے بہت سے دجالوں کے

نبی کریم پر نبوت ختم ہوگئی

پیدا ہونے کا ذکر احادیث میں ہے۔ نہ دین سے واقف نہ دنیا سے واقف مگر پیغمبری کا دعویٰ تو ضرور ہے۔

لطیفہ :- ایک شخص نے ہارون رشید کے سامنے پیغمبری کا دعویٰ کیا۔ خلیفہ کے ہاتھ میں ابجد کا قفل تھا۔ سامنے ڈال دیا کہ ذرا اسے کھول تو دو۔ مسخرے پیغمبر نے کہا کہ میں نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا یا لوہاری کا۔

سجاح ایک عورت تھی اس نے بھی پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا۔ تعجب ہے کہ ان جاہل مدعیانِ نبوت کے بھی لوگ تابع ہیں۔

لطیفہ :- ایک صاحب کا گزر پاگل خانہ میں ہوا۔ دیکھا کہ ایک مَرد مقطع صاحب جبہ و عمامہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ صاحب مذکور کی اس شخص سے گفتگو ہوئی۔ علم اچھا تھا گفتگو اچھی تھی۔ پوچھا آپ تو اتنے بڑے عالم ہیں آپ کو لوگوں نے پاگل خانہ میں کیوں ڈالا۔ اس مجنون نے کہا یہ بیوقوف اور نادان لوگ ہیں۔ مجھے عالم تو مانتے ہیں مگر پیغمبر تسلیم نہیں کرتے۔ صاحب مذکور اس شخص کے پاس سے ایک دوسرے صاحب کے پاس پہنچے وہ بھی نہایت مرد مقطع شایہ عمامہ سے آراستہ تھے۔ ان سے بھی گفتگو ہوئی۔ دیکھا کہ پہلے پاگل سے بھی یہ زیادہ عالم ہے۔ اس شخص نے کہا کہ جناب محترم میں اس سے پہلے ایک مجنون کے پاس پہنچا وہ بڑا عالم تھا مگر مدعی نبوت تھا۔ دوسرے مجنون نے کہا وہ بالکل جھوٹا تھا جس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا۔ میں نے اسے بھیجا ہی کب تھا جو وہ پیغمبر ہوتا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اُذْكُرُوا اللّٰهَ ؛ اللہ کا ذکر کرو۔ اللہ کی یاد کرو۔ ذِكْرًا كَثِيْرًا ؛ ذکرِ کثیر، بہت سی یاد۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! تم اللہ کی کثرت سے یاد کرو۔

صاحبو ! ذکر کے مقابل نسیان اور ذہول ہے۔ یاد کے مقابل بھول ہے۔ ذکر زبان سے بھی ہوتا ہے اور دل سے بھی۔ ایک شخص زبان سے اللہ کا لفظ نہ کہے مگر دل میں اس کا خیال رکھے تو وہ بھی ذکر ہے، یاد ہے۔ ذکر کے اقسام ہیں۔ ذکرِ لسانی : زبان سے اللہ کا نام کہنا۔ ذکرِ قلبی : دل میں اللہ کا دھیان رکھنا۔ دل اور زبان دونوں سے یادِ الٰہی کی جائے تو وہ تو سب سے بہتر ہے۔ اگر دل میں یادِ الٰہی رہے اور منہ سے کچھ نہ کہیں تو بھی ذکر ہی ہے زبان سے ذکر کریں اور دل میں خدا کا خیال نہ ہو یہ ذکر کی صورت ہے۔ حقیقت نہیں۔ تاہم ذکرِ لسانی ذکرِ قلبی کی طرف لے جاتا ہی ہے۔ حبسِ دم سے ذکر کرنے سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور سُستی کاہلی دُور ہوتی ہے۔ ذکرِ جہری یعنی زور سے ذکر کرنے سے غیر معمولی جوش پیدا ہوتا ہے۔ تجربہ ہوا ہے کہ جو لوگ ذکرِ سری یعنی دل میں اندر ہی اندر یادِ خدا کرتے ہیں۔ ان پر ایک قسم کی محویت اور بے خودی آتی ہے۔ ذکرِ جہری کرنے والے کی حالت ایک ایسے شخص کی ہے کہ اس کو بچھو نے کاٹا ہو کہ وہ تڑپتا ہے۔ چیختا چلّاتا ہے اور جو ذکرِ خفی کرتا ہے اس کی مثال ایسے شخص کی ہے جس کو سانپ سونگھ گیا ہو کہ وہ نہ تڑپتا ہے نہ بے قراری کرتا ہے۔ ذکرِ خفی اکثر نقشبندی

لوگ کرتے ہیں اور ذکرِ جہری اکثر چشتیہ طریقہ کے لوگ ۔ قادریہ طریقہ میں اوّل ذکرِ جہری سے جوش وخروش پیدا کیا جاتا ہے ۔ اور پھر ذکرِ خفی سے خاموشی اور سکون کی تعلیم دی جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے عدد کثیر کو مأة اَلفٍ اَو یـزیدون سے بیان فرماتا ہے ۔ لہٰذا خدائے تعالیٰ کا کوئی اسم لاکھ یا سوا لاکھ دفعہ پڑھنے کو زکوٰۃ دینا کہتے ہیں ۔ تفصیل کے لئے دیکھو کشکول کلیمی حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی کی اور قولِ جمیل حضرت شاہ ولی اللہ کی اور ہمارے شیوخ میں سے ثمراتِ مکیہ حضرت شاہ رفیع الدینؒ کی ۔ بہرحال جو یادِ خدا کرتا ہے وہ زندہ ہے جو خدا کو بھول بیٹھا ہے وہ مُردہ ہے ۔

زندگی زندہ دِلی کا نام ہے مُردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٤٢﴾

وَسَبِّحُوْهُ ؛ اور اس کی تسبیح کرو ۔ پاکی بیان کرو ۔ نماز پڑھو ۔ تسبیح نماز کا جزو ہے جزو بول کر کل مُراد لیا گیا ہے جیسے ''قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ'' اور ''وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ'' ۔ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ؛ صبح شام بلکہ علی الدوام ۔ رات دن ۔

ترجمہ :- اور صبح شام اللہ کی تسبیح (وتقدیس) بیان کیا کرو ۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾

هُوَالَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ ؛ وہی ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے ۔ قرب سے سرفراز کرتا ہے صَلوٰ کے معنی قرب کے ہیں جو دو ہڈیاں ملی ہوئی ہوں ان کو صَلوین کہتے ہیں ۔ صَلوٰۃ ۔ نماز ۔ کیونکہ وہ قربِ الٰہی اور عبادت ہے ۔ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ ؛ اور اس کے فرشتے بھی صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں (صلوٰۃ کا لفظ خدائے تعالیٰ کی طرف نسبت کیا جاتا ہے تو رحمت نازل کرنے کے معنی اور فرشتوں وغیرہ کی طرف نسبت کرنے کے معنی رحمت طلب کرنے کے ہوتے ہیں ۔ (سَيَصْلٰى نَارًا ؛ کے معنی ہوں گے ۔ دوزخ میں داخل ہوگا) ۔ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؛ کہ تم کو ظلمت سے نور کی طرف نکال لے ۔ جہل ظلمت ہے اور علم نور ہے ظُلُمٰتْ ۔ جمع کا صیغہ ہے ۔ بدترین جہل خدا کو نہ ماننا یعنی شرک وکفر ہے ۔ اس کے بعد احکامِ الٰہی کو نہ ماننا یا اس پر عمل پیرا نہ ہونا ہے ۔ پھر مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہونا ہے ۔ خدا چاہتا ہے کہ اس کے بندے اسی کی طرف رجوع کریں اس کو مانیں اس کی یاد میں رہیں اس کی قربت ڈھونڈیں ۔ اس کی یاد میں خود کو نیست و نابود کردیں ۔ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ؛ اور اللہ تو مسلمانوں اور ایمانداروں پر مہربان ہے ہی ۔

ترجمہ :- وہی (خدا) ہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے بھی رحمت طلب کرتے ہیں (کیوں ؟)

کہ تم کو ظلمتوں اور تاریکیوں سے نور کی طرف لے جائے اور وہ مسلمانوں پر بڑا مہربان ہے۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾

تَحِيَّتُهُمْ ؛ تحیت ، حیات سے ہے۔ ان کا سلام۔ دُعائے زندگی۔ خدا تم کو زندہ و سلامت رکھے کہنا۔ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ ؛ جنّتی لوگ جس دن خدا سے ملیں گے ، اس کے دربار میں حاضر ہوں گے تو ایک دوسرے سے کہیں گے۔ سَلٰمٌ ؛ تم پر بڑی سلامتی ہو۔ تم کو حیاتِ دوامی نصیب ہو۔ وَاَعَدَّ لَهُمْ ؛ اور ان کے لئے تیار رکھا ہے۔ اَجْرًا كَرِيْمًا ؛ باعزت ثواب۔ عمدہ صلہ۔

ترجمہ :- وہ (جنّتی) جس دن دربارِ الٰہی میں داخل ہوں گے تو ایک دوسرے کو دُعاءِ تحیت میں سلام کہیں گے خدا نے ان کے لئے بڑا ہی ثواب اُٹھا رکھا ہے۔

صاحبو! آج کل السلام علیکم کہنا خلافِ فیشن سمجھا جاتا ہے۔ بڑی سوسائٹی والے تو گڈ مارننگ کہتے ہیں۔ اور معمولی لوگ تسلیم! ان لوگوں کو یورپ کے سانپ نے ڈس لیا ہے۔ اور یورپ کا آسیب ان کے سر چڑھ گیا ہے تو ان کو تو جانے دو وہ تو ہمارے حق میں مر چکے ہیں اور ہم ان کے حق میں مر چکے ہیں۔ وہ یورپ زدہ ہیں ان سے ہم کو کوئی کلام نہیں۔ معمولی لوگ بھی بہت کم السلام علیکم کہتے ہیں۔ تسلیم۔ بندگی اور ہندوؤں کی دُم پکڑنے والے نمسکار کورنش کرتے ہیں۔ افسوس اسلامی کونسی ثقافت باقی ہے۔ کونسی تہذیب باقی ہے۔ نہ مسلمانوں کا سا لباس۔ نہ مسلمانوں کا سا طور طریقہ۔ نہ رسم و رواج نہ کھانا نہ پینا۔ نہ اُٹھنا بیٹھنا۔ بعض لوگوں نے تو اپنا نام بھی بدل لیا ہے یعنی غلام علی کی جگہ جی۔ اے۔ اور غلام محمد کی جگہ جی۔ ایم۔ جب تمہارے دل میں نہ تمہارے مذہب اور نہ ثقافت و تہذیب ہی کی عزت باقی ہے تو آج انگریزوں کے رنگ میں ہو کل ہندوؤں کے رنگ میں ہوں گے۔ ایک گولا ہے کہ لڑھک رہا ہے۔ ذرا سا دھکا لگا اُدھر اور ذرا سی ٹکر لگی کہ اِدھر۔ سچ پوچھو تو ان کا کوئی مقام ہی نہیں۔ یہ چاندی سونے کے پُجاری ہیں۔ جدھر دولت وقوت دیکھی پس اس کے ساتھ ہو لئے۔ سِکھ منہ پر داڑھی رکھتے ہیں اور کوئی ان کو مجبور نہیں کرتا کہ وہ داڑھی منڈائیں۔ داڑھی مسلمانوں کی اور مَردوں کی علامت ہے۔ خدا نے تم کو مَرد بنایا ہے تم کیوں کوشش کر رہے ہو کہ عورت بن جاؤ۔ فی الحقیقت ان لوگوں کے دل میں خود اپنی ہی کوئی عزت نہیں۔ جب تمہارے دل میں تمہاری عزت نہیں تو دوسرے تمہاری کیا عزت کریں گے۔ خدا مسلمانوں کو خود داری اور عزتِ نفس کی توفیق دے۔

مسلمانوں کو اپنے دین کے سکھلائے ہوئے طریقے سے سلام کرنا چاہئے

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿۴۵﴾

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ ؛ اے نبی! نبی کے اصل معنی خبر دینے والے کے ہیں۔ نَبَاٌ ؛ خبر۔ رسول صاحبِ کتاب کو کہتے ہیں اور

نبی کا لفظ عام ہے ۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ ؛ بے شک ہم نے تم کو بھیجا ۔ شَاھِدًا ؛ گواہ ۔ دیکھ کر بیان کرنے والا ۔ مَشْھُوْد ؛ دیکھا ہوا ۔ گواہ دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ ایک وہ جو ذاتی معلومات رکھتا ہے اور واقعات کا مشاہدہ کیا ہے ۔ اور دوسرا وہ گواہ جو دوسروں سے سُن کر بیان کرتا ہو ۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب اصل شاہد ممکن ہو تو سُنی سنائی شہادت علی الشہادت قبول نہیں کی جاتی ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تمام حالات سے فرشتہ واقف ہیں اور رسولِ خدا ﷺ ان سے سُن کر گواہی دیتے ہیں ۔ یاد رکھو کہ کامل شاہد وہی ہے جس نے خود مشاہدہ کیا ہو ۔ لہٰذا رسولِ خدا ﷺ ہم سب کے حالات سے واقف ہیں ۔ حضرت غوثِ پاک رضی اللہ عنہ ، ایک حدیث نقل فرماتے ہیں ۔ لَا یُشَاکُ اَحَدُکُمْ شَوکَةً اِلَّا وَاَجِدُ اَلَمَھَا ؛ یعنی (تمہارے یا تم میں سے کسی کو (پیر میں) کانٹا نہیں چبھتا مگر یہ کہ اس کا درد مجھے معلوم ہوتا ہے ۔ قرآنِ شریف میں ہے ۔ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ ؛ جو چیز مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتی ہے دشواری ڈالتی ہے وہ رسولِ خدا ﷺ پر دشوار اور تکلیف دہ ہے ۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر کوئی رسولؐ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو حضرت اس پر رحمت بھیجتے ہیں ۔ ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے ۔ دنیا میں لاکھوں کروڑوں مسلمان ہیں جو رسولِ خدا ﷺ پر رات دن درود بھیجتے ہیں ۔ اور آپ بھی ان پر رحمت بھیجتے ہیں ۔ کوئی سچ کہے کہ ایسی صورت میں رسول اللہ ﷺ کو کسی وقت اپنی اُمّت سے غفلت ہوسکتی ہے ۔ بعض بزرگوں کا قول ہے کہ اپنے گھر میں جاؤ اور کسی کو نہ پاؤ تو السلام علیک یا رسول اللہ کہو ۔ کیونکہ رسول اللہؐ کی توجہ ہم پر اور ہمارے سارے گھر پر ہے ۔ بعض ایسے نادان بھی ہیں جو یا رسول اللہ کہنے کو شرک ، بدعت اور خدا جانے کیا کیا کہتے ہیں ۔ مگر ان جاہلوں کو سمجھنا چاہیئے کہ رسولِ خدا ﷺ کا حکم ہے کہ جب قبرستان پر سے گزرو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآ اَھْلَ الْقُبُوْرِ اگر قبر والے کچھ سنتے ہی نہیں تو ان کو یا اھل القبور کہہ کر مخاطب کرنا کیا معنی رکھتا ہے ۔ رسولِ خدا ﷺ کی ذات تو نہایت ارفع و اعلیٰ ہے ۔ اصل میں ان ظالموں کے دل میں رسولِ خدا ﷺ کی محبت ہی نہیں ہے ۔ یہ مادّہ پرست بے روحے مسلمان ہیں ۔ کچھ اللہ اللہ کرتے ، کچھ ان کو انکشاف ہوتا تو انھیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم عالم مثال میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے بھی مشرف ہوسکتے ہیں اور آپ سے شرفِ مکالمت بھی حاصل کرسکتے ہیں ۔ ان مسلمان نما علماء سے تو مسمریزم والے ہپناٹزم والے کچھ زیادہ صحیح علم رکھتے ہیں کہ روحانیت کے قائل تو ہیں روحانیت سے کچھ واقفیت تو رکھتے ہیں ۔ اگر کسی کو آسیب ہوجاتا ہے تو وہ جو باتیں کرتا ہے اس سے روحانیت کا علم حاصل ہوتا ہے ۔ محلّہ میں ایک نوجوان لڑکے پر ایک روح وارد ہوئی ۔ وہ لڑکا معمولی لیاقت کا تھا ۔ میٹرک بھی پاس نہیں ہوا تھا ۔ مگر روح کے وارد ہونے کی حالت میں نہایت خوبی کے ساتھ انگریزی اور فرانسیسی بولتا تھا ۔ اور اُردو میں بھی نہایت فصاحت سے گفتگو کرتا تھا ۔ اگر اس روح کے اُتارنے کے لئے کوئی سفلی عمل والا جاتا تو ہنستا کہ سفلی عمل اور اس سے مجھے تم اُتاروگے ۔ عامل تھوڑی ہی دیر میں پسینہ پسینہ ہوکر بھاگ جاتا ۔ اگر کوئی علوی عمل والا قرآن شریف کی کوئی آیت پڑھ کر پھونکتا تو وہ روح کہتی کہ ظالم! تُو قرآن کی آیت غلط پڑھ رہا ہے ۔ قرآن کی آیت غلط پڑھنے سے اثر کب رہتا ہے ۔ فقیر کچھ عامل تو ہے نہیں چند آیتیں پانی پر پڑھ کر بھیج دیں تو اسی روح نے کہا ۔ مولانا سے عرض کرو میں آٹھ دن کے بعد چلی جاؤں گی اور بیمار اچھا ہوتے ہی

حسبِ سابق توانا اور قوی رہے گا۔ میں نے یہ آیتیں پڑھی تھیں اور تعویذ کے طور پر گلے میں بھی ڈلوادی تھیں۔ اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۔ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ الخ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس الخ ؛ بغیر قل کے۔ بہرحال میرے پاس کوئی آسیب زدہ آتا ہے تو میں اُسے ان بے روحوں کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ شیطان کے قائل ہونے کے بعد اللہ اور رسولِ خدا (ﷺ) اور بزرگانِ دین کی روحانیت کے بھی قائل ہوجائیں گے۔ (یہ واقعہ عنبر پیٹھ کا ہے)

وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ؛ اور خوش خبری و بشارت دینے والے اور ڈرانے والے۔

ترجمہ :- اے نبی ہم نے تم کو شاہد اور بشارت دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا۔

وَّدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ﴿۴۶﴾

وَدَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ کی طرف بُلانے والے، اس کے ملانے والے۔ بِاِذْنِهٖ ؛ اسی کے حکم سے۔ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ؛ اور روشن چراغ۔ آفتاب سے دوسرا آفتاب روشن نہیں ہوتا۔ رسولِ خدا ﷺ روشن چراغ ہیں۔ ان سے ہزاروں لاکھوں صحابیوں نے نور حاصل کیا۔ اور اپنے دلوں کو بھی روشن چراغ بنالیا اس وقت سے اب تک لاکھوں کروڑوں ایمانی تعلیم دینے والے ہیں اور دوسروں کو روشن چراغ بنا دینے والے چلے آرہے ہیں۔

دِیئے سے دِیا یونہی جلتا رہے گا

ترجمہ :- اور اللہ کے حکم سے، اس کی اجازت سے خدا کی طرف بُلانے والے (اس سے ملانے والے) اور روشن چراغ ہیں۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِیْرًا ﴿۴۷﴾

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ اور ایمانداروں کو بشارت دو۔ خوش خبری دو۔ مژدہ دو۔ بِاَنَّ لَهُمْ ؛ کہ ان کے لئے۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ خدا کی طرف سے۔ فَضْلًا كَبِیْرًا ؛ بڑا فضل ہوا ہے۔

ترجمہ :- اور پیغمبر تم ایمانداروں کو بشارت اور خوش خبری دو کہ ان پر خدا کی طرف سے بڑا فضل ہوا ہے۔

صاحبو! ذرا غور کرو۔ خدا کا فضل و کرم اور اس کی نعمتیں ہم پر ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں مگر ذرا یہ تو بتاؤ کہ سب سے بڑا فضل کیا ہے۔ ہمارے پاس سب سے بڑا فضل خدا کا یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا کیا۔ ان کو پیغمبر بنایا۔ اور ہماری ہدایت کے لئے بھیجا۔ اگر وہ نہ آتے تو دنیا کی ظلمت کس طرح جاتی۔ ایمان کہاں سے آتا؟ اسی واسطے ہم میلاد النبی کی خوشی

مناتے ہیں اور اللہ کے اسی فضل و کرم پر جلسے کر کے خوشی کا مظاہرہ کرتے ہیں ۔ اور ہمارے اس خوشی منانے پر جلنے والے جلتے ہیں ۔قرآن میں ایک دوسری جگہ ہے ۔ وَبِفَضْلِ اللّٰـهِ فَلْيَفْرَحُوْا ؛ اور اللہ کے فضل و کرم پر فرحت اور خوشی مناؤ ۔ ہر قوم اور ہر ملّت میں اپنے بزرگوں کی یادگار منائی جاتی ہے تاکہ ان واقعات کو بار بار دہرائیں اور اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلیں ۔ کیا میلادِ مبارک کا ذکر کرنا بدعت ہے ؟ اگر بدعت ہے تو آدم علیہ السلام کی پیدائش کا بیان سب بدعت ہے اور قرآن بدعت سے بھرا ہوا ہے ۔ توبہ کرو توبہ ۔ رسولِ خدا ﷺ کی عداوت نہ تم کو دین کا رکھے گی نہ دنیا کا ۔ خَسْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۔

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿۴۸﴾

وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؛ اور کافروں اور منافقوں کا کہا نہ مانو ، ان کی اطاعت نہ کرو ۔ وَدَعْ اَذٰىهُمْ ؛ اور ان کی ایذا رسانی کو چھوڑو ۔ ان کے ستانے کی پرواہ نہ کرو ۔ وہ جو تکلیف دیتے ہیں اس کا خیال نہ کرو ۔ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؛ اور خدا پر بھروسہ رکھو ۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ؛ اور اللہ وکیل بس ہے ۔ خدا تمہارا کافی کارساز ہے ۔تمہارا کام کرنے کے لئے خدا بس ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کافروں اور منافقوں کی ایک نہ سنو ، ان کی اطاعت نہ کرو ۔ ان کی ایذا رسانی کی پروا نہ کرو ۔ خدا پر بھروسہ رکھو ۔ اللہ تمہارے کام بنانے کے لئے بس ہے ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾

يٰۤـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؛ جب تم ایماندار عورتوں سے نکاح کرو ۔ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ ؛ پھر تم نے ان کو طلاق دے دی ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ ؛ ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے ۔خلوتِ صحیحہ سے قبل ۔ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ ؛ تو ان پر تمہاری طرف سے کوئی حق نہیں ہے ۔ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ؛ عدت جس کو تم شمار کرتے ہو ۔ گنتے ہو ۔ عِدَّتْ ۔عورت اس لئے بیٹھتی ہے کہ حمل ہو تو معلوم ہو جائے ۔ جب عورت کو ہاتھ ہی نہیں لگایا تو حمل کیسا ۔ لہٰذا عدت بھی نہیں ۔ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ ؛ پھر ان کو کچھ دے دلا کر روانہ کردو ۔ سَرَاحًا جَمِيْلًا ؛ خوبی کے ساتھ روانہ کرنا ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! اگر تم ایماندار عورتوں سے نکاح کرو ۔ پھر ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دو

تو تمہاری طرف سے ان عورتوں پر کوئی عدت واجب نہیں ۔ انھیں کچھ دے دلا کر خوبی کے ساتھ روانہ کردو ۔

واضح ہو کہ اگر مہر معیّن نہ کیا گیا ہو اور عورت کو ہاتھ نہ لگایا ہو تو مہر واجب نہیں ۔ صرف ایک جوڑا کپڑے کا دینا چاہیئے ۔ اگر مہر معیّن کیا گیا ہو اور ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دے دی جائے تو نصف مہر دینا چاہیئے ۔ اگر عورت کو ہاتھ لگایا ہو یعنی خلوتِ صحیحہ ہو جائے ۔ اور پھر طلاق ہو تو پورا مہر دینا ہوگا ۔ خلوتِ صحیحہ کے لئے ضروری نہیں کہ جسمانی تعلق ہو بھی جائے ۔ اگر جسمانی تعلق نہ بھی ہو مگر ایک جگہ تھے اور جسمانی تعلق کا موقع مل چکا تھا مگر کچھ نہ ہوا تو یہ قصور مرد کا ہے پورا مہر دینا ہوگا ۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ

وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۤ

خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ

فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝٥٠

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ؛ اے نبی! اے پیغمبر ۔ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ ؛ بے شک ہم نے تمہارے لئے حلال کردیا ۔ اَزْوَاجَكَ ؛ تمہاری بیبیوں کو ۔ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ ؛ جن کو تم نے دے دیا ہے ۔ اُجُوْرَهُنَّ ؛ ان کی اُجرتیں یعنی مہر ۔ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؛ اور وہ لونڈیاں اور کنیزیں بھی حلال ہیں جن کا مالک تمہارا ہاتھ ہوا ہے ۔ جو تمہارے قبضہ میں ہیں جو تمہیں مل گئی ہیں ۔ مِمَّآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ ؛ اس مالِ غنیمت میں سے جس کو اللہ نے تمہیں دلوایا ہے ۔ فَیْءٌ ۔ مالِ غنیمت ۔ فَآءَ یَفِیْءُ فَیْئًا ؛ پھرنا ۔ واپس لانا ۔ یعنی ان کافروں کا مال حقیقت میں تمہارا ہی ہے ، جو واپس ہوا ہے ۔ وَبَنٰتِ عَمِّكَ ؛ اور تمہارے چچا کی بیٹیاں بھی تمہارے لئے حلال ہیں ۔ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ ؛ اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں ۔ وَبَنٰتِ خَالِكَ ؛ اور تمہارے ماموں کی بیٹیاں ۔ ماں کا بھائی خال اور ماں کی بہن خالہ ۔ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ ؛ اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں ۔ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ؛ جنھوں نے ہجرت کی ہے ۔ وطن چھوڑا ہے تمہارے ساتھ ۔ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً ؛ اور اس مسلمان عورت کو بھی ہم نے حلال

کردیا ہے۔ اِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ ؛ اگر اس نے اپنے آپ کو پیغمبر کو ہبہ کردیا ہو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بغیر مہر کے زوجیت نبی نے قبول کی ہو۔ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ؛ بشرطیکہ پیغمبر اس کو نکاح میں لانا چاہیں۔ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ یہ سب تمہارے لئے خاص ہیں نہ کہ اور مومنوں کے لئے۔ قَدْ عَلِمْنَآ مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ ؛ ہم کو علم ہے ان احکام کا کہ ہم نے ان پر فرض کئے ہیں۔ ہم کو سب کچھ معلوم ہے جو ان کے لئے مقرر کیا ہے، ٹھیرایا ہے۔ فِيْ اَزْوَاجِهِمْ ؛ ان کی بیبیوں کے متعلق۔ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ ؛ اور ان لونڈیوں کے متعلق جو ان کے قبضہ میں ہیں۔ اُن کی مِلک میں ہیں۔ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؛ تاکہ تم پر کوئی حرج، کوئی تنگی اور دشواری نہ ہو۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ اور اللہ تو غفور رحیم ہے۔ مغفرت کرنے والا ہے۔ بخشنے والا، مہربان ہے۔

ترجمہ:- اے نبی ہم نے تمہارے لئے تمہاری بی بیاں جن کا مہر تم نے ادا کردیا ہے حلال کردیں اور وہ لونڈیاں بھی (حلال کردیں) جو تمہاری مملوکہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں تم کو دلوادی ہیں نیز (تمہارے لئے حلال ہیں) تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنھوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی (وطن چھوڑا) اور وہ مسلمان عورت بھی (تمہارے لئے حلال ہے) جس نے اپنے آپ کو پیغمبر کو دے دیا، اگر پیغمبر اس سے نکاح کرنا چاہیں یہ (حدیں۔ اجازت) تمہارے لئے مخصوص ہیں نہ کہ اور مسلمانوں کے لئے۔ ہم کو وہ سب احکام معلوم ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیبیوں اور لونڈیوں کے بارے میں مقرر کی ہیں۔ تاکہ تم پر دشواری نہ ہو۔ اور اللہ تو غفور رحیم ہے۔

تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ۭ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا ۵۱

تُرْجِيْ ؛ ڈھیل دو۔ موقوف رکھو۔ پیچھے ڈال دو۔ دُور رکھو۔ مَنْ تَشَآءُ ؛ جس کو چاہو۔ مِنْهُنَّ ؛ ان بیبیوں میں سے۔ وَتُـْٔوِيْٓ اِلَيْكَ ؛ اور تم اپنی طرف جگہ دو۔ اپنے پاس رکھو۔ مَنْ تَشَآءُ ؛ جس کو چاہو۔ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ ؛ اور بُلوا بھیجو جس کو کہ ایک کنارے کردیا تھا۔ اور جن کو تم نے ایک وقت خاص تک الگ کردیا تھا۔ ان میں سے کسی کو پھر اپنے

پاس بُلوالو ۔ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکَ ؛ تو تم پر کچھ گناہ نہیں ۔ ذٰلِکَ اَدْنٰی ؛ یہ اختیار تم کو اس غرض سے دیا گیا ہے کہ غالبًا قریب تر ہے ۔ اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُھُنَّ ؛ کہ ٹھنڈی ہوں ان بیبیوں کی آنکھیں ۔ وَلَا یَحْزَنَّ ؛ اور ان کو حزن و ملال نہ ہو ۔ وہ آزردہ خاطر نہ ہوں ۔ ان کو رنج و غم نہ ہو ۔ وَیَرْضَیْنَ ؛ اور وہ راضی ہوجائیں ۔ بِمَا اٰتَیْتَھُنَّ ؛ اس چیز سے کہ تم نے ان کو دی ہے ۔ کُلُّھُنَّ ؛ وہ سب عورتیں یَرْضَیْنَ کی ضمیر کا بدل ہے ۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے تم لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے ۔ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ؛ اور اللہ علیم بھی ہے اور حلیم بھی ۔ جانتا بھی ہے اور تحمل بھی کرتا ہے ۔

ترجمہ :- ان (بیبیوں) میں سے جس کو چاہو الگ رکھو اور جس کو چاہو اپنے پاس رکھو ۔ جن کو تم نے الگ کردیا تھا ان میں سے کسی کو پھر اپنے پاس بُلوالو تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں ۔ ان سے غالبًا تمہاری بیبیوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی (وہ خوش رہیں گی) اور انھیں حزن (و ملال) نہ ہوگا ۔ اور جو کچھ تم ان کو دے دوگے اُسے لے کر سب کی سب راضی رہیں گی ۔ اور جو کچھ تم لوگوں کے دلوں میں ہے اس کو اللہ خوب جانتا ہے اور اللہ علیم ہے حلیم ہے (بُردبار ہے) ۔

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ
وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ﴿۵۲﴾ ع ۶ ۱۲ ۳

لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ ؛ اور اس کے بعد بیبیوں سے نکاح کرنا تم کو حلال نہیں ۔ وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِھِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ ؛ اور موجودہ بی بیوں سے اور بی بیوں کو بدل بھی نہیں سکتے ۔ وَلَوْ اَعْجَبَکَ حُسْنُھُنَّ ؛ اگرچہ کہ تم کو ان کا حُسن اچھا معلوم ہو ۔ اِلَّا مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ ؛ مگر وہ لونڈیاں جو تمہارے قبضہ میں ہیں ۔ تم ان کے مالک ہو ۔ جو تمہارے ہاتھ کا مال ہوں ۔ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا ؛ اور اللہ ہر شئے کا نگہبان ، نگران اور مصالح و فوائد کا جاننے والا ہے ۔

ترجمہ :- آج سے اور بیبیاں تمہارے لئے حلال نہیں اور نہ تم ان کو کسی اور بی بی سے بدل سکتے ہیں ۔ چاہے ان کا حُسن تم کو پسند ہو اور تعجب میں ڈال دے ۔ مگر ہاتھ کا مال (یعنی لونڈیاں) اور تمام چیزیں اللہ کے پیشِ نظر ہیں (خدا سب سے واقف ہے) ۔

صاحبو ! رسولِ خدا ﷺ کی آخر زمانہ میں نو بی بیاں تھیں ۔ رسولِ خدا ﷺ کی شادی جب بی بی حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے ہوئی اس وقت حضرتؐ کی عمر شریف ۲۵ سال اور حضرت بی بی خدیجہ کی ۴۰ سال کی تھی ۔ حضرتؐ کے

تمام بچے حضرت بی بی خدیجہؓ ہی سے ہوئے بجز حضرت ابراہیمؑ کے جو بی بی ماریہ قبطیہؓ سے ہوئے ۔ حضرتؐ کے تمام صاحبزادے حضرتؐ کے سامنے ہی راہیِ جنت ہوئے ۔ رسول اللہ ﷺ نے تمام جوانی کی عمر بی بی خدیجہ کے ساتھ گزاری ۔ جب حضرت بی بی خدیجہؓ کا انتقال ہوا ، اُس وقت حضرتؐ کی عمر شریف پچاس سال سے متجاوز ہوگئی تھی ۔ اور کہولت کا بھی معتدبہ زمانہ گزر گیا تھا ۔ عام طور سے لوگ اپنے قبیلہ کے سوائے دوسرے قبیلہ کے لوگوں کو ذلیل سمجھتے تھے ۔ خصوصاً قریشی کہ وہ اپنے آپ کو بہت ہی محترم سمجھتے تھے ۔ حضرتؐ نے اسی وجہ سے مختلف قبائل میں شادیاں کیں کہ حضرتؐ کی قرابت کی وجہ سے لوگ اس قبیلہ کے افراد کو حقیر نہ سمجھ سکیں ۔ نیز حضرت بی بی عائشہؓ کے سوائے تمام بی بیاں بیوہ تھیں ۔ نکاح ثانی کو بُرا سمجھنے والے اس امر سے نصیحت لیں اور ازواج نبی کو جو اُمہات المؤمنین ہیں حقیر نہ سمجھیں ۔ رسولِ خدا ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اجازت دی تھی کہ جن کو چاہیں اپنے گھر میں رکھیں اور جن کو چاہیں الگ گھر میں رکھیں ۔ مگر حضرتؐ نے ازواجِ مطہرات میں باری لگادی تھی ۔ ہر روز ایک کے گھر میں رہتے تھے ۔ مرضِ موت میں حضرت بی بی عائشہؓ کے گھر میں رہے تو دوسری بی بیوں سے اجازت حاصل کرلی ۔ عام مسلمانوں کو چار بی بیوں سے زیادہ رکھنے کی اجازت نہیں ۔ عامۃ الناس کو پیغمبر پر قیاس نہیں کیا جاسکتا ۔ نو بی بیاں رکھنے والے پر اعتراض کرنے والوں کو اتنا تو سمجھنا چاہیئے کہ داوٗد علیہ السلام کی سو بیبیاں تھیں اور دوسرے پیغمبروں کی بھی معتدبہ بی بیاں تھیں ۔ کرشن جی کی ہزار گوپیاں تھیں ۔ حضرت کی نو بیبیاں تھیں اور ایک رات میں ایک کے پاس تشریف لے جاتے ۔ حضرتؐ نے تو جوانی ایک بیوہ اور معمر بی بی پر گزاری ۔ نو بیبیاں کیں بھی تو اس میں سینکڑوں قسم کے مصالح تھے ۔ پیغمبروں پر اعتراض کرنا خودکشی کے مماثل ہے ۔ مسلمانوں کو چار بیبیوں کی اجازت ہے ۔ چار کو چھوڑیں اور دوسرے چار سے نکاح کریں ۔ مگر حضرت ان نو بیبیوں کے سوا کسی اور سے نکاح نہیں کرسکتے تھے ۔ ایک قسم کی توسیع ہے تو ایک قسم کی تحدید بھی ہے ۔ پیغمبر کی نظر مصالحِ عام پر رہتی ہے وہ ہمیشہ خیر و شر کا موازنہ کرتے رہتے ہیں ۔ خیر کثیر کو اختیار کرنے اور شرِ کثیر کو بلکہ شرِ قلیل کو بھی چھوڑ دیتے ہیں ۔ اگر مسلمانوں کے پاس چار بیبیاں رکھنا جائز ہے تو ہندو مذہب میں ایک عورت کے لئے پانچ مَرد رکھنا جائز ہے ۔ پانڈو پانچ بھائی تھے اور دروپدی ان سب کی ایک بیوی تھیں ۔ اس جنگِ عظیم میں لاکھوں بلکہ کروڑوں مَرد مارے گئے ہیں اور کروڑوں عورتیں بے شوہر ہیں ۔ اگر تعددِ ازدواج کی اجازت نہ دی جائے تو یہ بے شوہر عورتیں کیا کریں گی ۔ آپ خوب سمجھتے ہیں جذباتِ نفسانی چپکے تو نہیں بیٹھتے ۔ دنیا حرامزادوں سے بھر جائے گی شرعی اولاد تو کم رہے گی اور غیر قانونی اولاد سے دنیا تنگ ہوجائے گی ۔

پیغمبر کی بیویوں کو اجازت دی گئی تھی کہ تنگ دستی کی تکلیف کو اگر برداشت نہ کرسکیں تو وہ علٰحدہ ہوسکتی ہیں ۔ مگر ان پاک بیبیوں نے اللہ ، رسول کو اختیار کیا اور فقر و فاقہ کو قبول کیا ، برداشت کیا ۔ جب ہی تو امہات المومنین ہوگئیں ۔ یعنی تمام مسلمانوں کی مائیں ۔ پیغمبر کی بیوی کو ان کے انتقال کے بعد کوئی دوسرا نکاح نہیں کرسکتا ۔

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر   گرچہ باشد در نوشتن شیر شیر
شیر آں باشد کہ انسان را خورد   شیر آں باشد کہ اندر بادیہ

پیغمبروں پر اعتراض خودکشی کے مماثل ہے

شیر آں باشد کہ مردم می خودر شیر آں باشد کہ مردم می خورد

نادانو! پیغمبروں پر اعتراض کر کے اپنا دین خراب مت کرو اور فِی النَّار وَالسَّقَر نہ بنو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَىٰ طَعَامٍ

غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ

إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا

إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ﴿۵۳﴾

یَآ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ ؛ پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو۔ نہ داخل ہو۔ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ ؛ مگر یہ کہ تم کو اس کا اذن دیا جائے۔ اجازت دی جائے۔ حکم دیا جائے۔ اِلٰی طَعَامٍ ؛ کھانے کے لئے۔ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰـہُ ؛ بحالیکہ تم ان کا برتن نہ دیکھ رہے ہو۔ پکنے کے انتظار میں بار بار برتن کو نہ دیکھتے رہو۔ وَلٰـکِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا ؛ لیکن جب تم کو بُلایا جائے تو داخل ہو۔ دعوت دینے اور بُلانے کے بعد اندر جاسکتے ہو۔ فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا ؛ پھر جب کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ۔ اپنے اپنے گھر چلے جاؤ۔ وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ؛ اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھو۔ بیکار باتوں میں انست نہ پیدا کرو۔ بیٹھے گپ شب نہ مارو۔ اِنَّ ذٰلِکُمْ ؛ بے شک یہ بات۔ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ ؛ پیغمبر کو ایذا دیتی ہے۔ ان کو ناگوار ہوتی ہے۔ ان کے لئے تکلیف دہ ہوتی ہے۔ فَیَسْتَحْیٖ مِنْکُمْ ؛ پھر وہ تم سے حیا وشرم کرتے ہیں۔ تمہارا لحاظ کرتے ہیں۔ وَاللّٰـہُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ ؛ اور اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔ تمہارا لحاظ نہیں کرتا۔ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْھُنَّ مَتَاعًا ؛ اور جب تم سوال کرنے جاؤ پیغمبر کی بیبیوں سے کسی چیز کا۔ پھر جب تم ان سے کچھ اسباب مانگو۔ کوئی چیز طلب کرو۔ فَسْئَلُوْھُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؛ تو مانگو ان سے پردے کے پیچھے سے۔

دیکھو! حکم ہے کہ پیغمبر کی بیبیاں جو مسلمانوں کی مائیں ہیں ان سے بھی کچھ مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو۔ تو دوسری عورتوں کو مردوں کے دوش بدوش بیٹھنے کا کیا حق ہے خصوصاً جب کہ

کٹی چوٹیاں سب کی فیشن کے ہاتھوں پس اب ناک کٹنے کی تیاریاں ہیں

ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ؛ یہ بات زیادہ پاک رکھے گی تمہارے دلوں کو اور ان کے دلوں کو۔ یہ طہارتِ دلی کا ذریعہ ہے۔ اس سے دل پاک صاف رہتا ہے۔ وَمَا كَانَ لَكُمْ ؛ اور تم کو کوئی حق نہیں۔ تمہارے لائق نہیں۔ اور تم کو حق نہیں پہنچتا۔ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؛ کہ اللہ کے رسول کو اذیت دو۔ ان کو اذیت پہنچاؤ۔ وَلَا اَنْ تَنْكِحُوْا اَزْوَاجَهٗ ؛ اور نہ یہ کہ ان کی بیبیوں سے نکاح کرو۔ مِنْ بَعْدِهٖ اَبَدًا ؛ ان کے انتقال کے بعد کبھی۔ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ؛ یہ بات اللہ کے پاس بہت بڑی ہے۔ یہ بڑا گناہ ہے۔ بھاری معصیت ہے۔

ترجمہ :- اے ایمان والو! پیغمبر کے گھروں میں داخل نہ ہو۔ مگر یہ کہ تم کو ایسی اجازت دی جائے، کھانے کی دعوت دی جائے۔ مگر ان کے برتن کو تکتے نہ بیٹھو۔ مگر جب تمہیں بُلائیں تو اندر جاسکتے ہو۔ پھر جب کھا چکو تو برخاست کرو (اور اپنے اپنے گھر چلے جاؤ) دل لگی کی باتوں میں نہ بیٹھے رہو۔ یہ بات پیغمبر کو ایذا دیتی ہے۔ مگر وہ تمہارا لحاظ کرتے ہیں (اور کچھ نہیں کہتے) اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔ اگر تم کوئی چیز ان (بیبیوں) سے مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی طہارت کے لئے عمدہ طریقہ ہے۔ تم کو جائز نہیں کہ اللہ کے رسول کو ایذا دو۔ اور نہ ان کی بیبیوں سے ان کے بعد نکاح کرو۔ یہ بات اللہ کے پاس بھاری معصیت اور بڑا گناہ ہے۔

اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۵۴﴾

اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا ؛ اگر تم کوئی چیز ظاہر کرو۔ اَوْ تُخْفُوْهُ ؛ یا اس کو چھپاؤ۔ مخفی رکھو۔ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ؛ تو اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ اس کو جانتا ہے۔

ترجمہ :- اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اس کو چھپاؤ تو اللہ تو سب کچھ جانتا ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ

وَلَآ اَبۡنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُهُنَّ ۚ وَاتَّقِیۡنَ اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدًا ﴿۵۵﴾

لَاجُنَاحَ عَلَیْھِنَّ ؛ ان عورتوں پر کوئی گناہ نہیں ۔ فِیْ اٰبَآئِھِنَّ ؛ اُن کے باپوں اور ان کے باپ دادا کے متعلق ۔ وَلَا اَبْنَآئِھِنَّ ؛ اور نہ ان کے بچوں کے متعلق ۔ وَلَآ اِخْوَانِھِنَّ ؛ اور نہ ان کے بھائیوں کے متعلق ۔ وَلَا اَبْنَآءِ اِخْوَانِھِنَّ ؛ اور نہ بھتیجوں کے متعلق ۔ وَلَا اَبْنَآءِ اَخَوَاتِھِنَّ ؛ اور نہ بھانجوں کے متعلق ۔ وَلَا نِسَآئِھِنَّ ؛ اور نہ اپنے خاندان کی عورتوں کے متعلق ۔ کوئی اپنی شرافتِ نسب کی وجہ سے اپنی مالداری کی وجہ سے دوسری عورتوں کو سامنے آنے سے نہ روکیں ۔ وَلَا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُنَّ ؛ اور نہ عورتوں کے سامنے آنے اور ان سے پردہ نہ کرنے میں کوئی مضائقہ ہے جن کا ان کا ہاتھ مالک ہوگیا ہے ۔ یعنی لونڈیاں ۔ وَاتَّقِیْنَ اللّٰہَ ؛ اور خدا سے ڈرتی بھی رہو اور اس کے غضب سے اپنے کو بچاتی بھی رہو ۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدًا ؛ بے شک اللہ ہر شئے کو دیکھتا ہے ۔ حاضر و ناظر ہے ۔ شاہد حال ہے ۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو اس سے چھپی ہوئی ہو ۔

ترجمہ :- (پردہ نہ کرنے میں) کوئی گناہ نہیں (پیغمبر کی بیبیوں کو) نہ اپنے باپوں اور نہ اپنے بیٹوں اور نہ اپنے بھائیوں اور نہ اپنے بھتیجوں اور نہ اپنے بھانجوں اور نہ اپنی عورتوں سے اور نہ اپنی لونڈیوں سے ۔ اور خدا سے ڈرتی رہو ۔ اللہ ہر شئے کو خوب جانتا ہے ۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾

اِنَّ اللّٰہَ ؛ بے شک اللہ ۔ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ ؛ اور اس کے فرشتے ۔ یُصَلُّوْنَ ؛ درود اور رحمت بھیجتے ہیں ۔ میں نے کئی جگہ لکھا ہے کہ صَلٰوۃ کے معنی قرب کے ہیں ۔ صَلَوَیْن کولھے کی دو ہڈیاں جو ملی ہوئی ہیں ۔ مُصَلِّی گھوڑ دوڑ کا وہ گھوڑا جو اگلے گھوڑے کے قریب دوسرے نمبر کا ہو ۔ لہٰذا اللہ کے صلوٰۃ بھیجنے کے معنی قربت عطا کرنا ہیں اور فرشتوں کے صلوٰۃ بھیجنے کے معنی ہیں دُعا کرتا کہ اللہ، رسول اللہ ﷺ کو مزید تقرب عطا کرے ۔ عَلَی النَّبِیِّ ؛ پیغمبر پر ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اے مسلمانو ! صَلُّوْا عَلَیْہِ ؛ پیغمبر پر دُعاء تقربِ الٰہی کرو ۔ وَسَلِّمُوْا ؛ اور دُعاء سلامتی دو ۔ تَسْلِیْمًا ؛ خوب سلام بھیجو ۔ مُجَلِّی ۔ گھوڑ دوڑ کا پہلے نمبر کا گھوڑا ۔ مُصَلِّی ۔ دوسرے نمبر کا گھوڑا ۔

ترجمہ :- یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود وصلوٰۃ بھیجتے ہیں ۔ اے ایمان والو ! تم بھی ان پر صلوٰۃ وسلام بھیجو اور خوب بھیجو ۔

درود کی فضیلت اور نہ بھیجنے کی قباحت

صاحبو ! صَلُّوْا امر کا صیغہ ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ۔ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ اَکْثَرَهُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً ؛ یعنی لوگوں میں سے میری قربت و شفاعت کا زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجے ۔ حضرتؐ نے یہ بھی فرمایا ہے : بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْبُخْلِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَهٗ وَلَا یُصَلِّی عَلَیَّ ؛ یعنی آدمی کو بخیل کہلانے کے لئے اتنا بس ہے کہ میرا ذکر اُس کے پاس ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ۔ اور یہ بھی فرمایا ہے : مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً کُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِیَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ ؛ یعنی جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی دس برائیاں مٹائی جاتی ہیں ۔

دنیا کا قاعدہ ہے کہ جو شخص جتنا اپنے دوست کو چاہتا ہے اسی قدر اس کی یاد کرتا ہے ۔ تم رسولِ خدا ﷺ کو دوست رکھتے ہو اور ان کو اپنا حبیب سمجھتے ہو تو رات دن درود پڑھو ۔ جتنا ہو سکے صلوٰۃ و سلام بھیجو ۔ درود میں صرف پیغمبر ہی کا نام نامی نہیں اللہ کا نام بھی تو ہے ۔ درود پڑھو گے تو اللہ کی بھی یاد ہوگی ۔ اس کے رسول کی بھی یاد ہوگی ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

عبد النبی اور غلام محمد کہنے کا جواز

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؛ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں ۔ اس کی شان میں گستاخی کے الفاظ نکالتے ہیں ۔ ظاہر ہے کہ کوئی خدا کو کیا ایذا پہنچا سکتا ہے ۔ پیغمبر کو ایذا دینا یعنی خدا کو ایذا دینا ہے ۔ اور میرے پاس تو خود کو پیغمبر کا بھائی سمجھنا بھی ایذا دینا ہے ۔ کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرتؐ کے چچازاد بھائی تھے ۔ وہ فرماتے ہیں ۔ وَیْحَکَ اَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِیْدِ مُحَمَّدٍ ؛ یعنی تجھ پر افسوس ہے میں تو محمدؐ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں ۔ ان کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں ۔

فاروقِ اعظم خلافت کے پہلے خطبہ میں فرماتے ہیں ۔ کُنْتُ عَبْدَهٗ وَ خَادِمَهٗ ؛ میں اُن کا عبد بھی تھا خادم بھی تھا ۔ جب شیرِ خدا اور فاروقِ اعظم بندۂ رسول ہونے پر ناز کرتے ہیں اور غلامِ نبیؐ ہونے پر فخر کرتے ہیں تو ان بدنصیبوں کا کیا حال ہوگا ، جو عبدالنبی اور غلام محمدؐ کہنے کو شرک سمجھتے ہیں ۔

کسے کہ خاکِ درش نیست خاک برسراوْ

محمدؐ کی بندگی کے تو قائل نہیں خدا کا بندہ بننے چلے ہیں۔ لَاحَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ظاہر ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور نے تو کسی کو پیدا نہیں کیا۔ یہاں عبد اور بندہ کے معنٰے مطیع اور فرمانبردار کے ہیں جو پیغمبر کی اطاعت کو قبول نہ کرے وہ مسلمان ہی کب رہے گا؟ ہمارا سرمایۂ ناز تو غلامِ نبی ہونا ہی ہے۔ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ (ان) گستاخوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت فرماتا ہے۔ وَاَعَدَّ لَهُمْ؛ اور ان کے لئے تیار رکھا ہے۔ عَذَابًا مُّهِيْنًا؛ اہانت اور ذِلّت دینے والا عذاب۔

ترجمہ:- جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں۔ خدا ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے۔ اور ان کے لئے ذلیل و خوار کرنے والا عذاب تیار رکھا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۝۵۸

ع ۷

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ؛ اور جو لوگ ایمان دار مَردوں اور عورتوں کو ایذا پہنچاتے ہیں۔ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا؛ بے کئے۔ فَقَدِ احْتَمَلُوْا؛ تو انھوں نے اپنے اوپر ڈال لیا۔ لاد لیا۔ بُهْتَانًا؛ صریح جھوٹ۔ وَاِثْمًا مُّبِيْنًا؛ واضح گناہ۔

ترجمہ:- اور جو لوگ ایمان دار مَردوں اور عورتوں کو ایذا پہنچاتے ہیں حالانکہ اُنھوں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ تو وہ بہتان اُٹھاتے ہیں (تہمت لگاتے ہیں) اور صریح گناہ کا بار اپنے اوپر لیتے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵۹

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ؛ اے نبی۔ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ؛ تم اپنی بیبیوں سے کہو۔ وَبَنٰتِكَ؛ اور اپنی بیٹیوں سے۔ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ؛ اور ایمانداروں کی بیبیوں سے۔ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ؛ کہ اپنے پر مضبوط پکڑلیں۔ گھونگھٹ نکال لیں۔ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ؛ اپنی چادروں سے۔ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ؛ یہ قریب ہے کہ پہچان لی جائیں گی کہ نیک بخت بیبیاں ہیں۔ فَلَا يُؤْذَيْنَ؛ پھر کوئی بدمعاش چھیڑ کر ایذا نہ دے گا۔ دیکھو قرآن شریف میں عَلَيْهِنَّ ہے۔ یعنی پورے جسم پر اس سے چہرہ کا کھلا رہنا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا؛ اور اللہ غفور و رحیم بھی ہے۔ مغفرت اور رحم کرنے والا ہے۔

بخشنے والا مہربان ہے ۔

ترجمہ :- اے پیغمبر ! تم اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی چادروں کو اپنے جسم پر مضبوط پکڑلیں ۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ غالبًا وہ معلوم ہوجائیں گی کہ شریف بیبیاں ہیں اور انھیں بدمعاش لوگ ایذا نہ دے سکیں اور اللہ غفور رحیم بھی ہے ۔

صاحبو ! آج کل پردہ کا مسئلہ بڑی اہمیت حاصل کرگیا ہے ۔ برائے نام مسلمان عورتوں کی یہ حالت ہوگئی ہے کہ جالی اور والے کے کپڑے پہنتی ہیں اور وہ بھی بلاوز ، منہ سینہ اور دونوں ہاتھ کھلے رہتے ہیں ۔ موٹر میں سامنے کا پردہ نہ رہنا تو عام ہے ۔ خدا کی چند ہی پاک باندیاں ہیں جو سر سے پاؤں تک پردہ کرتی ہیں ۔ خرید و فروخت میں دکانداروں سے بات چیت کرنا ایک ادنیٰ بات ہے ۔ ڈاکٹر کے سامنے ہونے کو ضروری سمجھتی ہیں ۔ نکھٹو مرد اپنی بیبیوں کو ساتھ لئے لئے پھرتے ہیں ۔ سفارش کرنے کے لئے عورتیں بھیجی جاتی ہیں ۔ حد یہ ہے کہ عورتیں تالاب میں تیرتی ہیں اور مرد کنارے بیٹھ کر ان کا تماشہ دیکھتے ہیں ۔ درزی کے پاس گلے ، سینے اور کمر کا ناپ دینا کچھ بُرا نہیں سمجھا جاتا ۔ بیوی اور بیٹیوں کو لے کر سنیما میں جاتے ہیں اور ان کو حیا سوز تماشے دکھاتے ہیں ۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا معلوم ؟ بہت سی عورتیں سنیما میں جاتی ہیں سنیما کو آگ لگ جاتی ہے ۔ غضبِ الٰہی نازل ہوتا ہے اور جل بھن کر کباب ہوجاتی ہیں ۔ دلِ دانا اور چشم بینا رکھنے والوں کو کیا یہ عبرت کافی نہیں ہے ۔ ہمارا کام حیا سوز ، تہذیبِ اسلامی کے خلاف مسلمانوں کی ثقافت سے دور باتوں پر متنبہ کردینا ہے ۔ نہ سنوگے تو اس کا نتیجہ دیکھوگے اس کی سزا بھگتوگے ۔ نہایت تعجب کی بات ہے کہ مسلمان عورتیں پردہ نہیں کرتیں ۔ اور ہندو عورتیں پردہ کرنے لگی ہیں ۔ اکبر الہٰ آبادی نے سچ کہا ۔ عورتوں پر سے پردہ اُٹھ کر مَردوں کی عقل پر پڑگیا ہے ۔ اس سے بھی زیادہ تعجب خیز یہ امر ہے ۔

ڈرامہ میں جب کام کرتے ہیں لڑکے — تو کیا کیا زنانہ اداکاریاں ہیں
بھلا ہیز لینوں سے کیوں کر چھپیں گی — جو چہروں سے ظاہر سپہ کاریاں ہیں

لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَہِ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَ الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ وَّ الۡمُرۡجِفُوۡنَ فِی الۡمَدِیۡنَۃِ لَنُغۡرِیَنَّکَ بِہِمۡ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوۡنَکَ فِیۡہَاۤ اِلَّا قَلِیۡلًا ﴿ۚ۶۰﴾

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ ؛ اگر منافق باز نہ آئیں ۔ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ؛ اور وہ جن کے دل میں روگ ہے ۔ بدمعاشی کی بیماری ہے ۔ ان کی نیتیں پاک نہیں ہیں ۔ وَالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ ؛ اور جو شہر مدینہ میں جھوٹ خبریں اُڑاتے ہیں ۔ جھوٹا پروپگنڈا کرتے ہیں ۔ جھوٹی افواہیں پھیلاتے ہیں ۔ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ؛ ہم تم کو ان پر برانگیختہ کردیں گے ۔

عورتوں کو پردہ کا حکم

معانقۃ ۱۲ عندالمتاخرین ۱۲

مسلط کردیں گے۔ ان پر اُکسائیں گے۔ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَکَ فِیْهَا ؛ پھر یہ منافق تمہارے پاس مدینہ میں نہ رہ سکیں گے۔ اِلَّا قَلِیْلًا ؛ مگر کم۔ ہوا یہی کہ منافقوں کو مدینہ سے بھاگنا پڑا۔ رہے تو چند لوگ رہے۔ ذلیل وخوار رہے۔

ترجمہ :- اگر منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور مدینہ میں خبرِ بد اُڑانے والے باز نہ آئیں تو ہم تم کو ان پر مسلط کردیں گے۔ اور وہ تمہارے ساتھ مدینہ میں نہ رہیں گے مگر چند ہی اور تھوڑے زمانہ تک۔

مَّلْعُوْنِیْنَ ۛۚ اَیْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا ﴿۶۱﴾

مَّلْعُوْنِیْنَ ؛ یہ ملعون ہیں۔ ان پر خدا کی مار ہے اس کی پھٹکار ہے۔ وہ خدا کی رحمت سے دور ہیں۔ اَیْنَمَا ثُقِفُوْا اُخِذُوْا ؛ جہاں جائیں گے پکڑے جائیں گے۔ گرفتار ہوں گے۔ وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا ؛ اور خوب قتل کئے جائیں گے مار کر ٹکڑے ٹکڑے کردیے جائیں گے۔

ترجمہ :- یہ ملعون ہیں جہاں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور خوب مار کر ٹکڑے ٹکڑے کئے جائیں گے۔

سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ﴿۶۲﴾

سُنَّةَ اللّٰهِ ؛ سنت اللہ ہے۔ خدا کا طریقہ ہے اس کا دستور ہے۔ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؛ ان لوگوں کے متعلق جو پہلے گزرے ہیں۔ خدا بدمعاشوں کو ڈھیل دیتا ہے، چھوڑ نہیں دیتا۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ؛ تم نہ پاؤ گے کہ اللہ نے اپنا دستور بدل دیا ہو۔

ترجمہ :- خدا کا یہی دستور اور یہی طریقہ ہے ان لوگوں کے متعلق جو آگے ہو چکے ہیں (اے مخاطب) تو نہ پائے گا کہ اللہ نے اپنا طریقہ بدل دیا ہو۔

یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِیْبًا ﴿۶۳﴾

یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؛ لوگ قیامت کے متعلق تم سے سوال کرتے ہیں۔ قُلْ ؛ تم کہو۔ اِنَّمَا عِلْمُهَا ؛ اس کے سوا نہیں ہے کہ اس کا علم۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے پاس ہے۔ وَمَا یُدْرِیْکَ ؛ اور تمہیں کیا معلوم۔ لَعَلَّ السَّاعَةَ ؛ شاید کہ قیامت۔ تَکُوْنُ قَرِیْبًا ؛ ہو قریب۔ شاید کہ قیامت نزدیک ہی ہو۔ ممکن ہے کہ وہ گھڑی سر پر کھڑی ہو۔

ترجمہ :- لوگ تم سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں ۔تم کہو اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تمہیں کیا معلوم ممکن ہے کہ قیامت قریب ہی ہو ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِیْنَ وَ اَعَدَّ لَهُمْ سَعِیْرًاۙ ﴿۶۴﴾

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِیْنَ ؛ بے شک اللہ کافروں پر لعنت کرتا ہے ۔منکروں کو پھٹکارتا ہے ۔ نہ ماننے والوں کو اپنی رحمت سے دور کرتا ہے ۔ وَاَعَدَّلَهُمْ ؛ اور ان کے لئے تیار رکھا ہے ۔ سَعِیْرًا ؛ دوزخ ، دہکتی آگ ، آتشِ سوزاں ۔

ترجمہ :- اللہ کافروں پر لعنت فرماتا ہے اور ان کے لئے دوزخ کی مشتعل آگ تیار کیا ہے ۔

خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاۚ لَا یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًاۚ ﴿۶۵﴾

خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؛ یہ دوزخی ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۔ لَا یَجِدُوْنَ ؛ نہ پائیں گے ۔ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ؛ نہ یار نہ مددگار نہ کوئی دوست نہ فتح و نصرت دینے والا ۔

ترجمہ :- (دوزخی) اس میں (دوزخ میں) ہمیشہ رہیں گے ۔ نہ کسی کو یار پائیں گے نہ مددگار ۔

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾

یَوْمَ تُقَلَّبُ ؛ جس وقت اُلٹ پلٹ کئے جائیں گے ۔ وُجُوْهُهُمْ ؛ ان کے چہرے ، وہ ۔ فِی النَّارِ ؛ دوزخ میں ۔ جب وہ دوزخ میں تڑپتے ہوں گے ۔ کروٹیں بدلتے ہوں گے ۔ اپنا منہ کبھی اُس طرف کرتے ہوں گے اور کبھی اِس طرف ۔ یَقُوْلُوْنَ ؛ وہ لوگ کہیں گے ۔ کہتے ہوں گے ۔ یٰلَیْتَنَاۤ ؛ کاش ہم ۔ اَطَعْنَا اللّٰهَ ؛ اللہ کی اطاعت کرتے ۔ فرمانبرداری کرتے ۔ اس کے کہے پر چلتے ۔ اس کے فرمان مانتے ۔ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ؛ اور پیغمبر کی بھی اطاعت کرتے ۔ رَسُوْلَا کو وقف کی حالت میں الف اور وصل کی حالت میں صرف فتح سے پڑھیں ۔

ترجمہ :- اس دن کو یاد کرو جس دن وہ آگ میں لوٹتے ہوں گے ۔ وہ کہتے ہوں گے کاش ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کئے ہوتے ۔

وَ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ﴿۶۷﴾

وَقَالُوْا ؛ اور انھوں نے یہ بھی کہا ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے پروردگار ! اے ہمارے رب ۔ اِنَّاۤ اَطَعْنَا ؛ ہم نے اطاعت کی ۔ فرمانبرداری کی ۔ کہا مانا ۔ سَادَتَنَا ؛ اپنے سرداروں کا ۔ وَکُبَرَآءَنَا ؛ اور اپنے بڑوں کا ۔ بزرگوں کا ۔ فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ؛

پھر انھوں نے ہم کو راہ گم کردہ کردیا، راستہ سے بھٹکا دیا۔ سیدھے راستہ سے پھیر دیا۔ اَلسَّبِیْــــلَا ۔ میں بھی وقف کی حالت میں الف اور وصل کی حالت میں صرف فتح سے پڑھیں۔

ترجمہ :- وہ کہیں گے ۔ اے ہمارے رب ۔ ہم نے اپنے سرداروں اور بزرگوں کی اطاعت کی اور انھوں نے ہمیں بے راہ کردیا (راستہ سے بھٹکا دیا)۔

رکوع ۸ ۵

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾

رَبَّنَــآ ؛ اے ہمارے رب ۔ اٰتِهِمْ ؛ ان کو دے ۔ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ ؛ دو چند عذاب ان پر دوہرا عذاب کر۔ ایک ان کی نافرمانی اور دوسرا ہمیں بھٹکانے کا ۔ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ؛ اور ان پر خوب بڑی لعنت کر ۔ ان کو ساحتِ عزت سے دُور کردے ۔ ان پر پھٹکار مار۔

ترجمہ :- اے ہمارے رب ان پر دو چند عذاب کر اور ان پر بڑی پھٹکار مار۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ۭ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾

يٰٓــاَيُّهَــا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَا تَــكُوْنُوْا ؛ نہ ہو، نہ بنو ۔ كَــالَّــذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى ؛ ان لوگوں کے جیسے جنھوں نے موسٰی کو ایذا دی ان پر ناحق ناروا تہمت باندھی ۔ انھیں عیب لگایا ۔ فَبَــرَّاَهُ اللّٰــهُ مِمَّــا قَــالُوْا ؛ پھر خدا نے ان کو ان لوگوں کے کہے ہوئے سے بَری کردیا ۔ ان کو بے عیب ثابت کردیا جھوٹے الزامات اور عیوب سے پاک کردیا ۔ وَكَــانَ عِنْدَاللّٰهِ وَجِيْهًا ؛ اور وہ خدا کے پاس وجاہت رکھتے تھے ۔ جاہ و منزلت رکھتے تھے، معزز و محترم تھے۔

ترجمہ :- مسلمانو! تم ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنھوں نے موسٰی کو ایذا دی (ان پر تہمت تراشی) اور اللہ نے ان کو ان کے کہے ہوئے (جھوٹے الزام) سے بَری کردیا ۔ (انھوں نے جو کچھ کہا تھا اس سے بے عیب ثابت کردیا) ۔ اور موسٰی اللہ کے پاس صاحب وجاہت (عزت) تھے۔

صاحبو! ایسے مسلمان بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی شفاعت ان کی عزت و وجاہت کی وجہ سے نہیں ۔ قرآن شریف میں تو ہے لِتُعَــزِّرُوْهُ وَتُوَقِّــرُوْهُ ؛ یعنی ان کی عزت و توقیر کرو ۔ اور یہ نادان ہیں کہ کہتے ہیں کہ خدا کے پاس ان کی کچھ وجاہت نہیں ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ﴿٧٠﴾

یٰـاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! اِتَّقُوا اللّٰہَ ؛ اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب سے بچو۔ وَقُوْلُوْا ؛ اور کہو۔ قَوْلًا سَدِیْدًا ؛ سیدھی اور راست بات۔ استوار اور مضبوط بات۔

ترجمہ:- مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی اور سچی بات کہو (تمہارا ہر قول راست و دُرست ہو)۔

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧١﴾

یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ ؛ تا کہ تمہارے اعمال کی اصلاح کرے، ان کو قابلِ قبول کرے۔ قُوْلُوْا امر ہے اور یُصْلِحْ اس کا جواب ہے۔ اس لئے اس کے آخر کو جزم ہے۔ اس راست اور درست گوئی کی وجہ سے تمہارے سب کاموں کو دُرست کردے گا۔ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ؛ اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کرے گا۔ تمہارے ذنوب کو معاف کردے گا۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ ؛ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے۔ ان کے کہے پر چلتا ہے۔ ان کی فرماں برداری کرتا ہے۔ فَقَدْ فَازَا فَوْزًا عَظِیْمًا ؛ تو وہ بڑی مُراد کو پہنچے گا۔ اس کو بڑی کامیابی ہوگی۔ اس کو بڑی رستگاری و فیروزی ہوگی۔ فائز المرامی ہوگی۔

ترجمہ:- تا کہ تمہارے اعمال کو دُرست کردے اور تمہارے گناہوں کو معاف کردے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ بڑا کامیاب ہوتا ہے۔ (اس کا دامنِ طلب گُلِ مقصود سے بھرتا ہے)

سیدھی اور سچی بات کرنے سے اللہ تعالیٰ تمام اعمال دُرست کر دیتا ہے

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ

فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ﴿٧٢﴾

اِنَّـا عَـرَضْنَـا الْاَمَانَۃَ ؛ ہم نے اپنی امانت، احکام، ذِمّہ داریاں، اپنے اسماء و صفات کی تجلی علم صحیح، وجود بالعرض اور اس کا سمجھنا پیش کیا۔ سامنے رکھا۔ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ ؛ آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر۔ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا ؛ پھر ان سب نے اُس کے اُٹھانے سے انکار کیا۔ حمل امانت سے ابا کیا۔ وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا ؛ اور اس سے ڈر گئے۔ وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؛ اور اُٹھایا تو انسان نے۔ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا ؛ وہ تھا بڑا ظالم اور جاہل۔

آسماں بارِ امانت نتوانست کشید ‏ قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زوند

بارِ یک جہاں سر پر اُٹھ کھڑا ہوا لے کر ‏ کام کا مگر نکلا قلبِ ناتواں اپنا

ترجمہ :- ہم نے اپنی امانت کو آسمان ، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا ۔ پھر سب نے اس (بار) کے اُٹھانے سے انکار کیا ۔ اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس کو اُٹھالیا وہ تھا بڑا ظالم و جاہل ۔

صاحبو! وہ امانت کیا تھی ، اس میں لوگوں کے مختلف خیال ہیں ۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ امانت تکلیفِ شرعی اور احکام کا بجالانا ہے ۔کیا جن مکلفِ شرعی نہیں ؟ احکامِ الٰہی کی اطاعت ان پر واجب نہیں ؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ حکومت اورنظم و عالم کو برقرار رکھنا ہے ۔ انسان خدا کا خلیفہ ہے ۔تمام عالم کے نظام کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہے ۔ساری دنیا کا انتظام کرتا ہے ۔بعض لوگ کہتے ہیں اسماء وصفاتِ الٰہیہ کا بوجھ اُٹھانا ہے اس بوجھ کو انسان کے سوا کسی نے نہیں اُٹھایا۔ ایسی بڑی عزیز چیز کو واپس کرنا ہر کسی کا کام نہیں ۔ عارف سمجھتا ہے کہ سب کچھ اس کا ہے اور میں خود اس کا ہوں ۔ یہی بارِ امانت کو واپس کرنا ہے ۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ امانت محبت ہے اس محبت ہی کے کارن وہ جاہل بن جاتا ہے اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے اپنے میں پَن کو مٹاتا ہے ۔

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ ع

اس حملِ امانت کا نتیجہ کیا ہوا ، اس کا انجام کیا ہوا ؟

لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ ؛ اس کا انجام یہ ہوا جو احکامِ الٰہی کو بجا نہ لائیں گے ۔ خدا و رسول سے محبت نہ رکھیں گے ۔یعنی منافق مَردوں اور منافق عورتوں کو مشرک مَردوں اور مشرک عورتوں پر اللہ عذاب کرے گا ۔ وَيَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؛ اور جو لوگ نظامِ الٰہی کو برقرار رکھتے ہیں ۔ اللہ اور اس کے رسول کے احکام بجا لاتے ہیں ۔ ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان میں فنا ہوجاتے ہیں یعنی مسلمان مَرد اور مسلمان عورتیں ۔ اللہ ان کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ اور اللہ غفور ، رحیم ہے ہی ۔ وہی بخشنے والا ہے ۔ وہی مہربان ہے ۔ ان کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپالیتا ہے ۔

ترجمہ :- (انجام یہ ہوا) کہ اللہ منافق مَردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مَردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے گا ۔ اور ایماندار مَردوں اور ایماندار عورتوں کو (ان کے علمِ صحیح اور عملِ صالح کی وجہ سے) (اللہ بخشے گا) ان کی توبہ قبول کرے گا ۔ (رحمت کے ساتھ متوجہ ہوگا) ۔ اور اللہ غفور ، رحیم ہے ہی ۔

سُوْرَةُ سَبَاٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ سبا مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں (۵۴) آیتیں اور (۶) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ①

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ تعریف اللہ ہی کی ہے۔ وہ اللہ ہے کیسا ؟ اَلَّذِیْ ؛ جو۔ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اُسی کا ہے۔ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ؛ اور انجام کار تعریف خدا ہی کے لئے ہے۔ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ؛ اور وہی ہے حکمت والا باخبر۔

ترجمہ :- تعریف اللہ ہی کی ہے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اُسی کا ہے اور انجام کا لحاظ کرتے تعریف خدا ہی کی ہے۔ جو کچھ کرتا ہے حکمت سے کرتا ہے اور ہر چیز سے باخبر ہے۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ②

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ ؛ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے۔ وَلَجَ يَلِجُ وَلُوْجًا ؛ داخل ہونا۔ عرب کہتے ہیں۔ مَنْ جَدَّ وَجَدَ وَمَنْ لَجَّ وَلَجَ ؛ جس نے کوشش کی وہ پایا۔ اور جس نے اصرار کیا وہ داخل ہوا۔ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ؛ اور جو اس سے خارج ہوتا ہے، نکلتا ہے۔ وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ ؛ اور جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؛ اور جو آسمان میں عروج کرتا ہے چڑھتا ہے۔ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ؛ اور وہ رحمت و مغفرت کرنے والا ہے۔ وہ رحمت سے توبہ قبول کرتا ہے۔ گناہوں کی مغفرت کرتا ہے۔

ترجمہ :- وہ سب کچھ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے اور اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا ہے اور جو آسمان پر چڑھتا ہے اور وہ رحمت کرنے والا ہے۔ مغفرت کرنے والا ہے۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ۙ عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۳﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافر کہتے ہیں ۔ جو انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ۔ لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؛ ہمارے اوپر قیامت نہ آئے گی ۔ قُلْ بَلٰى ؛ پیغمبر تم کہو ! کیوں نہیں ۔ وَرَبِّيْ ؛ قسم ہے میرے رب کی ۔ لَتَاْتِيَنَّكُمْ ؛ قیامت تم پر ضرور آئے گی ۔ عٰلِمِ الْغَيْبِ ؛ میرا رب عالم الغیب ہے ۔ کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں ۔ تمام چھپی ڈھنکی باتوں کو جانتا ہے ۔ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ ؛ اس سے پوشیدہ نہیں ، چھپی ہوئی نہیں ، مخفی نہیں ۔ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ ؛ ذرّہ بھر کوئی چیز ، ایک بھنگے برابر بھی کوئی چیز ۔ ذَرہ چھوٹی چیونٹی کو بھی کہتے ہیں ۔ فِي السَّمٰوٰتِ ؛ جو آسمانوں میں ہے ۔ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؛ اور نہ وہ جو چیز کہ زمین میں ہے ۔ وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ ؛ اور نہ ذرّہ سے بھی چھوٹی اور کمتر چیز ۔ وَلَا اَكْبَرُ ؛ اور نہ اس سے بڑی ۔ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ؛ مگر واضح کتاب میں ۔ لوحِ محفوظ میں ۔ اللہ کے علم میں ۔ عالمِ مثال میں ہے ۔

ترجمہ :- کافر کہتے ہیں قیامت ہم پر نہ آئے گی ۔ (پیغمبر!) تم کہو ! کیوں نہیں ۔ قسم ہے میرے رب کی قیامت ضرور آئے گی ۔ (میرا رب) عالم الغیب ہے ۔ کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ذرّہ برابر بھی ہو تو ، آسمانوں میں ہو یا زمین میں ۔ ذرّہ سے بھی چھوٹی ہو یا بڑی سب کھلی کتاب میں ہے ۔ (لوحِ محفوظ میں ہے) ۔

لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾

لِيَجْزِيَ ؛ تاکہ جزا دے ۔ بدلہ دے ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح اور مناسب کام کرتے ہیں ۔ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ ؛ یہ لوگ ، ان کے لئے مغفرت ہے ۔ علمِ صحیح کے ساتھ عملِ صالح کرنے والوں کے لئے مغفرت ہے ۔ وَرِزْقٌ كَرِيْمٌ ؛ اور باعزت وکرامت رزق ہے ۔ روزی ہے ۔

ترجمہ :- (یہ سب کیوں ہو رہا ہے) تاکہ ایمان اور عملِ صالح والوں کو جزا دی جائے ۔ ان لوگوں کے لئے مغفرت ہے اور باعزت وکرامت رزق ہے ۔

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝۵

وَالَّذِيْنَ سَعَوْ ؛ اور جو لوگ سعی اور کوشش کرتے ہیں ۔ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں کے متعلق ۔ ان پر اعتراض کرنے کے لئے ۔ مُعٰجِزِيْنَ ؛ وہ اپنے خیال میں ہم کو عاجز کرنا چاہتے ہیں ۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ ؛ ان کے لئے سزا ہے، عذاب ہے ۔ مِنْ رِجْزٍ اَلِيْمٌ ؛ اسی سزا اور عقوبت کی قسم سے جو المناک ہے ۔ دردناک دکھ دینے والی ہے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ دوڑتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں ۔ ہماری آیتوں کے متعلق کہ (ہم کو ہرادیں ۔ جھٹلادیں) ہم کو عاجز کردیں ۔ (وہ ایسا ہرگز نہ کرسکیں گے) ان کے لئے المناک سزا کا عذاب ہے ۔

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ۙ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝۶

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؛ اور دیکھ لیں وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے ۔ اَلَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ؛ وہ علم، وہ احکام، وہ وحی، وہ دین جو تم پر اُتارا گیا ہے ۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ۔ هُوَ الْحَقَّ ؛ جو حق ہے ۔ عالم دیکھ لیں کہ وہ حق ہے ۔ وَيَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ؛ اور ہدایت کرتا ہے عزت مند، لائق تعریف وحمد خدا کے راستہ کی طرف ۔

ترجمہ :- اور دیکھ لیں وہ لوگ جنھیں علم دیا گیا ہے اس علمِ وحی کو جو ان پر اُتارا گیا ہے تمہارے رب کی طرف سے کہ وہی حق ہے اور باعزت و قابلِ حمد خدا کے راستہ کی طرف ہدایت کرتا ہے ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝۷

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافروں نے کہا ۔ جو لوگ مانتے نہیں، انھوں نے بیان کیا اور ٹھٹھول اور ہنسی اُڑانے کے طور پر کہا ۔ هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ ؛ کیا ہم تم کو بتادیں ایسا شخص ۔ يُّنَبِّئُكُمْ ؛ کہ عجیب وغریب بات کی خبر دیتا ہے ۔ تم سے بیان کرتا ہے ۔ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؛ جب تم مرکر ٹکڑے ٹکڑے ہوجاؤ ۔ پارہ پارہ، ریزہ ریزہ بن جاؤ ۔ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؛ تو پھر تم ایک نئی پیدائش میں ہوں گے، پھر تم مخلوق ہوں گے، پھر تم ایک نیا جنم لوگے ۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہتے ہیں کیا ہم تم کو ایک ایسا آدمی بتائیں جو خبر دیتا ہے (اور کہتا ہے) کہ جب تم ٹکڑے ٹکڑے ، ریزہ ریزہ ہوجاؤگے تو تم ایک نیا جنم لوگے ۔ اور نئی ہی تمہاری خلقت ہوگی ۔

اَفۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَمۡ بِہٖ جِنَّۃٌ ؕ بَلِ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ فِی الۡعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الۡبَعِیۡدِ ﴿۸﴾

اَفۡتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ؛ (اصل میں اَاِفۡتَرٰی ہے) کیا اس شخص نے اللہ پر افترا پردازی کی ہے ۔جھوٹ کہا ہے ۔ کیا یہ شخص بِالارادہ اور قصداً اللہ پر جھوٹ باندھا ہے، بہتان لگا تا ہے؟ اَمۡ بِہٖ جِنَّۃٌ ؛ یا اسے جنون ہے ۔سودا ہوگیا ہے؟ بَلِ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ ؛ بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ۔فِی الۡعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الۡبَعِیۡدِ ؛ عذاب میں اور دُور دراز کی ضلالت میں ہیں ۔آفت اور پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا ہیں ۔

ترجمہ :- کیا اس شخص نے اللہ پر افترا پردازی کی ہے یا دیوانہ ہے (اسے جنون ہوگیا ہے؟) (نہیں) بلکہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ عذاب اور بڑی ہی ضلالت میں گرفتار ہیں ۔

صاحبو! جس طرح مادّہ بغیر حکمِ خدا کے فنا نہیں ہوتا اُسی طرح افعال اور ان کے آثار بھی فنا نہیں ہوتے ۔ ہاں! صورت بدلتے ہیں ۔حرارت بجلی بنتی ہے ۔بجلی آواز بن جاتی ہے ۔آواز سے حرکت پیدا ہوتی ہے ۔ ان میں سے کوئی چیز فنا نہیں ہوتی ۔صرف صورتیں بدلتی ہیں ۔ ہر شخص کے ساتھ اس کے صفات لگے رہتے ہیں ۔ افعال کے آثار ہوتے ہیں ۔ اب ذرا غور کرو ایک شخص نے عمر بھر نیک کام کیئے ، خدا کو مانا ۔ اور بندگانِ خدا کی خدمت کی ۔ اور عمر بھر سختی اور تنگی میں گزارا ۔ اس کے ساتھ اس کی نیکی رہنا چاہیئے ۔ اسی طرح بعض ظالم عیش پرستی میں مبتلا ہیں ۔لوگوں پر ظلم وستم کرتے ہیں ۔غریبوں کو ایذا دیتے ہیں ۔ ان کے ساتھ ان کی بدی رہتی ہے ۔ ان کے مظالم ان کے دامن گرفتہ رہتے ہیں ۔بعض دفعہ دنیا میں نیکوں کو نیکی کی جزا نہیں ملتی ۔ اور بدوں کو بدی کی سزا نہیں ہوتی ۔ آدمی مرجاتا ہے ۔ اور اُسے کوئی بدلہ نہیں ملتا ۔لہذا ایک دوسرا عالم ہونا چاہیئے ۔جس میں نیکوں کو نیکی کا ثواب اور بُروں کو بُرائی کا عذاب ہو ۔

یاد رکھو! جو جاگتا ہے وہ سوئے گا اور جو سوئے گا وہ پھر اُٹھے گا ، بیدار ہوگا ۔ مجنون افترا پرداز لوگ کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد جینا نہیں ہے ، جو جی میں آئے کرو ۔ جتنا چاہے لوگوں کو ستاؤ ۔ طرفہ یہ کہ برائے نام خدا کو مانتے بھی ہیں ۔ کیا خدا پیدا کرکے بیکار ہوگیا؟ نہیں سب کام اُسی کے اِرادہ اور قدرت سے ہوتے ہیں ۔ سب کا انجام اُسی کی طرف ہے ۔ خدا کو منہ دکھانا ہے ۔ اس کو جواب دینا ہے ۔ اچھا کروگے جزا پاؤگے ۔ بُرا کروگے سزا پاؤگے ۔

انسان کے اعمال فنا نہیں ہوتے

اَفَلَمۡ یَرَوۡا اِلٰی مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مَا خَلۡفَہُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ اِنۡ نَّشَاۡ نَخۡسِفۡ بِہِمُ الۡاَرۡضَ اَوۡ نُسۡقِطۡ عَلَیۡہِمۡ کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّکُلِّ عَبۡدٍ مُّنِیۡبٍ ﴿۹﴾ ع ۷

اَفَلَمْ یَرَوْا ؛ کیا پھر انھوں نے دیکھا نہیں ۔ نظر نہیں کی ۔ اِلٰی مَابَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ؛ جو ان کے سامنے ہے اور پیچھے ہے ۔ مِنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمان اور زمین سے ۔ دیکھو زمین میں کیا کیا تغیرات ہوتے ہیں ۔ کبھی قحط پڑتا ہے ۔ کبھی ہر طرح کی فراغت نصیب ہوتی ہے ۔ زمین خشک بھی ہوتی ہے ، اور تازہ بھی ۔ آسمان پر کبھی تارے نکلتے ہیں کبھی چاند نکلتا ہے ۔ اور کبھی تاریکی رہتی ہے جو رات دن ہر طرح کا انقلاب پیدا کرتا ہے ۔ حالات بدلتے رہتے ہیں ۔ آثار میں تغیرات ہوتے ہیں ۔ وہ کیا نہیں کرسکتا ؟ اِنْ نَشَاْ ؛ اگر ہم چاہیں ، ہم ارادہ کریں ، ہماری مشیت میں آجائے ۔ نَخْسِفْ بِھِمُ الْاَرْضَ ؛ تو ہم ان کو زمین میں دھنسا دیں ۔ اَوْنُسْقِطْ عَلَیْھِمْ ؛ یا ہم ان پر گرادیں ، ڈال دیں ۔ کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان کا ایک ٹکڑا ۔ آسمان کا ایک حصّہ ۔ مثلاً کوئی ستارہ ، شہاب ثاقب ، دُمدار ستارہ ۔ زمین کو ٹکر ماردے ، اس پر آگرے ۔ بے شک سب کچھ کرسکتا ہے ۔ اس کو ہر طرح کی قدرت ہے ۔ اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیَةً ؛ بے شک اس میں نشانی ہے ، پتہ ہے ۔ دلیل ہے ۔ مگر کس کے لئے ؟ لِکُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ؛ ہر اس بندہ کے لئے جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے ۔

ترجمہ :- کیا ان لوگوں نے ان تمام چیزوں کو نہیں دیکھا جو ان کے آگے پیچھے ہیں ۔ زمین ہو یا آسمان کہ اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کا ایک ٹکڑا گرادیں ۔ اس میں ہر اس بندہ کے لئے نشانی ہے (عبرت ہے) جو خدا کی طرف رجوع کرتا اور اس سے انابت رکھتا ہے ۔

وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضۡلًا ؕ یٰجِبَالُ اَوِّبِیۡ مَعَہٗ وَ الطَّیۡرَ ۚ وَ اَلَنَّا لَہُ الۡحَدِیۡدَ ﴿ۙ۱۰﴾

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ؛ ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے فضیلت دی ، بڑی بزرگی دی ۔ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ ؛ اے پہاڑو ذکرِ الٰہی میں داؤد کا ساتھ دو ۔ حضرت داؤد ایسی خوش لحنی اور قوت کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرتے کہ پہاڑ گونج اُٹھتے ۔ وَالطَّیْرَ ؛ اور پرندوں کے ساتھ یعنی پہاڑ گونج اُٹھتے اور پرندے بھی ان کا ساتھ دیتے ۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے خوش گلو ہونے کے متعلق فرماتے ہیں ۔ لَقَدْ اُعْطِیَ مِزْمَارًا مِنْ مَّزَا مِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ ؛ یعنی شاگردانِ داؤد کے مزامیر سے ایک مزمار ان کو بھی دیا گیا ہے ۔ یعنی ان کا گلا کیا ہے ایک بانسری بجتی ہے ۔ وَاَلَنَّالَهُ الْحَدِیْدَ ؛ اور ہم نے نرم کردیا داؤد کے حق میں

لوہے کو۔ یعنی لوہاری کام میں وہ ایسے ماہر تھے کہ لوہا ان کے حق میں موم ہو گیا ہے۔

ترجمہ :- اور ہم نے داؤد کو اپنے فضل (وکرم) سے سرفراز کیا تھا۔ (اس کے فضل سے یہ بھی ہے) اے پہاڑو تم اور پرندے ذکر میں داؤد کا ساتھ دیں اور ہم نے داؤد کے لئے لوہے کو نرم اور ملائم کردیا تھا۔

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۱﴾

اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ ؛ اور ہم نے حکم دیا پوری کشادہ زرہیں بناؤ۔ سَابِغ۔ کامل۔ وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ ؛ اور اندازہ رکھو کڑیاں بنانے میں۔ وَاعْمَلُوْا صٰلِحًا ؛ اور اچھے کام کرو۔ داؤد علیہ السلام زرہیں بناکر اپنی قوت بسری کرتے تھے۔ ان کی زندگی ان کی دستکاری پر تھی۔ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ؛ یقیناً جو اعمال تم کرتے ہو میں ان کو دیکھتا ہوں، ان سے خوب واقف ہوں۔

ترجمہ :- (اور یہ حکم دیا) کہ پوری زرہیں بناؤ اور کڑیوں میں اندازہ قائم رکھو۔ اچھے کام کرو میں تمہارے اعمال سے یقیناً واقف ہوں۔

(داؤد علیہ اسلام کے صاحبزادے سلیمان علیہ السلام تھے۔ باپ بیٹے دونوں پیغمبر ہیں۔ سلیمان علیہ السلام نہایت ذکی اور تیز فہم پیغمبر تھے۔)

وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّھَا شَھْرٌ وَّرَوَاحُھَا شَھْرٌ ۚ

وَاَسَلْنَا لَهٗ عَیْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۭ

وَمَنْ یَّزِغْ مِنْھُمْ عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۱۲﴾

وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ ؛ اور ہم نے مسخر کیا سلیمٰن کے لئے ہوا کو۔ غُدُوُّھَا شَھْرٌ ؛ اس ہوا کی پہلی منزل مہینہ بھر کی تھی۔ وَرَوَاحُھَا شَھْرٌ ؛ اور شام کی منزل بھی مہینہ بھر کی تھی۔ عربوں کے پاس رات رہے سے ٹھنڈے ٹھنڈے نکلتے ہیں اور نو دس بجے اُتر پڑتے ہیں۔ اتنی دیر میں ہوا سلیمان علیہ السلام کے تخت کو ایک مہینہ کے فاصلہ پر پہنچا دیتی تھی۔ اور چار پانچ بجے پھر سفر شروع کرتے ہیں اور نو دس بجے پھر اُتر جاتے ہیں۔ یہ ان کی دوسری منزل ہے۔ اس میں بھی مہینہ بھر کا فاصلہ طے ہو جاتا تھا۔ پہلے زمانے میں اُڑن کھٹولے تھے۔ اس زمانے میں طیارے ہیں، جو بسرعت تمام راہ قطع کرتے ہیں۔ خدا نے ہوا کو تختِ سلیمانی کے تابع کردیا ہو تو اس میں بعد کی کیا بات ہے۔ اور تعجب کا کیا امر ہے اور انکار کی کیا وجہ ہے۔ یہ کیا ظلم ہے کہ طیارہ کے ذریعہ سے لندن پہنچتے ہیں اس پر تو کامل یقین، ایمان۔ ہوا سلیمان علیہ السلام کے تخت کو اُڑا لے جاتی تھی، وہ ناممکن۔ وَاَسَلْنَا لَهٗ ؛ اور ہم نے ان کے لئے بہادئے، ایک سیلاب تھا کہ جاری تھا۔ عَیْنَ الْقِطْرِ ؛ چشمے، ڈامر کے،

پیٹرول کے، مٹی کے تیل کے۔ جس سے ان کے کارخانے چلتے تھے۔ مگر عام طور سے قطر کے معنی لئے جاتے ہیں گداختہ تانبا۔ اس زمانہ میں اگر کارخانے اور مشنریاں نہیں تھے تو مصر کے اہرام کیسے تیار ہوئے اور اتنے بڑے بڑے پتھر کس طرح اُٹھائے گئے۔ اہلِ یورپ کا طریقہ ہے کہ پہلی ایجادات کو چھپائیں اور اپنی طرف منسوب کریں۔ وَمِنَ الْجِنِّ ؛ اور بعض جن بھی تھے۔ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ جو ان کے سامنے کام کرتے تھے۔ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؛ اپنے آقا کے حکم سے۔ وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ ؛ اور ان میں سے جو سرتابی کرے۔ ٹیڑھا پن کرے۔ عَنْ اَمْرِنَا ؛ ہمارے حکم سے۔ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ؛ ہم ان کو آتشِ دوزخ کا مزہ چکھائیں گے۔

ترجمہ :- اور ہم نے سلیمان کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا تھا۔ صبح کے سفر میں ایک مہینہ کا فاصلہ طے ہوتا اور شام کے سفر میں ایک مہینہ کا فاصلہ اور ہم نے سلیمان کے لئے مٹی کے تیل اور پٹرول کے چشمے بہا دیئے تھے اور (ان کے لئے) بعض ایسے جنوں کو بھی مسخر کر دیا تھا جو ان کے سامنے بحکمِ خدا کام کرتے تھے اور جو ان میں سے ہمارے حکم کی سرتابی کرے، ہم اسے دوزخ کا عذاب چکھائیں گے۔

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿۱۳﴾

يَعْمَلُوْنَ لَهٗ ؛ وہ سلیمان کے لئے بناتے تھے۔ مَا يَشَآءُ ؛ جو سلیمان چاہتے۔ مِنْ مَّحَارِيْبَ ؛ محراب۔ وَتَمَاثِيْلَ ؛ اور تصویریں۔ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ ؛ اور ایسے لگن جیسے حوض۔ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؛ اور بھاری دیگیں جو اپنی جگہ جمی ہوئی ہیں۔ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؛ اور ہم نے داؤد کی نسل کو حکم دیا کہ اے داؤد کے متعلقین تم خدا کا شکر ادا کرو۔ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ؛ اور میرے بندوں میں سے شکر گزار کم ہیں۔

ترجمہ :- وہ کام کرتے جو (سلیمان) چاہتے ان کے لئے محرابوں میں کام اور تصویریں بناتے اور (بڑے بڑے) لگن حوضوں کی طرح اور دیگیں (چولھوں پر) جمی ہوئی تھیں۔ اور آلِ داؤد تم شکر ادا کرو۔ مگر میرے بندوں میں سے بہت کم بندے شکر گزار ہیں۔

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ

فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۱۴﴾

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ ؛ پھر جب ہم نے مقرر کیا ان پر موت کو ۔ موت کا فیصلہ کردیا ۔ مرنے کا حکم جاری کیا ۔ مَادَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ ؛ ان کے مرنے کی کسی نے انھیں اطلاع نہیں کی ۔ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ ؛ مگر زمین کے کیڑے ۔ گھن ۔ دیمک ۔ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ؛ کہ ان کے ہاتھ کے عصا کو کھائے جاتی تھی ۔ فَلَمَّا خَرَّ ؛ سلیمان علیہ السلام لکڑی ٹیک کر کھڑے تھے ۔ لکڑی کو گھن لگ گیا ۔ دیمک لگ گئی تو آپ گر پڑے ۔ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ ؛ تو جنوں کو معلوم ہوگیا ۔ اَنْ لَّوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ ؛ کہ اگر وہ غیب داں ہوتے ۔ تمام راز ہائے پنہاں سے واقف ہوتے ۔ مَالَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ؛ تو نہ رہتے ذِلّت کی تکلیف میں ، اہانت کے عذاب میں ۔

ترجمہ :- پھر جب ہم نے ان پر (سلیمان پر) موت کا حکم دے دیا تو ان کے مرنے کی (جنوں کو) کسی نے اطلاع نہیں دی ۔ مگر زمین کا کیڑا ۔ (دیمک ۔ گھن) کہ ان کے عصا کو کھائے جارہا تھا ۔ پھر جب وہ (سلیمان علیہ السلام) گر پڑے تو جنوں کو معلوم ہوگیا کہ اگر وہ غیب داں ہوتے تو اس ذِلّت کے عذاب میں نہ رہتے ۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۬ۙ
كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾

لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ ؛ سَبا کے لوگوں کے لئے تھی ۔ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ ؛ ان کے مسکن میں قدرتِ الٰہی کا ایک کرشمہ ۔ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّ شِمَالٍ ؛ سیدھی بائیں جانب دو جنتیں ۔ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کے رزق سے کھاؤ ۔ خدا نے جو تمہیں دیا ہے کھاؤ ۔ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؛ اور اس کا شکریہ بھی ادا کرو ۔ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ؛ شہر بھی اچھا ہے اور خدا بھی مغفرت کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- سَبا کے لوگوں کے لئے ان کے سکونت پذیری کے مقام میں (ان کے رہنے کی جگہ) خدا کی قدرت کی ایک بڑی نشانی اور کرشمہ تھا ۔ دو باغ دائیں بائیں تھے ۔ اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو (اس کی قدر کرو) ۔ شہر بھی اچھا ہے اور پروردگار بھی مغفرت کرنے والا ہے ۔

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ

وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَىْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿۱۶﴾

فَاَعْرَضُوْا ؛ انھوں نے ہماری عنایتوں کا شکر ادا نہیں کیا ۔ پھر اعراض کیا ۔ منہ پھیرلیا، سرتابی کی ۔ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ ؛ پھر ہم نے ان پر چھوڑ دیا ۔ بھیجا ۔ سَيْلَ الْعَرِمِ ؛ سیلاب بند، تالاب کا کٹہ ٹوٹ کر سخت طغیانی ہوئی ۔ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ؛ اور ان کے دونوں باغوں کو بدل دیا دو باغوں سے مگر کیسے ۔ ذَوَاتَىْ اُكُلٍ خَمْطٍ ؛ دو بدمزہ پھل والے ۔ دو بدمزہ کسیلے میوے والے ۔ وَّاَثْلٍ ؛ اور جھاؤ گالے جو ایک قسم کا ببول کا درخت ہے ۔ وَّشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ؛ اور قدرے قلیل بیری کے درخت ۔ کچھ تھوڑے سے بیر کے درخت تو رہ گئے باقی سب تباہ ہوگئے ۔

ترجمہ :- پھر انھوں نے اعراض کیا (سرتابی کی) ۔ پھر ہم نے ان پر بند (توڑ کر طغیانی) کا سیلاب بہا دیا ۔ اور ان کے دو باغوں کے عوض ایسے دو باغ بدل دیئے جن میں بدمزہ کسیلے پھل تھے ۔ اور کچھ جھاؤ کے درخت اور قدرے قلیل بیر کے درخت ۔

ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ وَهَلْ نُجٰزِیْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿۱۷﴾

ذٰلِکَ ؛ یہ سزا ۔ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؛ ہم نے انھیں دی ان کے کفر کی وجہ سے ۔ ناسپاسی و ناقدری کی وجہ سے ۔ وَهَلْ نُجٰزِیْٓ ؛ اور ہم ایسی سزا نہیں دیتے ۔ اِلَّا الْكَفُوْرَ ؛ مگر ناقدرے ناشکرے کو ۔ یہاں ۔ ھَلْ استفہام انکاری ہے ۔ جو نفی کا کام دیتا ہے ۔

ترجمہ :- یہ سزا ہم نے ان کی ناشکری کی وجہ سے دی ۔ اور ہم ایسی سزا نہیں دیتے مگر ناشکرے ناقدرے کو ۔

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِیَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى ؛ اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان بنا دیا ۔ اَلَّتِیْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؛ جن میں ہم نے برکت اُتاری تھی ۔ قُرًى ظَاهِرَةً ؛ بستیاں ظاہر جو نظر آتی ہیں ۔ آباد کئے ۔ وَقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؛ اور اس میں چلنے کا ایک خاص اندازہ کر رکھا تھا ۔ ایک حد بندی کی تھی ۔ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِیَ وَ اَيَّامًا ؛ راتوں کو اور دن میں ان میں چلو ۔ اٰمِنِيْنَ ؛ امن چین سے ۔ بے کھٹکے ۔ بے فکر ۔

ترجمہ :- ہم نے آباد کر دی تھی (ملکِ سبا اور ملکِ شام کی) بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دی تھی ۔

بہت سی بستیاں جو نظر آتی ہیں اور (مسافروں کے) چلنے کے لئے حد بندی بھی کردی تھی۔ امن و امان کے ساتھ رات دن ان میں چلو۔

فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۱۹

فَقَالُوْا ؛ (ملک کے چھوٹے اور دیہات کے نزدیک نزدیک ہونے کی وجہ سے) انھوں نے کہا۔ رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا ؛ اے ہمارے پروردگار (ملک کو بڑا اور وسیع کرکے) ہمارے سفروں کو بڑے بڑے کر۔ وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ؛ اور عطیہ الٰہی پر قناعت نہ کرکے انھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ؛تو ہم نے بھی ان کو قصّہ کہانی بنادیا۔ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ؛ اور ان کو پارہ پارہ کردیا۔ ان کی دھجیاں بکھیر دیں۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؛ بے شک اس میں نشانیاں ہیں۔ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ؛ ہر صابر و شاکر کے لئے۔

ترجمہ :- پھر ان لوگوں نے کہا ! اے ہمارے پروردگار ! (ہمارے ملک کو وسیع کرکے) ہمارے سفروں کو دور دراز کردے اور (ناشکری کرکے) انھوں نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔ پھر ہم نے ان کو (ہلاک کرکے) قصّہ کہانی بنادیا اور ان کو ریزہ ریزہ کردیا (ان کی دھجیاں بکھیر دیں)۔ اس میں ہر صابر و شاکر کے لئے نشانیاں ہیں۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۰

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ ؛ ابلیس نے ان لوگوں کے متعلق جو رائے قائم کی تھی کہ یہ لوگ میرے تابع ہوجائیں گے، سچا کر دکھایا۔ فَاتَّبَعُوْهُ ؛ پھر ان لوگوں نے اس کی اتباع کی۔ اس کی چال پر چلے۔ اس کے پیچھے ہولئے۔ اس کے قدم بقدم گام فرسا ہوئے۔ اسی رنگ پر اُٹھے۔ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ سوائے چند ایمانداروں کے۔ مگر ایک گروہ ایمانداروں کا کہ انھوں نے شیطان کی اتباع نہیں کی۔

ترجمہ :- اور شیطان نے ان لوگوں کے بارے میں جو رائے قائم کی تھی، اُسے سچا کر دکھایا پھر ان لوگوں نے اس کی اتباع بھی کی (اس کا کہا مان بھی لیا)۔ سوائے ایمانداروں کے ایک گروہ کے (کہ اس نے شیطان کی اتباع نہیں کی)۔

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؕ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ﴿۲۱﴾ ع ۲/۱۲ ۸

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ؛ اور شیطان کا ان پر کیا زور۔ شیطان بھی اچھے بُروں کی تمیز کا ایک آلہ ہے۔ ایک ذریعہ ہے۔ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ تُؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ ؛ مگر اس لئے کہ ہم تمیز کر لیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ ؛ اس شخص سے کہ آخرت سے متعلق وہ شک میں پڑا ہوا ہے۔ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ؛ اور تمہارا رب ہر شئے کا محافظ نگہبان اور نگران ہے۔ شیطان انسان کو اغوا تو کرتا ہے۔ اُسے بہکاتا تو ہے مگر اس کا زور یا تسلط انسان پر نہیں۔ بُرا کام خود انسان کرتا ہے۔ بے شک وہ مشیرِ خاص ہے۔ مکّار ہے۔

ترجمہ:- شیطان کا ان لوگوں پر کسی قسم کا تسلط ہرگز نہیں۔ (اور بظاہر غلط مشورہ دینے سے جو ایک صورت پیدا ہوگئی ہے وہ بھی) اس وجہ سے ہے کہ ہم تمیز کر لیں کہ کون آخرت پر ایمان رکھتا ہے اور کون اس کے متعلق شک میں پڑا ہے اور تمہارا رب ہر شئے کا نگہبان اور نگرانِ حال ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿۲۲﴾

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو۔ اُدْعُوْا ؛ پکارو۔ بُلاؤ۔ اَلَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ ان لوگوں کو جن کے متعلق تم زعم کرتے ہو کہ وہ خدا کے سوا کچھ کرنے دھرنے والے ہیں۔ اس کی خدائی میں کچھ دخیل ہیں۔ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ؛ وہ مالک نہیں ہیں ذرّہ بھر چیز کے بھی۔ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؛ آسمانوں میں نہ زمین میں۔ کسی کو کچھ اختیار نہیں ہے۔ کسی چیز کے مالک نہیں۔ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ ؛ ان لوگوں کے لئے آسمان زمین میں کچھ شرکت نہیں۔ ساجھا نہیں۔ وَمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ؛ اور نہ ان میں سے کوئی خدا کا پشتی بان، پشت پناہ اور یار و مددگار ہے۔

ترجمہ:- (پیغمبر!) تم کہو۔ جن کو تم خدا کے سوا (دخیلِ حکمت) سمجھتے ہو (خدائی میں شریک مانتے ہیں) ذرا ان کو پکارو۔ وہ ذرّہ بھر اختیار نہیں رکھتے۔ نہ آسمانوں میں نہ زمین میں نہ ان دونوں (کے پیدا کرنے) میں کسی کو شرکت ہے اور نہ ان میں سے کوئی اس کا (اللہ کا) کسی کام میں یار و مددگار ہے۔

خدا جسے چاہے شفاعت کی اجازت دے

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ

حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿۲۳﴾

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ ؛ اور شفاعت نفع بخش نہیں ہوتی ۔ سفارش کام نہیں آتی ۔ عِنْدَهٗ ؛ خدا کے پاس ۔ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؛ مگر اُسی شخص کے لئے جس کو خدا نے اذن دیا ہو ۔ اجازت دی ہو ۔ اس آیت سے اتنا تو ثابت ہو رہا ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ شفاعت کرنے کی اجازت دے گا بھی ؟ اب آپ سچ کہنا رسولِ خدا محمد مصطفیٰ ﷺ سے زیادہ سفارش کرنے کا کون مستحق ہوسکتا ہے ۔ حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ ؛ یہاں تک کہ جب ان کے قلوب سے گھبراہٹ غائب ہوجائے گی ۔ اضطراب و بےقراری جاتی رہے گی ۔ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؛ لوگ کہیں گے تمہارے رب نے کیا فرمایا ۔ قَالُوا الْحَقَّ ؛ سننے والے جواب دیں گے ۔ اللہ نے حق اور واجبی اور دُرست بات فرمائی ۔ اس کا جو حکم ہے حق ہے جو بات ہے دُرست ہے ۔ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ؛ اور اس کا مرتبہ اعلیٰ ہے ۔ وہ بڑا بزرگی والا ہے ۔ بلند ہے ، بڑا ہے ۔

ترجمہ :- اور اس کے پاس شفاعت کام نہ آئے گی ۔ مگر اس شخص کی جس کو (خدا نے) اذن اور اجازت دی ہے ۔ جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دُور ہوجائے گی تو کہیں گے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ۔ کہیں گے سچ فرمایا ۔ اور اس کا مرتبہ اعلیٰ ہے اس کی قدر و منزلت بڑی ہے ۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

قُلِ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ ؛ تم کو کون رزق دیتا ہے ، روزی دیتا ہے ۔ کھلاتا پلاتا ہے ۔ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں ۔ قُلِ اللّٰهُ ؛ تم ہی کہہ دو ، اللہ ، یعنی وہی کھلاتا پلاتا ہے ، وہی رزق دیتا ہے ۔ وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ ؛ اور ہم یا تم ۔ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ یا تو ہدایت پر ہیں یا واضح گمراہی اور کھلی ضلالت میں ، خدائے تعالیٰ صریح طور سے نہیں فرماتا کہ تم گمراہ ہو ۔ بلکہ یہ فرماتا ہے کہ ہم یا تم میں سے کوئی ایک گمراہی پر ہے ۔ اس کا تعین کہ کون گمراہ ہے ہر شخص کا ضمیر کرسکتا ہے ۔ لاکھ عذر کرو دل پکار کر کہتا ہے کہ میں مجرم ہوں ۔ گنہگار ہوں ۔ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَه وَلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَه ۔ لاکھ حیلہ کرو ہزار باتیں بناؤ ۔ ضمیر پکار اُٹھتا ہے کہ میں غلطی پر ہوں ۔ میں نے بُرا کام کیا ۔

ترجمہ :- تم کہو ۔ آسمانوں اور زمین میں سے کون تم کو رزق دیتا ہے ۔ کہو اللہ ۔ اور ہم یا تم ہدایت پر ہیں یا کھلی ضلالت پر ۔

قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۲۵

قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا اَجْرَمْنَا ؛ تم سوال نہیں کئے جاؤ گے ہمارے جرموں سے ، ہمارے گناہوں کی تم سے باز پرس نہ ہوگی ۔ وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ؛ اور تمہارے اعمال کے متعلق ہم سے سوال نہ کیا جائے گا ۔ تمہارے گناہوں کی ہم سے پرسش نہ ہوگی ۔

ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار

ترجمہ :- (اے رسولِ کریم !) تم کہو ہمارے گناہوں کی ، جرموں کی تم سے باز پرس نہ ہوگی اور تمہارے اعمال کی باز پرس ہم سے نہ ہوگی ۔

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ۲۶

قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ؛ تم کہو ۔ جمع کرے گا ہم دونوں کو ہمارا رب قیامت میں ۔ ہم اور تم دربارِ الٰہی میں حاضر ہوں گے ۔ ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؛ پھر ہم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے گا ۔ اور حق بات کا حکم دے گا ، کھول دے گا کہ کون حق پر تھا ۔ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ؛ اور وہی ہے حکم کرنے والا ۔ اور علم رکھنے والا ۔

ترجمہ :- تم کہوں ہمارا پروردگار ہم کو تم کو (قیامت کے دن) جمع کرے گا ۔ اور حق حق فیصلہ ہمارے تمہارے درمیان کردے گا ۔ وہی حق کا دروازہ کھولنے والا ہے ، وہی علم والا ہے ۔

قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۲۷

قُلْ اَرُوْنِیَ ؛ پیغمبر تم کہو ۔ ذرا مجھے بتا تو دو ۔ ذرا دکھلا تو دو ۔ اَلَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ شُرَكَآءَ ؛ جن کو تم خدا سے ملا رہے ہو شریک بنا کر ۔ اس کا ساجھی ٹھیرا رہے ہو ۔ كَلَّا ؛ بس بس کوئی نہیں ۔ بَلْ هُوَ اللّٰهُ ؛ بلکہ وہ اللہ ہے ۔ اس کا وجود بالذات اس کے سوا سب کا وجود بالعرض ہے ۔ اَلْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ؛ وہی ہے عزت والا ، حکمت والا ۔

ترجمہ :- تم کہو : ذرا مجھے دکھا تو دو ۔ ان لوگوں کو جنھیں تم خدا سے ملاتے ہو ۔ اس کا شریک ٹھہراتے ہو ۔ ہرگز نہیں بلکہ وہی ہے اللہ عزت وحکمت والا ۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا وَّلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۝۲۸

وَمَـآ اَرۡسَلۡنٰـكَ اِلَّا كَـآفَّـةً لِّلنَّاسِ ؛ اور ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر عامۃ الناس کے لئے ۔ اوّل جو پیغمبر آتے تھے خاص خاص قوموں کے لئے بھیجے جاتے تھے ۔ رسولِ خدا محمد مصطفےٰ ﷺ عامۃ الناس کے لئے اور قیام قیامت تک کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے ہیں ۔ اسلام میں نہ رنگ کو دخل ہے نہ زبان کو نہ زمین کو نہ خاندان کو ۔ اسلام کی قومیت عملِ صالح پر ہے ۔

چین وعرب ہمارا ہندوستاں ہمارا ÷ مسلم ہیں ہم وطن سارا جہاں ہمارا

ہمارے پاس ملکی غیر ملکی کا جھگڑا نہیں ۔ اختلاف ہے تو مسلم غیر مسلم کا ۔ کیونکہ ہمارے پاس اعتقادِ صحیح اور عملِ صالح پر دارومدار ہے ۔

بَشِيۡرًا وَّ نَذِيۡرًا ؛ اچھے کام کرنے والوں کو بشارت اور خوش خبری دیتے ہو ۔ اور بُرے کام کرنے والوں کو ڈراتے ہو ۔ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ؛ مگر اکثر لوگ ناواقف ہیں ، کچھ نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- اے پیغمبر ! ہم نے تم کو تمام دنیا کے لوگوں کیلئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے ۔ تم خوش خبری بھی دیتے ہو اور ڈراتے بھی ہو ۔ مگر اکثر لوگوں کو اس کا علم نہیں ۔

وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝۲۹

وَيَقُوۡلُوۡنَ ؛ اور منکرین کہتے ہیں ۔ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ ؛ یہ وعدہ پورا کب ہوگا ذرا بتاؤ تو ۔ اِنۡ كُـنۡـتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ؛ اگر تم سچے ہو ۔

ترجمہ :- اور (منکرین) کہتے ہیں ۔ یہ وعدہ کب ہے (کب پورا ہوگا) اگر تم سچّے ہو (تو بتادو) ۔

قُلۡ لَّـكُمۡ مِّيۡعَادُ يَوۡمٍ لَّا تَسۡتَاۡخِرُوۡنَ عَنۡهُ سَاعَةً وَّلَا تَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ۝۳۰

قُلۡ لَـكُمۡ مِّيۡعَادُ يَوۡمٍ ؛ پیغمبر ! تم کہو کہ تمہارے لئے ایک ایسے دن کی میعاد ہے ، وقت ہے ، وعدہ ہے ۔ لَا تَسۡـتَـاۡخِرُوۡنَ عَنۡهُ سَاعَةً ؛ ایک گھڑی تم اس سے پیچھے نہ رہ سکو گے ۔ وَّلَا تَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ؛ اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو ۔

ترجمہ :- پیغمبر ! تم کہہ دو تمہارے لئے ایک ایسے دن کی میعاد ہے جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکو گے اور نہ ایک گھڑی آگے بڑھ سکو گے ۔

نبی کریم کی رسالت سارے عالم کے لئے اور قیامت تک کے لئے ہے

ع ۹ ۳ النصف

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ
وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ِۨالْقَوْلَ ۚ
يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ منکرین نے کہا۔ ان لوگوں نے کہا جو کفر کرتے ہیں۔ لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ ؛ ہم ہرگز اس قرآن پر ایمان نہ لائیں گے۔ وَلَا بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ اور نہ ان کتابوں پر ایمان لائیں گے جو اس سے پہلے ہوئے ہیں۔ اور نہ ان باتوں پر جو اس کے سامنے ہیں۔ وَلَوْ تَرٰى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ ؛ کاش اے مخاطب ! تو ان ظالموں کو دیکھتا جب کہ۔ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ جواب دہی اور پرسشِ اعمال کے لئے دربارِ الٰہی میں کھڑے ہوئے ہیں، ٹھیرے ہوئے ہیں۔ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ الْقَوْلَ ؛ ان میں سے بعض لوگ بعض لوگوں کی طرف قول کو رَد کرتے ہوں گے، پلٹاتے ہوں گے، پھیرتے ہوں گے، ایک دوسرے کی بات کاٹتے ہوں گے۔ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا ؛ جو لوگ ضعیف سمجھے گئے تھے، کمزور سمجھے گئے تھے وہ کہتے ہیں۔ لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا ؛ ان لوگوں سے جو بڑے سمجھے جاتے تھے۔ عاجزی کرنے والے تکبّر کرنے والوں سے۔ضعیف قوی سے۔ چھوٹے بڑوں سے، کہیں گے۔ لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ؛ اگر تم نہ ہوتے تو ہم مسلمان ہوتے۔ ایماندار ہوتے۔ تم نے ہم کو بہکایا۔ صحیح راستہ پر چلنے نہیں دیا۔ تمہارے بہکاوے سے ہم تو کہیں کے نہ رہے۔

ترجمہ :- کافروں نے کہا۔ ہم نہ قرآن پر ایمان لائیں گے اور نہ ان (احکام) پر جو اس کے سامنے دھرے ہیں۔ اور کاش (اے مخاطب !) تو ظالموں کو دیکھتا کہ دربارِ الٰہی میں کھڑے ہیں۔ ایک، دوسرے کی بات کو رَد کر رہا ہے۔ ضعیف لوگ قوی لوگوں سے کہہ رہے ہیں تم نہ ہوتے تو ہم مسلمان ہوتے، با ایمان ہوتے۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى
بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا ؛ ان کے بزرگوں نے ان کے کمزوروں سے کہا، اعلٰی درجہ کے لوگ ادنٰی

درجہ کے لوگوں سے کہیں گے، سرکش، غریبوں سے کہیں گے۔ اَنَحْنُ صَدَدْنٰکُمْ عَنِ الْھُدٰی ؛ کیا ہم نے تم کو زبردستی ہدایت سے روکا تھا۔ بَعْدَ اِذْجَآءَکُمْ ؛ جب کہ ہدایت تمہارے پاس پہنچ چکی تھی۔ بَلْ کُنْتُمْ مُّجْرِمِیْنَ ؛ بلکہ تم ہی ہو مجرم، گنہگار، قصوروار۔

ترجمہ :- سرکشوں نے ضعیفوں سے کہا۔ کیا ہم نے تم کو ہدایت سے روکا تھا جب کہ وہ تمہارے پاس پہنچ چکی تھی؟ (نہیں) بلکہ تم ہی ہو قصوروار (گنہگار)۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا بَلْ مَکْرُ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّکْفُرَ بِاللّٰہِ وَنَجْعَلَ لَہٗٓ اَنْدَادًا ؕ وَاَسَرُّوا النَّدَامَۃَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْٓ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ ھَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾

وَقَالَ الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا ؛ اور ضعیفوں نے قویوں سے کہا۔ بَلْ مَکْرُ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ ؛ بلکہ تمہاری رات دن کی تدبیروں نے ہم کو روکا، بہکایا۔ اِذْتَاْمُرُوْنَنَا ؛ جب کہ تم ہم کو حکم دیتے تھے۔ اَنْ نَکْفُرَ بِاللّٰہِ ؛ کہ ہم خدا سے انکار کریں۔ وَنَجْعَلَ لَہٗ اَنْدَادًا ؛ اور اس کے برابر والے اور شریک مانیں، خدا کا ساتھی مانیں۔ وَاَسَرُّوا النَّدَامَۃَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؛ اور دل ہی دل میں نادم ہوئے، اندر ہی اندر پچھتانے لگے، جب کہ انھوں نے عذاب کو دیکھا۔ وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِیْٓ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ ہم نے کافروں کے گلوں میں طوق ڈال دیئے۔ اَغْلٰلٌ جمع غُلٌّ طوق۔ ھَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَاکَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ؛ وہ نہیں جزا دیئے جائیں گے مگر ان کاموں کی کہ وہ کرتے تھے، ان کو ان کے اعمال کی جزا ملے گی، جیسا کرتے تھے ویسا بھریں گے۔

ترجمہ :- اور ضعیفوں نے قویوں سے کہا۔ (نہیں) بلکہ تمہاری رات دن کی تدبیروں نے (ہم کو بہکایا) کیونکہ تم ہم کو حکم دیتے تھے کہ اللہ کو نہ مانیں اور اس کے شریک مانیں اور وہ دل ہی دل میں لگے پچھتانے، نادم اور پشیمان ہونے جب کہ عذاب ان کے سامنے آ گیا اور ہم نے کافروں کے گلوں میں طوق ڈال دیئے۔ (ان کے اعمال ان کے گلے کا ہار ہوگئے) جو جیسا کرے گا ویسا بھرے گا (جیسا عمل ویسی جزا)۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْھَآ ۙ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِہٖ کٰفِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ ؛ ہم نے کسی بستی میں کسی ڈرانے والے یعنی پیغمبر کو نہیں بھیجا ۔ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْھَآ ؛ مگر ان کے خوش حال لوگوں نے کہا ، آسودہ لوگوں نے کہا ۔ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِہٖ کٰفِرُوْنَ ؛ بے شک ہم اس وحی ، اس کتاب ، اس مذہب ، ان احکام کو نہیں مانتے جو تم پر نازل ہوئے ہیں ، جس کے ساتھ تم بھیجے گئے ہو ۔

ترجمہ :- (کسی گاؤں کسی قصبہ) کسی بستی میں ہم نے پیغمبر نہیں بھیجا ، مگر اس کے آسودہ اور خوش حال لوگوں نے کہا تم جس (وحی) کے ساتھ بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں مانتے ۔

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۳۵﴾

وَقَالُوْا ؛ اور ان منکرین نے کہا ۔ نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ؛ ہمارا مال بھی زیادہ ہے ، ہماری اولاد بھی زیادہ ہے ۔ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ؛ اور ہمیں کچھ بھی عذاب نہ ہوگا ۔

اب تو آرام سے گزرتی ہے ÷ عاقبت کی خبر خدا جانے

ترجمہ :- اور ان لوگوں نے کہا ہمارے مال وعیال میں کمی نہیں ۔ اور ہم کو ہرگز عذاب نہ ہوگا ۔

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ع ۱۰

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو ۔ اِنَّ رَبِّیْ ؛ بے شک میرا رب ۔ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؛ کشادہ کرتا ہے ، کھول دیتا ہے ، پھیلا دیتا ہے ، زیادہ دیتا ہے رزق کو جس کے لئے چاہتا ہے ۔ وَیَقْدِرُ ؛ اور تنگ کرتا ہے ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ اور لیکن اکثر لوگ مصالحِ الٰہی کا علم نہیں رکھتے ۔

ترجمہ :- تم کہو ! بے شک میرا رب جس کے رزق کو چاہتا ہے کشادہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے ۔ مگر اکثر لوگ (اس کے اسرار اور حکمتوں سے) واقف نہیں ۔

صاحبو ! آج کل کیا ہو رہا ہے ؟ جس کو دیکھو اپنے مال ، اپنی اولاد اور اپنے نوکر چاکر پر نازاں ہے ۔ حیوانات اور جمادات پر بھی فخر ہے ۔ کوئی موٹر پر اِتراتا ہے ۔ کسی کو بگھی پر ناز ہے ۔ ان کے پاس وہی چیز اصل ہے جو آنکھوں سے نظر آتی ہے ۔ مگر خدا نظر آتا ہے نہ فرشتے ۔ نہ جنت نہ دوزخ ۔ لہٰذا ان کا خیال بھی اس طرف نہیں جاتا ۔ ان کے پاس کھانا ، سونا ، پاخانہ کرنا ، اور مرجانا ہے ۔ یہ ظالم کہتے ہیں ۔ خدا پرست لوگ جو تکلیفوں میں گزار رہے ہیں ۔ وہ حاضر دوزخ میں ہیں ۔ دیکھو ہم کس آرام اور کیسی راحت میں ہیں ۔ ہمارے پاس حلال وحرام کا جھگڑا نہیں ہے ۔ ہماری زندگی تنگ نہیں ہے ۔ ہمارے عیش میں کمی نہیں ہے ۔ یہ قل اَعوذیئے افسوس کہ ڈرے جا رہے ہیں ۔ بھلا ان کے سر پر کون تلوار لئے کھڑا ہے ۔

دنیا چار روزہ ہے اس پر اترانا نہیں چاہئے

ان بھولے مذہبی لوگوں کے پاس بات بات پر حرام ۔ بات بات پر ٹکراؤ ۔ خدا نے ہم کو دیا ہے ۔ ہم فراغت سے کھاتے ہیں پیتے ہیں ۔ عیش وعشرت میں بسر کرتے ہیں ۔ ان مذہبی لوگوں کا حال بہت قابلِ افسوس ہے ۔ یہ بڑے واجب الرحم ہیں ۔ مگر ہم کیا کریں ۔ وہ خود اپنے آپ پر رحم نہیں کھاتے ۔ خدا کی دی ہوئی نعمتوں سے خود کو محروم رکھتے ہیں ۔

مگر جو پابندِ مذہب ہیں وہ کیا کہتے ہیں ؟ دنیا دواخانہ ہے ۔ یہاں چار دن پرہیز کرلو ۔ جنت میں جاؤ گے تو دل بھر کے کھاؤ گے ۔ لاکھ نعمتوں کی ایک نعمت جو خدا نے ہم کو دی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے دلوں کو اطمینان ہے اور ان جاہلوں کو اطمینان نہیں ۔ نادانوں کی نظر جسم پر ہے اور وہ جسمانی راحت کے طالب ہیں ۔ ہماری نظر دل پر ہے ۔ اور ہم دل کی راحت کے خواہاں ہیں ۔ ہمارے پاس ہے : اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ؛ اللہ کی یاد میں دل کو چین نصیب ہوتا ہے ۔

ع فکرِ ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست

تم آل سے خوش ہم ذوالجلال سے خوش ۔ تم گھر دار سے خوش ہم پروردگار سے خوش ۔ تم دنیا پر اِتراتے ہو ۔ ہم کو عقبٰی پر ناز ہے ۔ اچھا ! دیکھیں تمہاری خوشی کب تک رہتی ہے اور ہماری خوشی کب تک رہتی ہے ۔ ہم تو دنیا میں بھی خوش ہیں اور انشاء اللہ عقبٰی میں بھی خوش رہیں گے ۔ اور تم کو حقیقی شادمانی دنیا میں ہے نہ آخرت میں ۔

مذہبی آدمی ہمیشہ مطمئن رہتا ہے یہاں بھی خوش وہاں بھی خوش

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۡ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَاۗءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾

وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ؛ اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایسی چیز نہیں ہے ۔ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰى ؛ جو تمہارے لئے تقرب پیدا کرے ہمارے پاس موثر تقرب ۔ زُلْفٰى ۔ تقرب ، قربت ۔ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ ؛ مگر جو ایمان لائے ، یقین رکھے ، اعتقادِ صحیح رکھے ۔ وَعَمِلَ صَالِحًا ؛ اور اچھے کام کرے ، عملِ صالح کرے ۔ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ ؛ تو ان کے لئے دونا بدلہ ہے ۔ ان کو المضاعف ثواب ملے گا ۔ بِمَا عَمِلُوْا ؛ ان کے اعمال کی وجہ سے ، ان کے کاموں کے سبب سے ۔ وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ؛ وہ بالا خانوں میں امن سے ، خاطر جمعی سے ، چین سے ہوں گے ۔

ترجمہ :- اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد ہمارے پاس تقرب اور مقبولیت کی صورت پیدا نہیں کرسکتی مگر جو ایمان بھی رکھے ، عملِ صالح بھی کرے اس کو المضاعف جزا ملے گی (دونا ثواب ملے گا) ان کے اچھے کاموں کی وجہ سے اور وہ بالا خانوں میں امن چین سے ہوں گے ۔

وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾

وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ ؛ اور جو لوگ دوڑتے ہیں، کوشش کرتے ہیں ۔ فِیْٓ اٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں اور نشانیوں کے متعلق ۔ مُعٰجِزِیْنَ ؛ عاجز کرنے کے لئے، ہرانے کے لئے مقابلہ میں ۔ اُولٰٓئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ؛ وہ عذاب میں حاضر کئے جائیں گے، بُلائے جائیں گے، لائے جائیں گے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ دوڑتے ہیں اور سعی کرتے ہیں ہماری آیتوں کے ہرانے میں (اپنے اعتراضات سے) ہم کو عاجز کرنے کے لئے وہ عذاب میں پکڑے جاتے ہیں (حاضر کئے جاتے ہیں)۔

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ اِنَّ رَبِّیْ ؛ بے شک میرا پروردگار ۔ یَبْسُطُ الرِّزْقَ ؛ پھیلاتا ہے، کھولتا ہے، فراخ کرتا ہے، رزق کو، روزی کو، کھانے پینے کو ۔ لِمَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کے لئے چاہتا ہے ۔ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں میں سے ۔ وَیَقْدِرُ لَهٗ ؛ اور جس کی روزی کو چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے ۔ کھانے پینے کی زیادتی یا کمی خدا کے تقرب یا عدم تقرب پر دلالت نہیں کرتی ۔ وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؛ اور جو کچھ تم صَرف کرو ۔ خرچ کرو ۔ نفقہ دو ۔ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ؛ تو اللہ اس کا عوض دیتا ہے ۔ اس کا قائم مقام دیتا ہے ۔ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ؛ اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو ۔ بے شک میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے کشادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگ روزی ۔ اور تم جو کچھ صَرف کرو اللہ اس کا عوض دیتا ہے اور وہی ہے بہترین رزق، روزی دینے والا ۔

وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِیَّاکُمْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾

وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ؛ اور اس دن کو یاد کرو ۔ جس دن وہ سب کو ایک جگہ جمع کرے گا، اکٹھا کرے گا ۔ ان سب کا حشر ہوگا ۔ ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِکَةِ ؛ پھر فرشتوں سے اِرشاد فرمائے گا ۔ اَهٰٓؤُلَآءِ ؛ کیا یہی لوگ ۔ اِیَّاکُمْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ؛ تمہاری پوجا کرتے تھے، عبادت کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور اس دن کو یاد کرو جس دن اللہ ان سب کو ایک جگہ جمع کرے گا (ان کا حشر ہوگا) پھر (اللہ تعالیٰ) فرشتوں سے فرمائے گا ۔ کیا یہ وہی لوگ ہیں جو تمہاری عبادت کرتے تھے (اور تمہاری پوجا

کرتے تھے)۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِیُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ

بَلْ كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

قَالُوْا سُبْحٰنَکَ ؛ فرشتے کہیں گے تیری ذات پاک اعلیٰ وارفع ہے۔تو تمام عیوب سے پاک ہے۔ اَنْتَ وَلِیُّنَا ؛ تو ہمارا والی ہے۔کارساز ہے۔ مِنْ دُوْنِهِمْ ؛ نہ کہ وہ۔ بَلْ کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ؛ یہ شیطان کی پوجا کرتے تھے۔جنوں کی عبادت کرتے تھے۔ اَکْثَرُھُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ؛ ان کے اکثر ان جنوں پر ایمان رکھتے تھے ان کو مانتے تھے۔

ترجمہ:- (فرشتے) کہیں گے۔تو پاک ہے۔ ہمارا تو کارساز ہے نہ کہ وہ۔ بلکہ یہ لوگ تو جنوں کی پوجا کرتے تھے اور ان کے اکثر ان پر ایمان لائے ہوئے تھے۔

فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ

وَنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾

فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِکُ ؛ آج تم میں سے کوئی مالک نہیں، اس کے اختیار میں نہیں، اس کی قدرت میں نہیں۔ بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ ؛ بعض بعض کے لئے۔ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؛ نفع وضرر کوئی کام نہیں آتا۔ نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ وَنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؛ اور ہم ظالموں اور سرکشوں سے کہیں گے۔ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ ؛ اب دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ اَلَّتِیْ کُنْتُمْ بِهَا تُکَذِّبُوْنَ ؛ کہ جس کی تم تکذیب کرتے اور جھٹلایا کرتے تھے۔

ترجمہ:- پھر آج تم میں سے نہ تو کوئی کسی کو نفع پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے اور نہ ضرر اور ہم ان ظالموں اور سرکشوں سے کہیں گے اس عذابِ دوزخ کا مزہ چکھو جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے (جھٹلاتے تھے)۔

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ

عَمَّا كَانَ یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَقَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكٌ مُّفْتَرًی ؕ

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۳﴾

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ ؛ جب ہماری واضح آیتیں ان کو پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں ۔ قَالُوْا ؛ وہ کہتے ہیں ۔ مَا هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ ؛ نہیں ہے یہ مگر ایسا شخص ۔ يُرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ ؛ جس کا ارادہ ہے کہ تم کو روکے ۔ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ؛ اس پرستش اور ان بتوں سے جن کو تمہارے باپ دادا پوجتے تھے ، پرستش کرتے تھے ، جن کی عبادت کرتے تھے ۔ وَقَالُوْا ؛ اور ان کافروں نے کہا ۔ مَآ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ ؛ نہیں ہے یہ مگر جھوٹ ۔ مُّفْتَرًى ؛ مَن گھڑت ، دل کا لگایا ہوا ، افترا کیا ہوا ۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافروں نے کہا ۔ لِلْحَقِّ ؛ حق بات کو ، معجزوں کو ۔ لَمَّا جَآءَهُمْ ؛ جب ان کے پاس آئی ۔ اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ نہیں ہے یہ مگر ظاہر جادو ، صریح جادو ۔

ترجمہ :- ان (کافروں) کو جب ہماری واضح آیتیں پڑھ کر سُنائی جاتی ہیں تو آپس میں کہتے ہیں ۔ یہ شخص تو صرف یہ چاہتا ہے کہ (ان بتوں سے) تم کو روکے جن کی تمہارے باپ دادا پوجا کرتے تھے ۔ اور کہا یہ تو نرا من گھڑت جھوٹ ہے ۔ اور جب حق بات ان کافروں کے پاس پہنچتی ہے تو کہتے ہیں یہ تو صریح جادو ہے ۔

وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿۴۴﴾

وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو نہیں دیا ۔ مِنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا ؛ کتابیں یعنی آسمانی کتب کہ ان کو پڑھتے ہوں ۔ وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ ؛ اور ہم نے ان کی طرف نہیں بھیجا ۔ قَبْلَكَ ؛ تم سے پہلے ۔ مِنْ نَّذِيْرٍ ؛ کوئی ڈرانے والا ، کوئی پیغمبر ۔

ترجمہ :- اور ہم نے نہیں دیں ان کو کچھ کتابیں جن کو وہ پڑھتے ہیں ۔ اور نہیں بھیجا ان کے پاس تم سے پہلے کوئی پیغمبر ڈرانے والا ۔

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ
فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۴۵﴾ ع ۵ ۹ ۱۱

وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ اور جھٹلایا تھا ان لوگوں نے جو ان سے پہلے تھے ۔ وَمَا بَلَغُوْا ؛ اور نہیں پہنچے ۔ مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ ؛ دسویں حصّہ کو بھی اس کے کہ ہم نے ان کو دیا ہے ۔ یعنی کچھ بھی ۔ فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ ؛ پھر انھوں نے ہمارے

پیغمبروں کو جھٹلایا، ان کی تکذیب کی، ان کو نہ مانا۔ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ؛ پھر کیسا تھا میرا عذاب۔ نَكِيْرِ۔ اصل میں نَكِيْرِيْ ہے ی گر گئی اور کسرہ رہ گیا۔ نَكِيْرٌ بمعنی مُنْكَرٌ۔ وہ چیز جو ناگوار ہو۔ قابلِ انکار ہو۔ یہاں عذاب مُراد ہے۔

ترجمہ:- ان سے پہلے بھی جو لوگ تھے انھوں نے بھی تکذیب کی، انکار کیا۔ اور ہم نے ان کو جو دیا تھا (اس کی حقیقت کے) دسویں حصّہ کو بھی نہیں پہنچے (بالکل نہ سمجھے) پھر ہمارے پیغمبروں کو جھٹلا بیٹھے، (ان کی تکذیب کر بیٹھے)۔ پھر (اس جھٹلانے کا انجام کیا ہوا) (اور اس جھٹلانے سے) میرا کیسا عذاب نازل ہوا۔

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ۚ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿۴۶﴾

قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ؛ میں ایک بات کی تم کو نصیحت کرتا ہوں۔ وہ کیا؟ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ؛ کھڑے ہو جاؤ اللہ کے واسطے ایک ایک دو دو۔ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا ؛ پھر فکر کرو، سونچو، دھیان کرو۔ تامل کرو۔ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِنْ جِنَّةٍ ؛ تمہارے ساتھی کو کسی قسم کا جنون نہیں ہے۔ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ ؛ وہ نہیں ہے مگر تم کو ڈرانے والا۔ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ؛ آگے ایک بڑی سخت آفت کے۔ وہ آنے والی بڑی آفت سے ڈراتا ہے۔

ترجمہ:- تم کہو تم کو ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں۔ دو دو ایک ایک کھڑے ہو جاؤ اور ذرا سوچو کہ تمہارا ساتھی (تمہارا پیغمبر) دیوانہ تو نہیں ہے۔ (اس کو جنون یا سودا ہو نہیں گیا) وہ تو صرف تم کو آگے آنے والی ایک بڑی سخت آفت سے ڈراتا ہے۔

قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۴۷﴾

قُلْ مَاسَاَلْتُكُمْ مِنْ اَجْرٍ ؛ تم کہو میں تم سے تبلیغ کے لئے کچھ نہیں مانگتا۔ فَهُوَلَكُمْ ؛ وہ تو تمہارے لئے ہے۔ تبلیغ کا مقصد میرا شخصی نہیں ہے۔ تمہارے ہی فائدے کے لئے ہے۔ تمہارے عام فائدہ کے لئے۔ میں جو کچھ طلب کرتا ہوں بطورِ چندوں کے لیتا ہوں وہ سب تمہارے ہی لئے ہے۔ حقیقتاً تم ہی اس کے مالک ہو۔ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ؛ میرا بدلہ تو

اللہ سے ہے۔ میری تبلیغ کا ثواب اللہ دے گا۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؛ اور وہ سب چیزوں سے باخبر ہے۔ سب کچھ اس کے سامنے ہے۔ وہ سب کا حاضر و ناظر ہے۔ شاہدِ حال ہے۔

ترجمہ :- تم کہو میں تم سے جس چیز کا سوال کرتا ہوں وہ تو تمہاری ہی مِلک ہے۔ میرا اجر میرا ثواب اللہ دینے والا ہے۔ اور اللہ ہر چیز کو حاضر و ناظر ہے۔

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝۴۸

قُلْ ؛ تم کہو۔ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ؛ میرا رب حق سے باطل کا سر کچلتا ہے۔ ایمان کو کفر پر غالب کرتا ہے۔ خدا سے علمِ غیب اور وحی نکلتی ہے۔ وہ دین کی باتوں کو برابر ڈالتا اور پھینکتا جاتا ہے۔ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ؛ وہ تمام غیبوں کو جانتا ہے۔ ہم سے چھپی ہوئی چیزیں اس سے چھپی ہوئی نہیں ہیں۔ اس کی شان ہے عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔

ترجمہ :- تم کہو۔ میرا رب حق سے باطل کا سر کچلتا ہے۔ وہ علّام الغیوب ہے۔ (غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے)۔

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ ۝۴۹

قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے کہو۔ جَاءَ الْحَقُّ ؛ کہ دینِ حق آ پہنچا۔ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ ؛ باطل کسی چیز کو پیدا نہیں کرتا۔ اس سے کچھ کشود کار نہیں ہوتا۔ اس سے کچھ کام نہیں چلتا۔ معبودِ باطل، یہ خیالی دیوتا کر ہی کیا سکتے ہیں۔ وَمَا يُعِيْدُ ؛ اور جو چیز ہاتھ سے نکل چکی ہے اس کا اعادہ نہیں کر سکتے۔ جو جا چکا ہے اس کو پھر لا نہیں سکتے۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو۔ حق (مذہب) آچکا، (سچ ظاہر ہوچکا)۔ باطل نہ ابتداءً کچھ کرسکتا ہے نہ انتہاءً۔ (نہ کسی چیز کو ابتداءً پیدا کرسکتا ہے نہ فوت شدہ کا اعادہ)۔

قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ ۝۵۰

قُلْ ؛ تم کہہ دو۔ اِنْ ضَلَلْتُ ؛ بالفرض اگر میں ضلالت پر ہوں۔ گمراہ ہوں۔ بہکا ہوا ہوں۔ فَاِنَّمَا اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ؛ تو اس کا اثر مجھ ہی پر پڑے گا۔ اس کا وبال کِسے ہوگا؟ مجھے۔ اس غلطی کو کون بھگتے گا؟ میں۔ وَاِنِ اهْتَدَيْتُ ؛ اور

اگر میں ہدایت پر ہوں ۔ سیدھا راستہ چل رہا ہوں ۔ فَبِمَا یُوْحِیْٓ اِلَیَّ رَبِّیْ ؛ تو یہ اللہ کی عنایت ہے کہ مجھ پر وحی کرتا ہے ۔ اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ قرآن کی بدولت ہے جس کی میرا رب مجھ پر وحی کرتا ہے ۔ اِنَّہٗ سَمِیْعٌ قَرِیْبٌ ؛ بے شک وہ لوگ جو جو کہہ رہے ہیں سنتا ہے ، قریب ہے ۔ میرا اور تمہارا کہا دونوں کو سنتا ہے کیونکہ وہ قریب ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو ! اگر میں ضلالت اور گمراہی پر ہوں تو اس کا وبال مجھ پر پڑے گا ۔ اور اگر میں ہدایت پر ہوں تو یہ اس وحی کی وجہ سے ہے جو مجھ پر میرا رب کر رہا ہے (یہ قرآن کی برکت ہے) یقیناً اللہ سمیع ہے ، قریب ہے ۔

وَلَوْ تَرٰٓی اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّکَانٍ قَرِیْبٍ ﴿۵۱﴾

وَلَوْ تَرٰی ؛ اور جو لوگ حق کی اتباع اور باطل سے اعراض نہیں کرتے ۔ اے مخاطب تو دیکھے گا ۔ کاش تو دیکھتا ۔ اِذْ فَزِعُوْا ؛ جب کہ وہ جزع فزع کرتے ہوں گے ، باطل پرست گھبراتے ہوں گے ۔ فَلَا فَوْتَ ؛ وہ کہیں بھاگ نہیں سکتے ۔ آخر وہ کیونکر بھاگ سکتے ہیں ۔ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّکَانٍ قَرِیْبٍ ؛ اور پاس ہی پاس سے پکڑے جائیں گے ۔

ترجمہ :- (اے مخاطب !) اگر تو ان (گمراہوں) کو دیکھے کہ وہ گھبرا گئے ہیں ۔ (جزع وفزع کر رہے ہیں اور) ان کے بھاگنے کی کوئی صورت نہیں اور قریب ہی کی جگہ سے پکڑ لئے گئے ، (گرفتار ہوگئے) ۔

وَّقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِہٖ ۚ وَاَنّٰی لَہُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ ﴿۵۲﴾

وَقَالُوْا اٰمَنَّا بِہٖ ؛ اور وہ لوگ کہیں گے ۔ ہم ایمان لائے خدا پر ، پیغمبر پر ، قرآن پر ، غرض کہ حق پر ۔ وَاَنّٰی لَہُمُ التَّنَاوُشُ ؛ اور کہاں سے ہوگا ان کو پکڑنا ۔ جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اسے کیونکر پھر حاصل کر سکتے ہیں ۔ ایمان لانے کی جگہ دنیا تھی ۔ دنیا تو جا چکی ۔ ایمان لانے کا وقت ہاتھ سے نکل چکا ۔ مِنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ ؛ دور جگہ سے یعنی اس کا وقت نکل چکا ہے ۔

ترجمہ :- اور (قیامت میں) وہ کہیں گے ہم دینِ حق پر ایمان لائے ۔ اور اتنی دُور جا گرے کہ ان کے لئے اس کا ہاتھ آنا کہاں ممکن ہے ۔

وَقَدْ کَفَرُوْا بِہٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَیَقْذِفُوْنَ بِالْغَیْبِ مِنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ ﴿۵۳﴾

وَقَدْ کَفَرُوْا بِہٖ مِنْ قَبْلُ ؛ حالانکہ وہ دینِ حق سے انکار کرتے تھے اس سے پہلے ۔ وَیَقْذِفُوْنَ بِالْغَیْبِ ؛ اور

پھینکتے رہے بن دیکھے ۔ بے تحقیق باتیں ہانکتے رہے ۔ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ؛ دور ہی دور سے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ پہلے سے انکار کرتے رہے ۔ بے دیکھے بھالے ، بے تحقیق دور ہی دور سے اٹکل پچو باتیں کرتے رہے ، (بے تکی ہانکتے رہے ، بے تکے چلّاتے رہے) ۔

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ﴿۵۴﴾ ع ۶ / ۱۲

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ ؛ اور اٹکاؤ ، رکاوٹ پڑ گیا ہے ان میں اور اس میں جو اُن کا جی چاہے ۔ اب ان کا مقصد حاصل نہیں ہوسکتا ۔ ان کی آرزو حاصل نہیں ہوسکتی ۔ بیچ میں آڑ پڑگئی ہے ۔ ان میں اور ان کی خواہشات میں رکاوٹ پیدا کردیا گیا ہے ۔ مشکلات حائل ہوگئی ہیں ۔ اب ان کو ان کا مقصد نہیں مل سکتا ۔ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؛ ان لوگوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا گیا ، جیسا کہ ان سے پہلے ان کے ہم جنسوں سے جو ان کے طریقہ پر تھے ۔ جو ان سے پہلے ان کے شیعوں میں سے تھے ۔ جو سلوک ان کے ہم جنسوں سے کیا گیا ہے ان سے بھی کیا جائے گا ۔ ان کے ساتھ بھی وہی برتاؤ ہوگا ۔ جو سزا دوسروں کو دی گئی ہے ان کو بھی دی جائے گی ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ؛ یہ تو پر اضطراب شک میں پڑے تھے ۔ ایمان تو ان کے دل میں ہمیشہ کھٹکتا رہا ۔ یہ تو شک در شک میں پڑے تھے ۔

ترجمہ :- اُن کے اور ان کے مقصد کے درمیان (قضاءِ الٰہی) حائل ہوگئی ہے ان سے ان کے ہم روش ، ہم طریقہ لوگوں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے ۔ ان کے ساتھ بھی کیا جائے گا ۔ یہ تو شک در شک میں پڑے تھے ۔ (ان کے دلوں میں تو بڑی خلش تھی) ۔

سُوْرَةُ فَاطِرٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ فاطر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پینتالیس (۴۵) آیتیں اور پانچ (۵) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ

مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۭ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ①

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ حمد اور شکر اور تعریف و احسان اللہ ہی کا ہے۔ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا۔ فِطْرَۃٌ۔ کسی چیز کا مناسب حقیقت پر پیدا کرنا۔ نیست سے ہست کرنا۔ کتم عدم سے باہر نکالنا۔ توڑنا۔ پھاڑنا۔ اِفْطَارِ۔ روزہ توڑنا۔ فُطُوْر۔ نہار توڑنا۔ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَةِ ؛ فرشتوں کا پیدا کرنے والا، بنانے والا۔ رُسُلًا ؛ پیغام پہنچانے والے، فرستادہ۔ اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ ؛ بازو اور پر والے۔ جَنَاحٌ۔ بازو۔ ریش، پَر۔ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؛ دو دو۔ تین تین۔ چار چار۔ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؛ زیادہ کرتا ہے پیدا کرنے میں جتنا چاہے۔ چار پروں پر ہی موقوف نہیں۔ جتنے چاہے پَر دیتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ یقیناً اللہ ہر شئے پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرسکتا ہے۔

ترجمہ :- تعریف اللہ ہی کی ہے۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا۔ فرشتوں کو پیغام رساں پر والے بنانے والا۔ دو دو، تین تین، چار چار پَر والے اور پیدا کرنے میں جس کو چاہتا ہے اور زیادہ پَر عطا کرتا ہے۔ یقیناً اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ
وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ②

مَایَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ ؛ اللہ لوگوں کے لئے جو دروازہ کھولتا ہے۔ مِنْ رَّحْمَةٍ ؛ رحمت کا۔ رحمت سے۔ فَلَا مُمْسِکَ لَهَا ؛ تو اس کی رحمت کو کوئی روک نہیں سکتا۔ پکڑ نہیں سکتا۔ بند نہیں کرسکتا۔ وَمَا یُمْسِکْ ؛ اور جو روک دے۔ بند کردے۔ موقوف کردے۔ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ ؛ تو اس کے لئے کوئی چھوڑنے والا نہیں۔ جاری کرنے والا نہیں۔ مِنْ بَعْدِهٖ ؛ اس کے روکنے کے بعد۔ اس کے سوائے۔ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ؛ اور وہ عزت و حکمت والا ہے۔ غالب بھی ہے اور مناسب کام کرتا ہے۔

ترجمہ :- اللہ لوگوں کے لئے رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ جو روک لیتا ہے تو کوئی سوائے اس کے، جاری نہیں کرسکتا اور وہی عزیز و حکیم ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۭ

هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳﴾

یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ ؛ اے لوگو ! اُذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ ؛ اللہ کی نعمت کو یاد رکھو جو تم کو دی جارہی ہے ۔ اس کی نعمت کا احسان مانو ۔ اس کا ہمیشہ خیال رکھو ۔ اس کو بیان کرو ۔ ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ ؛ کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے؟ یَرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے ۔ روزی پہنچاتا ہے ۔تم کو کھلاتا پلاتا ہے ۔ پانی برساتا ہے ۔ لَآ اِلٰـــہَ اِلَّا ھُوَ ؛ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ کسی کا وجود بالذات نہیں ۔ کوئی حقیقی موجود نہیں ۔ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ؛ پھر تم کہاں سے بہکائے جارہے ہو ۔ تمہاری غلطی کی کیا وجہ ۔ زمین سے لے کر آسمان تک تمام چیزیں ، اس کے خالق ہونے کی شہادت دے رہی ہیں ، پھر تم کدھر بہک رہے ہو ۔

ترجمہ :- لوگو ! اللہ نے تم پر جو نعمت کی ہے اس کا دھیان رکھو (اس کا ذکر کرو) ۔ خدا کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے جو آسمان اور زمین سے تم کو رزق عطا کرتا ہے ؟ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ پھر کدھر بہکے چلے جارہے ہو ۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴﴾

وَاِنْ یُّــکَذِّبُوْکَ ؛ اے رسول ، اے پیغمبر ! اگر یہ کافر تمہاری تکذیب کریں تو تعجب کیا ہے ۔ فَقَدْ کُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ ؛ کیونکہ تم سے پہلے بھی دوسرے پیغمبروں کی تکذیب کی گئی ہے ۔ صرف تم ہی کو نہیں جھٹلاتے بلکہ پیغمبروں کو جھٹلانا ان کا کام ہی ہے ۔ وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ؛ اور تمام کاموں کی انتہاء اللہ ہی کی طرف ہے ۔ سب کا مرجع و مآب وہی ہے ۔ تمام کام اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اگر یہ تمہاری تکذیب کریں تو تم سے پہلے بھی پیغمبروں کی تکذیب کی گئی ہے ۔ تمام کاموں کی انتہاء خدا ہی کی طرف ہے ۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۥ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۵﴾

یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ ؛ اے لوگو ! اے آدمیو ! اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ ؛ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ، حق ہے بالکل ٹھیک ہے ۔ واقعہ کے مطابق ہے ۔ فَلَا تَغُرَّنَّکُمْ ؛ پھر تم کو دھوکہ نہ دے ۔ مغرور نہ کردے ، فریفتہ نہ کردے ۔ اَلْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا ؛ دنیا کی زندگی ۔ وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ ؛ اور تمہیں دھوکہ اور فریب نہ دے ۔ بِاللّٰہِ ؛ اللہ کے متعلق ۔ خدا کے ڈھیل دینے ، جلد سزا نہ دینے سے کہیں تمہیں دھوکہ نہ دے ۔ اَلْغَرُوْرُ ۔ بڑا دھوکہ باز ، فریبی ، دغا باز ، شیطان ۔

ترجمہ :- لوگو! اللہ کا وعدہ حق ہے اس دنیا کی زندگی پر دھوکہ نہ کھاؤ اور اللہ کے متعلق شیطان کہیں تمہیں دھوکہ نہ دے دے۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ
اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ ۶

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ ؛ شیطان یقیناً تمہارا دشمن ہے۔ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؛ تو تم بھی اس کو دشمن سمجھو۔ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ ؛ وہ اپنی پارٹی کو بُلاتا ہے۔ وہ اپنے گروہ کو، وہ اپنے جرگہ کو، اپنی جماعت کو، اپنی طرف بُلاتا ہے۔ ان کو دعوت دیتا ہے۔ يَدْعُوْا میں باوجود واحد ہونے کے اِملاء قرآنی میں الف بھی ہے۔ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؛ کہ یہ سب دوزخی بن جائیں۔ کندۂ جہنّم ہوجائیں۔ یہ بھڑکتی آگ میں رہنے والے ہوجائیں۔

ترجمہ :- بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے۔ پس تم بھی اس کو دشمن سمجھو۔ وہ اپنی ہی پارٹی کو بُلاتا ہے کہ دوزخ کے کُندے بنیں۔

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۷ ع ۱/۱۳

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جو کفر کرتے ہیں اور خدا رسول اور اس کے احکام کے منکر ہیں۔ ان کو نہیں مانتے۔ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؛ ان پر سخت عذاب آنے والا ہے۔ ان کو بڑی سزا ملنے والی ہے۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور جو ایمان رکھتے اور عملِ صالح کرتے ہیں۔ جو خدا، رسول کو مانتے ہیں۔ اس کا یقین کرتے ہیں۔ اور مناسب کام کرتے ہیں۔ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ؛ اُنہی کے لئے مغفرت ہے اور اجرِ عظیم ہے۔ بخشش بھی ہے ثواب بھی ہے۔

ترجمہ :- کافروں کے لئے سخت عذاب ہے اور ایمانداروں اور نیکوکاروں کے لئے مغفرت بھی ہے اور اجرِ کبیر بھی۔ (معافی بھی ہے اور بڑا اجر بھی)۔

صاحبو! اس رکوع میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا اظہار فرماتا ہے کہ آسمان زمین سب کا پیدا کرنے والا فرشتوں کو پیغامبر بنا کر بھیجنے والا خدا ہی ہے۔ سب کچھ اس کے ہاتھ میں ہے۔ رحم کرتا ہے تو وہی، اپنی رحمت کو روکتا ہے تو کوئی اس کا

شیطان دشمن ہے اسے دشمن ہی سمجھو

جاری کرنے والا نہیں ۔ تم نیست تھے ۔ تم کو ہست کیا ۔ وجود سے سرفراز کیا ۔ اس کے احسانات کو مانو کہ آسمان اور زمین سے تم کو رزق دیتا ہے ۔ اور تم ہو کہ خدا کو چھوڑ کر بہکے جا رہے ہو ۔ پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں اور مخالفین کے نہ ماننے پر تسکین دیتا ہے کہ پیغمبروں کو نہ ماننا ان نادانوں کا کام یہی ہے ۔ یہ نادان چار دن کی دنیوی زندگی پر پھولے ہوئے ہیں ۔ شیطان نے ان کو دھوکہ میں رکھا ہے ۔ دیکھو شیطان تمہارا دشمن ہے ۔ تم بھی اس کو دشمن سمجھو اور اس کے فریب میں نہ آؤ ۔ دیکھو منکرین کو سخت عذاب ہوگا ۔ جو ایماندار ہیں عملِ صالح کرتے ہیں اللہ ان کی گزشتہ غلطیوں کو معاف کرتا ہے اور آئندہ اجرِ عظیم سے سرفراز فرماتا ہے ۔

اَفَمَنۡ زُيِّنَ لَهٗ سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ۖ فَلَا تَذۡهَبۡ نَفۡسُكَ عَلَيۡهِمۡ حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَصۡنَعُوۡنَ ﴿۸﴾

اَفَمَنۡ زُيِّنَ لَهٗ ؛ بھلا ایک شخص کہ اس کو بھلا معلوم ہونے لگا ۔ اس کی آنکھوں میں مزین معلوم ہوا ، بھلا سجھائی دیا ۔ سُوۡٓءُ عَمَلِهٖ ؛ اس کا بُرا کام ۔ اس کے اعمالِ سیئہ ۔ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؛ پھر اس نے اس کو اچھا سمجھا ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنۡ يَّشَآءُ وَيَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؛ پھر یقیناً اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ۔ فَلَا تَذۡهَبۡ نَفۡسُكَ ؛ پھر تمہاری جان چلی نہ جائے ۔ عَلَيۡهِمۡ حَسَرٰتٍ ؛ ان پر افسوس کرتے کرتے اپنی جان نہ دو ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌۢ بِمَا يَصۡنَعُوۡنَ ؛ اللہ خوب جانتا ہے ان کاموں کو کہ یہ کرتے ہیں ۔ ان کے کرتوت سے خدا خوب واقف ہے ۔

ترجمہ :- بھلا ایک شخص کہ اُس کو اس کے بُرے کام اچھے معلوم ہوتے ہیں ۔ پھر خدا جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ۔ تم ان پر غم کھاتے افسوس کرتے اپنی جان تو نہ دے دو ۔ اللہ ان کے اعمال سے خوب واقف ہے ۔

وَاللّٰهُ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيۡرُ سَحَابًا فَسُقۡنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحۡيَيۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوۡرُ ﴿۹﴾

وَاللّٰهُ الَّذِىۡ ؛ اللہ وہ ہے جو ۔ اَرۡسَلَ الرِّيٰحَ ؛ ہوائیں چلاتا ہے ۔ ریاح کو بھیجتا ہے ۔ فَتُثِيۡرُ سَحَابًا ؛ پھر وہ ہوا ابر کو اُٹھاتی ہے ۔ ہوا سے اَبر آتا ہے ۔ فَسُقۡنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ ؛ پھر ہم اس اَبر کو مُردہ و بے آب و گیاہ زمین کی طرف بھیجتے ہیں ، ہانک لے جاتے ہیں ۔ فَاَحۡيَيۡنَا بِهِ الۡاَرۡضَ ؛ پھر ہم زمین کو زندہ اور تروتازہ کر دیتے ہیں ۔ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؛ اس کے مرنے

بے آب وگیاہ اور خشک ہوجانے کے بعد۔ کَذٰلِکَ النُّشُوْرُ ؛ اور ایسے ہی جی اُٹھنا بھی ہے۔ جیسے خشک زمین میں سے نباتات کو اُگاتا ہے اسی طرح مرنے کے بعد آدمیوں کو بھی زندہ کرسکتا ہے۔

ترجمہ :- اور اللہ تو وہی ہے جو ہوا چلاتا ہے اور وہ اَبر کو اُٹھا لاتی ہے۔ پھر ہم اس کو ایک خشک اور بے آب و گیاہ زمین کی طرف روانہ کرتے ہیں۔ پھر اس کے خشک ہوجانے کے بعد ہم زمین کو زندہ اور تروتازہ کردیتے ہیں۔ جی اُٹھنا بھی ایسا ہی ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝۱۰

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعِزَّۃَ ؛ جوعزت حاصل کرنا چاہے۔ فَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ جَمِیْعًا ؛ تو ساری عزت تو خدا ہی کی ہے۔ اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ ؛ اس کی طرف پہنچتی ہیں، اچھی باتیں۔ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ ؛ اور اچھے کاموں کو خدا بلند کرتا ہے۔ اُٹھالیتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ یَمْکُرُوْنَ السَّیِّاٰتِ ؛ اور جولوگ بُری تدبیریں کرتے ہیں۔ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؛ ان کو عذاب شدید ہوگا۔ ان کو سخت سزا دی جائے گی۔ وَمَکْرُ اُولٰٓئِکَ ھُوَ یَبُوْرُ ؛ اور ان لوگوں کا مکر، ان کی تدبیریں سب تباہ اور نیست و نابود ہوں گی۔

ترجمہ :- جس کو عزت چاہیئے تو تمام عزت تو اللہ ہی کی ہے اور اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ اچھی باتیں تو اسی کو پہنچتی ہیں۔ اور عملِ صالح اور نیک کام کو وہ خود اُٹھا لیتا ہے۔ اور جو لوگ بُری تدبیریں کرتے ہیں ان کو سخت عذاب ہوگا اور ان کی ساری تدبیریں نیست و نابود ہوجائیں گی۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۱۱

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ؛ اور خدا نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ مٹی حالات بدل بدل کر آخر میں نطفہ ہی ہے لہذا فرماتا ہے۔ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَۃٍ ؛ پھر نطفہ سے۔ ثُمَّ جَعَلَکُمْ اَزْوَاجًا ؛ پھر تم کو مختلف قسم کا پیدا کیا۔ تم میں جوڑے جوڑے پیدا کیئے۔ تم میں بعض نر ہیں تو بعض مادّہ ہیں۔ آج کل سائنس داں تو یہ بھی کہنے لگے ہیں کہ ذرات عالم جن سے عالم

بنتا ہے ان میں بھی نر مادّہ ہیں ۔ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی ؛ اور کسی عورت کو حمل نہیں رہتا ، کوئی عورت اُمید سے نہیں رہتی ، کوئی عورت حاملہ نہیں ہوتی ۔ وَلَا تَضَعُ ؛ اور نہ جنتی ہے اور نہ وضعِ حمل ہوتا ہے ۔ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؛ مگر اس کے علم کے ساتھ ۔ جو کچھ ہوتا ہے وہ سب خدا کو معلوم ہے ۔ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ ؛ اور نہ عمر پاتا ہے کوئی بڑی عمر والا ۔ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖ ؛ اور نہیں ناقص اور کم ہوتی ہے کسی کی عمر ۔ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ ؛ مگر وہ ایک نوشتہ الٰہی میں ہے ۔ لوحِ محفوظ میں ہے ۔ علمِ الٰہی میں ہے ۔ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ؛ بے شک یہ سب اللہ پر آسان ہے ۔ سہل ہے ۔ ہرگز دشوار نہیں ۔

بچے کا پیدا ہونا ۔ عمر کا گھٹنا بڑھنا سب خدا کو معلوم ہے

ترجمہ :- اور خدا نے تم کو مٹی سے بنایا اور پھر نطفہ سے اور پھر تم کو قسم قسم کا بنایا (نر و مادّہ پیدا کیا) کوئی عورت اُمید سے نہیں رہتی یا بچّہ نہیں جنتی مگر اس کا علم خدا کو ہے ۔ کسی شخص کی عمر نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے مگر وہ ایک نوشتہ الٰہی میں ہے ۔ یہ سب یقیناً اللہ پر آسان ہے ۔

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ
وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ
وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۱۲

وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ؛ اور دونوں دریا برابر نہیں ہیں ۔ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ ؛ یہ میٹھا ہے ۔ پیاس بجھانے والا ہے ۔ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ ؛ بہ سہولت پیا جاتا ہے ۔ اس کا پانی رچتا ہے ۔ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؛ اور یہ دریا کھارا ہے ۔ کڑوا ہے ۔ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ ؛ اور ہر ایک میں سے تم کھاتے ہو ۔ لَحْمًا طَرِيًّا ؛ مچھلی کا تازہ گوشت ۔ وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً ؛ اور نکالتے ہو زیور ، گہنا ، موتی ۔ مونگا ۔ تَلْبَسُوْنَهَا ؛ جس کو تم پہنتے ہو ۔ وَتَرَى الْفُلْكَ ؛ اور تم جہاز اور کشتی کو دیکھتے ہو ۔ فِيْهِ مَوَاخِرَ ؛ اس میں پانی کو پھاڑتی ہے یعنی کشتی چلتی ہے تو پانی ہٹ جاتا ہے ۔ اتنے سب احسان کیوں کئے گئے ہیں ۔ یہ ساری چیزیں کیوں دی گئیں ۔ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ ؛ تا کہ تم اس کے فضل و کرم ، اس کی عطایا کو اپنی روزی کو ڈھونڈھو ۔ حاصل کرو ۔ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؛ اور تا کہ تم شکر کرو ۔ اس کا احسان مانو ۔ اس کی عطایا کی قدر کرو ۔

دریاؤں کا پانی کھارا ہو کر میٹھا اس سے بھی انسان فائدہ اُٹھاتا ہے

ترجمہ :- اور یہ دونوں دریا آپس میں برابر نہیں ہوسکتے ۔ یہ میٹھا پیاس بجھانے والا خوشگوار ہے ۔ اور یہ نمکین جو تلخ ہے کھارا کڑوا ہے ۔ اور تم ان میں کے ہر ایک سے تازہ گوشت کھاتے ہو ۔ پہننے کے لئے زیور نکالتے ہو ۔ اور تم کشتی کو دیکھتے ہو کہ پانی کو چیرتی ہوئی چلی جاتی ہے (یہ عطایا اس لئے ہیں) کہ تم اللہ کے فضل و کرم سے اپنی ضرورتیں حاصل کرو ۔ اور تا کہ تم اس کا شکر کرو اس کی قدر کرو ۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ
كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ
وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿١٣﴾

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ ؛ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن بڑا ہوجاتا ہے ۔ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ؛ اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور رات بڑی ہوجاتی ہے ۔ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؛ اور شمس وقمر کو بھی تحتِ حکم رکھا ہے ۔ سورج اور چاند کو مطیع اور فرمانبردار رکھا ہے ۔ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ ہر ایک چلتا ہے اور اس کا دورہ ایک مدّت معیّن کا ہوتا ہے ۔ یہ سب کب تک ہوتا ہے؟ قیامت تک ہے ۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ؛ یہی تمہارا رب ہے ۔ لَهُ الْمُلْكُ ؛ اسی کی بادشاہی ہے ۔ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ اور جو لوگ خدا کو چھوڑ کر کسی اور کو پکارتے ہیں ۔ اس کی پوجا کرتے ہیں ۔ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؛ مالک نہیں ہیں ایک کھجور کے چھلکے کے بھی ۔

ترجمہ :- وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں شامل کرتا ہے ۔ اور شمس وقمر کو مطیع و مسخر رکھا ہے ۔ ایک خاص مدّت کے لئے ہر ایک کا دورہ ہے ۔ یہ تمہارا رب ہے ۔ اسی کی بادشاہی ہے ۔ اور جو لوگ اس کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے اور ان سے دُعائیں مانگتے ہیں وہ کھجور کے ایک چھلکے کے بھی مالک نہیں ۔

اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿١٤﴾ ع ٢ | ١٤ | ٧ | النصف

اِنْ تَدْعُوْهُمْ ؛ اگر تم ان کو پکارو ۔ ان سے دُعائیں مانگو ۔ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ؛ تو نہ تمہاری دُعاؤں کو سنتے ہیں نہ پکارنے کو ۔ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؛ اور اگر سنتے بھی ہوتے تو تمہارے کام نہ آتے ۔ جواب تک نہ دیتے ۔ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ اور قیامت کے دن ۔ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؛ تمہارے شرک سے منکر ہوجاتے ۔ ہرگز نہ مانتے ۔ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ؛ اور تم کو خبر نہ دے گا مثل خبردار کے ۔ یہ بات بڑی پختہ ہے ۔ ایک بڑے خبردار کی بتائی ہوئی ہے ۔ آزمودہ کار کی ۔

ترجمہ :- اگر تم ان کو پکارو ، ان سے دُعائیں مانگو تو وہ نہ تو تمہارے پکارنے کو سُنیں گے اور نہ تمہاری دُعاؤں کو ۔ سنتے بھی تو کام نہ آتے اور قیامت کے دن تمہارے شرک و کفر سے انکار کریں گے اور تم کو خبردار سے زیادہ کوئی خبر نہیں دے سکتا ۔

صاحبو ! یہ آیت کے مخاطب کفّار ہیں ۔ مسلمانوں کے لئے یہ ہے کہ مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ؛ اس حکم سے ظاہر ہے کہ اِلَّا بِـاِذْنِہٖ کافروں کے لئے نہیں ہے ۔ دوسری جگہ ارشاد ہے ۔ اِلَّا مَنْ ارْتَضٰـی مِنْ رُّسُلِہٖ ؛ جاہلوں کو مختلف آیات میں تطبیق دینے کا حوصلہ نہیں اور نہ سمجھ سکتے ہیں کہ اس کے مخاطب کون ہیں ۔ بزرگوں کی عداوت نے حق بات سمجھنے کے قابل ہی نہ رکھا ۔

اے کافرو ! اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ کے مختلف کرشمے بتا بتا کر اپنی طرف متوجہ کرتا ہے کہ اس سے شرک نہ کرو ۔ اس کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوجاؤ ۔ دوسرے کے ہاتھ میں دھرا کیا ہے ۔ مفلس بھلا کیا دے گا ۔ عاجز کے ہاتھ میں دھرا کیا ہے ۔ یہ بات بڑے آزمودہ کار ، خبردار کی ہے کہ سب کچھ خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ ہاتھ بڑھاؤ تو اُسی کے سامنے ، دامن پھیلاؤ تو اُسی کے سامنے ۔ اَللّٰہُ رَبِّیْ وَھُوَ حَسْبِیْ ؛ اللہ بس باقی ہوس ۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾

یَـآ یُّھَا النَّاسِ ؛ اے لوگو ! اَنْـتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ ؛ تم سب خدا کے محتاج ہو ۔ وَالـلّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ؛ اور اللہ ہی غنی ہے ۔ اور قابلِ حمد و تعریف ہے ۔ وہی بے پروا ہے ۔ وہی خوبیوں والا ہے ۔

ترجمہ :- لوگو ! تم سب اللہ کی طرف فقیر ہو ۔ اللہ ہی غنی ہے اور وہی قابلِ حمد ہے ۔

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۚ ﴿۱۶﴾

اِنْ یَّشَـــاْ یُـذْ ھِبْکُمْ ؛ اگر خدا چاہے تو تم سب کو نیست و نابود کردے ۔ میدانِ فنا میں پہنچا دے ۔ صحرائے عدم میں لے جائے ۔ وَیَـاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ؛ اور ایک جدید مخلوق کو لائے ۔ دوسرے ہی لوگ پیدا کرے ۔

ترجمہ :- اگر خدا چاہے تو تم سب کو فنا کردے ۔ اور نئی مخلوق پیدا کرے ۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾

وَمَا ذٰلِکَ ؛ اور نہیں ہے کوئی بات ۔ عَلَی اللّٰہِ ؛ اللہ پر ۔ بِعَزِیْزٍ ؛ کچھ مشکل ۔ کچھ دشوار ۔

ترجمہ :- اور یہ اللہ پر کچھ مشکل نہیں !

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ؕ
اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ
وَمَنْ تَزَكّٰى فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى لِنَفْسِهٖ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ ؛ اور نہیں اُٹھاتی کوئی جان کسی کا بوجھ ۔ اصل میں نَفْسٌ وَازِرَةٌ ہے ۔ اور نفس مؤنث ہے ۔ وِزْرَ اُخْرٰی ؛ دوسرے کا بوجھا ۔ یعنی کوئی کسی کا بوجھا نہیں اُٹھاتا ۔ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ ؛ اگر بُلائے کوئی نفس کوئی شخص گراں بار ۔ بوجھ میں دبا ہوا ۔ اِلٰی حِمْلِهَا ؛ اس کے اُٹھانے کے لئے ۔ لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَیْءٌ ؛ اس میں سے کچھ بار بھی اُٹھایا نہ جائے گا ۔ پورا بوجھ اُٹھانا تو ایک طرف ہے ، تھوڑا سا ہی بوجھ اُٹھا کر ہلکا نہ کردے گا ۔ جب معمولی بوجھ کوئی نہیں اُٹھاتا یا اُٹھانے میں مدد نہیں دیتا تو کسی کے گناہ کو کون اُٹھا سکتا ہے ۔ وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰی ؛ اگر چیکہ قرابت دار ہی کیوں نہ ہو ۔ قُرْبٰی ۔ تقرب ۔ قرابت ۔ نزدیکی ۔ اِنَّمَا تُنْذِرُ ؛ بجز اس کے نہیں کہ ڈراتے ہیں ۔ نصیحت کرتے ہیں ۔ اَلَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ؛ وہ لوگ جو خدا سے ڈرتے ہیں ۔ بِالْغَيْبِ ؛ غائبانہ طور سے بن دیکھے ۔ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز کی پابندی کرتے ہیں ۔ وَمَنْ تَزَكّٰی ؛ اور جو پاکیزہ ہوگیا ۔ فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰی لِنَفْسِهٖ ؛ تو وہ پاک ہوتا ہے خود اپنے لئے اس کی پاکیزگی کا بدلہ خود اس کو ملے گا ۔ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ؛ اور سب کا انجام اللہ کی طرف ہے ۔ اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ۔

ترجمہ :- اور کسی کا بوجھا کوئی نہیں اُٹھاتا ۔ اگر کوئی زیر بار شخص اپنا بار اُٹھانے کے لئے بُلائے تو اس میں سے کوئی بھی نہ اُٹھائے گا چاہے قرابت دار ہی کیوں نہ ہو ۔ نصیحت تو وہی لوگ کرتے ہیں جو غائبانہ طور پر اپنے رب سے ڈرتے ہیں (باوجود نہ دیکھنے کے ، اس سے ڈرتے رہتے ہیں) اور پابندی و دُرستی سے نماز پڑھتے ہیں ۔ بہرحال جو پاکیزہ اور اچھا ہو اس کا اثر خود اس پر پڑے گا ۔ (یعنی ہمارا اچھا ہونا بھی اللہ ہی کے فضل و کرم سے ہے) اور سب کا مرجع اللہ ہی ہے (اور اُسی کے دربار میں سب کو جانا ہے) ۔

وَمَا يَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴿۱۹﴾

وَمَا يَسْتَوِی الْاَعْمٰی ؛ برابر نہیں ہے نابینا ۔ اندھا ۔ جاہل ۔ وَالْبَصِيْرُ ؛ اور بینا دیکھنے والا ۔ عالم ۔

ترجمہ :- اور نابینا و بینا دونوں برابر نہیں ہوسکتے ۔

وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ ﴿٢٠﴾

وَلَا الظُّلُمٰتُ ؛ اور نہ اندھیرے ۔ تاریکیاں خواہ ظاہر کے ہوں ۔ خواہ باطن کے ۔ وَلَا النُّوْرُ ؛ اور نہ اُجالا ۔ روشنی ۔ نور ۔ خواہ ظاہر کا ہو ۔ خواہ باطن کا ۔

ترجمہ :- اور نہ اندھیرا اور نہ اُجالا ۔

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ ﴿٢١﴾

وَلَا الظِّلُّ ؛ اور نہ سایہ ۔ چھاؤں ۔ وَلَا الْحَرُوْرُ ؛ اور نہ دھوپ ۔ گرم ہوا ۔ لُو ۔

ترجمہ :- اور نہ سایہ نہ دھوپ ۔

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ
وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ؛ اور نہ برابر ہوسکتے ہیں زندے اور مُردے ۔ عالم اور جاہل ۔ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ؛ یقیناً خدا سُناتا ہے جس کو چاہتا ہے ۔ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ؛ اور تم ان قبروں میں دفن شدہ کو نہیں سُنا سکتے ۔ یہ جاہل مُردہ دل ہیں ۔ گو بولتے چالتے چلتے پھرتے ہیں ۔

ترجمہ :- زندہ اور مُردہ ہرگز برابر نہیں ہوسکتا ۔ بے شک خدا جس کو چاہے سُنا سکتا ہے اور تم ان (زندہ) درگور لوگوں کو سُنا نہیں سکتے ۔

اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ ﴿٢٣﴾

اِنْ اَنْتَ ؛ تم نہیں ہو ۔ اِلَّا نَذِيْرٌ ؛ مگر نصیحت کرنے والے ۔ ڈرانے والے ۔

ترجمہ :- تم صرف ڈرانے والے ہو ۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۭ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿٢٤﴾

خدا نے ہر قوم میں پیغمبر بھیجا ہے

اِنَّـآ اَرْسَلْنٰکَ ؛ ہم نے بے شک تم کو بھیجا ۔ پیغمبر بنا کر بھیجا ۔ بِالْحَقِّ ؛ دینِ برحق کے ساتھ ۔ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ؛ خوشی کی بات بھی سُناتے ہو ۔ اور خوف کی بات بھی ۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ ؛ اور کوئی گروہ ایسا نہیں ہے ۔ کوئی اُمّت ایسی نہیں ہوئی ۔ اِلَّا خَـلَا فِیْهَـا نَذِیْرٌ ؛ مگر یہ کہ اس اُمّت میں کوئی نہ کوئی پیغمبر گزرا ہے ۔ ہر قوم میں پیغمبر گزرا ہے ۔ مگر متعین طور سے ہم کسی کو قیاساً پیغمبر نہیں کہہ سکتے ۔ یقیناً وہی لوگ پیغمبر ہیں جن کا نام قرآنِ شریف میں ہے مگر اسی کے ساتھ ہی دوسروں کی پیغمبری سے انکار بھی نہیں کیا جاسکتا کیونکہ انکار بھی ایک یقینی حکم ہے جو ہمیں حاصل نہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم نے تم کو مذہبِ حق کے ساتھ پیغمبر بنا کر بھیجا ۔ تم خوشی کی بات بھی سُناتے ہو اور ڈر کی بھی ۔ اور ہر قوم میں کوئی نہ کوئی پیغمبر گزرا ہے (نصیحت کرنے والا ہوا ہے) ۔

وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ﴿٢٥﴾

وَاِنْ يُّـكَـذِّبُوْكَ ؛ اور اگر یہ لوگ تمہاری تکذیب کریں، تمہیں جھٹلائیں، تمہیں نہ مانیں ۔ فَـقَـدْ كَـذَّبَ الَّـذِيْنَ مِـنْ قَبْـلِهِـمْ ؛ پھر تکذیب کی ہے، جھٹلایا ہے ان لوگوں نے بھی جو ان لوگوں سے پہلے تھے ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ ناحق شناس حق سے انکار کرتے ہی ہیں ۔ جَـآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ ؛ ان کے پاس پہنچے تھے، آئے تھے ان کے پیغمبر ۔ بِـالْبَيِّنٰتِ ؛ واضح دلائل اور نشانیوں اور معجزوں کو لے کر ۔ وَبِـالـزُّبُرِ ؛ اور نوشتے لے کر ۔ زُبُرٌ ۔ جمع زَبُورٌ ۔ لکھا ہوا ۔ صحیفہ ۔ وَبِـالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ؛ اور روشن واضح ، پُرنور ، بڑی کتاب ۔ (مُراد تورات ہوسکتی ہے)

ترجمہ :- اور اگر یہ لوگ تمہاری تکذیب کریں (تمہیں نہ مانیں) تو ان سے پہلے جو لوگ تھے انھوں نے بھی تکذیب کی تھی اور نہ مانا تھا ۔ ان کے پاس ان کے پیغمبر واضح دلائل روشن صحیفے اور پُرنور کتاب لے کر آئے تھے ۔

ع ۳ ۱۲ ۱۵

ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٢٦﴾

(اس کے بعد ان کا کیا انجام ہوا) ۔ ثُـمَّ اَخَـذْتُ الَّـذِيْـنَ كَـفَـرُوْا ؛ پھر میں نے کافروں کو گرفتار کرلیا ۔ پکڑلیا ۔ فَـكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ؛ نَكِيْرِ دراصل نَـكِيْرِی ہے ۔ پھر میرا انکار کیسا ہوا ۔ میرا عذاب کیسا ہوا ۔

ترجمہ :- پھر میں نے کافروں کو گرفتار کرلیا اور میری ناخوشی کا کیا نتیجہ ہوا ؟

صاحبو ! بعض جہالت مآب ۔ وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ؛ سے اس بات پر استدلال کرتے ہیں کہ کوئی شخص جو مَر گیا ہو ۔ کسی کی بات نہیں سنتا ۔ اوّل تو یہاں سنانے سے مُراد ہدایت کرنا ہے ۔ اور سمع سے سمع قبور مُراد ہے اور من فی القبور سے مُراد ہٹ دھرم اور جاہل لوگ ہیں ۔ کیونکہ احادیث شریف میں آیا ہے کہ قبروں کی زیارت کرو یا ان پر سے گزرو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَآاَھْلَ الْقُبُوْرِ کہو ۔ مَرے ہوئے لوگ جب سنتے ہی نہیں تو السلام علیکم کہنے کی کیا ضرورت ہے ۔ قلیبِ بدر کے مُردوں کے متعلق حضرتؐ نے فرمایا ۔ لَسْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْھُمْ ؛ تم ان سے کچھ زیادہ سننے والے نہیں ہو ۔ حدیثِ معراج میں گزشتہ پیغمبروں سے ملنا اور ان سے گفتگو کرنا ثابت ہے ۔

مُردوں کا سُننا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے

یہ بات بھی یاد رکھو ۔ جسمانی سننا اور چیز ہے اور روحانی سننا اور بات ۔ ان ظالموں کے پاس یا رسول اللہ کہنا اور سمجھنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے معروضے کو سنتے ہیں شرک ہے ، یہ لوگ دل سے احکام لگانے کی وجہ سے شرک فی الحکم میں گرفتار ہیں ۔ مسلمان کو مشرک کہنا بدترین گناہ ہے ۔ خدا ان مشرکوں کے شر سے بچائے ۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِہٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُھَا ؕ
وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُھَا وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ ﴿۲۷﴾

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے دیکھا نہیں ؟ کیا تمہیں معلوم نہیں ؟ اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ کہ خدا نے سماں ، ابر سے پانی اُتارا ۔ فَاَخْرَجْنَا بِہٖ ثَمَرٰتٍ ؛ پھر ہم نے اس سے میوے نکالے ۔ پھل پیدا کئے ۔ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُھَا ؛ جو قسم قسم کے ہیں ۔ ان کے رنگ مختلف ہیں ۔ وَمِنَ الْجِبَالِ ؛ اور پہاڑوں سے بنائے ۔ جُدَدٌ ۔ جمع جدید ۔ ٹکڑے ۔ حصّے ۔ نگینے ۔ بِیْضٌ وَّ حُمْرٌ ؛ سپید و سرخ ۔ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُھَا ؛ طرح طرح کے رنگ کے ۔ وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ ؛ اور خوب ۔ سیاہ ۔ کالے بھجنگ جمع غُرْبُوْبٌ سخت سیاہ ۔

ترجمہ :- کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اللہ نے سماء یعنی ابر سے پانی اُتارا پھر اس سے میوے نکالے جو رنگارنگ کے ہیں ۔ اور پہاڑوں سے معدنیات اور نگینے بنائے ۔ سپید بھی ، سرخ بھی ، مختلف رنگ کے اور سخت سیاہ بھی ۔

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ کَذٰلِکَ ؕ
اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾

وَمِـنَ النَّـاسِ ؛ اورلوگوں میں سے نکالے ۔ پیدا کئے ۔ وَالـدَّوَآبِّ ؛ اور جانوروں میں سے اور کیڑوں میں سے ۔ اورسواری کے جانوروں میں سے ۔ وَالْاَنْعَامِ ؛ اور چوپایوں میں سے ۔ ان جانوروں میں سے جن کو کھاتے ہیں ۔ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُـهٗ كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح مختلف رنگ کے ہیں ۔ اس کی قدرت کے کرشمے ظاہر ہیں ۔ مگر ۔ اِنَّـمَا يَخْشَى اللّٰهَ ؛ وہی اللہ سے ڈرتے ہیں ۔ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اللہ کے بندوں میں سے ۔ اَلْعُلَمٰٓؤُا ؛ جو عالم ہیں ۔ خدا کو جانتے ہیں ۔ جنھیں کچھ علم ہے ۔ اللہ سے وہی ڈرتے ہیں جو اللہ کو جانتے ہیں ۔ جتنا جانتے اتنا ڈرتے بھی ہیں ۔ اِنَّ اللّٰـهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ؛ بے شک اللہ عزت والا ہے ۔ مغفرت والا ہے ۔ باوجود زبردست ہونے کے وہ گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور اسی طرح آدمیوں میں سے اور زمین پر چلنے والوں میں سے اور چوپایوں میں سے ہم نے مختلف رنگ کے پیدا کئے ۔ مگر خدا کے بندوں میں سے وہی اللہ سے ڈرتے ہیں جنھیں کچھ علم ہے ۔ یقیناً اللہ عزیز ہے ۔ غفور ہے (باوجود زبردست ہونے کے بخشتا بھی ہے) ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾

اِنَّ الَّـذِيْـنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ ؛ بے شک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں ۔ زبان کے ساتھ ان کا دل بھی چلتا ہے ۔ الفاظ و معنٰی کا خیال بھی رہتا ہے ۔ قول کے ساتھ عمل رہتا ہے ۔ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور دُرستی اور پابندی سے نماز بھی پڑھتے ہیں ۔ وَاَنْـفَـقُـوْا مِمَّا رَزَقْنٰـهُمْ ؛ اورخرچ کرتے ہیں ۔ صَرف کرتے ہیں اسی چیز میں سے کہ ہم نے ان کو دیا ہے ۔ ہم دیتے ہیں وہ خرچ کرتے ہیں ۔ سِرًّا وَّ عَـلَانِيَةً ؛ باطن میں اور ظاہر میں ، پوشیدہ اور علانیہ ۔ يَـرْجُـوْنَ تِـجَارَةً ؛ اور ایک تجارت کی اُمید رکھتے ہیں ۔ لَّنْ تَبُوْرَ ؛ جو کبھی نقصان رساں نہ ہوگی ۔ ٹوٹا نہ اُٹھائے گی ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور چھپے ہوئے اور کھُلے طریقہ سے ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے صَرف کرتے ہیں ان کو ایک ایسی تجارت کی اُمید ہے جو نقصان نہ دے گی ۔

لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾

لِيُوَفِّيَهُمْ ؛ تاکہ ان کو پورا پورا دے ۔ اُجُوْرَهُمْ ؛ ان کا اَجر ۔ وَيَـزِيْـدَهُـمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؛ اور اپنے فضل سے ان کو اور

زیادہ دے۔ اِنَّـهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ؛ بے شک اللہ مغفرت بھی کرتا ہے اور قدردانی بھی کرتا ہے۔ بخشنا بھی اُسی کا کام ہے اور قبول کرنا بھی اُسی کا کام ہے۔

ترجمہ:- تاکہ ان کو ان کے اَجر پورے پورے دے۔ اور اس کے علاوہ اپنے فضل و کرم سے زیادہ ہی دے۔ یقیناً اللہ بخشنے والا بھی ہے اور قدردان بھی ہے۔

وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۳۱﴾

وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ ؛ اور جو کچھ ہم نے تمہاری طرف وحی کی، تم پر نازل کیا، اُتارا۔ مِنَ الْکِتٰبِ ؛ کتاب سے۔ ہم نے جو کتاب تم پر اُتاری۔ هُوَ الْحَقُّ ؛ وہی حق ہے، ٹھیک ہے، اپنی جگہ قائم ہے۔ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ ؛ وہ کتاب تصدیق کرتی ہے ان تمام آسمانی کتابوں کی جو اُن کے پاس ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِیْرٌ بَصِیْرٌ ؛ اللہ یقیناً اپنے بندوں کے حال سے خوب واقف ہے اور دیکھتا ہے۔

ترجمہ:- اور ہم نے تم پر جس کتاب کی وحی کی (اور جس کو اُتارا ہے) وہی حق ہے۔ ان کے پاس جتنی آسمانی کتابیں ہیں ان سب کی تصدیق کرتی ہے۔ بے شک اللہ اپنے بندوں کے حالات کا دانا بینا ہے۔

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَيْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ﴿۳۲﴾

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ ؛ پھر ہم نے کتاب کا وارث بنایا، یاد رکھنے والا اور اس پر عمل کرنے والا بنایا۔ اَلَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا ؛ ان لوگوں کو جو ہمارے برگزیدہ تھے۔ پسندیدہ تھے۔ مِنْ عِبَادِنَا ؛ ہمارے بندوں میں سے۔ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ؛ پھر ان میں سے بعض تو ایسے ہیں جو اپنے آپ ظلم کرتے ہیں۔ خود کو برباد کرتے ہیں۔ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؛ اور بعض درمیانی راستے پر ہیں۔ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَیْرٰتِ ؛ اور ان میں سے بعض اچھے کاموں میں دوسروں سے بڑھ جاتے ہیں۔ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ بہ حکمِ خدا۔ ذٰلِکَ هُوَ الْفَضْلُ الْکَبِیْرُ ؛ یہی خدا کا بڑا فضل ہے۔

ترجمہ :- پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو کیا ہے جنھیں اپنے بندوں میں سے ہم نے پسند کیا تھا۔
پھر ان میں سے بعض اپنے آپ کو تباہ کرتے ہیں اور بعض میانہ روی کرتے ہیں اور بعض بہ حکمِ خدا اچھے کاموں میں دوسروں سے بڑھ جاتے ہیں۔ یہ تو اللہ کا بڑا فضل ہے۔

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ۚ
وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ﴿۳۳﴾

(وہ فضل کبیر کیا ہے؟)

جَنّٰتُ عَدْنٍ ؛ ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں ۔ عَدْنٌ ۔ٹھیرنا ۔ مَعْدَنْ ۔ کان ، جہاں سے سونا چاندی وغیرہ نکلتا ہے۔ یَدْخُلُوْنَهَا ؛ ان باغوں میں داخل ہوں گے ۔ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا ؛ یہاں ان کو زیب و زینت دی جائے گی ۔ زیور اور گہنا پہنایا جائے گا ۔ زیور کیا ہوگا : مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ ؛ سونے کے کڑے ۔کنگن ۔ وَلُؤْلُؤًا ؛ اور موتی ۔ وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ؛ اور ان کا لباس جنت میں ریشم کا ہوگا۔

ترجمہ :- ہمیشہ رہنے کے باغوں میں وہ داخل ہوں گے ۔ ان کو زیور پہنائیں جائیں گے ۔سونے کے کڑے اور موتی کے ہار اور ان کے کپڑے جنت میں ریشمی ہوں گے ۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ۭ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُ ۙ ﴿۳۴﴾

وَقَالُوْا ؛ اور وہ کہتے ہیں ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ اس خدا کا شکریہ ۔ اَلَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ ؛ جس نے ہم سے حزن وغم کو دُور کیا ۔ اِنَّ رَبَّنَا ؛ بے شک ہمارا رب ۔ لَغَفُوْرٌ شَکُوْرٌ ؛ بخشتا اور معاف کرتا ہے، قدرداں اور قبول کرنے والا ہے۔

ترجمہ :- اور وہ کہتے ہیں اس خدا کا شکریہ جس نے ہم سے رنج وغم کو دُور کیا ۔ یقیناً ہمارا پروردگار بخشنے والا اور قدردان ہے (غلطی ہوئی ہے تو معاف کرتا ہے اچھا کام کرتے ہیں تو اس کی قدر کرتا ہے)۔

الَّذِيْٓ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ
لَا يَمَسُّنَا فِيْهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيْهَا لُغُوْبٌ ﴿۳۵﴾

اَلَّذِیْٓ اَحَلَّنَا ؛ جس نے ہم کو اُتارا ۔ دَارَالْمُقَامَةِ ؛ رہنے کے گھر میں ، اقامت گاہ میں ۔ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اپنے فضل و کرم سے ۔ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ ؛ وہاں ہم کو کوئی رنج و مشقت نہ پہنچے گی ۔ وَلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ؛ اور وہاں ہم کو نہ پہنچے گی ، نہ چھو جائے گی درماندگی ۔ تھکن ۔ خستگی ۔ تعب ۔

ترجمہ :- جس نے ہم کو اپنے فضل و کرم سے اقامت گاہ میں اُتارا وہاں ہم کو کسی قسم کی مشقت نہ پہنچے گی اور نہ تعب و درماندگی ۔

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا
وَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ ﴿۳۶﴾

وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ اور جو منکر ہیں ، کفر کرتے ہیں ، نہیں مانتے ۔ لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ؛ ان کے لئے آتشِ دوزخ ہے ۔ وہ آگ میں جلیں گے ۔ لَا یُقْضٰى عَلَیْهِمْ ؛ ان کو قضا بھی نہ آئے گی ، وہ ختم بھی نہ ہوں گے ۔ فَیَمُوْتُوْا ؛ کہ مرجائیں ۔ وَلَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؛ اور دوزخ کے عذاب میں سے ان سے کچھ تخفیف نہ ہوگی ، کمی نہ ہوگی ۔ شدت میں کمی نہ ہوگی ۔ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ ؛ ہم ایسی ہی جزا و سزا دیتے ہیں ہر ناشکرے ، ناقدرے کو ۔

ترجمہ :- اور منکروں کے لئے آتشِ جہنّم ہے ۔ نہ ان کو قضاء آتی ہے کہ مرجائیں اور نہ ان کے عذابِ جہنّم میں کچھ تخفیف ہی ہوگی ۔ ہم ہر ایک ناشکرے کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ۔

وَهُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا ۚ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ
اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِیْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ﴿۳۷﴾ ع ۴ ۱۱ ۱۶

وَهُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا ؛ یہ ناشکرے دوزخ میں چلّاتے ہوں گے ، فریاد کرتے ہوں گے ۔ کیا کرتے ہوں گے : رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا ؛ اے ہمارے رب ! ہم کو دوزخ سے نکال ۔ خدایا ہم کو اس سے خارج کر ۔ نَعْمَلْ صَالِحًا ؛ کہ ہم اچھے کام کریں ، عملِ صالح کریں ۔ غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ ؛ گزشتہ کاموں کے خلاف ، ان کاموں کے خلاف جو ہم دنیا میں کیا کرتے تھے ۔ مگر اللہ کیا فرمائے گا ؟ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ ؛ کیا ہم نے تم کو معمر نہیں کیا تھا ، تمہاری عمر کافی دراز نہیں کی تھی ۔ مَا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَكَّرَ ؛ کہ نصیحت لے سکتے نصیحت لینے والے اتنی عمر میں ۔ وَجَآءَكُمُ النَّذِیْرُ ؛ اور تمہارے پاس تو پیغمبر بھی آچکا تھا ۔ فَذُوْقُوْا ؛ تو اپنے کئے کے مزے چکھو ۔ فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ نَّصِیْرٍ ؛ جو ظالم ہے ان کا کوئی یار ہے

نہ مددگار۔

ترجمہ :- وہ دوزخ میں چیختے چلّاتے ہوں گے : خدایا ہم کو نکال کہ ہم اچھے کام کریں دنیا میں جو کچھ کرتے تھے اس کا خلاف کریں (یہ کیوں ؟) تم کو اتنی عمر نہیں دی گئی تھی کہ نصیحت لینے والے نصیحت لے سکتے تھے اور تمہارے پاس تو پیغمبر بھی آچکے تھے ۔ اب اپنے کرتوت کے مزے چکھو ۔ پھر ظالموں کا کوئی یار ہے نہ مددگار ہے ۔

إِنَّ اللَّهَ عَٰلِمُ غَيْبِ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝٣٨

اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ ۔ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جانتا ہے آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتوں کو ۔ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛ بے شک وہ دل میں چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے ۔ وہ سینوں میں کی باتوں کو بھی جانتا ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً اللہ آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتوں کا علم رکھتا ہے وہ سینہ میں جو خیالات آتے ہیں اس سے بھی واقف ہے ۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَٰٓئِفَ فِي الْأَرْضِ ۚ فَمَن كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُۥ ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَٰفِرِينَ كُفْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا ۖ وَلَا يَزِيدُ الْكَٰفِرِينَ كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ۝٣٩

هُوَالَّذِیْ ؛ وہی ہے جس نے ۔ جَعَلَکُمْ ؛ تم کو پیدا کیا ۔ تم کو بنایا ۔ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں جانشین ۔ قائم مقام ۔ یعنی ایک آدمی مرجاتا ہے اور دوسرا آدمی اس کا قائم مقام ہوجاتا ہے ۔ اس کا خلیفہ بن جاتا ہے ۔ اللہ کی شانِ حکومت تو انسان میں ہے ۔ لہذا وہ خدا کا خلیفہ ہے ۔ فَمَنْ کَفَرَ فَعَلَیْهِ کُفْرُهٗ ؛ پھر جس نے کفر کیا اس کی خرابی پر ہے اُس کا کفر ۔ اس کے کفر کا وبال اُسی پر پڑے گا ۔ وَلَا یَزِیْدُ الْکٰفِرِیْنَ کُفْرُهُمْ ؛ اور منکروں کو ، ناشکروں کو ، کافروں کو کچھ نہ بڑھائے گا ان کا کفر ۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ ان کے خدا کے پاس ۔ اِلَّا مَقْتًا ؛ مگر غضب دشمنی ۔ ناخوشی ۔ بے زاری کا باعث ۔ وَلَا یَزِیْدُ الْکٰفِرِیْنَ کُفْرُهُمْ ؛ اور کافروں کو ان کا کفر زیادہ نہ کرے گا ۔ اِلَّا خَسَارًا ؛ مگر خسارہ ۔ نقصان ۔ تباہی ۔

ترجمہ :- وہی ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفے بنائے ۔ پھر جس نے کفر کیا اس کے کفر کا وبال خود اس پر پڑے گا ۔ اور کافروں کو ان کا کفران کے رب کے پاس ناخوشی کے سوا اور کچھ نہ بڑھائے گا ۔ اور کافروں کو ان کا کفر خسارے اور نقصان کے سوا کچھ نہ بڑھائے گا ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ اَرَءَ یْتُمْ شُرَکَآءَ کُمْ ؛ کیا تم نے اپنے شریکوں کو دیکھ لیا ۔ اپنے ساتھیوں اور اپنوں کو آزمالیا ۔ اَلَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ جن کو تم پکارتے تھے خدا کو چھوڑ کر ۔ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ ؛ زمین میں کی کسی چیز کو انھوں نے پیدا کیا ، کیا پہاڑ پیدا کئے ؟ کیا درخت پیدا کئے ۔ ذرا دکھا تو دو ! کیا جانوروں کو پیدا کیا ؟ اَمْ لَهُمْ شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ؛ کیا آسمانوں کے بنانے میں ان کی بھی کچھ شرکت ہے ؟ کیا ان کے پیدا کرنے میں انھوں نے کچھ ہاتھ بٹایا تھا ؟ خدا کو کچھ مدد دی تھی ۔ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ کِتٰبًا ؛ کیا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے ۔ فَهُمْ عَلٰی بَیِّنَتٍ مِّنْهُ ؛ کہ اس سے ان کو دلیل ملی ہو ۔ کیا ان کے پاس کوئی سند ہے ۔ کیا کوئی واضح دلیل ہے ؟ بَلْ ؛ نہیں ۔ بلکہ ۔ اِنْ یَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ یہ ظالم وعدے نہیں کرتے ۔ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ؛ بعض بعض کو ، ایک دوسرے کو ۔ اِلَّا غُرُوْرًا ؛ مگر فریب ، دھوکہ ۔ خلافِ واقعہ ۔

ترجمہ :- پیغمبر تم کہہ دو ۔ کیا تم نے ان شریکوں کو بھی آزمالیا ، دیکھ لیا جنھیں تم خدا کو چھوڑ کر پکارا کرتے تھے ۔ ذرا مجھے بتا تو دو کہ انھوں نے زمین میں کوئی چیز بنائی ہے پیدا کی ہے ۔ ان کو آسمانوں کے بنانے میں کچھ شرکت ہے ۔ کیا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ وہ سند کے طور پر پیش کرسکتے ہوں ؟ نہیں بلکہ یہ بعض ظالم بعض ظالموں سے وعدے نہیں کرتے مگر دھوکہ ، (فریب ۔ ان کی ساری باتیں بے اصل ہیں) ۔

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ

وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۱﴾

اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ نے ۔ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں کو بھی تھام رکھا ہے اور زمین کو بھی ۔ اَنْ تَزُوْلَا ؛ کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں ۔ وَلَئِنْ زَالَتَآ ؛ اور اگر وہ دونوں اپنی جگہ سے ہٹ جائیں ۔ اِنْ اَمْسَکَهُمَا مِنْ اَحَدٍ ؛ تو ان دونوں کو کوئی نہ تھامے گا ۔ نہ روکے گا ۔ مِّنْ بَعْدِهٖ ؛ اس کے سوائے ۔ خدا کو چھوڑ کر ۔ اِنَّهٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا ؛

وہ بڑا بُردبار۔ صاحبِ حلم اور صاحبِ مغفرت و معافی ہے۔ وہ سب کی بُرائیوں کو دیکھتا ہے اور حلم سے برداشت کرتا ہے اور معاف بھی کرتا ہے۔

ترجمہ :- یقیناً اللہ آسمانوں اور زمین کو اپنی جگہ سے ہٹنے سے روکتا ہے اگر وہ اپنی جگہ سے سرک جائیں تو خدا کے سوائے اور کون روک سکتا ہے؟ بے شک وہ بڑا حلیم ہے، مغفرت کرنے والا ہے۔

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ لَّيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ۙ﴿۴۲﴾

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ ؛ اور خدا کی قسمیں کھائیں۔ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ؛ بڑی زوردار قسمیں۔ بڑی تاکیدی۔ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ ؛ کہ اگر ان کے پاس ڈرانے والا، کوئی نصیحت کرنے والا، کوئی پیغمبر آئے گا۔ لَيَكُوْنُنَّ اَهْدٰى ؛ تو بڑے راستہ پر ہوجائیں گے۔ بڑے ہدایت یافتہ ہوجائیں گے۔ مِنْ اَحْدَى الْاُمَمِ ؛ ہر ایک گروہ سے ہر ایک اُمّت سے۔ وہ دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوجائیں گے۔ فَلَمَّا جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ ؛ پھر جب ان کے پاس نصیحت کرنے والا، ڈرانے والا پیغمبر آچکا۔ مَازَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ؛ تو اس سے ان کو اور زیادہ نفرت ہوئی۔ پیغمبر کو مانا تو نہیں مگر اور بھڑک اُٹھے۔ لگے بھاگنے۔

ترجمہ :- اور وہ خدا کی بڑی زوردار قسمیں کھاتے تھے کہ اگر ان کے پاس کوئی پیغمبر آئے تو اوروں سے زیادہ وہ ہدایت یافتہ ہوجائیں گے۔ پھر جب ان کے پاس پیغمبر آچکا تو لگے بھاگنے (نفرت کرنے)۔

اِسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۳﴾

اِسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ ؛ روئے زمین پر خود کو بڑا سمجھنے کی وجہ سے، ملکِ خدا میں تکبّر اور غرور کرنے سے۔ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؛ اور بُری تدبیریں کرنے کی وجہ سے۔ اور بُرے کاموں کی تدبیروں سے۔ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ ؛ اور بُری تدبیریں نہ اثر کریں گی نہ لگیں گی۔ نہ گھیریں گی۔ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؛ مگر اسی تدبیر کرنے والے کو۔ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ ؛ پس کیا یہ منتظر ہیں (وہ نہیں انتظار کرتے)۔ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ؛ مگر اگلے لوگوں کی عادت کے موافق۔ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ؛ پس اے مخاطب! تو خدا کے طریقہ میں تبدیل نہ دیکھے گا۔ نہ پائے گا۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ؛ اور تو اللہ کے طریقہ کو ادلتا بدلتا نہ پائے گا۔ اس کا جو کام ہے پختہ ہے، پکا ہے۔

ترجمہ :- (یہ ساری شرارت کیوں کی جاری ہے)۔ ملک خدا میں تکبّر کرنے سے اور بدمعاشی کی تدبیریں کرنے سے مگر یہ بُری تدبیریں کس پر اُلٹ پڑتی ہیں؟ کرنے والے پر کیا یہ لوگ بھی اسی طرح انتظار کررہے ہیں جیسے اگلے لوگ انتظار کیا کرتے تھے۔ تم ہرگز خدا کی عادت میں کوئی تغیر و تبدل نہ دیکھو گے اور نہ خدا کی عادت میں ایک وقت سے ایک وقت کو بدلنا ہے۔

صاحبو! واضح ہو کہ بعض نادان اس آیت سے معجزات سے انکار کر بیٹھتے ہیں۔ کیونکہ معجزہ خرقِ عادت ہے۔ جب اس کی عادت نہیں بدلتی تو خرقِ عادت کیسا؟ مگر دیکھو بعض عادتیں عام ہوتی ہیں اور بعض خاص حالتیں ہر کلیہ کے چند مستثنیٰ بھی ہوتے ہیں۔ خدا کا یہ بھی طریقہ ہے کہ جب پیغمبر کسی چیز کے لئے دُعا کرتا ہے۔ اس کے لئے اللہ سے التجا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی عام عادت کے سوا خاص حالت بھی پیدا کرتا ہے۔

ایک بات یاد رکھو! جو لوگ اپنی عادتوں کے خلاف کرتے ہیں۔ بھوکے رہتے ہیں۔ جاگتے ہیں۔ مارے مارے نہیں پھرتے۔ بکواس اور بیہودہ باتیں نہیں کرتے تو اللہ بھی ان سے کرامتیں ظاہر کرتا ہے۔ تم اپنی عادت کا خلاف کرو تو خدا بھی اپنی عادت کا خلاف کرے گا۔ تم اپنی عادت کا خلاف نہ کرو گے تو خدا کو کیا پڑی ہے کہ اپنی عادت کا خلاف کرے۔ ہر شخص کے لئے اس کے ترکِ عادت کے مناسب کرامت عطا ہوتی ہے۔ بہرحال عمل اور جزائے عمل میں مناسب رہتی ہے۔

ترکِ عادت میں اپنی ÷ مخفی خرقِ کرامت ہے (حسرت)

اَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُ مِن شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَلِيمًا قَدِيرًا ﴿۴۴﴾

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ؛ کیا انھوں نے زمین میں سفر نہیں کیا۔ فَيَنْظُرُوْا ؛ کہ دیکھتے۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیسا تھا؟ کیسا ہوا؟ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ انجام ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے۔ وَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؛ وہ ان سے زیادہ قوی تھے۔ زیادہ زبردست تھے۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ؛ اور آسمان اور زمین میں کی کوئی چیز خدا کو عاجز نہیں کرسکتی۔ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ؛ یقیناً وہ سب کچھ جانتا ہے۔ سب کچھ کرسکتا ہے اس کو ہر قسم کا علم ہے۔ ہر قسم کی قدرت ہے وہ علیم و قدیر ہے۔

ترجمہ :- کیا انھوں نے زمین میں سیر نہیں کی کہ دیکھتے ان سے پہلے لوگوں کا کیا انجام ہوا۔ وہ ان سے

انسان اپنی عمومی عادتوں کو ترک کرتا ہے تو اللہ اس سے کرامات کا اظہار کرتا ہے

زیادہ قوی تھے ۔ (زبردست تھے) ۔ مگر آسمان اور زمین میں سے کوئی چیز خدا کو عاجز نہیں کرسکتی بے شک خدا کو علم بھی ہے ۔ قدرت بھی ہے ۔

ع ۵ ۴۵ ۱۷

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ

وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾

وَلَوْيُؤَاخِذُاللّٰهُ النَّاسَ ؛ اور اگر اللہ مواخذہ کرتا ، گرفت کرتا لوگوں کو ۔ بِمَا كَسَبُوْا ؛ ان کے کاموں پر ۔ ان کی کمائی پر ۔ ان کے کرتوت پر ۔ مَاتَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَآبَّةٍ ؛ تو دنیا میں کوئی چلنے والا باقی نہ رہتا ۔ روئے زمین پر کسی جاندار کو زندہ نہ چھوڑتا ۔ وَلٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ ؛ مگر اللہ تاخیر کرتا ہے ، ان کو ڈھیل دیتا ہے ، انھیں مُہلت دیتا ہے ۔ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ ایک معینہ مدت تک ۔ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ ؛ پھر جب ان کا معیّن وقت آجاتا ہے ۔ ان کی اجل آجاتی ہے ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ ؛ پھر اللہ ہے ۔ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ؛ اپنے بندوں کو خوب جاننے والا ہے باخبر ہے ۔ وہ دانا ۔ بینا سب کچھ ہے ۔ وہ سب کی شرارتوں کو دیکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر اللہ لوگوں کے کاموں پر مواخذہ فرماتا ہوتا تو روئے زمین پر ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑتا مگر وہ سب کو ایک معیّن مدّت تک مہلت دیتا ہے ۔ پھر جب ان کا وقت آجاتا ہے ان کی اجل آجاتی ہے تو اللہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے ۔ خوب دیکھ رہا ہے ۔

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ یٰس مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں تراسی (۸۳) آیتیں اور پانچ (۵) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾

یٰسٓ ؛ اس کے کوئی خاص معنی تو بتائے نہیں گئے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں ۔ س سید کا ہے ۔ پس معنی یہ ہوئے ۔ یا سید ! اے سید ! اے سردار ۔ وَ ؛ قسم کا ہے ۔ اَلْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ؛ پُر حکمت قرآن ۔ خود اس پر غور کروگے تو معلوم ہوگا کہ یہ حکمت سے بھرا ہوا قرآن ضرور اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے ۔ اور محمد رسول اللہ ﷺ خدا کے پیغمبر ہیں ۔

ترجمہ :- یٰسٓ (اے سرورِ عالم !) (اگر کوئی غور کرے تو خود یہ) پُر حکمت قرآن (محمد رسول اللہ کی پیغمبری پر) شہادت دیتا ہے ۔

إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝٣ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝٤

اِنَّکَ ؛ بے شک تم ۔ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ؛ پیغمبروں میں سے ہو ۔ عَلٰی صِرَاطٍ ؛ ایسے راستہ پر ہو ۔ مُسْتَقِیْمٍ ؛ جو سیدھا ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً تم پیغمبروں میں کے ہو (اور) راہِ راست پر ہو (صراطِ مستقیم پر ہو) ۔

تَنزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝٥

تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ ؛ اُتارا ہوا ہے اس عزت مند کا ۔ تنزیل کہہ کر مُنَزّل مُراد لیا گیا ہے ۔ اور یہاں اَرْسَلَ یا نَزَّلَ مقدر ہے ۔ اَلرَّحِیْمِ ؛ جو جو یائے رحم ہے ۔

ترجمہ :- (اس کو اللہ نے اُتارا ہے) یہ اُتارا ہوا ہے باعزت و بارحمت کا ۔

لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ۝٦

لِتُنْذِرَ قَوْمًا ؛ کہ تم ایسے لوگوں کو ڈراؤ ، اُن کی تباہی کی اطلاع دو ۔ مَآ اُنْذِرَ اٰبَآءُ ھُمْ ؛ جن کے ماں باپ اور باپ دادا ڈرائے نہیں گئے تھے ۔ انھیں کچھ نصیحت نہیں کی گئی تھی ۔ فَھُمْ غٰفِلُوْنَ ؛ لہذا وہ غافل ، بے خبر ہیں ۔

ترجمہ :- (ہم نے قرآن اس لئے بھیجا) کہ تم ایسی قوم کو ڈراؤ جس کے باپ دادا بھی نہیں ڈرائے گئے تھے ۔ لہذا وہ غافل ہیں (بے خبر ہیں) ۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝٧

لَقَدْ حَقَ الْقَوْلُ ؛ یہ بات ہوکر رہی ۔ محقق ہوئی ۔ ثابت ہوئی ۔ اللہ کا کہا ہوکر رہا ۔ عَلٰٓی اَکْثَرِھِمْ ؛ ان کے اکثر پر ۔ فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ؛ لہذا وہ ایمان نہیں رکھتے ۔ انھیں بالکل یقین نہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً ان کے اکثر لوگوں پر خدا کا فرمودہ (اس کا کہا) ہوکر رہا ۔ لہذا وہ ایمان نہیں لاتے ۔

إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ ۝٨

اِنَّا جَعَلْنَا ؛ ہم نے کردیا ہے ، ڈال دیئے ہیں ۔ فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ ؛ ان کی گردنوں میں ۔ اَغْلٰلًا ؛ جمع غُلٌّ ۔ لوہے کا طوق

جو گردن میں ڈالا جاتا ہے ۔ فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ ؛ لہذا طوق ان کی ٹھڈیوں تک ہیں ۔ فَهُمْ مُقْمَحُوْنَ ؛ پھر وہ گردن اونچی کی اونچی رکھتے ہیں ۔ سر جھکا تک نہیں سکتے ۔ یعنی خدا کا غضب ان کے گلے کا ایسا ہار ہوگیا کہ اب حق بات کی طرف وہ توجہ بھی نہیں کر سکتے ۔

ترجمہ :- ہم نے ان کے گلوں میں طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ طوق ان کی ٹھڈیوں تک ہیں ۔ اور وہ گردن اُٹھائے ہی رہتے ہیں ۔

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝۹

وَجَعَلْنَا ؛ اور ہم نے بنادی ۔ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ ؛ ان کے سامنے سے ۔ سَدًّا ؛ دیوار ۔ وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا ؛ اور ان کے پیچھے سے بھی دیوار ہے ۔ فَاَغْشَيْنٰهُمْ ؛ پھر ہم نے ان کو ہر طرف سے گھیر لیا ۔ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ؛ پھر ان کو نہیں سوجھتا ۔ خلاصی کا راستہ نظر نہیں آتا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کے سامنے سے بھی دیوار بنادی اور پیچھے بھی ۔ پھر ہر طرف سے گھیر لیا اب ان کو راہِ نجات نظر نہیں آتی ۔

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان کے حق میں دونوں برابر ہیں ۔ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ ؛ ان کو ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے ، چاہو ان کو ڈراؤ چاہو نہ ڈراؤ ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ وہ ہرگز ایمان نہ لائیں گے ۔ اصل میں یوں ہے ۔ مُسْتَوٍ عَلَيْهِمْ اِنْذَارُكَ وَعَدَمُ اِنْذَارِكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔

ترجمہ :- اور انھیں ڈرانا نہ ڈرانا دونوں برابر ہیں ۔ یہ (کبھی) ایمان نہ لائیں گے ۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝۱۱

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنْ ؛ تم اسی کو ڈرا سکتے ہو ۔ نصیحت کر سکتے ہو کہ جس نے ۔ اِتَّبَعَ الذِّكْرَ ؛ ذکر یعنی قرآن کی اتباع کی ۔

وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ ؛ اور خدائے رحمٰن سے ڈرتا ہے بن دیکھے ۔ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ ؛ پس ایسے شخص کو بشارت دو مغفرت کی ۔ وَاَجْرٍ كَرِيْمٍ ؛ اور باعزت وکرامت اَجر کی ۔ گناہ بخشے گا اور اَجر بھی دے گا ۔

ترجمہ :- تم اسی شخص کو نصیحت کرسکتے ہو جو قرآن کی اتباع کرتا ہے اور بے دیکھے خدائے رحمٰن سے ڈرتا ہے پس ایسے شخص کو مغفرت اور باکرامت اَجر کی بشارت (اور مبارک باد) دے دو ۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۚ
وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۲﴾ ع ۱۸

اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی ؛ ہم مُردوں کو زندہ کرتے ہیں ۔ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا ؛ اور ان اعمال کو لکھ کر رکھتے ہیں جو اس سے پہلے انھوں نے کیا ہے ۔ وَاٰثَارَهُمْ ؛ اور اُن کے آثار کو بھی ہم نے لکھ رکھا ہے ۔ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ ؛ اور ہر چیز کو ہم نے شمار کرلیا ہے ۔ کہاں ؟ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ؛ اصل کتاب میں جو صاف صاف ہے ۔ پس اس سے مُراد لوحِ محفوظ ہے ۔

ترجمہ :- ہم مُردوں کو زندہ کریں گے اور ان کے گزشتہ کاموں کو اور ان کے آثار کو لکھ رکھیں گے اور ہم نے ہر شئے کو لوحِ محفوظ میں محفوظ کر رکھا ہے ۔

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ وقف لازم

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا ؛ اور بیان کرو ان کے لئے ایک راستہ ۔ اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ ؛ گاؤں والوں کا ۔ یہاں گاؤں اور قریہ سے مُراد انطاکیہ ہے ۔ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ؛ جب کہ ان کے پاس پیغام بر آئے ۔ فرستادے آئے ۔

ترجمہ :- اور ان کے سامنے قریہ (انطاکیہ) والوں کا حال بیان کرو جب کہ ان کے پاس پیغمبر آئے ۔

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ ؛ جب کہ ہم نے ان کی طرف دو فرستادوں ، دو شخصوں کو بھیجا تھا ۔ فَكَذَّبُوْهُمَا ؛ پھر انھوں نے ان کی تکذیب کی تھی ۔ ان کو جھٹلایا تھا ۔ فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ ؛ پھر زور دیا ہم نے تیسرے سے ۔ فَقَالُوْا ؛ پھر ان تینوں فرستادوں نے کہا ۔ اِنَّا اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ؛ یقیناً تمہارے ہی طرف ہم بھیجے گئے ہیں ۔

ترجمہ :- جب ہم نے ان کے پاس (پہلی دفعہ) دو شخص بھیجے اور انھوں نے (انطاکیہ والوں نے) ان کو نہ مانا تھا ۔

پھر ہم نے ایک تیسرے فرستادہ سے زور ڈالا اور ان سب نے کہا یقیناً ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ۔

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾

قَالُوْا ؛ انطاکیہ والوں نے کہا ۔ مَا اَنْتُمْ ؛ تم نہیں ہو ۔ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ؛ مگر ہمارے جیسے آدمی ، بشر ۔ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ؛ اور خدائے رحمٰن نے تو کوئی شئے نازل کی ہی نہیں ۔ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ؛ تم بالکل جھوٹ کہتے ہو، یہ سب صرف جھوٹ ہے ۔

ترجمہ :- انھوں نے کہا ۔ تم تو ہمارے جیسے آدمی ہو ۔ اور اللہ رحمٰن نے کچھ بھی نہیں اُتارا ۔ تم نِرا جھوٹ کہتے ہو ۔

قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

قَالُوْا ؛ فرستادوں نے کہا ۔ رَبُّنَا يَعْلَمُ ؛ ہمارا رب ، اللہ خوب جانتا ہے ۔ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ؛ یقیناً ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہیں ۔

ترجمہ :- انھوں نے (فرستادوں نے) کہا ہمارا رب (اللہ) خوب جانتا ہے کہ بے شک ہم تمہاری طرف فرستادہ ہیں ، بھیجے ہوئے ہیں ۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۷﴾

وَمَا عَلَيْنَا ؛ اور ہمارے ذِمّہ کچھ نہیں ۔ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ؛ مگر واضح پیام پہنچا دینا ۔

ترجمہ :- اور ہمارے ذِمّہ تو صرف واضح پیغام پہنچا دینا ہے ۔ (ہمارا فرض صرف تبلیغ ہے) ۔

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۸﴾

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ؛ اُن انطاکیہ والوں نے کہا ہم تم کو نا مبارک سمجھتے ہیں ، ہم تم کو منحوس سمجھتے ہیں ، تم سے ہم کو

بدشگونی ہوتی ہے، فالِ بد لیتے ہیں۔ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا ؛ اگرتم باز نہ آ ؤ گے، اپنا کہنا نہ چھوڑو گے، ہمارا کہا نہ مانو گے۔
لَنَرْجُمَنَّكُمْ ؛ تو ہم تم کو سنگسار کردیں گے۔ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا ؛ اورتم کو ہماری طرف سے یقیناً پہنچے گا۔ کیا؟ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛
المناک، دردناک عذاب۔

ترجمہ:- انھوں نے (انطاکیہ والوں نے) کہا ہم تم کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اگرتم باز نہ آؤ گے تو ہم ضرور تمہیں سنگسار کردیں گے اور ہماری طرف سے تم کو سخت تکلیف پہنچے گی۔

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

قَالُوْا ؛ فرستادوں نے کہا۔ طَائِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؛ تمہاری بدفالی تمہارے ہی ساتھ رہے گی۔ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؛ اگرتم کو نصیحت کی جائے۔ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ؛ بلکہ تم ہو حد سے بڑھے ہوئے لوگ۔ تمہارے خیالات محدود شرع و عقل دونوں سے باہر ہیں۔

ترجمہ:- فرستاوں نے کہا۔ تمہاری نحوست تو تمہارے پاس رکھو (منحوس تو تم ہی ہو)۔ اگرتم کو نصیحت کی جائے (تو تم یوں کہتے ہو)۔ بلکہ تم ہو حد سے باہر لوگ۔

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۰﴾

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ ؛ اور آیا شہر کے پرلے سرے سے، شہر کے کسی دوسرے مقام سے۔ رَجُلٌ يَّسْعٰى ؛ ایک شخص دوڑتا۔ قَالَ يٰقَوْمِ ؛ اس نے کہا اے میری قوم! میرے دو دوستو۔ اِتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ؛ پیغامبروں کی اتباع کرو، ان کی پیروی کرو۔

ترجمہ:- اور شہر (انطاکیہ) کے کسی دُور مقام سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا۔ کہا لوگو! پیغامبروں کا کہا مانو (ان کی اتباع کرو)۔

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

اِتَّبِعُوْا ؛ تم اِتباع کرو، پیروی کرو، راہ پر چلو۔ مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا ؛ ان کی جو تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتے۔ وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ؛ اور وہ راہ یافتہ بھی ہیں۔ راہِ راست پر بھی ہیں۔

ترجمہ:- تم ان لوگوں کی اتباع کرو جو تم سے کچھ اُجرت کا سوال نہیں کرتے اور وہی ہیں ہدایت یافتہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
کذٰلک نفصّل الاٰیٰت لقوم یتفکّرون

و ع

۲۳

ومالی

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن
حضرت محمّد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ
(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمّد عبّاس علم بردار صدّیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدّیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد اے پی
ھدیہ: (Rs 25)

وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾

وَمَالِیَ ؛ اور مجھے کیا ہوا ۔ لَآ اَعْبُدُ ؛ کہ میں عبادت نہ کروں ۔ کس کی ؟ اَلَّذِیْ فَطَرَنِیْ ؛ جس نے مجھ کو پیدا کیا ، فطرت کے موافق بنایا ۔ وَاِلَیْهِ ؛ اور اُسی کی طرف ۔ تُرْجَعُوْنَ ؛ وہی تم سب کا مرجع و ماویٰ ہے ، اور سب کو پھر اُسی کی طرف جانا ہے ۔

ترجمہ :- اور (لوگو!) مجھے کیا ہوا کہ میں (اپنے خدا کی) عبادت نہ کروں اس کی جس نے مجھ کو پیدا کیا ، اور پھر اُسی کی طرف واپس جانا ہے ۔

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ
بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾

ءَ اَتَّخِذُ ؛ کیا میں بنالوں ، مان لوں ۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ اس کے سوا ، یعنی خدا کو چھوڑ کر ۔ اٰلِهَةً ؛ جمع اِلٰہٌ ؛ معبود ۔ اِنْ يُّرِدْنِ ؛ اگر میرا اِرادہ کرے ، مجھے چاہے ۔ اصل میں يُرِدْنِیْ ہے ۔ کسرہ دلالت کرتا ہے ضمیر اضافی پر ، اس کے لئے ىؔ حذف کیا گیا ہے ۔ الرَّحْمٰنُ ؛ نہایت مہربان ۔ خدا کی رحمت عام ہے ۔ رحمٰن کا لفظ صرف خدائے تعالیٰ کے لئے بولا جاتا ہے ۔ کسی اور کو رحمٰن نہیں کہتے ۔ بِضُرٍّ ؛ تکلیف پہنچانے کی ، ضرر دینے کی ۔ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ ؛ میرے کام نہ آئے گا ، مجھے مستغنی نہ کرے گا ۔ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا ؛ ان کی سفارش کچھ ، جب کہ ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے گی ۔ وَلَا يُنْقِذُوْنِ ؛ اور نہ مجھ کو اس مصیبت سے چھڑا سکیں گے ۔ یہ بھی اصل میں يُنْقِذُوْنِیْ تھا ۔

ترجمہ :- کیا میں خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو معبود مان لوں ۔ جب کہ خدائے رحمٰن (بڑا ہی مہربان ہے) مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو ان کی یعنی غیرِ خدا کی سفارش میرے لئے کچھ بھی کام نہ آئے (اور نہ میری آئی بَلا کو ٹلا دے) اور مجھ کو اس سے چھڑائے ۔

اِنِّیْٓ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾

اِنِّیْٓ ؛ بے شک میں ۔ اِذًا ؛ تب تو ، اِذًا میں کی تنوین عوض ہے اِذَا فَعَلْتُ كَذَا کا ۔ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ کھلی گمراہی میں ، علانیہ ضلالت میں ۔ مُبِيْنٌ ۔ ظاہر صریح ۔

ترجمہ :- ایسا کروں تو ، میں صریح ضلالت و گمراہی میں جا پڑوں گا ۔

اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾

اِنِّیْٓ اٰمَنْتُ ؛ میں ایمان لایا ۔ بِرَبِّكُمْ ؛ تمہارے رب پر، تمہارے پالنے والے پر ۔ فَاسْمَعُوْنِ ؛ تم میری نصیحت کو خوب سُن لو ۔ یہ بھی فَاسْمَعُوْنِیْ تھا ۔

ترجمہ :- (لوگو!) میں تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں میری اس نصیحت کو خوب سُن رکھو !

قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

قِیْلَ ؛ کہا گیا ۔ اُدْخُلِ ؛ داخل ہو ۔ اَلْجَنَّةَ ؛ جنت میں داخل ہو ۔ قَالَ ؛ کہا ۔ یٰلَیْتَ ؛ کاش ۔ قَوْمِیْ ؛ میری قوم ۔ یَعْلَمُوْنَ ؛ جانتی ۔ یہ لوگ جانتے ۔

ترجمہ :- (اس ایمان والے سے) کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو اور وہ کہے گا کاش میری قوم جان لیتی ، (میرے لوگ جان لیتے) ۔

بِمَا غَفَرَلِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾

بِمَا غَفَرَلِیْ ؛ بِمَا غَفَرَ ۔ مصدری ہے ۔ اُس مغفرت کو جو مجھ پر کیا ہے ۔ رَبِّیْ ؛ میرے پروردگار نے ۔ وَجَعَلَنِیْ ؛ اور مجھ کو شامل کرلیا ۔ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ؛ معزز ومکرم لوگوں میں سے ۔

ترجمہ :- (کاش یہ لوگ جانتے) مجھ کو میرے پروردگار نے کیسی مغفرت کی (بخش دیا ، اپنے دامنِ رحمت میں چھپالیا) اور مجھے معزز ومکرم لوگوں میں شامل کرلیا ۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾

وَمَآ اَنْزَلْنَا ؛ اور ہم نے نازل نہیں کیا، نہیں اُتارا ۔ عَلٰی قَوْمِهٖ ؛ اس کی قوم پر ۔ مِنْ بَعْدِهٖ ؛ اس کے بعد ۔ مِنْ جُنْدٍ ؛ کوئی لشکر ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ۔ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ ؛ اور ہم کو لشکر کے اُتارنے کی ضرورت ہی کیا تھی ؟

ترجمہ :- ہم نے اس کی قوم پر اس کے (مرنے کے) بعد نہ آسمان سے کوئی لشکر بھیجا نہ اس کی ضرورت ہی تھی ۔

صاحبو ! اس شخص نے لاکھ سمجھایا مگر اس کی قوم نے اس کو شہید کردیا ۔ فرماتا ہے ہم نے اس کی قوم پر اس کے بعد فرشتوں کا لشکر آسمان سے نہیں اُتارا اور نہ ہم کو اس کی ضرورت ہی تھی ، پھر ہوا کیا ؟

إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ﴿٢٩﴾

اِنْ كَانَتْ ؛ یہی ان کی سزا کے لئے مناسب تھا ۔ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً ؛ ایک سخت آواز ۔ فَاِذَاهُمْ ؛ پھر وہ سب ۔ خَامِدُوْنَ ؛ آگ کی طرح بجھ کر رہ گئے ۔

ترجمہ :- (اُن ظالموں کی سزا کے لئے) ایک سخت آواز ہوئی کہ وہ سب کے سب ٹھنڈے ہوکر رہ گئے (یعنی مرگئے) ۔

وقف غفران

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٣٠﴾

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ؛ لوگو! افسوس ہے بندوں کے حال پر ۔ مَا يَاْتِيْهِمْ ؛ کبھی ان کے پاس نہیں آیا ۔ مِنْ رَّسُوْلٍ ؛ کوئی پیغمبر ۔ اِلَّا كَانُوْا ؛ مگر تھے یہ لوگ ۔ بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ اس رسول سے استہزاء کرتے ، ہنسی اُڑاتے ۔

ترجمہ :- لوگو! (کیا افسوس کی بات ہے) کیا حسرت ناک حالت ہے! ان بندوں کی ، کہ ان کے پاس کبھی کوئی رسول ایسا نہیں آیا ، جس سے انھوں نے استہزاء نہ کی ہو ۔

أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ﴿٣١﴾

اَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا ان لوگوں نے نظر نہیں کی ، دیکھ نہیں لیا ؟ كَمْ اَهْلَكْنَا ؛ کتنوں کو ہم نے ہلاک کردیا ، تباہ و برباد کردیا ، غارت اور فنا کردیا ۔ قَبْلَهُمْ ؛ اُن سے پہلے ۔ مِنَ الْقُرُوْنِ ؛ قرنہا قرن لوگوں کو ۔ اَنَّهُمْ ؛ کہ وہ ۔ اِلَيْهِمْ ؛ ان کی طرف ۔ لَا يَرْجِعُوْنَ ؛ نہیں واپس ہوتے ۔ مرنے والے ، مرنے کے بعد پھر زندہ ہوکر واپس نہیں ہوتے ۔

ترجمہ :- کیا ان لوگوں نے اس بات پر غور نہیں کیا ، کہ ہم نے (بہت سے گروہ کو) قرنہا قرن آدمیوں کو ان سے پہلے ہلاک و برباد کردیا ۔ جو پھر ان کی طرف دنیا میں لوٹ کر نہ آئیں گے ۔

ع ۲

وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ﴿٣٢﴾

وِاِنْ كُلٌّ ؛ اور نہیں یہ سب ۔ لَمَّا ؛ مگر ۔ جَمِيْعٌ ؛ تمام ۔ لَدَيْنَا ؛ ہمارے پاس ۔ مُحْضَرُوْنَ ؛ حاضر کئے جانے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اُن لوگوں میں سے کوئی ایسا نہیں ہے مگر تمام ہمارے پاس حاضر کئے جائیں گے ۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾

وَاٰ يَةٌ ؛ اور ایک نشانی ہے ۔ لَّهُمْ ؛ ان کے لئے ۔ اَلْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ؛ مُردہ ، افتادہ زمین ۔ اَحْيَيْنٰـهَا ؛ ہم نے اس کو زندہ کردیا ، تروتازہ کردیا ، قابلِ کاشت کردیا ۔ وَاَخْـرَجْـنَـا مِنْهَـا ؛ اور ہم نے اس میں سے نکالا ۔ حَبًّـا ؛ دانے ، بیج ، غلّہ ، اناج ۔ فَمِنْـهُ يَاْكُلُوْنَ ؛ پس اس میں سے کھاتے ہیں ۔

ترجمہ :- ایک نشانی اُن لوگوں کے لئے ، افتادہ زمین کی ہے کہ ہم نے اس کو زندہ اور تازہ کردیا ، اور اس میں سے غلّہ ، اناج نکالا ، کہ لوگ اس کو کھاتے ہیں ۔

صاحبو ! جو بنجر زمین کو تازہ کر کے اس میں سے غلّہ نکالتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مرنے کے بعد آدمی کو پھر زندہ کرے یعنی قیامت ہو ، حشر ہو ۔ دوبارہ جزا ، سزا ہو ۔

وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾

وَجَـعَـلْـنَا فِيْهَا ؛ اور ہم نے اس زمین میں بنائے ۔ جَـنّٰتٍ ؛ کئی قسم کے باغ ۔ مِـنْ نَّـخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ ؛ کھجور کے اور انگور کے ۔ وَفَجَّرْنَا فِيْهَا ؛ اور نکالے ان باغوں میں ۔ مِنَ الْعُيُوْنِ ؛ چشمے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اس (زمین) میں قِسم قِسم کے باغ بنائے ۔ کھجور اور انگور کی قِسم سے اور اس میں چشمے جاری کئے ۔

یہ کیوں ؟

لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۖ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

لِيَـاْكُلُوْا ؛ کہ لوگ کھائیں ۔ مِـنْ ثَمَرِهٖ ؛ اس کے ثمرے سے اور پھلوں سے ۔ وَمَـا عَمِلَتْهُ ؛ اور وہ غلّہ جس کو اُن کی محنت نے ، ان کی کشاورزی نے ۔ اَيْـدِيْهِمْ ؛ ان کے ہاتھ یعنی انھوں نے کھیت بو کر غلّہ نکالا ۔ اَفَـلَا يَشْـكُرُوْنَ ؛ لوگو کیا تم خدا کے اس عطیہ کا شکریہ ادا نہ کروگے ؟

ترجمہ :- (یہ سب ہم نے کیوں کیا) تا کہ لوگ اس عطیہ پھلوں کو کھائیں (ثمرے سے فائدہ اُٹھائیں) اور (اس سے بھی فائدہ اُٹھائیں جو کچھ کہ کھیتی باڑی کر کے کشاورزی کر کے ، زراعت کر کے) اپنے ہاتھوں کو کام میں لگا کر جو کچھ حاصل کیا ہے ، اس سے بھی فائدہ اُٹھائیں ۔ تو کیا لوگ شکریہ ادا نہ کریں گے ؟

(لوگو ! اللہ کی ان مہربانیوں کا کیا تم شکر ادا نہ کروگے) ۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ
وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

سُبْحٰـنَ ؛ پاک ہے ۔ اَلَّذِیْ ؛ وہ جس نے ۔ خَلَقَ ؛ پیدا کیا ۔ اَلْاَزْوَاجَ كُلَّهَا ؛ تمام قسم کے جوڑے جوڑے ۔ مِمَّـا تُنْبِتُ الْاَرْضُ ؛ ان چیزوں سے کہ زمین اُگاتی ہے ۔ یعنی نباتات ۔ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ ؛ اور ان کی جانوں سے اور خود ان آدمیوں میں سے ۔ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ اور اُن چیزوں سے جن کو یہ لوگ نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- پاک ہے وہ جس نے پیدا کیا تمام جوڑے ، ان چیزوں سے کہ زمین اُگاتی ہے (یعنی نباتات) اور ان کی جانوں سے (آدمیوں میں سے) اور ان چیزوں سے جن کو یہ لوگ جانتے تک نہیں ۔

انسانی تخیلات سے اور ان لاحاصل کوششوں سے اللہ تعالیٰ پاک ہے ۔ جس نے قِسم قِسم کے نباتات ، مختلف اور خود حضرتِ انسان کی ذات کو پیدا کیا اور ایسی چیزوں کو پیدا کیا جن کا ان کو علم تک نہیں ہے ۔

اُو انسان ! ضعیف البنیان ! پہلے تو تھا کہاں ؟ پیدا ہوا تو کس طرح ؟ اللہ نے ساری دنیا کی چیزوں کو نباتات اور حیوانات کو بلکہ خود تم کو بھی نیست سے ہست کیا ۔ ایسے خالق ، رب العالمین کو کیوں نہیں مانتے ؟ کیوں اُسے بھول کر بیٹھے ہو ۔

ع باز آ باز آ آنچہ ہستی باز آ
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ÷ ایں درگہِ ما ، درگہِ نومیدی نیست

وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

وَاٰیَـةٌ ؛ ایک اور نشانی ۔ لَهُمْ ؛ ان کے عبرت لینے کے لئے ۔ اَلَّـیْلُ ؛ وہ نشانی رات ہے ۔ نَسْلَخُ ؛ ہم کھینچتے ہیں ۔ نکال لیتے ہیں ۔ سَلخ ۔ چمڑا نکال لینا ۔ سَلْخِ مَاہ ؛ مہینے کا آخری حصّہ ، یعنی ۲۹ ، ۳۰ تاریخ ۔ مِنْهُ النَّهَارَ ؛ اس رات میں سے ان کو ۔ فَاِذَاهُمْ ؛ پھر وہ ۔ مُظْلِمُوْنَ ؛ ظلمت میں ہیں ، اندھیرے میں ہیں ۔

ترجمہ :- ایک اور نشانِ قدرت لوگوں کے لئے رات ہے کہ ہم اُس (رات) میں سے دن کو نکال لیتے ہیں ۔ پھر وہ ناگہاں ظلمت و تاریکی میں ہیں (یعنی رات ختم ہوجاتی ہے اور دن نکلتا ہے ، ابھی روشنی تھی ، اور ابھی رات ہوگئی ۔ ساری دنیا پر تاریکی کا پردہ پڑگیا) ۔

خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے اس کی نعمتوں کو دیکھو جن کا تمہیں علم تک نہ تھا

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ؕ﴿۳۸﴾

وَالشَّمْسُ ؛ اور ایک نشانی آفتاب بھی ہے ۔ تَجْرِیْ ؛ چلتا ہے ، جاری ہوتا ہے ۔ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؛ اپنے ٹھکانے کے لئے ، اپنی قرارگاہ کے لئے ۔ ذٰلِکَ ؛ یہ ۔ تَقْدِیْرُ ؛ اندازہ ، حکم ، معیّن کرنا ۔ اَلْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ؛ صاحبِ عزت وعلم والے کا ۔

ترجمہ :- (ایک اور نشانی ، آثارِ قدرت) آفتاب بھی ہے کہ وہ اپنے مقامات میں چلتا رہتا ہے ۔ یہ حکمِ خداوندی ہے جو بڑا عزت والا اور علم (وحکمت) والا ہے ۔

صاحبو ! بعض کے خیال میں زمین ساکن ہے اور آفتاب اس کے اطراف گردش کررہا ہے اور بعض کے پاس آفتاب قائم ہے اور زمین اور دوسرے سیارے آفتاب کے گرد گردش کر رہے ہیں ۔ مگر سب کا اتفاق ہے اور سب کو نظر آتا ہے کہ آفتاب گردش کر رہا ہے ۔ پہلے کو ’’ نظام بطلیموسی ‘‘ اور دوسرے کو ’’ نظام فیثا غورثی ‘‘ کہتے ہیں ۔ اس وقت ہم کو اس کی تحقیق کی ضرورت نہیں ۔ ہم کو اتنا بس ہے کہ آفتاب گردش کرتا نظر آتا ہے وہ بھی تقدیرِ خداوندی کے سامنے عاجز ہے ۔ خدائے تعالیٰ آفتاب کو گردش میں لگایا ہے ، تو وہ ٹھیر نہیں سکتا ۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ﴿۳۹﴾

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ ؛ اور چاند کے لئے ہم نے مقدر کردیا ، معیّن کردیا ہے ۔ مَنَازِلَ ؛ منزلیں ۔ اُن منزلوں میں جانے سے ہوا کیا ؟ حَتّٰی عَادَ ؛ یہاں تک کہ ہو جاتا ہے ۔ كَالْعُرْجُوْنِ ؛ مانند کھجور کی شاخ کے ۔ اَلْقَدِیْمِ ؛ جو پُرانی ہوگئی ہو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے چاند کی منزلیں مقدر کردی ہیں ، یہاں تک کہ وہ ایسا رہ جاتا ہے ، جیسے پُرانی کھجور کی شاخ ۔

لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾

لَا الشَّمْسُ یَنْبَغِیْ لَهَآ ؛ آفتاب کی مجال بھی ہے ۔ اَنْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ ؛ کہ چاند کو پکڑے ۔ وَلَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؛ اور نہ ہی رات دن سے پہلے نکل سکتی ہے ۔ وَکُلٌّ ؛ اور یہ سب ۔ فِیْ فَلَکٍ ؛ ایک دائرے میں ، آسمان میں ۔ یَسْبَحُوْنَ ؛ تیرتے ہیں ، چلتے ہیں ۔

ترجمہ :- آفتاب کی کیا مجال کہ چاند کو پکڑے ۔ اور رات کے لئے ناممکن ہے کہ دن سے پہلے نکلے ۔ اور یہ سب ایک دائرے میں گردش کر رہے ہیں ۔

وَاٰیَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَهُمْ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾

وَاٰیَةٌ لَّهُمْ ؛ اور ایک نشانی اُن کے لئے ہے ۔ اَنَّا حَمَلْنَا ؛ کہ ہم نے سوار کردیا ۔ ذُرِّیَّتَهُمْ ؛ ان کی اولاد کو ۔ ذَرَّ ۔ یَذَرُّ ۔ نکلنا ۔ ذَرَّةٌ ؛ گرد کے باریک باریک اجزاء ۔ ذرات ۔ فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ؛ بھری کشتی میں ۔ مَشْحُوْن ؛ بھرا ہوا ۔

ترجمہ :- اور ایک نشانی اُن (کے سمجھنے) کے لئے یہ بھی ہے کہ ہم نے اُن کی آل اولاد کو بھری کشتی میں سوار کردیا ۔

صاحبو ! بعض مفسرین کا خیال ہے کہ اس آیت میں حضرتِ نوحؑ اور اُن کے ساتھیوں کی طرف اشارہ ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے اِس طوفان سے بچالیا ۔ ورنہ انسان کا نام ونشان تک نہ رہتا ۔ یوں بھی جو لوگ بحری سفر کرتے ہیں ۔ طوفان کا انھیں اندازہ ہے ۔ قدیم زمانہ میں دُخانی جہاز کی ایجاد سے قبل بادبانی جہاز تھے ۔ جن میں بادِمخالف کا ہر وقت کھٹکا لگا رہتا تھا ۔ اب گرچہ دخانی جہاز جدید مشین اور کل پُرزوں سے آراستہ اور طوفان کا مقابلہ کرنے کا معقول انتظام ہے اس پر بھی جب جہاز طوفان میں آجاتا ہے تو ساری شیخی دَھری کی دَھری رہ جاتی ہے ، اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ موت سَر کے اطراف منڈلا رہی ہے ایسے حال میں خدا یاد آتا ہے ۔

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا یَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾

وَخَلَقْنَا لَهُمْ ؛ اور ہم نے ان کے لئے پیدا کیا ۔ مِنْ مِّثْلِهٖ ؛ سواری کی کشتی کے ویسے ۔ مَا یَرْكَبُوْنَ ؛ ایسی چیزیں جن پر سوار ہوتے ہیں ۔ خواہ موٹر ، ریل گاڑی ہو یا طیارے ہوں یا خچر ہوں ۔ بہرحال جن سواریوں پر یہ لوگ سوار ہوتے ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے اُن کے لئے پیدا کیا ، مہیا کیا ، اس (کشتی) کے مقابل سواریاں ، جن پر یہ لوگ سوار ہوتے ہیں ۔

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾

وَاِنْ نَّشَاْ ؛ اور اگر ہم چاہیں ۔ شَاءَ یَشَآءُ ۔ مَنْشَاءً ؛ چاہنا ۔ نُغْرِقْهُمْ ؛ ہم ان کو غرق کردیں ۔ ڈبودیں ۔ فَلَا

صَرِیْخَ لَهُمْ ؛ پھر نہیں ہوگا ان کے لئے کوئی فریادرس ۔ صَرَخَ ۔ چیخنا ۔ صَرِیْخٌ ۔ فریاد سُننے والا ، چیخ و پکار پر کان دھرنے والا ۔
وَلَاهُمْ یُنْقَذُوْنَ ؛ اور نہ ہوں گے وہ اس آفت سے نکالے ہوئے ۔

ترجمہ :- اور ہم اگر چاہیں تو اُن کو غرق کردیں (ڈبودیں) اور کوئی ان کی داد ، فریاد سننے والا نہ ہوگا (اُن کی چیخ و پکار پر کوئی کان بھی نہ دھرے گا) اور نہ وہ بچائے جائیں گے (اس آفت سے اُن کو نجات نہ ہوگی) ۔

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾

اِلَّا رَحْـمَةً مِّـنَّـا ؛ مگر ہماری رحمت سے ۔ وَمَتَـاعًـا ؛ اور فائدہ پہنچانا ، زندگی سے تمتع حاصل کرنا ۔ اِلٰـی حِیْـنٍ ؛ ایک مقررہ وقت تک ۔

ترجمہ :- (یہ آفت سے ، مصیبت سے نہیں نکالے جاسکتے) مگر ہماری رحمت سے ، اور وہ بھی چند روزہ فائدہ مندی کے لئے ۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ ؛ اور جب اُن سے کہا جائے گا ۔ اِتَّـقُوْا ؛ بچو ، پرہیز کرو ۔ مَـا بَیْـنَ اَیْـدِیْکُمْ ؛ اُس سے جو تمہارے سامنے ہے ۔ وَمَا خَلْفَـكُمْ ؛ اور جو تمہارے پیچھے ہے ۔ لَعَلَّـكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؛ تاکہ تم رحم کئے جاؤ ۔

ترجمہ :- اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ تم اس (عذاب) سے بچو ، جو تمہارے سامنے حاضر ہے اور جو تمہارے مرنے کے بعد آنے والا ہے ۔ تاکہ تم رحم کئے جاؤ ۔

وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿۴۶﴾

وَمَـا تَـاْتِیْهِمْ ؛ اور نہیں آتی اُن کے پاس ۔ مِـنْ اٰیَـةٍ ؛ کوئی آیت ، کوئی نشانی ۔ مِـنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ ؛ اُن کے رب کی آیات اور نشانیوں میں سے ۔ اِلَّا کَانُوْا عَنْهَا ؛ مگر ہوتے ہیں اُس سے ۔ مُعْرِضِیْنَ ؛ اعراض کرنے والے ، روگردانی کرنے والے ، سرتابی کرنے والے ۔

ترجمہ :- اور اُن کے رب کی آیتوں میں سے کوئی آیت اُن کے پاس آتی ہے تو یہ لوگ اُس سے اعراض کرتے ہیں (منہ پھیرتے ہیں) ۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ ؛ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے ۔ اَنْفِقُوْا ؛ خرچ کرو ، کچھ راہِ خدا میں دو ۔ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؛ اس چیز میں سے کہ اللہ نے تم کو دیا ہے ۔ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ تو منکرین ، کافر کہتے ہیں ۔ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں سے ۔ اَنُطْعِمُ ؛ کیا ہم کھلائیں ، کیا ہم دیں ۔ مَنْ ؛ ان لوگوں کو ۔ لَوْيَشَآءُ اللّٰهُ ؛ اگر خدا چاہتا ۔ اَطْعَمَهٗ ؛ اُن کو دیتا ، ان کو کھلاتا ۔ اِنْ اَنْتُمْ ؛ تم نہیں ہو ۔ اِلَّا ؛ مگر فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ کھلی گمراہی میں ۔

ترجمہ :- اور جب ان (لوگوں) سے کہا جاتا ہے کہ خدا کے دیئے ہوئے میں سے کچھ راہِ خدا میں بھی دو ، تو منکر لوگ ایمانداروں سے کہتے ہیں ، کیا ہم اُنھیں دیں ، جن کو خدا چاہتا تو دیتا ، (مگر ان کی قسمت میں ہے ہی نہیں تو پھر ایسوں کو ہم کیوں کر دے سکتے ہیں) ۔ تم بے شک ظاہرا گمراہی میں ہو ۔

صاحبو ! دینے دلانے کا ، کچھ غریبوں کی مدد کرنے کا وقت آتا ہے ، اس وقت تقدیر یاد آتی ہے اور کہتے ہیں کہ یہ بدقسمت لوگ ہیں ۔ خدا چاہتا تو ان کو دیتا ۔ ہم کیا کریں ، دوسرے کی قسمت کو ہم نہیں بدل سکتے ۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾

وَيَقُوْلُوْنَ ؛ اور کہتے ہیں ۔ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ ؛ یہ قیامت کا وعدہ کب ہے ؟ رات دن قیامت سے ڈراتے ہیں ، آخر یہ قیامت کب آئے گی ۔ ذرا بولو تو ! یہ وعدہ کب پورا ہوگا ؟ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم سچے ہو تو ذرا بتاؤ تو سہی ۔

ترجمہ :- اور کہتے ہیں کہ یہ وعدہ آخر پورا کب ہوگا ؟ (اور کب قیامت آئے گی ؟ ذرا بتا تو دو) اگر تم سچّے ہو ؟

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾

مَا يَنْظُرُوْنَ ؛ یہ انتظار نہیں کرتے ۔ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً ؛ مگر ایک کڑاکے کی آواز ۔ تَاْخُذُهُمْ ؛ کہ ان کو پکڑے ، ان کو گرفتار کرے ۔ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ؛ اور وہ آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے ۔ اصل میں يَخْتَصِمُوْنَ تھا ۔ باب تفعیل نہیں ہے بلکہ افتعال ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ ایک سخت عذاب کے منتظر ہیں یہ آپس میں جھگڑتے رہیں گے اور دفعتًا ایک کڑاکے کے ساتھ عذاب آجائے گا ۔

۳ ع۱۸ ۲ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً ؛ اور وہ کر نہ سکیں گے وصیت ، ایک دوسرے کو نصیحت بھی نہ کرسکیں گے ۔ وَلَآ اِلٰٓی اَهْلِهِمْ ؛ اور نہ وہ اپنے اہل وعیال کے پاس ۔ یَرْجِعُوْنَ ؛ واپس ہوں گے ۔

ترجمہ :- (اس ناگہاں آفت میں) کچھ نصیحت وصیت نہ کرسکیں گے اور نہ اپنے اہل وعیال کے پاس واپس ہوسکیں گے ۔

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ ؛ اورصور پھونکا جاے گا ، بگل بجے گا ۔ نرسنگا پھونکا جائے گا ۔ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ ؛تب ہی یہ قبروں سے ، ساتھ ہی قبروں سے ۔ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ؛ اپنے خدا کی طرف بھاگتے ہوں گے ، دوڑتے ہوں گے ۔

ترجمہ :- اور جب صُور پھونکا جاے گا تو تمام لوگ اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف دوڑتے ہوں گے ۔

قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ
هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾

وقف لازم
وقف منزل
وقف غفران

قَالُوْا یٰوَیْلَنَا ؛ وہ کہیں گے ، ہائے افسوس ! اے ہماری خرابی ۔ مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ؛ ہم کو ہماری آرام گاہ سے کس نے اُٹھایا ؟ قبر سے کس نے اُٹھایا ؟ [یہاں سکتہ صحیحہ ہے ۔ پورے قرآن میں صرف چار مقامات پر سکتہ صحیحہ ہے : (۱) سورہ کہف (۲) سورہ یٰس (۳) سورہ قیٰمہ (۴) سورہ مطففین ۔ سکتہ پر وقف کرنا چاہیئے مگر سانس نہ لے صرف ذرا رُک کر پڑھا جائے]

اس کا جواب ہوگا : هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ ؛ یہ وہ چیز ہے جس کا وعدہ خدائے رحمٰن نے کیا تھا ۔ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ؛ اور پیغمبروں نے بھی سچ کہا تھا ۔

ترجمہ :- وہ کہیں گے ۔ ہائے ہماری کم بختی ! کس نے ہم کو ہماری (قبر) آرام گاہ سے اُٹھایا ۔ یہ وہ چیز ہے جس کا وعدہ (اللہ) رحمان نے کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا ۔

اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً ؛ وہاں کچھ نہ تھا ۔ ایک سخت اور تند آواز تھی ۔ فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ؛ پھر فوراً ہی وہ سب لوگ ، ہمارے پاس حاضر کئے ہوئے ہیں ۔

ترجمہ :- کچھ نہ تھا ایک سخت کڑاکے کی آواز تھی کہ یہ سب کے سب ہمارے پاس حاضر کردیئے گئے ہیں ۔

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ ؛ پس آج ظلم نہیں کیا جائے گا کسی شخص پر ۔ شَيْـًٔا ؛ کچھ بھی ۔ وَلَا تُجْزَوْنَ ؛ اور تم کو جزا نہ دی جائے گی ۔ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ مگر تمہارے اعمال کی ، ان کاموں کی کہ تم کیا کرتے تھے ۔

ترجمہ :- پس آج کسی پر کچھ بھی ظلم نہ ہوگا تم نے جیسا کیا تھا ویسا ہی بھگتنا پڑے گا ۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ ؛ آج بے شک جنّتی لوگ ۔ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ؛ اپنے اپنے مشغلوں میں خوش دل ہیں ، اپنے کاموں کا ثمرہ پاتے ہوں گے ۔

ترجمہ :- بے شک آج کے دن جنّتی اپنے کام کاج میں خوش خوش ہوں گے (اپنے کئے کا ثمرہ پاتے ہوں گے) ۔

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ ؛ وہ جنّتی اور ان کی بیویاں ۔ فِيْ ظِلٰلٍ ؛ سایوں میں ہوں گے ۔ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ؛ صوفوں پر تکیہ لگائے ہوئے اور ٹیکا لئے ہوئے ہوں گے ۔

ترجمہ :- وہ اور اُن کی بیویاں سایوں میں ہوں گے ، صوفوں پر تکیہ لگائے (اور ٹیکہ لئے ہوئے ہوں گے) ۔

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ؛ ان کو جنت میں ہر قسم کے میوے ملیں گے ، پھل پھلاری کی کمی نہ ہوگی ۔ وَلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ؛ اور ان کو ملے گا وہ جو چاہیں ۔ منہ مانگی مُراد ملے گی ۔

ترجمہ :- ان کے لئے اس میں ہر قسم کے میوے اور پھل ہیں اور ان کو جو مانگیں ملے گا ۔

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾

سَلٰمٌ قَوْلًا ؛ سلام فرمائے گا ۔ مِنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ؛ مہربان پروردگار کی طرف سے ۔

ترجمہ :- ان کو ان کا مہربان پروردگار سلام فرمائے گا ۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝٥٩

وَامْتَا زُوا الْيَوْمَ ؛ اور آج تم الگ ہوجاؤ ۔ جنتوں کے پاس سے ہٹ جاؤ ۔ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ؛ اے مجرمو ! گنہگارو ، مشرکو ! ۔

ترجمہ :- اے مجرمو ! آج تم ہٹ جاؤ (الگ ہوجاؤ) ۔

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝٦٠

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ ؛ کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا ۔ کیا میں نے تم کو تاکیدی حکم نہیں دیا تھا ۔ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ ؛ اے آدم زادو ! اے آدم کی اولاد ۔ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ؛ کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرو ، اس کی پوجا نہ کرو ، اس کی پرستش نہ کرو ، اس کا کہا نہ مانو ۔ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ؛ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ، اس کی دشمنی ظاہر ہے ۔

ترجمہ :- اور اے بنی آدم ! کیا میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ شیطان کی پوجا نہ کرنا ۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ۔

وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝٦١

وقف غفران

وَاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؛ اور یہ کہ میری عبادت کرو ۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ؛ یہ سیدھا راستہ ، صراطِ مستقیم ہے ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ میری ہی عبادت کرو ۔ یہی صراطِ مستقیم (اور سیدھا راستہ ہے) ۔

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۝٦٢

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ ؛ اور اس شیطان نے تم میں سے گمراہ کردیا ہے ۔ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؛ ایک کثیر مخلوق کو ۔ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ؛ کیا تم کچھ سوجھتے بوجھتے نہیں ؟ کیا تمہیں کچھ عقل بھی ہے ۔ کیا تم کچھ عقل سے کام نہیں لیتے ؟

ترجمہ :- اور اس نے تم میں کی ایک بڑی مخلوق کو گمراہ کردیا ہے ۔ پھر کیا تم کچھ سمجھتے بھی نہیں ؟

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝٦٣

هٰذِہٖ جَهَنَّمُ ؛ یہ دوزخ ہے ۔ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ؛جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- یہ جہنّم وہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ۔

اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾

اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ ؛ آج دوزخ میں جاؤ ، اس میں گھسو ، اس میں چلو ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ؛ اپنے کفر کرنے کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- اپنے کفر کرنے کی وجہ سے آج دوزخ میں جاؤ ۔

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ ؛ آج ہم مہر کردیں گے ۔ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ ؛ ان کے مونہوں پر ۔ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ ؛ اور ان کے ہاتھ ہم سے بولیں گے ، جواب دیں گے ، گفتگو کریں گے ، سارے اعمال کو بتادیں گے ۔ ان کی روح حیوانی ان کے کرتوت کو کہہ دے گی ۔ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ ؛ اور اُن کے پیر بھی گواہی دیں گے ۔ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ؛ جو کچھ وہ کماتے تھے ، جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ۔

ترجمہ :- آج ہم ان کے مونہوں پر مُہر کردیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے گفتگو کریں گے ۔ (بیان کریں گے) اور ان کے پاؤں ان کے اعمال پر شہادت دیں گے ۔

وَ لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى یُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾

وَلَوْنَشَآءُ ؛ اور اگر ہم چاہتے (تو دنیا ہی میں) ۔ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْیُنِهِمْ ؛ ان کی آنکھیں ملیامیٹ کردیتے ، مٹا دیتے ، ان ظالموں کا صفایا کردیتے ، نیست و نابود کردیتے ۔ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ ؛ پھر وہ سیدھے راستہ پر دوڑتے ، سیدھا راستہ چلنے کے لئے جلدی کرتے ، کوشش کرتے ۔ فَاَنّٰى یُبْصِرُوْنَ ؛ پھر ان کو کہاں نصیب ہے دیکھنا ۔ ان کی قسمت میں صحیح راستہ کی طرف دوڑنا اور چلنا کہاں تھا ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھوں کو ملیامیٹ کردیتے پھر وہ سیدھا رستہ چلنے کے لئے دوڑتے مگر ان کے حصّے میں دیکھنا ، سوچنا ، سمجھنا ہی کہاں تھا ۔

ع ۴ ۱۷ ۳ وَ لَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ ع

وَلَوْنَشَآءُ ؛ اور اگر ہم چاہتے ۔ لَمَسَخْنٰهُمْ ؛ تو یقیناً ان کی صورت بگاڑ دیتے ، ان کو مسخ کر دیتے ۔ عَلٰی مَكَانَتِهِمْ؛ ان ہی کی جگہ ۔ جہاں وہ ہیں ۔ وہیں کے وہیں ۔ جہاں کے تہاں ۔ جگہ سے ہٹنے کی بھی نوبت نہ آتی ۔ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ؛ پس نہ کہیں جاسکتے اور نہ واپس آسکتے ، ان کو استطاعت نہ ہوتی جانے کی اور واپس آنے کی ۔ نہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے ہٹ سکتے ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم چاہتے تو ان کی وہیں کی وہیں صورت شکل بگاڑ دیتے ، مسخ کر دیتے ، پھر وہ نہ جاسکتے نہ واپس آسکتے ۔

صاحبو ! قرآن شریف میں ہے ۔ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؛ (بنی اسرائیل آیت ۴۴) ۔ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں ، ذرّۂ بے مقدار سے لے کر خورشید پُر انوار تک سب کی روح ہے اور یہ سب اللہ کی یاد میں لگے ہوئے ہیں مگر تم ہو کہ غافل ہو ! ہاتھ پاؤں کی بھی روح ہے ۔ بسائط کی بھی روح ہے اور مرکبات کی بھی ، اور ان سب پر انسانی روح حاکم ہے ۔ ہاتھ پاؤں سے سوال کرنے سے پہلے انسان کی حاکم روح کو بے اقتدار کردیں گے ۔ اس کے تسلط اور تصرف کو سلب کرلیں گے ۔ پھر انسان نے اپنے اعضاء سے جو کام لیا ہے وہ سب اعضاء دربارِ الٰہی میں عرض کردیں گے ۔

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ ؛ اور ہم جس کی عمر دراز کرتے ہیں ۔ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ ؛ اس کو قوت سے ضعف کی طرف ، سرفرازی سے سرافگنی کی طرف ، عزت سے ذِلّت کی طرف مائل کردیتے ہیں ، جھکا دیتے ہیں ۔ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ؛ کیا وہ کچھ سمجھتے نہیں ؟ کیا انھیں عقل بھی نہیں ۔

ترجمہ :- اور ہم جس کی عمر دراز کردیتے ہیں ، اس کی ساری قوتیں بدل دیتے ہیں ۔ کیا یہ لوگ کچھ سمجھتے بھی نہیں ؟

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِیْ لَهٗ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿۶۹﴾

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ ؛ اور ہم نے اپنے پیغمبر کو شعر کی تعلیم نہیں دی ۔ وَمَا يَنْۢبَغِیْ لَهٗ ؛ اور شاعری ان کے مناسب بھی نہیں ۔ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ ؛ یہ تو صرف یاد دہانی ہے ۔ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ؛ اور خدا کا واضح کلام ہے جسے وہ پڑھ کر سُناتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو (اپنے پیغمبر کو) نہ شعر کی تعلیم دی اور نہ شعر کہنا ان کے مناسبِ حال تھا ۔ یہ تو صرف

یاد دہانی ہے اور (خدا کا) واضح کلام ہے ۔ (جو یہ سُناتے ہیں)۔

واضح ہو کہ شاعر کا کام صرف جذبات کا پیدا کردینا ہے ۔ واقعات سے بعید ہوں یا قریب ہوں شاعر تحت الشعور کو فوق الشعور کردیتا ہے ۔ بعض لوگوں کے پاس شعر میں وزن ضروری ہے ۔ بعض کے پاس قافیہ بھی ضروری ہے ۔ یہ بات یاد رکھو، کہ شعر میں ، شعر کہنے کا اِرادہ بھی شرط ہے ۔ ہم رات دن گفتگو میں ہزار ہا جملے ایسے کہہ دیتے ہیں جو موزوں بلکہ مقفی بھی ہوتے ہیں ۔

یہ کلام موزوں ہے مگر شعر ہرگز نہیں ۔ کیونکہ شعر کہنا مقصود نہیں ۔ واعظ کا کام ، خطیب کا کام یہ ہے کہ مفید باتوں اور نصائح کی تعلیم دے ۔ اس کا سب پر اتفاق ہے کہ شعر میں ارادۂ شعری اہم شرط ہے ۔ یہ خوب یاد رکھو کہ پیغمبر جو کچھ بیان کرتا ہے وہ واقعہ کے مطابق ہوتا ہے ۔

لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾

لِيُنْذِرَ ؛ کہ سُنادے ۔ نصیحت کردے ۔ خوفناک چیز کی اطلاع دے ۔ مگر کس کو؟ مَنْ كَانَ حَيًّا ؛ جو زندہ ہو ۔ جس کو علمِ صحیح نہیں وہ مُردہ ہے ۔ وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؛ اور تا کہ کافروں پر خدا کی حجت پوری ہو ۔ اس کا فرمودہ واقع ہوجائے ۔ ثابت ہوجائے ۔

ترجمہ :- تا کہ جو زندہ دل ہیں ان کو نصیحت کریں اور کافروں پر خدا کی حجت پوری ہو ۔

صاحبو! لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا سے مُراد زندہ دل لوگ ہیں ۔ قرآن شریف میں جابجا جاہلوں کو مُردوں سے تعبیر کیا گیا ہے ۔ پس اس آیت کے مخاطب کفّار ہیں ۔ زندہ دل ، مسلمان نہیں ہیں نہ وہ لوگ ہیں جو گو دوسرے عالم میں ہیں ۔ مگر ہیں زندہ دل ، ایمان کے ساتھ ۔

صاحبو! ہم کو حکم ہے کہ جب کسی قبر پر جاؤ تو السلام علیکم یا اہل القبور کہو ۔ وہ اگر نہیں سُنتے تو السلام علیکم سے مخاطب کرنے سے فائدہ کیا؟ زندہ دل مسلمانوں کو اِن مُردہ دل لوگوں کی باتوں پر توجہ کرنے کی ضرورت نہیں ۔ لہذا میں ایک بار پھر پڑھتا ہوں ۔ لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا ۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾

اَوَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا انھوں نے دیکھا نہیں ۔ اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ ؛ کہ ہم نے ان کے لئے پیدا کیا ۔ مِمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ ؛ ہمارے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ۔ اَنْعَامًا ؛ مویشی ۔ فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ؛ پھر وہ ان کے مالک ہیں ۔ یہ کچھ کم احسان ہے کہ اپنے بندوں یعنی حیوانات کو انسان کے تابع کردیا ہے ۔ اور انسان ان کا مالک ہوگیا ہے ۔

ترجمہ :- کیا انھیں معلوم نہیں ، کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اپنی مخلوقات کو یعنی مویشیوں کو ان کا تابع کردیا ہے اور وہ اس کے مالک ہیں ۔

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ ؛ اور ہم نے ان حیوانات کو انسانوں کے لئے مطیع بنادیا ہے ۔ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ ؛ پھر بعض تو ان کی سواریاں ہیں ۔ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ؛ اور بعض کو تو یہ کھاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان جانوروں کو ان کے لئے مطیع و فرمانبردار بنادیا ۔ پھر بعض تو ان کی سواریاں ہیں اور بعض کو یہ کھاتے ہیں ۔

وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؛ اور ان کے لئے یعنی آدمیوں کے لئے ان جانوروں میں فائدے اور منفعتیں ہیں اور بعض دودھ پینے کے کام آتے ہیں ۔ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ؛ پھر یہ کیوں شکر نہیں کرتے ؟

ترجمہ :- اور ان کے لئے ان میں منفعت اور فائدے اور دودھ وغیرہ بھی ہے ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ شکر نہیں کرتے (اس کی قدر نہیں کرتے ؟)

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾

وَاتَّخَذُوْا ؛ اور اختیار کرلیا ہے ۔ مان لیا ہے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ اٰلِهَةً ؛ کسی دیوتا ۔ لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ؛ شاید کہ انھیں فتح و نصرت ملے ۔ اس اُمید پر کہ وہ مدد کئے جائیں ۔

ترجمہ :- اور انھوں نے خدا کے سوائے اور معبود مان رکھے ہیں کہ شاید ان کو مدد پہنچے ۔

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ؛ یہ دیوتا ان کی مدد ہرگز نہیں کرسکتے ۔ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ ؛ اور وہ ان کے لشکر ہیں ۔ مُحْضَرُوْنَ ؛ مگر پکڑے آئے ہوئے یا حاضر کئے ہوئے ۔

ترجمہ :- وہ اُن کی کچھ مدد نہیں کرسکتے اور وہ ان کے ایسے لشکر ہیں جو پکڑے ہوئے چلے آرہے ہیں ۔

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٧٦﴾

فَـلَا يَـحْـزُنْکَ قَـوْلُهُمْ ؛ پس پیغمبر! تم ان کی باتوں پر رنج نہ کرو، حزن و ملال نہ کرو۔ اِنَّـا نَـعْلَمُ مَـا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؛ بے شک ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور علانیہ کرتے ہیں۔

ترجمہ:- (اے پیغمبر!) پس تم ان کی باتوں کا رنج وغم (اورحزن و ملال) نہ کرو یقیناً ہم ان کے ظاہر و باطن سے خوب واقف ہیں۔

أَوَلَمْ يَرَ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ﴿٧٧﴾

اَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ ؛ کیا آدمی کو معلوم نہیں؟ اَنَّـا خَـلَقْنٰـهُ مِنْ نُّطْفَةٍ ؛ کہ ہم نے اس کو نطفہ اور ایک بوند سے پیدا کیا۔ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ؛ پھر وہ آشکارا طوار سے ہم سے علانیہ خصومت کرنے لگا۔ ہم سے لگا کھلم کھلا جھگڑنے۔

ترجمہ:- کیا آدمی کو معلوم نہیں کہ ہم نے اس کو قطرے سے پیدا کیا اور پھر وہ لگا علانیہ ہمیں سے جھگڑنے۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ ۖ

قَالَ مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٧٨﴾

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا ؛ اور ہمارے متعلق باتیں بنانے لگا۔ وَنَسِيَ خَلْقَهٗ ؛ وہ اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ ؛ کہا کون اِن ہڈیوں کو زندہ کرے گا۔ وَهِيَ رَمِيْمٌ ؛ اور جب کہ وہ بوسدہ اور گل چکی ہیں۔

ترجمہ:- اور وہ ہمارے متعلق باتیں بنانے لگا۔ اور اپنی پیدائش کو بھول گیا اور کہنے لگا ان بوسیدہ ہڈیوں کو بھلا کون زندہ کرسکتا ہے؟

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٧٩﴾

قُلْ يُـحْيِيْهَا ؛ پیغمبر تم کہو! ان ہڈیوں کو زندہ کرے گا، ان میں جان پھونک دے گا۔ اَلَّـذِيْٓ اَنْشَاَهَـآ ؛ جس نے ان کو پیدا کیا۔ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؛ پہلی دفعہ۔ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ؛ اور وہ ہر طرح پیدا کرنا جانتا ہے۔

ترجمہ:- تم کہو! ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے پہلی دفعہ پیدا کیا ہے اور وہ ہر قسم کے پیدا کرنے کو

جانتا ہے (اس پر قادر ہے)۔

الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝۸۰

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ ؛ جوتمہارے لئے پیدا کرتا ہے ۔ مِنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ ؛ سبز درخت اور ہرے جھاڑ سے ۔ نَارًا ؛ آگ کو ۔

یہ بات ظاہر ہے کہ رگڑ سے حرارت پیدا ہوتی ہے ۔ آگ نکلتی ہے ۔ درخت بھی درخت سے جب رگڑا کھا جاتے ہیں تو ان سے بھی آگ نکلتی ہے ۔ چنار کا درخت جلد مشتعل ہونے میں مشہور ہے ۔ فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ؛ پھر اس سے تم آگ روشن کرتے ہو ۔

ترجمہ :- وہ خدا تمہارے لئے سبز جھاڑ سے آگ نکالتا ہے اور تم اس سے سلگاتے ہیں ۔

اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰی وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ۝۸۱

اَوَلَیْسَ الَّذِیْ ؛ کیا نہیں ہے وہ جس نے ۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ۔ بِقٰدِرٍ ؛ قادر ہے ، کرسکتا ہے ۔ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؛ کہ ان کے جیسا پھر پیدا کردے ۔ بَلٰی ؛ کیوں نہیں ۔ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ؛ اور وہ بڑا پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے ۔ وہ خوب پیدا کرنا جانتا ہے ۔

ترجمہ :- کیا جس خدا نے آسمان اور زمین بنائے ، وہ ان کے جیسوں کو پیدا نہیں کرسکتا ۔ کیوں نہیں ؟ وہ پیدا کرتا ہے اور پیدا کرنے کو خوب جانتا ہے ۔

وقف غفران ۱۲

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝۸۲

اِنَّمَآ اَمْرُهٗ ؛ بجز اس کا حکم اتنا ہی ہے ۔ اس کو بس اتنا فرمانے کی ضرورت ہے ۔ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا ؛ جب کسی چیز کا ارادہ کرے ۔ اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ؛ کہ وہ اس کو فرمادے ۔ ہوجا ۔ پھر وہ ہوجاتا ہے ۔

ترجمہ :- اور سوائے اس کے نہیں اس کا حکم یہی ہے کہ جب وہ کسی چیز کے پیدا کرنے کا اِرادہ کرتا ہے تو وہ اس چیز کو فرماتا ہے کہ " ہوجا " پس وہ اُسی آن ہوجاتی ہے ۔

ع ٥ ٦ ٤

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ ؛ پس وہ خدا پاک ہے ۔ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ ؛ جس کے ہاتھ میں ہر شئے کی حکومت ہے ۔ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ؛ تم سب کو اُس کی طرف دوبارہ جانا ہے ، تمہاری واپسی بھی اُسی کی طرف ہے ، سب کو اُسی طرف رجوع کرنا ہے ۔

ترجمہ :- پھر وہ خدا پاک ہے جس کے ہاتھ میں ساری دنیا کی حکومت ہے ۔ اور تم سب کو اُسی کی طرف دوبارہ حاضر ہونا ہے ۔

صاحبو ! یہ " کُنْ " کا حکم کس کو دیا گیا ؟ تمام چیزوں کے حقائق اس کے علم میں تھے ۔ یعنی اللہ تعالیٰ سب کو جان کر پیدا کرتا ہے ۔ لہذا پیدا کرنے سے پیشتر اس کے معلومات تھے ۔ معلوماتِ الٰہی کو اعیانِ ثابتہ کہتے ہیں ۔ اعیانِ ثابتہ پر اپنے صفات کی تجلّی فرماتا ہے اور علم و قدرت کے ملنے کا حکم دیتا ہے ۔ اِدھر حکم دینا تھا اُدھر پیدا ہوجاتا تھا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ " کُنْ " کا حکم عین ثابتہ کو ہوا ۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ " کُنْ فَیَكُوْنُ " سے مُراد جھٹ پَٹ اور بلا تاخیر پیدا ہونا ہے ۔ یہ صاحبین عینِ ثابتہ سے واقف ہیں اور نہ " اعیانِ ثابتہ " پر اسمائے الٰہی کی تجلّی ہونے کا علم رکھتے ہیں ۔

سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَانِ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ الصّٰفّٰت مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں (۱۸۲) آیتیں اور (۵) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ﴿١﴾

وَالصّٰفّٰتِ ؛ غازیوں کے صف بستہ لشکروں کی قسم ۔ صَفًّا ؛ جو اچھی طرح سے صف بستہ ہیں ۔ مفعولِ مطلق ہے ۔ اس آیت میں پلٹن ، پیادہ فوج کا ذکر ہے ۔

ترجمہ :- خوب صف بستہ لشکر کی قسم (جو دشمنوں سے لڑنے کے لئے تیار ہیں) ۔

فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ﴿٢﴾

فَالزّٰجِرٰتِ ؛ پھر جو اپنے گھوڑوں کو ڈانٹتے ہیں ۔ زَجْرًا ؛ خوب ڈانٹنا ۔ اس آیت میں رسالہ اور سوار فوج کا ذکر ہے ۔

ترجمہ :- پھر گھوڑوں کو خوب ڈانٹنے والوں کی قسم ۔

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾

فَالتّٰلِيٰتِ ؛ پھر پڑھنے والوں کی قسم ۔ ذِكْرًا ؛ ذکر ۔ یعنی قرآن کو ۔ یعنی جب جنگ سے فارغ ہوتے ہیں تو کلام اللہ کی تلاوت میں مشغول رہتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر (قرآن) پڑھنے والوں کی قسم ۔

اِن صَف بستہ مجاہدین اور فراغت کے وقت تلاوتِ قرآن کرنے والوں سے ان کی خدا پرستی ظاہر ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے ۔

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾

اِنَّ اِلٰهَكُمْ ؛ کہ تمہارا معبود ۔ لَوَاحِدٌ ؛ بے شک ایک ہے ۔

ترجمہ :- کہ تمہارا خدا یقیناً ایک ہے ۔

ان آیتوں سے جہاں جہاد اہمیت رکھتا ہے وہاں اس سے زیادہ اہمیت قرآن شریف اور ذکرِ الٰہی کی ہے ۔ مسلمان میں دو صفتیں رہتی ہیں وقت پر وہ سپاہی بھی رہتا ہے اور ذاکر شاغل بھی رہتا ہے ۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾

وہ صرف مجاہدوں ہی کا خدا نہیں بلکہ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کا خدا ہے ۔ وَمَا بَيْنَهُمَا ؛ اور آسمانوں اور زمین کے بیچ میں جو کچھ ہے ان کا بھی پروردگار خدا ہے ۔ وَ رَبُّ الْمَشَارِقِ ؛ اور وہ رب ہے مشرقوں کا ۔

مشارق اور مغارب کیوں ؟

بات یہ ہے سورج ایک ہی بُرج سے طلوع کرتا اور اُسی میں غروب نہیں کرتا بلکہ ساڑھے تیئس درجے شمال کی طرف اور ساڑھے تیئس درجے جنوب کی طرف جھکتا جاتا ہے ۔ اس واسطے '' مشارق '' کا لفظ جو جمع ہے لایا گیا ۔

ترجمہ :- وہ آسمانوں اور زمین کا اور جو ان کے درمیان ہے اُن سب کا رب ہے ۔ اور وہ ان مقامات کا بھی خدا ہے جہاں آفتاب طلوع کرتا ہے ۔

إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ﴿٦﴾

اِنَّـا زَيَّنَّا السَّمَـآءَ الدُّنْيَا ؛ بے شک ہم نے قریب تر کے آسمان کو زینت دی ۔ بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ؛ ایک بڑی زینت سے جو کہ کواکب یعنی ستارے ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم نے ستاروں سے دنیا کے قریب کے آسمان کو بارونق اور زینت کیا ۔

وَاضح ہو کہ تمام ستارے پہلے آسمان میں ہیں اور چھ آسمان غیر مادّی ہیں ۔

وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ﴿٧﴾

وَحِفْظًا ؛ اور حفاظت کے لئے ہے ۔ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ؛ ہر شریر شیطان کے شر سے ۔ یعنی یہ سب کچھ شیاطین الانس حقیقی وشیاطین الجن کے شر سے عارف کے ایمان کی حفاظت کے لئے ہے ۔

ترجمہ :- یہ (کواکب) ، شریر شیطان کے شر سے حفاظت کرتے ہیں ۔

لَّا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ﴿٨﴾

لَا يَسَّمَّعُوْنَ ؛ نہیں سُن سکتے ۔ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى ؛ عالمِ بالا کی طرف کان لگا کر ۔ وَيُقْذَفُوْنَ ؛ اور سنگساری کی جاتی ہے ان پر ۔ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ؛ ہر طرف سے ۔ یعنی عالم بالا میں کیا ہورہا ہے اُنھیں کچھ معلوم نہیں ۔ ان کو اس میں ہر طرف ناکامی ہوتی ہے ۔

ترجمہ :- وہ عالم بالا کی باتوں کو سُن بھی نہیں سکتے ۔ ہر طرف سے ان پر سنگباری کی جاتی ہے (ان کی عقلوں پر پتھر پڑجاتے ہیں) ۔

دُحُورًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ﴿٩﴾

دُحُوْرًا ؛ بھگانے کے لئے ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ؛ اور ان پر ہے دائمی عذاب ناکامی کا ۔

ترجمہ :- (ان پر سنگباری کی جاتی ہے) بھگانے کے لئے اور ان پر دائمی عذاب ہے ۔

إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾

اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ ؛ اگر چھینا چھپٹ کے طور پر کوئی چیز اُڑالی جائے ۔ بھاگتے میں کوئی چیز ہاتھ لگ جائے ۔
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ؛ تو اس کے پیچھے لگتا ہے دہکتا ہوا شعلہ ۔

ترجمہ :- مگر یہ کہ کچھ چیز اُچک لی گئی ہو ۔ (بھاگتے میں اُڑالی گئی ہو) تو اس کے پیچھے دہکتا انگارا لگ جاتا ہے ۔

صاحبو ! ان آیتوں پر غور اور توجہ کرنے کی ضرورت ہے ۔ یونانی فلسفہ کے تابع لوگ چاند کا ایک آسمان اور ایک ایک سیارہ کا ایک ایک آسمان مانتے تھے جس میں کئی ٹکڑے تھے ۔ موجودہ زمانے کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ جتنے سیارے ہیں وہ آفتاب کے گرد گردش کر رہے ہیں ۔ اور تمام سیارے نظامِ شمسی کے ارکان ہیں ۔ اور ہر ایک ثابتہ اپنی جگہ پر ایک آفتاب ہے ۔ تمام سیاروں میں آبادی ہے یا نہیں ہے کسی کو معلوم نہیں ہے اور آبادی ہے بھی تو کس قسم کی ہے ؟ یہ خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں ۔ یہ ہئیت داں ، یہ فلسفی کوشش کرتے ہیں اور اپنی عقل کو دوڑاتے ہیں کہ ملاء اعلیٰ تو کجا دوسرے کرات ہی کے حال سے کچھ واقف ہوجائیں ۔ وہ ارب با ارب آفتابوں کی حقیقت تو کیا جانیں گے چند سیاروں کے حال سے بھی پورے واقف نہیں ۔ کوشش تو بہت کرتے ہیں ، دوڑ دھوپ بھی خوب کرتے ہیں ، مگر ایک تازہ کرشمۂ قدرت کے سامنے بھاگ کر واپس آجاتے ہیں ۔ خدا کے کرشمہ ہائے قدرت ان کے حق میں شہاب ثاقب سے کم نہیں ۔ یہ نادان ان غیب کی باتیں جاننے کے لئے قسم قسم کی کوشش کرتے ہیں ۔ کوئی ہتھیلی دیکھتا ہے اور اس پر آئندہ کے کچھ احکام لگاتا ہے ، اس کو پامسٹری یعنی ''علم الید'' کہتے ہیں ۔ اور بعض آفتاب کی حرارت اور سیاروں کے انوار پر کچھ قیاسات لگاتے ہیں ۔ وہ بھی کبھی صحیح ہوتے ہیں اور کبھی غلط نکلتے ہیں ۔ نجومی دوسرے سیاروں کو دیکھ کر اور ان کی رفتار سے بھی سعد نحس اور قسم قسم کے احکام لگاتے ہیں ۔ بعض ارواحِ کواکب سے عالمِ مثال ادنیٰ میں مل کر کچھ احکام لگاتے ہیں ۔ مگر کوئی شخص صحیح حکم نہیں لگا سکتا ۔ سب بے دلیل قیاسات ہیں جن کا نہ ٹھاؤ ہے نہ ٹھکانہ ۔ علمِ صحیح صرف خدائے تعالیٰ کو ہے ۔ ہم کو کسی قسم کی ضرورت نہیں کہ احکامِ قرآنی میں تاویلات کریں ۔ سمجھتے جاؤ اور جو سمجھ میں نہ آئے اُس کے مزید سمجھنے کے لئے کوشش کرو ۔ کبھی نہ سمجھو کہ تم کو تمام عالم کا علم ہو چکا ۔

جنگ ہفتاد و دوملت ہمہ را عذر ہبہ

چوں نہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

(ترجمہ :- بہتر فرقوں کے آپسی اختلافات میں ہر فرقہ کی دلیل کو اس کا عذرِ محض جان ، کیونکہ یہ عادتاً جب حقیقت کو نہ پاسکیں تو افسانہ بنا دیتے ہیں ۔ اکیڈیمی)

صاحبو ! یہ تمام سیارے اور ثوابت سب کے سب آسمان اوّل ہی میں ہیں ۔ بلکہ آسمان اوّل کے نیچے ہی ہیں ۔ کیونکہ قرآنِ شریف میں وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا ہے ۔ اور یہ ہفت اجرام علوی ہیں سیارے ہیں ۔ یہ سب مادّی ہیں ۔ مادّہ پرستوں کی دوڑ مادّہ سے آگے نہیں بڑھتی ۔ ہم تو مـلاء اعـلیٰ کے طالب ہیں بلکہ مـلاء اعـلیٰ سے بھی اوپر جس کے

جلوے ہیں اس کے طالب ہیں۔ ملاء اعلیٰ میں فرشتے ہیں" لا یعلم جنود ربک اِلّاھو ہم کو خدائے تعالیٰ کے سوائے ملاء اسفل سے کام ہے نہ ملاء اعلیٰ سے ۔ جو ہمارا مقصود ہے

وہ زماں سے اور مکاں سے پاک ہے

بلکہ ہر وہم و گماں سے پاک ہے

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾

فَاسْتَفْتِهِمْ ؛ پس ذرا اِن سے پوچھو تو ، ان سے فتویٰ لے لو ۔ استفسار کرلو ۔ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا ؛ کیا یہ زیادہ سخت ہیں ، دشوار ہیں پیدائش میں ۔ کیا ان کا بنانا زیادہ دشوار ہے؟ اَمْ مَنْ خَلَقْنَا ؛ یا اس مخلوق کا پیدا کرنا جسے ہم نے بنایا ہے ، پیدا کیا ہے ۔ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ ؛ یقیناً ہم نے انھیں بنایا ہے ، پیدا کیا ہے ۔ مِنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ؛ لیسدار مٹی سے ۔ چکنی ، چسپیدہ مٹی ، چکنی مٹی سے ۔

ترجمہ :- پھر (اے پیغمبر!) تم ذرا ان سے پوچھو تو ان کا پیدا کرنا مشکل ہے یا ان چیزوں کا کہ ہم نے بنایا ہے (پیدا کیا ہے؟) یقیناً انھیں تو ہم نے چکنی مٹی سے بنایا ہے ۔

بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾

بَلْ عَجِبْتَ ؛ بلکہ تم ان کے صاف صاف باتوں کے نہ جاننے پر ان پر تعجب کریں گے ۔ وَيَسْخَرُوْنَ ؛ اور وہ تمہارا مذاق اُڑائیں گے ، تمسخر کریں گے ، ہنسی اُڑائیں گے ۔

ترجمہ :- بلکہ تم (ان کے صاف صاف باتوں کے نہ جاننے پر) تعجب کریں گے ۔ اور وہ (تمہارا) مذاق اُڑائیں گے

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾

وَاِذَا ذُكِّرُوْا ؛ جب ان کو خوب سمجھایا جائے ۔ لَا يَذْكُرُوْنَ ؛ تو کبھی نہ سمجھیں گے ۔

ترجمہ :- اور انھیں لاکھ سمجھاؤ ہرگز نہ سمجھیں گے ۔

وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

وَاِذَا رَاَوْا اٰیَـــةً ؛ اور جب کوئی آیت ، کوئی نشانی ، کوئی معجزہ دیکھتے ہیں ۔ یَسْتَسْـخِـرُوْنَ ؛ تو اس سے بھی مسخرگی کرتے ہیں ، اس کی بھی ہنسی اُڑاتے ہیں ، ٹھٹول کرتے ہیں ۔ قہقہے لگاتے ہیں ، ٹھٹا کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جب کوئی معجزہ بھی دیکھتے ہیں (تو اس کی بھی) ہنسی اُڑادیتے ہیں ۔

وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

وَقَــالُـوْا ؛ اور انھوں نے کہا ، یہ کہتے ہیں ۔ اِنْ هٰـذَآ ؛ یہ نہیں ہے ۔ اِلَّا سِـحْـرٌ مُّبِيْنٌ ؛ مگر ظاہرا جادو ، کھلا جادو ۔ او بے وقوف ! کیا تو ساحر ہے ؟ سحر کی حقیقت جانتا ہے ؟ چونکہ تو صاحبِ فن نہیں ، اس لئے تیری رائے کوئی چیز نہیں ۔ آدمی کا قاعدہ ہے کہ جب کسی چیز کو انسانی قوت سے باہر دیکھتا ہے تو اس کو جادو کہہ دیتا ہے ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ کہتے ہیں ، یہ تو کھلا جادو ہی ہے ۔

ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾

ءِ اِذَا مِتْـنَا ؛ کیا جب ہم مرجائیں گے ، ہم کو موت آجائے گی ۔ وَكُـنَّـا تُـرَابًـا عِظَامًا ؛ اور جب ہم مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے ۔ ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ؛ کیا ہم قبر سے اُٹھائے جائیں گے ، پھر زندہ کئے جائیں گے ، پھر بعثت ہوگی ؟

ترجمہ :- کیا جب ہم مَر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہوجائیں گے ، کیا ہم قبر سے اُٹھائے جائیں گے ؟

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾

اَوَ اٰبَـآؤُنَا ؛ کیا ہمارے باپ دادا بھی پھر زندہ ہوں گے جن کو زمانہ ہوگیا ؟ اَلْاَوَّلُوْنَ ؛ گزشتہ کے اگلے ، پہلے کے ۔

ترجمہ :- کیا ہمارے گزشتہ باپ دادا بھی ؟

قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

قُلْ نَعَمْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ! ہاں ! بے شک تم زندہ کئے جاؤ گے ۔ وَاَنْـتُـمْ دَاخِرُوْنَ ؛ اور تم اس وقت بڑے ذلیل و خوار اور رُسوا ہوگے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہو ! ہاں ! اور اُس وقت تم بڑے ذلیل و خوار ہوں گے !

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾

فَاِنَّمَا هِیَ ؛ پھر اس وقت کیا ہوگا ؟ کچھ نہیں ، یہی ہوگا ۔ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ؛ ایک ڈانٹ ہوگی ، ایک للکار ہوگی ، ایک نعرہ ہوگا ، ایک سخت آواز ہوگی ۔ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ؛ اور پھر وہ زندہ ہوکر دیکھتے بھالتے ہوں گے ۔

ترجمہ :- پس اس وقت صرف ایک سخت آواز ہوگی اور وہ لوگ (زندہ ہوکر) دیکھتے ہوں گے ۔

پہلی دفعہ صور پھونکا جائے گا تو سب مَر جائیں گے ، دوبارہ پھر صور پھونکا جائے گا تو سب زندہ ہوں گے ۔ پہلا صور نفخہ اوّل ہے دوسرا نفخہء ثانیہ ۔

وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۲۰﴾

وَقَالُوْا ؛ اور وہ یہ کہہ اُٹھیں گے ۔ يٰوَيْلَنَآ ؛ ہائے ہماری خرابی ، ہائے ہماری بدبختی ۔ هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ؛ یہ تو روزِ جزا ہے ، یہ تو قیامت کا دن ہے ، فیصلہ کا دن ہے ۔

ترجمہ :- اور وہ کہیں گے ہائے ہماری کم بختی یہ تو روزِ جزا ہے ۔

ع ۱/۲ ۵

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ؛ بے شک یہ فیصلہ کا دن ہے ۔ اَلَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ؛ جس کو تم جھٹلاتے تھے ۔ اس کی تم تکذیب کرتے تھے ۔ جس کو مانتے نہ تھے ۔

ترجمہ :- بے شک یہ دن فیصلہ کا ہے جس کی تم تکذیب کیا کرتے تھے ۔ (مانتے نہ تھے) ۔

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾

اُحْشُرُوا ؛ جمع کرو ۔ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے ظلم وستم کیا ہے ۔ وَاَزْوَاجَهُمْ ؛ اور ان کی بیبیوں کو ۔ وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ؛ اور ان دیوتاؤں کو بھی جن کی یہ پوجا کیا کرتے تھے ۔

ترجمہ :- ان ظالموں کو ، ان کی بی بیوں کو ، ان کے دیوتاؤں کو سب کو جمع کرلو ، اکٹھا کرلو ۔

الربع

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ﴿۲۳﴾

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ وہ دیوتا جو خدا کے سوا ہیں ۔ فَاهْدُوْهُمْ ؛ پھر ان کو سیدھا پہنچادو ، یہاں ہدایت کے معنی ایصال الی المطلوب کے ہیں یعنی پہنچا دینا ۔ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ؛ دوزخ کے راستہ کو ۔

ترجمہ :- (ان دیوتاؤں وغیرہ کو جمع کرلو) جو خدا کے سوائے ہیں پھر ان کو سیدھا دوزخ کے راستہ کو پہنچادو ۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾

وَقِفُوْهُمْ ؛ اور ذرا ان کو راستہ میں روک لو ۔ وَقَفَ ۔ یقِفُ ۔ وُقُوْفًا ؛ ٹھیرنا اور وَقَفَ ۔ یَقِفُ وَقْفًا ۔ٹھیرانا ۔ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ؛ ان سے کچھ پوچھنا ہے ۔ ان سے باز پرس ہونی ہے ۔ ان سے سوال کیا جائے گا ۔

ترجمہ :-اور ذرا ان کو راستہ میں روک لو ۔ اُن سے کچھ پوچھنا ہے ۔

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾

مَـا لَـكُمْ ؛ تم کو کیا ہوا ہے ۔ کیا وجہ ہے؟ کیا سبب ہے؟ لَا تَـنَـا صَـرُوْنَ ؛ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ۔ ان کو نصرت نہیں دیتے ، پہلے جو ایک دوسرے کی مدد کرنے کے بڑے بڑے دعوے ہوتے تھے اب کیوں نہیں مدد کی جاتی ؟

ترجمہ :-تم کو کیا ہوگیا ہے کہ تم ایک دوسرے کی کچھ بھی مدد نہیں کرتے ؟

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾

بَلْ هُمُ الْيَوْمَ ؛ بلکہ وہ آج کے دن ۔ مُسْتَسْلِمُوْنَ ؛ فرماں بردار ہوگئے ہیں ۔ اپنے کو سپرد کردیا ہے ۔ گردن جھکائے ہوئے ہیں ۔ اپنے کئے پر شرمندہ اور نادم ہیں ۔ اب ان کو جو حکم دیا جاتا ہے اس کو سُنتے ہیں ۔

ترجمہ :- بلکہ وہ آج بڑے ہی فرماں بردار ہیں (گردن جھکائے ہوئے نادم ہیں) ۔

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

وَاَقْبَـلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؛ اور ایک دوسرے پر متوجہ ہوکر ۔ يَتَسَـآءَ لُوْنَ ؛ سوال کرتے ہیں ۔ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور بعض لوگ بعض لوگوں سے پوچھنے لگتے ہیں ۔

قَالُوْٓا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾

قَالُوْا اِنَّـكُمْ كُنْـتُمْ تَـاْتُوْنَنَا ؛ کہیں گے تم تو ہمارے پاس آیا کرتے تھے ۔ عَنِ الْيَمِيْنِ ؛سیدھی طرف سے آتے ہیں ۔ تمہاری آمد تو بڑے زور کی ہوتی تھی ۔

ترجمہ :- کہیں گے تم تو ہمارے پاس سیدھی طرف سے آتے تھے (تمہاری آمد تو بڑی زوردار تھی) ۔

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝۲۹

قَالُوْا ؛ وہ کہیں گے ۔ بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ؛ بلکہ تم ایماندار نہ تھے ۔ اگر تم ایماندار ہوتے تو ایسی مٹی خراب نہ ہوتی ۔ ایسا بُرا حال نہ ہوتا ۔ پہلے تو بڑے ڈینگ کی لیتے تھے ۔ بڑی شیخیاں کرتے تھے ۔

ترجمہ :- کہیں گے بلکہ تم اصل مسلمان تھے ہی نہیں ۔

وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ۝۳۰

وَمَا كَانَ لَنَا ؛ اور نہ تھی ہماری ۔ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ ؛ تم پر کوئی حکومت ۔ تم جیسا کہتے ہم کرتے ۔ ہم تو مقتدی تھے ، امام تو تھے نہیں ۔ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ؛ بلکہ تم بڑے سرکش تھے ، حد سے بڑھے ہوئے تھے ۔ سرکشی وطغیان میں پڑے ہوئے تھے ۔

ترجمہ :- اور ہماری تم پر کوئی حکومت نہ تھی بلکہ تم تھے حد سے بڑھ جانے والے سرکش ۔

فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَآ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ۝۳۱

فَحَقَّ عَلَيْنَا ؛ پھر ہوکر رہا ہم پر ۔ قَوْلُ رَبِّنَآ ؛ ہمارے پروردگار کا قول ۔ ہمارے رب کا کہا ۔ اِنَّا لَذَآئِقُوْنَ ؛ اب ہم کو اپنے کئے کا مزہ چکھنا یقیناً ہے ۔

ترجمہ :- پھر ہمارے رب کا فرمان ہوکر رہا ۔ اب ہم کو (اس کا) مزہ چکھنا ہے ۔

فَاَغْوَيْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ۝۳۲

فَاَغْوَيْنٰكُمْ ؛ پس ہم نے بے شک تم کو گمراہ کیا ۔ اِنَّا كُنَّا غٰوِيْنَ ؛ ہم تو یقیناً بے راہ تھے ہی ۔ غاوی ۔ گمراہ ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے تم کو گمراہ کیا اور ہم تو گمراہ تھے ہی (مگر خدا نے تمہیں عقل دی تھی ، تم نے ہمارا کہا کیوں مانا) ۔

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ۝۳۳

فَاِنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ ؛ پھر وہ سب اس دن ۔ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ؛ عذاب میں مشترک ہیں ۔ شریک ہیں ۔ نہ لیڈر چھوٹا ہے نہ فالوور ۔ نہ مقتدی نہ امام ۔

ترجمہ :- پھر وہ سب اُس دن عذاب میں شریک رہیں گے ۔

إِنَّا كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٤﴾

اِنَّا کَذٰلِکَ ؛ ہم یقیناً اس طرح ۔ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ؛ مجرموں کے ساتھ کرتے ہیں ۔ ان کو سزا دیتے ہیں ۔

ترجمہ :- ہم ضرور مجرموں کے ساتھ اسی طرح کیا کرتے ہیں ۔

إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ ﴿٣٥﴾

اِنَّھُمْ کَانُوْا ؛ بے شک یہ لوگ تھے ۔ اِذَا قِیْلَ لَھُمْ ؛ جب ان سے کہا جاتا ۔ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ؛ اللہ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں ۔ یَسْتَکْبِرُوْنَ ؛ تکبّر کرتے ، سرکشی کرتے ، شان کی لیتے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں کو جب لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کی جاتی تو تکبّر سے اینٹھ جاتے ۔

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ﴿٣٦﴾

وَیَقُوْلُوْنَ ؛ اور کہتے ہیں ۔ اَئِنَّا لَتَارِکُوْآ اٰلِھَتِنَا ؛ کیا ہم اپنے دیوتاؤں کو چھوڑ دیں ۔ لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ؛ ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے ۔

ترجمہ :- اور وہ کہتے ہیں ، کیا ہم ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے اپنے دیوتاؤں کو چھوڑ دیں ۔

بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٧﴾

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ ؛ نہیں ۔ یہ شاعر ہے نہ مجنون ہے بلکہ حق کے ساتھ آ گیا ہے ۔ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِیْنَ ؛ اور پیغمبروں کو اللہ نے سچا کیا ہے ۔

ترجمہ :- بلکہ حق کے ساتھ آ گیا ہے اور پیغمبروں کو خدا نے سچا کیا ہے ۔

إِنَّكُمْ لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ﴿٣٨﴾

اِنَّکُمْ لَذَآئِقُوْا ؛ بے شک تم چکھنے والے ہو ۔ اصل میں ذَآئِقُوْنَ ہے ، اضافت سے نؔ گر گیا ہے ۔ اَلْعَذَابِ الْاَلِیْمِ ؛ دردناک عذاب کا مزہ ۔

ترجمہ :- یقیناً تم المناک عذاب کا مزہ چکھنے والے ہو ۔

وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾

وَمَا تُجْزَوْنَ ؛ اورتم کوسزا نہ دی جائے گی ۔ اِلَّا مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ مگر اتنی ہی جتنا تم عمل کرتے تھے ۔

ترجمہ :-تم کو اتنی ہی سزا دی جائے گی جتنا تم کرتے تھے ۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾

اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ ؛ اس عذاب سے مستثنٰی نہیں ۔مگر اللہ کے بندے ۔ اَلْمُخْلَصِیْنَ ؛ صاحبِ اخلاص ۔

ترجمہ :- اس سے مستثنٰی ہیں صرف خدا کے خاص اور خاص بندے ۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾

اُولٰٓئِکَ لَھُمْ ؛ ان لوگوں کے لئے ہے ۔ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ؛ معیّن رزق ۔

ترجمہ :- ان لوگوں کے لئے مقررہ رزق ہے ۔

فَوَاكِهُ ۚ وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾

فَوَاکِهُ ؛ وہ رزق انواع واقسام کے میوے ہیں ۔ وَھُمْ مُّکْرَمُوْنَ ؛ اور وہ لوگ مکرم ومحترم ہیں ۔ باعزت و باآبرو ہیں ۔

ترجمہ :- میوے ، اور وہ ہیں مکرم ومحترم ۔

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾

فِیْ جَنّٰتِ ؛ وہ جنتوں میں رہیں گے ۔ النَّعِیْمِ ؛ نعمتوں کی ۔

ترجمہ :-نعمتوں کی جنتوں میں رہیں گے ۔

عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾

عَلٰی سُرُرٍ ؛ تختوں پر ۔صوفوں پر ۔ مُّتَقٰبِلِیْنَ ؛ ایک دوسرے کے آمنے سامنے بالمقابل ۔ روبرو ۔

ترجمہ :- (جنت میں جنّتی) تختوں اور صوفوں پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے (ایک دوسرے کے روبرو بیٹھے باتیں کرتے) ہوں گے ۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿٤٥﴾

يُطَافُ عَلَيْهِمْ ؛ اُن کے سامنے دَور ہوگا ۔ لے کر پھریں گے ۔ بِكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ؛ پیالے صاف ستھرے ۔

ترجمہ :- اُن کے سامنے لے کر پھریں گے صاف ستھرے پیالے (گلاس) ۔

بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿٤٦﴾

بَيْضَآءَ ؛ وہ پیالے سفید روشن ہوں گے ۔ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ؛ پینے والوں کے لئے نہایت خوشگوار ۔

ترجمہ :- وہ روشن اور سفید پیالے ہیں ، پینے والوں کے لئے خوشگوار ہیں ۔

لَا فِيْهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ﴿٤٧﴾

لَا فِيْهَا غَوْلٌ ؛ اس کے پینے سے نہ سر میں چکر ہوتا ہے نہ خمار آتا ہے ۔ وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُوْنَ ؛ اور نہ اس کو پی کر بیہودہ بکواس کی جاتی ہے ۔ جیسا کہ شرابی کیا کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اس سے نہ دورانِ سر ہوتا ہے نہ بیہودہ بکواس ۔

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ﴿٤٨﴾

وَعِنْدَهُمْ ؛ اور ان جنتیوں کے پاس ہیں ۔ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ؛ آنکھیں نیچی کی ہوئی شرمائی ہوئیں ۔ بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں ہیں ۔

ترجمہ :- ان جنتیوں کے پاس عورتیں ہیں نیچی نگاہیں کی ہوئی ، بڑی بڑی آنکھوں والی ۔

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿٤٩﴾

كَاَنَّهُنَّ ؛ گویا کہ وہ بیویاں ۔ بَيْضٌ ؛ جمع بَيْضَةٌ ۔ انڈے ۔ عربوں کے پاس شتر مرغ کے انڈے کا رنگ بہت پسندیدہ ہے ۔ مَكْنُوْنٌ ؛ حفاظت سے رکھا ہوا ۔ چھپا ہوا ۔

ترجمہ :- گویا کہ وہ محفوظ انڈے ہیں ۔

فَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ یَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۵۰﴾

فَـاَقْبَـلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؛ پھر بعض جنّتی بعض کی طرف متوجہ ہوں گے ۔ یَتَسَـآءَ لُوْنَ ؛ ایک دوسرے سے سوال کریں گے ۔ پوچھیں گے ۔

ترجمہ :- پھر بعض (جنّتی) بعض (جنتیوں) کی طرف متوجہ ہوکر آپس میں بات چیت اور سوال کریں گے ۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ اِنِّىۡ كَانَ لِىۡ قَرِيۡنٌ ۙ‏ ﴿۵۱﴾

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ ؛ ان میں سے کہنے والا کہے گا ۔ اِنِّیْ كَانَ لِیْ قَرِیْنٌ ؛ میرا ایک ساتھی تھا ، ندیم تھا ، ہم نشین تھا ۔

ترجمہ :- ان میں سے ایک کہنے والا کہے گا میرا ایک ساتھی تھا ۔

يَّقُوۡلُ اَءِنَّكَ لَمِنَ الۡمُصَدِّقِيۡنَ ﴿۵۲﴾

یَقُوْلُ ؛ وہ پوچھے گا ۔ اَئِنَّکَ ؛ کیا تم بھی ہو ۔ لَـمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ؛ قیامت کے ماننے والوں میں سے ، اس کی تصدیق کرنے والوں میں سے ۔

ترجمہ :- وہ کہتا تھا کیا تم بھی قیامت کی تصدیق کرتے ہو (اس کو مانتے ہو؟)

ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيۡنُوۡنَ ﴿۵۳﴾

ءَ اِذَا مِتْـنَـا وَكُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ؛ کیا جب ہم مرکر مٹّی ہوجائیں گے ۔ ہڈیاں ہوجائیں گے ۔ ءَ اِنَّـا لَمَدِیْنُوْنَ ؛ کیا اس حال میں بھی ہم جزا سزا کے مستحق رہیں گے ۔ ہم کو بدلہ ملے گا ۔

ترجمہ :- کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹّی اور ہڈیاں ہوجائیں گے تب بھی ہم جزا و سزا کے مستحق رہیں گے ۔

قَالَ هَلۡ اَنۡتُمۡ مُّطَّلِعُوۡنَ ﴿۵۴﴾

قَالَ هَلْ اَنْـتُمْ ؛ وہ کہے گا کہ کیا تم ۔ مُّطَّلِعُوْنَ ؛ اُن کی اطلاع حاصل کرنا چاہتے ہو ۔ ان کو جھانک کر دیکھنا چاہتے ہو ۔

ترجمہ :- کہے گا کیا تم اطلاع حاصل کرنا چاہتے ہو ۔

فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ﴿۵۵﴾

فَـاطَّـلَعَ ؛ پھر اس نے گردن اُٹھا کر دیکھا ۔ جھانکا ۔ اطلاع حاصل کی ۔ فَـرَاٰهُ ؛ تو اپنے ساتھی کو دیکھا ۔ فِـيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ؛ بیچ دوزخ میں ۔ ٹھیک جہنّم کے اندر ۔

ترجمہ :- پھر اس نے گردن اُٹھا کر دیکھا کہ اس کا ساتھی بیچ جہنّم میں ہے ۔

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ﴿۵۶﴾

قَالَ ؛ وہ اپنے ساتھی سے کہے گا ۔ تَاللّٰهِ ؛ خدا کی قسم ! اِنْ ۔ اصل میں اِنَّـهٗ ہے ۔ ضمیر شان ہے ۔ كِدْتَّ ؛تو قریب تھا ۔ لَتُرْدِيْنِ ؛ کہ تو مجھے ضرور ہلاک کردیتا ۔ اصل میں لَتُرْدِيْنِيْ تھا ۔

ترجمہ :- وہ کہے گا ۔ خدا کی قسم ۔ ضرور تم تو مجھے ہلاک کرنے ہی کو تھے ۔ (تباہی کے گڑھے میں ڈال دینے والے تھے) ۔

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ﴿۵۷﴾

وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ ؛ اور اگر میرے خدا کی رحمت ، میرے پروردگار کا فضل و کرم نہ ہوتا ۔ لَـكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ؛ تو میں یقیناً ان لوگوں میں سے ہوتا جو پکڑ کر ، ماخوذ کئے جا کر حاضر کئے گئے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اگر میرے خدا کا فضل و کرم نہ ہوتا تو میں پکڑا جاتا اور دربارِ الٰہی میں حاضر کیا جاتا ۔

اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ﴿۵۸﴾

اَفَـمَا نَحْنُ ؛ کیا پھر ہم نہ تھے ۔ بِمَيِّتِيْنَ ؛ مرنے والوں میں سے ۔ جیسا کہ نادان قیامت کا انکار کرتے ہیں ، موت کے بعد کے واقعات سے بھی منکر ہیں ۔

ترجمہ :- کیا پھر ہم کو مرنا نہ تھا ؟

اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۵۹﴾

اِلَّا مَـوْتَتَـنَـا الْاُوْلٰى ؛ مگر ایک ہی دفعہ کا مرنا ۔ یعنی وہ سمجھتے تھے کہ ایک دفعہ مرگئے ، دنیا سے گزر گئے ۔ وَمَـا نَـحْنُ بِـمُـعَـذَّبِـيْـنَ ؛ اور ہم کو عذاب ہونے والا نہ تھا ۔ یاد رکھو ۔ نہ آدمی کی روح فنا ہوتی ہے نہ اس کے اعمال ۔ ہر شخص کے ساتھ

اس کے اعمال لگے ہوئے رہتے ہیں ۔ نیکوں کو جزا اور بُروں کو سزا ہونے والی ہے ۔

ترجمہ :- مگر پہلا مرنا ۔ اور ہم کو کسی قسم کا عذاب نہ ہوتا ۔

بعض لوگ اس آیت کے یہ معنے بتاتے ہیں کہ جنّتی کہیں گے ۔ اب ہم تو ایک دفعہ مرچکے ۔ دوبارہ مریں گے ۔ اور اب ہم پر کسی قسم کا عذاب نہ ہوگا ۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٦٠﴾

اِنَّ هٰذَا ؛ بے شک یہ ۔ لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؛ یقیناً بڑی کامیابی ہے ۔ عظیم فائز المرامی ہے ۔ مُراد پانا ہے ۔

ترجمہ :- یہی تو بڑی کامیابی ہے ۔

لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿٦١﴾

لِمِثْلِ هٰذَا ؛ ایسی ہی کامیابی کے لئے ۔ فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ؛ پس محنت کریں محنت کرنے والے ۔ عمل کرنا ہے تو اسی دن کے لئے ۔

ترجمہ :- ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیئے ۔

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿٦٢﴾

اَذٰلِکَ خَيْرٌ ؛ کیا یہ اچھی ہے ۔ نُزُلًا ؛ ضیافت ۔ مہمانی ۔ اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ؛ یا تھوہر کا درخت ۔ چپل سینڈ ۔

ترجمہ :- کیا یہ مہمانی اچھی ہے ؟ یا سینڈ کی ضیافت ؟

اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٣﴾

اِنَّا جَعَلْنٰهَا ؛ یقیناً ہم نے اس سینڈ کو بنایا ہے ۔ فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ؛ ظالموں کے لئے سزا ، عذاب ، بلا ، فتنہ ۔

ترجمہ :- ہم نے یقیناً اس (تھوہر یا سینڈ) کو ظالموں کے لئے عقوبت اور عذاب بنایا ۔

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿٦٤﴾

اِنَّهَا شَجَرَةٌ ؛ بے شک وہ ایک درخت ہے ۔ جھاڑ ہے ۔ تَخْرُجُ ؛ نکلتا ہے ۔ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ؛ قعرِ جہنّم سے ۔

ترجمہ :- بے شک وہ ایک درخت ہے جو قعرِ جہنّم سے نکلا ہے ۔

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٦٥﴾

طَلْعُهَا ؛ اس کا سر، اس کا شگوفہ ۔ كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ؛ گویا کہ وہ سانپوں کا پھن ہے، وہ درخت کیا ہے ایک ناگ پھنی ہے ۔

ترجمہ :- اس کا شگوفہ کیا ہے گویا کہ ایک ناگ کا پھن ہے ؟

فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٦٦﴾

فَاِنَّهُمْ ؛ پھر ان لوگوں کو ۔ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا ؛ یقیناً اس میں سے کھانا ہوگا ۔ فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ؛ پھر اس سے اُن کو اپنا پیٹ بھرنا ہوگا ۔

ترجمہ :- پھر دوزخیوں کو اُسے پیٹ بھر کر کھانا پڑے گا ۔

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٦٧﴾

ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ ؛ پھر اُن لوگوں کے لئے ہے ۔ عَلَيْهَا ؛ اس ناگ پھنی پر ۔ لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ؛ پیپ کی آمیزش کا گرم پانی ۔

ترجمہ :- پھر ان لوگوں کے لئے ہے اس پر ملونی کا گرم پانی ۔

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاۡاِلَى الْجَحِيْمِ ﴿٦٨﴾

ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ ؛ پھر بے شک ان کا مرجع و مآب ۔ ان کا مقام بازگشت ۔ لَاۡ اِلَى الْجَحِيْمِ ؛ البتہ دوزخ کی طرف ہے ۔

(اس مقام کا املا قابلِ توجہ ہے ۔ لامِ تاکید ۔ لائے نہی نہیں ۔ لام کو زبر دو ۔ اس کے ساتھ کی الف پر ایک چلیپہ (X) کا نشان کر دو کہ وہ پڑھا نہ جائے ۔)

ترجمہ :- پھر ان کی واپسی کی جگہ بے شک دوزخ ہے ۔

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ﴿٦٩﴾

اِنَّـهُمْ اَلْـفَوْا ؛ یقیناً انھوں نے پایا ۔ اٰبَـآءَ هُـمْ ؛ اپنے بزرگوں کو ۔ باپ داداؤں کو ۔ ضَـآ لِّـیْـنَ ؛ گمراہ ، بے راہ بہکے ہوئے ۔ ضلالت میں پڑے ہوئے ۔

ترجمہ :- بے شک انھوں نے اپنے بزرگوں کو گمراہ پایا ۔

فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾

فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ ؛ پھر یہ لوگ اُن کے نشانِ قدم پر ۔ ان کے قدم بہ قدم ۔ يُهْرَعُوْنَ ؛ دوڑتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر یہ لوگ اُن کے قدم بہ قدم دوڑے چلے جارہے ہیں ۔

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۷۱﴾

وَلَقَدْ ضَلَّ ؛ اور گمراہ ہوچکے ہیں ۔ قَبْلَهُمْ ؛ ان سے پہلے ۔ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ؛ اکثر گزشتہ لوگ ۔

ترجمہ :- اور ان سے پہلے بہت سے گزشتہ لوگ گمراہ ہوچکے ہیں ۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۷۲﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ؛ اور ہم نے بھیجا ۔ فِيْهِمْ ؛ ان میں ۔ مُنْذِرِيْنَ ؛ ڈرانے والے ، پیغمبر ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے ان میں ڈرانے والے (پیغمبر) بھیج دیئے تھے ۔

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿۷۳﴾

فَانْظُرْ ؛ پس اے مخاطب دیکھ ۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیسا تھا ۔ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ؛ انجام اُن لوگوں کا جن کو ڈرایا گیا تھا ۔

ترجمہ :- دیکھو ! پھر کیا انجام ہوا اُن لوگوں کا جن کو ڈرایا گیا تھا ۔

ع ۵۳/۲ ۶
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۷۴﴾

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ ؛ اس سے کوئی مستثنٰی نہیں ۔ مگر خدا کے بندے ۔ اَلْمُخْلَصِيْنَ ؛ جو برگزیدہ اور منتخب تھے ۔

ترجمہ :- مگر خدا کے منتخب بندے ۔

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ﴿۷۵﴾

وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ ؛ اور نوح نے ہم کو پکارا، ہم سے فریاد کی، ہم کو نِدا دی ۔ فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ؛ پھر ہم کیا اچھا جواب دینے والے ہیں، فریاد رسی کرنے والے ہیں، ہم جواب دے رہے ہیں تو گویا ہمارے ساتھ آسمان زمین سب ہی جواب دے رہے ہیں ۔

ترجمہ :- اور نوح نے ہم کو پکارا پھر ہم نے بھی ان کی بہت اچھی طرح سے فریاد رسی کی ۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾

وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ ؛ اور ہم نے نوح کو اور اُن کے متعلقین سب کو نجات دی ۔ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ؛ سخت مصیبت سے، کرب و بے قراری سے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو (نوح کو) اور ان کے متعلقین کو بڑی مصیبت سے نجات دی ۔

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ ﴿۷۷﴾

وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ ؛ اور ہم نے اُن کی اولاد ۔ ان کی نسل کو ایسا کردیا ۔ هُمُ الْبٰقِيْنَ ؛ کہ وہی رہیں باقی ۔

ترجمہ :- اور ہم نے نوح کی ذریت اور اُن کی اولاد ہی کو باقی رکھا ۔

(جتنے لوگ ہیں سب اولادِ نوح ہیں ۔ اس لئے ان کو آدمِ ثانی کہتے ہیں ۔)

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ ؛ اور اسی حال پر ان کو رکھا، کہ اولاد ہے تو نوح کی، یا اُن کا نام باقی رکھا ۔ یا ان کو آئندہ آیت کا مصداق باقی رکھا ۔ فِي الْاٰخِرِيْنَ ؛ پچھلے لوگوں میں ۔ یعنی پچھلے لوگوں میں نوح پر سلام رہا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے پچھلے لوگوں میں ان کا نام (ان کی اولاد سب کا ذکرِ جمیل) رکھا ۔

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ فِي الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۹﴾

سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ ؛ نوح پر سلام ہے ۔ فِي الْعٰلَمِيْنَ ؛ تمام جہانوں میں ۔

ترجمہ :- ساری دنیا میں نوح پر سلام ہے ۔

إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٠﴾

اِنَّا کَذٰلِکَ ؛ یقیناً اسی طرح ۔ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ؛ نیک کام کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں ۔

ترجمہ :- ہم ضرور نیکوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں ۔

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿٨١﴾

اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا ؛ بے شک وہ ہمارے بندوں میں سے تھے ۔ اَلْمُؤْمِنِیْنَ ؛ ایماندار ۔

ترجمہ :- وہ یقیناً ہمارے ! ایماندار بندوں میں سے تھے ۔

ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٨٢﴾

ثُمَّ اَغْرَقْنَا ؛ پھر ہم نے ڈبو دیا ، غرق کردیا ۔ اَلْاٰخَرِیْنَ ؛ دوسروں کو ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ۔

وقفِ لازم

وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ﴿٨٣﴾

وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ ؛ اور نوح ہی کے متعلقین سے ہیں ، ان کی اولاد ہیں ۔ لَاِبْرَاهِیْمَ ؛ البتہ ابراہیم ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ابراہیم بھی نوح ہی کے گروہ سے ہیں ۔

إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٤﴾

اِذْجَآءَ رَبَّہٗ ؛ یاد رکھو ! جب کہ وہ اپنے رب کے پاس حاضر ہوئے ۔ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ؛ صاف و درست دل لے کر ۔

ترجمہ :- جب کہ وہ اپنے رب کے پاس قلبِ سلیم لے کر پہنچے ۔

إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَاذَا تَعْبُدُونَ ﴿٨٥﴾

اِذْ قَالَ ؛ یاد رکھو ! جب کہ ابراہیم نے کہا ۔ لِاَبِیْہِ ؛ اپنے باپ سے یا اپنے چچا سے ۔ وَقَوْمِہٖ ؛ اور اپنے لوگوں سے ۔ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ؛ تم کس کی پوجا کرتے ہو ۔

ترجمہ :- جب کہ ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنے لوگوں سے کہا تم کس کی پوجا کرتے ہو؟

صاحبو! اَبْ (باپ) کا لفظ چچا پر بھی مستعمل ہے۔ حضرت عباسؓ کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ هٰذَا مِنْ بَقِيَّةِ اٰبَائِي ؛ یعنی حضرتؐ نے چچا کو باپ فرمایا حضرت کے آبائے معظم کے متعلق قرآن میں کہا ہے۔ وَتَقَلُّبَکَ فِي السّٰجِدِيْنَ ؛ یعنی رسولِ خدا ﷺ تمام سجدے کرنے والوں میں یعنی خدا پرستوں میں سے ہوتے ہوئے آئے ہیں۔ تو حضرتؐ کے تمام اجداد خدا پرست تھے۔ لہٰذا ابراہیم علیہ السلام کے والد بھی خدا پرست تھے اور ان کے چچا کا نام ''آذر'' تھا نہ کہ باپ کا۔

اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾

اَئِفْكًا اٰلِهَةً ؛ کیا جھوٹ موٹ دیوتاؤں کو، کیا مصنوی معبودوں کو۔ دُوْنَ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ تُرِيْدُوْنَ ؛تم اِرادہ کرتے ہو۔

ترجمہ:- کیا تمہارے دل میں ہی مصنوعی دیوتا بس گئے ہیں۔

فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾

فَمَا ظَنُّكُمْ ؛ پھر تمہارے کیا خیالات ہیں۔ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ رب العالمین کے متعلق۔

ترجمہ:- پھر تم رب العالمین کے متعلق کیا خیال رکھتے ہو۔

فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾

فَنَظَرَ فَظْرَةً ؛ پھر ابراہیم نے ایک دفعہ غور سے دیکھا۔ فِي النُّجُوْمِ ؛ ستاروں میں، ستاروں کی طرف۔

ترجمہ:- پھر ابراہیم نے ایک دفعہ ستاروں کو دیکھا۔

فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾

فَقَالَ اِنِّيْ ؛ پھر کہا یقیناً میں۔ سَقِيْمٌ ؛ بیمار ہوں۔ یہ بات یاد رکھو کہ پوری صحت کا آدمی کروڑوں میں ایک نہیں نکلتا کیا تعجب ہے کہ حضرت ابراہیم اس وقت بیمار ہوں۔

ترجمہ:- پھر ابراہیم نے کہا کہ میں تو بیمار ہوں (اور سب لوگوں کے ساتھ میلے میں نہ گئے)۔

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾

فَتَوَلَّوْا عَنْهُ ؛ غرض کہ ان کو چھوڑ کر چلے گئے۔ مُدْبِرِيْنَ ؛ پیٹھ پھیر کر۔

ترجمہ :- غرض کہ وہ لوگ ان کو (ابراہیم کو) چھوڑ کر چلے گئے ۔

فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾

فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ ؛ پھر چپکے سے ان کے بُتوں کے پاس پہنچے ۔ رَاغَ ۔ يَرُوْغُ ۔ رَوْغًا ؛ گھس جانا ، پوشیدہ طور پر داخل ہونا ۔ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ؛ پھر اُن بتوں کو مخاطب ہو کر فرمایا ۔ کیوں کھاتے نہیں ؟

ترجمہ :- پھر چھپتے چھپاتے ان بتوں کے پاس پہنچے اور کہا کیوں کھاتے نہیں ؟

مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾

مَالَكُمْ ؛ تمہیں ہوا کیا ، کیا سبب ہے ۔ لَا تَنْطِقُوْنَ ؛ کچھ بولتے چالتے نہیں ، تمہاری منطق کو ہو کیا گیا ؟

ترجمہ :- کیوں کیا سبب ہے ، تم کچھ بولتے نہیں ؟

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْيَمِيْنِ ﴿۹۳﴾

فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ؛ پھر ان بُتوں پر متوجہ ہو گئے ۔ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ؛ لگے سیدھے ہاتھ سے مارنے ۔

ترجمہ :- پھر ان میں گھس کر سیدھے ہاتھ سے لگے مارنے ۔

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾

فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ ؛ پھر لوگ ابراہیم کی طرف متوجہ ہو گئے ۔ يَزِفُّوْنَ ؛ دوڑتے ، ہانپتے کانپتے ۔

ترجمہ :- پھر لوگ ان کے (ابراہیم کے) پاس گرتے پڑتے آ پہنچے ۔

قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾

قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ اَتَعْبُدُوْنَ ؛ کیا تم پوجا کرتے ہو ۔ مَا تَنْحِتُوْنَ ؛ جن کو تم تراشتے ہو ، بھلا اتنا تو سمجھو کہ یہ تمہارے تراشیدہ بُت تمہاری مخلوق ہیں یا تم ان کی مخلوق ہو؟

ترجمہ :- کہا ، کیا تم ان (بُتوں) کی پوجا کرتے ہو جن کو تم تراشتے ہو؟

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ؛ اور اللہ نے تم کو پیدا کیا، مخلوق کیا ۔ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ اور تمہارے کاموں کو، ذرہ بھی بغیر حکمِ خدا کے حرکت نہیں کرسکتا ۔

ترجمہ :- اور حالانکہ خدا نے تم کو بھی پیدا کیا اور تمہارے کاموں کو بھی ۔

قَالُوا ابْنُوا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِى الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾

قَالُوْا ؛ شداد اور ان کے متبعین نے کہا ۔ اُبْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا ؛ ان کے لئے ایک مکان بناؤ ۔ فَاَلْقُوْهُ ؛ پھر ابراہیم کو ڈال دو، پھینک دو ۔ فِى الْجَحِيْمِ ؛ روشن آگ میں، تیز شعلوں میں، دہکتے انگاروں میں ۔

ترجمہ :- لوگوں نے کہا ۔ ان کے لئے ایک عمارت بناؤ اور پھر مشتعل آگ میں ان کو پھینک دو ۔

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾

فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا ؛ پھر ان لوگوں نے ابراہیم کو ہلاک کرنے کی تدبیر کی ۔ فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ؛ پس ہم نے انھیں کو نیچا دکھایا، ان کو پست کیا ۔

ترجمہ :- پھر لوگوں نے ان کے (ابراہیم کے) خلاف میں تدبیریں کیں، اور ہم نے ان کو پست کیا اور نیچا دکھایا ۔

وَقَالَ اِنِّىْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىْ سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾

وَقَالَ ؛ اور ابراہیم نے کہا ۔ اِنِّىْ ذَاهِبٌ ؛ میں جانے والا ہوں ۔ اِلٰى رَبِّىْ ؛ اپنے رب کی طرف ۔ سَيَهْدِيْنِ ؛ وہی مجھے ہدایت دے گا، راہِ راست پر لگائے گا، میں تو سب کو چھوڑ کر اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں ۔

ترجمہ :- اور کہا میں اپنے خدا کی طرف جاتا ہوں، وہی مجھے ہدایت کرے گا ۔ (وہی راستہ دکھائے گا کہ اب میں کیا کروں ؟)

رَبِّ هَبْ لِىْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾

رَبِّ هَبْ لِىْ ؛ اے میرے پروردگار ! مجھے عطا کر ۔ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ؛ نیکوں میں سے اولاد اور متبعین یعنی جسمانی اور روحانی اولاد سے ۔

ترجمہ :- (دعا کی) خدایا ! تو مجھے نیکوں میں سے اولاد دے ۔

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾

فَبَشَّرْنٰهُ ؛ پھر ہم نے اُن کو بشارت دی ۔ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ؛ ایک بڑے بُردبار بچہ کی ۔ ایک عقلمند لڑکے کی ۔ یعنی اسماعیل علیہ السلام کے تولد کی بشارت دی ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کو بشارت دی ایک بُردبار اور حلیم لڑکے کی ۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

فَلَمَّا بَلَغَ ؛ پھر جب پہنچا ، یا لگا ۔ مَعَهُ السَّعْيَ ! باپ کے ساتھ بیٹا چلنے پھرنے ۔ قَالَ يٰبُنَيَّ ؛ کہا بیٹا ! میرے پیارے بیٹے ۔ اِنِّيْۤ اَرٰى ؛ میں دیکھتا ہوں ۔ فِي الْمَنَامِ ؛ خواب میں ۔ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ ؛ کہ میں تمہیں ذبح کرتا ہوں ۔ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؛ پس ذرا غور کرو ، تمہاری کیا رائے ہے ، ذرا نظر کرو ، تم کیا مناسب سمجھتے ہو ۔ قَالَ يٰۤاَبَتِ ؛ بیٹے یعنی اسماعیل علیہ السلام نے کہا ۔ باوا ! اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؛ کرگزریئے جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے ۔ تحتِ امرِ الٰہی آپ مجھے ذبح کردیجئے ۔ سَتَجِدُنِيْۤ ؛ آپ مجھے ضرور پاؤ گے ۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ؛ اگر خدا نے چاہا ۔ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ؛ صابروں میں سے ۔

ترجمہ :- پھر جب وہ اسماعیل علیہ السلام ان کے (ابراہیم علیہ السلام کے) ساتھ چلنے پھرنے لگے تو (ابراہیمؑ نے) کہا بیٹا ۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں ۔ ذرا غور کرلو ! تمہاری کیا رائے ہے (اسماعیلؑ نے) کہا ۔ بابا ! جو آپ کو حکم دیا گیا ہے اُس پر عمل کیجئے انشاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے ۔

فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾

فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا ؛ پھر جب باپ بیٹے دونوں حکمِ خدا کو تسلیم کرچکے ، مان چکے اور اس حکم کو بجا لانے کے لئے تیار ہوگئے ۔ وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ؛ اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا ۔

ترجمہ :- پھر جب دونوں نے اس حکم کو تسلیم کرلیا ۔ اور ان کو (باپ نے بیٹے کو) پیشانی کے بل لٹایا ۔

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ﴿۱۰۴﴾

وَنَادَيْنٰهُ ؛ (بھلا ایسے مطیع بندوں کو خدا کہیں ضائع کرتا ہے) اور خدا نے بھی ابراہیم کو نِدا دی ۔ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ ؛ کہ اے ابراہیم !

ترجمہ :- اور ہم نے بھی ان کو پکارا ، او ابراہیم !

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾

قَدْصَدَّقْتَ الرُّءْيَا ؛ کہ تم نے یقیناً خواب کو سچا کردکھایا ۔ خواب میں ذبح کرتے دیکھا تھا یہ نہیں دیکھا تھا کہ ذبح کر چکے ۔ اِنَّا كَذٰلِكَ ؛ ہم اسی طرح ۔ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ؛ نیکوں کو جزا دیتے ہیں ۔

ترجمہ :- تم نے بے شک خواب کو سچا کر دکھایا ۔ ہم بھی نیکوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں (آفت سے بچا لیتے ہیں) ۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾

اِنَّ هٰذَا ؛ بے شک یہ ۔ لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ؛ کھلا ہوا امتحان تھا ، ظاہر جانچنا تھا ، آشکار آزمائش تھی ۔ باپ بیٹے دونوں کے لئے تھی ۔

ترجمہ :- بے شک یہ ظاہر اور واضح امتحان تھا ۔

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾

وَفَدَيْنٰهُ ؛ اور ہم نے ان کے فدیہ میں دیا ۔ ان کی قربانی دی ۔ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ؛ ایک موٹا تازہ مینڈھا ، بکرا ، ذبح کے لائق جانور ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ایک موٹا تازہ دنبہ ان کی قربانی کے لئے دیا ۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ ؛ اور ان کے لئے چھوڑ رکھا ۔ فِى الْاٰخِرِيْنَ ؛ پچھلے لوگوں میں نیک نامی یا سلام ۔

ترجمہ :- اور ہم نے پچھلے لوگوں میں ان کا نام باقی رکھا (ان کا ذکرِ خیر باقی رکھا) ۔

سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾

سَلٰمٌ ؛ سلام ہو ۔ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ ؛ ابراہیم پر ۔

ترجمہ :- ابراہیم پر سلام ہو ۔

كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝۱۱۰

كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح ۔ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ؛ ہم نیکوں کے ساتھ سلوک کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نیکوں اور اچھے کام کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں ۔

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۱۱۱

اِنَّهٗ ؛ یقیناً ابراہیم ۔ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے ۔

ترجمہ :- بے شک وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے ۔

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝۱۱۲

وَبَشَّرْنٰهُ ؛ اور ہم نے ابراہیم کو دوسری بشارت دی ۔ اسماعیل تو پیدا ہو ہی چکے تھے ۔ بِاِسْحٰقَ ؛ اسحاق کی ۔ نَبِیًّا ؛ نبی بنا کر ۔ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ؛ نیکوکاروں میں سے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو (ابراہیم کو) اسحٰق کے بھی پیدا ہونے کی بشارت دی ۔ نیکوں میں سے پیغمبر بنا کر ۔

۳ ع۹ ۷ وَبٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ ؕ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ۝۱۱۳ ع

وَبٰرَكْنَا عَلَیْهِ وَعَلٰٓی اِسْحٰقَ ؛ اور ہم نے برکت دی ابراہیم کو اور اسحاق کو ۔ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا ؛ اور ان کی اولاد میں سے ۔ مُحْسِنٌ ؛ بعض تو نیکوکار ہیں ۔ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ؛ اور بعض ظاہر بظاہر اپنے آپ کو تباہ کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ہم نے انھیں (ابراہیم کو) اور اسحاق کو برکت دی اور ان کی اولاد سے بعض تو نیکوکار ہیں اور بعض خود اپنے پر ستم گار ہیں کھلے زیاں کار ہیں ۔

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ ۝۱۱۴ ج

وَلَقَدْ مَنَنَّا ؛ اور یقیناً ہمارے زیر بارِ منت و احسان ہیں ۔ عَلٰی مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ ؛ موسٰی اور ہارون ۔

ترجمہ :- ہم نے موسٰی اور ہارون پر اپنا بڑا احسان کیا ۔

وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾

وَنَجَّيْنٰهُمَا ؛ اور ہم نے ان دونوں کو نجات دی ، بچالیا ۔ وَقَوْمَهُمَا ؛ اور ان کی قوم کو بھی ۔ ان کے لوگوں کو بھی ۔ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ؛ بڑی سخت بے چینی سے ،غم اور بے قراری سے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو اور ان کی قوم کو نجات دی سخت کرب اور بے چینی سے ۔

وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾

وَنَصَرْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے موسٰی و ہارون اور ان کی قوم کو نصرت اور فتح دی ، مدد کی ۔ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ؛ پھر وہ سب غالب آ گئے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو فتح و نصرت دی پھر وہ سب غالب آ گئے ۔

وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾

وَاٰتَيْنٰهُمَا ؛ اور ہم نے ان کو دی ۔ الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ؛ واضح کتاب یعنی تورات ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو واضح کتاب (یعنی تورات) دی ۔

وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾

وَهَدَيْنٰهُمَا ؛ اور ہم نے اُن دونوں کو ہدایت کی ۔ دکھادی ۔ اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ؛ سیدھی راہ ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو صراطِ مستقیم کی ہدایت کی (راہِ راست پر لگادیا) ۔

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا ؛ اور ہم نے ان دونوں کے لئے خیر و برکت باقی رکھی ۔ فِي الْاٰخِرِيْنَ ؛ پچھلے لوگوں میں ۔

ترجمہ :- اور ہم نے پچھلے لوگوں میں ان دونوں کا نام ان کا اعزاز باقی رکھا ۔

سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

سَلٰمٌ ؛ سلام ہے ۔ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؛ موسٰی اور ہارون پر ۔

ترجمہ :- موسٰی اور ہارون پر سلام ہو ۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾

اِنَّا كَذٰلِكَ ؛ یقیناً ہم اسی طرح ۔ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ؛ نیکوکاروں کو جزا دیتے ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم نیکوکاروں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں ۔

اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾

اِنَّهُمَا ؛ یقیناً موسٰی اور ہارون ۔ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ہمارے ایماندار بندوں میں سے ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے ہیں ۔

وَاِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾

وَاِنَّ اِلْيَاسَ ؛ اور بے شک الیاس ۔ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ؛ پیغمبروں میں سے ہیں ۔

ترجمہ :- اور یقیناً الیاس پیغمبروں میں سے ہیں ۔

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾

اِذْقَالَ لِقَوْمِهٖٓ ؛ جب کہ انھوں نے اپنی قوم سے کہا ۔ اَلَا تَتَّقُوْنَ ؛ کیا تم خدا سے ڈرتے نہیں ، تقویٰ اختیار نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- جب کہ انھوں نے اپنے لوگوں سے کہا ، کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے ؟

اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ﴿۱۲۵﴾

اَتَدْعُوْنَ ؛ کیا پکارتے ہو ۔ پرستش کرتے ہو ۔ بَعْلًا ؛ بعل بُت کو ۔ وَتَذَرُوْنَ ؛ اور چھوڑ دیتے ہو ۔ اَحْسَنَ الْخَالِقِيْنَ ؛ بہترین پیدا کرنے والے کو ۔ بنانے والے کو ۔

ترجمہ :- کیا تم بعل بُت کو پکارتے اور اُس کی پوجا کرتے ہو ۔ اور بہترین خالق کو چھوڑ دیتے ہو؟

اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۲۶﴾

اَللّٰهُ رَبَّكُمْ ؛ جو اللہ ہے، تمہارا رب ہے ۔ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ؛ اور تمہارے گزشتہ باپ دادا کا بھی رب ہے ۔

ترجمہ :- کیا تم چھوڑ دیتے ہو اللہ کو جو تمہارا رب ہے اور تمہارے گزشتہ بڑوں کا بھی رب ہے ۔

فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

فَكَذَّبُوْهُ ؛ پھر ان لوگوں نے اپنے پیغمبر الیاس علیہ السلام کی تکذیب کی ۔ ان کو نہ مانا ۔ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ؛ پس وہ ماخوذ ہوکر دربارِ الٰہی میں حاضر کئے گئے ۔

ترجمہ :- پھر ان لوگوں نے ان کی تکذیب کی ۔ (ان کو جھوٹا سمجھا) ۔ پس وہ پکڑے ہوئے حاضر کئے گئے ۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۸﴾

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ ؛ مگر اللہ کے بندے ۔ الْمُخْلَصِیْنَ ؛ جو منتخب ہیں ۔ بُرگزیدہ ہیں ۔ صاحبِ اخلاص ہیں ۔

ترجمہ :- مگر اللہ کے منتخب بندے ۔

وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۲۹﴾

وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ ؛ اور ہم نے چھوڑا ان کا ذکر ۔ فِی الْاٰخِرِیْنَ ؛ ان کے بعد آنے والے لوگوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کے (الیاس کے) بعد آنے والے لوگوں کے لئے ان کا ذکر چھوڑا ۔

سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾

سَلٰمٌ ؛ سلام ہو ۔ عَلٰٓی اِلْیَاسِیْنَ ؛ الیاس اور ان کے متعلقین پر ۔

ترجمہ :- الیاس اور اُن کے متعلقین پر سلام ہو ۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۱﴾

اِنَّا كَذٰلِكَ ؛ یقیناً ہم اسی طرح ۔ نَجْزِیْ الْمُحْسِنِیْنَ ؛ نیک کام کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم نیک کام کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں ۔

إِنَّهُۥ مِنْ عِبَادِنَا ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣٢﴾

اِنَّـهُ ؛ بے شک وہ یعنی الیاس ۔ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ہمارے ایماندار بندوں میں سے ہیں ۔

ترجمہ :- بے شک الیاس ہمارے ایماندار بندوں میں سے ہیں ۔

وَإِنَّ لُوطًا لَّمِنَ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٣﴾

وَاِنَّ لُوْطًا ؛ اور بے شک لوط بھی ۔ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ؛ پیغمبروں میں سے ہیں ۔

ترجمہ :- اور یقیناً لوط بھی پیغمبروں میں سے ہیں ۔

إِذْ نَجَّيْنَٰهُ وَأَهْلَهُۥٓ أَجْمَعِينَ ﴿١٣٤﴾

اِذْ نَجَّيْنٰهُ ؛ جب کہ ہم نے ان کو نجات دی ۔ وَاَهْلَـهٗ اَجْمَعِيْنَ ؛ اور ان کے تمام متعلقین کو ۔ گھر والوں کو ۔

ترجمہ :- جب کہ ہم نے لوط کو اور ان کے تمام متعلقین کو نجات دی (بچالیا) ۔

إِلَّا عَجُوزًا فِى ٱلْغَٰبِرِينَ ﴿١٣٥﴾

اِلَّا عَجُوْزًا ؛ مگر ایک بڑھیا ۔ فِى الْغٰبِرِيْنَ ؛ رہ گئی ، رہنے والوں میں ۔

ترجمہ :- بجز ایک بڑھیا کے ، رہ جانے والوں میں سے ۔

ثُمَّ دَمَّرْنَا ٱلْءَاخَرِينَ ﴿١٣٦﴾

ثُمَّ دَمَّرْنَا ؛ پھر ہم نے نیست و نابود کردیا ، ہلاک کردیا ۔ اَلْاٰخَرِيْنَ ؛ دوسروں کو ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے دوسروں کو نیست و نابود کریا (ہلاک کردیا) ۔

وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِم مُّصْبِحِينَ ﴿١٣٧﴾

وَاِنَّـكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ ؛ اور بے شک لوگو تم ان کے پاس سے گزرتے ہو ، مرور کرتے ہو ۔ مُّصْبِحِيْنَ ؛ صبح کو ۔

ترجمہ :- اور لوگو تم ان کے پاس سے صبح کو گزرے ہو ۔

ع ۲۵ ۸

وَبِالَّيْلِ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

وَبِالَّيْلِ ؛ اور رات کو بھی ۔ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؛ کیا تم کچھ سوچتے سمجھتے نہیں ۔ کچھ اپنی عقل سے کام نہیں لیتے ۔

ترجمہ :- اور رات کو بھی ۔ پھر بھی کیا تم کچھ نہیں سمجھتے ؟

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۳۹﴾

وَاِنَّ يُوْنُسَ ؛ اور بے شک یونس ۔ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ؛ پیغمبروں میں سے تھے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً یونس بھی پیغمبروں میں سے تھے ۔

اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾

اِذْ اَبَقَ ؛ جب کہ بھاگے ۔ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ؛ بھری کشتی کی طرف ۔ اس پر ۔ شَحْنٌ ۔ بھرنا ۔

ترجمہ :- جب کہ وہ بھری کشتی کی طرف بھاگے ۔

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

فَسَاهَمَ ؛ پھر قرعہ اندازی ہوئی ۔ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ؛ پس وہی مغلوب ہو گئے ۔

ترجمہ :- پھر قرعہ اندازی کی گئی ۔ پس وہ (یونس) تھے مغلوب ۔

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿۱۴۲﴾

فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ ؛ پھر ایک بڑی مچھلی نے ان کو لقمہ کر لیا، نگل گئی ۔ وَهُوَ مُلِيْمٌ ؛ اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرنے والے تھے ۔

ترجمہ :- پھر ایک بڑی مچھلی ان کو نگل گئی اور وہ (اپنی کمزوری پر) اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے ۔

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿۱۴۳﴾

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ ؛ پھر اگر وہ نہ ہوتے ۔ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ؛ تسبیح کرنے والوں میں سے ۔

ترجمہ :- پس وہ اگر تسبیح پڑھنے والے نہ ہوتے ۔

یعنی اگر یونس علیہ السلام (لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰـنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ) کی تسبیح نہ پڑھتے ۔

لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

لَـلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖ ؛ تو یقیناً مچھلی کے پیٹ میں پڑے رہتے ۔ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ؛ روزِ قیامت تک ۔ مُردوں کے قبروں سے اُٹھنے تک ۔

ترجمہ :- تو اس کے پیٹ میں روزِ قیامت تک رہتے ۔

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾

فَنَبَذْنٰـهُ ؛ پھر ہم نے ان کو ڈال دیا ۔ بِالْعَرَآءِ ؛ کھلے میدان میں ، بے گیاہ جنگل میں ۔ وَهُوَ سَقِیْمٌ ؛ اور وہ اس وقت بیمار تھے ۔ضعیف و مضمحل تھے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کو کھلے میدان میں ڈال دیا ۔ اور وہ بیمار اور ضعیف ہوگئے تھے ۔

وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ﴿۱۴۶﴾

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ ؛ اور ہم نے اُن پر اُگادی ۔ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ؛ کدو کی بیل ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اُن پر (حفاظت کے لئے) کدو کی بیل کو پیدا کیا (اُسے اُگادیا) ۔

وَ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾

وَاَرْسَلْنٰـهُ ؛ اور ہم نے یونس کو بھیجا ۔ اِلٰی مِائَةِ اَلْفٍ ؛ ایک لاکھ آدمیوں کی طرف ۔ اَوْیَزِیْدُوْنَ ؛ یا اس سے بھی زیادہ ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو (یونس کو) ایک لاکھ یا زیادہ کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا ۔

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰی حِیْنٍ ﴿۱۴۸﴾

فَاٰمَنُوْا ؛ پھر وہ سب ایمان لائے ۔ فَمَتَّعْنٰـهُمْ ؛ پس ہم نے ان کو عیش وعشرت میں رکھا ۔خوش حال رکھا ۔ اِلٰی حِیْنٍ ؛ ایک زمانہ تک ۔

ترجمہ :- پھر وہ سب لوگ ایمان لائے ۔ پس ہم نے ان کو ایک زمانہ تک برخوردار اور فائدہ مند رکھا ۔

صاحبو! بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یونس علیہ السلام نے اپنی اُمّت سے فرمایا کہ تم جلد توبہ کرو ورنہ عذاب آئے گا۔ یونس علیہ السلام نے یہ فرما کر کچھ انتظار کیا۔ مگر عذاب کے کچھ آثار نمودار نہیں ہوئے۔ بعض محبوں کو اپنے محبوبوں پر، اپنے بڑے لوگوں پر جھل آجاتی ہے۔ جب دیکھا کہ عذاب نہیں آرہا ہے تو اس جَھل میں اُمّت کو چھوڑ کر نکل گئے۔ ادھر یونس علیہ السلام چلے گئے۔ اُدھر اُمتیوں کو یقین ہوگیا کہ اب عذاب آکر رہے گا۔ اور سمجھ گئے کہ تباہ ہوں گے۔ یونس علیہ السلام تو جھلاّ کر اپنی اُمّت کو چھوڑ کر ساحل سمندر کی طرف چلے گئے۔ اندر سے ان کا دل چلاّ اُٹھا کہ تم غلطی کر رہے ہو۔ بغیر حکم کے کیوں اُمّت کو چھوڑ کر چل نکلے؟ اِرادہ کیا کہ کشتی میں بیٹھ کر چلے جائیں۔ چنانچہ کشتی میں بیٹھ گئے، کشتی کے کچھ دُور چلنے کے بعد طوفانی آثار شروع ہوگئے۔ کشتی تھپیڑے کھانے لگی۔ وہاں کے لوگوں کا قاعدہ تھا کہ اگر کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگ کر چلا جائے تو وہ کشتی طوفان میں آجاتی اور اس غلام کو کشتی میں سے ڈھکیل دیتے۔ اب قرعہ اندازی ہونے لگی کہ کس آدمی کو مچھلی کا لقمہ بنائیں، قرعہ حضرت یونسؑ کے نام نکلا۔ انھوں نے کہا بے شک میں بھاگا ہوا غلام ہوں۔ لہٰذا ان کو کشتی میں سے پانی میں ڈھکیل دیا گیا۔ ایک مچھلی انھیں نگل گئی۔ یہ تھوڑی دیر مچھلی کے پیٹ میں رہے اور لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰـنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ؛ پڑھتے رہے۔ ارحم الرحمین کو رحم آگیا۔ مچھلی نے یونس علیہ السلام کو اُگل دیا۔ تھوڑی دیر ہی مچھلی کے پیٹ میں رہنے کا یہ اثر ہوگیا کہ آپ کے جسمِ مبارک سے پوست نکل گئی۔ خدائے تعالیٰ نے ان کی حفاظت کے لئے کدّو کی بیل کو اُگایا جو ان کے تندرست ہونے تک ان کے جسمِ مبارک کو لپٹی رہی۔ جب آپ اچھے ہوگئے، تندرست ہوگئے، تن کا پوست دُرست ہوگیا تو آپ اپنی قوم کی طرف لوٹے۔ جاکر دیکھا کہ سب مسلمان ہوگئے ہیں اور اپنی جلد بازی پر نادم ہوگئے۔

صاحبو! حضرت یونسؑ کی یہ حرکت دراصل محبّ اور محبوب کا راز ہے اور ناز و نیاز ہے۔ خبردار اُسے پیغمبر کی طرف لغزش یا گناہ سے تعبیر نہ کرنا۔ ہر پیغمبر گناہ سے پاک اور معصوم ہوتا ہے۔ قوم کے لئے نمونہ، ماڈل ہے۔ کسی پیغمبر سے سوءِ ادبی ایمان کو غارت کردیتی ہے۔

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾

فَاسْتَفْتِهِمْ؛ پس ذرا ان سے پوچھو۔ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ؛ کیا تمہارے خدا کے لئے بیٹیاں۔ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ؛ اور ان کے لئے بیٹے۔ بیٹیوں سے اتنا چڑھنا اور خدا کے لئے بیٹیاں ماننا بڑی افسوسناک بات ہے۔

ترجمہ:- پس ذرا ان سے پوچھو کہ تمہارے خدا کے لئے تو بیٹیاں اور ان کے لئے بیٹے؟

اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾

اَمْ خَلَقْنَا؛ کیا ہم نے پیدا کیا؟ الْمَلٰٓئِكَةَ؛ فرشتوں کو۔ اِنَاثًا؛ عورتیں۔ بیٹیاں۔ وَهُمْ شٰهِدُوْنَ؛ اور وہ

دیکھ رہے تھے ۔

ترجمہ :- کیا ہم نے فرشتوں کو بیٹیاں پیدا کیں اور وہ دیکھ رہے تھے ؟

أَلَآ إِنَّهُم مِّنْ إِفْكِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿١٥١﴾

وَلَدَ ٱللَّهُ وَإِنَّهُمْ لَكَٰذِبُونَ ﴿١٥٢﴾

اَلَآ اِنَّھُمْ ؛ ہاں بے شک یہ لوگ ۔ مِنْ اِفْکِھِمْ ؛ ان کے جھوٹ سے ہے، ان کی سخن تراشی ہے، ان کی مَن گھڑت باتیں ہیں ۔ لَیَقُوْلُوْنَ ؛ کہ وہ کہتے ہیں ۔ وَلَدَ اللّٰہُ ؛ اللہ کی اولاد ہے ۔ وَاِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ ؛ اور یقیناً یہ لوگ بالکل جھوٹے ہیں ۔ تکذیب کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- ہاں ان کی دروغ بافی ہے جو یہ کہتے ہیں خدا کی اولاد ہوئی اور یہ بے شک جھوٹے ہیں ۔

أَصْطَفَى ٱلْبَنَاتِ عَلَى ٱلْبَنِينَ ﴿١٥٣﴾

اَصْطَفَی الْبَنَاتِ ؛ کیا بیٹیوں کو پسند کیا ۔ اختیار کیا ۔ عَلَی الْبَنِیْنَ ؛ مقابل میں بیٹوں کے ۔

ترجمہ :- کیا خدا نے بیٹیوں کو بیٹوں کے مقابل پسند کیا ۔ (اختیار کیا ؟)

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿١٥٤﴾

مَالَکُمْ ؛ تمہیں ہوکیا گیا ۔ تمہارے پاس کیا دلیل ہے؟ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ ؛ کیسے حکم لگاتے ہو، کیا بے تکی باتیں کرتے ہو، کیا غلط حکم لگایا کرتے ہو؟

ترجمہ :- تمہیں ہو کیا گیا، کیسے (مہمل) احکام لگاتے ہو؟

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿١٥٥﴾

اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ ؛ کیا پھر تم کچھ سوچتے سمجھتے نہیں ؟

ترجمہ :- کیا تم کچھ سوچتے سمجھتے نہیں ؟

أَمْ لَكُمْ سُلْطَٰنٌ مُّبِينٌ ﴿١٥٦﴾

اَمْ لَكُمْ ؛ کیا تمہارے پاس ہے؟ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ؛ کوئی سند، کوئی دستاویز، کوئی قوی حجت ۔

ترجمہ :- کیا تمہارے پاس کوئی قوی حجت یا کچھ سند ہے؟

فَأْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾

فَأْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ ؛ پس تم اپنی کتاب لاؤ ۔ اس میں بتاؤ کہاں ہے ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر ہو تم سچے ۔

ترجمہ :- پس تمہاری کتاب لاؤ (اور اس میں بتاؤ) اگر ہو تم سچے ۔

وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ۗ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

وَجَعَلُوْا ؛ اور مقرر کیا ہے ۔ لگایا ہے ۔ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ ؛ اس میں یعنی خدا میں اور جنوں میں ۔ نَسَبًا ؛ قرابت ۔ ناتہ ۔ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ ؛ اور بے شک جنوں کو خوب معلوم ہے ۔ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ؛ وہ ضرور پکڑے آتے ہیں ۔ حاضر کئے جاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ٹھہرایا اس میں اور جنوں میں قرابت اور جنوں کو خوب معلوم ہے کہ وہ حاضر کئے جائیں گے ۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾

سُبْحٰنَ اللّٰهِ ؛ اللہ پاک ہے ۔ عَمَّا يَصِفُوْنَ ؛ ان صفات سے کہ یہ لوگ بیان کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- خدا ان صفات سے پاک ہے جو کہ یہ لوگ خدا کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں ۔

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ ؛ مگر اللہ کے بندے ۔ الْمُخْلَصِيْنَ ؛ منتخب اور برگزیدہ ہیں ۔ اور خاص خدا کے لئے انتخاب کئے گئے ہیں ۔

ترجمہ :- مگر خدا کے منتخب بندے ۔

فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾

فَاِنَّكُمْ ؛ پھر تم ۔ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ؛ اور وہ تمام معبود جن کی تم پوجا کرتے ہو ۔

ترجمہ :- پھر تم اور تمہارے معبود ۔

مَآ اَنۡتُمۡ عَلَيۡهِ بِفٰتِنِيۡنَ ﴿۱۶۲﴾

مَـآ اَنـْتُمْ ؛ تم نہیں ہو ۔ عَلَيْهِ ؛ خدا کے خلاف ۔ بِفَا تِنِيْنَ ؛ بہکانے والے ۔

ترجمہ :- خدا سے تم کسی کو نہیں بہکا سکتے ۔

اِلَّا مَنۡ هُوَ صَالِ الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۶۳﴾

اِلَّا مَنْ هُوَ ؛ مگر وہ جو ۔ صَالِ الْجَحِيْمِ ؛ دوزخ میں جانے والا ہے ۔

ترجمہ :- مگر جو دوزخ میں جانے والا ہے (وہ بے شک گمراہ کیا جاسکتا ہے) ۔

وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعۡلُوۡمٌ ﴿۱۶۴﴾

وَمَا مِنَّـآ ؛ (فرشتے کہتے ہیں) اورنہیں ہے ہم سے کوئی ۔ اِلَّا لَـهٗ ؛ مگر اس کے لئے ہے ۔ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ؛ معلوم ہو، جائے ، مقام ، درجہ ۔

ترجمہ :- اور ہم میں سے کوئی نہیں ہے مگر یہ کہ اس کے لئے ایک مقامِ معلوم ہے (معیّن درجہ ہے) ۔

وَّاِنَّا لَنَحۡنُ الصَّآفُّوۡنَ ﴿۱۶۵﴾

وَاِنَّا لَنَحْنُ ؛ اور بے شک ہم ۔ الصَّـآفُّوْنَ ؛ ہم صف بستہ ہیں ۔ قطار باندھے ہوئے ہیں ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم (دربارِ الٰہی میں) صف بستہ کھڑے ہیں ۔

وَاِنَّا لَنَحۡنُ الۡمُسَبِّحُوۡنَ ﴿۱۶۶﴾

وَاِنَّا لَنَحْنُ ؛ اور بے شک ہم ۔ الْمُسَبِّحُوْنَ ؛ خدا کی تسبیح اور اس کی پاکی بیان کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ہم یقیناً خدا کی تسبیح کرنے والے ہیں (اس کو تمام عیوب سے پاک سمجھتے ہیں) ۔

وَاِنۡ كَانُوۡا لَيَقُوۡلُوۡنَ ﴿۱۶۷﴾

وِاِنْ كَانُوْا ؛ اور بے شک یہ لوگ تھے ۔ لَيَقُوْلُوْنَ ؛ کہتے ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ کہا کرتے تھے ۔

لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۶۸﴾

لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ؛ اگر ہوتا ہمارے پاس ۔ ذِكْرًا ؛ مذکور ۔ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ ؛ پہلے لوگوں کا ۔

ترجمہ :- اگر ہمارے پاس کوئی نصیحت کی کتاب گزشتہ لوگوں کے طریقہ کی ہوتی ۔

لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۹﴾

لَكُنَّا ؛ تو ہم ہوتے ۔ عِبَادَاللّٰهِ ؛ اللہ کے بندے ۔ الْمُخْلَصِيْنَ ؛ چُنے ہوئے ، برگزیدہ ، منتخب ۔

ترجمہ :- تو ہم بھی اللہ کے منتخب بندوں میں سے ہوتے ۔

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

فَكَفَرُوْا بِهٖ ؛ پھر ان لوگوں نے اس کو نہ مانا ، خدا اور قرآن سے انکار کیا ، انجام کو نہ سوچا ۔ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ؛ پس عنقریب ان کو معلوم ہوجائے گا کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے ؟

ترجمہ :- پھر لوگوں نے اس سے انکار کیا ۔ پس عنقریب ان کو (اس کا انجام) معلوم ہوجائے گا ۔

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۷۱﴾

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا ؛ اور ہم نے تو پہلے ہی سے کہہ دیا تھا ۔ لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ؛ ہمارے فرستادہ بندوں کو ، پیغمبروں کو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اپنے خاص بندوں کو جو پیغمبر ہیں پہلے ہی کہہ دیا تھا ۔

اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾

اِنَّهُمْ ؛ بے شک یہ لوگ ۔ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ؛ وہی ہیں نصرت دیئے ہوئے ۔ فتح مند ، کامیاب ، مدد یافتہ ۔

ترجمہ :- یقیناً یہی لوگ فتح مند اور نصرت یافتہ ہیں ۔

وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾

وَاِنَّ جُنْدَنَا ؛ اور یقیناً ہمارا لشکر ۔ لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ؛ وہی غالب رہے گا ۔ جُنْدٌ ۔ لشکر اس کی جمع جُنُوْدٌ ہے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہمارا لشکر ہی غالب رہے گا ۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٤﴾

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ؛ پس ان کی بیہودہ باتوں کی پرواہ نہ کرو ، ان سے منہ نہ پھیرلو ، روگرداں ہوجاؤ ۔ حَتّٰى حِيْنٍ ؛ چند روز تک ،تھوڑے زمانہ تک ، ایک وقت تک ۔

ترجمہ :- پس چند روز ان سے انجان رہو (ان کی پروا نہ کرو ، ان کی ایذا رسانی کا خیال نہ کرو) ۔

وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾

وَاَبْصِرْهُمْ ؛ اور ان کو دیکھتے رہو ۔ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ؛ پس وہ بھی دیکھ لیں گے ۔

ترجمہ :- اور ان کو دیکھتے رہو کہ وہ بھی آگے دیکھ لیں گے (کہ کیا ہوگا) ۔

اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾

اَفَبِعَذَا بِنَا ؛ کیا ہمارے عذاب کو ۔ يَسْتَعْجِلُوْنَ ؛ جلدی طلب کرتے ہیں ۔ بہ عجلت مانگتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا یہ ہمارے عذاب کے لئے جلدی کرتے ہیں ۔

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ ؛ پھر جب ان کے میدان میں ہمارا عذاب آجائے گا ، اُتر جائے گا ، نازل ہوجائے گا ۔ فَسَآءَ ؛ پھر بُری ہوگی ۔ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ؛ صبح ڈرائے ہوئے لوگوں کی ۔

ترجمہ :- پھر جب ہمارا عذاب ان کے میدان میں نازل ہوجائے گا تو ان ڈرائے ہوئے لوگوں کا حال تباہ اور صبح بُری ہوگی ۔

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٨﴾

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ ؛ اور اے رسولِ کریم ! تم ان سے منہ پھیرلو ۔ ان کی پروا نہ کرو ۔ حَتّٰى حِيْنٍ ؛ چند روز ۔ ایک مدّت تک ۔

ترجمہ :- اورتم ان سے تھوڑی مدّت تک انجان رہو (ان کی پروا نہ کرو) ۔

وَّاَبۡصِرۡ فَسَوۡفَ يُبۡصِرُوۡنَ ﴿۱۷۹﴾

وَاَبْصِرْ ؛ اورتم دیکھتے رہو ۔ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ؛ پس عنقریب یہ بھی دیکھیں گے کہ ان کا کیا انجام ہونے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور (پیغمبر!) تم بھی دیکھو اور وہ بھی دیکھیں گے (کہ ہوتا کیا ہے) ۔

سُبۡحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ ۚ﴿۱۸۰﴾

سُبْحٰنَ رَبِّکَ ؛ تمہارا پروردگار پاک ہے ۔ رَبِّ الْعِزَّةِ ؛ جوعزت اور غلبہ کا رب ہے ۔ عَمَّا يَصِفُوْنَ ؛ ان نامناسب صفات سے کہ وہ بیان کرتے ہیں ۔

ترجمہ :-تمہارا رب جو رب العزت ہے ان نامناسب صفات سے پاک ہے جو ان کی طرف سے منسوب کئے جاتے ہیں ۔

وَسَلٰمٌ عَلَى الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۚ﴿۱۸۱﴾

وَسَلٰمٌ ؛ اورسلام ہو ۔ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ؛ پیغمبروں پر ۔

ترجمہ :- اور پیغمبروں پر سلام ہو ۔

وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۸۲﴾ ع ۵ ۱۴ ۹

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ اورحمد وشکر کا مستحق اللہ ہی ہے ۔ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ رب العالمین ہی ہے ۔

ترجمہ :- اورحمد وشکر کا مستحق صرف رب العالمین ہے ۔

سُوۡرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَثَمَانُوۡنَ اٰيَةً وَّخَمۡسُ رُكُوۡعَاتٍ

سورۂ صٓ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں (۸۸) آیتیں اور (۵) رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ ﴿۱﴾

صٓ ؛ اس کے معنی تو اللہ ہی کو معلوم ہیں ۔ ممکن ہے کہ صاد سے مُراد صاحبِ قرآن ہو ۔ وَالْقُرْاٰنِ ؛ اور قرآن کی قسم ہے ۔ ذِی الذِّکْرِ ؛ جو نصیحت ، یاد دہانی اور ذکر سے بھرا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- قسم ہے اس قرآن کی جو نصیحت اور یاددہانی سے بھرا ہوا ہے ۔

بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ﴿۲﴾

بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ بلکہ یہ لوگ جو کفر کیا کرتے ہیں ۔ فِیْ عِزَّةٍ ؛ سرکشی میں ہیں ، غرور میں ہیں ، تعصب میں ہیں ۔ وَشِقَاقٍ ؛ اور پھوٹ میں ہیں ، مخالفت میں ہیں ۔

ترجمہ :- بلکہ یہ منکرین تکبّر ، تعصب اور مخالفت میں ہیں ۔

کَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ﴿۳﴾

کَمْ اَهْلَکْنَا ؛ ہم نے کتنوں کو ہلاک کر دیا ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے ۔ مِنْ قَرْنٍ ؛ اہلِ زمانہ سے ، فرقوں سے ۔ فَنَادَوْا ؛ پھر وہ لگے پکارنے ۔ وَلَاتَ ؛ اور نہیں تھا ۔ حِیْنَ مَنَاصٍ ؛ وقت چھوٹنے کا ، بھاگنے کا ، خلاصی اور چھٹکارے کا ۔

ترجمہ :- ہم نے ان سے پہلے کتنے طبقوں کو نیست و نابود کر دیا ۔ پھر وہ لگے چیخنے چلّانے مگر اس کا وقت باقی نہ رہا تھا ۔

وَعَجِبُوْا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ ﴿۴﴾

وَعَجِبُوْا ؛ اور ان کو بڑا تعجب ہوا ۔ اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ ؛ کہ اُن کے پاس پیغمبر آیا ہے ۔ نقصان دہ باتوں کی اطلاع دینے والا ، ڈرانے والا ۔ مِنْهُمْ ؛ انھیں میں سے ، آدمیوں ہی میں سے ، انھیں کی جنس سے ۔ وَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ ؛ اور کافروں نے کہا ۔ هٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ ؛ یہ جادوگر ہے ، جھوٹا ہے ۔

ترجمہ :- اور ان کو بڑا تعجب ہو رہا ہے کہ خود انھیں میں سے ڈرانے والا پیغمبر آیا ہے اور ان کافروں نے کہہ دیا یہ جادوگر ہے (جھوٹا ہے) ۔

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ﴿۵﴾

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ؛ کیا اس نے تمام دیوتاؤں کو ایک خدا ہی بنادیا ہے ۔ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ؛ یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے ۔

ترجمہ :- کیا اس شخص نے تمام معبودوں کو ایک معبود بنادیا ہے ۔ یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے ۔

صاحبو ! گزشتہ زمانہ کے بُت پرستوں کا خیال یہ تھا کہ ہر کام کے لئے ایک معبود ہے ، ایک دیوتا ہے ۔ مثلاً مکانات کے لئے زحل ، جنگ کے لئے مریخ ، علم کے لئے مشتری ، موسقی کے لے زہرہ ، پردازی اور رسل و رسائل کے لئے عطارد ۔ سورج کو سب سے بڑا دیوتا سمجھتے تھے ، چاند میں ایک بڈھی چرخہ کاتتے ہوئے بیٹھی تھی ۔ مشتری کو سعد اکبر اور زہرہ کو سعد اصغر ، زحل کو تحسین اکبر اور مریخ کو جو جلادِ فلک ہے تحسین اصغر سمجھتے اور اس وقت بھی ہندوؤں کا مذہب قریب قریب یہی ہے ۔ ایک خدا کے کوئی قائل نہ تھے ۔ بعض لوگ خدا اور '' جیو '' اور '' مادّہ '' اور آکاش کے قائل ہیں اور بعض باپ ، بیٹا ۔ روح القدس ، اس قسم کے واہی خیالات ابھی تک باقی ہیں ۔

یہ بات یاد رکھو کہ وجود بالذات صرف خدائے تعالیٰ کا ہے ۔ ماسوا اللہ کا وجود بالعرض ہے ۔ جب ماسوا اللہ کا وجود ہی بالعرض ہے تو کون سی چیز ان کی بالذات ہوگی ۔ جب ان سے کہا گیا کہ ذاتِ بالذات صرف خدا کی ، وجود بالذات صرف خدا کا ، حیات بالذات صرف خدا کی ، تو ان غیر موحدوں کی سمجھ میں نہیں آتا ، وہ کہنے لگتے ہیں کہ کیا ایک خدا یہ سب کام کرسکتا ہے ؟ وہ یہ بھی کہتے ہیں ۔

یہ تو بڑے اچنبھے کی بات ہے ۔

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝۶

وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ ؛ اور ان کے سرداروں کی ایک جماعت چلی ، کفّار کے رئیس یہ کہتے ہوئے چلے ۔ اَنِ امْشُوْا ؛ کہ چلو ۔ وَاصْبِرُوْا ؛ کہ صبر کرو ۔ عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ؛ اپنے معبودوں پر ، دیوتاؤں پر ، یعنی بُت پرستی اور ماسوا اللہ کی پوجا میں قائم رہو ۔ اِنَّ هٰذَا ؛ بے شک یہ ۔ لَشَیْءٌ یُّرَادُ ؛ ضرور کوئی مطلب کی بات ہے ، یہی مقصود ہونا چاہیئے ۔

ترجمہ :- اور سردارانِ کفّار یہ کہتے ہوئے چلے کہ چلے چلو اور اپنے دیوتاؤں پر قائم رہو ۔ یہی ہمارا مقصود ہونا چاہیئے ۔

مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝۷

مَاسَمِعْنَا بِهٰذَا ؛ ہم نے سُنا نہیں اس بات کو ۔ فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ؛ پچھلے مذہب میں ۔ دوسرے دینوں میں یعنی توحید کسی مذہب میں نہیں ہے ۔ اِنْ هٰذَا ؛ یہ نہیں ہے ۔ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ؛ مگر مَن گھڑت ، جھوٹ ۔

ترجمہ :- ہم نے یہ بات کسی اور مذہب میں نہیں سُنی ۔ یہ سب جھوٹ ہے ۔

ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِي ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ﴿٨﴾

اَؤُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ ؛ کیا ان پر کلامِ الٰہی اُتارا گیا ہے؟ کیا یہی یاد دہانی کرنے والے ہیں؟ نصیحت کرنے والے ہیں؟ صاحبِ وحی ہیں؟ مِنْ بَيْنِنَا ؛ ہمارے میں سے ۔ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ ؛ بلکہ وہ شک میں پڑے ہوئے ہیں ۔ مِنْ ذِكْرِيْ ؛ میری یاد سے ۔ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا ؛ اصل بات یہ ہے کہ ابھی ان لوگوں نے چکھا نہیں ۔ عَذَابِ ؛ میرا عذاب ۔

ترجمہ :- کیا کلامِ الٰہی ہم میں سے اُنھیں پر نازل ہوا ہے؟ بلکہ یہ وحیِ الٰہی کے متعلق یعنی میرے ذکر (اور یادِ الٰہی) کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں ۔ اصل بات یہ ہے کہ ابھی انھوں نے میرے عذاب کا مزہ چکھا نہیں ہے ۔

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ﴿٩﴾

اَمْ عِنْدَهُمْ ؛ کیا ان کے پاس ہے؟ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کی رحمت کے خزانے ۔ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ؛ جو صاحبِ عزت وقوت اور صاحبِ سخاوت و ہبت ہے ، کہ خدا پر حکومت کرنے چلے ۔ ان لوگوں پر کیوں وحی ہوئی اور ہم پر کیوں وحی نہیں ہوئی ۔ وہ عزیز وہاب ہے ، جس کو چاہا دیا ، دوسروں کو کیا حکومت ہے؟

ترجمہ :- کیا ان کے پاس تمہارے رب کی رحمت کے خزانے ہیں جو صاحبِ عزت وسخاوت ہے ۔

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ﴿١٠﴾

اَمْ لَهُمْ مُّلْکُ ؛ کیا اُن کے پاس بادشاہی ہے ، حکومت ہے ، مملکت ہے؟ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؛ آسمانوں کی ، اور زمین کی ، اوران کے درمیان جو کچھ ہے ان سب کی ۔ تم عاجز بندے ، سانس رُک جائے تو دم نکل جائے ۔ تمہارے ہاتھ میں ہے کیا اورتم اپنے آپ کو بھولے ہوئے کیوں ہو؟ فَلْيَرْتَقُوْا ؛ پس آسمان پر چڑھ جاوٗ ۔ حکومت ان کے پاس ہے تو ذرا آسمان پر چڑھ جاوٗ ۔ فِي الْاَسْبَابِ ؛ رسیاں پکڑکر ۔ سَبَبٌ ۔ رسّی ، کسی چیز کے حصول کا ذریعہ ۔

ترجمہ :- کیا ان کے پاس آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کی حکومت ہے؟ (اگر ہے) تو ذرا رسّی پکڑکر چڑھ جائیں (اور خدا سے لڑیں) ۔

جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ﴿١١﴾

جُـنْـدٌمَّـا ؛ یہ ایک لشکر ہے ۔ هُـنَـالِکَ مَهْـزُوْمٌ ؛ وہاں یعنی گزشتہ زمانہ میں شکست خوردہ تھے ۔ مِنَ الْاَحْـزَابِ ؛ جماعتوں میں سے ،لشکروں میں سے یعنی اس سے پہلے اور لوگ حق کے سامنے شکست کھا چکے ہیں ، یہ بھی شکست کھائیں گے ۔

ترجمہ :- یہ ایک لشکر ہے جس طرح ان سے پہلے کے لشکر شکست کھا چکے ہیں (یہ بھی شکست کھائیں گے) ۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ﴿۱۲﴾

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ ؛ ان سے پہلے قوم نوح نے پیغمبر کی تکذیب کی تھی ، جھٹلایا تھا ۔ وَعَادٌ ؛ اور قومِ عاد نے بھی ۔ وَفِـرْعَـوْنُ ذُوْالْاَوْتَـادِ ؛ اور فرعون میخوں والا ۔ یعنی لاؤلشکر والا ۔ گزشتہ زمانہ میں بہ نسبت پیدلوں کے سواروں کی زیادہ عزت تھی ۔ سوار کے لئے گھوڑا ، گھوڑے باندھے جاتے تھے میخوں سے ۔ فِـرْعَـوْنُ ذُوْالْاَوْتَـادِ کے معنی ہوئے عظیم الشان لشکر والا فرعون ۔

ترجمہ :- ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور فرعون عظیم الشان لشکر والوں نے (پیغمبروں) کی تکذیب کی ۔

وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ ۚ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ﴿۱۳﴾

وَثَـمُـوْدُ وَ قَوْمُ لُوْطٍ ؛ اور تکذیب قوم ثمود نے اور قومِ لُوط نے کی ۔ وَاَصْحٰـبُ لْئَيْـكَةِ ؛ اور ایکہ والوں نے ۔ ’’ایکہ‘‘ چند کنوؤں کے مجموعہ کا نام ہے جو شام میں تھے ۔ اُولٰٓئِکَ الْاَحْزَابُ ؛ یہی بڑی بڑی اور ممتاز جماعتیں اور لشکر ہیں ۔

ترجمہ :- اور ثمود اور قومِ لُوط اور ایکہ والے یہی ممتاز اور بڑی جماعتیں ہیں ۔

اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ﴿۱۴﴾ ع ۱۰

اِنْ كُـلٌّ ؛ ان میں سے ہر ایک نہ تھا ۔ کوئی نہ تھا ۔ اِلَّا كَـذَّبَ الـرُّسُـلَ ؛ مگر یہ کہ اس نے پیغمبروں کی تکذیب کی ۔ فَحَقَّ عِقَابِ ؛ پھر آ گیا میرا عذاب ، ثابت ہوگیا ، واقع ہوگیا ، واجب ہوگیا ۔

ترجمہ :- ان میں سے ہر ایک نے پیغمبروں کی تکذیب کی اور میرا عذاب اُن پر آ گیا ۔

وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ﴿۱۵﴾

وَمَـا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ ؛ اور یہ لوگ نہیں دیکھیں گے ۔ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً ؛ مگر ایک سخت شور ۔ نعرہ ۔ مَالَهَا مِنْ فَوَاقٍ ؛ اور دم لینے کی بھی فرصت نہ ہوگی ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ بس ایک روز کی چیخ کے منتظر ہیں اور ان کو سانس لینے کی بھی گنجائش نہ ہوگی ۔

وَقَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾

وَقَالُوْا ؛ اور وہ کہیں گے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! عَجِّلْ لَّنَا ؛ جلد دے ہم کو ۔ قِطَّنَا ؛ ہماری چٹھی ، اجازت نامہ ، رہائی نامہ ۔ قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ؛ قیامت اور حساب کے دن سے پہلے ۔ قِطٌّ ۔ چٹھی ۔ نامہ ، حساب کا رجسٹر ۔

ترجمہ :- اور قیامت کے دن وہ کہیں گے ، اے ہمارے پروردگار ! ہم کو رہائی نامہ عطا کردے ، (پروانۂ نجات دے دے) حساب سے پہلے ۔

اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾

اِصْبِرْ ؛ پیغمبر ! تم صبر کرو ۔ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ ؛ ان کی باتوں پر ۔ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ؛ اور یاد کرو ہمارے بندے داؤد کو ۔ ان کے حال پر غور کرو ۔ ذَا الْاَيْدِ ؛ صاحبِ قوت ، زور بازو والے ۔ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ؛ بے شک وہ خدا کی طرف رجوع کرنے والے تھے ، بڑے ہی فرماں بردار تھے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) ان کی باتوں پر صبر کرو اور ہمارے قوی بازو داؤد بندہ کا ذکر کرو (ان کے حال پر غور کرو) ۔ یقیناً وہ خدا کی طرف بڑے ہی رجوع کرنے والے تھے (متوجہ تھے) ۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾

اِنَّا سَخَّرْنَا ؛ ہم نے بے شک مسخر کردیا تھا ۔ تابع کردیا تھا ۔ الْجِبَالَ مَعَهٗ ؛ ان کے ساتھ پہاڑوں کو وہ ایسے بلند آواز اور خوش لحن تھے کہ جب وہ ذکرِ الٰہی کرتے تو پہاڑ ان کا جواب دیتے اور ان سے صدائے بازگشت نکلتی ۔ يُسَبِّحْنَ ؛ تسبیح کرتے ۔ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ؛ شام صبح ، سورج کے ڈھلنے سے سورج کے نکلنے تک ۔

ترجمہ :- بے شک ہم نے پہاڑوں کو اُن کا تابع کردیا تھا ۔ شام صبح داؤد جب ذکر کرتے ، اللہ کی تسبیح کرتے تو پہاڑ ان کا جواب دیتے ۔

وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾

وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ؛ اور پرندوں کو ہم نے جمع کردیا تھا ۔ كُلٌّ لَّهٗ اَوَّابٌ ؛ سب ان کے تابع تھے ۔ ان کے ذکر کا جواب دیتے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے پرندوں کو بھی ایسا کردیا تھا کہ (داؤد کے ذکر پر) سب جمع ہوجاتے ۔ سب (ان کے ہمنوا تھے اور) ان کی طرف رجوع کرنے والے تھے ۔

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾

وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ ؛ اور ہم نے ان کی سلطنت کو قوی کیا ۔ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ ؛ اور ہم نے ان کو حکمت عطا کی ۔ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ؛ اور فیصلہ کُن تقریر فصیح بلیغ ، پیچیدہ بیان نہیں ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کی سلطنت کو قوی کیا اور ان کو حکمت اور فصیح بلیغ (حق و باطل میں تمیز دینے والا) کلام عطا کیا ۔

وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ وقف لازم

وَهَلْ اَتٰىكَ ؛ اور کیا تمہارے پاس پہنچی ہے ۔ نَبَؤُا الْخَصْمِ ؛ دشمنوں کی خبر ۔ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ؛ جب کہ دیوار کود کر عبادت خانہ میں پہنچ گئے ۔ سُوْرٌ ۔ دیوار ۔ مِحْرَابٌ ۔ کمان ، عبادت خانہ ۔

ترجمہ :- اور کیا تم کو اُن مدعیوں اور جھگڑنے والوں کی خبر پہنچی ہے جب عبادت خانے میں آ دھمکے ۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ ؛ جب کہ وہ داؤد کے پاس پہنچے ۔ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ؛ اور ان سے داؤد گھبرا گئے ۔ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؛ ان لوگوں نے کہا ڈرو مت ۔ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ ؛ ہم دو مدعی ہیں کہ ایک نے دوسرے پر خلافِ حق زیادتی کی ہے ۔ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ؛ پس آپ ہمارے درمیان حق حق فیصلہ کیجئے ۔ وَلَا تُشْطِطْ ؛ اور ناانصافی نہ کیجئے ۔ وَاهْدِنَا ؛ اور ہم کو بتاؤ ، ہدایت کرو ۔ اِلٰى سَوَاءِ الصِّرَاطِ ؛ راہِ راست کی طرف ، سیدھے راستہ کی جانب ہم کو حق کی رہنمائی کرو ۔

ترجمہ :- جب کہ یہ جھگڑے والے مدعی داؤد کے پاس پہنچے پس ان کو دیکھ کر وہ (داؤد) گھبرا اُٹھے ۔ انھوں نے کہا ڈرو مت ۔ ہم دو مدعی ہیں ۔ ہمارے میں کے ایک شخص نے دوسرے پر زیادتی کی ہے ۔ (نا انصافی کی ہے) اب آپ ہمارے درمیان حق حق فیصلہ کیجئے اور نا انصافی نہ کیجئے ۔ اور ہم کو راہِ راست کی ہدایت کیجئے ۔

اِنَّ هٰذَآ اَخِیْ لَهٗ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ
فَقَالَ اَكْفِلْنِیْهَا وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾

اِنَّ هٰذَآ اَخِیْ ؛ بے شک یہ میرا بھائی ہے ۔ لَهٗ تِسْعٌ وَّ تِسْعُوْنَ نَعْجَةً ؛ اس کے پاس ننانوے بکریاں ہیں ۔ دنبیاں ہیں ۔ وَلِیَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ؛ اور میرے پاس ایک دنبی ہے ۔ نَعْجَةٌ ۔ مادہ بھیڑ ۔ دنبی ، اس کی جمع نِعَاجٌ ہے ۔ فَقَالَ ؛ پھر میرے ساتھی نے کہا ۔ اَكْفِلْ ؛ حوالہ کر ، کفالت میں دے ۔ اَكْفِلْنِیْهَا ؛ اسے میرے حوالہ کردو ۔ مجھے اس کا متکفل کردو ۔ مجھے دے ڈالو ۔ وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ ؛ اور بات کرنے میں مجھ پر زیادتی کی اور بہ زور لینا چاہتا ہے ۔

ترجمہ :- بے شک یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے بکریاں (یا دُنبیاں) ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے ۔ پھر اس نے مجھ سے کہا کہ اس (ایک دُنبی) کو بھی مجھے دے دو ۔ اور بات کرنے میں مجھ پر زیادتی کی ۔

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰی نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ
اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ ؕ
وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ ﴿۲۴﴾ السجدة

قَالَ ؛ داوٗد نے کہا ۔ لَقَدْ ظَلَمَكَ ؛ یقیناً اس نے تم پر ظلم کیا ۔ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰی نِعَاجِهٖ ؛ یعنی اپنی تیری ایک بکری کو اس کی دنبیوں میں شامل کرلینے کی درخواست میں ۔ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ ؛ اور بہت سے شریک ۔ خُلَطَآءُ جمع خَلِیْطٌ ۔ شریک ۔ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ؛ بعض بعض پر زیادتی کرتے ہیں ، بغاوت کرتے ہیں ، ناجائز درخواست کرتے ہیں ۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ مگر وہ لوگ جو ایماندار ہیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور نیکوکار ہیں ، عملِ صالح کرتے ہیں ۔ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ ؛ اور بہت کم لوگ ایسے ہیں ۔ وَظَنَّ دَاوٗدُ ؛ اور داوٗد نے گمان کیا ۔ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ ؛ کہ ہم نے ان کا امتحان لے لیا ہے ۔ ان کو فتنہ میں ڈال دیا ہے ۔ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ ؛ پھر انھوں نے اپنے پروردگار سے مغفرت چاہی ۔ وَخَرَّ رَاكِعًا ؛ اور رکوع میں گر پڑے ۔ گردن جھکادی ، سجدے میں گر پڑے ۔ وَاَنَابَ ؛ اور اللہ کی طرف رجوع کیا ۔

ترجمہ :- (داوٗد نے) کہا ، اس شخص نے اپنی بکریوں سے تمہاری ایک بکری کو ملا لینے کی درخواست میں

السجدة ۱۰

تجھ پر ظلم کیا ہے ۔ اور بہت سے شریک ایسے ہوتے ہیں کہ بعض بعض پر ظلم و زیادتی کرتے ہیں ۔ مگر ایماندار اور نیکوکار ۔ اور ایسے لوگ بہت کم ہیں ۔ اور داؤد نے گمان کیا کہ ہم نے ان کا امتحان لے لیا ہے ۔ لہذا اپنے خدا سے مغفرت کے طالب ہوئے اور (اپنی گردن جھکادی) ۔ سجدے میں گر پڑے اور اللہ کی طرف متوجہ ہوگئے ۔

نوٹ : اوپر کی آیت ، آیتِ سجدہ ہے ۔ اس کو پڑھو تو سجدہ کرو ۔ اور اگر پکار کر پڑھا جائے تو جو لوگ سنیں وہ بھی سجدہ کریں ۔ داؤد علیہ السلام نے سجدہ شکر کیا تھا ۔

فَغَفَرْنَا لَهُ ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٢٥﴾

فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِکَ ؛ پس ہم نے داؤد کی اس خطا کو معاف کردیا ۔ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا ؛ اور بے شک ان کے لئے ہمارے پاس ہے ۔ لَزُلْفٰی ؛ قرب اور مرتبہ ۔ وَحُسْنَ مَاٰبٍ ؛ اور اچھا ٹھکانا ۔ انجامِ نیک ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کی (داؤد کی) اس خطا کو معاف کردیا اور ہمارے پاس ان کے لئے بڑا قرب اور نیک انجام ہے ۔

يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ
وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ
إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ﴿٢٦﴾ ع۲ ۱۲ ۱۱

یٰدَاوٗدُ ؛ اے داؤد ۔ اِنَّا جَعَلْنٰکَ ؛ ہم نے بے شک تم کو بنادیا ۔ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں حاکم ۔ نائب ۔ کس کا خلیفہ؟ بعض کہتے ہیں خدا کا نائب اور بعض کہتے ہیں گزشتہ بادشاہوں کا قائم مقام ۔ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ ؛ پس تم لوگوں میں حق حق فیصلہ کرو ۔ انصاف سے احکام دو ۔ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی ؛ اور اپنی نفسانی خواہشات کی اتباع نہ کرو ، ہوا و ہوس کی پیروی نہ کرو ۔ فَیُضِلَّکَ ؛ کہ تم کو گمراہ کردے ۔ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ یَضِلُّوْنَ ؛ گمراہ ہوتے ہیں ۔ بھٹک جاتے ہیں ۔ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ راہ خدا سے ، جو راہِ خدا چھوڑ کر بہک جاتے ہیں ۔ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؛ ان کے حصّہ میں سخت عذاب ہے ۔ کیوں؟ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ؛ اس لئے کہ وہ روزِ حساب کو بھول

گئے تھے، ان کو نسیان ہو گیا تھا۔

ترجمہ:- اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین پر نائب بنایا۔ پس تم صحیح صحیح، حق حق فیصلہ کیا کرو لوگوں کے درمیان۔ نفسانی ہوا و ہوس کے تابع نہ بنو کہ تم کو راہِ خدا سے بھٹکا دے۔ بے شک جو لوگ راہِ خدا سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔ کیوں کہ انھوں نے روزِ حساب (یعنی قیامت) کو بھلا دیا تھا۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿٢٧﴾

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ ؛ اور ہم نے آسمان و زمین کو پیدا نہیں کیا۔ وَمَا بَيْنَهُمَا ؛ اور اس چیز کو بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ بَاطِلًا ؛ نکما، فضول، بے کار، بے ہودہ، بے اصل۔ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ یہ خیال ہے ان لوگوں کا جو کافر منکر ہیں۔ خدا کا ہر فعل مبنی بر حکمت رہتا ہے۔ منظّم اور باقاعدہ ہے۔ زنجیروں میں کسا ہوا ہے۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ پھر بڑی خرابی ہے منکروں کی۔ مِنَ النَّارِ ؛ عذابِ دوزخ سے۔

ترجمہ:- اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، ان میں سے کسی چیز کو بے وجہ اور بغیر حکمت کے پیدا نہیں کیا۔ (باطل سمجھنا) یہ خیال اُن لوگوں کا ہے جو (منکر ہیں) کافر ہیں۔ پس خرابی ہے منکروں کی عذابِ دوزخ سے۔

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾

اَمْ نَجْعَلُ ؛ کیا ہم کر دیں گے۔ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے۔ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِى الْاَرْضِ ؛ برابر ان لوگوں کے جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، خرابی ڈالتے ہیں، تباہ کار ہیں۔ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ ؛ کیا ہم آئندہ کر دیں گے متقیوں اور خدا ترسوں کو۔ كَالْفُجَّارِ ؛ مثل بدکاروں کے، فاسق و فاجر لوگوں کے جیسا۔

ترجمہ:- کیا ہم ایمانداروں اور نیکوکاروں کو زمین میں شر و فساد پھیلانے والوں کے برابر کر دیں گے یا

متقی و خدا ترسوں کو فاسق و فاجر لوگوں کے برابر کردیں گے؟ (نہیں ہرگز نہیں)۔

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

كِتٰبٌ ؛ قرآن ایک ایسی کتاب ہے۔ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ ؛ کہ ہم نے اس کو تم پر نازل کیا۔ مُبٰرَكٌ ؛ وہ مبارک بھی ہے۔ لِيَدَّبَّرُوْا اٰيٰتِهٖ ؛ کہ اس کی آیتوں میں غور وفکر کریں۔ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ؛ اور تاکہ صاحبِ عقل وفہم اس سے نصیحت حاصل کریں۔

ترجمہ :- ایک مبارک کتاب ہے جس کو ہم نے تمہاری طرف اُتارا ہے کہ لوگ اس کی آیتوں میں غور وفکر کریں اور صاحبِ عقل و ہوش، فہم وفراست اس سے نصیحت حاصل کریں۔

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾ۭ

وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ؛ اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا۔ یعنی داؤد علیہ السلام کو سلیمان کے جیسا ممتاز لڑکا عطا کیا۔ نِعْمَ الْعَبْدُ ؛ سلیمان کیا اچھا بندہ ہے۔ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ؛ بے شک وہ خدا کی طرف بڑا توجہ کرنے والا ہے اور اس کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔

ترجمہ :- اور ہم نے داؤد کو سلیمان (جیسا ممتاز لڑکا) عطا کیا۔ وہ ہمارا کیا ہی اچھا بندہ ہے یقیناً خدا کی طرف بڑا ہی رجوع کرنے والا ہے!

حضرت سلیمان علیہ السلام کو یوروپین لوگ ''سالو مین دی وائز'' (Soloman the wise) کہتے ہیں۔ دوسروں سے حضرت سلیمان علیہ السلام ممتاز فرد ہیں۔

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿۳۱﴾ۙ

اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ ؛ جب کہ ان کے سامنے پیش کئے گئے۔ جائزہ لینے لگے۔ بِالْعَشِيِّ ؛ قبلِ مغرب۔ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ؛ تیز رو اور اچھے گھوڑے۔ خاصہ کے گھوڑے۔

ترجمہ :- جب کہ ان کے سامنے قبلِ مغرب اصیل اور عمدہ گھوڑے پیش کئے گئے۔

اس میں عصر کی نماز کا وقت نکل گیا اور آپ کو سخت حمیت کا جوش ہوا۔

فَقَالَ اِنِّىْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿۳۲﴾ۣ

فَـقَـالَ ؛ پھر آپ نے کہا ۔ اِنِّـیْ اَحْبَبْـتُ حُـبَّ الْـخَیْـرِ ؛ میں نے مال کی محبت چاہی ۔ خیر کے معنٰی مال کے بھی آتے ہیں ۔ عَـنْ ذِکْـرِ رَبِّـیْ ؛ اپنے پروردگار کا ذکر چھوڑ کر ۔ نماز اور خدا کی یاد چھوڑ کر ۔ حَتّٰـی تَـوَارَتْ بِـالْـحِجَـابِ ؛ یہاں تک کہ آفتاب پردہ میں چھپ گیا ۔ یعنی غروب ہوگیا ۔

ترجمہ :- پھر کہا ۔ مجھے مال کی محبت کا غلبہ ہوگیا ۔ نماز اور خدا کی یاد چھوڑ دی ۔ یہاں تک کہ آفتاب (غروب ہوگیا) پردہ میں چھپ گیا ۔

رُدُّوْهَا عَلَیَّ ؕ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَ الْاَعْنَاقِ ﴿۳۳﴾

رُدُّوْهَـا عَـلَیَّ ؛ ان گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ ۔ اور جلال میں آ کر ۔ فَـطَـفِـقَ مَسْـحًـا ؛ پھر تلوار لے کر صفایا کرنے لگ گئے ۔ بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ؛ ان گھوڑوں کی پنڈلیوں اور گردنوں کا ۔ ان پر خوب ہتھ پھیری کی ۔

ترجمہ :- ان گھوڑوں کو میرے پاس واپس لاؤ اور ان کے پیروں اور گردنوں کا تلوار لے کر خوب صفایا کیا ۔

وَ لَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَ اَلْقَیْنَا عَلٰی كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۴﴾

وَلَـقَـدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰـنَ ؛ ہم نے سلیمان کو ایک آزمائش اور فتنہ میں ڈال دیا ۔ وَاَلْـقَـیْـنَا عَلٰی كُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ؛ اور ان کی کرسی پر ایک بے عقل جسد کو بٹھا دیا ۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نالائق بیٹا چند روز کے لئے بادشاہ بن گیا تھا ۔ بعض کا خیال ہے کہ قضائے حاجت کو جانے کے وقت اسم اعظم کی انگوٹھی دھوکہ میں ایک جن کو دے دی ۔ اور آپ کو بڑی پریشانی لاحق ہوئی ۔ ثُـمَّ اَنَـابَ ؛ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا ۔ اس کی طرف متوجہ ہو کر دُعائیں کیں ۔ خدائے تعالیٰ نے آپ کی دُعائیں قبول کرلیں اور اس بلا کو دفع کردیا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے بے شک سلیمان کو ایک بڑی آزمائش اور فتنہ میں ڈال دیا ۔ اور ان کی کرسی پر ایک نرے تن کو بٹھا دیا ۔ پھر (سلیمان نے) رجوع الی اللہ کیا اور دُعائیں کیں ۔

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ هَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾

قَـالَ ؛ سلیمان نے کہا ۔ دُعا کی ۔ رَبِّ اغْـفِـرْلِیْ ؛ خدایا مجھے مغفرت کر ۔ میری کمزوری کو دامنِ رحمت میں چھپالے ۔ وَهَـبْ لِـیْ مُـلْكًـا ؛ اور مجھے ایسی بادشاہی دے ۔ لَا یَـنْـبَـغِـیْ لِاَحَدٍ ؛ کہ کسی اور کے لئے راس نہ آئے ، مناسب نہ ہو ۔ مِنْ بَعْدِیْ ؛ میرے بعد ۔ اِنَّـکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ؛ بے شک تو ہی دینے والا ہے ، ہبہ کرنے والا ہے ۔

غلطی پر اللہ کی طرف رجوع کریں اور مغفرت کی اُمید رکھیں

ترجمہ :- کہا میرے پروردگار ! مجھے مغفرت کر ۔ ایسی بادشاہی عطا کر جو میرے بعد کسی اور کے لائق نہ ہو ۔ بے شک تو ہی ہے بڑا دینے والا ۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ﴿۳۶﴾

فَسَخَّرْنَا لَـهُ الرِّيْحَ ؛ ہم نے ہَوا کو ان کا مسخر کردیا ۔ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ ؛ ان کے حکم پر چلتی تھی ۔ رُخَـآءً ؛ نرم ، آہستہ ۔ حَیْثُ اَصَابَ ؛ جہاں وہ پہنچنا چاہتے ۔

ترجمہ :- پس ہم نے ہوا کو ان کا مطیع و فرمانبردار کردیا تھا ۔ ان کے حکم پر بہ سہولت چلتی وہ جہاں جانا چاہتے پہنچا دیتی ۔

صاحبو ! جو چیز موجود ہی نہ ہو یا ممکن نہ ہو اس کا تصور انسان کے ذہن میں نہیں آتا ۔ تمام قصہ کہانیوں میں اڑن کھٹولہ کا ذکر ہے ۔ آج کل طیارے تحتِ ارادۂ انسانی چلتے ہیں ، اُڑتے ہیں اور ملک ملک پہنچتے ہیں ۔ اگر تختِ سلیمانی اُڑتا ہو تو تعجب کی کیا بات ہے ؟ دنیا میں جہاں آدمیوں کا پیدا ہونا ۔ جوان ہونا اور مرنا ہے ، حکومتوں کا بھی پیدا ہونا ۔ کمال کو پہنچنا اور ختم ہوجانا ہے ۔ اسی طرح علوم کا بھی حال ہے کہ پیدا بھی ہوتے ہیں ۔ کمال کو بھی پہنچتے ہیں اور آخر میں فنا بھی ہوجاتے ہیں ۔ خانہ جنگیوں میں اکثر علوم اور صنعتیں حکومتوں کے ساتھ نیست و نابود ہوجاتی ہیں ۔ ع ہر کمالے را زوالے ۔

تختِ سلیمانی اُڑتا ہے تو تعجب کیوں؟

وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾

وَالشَّیٰطِیْنَ ؛ اور ہم نے شیاطین کو بھی مسخر کردیا تھا ۔ کُلَّ بَنَّـآءٍ ؛ ہر ایک بڑی بڑی عمارتیں بنانے والوں کو ، مثلاً اہرامِ مصری ۔ اور فصیلِ چین ۔ وَغَوَّاصٍ ؛ اور غوطہ خوروں کو ۔ موتی اور دیگر جواہر نکالنے والوں کو ۔ تہِ آب کشتیوں کو ۔ آبدوزوں کو ۔ سب میرین (Submarine) کو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے شیاطین کو بھی مسخر کردیا جو عالیشان عمارتیں بناتے اور غوطے لگاتے ہیں ۔

وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ﴿۳۸﴾

وَاٰخَـرِیْنَ ؛ اور دوسروں کو بھی ہم نے مطیع کردیا ۔ مُـقَـرَّنِیْـنَ ؛ جکڑے ہوئے ۔ فِـی الْاَصْـفَـادِ ؛ زنجیروں میں ، بیڑیوں میں ۔

ترجمہ :- (ان کے سوا ہم نے) اوروں کو بھی مغلوب کردیا جو ہتکڑیوں اور بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے (زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے) ۔

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾

هٰـذَا عَـطَـآؤُنَـا ؛ یہ ہماری داد ہے ۔ عطا ہے ۔ فَـامْـنُنْ ؛ پھر تم منّت اور احسان کرو ۔ لوگوں کو دو ۔ اَوْاَمْسِکْ ؛ یا روک رکھو ۔ بِغَیْرِ حِسَابٍ ؛ بے حساب ۔

ترجمہ :- یہ ہماری بے حساب داد و دہش ہے ۔ چاہے دوسروں کو دو یا نہ دو !

وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾

وَاِنَّ لَـهٗ عِنْدَنَا ؛ اور ان کو ہمارے پاس ہے ۔ لَزُلْفٰی ؛ البتہ قربِ خاص ۔ وَحُسْنَ مَاٰبٍ ؛ اور نیک انجام ۔

ترجمہ :- اور بے شک ان کے لئے ہمارے پاس تقرب اور انجامِ نیک ہے ۔

ع ۳ ۱۲

وقف لازم

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾

وَاذْکُرْ عَبْدَنَآ اَیُّوْبَ ؛ اور ہمارے بندے ایوب کا ذکر کرو ۔ ان کو یاد کرو ۔ اِذْنَادٰی رَبَّـهٗ ؛ جب کہ انھوں نے اپنے رب کو پکارا ، اس سے دُعا کی ۔ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ ؛ کہ مجھ کو شیطان نے لگادیا ہے ۔ چھوگیا ہے ۔ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ ؛ ایذا اور تکلیف ۔ رنج و مصیبت ۔

ترجمہ :- اور ہمارے بندے ایوب کا بھی ذکر کرو جب کہ انھوں نے اپنے رب کو پکارا (اس سے دُعا کی) کہ مجھے شیطان نے رنج اور تکلیف پہنچائی ہے ۔

حضرت ایوبؑ پر سر سے پاؤں تک تمام زخم ۔ پھوڑے پھنسیاں اور ہر قسم کی تکلیف ڈالی گئی تھی ۔ جب خدا کے فضل کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ۔

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾

اُرْکُضْ بِـرِجْلِکَ ؛ تم زمین پر اپنا پیر مارو تو چشمہ نکل آئے گا ۔ هٰـذَا مُغْتَسَلٌ ؛ یہ ہے جگہ نہانے کی ، غسل کے قابل ۔ بَـارِدٌ ؛ ٹھنڈا ۔ سوزش دُور کرنے والا جس سے عام تکلیف دفع ہوجائے اور آرام و راحت پہنچے ۔ وَشَـرَابٌ ؛ اور پینے کے لئے بھی مناسب ہے ۔

ترجمہ :- تم زمین پر لات مارو یہ غسل کرنے کے قابل چشمہ ہے ٹھنڈا اور پینے کے لئے بھی مناسب ہے ۔

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾

وَوَهَبْنَا لَهٗ ؛ اور ہم نے ایوب کو دیئے ۔ اَهْلَهٗ ؛ ان کے گھر والے یعنی بچے جو مر گئے تھے ان کو اللہ نے پھر زندہ کر دیا ۔ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ ؛ اور جتنے بچے مر گئے تھے اتنے ہی اور دیئے ۔ رَحْمَةً مِّنَّا ؛ ہماری مہربانی سے ۔ وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ؛ اور عقل والوں کے لئے ایک یادگار، ایک یاد دہانی ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ایوب کو ان کے اہلِ خانہ اور کنبے والے جو تباہ ہوگئے تھے، نئے سرے سے دیئے ۔ اور اتنے ہی اور بھی دیئے ۔ یہ سب ہماری رحمت اور فضل و کرم سے ہوا ۔ اور عقل والوں کے لئے یہ ایک واقعہ ایک یادگار ہے ۔

کہتے ہیں کہ حضرت ایوبؑ کی بیوی نے کچھ غلطی کی تھی ۔ ایسا کام کر گزری تھیں جو کرنے کے قابل نہ تھا ۔ اس پر حضرت ایوبؑ نے ان کو سزا دینے کی قسم کھائی تھی ۔ بیوی نے ایوب علیہ السلام کی خدمت کرنے میں کچھ کوتاہی نہیں کی تھی ۔ اِدھر ان کی محنت اُدھر پیغمبر کی قسم ۔ خدائے تعالیٰ نے اپنے کرم سے ایک حیلہ شرعی کی رہنمائی کی ۔

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾

وَخُذْ بِيَدِكَ ؛ اور تم اپنے ہاتھ میں لے لو ۔ ضِغْثًا ؛ ایک جھاڑو کا کٹا ۔ کاڑیوں کا مٹھا ۔ فَاضْرِبْ بِهٖ ؛ پھر اس سے مارو ۔ وَلَا تَحْنَثْ ؛ اور قسم کو نہ توڑو ۔ اور حلف کا خلاف نہ کرو ۔ اِنَّا وَجَدْنٰهُ ؛ بے شک ہم نے ان کو پایا ۔ صَابِرًا ؛ صبر کرنے والا ۔ نِعْمَ الْعَبْدُ ؛ کیا اچھا بندہ ہے ۔ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ؛ یقیناً وہ تو درگاہِ الٰہی میں رجوع کرنے والا ہے ۔ اس کی طرف توجہ کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- اور ایک جھاڑو کا کٹا لے لو پھر اس سے (بیوی کو) مارو ۔ (اور خلافِ قسم نہ کرو ۔ اپنی) حلف کو نہ توڑو ۔ یقیناً ہم نے ان کو بڑا صابر پایا ۔ کیا اچھا بندہ ہے وہ تو رجوع الی اللہ کرنے والا ہے ۔ (وہ ہمیشہ اپنے خدا کو پیشِ نظر رکھتا ہے) ۔

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ ؛ اور ہمارے بندوں کا ذکر کرو۔ یاد کرو۔ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؛ ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کو۔ اُولِى الْاَيْدِىْ ؛ ہاتھوں سے کام کرنے والے۔قوتِ عملی میں ممتاز۔ وَالْاَبْصَارِ ؛ اور بصیرت وقوتِ علمی سے سرفراز۔

ترجمہ:- اور ہمارے بندوں کو یاد کرو۔ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کو خدا نے ان کو ہاتھ دیئے تھے۔ آنکھیں دی تھیں۔ (ان کی قوتِ عملی بھی اچھی تھی اور علمی بھی اچھی تھی)۔

اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾

اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ؛ بے شک ہم نے ان کو امتیاز دیا ہے،مخصوص صفات سے، وہ مخصوص صفات کیا ہیں؟
ذِكْرَى الدَّارِ ؛ یاد آخرت، قیامت کا خوف، دربارِ الٰہی میں پہنچنے کا شوق!

ترجمہ:- بے شک ہم نے ان کو ایک خاص بات سے ممتاز کیا تھا۔یعنی یادِ آخرت۔

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾

وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا ؛ اور یہ سب لوگ ہمارے پاس تھے۔ لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ ؛ پسندیدہ۔منتخب۔ برگزیدہ لوگوں میں سے۔ اَلْاَخْيَارِ ؛ نہایت نیک۔

ترجمہ:- اور یقیناً یہ لوگ ہمارے پاس منتخب اور اچھے لوگوں میں سے تھے۔

وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؕ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۸﴾

وَاذْكُرْ ؛ اور یاد کرو۔ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ؛ اسماعیل کو الیسع کو اور ذوالکفل کو۔ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ؛ یہ سب نیک اور اچھے لوگوں میں سے تھے۔

ترجمہ:- اور اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کا بھی ذکر کرو۔ یہ سب اچھے اور نیکوں میں سے تھے۔

هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾

هٰذَا ذِكْرٌ ؛ یہ ایک نصیحت ہے۔ یاد دہانی ہے۔ یہ ایک مذکور تو ہو چکا۔ وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ ؛ اور یقیناً متقیوں اور پرہیزگاروں کے لئے۔ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ؛ ضرور ایک انجام اور اچھا مقام ہے۔

ترجمہ:- یہ ہو چکا۔ اور متقی اور پرہیزگاروں کے لئے نیک انجام اور بہترین مقام ہے۔

اس مقام میں کیا ہے؟ وہ مقام ہے کیسا؟

جَنّٰتِ عَدۡنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الۡاَبۡوَابُ ﴿۵۰﴾

جَنّٰتِ عَدْنٍ ؛ ہمیشہ رہنے کے لئے باغ ۔ سدا بہار گلستان ۔ مُفَتَّحَةً لَهُمْ ؛ اُن کے لئے کھلے ہوئے ہیں ۔ اَلْاَبْوَابُ ؛ دروازے ۔ جنت میں داخل ہونے سے کوئی روک ٹوک نہیں ۔

ترجمہ :- (وہ نیک انجام اور اعلیٰ مقام) ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن میں داخل ہونے سے کوئی روک ٹوک نہیں ۔ دروازے ہیں کہ کھلے ہوئے ہیں ۔

مُتَّكِـِٕيۡنَ فِيۡهَا يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيۡرَةٍ وَّشَرَابٍ ﴿۵۱﴾

مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا ؛ ان باغوں میں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے ۔ يَدْعُوْنَ فِيْهَا ؛ اس میں منگواتے ہوں گے ۔ بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ؛ بہت سے میوہ ۔ قِسم قِسم کے پھل ۔ وَّ شَرَابٍ ؛ اور پینے کی چیزیں ۔

ترجمہ :- وہ اس میں (جنّتی جنت میں) تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے ۔ قِسم قِسم کے میوے اور قسم قسم کی پینے کی چیزیں طلب کرتے ہوں گے ۔

وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ اَتۡرَابٌ ﴿۵۲﴾

وَعِنْدَهُمْ ؛ اور ان کے پاس ہوں گی ۔ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ؛ نیچی نگاہ کی ہوں بیویاں ۔ اَتْرَابٌ ؛ ہم سن سب ایک عمر کی ۔ کودتی کھیلتی ۔

ترجمہ :- اور ان کے پاس ہم سِن نگاہیں نیچی کی ہوئیں ، شرمیلی بیویاں ہوں گی ۔

هٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ لِيَوۡمِ الۡحِسَابِ ﴿۵۳﴾

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ ؛ یہ وہ نعمت ہے ۔ یہ وہ انعام ہے ۔ یہ وہ سرفرازیاں ہیں جن کا وعدہ تم سے کیا جارہا ہے ۔ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ؛ قیامت کے دن ۔

ترجمہ :- اس (انعام و اکرام) کا قیامت کے دن تم سے وعدہ کیا جارہا ہے ۔

اِنَّ هٰذَا لَرِزۡقُنَا مَا لَهٗ مِنۡ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا ؛ بے شک یہ ہمارا رزق ہے ۔ ہماری روزی ہے ۔ ہمارا انعام اور عطیہ ہے ۔ مَالَـهٗ مِنْ نَّفَادٍ ؛ جو کہیں ختم نہ ہوگا ۔ کبھی کم نہ ہوگا ۔ کہیں نہ تھمے گا ۔

ترجمہ :- بے شک یہ ہمارا رزق ہے اس (ہمارے رزق) کو کہیں ختم ہونا نہیں ہے ۔

هٰذَا ۭ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ۝ۙ۵۵

هٰذَا ؛ یہ تحفہ ۔ یہ تو سُن چکے ۔ وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ ؛ اور یقیناً سرکشوں کے لئے ۔ شریروں کے لئے ۔ لَشَرَّ مَاٰبٍ ؛ البتہ بدترین ٹھکانا اور بُرا مقام ہے ۔

ترجمہ :- یہ تو سُن چکے ۔ اور یقیناً سرکشوں کے لئے بُرا انجام اور بُرا مقام ہے ۔

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝۵۶

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ؛ دوزخ جس میں یہ داخل ہوں گے ۔ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ؛ پھر کیا بُرا مقام ہے ، بچھونا ہے ، تباہی ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ جہنّم میں داخل ہوں گے اور ان کا کیا بُرا مقام ہے ۔

هٰذَا ۙ فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ ۝ۙ۵۷

هٰذَا فَلْيَذُ وَقُوْهُ ؛ اب اس کو چکھو ۔ حَمِيْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ؛ گرم کھولتا پانی اور متعفن پیپ ۔

ترجمہ :- یہ ہے ۔ اب اس کو چکھو کھولتا گرم پانی اور پیپ ۔

وَّاٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖٓ اَزْوَاجٌ ۝ؕ۵۸

وَاٰخَرُ ؛ اور دوسری بھی ۔ مِنْ شَكْلِهٖٓ ؛ اسی شکل میں ۔ اسی قِسم کی ۔ اَزْوَاجٌ ؛ قِسم قِسم کی چیزیں ۔

ترجمہ :- اور ان کے سوا اسی شکل اور قسم کی مختلف چیزیں ۔

هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ۭ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۝۵۹

هٰذَا فَوْجٌ ؛ یہ ایک جماعت ہے ۔ مُقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ؛ تمہارے ساتھ داخل ہوگی ۔ گھسے گی ۔ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ ؛ ان کو مرحبا نہیں ۔ مبارکباد نہیں ۔ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ؛ یہ تو دوزخ میں جانے والے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ ایک جماعت ہے جو تمہارے ساتھ دوزخ میں انھیں جانا پڑے گا ۔ انھیں کسی قِسم کا مرحبا یا

مبارکباد نہیں ۔ یہ تو دوزخ میں جانے والے ہیں ۔

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۭ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝۶۰

قَالُوْا ؛ ان دوزخیوں نے کہا ۔ بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ؛ بلکہ تم لائق مرحبا نہیں ہو ۔ قابلِ مبارکباد نہیں ہو ۔ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ؛ تمہیں نے پیش کیا تھا اس عذاب کو، اس مصیبت کو ہمارے لئے ۔ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ؛ پس کیا بُرا ٹھکانا ہے ۔

ترجمہ :- کہا ۔ بلکہ تم کو نامبارک ہو ۔ تم نے ہمارے لئے یہ بلا یہ مصیبت تیار کی تھی ۔ لہذا یہ کیا بُرا انجام ہے !

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝۶۱

قَالُوْا ؛ دوزخی کہیں گے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے پروردگار ! مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا ؛ جس نے اس کو ہمارے لئے پیش کیا ہے ۔ اس کا سبب بنا ہے ۔ فَزِدْهُ ؛ پس اس کو اور زیادہ کر ۔ عَذَابًا ضِعْفًا ؛ دُگنا تگنا عذاب ، چند در چند تکلیف ۔ فِي النَّارِ ؛ دوزخ میں ۔

ترجمہ :- وہ کہیں گے اے ہمارے رب ! جس نے ہمارے لئے (اس مصیبت کی تیاری کی تھی) اس کو پیش کیا تھا ۔ اس کو دوزخ میں چند در چند دُگنا تِگنا عذاب بڑھا ۔

وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝۶۲

وَقَالُوْا ؛ اور کہیں گے ۔ مَا لَنَا ؛ ہم کو کیا وجہ ہے ۔ کیا سبب ہے؟ لَا نَرٰى رِجَالًا ؛ کہ ہم چند لوگوں کو نہیں دیکھتے ۔ كُنَّا نَعُدُّهُمْ ؛ جن کو سمجھتے تھے ۔ گنتے تھے ۔ مِنَ الْاَشْرَارِ ؛ بُروں میں سے ، جن کو ہم بُرا سمجھتے تھے ۔

ترجمہ :- اور کہیں گے ۔ کیا سبب ہے وہ لوگ نظر نہیں آرہے ہیں ۔ جن کو ہم بُرا سمجھتے تھے !

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝۶۳

اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا ؛ ہم ان کی ہنسی اُڑاتے تھے ۔ ہم ان کو بناتے تھے ۔ ان سے ٹھٹا کرتے تھے ۔ اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمْ ؛ کیا چوک گئی ہیں ان سے ۔ اَلْاَبْصَارُ ؛ ہماری آنکھیں ۔ ہم ان کو ڈھونڈتے ہیں اور وہ نظر نہیں آتے ۔

ترجمہ :- ہم ان کی ہنسی اُڑاتے تھے (ان کو مسخرا بناتے تھے) کیا ہماری آنکھیں ان سے چوک گئی ہیں

(کہ دیکھنا چاہتے ہیں اور ان پر نظر نہیں پڑتی)۔

ع ۲۴/۴ ۱۳

اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾

اِنَّ ذٰلِکَ لَحَقٌّ ؛ یہ بے شک سچ ہے۔حق ہے، ایسا ہی واقع ہونے والا ہے۔تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ؛ دوزخیوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا، خصومت کرنا۔

ترجمہ:- دوزخیوں کا یہ جھگڑنا بالکل حق ہے۔ ایسا ہی ہونے والا ہے۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو۔ اِنَّمَا اَنَا مُنْذِرٌ ؛ میں صرف ڈرانے والا اور پیغمبر ہوں۔ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؛ اور کوئی معبودِ برحق نہیں مگر اللہ۔ اَلْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؛ جو اکیلا ہے۔ایک ہے۔ زبردست ہے۔

ترجمہ:- تم کہو میں تو صرف ڈرانے والا پیغمبر ہی ہوں اور کوئی معبودِ برحق نہیں مگر صرف اللہ جو ایک اور زبردست ہے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ وہ آسمان اور زمین کا پروردگار ہے۔ وَمَا بَيْنَهُمَا ؛ اور جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ ان کا بھی وہی رب ہے۔ پروردگار ہے۔ اَلْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ؛ باوجود زبردست ہونے کے مغفرت اور بخشنے والا بھی ہے!

ترجمہ:- آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے سب کا پروردگار ہے اور وہ غالب اور عزت والا اور مغفرت کرنے والا بھی ہے!

قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴿۶۷﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو۔ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ؛ وہ ایک بڑی خبر ہے۔ عظیم الشان مضمون ہے۔

ترجمہ:- تم کہو وہ ایک عظیم الشان خبر اور مضمون ہے!

اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾

اَنْتُمْ عَنْهُ ؛ تم اس سے ۔ مُعْرِضُوْنَ ؛ رُوگردان ہو، بالکل بے پروا ہو، اعراض کرنے والے ہو۔

ترجمہ:- تم اس سے بے پرواہ اور رُوگردان ہو۔

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۶۹﴾

مَا كَانَ لِيَ ؛ مجھے نہیں ہے ۔ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰى ؛ ملاء اعلیٰ کا علم، اس کی خبر، فرشتوں کا کیا ہے مجھے معلوم نہیں ۔
اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ؛ جب کہ وہ آپس میں جھگڑتے اور تکرار کرتے، سوال و جواب کرتے ہیں ۔

ترجمہ:- مجھے فرشتوں کا کیا علم ۔ جب کہ وہ آپس میں بحث مباحثہ کرتے تھے ۔

اِنْ يُّوْحٰۤى اِلَيَّ اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۰﴾

اِنْ يُّوْحٰى اِلَيَّ ؛ مجھ کو تو یہی حکم ہوتا ہے، وحی ہوتی ہے ۔ اِلَّاۤ اَنَّمَا ؛ مگر یہ کہ صرف ۔ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ میں واضح طور سے ڈرانے والا ہوں، پیغمبر ہوں ۔

ترجمہ:- میرے پاس صرف وحی آتی ہے اور میں تو صرف واضح طور سے ڈرانے والا ہوں ۔

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ﴿۷۱﴾

اِذْ قَالَ رَبُّكَ ؛ جب کہ تمہارے رب نے کہا ۔ لِلْمَلٰٓئِكَةِ ؛ فرشتوں سے ۔ اِنِّيْ خَالِقٌ بَشَرًا ؛ میں ایک انسان پیدا کرنا چاہتا ہوں ۔ مِنْ طِيْنٍ ؛ مٹی کا ۔

ترجمہ:- جب کہ تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا میں مٹی کا ایک انسان بنانا چاہتا ہوں ۔

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ﴿۷۲﴾

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ ؛ پھر جب میں اس کو بنا چکوں، ٹھیک کرلوں ۔ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ ؛ اور اپنی روح اس میں پھونک دوں ۔ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ؛ تو تم اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑو ۔

ترجمہ:- پھر جب میں بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑو ۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ پھر فرشتوں نے سجدہ کیا ۔ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ؛ سارے، اکٹھے، سب کے سب ۔

ترجمہ :- پھر تمام فرشتے سجدہ کر چکے ۔

إِلَّآ إِبۡلِيسَ ٱسۡتَكۡبَرَ وَكَانَ مِنَ ٱلۡكَٰفِرِينَ ﴿٧٤﴾

اِلَّآ اِبۡلِيۡسَ ؛ مگر شیطان نے ، ابلیس نے ، کہ اس نے سجدہ نہیں کیا ۔ اِسۡتَكۡبَرَ ؛ اس نے اپنے کو بڑا سمجھا ، تکبرّ کیا ۔ وَكَانَ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ ؛ اور اس کی فطرت میں کفر کرنا ہی تھا یا وہ کافروں میں شامل ہوگیا ۔

ترجمہ :- مگر ابلیس نے کہ تکبرّ کیا اور تھا وہ کافروں میں سے ۔

قَالَ يَٰٓإِبۡلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسۡجُدَ لِمَا خَلَقۡتُ بِيَدَيَّۖ
أَسۡتَكۡبَرۡتَ أَمۡ كُنتَ مِنَ ٱلۡعَالِينَ ﴿٧٥﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ يٰۤاِبۡلِيۡسُ ؛ اے ابلیس ! مَا مَنَعَكَ ؛ کس نے تجھے منع کیا ، روکا ۔ اَنۡ تَسۡجُدَ ؛ کہ تو سجدہ کرے ۔ لِمَا خَلَقۡتُ بِيَدَيَّ ؛ اُس انسان کو جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھ یعنی متضاد قوتوں سے پیدا کیا مکمل بنایا ۔ اَسۡتَكۡبَرۡتَ ؛ اصل میں ءَ اِسۡتَكۡبَرۡتَ تھا ۔ کیا تو نے تکبرّ کیا ، اپنے کو بڑا سمجھا ۔ اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡعَالِيۡنَ ؛ کیا تو درجہ میں بڑا تھا ؟

ترجمہ :- (اللہ ابلیس سے مخاطب ہوکر) فرماتا ہے ۔ اے ابلیس ! (انسان کو) سجدہ کرنے سے کس چیز نے تجھ کو روکا ۔ جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے ، (متضاد قوتوں سے پیدا کیا) تو نے تکبرّ کیا ۔ کیا تو (اِن تمام فرشتوں سے) اعلیٰ و ارفع مرتبہ والا تھا ؟

قَالَ أَنَا۠ خَيۡرٞ مِّنۡهُ خَلَقۡتَنِي مِن نَّارٖ وَخَلَقۡتَهُۥ مِن طِينٖ ﴿٧٦﴾

قَالَ ؛ ابلیس نے کہا ۔ اَنَا خَيۡرٌ مِّنۡهُ ؛ میں آدم سے بہتر ہوں ، اچھا ہوں ، افضل ہوں ۔ یہیں سے ابلیس نے ذات پات کا جھگڑا نکالا ۔ خَلَقۡتَنِيۡ مِنۡ نَّارٍ ؛ تو نے مجھے آگ سے بنایا ۔ وَخَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِيۡنٍ ؛ اور آدم کو مٹی سے ۔ ابلیس نے مٹی کو تو دیکھا مگر آدم میں نار کے بھی موجود رہنے سے غافل تھا ۔ آدم میں جو جامعیت تھی ابلیس کی نظر اس پر نہیں پڑی اور نہ اس نے روح پر توجہ کی جس کو خدا نے آدم میں پھونکا تھا ۔

ترجمہ :- کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے اور اس کو مٹی سے پیدا کیا ۔

ابلیس نے اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ پر نظر نہیں کی ۔ شرک فی الحکم کیا ۔ خدائے تعالیٰ کو سمجھا کہ ناحق ناروا افضل کے رہتے ہوئے مفضول کو حاکم بنادیا ۔ خدائے تعالیٰ کو غلط سمجھنے والا ، غلط کام کرنے والا سمجھا اس لئے سزا کا حکم ہوا ۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۷۷﴾

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان آسمانوں میں سے نکل جا ۔ فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ ؛ تو مَردود ہے ، قابلِ سنگساری ہے ، ملعون ہے ۔

ترجمہ :- فرمایا ! تو یہاں سے نکل جا ۔ تو مُردود ہے ۔

وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۷۸﴾

وَاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْٓ ؛ اور یقیناً تجھ پر میری لعنت ۔ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ؛ روزِ قیامت تک رہے گی ۔

ترجمہ :- اور یقیناً تجھ پر میری لعنت قیامت تک رہے گی ۔

صاحبو ! ابلیس نے خدا کو غلط کار سمجھا ۔ آدم کی جامعیت پر نظر نہیں کی ۔ اصل یہ ہے کہ اس کے دل میں حسد کی تحریک ہوئی ۔ اس کا نتیجہ قیامت تک لعنت ۔

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾

قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْٓ ؛ ابلیس نے کہا اے میرے رب ! تو مجھے مُہلت دے ۔ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ؛ مرکر قبروں میں سے اُٹھنے کے دن تک ۔ یعنی قیامت تک ۔

ترجمہ :- عرض کیا ۔ خدایا ! تو مجھے روزِ قیامت تک مُہلت دے ۔

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۸۰﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ؛ تو مُہلت دادہوں میں سے ہے ۔ تجھے ڈھیل دی جاتی ہے ۔

ترجمہ :- فرمایا کہ تجھے مُہلت دی جاتی ہے ۔ (مگر کب تک)

اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾

اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ ؛ قیامت کے دن تک ۔ اَلْمَعْلُوْمِ ؛ جومعلوم ہے ۔

ترجمہ :- قیامت کے دن تک جومعلوم ہے ۔

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۸۲﴾

قَالَ فَبِعِزَّتِکَ ؛ ابلیس نے کہا پس تیری عزت کی قسم ۔ لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ ؛ میں سب کوضرور بہکاؤں گا ، گمراہ کردوں گا ، سرکش بنادوں گا ۔

ترجمہ :- کہا پھر تیری عزت کی قسم میں یقیناً ان سب کو گمراہ کردوں گا ۔

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿۸۳﴾

اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمْ ؛ مگر ان میں سے تیرے ان بندوں کے سوا ۔ اَلْمُخْلَصِیْنَ ؛ جومنتخب اور بُرگزیدہ ہیں اور چُنے ہوئے ہیں ۔

ترجمہ :- مگر ان میں سے خاص بندوں کونہیں (وہ میری دسترس سے باہر ہیں) ۔

قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿۸۴﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالٰی نے فرمایا ۔ فَالْحَقُّ ؛ یہ بات سچ ہے ۔ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ؛ اور میں سچ ہی کہتا ہوں ۔

ترجمہ :- فرمایا ۔ یہ بات حق ہے اور میں تو حق ہی کہتا ہوں (میری سب باتیں سچ ہیں) ۔

لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿۸۵﴾

لَاَمْلَئَنَّ جَھَنَّمَ ؛ میں ضرور جہنّم کو بھردوں گا ۔ مِنْکَ وَمِمَّنْ تَبِعَکَ ؛ تجھ سے اور ان لوگوں سے جو تیرے تابع ہیں ، فرماں بردار ہیں ۔ مِنْھُمْ ؛ ان میں سے ۔ اَجْمَعِیْنَ ؛ سب کے سب ۔

ترجمہ :- میں یقیناً تجھ سے اور تیرے پیروؤں سے ، تابعین سے سب سے دوزخ کو بھردوں گا ۔

قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿۸۶﴾

قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ مَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ؛ اس تبلیغ پر میں کوئی معاوضہ نہیں چاہتا ۔ کوئی اُجرت نہیں مانگتا ۔ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ ؛ اور میں تکلف اور بناوٹ کرنے والوں میں سے تو ہوں ہی نہیں ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو ۔ اس پر میں کچھ اُجرت نہیں مانگتا ۔ اور میں بناوٹ اور تکلف کرنے والوں میں سے تو ہوں ہی نہیں ۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝٨٧

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ ؛ یہ نہیں ہے مگر یاد دہانی ،نصیحت ۔ لِلْعٰلَمِيْنَ ؛ تمام جہانوں کے لئے ۔

ترجمہ :- یہ صرف تمام جہانوں کے لے ایک یاد دہانی اور نصیحت ہے ۔

وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ۝٨٨ ع ۵ ۲۴ ۱۴

وَلَتَعْلَمُنَّ ؛ اور تم معلوم کرلو گے ۔ نَبَاَهٗ ؛ اس کا حال ، اس کی خبر ، اس کا انجام ۔ بَعْدَ حِيْنٍ ؛ تھوڑی مدّت کے بعد ، تھوڑے زمانہ کے بعد ۔

ترجمہ :- اور تمہیں یقیناً معلوم ہوجائے گا ۔ اِن ساری باتوں کا کیا انجام ہوگا ۔ تھوڑی ہی مدّت کے بعد ۔

قرآن میں آدمؑ اور شیطان کا قصہ بار بار بیان کرنے کی حکمت

صاحبو ! قرآنِ شریف میں آدمؑ اور شیطان کا قصّہ بار بار کیوں آتا ہے ؟ اس میں بہت سی نصیحتیں اور اخلاقی تعلیم مقصود ہے ۔ انسان اور شیطان دونوں کی فطرت بالکل جُدا جُدا واقع ہوئی ہے ۔ انسان خاک سے بنا ہے تو خاکساری اس کا شیوہ ہے ۔ عاجزی اور انکساری اس کا مسلک ہے ۔ اور بندگی اس کا کمال ۔ برخلاف اس کے شیطان آگ سے بنا ہے تو شر و فساد اس کی جبلت میں داخل ہے ۔ سارے شر و فساد کی جڑ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ہے یعنی دوسرے کے مقابل اپنے کو اچھا سمجھنا ہے ۔ اس کا نتیجہ تکبّر ، حَسد ، خود پسندی اور احساسِ برتری ہے ۔ جو دنیا کا سب سے پہلا گناہ ہے ۔ دوسروں کی خوش حالی پر جلنے کا کیا نتیجہ نکلنے والا ہے ؟ جو حسد کرتا ہے حقیقت میں خدا پر اعتراض کرتا ہے کہ میں افضل ہوں اور خدا نے میرے افضل ہونے کے باوجود دوسرے کو سرفراز کیا ہے ۔

اصل بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ نے دوسرے بندوں کو جو فضیلت دی ہے یہ اس کی وجہ سے ناواقف ہے ۔ جاہل تو خود ہے اور خدا کے متعلق کہتا ہے کہ افضل کے رہتے ہوئے مفضول کو دیتا ہے ۔ حقیقت میں وہ خدا کی طرف جہالت کا الزام لگاتا ہے ۔ اس تکبّر اور حَسد کا انجام کیا ہوا ؟ خود بھی تباہ ہوا اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی تباہ کیا ۔ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ کا مصداق بنا ۔

انسان جب اپنی فطرت چھوڑ کر شیطان کی چال اختیار کرتا ہے تو بدترین مخلوق ہوجاتا ہے ۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ جہنّم میں بھی سب سے بدتر مقام اس کا ٹھکانا ہوتا ہے ۔ آج کل " ابلیس ازم " کا دور دورہ ہے ۔ جس کو دیکھو اپنے کو اچھا اور

دوسرے کو بُرا سمجھتا ہے ۔ ذات پات کا جھگڑا ، گورے کالے کا فتنہ ، زمین زبان کے اختلاف وغیرہ وغیرہ یہ سب شیطانی حربے ہیں جو شیطان کے چیلے استعمال کررہے ہیں ۔ ہمارے پاس بڑپن اور بزرگی کا معیار اِنَّ اَكْـرَمَـكُـمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ہے ۔ اللہ کے پاس تم میں سے وہی مکرم اور بزرگ تر ہے جو متقی اور پرہیزگار ہے ۔ جو خدا سے زیادہ ڈرتا ہے اور اس کا مطیع و فرمانبردار رہتا ہے ۔

شیطان تمہارا آبائی دشمن ہے ۔ باوا آدم سے دشمنی چلی آرہی ہے ۔ کیونکہ وہ آدم کی وجہ سے مَردودِ بارگاہ ہوا ، لعنتی بنا ، جنت سے نکالا گیا آدم اور ان کی نسل کے ساتھ دشمنی کا بیڑا اُٹھایا ۔ اور علی الاعلان قسم کھا کر کہتا ہے : فَبِـعِـزَّتِـكَ لَاُغْـوِيَنَّهُمْ اَجْـمَـعِيْـنَ کہ تیری عزت کی قسم میں یقیناً اِن سب کو گمراہ کرکے رہوں گا ۔ سوائے ان چند لوگوں کے جو تیرے خاص بندوں میں سے ہیں جو میری دسترس سے باہر ہیں ۔ باقی سب کو گمراہ کرکے رہوں گا ۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی اس درخواست کو منظور فرماتے ہوئے فرماتا ہے کہ میں بھی تجھ سے اور تیرے پیروں سے ، تیرے متبعین سے ، سب سے دوزخ بھردوں گا ۔

صاحبو ! اب تو خدا کے لئے سمجھو کہ تمہارا دشمن کون ہے ؟ اور کس کس داؤ سے تم پر وار کرتا ہے ۔ اس کے داؤ سے بچو اور خدا اور اس کے رسول کے بتلائے ہوئے طریقوں پر چلو تو کہیں فلاح پاؤ گے ۔

سُوْرَۃُ الزُّمَرِ مَکِّیَّۃٌ وَّهِیَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَۃً وَّثَمَانِیْ رُکُوْعَاتٍ

سورۂ زمر مکہ میں نازل ہوئی اس میں (۷۵) آیتیں اور (۸) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بہت ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے ۔

لغت میں زمر جمع ہے زمرہ کی یعنی جماعت گروہ ۔ اور زٓ پر زبر ہو تو اس کے معنی بانسری بجانا یا کسی خبر کو فاش کرنا ۔ لیکن یہاں ’’ زمر ‘‘ بالضمہ زا ہے ۔ یعنی گروہ کے معنی ہیں ۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ①

تَـنْـزِيْلُ الْكِتٰبِ ؛ یہ کتاب کا اُتارنا ہے ، یہ تحریری حکم ہے ۔ مِـنَ الـلّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ؛ اللہ کی طرف سے جو عزت اور حکمت والا ہے ۔ غالب بھی ہے اور جو کچھ کرتا ہے مناسب کرتا ہے ۔

ترجمہ :- یہ ایک فرستادۂ الٰہی ہے جو اُتارا گیا ہے اللہ ہی کی طرف سے جو عزت اور حکمت والا ہے ۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ②

بزرگی کا معیار تقویٰ ہے ۔ شیطان کے وار سے بچو تو اللہ کی طرف راستہ کھلا ہے

اِنَّـآ اَنْزَلْنَـآ اِلَيْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ ؛ بے شک ہم نے تمہاری طرف کتاب اُتاری راستی و مناسبت کے ساتھ، برحق جو بالکل ٹھیک ہے۔ ایسے ہی ہونا چاہیئے۔ فَـاعْبُدِ اللّٰـهَ ؛ لہٰذا تم اللہ کی بندگی کرو، اس کی عبادت کرو، خدا کو خدا مانو۔ مُخْلِصًا لَّـهُ الدِّيْنَ ؛ خالص فرماں برداری کے ساتھ، دل سے اطاعت کے ساتھ۔

ترجمہ:- (اے پیغمبر!) یقیناً ہم نے تمہاری طرف برحق کتاب اُتاری لہٰذا تم پوری پوری اطاعت کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو۔

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ڛ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ۝۳ (وقف لازم)

اَلَا ؛ ہوشیار! ہاں ہاں! سنتے ہو! آگاہ رہو! یاد رکھو! لِلّٰـهِ الـدِّيْنُ الْخَالِصُ ؛ خالص عبادت خدا ہی کی سزاوار ہے۔ وَالَّـذِيْـنَ اتَّخَذُوْا ؛ اور جن لوگوں نے اختیار کیا ہے۔ پکڑا ہے۔ مِنْ دُوْنِـهٖ اَوْلِيَاءَ ؛ خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا حامی، اپنا مددگار۔ کارساز، دوست۔ مَـا نَـعْبُدُهُمْ ؛ ہم ان کی عبادت نہیں کرتے۔ اِلَّا لِـيُـقَرِّبُوْنَ ؛ مگر اس لئے کہ قربت پیدا کردے، تقرب حاصل ہوجائے۔ اِلَـى اللّٰهِ ؛ خدا کی طرف۔ زُلْفٰى ؛ تقرب۔ اِنَّ اللّٰهَ ؛ بے شک اللہ، یقیناً اللہ۔ يَـحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؛ ان کے درمیان حکم فرمائے گا۔ فِـىْ مَـا هُـمْ فِيْـهِ يَـخْتَلِفُوْنَ ؛ ان امور میں جن سے کہ وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰـهَ لَا يَهْدِىْ ؛ بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا، رہنمائی نہیں کرتا، راستہ نہیں دکھاتا، مقصد تک پہنچا نہیں دیتا۔ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ؛ اس شخص کو جو جھوٹا ہے، ناشکرا ہے، احکامِ الٰہی کی قدر نہیں کرتا۔

ترجمہ:-خبردار! دیکھو! خالص اطاعت اللہ ہی کے لئے ہے اور جو لوگ خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا دوست بناتے ہیں (اپنا کارساز سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں) ہم ان معبودوں کی عبادت نہیں کرتے مگر اس لئے کہ ان کی وجہ سے ہم کو خدا کا تقرب حاصل ہوجائے یقیناً جن چیزوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں ان میں اللہ حکمِ ناطق دے گا، بے شک اللہ جھوٹے، ناشکرے کو سیدھا راستہ نہیں دکھاتا (اس کو ہدایت نہیں کرتا)۔

صاحبو! واضح ہو کہ کافر غیر اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ مگر جب اسلام نے یہ اعلان کردیا کہ عبادت صرف خدائے

واحد کی ہونی چاہیئے ، اس کے علاوہ کوئی اور عبادت کا مستحق نہیں ! یہ اعلانِ حق سُن کر اس کی تردید تو وہ کافر نہ کر سکے ، مگر از راہِ حیلہ جوئی یہ کہنے لگے کہ ہم ان دیوتاؤں کی پرستش اللہ سمجھ کرنہیں بلکہ اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے کر رہے ہیں ۔ ان کا یہ عذرِ لنگ نہ چل سکا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا پول کھول کر رکھ دیا ۔ غور طلب یہ بات ہے کہ عبادت کسے کہتے ہیں ؟ انتہائی عاجزی کا نام عبادت ہے ۔ کافروں نے دل میں کچھ رکھا اور زبانوں سے کچھ اور اقرار کیا ۔ ان کی اس دروغ بیانی اور دو رنگی کو اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرما کر قبولِ فیصل نازل فرمایا ۔ مسلمان لوگ سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہیں کرتے ۔ مسلمان کا نعرہ اور مقصدِ زندگی ہی ہے کہ ’’لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهِ مُحَمَّدُ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ۔

میں تو مسلمان ہوں صاحبِ ایمان ہوں
میرا خدا ایک ہے میرا نبی نیک ہے
ان کا محمد ہے نام ان پر درود وسلام

عبادت اور تعظیم کا فرق سمجھنے سے شرک کے فتووں سے اجتناب کیا جاسکتا ہے

افسوس کے بعض بھولے معترضین بلا تحقیق ، مسلمانوں کی اپنے بزرگانِ دین سے جو عقیدت اور محبت ہے ، اُسے اس آیت یا اور اسی قبیل کی آیتوں کے معنی کو کھینچ تان کر شرک قرار دیتے ہیں ۔ شرک ظلمِ عظیم ہے ۔ بہت ہی بڑا گناہ ہے ۔ اتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سوائے شرک کے سارے گناہ معاف کرے گا ۔ اس لئے جو لوگ خواہ مخواہ غریب مسلمانوں پر شرک کا لیبل لگانا چاہتے ہیں ، انھیں یہ بھی غور کر لینا چاہیئے کہ ’’شرک‘‘ کا اعلان کرنے کے بعد دو قباحتوں میں سے ایک لازمی ہے ۔ اوّل یہ کہ اگر واقعی کسی مشرکِ حقیقی کو ’’ شرک‘‘ کے فعل کا فاعل قرار دیا تو وہ یقیناً مشرک ہے ۔ اور مستحقِ عذابِ الٰہی ۔ لیکن کسی مسلمان کو جب کہ وہ مسلمان ہونے کا اقرار کر رہا ہو ، بلاوجہ مشرک کہا جائے تو چونکہ وہ شخص اپنی مسلمانی کا اقرار کر رہا ہے اس لئے وہ تو مشرک نہیں ہوگا ، مگر اس کا ردِّعمل خود کہنے والے پر ہوگا یعنی یہ خود مشرک ہو جائے گا ۔ لہٰذا گناہِ بے لذت سے دور رہنا چاہیئے ۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار** اصل میں یہ بھولے لوگ عبادت اور عظمت یعنی پرستش اور ادب و احترام میں فرق نہیں کر سکنے کے باعث اس غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں ۔ تعبد اور تعظیم میں اتنا ہی فرق ہے جتنا کہ اللہ اور بندہ میں ہے ! **نعوذ باللہ منہا** ۔

اللہ تعالیٰ ہم سبھوں کو نیک توفیق دے اور وہ سیدھا راستہ چلائے جس پر ہمارے انعام یافتہ پیشرو چل چکے ہیں آمین ۔ ہم لوگ عبادت صرف اللہ کی کرتے ہیں مگر بزرگوں کی تعظیم بھی ضروری ہے ۔ حضورؐ نے فرمایا **اکرموا الضیف ولو کان کافرا** ۔ اگر کافر بھی تمہارے پاس مہمان آئے تو اس کی تکریم کرو ۔ اسلام نے تعلیم ہی یہ دی کہ اپنے سے عمر میں ایک دن کا بھی بڑا ہو تو اس کی عزت کرو ۔ حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں ۔

ادب تاجیست از لطفِ الٰہی
بنہ برسر ، برو ہر جا کہ خواہی

بے ادبی شیطانی فعل ہے

بے ادبی شیطانی فعل ہے ۔ شیطان نے سب سے پہلے حضرت آدم کی عزت سے جو دراصل حکمِ خدا تھا، انکار کردیا ۔ اور لعنت کا طوق گلے میں پہن کر مُردود ہوا ۔ مگر جاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ کہہ کر نکلا کہ میں اس آدم کی اولاد کو ہر طرح بہکا کر پھسلا کر سرکش نافرمان بنالوں گا ۔ البتہ جو مخلص بندے ہیں ان پر میرا داؤں نہ چل سکے گا ۔ سچ کہا کہنے والے نے ۔

بے ادب بے نصیب با ادب با نصیب !

لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۴﴾

لَوْاَرَادَ اللّٰہُ ؛ اگر خدا کا ارادہ ہوتا ۔ اگر خدا چاہتا ۔ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا ؛ کہ کسی کو اپنا بیٹا بنالے متبنّٰی بنائے حقیقی بیٹا تو ممکن نہیں کیونکہ بندے میں اور خدا میں کیا مناسبت ہے ؟ خدا کا وجود بالذات ہے ۔ بندے کا وجود بالعرض ہے ۔ اب کسی کو بیٹا یا متبنّٰی لینا رہ گیا ۔ لَاصْطَفٰی ؛ تو چُن لیتا ۔ اختیار کرتا ۔ مِمَّا یَخْلُقُ ؛ اپنی مخلوقات میں سے ۔ اپنے بندوں سے ۔ مَایَشَآءُ ؛ جس کو وہ چاہتا ۔ سُبْحٰنَہٗ ؛ خدائے تعالیٰ ان سب باتوں سے پاک ہے ۔ هُوَاللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؛ وہ اللہ صرف ایک ہے ۔ بڑا زبردست ہے ۔ غالب اور زبردست ہے ۔

ترجمہ :- خدا کسی کو اپنا بیٹا بناتا تو اپنے بندوں میں سے کسی اچھے کو چُن لیتا جس کو چاہتا ، وہ تو ان سب سے پاک ہے وہ اللہ ہے ۔ معبودِ برحق ہے ۔ ایک ہے ! بڑا زبردست اور با قوت ہے !

صاحبو ! ”لَو“ ایسی جگہ استعمال کرتے ہیں جہاں نہ یہ ہوسکتا ہے نہ وہ ہوسکتا ہے نہ اللہ کا ایسا ارادہ کرنا صاحبِ اولاد ہونا ممکن ہے اور نہ کسی کو بیٹا بنانا ممکن ہے ۔ لہٰذا اس کا کوئی بیٹا ہونہیں سکتا ۔ ذرا اس کی قوت کو تو دیکھو !

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ﴿۵﴾

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمان کو بھی پیدا کیا اور زمین کو بھی ۔ بِالْحَقِّ ؛ ٹھیک طور سے ، مناسب طریقہ سے ۔ یُکَوِّرُ الَّیْلَ عَلَی النَّهَارِ ؛ رات کو دن پر لپیٹ دیتا ہے ۔ یعنی رات دن کے حصّہ پر غالب آجاتی ہے اور رات بڑی اور دن چھوٹا ہوجاتا ہے ۔ وَیُکَوِّرُ النَّهَارَ عَلَی الَّیْلِ ؛ اور کبھی دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے یعنی دن بڑا اور راتیں چھوٹی ہوجاتی ہیں ۔ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؛ اور سورج اور چاند کو اپنا مسخر اور فرمان بردار بنایا ہے ۔ کُلٌّ یَّجْرِیْ ؛ ان میں سے

ہر ایک چلتا ہے ۔ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ ایک معیّن مدّت کے لئے ۔ ہر ستارے کا ایک دورہ ہے ۔ اس کا معیّن وقت ہے ۔ اَلَا ؛ خبردار ۔ دیکھو ۔ ھُوَالْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ؛ وہی ذی عزت اور مغفرت والا ہے ۔ وہ باوجود زبردست ہونے کے غلطیوں کو معاف بھی کرتا ہے !

ترجمہ :- اس نے مناسب طریقہ سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، کبھی دن پر رات چھا جاتی ہے اور کبھی رات پر دن چھاتا ہے (یعنی کبھی رات بڑی تو کبھی دن بڑا) اور سورج اور چاند سب اس کے مسخر، مطیع و منقاد ہیں ہر ایک کا ایک معیّن دورہ ہے ۔ خبردار ! وہی ہے عزیز غفّار (زبردست بھی ہے، صاحبِ مغفرت بھی ہے) ۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؕ يَخْلُقُكُمْ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِىْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶

خَلَقَكُمْ ؛ تم کو پیدا کیا، مخلوق کیا ۔ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ؛ ایک ہی نفس سے، آدم سے ۔ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا ؛ پھر انھیں کی جنس سے انھیں کی بیوی (حوا) کو بھی پیدا کیا ۔ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ الْاَنْعَامِ ؛ اَنْعَامٌ ۔ جمع نَعَمٌ ۔ وہ چوپایہ جانور جن کو لوگ عادتاً کھایا کرتے ہیں ۔ اور تمہارے لئے چوپایوں میں سے اُتارا، پیدا کیا ۔ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ؛ آٹھ جوڑے نر و مادّہ ۔ یعنی اونٹ ۔ گائے ۔ بھیڑ ۔ بکری ۔ یہ نر و مادہ بھی آٹھ ہوئے ۔ يَخْلُقُكُمْ ؛ تم کو پیدا کرتا ہے ۔ فِىْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ؛ تمہاری ماؤں کے پیٹ میں ۔ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ ؛ ایک قسم کے پیدا کرنے کے بعد دوسرے قسم سے ۔ فِىْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؛ تین تاریکیوں میں ۔ یعنی عدم کی تاریکی ۔ پیٹ کی تاریکی ۔ ''رحم'' بچہ دانی کی تاریکی ۔ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ میں بعض علماء نے یہ خیال بھی ظاہر کیا ہے کہ پہلے صلبِ پدر سے سفید نطفہ داخل رحم مادر ہوتا ہے، پھر رنگ بدل کر خون بن جاتا ہے، اس کے بعد ایک لوتھڑا بن جاتا ہے جس کے بعد قدرت سے اس میں ہڈیاں رگ پٹھے اور گوشت چڑھایا جاتا ہے پھر روح پھونکی جاتی ہے ۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ ؛ یہ اللہ ہے ۔ رَبُّكُمْ ؛ تمہارا پروردگار ۔ لَهُ الْمُلْكُ ؛ بادشاہی اسی کے لئے ہے ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوائے کوئی معبودِ برحق نہیں ۔ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ؛ پھر تم کس طرف بہکائے جارہے ہو ۔ پھرے جارہے ہو؟

ترجمہ :- تم کو ایک ہی نفس سے پیدا کیا اور اُسی کی قِسم سے اس کا جوڑا بھی اور چارپایوں میں سے آٹھ قسم کے جوڑے جوڑے پیدا کئے ۔ تمہاری ماؤں کے پیٹ سے تمہیں پیدا کیا ۔ ایک قسم کے

پیدا کرنے کے بعد دوسری قسم سے تین تاریکیوں میں سے ۔ یہی اللہ تمہارا رب ہے اُسی کی سلطنت ہے ۔ اس کے سوائے کوئی معبودِ برحق نہیں ! پھر تم سیدھے راستہ سے کدھر پھرے جارہے ہو ۔

اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ⑦

اِنْ تَكْفُرُوْا ؛ اگرتم کفر کرو، نہ مانو ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ؛ تو اللہ کو تمہاری کوئی حاجت نہیں ۔ وہ غنی الاغنیاء ہے ۔ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ؛ اور اللہ اپنے بندوں کے لئے کفر سے راضی نہیں ، اس کو پسند نہیں کرتا ۔ وَ اِنْ تَشْكُرُوْا ؛ اور اگر تم شکر کرو ۔ يَرْضَهُ لَكُمْ ؛ تو اس کو تمہارے لئے پسند فرماتا ہے ۔ وَلَا تَزِرُوَا زِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؛ اور کسی کا بوجھ کوئی نہیں اُٹھاتا ۔ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ ؛ پھرتم کو تمہارے پروردگار کی طرف رجوع کرنا اور اس کے دربار میں حاضر ہونا ہے ۔ فَيُنَبِّئُكُمْ ؛ پھرتم کو بتادے گا ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ ان تمام اعمال کو کہ تم کرتے ہو ۔ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛ بے شک وہ تمہارے سینوں کے خیالات اور دل کی باتوں سے پورا واقف ہے ۔ ان کو اچھی طرح جانتا ہے ۔

ترجمہ :- اگرتم کفر کروتو اللہ کوتمہاری کوئی پروانہیں وہ اپنے بندوں کے لئے کفر (وشرک) کو پسند نہیں فرماتا ۔ اور اگرتم شکر کروتو وہ اس سے راضی ہے اس کو پسند فرماتا ہے کسی کا بوجھ (کسی کا گناہ) کوئی نہیں اُٹھاتا ۔ پھرتم سب کوتمہارے پروردگار کے دربار میں جانا ہے ۔ پھر جو کچھ تم کرتے ہو اس کو وہ بتادے گا ۔ یقیناً وہ تمہارے سینوں کے تمام رازوں سے واقف ہے ۔ ان کا پورا علم رکھتا ہے !

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا

اِنَّكَ مِنۡ اَصۡحٰبِ النَّارِ ﴿۸﴾

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ ؛ اور جب آدمی کو ضرر چھو جائے، تکلیف پہنچے ۔ دَعَا رَبَّهٗ ؛ تو اپنے پروردگار کو پکارتا ہے ۔ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ؛ اس پر پوری توجہ کے ساتھ ۔ اِنَابَتْ ؛ رجوع الی اللہ ۔ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ ؛ پھر جب اللہ اس کو عطا کرتا ہے ۔ سرفراز کرتا ہے ۔ نِعْمَةً مِنْهُ ؛ اپنے پاس کی نعمت ۔ نَسِيَ ؛ تو بھول جاتا ہے ان نعمتوں کو کہ خدا نے اس کو دی تھیں ۔ مَاكَانَ يَدْعُوْا اِلَيْهِ ؛ جس کے لئے دُعائیں کرتا تھا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا ؛ اور اللہ کے لئے شریک اور برابر والا مانتا ہے ۔ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؛ کہ لوگوں کو راہِ خدا سے گمراہ کرے ۔ قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ؛ کچھ اپنے کفر سے بھی تمتع حاصل کرلو ۔ اس کے مزے اُڑالو ۔ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ؛ بے شک تو دوزخی ہے، آگ میں جانے والوں میں سے ۔

ترجمہ :- اور جب آدمی کو ضرر پہنچتا ہے تو اپنے پروردگار کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوجاتا ہے ۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمت سے سرفراز کرتا ہے تو جس کے لئے اس سے پہلے دُعائیں کرتا تھا بھول جاتا ہے ۔ اور دوسروں کو خدا کا شریک مانتا ہے کہ لوگوں کو راہِ خدا سے گمراہ کرے ۔ (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے کہ (اے مخاطب) تو اپنے کفر سے کچھ تمتع حاصل کرلے، کچھ مزے اُڑالے ۔ یقیناً تو دوزخی ہے ۔

اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيۡلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَةَ وَيَرۡجُوۡا رَحۡمَةَ رَبِّهٖ ؕ
قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۹﴾ ع ۱ ۹ ۱۵

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ ؛ بھلا ایک شخص بندگی میں لگا ہوا ہے ۔ اٰنَآءَ الَّيْلِ ؛ رات کی گھڑیوں میں ۔ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا ؛ سجدے اور قیام کرتا ہے ۔ يَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ ؛ آخرت سے ڈرتا ہے ۔ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؛ اپنے رب کی رحمت کی اُمیدیں کرتا ہے ۔ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ کیا علم والے اور بے علم دونوں برابر ہوسکتے ہیں، کیا عالم و جاہل دونوں مساوی ہوتے ہیں؟ نہیں! ہرگز نہیں! اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ؛ وہی نصیحت قبول کرتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں ۔ جن کو خدائے تعالیٰ نے عقل دی ہے ۔ وہی سوچتے سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا وہ شخص جو رات کو سجدے اور قیام کرتا ہے (بندگی میں لگا ہوا ہے، عبادت کرتا ہے) اور آخرت سے

ڈرتا ہے اور اپنے پروردگار کی رحمت کا اُمیدوار بھی رہتا ہے۔ کہو! کیا عالم اور جاہل دونوں برابر ہوسکتے ہیں؟ (ہرگز نہیں) جن کو خدا نے عقلِ سلیم دی ہے وہی نصیحت اختیار کرتے ہیں۔

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ⑩

قُلْ ؛ اے پیغمبر! تم کہو۔ یٰعِبَادِ ؛ اصل میں یٰعِبَادِی ہے۔ اے میرے بندو! اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ جو ایمان لائے ہو۔ اِتَّقُوْا رَبَّکُمْ ؛ تم اپنے پروردگار سے ڈرو، تقویٰ اختیار کرو۔ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا ؛ ان لوگوں کے لئے جو نیکی کرتے ہیں۔ حسن کار ہیں۔ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؛ اس دنیا میں ان کے لئے بھلائی ہے، نیک صلہ ہے۔ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؛ اور خدا کی زمین کشادہ ہے، فراخ ہے، وسیع ہے۔ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ ؛ صبر کرنے والے بھرپور پاتے ہیں، ان کو پورا پورا بدلہ ملتا ہے۔ اَجْرَهُمْ ؛ اپنے اَجر کو، بدلہ کو ثواب کو۔ بِغَیْرِ حِسَابٍ ؛ بے حساب، ان کے اندازہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر۔

ترجمہ:- (پیغمبر!) تم کہو! میرے ایماندار بندو (میری فرمانبرداری کرنے والو) اپنے رب سے ڈرو! جو اس دنیا میں اچھا کام کرتے ہیں ان کو اچھا بدلہ ملتا ہے۔ خدا کی زمین کشادہ ہے (وسیع ہے) جو لوگ صبر کرتے ہیں ان کو پورا پورا بے حساب اَجر ملتا ہے۔

صاحبو! ہم نے اس سے پہلے بھی لکھ دیا ہے کہ عبد کا لفظ تین جگہ استعمال کیا جاتا ہے:- (۱) پیدا کرنا اور نیست سے ہست کرنا۔ یہ تو خدا کے ساتھ خاص ہے (۲) زرخرید غلام جیسے ''عبد ماذون'' وغیرہ فقہ کی کتابیں اس سے بھری ہوئی ہیں۔ (۳) مطیع اور فرمانبردار۔ حضرت فاروق اعظم عمر بن الخطابؓ اپنی خلافت کے پہلے خطبہ میں فرماتے ہیں کہ کُنْتَ عَبْدَهٗ وَخَادِمَهٗ یعنی عبدِ محمد ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ اور حضرت علی مُرتضیٰؓ شیرِ خدا ایک یہودی کے جواب میں جب کہ اس نے حضرت مولیٰ سے چند مسئلہ پوچھے تھے۔ اس کے جوابات ادا فرما دیئے تو یہودی حضرت مولیٰ کے تشفی بخش جواب سُن کر کہنے لگا۔ اَاَنْتَ نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ۔ (کیا تم پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر ہو) آپ نے جواب دیا ''وَیْحَکَ اَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِیْدِ مُحَمَّدٍ۔ (ارے تجھ پر افسوس ہے۔ میں تو محمدؐ کے بندوں میں کا ایک بندہ ہوں) ان کے غلاموں میں کا ایک غلام ہوں۔

نبی کریمؐ کے غلام کہلانا باعث فخر ہے

اب ہم اصل مسئلہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔ او پیغمبر! تم ان لوگوں سے کہو! یٰا عِبَادِیْ یعنی اے میری اطاعت کرنے والو، اے میرے فرمانبردار بندو! غلامو!

صاحبو! اللہ تعالیٰ کے حسب الحکم ہم عبدِ محمد ہیں اور ان کی بندگی اور غلامی کو اپنے لئے مایہ صد افتخار و ناز سمجھتے ہیں۔

عبدِ محمد ہونے کو بعض نادان شرک اور کفر سمجھتے ہیں ۔ اور ہم اس کو حکمِ خداوندی کی تکمیل سمجھتے ہیں ۔ فاروقِ اعظمؓ اور حضرت مولیٰؓ کی پیروی سمجھ رہے ہیں ۔ ''فکرِ ہر کس بقدر ہمت اوست'' ۔

ذرا اس آیت پر غور کرو اللہ نے کن کو اولوالالباب کہا ہے ۔ ان لوگوں کو کہا ہے جو محمد کی عبدیت کو اپنا ایمان سمجھتے ہیں ۔

ہم کو مبارک محمد پیارا

سرورِ عالم آقا ہمارا (حسرتؔ)

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ﴿۱۱﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ اِنِّــیْ اُمِرْتُ ؛ مجھے امر کیا گیا ہے، حکم کیا گیا ہے ۔ اَنْ اَعْبُـدَ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ کی بندگی کروں، اس کی عبادت کروں ۔ مُخْلِصًا لَّـهُ الدِّیْنَ ؛ نری عبادت کے لئے پوری اطاعت کے ساتھ ۔

ترجمہ :- تم کہہ دو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ خدا کی خالص اطاعت کے ساتھ عبادت کروں ، (بندگی کروں) ۔

وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۲﴾

وَاُمِـرْتُ ؛ اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے ۔ لِاَنْ اَكُـوْنَ ؛ کہ میں ہوجاؤں ۔ اَوَّلَ الْـمُسْـلِمِیْـنَ ؛ مسلمانوں میں سے پیش قدمی کرنے والا ۔

ترجمہ :- اور مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں ہی مسلمان ہو جاؤں (دین میں اوّل درجہ کا میں ہی رہوں) ۔

قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو! اِنِّـیْ اَخَافُ ؛ مجھے خوف ہے، میں ڈرتا ہوں ۔ اِنْ عَـصَـیْـتُ رَبِّیْ ؛ کہ میں اگر اپنے پروردگار کی نافرمانی اور عصیان کروں ۔ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ؛ بڑے دن کے عذاب سے یعنی قیامت کے دن کے عذاب سے ۔

ترجمہ :- تم کہو ۔ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں گا تو مجھے روزِ قیامت کے عذاب کا ڈر ہے ۔

قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ﴿۱۴﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ اَللّٰهَ اَعْبُدُ ؛ میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں ، اس کی بندگی کرتا ہوں ۔ مُخْلِصًا لَّـهٗ دِیْنِیْ ؛ اس کے ساتھ اخلاص مندی سے عبادت کرتا ہوں ۔

ترجمہ :- تم کہو : میں تو اللہ ہی کے لئے اپنی عبادت کو خالص کر کے پوری اطاعت اور صدق دلی کے ساتھ بندگی بجا لاتا ہوں ۔

فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۵﴾

فَاعْبُدُوْا ؛ پس تم پوجا کرتے رہو ۔ مَاشِئْتُمْ ؛ جس کو تم چاہو ۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ ؛ بے شک نقصان اور ٹوٹا پانے والے ، خسارے میں رہنے والے وہ لوگ ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ ؛ جنھوں نے خسارہ میں ڈالا خود اپنے کو بھی اور اپنے متعلقین کو بھی ، اپنے ساتھ اپنے اہل وعیال کو بھی تباہ کیا ۔ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ اَلَا ؛ دیکھو ۔ ذٰلِکَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ؛ یہی صریح خسارہ اور نقصان ہے ۔

ترجمہ :- پس تم پوجا کرتے رہو اس کو (خدا کو) چھوڑ کر جس کو تم چاہو (پیغمبر!) تم کہہ دو ، خسارے میں وہی لوگ ہیں جنھوں نے قیامت کے دن خود کو اور اپنے متعلقین کو خسارے اور نقصان میں ڈالا ۔ ہاں ہاں ! یہی ہے ظاہراً صریح خسارہ اور نقصان ۔

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ﴿۱۶﴾

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ ؛ ان کے لئے ان پر سائبان ہیں ، بادل ہیں ۔ مِنَ النَّارِ ؛ آگ کے ۔ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ؛ اور ان کے نیچے بھی بادل ہیں ۔ دھواں دھار اَبر ہے ۔ ان کا اُوڑھنا بچھونا آگ کے شعلے ہوں گے ، جو اُن پر چھائے ہوئے ہوں گے ہر طرف سے ۔ ذٰلِکَ ؛ یہ وہ حال ہے ، وہ انجام ہے ۔ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؛ کہ اللہ اپنے بندوں کو اس سے ڈراتا ہے ، خوف دلاتا ہے ۔ یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ؛ اصل میں یَعِبَادِیْ فَاتَّقُوْنِیْ ہے ۔ اے میرے بندو ! پس مجھ سے ڈرو ، تقویٰ اختیار کرو ۔

ترجمہ :- ان کے لئے (دوزخیوں کے لئے) آگ کا اُوڑھنا بچھونا ہوگا ۔ یہ وہ حال ہے ، جس سے خدا اپنے بندوں کو ڈراتا ہے ۔ میرے بندو ! مجھ سے ڈرتے رہو ۔

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿١٧﴾

وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ ؛ اور جو لوگ شیطان سے کنارہ کش رہے، کفر و شرک سے الگ رہے۔ اَنْ یَّعْبُدُوْھَا ؛ کہ اس کی پوجا کریں، جو لوگ شیطان پرستی نہیں کرتے۔ وَاَنَا بُوْآ اِلَی اللّٰہِ ؛ اور خدا سے اِنابت رکھتے ہیں، اس کی طرف رجوع کرتے ہیں، اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ لَھُمُ الْبُشْرٰی ؛ اُن کے لئے بُشریٰ ہے، بشارت ہے مبارکباد ہے، خوش خبری ہے۔ فَبَشِّرْ عِبَادِ ؛ تو تم میرے بندوں کو بشارت دے دو، خوش خبری سنادو۔

ترجمہ :- جو لوگ شیطان کی اطاعت اور بندگی سے اجتناب کرتے ہیں (پرہیز کرتے ہیں) اور اللہ کی طرف ہمہ تن متوجہ (اور اس کی انابت رکھتے ہیں) ان کے لئے مبارکبادی ہے۔ (اے پیغمبر!) تم میرے بندوں کو یہ مبارکباد دے دو۔

اللہ کی طرف رجوع کرنے والوں کو مبارکبادی ہے

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿١٨﴾

اَلَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ ؛ جو لوگ فرمانِ الٰہی کان دھر کر سنتے ہیں یا جو لوگوں کی باتیں ہمہ تن متوجہ ہو کر سنتے ہیں۔ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؛ پھر اچھی بات کی اتباع کرتے ہیں، پیروی کرتے ہیں۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہی وہ لوگ ہیں۔ ھَدٰھُمُ اللّٰہُ ؛ کہ خدا نے ان کو ہدایت کی ہے، صحیح راستہ دکھایا ہے۔ وَاُولٰٓئِکَ ھُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ؛ اور یہی ہیں دُرست عقل والے۔

ترجمہ :- جو لوگ کان دھر کر باتیں سنتے ہیں اور اس میں سے اچھی بات کی اتباع اور پیروی کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو خدا نے ہدایت کی ہے اور یہی لوگ ہیں عقلِ سلیم والے (مغزِ سخن کے جاننے والے! سمجھنے والے)۔

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ۭ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿١٩﴾

اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ ؛ کیا وہ شخص جس پر راست آ گیا ہے۔ ٹھیک طور سے ثابت ہو گیا ہے۔ کَلِمَةُ الْعَذَابِ ؛ عذاب کا حکم۔ اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ ؛ کیا تم نجات دو گے، نکال دو گے، خلاصی دو گے؟ مَنْ فِی النَّارِ ؛ دوزخیوں کو۔ ان لوگوں کو جو دوزخ میں ہیں۔

ترجمہ :- بھلا کیا اس شخص پر جس پر کہ عذاب کا حکم ہوگیا ہے ، تو (اے نبی !) کیا پھر تم ایسے دوزخیوں کو نجات دلاؤ گے ، (ان کو بچالو گے ؟)

صاحبو ! نبی اکرمؐ کی یہ عادت تھی کہ آپ پیغامِ حق ہر ایک کو سناتے اور جو شخص اس پیغامِ الٰہی سے اعراض کرتا آپ کو اس پر عذابِ الٰہی ہونے کا دُکھ ہوتا ۔ اس کی وہ کیفیت آپ سے دیکھی نہیں جاتی کیوں کہ آپؐ رحمتِ دو عالم تھے رؤف و رحیم آپ کے بھی اسمائے گرامی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کو بھی آپ کی یہ بے چینی اور مشفقانہ تڑپ سے رحم آتا ۔ آپ کی تسلی کے لئے یہ ارشاد ہوتا اے پیغمبر یہ کفار دوزخی ہیں یہ کبھی راہِ راست پر نہیں آئیں گے ۔ لہذا ان کی شامتِ اعمال سے آپ متاثر نہ ہوں یہ دوزخ کے کُندے ہیں ۔ انھیں تو دوزخ ہی میں رہنا ہے ! ان گنہگاروں پر عذاب کا بیان ہوتے ہی اپنے پیارے نبی کو خوش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نیک بندوں کی جزا اور انعامات ربانی کا ذکر یوں فرما دیتا ہے :

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ
وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ﴿۲۰﴾

لٰـكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ ؛ مگر وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ۔ لَهُمْ غُرَفٌ ؛ ان کے لئے بالا خانے ہیں ، منزلیں ہیں ۔ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ ؛ ان منزلوں پر منزلیں ہیں ۔ مَبْنِيَّةٌ ؛ مضبوط بنائے ہوئے تیار ہیں ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ ان کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ وَعْدَ اللّٰهِ ؛ خدا نے اس کا وعدہ کیا ہے ۔ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ؛ اللہ اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا ۔

ترجمہ :- مگر جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بالا خانوں پر بالا خانے تیار ہیں (کئی منزلہ مکان ہیں) ان کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ اللہ نے اس کا وعدہ کیا ہے ۔ اللہ اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا ۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ
ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ ع ۲/۱۲ ۱۲

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ ۔ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ آسمان سے پانی اُتارتا ہے ۔ فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ؛ پھر زمین میں اس کے چشمے بہائے ۔ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا ؛ پھر اس سے زراعت کھیتی باڑی پیدا کرتا ہے ،

نکالتا ہے۔ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُہٗ ؛ جو قسم قسم کے ہیں۔ ان کے رنگ جدا جدا ہیں۔ ثُمَّ یَھِیْجُ ؛ پھر وہ ہیجان میں آتی ہے، زوردار ہوجاتی ہے۔ فَتَرٰہُ مُصْفَرًّا ؛ پھر تم دیکھتے ہو کہ وہ پیلی پڑجاتی ہے، سوکھ جاتی ہے۔ چند دنوں کے بعد۔ ثُمَّ یَجْعَلُہٗ حُطَامًا؛ پھر اس کو کچرا کوڑا بنا دیتا ہے، چورا چورا کردیتا ہے۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی ؛ یقیناً اس میں یاد دہانی ہے، نصیحت ہے۔ لِاُولِی الْاَلْبَابِ ؛ عقلِ سلیم والوں کے لئے !

ترجمہ :- (اے مخاطب!) کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ آسمان سے پانی برساتا ہے۔ پھر اس میں سے زمین میں نالے بہاتا ہے۔ پھر اس سے مختلف قسم کی کھیتی باڑی پیدا کرتا ہے۔ پھر وہ زوردار، ثمر آور ہری بھری ہوجاتی ہے (بالاخر) وہ سوکھ کر پیلی پڑجاتی ہے۔ پھر کچرا کوڑا، اور چورا چورا ہوجاتی ہے۔ اس میں عقلِ سلیم والوں کے لئے نصیحت اور عبرت ہے!

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۲﴾

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ ؛ کیا وہ شخص کہ اللہ نے کھول دیا ہے۔ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ ؛ اس کے سینہ کو اسلام کے لئے۔ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ ؛ پھر وہ اپنے رب کے نور پر قائم ہے۔ فَوَیْلٌ ؛ پھر افسوس ہے۔ خرابی ہے۔ لِلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُھُمْ ؛ ان لوگوں پر جن کے دل سخت ہوگئے ہیں۔ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ؛ یادِ الٰہی سے۔ اللہ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے اور یہ لوگ اللہ کے نور کو قبول نہیں کرتے۔ اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ؛ یہ لوگ کھلی ہوئی اور ظاہر ضلالت و گمراہی میں ہیں۔

ترجمہ :- کیا پھر وہ شخص جس کے دل کو اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے، (اس کا شرحِ صدر کردیا ہے) پھر وہ اپنے رب سے اکتسابِ نور کررہا ہے، اس کے نور پر قائم ہے، بس کیا ہی خرابی ہے ان سخت دلوں کے لئے جو یادِ الٰہی سے متاثر نہیں ہوتے۔ یہ لوگ تو بڑی ہی گمراہی میں گرفتار ہیں (صریح بہکے ہوئے ہیں)۔

(ان شقی القلب لوگوں پر اللہ کے ذکر اور نصیحت و مواعظت کا اثر ہو نہیں سکتا ان پر قساوت قلبی حائل ہوجاتی ہے۔)

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِىْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ ؛ اللہ نے ایک بہتر بات اُتاری ہے ۔ یعنی ۔ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا ؛ اس سے ملتی جلتی ، متناسب کتاب ۔ مَثَانِيَ ؛ جو دُہرائی جاتی ہے، اس کو بار بار پڑھتے ہیں ۔ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ ؛ اس سے کانپ اُٹھتے ہیں ، بال کھڑے ہوجاتے ہیں ۔ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ؛ ان لوگوں کے پوست جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ۔ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ ؛ پھر ان کے پوست اور ان کے دل نرم ہوجاتے ہیں ۔ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؛ یادِ الٰہی کی طرف ۔ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ ؛ یہ اللہ کی ہدایت ہے ۔ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؛ وہ اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ۔ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ ؛ اور جس کو خدا گمراہ کرے ۔ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ؛ پھر اس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں !

ترجمہ :- اللہ نے بہتر کلام اُتارا (وہ کیا ہے؟) وہ ایک کتاب ہے جس کے اجزا میں مناسبت ہے ۔ اور وہ (کتاب) بار بار پڑھی جاتی ہے (بعض احکام بار بار دھرائے گئے ہیں) اس سے خدا ترسوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں پھر ان کے پوست اور دل نرم ہوجاتے ہیں اور یادِ خدا سے متاثر ہوجاتے ہیں ۔ یہ خدا کی ہدایت ہے ۔ اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ۔ جس کو خدا گمراہ کرے اس کو کون ہدایت کرسکتا ہے ، اس کا کوئی ہادی نہیں ۔

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾

اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ ؛ بھلا جو شخص اپنے منہ سے سپر بنادے روک لے ۔ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؛ سخت اور بُرے عذاب کو ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ؛ اور ظالموں سے کہا جاتا ہے ۔ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ؛ تم جو کچھ کماتے رہے اس کا مزہ چکھو ۔ تم نے جو بداعمالی کی اس کا صلہ پاؤ ۔

ترجمہ :- کیا وہ شخص جو اپنے منہ سے روکتا اور اس کو سپر بناتا ہے روزِ قیامت کے بُرے اور سخت عذاب کو؟ اور ظالموں سے کہا جاتا ہے تم جو کچھ کماتے اور کرتے تھے اب اس کا مزہ چکھو !

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾

كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی تو دین اور پیغمبروں کی تکذیب کی تھی ، ان کو جھٹلایا تھا ، ان کو نہ مانا تھا ۔ فَاَتٰهُمُ الْعَذَابُ ؛ پھر ان کے پاس عذاب آ پہنچا ۔ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ؛ ایسی جگہ سے کہ ان کو اس کا خیال نہ تھا ، شعور بھی نہ تھا ۔

ترجمہ :- ان سے پہلے کے لوگوں نے بھی تکذیب کی تھی ، جھٹلایا تھا ۔ پھر ان کو ایسی جگہ سے عذاب آ پہنچا کہ ان کو شعور بھی نہ تھا ، (خیال بھی نہ تھا) ۔

وقف لازم

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ ؛ پھر خدا نے ان کو چکھا دیا ۔ اَلْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ دنیا میں رسوائی ، ذِلّت وخواری ۔ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ؛ اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی بڑھ چڑھ کر ہے ۔ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ؛ کاش ان کو کچھ علم ہوتا ، کچھ سوچتے ، کچھ علم رکھتے ۔

ترجمہ :- پھر خدا نے اُن کو دنیا ہی میں ذِلّت وخواری کا مزہ چکھا دیا اور آخرت کا عذاب تو اس سے بہت زیادہ ہی ہے ۔ کاش ان کو کچھ علم ہوتا ۔

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۚ ﴿۲۷﴾

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ ؛ اور بے شک ہم نے لوگوں کے سامنے بیان کردیا ہے ۔ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ؛ اس قرآن میں ۔ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؛ ہر قسم کا حال ، مضمون ۔ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ؛ تا کہ یہ نصیحت پکڑیں ۔ شاید عبرت لیں ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے سامنے ہر قسم کے حالات بیان کر دیئے ہیں تا کہ کچھ تو نصیحت پکڑیں (عبرت لیں) ۔

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا ؛ عربی قرآن کو ۔ غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ ؛ جس میں کسی قسم کی کجی ، انحراف ، کمی زیادتی نہیں ہے ۔ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ؛ تا کہ یہ لوگ تقویٰ اختیار کریں ۔ خدا سے ڈریں ۔

ترجمہ :- (خدا نے بیان کردیا ہے) قرآن کو جو عربی زبان کا ہے ، اس میں کسی قسم کی کجی اور بے راہی نہیں ہے تا کہ وہ تقویٰ اختیار کریں ۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا ؛ اللہ نے ایک واقعہ بیان کیا ہے، ایک مثال بیان کی ہے ایسے غلام کی۔ فِيْهِ شُرَكَآءُ ؛ اس میں چندلوگ شریک ہیں۔ مُتَشٰكِسُوْنَ ؛ بڑے ضدی، ہٹ دھرم۔ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؛ اور ایک ایسے غلام کی جو دوسرے شخص کا سالم طور پر، پورا بلا شرکت غلام ہے، جو نیک خو ہے۔ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؛ کیا یہ دونوں برابر ہوسکتے ہیں؟ کیا ان دونوں کی حالت یکساں ہوسکتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ خدا کا شکر ہے۔ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ بلکہ ان میں سے اکثر لوگ سمجھتے ہی نہیں۔ ان کو کچھ بھی علم نہیں!

ترجمہ:- اللہ نے ایک ایسے غلام کی مثال بیان کی جس کے مالک ہونے میں کئی آقا شریک ہیں اور سب ضدی، بدخو ہیں اور ایک دوسرے غلام کی مثال جو ایک ہی آقا کا زرخرید ہے (سالم، پورا بلا شرکت کسی ایک کا غلام ہے) کیا یہ دونوں غلام برابر ہوسکتے ہیں؟ (پیغمبر تم کہو! اگر یہ دونوں برابر نہیں ہوتے تو) الحمد للہ۔ بلکہ ان کے اکثر لوگوں کو کچھ بھی علم نہیں!

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾

اِنَّکَ مَیِّتٌ ؛ بے شک تم بھی مرنے والے ہو۔ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ ؛ اور وہ بھی یقیناً مرنے والے ہی ہیں۔ مرنا حق ہے موت سے کسی کو چارہ نہیں!

ترجمہ:- (اے پیغمبر!) یقیناً تم بھی مرنے والے ہو اور یہ بھی مرنے والے ہیں!

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع ۳ ۱۰ ۱۷

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ پھر تم روزِ قیامت۔ عِنْدَ رَبِّكُمْ يَخْتَصِمُوْنَ ؛ خدا کے پاس جھگڑیں گے، خصومت برتیں گے۔ اور اُن کا فیصلہ کرنے والا خدا ہی ہے۔

ترجمہ:- پھر تم قیامت کے دن اپنے خدا کے پاس جھگڑو گے۔ (اور وہی فیصلہ کرے گا)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع

۲۴

قمر اعظم

تفسیرِ صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرتؔ رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرتؔ اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد ۔ اے ۔ پی

ھدیہ: (   )

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾

فَمَنْ اَظْلَمُ ؛ بھلا اس سے زیادہ کون ظالم ہے؟ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ ؛ جس نے خدا پر جھوٹ کہا۔ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ ؛ اور سچی بات کی تکذیب کی، جھٹلایا۔ اِذْجَآءَهٗ ؛ جب کہ وہ اس کے پاس پہنچا۔ صدق سے مُراد سچا مذہب یعنی اسلام ہے۔ یا صدق سے مُراد بزرگ ترین، راست باز۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جن کی تکذیب کرکے لوگ فی النار والسقر ہوجاتے ہیں۔ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ ؛ کیا جہنّم میں نہیں ہے۔ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں کا مقام۔ اُن کا ٹھکانا، اُن کے رہنے کی جگہ۔ ثَوِىَ بِالْمَكَانِ ؛ اس میں رہا۔ فروکش ہوا۔

ترجمہ:- بھلا اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جس نے خدا پر جھوٹ کے پلندے باندھے، سچی بات کی تکذیب کی اور اس سے انکار کیا جب کہ وہ سچی بات اس کے پاس پہنچی (یعنی مذہب حق پہنچا۔) کیا جہنّم میں کافروں کا مقام نہیں؟

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾

وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ ؛ اور وہ شخص جو سچ کو لایا، صحیح مذہب کی تعلیم دی۔ (وہ کون ہیں؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) وَصَدَّقَ بِهٖ ؛ اور اس سچی اور صحیح بات کی تصدیق کی۔ (وَصَدَّقَ بِهٖ کے فردِ اعلیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں) اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ؛ یہ لوگ متقی ہیں، خدا ترس ہیں، پرہیزگار ہیں۔

ترجمہ:- اور جو شخص سچی بات لائے اور اس سچی بات کی تصدیق کرے (یعنی مذہبِ حق کو مانے) ایسے ہی لوگ متقی ہیں (پرہیزگار ہیں، خدا ترس ہیں)۔

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۴﴾

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ ؛ ان کو وہ سب چیزیں مل جائیں گی جو وہ چاہتے ہیں۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ اپنے رب، اپنے پروردگار کے پاس۔ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ؛ یہی جزا ہے نیک کام اور احسان کرنے والوں کی، حُسن کاروں کی۔

ترجمہ:- ان کو ان کے خدا کے پاس وہ سب مل جائے گا جو وہ چاہتے ہیں۔ نیکوکاروں کی یہی جزا ہے۔

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۳۵﴾

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ؛ تا کہ اللہ کفارہ کردے، چھپادے، مٹادے۔ تا کہ ان کے ذِمّہ سے اُتاردے۔ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا ؛ ان کے بدترین کام کو کہ (قبل ازیں) انھوں نے کیا تھا۔ وَيَجْزِيَهُمْ ؛ اور ان کو جزا دے۔ اَجْرَهُمْ ؛ ان کا بدلہ دے۔ بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ان بہترین کاموں کا کہ وہ کیا کرتے تھے۔

ترجمہ :- تا کہ اللہ اُن کے بُرے کاموں کو ڈھانک دے (اور اُن کو بَری الذِمّہ کردے) اور ان کے بہترین اعمال کی جزا دے۔

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۭ وَيُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ ؛ کیا اللہ بس نہیں ہے، کافی نہیں ہے۔ عَبْدَهٗ ؛ اپنے بندہ کو۔ وَيُخَوِّفُوْنَكَ ؛ اور تمھیں ڈراتے ہیں، خوف دلاتے ہیں۔ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ ان لوگوں کا جو خدا کے سوائے ہیں۔ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ ؛ اور جس کو خدا گمراہ کرے، چاہِ ضلالت میں ڈالے، قعرِ گمراہی میں پھینکے۔ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ؛ پھر اس کا کون ہے ہدایت کرنے والا، اُسے کوہِ ہدایت پر کون چڑھا سکتا ہے؟ اُسے کون چراغِ رہنمائی دکھا سکتا ہے۔

ترجمہ :- کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے اور یہ لوگ تمھیں اس کے (خدا کے) سوائے دوسروں سے ڈراتے ہیں اور جس کو خدا گمراہ کرے اُسے کون ہدایت کرسکتا ہے؟

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ ؛ اور جس کو خدا ہدایت کرے۔ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؛ اُسے کون گمراہ کرسکتا ہے؟ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ ؛ کیا اللہ غالب، بدلہ اور انتقام لینے والا نہیں ہے؟

ترجمہ :- اور جس کو خدا ہدایت کرے اُسے کون گمراہ کرسکتا ہے؟ کیا اللہ عزت اور نقمت والا یعنی انتقام لینے والا نہیں؟ (بے شک ہے)۔

وَلَىِٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ

مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ ؛ اور اگر تم ان سے پوچھو، ان سے سوال کرو ۔ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ؟ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؛ تو اُن کو کہنا پڑے گا کہ اللہ ۔ قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ اَفَرَاَيْتُمْ ؛ کیا تم نے دیکھا، کیا تم سمجھتے ہو، کیا تمہاری رائے ہے ۔ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ کہ وہ معبود جن کو تم پکارتے ہو اور خدا کو چھوڑ کر جن کی تم بندگی کرتے ہو ۔ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ ؛ اگر خدا مجھے ضرر پہنچانے کا ارادہ کرے، اگر مجھے نقصان دینا چاہے ۔ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ ؛ کیا یہ تمہارے معبود اس کے پہنچائے ہوئے ضرر کو کھول سکتے ہیں ۔ اَوْاَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ ؛ یا خدا مجھ پر رحم کرے، مہربانی کرے ۔ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؛ تو کیا تمہارے یہ معبود اس کی رحمت کو روک سکتے ہیں ؟ ہرگز نہیں ۔ قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ حَسْبِيَ اللّٰهُ ؛ اللہ مجھے بس ہے ۔ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ؛ اسی پر توکل کرنے والے توکل کرتے ہیں ۔ اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں، اپنے کاموں کو چھوڑتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اگر تم ان سے پوچھو ان آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ؟ تو ان کو کہنا پڑے گا کہ اللہ نے ! تم کہو، کیا تمہاری رائے اور تمہارا خیال ہے کہ وہ معبود جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو (ان سے دُعائیں کرتے ہو) اگر اللہ مجھے ضرر دینا چاہے تو کیا اس ضرر کو یہ دفع کر سکتے ہیں یا خدا مجھ پر رحمت کرنا چاہے تو کیا یہ اس کو روک سکتے ہیں ؟ (ہرگز نہیں) (پیغمبر!) تم کہو ۔ مجھے اللہ بس ہے توکل کرنے والے (بھروسہ کرنے والے) اسی پر بھروسہ کرتے ہیں ۔

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ! میرے دوستو ! میرے ہم قومو ! اِعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؛ تم اپنی جگہ اپنا کام کرو ۔ اِنِّيْ عَامِلٌ ؛ میں بھی اپنا کام کرتا ہوں ۔ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛ پھر جس کی حقیقتِ حال کو تم جان لوگے جس کا علم تم کو ہو جائے گا اور نتیجہ تک پہنچو گے ۔

ترجمہ :- تم کہو ۔ لوگو ! تم اپنی جگہ اپنا کام کرو اور میں (اپنی جگہ) اپنا کام کرتا ہوں ۔ ابھی تم کو حقیقتِ حال معلوم ہو جاتی ہے (وہ کیا ؟)

مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۴۰﴾

مَنْ یَّـاْتِیْهِ عَذَابٌ ؛ جس کے پاس آجاتا ہے عذاب ۔ یُخْزِیْهِ ؛ اُسے ذلیل وخوار کر دیتا ہے ۔ وَیَحِلُّ عَلَیْهِ ؛ اور اس پر اُتر جاتا ہے ۔ نازل ہوجاتا ہے ، آجاتا ہے ۔ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ؛ ہمیشہ رہنے والا عذاب ۔ دائمی تکلیف ۔

ترجمہ :- جس پر عذاب آجاتا ہے اس کو ذلیل وخوار کر دیتا ہے اور وہ عذاب اس پر ہمیشہ اور دائم رہتا ہے ۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ ۚ
وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۴۱﴾ ع ۴ / ۱

اِنَّـآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ ؛ بے شک ہم نے اُتاری تم پر ۔ اَلْکِتٰبَ ؛ کتاب ۔ لِلنَّاسِ ؛لوگوں کی ہدایت کے لئے ، ان کے نفع کے لئے ۔ بِالْحَقِّ ؛ سچا ، برحق ، نہایت مناسب ۔ فَمَنِ اهْتَدٰی ؛ پھر جس نے ہدایت اختیار کی ۔ فَلِنَفْسِهٖ ؛ پس اس کا فائدہ اُسی کو ہوگا ۔ وَمَنْ ضَلَّ ؛ اور جس نے گمراہی اختیار کی ۔ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ؛ تو اس کی گمراہی کا نقصان خود اُسی کو پہنچے گا ۔ اور جو بہک گیا اس کا اثر اُسی پر ہے ۔ وَمَـآ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَکِیْلٍ ؛ اورتم ان کے ذِمّہ دار تو ہونہیں ۔تم ان کے وکیل تو ہونہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم نے لوگوں کی ہدایت کے لئے ایک سچی اور برحق کتاب تم پر اُتاری ۔ اب جو ہدایت اختیار کرے اس کا فائدہ اُسی کو ہوگا ۔ اور جو گمراہی اختیار کرے اُس کا نقصان خود اُسی کو پہنچے گا ۔ اورتم ان کے وکیل اور ذِمّہ دار تو ہونہیں ۔

اَللّٰهُ یَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۚ
فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

اَللّٰهُ یَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ ؛ اللہ روحوں کو قبض کر لیتا ہے ، پورا پورا لے لیتا ہے ۔ حِیْنَ مَوْتِهَا ؛ اس کے مرنے کے وقت ۔ وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ ؛ اور جس روح پر مرنے کا حکم نہیں فرماتا ۔ فِیْ مَنَامِهَا ؛ اس کو بھی سوتے وقت اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے اور دنیا و مَافیہا سے بے خبری رہتی ہے ۔ فَیُمْسِکُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ ؛ پھر ان روحوں میں سے جس پر موت کا حکم فرماتا ہے ، اس کو پکڑ لیتا ہے ۔ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی ؛ اور دسری روح کو چھوڑ دیتا ہے یعنی جس روح کے لئے موت کا حکم نہیں دیتا اس کو نیند سے بیدار کر کے پھر دنیا کے دھندے میں لگا دیتا ہے ۔ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؛ یہ سب کب تک ہے؟ ایک معیّنہ

وقت تک۔ مرنا تو ہر حال میں لازم ہے۔ آج نہیں مرے تو کل مرے۔ چند دنوں کے بعد، تھوڑے زمانہ کے بعد مرے۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ ؛ بے شک اس میں دلائل ہیں، نشانیاں ہیں کہ جو سوتے ہیں بے حس و حرکت کر دیتا ہے وہ مار بھی سکتا ہے جس طرح خواب میں اختیار نہیں اُسی طرح موت میں بھی اختیار نہیں۔ مگر کس کے لئے؟ لِقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو فکر کرتے ہیں، سوچتے سمجھتے ہیں!

ترجمہ:- وہ اللہ ہی تو ہے جو موت کے وقت سب کی جانوں کو اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔ اور جو نہ مرے بھی تو سوتے وقت اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے۔ پھر جس کے مرنے کا حکم دیتا ہے اس کو اپنے اختیار میں کر لیتا ہے اور دوسری کو چھوڑ دیتا ہے (اور یہ بھی کب تک) ایک معیّن وقت تک، یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے دلائل اور نشانیاں ہیں۔ (کہ جس طرح سونا اختیاری نہیں ہے مرنا بھی غیر اختیاری ہے)۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۭ قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْــــًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾

اَمِ اتَّخَذُوْا ؛ کیا اُن لوگوں نے اختیار کر لیا ہے؟ پکڑ لیا ہے؟ مان لیا ہے؟ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ شُفَعَآءَ ؛ سفارش کرنے والے۔ قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو۔ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا ؛ کیا یہ اس صورت میں بھی سفارش کریں گے کہ وہ کسی چیز کے مالک نہیں، اُن کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں۔ وَلَا يَعْقِلُوْنَ ؛ اور کچھ عقل بھی نہیں، علم بھی نہیں۔

ترجمہ:- کیا انھوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو سفارشی مان لیا ہے؟ (کیا یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کو چھوڑ دیں گے تو دوسرے اُن کی سفارش کریں گے؟ کچھ کام آئیں گے؟) تم کہو کیا اس صورت میں بھی کہ ان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں اور کچھ علم بھی نہ رکھتے ہوں (تو کیا تب بھی سفارش کریں گے۔)

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ۭ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾

قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؛ پیغمبر! تم کہو۔ ہر طرح کی شفاعت سننا خدا ہی کا کام ہے، اُسی کے اختیار میں ہے۔ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین پر اُسی کی بادشاہی ہے، حکومت ہے۔ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؛ تم سب کو اُسی کے عظیم الشان دربار میں حاضر ہونا اور رجوع کرنا ہے۔

ترجمہ:- تم کہو۔ شفاعت بالکل اللہ کے اختیار میں ہے۔ آسمان اور زمین میں اسی کی بادشاہی ہے۔ پھر تم سب کو اُسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے (اس کے دربار میں حاضر ہونا ہے)۔

ان کا تو حال یہ ہے۔

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ ؛ اور اگر صرف خدائے واحد کا ذکر کیا جاتا ہے، اس کا نام لیا جاتا ہے۔ اِشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ تو نفرت کرتے ہیں، رک جاتے ہیں منقبض ہوجاتے ہیں اُن لوگوں کے دل جو ایمان نہیں رکھتے۔ بِالْاٰخِرَةِ ؛ آخرت پر۔ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ اور جب ان کا ذکر آتا ہے جو خدا کے سوائے ہیں۔ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ؛ تو یہ بڑے خوش ہوتے ہیں۔

ترجمہ :- اور جب صرف خدائے واحد کا ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل منقبض ہوجاتے ہیں (نفرت اور کراہت کرتے ہیں) اور جب اُن لوگوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو خدا کے سوائے ہیں تو بڑے خوش ہوجاتے ہیں (گویا کہ انھیں کوئی بڑی بشارت وخوش خبری ملی)۔

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو۔ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے۔ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؛ اور نہاں وعیاں کے جاننے والے، اور باطن وظاہر کا علم رکھنے والے! اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ ؛ تو اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا، حکم دے گا۔ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؛ جن امور کا یہ اختلاف کرتے ہیں، جھگڑتے ہیں۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم کہو! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اور اے باطن وظاہر کے جاننے والے! تو اپنے بندوں کے درمیان ان مسائل میں فیصلہ کرنے والا ہے جن میں یہ اختلاف کرتے ہیں۔

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾

وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ اور اگر ان لوگوں کے لئے جو ظلم اور شرک یعنی گناہ کرتے ہیں ۔ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؛ ان کے ہاتھ میں ہو جو زمین بھر میں ہے ۔ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ ؛ اور اتنا ہی اس کے ساتھ ۔ لَا فْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْءِ الْعَذَابِ ؛ تو فدیہ دے کر بدتر عذاب سے چھوٹنا چاہیں گے ۔ دنیا اور دنیا کے برابر اور بھی دے کر عذاب سے اپنی جان چھڑا سکتے تو چھڑا لیتے ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ وَبَدَالَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؛ اور خدا کی طرف سے وہ معاملہ پیش ہوگا ۔ مَالَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ؛ جس کا ان کو خیال بھی نہ تھا ۔ جس کی ان کو اُمید ہی نہ تھی ۔

ترجمہ :- ان ظالموں کے ہاتھ میں دنیا و مافیہا اور اس کے برابر اور بھی ہوتا تو دے کر قیامت کے دن وہ عذاب سے جان چھڑا لیتے ۔ اور خدا کی طرف سے ان کو ایسا معاملہ پیش آئے گا جس کا ان کو وہم و گمان بھی نہ تھا ۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾

وَبَدَا لَهُمْ ؛ اور ان پر ظاہر ہو جائے گا ، نظر آ جائیں گے ۔ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؛ بُرائیاں ان کاموں کی کہ وہ کرتے تھے اور کماتے تھے ۔ وَحَاقَ بِهِمْ ؛ اور ان کو گھیر لے گا ۔ گرفتار کر لے گا ۔ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ وہ عذاب جس پر وہ ہنسی اُڑایا کرتے تھے ، جس پر استہزاء کرتے تھے اور ٹھٹھا کرتے تھے ۔

ترجمہ :- ان پر ان کی بداعمالیاں ظاہر ہو جائیں گی اور جس عذاب کے آنے پر وہ ٹھٹھا کرتے تھے وہ ان کو گھیر لے گا ، گرفتار کر لے گا ۔

انسان کی ایسی عادت ہے کہ ۔

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۹﴾

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ ؛ اور جب انسان کو ضرر پہنچتا ہے ، دکھ درد ہوتا ہے ۔ دَعَانَا ؛ تو ہم سے دُعائیں کرتا ہے ۔ ہم کو پکارتا ہے ۔ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً ؛ پھر جب ہم اس کو نعمت سے سرفراز کرتے ہیں ۔ آسائش اور آرام دیتے ہیں ۔ مِنَّا ؛ ہماری طرف سے ۔ قَالَ ؛ تو کہتا ہے ۔ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؛ یہ مجھے میرے علم سے ملا ، میری لیاقت کا نتیجہ ہے ۔ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ ؛ نہیں یہ تو ایک آزمائش ہے ، جانچ پڑتال ہے ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ مگر اکثر لوگ ہیں کہ ان کو کچھ بھی علم نہیں ، بالکل جاہل ہیں ۔ یہ نہیں سمجھتے کہ بلا کہاں سے ہے ؟

ترجمہ :- پس جب انسان کو کسی قسم کی تکلیف پہنچتی ہے تو ہم سے دُعائیں کرنے لگتا ہے (ہم کو پکارنے لگتا ہے)

اور جب ہم اس کو ہمارے پاس کے انعام اکرام سے سرفراز کرتے ہیں (نعمت و راحت دیتے ہیں) تو کہتا ہے ۔ یہ تو مجھے میرے علم سے ملا ہے ۔نہیں بلکہ یہ ایک فتنہ ہے (امتحان ہے) مگر اکثر لوگ نادان ہیں (کچھ نہیں جانتے) ۔

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۵۰﴾

قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے جو لوگ تھے انھوں نے بھی یہ بات کہی تھی ۔ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ ؛ تو انھیں کام نہ آیا ۔ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؛ جو کچھ وہ کماتے تھے ، کرتے تھے ۔ کیا قارون کا حال معلوم نہیں ۔ کیا نہ کمایا ۔ پھر اس کا انجام کیا ہوا ؟ سر پر خزانہ اور زمین میں دھنسا جا رہا ہے ۔ ان قارون صفت لوگوں کی بھی یہی حالت ہے کہ روپیوں کی تجوری تو سر پر ہے اور ذلیل و خوار ہوئے چلے جا رہے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ بات کہی تھی ان لوگوں نے بھی جو ان سے پہلے تھے پھر انھوں نے جو کچھ کمایا تھا ان کے کچھ کام نہ آیا ۔

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۵۱﴾

فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؛ پس ان کی کمائی کی بُرائیاں تو ان کے سر پر آ گئیں ، ان کے کرتوت ان کے ساتھ رہے اور ہاتھ میں نہ دولت رہی نہ مال رہا ۔ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰٓؤُلَآءِ ؛ اور ان لوگوں میں سے جنھوں نے ظلم و ستم کیا ۔ اپنے آپ کو تباہ کیا ۔ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؛ ابھی ان کی کمائیوں کی بُرائیاں باقی ہیں ۔ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ؛ اور وہ ہمارے ہاتھ سے بھاگ کر کہاں جاتے ہیں ۔ وہ ہم کو کس طرح عاجز کر سکیں گے ، بھاگ کر ہم کو کس طرح تھکا سکیں گے ، ہرا سکیں گے ۔

ترجمہ :- پس ان کی بُری کمائی ان کو پہنچی ۔ اور ان میں سے جن لوگوں نے شرک و کفر کیا (اپنے آپ کو تباہ کیا) ان کو ان کے اعمال کی بُرائی ابھی پہنچنے والی ہے ۔ بھلا یہ ہم کو کس طرح (ہرا سکیں گے) عاجز کر سکیں گے ۔

اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ

ع ۵ ۱۱ ۲

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۲﴾

اَوَلَمْ یَعْلَمُوْا ؛ کیا انھیں معلوم نہیں ۔ کیا یہ نہیں جان چکے ۔ اَنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ ؛ کہ خدا کشادہ کرتا ہے رزق کو۔ لِمَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کے لئے چاہتا ہے ۔ وَیَقْدِرُ ؛ اور تنگ کرتا ہے ۔ یعنی تنگی وفراخیِ رزق خدا ہی کے ہاتھ میں ہے ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ ؛ یقیناً اس میں دلائل ہیں ۔ نشانیاں ہیں ۔ مگر کس کے لئے ۔ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا ان لوگوں کو علم نہیں کہ خدا جس کو چاہتا ہے اس کے رزق کو فراخ کردیتا ہے یا تنگ (روزی کی زیادتی اور کمی دستِ قدرت میں ہے) اس میں ایمانداروں کے لئے نشانیاں ہیں (دلائل ہیں) ۔

قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ ﴿۵۳﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ یٰعِبَادِیْ ؛ اے میرے بندو! عباد کا لفظ خادموں اور غلاموں کے معنے میں بھی آتا ہے ۔ ہوسکتا ہے ۔ یٰعِبَادِیْ ۔ کی ''ی'' سے مُراد خدائے تعالیٰ اور ہوسکتا ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوں ۔ اور عباد سے غلام یا مطیع اور غلام مُراد ہوں ۔ اور ہوسکتا ہے بحیثیت وکیلِ الٰہی ہونے کے یٰعِبَادِیْ کہنے کا حکم دیا گیا ہو ۔ اَلَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِھِمْ ؛ جنھوں نے اپنی ذاتوں پر زیادتی کی ہے ۔ اپنے آپ کو تباہ کرلیا ہے ۔ اسراف اور حد سے بڑھ گئے ہوں ۔ لَا تَقْنَطُوْا ؛ مایوس نہ ہو، نا اُمید نہ ہو ۔ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ ؛ اللہ کی رحمت سے ۔ اِنَّ اللّٰہَ ؛ یقیناً اللہ ۔ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؛ سب گناہ معاف کردیتا ہے، مغفرت کرتا ہے ۔ اپنے دامنِ رحمت میں چھپا لیتا ہے ۔ کسی نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا سب سے زیادہ اُمید دلانے والی آیت کونسی ہے ۔ امامؑ نے فرمایا ۔ عامۃ الناس کہتے ہیں کہ یہ آیت ہے ''لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ'' اور ہمارے خیال میں ہے ''عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ'' یعنی جو چیز مسلمانوں کو نقصان پہنچاتی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار گزرتی ہے ۔ ہم کو یقین ہے کہ آپ کے اُمتی دوزخ میں رہیں گے تو کبھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام سے نہیں بیٹھ سکتے ۔ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ؛ یقیناً وہ غفور رحیم ہے ۔ گناہوں کو معاف کرتا ہے اور رحم وکرم سے درجے اور قرب عطا کرتا ہے ۔

ترجمہ :- تم کہو ۔ اے میرے بندو! جنھوں نے اپنے آپ پر بڑی زیادتی کی ہے : تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو ۔ اللہ تمام گناہ معاف فرماتا ہے یقیناً وہی غفور رحیم ہے ۔

وَاَنِیۡبُوۡۤا اِلٰی رَبِّکُمۡ وَاَسۡلِمُوۡا لَہٗ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَکُمُ الۡعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ ﴿۵۴﴾

وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ ؛ اورتم اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہوجاؤ ، اور اس کی طرف رجوع کرو ۔

باز آ باز آ ، ہر آنچہ ہستی باز آ — گر کافر و گبر و بُت پرستی باز آ
ایں درگہِ ما درگہِ نومیدی نیست — صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

وَاَسْلِمُوْا لَہٗ ؛ اور اس کی اطاعت اختیار کرو ۔ اس کے حوالے ہوجاؤ ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ؛ اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے ۔ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ؛ پھر تم کو کوئی فتح و نصرت نہ دے گا ، کسی قسم کی مدد نہ دے گا ۔

ترجمہ :- اور تم اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو ، اس کی فرماں برداری اختیار کرو اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور تمہارا کوئی یار و مددگار نہ رہے ۔

وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۵۵

وَاتَّبِعُوْٓا ؛ اور اتباع کرو ، پیروی کرو ، مان لو ۔ اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ ؛ اس بہترین وحی اور قرآن کو جو تم پر اُتارا گیا ہے ۔ مِنْ رَّبِّکُمْ ؛ تمہارے رب کے پاس سے ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً ؛ اس سے پہلے کہ تمہارے پاس دفعتہً ، ناگہاں طور پر عذاب آجائے ۔ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ؛ اور تم کو اس کا شعور بھی نہ ہو ، تم کو معلوم تک نہ ہو ، بے خبری میں قیامت آجائے ، موت آجائے ۔

ترجمہ :- (لوگو!) جو بہترین احکام (وحی اور قرآن) تم پر تمہارے رب کے پاس سے اُتر رہا ہے اس کو مان لو اور اس کی اتباع ، پیروی کرو اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تم بے خبر رہو ۔

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ۝۵۶

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ ؛ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص کہہ اُٹھے ۔ یٰحَسْرَتٰی ؛ ہائے افسوس ! افسوس میری خرابی ۔ عَلٰی مَافَرَّطْتُّ ؛ اس کوتاہی پر کہ میں نے کی ہے ۔ اس کمی پر کہ مجھ سے ظاہر ہوئی ہے ۔

دیکھو ! فَرَّطْتُّ میں طآ کو تآ میں ادغام کرو ۔ مگر طآ کا استعلا اور اطباق باقی رہے ۔ مگر طآ کا قلقلہ نہ کیا جائے ۔

فِیْ جَنْبِ اللّٰهِ ؛ خدا کے حق میں اس کے متعلق ۔ اللہ کی طرف ۔ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ؛ اگرچہ میں تمسخر اور ٹھٹا کیا کرتا تھا ۔ میں احکامِ الٰہی کی ہنسی اُڑاتا تھا ۔

ترجمہ :- ایسا نہ ہو کہ کسی کو یہ کہنا پڑے (واحسرتا) ہائے میری تباہی ۔ ان کوتاہیوں پر کہ میں نے خدائے تعالیٰ کے متعلق کی ہیں اور اگرچہ کہ میں تمسخر اور ہنسی کرتا تھا ۔

اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝۵۷

اَوْ تَقُوْلَ ؛ یا یہ کہنا پڑے ۔ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰنِيْ ؛ اگر (کاش) خدا مجھے ہدایت کرتا ، میری رہنمائی فرماتا ۔ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ؛ تو میں بھی متقی اور پرہیزگار ہوتا ۔ خدا ترسوں میں شامل ہوتا ۔ یہاں لَوْ بمعنی کاش ہے ۔

ترجمہ :- یا یہ کہنا پڑے کہ کاش خدا مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا !

اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۵۸

اَوْ تَقُوْلَ ؛ یا یہ کہنا پڑتا ۔ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ ؛ جب عذاب کو دیکھتا ۔ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً ؛ اگر مجھے دوبارہ دنیا میں جانا ہوتا ۔ فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ تو میں بھی نیکوکاروں میں ہوجاتا ۔

ترجمہ :- یا عذاب کو دیکھ کر یہ کہنا پڑتا کاش مجھے پھر جانا ملتا تو میں بھی نیک بندوں میں داخل ہوجاتا ۔

بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۵۹

بَلٰى ؛ کیوں نہیں ۔ اسے خدائے تعالیٰ فرمائے گا ۔ قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ ؛ میری آیتیں تو یقیناً تیرے پاس آچکی تھیں ۔ فَكَذَّبْتَ بِهَا ؛ مگر تو نے انھیں ٹھکرایا ، ان کی تکذیب کی ۔ وَاسْتَكْبَرْتَ ؛ اور تو نے تکبّر کیا ، غرور کیا ، اپنے کو بڑا سمجھا ۔ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ؛ اور تو تو کافروں اور منکروں میں سے تھا ۔

ترجمہ :- کیوں نہیں ۔ (اللہ تعالیٰ فرمائے گا) میرے احکام تجھے پہنچ چکے تھے مگر تو نے ان کی تکذیب کی اور تکبّر کیا اور تو تو منکروں میں سے تھا ۔

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۶۰

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ اور بروزِ قیامت ۔ تَرَى ؛ اے مخاطب تو دیکھے گا ۔ اَلَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے خدا پر جھوٹ باندھا ۔ غلط گوئی کی ۔ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؛ ان کے چہرے سیاہ ہوں گے ، منہ کالے ہوں گے ۔ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ ؛ کیا جہنّم میں نہیں ہے ۔ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ؛ تکبّر کرنے والوں کا مقام ، ان کے رہنے کی جگہ ۔

ترجمہ :- اور قیامت کے دن تو ان لوگوں کو دیکھے گا جنھوں نے خدا پر جھوٹ باندھا۔ ان کے منہ کالے ہیں۔ کیا دوزخ میں تکبّر کرنے والوں کا مقام نہیں ہے؟

وَيُنَجِّى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۚ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾

وَيُنَجِّى اللّٰهُ ؛ اور اللہ نجات دے گا، بچالے گا۔ اَلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا، پرہیزگار تھے۔ بِمَفَازَتِهِمْ ؛ ان کی فائز المرامی کے ساتھ۔ ان کی کامیابی کے ساتھ۔ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ ؛ کہ بُرائی ان کو چھوتک نہ جائے گی، کسی قسم کی تکلیف ان کو نہ پہنچے گی۔ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؛ اور ان کو کسی قسم کا حزن و ملال نہ ہوگا، وہ غمگین نہ ہوں گے۔

ترجمہ :- اور اللہ ان لوگوں کو بچالے گا ان کی کامیابی اور بامُرادی کے ساتھ جو متقی اور خدا ترس تھے۔ ان کو عذاب چھوتک نہ جائے گا اور نہ ان کو کسی قسم کا حزن و ملال ہوگا۔

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ ۖ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿٦٢﴾

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ ؛ اللہ ہر چیز کا خالق ہے، وہی سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّكِيْلٌ ؛ اور وہ ہر شئے کا ذِمّہ دار ہے، متکفل ہے۔

ترجمہ :- اللہ سب کا خالق ہے اور سب کا وکیل ہے (ذِمّہ دار ہے)۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾ ع ۶

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اس کے ہاتھ میں ہیں آسمانوں اور زمین کی کُنجیاں۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اور جن لوگوں نے خدا کے احکام کو نہ مانا، اس کے احکام سے منکر ہوئے۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؛ وہی ہیں خسارہ اور نقصان میں پڑے ہوئے، ٹوٹا اُٹھانے والے۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین کی کُنجیاں خدا کے ہاتھ میں ہیں اور جو خدا کے احکام سے منکر رہے وہی ہیں بڑے خسارے اور نقصان میں۔

قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّىْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو۔ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ ؛ کیا غیر اللہ کے متعلق۔ تَاْمُرُوْنِّىْٓ اَعْبُدُ ؛ تم حکم دیتے ہو کہ عبادت کروں۔ (واو پر مدطویل ہے۔ نونّ غُنہ پر مدطبعی اور یاؔ پر مدمتوسط) اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ؛ اے نادانو!

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو ۔ کیا غیرِ خدا کی عبادت کرنے کا تم مجھے حکم کرتے ہو ۔ اے جاہلو ! (نادانو!)

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۵﴾

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ؛ اور اے پیغمبر ! تم کو یقیناً وحی اور حکم دیا گیا ہے ۔ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ؛ اور ان لوگوں کو بھی جوتم سے پہلے تھے ۔ لَئِنْ اَشْرَكْتَ ؛ کہ اگر تم شرک کرو ۔ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ ؛ تو تمہارے سارے کام اکارت جائیں گے ، تمام اعمال غارت ہوجائیں گے ۔ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ؛ اور تم خسارے میں پڑوگے ، نقصان اور ٹوٹا اُٹھاؤ گے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کو وحی کی گئی تھی اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے تھے کہ اگر تم شرک کروتو تمہارے سارے اعمال غارت ہوجائیں گے ۔ اور تم خسارے میں پڑ وگے (نقصان اُٹھاؤ گے) ۔

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ ؛ نہیں بلکہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو ۔ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ؛ اور خدا کے شکر گزاروں میں رہو ۔

ترجمہ :- نہیں ! بلکہ تم صرف خدا کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرتے رہو ۔

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۗ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ ؛ اور ان لوگوں نے خدا کی کچھ قدر نہیں کی ، اس کی عظمت نہ کی ۔ حَقَّ قَدْرِهٖ ؛ جتنی کہ اس کی عظمت کرنی چاہیئے تھی ۔ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا ؛ اور ساری زمین ۔ قَبْضَتُهٗ ؛ اس کی مُٹھی میں ہے ۔ اس کے قبضہ میں ہے ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ ؛ اور تمام آسمان اس کے دستِ قدرت میں لپٹے ہوئے ہوں گے ۔ سُبْحٰنَهٗ ؛ وہ پاک ہے ۔ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؛ اور اعلیٰ اور برتر ہے ان کے شرک کرنے سے ان کے معبودوں سے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں نے اللہ کی جیسی قدر کرنی چاہیئے تھی نہیں کی ۔ قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی (قبضہ میں ہوگی) اور تمام آسمان اس کے دستِ قدرت میں لپٹے ہوئے ہوں گے ۔ اور خدائے تعالیٰ پاک ہے اور ان کے شرک سے اعلیٰ و ارفع ہے ۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؛ اور جب صور پھونکا جائے گا ۔ فَصَعِقَ ؛ پھر چیخ مار کر بے ہوش ہوجائیں گے ۔کسی کو کسی کی خبر نہ ہوگی ۔ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ ؛ جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں ۔ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؛ مگر جن کو خدا چاہے ۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ موسٰی علیہ السلام کو بے ہوشی نہ ہوگی ۔ کیونکہ وہ ایک دفعہ بے ہوش ہو چکے ہیں ۔ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى ؛ پھر دوبارہ نفخ صور ہوگا ، بگل بجے گا ، نرسنگھا پھونکا جائے گا ۔ فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ؛ تو سب کھڑے دیکھتے ہوں گے ۔

ترجمہ :- اور صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جو لوگ ہیں سب بے ہوش ہوجائیں گے مگر جس کو خدا چاہے ۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سب کھڑے دیکھتے ہوں گے ۔

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۹﴾

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا ؛ اور نورِ الٰہی سے زمین چمک اُٹھے گی ، روشن ہوجائے گی ۔ وَوُضِعَ الْكِتٰبُ ؛ اور سامنے اعمال نامے دھرے جائیں گے ۔ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ ؛ اور پیغمبر اور شہداء حاضر کئے جائیں گے ۔ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ ؛ اور ان میں حق حق فیصلہ کیا جائے گا ، سچ اور انصاف کے مطابق تصفیہ ہوگا ۔ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ؛ اور ان پر کسی قسم کا ظلم روا نہ رکھا جائے گا ۔

ترجمہ :- اور زمین نورِ الٰہی سے روشن ہوجائے گی ۔ اعمال نامے سامنے دھرے ہوں گے ۔ پیغمبر اور شہدا حاضر دربارِ الٰہی کئے جائیں گے ۔ اور ان میں حق حق فیصلہ کیا جائے گا ۔ اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا ۔

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۰﴾ ع ۷

وَوُفِّيَتْ ؛ اور کافی وافی بدلہ دیا جائے گا ۔ كُلُّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص کو ۔ مَا عَمِلَتْ ؛ ان اعمال کا کہ اس نے کئے ہیں ۔ وَهُوَ اَعْلَمُ ؛ اور وہ خوب علم رکھتا ہے ۔ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ؛ ان کاموں کا کہ وہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ہر شخص کو اس کے کاموں کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور اللہ ان کے کاموں سے بخوبی واقف ہے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٧١﴾

وَسِيْقَ ؛ اور ہانکا گیا۔ سَاقَ ۔ يَسُوْقُ ۔ سَوْقًا ؛ ہانکنا۔ سِيَاق كَلَامْ ؛ ربط اور کلام کی روانی۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جن لوگوں نے کفر کیا۔ اِلٰى جَهَنَّمَ ؛ دوزخ کی طرف۔ زُمَرًا ؛ زُمرے زُمرے۔ گروہ گروہ۔ جتھے جتھے۔ حَتّٰى اِذَا جَآءُ وْهَا ؛ یہاں تک کہ جب دوزخ کو پہنچ جائیں گے۔ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا ؛ اور اس کے دروازے کھولے جائیں گے۔ کُھل جائیں گے۔ وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا ؛ ان سے خزانہ دار کہیں گے۔ خَزَنَةٌ ؛ نگہبان۔ داروغہ۔ وہ فرشتے جو دوزخ پر متعین ہیں۔ جمع خَازِن۔ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ ؛ کیا تم میں سے تمہارے پاس پیغمبر آئے نہیں تھے۔ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ ؛ تم کو پڑھ کر سُناتے تھے۔ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ ؛ تمہارے رب کی آیتیں۔ کلام اللہ۔ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ ؛ اور تم کو ڈراتے تھے، تم کو پہلے ہی سے اطلاع دیتے تھے۔ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؛ اس دن کے آنے کی۔ وہ تم کو قیامت کے آنے کی اطلاع دیتے تھے۔ قَالُوْا بَلٰى ؛ وہ کہیں گے۔ جی کیوں نہیں۔ وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؛ مگر ہو کر رہا عذاب کا حکم۔ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں پر۔

ترجمہ :- اور (قیامت میں) کافر دوزخ کی طرف ٹولی ٹولی ہانکے جائیں گے (روانہ کئے جائیں گے) یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور دوزخ کے نگہبان ان سے کہیں گے۔ کیا تمہارے پاس تم میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے۔ (جو خود تمہاری طرح آدمی تھے) خدا کے احکام تم کو سُناتے تھے۔ اور اس دن (یعنی قیامت) کے آنے کی اطلاع دیتے تھے اور ڈراتے تھے؟ (دوزخی) کہیں گے، کیوں نہیں۔ مگر کافروں پر عذاب کا حکم ہو کر رہا۔

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٧٢﴾

قِيْلَ ؛ کافروں سے کہا گیا۔ اُدْخُلُوْآ اَبْوَابَ جَهَنَّمَ ؛ تم دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛

اس میں تم ہمیشہ رہو گے (خدا کو مانتے نہ تھے۔ لہذا حبسِ دوام کی سزا دی گئی) فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ؛ پھر تکبّر کرنے والوں کا کیا بُرا مقام ہے۔ تم اپنے آپ کو خدا کی فرماں برداری سے اعلیٰ و ارفع سمجھتے تھے۔ اب ذرا اس کا تماشہ دیکھو۔ کچھ مزہ بھی چکھو۔

ترجمہ :- (اور) ان سے کہا جائے گا دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ اب تم اس میں ہمیشہ کے لئے رہو گے۔ پس تکبّر کرنے والوں کا کیا بُرا مقام ہے۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۷۳

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ؛ اور روانہ کئے گئے، ہانکے جائیں گے وہ لوگ جو خدا ترس تھے۔ رَبَّهُمْ ؛ اپنے رب سے ڈرتے تھے، متّقی تھے، جن کو خوفِ خدا تھا۔ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؛ جنت کی طرف، گروہ گروہ، ٹولی ٹولی، جھتے جھتے۔ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا ؛ یہاں تک کہ وہ جنت تک جب پہنچ جائیں گے۔ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا ؛ اور جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا ؛ اور جنت کے منتظمین ان سے کہیں گے۔ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ؛ تمہارے لئے بڑی سلامتی ہے، تم خوب سلامت رہو۔ طِبْتُمْ ؛ تم اچھے رہو، خوش حال رہو، تمہاری زندگی پاک و صاف رہے، اس میں تکلیف کی آمیزش نہ ہو۔ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ؛ اب اس میں ہمیشہ کے لئے جاؤ۔ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

ترجمہ :- اور خدا ترس لوگ جنت کی طرف جماعت جماعت روانہ کئے جائیں گے۔ حتّٰی کہ وہ جنت کو پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے منتظم ان سے کہیں گے تم سلامت رہو اور خوش حال بسر کرو۔ اب تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاۗءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۷۴

وَقَالُوْا ؛ اور جنّتی کہیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؛ خدا کا شکر ہے۔ الحمد للہ۔ اَلَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ ؛ جس نے اپنا وعدہ ہمارے حق میں سچا کر کے دکھایا۔ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ ؛ اور ہم کو جنت کی زمین کا وارث اور مالک بنایا۔ نَتَبَوَّاُ ؛ ہم رہتے ہیں، مقام کرتے ہیں۔ مِنَ الْجَنَّةِ ؛ جنت سے۔ حَيْثُ نَشَاۗءُ ؛ جہاں چاہیں۔ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ؛ پھر بہتر عمل کرنے والوں کا بہتر اجر ہے۔

ترجمہ :- اور (جنّتی) کہیں گے اللہ کا شکر ہے۔ جس نے اپنے وعدہ کو ہمارے لئے سچا کر کے دکھایا اور ہم کو سرزمینِ جنت کا وارث بنایا۔ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں پھرتے ہیں، رہتے ہیں۔ پس عمل کرنے والوں کا کیا بہتر اَجر اور ثواب ہے۔

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ

وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۵﴾

ع ۸ ۵ ۵

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ ؛ اور پیغمبر! تم فرشتوں کو دیکھو گے گھیرے ہوئے تختِ حکومتِ الٰہی کے اطراف۔ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ؛ اپنے پروردگار کی تسبیح اور حمد کرتے ہوں گے۔ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ ؛ اور ان میں حق حق فیصلہ کیا گیا۔ راستی اور انصاف سے۔ اور ٹھیک ٹھیک حکم دیا گیا۔ تصفیہ کیا گیا۔ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ اور سب نے کہا۔ الحمد للہ رب العالمین۔ رب العالمین ہی حمد و شکر کے لائق ہے۔ اسی کے گُن گانا چاہیئے۔ اور اُسی کے احسان ماننا چاہیئے۔

ترجمہ :- (اے مخاطب!) تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرشِ (رب العٰلمین) کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اپنے رب کی تسبیح اور تحمید کرتے ہیں۔ ان میں حق حق فیصلہ کیا گیا۔ اور کہتے ہیں الحمد للہ رب العالمین۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ مومن مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پچاسی (۸۵) آیتیں اور نو (۹) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾

یہ بھی آیاتِ متشابہات میں سے ہے، یہ پوری آیت ہے۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۲﴾

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ ؛ یہ نوشتۂ اِلٰہی ہے جو اُتارا گیا ہے۔ مُنَزَّلْ مِنَ اللّٰه کتاب ہے۔ اس کتاب کو خدا نے اُتارا ہے۔ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ؛ جو زبردست بھی ہے اور خبردار بھی ہے۔ عزت والا بھی ہے جاننے والا بھی ہے۔

ترجمہ :- یہ خدائے عزیز و علیم کی اُتاری ہوئی کتاب ہے ۔

غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَ قَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ۙ ذِی الطَّوْلِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝۳

غَافِرِ الذَّنْبِ ؛ وہ گناہ معاف کرتا ہے ۔ خطاؤں کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپا لیتا ہے ۔ وَقَابِلِ التَّوْبِ ؛ اور توبہ قبول کرتا ہے ۔ (اس کی ایک ہی صفت نہیں ہے ۔ نرم کے ساتھ گرم بھی ہے ۔) شَدِیْدِ الْعِقَابِ ؛ سخت عقوبت اور سزا بھی دیتا ہے ۔ ذِی الطَّوْلِ ؛ وہ قدرت اور انعام و اکرام والا بھی ہے ۔ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوا کوئی برحق معبود نہیں ۔ سچ تو یہ ہے کہ سب خدا کے لئے ہیں ۔ اسی کے سامنے گردنِ تسلیم خم کرتے ہیں ، مگر نادان خدا کو پتھروں میں مقید سمجھتے ہیں ۔ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ؛ سب کا انجام اُسی کی طرف ہے ۔ اُسی کے دربار میں دوبارہ حاضر ہونا ہے ۔ یہ احتیاج کا سلسلہ خدا ہی تک پہنچ کر رہ جاتا ہے ۔

ترجمہ :- وہ خطا پوش ہے (گناہ بخشنے والا ہے) وہی توبہ قبول کرنے والا ہے ۔ مگر سخت عقوبت کرنے والا بھی ہے ۔ وہ بڑا مقدور والا سخی داتا بھی ہے ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ سب کا انجام اُسی تک ہے ۔

مَا یُجَادِلُ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَلَا یَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِی الْبِلَادِ ۝۴

مَا یُجَادِلُ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتوں میں جنگ و جدل نہیں کرتے ۔ بحث و مباحثہ نہیں کرتے ۔ اِلَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ مگر جو منکر ہیں ، کافر ہیں ۔ فَلَا یَغْرُرْكَ ؛ پھر کہیں تم کو دھوکہ میں نہ ڈالے ، غرور میں نہ ڈالے ۔ تَقَلُّبُهُمْ فِی الْبِلَادِ ؛ ان کا چلتے پھرتے رہنا شہروں میں ۔

ترجمہ :- کفّار کے سوا کوئی اللہ کی آیتوں میں جنگ و جدل نہیں کرتا ۔ تمہیں ان کا شہروں میں چلنا پھرنا دھوکے میں نہ ڈالے ۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَ هَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِیَاْخُذُوْهُ وَ جٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَیْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۵

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ ؛ ان سے پہلے اوروں نے بھی تکذیب کی تھی ۔ جھوٹ سمجھا تھا ۔ قَوْمُ نُوْحٍ ؛ نوح کی قوم نے ۔

وَالْاَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ ؛ اور ان کے بعد چند اور گروہوں نے بھی ، جیسے عاد وثمود وغیرہ ۔ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍ ؛ اور ہر ایک اُمّت اور گروہ نے ارادہ کیا ۔ بِرَسُوْلِهِمْ ؛ اپنے پیغمبروں کے متعلق ۔ لِيَاْخُذُوْهُ ؛ کہ ان کو گرفتار کرلیں ، پکڑلیں ۔ وَجَادَلُوْا بِالْبَاطِلِ ؛ اور باطل پر جنگ و جدل کریں ، جھوٹ کولڑ جھگڑ کے ثابت کریں ۔ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ ؛ اور پکی اور سچی بات کو ہلادیں ، متزلزل کردیں ، ڈگمگا دیں ۔ لغزش میں ڈال دیں ۔ مگر کیا ہوا ؟ فَاَخَذْتُهُمْ ؛ پھر میں نے ان کو گرفتار کرلیا ۔ ان کو پکڑلیا ۔ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ؛ پھر میرا عذاب کیسا تھا ۔ کچھ معلوم ہے میں نے ان کو کیسی سزا دی ؟

ترجمہ :- ان سے پہلے قومِ نوح اور ان کے بعد اور چند گروہوں نے بھی تکذیب کی تھی ۔ اور ہر ایک گروہ یہ چاہتا تھا کہ اپنے پیغمبر کو گرفتار کرلے ۔ اور (بیہودہ شبہات سے) غلط باتوں سے جھگڑیں ۔ وہ حق کو متزلزل کرنا چاہتے تھے (حق پرستوں میں لغزش پیدا کرنا چاہتے تھے) مگر میں نے ان کو پکڑلیا ، پھر میرا عذاب کیسا ہوا (تمہیں کچھ خبر ہے ؟)

وقف لازم

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝۶

وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ ؛ اور ایسے ہی ہوکر رہا ۔ كَلِمَتُ رَبِّكَ ؛ فرمان تمہارے رب کا ۔ خدا کا حکم پورا ہوکر ہی رہا ۔ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کافروں پر ، ان لوگوں پر جو مانے نہیں ۔ انکار پر اڑے رہے ۔ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ؛ کہ یہ ہیں دوزخی ۔

ترجمہ :- اور اسی طرح کافروں پر خدا کی بات پوری ہوکر رہی کہ وہ دوزخی ہیں ۔

وقف النبی ﷺ ۱۲

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۷

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ ؛ وہ فرشتے جو عرشِ الٰہی کو اُٹھائے ہوئے ہیں ۔ عرشِ الٰہی کے حامل ہیں ۔ وَمَنْ حَوْلَهٗ ؛ اور وہ لوگ بھی جو عرشِ الٰہی کے اطراف ہیں ۔ کیا کرتے ہیں ؟ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ؛ اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں ۔ اس کو عیوب سے پاک سمجھتے ہیں ۔ اور لائقِ تعریف جانتے ہیں ۔ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؛ اور اس کے ہونے پر یقین رکھتے ہیں ، ایمان رکھتے ہیں ۔ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور یہ فرشتے ایمانداروں کے لئے استغفار کرتے ہیں ۔ مغفرت طلب کرتے ہیں ۔ کیا کہتے ہیں ؟ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا ؛ تیری رحمت میں ، تیرے علم میں ہر شئے کی سمائی ہے ۔ نہ تیری رحمت کوتاہ ہے نہ تیرا علم ۔ فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا ؛ پس تو توبہ کرنے والوں کی مغفرت کردے ،

اُن کی خطاؤں سے درگزر کردے ۔ وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ ؛ اور جنھوں نے تیرا راستہ اختیار کیا، تیرے دین کی اتباع اور پیروی کی ۔ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ؛ اور ان لوگوں کو دوزخ کے عذاب سے بچا ۔

ترجمہ :- حاملانِ عرش اور وہ (فرشتے) جو عرش کو گھیرے ہوئے ہیں اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں، ایمان رکھتے ہیں اور ایمانداروں کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہیں ۔ اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور علم ہر شئے کی سمائی اور وسعت رکھتے ہیں، لہذا توبہ کرنے والوں اور تیری راہ چلنے والوں کی مغفرت کردے اور ان کو عذابِ دوزخ سے بچا ۔

رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ
وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۙ﴿۸﴾

رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب! ہمارے پروردگار ۔ وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ؛ اور ان کو ہمیشہ رہنے کی جنتوں میں داخل کر ۔ اَلَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ ؛ جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے ۔ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ ؛ اور ان کو بھی جو نیک تھے ۔ ان کے باپ دادا اور ان کی بیویاں اور ران کے بچّے ۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ؛ بے شک تو ہی ہے عزت والا، حکمت والا ۔

ترجمہ :- خدایا! اور ان (نیکوں) کو دائمی رہنے والی جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان نیک لوگوں کو بھی جنت میں داخل کر جو ان کے باپ دادا، ان کی بی بیاں اور ان کی اولاد ہیں ۔ یقیناً تو ہی عزت وحکمت والا ہے ۔

وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۠﴿۹﴾ ع ۲

وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؛ یہاں سَیِّاٰتْ سے مُراد گناہ نہیں ہے بلکہ ناگوار باتیں، تکلیف دہ باتیں ہیں ۔ اور تو ان جنتیوں کو بُرائیوں سے بچا ۔ عقوبتوں سے محفوظ رکھ ۔ تکالیف سے حفاظت کر ۔ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ ؛ اور تو اس دن یعنی قیامت کے دن جس کو عقوبتوں اور تکلیفات سے بچالے ۔ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؛ پس تو نے اس پر بڑا رحم کیا ۔ وَذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ؛ اور یہی بڑی کامیابی اور فائز المرامی ہے، بامُرادی ہے ۔

ترجمہ :- اور ان کو بُرائیوں سے بچا (سزاؤں سے محفوظ رکھ) اور قیامت کے دن تُو جس کو سزاؤں سے محفوظ رکھے تو تُو نے اس پر بڑا ہی رحم کیا اور یہی ہے بڑی کامیابی اور بامُرادی ۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللَّهِ أَكْبَرُ مِن مَّقْتِكُمْ أَنفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ⑩

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ بے شک وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ۔ انکار کیا ۔ يُنَادَوْنَ ؛ ان سے پکار کر کہا جائے گا ۔ لَمَقْتُ اللّٰهِ ؛ البتہ خدا کی بیزاری ۔ اس کی ناخوشی ۔ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؛ تمہاری اپنی ناخوشی سے زیادہ بڑی ہے ۔ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ ؛ جب کہ تم دنیا میں ایمان کی طرف بُلائے جاتے تھے ۔ فَتَكْفُرُوْنَ ؛ اور تم کفر اور انکار کئے جاتے تھے ۔

ترجمہ :- یقیناً کافروں سے پکار کر کہا جائے گا خدا کی ناخوشی تمہاری ناخوشی سے زیادہ ہے جب کہ تم ایمان کی طرف بُلائے جاتے تھے اور تم انکار کرتے تھے ۔

قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ⑪

قَالُوْا ؛ کافر کہیں گے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے پروردگار ! اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ ؛ تو نے دو دفعہ ہم کو موت دی ۔ مُردہ رکھا ۔ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ ؛ اور دو دفعہ حیات بخشی ۔ زندہ رکھا ۔ پہلے ہم معدوم تھے ۔ پھر دنیا سے گزرنے کے بعد معدوم ہوئے ۔ یہ دو موتیں ہیں ۔ دنیا میں رہنا اور قیامت میں دوبارہ زندہ ہونا ۔ یہ دو زندگیاں ہیں ۔ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا ؛ اب ہم اپنی خطاؤں کا اعتراف کرتے ہیں ۔ فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ؛ تو کیا یہاں سے نکلنے کی کوئی سبیل ہے ، کوئی راہ ہے ؟ کوئی صورت ہے ؟

ترجمہ :- (کفّار) کہیں گے خدایا ! تو نے ہم کو دو دفعہ موت دی اور دو ہی دفعہ حیات ۔ ہم اپنے قصوروں کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا اس حالت سے نکلنے کی کوئی سبیل ہے ۔

ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ⑫

ان سے کہا جائے گا ۔ ذٰلِكُمْ ؛ یہ حال یہ واقعہ ۔ یہ عذاب ۔ بِاَنَّهٗ ؛ اس وجہ سے ہے ۔ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ ؛ جب صرف خدا کو پکارا جاتا ۔ اس کا نام لیا جاتا ۔ اس کا ذکر کیا جاتا ہے ۔ كَفَرْتُمْ ؛ تو تم کفر کرتے ، انکار کرتے ، نہ مانتے ۔ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ؛ اور اگر خدا کے ساتھ شرک کیا جاتا تو تم یقین کرتے ، مان لیتے ۔ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ ؛ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے اُسی کا حکم چلے گا ۔ کیسا خدا ؟ اَلْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ؛ اعلیٰ مرتبہ والا ، بڑا ، بزرگ ۔

پہلے عدم پھر زندگی (ایک موت ایک حیات) پھر موت پھر اُٹھایا جانا (دوسری موت اور دوسری حیات)

ترجمہ :- یہ (سب تم پر کیوں ہو رہا ہے) اس وجہ سے کہ جب تمہارے سامنے صرف خدا کا ذکر کیا جاتا تو تم کفر کرتے ، انکار کرتے ۔ اور جب اس کے ساتھ شرک کیا جاتا تو تم یقین لاتے ۔ اب فیصلہ کرنا اللہ کے ہاتھ میں ہے ۔ جو اعلیٰ و اکبر ہے (بلند مرتبہ والا اور بزرگ ہے) ۔

هُوَ الَّذِىْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ۭ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾

هُوَ الَّذِىْ ؛ وہی ہے جو ۔ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ؛تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے ۔ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ ؛ اورتمہارے لئے نازل کرتا ہے ۔ اُتارتا ہے ۔ مِنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؛ آسمان سے رزق ۔ روزی ۔ وَمَا يَتَذَكَّرُ ؛ اور اس سے نصیحت نہیں لیتا ،سوچتا سمجھتا نہیں ۔ غور وفکر نہیں کرتا ۔ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ؛ مگر جو خدا کی طرف متوجہ ہوتا اور اس کی طرف رجوع کرتا ہے ۔

ترجمہ :- وہی ہے جو تم کو اپنی نشانیاں دکھلاتا ہے اور آسمان سے تمہارے لئے رزق نازل کرتا ہے (کھلاتا ہے پلاتا ہے) مگر اس سے نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو خدا کی طرف متوجہ رہتے ہیں ۔

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

فَادْعُوا اللّٰهَ ؛ پس اللہ کو پکارو ، اس سے دُعائیں مانگو ۔ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؛ خالص اطاعت وفرماں برداری کے ساتھ ۔ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ؛ اگر چہ کافر بُرا مانیں ۔ ان کے بُرا ماننے سے ہوتا کیا ہے؟

ترجمہ :- اب تم پوری اطاعت اور پورے اعتقاد کے ساتھ خدا کو پکارو ۔ کافر بُرا مانیں تو مانیں ۔

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِى الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ
عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ؛ اس کے درجے بلند ہیں ۔ ذُو الْعَرْشِ ؛ وہ عرش کا مالک ہے ۔ اقتدارِ اعلیٰ اس کے ہاتھ میں ہے ۔ يُلْقِى الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ ؛ وہ اپنے فرمان سے (وحی ۔ ایمان کی جان ہے) روح اور قوت بخشتا ہے ۔ جوش پیدا کرتا ہے ۔ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس شخص میں چاہے ۔ مِنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں میں سے ۔ لِيُنْذِرَ ؛ تا کہ ڈرائے ۔ يَوْمَ التَّلَاقِ ؛ ملاقات کے دن یعنی قیامت کے روز سے ۔

ترجمہ :- وہ بڑے مرتبوں والا ہے ۔ عرشِ حکومت کا مالک ہے ۔ اپنے فرمان سے اپنے بندوں میں سے جس میں چاہتا ہے وحی ، روح جوش پیدا کرتا ہے تا کہ قیامت کے دن سے ڈرائے ۔

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾

يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ؛ جس دن سب نکل کھڑے ہوں گے ۔ سامنے موجود ہوں گے ۔ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ ؛ خدا سے مخفی نہ رہے گا ۔ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؛ ان سے کچھ ۔ ان کی ذرا ذرا سی بات سے خدا واقف رہے گا ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؛ آج کس کی سلطنت اور بادشاہی ہے؟ کوئی جواب دینے والا نہیں ہے ۔ خود ہی فرمائے گا ۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ؛ آج حکومت تو صرف اللہ ہی کی ہے جو یکتا ہے زبردست ہے اس کا زور اس کا دباؤ سب پر ہے ۔

ترجمہ :- جس دن سب سامنے حاضر ہوں گے ۔ خدا سے ان کی کوئی بات چھپی ہوئی نہ رہے گی ۔ آج کس کی بادشاہی ہے؟ صرف ایک خدا کی جو زبردست ہے ۔

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۚ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾

اَلْيَوْمَ ؛ آج ۔ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص کو جزا دی جائے گی ۔ بِمَا كَسَبَتْ ؛ اس چیز کی کہ اس نے کمائی تھی ۔ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؛ آج کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا ۔ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ؛ یقیناً اللہ جلد حساب لینے والا ہے ۔

ترجمہ :- آج ہر شخص کو اس کے اعمال کی جزا دی جائے گی ۔ آج کسی قسم کا ظلم نہ ہوگا ۔ یقیناً اللہ جھٹ پٹ حساب لینے والا ہے ۔

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۚ۬
مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ﴿١٨﴾

وَاَنْذِرْهُمْ ؛ پیغمبر! انھیں ڈراؤ ۔ خبر سُنا دو ۔ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ ؛ آنے والی مصیبت کے دن کی ۔ قیامت کی ۔ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ ؛ سب کے دل گلوں کے پاس آ جائیں گے ، کلیجے مُنہ کو آ جائیں گے ۔ كٰظِمِيْنَ ؛ وہ غم میں گھٹ گھٹ جائیں گے ۔ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ ؛ ظالموں اور کافروں کا کوئی دوست نہ رہے گا ۔ وَلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ؛ اور نہ ایسا سفارشی ہوگا کہ مانا جائے گا ، اس کی سُنی جائے ، اس کی اطاعت کی جائے ۔

ترجمہ :- تم (ان سے بیان کردو) انھیں قیامت کے آنے کی خبر دے دو ۔ جب کہ کلیجے مُنہ کو آ جائیں گے ۔ اور وہ غم کے گھونٹ گھونٹ پیتے ہوں گے ۔ اور ظالموں کا نہ کوئی دوست رہے گا نہ قابلِ قبول سفارشی ۔

يَعۡلَمُ خَآئِنَةَ الۡاَعۡيُنِ وَمَا تُخۡفِى الصُّدُوۡرُ ﴿۱۹﴾

يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ ؛ وہ آنکھوں کی چوری سے واقف ہے ۔ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ ؛ اورسینوں میں جو راز چھپائے جاتے ہیں اس سے بھی وہ واقف ہے ۔

ترجمہ :- وہ نگاہ کی چوری اور سینوں کے رازوں سے بھی واقف ہے ۔

وَاللّٰهُ يَقۡضِىۡ بِالۡحَـقِّ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا يَقۡضُوۡنَ بِشَىۡءٍ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ ﴿۲۰﴾ ع ۲ / ۱۱ / ۷

وَاللّٰهُ يَقْضِىْ بِالْحَقِّ ؛ اور اللہ انصاف سے فیصلہ کرتا ہے ۔ اس کا حکم برحق رہتا ہے ۔ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ اور وہ لوگ جو خدا کے سوائے ، اس کو چھوڑ کر ، دوسروں کو پکارتے ہیں ۔ لَا يَقْضُوْنَ بِشَىْءٍ ؛ وہ کسی قسم کا فیصلہ نہیں کر سکتے ۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ؛ بے شک اللہ ہی سب کی باتیں سنتا ہے ۔ سب کو دیکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اور اللہ ہی حق حق فیصلہ کرتا ہے اور جو خدا کو چھوڑ کر اوروں کو پکارتے ہیں وہ تو کچھ بھی حکم نہیں دے سکتے ۔ یقیناً اللہ ہی سمیع و بصیر ہے (سنو ! وہ سننے والا اور بینا ہے) ۔

اَوَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَيَنۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيۡنَ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ‌ؕ كَانُوۡا هُمۡ اَشَدَّ مِنۡهُمۡ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِى الۡاَرۡضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوۡبِهِمۡ‌ؕ وَمَا كَانَ لَهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ مِنۡ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ؛ کیا انھوں نے زمین کی کچھ سیر نہیں کی ۔ کیا ملک ملک نہیں پھرے ؟ فَيَنْظُرُوْا ؛ کہ وہ دیکھیں ۔ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ کیا ہوا انجام ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے ۔ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ ؛ اور وہ ان سے زیادہ زبردست تھے ۔ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِى الْاَرْضِ ؛ بہ لحاظ قوت کے اور بہ لحاظ زمین میں نشانیاں چھوڑنے کے ۔ ان کے آثارِ قدیمہ بہت زیادہ تھے ۔ ان کے زمانہ میں بہت زراعت ہوئی تھی ۔ بہت سے بڑے بڑے مکانات بنائے گئے تھے ۔ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؛ پس خدا نے ان کے گناہوں کی وجہ سے مواخذہ کیا ، ان کو گرفتار کرلیا ، ان کو پکڑلیا ۔ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ؛ اور ان کو اللہ کے ہاتھ سے کوئی بچانے والا نہ تھا ۔ اس کے غضب سے کوئی دُور کرنے والا نہ تھا ۔

ترجمہ :- کیا انھوں نے زمین میں سیر نہیں کی ؟ پھر دیکھتے کہ ان سے پہلے جو لوگ تھے ان کا کیا انجام ہوا ۔

وہ ان سے قوی تھے اور زمین میں ان کے آثار بہت زیادہ تھے مگر خدا نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو گرفتار کرلیا۔ اور ان کو اللہ سے کوئی بچانے والا نہ تھا۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۲۲

ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ ؛ یہ کیوں ہوا ؟ اس وجہ سے کہ یہ لوگ ۔ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ ؛ ان کے پاس ان کے پیغمبر آئے ۔ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ معجزے اور دلائل لائے ۔ فَكَفَرُوْا ؛ تو یہ کفر اور انکار کرتے رہے ۔ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؛ پس اسی واسطے خدا نے ان کو پکڑلیا ، گرفتار کرلیا۔ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؛ یقیناً اللہ قوی ہے ، سخت عقوبت اور سزا دینے والا ہے ۔

ترجمہ :- یہ اس وجہ سے کہ ان کے پاس پیغمبر آتے اور واضح دلائل لاتے تو یہ ہرگز نہ مانتے لہذا خدا نے ان کو گرفتار کرلیا ۔ یقیناً وہ قوی ہے ۔ سخت عذاب کرنے والا ہے ۔

چنانچہ :-

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۳

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى ؛ اور بے شک ہم نے موسٰی کو بھیجا تھا ۔ بِاٰيٰتِنَا ؛ اپنی واضح نشانیوں اور ظاہر معجزات کے ساتھ ۔ وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؛ اور صاف صاف حجت کے ساتھ ۔ دلیل و برہان کے ساتھ ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے موسٰی کو اپنی نشانیوں اور واضح حجت کے ساتھ بھیجا تھا ۔

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝۲۴

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ قَارُوْنَ ؛ (کس کے پاس بھیجا تھا ؟) فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف ۔ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ؛ پھر ان لوگوں نے کہا ، یہ تو جھوٹا جادوگر ہے ۔

ترجمہ :- فرعون اور ہامان اور قارون کے پاس (بھیجا) تو انھوں نے کہا یہ تو جھوٹا جادوگر ہے ۔

فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَاۗءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَاۗءَهُمْ ۭ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝۲۵

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ ؛ پھر جب موسٰی اُن لوگوں کے پاس دینِ حق لے کر پہنچے ۔ مِنْ عِنْدِنَا ؛ ہمارے پاس سے ۔ ہماری طرف سے ۔ قَالُوْا ؛ ان فرعونیوں نے کہا ۔ اُقْتُلُوْا ؛ مار ڈالو ۔ اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ؛ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اس کے ساتھ ، مسلمانوں کے بچوں کو موسٰی کے ساتھ ختم کردو ۔ وَاسْتَحْیُوْا نِسَآءَهُمْ ؛ اور حیات بخشی کرو ان عورتوں کی ، ان کو جیتی رکھو ۔ وَمَا كَیْدُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ؛ اور کافروں کی ساری تدبیریں گمراہی میں ہیں ۔

ترجمہ :- پھر جب (موسٰی) مذہبِ حق لے کر ان کے پاس پہنچے جو ہمارا دیا ہوا تھا تو ان لوگوں نے کہا مسلمانوں کے مَرد بچوں کو ان کے (موسٰی کے) ساتھ مار ڈالو ۔ اور ان کی عورتوں کو جیتی رکھو ۔ اور کافروں کی ساری تدبیریں گمراہی کی ہیں ۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰی وَلْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ؛ اور فرعون نے کہا ۔ ذَرُوْنِیْ ؛ مجھے چھوڑو ۔ اَقْتُلْ مُوْسٰی ؛ کہ میں موسٰی کو مار ڈالوں ۔ وَلْیَدْعُ رَبَّهٗ ؛ اور موسٰی اپنے رب کو پکارے ۔ اِنِّیْٓ اَخَافُ ؛ میں ڈرتا ہوں ۔ اَنْ یُّبَدِّلَ دِیْنَكُمْ ؛ کہ تمہارے دین اور مذہب کو بدل نہ ڈالے ۔ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ؛ یا زمین میں فساد پیدا نہ کردے ، خرابی نہ ڈال دے ۔

ترجمہ :- فرعون نے کہا مجھے چھوڑو کہ میں موسٰی کو مار ڈالوں اور وہ اپنے خدا کو پکارتا رہے ۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ کہیں تمہارے دین کو بدل نہ دے ۔ یا روئے زمین پر شر و فساد نہ پھیلا دے ۔

وَقَالَ مُوْسٰٓی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ ع ۳ ۷ ۸

وَقَالَ مُوْسٰی ؛ اور موسٰی نے کہا ۔ اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ ؛ میں اپنے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں جو تمہارا بھی پروردگار ہے ۔ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ ؛ ہر سرکش اور تکبّر اور غرور کرنے والے سے ۔ یعنی تجھ سے ۔ لَا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ؛ جو قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا ۔

ترجمہ :- اور موسٰی نے کہا ۔ میں اپنے اور تمہارے خدا کی پناہ لے چکا ہوں ہر مغرور اور متکبّر کے شر سے جو یوم الحساب (یعنی قیامت کے دن) پر یقین نہیں رکھتا ۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰهُ

وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ؛ اور ایک ایماندار شخص نے کہا۔ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ ؛ جو فرعون کے متعلقین سے تھا۔ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗ ؛ اور اپنے ایمان کو چھپاتا تھا۔ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا ؛ کیا تم اس شخص کے قتل کے درپے ہو۔ اس کو مار ڈالنا چاہتے ہو۔ اَنْ يَّقُوْلَ ؛ اس بات کے کہنے پر۔ اس وجہ سے کہ وہ کہتا ہے۔ رَبِّيَ اللّٰهُ ؛ میرا رب تو اللہ ہے۔ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ اور تمہارے پاس آیا ہے لے کر واضح دلائل، کھلے معجزے۔ مِنْ رَّبِّكُمْ ؛تمہارے رب کے پاس سے۔ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا ؛ اگر وہ جھوٹا ہے۔ فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ؛ تو اس کے جھوٹ کا وبال اس پر پڑے گا، اُسی کا نقصان ہوگا۔ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا ؛ اور اگر وہ سچا ہے۔ يُصِبْكُمْ ؛ تو تم کو پہنچ جائے گا۔ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؛ کچھ نہ کچھ وہ عذاب جس کا وہ وعدہ کر رہا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ ؛ بے شک اللہ ہدایت نہیں کرتا۔ راستہ پر نہیں لگاتا۔ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ؛ اس شخص کو جو حد سے بڑھ گیا ہو اور جھوٹا بھی ہو۔ خواہ فرعون ہو خواہ موسیٰ یہ تو کلیہ کی بات ہے۔

ترجمہ :- اور فرعون کی قوم میں سے ایک ایماندار شخص جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کہنے لگا کیا تم اس شخص کو مار ڈالنا چاہتے ہو اس کے صرف یہ کہنے پر کہ رب میرا اللہ ہے۔ حالانکہ تمہارے رب کی طرف سے وہ تمہارے پاس واضح دلائل اور کھلے معجزے لایا ہے اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اس کے جھوٹ کا وبال پڑے گا (اسی کا نقصان ہوگا)۔ اور اگر وہ سچا ہے تو تم کو اس عذاب سے جس کا وعدہ کرتا ہے کچھ تو پہنچ جائے گا۔ یقیناً اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں کرتا جو حد سے تجاوز کر گیا ہو اور جھوٹا بھی ہو۔

صاحبو ! اس شخص نے جو فرعون کی قوم سے تھا اور اپنے دین کو چھپاتا تھا جھوٹ تو نہ کہا۔ جھوٹی قسمیں تو نہ کھائیں۔ پیشوایانِ مذہب جن کی شان ہے بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ ؛ جنھوں نے خدا کے واسطہ اپنی جانیں تک قربان کیں۔ انھوں نے ہرگز اپنے ایمان کو چھپا کر جھوٹ باتیں نہیں کیں۔ حضرت امام حسین علیٰ جدہ و علیہ السلام ہمارے لئے بہترین نمونہ ہیں جان دے دی۔ آل، اولاد اور دوستوں کے ساتھ شہید ہوگئے۔ مگر ایک شخص بے شرع ظالم کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی۔ یہ شیرانِ خدا ہیں۔ شیرِ خدا کے بیٹے ہیں۔ حق کہنا۔ اور حق کہنے پر جان دینا ان کا کام ہے۔ اگر یہ دین کی حمایت نہ کرتے تو اب تک اسلام ختم ہی ہو جاتا۔ حجاج بن یوسف نے لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا۔ مگر ماشاء اللہ اس زمانہ کے مسلمان کہ خلافِ حق ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالا۔ افسوس ! سب سے بُری بات اور تباہ کرنے والا خیال موت سے ڈرنا ہے۔ ایک دن مرنا ہے پھر کیوں

حق کے لئے جانیں دے دینا مؤمن کا شعار ہے

ڈرنا ہے۔ نامردی و مردی قدمے فاصلہ دارد

نامرد مرتا روز ہے مردوں کی موت اک بار ہے

ہرگز نہیں مرتا ہے وہ مرنے کو جو تیار ہے

يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِى الْاَرْضِ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾

يٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ! بھائیو! دوستو ! لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؛ آج تو تمہاری بادشاہی ہے ۔تمہاری حکومت ہے ۔ ظٰهِرِيْنَ فِى الْاَرْضِ ؛ تم اس سرزمین میں غالب ہو ۔تمہارا بول بالا ہے ۔ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا ؛ پھر کون ہماری مدد کرے گا ۔ مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ ؛ خدا کے عذاب سے ۔ اِنْ جَآءَنَا ؛ اگر وہ عذاب ہمارے پاس آجائے ۔ قَالَ فِرْعَوْنُ ؛فرعون نے کہا ۔ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى ؛ میں تم کو وہی رائے دیتا ہوں جو میری رائے ہے ۔تم کو ہی بات سمجھاتا ہوں جو خود میں سمجھتا ہوں ۔ وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ؛ اور میں تو تم کو سیدھا راستہ ہی بتاتا ہوں ۔ اور میں تم کو رہنمائی نہیں کرتا مگر کامیابی اور بھلائی کے راستہ کی ۔

ترجمہ :- لوگو ! آج تم اس سرزمین کے بادشاہ اور اس میں غالب ہو ۔لیکن ہماری کون مدد کرے گا جب خدا کا عذاب ہمارے پاس آجائے ۔ فرعون نے کہا میں تم کو ہی سمجھاتا ہوں (اسی کی رائے دیتا ہوں) جس کو میں سمجھتا ہوں ۔ اور میں تم کو راہِ راست ہی کی ہدایت کرتا ہوں ۔

وَقَالَ الَّذِىْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾

وَقَالَ الَّذِىْٓ اٰمَنَ ؛ اور جو شخص ایمان لاچکا تھا کہنے لگا ۔ يٰقَوْمِ ؛ بھائیو ! اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ ؛ مجھے تمہارے متعلق ڈر ہے ، اندیشہ ہے ۔ مِثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ؛ اور جماعتوں اور اُمتوں کے زمانہ کے مثل ۔یعنی دوسروں کا جو حال ہوا کہیں تمہارا بھی وہی حال نہ ہوجائے !

ترجمہ :- اور وہ شخص جو (خفیہ طور سے) ایمان لایا تھا کہنے لگا ۔لوگو ! میں تمہارے متعلق اور اُمتوں کی طرح روزِ بد کا اندیشہ رکھتا ہوں !

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾

مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ؛ جیسی نوح کی قوم اور عاد اور ثمود ۔ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؛ اور وہ لوگ جو

ان کے بعد ہوئے ہیں ۔ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ؛ اور اللہ ارادہ نہیں کرتا ، نہیں چاہتا ۔ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ؛ بندوں پر ظلم کرنا ۔

ترجمہ :- جیسا نوح کی قوم اور عاد و ثمود اور ان لوگوں کا حال ہوا جو ان کے بعد ہوئے ۔ اور اللہ تو اپنے بندوں پر کسی قسم کا ظلم روا نہیں رکھتا ۔

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾

وَيٰـقَوْمِ ؛ اور اے میری قوم ! بھائیو ! لوگو ! اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ ؛ مجھے تمہارے متعلق اندیشہ ہے ۔ مجھے ڈر لگتا ہے تمہارے متعلق ۔ يَـوْمَ التَّنَادِ ؛ روزِ قیامت کا ، ایک دوسرے کو پکارنے کے دن کا ، قیامت میں ایک دوسرے کو ندا دیں گے ، پکاریں گے ، مگر کام کوئی نہ آئے گا ۔ شور وغل تو بہت اُٹھے گا مگر سب بیکار !

ترجمہ :- اور بھائیو ! مجھے تمہارے متعلق بروزِ قیامت نقصان کا خوف ہے (تباہی کا اندیشہ ہے) ۔

يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾

يَـوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ؛ جس دن تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے ۔ مَـالَـكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ؛ اور کوئی تم کو خدا کے ہاتھ سے بچانے والا نہ ہوگا ۔ کوئی اس کے عذاب کو رد نہ کرسکے گا ۔ وَمَـنْ يُّضْـلِـلِ اللّٰـهُ ؛ اور جس کو خدا گمراہ کرے ۔ راستہ پر نہ لگائے ۔ فَمَالَـهٗ مِنْ هَادٍ ؛ پھر اُسے کون ہدایت کرسکتا ہے ؟ کون راستہ پر لگا سکتا ہے ؟

ترجمہ :- جب کہ تم پیٹھ پھیر کر بھاگو گے ۔ خدا کے ہاتھ سے تم کو کوئی نہ بچا سکے گا ۔ اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کی کون رہنمائی کرسکتا ہے ؟

وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ﴿۳۴﴾

وَلَـقَدْ جَـآءَكُمْ ؛ اور بے شک تمہارے پاس آ گئے تھے ۔ يُوْسُفُ ؛ یوسف ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ بِـالْبَيِّنٰتِ ؛ واضح دلائل اور کھلے معجزوں کے ساتھ ۔ فَـمَـا زِلْتُمْ فِىْ شَكٍّ ؛ پھر تم تو شک سے کبھی نکلے ہی نہیں ۔ ہمیشہ شک ہی کرتے رہے ۔ مِمَّا جَـآءَكُمْ بِهٖ ؛ اس دین سے کہ یوسف اس کو تمہارے پاس لائے تھے ۔ حَتّٰى اِذَا هَلَكَ ؛ جب یوسف کا انتقال ہوگیا ۔ قُلْتُمْ ؛ تم نے کہا ۔ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ ؛ اللہ مبعوث نہ کرے گا ، نہیں بھیجے گا ۔ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؛ اس کے بعد کسی پیغمبر کو ،

رسول کو۔ کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰہُ ؛ اسی طرح سے اللہ ضلالت پر باقی رکھتا ہے۔ گمراہ رکھتا ہے۔ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ؛ اس شخص کو جو اعتدال سے نکل گیا ہو۔ حد سے تجاوز کر گیا ہو۔ ریب و شک میں گرفتار ہو۔

ترجمہ :- اور بے شک اس سے پہلے تمہارے پاس یوسف واضح دلائل اور معجزات لے کر آئے تھے۔ اور تم ہمیشہ شک و شبہ میں پڑے رہے اس دین کے متعلق جس کو وہ لائے تھے۔ جب ان کا انتقال ہوگیا تو تم کہنے لگے۔ اب ان کے پاس خدا کوئی پیغمبر بھیجے گا ہی نہیں۔ اور اسی طرح اللہ گمراہ رکھتا ہے۔ اس شخص کو جو حد سے بڑھ گیا ہو اور شک و شبہ میں پڑ گیا۔

الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِىْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾

اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ ؛ جو لوگ جھگڑتے اور جنگ و جدل کرتے ہیں۔ فِىْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتوں میں۔ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؛ بغیر کسی سند کے کہ ان کے پاس آئی ہو۔ كَبُرَ مَقْتًا ؛ یہ بہت ناگوار اور غضب انگیز ہے۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے پاس۔ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور ایمانداروں کے پاس۔ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ ؛ اسی طرح اللہ مُہر کر دیتا ہے۔ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ؛ تکبّر کرنے والے اور سرکش کے دل پر کہ اب اس کے دل میں نہ ایمان آتا ہے اور نہ کفر نکلتا ہے۔

ترجمہ :- جو لوگ خدا کی آیتوں میں (بے سند جھگڑتے ہیں) بغیر کسی دلیل کے کہ ان کے پاس آئی ہو اختلاف کرتے ہیں۔ یہ بہت ناگوار اور غضب انگیز ہے اللہ کے پاس اور ایمانداروں کے پاس۔ اللہ یوں ہی، اسی طرح ہر متکبّر اور سرکش کے دل پر مُہر کر دیتا ہے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِىْ صَرْحًا لَّعَلِّىْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ؛ اور فرعون نے کہا۔ يٰهَامٰنُ ؛ اے ہامان ! یہ فرعون کا وزیر تھا۔ اِبْنِ لِىْ صَرْحًا ؛ میرے لئے ایک گھر بناؤ۔ ایک بڑا محل تیار کرو۔

صاحبو ! غور کرو۔ محل تو راج اور معمار وغیرہ بنائیں گے، ہامان تو نہ بنائے گا۔ پھر اس کی طرف نسبت کیسی ؟ اس کو اسنادِ مجازی کہتے ہیں۔ جیسے ندی بہی۔ بہار نے ساری زمین کو سرسبز کر دیا۔ جبرئیل نے کہا میں تم کو بیٹا دینے آیا ہوں۔ اولاد دینا خدا کا کام ہے۔ یہ سب اسنادِ مجازی ہیں۔ اسنادِ مجازی سے شرک و کفر نہیں ہوتا۔ مسلمان پر اس کا اسلام قرینہ ہوتا ہے کہ وہ حقیقی معنی مُراد نہیں لیتا۔ لَعَلِّىْ ؛ شاید کہ میں۔ لَعَلَّنِىْ بھی آتا ہے۔ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ؛ اسباب اور راستوں پر

پہنچ جاؤں ۔

ترجمہ :- اور فرعون نے کہا ۔ ہامان تو میرے لئے ایک بڑا محل بنا تا کہ میں اسباب اور راستوں تک پہنچ جاؤں ۔

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ

وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ ع ۴ ۱۰ ۹

اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ ؛ آسمانوں کے اسباب اور راستے ۔ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ؛ اور موسٰی کے خدا کو دیکھوں کہ وہ ہے کہاں ؟ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؛ اور میں تو اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں ۔ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ ؛ اور اسی طرح اچھی دکھائی گئی ۔ لِفِرْعَوْنَ ؛ فرعون کو ۔ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ ؛ اس کی بدکاری ، اس کی بدعملی ۔ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ؛ اور سیدھے راستہ سے روک دیا گیا ۔ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ؛ فرعون کی تدبیریں نہیں تھیں مگر ہلاکی اور تباہی میں ۔

ترجمہ :- آسمانوں کے راستوں کو ، پھر میں دیکھوں گا موسٰی کے خدا کو (کہ وہ ہے کہاں) اور میں تو اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں اور اسی طرح فرعون کو اس کی بداعمالیاں نیک دکھائی گئیں اور وہ سیدھے راستہ سے روک دیا گیا اور فرعون کی ساری تدبیریں غارت ہونے والی تھیں ۔

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۚ ﴿۳۸﴾

وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ ؛ اور اس ایماندار شخص نے کہا ۔ يٰقَوْمِ ؛ بھائیو ! لوگو ! اِتَّبِعُوْنِ ؛ میری اتباع کرو ، پیروی کرو ۔ میری راہ پر چلو ۔ اَهْدِكُمْ ؛ میں تم کو بتلاؤں گا ۔ میں تم کو چلاؤں گا ، پہنچا دوں گا ۔ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ؛ رشد اور بھلائی کے راستہ پر ۔

ترجمہ :- اس ایماندار شخص نے کہا بھائیو ! تم میری اتباع کرو میں تم کو کامیابی کے راستہ پر لگا دوں گا (راہِ راست کی ہدایت کروں گا) ۔

يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾

يٰقَوْمِ ؛ بھائیو ! لوگو ! اے میرے دوستو ! اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ؛ یہ دنیوی زندگی ۔ مَتَاعٌ ؛ چار دن کے مزے ہیں ۔ چند روزہ تمتع ہے ۔ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ ؛ اور بے شک آخرت ۔ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ؛ وہی ٹھہرنے کی جگہ ہے ۔

ترجمہ :- لوگو ! یہ زندگیِ دنیا چند روزہ فائدہ ہے اور رہنے کی جگہ تو آخرت ہی ہے ۔

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً ؛ جس نے کوئی بُرائی کی ۔ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ؛ تو نہ جزا دی جائے گی مگر اتنی ہی، جیسا کریں گے ویسا بھریں گے ۔ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا ؛ اور جو عملِ صالح کرے گا نیک کام کرے گا ۔ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ؛ خواہ مَرد ہو یا عورت ۔ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ؛ بشرطیکہ وہ مسلمان ہو ۔ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ؛ تو وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے ۔ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا ؛ اس میں ان کو رزق ملے گا، روزی ملے گی، ان کو ضرورت کی چیزیں دی جائیں گی ۔ بِغَيْرِ حِسَابٍ ؛ بے حساب ۔ بے شمار ۔

ترجمہ :- جو بُرا کام کرے گا اس کو اتنی ہی سزا ملے گی اور جو نیک کام کریں گے خواہ مَرد ہو یا عورت مگر ہو وہ مسلمان تو وہ جنت میں داخل ہوں گے ۔ ان کو بے حساب بے شمار رزق دیا جائے گا ۔

النصف

وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾

وَيٰقَوْمِ ؛ میرے دوستو! مَالِيْٓ ؛ یہ کیا سبب ہے ۔ مجھے کیا ہوگیا ۔ کیا بات ہے ۔ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ ؛ میں تم کو نجات کی طرف بُلاتا ہوں ۔ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ؛ اور تم مجھے دوزخ کی طرف بُلاتے ہو ۔

ترجمہ :- لوگو یہ کیا بات ہے میں تم کو نجات کی طرف بُلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف ۔

تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۖ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾

تَدْعُوْنَنِيْ ؛ تم مجھے بُلاتے ہو ۔ برانگیختہ کرتے ہو ۔ بہکاتے ہو ۔ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ ؛ کہ خدا سے کفر کروں، نہ مانوں ۔ وَاُشْرِكَ بِهٖ ؛ اور اس سے شرک کروں ۔ مَالَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؛ اور جس کے متعلق مجھے کوئی علم نہیں ہے، جس کے بارے میں میرے پاس نہ دلیل ہے نہ وجہ ہے ۔ وَاَنَا اَدْعُوْكُمْ ؛ اور میں تم کو بُلاتا ہوں ۔ ہدایت کرتا ہوں ۔ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ؛ اس خدا کی طرف جو عزت والا بھی ہے اور مغفرت والا بھی ہے ۔ زبردست بھی ہے اور بخشتا بھی ہے ۔

ترجمہ :- تم مجھے اللہ سے کفر اور شرک کرنے پر اُبھارتے ہو (مجھے بُلاتے ہو) ۔ حالانکہ اس بات پر میرے پاس نہ کوئی وجہ ہے نہ دلیل ہے ۔ اور میں تم کو عزیز غفّار کی طرف بُلاتا ہوں (عزت ہے تو اس کی، اور مغفرت کرتا ہے تو وہی) ۔

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ

وَاَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾

لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ؛ یقیناً تم مجھے جس چیز کی عبادت کی طرف بُلاتے ہو ۔ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا ؛ وہ نہ تو دنیا ہی میں پکارے جانے کے قابل ہے ، وہ تو نہ دنیا ہی میں کام آنے والی ہے ۔ وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ ؛اور نہ آخرت میں ۔ وَاَنَّ مَرَدَّنَاۤ اِلَى اللّٰهِ ؛ اور یہ کہ ہم کو پھر جانا ہے اللہ کے پاس ، ہم کو خدا کو منہ دکھانا ہے ، اس کے دربار میں حاضر ہونا ہے ۔ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ؛ اور یہ لوگ جو حد سے بڑھ گئے ہیں اور اسراف کرتے ہیں دوزخی ہیں ۔ فِي النَّارِ وَالسَّقَرِ ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً تم مجھ کو جس طرف بُلاتے ہو وہ نہ تو دنیا میں پکارے جانے کے قابل ہے نہ آخرت میں (اور نہ وہ دنیا میں ہی کچھ کام آتے ہیں اور نہ آخرت میں) اور یہ کہ ہم سب کو دربارِ الٰہی میں جانا ہے ۔ اور جو حد سے گزر گئے ہیں ، مسرف ہیں وہ تو دوزخی ہیں !

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾

فَسَتَذْكُرُوْنَ ؛ تم آگے چل کر یاد کرو گے ۔ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؛ جس بات کو میں کہتا ہوں ۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؛ اور میں اپنے تمام کاموں کو خدا کے حوالے کرتا ہوں ، اس کے تفویض کرتا ہوں ۔ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ؛ یقیناً اللہ بندوں سے خوب واقف ہے ، ان کے تمام حالات جانتا ہے ، ان کا نگران کار ہے ، سب اُس کی نگاہ میں ہیں ۔

ترجمہ :-عنقریب تم لوگ میرا کہا یاد کرو گے اور میں تو اپنے کاموں کو خدا کے حوالے کرتا ہوں ۔ (اسی کے تفویض ، اسی کے حوالے ، اسی پر توکل کرتا ہوں) بے شک تمام بندے خدا کے زیرِ نگاہ ہیں ۔

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ ؛ پس خدا نے اس کو بچالیا ۔ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا ؛ ان بُری تدبیروں سے کہ وہ کرتے تھے ۔ وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ ؛ اور رُالٹ پڑا آلِ فرعون پر ۔ وہ انھیں کے گلے کا ہار ہوگیا ۔ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ؛ بدترین عذاب ۔ بُری طرح کی سزا ۔

ترجمہ :- پس خدا نے اس (مسلمان) کو (فرعون کے) لوگوں کے شر سے بچالیا ۔ اور آلِ فرعون پر (ان کا کِیا ان کے گلے کا ہار ہوگیا) بدترین عذاب اُلٹ پڑا ۔

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾

النَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا ؛ دوزخ ان کو دکھائی جاتی ہے ، یہ دوزخ پر پیش ہوتے ہیں ۔ غُدُوًّا وَّ عَشِيًّا ؛ صبح و شام ۔ مرنے اور قیامت کے درمیان کے زمانہ کو برزخ کہتے ہیں ۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسی اُمیدوارِ عہدہ ، جاگیر و منصب ۔ اور مجرم زیر دریافت ۔ جنت میں جانا یا دوزخ میں ، اس کا قیامت میں بعد میں فیصلہ ہوگا ۔ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ؛ اور جس دن قیامت ہوگی ۔ کہا جائے گا : اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ ؛ ان فرعون والوں کو داخل کرو ۔ اَشَدَّ الْعَذَابِ ؛ سخت ترین عذاب میں ۔

ترجمہ :- صبح و شام ان کو دوزخ دکھائی جائے گی ۔ جب قیامت کا دن ہوگا کہا جائے گا آلِ فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کرو ۔

وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِى النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾

وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِى النَّارِ ؛ اور جب کفّار دوزخ میں ایک دوسرے سے حجت کریں گے ، جھگڑیں گے ۔ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا ؛ پھر کمزور اور ضعیف لوگ کہیں گے ، تابعین کہیں گے ۔ لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا ؛ ان لوگوں کو جو تکبّر اور غرور کرتے تھے ، بڑے درجے کے تھے ۔ اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا ؛ ہم تو تمہارے تابع تھے ۔ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا ؛ پھر کیا تم کچھ ہمارے کام آسکتے ہو ، دفع کرسکتے ہو ۔ نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ؛ ایک حصّہ دوزخ کے عذاب کا ۔

ترجمہ :- اور (یہ کفّار) دوزخ میں باہم حجت کریں گے ۔ پھر ضعیف اور پیرو کہیں گے بڑے اور تکبّر کرنے والوں سے ، ہم تو تمہارے تابع تھے تو کیا کچھ تم ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا سکتے ہو؟

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا ؛ جو لوگ تکبّر کیا کرتے تھے وہ کہیں گے ۔ اِنَّا كُلٌّ فِيْهَا ؛ ہم سب دوزخ میں ہیں ۔ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ؛ بے شک اللہ کو اپنے بندوں کے لے جو حکم دینا تھا دے دیا ۔ جو کچھ فیصلہ کرنا تھا کر چکا ۔

ترجمہ :- خود کو بڑا سمجھنے والے کہیں گے ہم سب دوزخ میں ہیں ۔ اور خدا کو اپنے بندوں میں جو فیصلہ کرنا تھا کردیا ہے ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ
يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ ؛ اور جو لوگ دوزخ میں تھے کہیں گے ۔ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ؛ دوزخ کے منتظمین کو ۔ چوکیداروں کو ۔ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ ؛ تم عرض کرو اپنے رب سے ۔ يُخَفِّفْ عَنَّا ؛ کہ کچھ تخفیف کرے ہم سے ، کچھ کم کردے ، کچھ ہلکا کردے ۔ يَوْمًا ؛ کسی دن ۔ مِنَ الْعَذَابِ ؛ عذاب ۔

ترجمہ :- دوزخی ، منتظمینِ دوزخ سے کہیں گے ۔ تم درگاہِ الٰہی میں عرض کرو کہ ہم سے ایک دن تو عذاب کی تخفیف کردے !

قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ
قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ ع ۵ ۱۳ ۱۰

قَالُوْا ؛ منتظمینِ دوزخ کہیں گے ۔ اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ ؛ کیا تمہارے پاس پیغمبر آئے نہ تھے ۔ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ واضح دلائل اور ظاہر معجزات کے ساتھ ۔ قَالُوْا بَلٰى ؛ دوزخی کہیں گے ۔ کیوں نہیں ، ہاں آئے تو تھے ۔ قَالُوْا فَادْعُوْا ؛ منتظمین کہیں گے اب تم ہی دُعا کرلو ۔ ہم تو دُعا نہیں کرسکتے ۔ وَمَآ دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ؛ اور نہیں ہے پکارنا ، دُعا کرنا کافروں کا مگر بے کار ، بے راہ ، محض بے اثر ، سراسر گمراہی میں ۔

ترجمہ :- (اور جو لوگ دوزخ میں تھے اُن سے منتظمینِ دوزخ) کہیں گے کیا تمہارے پاس پیغمبر دلائل اور معجزات لے کر آئے نہ تھے ۔ وہ کہیں گے ۔ کیوں نہیں ؟ پس وہ کہیں گے ۔ اب تم ہی دُعا کرلو ۔ مگر کافروں کا دُعائیں کرنا سب بے کار ۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾

اِنَّا لَنَنْصُرُ ؛ ہم بے شک فتح و نصرت دیں گے ۔ مدد کریں گے ۔ کامیاب بنائیں گے ۔ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ہمارے پیغمبروں کو بھی اور ایمانداروں کو بھی ۔ مسلمانوں کو بھی ۔ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ حیاتِ دنیا میں ، دنیوی زندگی میں ۔ وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ؛ اور قیامت کے دن بھی ۔ اور جس دن گواہ و شاہد قائم کئے جائیں گے سب دیکھتے کھڑے ہوں گے ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم اپنے رسولوں اور مسلمانوں کی مدد کریں گے زندگیِ دنیا میں بھی اور قیامت میں بھی

جب سب دیکھتے کھڑے ہوں گے۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ ؛ جس دن ظالموں کو نفع نہ دے گا، ان کے کام نہ آئے گا۔ مَعْذِرَتُهُمْ ؛ ان کا بہانہ، ان کا عذر کرنا، ان کی عذر خواہی، حیلہ جوئی۔ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ ؛ اور ان پر تو خدا کی پھٹکار ہے، لعنت ہے۔ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ؛ اور ان کے لئے ہے بُرا گھر۔

ترجمہ:- جس دن ظالموں (اور گنہگاروں) کو ان کی عذر خواہی کام نہ آئے گی۔ ان پر تو خدا کی لعنت ہے۔ اور ان کے لئے تو بُرا گھر ہے (دوزخ ہے)۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى ؛ اور یقیناً ہم نے موسٰی کو ہدایت اور وحی عطا کی۔ توریت دی۔ وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ؛ اور بنی اسرائیل کو کتاب یعنی تورات کا وارث بنایا تھا۔

ترجمہ:- اور ہم نے بے شک موسٰی کو ہدایت سے سرفراز کیا اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث بنایا۔

هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾

هُدًى وَّذِكْرٰى ؛ وہ کتاب سراپا ہدایت اور یاد دہانی و نصیحت تھی۔ مگر کن کے لئے ؟ لِاُولِى الْاَلْبَابِ ؛ لُبٌّ۔ مغز۔ عقلِ خاص۔ عقلِ سلیم رکھنے والوں کے لئے۔

ترجمہ:- جو سراپا ہدایت و نصیحت تھی عقلِ سلیم والوں کے لئے۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾

فَاصْبِرْ ؛ پس اے پیغمبر ! تم ذرا صبر کرو۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ؛ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ ؛ اور بحیثیت نمائندہ کے اپنے گناہوں کی مغفرت چاہو نیز ممکن گناہوں سے بھی بچانے کی درخواست کرو۔ یا اپنے کو دامنِ رحمت میں چھپانے کی استدعا کرو کہ گناہ پہنچیں ہی نہیں اور اپنی ابتدائی حالت کو موجودہ حالت کے مقابلہ میں جو کمزوری سمجھ رہے ہو چاہو تو اس سے بھی معافی چاہو۔ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ ؛ اپنے رب کی پاکیزگی بھی بیان کرو، اس کا شکریہ بھی ادا کرو۔ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ؛ شام وصبح۔

ترجمہ:- پس تم صبر کرو۔ اللہ کا وعدہ حق ہے۔ تم اپنی (اُمت کی طرف سے بحیثیت اس کے نمائندہ ہونے کے)

خطاؤں سے مغفرت چاہو۔ اور صبح و شام تم اپنے رب کی تسبیح اور تحمید کیا کرو۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰہِ بِغَیۡرِ سُلۡطٰنٍ اَتٰىہُمۡ ۙ اِنۡ فِیۡ صُدُوۡرِہِمۡ اِلَّا کِبۡرٌ مَّا ہُمۡ بِبَالِغِیۡہِ ۚ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۵۶﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ ؛ بے شک جو لوگ جھگڑتے ہیں، جو مکابرہ کرتے ہیں، جو بے سند باتیں کرتے ہیں۔ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰہِ ؛ خدا کی آیتوں کے متعلق، اللہ کی باتوں میں بے سند جھگڑتے ہیں۔ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰھُمْ ؛ بغیر کسی حجت کے کہ ان کے پاس ہو، یا سند ان کے پاس آئے، بغیر وحیِ الٰہی کے۔ اِنْ فِیْ صُدُوْرِھِمْ اِلَّا کِبْرٌ ؛ اُن کے سینوں میں تو غرور بھرا ہوا ہے، نہیں ہے ان کے سینوں میں مگر تکبّر۔ مَا ھُمْ بِبَالِغِیْہِ ؛ اور وہ اس کو کبھی نہ پہنچ سکیں گے۔ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ ؛ تو تم خدا کی پناہ مانگو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ کہو۔ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ؛ یقیناً وہی سب کی سنتا ہے۔ سب کچھ دیکھتا ہے۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ بغیر وجہ اور دلیل کے کہ وہ رکھتے ہوں، خدا کی باتوں میں جھگڑتے ہیں۔ ان کے دلوں میں تو تکبّر بھرا ہوا ہے۔ مگر وہ اپنی خیالی عزت کو نہ پہنچ سکیں گے۔ پس تم اللہ کی پناہ مانگو۔ (اعوذ باللہ کہو) یقیناً وہی سمیع و بصیر ہے (وہی شنوا ہے اور بینا ہے)۔

لَخَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ اَکۡبَرُ مِنۡ خَلۡقِ النَّاسِ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵۷﴾

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ البتہ بے شک آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا۔ اَکْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ ؛ ان لوگوں کے پیدا کرنے سے بڑھ کر ہے۔ تم کتنے؟ تمہاری زمین کتنی؟ تمہارا آفتاب کتنا؟ جب خدا کی خدائی میں کروڑ ہا کروڑ آفتاب اور ممکن ہے کہ ان کے ساتھ کروڑ ہا کروڑ ستارے اور ان کے ساتھ کروڑ ہا چاند ہوں گے۔ ذرا غور کرو تمہارا پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان و زمین کا۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ مگر اکثر لوگ ناواقف ہیں، بے علم ہیں، نادان ہیں۔

ترجمہ :- یقیناً آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا ان لوگوں کے پیدا کرنے سے بڑا ہے۔ مگر اکثر لوگ ہیں کہ کچھ نہیں جانتے۔

وَ مَا یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَ الۡبَصِیۡرُ ۬ۙ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ لَا الۡمُسِیۡٓءُ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۵۸﴾

وَمَا يَسْتَوِي ؛ اور برابر نہیں ہے ۔ اَلْاَعْمٰی وَالْبَصِيْرُ ؛ نابینا اور بینا ۔ اندھا اور آنکھوں والا ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اسی طرح ایماندار اور عملِ صالح کرنے والے خدا پر یقین رکھنے والے اور مناسب کام کرنے والے۔ وَلَا الْمُسِيْءُ ؛ اور نہ بدکار ۔ بُرے کام کرنے والا ۔ کیا دونوں برابر ہوں گے ؟ نہیں ! ہرگز نہیں ۔ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ؛ مگر تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو، مگر تم کسی کی بہت کم سنتے ہو ۔

ترجمہ :- اور کیا اندھا اور آنکھوں والا اور ایماندار و نیکوکار اور بدکار دونوں برابر ہوسکتے ہیں ؟ (نہیں ۔ ہرگز نہیں) مگر تم لوگ بہت کم (سوچتے سمجھتے ہو ۔ اور بہ مشکل) نصیحت قبول کرتے ہو ۔

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۵۹

اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ ؛ بے شک قیامت آنے والی ہے ۔ لَا رَيْبَ فِيْهَا ؛ اس میں کچھ شک و شبہ نہیں ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ ؛ مگر اکثر لوگ ہیں کہ ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ مانتے نہیں ، یقین نہیں کرتے ، ایمان نہیں رکھتے ۔

ترجمہ :- یقیناً قیامت آنے والی ہے ۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ۔ مگر اکثر لوگ ہیں کہ اس پر ایمان نہیں رکھتے ۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝۶۰ ع

رکوع ۶ / ۱۱

وَقَالَ رَبُّكُمْ ؛ اور تمہارے رب نے فرمایا ۔ اُدْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؛ تم مجھ سے دُعا کرو میں اس کو قبول کرتا ہوں، مانگو دیتا ہوں ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ ؛ بے شک جو لوگ تکبّر کرتے ہیں ، خود کو بڑا سمجھتے ہیں ۔ عَنْ عِبَادَتِيْ ؛ میری بندگی سے ، میری عبادت سے ۔ جو خدا کی بندگی میں اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں ۔ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ ؛ وہ عنقریب دوزخ میں داخل ہوں گے ۔ دَاخِرِيْنَ ؛ ذلیل و خوار ہوکر ۔

ترجمہ :- اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ۔ تم دُعا کرو میں قبول کرتا ہوں (مانگو دیتا ہوں) بے شک جو لوگ میری بندگی سے خود کو اعلیٰ و ارفع سمجھتے ہیں وہ ذلیل و خوار ہوکر دوزخ میں جائیں گے ۔

صاحبو ! خدا کا دینا حق اور جو مانگے گا اس کو خدا ضرور دے گا ۔ کسی کو خالی ہاتھ نہ پھیرے گا ۔ بے وقت مانگو گے ، بے محل طلب کروگے تو اس کا بھی بہتر سے بہتر معاوضہ عطا کرے گا ۔ یہاں مناسب نہ ہوگا تو وہاں دے گا ۔ بہرحال تمہارا مانگنا خالی نہ جائے گا ۔ کیونکہ وہی مانگتا ہے جو اپنے آپ کو محتاج سمجھتا ہے ۔ یہی تو بندگی ہے ۔ اسی واسطہ تو دُعا مخ العبادۃ ہے ۔

دُعا عین بندگی ہے

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾

اَللّٰهُ الَّذِیْ ؛ اللہ ہی ہے جس نے ۔ جَعَلَ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے پیدا کیا ۔ اَلَّیْلَ ؛ رات کو ۔ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ ؛ کہ تم آرام وسکون اختیار کرو اس میں ۔ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؛ اور دن کو روشن ۔ ہر چیز کو دکھانے والا ۔ کام کاج کرنے کے لئے ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْفَضْلٍ ؛ یقیناً اللہ بڑا ہی فضل وکرم والا ہے ۔ عَلَى النَّاسِ ؛ لوگوں پر ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ ؛ مگر اکثر لوگ ہیں کہ ۔ لَا یَشْكُرُوْنَ ؛ شکر نہیں کرتے ۔ قدر نہیں کرتے ۔ احسان نہیں مانتے ۔

ترجمہ :- اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پیدا کیا کہ تم اس میں سکون اور راحت حاصل کرو ۔ اور دن کو روشن ، دکھانے والا ۔ بے شک اللہ لوگوں پر بڑا فضل و کرم کرنے والا ہے ۔ مگر اکثر لوگ ہیں کہ اس کا شکر نہیں کرتے ۔

وقف لازم

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۘ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ؛ یہی اللہ تو تمہارا رب ہے ۔ تمہارا پروردگار ہے ۔ تمہاری پرورش کرنے والا ہے ۔ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ؛ ہر شئے کا خالق ہے ۔ ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ کوئی محتاج الیہ نہیں ۔ فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ ؛ پھر کدھر بہکے جارہے ہو ۔ گمراہ ہو رہے ہو ۔

ترجمہ :- وہی تو ہے تمہارا پروردگار ۔ ہر شئے کا خالق ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ پھر کدھر بہکے جارہے ہو؟

كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾

كَذٰلِكَ یُؤْفَكُ الَّذِیْنَ ؛ اسی طرح بہکتے رہے وہ لوگ جو ۔ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ؛ خدا کی نشانیوں سے انکار کرتے رہے ، ان کو نہ مانا ۔

ترجمہ :- اسی طرح وہ لوگ بہکتے رہے جو خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے ۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ

فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾

اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ ؛ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے پیدا کیا ۔ بنایا ۔ اَلْاَرْضَ قَرَارًا ؛ زمین کو قرارگاہ ۔ ٹھہرنے ، بسنے کی جگہ ۔ وَالسَّمَآءَ بِنَآءً ؛ اور آسمان کو چھت ۔ وَصَوَّرَکُمْ ؛ اور تم کو صورت شکل دی ۔ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ ؛ پس انسان ہو اس لئے اچھی صورت دی ۔ وَرَزَقَکُمْ ؛ اور تم کو رزق دیا ۔ کھانے پینے کو دیا ۔ مِنَ الطَّیِّبٰتِ ؛ اچھی چیزوں میں سے ۔ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ ؛ یہی تو تمہارا رب ہے ۔ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ پھر بڑی برکت والا ہے ، اللہ رب العالمین ہے ، سب کا پروردگار ہے ۔

ترجمہ :- اللہ ہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے قرارگاہ بنایا اور آسمان کو ڈیرا ۔ اور تم کو صورت شکل دی اور اچھی صورت شکل دی ۔ اور کھانے پینے کو اچھی چیزیں دیں ۔ یہی تو تمہارا رب ہے ۔ سو اللہ رب العالمین بڑی ہی برکت والا ہے ۔

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۵

هُوَ الْحَیُّ ؛ وہی بالذات زندہ ہے ۔ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا ، حیات ہے تو اُسی کی ہے ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؛ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ فَادْعُوْہُ ؛ پس اسی کو پکارو ۔ اسی کی عبادت کرو ۔ بندگی کرو ۔ اسی سے دُعائیں مانگو ۔ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ؛ مگر خالص دینداری کے ساتھ ۔ اطاعت وفرماں برداری کے ساتھ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ؛ تعریف ہے تو اللہ کی ہے ۔ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ جو سب کا پالنے والا ہے ۔

ترجمہ :- وہی حی ہے (بالذات زندہ ہے) اس کے سوائے کوئی معبود نہیں ۔ خالص دینداری کے ساتھ اُسی سے دُعائیں کرو (اُسی کو پکارو) ۔ تعریف ہے تو اللہ رب العالمین کی ہے ۔

قُلْ اِنِّىْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَاۗءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۡ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۶

قُلْ اِنِّیْ نُھِیْتُ ؛ اے پیغمبر ! تم کہو کہ مجھے ممانعت کی گئی ہے ۔ مجھے نہی کی گئی ہے ۔ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ ؛ کہ پوجوں ان لوگوں کو جن کو تم پکارا کرتے ہو ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ لَمَّا جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ ؛ جب کہ میرے پاس واضح دلائل پہنچ چکے ہیں ۔ معجزات آچکے ہیں ۔ مِنْ رَّبِّیْ ؛ میرے رب کے پاس سے ۔ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ ؛ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اطاعت اختیار کروں ۔ اسلام لاؤں ۔ اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کروں ۔ حکم مانوں ۔ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ رب العالمین کا ۔

ترجمہ :- تم کہو ! مجھے ان لوگوں کی عبادت سے ممانعت کی گئی ہے جن کو تم اللہ کو چھوڑ کر پکارا کرتے ہو۔ جب کہ میرے پاس میرے رب کے پاس سے واضح دلائل اور معجزے آچکے۔ اور (میں مامور ہوں) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ رب العالمین کی اطاعت کروں (اور اسلام لاؤں)۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّىٰ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ؛ وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ؛ پھر ایک نطفہ سے، ایک قطرۂ آب سے۔ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ؛ پھر علقہ سے، خونِ بستہ سے، لوتھڑے سے۔ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ؛ پھر تم کو بچہ بنا کر ماں کے پیٹ سے نکالتا ہے۔ ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ؛ پھر تم کو باقی رکھتا ہے کہ تم قوت اور جوانی کو پہنچو۔ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا ؛ پھر اور باقی رکھتا ہے کہ تم بوڑھے ہوجاؤ۔ وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّىٰ ؛ اور تم میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ ان کی وفات ہوجاتی ہے۔ وہ مرجاتے ہیں۔ ان کے دن پورے ہوجاتے ہیں۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ہی۔ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُسَمًّى ؛ اور تاکہ تم اپنی عمر کو، اپنی معیّن مدّت کو پہنچ جاؤ۔ وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ؛ اور تاکہ تم ان سب چیزوں پر غور کر کے عقل پکڑو۔ کچھ سوچو۔ کچھ سمجھو!

ترجمہ :- وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا، پھر نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون سے۔ پھر تم کو بچہ بنا کر نکالا۔ پھر تم کو زندہ رکھا کہ جوانی کو پہنچو۔ پھر بوڑھے ہوجاؤ۔ تم میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ اس سے پہلے ہی ان کے دن پورے ہوجاتے ہیں۔ اور تاکہ اپنی معیّنہ عمر کو پہنچ جاؤ۔ (یہ سب کیوں ہوتا ہے؟ تاکہ تم کچھ سوچو۔ سمجھو) کچھ عقل پکڑو۔

ع ۸ ۷ ۱۲ هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ﴿٦٨﴾

هُوَ الَّذِيْ ؛ وہی تو ہے جو کہ۔ يُحْيِي ؛ جلاتا ہے۔ وَيُمِيتُ ؛ اور مارتا ہے۔ فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا ؛ اور جب کسی کام کی مدّت ہوجاتی ہے، جب کام کے ہونے کا وقت آجاتا ہے۔ فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ ؛ تو اس کی نسبت کہتا ہے کہ۔ كُنْ ؛ ہوجا۔ فَيَكُونُ ؛ پس وہ شئے ہوجاتی ہے۔

ترجمہ :- وہی تو ہے جو جِلا تا ہے اور مارتا بھی ہے ۔ پس جب کسی کام کا وقت آ جاتا ہے تو صرف وہ (اس کی نسبت) کہتا ہے کہ ''ہوجا'' پس (وہ شئے حسبِ منشاءِ الٰہی) ہوجاتی ہے ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۝٦٩

اَلَمْ تَرَ ؛ اے پیغمبر! کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ اِلَى الَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کو جو ۔ يُجَادِلُوْنَ ؛ جھگڑے نکالتے ہیں، مجادلہ کرتے ہیں ۔ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتوں میں ۔ کٹ حجتی کرتے ہیں ۔ ہٹ دھرمی کرتے ہیں ۔ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ؛ پھر کدھر بہکے چلے جاتے ہیں ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) کیا تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جو خدا کی آیتوں میں کٹ حجتی کرتے ہیں ! یہ کدھر بہکے چلے جارہے ہیں ؟

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۛ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝٧٠

اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا ؛ جن لوگوں نے تکذیب کی، جھٹلایا، نہ مانا ۔ بِالْكِتٰبِ ؛ خدا کی کتاب کو ۔ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ ؛ اور ان احکام کو جن کو ہم نے دے کر بھیجا ۔ رُسُلَنَا ؛ ہمارے رسولوں کو، پیغمبروں کو ۔ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ؛ ابھی ان کو اس کا انجام معلوم ہوجائے گا ۔

ترجمہ :- جو لوگ کتاب اللہ اور ان احکام کی تکذیب کرتے ہیں جن کو ہم نے دے کر پیغمبروں کو بھیجا تھا ۔ پس ابھی سب کچھ معلوم ہوجائے گا ۔

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ؕ يُسْحَبُوْنَ ۝٧١

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ ؛ جب کہ طوق ان کے گلوں میں ہوں گے ۔ وَالسَّلٰسِلُ ؛ اور زنجیریں بھی ہوں گی ۔ يُسْحَبُوْنَ ؛ وہ گھسیٹے جائیں گے ۔

ترجمہ :- جب کہ ان کے گلوں میں طوق و زنجیریں ہوں گے ۔ وہ گھسیٹے جائیں گے ۔

فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝٧٢

فِي الْحَمِيْمِ ؛ کھولتے پانی میں ۔ بھلستے پانی میں ۔ ثُمَّ فِي النَّارِ ؛ پھر دوزخ میں ۔ آگ میں ۔ يُسْجَرُوْنَ ؛ جھونکے جائیں گے ۔ ڈالے جائیں گے ۔

ترجمہ :- (وہ گھسیٹے جائیں گے) کھولتے پانی میں ۔ پھر وہ آتشِ دوزخ میں ڈالے جائیں گے ۔

ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿۷۳﴾

ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ ؛ پھر ان سے کہا جائے گا ۔ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ؛ اب وہ دیوتا کہاں ہیں ؟ وہ معبود کدھر ہیں جن سے تم شرک کیا کرتے تھے ، جن کو تم خدا کا ساجھی مانتے تھے ۔

ترجمہ :- پھر ان سے کہا جائے گا اب وہ (معبود) کہاں ہیں جن سے تم شرک کیا کرتے تھے ؟

مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَلْ لَمْ نَكُنْ نَدْعُوا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا ۚ
كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ﴿۷۴﴾

مِنْ دُونِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ قَالُوْا ؛ تو وہ دوزخی کہیں گے ۔ ضَلُّوْا عَنَّا ؛ وہ ہم سب کو چھوڑ کر گم ہوگئے ہیں ۔ لاپتہ ہوگئے ہیں ۔ بَلْ لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا ؛ اصل پوچھو تو ہم پوجتے ہی نہ تھے ۔ مِنْ قَبْلُ شَيْئًا ؛ اس سے پہلے کسی چیز کو ۔ دوزخی لاجواب ہوتے ہیں اور کہتے ہیں ۔ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ ؛ ایسے ہی اللہ بے راہ کردیتا ہے ۔ الْكٰفِرِيْنَ ؛ منکروں کو ۔ کافروں کو ۔

ترجمہ :- غیرِ خدا کو ۔ کہیں گے وہ سب ہم کو چھوڑ کر لاپتہ ہوگئے ہیں ۔ سچ تو یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی ہم کسی اور کی پوجا کرتے ہی نہ تھے ۔ اسی طرح اللہ بے راہ کردیتا ہے منکروں کو !

ذَٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿۷۵﴾

ذٰلِكُمْ ؛ یہ کیوں ہورہا ہے ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ ؛ اس وجہ سے کہ بڑے خوش خوش تھے ۔ شاداں فرحاں تھے ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؛ ناحق ۔ ناروا ۔ بے سبب ۔ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ؛ اور اس وجہ سے کہ تم اِترا رہے تھے ۔ بڑے اکڑ رہے تھے ۔

ترجمہ :- یہ (عذاب) اس لئے ہے کہ تم زمین پر ناحق خوشیاں مناتے تھے اور بڑے اکڑ رہے تھے ، اِترا رہے تھے ۔

ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿۷۶﴾

اُدْخُلُوْا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ ؛ اب جہنّم کے دروازوں میں داخل ہوجاؤ ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ اس میں ہمیشہ رہو ۔ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ؛ پس کیا ہی بُرا مقام ہے تکبّر اور غرور کرنے والوں کا ۔

ترجمہ :- اب جاؤ جہنّم کے دروازوں میں داخل ہوجاؤ ۔ اس میں ہمیشہ رہو ۔ پس ان تکبرّ کرنے والوں کا کیا بُرا انجام ہے ، کیا بدترین مقام ہے ۔

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِىْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾

فَاصْبِرْ ؛ پس پیغمبر ! ذرا ٹھیرو ۔ چند روز صبر کرو ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ؛ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ، حق ہے ، برحق ہے ۔ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ ؛ اب دو ہی صورتیں ہیں ۔ یا تو ہم تم کو اسی دنیا میں کچھ دکھا دیں گے ۔ دشمنوں کی تباہی ۔ اَلَّذِىْ نَعِدُهُمْ ؛ جن کا ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں ۔ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ ؛ یا تمہاری وفات ہوجائے ۔ تمہارے دن پورے ہوجائیں گے ۔ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ؛ پھر تو سب ہماری طرف رجوع کریں گے ۔ ہمارے دربار میں انھیں حاضر ہونا پڑے گا ۔

ترجمہ :- پھر (اے پیغمبر !) تم ذرا ٹھہرو ۔ یقیناً اللہ کا وعدہ برحق ہے پھر یا تو ہم تم کو یہیں کچھ دکھا دیں گے جس کا ان سے وعدہ کر رہے ہیں ۔ یا اگر تمہارے دن پورے ہوجائیں (اور عمر وفا نہ کرے) تو سب کو ہماری ہی طرف دوبارہ آنا ہے ۔ (وہاں دیکھ لوگے) ۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِىَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِىَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ ع ۸ / ۱۳

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا ؛ اور یقیناً ہم نے بھیجا ۔ رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ ؛ چند پیغمبر تم سے پہلے ۔ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ ؛ ان میں سے بعض کے حالات ہم نے تو تم سے بیان کردیئے ہیں ۔ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؛ اور بعض پیغمبر ایسے بھی ہیں کہ ہم نے ان کا حال تم سے بیان نہیں کیا ۔ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ ؛ اور کسی پیغمبر کا کام نہیں ۔ اَنْ يَّاْتِىَ بِاٰيَةٍ ؛ کہ کوئی آیت لائے ۔ کوئی نشانی بتائے ۔ کوئی معجزہ دکھائے ۔ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ مگر خدا کے حکم سے ۔ بجز اذنِ خدا ۔ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ ؛ پھر جب خدا کا حکم آجائے گا اور عذاب پہنچ جائے گا ۔ قُضِىَ بِالْحَقِّ ؛ تو انصاف کے مطابق فیصلہ کردیا جائے گا ۔ حق حق فیصلہ ہوجائے گا ۔ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ؛ اور باطل پرست اس وقت خسارے و نقصان میں پڑیں گے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے تم سے پہلے بہت سے پیغمبر بھیجے ان میں سے بعض کا حال تو ہم نے تم سے بیان کردیا اور بعض کا نہیں بیان کیا ۔ اور پیغمبر کا کام نہیں کہ بغیر خدا کے حکم کے کوئی آیت لائے ۔ (کوئی حکم لائے ۔ کوئی معجزہ بتائے) ۔ پھر جب خدا کا حکم آجائے گا تو سچا فیصلہ ہوجائے گا اور جھوٹے باطل پرست خسارے اور نقصان میں پڑیں گے ۔

اَللّٰهُ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾

اَللّٰهُ الَّذِىْ ؛ اللہ ہی ہے جس نے ۔ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ ؛ تمہارے لئے چوپایوں کو پیدا کیا ۔ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا ؛ کہ ان میں سے بعض پر سواری کریں ۔ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ؛ اور ان میں سے بعض کو کھائیں ۔

ترجمہ :- اللہ ہی تو ہے جس نے تمہارے لئے چوپایوں کو پیدا کیا کہ بعض پر سوار ہوں اور بعض کو کھائیں ۔

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِىْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾

وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ ؛ اور تمہارے لئے ان چار پایوں میں اس کے سوا بھی منافع اور فوائد ہیں ۔ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا ؛ اور ان پر سوار ہوکر پہنچو ۔ حَاجَةً فِىْ صُدُوْرِكُمْ ؛ اس غرض کو جو تمہارے دل میں ہے ، سینوں میں ہے ۔ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ؛ اور تم چوپایوں پر سوار کئے جاتے ہو اور کشتیوں پر بھی ۔

ترجمہ :- اور ان میں تمہارے لئے اور منافع بھی ہیں کہ جو ضرورت تمہارے دل میں ہے اس کو پہنچ جاؤ (اس کو حاصل کرلو) اور تم تو ان پر (چوپایوں پر) بھی سوار ہوتے ہو اور کشتی میں بھی ۔

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَىَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾

وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ؛ اور ان سب چیزوں سے اللہ تم پر اپنی نشانیاں ظاہر کرتا ہے ۔ فَاَىَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ؛ پس خدا کی آیتوں میں سے ، اس کی نشانیوں میں سے کس کس کا انکار کروگے ۔

ترجمہ :- اللہ تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے پھر تم اللہ کی کون کون سی نشانیوں سے انکار کروگے ۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ

كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ؛ کیا پھر تم نے اس زمین کی سیر نہیں کی؟ اس میں چلے پھرے نہیں؟ فَيَنْظُرُوْا ؛ پھر دیکھا نہیں۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیسا تھا۔ کیسا ہوا؟ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان لوگوں کا انجام جو ان سے پہلے تھے۔ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ ؛ وہ شمار میں بھی ان سے زیادہ تھے۔ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا ؛ اور قوت میں بھی زیادہ تھے اور آثار اور یادگار میں بھی۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں۔ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ ؛ پھر ان کے کام نہ آیا، ان کو نفع نہ دیا، ان کو مستغنی نہیں کیا۔ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؛ جو کچھ وہ کرتے تھے، کماتے تھے، جو کچھ دھندے کرتے تھے۔

ترجمہ:- پس کیا اُن لوگوں نے زمین کی سیر نہیں کی (سفر نہیں کیا) کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے کے لوگوں کا کیا انجام ہوا؟ وہ تعداد میں بھی ان سے زیادہ تھے اور قوت میں بھی ان سے زیادہ سخت اور زمین میں آثار اور یادگار کے لحاظ سے بھی بڑھ چڑھ کر۔ پھر ان کے کچھ کام نہ آئے وہ کام کہ جو وہ کرتے تھے۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ ؛ پھر جب ان کے پاس پہنچے۔ آئے۔ رُسُلُهُمْ ؛ ان کے پیغمبر۔ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ واضح دلائل کے ساتھ۔ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ ؛ تو نازاں ہوگئے، بڑے خوش ہوگئے، شاداں و فرحاں ہوگئے اس چیز سے کہ ان کے پاس تھی۔ مِنَ الْعِلْمِ ؛ علم سے یعنی ان کو اپنے علم پر بڑا ناز تھا۔ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ اور ان پر اُلٹ پڑا، انھیں پر آ گرا وہ عذاب جس سے یہ استہزاء کرتے تھے۔ جس کی یہ ہنسی اُڑایا کرتے تھے، جس کا یہ ٹھٹا مذاق کیا کرتے تھے۔

ترجمہ:- پھر جب ان کے پاس ان کے پیغمبر واضح دلائل اور آیات بینات لے کر آئے تو وہ اپنے علم پر ناز کرنے لگے۔ اور جس عذاب کا یہ ٹھٹا اُڑایا کرتے تھے وہ انھیں پر پلٹ پڑا۔

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؛ پھر جب ان لوگوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا۔ قَالُوْٓا ؛ تو کہہ اُٹھے۔ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ ؛ ہم اللہ وحدہ لاشریک لہ، پر ایمان لاتے ہیں۔ وَكَفَرْنَا ؛ اور انکار کرتے ہیں۔ بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ؛ ان معبودوں سے کہ ہم نے شرک کیا تھا۔

ترجمہ :- پھر جب ان لوگوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا تو کہہ اُٹھے ۔ ہم اللہ وحدہ (لاشریک لہ) پر ایمان لاتے ہیں اور ان معبودوں سے انکار کرتے ہیں جن سے ہم شرک کیا کرتے تھے ۔

فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا ۖ سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكَافِرُونَ ﴿٨٥﴾

ع ۹/۱۴

فَلَمْ يَكُ ؛ پس نہ تھا ۔ يَنْفَعُهُمْ ؛ کہ ان کے کام آتا ۔ اِيْمَانُهُمْ ؛ ان کا ایمان ۔ لَمَّا رَاَوْبَاْسَنَا ؛ جب کہ ہمارے عذاب کو دیکھ لیا ۔ سُنَّةَ اللّٰهِ ؛ یہ خدا کا طریقہ ہے ۔ اَلَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ؛ جو اس کے بندوں میں گزرا یعنی عذاب آجانے کے بعد توبہ قبول نہیں ہوتی ۔ ایمان نفع نہیں دیتا ۔ وَخَسِرَ هُنَا لِکَ الْکٰفِرُوْنَ ؛ اور اس وقت کافر خسارے اور نقصان میں رہے ۔

ترجمہ :- پس جب انھوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا ۔ تو ان کو ان کا ایمان کیا نفع دیتا ۔ یہی وہ خدا کا طریقہ ہے جو اس کے بندوں میں جاری رہا ۔ اس وقت کافر خسارے اور نقصان میں رہے ۔

صاحبو ! ایمان اسی وقت کام آتا ہے جب سزا کے وقت کے پہلے ۔ نجات کے لئے ایمان بالغیب ضروری ہے ۔ جب کوتوالی والے گرفتار کرلیں اور حاکمِ عدالت سزا کے لئے تیار ہوجائے تو اس وقت کوئی عذر داری سُنی نہیں جاتی ۔ جو کچھ کرنا ہے گرفتاری کے پہلے کرلو ۔ توبہ کرلو ۔ یا عذرخواہی کرلو ۔ یا کسی سے معافی مانگ لو ۔ ؎

’’کرنا جو ہے آج ہی کرلے کل کرنا پچھتانا ہے‘‘

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّسِتُّ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ حٰم السجدة مکہ میں نازل ہوئی اس میں (۵۴) آیتیں اور (۶) رکوع ہیں ۔

(اس سورۃ کا دوسرا نام سورہ فصلت بھی ہے)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

حٰمٓ ﴿١﴾

اللہ اعلم بمراده یہ آیت متشابہات سے ہے ۔ حروف مقطعات ہیں ، اس کا حقیقی مطلب اللہ اور اس کے رسول کو معلوم ہے ۔

تَنۡزِيۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۚ﴿۲﴾

تَـنْـزِيْلٌ ؛ یہ حکمِ محکم اُتارا گیا ہے ۔ صادر ہوا ہے ۔ مِنَ الـرَّحۡـمٰـنِ الرَّحِيۡمِ ؛ خدائے رحمان و رحیم کی طرف سے ۔ اس کے حضور سے ۔ پیشئی خداوندی سے ۔

ترجمہ :- یہ نازل شدہ ہے خدائے رحمان و رحیم کی طرف سے ۔

كِتٰبٌ فُصِّلَتۡ اٰيٰتُهٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۳﴾

كِتٰبٌ ؛ وہ ایک کتاب ہے ، نوشتہ ہے ۔ پڑھنے کے قابل چیز ہے ۔ فُصِّلَتۡ اٰيٰتُهٗ ؛ اس کی آیتیں تفصیل وار ہیں ۔ اس کی آیتیں سمجھنے میں کچھ پیچیدگی نہیں ہے ۔ قُـرۡاٰنًـا عَـرَبِيًّا ؛ وہ عربی میں قرآن ہے ۔ قابلِ قراءت باتیں ہیں ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جنھیں کچھ علم ہے ، کچھ جانتے ہیں ۔

ترجمہ :- ایک تفصیل اور (واضح ، غیر پیچیدہ) ، پڑھنے کے قابل ، عربی کتاب ہے ان لوگوں کے لئے جو کچھ جانتے ہیں ، علم رکھتے ہیں ۔

بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۚ فَاَعۡرَضَ اَكۡثَرُهُمۡ فَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ﴿۴﴾

بَشِيۡرًا وَّ نَذِيۡرًا ؛ یہ قرآن نیکوں کو بشارت دیتا ہے ، خوش خبری دیتا ہے ۔ خدا کی خوشنودی کو ظاہر کرتا ہے ۔ وہ بدکاروں اور منکروں کو عذابِ الٰہی سے ڈراتا ہے ۔ فَـاَعۡـرَضَ اَكۡثَرُهُمۡ ؛ مگر ان میں سے اکثر لوگوں نے اعراض کیا ، رُوگردانی کی ، منہ پھیرلیا ، نہ مانا ۔ فَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ؛ پھر وہ سنتے تک نہیں ۔

ترجمہ :- (یہ قرآن) خوش خبری بھی دیتا ہے اور ڈراتا بھی ہے پھر ان کے اکثر لوگ ہیں کہ اعراض کرتے ہیں اور مانتے نہیں ، پھر سُنتے تک نہیں ۔

وَقَالُوۡا قُلُوۡبُنَا فِىۡۤ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ اِلَيۡهِ وَفِىۡۤ اٰذَانِنَا وَقۡرٌ وَّمِنۡۢ بَيۡنِنَا وَبَيۡنِكَ حِجَابٌ فَاعۡمَلۡ اِنَّنَا عٰمِلُوۡنَ ﴿۵﴾

الثلثة

وَقَالُوۡا ؛ اور ان منکرین نے کہا ۔ قُلُوۡبُنَا فِـىۡۤ اَكِنَّةٍ ؛ ہمارے دل پردوں میں ہیں ، چھپے ہوئے ہیں ۔ مِمَّا تَدۡعُوۡنَـاۤ اِلَيۡـهِ ؛ اس مذہب کا اثر قبول کرنے سے جس کی طرف تم ہم کو بُلاتے ہو ۔ ہمارے دل میں تمہارے مذہب کا کچھ اثر نہ ہوگا ۔ وَفِـىۡۤ اٰذَانِنَا وَقۡرٌ ؛ اور ہمارے کانوں میں کچھ گرانی بھی ہے ، کچھ سنائی نہیں دیتا ۔ وَمِـنۡۢ بَيۡـنِـنَا وَبَيۡنِكَ حِجَابٌ ؛ اور

ہمارے تمہارے درمیان پردہ بھی ہے، تم لاکھ کوشش کرو، ہم پر کچھ اثر نہ پڑے گا۔ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ؛ پھر تم اپنا کام کرو اور ہم اپنا کام کرتے ہیں۔

ترجمہ:- (منکروں نے) کہا۔ تم جس (مذہب) کی طرف ہم کو بُلاتے ہو اس سے ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ ہمارے کانوں میں گرانی ہے۔ اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ پڑا ہوا ہے۔ لہذا تم اپنے کام کرو اور ہم اپنا کام کرتے ہیں۔

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ﴿۶﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو۔ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ؛ میں بھی تم جیسا آدمی ہوں، بشر ہوں۔ يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؛ مگر میری طرف وحی بھی ہوتی ہے، مجھے احکامِ الٰہی پہنچتے ہیں۔ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؛ اور تمہارا خدا تو ایک ہی خدا ہے۔ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ ؛ پس اس کی طرف مائل ہو۔ متوجہ ہو۔ اور استقامت اختیار کرو۔ اس پر جمے رہو۔ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؛ اور اس سے مغفرت مانگو۔ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور مشرکین پر بڑا افسوس ہے۔ ان کی بڑی خرابی ہے۔

ترجمہ:- (اے پیغمبر!) تم ان سے کہہ دو میں بھی تمہاری طرح آدمی ہوں مگر مجھ پر وحی آتی ہے۔ اور خدا تمہارا ہمارا ایک ہی ہے اس پر ہمیشہ متوجہ رہو، اور اس پر ثابت قدم رہو۔ اس سے مغفرت مانگو۔ اور مشرکوں کی بڑی تباہی ہے۔

الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۷﴾

اَلَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ ؛ جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ؛ اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں، نہیں مانتے۔

ترجمہ:- جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔

ع ۱ ۸ ۱۵ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۸﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ بے شک جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں۔ ان کا عقیدہ بھی اچھا ہے، ان کا کام بھی اچھا ہے۔ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؛ ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کہیں ختم نہ ہوگا، موقوف نہ ہوگا،

منقطع نہ ہوگا۔

ترجمہ:- یقیناً جو لوگ ایمان رکھتے اور عملِ صالح کرتے ہیں ان کا اَجر کہیں ختم نہ ہوگا۔

صاحبو! آج کل بے ادبوں کا بڑا زور ہے۔ پیغمبرِ خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنے برابر کا آدمی سمجھتے ہیں۔ دیکھو دو چیزیں ہوتی ہیں۔ ایک ''مابہ الاشتراک'' دوسرا ''مابہ الامتیاز'' آدمی ہونا حضرت میں اور دوسرے آدمیوں میں بے شک مشترک بات ہے مگر صاحبِ وحی ہونا یہ حضرت کا مابہ الامتیاز ہے۔ مابہ الاشتراک کس کے دل میں بسا رہتا ہے اور مابہ الامتیاز کس کے؟ کافروں اور منکروں کے دل میں مابہ الاشتراک چیز حضرت کی انسانیت بستی ہے۔ اور ایمانداروں، فرماں برداروں کے دل میں مابہ الامتیاز شئے حضرت کی پیغمبری رہتی ہے۔ کفّار کہا کرتے تھے۔ مَا لِهٰذَا الرَّسُوْلِ؟ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ؛ اس پیغمبر میں کیا بات ہے؟ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے۔ یہ سب کیا چیزیں ہیں؟ مابہ الاشتراک ہے۔ اور صدیق اکبر کہا کرتے تھے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ؛ ایک عام غلطی دنیا میں پھیلی ہوئی ہے کہ مابہ الاشتراک کو لئے لئے پھرتے ہیں اور مابہ الامتیاز سے اعراض کرتے ہیں۔ ذرا غور کرو کہ لوگوں میں اور شیطان میں مخلوق خدا ہونا مشترک ہے یا نہیں۔ کُتے سُور اور ان میں کیا حیوانیت مشترک نہیں؟ اگر کسی بادشاہ کے دربار میں جاؤ اور اس سے کہو۔ او آدمی! پھر دیکھو اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ آپ کے سر مبارک پر نعلینِ شریف پڑتے ہیں۔ ع

فکرِ ہرکس بقدرِ ہمت اوست

ہم کو ہمارا آقا مبارک!

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۹ۚ

قُلْ؛ پیغمبر! تم کہو۔ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ؛ کیا تم انکار کرتے ہو، کفر کرتے ہو۔ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ؛ اس خدا سے جس نے زمین بنائی۔ فِيْ يَوْمَيْنِ؛ دو ہی دن میں۔ دو چار کا لفظ کم مدّت پر دلالت کرتا ہے۔ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗ اَنْدَادًا؛ اور تم خدا کا دوسروں کو ہمسر بھی مانتے ہو۔ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؛ یہی خدا ہے جو تمام جہانوں کی پرورش کرتا ہے پھر وہ کس طرح اس کے ہمسر ہوسکتے ہیں۔

ترجمہ:- تم کہو۔ کیا تم اس (خدا) کو نہیں مانتے جس نے دو ہی دن میں زمین کو بنادیا اور دوسروں کو اس کا ہمسر بھی مانتے ہو۔ یہ تو سارے جہانوں کا پرورش کرنے والا (پالنے والا، کھلانے والا، پلانے والا) ہے!

وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ

پیغمبر اور آدمیوں میں امتیاز ان کا صاحبِ وحی ہونا ہے

سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيۡنَ ۝۱۰

وَجَعَلَ فِيۡهَا رَوَاسِيَ ؛ اور زمین میں بھاری پہاڑ بنائے ۔ مِنۡ فَوۡقِهَا ؛ اس کے اوپر ۔ زمین کے اوپر ۔ وَبٰرَكَ فِيۡهَا ؛ اور زمین میں برکت عطا کی ۔ وَقَدَّرَ فِيۡهَآ اَقۡوَاتَهَا ؛ اور ان کے کھانے پینے کا انتظام کیا ۔ ان کی قوت کا اندازہ کیا ۔ فِيۡٓ اَرۡبَعَةِ اَيَّامٍ ؛ چند ہی روز میں ۔ چار ہی دن میں ۔ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيۡنَ ؛ کسی ایک سے یا دو سے خاص نہیں ۔ بلکہ تمام مانگنے والوں کے لئے برابر ہے ۔ ہر ایک کو اس کے حسبِ حیثیت دیتا ہے ۔ اس کے دینے میں کمی نہیں ؎

دیتا ہے ہر اک کو حکیم ÷ جس کی جیسی فطرت ہے
اس کے دینے میں کچھ نہیں ہے کمی ÷ لینے والا نظر نہیں آتا

ترجمہ :- اور زمین کے اوپر پہاڑ پیدا کئے ۔ اس میں برکت دی ۔ اس میں کھانے پینے کے لئے بندوبست کیا ، انتظام کیا ، اور یہ سب کچھ چار ہی دن میں ہوا ۔ اس کا دینا تمام سوال کرنے والوں کے لئے برابر ہے (کسی سے خاص نہیں) ۔

ثُمَّ اسۡتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلۡاَرۡضِ ائۡتِيَا طَوۡعًا اَوۡ كَرۡهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيۡنَا طَآئِعِيۡنَ ۝۱۱

ثُمَّ اسۡتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ ؛ پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا ۔ وَهِىَ دُخَانٌ ؛ اور دنیا میں دھواں دھواں سے برق پارے پھیلے ہوئے تھے ۔ ایک گیس تھی کہ پھیلی ہوئی تھی ۔ فَقَالَ لَهَا ؛ پھر خدا نے علویات کو حکم دیا ۔ یعنی آبائے علوی کو حکم دیا ۔ وَلِلۡاَرۡضِ ؛ اور زمین کو بھی ۔ یعنی اُمہات سفلی کو ۔ ائۡتِيَا ؛ حاضر ہو جاؤ ۔ پیدا ہو جاؤ ۔ اے آسمان و زمین پیدا ہو جاؤ ۔ طَوۡعًا اَوۡ كَرۡهًا ؛ خوشی سے یا زبردستی سے ۔ بھلی طرح آ جاؤ تو بہتر ورنہ زبردستی سے تم سے کام لیا جائے گا ۔ قَالَتَا ؛ آسمان و زمین دونوں نے کہا ۔ اَتَيۡنَا طَآئِعِيۡنَ ؛ ہم خوشی سے حاضر ہیں ۔

ترجمہ :- پھر (اللہ) آسمان کی طرف متوجہ ہوا (یعنی علویات کی طرف) جو (ابتداء میں) ایک دھواں (یا گیاس جیسے) تھے ۔ پھر اس کو اور زمین کو فرمایا ۔ تم آ جاؤ تم دونوں مِل جاؤ ۔ خواہ خوشی سے خواہ ناخوشی سے ۔ انھوں نے کہا ہم خوشی سے حاضر ہیں ۔

فَقَضٰهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوَاتٍ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ وَاَوۡحٰى فِىۡ كُلِّ سَمَآءٍ اَمۡرَهَا ؕ

وَزَيَّنَّا السَّمَاۤءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ۗ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾

فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ ؛ پھر دو ہی دن میں ساتوں آسمان بنا دیے ۔ وَاَوْحٰی ؛ اور حکم دیا ۔ اطلاع دی ۔ فِيْ كُلِّ سَمَاۤءٍ ؛ ہر آسمان میں ۔ اَمْرَهَا ؛ اس کے متعلق کام کی ۔ وَزَيَّنَّا السَّمَاۤءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ؛ اور ہم نے قریب تر کے آسمان کو قندیلوں سے زینت دی ۔ یعنی یہ تمام سیارے اور ثوابت سب آسمانِ اوّل میں ہیں ۔ بقیہ چھ آسمانوں کا حال پوری طور سے اللہ ہی کو معلوم ہے ۔ تاہم عالمِ مثال میں بہت وسعت ہے ۔ اور اس میں لوگ مختلف درجات کے ہیں ۔ وَحِفْظًا ؛ (اور یہ ستارے کیوں ہیں ؟) حفاظت کے لئے شیطان لاکھ کوشش کرے کہ کچھ اسرارِ الٰہی معلوم کرے مگر ایک کرشمۂ قدرت بجلی بن کر اس پر گرتا ہے ۔ شہابِ ثاقب بن کر اس پر ٹوٹتا ہے اور ساری محنت غارت ۔ یہ فلسفی ، یہ علم ہیئت والے لاکھ کوشش کریں ۔ خدا کی خدائی اس قدر بڑی ہے کہ ایک ہی آثار قدرتِ الٰہی سے عاجز ہو جائیں گے ۔ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ؛ یہ انتظام ہے اس خدا کا جو عزت اور علم والا ہے ۔ وہ زبردست ہے اور دانا ہے ۔

ترجمہ :- پھر اس نے دو ہی دن میں ساتوں آسمان بنا دیے ۔ اور ہر آسمان کے انتظام کی وحی کی ۔ احکام جاری کئے ۔ اور قریب ترین آسمان کو ستاروں کے چراغوں سے زینت دی ۔ اور (شیاطین کے اثر سے) محفوظ رکھا ۔ یہ اس خدا کا انتظام ہے جو عزت والا ہے ، علم والا ہے ۔

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾

فَاِنْ اَعْرَضُوْا ؛ پھر اگر وہ نہ مانیں اور اعراض کریں ، منہ پھیرلیں ۔ فَقُلْ ؛ تو تم کہہ دو ۔ اَنْذَرْتُكُمْ ؛ میں تم کو ڈرا چکا ، سب کچھ جتا چکا ۔ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ؛ عاد اور ثمود پر جیسا کڑاکا ہوا تھا ویسے ہی کڑاکے سے ۔

ترجمہ :- پھر اگر یہ سرتابی کریں (نہ مانیں) تم کہہ دو کہ جیسا کڑاکا عاد و ثمود پر ہوا ویسے ہی کڑاکے سے میں تم کو ڈرا چکا ہوں ۔

اِذْ جَاۤءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ۗ
قَالُوْا لَوْ شَاۤءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰۤئِكَةً فَاِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾

اِذْ جَاۤءَتْهُمُ الرُّسُلُ ؛ جب ان کے پاس بھی پیغمبر پہنچ چکے تھے ۔ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ ؛ آگے بھی اور پیچھے بھی ۔ ان کو سمجھایا تھا ۔ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ ؛ کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو ۔ ماسوا اللہ کی پوجا نہ کرو ۔ وہی

ہٹ دھرمی ۔ قَالُوْا ؛ کہا ۔ لَوْشَآءَ رَبُّنَا ؛ اگر ہمارا رب چاہتا ۔ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ؛ تو فرشتوں کو پیغمبر بنا کر بھیجتا ۔ فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ؛ پھر ہم تو اس دین سے جوتم کو دیا گیا ہے منکر ہیں ۔ ہرگز نہیں مانتے ۔

ترجمہ :- جب کہ ان کے پاس بھی آگے پیچھے (پہلے اور بعد میں) بھی پیغمبر آچکے تھے (یہ احکام لے کر) کہ خدا کے سوائے کسی کی پوجا نہ کروتو (ان منکروں نے) کہا اگر ہمارا خدا چاہتا تو فرشتوں کو اُتارتا ہم تو تمہارے دیئے ہوئے مذہب کونہیں مانتے ۔

یہ کٹ حجت ۔ ہٹ دھرم اتنا نہیں سمجھتے کہ مرسل ۔ مرسل الیہ میں یعنی پیغمبر اور اُمّت میں کچھ مناسبت چاہیئے ۔ فرشتوں کے پیغمبر فرشتے ۔ آدمیوں کے پیغمبر آدمی ۔ ان کو معلوم ہی نہیں کہ آدمی ایک بڑی جامعیت والا ہے ۔ وہ مسجود ملائک ہے ۔ فرشتوں کو بھیجنے سے انسان کو پیغمبر بنا کر بھیجنا بڑی چیز ہے ۔

فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾

فَاَمَّا عَادٌ ؛ پھر قوم عاد ۔ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ ؛ پھر وہ ملک میں تکبّر کرنے لگے ۔ خود کو پیغمبروں کی اطاعت سے اعلیٰ وارفع سمجھنے لگے ۔ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؛ ناحق ، ناروا ۔ قَالُوْا ؛ اور لگے کہنے ۔ مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؛ ہم سے کون زور وقوت میں زیادہ ہے ۔ اَوَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا انھیں معلوم نہیں ۔ کیا یہ سمجھتے نہیں ۔ کیا یہ دیکھتے نہیں ۔ اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ ؛ کہ وہ خدا جس نے ان کو پیدا کیا ۔ حالانکہ وہ اس کی مخلوقات میں سے ہیں ۔ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؛ وہ ان سے بھی قوت میں زیادہ ہے ۔ وَكَانُوا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ؛ اور وہ ہماری آیتوں سے انکار ہی کرتے رہے ۔

ترجمہ :- پس قومِ عاد ، وہ زمین میں (ملک میں) ناحق ناروا تکبّر کرتے رہے ۔ اور کہا ۔ ہم سے زیادہ کون قوی ہے ؟ کیا انھیں معلوم نہیں کہ اللہ جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے وہ ان سے بہت قوی ہے اور زبردست ہے ۔ الغرض یہ ہماری آیتوں سے انکار ہی کرتے رہے ۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا ؛ پھر ہم نے ان پر بڑے زور کی ہوا بھیج دی ۔ آندھی بھیجی ۔ جھکڑ بھیجے ۔ فِيْٓ

اُردو میں قرآن کا پیغام آ دمی کا ہے

اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ ؛ نحوست کے زمانہ میں ۔ ان کی بدنصیبی کے وقت ۔ لِنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ ؛ کہ ان کو ذِلّت وخواری کے عذاب کا مزہ چکھائیں ۔ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ اسی دنیاوی زندگی میں ۔ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰی ؛ اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ رُسوائُن ہے ۔ ذلیل وخوار کرنے والا ہے ۔ وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ؛ اور ان کی کوئی مدد نہ کرسکے گا ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان بدنصیبی اور نحوست کے زمانہ میں ان پر ایک سخت آندھی بھیج دی کہ اسی دنیوی زندگی میں رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھائیں ۔ اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ رُسوائُن اور ذلیل وخوار کرنے والا ہے اور ان کی کوئی مدد نہ کرسکے گا (ان کو فتح ونصرت نہ دے سکے گا) ۔

وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۷

وَاَمَّا ثَمُوْدُ ؛ اور قومِ ثمود ۔ فَهَدَيْنٰهُمْ ؛ پس ہم نے ان کو تو سیدھا راستہ بتادیا تھا ۔ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى ؛ پھر انھوں نے اندھے پن کو ہدایت کے مقابل پسند کیا ۔ فَاَخَذَتْهُمْ ؛ پھر ان کو پکڑا ۔ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ ؛ ذِلّت کے عذاب کا کڑاکا ۔ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؛ ان تباہ کاریوں سے کہ وہ کرتے تھے ۔ ان اعمالِ بد کی وجہ سے کہ کماتے تھے ۔

ترجمہ :- اور رہم نے ثمود کو ہدایت تو کی مگر انھوں نے ہدایت کے مقابل اندھے پن کو اختیار کیا ۔ (اسی کو پسند کیا) پھر ذِلّت کے عذاب کے کڑاکے نے ان کو آدبایا ۔ یہ سب ان کی کمائی اور ان کے کرتوت کی وجہ سے ہوا ۔

واضح ہو کہ ہدایت کے دو معنے ہیں ۔ رہنمائی کرنا ۔ راستہ دکھانا ۔ یعنی اِرَآءَةُ الطَّرِيْق ۔ اور لے جاکر پہنچا دینا یعنی اِيْصال اِلَى الْمَطْلُوْبِ ۔ یہاں هَدَيْنَا کے معنی ہیں راستہ دکھادینا ، رہنمائی کرنا ۔

وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝۱۸ ع ۲ ۱۶

وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور رہم نے نجات دے دی ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے تھے ۔ وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ؛ اور وہ خدا سے ڈرتے تھے ۔

ترجمہ :- اور رہم نے ایمانداروں اور خدا ترسوں کو نجات دی ۔

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝۱۹

وَيَوْمَ يُحْشَرُ ؛ اور جس دن حشر ہوگا ۔ ہانکے جائیں گے ۔ اَعْدَآءُ اللّٰهِ ؛ دشمنانِ خدا ۔ اِلَى النَّارِ ؛ دوزخ کی طرف ۔ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ؛ پھر وہ تقسیم کئے جائیں گے ۔ پھر وہ جماعت جماعت ، جرگہ جرگہ کی صورت میں روانہ کئے جائیں گے ۔

ترجمہ :- اور جس دن دشمنانِ خدا دوزخ کی طرف جماعت جماعت بھیجے جائیں گے ۔

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۰﴾

حَتّٰى اِذَا مَا جَآءُوْهَا ؛ یہاں تک کہ جب یہ لوگ دوزخ کو پہنچیں گے ۔ شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ ؛ تو ان پر ان کے خلاف ان کے کان ، ان کی آنکھیں ، ان کے گوشت پوست ان کاموں کی گواہی دیں گے ۔ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ جن کو وہ کرتے تھے ۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب یہ لوگ اس کے (دوزخ کے) پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے خلاف ان کے کان ، ان کی آنکھیں ، ان کا پوست ، ان کے اعمال (ان کے کرتوت) کی شہادت دیں گے ۔

واضح ہو کہ عالمِ شہادت میں وہی چیزیں آتی ہیں جو اوپر کے عوالم میں تھیں ۔ ہر ذرّہ کی ایک روح ہے ۔ اسی طرح ہاتھ کی ، پیر کی ، پوست کی ، ہر چیز کی ایک روح ہے ۔ مگر روحِ انسانی سب پر حاکم ہے ۔ جب ان سب کی روح سے روحِ انسانی کی حکومت ہٹالی جائے گی تو ہر ایک روح ان کے خلاف گواہی دے گی ۔

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ ؛ اور دوزخیوں کی روح اپنے پوست سے کہے گی ۔ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ؛ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی ۔ قَالُوْا ؛ ان کے پوست ۔ ان کے اعضا کہیں گے ۔ اَنْطَقَنَا اللّٰهُ ؛ اللہ نے ہم کو گویا کردیا ۔ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ ؛ جس نے ہر چیز کو گویا کردیا ہے ۔ خدا کا کرشمۂ قدرت ہے ۔ وَهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؛ اور پہلے اسی نے تم کو پیدا کیا تھا ۔ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ؛ اور پھر اسی کی خدمت میں تم سب کو جانا ہے ۔

ترجمہ :- (دوزخیوں کی روح نے) اپنی پوششوں سے کہا تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی ؟ وہ کہیں گے جس نے ہر شئے کو گویا کردیا ہے اسی اللہ نے ہم کو بھی گویا کردیا ہے ۔ اسی نے تم کو پہلے پیدا کیا تھا اور پھر اس کے پاس تمہیں دوبارہ جانا ہے ۔

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ ؛ اور تم چھپا نہیں سکتے تھے اس امر کو۔ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ ؛ کہ تمہارے خلاف شہادت دیں۔ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ ؛ تمہارے کان اور نہ تمہاری آنکھیں۔ وَلَا جُلُوْدُكُمْ ؛ اور نہ تمہارے پوست۔ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ ؛ اور لیکن تم تو یہ خیال کرتے تھے۔ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ ؛ کہ خدا جانتا ہی نہیں۔ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ؛ تمہارے بہت سے کاموں کو کہ کرتے ہو۔

ترجمہ:- اور تم چھپ ہی نہیں سکتے تھے اس امر سے کہ تمہارے کان، تمہاری آنکھیں اور تمہارے پوست تمہارے خلاف شہادت دیں مگر تم تو خیال کرتے تھے کہ تم جو کچھ کرتے ہو اس میں سے اکثر باتوں سے خدا واقف نہیں؟

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾

وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمْ ؛ اور یہ تمہارے خیالات تھے۔ اَلَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ ؛ کہ تم نے اپنے پروردگار کے متعلق پکائے۔ اَرْدٰىكُمْ ؛ اسی نے تم کو تباہ کیا، ہلاک کیا، برباد کیا۔ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ؛ پھر ہو گئے تم خسارہ اور نقصان اُٹھانے والوں میں سے۔

ترجمہ:- اور خدا کے متعلق تمہارے اس خیال نے تم کو تباہ کر دیا۔ پھر تم خسارہ میں پڑ گئے۔

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ﴿۲۴﴾

فَاِنْ يَّصْبِرُوْا ؛ پھر اگر یہ لوگ اسی پر جمے رہے۔ فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ؛ تو دوزخ ان کا ٹھکانا ہے۔ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا ؛ اور اگر وہ معافی چاہیں سلبِ عتاب چاہیں۔ فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ؛ تو ان کو معافی نہ دی جائے گی۔

ترجمہ:- پھر اگر یہ لوگ اسی بات پر جمے رہیں تو ان کا مقام دوزخ ہے۔ اور اگر وہ معافی مانگیں گے تو ان کو معافی نہ دی جائے گی۔

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ

۳ ع ۱۷

الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ ؛ اور ان کے لئے ان کے ہم نشین بھی لگا دیئے تھے ۔ ان کے دوست آشنا مقرر کئے تھے ۔ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ ؛ پھر ان ہم نشینوں نے ان کو اچھا دکھایا ۔ با زینت اور عمدہ معلوم کرایا ۔ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ؛ ان کے ان حالات کو جو ان کے سامنے تھے اور جو ان کے پیچھے تھے ، ان کے اگلے پچھلے حالات کو ۔ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ ؛ اور ان پر بھی وہی بات ہوکر رہی ۔ اور یہ بھی اسی کے مستحق ٹھیرے ۔ فِيْٓ اُمَمٍ ؛ وہ بات جو دوسری اُمتوں پر ہوئی ۔ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ جو ان سے پہلے ہوئیں ۔ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؛ جن و انس ۔ جنات اور آدمیوں میں سے ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ؛ بے شک یہ بڑے خسارے میں رہے ۔ نقصان میں رہے ۔

ترجمہ :- اور ان کے ساتھی بھی ہم نے مقرر کئے ۔ جو ان کے اگلے پچھلے حالات کو عمدہ کر کے نمایاں کرتے تھے ۔ اور دوسری گزشتہ اُمتوں پر یعنی جن و انس پر جو ان سے پہلے گزرے ہیں جو بات اور جو حکم واقع ہوا تھا ان پر بھی وہی حکم واقع ہوا ۔ اور یقیناً یہ رہے بڑے خسارے میں ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافر و منکرین نے کہا ۔ لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ ؛ اس قرآن کو نہ سنو ، خوب چیخو ، چلاؤ ، باجے بجاؤ ۔ وَالْغَوْا فِيْهِ ؛ اور اس میں گڑبڑ کر دو ۔ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ؛ شاید کہ تم اس طرح غالب آ جاؤ ۔

ترجمہ :- اور کافروں نے کہا ۔ قرآن کو نہ سنو اور اس میں (قرآن میں) غُل مچا کر گڑبڑ کر دو ۔ ممکن ہے کہ تم (اس طرح مسلمانوں پر) غالب آ جاؤ (ان سے بازی لے جاؤ) ۔

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اچھا پھر ہم ان کافروں کو چکھا دیں گے ۔ عَذَابًا شَدِيْدًا ؛ سخت عذاب ۔ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ ؛ اور ہم ان کو جزا دیں گے ، سزا دیں گے ، بدلہ دیں گے ۔ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ ان کے بدتر کاموں کا ۔

ترجمہ :- پھر ہم ان کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھا دیں گے اور ان کو ان کی بداعمالیوں کی سزا دیں گے ۔

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾

ذٰلِکَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ؛ ان دشمنانِ خدا کی جزا دوزخ ہی ہے ۔ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؛ دوزخ ہی ان کے ہمیشہ ٹھہرنے کا مقام ہے ۔ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ؛ بدلہ اس کا کہ ہماری آیتوں سے وہ انکار کرتے تھے ۔

ترجمہ :- دشمنانِ خدا کی سزا یہی دوزخ ہے ۔ اس میں ان کو ہمیشہ رہنا ہے ۔ یہ ہماری آیتوں سے انکار کرنے کا بدلہ ہے ۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافروں نے کہا ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے پروردگار ! اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا ؛ ذرا ہم کو ان لوگوں کو بتادے جنھوں نے ہم کو بہکایا، گمراہ کیا ۔ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؛ جن و انس سے ۔ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا ؛ ہم ان کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کریں ۔ کھندلیں گے، کچلیں گے ۔ لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ؛ کہ یہ ذلیل وخوار ہوں ، پامال ہوں ، اسفل ہوں ، ارذل ہوں ۔

ترجمہ :- اور کافروں نے کہا ۔ ہمارے پالن ہار ! ہم کو ان جن و انس کو بتادے جنھوں نے ہم کو گمراہ کیا ۔ بہکادیا ۔ ہم ان کو ذلیل وخوار کرنے کے لئے اپنے ہی پیروں تلے کھندلیں گے !

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۳۰﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا ؛ بے شک جن لوگوں نے کہا ۔ رَبُّنَا اللّٰهُ ؛ ہمارا رب اللہ ہے ۔ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا ؛ اور پھر اس پر جمے رہے ، استقامت اختیار کی ۔ تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ ان پر فرشتے اُترتے ہیں ۔ اَلَّا تَخَافُوْا ؛ کہ نہ گھبراؤ اور نہ غمگین ہو ۔ وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ ؛ اور خوش ہوجاؤ جنت سے ۔ تم کو جنت کی بشارت ہے ۔ اَلَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ؛ جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا تھا ۔

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس پر جمے رہے تو ان پر فرشتے اُترتے ہیں کہ تم نہ خوف کرو نہ حزن و ملال ۔ اور تم کو جنت کی مبارکباد دی جاتی ہے ۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ۔

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ۚ
وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِىٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ؕ ﴿۳۱﴾

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ ؛ ہم تمہارے دوست ہیں ۔ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؛ دنیاوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی ۔ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِىٓ اَنْفُسُكُمْ ؛ اس میں تم کو وہ چیزیں مل جائیں گی جن کی تم کو خواہش ہے ۔ تم کو مَن مانی مُرادیں مل جائیں گی ۔ وَلَكُمْ فِيْهَا مَاتَدَّعُوْنَ ؛ اور تمہارے سامنے حاضر رہیں گی وہ سب چیزیں کہ تم طلب کرو گے ۔

ترجمہ :- ہم تمہارے دوست ہیں زندگیٔ دنیا و آخرت میں ۔ اس میں تم کو وہ سب کچھ مل جائے گا جو تم چاہتے ہو ۔ اور وہ سب چیزیں تمہارے سامنے موجود ہو جائیں گی جن کو تم طلب کرتے ہو ۔

ع ۷ / ۱۸

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۲﴾

نُزُلًا ؛ یہ ضیافت ہے ۔ مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ؛ مغفرت اور رحمت والے خدا کی طرف سے ۔

ترجمہ :- یہ غفور رحیم کے پاس کی ضیافت ہے ۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا ؛ اور کون قول کے لحاظ سے بہتر ہے ۔ کس کی بات اس سے بہتر ہوسکتی ہے ۔ مِمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ ؛ جو خدائے تعالیٰ کی طرف بُلائے ۔ دعوت الی اللہ دے ۔ وَعَمِلَ صَالِحًا ؛ اور عملِ صالح کرے ، نیک کام کرے ۔ وَقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ؛ اور کہے کہ میں تو خدا کے فرماں بردار بندوں میں سے ہوں ۔

ترجمہ :- بھلا اس شخص کی بات سے کس کی بات بہتر ہوسکتی ہے جو دعوت الی اللہ دے اور عملِ صالح کرے اور کہے کہ میں اللہ کا مطیع بندہ ہوں ؟

وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ
عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾

وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؛ اور نیکی اور برائی دونوں برابر نہیں ہوسکتیں ۔ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ ؛ بُرائی کو

بھلائی سے دفع کرو ۔ کسی نے تم سے بُرائی کی ہے تو تم اس کے ساتھ حُسنِ سلوک کرو ۔ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ ؛ تو تم دیکھ لوگے کہ جو شخص تمہارے میں اور اس میں عداوت تھی ۔ چند ہی روز میں وہ ۔ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ؛ ایسا ہوجائے گا گویا کہ وہ گرما گرم ، دل سوز دوست ہے ۔ پُر جوش رفیق ہے ۔

ترجمہ :- اور بُرائی اور بھلائی دونوں برابر نہیں ہوسکتیں ۔ اچھے طریقے سے دفع کرو ۔ جو شخص کہ تم میں اور اس میں عداوت تھی (چند ہی روز میں) وہ ایسا ہوجائے گا کہ وہ بڑا پُر جوش دوست تھا ۔

وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾

وَمَا یُلَقّٰهَآ ؛ اور یہ بات حاصل نہیں ہوتی ۔ اس کی توفیق نہیں ہوگی ۔ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ؛ مگر ان لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں ۔ وَمَا یُلَقّٰهَا ؛ اور یہ بات عطا نہیں ہوتی ۔ اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ ؛ مگر بڑے خوش نصیب کو ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ صابر ہوتے ہیں انھیں اس کی توفیق دی جاتی ہے اور جو خوش نصیب ہیں انھیں کو یہ بات عطا کی جاتی ہے ۔

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾

وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ ؛ اور اے مخاطب ! تمہارے دل میں جب شیطان وسوسہ ڈالے ۔ شک وشبہ پر برانگیختہ کرے ۔ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؛ تم خدا کی پناہ مانگو ۔ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؛ بے شک وہ سب کی سنتا ہے اور سب کچھ جانتا ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر شیطان تمہارے دل میں کوئی وسوسہ ڈالے تو تم اللہ کی پناہ مانگو ۔ یقیناً وہ سمیع ہے علیم ہے ۔ (وہی سنتا بھی ہے وہی جانتا بھی ہے) ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ

وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ

بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدة ۱۱

یہ آیتِ سجدہ ہے ۔ اس کو پڑھو یا سنو تو سجدہ کرو ۔ اپنی بندگی و اطاعت کا مظاہرہ کرو ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ ؛ اور خدا کی قدرت کی نشانیوں سے ۔ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ ؛ رات دن ہیں ۔ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؛ اور سورج اور چاند ہیں ۔ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ ؛ سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو ۔ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ ؛ اور تم سجدہ کرو تو صرف خدا کو ۔ الَّذِيْ خَلَقَهُنَّ ؛ جس نے اِن سب کو پیدا کیا ہے ۔ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ؛ اگر تم اس کی بندگی کرتے ہو ۔ اگر تم خدا پرست ہو !۔

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا ؛ پھر اگر یہ لوگ تکبر کریں ۔ خدا کی اطاعت سے اپنے کو اعلیٰ و ارفع سمجھیں تو کیا پروا ۔ فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ ؛ تو وہ لوگ جو تمہارے رب کے پاس ہیں ۔ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ ؛ خدا کی تسبیح اور تقدس کرتے رہتے ہیں ۔ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؛ رات دن ۔ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ؛ اور وہ اُکتاتے ، بیزار ہوتے ، تھکتے نہیں ۔

ترجمہ :- اور خدا کی قدرت کی نشانیوں سے رات دن ہیں اور سورج اور چاند ہیں ۔ نہ سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو بلکہ تم سجدہ کرو تو صرف خدا کو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے اگر تم اس کی بندگی کرتے ہو ۔ پھر اگر وہ تکبّر کریں تو وہ (فرشتے) جو خدا کے پاس ہیں رات دن خدا کی تسبیح و تقدیس میں مشغول ہیں ۔ اور وہ ذرا نہیں اُکتاتے ، (ان کا کام ہی تسبیح کرنا ہے) ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ ؛ اور اس کے آثارِ قدرت سے ، اس کی نشانیوں میں سے ہے ۔ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً ؛ کہ تم زمین کو پستی کی حالت میں دیکھتے ہو ۔ فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ ؛ پھر ہم جب اس پر پانی برسا دیتے ہیں ۔ اِهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؛ تو وہ لہلہانے لگتی ہے اور بڑھتی ہے ، اور اُبھر جاتی ہے ۔ اس پر نباتات نکل آتے ہیں ۔ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا ؛ بے شک جس نے زمین کو حیات بخشی ۔ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؛ مُردوں کو بھی یقیناً حیات دے سکتا ہے ۔ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ جو چاہتا ہے کرسکتا ہے ! اُسے کوئی روکنے والا نہیں ہے ۔

ترجمہ :- اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تم زمین کو پست حالت میں دیکھتے ہو ۔ جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں تو وہ لہلہانے لگتی ہے اور نباتات اس میں اُگ جاتے ہیں ۔ بے شک جس نے اس کو (زمین کو) زندہ کیا ہے وہ مُردوں کو بھی زندہ کرسکتا ہے ۔ یقیناً وہ ہر شئے پر قادر ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ

اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۴۰

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؛ بے شک جو ہماری آیتوں کے متعلق کج روی اختیار کرتے ہیں وہ ملحد ہیں ۔ بے جا اعتراض کرتے ہیں ۔ لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؛ وہ ہم سے مخفی نہیں ۔ ان کا حال ہم سے کچھ چھپا نہیں ۔ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ ؛ کیا وہ شخص جو دوزخ میں ڈالا جائے اچھا ہے ۔ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا ؛ یا وہ شخص جو امن چین سے آئے ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ؛ لوگو! تم جو چاہو کرو ۔ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ؛ یقیناً وہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے ۔ تم جو کچھ کر رہے ہو اس کو جانتا ہے ۔ اس سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ملحد ہیں اور ہماری آیتوں میں کج روی کرتے ہیں وہ ہم سے کچھ چھپے ہوئے نہیں کیا جو شخص آگ میں ڈالا جائے گا وہ اچھا ہے یا وہ شخص جو امن چین سے بروزِ قیامت حاضر ہوگا ۔ (لوگو!) تم اب جو چاہو کرلو ، یقیناً اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝۴۱

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ ؛ یقیناً جن لوگوں نے نہ مانا یاد دہانی اور نصیحت میں قرآن کو ۔ لَمَّا جَاۗءَهُمْ ؛ جب کہ قرآن ان کے پاس پہنچا ۔ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ؛ اور بے شک وہ تو بڑی باعزت کتاب ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً جو لوگ قرآن کو نہیں مانتے نصیحت میں جب کہ ان کے پاس پہنچ چکا ہے اور بے شک وہ تو بڑی باعزت کتاب ہے ۔

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝۴۲

لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ ؛ باطل اور جھوٹ اس کے پاس پھٹکتا تک نہیں ۔ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؛ نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے ۔ نہ پہلے حالات قابلِ اعتراض ہیں نہ پچھلے ۔ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ؛ یہ اُتاری ہوئی کتاب ہے باحکمت اور لائقِ حمد و ثنا خدا کے پاس سے ۔

ترجمہ :- باطل اس کے پاس پھٹک نہیں سکتا نہ آگے سے نہ پیچھے سے (خدائے) حکیم و حمید کے پاس سے اُتارا ہوا (قرآن) ہے ۔

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾

مَا یُقَالُ لَکَ ؛ تم سے نہیں کہا جاتا ۔ اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ لِلرُّسُلِ ؛ مگر وہی جو دوسرے پیغمبروں سے کہا گیا ہے ۔ مِنْ قَبْلِکَ ؛ تم سے پہلے ۔ اِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَۃٍ ؛ یقیناً تمہارا رب بڑی مغفرت والا ۔ وَذُوْ عِقَابٍ اَلِیْمٍ ؛ اور المناک عقوبت والا بھی ہے ۔ سخت عذاب بھی کرتا ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم سے وہی کہا جارہا ہے جو اور دوسرے پیغمبروں سے کہا گیا تم سے پہلے ۔ یقیناً تمہارا رب مغفرت والا بھی ہے اور دردناک عقوبت والا بھی ہے ۔

قرأ حفص بتسهيل الهمزة الثانية ۱۲

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾ ع ۵ ۱۲ ۱۹

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا ؛ اور اگر ہم اس قرآن کو عجمی زبان میں اُتارتے ۔ لَقَالُوْا ؛ تو عرب کہتے ۔ لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰیٰتُہٗ ؛ کیوں نہیں لکھی گئیں اس کی آیتیں تفصیل وار ۔ کہ پیچیدہ نہ ہوتیں ۔ غیر فصیح نہ ہوتیں ۔ ءَ اَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ؛ یہ کیا بات ہے قرآن عجمی اور پیغمبر عربی ۔ ءَ اَعْجَمِیٌّ ؛ کے دوسرے ہمزہ پر تسہیل ہے ۔ قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ تم کہو ۔ یہ قرآن ایمانداروں کے حق میں تو ۔ ھُدًی وَّشِفَآءٌ ؛ سراپا ہدایت اور شفا ہے ۔ امراضِ روحانی کی دوا ہے ۔ کفر و شرک سے نجات دیتا ہے ۔ وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ ؛ اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ۔ فِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْرٌ ؛ کہ ان کے کانوں میں گرانی ہے ۔ وہ اونچا سنتے ہیں ۔ ان کے کانوں میں ڈھکنے پڑگئے ہیں ۔ وَھُوَ عَلَیْھِمْ عَمًی ؛ اور وہ ان کی آنکھوں میں نابینائی ہے ۔ اندھاپن ہے ۔ اُولٰٓئِکَ یُنَادَوْنَ ؛ یہ پکارے جاتے ہیں ۔ مِنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ ؛ ایک دور کی جگہ سے جس طرح دور کی بات برابر سنائی نہیں دیتی اُسی طرح قرآن کو بھی یہ صاف نہیں سنتے ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم قرآن کو عجمی زبان میں اُتارتے تو یہ لوگ کہتے کہ کیوں اس کی آیتیں مفصل اور فصیح نہیں ۔

یہ کیا بات ہے (قرآن) عجمی اور (پیغمبر) عربی (اے رسولِ کریم !) تم ان سے کہو ۔ ایمانداروں کے حق میں یہ (قرآن) سراپا ہدایت اور شفا ہے ۔ اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں ڈھکنے پڑے ہیں اور وہ اُن کی آنکھوں پر اندھا پَن ہے، نابینائی ہے (گویا کہ) وہ بہت دور سے پکارے جاتے ہیں ۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۗ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ ؛ اور بے شک ہم نے موسٰی کو کتاب دی ۔ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؛ اور پھر اس میں اختلاف کیا گیا ۔ کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ کہتا ۔ وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ ؛ اور اگر تمہارے رب کی طرف سے قیامت کے متعلق کوئی بات پہلے سے متعین نہ ہوتی ۔ یعنی قیامت کا دن اوّل سے ہی معیّن ہے ۔ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؛ تو ابھی ان کا فیصلہ ہوچکتا ۔ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِنْهُ مُرِيْبٍ ؛ اور وہ بے شک قرآن کے متعلق قِسم قِسم کے شک اور بے چینیوں میں پڑے ہیں ۔ ان کے دلوں میں بہت سی باتیں کھٹکتی ہیں ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے موسٰی کو کتاب دی ۔ اس میں لوگ اختلاف کرتے رہے پہلے سے تمہارے رب کی طرف سے بات ٹھہری ہوئی نہ رہتی تو اب تک ان کا فیصلہ ہوچکتا ۔ اور یہ لوگ اس (قرآن اور قیامت) کے متعلق شک در شک میں پڑے ہیں ۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ؛ جس نے بھلا کیا اپنا بھلا کیا ۔ جو اچھے کام کرتا ہے اس کا فائدہ اُسی کو پہنچتا ہے ۔ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؛ اور بُرے کام کا وبال خود اُسی پر پڑتا ہے ۔ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ؛ اور تمہارا رب اپنے بندوں پر کچھ بھی ظلم کرنے والا نہیں ۔ ظَلَّامْ ؛ ظَلَّامْ مبالغہ کا صیغہ ہے ۔ یہاں مَا بِظَلَّامْ کے معنی زیادہ ظلم کرنے والا نہیں بلکہ کچھ بھی ظلم کرنے والا نہیں ہے ۔ مبالغہ زور ایجاب پر نہیں سلب پر ہے ۔ اثبات پر نہیں نفی پر ہے ۔

ترجمہ :- جو عملِ صالح کرے گا اس کا فائدہ اُسی کو ۔ اور جو بُرا کام کرے گا اس کا وبال اُسی پر ۔ خدا تو اپنے بندوں پر مطلق ظلم نہیں کرتا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع

۲۵

الیہ یرد

تفسیرِ صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرتؔ رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرتؔ اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ علمِ الٰہی کے مطابق ہوتا ہے

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿۴۷﴾

اِلَيْـهِ يُرَدُّ ؛ خدا کے حوالہ ہے ۔ اس پر موقوف ہے ۔ عِلْـمُ السَّاعَةِ ؛ علم قیامت کا ۔ قیامت کب آئے گی اللہ ہی کو معلوم ہے ۔ اس کی انتہا خدا ہی پر ہے ۔ قیامت تو بڑی چیز ہے دوسری سب چیزیں بھی علمِ الٰہی پر ہی موقوف ہیں ۔ کل کیا ہوگا کسی کو معلوم نہیں ۔ دیکھو! وَمَـا تَـخْرُجُ مِـنْ ثَـمَـرٰتٍ ؛ اور جو ثمر کہ نکلتے ہیں اور پھل کہ پیدا ہوتے ہیں ۔ جو میوے ظاہر ہوتے ہیں ۔ مِـنْ اَكْـمَـا مِهَا ؛ اپنے غلافوں سے ، خول سے ۔ وَمَـا تَـحْـمِـلُ مِنْ اُنْثٰى ؛ اور جس عورت کو کہ حمل ہوتا ہے ۔ جس کی اُمید ہوتی ہے ۔ جو بار آور ہوتی ہے ۔ جب دن چڑھتے ہیں ۔ وَلَا تَضَعُ ؛ اور نہ عورت کو وضعِ حمل ہوتا ہے ۔ بچہ ہوجاتا ہے ۔ جنتی ہے ۔ اِلَّا بِـعِـلْـمِـهٖ ؛ مگر اللہ کے علم کے ساتھ ۔ وَيَـوْمَ يُـنَـادِيْهِمْ ؛ اور جس دن خدائے تعالیٰ ڈانٹ کر فرمائے گا ۔ پکارے گا ، ندا دے گا ۔ اَيْـنَ شُـرَكَـاۗءِيْ ؛ کہاں ہیں میرے شریک؟ قَـالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ؛ کفّار کہیں گے ہم عرض کرتے ہیں ، ہم تجھے اطلاع دیتے ہیں ۔ ہم نے سنایا ۔ مَـا مِـنَّـا مِنْ شَهِيْدٍ ؛ ہم میں سے کوئی اس عقیدے کا مدعی نہیں ۔ ہم سے کوئی اقرار نہیں کرتا ۔ اس بات کا کوئی مشاہدہ نہیں ۔

ترجمہ :- قیامت کا علم اللہ ہی پر منتہی ہوتا ہے ۔ غلافوں میں سے جو میوے نکلتے ہیں ۔ عورت اُمید سے رہتی ہے یا اس کا وضعِ حمل ہوتا ہے یہ سب علمِ الٰہی کے ساتھ ہوتے ہیں ، اور اس دن کو یاد کرو جس دن خدا ان کو پکارے گا ۔ اب میرے شریک کہاں ہیں؟ کہیں گے : ہم تجھ سے عرض کرتے ہیں کہ اس وقت ہم میں سے کوئی اس بات کا مدعی نہیں ۔

وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾

وَضَـلَّ عَـنْهُـمْ ؛ اور ان سے کھوگیا ۔ سب غائب ہوگئے ، نیست و نابود ہوگئے ، دنیا سے روپوش ہوگئے ۔ مَـا كَـانُوْا يَـدْعُـوْنَ مِـنْ قَبْـلُ ؛ وہ لوگ جو اس سے پہلے دعا کرتے تھے ، پوجا کرتے تھے ۔ وَظَـنُّـوْا ؛ اور گمان کیا ، ان کو یقین ہوگیا ۔ مَالَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ؛ کہ اب بھاگنے کی کوئی صورت نہیں ، اب ہرگز خلاصی نہیں ، اب مفر نہیں ۔

ترجمہ :- اور اس سے پہلے جن جن کو پوجا کرتے تھے وہ سب نیست و نابود ہوگئے اور انھوں نے یقین رکھا کہ اب کہیں مفر نہیں (بھاگنے کی جگہ نہیں) ۔

لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاۗءِ الْخَيْرِ ۡ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿۴۹﴾

لَا یَسْئَمُ الْاِنْسَانُ ؛ انسان اُکتاتا نہیں ، تھکتا نہیں ۔ مِنْ دُعَآءِ الْخَیْرِ ؛ بھلائی کی دُعا کرنے سے ۔ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ ؛ اور اگر اس کو کوئی برائی پہنچ جائے ۔ فَیَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ؛ تو مایوس ہوجاتا ہے ، دل شکستہ ہوجاتا ہے ، نا اُمید اور ہراسان ہوجاتا ہے ۔

ترجمہ :- بھلائی کے لئے دُعا کرنے سے انسان تھکتا نہیں اور اگر اس کو کچھ برائی پہنچ جائے (کچھ تکلیف ہوجائے) تو مایوس ہوجاتا اور آس توڑ دیتا ہے ۔

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۰﴾

وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ ؛ اور اگر ہم اس کو چکھا دیں گے ۔ رَحْمَةً مِّنَّا ؛ ہماری رحمت اور عنایت کو ۔ مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ ؛ بعد ضرر کے ، تکلیف کے ، ایذا کے ۔ مَسَّتْهُ ؛ کہ اس کو پہنچی ہے ۔یعنی زحمت کے بعد کچھ رحمت ہوجائے ۔ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ؛ تو کہے گا کہ یہ تو میرے لئے ہونا ہی تھا ۔ میں اس کا مستحق ہی تھا ۔ یہ سب میری محنتوں کا نتیجہ ہے ۔ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ؛ اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت ہونے والی ہے ، میں ظن و گمان نہیں کرسکتا کہ قیامت آئے گی بھی ۔ وَلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْ ؛ اور اگر میں اپنے رب کی طرف پھر جاؤں ۔ اس کی طرف رجوع کروں ۔ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ ؛ تو میرے لئے اس کے پاس ۔ لَلْحُسْنٰى ؛ بہت سی بھلائی اور خوشحالی ہوگی ۔ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ پس ہم ان لوگوں کو جتا دیں گے جنھوں نے کفر کیا ہے ۔ بِمَا عَمِلُوْا ؛ ان کے اعمال کو ۔ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ ؛ اور ہم ضرور ان کو چکھا دیں گے ۔ مِنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ؛ سخت عذاب ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم اس کو تکلیف پہنچنے کے بعد کچھ اپنی رحمت کا مزہ چکھا دیں تو کہے گا یہ تو میرا ہی حق ہے اور میں یقین نہیں کرتا کہ قیامت برپا ہونے والی ہے ۔ اور اگر میں خدا کے پاس پھر جاؤں گا بھی تو اس کے پاس میرے لئے بڑی خوبی ہے ، بھلائی ہے ۔ اچھا ! ہم کافروں کو ان کے سارے کرتوت جتادیں گے ، ان کے اعمال بتادیں گے اور ان کو سخت عذاب چکھا دیں گے ۔

انسان آسائشوں میں بھول جاتا ہے کہ وہ خدا کی قدرت سے باہر نہیں

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ ؛ اور انسان کی کچھ عجیب حالت ہے ۔ جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں ، نعمتوں سے

سرفراز کرتے ہیں ۔ اَعْـرَضَ وَنَـاٰبِجَانِبِهٖ ؛ تو اعراض کرتا ہے ، منہ پھیر لیتا ہے ، ٹال جاتا ہے اور پہلو تہی کرتا ہے اور ہم سے کنارہ کش ہوجاتا ہے ۔ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ ؛ اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے ۔ فَذُوْ دُعَـآءٍ عَرِيْضٍ ؛ تو آڑی چوڑی دُعائیں کرتا ہے ۔ لمبی چوڑی التجائیں کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور جب ہم انسان کو نعمت دیتے ہیں (انعام و اکرام سے سرفراز کرتے ہیں) تو ہماری طرف سے منہ پھیر لیتا ہے اور کنارہ کش ہوجاتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دُعائیں کرتا ہے (بہت سی التجائیں کرتا ہے) ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾

قُلْ اَرَءَيْتُمْ ؛ تم کہو ۔ بھلا دیکھو تو ۔ ذرا یہ تو بتلاؤ ۔ کیا تم نے دیکھا ؟ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؛ کہ اگر یہ سب اللہ کے پاس سے ہو ۔ ثُـمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ ؛ پھر تم اس سے منکر ہی رہو ۔ مَنْ اَضَلُّ ؛ کون زیادہ گمراہ ہے ۔ مِـمَّـنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ؛ اس شخص سے جو بڑی مخالفت میں پڑا ہے ۔

ترجمہ :- تم کہو ۔ بھلا یہ تو بتادو کہ اگر یہ سب خدا کے پاس سے ہے اور تم اس سے منکر ہو تو اس شخص سے زیادہ کون گمراہ ہے جو بڑے ہی اختلاف میں پڑا ہے ۔

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾

سَـنُـرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ ؛ ہم اپنی نشانیاں ہر طرف دکھائیں گے ۔ ہر ملک میں بتائیں گے ۔ وَفِـىْٓ اَنْفُسِهِمْ ؛ اور ان کے جانوں میں بھی ۔ ہم ان کے اطراف و اکناف ، گرد و نواح اور خود ان کے اندر بھی ہمارے کرشمہ ہائے قدرت بتائیں گے ۔ ہماری نشانیاں دکھائیں گے ۔ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ ؛ یہاں تک کہ ان کو واضح طور سے معلوم ہوجائے گا کہ ۔ اَنَّـهُ الْحَقُّ ؛ وہی حق ہے ۔ وہی بالذات موجود ہے ماسوا اللہ نمود بے بود ہے ۔ خدا حق ۔ خدا کا دین بھی حق ۔ اور اس کا قرآن بھی حق ۔ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ ؛ کیا تمہارے رب کے متعلق اتنا کافی نہیں ۔ کیا یہ کچھ کم ہے ۔ اَنَّـهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؛ کہ اللہ ہر شئے سے مطلع اور حاضر و ناظر اور ہر شئے کا مشاہدہ کرنے والا ، سب چیزوں کا شاہد ہے ۔

ترجمہ :- ہم اپنی نشانیاں گرد و نواحِ آفاقِ عالم میں اور خود ان میں دکھا دیں گے یہاں تک کہ ان کو ظاہر ہوجائے گا کہ وہی حق ہے ۔ کیا تمہارے رب کے متعلق اتنا کافی نہیں کہ وہ سب کا مشاہدہ کررہا ہے (وہ سب پر حاضر و ناظر ہے) ۔

ع ۶ / ۱

اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ۝۵۴

اَلَآ اِنَّھُمْ ؛ ہاں یقیناً لوگ ۔ فِیْ مِرْیَۃٍ ؛ شک میں پڑے ہیں ۔ مِنْ لِّقَـآءِ رَبِّھِمْ ؛ اپنے رب کی ملاقات سے ۔ انھیں دربارِ الٰہی میں جانے کا یقین نہیں ۔ خدا سے ملنے کی انھیں اُمید نہیں ۔ اَلَآ اِنَّـہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ؛ ہاں ہاں اللہ سب کو احاطہ کئے ہوئے ہے ۔ سب اس کے پنجۂ قدرت میں ہیں ۔ اس کے گھیرے سے کوئی باہر نہیں ۔

ترجمہ :- ہاں ! یہ دیدارِ الٰہی کے متعلق شک میں پڑے ہیں ۔ ہاں ! خدا سب کو محیط ہے (کوئی اس کے احاطہ ذاتی سے خارج نہیں) ۔

صاحبو ! یہ آیت عقائد کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے ۔ دوستو ! ذرا غور کرو ۔ جتنی چیزیں ہیں یہ سب مادّیات ہیں ۔ اور مادّے کا قاعدہ تو یہ ہے کہ ساکن تو ہمیشہ ساکن جب تک کہ کوئی متحرک نہ کرے ۔ اور متحرک تو ہمیشہ متحرک ۔ جب تک کہ کوئی ساکن نہ کرے ۔ حرکت وسکون دونوں مادّے سے باہر ہیں تو پھر یہ دنیا کیوں کر چل رہی ہے ۔ یہ دوڑ دھوپ کیوں کر ہورہی ہے اور یہ حرکت اور اس کے ساتھ ساتھ برکت کیوں ہے ؟ یہ سب خدا کی قدرت کا کرشمہ ہے ۔ صاحبو ! ذرا دنیا پر غور کرو ۔ تمام چیزوں میں ایک نظام ہے ۔ جو کچھ ہورہا ہے وہ باقاعدہ تحتِ قانون ہورہا ہے ۔ اس نظام کا بھی ایک مرکز ہونا چاہیئے ۔ وہی تو رب العالمین ہے ۔

ایک ہم آہنگی سب میں ہے موجود ÷ جو سراغ رہِ حقیقت ہے

صاحبو ! ذرا خود اپنے آپ پر غور کرو ۔ دنیا بھی متغیر ہے اور خود ہم بھی متغیر ہیں ۔ ہر آن ، ہر لحظہ فنا اور بقا لگی ہوئی ہے ۔ کچھ کھویا جاتا ہے کچھ پایا جاتا ہے ۔ بعض حکماء کہتے ہیں کہ سات سال میں یا بارہ سال میں اتنا تغیر پیدا ہوجاتا ہے کہ جسم کا پہلا ایک ذرّہ بھی باقی نہیں رہتا ۔ یہ بات تو ظاہر ہے ۔ سب کو اس کا تجربہ ہوگیا ہے کہ بارہ سال پہلے کی باتیں بھی ہم کو یاد ہیں ۔ مادّہ تو متغیر ہے اور علم تو پہلے سے باقی ہے ۔ اگر مرکزِ علم مادّہ ہوتا تو جیسے جیسے مادّہ فنا ہوتا ہے علم بھی فنا ہوتا ۔ اور یہ تو خلافِ واقعہ ہے ۔ لہٰذا مادّیات کے سوا غیر مادی چیزیں بھی ہیں ۔ میں ہوں ۔ میرا علم ہے ۔ سو برس پہلے میں کب تھا ۔ اور سو برس کے بعد اُمید نہیں کہ میں رہوں گا ۔ پھر میں آیا کہاں سے ؟ پردۂ غیب سے ۔ جب میری ہستی بالذات نہیں ۔ میرا وجود اصلی نہیں ۔ تو ضرور ایک اصلی اور حقیقی وجود والے کے کرشمہ ہائے قدرت ہیں ۔ ایک کلاس میں چند بچّے ہیں ایک بچہ دوسرے بچہ پر آ گرتا ہے ۔ وہ بگڑ جاتا ہے اور پوچھتا ہے کہ تم کیوں مجھ پر آ گرے ۔ وہ عذر کرتا ہے کہ مجھے دوسرے نے دھکا دیا اور میں تم پر گر پڑا ۔ جس سے پوچھتا ہے وہ یہی کہتا ہے کہ میں خود سے تم پر نہیں گرا بلکہ دوسرے نے مجھے دھکا دیا ۔ چھوٹا بچہ بھی اس کو یقین نہیں کرتا اور سمجھتا ہے کہ ان میں شر کی ابتداء کرنے والا کوئی ضرور ہے ۔ یہ کیا بات ہے کہ کوئی بالذات حرکت کرنے والا نہیں ۔ کسی کی حرکت ذاتی نہیں ؟ تو پھر یہ حرکت ہوئی کیسے ؟ پیدا ہی کیونکر ہوئی ۔ یعنی بچہ بھی سمجھتا ہے کہ وجود بالعرض بغیر وجود بالذات کے نہیں ہوسکتا ۔ یعنی ہم بغیر خدا کے اور مخلوق بغیر خالق کے ، ممکن بغیر واجب کے موجود ہی

بالعرض و بالذات کو سمجھو

نہیں ہوسکتے ۔ دیکھو ! خدا ہونے کا علم بدیہی ہے ۔ کسی بدوی سے پوچھا گیا کہ خدا کے وجود پر کیا دلیل ہے ؟ اس نے کہا ۔ اغنی الصباح عن المصباح ۔ یعنی صبح کے دکھانے کے لئے چراغ کی کیا ضرورت ہے ؟ بہرحال ہم کو اپنے میں شک ہوسکتا ہے مگر خدا کے ہونے میں ہرگز شک نہیں ہوسکتا ۔ کیونکہ ہم ہر وقت متغیر ہیں ۔ اور خدا قائم و دائم ہے ۔ وہ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ الصَّادِقُ الْاَمِیْنُ ۔

برگِ درختان سبز درنظرِ ہوشیار ہر ورقے دفترے زمعرفتِ کردگار

اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ ۔ وَفِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ

اَصْدَقُ كُلِمَةٍ قَالَتْهَا الْعَرَبُ قَوْلُ لَبِیْدٍ : اَلَآ كُلُّ شَیْءٍ مَّا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ

سُوْرَةُ الشُّوْرٰی مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ شوریٰ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں (۵۳) آیتیں اور (۵) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حٰمٓ ۝۱

یہ پوری آیت ہے ۔ اَللّٰه ! علم بمراده ۔

عٓسٓقٓ ۝۲

یہ بھی پوری آیت ہے ۔ پوری آیت کا ہونا یا نہ ہونا یہ توفیقی مسئلہ ہے جو روایت سے ثابت ہوتا ہے ۔ اس کے معنی تو اللہ ہی کو معلوم ہیں ۔

كَذٰلِكَ یُوْحِیْٓ اِلَیْكَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۳

كَذٰلِكَ یُوْحِیْٓ اِلَیْكَ ؛ اسی طرح تمہاری طرف وحی کرتا ہے ۔ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ؛ اور ان لوگوں کی طرف بھی وحی کی جو تم سے پہلے تھے ۔ پیغمبروں اور وحی کا سلسلہ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ ہمیشہ سے یہ سلسلہ خاتم النبیینؐ تک رہا ۔ اَللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ؛ اس اللہ نے جو عزت وحکمت والا ہے ۔ یُوْحِیْ کا فاعل ہے ۔

ترجمہ :- اسی طرح (حسبِ عادت) تمہاری طرف بھی وحی کرتا ہے اور ان کی طرف بھی جو تم سے پہلے تھے (وحی کی) باعزت وحکمت والے اللہ نے ۔

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝۴

لَــهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَما فِي الْاَرْضِ ؛ اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے، سب اس کی مِلک ہے۔ جس کو چاہا پیغمبری سے سرفراز کیا اور وحی سے ممتاز بنایا۔ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ؛ اور اس کا مرتبہ اعلیٰ ہے۔ اس کی شان عظیم ہے۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کی ملک ہے۔ وہ اعلیٰ مرتبہ کا اور عظیم الشان ہے۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝۵

تَـكَادُ السَّمٰوٰتِ يَتَفَطَّرْنَ ؛ قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں۔ مِنْ فَوْقِـهِنَّ ؛ اوپر کے دباؤ سے۔ یعنی آسمانوں پر ایسے فرشتے ہیں کہ ان کے بوجھ سے آسمان پھٹ پڑنے کو ہیں۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ؛ اور فرشتے اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں۔ اس کو بے چون و بے چگونہ بھی سمجھتے ہیں اور اس کے آثار قدرت کی وجہ سے جو تمام عالم پر چھائے ہوئے ہیں اس کو مستحقِ تعریف بھی سمجھتے ہیں۔ وَيَسْتَـغْـفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؛ اور زمین میں جو نیک لوگ ہیں ان کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہیں۔ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؛ ہاں یقیناً اللہ ہی غفور رحیم ہے۔ خطاپوش بھی ہے اور مہربان ورحیم بھی ہے۔

ترجمہ :- آسمانوں کے اوپر اس قدر بوجھ پڑ رہا ہے کہ وہ پھٹے پڑ رہے ہیں اور فرشتے اس کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں۔ اور زمین والوں کے لئے دُعائے مغفرت۔ ہاں! بے شک اللہ ہی غفور رحیم ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝۶

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا ؛ اور جن لوگوں نے اختیار کرلیا ہے، بنالیا ہے، پکڑ لیا ہے۔ مِنْ دُوْنِهٖٓ ؛ اس کو چھوڑ کر۔ اَوْلِيَآءَ ؛ دوست۔ اَللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ؛ ان کا بھی اللہ ہی نگہبان ہے۔ حفاظت کرنے والا ہے۔ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ؛ اور تم ان کے ذِمّہ دار نہیں ہو۔ ہم جب چاہیں گے ہدایت کریں گے جب چاہیں گے عقوبت کریں گے۔

ترجمہ :- اور جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا دوست بنالیا ہے۔ اللہ ان کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ اور تم ان کے کسی طرح ذِمّہ دار نہیں۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا

وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ۝٧

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا ؛ اور جس طرح ہم نے اور پیغمبروں پر وحی کی ہے تم پر بھی عربی زبان میں قرآن نازل کیا ہے اور اس کی وحی کی ۔ لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى ؛ کہ تم نصیحت کرو مکہ والوں کو ۔ قُریٰ قَرْيَةٌ کی جمع ہے اور اُمُّ الْقُرٰى مکہ کا نام ہے ۔ اس واسطہ کہ وہ مرکز عالم تھا ۔ وَمَنْ حَوْلَهَا ؛ اور ان لوگوں کو جو مکہ کے اطراف رہتے ہیں ۔ اس کے اِرد گرد رہتے ہیں ۔ وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ ؛ اور اس لئے کہ تم قیامت کے دن سے ڈراؤ ۔ اس دن سے ڈراؤ جس دن تمام عالم کے لوگ میدانِ حشر میں جمع ہوں گے ۔ لَا رَيْبَ فِيهِ ؛ اس میں کچھ شک نہیں ۔ قیامت کا آنا حق ہے ۔ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ؛ نیکوں کی جماعت جنت میں رہے گی اور بُروں کی جماعت دوزخ میں ۔ کچھ بہشتی ہوں گے ، کچھ دوزخی ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اسی طرح تم پر عربی زبان میں قرآن کی وحی کی کہ تم مکہ والوں کو اور ان کے اِرد گرد والوں کو ڈراؤ ، انھیں نصیحت کرو ۔ اور روزِ قیامت سے بھی ڈراؤ جس کا آنا (برحق ہے) بے شک وشبہ ہے ۔ ایک فرقہ جنت میں ہوگا اور ایک فرقہ (دوزخ میں) بھڑکتی آگ میں ۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝٨

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ ؛ اور اگر خدا چاہتا ۔ اس کی مشیت ہوتی ۔ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ؛ تو سب کو ایک ہی قسم کی جماعت بنا دیتا ۔ مگر دنیا کی یہ رنگا رنگی کیسی ہوتی ۔ اچھے بُرے کی تمیز کس طرح ہوتی ۔ وَلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؛ مگر وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے ۔ وَالظّٰلِمُوْنَ ؛ اور ظالموں اور گنہگاروں کے لئے ۔ مَا لَهُمْ ؛ ان کے لئے کوئی نہیں ۔ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ؛ نہ یار نہ مددگار ۔ نہ دوست نہ حامی ۔ نہ کوئی محبت کرنے والا نہ نصرت دینے والا ۔

ترجمہ :- اور اگر خدا چاہتا تو سب کو ایک قسم کا بنا دیتا ۔ مگر وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے ۔ اور ظالموں کا نہ کوئی یار ہے نہ مددگار ۔

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ
ع ۱ / ۲ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٩

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؛ کیا انھوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسروں کو اپنا دوست اور حمایتی بنالیا ہے ۔ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ ؛

پھر یار و مددگار تو اللہ ہی ہے ۔ وہی کارساز ہے ۔ وہی محبت کرنے والا ہے ۔ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ؛ اور وہی مُردوں کو زندہ کرتا ہے ۔ مرے ہوؤں کو جِلاتا ہے ۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ اور وہ سب کچھ کرسکتا ہے ۔ وہ ہر شئے پر قادر ہے ۔

ترجمہ :- کیا ان لوگوں نے اس کے (خدا کے) سوا اوروں کو دوست بنالیا ۔ پس دوست تو خدا ہی ہے اور وہ مُردوں کو بھی جِلاتا ہے اور (وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے) وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖۗ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝۱۰

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ ؛ تم جس میں اختلاف کرتے ہو ۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے ۔ فَحُكْمُهٗ اِلَى اللّٰهِ ؛ پس اس کا فیصلہ کرنے والا اور حکم دینے والا تو اللہ ہی ہے ۔ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ ؛ یہ میرا اللہ ہے ، میرا پروردگار ہے ، میرا کھلانے پلانے والا ہے میری پرورش کرنے والا ہے ۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ؛ میں اسی پر توکل کرتا ہوں ۔ اسی پر میرا بھروسہ ہے ۔ میں اپنے سب کاموں کو اسی پر چھوڑتا ہوں ۔ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ؛ اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں ۔ میری اِنابت اسی کی طرف ہے ۔

ترجمہ :- اور تم جس شئے میں اختلاف کرتے ہو تو اس کا فیصلہ کرنا اللہ ہی کا کام ہے ۔ اللہ ہی میرا پروردگار ہے اُسی پر میرا توکّل ہے اور اُسی کی طرف میری اِنابت اور رجوع ہے ۔

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝۱۱

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ۔ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا ؛ تمہارے لئے خود تمہارے ہی قسم کے جوڑے دیے میاں آدمی ہے تو بیوی بھی آدمی ہے ۔ وَمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ؛ اور چوپایوں میں سے بھی نر و مادّہ پیدا کئے ۔ جوڑے جوڑے بنائے ۔ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؛ اور اسی تدبیر سے ، اسی تخلیق سے ، اسی پیدا کرنے سے ، اسی کارخانۂ قدرت سے تمہاری نسل کو چلایا ہے ۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ؛ اس کے جیسا کوئی نہیں ۔ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ؛ اور وہی سنتا ہے وہی دیکھتا ہے ۔ تمہاری سماعت و بصارت اُسی کی سماعت و بصارت کا پرتو ہے ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے نے تم کو تمہارے ہی قسم کے جوڑے دیئے چوپایوں سے بھی نر و مادّہ پیدا کئے ۔ اسی تدبیر سے تمہاری نسل کو چلایا ۔ کوئی اس کے جیسا نہیں

اور وہ سب کی سنتا ہے، سب کو دیکھتا ہے۔

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں سب اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ مَقَالِيْدُ جمع مِقْلَادٌ۔ قِلَادَۃٌ۔ ہار جو گلے میں ڈال لیتے ہیں اکثر لوگ کنجیوں کا جھیلا گلہ میں لٹکا لیتے ہیں۔ يَبْسُطُ الرِّزْقَ ؛ رزق کو کشادہ کردیتا ہے۔ لِمَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کے لئے چاہتا ہے۔ وَيَقْدِرُ ؛ اور جس کے لئے چاہتا ہے رزق تنگ کردیتا ہے۔ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؛ بے شک وہ ہر شئے کی حقیقت کو جانتا ہے۔ مستحق کو دیتا ہے، غیر مستحق کو نہیں دیتا۔

ترجمہ:- آسمانوں اور زمین کی کنجیاں سب اسی کے (خدا کے) ہاتھ میں ہیں جس کو چاہتا ہے زیادہ رزق دیتا ہے جس کو چاہتا ہے کم۔ یقیناً وہ ہر شئے (کی حقیقت) کو خوب جانتا ہے۔

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ ؛ تمہارے لئے اسی دین کو جاری کیا ہے۔ اس کی راہ ڈالی ہے۔ وہی شریعت قائم کی ہے۔ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا ؛ جس کا نوح کو حکم دیا تھا۔ وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ؛ اور وہ جس کی ہم نے تمہاری طرف وحی کی۔ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى ؛ اور وہ جس کا ہم نے حکم دیا تھا ابراہیم کو اور موسیٰ کو اور عیسیٰ کو۔ کیا وصیت کی تھی؟ اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ ؛ کہ دین کو قائم کرو۔ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؛ اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ ؛ ان کافروں اور مشرکوں پر بڑا دشوار گزرتا ہے۔ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؛ وہ دین، وہ اتفاق، وہ اتحاد جس کی طرف تم انھیں بُلا رہے ہو۔ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ ؛ اللہ اپنے لئے منتخب کرلیتا ہے۔ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے۔ تمام لوگ ایک قابلیت کے نہیں۔ بعض اس قابل ہیں کہ پیشوا اور سردار بنیں۔ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ؛ اور جو اس کی طرف رُجوع کرتا ہے اُس کو ہدایت کرتا ہے۔

ترجمہ:- تمہارے لئے وہی دین جاری کیا ہے جس کی نوح کو وصیت کی گئی تھی اور جس کی تمہیں وحی

کی گئی ہے۔ اور جس کی ہم نے وصیت کی تھی ابراہیم کو اور موسیٰ کو اور عیسیٰ کو کہ دین کو (اللہ کی اطاعت کو) قائم رکھو۔ اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو تم جس دین کی طرف بُلا رہے ہو وہ ان کافروں پر بڑا دشوار گزرتا ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے لئے منتخب کرلیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے اس کو ہدایت کرتا ہے۔

وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾

وَمَا تَفَرَّقُوْا ؛ اور وہ لوگ متفرق نہیں ہوئے۔ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَ هُمُ الْعِلْمُ ؛ مگر بعد اس کے کہ ان کے پاس علم آچکا تھا۔ ان کو تبلیغ ہوچکی تھی۔ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؛ آپس کی خود غرضی اور سرکشی کی وجہ سے اور ضدّا ضدی کی وجہ سے، باہمی بغاوت کی وجہ سے۔ وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ ؛ اور اگر خدا کے پاس سے کسی بات کا پہلے سے تصفیہ نہ ہوتا، حکم نہ ہوتا، تعین کا وعدہ نہ ہوتا، قیامت کا ایک وقت مقرر نہ ہوتا۔ مِنْ رَّبِّکَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے۔ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ ایک معیّن وقت کے لئے۔ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؛ تو البتہ ان کا فیصلہ ہی ہوجاتا۔ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ ؛ اور جو لوگ اہلِ کتاب ہیں۔ کتابِ الٰہی کے وارث بنائے گئے ہیں۔ مِنْ بَعْدِهِمْ ؛ ان کے بعد۔ پیغمبروں کے بعد۔ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ؛ البتہ بڑی بے چینی اور شک میں ہیں۔

ترجمہ :- ان میں اختلاف پیدا نہیں ہوا مگر علم آچکنے کے بعد آپس کی خود غرضی کی وجہ سے اور اگر تمہارے خدا کی طرف سے وقت معیّن کا حکم نہ ہوتا تو ان کا فیصلہ ہوچکتا۔ ان پیغمبروں کے بعد جو لوگ وارثِ کتاب بنے ہیں وہ بڑے شک اور اضطراب میں (بڑے قلق میں) پڑے ہیں۔

فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾

فَلِذٰلِکَ فَادْعُ ؛ پس اسی واسطہ تم ان کو حق کی طرف بُلاؤ ۔ دعوتِ اسلام دو ۔ تبلیغ کرو ۔ وَاسْتَقِمْ ؛ اور اس پر مستقیم رہو ۔ مضبوطی سے قائم رہو ۔ کَمَآ اُمِرْتَ ؛ جیسا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے ۔ جس طرح کہ تم مامور من اللہ ہو ۔ وَلَا تَتَّبِعْ اَھْوَآءَ ھُمْ ؛ اور ان کے ہوا و ہوس کے تابع نہ بنو ۔ اور ان کے واہی تباہی خیالات پر نہ چلو ۔ وَقُلْ ؛ اور تم کہو ۔ اٰمَنْتُ ؛ میں ایمان لایا ۔ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنْ کِتٰبٍ ؛ اس کتاب پر کہ خدا نے اُتاری ۔ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ ؛ اور میں مامور ہوں کہ تم پر عدل کروں ۔ مجھ کو حکم ہے کہ تم میں انصاف کروں ۔ اَللّٰہُ رَبُّنَا ؛ اللہ ہمارا رب ہے ۔ وَرَبُّکُمْ ؛ اور تمہارا بھی رب ہے ۔ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ ؛ ہم کو ہمارے اعمال کا بدلہ اور تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ ۔ لَا حُجَّۃَ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ ؛ جتنا کہنا تھا کہہ دیا گیا ۔ اب ہمارے تمہارے درمیان کوئی حجت اور بحث نہیں ۔ اَللّٰہُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ؛ اللہ تم کو اور ہم کو قیامت میں جمع کرے گا ۔ وَاِلَیْہِ الْمَصِیْرُ ؛ اور اُسی کی طرف سب کا انجام ہے ۔

ترجمہ :- پس اسی وجہ سے تم انھیں (تبلیغ کرو) حق کی طرف بُلاؤ اور اس پر استقامت اور مضبوطی اختیار کرو ۔ جیسا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے اور ان کی ہوا و ہوس کے تابع نہ بنو اور کہہ دو میں اس کتاب پر ایمان رکھتا ہوں جس کو اللہ نے اُتارا ہے ۔ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل و انصاف سے کام لوں ۔ اللہ ہمارا بھی رب ہے ۔ اور تمہارا بھی ۔ ہم کو ہمارے اعمال کی جزا اور تم کو تمہارے اعمال کی سزا ۔ اب ہمارے اور تمہارے درمیان زیادہ بحث اور حجت نہیں ۔ اللہ ہم سب کو ایک وقت جمع کرے گا ۔ اور اُسی کی طرف سب کا انجام ہے ۔

وَالَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَہٗ حُجَّتُھُمْ دَاحِضَۃٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَعَلَیْھِمْ غَضَبٌ وَّلَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴿۱۶﴾

وَالَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰہِ ؛ اور جو لوگ اللہ کے متعلق باہم حجت و تکرار کرتے ہیں ، جھگڑتے ہیں اور لڑتے ہیں ۔ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَہٗ ؛ بعد اس کے کہ حکمِ خدا مان لیا گیا ۔ حُجَّتُھُمْ دَاحِضَۃٌ ؛ ان کی حجت لچر ہے ۔ بے سروپا ہے ، بالکل باطل ہے ۔ عِنْدَ رَبِّھِمْ ؛ ان کے رب کے پاس ۔ وَعَلَیْھِمْ غَضَبٌ ؛ اور ان پر خدا کا غضب ہے ۔ وَلَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؛ اور ان کے لئے عذابِ شدید ہے ، سخت سزا ہے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے متعلق بے کار حجتیں کرتے ہیں بعد اس کے کہ حکمِ الٰہی مان لیا گیا ۔ ان کی ساری حجت اللہ کے پاس بے مایہ اور لچّر ہے اور ان پر غضب ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے ۔

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾

اَللّٰـهُ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ ؛ اللہ ہی ہے جس نے برحق کتاب اُتاری ۔ وَالْمِیْزَانَ ؛ اور میزان حق و باطل کا صحیح اندازہ کرنے والا پیغمبر، سچا دین ۔ وَمَا یُدْرِیْکَ ؛ اور تمہیں کیا معلوم ۔ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ ؛ شاید کہ قیامت قریب ہے ۔ اِدھر آنکھیں بند ہوئیں اور قیامت کا دروازہ کھل گیا ۔

ترجمہ :- اللہ ہی ہے جس نے برحق کتاب اُتاری اور صحیح مذہب اور سچا پیغمبر بھی ۔ اور تمہیں کیا معلوم ۔ ممکن ہے کہ قیامت قریب ہو ۔

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ۙ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۭ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ يُمَارُوْنَ فِي السَّاعَةِ لَفِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾

یَسْتَعْجِلُ بِهَا ؛ اور اس کا تقاضا کرتے ہیں اور اس کے آنے کے لئے جلدی کرتے ہیں ، اس کو بعجلت طلب کرتے ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهَا ؛ وہ لوگ جن کو اس کا یقین نہیں ، اس پر ایمان نہیں ۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور جو لوگ ایماندار ہیں ۔ مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا ؛ اس سے ڈرتے ہیں ۔ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ؛ اور سمجھتے ہیں کہ قیامت آنے والی ہے ۔ اس کا آنا حق ہے ۔ اَلَآ اِنَّ الَّذِیْنَ یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ ؛ دیکھو ! یقیناً جو لوگ قیامت کے متعلق شک و شبہ کرتے ہیں ۔ لَفِیْ ضَلٰلٍ بَعِیْدٍ ؛ وہ سخت ضلالت میں پڑے ہوئے ہیں ۔ یقیناً بہت ہی گمراہ ہیں ۔

ترجمہ :- جن لوگوں کو قیامت کا یقین نہیں وہی قیامت کے لئے تقاضا کرتے ہیں اور ایماندار ہیں کہ اس سے ڈر رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ قیامت حق ہے ۔ ہاں ! جو لوگ قیامت کے متعلق شک و شبہ کرتے ہیں وہ بڑی ضلالت و گمراہی میں مبتلا ہیں ۔

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾ ع ۲/۳

اَللّٰهُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِهٖ ؛ اللہ اپنے بندوں پر لطف و کرم کرتا ہے ، مہربان ہے ، نرمی سے سلوک کرتا ہے ۔ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے ، رزق عطا کرتا ہے ۔ کھلاتا پلاتا ہے ۔ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ؛ اور وہ قوت والا بھی ہے ۔ عزت والا بھی ۔

ترجمہ :- اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے جس کو چاہتا ہے رزق عطا کرتا ہے اور وہ قوت والا بھی ہے اور عزت والا بھی ۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ

وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۲۰

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ ؛ جو آخرت کی کھیتی کا طالب ہو۔ نَزِدْلَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ؛ تو ہم زیادہ کرتے ہیں اس کی کھیتی میں۔ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا ؛ اور جو دنیا کی کھیتی کو چاہتا ہے اس کا ارادہ کرتا ہے۔ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؛ تو اس کو ہم دنیا میں سے دیتے ہیں۔ وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ ؛ اور اس کے لئے آخرت میں نہیں ہے۔ مِنْ نَّصِيْبٍ ؛ کچھ حصّہ۔

ترجمہ :- جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کی کھیتی کو ترقی دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس کو بھی اس میں سے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کو کچھ حصّہ نہیں۔

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ؕ

وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۲۱

اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا ؛ کیا ان کے پاس شریکِ خدائی بھی ہیں۔ شَرَعُوْا لَهُمْ ؛ کہ ان کے لئے جاری کردیا ہے۔ مقرر کردیا ہے۔ مِنَ الدِّيْنِ ؛ دین کی باتوں میں۔ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ؛ جس کا خدا نے کوئی حکم نہیں دیا، اجازت نہیں دی، اذن نہیں دیا۔ وَلَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ ؛ اور اگر پہلے سے کوئی فیصلہ کُن بات نہ ہوتی اور قیامت کا دن مقرر نہ ہوتا۔ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؛ تو ان کے درمیان فیصلہ کردیا جاتا۔ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ ؛ اور یقیناً ظالم لوگ۔ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ ان کے لئے المناک عذاب ہے۔ دردناک سزا ہے۔

ترجمہ :- کیا ان کے پاس کچھ شریکِ خدائی بھی ہیں جو دین میں ایسی باتیں نکالتے ہیں جن کی خدا نے اجازت دی۔ اور اگر فیصلہ کُن بات نہ ہوتی (یعنی قیامت کا دن متعیّن نہ ہوتا) تو ان کا فیصلہ ہی ہوچکتا۔ اور یقیناً ظالموں کے لئے عذابِ الیم ہے۔

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۲۲

تَرَى الظّٰلِمِيْنَ ؛ تم ظالموں کو دیکھتے ہو۔ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا ؛ کہ اپنی کمائی اور کرتوت سے ڈرتے ہیں۔ وَهُوَ

وَاقِعٌ بِھِمْ ؛ اور اس کی سزا ان پر ضرور واقع ہوگی اور ان کے کرتوت کا وبال ان پر پڑ کر رہے گا ۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور جو لوگ ایماندار ہیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح اور نیک کام کرتے ہیں ۔ فِیْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ؛ وہ جنت کے باغیچوں میں رہیں گے ۔ لَھُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ ؛ ان کو ملے گا جو کچھ وہ چاہتے ہیں ۔ عِنْدَ رَبِّھِمْ ؛ ان کے پروردگار کے پاس ۔ ذٰلِکَ ھُوَالْفَضْلُ الْکَبِیْرُ ؛ یہی بڑا فضل و کرم ہے ۔ اللہ کا بڑا انعام ہے ۔

ترجمہ :- تم ظالموں کو دیکھتے ہو کہ اپنے کرتوت اور بُری کمائی سے ڈرتے ہیں مگر اُن کے کرتوت کا وبال ان پر پڑے گا ضرور ۔ اور ایماندار اور نیک کام کرنے والے جنت کے باغیچوں میں رہیں گے ان کو خدا کے پاس جو چاہیں گے ملے گا ۔ یہی بڑا فضل و کرم ہے ۔

ذٰلِكَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ؕ وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۲۳

ذٰلِکَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰہُ ؛ یہ وہ چیز ہے کہ خدا اس کی بشارت دیتا ہے، خوشخبری دیتا ہے ۔ عِبَادَہٗ ؛ اپنے بندوں کو ۔ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ۔ عملِ صالح کئے ۔ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا ؛ پیغمبر تم کہو میں اس کا تم سے کچھ بدلہ نہیں چاہتا ۔ اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ؛ مگر محبت قربِ الٰہی میں یعنی الحب فی اللہ ۔ اور آپس میں محبت یعنی انسانی ہمدردی ۔ آلِ رسول اللہ سے محبت ۔ بہر حال محبت ہی مقصود ہے خدا سے ہو یا رسول سے یا اپنے ہم جنسوں سے ۔ پیغمبر اپنے ذاتی اغراض ہرگز نہیں رکھتا ۔ [اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ ؛ میرا بدلہ تو اللہ ہی دے گا] اللہ کے سوا پیغمبر کا کوئی مقصود نہیں رہتا ۔ وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَۃً ؛ اور جو نیکی کرے ، جو نیکی کمائے ، بھلائی کرے اور جو اعمال حسنہ کرے ۔ نَزِدْ لَہٗ فِیْھَا حُسْنًا ؛ ہم اس میں اور خوبی زیادہ کریں گے ۔ اس کے حُسن کو دوبالا کریں گے ۔ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ ؛ یقیناً اللہ مغفرت بھی کرتا ہے اور قدردانی بھی فرماتا ہے ۔ قدردان داتا ہے ۔

ترجمہ :- یہ وہ چیز ہے کہ خدا اس کی بشارت اپنے بندوں کو دیتا ہے (کیسے بندوں کو؟) جو ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں ۔ تم کہہ دو میں اس میں تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا صرف قربِ الٰہی کے لئے محبت ۔ اور جو بھلائی کرتا ہے ہم اس میں اور خوبی پیدا کرتے ہیں ۔ یقیناً اللہ مغفرت کرنے والا اور شکر و قدر کرنے والا ہے ۔

اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۚ فَاِنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخْتِمْ عَلٰی قَلْبِكَ ؕ

وَيَمۡحُ اللّٰهُ الۡبَاطِلَ وَيُحِقُّ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾

اَمْ يَقُوْلُوْنَ ؛ کیا یہ لوگ کہتے ہیں ۔ اِفْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ؛ کہ پیغمبر نے اللہ پر افترا پردازی کی ،جھوٹ کہا ، بہتان باندھا ۔ فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ ؛ پھر اگر ایسا ہوتا اور خدا چاہتا ۔ يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ ؛ تو تمہارے دل پر مُہر کر دیتا ۔ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ ؛ اور اللہ باطل کو محو کرتا ہے ، جھوٹ کو مٹا دیتا ہے ۔ وَيُحِقُّ الْحَقَّ ؛ اور حق کو ثابت کرتا ہے ۔ بِكَلِمٰتِهٖ ؛ اپنے کلمات سے ۔ اپنے فرمانوں سے ۔ اپنے احکام سے ۔ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛ بے شک اللہ سینوں اور دلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے ۔ وہ بڑا رازداں ہے ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اللہ پر جھوٹ اور افترا پردازی کی ہے ۔ پھر اگر اللہ چاہتا تو تمہارے دل پر مُہر کر دیتا ۔ اور اللہ تو باطل کو محو کرتا ہے اور حق کو قائم کرتا ہے اپنے کلمات سے (اپنے دلائل اور اپنی وحی سے ۔ اپنی آیات سے) ۔ یقیناً وہ سب کے دلوں کی باتیں خوب جانتا ہے ۔

وَهُوَ الَّذِيۡ يَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَيَعۡفُوۡا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ ۙ‏ ﴿۲۵﴾

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ ؛ اور وہی ہے جو توبہ قبول فرماتا ہے ۔ عَنْ عِبَادِهٖ ؛ اپنے بندوں سے ۔ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے ۔ وَيَعْفُوْ عَنِ السَّيِّاٰتِ ؛ اور ان کی بُرائیوں کو مٹا دیتا ہے ۔ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ؛ اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کو جانتا بھی ہے ۔

ترجمہ :- اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور سیئات (وخطیات) کو عفو کرتا ہے (گناہوں کو بخشتا ہے) اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کو خوب جانتا ہے ۔

وَيَسۡتَجِيۡبُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيۡدُهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ ؕ وَالۡكٰفِرُوۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ شَدِيۡدٌ‏ ﴿۲۶﴾

وَيَسْتَجِيْبُ ؛ اور دُعا قبول کرتا ہے ۔ جو مانگو دیتا ہے ۔ وہی مجیب الدعوات ہے ۔ کن کے لئے ؟ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ ان کی جو ایمان رکھتے ہیں اور نیک کام کرتے اور عملِ صالح کرتے ہیں ۔ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؛ اور اپنے فضل سے ان کو اور دیتا ہے ۔ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؛ اور کافروں کے حصّہ میں تو سخت عذاب ہے ۔

ترجمہ :- اور (خدا) ان لوگوں کی دُعاؤں کو قبول کرتا ہے (ان کی دُعائیں سنتا ہے) جو ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں اور اپنے فضل و کرم سے انھیں اور زیادہ دیتا ہے ۔ اور کافروں کے لئے تو سخت عذاب ہے ۔

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ
وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۲۷﴾

وَلَوْبَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ ؛ اور اگر اللہ رزق کو زیادہ دیتا ، کشادہ کرتا ، روزی میں فراخی پیدا کرتا ۔ لِعِبَادِہٖ ؛ اپنے بندوں کے لئے ۔ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ ؛ تو زمین میں بغاوت کر بیٹھتے ۔ شرارت کرتے ۔ نافرمانی کرتے ۔ وَلٰـكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ ؛ مگر اندازہ سے دیتا ہے ۔ مَايَشَآءُ ؛ جتنا چاہتا ہے ۔ جیسی استطاعت ، جتنی قابلیت اتنی اللہ کی عطا ۔ اِنَّـهٗ بِعِبَادِہٖ خَبِیْرٌ بَصِیْرٌ ؛ بے شک وہ اپنے بندوں کو ان کے حوصلہ کو ، ان کی استعداد کو خوب جانتا ہے اور دیکھتا ہے ۔ خبردار ہے ، واقف کار ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر خدا اپنے بندوں کو ان کے حوصلہ سے زیادہ رزق دیتا تو وہ زمین میں باغی ہوجاتے سرکش بن جاتے مگر اللہ جتنا چاہتا ہے اندازہ سے دیتا ہے ۔ یقیناً اللہ اپنے بندوں کے حال سے خبردار ہے ، واقف کار ہے ۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۸﴾

وَهُوَ الَّذِیْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ ؛ اور وہی ہے جو بارش کو برساتا ہے ۔ مینہ کو اُتارتا ہے ۔ غَيْثٌ ۔ اصل میں غَيْوَثٌ تھا ۔ جیسے سَيِّدٌ ۔ اصل میں سَيْوِدٌ تھا ۔ تعلیل سے غَيِّثٌ ہوا ۔ تخفیف سے غَيْثٌ ہوا ۔ غَيْث اس بارش کو کہتے ہیں جو قحط کے بعد ہو ۔ ضرورت پر ہو ۔ گویا کہ بارش فریادرسی کرتی ہے ۔ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا ؛ بعد مایوسی کے ۔ بعد اس کے کہ وہ نا اُمید ہوجائیں ۔ وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؛ اور وہ اپنے دامنِ رحمت کو پھیلاتا ہے ۔ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ؛ اور وہ کارساز ہے ۔ قابلِ حمد ہے ۔ وہ لائقِ تعریف آقا ہے ۔

ترجمہ :- اور وہ وہی ہے جو نا اُمیدی کے بعد بارش نازل کرتا ہے اور اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے اور وہی لائقِ تعریف آقا ہے ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ
وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ ع ۳ / ۴

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ ؛ اور اس کی آیتوں اور آثارِ قدرت سے ہے ۔ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمان اور زمین کا پیدا کرنا ۔

وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؛ اور جو پھیلائے ہیں آسمانوں زمین کے درمیان جانور ۔ دَبَّ ۔ يَدِبُّ ۔ آہستہ چلنا ۔ دَآبَّةٌ ۔ چوپایہ ۔ دَبِيْبُ نَمْلٍ ؛ چیونٹی کی چال ۔ دَبَّابَةٌ ۔ ٹینک (tank) ۔ دَآبَّةُ الْاَرْضِ ؛ دیمک ایک قسم کی چیونٹی ۔ وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ ؛ اور اللہ ان سب کو جمع کرنے پر ۔ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ ؛ جب چاہے قدرت رکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اور اس کے آثارِ قدرت سے ہے آسمانوں اور زمین کا اور ان کے درمیان جانوروں کا پیدا کرنا ، اور وہ جب چاہے گا ان سب لوگوں کو بروزِ حشر جمع کرسکتا ہے ۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۝۳۰

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ ؛ اور تم کو کوئی مصیبت نہیں پہنچتی ۔ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ ؛ تو وہ تمہارے ہاتھوں ہی کی کمائی کی وجہ سے ہے ۔ وہ تمہارے اعمالِ بد کا نتیجہ ہے ۔ تمہارے کرتوت ہیں ۔ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؛ اور اس پر بھی بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے ، ان کو عفو کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اور تم کو جو مصیبت پہنچتی ہے تو وہ تمہارے کرتوت کی وجہ سے ہے حالانکہ بہت سی باتوں کو وہ عفو کرتا ہے ۔

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ ۚ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۳۱

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ؛ اور تم خدا کو عاجز نہیں کرسکتے ۔ فِى الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ تم بھاگ کر کہیں جاؤ خدا کے پنجۂ قدرت سے باہر نہیں نکل سکتے ۔ تم اس کو تھکا نہیں سکتے ۔ عاجز نہیں کرسکتے ۔ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اور خدا کے سوا کوئی تمہارا نہیں ہے ۔ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ؛ نہ یار نہ مددگار ۔

ترجمہ :- اور تم روئے زمین پر بھاگ کر خدا کو نہ تھکا سکتے ہو نہ عاجز کرسکتے ہو ۔ اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی یار ہے نہ مددگار ۔

وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِى الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝۳۲

وَمِنْ اٰيٰتِهِ ؛ اور اس کے آثارِ قدرت سے ہے ۔ اس کی نشانیوں میں سے ہے ۔ الْجَوَارِ ؛ اصل میں اَلْجَوَارِیْ ہے ''ی'' تخفیفاً گرگئی ۔ جمع جَارِيَةٌ ۔ چلنے والی ۔ کشتی ۔ فِى الْبَحْرِ ؛ سمندر میں ۔ كَالْاَعْلَامِ ؛ جیسے پہاڑ ۔ جمع عَلَمْ ۔ عرب پتے بتاتے تو فلاں پہاڑ ۔ فلاں پہاڑ بتلاتے ۔

ترجمہ :- اور اس کے (اللہ کے) آثارِ قدرت سے ہے کہ سمندر میں پہاڑ کی طرح جہاز چلتے ہیں ۔

اِنْ يَّشَاْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۳﴾

اِنْ یَّشَاْ یُسْکِنِ الرِّیْحَ ؛ اور اگر خدا چاہے تو ہوا کو ساکن کردے، روک دے، تھام لے۔ فَیَظْلَلْنَ رَوَاکِدَ ؛ پھر وہ جہاز ٹھہرے کے ٹھہرے رہ جائیں گے۔ عَلٰی ظَھْرِہٖ ؛ سطحِ سمندر پر، پشتِ دریا پر۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ ؛ بے شک اس میں۔ لَاٰیٰتٍ ؛ البتہ نشانِ قدرت ہیں۔ آیاتِ الٰہی ہیں۔ لِکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ ؛ ہر صبر وسکون سے غور وفکر کرنے والے کے لئے اور خدا کے احسانات کی قدر کرنے والے کے لئے۔

ترجمہ :- اگر خدا چاہے تو وہ ہوا کو روک دے اور جہاز سمندر میں ٹھہرے کے ٹھہرے رہ جائیں۔ یقیناً اس میں ہر صبر وشکر کرنے والے کے لئے نشانی ہے (آثارِ قدرت میں سے ہے)۔

اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۴﴾

اَوْیُوْ بِقْھُنَّ ؛ یا ان کو ہلاک کردے۔ تباہ کردے۔ بِمَا کَسَبُوْا ؛ ان کے اعمالِ بد کی وجہ سے ان کے کرتوت اور اعمال کی وجہ سے۔ وَیَعْفُ عَنْ کَثِیْرٌ ؛ اور چاہے تو بہت سی چیزوں سے درگزر کردے۔

ترجمہ :- یا ان کے اعمال کی وجہ سے ان کو ہلاک کردے یا ان کی بہت سی غلطیوں سے درگزر فرمادے۔

وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا ؕ مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۵﴾

وَیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ ؛ اور تاکہ جان لیں وہ لوگ جو جنگ و جدل کرتے ہیں، مجادلہ کرتے ہیں، جھگڑتے ہیں۔ فِیْ اٰیٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں میں۔ ہمارے آثارِ قدرت میں۔ مَالَھُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ؛ ان کو بھاگ کر جانے کی جگہ نہیں ہے۔ ان کے لئے کوئی مفر نہیں۔ ان کی رہائی کی صورت نہیں۔

ترجمہ :- اور جو ہماری آیتوں میں بحث ومباحثہ کرتے ہیں وہ خوب سمجھ لیں کہ ہمارے ہاتھ سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے۔

فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾

فَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ ؛ پس تم کو جو کچھ دیا گیا ہے۔ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؛ تو وہ دنیوی زندگی کا چند روزہ تمتع ہے۔ چار دن کے مزے ہیں۔ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ ؛ اور وہ جو خدا کے پاس ہے وہ تو بہت بہتر ہے۔ وَّاَبْقٰی ؛ اور بہت باقی رہنے والا، دیرپا ہے۔ مگر کس کے لئے؟ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں۔ وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ؛ اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں، اعتماد کرتے ہیں۔ اپنے سب کاموں کو اُسی پر چھوڑتے ہیں۔

ترجمہ :- پس تم کو جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کا چند روزہ تمتع اور بہرہ مندی ہے اور جو خدا کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور پائیدار تر ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان رکھتے ہیں اور اللہ پر توکل کرتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ ؛ اور جو لوگ کنارہ کشی کرتے ہیں، اجتناب کرتے ہیں، بچتے ہیں۔ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ ؛ بڑے گناہوں سے۔ گناہِ کبیرہ سے۔ وَالْفَوَاحِشَ ؛ اور بے حیائی کے کاموں سے، صغیرہ گناہوں سے۔ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا ؛ اور جب ان کو غصّہ بھی آجاتا ہے۔ غیظ وغضب بھی آجاتا ہے۔ هُمْ یَغْفِرُوْنَ ؛ تو وہ مغفرت کردیتے ہیں۔ معاف کردیتے ہیں۔

ترجمہ :- اور جو لوگ گناہِ کبیرہ اور صغیرہ سے پرہیز کرتے ہیں (اجتناب کرتے ہیں) اور جب ان کو غصّہ بھی آجاتا ہے تو مغفرت اور معاف کردیتے ہیں۔

وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾

وَالَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ ؛ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے احکام کو قبول کرتے ہیں۔ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور نماز پڑھتے ہیں۔ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ ؛ اور ان کا کام آپس میں مشورہ کرنا ہے۔ جو کام کرتے ہیں دوسروں سے رائے لے کر کرتے ہیں۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ؛ اور ہمارے عطایا سے انفاق کرتے ہیں۔ ہمارے دیئے ہوئے سے دوسروں کو بھی دیتے ہیں۔ ہمارے دیئے ہوئے رزق سے لوگوں کو بھی کھلاتے ہیں پلاتے ہیں۔ ان پر صَرف کرتے ہیں۔

ترجمہ :- اور جو لوگ اپنے رب کے احکام قبول کرتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور ان کے تمام کام باہمی مشورے سے ہوتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دے رکھا ہے اس میں سے دوسروں کو بھی دیتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾

وَالَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ ؛ اور وہ لوگ کہ دشمنوں نے ان پر ظلم کیا ہے ۔ پہل کی ہے ۔ بڑی سرکشی کی ہے ۔
هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ؛ تو ان سے انتقام بھی لیتے ہیں ۔ بدلہ بھی لیتے ہیں ۔ ان پر نصرت بھی حاصل کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جب لوگ ان سے بغاوت کرتے ہیں (سرکشی کرتے ہیں) تو ان پر نصرت بھی حاصل کرتے ہیں (ان سے انتقام بھی لیتے ہیں) ۔

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾

وَجَزٰؤُا سَيِّئَةٍ ؛ اور بدی کا بدلہ، بُرائی کی سزا ۔ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ؛ ویسی ہی بُرائی یعنی جیسی خطا ویسی سزا ۔ فَمَنْ عَفَا ؛ پھر جو خطا کو عفو کرے ۔ وَاَصْلَحَ ؛ اور آپس میں اصلاح کرے ۔ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؛ تو اس کا ثواب اللہ کے ذِمّہ ہے ۔ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ؛ بے شک اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ، گنہگاروں کو دوست نہیں رکھتا ۔ سرکشوں سے خوش نہیں ہوتا ۔

ترجمہ :- اور بُرائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ۔ پھر جو عفو کرے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذِمّہ ہے ۔ بے شک وہ (اللہ) ظالموں کو پسند نہیں کرتا ۔

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾

وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ ؛ اور جو انتقام لے بعد اس کے کہ اس پر ظلم کیا گیا ہو ۔ ظَلَمَ ۔ يَظْلِمُ ۔ ظُلْمًا ؛ ظلم کرنا ۔ ظُلِمَ ۔ يُظْلَمُ ۔ ظُلْمًا ۔ ظلم کیا جانا ۔ مظلوم رہنا ۔ مظلومیت ۔ بَعْدَ ظُلْمِهٖ ۔ اپنی مظلومیت کے بعد ۔ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيْلٍ ؛ پس ایسے لوگوں پر کوئی راہِ اعتراض نہیں ۔ کوئی الزام نہیں ۔ کوئی ملامت نہیں ۔

ترجمہ :- اور جو اپنے ظلم کئے جانے کے بعد انتقام لیں اُن پر الزام کی کوئی راہ نہیں ۔

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَي الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ ؛ الزام کا راستہ تو ان لوگوں پر کھلتا ہے جو ظلم کرتے ہیں ۔ ظالم لائقِ ملامت ہیں ۔ اَلنَّاسَ ؛ لوگوں پر ۔ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؛ اور زمین میں بغاوت کرتے ہیں ۔ سرکشی کرتے ہیں ۔ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؛ ناحق ، ناروا ۔ اُوْلٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ ان لوگوں کے لئے المناک عذاب ہے ۔ بڑی دردناک سزا ہے ۔

ترجمہ :- الزام تو ان لوگوں پر ہے جو ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق ناروا سرکشی اور بغاوت پھیلاتے ہیں انھیں کے لئے عذابِ الیم ہے ۔

ع ۴/۱۴ ۵

وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾

وَلَمَنْ صَبَرَ وَ غَفَرَ ؛ اور پھر جو صبر کرے اور مغفرت کرے ۔ دوسروں کے ظلم اُٹھائے اور معاف کرے ۔ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ؛ بے شک یہ تو اعلیٰ عزم کے کاموں میں سے ہے ۔ یہ بڑی ہمت والوں کا کام ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر جو صبر کرے ، مغفرت کرے تو یہ بڑی ہمت والوں کا کام ہے ۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهٖ ۭ
وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ ؛ اور جس کو خدا گمراہ کرے ۔ جس کو اللہ چاہِ ضلالت میں گرائے ۔ فَمَالَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ ؛ تو اس کا کوئی دوست نہیں ۔ کارساز نہیں ۔ مِنْ بَعْدِهٖ ؛ خدا کے سوا ۔ خدا کو چھوڑ کر ۔ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ ؛ اور تم ظالموں کو دیکھو گے ۔ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؛ جب کہ وہ عذاب کو دیکھیں گے ۔ يَقُوْلُوْنَ ؛ تو وہ کہیں گے ۔ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ؛ کیا ہے واپسی کی بھی کوئی صورت ، دوبارہ دنیا میں جانے کی بھی کوئی سبیل ہے ۔

ترجمہ :- اور جس کو خدا گمراہ کرے ۔ اس کا خدا کے سوا کوئی کارساز نہیں ۔ (کوئی دوست نہیں) ۔تم ظالموں کو دیکھو گے جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو کہیں گے ۔ کیا ہم کو دنیا میں پھر جانے کی بھی کوئی سبیل (کوئی صورت) ہے ۔

وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۭ
وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ
اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾

وَتَرٰهُمْ ؛ اور تم ان کو دیکھو گے ۔ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا ؛ دوزخ پر پیش کئے جائیں گے ۔ یہاں دوزخ کا ذکر نہیں مگر

گمراہوں کے لوازم سے دوزخ ہے ۔ اس واسطہ وہ حاضر فی الذہن ہے لہذا اس کی طرف ضمیر عائد کی جاسکتی ہے ۔ عربوں کا قاعدہ ہے کہ تلوار ۔ محبوبہ ۔ شراب ۔ برچھا ۔ اللہ ، کی طرف ضمیر پھیر دیتے ہیں گو کہ وہ وہاں مذکور نہ ہوں ۔ خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ ؛ ذِلّت سے ۔ عاجزی اور خشوع و خضوع میں پڑے ہوئے ، متواضع ۔ فروتنی کرنے والے ۔ يَـنْظُرُوْنَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؛ آنکھ کھول کر بھی بات نہیں کر سکتے ۔ نیم کشادہ آنکھوں سے دیکھتے ہیں ۔ ان کی نظریں جھکی ہوئی ہیں ۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور ایماندار کہتے ہیں ۔ اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ ؛ بے شک نقصان اور خسارے میں پڑنے والے وہ لوگ ہیں ۔ اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْا ؛ جو نقصان اور خسارے میں پڑے ہیں ۔ جنھوں نے کھودیا ہے ۔ تباہ کردیا ہے ۔ اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ ؛ خود کو اور اپنے متعلقین کو ۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن ۔ اَلَا ؛ دیکھو ! ہاں ۔ یاد رکھو ۔ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ؛ بے شک ظلم کرنے والے ، ستمگار ۔ مشرک و کافر ۔ قائم دائم عذاب میں گرفتار ہیں ۔

ترجمہ :- اور (مخاطب !) تم ان لوگوں کو دیکھو گے کہ یہ لوگ دوزخ کے سامنے حاضر کئے جارہے ہیں اور وہ ذِلّت و خواری کے ساتھ گردن جھکائے ہوئے ہیں ۔ دیکھتے ہیں تو نیچی نگاہ سے اور اس وقت ایماندار کہیں گے بڑے خسارہ میں وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو اپنے متعلقین کو خسارے اور نقصان میں ڈالا (کب ؟) قیامت کے دن ۔ ہاں ۔ ظالم قائم و دائم عذاب میں گرفتار ہیں ۔

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ﴿۴۶﴾

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَآءَ ؛ اور ان کا ولی ، ان کا حمایتی ۔ ان کا مددگار کوئی نہ تھا ۔ يَنْصُرُوْنَهُمْ ؛ کہ ان کو نصرت و مدد دیتے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ بجز خدا کے ، خدا کو چھوڑ کر ۔ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ ؛ اور جس کو خدا گمراہ کرے ۔ فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ؛ تو اس کا کوئی راستہ ہی نہیں ۔ اس کی نجات کی کوئی سبیل نہیں ۔

ترجمہ :- اور خدا کے سوا ان کا کوئی آقا ، ان کا کوئی حمایتی نہ تھا کہ ان کی مدد کرتا اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کے لئے تو نجات کی کوئی سبیل نہیں ۔

اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ
مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾

اِسْتَجِیْبُوْا لِرَبِّکُمْ ؛ تم اپنے رب کے احکام کو قبول کرو ۔ اس کی فرماں برداری کرو ۔ اثبات میں جواب دو ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاتِیَ یَوْمٌ ؛ اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے ۔ لَا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؛ کہ خدا کے پنجۂ قدرت سے جس کو نجات نہیں ۔ خدا کے پاس سے بھاگ جانے کا کوئی راستہ نہیں ۔ واپسی کی کوئی صورت نہیں ۔ مَا لَکُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ یَّوْمَئِذٍ ؛ اس دن تمہارا کوئی ملجا و ماویٰ نہ ہوگا ۔ پناہ لینے کی جگہ نہ ملے گی ۔ وَمَا لَکُمْ مِّنْ نَّکِیْرٍ ؛ اور نہ تم کو انکار ہی کرتے بنے گی ۔

ترجمہ :- تم اپنے رب کے احکام کو مانو اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں اللہ کے پاس سے بھاگ جانے کو جگہ نہ ملے گی ۔ اس دن تمہارا کوئی ملجا و ماویٰ نہ ہوگا (اور نہ پناہ کو جگہ ملے گی) اور نہ تم (اپنے کرتوتوں سے) انکار ہی کرسکو گے ۔

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ؕ اِنْ عَلَیْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ

وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ

وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾

فَاِنْ اَعْرَضُوْا ؛ پھر وہ اگر روگردانی کریں ، منہ پھیرلیں ، اعراض کریں ، نہ مانیں ۔ فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ؛ تو ہم نے تم کو ان کی حفاظت اور ان کی ذِمّہ داری کے لئے تو نہیں بھیجا ۔ اِنْ عَلَیْکَ ؛ تم پر واجب نہیں ۔ وَجَبَ مقدر ہے ۔ اِلَّا الْبَلٰغُ ؛ صرف پہنچا دینا ۔ تبلیغ کرنا ۔ وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ ؛ اور دنیا کا یہ طریقہ ہے ۔ یہ رنگ ہے ۔ یہ حال ہے کہ جب ہم انسان کو چکھا دیتے ہیں ۔ مِنَّا رَحْمَةً ؛ ہماری رحمت سے ۔ جب ہم انسان پر رحم کرتے ہیں ۔ فَرِحَ بِهَا ؛ تو اس سے بڑا خوش ہوجاتا ہے ، اس کو بڑی فرحت ہوتی ہے ۔ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ ؛ اور اگر اس کو کچھ برائی پہنچے ۔ کچھ تکلیف ہو ۔ وہ بھی کیوں ؟ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ؛ بدلہ ان کی کمائی کا ۔ بہ سبب اس کے کہ انھوں نے آگے بھیجا ہے اپنے ہاتھوں سے ۔ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ کَفُوْرٌ ؛ تو انسان بڑا ناشکرا ہوجاتا ہے ۔

ترجمہ :- پھر اگر یہ لوگ نہ مانیں اور اعراض کریں تو ہم نے تم کو ان پر نگہبان تو بنا کر نہ بھیجا تھا تمہارا کام صرف تبلیغ ہے (احکام پہنچا دینا ہے) اور ہم جب انسان پر رحم کرتے ہیں تو بڑا خوش ہوتا ہے (اس کو بڑی فرحت ہوتی ہے) اور اگر اس کو ذرا سی بھی تکلیف پہنچے وہ بھی خود ان کاموں کی وجہ سے جس کو پیشتر اس کے ہاتھوں نے کمایا تھا تو انسان بڑا ناشکرا ہی ہے ۔

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ
يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کی حکومت و بادشاہی خدا ہی کی ہے ۔ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؛ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے ۔ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا ؛ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے ۔ وَيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ؛ اور جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین کی بادشاہی خدا ہی کی ہے ۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے ، جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے ۔

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

اَوْيُزَوِّجُهُمْ ؛ یا ان کو ملا دیتا ہے ، جوڑے لگا دیتا ہے ۔ ذُكْرَانًا ؛ جمع ذَكَرٌ ۔ لڑکا ۔ مرد ۔ نر ۔ وَاِنَاثًا ؛ جمع اُنْثٰی ۔ اور عورت ۔ اور مادہ ۔ اور ان مردوں اور عورتوں کے جوڑے لگا دیتا ہے ۔ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؛ اور جس کو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے ۔ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ؛ یقیناً وہ علم و قدرت والا ہے ۔ جان بوجھ کر سب کچھ کرتا ہے ۔ یہ اس کی قدرت کی بوقلمونی ہے ۔ کوئی نیک ہے ، کوئی بد ہے ، کوئی عورت ہے ، کوئی مرد ہے ۔ کوئی صاحبِ اولاد ہے ، کوئی بانجھ ہے ۔

ترجمہ :- یا مردوں اور عورتوں کے جوڑے لگا دیتا ہے (نر و مادہ کو ملا دیتا ہے) اور جس کو چاہتا ہے بانجھ اور بے اولاد کر دیتا ہے ۔ بے شک وہ علم و قدرت رکھتا ہے ۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا
فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ ؛ اور کسی بشر کو حق نہیں ہے ۔ کسی کو طاقت نہیں ہے ۔ کسی کے بس میں نہیں ہے اور یہ طاقتِ بشری سے باہر ہے ۔ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ ؛ کہ اللہ اس سے بات کرے ۔ اِلَّا وَحْيًا ؛ مگر وحی و اشارات کے طور پر ۔ الہام کے طور پر ، القاء کے رنگ میں ۔ اَوْمِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ ؛ یا پسِ پردہ ، پردہ کے اندر سے مثالی صورت کے واسطہ سے ۔ اَوْيُرْسِلَ رَسُوْلًا ؛

یا کسی رسول کو بھیجے ۔ فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ ؛ پھر وہ اللہ کے حکم سے وحی پہنچائے ۔ مَایَشَآءُ ؛ جو خدا چاہے ۔ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَکِیْمٌ ؛ وہ اعلیٰ مرتبت اور حکمت والا ہے ۔

ترجمہ :- اور آدمی سے ممکن نہیں کہ خدا اس سے بات کرے مگر بطور اشارے کے یا پسِ پردہ ۔ یا کسی پیغمبر کو بھیجے اور وہ بحکمِ خدا جو چاہے وحی پہنچادے ۔ یقیناً اللہ عالی مرتبت اور باحکمت ہے ۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِىْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِىْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾

وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَآ اِلَیْکَ ؛ اور جس طرح ہم نے دوسرے انبیاء پر وحی کی تھی اسی طرح تم پر بھی وحی کی ۔ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؛ ہمارے حکم کی ایک روح کو ۔ ایک جوش کو ۔ قرآن کو جو سراپا زندگی ہے ۔ مَاکُنْتَ تَدْرِیْ ؛ تمہیں کیا معلوم تھا ۔ دَرٰی ۔ یَدْرِیْ ۔ دِرَایَۃً ؛ غور وفکر سے جاننا ۔ مَاالْکِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ ؛ کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ۔ وَلٰکِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا ؛ مگر ہم نے قرآن کو نور بنایا ۔ یہ کتاب ایک روشنی ہے ۔ نَھْدِیْ بِهٖ ؛ جس سے ہم ہدایت کرتے ہیں ۔ مَنْ یَّشَآءُ ؛ جن کو ہم چاہتے ہیں ۔ مِنْ عِبَادِنَا ؛ ہمارے بندوں میں سے ۔ وَاِنَّکَ لَتَھْدِیْ؛ اور تم بھی ضرور ہدایت کرتے ہو ۔ بتادیتے ہو ۔ رہنمائی کرتے ہو ۔ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ؛ صراط مستقیم اور راہِ راست کی طرف ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اسی طرح تمہارے پاس ہمارے حکم سے ایک روح بھیجی تھی ۔ قرآن بھیجا تھا جو سراپا جان ہے تم کو کیا معلوم تھا کہ کیا ہے کتاب اور کیا ہے ایمان اور ہم نے اس قرآن کو تو ایک سراپا نور بنایا ہے ہم اس کے ذریعہ سے ہمارے بندوں میں سے جن کو چاہتے ہیں ہدایت کرتے ہیں اور تم بھی تو صراط مستقیم کی ہدایت کرتے ہو ۔ (سیدھا راستہ بتا دیتے ہو) ۔

ع ۵ / ۶ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِلَى اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾

وہ سیدھا راستہ کیا ہے ؟ ۔ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ ؛ وہ خدا کا راستہ ہے ۔ کیسا خدا ؟ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ جس کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ اَلَآ اِلَی اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ ؛ سنو ! سب کاموں کا انجام خدا ہی کی طرف ہے ۔ ہاں ! سب کا انجام اسی پر ہے ۔

ترجمہ :- وہ خدا کا راستہ ہے جس کی مِلک ہے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ دیکھو سب کے کاموں کا انجام اُسی پر ہے (سب کی انتہاء اسی پر ہے) ۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّسَبْعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ الزخرف مکہ میں نازل ہوئی اس میں نواسی (۸۹) آیتیں اور سات (۷) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝۱

پوری آیت ہے اس کے معنی تو اللہ ہی کو معلوم ہے ۔ مگر عاشقانِ محمدی اس کو دیکھتے ہیں اور گیسوئے محمدؐ سمجھتے ہیں ۔

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝۲

وَالْكِتٰبِ ؛ اور قسم ہے اس کتاب کی ۔ اَلْمُبِيْنِ ؛ جو واضح ہے ۔ کھلے کھلے احکام بیان کرتی ہے ۔

ترجمہ :- قسم ہے اس واضح کتاب کی (اور وہ اپنے آپ پر خود شہادت دیتی ہے) ۔

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۳

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا ؛ ہم نے اس کو عربی زبان میں بنایا ۔ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ؛ تاکہ تم سوچو ۔ سمجھو ۔ کچھ عقل سے کام لو ۔

ترجمہ :- ہم نے اس کو عربی ، پڑھنے کی کتاب بنائی تاکہ تم کچھ سمجھ سکو ۔

وَاِنَّهٗ فِيْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝۴

وَاِنَّهٗ فِيْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ ؛ اور بے شک یہ ہمارے پاس ، علمِ الٰہی میں ، لوحِ محفوظ میں ۔ لَدَيْنَا ؛ ہمارے پاس ۔ لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ؛ البتہ عالی مرتبت اور پُر حکمت ہے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً یہ (یعنی قرآن) ہمارے پاس اصل کتاب (یعنی علمِ الٰہی) میں ہے جو عالی مرتبت اور پُر حکمت ہے ۔

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝۵

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ ؛ کیا ہم تم سے نصیحت اور یاد دہانی کو روکیں گے ۔ صَفْحًا ؛ عرضِ رخسار کریں گے ۔ یعنی

مع عند المتقدمین ۱۲

منہ پھیریں گے ۔ ضَرَبَ صَفْحًا ؛ روگردانی کی ۔ منہ پھیرلیا ۔ اِنْ کُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ؛ کہ تم مسرف لوگ ہو ۔ باوجود تمہاری اتنی شرارتوں کے ہم ہیں کہ نصیحت کئے چلے جارہے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا ہم تم سے نصیحت کرنے سے روگردانی کرلیں گے ۔ اس وجہ سے کہ تم مسرف لوگ ہو ۔ (بے محل کام کرتے ہو) ۔

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ ؛ اور ہم نے کتنے پیغمبر بھیجے ۔ فِي الْاَوَّلِيْنَ ؛ گزشتہ لوگوں میں ۔

ترجمہ :- اور ہم نے گزشتہ لوگوں میں کتنے پیغمبر بھیجے ہیں ۔

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ ؛ اور اُن کے پاس کوئی پیغمبر پہنچتا نہ تھا ۔ کوئی نبی ایسا نہیں آیا ۔ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ مگر یہ اس سے ٹھٹا کرتے ، ہنسی اُڑاتے ، اس سے استہزاء کرتے ۔

ترجمہ :- اور ان کے پاس جو پیغمبر آتا اس کا یہ ٹھٹّا کرتے ۔

فَاَهْلَكْنَآ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾

فَاَهْلَكْنَآ ؛ پھر ہم نے ہلاک کردیا ، کھپا دیا ، تباہ کردیا ۔ اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا ؛ ان سے قوی تر کو ، بڑے زور آور کو ۔ وَمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ؛ اور ایسی ہی حالت ہوئی گزشتہ لوگوں کی ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان میں سے جو زیادہ زبردست تھے ان کو غارت کردیا اور یہی حالت ہوئی گزشتہ لوگوں کی ۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ﴿۹﴾

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ ؛ اور اگر تم ان سے پوچھو گے ، سوال کرو گے ۔ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ۔ لَيَقُوْلُنَّ ؛ تو ان کو کہنا پڑے گا ۔ خود یہی کہیں گے ۔ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ؛ ان کو عزت اور علم والے نے پیدا کیا ان کا خالق عزیز وعلیم ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر تم ان سے پوچھو ان آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ان کو کہنا پڑے گا کہ عزیز علیم نے پیدا کیا ۔

الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَکُمْ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾

الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا ؛ جس نے زمین کوتمہارے لئے بچھونا بنایا ،فرش بنایا ۔ وَجَعَلَ لَکُمْ فِیْهَا سُبُلًا ؛ اور تمہارے لئے اس میں راستہ بنائے ۔ لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ ؛ کہ تم مقصود تک پہنچو ، منزل تک پہنچ جاؤ ۔

ترجمہ :- جس نے تمہارے لئے زمین کا فرش بچھایا ۔ اس میں راستے بنائے کہ تم کو مقصود تک پہنچنے کی کوئی سبیل ہو ۔

وَالَّذِیْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًا کَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾

وَالَّذِیْ نَزَّلَ ؛ اور جس نے اُتارا ، نازل کیا ۔ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؛ آسمان سے پانی ، بارش برسادی ، مینہ اُتارا ۔ بِقَدَرٍ ؛ ایک اندازے سے ۔ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ ؛ پھر ہم نے اس سے زندہ کردیا ۔ اُٹھا کر کھڑا کردیا ۔ بَلْدَةً مَّیْتًا ؛ زمینِ مُردہ کو ۔ کَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ؛ جس طرح ہم نے خشک زمین میں سے نباتات کو اُگایا ، نکالا ، اُسی طرح ہم تم کو بھی مرنے کے بعد قبروں میں سے نکالیں گے ۔

ترجمہ :- اور جس نے آسمان سے ایک اندازے کے موافق مینہ برسایا ۔ پھر ہم نے مُردہ زمین کو سرسبز اور زندہ کردیا ۔ اسی طرح تم بھی نکالے جاؤ گے (یعنی قبروں سے) ۔

وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا وَجَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْکَبُوْنَ ﴿۱۲﴾

وَالَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا ؛ اور جس نے قِسم قِسم کے اور رنگا رنگ جوڑے بنائے ۔ وَجَعَلَ لَکُمْ ؛ اور تمہارے لئے پیدا کیا ۔ مِنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ ؛ کشتیوں اور چوپایوں میں سے ۔ مَا تَرْکَبُوْنَ ؛ وہ جن پر تم سوار ہوتے ہو ۔

ترجمہ :- اور (اللہ وہی ہے) جس نے مختلف قِسم کی چیزیں پیدا کیں (حیوانات کے) جوڑے بنائے اور تمہارے لئے جہازوں (کشتیوں) اور چوپایوں میں سے اس قابل بنائے کہ تم اس پر سوار ہوتے ہو ۔

لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْکُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّکُمْ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾

لِتَسْتَوٗا عَلٰی ظُهُوْرِهٖ ؛ تاکہ مرکبِ مذکور کے پشت پر اچھی طرح سوار ہو ۔ اکڑ کر بیٹھو ، تن کر چڑھ جاؤ ۔ ثُمَّ تَذْکُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّکُمْ ؛ پھر تم اپنے رب کے احسانات کا تذکرہ کرو ۔ اِذَا اسْتَوَیْتُمْ عَلَیْهِ ؛ جب تم ان پر تن کر بیٹھو ۔

وَتَقُوْلُوْا ؛ اور تم کہو ۔ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا ؛ سبحان اللہ، کیسی اچھی سواریاں ہماری مسخر کردی گئی ہیں ۔ پاک ہے وہ جس نے ان کو ہمارے مطیع کردیا ۔ وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ؛ اور نہ تھے ہم اس بات پر توانا، اور ہم کو اس کا بل بوتا نہ تھا، اور ہمارا ان پر بس نہ چل سکتا تھا ۔

ترجمہ :- تاکہ ان کی پشت پر بیٹھو اور اللہ کی نعمت کا تذکرہ کرو ۔ جب ان پر تن کر بیٹھو تو کہو ۔ پاک ہے وہ خدا جس نے ان سب کو ہمارے قابو اور بس میں کردیا اور ہم کو تو اس کی قوت نہ تھی ۔

مشورہ : مناسب ہے کہ جب کبھی سواری پر بیٹھو تو اس آیت کو پڑھ لو ۔

وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا ؛ اور بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف ۔ لَمُنْقَلِبُوْنَ ؛ البتہ پھر جانے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم اپنے رب کے پاس واپس جائیں گے ۔

ع ۱۵/۷ وَجَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

وَجَعَلُوْا لَهٗ ؛ اور ان لوگوں نے اس کے لئے ٹھیرالیا ۔ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؛ اس کے بندوں میں سے ایک جز یعنی بیٹا ۔ اولاد ۔ کوئی فرشتوں کو بیٹیاں کہتا ہے، کوئی عیسٰی علیہ السلام کو بیٹا کہتا ہے ۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ یقیناً انسان تو کھلا ناشکرا ہے ۔

ترجمہ :- اور لوگوں نے خدا کے بندوں میں سے کسی کو اس کا بیٹا بنایا ۔ بے شک انسان ہے کھلا ناشکرا ۔

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ﴿۱۶﴾

اَمِ اتَّخَذَ ؛ کیا خدا نے بنالیا ۔ مِمَّا يَخْلُقُ ؛ اپنے مخلوقات میں سے ۔ بَنٰتٍ ؛ بیٹیاں ۔ وَاَصْفٰكُمْ ؛ اور تم کو چن کر دیئے ۔ بِالْبَنِيْنَ ؛ بیٹے ۔

ترجمہ :- کیا خدا نے خود تو اپنے مخلوقات میں سے بیٹیوں کو پسند کیا اور تم کو چن کر بیٹے دیئے ۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۱۷﴾

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ ؛ اور جب ان میں سے کسی ایک کو بشارت دی جاتی ہے، مبارکباد دی جاتی ہے ۔ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ؛ اس کی جو خدا کے لئے مثال دی ہے یعنی اگر ان سے کہا جاتا ہے کہ تم کو بیٹی ہوئی ۔ ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا ؛ تو ان کے چہرے پر تاریکی آجاتی ہے ۔ وَهُوَ كَظِيْمٌ ؛ اور وہ غصہ سے بھر جاتا ہے یعنی اگر ان سے کہا جائے کہ تم کو بیٹی ہوئی

تو سخت ناخوش ہوتے ہیں ۔ حالانکہ خدا کے لئے بیٹیاں ماننے میں کوتاہی نہیں کرتے ۔ اسی لئے فرماتا ہے ۔

ترجمہ :- جب ان کو اس چیز کی خوش خبری دی جاتی ہے جو خدا کے لئے مانی گئی ہے تو وہ غصّہ سے بھر جاتے ہیں ان کے چہرہ پر تاریکی چھا جاتی ہے ۔

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ﴿۱۸﴾

اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ ؛ کیا وہ شخص زیور میں نشو ونما پاتا ہے ۔ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِيْنٍ ؛ صاف طور سے لڑتا جھگڑتا بھی نہیں ۔ عورت بھلا کیا لڑے گی ۔ اس کو لڑنے کا حوصلہ بھی نہیں ۔ عورتیں جن کو اچھی طرح سے لڑنا جھگڑنا بھی نہیں آتا ۔ وہ تو ہوگئیں خدا کی بیٹیاں اور ان کے حصّہ میں بیٹے ۔

ترجمہ :- کیا (عورت) جو زیور میں نشو ونما پاتی ہے اور اچھی طرح سے نہیں لڑسکتی ہے نہ جھگڑسکتی ہے ۔

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْئَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ ؛ اور فرشتوں کو بنادیا ہے ۔ اَلَّذِيْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ ؛ جو اللہ رحمٰن کے بندے ہیں ۔ اِنَاثًا ؛ عورتیں یعنی فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں سمجھتے ہیں ۔ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؛ کیا ان کی پیدائش کو ان لوگوں نے دیکھ لیا ہے کہ فرشتوں کو بیٹیاں سمجھتے ہیں ۔ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ ؛ ان کی شہادت وگواہی اور ان کا بیان لکھ لیا جاتا ہے ۔ وَيُسْئَلُوْنَ ؛ اور ان سے سوال کیا جائے گا ۔

ترجمہ :- کیا انھوں نے فرشتوں کو جو اللہ رحمان کے بندے ہیں عورتیں سمجھ رکھا ہے کیا انھوں نے فرشتوں کی پیدائش کو دیکھا ہے ۔ اب ان کی شہادت لکھ لی جاتی ہے اور ان سے سوال کیا جائے گا ۔

وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۗ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ﴿۲۰﴾

وَقَالُوْا ؛ اور یہ لوگ کہتے ہیں ۔ لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؛ اگر خدا چاہتا تو ہم ان کی پوجا نہ کرتے ۔ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ؛ ان لوگوں کو اس بات کی خبر تو ہے نہیں ، کچھ علم تو رکھتے نہیں ۔ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ؛ یہ سب بے تحقیق باتیں کرتے ہیں اور یہ اٹکل پچو ، تکے لگاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ کہیں گے ۔ اگر خدا چاہتا تو ہم ان کی (یعنی بتوں کی) پوجا نہ کرتے ۔ ان کو اس بات کا

پورا علم تو ہے ہی نہیں ۔ سب اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں (بے تحقیق باتیں اور دروغ گوئیاں ہیں ۔ دروغِ بے فروغ ہیں ۔ جھوٹ کے پُل باندھتے ہیں) ۔

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾

اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا ؛ کیا ہم نے ان کو کوئی کتاب دے رکھی تھی ۔ مِنْ قَبْلِهٖ ؛ اس سے پہلے ۔ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ؛ کہ لوگ اس کو مضبوط پکڑے ہوئے ہیں ۔ ان کا ماخذ ہے ۔

ترجمہ :- کیا ہم نے اس سے پہلے ان کو کوئی کتاب دے رکھی ہے جس سے یہ استمساک کرتے ہیں (استدلال کرتے ہیں) ۔

بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

بَلْ قَالُوْا ؛ بلکہ وہ یہ کہتے ہیں ۔ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا ؛ ہم نے اپنے باپ داداؤں کو پایا ، دیکھا ۔ عَلٰٓى اُمَّةٍ ؛ ایک طریقہ پر ۔ ایک دھرے پر ۔ وَاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ ؛ اور ہم ان کے نشانِ قدم پر ۔ مُّهْتَدُوْنَ ؛ چلتے ہیں ۔

ترجمہ :- بلکہ وہ کہتے ہیں ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر دیکھا اور اُسی کی ہم پیروی کررہے ہیں ۔

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِىْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾

وَكَذٰلِكَ ؛ اور اسی طرح ۔ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِىْ قَرْيَةٍ ؛ ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں نہیں بھیجا ۔ مِنْ نَّذِيْرٍ ؛ کوئی پیغمبر ، ڈرانے والا ۔ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَا ؛ مگر ان کے دولتمندوں نے ، خوش حال لوگوں نے کہا ۔ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا ؛ ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ۔ عَلٰٓى اُمَّةٍ ؛ ایک طریقہ پر ، ایک راستہ پر ۔ وَاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ ؛ اور ہم نے ان کے نشانِ قدم پر ۔ اور ان کے قدم بہ قدم ۔ مُّقْتَدُوْنَ ؛ اقتدا کرتے ہیں ، چلتے ہیں ، پیروی کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر یہ کہ اس کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ داد کو ایک طریقہ پر دیکھا اور ہم ان کے قدم بہ قدم چلتے ہیں ۔

قُلَ اَوَلَوۡ جِئۡتُكُمۡ بِاَهۡدٰى مِمَّا وَجَدۡتُّمۡ عَلَيۡهِ اٰبَآءَكُمۡ‌ؕ قَالُوۡۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرۡسِلۡتُمۡ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۲۴﴾

قٰلَ ؛ اس پیغمبر نے کہا ۔ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى ؛ کیا اگر میں تمہارے پاس ایسا مذہب لاؤں جو زیادہ ہدایت دینے والا ہے ۔ مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؛ ان چیزوں سے جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ۔ تو اس کا کیا جواب دیا ۔ قَالُوْآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ ؛ انھوں نے کہا ہم اس مذہب سے ، اس تعلیم سے جو تم کو دے کر بھیجی گئی ہے ۔ كٰفِرُوْنَ ؛ منکریں ہیں ، نہیں مانتے ہیں ۔

ترجمہ :- (پیغمبر نے) کہا ۔ جن طریقوں پر کہ تم نے اپنے باپ دادا کو پایا اگر اس سے زیادہ ہدایت کرنے والا مذہب لاؤں ، تب کیا کروگے ؟ تو انھوں نے کہا ۔ کہ تم جس مذہب کو لے کر آئے ہو ۔ ہم تو اس کے منکر ہیں (ہرگز نہ مانیں گے) ۔

فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ‌ فَانۡظُرۡ كَيۡفَ كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُكَذِّبِيۡنَ ﴿۲۵﴾ النصف ع ۲ ۸ (النصف)

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ؛ پھر ہم نے ان سے انتقام لیا ۔ اس انکار کی سزا دی ۔ فَانْظُرْ ؛ پس ذرا دیکھو ۔ كَيْفَ كَانَ ؛ کیا ہوا ۔ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ؛ تکذیب کرنے والوں اور جھٹلانے والوں کا انجام ۔

ترجمہ :- پس ہم نے ان سے انتقام لیا اور ان کو سزا دی ۔ پھر ذرا دیکھو ! ان جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا ۔

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهِيۡمُ لِاَبِيۡهِ وَقَوۡمِهٖۤ اِنَّنِىۡ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعۡبُدُوۡنَ ﴿۲۶﴾

وَاِذْقَالَ اِبْرٰهِيْمُ ؛ اور یاد کرو جب کہ ابراہیم نے کہا ۔ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ ؛ اپنے باپ سے اور قوم سے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آذر بُت تراش ابراہیم علیہ السلام کا باپ نہ تھا بلکہ چچا تھا ۔ چونکہ ابراہیم علیہ السلام نے اس کے پاس پرورش پائی تھی لہذا اس کو باپ کہا گیا ۔ اِنَّنِىْ بَرَآءٌ ؛ میں بے تعلق ہوں ۔ میں بَری ہوں ، میں بے زار ہوں ۔ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ ؛ ان معبودوں سے جن کی تم پوجا کرتے ہو ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم جن معبودوں کی پوجا کرتے ہو میں اس سے بَری ہوں (بے تعلق ہوں) ۔

اِلَّا الَّذِىۡ فَطَرَنِىۡ فَاِنَّهٗ سَيَهۡدِيۡنِ ﴿۲۷﴾

اِلَّا الَّذِىْ فَطَرَنِىْ ؛ مگر اس خدا سے جس نے مجھے پیدا کیا ۔ فِطْرَةٌ ؛ پیدا کرنا ۔ فَطَرَہ ۔ دانہ کو توڑ کر اس میں سے موا کا نکالا ۔ اِفْطَارٌ ۔ روزہ توڑنا ۔ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ؛ پس وہی تو مجھ کو ہدایت کرتا ہے ، رہنمائی فرماتا ہے ، راستہ بتاتا ہے ۔

ترجمہ :- مگر اُس خدا سے جس نے مجھے پیدا کیا ، پھر وہی مجھے ہدایت بھی کرتا ہے ۔

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾

وَجَعَلَهَا ؛ اور کیا ابراہیم کی اس تعلیم کو ۔ كَلِمَةً بَاقِيَةً ؛ باقی رہنے والی بات ،عقیدہ ۔کلمۂ توحید ۔ فِي عَقِبِهِ ؛ ان کی اولاد میں عَقْب ۔ پیچھے عَقِبْ ۔ ایڑی ۔ عَقِبْ ۔ اولاد ۔ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ؛ تاکہ خدا کی طرف رجوع کریں اور شرک وکفر سے باز آئیں ۔

ترجمہ :- اور اس بات کو ایک ہمیشہ رہنے والا عقیدہ بنادیا ان کی اولاد میں تاکہ اس کی طرف رجوع کریں (اور شرک سے باز آئیں) ۔

بَلْ مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿٢٩﴾

بَلْ مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ ؛ بلکہ میں نے اِن لوگوں کو متمتع ہونے دیا ، فائدہ اُٹھانے دیا ۔ وَآبَاءَهُمْ ؛ اور اُن کے باپ دادا کو بھی ۔ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ ؛ یہاں تک کہ ان کے پاس مذہبِ حق اور قرآن پہنچ گیا ۔ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ؛ اور پیغمبر بھی ایسا جو صاف صاف سمجھانے اور بیان کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- بلکہ میں نے انھیں اوران کے باپ دادا کو متمتع اور فائدہ مند ہونے دیا ۔ یہاں تک کہ ان کے پاس مذہبِ حق (اورقرآن) اور صاف صاف بیان کرنے والے پیغمبر (محمدؐ) آگئے ۔

وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٠﴾

وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ ؛ اور جب اُن کے پاس دینِ حق اور قرآن پہنچا ۔ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ ؛ تو کہا یہ تو ایک جادو ہے ۔ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ؛ اور ہم تو اس کو نہ مانیں گے ۔ اس سے کفر وانکار کریں گے ۔

ترجمہ :- اور جب اُن کے پاس حق پہنچ گیا تو لگے کہنے یہ تو جادو ہے اور ہم تو اس کو نہیں مانتے ۔

وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ﴿٣١﴾

وَقَالُوا ؛ ان لوگوں نے کہا ۔ لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ ؛ یہ قرآن کیوں نہیں اُتارا گیا ۔ کیوں نہیں نازل کیا گیا ۔ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ؛ کسی بڑے مَرد پر ان دو بستیوں میں سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ۔ قَرْيَتَيْنِ سے مُراد مکہ اور طائف ہے ۔ مکہ میں تو قرآن اُترتا ہی تھا ۔ اصل بات یہ ہے کہ اِن لوگوں کے دل میں عداوت کی وجہ سے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت نہیں ہے۔ ان کے پاس عظمت کا معیار مال و دولت ہے۔ مکارمِ اخلاق و خوبیٔ فطرت نہیں۔

ترجمہ:- اور منکروں نے کہا یہ قرآن ان دو بستیوں میں سے کسی بڑے (دولتمند) شخص پر کیوں نہیں اُتارا گیا۔

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۳۲﴾

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ ؛ کیا یہ لوگ تقسیم کرتے ہیں۔ بانٹتے ہیں۔ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کی رحمت کو۔ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ ؛ ہم نے اُن میں تقسیم تو کردی ہے۔ مَّعِيْشَتَهُمْ ؛ اُن کی معیشت، زندگی، عیش و عشرت کی چیزوں کو۔ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؛ زندگیٔ دنیا کے متعلق۔ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ ؛ اور ہم نے بعض کو بعض پر بلند مرتبہ بنایا۔ ان کے درجے بلند کیئے۔ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ؛ کہ ان کے بعض، بعض کو بنالیں۔ سُخْرِيًّا ؛ مسخر۔ مطیع۔ فرماں بردار، محکوم۔ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ ؛ اور تمہارے رب کی رحمت بہتر ہے۔ خیر کا لفظ صفت اور تفضیل، دونوں کے معنٰی دیتا ہے۔ بہ اور بہتر۔ اسی طرح شر، بد اور بدتر کے معنٰی میں آتا ہے۔

چونکہ املائے قرآن سے۔ رَحْمَتَ کی تا لمبی ہے لہذا وقف میں رَحْمَتْ کہنا چاہیئے نہ کہ رَحْمَهْ۔ مِمَّا يَجْمَعُوْنَ ؛ اس دھن دولت سے کہ وہ جمع کرتے ہیں۔ اس زر و مال سے کہ وہ اکٹھا کرتے ہیں۔ سمیٹتے ہیں۔

ترجمہ:- کیا یہ لوگ تمہارے رب کی رحمت کو بھی تقسیم کرتے ہیں۔ ہم نے ان میں دنیوی زندگی کی معیشت کی چیزوں کو تو تقسیم کردیا اور ان کے بعض کو بعض سے بلند مرتبہ بنایا تاکہ اُن کے بعض بعض کو مسخر اور فرماں بردار بنائیں مگر تمہارے رب کی رحمت اس تمام مال و دولت سے بہتر ہے جس کو یہ سمیٹتے ہیں (جمع کرتے ہیں)۔

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿۳۳﴾

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ ؛ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ۔ اُمَّةً وَّاحِدَةً ؛ ایک ہی طریقہ پر ایک ہی دھرے پر یعنی اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ کافروں کو خوشحال دیکھ کر دوسرے بھی کافر نہ ہوجائیں تو دنیا ہمارے پاس اتنی حقیر تھی کہ۔ لَجَعَلْنَا

لِمَنْ یَّکْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ ؛ تو ہم ضرور اللہ، رحمٰن سے انکار کرنے والوں کو بھی دیتے ۔ ان کے لئے کردیتے ۔ لِبُیُوْتِھِمْ سَقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ ؛ ان کے گھروں کے لئے چاندی کی چھت ۔ وَمَعَارِجَ ؛ اور سیڑھیاں جمع معراج ۔ عَلَیْھَا یَظْھَرُوْنَ ؛ جن پر وہ چڑھتے ۔

ترجمہ :- اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ سب ایک ہی جماعت ہوکر کثرتِ مال کی وجہ سے منکرانِ خدائے رحمٰن ہوجائیں گے تو ہم ان کو اتنا دیتے کہ اُن کے گھروں کی چھت اور سیڑھیاں چاندی کی ہوتیں جن پر وہ چڑھتے ۔

وَلِبُیُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَیْهَا یَتَّكِـُٔوْنَ ﴿۳۴﴾

وَلِبُیُوْتِھِمْ اَبْوَابًا ؛ اور ان کے گھروں کے دروازے بھی، کواڑ بھی چاندی کے ہوتے ۔ وَسُرُرًا ؛ اور تخت ۔ صوفے ۔ عَلَیْھَا یَتَّکِـُٔوْنَ ؛ جس پر وہ تکیہ دے کر، ٹیکا دے کر بیٹھتے ۔

ترجمہ :- اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت بھی (چاندی سے منڈھا دیتے) جن پر یہ تکیہ دے کر بیٹھتے ۔

۳ ع ۱۰ ۹ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۵﴾

وَزُخْرُفًا ؛ اور سونا ۔ زیب و زینت ۔ وَاِنْ کُلُّ ذٰلِکَ ؛ اور نہیں ہے یہ سب ۔ لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؛ مگر دنیوی زندگی کے تمتعات اور فائدہ مندی، بہرہ مندی، عیش و راحت ۔ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّکَ ؛ اور آخرت تمہارے رب کے پاس ۔ لِلْمُتَّقِیْنَ ؛ متقی اور خدا ترسوں کا حصّہ ہے ۔

ترجمہ :- اور سونا بھی اور یہ سب دنیوی زندگی کی چندروزہ کامرانی اور تمتع ہے اور تمہارے رب کے پاس آخرت متقیوں کا حصّہ ہے ۔

وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ﴿۳۶﴾

وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ ؛ اور جو اللہ کی یاد سے اندھا ہوجائے، غافل ہوجائے ۔ اس کی آنکھیں چندھیا جائیں ۔ اور جو یادِ خدا سے آنکھ چُرائے ۔ عَشَا ۔ شب کوری ۔ رات کو کم دکھنا ۔ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا ؛ تو ہم اس پر ایک شیطان متعین کرتے ہیں ۔ مسلط کردیتے ہیں ۔ فَھُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ؛ پھر وہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے ۔ قَرِیْنٌ ۔ دوست، ساتھی ۔ قَرْنٌ ۔ سینگ کیونکہ دونوں سینگ نزدیک نزدیک ہوتے ہیں ۔ قَرْنٌ ۔ ہم زمانہ لوگ ۔ مُقَارَنَة ۔ نزدیکی ۔ قِرَانٌ ۔ دوستاروں کا ملنا ۔ قَرِیْنَةٌ ۔ قریب کے الفاظ جو مقصد پر دلالت کریں ۔ قَرِیْنَةٌ ۔ بیوی ۔

ترجمہ :- اور جو یادِ خدا سے آنکھیں چُراتا ہے تو ہم اس کے اوپر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں ۔

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾

وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ ؛ اور یہ شیاطین ان لوگوں کو روکتے ہیں ۔ عَنِ السَّبِيْلِ ؛ راستہ سے ۔ وَيَحْسَبُوْنَ ؛ اور وہ گمان کرتے ہیں ، سمجھتے ہیں ۔ حَسِبَ ۔ يَحْسِبُ ؛ دونوں جگہ کسرہ ۔ حَسِبَ يَحْسَبُ سَمِعَ ۔ حُسْبَانًا وَّحِسَابًا ۔ گمان کرنا ۔ گِنتا ۔ شمار کرنا ۔ خیال کرنا ۔ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ؛ کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں ۔ راہِ راست پر ہیں ۔ صحیح راستہ چلتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور یہ شیاطین ان کو راہِ خدا سے روکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ برسرِ ہدایت ہیں راہ یافتہ ہیں ۔

حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾

حَتّٰى اِذَا جَآءَنَا ؛ یہاں تک کہ جب آئے ہمارے پاس ۔ قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ؛ تو شیطان سے کہے گا کاش ! میرے اور تیرے درمیان ۔ بُعْدَ الْمُشْرِقَيْنِ ؛ مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا ۔ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ؛ پھر یہ کیا بُرا ہم نشین اور ساتھی ہے ۔

ترجمہ :- جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو (شیطان کو) کہے گا کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا ۔ پھر یہ کیا بُرا ساتھی و ہم نشین ہے ۔

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾

وَلَنْ يَّنْفَعَكُمْ ؛ اور تم کو نفع نہ دے گا ۔ کام نہ آئے گا ۔ فائدہ نہ دے گا ۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج ۔ اِذْ ظَّلَمْتُمْ ؛ جب کہ تم ظالم ٹھہرے ۔ تم نے ظلم و ستم کیا ۔ اَنَّكُمْ فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ؛ تم ، کیا کافر ، کیا شیطان ، سب عذاب میں شریک ہیں ۔

ترجمہ :- اور جب تم ظالم ہو تو آج تم کو کوئی کام نہ آئے گا اور تم سب عذاب میں شریک ہو ۔

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾

اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ ؛ اے نبی کریم ! کیا تم ان بہروں کو سناؤ گے ۔ اَوْتَهْدِى الْعُمْىَ ؛ یا اندھوں کو دکھاؤ گے ۔ وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ اور ان کو جو صریح ضلالت میں پڑے ہیں گمراہی کے گڑھے میں گرے ہیں ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) کیا تم بہروں کو سناؤ گے ، اندھوں کو اور ان لوگوں کو جو صریح ضلالت اور گمراہی میں گرفتار ہیں ، راستہ دکھاؤ گے ۔

صاحبو! ہدایت کے دومعنی ہیں ۔ اِراء ت الطریق اور ایصال الی المطلوب ۔ اِراء ت الطریق کے معنٰی ہیں ۔ راستہ دکھا دینا ۔ صحیح صحیح بات سمجھا دینا ۔ چاہے کوئی مانے نہ مانے ۔ اِراء ت الطریق تو پیغمبر کا فرض ہے وہ یہاں مُرادنہیں ہوسکتا لہٰذا اس کے دوسرے معنٰی ایصال الی المطلوب ہے ۔ ان بدفطرت والوں کو ناقص طبیعت والوں کو مقصد تک نہیں پہنچا سکتے ۔ کیونکہ یہ کام خدا کا ہے ۔ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛ پیغمبر! تم اپنا فرض ادا کرتے رہو ۔ ان کو تبلیغِ دین کرتے رہو ۔ مگر یہ بدنصیب مسلمان ہوئے ہیں نہ ہوں گے ۔ ان کو ایمان بخشنا ہمارا کام ہے جس کو چاہیں ایمان دیں یا نہ دیں ۔ رہا معمولی تبلیغ یہ تو ہر عالم کا فرض ہے ۔

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾

فَـاِمَّـا نَـذْهَـبَـنَّ بِـکَ ؛ پھر اگر ہم تم کو لے جائیں ۔ دنیا سے اُٹھالیں ۔ تمہارا انتقال بھی ہوجائے تو ہم ان کو ہرگز نہ چھوڑیں گے ۔ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ؛ پھر ہم ان سے بدلہ لیں گے ، انتقام لیں گے ، ان کو سزا دیں گے ۔

ترجمہ :- پس اگر ہم تم کو دنیا سے اُٹھالیں گے تو ہم ان سے انتقام لئے بغیر نہ چھوڑیں گے (یعنی ان کو ضرور سزا دیں گے) ۔

اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِىْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾

اَوْنُـرِيَـنَّـکَ ؛ یا ہم تم کو دکھا دیں گے ۔ اَلَّـذِىْ وَعَـدْنٰـهُمْ ؛ جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے ۔ فَـاِنَّـا عَـلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ؛ تو ہم ان پر بھی قادر ہیں ۔ یہ بھی ہمارے تحتِ قدرت ہے ۔ ہمارے بس کی بات ہے ۔

ترجمہ :- یا اگر ہم تم کو وہ سب (دنیا ہی میں) دکھادیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے (یعنی عذاب کا) تو ہم اس پر بھی قادر ہیں ۔

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِىْۤ اُوْحِىَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾

فَـاسْتَمْسِکْ ؛ پھر اس کو مضبوط پکڑلو ۔ مَسَکَ ۔ پکڑا ۔ تَمَسَّکَ ۔ مضبوط پکڑا ۔ اِسْتَمْسَکَ ؛ استدلال کیا ۔ پکڑا ۔ تَمَسُّکْ ۔ وہ کاغذ جس سے استدلال کرتے ہیں ۔ عربی میں اس کو ''حجت'' کہتے ہیں ۔ بِـالَّـذِىْۤ اُوْحِىَ اِلَيْکَ ؛ اس دینِ حق کی جس کی وحی تم پر کی جارہی ہے ۔ اِنَّکَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛ یقیناً تم راہِ راست پر ہو ۔

ترجمہ :- اور جو وحی تم پر اُتاری گئی ہے (جو قرآن تم پر نازل ہوا ہے) پس اس کو مضبوط پکڑو ۔ یقیناً تم ہی راہِ راست پر ہو ۔

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾

وَاِنَّہٗ لَذِکْرٌ لَّکَ ؛ اور بے شک یہ تمہارے لئے نصیحت اور یاد دہانی ہے ۔ وَلِقَوْمِکَ ؛ اور تمہاری قوم کے لئے بھی ۔ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ ؛ اور عنقریب تم سب سے باز پرس ہوگی ، پوچھ ہوگی ۔ تم سے سوال ہوگا ۔

ترجمہ :- اور بے شک یہ تمہارے اور تمہاری قوم کے لئے یاد دہانی اور نصیحت ہے اور تم سے اس کے متعلق باز پرس اور پوچھ ہوگی ۔

صاحبو ! ایک اور بات یاد رکھو ۔ سُنانا بھی دو قِسم کا ہوتا ہے ۔ ایک کانوں تک پہنچا دینا ۔ دوسرا سمع قبول یعنی ان کے دل میں پہنچا دینا ۔ ان کو ایسی تعلیم دینا کہ وہ مان لیں ۔ ابھی ہم نے بیان کیا کہ جس کی فطرت ناقص ہوتی ہے ان کو سمع قبول کی قابلیت ہی نہیں رہتی ۔ پھر ان کو سُنانا بے فائدہ ہے مگر یہ کہ ان کی فطرت کے ناقص ہونے کو ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے ۔

وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ ع ۴ / ۱۰

وَسْئَلْ ؛ اور پوچھو ، سوال کرو ۔ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رُسُلِنَا ؛ ان رسولوں سے جو تم سے پہلے گزرے ہیں ۔ جن کو ہم نے پہلے بھیجا ۔ ان سے پوچھو یعنی ان کی حالت دریافت کرو ۔ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؛ کیا ہم نے خدائے رحمٰن کے سوائے بنالیا ہے ۔ ٹھیرایا ہے ۔ اٰلِھَۃً یُّعْبَدُوْنَ ؛ دیوتا ۔ معبود ۔ جو پوجے جاتے ہیں ۔ عبادت کئے جاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور گزشتہ پیغمبروں سے بھی پوچھ لو ۔ کیا ہم نے اللہ رحمٰن کے سوا کسی اور کو بھی معبود ٹھہرایا ہے جو پوجا جاتا ہے ۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی ؛ اور بے شک ہم نے موسٰی کو بھیجا ۔ بِاٰیٰتِنَا ؛ ہماری نشانیاں دے کر ۔ معجزے دے کر ۔ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَائِہٖ ؛ فرعون اور اس کے امراء کی طرف ۔ شرفا ، سرداران ، اور بزرگانِ قوم کے گروہ کی طرف ۔ فَقَالَ ؛ پھر موسٰی نے کہا ۔ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ میں تو یقیناً رب العالمین کا فرستادہ ہوں ، پیغامبر ہوں ۔

ترجمہ :- اور ہم نے بے شک موسٰی کو ہماری نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا ۔ پھر کہا ۔ یقیناً میں اللہ رب العالمین کا پیغامبر ہوں ۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰیٰتِنَآ ؛ پھر جب موسٰی فرعونیوں کے پاس ہماری نشانیاں لے کر پہنچے ۔ خدا کے معجزے لے کر آئے ۔ اِذَا هُمْ مِّنْهَا یَضْحَكُوْنَ ؛ تو وہ ان پر ہنسنے لگے ۔ ان کا مضحکہ اُڑایا ۔

ترجمہ :- پھر جب وہ ان کے پاس ہماری آیتیں لے کر پہنچے تو وہ لگے ان پر ہنسنے (ان کا مضحکہ اُڑانے) ۔

وَمَا نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ؗ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾

وَمَا نُرِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ ؛ اور ہم ان کو دکھاتے نہ تھے کوئی نشانی ۔ اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ؛ مگر ایک دوسری سے بڑی تھی ۔ ایک معجزہ دوسرے معجزے سے بڑھ چڑھ کر تھا ۔ او رہم ان کو جو نشانی دکھاتے تھے وہ دوسری نشانی سے بڑھ کر ہوتی تھی ۔ وَاَخَذْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو گرفتار کرلیا ۔ مبتلا کردیا ۔ بِالْعَذَابِ ؛ عذاب و تکلیف میں ۔ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ؛ شاید کہ وہ کفر و شرک سے اللہ کی طرف رجوع کریں ۔ توبہ کریں ۔

ترجمہ :- اور ہم ان کو جو نشانی دکھاتے تھے وہ دوسری نشانی سے بڑھ کر ہوتی تھی اور ہم نے ان کو ان تکلیفات میں مبتلا کردیا تاکہ (اللہ کی طرف) رجوع کریں (توبہ کریں) ۔

وَقَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

وَقَالُوْا یٰۤاَیُّهَ السّٰحِرُ ؛ اور کہنے لگے ! اے جادوگر ! اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ ؛ تو اپنے رب کے پاس ہمارے لئے دُعا کر ۔ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ؛ جیسا کہ تم نے عہد کر رکھا ہے ۔ اس منتر سے کہ تمہارے پاس موجود ہے یا اُن اسمائے الٰہی کی مدد سے جن سے تم واقف ہو ۔ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ؛ بے شک ہم بھی ہدایت پر آجائیں گے ۔ یقیناً ہم بھی راہ یاب ہوجائیں گے ۔ تمہارا مذہب اختیار کرلیں گے ۔

ترجمہ :- اور (فرعونیوں نے) کہا ۔ او جادوگر ! تُو ان سے (اپنے منتروں اور اسماء سے) جو تمہیں سکھائے گئے ہیں ۔ اپنے رب کے پاس ہمارے لئے دُعا کر ۔ تو یقیناً ہم تمہارے راستہ پر چلیں گے ۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمْ ؛ پھر جب ہم نے ان سے کھول دیا ۔ رفع کردیا ۔ كَشَفَ ۔ کسی چیز کا کھولنا ۔ كَشْفٌ ۔ عالمِ مثال کا کھل جانا ۔ منکشف ، ظاہر ۔ اَلْعَذَابَ ؛ تکلیف کو کہتے ہیں ۔ کہ ان پر قسم قسم کی تکلیفات نازل ہوئیں ۔ مچھر ۔ جوں ۔ مینڈکیاں اور دیگر مختلف قسم کے مصائب ان پر پڑے تو وہ موسٰی علیہ السلام سے طالبِ دُعا ہوئے ۔ آپ نے دُعا کی ۔ وہ آفات ٹل گئے ۔ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ؛ تو عہد سے پھر جاتے ۔ بدعہدی کرتے ۔ عہد شکنی کرتے ۔

ترجمہ :- پھر جب ہم ان سے آفات کو ٹال دیتے تو وہ بدعہدی کر بیٹھتے ۔

وَنَادٰی فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾

وَنَادٰی فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ ؛ اور فرعون نے اپنی قوم میں پکارا ۔ قَالَ ؛ کہا ۔ یٰقَوْمِ ؛ اے میری قوم ! اَلَیْسَ لِیْ مُلْكُ مِصْرَ ؛ کیا مصر کی سلطنت میری نہیں ہے ۔ کیا مصر میری مملکت میں داخل نہیں ۔ مِصْر بمعنی شہر منصرف ہے اور مصر بمعنی شہر خاص علیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے ۔ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ ؛ اور یہ نہریں ۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ؛ میرے نیچے سے بہتی ہیں ۔ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ؛ کیا تم دیکھتے نہیں ۔

ترجمہ :- اور پھر فرعون نے اپنی قوم میں ندا دی ۔ کہا لوگو ! کیا مصر کی بادشاہی میری نہیں ہے ۔ اور یہ نہریں جو میرے تحت بہتی ہیں ۔ کیا تم دیکھتے نہیں ؟

اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ وَّلَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾

اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا ؛ یا کیا میں اس شخص سے بہتر نہیں ہوں ۔ اَلَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ؛ جو بے قدر ہے ۔ ذلیل و خوار ہے ۔ وَلَا یَكَادُ یُبِیْنُ ؛ اور جس کو صاف بولنا نہیں آتا ۔ کیونکہ موسٰی علیہ السلام کی زبان میں ایک قسم کی لکنت تھی ۔ آج کل چرب زبان کی بڑی عزت ہے ۔ وہی لائق ہے جو زیادہ ٹرا ہے ۔

ترجمہ :- کیا میں اِس کم قدر شخص سے بہتر نہیں ہوں جس کو صاف بولنا بھی نہیں آتا ۔

فَلَوْلَآ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾

فَلَوْلَآ اُلْقِیَ عَلَیْهِ ؛ پھر کیوں نہ اس پر اُتاری گئیں ۔ دی گئیں ۔ ڈالی گئیں ۔ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ ؛ سونے کی کنگن ۔ کڑے ۔ کنگنیاں ۔ اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ یا آئیں اس کے جلو میں فرشتے ۔ مُقْتَرِنِیْنَ ؛ پرے باندھے ہوئے ۔ صف زدہ ۔ قطار در قطار ۔ بازو سے بازو لگائے ۔

ترجمہ :- پھر کیوں اس کو سونے کے کڑے نہیں دیئے گئے یا کیوں اس کے ساتھ فرشتے پرے باندھے ہوئے (بازو سے بازو لگائے) نہ آئے ۔

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۵۴﴾

فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهٗ ؛ پھر اُس نے اپنی قوم کو سبک سر بنادیا ۔ خفیف العقل بنادیا ، بے وقوف بنادیا ۔ فَاَطَاعُوْهُ ؛ پھر اس کی قوم نے فرعون کی اطاعت کی ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ؛ وہ تو یقیناً پہلے ہی سے شریر تھے ۔ بدمعاش اور فاسق و فاجر تھے ۔

ترجمہ :- پھر اس نے اپنی قوم کو احمق بنادیا ۔ اور اُن لوگوں نے اس کی اطاعت کی وہ تو یقیناً فاسق و فاجر تھے ہی ۔

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۵﴾

فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا ؛ پھر جب انھوں نے ہم کو غصّہ دلایا ۔ اِنْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ؛ تو ہم نے ان کو سزا دی ۔ ان سے بدلہ لیا ۔ انتقام لیا ۔ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ؛ پھر ہم نے ان سب کو ڈبودیا ۔ غرقِ دریا کردیا ۔

ترجمہ :- پھر جب وہ ہمارے غضب کا باعث ہوگئے تو ہم نے ان سے انتقام لیا ۔ ہم نے ان سب کو ڈبودیا (غرق کردیا) ۔

ع ۵ ۱۱ فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا ؛ پھر ہم نے ان کو ایک گزشتہ داستان بنادیا ۔ قصّہ کہانی بنادیا ۔ وَمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ؛ اورعبرت خیز نمونہ بنادیا بعد کے لوگوں کے لئے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کو ایک داستانِ دیرینہ اور نمونہ بنادیا بعد کے لوگوں کے لئے ۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا ؛ اور جب عیسٰی ابن مریم کے متعلق عجیب وغریب قصّے گھڑے گئے ۔ مختلف بیانات کئے گئے ۔ اِذَا قَوْمُكَ ؛ تو تمہاری قوم ۔ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ ؛ اس پر خوشی کے مارے تالیاں بجانے لگی ۔ بعض کہتے ہیں کہ قوم خوشی سے چلّانے لگی ۔

ترجمہ :- اور جب عیسٰی ابنِ مریم کے متعلق قِسم قِسم کی داستانیں گھڑنے لگے تو اس سے تمہاری قوم لگی خوشی سے چیخنے اور تالیاں بجانے ۔

وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ۭ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ۭ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾

وَقَالُوْآ ؛ اوران لوگوں نے کہا ۔ ءَ اٰلِهَتُنَا خَيْرٌ ؛ کیا ہمارے دیوتا اچھے ہیں ۔ اَمْ هُوَ ؛ یا یہ شخص یعنی عیسٰی ۔ مَاضَرَبُوْهُ لَكَ ؛ انھوں نے تمہارے سامنے ان کے متعلق بیان نہیں کیا ۔ اِلَّا جَدَلًا ؛ مگر جھگڑے اور جنگ و جدال کی باتیں ۔ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ؛ بلکہ یہ لوگ ہیں لڑنے جھگڑنے والے ۔ خصومت ان کا کام ہے ۔

ترجمہ :- اور کہنے لگے کیا ہمارے دیوتا اچھے ہیں یا یہ شخص ۔ لوگوں نے تمہارے سامنے ان کے متعلق صرف لڑنے جھگڑنے کی باتیں کیں ۔ بلکہ وہ لوگ تو ہیں ہی بڑے لڑاکو ۔

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝۵۹

اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ ؛ عیسٰی تو ہمارے بندے ہی ہیں ۔ وہ نہیں ہیں مگر ہمارے بندے ۔ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ ؛ ہم نے ان پر انعام و اکرام کیا ہے ، اپنا فضل و کرم کیا ہے ۔ وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ اور ہم نے ان کو بنی اسرائیل کے لئے ایک بہتر نمونہ بنا کر کھڑا کیا ۔

ترجمہ :- یہ تو (ہمارا) بندہ ہی ہے جس پر ہم نے انعام و اکرام کیا ہے اور اس کو بنی اسرائیل کے لئے ایک نمونہ بنایا ۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۝۶۰

وَلَوْنَشَآءُ ؛ اور اگر ہم چاہتے ۔ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓئِكَةً ؛ تو ہم تمہارے پاس فرشتوں کو اُتارتے ۔ لاکر بساتے ۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں ۔ يَخْلُفُوْنَ ؛ جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے ۔ یا عیسٰی کے پیچھے آتے اور ان کے خلیفہ بنتے یا تمہاری جگہ وہ ہوتے ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم چاہتے تو تمہارے پاس فرشتوں کو لاکر زمین میں بساتے جو زمین میں (عیسٰی کے بعد) خلیفہ ہوتے ۔

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝۶۱

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ ؛ اور بے شک یہ عیسٰی قربِ قیامت کی علامتوں میں سے ہیں ۔ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا ؛ پھر تم قیامت کے متعلق شک نہ کرو ۔ وَاتَّبِعُوْنِ ؛ اور میرے احکام کی اتباع کرو ، میرا کہا مانو ۔ میرے احکام کی پیروی کرو ۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ؛ دیکھو یہ سیدھا راستہ ہے ۔ راہِ راست ہے ۔ صراطِ مستقیم ہے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً وہ نشانِ قیامت سے ہے ۔ لہذا تم قیامت کے متعلق کچھ شک نہ کرو ۔ اور میرے

احکام کی اتباع کرو ۔ یہی راہِ راست ہے ۔

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۲﴾

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ؛ اور شیطان کہیں تمہارا راستہ نہ روکے ۔ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ؛ یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ۔ صریح مخالف ہے ۔

ترجمہ :- اور شیطان کہیں تم کو راہِ راست سے نہ روکے ۔ بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے ۔

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۶۳﴾

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ؛ اور جب عیسٰی واضح دلائل اور قوی معجزوں اور کھلی نشانیوں کے ساتھ پہنچے ۔ قَالَ ؛ تو عیسٰی نے کہا ۔ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ ؛ یقیناً میں تمہارے پاس حکمت اور پکی بات لے کر آیا ہوں ۔ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ ؛ اور اس لئے کہ تم سے بیان کروں ۔ صاف کروں ۔ فیصلہ کروں ۔ حکم دوں ۔ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ؛ بعض اِن باتوں کو جس میں تم اختلاف کرتے ہو ۔ جھگڑتے ہو ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ؛ لہذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۔ میرا کہا مانو ۔ میری تعلیم قبول کرو ۔

ترجمہ :- اور جب عیسٰی دلائل اور معجزات لے کر آئے اور کہا میں تو تمہارے پاس حکمت کی پکی بات لایا ہوں ۔ اور اس واسطہ آیا ہوں کہ جن مسائل میں تم کو اختلاف ہے اس کو بیان کروں (اس کا فیصلہ کروں) لہذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۴﴾

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ ؛ یقیناً اللہ تو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی ۔ فَاعْبُدُوْهُ ؛ لہذا اسی کی عبادت و بندگی کرو ۔ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ؛ دیکھو ۔ یہ سیدھا راستہ ہے ۔ صراطِ مستقیم ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً اللہ تو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی ۔ لہذا اسی کی بندگی کرو ۔ یہی راہِ راست ہے (صراطِ مستقیم ہے) ۔

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ﴿۶۵﴾

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ؛ پھر انھیں میں بعض فرقے مختلف ہوگئے ۔ اور ان میں پھوٹ ہوگئی ۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ پھر خرابی ہے ان ظالموں کی ، ان لوگوں کی تباہی ہے جنھوں نے ظلم وستم کیا ۔ مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ؛ ایک المناک دردہ عذاب کے دن سے جو آنے والا ہے یعنی روزِ قیامت ۔

ترجمہ :- پھر خود ان میں مختلف فرقے ہوگئے ۔ ان ظالموں پر کیا تباہی آئے گی قیامت کے دردناک عذاب سے !

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ ؛ کیا یہ راہ دیکھ رہے ہیں قیامت کی ۔ کیا یہ قیامت کا انتظار کر رہے ہیں ۔ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ؛ کہ ان پر دفعتہً آجائے ۔ اچانک آدبوچے ، ناگہاں پہنچ جائے ۔ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ؛ اور ان کو شعور بھی نہ ہو ، خبر بھی نہ ہو ، پہلے سے کچھ اطلاع نہ ہو ۔

ترجمہ :- یہ صرف قیامت کے منتظر ہیں کہ اِن کے پاس دفعتہً آجائے اور ان کو کچھ بھی اطلاع نہ ہو ۔

اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾ ع ۶ ۱۱ ۱۲

اَلْاَخِلَّآءُ ؛ دوست ۔ جمع خلیل ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ؛ ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے ۔ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ؛ مگر خدا ترس ۔ پرہیزگار لوگ کہ ان میں الحب فی اللہ باقی رہے گا ۔

ترجمہ :- اس دن دوست بعض بعض کے دشمن ہوجائیں گے ، مگر متقی پرہیزگار لوگ ۔

يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾

يٰعِبَادِ ؛ ہم ان سے کہہ دیں گے اے میرے بندو ! لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ ؛ تم پر کسی کا خوف نہیں ۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج ۔ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ؛ اور نہ تم کو حزن و ملال ہوگا ، نہ آزردہ خاطر ہوگے ۔

ترجمہ :- میرے بندو ! تم پر آج کچھ خوف نہیں اور نہ تم کو حزن و ملال ہوگا ۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا ؛ جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے ، ہماری نشانیوں کو مانا ۔ وَكَانُوْا مُسْلِمِيْنَ ؛ اور ہمارے مطیع وفرماں بردار رہے ۔ مسلمان رہے ۔ خود کو ہمارے حوالہ کردیا ۔

ترجمہ :- جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور مسلم، مطیع تھے۔

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾

اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ ؛ اب جنت میں جاؤ۔ اس میں داخل ہو۔ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ ؛ تم اور تمہاری بیبیاں بھی۔ تُحْبَرُوْنَ ؛ عزت و آبرو۔ آراستگی و پیراستگی کے ساتھ، خوبی کے ساتھ۔ حِبْرٌ۔ سیاہی۔ حِبْرٌ۔ بہت بڑا عالم۔

ترجمہ :- اب جنت میں داخل ہو جاؤ تم اور تمہاری بیبیاں عزت اور آبرو کے ساتھ۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ ؛ اُن پر رکابیوں کا دور ہوگا۔ خدام ڈشوں کو لے کر پھریں گے۔ مِنْ ذَهَبٍ ؛ سونے کے۔ وَاَكْوَابٍ ؛ جمع كُوْبٌ۔ کٹورہ۔ پیالہ اور پیالے۔ سونے کی رکابیاں اور کٹورے لے کر پھریں گے۔ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ ؛ اور اس میں ہوں گی وہ سب چیزیں جو ان کا جی چاہے۔ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ؛ اور دیکھنے سے آنکھوں کو لذت ملے۔ بھلی معلوم ہوں۔ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؛ اور تم جنت میں ہمیشہ رہو گے تم کو دوام و خلود نصیب ہوگا۔

ترجمہ :- سونے کی رکابیاں و کٹورے لے کر خدام دَور کریں گے۔ اُن میں وہ سب چیزیں ہوں گی جو اُن کا جی چاہے اور آنکھوں کو بھلا معلوم ہو۔ اور تم تو اس میں (جنت میں) ہمیشہ رہو گے۔

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾

وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا ؛ اور یہ وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو۔ مالک بنائے گئے ہو۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ بعوض اس کے کہ تم اچھے کام کرتے تھے۔

ترجمہ :- اور یہ وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو تمہارے نیک اعمال کی وجہ سے۔

لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾

لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ ؛ تمہارے لئے اس جنت میں بہت سے میوے۔ پھل۔ فواکہ ہیں۔ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ؛ جس میں سے تم کھاؤ گے۔

ترجمہ :- اس (جنت) میں تمہارے لئے فواکہ اور میوے ہیں جن میں سے تم کھاؤ گے ۔

اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾

اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ ؛ بے شک مجرم لوگ ۔ گنہگار ۔ جرائم کار ۔ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ؛ دوزخ کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ۔

ترجمہ :- بے شک گناہ گار، بدکار عذابِ جہنّم میں ہمیشہ رہیں گے ۔

لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾

لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ ؛ ہلکا نہ پڑے گا ۔ فُتُوْر ۔ ضعف ۔ خلل ۔ فَاتِرٌ ۔ نیم گرم ۔ کنکنا پانی ۔ عذاب اُن سے کبھی کم نہ ہوگا ۔ وَهُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ ؛ اور وہ لوگ عذاب میں جہنّم میں دل شکستہ اور مایوس رہیں گے ۔ بے آس رہیں گے ۔ نجات سے نا اُمید ہوں گے ۔ اِبْلِیْس ۔ رحمتِ خدا سے مایوس ۔

ترجمہ :- ان سے عذاب کم نہ ہوگا اور وہ عذاب میں نا اُمید اور دل شکستہ رہیں گے ۔

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷۶﴾

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے اُن پر کسی قِسم کا ظُلم نہیں کیا ۔ وَلٰكِنْ كَانُوْا ؛ مگر وہی تھے ۔ هُمُ الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالم ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا ۔ مگر یہ کہ وہ خود ہی ظالم تھے ۔

وَنَادَوْا یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ﴿۷۷﴾

وَنَادَوْا ؛ اور دوزخیوں نے آواز دی ۔ نِدا کی ۔ پکار کر کہا ۔ یٰمٰلِكُ ؛ اے مالک ! داروغۂ جہنّم ! دوزخ کے منتظم ! فرشتے ! لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ ؛ کچھ ایسی تدبیر کرو کہ تمہارا رب ہمارا کام تمام کردے ۔ موت آجائے ۔ ہمارا فیصلہ کردے ۔ ہم نیست و نابود ہوجائیں ۔ قَالَ ؛ مالک نے کہا ۔ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ؛ تم کو تو اسی حال میں رہنا ہوگا ۔ ایمان نہ تھا تو امان نہیں ۔ نورِ ایمان نہیں تو پھر اندھیرا ہی اندھیرا ہے ۔

ترجمہ :- اور وہ پکاریں گے اے مالک ! چاہیئے کہ تیرا رب ہمارا کام تمام کردے ۔ کہا تم کو تو رہنا پڑے گا ۔

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۸﴾

لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ ؛ اے کافرو! بے ایمانو! ہم نے ضرور تمہارے پاس دینِ حق بھیجا تھا۔ سچا مذہب لے کر تمہارے پاس آئے تھے۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ ؛ مگر تمہارے میں سے اکثر۔ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ؛ حق سے کراہت کرتے تھے، حق بات سننے کے روادار نہ تھے، بہت چڑتے تھے۔ حق پرستی تم کو ناگوار تھی۔

ترجمہ:- ہم نے تو یقیناً تمہارے پاس دین حق بھیجا تھا۔ مگر تم میں کے اکثر اس سے کراہت کرتے تھے۔

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ﴿۷۹﴾

اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا ؛ کیا ان لوگوں نے کوئی پکی بات ٹھان رکھی ہے۔ فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ؛ تو ہم نے بھی اپنا منصوبہ ٹھان رکھا ہے۔ اَبْرَمَ۔ رسی کو باٹنا۔ ''قضائے مبرم''۔ اٹل، پکی تقدیر۔

ترجمہ:- کیا انھوں نے کوئی پکی بات ٹھان رکھی ہے پھر تو ہم نے بھی اپنا پکا ر اِرادہ ٹھہرا رکھا ہے۔

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ۭ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾

اَمْ يَحْسَبُوْنَ ؛ کیا یہ گمان کرتے ہیں۔ اَنَّا لَا نَسْمَعُ ؛ کہ ہم سنتے نہیں۔ سِرَّهُمْ ؛ ان کے رازوں کو۔ وَنَجْوٰىهُمْ ؛ اور ان کی سرگوشی، کانا پھوسی اور خفیہ مشوروں کو۔ بَلٰى ؛ کیوں نہیں؟ ہم برابر سنتے ہیں۔ وَرُسُلُنَا ؛ اور ہمارے فرشتے۔ لَدَيْهِمْ ؛ جو اُن کے پاس ہیں۔ یعنی کراماً کاتبین۔ يَكْتُبُوْنَ ؛ ان کا روز نامہ لکھ رہے ہیں۔ ان کی ڈائری تیار کر رہے ہیں۔ برنامج بنا رہے ہیں۔

ترجمہ:- کیا یہ خیال کر رہے ہیں کہ ہم اُن کے رازوں اور خفیہ مشوروں کو نہیں سنتے۔ کیوں نہیں۔ ہمارے فرشتے جو ان کے پاس ہیں سب کچھ لکھ رہے ہیں۔

قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ڰ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۱﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہو۔ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ؛ اگر اللہ رحمٰن کی کوئی اولاد ہوتی، بچہ ہوتا۔ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ؛ تو سب سے پہلے میں اس کی عبادت کرتا۔

ترجمہ:- تم کہو اگر خدا کا کوئی بچہ ہوتا تو تم سے پہلے میں اُس کی عبادت کرتا۔

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۸۲﴾

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ پاک ہے پروردگار آسمانوں اور زمین کا ۔ رَبِّ الْعَرْشِ ؛ وہ عرش کا بھی بادشاہ ہے ۔ سب پر اُس کی حکومت ہے ۔ سب اُسی کے مخلوقات ہیں ۔ پھر خدا کے بیٹے کیوں کر ہوسکتے ہیں ۔ عَمَّا یَصِفُوْنَ ؛ اِن لوگوں کے واہی تباہی بیان کرنے سے ، بکواس سے ، خرافات سے پاک ہے ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین اور عرش کا خدا ، پروردگار اُن کے خرافات اور واہیات سے پاک ہے ۔

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۸۳﴾

فَذَرْهُمْ ؛ پس اِن کو چھوڑ دو ۔ یَخُوْضُوْا وَیَلْعَبُوْا ؛ بکتے اور کھیل کرتے ، ان کو لہو ولعب میں مشغول ہی رہنے دو ۔ حَتّٰی یُلٰقُوْا ؛ یہاں تک کہ وہ پہنچ جائیں ۔ یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ؛ اپنے اس دن کو جس کا اُن سے وعدہ کیا جارہا ہے ۔

ترجمہ :- پس ان کو بکنے اور کھیلنے دو یہاں تک کہ قیامت کا دن آجائے جس کا اُن سے وعدہ کیا جارہا ہے ۔

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿۸۴﴾

وَهُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ ؛ اور وہی ہے کہ جس کی آسمان میں بندگی کی جاتی ہے ۔ وَفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؛ اور زمین میں بھی اسی کی بندگی ہوتی ہے ۔ وَهُوَ الْحَکِیْمُ الْعَلِیْمُ ؛ اور وہی حکمت وعلم والا ہے ۔

ترجمہ :- اور وہی ہے جس کی آسمان میں عبادت ہورہی ہے اور زمین میں بھی اور وہی ہے حکیم وعلیم ۔

وَتَبَارَكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۵﴾

وَتَبٰرَکَ الَّذِیْ ؛ اور بڑی برکت والی ہے وہ ذات ۔ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جس کی بادشاہی آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ وَمَا بَیْنَهُمَا ؛ اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ۔ وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ؛ اور اُسی کے پاس قیامت کا بھی علم ہے ۔ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ؛ اور تم سب اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ۔ وہی تمہارا مرجع و مآب ہے ۔ اُسی کی طرف تمہاری بازگشت ہے واپسی ہے ۔

ترجمہ :- اور بڑی برکت والا ہے وہ خدا جس کی ملک ہے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان ہے ۔ اور قیامت کا علم بھی اُسی کو ہے ۔ اور جس کے دربار میں تم کو دوبارہ جانا ہے ۔

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۸۶﴾

وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ ؛ اور ان کے ہاتھ میں نہیں ہے جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں ۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ اللہ کو چھوڑ کر ۔ الشَّفَاعَةَ ؛ سفارش ۔ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ ؛ مگر وہ جس کے سچے مذہب کی شہادت دے ۔ گواہی دے ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے ۔ کلمہ توحید کا اقرار کرے ۔ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ؛ اور اِس بات سے وہ سب واقف بھی ہیں ۔ یہ اپنے عالم ہونے کے مدعی بھی ہیں ۔

ترجمہ :- اور خدا کو چھوڑ کر جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں اُن کے ہاتھ میں سفارش نہیں ہے ، مگر جو مذہبِ حق کی شہادت دے اور یہ لوگ اس سے واقف بھی ہیں ۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۸۷﴾

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ ؛ اور اگر تم ان سے پوچھو ۔ سوال کرو ۔ مَنْ خَلَقَهُمْ ؛ کہ ان کو کس نے پیدا کیا ۔ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؛ تو اس کو ضرور کہنا پڑے گا اللہ ۔ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ؛ پھر کدھر بہکے جا رہے ہیں ۔ جھوٹی باتیں بنا رہے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اگر تم ان سے پوچھو کہ ان کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ ۔ پھر کدھر کی جھوٹی باتیں لگا رہے ہیں ۔

وقفِ لازم

وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

وَقِيْلِهٖ ؛ قسم ہے ہمارے رسول کے کہنے کی ۔ داوِ قسم ہے ۔ قِيْل ۔ بات ۔ قِيْل وَقَالْ ۔ باتیں ۔ گفتگو ۔ خدا اپنے حبیب کی قسم کھاتا ہے ۔ یہ کیا محبت ہے اور کتنی عزت ہے ۔ يٰرَبِّ ؛ اے میرے پالنے والے ۔ پرورش کرنے والے ۔ اے میرے رب ۔ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ ؛ یقیناً یہ ایسے ضدی لوگ ہیں ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ ؛ کہ ایمان لاتے ہی نہیں ۔

ترجمہ :- قسم ہے اُن کے کہنے کی ۔ یا رب ! یہ لوگ کبھی ایمان نہیں لاتے ۔

ع ۲۲ / ۷ / ۱۳

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلٰمٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾

فَاصْفَحْ عَنْهُمْ ؛ اے پیغمبر ! ان سے اعراض کرو ۔ درگزر کرو ۔ ذرا انجان ہو جاؤ ۔ وَقُلْ سَلٰمٌ ؛ اور تم کہو تم سلامت رہو ۔ تم پر سلام ہے ۔ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ؛ پس عنقریب آج نہیں تو کل جان لیں گے ۔ مان لیں گے ۔ یا قیامت میں اپنے اس انکار کا تماشہ دیکھ لیں گے ۔

ترجمہ :- پس (اے رسولِ کریم!) تم ان سے درگزر کرو اور کہو ۔ تم پر سلام ہو ۔ ان کو عنقریب علمِ صحیح ہو جائے گا (مسلمان ہو جائیں گے یا اپنے شرک و کفر کا انجام دیکھ لیں گے) ۔

سُورَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَثَلٰثُ رُكُوعَاتٍ

سورۃ الدخان مکہ میں نازل ہوئی اس میں (۵۹) آیتیں اور (۳) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾

یہ پوری آیت ہے ۔ ایک صاحب لکھتے ہیں کہ حمایت محبان کی قسم ۔ واللہ اعلم ۔

وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ﴿۲﴾ مع عند المتقدمین ۱۲

وَالْكِتٰبِ ؛ اور قسم ہے قرآن کی ۔ اَلْمُبِيْنِ ؛ جو واضح کتاب ہے ۔ اس کے احکام صاف ہیں ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے قرآن کی جو واضح کتاب ہے ۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ ؛ بے شک ہم نے قرآن کو اُتارا ۔ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ ؛ مبارک رات میں ۔ شبِ قدر میں ۔ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ؛ کیونکہ ہم کو تبلیغ کرنا ۔ اور ڈرانا مقصود تھا ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم نے (قدر کی) مبارک رات میں اس کو (قرآن کو) اُتارا ۔ کیونکہ آگاہ کرنا ہم کو منظور تھا ۔

فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ﴿۴﴾

فِيْهَا يُفْرَقُ ؛ اس رات جدا کیا جاتا ہے ۔ فیصلہ کیا جاتا ہے ۔ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ؛ ہر محکم اور پُر حکمت بات کا ۔

ترجمہ :- اس میں ہر ایک محکم اور پُر حکمت بات کا فیصلہ کیا جاتا ہے ۔

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۭ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۚ﴿۵﴾

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؛ جو ہمارے پاس کا ایک حکم ہے ۔ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ؛ کیونکہ احکام کا بھیجنا ہم کو منظور تھا ۔

ترجمہ :- یہ حکم ہمارے پاس سے ہے ۔ کیونکہ احکام کا بھیجنا ہم کو منظور تھا ۔

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۙ﴿۶﴾

رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّکَ ؛ تمہارے رب کی رحمت کی وجہ سے ۔ پیغمبر کا بھیجنا ، قرآن کا اُتارنا ، یہ سب اللہ کی رحمت کی وجہ سے ہے ۔ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؛ بے شک وہی سمیع و علیم ہے ۔ سب کی باتیں سنتا ہے ۔ سب کے حال سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- تمہارے رب کی رحمت کی وجہ سے ۔ وہ سمیع و علیم ہے ۔

وقف لازم

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝۷

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا ؛ وہ تو صرف تمہارا ہی رب نہیں ہے آسمانوں اور زمین اور اُن دونوں کے درمیان جو کچھ ہے سب کا رب ہے ۔ اِنْ کُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ؛ اگر تم کو یقین لانا ہے ۔ ایمان کی صلاحیت ہے ۔

ترجمہ :- وہ آسمانوں اور زمین اور اُن کے درمیان جو کچھ ہے اُن سب کا رب ہے ۔ اگر تم یقین کرو ۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآىِٕكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۸

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ ؛ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ لائق عبادت نہیں ۔ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ؛ جِلاتا بھی وہی ہے اور مارتا بھی وہی ہے ۔ محی و ممیت اس کی صفت ہے ۔ رَبُّـکُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِکُمُ الْاَوَّلِیْنَ ؛ وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے گزشتہ باپ داداؤں کا بھی ۔

ترجمہ :- اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں ۔ وہی جِلاتا ہے ۔ وہی مارتا ہے ۔ وہ تمہارا بھی رب ہے اور تمہارے گزشتہ آباو اجداد کا بھی رب ہے ۔

بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝۹

بَلْ ھُمْ فِیْ شَکٍّ ؛ بلکہ وہ ہرگز ماننے والے نہیں ۔ ان کو کبھی یقین آئے گا نہیں ۔ یہ تو شک میں پڑے ہوئے ہیں ۔ یَلْعَبُوْنَ ؛ لہو و لعب میں مشغول ہیں ۔ کھیل میں منہمک ہیں ۔

ترجمہ :- بلکہ وہ شک میں پڑے کھیل رہے ہیں ۔

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاۗءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۝۱۰

فَارْتَقِبْ ؛ پس تم منتظر رہو ۔ راستہ دیکھتے رہو ۔ رَقَبَ ۔ یَرْقُبُ ۔ رَقْبَۃً ۔ وَرُقْبَانًا ۔ وَرُقُوْبًا ۔ وَرَقَّابَۃً ۔ انتظار کرنا ۔ رَقَبَ الشَّیْءَ ۔ اس کی حفاظت کی ۔ رَقِیْب ۔ محافظ ۔ مُراقبہ ۔ بلند جگہ چڑھ کر دیکھنا ۔ یَوْمَ تَـاْتِی السَّمَآءُ ؛ جس دن آسمان آئے گا ۔ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ ؛ ظاہر دھوئیں کے ساتھ ۔

ترجمہ :- پس تم منتظر رہو اس دن کے جب آسمان میں دھواں ہی دھواں نظر آئے گا ۔

واضح ہو کہ دھویں کے آنے سے کیا مُراد ہے؟ قیامت کے قریب زمین جابجا سے پھٹ جائے گی اور لاوا اور دھوا آسمان پر چھا جائے گا۔ بعض کہتے ہیں مکہ معظّمہ میں جب سخت قحط پڑا تو بھوک کی وجہ سے ان کو دھواں دھواں نظر آتا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ قربِ قیامت میں ایک دھواں پیدا ہوگا جو اچھے لوگوں کو چوطرف سے سمیٹ کر ایک جگہ کردے گا۔

يَّغْشَى النَّاسَ ۖ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١﴾

يَغْشَى النَّاسَ ؛ وہ دھواں تمام لوگوں پر چھا جاتا ہے۔ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ یہ بڑا المناک عذاب ہے۔

ترجمہ:- وہ دھواں لوگوں پر چھا جارہا ہے یہ بڑا درد دہ اور المناک عذاب ہے۔

رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢﴾

رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب! اِكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ ؛ ہم سے عذاب کو کھول دے۔ دور کردے۔ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ؛ ہم ایمان لاتے ہیں۔

ترجمہ:- خدایا! ہم سے عذاب دُور کردے ہم ایمان لاتے ہیں۔

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٣﴾

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى ؛ ان کو نصیحت قبول کرنے کی کیا صلاحیت ہے۔ قبولِ یاد دہانی ان سے کوسوں دُور ہے۔ وَقَدْ جَآءَهُمْ ؛ اور ان کے پاس تو آچکا تھا۔ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ؛ صاف صاف بتانے والا پیغمبر۔

ترجمہ:- ان سے نصیحت قبول کرنے کی کیا اُمید ہے جب کہ ان کے پاس واضح طور سے بیان کرنے والا پیغمبر آچکا تھا۔

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ﴿١٤﴾ وقفِ لازم

ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ ؛ پھر ان لوگوں نے پیغمبر سے اعراض کیا۔ ان سے منہ موڑا، ان کو نہ مانا۔ ان سے روگردانی کی۔ وَقَالُوْا ؛ اور کہا۔ مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ؛ یہ تعلیم یافتہ مجنون ہے۔ سیکھ سکھا کر آیا ہے اور واہی تباہی کہتا ہے۔

ترجمہ:- پھر ان لوگوں نے ان سے روگردانی کرلی اور کہا کہ یہ تو سکھایا پڑھایا ہوا باؤلا ہے۔ مجنون ہے۔

صاحبو! پیغمبروں کو منکرین ہمیشہ مجنون ہی کہتے رہے اور اب بھی مذہبی لوگوں کو مجنون ہی کہا جاتا ہے۔ ایک صاحب نے مجھے دیکھ کر طعن کے طور پر کہا۔ عثمانیہ کالج میں دو شعبے ہیں۔ ایک شعبہ فنون اور ایک شعبہ جنون۔ یعنی شعبہ دینیات۔ میں اس وقت صدر شعبۂ دینیات تھا۔ میں نے کہا جو لقب آپ نے ہم کو دیا ہے وہ کوئی نیا نہیں ہے آپ کے بزرگوں نے ہمارے

وقفِ لازم

بزرگوں کو یہی کہا ہے ۔ یہ لقب ہم کو وراثتاً پیغمبروں سے ملا ہے ۔

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ﴿۱۵﴾

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا ؛ ہم چند دنوں کے لئے عذاب کو کھول دیں گے ۔ اس کی شدت کو کم کر دیں گے ۔ اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ ؛ پھر تم وہی کرو گے جو پہلے کرتے تھے ۔ تم پھر عود کرنے والے ہو ۔

ترجمہ :- ہم کچھ دنوں کے لئے عذاب کو کم کر دیں گے بھی تو تم دوبارہ وہی کرو گے جو پہلے کرتے تھے ۔

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ﴿۱۶﴾

يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ؛ اس دن کو یاد کرو ۔ اس کا خیال رکھو ۔ جس دن ہم سخت پکڑ پکڑیں گے ۔ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ؛ بے شک ہم انتقام لینے والے ہیں ۔ تمہارے کرتوت کی سزا دینے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اس دن کو یاد کرو جس دن ہم سخت پکڑ پکڑیں گے ۔ ہم یقیناً انتقام لینے والے ہیں ۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿۱۷﴾

وَلَقَدْ فَتَنَّا ؛ اور یقیناً ہم نے امتحان لیا تھا ، آزمایا تھا ۔ فتنہ اور محنت میں ڈالا تھا ۔ قَبْلَهُمْ ؛ ان سے پہلے ۔ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کے لوگوں کو ۔ وَجَآءَهُمْ ؛ اور ان کے پاس آچکا تھا ۔ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ؛ شریف باعزت و کرامت رسول ۔

ترجمہ :- اور ہم نے بے شک ان سے پہلے قومِ فرعون کا امتحان لیا تھا اور اِن کے پاس رسولِ کریم آیا تھا (یعنی موسیٰ علیہ السلام) ۔

أَنْ أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۸﴾

اَنْ اَدُّوْآ اِلَيَّ عِبَادَاللّٰهِ ؛ کہ خدا کے بندوں یعنی بنی اسرائیل کو میرے حوالے کرو ۔ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ؛ اور بے شک میں تمہارے لئے امانت دار پیغمبر ہوں ۔

ترجمہ :- کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالہ کرو میں تمہارے لئے امانت دار پیغمبر ہوں ۔

وَأَنْ لَا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ إِنِّي آتِيكُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿۱۹﴾

وَ اَنْ لَا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ کے مقابل خود کو اعلیٰ نہ سمجھو ۔ بزرگی نہ جتاؤ ۔ اِنِّیٓ اٰتِيْكُمْ ؛ میں تمہارے پاس آیا ہوں ۔ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ؛ دلیل مبین ، دلیلِ واضح اور معجزہ ظاہر لے کر ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ خدا کے مقابل اپنے اعلیٰ ہونے کو نہ جتاؤ ۔ میں تمہارے پاس واضح دلیل و سند لے آیا ہوں

وَاِنِّىْ عُذْتُ بِرَبِّىْ وَرَبِّكُمْ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ﴿۲۰﴾

وَاِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ ؛ اور میں اپنے اور تمہارے خدا کی پناہ لیتا ہوں ۔ اَنْ تَرْجُمُوْنِ ؛ کہ تم مجھ کو رجم اور سنگسار نہ کرو ۔

ترجمہ :- اور میں اپنے اور تمہارے خدا کی پناہ لیتا ہوں تمہارے پتھر مارنے سے (سنگسار کرنے سے) ۔

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِىْ فَاعْتَزِلُوْنِ ﴿۲۱﴾

وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ ؛ اور اگر تم میری باتوں کو نہیں مانتے ، میری تبلیغ کو قبول نہیں کرتے ۔ فَاعْتَزِلُوْنِ ؛ تو میرے پاس سے ہٹ جاؤ ۔ الگ ہو جاؤ ۔

ترجمہ :- اور اگر تم میری باتوں پر ایمان نہیں لاتے ہو تو (دُور ہو) میرے پاس سے ہٹ جاؤ ۔

وقف لازم

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۲۲﴾

فَدَعَا رَبَّهٗ ؛ پس موسیٰ نے اپنے رب سے دُعا کی ۔ اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ ؛ کہ یہ لوگ ۔ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ؛ مجرم لوگ ہیں ۔ گنہگار ہیں ۔ بدکار ہیں ۔

ترجمہ :- پھر انھوں نے اپنے رب سے (اللہ سے) دُعا کی کہ یہ لوگ مجرم ہیں (بدکار ہیں) ۔

فَاَسْرِ بِعِبَادِىْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾

فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَيْلًا ؛ پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میرے بندوں کو راتے رات لے کر نکل جاؤ ۔ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ؛ تمہارا تعاقب کیا جانے والا ہے ۔ فرعونی لوگ تمہارے پیچھے پیچھے آنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر میرے بندوں کو راتے رات لے کر نکل جاؤ یہ تمہارا تعاقب کرنے والے ہیں ۔

وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾

وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؛ اور دریا کو پُرسکون رہنے دو ۔ خشک رہنے دو ۔ جب وہ تعاقب کریں گے تو ۔ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ؛ وہ سارا لشکر غرق ہوگا ۔ ڈوب جائے گا ۔

ترجمہ :- اور دریا کو خشک رہنے دو یقیناً یہ تمہارا تعاقب کرکے ڈوب مریں گے ۔

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿٢٥﴾

كَمْ تَرَكُوْا ؛ کتنے چھوڑ دیئے ہیں ۔ مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ؛ باغ اور چشمے ۔

ترجمہ :- کتنے باغ اور کتنے چشمے وہ چھوڑ گئے ۔

وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٢٦﴾

وَزُرُوْعٍ ؛ اور زراعتیں ۔ وَمَقَامٍ كَرِيْمٍ ؛ اور اچھے قیام گاہ ۔

ترجمہ :- اور زراعتیں اور اچھے قیام گاہ ۔

وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾

وَنَعْمَةٍ ؛ اور نعمت و آرام ۔ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ؛ کہ اس میں مزے اُڑاتے تھے ۔ محظوظ ہوتے تھے ۔ عیش کرتے تھے ۔ ایسی باتیں کرتے تھے جیسے کوئی میوہ کھا رہا ہے ۔ فَاكِهَةٌ ۔ میوہ ۔ پھل ۔ فروٹ ۔

ترجمہ :- اور وہ نعمت و عشرت (چھوڑ گئے) جن سے یہ محظوظ ہوتے تھے ۔ (اس میں مزے اُڑاتے تھے) ۔

كَذٰلِكَ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾

كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح ۔ یہی حال رہا ۔ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ؛ اور ہم نے ان سب کا وارث بنا دیا دوسروں کو ۔

ترجمہ :- اسی طرح ہوتا تھا اور ہم نے دوسری قوموں کو ان کا وارث و مالک بنا دیا ۔

ع ۱ ۲۹ ۱۴

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ ؛ پھر اُن پر آسمان نہیں رویا ۔ وَالْاَرْضُ ؛ اور نہ زمین روئی ۔ یعنی فرشتے اور آدمی کسی نے ان کا غم نہیں کیا ۔ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ؛ اور جب وقت آ گیا تو اُن کو مہلت بھی نہیں دی گئی ۔ ڈھیل نہیں دی گئی اور ان کو مزید انتظار کرنا نہ پڑا ۔

ترجمہ :- پھر نہ ان پر آسمان رویا نہ زمین اور نہ ان کو مزید انتظار کرنا پڑا ۔

وَ لَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣٠﴾

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا ؛ اور ہم نے بے شک نجات دی ۔ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ بنی اسرائیل کو ۔ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ؛ اہانت

اور ذِلّت وخواری دینے والے عذاب سے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے یقیناً بنی اسرائیل کو اہانت و ذِلّت والے عذاب سے نجات دی ۔

مِنْ فِرْعَوْنَ ۚ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾

مِنْ فِرْعَوْنَ ؛ فرعون سے ۔ وہ ذلیل کُن عذاب فرعون اور اہلِ فرعون بنی اسرائیل کو دیتے تھے ۔ اِنَّـهٗ كَانَ عَالِيًا ؛ وہ بے شک بڑا سرکش تھا ۔ مِنَ الْمُسْرِفِيْنَ ؛ حد سے بڑھ جانے والوں اور مسرفین سے ۔

ترجمہ :- فرعون سے ۔ یقیناً وہ بڑا سرکش اور حد سے تجاوز کرنے والوں میں سے تھا ۔

وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٢﴾

وَلَقَدِ اخْتَرْنٰـهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو یقیناً پسند کیا تھا ۔ ہم نے بنی اسرائیل کو برگزیدہ کیا تھا ۔ عَلٰی عِلْمٍ ؛ علم کی وجہ سے ۔ عَلَى الْعٰـلَمِيْنَ ؛ اس زمانہ کے سب لوگوں پر ۔ یہ الف لام عہد خارجی ہے ۔ یعنی اس خاص زمانہ کے لوگ مُراد ہیں ۔

جب بنی اسرائیل احکام شرعیہ کو نہ ماننے لگے تو انھوں نے اس فضیلت کو بھی کھودیا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو علم کی وجہ سے سب لوگوں پر فضیلت دی تھی ۔

وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ﴿٣٣﴾

وَاٰتَيْنٰـهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو دیں ۔ مِنَ الْاٰيٰتِ ؛ آیتوں سے اور نشانیوں سے ۔ مَـافِيْـهِ بَلٰٓـؤُا مُّبِيْنٌ ؛ جس میں ظاہر امتحان ہے ابتلا ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو ایسی آیتیں اور نشانیاں دیں جن میں ظاہر ابتلا و امتحان تھا ۔

إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ﴿٣٤﴾

اِنَّ هٰٓـؤُلَآءِ ؛ یقیناً یہ لوگ ۔ لَيَقُوْلُوْنَ ؛ کہتے ہیں ۔ضرور کہتے ہیں ۔

ترجمہ :- بے شک یہ لوگ ضرور کہتے ہیں ۔

إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ﴿٣٥﴾

اِنْ هِـىَ اِلَّا مَـوْتَتُـنَـا الْاُوْلٰى ؛ نہیں ہے مگر یہ پہلا مرنا ۔ مرنا تو ایک ہی مرنا ہے ۔ وَمَـا نَـحْـنُ بِـمُنْشَرِيْنَ ؛ اور ہم دوبارہ زندہ نہ ہوں گے ۔ روز منشور کوئی چیز نہیں ۔

ترجمہ :- مرنا تو پہلا ہی مرنا ہے ۔ اور ہم پھر ہرگز نہ اُٹھیں گے ۔

فَاْتُوْا بِاٰبَآىِٕنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۳۶

فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَا ؛ مرکر اُٹھنا حق ہے تو ہمارے باپ دادا کو تو بُلا لاؤ ۔ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ؛ اگر ہو تم سچّے ۔ صادق القول ۔

ترجمہ :- اگر تم سچّے ہو تو ہمارے باپ دادا کو تو لاؤ ۔

اَهُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍۙ وَّ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْؕ اَهْلَكْنٰهُمْ٘ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ۝۳۷

اَهُمْ خَیْرٌ ؛ تو کیا یہ بہتر ہیں ۔ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ؛ یا قوم تُبّع ۔ ایک قوم تھی ۔ نہایت قوی زبردست ۔ غالبًا وہ بنی اسمٰعیل تھے ۔ اور بنی اسرائیل کی ان کی ہمیشہ چلتی رہتی تھی ۔ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے ۔ اَهْلَكْنٰهُمْ ؛ ہم نے ان کو ہلاک اور برباد کردیا ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ؛ کیونکہ وہ بڑے مجرم تھے ، بدکار تھے ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ اچھے ہیں یا تُبّع کے لوگ اچھے تھے اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے ۔ ہم نے ان سب کو ہلاک و برباد کردیا کیونکہ وہ مجرم تھے ۔

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ۝۳۸

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ اور ہم نے پیدا نہیں کیا آسمانوں اور زمین کو ۔ وَمَا بَیْنَهُمَا ؛ اور ان چیزوں کو جو ان دونوں کے درمیان ہیں ۔ لٰعِبِیْنَ ؛ لہو ولعب کے طور پر ، فضول وعبث نہیں ہے ۔

ترجمہ :- اور ہمارا آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان جو کچھ ہے ان سب کا پیدا کرنا کھیل نہیں ہے ۔ (فضول اور عبث نہیں ہے) ۔

مَا خَلَقْنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۳۹

مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ ؛ ہم نے آسمان زمین کو حق ، مناسب ، ٹھیک طور پر پیدا کیا ہے ۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ مگر اکثر لوگ ہیں کہ بے علم ہیں ۔ کچھ نہیں جانتے ۔

ترجمہ :- ہم نے آسمانوں اور زمین کو نہایت حق اور مناسب پیدا کیا مگر اکثر لوگ اس سے واقف نہیں (انھیں کچھ علم نہیں) ۔

اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَۙ ۝۴۰

اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ ؛ بے شک فیصلہ کا دن ۔ روزِ قیامت ۔ مِیْقَاتُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ؛ ان سب کا وعدہ گاہ ہے ۔ قیامت میں سب کا فیصلہ ہوگا ۔

ترجمہ :- یقیناً روزِ قیامت ان سب کے وعدہ کا دن ہے ۔

يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤١﴾

یَوْمَ لَایُغْنِیْ ؛ جس دن وہ کام نہ آئیں گے ۔ مستغنی نہ کرسکیں گے ۔ مَوْلًی عَنْ مَّوْلًی شَیْئًا ؛ دوست ، دوست کے کچھ ۔
وَلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ ؛ اور نہ ان کی کسی قسم کی مدد ہوسکے گی ۔ فتح ونصرت دی جائے گی ۔

ترجمہ :- اس دن دوست دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ کسی قسم کی مدد ونصرت دے سکے گا ۔

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٢﴾ ع ۲ / ۱۳ / ۱۵

اِلَّا مَنْ رَّحِیْمَ اللّٰہُ ؛ مگر اللہ جس پر رحم کرے ۔ اِنَّـہٗ ھُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ؛ بے شک وہ بڑا عزت اور رحمت والا ہے ۔
وہ عزیز و رحیم ہے ۔

ترجمہ :- مگر جس پر خدا رحم کرے یقیناً خدا ہی عزت و رحمت والا ہے ۔

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ﴿٤٣﴾

اِنَّ شَجَرَتَ ؛ بے شک درخت ۔ اَلزَّقُّوْمِ ؛ چپل سینڈ ۔ ناگ پھنی ۔

ترجمہ :- بے شک چپل سینڈ کا درخت ۔

طَعَامُ الْاَثِيْمِ ﴿٤٤﴾ معانقة ۱۲

طَعَامُ ؛ کھانا ۔ اَلْاَثِیْمِ ؛ گناہ گار ۔ کفّار ۔

ترجمہ :- گناہ گاروں کا کھانا ہے ۔

كَالْمُهْلِ ۛۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ﴿٤٥﴾ عند المتاخرین ۱۲

کَالْمُھْلِ ؛ جیسے پگھلا تانبا ۔ یَغْلِی فِی الْبُطُوْنِ ؛ پیٹ میں کھولتا ہے ۔ جوش مارتا ہے ۔

ترجمہ :- جیسے پگھلا تانبا جو پیٹ میں جوش کھائے گا (کھولے گا) ۔

كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ﴿٤٦﴾

کَغَلْیِ ؛ جیسا پکنا ۔ جوش کھانا ۔ کھولنا ۔ اَلْحَمِیْمِ ؛ گرم پانی ۔

ترجمہ :- جیسے گرم پانی کا کھولنا ۔

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰی سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۴۷﴾

خُذُوْهُ ؛ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس گنہگار کو گرفتار کرو ۔ فَاعْتِلُوْهُ ؛ پھر اس کو پکڑ کر گھسیٹو ۔ اِلٰی سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ؛ بیچ دوزخ میں ۔

ترجمہ :- اُسے پکڑو اور گھسیٹتے ہوئے اُسے ٹھیک بیچ دوزخ میں لے جاؤ ۔

ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ﴿۴۸﴾

ثُمَّ صُبُّوْا ؛ پھر ڈالو ۔ بہاؤ ۔ فَوْقَ رَاْسِهٖ ؛ اس کے سر پر ۔ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ؛ گرم پانی کا عذاب ۔

ترجمہ :- پھر اس کے سر پر گرم پانی ڈالنے کی سزا دو ۔

ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ﴿۴۹﴾

ذُقْ ؛ اب اپنے کئے کا مزہ چکھ ۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْکَرِیْمُ ؛ تو تو اپنے کو بڑی عزت اور کرامت والا سمجھتا تھا ۔ خود کو بڑا باعزت جانتا تھا ۔

ترجمہ :- چکھ ۔ تو تو اپنے کو بڑی عزت اور بُزرگی و کرامت والا سمجھتا تھا ۔

اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾

اِنَّ هٰذَا ؛ بے شک یہ ۔ مَا کُنْتُمْ بِهٖ ؛ جس کے متعلق تم تھے ۔ تَمْتَرُوْنَ ؛ شک کرتے ۔

ترجمہ :- یقیناً یہ وہ ہے جس کے متعلق تم شک کیا کرتے تھے ۔

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ﴿۵۱﴾

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ ؛ بے شک ان کے مقابل پرہیزگار اور متقی لوگ ۔ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ؛ ایک امن چین کے مقام میں ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً متقی لوگ امن چین کے مقام پر ہوں گے ۔

فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۵۲﴾

فِیْ جَنّٰتٍ ؛ جنتوں میں ۔ وَعُیُوْنٍ ؛ اور چشموں میں ۔

ترجمہ :- جنتوں میں اور چشموں میں ۔

يَلۡبَسُوۡنَ مِنۡ سُنۡدُسٍ وَّاِسۡتَبۡرَقٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ ۞۵۳

یَلْبَسُوْنَ ؛ وہ پہنیں گے۔ ان کا لباس ہوگا۔ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ ؛ باریک ریشمی کپڑے کا اور گاڑھے ریشمی کپڑے کا۔ مُتَقٰبِلِیْنَ ؛ یہ جنتی ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے ہوں گے۔ آمنے سامنے ہوں گے۔

ترجمہ :- وہ ایک دوسرے کے سامنے باریک اور گاڑھے ریشم کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے۔

كَذٰلِكَ وَزَوَّجۡنٰهُمۡ بِحُوۡرٍ عِيۡنٍ ۞۵۴

کَذٰلِکَ ؛ اسی طرح۔ بالجملہ۔ القصہ۔ وَزَوَّجْنٰھُمْ ؛ اور ہم نے ان کے بیاہ کرادیئے ہیں۔ شادی کرادی ہے۔ جوڑے لگا دیئے ہیں۔ زَوْج۔ جوڑا۔ مَرد ہو یا عورت۔ مرد کا زوج عورت اور عورت کا زوج مرد۔ زوجہ اُردو ہے۔ بِحُوْرٍ عِیْنٍ ؛ بڑی بڑی آنکھوں والی۔ سیاہ پتلی والی عورتوں سے۔ حُوْرٌ۔ حوراء کی جمع ہے وہ عورت جس کی آنکھوں کی پتلی سیاہ ہو۔ نیلی پیلی نہ ہو۔ اُردو میں حور کا لفظ بطور واحد استعمال ہے۔

ترجمہ :- اسی طرح ہم ان کی حورِعین سے شادی کرا دیں گے۔

يَدۡعُوۡنَ فِيۡهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيۡنَ ۞۵۵

یَدْعُوْنَ فِیْھَا ؛ جنت میں منگوائیں گے۔ بِکُلِّ فَاکِھَةٍ ؛ ہرقسم کے میوے۔ اٰمِنِیْنَ ؛ امن چین سے۔ بےفکری کے ساتھ۔

ترجمہ :- اس میں (جنت میں) ہرقسم کے میوے منگوائیں گے۔ نہایت بےفکری اور امن کے ساتھ۔

لَا يَذُوۡقُوۡنَ فِيۡهَا الۡمَوۡتَ اِلَّا الۡمَوۡتَةَ الۡاُوۡلٰى‌ۚ وَوَقٰٮهُمۡ عَذَابَ الۡجَحِيۡمِۙ ۞۵۶

لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْھَا ؛ نہ چکھیں گے جنت میں۔ اَلْمَوْتَ ؛ موت کو۔ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی ؛ مگر پہلی ہی موت۔ دنیا سے مرکر جنت میں پہنچے۔ اب دوسری موت نہ آئے گی۔ وَوَقٰھُمْ ؛ اور انھیں بچایا۔ وَقٰی۔ یَقِیْ۔ وِقَایَةً۔ بچایا۔ متقی بھی اسی سے ہے۔ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ؛ دوزخ کے عذاب سے۔

ترجمہ :- وہ جنت میں پہلی موت کے سوا اور مرنے کا مزہ نہ چکھیں گے۔ اور خدا نے ان کو عذابِ جہنّم سے بچایا۔

فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكَ‌ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ۞۵۷

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکَ ؛ یہ تمہارے رب کا فضل و کرم ہے۔ ذَالِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ؛ یہ بڑی کامیابی اور فائز المرامی ہے

ترجمہ :- یہ سب تمہارے رب کا فضل و کرم ہے اور یہی بڑی کامیابی اور فائز المرامی ہے۔

فَإِنَّمَا يَسَّرْنَٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥٨﴾

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ ؛ پس ہم نے اس کو یعنی قرآن کو آسان کردیا ۔ بِلِسَانِکَ ؛ تمہاری زبان میں ،تمہاری زبان پر ۔ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ؛ تا کہ وہ نصیحت قبول کریں ۔ مان لیں ۔ اُن کی یاد دہانی ہوجائے ۔

ترجمہ :- پس ہم نے اس (قرآن) کوتمہاری زبان میں آسان کردیا تا کہ وہ کچھ نصیحت تو قبول کریں ۔

۳ ع ۱۷ ۱۶

فَارْتَقِبْ إِنَّهُم مُّرْتَقِبُونَ ﴿٥٩﴾

فَارْتَقِبْ ؛ پھرتم منتظر رہو ۔ اِنَّھُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ؛ وہ بھی منتظر ہیں ۔موت آنے والی ہے، قیامت آنے والی ہے ۔ ان کو انتظار ہے ۔ ہم کوبھی انتظار ہے ۔

ترجمہ :-تم بھی انتظار کرو ۔ وہ بھی انتظار کررہے ہیں ۔

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سَبْعٌ وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ جاثیہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں سینتیس (۳۷) آیتیں اور چار (۴) رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

حمٓ ﴿١﴾

پوری آیت ہے ۔ اللّٰہ اَعلم بمرادہٖ ۔بعض کے پاس اس سے حبیبی محمد مُراد ہے ۔

تَنزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ﴿٢﴾

تَـنْزِيْلُ الْكِتٰبِ ؛ یہ کتاب کا اُتارنا ہے ۔ مصدر کہہ کہ اسم مفعول مُراد ہے ۔یعنی یہ اُتاری ہوئی کتاب ہے ۔ مِـنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ؛ اللہ کی طرف سے جوعزت وحکمت والا ہے ۔

ترجمہ :- یہ کتاب اللہ عزیز حکیم کی طرف سے اُتاری ہوئی ہے ۔

إِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٣﴾

اِنَّ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ بے شک آسمانوں اور زمین میں ۔ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمانداروں کے لئے یقیناً نشانیاں ہیں ۔آیات ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً آسمانوں اور زمین میں ایمانداروں کے لئے نشانیاں ہیں ۔

وَفِیْ خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾

وَفِیْ خَلْقِكُمْ ؛ اور تمہارے پیدا کرنے میں ۔ وَمَا يَبُثُّ ؛ اور جو پھیلاتا ہے ۔ مِنْ دَآبَّةٍ ؛ جانوروں سے ۔ اٰيٰتٌ ؛ نشانیاں ہیں ۔ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ؛ اُن لوگوں کے لئے جو یقین کرنے کی استعداد رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور تمہارے پیدا کرنے میں اور جانوروں کو چوطرف پھیلانے میں یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ۔

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۵﴾

وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؛ اور رات دن کے بدلنے میں اور ان کے آنے جانے میں ۔ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ اور جو اللہ نے اُتارا ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ۔ مِنْ رِّزْقٍ ؛ رزق سے ۔ روزی سے ۔ کھانے پینے سے ۔ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ ؛ پھر زمین کو اس پانی سے زندہ اور تازہ کردیا ۔ حیات بخشی ۔ بَعْدَ مَوْتِهَا ؛ بعد مرنے اور خشک ہوجانے کے ۔ وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ ؛ اور ہوا کے بدلنے میں ۔ مانسون کے چلنے میں ۔ اٰيٰتٌ ۔ نشانیاں ہیں ۔ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور رات دن کے بدلنے میں (ان کے آنے جانے میں) اور اس چیز میں کہ اللہ نے اُتارا آسمان سے (پانی) جس سے سب کو روزی اور رزق ملتا ہے ۔ پھر اس سے زمین کو خشک ہوجانے کے بعد حیاتِ تازہ عطا کرتا ہے اور ہواؤں کے بدلنے (مانسون کے چلنے میں) عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں ۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ ؛ یہ اللہ کی آیات ہیں ، نشانیاں ہیں ۔ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ ؛ ہم تم کو پڑھ کر سناتے ہیں ۔ اس کی تلاوت کرتے ہیں ۔ بِالْحَقِّ ؛ کما حقہ ، ٹھیک ، دُرست طریقہ سے ۔ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ ؛ پھر کس بات کو ۔ بَعْدَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے سوا ۔ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ؛ اور کون سی آیت پر ایمان رکھتے ہیں ۔ خدا اور اس کی آیتوں کے ہوتے ہوئے پھر کس چیز پر ایمان لاتے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ اللہ کی آیات ہیں (نشانیاں ہیں) جو ہم تم کو کما حقہ پڑھ کر سناتے ہیں پھر خدا سے بڑھ کر کون سی بات ہے اور کونسی نشانی ہے جس کا یہ یقین رکھتے ہیں (خدا اور اس کی آیات کے ہوتے ہوئے پھر کس چیز پر ایمان رکھتے ہیں)۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۷﴾

وَیْلٌ لِّکُلِّ اَفَّاکٍ ؛ ہر جھوٹے کی خرابی ہے ۔ اِفْکٌ ۔ جھوٹ ۔ اَثِیْمٌ ؛ گنہگار ۔

ترجمہ :- ہر جھوٹے گنہگار کی خرابی ہے ۔

یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَیْهِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۸﴾

یَسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی آیتیں سنتا ہے ۔ تُتْلٰى عَلَیْهِ ؛ جو اس کو سنائی جاتی ہیں ۔ اس پر تلاوت کی جاتی ہیں ۔ ثُمَّ یُصِرُّ ؛ پھر اصرار کرتا ہے ۔ ضد کرتا ہے ۔ مُسْتَكْبِرًا ؛ غرور کے ساتھ ۔ خود کو بڑا سمجھ کر ۔ كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا ؛ گویا اس نے ان آیتوں کو سُنا ہی نہیں ۔ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ؛ پس اس کو عذابِ الیم کی بشارت دو ۔ خوش خبری دو ۔ یہ استعارہ تحکمیہ ہے ۔

ترجمہ :- خدا کی آیتیں جو اُس کے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں ، سنتا ہے ۔ پھر تکبّر کے ساتھ اس پر اصرار بھی کرتا ہے گویا کہ اس نے کچھ سنا ہی نہیں ۔ پس اس شخص کو عذابِ الیم کی بشارت دو ۔

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا شَیْئًا ِۨاتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۹﴾

وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰیٰتِنَا ؛ اور جب ہماری آیتوں کا اس کو علم ہوتا ہے ۔ شَیْئًا ؛ کچھ ۔ اِتَّخَذَهَا هُزُوًا ؛ تو اس سے ٹھٹّا کرتا ہے ۔ استہزاء کرتا ہے ۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ؛ ان لوگوں کے لئے ہے ذلیل اور اہانت کرنے والا عذاب ۔

ترجمہ :- اور جب ہماری آیتوں میں سے کسی کا اس کو علم ہوتا ہے تو اس کی ہنسی اُڑاتا ہے ۔ ان لوگوں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے ۔

مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَلَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَیْئًا

وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰﴾

مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ ؛ اب ان کے آگے جہنّم ہے ۔ اس کے سوا دوزخ ہے ۔ وَلَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ ؛ اور ان کے کام نہ آئے گا ، اور اُن کو مستغنی نہ کرے گا ۔ مَا كَسَبُوْا ؛ جو کچھ انھوں نے کمایا ۔ شَیْئًا ؛ کچھ بھی ۔ وَلَا مَا اتَّخَذُوْا ؛ اور نہ وہ دیوتا جس کو انھوں نے بنالیا ہے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ اَوْلِیَآءَ ؛ دوست ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ؛ اور ان کے لئے تو بڑا عذاب ہے ۔

ترجمہ :- ان کے لئے آگے جہنّم ہے ان کا کمایا ان کے کچھ کام نہ آئے گا اور وہ معبود کام نہ آئیں گے جن کو انھوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنا دوست بنالیا ہے اور ان کے لئے تو عذابِ عظیم ہے ۔

ع ۱ / ۱۱ / ۱۷ هٰذَا هُدًى ۚ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾

هٰذَا هُدًى ؛ یہ ہدایت ہے ۔ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ اور جو لوگ کفر کرتے ہیں ۔ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ ؛ اپنے رب کی نشانیوں سے ۔
لَهُمْ عَذَابٌ ؛ ان کے لئے عذاب ہے ۔ مِنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ؛ المناک عذاب ۔ سزا ۔

ترجمہ :- یہ ہدایت ہے اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں کو نہیں مانتے ان کے لئے سخت درد دِہ عذاب ہے ۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

اَللّٰهُ الَّذِیْ ؛ اللہ ہی ہے جس نے ۔ سَخَّرَ لَكُمْ ؛ مسخر اور مطیع بنا دیا تمہارے لئے ۔ اَلْبَحْرَ ؛ سمندر کو ۔ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ ؛ کہ اس میں کشتی چلے ۔ بِاَمْرِهٖ ؛ بہ حکمِ خدا ۔ اس کے حکم سے ۔ وَلِتَبْتَغُوْا ؛ اور تاکہ تم طلب کرو ۔ حاصل کرو ۔ مِنْ فَضْلِهٖ ؛ اللہ کے فضل سے ۔ اس کی دی ہوئی روزی سے ۔ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ؛ تاکہ تم شکر گزاری کرو ۔

ترجمہ :- اللہ ہی ہے جس نے سمندر کو تمہارے لئے رام کیا کہ اس کے حکم سے اس میں کشتی چلے اور تاکہ تم اس کے فضل و کرم کو طلب کرو اور اس لئے کہ تم شکر کرو ۔

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

وَسَخَّرَ لَكُمْ ؛ اور تمہارے لئے مسخر و مطیع کر دیا ، تمہارا فرماں بردار کر دیا ، اس قابل کر دیا کہ تم اس سے کام لو ۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؛ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۔ جَمِیْعًا ؛ سب ۔ مِنْهُ ؛ اس کی طرف سے ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ ؛ بے شک اس میں نشانیاں ہیں ۔ لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور (خدا نے) آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب کو اپنی طرف سے تمہارا مسخر کر دیا یقیناً اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں ۔

قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں کو ۔ یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ ؛ مغفرت کر دیں ، معاف کر دیں ، انجان ہو جائیں ان لوگوں سے جن کو رَجا نہیں ، اُمید نہیں ۔ اَیَّامَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے معاملات کی ۔ ان حالات کی جو اللہ تعالیٰ زمانہ میں پیدا کرتا ہے ۔ لِیَجْزِیَ قَوْمًا ؛ تاکہ ان لوگوں کو جزا دے ۔ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ؛ اِن برائیوں کی کہ وہ کماتے تھے ، ان کے کرتوت کی ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم ایمانداروں سے کہو کہ چشم پوشی کرو ان لوگوں کی طرف سے جو اِن حوادث سے کہ خدا پیدا کرتا ہے اُمید نہیں رکھتے تا کہ ان لوگوں کو ان کے کرتوت کی سزا دے۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۖ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿١٥﴾

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ؛ جو عملِ صالح کرتا ہے اس کا فائدہ اس کو۔ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؛ اور جو بُرے کام کرتا ہے اس کا وبال خود اس پر ہے۔ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ؛ پھر تم اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والے ہو، اس کے دربار میں جانے والے ہو۔

ترجمہ :- جس نے اچھے کام کیے اس کا فائدہ اس کو اور جس نے بُرے کام کیے اس کا وبال اُسی پر۔ پھر تم سب اپنے رب کے دربار میں دوبارہ جاؤ گے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا ؛ اور ہم نے دیا۔ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ بنی اسرائیل کو۔ اَلْكِتٰبَ ؛ کتاب۔ تورات۔ وَالْحُكْمَ ؛ اور حکم اور دانشمندی۔ حکومت۔ وَالنُّبُوَّةَ ؛ اور پیغمبری۔ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؛ اور کھانے پینے کو ان کے لئے اچھی چیزیں دیں۔ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ؛ اور اس زمانہ کے تمام لوگوں پر ان کو فضیلت دی۔ اَلْعٰلَمِيْنَ۔ میں الف لام عہدِ خارجی کا ہے۔

ترجمہ :- اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکمت اور نبوت دی اور کھانے کو اچھی چیزیں دیں اور ان کو اس زمانہ کے تمام لوگوں پر فضیلت دی۔

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٧﴾

وَاٰتَيْنٰهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو دیا۔ بَيِّنٰتٍ ؛ واضح دلائل۔ مِّنَ الْاَمْرِ ؛ ہمارے کام سے۔ دین سے۔ فَمَا اخْتَلَفُوْا ؛ پھر ان لوگوں نے اختلاف نہیں کیا۔ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ؛ مگر اس کے بعد کہ ان کو علمِ صحیح پہنچ چکا تھا۔ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ؛ اپنی خودغرضی سے۔ ایک دوسرے سے عداوت رکھنے کی وجہ سے۔ اِنَّ رَبَّكَ ؛ بے شک تمہارا رب۔ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ؛ ان میں فیصلہ کرے گا۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن۔ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؛ ان مسائل میں کہ وہ اختلاف کرتے ہیں۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کو واضح دلائل دین کے متعلق دیئے پھر ان لوگوں نے اختلاف کیا تو کب ؟ جب کہ ان کو علمِ صحیح پہنچ چکا تھا ۔ یہ سب آپس کی خود غرضی کی وجہ سے ہے یقیناً تمہارا رب قیامت کے دن جن مسائل میں وہ اختلاف کرتے ہیں فیصلہ کرے گا ۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ ؛ پھر ہم نے تم کو ایک شریعت پر لگادیا ہے، تم ایک راستہ پر چلتے ہو ۔ مِنَ الْاَمْرِ ؛ دین کے ۔ فَاتَّبِعْهَا ؛ پس تم اسی کی اتباع کرو ۔ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ ؛ اور اُن لوگوں کی ہوا و ہوس اور خواہشوں کی اتباع نہ کرو ، ان کے چال پر نہ چلو ۔ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ جو بے علم ہیں ۔ جاہل ہیں ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے تم کو دین کے ایک صحیح راستہ پر لگادیا ہے تم اسی کی اتباع کرو اور جاہلوں کے ہوا و ہوس کی اتباع نہ کرو ۔

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ ؛ بے شک یہ لوگ تمہارے کچھ کام نہیں آئیں گے ۔ تمہیں نفع نہ دیں گے ۔ تمہیں مستغنی نہ کرسکیں گے ۔ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؛ اللہ کے سامنے کچھ ۔ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ ؛ اور یقیناً یہ ظالم ۔ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؛ بعض بعض کے دوست ہیں ۔ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ؛ اور اللہ متقیوں اور پرہیزگاروں کا دوست ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ یقیناً اللہ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے ۔ یہ ظالم تو بعض بعض کے دوست ہیں اور اللہ متقیوں کا دوست ہے ۔

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

هٰذَا بَصَآئِرُ ؛ یہ بصیرت افزا باتیں ہیں ۔ یہ دانشمندی کی نصیحتیں ہیں ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں کے لئے ۔ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ؛ اور ہدایت و رحمت ہے ۔ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ لوگوں کے لئے بصیرت افزا باتیں اور ہدایت و رحمت ہے (کن کے لئے ؟) یقین کرنے والوں کے لئے ۔

اَمۡ حَسِبَ الَّذِيۡنَ اجۡتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنۡ نَّجۡعَلَهُمۡ كَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

ع ۱۰ ۲ ۱۸ سَوَآءً مَّحۡيَاهُمۡ وَمَمَاتُهُمۡ ؕ سَآءَ مَا يَحۡكُمُوۡنَ ﴿۲۱﴾

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ ؛ کیا ان لوگوں نے گمان کیا ہے جو ۔ اِجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ ؛ گناہ کئے ہیں ، بُرائی کی کمائی کی ہے ۔ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ ؛ کہ ان کو کردیں گے ۔ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ان لوگوں کے جیسا جو ایمان رکھتے ہیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام بھی کرتے ہیں ۔ سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ؛ اِن کا مرنا اور جینا دونوں برابر ہیں ۔ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ؛ کیا بُرے اور غلط حکم لگاتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا یہ بُرائی کی کمائی کرنے والے گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کے جیسا کردیں گے جو ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں ۔ ان کا مرنا ، جینا دونوں برابر ہے (نہ جینے سے فائدہ نہ مرنے سے نقصان) یہ کیا غلط حکم لگاتے ہیں ۔

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَقِّ وَلِتُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۲﴾

وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ اور اللہ نے آسمانوں کو بھی بنایا اور زمین کو بھی ۔ بِالْحَقِّ ؛ ٹھیک طور سے ، نہایت مناسب طور پر ۔ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ ؛ اور تا کہ جزا دی جائے ہر شخص کو ۔ بِمَا كَسَبَتْ ؛ اپنے کمانے کی ۔ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ؛ اور لوگوں پر ظلم نہیں کیا جاتا ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور سے پیدا کیا اور تا کہ ہر شخص کو اس کے کام کی جزا دی جائے ۔ اور ان پر ظلم تو ہوتا ہی نہیں ۔

اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰٮهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمۡعِهٖ وَقَلۡبِهٖ

وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنۡ يَّهۡدِيۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۲۳﴾

اَفَرَءَيْتَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ؟ ذرا بتاؤ تو ۔ اچھا تمہاری کیا رائے ہے ۔ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ ؛ جس نے اپنے ہوا و ہوس کو اپنا معبود بنالیا ہے ۔ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ ؛ اور اس کے اقتضائے فطرت کی وجہ سے باوجود علم کے اللہ نے گمراہ کردیا ہے ۔ وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ ؛ اس کے کانوں پر بھی مُہر کردی ہے اور دل پر بھی ۔ اب وہ نہ حق بات سنتا ہے

نہ سمجھتا ہے۔ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِہٖ غِشٰوَۃً ؛ اور اس کی آنکھوں پر بھی پردہ ڈال دیا ہے۔ اب وہ کوئی صحیح بات نہیں دیکھ سکتا۔ فَمَنْ یَّھْدِیْہِ ؛ پھر اب اُس کو کون ہدایت کرتا ہے۔ مِنْ بَعْدِ اللّٰہِ ؛ خدا کے سوا۔ اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ ؛ کیا تم نصیحت نہیں لیتے، کچھ سوچتے سمجھتے نہیں۔

ترجمہ:- کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہشوں کو اپنا معبود بنالیا ہے۔ اس کے اقتضائے فطرت کی وجہ سے اور باوجود علم کے اللہ نے اس کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے۔ اس کے کانوں پر اور دل پر مہر کردی ہے اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اب خدا کے سوائے اس کو کون ہدایت کرسکتا ہے۔ کیا تم (کچھ سوچتے سمجھتے نہیں) کچھ نصیحت نہیں لیتے۔

وَقَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا یُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾

وَقَالُوْا ؛ اور ان مادّہ پرستوں نے کہا۔ دہریوں کا قول ہے۔ مَا ھِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا ؛ جینا ہے تو اِسی دنیا میں ہے۔ نَمُوْتُ وَ نَحْیَا ؛ ہم مرتے بھی ہیں اور جیتے بھی ہیں۔ وَمَا یُھْلِکُنَآ اِلَّا الدَّھْرُ ؛ اور ہم کو دہر اور زمانہ ہی مارتا ہے۔ ہلاک کرتا ہے۔ وَمَا لَھُمْ بِذٰلِکَ مِنْ عِلْمٍ ؛ اور ان کو اس کا صحیح علم تو ہے نہیں۔ اِنْ ھُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ؛ یہ گمانِ باطل کرتے ہیں، اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں، بے پر کی اُڑاتے ہیں، ان کا سارا خیال بے سروپا ہے، وہم وگمان ہے۔

ترجمہ:- اور (دہریئے) کہتے ہیں۔ جینا تو دنیا ہی میں ہے۔ ہم مرتے بھی ہیں اور جیتے بھی ہیں اور زمانہ ہی ہم کو مارتا ہے۔ ان کو اس بات کا صحیح علم تو ہے ہی نہیں۔ یہ سب ان کا وہم وگمان ہے۔

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا ائْتُوْا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْھِمْ ؛ اور جب ان کو سنائی جاتی ہیں۔ اٰیٰتُنَا ؛ ہماری آیتیں۔ بَیِّنٰتٍ ؛ جو صاف اور واضح ہیں۔ مَا کَانَ حُجَّتَھُمْ اِلَّا ؛ نہ تھی ان کی حجت مگر، ان کا شبہ صرف یہی تھا۔ اَنْ قَالُوْا ؛ کہ انھوں نے کہا۔ اِئْتُوْ بِاٰبَآئِنَآ ؛ ذرا ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو تو لاؤ۔ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ؛ اگر ہو تم سچے۔

ترجمہ:- اور جب ان کو واضح آیتیں سنائی جاتی ہیں تو ان کا بڑا شبہ یہی ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں

ذرا ہمارے باپ دادا کو تو لاؤ اگر تم سچّے ہو۔

قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ
ع ۳ ۵ ۱۹ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۶﴾

قُلِ ؛ پیغمبر! تم کہو۔ اللّٰهُ يُحْيِيكُمْ ؛ اللہ ہی تم کو جِلاتا ہے۔ حیات سے رکھتا ہے۔ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ؛ پھر تم کو مارے گا، موت دے گا۔ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ؛ پھر تم کو قیامت میں لے جا کر جمع کرے گا۔ لَا رَيْبَ فِيهِ ؛ یہ بات لاریب ہے، اس میں کچھ شک نہیں ہے۔ لاریب فیہ۔ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ؛ مگر اکثر لوگ ہیں کہ بے علم ہیں۔ جاہل ہیں۔

ترجمہ:- تم کہو۔ اللہ ہی تم کو جِلاتا ہے۔ پھر وہی مارتا بھی ہے۔ پھر تم کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کچھ شک و شبہ نہیں مگر اکثر لوگ ہیں کہ بے علم اور بے یقین ہیں۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ﴿۲۷﴾

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ؛ اور اللہ ہی کی ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی۔ ہر جگہ اسی کا راج ہے۔ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ ؛ اور جس دن قیامت قائم ہوگی۔ مقررہ گھڑی آجائے گی۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن تو۔ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ؛ خسارے میں پڑیں گے باطل پرست، جھوٹے بڑا نقصان اُٹھائیں گے۔

ترجمہ:- اور اللہ ہی کی بادشاہی ہے آسمانوں کی اور زمین کی۔ اور جس دن قیامت قائم ہو جائے گی اس دن تو جھوٹوں کی بڑی تباہی ہوگی۔

وَتَرَىٰ كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۚ كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۲۸﴾

وَتَرَىٰ ؛ اور مخاطب! تو دیکھے گا۔ كُلَّ أُمَّةٍ ؛ ہر فرقہ کو، ہر جماعت کو، ہر اُمّت کو۔ جَاثِيَةً ؛ زانو پر بیٹھے ہوئے۔ ڈر کے مارے گھٹنوں کے بل گرے ہوئے۔ كُلُّ أُمَّةٍ ؛ ہر ایک جماعت۔ ہر ایک گروہ۔ ہر ایک فرقہ۔ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا ؛ کہ بُلایا جاتا ہے اپنے اعمال نامہ کی طرف۔ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ ؛ آج تم کو جزا دی جائے گی۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ؛ ان اعمال کی کہ تم کرتے تھے۔ تم کو اپنے کرتوت کو بھگتنا پڑے گا۔

ترجمہ:- اور (مخاطب!) تو ہر گروہ کو خوف کے مارے بیٹھا دیکھے گا۔ ہر گروہ اپنے اعمال نامہ کی طرف بُلایا جائے گا۔ آج تم کو تمہارے اعمال کی جزا ملے گی۔

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ۭ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

هٰذَا كِتٰبُنَا ؛ یہ ہمارا دفتر ہے ۔ یہ ہماری کتاب ہے ۔ يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؛ تمہارے متعلق حق حق بات کہہ دیتی ہے ۔ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ ؛ ہم لکھواتے تھے ۔ نَسْخٌ ۔ لکھنا ۔ اِسْتِنْسَاخٌ ۔ لکھوانا ۔ نَسْخ ۔ متغیر کرنا ۔ مَنْسُوْخٌ ۔ جو حکم موقوف کر دیا گیا ہو ۔ نَاسِخ ۔ لکھنے والا ۔ موقوف کرنے والا ۔ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ ان تمام اعمال کو کہ تم کرتے تھے ۔

ترجمہ :- یہ ہمارا دفتر ہے ۔ تمہارے سامنے حق حق بات بیان کر دیتا ہے ۔ ہم تمہارے اعمال کو پہلے ہی سے لکھوایا کرتے تھے ۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿۳۰﴾

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ پھر جو لوگ ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح کئے ، نیک کام کئے ، نیکوکار رہے ۔ فَيُدْخِلُهُمْ ؛ تو ان کو داخل کرے گا ۔ رَبُّهُمْ ؛ ان کا رب ۔ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؛ اپنی رحمت میں ۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ؛ یہی ظاہر فائز المرای اور کامیابی ہے ۔ صریح مراد ملنی ہے فیروزی ہے ۔ رستگاری ہے ۔

ترجمہ :- پھر جو لوگ ایمان دار اور عملِ صالح کرتے ہیں تو ان کا رب ان کو اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا ۔ یہی ہے بڑی کامیابی ۔

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۣ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ
وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۱﴾

وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور جن لوگوں نے کفر کیا ، انکار کیا ، نہ مانا ، حق پوشی کی ۔ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ ؛ اِن سے کہا جائے گا ۔ کیا میری آیتیں نہ تھیں ۔ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ ؛ تم کو سنائی جاتیں ۔ تمہارے سامنے ان کی تلاوت کی جاتی ۔ فَاسْتَكْبَرْتُمْ ؛ پھر تم نے تکبّر کیا ، خود کو بڑا سمجھا ، غرور کیا ، قبول کرنے سے انکار کیا ۔ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ؛ اور تم تھے مجرم لوگ ، گنہگار ، جرم کار لوگ ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ کافر تھے (ان سے کہا جائے گا) کیا میری آیتیں تم کو سنائی نہیں جاتی تھیں ۔ اور تم

تکبّر کر کے مانتے نہ تھے ۔ اور تم لوگ بڑے مجرم تھے ۔

وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ مَا السَّاعَةُ

اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ۝۳۲

وَاِذَا قِيْلَ ؛ اور جب کہا جاتا ہے ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ؛ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے ۔ برحق ہے ۔ وَالسَّاعَةُ لَارَيْبَ فِيْهَا ؛ اور قیامت ناقابلِ شک ہے ۔لاریب قیامت آئے گی ۔ قُلْتُمْ ؛ تو تم کہتے ہو ۔ مَانَدْرِیْ ؛ ہم نہیں جانتے ۔ مَاالسَّاعَةُ ؛ کہ قیامت ہے کیا ۔ اِنَّ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا ؛ ہم کو بھی کچھ وہم سا ہوتا ہے ۔ ذرا سا ظن و گمان ہوتا ہے ۔ وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ ؛ اور ہم کو تو یقین نہیں ہوتا ۔

ترجمہ :- اور جب کہا جاتا ہے کہ اللہ کا وعدہ حق ہے ۔ قیامت کے آنے میں شک نہیں تو تم کہتے ہو کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت ہے کیا ؟ کچھ وہم و گمان سا تو ہم کو بھی ہوتا ہے ۔ ہم کو تو کبھی یقین نہیں آئے گا ۔

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۳۳

وَبَدَا لَهُمْ ؛ اور ان کو ظاہر ہوگئیں ۔ سَيِّاٰتُ مَاعَمِلُوا ؛ بُرائیاں ان کے اعمال کی ۔ وَحَاقَ بِهِمْ ؛ اور ان کو گھیر لیا ۔ ان پر اُلٹ پڑا ۔ مَاكَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛ وہ عذاب جس کا یہ ٹھٹا کرتے تھے ، استہزاء کرتے تھے ، تمسخر کیا کرتے تھے ، ہنسی اُڑاتے تھے ۔

ترجمہ :- اور ان کے سامنے ان کے اعمال کی بُرائیاں کھل گئیں اور جس عذاب کا یہ ٹھٹّا کرتے تھے وہ ان کو آ گھیرا ۔

وَقِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا

وَمَاْوٰكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝۳۴

وَقِيْلَ ؛ اور ان کو کہا گیا ۔ کہا جائے گا ۔ اَلْيَوْمَ نَنْسٰكُمْ ؛ آج ہم بھی تم کو بھول جائیں گے ۔تم پر رحم و کرم نہ کریں گے ۔ تمہارے خیال کو طاقِ نسیان پر رکھ دیں گے ۔ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؛ جیسا کہ تم بھول گئے تھے

آج کے دن کے آنے کو۔ جس طرح کہ تم نے قیامت کو بھلا رکھا تھا۔ وَمَاْوٰکُمُ النَّارُ ؛ اور تمہارا ٹھکانا تو دوزخ ہے۔ وَمَا لَکُمْ مِنْ نّٰصِرِیْنَ ؛ اور تمہارا کوئی یار و مددگار نہیں۔ اور تمہارا کوئی نصرت دہندہ نہیں۔

ترجمہ:- اور ان سے کہا جائے گا آج ہم بھی تو تم کو بھول جائیں گے جس طرح کہ تم نے آج کے دن کو بھلا دیا تھا اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور تمہارا کوئی یار و مددگار نہیں۔

ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۳۵﴾

ذٰلِكُمْ ؛ یہ عذاب ۔ یہ سزا ۔ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ ؛ اس وجہ سے کہ تم نے بنا رکھا تھا ۔ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی باتوں کو، اس کی نشانیوں کو، اس کی آیتوں کو ۔ هُزُوًا ؛ کھیل ٹھٹا ۔ وَغَرَّتْكُمُ ؛ اور تمہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا ۔ بڑے غرور میں ڈال دیئے گئے تھے ۔ الْحَیٰوةُ الدُّنْيَا ؛ دنیوی زندگی نے ۔ فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا ؛ پھر آج وہ دوزخ سے نکالے نہیں جائیں گے ۔ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ؛ اور نہ ان کا عذاب وعتاب دور کیا جائے گا ۔ اور نہ ان کا عذر وتوبہ کرنا قبول کیا جائے گا ۔

ترجمہ:- یہ اس وجہ سے ہے کہ تم نے اللہ کی باتوں کو کھیل ٹھٹا بنا رکھا تھا ۔ اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکہ میں ڈال رکھا تھا ۔ لہذا آج وہ لوگ دوزخ سے نہ نکالے جائیں گے اور نہ ان کا عذر قبول کیا جائے گا ۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۶﴾

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؛ پھر تعریف ہے تو اللہ ہی کی ۔ شکریہ ہے تو اللہ ہی کا ۔ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ ؛ آسمانوں کا بھی مالک وہی ہے اور زمین کا مالک بھی وہی ہے ۔ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؛ وہ تو رب العالمین ہے ۔ سارے جہاں کا پروردگار ہے ۔

ترجمہ:- لہذا حمد ہے تو اللہ ہی کی ہے جو آسمانوں کا اور زمین اور تمام عالم کا رب ہے ۔

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۷﴾ ع ۴ ۲۰

وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ ؛ اور بزرگی تو اُسی کی ثابت ہے ۔ بڑائی اُسی کی ہے ۔ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں ۔ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؛ اور وہ عزیز حکیم ہے ۔ عزت والا ہے ۔ حکمت والا ہے ۔ غالب بھی ہے دانا بھی ہے ۔

ترجمہ:- اور آسمانوں اور زمین میں بزرگی اُسی کے لئے ثابت ہے ۔ اور وہی عزیز بھی ہے حکیم بھی ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

۲۶

حٰمٓ

تفسیر صدیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدیقی قادری حسرتؔ رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ احقاف مکہ میں نازل ہوئی اس میں پینتیس (۳۵) آیتیں اور چار (۴) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾

حٰمٓ ؛ حکیم حاکم ہے اس کے مقصد و مُراد کو جانتا ہے ۔ محمد مصطفےٰ ﷺ کو اس کی تعلیم دیتا ہے کیونکہ وہ مخاطب اصلی ہیں ۔

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾

تَـنْـزِيْـلُ الْـكِتٰبِ ؛ اس کتاب کا اُترنا یا اُتارا جانا ۔ قرآن شریف تیئیس (۲۳) سال میں اُتارا گیا ہے ۔ کسی آدمی کا ہوتا تو عمر کے بدلنے سے اس کے اسلوب بیان میں فرق آتا ۔ مگر نہیں یہ ۔ مِنَ اللّٰـهِ ؛ اللہ کے پاس سے ہے ۔ یہ کلام خدا کا ہے ۔ کیسا خدا ؟ الْعَزِيْزِ ؛ غالب ۔ قوی ۔ زبردست ۔ باعزت ۔ الْحَكِيْمِ ؛ حکمت والا ۔

ترجمہ :- یہ کتاب اللہ کے پاس کی اُتاری ہوئی ہے جو عزت و حکمت والا ہے ۔

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾

مَـا خَلَقْنَا ؛ ہم نے پیدا نہیں کیا ۔ اَلسَّـمٰـوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں اور زمین کو ۔ وَمَـا بَيْنَهُمَا ؛ اور ان کے درمیان جو کچھ ہے ۔ اِلَّا بِـالْـحَقِّ ؛ مگر برحق ۔ حکمت کے مطابق ۔ واقعات کے موافق ۔ حَـقٌّ ۔ ثابت و قائم ۔ مناسب ۔ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ اور ایک معیادِ معیّن کے لئے ۔ نہ آسمان ہمیشہ رہیں گے نہ زمین ۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور وہ لوگ جو کفر کرتے ہیں، نہیں مانتے ۔ عَـمَّـآ اُنْـذِرُوْا ؛ اس چیز سے کہ ڈرائے گئے ہیں ، کفر کے نتیجہ سے ، قیامت کے آنے سے ، سزا و جزا کے ہونے سے ، حق پوشی کرتے ہیں ۔ مُعْرِضُوْنَ ؛ اعراض کرتے ہیں ۔ منہ پھیر لیتے ہیں ، بے رُخی کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے برحق پیدا کیا ۔ (حکمت سے بنایا ۔ بالکل مناسب مخلوق کیا) اور وہ بھی ایک معیّن میعاد کے لئے ۔ اور جو کفر کرتے ہیں اُس چیز سے کہ وہ ڈرائے جاتے ہیں اعراض اور بے رُخی کرتے ہیں ۔ (نہیں مانتے) ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ
فِي السَّمٰوٰتِ ؕ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہہ دو ۔ اَرَءَيْتُمْ ؛ کیا تم نے دیکھا ؟ یہ عربوں کا محاورہ ہے اِسے اس جگہ کہتے ہیں جب یہ مُراد ہو کہ ذرا بتا دو ۔ تمہاری کیا رائے ہے ۔ مَا تَدْعُوْنَ ؛ وہ دیوتا جس کو تم پکارتے ہو ۔ جس کی دہائیاں دیتے ، جن سے مدد طلب کرتے ہو ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ اَرُوْنِي ؛ ذرا بتا دو ۔ یہ تو کہو ۔ ذرا دکھا دو ۔ مَاذَا خَلَقُوْا ؛ ان دیوتاوں نے کیا پیدا کیا ۔ مِنَ الْاَرْضِ ؛ زمین سے ۔ زمین کی چیزوں میں سے ۔ یا کون سی زمین پیدا کی ۔ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ ؛ کیا ان کی کچھ شرکت ہے ، خود نہیں تو دوسروں کی مدد سے ۔ فِي السَّمٰوٰتِ ؛ کہ آسمانوں کے پیدا کرنے میں ۔ بے گواہ کے بلا شہادت کے کوئی دعویٰ قابلِ قبول نہیں ہوتا اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ ؛ ذرا میرے پاس کوئی کتاب تو لاؤ ۔ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ؛ اس سے پہلے ۔ اَوْ اَثٰرَةٍ ؛ یا کوئی نقل ہی لاؤ ۔ آثَرَ ۔ يُؤْثِرُ ۔ اِيْثَارًا ۔ نقل کرنا ۔ اَثَرٌ ۔ نقل ۔ مِنْ عِلْمٍ ؛ علم سے ۔ اِنْ كُنْتُمْ ؛ اگر تم ہو ، یا تھے ۔ صٰدِقِيْنَ ؛ سچے ۔ صادق القول ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہہ دو ۔ لوگو! تم جن (دیوتاؤں) کو خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہو ذرا بتاؤ تو انھوں نے کون سی زمین پیدا کی یا آسمانوں کے پیدا کرنے میں ان کی کچھ شرکت بھی ہے (کچھ ساجھا ہے) (اچھا!) میرے پاس کوئی ایسی کتاب لاؤ جو اس سے پہلے کی ہو یا کوئی ایسا مضمون لاؤ جو دوسروں سے منقول ہو (کہ آسمان زمین کے پیدا کرنے میں ہاتھ بٹایا ہو) اگر تم سچے ہو ۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾

وَمَنْ اَضَلُّ ؛ اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا ؟ ضلالت کے گڑھے میں کون گرا ہوگا ۔ مِمَّنْ ؛ اس شخص سے جو ۔ يَدْعُوْا ؛ پکارتا رہے ۔ دُعا کرتا ہے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر ۔ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ ؛ اس شخص کو جو جواب تک نہیں دیتا ۔ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت تک کبھی جواب نہ دے گا ۔ کبھی مقصد پورا نہ کرے گا ۔ چاہے قیامت تک پکارتے رہو ۔ وَهُمْ ؛ اور وہ لوگ یعنی دیوتا ۔ عَنْ دُعَآئِهِمْ ؛ ان کے پکارنے سے ۔ غٰفِلُوْنَ ؛ غافل ہیں ۔ بے خبر ہیں ۔ جانتے تک نہیں ۔

ترجمہ :- بھلا اس شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو خدا کو چھوڑ کر ایسے کو پکارے گا جسے قیامت تک پکارو

وہ جواب نہ دے گا۔ (وہ کیسے جواب دیں گے؟) جو خود ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں (غافل ہیں)۔
لوگ اس وقت تو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور غیرِ خدا کو پکار رہے ہیں مگر جب:

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ ؛ اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے، حشر ہوگا، قیامت ہوگی۔ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً ؛ یہ لوگ اپنے دیوتاؤں کے دشمن ہوجائیں گے۔ وَكَانُوْا ؛ اور ہوجائیں گے وہ۔ بِعِبَادَتِهِمْ ؛ ان کی عبادت سے۔ كٰفِرِيْنَ ؛ انکار کرنے والے۔ یعنی وہ ان کی عبادت کرنے سے مکر جائیں گے اور انکار کر بیٹھیں گے کہ ہم نے ان کی عبادت کی ہی نہیں۔ یا ان کو ظاہر ہوجائے گا کہ وہ مستحقِ عبادت نہ تھے۔ اس لئے ان سے انکار کریں گے۔

ترجمہ:- اور جب (قیامت کے دن) سب لوگ جمع کئے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن ہوجائیں گے اور ان کی عبادت سے انکار کر بیٹھیں گے۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷﴾

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؛ اور جب ان پر پڑھی جاتی ہیں۔ تلاوت کی جاتی ہیں، بتائی جاتی ہیں، سنائی جاتی ہیں۔ اٰيٰتُنَا ؛ ہماری آیتیں۔ ہمارا کام۔ ہماری نشانیاں۔ ہمارے آثارِ قدرت۔ بَيِّنٰتٍ ؛ واضح۔ صاف۔ ناقابلِ انکار۔ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ تو کافر کہتے ہیں۔ لِلْحَقِّ ؛ دین حق کو۔ نبی برحق کو۔ کلام اللہ کو۔ اسلام کو۔ جس میں لوگ داخل ہوئے چلے جارہے ہیں۔ لَمَّا جَآءَهُمْ ؛ جب یہ ان کے پاس پہنچتا ہے۔ کیا کہتے ہیں؟ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ یہ تو کھلا۔ واضح۔ ظاہر جادو ہے۔

ترجمہ:- اور جب ہماری واضح آیتیں ان لوگوں کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو (یہ سن کر) کہتے ہیں۔ (کون کہتے ہیں؟) کافر (بے دین) جب ان کے پاس حق بات پہنچتی ہے۔ "یہ تو صریح جادو ہے"۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۸﴾

اَمْ يَقُوْلُوْنَ ؛ کیا لوگ کہتے ہیں، منکرین کہتے ہیں۔ اِفْتَرٰىهُ ؛ کہ پیغمبر نے یہ افترا کیا ہے۔ اپنے دل سے قرآن کو گھڑلیا ہے۔ اک جھوٹ باندھ لیا ہے۔ قُلْ ؛ اچھا! ان سے کہہ دو۔ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ ؛ اگر میں نے یہ جھوٹ کہا ہے۔ یہ سب میری مَن گھڑت باتیں ہیں۔ یہ میرا افترا ہے۔ تو اس افترا کی سزا سے بچانے میں تم کچھ کام آسکتے ہو۔ نہیں۔ فَـــلَا

تَمْلِكُوْنَ لِیْ ؛ تو تم میرے لئے مالک نہیں ۔تمہارے ہاتھ میں نہیں ۔تمہارے بس میں نہیں ۔ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا ؛ خدا کے غضب سے بچانے میں تم کسی قسم کی مدد مجھے نہیں دے سکتے ۔ ھُـوَ اَعْـلَـمُ ؛ خدا کو خوب علم ہے ۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے ۔ بِـمَـا تُفِیْضُوْنَ فِیْہِ ۔ فَاضَ ۔ فَیْضًا ۔ بہنا ۔ اَفَاضَ یُفِیْضُ ۔ اِفَاضَۃً ۔ بہانا ، کہے چلے جانا ۔ بکے چلے جانا ۔ فَیْضٌ ۔ وہ چیز جو جاری ہو ۔ فَیَّاضٌ ۔ سخی ۔ فَیْضَانٌ ۔ روانی ۔ خدا خوب جانتا ہے وہ اس بکواس کی رَو کو جس میں یہ بہے جارہے ہیں ۔ کَفٰی بِہٖ شَھِیْدًا ؛ اور خدا شاہد ہونے میں کافی ہے خدا کا دیکھنا بس ہے ۔ بَیْنِی وَبَیْنَـکُمْ ؛ میرے اور تمہارے درمیان ۔ توبہ کرو ۔ اس بکواس کو چھوڑو ۔ وَھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ؛ وہ تو مغفرت اور رحم والا ہے ۔ خطا پوش ہے ۔ رحم کرنے والا ہے ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے (پیغمبر نے) یہ افترا پردازی کی ہے (دل سے جھوٹ لگایا ہے قرآن اس کا لکھا ہوا ہے) (پیغمبر!) تم ان سے کہہ دو کہ اگر میں نے دل سے جھوٹ لگایا ہے تو تم میرے لئے خدا کے مقابل (کچھ نفع نہیں دے سکتے) تمہارے ہاتھ میں کچھ نہیں ۔ خدا خوب جانتا ہے جس رَو میں تم بہے جارہے ہو ۔ میرے تمہارے درمیان خدا کافی گواہ ہے (سچ جھوٹ کو جانتا ہے ۔ دیکھو! اب بھی موقع ہے) اور اللہ غفور رحیم ہے ۔

قُلْ مَا کُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ ؕ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۟ ۹

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہہ دو ۔ مَا کُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ ؛ میں نہیں ہوں نیا اور انوکھا پیغمبر ۔ بِدْعَۃٌ ۔ دین میں نئی بات کا پیدا کرنا ۔ بَدَعَ ۔ پہلی چیز کا پیدا کرنا ۔ وَمَـآ اَدْرِیْ ؛ میں نہیں جانتا ۔ دِرَایَـۃٌ ۔ جاننا ۔ غور وفکر کرنا ۔ مَایُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُـمْ ؛ میرے ساتھ کیا کِیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا؟ دنیوی کامیابی تم کو ہوگی یا مجھ کو ۔ تم میرے سے کیا سلوک کروگے اور مجھے تمہارے ساتھ کس طرح گزارنا پڑے گا ۔ کیونکہ بہت سے پیغمبر شہر بدر بھی کئے گئے ہیں اور شہید بھی ہوئے ہیں جو کچھ ہونا ہے ہو ۔ اِنْ اَتَّبِعُ ؛ میں تو صرف اتباع کروں گا ۔ پیروی کروں گا ۔ اِلَّا مَـا یُوْحٰی اِلَیَّ ؛ اس چیز کی ۔ ان احکام کی جن کی مجھے وحی ہوتی ہے ، جن کا مجھے حکم دیا جاتا ہے ۔ اِنْ اور اِلَّا لَا اِلَّا کی طرح حصر کے معنی دیتے ہیں ۔

کیا فرق ہے الہام اور وحی میں ۔ وحی پیغمبر کو ہوتی ہے ۔ الہام ولی کو ۔ وحی قطعی ہوتی ہے اور الہام ظنی ۔ وحی کا منکر کافر ہے اور الہام کا منکر ، محروم ۔

وَمَـآ اَنَا ؛ اور میں نہیں ہوں ۔ اِلَّا نَـذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ؛ مگر صاف صاف ڈرا دینے والا اور انذار کرنے والا ۔ آنے والی تباہی کی اطلاع دینے والا ۔ نافرمانی کے نتیجہ کو بتا دینے والا ۔

ترجمہ:- (پیارے پیغمبر!) تم کہہ دو۔ میں کوئی (دنیا سے نرالا، انوکھا) نیا پیغمبر تو ہوں نہیں۔ اور مجھے کیا معلوم کہ میرے ساتھ کیا کِیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا (دنیا میں تم کو کامیابی دی جائے گی یا مجھ کو) میں تو مجھ پر ہونے والی وحی کی صرف اتباع کرنے والا ہوں۔ اور آنے والی تباہی کو صاف صاف بتا دینے والا ہوں۔

صاحبو! قرآنِ شریف میں مَآ اَدْرِیْ مَایُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ بھی ہے اور وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا۔ مستقبل ہمیشہ تاریکی میں رہتا ہے۔ اس کا جاننے والا باوجود جاننے کے اسی طرح منفی طور سے بیان کرے گا۔ یہ عربوں کا محاورہ ہے۔ ہم اُردو میں اس طرح کہتے ہیں۔ ’’خدا ہی جانے کہ وہ ہم سے کیا کرے گا اور تم سے کیا‘‘۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَکَفَرْتُمْ بِہٖ وَشَہِدَ شَاہِدٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰی مِثْلِہٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَکْبَرْتُمْ ۭ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝۱۰ ع۱

قُلْ ؛ پیغمبر! تم کہہ دو۔ اَرَءَیْتُمْ ؛ کیا تم نے دیکھا۔ تمہاری کیا رائے ہے؟ ذرا بتاؤ۔ اِنْ کَانَ ؛ اگر یہ قرآن ہے۔ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ ؛ خدا کے پاس کا۔ منجانب اللہ ہے۔ وَکَفَرْتُمْ بِہٖ ؛ اورتم نے اس سے انکار کیا، کفر کیا، اس کو نہ مانا۔ اور جان کر بھی حق پوشی کی۔ وَشَہِدَ شَاہِدٌ ؛ اور ایک عظیم الشان شاہد شہادت دے۔ وہ کون؟ جناب موسٰی علیہ السلام۔ مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ ؛ بنی اسرائیل میں سے جو یہودیوں اور عیسائیوں دونوں کے متفق علیہ پیشوا ہیں۔ عَلٰی مِثْلِہٖ ؛ اسی طرح۔ یعنی اسلام اور قرآن کے حق ہونے پر گواہی دیں۔ دیکھو! جناب واجب التعظیم حضرت کلیم موسٰی علیہ السلام سر جھکائے۔ کان لگائے پردہ غیب سے کیا سماعت فرمارہے ہیں؟ اِنِّیْ مُقِیْمٌ لَھُمْ نَبِیًّا مِّنْ بَنِیْ اِخْوَتِھِمْ مِثْلَکَ اَجْرِیْ قَوْلِیْ فِیْ فِیْہِ ؛ یعنی میں ان کے برادرزادوں میں سے ایسا تجھ سا نبی پیدا اور قائم کروں گا۔ جس کے منہ میں ایسا ہی میرا کلام ڈالوں گا۔ فَاٰمَنَ ؛ پھر موسٰی تو ایمان لائے۔ اور قرآن کو سچا سمجھا۔ وَاسْتَکْبَرْتُمْ ؛ اورتم ہو کہ اکڑ رہے ہو۔ تکبّر کر رہے ہو۔ یہ تمہارا انکار نرا ظلم ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ ؛ بے شک اللہ۔ یقیناً خدا۔ لَا یَھْدِیْ ؛ ہدایت نہیں کرتا۔ راستہ پرنہیں لگاتا۔ اَلْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ؛ ظالم لوگوں کو۔

ترجمہ:- (پیارے پیغمبر!) تم ان سے کہہ دو۔ ذرا بتاؤ اگر (یہ اسلام اور قرآن) منجانب اللہ ہے (خدا کے پاس سے آیا ہے) اور تم ہو کہ اس سے انکار کئے جارہے ہو اور بنی اسرائیل میں سے ایک بڑا شاہد شہادت دے رہا ہے (یعنی موسٰی علیہ السلام) اس کے حق ہونے کا۔ پھر وہ اس پر یقین بھی رکھتے ہیں اور

تم ہو کہ اکڑے چلے جاتے ہو۔ (تکبّر کررہے ہو۔ جو نرا ظلم ہے) بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؕ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿١١﴾

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور کافروں نے کہا۔ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں کو۔ لَوْ كَانَ خَيْرًا ؛ اگر اسلام کوئی بھلی چیز ہوتی۔ مَا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ؛ تو یہ ہم سے سبقت نہیں لے جاسکتے۔ ہم سے پہلے مسلمان نہ ہوسکتے بلکہ ہم اسلام اختیار کرنے میں سبقت کرتے۔ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ ؛ اور جب ان لوگوں کو قرآن سے ہدایت نہیں ملی۔ اور راہِ راست پر نہ آئے۔ فَسَيَقُوْلُوْنَ ؛ تو یہ کہیں گے۔ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ؛ یہ قدیم جھوٹ ہے۔ پرانی کہانی ہے۔ یہ اگلے زمانہ کے قصے ہیں۔

ترجمہ:- اور یہ کافر مسلمانوں کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ (اسلام، قرآن) اگر کوئی اچھی چیز ہوتا تو یہ لوگ ہم سے پہلے ایمان نہ لاسکتے (بلکہ ہم ایمان لانے میں سبقت کرتے) اور جب ان لوگوں کو قرآن سے ہدایت نہ ملی (اور راہِ راست پر نہ آئے) تو اب یہ کہیں گے کہ یہ تو پُرانا جھوٹ ہے۔ (اگلے زمانہ کے قصے کہانیاں ہیں)۔

وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٢﴾

وَمِنْ قَبْلِهٖ ؛ اور اس سے پہلے۔ كِتٰبُ مُوْسٰى ؛ موسٰی کی کتاب ہے۔ اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؛ جو پیشوا اور رحمت تھی۔ اس پر عمل کرنا ہدایت اور رحمت تھا۔ وَهٰذَا كِتٰبٌ ؛ اور یہ کتاب۔ مُصَدِّقٌ ؛ موسٰیؑ کی کتاب کی تصدیق کرتی ہے۔ لِسَانًا عَرَبِيًّا ؛ بحالیکہ وہ عربی زبان میں ہے۔ عربی زبان میں کیوں؟ اس واسطہ کہ مکہ میں اسلام کے مخاطب عرب تھے۔ اور عربوں کو اپنی فصاحت کا بڑا دعویٰ تھا۔ لِيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ تاکہ ظالموں کو ڈرائے۔ ان کے ڈرانے کے لئے۔ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ؛ اور بشارت اور خوشخبری ہے، مژدہ ہے نیک کام اور احسان کرنے والوں کے لئے، ان کے لئے جن کے اعمال حَسَنہ ہیں۔

ترجمہ:- اور اس سے قبل موسٰی کی کتاب ہے جو امام و پیشوا اور رحمت تھی۔ اور یہ کتاب (تمام پیغمبروں اور آسمانی کتابوں کی اُصولاً) تصدیق کرتی ہے مگر ہے عربی زبان میں کہ ظالموں کو ڈرائے اور نیکوں

کے لئے بشارت (اور خوشخبری) ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿١٣﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک جو لوگ۔ یقیناً جن لوگوں نے۔ قَالُوْا ؛ کہا۔ رَبُّنَا اللّٰهُ ؛ ہمارا رب اللہ ہے۔ وہ ہمارا پروردگار ہے۔ اسی نے پرورش کی۔ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا ؛ پھر اس پر قائم رہے۔ مستقیم رہے۔ استقامت ان کا کام تھا۔ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ؛ تو ان پر کسی قسم کا خوف نہیں۔ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؛ اور نہ ان کو حزن و ملال ہوگا۔ غم ان کے پاس تک نہ آئے گا۔

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت سے کھڑے رہے ان لوگوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی حزن و ملال۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤﴾

اُولٰٓئِكَ ؛ یہ لوگ۔ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؛ جنتی لوگ ہیں۔ بہشت میں رہنے والے ہیں۔ خَالِدِيْنَ فِيْهَا ؛ اس جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کو بہشت میں دوام اور خلود نصیب ہوگا۔ خُلُوْدٌ۔ ہمیشگی۔ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ بدلہ میں ان نیک کاموں کا کہ وہ کرتے تھے۔

ترجمہ :- یہ جنتی لوگ ہیں جو اس میں (جنت میں) ہمیشہ رہیں گے اپنے نیک اعمال کے بدلہ اور جزا میں۔

اس سے پہلے نیکوں کو نیک جزا اور بُروں کو بُری سزا کا ذکر ہوا ہے۔ اب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ فطرتاً لوگ دو قسم کے ہیں۔ بعض خود بھی نیک ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی نیک بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض ایسے بُرے ہوتے ہیں کہ دوسروں کو بھی اپنی صحبتِ بد سے بُرا بنا دیتے ہیں اور بعض ایسی ناقص طبیعت کے ہوتے ہیں کہ لاکھ ان کو سمجھاؤ بجھاؤ خدا کا خوف دلاؤ ہرگز نہیں مانتے۔ نیک و بد ہونے میں ماں، باپ کی تعلیم کو بڑا دخل ہے۔ کتابی اور زبانی تعلیم کے سوائے تربیت کی بھی ضرورت ہے۔ اچھے ماحول کی بھی حاجت ہے۔

تعلیم کے ساتھ تربیت کی بھی ضرورت ہے

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۵﴾

یہ ایک بڑی آیت ہے ۔ ہم اس کے مباحث کو کئی حصوں میں تقسیم کر کے لکھیں گے ۔ اور آخر میں پوری آیت کا ترجمہ بھی کر دیں گے ۔

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ ؛ اور ہم نے انسان کو وصیت کی ، تاکید کی ، حکم دیا ۔ بِوَالِدَیْهِ ؛ ماں ، باپ کے متعلق ۔ اِحْسَانًا ؛ اصل میں اَحْسِنُوْا اِحْسَانًا ہے ۔ نیک سلوک اور احسان کرنے کا ۔ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ ؛ اس کی ماں نے اپنے پیٹ میں ڈھویا ۔ بچہ اس کے حمل میں رہا ۔ کُرْهًا ؛ مشقت اور ناگواری کے ساتھ ۔ بچہ جب مکمل ہوتا ہے یعنی چھ (۶) مہینے پیٹ میں رہتا ہے تو ماں کو مشقت پیدا ہوتی ہے ۔ حمل باعث تکلیف ہوجاتا ہے ۔ علماء کا تجربہ ہے کہ کم سے کم مدتِ حمل چھ ماہ ہے اور زیادہ کی مختلف صورتیں ہیں ۔ بعض دفعہ استحاضہ ہوجاتا ہے تو مدت حمل بارہ (۱۲) تیرہ (۱۳) مہینے تک پہنچ جاتی ہے ۔ بعض روایتوں میں ہے کہ امام مالک چار سال کے بعد پیدا ہوئے ۔ وَوَضَعَتْهُ کُرْهًا ؛ اور جنتی بھی ہے تو تکلیف اور مشقت کے ساتھ صرف اتنا ہی نہیں ۔ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؛ اور کم سے کم مدت حمل و وضع حمل اور دودھ چھڑائی و مدت رضاعت تیس مہینے ہیں یعنی ڈھائی سال ۔ اگر اقل مدتِ حمل چھ ماہ ہو تو رضاعت کا زمانہ دو سال ہوگا ۔ اور اگر نو مہینے میں بچہ پیدا ہو تو کیا اکیس مہینے میں دودھ چھڑا دینا چاہیئے ۔ اور کیا بائیسویں مہینہ سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی ؟

ایک اور آیت میں ہے ۔

وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ اس آیت سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ماں اپنے بچہ کو دو سال تک دودھ پلائے گی ۔

بعض ائمہ نے مدت رضاعت تیس مہینے یعنی ڈھائی سال بیان کئے ہیں ۔ اور ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؛ کو فصال سے متعلق کیا ہے نہ کہ حمل سے ۔

ان دونوں آیتوں کو دیکھنے سے مجھے معلوم ہو رہا ہے کہ کس مدت تک دودھ چھڑایا یا نہ چھڑایا جاسکتا ہے ؟ یہ بچہ کی قوت وضعف پر موقوف ہے ۔

یہاں دو مسئلے ہیں ۔ ایک حرمت رضاعت کا ثبوت ۔ دوسرا عورت کا اپنے شوہر کو رضاعت کے زمانہ کا بار اُٹھانے پر مجبور کرنا ۔ آیت وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ الخ سے باپ دو سال یا ۲۴ ماہ سے زیادہ رضاعت کا بار اُٹھانے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا ۔ اگر عورت خوشی سے دو سال سے بھی زیادہ پلانا چاہے تو ممکن ہے ۔ مگر وہ اس زمانہ کا نفقہ اور بار اپنے شوہر پر نہیں ڈال سکتی ۔ کیونکہ اس آیت میں خطاب مرد سے ہے ۔ لہذا اس کو دو سال سے زیادہ نفقہ رضاعت پر مجبور نہیں کرسکتے ۔

آیت وَحَمْلُهٗ الخ میں چونکہ ایک احتمال وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؛ کا بھی ہے اس لئے اس احتمال کے رہتے ہوئے احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اڑھائی برس یعنی (۳۰) ماہ سے پہلے اور ۲۴ ماہ کے بعد کے زمانہ کو بھی حرمت رضاعت سے خالی نہ

سمجھا جائے ۔ پس یہاں دونحوی ترکیبیں ہیں :-

(۱) وَزِيَادَة فِي الْكُرْهِ ۔ حَمْلُهٗ وفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۔ وَزِيَادَةٌ فِي الْكُرْهِ مبتدا مقدر و حملہ معطوف علیہ وَفِصٰلُهٗ معطوف ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۔ فِصٰلُهٗ سے تمیز یعنی مشقت پر مشقت یہ ہے کہ حمل کے سواتیس (۳۰) مہینے دودھ چھڑائی میں لگ جائیں گے ۔ بہرحال شوافع کے پاس لڑکی کی مدت رضاعت ۲۱ ماہ اور لڑکے کی مدت ۲۴ ماہ اور احناف کے پاس (۳۰) ماہ دونوں کے لئے ۔ دیگر ائمہ کے پاس لڑکا ، لڑکی دونوں کے لئے (۲۴) ماہ ۔

علماء میں اختلاف ہے کہ حرمتِ رضاعت میں کتنا دودھ پلانا کافی ہے ۔ بعض کے پاس ایک گھونٹ پلانے سے بھی حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور بعض کے پاس متعدد بار اور کافی مقدار میں دودھ پلانے کی ضرورت ہے ۔ رضاعت سے رِکن رِکن سے شادی کی حرمت ثابت ہوتی ہے ؟ از جانب شیرده ہمہ خویش می شوندواز جانب شیر خوار زوجان وفروع یعنی دودھ پلانے والے مرد اور عورت کی طرف سے جتنی قرابتیں نسب سے حرام ہیں رضاعت سے بھی حرام ہیں اور دودھ پینے والے بچے کی بیوی بہو ہوجائے گی اور دودھ پینے والی لڑکی کا خاوند داماد ۔ اور دودھ پلانے والے مرد اور عورت دونوں کی اولاد سب حرام ہوجائے گی ۔

صاحبو ! ایک بات یاد رکھو ہر شخص میں سے اس کے خیالات اور صفات کا تموج اور اثر ہوتا رہتا ہے ۔ اگر کالی غیر متعلم بے تہذیب آیا کے گود میں بچہ ملے گا اور دودھ پئے گا اپنی آیا کے اثرِ صحبت سے متاثر ہوکر رہے گا ۔ شریف ماں کے خصوصیات سے وہ ضرور محروم رہے گا ۔ بیوی سرکاری ملازمہ ہے اپنے بچہ کی تربیت کس طرح کرسکے گی ۔ آج کل تہذیبِ جدید کے زمانہ میں مہذب عورت ، خاوند اگر بیمار ہو تو کہتی ہے : آیا ! تم سرکار کے پاس بیٹھو ۔ میں واک کو جاتی ہوں ۔ اپنے دوستوں سے ملنا ہے ۔ یہ شادی ہے خانہ آبادی ہے یا خانہ بربادی ہے ؟ میاں کو بیوی سے محبت ، نہ بیوی کو میاں سے ، آج کل محبت لفظِ بلامعنی اور اسمِ بلاتسمیہ ہے ۔ پہلے زمانہ میں مرد کماتا تھا اور بیوی بچوں کو کھلاتا تھا ۔ آج کل بیوی خود کماتی ہے وہ اپنے خاوند سے کیا دبے گی اور اس کا کیا احسان مانے گی ۔

نہ ماں باپ میں حُبِ اولاد باقی ÷ نہ اولاد میں ان کی دل داریاں ہیں

یہ تہذیب جدید کا زمانہ ہے یہ لوگ روشن زمانہ کے ہیں ۔ پُرانا فیشن جاہل اور نادانوں کا ہے ۔ آج کل اس ترقی یافتہ زمانہ میں نام کے مسلمان بھی نہیں رہے وہ اپنے نام A - B - C - D پر رکھتے ہیں ۔ اس میں جو کچھ ممکن ہے اور جو کچھ نہ ہو وہ بھی ممکن ہے ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اُن کا خیال ہے ۔ نئے ڈیرے میں پرانی رسیاں ناکافی ہوتی ہیں ۔ افسوس مسلمانان درگور مسلمانی درکتاب کا زمانہ ہے ۔

خدائے تعالیٰ ماں باپ کی محبت و شفقت کو بیان فرما کر اب اچھی فطرت اور بُری فطرت والوں کا حال بیان فرماتا ہے :-

حَتّٰى اِذَا ؛ یہاں تک کہ جب ۔ بَلَغَ اَشُدَّهٗ ؛ پہنچ جائے اپنی قوت کو ۔ یعنی جوان ہوجائے ۔ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ؛ اور چالیس سال کی عمر کو بھی پہنچ جائے ۔ علماء کہتے ہیں پچیس سال کی عمر تک قد بڑھتا رہتا ہے اور قوت روبہ ترقی رہتی ہے ۔ اور جب چالیس برس کی عمر ہوتی ہے ، اس کے بعد ترقی مسدود ہوجاتی ہے اور یہ زمانہ کہولت اور ادھیڑپن کا ہے تو قَالَ ؛ شریف

فطرت والا کہتا ہے ۔ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ ؛ خدایا! مجھ کو توفیق دے ، مداومت و استقامت عطا کر ۔ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ ؛ کہ میں تیری نعمت کا شکریہ ادا کروں اور اس کی قدر کروں ۔ کیسی نعمت؟ اَلَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ ؛ جس کو تو نے مجھے عطا فرمایا ۔ وَعَلٰی وَالِدَیَّ ؛ اور میرے ماں باپ کو ۔ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ ؛ اور اس کی بھی توفیق دے ۔ اور (تاکہ) ایسے اچھے کام کروں جس سے تو راضی ہوجائے ۔ وَاَصْلِحْ لِیْ ؛ اور اصلاح کر ۔ صلاحیت پیدا کر ۔ نیک توفیق دے ۔ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ؛ میری اولاد میں یعنی مجھے میرے ماں باپ کو اور میری اولاد کو اچھا رکھ ۔ نیکی کی توفیق دے ۔ اس کی بہترین مثال جناب صدیق اکبرؓ ہیں ۔ وہ صحابی ، ان کی بیوی صحابی ، ان کے والد صحابی ، والدہ صحابی ، بچّے صحابی ، نواسہ نواسی صحابی ، پوتا پوتی صحابی ۔ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ ؛ میں تیری جناب میں توبہ کرتا ہوں ۔ تیری طرف رجوع کرتا ہوں ۔ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ؛ اور میں مسلمانوں میں سے اور تیرے فرماں برداروں میں سے ہوں ۔

ترجمہ :- اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کا حکم دیا ہے ۔ (کیونکہ) اس کی ماں نے اس کو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا ۔ (اس کا بوجھ اُٹھایا اس کو ڈھوئے ڈھوئے پھرتی رہی ۔) اور بڑی مشقت کے ساتھ اس کو جنا ۔ (مزید مشقت یہ ہے کہ) حمل کے ساتھ تیس مہینے تک دودھ چھڑانا ہے یہاں تک کہ جب بھرپور جوانی کو پہنچتا ہے (پورا قوی ہوجاتا ہے) اور چالیس سال کو بھی پہنچ جاتا ہے تو (نیک فطرت والا) کہتا ہے : خدایا! مجھے توفیق دے (مجھے دوام عطا کر) کہ تیری نعمت کا شکریہ ادا کروں (اس کی قدر کروں) (کیسی نعمت!) وہ جس سے تو نے مجھے اور میرے ماں باپ کو سرفراز فرمایا ۔ (خدایا! مجھے توفیق عطا کر) کہ ایسے اچھے کام کروں جس سے تو راضی رہے (میرے اعمالِ صالحہ تیری مرضی کے مطابق ہوں) اور میری اولاد کو بھی نیک کر (اور اِن میں صلاحیت پیدا کر) میں توبہ کرتا ہوں (اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں) اور میں مسلمانوں میں سے ہوں (میں تیرے فرماں برداروں میں سے ہوں) ۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٦﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہ وہ لوگ ہیں جو ۔ نَتَقَبَّلُ عَنْھُمْ ؛ کہ ہم ان سے قبول کرلیں گے ۔ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا ؛ ان کے عملِ صالح کو ۔ ان کے نیک کاموں کو ۔ وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِھِمْ ؛ اور ان کے گناہوں سے ہم درگزر کریں گے ۔ معاف

کردیں گے ۔ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؛ یہ لوگ اہلِ بہشت اور جنتیوں میں سے ہوں گے ۔ وَعْدَ الصِّدْقِ ؛ یہ ان کا جنتی ہونا وعدۂ صادق تھا ۔ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ؛ جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا ۔ ان سے سچا وعدہ کیا گیا تھا ۔ جس کو پورا کیا گیا ہے ۔ جس کو ایفا اور پورا کیا جارہا ہے ۔

ترجمہ :- یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے اعمالِ صالحہ کو ہم قبول کرتے ہیں ۔ اور اِن کی غلطیوں سے ہم تجاوز (درگزر) کرتے ہیں ۔ یہ جنتی لوگ ہیں ۔ یہ سچا وعدہ ہے جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا تھا ۔

وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ۚ وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ۖ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَیَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۷﴾

ان کے مقابل ایسے بدطینت اور بدفطرت لوگ بھی ہوتے ہیں جو ماں باپ کی اطاعت نہیں کرتے ان کے ٹھٹے اُڑاتے ہیں ۔ نہ خدا کو مانتے ہیں نہ رسول کو ۔

وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ ؛ اور جو اپنے ماں باپ سے کہتا ہے ۔ اُفٍّ لَّكُمَآ ؛ تم پر تُف ہے ۔ افسوس ہے ۔ اَتَعِدٰنِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ ؛ کیا مجھ سے وعدہ کرتے ہو ۔ کیا میرے سامنے بیان کرتے ہو کہ قیامت میں زندہ کرکے پھر قبر سے نکالا جاؤں گا ۔ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ ؛ حالانکہ مجھ سے پہلے کئی قرن گزر چکے ہیں ۔ بہت سی اُمتیں ہوچکی ہیں ۔ وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ ؛ اور ماں باپ ہیں کہ اللہ سے اس کی فریاد کرتے ہیں اور اس کی دہائیاں دیتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں ۔ وَیْلَكَ ؛ تجھ پر افسوس ہے وائے ہے ۔ تیرا ناس جائے ۔ اٰمِنْ ؛ او ! بدنصیب ایمان لا ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ؛ خدا کا وعدہ یقیناً حق ہے ۔ فَیَقُوْلُ ؛ تو نالائق بیٹا کہتا ہے ۔ کیا کہتا ہے ۔ مَا هٰذَآ ؛ نہیں ہے یہ ۔ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ؛ اگلے زمانہ کے ڈھکوسلے ۔ پُرانے قصے کہانیاں ۔

ترجمہ :- اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا ۔ تف ہے تم پر ۔ کیا تم مجھ سے بیان کرتے ہو کہ (قبر سے اُٹھایا جاؤں گا) ۔ (زندہ ہوکر) نکالا جاؤں گا ۔ حالانکہ مجھ سے قرنہا پہلے لوگ گزر چکے ہیں ۔ (اور کوئی واپس نہ آیا) اور وہ (ماں باپ پریشان ہوکر) اللہ سے داد فریاد کرتے ہیں (اپنے نااہل بیٹے سے کہتے ہیں) تیرا بُرا ہو ۔ ایمان لا ۔ بے شک یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے ۔ یہ ہوکر رہے گا ۔ تو کیا کہتا ہے ؟ یہ سب اگلے زمانہ کے جھوٹے قصے ہیں ۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ فِیْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہ وہ لوگ ہیں ۔ حَقَّ عَلَیْھِمُ الْقَوْلُ ؛ کہ ان پر خدا کی بات ہوکر رہی ۔ ان پر عذاب آ ہی گیا ۔ فِیْٓ اُمَمٍ ؛ ان لوگوں میں ، ان قوموں میں ، ان اُمتوں میں ۔ قَدْ خَلَتْ ؛ کہ گزریں ۔ مِنْ قَبْلِھِمْ ؛ ان سے پہلے ۔ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؛ جو جن سے بھی تھے اور انسانوں میں سے بھی تھے ۔ اِنَّھُمْ کَانُوْا خٰسِرِیْنَ ؛ وہ یقیناً تھے خسارے اور نقصان اُٹھانے والے ۔

ترجمہ :- یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے حق میں خدا کا قول (اور اس کا عذاب) پورا ہوکر رہا ۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جو ان سے پہلے گزرے ہیں ۔ ان میں جن بھی تھے اور انس (انسان) بھی ۔ بیشک یہ خسارہ اور نقصان اُٹھانے والے تھے (یعنی ان کی قسمت میں نقصان اور خسارہ اُٹھانا تھا) ۔

واضح ہو کہ جن ایک قوم ہے ۔ خدا کی مخلوق ہے جو بہ نسبت عام انسانوں کے لطیف ہے ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی ، عورت بھی ہیں مرد بھی ۔ نیک بھی ہیں اور بد بھی ۔ وہ آدمیوں کی طرح شادی بیاہ ۔ توالد و تناسل کرتے ہیں ۔ بیمار بھی پڑتے ہیں اور مرتے بھی ہیں ۔ ان کی عمریں البتہ انسانوں سے زیادہ ہوتی ہے ۔ ایک عام مغالطہ میں لوگ پھنسے ہوئے ہیں کہ جس چیز سے ہم واقف نہیں ہیں وہ موجود ہی نہیں ہے ۔ احادیث سے ثابت ہے بزرگانِ دین کے اقوال میں بھی ہے ۔ ہم کو بھی اس کا کچھ نہ کچھ تجربہ ہو چکا ہے ۔ بہرحال جن ہیں اور ضرور ہیں ۔ نادانوں کے انکار سے وہ غیر موجود نہیں ہوسکتے ۔ انسانوں کی طرح جن بھی وجود رکھتے ہیں

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ وَلِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾

وِلِکُلٍّ دَرَجٰتٌ ؛ اور ہر ایک کے درجے ہیں ۔ مِمَّا عَمِلُوْا ؛ ان کاموں کی وجہ سے کہ انھوں نے کیا ۔ بعض بہت اچھے ہوتے ہیں ۔ بعض ان سے کم ۔ بعض بہت بُرے ہوتے ہیں اور بعض ان سے کم ۔ اور ان کے اعمال کے حسبِ حیثیت ان کو درجے ملیں گے ۔ وَلِیُوَفِّیَھُمْ اَعْمَالَھُمْ ؛ اور تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے ۔ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ؛ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ۔

ترجمہ :- اور تمام لوگوں کے ان کے اعمال کی وجہ سے درجات ہیں تاکہ (اللہ تعالیٰ) ان کے اعمال کا بدلہ عطا فرمائے ۔ اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہ کیا جائے گا (اور کوئی اپنے استحقاق سے روکا نہیں جائے گا) ۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ۭ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ

فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع ۲

وَيَوْمَ يُعْرَضُ ؛ اور اس دن کو یاد کرو جب کہ پیش کئے جائیں گے ، سامنے لائے جائیں گے ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کفّار ۔ وہ لوگ جو کفر اور انکار کرتے ہیں ۔ عَلَى النَّارِ ؛ آگ پر ۔ جب ان کے سامنے دوزخ آجائے گی اور ان سے کہا جائے گا ۔ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ ؛ تم نے اچھی قوتوں کو ضائع کیا ۔ (دنیاوی) نعمتوں کو حاصل کرلیا ۔ کہاں ؟ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا ؛ اپنی دنیوی زندگی میں ۔ وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ؛ اور اچھی چیزوں اور طیبات سے تم نے تمتع حاصل کیا ۔ فائدہ اُٹھایا ۔ مزے اُڑائے ۔ یا تم نے اس دنیا میں خوب مزے اُڑائے ۔ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ ؛ لہٰذا آج تم کو جزا دی جائے گی ۔ عَذَابَ الْهُوْنِ ؛ ذِلّت کا عذاب ۔ بڑی ذِلّت وخواری نصیب ہوگی ۔ یہ کیوں ؟ بِمَا بِغَيْرِ الْحَقِّ ؛ ناحق ۔ ناروا ۔ حالانکہ تم کو اس کا کوئی حق نہ تھا ۔ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ؛ اور اس وجہ سے کہ تم فسق و فجور میں مبتلا تھے ۔ نافرمانیاں کرتے تھے ۔ حدودِ الٰہی سے باہر ہوگئے تھے ۔

ترجمہ :- اور اس دن کو یاد کرو ۔ جب یہ کفّار (بے دین) دوزخ کے سامنے پیش کئے جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) تم نے تو اپنی اچھی قوتوں کو دنیوی زندگی میں ضائع کردیا ۔ اور (دنیا میں بڑے مزے اُڑائے) اس سے خوب متمتع ہوئے ۔ لہٰذا آج تم کو ذِلّت کی سزا دی جائے گی (تم ذلیل و خوار ہوگئے) اس وجہ سے کہ تم زمین میں ناحق ، ناروا تکبّر اور خود پسندی کرتے تھے ۔ اور اس وجہ سے بھی کہ تم فسق (وفجور اور نافرمانیوں) میں مبتلا تھے ۔

اب ایک عبرت خیز قصہ کا ذکر فرماتا ہے کہ ناخدا شناسی سے لوگوں کا کیا انجام ہوتا ہے ۔

وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ ۭ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۲۱﴾

وَاذْكُرْ ؛ اور ذکر کرو ۔ ذرا ان کا بھی قصہ بیان کرو ۔ کن کا ؟ اَخَا عَادٍ ؛ عاد کے بھائی یعنی ہود علیہ السلام کا ۔ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ ؛ جب اپنی قوم کو ڈرایا تھا ۔ بِالْاَحْقَافِ ؛ جمع حِقْفٌ ۔ ریگ تودہ جو اونچا بھی ہو اور ٹیڑھا بھی ۔ یہ احقاف کہاں تھا ؟ حضرموت اور عمان کے درمیان جہاں قومِ عاد بستی تھی ۔ وَقَدْ خَلَتْ ؛ اور گزر گئے ۔ اَلنُّذُرُ ؛ جمع نَذِيْرٌ ۔ ڈرانے والا ۔ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ؛ سامنے ، پہلے ۔ وَمِنْ خَلْفِهٖ ؛ اور ان کے پیچھے ۔ بعد میں ۔ ڈرا کر ۔ کیا کہتے تھے ۔ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ ؛ کہ اللہ کے سوائے کسی کی عبادت نہ کرو ۔ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ ؛ مجھے تمہارے متعلق خوف ہے ۔ میں تم پر ڈرتا ہوں ۔ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ؛ بڑے دن کے یعنی روزِ قیامت کے عذاب سے ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو عاد کے بھائی کو (ہود علیہ السلام کے حال کو) جب کہ انھوں نے اپنی قوم کو مقامِ احقاف میں ڈرایا تھا ۔ اور دیگر ڈرانے والے اس سے پہلے بھی آئے اور بعد بھی ۔ وہ حکم دیتے رہے کہ اللہ

کے سوائے کسی کی عبادت نہ کرو ۔ میں تم پر ڈرتا ہوں کہ کہیں روزِ قیامت کے عذاب میں گرفتار نہ ہو جاؤ ۔

قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۲﴾

قَالُوْآ ؛ انھوں نے کہا ۔ اَجِئْتَنَا ؛ کیا تم ہمارے پاس آئے ہو ۔ لِتَاْفِكَنَا ؛ کہ ہم کو پھیردو ۔ بہکاؤ ۔ اِفْکٌ ۔ جھوٹ ۔ موڑنا ۔ عَنْ اٰلِهَتِنَا ؛ ہمارے دیوتاؤں اور معبودوں سے ۔ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا ؛ تو تم جس کا وعدہ کرتے ہو اس کو لاؤ یعنی عذاب لاؤ ۔ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ؛ اگر ہو تم سچوں میں سے ، راست گفتار ۔

ترجمہ :- انھوں نے (منکروں نے) کہا ۔ کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیردو ۔ تو جس عذاب کا تم وعدہ کرتے ہو اس کو لاؤ نا اگر تم سچوں میں سے ہو ۔ (راست گفتار ہو) ۔

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

قَالَ ؛ ہود علیہ السلام نے کہا ۔ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ اس کا علم تو خدا ہی کو ہے ۔ قیامت آئے گی اس کا علم تو صرف خدا کے پاس ہے ۔ وَاُبَلِّغُكُمْ ؛ اور میں تم کو پہنچا دیتا ہوں ۔ تم کو تبلیغ کرتا ہوں ۔ مَآ اُرْسِلْتُ بِهٖ ؛ اُن احکام کی جن کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں ۔ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ ؛ اور میں تو تم کو سمجھتا ہوں ۔ دیکھتا ہوں ۔ میری رائے ہے کہ تم ہو ۔ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ؛ ایسے لوگ جو جہالت کرتے ہیں ۔ نادان ہیں ۔ جاہل ہیں ۔

ترجمہ :- (ہود علیہ السلام نے) کہا (اس کا) علم تو صرف اللہ ہی کو ہے اور میں تمہیں پہنچا دیتا ہوں ان احکام کو جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں اور لیکن میں تم کو ایسے لوگ سمجھتا ہوں جو (سخت جاہل ہیں ۔ نادان ہیں) نری جہالت کرتے ہیں ۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾

فَلَمَّا رَاَوْهُ ؛ پھر جب اس کو یعنی عذاب کو دیکھا ۔ عَارِضًا ؛ بصورت بادل کے ۔ اَبر کی شکل میں ۔ عَرْضٌ ؛ کشادہ ۔ چوڑی چیز ۔ عَارِضٌ ؛ صفحہ رُخسار ۔ عَارِضَةٌ ؛ وہ بیماری کی حالت جو لاحق اور عارض ہو ۔ مُسْتَقْبِلَ ؛ آگے بڑھتا ۔ اَوْدِيَتِهِمْ ؛ جمع وَادِیْ ۔ دو پہاڑوں کا درمیانی مقام ۔ گھاٹی ۔ ان کی وادیوں کی طرف ۔ قَالُوْا ؛ انھوں نے کہا ۔ هٰذَا عَارِضٌ ؛ یہ اَبر ہے ۔

مُمْطِرُنَا ؛ ہم پر برسنے والی ہے ۔ بَلْ هُوَ ؛ نہیں بلکہ یہ وہ ہے ۔ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؛ جس کے لئے تم عجلت اور جلدی کرتے تھے ۔ رِيْحٌ ۔ ہوا ہے ۔ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ اس میں المناک دردناک عذاب ہے ۔

ترجمہ :- پھر جب ان لوگوں نے اس کو ایک اَبر کی صورت میں دیکھا جو ان کی وادیوں کی طرف بڑھا چلا آرہا ہے اب (بڑی خوشی سے) کہنے لگے یہ اَبر ہے جو ہم پر برسے گا ۔ نہیں ؟ بلکہ یہ وہ ہے جس کے لئے تم عجلت اور جلدی کرتے تھے ۔ تیز ہوا ہے جس میں عذابِ الیم ہے ۔

تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾

تُدَمِّرُ ؛ تباہ کرتی ہے ۔ دِمَارٌ ۔ ہلاکی ۔ تباہی ۔ بربادی ۔ كُلَّ شَيْءٍ ؛ ہر چیز کو ۔ بِاَمْرِ رَبِّهَا ؛ اپنے رب کے حکم سے ۔ عذاب آگیا اور وہ سب تباہ ہوگئے ۔ فَاَصْبَحُوْا ؛ پھر وہ ہوگئے ۔ لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؛ کہ نظر نہیں آتے تھے مگر ان کے صرف مکان ۔ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ ؛ ہم ایسی ہی جزا دیتے ہیں ۔ اَلْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ؛ مجرموں کو ۔ بدمعاشوں کو ۔ جرائم پیشہ کو ۔

ترجمہ :- (پھر وہ ہوا) ہر شئے کو تباہ کر ڈالتی تھی بحکمِ خدا ۔ پھر وہ ایسے ہوگئے کہ ان کے گھروں کے سوائے اور کچھ نظر نہ آتا تھا ۔ ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ۙ

۳ ع ۳ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ ؛ اور یقیناً ہم نے قومِ عاد کو قدرت دی تھی ۔ مقدور دیا تھا ۔ فِيْمَا ؛ بعض چیزوں میں ، بعض باتوں میں ۔ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ ؛ کہ تم کو ان کی قدرت دی نہ تھی ۔ وَجَعَلْنَا لَهُمْ ؛ اور ہم نے ان کو دی تھی ۔ سَمْعًا ؛ سماعت ۔ کان ۔ وَاَبْصَارًا ؛ بصارت ۔ آنکھیں ۔ وَاَفْـِٕدَةً ؛ اور دل ۔ سمجھ ۔ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ ؛ تو ان کے کام نہ آیا ۔ فائدہ نہ دیا ۔ ان کو مستغنی نہیں کردیا ۔ سَمْعُهُمْ ؛ اُن کے کان کیونکہ وہ حق بات سننے کے لئے تیار نہ تھے ۔ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ ؛ اور نہ اُن کی آنکھیں ۔ کیونکہ وہ عبرت کی نظر ڈالتے ہی نہ تھے ۔ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ ؛ اور نہ اُن کے دل ، کیونکہ وہ غور وفکر کرتے ہی نہ تھے ۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ بھی ۔ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ ؛ کیونکہ وہ انکار کرتے تھے ۔ مانتے نہ تھے ۔ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؛ خدا کی آیتوں کو ، اس کی نشانیوں کو ۔

آ ثارِ قدرت کو۔ وَحَاقَ بِهِمْ ؛ اور ان کو احاطہ کرلیا ہے۔گھیر لیا ہے۔ ان پر چھا گیا ہے۔ مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ؛
وہ عذاب جس پر یہ ہنسی کرتے تھے۔ٹھٹھے اُڑاتے تھے۔ استہزاء کرتے تھے۔

ترجمہ :- اور یقیناً ہم نے ان کو ایسی باتوں میں مقدور دیا تھا، قدرت دی تھی جن میں تم کو بھی قدرت نہیں دی تھی۔ اور انھیں سماعت اور بصارت اور دل دیئے تھے مگر کچھ بھی (کام نہ آیا) مستغنی نہ کیا اُن کو اُن کے کانوں نے، نہ ان کی آنکھوں نے اور نہ ان کے دلوں نے ذرا بھی۔ کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔ (اس کی نشانیوں اور آثارِ قدرت کو مانتے نہ تھے) اور (اس کا نتیجہ کیا ہوا) انھیں گھیر لیا وہ (عذاب) جس پر یہ ہنسی اُڑاتے تھے۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۷﴾

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا ؛ اور ہم نے ہلاک کردیا۔ تباہ کردیا۔ مَاحَوْلَكُمْ ؛ ان کو جو تمہارے اطراف تھے، آس پاس تھے۔
مِنَ الْقُرٰى ؛ بستیوں سے۔ گاؤں سے، قریوں سے۔ وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ ؛ اور آیتوں کو بار بار بیان کیا۔ پھیر پھیر کر بیان کیا۔
نشانیوں کو دکھایا۔ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ؛ تاکہ وہ خدا کی طرف رجوع کریں۔

ترجمہ :- اور بے شک ہم نے آس پاس کی کئی بستیوں کو تباہ کردیا۔ اور آیتوں کو بار بار بیان کیا (نشانیوں کو دکھایا) تاکہ وہ رجوع (اِلی اللہ) کریں (خدا کی طرف متوجہ ہوجائیں)۔

فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ۭ
بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾

فَلَوْلَا ؛ پھر کیوں نہیں۔ لَوْلَا۔ اور لَوْمَا ترغیب اور تحریص کے لئے کہا جاتا ہے۔ نَصَرَهُمْ ؛ ان کی مدد کی۔
نصرت دی۔ اَلَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا ؛ جن لوگوں نے بنالیا تھا۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ قُرْبَانًا ؛ تقرب حاصل کرنے
کے لئے، مفعول لہ ہے۔ اٰلِهَةً ؛ دیوتا۔ معبود۔ بَلْ ؛ نہیں، بلکہ۔ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ؛ ان سے غائب ہوگئے۔ ان کے کام نہ آیا۔
وَذٰلِكَ اِفْكُهُمْ ؛ اور یہ ان کا جھوٹ تھا۔ وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ؛ اور یہ ان کی افترا پردازی تھی۔ یہ ان کی مَن گھڑت
باتیں تھیں۔

ترجمہ :- پھر کیوں نہ ان کی مدد کی ان دیوتاؤں نے جن کو ان لوگوں نے (خدا کا) قرب حاصل کرنے

کے لئے خدا کو چھوڑ کر ان کو معبود بنالیا تھا (مان لیا تھا۔) نہیں۔ بلکہ یہ (خیالی دیوتا) ان کو چھوڑ کر الگ ہوگئے، اور کوئی کام نہ آئے۔ کیونکہ یہ سب ان کا جھوٹ تھا۔ اور افترا کی ہوئی باتیں تھیں (ان کا کوئی ٹھاؤ ٹھکانہ نہ تھا)۔

وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ
فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾

اس مقام پر ہم چند باتوں کو تمہید کے طور پر بیان کرتے ہیں۔

۱۔ غیر مرئی ہستیاں بعض دفعہ مرئی ہوتی اور نظر آتی ہیں جیسے جبرئیل علیہ السلام اعرابی اور دحیہؓ کلبی کی شکل میں عامۃ الناس کو نظر آجاتے تھے۔

۲۔ غیر مرئی ہستیاں جب عام انسانوں کو مرئی اور نمایاں ہونا چاہتی ہیں تو انسان یا حیوانات کی شکل لیتی ہیں۔ اس صورت میں حیوانات کے تمام لوازم ان کو لاحق ہوجاتے ہیں۔ پس اگر سانپ کی شکل میں جن آئے تو لکڑی کے ایک مار سے بھی مرجاتا ہے۔

۳۔ بعض لوگ مختلف روایات کو دیکھ کر اصل واقعہ ہی سے انکار کرتے ہیں اور ہم مختلف اور متعدد اوقات پر محمول کرتے ہیں اور ہمارا یقین قوی ہوجاتا ہے اور ہمارے پاس مشترک واقعہ، متواتر بالمعنی کے حد کو پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح متعدد ضعیف حدیثیں بھی ہوں تو وہ قوی سمجھی جاتی ہیں۔

اجنّہ کے وجود کا ثبوت

۴۔ رسولِ خدا ﷺ کے پاس جنات کا حاضر ہونا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود اور زبیر بن العوام اور عبد اللہ بن عباس اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہوا ہے۔

۵۔ یہ بھی یاد رکھو کہ جن اور اِنس دونوں مکلفِ شرعی ہیں۔ گزشتہ پیغمبروں کے زمانہ میں بھی وہ انسانوں کے پیغمبروں کے تابع تھے۔

۶۔ حضرتؐ کے زمانہ میں نخلع اور نصیبین اور دوسرے مقامات سے بھی جن آئے تھے۔

۷۔ بہت سے جن صحابی بھی ہیں جنھوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی چنانچہ جن صحابی نے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی اور مصافحہ کیا تھا اس کی روایت ہمارے پاس من وعن یعنی عن فلاں عن فلاں کی روایت سے ثابت ہے۔ اور علماء اس کی سند دیتے ہیں۔ کیونکہ اس روایت میں بہت کم راوی ہیں۔ اس لئے کہ اس جن صحابی کی عمر بہت بڑی تھی۔

وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ ؛ اور جب کہ ہم نے تمہارے طرف پھیر کر پہنچایا ۔ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ ؛ جنوں کی ایک جماعت کو ۔ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؛ کہ وہ قرآن کو سُنیں ۔ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ ؛ پھر وہ قرآن کے پاس حاضر ہوئے ۔ قرآن پڑھنے کے مقام میں پہنچے ۔ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ؛ تو دوسرے جنوں سے کہا کان لگا کر سنو، خاموش رہو ۔ ہمہ تن گوش ہوجاؤ ۔ فَلَمَّا قُضِيَ ؛ پس جب قرآن تمام ہوا ۔ جب حضرتؐ قرآن پڑھنے سے فارغ ہوئے ۔ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ ؛ تو اپنی قوم کی طرف واپس ہوئے ۔ پلٹے ۔ مُنْذِرِيْنَ ؛ یہ خبر دیتے ہوئے ۔ ڈراتے ہوئے ۔

ترجمہ :- اور جب ہم نے جنوں کے گروہ کو تمہاری طرف بھیجا کہ قرآن سُنیں ۔ پھر جب حاضر ہوئے (اور قرآن سُننے لگے) تو (ساتھ کے جنوں سے) کہا (خاموش) ذرا کان لگا کر سنو ۔ جب (حضرتؐ کا) قرآن پڑھنا ختم ہوگیا تو اپنی قوم کی طرف واپس ہوئے اور اس واقعہ کی اطلاع دی ۔

قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۰﴾

قَالُوْا ؛ صحابی جنوں نے کہا ۔ يٰقَوْمَنَا ؛ اے ہماری قوم ! اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا ؛ ہم نے کتاب سُنی ہے ۔ اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ؛ جو موسٰی کے بعد اُتاری گئی ہے ۔ مُصَدِّقًا ؛ وہ تصدیق کرتی ہے ۔ لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ؛ ان کتابوں کی جو اس سے پہلے اُتاری گئی ہیں ۔ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ؛ یہ کتاب حق و راست بات کی طرف ہدایت کرتی ہے ۔ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛ اور راہِ راست کی طرف بھی ۔

ترجمہ :- (صحابی جنوں نے) کہا ۔ اے ہماری قوم ! ہم نے موسٰی کے بعد اُتاری گئی ایک کتاب کو سُنا ہے جو اس سے پہلے کی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور حق و راہِ راست کی طرف ہدایت کرتی ہے ۔

يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَيُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۱﴾

يٰقَوْمَنَا ؛ اے ہماری قوم ! اَجِيْبُوْا ؛ مناسب جواب دو ۔ قبول کرو ۔ مان لو ۔ دَاعِيَ اللّٰهِ ؛ خدا کی طرف بُلانے والے کو ۔ وَاٰمِنُوْا بِهٖ ؛ اور اس پر ایمان لاؤ ۔ يَغْفِرْ لَكُمْ ؛ تو تمہارے لئے بخش دے گا ۔ اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے گا ۔ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ ؛ تمہارے گناہوں کو ۔ وَيُجِرْكُمْ ؛ اور تم کو پناہ دے گا ۔ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ؛ درد و اَلم والے عذاب سے ۔

ترجمہ :- (اے ہماری قوم!) خدا کی طرف بُلانے والے کو قبول کرو ۔ اور اس پر ایمان لاؤ وہ تمہارے

جنوں کی تبلیغِ ایمان

گناہوں کی مغفرت کرے گا (بخش دے گا) اور تم کو درد و اَلم والے عذاب سے پناہ دے گا۔

وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِى الْاَرْضِ وَلَيْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

وَمَنْ لَّايُجِبْ ؛ اور جو قبول نہ کرے گا، دُرست جواب نہ دے گا۔ دَاعِيَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی طرف بُلانے والے کو۔ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ ؛ تو خدا کو عاجز نہیں کرسکتا۔ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں۔ زمین میں رہ کر پھر خدا کے ہاتھ سے بھاگ کر کدھر جائے گا۔ وَلَيْسَ لَهٗ ؛ اور اس کا نہیں ہے۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ خدا کو چھوڑ کر۔ اَوْلِيَآءُ ؛ یار و مددگار۔ اُولٰٓئِکَ ؛ یہی لوگ ہیں۔ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ کھلی اور ظاہر گمراہی میں۔

ترجمہ :- اور جو شخص اللہ کی طرف بُلانے والے کو قبول نہ کرے گا وہ زمین میں رہ کر (اللہ کے ہاتھ سے بھاگ کر کہاں جائے گا۔ اور) کس طرح اس کو عاجز کر سکے گا۔ خدا کو چھوڑ کر نہ اس کا کوئی یار ہے نہ مددگار۔ یہی لوگ ہیں کھلی گمراہی میں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يُّـحْيِۦ الْمَوْتٰى ۭ بَلٰٓي اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اَوَلَمْ يَرَوْا ؛ کیا انھوں نے دیکھا نہیں۔ غور و فکر نہیں کیا۔ اَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ۔ اَلَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ ؛ اور ان کے پیدا کرنے سے تھکا نہیں۔ عاجز نہیں ہوا۔ بِقٰدِرٍ عَلٰى ؛ اس پر قادر ہے۔ اَنْ يُّحْيِ الْمَوْتٰى ؛ کہ مُردوں کو زندہ کرے۔ پھر مر کر بھی نہیں چھوٹ سکتے۔ بَلٰى ؛ کیوں نہیں۔ ہاں ہاں۔ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ وہ ہر شئے پر قادر ہے۔

ترجمہ :- کیا ان لوگوں نے اس پر غور کیا کہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور ان کے پیدا کرنے میں اس کو کوئی دشواری نہیں ہوئی (یقیناً) وہ اس پر قادر ہے کہ مُردوں کو بھی زندہ کرے۔ (پھر اس کے ہاتھ سے بھاگ کر کہاں جاتے ہیں)۔ ہاں ہاں! کیوں نہیں؟ وہ یقیناً ہر شئے پر قادر ہے۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ۖ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۚ
قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ۚ قَالَ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿٣٤﴾

وَيَوْمَ ؛ اور اس دن کو یاد کرو ۔ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جب کہ کافر، جو لوگ انکار کرتے ہیں، پیش کئے جائیں گے ۔ عَلَى النَّارِ ؛ دوزخ پر ۔ اور ان سے کہا جائے گا اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؛ کیا یہ سچ نہیں ۔ قَالُوْا بَلٰى ؛ وہ کہیں گے جی ہاں ! وَرَبِّنَا ؛ قسم ہے ہمارے رب کی ۔ قَالَ ؛ تو خدائے تعالیٰ فرمائے گا ۔ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؛ لہٰذا تم عذاب کو چکھو ۔ عذاب کا مزہ لو ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ؛ اس لئے کہ تم کفر کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اس دن کو یاد رکھو جس دن کافر دوزخ کے سامنے پیش کئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا ۔ کیا یہ سچ نہیں ؟ تو کافر کہیں گے ۔ جی ہاں ! (خدا کی قسم) ہمارے رب کی قسم ! (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا اب عذاب کا مزہ چکھو اپنے کفر و انکار کی وجہ سے ۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ ۚ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ
لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ بَلَاغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٣٥﴾ ع ٤

فَاصْبِرْ ؛ لہٰذا تم صبر کرو ۔ دنیا کی چند روز کی تکلیف اُٹھالو ۔ كَمَا صَبَرَ ؛ جس طرح کہ صبر کیا ۔ برداشت کرلیا ۔ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ ؛ باہمت پیغمبروں نے ۔ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؛ اور ان پر عذاب آنے کے لئے عجلت اور جلدی نہ کرو ۔ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ ؛ گویا کہ جس دن وہ دیکھ لیں گے ۔ مَا يُوْعَدُوْنَ ؛ اس عذاب کو جس کا وعدہ کیا جاتا ہے ۔ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً ؛ وہ دنیا میں نہیں رہے مگر گھڑی بھر ۔ مِنْ نَّهَارٍ ؛ دن کی ۔ بَلٰغٌ ؛ ہم نے اپنا حکم پہنچادیا ۔ فَهَلْ يُهْلَكُ ؛ پھر ہلاک نہیں کئے جائیں گے ۔ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ؛ مگر فاسق لوگ ۔

ترجمہ :- پس (اے پیغمبر! اے حبیب!) (چار دن) صبر کرلو ۔ جیسے اولوا العزم پیغمبروں نے صبر کیا اور ان کے لئے عجلت اور جلدی نہ کرو ۔ جس دن اس عذاب کو دیکھیں گے جس کا وعدہ کیا جارہا ہے تو ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ وہ دنیا میں دن کی گھڑی بھر ہی رہے ۔ یہ ہمارا حکم تھا جو پہنچا دیا گیا ۔ اب فاسق اور نافرمان لوگوں کے سوائے کوئی اور ہلاک نہیں کیا جائے گا ۔

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۃ محمد ﷺ مدینہ میں نازل ہوئی اس میں اڑتیس (۳۸) آیتیں اور چار (۴) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۱﴾

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جن لوگوں نے کفر کیا ۔ وَصَدُّوْا ؛ اور روکا ۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ؛ خدا نے ان کے اعمال اکارت کردیئے ۔ بیکار کردیئے ۔ غارت کردیئے ۔ مقصود سے ہٹا دیا ۔

ترجمہ :- جو کافر ہوئے اور اللہ کے راستہ سے لوگوں کو روکا ۔ خدا نے بھی ان کے اعمال کو بے راہ اور کالعدم کردیا ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴿۲﴾

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور ایماندار ، اور جو لوگ ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اعمالِ صالح کئے ۔ اچھے کام کئے ۔ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ ؛ اور جو ایمان لائے اس قرآن پر جو اُتارا گیا ہے ۔ ان احکام پر جو نازل ہوئے ہیں ۔ عَلٰى مُحَمَّدٍ ؛ محمد پر ۔ وَهُوَ الْحَقُّ ؛ حالانکہ جو کچھ اُتارا گیا ہے وہ حق ہے ۔ مِنْ رَّبِّهِمْ ؛ ان کے خدا کے پاس سے ۔ كَفَّرَ عَنْهُمْ ؛ ان سے دُور کردیا ، چھپادیا ۔ سَيِّاٰتِهِمْ ؛ ان کی بُرائیوں کو ۔ گناہوں کو ۔ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ؛ اور دُرست کردیا ان کے حال کو ۔

ترجمہ :- اور ایماندار لوگ جنھوں نے اچھے کام کئے اور محمد پر جو احکام اُتارے گئے ہیں ان کو مانا (ان پر ایمان لایا) اور وہ تو حق ہے خدا کے پاس کے احکام ہیں تو (خدا نے بھی) ان کے گناہوں کو دُور کردیا (معاف کردیا) ۔ اور ان کی حالت کو دُرست کردیا ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ﴿۳﴾

ذٰلِکَ ؛ یہ اس لئے ہے کہ ۔ بِاَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ کہ ان کافروں نے ۔ اِتَّبَعُوا الْبَاطِلَ ؛ باطل کی اتباع کی ۔ غلط راستہ پر چلے ۔ وَ اَنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور ایماندار ۔ اِتَّبَعُوا الْحَقَّ ؛ حق کی اتباع کی ۔ صحیح راستہ پر چلے ۔ مِنْ رَّبِّهِمْ ؛ جو ان کے رب کی طرف سے ہے ۔ کَذٰلِکَ یَضْرِبُ اللّٰهُ ؛ اسی طرح اللہ فرماتا ہے ۔ لِلنَّاسِ ؛ لوگوں سے ۔ اَمْثَالَهُمْ ؛ ان کی مثالیں ۔ ان کی حالت ۔

ترجمہ :- یہ اس واسطہ ہے کہ اِن کافروں نے باطل کی پیروی کی (ناحق کی اتباع کی) اور ایماندار لوگ ، انھوں نے حق کی پیروی کی جو ان کے خدا کی طرف سے تھا ۔ ایسے ہی خدائے تعالیٰ لوگوں کے سامنے ان کے حالات بیان فرماتا ہے ۔

اب ان باطل پرستوں کے متعلق حکم دیتا ہے ۔

فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ
وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ۟ ذٰلِكَ ۛؕ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ۙ
وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ﴿۴﴾

عند المتقدمین ۱۲ مع ۱۳

فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ پھر جب تم کافروں سے ملاقات کرو اور ان سے مقابلہ ہوجائے ۔ فَضَرْبَ الرِّقَابِ ، فَاضْرِبُوْا ضَرْبَ الرِّقَابِ فعلِ محذوف کا مفعولِ مطلق ہے ۔ رِقَابٌ جمع رَقَبَۃٌ ۔ گردن ۔ پھر ان کی گردنیں مار کر اُڑا دو ۔ حَتّٰی اِذَا اَثْخَنْتُمُوْهُمْ ؛ یہاں تک کہ تم ان کو بے بس کردو ۔ پھر جب ان کا زور توڑ دو ۔ اَثْخَنَ فِی الْحَرْبِ ؛ خوب جنگ کیا ۔ دشمنوں کو ضعیف و ناتواں کردیا ۔ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ؛ پھر ان کو مضبوط باندھ دو ۔ ان کی مشکیں کس لو ۔ فَاِمَّا مَنًّا ؛ اصل میں تَمُنُّوْنَ مَنًّا ہے احسان کے طور پر ۔ بَعْدُ ؛ اس کے بعد ۔ ان کو قید کرلینے کے بعد احسان کر کے چھوڑ دو ۔ وَاِمَّا فِدَآءً ؛ یا کچھ معاوضہ لے کر چھوڑ دو ۔ حَتّٰی تَضَعَ ؛ یہاں تک کہ رکھ دے ۔ اَلْحَرْبُ ؛ جنگ ، لڑائی ، مصدر کہہ کر اسمِ فاعل مُراد لیا گیا یعنی لڑنے والا ۔ اَوْزَارَهَا ؛ اپنے ہتھیار ۔ ذٰلِکَ ؛ یہ تو ہوا ۔ وَلَوْیَشَآءُ اللّٰهُ ؛ اور اگر خدا چاہتا ۔ لَا نْتَصَرَ مِنْهُمْ ؛ تو ان سے انتقام لیتا ۔ بے لڑے مسلمانوں کو نصرت عطا کرتا ۔ وَلٰکِنْ لِّیَبْلُوْا بَعْضُکُمْ بِبَعْضٍ ؛ اور لیکن تا کہ امتحان لے تمہارے بعض کا بعض سے جنگ میں کہ کون جہاد میں پورے اُترتے ہیں اور کون بزدلی دکھاتے ہیں ۔ وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا ؛ اور جو لوگ شہید اور قتل کئے جاتے ہیں ۔ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ؛ تو خدا ان کے اعمال کو بے راہ اور گمراہ نہ فرمائے گا ۔ اور ضائع نہ کرے گا ۔

ترجمہ :- پھر جب تمہارا کافروں سے مقابلہ ہوجائے تو ان کی گردنیں اُڑا دو ۔ پھر جب وہ بے بس ہوجائیں

(اور ضعیف و ناتواں ہوجائیں) تو ان کی مشکیں کس لو۔ پھر اس کے بعد یا تو احسان کر کے چھوڑ دو۔ یا فدیہ لے کر۔ (تم برابر جنگ کرتے رہو) یہاں تک کہ لڑنے والے ہتھیار ڈال دیں یہ (جہاد کا حکم) اس لئے (دیا جارہا ہے) کہ اگر خدا چاہتا تو (بغیر لڑے) ان کو فتح و نصرت عطا کرتا مگر خدائے تعالیٰ ایک کا دوسرے سے امتحان لیتا ہے اور جو لوگ راہِ خدا میں شہید ہوتے ہیں اللہ ان کے اعمال کو ضائع نہیں کرتا۔

سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝٥

سَيَهْدِيهِمْ ؛ عنقریب انھیں مقصد تک پہنچادے گا۔ ان کو ایصال الی المطلوب کردے گا۔ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ؛ اور ان کی حالت کی اصلاح کردے گا۔

ترجمہ:- عنقریب ان کو منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا۔ اور ان کی حالت دُرست کردے گا۔

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ؛ اور ان کو جنت میں داخل کرے گا۔ عَرَّفَهَا لَهُمْ ؛ جس کی تعریف پہلے ہی سے ان کو سنادی گئی تھی۔ ان کو اس کی پہچان اور معرفت تھی۔ جس کے متعلق ان سے ذکر کردیا گیا تھا۔

ترجمہ:- اور انھیں جنت میں داخل کردے گا۔ جس کے متعلق اِن سے ذکر کردیا گیا تھا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝٧

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ؛ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اے ایماندارو! إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ ؛ اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا، اگر تم ایسے کام کرو جن سے تم مستحقِ نصرت ہو تو اللہ تم کو نصرت دے گا۔ اگر تم اللہ کے پیغمبر کی مدد کرو جو خلیفۃ اللہ ہے، اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ؛ اور تمہارے قدم جمادے گا۔ ثابت قدم بنائے گا۔ تم کو مضبوط کردے گا اور دشمنوں کے مقابلہ میں تمہارے پاؤں جمائے رکھے گا۔

ترجمہ:- مسلمانو! اگر تم خدا (و رسول) کی نصرت کرو گے (ان کی مدد کرو گے) تو اللہ تمہاری مدد کرے گا (تم کو نصرت عطا کرے گا) اور تم کو ثابت قدم کردے گا (تم کو شکست نہ ہوگی)۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝٨

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا۔ فَتَعْسًا لَّهُمْ ؛ ان کو نقصان اُٹھانا پڑے گا۔ وہ تباہ ہوجائیں گے۔ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ؛ اور ان کے اعمال ضائع و برباد کردے گا۔ اور ان کا سارا کیا دھرا بے کار ہوجائے گا۔

ترجمہ :- اور جو کافر ہیں ان کو نقصان اُٹھانا پڑے گا اور ان کے اعمال ضائع و برباد کردے گا (ان کا کِیا دھرا برباد جائے گا)۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٩﴾

ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ ؛ یہ اس لئے کہ انھوں نے ۔ کَرِهُوْا ؛ کراہت کی۔ ناپسند کیا۔ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ جو کچھ کہ اللہ نے نازل کیا۔ قرآن اور اس کے احکام کو۔ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ؛ لہٰذا خدا نے بھی ان کے اعمال کو بے کار کردیا۔

ترجمہ :- یہ اس لئے کہ خدا کے اُتارے ہوئے احکام کو انھوں نے ناپسند کیا۔ لہٰذا خدا نے بھی ان کے اعمال کو بے کار کردیا۔

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۫ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ﴿١٠﴾

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا ؛ تو کیا انھوں نے سیر و سفر نہیں کیا۔ چلے پھرے نہیں۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں۔ فَیَنْظُرُوْا ؛ پھر وہ دیکھ لیتے۔ ان کو نظر آجاتا۔ کَیْفَ کَانَ ؛ کیا ہوا؟ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ ؛ انجام ان لوگوں کا جو تھے۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے۔ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ؛ خدا نے ان پر تباہی بھیج دی۔ ان کو ضائع و برباد کردیا۔ وَلِلْکٰفِرِیْنَ ؛ اور کافروں کے لئے۔ اَمْثَالُهَا ؛ ایسی ہی سزائیں ہیں۔

ترجمہ :- تو کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر و سفر نہیں کیا کہ وہ دیکھتے کہ کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے۔ خدا نے ان کو تباہ کردیا اور کافروں کو ایسی ہی سزائیں دی جاتی ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ﴿١١﴾ ع ۱۱ / ۵

ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰهَ ؛ یہ اس وجہ سے کہ اللہ۔ مَوْلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں کا حامی اور کارساز ہے۔ مسلمانوں کا والی اور ان کا یار و مددگار ہے۔ وَاَنَّ الْکٰفِرِیْنَ ؛ اور یہ کافر۔ لَا مَوْلٰی لَهُمْ ؛ ان کا کوئی حامی ہے اور نہ والی اور نہ یار و مددگار۔

ترجمہ :- یہ اس لئے کہ اللہ ایمانداروں کا والی ہے (مولیٰ ہے) اور یہ کہ کافروں کا نہ کوئی والی ہے نہ مولیٰ۔

إِنَّ ٱللَّهَ يُدْخِلُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ ٱلْأَنْعَٰمُ وَٱلنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿۱۲﴾

اِنَّ اللّٰـهَ ؛ بے شک اللہ ۔ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ داخل کرے گا ایمانداروں کو ، ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح کئے ، اچھے کام کئے ۔ کہاں داخل کرے گا ؟ جَنّٰتٍ ؛ باغوں میں ۔ جنتوں میں ۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ اس لئے وہ ہمیشہ سرسبز رہتی ہیں ۔ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ، کافر ، منکرین ۔ ان کا حال کیا ہے ۔ یَتَمَتَّعُوْنَ ؛ کچھ دنیوی چیزوں سے فائدہ اُٹھا لیتے ہیں ۔ کچھ عیش و عشرت کے مزے لیتے ہیں اس سے متمتع ہوتے ہیں ۔ تمتع حاصل کرتے ہیں ۔ یَاْکُلُوْنَ ؛ کھاتے ہیں ۔ کَمَا تَاْکُلُ الْاَنْعَامُ ؛ جیسے چار پایہ کھاتے ہیں ۔ یہ لوگ بیلوں کی طرح بے سمجھ ہیں ۔ وَالنَّارُ مَثْوًی لَّهُمْ ؛ اوران کے رہنے کی جگہ دوزخ ہے ۔ جہنم ان کا ٹھکانا ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے تھے اور عملِ صالح کئے تھے ۔ ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ اور جو کفر کرتے ہیں ، دنیا کے کچھ مزے اُڑا لیتے ہیں وہ (بے سمجھی سے) ایسے کھاتے ہیں جیسے چار پائے (بیل) اور دوزخ ان کا مقام ہے ۔

وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ هِىَ أَشَدُّ قُوَّةً مِّن قَرْيَتِكَ ٱلَّتِىٓ أَخْرَجَتْكَ أَهْلَكْنَٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ﴿۱۳﴾

وَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ ؛ اور بہت سی بستیاں ایسی بھی تھیں ۔ هِیَ اَشَدُّ قُوَّةً ؛ وہ قوی تر تھیں ۔ جو زیادہ سخت تھیں ۔ مِنْ قَرْیَتِکَ ؛ تمہارے قریہ سے ، تمہارے گاؤں سے ، تمہاری بستی سے ۔ اَلَّتِیْ اَخْرَجَتْکَ ؛ جس نے تم کو نکال دیا ، جس نے تم کو بے گھر کردیا ۔ چلا وطن کردیا ۔ اَهْلَکْنٰهُمْ ؛ ہم نے ان کو ہلاک کردیا ۔ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ؛ پس نہ ہوا مدد اور نصرت دینے والا ان کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ایسی بہت سی بستیاں تھیں جو قوت میں تمہاری بستی سے بڑھی ہوئی تھیں (کس بستی سے؟) اس بستی سے جس نے تم کو بے گھر کردیا تھا ۔ ہم نے ان کو ہلاک کرکے چھوڑا ۔ پھر نہ کوئی ان کا یار و مددگار رہا نہ کسی نے ان کو فتح و نصرت دی ۔

أَفَمَن كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِۦ كَمَن زُيِّنَ لَهُۥ سُوٓءُ عَمَلِهِۦ وَٱتَّبَعُوٓا۟ أَهْوَآءَهُم ﴿۱۴﴾

اَفَمَنْ كَانَ ؛ کیا جولوگ تھے ۔ عَلٰى بَيِّنَةٍ ؛ واضح راستہ پر ۔ صاف صاف دلیل پر ۔ مِنْ رَّبِّهٖ ؛ جو خدا کے پاس سے ان کو پہنچی تھی ۔ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ ؛ اس شخص کے مانند ہے جس کو مستحسن معلوم ہوئی ۔ جسے پسند آ گئی ۔ بھلی دکھائی دی ۔ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ ؛ اس کی بدعملی ، اس کی بُری چال ۔ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ؛ اور وہ اتباع کرتے رہے ۔ اپنے ہوا و ہوس کی ۔ اپنی نفسانی خواہشوں پر چلتے رہے ۔

ترجمہ :- کیا جولوگ اپنے پروردگار کے واضح طریقہ پر قائم تھے ان لوگوں کے برابر ہیں جن کو ان کی بدعملی پسند تھی اور وہ اپنے ہوا و ہوس کے پیرو تھے ۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ
وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِى النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿۱۵﴾

مَثَلُ الْجَنَّةِ ؛ اس جنت اور باغ کی مثال ، اس کی صفت ، اس کی کیفیت ۔ اَلَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؛ جس کا وعدہ متقیوں اور پرہیزگاروں سے کیا گیا ہے ۔ وہ جنت کیسی ہے ۔ فِيْهَا اَنْهٰرٌ ؛ اس میں بہت سی نہریں ہیں ۔ مِنْ مَّآءٍ ؛ پانی کی ۔ وہ پانی کیسا ہے ۔ غَيْرِ اٰسِنٍ ؛ اس میں ذرا تغیر نہیں ہوا ۔ کسی قسم کی بو پیدا نہ ہوئی ۔ وہ بن بگڑا ہے ۔ صاف ستھرا پانی ۔ اعتقادِ صحیح کی مثال ہے ۔ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ ؛ اور نہریں دودھ کی ۔ یہ علم کی مثال ہے ۔ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ؛ جس کا مزہ نہیں بدلا ۔ اعتقاد اور علمِ عملی دودھ کی شک میں نمودار ہوئے ۔ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ ؛ اور بہت سی شراب کی نہریں ، جزیات ہوں گی ۔ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ؛ پینے والوں کے لئے لذت ہے ، لذیذ ہے ۔ بامزہ ہے ۔ عشق و محبت کی مثال شراب ہے ۔ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؛ اور نہریں پاک صاف شہد کی ۔ یہ مثال ہے خالص نیت کی ۔ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؛ اور ان کے لئے جنت میں ہر قسم کے میوے بھی ہیں ۔ یہ مثال ہے اعمالِ صالحہ کی ۔ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؛ اور مغفرت اور معافی ہے ان کے خدا کے پاس ۔ کیا ایسا شخص ۔ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِى النَّارِ ؛ ان لوگوں کے مانند ہوگا جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۔ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا ؛ اور ان کو گرم پانی پلایا جائے گا ۔ گرم پانی کیسا ہوگا ۔ فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ؛ پھر وہ ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا ۔ یہ مثال عقیدۂ فاسد اور عملِ بد کی ہے جو اس مثالی صورت میں نمایاں ہوں گے ۔

علم ، اعمال صالحہ ، نیک نیتی ، عشق و محبت اعمال کے نتیجے کے لئے لطیف مثالیں

ترجمہ :- اس جنت کی مثال اور کیفیت جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس جنت میں صاف ستھری غیر متغیر پانی کی نہریں بہتی ہیں اور دودھ کی نہریں جن کا مزہ نہیں بگڑا ۔ اور بہت سی شراب کی نہریں ہوں گی جو پینے والوں کے لئے لذت بخش ہیں اور صاف شہد کی بھی نہریں اور

اس میں ان کے لئے ہر قسم کے میوے بھی ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے بخشش بھی ہوگی (مغفرت بھی ہوگی) (بھلا ایسا شخص) کیا اس شخص کے جیسا ہوگا جو ہمیشہ کے لئے دوزخ میں رہے گا۔ جنھیں گرم پانی پلایا جائے گا۔ جو ان کی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۟ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۱٦

وَمِنْهُمْ ؛ اور ان میں بعض آدمی ایسے بھی ہیں۔ مَنْ يَسْتَمِعُ اِلَيْكَ ؛ جو بظاہر تمہاری طرف کان لگا کر سنتے ہیں۔ حَتّٰٓى اِذَا ؛ یہاں تک کہ جب۔ خَرَجُوْا ؛ نکلتے ہیں۔ مِنْ عِنْدِكَ ؛ تمہارے پاس سے۔ قَالُوْا ؛ تو کہتے ہیں۔ لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؛ ان لوگوں سے جن کو علم دیا گیا ہے۔ مَاذَا قَالَ ؛ کیا کہا۔ اٰنِفًا ؛ اب۔ یعنی نہ کان لگا کر سنتے ہیں نہ غور کر کے سمجھتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ آخر کیا کہا۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ ؛ یہی لوگ ہیں جو۔ طَبَعَ اللّٰهُ ؛ زنگ آلود کردیا ہے اور مُہر کردی ہے اللہ نے۔ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ؛ اُن کے دلوں پر۔ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ؛ اور انھوں نے اپنی ہوا ہوس کی، اپنی خواہشوں کی اتباع کی، پیروی کی، اس پر چلتے رہے۔

ترجمہ:- اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو تمہاری باتوں کو بظاہر سنتے ہیں مگر جب تمہارے پاس سے نکلتے ہیں تو اہلِ علم سے پوچھتے ہیں۔ انھوں نے آخر کیا کہا؟ یہی لوگ ہیں کہ خدا نے ان کے دلوں پر مُہر کردی ہے اور انھوں نے اپنی ہوا و ہوس کی اتباع کی (اس پر چلتے رہے)۔

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ۱۷

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا ؛ اور جو لوگ ہدایت پر ہیں۔ زَادَهُمْ هُدًى ؛ اللہ ان کی ہدایت کو اور ترقی دیتا ہے علم الیقین سے عین الیقین اور عین الیقین سے حق الیقین کو پہنچتے ہیں۔ ان کی ہدایت بڑھتی ہی رہتی ہے۔ وَاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ؛ اور ان کو ان کا تقویٰ دیتا ہے اور ان کو پرہیزگاری سے سرفراز فرماتا ہے۔

ترجمہ:- اور جو لوگ ہدایت پر ہیں ان کی ہدایت روبہ زیادت رہتی ہے۔ اور اللہ ان کو ان کی پرہیزگاری اور تقویٰ سے سرفراز کرتا ہے۔

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا

فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ ؛ پھر کیا یہ دیکھنا نہیں چاہتے ، یہ استفہامِ انکاری ہے ۔ اِلَّا السَّاعَةَ ؛ مگر روزِ قیامت کو ۔ اَنْ تَاْتِيَهُمْ ؛ کہ ان کے پاس آجائے ۔ بَغْتَةً ؛ دفعتہً ۔ ناگہاں طور سے ۔ فَقَدْ جَآءَ ؛ پھر حالانکہ آچکی ہیں ۔ اَشْرَاطُهَا ؛ اس کی علامتیں ، نشانیاں ۔ فَاَنّٰى لَهُمْ ؛ پھر کہاں سے ہوگا ۔ پھر جب قیامت آجائے گی تو ان کو کیا فائدہ ہوگا ۔ اَنّٰى لَهُمْ ؛ خبر مقدم ہے اور ذِكْرٰىهُمْ ؛ مُبتدأ موخر ہے ۔ اِذَا جَآءَتْهُمْ ؛ جب ان کے پاس آ ہی جائے گی ۔ ذِكْرٰىهُمْ ؛ اُن کو نصیحت ۔ پھر جب اُن کے سامنے قیامت آجائے گی تو نصیحت لینا اور سمجھنا کہاں سے میسر ہوگا اور کیا فائدہ دے گا ۔

ترجمہ :- تو کیا یہ لوگ اٹل گھڑی (یعنی قیامت) کے منتظر ہیں کہ اُن کے پاس ناگہاں آجائے حالانکہ ان کے پاس قیامت کی نشانیاں آچکی ہیں ۔ پھر جب قیامت آجائے گی تو نصیحت سے ان کو کیا فائدہ ہوگا ۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ

وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع ۲ ۸ ۲

فَاعْلَمْ ؛ پھر اے پیغمبر! تم یقین کرو ۔ جان لو ۔ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ؛ کہ بجز اللہ کے کوئی اور معبودِ برحق نہیں ۔ ہماری عادت ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے سے پہلے ۔ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ ؛ پڑھ لیتے ہیں تا کہ ہمارا یہ پڑھنا تحتِ امر ہوجائے اور قرب فرائض میں داخل ہوجائے گا ۔ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ ؛ اور بہ حیثیت گنہگار کے اپنے گناہ کے لئے مغفرت چاہو ۔ کیونکہ ان کا استغفار بھی جب تک تم دُعا نہ کرو نا قابلِ قبول ہے ۔ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؛ اور مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لئے ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ ؛ اور اللہ جانتا ہے تمہارے چلنے پھرنے کو ۔ وَمَثْوٰىكُمْ ؛ اور تمہارے ٹھیرنے کی جگہ کو ۔ تمہارے خیالات بدلنے کو ، عوالم بدلنے کو ۔ تمہارے اصلی مقام کو ۔

ترجمہ :- (پیارے پیغمبر!) تم لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر یقین رکھو (اللہ کے سوا کسی کو معبود نہ سمجھو) ۔ اپنے اور مسلمان مَردوں اور عورتوں کے گناہوں کے لئے مغفرت چاہو (بخشش مانگو) اور اللہ باخبر ہے تمہارے چلنے پھرنے رہنے سہنے سے ۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ

رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اور ایماندار لوگ کہتے ہیں ۔ لَوْلَا نُزِّلَتْ ؛ کیوں نہیں اُتاری گئی ۔ لَوْلَا ؛ اور لَوْمَا ؛ ایسے کلمے ہیں جو شوق دلانے کے وقت کہے جاتے ہیں ۔ سُوْرَةٌ ؛ کوئی نئی سورت ۔ فَاِذَا اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ ؛ پھر جب سورت اُتاری جاتی ہے ۔ مُحْكَمَةٌ ؛ جس میں صریح حکم ہو ۔ صاف صاف حکم دیا گیا ہو ۔ وَذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ؛ اور جس سورت میں جہاد اور جنگ کا ذکر کیا گیا ہو ۔ رَاَيْتَ ؛ تو تم دیکھو گے ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ ان لوگوں کو ۔ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ ؛ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری یا دل کی کمزوری ہو ۔ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ ؛ تو ڈر کے مارے تمہاری طرف ایسا دیکھتے ہیں جیسا کہ ۔ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ ؛ ایسے شخص کا دیکھنا جس پر غشی اور بے ہوشی طاری ہو رہی ہو ۔ مِنَ الْمَوْتِ ؛ موت سے ۔ فَاَوْلٰى لَهُمْ ؛ پھر افسوس ہے ان پر یہ ان کی بدنصیبی ہے ۔ ایسوں کا مرنا ہی بہتر ہے ، تباہ ہونا ہی مناسب ہے ۔ اَوْلٰى لَهُمْ ؛ ایک محاورہ ہے جو اظہارِ ناخوشی کے وقت کہا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- اور ایماندار لوگ کہتے ہیں ۔ کیوں (نئی) سورت نہیں اُتاری گئی (یعنی جہاد و جنگ کی) پھر جب محکم اور صاف صاف سورت نازل ہوتی ہے اور اس میں جہاد و جنگ کا ذکر ہوتا ہے تو تم دیکھو گے کہ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے (وہ ہول دِلے ہیں ، ضعیف القلب ہیں) وہ تمہاری طرف ایسا دیکھتے ہیں ، جیسے اس شخص کا دیکھنا جس پر موت کی بے ہوشی چھا رہی ہو ۔ ان لوگوں پر افسوس ہے ۔

طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۫ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۫ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾

طَاعَةٌ ؛ پیغمبر کی اطاعت ضروری ہے ۔ وَقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ؛ اور مناسب جواب دینا سب کا فرض ہے ۔ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ؛ پھر جب بات پختہ ہو جائے اور جنگ کا وقت آ جائے ۔ اور لڑائی ٹھن جائے ۔ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ ؛ پس اگر یہ اللہ کے پاس راست باز ثابت ہوتے ۔ اس کے سامنے سچے ٹھہرتے ۔ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؛ تو ان کے لئے مناسب تھا ، بہتر تھا ۔

ترجمہ :- پیغمبر کے احکام واجب الاطاعت ہیں ۔ اور ایک معقول و مناسب بات ہے ۔ پھر جب لڑائی ٹھن جائے ۔ اگر یہ لوگ اللہ کے پاس راست باز ثابت ہوتے تو اُن کے لئے بھلا تھا ۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾

فَهَلْ عَسَيْتُمْ ؛ تو کیا اس کے قریب نہیں ہو ۔ کیا تم سے بعید ہے ۔ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ ؛ اگر تم حاکم ہو ۔ والی ہو حکمت و

ولایت تم کو مل جائے ۔ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ؛ کہ زمین میں فساد مچاؤ ۔ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ؛ اور ناتہ توڑو ۔ صلہ رحمی چھوڑو، قرابت سے قطع تعلق کرو ۔

ترجمہ :- پھر کیا یہ تم سے بعید ہے (نہیں بالکل ممکن اور قریب ہے) کہ اگر تم حاکم اور والی بن جاؤ تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور رشتوں اور قرابتیوں کا پاس نہ کرو (ناتہ توڑو قرابت چھوڑو) ۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ ؛ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ۔ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؛ خدا نے لعنت کی ہے لعنت ایسی چھائی ہوئی ہے ۔ فَاَصَمَّهُمْ ؛ پھر ان کو بہرہ کر دیا ۔ اب حق بات ان کو سنائی نہیں دیتی ۔ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ ؛ اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا اور حق چیز ان کو دکھائی نہیں دیتی ۔

ترجمہ :- یہ وہ لوگ ہیں کہ خدا نے ان پر لعنت کر دی ہے ۔ پس ان کو بہرہ کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ۔ (نہ یہ حق سنتے ہیں اور نہ حق چیز کو دیکھتے ہیں) ۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ ؛ کیا یہ سوچتے نہیں ؟ غور نہیں کرتے ، انجام پر نظر نہیں ڈالتے ، تدبر نہیں کرتے ۔ اَلْقُرْاٰنَ ؛ قرآن پر ۔ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ؛ یا ان کے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں ، تالے پڑ گئے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ قرآن پر غور و تدبر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۭ وَاَمْلٰى لَهُمْ ﴿۲۵﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا ؛ یقیناً جو پھر گئے ہیں ۔ واپس ہو گئے ہیں ۔ ہٹ گئے ہیں ۔ عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ ؛ اپنی پیٹھوں پر ۔ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ ؛ بعد اس کے کہ واضح ہو چکا ۔ لَهُمُ الْهُدٰى ؛ ان کے لئے ہدایت کا راستہ ۔ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؛ شیطان نے ان کو اچھا دکھایا ۔ خوب چکمہ دیا ۔ وَاَمْلٰى لَهُمْ ؛ اور ان کو ڈھیل دلائی ۔ دُور کی سُجھائی ۔

ترجمہ :- یقیناً جو لوگ اپنی پشت پھیر کر ہٹ گئے بعد اس کے کہ ان کو صاف صاف ہدایت ہو چکی تھی ۔ شیطان نے ان کو دھوکہ دیا ۔ اور ان کو ڈھیل دلائی (لمبے لمبے وعدے کئے ۔ مرنے کو بعید سمجھا) ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾

ذٰلِکَ ؛ یہ اس سبب سے ہے ۔ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا ؛ کہ انھوں نے کہا ۔ لِلَّذِیْنَ کَرِھُوْا ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے کراہت کی ۔ ناخوش رہے ، ناپسند کرتے تھے ۔ مَانَزَّلَ اللّٰہُ ؛ اس چیز کو جس کو خدا نے نازل کیا تھا ۔ اس کے احکام کو ، پیغمبر کو ، قرآن کو ۔ کیا کہتے تھے ؟ سَنُطِیْعُکُمْ ؛ ہم تمہاری اطاعت کریں گے ، تمہاری بات مان لیں گے ۔ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ؛ بعض امور میں ۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے ۔ اِسْرَارَھُمْ ؛ ان کے اسرار کو ، رازوں کو ۔ ان کے دلی خیالات کو ۔ ان کے آہستہ بات کرنے کو ۔ ان کی پوشیدہ باتوں کو ، پوشیدہ خیالات کو ۔

ترجمہ :- یہ سب اس لئے ہوا ہے کہ انھوں نے کہا ، ان لوگوں کو جو خدا نے نازل کیا تھا اس سے (قرآن اور احکام سے) کراہت کرتے تھے (ان کو ناپسند تھے) ہم تمہارے بعض امور کو مان لیں گے اور ان کی اطاعت کریں گے ۔ مگر خدائے تعالیٰ اُن کی خفیہ باتوں کو خوب جانتا ہے ۔

ان نافرمانیوں کا انجام کیا ہوگا ؟ اور ان کا کیا حشر ہوگا ؟

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۲۷

فَکَیْفَ ؛ پھر ان کا کیا حال ہوگا ۔ اِذَا تَوَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ؛ جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے ۔ اور ان کی وفات ہوجائے گی ۔ یَضْرِبُوْنَ وُجُوْھَھُمْ ؛ ان کے منہ اور چہروں پر مارتے ہوں گے ۔ طمانچے مارتے ہوں گے ۔ گرزوں سے مارتے ہوں گے ۔ وَاَدْبَارَھُمْ ؛ اور ان کی پیٹھوں پر ۔ ان کی پشتوں پر ۔

ترجمہ :- (ان نافرمانیوں سے) ان کا کیا حال ہوگا جب کہ فرشتے ان کی روح قبض کرلیں گے اور ان کے چہروں اور پیٹھوں پر (گرزوں سے) مارتے ہوں گے (ڈنڈے رسید کرتے ہوں گے) ۔

ع ۳ ۹ ۷ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَكَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۲۸

ذٰلِکَ ؛ یہ اس وجہ سے ہے ۔ بِاَنَّھُمُ اتَّبَعُوْا ؛ کہ انھوں نے اتباع کی ، پیروی کی ۔ مَآ اَسْخَطَ اللّٰہَ ؛ ایسی چیزوں کی جس نے خدا کو ناخوش کردیا ۔ وَکَرِھُوْا ؛ اور خدا کی رضا مندی کو مکروہ سمجھا اور اس سے نفرت کی ۔ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَھُمْ ؛ پس خدا نے بھی ان کے اعمال کو کالعدم کردیا ، اکارت اور غارت کردیا ، ملیا میٹ کردیا ۔

ترجمہ :- یہ اس سبب سے ہے کہ یہ لوگ ایسے طریقے پر چلتے تھے جو خدا کو ناخوش کردے اور انھوں نے خدا کی رضا مندی سے کراہت کی ۔ لہذا خدا نے بھی ان کے اعمال کو اکارت و غارت کردیا ۔

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ۲۹

اَمْ حَسِبَ ؛ کیا گمان کرتے ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ ؛ وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے ، ان کے دلوں کو روگ لگ گیا ہے ۔ مرضِ نفاق ہے ۔ اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰہُ ؛ کہ خدا نہ نکالے گا ۔ ظاہر و فاش نہ کردے گا ۔ اَضْغَانَھُمْ ؛ ان کی بدنیتی اور دلی عداوتوں کو ۔

ترجمہ :- کیا وہ لوگ جن کے دلوں کو روگ لگ گیا ہے (ان کا دل بیمار ہے) گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی بدنیتی اور دلی عداوتوں کو ظاہر نہ کرے گا ۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَاَرَیْنٰکَھُمْ فَلَعَرَفْتَھُمْ بِسِیْمٰھُمْ ؕ وَلَتَعْرِفَنَّھُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اَعْمَالَکُمْ ﴿۳۰﴾

وَلَوْنَشَآءُ ؛ اور اگر ہم چاہتے ۔ لَاَرَیْنٰکَھُمْ ؛ تو ہم تمہیں یقیناً ان لوگوں کے حال سے واقف کرادیتے ۔ فَلَعَرَفْتَھُمْ ؛ مگر تم تو تاڑ گئے ہیں ، پہچان گئے ہیں ۔ بِسِیْمٰھُمْ ؛ ان کی پیشانیوں سے ۔ ان کی چین پیشانی سے تم کو معلوم ہو چکا ہے ۔ وَلَتَعْرِفَنَّھُمْ ؛ اور تم جان لوگے ۔ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؛ ان کی بات کی طرز سے ۔ ان کے اندازِ گفتگو سے ۔ ان کے چبا چبا کر بات کرنے سے ۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اَعْمَالَکُمْ ؛ اور اللہ تم سب کے اعمال کو خوب جانتا ہے ۔

ترجمہ :- اور اگر ہم چاہتے تو تمہیں ان لوگوں کے حال سے واقف کرادیتے تاہم تم ان کو خود سمجھ چکے ہو ان کی چین پیشانی سے (ان کی ترش روئی سے) اور تم ضرور پہچان لوگے ان کے طرزِ گفتار سے اور اللہ تم سب کے اعمال کو خوب جانتا ہے ۔

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰھِدِیْنَ مِنْکُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ ۙ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَکُمْ ﴿۳۱﴾

وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ ؛ اور ہم تم کو ضرور مبتلائے آفات کریں گے ۔ ہم تمہارا امتحان لیں گے ۔ تمہاری آزمائش ہوگی ۔ کھرے کھوٹے کی تمیز ہوگی ۔ حَتّٰی نَعْلَمَ ؛ یہاں تک کہ ہم ممتاز کردیں گے ۔ سب کو معلوم ہوجائے گا ۔ اَلْمُجٰھِدِیْنَ مِنْکُمْ ؛ تم میں سے کون ہیں جہاد کرنے والے ۔ وَالصّٰبِرِیْنَ ؛ اور کون ہیں صبر کرنے والے جنگ کی سختی پر ۔ یہاں تک کہ مجاہدین غیر مجاہدین سے ممتاز ہوجائیں گے سختیوں پر ۔ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَکُمْ ؛ اور تمہاری خبروں اور حالات کا بھی امتحان لیں گے ۔ جانچ پڑتال کریں گے ۔ نَبْلُوَا میں جمع کا الف ہے اس لئے ملفوظ ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم ضرور تمہاری آزمایش کریں گے (تمہارا امتحان لیں گے) یہاں تک کہ مجاہدین اور صابرین کو دوسروں سے ممتاز کرلیں گے ۔ اور تمہاری خبروں اور حالات کی بھی آزمایش کریں گے ۔

اللہ تعالیٰ کا علم تین قسم کا ہے

صاحبو! اللہ تعالیٰ کا علم تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک علم ذاتی۔ اس مرتبہ میں خدا خود ہی عالم ہے، خود ہی علم ہے، خود ہی معلوم ہے۔ دوسرا پیدا کرنے کے لئے جاننا ہے۔ ایک شئے کو دوسری شئے سے ممتاز کرنا۔ اس کو علمِ فعلی کہتے ہیں۔ تیسرا پیدا کرنے کے بعد جاننا یہ علم انفعالی کہلاتا ہے علم انفعالی علم فعلی کا تابع رہتا ہے۔ خدا جیسا جانتا ہے ویسا ہی پیدا بھی کرتا ہے اور وہ چیز ویسی ہی رہتی ہے۔ خدا جانتا تھا کچھ، اور پیدا ہوگیا کچھ، یہ ممکن نہیں۔ علم میں اشیاء اور حقائق کا ایک دوسرے سے ممتاز ہونا الگ بات ہے اور خارج میں ممتاز ہونا جدا بات۔

یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر اور اپنے خلیفہ کے فعل کو اپنی طرف منسوب کرلیتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نَعْلَمَ سے مُراد عامۃ الناس ہے۔ خدائے تعالیٰ کلیات کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدٰی لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْـًٔا وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ یقیناً جن لوگوں نے کفر کیا۔ کفّار، منکرین۔ وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؛ اور دوسروں کو راہِ خدا سے روکا۔ وَشَآقُّوا الرَّسُوْلَ ؛ اور رسول کی مخالفت کی۔ اور ان سے پھٹے پھٹے رہے۔ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ ؛ بعد اس کے کہ ان کو صاف صاف معلوم ہو چکا تھا۔ اَلْهُدٰی ؛ سیدھا راستہ، ہدایت۔ اس سے کیا ہوتا ہے؟ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْـًٔا ؛ وہ خدا کو کچھ بھی ضرر نہیں دے سکتے۔ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ؛ اور عنقریب اللہ ان کی کاروائیوں کو غارت اور اکارت کردے گا۔ ان کے اعمال کو کالعدم کردے گا۔ ملیامیٹ کردے گا۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ منکر ہوئے اور جن لوگوں نے راہِ خدا سے (لوگوں کو) روکا اور پیغمبر سے جُدائی اختیار کی بعد اس کے کہ ان کے سامنے ہدایت کا راستہ کھلا ہوا تھا۔ یہ تو خدا کو کچھ ضرر نہیں دے سکتے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو (ان کی کوششوں کو) ملیامیٹ کردے گا (نیست و نابود کردے گا)۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَکُمْ ﴿۳۳﴾

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ؛ اللہ کی اطاعت کرو اور پیغمبر کی بھی۔ وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَکُمْ ؛ اور ناحق ناروا مخالفت سے اپنے اعمال کو برباد نہ کرو۔ باطل نہ کرو۔

ترجمہ :- اے مسلمانو! اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے تمام اعمال کو باطل اور بے کار نہ کرو۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ﴿٣٤﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا ۔ وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ اور راہِ خدا سے دوسروں کو روکا ۔ ثُمَّ مَاتُوْا ؛ پھر مرگئے ۔ وَهُمْ كُفَّارٌ ؛ بحالیکہ وہ کافر ہی تھے ۔ فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؛ تو اللہ ان کو ہرگز اپنے دامنِ رحمت میں نہ چھپائے گا ۔ ان کے گناہوں کی مغفرت نہ کرے گا ۔

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور (دوسرے لوگوں کو) راہِ خدا سے روکا پھر مرے اور کافر ہی مرے تو اللہ ان کے گناہوں کی مغفرت نہ کرے گا (انھیں کبھی نہ بخشے گا) ۔

فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلْمِ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ وَاللَّهُ مَعَكُمْ وَلَن يَتِرَكُمْ أَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾

فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْآ ؛ پس اب تم جنگ کرنے میں وہن یعنی سُستی نہ کرو ۔ اور نہ بُلاؤ ان مخالفین کو ۔ اِلَى السَّلْمِ ؛ صلح و آشتی کی طرف ۔ ڈر کر صُلح کی دعوت نہ دو ۔ نہ بُلاؤ ۔ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ؛ اور تم ہی غالب رہوگے ۔ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ ؛ اور اللہ تمہارے ساتھ ہے ۔ وَلَنْ یَّتِرَكُمْ ۔ وَتَرَ ۔ یَتِرُ ۔ وَتْرًا ؛ کمی کرنا ۔ اور ہرگز کمی نہ کرے گا ۔ نہ چھین لے گا ۔ اَعْمَالَكُمْ ؛ تمہارے کاموں کو، تمہارے اعمال کو ۔

ترجمہ :- (پس مسلمانو !) اب تم جنگ کرنے میں سُستی نہ کرو اور (ڈر کر) ان کو صلح کی طرف نہ بُلاؤ کیونکہ تم ہی غالب رہوگے اور اللہ تو تمہارے ساتھ ہی ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو ضائع نہ کرے گا ۔

إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا يُؤْتِكُمْ أُجُورَكُمْ وَلَا يَسْأَلْكُمْ أَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾

اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ؛ یہ دنیا کی زندگی صرف ۔ لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؛ لہو ولعب ہے، کھیل تماشا ہے ۔ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا ؛ اور اگر تم ایمان رکھو ۔ وَتَتَّقُوْا ؛ اور تقویٰ اختیار کرو، پرہیزگار بنو ۔ یُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ ؛ تو تم کو تمہارے اعمال کا بدلہ اور اجر عطا کرے گا ۔ وَلَا یَسْئَلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ؛ اور تم سے تمہارا مال طلب نہ کرے گا ۔

ترجمہ :- بے شک دنیا کی زندگی صرف کھیل تماشہ ہے (لہو ولعب کے سوا کچھ نہیں ہے) اگر تم ایمان اور تقویٰ اختیار کرو تو تم کو تمہارے اعمال کا اجر دے گا اور تم سے (کچھ نہ مانگے گا) تمہارے مال کا سوال نہ کرے گا ۔

إِن يَسْأَلْكُمُوهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوا وَيُخْرِجْ أَضْغَانَكُمْ ﴿٣٧﴾

اِنْ یَّسْئَلْكُمُوْهَا ؛ اگر تم سے وہ تمہارے مالوں کے متعلق سوال کرے گا ۔ فَیُحْفِكُمْ ؛ حفوٌ ۔ تنگی ۔ تو تم کو بڑی تنگی

اور سختی ہوگی ۔ تَبْخَلُوْا ؛ اور تم بخل کرنے لگو گے ۔ وَيُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ ؛ اور خدا تمہاری بدنیتی کو ظاہر کرتا جائے گا ، نکالتا جائے گا ۔

ترجمہ :- خدا اگر تم سے تمہارے مال کا سوال کرے تو تم پر بڑی سختی ہوگی اور تم بخل اور تنگ دلی دکھاؤ گے اور خدا تمہاری بدنیتی ظاہر کرے گا ۔

هَآ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ﴿۳۸﴾ ع ۴/۱۰ ۸

هَآ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ ؛ ہاں ۔ ہاں ۔ تم وہ لوگ ہو ۔ تُدْعَوْنَ ؛ بُلائے جاتے ہو ۔ لِتُنْفِقُوْا ؛ کہ صرف کرو ، خرچ کرو ، دو ، اِنفاق کرو ۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ؛ تو تم میں سے بعض تو بخل کو اختیار کریں گے ۔ وَمَنْ يَّبْخَلْ ؛ اور جو بخل کرے گا ۔ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ؛ سو اس کے سوا نہیں کہ وہ اپنے آپ سے بخل کر رہا ہے ۔ اس بخل کا نتیجہ خود اس کے لئے بُرا ہے ۔ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ ؛ اور اللہ ہی غنی ہے ۔ بے پروا ہے ۔ کسی کا محتاج نہیں وہ سب کا محتاج الیہ ہے ۔ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ؛ اور تم فقیر ہو ۔ محتاج ہو ۔ سراپا احتیاج ہو ۔ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا ؛ اور اگر تم نے روگردانی کی ۔ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ؛ تو بدل دے گا تمہاری جگہ دوسری قوم کو ۔ دوسرے لوگوں کو پیدا کردے گا ۔ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ؛ پھر وہ نہ ہوں گے تمہاری طرح منحوس ۔ مکھی چوس ۔ تنگ دل ۔ بخیل ۔

ترجمہ :- ہاں ! ہاں ! تم ایسے لوگ ہو کہ اگر تم کو اس لئے بُلائیں کہ راہِ خدا میں کچھ دو تو تم میں سے بعض تو بخل کو اختیار کریں گے اور جو بخل کرے گا اپنے آپ سے بخل کرے گا (اس بخل کا اثر خود اس پر پڑے گا) اور اللہ (کو کسی کی حاجت نہیں) وہ بے پروا ہے اور فقیر ہو تو تم ہو (محتاج ہو ۔ خدا ہرگز محتاج نہیں) ۔ اور اگر تم (پیغمبر سے) روگردانی اختیار کرو تو تمہارے عوض ایک دوسری قوم کو اللہ بدل دے گا (اور لوگوں کو پیدا کردے گا) جو تمہاری طرح (منحوس) نہ ہوں گے (بخیل نہ ہوں گے) ۔

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ الفتح مدینہ میں نازل ہوئی اس میں انتیس (۲۹) آیتیں اور چار (۴) رکوع ہیں ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ۙ﴿۱﴾

اِنَّا ؛ بے شک ہم نے ۔ فَتَحۡنَا لَکَ ؛ تمہارے لئے فتح کیا ۔ تم کو فتح دی ۔ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ؛ کھلی اور واضح فتح ۔

قدیم زمانہ میں اور حال حال تک بھی لوگ قلعے میں بیٹھ کر دروازوں کو قفل لگا لیتے اپنی حفاظت کرتے ۔ جو غالب ہوتا اس کے سامنے قلعہ کے دروازے کھلائے جاتے تو غالب کو فاتح ، مغلوب کو مفتوح اور غلبہ کو فتح کہتے ۔ علمی انکشافات کو بھی فتح سے تعبیر کیا جاتا ہے ۔ بعض لوگوں نے لکھا ہے فیصلہ اور تصفیہ ہو جانے کو بھی فتح کہتے ہیں بہرحال اس کے کئی معنی ہیں ۔

ترجمہ :- ’’ ہم نے تم کو واضح اور کھلی ہوئی فتح عطا کی ‘‘ ۔

قریش کو بڑا زعم تھا کہ مکہ کسی سے فتح ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ خدا نے اصحابِ فیل کو جب کہ وہ مکہ پر حملہ کر رہے تھے ابابیل (یعنی پرندوں) کی مختلف جماعتوں کی مدد سے ان کو شکست دی ۔ انھیں کیا خبر یہاں کوئی غیر نہیں آ رہا ہے ، خود شہر مکہ کا رہنے والا ، جس کو انھوں نے ظلم و ستم کر کے نکالا تھا پھر اپنے مولد اور وطن میں داخل ہو رہا ہے ۔

صاحبو ! اتنا اہم شہر فتح ہو گیا اور کسی غلط فہمی سے ، بغیر حضرتؐ کے حکم کے کُل (۱۷) سترہ آدمی مارے گئے ۔ یہ فتح مبین نہیں تو اور کیا ہے عام طور سے غنڈہ گردی ہوتی ہے ۔ سینکڑوں آدمی مارے جاتے ہیں ۔ رحمۃ للعالمین کی رحمت دیکھو ! جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے اسے امن ۔ جو مسجدِ حرام میں پناہ لے اُسے امن ۔ جو گھروں کے دروازے بند کر لیں اُن کو امن ۔ جو ہتھیار ڈال دے اُس کو اَمن ۔ اخر رحمۃ للعالمین نے کیا کِیا ۔ مکہ ، مکہ والوں کو مبارک اور خود مدینہ شریف کو واپس ۔ تاریخ کیا ایسی مثال بتا سکتی ہے ؟ نہیں ! ہرگز نہیں ۔

لِّیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعۡمَتَہٗ عَلَیۡکَ وَ یَہۡدِیَکَ صِرَاطًا مُّسۡتَقِیۡمًا ۙ﴿۲﴾

لِیَغۡفِرَ لَکَ اللّٰہُ ؛ تا کہ اللہ تمہارے لئے مغفرت اور بخشش عطا کرے ۔ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِکَ ؛ جو تمہارے پہلے گناہ تھے ۔ وَمَا تَاَخَّرَ ؛ اور تمہارے پچھلے گناہ ۔

صاحبو ! پیغمبر تو معصوم ہوتا ہے اور بے گناہ ہوتا ہے ۔ پھر ان کے اگلے پچھلے گناہ کی معافی کے کیا معنی ۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب فوجی سپاہیوں میں سے کوئی غلطی کرتا ہے تو سردار لشکر کو معافی چاہنا پڑتا ہے اور سپاہی کی خطا کو ایسا بیان کرتا ہے گویا اس کی خطا ہے ۔

صاحبو ! اُمت گناہ کرتی ہے اور رسولِ خدا ﷺ اللہ کے سامنے معافی چاہتے ہیں ۔ پادشاہ ہرکس و ناکس کو مخاطب

رسول کے لئے خطاؤں کی معافی کی تشریح

نہیں کرتا۔ کچھ کہنا ہوتا ہے وزیر اعظم سے کہتا ہے۔ اور پادشاہ کے پاس عذر کرنے والا وزیر اعظم ہوتا ہے نہ کہ معمولی شخص۔ ایک اور بات یاد رکھو! کہ رسولِ خداﷺ کے مراتب ہر آن، ہر لحظہ روبہ ترقی ہیں۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؛ حضرتؐ اپنی گزشتہ حالت کو موجودہ ترقی کی حالت کے سامنے ایک گناہ سمجھتے ہیں، اپنا قصور سمجھتے ہیں۔ حالانکہ طبعی طور سے اس وقت کے اقتضاء کے مطابق اتنا ہی ہوسکتا تھا نیز انسانیت کی راہ سے انسان سے مختلف قسم کے گناہ ممکن ہیں، ان امکاناتِ گناہ کے موجود نہ ہونے کو معافی کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ بہرحال گناہ کو آنحضرتؐ تک پہنچنے نہ دینے کو مغفرت سے (یعنی ڈھانپ لینے سے) تعبیر فرمایا۔ پیغمبر سے گناہ کا سرزد ہونا ممکن نہیں، انسانیت کی راہ سے جو ممکن ہے اُن کے ظاہر ہونے کو روکا جا رہا ہے۔ اس کے روکے جانے کو بھی معافی سے تعبیر کرتے ہیں۔

صاحبو! ایک حدیث بیان کی گئی ہے جس میں حشر کے واقعہ کو بیان کیا گیا ہے کہ لوگ شفاعت کے لئے آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور وہ اپنا ایک قصور بیان کریں گے اور فرمائیں گے کہ میں شفاعت کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ پھر نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور وہ بھی اپنا ایک قصور بیان کر کے خود کو شفاعت کے قابل نہیں سمجھیں گے۔ پھر لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور وہ فرمائیں گے کہ میں نے تین جھوٹ کہے ہیں، میں بھی دربارِ الٰہی میں شفاعت نہیں کرسکتا۔ پھر موسٰی علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی اپنا ایک قصور بیان کر کے اپنے آپ کو ناقابلِ شفاعت بتائیں گے۔ پھر عیسٰی علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور وہ اپنا کوئی گناہ بیان نہیں فرمائیں گے اور تمام لوگوں کو ہدایت کریں گے کہ محمد رسول اللہﷺ کے پاس جاؤ آج ان کے شفاعت فرمانے کا دن ہے۔

اس حدیث کو سُن کر حضرت امام اعظم نعمان کوفی نے فرمایا کہ تمام پیغمبر بے گناہ ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ نہیں کہے راوی نے ایک جھوٹ کہا۔

میرے پاس پیغمبر کو جھوٹا کہنے سے راوی کو جھوٹا کہنا آسان ہے کیونکہ پیغمبر معصوم ہوتا ہے۔ لوگ راوی کو جھوٹا سمجھنے سے ڈرتے ہیں اور پیغمبر کو جو معصوم ہوتا ہے جھوٹا سمجھنے پر جری ہوتے ہیں۔ یہ عیسائیوں کی کارروائی ہے اس لئے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ ''تمام پیغمبروں نے گناہ کیا صرف عیسٰی علیہ السلام نے گناہ نہیں کیا۔ اس لئے اس کا اظہار نہیں فرمایا''۔

وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ ؛ اور تاکہ تم پر اپنی نعمت کو پورا کرے تم کو بے مثال کمال عطا کرے۔ پوری نعمت کس طرح عطا کی گئی۔ قرآن میں اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔ اور یاد کرو، خیال کرو، خیال رکھو، جب کہ اللہ نے پیغمبروں سے عہد و میثاق لیا کہ میں نے تم کو کتاب و حکمت سے سرفراز کیا، پھر جب ایسا رسول آجائے جو ان تمام ادیان اور احکام کو جو تمہارے پاس ہیں اور جن کی وہ پیغمبر تصدیق کرتا ہے تو تم کو چاہیئے کہ اُس پر ایمان لائیں اور اس کی مدد کریں''۔ اس سے کیا ثابت ہو رہا ہے؟ اس سے تو یہی ثابت ہو رہا ہے کہ تمام پیغمبروں کے مذاہب وقتی تھے، محمد رسول اللہﷺ کے آنے کے بعد سب کے دین ختم ہوگئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ دینِ اسلام تمام ادیان کا ناسخ ہے۔ رسولِ خداﷺ فرماتے ہیں کہ'' موسٰی اگر اس وقت زندہ ہوتے تو ان کے لئے میری پیروی کے بجائے اپنے مذہب پر برقرار رہنے کی گنجائش نہ تھی''۔ حضرت رسولِ خداﷺ کے زمانہ سے پہلے جو پیغمبر آتا خاص قوم کے واسطے آتا۔ عیسٰی علیہ السلام فرماتے ہیں'' میں کوئی نیا مذہب لے کر نہیں آیا ہوں بلکہ

موسٰی کی پریشان بھیڑوں کو جمع کرنے کے لئے آیا ہوں''۔ کسی شخص نے جو اسرائیلی نہ تھا ایک مسئلہ عیسٰی علیہ السلام سے پوچھا تو آپ نے فرمایا'' میں بیٹوں کی روٹی کتوں کے سامنے نہیں ڈالتا''۔ موسٰی علیہ السلام کی خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور موسٰی علیہ السلام نے اپنا نام بتایا تو خضر علیہ السلام نے کہا'' کیا بنی اسرائیل کے موسٰی ؟ موسٰی علیہ السلام نے فرمایا'' جی ہاں'' صرف رسولِ خدا محمد مصطفٰے ﷺ کا دین ہی کافۃ الناس کے لئے ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔'' ہم نے تمہیں نہیں بھیجا، مگر تمام لوگوں کو بشارت دینے اور ان کو ڈرانے''۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے'' محمد تم لوگوں میں سے کسی مَرد کے باپ نہیں ہیں'' مگر تم رسول اللہ اور خاتم الانبیاء ہو''۔

ایک اور جگہ فرماتا ہے'' ہم نے تم کو رحمتہ للعالمین بنا کر بھیجا'' (تمہارا فیض کسی زمانے کسی ملک کسی قوم سے خاص نہیں)۔

اسلام میں محمدؐ رسول اللہ کی تعلیم میں تمام اُصولی باتیں موجود ہیں یہ ہمہ گیری کسی اور مذہب میں نہیں ہے، اب جو آئے گا۔ دینِ مجتہد ہوگا۔ بعض نادان دعویٰ نبوت بھی کریں گے اور حدودِ اسلام سے تجاوز بھی کریں گے وہ دجّال ہیں مکار ہیں۔ حضرت ﷺ فرماتے ہیں'' لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ''۔ چونکہ حضرت خاتم النبیین ہیں ان کے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ اب تک بیسیوں نے پیغمبری کا دعویٰ کیا مگر کامیابی کسی کو نہیں ہوئی۔ ہماری زمانے میں بھی کئی دجّال پیدا ہوئے۔ اور اس وقت بھی کئی ہیں۔ بعض نادان مساواتِ خاتم النبیین کے مدعی ہیں۔ ختمِ نبوت کے بعد، کس کو پیغمبری نصیب ہوسکتی ہے؟ ان کا مرتبہ مل سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:'' وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ''۔ (محمدؐ) تم پر اللہ کا فضل بہت ہے''۔ اللہ کے فضل میں کون ان کا مساوی ہوسکتا ہے؟

صاحبو! میں چند امور کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، ابراہیم علیہ السلام نے اسمٰعیل علیہ السلام کے لئے بھی دُعا کی، اور اسحاق علیہ السلام کے لئے بھی۔ اسحاق علیہ السلام کے لئے جو دُعا کی گئی تھی اس کے اثر سے بہت سے پیغمبر ہوئے۔

اسمٰعیل علیہ السلام کے لئے جو دُعا کی گئی تھی اس سے کون پیدا ہوئے؟ ہٹ دھرمی چھوڑو، اپنی آنکھوں پر سے پٹی ہٹاؤ تم کو معلوم ہوجائے گا کہ اسمٰعیل علیہ السلام کی دُعا کے مستحق محمد رسول اللہ احمد مجتبٰی ہیں۔

ہم نے اس سے پہلے بیان کیا ہے کہ تمام پیغمبر خاص خاص قوموں اور خاص خاص ملکوں اور محدود زمانہ کے لئے تھے اس لئے اُن کے معجزے بھی محدود زمانہ کے لئے تھے جن کے دیکھنے والے اس وقت نہیں ہیں۔ محمدؐ رسول اللہ کا مذہب دائم قائم ہے۔ وہ خاتم النبیین ہیں ان کے بعد کوئی پیغمبر نہیں، ان کا دین قیامت تک رہے گا۔ محمد رسول اللہ ﷺ سے ہزاروں معجزے ظاہر ہوئے۔ لگن میں ہاتھ رکھ دیا تو پانی بلبلے دے کر نکلنے لگا۔ یہ نیست سے ہست کرنا ہے۔ سوکھے تھن والی بکری کا دودھ نچوڑلیا، یہ بھی نیست سے ہست کرنا ہوگا۔ سینے سے لگایا تو کافر مسلمان ہوگیا۔ یہ ہے ایک قسم کا احیاءِ مَوتٰی۔ خیر! سب سے بڑا اور عالی شان دائم قائم معجزہ قرآن شریف ہے۔ ادیب سمجھتے ہیں کہ قرآن کا اعجاز فصاحت و بلاغت ہے،

سیاست داں سمجھتے ہیں کہ قرآن کا معجزہ نظام اسلام کو پیدا کرنا ہے ۔ بعض کہتے ہیں ، غیب کی بات کہنا ، یعنی پیشگوئی قرآن کا معجزہ ہے ، بعض کہتے ہیں ، قرآن کی حفاظت معجزہ ہے ۔ بعض کہتے ہیں قرآن کا نغمہ معجزہ ہے جو سننے والے کے دل میں گھُس جاتا ہے ۔ اور میرے پاس جس فن کا ماہر قرآن پر غور کرے گا اُس کے سامنے قرآن معجزہ بن کر نکھرے گا ۔ جہاں کسی نے قرآن کو ہاتھ لگایا قرآن نے اس کو پکڑلیا ۔ اب لاکھ چھڑاؤ نہیں چھوٹ سکتا ۔ وہ ہاتھ سے گھُس کر دل میں پہنچ جائے گا ، کیسا ہی سرکش ہو اس کو رام کردے گا ، منہ سے اقرار نہ بھی کرے ، مگر اس کا ضمیر پکار اُٹھے گا کہ قرآن معجزہ ہے ، حق ہے ۔

تیرہ سو برس گزر گئے ایک لفظ کی کمی ہے نہ زیادتی ۔ ہزاروں ، لاکھوں حافظ تیرہ سو برس سے حفظ کرتے چلے آرہے ہیں ، اور قرآن اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاس تک بلا زیادت ونقصان موجود ۔ الفاظ کا تغیر تو کہاں ہوسکتا ہے ، مخارج اور صفاتِ حروف کی بھی حفاظت کی جارہی ہے ۔ یہ کام قراء کا ہے آسمانی کتابیں ہیں مگر عن فلاں ، عن فلاں ایک بھی نہیں ۔ یہ قرآن ہے ، محافظِ ایمان ہے اس میں بڑی جان ہے ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

وَیَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ؛ وَیَھْدِیَکَ ؛ اور تم کو بتلادے سیدھا راستہ ۔ ہدایت کے دو معنی ہیں ، راستہ دکھا دینا ، اور پتے بتادینا ، اس کو اِرَاءَۃُ الطَّرِیْقِ کہتے ہیں ۔ دوسرے معنی ہدایت کے یہ ہیں ، لے جاکر پہنچا دینا ۔ جس کو ایصال الی المطلوب کہتے ہیں ۔ صِرَاط ، راستہ ، صرط ، نگل گیا ۔ لَقَمٌ ؛ راستہ ، جو راستہ چلتا ہے تھوڑی دیر میں نظروں سے غائب ہوجاتا ہے گویا کہ راستہ نے اس کو نگل لیا ۔ مُسْتَقِیْمًا ؛ سیدھا ۔ خط مستقیم ایک ہوتا ہے اور منحنی خطوط ہزاروں ہوسکتے ہیں ۔ خط مستقیم ایک ہی ہوتا ہے اور سب سے چھوٹا ہوتا ہے اور خط منحنی بہت ہوتے ہیں اور خط مستقیم سے بڑے ہوتے ہیں ۔ صراطِ مستقیم اور مذہبِ حق ایک ہی ہوتا ہے اور چونکہ چھوٹا ہوتا ہے ۔ اس واسطہ اس کا طے کرنا آسان ہوتا ہے تمام مذاہبِ حق ایک ہی ہیں ، تمام پیغمبروں نے توحید کی تعلیم دی ہے ۔ یہ بات ظاہر ہے کہ چارمینار کو ایک انگریز دیکھتا ہے ، ایک ہندو دیکھتا ہے ، ایک پارسی دیکھتا ہے ، ایک مسلمان دیکھتا ہے تو اس کے متعلق جو صورت شکل بیان کرتا ہے ایک ہی ہوتی ہے ۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟ چارمینار سینکڑوں برس سے موجود وقائم ہے ۔ اس کو جو دیکھے گا ایک ہی بات کہے گا ۔ کیونکہ وہ تو اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے ۔ تمام پیغمبروں نے اللہ تعالیٰ سے متعلق جو کچھ فرمایا اس سے پیغمبر اور سچے مذہب والے کو کچھ اختلاف نہیں ۔ احکام ضرورتوں کے مطابق دیئے جاتے ہیں ۔ حالات بدل جاتے ہیں تو احکام بھی بدل جاتے ہیں ۔ مذاہب مختلفہ میں جو کچھ غلط فہمیاں پیدا ہورہی ہیں ان کو اسلام صاف کہہ رہا ہے اور حقیقت کے منہ پر سے نقاب اُٹھا رہا ہے ۔

ہندو مذہب کیا کہہ رہا ہے ؟

’’صرف بغیر دوسرے کے‘‘ (چاندو گیا اپانی مشت ۶ ـ ۲ ـ ۱)

’’اس وقت کوئی موجود تھا نہ معدوم ، وہ بذاتہ ’’حی‘‘ تھا ، اس کے سوا کچھ نہ تھا‘‘ (رگ وید)

مجوسی ۔ یعنی پارسی کیا کہتے ہیں ؟

’’وہ ازلی ابدی ہے ، نہ اس کا کوئی شریک ہے نہ اس کا ضد ہے نہ شبیہہ ، نہ باپ ، نہ ماں ، نہ بیوی بچے نہ مکان ، نہ وضع ، نہ جسم ، نہ کوئی مواد ، نہ رنگ ، نہ بو ، وہ ’’حی‘‘ ہے ۔ حکیم ہے ۔ قوی ہے ۔ خودمختار ہے ۔ حق وعدل ہے ۔ اس کا علم

محیط ہے، تمام موجودات اس کو معلوم ہیں بغیر زمانے کے، اور اس سے کوئی شئے مخفی نہیں، (دساتیر ۴-۵)

یہودی مذہب میں کیا ہے؟

"میں اوّل ہوں، میں آخر ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ہے اللہ "حی" دائم قائم۔ اس کی سلطنت نابود نہیں کی جاسکتی۔ اس کی مملکت ابد میں بھی رہے گی"۔

عیسائی مذہب کیا بتلاتا ہے؟

ہمارا تو ایک ہی خدا ہے، باپ (رب) جس سے سب چیزیں ہیں اور ہم اسی میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ تورات میں فرماتا ہے:-

"اور اسمٰعیل کے حق میں، میں نے تیری سُنی۔ دیکھو میں اسے برکت دوں گا اور اُسے برومند کروں گا اور اُسے بہت بڑھاؤں گا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور میں اُسے بڑی قوم بناؤں گا"۔ (پیدائش باب ۱۵-۲۰)

"اور یہ برکت ہے جو موسیٰ مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اُس نے کہا کہ (کلام) خداوند سینا سے (موسیٰ) آیا اور شاعر سے (عیسیٰ) ان پر اطلاع ہوا۔ فاران (مکہ) ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ (فتح مکہ کے وقت) آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک روشن شریعت (اسلام) ان کے لئے تھی"۔

(استشناء باب ۲۳- درس ۱ تا ۱۲)

"میرا حبیب سرخ سفید ہے، دس ہزار آدمیوں کے درمیان وہ جھنڈے کے مانند کھڑا ہوتا ہے۔ اس کا سرایسا ہے جیسا چوکھا سونا اس کی آنکھیں اُن کبوتروں کے مانند ہیں جو لبِ دریا دودھ میں نہا کے تمکنت سے بیٹھتے ہیں۔ اس کے رخسارے پھولوں کے چمن اور بستان کی اُبھری ہوئی کیاری کے مانند ہیں۔ اُس کے لب سوسن ہیں جن سے شہد ٹپکتا ہے۔ اس کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سونے کی کڑیاں ہیں۔ جن میں ترصیص کے جواہر جڑے گئے ہیں، اس کے پیٹ پر ہاتھی دانت کا سا کام ہے۔ جس پر نیلم کے سے گل بنے ہوئے ہیں۔ اُس کے پاؤں ایسے ہیں جیسے سنگ مرمر کے ستون ہیں جو سونے کے پاؤں پر کھڑے کئے جائیں۔ اس کی قامت کوہ لبنان کی سی (بلند) وہ جواں رشک مرد ہے۔ اُس کا گلا شیریں وہ سراپا محامدیم (ستودہ ہے) اے یروشلم کے بیٹو! میرا حبیب ہے، میرا خلیل ہے (غزل الغزلات باب ۵ آیت ۱ تا ۱۶)

"خدا یتماں اور وہ جو قدوس ہے، کوہ فاران (مکہ) سے آیا۔ اس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا۔ اور زمین اس کے حمد سے معمور ہوگئی۔ اس کی جگمگاہٹ نور کی مانند تھی۔ اس کے ہاتھ سے کرنیں نکلیں"۔ (حقوق باب ۳ درس ۳ تا ۵)

"رب الافواج فرماتا ہے کہ ہنوز ایک مرتبہ اور تھوڑی مدت کے بعد آسمان، زمین اور تری۔ خشکی کو ہلا دوں گا۔ بلکہ میں ساری قوموں کو ہلا دوں گا اور ساری قوموں کا حمدت (احمد) آئے گا اور میں اس کا گھر جلال سے بھر دوں گا"۔

(رجحی باب ۲۰ درس ۷۶)

"اور میں باپ (رب) سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں احمد (فارقلیط) جس کو باپ (رب) میرے نام سے بھیجے گا وہی تم کو سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب یاد دلائے گا۔ تمہیں اطمئنان دے جاتا ہوں"۔

(یوحنا درس ۲۵ تا ۲۷)

ترجمہ :- (ہم نے تمہارے لئے ظاہر فتح دی) کہ اللہ تمہارے اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کرے معاف کردے اور اپنی نعمت کو تم پر کامل و تمام کرے اور تم کو سیدھے راستہ تک پہنچادے۔

وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝

وَيَنْصُرَكَ اللّٰهُ ؛ اور تم کو اللہ فتح و نصرت دے ، فتح و نصرت بھی کیسی ؟ نَصْرًا عَزِيْزًا ؛ نادر ۔ باعزت ۔

صاحبو ! اس آیت میں بدر کی لڑائی کی طرف اشارہ ہے ۔ اکثر علماء پورے حالات سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے جنگ بدر کو جارحانہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان ، قریش کے قافلے کو لوٹنے کے لئے گئے تھے ۔ ہم پورے حالات بیان کریں گے جس سے ثابت ہوجائے گا کہ بدر کی لڑائی بھی مدافعانہ تھی نہ کہ جارحانہ ۔

صاحبو ! عربوں کی عادت تھی کہ ماہ ذی قعدہ ، ذی الحجہ اور محرم اور ماہ رجب میں آپس میں صلح و آشتی سے رہتے اور ان پرُ امن مہینوں میں تجارت کے قافلے جاتے ۔ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ؛ سرما و گرما میں ، امن کے زمانہ میں یہ تجارت کرکے مالا مال ہوجاتے ۔ سعد بن عبادہؓ سردار کے تحت مسلمانانِ مدینہ حج کرنے کے لئے مکہ شریف آئے تو ابوجہل نے خلافِ قاعدۂ عرب ، سعدؓ سے کہا کہ تم محمدؐ کو ہمارے حوالے کرو ، ورنہ ہم تم کو حج کرنے نہ دیں گے ۔ سعدؓ نے کہا تم ہم کو حج سے روکتے ہو ۔ تو ہم بھی تم کو تجارت کرنے کے لئے ہماری سرزمین میں سے گزرنے نہ دیں گے تو قریش کے شریر کفّار مدینہ شریف کے علاقے میں جاکر مدینہ والوں کے اونٹ پکڑ لے جاتے ۔ ابوسفیان ابن حرب کی سرکردگی میں ایک تجارت کا قافلہ نکلا ، اس قافلے کے لوگوں نے باہم معاہدہ کرلیا تھا کہ اس دفعہ جو فائدہ ہوگا ، مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے ساری رقم لگادی جائے ۔ یہ سُن کر تین سو تیرہ آدمی مدینہ کے علاقہ کی سرزمین پر قافلہ کو روکنے کے لئے اور اپنی سرزمین پر سے نہ گزرنے دینے کے لئے مقامِ بدر میں آکر ٹھیرے رہے ۔ مگر ابوسفیان نے واپسی میں راستہ کترا کر قافلہ کو مکہ پہنچادیا ۔

کفّارِ قریش نے سنا تو مکہ سے ایک ہزار مسلح سپاہیوں کے ساتھ مدینہ کی سرزمین پر حملہ کیا ، جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے سامنے آگئیں تو جنگ شروع ہوگئی ۔ کفّارِ قریش میں عتبہ ، شیبہ ، ولید بن مغیرہ اور ابوجہل جیسے ممتاز سردار تھے عتبہ ، شیبہ ولید نے مبارزہ طلبی کی یعنی کوئی لڑنے والا ہے تو آئے اور ہم سے لڑے ۔ یہ سُن کر انصار ، جان نثارانِ محمدی آپہنچے ، اِن کفّارِ قریش کے سرداروں نے کہا ۔ تم کیا ہماری برابری کرتے ہو ۔ تم کو کیا حوصلہ ہے کہ ہم سے مقابلہ کروگے ۔ تم کھیتی باڑی کرنے والے ہو ۔ رسولِ خدا ﷺ نے آواز دی ، کہاں ہیں حمزہ بن عبدالمطلب (عمِ رسول) کہاں ہیں ابوعبیدہ بن حارث (حضور کے عمزاد بھائی) کہاں ہیں علی ابنِ ابی طالب (عم زاد بھائی اور دامادِ رسول اللہ) جاؤ ان کافروں سے جنگ کرو ، عتبہ کے مقابلہ پر حمزہؓ بن عبدالمطلب آئے اور شیبہ کے مقابل ابوعبیدہؓ اور ولید کے مقابل علی بن ابی طالب ۔ عتبہ نے پوچھا تم کون ہو ۔ آپ نے فرمایا میں حمزہ بن عبدالمطلب ہوں اور یہ ابوعبیدہ بن حارث اور یہ علی بن ابی طالب ہیں ۔ اس نے کہا كُفُوٌ كَرِيْمٌ ؛ یعنی تم ہمارے برابر والے ہو ، شریف ہو ، اور تلوار چلنے لگی ۔ بجلیاں کوندنے لگیں ، حمزہؓ بن عبدالمطلب نے عتبہ کو مار کر فنا کردیا ۔ علی ابن ابی طالب نے ولید کو مار کر ڈھیر کردیا ۔ شیبہ نے بھالے سے ابوعبیدہؓ کے پیر میں ایسی مار ماری کہ وہ

زمین پر آرہے۔ حمزہؓ بن عبدالمطلب اور علی ابن ابی طالب نے شیبہ کا کام تمام کردیا۔ ابوعبیدہؓ جگہ سے ہٹالئے گئے۔ ابوعبیدہؓ کے سر کو رسولِ خداﷺ نے اپنے زانوئے مبارک پر رکھ لیا اور بار بار رومال مبارک سے ان کا منہ پوچھتے تھے۔ وہ پوچھتے تھے یا رسول اللہ میں جنگ گاہ سے ہٹالیا گیا ہوں کیا میں شہیدوں میں شمار کیا جاؤں گا؟ سرکارؐ تصدیق فرماتے تھے اور وہ روئے مبارک کو دیکھتے ہوئے راہی عالمِ بالا ہوتے ہیں۔ ایک انصاری نوجوان بچہ جس کا نام معوذؓ بن عفراء تھا عبداللہؓ بن مسعود کے پاس آکر کان کے پاس منہ لگاکر پوچھتا ہے چچا چچا وہ ابوجہل کونسا ن ہے جو ہمیشہ سرکارؐ کو تکلیف دیتا تھا۔ اِدھر دوسرا بھائی آتا ہے جس کا نام معاذؓ بن عمرو تھا وہ پوچھتا ہے وہ ابوجہل کون سا ہے، جو ہمارے سرکارؐ کو ہمیشہ ستاتا تھا۔ وہ ابوجہل کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ دو بجلیاں چمکتی ہیں اور اُن دونوں بچوں کی تلواریں ابوجہل کے دونوں پاؤں پر پڑتی ہیں اور ابوجہل دھڑام سے زمین پر آگرتا ہے۔ ایک بھائی خون آلودہ تلوار حضورؐ کو بتلاتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ میں نے آپؐ کے دشمن کو مارکر پھینک دیا ہے، دوسرا انصاری دوڑتا آتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ سرکارؐ میں نے آپ کے دشمن کو مار ڈالا ہے اور اپنی خون آلودہ تلوار بتلاتا ہے، سرکارؐ دونوں بچوں کی کارگردگی پر خوشی و خرمی کا اظہار فرماتے ہیں۔ یہ ہے خلاصہ جنگِ بدر کا جو فقیر نے لکھا ہے۔

ترجمہ:- اور تم کو اللہ نصرت بخشے، (کیسی نصرت؟) باعزت نصرت، (نادر، غالب عام طور سے ایسی فتح و نصرت نہ ہو)۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ؕ وَ لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۙ﴿۴﴾

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ ؛ وہی خدا تو ہے جس نے سکینہ عطا فرمایا۔ سکون و اطمینا عطا کیا، بے چینی و اضطراب کو دور کیا۔ نورِ سکینہ سے نفسِ مطمئنہ حاصل ہوتا ہے۔ ریب اور شک کی گنجائش نہیں۔ کہاں؟ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ ایمانداروں کے دلوں میں۔ لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ ؛ تاکہ ان کے ساتھ اور ایمان کو ترقی ہو۔ کیا ایمان قابلِ زیادت و نقصان ہے؟ اس کا جواب یہ ہے۔ یقین کے بھی درجات ہیں۔

(۱) علم الیقین (۲) عین الیقین (۳) حق الیقین۔ بعض کے پاس حق الحق۔ ایک شخص نے آگ کو دیکھا، اور سمجھ گیا کہ یہ جلانے والی چیز ہے، یہ علم الیقین ہے۔ پھر کسی کو جلتے ہوئے دیکھا یہ عین الیقین ہے، پھر آگ کو ہاتھ لگایا۔ اس کا ہاتھ جلنے لگا، یہ حق الیقین ہے۔ اگر آگ میں ہاتھ ڈال کر خود اس کا ہاتھ آگ کی طرح مشتعل ہوگیا ہو تو یہ حق الحق ہے۔ ایمان و یقین کے درجات

جن صاحبوں نے فرمایا کہ ایمان ناقابلِ زیادت ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ کفر و اسلام میں کوئی واسطہ نہیں، آدمی یا تو مسلمان ہے یا کافر، البتہ معتزلیوں کے پاس، گنہگار آدمی نہ مسلمان ہے نہ کافر، بلکہ فاسق ہے۔ خوارج کا مذہب یہ ہے کہ آدمی گناہ کرتے ہی کافر ہوجاتا ہے، ہم نے اس کے پہلے بیان کیا ہے۔ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا اور اللہ تعالیٰ نے آپس میں لڑنے والوں کو مومن فرمایا۔ کافر باغی ہوتا ہے اور گنہگار مجرم، اس سے معلوم ہوگیا کہ نہ گناہ سے آدمی کافر

ہوتا ہے نہ بین بین رہ جاتا ہے۔

وَلِلّٰہِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اور اللہ کے پاس آسمانوں اور زمین کے لشکر ہیں، بظاہر کوئی یار و مددگار نہ ہو تو کیا پروا، اللہ مسلمانوں کو فتح و نصرت عطا کرے گا، اُس کے پاس آسمانوں میں فرشتوں کا لشکر ہے، اور زمین میں مضبوط دل کے جان نثاران محمدی کا لشکر ہے۔ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ؛ اور اللہ تعالیٰ کو ساری دنیا جہاں کا علم ہے، جو کرتا ہے، حکمت سے کرتا ہے، مستحق کو، مخلص کو، کامل ایمان رکھنے والے کو فتح و نصرت عطا کرتا ہے۔

ترجمہ :- وہی (خدا) تو ہے جس نے سکینہ اُتارا (سکون و اطمینان عطا فرمایا) ایمانداروں کے دلوں میں، تا کہ ان کے (سابقہ) ایمان کے ساتھ اور ایمان کی ترقی ہو، اور اللہ ہی کے ہیں آسمانوں اور زمین کے لشکر اور اللہ علم والا حکمت والا ہے۔

لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿۵﴾

لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؛ تا کہ ایماندار مردوں اور عورتوں کو داخل کرے۔ جَنّٰتٍ ؛ جنتوں میں۔ (وہ جنتیں کیسی ہیں؟) تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ؛ اُن کے نیچے نیچے نہریں جاری رہتی ہیں۔ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؛ یہ ایماندار لوگ اُن جنتوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ خَالِدِیْنَ ؛ یہ لفظ تو مَردوں کے لئے ہے۔ اور عورتوں کو؟ اس کا جواب یہ ہے، مَردوں کو عورتوں پر غالب کر کے ان کا تابع بنایا ہے۔ اور عورتیں بھی ہمیشہ جنت میں رہیں گی۔ وَیُکَفِّرَ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ ؛ اور اُن ایمانداروں سے کچھ غلطی ہوگئی ہے تو اس کو بھی وہ معاف کرے۔ سَاءَ — یَسُوْءُ — سَوْءٌ۔ بُرا لگنا۔ سَیِّئَۃٌ۔ گناہ۔ وَکَانَ ذٰلِکَ عِنْدَ اللّٰہِ ؛ اور ہے یہ اللہ کے پاس جنت میں داخل ہونا، غلطیوں کا معاف ہونا۔ فَوْزًا عَظِیْمًا ؛ بڑی کامیابی۔ فَازَ۔ یَفُوْزُ فَوْزًا۔ کامیاب ہونا۔ فائز المرام ہونا۔ عَظِیْمًا ؛ باعظمت۔ بزرگ۔ بڑی۔

ترجمہ :- تا کہ ایماندار مَردوں اور عورتوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں (اور ہمیشہ سرسبز رہتی ہیں) ایماندار لوگ ان جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کے گناہوں کا کفّارہ اور معافی ہوگی اور یہ اللہ کے پاس بڑی کامیابی ہے۔

وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۶﴾

وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ ؛ تا کہ منافق مَردوں اور عورتوں کو، اور مشرک مَردوں اور عورتوں کو عذاب کرے ۔ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؛ یہ بدمذہب لوگ اللہ تعالیٰ کے متعلق کیا کیا بدگمانی رکھتے ہیں ۔ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ؛ انہی پر تباہی کی گردش ہوگی ۔ یہ بدگمانی آفتِ عظیم بن کر انہی کے اطراف گھومے گی ۔ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؛ خدا ان پر غضبناک ہے وہ غضبِ الٰہی میں گرفتار ہیں ۔ وَلَعَنَهُمْ ؛ اور خدا نے ان پر لعنت بھی کردی ہے ۔ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۔ اَعَدَّ ؛ تیار کیا ۔ اور ان کے لئے جہنّم تیار ہے ۔ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ؛ اور کیا بُرا انجام ہے ۔

ترجمہ :- اور منافق مَردوں اور عورتوں ، مشرک مَردوں اور عورتوں کے عذاب کرنے کے لئے جو اللہ سے بدگمانی رکھتے ہیں ۔ اُن کی بدگمانی کا چکر اُن ہی پر پھرے گا ، اللہ ان پر غضب ناک ہے (ناخوش ہے) اور اُن پر لعنت بھی کردی ہے جہنّم اُن کے لئے تیار ہے ، اُن کا کیا بُرا انجام ہے ۔

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۷

وَلِلّٰهِ ؛ اور اللہ ہی کے ہیں ۔ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جُنُوْدٌ جمع جُنْدٌ ؛ لشکر ۔ آسمانوں اور زمین کے لشکر ۔ فرشتے بھی خدا کے ہیں ۔ جن وانس سب خدا کے لشکر ہیں ۔ پھر مشرکین اور منافقین کی پرواہ ہی کیا ہے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ؛ اور اللہ زبردست ہے اور عزت والا ہے ۔ عزیز ہے سب کچھ کرسکتا ہے ۔ مگر حکیم بھی ہے جو کرے گا حکمت کے مقتضٰی کے مطابق ہوگا ۔ ان ظالموں کو فوراً سزا دینے کی خواہش بے محل ہے ۔

ترجمہ :- اور آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ باعزت وحکمت ہے ۔

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۸

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ ؛ یقیناً ہم نے تم کو بھیجا ۔ شَاهِدًا ؛ دیکھنے والے ۔ شہود رکھنے والے ، گواہ ، دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کو حضرت ﷺ ملاحظہ فرما رہے ہیں ۔ ایک اور جگہ ہے ۔ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ ؛ جو چیز تم کو تکلیف دیتی ہے وہ رسول اللہ پر دشوار گزرتی ہے ۔ دوسروں سے سن کر بیان کرنے والے کو شَاهِدٌ عَلَى الشَّاهِدِ کہتے ہیں جو اصلی اور بلا واسطہ گواہ بننے تیار نہیں ۔ وَمُبَشِّرًا ؛ اور بشارت دینے والا ۔ بشارتِ الٰہی ایسی خوشخبری اور مژدہ کو کہتے ہیں جس کا اثر بشرے یعنی چہرے پر پڑے ۔ آدمی کو بشر اس لئے کہتے ہیں کہ جانوروں کی طرح انسان کے جسم پر زیادہ بال نہیں ہوتے ۔ وَنَذِيْرًا ؛ خوفناک چیز کا ذکر کرنے والا ۔ آنے والی آفت سے ڈرانے والا ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) ہم نے تم کو بھیجا (کیسا ؟) (اہلِ دنیا کو) دیکھنے والا ۔ (اچھے کام کرنے والوں کو) بشارت اور مژدہ دینے والا (اور بدکاروں کو) ان کے انجام کی اطلاع دینے والا ۔

صاحبو ! اس آیت شریفہ میں لفظ شَاهِدًا آیا ہے ۔ جو علم رسول اللہ ﷺ کو ظاہر کرتا ہے ۔

اللہ کا علم بالذات اور رسول کا علم عطائی خداداد ہے

حضرتؐ کا علم کیسا تھا؟ کن چیزوں کا تھا؟ یہ بات تشریح اور توضیح چاہتی ہے اس مقام پر بے دینوں نے بہت زہر اُگلا ہے۔ ہم ان خانہ خرابوں کے خیالات کو شمشیرِ تحقیق سے پارہ کردیں گے۔ سنو! اورغور سے سنو! سب سے پہلے اس بات پر غور کرو کہ اللہ کا وجود بالذات ہے اور رسولِ خدا ﷺ کا وجود بالعرض۔ اللہ کا علم بالذات پھر رسولِ خدا ﷺ کا علم۔ کون سا مسلمان رسول اللہ ﷺ کے علم کو اللہ کے علم کے مساوی سمجھتا ہے؟ حقیقتِ خداوندی مخلوقات کے دائرۂ علم سے خارج ہے وہ غیب الغیب اور وراء الورا ہے۔

وحدت میں تیری حرف دوئی کا نہ آسکے ÷ آئینہ کیا مجال کہ صورت دکھا سکے

ہماری اس تقریر سے معلوم ہوگیا کہ معلومِ نبی بھی معلومِ الٰہی کے برابر نہیں۔ اتنا سمجھنے کے بعد کسی ہوشمند کے پاس شرک وکفر کا دروازہ ہی بند ہوجاتا ہے۔ حضرتؐ کے پاس جو کچھ ہے وہ سب عطیۂ الٰہی ہے۔ ذرا شانِ نبوت کو دیکھو!

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ ؛ خدا دیتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ اللہ کی طرف نگاہ کروتو **وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا** ؛ تم کو جو کچھ دیا گیا ہے وہ علام الغیوب کا لحاظ کرتے، نسبت کرتے، بہت قلیل ہے۔ عطیۂ الٰہی کی طرف دیکھوتو **وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا** ؛ تم کو جو کچھ معلوم نہ تھا اُن سب کا علم تم کو دیا اور تم پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔

علمِ غیب کی توضیح

صاحبو! ایک انسان کو دوسرے پر علم ہی سے فضیلت اور برتری ہے۔ ہمارے پاس حضرتؐ کو دیا ہوا علم سب سے زیادہ ہے۔

صاحبو! اس مسئلہ کے سلسلہ میں، علمِ غیب کا مسئلہ بھی آجاتا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے اللہ کا علم، علمِ غیب نہیں ہے۔ کوئی چیز اُس سے غیب ہے ہی نہیں تو اس کا علم، علمِ غیب نہیں ہے کوئی چیز اس سے غیب ہے ہی نہیں تو اُس کا علم علمِ غیب کیونکر ہوگا۔ یہ علمِ غیب ہماری طرف نسبت کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک علمِ غیب ہر مسلمان کو ہونا چاہیئے۔ **اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ** ؛ یعنی اللہ، فرشتے اور آسمانی کتابیں اور پیغمبر اور روزِ قیامت کا علم جو غیب کے قسم سے ہے، ہر شخص کو معلوم نہیں بلکہ اس سے غیب ہیں۔ یہ غیبِ اضافی ہیں۔ ایک چیز ایک شخص کو معلوم نہیں رہتی۔ پھر احساس یا تجربہ کے بعد معلوم ہوجاتی ہے، ایک شخص کو ایک بات معلوم ہوتی۔ غیبِ اضافی کا بندوں کو ہونا ناقابلِ انکار، مگر کسی مسلمان نے یہ دعویٰ کیا کہ میں تمام چیزوں کو جانتا ہوں۔ اگر وہ کہے بھی تو اس کا کل بعض ہی رہے گا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ **اُوْتِيْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ** ؛ مجھے اگلے پچھلے سب کا علم دیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام سابقین ولاحقین کو جو علم دیا ہے اُس سے حضرتؐ کو سرفراز کیا، ہمارے پاس ایسا کہنا بھی شرک نہیں ہے۔ کیونکہ ابھی ہم نے بیان کیا کہ نہ علمِ رسول علمِ الٰہی کے برابر ہے نہ معلومِ نبوت معلومِ الٰہی کے برابر ہے تو پھر شرک ہوگا کس طرح؟ ذرائع علم بھی مختلف ہیں، کسی کو کوئی بات روحانی قوت سے، کشف سے، ہپناٹیزم سے معلوم ہوجاتی ہے تو اس سے ہوتا کیا ہے۔ تم کتنے اور تمہارے ساتھی کتنے؟ تم کیا تمہاری قوت کیا اور تمہارے دوستوں کی قوت کیا؟ مسلمان **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** ؛ کہتا ہے۔ اور شر سے بچنا، خیر کا حاصل کرنا، بغیر فضلِ الٰہی کے ممکن نہیں۔ یہ **اِلَّا بِاللّٰهِ** کا لفظ جو مسلمان کی زبان پر چڑھا ہوا ہے وہ شرک وکفر کے پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔

بعض غیب کی ایسی باتیں بھی ہیں ، جو عامۃ الناس کو راست ، بلاواسطہ نہیں معلوم ہوتیں ۔ بلکہ پیغمبر کے توسط سے اِن کے متبعین کو بھی کچھ معلوم ہوجاتا ہے ۔ جیسے کہ ابھی ہم نے کہا ، اللہ کا ، فرشتوں کا ، کتب کا ، پیغمبروں کا ، قیامت کا ، جنت اور دوزخ کا ہم کو علم ہوا ہے مگر کیسے ؟ پیغمبر علیہ السلام کے ذریعہ سے ۔ اُن کے طفیل سے ۔ لوگ بلاوجہ شدت کرتے ہیں اور علمِ غیب کے جاننے کو کفر و شرک سمجھتے ہیں ۔ اُن کے جلانے کو ہم بھی کہتے ہیں جس کو علمِ غیب نہیں وہ کافر ہے ۔ مشرک ہے ۔ کیونکہ وہ خدا کو جانتا ہے نہ فرشتوں سے کچھ ربط ہے نہ جنت ، دوزخ ہی کا قائل ہے ۔ ایسا علمِ غیب نہ رکھنے سے اسلام سے کوسوں دُور ہوجاتا ہے ۔ بعض ظالم رسولِ خدا ﷺ کو علمِ غیب سے موصوف سمجھنے کو شرک سمجھتے ہیں ۔ کوئی اِن ظالموں سے پوچھے کہ شیطان دل میں گھُس کر ، ہمارے وساوس سے واقف ہوتا ہے کہ نہیں ؟ یہ بھی تو علمِ غیب ہے ۔ شیطان کا علمِ غیب رکھنا شرک نہیں ۔ مگر رسولِ اللہ ﷺ کو علمِ غیب کا ہونا شرک ہے ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؛ ان لوگوں کو نہ قرآن سے ربط ہے نہ حدیث سے ، ذرا غور کرو ! وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۔ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ عام ہے ، سرکارِ نبوت ہمارے ہر کام سے واقف ہیں ، ہم بُرے کام کرتے ہیں تو حضرتؐ کو اس سے تکلیف ہوتی ہے کیا یہ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ کے معنی نہیں ہیں ۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ چھ چیزوں کا علم اللہ کے سوائے کسی کو نہیں ۔ (۱) آدمی کب مرے گا ۔ (۲) کہاں مرے گا ۔ (۳) کس جگہ دفن ہوگا ۔ (۴) ماں کے پیٹ میں بیٹا ہے یا بیٹی ۔ (۵) کل کیا کھائے گا ۔ (۶) بارش کب ہوگی ۔ بے شک ان چھ چیزوں کا علم اللہ کے سوائے نہیں یعنی بالذات ۔ مگر اللہ اگر کسی کو اس علم سے واقف کرانا چاہتا ہے تو اس کا ہاتھ روکنے والا کون ہے ۔ ہمیشہ علمِ بالذات اور علمِ بالعرض میں فرق کرنا چاہیئے ۔ رسولِ خدا ﷺ تو ماشاء اللہ ! ان کے غلاموں کو بھی کچھ غیب کا علم ہوجاتا ہے ۔ اور اظہارِ مغیبات بزرگوں کی کرامت سے سمجھا جاتا ہے یہ وہ باتیں ہیں جن کو فقیروں کے نعلین اُٹھانے والے جانتے ہیں ۔ قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؛ تم ان سے بولو جل جل کے مرو ، تم ہمارا تو کیا نقصان کرسکتے ہو ، خودکشی کر رہے ہو ، جاؤ ''مالک'' تمہارا منتظر ہے اس کو زیادہ انتظار کی زحمت نہ دو ۔ حدیث میں ہے کہ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ؛ جو جس کو چاہے اُس کے ساتھ تو جس کو چاہے اس کے ساتھ ۔ تم ''مالک'' کے پاس جاؤ ۔ ہم ہمارے آقا ، اور مالک کے پاس انشاء اللہ جائیں گے ۔

اِن ظالموں کے پاس خدا اتنا چھوٹا ہے کہ کسی کی تعریف کرو بس خدا کے برابر ہوگئی ، ہمارا خدا بہت بڑا خدا ہے ۔ تم اس حیدرآباد میں کتنے ؟ لاکھوں آدمی ہیں ۔ خوبصورت بھی ہیں دولتمند بھی ہیں ، خوشحال ہیں ۔ تمہارا حیدرآباد ہندوستان کے مقابلہ میں کیا ہے ۔ اللہ اکبر ! ہندوستان روئے زمین کے مقابلہ میں کیا ہے ؟ تمہاری زمین آفتاب کے سامنے کیا ہے ؟ اللہ اکبر ! تمہارا آفتاب کروڑ ہا کروڑ ، ارب ہا ارب تاروں کے مقابل جو ہر ایک تمہارے آفتاب سے بڑا ہے کیا چیز ہے ۔ کیا حقیقت رکھتا ہے ؟ اَللّٰهُ اَكْبَرْ ! ثُمَّ اَللّٰهُ اَكْبَرْ ! کسی کی کتنی ہی تعریف کی جائے تو خدائے تعالیٰ کی تعریف کے سامنے کیا چیز ہے ۔ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ؛ اس کے جیسا کوئی نہیں ہے ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؛ کسی کا تقویٰ ، کسی کا عملِ صالح بغیر خدا کی مدد کے ممکن نہیں اور یہ ہر ایک مسلمان کا قول ہے ، پھر تم مسلمانوں پر کیوں بدگمانی کرتے ہو کہ وہ کسی کو خدا کے برابر سمجھتے ہیں ، یہ ساری خرابی تمہارے خدا کو چھوٹا سمجھنے کا نتیجہ ہے ۔ ہم نعرہ مارتے ہیں ۔ اللہ اکبر ! تم کو بُرا معلوم

ہورہا ہے ۔ ہوا کرے ، ہمارا خدا بہت بڑا ہے ، تم نہیں مانتے نہ مانو ۔ بہت سے بے دین ایسے بھی ہیں جو سرے سے خدا کو مانتے ہی نہیں ۔ کیا ان کے نہ ماننے سے خدا کے وجود میں کچھ فرق آ سکتا ہے ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ ؕ وَتُسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ۝۹

لِتُؤْمِنُوْا ؛ تا کہ تم ایمان لاؤ ، تم کو یقین ہو جائے ۔ اٰمَنَ ، یُؤْمِنُ ، اِیْمَانًا ؛ کے معنی ہیں امن دینا ، پھر مخالفت نہ کرنے کا یقین ہونا ۔ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول پر ۔ ایک یقین سُنی سُنائی باتوں کا ہوتا ہے اور ایک یقین آنکھوں سے دیکھنے کا ۔ اللہ رسول کا سُنا سنایا یقین تو ہے کہ آنکھوں سے دیکھنے کا بھی یقین حاصل کرو ۔ جس کو ہم نے عین الیقین کہا ہے ، ان کا حق الیقین کب ہوگا ؟ جب تم ان کی تصویر ہو جاؤ گے ۔

ع گر من گویم زِمن تو ئی مقصودم

ع میں کہوں میں تو زباں سے مرے تو ہی نکلے

وَتُعَزِّرُوْہُ ؛ عَزَّرَ ۔ یُعَزِّرُ ۔ تَعْزِیْرًا ؛ مثل عَظَّمَ ، یُعَظِّمُ ، تَعْظِیْمًا و زنًا و مَعْنًا ۔ وَتُوَقِّرُوْہُ ؛ ان کی تعظیم و توقیر کرو ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے اور ان کو پکارنے کے طریقوں کی تعلیم دیتا ہے ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا ۔ (النور ۔ آیت ٦۲)

(لوگو ! پیغمبر کو ایسا نہ پکارو ، جیسا تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو ۔ ایک اور جگہ ہے ۔ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی :

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ۔ (الحجرات ۔ آیت ۲)

مسلمانو ! اپنی آواز کو پیغمبر کی آواز سے اونچی مت کرو اور فرماتا ہے : اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۔ وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛

(الحجرات ۔ آیت ۴ ، ۵) جو لوگ تم کو پکارتے ہیں ، حجروں کے باہر سے ان میں سے اکثر جاہل ، غیر عاقل ہیں ، اگر یہ لوگ صبر کرتے ، انتظار کرتے ، یہاں تک کہ تم خود ان کی طرف نکل کر آتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا (خیر !) اللہ غفور رحیم ہے ۔

رسولِ خدا ﷺ فرماتے ہیں ۔ ” اور میں پہلا شخص ہوں جو تمام پیغمبروں سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا اور میری شفاعت قبول ہوگی قیامت کے دن ۔ یہ واقعات ہیں ۔ فخر نہیں ہے ۔

” اور میں پہلا شخص ہوں جو جنت کے حلقے کو حرکت دے گا ، کھڑکھڑائے گا ، پھر اللہ تعالیٰ میرے لئے جنت کے دروازے کو کھول دے گا ۔ اور میں داخل ہوں گا ، اور میرے ساتھ مسلمانوں کے فقیر ہوں گے اور یہ بھی کچھ فخر نہیں ہے ۔

(صاحبو ! فقیر کون ہوتے ہیں ؟ جو کچھ نہیں رکھتے ۔ اُن کا قول ہے ۔ اللہ بس باقی ہوس)

” اور خدا کے پاس اگلے پچھلوں سے زیادہ بزرگ ہوں اور یہ بھی کوئی فخر نہیں ہے “ ۔ (ترمذی ۔ دارمی ۔ مشکوٰۃ)

جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ نے مجھے پورے مکارمِ اخلاق کے ساتھ، محاسنِ افعال کے ساتھ پیدا کیا (یہ حدیث شرح السنہ میں ہے)۔

وازعؓ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم مدینہ پہنچے اور لوگ کہنے لگے وہ رسول اللہ (ﷺ) ہیں، پھر ہم نے ان کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر پکڑے اور بوسہ دینے لگے (بخاری۔ادب مفرد)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر موسٰی تمہارے سامنے آتے اور تم ان کی اتباع کرتے اور مجھے چھوڑ دیتے تو تم گمراہ ہوجاتے سیدھے راستے سے۔ موسٰی اگر ہوتے اور میرے نبوت کے زمانہ کو پاتے تو میرے تابع ہوتے (عن جابرؓ)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ لوگو! میرے لئے ''وسیلہ'' کے لئے دُعا کرو'' لوگوں نے عرض کیا ''یا رسول اللہ'' ''وسیلہ'' کیا ہے'' فرمایا'' جنت میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے جس کو سوائے ایک آدمی کے دوسرا نہیں لے سکتا میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ شخص میں ہوں گا''۔

صاحبو! بعض صاحب لوگوں کے دل کے اوپر ایک ہی آنکھ ہے۔ اُس ایک آنکھ سے اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ تو پڑھا جاتا ہے مگر ''يُوْحٰى اِلَيَّ'' نہیں پڑھا جاتا۔ یہ لوگ دجّال صفت ہیں ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں اور دوسری آنکھ تو ہے ہی نہیں۔

صاحبو! بادشاہ کہے میں تمہارا بھائی ہوں تو یہ ان کی عنایت ہے، ان کا کرم ہے۔ اگر تم بھی بادشاہ سے کہو بھائی صاحب ذرا میری بات تو سنو! تب کیا ہوگا؟ کوتوالی والے ہوں گے۔ مردھے ہوں گے اُن کے ہاتھ میں ڈنڈا ہوگا اور آپ کی پشتِ زیرین پر پڑتا ہوگا۔ آج کل حریت، مساوات، جمہوریت کا دور دورہ ہے مگر ذرا صدر کانگریس کی مجلس میں، جمہوریت اور مساوات کے دعوے کے ساتھ گھس تو جاؤ کیا ہوگا؟ نمبر کا سپاہی آپ کو گردنی پلاؤ کھلاتا ہوا گیٹ کے باہر کردے گا۔

یہ بدنصیب کہتے ہیں کہ پیغمبر بھی ہمارے جیسے آدمی ہیں۔ اتنا ہی نا! پیغمبر بھی تو آدمی ہیں ہم اُن کی اتنی ہی تعظیم کریں گے جتنا کہ بڑے بھائی کی تعظیم ہوسکتی ہے۔ وہ بھی کھانا کھاتے تھے، پانی پیتے تھے ہمارے جیسے آدمی تھے۔ ایک صاحب کی جو ایسا خیال رکھتے تھے۔ مجھ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا کہ ''آپ کے والدِ ماجد'' حیوان اور جاندار ہونے میں خنزیر کے برابر ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ صاحب اولاد ہونے میں کُتیا کے برابر ہیں''۔ میں ان سے مساوات کی صورتیں بیان کرتا جاتا تھا اور غصّہ و ناخوشی سے ان کا چہرہ سیاہ ہوتا جارہا تھا۔ میں نے کہا سنو صاحب! آپ کے بزرگوں کی دیگر اشیاء کے ساتھ ایک مشترک بات کا ذکر کر رہا تھا تو آپ کے چہرے پر غضب اور ناخوشی کے آثار ظاہر ہورہے تھے۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی واقعی اور مشترک صفت کو بیان کیا جائے تو ہم عاشقانِ محمدی کو سخت ناگوار گزرتا ہے۔ مگر سنو! کفّار، پیغمبر کو کیا کہتے تھے؟ ''مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ''۔ اس پیغمبر کو کیا فضیلت ہے، ہماری طرح کھاتے پیتے ہیں، بازاروں میں پھرتے ہیں۔ مگر دیکھو فاروق اعظمؓ خطبۂ خلافت میں کیا فرما رہے ہیں۔

كُنْتُ عَبْدَهٗ وَخَادِمَهٗ ؛ میں ان کا بندہ تھا، خادم تھا۔ اور علی مرتضٰی شیرِ خدا سے ایک یہودی نے چند سوالات کئے۔ آپ نے اس کو تشفی بخش جوابات دیئے۔ اس نے پوچھا۔ أَاَنْتَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ ؛ کیا تم پیغمبروں میں کے ایک پیغمبر ہو؟ آپ نے فرمایا: وَيْحَكَ اَنَا عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِ مُحَمَّدٍ ؛ تجھ پر افسوس ہے، ارے میں محمدؐ کے غلاموں میں کا ایک غلام ہوں۔ یہیں سے ایک اور مسئلہ چھڑ جاتا ہے کہ عبدالنبی اور بندۂ علی کہنا شرک اور کفر ہے؟ واضح ہو کہ عبد، بندے، غلام کا لفظ مختلف مقامات پر مستعمل ہوتا ہے۔ عبد کے ایک معنی مخلوق کے ہیں جو کسی آدمی کے لئے دُرست نہیں کیونکہ سب مخلوقِ خدا ہیں کوئی مخلوق کسی مخلوق کو نہیں پیدا کرسکتا۔ دوم زرخرید یا غلام، تمام فقہ کی کتابیں عبدِ ماذون، مکاتب وغیرہ سے بھری ہوئی ہیں۔ عبدِ محمد، غلامِ محمد، عبدالعلی، بندۂ علی، یہ نام تو شرعی غلام پر صادق آتا ہے۔ عبدالنبی۔ غلام علی، یہ سب حضرت کے غلاموں کا حصّہ ہے۔ میں عبدالنبی یا غلامِ محمد ہوتا، جیسا کہ بلالؓ تھے تو آسمانِ صحابیت پر بدر بن کے چمکتا۔ غلامِ علی ہوتا تو تابعی تو ضرور ہوتا، میری اتنی بڑی قسمت کہاں تھی کہ صحابی یا تابعی ہوتا۔ بلالؓ اور قنبر کہاں اور میں کہاں۔ سوم۔ عبد۔ غلام۔ بندہ یعنی مطیع و فرماں بردار، اس طرح معنیٰ کر کے عبدالنبی، غلام محمد، غلام علی ہونا چاہیئے۔ جو رسولِ خدا ﷺ کا مطیع و فرمانبردار نہیں وہ عبدالنبی ہونے کا ہرگز دعویٰ نہیں کرسکتا۔ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ؛ خدا کی، رسول کی، صاحبِ حکم کی اطاعت ضرور ہے بلکہ میرے مرشد میرے حق میں اولی الامر میں سے تھے۔ اس لئے میں عبدِ صدیق، غلامِ صدیق، بندۂ صدیق ہوں۔ ایک بات یاد رکھو! غلام کے اصلی معنی ہیں لڑکے کے۔ غلام کا لفظ مخلوق کے معنی میں کبھی مستعمل نہیں ہوا۔ لہذا غلام علی، غلام نبی بولنا شرک سے کوسوں دُور ہے۔ ایک اور بات یاد رکھو! اگر ننانوے پہلو شرک و کفر کے ہوں اور ایک پہلو اسلام کا ہو تو ہرگز ایسا کہنے والے کو کافر مشرک نہیں کہہ سکتے۔ ناظم عدالت کہتا ہے، شبہ کا فائدہ ملزم کو دیا جائے گا جب تک کوئی بات یقینی اور قطعی نہ ہو اور اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ ہو۔ وَتُسَبِّحُوْهُ ؛ اس سے پہلے تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ کی ضمیر رسولِ خدا ﷺ کی طرف پھرتی تھی۔ تُسَبِّحُوْهُ۔ کی ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف پھیری جائے تو معنیٰ یہ ہوں گے کہ اللہ کے بے عیب ہونے کو بیان کرتے ہو۔ مگر اس میں انتشارِ ضمائر ہے۔ اگر انتشارِ ضمائر سے بچنا چاہتے ہو اور ضمیر کو حضرت ﷺ کی طرف پھیرنے کا ارادہ ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ یہ بدنفس، دشمنِ خدا و رسولِ خدا ﷺ پر جو جھوٹے الزامات لگاتے ہیں جو گستاخیاں اس جنابِ پاک کے ساتھ کرتے ہیں، اس سے پاک اور بَری ہونے کو ظاہر کرو۔ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ؛ صبح کو اور دن ڈھلے۔ ایک شخص نے آ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں اپنے فرصت کے وقت کا پاؤ حصّہ درود پڑھتا رہوں، حضرت نے فرمایا "اچھا ہے اگر اور زیادہ کرے" اس نے کہا نصف وقت۔ حضرتؐ نے فرمایا "یا اور زیادہ کرے تو اچھا ہے"۔ اس نے عرض کیا تمام وقت درود پڑھتا رہوں، حضرتؐ نے فرمایا اب تو تیرے سب کام اچھے ہی ہوجائیں گے اور اللہ تیرے کام کے لئے کافی ہوگا"۔

ترجمہ:- (محمد! ہم نے تم کو پیغمبر بنا کر اس لئے بھیجا ہے) کہ لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں، تعظیم و توقیر کریں ان کو پاک سمجھیں۔ (یا اللہ کی پاکی بیان کریں) اور صبح سویرے اور رات کو تسبیح کریں۔

لفظ عبد کی تحقیق

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ

فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝١٠ ع ۹

اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک جو لوگ ۔ يُبَايِعُوْنَكَ ؛ تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ۔ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؛ وہ تو اللہ ہی کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں ۔ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ؛ ان کے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ ہے ۔ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ؛ پھر جو بدعہدی کرے ، بیعت توڑ دے ۔ اس کا بیعت توڑنا خود اُس کے لئے نقصان دہ ہے ۔ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ ؛ اور جس نے پورا کیا اس عہد کو جو اللہ سے کیا تھا ۔ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ؛ تو اس کو اللہ عنقریب اجر عظیم عطا کرے گا ۔ بڑا ثواب دے گا ۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ تمہارے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں ۔ خدا ہی کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پھر جو خلافِ عہد کام کرے اس خلاف کا بُرا اثر خود اُسی پر پڑے گا اور جس نے اللہ سے جو عہد کیا اس کو پورا کرے تو عنقریب اس کو اللہ اجرِ عظیم عطا کرے گا ۔

صاحبو ! بیعت کے معنٰی بیچنے کے ہیں ۔ پھر ہر اہم معاہدہ کو بیعت کہتے ہیں ۔ بیعت میں ہوتا کیا ہے ؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

(الممتحنۃ ۔ آیت ۱۲)

اس آیت میں عورتوں کی بیعت کا ذکر ہے ۔ اُن سے معاہدہ کس طرح کیا جائے گا ۔ اس کا بیان ہے :

اے پیغمبر ! تمہارے پاس ایماندار عورتیں تمہارے ہاتھ پر بیعت کرنے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گی اور نہ سرقہ (چوری) کریں گی ۔ اور نہ زِنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ بہتان اور تہمت لگائیں گی ۔ اپنے ہاتھ پاؤں کے سامنے (یعنی کھُلم کھُلا) اور نہ تمہاری نافرمانی کریں گی کسی اچھی بات میں (ایسی بات میں جو دستور کے موافق ہے ، جس کو سب جانتے ہیں) تو ان سے بیعت لو اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرو ۔ بے شک اللہ غفور رحیم ہے" ۔

حدیث شریف میں ہے اور اس حدیث کی عبادہ بن صامت نے روایت کی ہے (حم ق ت ن)

عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ اَوْفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا

فَاُخِذَبِہٖ فِیْ الدُّنْیَا فَھُوَکَفَّارَۃٌ لَّہٗ وَطَھُوْرٌ ۔ وَمَنْ سَتَرَہُ اللّٰہُ فَذٰلِکَ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اِنْ شَآءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَہٗ ۔ (رواہ احمد فی مسندہ ، متفق علیہ ترمذی ونسائی)

’’ (میں تم سے بیعت لیتا ہوں) کہ تم کسی چیز کو اللہ کا شریک نہ بناؤ ، اور نہ چوری کرو ، اور نہ زِنا کرو ، اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو اور نہ رو در رو ہاتھ پاؤں کے سامنے افترا اور بہتان باندھو اور نہ میری نافرمانی کرو کسی اچھی بات میں پھر جو عہد کو برقرار رکھے اور جس کا وعدہ کیا ہے اس کو پورا پورا کرے ۔ اس کا اجر اللہ پر لازم ہے ۔ اللہ اس کو ثواب سے سرفراز کرے گا ۔ پھر اگر اس میں کوئی کرنے کی بات نہ کرے اور نہ کرنے کی بات کرے اور اس میں وہ گرفتار ہو ، دنیا میں کوئی سزا ہوجائے تو اس کے لئے کفّارہ ہے اور پاک صاف کرنے والی بات ہے ۔ اور اگر اللہ اس کو ڈھانپ دے تو یہ بات اللہ کی مرضی پر موقوف ہ چاہے اس کو عذاب کرے یا چاہے تو مغفرت کرے ‘‘ ۔

صاحبو ! عورتوں سے کس طرح بیعت لی جاتی ہے ۔ صرف زبان سے اقرار کرلینا بھی کافی ہے ۔ کسی آدمی کے ذریعہ سے بیعت لینا بھی جائز ہے ۔ بزرگانِ طریقت لگن میں پانی رکھتے ہیں ، ایک طرف بیعت لینے والا ہاتھ رکھتا ہے اور ایک طرف بیعت کرنے والی عورت ہاتھ رکھتی ہے ، بعض حضرات اپنی چادر یا رومال کا سرا خود پکڑتے ہیں اور دوسرا سرا عورت پکڑتی ہے ۔ مرد لوگ بیعت لینے والے کے ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑتے ہیں ۔ کس بات پر بیعت لی جاتی ہے ؟ اس سے پہلے کی آیت اور حدیث میں بعض امور کا ذکر ہے ۔ مگر رسولِ خدا ﷺ جنگ کے وقت بھی بیعت لیتے تھے ، بعض سے اس بات پر بیعت لی کہ کسی سے کچھ نہ مانگیں گے ۔ ان لوگوں کی یہ حالت تھی کہ اگر اونٹ پر سوار ہیں مہار گرگئی ہے ، ہاتھ سے نکل گئی ہو تو اونٹ کو بٹھا کر اس سے اُتر کر اونٹ کی مہار لے لیتے مگر کسی سے یہ نہ کہتے کہ ذرا مجھے اونٹ کی مہار دے دو ۔ رسولِ خدا ﷺ محبت پر بھی بیعت لیتے تھے بہرحال جو مہم سامنے آتی اس کے متعلق پابندی سے قائم رہنے کے لئے بیعت لیتے ۔ کیا توبہ اور استغفار پڑھنا کافی نہیں ہے ؟

صاحبو ! یہاں وَاسْتَغْفِرْلَھُنَّ اللّٰہَ ہے ۔ پیغمبر کے مغفرت طلب کرنے کا بھی ذکر ہے ایک دوسری جگہ :-

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا (النساء آیت ۶۴)

’’ اگر یہ لوگ جب کہ اپنے اوپر انھوں نے ظلم اور نہ کرنے کا کام کیا ہے اور وہ پھر تمہارے پاس حاضر ہوں پھر وہ استغفار کریں اور پیغمبر بھی اُن کے لئے مغفرت طلب کریں تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے ‘‘ ۔

جب تک دنیا میں رسولِ خدا ﷺ جلوہ فرما تھے گناہگاروں کے لئے مغفرت طلب فرماتے تھے اور جب کہ گناہگاروں کے آنکھوں سے پردہ کئے ہیں تو ان کا خلیفہ ، ان کا نائب ، ان کا قائم مقام لوگوں سے بیعت بھی لے گا اور دُعائے مغفرت بھی کرے گا ۔ اس سے کیا ثابت ہوا ؟ مشائخینِ کرام اپنے مُریدوں سے جو بیعت لیتے ہیں ۔ یہ اس کا ماخذ ہے ۔ سلسلۂ سخن میں قائم مقامی اور خلافت کا بھی مسئلہ آجاتا ہے ۔ خلیفہ وہ ہے جو مُسْتَخْلِفْ (یعنی اصل شخص جو بیعت لینے والا ہے) کا کام

دینے والا ہو۔ لہٰذا خلیفہ میں اصل شخص کے اہم صفات ہوں۔ اور وہ اپنے رنگ پر رنگین کرسکتا ہو۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ قرآن، حدیث، فقہ کے لئے جو ضروری چیزیں ہیں، اس سے واقف ہو اور دوسروں کو تعلیم دے سکتا ہو۔ سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ بیعت کرے تو کس کے ہاتھ پر؟ بعض علماء کا قول تو بیان کر چکا۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تم اس شخص کے پاس بیٹھو جس کے پاس تمہارے خطرات بند ہوجائیں یا کم سے کم ہوجائیں تو ایسے شخص کی صحبت اور اس کے پاس بیٹھنا مفید ہوسکتا ہے۔ بعض لوگ اپنا اثر دوسروں پر ڈالتے ہیں اور اپنی قوتِ قلبی سے اور اپنے ذاتی اثر سے دوسروں کے خطرات اور دوسروں کے بُرے تحریکات اور گناہوں کی تاریکی اور سیاہی دور کرتے ہیں اور بعض لوگ اپنا کام کرتے رہتے ہیں اور ان کے فیضِ صحبت سے لوگ دُرست ہوتے جاتے ہیں، انگریزی الفاظ میں پہلی صورت کو اٹنشن (Attention) اور اپنا ول پور (Will Power) ڈالنا کہتے ہیں۔ اور دوسری صورت کو تموج یا ویبریشن (Vibration) کہتے ہیں۔ اسی واسطہ بزرگانِ طریقت کہتے ہیں۔ صحبتِ صالح ترا صالح کند۔ صحبتِ طالح ترا طالح کند۔ خلافت میں اصل صحبت اور تعلیم ہے جو گزشتہ زمانہ میں بیعت لینے کو بغاوت اور جنگ کی ایک صورت پیدا کرنا سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا اس سے بچنے کے لئے اپنا جبہ یا پوٹی پہنا دیتے تھے۔ بہرحال خلافت اور قائم مقامی کا سلسلہ جاری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ بعض حضرات اپنے شاگرد اور مُرید کو تربیت کرکے چھوڑ دیتے اور یہ نہ فرماتے کہ تم میرے قائم مقام ہو۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ سو (۱۰۰) ڈیڑھ سو برس بلکہ اس سے زیادہ زمانے کے بعد ایک بڑے بزرگ نے کسی کو اپنے فیض سے مالا مال کردیا جیسے امام جعفر صادقؓ سے ڈیڑھ سو برس بعد بایزیدؒ کی تربیت ہوئی اور وہ امام سے مستفید ہوئے۔ ایسی صورت کو طریقۂ اویسی کہتے ہیں۔ بعض حضرات اپنی جانماز دیتے ہیں اور اپنی تعلیم کی کتاب دیتے ہیں۔ بعض دفعہ چند شیوخ جمع ہوکر طالب کے سر پر شیخ کا عمامہ باندھ دیتے ہیں اور اس میں دیگر حضرات بھی ہاتھ لگاتے ہیں۔

سجادہ جانماز کو کہتے ہیں اور اس قائم مقام اور خلیفہ کو سجادہ نشین۔ اور آج کل تو سجادہ ہی کہتے ہیں۔ یہ سب خلیفۂ رسول ہیں۔ قائم مقامی کی نشر و اشاعت ہے۔ آج کل معنٰی سے بعد ہوتا جارہا ہے۔ غرض کہ مقصدِ اصلی سے دوری کی وجہ سے صورت رہ گئی ہے اور سیرت گُم ہوگئی ہے۔ ہاتھ سے ہاتھ ملنے کا بڑا ہی اثر ہے۔ اگر بیچ والے لائق نہ ہوں تو اوپر والے سنبھال لیتے ہیں۔ مسئلہ کی شرح پھیلے چلے جارہی ہے۔ اس لئے آخر میں چند ضروری باتیں بیان کردیتا ہوں۔

یہ بیعت کرنے کا فائدہ کیا ہے؟ میں نے اس سے پہلے بیان کردیا ہے کہ صرف بیعت کرنے سے کام نہیں نکلتا بلکہ پیغمبر کا دُعائے مغفرت کرنا بھی ضروری ہے۔ اس کا فائدہ پوچھتے ہو۔ دُعائے مغفرت کو ستّر (۷۰) مرتبہ بھی کی جائے تو زیادہ نہیں۔ میں نے یہ بھی بیان کردیا ہے کہ بیعت توبہ کی ایک صورت ہے اور توبہ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ ۔ (الشوریٰ آیت ۲۵) ’’اللہ ہی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہوں کو معاف کرتا ہے‘‘ مغفرت کے معنی ہیں گناہوں کو چھپا دینا، اُن کو ظاہر نہ ہونے دینا کہ گنہگار رسوا ہوجائیں۔ اور عفو کے معنی یہ ہیں کہ گناہوں کو مٹا ہی دیں کہ داغ دھبہ باقی نہ رہے۔ توبہ کی اعلیٰ صورت یہ ہے کہ: فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ

سَيِّـاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۔ (الفرقان ۔آیت ۷۰) خدائے تعالیٰ کریم الکرام گناہوں کو نیکی سے بدل بھی دیتا ہے ۔ میرا خیال یہ ہے کہ ایسا اس شخص کے ساتھ کیا جاتا ہے جس پر ''سِرّ قدر'' کھل جائے اور اس کا اِرادہ فنا ہوجائے ۔

واضح ہو کہ اللہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی کئی حالتیں ہیں ۔ وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ ۔ (الاحقاف آیت ۹) مجھے نہیں معلوم کہ اللہ میرے ساتھ کیا کرتا ہے اور تمہارے ساتھ کیا ۔ یہ خدائے تعالیٰ کی اس شان کی نسبت کرتے ہے کہ هٰذِهٖ لِلْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِیْ وَهٰذِهٖ لِلنَّارِ وَلَا اُبَالِیْ ۔ ''یہ جنت کا حصّہ ہے اور مجھے کیا پروا ہے ، اور یہ دوزخ کا حصہ ہے مجھے کیا پروا (حدیث قدسی) اس اِرشاد لا ابالی سے سب پریشان ہیں ، حضور کی ایک اور شان ہے جو سراپا اطاعت ، فرمانبرداری کی ہے تیرا جو حکم ، تیری جو مرضی ، اس کا کیا نتیجہ ؟ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ (الفتح آیت ۱۰) '' جو تمہارے ہاتھ پر بیعت کررہے ہیں وہ میرے ہی ہاتھ پر بیعت کررہے ہیں ۔ خدا کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں پر ہے''۔ یہ شانِ عبدیت ہے ۔ ایک اور شان یا ایک اور حال ہے ۔ لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ؛ '' میرا اللہ کے ساتھ ایک ایسا وقت بھی ہے کہ وہاں مقرب فرشتے ، مرسل پیغمبر کی گنجائش نہیں''۔

ذرا سمجھو ، رسولِ خدا ﷺ بھی تو نبی مرسل ہیں وہاں ان کی بھی گنجائش باقی نہیں ہے ۔ ایک روایت میں ایسا بھی آیا ہے : ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ دربارِ نبوت میں حاضر ہوئیں ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔ مَــــنْ ؟ حضرت ام المومنین نے عرض کیا ، عائشہ ، سرکار نے فرمایا ۔ مَنْ عَائِشَة ؟ بیوی نے عرض کیا ، بِنْتُ صِدِّیْق ؛ دربارِ نبوت سے پھر پوچھا گیا ۔ مَنْ صِدِّیْق ؛ ام المومنین نے عرض کیا ، صــدیــق مــحــمّــد پھر سوال کیا گیا ۔ مَــنْ مــحــمّــدٌ ؛ یہ شان دیکھ کر حضرت ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہؓ وہاں سے چلی گئیں ۔

سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۗ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝۱۱

سَيَقُوْلُ لَکَ ؛ عنقریب تم سے کہیں گے ۔ مُخَلَّفْ ؛ وہ شخص جو پیچھے رہ گیا ہو ، خلف پیچھے ۔ خلیفہ ، اصل شخص کا کام کرنے والا ۔ اَلْـمُـخَـلَّفُوْنَ ؛ وہ لوگ جو پیچھے رہ گئے ہیں ۔ مِـنَ الْاَعْرَابِ ؛ دیہاتی ۔ عرب ایک قوم کا نام جو شہر باش ہے اس کا واحد عَـرَبِیٌّ ، عَرَبٌ کی جمع عروب نہیں ہے اَعْرَابٌ ؛ دیہاتی ، اس کا واحد اعرابی ہے ۔ شَـغَـلَـتْـنَـآ ؛ ہم کو روک لیا ، مشغول کردیا ۔ فرصت نہ دی ۔ اَمْـوَالُـنَا وَاَهْلُوْنَا ؛ اموال جمع مال ، اس واسطے کہ لوگوں کا دل اُس کی طرف مائل ہوتا ہے ۔ اَهْـلُوْنَا جمع اَهْل ؛ ہمارے اہل وعیال ۔ فَـاسْتَـغْـفِـرْلَنَا ؛ اس غفلت اور نامناسب مشغولیت کی وجہ سے ہمارے لئے دُعائے

مغفرت فرمایئے ۔ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ ؛ زبان سے تو کہتے ہیں ۔ مَالَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؛ جو ان لوگوں کے دلوں میں نہیں ہے، ان کو اپنی غلطیوں پر دلی شرمندگی ہے ۔ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ ؛ تم کہو کس کی مِلک میں تم ہو۔ کس کے ہاتھ میں ہے ۔ کون اختیار رکھتا ہے ۔ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؛ خدا کے سامنے کسی چیز کا ۔ اِنْ اَرَادَبِكُمْ ضَرًّا ؛ اگر تم کو ضرر دینے کا ارادہ کرے ۔ تم کو نقصان پہنچانے کا اِرادہ کرے ۔ اَوْاَرَادَبِكُمْ نَفْعًا ؛ یا تم کو نفع دینے کا اِرادہ کرے ۔ بَلْ كَانَ اللّٰهُ ؛ بلکہ اللہ تعالیٰ ہے۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ؛ پہلے ہی سے تمہارے اعمال سے، تمہارے کاموں سے باخبر، واقف، مطلع ہے ۔

ترجمہ :- یہ دیہاتی لوگ جو حاضر نہیں ہیں کہیں گے ہم کو ہمارے مال وعیال نے فرصت نہیں دی ۔ لہذا آپ ہمارے لئے مغفرت اور معافی کی دُعا کیجئے ۔ یہ لوگ اپنی زبانوں سے ایسی باتیں کر رہے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے (یعنی غفلت کی معافی) تم کہو خدا کے سامنے کون سی چیز کس کے اختیار میں ہے ۔ اگر خدا تم کو ضرر دینا چاہے یا نفع پہنچانے کا اِرادہ کرے ۔ اللہ تو تمہارے تمام کاموں سے پہلے ہی سے باخبر ہے، (تمہارے جھوٹے عذروں سے پہلے ہی واقف ہے) ۔

بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًا ۢ بُوْرًا ﴿۱۲﴾

بَلْ ظَنَنْتُمْ ؛ بلکہ تم تو یوں سمجھ رہے تھے ۔ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؛ کہ رسول اور ایماندار لوگ زندہ سلامت ہرگز واپس نہ ہوں گے ۔ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا ؛ اپنے گھر والوں اور متعلقین کے پاس ہرگز نہ واپس ہوں گے ۔ وَزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ؛ اور یہ بات تمہارے دلوں میں زینت اور اچھی معلوم ہو رہی تھی اور تم نے کیا کیا بُرے گمان کئے تھے ۔ وَكُنْتُمْ قَوْمًا بُوْرًا ؛ (قَامَ ۔ يَقُوْمُ ۔ قَوْمًا) ۔ کھڑا ہونا قوم وہ لوگ جن کی مدد پر اس کا قیام ہے) اور تم ہو برباد ہونے والی قوم، اور تم ایسی قوم ہو جو برباد ہونے والی تھی ۔

ترجمہ :- بلکہ تم نے خوب سمجھ رکھا تھا کہ رسول اللہ اور ایماندار لوگ اپنے متعلقین کے پاس ہرگز زندہ سلامت (نہ پہنچیں گے) واپس نہ ہوں گے اور یہ تمہارے دلوں میں کیا بدگمانی جائے گیر ہوگئی تھی اور تم نے کیا کیا بُرے گمان کئے تھے ۔ اور تم برباد ہونے والی قوم تھے ۔

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ ۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾

وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ اور جو شخص اسلام ، اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے ۔ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ تو ہم نے کافروں کے لئے تیار رکھی ہے ۔ سَعِيْرًا ؛ مشتعل آگ ۔

ترجمہ :- اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے تو ہم نے (ایسے) کافروں کے لئے دوزخ تیار کر رکھی ہے ۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۱۴

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اور آسمان اور زمین کی حکومت ، بادشاہی اللہ ہی کی ہے ۔ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہے مغفرت کرے ، معاف کرے ۔ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہے عذاب کرے ۔ مگر منصف ہے ، عادل ہے ، اچھے کو بخشتا ہے ۔ بُرے پر عذاب کرتا ہے ۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؛ اللہ تو غفور رحیم ہی ہے ، بخشنا اس کا کام ہے ۔ رحیم اس کا نام ہے ۔

ترجمہ :- اللہ ہی کے لئے ہے آسمان اور زمین کی حکومت ، جس کو چاہے بخشے ، جس کو چاہے عذاب کرے اور اللہ ہی ہے غفور رحیم ۔

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۱۵

سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ ؛ عنقریب پیچھے رہ جانے والے کہیں گے ۔ اِذَا انْطَلَقْتُمْ ؛ جب تم چلو ۔ اِلٰى مَغَانِمَ ؛ جمع مَغْنَمٌ ۔ مالِ غنیمت ، شکست یافتہ دشمن کا مال ۔ لِتَاْخُذُوْهَا ؛ تاکہ تم اس کو لے لو ۔ ذَرُوْنَا ؛ ہم کو چھوڑ دو ۔ نَتَّبِعْكُمْ ؛ ہم تمہارے پیچھے پیچھے رہیں ، تمہاری اتباع کریں ۔ يُرِيْدُوْنَ ؛ ارادہ کرتے ہیں ، چاہتے ہیں ۔ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ ؛ بدل دیں فرمودۂ خدا کو ۔ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا ؛ تم کہو ! تم ہرگز ہمارے ساتھ نہ آؤ گے ، ہماری اتباع نہ کرو گے ۔ كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ (ذٰلِکَ اور ذٰلِكُمْ کے معنی میں کیا فرق ہے ؟ دونوں کے معنی "وہ" کے ہیں ۔ مخاطب یعنی جس سے گفتگو کر رہے ہیں ایک ہے تو ذٰلِکَ ۔ اور بہت سے ہیں تو ذٰلِكُمْ ۔ بہرحال دونوں کے معنی "وہ" کے ہیں ۔ كُمْ کے لئے محل اعراب کچھ نہیں) ایسا ہی اللہ تعالیٰ فرمایا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ فَسَيَقُوْلُوْنَ ؛ پھر عنقریب کہیں گے ۔ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؛ بلکہ تم ہم پر حسد کرتے ہو ۔ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ ؛ بلکہ وہ سمجھتے ہی نہیں ۔ فَقْهٌ ۔ سمجھنا ۔ فَقِيْهٌ ۔ سمجھدار ۔ سمجھ والا ۔ اِلَّا قَلِيْلًا ؛ مگر بہت کم ۔

ترجمہ :- عنقریب یہ پیچھے رہ جانے والے کہیں گے، جب تم مالِ غنیمت لینے کے لئے جاؤ گے ہم کو بھی تم اپنے ساتھ چلنے دو۔ یہ لوگ فرمودۂ خدا کو بدل دینا چاہتے ہیں (پیغمبر!) تم کہو تم کبھی ہمارے ساتھ نہ آؤ گے (ہماری اتباع نہ کرو گے) خدا نے اس سے پہلے ہی ایسا فرما دیا تھا۔ پھر یہ کہیں گے بلکہ تم ہم پر حسد کرتے ہو۔ بلکہ یہ لوگ بہت کم سمجھتے ہیں۔

قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾

قُلْ لِلْمُخَلَّفِيْنَ ؛ پیغمبر! ان پیچھے رہ جانے والوں سے کہو۔ مِنَ الْاَعْرَابِ ؛ عرب دیہاتیوں سے۔ سَتُدْعَوْنَ ؛ آئندہ تم بُلائے جاؤ گے۔ اِلٰى قَوْمٍ ؛ ایک قوم کی طرف۔ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ ؛ بڑی ہی قوت والے۔ بَاْسٌ۔ قوت۔ تُقَاتِلُوْنَهُمْ ؛ تم اُن سے لڑو گے۔ مقاتلہ کرو گے۔ اَوْيُسْلِمُوْنَ ؛ یا وہ مسلمان ہوجائیں گے۔ فَاِنْ تُطِيْعُوْا ؛ پھر اگر تم اطاعت کرو گے، حکم مانو گے، مسلمان ہوجاؤ گے۔ يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ؛ اللہ تم کو اچھا بدلہ، عمدہ اجر دے گا۔ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا ؛ اور اگر پلٹ جاؤ گے۔ كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ ؛ جیسا کہ پلٹ گئے تھے اس سے پہلے۔ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ؛ تو تم کو المناک عذاب دے گا۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) ان پیچھے رہ جانے والے عرب دیہاتیوں سے کہو آئندہ تم ایک زبردست قوم کی طرف بُلائے جاؤ گے پھر تم کو اُن سے لڑنا ہوگا۔ یا وہ مسلمان ہوجائیں گے۔ پھر اگر تم اطاعت کرو تو اللہ تم کو اچھا اجر عطا کرے گا۔ اور اگر پہلے کی طرح منہ پھیرو تو تم کو المناک عذاب دے گا۔

(تم کو دردناک عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا)۔

صاحبو! یہ کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ حق تعالیٰ فارس یعنی ایران کے لوگوں کو جن کی سلطنت بڑی زبردست تھی اور وہ ملک حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں فتح ہوا۔ اور دیہاتی عربوں کو فرماتا ہے کہ تم کو آئندہ ایرانیوں سے لڑنا ہے اور فاروقی اور عثمانی سپاہی تم کو بے لڑے نہ چھوڑیں گے۔ یا تو تم کو قوی دل مسلمانوں کے ساتھ ہوکر لڑنا پڑے گا یا آئندہ بھی جنگ سے جی چراؤ جس طرح کہ پہلے حیلے حوالے کرکے جنگ سے بچتے رہے ہو۔ تو اللہ تم پر دردناک عذاب نازل کرے گا۔

صاحبو! یہ پیش گوئی ہے فاروقی اور عثمانی فوج کے فتوحات کی ۔ اور یہ بھی فاروقی ، عثمانی فوجیں ان دو صاحبوں کے زیرِ حکم حق پر تھے ۔ کیونکہ ان کا ساتھ نہ دینے والوں پر عذاب آئے گا ۔

جھوٹے حیلے کام نہیں آتے ۔ کوئی صحیح عذر ہو تو البتہ وہ قابلِ قبول ہے لہذا فرماتا ہے :-

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيْمًا ﴿۱۷﴾

ع ۲ / ۱۰ النصف

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ ؛ نابینا ، اندھا ، اگر جنگ میں حاضر نہ ہو کوئی حرج نہیں ۔ تکلیف نہیں ۔ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ ؛ لنگڑے کو بھی کوئی مجبور نہیں کرتا ۔ وَلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؛ اور بیمار پر بھی کوئی حرج نہیں ۔ کوئی سختی نہیں ۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؛ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اللہ اس کو يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ ؛ ایسی جنتوں اور باغوں میں داخل کرے گا جو سدا سرسبز ۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ؛ اور اُن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ وَمَنْ يَّتَوَلَّ ؛ اور جو جنگ سے منہ پھیرے اور حاضرِ جنگ گاہ نہ ہو ۔ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيْمًا ؛ تو اس کو اللہ تعالیٰ دردو المناک عذاب میں مبتلا کرے گا ۔

ترجمہ :- نابینا پر کوئی حرج نہیں ۔ نہ لنگڑے پر کوئی حرج ہے نہ مریض پر کسی قِسم کی سختی ہے ۔ اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرے وہ ایسی جنتوں میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جو منہ پھیرے (اور حاضرِ جنگ گاہ نہ ہو) اس کو عذابِ الیم میں مبتلا کرے گا ۔

یہ ہم نے بیان کیا ہے کہ جنگِ بدر میں عتبہ ، شیبہ ولید ابن مغیرۃ اور ابوجہل مارے گئے ۔ کفارِ قریش نے اس کے انتقام کے خیال سے بڑی بھاری فوج لے کر اُحد کے پاس مدینہ پر چڑھائی کی ۔ وحشی نامی ایک شخص نے جو ایک پتھر کے پیچھے چھپا بیٹھا تھا حربہ یعنی چھوٹا نیزہ حضرت حمزہؓ کے کوکھ پر پھینکا اور آپ نے وہیں جامِ شہادت نوش کیا ۔ ایک کافر اپنے گھوڑے کو خوب ملتا اور دانہ چارہ دیتا تھا ۔ حضرت ﷺ نے پوچھا کہ گھوڑے پر اتنا اہتمام کیوں کرتا ہے تو اس نے کہا اس پر سوار ہو کر تم سے لڑوں گا اور تم کو مار ڈالوں گا ۔ یہی شخص اُحد کی لڑائی میں حضرت سے لڑنے نکلتا ہے ۔ جان نثارانِ نبوت اُس پر دوڑ پڑتے ہیں ۔ حضرت فرماتے ہیں اُسے مت روکو ۔ میری طرف آنے دو ۔ جب وہ قریب آجاتا ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ ''کفن بیت'' کی انّی مارتے ہیں اور وہ ڈھیر ہو کر رہ جاتا ہے پھر گھمسان لڑائی ہونے لگتی ہے ۔ کافروں کو شکست ہوتی ہے ۔ ☆

صاحبو! اُحد کی لڑائی کے بعد جو بالکل بے نتیجہ تھی پہلے دفعہ مسلمانوں کو فتح ہوئی ۔ پھر جب مسلمانوں نے اس مقام پر سے جہاں پچاس آدمیوں کو رسولِ خدا ﷺ نے بٹھایا تھا اُٹھ کر مالِ غنیمت لوٹنے لگے اور دس آدمیوں کے سوائے سب لوٹ میں شریک تھے ۔ دشمن گھاٹی کو خالی پاکر وہاں سے لوٹنے والے مسلمانوں پر آپڑے ۔ کسی ظالم نے خبر اُڑادی کہ رسول اللہ ﷺ شہید کردیئے گئے ۔ اس غلط خبر کو سُن کر مسلمان پریشان ہوگئے ۔ کسی خبیث نے حضرتؐ کے روئے مبارک پر ایک پتھر پھینکا ۔

☆ تلوار کا ایک خاص وار

جس سے دندانِ مبارک شہید ہوگئے ۔ حضرتؐ خون کو زمین پر گرنے نہیں دیتے تھے ، کہیں یہ سرزمین تباہ نہ ہوجائے اور خونِ مبارک کو کپڑے میں جذب کرلیتے ۔ اور دربارِ الٰہی میں عرض کرتے کہ یہ نادان ہیں ۔ جاہل ہیں ۔ مجھے نہیں پہچانتے ۔ حضرتؐ نے خندق کے ایک ''کھوہ'' میں پناہ لی ۔ ساتھ ابوبکرؓ، عمرؓ بھی تھے ۔ کافروں کے لشکر کا سردار ابوسفیان ابن حرب تھا ، اس نے چیخا ''اَیْنَ اِبْنُ ابی کبشۃ '' یعنی رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں ؟ حضرتؐ نے حکم دیا ''خاموش'' پھر پکارا ''اَیْنَ اِبْنُ ابی قحافۃ '' یعنی ابوبکر کہاں ہیں ۔ حضرتؐ نے حکم دیا ''خاموش'' پھر پکارا ''اَیْنَ ابن الخطاب '' یعنی کہاں ہیں ابن الخطاب یعنی حضرت عمرؓ ۔ حضرت عمرؓ تھوڑی دیر خاموش رہے ۔ ابوسفیان نے نعرہ مارا ۔ ''اُعْلُ هُبَل '' اب ہبل کا بول بالا ہے ۔ یہ سُن کر حضرت عمرؓ سے ضبط نہ ہوسکا انھوں نے پکار کر آواز دی ''او دشمنِ خدا '' رسولِ خدا ﷺ بھی زندہ ہیں اور ابوبکرؓ بھی زندہ ہیں ۔ گویا ابوسفیان سیاسی پیش گوئی کر رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ ۔ عمرؓ کے زمانہ میں مسلمان فتح و نصرت اور اطمینان اور اتفاق سے رہیں گے ۔ بہرحال لڑائی بے نتیجہ رہی ۔ کفّار مدینہ شریف کو فتح نہ کرسکے اور نہ مسلمانوں نے کافروں کو کامل شکست دی ۔ پھر اس کے بعد کفّارِ قریش نے اپنے یار و مددگار اور حلیفوں کو لے کر مدینہ پر چڑھائی کی ۔ مسلمانوں نے مدینہ کے سامنے ایک خندق کھودی جس کی وجہ سے کفّارِ قریش عام حملہ نہ کرسکے ۔ ایک دن پانی خوب برسا ۔ ہوائیں تیز چلیں ۔ ڈیرے وغیرہ اُکھڑ گئے ۔ زیادہ دیر تک یہ ظالم فوجیں ٹھہر نہ سکیں ۔ ناشاد و نامراد واپس ہونا پڑا ۔ اس جنگ کو جنگِ احزاب بھی کہتے ہیں ۔ یہودی مسلمانوں کے حلیف اور ہم آہنگ تھے ۔ ان کو چاہیئے تھا کہ مسلمانوں کے ساتھ ہوکر کفّارِ قریش سے لڑتے مگر اس کے بجائے انھوں نے کفّارِ قریش کے ساتھ ہوکر مسلمانوں سے لڑنا چاہا ۔ جب قریش بے نیل و مرام مکہ کو واپس ہوگئے تو مسلمانوں نے اِن بدعہد یہودیوں پر حملہ کیا اور یہیں سے مسلمانوں اور یہودیوں میں جنگ کا سلسلہ جاری ہوگیا ۔ یہ ہم نے اس سے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ ذی قعدہ ، ذی الحجہ ۔ محرم ۔ اور رجب میں قریش کسی سے لڑتے نہ تھے اور امن چین کی تجارت کرتے ۔ گرما اور سرما میں تجارت کے قافلے نکلتے ، عربوں کے اس اُصول کے موافق اشھُرِ حرم یعنی مذکورہ چارمہینوں میں نہ لڑتے نہ کسی کو حج سے روکتے تو حضرت ﷺ بھی حج کے اِرادہ سے مکہ کی طرف چلے ۔ بیچ میں کفّارِ قریش نے راستہ روکا ۔ اور چند غنڈوں کو تیار کر کے روانہ کیا کہ مصالحت کی صورت بنا کر حضرت ﷺ کے قریب پہنچیں اور شہید کرنے کی کوشش کریں ۔ مگر وہ سب پکڑ لئے گئے اور کیفر کردار کو پہنچے ۔ جب کفّارِ قریش اپنی ضد سے باز نہ آئے اور حضرت عثمانِ غنیؓ قریش سے گفتگو کرنے کے لئے روانہ کئے گئے ۔ کسی ظالم نے یہ خبر اُڑادی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کردیئے گئے ۔ بس کیا تھا تمام مسلمان مارنے مرنے کے لئے تیار ہوگئے اور رسولِ خدا ﷺ نے ایک درخت کے نیچے تشریف فرما ہوکر آخری قطرہ خون بہانے کے لئے سب سے بیعت لی ۔ جس کا نام بیعت رضوان ہے ۔ حضرت ﷺ کے ساتھ نو سو (۹۰۰) آدمیوں نے اپنے ہتھیار لے کر مارنے مرنے اور پیچھے نہ ہٹنے کے لئے قسم کھائی ۔ یہ حالت دیکھ کر کافروں کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے اور نرم پڑ کر مصالحت کے لئے تیار ہوگئے ۔ مصالحت کے شرائط کیا تھے ؟

'' اس سال حج ملتوی کیا جائے اور آئندہ سال حج کیا جائے ۔ جو مسلمان کفّارِ قریش کے پاس چلا جائے وہ واپس نہ کیا جائے ۔ اور جو مسلمان مکہ کا رہنے والا مدینہ شریف میں حضرتؐ کے پاس آجائے تو وہ واپس کردیا جائے''۔

جنگِ اُحد

جنگِ احزاب

صلح حدیبیہ

ابو جندل نامی ایک نو مسلمان لڑکا جس کو اُس کے باپ نے پابہ زنجیر کر رکھا تھا اس کو بھی اس کے ظالم باپ کے پاس واپس کرنا پڑا۔ یہ منظر بڑا سخت تھا۔ اسلامی حمیت سے بھرے ہوئے لوگ مارنے مرنے کو تیار تھے اور کسی طرح اس شرط کو قبول نہیں کرتے تھے۔ رسولِ خدا ﷺ نے مسلمانوں کو سمجھا کر ابو جندل کو واپس کر دیا اس کے بعد معاہدہ نامہ تیار ہونے لگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ لکھنے والے تھے۔

ابو بصیر کی گوریلا جنگ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ هٰذَا مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ؛ کفارِ قریش نے کہا ہم رحمٰن کا لفظ سننے کے عادی نہیں۔ اس طرح نہ لکھو، قریش نے دوسرا اعتراض یہ کیا کہ ہم آپ کو رسول اللہ سمجھتے تو لڑتے ہی کیوں۔ لکھو۔ مِنْ مُحَمَّد ابن عبداللّٰه ؛ رسول اللہ کا لفظ مٹا کر ابن عبد اللہ لکھنے کی ضرورت ہوئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اَڑ گئے کہ میں محمد رسول اللہ کے لفظ کو مٹا نہیں سکتا۔ رسولِ خدا ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے رسول اللہ کا لفظ مٹا کر ابن عبداللہ کا لفظ لکھوا دیا۔ یہ بڑے سخت اشتعال کا وقت تھا۔ جانثارانِ محمدیؐ آخری قطرہ خون بہانے کے لئے تیار تھے مگر رسول اللہ ﷺ یہ چاہتے تھے کہ دکھا دیں کہ مسلمان انتہائی صُلح جو ہیں اور کفارِ قریش غایت درجہ کے ہٹ دھرم ہیں۔ خیر! صُلح نامہ مرتب ہو گیا۔ اس میں یہ شرط بھی تھی کہ دس سال تک جنگ نہ ہو۔ اور ایک قبیلہ (بنو خزاعہ) حضرتؐ کا حلیف ہوا اور ایک دوسرا قبیلہ (بنو بکر) کفارِ قریش کا حلیف۔ مسلمان حضرتؐ کے ساتھ مدینہ کو پہنچ گئے۔ ایک اور عجیب واقعہ نمایاں ہوا۔ ابو بصیر ایک صاحب مکہ سے مدینہ کو بھاگ آئے۔ دو کافر ابو بصیر کو مدینہ سے لینے حضرتؐ کے پاس آئے۔ حضرت نے ابو بصیر کو واپس کیا۔ جاتے جاتے اُن دو کافروں میں سے ایک سے ابو بصیر نے کہا کہ تمہاری تلوار بہت اچھے فولاد کی معلوم ہوتی ہے۔ ذرا دیکھوں تو تمہاری تلوار۔ اس جاہل نے تلوار دے دی۔ ابو بصیر نے ایک ایسا وار کیا کہ جسم کو سر کا وزن اُٹھانے کی ضرورت نہ رہی۔ ابو بصیر خونچکاں تلوار لے کر پھر حضرت ﷺ کے پاس پہنچے۔ مقتول کے ساتھ کا کافر بھی پہنچا۔ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا یہ بڑا لڑاکو ہے۔ اس کے ساتھ کوئی اور ہوتا ایک آگ لگا دیتا۔ ابو بصیر کو واپس ہونا پڑا۔ ابو بصیر نے دیکھا کہ مکہ میں بربناء معاہدہ امن کی کوئی صورت نہیں ہے تو ایک پہاڑ کے پاس جا کر بیٹھ گئے اور قریش میں سے یکہ دکا جو ملتا اس کو فی النار والسقر کر دیتے۔ اس کی اطلاع تو مسلمانوں کو ہوگئی اور وہ بجائے مدینہ میں حضرتؐ کے پاس آنے کے ابو بصیر کے پاس جاتے۔ ان کی جماعت روز بروز بڑھنے لگی اور ابو بصیر کو گوریلا جنگ سے قریش نے عاجز ہو کر دربارِ نبوت میں درخواست کی کہ وہ شرط منسوخ کر دی جائے اس طرح مسلمانوں کی صُلح جوئی اور کفارِ قریش کی زیادتی، ظلم و ستم روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا۔

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿۱۸﴾

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ ؛ بے شک اللہ راضی ہو گیا۔ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ان ایمانداروں سے۔ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ ؛ جب کہ وہ تم سے بیعت کرتے ہیں۔ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ؛ درخت کے نیچے۔ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؛ پھر اللہ نے ان کے دلوں میں کیا ہے معلوم کر لیا۔ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ ؛ پھر اُن پر نورِ سکینہ، اور کمالِ اطمینان اُتارا۔ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ؛ اور اُن کو

اطمینان کے بدلے عنقریب ہونے والی فتح عطا کیا۔ (یعنی عنقریب مکہ فتح ہوجائے گا)۔

ترجمہ:- یقیناً اللہ اِن مومنوں سے راضی ہے کہ وہ تمہارے ہاتھ پر اُس درخت کے نیچے بیعت کرتے ہیں۔
اِن کے دلوں میں کیا ہے (''یعنی ایمان'') جس کو اللہ خوب جانتا ہے لہذا ان پر نورِ سکینہ نازل فرمایا
اورعنقریب ہونے والی فتح بطور ثواب کے عطا کرے گا۔

صاحبو! یہاں حدیبیہ میں ایک درخت کے نیچے رسولِ خدا ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت رضوان کا ذکر ہے۔ اللہ نے ان بیعت کرنے والوں کے مضبوط ایمان و اطمینان سے واقف ہوکر نورِ سکینہ سے سرفراز کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا مندی کا اظہار کیا۔ ان نوسو (۹۰۰) آدمیوں میں ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ۔ علیؓ بھی تھے جن سے خدا راضی ہے اُن کے ایمان سے واقف ہے۔ کوئی بے دین قرآن کو نہ مانے، ان صحابہ کے ایمان کو تسلیم نہ کرے ہم کو اس کی پروا کیا ہے۔ اصل رضامندی خداوند عالم کی ان صحابہ کو حاصل تھی۔ ان صحابہ کو نہ ماننا ایک طرح سے قرآن کو نہ ماننا ہے۔ اُن کا خود کو مومن کہنا خلافِ واقعہ ہے۔ ہم کو اللہ اور اس کا رسول بس۔ جن سے اللہ و رسول راضی، ہم بھی اُن سے راضی۔

جن صحابہ کو خدا کی رضا حاصل ہے ان کو نہ ماننا قرآن کو نہ ماننا ہے

وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝۱۹

وَمَغَانِمَ كَثِيْرَةً ؛ اور قِسم قِسم کا مالِ غنیمت۔ يَاْخُذُوْنَهَا ؛ جن کو لیتے ہیں۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور ہے اللہ۔ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ؛ عزت وحکمت والا۔

ترجمہ:- اور قسم قسم کا مالِ غنیمت (بہت سا مالِ غنیمت بھی عطا کرے گا) جس کو یہ لیں گے۔ اور ہے اللہ
عزت وحکمت والا۔
(اس کا وعدہ پورا ہوکر رہا۔ مگر اس کا نظام، حکمت کے تحت ہے)۔

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ
وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝۲۰

وَعَدَكُمُ اللّٰهُ ؛ اللہ نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً ؛ بہت سے مالِ غنیمت کا۔ تَاْخُذُوْنَهَا ؛ کہ تم اس کو لوگے۔ فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ ؛ اس میں سے اس کو تمہیں بعجلت دے دیا۔ وَكَفَّ ؛ اور روکا۔ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ؛ لوگوں کی دست درازی کو تم سے۔ وَلِتَكُوْنَ ؛ اور تاکہ تم بنو۔ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمانداروں کے لئے کرشمۂ قدرت۔ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ؛ اور تاکہ صراطِ مستقیم اور راہِ راست پر تم کو چلائے۔

ترجمہ:- اللہ نے تم سے بہت سے مالِ غنیمت کا وعدہ فرمایا تھا کہ تم اس کو لوگے یہ فتح (خیبر) بعجلت تم کو

حاصل ہوچکی ہے ۔ اور لوگوں (یعنی یہودیوں) کی دراز دستی کو تم سے روک دیا کہ تم مسلمانوں کے لئے
کرشمۂ قدرت بنو ۔ اور تم کو راہِ راست کی ہدایت بھی ہوجائے ۔

اس آیت میں فتحِ خیبر کی طرف اشارہ ہے ۔ فتحِ خیبر کا واقعہ یہ ہے کہ جب یہودیوں نے جو مسلمانوں کے ہم آہنگ اور حلیف تھے ۔ غزوۂ احزاب میں کفارِ قریش کے ساتھ ہوکر مسلمانوں سے لڑنے کے لئے تیاری کی تو مسلمانوں نے بھی ان کی سرتابی کے لئے خود رسول اللہ ﷺ کے زیرِ سرکردگی خیبر پر حملہ کردیا ۔ لڑائی یا محاصرہ تین چار روز تک رہا ۔ بالآخر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی شیرِ خدا کو جھنڈا دے کر خیبر کی طرف روانہ فرمایا ۔ اس جھنڈے پر حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی ردائے باندھی گئی تھی ۔ بہر حال اسد اللہ الغالبؓ نے قوتِ ولایت سے قلعہ کے دروازے کے پٹ کو ایک زور سے جھٹکا دیا ۔ اس کی چولیں ٹوٹ گئیں اور دروازہ کھل گیا اور اس پٹ کو خندق پر بچھا دیا جس پر سے لوگ گزر کر قلعۂ خیبر میں داخل ہوئے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ دروازہ اس قدر مضبوط تھا کہ کئی آدمی مل کر بھی اس کو اُٹھا نہیں سکتے تھے ۔ یہودیوں میں لڑنے کی قوت نہ تھی ۔ بغیر کشت و خون کے بجز اس کے کہ مرحب پہلوان حضرت مولاؓ سے لڑکر مارا گیا ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو فتح و نصرت عطا کی اور مسلمانوں کو یہودیوں کے شر سے محفوظ کردیا ۔ مالِ غنیمت بھی مسلمانوں کو بہت کچھ ملا ۔

وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝۲۱

وَاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا ؛ ایک اور چیز بھی ہے جس پر تم ابھی تک قادر نہیں ہوئے (یعنی فتح مکہ) ۔ قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؛ اللہ نے اس کا بھی احاطہ کرلیا ہے ۔ علماً ۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ؛ اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے ۔

ترجمہ :- ایک اور ہونے والا واقعہ بھی ہے ۔ جس پر تم اب تک قادر نہیں ہوئے (یعنی فتح مکہ) اللہ نے تو اس کا بھی احاطہ کرلیا ہے اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے ۔

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝۲۲

وَلَوْ قٰتَلَكُمْ ؛ اگر تم سے لڑتے ۔ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کفار ۔ وہ لوگ جنھوں نے کفر و شرک کیا ۔ لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ؛ تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ۔ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ ؛ پھر نہ پاتے ۔ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ؛ یار و مددگار کو ۔

ترجمہ :- یہ کافر اگر تم سے لڑتے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ۔ پھر کسی کو اپنا یار و مددگار نہ پاتے ۔

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ښ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝۲۳

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ؛ یہ اللہ کا طریقہ ہے جو اس سے پہلے گزرا ۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ؛ اور تم اللہ کے طریقے کو بدلتا نہ پاؤ گے ۔

ترجمہ :- یہ خدا کا طریقہ ہے جو پہلے سے ہوتا چلا آ رہا ہے اور خدا کے طریقہ میں ادل بدل نہیں ہے ۔

صاحبو ! بعض نادان موجودہ زمانے کے فلسفے کی ایک تھیوری کو لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کا خلاف نہیں ہوسکتا فطرۃ اللہ کیا ہے ؟ آپ کو کیا معلوم ۔ اپنے استنباط کئے ہوئے مسائل اور تھیوریوں کو فطرۃ اللہ سمجھنا سخت غلطی ہے ۔ دو ہزار برس پہلے کی تاریخ نہیں ملتی ۔ اس دو ہزار برس میں بھی کیا تمام واقعات درج تاریخ ہیں ۔ یا اوہام باطلہ ہیں ۔ تمہارے فلسفے اور خیالات و استنباطات کی ایک مثال یہ ہے ایک شیر بیٹھا ہوا ہے یا سو رہا ہے ۔ ایک مکڑی آئی اور اُس پر سے جالا تن دیا ۔ اور خوشی کے مارے اپنے سے باہر ہے کہ میں نے شیر کو پھانس دیا ۔ شیر اُٹھا اور تار عنکبوت کا پتہ نہ رہا ۔

صاحبو ! ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ پیغمبر جب دُعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ عام عادات کے خلاف کرتا ہے اور وہ پیغمبروں کا معجزہ سمجھا جاتا ہے ۔ ذرا بولو ! یہ تمہارے خیال کے خلاف ہے یا اللہ کی عادت کے ؟ تم کو عاجز کر کے اللہ اپنا کرشمۂ قدرت ظاہر کرتا ہے ۔ یہی فطرۃ اللہ ہے یہی معجزہ ہے ۔ یہی کرامت ہے ۔ یہی خدا کی عادت ہے ۔ یہی اس کی فطرت ہے ۔ ہم نے اس سے پہلے بھی لکھا ہے کہ ایک چار برس کی عمر والا بچہ جس نے کبھی سورج گہن نہیں دیکھا تھا ۔ سورج گہن کے ماننے والوں پر ہنستا ہے اور کہتا ہے ۔ ہم نے آفتاب جہاں تاب کو ہمیشہ روشن ہی دیکھا ۔ اور یہ لوگ کتنی جہالت کرتے ہیں کہ آفتاب کبھی کالا بھی ہوتا ہے یہ سنۃ اللہ کے خلاف ہے ، سنۃ اللہ نا قابلِ تبدیل ہے ۔ وہ خسوف و کسوف کے ماننے والوں پر زور زور سے ہنستا ہے ۔

وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝۲۴

وَهُوَ الَّذِىْ ؛ اور وہی تو ہے جس نے ۔ كَفَّ ؛ روکا ۔ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ ؛ ان کے ہاتھوں کو تمہارے خلاف اور تمہارے ہاتھوں کو ان کے خلاف ۔ بِبَطْنِ مَكَّةَ ؛ خود مکہ میں ، مکہ کے قریب ، یہاں بطن کے معنی اصل میں عین کے ہیں ۔ مِنْۢ بَعْدِ ؛ بعد اس کے کہ ۔ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؛ کہ فتح اور ظفریاب کر دیا تھا تم کو ان پر ۔ وَكَانَ اللّٰهُ ؛ اور ہے اللہ ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ؛ جو کچھ تم کرتے ہو اس کو دیکھتا ہے ۔

ترجمہ :- اور وہی تو ہے جس نے اُن کے ہاتھوں کو تم سے ، تمہارے ہاتھوں کو اُن سے روکا خود شہر مکہ میں (یعنی لڑائی ہونے نہ دی) بعد اس کے کہ اللہ نے تم کو اُن پر ظفریاب کیا تھا ۔ اللہ تو تم لوگوں کے کاموں کو دیکھتا ہے ۔

صاحبو ! مقام حدیبیہ میں مسلمانوں اور مشرکین میں معاہدہ ہوا کہ دس سال تک آپس میں جنگ نہ کریں گے ۔ ایک قبیلہ (بنوبکر) مشرکین کا حلیف ٹھیرا ۔ اور دوسرا قبیلہ (بنوخزاعہ) رسولِ خدا ﷺ کا حلیف ٹھیرا ۔ مشرکین کے حلیفوں نے

مسلمانوں کے حلیفوں کو جنگ کر کے سخت نقصان پہنچایا ۔ مسلمانوں کے حلیفوں نے حوالیٔ مکہ میں چیخا کہ ’’یا محمدؐ قریش کے کفار نے اپنے حلیفوں کی مدد کر کے ہم کو سخت نقصان پہنچایا ہے ۔ آپ ہمارے حلیف ہیں ہماری مدد فرمایئے ۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ مدینہ شریف میں تھے ۔ آپ نے مدینہ شریف میں سے جواب دیا ’’لبیک ! میں تمہاری مدد کرنے کے واسطے حاضر ہوں ۔ اگر میں تمہاری مدد نہ کروں تو اللہ میری مدد نہ کرے‘‘۔ ابوسفیان بن حرب نے مدینہ آ کر یہ کوشش کی کہ دوبارہ پھر مصالحت اور جنگ نہ کرنے پر معاہدہ ہوجائے ۔ مگر اس کی کوشش ناکام رہی ۔ حضرتؐ دس ہزار فوج لے کر مکہ شریف کی طرف چلے ۔ راستہ میں دو ہزار آدمی اور مل گئے ۔ اس طرح حضرتؐ کے ساتھ بارہ ہزار فوج ہوگئی ۔ دفعتہً بارہ ہزار فوج نے مکہ کو گھیر لیا ۔ ابوسفیان نے دیکھا کہ اتنی بڑی اسلامی فوج سے کیونکر جنگ ممکن ہے ۔ حضرت عباسؓ عم رسول اللہ مسلمان تو ہوگئے تھے ۔ مگر ہجرت نہیں کی تھی ۔ انھوں نے ابوسفیان سے کہا تم جلد رسول اللہ ﷺ سے امن مانگو ۔ ورنہ تمام مشرکینِ قریش تہ تیغ کردیئے جائیں گے ۔ نوجوان سپاہیوں میں جن کے سرکردہ خالد بن ولید تھے اور مشرکین مکہ کے سردار عکرمہ بن ابوجہل تھے ۔ کچھ غلط فہمیوں کی وجہ سے سترہ مشرکین مارے گئے ۔ حضرتؐ کو اطلاع ہوئی تو فوراً لڑائی موقوف کردی گئی ۔ حضرت عباسؓ ابوسفیان کو لے کر جس مقام پر رسولِ خدا ﷺ جلوہ فرما تھے ، دوڑے ۔ راستہ میں اسلامی فوجوں کے پہرے تھے ۔ پہلے پہرے پر حضرت علیؓ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ کھڑے تھے ۔ حضرت علیؓ نے حضرت عباسؓ کو دیکھا اور اِن سے تعرض نہ کیا ۔ حضرت عباسؓ نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ابوسفیان کو بٹھالیا تھا ۔ دوسرے پہرے پر حضرت عمرؓ ابن الخطاب تھے ۔ انھوں نے حضرت عباسؓ کو بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھ لیا کہ ابوسفیان حضرت عباسؓ کے پیچھے بیٹھا ہوا ہے اور ابوسفیان کو تلوار لے کر مارنے کے لئے جھپٹے ۔ حضرت عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان مسلمان ہوجا رہا ہے اس کو کچھ عزت سے ممتاز فرمایئے ۔ حضرتؐ نے فرمایا جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے اس کو امن ۔ ابوسفیان نے کہا میرا گھر کتنا وہ سارے قریش کو کہاں جگہ دے سکتا ہے ۔ حضرتؐ نے فرمایا جو مسجد مکہ شریف میں پناہ لے اس کو امن ، جو ہتھیار ڈال دے اس کو امن ، جو اپنے گھر کے دروازے بند کرلے اس کو امن ۔ اسلامی فوج نے شہر مکہ میں داخل ہونا شروع کیا ۔ حضرتؐ نے حکم دیا کہ ابوسفیان اور ان کے ساتھیوں کو کسی اونچی جگہ کھڑا کردو کہ یہ اسلامی فوج کا گزرنا دیکھ لیں ۔ ایک قبیلہ کے بعد ایک قبیلہ ، نعرے مارتا ہوا مکہ میں گھس رہا تھا ۔ ایک مسلمان سردار نے ابوسفیان کی طرف اشارہ کر کے کہا آج گھمسان کی لڑائی کا دن ہے ۔ آج قریش ذلیل کئے جائیں گے ۔ ابوسفیان گھبرایا اور مرکز نبوت کو اطلاع دی کہ مسلم فوجیں کہہ رہی ہیں کہ آج قبیلہ قریش ذلیل کیا جائے گا ۔ حضرتؐ نے فرمایا میں بھی تو قریشی ہوں ۔ آج کے دن قریش کی بڑی عزت ہوگی ۔ اور اُس افسر فوج کے ہاتھ سے جھنڈا نکال کر اُس کے باپ یا بیٹے کے ہاتھ میں دے دیا گیا ۔ رسول اللہ ﷺ کے محافظ یا باڈی گارڈ میں دو ہزار فوج تھی ۔ پورے ہتھیار لگانے کی وجہ سے ان کے چلنے میں ایک سنسناہٹ کی آواز آئی تھی ۔ حضرت کی محافظ فوج کو دیکھ کر ابوسفیان بھی متاثر ہوگیا ۔ اور لگا کہنے کہ یہ دائی حلیمہ کے بیٹے کا کام بہت زوردار ہوگیا ہے ۔ سرکار اونٹنی پر سوار تھے ۔ سیاہ عمامہ سر پر تھا ۔ بار بار اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرنے کے لئے سر جھکاتے ۔ حضرتؐ کی بازو کی اونٹنی پر ابوبکر صدیقؓ تھے ۔ اس منظر سے اِن کی خوشی کی کچھ انتہاء نہ تھی ۔ یہ وہی ابوبکرؓ ہیں جو سرکارؐ کو اپنے کندھے پر سوار کر کے لے چلے تھے اور غارِ ثور میں پناہ لی تھی ۔ بہرحال رسولِ خدا ﷺ

حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر شہر مکہ میں داخل ہوگئے۔ اُس وقت آپ اپنی زبانِ پاک سے اِنَّا فَتَحْنَا کا سورہ پڑھ رہے تھے۔ اونٹ کے چلنے میں اس کے حرکت کرنے سے اِنَّا فَتَحْنَا کا سورہ پڑھنے میں آآ کی آواز آرہی تھی یعنی تان نکل رہی تھی۔ بہرحال خیر و خوبی کے ساتھ، امن و امان کے ساتھ، رحمۃ للعالمین کا داخلہ مسجدِ مبارک میں ہوگیا۔

هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ ۚ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوا لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿۲۵﴾

هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا ؛ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے کفر کیا۔ وَصَدُّوكُمْ ؛ اور تم کو روکا۔ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؛ مسجدِ حرام سے (یعنی خلافِ طریقہ قریش اَشْهُرِ حُرُم میں یعنی جن چار مہینوں میں قریش اور عرب نہ لڑتے تھے) وَالْهَدْيَ ؛ اور قربانی کے جانور کو۔ مَعْكُوفًا ؛ بحالیکہ وہ روکے ہوئے ہیں۔ اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهُ ؛ کہ پہنچے اس کے موقع کو، (حدیبیہ میں قربانی کے جانور تیار تھے۔ مگر بدعہد، بے اُصول، کفارِ قریش نے حبیبِ خدا ﷺ کو حج کرنے سے روکا)۔ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ ؛ اگر مسلمان مَرد اور عورتیں نہ ہوتے۔ لَمْ تَعْلَمُوْهُمْ ؛ جن کو تم نہ جانتے تھے۔ اَنْ تَطَئُوْهُمْ ؛ کہ تم اُن کو کھندل ڈالو۔ فَتُصِيْبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ ؛ پھر تم کو اُن سے ضرر پہنچتا۔ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؛ بغیر علم کے۔ اور سارا قصہ ہی ختم کردیا جاتا۔ لیکن اللہ نے ایسا اس لئے نہیں کیا کہ۔ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِي رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؛ تاکہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرے جس کو چاہے۔ لَوْ تَزَيَّلُوْا ؛ اگر یہ لوگ ٹل جاتے۔ لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ ؛ تو ان میں جو کافر تھے ہم ان کو عذاب دیتے۔ عَذَابًا اَلِيْمًا ؛ المناک عذاب، دردناک سزا۔

ترجمہ:- یہی کافر تو ہیں جنھوں نے تم کو مسجدِ حرام سے اور قربانی کے جانور سے روکا جو تیار تھے (ہدی اور قربانی کو کس نے روکا؟ کفار نے روکا) کہ ہدی اپنی جگہ نہ پہنچے۔ اگر (مکہ میں) اس وقت بہت سے مسلمان مَرد اور بہت سی عورتیں نہ ہوتیں۔ جن کی تم کو خبر تک نہ تھی کہ کہیں تم اُن کو (پیس نہ ڈالو) کھندل نہ ڈالو۔ پھر تم کو ان سے ضرر پہنچے بے علمی میں (یہ لڑائی کیوں نہ ہونے دی) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں داخل کرے جس کو چاہے۔ (یعنی ان کو مسلمان کرلے) اگر یہ اپنی ہٹ سے ٹل جاتے اور کافر ہی رہتے، تو ہم ان کافروں کو عذاب کرتے (کیسا عذاب) دردناک عذاب۔

إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ

عَلٰى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا ۚ

ع ۳ ۱۱ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿۲۶﴾

اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ جب کہ اُن کافروں نے بٹھالیا تھا، جمالیا تھا۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؛ اپنے دلوں میں۔ اَلْحَمِیَّةَ ؛ عار کو۔ جوش کو۔ ضد اور ہٹ کو۔ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ ؛ عار میں جہالت کی۔

صاحبو! کفارِ قریش نے حدیبیہ میں عہد نامہ میں رسول اللہ ﷺ کے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھنے پر اعتراض کیا۔ یہ نادانی کی ہٹ نہیں تو کیا ہے۔ مگر مسلمانوں نے بڑے صبر و استقلال اور صُلح جوئی سے کام لیا اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں لکھا۔ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ ؛ پھر اللہ نے اُتاری۔ سَكِیْنَتَهٗ ؛ اپنے پاس کی تسکین۔ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ اپنے رسول پر اور ایمانداروں پر، مومنین پر۔ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى ؛ اور ان کو تقویٰ کی بات پر، کلمۂ توحید پر مضبوطی سے قائم رکھا۔ وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ؛ اور اللہ کا رسول اور ایماندار لوگ ہی کلمۂ توحید کے زیادہ مستحق اور اہل تھے۔ یہ بتوں کو پوجنے والے توحید کا مزہ کیا جانتے؟ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ؛ اور خدا تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے کہ توحید سے کیا فائدے ہیں اور شرک سے کیا نقصان۔

ترجمہ:- جب کہ ان کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت اور عار کو بٹھالیا تھا (حمیت بھی کیسی؟) جاہلیت اور نادانی کی (بے دینی کی، قدیم بُت پرستی کی)۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور ایمانداروں پر سکینہ اور اطمینان اُتارا۔ اور ان کو کلمۂ تقویٰ (یعنی توحید) پر قائم اور جما ہوا رکھا۔ اور وہ اُس کے زیادہ مستحق اور اہل تھے ہی۔ اور اللہ تو ہر شئے کو جاننے والا ہے (علم رکھتا ہے)۔

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ آمِنِينَ

مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ ۖ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ﴿۲۷﴾

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ ؛ بے شک اللہ نے سچ دکھایا۔ رَسُوْلَهٗ ؛ اپنے پیغمبر کو۔ الرُّءْیَا ؛ خواب۔ رَاٰی، یَرٰی رُؤْیًا۔ خواب دیکھنا۔ رَاٰی یَرٰی رَاْیًا۔ رائے رکھنا۔ سمجھنا۔ بِالْحَقِّ ؛ حق پر مشتمل، وہ خواب کیا تھا؟ اس میں کیا نظر آیا؟ اور یہ واقعہ کب کا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں واقعۂ حدیبیہ سے پہلے کا خواب تھا۔ اور پریشان ہیں کہ رسول اللہ کے خواب کے متعلق واقعہ نہیں ہوا۔ میرے پاس صحیح روایت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے بعد فتح مکہ کی خوش خبری پر

مشتمل یہ خواب دیکھا۔ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ؛ کہ تم لوگ، مسجدِ حرام یعنی مکہ شریف میں داخل ہوں گے اگر خدا نے چاہا۔ اٰمِنِیْنَ ؛ امن چین کے ساتھ۔ مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَکُمْ ؛ اپنے سر کو منڈھائے ہوئے۔ حَلْق ؛ سر منڈھانا۔ حَلَقَ۔ سر منڈھایا۔ حَلَّقَ ؛ خوب سر منڈھایا۔ وَمُقَصِّرِیْنَ ؛ اور بال کترائے ہوئے۔ لَا تَخَافُوْنَ ؛ تم کو کسی کا خوف نہ رہے گا۔ فَعَلِمَ مَالَمْ تَعْلَمُوْا ؛ اللہ تعالیٰ کو وہ سب کچھ معلوم تھا جو تم نہیں جانتے تھے کہ مکہ فتح ہوگا۔ فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِکَ ؛ پھر کردیا اُس سے پہلے ہی یعنی فتح مکہ سے پہلے۔ فَتْحًا قَرِیْبًا ؛ قریب کی فتح یعنی فتحِ خیبر۔

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بے شک سچا خواب دکھایا جو واقعہ کے مطابق تھا کہ تم (اے مسلمانو!) مسجدِ حرام (یعنی مسجدِ مکہ) میں ان شاء اللہ جاؤ گے امن چین کے ساتھ سر منڈھائے ہوئے یا کترائے ہوئے۔ (مرد لوگ سر منڈھاتے ہیں، عورتیں بال کتراتی ہیں) اور تم کو کسی قسم کا خوف نہیں، اللہ کو سب کچھ معلوم تھا (وہ بھی یعنی فتح مکہ) جس کو تم جانتے نہ تھے اور اس سے پہلے ہی (لگے ہاتھ) ایک قریب کی فتح بھی عطا فرمادی۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ؕ﴿۲۸﴾

هُوَ الَّذِیْٓ ؛ وہ اللہ ہی تو ہے۔ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ ؛ بھیجا اپنے رسول کو۔ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ ؛ ہدایت اور دینِ حق یعنی اسلام کے ساتھ۔ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؛ تاکہ دین کو یعنی دینِ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ؛ اور اللہ کافی ہے گواہ ہونے کے لحاظ سے۔ بِاللّٰهِ میں ''ب'' زائد ہے۔ كَفٰی کا فاعل ہے۔ شَهِیْدًا۔ گواہ۔ دیکھنے والا۔

ترجمہ :- اللہ ہی تو ہے جس نے اپنے رسولوں کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے اور اللہ دیکھ رہا ہے، اس کا دیکھنا کافی ہے۔

صاحبو! ایک مذہب کو دوسرے مذہب پر فضیلت اس کی تعلیمات کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ اوّل تو کوئی آسمانی کتاب ایسی حفاظت کے ساتھ نہیں ہے جیسا کہ قرآن ہے۔ دوسرے یہ کہ اسلام میں توحید ہے اس کے احکام ناقابلِ عمل نہیں۔ نہ اس میں راہب ہے نہ گوسائیں، دنیا کو لے چلنے والا مذہب اسلام ہی ہے۔ نہ اس میں یہ ہے کہ جو وید سُنے اس کے کانوں میں شیشہ پگھلا کے ڈالنا۔ نہ اسلام بنی اسرائیل یا کسی خاص قوم کے لئے مخصوص ہے۔ اس کی تبلیغ عام ہے کسی شہر یا ملک کے ساتھ خاص نہیں۔ نہ کسی خاندان یا رنگ سے خصوصیت ہے۔ ایک سیدھا سادہ کلمہ ہے اس کو پڑھو اور مان لو، بس تم مسلمان ہو۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اسلام فتنہ کو جڑ پیڑ سے اکھیڑتا ہے۔ تمام لوگوں میں مساوات کا رکھنا اسلام کا خاصہ ہے۔ کمیونسٹ جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ بھی تمام لوگوں میں مساوات قائم رکھتے ہیں۔ عملی صورت میں اُن سے زیادہ کوئی قوم درندہ صفت نہیں ہے، یہ غلط ہے کہ مساوات کے معنیٰ ''ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا'' ہے۔ عالم اور جاہل، محنتی اور آرام طلب، تندرست اور معذور، قوی اور ضعیف ہرگز برابر نہیں ہوسکتے۔ مساوات کے معنیٰ ہر ایک کو اس کا حق دینا ہے۔

اسلام کی عمومیت و حقانیت

جیسا کام ویسا انعام ۔ مرد کو اس کے لائق ، عورت کو اس کے لائق ، جوان کو اُن کے لائق ، بچہ اور بوڑھے کو اُن کے لائق ۔ مساوات عمل اور جزائے عمل میں ہے نہ کہ اندھیر نگری چوپٹ راج ، آپ دیکھ رہے ہیں کہ مختلف قواعد و رسوم کے لوگ رفتہ رفتہ اسلامی اُصول کو قبول کرتے جارہے ہیں ۔ مگر کیسا ؟ ناقص طور سے اسلامی ، بعض اُصول کے مطابق ۔ اسلام کو پورے طور سے مانتے تو پورے طور سے امن بھی ہوتا ، اصلاح بھی ہوتی ۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى التَّوْرٰىةِ ۖۛ وَمَثَلُهُمْ فِى الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝۲۹

معانقة ۱۵ عندالمتاخرین ۱۲ ع ۴ ۱۲

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؛ محمد اللہ کے رسول ہیں ۔ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ؛ اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں ، اُن کے تربیت یافتہ ہیں ۔ ان کے فیض صحبت سے ممتاز ہیں ۔ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ ؛ کافروں کے حق میں بڑے سخت ہیں ۔ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ؛ آپس میں ایک دوسرے پر مہربان ہیں ۔ ان کی علامت کیا ہے؟ وہ کیا کرتے ہیں؟ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا ؛ اُن کو تم نماز پڑھتے ، رکوع و سجود میں مشغول پاؤ گے ۔ رُكَّعًا جمع رَاكِع ۔ سُجَّدًا جمع ساجد ۔ يَبْتَغُوْنَ ؛ چاہتے ہیں ۔ جستجو کرتے ہیں ۔ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؛ اللہ کے فضل و کرم کو اور رضا مندی کو ، وہ جو کام کرتے ہیں اس میں خدا کی رضا جوئی مقصود ہوتی ہے ۔ سِيْمَاهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ ؛ ان کی علامت ان کے چہروں میں ۔ ان کی پیشانیوں میں ہے ۔ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؛ سجدوں کے اثر سے ۔ سجدوں کی وجہ سے ، ان کی پیشانیوں میں تابانی اور درخشانی کے آثار نمایاں ہیں ۔ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى التَّوْرٰىةِ ؛ یہ اوصاف وہ ہیں جو توراۃ میں بیان کئے گئے ہیں ۔ وَمَثَلُهُمْ فِى الْاِنْجِيْلِ ؛ اور انجیل میں بھی ۔ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ ؛ ان کی مثال ایک کھیتی و زراعت کی ہے جس نے اپنے پٹھے نکالے ہوں ۔ فَاٰزَرَهٗ ؛ پھر اس کو قوی کیا ہو ۔ فَاسْتَغْلَظَ ؛ پھر وہ پٹھے اور موٹے ہوگئے ہوں ۔ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ ؛ پھر وہ پٹھے اپنے تنے پر کھڑے ہوئے ہوں ۔ سُوْق ۔ جمع سَاق ۔ پنڈلی ۔ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ ؛ زراعت کرنے والوں کو ، کنبیوں کو ، کسانوں کو تعجب میں ڈالتے ہیں ۔ پسند آتے ہیں ۔ ان صحابہ کو دیکھ کر کافروں کا کیا حال ہوتا ہے ۔ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؛ خدائے تعالٰی اپنے حبیبؐ کے اصحاب کو ایسا سرسبز اور ترقی یافتہ کردیا ہے کہ بے ایمان ، کافران کو دیکھ کر جل مریں ۔ وَعَدَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے وعدہ فرمایا ۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ ؛ ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور عملِ صالح اور نیک کام کئے ہیں ۔ کس بات کا وعدہ فرمایا ۔ مَغْفِرَةً ؛ اپنے دامن رحمت

میں چھپانے کا۔ ان کی مغفرت کا۔ وَاَجْرًا عَظِيْمًا ؛ اور اجرِ عظیم کا، بڑے ثواب کا۔ عظیم الشان معاوضہ کا۔

ترجمہ:۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں (آپ کی صحبت میں رہتے ہیں) وہ کافروں کے مقابلے میں بڑے شدید اور سخت ہیں۔ وہ آپس میں رحم کے ساتھ گزارنے والے (اور رحیم و مہربان) ہیں۔ (اے مخاطب!) تو ان کو دیکھے گا کہ نماز پڑھتے ہیں رکوع اور سجدہ کرتے ہیں۔ اللہ کا فضل اور اس کی رضا مندی چاہتے ہیں (اس کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں) ان کی علامت (بکثرت نماز پڑھنے سے) سجدے کرنے سے ان کی پیشانیوں میں تابانی و درخشانی کے آثار نمایاں ہیں، یہ اُن کے اوصاف تورات میں بیان کئے گئے ہیں اور ایسے ہی اوصاف انجیل میں بھی ہیں۔ ان کے اوصاف کی مثال ایسی ہے کہ جیسے (کھیتی) ایک مزرعہ جس نے اپنے بھٹّے نکالے ہوں، پھر وہ بھٹّے قوی ہوگئے ہوں، پھر خوب موٹے ہوگئے ہوں اور اپنے تنے پر کھڑے ہو گئے ہوں۔ ان کو دیکھ کر کسانوں اور کنبیوں کو تعجب پیدا ہوتا ہو (اچھے معلوم ہوتے ہوں) (صحابہ کو اللہ تعالیٰ ایسا خوش افعال، خوش حال اس لئے بنایا ہے) کہ ان کو دیکھ کر کفّار جل جل مریں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور عملِ صالح اور نیک کام کئے ہیں۔ مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا۔

صاحبو! میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر میں بہت کچھ لکھ چکا ہوں۔ یہاں چند ضروری باتیں بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۔ صحابہ سے اللہ تعالیٰ راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ ☆ ان ظالموں کی بادہ سرائی سے کیا نقصان پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ يُحِبُّوْنَهٗ وَيُحِبُّوْنَهُمْ ؛ اللہ ان کو محبوب ہے اور وہ اللہ کے محبوب ہیں۔ اللہ کے محبوبوں کو جو بُرا کہے وہ بُرا۔ صحابہ مسلمان نہیں تھے تو قرآن پہنچنے کا راستہ بند ہوگیا۔ جب قرآن نہیں تو ایمان کہاں؟ صحابہ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ؛ جو شخص قرآن شریف کے خلاف یہ کہے کہ صحابہ میں اتفاق نہ تھا وہ جھوٹا ہے۔ کذاب ہے۔ ائمہ اہلبیت سے جو کچھ پہنچا ہے، ان ظالموں کے پاس وہ سب جھوٹ ہے ڈر کر تقیہ سے کہتے تھے۔ جو ائمہ اہلبیت کو جھوٹا بولے وہ جھوٹا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اصحاب نبی کو اس لئے سرسبز رکھتا ہوں کہ کافروں کو جلاؤں۔

صاحبو! ذرا غور کرکے بولو صحابہ سے کون جل رہے ہیں، اور جو جل رہے ہیں وہ ہیں کیا؟ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؛ بے ایمان کافروں کو جلانے کے لئے صحابہ کو سرسبز رکھتا ہے۔ اہلِ بیت سے محبت کا دعویٰ کرنے والوں سے میں پوچھتا ہوں! کیا ائمہ اثنا عشرہ کے سواء جتنے صحابہ تھے وہ سب کافر تھے؟ اس واسطہ کہ ان کے پاس ائمہ اثنا عشرہ کو نہ ماننے والے کافر ہیں۔ ہم تو ائمہ اثنا عشرہ اور دوسرے سادات کو مانتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ ان کے مذہب سے کوئی واقف نہیں۔ یہ تقیہ کی آڑ میں اپنے مذہب کو نہیں بیان کرتے۔ معلوم نہیں یہ یہودی ہیں۔ پارسی ہیں یا بُت پرست ہیں یا کیا ہیں۔

صحابہ کرام کو برا کہنے سے قرآن کی خلاف ورزی ہوتی ہے

☆ یہاں بحرالعلومؒ کی مُراد اہل تشیع حضرات سے ہے جن کا حیدرآباد دکن میں اس وقت بہت زور تھا اور صحابہ کرام کو بُرا بھلا کہا جاتا تھا۔ (ادارہ)

صاحبو ! ہادی و پیشوا لوگ ہرگز تقیہ نہیں کرتے ۔ لیڈر کی شان سے نہیں ہے کہ اپنے خیالات کو چھپائے ۔ حسین بن علیؓ اور دیگر ساداتِ کرام کا نمونہ ہمارے سامنے ہے ۔

سرداد نہ داد دست در دستِ یزید　　حقا کہ بنائے لا اِلٰہ است حسینؓ

جو حضرت علیؓ کو یہ کہے کہ انھوں نے اپنی صاحبزادی کافر کو دی تھی ۔ یہ انتہاء درجہ کہنے والے کی بے غیرتی بے حیائی ہے ۔ جس سے حضرت علیؓ ابن ابی طالب پاک ہیں ۔ جب نہ قرآن ، نہ حدیث ، نہ ائمہ راست گو ، تو پھر دین کہاں ؟ ایمان کدھر ؟ یاد رکھو ! ایمان ہے تو امان ہے ۔تم اِن لوگوں سے کہہ دو ۔ صحابہ کرام کو ، ائمہ ہدی کو کافر اور کذاب سمجھتے ہو تو تم کذاب ۔تم لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کے مصداق لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ قُلْ مُوْتُوْا بَغِيْظِكُمْ ۔ اور صحابہ اور ائمہ کی بدگوئی کرکے دنیا میں غضب کی آگ میں جلو اور آخرت میں تو تمہارا بُرا ٹھکانا ہے ۔ حضرت مالک تمہارے منتظر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ تمہارے لئے سب دروازے کھول دیئے ہیں ۔ جاؤ ۔ جلدی جاؤ ۔ مالک کو اب زیادہ انتظار کرنے کی تکلیف نہ دو ۔

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ الحجرات مدینہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھارہ (۱۸) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ①

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اے مسلمانو ! لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؛ آگے نہ بڑھو اللہ اور اُس کے رسول سے تقدیم نہ کرو ۔ سبقت نہ کرو ۔ پیش دستی نہ کرو ۔ بے اجازت کوئی کام نہ کرو ۔ چلنے میں اُن کے آگے آگے نہ چلو ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اللہ سے ڈرو ۔ اس کے غضب سے پرہیز کرو ۔ تقویٰ کو اپنا شعار بناؤ ۔ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؛ اللہ سمیع وعلیم ہے ۔تم کیا کہتے ہو سنتا ہے اور تم کیا کرتے ہو جانتا ہے ۔تمہارے اقوال و افعال سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! اللہ و رسول کے سامنے تقدیم نہ کرو ۔ اللہ سے ڈرو وہ سب کچھ سنتا ہے اور جانتا ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ②

یٰٓاَ یُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ مسلمانو ! لَاتَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ ؛ اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو ۔ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ ؛ پیغمبر کی آواز پر ۔ وَلَا تَجْھَرُوْ لَہٗ بِالْقَوْلِ ؛ اور پیغمبر کے سامنے پکار کر بات نہ کرو ۔ دَھک کر نہ بولو ۔ چلّا کر بات نہ کرو ۔ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ ؛ جیسے چلّاتے ہو ایک دوسرے کے سامنے ۔ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ ؛ کہیں اکارت نہ ہوجائیں تمہارے کام ۔ کہیں حبط نہ ہوجائیں تمہارے اعمال ۔ کہیں تمہارا کِیا دھرا برباد نہ ہوجائے ۔ تمہارے ثواب نیست و نابود نہ ہوجائیں ۔ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ؛ اور تم کو خبر بھی نہ ہو ۔ اور تم کو اس کا شعور تک نہ ہو ۔ تم سمجھتے نہ ہو ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! پیغمبر کی آواز پر اپنی آواز کو بلند نہ کرو اور ان کے سامنے چلّا کر بات نہ کرو جیسے ایک دوسرے کے ساتھ چلّا کر بولتے ہو ۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے (نیک) اعمال اکارت اور برباد ہوجائیں اور تم کو معلوم تک نہ ہو ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی ؕ لَھُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝۳

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ ؛ جو لوگ دبی آواز سے بولتے ہیں ۔ جو لوگ اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں ۔ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ؛ رسول اللہؐ کے پاس ۔ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ ؛ یہ وہ لوگ ہیں جو ۔ اِمْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ ؛ خدا نے اُن کے دلوں کو پرکھ لیا ہے ، جانچ لیا ہے ۔ اُن کے دلوں کا امتحان لے لیا ہے ۔ لِلتَّقْوٰی ؛ پرہیزگاری کے لئے ۔ لَھُمْ مَغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ؛ ان کے لئے معافی ہے ، بخشش ہے اور بڑا ثواب اور اجرِ عظیم ہے ۔

ترجمہ :- جو لوگ پیغمبرؐ کے پاس دبی آواز سے بولتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کا امتحان اللہ نے تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے لیا ہے ۔ اُن ہی کے لئے ہے مغفرت اور اجرِ عظیم ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝۴

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ ؛ جو لوگ تمہیں پکارتے ہیں ۔ ندا دیتے ہیں ۔ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ ؛ حجروں سے باہر ۔ گھروں کے پیچھے سے ۔ اَکْثَرُ ھُم لَا یَعْقِلُوْنَ ؛ اُن میں کے اکثر عقل نہیں رکھتے ۔ بے سمجھ ہیں ۔ نہ سمجھتے ہیں نہ بوجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- جو لوگ تم کو حجروں کے پیچھے سے پکارتے ہیں اُن میں سے اکثر بے عقل ہیں ۔

وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۵

وَلَوْ اَنَّھُمْ صَبَرُوْا ؛ اگر وہ صبر کرتے ، خاموشی کے ساتھ انتظار کرتے ۔ چپکے ٹھہرے رہتے ۔ حَتّٰی تَخْرُجَ اِلَیْھِمْ ؛

یہاں تک کہ تم خود اُن کے پاس آ نکلتے جب تک کہ تم خود نکل آتے ۔ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؛ تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا ۔ اس میں اُن کے لئے خیر تھا ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اللہ غفور رحیم ہے ۔ مغفرت اور رحم کرنے والا ہے ۔ بخشتا ہے ۔ مہربان ہے ۔

ترجمہ :- اگر یہ لوگ صبر کرتے یہاں تک کہ تم خود ان کی طرف نکل آتے تو یہ اُن کے لئے بہتر تھا اور اللہ غفور رحیم ہے ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝۶

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! مسلمانو ! اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ ؛ اگر آئے تمہارے پاس کوئی فاسق ، شریر ، خلافِ شرع کام کرنے والا ، غیر معتبر آدمی ۔ بِنَبَاٍ ؛ کوئی خبر لے کر ۔ اگر کوئی غیر معتبر آدمی کوئی خبر لائے ۔ فَتَبَيَّنُوْا ؛ تو تم تحقیق کرو ۔ واضح کرو ۔ حالات سے واقف ہوا ایسا نہ ہو کہ ۔ اَنْ تُصِيْبُوْا ؛ ضرر پہنچا دو ۔ مصیبت لا دو ۔ لوگوں پر جا پڑو ۔ قَوْمًا بِجَهَالَةٍ ؛ کسی قوم کو نادانی سے ۔ ناواقفی سے ۔ فَتُصْبِحُوْا ؛ پھر تم صبح کرو ، ہو جاؤ ۔ عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ ؛ اس فعل پر کہ تم نے کیا ۔ نٰدِمِيْنَ ؛ نادم ، شرمندہ ، پشیمان ، پچھتانے والے ۔ پھر کل کو اپنے کئے پر تمہیں پچھتانا پڑے ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! اگر کوئی شریر نا قابلِ اعتبار شخص کوئی خبر لائے تو تم اس کی تحقیق کرو ایسا نہ ہو کہ تم ناواقفی سے کسی کو صدمہ پہنچاؤ ۔ پھر کل تم کو اپنے کئے پر پچھتانا پڑے ۔

وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝۷

وَاعْلَمُوْۤا ؛ اور جان رکھو ۔ اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؛ کہ تم میں اللہ کا رسول ہے ، صاحبِ وحی ہے ۔ خدا کے بے حکم کوئی کام نہیں کرتا ۔ لَوْ يُطِيْعُكُمْ ؛ اگر وہ تمہاری اطاعت کرے تمہارے تابع ہو جائے ۔ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ ؛ بہت سے کاموں میں بہت سی باتوں میں ۔ لَعَنِتُّمْ ؛ تو تم پر بڑی مصیبت پڑتی ۔ بڑی دشواریاں پیش آتیں ۔ بڑی مشکل ہوتی ۔ بڑی مشقت پڑتی ۔ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ ؛ مگر اللہ نے محبت ڈالی تمہارے دل میں ایمان کی ۔ ایمان کو تمہارا محبوب بنا دیا ۔ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؛ اور ایمان کو با زینت اور اچھا ، مرغوب ، آراستہ بنایا تمہارے دلوں میں ۔ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمْ ؛

اور مکروہ بنادیا تمہارے سامنے، ناگوار بنادیا تمہارے سامنے، بُرا دکھادیا۔ اَلْـكُـفْرَ ۔ وَالْفُسُوْقَ ۔ وَالْعِصْيَانَ ؛ کفر و انکار اور فسق و فجور۔ شرارت کو اور نافرمانی وعصیان کو۔ عَـاصِىْ ۔ گنہگار۔ بے حکما۔ نافرمان۔ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الـرّٰاشِـدُوْنَ ؛ یہی لوگ ہیں دُرست راستے پر چلنے والے۔ نیک روش والے۔ اچھی چال چلن کے۔

ترجمہ:- اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کا رسول ہے۔ اگر وہ اکثر باتوں میں تمہاری اطاعت کرے تو اس سے تمہیں نقصان پہنچے گا۔ پر نہیں۔ اللہ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت ڈالی ہے اور تمہارے دلوں میں اس کی خوبی ظاہر کردی۔ اور کفر وفسق و فجور اور عصیان و نافرمانی کو تمہارے لئے مکروہ و ناگوار کردیا ایسے ہی لوگ راہ یافتہ اور نیک چال پر رہتے ہیں۔

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۸

فَضْـلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؛ یہ لوگ دُرست راستہ پر کیسے رہے؟ اللہ کے فضل و کرم سے، اس کے احسان و اکرام سے۔
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ علیم ہے حکیم ہے۔ جو کام کرتا ہے علم و حکمت سے کرتا ہے۔

ترجمہ:- یہ سب اللہ کے فضل و کرم سے ہے اور اللہ جو کچھ کرتا ہے علم و حکمت سے کرتا ہے۔

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝۹

وَاِنْ طَـآئِفَتٰنِ ؛ اگر دو گروہ، دو جماعتیں، دو فرقے۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ مسلمانوں کے ایمانداروں میں سے۔ اِقْتَتَلُوْا ؛ آپس میں لڑ پڑیں، ایک دوسرے کو قتل کردیں۔ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ؛ تو اُن دونوں گروہ میں صُلح کرادو۔ واضح ہو کہ گناہ کرنے کے متعلق لوگوں کے مختلف خیالات ہیں۔ خوارج کہتے ہیں جس نے گناہ کیا وہ کافر ہے۔ مُرجیہ کہتے ہیں کہ آدمی گناہ کرنے سے دوزخ کا مستحق نہیں ہوتا۔ معتزلہ کہتے ہیں کہ گناہ کرنے والا کافر ہے نہ مسلمان بلکہ ایک تیسری قِسم فاسق ہے۔ اہلِ سنت کے پاس گناہ کرنے والا ابدی طور سے دوزخ میں نہ رہے گا کیونکہ ایمان عملِ قلبی ہے جو عملِ بدنی سے بہت زیادہ ہے، لہٰذا اُس کی وجہ سے مسلمان کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا نہ پڑے گا۔ خدا نے اگر توبہ قبول کرلی ہے تو وہ دوزخ میں جائے گا ہی نہیں اور اگر اس نے توبہ کی نہیں تو میزان خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اس کو اختیار ہے چاہے بخشے چاہے سزا دے۔ فَـاِنْ بَـغَـتْ اِحْـدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى ؛ اگر اُن میں سے ایک دوسرے پر زبردستی زیادتی کرے، بغاوت رکے، ظلم کرے۔ فَـقَاتِلُوا الَّتِىْ

ایمان عمل قلبی ہے گناہ عمل بدنی ہے ایمان کے مقابل گناہ قابلِ معافی ہوجاتا ہے

تَبْغِیْ ؛ پھر لڑو اس جماعت سے جو زیادہ تر بغاوت اور ظلم کرتی ہے ۔ حَتّٰی تَفِیْٓءَ اِلٰٓی اَمْرِ اللّٰهِ ؛ یہاں تک کہ رجوع کرے حکمِ خدا کی طرف اور پابندِ احکام ہوجائے ۔ فَاِنْ فَآءَتْ ؛ اگر حکمِ خدا کی طرف رجوع ہوجائے ۔ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا ؛ تو ان میں صُلح کرادو ۔ میل میلاپ کرادو ۔ بِالْعَدْلِ ؛ انصاف کے ساتھ ۔ وَاَقْسِطُوْا ؛ اور انصاف کا خیال رکھو ۔ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ ؛ اللہ دوست رکھتا ، پسند کرتا ہے ، محبوب رکھتا ہے ۔ اَلْمُقْسِطِیْنَ ؛ انصاف کرنے والوں کو ۔

ترجمہ :- اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں ۔ تو تم ان میں صُلح کرادو ۔ اگر ایک جماعت دوسری جماعت پر زبردستی کرے تو جو زبردستی کرتا ہے اُس سے لڑو یہاں تک کہ وہ حکمِ خدا کی طرف رجوع کرے ۔ پھر جب وہ حکمِ خدا کی طرف رجوع کرے تو عدل و انصاف کے ساتھ ان میں صُلح کرادو ۔ اور انصاف کا خیال رکھو ۔ خدا انصاف پسندوں کو پسند کرتا ہے ۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰ ع ۱ / ۱۴

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ؛ مسلمان آپس میں ہیں بھائی بھائی ۔ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ ؛ اپنے دو مسلمان بھائیوں میں صُلح کراؤ ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ۔ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؛ تا کہ تم پر رحم کیا جائے ۔

ترجمہ :- مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں ۔ تم اپنے دو بھائیوں میں صُلح کرادو (اُن کی اصلاح کرو) اور خدا سے ڈرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے ۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۱۱

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ ؛ ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹا نہ کرے ، تمسخر نہ کرے ، ہنسی نہ اُڑائے ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ ؛ شاید کہ جن کی ہنسی کی جاتی ہے ہنسنے والوں سے بہتر ہوں ۔ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ ؛ اور نہ عورتیں عورتوں سے تمسخر کریں ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ؛ شاید کہ ، ممکن ہے کہ ، کیا تعجب ہے کہ ، کیا بعید ہے کہ وہ عورتیں جن کی ہنسی کی جاتی ہے اُن عورتوں سے بہتر ہوں جو ہنستی ہیں ۔ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؛ اور نہ عیب لگاؤ نہ طعنے دو خود اپنے آپ کو ، یعنی قرابت داروں کو ۔ کیونکہ اپنے رشتہ داروں کو بُرا بولنا خود کو بُرا بولنا ہے ۔ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؛ اور بُرے ناموں سے نہ پکارو ۔ بُرے لقب نہ دو ۔ اُن کو بدنام نہ کرو ۔ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ ؛ بدکاری کیا بُرا نام ہے ۔

بَعْدَ الْاِیْمَانِ ؛ ایمان کے بعد یعنی کسی ایماندار کو فاسق کہنا بڑا بُرا نام لگانا ہے، تم ایماندار ہو تو فاسق کے نام سے موسوم نہ ہو۔ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ ؛ اور جو عیب چینی اور بدگوئی سے توبہ نہ کرے۔ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ پس وہی لوگ ہیں ظالم، بے انصاف۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! تمہارا ایک گروہ دوسرے گروہ سے تمسخر نہ کرے۔ کیا بعید ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور عورتیں بھی عورتوں سے تمسخر نہ کریں۔ ٹھٹا نہ کریں۔ کیا بعید ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور اپنے لوگوں کی عیب جوئی نہ کرو۔ نہ ان کو بُرے ناموں سے یاد کرو۔ ایمان کے بعد فسق کا نام بہت بُرا ہے۔ اور جو لوگ توبہ نہ کریں وہ تو ظالم ہیں۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اِجْتَنِبُوْا ؛ پرہیز کرو۔ بچو۔ کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ ؛ بہت سے گمانوں سے، لوگوں پر زیادہ بدگمانی نہ کرو۔ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ ؛ بے شک بعض گمان۔ اِثْمٌ۔ گناہ ہیں۔ وَلَا تَجَسَّسُوْا ؛ اور لوگوں کے عیوب کو تلاش نہ کرو۔ ان کی جاسوسی نہ کرو۔ اُن کی برائیوں کی جستجو نہ کرو۔ وَلَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا ؛ اور کوئی کسی کی پیٹھ پیچھے بُرائی نہ کرے۔ بدگوئی نہ کرے۔ غیبت نہ کرے۔ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ ؛ کیا تم سے کوئی چاہتا ہے۔ پسند کرتا ہے۔ اَنْ یَّاْکُلَ ؛ کہ کھائے۔ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا ؛ اپنے مَرے ہوئے بھائی کا گوشت۔ فَکَرِھْتُمُوْهُ ؛ پھر یہ تو تم کو مکروہ معلوم ہوگا۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اللہ سے ڈرو۔ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ؛ اللہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اور رحم کرنے والا ہے۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! قِسم قِسم کے گمان سے بچو۔ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور جاسوسی اور عیب جوئی نہ کرو۔ اور کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔ کیا تمہیں پسند ہے؟ کہ اپنے مَرے بھائی کا گوشت کھاؤ۔ پھر تم اس کو ناپسند کروگے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ توبہ قبول فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا

اِنَّ اَكۡرَمَكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰكُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ خَبِيۡرٌ ﴿۱۳﴾

یَـٰٓاَیُّھَا النَّاسُ ؛ اے لوگو ! اے آدمیو ! اِنَّـا خَلَقۡنٰـکُمۡ ؛ ہم نے تم کو پیدا کیا ۔مخلوق کیا ۔ مِنۡ ذَکَرٍ وَّ اُنۡثٰی ؛ ایک مرد اور ایک عورت سے ۔یعنی آدم وحوا سے ۔ وَجَـعَلۡنٰـکُمۡ شُعُوۡبًا وَّقَبَآئِلَ ؛ اور بنایا تم کو جماعتیں اور قبیلے ۔ لِتَعَارَفُوۡا ؛ تا کہ ایک دوسرے کو پہچانو ۔ ایک دوسرے کی معرفت ہو ۔ آپس میں متعارف ہو ۔ اِنَّ اَکۡـرَمَـکُمۡ عِنۡدَ اللّٰـهِ ؛ یقیناً اللہ کے پاس تم میں وہی زیادہ بزرگ ہے ، وہی بڑا کریم ہے ، شریف ہے ۔ اَتۡـقٰـکُمۡ ؛ جو تم میں زیادہ پرہیزگار اور خدا ترس ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ ؛ اللہ کو سب کا علم ہے سب کی خبر ہے ۔

ترجمہ :- آدمیو ! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے لئے کنبے اور قبیلے بنائے (ذاتیں اور گوتیں بنائیں) (کیوں ؟) کہ تم ایک دوسرے سے تعارف پیدا کرو ۔ یقیناً اللہ کے پاس تم میں وہی زیادہ بزرگ ہے جو تم میں زیادہ خدا ترس ہے ۔ یقیناً اللہ سب کچھ جانتا ہے ۔ سب کی خبر رکھتا ہے ۔

صاحبو ! دنیا میں عصبیتیں مختلف نسبتوں سے پیدا ہوتی ہیں ۔ بعض وطن کی طرف نسبت کرتے ہیں ۔ ہندوستان کا رہنے ولا ہندوستانی ، عربستان کا رہنے والا عرب ، بعض کو زبان سے زیادہ تعلق ہوتا ہے مثلاً امریکن اور انگریز ۔ انگریزی زبان کی وجہ سے ایک سمجھے جاتے ہیں ۔ بعض میں عصبیت رنگ کے لحاظ سے ہوتی ہے ۔ جیسے امریکہ میں کالے بھی ہیں اور گورے بھی ہیں ۔ مگر کالے کالے الگ سمجھے جائیں گے اور گورے گورے الگ ۔ اسلام میں قومیت اور عصبیت باعتبار تہذیب اور تقویٰ کے ہے ۔ باعتبار مذہب کے ہے ۔ مسلمان مسلمان ایک قوم کے ہیں ۔ چاہے کالے ہوں یا گورے عرب ہوں یا ہندوستانی ۔ بزرگی کا معیار بھی اسلام میں پرہیزگاری ہے جو اچھے کام کرے گا وہ اچھا ہے ۔ یہاں برہمن اچھے اور باقی کے سب بُرے کا مسئلہ نہیں ہے ۔ نہ انگریز اچھے اور دوسری قومیں بُری کا مسئلہ ہے ۔ ایک مراکو میں رہنے والا چینی کا بھائی ہے ۔ ایک انگلستان میں رہنے والا مسلمان ، ہندوستان میں رہنے والے کا بھائی ہے ۔ اِن میں سے جو زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے وہی اچھا ہے ۔ سیّد ۔ شیخ ۔ مغل ۔ پٹھان سب تعارف اور پہچانت کے لئے ہیں ۔ سادات کو سمجھنا چاہیئے کہ میں اگر اچھے کام کروں گا تو سیّد رہوں گا ۔ اگر بُرے کام کروں گا تو کیسی سیادت ؟ اور میری سرداری کون مانے گا ۔ شیخوں کو بھی سمجھنا چاہیئے کہ ہم صحابہ کرام کی اولاد ہونے سے کچھ بزرگ نہیں ہوجاتے ۔ بزرگی علم وعمل سے ہے ۔ علم وفضل نہیں تو بزرگی بھی نہیں ۔ گزشتہ لوگوں کو علم تھا اور وہ نیک کام کرتے تھے ۔ ان کو دین کا علم تھا اور علم کے مطابق عمل کرتے تھے ۔ وہ بزرگ بھی سمجھے جاتے تھے ۔ اسلام میں ذات گوتر کوئی چیز نہیں ۔ یہ سب نفسانیت کی باتیں ہیں ۔ ذرا غور کرو ۔ رام چندرجی ۔ کرشن جی یہ چھتری ذات کے ہیں مگر اوتار سمجھے جاتے ہیں ۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہر برہمن جس کی ذات بڑی اعلیٰ سمجھی جاتی ہے ۔ رام چندر جی ۔ کرشن جی جو غیر برہمن ہیں اُن سے ہر بدکار برہمن افضل ہوگا ۔ اسلام اسی بات کو صاف کر رہا ہے کہ بزرگی علم وعمل سے ہے نہ کہ جاتی اور گوتر سے ۔

اسلام میں ذات پات کچھ بھی نہیں ۔ بزرگی عمل سے ہے

صاحبو! مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس آیت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں ۔ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؛ یہ اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے ۔ اس کو پیش نظر نہ رکھنے سے مسلمانوں کی ساری تباہی ہورہی ہے ۔

قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَ لٰکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا وَ لَمَّا یَدۡخُلِ الۡاِیۡمَانُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ ؕ وَ اِنۡ تُطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَا یَلِتۡکُمۡ مِّنۡ اَعۡمَالِکُمۡ شَیۡئًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۴﴾

قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا ؛ عرب کے بدوی، دیہاتی، گنوار کہتے ہیں ہم ایمان لائے ۔ ہم کو دینِ حق کا یقین ہے ۔ قُلۡ ؛ پیغمبر! تم کہو ۔ لَمۡ تُؤۡمِنُوۡا ؛ تم ایمان نہیں لائے ۔ وَ لٰکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا ؛ مگر تم کہو ۔ ہم اسلام لائے ، ہم نے اطاعت قبول کرلی ۔ وَ لَمَّا یَدۡخُلِ الۡاِیۡمَانُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ ؛ اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ۔ وَ اِنۡ تُطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ ؛ اگر تم صحیح طور سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، دل سے ان کی فرماں برداری کرو، یقین کے ساتھ ان کا کہا مانو ۔ لَا یَلِتۡکُمۡ ؛ تم سے کم نہ کرے گا ، نہ گھٹائے گا ۔ مِنۡ اَعۡمَالِکُمۡ شَیۡئًا ؛ تمہارے اعمال میں سے کچھ ۔ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ؛ یقیناً اللہ مغفرت بھی کرتا ہے اور رحمت بھی ۔ وہ بخشنے والا مہربان ہے وہ غفور رحیم ہے ۔

ترجمہ :- عرب کے دیہاتیوں نے کہا ہم ایمان لائے (پیغمبر!) تم کہو کہ تم ایمان نہیں لائے ۔ ہاں! تم یہ کہہ سکتے ہو ۔ ہم اسلام لائے ۔ ابھی تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا ہے ۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی (دل سے) اطاعت کروتو تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی کمی نہ کرے گا ۔ یقیناً اللہ غفور رحیم ہے ۔

صاحبو! ایمان کے معنٰی ہیں یقین کرنا اور اسلام کے معنٰی ہیں اطاعت کرنا اور اپنے آپ کو سپرد کردینا ، حوالہ کردینا اگر دل میں یقین ہے ۔ جیسے بعض کافروں کو تھا ۔ اور اطاعت فرماں برداری نہ ہوتو یہ ایمان کیا کام آسکتا ہے ۔ ایسے یقین سے فائدہ؟ اختـرت نـارا علـی العـار ۔ اس پر دلالت کرتا ہے ۔ یہاں نہ ایمان مقبول عند اللہ ہے نہ اسلام ۔ اگر دل میں یقین بھی ہے اور اطاعت بھی ہے مگر جان کے ڈر سے ظاہر نہیں کررہا ہے تو یہاں ایمان تو ہے مگر اسلام نہیں ۔ یہ بھی ایک تقیہ کی صورت ہے ، دل کا حال خدا کو معلوم ۔ پیغمبر تقیہ نہیں کرتے نہ پیشوایانِ دین تقیہ کرتے ہیں ۔ تقیہ کرنا نامردوں کا کام ہے ۔ دل میں ایمان ہے ظاہر میں اطاعت ہے ۔ ایسوں کا ایمان بھی مقبول ، اسلام بھی مقبول ، یہ سچا مسلمان ہے ۔ اصلی مومن ہے ۔ بظاہر اسلام ہے فرمانبرداری ہے ۔ مگر دل میں ایمان کا پتہ نہیں یہ منافق ہیں ۔ ان لوگوں کا ایمان اور اسلام دونوں خدا کے پاس نامقبول ۔ مگر ظاہر میں اسلامی احکام اس پر جاری ہوں گے ۔ کسی کو یہ کہنے کا حق نہیں کہ اس کے دل میں ایمان نہیں ۔ کیونکہ دلوں کا جاننے والا خدا ہے ۔

ایمان اور اسلام کا فرق ۔ پیشوایانِ دین تقیہ نہیں کرتے

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلصَّٰدِقُونَ ﴿١٥﴾

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ مسلمان تو وہی ہیں ۔ وہی لوگ مومن کہلانے کے قابل ہیں ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ۔ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا ؛ پھر ان کو شک اور ریب نہ ہوا ۔ کچھ شبہ نہ پیدا ہوا ۔ وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ ؛ اور کوشش کی ، جہاد کیا صرف کر کے اپنے مال کو ۔ وَاَنْفُسِهِمْ ؛ اور اپنی جان سے ۔ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ؛ وہی ہیں سچے ۔ راست گو ۔ راست کردار ۔

ترجمہ :- مسلمان تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں اور کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کرتے اور اپنے مال و جان سے راہِ خدا میں کوشش اور محنت اُٹھاتے ہیں وہی ہیں سچے ، (راست گفتار ، راست کردار) ۔

قُلْ أَتُعَلِّمُونَ ٱللَّهَ بِدِينِكُمْ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٦﴾

قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِکُمْ ؛ پیغمبر ! تم کہو کیا تم معلوم کرواتے ہو اللہ کو اپنا دین ، کیا تم خدا کو اپنی دینداری جتاتے ہو ۔ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے اور اس کو تمہارے صحیح حالات کا خوب علم ہے ۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۔ وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ؛ اور اللہ کو ہر شئے کا علم ہے وہ سب کچھ جانتا ہے ۔ ہر چیز سے واقف ہے ۔

ترجمہ :- تم کہو کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتاتے ہو اور اللہ تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے جانتا ہے ۔ اللہ کو ہر شئے کا علم ہے ۔

يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا۟ ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا۟ عَلَىَّ إِسْلَٰمَكُم ۖ بَلِ ٱللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَىٰكُمْ لِلْإِيمَٰنِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿١٧﴾

یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ ؛ یہ لوگ تم پر منّت احسان رکھتے ہیں ۔ اَنْ اَسْلَمُوْا ؛ کہ وہ مسلمان ہوگئے ہیں ، اسلام لائے ہیں ۔ مطیع و فرماں بردار ہوگئے ہیں ۔ قُلْ لَا تَمُنُّوْا عَلَیَّ اِسْلَامَکُمْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ تم اپنے اسلام کا احسان و منّت مجھ پر نہ رکھو ۔

بَلِ اللّٰہُ یَمُنُّ عَلَیْکُمْ ؛ بلکہ اللہ تم پر اپنا احسان رکھتا ہے۔تم کو اپنا زیر بارِ احسان کرتا ہے۔اَنْ ھَدٰکُمْ لِلْاِیْمَانِ ؛ کہ تم کو ایمان کی ہدایت دی۔تم کو ایمان دار بنایا۔اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ؛ اگر ہو تم راست گفتار۔راست کردار۔

ترجمہ :- (پیغبر!) یہ لوگ تم پر منّت و احسان رکھتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئے ہیں ، تم کہو مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو۔ بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ تم کو ایمان کی ہدایت دی (اور توفیق عطا کی) بشرطیکہ تم سچّے ہو۔

إِنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۚ وَٱللَّهُ بَصِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝١٨ ع ٨/٢ ١٤

اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ ؛ بے شک اللہ جانتا ہے۔غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتوں کو، رازوں اور بھیدوں کو۔اُن کی اصل اور کنہ کو۔وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ اللہ دیکھ رہا ہے تمہارے کاموں کو۔اللہ تمہارے اعمال کا دانا بینا ہے۔

ترجمہ :- یقیناً اللہ آسمانوں اور زمین کی غیب کی باتوں کو جانتا ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کو دیکھتا ہے۔

سُوْرَةُ قٓ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمْسٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً وَّ ثَلٰثُ رُکُوْعَاتٍ

سورۂ ق مکہ میں نازل ہوئی اس میں (۴۵) آیتیں اور (۳) رکوع ہیں۔

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

قٓ ۚ وَٱلْقُرْءَانِ ٱلْمَجِيدِ ۝١

قٓ ؛ اللہ اعلم بمرادہ۔وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ؛ قسم ہے قرآنِ مجید کی۔قرآن کی ایک ایک آیت ایک ایک لفظ پر غور کرو۔اُس کی فصاحت۔اس کے اثر۔اس کی اعلیٰ تعلیم پر غور کرو۔اُس سے اسلام کا حق ہونا ثابت ہوگا۔

ترجمہ :- ق ۔قرآنِ مجید کی قسم ہے۔

بَلْ عَجِبُوٓا۟ أَن جَآءَهُم مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ ٱلْكَٰفِرُونَ هَٰذَا شَىْءٌ عَجِيبٌ ۝٢

بَلْ عَجِبُوْٓا ؛ بلکہ انھوں نے تعجب کیا۔اَنْ جَآءَھُمْ ؛ کہ ان کے پاس آیا ہے۔مُنْذِرٌ مِّنْھُمْ ؛ ان ہی میں سے ایک پیغمبر۔خوفناک واقعہ کی اطلاع دینے والا۔فَقَالَ الْکٰفِرُوْنَ ؛ پھر کافروں نے کہا۔ھٰذَا شَیْءٌ عَجِیْبٌ ؛ یہ تو عجیب بات ہے۔اچنبھے کی چیز ہے۔ہم بھی آدمی یہ بھی آدمی۔ان کو کہاں سے سرخاب کے پَر پھوٹے ہیں کہ ہم تو یوں ہی رہ گئے

اور یہ ہو گئے پیغمبر ۔

ترجمہ :- بلکہ ان کو تعجب ہوا کہ ان کے پاس خود اُن میں سے ایک ڈرانے والا (پیغمبر) آ گیا ۔ پھر کافروں نے کہا یہ تو عجیب و غریب بات ہے ۔

ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجۡعٌۢ بَعِيۡدٌ ﴿۳﴾

ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا تُرَابًا ؛ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہوجائیں گے ۔ ذٰلِکَ ؛ یہ رَجۡعٌ ؛ واپس ہونا ۔ تو پھر دوبارہ زندہ ہوں گے ۔ ذٰلِکَ رَجۡعٌ بَعِیۡدٌ ؛ یہ دوبارہ زندہ ہونا تو بہت بعید ہے ۔

ترجمہ :- کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہوجائیں گے ۔ یہ واپس ہونا تو بہت بعید ہے ۔

قَدۡ عَلِمۡنَا مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡهُمۡ ۚ وَعِنۡدَنَا كِتٰبٌ حَفِيۡظٌ ﴿۴﴾

قَدۡ عَلِمۡنَا ؛ ہم کو خوب معلوم ہے ۔ مَا تَنۡقُصُ الۡاَرۡضُ مِنۡهُمۡ ؛ کہ اُن میں سے اُن کے گوشت پوست ہڈیوں کو زمین کھاجاتی ہے ۔ ان کے اجزاء کو کم کرتی اور گھٹا دیتی ہے ۔ وَعِنۡدَنَا كِتٰبٌ حَفِيۡظٌ ؛ اور ہمارے پاس ایک حفاظت کرنے والی کتاب ہے ۔ لوحِ محفوظ ہے ۔ کیا کیا ہورہا ہے سب اس میں بلاکم و کاست لکھا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- ہم کو خوب معلوم ہے ۔ زمین جتنا اُن میں سے گھٹاتی ہے ۔ اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں سب کچھ محفوظ ہے ۔

بَلۡ كَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمۡ فَهُمۡ فِىۡۤ اَمۡرٍ مَّرِيۡجٍ ﴿۵﴾

بَلۡ كَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ ؛ بلکہ انھوں نے حق کی تکذیب کی ہے ۔ سچی بات کو جھٹلایا ہے ۔ لَمَّا جَآءَهُمۡ ؛ جب حق اُن کے پاس پہنچا ۔ فَهُمۡ فِىۡۤ اَمۡرٍ مَّرِيۡجٍ ؛ پھر یہ لوگ ایک اُلجھی بات میں پڑے ہیں ۔ ایک متزلزل حالت میں مبتلا ہیں ۔ ان کے خیالات میں ایک قسم کی گڑبڑ ہے ۔

ترجمہ :- بلکہ جب (دین) حق اُن کے پاس پہنچا تو انھوں نے اس کو جھٹلایا ۔ پس وہ اُلجھے ہوئے خیالات میں مبتلا ہیں (اُن کا عقیدہ متزلزل ہوگیا ہے) ۔

اَفَلَمۡ يَنۡظُرُوۡۤا اِلَى السَّمَآءِ فَوۡقَهُمۡ كَيۡفَ بَنَيۡنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنۡ فُرُوۡجٍ ﴿۶﴾

اَفَلَمۡ يَنۡظُرُوۡۤا ؛ کیا اُنھوں نے نہیں دیکھا ۔ کیا انھوں نے نظر تک نہیں کی ۔ اِلَى السَّمَآءِ فَوۡقَهُمۡ ؛ آسمان کو جو ان کے اوپر ہے ۔ كَيۡفَ بَنَيۡنٰهَا ؛ ہم نے اسے کیسا بنایا ۔ وَزَيَّنّٰهَا ؛ اور ہم نے اس کو کیسے زیب و زینت دی ہے ۔ وَمَا لَهَا

مِنْ فُرُوْجٍ ؛ اور اُس میں کسی قسم کا رخنہ تک نہیں ۔ کسی قسم کا شگاف اور سوراخ تک نہیں ۔

ترجمہ :- کیا انھوں نے آسمان تک کو نہیں دیکھا جو اُن پر ہے ۔ ہم نے اس کو کیسا بنایا ۔ کیسا با زیب و زینت پیدا کیا اور اس میں کسی قسم کا رخنہ تک نہیں ۔

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿۷﴾

وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا ؛ اور ہم نے زمین کو پھیلایا بچھایا ۔ وَاَنْبَتْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ ؛ اور ڈال دیا ہم نے اس زمین میں سنگین اور لنگرزن پہاڑوں کو ۔ وَاَنْبَتْنَا فِيْهَا ؛ اور ہم نے اُس میں اُگائے ۔ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ؛ قِسم قِسم کے ۔ بَهِيْجٍ ؛ خوش نما بارونق ، بہجت انگیز ، دلکش ۔

ترجمہ :- اور ہم نے زمین کو پھیلایا بچھا دیا اور اس میں لنگرزن پہاڑوں کو قائم کردیا ۔ اور اس میں قِسم قِسم کی خوش نما چیزیں اُگا دیں ۔

دوستو ! کسی نے ایک بدوی عرب سے پوچھا کہ خدا کے ہونے پر کیا دلیل ہے ۔ اُس نے کہا (اَلْبَعْرَةُ تَدُلُّ عَلَى الْبَعِيْرِ) مینگنی دیکھ کر آدمی سمجھ جاتا ہے کہ یہاں کوئی اونٹ آیا تھا ۔ (وَاٰثَارُ الْاَقْدَامِ تَدُلُّ عَلَى الْمَسِيْرِ) اور نشانِ قدم دلالت کرتے ہیں کہ یہاں سے بھی کوئی آدمی گزرا ہے ۔ (فَسَمَآءٌ ذَاتُ اَبْرَاجٍ) تو پھر کیا آسمان جس میں بُرج ہیں روشن ستارے ہیں (وَاَرْضٌ ذَاتُ فِجَاجٍ) اور زمین جس میں کشادہ راستے ہیں (اَلَا تَدُلُّ عَلَى السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ) کیا اس بات کو ظاہر نہیں کرتا کہ کوئی سننے والا اور دیکھنے والا بھی ہے ۔ ایک دوسرے بدوی سے بھی ایسا ہی سوال کیا گیا ۔ اس نے جواب دیا ۔ (اُغْنِيَ الْاَصْبَاحُ عَنِ الْمِصْبَاحِ) صبح کو دکھانے کے لئے چراغ کی کیا ضرورت ۔

تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿۸﴾

تَبْصِرَةً ؛ (یہ سب کیوں ہوا) قدرت کے تماشے دکھانے کو ۔ اندھوں کی بصیرت پیدا کرنے کے لئے ۔ وَذِكْرٰى ؛ اور یاددہانی کے لئے ۔ پند و نصیحت کے لئے ۔ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ؛ ہر رجوع ہونے والے ، اِنابت والے بندے کے لئے ۔

ترجمہ :- یاد دہانی اور بصیرت افزائی کے لئے اور پند و نصیحت کے لئے ہر خدا کی طرف رجوع کرنے والے بندے کے لئے ۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ﴿۹﴾

وَنَزَّلْنَا ؛ اور ہم نے اُتارا ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ۔ اَبر سے ۔ مَآءً مُّبٰرَكًا ؛ بابرکت پانی کو ۔ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ ؛ پھر ہم نے پانی سے باغ لگائے ۔ درخت اُگائے ۔ وَحَبَّ الْحَصِيْدِ ؛ اور کاٹنے کا اناج ، کھیتی کا غلّہ ۔

ترجمہ :- اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی اُتارا۔ پھر اُس سے باغ اور کٹنے والے کھیت کا اناج اُگایا۔

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿۱۰﴾

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ ؛ اور اونچے قد کے کھجور کے درخت۔ لَهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ؛ اس کا گابا۔ تو بہ تو۔ تہ بہ تہ یا اس کے میوے خوشے بہت تہ بہ تہ خوب گوندے ہوئے ہیں۔

ترجمہ :- اور ہم نے بلند بالا درختِ خرما پیدا کئے اُس کا گابا تہ بہ تہ ہے۔

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ؛ بندوں کے کھانے پینے کے لئے۔ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ؛ اور ہم نے اس پانی سے ایک مُردہ شہر کو زندہ کردیا۔ تنِ مُردہ کو حیات بخشی۔ اُجڑے گاؤں کو پھر آباد کردیا۔ بسادیا۔ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ ؛ ایسے ہی پھر قبروں سے نکلنا ہے۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

ترجمہ :- (یہ پانی یہ میوے یہ غلّہ کیوں ؟) بندوں کے کھانے پینے کے لئے اور ہم نے اُجڑے شہر کو اس سے آباد کردیا۔ اسی طرح پھر (قبروں سے) نکلنا ہے۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ ؛ ان سے پہلے جھٹلایا تھا۔ تکذیب کی تھی۔ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ؛ قومِ نوح نے اور اصحابِ رس نے اور قومِ ثمود نے۔ رَسّ ایک کنواں ہے۔ بعض کہتے ہیں جھاڑی ہے اور بعض کے پاس خندق ہے، مگر کس پیغمبر کے زمانہ کا واقعہ ہے کچھ معلوم نہیں۔

ترجمہ :- ان لوگوں سے پہلے قومِ نوح اور اہلِ رَس اور قومِ ثمود نے تکذیب کی تھی۔ جھٹلایا تھا۔

وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾

وَعَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ ؛ اور تکذیب کی تھی قومِ عاد اور فرعون اور لوط کے بھائی برادروں نے۔

ترجمہ :- اور (تکذیب کی تھی) عاد و فرعون اور لوط کے بھائی برادروں نے۔

وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾

وَاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ ؛ اور اَیکہ کے رہنے والے۔ اَیکہ۔ ایک درختوں کا جھنڈ اور بَن ہے۔ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ؛ تُبع کی قوم۔

كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ ؛ ہر ایک نے رسولوں کو جھٹلایا۔ فَحَقَّ وَ عِيْدِ ؛ اصل میں وَعِيْدِیْ ہے۔ میرا وعید اُن پر ثابت ہوگیا اور وہ عذاب کے مستحق ہوگئے۔ میری سزا اُن پر محقق ہوگئی۔

ترجمہ :- اور اصحٰبِ ایکہ اور قومِ تُبّع ، ان میں سے ہر ایک نے پیغمبروں کی تکذیب کی اور جھٹلایا۔ لہٰذا میرا عذاب ان پر ثابت ہوگیا (آ گیا)۔

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝١٥ ع ١٥

اَفَعَيِيْنَا ؛ کیا ہم تھک گئے ہیں۔ عَيِىَ ۔ يَعْىٰ ۔ عِيًّا وَ عَيَاءً ؛ تھک جانا، عاجز ہوجانا، لاجواب ہوجانا۔ بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؛ کیا ہم ایک دفعہ پیدا کر کے دوبارہ پیدا کرنے سے عاجز ہوگئے ہیں۔ بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ ؛ بلکہ وہ شک میں ہیں۔ دھوکہ میں ہیں۔ التباس میں ہیں۔ مِنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ؛ پھر پیدا کرنے میں۔

ترجمہ :- کیا ہم پہلی دفعہ پیدا کر کے تھک گئے ہیں۔ بلکہ ان کو پھر پیدا کرنے میں شک ہے۔

واضح ہو کہ بعض عرفاء اس مقام پر فرماتے ہیں کہ ہر آن ہر لحظہ قہرِ احدیت سے تمام عالم نیست و نابود ہوتا جاتا ہے اور رحمانیت اس کو تازہ وجود عطا کرتی ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھو کہ چراغ روشن ہے اور ہر آن، ہر لحظہ، چراغ کا تیل فنا ہو کر یا کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس بن کر نکل جاتا ہے اور دوسرا تیل کا حصّہ شعلہ بن کر چراغ کو قائم رکھتا ہے مگر لوگوں کو دھوکہ ہوتا ہے کہ چراغ کا ایک ہی شعلہ قائم ہے۔ اس کو عرفاء تجددِ امثال کہتے ہیں۔ ایک مثل جاتا ہے دوسرا مثل آتا ہے۔ ان سب صورتوں میں کونسی چیز قائم و دائم ہے۔ اس کی حقیقت اس کا عینِ ثابتہ ہر حال میں باقی ہے۔ اسمائے الٰہی کی تجلیات اس کی حقیقت اور عینِ ثابتہ پر ہر وقت تازہ بہ تازہ جلوہ فرما ہیں۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۖۚ

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝١٦

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ ؛ اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا کیا۔ مخلوق کیا۔ وَنَعْلَمُ ؛ اور ہم جانتے ہیں۔ ہم کو علم ہے۔ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ؛ جو وسوسہ پیدا کرتا ہے اُس کا نفس۔ اس کے دل میں جو خطرات آتے ہیں اُس کے جی میں جو خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ ؛ اور ہم انسان سے قریب تر ہیں۔ زیادہ نزدیک ہیں۔ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ؛ اس کی نبض سے۔ اُس کی شہ رگ سے جو ہمیشہ دھڑکتی رہتی ہے۔ حرکت کرتی ہے۔

ترجمہ :- اور ہم نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اُن وسوسوں کو بھی جانتے ہیں (اور اُن خیالات سے بھی واقف ہیں) جس کو اس کا نفس پیدا کرتا ہے۔ اور ہم انسان سے اس کی شہ رگ سے بھی قریب تر ہیں۔

صاحبو! انسان کا مرکز اُس کی روح ہے۔ شہ رگ میں خون ہوتا ہے۔ خون میں لطیف بخار ہے۔ لطیف بخار کو عالم مثال سے ربط ہے۔ عالمِ مثال کو روحِ غیر مادّی سے ربط ہے۔ اور اس کو اس کی حقیقت یا عینِ ثابتہ اور تجلیاتِ اسماء وصفات سے علاقہ ہے۔ سب کچھ ہے مگر کونسی چیز ہے جس کو وجودِ الٰہی احاطہ کیا ہوا نہیں ہے۔ ذاتِ الٰہی ہر چیز سے قریب تر ہے۔ ایک دوسرے کے لئے وسائط ہیں۔ ذرائع ہیں مگر خدا سے ربط کسی ذریعہ کا محتاج نہیں۔ لہٰذا بہ نسبت شہ رگ کے، اللہ کو انسان کی انا سے زیادہ قرب ہے۔

اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾

اِذْ یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ ؛ جب کہ دو یاد رکھنے والے یاد رکھتے ہیں۔ دو لینے والے لے رہے ہیں۔ یعنی کراماً کاتبین۔ جو دو فرشتے ہیں۔ عَنِ الْيَمِيْنِ ؛ سیدھی جانب سے نیکی کا فرشتہ۔ وَعَنِ الشِّمَالِ ؛ اور بائیں طرف سے بدی کا فرشتہ۔ قَعِيْدٌ ؛ بیٹھا ہوا ہے۔ جہاں کسی نے بُرائی کی اور اس کے فرشتے نہ لکھ لیا۔

ترجمہ:- جب دو لینے والے لے رہے ہیں۔ ایک سیدھی طرف بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا بائیں طرف۔

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ ؛ نہیں بولتا ایک بات۔ اس کے منہ سے کوئی بات نہیں نکلتی۔ اِلَّا لَدَيْهِ ؛ مگر اس کے پاس۔ رَقِيْبٌ ؛ ایک نگہبان ہے۔ ایک تاک لگائے ہوئے ہے۔ عَتِيْدٌ ؛ تیار۔

ترجمہ:- آدمی کے منہ سے کوئی بات نہیں نکلتی مگر اس کے پاس ایک تاک لگانے والا بیٹھا ہوا ہے۔

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾

وَجَـاءَتْ سَكْـرَةُ الْمَوْتِ ؛ اور آئی موت کی بے ہوشی۔ اس کی سختی۔ بِالْحَقِّ ؛ حق کے ساتھ۔ موت کے ساتھ اُس کا آنا برحق تھا۔ مناسب تھا۔ ذٰلِكَ مَـا كُنْتَ مِنْـهُ ؛ یہ وہ چیز ہے جس سے کہ تو تھا۔ تَحِيْدُ ؛ کنارہ کرتا، بھاگتا، بدکتا۔

ترجمہ:- اور آ گئی موت کی سختی موت کے ساتھ۔ یہ وہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ؛ اور صور پھونک دیا گیا۔ بگل بج گیا۔ نرسنگا پھونک دیا گیا۔ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ؛ یہ عذاب کا دن ہے۔ وَعِيْدٌ ؛ دھمکی۔ استحقاقِ عذاب کا حکم۔ یہ لفظ بُرائی میں مستعمل ہے اور۔ وَعْدَةٌ بھلائی میں۔

ترجمہ :- صور پھونک دیا گیا (بگل بج گیا) ۔ یہ دن ہے وعید کا (وعدۂ عذاب کا) ۔

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾

وَجَـآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ ؛ اور قیامت میں ہر شخص آئے گا ۔ مَعَهَا سَآئِقٌ ؛ اس کے ساتھ ایک پیچھے سے ہانکنے والا ہوگا ۔ گرفتار کر کے لانے والا ۔ دھکے دے کر آگے بڑھانے والا ۔ وَشَهِيْدٌ ؛ اور ایک گواہی دینے والا ۔ اس کے اعمال بتانے والا ۔

ترجمہ :- اور ہر شخص آئے گا ۔ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا ۔ اور ایک حالات بتانے والا ہوگا ۔

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ ؛ تُو تو غفلت میں تھا ، بے خبر تھا ۔ مِنْ هٰذَا ؛ اس روزِ قیامت سے ۔ اِن واقعات سے جو پیش آنے والے تھے ۔ تیری آنکھوں پر غفلت کا پردہ تھا ۔ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ ؛ پھر ہم نے کھول دیا تجھ سے تیرے پردے کو ۔ ہم نے تیری آنکھوں پر سے اندھیری ہٹادی ۔ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ؛ پھر آج تو تیری بصارت تیری نظر خوب تیز ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً تو اس دن سے ، اس حال سے غافل تھا ۔ ہم نے تیری آنکھوں پر سے پردے ہٹادیئے ۔ پھر آج تیری نظر بڑی تیز ہے ۔

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾

وَقَالَ قَرِيْنُهٗ ؛ اور وہ فرشتہ جو اس کے ساتھ رہتا تھا کہے گا ۔ قَرِيْنٌ ۔ ساتھی ۔ ہم نشین ۔ هٰذَا مَا لَدَيَّ ؛ یہ وہ ہے جو میرے پاس تھا ۔ عَتِيْدٌ ؛ تیار ۔ حاضر ۔ اعمال نامے میں لکھا ہوا ۔ روزنامچے میں درج ۔

ترجمہ :- اور اُس کا ساتھی کہے گا یہ وہ ہے جو میرے پاس حاضر ہے ۔

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾

اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ ؛ دو بازو سے فرشتے پکڑ لیتے ہیں اور ان کو حکم دیا جاتا ہے ۔ جہنّم میں لے جا کر ڈال دو ۔ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ؛ ہر اک کٹر کافر کو ۔ بڑے منکر کو ۔ نہایت ناشکرے کو ۔ یعنی ضدی کو ۔ ہٹ دھرم عناد رکھنے والے سرکش کو ۔

ترجمہ :- جہنّم میں ڈال دو ہر ضدی کٹر کافر کو ۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبٍ ﴿۲۵﴾

مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ ؛ خیر کے کام سے لوگوں کو خوب منع کرنے والا ۔ خیر کے کاموں سے لوگوں کو بہت روکنے والا ۔ نہ خود

بھلا کام کرے ۔ نہ دوسروں کو کرنے دے ۔ بھلائی سے روکنے والا ۔ مُعْتَدٍ ؛ اپنے حد سے تجاوز کرنے والا ۔ خود کو بندہ نہ سمجھنے والا ۔ مُّرِیْبٍ ؛ شک و شبہ میں مبتلا ۔ خدا اور آخرت کا یقین نہ رکھنے والا ۔

ترجمہ :- بھلائی سے روکنے والے کو ۔ حد سے بڑھ جانے والے کو ۔ ہر وقت شک و شبہ میں مبتلا کو ۔

ۨالَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰهُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ ﴿۲۶﴾

اَلَّذِیْ جَعَلَ ؛ جس نے تجویز کیا ہے ۔ مقرر کیا ہے ۔ ٹھہرایا ہے ۔ مانا ہے ۔ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؛ خدا کے سوائے ایک اور معبود ۔ فَاَلْقِیٰهُ ؛ لہذا اس کو ڈال دو ۔ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ ؛ شدید عذاب میں ۔ سخت تکلیف میں ۔ جہنّم میں ۔

ترجمہ :- جس نے خدا کے ساتھ ایک اور معبود کو بھی مانا تھا ۔ لہذا اس کو سخت عذاب میں ڈال دو ۔

قَالَ قَرِیْنُهٗ رَبَّنَا مَاۤ اَطْغَیْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۲۷﴾

قَالَ قَرِیْنُهٗ ؛ اس کا ساتھی کہے گا یعنی شیطان یا گرو یا اس کا لیڈر یا اس کا پیشوا ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے پروردگار ۔ مَاۤ اَطْغَیْتُهٗ ؛ میں نے اس کو گمراہ نہیں کیا ۔ میں نے اس کو سرکشی اور طغیان میں نہیں ڈالا ۔ میں نے اسے جبراً شرارت میں مبتلا نہیں کیا ۔ وَلٰكِنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ؛ مگر وہ خود تھا بڑی ہی گمراہی میں ۔ بے انتہاء ضلالت میں ۔

ترجمہ :- اس کا ساتھی کہے گا ۔ اے ہمارے رب ! میں نے اس کو شرارت پر جبراً نہیں لگایا ۔ وہ خود تھا بڑی ہی گمراہی میں ۔

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْكُمْ بِالْوَعِیْدِ ﴿۲۸﴾

قَالَ ؛ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ ؛ خصومت اور جھگڑے کی باتیں نہ کرو میرے پاس ۔ اب سب لاحاصل ہیں ۔ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْكُمْ بِالْوَعِیْدِ ؛ اور میں تمہاری طرف بھیج چکا تھا پہلے ہی سے اطلاعِ استحقاقِ عذاب ، اطلاعِ سزا ۔

ترجمہ :- فرمائے گا ۔ اب میرے سامنے آپس میں نہ جھگڑو ۔ میں نے تو پہلے ہی سے تم کو اس عذاب کے استحقاق کی اطلاع دی تھی ۔

صاحبو ! واضح ہو کہ اچھے کام کا وعدہ ہوتا ہے اور تکلیف دہ کام کی وعید ہوتی ہے ۔ لوگ اس غلطی میں پڑے ہوئے ہیں کہ خلفِ وعید سے کذبِ واجب تعالیٰ لازم آتا ہے ۔ یہ لوگ اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ سزا دینے کا حکم اور چیز ہے اور سزا کا مستحق ہونا اور بات ہے ۔ خلفِ وعدہ عیب ہے اور خلفِ وعید رحم ہے کرم ہے احسان ہے ۔

ع ۲ ۱۴ ۱۶ مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۲۹﴾

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ ؛ نہیں بدلتی بات میرے پاس ۔ میرا کہا نہیں ٹلتا ۔ جو وعید میں نے سُنائی تھی وہ ہرگز نہیں بدلتی ۔ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ ؛ اور میں کچھ بھی ظلم نہیں کرتا ۔ ذرا بھی بے انصافی نہیں کرتا ۔ لِلْعَبِيْدِ ؛ بندوں سے ۔ یہ آیت کافر کے متعلق ہے نہ کہ گنہگار مومن کے لئے ۔ عنید کے لئے (یعنی کٹر کافر کے لئے) ۔

ترجمہ :- میرا کہا نہیں ٹل سکتا اور میں بندوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا ۔

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ ؛ اُس دن کو یاد کرو کہ ہم جہنّم کو کہیں گے ۔ هَلِ امْتَلَأْتِ ؛ کیا تو بھر گئی ؟ وَتَقُوْلُ ؛ اور جہنّم کہے گی ۔ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ؛ کیا کچھ ہے زیادتی ، کچھ اور بھی ۔

ترجمہ :- جس دن ہم جہنّم سے کہیں گے ۔ کیا تو بھر گئی اور وہ کہے گی کچھ اور بھی ہے ۔

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ ؛ اور جنت نزدیک کی جائے گی ۔ زَلَفَ ؛ نزدیک ہوا ۔ اُزْلِفَ ؛ نزدیک کیا گیا ۔ زُلْفٰى ؛ نزدیکی کی شکل ۔ لِلْمُتَّقِيْنَ ؛ پرہیزگاروں کے لئے ۔ متقیوں کے لئے ۔ غَيْرَ بَعِيْدٍ ؛ کچھ دُور نہ ہوگی ۔

ترجمہ :- اور جنت نزدیک کردی جائے گی ، کچھ دور نہ رہے گی متقی پرہیزگاروں سے ۔

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ۝

هٰذَا مَاتُوْعَدُوْنَ ؛ یہ وہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ۔ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ؛ ہر ایک اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ، احکامِ الٰہی کی حفاظت کرنے والے کے لئے ۔ اٰبَ ـ يَؤُوْبُ ـ اَوْبًا ـ رجوع کرنا ـ توبہ کرنا ـ اَوَّابٌ ـ رجوعِ الی اللہ کرنے والا ۔

ترجمہ :- یہ وہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ہر ایک اللہ کی طرف رُجوع کرنے والے ، پابندِ احکام کے لئے ۔

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ۝

مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ ؛ جو اللہ رحمٰن سے ڈرتا ہے ۔ جس کے دل میں اس کا رعب اور ہیبت ہے ۔ بِالْغَيْبِ ؛ بن دیکھے ۔ باوجود یہ کہ وہ آنکھوں سے اوجھل ہے ۔ غیب کے پردے میں ہے ۔ وَجَآءَ ؛ اور دربارِ الٰہی میں حاضر ہوا ۔ آیا ۔ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ ؛ اللہ کی طرف رجوع کرنے والے اِنابت والے دل سے ۔

ترجمہ :- جو بے دیکھے مہربان خدا سے ڈرتا ہے اور ایسا دل لے کے حاضر ہوا ہے جو خدا کی طرف

رجوع کرتا اور اِنابت والا ہے۔

ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ۝۳۴

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؛ جنت میں داخل ہو سلامتی کے ساتھ۔ ذٰلِکَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ ؛ یہ دن ہے ہمیشہ رہنے کا۔ اب تم جنت سے کبھی نکالے نہیں جاؤ گے۔

ترجمہ:- جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ آج سے تم کو خلود دوام نصیب ہوگا۔ (اور جنت سے کبھی نہ نکالے جاؤ گے)۔

لَهُمْ مَّا يَشَاۗءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝۳۵

لَھُمْ مَّایَشَآءُوْنَ فِیْھَا ؛ اُن کے لئے ہے وہ جو چاہیں جنت میں۔ وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ ؛ اور ہمارے پاس سے اور زیادتی ہے۔ جنت میں صرف تمہارے اعمال کا ہی بدل نہیں ہے۔ اللہ اپنے فضل و کرم سے اس کے سوا بہت کچھ دے گا تم کیا اور تمہارے اعمال کیا اور اس کا بدلہ کیا۔ نیک اعمال کروانا خود اس کی عنایت سے تھا۔ پھر اجر نام رکھ کر دینا۔ بدلہ نام رکھ کر دینا۔ یہ سب خدا کا فضل ہے۔ اس کی عنایت ہے۔ وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ سے مُراد کیا ہے وہ دیدارِ الٰہی ہے۔ خدا کی رویت، مالک کا دیدار سب نعمتوں سے بہترین نعمت ہے۔ کیا خدا کا دیدار صرف قیامت ہی میں ہوگا۔ دنیا میں عالمِ مثال کے پردے میں ہوگا۔ آخرت میں بے پردہ ہوگا۔ کسی نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا۔ ان سے پوچھا فلاں بزرگ کیا حالت میں ہیں۔ آرام میں ہیں بڑے راحت میں ہیں۔ باغ میں کھا رہے ہیں۔ پی رہے ہیں۔ ایک اور بزرگ سے متعلق پوچھا۔ جواب دیا۔ اُن کے سامنے ایک ٹیلہ ہے اس پر خدائے تعالیٰ کی تجلی ہے۔ نہ کھاتا پیتا ہے نہ کسی طرف مُڑ کر دیکھتا ہے۔ اوپر کی طرف ٹکٹکی بندھی ہے۔ ایک پیر آگے بڑھاتا ہے اور ایک پیر پیچھے ہٹاتا ہے۔ فکرِ ہر کس بقدرِ ہمتِ اوست۔

ترجمہ:- اُن کے لئے جنت میں وہ سب کچھ ہے جو کچھ وہ چاہیں اور ہمارے پاس کچھ اور زیادہ بھی ہے۔

خدائے تعالیٰ کی عادت ہے کہ اچھوں کے ساتھ بُروں کا بھی ذکر کر دیتا ہے۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ۭ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ۝۳۶

وَکَمْ اَھْلَکْنَا ؛ اور کتنوں ہی کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ نیست و نابود کر دیا۔ قَبْلَھُمْ ؛ اُن سے پہلے۔ مِنْ قَرْنٍ ؛ قرن سے، جماعت سے۔ ہم نے طبقوں کے طبقے برباد کر دیئے۔ ھُمْ اَشَدُّ مِنْھُمْ بَطْشًا ؛ جو اُن سے زیادہ شدید تھے قوت اور

دست درازی میں ۔ وہ ان سے زیادہ ظالم تھے ۔ زبردست تھے ۔ فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِ ؛ جو شہروں میں گھس گئے تھے ۔ چھان مارتے تھے بہت سفر کئے تھے ۔ نَقَبٌ ؛ سوراخ ۔ چور نے نقب لگایا یعنی دیوار میں سوراخ ڈالا ۔ نَقَّبَ ۔ تحقیق و تفحص کیا ۔ هَلْ مِنْ مَّحِیْصٍ ؛ جب عذاب آ گیا تو کیا اُن کے لئے بھاگ کر چھپنے کی جگہ تھی ۔ کیا ان کا کہیں کچھ ٹھکانہ تھا ۔ حَاصَ ۔ یَحِیْصُ ۔ حَیْصًا ؛ گھبرا کر بھاگنا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان سے پہلے کتنے ہی طبقے نیست و نابود کردیئے جو ان سے زیادہ زبردست تھے ۔ اور تمام شہروں کو چھان مارتے تھے مگر کیا کہیں ان کو بھاگ کر چھپنے کا ٹھکانہ ملا ۔

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ ﴿۳۷﴾

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ ؛ یقیناً اس میں ۔ لَذِكْرٰی ؛ اس میں سوچنے کی جگہ ہے ۔ نصیحت ہے ۔ عبرت ہے ۔ لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ ؛ جس کے سینہ میں دل میں ، دل آگاہی ہو ۔ عقلِ سلیم ہو ، کچھ سوچتا سمجھتا بھی ہو ۔ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ ؛ یا کان لگادیئے ہوں یا سنتا بھی ہو ۔ وَهُوَ شَهِیْدٌ ؛ اور وہ متوجہ ہو ۔ دل سے حاضر ہو ۔

ترجمہ :- یقیناً اس میں عبرت اور یاد دہانی ہے (مگر کس کے لئے ؟) اس کے لئے جس کے سینہ میں دل ہو اور دلِ حاضر کے ساتھ سنتا بھی ہو ۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ۖۗ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾

وَلَقَدْ خَلَقْنَا ؛ ہم نے پیدا کئے ۔ مخلوق کئے ۔ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا ؛ آسمانوں اور زمین کو اور ان ساری چیزوں کو جو اُن کے درمیان ہیں ۔ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ؛ ایک ہفتہ کے اندر اندر ، چھ دن میں ۔ چند ہی انقلابات میں ۔ تھوڑے زمانہ میں ۔ وَمَا مَسَّنَا ؛ اور ہم کو چھوا تک نہیں ۔ مَس تک نہ کیا ۔ مِنْ لُّغُوْبٍ ؛ تعب ، ماندگی ، تکان ، تھکاوٹ ۔ ہم تھکے تک نہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے سب کو پیدا کردیا ہے ایک ہفتہ کے اندر اندر اور (ہم کچھ بھی نہ تھکے) تکان ہم کو چھوئی تک نہیں ۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۚ﴿۳۹﴾

ہم سب کچھ کرسکتے ہیں ۔ کوئی چیز ہم پر دشوار نہیں ۔ ہم اپنا کام کرتے ہیں ۔ تم اپنا کام کرو ۔

فَاصْبِرْ ؛ لہٰذا تم صبر کرو ۔ برداشت کرلو ۔ سنتے رہو ۔ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ ؛ صبر کرو ان کے کہنے پر ان کی واہی تباہی باتوں پر جو یہ کہتے ہیں ۔ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ ؛ اور تم اپنے رب کی تسبیح اور حمد کرو اس کی ذات کی بے چونی بھی بیان کرو ۔ اور اس کے افعال اور احسانات کا حمد و شکر بھی کرو ۔ کب کب ؟ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ؛ صبح کی نماز کے وقت ۔ آفتاب طلوع

کرنے سے پہلے ۔ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ؛ اور ظہر و عصر کے وقت ۔ آفتاب غروب ہونے سے پہلے ۔

ترجمہ :- لہٰذا تم ان کی باتوں پر صبر کرو (اور اپنا کام کرو) اور اپنے رب کی تسبیح بھی کرو اور حمد بھی (یعنی نماز پڑھو) طلوعِ آفتاب سے پہلے (یعنی صبح کی نماز پڑھو) اور آفتاب غروب کرنے سے پہلے (یعنی ظہر اور عصر کی نماز پڑھو) ۔

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾

وَمِنَ الَّيْلِ ؛ اور اوقاتِ شب میں ۔ رات کو ۔ فَسَبِّحْهُ ؛ اس کی تسبیح کرو ۔ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھو ۔ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ؛ اور سجدے کے بعد (یعنی نمازوں کے بعد) ذکرِ الٰہی کرو ۔ حدیث میں ہے ۔ (۳۳) دفعہ سُبحان اللہ ۔ (۳۳) دفعہ الحمد للہ ۔ اور (۳۴) دفعہ اللہ اکبر، یہ تسبیحِ فاطمہؓ ہے ۔ رسولِ خدا ﷺ نے حضرت سیدہؓ کو اس کے پڑھنے کا حکم دیا تھا ۔

ترجمہ :- اور رات کو بھی اس کی تسبیح کرو (یعنی مغرب و عشا کی نماز پڑھو) اور نمازوں کے بعد تسبیح اور حمد کرو ۔

وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾

وَاسْتَمِعْ ؛ سنو اور کان لگا کر سنو ۔ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ ؛ جس دن ندا دینے والا ندا دے گا ۔ پکارنے والا پکارے گا ۔ آواز دینے والا آواز دے گا ۔ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ؛ پاس ہی سے ۔ نزدیک کے مقام سے ۔

ترجمہ :- اور کان دھر کر سنو ۔ جس دن پاس ہی سے ایک پکارنے والا پکارے گا ۔

يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾

يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ ؛ لوگ جس دن سنیں گے ۔ الصَّيْحَةَ ؛ ایک شور کو ۔ چیخ و چنگھاڑ کو ۔ بِالْحَقِّ ؛ بالیقین ، بالتحقیق ، قطعاً ۔ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ؛ یہ دن ہے قبروں سے نکلنے کا ۔ دوبارہ زندہ ہونے کا ۔

ترجمہ :- جس دن سنیں گے یقیناً اک شور پکارے کو ۔ یہ دن ہے نکلنے کا (یعنی قبروں سے) ۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ ؛ یقیناً ہم ہیں جلاتے اور مارتے ۔ ہم حیات بھی دیتے ہیں اور موت بھی ۔ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ؛ اور ہماری طرف سب کی بازگشت ہے ۔ دوبارہ حاضر ہونا ہے ۔ لوٹ کر آنا ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً جلاتے بھی ہم ہیں اور مارتے بھی ہم ۔ اور ہماری طرف (سب کی) واپسی ہے ۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾

یَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ ؛ ذرا اس دن کو سوچو جس دن زمین پھٹ جائے گی اور یہ اس دن نکلیں گے ۔ زمین اُن سے کھُل جائے گی ۔ سِرَاعًا ؛ اور یہ دوڑتے ہوں گے چوطرف بھاگتے ہوں گے ۔ ذٰلِکَ حَشْرٌ ؛ یہ حشر ہے، اکٹھا کرنا اور جمع کرنا ہے ۔ عَلَیْنَا یَسِیْرٌ ؛ یہ ہم پر آسان ہے کچھ دشوار نہیں ۔

ترجمہ :- جس دن زمین پھٹے گی اور لوگ اُس سے نکلیں گے ، دوڑتے بھاگتے پریشانی کے ساتھ ، یہ حشر ہے جو ہم پر آسان ہے ۔

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَکِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ ﴿۴۵﴾ ع ۳/۱۶ ۱۷

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ ؛ ہم خوب جانتے ہیں اُن باتوں کو کہ یہ کہتے ہیں ۔ یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ۔ ہم اُس سے باخبر ہیں ۔ وَمَآ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِجَبَّارٍ ؛ اور تم اُن پر جبر و زبردستی تو کرتے نہیں ۔ اُن پر جبّار و قہّار تو ہو نہیں ۔ فَذَکِّرْ بِالْقُرْاٰنِ ؛ تم قرآن کے ذریعہ اُن کو نصیحت کرو ، سمجھاؤ ۔ یاد دہانی کرو ۔ مگر کس کو؟ مَنْ یَّخَافُ وَعِیْدِ ؛ اُس کو جو میری وعید سے خوف کرتا ہے ۔ میرے ڈرانے سے متاثر ہوتا ہے ۔ نصیحت قبول کرتا ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں ہم اس کو خوب جانتے ہیں ۔ اور تم ان پر کچھ جبر و قہر تو کرتے نہیں لہذا قرآن سے تم اُن کی یاد دہانی کرو اُس کو جو میرے ڈرانے سے ڈرتا ہے ۔

سُوْرَةُ الذّٰرِیٰتِ مَکِّیَّةٌ وَّهِیَ سِتُّوْنَ اٰیَةً وَّثَلٰثُ رُکُوْعَاتٍ

سورۂ ذاریات مکہ میں نازل ہوئی اس میں ساٹھ (۶۰) آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرْوًا ﴿۱﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿۲﴾ فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ﴿۳﴾ فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾

وَالذّٰرِیٰتِ ؛ میں شہادت میں پیش کرتا ہوں بادلوں کو اُڑانے والی ہواؤں کو یا گرد و غبار اور ان کی قسم کھاتا ہوں ۔ ذَرْوًا ؛ اُڑائے اُڑائے پھرنا ۔ یعنی بادلوں کو اُڑائے اُڑائے پھرنے والی ہواؤں سے ۔ جن کے حالات آگے ہیں ۔ عالم میں ایک نظام ثابت ہوتا ہے ۔ اس کی کڑیوں میں باہم ربط ہے ۔ ہر چیز کا ایک وقت ہے ۔ دنیا میں بے ترتیبی سے کوئی کام نہیں ہو رہا ہے ۔ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ؛ پھر اُن ہواؤں پر غور کرو جو بوجھ اُٹھاتی ہیں یعنی مینھ اور بارش رکھتی ہیں ۔ فَالْجٰرِیٰتِ یُسْرًا ؛ پھر اُن ہواؤں کے آہستہ آہستہ چلنے پر غور کرو ۔ فَالْمُقَسِّمٰتِ ؛ پھر ان ہواؤں کو اور اُن کے تقسیم کرنے پر غور کرو ۔ اَمْرًا ؛ کسی چیز کو ، یعنی بارش کو دیکھو ! پہلے ہوائیں چلنا شروع ہوتی ہیں ۔ جن کو موسمی ہوائیں یا مون سون کہتے ہیں ۔ اُن میں بارش کا

پانی رہتا ہے ۔ پھر یہ ہوائیں آہستہ آہستہ چو طرف پھیلتی ہیں ۔ پھر بارش کو مختلف مقامات میں اُس کے حسبِ حال تقسیم کرتی ہیں ۔ یہ نظام عالم کا ایک چھوٹا سا خاکہ ہے جس پر ساری دنیا کی سرسبزی طراوت اور حیات کا دار و مدار ہے ۔ اس نظام کی ترتیب کے خلاف کوئی درخواست کرنا حماقت ہے ۔ جہالت ہے ۔ بُطالت ہے ۔

ترجمہ :- (میں شہادت میں پیش کرتا ہوں) ہوائیں جو اُڑائے اُڑائے لئے پھرتی ہیں اور بوجھ اُٹھاتی ہیں پھر آہستہ آہستہ چلتی ہیں ۔ پھر ایک چیز کو ساری دنیا میں تقسیم کرتی ہیں ۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ۝۵

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ ؛ بے شک وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ۔ لَصَادِقٌ ؛ ضرور صادق ہے ، سچ ہے ۔ واقعی ہے ۔

ترجمہ :- بے شک جو وعدہ تم سے کیا جارہا ہے وہ سچ ہے ۔ (یعنی قیامت آنے والی ہے) ۔

وَّاِنَّ الدِّيْنَ لَوَاقِعٌ ۝۶

وَاِنَّ الدِّيْنَ ؛ اور جزائے اعمال ۔ انصاف ، جزا و سزا ۔ لَوَاقِعٌ ؛ البتہ واقع ہونے والی ہے ہوکر رہے گی خدا کے پاس اندھیر نگری نہیں ہے وہاں ظلم و ستم نہیں ہے ۔ وہاں ہے جیسا کروگے ویسا بھروگے ۔ جیسا بوؤگے ویسا کاٹوگے ۔ کانٹے بوکر پھل کہاں سے پاؤگے ۔

ترجمہ :- بے شک جزا و سزا ہونے والی ہے ۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝۷

وَالسَّمَــــآءِ ؛ میں شہادت میں پیش کرتا ہوں آسمان کو یا قسم ہے آسمان کی ۔ ذَاتِ الْحُبُكِ ؛ مختلف راستوں والا ۔ حُبُک جمع حَبِیْکَۃٌ ؛ ہر ستارے کا ایک راستہ ہے ۔ عطارد ۔ زہرہ ۔ زمین ۔ مریخ ۔ مشتری ۔ زحل ۔ یورے نیس ۔ نیپچون ۔ ان سب کی گردشوں کے مختلف راستے ہیں ۔

ترجمہ :- اور آسمان پر غور کرو جس میں مختلف راستے ہیں ۔ (ستاروں کا ایک جال ہے کہ بچھا ہوا ہے) ۔

اِنَّكُمْ لَفِيْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۝۸ يُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ۝۹

اِنَّــكُمْ ؛ بے شک تم ۔ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ؛ مختلف اقوال میں پڑے ہو ۔ کوئی کہتا ہے ہم خدا کے پیارے ہیں ۔ ہم دوزخ میں نہ جائیں گے ۔ کوئی کہتا ہے دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہے ۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی ۔ بعض بولتے ہیں جو کچھ ہے دنیا میں ہے ۔ مرکر کہاں اُٹھنا ہے ۔ غرض کہ جتنے منہ اُتنی باتیں ۔ یُؤْفَکُ عَنْهُ ؛ اس سے وہی پھرتا ہے ۔ قیامت کو نہیں مانتا ہے ۔

جزا و سزا کا قائل نہیں ۔ گمراہ ہو رہا ہے ۔ مَنْ اُفِکَ ؛ جو بھلائی سے پھیرا جا رہا ہے ۔ گمراہِ ازلی ہے ۔ پھوٹی قسمت کا ہے ۔

ترجمہ :- (جزا و سزا کے متعلق اور قیامت کے بارے میں) تمہارے مختلف اقوال ہیں ۔ بیہودہ خیالات ہیں ۔ اس کو وہی نہیں مانتا جو بھلائی سے محروم ہے (گمراہِ ازلی ہے) ۔

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ۝١٠ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝١١ يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ ۝١٢

قُتِلَ ؛ مارے گئے ۔ غارت ہوجائیں ۔ ان کا ناس ہوجائے ۔ الْخَرّٰصُوْنَ ؛ اٹکل کے تکے چلانے والے ۔ دل سے تراشنے والے ۔ بے سَند باتیں بنانے والے ، جھوٹے ، دروغ گو ۔ اَلَّذِیْنَ ؛ جو ۔ هُمْ ؛ وہ لوگ ۔ فِیْ غَمْرَةٍ ؛ غفلت میں ۔ سَاهُوْنَ ؛ بھولے ہوئے ہیں ۔ سَهْوٌ ۔ بھولنا ۔ نماز میں سہو ہونا یعنی بھول جانا ۔ سجدۃ السّہو بھولنے کی وجہ سے جو سجدہ کیا جاتا ہے ۔ یَسْئَلُوْنَ ؛ پوچھتے ہیں ۔ اَیَّانَ ؛ کب ہے ۔ یَوْمُ الدِّیْنِ ؛ روزِ جزا ، قیامت ۔

ترجمہ :- ان بے اصل باتیں کرنے والوں کا ناس ہوجائے جو غفلت میں (قیامت کو) بھولے ہوئے ہیں پوچھتے ہیں قیامت کا دن کب تک آئے گا ۔

يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُفْتَنُوْنَ ۝١٣

یَوْمَ هُمْ ؛ جس دن ہوں گے یہ لوگ ۔ عَلَی النَّارِ ؛ آگ میں ۔ یُفْتَنُوْنَ ؛ تپائے جائیں گے ۔ کباب کی طرح بھونے جائیں گے ۔ فَتَنتُ الفِضَّةَ ؛ میں نے چاندی کو آگ میں ڈال کر تپایا ۔

ترجمہ :- جس دن یہ لوگ آگ میں ڈال کر تپائے جائیں گے ۔

اُن سے کہا جائے گا ۔

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ۭ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝١٤

ذُوْقُوْا ؛ اب مزہ چکھو ۔ فِتْنَتَكُمْ ؛ اپنی فتنہ انگیزی کا ، اپنے آگ میں پڑنے کا ۔ هٰذَا الَّذِیْ ؛ یہی تو ہے جو ، جس کے لئے ۔ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ؛ تھے تم عجلت کرتے ، جلدی مچایا کرتے ، جس کی تم کو شتابی تھی ۔

ترجمہ :- اب مزہ چکھو تمہارے فتنے کا جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے ۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝١٥

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ ؛ یقیناً متقی ، پرہیزگار ، خدا ترس ۔ فِیْ جَنّٰتٍ ؛ جنتوں میں رہیں گے ، بہشت ان کا مقام ہوگا ۔ وَعُیُوْنٍ ؛ اور چشمے ہوں گے ۔ جمع عَیْنٌ ۔ چشمہ ۔

ترجمہ:- یقیناً متقی اور پرہیزگار لوگ جنتوں اور چشموں میں رہیں گے۔

اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝۱۶ۭ

اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؛ وہ لیتے ہوں گے جو کچھ کہ اُن کو ان کا رب دے گا، خدا دیتا ہوگا اور وہ لیتے ہوں گے۔ اُن کو کس چیز کی کمی ہوگی۔ خدا دے اور بندہ لے۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ؛ یہ لوگ دنیا میں اس سے پہلے ہی احسان کرنے والے نیکوکار، خوش اعمال تھے، اُن کا شمار پہلے ہی سے محسنین میں تھا۔

ترجمہ:- اُن کو اُن کا خدا دے گا اور وہ لیں گے۔ کیوں نہ ہو یہ لوگ اس سے پہلے ہی محسنین اور نیکوکار تھے۔

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝۱۷

ان کے کام کیا تھے۔ اشغال کیا تھے۔ كَانُوْا قَلِيْلًا ؛ وہ تھے بہت کم۔ مِنَ الَّيْلِ ؛ رات کو۔ مَا يَهْجَعُوْنَ ؛ جو کچھ سوتے۔

ترجمہ:- وہ راتوں کو بہت کم سوتے تھے۔

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝۱۸

ان کا ایسا کم سونا کاہے کے لئے تھا؟ وَبِالْاَسْحَارِ ؛ اور پچھلے کو، رات کے آخری حصّے میں، صبح ہونے سے پہلے۔ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ؛ وہ دُعائے مغفرت کیا کرتے تھے، اپنے گناہوں سے معافی مانگا کرتے، استغفار کرتے۔

ترجمہ:- وہ پچھلی رات سے استغفار کیا کرتے تھے۔

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝۱۹

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ ؛ اور اُن کے مال میں حصّہ تھا، حق تھا۔ لِلسَّاۗىِٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ؛ سوالی غیر سوالی دونوں کا، جو مانگے یا نہ مانگے دونوں کو دیتے تھے۔ جو منہ پھوڑ کر مانگتے تھے اُن کو تو دیتے ہی تھے۔ جو خاموش اور صورتِ سوال تھے ان کو بھی دیتے تھے۔ جو حرمان نصیب خانہ نشین تھے اُن کو بھی ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر پہنچاتے۔

ترجمہ:- اُن کے مال میں حصّہ تھا جو مانگے اُن کا بھی اور جو نہ مانگے اُن کا بھی۔

وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝۲۰ۙ

وَفِي الْاَرْضِ ؛ اور زمین میں۔ اٰيٰتٌ ؛ بہتیری نشانیاں ہیں۔ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ؛ یقین رکھنے والوں کے لئے۔

ترجمہ:- اور یقین والوں کے لئے زمین (اور دنیا) میں (سینکڑوں ہزاروں) نشانیاں ہیں۔

وَفِيٓ اَنْفُسِكُمْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَفِیٓ اَنۡفُسِکُمۡ ؛ اور خود تمہاری ذات میں بھی خدا کی نشانیاں ہیں، آثارِ قدرت ہیں، تجلیاتِ الٰہی ہیں، خدا کے تماشے ہیں۔ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ؛ کیا تم سمجھتے بوجھتے نہیں۔ کچھ دیکھتے نہیں۔ کیا تم بصارت اور بصیرت سے کام نہیں لیتے۔

ترجمہ:- اور تمہاری ذات میں بھی (خدا کی نشانیاں اور اس کی قدرت کے کرشمے ہیں)۔ کیا تم بصارت اور بصیرت سے کام نہیں لیتے۔

صاحبو! دنیا میں غور کرنے سے جو قدرت کے تماشے نظر آتے ہیں۔ جو اسماء وصفات کے تجلیات نمایاں ہوتے ہیں۔ اس کو سیرِ آفاقی کہتے ہیں۔ اور جو خود اس کی ذات میں نظر آتا ہے اس کو سَیْرِ اَنْفُس کہتے ہیں۔

او انسان! ذرا غور کر! ذرا سوچ۔ تجھ میں کیا نہیں۔ کون سے صفاتِ الٰہی تجھ سے ظاہر نہیں ہوتے۔ کیا تو زندہ نہیں ہے، کیا تجھ میں حیاتِ الٰہی ظاہر و نمایاں نہیں ہے۔ تو زندہ ہے تو حی ہے۔ سماعت تجھ میں ہے بصارت تجھ میں ہے۔ علم تیرا سرمایۂ امتیاز ہے۔ کیا تجھ میں قدرت اور اِرادہ اور کلام نہیں۔ یہ سب تجھ کو کہاں سے ملے! او ممکن! او بندے! تیرا اصل عدم تھا۔ بے کمالی تیرا کمال تھا مانگنا دامن پسارنا تیرا کام تھا۔ خدا نے تجھے کیا نہیں دیا۔ افسوس تو خوابِ غفلت میں پڑا سو رہا ہے اُٹھ دیکھ!

شعر:- اک طلسمات کا پُتلا ہوں میں کونسی شئے ہے نہیں جو مجھ میں

آنکھ کھول! اور دیکھ۔ لیلیٰ کا یہ محمل ہی تو ہے مرأتِ تجلی دل ہی تو ہے

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ ؛ تیری سند مستند ہے۔ ہائے غفلت ہائے جہالت اس نے تجھے ڈبو دیا۔ دو جہاں سے کھویا۔ خدا ظاہر ہے۔ کیا اَلظَّاهِرُ خدا کا نام نہیں۔ خدا کی اَلْبَاطِنُ ہی صفت ہے؟ آنکھ کھول۔ غفلت کا پردہ اُٹھا۔ باطن کو ظاہر بنا۔ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ کو سمجھ۔

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ ؛ اور آسمان میں تمہارا رزق ہے۔ جسمانی رزق بھی ہے اور روحانی بھی۔ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ؛ اور وہ سب جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ جنت تمہیں ملے گی۔ رحمت تم پر ہوگی۔ رویت سے تم سرفراز ہوگے۔

ترجمہ:- اور تمہارا رزق اور تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے سب آسمان میں ہے (خدا کے پاس موجود ہے)۔

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ ع ۱۸

فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ پھر آسمان اور زمین کے پروردگار کی قسم ہے۔ جو ان سب کو پرورش کر رہا ہے۔ اُس کی قدرت گواہی دے گی۔ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ؛ کہ وہ ہماری باتیں سب سچ ہیں۔ قرآن بھی سچ ہے۔ مِثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ؛

انسان اپنے آپ پر غور کرے تو خدا اس پر ظاہر ہو

جس طرح کہ تم بولتے ہو ۔ بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنٰی یہ ہیں کہ جس طرح تمہارا بات کرنا میرے سامنے حق ہے ۔ مجھے مشہود ہورہا اُسی طرح کلام اللہ بھی حق ہے ۔ مجھے یقیناً معلوم ہورہا ہے ۔ بعض کہتے ہیں ۔ جس طرح تمہارا کلام ہے اُسی طرح خدا کا بھی کلام ہے ۔ خدا کا کلام خدا کے لائق ہے ۔ تمہارا کلام تمہارے لائق ہے ۔ بعض کہتے ہیں قیامت کا آنا خدا کی دی ہوئی دوسری خبریں وہ سب ایسی برحق و سچی ہیں جیسے تمہارا کہنا اور میرا سننا ۔

ترجمہ :- تو قسم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی کہ وہ حق ہے جیسے تم بولتے ہو (اور میں سنتا ہوں) ۔

وقف لازم

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ؁۲۴

اس سے پہلے قیامت کا آنا ۔ رزق کا خدا کے پاس ہونا ۔ اور اچھے لوگوں کا مانگنے نہ مانگنے والوں کو دینے کا ذکر ہے ۔ اب اس کی ایک مثال بیان فرماتا ہے ۔ هَلْ اَتٰـىكَ ؛ کیا تم کو پہنچی ہے یا پہنچا ہے ۔ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْـرٰهِيْمَ ؛ ابراہیم کے مہمانوں کا قصہ ۔ خبر ۔ الْمُكْرَمِيْنَ ؛ مکرم ومحترم ۔ معزز ۔ عزت مند ۔

ترجمہ :- کیا تم کو ابراہیم کے معزز و مکرم مہمانوں کی کچھ خبر بھی پہنچی ہے ۔

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ؁۲۵

اِذْدَخَلُوْا عَلَيْهِ ؛ جب کہ وہ مہمان ابراہیم کے پاس داخل ہوئے ۔ یہ قصہ اس وقت کا ہے جب کہ وہ ان کے پاس آئے ۔ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؛ پھر اُن مہمانوں نے جو فرشتے تھے کہا ۔ سَلٰمًا ۔ ہم سلام کرتے ہیں ۔ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ سَلٰمًا ؛ مفعولِ مطلق ہے ۔ قَالَ سَلٰمٌ ؛ ابراہیم نے بھی کہا سلام ۔ یعنی وَعَلَيْكُمْ سَلٰمٌ ؛ تم پر بھی سلام ہو ۔ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ؛ اجنبی لوگ ہیں ۔ بے جان پہچان کے ہیں ۔

ترجمہ :- جب وہ لوگ اُن کے پاس داخل ہوئے پھر انھوں نے کہا سَلٰمًا ۔ ابراہیمؑ نے بھی کہا ۔ سَلٰمٌ ۔ یہ لوگ اجنبی ہیں (بغیر شناسائی کے ہیں ۔ اوپرے لوگ ہیں) ۔

فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ؁۲۶

فَرَاغَ ؛ پھر ابراہیم دوڑے ۔ اِلٰى اَهْلِهٖ ؛ اپنے متعلقین کی طرف ، اپنے گھر کی طرف ، اپنی بیوی کی طرف ۔ فَجَآءَ ؛ پھر آئے ۔ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ؛ ساتھ گائے بچھڑے کے جو موٹا تازہ اور گھی میں تلا ہوا تھا ۔

ترجمہ :- پھر ابراہیم دوڑے اپنے گھر والوں کی طرف ، پھر لائے بچھڑے کو جو گھی میں تلا ہوا تھا ۔

فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ؁۲۷

فَقَرَّبَـــهٗ اِلَيْهِمْ ؛ پھر ابراہیم نے اس کو (تلے ہوئے بچھڑے کو) ان کے قریب کیا۔ آگے بڑھایا۔ پیش کیا مگر وہ تو فرشتے تھے۔ نہ کھایا۔ قَالَ اَلَا تَـاْكُلُوْنَ ؛ تو ابراہیم نے کہا کیا تم کھاتے نہیں۔

ترجمہ :- پھر (ابراہیم نے) اس کو (تلے ہوئے بچھڑے کو) ان کے آگے پیش کیا (مگر وہ فرشتے تھے نہ کھایا تو ابراہیمؑ نے) کہا۔ کیا تم کھاتے نہیں۔

فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝۲۸

پھر جب ابراہیم نے دیکھا۔ یہ کھاتے نہیں ہیں تو سمجھ گئے کہ یہ فرشتے ہیں۔ فَـاَوْجَسَ ؛ پھر انھوں نے احساس کیا۔ مِنْهُمْ ؛ اُن سے۔ خِيْفَةً ؛ خوف کو۔ وہ فرشتوں کے آنے سے ڈر گئے۔ اور خیال کیا کہ اب کوئی عذاب آنے والا ہے۔ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؛ فرشتوں نے کہا ڈرو مت۔ گھبرانے کی بات نہیں۔ وَبَشَّرُوْهُ ؛ پھر ابراہیم کو خوش خبری دی، بشارت دی، مژدہ دیا، مبارک باد دی۔ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ؛ ایک بڑے دانا لڑکے کی، ایک ایسے فرزند کی جو بڑا عالم ہونے والا ہے یعنی اسحٰقؑ کی۔

ترجمہ :- پھر اُن سے خوف کو محسوس کیا۔ انھوں نے کہا ڈرو مت۔ اور ان کو بشارت دی ایک فرزند کی جو بڑا عالم ہوگا۔

فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝۲۹

فَاَقْبَلَتِ ؛ پھر آئی۔ اِمْـرَاَتُـهٗ ؛ اُن کی بیوی۔ اُن کی عورت جن کا نام سارہ تھا۔ فِيْ صَرَّةٍ ؛ پکارتی۔ حیرت زدہ، چیختی چلاّتی۔ فَـصَـكَّتْ وَجْهَهَا ؛ پھر اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔ اپنا ماتھا پیٹ لیا۔ وَقَـالَتْ ؛ اور سارہ نے کہا۔ عَـجُوْزٌ ؛ بڑھیا۔ عَقِيْمٌ ؛ بانجھ۔ وہ عورت جس کو اولاد نہ ہو۔ گویا عبارت یوں ہے۔ اَنَـا عَـجُوْزٌ عَقِيْمٌ كَيْفَ اَلِدُ ؛ میں تو بانجھ بڑھیا ہوں، مجھے کیونکر بیٹا ہوگا۔ یا یوں ہے۔ اَتَلِدُ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ؛ کیا بانجھ بڑھیا کو بھی بچہ ہوسکتا ہے۔

ترجمہ :- پھر ان کی (ابراہیم کی) بیوی (سارہ) حیرت زدہ آئیں پھر اپنا ماتھا پیٹ لیا اور کہا بڑھیا اور وہ بھی بانجھ۔

قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝۳۰

قَالُوْا ؛ فرشتوں نے کہا۔ كَـذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ؛ اسی طرح فرمایا ہے تمہارے رب نے۔ یعنی تم کو ضرور بیٹا ہوگا۔ اِنَّـــهٗ هُوَ الْـحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ؛ بے شک وہی ہے علم و حکمت والا۔ وہ حکیم بھی ہے علیم بھی ہے۔ جو مناسب ہے کرتا ہے، جو ہونے والا ہے اس کو جانتا ہے۔

ترجمہ :- کہا تمہارے رب نے ایسا ہی فرمایا ہے وہ یقیناً حکیم بھی ہے علیم بھی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

۲۷

قال فما خطبکم

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمّد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمّد عبّاس علم بردار صدّیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدّیق گلشن، بہادرپورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾

قَالَ ؛ ابراہیم نے کہا ۔ فَمَا خَطْبُكُمْ ؛ پھر تمہارے سامنے کیا مہم ہے ۔ تمہارا کیا مطلب ہے ۔ تمہارا کیا مقصد ہے ۔ تم یہاں کیوں آئے ہو ۔ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ؛ اے خدا کے بھیجے ہوئے فرشتو !

ترجمہ :- (ابراہیم نے) کہا پھر تمہارا کیا مقصد ہے ۔ اے فرستادہ فرشتو !

قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾

قَالُوْٓا ؛ فرشتوں نے کہا ۔ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ ؛ ہم بھیجے گئے ہیں ۔ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ؛ ایک مجرم قوم کی طرف ۔ یعنی قومِ لوط کی طرف ۔

ترجمہ :- اُنھوں نے کہا ۔ ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ۔

لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾

لِنُرْسِلَ ؛ کہ ہم بھیجیں ، چھوڑیں ، برسائیں ۔ عَلَيْهِمْ ؛ اُن پر ۔ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ؛ مٹی کے ڈھیلے جو پتھر کی طرح سخت ہیں ۔ پتھر جو مٹی کے بنے ہوئے ہیں ۔

ترجمہ :- کہ ہم اُن پر گارے اور مورم کے پتھر برسائیں ۔

مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾

مُسَوَّمَةً ؛ نشان زدہ ۔ جن پر نام لکھے ہوئے ہیں ۔ ہر شخص کا نام و نشان اس پتھر پر لکھا ہوا ہے ۔ عِنْدَ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کے پاس ، تمہارے خدا ہی کے پاس سے یہ نشان کئے ہوئے ہیں ۔ لِلْمُسْرِفِيْنَ ؛ حد سے تجاوز کرنے والوں کے لئے ۔ اسراف کرنے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- (یہ پتھر) حد سے بڑھ جانے والوں کے لئے خدا ہی کے پاس سے نامزد ہیں ۔

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾

فَاَخْرَجْنَا ؛ پھر ہم نے نکال لیا ، علٰحدہ کردیا ، بچالیا ۔ مَنْ كَانَ فِيْهَا ؛ اُن لوگوں کو جو اس گاؤں میں تھے ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمانداروں میں سے ، جو مومنین تھے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے ان کو نکال لیا جو ایماندار تھے ۔

فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۳۶

فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا ؛ پھر ہم نے اس گاؤں میں نہ پایا ۔ غَيْرَ بَيْتٍ ؛ سوائے ایک گھر کے ۔ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ؛ جو مسلمانوں کا تھا ۔

واضح ہو کہ اگر ایک شخص ایمان بھی رکھتا ہو اور احکامِ الٰہی کی اطاعت بھی کرتا ہو تو اُس پر مومن و مسلم دونوں کا لفظ صادق آتا ہے ۔ ایسے ہی ایمان و اسلام دونوں جہاں میں کام آتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے نہ پایا اُس میں بجز مسلمانوں کے ایک گھر کے ۔

وَتَرَكْنَا فِيْهَا آيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْأَلِيْمَ ۝۳۷

وَتَرَكْنَا فِيْهَا ؛ اور ہم نے اس قریہ میں چھوڑا ۔ اٰيَةً ؛ ایک نشانِ قدرت ۔ ایک عبرت ۔ لِلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ ؛ ان لوگوں کے لئے جو خوف کرتے ہیں ، ڈرتے ہیں ۔ اَلْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ؛ عذابِ الیم سے ۔ دردناک سزا سے ، پُر الم عقوبت سے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے اس میں ایک عبرت چھوڑی (ایک عبرت خیز واقعہ کو چھوڑا) دردناک عذاب سے ڈرنے والوں کے لئے ۔

صاحبو ! ان دو جنگ عظیم میں کیا ہوا ، پہلے پتھر برستے تھے اب بم برستے ہیں ۔ جو شرارت پہلے تھی وہ اب بھی ہو رہی ہے ۔ شرمناک افعال کی سزا ، المناک عذاب ہے جو بالیقین نازل ہو رہا ہے ۔ افسوس کہ ان واقعات سے کوئی عبرت نہیں لیتا ، خدا کو بھول گئے ہیں اور بُری طرح سے بھول گئے ہیں ۔ کوئی توبہ کا نام نہیں لیتا ۔ بُرے کام چھوڑنا نہیں چاہتا ۔ دو بڑے واقعات ہمارے سامنے ہو چکے ہیں اور تیسرا بھی جھانک رہا ہے ۔ معلوم نہیں کب صورت دکھائے گا ۔

وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝۳۸

وَفِيْ مُوْسٰى ؛ اور موسٰی کے قصہ میں بھی ایک نشانی بھیجی ۔ ایک عبرت پیدا کر دی ۔ اِذْ اَرْسَلْنٰهُ ؛ جب کہ ہم نے ان کو رسول بنا کر بھیجا ۔ اِلٰى فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کی طرف ۔ بِسُلْطٰنٍ ؛ ایک حجت کے ساتھ ۔ دلیل و معجزے کے ساتھ ، غلبہ پیدا کرنے والے واقعے کے ساتھ ۔ سُلْطَانٌ ۔ سند ۔ مُبِيْنٍ ؛ ظاہر ۔ واضح ۔ بین ۔

ترجمہ :- اور موسٰی (کے قصّے) میں بھی (ایک نشانی ہے) جب کہ ہم نے اُن کو فرعون کی طرف واضح دلیل و حجت کے ساتھ بھیجا ۔

فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝۳۹

فَتَوَلّٰی ؛ پھراس نے منہ پھیرلیا۔ روگردانی کی ، نہ مانا۔ بِرُکْنِہٖ ؛ اپنی قوت کے بھروسہ۔ اپنے لشکر کے ساتھ۔ رُکْنٌ۔ ستون ، وہ حالت جس پر اعتماد اور بھروسہ ہے۔ وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْمَجْنُوْنٌ ؛ اور کہا موسٰی یا تو جادوگر ہے یا دیوانہ۔

ترجمہ :- پھر (فرعون نے) اپنے لشکر وقوت کے بھروسہ پر سرتابی کی۔ اور یہ کہا یہ ساحر ہے یا مجنون۔

فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ؕ۝۴۰

فَـاَخَـذْنٰـــهُ وَجُنُوْدَهٗ ؛ پھر ہم نے اس کو اور اس کے لشکر کو گرفتار کرلیا۔ فَـنَبَـذْ نٰـــهُمْ ؛ پھر ہم نے اُن کو ڈال دیا، پھینک دیا۔ فِی الْيَمِّ ؛سمندر میں ، دریا میں۔ وَهُوَ مُلِيْمٌ ؛ اور وہ لائقِ ملامت تھا۔

ترجمہ :- ہم نے اُس کو بھی پکڑلیا اور اُس کے لشکروں کو بھی اور اُن سب کو سمندر میں ڈال دیا۔ اور وہ ملامت کے لائق ہی تھا۔

صاحبو ! فرعون کیا کرتا تھا جن لوگوں پر فتح پایا ہوا تھا جن کو نیچ ذات سمجھتا تھا جن کو بے یار و مددگار جانتا تھا اُن سے غلاموں کا سا سلوک کرتا تھا۔ بچوں کو تک قتل کردیتا۔ سمجھداروں کو ، خدا پرستوں کو مجنون سمجھتا۔ آخر اس کا انجام کیا ہوا ؟ وہ اور اس کا لشکر دریا میں ڈبودیا گیا۔ موجودہ زمانہ کے لوگ جو فرعون صفت ہیں ، غریبوں پر مظالم توڑنا ان کا کام ہے مفلسوں کو حقیر سمجھنا ان کی عادت ہے۔ ذرا ٹھیرو۔ جلدی کی کیا ضرورت ہے۔ دریائے غضبِ الٰہی جوش میں آئے گا اور ان کو غرقِ عذاب کردے گا۔ فَاعْتَبِرُوا يٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ خدائے تعالیٰ تاریخ کے اوراق اُلٹ اُلٹ کر دکھا رہا ہے۔ آنکھ کھولو ، پھر نظرِ بصیرت ڈالو۔ توبہ کرو۔ مروتو ایمان پر مرو۔

وَفِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝۴۱ۚ

وَفِیْ عَادٍ ؛ اور قومِ عاد کے قصّے میں بھی نشانی ہے۔ عبرت ہے۔ اِذْ اَرْسَلْنَا ؛ جب کہ ہم نے بھیجا۔ عَلَيْهِمْ ؛ اُن پر۔ اَلرِّيْحَ ؛ تند ہوا کو۔ اَلْعَقِيْمَ ؛ بانجھ۔ بے نتیجہ۔ نامبارک بارش۔

ترجمہ :- اور قصّہ عاد میں بھی (عبرت ہے) جب کہ ہم نے اُن پر بھی بے نتیجہ آندھی بھیجی۔

مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ؕ۝۴۲

مَـاتَذَرُ ؛ نہیں چھوڑتی۔ وَذَرَ ـ يَذَرُ ـ وَذْرًا ؛ چھوڑنا۔ مِـنْ شَیْءٍ ؛کسی چیز کو۔ اَتَـتْ عَلَيْهِ ؛ جس پر آتی ہے۔ جس پر بہتی ہے۔ گزرتی ہے۔ اِلَّا جَعَلَتْهُ ؛ مگر یہ کہ اس کو کردیتی ہے۔ كَالرَّمِيْمِ ؛ ریزہ ریزہ ، بوسیدہ ہڈی کی طرح۔

ترجمہ :- یہ (آندھی) جس شئے پر گزرتی ہے اس کو ریزہ ریزہ ہڈیوں کا چورا کردیتی ہے۔

وَفِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۴۳﴾

وَفِیْ ثَمُوْدَ ؛ اور قومِ ثمود میں بھی قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں ۔ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ ؛ جب کہ اُن سے کہا گیا ۔ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِیْنٍ ؛ زندگی گزارو ، چین کرو ، آرام سے بسر کرو ایک وقت تک ۔ چند دن ۔

ترجمہ :- اور ثمود میں بھی (نشانیاں ہیں) جب کہ اُن سے کہا گیا چند دن چین سے بسر کرو ۔

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ ؛ پھر انھوں نے حکمِ خدا سے سرکشی کی ۔ پھر اُنھوں نے اپنے رب کے حکم کی سرتابی کی ۔ شرارت کرنے لگے ۔ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ ؛ پھر کڑاکے کے عذاب نے اُن کو آ گھیرا ۔ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ ؛ اور وہ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے ۔

ترجمہ :- پھر وہ حکمِ خدا سے سرکشی کرنے لگے ۔ پھر اُن کو ایک کڑاکے کے عذاب نے آ گھیرا اور وہ دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے ۔

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ ﴿۴۵﴾

فَمَا اسْتَطَاعُوْا ؛ پھر اُن سے ہو نہ سکا ۔ اُن کو استطاعت نہ ہوئی ۔ اُن سے ممکن نہ ہوا ۔ مِنْ قِیَامٍ ؛ کھڑا ہونا ۔ وہ اُٹھ تک نہ سکے ۔ وَمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ ؛ اور اُن کا کوئی یار و مددگار بھی نہ تھا ۔ اِنْتِصَارٌ ۔ انتقام ۔ بدلہ لینا ۔

ترجمہ :- پھر وہ اُٹھ ہی نہ سکے نہ کسی نے ان کی کچھ مدد کی ۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۴۶﴾ ع ۲/۲۳ ۱

وَقَوْمَ نُوْحٍ ؛ اور ہم نے ہلاک کردیا قومِ نوح کو ۔ اُن کا بھی یہی حال کیا جو عاد و ثمود کا کیا تھا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ؛ کیونکہ وہ فاسق و فاجر لوگ تھے ۔ بے حکم ، نافرمان قوم تھی ۔

ترجمہ :- اور اِن سے پہلے قومِ نوح کو بھی (ہلاک کیا) وہ بڑی نافرمان قوم تھی ۔

وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾

وَالسَّمَآءِ بَنَیْنٰهَا ؛ اور ہم نے آسمان کو بنایا ۔ بِاَیْدٍ ؛ قوت کے ساتھ ۔ تَاْیِیْدٌ ۔ قوت دینا ۔ مُوَیَّدٌ ۔ قوت دیا ہوا ۔ وَاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ؛ بے شک ہم وسیع قدرت کے ہیں ۔ کشادہ کرنے والے ہیں ۔ جو کچھ کرتے ہیں بڑے پیمانے پر کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ہم نے آسمان کو قوت کے ساتھ بنایا اور ہم ہیں وسیع قدرت والے ۔

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾

وَالْاَرْضَ فَـرَشْنٰــهَـا ؛ اور ہم نے زمین کو بچھایا ۔ بطور فرش کے بنایا ۔ اُس میں چلتے ہیں ، پھرتے ہیں ، بیٹھے ہیں ، اُٹھتے ہیں ۔ فَـنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ؛ پھر ہم ہیں اچھا فرش کرنے والے ۔ مَهْدٌ ۔ جھولا ۔ گہوارہ جس میں بچّے کو لٹاتے ہیں ۔ تَمْهِيْدٌ ۔ مقصد سے پہلے مقدمات کو دُرست اور ہموار طریقہ پر بیان کرنا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے زمین کو فرش کی طرح بنایا ۔ پھر ہم بہتر طریقے پر فرش کرنے والے ہیں ۔

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾

وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؛ اور ہر شئے میں ۔ خَـلَقْنَا ؛ ہم نے پیدا کیا ۔ زَوْجَيْنِ ؛ جوڑی جوڑی ۔ بعض نر ہیں بعض مادّہ ہیں ۔ بعض بڑے ہیں بعض چھوٹے ہیں ۔ بعض اچھے ہیں بعض بُرے ہیں ۔ بعض مسلمان ہیں بعض کافر ۔ بعض مرشد بعض مرید قِسم قِسم کے ہیں ۔ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ؛ تاکہ تم سوچو سمجھو ، نصیحت قبول کرو ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ہر قسم کی چیزیں جوڑی جوڑی بنائیں تاکہ تم نصیحت پکڑو ۔

فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

فَـفِـرُّوْا اِلَى اللّٰهِ ؛ پھر تم اللہ کی طرف بھاگو ، دوڑو ۔ اس سے منہ موڑ کر کس طرف جاتے ہیں ۔ اِنِّيْ لَـكُمْ ؛ میں تمہارے لئے ۔ مِـنْـهُ ؛ اس کی جانب سے ۔ نَـذِيْرٌ ؛ ڈر کی بات سنانے والا ہوں ۔ خوفناک انجام کی اطلاع دینے والا ہوں ۔ مُبِيْنٌ ؛ واضح طور سے ۔ کھول کھول کر ۔ میرے کہنے میں کچھ پیچیدگی نہیں ۔ اُس کے سمجھنے میں دشواری نہیں ۔

ترجمہ :- پھر تم اللہ کی طرف بھاگو ۔ میں تمہیں اُس کی طرف سے بُرے انجام کی واضح طور سے اطلاع دینے والا ہوں ۔

صاحبو ! اپنے حال پر غور کرو ۔ تم کدھر ہو ۔ خدا کا خیال کدھر ہے ۔ تمہاری آنکھوں پر غفلت کا پردہ پڑ گیا ہے ۔ دنیا الگ تباہ ہو رہی ہے اور عاقبت الگ ۔ آخر اس تباہی کی کچھ انتہاء بھی ہے ۔ بے ختنہ کفّار تم پر حکومت کر رہے ہیں اور تم ہیں کہ اُن کے طوقِ غلامی کو گلے میں ڈال کر خوش خوش پھر رہے ہو ۔ اُٹھو ! اپنے مالک کی طرف دوڑو اس کے آستانہ کے سوا تم کو کہیں پناہ نہیں ۔ تمہارے مالک کا دامن بہت کشادہ ہے ۔ وہ تم کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپا لے گا ۔ تمام آفات سے تم کو بچالے گا ۔

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾

وَلَا تَجْعَلُوْا ؛ اور نہ ٹھیراؤ ۔ نہ مانو ۔ نہ بناؤ ۔ مَعَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے ساتھ ۔ اِلٰـهًا اٰخَرَ ؛ کسی اور کو معبود ۔ اِنِّيْ لَكُمْ ؛ میں تمہارے لئے ۔ مِنْهُ ؛ اس کی جانب سے ۔ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ بُرے نتیجہ کی صاف صاف خبر دینے والا ہوں ۔

ترجمہ :- اور خدا کے سواء کسی اور کو اپنا معبود نہ مانو ۔ دیکھو ! میں تم کو اللہ کی طرف سے صاف صاف ڈراتا ہوں ۔

صاحبو ! خود پسندی چھوڑو ۔ نفس پرستی چھوڑو ۔ خود کو اچھا نہ سمجھو ۔ روپۓ پیسے کی پوجا ، دھن دولت کی پوجا ، عہدیداروں کی پوجا ، دشمنوں سے ڈرنا ۔ افسوس اب گائے کا گوشت کھانے والے گائے کا مُوت پینے والوں سے ڈر رہے ہیں ۔ سفید پوست والوں کو معبود سے کیا کم سمجھتے ہیں ۔ خدا کے بندے ہو تو خدا ہی سے ڈرو ۔ اسی سے مانگو ۔ دوسروں کے ہاتھ میں دھرا ہی کیا ہے ۔ دوسروں کے پیر پڑتے ہو اور خدا کو سجدہ نہیں کرتے ۔ خود کو کسی اور کا بالذات محتاج سمجھنا بندگی نہیں تو پھر کیا ہے ۔ انتہائی عاجزی کا نام ہی عبادت ہے ۔ تم نے خدا کے لئے اب چھوڑا ہی کیا ہے ۔ زر پرستی ، مخلوق پرستی تمہارا شیوہ ہے ۔ توبہ کرو ، خدا کی طرف مڑو ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝۵۲

كَذٰلِكَ ؛ اسی طرح ۔ مَـآ اَتَى ؛ نہیں آیا ۔ اَلَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ اُن لوگوں کے پاس جو ان سے پہلے گزرے ہیں ۔ مِنْ رَّسُوْلٍ ؛ کوئی رسول ۔ اَتٰى کا فاعل ہے ۔ اِلَّا قَالُوْا ؛ مگر یہ کہ اُن لوگوں نے کہا ۔ سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ؛ یہ کوئی ساحر یا مجنون ہے ۔ کوئی معجزہ کوئی روحانی کام دیکھا تو ساحر کہا ۔ خدائی اور روحانی کام سمجھ میں نہ آیا تو مجنون کہہ دیا ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ ہمیشہ سے پیغمبروں کو اسی طرح کہتے چلے آئے ہیں ۔

ترجمہ :- اسی طرح ان سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں اور اُن کے پاس رسول آیا ہے تو یہی کہا کہ یہ ساحر ہے ، یا مجنون ۔

اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ۝۵۳

اَتَـوَاصَـوْبِـــهٖ ؛ شروع سے اب تک اپنی باطل پرستی کے لئے اس کی ایک دوسرے کو وصیت اور نصیحت کرتے چلے آئے ہیں ۔ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ؛ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ فطرةً سرکش اور شریر ۔ باغی و طاغی ہیں ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ آپس میں ایک دوسرے کو (اپنی باطل پرستی کی) تعلیم دیتے چلے آرہے ہیں بلکہ یہ (فطرةً) سرکش لوگ ہیں ۔

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ۝۵۴

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ؛ تم اُن سے منہ پھیرلو ۔ ان کی طرف التفات نہ کرو ۔ ان کی پروا نہ کرو ۔ فَمَـآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ؛ تم پر کیا الزام ہے ۔ کوئی تمہیں ملامت نہ کرے گا ۔

ترجمہ:- تم اُن سے منہ پھیرلو۔ اس پر تم لایقِ ملامت نہ سمجھے جاؤ گے۔

وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾

وَذَكِّرْ ؛ ہاں تم سمجھاتے جاؤ۔ تم اپنا فرض ادا کرو۔ یاد دہانی کرتے رہو۔ فَاِنَّ الذِّكْرٰى ؛ بے شک یاد دہانی اور نصیحت۔ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ایمانداروں کو کام آتی ہے اور نفع بخش ہے۔

ترجمہ:- نصیحت کیئے جاؤ۔ بے شک نصیحت کرنا ایمانداروں کو فتح دے گا (بے ایمان نہ مانیں نہ مانیں)۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ ؛ میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا۔ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ؛ مگر اس غرض سے کہ میری عبادت کریں۔ میری بندگی کریں۔

ترجمہ:- میں نے جن و انس کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں (عبادت کریں)۔

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾

مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ ؛ میں ان سے اِرادہ نہیں کرتا رزق کا میں ان سے روزی کا خواہاں نہیں اپنے لئے کچھ نہیں مانگتا۔ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ؛ اور نہ میں اس کا خواہاں ہوں کہ مجھے کھلائیں پلائیں۔ اصل يُطْعِمُوْنِىْ ہے۔

ترجمہ:- میں اُن سے رزق اور روزی کا خواہاں نہیں۔ نہ اس کا خواہاں ہوں کہ مجھے کچھ کھلائیں پلائیں۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ؛ اللہ ہی رزاق ہے۔ روزی پہنچاتا ہے۔ کھلاتا ہے۔ پلاتا ہے۔ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ؛ قوت والا ہے۔ مضبوط اور متانت والا ہے۔ زور آور ہے۔ توانا ہے۔ مضبوط اور مستحکم ہے۔

ترجمہ:- یقیناً اللہ ہی رزاق ہے۔ قوی اور مضبوط ہے۔

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾

فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؛ کیونکہ اُن لوگوں کے لئے جن لوگوں نے ظلم کیا ہے، ظالموں اور ستمگاروں کے لئے۔ ذَنُوْبًا ؛ ایک پیمانہ ہے۔ ایک بھرا ڈول۔ مِثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ ؛ ان کے دوستوں کے بھرے ڈول کے جیسا اُن کا بھی پیمانہ لبریز ہوگیا ہے۔ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ؛ ان کو مجھ سے جلدی اور عجلت نہ کرنی چاہیئے۔ عذاب آتا ہی ہے۔ خدائے تعالیٰ مُہلت تو

دیتا ہے مگر چھوڑ نہیں دیتا۔

ترجمہ:- ان ظالموں کا پیمانہ اسی طرح لبریز ہے جیسے ان کے دوستوں کا، ان کو مجھ سے جلد (عذاب) کی خواہش نہ کرنی چاہیئے (عنقریب عذاب آنے والا ہے)۔

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع ۳ ۱۴ ۲

فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ غرض کہ ان لوگوں کے حال پر افسوس ہے جن لوگوں نے کفر کیا۔ غرض کہ کافروں کی مٹی خراب ہے۔ مِنْ يَّوْمِهِمْ ؛ اس دن کے لحاظ سے۔ اُس دن کے آنے سے۔ اَلَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ؛ جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔

ترجمہ:- غرض کہ ان کافروں کے لئے بڑی خرابی ہے اس دن جس دن کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ طور مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں (۴۹) آیتیں اور (۲) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالطُّوْرِ ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾

وَالطُّوْرِ ؛ قسم ہے کوہِ طور کی۔ کوہِ طور اس بات پر شہادت دے گا کہ وقت آئے گا تو پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے۔ جس نے پہاڑ کو ریزہ ریزہ کردیا وہ منکرین کو تباہ بھی کرسکتا ہے۔ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ؛ اور لکھی ہوئی کتاب بھی شہادت دے گی۔ وہ کتاب کس میں لکھی ہے۔ فِيْ رَقٍّ ؛ ایک کاغذ میں ہے یا جھلّی میں۔ مَنْشُوْرٍ ؛ کشادہ، کھلا ہوا یعنی لوحِ محفوظ اور بعض کے قول کے مطابق قرآن شریف مُراد ہے اور بعض کا خیال ہے کہ موسیٰؑ کے زمانہ کی عبادت گاہ ہے۔ جس میں گزشتہ و آئندہ سب کچھ لکھا ہوا ہے وہ بھی قیامت کے آنے پر گواہی دے گی۔ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ؛ اور آباد گھر میں جو ساتویں آسمان پر ہے اور وہ فرشتوں کا کعبہ ہے۔ وَالسَّقْفِ ؛ اور چھت۔ اَلْمَرْفُوْعِ ؛ بلند۔ اُونچی۔ اس سے مُراد عرش یا آسمان ہے جو سروں کے اوپر ہے۔ وَالْبَحْرِ ؛ سمندر۔ اَلْمَسْجُوْرِ ؛ مشتعل۔ اُبلتے ہوئے۔ جوش کھاتے ہوئے۔ قیامت کے قریب زمین سے جابجا کوہِ آتش فشاں پھٹیں گے اور زمین کے اندر کا لاوہ۔ گرم مادّہ۔ باہر نکل آئے گا اور سارا سمندر مشتعل ہوجائے گا۔

ترجمہ:- قسم ہے کوہِ طور کی۔ لکھی ہوئی کتاب کی پھیلے ہوئے کاغذ میں اور قسم ہے آباد گھر کی۔ بلند چھت کی

اور مشتعل و موجزن سمندر کی ۔

إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۝٧ مَّا لَهُ مِن دَافِعٍ ۝٨

اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ ؛ بے شک تمہارے رب کا عذاب ۔ لَوَاقِعٌ ؛ واقع ہونے والا ہے ، ہوکر رہے گا ۔ دنیا ایک دن تباہ ہونے والی ہے ، مادّیات میں نظام برقرار نہیں رہے گا ۔ اس وقت عالم علوی تمہارے سامنے ہوگا ۔ اللہ تعالیٰ کے عرش اور بیت المعمور میں تم کو پہنچنا ہے ۔ مَالَہٗ ؛ اس کے لئے نہیں ہے ۔ مِنْ دَافِعٍ ؛ کوئی دفع کرنے والا ۔ ٹالنے والا ، روکنے والا ۔

ترجمہ :- تمہارے رب کا عذاب ہوکر رہے گا ۔ اس کو کوئی روک نہیں سکتا ۔

يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ۝٩

یَوْمَ ؛ جس دن ۔ تَمُوْرُ ؛ حرکت کرے گا ، جنبش کرے گا ۔ کانپ اُٹھے گا ۔ لرزنے لگے گا ۔ لہریں مارے گا ۔ السَّمَآءُ ؛ آسمان یا اَبر ۔ مَوْرًا ؛ خوب جنبش کرنا ۔ کپکپانا ۔ تھرتھرانا ۔

ترجمہ :- جس دن آسمان خوب تھرتھرائے گا (اَبر لہرائے گا) ۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آفتاب مسلسل حرارت نکلنے کی وجہ سے ٹھنڈا پڑ جائے گا ۔ اس کی کشش باقی نہ رہے گی ۔ نظام درہم برہم ہوجائے گا ۔ ستارے آپس میں ٹکرا ٹکرا کر پارہ پارہ ہوجائیں گے اور ان کے اجزاء سمندر کی طرح لہرائیں گے ۔ بعض کہتے ہیں کان کنی کی وجہ سے زمین کا خول کھوکھلا ہوجارہا ہے ۔ زمین پھٹے گی اور قیامت آئے گی ۔ بعض کہتے ہیں ۔ کوئی دُمدار تارہ زمین پر آ کر گرے گا اور اس کو پارہ پارہ کردے گا ۔ بعض کہتے ہیں ۔ سیاہ گولے خلو میں اِدھر اُدھر پھر رہے ہیں ۔ ممکن ہے کہ کوئی بڑا کرہ زمین پر آ کر گرے اور اس کو ریزہ ریزہ کردے ۔ کچھ ہی کیوں نہ ہو ۔ قیامت کا آنا برحق ہے ۔

وَتَسِيرُ الْجِبَالُ سَيْرًا ۝١٠

وَتَسِیْرُ ؛ اور چلیں گے ۔ الْجِبَالُ ؛ پہاڑ ۔ سَیْرًا ؛ خوب چلنا ۔

ترجمہ :- اور پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں گے ۔ اُڑے اُڑے پھریں گے ۔

اس دن کیا ہوگا ۔

فَوَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝١١

فَوَیْلٌ ؛ پھر خرابی ہے ۔ تباہی ہے ، افسوس ہے ۔ وائے ہے ۔ یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن جس دن یہ سب ہوگا ۔ قیامت کے دن ۔ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ؛ تکذیب کرنے والے ۔ جھٹلانے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اس دن نہ ماننے والے ، جھٹلانے والوں کی بڑی تباہی ہے ۔ ان پر بڑا افسوس ہے ۔

وقف لازم

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ يَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾

اَلَّذِيْنَ هُمْ ؛ جولوگ ۔ فِيْ خَوْضٍ ؛ بکواس میں ، بیہودہ باتوں میں ۔ باتیں بنانے میں ۔ يَلْعَبُوْنَ ؛ لہو ولعب کرتے ہیں ۔ دل لگی سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اُن کی دل لگی کیا ہے ۔ بیہودہ باتیں ، بکواس ۔

يَوْمَ يُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿۱۳﴾

يَوْمَ ؛ جس دن ۔ يُدَعُّوْنَ ؛ دھکّے دے دے کر لے جائیں گے ۔ جس دن ڈھکیلے جائیں گے ۔ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ ؛ دوزخ کی آگ کی طرف ۔ دَعًّا ؛خوب دھکّے دینا ۔ ڈھکیلنا ۔

ترجمہ :- اس دن یہ (منکرین) دَھکّے دے دے کر آتشِ دوزخ کی طرف لائے جائیں گے ۔

ان سے کہا جائے گا :

هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾

هٰذِهِ النَّارُ ؛ یہی آگ ہے ۔ دوزخ ہے ۔ اَلَّتِيْ ؛جس کو ۔ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ؛ جس کوتم جھٹلاتے تھے ۔ جس کی تم تکذیب کرتے تھے ۔ مانتے نہ تھے ۔

ترجمہ :- یہی دوزخ ہے جس کوتم مانتے نہ تھے ۔ اس کی تکذیب کرتے تھے ۔

دنیا میں پیغمبروں کو ساحر ، جادوگر کہتے تھے تو پھر ۔

اَفَسِحْرٌ هٰذَآ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾

اَفَسِحْرٌ هٰذَا ؛ کیا یہ جادو ہے ، کیا نظر بندی ہے ۔ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ؛ یا تم دیکھتے نہیں ۔ تمہیں کچھ سُجھائی نہیں دیتا ۔

ترجمہ :- کیا یہ جادو ہے ، نظر بندی ہے یا تم اندھے ہو ، کہ تمہیں کچھ نظر نہیں آتا ۔

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾

اِصْلَوْهَا ؛ تم اس میں داخل ہو ۔ گھسو ۔ فَاصْبِرُوْٓا اَوْلَا تَصْبِرُوْا ؛ اب چاہے تم صبر کرو یا نہ کرو ۔ برداشت کرو یا نہ کرو ۔ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ ؛تم کو برابر ہے ۔ تمہارے حق میں دونوں باتیں مساوی ہیں ۔ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ ؛ تم کو اسی کی جزاء دی

جارہی ہے ۔ اسی کا بدلہ پا رہے ہو ۔ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ جو تم کرتے تھے ۔ جیسے تمہارے اعمال تھے ۔ جیسا کام ویسا انعام ۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ۔

ترجمہ :- دوزخ میں داخل ہو ۔ تمہارے حق میں دونوں برابر ہیں ۔ چاہے تم صبر کرو یا نہ کرو ۔ یہ تمہارے کرتوت کا بدلہ ہے اور تمہارے اعمال کی سزا ہے ۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ﴿۱۷﴾

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ ؛ بے شک متقی ، پرہیزگار ۔ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ؛ جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے ۔ باغوں میں ہوں گے اور عیش و عشرت کے سامان ہوں گے ۔

ترجمہ :- بے شک متقی لوگ جنتوں اور نعمتوں میں ہوں گے ۔

فٰكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۱۸﴾

فَاكِهَةٌ ۔ میوہ ۔ فُكَاهَتٌ ۔ دل لگی کی باتیں کرنا ۔ خوشی خوشی سے ایک دوسرے سے گفتگو کرنا ۔ فٰكِهِيْنَ ؛ ثمرہ پاتے ۔ خوش خوش باتیں کرتے ۔ میوہ کھاتے ۔ بِمَا اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؛ اُس چیز کے ساتھ کہ خدا نے ان کو دی ہے ۔ وَوَقٰىهُمْ ؛ اور ان کو بچایا ۔ رَبُّهُمْ ؛ ان کے رب نے ۔ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ؛ دوزخ کے عذاب سے ۔

ترجمہ :- خوشی خوشی سے اپنے اعمال کے ثمروں کو بیان کرتے ہوں گے جن کو اُن کے رب نے دیا ہے ، (یعنی جزائے اعمال کو بیان کریں گے) کہ ان کے خدائے تعالیٰ نے اُن کو عذابِ دوزخ سے بچالیا ۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾

انھیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا ۔ كُلُوْا ؛ کھاؤ ۔ وَاشْرَبُوْا ؛ پیو ۔ هَنِيْٓئًا ؛ خوشگواری کے ساتھ ۔ رچتا پچتا ۔ مزے سے ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ بدلہ میں اس کا جو کرتے تھے ۔ اپنے اعمال کے سبب ۔

ترجمہ :- مزے سے کھاؤ پیو اپنے اعمال کے صلہ میں ۔

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۲۰﴾

اور کیا صلہ ملے گا ؟ مُتَّكِـِٕيْنَ ؛ تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ۔ عَلٰى سُرُرٍ ؛ تختوں پر ۔ سُرُرٌ جمع سَرِيْرٌ : تخت ۔ مَّصْفُوْفَةٍ ؛ صف باندھے ہوئے ۔ قطاروں میں برابر برابر بچھائے ہوئے ۔ ایک دوسرے سے لگے ہوئے ۔ وَزَوَّجْنٰهُمْ ؛ اور ہم ان کی شادی کردیں گے ۔ جوڑا لگا دیں گے ۔ بیاہ دیں گے ۔ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ؛ حوروں سے گوری اور سیاہ بڑی بڑی آنکھ والی

عورتوں سے ۔ حُوْرٌ ۔ جمع حَوْرَاء ۔ وہ گوری عورت جس کی آنکھیں سیاہ ہوں ۔ عِیْنٌ ۔ جمع عیناء بڑی بڑی آنکھوں والی عورت ۔ اُردو میں حور کا لفظ واحد کے معنٰی میں مستعمل ہے ۔

ترجمہ :- (جنتی) صف زدہ تختوں پر تکیہ دیئے بیٹھے ہوں گے اور ہم ان کی شادی گوری اور سیاہ بڑی بڑی آنکھ والی عورتوں سے کردیں گے ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ كُلُّ امْرِیءٍۢ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿۲۱﴾

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور یقین لاتے ہیں ۔ وَاتَّبَعَتْهُمْ ؛ اور ان کی اتباع کرتے ہیں ان کی راہ چلتے ہیں ۔ اُن کا کہا مانتے ہیں ۔ ذُرِّیَّتُهُمْ ؛ ان کی اولاد ۔ ذَرَّ ۔ یَذُرُّ ۔ منتشر ہونا ۔ پھیلنا ۔ ذَرُوْر ؛ سفوف ۔ بِاِیْمَانٍ ؛ ایمان کے ساتھ ۔ اَلْحَقْنَابِهِمْ ؛ ہم ان سے ملا دیں گے ۔ لَحِقَ ۔ پیچھے آیا ۔ سَابِق ۔ پہلا لَاحِقْ ۔ بعد کا ۔ اِلْحَاق ؛ ملا دینا ۔ بعد لگا دینا ۔ ذُرِّیَّتَهُمْ ؛ ان کی اولاد کو ۔ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ ؛ اور ہم اُن سے کم نہ کریں گے ۔ نہ گھٹائیں گے ۔ اُن کے ساتھ شامل کردیں گے ۔ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَیْءٍ ؛ ان کے عمل میں سے کوئی چیز ۔ یعنی اگر اولاد اپنے بزرگوں سے عمل میں کچھ پیچھے بھی ہے تو ان بزرگوں کے عمل میں کچھ کمی نہ ہوگی ۔ کُلُّ امْرِیءٍ ؛ ہر شخص ۔ اِمْرَءٌ ۔ مرد ۔ اِمْرَاَةٌ ۔ عورت ۔ دیکھو! جَاءَ امْرُؤٌ ۔ رَأَیْتُ امْرَءًا کُلُّ امْرِ ۔ ہمزہ کی حرکت کے ساتھ رَ کی حرکت بھی بدل رہی ہے ۔ بِمَا کَسَبَ ؛ اُس چیز میں کہ کمایا ہے ۔ کسب کیا ہے ۔ رَهِیْنٌ ؛ مرہون ہے ۔ گرفتار ہے ۔ ذِمّہ دار ہے ۔ جواب دہ ہے ۔ پھنسا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- جو لوگ ایماندار ہیں ۔ اور اُن کی اولاد اُن کے طریقہ پر چلتی ہے تو ہم اُن کی اولاد کو اُن سے ملا دیں گے ، ان کا درجہ دیں گے ، ان کے پاس رکھیں گے اور ان کے ماں باپ کے عمل سے کچھ کم نہ کریں گے ۔ ہر شخص اپنے اعمال میں محبوس ہے ۔ ذِمّہ دار ہے ۔

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾

وَاَمْدَدْنٰهُمْ ؛ اور ہم ان کو مدد دیں گے ۔ ریل چھیل کردیں گے ۔ تانتا لگا دیں گے ۔ دیتے ہی چلے جائیں گے ۔ بِفَاکِهَةٍ ؛ میوے پھل ۔ وَلَحْمٍ ؛ اور گوشت ۔ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ؛ جس کو ان کا جی چاہے ۔ جس کی وہ خواہش کریں ۔

ترجمہ :- اور ہم اُن کو مرغوب میوے اور گوشت دیتے ہی چلے جائیں گے ۔

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَلَا تَاْثِيْمٌ ﴿۲۳﴾

یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا ؛ دل لگی سے آپس میں چھینا جھپٹی بھی کریں گے جنت میں ۔ کَاْسًا ؛ پیالے کو ۔ جام کو ۔ کٹورے کو ۔ لَا لَغْوٌ فِیْهَا ؛ اور اُس کے پینے میں اُن کو بکواس نہ لگے گی ۔ بیہودہ باتیں نہ کریں گے ۔ ان کو بیہودگی نہ ہوگی ۔ وَلَا تَاْثِیْمٌ ؛ اور نہ گناہ ۔ اِثْمٌ ۔ گناہ ۔

ترجمہ :- (جنتی) آپس میں جام شراب کی چھینا جھپٹی بھی کریں گے ۔ اُس شراب میں نہ بیہودہ بکنا ہوگا نہ گناہ ۔

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿۲۴﴾

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ ؛ اُن کے پاس گردش کرتے ہیں ، پھرتے ہیں ، آتے جاتے ہیں خدمت کے لئے ۔ کام کاج کے لئے ۔ غِلْمَانٌ ۔ لڑکے ۔ چھوکرے ۔ بوائز ۔ خادم ۔ غِلْمَانٌ جمع غُلَامٌ ۔ لَهُمْ ؛ ان کے ۔ كَاَنَّهُمْ ؛ گویا کہ وہ ۔ لُؤْلُؤٌ ؛ موتی ۔ مَكْنُوْنٌ ؛ چھپے ہوئے ۔ كِنٌّ ۔ جھاڑی ۔ مَكْنُوْنٌ ۔ احتیاط سے رکھے ہوئے ۔ ڈبہ میں بند ۔ غلاف میں دھرے ہوئے ۔

ترجمہ :- لڑکے ان کی خدمت کے لئے اُن کے آس پاس پھرتے ہیں ۔ وہ اتنے خوبصورت ہیں جیسے (خوبصورت با آب و تاب) احتیاط سے رکھے ہوئے موتی ۔

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿۲۵﴾

وَاَقْبَلَ ؛ اور متوجہ ہوں گے ۔ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؛ بعض بعض کی طرف ۔ يَتَسَآءَلُوْنَ ؛ آپس میں پوچھتے ۔ ایک دوسرے سے سوال کرتے ۔ بات چیت کرتے ۔

ترجمہ :- وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر بات چیت کریں گے ۔ سوالات کریں گے ۔

قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿۲۶﴾

قَالُوْا ؛ جنتی کہیں گے ۔ اِنَّا كُنَّا ؛ ہم تھے ۔ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ فِیْٓ اَهْلِنَا ؛ اپنے متعلقین ہی میں ۔ اپنے گھر والوں میں ۔ اپنے اہل و عیال میں ۔ دنیا ہی میں ۔ مُشْفِقِیْنَ ؛ ڈرتے ۔

ترجمہ :- وہ کہیں گے ہم پہلے ہی سے اپنے گھرانے میں ڈرتے تھے ۔

فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ﴿۲۷﴾

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ؛ پھر اللہ نے ہم پر بڑا ہی فضل کیا ۔ مِنَّتٌ ۔ احسان ۔ مَمْنُوْنٌ ۔ جس پر احسان کیا گیا ہو ۔ وَوَقٰنَا ؛ اور ہم کو بچایا ۔ وَقٰی ۔ يَقِیْ ۔ وِقَايَةً ۔ بچانا ۔ مُتَّقِی ۔ بُری باتوں سے بچنے والا ۔ عَذَابَ السَّمُوْمِ ؛ لُو کے عذاب سے ۔ گرم اور زہریلی ہوا سے ۔ سَمٌّ ۔ زہر ۔

ترجمہ :- پھر اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہم کو زہریلی گرم ہوا کی تکلیف سے بچایا ۔

إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿٢٨﴾ ع ۱ ۲۸ ۳

اِنَّا كُنَّا ؛ ہم تھے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ۔ دنیا ہی میں ۔ نَدْعُوْهُ ؛ ہم اس کو پکارتے ۔ اس سے دُعائیں مانگتے ۔ اِنَّهٗ ؛ کیونکہ وہ ۔ هُوَ الْبَرُّ ؛ وہی ہے نیک سلوک کرنے والا ۔ اور ۔ اَلرَّحِيْمُ ؛ مہربان ۔ رحم کرنے والا ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم تھے اس سے پہلے (دنیا میں) اُس سے دُعائیں کرتے کیونکہ وہ محسن ہے ، رحیم ہے ۔

فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿٢٩﴾

فَذَكِّرْ ؛ پیغمبر تم نصیحت کئے جاؤ ۔ سمجھائے چلے جاؤ ۔ ان کی یاد دہانی کیا کرو ۔ یہ تم کرسکتے ہو ۔ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ ؛ تم اللہ کی نعمت اور اُس کے فضل و کرم سے کاہن تو نہیں ہوسکتے ۔ کاہن وہ شخص جو جنوں کی مدد سے یا شیطانی اثرات سے یا ارواحِ نجوم سے کام لے کر یا خود اپنے وِل پور سے یا قوتِ اِرادی سے کام لے ۔ کچھ اِدھر اُدھر کی باتیں سناتا ہو ۔ وَلَا مَجْنُوْنٍ ؛ اور تم دیوانے و مجنون بھی نہیں ہو ۔

ترجمہ :- پس تم سمجھائے چلے جاؤ ۔ کیوں کہ تم اللہ کے فضل و کرم سے نہ کاہن ہو نہ مجنون ۔

أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾

اَمْ يَقُوْلُوْنَ ؛ کیا یہ لوگ کہتے ہیں ۔ شَاعِرٌ ؛ پیغمبر بھی ایک شاعر ہے ۔ نَتَرَبَّصُ بِهٖ ؛ کہ ہم اس کے متعلق انتظار کررہے ہیں ، راہ دیکھ رہے ہیں ۔ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ؛ گردشِ زمانہ ۔ موت کا حادثہ ۔ رَيْبٌ ۔ شک ۔ خلش ۔ مَنُوْنٌ ۔ موت ۔ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ؛ حادثاتِ دہر ۔ موت کی آفت کہ موت کب آئے گی ۔ کب کوئی حادثہ پیدا ہوگا اور جھگڑا تمام ہوگا ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ (پیغمبر) ایک شاعر ہے اور ہم اُس کے مرنے کا انتظار کررہے ہیں ۔

قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿٣١﴾

قُلْ تَرَبَّصُوْا ؛ اچھا تم میرے مرنے کی آرزو کرتے رہو ۔ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؛ میں بھی تمہارے ساتھ ہوں ۔ مِنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ؛ تم پر عذاب آنے کا میں بھی انتظار کرتا ہوں ۔

ترجمہ :- اچھا تم انتظار کرتے رہو ۔ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا رہتا ہوں ۔

أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿٣٢﴾

اَمْ تَـاْمُرُهُمْ ؛ کیا ان کو سکھاتی ہیں، حکم کرتی ہیں، تعلیم کرتی ہیں ۔ اَحْـلَامُهُمْ ؛ اُن کی عقلیں ۔ اَحْـلَامٌ ۔ حُلْمٌ ۔ عقل ۔ حِلْم ۔ برداشت ۔ سنجیدگی ۔ بِهٰـذَا ؛ اس قسم کی شرارت کا ۔ اَمْ هُـمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ؛ کیا یہ بالطبع سرکش قوم ہے ۔ شریر اور حد سے تجاوز کی ہوئی ہے ۔

ترجمہ :- اس (قسم کی شرارت) کو کیا ان کی عقل سکھاتی ہے یا یہ لوگ بالطبع شریر ہیں ۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾

اَمْ يَـقُوْلُوْنَ ؛ کیا لوگ یہ کہتے ہیں ۔ تَـقَـوَّلَـهٗ ؛ پیغمبر نے دل سے گھڑ لئے ہیں ۔ بناوٹی باتیں کرتے ہیں ۔ سب ان کا من گھڑت ہے ۔ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ؛ نہیں بلکہ یہ ایمان لانا ہی نہیں چاہتے ۔

ترجمہ :- کیا لوگ یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر کی یہ سب من گھڑت باتیں ہیں ۔ نہیں بلکہ یہ لوگ ایمان لانا ہی نہیں چاہتے ۔

فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾

فَلْيَاْ تُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ ؛ اگر قرآن پیغمبر کی ذاتی تصنیف ہے تو لائیں کوئی کلام قرآن کے جیسا ۔ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ؛ اگر وہ صادق ہیں ۔ سچّے ہیں ۔ اگر ان میں کچھ صداقت ہے ۔

ترجمہ :- اچھا تو اس کے (قرآن کے) جیسا کوئی اور کلام لائیں ۔ اگر ان میں کوئی صداقت ہے ۔

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ ؛ کیا یہ نیست سے خود بخود ہست ہوگئے ہیں ۔ کیا یہ بغیر خدا کے پیدا ہوئے ہیں ۔ کیا یہ بغیر کسی چیز کے پیدا ہوئے ہیں ۔ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ؛ کیا یہ خود خالق ہیں ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ بغیر کسی چیز کے (یعنی بغیر خدا کے) پیدا کئے گئے ہیں یا خود خالق ہیں ۔

صاحبو ! اگر ان کا وجود بالذات ہوتا ۔ خدا ان کو پیدا نہ کرتا تو ان کا وجود دائمی ہوتا یا ہمیشہ رہتے ۔ ظاہر ہے کہ اس سے پہلے نہ تھے اور آئندہ بھی نہ رہیں گے ۔ لہٰذا ان کا وجود بالعرض ہے ۔ اور یہ بات بدیہی ہے کہ کوئی بالعرض بغیر بالذات کے ہو نہیں سکتا ۔ کون و مکان کا ہر ذرّہ اللہ کا محتاج ہے ۔ او انسان ! او نادان ! کیوں اپنے آپ پر پھولا ہے اپنے خدا کو بھولا ہے ۔ خدا کو مان ! اے نادان ! کیوں واہی تباہی بکتا ہے ۔ کیوں حماقت کے کام کرتا ہے ۔ بندہ کو ہمیشہ سرافگندہ رہنا چاہیئے ۔ او احمق ! اُٹھ ! اور خدا کے سامنے زمینِ عبودیت پر سر رکھ دے ۔ آخر اُس سے تو بھاگ کر کہاں جائے گا ۔ اس سرکشی کا کیا پھل پائے گا ۔ فَفِرُّوا اِلَى اللّٰهِ ۔ مَوْلٰـهُمُ الْحَقُّ ۔

اَمۡ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ ۚ بَلۡ لَّا یُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۳۶﴾

اَمْ خَلَقُوْا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ کیا اس انسانِ ضعیف البنیان نے آسمان بنائے یا زمین بنائی ہے ۔نہیں کچھ نہیں ۔ لا کَـلَّا وَاللّٰـهِ مَا خَـلَـقَ شَیْـئًا ۔ بَلْ لَا یُوْقِنُوْنَ ؛ نہیں بلکہ ان کو یقین ہی نہیں ۔ ان کے سامنے لاکھ دلائل پیش کرو ۔ یہ مانے ہیں نہ مانیں گے ۔

ترجمہ :- کیا انھوں نے آسمان ، زمین بنائے ہیں بلکہ ان کو (خدا کا) کچھ بھی یقین نہیں ۔

اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمۡ هُمُ الۡمُصَۜيۡطِرُوۡنَ ؕ﴿۳۷﴾

اَمْ عِـنْـدَ هُـمْ ؛ کیا اُن کے پاس ہے ۔ خَـزَآئِـنُ رَبِّکَ ؛تمہارے رب کے خزانے ۔ اَمْ هُمْ ؛ کیا وہ خود ہیں ۔ اَلْمُصَیْطِرُوْنَ ؛ حاکم ۔خودمختار ۔ ماسٹر ۔

ترجمہ :- کیا اُن کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں ۔ یا وہ حاکم ہیں (خودمختار ہیں) ۔

اَمۡ لَهُمۡ سُلَّمٌ يَّسۡتَمِعُوۡنَ فِيۡهِ ۚ فَلۡيَاۡتِ مُسۡتَمِعُهُمۡ بِسُلۡطٰنٍ مُّبِيۡنٍ ؕ﴿۳۸﴾

اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ ؛ کیا اُن کے پاس کوئی سیڑھی ہے ۔ یَسْتَمِعُوْنَ فِیْهِ ؛ کہ اُس پر چڑھ کر غیب کی باتیں سُن لیا کرتے ہیں ۔ فَلْیَاْتِ ؛ پھر آئے ۔ مُسْتَمِعُهُمْ ؛ اُن کا سننے والا ۔ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ؛ لے کر ظاہر حجت اور دلیل ۔

ترجمہ :- کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر پہنچ کر سُن کر آتے ہیں ۔سُن کر آنے والوں کو چاہیئے کہ ظاہر حجت (دلیل) لائیں ۔

اَمۡ لَهُ الۡبَنٰتُ وَلَكُمُ الۡبَنُوۡنَ ؕ﴿۳۹﴾

اَمْ لَـهُ الْبَنٰـتُ ؛ کیا خدا کے تو ہوں بیٹیاں ۔ وَلَـکُمُ الْبَنُوْنَ ؛ اور تم کو ہوں بیٹے ۔

ترجمہ :- کیا اس کے ہیں بیٹیاں اور تمہارے بیٹے ۔

واضح ہو کہ جاہلیت میں فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے ۔ گوتم بُدھ یادِ الٰہی میں مشغول ہونے پر ایک لڑکی نے ایک روٹی دی اور وہ سیر ہوئے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے نے اس طرح روحانی غذا دی کہ اُن کی تشفی ہوگئی ۔ بُت پرستوں کے پاس دیوبھی الٰہ ہیں اور دیبیاں بھی ۔ یہ لوگ خدا کے بیٹا بیٹیوں کے قائل ہیں ۔ یہ لوگ آخر تم سے بھاگتے کیوں ہیں ؟

اَمۡ تَسۡـَٔلُهُمۡ اَجۡرًا فَهُمۡ مِّنۡ مَّغۡرَمٍ مُّثۡقَلُوۡنَ ؕ﴿۴۰﴾

اَمْ تَسْـَٔلُهُـمْ اَجْرًا ؛ یا تم ان سے اُجرت مانگتے ہیں یا اس تبلیغ کا بدلہ چاہتے ہیں ۔ فَهُـمْ مِّـنْ مَّغْرَمٍ ؛ پس وہ لوگ اس مالی نقصان سے ، اِس اُجرت سے ، اس تاوان سے ، اس چٹی سے ۔ مُّثْقَلُوْنَ ؛ گرانبار ہیں ۔ بوجھل ہیں ۔ یہ بوجھ اِن سے اُٹھ نہیں سکتا ۔

ترجمہ :- کیا تم ان سے اُجرت مانگتے ہو کہ اس نقصان کو وہ برداشت نہیں کرسکتے ۔

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾

اَمْ عِـنْـدَ هُمُ الْغَيْبُ ؛ کیا اُن کے پاس علمِ غیب ہے ، رازِ الٰہی ہے ، باطن کے بھید ہیں ۔ فَهُـمْ يَكْتُبُوْنَ ؛ کہ وہ لکھ لیا کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا ان کے پاس علمِ غیب ہے کہ وہ لکھ لیا کرتے ہیں ۔

اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۚ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾

اَمْ يُـرِيْدُوْنَ ؛ کیا یہ اِرادہ کرتے ہیں ، چاہتے ہیں ۔ كَيْدًا ؛ دھوکا دینے کا ، بداندیشی کا ، مکر وفریب کا ۔ فَـالَّـذِيْنَ كَـفَرُوْا ؛ پھر جو لوگ کفر کرتے ہیں ، منکر ہیں ۔ هُـمُ الْـمَــكِـيْدُوْنَ ؛ بداندیشی اُن کے گلے کا ہار ہوگی ۔ اُن کے مکر کا اثر اُن پر پڑے گا ۔ وہ آپ ہی دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ کچھ مکر کرنا چاہتے ہیں ، سو یہ منکرین اپنے مکر میں آپ گرفتار ہیں ۔

اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾

اَمْ لَهُـمْ اِلٰـهٌ ؛ کیا ان کا کوئی معبود ہے ، لائقِ پرستش ہے ، حاکم ہے ۔ غَيْـرُ اللّٰهِ ؛ اللہ کے سوائے ۔ سُبْـحٰـنَ اللّٰهِ ؛ اللہ پاک ہے ۔ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؛ اُس شرک سے کہ یہ کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا ان کا کوئی معبود ہے خدا کے سوائے ۔ اللہ ان کے شرک سے پاک ہے ۔

وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿۴۴﴾

وَاِنْ يَّرَوْا ؛ اگر یہ لوگ دیکھیں گے ۔ كِسْفًا ؛ ٹکڑے کو ۔ مِنَ السَّمَآءِ ؛ آسمان سے ۔ سَاقِطًا ؛ گرتا ہوا ۔ یہ لوگ خدا کے عذاب کو ایسے بھول گئے ہیں کہ اُن پر اگر آسمان کا ایک ٹکڑا گر رہا ہوگا ۔ يَـقُوْلُوْا ؛ تو کہیں گے ۔ سَحَابٌ ؛ ابر ہے ، بادل ہے ۔ مَرْكُوْمٌ ؛ جما ہوا ۔ تہ بہ تہ ۔ گہرا ۔ گاڑھا ۔

ترجمہ :- یہ لوگ اگر آسمان کے ٹکڑے کو گرتا ہوا دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ گاڑھا ابر ہے (جم کر سخت ہوگیا ہے) ۔

فَذَرۡهُمۡ حَتّٰى يُلٰقُوۡا يَوۡمَهُمُ الَّذِىۡ فِيۡهِ يُصۡعَقُوۡنَۙ ﴿۴۵﴾

فَذَرْهُمْ ؛ ان کو چھوڑ دو ۔ ان کو رہنے دو ۔ ان کو ان کی حالت میں مبتلا ہی رہنے دو ۔ حَتّٰی یُلٰقُوْا ؛ یہاں تک کہ وہ مل لیں ۔ ملاقات کرلیں ۔ یَوْمَهُمْ ؛ ان کے دن کو ۔ اَلَّذِیْ فِیْهِ ؛ جس میں ۔ یُصْعَقُوْنَ ؛ یہ لوگ غش کھاجائیں گے ۔ ان کے ہوش اُڑجائیں گے ۔ اُن پر ایک کڑاکا پڑے گا ۔ رَعْدٌ ۔ بجلی کا کڑاکا ۔ بَرقٌ ۔ بجلی کی چمک ۔ صَاعقه ۔ کڑاکے کے ساتھ گرنے والی بجلی ۔

ترجمہ :- انھیں جانے دو ۔ اُس دن سے ملنے دو جس دن ان کے ہوش پرّان ہوجائیں گے (بے ہوش پڑے ہوں گے) ۔

يَوۡمَ لَا يُغۡنِىۡ عَنۡهُمۡ كَيۡدُهُمۡ شَيۡـًٔـا وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَؕ ﴿۴۶﴾

یَوْمَ لَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ ؛ جس دن ان کو کام نہ آئے گا ، نفع نہ دے گا ۔ مستغنی نہ کرے گا ۔ کَیْدُهُمْ ؛ ان کا مکر ۔ ان کی تجویزیں ۔ ان کا دھوکا دینا ۔ شَیْئًا ۔ کچھ ۔ وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ؛ اور نہ ان کو مدد دی جائے گی ۔ کہیں سے ان کو نصرت نہ ملے گی ۔

ترجمہ :- جس دن اُن کا مکر اُن کو کچھ نفع نہ دے گا اور نہ اُن کو کسی قسم کی مدد دی جائے گی ۔

وَاِنَّ لِلَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا عَذَابًا دُوۡنَ ذٰلِكَ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۷﴾

وَ اِنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ؛ اور ان ظالموں کے لئے ۔ عَذَابًا ؛ ایک قسم کا عذاب ہے ۔ دُوْنَ ذٰلِکَ ؛ اس سے پہلے ہی ، آخرت سے پہلے دنیا ہی میں ۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ؛ مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ، واقف نہیں ۔

ترجمہ :- اور ان ظالموں کو اس سے پہلے ہی (یعنی قیامت سے پہلے ہی) عذاب ہونے والا ہے ۔ مگر ان میں کے اکثر جانتے نہیں ۔

وَاصۡبِرۡ لِحُكۡمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعۡيُنِنَا وَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ حِيۡنَ تَقُوۡمُۙ ﴿۴۸﴾

وَاصْبِرْ ؛ تم صبر کرو ۔ انتظار کرو ۔ برداشت کرلو ۔ لِحُکْمِ رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کے حکم کا ۔ حکمِ خدا کا انتظار کرو ۔ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا ؛ کیونکہ تم ہمارے زیرِ نظر ہو ۔ ہمارے آنکھوں کے سامنے ہو ۔ تمہاری حفاظت کرنا ہمارا کام ہے ۔ ہم تم سے انجان نہیں ۔ وَسَبِّحْ ؛ اور تسبیح کرو ۔ ذاتِ خدا کی پاکیزگی بیان کرو ۔ بِحَمْدِ رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کی خوبیاں بیان کرنے کے ساتھ ۔ حِیْنَ تَقُوْمُ ؛ جس وقت تم کھڑے ہو ، اُٹھا کرو ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم حکمِ رب کا انتظار کرو ۔ کیونکہ تم ہمارے پیشِ نظر ہو ۔ جب اُٹھو تمہارے رب کی تسبیح

تحمید بیان کرو ۔

ع ۲ / ۲۱ / ۴

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿٤٩﴾

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ ؛ اور رات میں اللہ کی تسبیح کرو ۔ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ؛ اور ستاروں کے غروب کے بعد بھی ۔

ترجمہ :- اور رات کو بھی اس کی تسبیح کرو ۔ اور تاروں کے ڈوبنے کے بعد بھی ۔

سُورَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَسِتُّونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ النجم مکہ میں نازل ہوئی اس میں بانسٹھ (۶۲) آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ﴿١﴾

وَالنَّجْمِ ؛ واؤ قسم ہے جو شاہد کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے ۔ النَّجْمِ ؛ اگر الف لام جنسی ہے تو اُس سے عام ستارہ مُراد ہے ۔ اور اگر النَّجْمِ ؛علم کے طور پر ہے تو اُس سے ثریا مُراد ہے ۔ فارسی پروین کہتے ہیں ۔ چند ستاروں کا مجموعہ ہے ۔ اِذَا هَوىٰ ۔ جب گرے یعنی غروب کرے یا ٹوٹ کر گرے جیسے شہابِ ثاقب لہذا اس آیت کے کئی معنی ہوسکتے ہیں ۔ شہاب ثاقب کی قسم ۔ جب کہ وہ آسمان سے ٹوٹتا ہے اور شیاطین پر گر کر اُن کو بھگاتا ہے یا قسم ہے تارے کی جب وہ غروب کرے یا ٹوٹ کر گرے جیسے شہاب ثاقب ۔ شہاب ثاقب ، شیطان کو بھگاتا ہے ۔ پھر حضرتؐ کو کون بہکا سکتا ہے ۔ ستارہ ایک روشن چیز ہے وہ ہماری آنکھوں سے اوجھل تو ہوسکتا ہے ۔ غروب تو ہوتا ہے ۔ مگر اُس کی ذاتی روشنی میں کیا فرق آتا ہے ۔ اسی طرح پر ایک روشن ستارہ ہے اس پر تاریکی آ ہی نہیں سکتی ۔ النجم سے کیا مُراد ہے؟ اور ھوی سے کیا مقصد ہے؟ ہوسکتا ہے کہ النجم سے مُراد قرآن ہے اور ھوی سے مُراد ہم تک پہنچنا ہے ۔ ہوسکتا ہے النجم سے مُراد رسول اللہ ہو ، ذات محمدی ہو ، اور ھوی سے مُراد اس کا پیدا ہونا ۔ یہ ہوسکتا ہے کہ النجم سے مُراد وحی ہو ۔ اور ھوی سے مُراد اُس کا نزول ۔ بہرحال ایک روشنی ، ایک علم ہے جو عالمِ علوی سے ہم تک پہنچا ۔

ترجمہ :- قسم ہے ستارے کی جب گرے یا غروب ہوجائے ۔

واضح ہو ۔ هَوىٰ ۔ يَهْوِى ۔ هُوِيًا ۔ هَوِىَ ۔ يهْوى ۔ هُوىً ۔ یعنی محبت کرنا ۔

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿٢﴾

مَاضَلَّ ؛ نہیں گمراہ ہوا ۔ نہیں بھولا نہ غلط راستہ چلا ۔ صَاحِبُکُمْ ؛ تمہارا ساتھی ۔ رفیق ۔ وَمَا غَوٰی ؛ نہ بِالارادہ غلط کام کیا ۔ سرکشی کی ۔ غوایۃ ۔ سرکشی ۔

ترجمہ :- تمہارے رفیق (یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٰ و اصحابہ وسلم) نے بے اِرادہ غلطی کی نہ بارادہ ۔

(نہ خطا کی ۔ نہ شرارت ، پیغمبر ہیں معصوم ہیں) ۔

وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی ۞۳

وَمَا یَنْطِقُ ؛ اورنہیں بات کرتا ۔ کچھ بولتا ۔ عَنِ الْھَوٰی ؛ ہوا و ہوس سے ۔ ذاتی خواہش سے ۔

ترجمہ :- وہ اپنی ذاتی غرض سے بات نہیں کرتا ۔

اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی ۞۴

اِنْ ھُوَ ؛ نہیں ہے یہ یعنی جو کچھ رسولِ خدا فرماتے ہیں ۔ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ؛ مگر وحی سے جو کی جاتی ہے ۔ حکم ہے جو آپ کو پہنچتا ہے ۔

ترجمہ :- یہ صرف وحی ہے جو نازل ہورہی ہے ۔

عَلَّمَهٗ شَدِیۡدُ الۡقُوٰی ۞۵

عَلَّمَهٗ ؛ اس کی تعلیم دی ہے ۔ اس کو سکھایا ہے یعنی اللہ نے جیسا کہ (الرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن) شَدِیْدُ الْقُوٰی ؛ جو بڑی قوت والا ہے ۔

ترجمہ :- اس کو (قرآن کی) تعلیم دی ہے قوی صفات والے نے (یعنی اللہ نے) ۔

ذُوۡ مِرَّۃٍ ؕ فَاسۡتَوٰی ۞۶

ذُوْمِرَّۃٍ ؛ حُسن و جمال والا ۔ زور وقوت والا ۔ فَاسْتَوٰی ؛ پھر وہ تجلیِ الٰہی مضبوطی سے قائم ہوگئی ۔

ترجمہ :- حُسن و جمال والا ، زور وقوت والا ۔ تو وہ بھی دُرست اور سیدھا ہوگیا ۔

وَ هُوَ بِالۡاُفُقِ الۡاَعۡلٰی ۞۷

وَھُوَ ؛ اور وہ ۔ بِالْاُفُقِ ؛ کنارے ۔ اُفُقْ ۔ آسمان کا کنارہ جو زمین سے ملا ہوا نظر آتا ہے ۔ اَلْاَعْلٰی ؛ آسمان کے اُونچے کنارے میں یا اُس جگہ جہاں مادّیات ختم ہوکر روحانیات کا مقام ہے ۔

ترجمہ :- پھر اُس نے (یعنی اللہ نے) آسمان کے کنارے اوپر کی جانب تجلّی فرمائی ۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝۸

ثُمَّ ؛ پھر ۔ دَنَا ؛ نزدیک ہوا ۔ دَنَا ۔ یَدْنُوْا ۔ دُنُوًّا ۔ نزدیک ہونا ۔ فَتَدَلّٰی ؛ پھر جھک گیا ۔ پھر اُتر آیا ۔ لٹک گیا ۔

ترجمہ :- پھر تجلّیِ الٰہی حضرتؐ سے نزدیک ہوئی اور جلوہ فگن ہوئی ۔

فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۝۹

فَــکَــانَ قَابَ قَوْسَیْنِ ؛ پھر تھے پیغمبر (صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم) دو کمانوں کے فاصلہ پر ۔ یہ ایک عربوں کا محاورہ ہے اس کے معنٰی ہیں بہت نزدیک ، بعض لوگ اس سے مُراد لیتے ہیں کہ جب دو کمانیں ملادی جاتیں تو کچھ فاصلہ نہیں رہتا بلکہ ایک دائرہ سا بن جاتا ہے لہذا اس وقت حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم ایسی حالت میں تھے کہ قوس نزولی وصعودی دونوں مل گئے تھے اور صرف دائرۂ وجود رہ گیا ۔ اَوْ اَدْنــٰی ؛ یا اُس سے بھی قریب تر کہ قوسین کا نام تک باقی نہ رہے ۔ ارواح ۔ مثال ۔ جوہرِ ہَبا ۔ نار ۔ ہوا ۔ پانی ۔ مٹی ۔ جمادات ۔ نباتات ۔ جمادات نباتات میں واسطہ مرجان کہ وہ پتھر کی طرح سخت مگر اُس میں ڈالیاں ۔ شاخیں ہوتی ہیں ۔ نباتات کے آخر میں مجالو یا شرمندی کا درخت ۔ یا کھجور کا درخت کہ اس میں نر و مادہ ہوتا ہے اور نر کے پھول مادہ کو ڈالنا پڑتا ہے جب کہیں پھل لگتے ہیں ۔ حیوانات کے ابتداء میں امیبا ۔ جو بالکل سادہ حیوان ہے اور کمال کے جانب بندر ، لنگور ، گوریلا ۔ کہ ان کے مادہ کو حیض بھی آتا ہے ۔ اور دوسرے حیوانات سے اِن کو سمجھ بھی زیادہ ہے ۔ پھر انسان کی ابتداء میں بے علم نو پیدا شدہ بچہ ہے بیچ میں انسان کے بہت سے مرتبے ہیں ۔ انسان جس طرح اُترتا اُترتا انتہائی نزول کو پہنچ جاتا ہے تو نادان لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ اب کامل وجود کا ہوگیا ۔ جب اور جس طرح ایک ایک چیز کو پایا تھا ۔ ایک ایک چیز کو کھودے ۔ پہلے انسان سمجھتا تھا کہ وہ ترقی کررہا ہے مگر حقیقتاً وہ خدا سے دُور ہورہا تھا اور تنزل کررہا تھا ۔ اب جس قدر ایک ایک چیز کھوتا جائے گا ۔ ترقی کرتا جائے گا ۔ خدا سے نزدیک ہوتا جائے گا ۔ جب سب کھودے گا تو بندہ فنا ہوجائے گا ۔ جو موجود و بالذات ہے وہی باقی رہے گا ۔

شعر: قوسین وجوب و امکاں کے معراج میں جس دم آکے ملے ۔ سب دائرۂ وحدت کے سوا مٹوادیا کملی والے نے

ترجمہ :- پھر وہ (یعنی اللہ تعالیٰ یا اس کی تجلی اور رسول اللہؐ) ایک دوسرے سے ایسے قریب ہوگئے جیسے دو کمانیں ہیں کہ ملی ہیں ۔ یا اس سے بھی قریب تر (کہ کمانوں کا نام تک نہ رہے) ۔

فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی ۝۱۰

فَــاَوْحٰــی اِلٰــی عَبْدِہٖ ؛ پھر وحی کی اللہ نے اپنے بندے پر (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم پر)

مَآ اَوْحٰی ؛ جو وحی کرنا تھا۔

ترجمہ :- پھر اللہ نے اپنے بندے پر وحی کی جو کرنا چاہتا تھا۔

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿۱۱﴾

مَـا كَـذَبَ الْفُؤَادُ ؛ دل نے تکذیب نہیں کی۔ جھٹلایا نہیں۔ یعنی حضرتؐ کو جو کچھ وحی ہوئی، جو کچھ تجلیات ہوئے۔ ان سب کا آپ کو یقین تھا۔ مَارَاٰی ؛ جو کچھ دیکھا۔

ترجمہ :- (حضرتؐ نے) جو کچھ (یقین کے ساتھ) دیکھا دل نے مخالفت نہیں کی (چونکہ وہ واقعہ کے مطابق تھا)۔

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾

اَفَتُمٰـرُوْنَـهٗ ؛ لوگو! کیا تم پیغمبر سے جھگڑتے ہو۔ عَلٰى مَا يَـرٰى ؛ اس چیز پر کہ وہ دیکھتا ہے۔ کیا تم اُن کی دیکھی ہوئی چیز میں نزاع کرتے ہو، کیا تم اللہ کی ملاقات میں شک کرتے ہو۔ دیدارِ الٰہی میں تم کو کچھ اختلاف ہے۔

ترجمہ :- آیا تم پیغمبر سے نزاع کرتے ہو (اللہ کی ملاقات اور) اُس کے دیدار کے متعلق۔

صاحبو! واضح ہو کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ معراجِ شریف خواب میں ہوا تھا۔ خواب میں ہزاروں چیزیں دیکھی جاتی ہیں اور کوئی جھگڑتا نہیں۔ لہٰذا معراج خواب میں نہیں بلکہ دنیا میں ہوا ہے۔ ابتداء میں عالم مادّی ہے اور انتہاء عالمِ علوی پر ہے۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب تک دنیا میں تھے، عالم مادّی میں تھے اور جب عالم علوی میں پہنچے تو آپ کا جسم مبارک اس لائق ہوگیا۔ پس معراج جسمانی بھی تھا اور روحانی بھی۔ ایک دفعہ معراجِ مبارک کی خبر سن کر ابوجہل نے حضرت صدیق اکبرؓ سے کہا۔ اب تو تمہارے پیغمبر عوالم علوی کو بھی پہنچ جاتے ہیں۔ کیا تم اس کی بھی تصدیق کروگے۔ راست و دُرست کہو گے؟ حضرت صدیق اکبرؓ نے کہا۔ اس میں شک و شبہ کی کیا بات ہے۔ جب میں اس بات کا یقین رکھتا ہوں کہ روزانہ جبرئیل عالم علوی سے اس عالم سفلی (مادّی) میں آیا جایا کرتے ہیں۔ اگر حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم عالم سفلی سے عالم علوی کو جائیں تو شک کرنے کی کیا جگہ ہے؟ غیر مادّی کا مادّی صورت میں نظر آنا۔ اور مادّی کا غیر مادّی صورت میں ہوجانا دونوں برابر ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما معراج جسمانی کے قائل نہیں۔ اوّل تو معراج کے زمانہ میں بی بی عائشہؓ کی شادی ہی کب ہوئی تھی۔ ان کے عدمِ علم سے عدمِ وجود لازم نہیں آتا۔ خصوصاً جب کہ اُن کے والد معراج روحانی کے قائل ہیں۔ ایسا معراج کہ جس سے ابوجہل انکار کرتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بیت المقدس تک معراج جسمانی ہے۔ آگے معراج روحانی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ معراج میں حضرتؐ نے کیا دیکھا۔ جبرئیل امین کو۔ سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سُبْحٰـنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ۔ خدا اپنے بندے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ و بارک وسلم کو لے گیا۔ لے جانا، اللہ کی معیت کو چاہتا ہے۔ خدا کی معیت کے سامنے جبرئیلؑ کی معیت کیا چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لِنُـرِيَـهٗ

مِنْ اٰیٰتِنَا کہ ہم اپنے حبیب کو اپنی نشانیاں دکھائیں ۔ خدا کی نشانیوں کے سامنے جبرئیل کا دیکھنا کیا وقعت رکھتا ہے ۔ حضرت ابن عباسؓ اور دوسرے خاندان نبوت کے افراد ۔ معراج جسمانی اور دیدارِ الٰہی دونوں کے قائل ہیں ۔ کیا معراج ایک ہی دفعہ ہوا ہے ۔ ایک دفعہ تو قطعًا ثابت ہے ۔ حضرتؐ نے کئی دفعہ یہ فرمایا کہ میں اس مقام میں جنت کو دیکھا اور دوزخ کو بھی اور آیت وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ۔ سے معلوم ہوتا ہے اور کتنی دفعہ معراج ہوا ہوگا ۔ اچھا ! کیا معراج شریف میں خدائے تعالٰی کا دیدار ہوا ؟ اس مسئلہ کے سمجھنے کے لئے پہلے میں اس بات کو ثابت کروں گا کہ دیدارِ الٰہی ممکن ہے ۔ قرآن میں ہے وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ؛ اُس دن چہرے تروتازہ ہوں گے ۔ اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے ۔ دوزخیوں کے متعلق ہے ۔ کَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ؛ ہرگز نہیں دوزخی اس دن اپنے رب سے پردہ میں ہوں گے ۔ یعنی اللہ کا دیدار اُن کو میسر نہ ہوگا ۔ حدیث شریف میں ہے اِنکم سترون ربکم کما ترون هٰذا القمر لاتضامّون فی رویته یعنی تم اپنے پروردگار کو اس طرح دیکھو گے جیسے چودھویں رات کے چاند کو دیکھنا کہ کوئی شک و شبہ نہیں کرسکتا ۔ جب کہ دوزخیوں کو دیدارِ الٰہی میسر نہ ہوگا ۔ اچھا تو خدا کی شان ہے لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ؛ خدا کی شان ہے وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ ۔ خدا کی شان ہے لَاتُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ ، احاطہ کرنا ۔ پورا ادراک کرنا اور چیز ہے اور دیکھنا اور چیز ۔ ہم ہزاروں چیزوں کو دیکھتے ہیں ۔ سامنے کی چیز نظر آتی ہے ۔ صورت دکھتی ہے اور پیٹھ نہیں دکھتی ۔ پھر احاطہ کیوں کر ۔ اصل یہ ہے کہ خدائے تعالٰی کی دو تجلیات ہیں ایک تجلیٔ ذاتی ۔ جس کے وقت بندہ رہتا ہی نہیں ۔ بے شک تجلیٔ ذاتی کا دیکھنا انسان کی قدرت سے باہر ہے ۔ دوسری تجلیٔ اسماء وصفات اور مثالی اس کا دیدار ممکن ہے ۔ اگر کوئی کہے کہ جبرئیل امین ، دحیہ کلبی اور اعرابی کی شکل میں رسولِ خدا ﷺ اور ان کے صحابہ کو نظر نہیں آئے تھے تو صحیح نہیں ۔ ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور ایک مثال ۔ قرآن شریف کلام اللہ ہے ۔ کلام اللہ ہمارے سامنے آئے گا ۔ مثلاً الحمد لِلّٰہ ۔ الف ، لام ۔ ح ، م ، د ۔ اللہ ۔ الف دو لام ہ کی شکل میں نظر آئے گا ۔ یہ قرآن کی مثالی شکل ہے ۔ موسٰی علیہ السلام پر خدائے تعالٰی کی تجلی ہوئی تو آنکھیں خیرہ کرنے والے نور کی شکل میں ہوئی ۔ ذرا تم اپنے آپ پر غور کرو ۔ تمہاری بھی ایک مثال ہے ۔ ایک حقیقت ہے ۔ مثال تو وہ صورت ہے جس میں آنکھ ، ناک ، کان ، ہونٹ وغیرہ ہیں ۔ اور اک تمہاری حقیقت ہے جو اَنَا ہے ۔ ''میں'' ہے ۔ جنگ میں ہاتھ پاؤں کٹ جاتے ہیں ۔ مگر انا کو کیا ہوتا ہے ۔ وہ تو اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے ۔ صورت شکل سے پاک ہے ۔ وہ تمہاری تنزیہ اور حقیقت ہے ۔ مثال کے احکام اور ہیں ۔ ذات اور تنزیہ کے احکام اور ۔ تم اپنے اَنا اور ذات کو نہیں دیکھ سکتے تو خدا کو کیا دیکھیں گے ۔ اس لئے ظاہری صورت کے بھی احکام ہیں ۔ اگر کوئی کہے کہ میں نے اپنے دوست کو کبھی نہیں دیکھا ۔ ہرگز دُرست نہیں ۔ تم نے ضرور دیکھا ہے ۔ اسی طرح دیدارِ الٰہی کا ہونا بھی ممکن ہے ۔ تم کو تمہارے لائق اور خدا کو خدا کے لائق ، غرض کہ جو دیدارِ الٰہی کا قائل نہیں ، بے شک اس کے حصّہ میں دیدارِ الٰہی نہیں ۔ اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ وَجْهَکَ الْکَرِیْمَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمُ ؛ جب خدائے تعالٰی کی ذات دیکھنا ممکن نہیں تو پھر تجلی ذاتی کے کیا معنی ۔ تجلی اسمائی کے معنی یہ ہیں کہ بندوں کے اسماء و صفات اس کے نظروں سے گر جائیں ۔ تجلیِ ذات کے معنی یہ ہیں کہ بندوں کی ذات اس کی نظروں سے گر جائے ۔ جو چیز معلوم نہیں ہوسکتی ۔ اس کو یہ سمجھنا کہ معلوم نہیں ہوسکتی یہی اس کا علم ہے اس کا ادراک ۔ جو چیز نظر نہیں آتی

اس کو یہ سمجھنا کہ نظر نہیں آتی یہی اس کا دیکھنا ہے۔ **اَلْعَجْزُ عَنْ دَرکِ الاِدْرَاکِ اِدْرَاکٌ** ؛ نا قابلِ ادراک کو نا قابلِ ادراک سمجھنا ہی ادراک ہے۔ حق کو حق باطل کو باطل سمجھنا معرفت ہے۔ **کمال العرفان نفی الصفات عنه**۔

صاحبو! یہ معراج رسولِ خدا ﷺ کو کیوں ہوا؟ انسان کے عروج کے اسباب کیا ہوا کرتے ہیں۔ حضرت کو معراج ان کے کمالِ عبدیت کی وجہ سے ہوا۔ دیکھو! **اَسْریٰ بِعَبْدِہٖ** ہے نہ کہ **اَسْریٰ بِرَسُوْلِہٖ** ہے۔ عبد کی جہت معبود کی طرف ہوتی ہے اور رسول کی جہت اُمّت کی طرف۔ عبد ایک ایسا لفظ ہے جو ہر جگہ سے تعلق رکھتا ہے جہاں خدا وہاں اس کا بندہ عبد و معبود کی نسبت نا قابلِ زوال ہے۔ جانتے ہو عبد کہتے ہیں کس کو **العبد و ما ملکت یداہ لمولاہ**۔

ع جو کچھ ہے وہ آقا کا کچھ بھی نہیں بندے کا (حسرتؔ)

اپنی ایک ایک چیز کو کھوتے جاؤ خدا کی ایک ایک چیز لیتے جاؤ یا پاتے جاؤ۔ بندہ ہمیشہ سرافگندہ۔ بندہ خود کو لاکھ بندہ نہ سمجھے مگر ہے ضرور بندہ۔ خدا کے سوائے کسی اور نے نہ پیدا کیا نہ کوئی اور اُس کا خدا ہے نہ وہ اور کسی کا بندہ۔

اچھا! بندہ تو ہم بھی ہیں۔ کیا ہم کو بھی معراج ہوگی۔ جتنی تمہاری بندگی اُتنا ہی تمہارا عروج اور کمال۔ محنت کروگے۔ خدا کی نسبت رکھوگے۔ پیغمبر کے وارثِ حال رہوگے تو تم بھی ترقی کروگے۔ ان کا جسم لطیف تھا ہماری روحوں سے بہتر تھا تو ان کو روحانی جسمانی معراج ہوا۔ تم کو روحانی اور مثالی معراج ہوسکتا ہے۔ پیغمبر کے قدم بہ قدم چلو، اُن کی وراثت حاصل کرو اپنا دامن دُر ہائے مقصود سے بھرلو۔ وہ خدا کی خدائی میں ایک ہی بندہ تھا۔ تم اس کی اتباع کرو۔ خدا کے محبوب بنو۔ **فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ** پڑھو۔ متبع نبی محبوبِ خدا ہوجاتا ہے۔ محبّ اور محبوب دونوں باہم جُدا نہیں ہوسکتے۔ پیغمبر کی تصویر بنو تو خدا کے پاس عزیز ہوجاؤگے۔ خدا تم کو چاہے گا۔ تمہاری مُرادیں بَرلائے گا۔

ع صورت سیرت بنے تمہاری نقشہ ایسا جمنا جمنا
ارے مرے یار کچھ ایسا رنگنا جو دیکھے منہ تکنا تکنا (حسرت صدیقیؒ)

بہرحال جتنی محنت اُتنی عنایت۔ جتنی عزت اتنی ہی کرامت:

کھینچ کر صانعِ قدرت نے کہا واہ رے میں!
اور تصویر یہ بول اُٹھی کہ اللہ رے میں!

وَلَقَدْ رَاٰہُ نَزْلَةً اُخْرٰی ﴿۱۳﴾

وَلَقَدْ رَاٰہُ ؛ بے شک اُن کو دیکھا، کن کو؟ خدا کو۔ **نَزْلَةً اُخْرٰی** ؛ ایک اور دفعہ ذات سے انھوں نے اُتر کر یعنی قطعِ نظر ذات سے مثال وصفاتی تجلی میں اور وہ یعنی اللہ تعالیٰ احدیت سے اُتر کر واحدیت میں جلوہ فگن ہوا۔

ترجمہ:- ایک اور دفعہ ذات سے اُتر کر اس کو (خدا کو) دیکھا۔

قطعِ نظر ذات کے مثالی اور صفاتی تجلی میں۔ کہاں؟

عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾

عِنْدَ ؛ پاس ۔ سِدْرَةٌ؛ بیری کا درخت ۔ اَلْمُنْتَهٰى ؛ جہاں انتہاء ہوجاتی ہے ۔اور فرشتوں کے رہنے کا مقام ہے ۔ آگے جبرئیلؑ پکار اُٹھتے ہیں ۔

اگر یک سر موئے برتر پرم فروغِ تجلی بسوزو پرم

ترجمہ :- سدرۃ المنتہٰی کے پاس ۔

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿۱۵﴾

عِنْدَهَا ؛ سِدرۃ المنتہٰی کے پاس ۔ جَنَّةٌ ؛ بہشت ۔ باغ ۔ اَلْمَاْوٰى ؛ ٹھکانہ ۔ آرام گاہ ۔ ٹھیرنے کی جگہ ۔

ترجمہ :- اس کے پاس (جہاں) جنت کی آرام گاہ ہے (یعنی محبانِ خدا اور خدا ترس رہتے ہیں) ۔

اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿۱۶﴾

اِذْ ؛ جب کہ ۔ يَغْشٰى ؛ چھا رہا تھا ۔ السِّدْرَةَ ؛ بیری کے درخت پر ۔ مَا يَغْشٰى ؛ جو چھا رہا تھا ۔

ترجمہ :- جب سدرہ پر (جو انوار) چھا رہے تھے ، جو تجلیات ہو رہے تھے ۔ چھا رہے تھے (یعنی ناقابلِ بیان انوار و تجلیات ہو رہے تھے) (مگر) ۔

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ﴿۱۷﴾

مَازَاغَ ؛ نہ بہکی نہ کج ہوئی نہ ہٹی ۔ نہ غلطی کی ۔ اَلْبَصَرُ ؛ نگاہ نے ۔ نظر نے ۔ وَمَا طَغٰى ؛ اور نہ جگہ سے بڑھ گئی ۔ اُچٹ گئی ۔

ترجمہ :- (حبیبِؐ خدا کی) آنکھ نہ کسی اور جانب مُڑی نہ جگہ سے ہٹی ۔

شعر: موسٰی زہوش وقت بیک جلوۂ صفات ÷ تو عینِ ذات می نگری در جسمے

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾

لَقَدْ رَاٰى ؛ بے شک پیغمبر نے دیکھا ۔ مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهٖ ؛ اپنے رب کی نشانیوں میں سے ۔ اَلْكُبْرٰى ؛ بڑی بڑی کرشمہ ہائے قدرت ۔ عجائباتِ فطرت وہ بھی بڑے بڑے ۔

ترجمہ :- (حبیبِؐ خدا نے) اپنے پروردگار کے بڑے بڑے کرشمہ ہائے قدرت کو دیکھا ۔

او نادانو! خدا کجا یہ خیالی دیوتا کجا۔

اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۝۱۹ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ۝۲۰

اَفَرَءَيْتُمْ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ بھلا تم دیکھو تو! کچھ سوچتے سمجھتے بھی ہو! ذرا غور کرو! اَللّٰتَ وَالْعُزّٰى ؛ لات و عزیٰ دونوں دیویوں کے مجسمے۔ زمانہ جاہلیت میں دیوؤں کو بھی مانتے تھے اور دیویوں کو بھی۔ وَمَنٰوةَ ؛ منات بھی، ایک دیبی کا نام ہے۔ اَلثَّالِثَةَ ؛ تیسری۔ اَلْاُخْرٰى ؛ ایک اور، دوسری۔

ترجمہ :- کیا تم نے کچھ غور وفکر کیا۔ لات وعزیٰ پر اور منات پر جو تیسری ہے ایک اور ہے۔

صاحبو! یہ وثنیٔ۔ بُت پرست دیو کے بھی قائل ہیں اور دیوی کے بھی۔ ہر ایک کام کے لئے ایک بُت ہے۔ عالمِ مثال میں کچھ دیکھ لیا۔ صفات کی مثالی تجلی ہوئی۔ بس قیامت ہوگئی۔ عمر بھر اُسی کو پکڑلیا۔ دوسرے ہزار ہا تجلیات ہوں۔ کب مانتے ہیں۔ ایک ہی صفت کی تجلی۔ مختلف اوقات میں مختلف حالات میں مختلف افراد پر مختلف صورتوں میں ہوتی ہے۔ ایک صورت کو مانتے ہیں باقی تمام صورتوں سے انکار۔ کسی رُشی نے غضب کو دیکھا ایک بہت بڑی صورت ہے منہ سے آگ نکل رہی ہے۔ تمام انسان اس کے سامنے چھوٹی چھوٹی مورتیں ہیں اس کا ایک نام رکھ لیا۔ ایک دوسرے نے بھی دیکھا۔ کہ ایک شخص ہے جس کا سر شیر کا ہے۔ اُس کے پنجے بھی شیر کے ہیں۔ ایک اور نے دیکھا۔ ایک کالی سیاہ سی عورت ہے لال زبان منہ سے نکالی ہوئی ہے۔ ایک ہاتھ میں تلوار ہے۔ ایک ہاتھ میں کسی ظالم کا کٹا ہوا سر ہے۔ کمر میں ہاتھوں کی جھالر بندھی ہوئی ہے۔ یہ سب غضب کی صورتیں۔ ایک صورت کو پکڑلیا۔ لگے اُسی کو پوجنے۔ ایک صورت کو مانا دوسرے کو نہ مانا۔ جو مرد دانا ہوتا ہے۔ ہزار ہا صورتیں دیکھتا ہے۔ کسی ایک صورت پر نہیں اڑتا۔ ہمیشہ تازہ تجلی دیکھنے کے لئے تیار رہتا ہے ہمیشہ کہتا ہے۔ شعر

یہ سب روپ تیرے تو بہروپیا ہے
تو ہر رنگ میں رہ کے سب سے جُدا ہے (حسرت)

اَلْآنَ كَمَا كَانَ بھی وہی ہے۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ بھی وہی ہے۔
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ ہے تعلیم محمد رسول اللہ کی۔

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝۲۱

اَلَكُمْ ؛ کیا تمہارے لئے ہے۔ اَلذَّكَرُ ؛ نر۔ لڑکا۔ بچہ۔ وَلَهُ الْاُنْثٰى ؛ اور اُس کے لئے عورت، مادّہ، بیٹی۔ جاہل عرب فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے۔

ترجمہ :- (فرماتا ہے) کیا تم کو بیٹا اور خدا کو بیٹی؟

تِلۡكَ إِذًا قِسۡمَةٌ ضِيزَىٰٓ ﴿٢٢﴾

تِلْکَ اِذًا ؛ تب تو ۔ اس حالت میں تو ۔ اس تقسیم پر تو ۔ قِسْمَةٌ ضِیْزٰی ؛ بے ڈھنگی تقسیم ہے ۔ ناروا ، بے انصاف بانٹنا ہے ۔ بھونڈی بانٹ ۔

ترجمہ :- تب تو یہ بڑی بھونڈی تقسیم ہے (بیٹیاں والا خدا ۔ توبہ توبہ !)

إِنۡ هِيَ إِلَّآ أَسۡمَآءٞ سَمَّيۡتُمُوهَآ أَنتُمۡ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلۡطَٰنٍۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا تَهۡوَى ٱلۡأَنفُسُۖ وَلَقَدۡ جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ ٱلۡهُدَىٰٓ ﴿٢٣﴾

اِنْ ؛ نہیں ۔ هِیَ ؛ یہ سب بُت دیویاں ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ اَسْمَآءٌ ؛ نام ۔ یہ نہیں ہیں مگر نام ۔ یہ تو صرف نام ہی نام ہے ۔ اسم بلامسمّٰی ہیں ۔ لفظِ بلامعنٰی ہیں ۔ ان ناموں کی ذات کہاں ہے ۔ سَمَّیْتُمُوْهَا ؛ جن کے لئے تم نام گھڑلئے ہیں ۔ بھلا خدا کی بیٹیاں کیسی ہوسکتی ہیں ۔ عورت جس کو بات کرنے کا حوصلہ بھی نہیں ۔ ایک ذات اور اُس کے ہزارہا تجلیات ، لاکھوں صفات ، یہ صفات خدا کی بیٹیاں ہیں ؟ تم کو بیٹی ہوتی ہے تو کیسا منہ بناتے ہو ۔ زندہ درگور کرکے آتے ہو ۔ خدا کی بیٹیاں کہتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی ۔ عار نہیں آتا ۔ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ ؛ تم اور تمہارے باپ دادنے ۔ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؛ خدا نے نہیں اُتاری اس پر کوئی دلیل ، کوئی سند ، کوئی حجت ۔ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ؛ یہ لوگ پیروی نہیں کرتے مگر وہم وگمان کی ۔ تم تو واہی تباہی خیالات کے پیچھے پڑے ہو ۔ وَمَا تَهْوَی الْاَنْفُسُ ؛ تم نہیں چلتے مگر خواہشات نفسانی پر ۔ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ ؛ حالانکہ اُن کے پاس آچکی ہے ۔ مِنْ رَّبِّهِمْ ؛ اُن کے رب کے پاس سے ۔ اَلْهُدٰی ؛ ہدایت ۔

ترجمہ :- یہ سب نرے نام ہیں ۔ جن کو تم اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں ۔ خدا نے اس پر کوئی دلیل و حجت نہیں پیش کی ۔ تم تو (واہیات) وہم وگمان کے ، نفس کے ہوا و ہوس کے پیچھے پڑے ہو ۔ حالانکہ یقیناً ان کے پاس اُن کے رب کے پاس سے ہدایت آچکی تھی (اُن کے سمجھانے کے لئے پیغمبر آچکا تھا) ۔

أَمۡ لِلۡإِنسَٰنِ مَا تَمَنَّىٰ ﴿٢٤﴾

اَمْ ؛ کیا ۔ لِلْاِنْسَانِ ؛ انسان کے لئے ہے ، اُس کو مل جاتا ہے ۔ اُس کو حاصل ہوجاتا ہے ۔ مَاتَمَنّٰی ؛ جو تمنا کرے ۔ آرزو کرے ۔ چاہے ۔

ترجمہ :- کیا انسان کی تمنّائیں برآجاتی ہیں ۔

ع۱ ۲۵ ۵

فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾

فَلِلّٰهِ ؛ پس اللہ ہی کی مِلک ہے۔ اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ اُسی کے اختیار میں ہے۔ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ؛ آخرت اور دنیا۔

ع دنیا تری گلی میں عقبیٰ تری گلی میں۔

ترجمہ :- لہذا اللہ ہی کی ہے آخرت اور دنیا۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ﴿۲۶﴾

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ ؛ جب خدا ہی کے ہاتھ میں ہے دنیا اور آخرت اور آدمی کی ہر تمنّا کو پورا ہونا ضرور نہیں۔ اور تو کتنے فرشتے ہیں۔ فِى السَّمٰوٰتِ ؛ آسمانوں میں۔ لَا تُغْنِىْ ؛ غنی نہیں کرتی۔ نفع نہیں دیتی۔ کام نہیں آتی۔ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا ؛ اُن کی سفارش کچھ۔ اُن کی شفاعت کچھ کام نہیں آتی۔ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ ؛ مگر بعد اس کے کہ اللہ اجازت دے، اِذن دے، حکم دے۔ لِمَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کے لئے چاہے۔ وَيَرْضٰى ؛ اور اس سے راضی ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اپنے حبیب کریمؐ کو وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى میرے حبیب تم کو تمہارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔ خدا کا وعدہ حق ہے۔ حضرتؐ کو ضرور شفاعت کی اجازت دی جائے گی۔

شعر دوستاں را کجا کنی محروم تو کہ با دشمناں نظر داری

ہم کو یقین ہے کہ عاشقانِ رسول اگر دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو حضرتؐ کبھی راضی نہ ہوں گے۔

ترجمہ :- اور آسمانوں میں کتنے فرشتے ہیں کہ اُن کی سفارش کچھ کام نہ آئے گی۔ مگر جس کو خدا نے اِذن دیا ہو (اجازت دی ہو) اور اُس سے راضی بھی ہو، وہ بھی جس شخص کے لئے چاہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ ؛ بے شک جو لوگ۔ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ؛ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ مَر کر اُٹھنے کے قائل نہیں۔ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ ؛ فرشتوں کے نام رکھتے ہیں۔ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى ؛ زنانہ نام۔ عورتوں کا سا نام۔ یعنی فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں۔

ترجمہ :- یقیناً جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کے زنانہ نام رکھتے ہیں (یعنی فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں)۔

وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّۚ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔاۚ ﴿۲۸﴾

وَمَا لَهُمْ ؛ اور اُن کے پاس نہیں ہے ۔ بِهٖ ؛ اس امر میں ۔ اِس مقدمہ میں ۔ اس دعوے کے ثابت کرنے میں ۔ مِنْ عِلْمٍ ؛ کوئی علم صحیح ۔کوئی دلیل ، کوئی اطلاع ۔ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ؛ یہ پیروی نہیں کرتے مگر وہم وگمان کی بے اصل خیالات کی ۔ یہ نرے اٹکل پر چلتے ہیں ۔ وَاِنَّ الظَّنَّ ؛ بے شک وہم وگمان ۔ واہی خیالات ، بے تحقیق باتیں ۔ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا ؛ امرحق کے ثابت کرنے میں کچھ نفع بخش نہیں ۔ کچھ کافی شافی نہیں ۔اٹکل کام نہیں آ تا ۔ٹھیک بات کچھ بھی نہیں ۔

ترجمہ :- حالانکہ اُن کو اس کی کچھ خبر نہیں (اس پر کوئی دلیل نہیں) یہ تو وہم وگمان ہی کے پیرو ہیں ۔ یہ معلوم ہے کہ وہم وگمان امرِ حق کے متعلق نفع بخش نہیں ۔

فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؕ ﴿۲۹﴾

فَاَعْرِضْ ؛ پھر تم منہ پھیرلو ۔ اُن کی طرف رُخ نہ کرو ۔ دھیان نہ دو ۔ متوجہ نہ ہو ۔ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی ؛ اس شخص سے کہ پھر گیا ہے ، اپنا خیال ہٹا دیا ہے ۔ عَنْ ذِکْرِنَا ؛ ہماری یاد سے ۔تم اُس سے منہ موڑلو جس نے ہماری یاد سے منہ موڑلیا ہے ۔ وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ؛ اور اِرادہ نہیں کرتا مگر دنیوی زندگی کا ۔ اُس کو تو صرف دنیا چاہیئے ۔ آخرت سے اُس کو کیا غرض ۔ اس کا مقصد تو صرف دنیا ہے ۔

ترجمہ :-تم منہ موڑلو اُس شخص کی طرف سے جس نے ہماری یاد سے منہ پھیرلیا ، جس کا مقصد تو صرف دنیا کا جینا ہے ۔

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ ع

ذٰلِکَ ؛ یہ ۔ مَبْلَغُهُمْ ؛ اُن کی رسائی ہے ۔ یہ اُن کی دوڑ ہے ۔ اُن کی پہنچ ہے ۔ مِنَ الْعِلْمِ ؛ علم سے ۔ یہ ان کی سمجھ کی پہنچ ہے ۔ یہ اُن کا مبلغِ علم ہے ۔ اُن لوگوں کے فہم کی رسائی کی حد بس یہی ہے ۔ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ ؛ بے شک تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے ۔ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؛ اُس کو جو خدا کے راستہ سے بھٹک گیا ہے ۔ راستہ بھول گیا ہے ۔ راہِ غلط پر گیا ہے ۔ وَهُوَ اَعْلَمُ ؛اور وہی خوب جانتا ہے ۔ بِمَنِ اهْتَدٰی ؛اس کو جو راہ یافتہ ہے ۔ ہدایت پر ہے ۔ دُرست راستہ پر ہے ۔

ترجمہ :-یہ اُن کے علم کی حد ہے (عقل کی رسائی ہے) ۔ بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے اس کو جو گمراہ ہے اور ضلالت پر ہے اور اُس کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت پر ہے ۔ راہ یافتہ ہے ۔

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ

لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى ۝۳۱

وَلِلّٰهِ ؛ اور اللہ ہی کا ہے ۔ اُسی کے دستِ قدرت و اختیار میں ہے ۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؛ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ لِیَجْزِیَ ؛ تا کہ جزا دے ، بدلہ دے ، سزا دے ۔ اَلَّذِیْنَ اَسَآءُوْا ؛ اُن لوگوں کو جنھوں نے بُرائی کی ۔ بِمَا عَمِلُوْا ؛ اُن کے اعمال کی ۔ اُن کے بُرے کاموں کی ۔ ان کے کرتوت کی ۔ وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا ؛ اور ان لوگوں کو بھی جزا دے جو اچھے کام کرتے ہیں ۔ جو نیکوکار ہیں ۔ بِالْحُسْنٰی ؛ اُن کی نیکوکاری کی ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب خدا کا ہے ۔ اُس کے پنجۂ قدرت میں ہے کہ بدکاروں کو ان کی بدکاری کی سزا دے اور نیکوکاروں کو ان کی نیکوکاری کی جزا دے ۔

اَلَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۚ
هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ ۖ
فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى ۝۳۲ ع ۲/۷ ۶

اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ ؛ جو بچتے ہیں ۔ جو اجتناب کرتے ہیں جو کنارہ کشی کرتے ہیں ۔ جَنْبٌ ۔ پہلو ، بازو ۔ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ ؛ بڑے گناہ ۔ کبائر جمع کبیرہ ۔ اِثْمٌ ۔ گناہ ۔ گناہ دو قسم کے ہیں ۔ کبیرہ ، صغیرہ ۔ کبیرہ وہ گناہ ہے جس پر اظہارِ ناخوشی ، غضب نازل ہو ۔ جیسے چوری ، غیبت ۔ گناہ صغیرہ ۔ معمولی غلطیاں جس پر طاعت کی جاسکتی ہے ۔ وَالْفَوَاحِشَ ؛ بے حیائی کی باتیں اور کام جس کی بُرائی ظاہر ہو ۔ فَاحِشَۃٌ کی جمع ۔ اِلَّا اللَّمَمَ ؛ مگر ہلکے گناہ جس سے بچنا مشکل ہو ۔

صاحبو ! گناہِ کبیرہ کو اگر سانپ ، بچھو سمجھو تو گناہِ صغیرہ کو مچھر ۔ پسّو ۔ کھٹمل سمجھو ، مچھر اور کھٹمل بھی کاٹتے ہیں تو نیند حرام ہو جاتی ہے اور آرام جاتا رہتا ہے ۔ کبیرہ گناہوں کے لئے تو ضرور ہے ۔ بدترین کبائر شرک ہے ۔ شرک بغاوت ہے اور دوسرے گناہ عدول حکمی ہے ۔ اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَۃِ ؛ بے شک تمہارا رب بڑی مغفرت والا ہے ۔ اُس کی بخشش میں بڑی سمائی ہے ۔ ھُوَ اَعْلَمُ بِکُمْ ؛ اس کو تمہارا علم خوب ہے وہ تمہارے حال سے بہت باخبر ہے ۔ تم کو خوب جانتا ہے ۔ اِذْ اَنْشَاَکُمْ ؛ جب کہ تم کو پیدا کیا ، نشونما دیا ۔ مِنَ الْاَرْضِ ؛ زمین سے ۔ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّۃٌ ؛ اور جب کہ تم پیٹ میں تھے جمع جنین ۔ پیٹ میں کا بچہ ۔ جَنَّ یَجِنُّ ۔ جَنًّا ۔ چھپنا ۔ ڈھکنا ۔ جنین یعنی پیٹ کا بچہ جو چھپا رہتا ہے ۔ مجنون ۔ جس کی عقل چھپ گئی ہو ۔ مِجَنَّۃٌ ۔ سپر ۔ جِنٌّ ۔ وہ قوم جو انسان کی نظروں سے چھپی ہوئی رہتی ہے ۔ جِن کا واحد جِنِّیٌّ ۔ بعض لوگ اَجِنَّۃ جمعِ جن سمجھتے ہیں حالانکہ جمع جنین ہے ۔ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ ؛ تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں ۔ فَلَا تُزَکُّوْا اَنْفُسَکُمْ ؛ اپنی پاکیزگی نہ جتاؤ ۔ اپنا تقدس ظاہر نہ کرو ۔ خود کو بے گناہ نہ سمجھو ۔ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ؛ وہ تقویٰ والوں کو خوب جانتا ہے ۔

اس کو خوب علم ہے کہ کس نے پرہیزگاری اختیار کی ہے۔

ترجمہ:- جو لوگ پرہیز اور اجتناب کرتے ہیں بڑے گناہوں سے، بے حیائی کے باتوں اور کاموں سے۔ مگر چھوٹی چھوٹی غلطیاں (کہ اُن سے بچنا مشکل ہے۔ بشر بہ شر ہے) یقیناً تمہارا رب وسیع مغفرت کا ہے۔ وہ تم لوگوں کو خوب جانتا ہے۔ جب کہ تم کو زمین سے پیدا کیا۔ جب کہ تم اپنی ماؤں کے پیٹوں میں بچے تھے لہذا تم اپنی بے گناہی اور پاکیزگی نہ جتاؤ۔ وہ خوب جانتا ہے اس کو جو تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کیا ہے۔

اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ تَوَلّٰى ۝

اَفَرَءَیْت ؛ کیا تو نے دیکھا۔ اَلَّذِیْ تَوَلّٰی ؛ جس نے منہ پھیرا۔ روگردانی کی۔

ترجمہ:- کیا تو نے اُس شخص کو دیکھا جس نے (حق سے) روگردانی کی۔

وَاَعْطٰى قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ۝

وَاَعْطٰی قَلِیْلًا ؛ اور تھوڑا سا راہِ خدا میں دیا۔ وَاَکْدٰی ؛ پھر پتھر دل ہوگیا اور دینا دلانا بند کردیا۔ کُدْیَۃٌ۔ پتھر۔ اَکْدٰی۔ کھودتے کھودتے پتھر نکل آیا۔

ترجمہ:- کچھ تھوڑا دیا پھر دینا بند کردیا، پتھر کی طرح سخت دل ہوگیا۔

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ۝

اَعِنْدَہٗ ؛ کیا اس کے پاس ہے۔ عِلْمُ الْغَیْبِ ؛ غیب کا علم۔ کیا وہ غیب داں ہے۔ کیا وہ جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا۔ فَھُوَ یَرٰی ؛ اور وہ دیکھتا ہے۔ کیا وہ دیکھتا ہے کہ کل اس کا انجام کیا ہوگا۔

ع یاں تو آرام سے گزرتی ہے عاقبت کی خبر خدا جانے

ترجمہ:- کیا اس کو علمِ غیب ہے جس سے وہ واقف ہے۔

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰى ۝ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰٓى ۝

اَمْ لَمْ یُنَبَّاْ ؛ کیا اس کو خبر نہیں دی گئی۔ کیا اس کو اطلاع نہیں ہوئی۔ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰی ؛ جو موسیٰ کے صحیفوں میں تھی۔ کیا وہ احکامِ توریت سے واقفیت نہیں رکھتا۔ وَاِبْرٰھِیْمَ ؛ اس کو ابراہیم کے صحیفوں کی خبر نہیں۔ اَلَّذِیْ وَفّٰی ؛ جس نے حقِ بندگی ادا کیا۔ احکامِ الٰہی کی پوری پابندی کی۔

ترجمہ :- کیا اس کو خبر نہیں جو موسٰی کی توراۃ اور ابراہیم کے صحیفوں میں مذکور ہے ۔ ابراہیم جس نے حق بندگی ادا کیا احکامِ الٰہی کی پوری پابندی کی ۔

اِن صحیفوں میں کیا ہے ؟

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾

اَلَّا تَـزِرُ ؛ کہ اُٹھاتا ۔ وَازِرَةٌ ؛ اُٹھانے والا ۔ وِزْرَ اُخْـرٰى ؛ دوسرے کا بوجھ ۔ اس کا گناہ ۔ خدا کے پاس یہ ہرگز نہیں ہے کہ کرے کوئی اور بھرے کوئی ۔ گناہ کرے کوئی اور سزا پائے دوسرا ۔

ترجمہ :- یہ کہ کوئی کسی کا بوجھ نہیں اُٹھاتا ۔

صاحبو ! اللہ منصف ہے ۔ سراپا عدالت ہے ۔ عین انصاف ہے ۔ اسلام میں ہرگز نہیں ہے کہ ایک شخص گناہ کرے اور سزا ہو ایک دوسرے شخص کو ۔ اسلام میں کفّارہ کا مسئلہ اس طرح نہیں ہے کہ گناہ کرے کرسٹان اور اُس کے گناہوں کا پشتارہ پیٹھ پر لاد کر دوزخ میں جلیں حضرت مسیح علیہ السلام ۔ اب کیا ہے ۔ کرسٹان جتنے گناہ کریں سب معاف ہو چکے ۔ گناہوں پر نہ کوئی عذاب ہے نہ کسی قسم کی سزا ۔ بڑی بے فکری ہے ۔ اپنی غلطیوں کی اپنے گناہوں کی کسی قسم کی ذِمّہ داری نہیں جو چاہو کرو ۔ جو چاہو ظلم وستم روا رکھو ۔ یہ مذہب ہے ؟ مذہب تو گناہوں سے روکتا ہے ۔ کفّارے کا بھائی مسئلہ طینت ہے ۔ نعوذ باللہ ۔ خدا نے دیکھا کہ مومنین سب اچھے ہی کام کریں اور دوسرے لوگ بُرے ہی کام کریں تو یہ رنگا رنگی یہ بوقلمونی نہ رہے گی ۔ لہٰذا مومنین کی سفید کیچڑ کو ، مٹی کو دوسروں کے سیاہ مٹی سے ملاکر پتلے بنائے ۔ آدمی پیدا کیا گیا تو لوگوں نے کچھ گناہ کئے ، کچھ نیکیاں ۔ نیکیاں تھیں مومنین کی سفید مٹی کی اور گناہ تھے دوسروں کی سیاہ مٹی کی وجہ سے ۔ جب قیامت ہوگی اور خدائے جل جلالہ عرشِ عدالت پر جلوہ فرما ہوگا تو سیاہ مٹی کو سفید مٹی سے علٰحدہ کردے گا ۔ جس کی سفید مٹی کی نیکیاں اُس کو ۔ جس کی سیاہ مٹی کی بُرائیاں اُس کو ۔ مَاشَآءَ اللّٰه ؛ کیا بہتر تفسیر ہے ۔ لَا تَزِرُوَا زِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى کی ۔ مگر افسوس ہے کہ عقلِ سلیم اور طبعِ مستقیم اس تفسیر کو قبول نہیں کرتی ۔ ایک طینت کا مسئلہ بالکل کافی تھا ۔ لَفِّ حَـرِیْـرَ ۔ اور خُـمَّ غَـدِیْـرَ کے مسئلہ کو پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔ معصوم مومنین کو فکر ہی کیا ۔ دُنیا بھر کی بدمعاشیاں کرو وہ تو دوسروں کی سیاہ مٹی کی ہیں ۔ تمہیں کیا فکر ، کیا غم ۔ تقدس مآب صاحب اجتہاد سے یہ مسئلہ سنو اور بغلیں بجاؤ ۔ تم خوب گناہ کرو تاکہ دوسروں کو خوب عذاب ہو ۔ اے بدنصیب دوسرے لوگو ! لاکھ تم عبادت کرو ۔ نیکیاں کرو اور اعمالِ صالحہ میں جدوجہد کرو ۔ چونکہ وہ سب مومنین کی سفید مٹی کا اثر ہے ۔ لہٰذا وہ سب مومنین کے پاس چلے جائیں گے اور اُن کے گناہ تمہارے حصّہ میں آجائیں گے ۔ سُبْحٰـنَ اللّٰهِ ۔ کیا فلسفۂ مذہب ہے ۔ کیا اُصولِ تفسیر ہے ۔ کیا خدا کا عدل وانصاف ہے ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ لَا تَزِرُوَا زِ رَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۔

مسئلہ طینت

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ ؛ اور یہ کہ انسان کو نہ ملے گا ۔ اِلَّا مَاسَعٰی ؛ مگر وہ جو کوشش کرے سعی کرے ۔ خدا نے دماغ دیا ہے ۔ منہ پر آنکھیں دی ہیں ۔ منہ میں زبان دی ہے ۔ دو ہاتھ دیئے ہیں ۔ سینہ میں دل دیا ہے ۔ دو پیر دیئے ہیں کہ سوچو سمجھو ۔ دیکھو بھالو ۔ چلو پھرو ۔ خدا کی اِن دی ہوئی نعمتوں کو بے کار نہ بناؤ ۔ دیکھو حرکت میں برکت ہے ۔ کوشش کرو، محنت کرو ۔ کماؤ ۔ کھاؤ ۔ کھلاؤ ۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھوگے تو کیا خاک ملے گا ۔ ہاتھ پیر نہ چلیں گے تو منہ میں نوالا کیونکر بڑھے گا ۔ کاہل الوجود سب جگہ مردود ہے ۔ دوسروں کی روٹیوں پر پلنا ذلیلوں کا کام ہے ۔ آرام طلب کو نہ دنیا ملتی ہے نہ دین ۔ بہرحال بوؤ گے تو کاٹو گے ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ انسان کو وہی ملے گا جس کے لئے اُس نے کوشش کی ، سعی کی ۔

وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾

وَاَنَّ سَعْیَهٗ ؛ اور یہ کہ سعی اور کوشش ، جدوجہد کا نتیجہ ۔ سَوْفَ یُرٰی ؛ جلد ہی اُس کی کوشش کا نتیجہ دکھایا جائے گا ۔ خدا کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا ۔ نیک کام کرنے والے کا دامن گوہرِ مقصود سے بھرا رہتا ہے ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ اس کی کمائی اس کو عنقریب دکھائی جائے گی ۔

ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾

ثُمَّ یُجْزٰهُ ؛ پھر اُس کو اُس کی محنت کی جزا دی جائے گی ۔ بدلہ دیا جائے گا ۔ اَلْجَزَآءَ الْاَوْفٰی ؛ بدلہ بھی پورا پورا ۔

ترجمہ :- پھر اس کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ۔

صاحبو ! اکثر دین دار ، دین کے کاموں میں تو چست رہتے ہیں اور دنیا کے کاموں میں سُست ۔ اُس کے برعکس دنیا دار ، دنیا کے کاموں میں ہوشیار ۔ بڑے عاقل ۔ دین کے کام سے غافل ۔ اسلام میں ہے ہاتھ پاؤں میں میزان رہے ۔ کسی ایک طرف کا پلّہ نہ جھکے ۔ وقت پر کام کرنے تیار ۔ ہر طرح سے خبردار مگر افسوس ہے کہ دین پر زیادہ زور دینے والے بہت کم رہ گئے ہیں ۔ جس کو دیکھو ! دنیا کا پُجاری ۔ غلامِ جان نثار ۔ دین سے بیزار ۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔ لوگو ! کیوں بھولے بیٹھے ہو ۔

وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾

وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ ؛ اور یہ کہ تمہارے رب کی طرف ۔ اَلْمُنْتَهٰی ؛ انتہاء ہے ۔ اُس کے دربار میں پہنچنا ہے ۔ سب کو جوابدہی کرنا ہے ۔ جیسا کرنا ہے ویسا بھرنا ہے ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ تمہارے رب تک سب کو پہنچنا ہے ۔

کیسا رب ؟

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾

وَاَنَّـهٗ هُوَ اَضْحَکَ ؛ اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا ۔ مقصد پورا ہوا تو ہنس دیئے ۔ خوشی کے مارے کودنے لگے ۔ ناچنے لگے ۔ وَاَبْکٰی ؛ اور رُلایا ۔ مطلب پورا نہ ہوا تو رونے لگے ۔ ہائے وائے کرنے لگے ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ وہی ہنساتا ہے وہی رُلاتا ہے ۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾

وَاَنَّـهٗ هُوَ اَمَاتَ ؛ اور یہ بھی کہ وہی مارتا ہے ۔ موت دیتا ہے ۔ وَاَحْیَا ؛ اور جِلاتا ہے ۔ حیات دیتا ہے ۔

ترجمہ :- مارتا بھی وہی ہے اور جِلاتا بھی وہی ہے ۔

وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾

وَاَنَّـهٗ ؛ اور یہ کہ وہ ۔ خَـلَقَ الزَّوْجَیْنِ ؛ جوڑے بنائے ۔ دوقسمیں بنائیں ۔ الـذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی ؛ نر اور مادہ ۔ مَرد اور عورت ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ اُس نے دوقسمیں پیدا کیں ۔ مَرد اور عورت ۔

مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾

مِـنْ نُـطْفَةٍ ؛ ایک بوند سے ۔ ایک نطفہ سے ۔ منی کے ایک قطرے سے ۔ اِذَا تُـمْـنٰـی ؛ جب کہ وہ ٹپکایا جائے ۔ ڈالا جائے ۔

ترجمہ :- نطفہ سے ، جب (رحم میں) ڈالا جائے ۔

وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾

وَاَنَّ عَـلَـیْهِ ؛ اور یہ ک اُس کے ذِمّہ ہے ۔ اَلـنَّـشْـاَةَ الْاُخْـرٰی ؛ دوبارہ پیدا کرنا ۔ جس طرح نطفہ میں جان ڈالی اُسی طرح بوسیدہ ہڈیوں میں جان ڈالے گا اور دوبارہ زندہ کرے گا ۔

ترجمہ :- اُس کا سب کو دوبارہ زندہ کرنا بھی ہے ۔

وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾

وَاَنَّہٗ ؛ اور یہ کہ وہ ۔ هُوَاَغْنٰى ؛ اُسی نے غنی کیا ۔ دولت دی ہے ۔ تونگر بنایا ہے ۔ وَاَقْنٰى ؛ اور سرمایہ دار بنایا ہے ۔ خزانے دے رکھے ہیں ۔ پونجی دی ہے ۔ قِنیٌ ۔ سرمایہ دینا ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ اُسی نے غنی اور بے نیاز بھی کیا ہے ۔ اور صاحب خزانہ و سرمایہ بھی بنایا ہے ۔

نادان خدا کی قدرت پر توجہ نہیں کرتے ۔ اور ماسویٰ اللہ کو پوجنے اور ماننے لگے ہیں ۔

وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾

وَاَنَّہٗ ؛ اور یہ کہ وہ ۔ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ؛ وہ ستارہ شعریٰ کا بھی رب ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ شعریٰ ستارہ ثوابت میں سے بہ نسبت اور ثوابت کے ہم سے نزدیک ہے اور اُس کے نور کے کچھ اثرات زمین پر پڑتے ہیں ۔ لہذا بعض نادان اُسی کی پوجا کرتے ہیں اور اُسی کو خدا سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ وہی شعریٰ کا بھی رب ہے ۔

صاحبو ! یہ ثوابت اپنا ذاتی نور رکھتے ہیں اور ایک ایک ثابتہ ہمارے آفتاب سے بھی بڑا ہے ۔ کہکشاں میں کروڑہا کروڑ آفتاب ہیں ۔ کیا شعریٰ کیا شعریٰ کی حقیقت ۔ بظاہر بھی بہت سے ستارے اس سے بڑے ہیں ۔ ایک خدا کی قدرت معلوم ہوتی ہے کہ چاند زمین کے اطراف گردش کرتا ہے ۔ زمین ۔ عطارد ، زہرہ ، مریخ ، مشتری ، زحل ، یورے نس ۔ نیپچون ۔ سب کے ساتھ زمین آفتاب کے اطراف گردش کرتی ہے ۔ خدا کی خدائی میں دوسرے ثوابت کے سامنے کچھ حقیقت نہیں ۔ پھر کیا زمین اور کیا ہم ۔

وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ۨالْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾ وَثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾

وَاَنَّہٗ ؛ اور یہ کہ وہ ۔ اَهْلَكَ ؛ ہلاک کیا ، نیست و نابود کیا ۔ کھپادیا ۔ عَادًا الْاُوْلٰى ؛ عظیم قوم عاد کو جو ثمود کے پہلے تھے ۔ وَثَمُوْدَا ؛ (ثمود کے بعد املائے قرآنی میں الف زائد ہے صرف زبر ہے الف پڑھا نہیں جاتا ۔) اور قومِ ثمود کو ۔ فَمَا اَبْقٰى ؛ اُن میں سے کسی کو باقی نہ چھوڑا ، سب کو نیست و نابود کردیا ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ اُس نے قدیم قومِ ثمود کو ہلاک کردیا اور اُن میں سے کسی کو باقی نہ رکھا ۔

وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾

وَقَوْمَ نُوْحٍ ؛ اور اس نے قومِ نوح کو بھی ہلاک و برباد کردیا ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ اس سے پہلے ہی ۔ اِنَّهُمْ كَانُوْا ؛ یقیناً وہ تھے ۔ هُمْ اَظْلَمَ ؛ وہی بڑے ظالم ۔ ستمگار ۔ وَاَطْغٰى ؛ اور بڑے سرکش ۔ حد سے تجاوز کرنے والے ۔ اپنے سے باہر ۔

ترجمہ :- اور اس سے پہلے قومِ نوح کو (بھی تباہ کردیا تھا) کیونکہ وہ بڑے ظالم و سرکش تھے ۔

وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾

وَالْمُوْتَفِكَةَ ؛ اور موتفکہ کو (قومِ لوط کو) اُلٹی ہوئی بستی کو ۔ اَھْوٰی ؛ دے مارا ۔ پٹکا ۔ اُلٹا دیا ۔

ترجمہ :- اور موتفکہ کو بھی ۔ جو اُلٹائی ہوئی بستی ہے دے پٹکا ۔

فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى ۝۵۴

فَغَشّٰهَا ؛ پھر ان بستیوں پر تباہی چھا گئی ۔ آفت آ گئی ۔ ماغشّٰی ؛ جو چھا گئی ۔ اُن بستیوں پر ایسی آفت آئی جو بیان سے باہر ہے ۔

ترجمہ :- پھر ان بستیوں پر جو آفت چھا گئی سو چھا گئی ۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝۵۵

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ ؛ پھر کون سے کرشمۂ قدرت کو ۔ اٰلَآءِ ۔ کے معنی نعمت کے بھی ہیں اور آثارِ قدرت کے بھی ۔ یہاں آثارِ قدرت کے معنی زیادہ چسپاں ہیں ۔ رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کے ۔ تَتَمَارٰی ؛ شک و شبہ کرتے ہو ۔ اختلاف کرتے اور جھگڑتے ہو ۔

ترجمہ :- پھر خدا کے کون سے کرشمۂ قدرت اور عطایا اور نعمت میں اختلاف کرتے اور شک و شبہ کرتے ہو ۔

هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝۵۶

هٰذَا نَذِيْرٌ ؛ ہمارا پیغمبر ۔ یہ ڈرانے والا ہے ۔ آنے والی آفت کی اطلاع دینے والا ہے ۔ مِنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ؛ نُذُرْ جمع نَذِيْرٌ ۔ اَلْاُوْلٰى ۔ اگلے ۔ قدیم ۔ گزشتہ ۔ گزشتہ پیغمبروں میں سے جس طرح گزشتہ پیغمبر گزرے ہیں یہ پیغمبر بھی اُسی طریقہ کا ہے ۔

ترجمہ :- یہ ڈرانے والا پیغمبر بھی گزشتہ پیغمبروں میں سے ہے ۔

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۝۵۷

اَزِفَتِ ؛ آ ہی گئی ۔ قریب آ گئی ۔ اَلْاٰزِفَةُ ؛ آنے والی گھڑی آفت بھری ۔

ترجمہ :- آنے والی گھڑی آ چکی (قیامت آ گئی) ۔

لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۝۵۸

لَيْسَ لَهَا ؛ اُس آنے والی گھڑی کے لئے نہیں ہے ۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کے سوا ۔ كَاشِفَةٌ ؛ کھولنے والا ، ٹالنے والا ، دفع کرنے والا ، کوئی قوت دفع کرنے والی ۔

ترجمہ :- کوئی قوت اس آفت کو اللہ کے سوائے ٹال نہیں سکتی ۔

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝۵۹

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ ؛ کیا تم اس بات سے ۔ تَعْجَبُوْنَ ؛ تعجب کرتے ہو ۔

ترجمہ :- تو کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو ۔

وَتَضْحَکُوْنَ وَلَا تَبْکُوْنَ ﴿۶۰﴾

وَتَضْحَکُوْنَ ؛ نادانو ! ہنستے ہو ۔ وَلَا تَبْکُوْنَ ؛ اور تمہیں رونا نہیں آتا ۔

ترجمہ :- اور تم ہنستے ہو ۔ روتے نہیں ؟

وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾

وَاَنْتُمْ ؛ اور تم ۔ سَامِدُوْنَ ؛ کھیلتے ہو ۔ غفلت میں پڑے ہو ۔

ترجمہ :- اور تم اس قدر غفلت اور کھیل میں پڑے ہو ۔

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ السجدۃ

ع ۷ ۳ السجدۃ ۱۲

فَاسْجُدُوْا ؛ غفلت چھوڑو ۔ اب تم سجدہ کرو ۔ لِلّٰهِ ؛ خدا کے آگے ۔ وَاعْبُدُوْا ؛ اور عبادت کرو ، بندے ہو بندگی کرو ۔

ترجمہ :- لہذا تم اللہ کے سامنے سجدہ کرو اور اُس کی عبادت کرو ۔

(یہ آیتِ سجدہ ہے پڑھتے ہی سجدہ کرو) ۔

سُوْرَۃُ الْقَمَرِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمْسٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَۃً وَّثَلٰثُ رُکُوْعَاتٍ

سورۂ القمر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پچپن (۵۵) آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾

اِقْتَرَبَتْ ؛ قریب آ گئی ۔ اَلسَّاعَةُ ؛ مقررہ گھڑی ۔ یعنی قیامت آ گئی ۔ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ؛ اور قمر شق ہو گیا ۔ چاند پھٹ گیا ۔ آنے والی گھڑی قریب آ گئی ۔ قیامت کی گھڑی سر پر کھڑی ہے ۔ شق القمر کا معجزہ بھی ہو چکا ۔ حبیبِ خدا کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا ۔

ترجمہ :- آنے والی گھڑی قریب آ گئی ہے اور چاند شق ہو گیا ۔

صاحبو ! بعض لوگوں نے کہا زمین پر جادو چل سکتا ہے مگر آسمان پر ہرگز نہیں چل سکتا ۔ لہذا اگر تم پیغمبر ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کر دو ۔ حضرتؐ نے اشارہ فرمایا اور چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ۔ اس مسئلہ میں بہت سے سوالات ہیں ۔ کیا شق القمر

ہوسکتا ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ آج کل نئے تحقیقات میں آفتاب کے بعض حصّے نکل کر ۔ عطارد ۔ زہرہ ۔ زمین ۔ وغیرہ گُرے بن گئے ۔ زمین سے ایک حصّہ ٹوٹ کر نکلا اور چاند بن گیا ۔ اِن سیاروں کے ساتھ کئی کئی چاند بھی ہیں ۔ خدا پرستوں کے پاس شق القمر کوئی نئی چیز نہیں ۔ نہ بعید از عقل ہے ۔شق القمر کا کہیں حوالہ بھی ہے ۔ یہ معجزہ رات کو ہوا ۔ اکثر لوگ سو رہے تھے جو جاگ رہے تھے انھوں نے دیکھا ۔ انھوں نے روایت کی ۔مشہور ہے کہ ہندوستان کا کوئی راجہ چاند کو دو پارہ ہوکر ملتا دیکھا ۔اس نے تحقیقات کی ۔ اس کے پاس یہ ثابت ہوا کہ یہ رسولِ خدا ﷺ کا معجزہ ہے وہ مسلمان ہوگیا ۔ اور یہ روایت اب تک مدراس کے علاقہ میں باقی ہے ۔شق القمر رسولِ خدا ﷺ کا معجزہ ہے یا آثارِ قیامت میں سے ہے ۔ چونکہ حضرتؐ کے اشارے سے چاند دو پارہ ہوا ہے ۔ لہٰذا یہ حضرت کا معجزہ ہے چونکہ یہ واقعہ قیامت کے قریب کا ہے ۔لہٰذا آثارِ قیامت میں سے ہے ۔ کیا ایک چیز معجزہ اور آثارِ قیامت دونوں سے نہیں ہوسکتی ۔ بے شک ایک چیز دونوں سے ہوسکتی ہے ۔ رسولِ خدا ﷺ کا پیغمبر ہونا ۔خود آثارِ قیامت میں سے ہے ۔ قیامت حضرتؐ سے ایسی قریب ہے جیسے کلمہ کی انگلی بیچ کی انگلی سے ۔ او نادانو ! او جاہلو ! تم نے نوامیسِ فطرت ،قوانینِ قدرت کو دیکھا ہی کیا ہے ۔ دنیا کب سے ہے اور تمہارے پاس تاریخ کب سے ہے ۔ تاریخ کی کتابوں میں کتنے واقعات بیان کئے گئے ہیں اور کتنے چھوڑ دیئے گئے ہیں ۔ ایک وباء عام ہے کہ پھیل گئی ہے ۔ ایک غلط استقرار ہے جس کو یہ نادان مان رہے ہیں وہ کیا ؟ جو چیز ہم کو معلوم نہیں وہ ہے ہی نہیں ۔ اس قسم کی نادانیوں کا خیال علمی ترقیوں کا مانع ہے ۔ انکشافات کا دار و مدار اس مسئلہ پر ہے کہ ہم بہت کم جانتے ہیں جو نہیں جانتے اُس کے جاننے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ جو جانتے ہیں اس میں بھی بہت سی غلطیاں ہیں ابتدائی زمانہ سے اب تک سائنس نے کتنے رنگ بدلے ۔ کیا کیا تحقیقات ہوئیں ۔کیسی ترقیاں ہوئیں ۔ اگر اس میں جاہلانہ خیال کو اپنے پیشِ نظر رکھتے اور ہاتھ پیر دھرے بیٹھے رہتے تو خاک علمی ترقی ہوتی ۔ ہمیشہ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا کو پیشِ نظر رکھو ۔ان نادانوں کی ایک مثال ہے کہ ایک پانی کا گھڑا ہے اس کے پاس ایک مینڈک بیٹھا ہوا ہے اور زور زور سے ٹرا رہا ہے کہ اس پانی کے سوائے اور پانی کہاں ہے ۔ بحرِ ذخار ہے تو یہی ہے ۔ ایک چار برس کا لڑکا جس نے کبھی سورج کو نہیں دیکھا اور آفتاب کو روشن نکلتا اور روشن ہی ڈوبتا دیکھتا ہے وہ کہتا ہے کہ دنیا بڑی تاریکی میں ہے ۔ لوگ کیسے کیسے غلط خیال رکھتے ہیں کہ آفتاب تاریک بھی ہوجاتا ہے اس کے لئے نام بھی وضع کیا ہے ''سورج گہن'' عرب لوگ اس کو کسوف شمس کہتے ہیں اور انگریز سولار اکلپس (solar eclipse) کہتے ہیں ۔ انگریزوں کو لوگ بڑا ہوشیار سمجھتے ہیں وہ بھی سن اکلپس کے قائل ہیں ۔ یہ بچہ تم پر ہنستا ہے کیا تم اس کی ہنسی پر نہ ہنسوگے ۔ انسان نادان ہے خدا کی قدرت کو محدود کرتا ہے اور اپنے آپ کو علمِ صحیح سے مَردود کرتا ہے ۔ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۔

شق القمر رسولِ اکرمؐ کا معجزہ بھی ہے اور آثارِ قیامت سے بھی

وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝۲

وَاِنْ يَّـرَوْا ؛ اگر دیکھیں ۔ اٰيَةً ؛کسی نشانی کو ۔معجزے کو ۔کسی کرشمۂ قدرتِ الٰہی کو ۔ يُـعْـرِضُوْا ؛ تو ٹال دیتے ہیں ۔ منہ پھیر لیتے ہیں ،نہیں مانتے ، اعراض کرتے ہیں ۔ وَيَقُوْلُوْا ؛ اور کہتے ہیں ۔ سِحْرٌ ۔ جادو ہے ،نظر بندی ہے ۔ مُسْتَمِرٌّ ؛ ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا چلا آ رہا ہے ۔ یہ جادو ہے مگر قوی اور دائمی ہے ۔ مرورِ زمانہ پر باقی رہے گا ۔

ترجمہ :- اگر یہ لوگ کوئی معجزہ بھی دیکھیں تو ٹال دیتے ہیں ، اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ایک قسم کا جادو ہے جو ہمیشہ ہوا کرتا ہے ۔

وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾

وَكَذَّبُوْا ؛ اور انھوں نے جھٹلایا، تکذیب کی ۔ وَاتَّبَعُوْا ؛ اور اتباع کی ۔ تابع رہے ۔ پیروی کی ۔ اَهْوَآءَهُمْ ؛ اپنے نفسانی خواہشوں کی ۔ اپنے ہوا و ہوس کی ۔ وَكُلُّ اَمْرٍ ؛ اور ہر چیز ۔ مُسْتَقِرٌّ ؛ وقت پر قرار پکڑتی ہے ۔ ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے ۔ وقت آئے گا تو اُن کو اس کی سزا بھی ہوجائے گی ۔

ترجمہ :- اور ان لوگوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر چیز کے لئے ایک وقت مقرر ہے ۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ ؛ اُن کے پاس پہنچ چکی ہے ۔ آ چکی ہے ۔ مِنَ الْاَنْبَآءِ ؛ خبروں سے ۔ اطلاعاتِ حالات ۔ مَافِيْهِ ؛ جس میں ہے ۔ مُزْدَجَرٌ ؛ مصدر میمی ہے ۔ تنبیہ ، بابِ افتعال ہے ۔ عبرت ۔ ڈانٹنا ۔ زجر و توبیخ ۔

ترجمہ :- ان کے پاس اس قدر واقعات کی اطلاع ہوچکی ہے ۔ جس میں اُن کو کافی تنبیہ اور ڈانٹ ہے ۔

حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾

حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ ؛ کامل حکمت ہے ۔ اعلیٰ درجہ کی دانشمندی ہے ۔ پوری عقل کی بات ہے مگر اس پر بھی ۔ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ؛ خوف دلانے والی باتیں ان کو کچھ فائدہ نہیں دیتیں ، اور نہ پیغمبر کی تعلیم ۔ ان میں نصیحت پذیر ہونے کا مادّہ ہی نہیں ۔

ترجمہ :- یہ انتہائی حکمت کی باتیں ہیں ۔ مگر نصیحت ان کے کچھ کام نہیں آتیں ۔

وقفِ لازم

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ﴿۶﴾

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ؛ تو اے رسولِ کریم ! ان سے منہ پھیرلو ، اُن کی مخالفت کی پرواہ نہ کرو ، ان کا کچھ خیال نہ کرو ۔ عنقریب ان کا انجام معلوم ہوجائے گا ۔ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ ؛ جس دن بُلائے گا بُلانے والا ۔ پکارے گا پکارنے والا ۔ عزرائیل یا اسرافیل ۔ اِلٰى شَيْءٍ ؛ ایک ایسی چیز کی طرف ۔ نُكُرٍ ؛ جو ناگوار ہوگی ۔ اَن دیکھی ہوگی ۔ جس کو انھوں نے کبھی نہ دیکھا ہوگا ۔ نَكِرَہ ۔ وہ چیز جو معلوم نہیں ۔ انکار ۔ نہ جاننا ۔ نہ ماننا ۔ ناموس سمجھنا ۔ مُنْكَرْ ۔ قابلِ انکار اور بُری بات ۔

ترجمہ :- (پیغمبر) تم ان کا خیال چھوڑو (ابھی معلوم ہوجائے گا) جب بُلانے والا بُلائے گا ایک ایسی چیز کی طرف جس کا ان کو خیال بھی نہ تھا (جو اُن پر ناگوار ہوگی) ۔

اس دن ان کا کیا حال ہوگا ۔

خُشَّعًا اَبۡصَارُهُمۡ يَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ كَاَنَّهُمۡ جَرَادٌ مُّنۡتَشِرٌ ۷

خُشَّعًا اَبۡصَارُهُمۡ ؛ شرمندگی سے اُن کی آنکھیں نیچی ہوں گی ۔ آنکھ اُٹھا کر دیکھ نہ سکیں گے ۔ يَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ ؛ جمع جَدَثٌ ۔ قبر ۔ قبروں سے نکلیں گے ۔ اس کثرت سے کہ كَاَنَّهُمۡ جَرَادٌ ؛ گویا وہ ٹڈی ہیں ۔ مُنۡتَشِرٌ ؛ پھیلی ہوئی ۔ بکھری ہوئی ۔ پراگندہ ۔ پریشان ۔

ترجمہ :- ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ۔ وہ قبروں سے نکلیں گے گویا وہ پھیلی ہوئی ٹڈی ہیں ۔ (پریشان ، پراگندہ) ۔

مُّهۡطِعِيۡنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ يَقُوۡلُ الۡكٰفِرُوۡنَ هٰذَا يَوۡمٌ عَسِرٌ ۸

مُّهۡطِعِيۡنَ ؛ دوڑتے بھاگتے جارہے ہوں گے ۔ اِلَى الدَّاعِ ؛ بُلانے والے کی طرف ۔ يَقُوۡلُ الۡكٰفِرُوۡنَ ؛ کافر اور منکر لوگ کہہ اُٹھیں گے ۔ هٰذَا يَوۡمٌ ؛ یہ ایک دن ہے ۔ عَسِرٌ ۔ تنگ ، مشکل ، سخت ، دشوار ۔ اس تنگی اور سختی سے نکلنا مشکل ہے ۔

ترجمہ :- بُلانے والے کی طرف دوڑے بھاگے جارہے ہوں گے ۔ منکر بھی کہہ اُٹھیں گے ۔ یہ بڑا سخت دن ہے ۔

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ فَكَذَّبُوۡا عَبۡدَنَا وَقَالُوۡا مَجۡنُوۡنٌ وَّازۡدُجِرَ ۹

كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ ؛ ان سے پہلے بھی جھٹلا چکے ہیں ۔ قَوۡمُ نُوۡحٍ ؛ نوح کے لوگ ۔ جھٹلانا ، نہ ماننا ان کی ہمیشہ کی عادت ہے ۔ یہ پیغمبر کو مانتے ہی نہیں ۔ فَكَذَّبُوۡا عَبۡدَنَا ؛ لہٰذا انھوں نے ہمارے بندے نوح کو نہ مانا ، اُن کی تکذیب کی ۔ وَقَالُوۡا مَجۡنُوۡنٌ ؛ اور کہا یہ تو دیوانہ ہے ۔ وَازۡدُجِرَ ؛ اور انھیں دھمکیاں دی گئیں ، جھڑکیاں دی گئیں ، بُرا بھلا کہا ۔ ان کی زجر و توبیخ کی گئی ۔

ترجمہ :- ان سے پہلے قومِ نوح نے بھی تکذیب کی تھی اور ہمارے بندے کو جھٹلایا تھا ۔ کہا دیوانہ ہے اور ڈرایا دھمکایا ۔

فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَغۡلُوۡبٌ فَانۡتَصِرۡ ۱۰

فَدَعَا رَبَّهٗ ؛ نصیحت کرتے کرتے تھک کر نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا ۔ اُس سے فریاد کی ۔ اَنِّىۡ مَغۡلُوۡبٌ ؛ میں ان کے ہاتھ سے عاجز ہوں ۔ مغلوب ہوں ۔ فَانۡتَصِرۡ ؛ تو میرا بدلہ لے ۔ انتقام لے ۔ مجھے فتح و نصرت دے ۔

ترجمہ :- پھر انھوں نے اپنے رب سے فریاد کی ۔ یقیناً میں مغلوب ہوں (بیکس ہوں) تو میرا بدلہ لے

انتقام لے ۔

فَفَتَحۡنَاۤ اَبۡوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنۡهَمِرٍ ﴿۱۱﴾

(ہم نے نوحؑ کی سُن لی) فَفَتَحْنَآ ؛ پھر ہم نے کھول دیئے ۔ اَبْوَابَ السَّمَآءِ ؛ آسمان کے دروازے ۔ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ؛ خوب برسنے والے ، موسلا دھار پانی سے ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیے موسلا دھار پانی سے ۔

وَّفَجَّرۡنَا الۡاَرۡضَ عُیُوۡنًا فَالۡتَقَی الۡمَآءُ عَلٰۤی اَمۡرٍ قَدۡ قُدِرَ ﴿۱۲﴾

وَفَجَّرْنَا ؛ اور ہم نے پھاڑ دیا ، بہادیا ، جاری کردیا ۔ فجر ۔ سیاہی میں سے روشن چیز کا نکلنا ۔ اَلْاَرْضَ ؛ زمین کو ۔ عُیُوْنًا ؛ چشمے بنا کر ۔ فَالْتَقَی الْمَآءُ ؛ پھر آسمان زمین کا پانی مل گیا ۔ عَلٰٓی اَمْرٍ قَدْقُدِرَ ؛ ایک مقررہ اندازے پر ۔ اس پیمانے پر جو مقدر تھا ۔ جتنا خدا نے چاہا ۔

ترجمہ :- اور ہم نے زمین سے چشمے بھی بہادیئے اور دونوں مل کر ایک ہوگئے اُس مقدار پر جو مقدر تھی ۔

وَحَمَلۡنٰهُ عَلٰی ذَاتِ اَلۡوَاحٍ وَّدُسُرٍ ﴿۱۳﴾

وَحَمَلْنٰهُ ؛ اور ہم نے نوح کو سوار کردیا ۔ عَلٰی ذَاتِ اَلْوَاحٍ ؛ کیلوں والے تختوں پر ۔ ذَات ۔ مونث ۔ ذو ۔ صاحب ۔ رکھنے والی ۔ اَلْوَاحٍ جمع لَوْحٌ ! تختہ ۔ دُسُرٍ جمع دِسَارٌ ۔ میخ ۔ کیلا ۔ ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّ دُسُرٍ ؛ تختے اور کیلے والی کشتی ۔

ترجمہ :- ہم نے نوح کو تختیوں اور کیلوں والی کشتی پر سوار کردیا ۔

تَجۡرِیۡ بِاَعۡیُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنۡ کَانَ کُفِرَ ﴿۱۴﴾

تَجْرِیْ بِاَعْیُنِنَا ؛ وہ کشتی چلتی ہے اور جاری ہوتی ہے ہمارے آنکھوں کے سامنے ۔ ہماری نگرانی میں ۔ جَزَآءً ؛ بدلہ ۔ لِمَنْ کَانَ کُفِرَ ؛ اس کے لئے یعنی نوحؑ کے لئے جس کی ناقدری کی گئی تھی ۔ جس کی پیغمبری سے انکار کیا گیا تھا ۔

ترجمہ :- وہ کشتی ہمارے زیرِ نگرانی بہہ رہی تھی اُس کے بدلہ کے لئے جس کی ناقدری کی گئی (جس سے انکار کیا گیا) ۔

وَلَقَدۡ تَّرَکۡنٰهَاۤ اٰیَةً فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ ﴿۱۵﴾

وَلَقَدْ تَّرَکْنٰهَآ اٰیَةً ؛ لقد کا دال ت میں مدغم ہوگیا ہے ۔ لَقَتْ پڑھنا چاہئیے ۔ ہم نے اس کشتی کو ۔ اس واقعہ کو ۔ نمونہ عبرت ۔ کرشمۂ قدرت بنا کر چھوڑا ۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ؛ کوئی ہے کہ اس سے نصیحت پکڑے ۔ مُدَّکِرْ ۔ اِدَّکَرَ سے ہے ۔

مادّہ ذِکْر ۔ باب افتعال ۔ اصل میں اِذْدَکَرَ تھا ۔ تا کو د بنادیا ۔ اِذْدَکَرَ ۔ ہوا ۔ پھر کبھی ذال کو ذال میں ادغام کر کے اِذَّکَرَ کہتے ہیں اور کبھی دال کو دال میں ادغام کر کے اِدَّکَرَ کہتے ہیں ۔ مُدَّکِرْ ؛ نصیحت لینے والا ۔ عبرت پکڑنے والا ۔ یاد رکھنے والا ۔ سوچنے والا ۔ پند پذیر ۔

ترجمہ :- ہم نے اس واقعہ کو نمونۂ عبرت بنادیا ۔ پھر کوئی ہے کہ اس سے نصیحت پکڑے ۔ غور وفکر کرے ۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٦﴾

فَکَیْفَ کَانَ ؛ پھر کس طرح تھا ۔ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ؛ میرا عذاب اور ڈرانا ۔

ترجمہ :- پھر کیا انجام ہوا میرے عذاب اور ڈرانے کا ۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿١٧﴾

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ ؛ اور ہم نے نصیحت و یاد دہانی کے خیال سے قرآن کو آسان بنادیا ہے ۔ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ؛ پھر کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے ۔

ترجمہ :- ہم نے نصیحت کے خیال سے قرآن کو آسان کردیا ۔ پھر کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے ۔

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿١٨﴾

کَذَّبَتْ عَادٌ ؛ قومِ عاد نے اپنے پیغمبر کی تکذیب کی ۔ دینِ حق کو جھٹلایا ۔ نہ مانا ۔ فَکَیْفَ کَانَ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ؛ ذرا سوچو کیا انجام ہوا میرے عذاب کا ، ڈرانے کا ۔

ترجمہ :- عاد نے جھٹلایا ۔ پھر کیسا تھا ، میرا عذاب اور ڈرانا ۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾

آگے وہ خود عاد کا انجام بیان فرماتا ہے ۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ ؛ ہم نے ان پر بھیجا ۔ رِیْحًا صَرْصَرًا ؛ زنّاٹے کی آندھی ۔ سنسناتی ہوئی ہوا ۔ فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ؛ ایک دوامی نحوست کے دن ۔ ایک ہمیشہ رہنے والی نحوست کے دن میں ۔

ترجمہ :- ہم نے اُن پر ایسی زنّاٹے کی آندھی بھیجی کہ جس کی نحوست ہمیشہ رہی ۔

تَنْزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾

تَنْزِعُ النَّاسَ ؛ نکال کر پھینک دیتی تھی ۔ وہ تند ہوا لوگوں کو اُٹھا اُٹھا کر دے مارتی تھی ۔ کَاَنَّھُمْ ؛ گویا کہ وہ لوگ ۔

اَعۡجَازُ نَخۡلٍ ؛ گویا کہ کھجور کے درخت کے تنے ہیں ۔ مُنۡقَعِرٍ ؛ اُکھڑے ہوئے ۔

ترجمہ :- (یہ آندھی) لوگوں کو اس طرح اُٹھا اُٹھا کر پٹکتی تھی گویا کہ وہ اُکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہیں ۔

فَكَيۡفَ كَانَ عَذَابِىۡ وَنُذُرِ ﴿۲۱﴾

فَكَيۡفَ كَانَ ؛ پھر کیسا تھا ۔ عَذَابِىۡ وَنُذُرِ ؛ میرا عذاب اور میرا ڈرانا ۔

ترجمہ :- پھر کیسا تھا میرا عذاب اور میرا ڈرانا ۔

ع ۲۲/۱ ۸ وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّكۡرِ فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ ﴿۲۲﴾

وَلَقَدۡ يَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ ؛ اور ہم نے آسان کر دیا قرآن کو ۔ لِلذِّكۡرِ ؛ ذکر و فکر کے لئے ۔ اور نصیحت و عبرت اور سوچنے سمجھنے کے لئے ۔ فَهَلۡ مِنۡ مُّدَّكِرٍ ؛ پھر کیا کوئی ہے عبرت لینے والا ؟ غور و فکر کرنے والا ۔ نصیحت حاصل کرنے والا ۔

ترجمہ :- ہم نے قرآن کو نصیحت لینے کے خیال سے آسان کر دیا ۔ پھر کیا کوئی نصیحت لینے والا بھی ہے ؟

كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِالنُّذُرِ ﴿۲۳﴾

كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ ؛ ثمود نے تکذیب کی ، جھٹلایا ۔ بِالنُّذُرِ ؛ ڈرانے والوں کو (پیغمبروں کو) ڈرانے کو ۔ نَذِيۡرٌ ؛ ڈرانا ۔ ڈرانے والا دونوں کے معنی میں آتا ہے ۔ یہاں صالح علیہ السلام مُراد ہیں ۔

ترجمہ :- ثمود نے پیغمبروں کو جھٹلایا ۔

فَقَالُوۡۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِىۡ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۲۴﴾

فَقَالُوۡۤا ؛ پھر ثمود نے کہا ۔ اَبَشَرًا مِّنَّا ؛ کیا ہم میں کے ایک آدمی کی اتباع کریں ۔ اس کا کہا مان لیں ۔ اُس کے قدم بہ قدم چلیں ۔ وَاحِدًا ؛ وہ بھی اکیلا ۔ بے یار و مددگار ۔ نَتَّبِعُهٗ ؛ ہم اُس کی پیروی کریں ۔ اس کا کہا مانیں ۔ اِنَّاۤ اِذًا ؛ تب تو ہم ۔ لَفِىۡ ضَلٰلٍ ؛ گمراہی میں ہوں گے ۔ غلطی میں پڑیں گے ۔ وَسُعُرٍ ؛ گرمی سے دماغ خراب ہو جانا ۔ جنون ۔ سودا ۔

ترجمہ :- پھر کہا کیا ایسے شخص کی اتباع کریں جو ہم ہی میں کا ایک آدمی ہے اور وہ بھی تن تنہا ہے ۔ تب تو ہم غلطی اور جنون میں پڑے ہوں گے ۔

ءَاُلۡقِىَ الذِّكۡرُ عَلَيۡهِ مِنۡۢ بَيۡنِنَا بَلۡ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾

ءَاُلۡقِىَ الذِّكۡرُ عَلَيۡهِ ؛ کیا اُتاری گئی یاد دہانی اُس پر ، وحی اُس پر ۔ کلامِ الٰہی اُسی پر نازل ہوا ۔ مِنۡۢ بَيۡنِنَا ؛ ہم

میں سے ۔ ان میں کیا خوبی دھری تھی کیا فضیلت بھری تھی کہ ہم میں سے پیغمبری کے لئے منتخب کیا گیا ۔ بَلْ ھُوَ کَذَّابٌ ؛ نہیں بلکہ وہ جھوٹا ہے ، کذاب ہے ، دروغ گو ہے ۔ اَشِرٌ ؛ شیخی باز ، بڑائی مارتا ، لپاٹیا ۔ ڈینگ مارتا ہے ۔

ترجمہ :- کیا اُسی پر وحی اُتری ہم میں سے ۔ نہیں بلکہ وہ جھوٹا ڈینگ مارتا اِتراتا ہے ۔

سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿٢٦﴾

سَيَعْلَمُوْنَ ؛ عنقریب ان کو معلوم ہوجائے گا ۔ غَدًا ؛ کل پرسوں ہی میں ۔ مَنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ؛ کون ہے جھوٹا ۔ اِترانے والا ۔ ڈینگیا ۔

ترجمہ :- انھیں کل ہی معلوم ہوجائے گا کہ کون تھا جھوٹا شیخی باز (لپاٹیا ، ڈینگیا) ۔

إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾

اِنَّا ؛ بے شک ہم ۔ مُرْسِلُوا النَّاقَةِ ؛ ہم ایک اونٹنی بھیجنے والے ہیں ۔ فِتْنَةً ؛ امتحان ۔ آزمائش ۔ جانچنے کے طور پر کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں ۔ فَارْتَقِبْهُمْ ؛ پھر تم ان کا انتظار کرو کہ وہ کرتے کیا ہیں ۔ وَاصْطَبِرْ ؛ اور صبر کرو ۔

ترجمہ :- ہم امتحان کے طور پر اُن کے پاس ایک ناقہ بھیجنے والے ہیں ۔ تم اُن کو غور سے دیکھتے رہو اور ذرا صبر کرو ۔

وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ ۖ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾

وَنَبِّئْهُمْ ؛ اور انھیں خبر دے دو ، بتادو ، جتادو ۔ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ ؛ کہ پانی تقسیم ہوچکا ، بانٹ دیا گیا ہے ۔ کنوئیں کا پانی بانٹا گیا ہے ، ایک دن لوگ پانی پئیں گے اور ایک دن اُونٹنی ۔ كُلُّ شِرْبٍ ؛ ہر ایک باری ۔ مُّحْتَضَرٌ ؛ حاضر ہوا کرے گا ۔

ترجمہ :- اور انھیں جتادو کہ کنوئیں کا پانی ان کے درمیان تقسیم کیا گیا ہے ۔ ہر ایک اپنی باری پر حاضر ہوا کرے ۔

فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾

فَنَادَوْا ؛ پھر انھوں نے پکارا ۔ صَاحِبَهُمْ ؛ اپنے دوست قدار کو ۔ فَتَعَاطٰى ؛ پھر اُس نے دست درازی کی ۔ پکڑلیا ۔ ہاتھ چلایا ۔ فَعَقَرَ ؛ پھر کونچیں کاٹ دیں ، پیر کاٹ دیئے ۔ اُس اونٹنی کو مار ڈالا ۔

ترجمہ :- پھر (قومِ ثمود نے) اپنے دوست کو بُلایا ۔ پھر اُس نے (اونٹنی کو) پکڑ کر (اس کے) پیر کاٹ دیئے ۔

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾

فَـكَيْفَ كَانَ ؛ پھر کس طرح تھا ۔ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ؛ میرا عذاب اور ڈرانا ۔

ترجمہ :- پھر کیا انجام ہوا میرے عذاب اور ڈرانے کا ۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿۳۱﴾

اِنَّــآ اَرْسَلْـنَا عَلَيْهِمْ ؛ ہم نے ان پر بھیجا ۔ صَيْـحَةً وَّاحِدَةً ؛ ایک زور کی چیخ ، سخت آواز ، زبردست نعرہ ، بلا کی چنگھاڑ ۔ فَـكَانُوْا ؛ پھر وہ ہوگئے ۔ كَهَشِيْمِ الْمُحْتَظِرِ ؛ باڑ لگانے والے کی روندی ہوئی ، کھندلی ہوئی ، پامال باڑ کی طرح ۔ حَضِيْرَهْ ۔ کانٹوں کی باڑ ۔ مُحْتَظِرِ ۔ باڑ لگانے والا ۔

ترجمہ :- ہم نے ان پر اک زور و شور کا عذاب بھیجا ۔ پھر وہ ایسے ہوگئے جیسے باڑ لگانے والے کی روندی ہوئی اور پامال باڑ ۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾

وَلَـقَـدْ يَسَّـرْنَـا الْـقُرْاٰنَ لِلذِّكْرَ ؛ اور ہم نے نصیحت و یاد دہانی کے خیال سے قرآن کو آسان بنادیا ہے ۔ فَهَـلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؛ پھر کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے ۔

ترجمہ :- ہم نے نصیحت کے خیال سے قرآن کو آسان کردیا ۔ پھر کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے ۔

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍ ؛ قومِ لوط نے تکذیب کی ۔ جھٹلایا ۔ نہ مانا ۔ بِالنُّذُرِ ؛ ڈرانے والوں کو ، پیغمبروں کو ۔

ترجمہ :- قومِ لوط نے پیغمبروں کو جھٹلایا اور اُن کی تکذیب کی ۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ نَجَّيْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾

اِنَّــآ اَرْسَلْـنَـا عَلَيْهِمْ حَـاصِبًـا ؛ ہم نے اُن پر بھیجی ہوا پتھر برسانے والی ۔ ہم نے اُن پر پتھروں کا مینہ برسادیا ۔ اِلَّآ اٰلَ لُـوْطٍ ؛ بجز آلِ لوط کے یعنی ان پر پتھر نہیں برسائے ۔ اب رہ گئی اُن کی بیوی وہ مسلمان نہ تھی ۔ اس لئے آلِ لوط میں شریک ہی نہیں (جیسے نوح علیہ السلام کے بیٹے کے لئے اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۔ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ہے) نَجَّيْنٰهُمْ ؛ ہم نے اُن کو نجات دی ۔ بچالیا ۔ بِسَحَرٍ ؛ پچھلے کو ، سحر کے وقت ، کچھ رات رہے ، صبح سویرے ۔

ترجمہ :- ہم نے ان پر پتھر کا مینہ برسادیا بجز آلِ لوط کے کہ ہم نے ان کو سحر کے وقت بچالیا ۔

نِّعۡمَةً مِّنۡ عِنۡدِنَا ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِىۡ مَنۡ شَكَرَ ۝۳۵

نِعْـمَةً مِنْ عِنْدِنَا ؛ انعام واکرام کے طور پر ہماری طرف سے ۔ اپنی جانب سے نعمت وعنایت کرکے اپنے فضل وکرم اور مہربانی سے ۔ کَـذٰلِکَ نَجْزِیْ ؛ ہم اسی طرح سے جزاء ، بدلہ ، صلہ دیا کرتے ہیں ۔ مَـنْ شَـکَرَ ؛ اُس کو جو شکر کرے ، حق مانے ، احسان مانے ، قدر کرے ۔

ترجمہ :- اپنی نعمت اور عنایت سے ہم ایسی ہی جزاء دیا کرتے ہیں اس شخص کو جو شکر گزار رہے ۔

وَلَقَدۡ اَنۡذَرَهُمۡ بَطۡشَتَنَا فَتَمَارَوۡا بِالنُّذُرِ ۝۳۶

وَلَـقَدْ اَنْذَرَهُمْ ؛ لوط ان کو ڈرا چکے تھے ۔ بَـطْشَتَنَا ؛ ہماری پکڑ ، ہماری گرفت ، ہماری عقوبت ، ہماری دار وگیر سے ۔ فَتَمَارَوْا ؛ پھر یہ جھگڑتے رہے ۔جنھیں نکالتے رہے ۔ نہ مانا ۔ بِالنُّذُرِ ؛ ڈرانے کو ۔ سمجھانے کو ۔

ترجمہ :- اور انھوں نے (لوط نے) ان کو ڈرا دیا تھا ہماری گرفت اور عقوبت سے مگر اُن لوگوں نے ڈرانے کو نہ مانا (پیغمبروں سے جھگڑتے رہے) ۔

وَلَقَدۡ رَاوَدُوۡهُ عَنۡ ضَيۡفِهٖ فَطَمَسۡنَاۤ اَعۡيُنَهُمۡ فَذُوۡقُوۡا عَذَابِىۡ وَنُذُرِ ۝۳۷

وَلَـقَـدْ رَاوَدُوْهُ عَـنْ ضَـيْـفِـهٖ ؛ اور ان لوگوں نے لوط کو پھسلانا اور بہکانا چاہا ۔ اُڑالینا چاہا اُن کے مہمان کے متعلق ۔ فَطَمَسْنَاۤ اَعْيُنَهُمْ ؛ پھر ہم نے مٹادیں ان کی آنکھیں ۔ ہم نے ان کی آنکھوں کو پٹ پٹ کردیا ۔ پٹم کردیا ۔ مونده دیں ۔ پھر اُن کے متعلق کہا گیا ۔ فَذُوْقُوْا ؛ پھر چکھو ۔ مزے لو ۔ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ؛ میرے عذاب اور ڈرانے کو ۔ اور ڈرانے کا مزہ چکھو ۔

ترجمہ :- ان لوگوں نے ان کے (لوط کے) پاس سے ان کے مہمانوں کو اُڑالینا چاہا ۔ پھر ہم نے ان کی آنکھیں پٹ کردیں ۔ اب تم میرے عذاب اور ڈرانے کا مزہ چکھو ۔

وَلَقَدۡ صَبَّحَهُمۡ بُكۡرَةً عَذَابٌ مُّسۡتَقِرٌّ ۝۳۸

وَلَـقَدْ صَبَّحَهُمْ بُـكْرَةً ؛ اور صبح سویرے اُن کو آن پہنچا ۔ آ ہی لیا ۔ عَـذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ؛ اٹل عذاب ، عذاب جو ہمیشہ قرار پکڑا ہو ۔ دائمی ، ٹھہرا رہنے والا ۔

ترجمہ :- اور صبح سویرے اُن کے پاس آ پہنچا اٹل عذاب ۔

فَذُوۡقُوۡا عَذَابِىۡ وَنُذُرِ ۝۳۹

فَذُوْقُوْا ؛ پھر مزہ چکھو ۔ عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ؛ میرے عذاب اور ڈرانے سے ۔

ترجمہ :- اب چکھو مزہ میرے عذاب اور ڈرانے کا ۔

ع ۲ ۱۸ ۹ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۝٤٠

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ ؛ ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے ۔ لِلذِّکْرِ ؛ نصیحت اور سوچنے سمجھنے کے خیال سے ۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؛ تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے ۔

ترجمہ :- ہم نے قرآن کو نصیحت لینے کے لئے آسان کر دیا ہے ۔ تو ہے کوئی جو نصیحت لے (سوچے سمجھے) ۔

وَلَقَدْ جَاءَ آلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ۝٤١

وَلَقَدْ جَآءَ ؛ اور آچکا ہے ۔ پہنچ چکے ہیں ۔ اٰلَ فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کے لوگوں کے پاس ۔ متعلقینِ فرعون کے پاس ۔ اَلنُّذُرُ ؛ بہت سے پیغمبر ، بہت سی نصیحتیں ، بہتیرے ڈراوے ۔

ترجمہ :- اور آلِ فرعون کے پاس بہت سے ڈراوے اور پیغمبر آ چکے ۔

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا فَأَخَذْنَاهُمْ أَخْذَ عَزِيزٍ مُقْتَدِرٍ ۝٤٢

كَذَّبُوْا ؛ انھوں نے جھٹلایا ، تکذیب کی ، نہ مانا ۔ بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا ؛ ہماری تمام نشانیوں کو ، آیتوں کو ، معجزوں کو ۔ فَاَخَذْنٰهُمْ ؛ پھر ہم نے ان کو پکڑلیا ، گرفتار کرلیا ۔ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ؛ پکڑنا باعزت وقدرت کا ۔ ہم نے ایسا پکڑا جیسا غالب اور اقتدار والا پکڑتا ہے ۔

ترجمہ :- اُن لوگوں نے ہماری تمام نشانیوں کو جھٹلایا (معجزوں کو نہ مانا ، آیتوں کی تکذیب کی) تو ہم نے ان کو ایسا پکڑلیا جیسا عزت و اقتدار والا پکڑتا ہے ۔

أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَٰئِكُمْ أَمْ لَكُمْ بَرَاءَةٌ فِي الزُّبُرِ ۝٤٣

اَكُفَّارُكُمْ ؛ کیا تم میں کے منکرین ، نہ ماننے والے ۔ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ ؛ بہتر ہیں اُن لوگوں سے جن کا ذکر آ چکا ہے ۔ کیا منکرین خدا پرستوں سے بہتر ہیں ؟ دونوں کے اعمال کا مقابلہ کرو ۔ پھر فیصلہ کرو ۔ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ ؛ کیا تمہارے پاس عذاب سے بَری رہنے کی چٹھی ہے ۔ کیا تمہارے پاس معافی لکھی ہوئی ہے ۔ خلاصی نامہ ہے ۔ اَلزُّبُرُ جمعِ زبور ۔ لکھا ہوا کاغذ ۔ فِي الزُّبُرِ ۔ تحریر میں ۔

ترجمہ :- کیا تم میں کے منکرین اُن سے یعنی خدا پرستوں سے بہتر ہیں ؟ یا تمہارے پاس خلاصی اور معافی کی چٹھی موجود ہے ؟

اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ نَحۡنُ جَمِیۡعٌ مُّنۡتَصِرٌ ﴿۴۴﴾

اَمْ یَقُوْلُوْنَ ؛ یا لوگ یہ کہتے ہیں ۔ نَحْنُ جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ ؛ ہم سب فتح و نصرت حاصل کرنے والے ہیں ۔ ہماری بڑی جماعت ہے ۔ ہمارا گروہ دشمنوں سے انتقام لے سکتا ہے اور اُن کو شکست دیتا ہے ۔

ترجمہ :- یا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم سب فتح و نصرت پانے والے ہیں ۔

سَیُہۡزَمُ الۡجَمۡعُ وَ یُوَلُّوۡنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾

سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ ؛ ذرا صبر کرو ! دو چار دن ٹھیرو ، تم دیکھ لوگے یہ جماعت شکست کھا جائے گی ، ہزیمت اُٹھائے گی ۔
وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ؛ اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گی ۔ فرار پر قرار پکڑے گی ۔

ترجمہ :- عنقریب یہ جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ پھیر کر بھاگے گی ۔

بَلِ السَّاعَۃُ مَوۡعِدُہُمۡ وَ السَّاعَۃُ اَدۡہٰی وَ اَمَرُّ ﴿۴۶﴾

یہ تو دنیا کا انجام تھا ، آخرت میں کیا ہوگا وہ تو بہت عظیم الشان ہے ۔
بَلِ السَّاعَۃُ ؛ بلکہ قیامت کی گھڑی ۔ مَوْعِدُھُمْ ؛ اُن کا وعدہ گاہ ہے اُن کے اصلی وعدے کا وقت ہے ۔ وہاں ہوگا جو حقیقی طور سے ہونے والا ہے ۔ کامل طور سے ہونے والا ہے ۔ وَالسَّاعَۃُ اَدْھٰی ؛ قیامت کیا ہے ایک بڑی آفت ہے ، بُلائے ناگہانی ہے ۔ وَاَمَرُّ ؛ سخت ۔ تلخ ۔ ناگوار ہے ۔ مُرٌّ ۔ کڑوا ۔ مُرٌّ ۔ ایلوہ ۔

ترجمہ :- نہیں بلکہ قیامت اُن کے اصلی وعدے کی جگہ ہے اور قیامت بَلائے ناگہانی اور سخت تلخ (اور ناگوار) چیز ہے ۔

اِنَّ الۡمُجۡرِمِیۡنَ فِیۡ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۴۷﴾

وقف لازم

قیامت میں آخر ہوگا کیا ؟
اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ ؛ بے شک مجرمین ۔ گنہگار ۔ بدکار ۔ فِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ؛ دنیا میں گمراہی میں تھے آخرت میں دہکتے ہوئے انگاروں میں ہوں گے ، دوزخ میں جلتے ہوں گے ، جہنّم میں پڑے ہوں گے ۔

ترجمہ :- بے شک مجرم لوگ گمراہی اور دوزخ میں ہوں گے ۔

یَوۡمَ یُسۡحَبُوۡنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوۡہِہِمۡ ؕ ذُوۡقُوۡا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾

یَوْمَ یُسْحَبُوْنَ ؛ جس دن وہ گھسیٹے جائیں گے ۔ فِی النَّارِ ؛ آگ میں ، دوزخ میں ۔ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ؛ اوندھے منہ ، اپنے منہ کے بَل ۔ ذُوْقُوْا ؛ اُن سے کہا جائے گا اب چکھو مزہ ۔ مَسَّ سَقَرَ ؛ دوزخ میں جانے کا ۔ آگ کے لگنے کا ۔ آتش کے چھونے کا ۔

ترجمہ :- جس دن یہ لوگ اوندھے منہ دوزخ میں گھسیٹے جائیں گے کہ اب چکھو مزہ آگ لگنے کا ۔

اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾

اِنَّا ؛ بے شک ہم ۔ كُلَّ شَیْءٍ ؛ ہر شئے کو ، ہر چیز کو ۔ خَلَقْنٰهُ ؛ ہم نے پیدا کیا ، مخلوق کیا ، بنایا ۔ بِقَدَرٍ ؛ اندازے کے ساتھ ، جو چیز ہے مناسبت سے ہے ، ترتیب سے ہے ، اقتضاء کے موافق ہے ۔

ترجمہ :- ہم نے ہر شئے کو اک اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے ۔

وَمَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾

ہر چیز کا ایک وقت ہے ۔ قیامت کا بھی ایک وقت ہے ۔

وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ ؛ اور ہمارا کام نہیں ہے مگر ایک ہی واقعہ ، ایک ہی کلمہ ، ایک دم کی بات ۔ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ؛ جیسے چشم زدن ، آنکھ کا جھپکنا ۔

ترجمہ :- ہمارا حکم ایک دم کی بات ہے ۔ جیسے چشم زدن ، آنکھ جھپکنا ۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَاۤ اَشْیَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ ؛ اور ہم نے ہلاک کردیا ، برباد کردیا ، نیست و نابود کردیا ۔ اَشْیَاعَكُمْ ؛ تمہارے ہم مذہبوں کو ، تمہارے ہم خیالوں کو ، ہم مشربوں کو ۔ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؛ پھر ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا ۔

ترجمہ :- تمہارے ساتھ والوں کو ہم نے کھپادیا ، نیست و نابود کردیا ۔ کوئی ہے جو نصیحت لے (کچھ سونچے ، سمجھے) ۔

وَكُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْهُ فِی الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾

وَكُلُّ شَیْءٍ فَعَلُوْهُ ؛ اور ہر چیز کہ انھوں نے کی ہے ۔ فِی الزُّبُرِ ؛ ان کے روزنامچے میں لکھا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- جو کچھ کہ انھوں نے کیا ہے (اُن کے) اعمال نامے میں لکھا ہوا ہے ۔

وَكُلُّ صَغِیْرٍ وَّكَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾

وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ ؛ ہر چھوٹا بڑا کام ۔ مُّسْتَطَرٌ ؛ اعمال نامے کے سطروں میں لکھا ہوا ہے ۔ چھوٹے سے چھوٹا کام بھی ضائع نہ ہوگا ۔

ترجمہ :- ہر چھوٹا بڑا کام بھی لکھا ہوا ہے ۔

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ﴿۵۴﴾

اچھا جنتیوں کا کیا حال ہوگا ؟

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ ؛ بے شک خدا سے ڈرنے والے ، تقویٰ اور پرہیز گاری سے گزارنے والے ۔ غضبِ الٰہی سے بچنے والے ۔

فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ ؛ باغوں میں ہوں گے ، نہروں میں ہوں گے ۔ ہمیشہ سرسبزی و شادابی رہے گی ۔

ترجمہ :- بے شک پرہیزگار لوگ جنتوں اور نہروں میں ہوں گے ۔

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۵۵﴾ ع ۳ ۱۵ ۱۰

فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ ؛ سچی عزت کے مقام میں ، اصلی مجلس میں ۔ سب سے بڑی بات یہ ہے عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ؛ ایک مقتدر بادشاہ کے دربار میں ہوں گے ، وہاں خدا کا دیدار ہوگا ، وہ مقربِ دربار ہوں گے ۔

ترجمہ :- بہترین اور راست بازی کی مجلس میں با اقتدار بادشاہ کے دربار میں ہوں گے ۔

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ رحمٰن مدنی ہے اور اس میں (۷۸) آیتیں اور تین رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾

ترجمہ :- نہایت رحم والا ، مہربان ۔ قرآن کی تعلیم دی اور سکھایا ۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ؛ انسان کو پیدا کیا ۔ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ؛ اُسے بات چیت سکھائی ۔ گویائی اور بولنا سکھایا ۔

اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾

ترجمہ :- شمس وقمر گردش کرتے ہیں تو ایک حساب سے ۔

وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ﴿٦﴾

وَالنَّجْمُ ؛ اور بیلیں ، بوٹیاں ۔ وَالشَّجَرُ ؛ اور درخت جن کے تنے ہوتے ہیں ۔ يَسْجُدٰنِ ؛ دونوں خدا کے سامنے سجدہ کرتے ہیں اور اس کے مطیع وفرماں بردار ہیں اور اُس کے آگے عاجز اور سربزمین ہیں ۔

ترجمہ :- اور بیل اور درخت دونوں خدا کے آگے عاجز اور سر بزمین ہیں ۔

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴿٧﴾

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا ؛ اور آسمان کو رفعت بخشی ، بلند کیا ۔ وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ؛ اور رکھا بیالنس اور میزان سب میں ایک نظام ہے ۔ ایک میزان ہے ۔ ہر شئے کا ایک مقام ہے ۔ ہر چیز اپنے مقام پر اچھی ہے ۔

ترجمہ :- اور آسمان کو بلند بنایا اور سب میں توازن (بیالنس) اور میزان قائم رکھا ۔

اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ ﴿٨﴾

اَلَّا تَطْغَوْا ؛ کہ حدود معیّنہ سے کمی زیادتی نہ کرو ۔ فِى الْمِيْزَانِ ؛ بیالنس میں تمام چیزوں کے حدود مقرر کئے ہیں ، ان میں تناسب رکھا ہے ۔ ہر شئے کے لئے ایک مقدار معیّن کی ہے ۔ گویا ایک ترازو دے رکھی ہے کہ کمی زیادتی نہ کریں ۔

ترجمہ :- حد سے تجاوز نہ کریں میزان میں ۔

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ﴿٩﴾

وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ ؛ اور وزن کو برقرار رکھو ۔ قائم رکھو ۔ سیدھی ترازو تولو ۔ بِالْقِسْطِ ؛ انصاف کے ساتھ ۔ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ؛ اور میزان میں نقصان نہ کرو ۔ جہاں کمی میں نقصان ہے وہاں زیادتی میں بھی نقصان ہے ۔ پارہ کی حرارت ساڑھے اُٹھانوے ۲/۱ ۹۸ پر رہنی چاہیئے ۔ کمی میں بھی نقصان ہے اور زیادتی میں بھی ۔ اعتدال عدل ہے ۔ بے اعتدالی ظلم ہے ۔

ترجمہ :- اور انصاف کے ساتھ وزن قائم رکھو ۔ میزانِ اعتدال میں نقصان نہ کرو ۔

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا ؛ اور زمین کو رکھا ۔ لِلْاَنَامِ ؛ خلق کے واسطے ۔

ترجمہ :- اور زمین کو خلق کے واسطے رکھا ہے (بچھایا ہے) ۔

فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾

فِيْهَا فَاكِهَةٌ ؛ اس میں میوے ہیں ، پھل ہیں ۔ وَالنَّخْلُ ؛ اور کھجور کے درخت ہیں ۔ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ؛ جن پر غلاف چڑھے ہوتے ہیں ۔ ہر ایک پھل اور ہر ایک پھول نکلتا ہے تو ابتداءً غلاف ہی میں رہتا ہے ۔

ترجمہ :- اس میں میوے ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جن پر غلاف ہیں ۔

وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ﴿۱۲﴾

وَالْحَبُّ ؛ اور اناج ، غلّہ ، دانے ۔ ذُو الْعَصْفِ ؛ جو بھوسی کے خول میں رہتے ہیں ۔ وَالرَّيْحَانُ ؛ خوشبودار پھول ۔

ترجمہ :- اور اناج جو بھوسی کے خول میں رہتے ہیں اور خوشبودار پھول ۔

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار ہر ورقے دفترے زِ معرفت کردگار
ہر جا تیری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے حیران ہوں دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾

فَبِاَيِّ ؛ پھر کس ۔ اٰلَآءِ ؛ جمع اَلٰی وَال ۔ وَاَلْوٌ ۔ نعمت ۔ قوت ۔ تکبّر ۔ قدرت ۔ رَبِّكُمَا ؛ اے جن و انس تمہارے رب کی ۔ تُكَذِّبٰنِ ؛ تم تکذیب کروگے ۔ جھٹلاؤگے ۔ اٰلَآءِ کو تمام تفسیر میں نعمت کے معنی میں لیا ہے مگر مجھے آثارِ قدرت ، عظمت کے معنی مناسب معلوم ہوتے ہیں کیونکہ آگے چل کر بعض جگہ نعمت کے معنی لینے میں بڑی تاویل کرنا پڑتا ہے ۔

ترجمہ :- پھر تم (اے جن و انس) اپنے خدا کے کن آثارِ قدرت و عظمت سے انکار کرسکتے ہو ۔ اُسے جھٹلا سکتے ہو ؟

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ؛ انسان کو پیدا کیا ۔ مِنْ صَلْصَالٍ ؛ بجنے والی ، کھنکھناتی مٹی سے ۔ كَالْفَخَّارِ ؛ جو سفال اور ٹھیکری ۔ پپڑی اور پکی ہوئی مٹی کے مانند ہے ۔

ترجمہ :- انسان کو اللہ نے کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا جو پکائے ہوئے برتن کی طرح پکی ہے (گھل جانے والی نہیں) ۔

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾

وَخَلَقَ الْجَآنَّ ؛ اور جنوں کو پیدا کیا ۔ جَانٌّ اور جِنٌّ ؛ انس کے مقابل ایک مخلوق ہے اور اس کا واحد جِنِّیٌّ ہے ۔

مِنْ مَّارِجٍ ؛ لُو سے، شعلہ سے، خالص ۔ مِنْ نَارٍ ؛ آگ سے ۔

ترجمہ :- اور جنوں کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا ۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۶

ترجمہ :- پھر تم (اے جن وانس!) خدا کی کس عظمت وقوت کی تکذیب کرتے ہو ۔

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝۱۷

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ ؛ وہ رب ہے آفتاب کے نکلنے کے دو مختلف مقاموں کا ۔ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ؛ اور وہ رب ہے آفتاب کے غروب ہونے کے دو مختلف مقاموں کا ۔ آفتاب ہمیشہ خطِ استواء پر نہیں رہتا ۔ کبھی شمال کی طرف مائل ہوتا ہے اور کبھی جنوب کی طرف ۔ یہ میلانِ شمس ساڑھے تیرہ درجے ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- وہ رب ہے آفتاب کے دونوں نکلنے کے مقام اور ڈوبنے کے مقام کا ۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۱۸

آفتاب کہیں سے نکلے اور کہیں ڈوبے ۔ اللہ کے دستِ زبردست سے نکل نہیں سکتا ۔ لہذا تم بتاؤ کہ ۔

ترجمہ :- پھر تم خدا کی کس طاقت سے انکار کرتے ہو ۔

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝۱۹

مَرَجَ ؛ ملایا ۔ اَلْبَحْرَيْنِ ؛ دو دریاؤں کو ۔ يَلْتَقِيٰنِ ؛ کہ آپس میں ملتے ہیں میٹھے پانی کے حصے کو کھارے پانی کے حصے سے قریب قریب رکھا ۔

ترجمہ :- دو سمندروں کو پاس پاس پیدا کیا ۔

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝۲۰

بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ ؛ اس میٹھے اور کھارے پانی کے درمیان قدرت کا ایک پردہ ہے ۔ لَا يَبْغِيٰنِ ؛ کہ ایک دوسرے کی طرف نہیں بڑھ سکتے ۔

ترجمہ :- ان دونوں کے درمیان ایک حائل ہے کہ کوئی کسی کی طرف نہیں بڑھ سکتا ۔

صاحبو ! لوگ سمجھتے ہیں کہ سمندر ساکن ہے ۔ نہیں اس میں ندیاں بھی بہتی ہیں ۔ اس میں بعض حصّہ گرم ہے اور بعض ٹھنڈا ۔ بعض حصّہ کھارا ہے اور بعض حصّہ میٹھا ۔ یہ خدا کی قدرت ہے ۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۱﴾

ترجمہ :- پھر تم خدا کے کس کس کرشمۂ قدرت سے انکار کروگے ۔

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾

يَخْرُجُ مِنْهُمَا ؛ اُن میٹھے اور کھارے سمندروں سے نکلتے ہیں ۔ اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ؛ موتی بھی ، مونگے بھی ۔

ترجمہ :- ان سے موتی بھی نکلتے ہیں اور مونگے بھی ۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۳﴾

ترجمہ :- پھر تم خدا کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت سے انکار کروگے ۔

وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ النصف

وَلَــهُ ؛ اور اُس کے ہیں ۔ اُسی کے اختیار میں ہیں ۔ الْجَوَارِ ۔ الجَوَارِیْ ۔ جمع جَـارِیَـةٌ ۔ جاری رہنے والی کشتیاں اور جہاز ۔ المُنْشَئٰتُ ؛ اونچے کھڑے ۔ فِی الْبَحْرِ ؛ سمندر میں ۔ کَالْاَعْـلَامِ ؛ مثل پہاڑوں کے ۔ اَعْـلَام جمع عَلَمْ ۔ پہاڑ ۔

ترجمہ :- اُسی کے ہیں جہاز پہاڑوں کی طرح سمندر میں کھڑے ۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿۲۵﴾ ع ۱ / ۱۱

ترجمہ :- پھر تم خدا کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت سے انکار کروگے ۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا ؛ جتنے لوگ زمین پر ہیں ۔ فَانٍ ؛ فنا ہونے والے ہیں ۔ پیدا ہونے سے پہلے عدم تھا ۔ بعد بھی عدم ہوگا ۔ حضرتِ انسان دو عدم کے درمیان ہیں ۔

ترجمہ :- روئے زمین پر جتنے ہیں فانی ہیں ۔

وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾

وَيَبْقٰى ؛ اور رہ جائے گی ۔ وَجْهُ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کی ذات ۔ وَجْهُ کے معنی ہیں چہرہ ۔ جز بول کر کُل مُراد لیا گیا ہے یعنی وجــہ کہہ کر ذات مُراد لی گئی ہے ۔ انسان کی سب سے بڑی پہچان چہرے سے ہے ۔ انسان کے جسم میں سب سے اہم چہرہ ہے ۔ خدا کی ذات بالذات ہے ۔ نا قابلِ تغیر ہے ۔ جس کا وجود بالذات ہو وہ معدوم نہیں ہوتا ورنہ انقلاب ماہیت لازم آئے گا ۔ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ؛ بزرگی اور جلال والا ۔ انعام و اکرام والا ۔

ترجمہ :- اور تمہارے پروردگار کی ذات باقی رہنے والی ہے جو جلال اور اِکرام والی ہے ۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے پروردگار کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت سے انکار کرو گے ۔

يَسْئَلُهٗ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِىْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾

يَسْئَلُهٗ ؛ اس سے سوال کرتے ہیں ، مانگتے ہیں ۔ اس کے سامنے دامن پسارتے ہیں ۔ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ جو آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ فرشتے ہوں یا انسان وحیوان سب اُس کے سامنے دستِ سوال بڑھاتے ہیں ۔ كُلَّ يَوْمٍ ؛ ہر روز ، ہر وقت ، ہر زمانہ ۔ هُوَ فِىْ شَاْنٍ ؛ وہ ایک رنگ میں ہے ایک حال میں ہے ، مصرعہ ۔ ''تو ہر رنگ میں رہ کے سب سے جُدا ہے'' ۔ دیکھو حفص کی قراءت میں شَأْن کا ہمزہ باقی ہے الف سے نہیں بدلا ۔

ترجمہ :- اسی سے سوال کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں وہ ہر وقت نئی شان میں جلوہ گر ہے ۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت سے انکار کرو گے ۔

سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾

سَنَفْرُغُ لَكُمْ ؛ ہم تم کو پیدا کرنے سے فارغ ہو کر تمہارا حساب کتاب لیں گے ۔ اب ہم تمہاری طرف ہمہ تن متوجہ ہو جائیں گے ۔ کلیتًا ملتفت ہوں گے ۔ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ؛ اے جن و انس ، مومن و کافر ۔ یعنی تمام مکلّف ہیں اور انہیں پر عذاب و ثواب ہے ۔ اے مکلّف شرعی ! جن پر اعمال کی جوابدہی کا بار پڑا ہے ۔ املاء قرآنی میں یہاں اَيُّهَ میں الف نہیں یعنی اس طرح

اَیُّھَا نہیں ہے ۔ ثَقَلٌ ۔ بوجھل ۔ ثِقْلٌ ۔ بوجھ ۔ بوجھل سے مُراد مکلفِ شرعی ہے ۔ اعمال کی ذِمّہ داری ہے ۔

ترجمہ :- اب ہم تمہاری طرف پوری پوری طرح متوجہ ہوتے ہیں ۔ اے مکلّف جن وانس !

فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت سے انکار کروگے ۔

صاحبو ! اللہ تعالیٰ تو ہر آن ، ہر لحظہ اپنی مخلوق کا علم رکھتا ہے لہٰذا سَنَفْرُغُ کے معنی یہ ہیں کہ اب جزا وسزا کا وقت آ گیا ہے ۔ اب کسی قسم کی مہلت نہیں دی جائے گی ۔

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾

یٰـمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ؛ اے گروہِ جن وانس ! ۔ مَعْشَر ۔ مل جل کر رہنے والے ۔ ہم معاشرہ ۔ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ ؛ اگر تم سے ہوسکے ۔ اَنْ تَـنْفُذُوْا ؛ کہ نکل جاؤ ۔ بھاگ جاؤ ۔ باہر ہوجاؤ ۔ مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰـوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین کے حدود سے ، ان کے کناروں سے ۔ فَـانْـفُذُوْا ؛ تو اچھا نکل بھاگو ۔ لَا تَـنْـفُـذُوْنَ ؛ تم بھاگ نہ سکوگے ۔ نکل نہ جاسکوگے ۔ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ؛ بغیر زور وقوت کے ۔ مگر تم میں ایسا زور کہاں ؟ پھر نکل بھاگنا بھی کہاں ؟

یہی آسماں ہے یہی ہے زمیں   تو تم بھاگ کر پھر کدھر جاؤ گے

ترجمہ :- اے گروہِ جن وانس ! اگر تم سے ہوسکے کہ آسمانوں اور زمین کے حدود سے نکل جاؤ تو اچھا ، نکل جاؤ ۔ مگر تم میں ایسا زور وقوت کہاں ؟

فَبِاَیِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کے کِن کِن کرشمہ ہائے قدرت سے انکار کروگے ۔

اے اہلِ علم ذرا غور کرکے فرمایئے کہ یہاں آلاءِ کے معنی عظمت وقوت کے مناسب ہیں یا نعمت کے ؟

یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾

یُرْسَلُ عَلَیْـکُمَا ؛ تمہارے اوپر چھوڑا جائے گا ۔ بھیجا جائے گا ۔ ڈالا جائے گا ۔ تم جاتے کہاں ؟ شُـوَاظٌ مِّنْ نَارٍ ؛ آگ کا شعلہ ۔ وَنُـحَاسٌ ؛ اور دھواں ۔ نحاس کے معنی تانبے کے بھی ہیں مگر یہاں وہ مُراد نہیں ۔ فَـلَا تَـنْتَصِرَانِ ؛ تو تم کو

کامیابی نہ ہوگی ۔تم اس کو دفع نہ کرسکوگے ۔تم کوکسی قسم کی نصرت نہ ملے گی ۔

ترجمہ :- (اگرتم ایسی ہی بدکاری میں پڑے رہےتو) تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں بھیجا جائے گا ۔ اورتم اس کے دفع میں کامیاب نہ ہوگے (اس کے مقابل تم کونصرت نہ ہوگی) ۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۶

ترجمہ :- پھرتم اپنے رب کے رَکن رَکن کرشمہ ہائے قدرت کی تکذیب کروگے ۔

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَاۗءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝۳۷

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ ؛ پھر جب آسمان پھٹ جائے گا اور فیصلہ کا دن آجائے گا ۔ فَـكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ؛تو اس کی رنگت ایسی لال ہوجائے گی جیسے تیل یا سرخ رنگ کی نَری ۔ چمڑا دوقسم کا ہوتا ہے ۔مَیسی ۔ زرد رنگ ،نَری ۔سرخ رنگ ۔

ترجمہ :- جب آسمان پھٹ جائے گا تو اس کا رنگ گلاب کی طرح سرخ نَری کا سا ہوجائے گا ۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۳۸

ترجمہ :- پھرتم اپنے رب کے رَکن رَکن کرشمہ ہائے قدرت کی تکذیب کروگے ۔

فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَاۗنٌّ ۝۳۹

فَيَوْمَئِذٍ ؛ پھراُس دن ۔ چونکہ خدا کوسب کچھ معلوم ہے لہذا ۔ لَا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِهٖٓ ؛ اس کے گناہ کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا ۔ اِنْـسٌ وَّلَا جَـآنٌّ ؛ آدمی نہ جن وانس سے یہ کہا جائے گا کہ تم نے یہ کیا کِیا ہے اوراس کی یہ سزا ہے ، خدا کو پوچھنے کی ضرورت کیا ہے وہ ۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَة ۔ ہے ۔

ترجمہ :- پھر اس دن (یعنی بروزِ قیامت) انس وجن سے ان کے گناہ کے متعلق (معلوم کرنے کے لئے) پوچھا نہ جائے گا ۔

فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۴۰

ترجمہ :- پھرتم اپنے رب کے رَکن رَکن کرشمہ ہائے قدرت کی تکذیب کروگے ۔

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۝۴۱

یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ ؛ مجرمین پہچان لئے جائیں گے، معلوم ہوجائیں گے، ان کی معرفت ہوجائے گی ۔ بِسِیْمٰھُمْ ؛ اُن کے علامات سے، اُن کے حُلیہ سے قیافہ اور چہرہ سے، ان کی صورت وشکل سے ۔ فَیُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِیْ وَالْاَقْدَامِ ؛ نواصی جمع ناصیہ ۔ موئے پیشانی ۔ جٹو ۔ اُن کے سر کے بال پکڑے اور اُن کے پاؤں گھسیٹے اور پھینکے جائیں گے ۔ ان کو کشاں کشاں جہنّم کی طرف لے جائیں گے ۔

ترجمہ :- گنہگار اپنے چہروں ہی سے معلوم ہوجائیں گے اُن کے سر کے بال اور پیر پکڑ کر گھسیٹے لے جائیں گے ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۴۲

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کے رَکن رَکن کرشمہ ہائے قدرت کی تکذیب کروگے ۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۴۳ وقف لازم

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ ؛ یہی وہ دوزخ ہے ۔ اَلَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ؛ مجرمین جس کی تکذیب کرتے تھے، مانتے نہ تھے ۔

ترجمہ :- یہی وہ جہنّم ہے جس کو مجرم جھٹلاتے تھے ۔

یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ۴۴

یَطُوْفُوْنَ ؛ پھرتے ہیں ۔ گھومتے ہیں ۔ آمد وشد کرتے ہیں ۔ مارے مارے پھرتے ہیں ۔ بیقراری میں چوطرف دوڑے دوڑے پھرتے ہیں ۔ بَیْنَهَا ؛ درمیان آتشِ دوزخ کے ۔ وَبَیْنَ حَمِیْمٍ ؛ اور درمیان گرم پانی کے ۔ اٰنٍ ؛ کھولتا ہوا ۔

ترجمہ :- (بیقراری میں) مارے مارے پھریں گے ۔ آتشِ دوزخ اور گرم کھولتے پانی کے درمیان ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۴۵ ع ۲ ۱۲

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کے رَکن رَکن کرشمہ ہائے قدرت کی تکذیب کروگے ۔

میں پھر آپ صاحبوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہاں اٰلآءِ کے معنی نعمت کے نہیں بلکہ عظمت وقدرت کے معنی مناسب ہیں ۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۴۶

وَلِمَنْ خَافَ ؛ اور اس کے لئے جو ڈرے ۔ مَقَامَ رَبِّهٖ ؛ اپنے پروردگار کے دربار سے ۔ دربارِ الٰہی سے، خدا کے سامنے کھڑے رہنے سے ۔ جَنَّتٰنِ ؛ دو جنتیں ہیں ۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک میں چاندی کے برتن ہیں ۔ اور ایک میں سونے کے ۔ دو قسم کے باغ ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو دربارِ الٰہی میں حاضر ہونے سے ڈرے اُس کے لئے دو قسم کے باغ ہوں گے ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۷﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے ۔

ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿۴۸﴾

وہ دونوں باغ بکثرت شاخ والے ہیں ۔ فَنٌّ ۔ واحد ہے ۔ ڈالی ۔ ٹہنی ، شاخ ۔

ترجمہ :- ان دونوں باغوں میں بکثرت ٹہنیاں ہوں گی ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾

ترجمہ :- تو اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت سے انکار کرو گے ۔

فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿۵۰﴾

ترجمہ :- ان دونوں (باغوں) میں دو چشمے ہیں کہ بہے جا رہے ہیں (ان میں دو چشمے بہتے ہیں) ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾

ترجمہ :- پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ۔

فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾

فِیْهِمَا ؛ اور ان دو باغوں میں ۔ مِنْ کُلِّ فَاکِھَةٍ ؛ ہر میوہ کے ۔ زَوْجٰنِ ؛ دو قسمیں ہیں ۔

صاحبو! مِنْ کُلِّ فَاکِھَةٍ ؛ ہر قسم کا میوہ ۔ اس میں آم ۔ شریفہ ، ہر قسم کے میوے داخل ہیں ۔

ترجمہ :- ان دونوں میں ہر ایک میوہ مختلف قسم کا ہوگا ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو نہ مانو گے جھٹلاؤ گے ۔

مُتَّكِـِٔيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾

مُتَّــــكِـئِيْنَ ؛ وہ تکیہ کئے ہوئے ہوں گے ۔تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ۔ عَـلٰی فُرُشٍ ؛ ایسے بچھونوں پر ۔فرشوں پر ۔
بَطَائِنُهَا ؛ جس کے استر ۔مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؛ تافتہ کے ہوں گے ۔ دبیز ریشم کے ہوں گے ۔ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ ؛ اور ان باغوں کے
میوے ۔ دَانٍ ؛نزدیک ہوں گے ۔ جھکے ہوئے ہوں گے کہ بسہولت توڑے جاسکیں گے ۔

ترجمہ :- (جنتی) ایسے فرش پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے اور ان باغوں کے میوے
جھکے ہوئے اور نزدیک ہوں گے ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کس کس نعمت کی تکذیب کروگے ۔

فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۚ ﴿۵۶﴾

فِيْهِنَّ ؛ ان باغوں کے محلّوں میں ۔قٰصِــــرٰتُ الطَّـرْفِ ؛ ایسی حوریں ہوں گی جو اپنی نگاہوں کو روکنے والی ہیں ۔
وہ غیرمرد کو نہ دیکھیں گی ، ہمیشہ نیچی نگاہ رکھیں گی ۔ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ ؛ ان سے قربت نہیں کی ، ان کو چھوا تک نہیں ۔ ان پر کسی قسم کا
تصرف نہیں کیا ۔ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ؛ جنتیوں سے پہلے نہ کسی آدمی نے نہ کسی جن نے ۔
دیکھو ! آنکھیں نیچی رکھنا عورت کی تعریف ہے ، غیر مَردوں کے ساتھ بے محابا گفتگو کرنا عورت کی شان کے
خلاف ہے ایک مقدس شہر میں شریف زادیوں کو فٹ بال کھیلتے بھی دیکھا ۔ یہ سب نتیجہ ہے بے پردگی کا ۔

ترجمہ :- (جنت کے) ان (محلوں) میں نگاہیں نیچی کی ہوئی حوریں ہوں گی کہ ان سے پہلے نہ کسی آدمی نے
نہ کسی جِن نے ان سے قربت کی ہو ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتوں کی تکذیب کروگے ۔

كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۚ ﴿۵۸﴾

كَــاَنَّهُنَّ ؛ گویا کہ وہ حوریں ۔ اَلْيَـاقُـوْتُ وَالْمَرْجَـانُ ؛ یاقوت اور مرجان کی بنی ہوئی ہیں ۔یعنی سرخ و سپید ہونگی
خون کی سرخی ان کے رخسار سے نمایاں ہوں گی ۔

ترجمہ :- گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝۵۹

ترجمہ :- پھر تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے ۔

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝۶۰

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ ؛ کیا نیکی کا بدلہ ۔ اِلَّا الْاِحْسَانُ ؛ احسان کے سوا کچھ اور ہوسکتا ہے ۔ جیسا کام ویسا انعام ۔ اطاعت کا بدلہ عنایت ۔

ترجمہ :- کیا نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ اور ہوسکتا ہے ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝۶۱

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتوں سے انکار کروگے ۔

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ۝۶۲

وَمِنْ دُوْنِهِمَا ؛ اور ان کے سوا ، ان کے علاوہ ۔ جَنَّتٰنِ ؛ اور مختلف قسم کے باغ ہوں گے ۔

ترجمہ :- ان دو کے سوائے اور دوقسم کے باغ ہوں گے ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝۶۳

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کِس کِس نعمت سے انکار کروگے ۔

مُدْهَآمَّتٰنِ ۝۶۴

مُدْهَآمَّتٰنِ ؛ وہ دو باغ بالکل تروتازہ گہرے سبز ہوں گے ۔

ترجمہ :- دو گہرے سبز ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝۶۵

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتوں کی تکذیب کرو گے ۔

فِيهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾

فِيْهِمَا ؛ ان دونوں باغوں میں ۔ عَيْنٰنِ ؛ دو چشمے ہوں گے ۔ نَضَّاخَتٰنِ ؛ اُبلتے ۔ جوش مارتے ۔

ترجمہ :- ان میں دو اُبلتے چشمے ہوں گے ۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے پروردگار کی کِس کِس نعمت وقوت سے انکار کرو گے ۔

فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ ؛ ان میں ہر قسم کے میوے ہوں گے ۔ وَنَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ؛ خصوصاً کھجور اور انار ۔ مدینہ شریف میں جیسی اچھی کھجوریں اور انار ہوتے ہیں دنیا بھر میں کہیں نہیں ہوتے ۔ نخل کھجور کے درخت کو کہتے ہیں اور کھجور کے معنٰی میں بھی آ جاتا ہے ۔

ترجمہ :- ان میں میوہ ہے اور کھجور اور انار بھی ۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتوں سے انکار کرو گے ۔

فِيهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾

فِيْهِنَّ ؛ ان محلوں میں ، گو محلوں کا ذکر پہلے نہیں آیا مگر باغ اور خوبصورت عورتوں کا ذکر آیا ہے تو استلزام کے طور پر محل مُراد لئے جاتے ہیں ۔ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ؛ خوب سیرت اور خوب صورت عورتیں ۔

ترجمہ :- ان میں خوب سیرت اور خوب صورت عورتیں ہوں گی ۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾

ترجمہ :- تم اپنے پروردگار کی کِس کِس نعمت کو جھٹلاؤ گے ۔

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾

اورخوب سیرت اور خوب صورت عورتیں ہوں گی ؟ حُوْرٌ ؛ حوریں ہوں گی ۔ اُردو میں حور کا لفظ واحد کے طور پر مستعمل ہے حالانکہ وہ حَوراءُ کی جمع ہے ۔ جس کی آنکھ کی پتلی سیاہ ہو ۔ مَقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ؛ خیموں میں رہتی ہیں ۔ خِیَام ۔ جمع خیمہ ۔ ڈیرہ ۔ وہ حوریں ڈیروں میں رہیں گی باغوں میں پھریں گی ۔

ترجمہ :- وہ حوران بہشتی ہیں خیموں میں محفوظ ہیں ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کِس کِس نعمت سے انکار کروگے ۔

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾

ترجمہ :- ان سے پہلے حوروں کو نہ کسی آدمی نے ہاتھ لگایا اور نہ جن نے ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کِس کِس نعمت کی تکذیب کروگے ۔

مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّ عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾

مُتَّـكِئِیْنَ ؛ وہ تکیہ کئے بیٹھے ہوں گے ۔ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ ؛ سبز چاندنیوں پر قالینوں پر ۔ رَفْرَف ۔ گدّی ۔ تکیہ ۔ چاندنی ۔ قالین ۔ وَعَبْقَرِیٍّ ؛ اور نادر ، نفیس عمدہ بچھونے ۔ حِسَانْ ۔ اچھے ۔

ترجمہ :- (جنتی لوگ) سبز قالینوں اور نادر اور اچھے بچھونوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ۔

اس زمانہ میں تو صوفے ہیں جن پر ٹیکہ دے بیٹھتے ہیں ۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی کِن کِن نعمتوں کی تکذیب کروگے ۔

ع ۳ / ۳۳ / ۱۳ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾

تَبٰـرَکَ اسْمُ رَبِّکَ ؛ اے پیغمبر ! تمہارے رب کا نام بڑی برکت والا ہے ۔ ذِی الْجَـلَالِ وَالْاِکْرَامِ ؛ جلال والا بھی ہے، اور انعام و اکرام کرنے والا بھی وہی ہے ۔ اس میں عظمت بھی ہے اور احسان بھی ۔

ترجمہ :- مبارک ہے تمہارے پروردگار کا نام جو جلال اور انعام اکرام والا ہے ۔

صاحبو ! جنت میں جنتی چیزیں ہیں ۔ نہ چشم دیدہ ہیں نہ گوش شنیدہ ، نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سُنا ۔ عالم بدل گیا ہے تو سب چیزیں بدل گئی ہیں ۔ تاہم ایک قسم کی مناسبت اور مشابہت ضرور ہے ۔ علم کو پانی اور دریا سے مشابہت ہے ۔ معلومات کو میوے اور ثمروں سے ۔ دنیا میں جتنے نیک کام کئے ہیں ، مختلف صورتوں میں نظر آئیں گے ۔ اعمالِ صالحہ نیک کام مثالی صورت لیں گے ۔ جو دل چاہے گا ملے گا ۔ کس چیز کی کمی ہے مولیٰ تیری گلی میں ۔ جو طالب پروردگار ہوگا اس کو دیدار ہوگا اس کے سامنے سب بیکار ہوگا ۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا لَذَّۃَ النَّظْرِ اِلٰی وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ ۔

سُوْرَۃُ الْوَاقِعَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰیَۃً وَّثَلٰثُ رُکُوْعَاتٍ

سورۃ الواقعہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں چھیانوے (۹۶) آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝۱

ترجمہ :- جب وہ (موعودہ) واقعہ واقع ہوجائے گا (جب قیامت ہوجائے گی) ۔

لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝۲ وقف لازم

لَیْسَ لِوَقْعَتِھَا ؛ نہیں ہے اس کے واقع ہونے میں ۔ کَاذِبَـۃٌ ؛ کوئی نفس جھوٹ کہنے والا ۔

ترجمہ :- اس واقعہ کے ہونے میں کوئی خلاف نہیں ، جھوٹ نہیں ۔

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝۳

خَـافِضَـۃٌ ؛ اُتارتی ہے ، پست کرتی ہے ، ذلیل وخوار کرتی ہے یعنی بُروں کی جماعت کو ۔ رَّافِعَۃٌ ؛ اچھوں کی جماعت کو اُٹھانے والی ہے ، بلند کرنے والی ہے ، رفعت عطا کرنے والی ہے ۔

ترجمہ :- (وہ واقعہ) بعض کو پست کرتا ہے اور بعض کو سر بلند ۔

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ ؛ جب زمین کپکپا دی جائے گی ، ہلادی جائے گی ۔ بھونچال ہوجائے گا ۔ زلزلہ پڑجائے گا ۔ رَجًّا ؛ خوب زلزلہ ۔

ترجمہ :- جب زمین کو خوب زلزلہ آ جائے گا ۔

وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾

وَبُسَّتِ الْجِبَالُ ؛ اور پہاڑ پارہ پارہ ، ریزہ ریزہ ، چورا چورا کئے جائیں گے ۔ بَسًّا ؛خوب ریزہ ریزہ کیا جانا ۔

ترجمہ :- اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ ہوجائیں گے ۔

فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿۶﴾

فَكَانَتْ هَبَآءً ؛ پھر ہوجائیں گے ذرّے ۔ گرد وغبار ۔ مُّنْۢبَثًّا ؛ پراگندہ ، پریشان ۔

ترجمہ :- پھر (اِن پہاڑوں کے) ذرّے اُڑ رہے ہوں گے ۔

وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾

ترجمہ :- اورتم لوگوں کی تین قسمیں ہوں گی ۔

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؕ﴿۸﴾

فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؛ پھر داہنی جانب والے ۔ سیدھی طرف کے لوگ ۔ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ؛ سیدھی طرف کے لوگوں کا کیا کہنا ۔

ترجمہ :- پھر سیدھی جانب والے ۔ کیا کہنا ہے سیدھی جانب والوں کا !

وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ؕ﴿۹﴾

وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ؛ اور بائیں جانب والے ۔ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ؛کس قدر بُرے ہیں بائیں جانب والے ، بائیں ہاتھ کی طرف کے لوگ ۔

ترجمہ :- اور بائیں جانب والے ۔ کیا بُرے ہیں (کیا بدحال ہیں) یہ بائیں جانب کے لوگ ۔

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ⑩

وَالسّٰبِقُوْنَ ؛ اور جو اعلیٰ مرتبہ والے ہیں دوسروں سے سابق ہیں ۔ السّٰبِقُوْنَ ؛ وہ تو سابق ہی ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو اعلیٰ مرتبہ والے ہیں وہ تو اعلیٰ مرتبہ والے ہی ہیں ۔

اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ⑪

ترجمہ :- وہ (خدا کے) مقرب ہیں (درباری ہیں) ۔

فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ⑫

ترجمہ :-نعمت کے باغوں میں ہوں گے (بڑے آرام و آسائش میں ہوں گے) ۔

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ⑬

ایک گروہ اگلے لوگوں میں سے ہوگا ، سابقین میں سے ہوگا ۔

ترجمہ :- ایک بڑا گروہ اگلے لوگوں میں کا ہوگا ۔

وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ⑭

ترجمہ :- اور تھوڑے اور چند لوگ پچھلوں میں سے ہوں گے ۔

عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ⑮

عَلٰی سُرُرٍ ؛ تختوں پر ہوں گے ۔ وَضَنَ ـ یَضِنُ ـ وَضْنًا ـ بعض چیز کو بعض چیز پر موڑنا ۔ مَوْضُوْنٌ ـ وَضِیْنٌ ـ سنہری پٹیاں اور تار لگایا ہوا اور جواہر سے مرصع کیا ہوا ۔

ترجمہ :- زرین و مرصع تختیوں پر (بیٹھے ہوں گے)

مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ⑯

مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا ؛ اس پر تکیہ لگائے ہوئے ۔ مُتَقٰبِلِیْنَ ؛ ایک دوسرے کے سامنے ۔

ترجمہ :- ایک دوسرے کے سامنے اُن پر تکیہ لگائے ہوئے ۔

يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ﴿١٧﴾

یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ ؛ ان پر پھریں گے، آمد و شد کریں گے ۔ وِلْدَانٌ ؛ بچے ۔ مُخَلَّدُوْنَ ؛ ہمیشہ رہنے والے، نہ مرنے والے ۔

ترجمہ :- بہشتی لڑکے یعنی غلمان ہمیشہ (شربت وغیرہ لے کر) جنتیوں کے پاس پھرتے رہیں گے ۔

بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِّن مَّعِينٍ ﴿١٨﴾

بِاَکْوَابٍ ؛ پیالوں کے ساتھ ۔ آبخوروں کے ساتھ جمع کُوْب ۔ کپ ۔ پیالہ ۔ وَاَبَارِیْقَ ؛ اور صراحیوں کے ساتھ جمع اِبْرِیْقٌ ۔ صراحی ۔ آفتابہ ۔ لوٹا ۔ وَکَاْسٍ ؛ اور جام ۔ مِنْ مَّعِیْنٍ ؛ صاف پانی اور شراب کے ۔

ترجمہ :- (غلمان ہاتھوں میں) آبخورے اور آفتابے اور جام، صاف پانی اور شراب کے لے کر پھرتے ہوں گے ۔

لَّا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنزِفُونَ ﴿١٩﴾

لَا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا ؛ وہ دنیوی شراب نہ ہوگی نہ اس کے پینے میں سر میں درد ہوگا ۔ صُداع ۔ دردِ سر ۔ وَلَا یُنْزِفُوْنَ ؛ اور نہ دنیوی شرابیوں کی طرح بیہودہ بکیں گے ۔ نہ ان کی عقل میں فتور آئے گا ۔

ترجمہ :- نہ ان کو دردِ سر ہوگا نہ وہ بیہودہ بکیں گے ۔

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ﴿٢٠﴾

وَفَاکِهَةٍ ؛ اور ہر قسم کے میوے ۔ پھل ۔ مِمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ؛ کہ چن پسند کریں ۔

ترجمہ :- غلمان پھلوں کی رکابیاں لے کر پھرتے ہوں گے جن سے وہ چُن لیں ۔

وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢١﴾

وَلَحْمِ طَیْرٍ ؛ اور پرندوں کا گوشت ۔ مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ؛ ان کا جو جی چاہے، ان کو جو مرغوب ہو ۔ جس کی اشتہاء اور خواہش ہو ۔

ترجمہ :- اور پرندوں کا گوشت جو ان کو مرغوب ہو ۔

وَحُوْرٌ عِيْنٌ ﴿٢٢﴾

وَحُوْرٌ ؛ اور حوریں ۔ عِيْنٌ ؛ بڑی آنکھ والی ۔ عَيْنَآءُ کی جمع ہے ۔

ترجمہ :- اور حوریں بڑی آنکھ والی ۔

كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُوءِ الْمَكْنُوْنِ ﴿٢٣﴾

كَاَمْثَالِ ؛ وہ ایسے ہیں جیسے ۔ لُؤْ لُؤٌ ۔ موتی ۔ مَكْنُوْن ؛ چھپا ہوا ۔

ترجمہ :- جیسے حفاظت سے رکھا ہوا موتی (کہ اس میں تیل نہیں اُترا)

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٤﴾

ترجمہ :- بدلہ اس کا جو وہ کرتے تھے (یہ سب ان کے اعمال کی جزا ہے) ۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ﴿٢٥﴾

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا ؛ جنت میں بیہودہ باتیں نہ سنیں گے ۔ وَلَا تَاْثِيْمًا ؛ اور نہ گناہ کی بات ۔ کوئی کسی کو گالی نہ دے گا ۔ بُرا بھلا نہ کہے گا ۔ جھوٹ نہ کہے گا ۔

ترجمہ :- (جنت میں جنتی لوگ) نہ بیہودہ بات سنیں گے نہ گناہ کی ۔

اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿٢٦﴾

مگر کہنا سلام ہے سلام ہے ۔ اصل میں ۔ اُسَلِّم سَلَامًا ؛ ہے یعنی مفعولِ مطلق ہے ۔

ترجمہ :- وہاں ہر طرف سے سلام ہی کی آواز آئے گی ۔

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ﴿٢٧﴾

وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ؛ اور سیدھی جانب والے ۔ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ؛ کیسے سیدھی جانب والے ۔

ترجمہ :- اور داہنی طرف کے لوگ ۔ معلوم ہے وہ داہنی طرف کے لوگ کیسے ہیں ۔

فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿٢٨﴾

فِیْ سِدْرٍ ؛ بے کانٹے کی بیریوں میں ۔ بیر کے درختوں میں ہوں گے ۔ مَخْضُوْدٍ ؛ جن کے کانٹے نہ ہوں گے ۔ کانٹے دُور کئے ہوئے ہوں گے ۔

ترجمہ :- بے کانٹے کے بیر کے درختوں میں ہوں گے ۔

وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿٢٩﴾

طَلْحٍ ؛ موز ۔ کیلا ۔ مَنْضُوْدٍ ۔ تہ بہ تہ ۔

ترجمہ :- اور وہاں کیلے کی پھنیاں بھی ہوں گی ۔

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿٣٠﴾

ظِلٍّ ؛ سایہ ۔ مَمْدُوْدٍ ؛ لمبا ۔

ترجمہ :- اور جنت میں درختوں کا سایہ دُور تک چلا جاتا ہوگا ۔

وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ﴿٣١﴾

مَسْكُوْبٍ ؛ بہایا ہوا ۔

ترجمہ :- اور وہاں آبشار بھی ہوں گے ۔

وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿٣٢﴾

ترجمہ :- اور میوے بھی بکثرت ہوں گے ۔

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿٣٣﴾

لَا مَقْطُوْعَةٍ ؛ وہ ختم نہ ہوں گے ۔ وَلَا مَمْنُوْعَةٍ ؛ اور نہ اُن سے روک ٹوک ہوگی ۔

ترجمہ :- نہ ختم ہونے والے میوے جن پر کوئی روک ٹوک نہ ہوگی ۔

وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿٣٤﴾

فُرُشٍ ؛ جمع فِرَاشْ ، بچھونا ۔ مَرْفُوْعَةٍ ؛ بلند ۔

ترجمہ :- اور ان کے فرش ان کے بچھونے تختوں اور صوفوں پر ہوں گے ۔

إِنَّآ أَنشَأْنَٰهُنَّ إِنشَآءً ﴿۳۵﴾

اِنَّآ اَنْشَانٰهُنَّ ؛ ہم نے ان کو پیدا کیا ہے ۔ اِنْشَآءً ؛ خاص طور سے پیدا کرنا ۔

ترجمہ :- ہم نے ان کو اپنی قدرتِ خاص سے پیدا کیا ہے ۔

فَجَعَلْنَٰهُنَّ أَبْكَارًا ﴿۳۶﴾

فَجَعَلْنٰهُنَّ ؛ پھر ہم نے اُن کو بنایا ۔ پیدا کیا ۔ اَبْكَارًا ؛ جمع بِكْرٌ ۔ کنواری عورت ۔ دوشیزہ جس کی شادی نہ ہوئی ہو ۔ جس کو کسی مرد نے ہاتھ نہ لگایا ہو ۔

ترجمہ :- ہم نے ان حوروں کو دوشیزہ پیدا کیا ۔

عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿۳۷﴾

عُرُبًا ؛ جمع عَرُوْبَةٌ ۔ خاوند سے محبت کرنے والی ۔ اَتْرَاب جمع تِرْبٌ ؛ ہم سِن ۔ سہیلی ۔

ترجمہ :- اپنے شوہروں کو چاہنے والی اور ہم سن ہوں گی ۔ سہیلیاں ہوں گی ۔

لِّأَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿۳۸﴾ ع ۱ ۱۴ ۳۸

ترجمہ :- یہ سب چیزیں اصحٰب الیمین یعنی سیدھی جانب والوں کے لئے ہوں گی ۔

ثُلَّةٌ مِّنَ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿۳۹﴾

ثُلَّةٌ ؛ ایک جماعت ۔ ایک جرگہ ۔ ایک انبوہ کثیر ۔ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ ؛ پہلے لوگوں میں سے ۔ اگلے لوگوں میں سے ہوگا ۔

ترجمہ :- قدیم لوگوں میں سے ایک جماعتِ کثیر ہوگی ۔

وَثُلَّةٌ مِّنَ ٱلْءَاخِرِينَ ﴿۴۰﴾

ترجمہ :- اور بعد کے لوگوں میں سے ایک جماعتِ کثیر ہوگی ۔

وَأَصْحَٰبُ ٱلشِّمَالِ مَآ أَصْحَٰبُ ٱلشِّمَالِ ﴿۴۱﴾

وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ؛ اور بائیں جانب کے لوگ ۔ مَا اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ؛ کس حال میں ہوں گے بائیں جانب کے لوگ وہ کیسے حال میں پڑے ہوں گے ۔

ترجمہ :- بائیں جانب کے لوگ ۔ یہ بائیں جانب کے لوگ کس حال میں ہوں گے ۔

فِىْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾

فِیْ سَمُوْمٍ ؛ گرم زہریلی ہوا ۔ سَمٌّ ۔ زہر ۔ وَحَمِیْمٍ ؛ اور گرم پانی ۔ حُمّٰی ۔ بخار ۔ تپ ۔ مَحْمُوْم ۔ جس کو بخار آتا ہوں ۔ گرم ہوائیں چلتی ہوں گی ۔ سخت پیاس ہوگی ۔ اور پیاس بجھانے ٹھنڈا پانی تک نہ ملے گا ۔

ترجمہ :- زہریلی گرم ہواؤں اور گرم پانی میں ہوں گے ۔

وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾

وَظِلٍّ مِنْ ۔ یَحْمُوْمٍ ؛ سیاہ گرم دھواں ۔

ترجمہ :- اور سیاہ دھویں کے نیچے ہوں گے (سانس لینا دشوار ہوگا) ۔

لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ﴿۴۴﴾

لَابَارِدٍ ؛ یہ سایہ ٹھنڈا نہ ہوگا ۔ وَلَا کَرِیْمٍ ؛ اور نہ کوئی عزت وحرمت کی بات ہوگی ۔ نہ کسی قسم کی فرحت ہوگی ۔

ترجمہ :- نہ ٹھنڈا ہوگا نہ عزت وحرمت کا باعث ہوگا ۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ﴿۴۵﴾

اِنَّھُمْ کَانُوْا ؛ یہ لوگ تھے ۔ قَبْلَ ذٰلِکَ ؛ اس سے پہلے یعنی دنیا میں ۔ مُتْرَفِیْنَ ؛ آسودہ ۔ ناز پروردہ ۔

ترجمہ :- اس سے پہلے وہ آسودگی کے غرہ میں تھے ان کو اپنی خوش حالی پر ناز تھا ۔

وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ﴿۴۶﴾

وَکَانُوْا یُصِرُّوْنَ ؛ اور وہ ہٹ کرتے تھے ۔ اصرار کرتے تھے ۔ بڑے ضدی تھے ۔ اَڑے ہوئے تھے ۔ حِنْثِ ؛ گناہ ، خلافِ قسم کرنا ۔ جھوٹی قسمیں کھانا ۔ عَلَی الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ؛ یعنی بڑے گناہ یعنی شرک وکفر پر ۔

ترجمہ :- ان کو بڑے گناہ (یعنی شرک وکفر) پر بڑا اصرار تھا (بہت جمے ہوئے تھے) ۔

وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۥ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾

وَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ؛ اور قیامت کے متعلق یہ کہا کرتے تھے ۔ اَئِذَا مِتْنَا ؛ کیا جب ہم مرجائیں گے ۔ مَاتَ يَمُوْتُ ؛ سے مُتْنَا ۔ مَاتَ يَمَاتُ وَيَمِيْتُ مَوْتًا سے مِتْنَا ۔ وَكُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا ؛ کیا جب ہم مرکر خاک ہوجائیں اور ہڈیاں رہ جائیں گی ۔ تُرَابٌ ۔مٹی ۔ عِظَامٌ جمع عَظْمٌ ؛ ہڈی ۔تو کیا ایسی حالت میں بھی ۔ ءَ اِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ؛ کیا ہم اُٹھائے جائیں گے ، اُٹھا کر کھڑے کئے جائیں گے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ کہا کرتے تھے کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہوجائیں گے اور صرف ہڈیاں رہ جائیں گی تو پھر بھی قبروں سے اُٹھائے جائیں گے ۔

اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾

اَوَ اٰبَــآؤُ نَا ؛ کیا ہمارے باپ دادا بھی دوبارہ زندہ کئے جائیں گے ان پر سینکڑوں ہزاروں برس گزر چکے ہوں گے ۔ الْاَوَّلُوْنَ ؛ گزشتہ ، اگلے ، پہلے ۔

ترجمہ :- کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی (زندہ کئے جائیں گے) ۔

قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ﴿٤٩﴾

قُلْ ؛ پیغمبر! تم جواب دو ۔تم کہو ۔ ہاں ہاں ! اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ؛ بے شک اگلے پچھلے سب ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو بے شک اگلے اور پچھلے ۔

لَمَجْمُوْعُوْنَ ۥ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾

لَمَجْمُوْعُوْنَ ؛ سب جمع کئے جائیں گے ۔ مِيْقَاتِ ؛ وقتِ مقررہ ۔ اِلٰى مِيْقَاتِ ؛ تاریخِ مقررہ پر ۔ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ؛ روزِ قیامت ۔معلوم دن ۔

ترجمہ :- بے شک جمع کئے جائیں گے روزِ قیامت کے مقررہ وقت ۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿٥١﴾

ثُمَّ اِنَّكُمْ ؛ پھر بے شک تم ۔ اَيُّهَا الضَّآ لُّوْنَ ؛ اے گمراہو ۔ اے ضلالت مآبو ۔ الْمُكَذِّبُوْنَ ؛ اے جھٹلانے والو ۔ اے پیغمبر اور قیامت کی تکذیب کرنے والو ۔

ترجمہ :- پھر تم اے گمراہو ! (پیغمبر و قیامت کی) تکذیب کرنے والو !

لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿٥٢﴾

لَاٰ كِلُوْنَ ؛ یقیناً کھاؤ گے ۔ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ؛ سینڈ کا درخت ۔ تھوہر ۔ ناگ پھنی ۔

ترجمہ :- یقیناً تم کو (دوزخ میں) سینڈ کے درخت کو کھانا پڑے گا (جو تن میں آگ لگادے گا) ۔

فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿٥٣﴾

مَلاَ ؛ بھرا ۔ فَمَالِئُوْنَ ؛ پھر بھرنے والے ہوں گے ۔ مِنْهَا ؛ اس سے ۔ سینڈ کے درخت سے ۔ اَلْبُطُوْنَ ؛ پیٹوں کو ۔

ترجمہ :- پھر اسی سے پیٹ بھرنا پڑے گا ۔

فَشَارِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿٥٤﴾

فَشَارِبُوْنَ عَلَيْهِ ؛ پھر اس پر پینا پڑے گا ۔ مِنَ الْحَمِيْمِ ؛ گرم ۔ جھلستا ۔ کھولتا پانی ۔

ترجمہ :- پھر اُس کے اوپر گرم پانی پینا پڑے گا ۔

فَشَارِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿٥٥﴾

فَشَارِبُوْنَ ؛ پھر پینا پڑے گا ۔ شُرْبَ الْهِيْمِ ؛ پیاسے اونٹوں کا پینا ۔ هَامَ يَهِيْمُ ۔ هِيَامًا ۔ پیاسا ہونا ۔ هَيْمَان ۔ عَطْشَانْ ۔ پیاسا ۔ هِيْمٌ ۔ جمع اَهْيَمُ وَهَيْمَآءَ ۔ پیاسا اونٹ ۔ پیاسی اونٹنی ۔

ترجمہ :- پھر اس (گرم پانی) کو ایسا غٹار کر (غٹ غٹا کر) پینا پڑے گا جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں ۔

هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٥٦﴾

هٰذَا نُزُلُهُمْ ؛ یہ ان کی مہمانی ہوگی ۔ ضیافت ہوگی ۔ يَوْمَ الدِّيْنِ ؛ روزِ جزا ، قیامت کے دن ۔

ترجمہ :- قیامت کے دن یہ ان کی مہمانی ہوگی ۔

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿٥٧﴾

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ ؛ تم تو تسلیم کرتے ہو کہ ہم نے تم کو پہلی دفعہ پیدا کیا ، تو دوبارہ پیدا کرنے کو ۔ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ؛ کیوں نہیں مانتے ۔ سچ جانتے ، تصدیق کرتے ؟ کیا دوبارہ پیدا کرنا پہلی دفعہ پیدا کرنے سے کچھ مشکل ہوا کرتا ہے ؟

ترجمہ :- ہم ہی نے تم کو پیدا کیا تو پھر کیوں نہیں تصدیق کرتے ۔

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝٥٨

اَفَرَءَ يْتُمْ ؛ کیا تم دیکھتے ہو ۔ ذرا غور سے دیکھو ۔ مَا تُمْنُوْنَ ؛ اس قطرے کو جسے تم ٹپکاتے ہو، منی کا قطرہ ۔

ترجمہ :- بھلا دیکھو تو جو نطفہ کہ تم ٹپکاتے ہو ۔

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ۝٥٩

ءَ اَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗ ؛ کیا اس نطفہ کو تم پیدا کرتے ہو، تم اس کے خالق ہو؟ اَمْ نَحْنُ الْخَالِقُوْنَ ؛ یا ہم خالق اور پیدا کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا تم اس (نطفہ) کو پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں ۔

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝٦٠

نَحْنُ قَدَّرْنَا ؛ ہم نے مقدر کیا ہے، ٹھیرایا ہے، مقرر کیا ہے ۔ بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ ؛ تمہارے درمیان موت کو ۔ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ؛ اب ہم بھی پیچھے نہ رہیں ۔ سابق ؛ پہلا ، مسبوق ؛ پچھلا ۔ ہم عاجز نہیں ۔ ہم نہ ہاریں گے ۔

ترجمہ :- ہم نے تم میں موت کو ٹھہرا دیا ہے اور ہم ہرگز پیچھے نہ رہیں گے ، نہ ہاریں گے ۔

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٦١

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ ؛ کہ ہم بدل دیں ۔ اَمْثَالَكُمْ ؛ تمہاری جسمانی شکلوں کو ۔ تم دنیا میں تھے تو اس کے لائق شکل دی تھی ۔ مرجاؤ گے تو اس عالم کے لائق شکل دی جائے گی ۔ دنیا میں دنیا کے لائق شکل ۔ خواب میں خواب کے لائق شکل ۔ خیال میں اس کے لائق اور قیامت میں اس کے لائق ۔ وَنُنْشِئَكُمْ ؛ اور ہم تم کو پیدا کردیں ۔ کھڑا کردیں ۔ ایسی صورت میں بنادیں ۔ فِي مَالَا تَعْلَمُوْنَ ؛ کہ تم نہیں جانتے ۔ تم کو اس کا کچھ علم نہیں ۔

ترجمہ :- کہ بدل دیں تمہاری شکلوں کو اور پھر پیدا کریں ، ایک ایسی شکل وصورت میں جس کو تم جانتے بھی نہیں ۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٦٢

وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ ؛ اور تم کو معلوم ہے، تم جانتے ہو۔ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰی ؛ پہلی پیدائش۔ پہلی آفرینش۔ فَلَوْلَا تَذَكَّرُوْنَ ؛ پھر کیوں نہیں اس کا خیال کرتے، عبرت نہیں پکڑتے، سوچتے سمجھتے۔

ترجمہ:- اور تم کو پہلی پیدائش اور آفرینش کا تو علم ہے پھر (دوبارہ پیدا کرنے کو) کیوں نہیں خیال کرتے۔

اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿٦٣﴾

اَفَرَءَ يْتُمْ ؛ بھلا دیکھو تو۔ مَاتَحْرُثُوْنَ ؛ جو تم بوتے ہو۔ حَرْثٌ۔ کھیتی۔

ترجمہ:- بھلا دیکھو تو جو تم کھیتی باڑی کرتے ہو (تخم وغیرہ بوتے ہو)۔

ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴿٦٤﴾

ءَ اَنْـتُمْ تَزْرَعُوْنَـهٗ ؛ کیا تم اس کو بوتے ہو، اس کی زراعت، اس کی کھیتی کرتے ہو۔ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ؛ کیا ہم ہیں اُگانے والے۔ زراعت کرنے والے۔ زراعت میں کامیاب بنانے والے۔

ترجمہ:- تم اس کو اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں۔

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿٦٥﴾

لَوْنَشَآءُ ؛ اگر ہم چاہیں۔ لَجَعَلْنٰهُ ؛ تو ہم کردیں اُس کو۔ حُطَامًا ؛ سکھا کر چورا چورا۔ فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ؛ پھر تم ہو جاؤ باتیں بناتے۔

ترجمہ:- اگر ہم چاہیں تو اسے سکھا کر چورا چورا کردیں اور تم باتیں بناتے رہ جاؤ۔

اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

ترجمہ:- (اور یہ کہو) ہم تو گھاٹے میں رہ گئے۔ (ہم تو تاوان ونقصان میں آ گئے)۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿٦٧﴾

ترجمہ:- نہیں بلکہ ہم بے نصیب اور محروم رہ گئے (ہمارا نصیب پھوٹ گیا)۔

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِىْ تَشْرَبُوْنَ ﴿٦٨﴾

اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ ؛ بھلا دیکھو تو پانی۔ اَلَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ؛ جو تم پیتے ہو۔

ترجمہ :- بھلا دیکھو تو (ذرا بتاؤ تو سہی) یہ پانی جو تم پیتے ہو ۔

ءَاَنۡتُمۡ اَنۡزَلۡتُمُوۡهُ مِنَ الۡمُزۡنِ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡزِلُوۡنَ ﴿۶۹﴾

ءَ اَنۡتُمۡ اَنۡزَلۡتُمُوۡهُ ؛ کیا تم نے اس کو اُتارا ۔ نازل کیا ۔ برسایا ۔ مِنَ الۡمُزۡنِ ؛ اَبر سے ، بادل سے ۔ کیا تم برساتے ہو ۔ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡزِلُوۡنَ ؛ یا ہم نازل کرتے ہیں ، اُتارتے ہیں ، برساتے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا بادل سے تم پانی برساتے ہو یا ہم ؟

لَوۡ نَشَآءُ جَعَلۡنٰهُ اُجَاجًا فَلَوۡلَا تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾

لَوۡنَشَآءُ ؛ اگر ہم چاہیں ۔ جَعَلۡنٰهُ اُجَاجًا ؛ تو اس پانی کو تلخ اور کھارا بنا دیں ۔ فَلَوۡلَا تَشۡكُرُوۡنَ ؛ پھر کیوں تم شکر ادا نہیں کرتے ۔ ہمارا حق مانتے ، ہماری قدر کرتے ؟

ترجمہ :- اگر ہم چاہیں تو پانی کو تلخ اور کڑوا بنا دیں ۔ پھر تم کیوں شکریہ نہیں ادا کرتے (احسان نہیں مانتے) ؟

اَفَرَءَيۡتُمُ النَّارَ الَّتِىۡ تُوۡرُوۡنَ ﴿۷۱﴾

اَفَرَءَيۡتُمُ النَّارَ ؛ بھلا دیکھو تو سہی یہ آگ ۔ اَلَّتِىۡ تُوۡرُوۡنَ ؛ جس کو تم سلگاتے ہو ۔

ترجمہ :- بھلا دیکھو تو یہ آگ جو تم سلگاتے ہو ۔

ءَاَنۡتُمۡ اَنۡشَاۡتُمۡ شَجَرَتَهَاۤ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡشِـُٔوۡنَ ﴿۷۲﴾

ءَ اَنۡـتُـمۡ اَنۡشَاۡتُمۡ ؛ کیا تم نے پیدا کیا ۔ شَـجَـرَتَهَا ؛ اس کے درخت کو ، اس کے شجر کو ۔ عموماً لکڑیوں ہی سے آگ روشن کی جاتی ہے یا جیسا کہ مشہور ہے چنار کے درخت سے یا بانس کے جنگل میں آپس کی رگڑ سے آگ مشتعل ہو جاتی ہے ۔ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡشِئُوۡنَ ؛ یا ہم پیدا کرنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا تم نے پیدا کیا اس کا درخت یا ہم اس کو پیدا کرنے والے ہیں ۔

نَحۡنُ جَعَلۡنٰهَا تَذۡكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلۡمُقۡوِيۡنَ ﴿۷۳﴾

نَـحۡنُ جَعَلۡنٰـهَا تَذۡكِـرَةً ؛ ہم نے اس آگ کو جہنّم کی آگ کی ایک یاد دہانی بنا دیا ہے ۔ وَمَتَاعًا ؛ اور فائدہ ، استعمال کی چیز ، تمتع حاصل کرنا ، مفید چیز ۔ لِّلۡمُقۡوِيۡنَ ؛ ضرورت مندوں کے لئے ۔ اَقۡوٰى ۔ يُقۡوِىۡ اِقۡوَاءً [اِفۡتَقَرَ ۔ محتاج ہوا ۔ سلبِ ماخذ کے لئے ہے ۔ بے قوت اور محتاج ہونا] مُقۡوِيۡنَ ؛ ضرورت مند لوگ ۔

ترجمہ :- ہم نے آگ کو (دوزخ کی) یاد دہانی اور حاجت مندوں کے لئے مفید بنایا ۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ ع ۳ ۲ ٦ ۱۵ الثلثة

فَسَبِّحْ ؛ پھر تم تسبیح و تقدیس کرو ۔ پاکی بیان کرو ۔ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ؛ تمہارے عظیم الشان رب کے نام کی ۔ تم ان خانہ خرابوں کو چھوڑ و اور اپنے رب کی پاکی بیان کرو ۔

ترجمہ :- پھر (اے پیغمبر!) اپنے عظیم الشان پروردگار کی تسبیح کرتے رہو ۔

فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٥﴾

فَلَآ ؛ پھر نہیں جی ۔ اُقْسِمُ ؛ میں قسم کھاتا ہوں ۔ یہ بات ایسی بدیہی ہے کہ مجھے قسم کھانے کی ضرورت نہیں ۔ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ ؛ ستاروں کے ڈوبنے کی ۔ ان کے غروب کے وقت کی ۔ دیکھو ! ستارے ڈوبتے ہیں تو تاریکی آجاتی ہے علم و ہنر کے تمام راستہ بند ہوجاتے ہیں ۔ دل میں نور ایمان نہ رہے تو ہدایت کیونکر ہوگی ۔ قرآن کیونکر سمجھ میں آئے گا ۔

ترجمہ :- پھر نہیں جی ۔ میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے ڈوبنے کے وقت کی ۔

(اس کے ایک معنی یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ ستارے ڈوبتے ہیں تو تاریکی آجاتی ہے اور یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے اس کے لئے قسم کھانے کی ضرورت ہی نہیں) ۔

وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾

وَاِنَّـهٗ لَقَسَمٌ ؛ بے شک یہ قسم ہے ۔ لَوْتَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ؛ اگر تم غور کرو ، سمجھو تو یہ ایک بڑی قسم ہے ۔ نورِ ایمان کا باقی نہ رہنا ، ہدایت کے راستوں کا بند ہوجانا ۔ اس سے بڑھ کر کیا شہادت ہوگی ، کیا دلیل ہوگی گمراہی پر ۔

ترجمہ :- اور بے شک یہ ایک قسم ہے ۔ اگر سمجھو اور غور کرو تو یہ ایک بڑی قسم ہے ۔

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾

اِنَّـهٗ لَقُرْاٰنٌ ؛ یہ تو قرآن ہے ۔ کَرِیْمٌ ؛ قدر و قیمت والا اور باعزت وحرمت ۔

ترجمہ :- یہ تو قرآنِ کریم ہے ۔

فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾

ترجمہ :- ایک پوشیدہ کتاب میں (لوحِ محفوظ میں ۔ ایماندروں میں ، حافظوں کے سینوں میں اور زبانوں پر) ۔

لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾

لَا يَمَسُّهٗ ؛ اس کو ہاتھ نہیں لگاتے ۔ چھوتے نہیں ۔ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ؛ بجز پاک لوگوں کے ۔

ترجمہ :- اس کو ہاتھ نہیں لگاتے بجز پاک لوگوں کے ۔

صاحبو ! اس آیت کی تفسیر میں لوگ مختلف الرائے ہیں ۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ قرآن خدا کی صفت ہے اس کا کلام ہے ۔ خدا بھی قدیم ہے اور اس کا کلام یعنی قرآن بھی قدیم ہے ۔ وہ صوت یعنی آواز اور مخارج سے نکلنے سے ارفع و اعلیٰ ہے ۔ بعض دانشمندوں کا خیال ہے کہ جیسے جیسے وہ تنزل کرے گا اس عالم سے مرتبط ہوگا اسی کے لائق صورتیں لے گا ۔ وہ عالم صوت میں پہنچے گا تو ق ۔ ر ۔ ا ۔ ن سے بنے گا ۔ جبرئیل سدرۃ المنتھٰی پر تھے تو اپنی شان کے ساتھ تھے ۔ جب اس عالم میں اُترے تو اعرابی اور دحیہؓ کلبی کی صورت لے لی ۔ علمِ الٰہی میں قرآن ہے ، لوحِ محفوظ میں قرآن ہے ، حافظوں کے دل میں قرآن ہے ، ہماری زبان پر قرآن ہے ہماری اس کتاب میں قرآن ہے ۔ کیا دحیہؓ کلبی کی شکل میں جبرئیل کے آنے سے جبرئیل کو داڑھی موچھ لگ جائے گی ۔ ان کو داڑھی موچھ لگ جائے تب بھی جبرئیل جبرئیل ہی رہیں گے ۔ حدوث ظہور کی وجہ سے ظہور کے حادث ہونے سے کیا قرآن حادث ہوسکتا ہے ۔ جاہلوں نے امام احمد اور دوسرے ائمہ کو اس بات پر مجبور کیا تھا کہ وہ قرآن کو حادث کہیں مگر ان بزرگوں نے تکلیفیں اُٹھائیں ، مصیبتیں جھیلیں مگر قرآن کے حدوث کے قائل نہ ہوئے ۔ اس آیت کے معنٰی بعض لوگ یہ بتاتے ہیں کہ بجز فرشتوں کے کوئی قرآن کو ہاتھ نہیں لگانے پاتا ۔ کیا یہ دعویٰ کرنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ انھوں نے نہ کبھی قرآن پڑھا نہ اس کو ہاتھ لگایا ؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ پاک لوگ یعنی ایماندار ہی اس سے متاثر ہوتے ہیں ۔ اس کو لیتے ہیں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مسلمان لوگ قرآن کو بے وضو ہاتھ نہیں لگاتے ۔ بعض کا خیال ہے کہ قرآن کے حروف کو بے وضو ہاتھ نہیں لگانا چاہیئے ۔ بعض کہتے ہیں سیاہی ، اوراق ، سب قرآن ہے اور قرآن کے کسی حصّہ کو بے طہارت ہاتھ نہیں لگاسکتے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تفسیر کو ہاتھ لگاسکتے ہیں کیونکہ تفسیر کا حصّہ زیادہ ہوتا ہے نفسِ قرآن سے ، بعض کہتے ہیں کہ قرآن اگر جز دان میں ہو تو ہاتھ لگا سکتے ہیں کیونکہ جز دان قرآن سے الگ ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس صندوق کو بے وضو ہاتھ نہیں لگاسکتے جس میں قرآن ہے ۔ اپنا اپنا خیال ہے ۔ اپنا اپنا ادب ہے ۔ قرآن کا جتنا ادب کرو بہتر ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سب مشکلات پیدا کرنا ہے ۔ حضرت عمرؓ کے مسلمان ہونے سے پیشتر ان کے ہاتھ میں قرآن دیا گیا اور وہ اس کو پڑھ کر مسلمان ہوگئے ۔ اس کا جواب بعض لوگ یہ دیتے ہیں کہ یہ آیت اسلامِ عمرؓ کے بعد نازل ہوئی ۔ بہرحال پاک دل ، پاک زبان ، پاک ہاتھ سے قرآن کو لینا چاہیئے خلوصِ نیت سے باتجوید اور باوضو قرآن کو چھونا ہرلحاظ سے مناسب ہے ۔

اس آیت کے مختلف معانی ۔ پاک دل ، پاک زبان ، پاک ہاتھ سے قرآن کو لینا چاہیئے

تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٨٠﴾

ترجمہ :- رب العالمین کی طرف سے اُتارا اور بھیجا ہوا ہے ۔ نازل ہوا ہے ۔

اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾

دَهَنَ يَدْهَنُ دَهْنًا ؛ نَافَقَهُ ؛ منافقی کی ۔ وَدَهَنَ الرَّجُلَ ؛ خَدَعَهُ وَخَتَلَهُ وَلَا يَنَهُ ؛ مکر کرنا ۔ دھوکہ دینا ۔

ترجمہ :- کیا تم اس کلام سے ان باتوں سے منافقی کرتے ہو (اور چکنی چپڑی باتیں کر کے دھوکہ دیتے ہو ۔ یا کلامِ الٰہی سے انکار کرتے ہو) ۔

وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾

وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ ؛ اور تم اپنا رزق اور روزی کماتے ہو ۔ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ؛ کہ تم پیغمبر کی اور اسلام کی تکذیب کرتے ہو ۔ اسلام کی تکذیب کو اپنا ذریعۂ رزق بناتے ہو ۔

ترجمہ :- اور (اسلام کی) تکذیب کو اپنا ذریعۂ رزق بناتے ہو ۔

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾

فَلَوْلَا ؛ پھر کیوں نہیں تکذیب کرتے ۔ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ؛ جب روح حلقوم میں پہنچ جائے گی ۔ خراٹا لگ جائے گا ۔ جان حلق میں پہنچ جائے گی ۔

ترجمہ :- پھر کیوں نہیں جب جان حلق میں آ پہنچے ۔

وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾

وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ ؛ اور تم اس وقت ۔ تَنْظُرُوْنَ ؛ دیکھتے کے دیکھتے رہ جاؤ گے ، ٹکر ٹکر پڑے دیکھا کرو گے ۔

ترجمہ :- اور تم اس وقت دیکھتے کے دیکھتے رہ جاؤ گے ۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

وَنَحْنُ اَقْرَبُ ؛ اور ہم قریب تر ہیں زیادہ نزدیک ہیں ۔ اِلَيْهِ ؛ اس سے ۔ مِنْكُمْ ؛ بہ نسبت موت کے تم سے یعنی موت تو دُور ہے اور ہم نزدیک ہیں ۔ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ؛ مگر تم دیکھتے نہیں ۔ تمہاری آنکھوں پر غفلت کا پردہ پڑا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم بہ نسبت موت کے تم سے زیادہ قریب ہیں مگر تم دیکھتے نہیں ۔

فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾

فَلَوْلَا ؛ پھر کیوں نہیں ۔ اِنْ کُنْتُمْ ؛ اگر تم ہو فی الواقع ۔ غَیْرَ مَدِیْنِیْنَ ؛ کسی کے تحتِ حکم نہیں ۔

ترجمہ :- پھر کیوں نہیں ! اگر تم اپنے آپ کو کسی کے تحتِ حکم نہیں سمجھتے ۔ (اور خود کو آزاد خود مختار سمجھتے ہو) ۔

تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾

تَرْجِعُوْا نَهَا ؛ واپس لاتے جاتی جان کو یعنی جب موت حلق میں آ جائے اور خراٹا لگ جائے تو ذرا جان کو واپس تو لاؤ۔

اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ؛ اگر تم سچے ہو ۔

ترجمہ :- (پھر کیوں نہیں) جان کو واپس لاتے اگر تم سچے ہو (آزاد ہو، خود مختار ہو) ۔

فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾

ترجمہ :- پھر اگر جو ہو خدا کے مقربوں میں سے، اس کے درباریوں میں سے ۔

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾

فَرَوْحٌ ؛ پھر اس کے حصّہ میں راحت ہے ۔ وَرَیْحَانٌ ؛ اور پھول ہیں ۔ وَجَنَّتُ نَعِیْمٍ ؛ اور نعمتوں کا باغ ۔

ترجمہ :- تو اس کے لئے ہے راحت، پھول اور نعمتوں کا باغ ۔

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾

ترجمہ :- اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہو ۔

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾

ترجمہ :- (تو اس شخص سے کہا جائے گا) تجھ پر سلام ہو اے داہنے ہاتھ والے ۔

وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾

وَاَمَّـآ اِنْ کَانَ ؛ پھر اگر وہ ہوگا ۔ مِنَ الْمُکَذِّبِیْنَ الضَّآلِّیْنَ ؛ تکذیب کرنے والے، جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ۔

ترجمہ :- پھر اگر وہ منکر و گمراہ ہوگا ۔

فَنُزُلٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ ۙ﴿۹۳﴾

ترجمہ :- پھر اس کی مہمانی ہوگی گرم پانی سے ۔

وَّتَصۡلِيَةُ جَحِيۡمٍ ﴿۹۴﴾

ترجمہ :- اور دوزخ میں جلنے سے ۔

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الۡيَقِيۡنِ ۚ﴿۹۵﴾

ترجمہ :- بے شک یہ سب حق الیقین ہے ، برحق ہے ۔

٣ ع ۲۲ ١٦

فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ ﴿۹۶﴾

ترجمہ :- (تم ان بدبختوں کا خیال چھوڑو) اور اپنے عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح (وتقدیس) کرو ۔

سُوۡرَةُ الۡحَدِيۡدِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسۡعٌ وَّعِشۡرُوۡنَ اٰيَةً اَرۡبَعُ رُكُوۡعَاتٍ

سورۃ الحدید مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں انتیس (۲۹) آیتیں اور چار رکوع ہیں ۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱﴾

سَبَّحَ لِلّٰهِ ؛ اللہ کی پاکیزگی اور اس کے بے عیب ہونے کو ظاہر کرتی ہے ، اس کی تسبیح کرتی ہے ۔ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؛ جو جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے ۔ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ؛ اور وہی ہے عزت وحکمت والا ۔ وہ زبردست بھی ہے اور دانا بھی ۔

ترجمہ :- اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو جو کہ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی ہے عزت وحکمت والا ۔

لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ۚ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ‌ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۲﴾

لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؛ اُسی کی آسمانوں اور زمین میں مملکت ہے ، سلطنت ہے ، حکومت ہے ۔ سارے

منڈان میں اسی کا راج ہے ۔ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ؛ وہی جِلا تا ہے ، وہی مارتا ہے ، حیات وممات اسی کے اختیار میں ہے ۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرسکتا ہے ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین میں اسی کی سلطنت ہے جِلا تا بھی وہی ہے مارتا بھی وہی ہے اور وہ ہر شئے پر قادر ہے ۔

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣﴾

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ ؛ پہلے بھی وہی تھا اور بعد بھی وہی رہے گا ۔ دو عدم کے درمیان سارا جہان ہے جس کا وجود بالعرض ہے اس کا ہونا بھی کیا ہونا ہے ۔ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ؛ اور اس کے آثارِ قدرت اور اس کے صفات ظاہر ہیں ۔ اس کی قدرت نا قابلِ انکار ہے ۔ اس کی ذات ، اس کی حقیقت ، اس کی کنہہ پوشیدہ ہے باطن ہے ۔ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ؛ اور اس کو ہر شئے کا خوب علم ہے ، سب کچھ جانتا ہے ۔

ترجمہ :- اوّل بھی وہی آخر بھی وہی ، ظاہر بھی وہی باطن بھی وہی ، اس کو ہر شئے کا خوب علم ہے (وہ ہر شئے سے واقف ہے) ۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٤﴾

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ وہی ہے جس نے پیدا کیا ، خلق کیا ، آسمانوں اور زمین کو ۔ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ؛ چھ دن میں ، ایک ہفتہ کے اندر ۔ تھوڑی سی مدت میں ۔ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؛ پھر وہ عرش سلطنت پر قائم ہوگیا ۔ پھر تمام عالم میں نظامِ حکومت قائم ہوگیا ۔ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ ؛ وہ جانتا ہے جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے مثلاً بارش اور مُردے ۔ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا ؛ اور جو چیز زمین سے نکلتی ہے مثلاً نباتات وغیرہ ۔ وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ ؛ اور جو چیز آسمان سے نازل ہوتی ہے مثلاً بارش ، حرارت ، ستاروں کی روشنی ۔ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا ؛ اور چیز آسمان میں چڑھتی ہے مثلاً نیک اعمال ۔ وَهُوَ مَعَكُمْ ؛ اور خدا تو تمہارے ساتھ ہے ۔ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ؛ جہاں کہیں تم رہو ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ؛ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس کو جانتا ہے ۔ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔ سب اس کے زیرِ نظر ہے ۔ ان کو دیکھتا ہے ۔

ترجمہ :- وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں (اور تھوڑی مدت میں) پیدا کیا پھر عرشِ حکومت پر

قائم ہوگیا (وہ خوب جانتا ہے) اس کو پورا پورا علم ہے اس کا کہ جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو اس سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اُترتا ہے جو اس میں چڑھتا ہے۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں رہو، اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے، ان کو دیکھتا ہے۔

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵

لَـهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اسی کی ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی۔ وہ بادشاہِ زمین و آسمان ہے۔ وَاِلَی اللّٰـهِ تُـرْجَعُ الْاُمُوْرُ ؛ اور اللہ ہی کی طرف ہے بازگشت سب کاموں کی۔ تمام کاموں کا دار و مدار خدا ہی پر ہے۔ اسی کی طرف سب کو واپس جانا ہے۔

ترجمہ :- خدا ہی کی ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور خدا ہی کی طرف ہے تمام کاموں کا مرجع۔

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۭ وَهُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۶

يُوْلِجُ الَّيْلَ ؛ وہ رات کو گھٹا کر داخل کردیتا ہے۔ فِي النَّهَارِ ؛ دن میں۔ اور دن بڑا ہوجاتا ہے۔ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ؛ اور دن کو گھٹا کر داخل کردیتا ہے رات میں، اور رات بڑی ہوجاتی ہے۔ وَهُوَ عَلِيْمٌ ؛ اور وہ خوب جانتا ہے۔ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛ سینوں کے خیالات کو، دل کی باتوں کو۔

ترجمہ :- وہ رات کو داخل کردیتا ہے دن میں اور دن کو داخل کردیتا ہے رات میں، اور سینوں کی پوشیدہ باتوں سے واقف ہے۔

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ
فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝۷

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؛ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ وَاَنْفِقُوْا ؛ اورصَرف کرو۔ خرچ کرو، دو۔ مِمَّا۔ اس مال سے۔ جَعَلَكُمْ ؛ کہ تم کو دیا ہے۔ مُسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ؛ جانشین اور خلیفہ بنا کر اس میں، وہ زمین جس پر تم بستے ہو کِن کِن کے ہاتھوں میں رہی اور کِن کِن لوگوں نے اس کو اپنی مِلک سمجھا۔

نہ گھر تیرا نہ گھر میرا چڑیا رین بسیرا

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا ؛ پھر جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور راہِ خدا میں دیا، خرچ کیا۔ لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ؛ اُن کے لئے بڑا اَجر ہے۔ دنیا میں بھی بدلہ ہے اور آخرت میں بھی۔ دہ در دنیا ہفتاد در آخرت۔

ترجمہ :- لوگو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، اور اس میں سے جس کا تم کو خلیفہ بنایا ہے کچھ خرچ کرو۔
پھر جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور (راہِ خدا میں) خرچ کئے ان کے لئے بڑا ہی اَجر ہے۔

صاحبو! فطرت کا تقاضا ہے کہ اللہ پر ایمان لائے، خصوصاً جب کہ پیغمبر جو شانِ ہدایت ہے۔ تمہارے اس اقتضاء فطرت کی طرف تم کو متوجہ کر رہا ہے اور تم اپنے عارضی خیالات کے سامنے اپنی فطرت کے اقتضاء کو بھول جا رہے ہو۔
اے منافقو! تم منہ سے تو مسلمان ہونے پر اصرار کرتے ہو مگر عملی طور سے اس کے خلاف کرتے ہو۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۚ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ
وَقَدْ أَخَذَ مِيثَاقَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿٨﴾

وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ؛ اور تمہیں ہو کیا گیا کہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے۔ وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ ؛ اور رسول تمہیں بُلاتا ہے۔ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ ؛ کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ ؛ حالانکہ پیغمبر نے تم سے عہد لیا ہے۔ تم سے اقرار اور میثاق لیا ہے۔ اقرارِ واثق لیا ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؛ اگر تم ایماندار ہو۔
ترجمہ :- تمہیں ہو کیا گیا کہ اللہ پر ایمان نہیں لاتے، حالانکہ پیغمبر تمہیں بُلاتا ہے کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ اور تم سے اقرارِ واثق اور عہد لیا ہے، اگر ہو تم ایماندار۔

هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۚ
وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿٩﴾

هُوَ الَّذِىْ ؛ وہی تو ہے جو۔ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖ ؛ اپنے بندہ پر، اپنے پیغمبر پر اُتارتا ہے۔ نازل کرتا ہے۔ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ ؛ روشن آیتیں۔ واضح نشانیاں۔ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؛ کہ تم کو ظلمتوں سے نور کی طرف، تاریکیوں سے روشنی کی طرف، جہل سے علم کی طرف نکالے۔ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ ؛ بے شک اللہ تم پر۔ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؛ شفیق و رحیم ہے۔ وہ تم پر بڑی رأفت و رحمت سے کام لیتا ہے کہ جلد سزا نہیں دیتا۔
ترجمہ :- وہی ہے جو اپنے بندہ پر واضح نشانیاں نازل کرتا ہے کہ تم کو ظلمتوں سے نور کی طرف نکالے۔
یقیناً اللہ تم پر شفیق بھی ہے، رحیم بھی ہے۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ

لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا

مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ﴿۱۰﴾ ع ۱۰ / ۱۷

وَمَالَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا ؛ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ خرچ نہیں کرتے ۔ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں ۔ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اور اللہ ہی کی ہے آسمانوں اور زمین کی میراث اور مِلک ۔ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ ؛ برابر نہیں تم میں سے ۔ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ ؛ جس نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا ۔ وَقٰتَلَ ؛ اور جنگ کیا ۔ جہاد کیا ۔ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً ؛ یہ لوگ درجہ میں زیادہ بڑے ہیں ۔ مِنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ ؛ ان لوگوں سے جنھوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا ہے ۔ وَقٰتَلُوْا ؛ اور جہاد کیا ہے ۔ جنگ کی ہے ۔ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰی ؛ اور اللہ نے ہر ایک سے بہتر ثواب کا وعدہ کیا ہے ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ؛ اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔

ترجمہ :- اور تمہیں ہوکیا گیا کہ تم راہِ خدا میں کچھ دیتے دلاتے نہیں ، حالانکہ آسمانوں اور زمین کی مِلک اللہ ہی کی ہے ۔ جن لوگوں نے تم میں سے فتح (مکہ) سے پہلے صَرف کیا ہے اور جہاد کیا ہے وہ ہرگز مساوی نہیں ان لوگوں کے بڑے رتبے بڑے درجے ہیں بہ نسبت ان لوگوں کے جنھوں نے فتح مکہ کے بعد صَرف بھی کیا اور جہاد بھی کیا ۔ اللہ نے ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اچھا وعدہ فرمایا اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔

صاحبو ! فتح مکہ سے پہلے مسلمانوں کی کامیابی پردۂ خفا میں تھی ۔ اور فتحِ مکہ کے بعد سب کو حضرتؐ کے برحق ہونے کا یقین آچکا تھا اور جوق در جوق لوگ مسلمان ہونے کے لئے آتے تھے ، پہلی اور پچھلی دونوں حالتیں برابر نہیں ہوسکتیں ۔ ایمان کا امتحان مشکلات سے ہوتا ہے ۔ فتحِ مکہ سے پہلے کے مسلمان قوی دل ، قوی ایمان ، قوی الاخلاص تھے ۔ بعد کے لوگ ان پہلے مسلمانوں کے ہرگز برابر نہیں ہوسکتے ۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۱﴾

مَنْ ذَا الَّذِیْ ؛ کون شخص ہے جو ۔ یُقْرِضُ اللّٰهَ ؛ اللہ کو قرض دے ۔ قَرْضًا حَسَنًا ؛ اچھا قرض ، قرضۂ حسنہ جس میں سود نہ ہو ۔ مِنّت نہ لگے ۔ سخت تقاضا نہ ہو ۔ لوگوں کو قرض دینے کو خدائے تعالیٰ خود کو قرض دینا فرماتا ہے ۔ فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ ؛ پھر دو چند کردے گا اس قرض کو اس کے لئے یعنی دنیا ہی میں اس کو اس کے قرض دینے کی وجہ سے کئی چند دولت دے دے گا ۔ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ؛ اور آخرت میں اس کے لئے ہے بزرگ بدلہ ۔

ترجمہ :- کون ہے جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے پھر اللہ اس کے لئے اس کے قرض سے کئی چند کر دے گا اور اس کے لئے ہے بزرگ بدلہ ۔

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۱۲﴾

يَوْمَ ؛ اس دن کو یاد کرو ۔ اس کا خیال رکھو ۔ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؛ کہ تم مسلمان ، ایماندار مردوں اور عورتوں کو دیکھو ۔ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ ؛ کہ ان کا نور چلتا ہوگا ۔ ان کی روشنی دوڑتی ہوگی ۔ ان کا علم ، ان کا اعتقاد ان کی رہنمائی کرے گا ۔ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ ؛ یہ عربی کا محاورہ ہے اس کے معنٰی ہیں ۔ سامنے ۔ وَبِأَيْمَانِهِمْ ؛ اور ان کی سیدھی جانب ، بھلائی کو سامنے اور سیدھی جانب سے نسبت دی جاتی ہے اور پچھلی اور بائیں جانب کو بُرائی سے نسبت دی جاتی ہے ۔ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ ؛ بشارت ہے آج تم کو ۔ آج کا دن تم کو مبارک ، آج کا دن تم کو مبارک ہو ۔ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ؛ جنتیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ تم جنتوں میں ہمیشہ رہو گے ۔ تم کو خلود اور دوام نصیب ہوگا ۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؛ یہی بڑی کامیابی ہے ، یہ ہے مَن کی مُراد ملنا ۔

ترجمہ :- اس دن کو یاد رکھو جس دن تم مسلمان مَرد اور مسلمان عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے سامنے اور سیدھی جانب سے دوڑتا ہوگا ۔ اس دن تم کو مبارک ہو ایسی جنتیں جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں تم ہمیشہ ہمیشہ رہو گے ۔ یہی ہے بڑی کامیابی ۔

يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انْظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾

يَوْمَ يَقُوْلُ ؛ اس دن کو یاد رکھو جس دن کہیں گے ۔ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ منافق مرد اور منافق عورتیں ایمانداروں سے ۔ اُنْظُرُوْنَا ؛ ذرا ہم پر نظر کرو ۔ ہم کو دیکھو ۔ نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ؛ ہم تمہارے نور سے لیں ۔ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَاءَكُمْ ؛ اُن سے کہا جائے گا ، اُنھیں جواب دیا جائے گا ۔ تم ، پیچھے کو واپس پلٹو ۔ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؛ وہاں جا کر نور ڈھونڈو یعنی نورِ علم حاصل کرنے کی جگہ دنیا تھی ۔ دنیا میں تو تم نے علمِ صحیح حاصل کیا اور نہ اعتقادِ دُرست ۔ اب تم ہم سے

نور حاصل نہیں کر سکتے ۔ اب اگر نورِ علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو جاؤ ۔ دنیا کو واپس ہو جاؤ ۔ جو دنیا میں اندھا سو آخرت میں اندھا ۔ دنیا میں علم نہ تھا تو آخرت میں کچھ انکشاف نہ ہوگا ۔ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ دنیا کھیتی ہے آخرت کی ، جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے ۔ فَضُرِبَ بَیْنَھُمْ بِسُوْرٍ ؛ پھر منافقوں اور ایمانداروں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی ۔ لَہٗ بَابٌ ؛ اس دیوار کا ایک دروازہ بھی ہوگا ۔ بَاطِنُہٗ فِیْہِ الرَّحْمَۃُ ؛ دیوار کا اندرون اس میں رحمت ہے یعنی جنتیوں کی طرف کا حصّہ ۔ وَظَاھِرُہٗ مِنْ قِبَلِہِ الْعَذَابُ ؛ اور اس کے باہر یعنی دوزخیوں کی طرف اس جانب عذاب ہے ۔

ترجمہ :- اُس دن کا خیال رکھو جس دن منافق مَرد اور منافق عورتیں ایمانداروں سے کہیں گے ! ذرا ہماری طرف نظر کرو کہ ہم تم سے کچھ نور حاصل کریں ۔ ان کو جواب دیا جائے گا : جاؤ پیچھے کو واپس ہو جاؤ (یعنی دنیا کو) پھر (وہاں جاکر) نور ڈھونڈو ، پھر اس کے بعد مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان ایک دیوار کھینچ دی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا ۔ اندر کی طرف رحمت ہوگی اور باہر کی طرف عذاب !

یُنَادُوْنَھُمْ اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰی وَلٰکِنَّکُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَکُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْکُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰی جَآءَ اَمْرُ اللّٰہِ وَغَرَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾

یُنَادُوْنَھُمْ ؛ منافق پکار اُٹھیں گے ، چلّائیں گے ، ان کو نِدا دیں گے ۔ ایمانداروں کو پکاریں گے ۔ اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ ؛ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ۔ قَالُوْا بَلٰی ؛ مسلمان کہیں گے ! کیوں نہیں بے شک تم ہمارے ساتھ تھے ۔ وَلٰکِنَّکُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَکُمْ ؛ مگر تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں ڈال دیا تھا ۔ گرفتارِ بلا کرلیا تھا ۔ گمراہی میں پھنسا رکھا تھا ۔ وَتَرَبَّصْتُمْ ؛ اور تم تاک میں تھے ، موقع کے منتظر تھے ، راہ دیکھتے تھے ۔ وَارْتَبْتُمْ ؛ اور مبتلائے ریب و شک تھے ، ہمیشہ تمہارے دل میں کھٹک تھی ، خلش تھی ۔ یقین تمہارے پاس تک نہ پھٹکا ۔ وَغَرَّتْکُمُ الْاَمَانِیُّ ؛ اور تمہاری آرزوؤں نے تمہیں دھوکہ میں ڈال دیا ۔ حَتّٰی ؛ یہاں تک کہ ۔ جَآءَ اَمْرُ اللّٰہِ ؛ حکمِ خدا آ گیا ۔ وَغَرَّکُمْ ؛ اور تم کو دھوکہ دیا ۔ بِاللّٰہِ ؛ خدا کے متعلق غلط خیال رکھ کر ۔ اَلْغَرُوْرُ ؛ بڑا دھوکہ باز ، شیطان ، مکّار ، فریب کار ، دغا باز ۔

ترجمہ :- منافق ، مسلمانوں کو پکاریں گے (پکار کر کہیں گے) کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ؟ (مسلمان) کہیں گے ۔ کیوں نہیں ! مگر تم نے اپنے آپ کو مبتلائے فتنہ و فساد کرلیا تھا ۔ اور تم ہمیشہ تاک میں تھے (منتظر تھے) اور ہمیشہ تمہارے دل میں خلش اور شک رہا ۔ تمہاری (بیہودہ) آرزوؤں نے تمہیں دھوکہ میں ڈال رکھا تھا یہاں تک کہ حکمِ خدا آ گیا اور اللہ کے متعلق بڑے دھوکہ باز نے دھوکا دیا ۔

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ۭ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۵

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ ؛ تو آج تم سے نہ لیا جائے گا ۔ فِدْيَةٌ ؛ کوئی معاوضہ، کوئی فدیہ، کوئی بدلہ، تن چھڑائی ۔ وَلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور نہ کافروں سے، منکروں سے ۔ یعنی اے منافقو! نہ تم کو نہ کافروں کو کچھ لے دے کر چھوڑ دیا جائے گا کیونکہ قیامت میں سب مفلس ہوں گے ۔ حدا کے عذاب سے کون بچا سکتا ہے ۔ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؛ تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے ۔ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؛ دوزخ ہی تمہاری رفیق ہے ۔ والی ہے ۔ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ؛ اور کیا ہی بُرا انجام ہے ۔ کیا بُرا ٹھکانا ہے ۔

ترجمہ :- تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ کٹے کافروں سے ۔ تم سب کا ٹھکانا دوزخ ہے اور دوزخ تمہاری رفیق ہے اور وہ کیا ہی بُرا ٹھکانا اور انجام ہے ۔

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۱۶

اَلَمْ يَاْنِ ؛ کیا وقت نہیں آیا ؟ اَنَ ۔ يُـئِـيْـنُ ۔ اَيْنًا ۔ وقت کا آنا ۔ اٰنٌ ؛ وقت ۔ اَلْاٰنَ ؛ اس وقت ۔ اَوَان ۔ وقت ۔ اٰنَـآء جمع ہے ۔ اٰنَـآءَ الَّيْلِ ؛ رات کے گھنٹے ۔ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمان والوں کے لئے ۔ اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ ؛ کہ اُن کے دل گڑگڑائیں ۔ گداز پیدا ہو ۔ نرمی پیدا ہو ۔ لِذِكْرِ اللّٰهِ ؛ خدا کی یاد کی وجہ سے، پند ونصیحت کی وجہ سے ۔ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ؛ اور اس قرآن کی وجہ سے جو خدا کی طرف سے اُترا ہے ۔ وَلَا يَـكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ اور نہ ہوجائیں اہلِ کتاب کے جیسے ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ تم سے پہلے جن کو کتاب دی گئی تھی ۔ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ ؛ اور ان پر ایک زمانہ دراز گزر گیا ۔ پھر گزری ان پر لمبی مدّت ۔ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؛ پھر ان کے دل سخت ہوگئے ۔ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ؛ اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں، بےحکم ہیں، بدکار ہیں ۔ کافر ہیں ۔

ترجمہ :- کیا مسلمانوں کے لئے ابھی تک وہ وقت نہیں آیا کہ یادِ خدا کے لئے اور اس (قرآن) کے لئے جو اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے ۔ ان کے دل گداز ہوں ۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوجائیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور ان پر ایک زمانہ دراز گزر چکا ۔ پھر ان کے دل (پتھر کی طرح) سخت ہوگئے اور ان میں سے بہت سے فاسق و بدکار ہیں ۔

اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ یُحۡیِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا ؕ قَدۡ بَیَّنَّا لَکُمُ الۡاٰیٰتِ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۷﴾

اِعْلَمُوْا ؛ جان رکھو ۔ اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ ؛ کہ اللہ زمین کو زندہ کردیتا ہے ، اس میں جان ڈال دیتا ہے ، تروتازہ کردیتا ہے ۔ بَعْدَ مَوْتِھَا ؛ اس کے مرنے ، خشک ہوجانے اور افتادہ ہوجانے کے بعد ۔ وہ بنجر زمین میں ، افتادہ زمین میں سرسبزی و شادابی پیدا کردیتا ہے ۔ قَدْبَیَّنَّا لَکُمُ الْاٰیٰتِ ؛ ہم تمہارے لئے صاف صاف نشانیاں ، نظائر بیان کردیئے ہیں ۔ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ؛ تاکہ تم سمجھو بوجھو ۔

ترجمہ :- یہ بات جان لو کہ اللہ زمین کو اُس کے افتادہ ہوجانے کے بعد جان بخشتا اور تروتازہ بنادیتا ہے ہم نے اس کے نظائر بیان کردیئے کہ تم سمجھو بوجھو ۔

اِنَّ الۡمُصَّدِّقِیۡنَ وَ الۡمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقۡرَضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَہُمۡ وَ لَہُمۡ اَجۡرٌ کَرِیۡمٌ ﴿۱۸﴾

اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ ؛ بے شک صدقہ دینے والے مَرد اور صدقہ دینے والی عورتیں ، خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں ۔ وَاَقْرَضُوْا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا ؛ اور جو لوگ نیک طریقہ سے اللہ کو قرض دیتے ہیں ۔ یعنی اللہ کے بندوں کو قرض دیتے ہیں ۔ حاجت مندوں کی مدد کرتے ہیں ۔ قَرَضَ ۔ کاٹا ۔ مِقْرَاض ۔ قینچی ۔ قَرْض ۔ مال کا ایک حصّہ جو حاجت مندوں کو اُدھار دیا جاتا ہے ۔ یُضٰعَفُ لَھُمْ ؛ ان کو دونا اور دو چند دیا جائے گا ۔ وَلَھُمْ اَجْرٌ کَرِیْمٌ ؛ اور ان کے لئے ثوابِ باکرامت ہے ۔

ترجمہ :- بے شک خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور جو لوگ اللہ کو قرضۂ حسنہ دیتے ہیں ان کو دو چند دے گا اور ان کے لئے باعزت اَجر ہے ۔

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖۤ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الصِّدِّیۡقُوۡنَ ٭ۖ وَ الشُّہَدَآءُ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ؕ
۲ ع۹ ۱۸ لَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ وَ نُوۡرُہُمۡ ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ﴿۱۹﴾

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ ؛ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں ۔ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّھَدَآءُ ؛ وہی ہیں صدیق اور شہید ۔ وہی ہیں راست گو اور راست گوئی کی تصدیق کرنے والے ۔ عِنْدَ رَبِّھِمْ ؛ اُن کے خدا کے پاس ۔ لَھُمْ اَجْرُھُمْ وَنُوْرُھُمْ ؛ ان کے لئے ان کا اجر بھی ہے اور ان کا نور بھی ۔ علم ہے اور انکشاف ہے ۔ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ؛ اور جو کفر کرتے ہیں اور ہماری نشانیوں کی تکذیب کرتے ہیں ، ان کو جھٹلاتے ہیں اور نہیں مانتے ۔ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ؛ یہی لوگ ہیں دوزخی ، جہنّم میں رہنے والے ۔

ترجمہ :- جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں وہی خدا کے پاس صدیق اور شہید ہیں راست گو ہیں اور راستی کی تصدیق کرتے ہیں ۔ ان کے لئے ان کا ثواب بھی ہے اور ان کا نور بھی ۔ اور جو لوگ کفر کرتے ہیں اور ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں ان کو جھٹلاتے ہیں وہی دوزخ کے رہنے والے ہیں ۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

اِعْلَمُوْا ؛ جان رکھو ۔ اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا ؛ کہ دنیوی زندگی صرف ۔ لَعِبٌ ۔ کھیل ہے ۔ وَلَھْوٌ ؛ اور تماشہ ہے ، محض لہو ولعب ہے ۔ وَزِیْنَۃٌ ؛ اور ظاہری زینت اور طمطراق ہے ۔ وَتَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ ؛ اور ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے ۔ بڑائی ہے ۔ وَتَکَاثُرٌ ؛ اور کثرت میں مقابلہ کرنا ہے ۔ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؛ مال اور اولاد میں ۔ دنیا کی مثال ایسی ہے کَمَثَلِ غَیْثٍ ؛ جیسے بارش ۔ مینہ ، اصل میں غَیُوْثٌ تھا ، جو بارش سخت قحط اور خشکی کے بعد ہوتی ہے اس کو غیث کہتے ہیں ۔ غَوْث ۔ فریاد رس ۔ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ ؛ تعجب میں ڈال دیا کسان کو ، کاشتکار کو ، زراعت کرنے والے کو ۔ کَفَرَ ؛ ڈھانکا ۔ کَافِرٌ ؛ ڈھانکنے والا ۔ چھپانے والا ۔ حق پوش ۔ مزارع کیونکہ وہ بیج ڈال کر مٹی سے ڈھنک دیتا ہے ۔ نَبَاتُہٗ ؛ اُس کا اُگنا ۔ یعنی کھیتی کو سرسبز دیکھ کر خوش ہوتا ہے ۔ ثُمَّ یَھِیْجُ ؛ پھر زور پر آتا ہے ۔ ہیجان میں آتا ہے ۔ فَتَرٰہُ مُصْفَرًّا ؛ پھر تو اے مخاطب اس کو زرد دیکھتا ہے یعنی کھیتی پک کر زرد ہوجاتی ہے ۔ ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ؛ پھر ہوجاتا ہے روندن ، چورا چورا ۔ وَفِی الْاٰخِرَۃِ ؛ اور آخرت میں بُروں کے لئے ، کافر و فاسق کے لئے ۔ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ؛ سخت عذاب ہے ۔ اور نیکوں اور پرہیزگاروں کے لئے وَمَغْفِرَۃٌ مِنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٌ ؛ اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضا مندی ہے ۔ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا ؛ اور یہ دنیوی زندگی نہیں ہے ۔ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ؛ مگر دغا کی جنس ، دھوکہ کے اسباب ، فریب کی ٹٹی ۔

ترجمہ :- خوب جان رکھو کہ یہ دنیوی زندگی لہو و لعب ہے اور ظاہری زینت ہے اور آپس میں فخر اور بڑائی ہے اور مال و اولاد میں کثرت اور زیادتی کا مقابلہ ہے ۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کہ کسان کو اس کا (اس سے کھیتی کا) اُگنا اچھا معلوم ہوتا ہے پھر وہ زور پر آتی ہے پھر تو اس کو

دیکھتا ہے کہ پیلی پڑ گئی پھر خشک ہوکر چورا چورا ہوگئی اور آخرت میں (بعض کے لئے) سخت عذاب ہے اور (بعض کے لئے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رضا مندی ہے اور دنیا کی زندگی تو نری دھوکہ کی ٹٹی ہے۔

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؀

سَابِقُوْا ؛ لوگو! دوڑو۔ لپکو، جلد حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ سبقت کرو۔ اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ ؛ اپنے رب کی مغفرت کی طرف۔ وَجَنَّةٍ ؛ اور جنت کی طرف۔ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؛ جس کا پھیلاؤ، وسعت، کشادگی، آسمان اور زمین دونوں کی وسعت کے برابر ہے۔ اُعِدَّتْ ؛ وہ تیار کی گئی ہے۔ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؛ ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ ؛ یہ اللہ کا فضل ہے، اُس کی داد ہے۔ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ؛ جس کو چاہتا ہے اُسے دیتا ہے۔ عنایت کرتا ہے۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؛ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اس کا فضل وکرم بڑا ہے۔

ترجمہ:- (لوگو!) تمہارے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمان اور زمین کے برابر ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اُن کے لئے تیار کی گئی ہے یہ اللہ کا فضل ہے (دادِ مولیٰ ہے) اُسے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑا فضل والا ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ؀

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ ؛ جتنی مصیبتیں روئے زمین پر واقع ہوتی ہیں۔ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؛ اور جتنی تم پر نازل ہوتی ہیں یہ سب نہیں ہیں اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؛ مگر کتاب میں، لوحِ محفوظ میں۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؛ اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں یعنی خدائے تعالیٰ نے جان کر پیدا کیا ہے یہ نہیں کہ پیدا کرنے کے بعد جانا ہو۔ سب کچھ علمِ الٰہی میں، لوحِ محفوظ میں ہے۔ اِنَّ ذٰلِکَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ؛ بے شک یہ سب اللہ کے پاس آسان ہے۔ کسی چیز کے پیدا کرنے میں اس کو کسی قسم کی دشواری نہیں۔

ترجمہ:- کوئی آفت، کوئی مصیبت روئے زمین پر نہیں پڑتی اور نہ خود تم پر مگر ایک کتاب میں موجود ہے

اس سے پہلے ہی کہ ہم ان چیزوں کو پیدا کریں یہ سب اللہ کے پاس آسان ہے ۔

لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۙ﴿۲۳﴾

لِـكَيْـلَا تَـاْسَوْا ؛ ہم نے یہ سب اس لئے کہہ دیا کہ تم غم نہ کھاؤ ۔ عَـلٰی مَافَاتَـكُمْ ؛ اس پر جو تمہارے ہاتھ نہ آیا ۔ تم سے فوت ہوگیا ۔ وَلَا تَـفْـرَحُـوْا بِـمَـآ اٰتٰـكُمْ ؛ اور نہ اتراؤ ۔ نہ ریجھا کرو ۔ فرحت محسوس کرو ، خوشی مناؤ اس چیز پر کہ خدا نے تمہیں دی ہے ۔ وَالـلّٰهُ لَا يُحِبُّ ؛ اور اللہ کو محبوب نہیں ، پسند نہیں ، اللہ دوست نہیں رکھتا ۔ كُـلَّ مُخْتَالٍ ؛ ہر اترانے والے کو ، متکبّر کو ۔ خُـيَـلاء ۔ تکبر ۔ فَخُوْرٍ ؛ شیخی باز ۔ بڑائی کرنے والا ، فخر کرنے والے ۔

ترجمہ :- تاکہ تم غم نہ کھاؤ ، اس پر جو تمہارے ہاتھ سے نکل گیا (یا ہاتھ نہ آیا) اور نہ اِتراؤ اور نام کرو اس پر کہ خدا نے تم کو دیا ہے ۔ خدا ہر اِترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا ۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۲۴﴾

اَلَّـذِيْـنَ يَبْخَلُوْنَ ؛ جو لوگ بخل کرتے ہیں اور راہِ خدا میں کچھ نہیں دیتے ۔ (اگر سابقہ آیت کے آخری حصہ مختال فَخُوْرٍ پر وقف نہ کریں اَلَّـذِيْنَ سے وصل کرنے پر بہ نونِ قطنی "نِ الَّـذِيْنَ پڑھنا چاہیئے) وَيَـاْمُـرُوْنَ الـنَّـاسَ بِـالْـبُخْلِ ؛ اور دوسروں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں ۔ خود نہ دیں اور دوسروں کو دینے سے روکیں ۔ وَمَـنْ يَّتَوَلَّ ؛ اور جو منہ موڑ لے اللہ سے ، اس کے رسول سے ، نصیحتوں سے ، اللہ کے احکام سے ۔ فَـاِنَّ الـلّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ؛ تو یقیناً اللہ ہی غنی ہے بے نیاز ہے ، بے پروا ہے ، لائقِ حمد و ثنا ہے ۔

ترجمہ :- جو لوگ خود بخل کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو بخل کا حکم دیتے ہیں اور جو (حق سے) منہ پھیرتے ہیں تو اللہ (سب سے) مستغنی ہے سزاوارِ حمد و تعریف ہے ۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَاَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۚ

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ

مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۵﴾ ع ۳ ۱۹

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا ؛ ہم نے بھیجا اپنے رسولوں کو ۔ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ واضح دلائل اور نشانیوں اور معجزوں کے ساتھ ۔ وَاَنْزَلْنَا مَـعَـهُـمُ الْـكِـتٰـبَ ؛ اور ہم نے پیغمبروں کے ساتھ کتاب بھی اُتاری ۔ وَالْمِيْزَانَ ؛ اور حق و باطل پر تمیز کرنے والی میزان ، کمی

زیادتی کو ظاہر کرنے والی ترازو، ایک بیالنس جس پر سب کو قائم رہنا چاہیئے۔ نہ اِدھر جھکیں نہ اُدھر جھکیں۔ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ؛ تا کہ لوگ عدل و انصاف پر قائم رہیں۔ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ ؛ اور ہم نے لوہے کو اُتارا۔ ہتھیار کو پیدا کیا۔ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ ؛ اس میں بڑی قوت ہے ہیبت ہے۔ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ؛ اور لوگوں کے لئے اس کے سوا اور بہت سے منافع ہیں۔ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ ؛ اور تا کہ تمیز کرلے اللہ اور اس کے نائب محمد رسول اللہ کو بھی معلوم ہو جائے کہ۔ مَنْ يَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ ؛ کون اس کی اور اس کے رسول کی مدد کرتا ہے۔ بِالْغَيْبِ ؛ بن دیکھے۔ یعنی کون خدا و رسول کے دین کی مدد کرتا ہے۔ مسلمان کو ایک دوسرے کی مدد کی ضرورت ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ؛ یقیناً اللہ تو قوی ہے۔ زبردست اور عزت والا ہے۔

ترجمہ :- ہم نے اپنے پیغمبروں کو واضح دلائل (اور معجزات) کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان بھی اُتاری کہ لوگ عدل و انصاف پر قائم رہیں اور (منکرین کے مقابلہ کے لئے) لوہا اور ہتھیار اُتارے جس میں بڑی قوت ہے، ہیبت ہے اور لوگوں کے لئے (دوسری قسم کے) منافع بھی ہیں اور تا کہ اللہ کو بھی معلوم ہو جائے کہ بے دیکھے اللہ اور اس کے رسولوں کی کون مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ باقوت ہے باعزت ہے۔

صاحبو! اللہ تعالیٰ لوہے کے متعلق فرماتا ہے کہ اس میں جنگی قوت اور زور و ہیبت ہے۔ کسی نے کہا سونا بہت اچھا ہے مگر اس کا محافظ لوہا ہوتا ہے وہی حکومت کرتا ہے۔ چاندی سونا صرف امن کے زمانہ میں ذریعہ زینت ہیں یا زیادہ سے زیادہ متغیر اور خراب نہ ہونے کی وجہ سے معیار قیمت ہیں بدامنی اور جنگ کے زمانہ میں لوہا ہی کام آتا ہے۔ افسوس! مسلمانوں کو حبیبِ خدا ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہتھیار کے ساتھ نماز پڑھنے میں ستّر گونا ثواب ملتا ہے۔ دوسروں نے لوہے کو اپنا ملجا و ماوا سمجھا۔ مردوں کو چاندی و سونے کے زیور پہننے سے ممانعت کی گئی ہے۔ لیڈی فیشن مردوں نے ہتھیار رکھنے کو بدتہذیبی سمجھا، سکھ ہتھیار رکھ سکتے ہیں۔ مسلمان ہتھیار نہیں رکھ سکتے۔ یہ سرکاری قانون ہے خدا نہ کرے کہ حیدرآباد میں بھی یہ قانون جاری ہو جائے۔ چاندی سونے کی نہ بندوق بنتی ہے نہ تپنچہ نہ سپر بن سکتی ہے نہ تلوار، نہ ریل بنتی ہے نہ طیارے۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوہے میں اور بہت سے منافع ہیں۔ لوہے کے بغیر ہل اور ناگر تک نہیں بن سکتا اور تو اور ایک سوئی بھی بغیر لوہے کے نہیں بن سکتی، افسوس! اِن موجودہ غریب مسلمانوں کو طیارہ اور توپیں ڈھالنا تو کیا آئے گا ایک سوئی بنانا بھی نہیں آتا۔ جس کی تلوار جس کی سپر ہے اُس کی فتح ہے۔

یہ لیڈی فیشن ملک کو کیا بچائیں ÷ جو پہنے ہوئے ریشمی ساریاں ہیں
ڈرامہ میں جب کام کرتے ہیں لڑکے ÷ تو کیا کیا زنانہ اداکاریاں ہیں (حسرتؔ صدیقیؒ)

فولاد خوار لوہا چاہنے والے مسلمانوں کی اولاد ہو کر ریشمی کپڑے پہنتے ہو؟ ریشمی ازار بند کمر سے باندھ کر ناز کرتے ہو؟ ہائے انقلاب! افسوس ذلّت و خواری، اُٹھو اپنے پیروں پر کھڑے ہو جاؤ مرد تو ہو۔ مردوں کے کام بھی کرو، تم محمد رسول اللہ ﷺ کے اُمتی ہو، اللہ سچا، اس کا حبیبؐ سچا۔ فرماتا ہے وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ مگر افسوس! ہزار افسوس یہ وعدہ

مومنین کے ساتھ کیا گیا ہے ۔ کیا تم خود کو مومن سمجھتے ہو؟ ایمان کے معنی ہیں یقین ۔ جس کو یقین ہے وہ زہر نہیں کھاتا ، کوئی جلتی آگ میں اپنا ہاتھ نہیں ڈالتا ۔ کوئی سانپ کو رسی سمجھ کر پکڑ نہیں لیتا ۔ اگر تم میں ایمان ہے اور اللہ و رسول کا یقین ہے ، اسلام کو سچا سمجھتے ہو تو تم سے ایسے آثار نمایاں نہ ہونا چاہیئے ۔ کچھ ایمان اور یقین ہی کے لالے پڑ گئے ہیں کہ عملِ صالح پیدا نہیں ہوتا ۔ ہمت کرو ۔ جرأت و قوت پیدا کرو ۔ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ ؛ جہاں مسلمان جم کر کھڑے ہو گئے ہیں ۔ وہاں اپنے سے دوگنا کفار کو پیروں تلے روند ڈالا ہے ، بہر حال خدا کی رحمت کا دروازہ مسلمانوں کے لئے اب بھی کھلا ہوا ہے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِيْمَ ؛ ہم نے نوح اور ابراہیم کو پیغمبر بنا کر بھیجا ۔ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا ؛ اور ہم نے ان کی ذریت میں ، نسل میں ، خاندان میں عطا کیا ۔ ذَرَّ يَذُرُّ ذَرًّا ؛ پھیلنا ، منتشر ہونا ، ذرہ ، غبار کا حقیر ترین حصّہ ۔ ذَرَّةٌ ۔ چھوٹی چیونٹی ۔ ذُرُوْر ؛ سفوف ۔ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ ؛ پیغمبری اور آسمانی کتاب کو ، وحی کو ۔ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ؛ اس پر بھی بعض تو ہدایت پر ہیں ، روبراہ ہیں ۔ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ؛ اور ان میں سے بہت سے بے حکم ، بدکار اور فاسق و فاجر ہیں ۔

ترجمہ :- ہم نے نوح اور ابراہیم کو پیغمبر بنا کر بھیجا اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب کا سلسلہ جاری رکھا مگر ان میں سے بعض تو ہدایت پر آئے اور ان میں سے اکثر بدکار رہ گئے ۔

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً ۭ وَرَهْبَانِيَّةَۨ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

ثُمَّ قَفَّيْنَا ؛ پھر ہم نے پیچھے بھیجا ۔ قفا ۔ گدی ۔ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ ؛ ان کے پیچھے ۔ آثار ؛ جمع اَثَر ۔ نشانِ قدم ۔ بِرُسُلِنَا ؛ ہمارے رسولوں کو ۔ ہم نے ان اولوالعزم پیغمبروں کے بعد ان کے قدم بقدم دوسرے پیغمبر بھی بھیجے ۔ وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؛ اور عیسٰی ابن مریم کو بھی ان کے بعد بھیجا ۔ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ؛ اور ہم نے ان کو انجیل دی ۔ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ ؛ اور ہم نے ان لوگوں کے دلوں میں جنھوں نے عیسٰی کی اتباع کی تھی ان کی پیروی کی تھی ، پیدا کر دی تھی ۔

رَاْفَةً وَّ رَحْـمَةً ؛ نرم دلی اور مہربانی ۔ چونکہ جناب عیسٰی علیہ السلام بغیر باپ کے صرف ماں سے پیدا ہوئے تھے ۔ اس لئے ان میں مادرانہ شفقت و محبت تھی ۔ آج کل عیسائی جو ساری دنیا میں ظلم و ستم کرر ہے ہیں ، قتل و کشت میں مشغول ہیں ۔ کون سے مظالم ہے جن سے رکتے ہیں نہ عورتوں کو چھوڑتے ہیں نہ بچوں کو ، تمام ایجادات نسلِ انسانی کو تباہ کرنے کے لئے ہیں ۔ اصل یہ ہے کہ یہ عیسائی ہی نہیں ہیں ۔ یہ دہریے ہیں ۔ مادّہ پرست ہیں ۔ ان کو اللہ ہی سے تعلق نہیں تو جنابِ عیسٰی سے کیا تعلق ہوگا ۔ میں عراق ، شام اور فلسطین میں پھر چکا ہوں ، مجھے تجربہ ہے کہ اس پر بھی یہودیوں اور ہندوؤں کی بہ نسبت عیسائی ہی بہتر ہیں ۔ وَرَهْبَانِيَّةً ؛ اور رہبانیت ۔ گوشہ گیری اور دنیا کو چھوڑنا رَاهِبٌ ۔ تارک الدنیا ۔ خدا ترس ۔ رَهَبَ ۔ ڈرا ۔ ابْتَدَعُوْهَا ؛ جس کو انھوں نے ایجاد کیا تھا ۔ اِبْتِدَاع ؛ نئی چیز کا پیدا کرنا ۔ اختراع ۔ مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ ؛ ہم نے ان پر کچھ فرض نہیں کیا تھا ۔ اِلَّا ابْتِغَـآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ ؛ (یہ رہبانیت کیوں اختیار کی تھی ؟) صرف اللہ کی رضا جوئی کے لئے ۔ اللہ کو راضی رکھنے کے لئے ۔ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ؛ پھر انھوں نے رہبانیت کی پوری پوری رعایت نہ کی ، ترکِ دنیا کو جیسا نباہنا تھا ویسا نباہ نہ سکے ۔ راہبوں اور ننوں کو بھی اولاد ہو جاتی ہے ۔ فَـاٰتَـيْـنَا الَّـذِيْـنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ ؛ پھر ہم نے دیا اُن لوگوں کو کہ ان میں سے ایمان لائے تھے ۔ اَجْرَهُمْ ؛ اُن کے اجر کو ، ثواب کو ، اُجرت کو ۔ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ؛ اور ان میں سے اکثر فاسق فاجر ہیں ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے اُن (اولواالعزم پیغمبروں) کے بعد اور رسولوں کو بھیجا اور ان کے بعد عیسٰی ابن مریم کو بھی بھیجا اور ان کو انجیل دی ۔ اور جو لوگ عیسٰی کی اتباع کرتے تھے ان کے دلوں میں شفقت اور رحمت پیدا کردی تھی ۔ اور گوشہ گیری اور خدا ترسی بھی (ان کے دلوں میں ڈالی تھی) جس کو خود انھوں نے اپنے دل سے ایجاد کیا تھا کچھ ہم نے ان پر فرض نہیں کیا تھا انھوں نے صرف خدا کی رضا جوئی کے لئے ایجاد کیا تھا مگر اس کی جیسی رعایت کرنی چاہیئے (لحاظ رکھنا چاہیئے ۔ نباہنا چاہیئے) نہ نباہ سکے ۔ پھر ہم نے ان میں سے ایمانداروں کو ان کا اجر دیا اور ان میں سے بہت سے نافرمان ہیں ، فاسق و فاجر ہیں ۔

صاحبو ! اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی اچھا کام خدا کی رضا جوئی کے لئے ایجاد کرے مگر اس کو نباہے تو ان کو اَجرِ عظیم ملے گا ۔ یہ بدعتِ حسنہ کا ماخذ ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۲۸

يٰٓـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایماندارو ! سابقہ پیغمبروں اور محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والو ! اِتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اللہ سے

ڈرتے رہو، اس کی نافرمانی سے اور اس کے غضب سے بچو۔ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ ؛ اور اس کے پیغمبر محمدؐ مصطفٰے پر ایمان لاؤ۔ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ ؛ تم کو دو حصّے دے گا، دو بوجھ دے گا، دوہرا ثواب دے گا۔ مِنْ رَّحْمَتِهٖ ؛ اپنی رحمت سے۔ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا ؛ اور تم کو نور ہدایت عطا کرے گا۔ تَمْشُوْنَ بِهٖ ؛ جس کو لے کر تم چلوگے۔ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؛ اور تمہارے گناہوں کی مغفرت بھی کرے گا۔ خطائیں بھی معاف کردے گا۔ اپنے دامن رحمت میں چھپالے گا۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ اور اللہ غفور رحیم تو ہے ہی۔ وہ بخشتا بھی ہے۔ مہربان بھی ہے۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! اللہ سے (اس کے غضب سے ڈرو) اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ وہ اپنی رحمت سے تم کو دوہرا حصّہ دے گا اور تم کو ایسا نورِ ہدایت عنایت کرے گا جس کو لے کر تم چلوگے اور اللہ تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا (اور تم کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے گا) اور اللہ تو غفور رحیم ہے ہی۔

صاحبو ! یہودی اور عیسائی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں تو ان کو دوہرا ثواب ملے گا۔ سابقہ پیغمبروں پر ایمان لانے کا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا بھی۔ اور مسلمان تو تمام پیغمبروں پر یقین رکھتے ہیں لہذا اُن کو تو دوہرا ثواب ملے گا ہی۔

لِّئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَلَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَأَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ
يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٩﴾ ع ۴ ۲۰

یہ اس لئے کہا جاتا ہے۔ لِئَلَّا یَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ ؛ کہ اہلِ کتاب کہیں یہ نہ سمجھ رکھیں۔ اَلَّا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ ؛ کہ مسلمانوں کو کچھ دسترس نہیں، ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں۔ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے فضل میں سے۔ اہلِ کتاب یہ نہ سمجھیں کہ خدا کے فضل و کرم کے صرف وہی مستحق ہیں اور مسلمانوں کا اس میں کچھ حصّہ نہیں۔ وَاَنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ ؛ اور اہلِ کتاب کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ خدا کا فضل خدا کے ہاتھ میں ہے۔ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اپنے فضل و کرم سے سرفراز کرتا ہے۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ؛ اور اللہ بڑا ہی فضل و کرم والا ہے۔

ترجمہ :- (یہ اس لئے کہا جاتا ہے) کہ اہلِ کتاب کہیں یہ سمجھ نہ رکھیں کہ مسلمانوں کو خدا کے فضل و کرم سے کچھ حصّہ نہیں کچھ ان کے دسترس میں نہیں اور نیز یہ کہ بے شک فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے، جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ عظیم الشان فضل و کرم والا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

۲۸

قد سمع اللہ

تَفسِیرِ صِدّیقی

از

شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باھتمام محمد عبّاس علم بردار صدّیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدّیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ المجادلہ مدینہ میں نازل ہوئی اس میں بائیس (۲۲) آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝۱

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے سُن لیا ، اللہ نے سماعت فرمائی ۔ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ ؛ بات اس عورت کی جو تم سے جھگڑتی ہے ۔ فِیْ زَوْجِهَا ؛ اپنے خاوند کے متعلق ۔ وَتَشْتَكِیْ اِلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ کی طرف شکایت کرتی ہے ۔ اور اپنے غم و غصہ کو ظاہر کرتی ہے ۔ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؛ اور اللہ تم دونوں کی گفتگو کو سنتا ہے ۔ حَارَ يَحُوْرُ حَوْرًا ۔ رجوع کرنا ۔ مِحْوَرْ ۔ دھرّہ جس پر چکر پھرتا ہے ۔ مُحَاوَرَةٌ ؛ ایک دوسرے سے سوال جواب کرنا ۔ عام طور سے مستعمل کلام کو کہتے ہیں ۔ تَحَاوُر ۔ باہم گفتگو، سوال جواب ۔ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ ؛ یقیناً اللہ سب کی سنتا ہے اور سب کو دیکھتا ہے ۔ اپنے لائق سماعت و بصارت والا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ نے سُن لی اس عورت کی بات جو اپنے خاوند کے متعلق تم سے جھگڑتی ہے اور اللہ سے شکایت کرتی ہے اور اللہ نے تم دونوں کی گفتگو کو سُن لیا ۔ یقیناً اللہ سمیع و بصیر ہے ۔

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ۭ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰۗــِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝۲

اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ ؛ جو لوگ تم میں سے ظہار کرتے ہیں ۔ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ؛ اپنی بیویوں سے ۔ ظہار میں کیا ہوتا ہے ؟ شوہر غصہ میں اپنی بیوی کو کہہ دیتا ہے تمہاری پیٹھ میری ماں کے برابر ہے ۔ بعض اس طرح سے کہتے ہیں ، تم میری ماں کے برابر ہو ۔ مَا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؛ وہ ان کی مائیں نہیں ہیں ۔ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ ؛ نہیں ہیں ان کی مائیں ۔ اِلَّا الّٰٓئِیْ وَلَدْنَهُمْ ؛ مگر وہ جنھوں نے ان کو جنا ہے ۔ ماں تو وہ ہے جو جنے ۔ بیوی کو ماں کہنے سے ماں نہیں ہوسکتی ۔ وَاِنَّهُمْ ؛ اور بے شک وہ ۔ لَيَقُوْلُوْنَ ؛

البتہ کہتے ہیں ۔ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ ؛ ناپسند بات ۔ ایسا قول جو لائقِ انکار ہے ۔ وَ زُوْرًا ؛ اور جھوٹ ، دروغِ بے فروغ ۔ وَ اِنَّ اللّٰهَ ؛ اور بے شک اللہ ۔ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ؛ البتہ معاف کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ، گزشتہ گناہوں کو عفو کرنے اور مٹانے والا ہے اور آئندہ مغفرت اور دامنِ حفاظت و رحمت میں چھپانے والا ہے ۔

ترجمہ :- جو لوگ تم میں سے اپنی بیویوں سے ظہار کرتے (اور ان کو ماں کہہ دیتے ہیں یعنی أَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ کہہ دیتے) ہیں ۔ یہ بیبیاں ان کی مائیں نہیں ہیں ۔ مائیں تو وہی ہیں جنھوں نے اُن کو جنا ہے اور یہ لوگ ناپسند اور جھوٹ بات کہتے ہیں ۔ اور یقیناً اللہ معاف کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے ۔

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۳﴾

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ؛ اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں ۔ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا ؛ پھر وہ کام کرنا چاہیں جس کو انھوں نے کہا تھا ۔ ماں بھی کہیں پھر بیوی سے ملنا بھی چاہیں اس کی سزا یہ ہے ۔ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؛ پھر ایک باندی یا غلام آزاد کرنا ۔ کسی کی گردن سے غلامی کا طوق نکال دینا ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؛ اس سے قبل کہ آپس میں ملیں ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں ۔ باہم اختلاط کریں ۔ جماع سے کنایہ ہے ۔ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؛ اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے کہ ایسی بیہودہ باتیں نہ کریں ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ؛ اور اللہ ان اعمال سے کہ تم کرتے ہو باخبر ہے تمہارے تمام کاموں سے واقف ہے ، آگاہ ہے ، جانتا ہے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں پھر اپنے کہے پر عود کرتے ہیں (یعنی ماں کہہ کر آپس میں ملنا بھی چاہتے ہیں) آپس میں ہاتھ لگانے سے پہلے ایک بُردہ (یعنی باندی یا غلام) آزاد کرنا چاہیئے ۔ اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے تمام کاموں سے باخبر ہے ۔

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴﴾

فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ ؛ پھر جو نہ پائے غلام اور لونڈی کو آزادی کے لئے ۔ فَصِیَامُ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ ؛ تو اس پر روزے واجب ہیں دو ماہ کے پے در پے ، لگاتار ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَاسَّا ؛ اس سے پہلے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یعنی جماع کریں ۔ فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ ؛ پھر جو کوئی روزے کی استطاعت نہ رکھے ، اس کی طاقت نہ ہو ۔ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا ؛ تو ساٹھ فقیروں کو کھانا کھلانا ہے ۔ ذٰلِکَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ ؛ یہ حکم اس واسطہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو ۔ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ ؛ یہ اللہ کے حدود ہیں ۔ وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ؛ اور منکروں کیلئے ہے دردناک عذاب ۔

ترجمہ :- پھر جو (بردہ) نہ پائے تو دو مہینے متواتر روزے رکھنا چاہیئے ہاتھ لگانے سے پہلے اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا چاہیئے ۔ یہ احکام اس لئے ہیں کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو ۔ یہ اللہ کے (مقرر کردہ) حدود ہیں اور منکروں کے لئے عذابِ الیم ہے ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ کُبِتُوْا کَمَا کُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ ؕ وَ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ۚ﴿۵﴾

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ ؛ بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کرتے ہیں ۔ کُبِتُوْا ؛ وہ ذلیل وخوار کئے جائیں گے ۔ ہلاک ہوں گے ۔ کَبْتٌ ۔ ذِلّت و رسوائی ۔ کَمَا کُبِتَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ؛ جس طرح کہ ذلیل وخوار کردیئے گئے وہ لوگ جو اُن سے پہلے تھے ۔ وَقَدْ اَنْزَلْنَا ؛ اور ہم نے نازل کی ہیں ، اُتاری ہیں ۔ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ ؛ آیتیں اور نشانیاں واضح ، کھلی کھلی ۔ وَلِلْکٰفِرِیْنَ ؛ اور کافروں کے لئے ہے ۔ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ ؛ عذاب اہانت کرنے والا ، ذلیل وخوار کرنے والا ، رُسوا کرنے والا عذاب ہے ۔

ترجمہ :- جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل وخوار ہوں گے جس طرح کہ ان سے پہلے کہ لوگ ذلیل وخوار ہوئے ۔ ہم نے تو واضح آیتیں اُتاری ہیں اور کافروں کے لئے رُسوا کرنے والا عذاب ہے ۔

یَوْمَ یَبْعَثُھُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُھُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰہُ اللّٰہُ وَنَسُوْہُ ؕ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ ﴿۶﴾

ع ا ا

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؛ اس دن کو یاد کرو (اس دن کا خیال رکھو) جب کہ خدا سب کو (قبروں میں سے) اُٹھائے گا۔ فَيُنَبِّئُهُمْ ؛ پھر جتا دے گا، بتادے گا ان کو۔ بِمَا عَمِلُوْا ؛ ان کے اعمال۔ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ ؛ خدا نے اس کو گن رکھا ہے، وہ خدا کے پاس محفوظ ہے۔ وَنَسُوْهُ ؛ اور یہ لوگ اسے بھول گئے ہیں۔ ان کو نسیان ہوگیا ہے۔ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؛ اور اللہ ہر چیز سے مطلع ہے۔ سب کچھ مشاہدہ کر رہا ہے۔

ترجمہ:- اُس دن کا خیال کرو جب کہ اللہ سب کو (قبروں میں سے) اُٹھائے گا پھر ان کو ان کے اعمال کی اطلاع دے گا (بتلادے گا) اللہ کے پاس سب محفوظ ہے اور یہ لوگ بھول گئے ہیں اور اللہ کو ہر چیز کی اطلاع ہے، (سب اس کے سامنے ہے)۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَاۤ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ۚ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞

اَلَمْ تَرَ ؛ اے مخاطب! کیا تجھے معلوم نہیں۔ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ ؛ کہ اللہ جانتا ہے۔ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؛ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ ؛ نہیں ہوتی سرگوشی تین شخصوں کی۔ نَجْوٰی۔ مشورہ، کانا پھوسی۔ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ ؛ مگر یہ کہ اُن کا چوتھا خدا ہوتا ہے۔ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ ؛ اور نہ پانچ کی سرگوشی، کھسر پھسر کرنا مگر ان کا چھٹا خدا ہوتا ہے۔ وَلَاۤ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ ؛ اور نہ اس سے کم۔ وَلَاۤ اَكْثَرَ ؛ اور نہ اس سے زیادہ۔ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ ؛ مگر یہ کہ خدا ان کے ساتھ رہتا ہے۔ اَيْنَ مَا كَانُوْا ؛ جہاں کہیں ہوں۔ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ ؛ پھر ان کو اس کی خبر کردے گا۔ بِمَا عَمِلُوْا ؛ جو انھوں نے کیا۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے دن۔ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؛ بے شک اللہ کو ہر شئے معلوم ہے، وہ سب کچھ جانتا ہے۔

ترجمہ:- (اے مخاطب!) کیا تجھے معلوم نہیں کہ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کو معلوم ہے تین آدمی آپس میں آہستہ آہستہ مشورے کرتے ہیں تو اللہ ان کا چوتھا ہوتا ہے یا پانچ آدمی تو چھٹا وہ رہتا ہے یا اس سے کم ہوں یا زیادہ تو اللہ ان کے ساتھ ہی رہتا ہے وہ جہاں کہیں ہوں۔ پھر اللہ

قیامت کے دن ان کو ان کے گزشتہ اعمال کی اطلاع دے گا (بتادے گا) یقیناً اللہ کو ہر شئے معلوم ہے (اور خوب معلوم ہے)۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ۫ وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُوْلُ ۭ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تمہیں معلوم نہیں، کیا تم نے نہیں دیکھا۔ اِلَى الَّذِيْنَ نُهُوْا ؛ ان لوگوں کو جن کو منع کیا گیا ہے، نہی کی گئی ہے، روکا گیا ہے۔ عَنِ النَّجْوٰى ؛ راز گوئی سے، کانا پھوسی سے، سرگوشی سے۔ آہستہ آہستہ کھسر پھسر کرنے سے۔ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ ؛ پھر وہی کرتے ہیں، پھر عود کرتے ہیں، دوبارہ کرتے ہیں۔ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ ؛ اس کام سے کہ ان کو نہی کی گئی ہے، منع کیا گیا ہے۔ وَيَتَنٰجَوْنَ ؛ اور چپکے چپکے باتیں کرتے ہیں، سرگوشیاں کرتے ہیں۔ بِالْاِثْمِ ؛ گناہ سے۔ وَالْعُدْوَانِ ؛ اور تعدی اور زیادتی سے۔ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ؛ اور پیغمبر کی نافرمانی اور بے حکمی سے۔ وَاِذَا جَآءُوْكَ ؛ اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں۔ حَيَّوْكَ ؛ دُعائے حیات دیتے ہیں، سلام کرتے ہیں۔ حَيَّ يُحَيِّ تَحِيَّةً۔ سلام کرنا ''جیتے رہو'' کہنا، عمر دراز کہنا۔ اب عام طور سے سلام کے معنی میں ہے۔ بِمَا ؛ ایسے الفاظ میں لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ؛ کہ خدا نے تم کو ویسا سلام نہیں کیا۔ اس کی تعلیم نہیں دی۔ منافق لوگ رسولِ خدا ﷺ کو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کی جگہ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ کہتے تھے۔ سام کے معنی ہیں ہلاکی، موت۔ وَيَقُوْلُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ؛ اور وہ اپنے جی میں کہتے ہیں، دل میں سمجھتے ہیں۔ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ ؛ کیوں نہیں عذاب کرتا اللہ ہم کو۔ بِمَا نَقُوْلُ ؛ ہمارے اس کہنے سے، اس پر جو ہم کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ؛ ان کو جہنم کافی ہے۔ يَصْلَوْنَهَا ؛ وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔ فَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ؛ پھر کیا بُری جگہ ہے ان کے پہنچنے کی، ان کا کیا بدتر ٹھکانا ہے۔

ترجمہ:- کیا تم نہیں جانتے کہ جن لوگوں کو سرگوشی سے منع کیا گیا ہے پھر وہی کرتے ہیں جس سے ان کو

منع کیا گیا ہے اور وہ لوگ سرگوشی کرتے ہیں گناہ کی، سرکشی کی اور پیغمبر کی نافرمانی کی ۔ اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو سلام کرتے ہیں ۔ مگر ان الفاظ میں کہ خدا نے تم کو اس کی تعلیم نہیں دی ۔ اور اپنے جی میں کہتے ہیں ہمارے اس کہنے سے خدا ہم پر کیوں نہیں عذاب نازل کرتا ؟ جہنّم ان کو بالکل بس ہے وہ اس میں داخل ہوں گے پھر کیا (بُرا انجام ہے اور) خراب ٹھکانہ ہے ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا تَنَٰجَيۡتُمۡ فَلَا تَتَنَٰجَوۡاْ بِٱلۡإِثۡمِ وَٱلۡعُدۡوَٰنِ وَمَعۡصِيَتِ ٱلرَّسُولِ وَتَنَٰجَوۡاْ بِٱلۡبِرِّ وَٱلتَّقۡوَىٰۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ ٱلَّذِيٓ إِلَيۡهِ تُحۡشَرُونَ ۝٩

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اِذَا تَنَاجَيْتُمْ ؛ جب تم سرگوشی کرو، کان میں بات کرو، مناجات کرو ۔ فَـلَا تَتَـنَاجَوْا ؛ تو مت بات کرو ۔ بِالْاِثْمِ ؛ گناہ کی ۔ وَالْعُدْوَانِ ؛ اور تعدی اور زیادتی کی ۔ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ ؛ اور پیغمبر کی نافرمانی کی، بے حکمی کی ۔ وَتَـنَـاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْـوٰى ؛ اور بات کروتو احسان اور نفع رسانی کی، خیرِ متعدی کی، اور تقویٰ اور پرہیزگاری کی، ادب اور خوفِ خدا کی ۔ وَاتَّـقُـوا اللّٰـهَ ؛ اور خدا سے ڈرو ۔ اَلَّـذِیْٓ اِلَيْـهِ تُحْشَرُوْنَ ؛ جس کی طرف تمہارا حشر ہوگا، جس کے دربار میں تم جمع کئے جاؤ گے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! جب تم چپکے چپکے بولو، (سرگوشی کرو) تو ہرگز سرگوشی نہ کرو گناہ کی، تعدی اور زیادتی کی، اور پیغمبر کی نافرمانی کی ۔ اور بات کرو تو نفع رسانی اور تقویٰ کی اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہارا حشر ہوگا ۔

إِنَّمَا ٱلنَّجۡوَىٰ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ لِيَحۡزُنَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَلَيۡسَ بِضَآرِّهِمۡ شَيۡـًٔا إِلَّا بِإِذۡنِ ٱللَّهِۚ وَعَلَى ٱللَّهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ ٱلۡمُؤۡمِنُونَ ۝١٠

اِنَّـمَا النَّجْـوٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ ؛ یہ سرگوشی شیطان کے بہکانے سے ہے ۔ لِيَـحْزُنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ تاکہ ایمانداروں کو محزون و غمگین کرے، ان کو رنج پہنچائے ۔ وَلَيْسَ بِضَـآرِّهِمْ ؛ اور ان کو کچھ ضرر نہ پہنچے گا ۔ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ مگر حکمِ خدا سے، اس کے اِرادے سے ۔ وَعَـلَى اللّٰهِ ؛ اور اللہ ہی پر ۔ فَـلْيَـتَـوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ توکل کریں ایماندار، پھر مسلمانوں کو چاہئیے کہ اللہ ہی پر توکل کریں ۔

ترجمہ :- یہ ساری سرگوشی شیطان سے ہے کہ ایمانداروں کو حزن و ملال پہنچائے اور بے حکمِ خدا ان کو کچھ ضرر نہ ہوگا۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر توکل کریں۔ (اور اپنے تمام کاموں کو اُسی پر چھوڑ دیں)۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١﴾

يَـآ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اِذَا قِيْلَ لَـكُمْ ؛ جب تم سے کہا جائے۔ تَـفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ ؛ مجلسوں میں ذرا دوسروں کے لئے جگہ کھول دو، ذرا ہٹ کر بیٹھو، کشادگی کرو، تم خود ذرا سمٹ کر بیٹھو۔ فَـافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَـكُمْ ؛ تو تم دوسروں کو جگہ دو اللہ تم کو جگہ دے گا۔ وَاِذَا قِيْلَ ؛ اور جب کہا جائے۔ اُنْشُزُوْا ؛ اُٹھ کھڑے ہو۔ فَانْشُزُوْا ؛ تو اُٹھ جاؤ، اُٹھ کھڑے ہو۔ يَرْفَعِ اللّٰهُ ؛ اللہ مرتبے بلند کردے گا۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان رکھتے ہیں۔ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا ؛ اور جو دیئے گئے ہیں۔ الْعِلْمَ ؛ علم۔ دَرَجٰتٍ ؛ بڑے درجے، مرتبے۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ۔ بِـمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ تمہارے اعمال سے۔ تم جو کچھ کرتے ہو۔ خَبِيْرٌ ؛ باخبر ہے، جانتا ہے، واقف ہے۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا دوسروں کی جگہ دے کر بیٹھو تو تم جگہ دے دو۔ اللہ تم کو (جنت میں) جگہ دے گا۔ اور جب تم سے کہا جائے اُٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے ہو۔ اللہ تم میں کے ایمانداروں کے مرتبے بلند کردے گا اور جو عالم ہیں ان کے بھی۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۚ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٢﴾

يَـآ يُّهَا الَّـذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اِذَا نَـاجَيْـتُـمُ الرَّسُوْلَ ؛ جب تم پیغمبر کے کان میں کچھ کہنا چاہو، کچھ سرگوشی کرو، کچھ مناجات کرو، کچھ راز کی باتیں کہنا چاہو۔ اصل یہ ہے کہ بعض لوگ دربارِ نبوت میں لوگوں پر اپنا تقرب اور

مرتبہ خاص جتانے کے لئے حضرتؐ کے کان میں کچھ کہنا چاہتے تھے اور عام طور سے کچھ اچھے کام نہ کرتے تھے۔ تو حکم ہوتا ہے۔ فَقَدِّمُوْا ؛ تو پیش کرو، تقدیم کرو، پہل کرو۔ بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰکُمْ ؛ تمہاری سرگوشیوں سے پہلے۔ صَدَقَۃً ؛ خیر خیرات یعنی نیک کام اور اسلامی اور قومی خدمات تو پہلے کرو۔ ذٰلِکَ خَیْرٌ لَّکُمْ ؛ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ وَاَطْھَرُ ؛ اور پاکیزہ ہے، اور طہارت بخش ہے اور اپنے پاک کرنے کا اچھا ذریعہ ہے۔ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا ؛ پھر اگر تم کچھ نہ پاؤ۔ مالی امداد دینے کے قابل نہیں ہو۔ مفلس ہو، نادار ہو۔ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ تو اللہ تو غفور رحیم ہے۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! اگر تم پیغمبر سے سرگوشی اور مناجات کرنا چاہو تو پہلے خیر خیرات تو کیا کرو (اسلامی اور قومی امداد تو کرو) یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور پاک تر ہے۔ پھر اگر تم (نادار ہو) کچھ نہیں پاتے ہو تو اللہ غفور رحیم ہے۔

ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۭ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ
فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ
وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۳ ع ۲/۲

ءَ اَشْفَقْتُمْ ؛ کیا تم گھبرا گئے، ڈر گئے اس حکم سے۔ اَنْ تُقَدِّمُوْا ؛ کہ پہل کرو۔ بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰکُمْ ؛ تمہاری سرگوشی سے پہلے، پیغمبر کے کان میں باتیں کرنے سے پہلے۔ صَدَقٰتٍ ؛ خیر خیرات۔ حدیث میں آیا ہے بیوی کو کھانا کھلانا بھی صدقہ ہے۔ اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے۔ بہرحال اچھی بات کرنا اچھا کام کرنا خیر خیرات کرنا سب صدقہ ہے۔ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا ؛ جب تم نے یہ سب نہیں کیا۔ وَتَابَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ ؛ اور باوجود اس کے، اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ؛ تو نماز کو تو قائم رکھو، پابندی اور دُرستی سے پڑھو۔ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ؛ اور زکوٰۃ ادا کرو۔ کم سے کم اپنا مفروضہ اور واجب کام تو کرو۔ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ ؛ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ فرمانبرداری کرو، حکم مانو۔ وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ؛ اور اللہ خبردار ہے ان تمام اعمال سے کہ تم کرتے ہو۔

ترجمہ :- کیا تم گھبرا گئے، ڈر گئے کہ تمہاری سرگوشیوں سے پہلے خیر خیرات کرو۔ جب تم نے یہ نہیں کیا تو بھی اللہ تمہاری توبہ قبول کرتا ہے (اتنا تو کرو کہ) پابندی سے نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اللہ تمہارے تمام کاموں سے واقف ہے، باخبر ہے۔

صاحبو! بعض حضرات فَقَدِّمُوْا کے معنی سرگوشی سے عین پہلے حضرت کو دینا مُراد لیتے ہیں۔ اور پھر اس حکم کو منسوخ بھی سمجھتے ہیں۔ ہم فَقَدِّمُوْا کے معنی عین سرگوشی کے وقت دینا نہیں لیتے بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمیشہ سے خیر خیرات کرنے اور اچھے کام کرنے کے عادی تو ہو۔ یہ کیا ہے کہ ''کھال جائے مال نہ جائے'' خصوصاً پہلے مالی امداد دینے سے ممتاز بنو پھر قربِ نبی سے ممتاز ہونے سے سرفراز ہو۔ اس صورت میں حکم کی منسوخی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۱۴

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا۔ اِلَی الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا ؛ ان لوگوں کو جنھوں نے دوستی پیدا کی تھی۔ قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ؛ ایسی قوم سے جن پر خدا کا غضب نازل ہوا ہے۔ جن سے خدا ناخوش ہے۔ مَاهُمْ مِنْکُمْ وَلَا مِنْهُمْ ؛ وہ نہ تم میں کے ہیں اور نہ ان میں کے ہیں۔ وَیَحْلِفُوْنَ عَلَى الْکَذِبِ ؛ اور جھوٹی باتوں پر قسم کھاتے ہیں۔ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ؛ اور اپنی دروغ گوئی کا ان کو علم بھی ہے۔ وہ جان بوجھ کر جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔

ترجمہ:- کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو (یعنی منافقوں کو) جنھوں نے دوستی پیدا کی اُن (کٹّے کافروں) سے جن پر خدا کا غضب نازل ہوا ہے وہ نہ تم (مسلمانوں) میں سے ہیں نہ ان (کٹّے کافروں) میں سے اور جانتے بوجھتے وہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۵

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ ؛ خدا نے ان کے لئے تیار رکھا ہے۔ عَذَابًا شَدِیْدًا ؛ سخت عذاب۔ اِنَّهُمْ ؛ بے شک وہ لوگ۔ سَآءَ ؛ بُرا ہے۔ مَاکَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ؛ وہ جو کچھ کرتے رہے ہیں۔

ترجمہ:- خدا نے ان کے لئے سخت عذاب تیار رکھا ہے۔ کیا ہی بُرا کام ہے جو وہ کرتے رہے ہیں۔

صاحبو! آج کل مسلمانوں میں مختلف فرقے پیدا ہوگئے ہیں۔ کوئی کمیونسٹ ہے کوئی کانگریسی ہے۔ ان کا کام ہے غیر مسلموں سے دوستی پیدا کرنا، ان کی ہاں میں ہاں ملانا۔ جو خدا کا مخالف ہے جس پر خدا کا عذاب نازل ہونے والا ہے اس سے کاہے کی دوستی، کیسی دوستی۔ دشمنِ خدا کا دوست، دشمن۔ ان کا رات دن کا کام کیا ہے؟ مشائخوں کو علماء کو مذہبی لوگوں کو بُرا بھلا کہنا، ان میں سے ہر ایک سمجھتا ہے کہ میں آزاد ہوں مگر حقیقت میں وہ غیر مسلموں کا غلام ہے۔ البتہ مذہب سے ضرور آزاد ہے۔ کافروں سے محبت کا نتیجہ کیا ہوا؟ کچھ معلوم ہے؟ کافروں نے کانگریسی مسلمانوں کا بھی صفایا کردیا۔

دشمنانِ خدا سے دوستی نہ رکھو

اپنے دشمنوں کو دوست سمجھنا سفاہت ہے، حماقت ہے، بلاہت ہے۔ جب خدا کا غضب نازل ہوتا ہے اور بَلا آتی ہے تو بُروں کے ساتھ اچھوں کو بھی لے جاتی ہے۔ آخرت میں اپنے اپنے اعمال کے مطابق جزا ملتی ہے۔ مگر یہاں تو بَلا سے کوئی نہیں بچتا۔ یہی باتوں سے روکنا پیشواؤں اور لیڈروں کا کام ہے۔ جب انہی کو صحیح احساس نہیں تو دوسروں سے کیا اُمید ہے۔ ایک کشتی جارہی ہے چند بیوقوفوں نے اس میں سوراخ کرنا شروع کیا۔ اگر سمجھ دار ان بیوقوفوں کو نہ روکیں گے تو سب ڈوبیں گے۔

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۱۶

اِتَّخَذُوْا ؛ بنالیا ہے۔ اَيْمَانَهُمْ ؛ اپنی قسموں کو۔ عرب لوگ کوئی معاہدہ کرتے تھے اور اس پر قسم کھاتے تھے تو سیدھے ہاتھ پر سیدھا ہاتھ مارتے۔ یہاں اَیمان سے مُراد حلف ہے۔ جُنَّةً ؛ سپر۔ ڈھال۔ جَنَّ يَجُنُّ۔ ڈھاکنا، چھپانا۔ بچاؤ کا ذریعہ۔ فَصَدُّوا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ پھر روکتے ہیں راہِ خدا سے۔ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ؛ لہٰذا ان کے لئے ہے ذِلّت، اہانت اور رسوا کرنے والا عذاب۔

ترجمہ :- انھوں نے اپنی (جھوٹی) قسموں کو اپنے سپر (اور بچاؤ کا ذریعہ) بنایا ہے پھر وہ راہِ خدا سے روکتے ہیں۔ ان کے لئے ہے ذِلّت کا عذاب۔

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۷

لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ ؛ ان کے کام نہ آئیں گے، ان کو مستغنی نہ کریں گے، ان کو بچا نہ سکیں گے۔ اَمْوَالُهُمْ وَلَا اَوْلَادُهُمْ ؛ نہ ان کے مال اور نہ ان کی اولاد۔ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؛ اللہ کے ہاتھ سے کچھ ذرا نہ بچائیں گے۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؛ وہ دوزخی ہیں، جہنّم میں رہنے والے ہیں۔ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ؛ یہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے حصّے میں خلود فی النار ہے، عذابِ جاوید ہے۔

ترجمہ :- نہ ان کو ان کا مال کام آئے گا اور نہ ان کی اولاد۔ اللہ کے ہاتھ سے کچھ نہ بچا سکیں گے۔ یہ دوزخی ہیں اس میں ہمیشہ اور دائم رہیں گے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ

وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۱۸

يَوْمَ ؛ اس دن کو یاد کرو جب کہ ۔ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؛ اللہ ان سب کو قبروں میں سے زندہ کرکے اُٹھائے گا ۔ فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ ؛ پھر خدا کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے ۔ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ ؛ جیسا تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں ۔ وَيَحْسَبُوْنَ ؛ اور گمان کرتے ہیں ۔ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؛ کہ وہ کسی اچھی حالت میں ہیں کسی صحیح طریقہ پر ہیں ۔ اَلَا ؛ ہاں ! اِنَّهُمْ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ؛ یہی ہیں پکے جھوٹے ، دروغ گو ۔

ترجمہ :- جس دن خدا ان سب کو قبروں سے اُٹھائے گا پھر وہ خدا کے سامنے بھی ایسی ہی جھوٹی قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے کھاتے ہیں ۔ اور وہ گمان کرتے ہیں کہ کسی اچھی راہ پر ہیں ہاں ! یہی ہیں جھوٹے ۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۱۹

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ ؛ شیطان ان پر غالب ہوگیا ہے ، ان پر مسلط ہوگیا ہے ، ان پر قابو پالیا ہے ۔ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؛ پھر شیطان نے ان سے اللہ کی یاد بھلادی ۔ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؛ یہ لوگ شیطان کا لشکر ہیں ۔ یہ ابلیس کا جتھا ہے ۔ اس کا گروہ ہے ۔ اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ ؛ بے شک شیطان کی جماعت ، اس کا لشکر ۔ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؛ وہی خسران ، نقصان اور خسارہ میں ہیں ۔

ترجمہ :- شیطان ان پر چھا گیا ہے ۔ لہذا یادِ خدا کو ان سے بھلا دیا ۔ یہ شیطان کا جتھا ہے ۔ ہاں ! شیطان کا جتھا خسارہ اور نقصان میں ہے ۔ (خراب ہونے والا ہے ۔)

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ۲۰

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ بے شک جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے لڑتے اور مخالفت کرتے ہیں ۔ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ ؛ یہ لوگ ہیں سب سے زیادہ ذلیل وخوار لوگوں میں ۔

ترجمہ :- جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے مخالفت کرتے ہیں وہ ہیں ذلیل ترین لوگوں میں سے ۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾

کَتَبَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے لکھ دیا ہے، واجب کردیا ہے، نوشتۂ تقدیر ہے، اس کا حکمِ ازلی ہے، اٹل فرمان ہے۔ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؛ کہ میں اور میرے رسول سب غالب رہیں گے۔ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ؛ بے شک اللہ قوت وعزت والا ہے، زور آور ہے، زبردست ہے۔

ترجمہ:- اللہ نے اس کا فیصلہ کردیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے کیونکہ اللہ قوی عزیز ہے۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ مَنْ حَاۗدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ اَوْ اَبْنَاۗءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع ۳/۳

لَا تَجِدُ قَوْمًا ؛ تم اس قوم اور ان لوگوں کو نہ پاؤ گے جو يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؛ اللہ پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں۔ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور قیامت پر، سمجھتے ہیں کہ ایک دن مرنا ہے اور دربارِ الٰہی میں جانا ہے۔ يُوَاۗدُّوْنَ ؛ کہ دوستی رکھتے ہیں۔ مَنْ حَاۗدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ جو اللہ اور رسول سے مخالفت، دشمنی کرتے ہیں۔ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ ؛ گو وہ ان کے باپ دادا ہوں۔ اَوْ اَبْنَاۗءَهُمْ ؛ یا ان کے بیٹے ہوں۔ اَوْ اِخْوَانَهُمْ ؛ یا ان کے بھائی ہوں۔ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؛ یا ان کے کنبے اور گھرانے والے ہوں، ایک جگہ مل جل کر رہنے والے ہوں۔ ان کے ساتھ عیش وعشرت کرتے ہوں۔ اُولٰۗىِٕكَ ؛ ان دشمنانِ خدا سے محبت نہ رکھنے والے۔ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ ؛ ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے۔ وَاَيَّدَهُمْ ؛ اور ان کی تائید کی، مدد کی۔ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؛ اپنی روح سے، خدا کی طرف کے فیض سے۔ وَيُدْخِلُهُمْ ؛ اور ان کو داخل کردے گا۔ جَنّٰتٍ ؛ ایسی جنتوں میں۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، دریا جاری ہیں۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ جنت میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، بحالیکہ ان کو دوام وخلود نصیب ہے۔ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ؛ خدا ان سے راضی ہوگیا ہے۔ وَرَضُوْا عَنْهُ ؛ اور وہ بھی خدا سے راضی ہیں۔ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؛ یہ خدا کا لشکر ہیں۔ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ ؛ ہاں! بے شک خدا کا لشکر۔ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛

یہی لوگ ہیں فلاح پانے والے، کامیاب، مقصد کو پہنچنے والے۔ ان کے سامنے بامُرادی کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

ترجمہ:- تم ان لوگوں کو نہ پاؤ گے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں کہ دشمنانِ خدا اور رسول سے دوستی رکھتے ہوں۔ چاہے ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں، کنبے اور خاندان والے ہوں۔ خدا نے ان کے (یعنی ایسے ایمانداروں کے) دلوں میں ایمان کا نقش کردیا ہے اور اپنی روح (اور فیض) سے ان کو تائید اور قوت دی ہے۔ ان کو ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا (جو شاداب اور جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ بحالیکہ یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ خدا ان سے راضی وہ خدا سے راضی۔ یہ ہے خدا کا لشکر۔ ہاں! خدا کا لشکر ہی فلاح (اور کامیابی کی مُرادیں) پانے والا ہے۔

صاحبو! آج کل کمیونسٹ، اشتراکی، کانگریزی مسلمان پیدا ہوگئے ہیں جو بڑی بڑی داڑھیاں رکھتے ہیں۔ ان کی پیشانیوں پر نماز کے گٹھے پڑے ہوئے ہیں مگر غیر مسلموں کی محبت میں چور ہیں، سرشار ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم صحیح راستہ پر ہیں حالانکہ اس سے کوسوں دور ہیں۔ تجربہ نے بتادیا کہ غیر مسلم، مسلموں سے کبھی محبت نہیں رکھتے۔ ظاہر ہے کہ خدا کے دشمن خدا کے دوستوں سے کیوں محبت کریں گے۔ یہ لوگ غلط فہمی کے گڑھے میں گرے ہوئے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم خدا کے بھی چاہنے والے ہیں اور دشمنانِ خدا کے بھی۔ خدائے تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ایماندار کبھی دشمنانِ خدا سے محبت نہیں رکھتا۔ اصل یہ ہے کہ شیطان نے ان کے دلوں پر قابو پالیا ہے۔ اب ان کو کوئی صحیح بات سُجھائی نہیں دیتی۔ دشمنانِ خدا و رسول سے دوستی کرو اور خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ کے مصداق بنو۔ اللہ ہم کو حزب اللہ میں شریک کرے اور اسی میں مارے اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَضُوْا عَنْهُ کا مصداق بنائے۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ حشر مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں چوبیس (۲۴) آیتیں اور تین (۳) رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ

وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ①

سَبَّحَ لِلّٰهِ ؛ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ، اس کی پاکی بیان کرتے ہیں ۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؛ جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ۔ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ؛ اور وہی ہے عزت اور حکمت والا ۔ وہی ہے غالب اور مناسب کام کرنے والا ۔

ترجمہ :- جو آسمانوں میں اور زمین میں ہیں وہ سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں ۔ اور وہی ہے باعزت و باحکمت ۔

وقف النبی ﷺ

هُوَ الَّذِیْٓ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ۝۲

هُوَ الَّذِیْٓ اَخْرَجَ ؛ وہی ہے جس نے نکال دیا ۔ شہر بدر کر دیا ۔ اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ کافروں ، منکروں کو ۔ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؛ اہلِ کتاب سے ۔ مِنْ دِیَارِهِمْ ؛ ان کے گھروں سے ۔ یعنی بنی نظیر کو ۔ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؛ پہلے ہی جمع ہونے کے وقت ۔ مَا ظَنَنْتُمْ ؛ تم گمان بھی نہیں کرتے تھے ۔ اَنْ یَّخْرُجُوْا ؛ کہ وہ نکلیں گے ۔ وَظَنُّوْا ؛ اور انھوں نے گمان کر رکھا تھا ۔ اَنَّهُمْ ؛ کہ وہ ۔ مَانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ ؛ کہ ان کے قلعے اُن کو بچائیں گے ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ خدا کے ہاتھ سے ، اس کے عذاب سے ۔ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ ؛ پھر خدا ان کے پاس آ پہنچا یعنی کرشمہ ہائے قدرت پہنچ گئے ۔ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ؛ ایسی جگہ سے کہ ان کو خیال بھی نہ تھا ۔ وَقَذَفَ ؛ اور ڈال دیا ۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؛ ان کے دلوں میں ۔ اَلرُّعْبَ ؛ رعب کو ، خوف کو ، دھاک کو ۔ یُخْرِبُوْنَ ؛ اُجاڑتے ہیں ، خراب کرتے ہیں ۔ بُیُوْتَهُمْ ؛ اپنے گھروں کو ۔ بِاَیْدِیْهِمْ وَاَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ خود اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے ، ان کے ذریعہ سے ۔ فَاعْتَبِرُوْا ؛ لہذا عبرت پکڑو ۔ نصیحت لو ۔ یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ ؛ اے آنکھوں والو ! بصارت و بصیرت رکھنے والو ! ہوش و خرد والو ۔

ترجمہ :- وہی ہے جس نے اہلِ کتاب میں سے منکرین کو ان کے گھروں سے نکالا پہلے ہی جمع ہونے کے وقت ۔ تم سمجھتے نہ تھے کہ وہ نکلیں گے اور وہ خیال کرتے تھے کہ ان کے قلعے ان کی حفاظت

کر سکتے ہیں اللہ کے ہاتھ سے ۔ پھر خدا (یعنی اس کا عذاب) آ پہنچا ایسی جگہ سے کہ ان کو گمان بھی نہ تھا اور (خدا نے) ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا، دھاک بٹھادی بحالیکہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے اپنے گھروں کو اُجاڑ رہے ہیں (غیر آباد کر رہے ہیں) لہذا اے آنکھوں والو! کچھ تو عبرت پکڑو! (کچھ تو نصیحت لو!)

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِى الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ③

وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؛ اور اگر اللہ نے ان کی قسمت میں لکھا نہ ہوتا ۔ اَلْجَلَآءَ ؛ جلا وطن ہونا، ملک بدر ہونا ۔ لَعَذَّبَهُمْ فِى الدُّنْيَا ؛ تو ان کو دنیا میں کسی اور طریقہ سے عذاب کرتا ۔ وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ ؛ اور ان کے حصّہ میں آخرت میں ۔ عَذَابُ النَّارِ ؛ دوزخ کا عذاب تو ہے ہی ۔

ترجمہ :- اور اگر اللہ ان کی قسمت میں جلا وطن ہونا نہ لکھتا تب بھی ان کو دنیا ہی میں عذاب کرتا اور آخرت میں تو ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے ہی ۔

کیوں ؟

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ④

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ ؛ یہ اس لئے کہ ان لوگوں نے ۔ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی، شقاق و نفاق کیا، ان سے جُدا ہوگئے ۔ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ ؛ اور جو اللہ سے مخالفت کرتا ہے ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؛ تو بے شک اللہ سخت عذاب اور عقوبت کرنے والا ہے، اس کی مار بڑی سخت ہے، اس کی سزا شدید ہے ۔ عَقَبْ ۔ پیچھے ۔ عِقَابْ ۔ عقوبت، وہ سزا جو بعد جرم ہوتی ہے ۔

ترجمہ :- یہ اس لئے ہے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو اللہ سخت سزا دینے والا ہے ۔

مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا

فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ۝

مَـا قَـطَعْتُمْ ؛ تم نے جو کاٹا ۔ مِنْ لِّيْنَةٍ ؛ کوئی تنہ ، درخت ، کوئی پیڑ ۔ اَوْتَـرَكْتُمُوْهَا ؛ یا تم نے اُسے ترک کردیا ، چھوڑدیا ۔ قَـآئِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا ؛ اپنی جڑوں پر کھڑا ہوا ۔ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ تو اللہ کے حکم سے ، اس کی اجازت سے ۔ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ؛ اور تا کہ رسوا کرے ، خوار کرے فاسقوں کو ، بدکاروں کو ۔

ترجمہ :- تم نے اگر کسی درخت کو کاٹ دیا یا اس کی جڑوں پر کھڑا چھوڑا تو یہ سب اللہ کے فرمان سے ہے اور تا کہ فاسقوں کو خوار و رُسوا کرے ۔

وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۝

وَمَا اَفَـآءَ اللّٰهُ ؛ اور جو دلوایا اللہ نے ۔ عاید کیا ۔ فَـآءَ ۔ يَفِيْءُ ۔ فَيْئًا ؛ رجوع کرنا ۔ اَفَـآءَ ۔ يُفِيْءُ ۔ اِفَائَةً ؛ پھر لانا ۔ عَـلٰى رَسُوْلِهٖ ؛ اپنے رسول کو ۔ مِنْهُمْ ؛ اِن مشرکوں یعنی بنی نظیر سے ۔ فَـمَـا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ ؛ پھر تم نے نہیں دوڑایا اس پر ۔ مِنْ خَيْلٍ ؛ گھوڑے ۔ وَّلَا رِكَابٍ ؛ اور نہ اونٹ ۔ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ ؛ اور مگر اللہ ۔ يُسَلِّطُ ؛ مسلط کرتا ہے ، غالب کردیتا ہے ۔ رُسُلَـهٗ ؛ اپنے رسولوں کو ۔ عَـلٰى مَنْ يَّشَـآءُ ؛ جس پر چاہے ۔ وَاللّٰـهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ، قدرت والا ہے ۔ جو چاہتا ہے کرسکتا ہے ۔

ترجمہ :- ان (کافروں کے ہاتھ) سے خدا اپنے رسول کو جو دلوائے نہ تو تم نے اس پر گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ (یعنی بغیر لڑے کے) مگر خدا اپنے رسولوں کو مسلط کردیتا ہے جس پر چاہتا ہے اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے ۔

صاحبو ! جو مال جنگ میں حاصل کیا جاتا ہے اس کو مالِ غنیمت کہتے ہیں اور جو مال دشمن بغیر جنگ کے دیتے ہیں اس کو فئی کہتے ہیں ۔ آج کل سود کو جائز کرنے کے لئے بعض مولوی سرگرمِ کوشش ہیں ۔ کافروں سے ، غیر مسلموں سے سود لیتے ہیں اور اس کا نام رکھتے ہیں فئی ۔ کیا الفاظ بدلنے سے معنی بدل جاتے ہیں ؟ جو فائدہ زمانہ اور مدت کے مقابل ہوتا ہے وہ سود ہے ۔ سود کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ يمحق اللّٰه الربٰو ۔ کہ اللہ ربٰو یعنی سود کو میٹ دینا اور نیست و نابود کرنا چاہتا ہے ۔ بعض سود خوار مولوی یہ بھی کہتے ہیں کہ سود تجارت میں ہوتا ہے قرض میں سود نہیں ہوتا ۔ یہ ان کی ہوس کاری ہے ۔ آج کل خود

الفاظ کے بدلنے سے معنی نہیں بدلتے

یورپ اور امریکہ میں سود کو موقوف کرنے کے لئے ان تھک کوشش کی جارہی ہے۔ سود نہ لینا مسلمانوں کا خاصہ ہے۔
افسوس غیر مسلم اسلامی اُصول کو پسند کررہے ہیں اور علماء ہیں کہ اسلامی اُصول کے خلاف سود لینے کو جائز کررہے ہیں۔

مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَىْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً ۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ
الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۷

وقف لازم

مَا اَفَـآءَ اللّٰهُ ؛ جو خدا دلوائے ۔ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ؛ اپنے رسول کو ۔ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؛ قریہ والوں سے، قصبہ والوں سے، گاؤں والوں سے ۔ فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ؛ تو وہ اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے ۔ وَلِذِى الْقُرْبٰى ؛ اور قرابتداروں کا ہے ۔ وَالْيَتٰمٰى ؛ اور یتیموں کا ہے ۔ ان بچوں کا ہے جن کے باپ نہیں ۔ وَالْمَسٰكِيْنِ ؛ اور مسکینوں اور فقیروں کا ہے ۔ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؛ اور مسافروں کا ہے ۔ اِبْن اَخ ، اَبْ ۔ یہ الفاظ نسبت اور تعلق کو بتاتے ہیں ۔ اَبُو الْخَيْر ۔ خیر والا ۔ اَخُو الشَّرْ ۔ شر والا ۔ اِبْنُ السَّبِيْلِ ۔ راستہ والا ۔ مسافر ۔ كَىْ لَا يَكُوْنَ ؛ تا کہ نہ ہو ۔ ان مستحقین کے نام اس لئے بتائے گئے ہیں کہ کہیں نہ ہوجائے ۔ دُوْلَةً ۔ لین دین میں ، قبضہ میں ۔ دولت ۔ وہ مال جو باری باری سے آج اس کے پاس اور کل اُس کے پاس جاتا ہے ۔ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؛ تم میں کے تونگروں کے درمیان ۔ مِنْكُمْ ؛ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عامۃ المسلمین کا حق ہے ۔ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ ؛ اور پیغمبر تم کو جو دے ۔ فَخُذُوْهُ ؛ اس کو لے لو ۔ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ؛ اور جس چیز سے تم کو منع کرے ، روکے ، باز رکھے تم باز رہو ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ اور خدا سے ڈرو ۔ تقویٰ اختیار کرو ۔ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ؛ بے شک اللہ سخت عقوبت کرنے والا اور سخت سزا دینے والا ہے ۔

ترجمہ :- قریہ والوں سے اللہ اپنے رسول کو جو دلوائے وہ اللہ کا ہے اللہ کے رسول کا ہے، قرابتداروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کا ہے ۔ تا کہ تم میں کے غنیوں کے قبضہ میں نہ آجائے ۔ پیغمبر تم کو جو دے وہ لے لو اور جس سے روکے اس سے رُک جاؤ اور اللہ سے ڈرو دیکھو اللہ سخت سزا دینے والا ہے ۔

صاحبو ! اہلِ قرآن ہونے کے مدعی مَا اٰتٰـكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا پر غور کریں ۔
احادیث کے قبول کرنے سے انکار کرنا کیا اس آیت سے انکار کرنا نہیں ہے ؟

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید ۔۔۔ کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید

یاد رکھو ! '' میں حدیث کونہیں مانتا '' یہ مساوی ہے '' محمد رسول اللہؐ کونہیں مانتا '' کہنے کے ۔ محمد رسول اللہؐ سے انکار کر کے قرآن کو ماننے کا دعویٰ کفر ہے ۔ تم کو قرآن ملا کہاں سے ؟ کس نے کہا کہ یہ قرآن ہے ؟ محمد رسول اللہؐ نے ۔ محمد رسول اللہؐ کو نہ ماننا اور قرآن کو ماننا یہ دونوں ہرگز جمع نہیں ہوسکتے ۔ ضعیف راوی کو نہ ماننا الگ چیز ہے اور حدیث کو نہ ماننا الگ چیز ہے ۔

ترسم نہ رسی بہ کعبہ اے اعرابی کیں رہ کہ تو می روی بہ ترکستان است

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ ؛ ان غریبوں کے لئے جنھوں نے وطن چھوڑ دیا ہے ۔ مہاجر فقیروں کے لئے ۔ اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ ؛ جو اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے ہیں ۔ وَاَمْوَالِهِمْ ؛ اور اپنے مالوں سے یعنی زبردستی سے ان کا مال بھی چھین لیا گیا ہے ۔ يَبْتَغُوْنَ ؛ چاہتے ہیں ۔ ڈھونڈتے ہیں ۔ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؛ خدا کا فضل اور اس کی رضا مندی ۔ وَيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں ۔ نصرت دیتے ہیں ۔ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ؛ یہی ہیں سچے ، راست باز ۔

ترجمہ :- (اس فئی کے مال میں) بے وطن فقیروں کا بھی حق ہے جو اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے ان سے ان کا مال چھین لیا گیا ۔ وہ خدا کا فضل اور رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کو نصرت اور مدد دیتے ہیں ۔ یہی ہیں راست باز لوگ ۔

صاحبو ! جو لوگ اس ظلم وستم کے زمانہ میں مفلس و نادار ہوگئے ہیں ان سے بھائی چارہ کرنا ، ان کے انصار بن جانا ، ان کو ہر قسم کی امداد دینا مسلمانوں کا فرض ہے ۔ بعض لوگ اِن آفت زدہ لوگوں کے پاس ان کو دیکھنے جاتے ہیں ۔ کس طرح ؟ قومی سرمایہ میں سے فرسٹ کلاس کے ڈبوں میں یا ہوائی جہازوں میں بیٹھ کر ۔ کیا یہ قومی ہمدردی ہے یا قوم کا مال لوٹنا ہے اور عیش پرستی ؟ بعض غیر مسلم لیڈر کسی قومی کام کے واسطے نکلتے ہیں تو تھرڈ کلاس میں جاتے ہیں اور جتنا اپنے آپ پر صَرف کرتے ہیں اس سے سو چند ، ہزار چند اپنی قوم کو فائدہ پہنچاتے ہیں ۔ ہمارے مسلمان بھائی بڑے بڑے شاندار پنڈال بناتے ہیں اور اس میں اپنے ہم خیال دوستوں کو لے جاتے ہیں اور مزے مزے کے کھانے سالن اور میٹھے کھاتے ہیں کام کچھ نہیں مگر نام تو ہے ۔ یہ لوگ مشائخوں کے نذر لینے پر اعتراض کرتے ہیں اور خود ان سے بہت زیادہ کھاتے ہیں ، کھلاتے ہیں ۔

قوم کی خدمت کرو لوٹو نہیں

میرے پاس ایسے پیشوایانِ مذہب اور پیشوایانِ قوم دونوں ایک تباہی کی کشتی کے سوار ہیں ۔ جب ان لیڈروں سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ نے کیا کام کیا تو کہتے ہیں کہ ہم نے قومی احساس پیدا کردیا آئندہ ممکن ہے کہ کچھ کام بھی کریں ۔ افسوس ان کے کام کرنے کا وقت قیامت کے ساتھ وابستہ ہے ۔ اس وقت مسلمان مارے جارہے ہیں تباہ کئے جارہے ہیں اور آپ ہیں کہ ابھی سوچ رہے ہیں ۔ بے شک ان کا کام کرنا بھی برحق اور قیامت کا آنا بھی برحق ۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۗ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ﴿۹﴾

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ ؛ اور ان لوگوں کا بھی فئی میں حق ہے جو رہتے ہیں اس گھر میں یعنی دار الاسلام مدینہ میں ۔ وَالْاِيْمَانَ ؛ اور ایمان پر قائم ہیں ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے یعنی مہاجرین سے پہلے سے مدینہ میں رہتے ہیں اور مدنی مسلمان ہیں ۔ يُحِبُّوْنَ ؛ محبت کرتے ہیں ۔ دوست رکھتے ہیں ۔ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ ؛ ان لوگوں کو جو ہجرت کر کے ان کی طرف آتے ہیں یعنی انصار جن کے پاس مہاجر آتے ہیں ۔ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً ؛ اور اپنے سینوں میں ذاتی اغراض نہیں پاتے ۔ مِمَّا اُوْتُوْا ؛ اس میں سے کہ مہاجرین دیئے گئے ہیں ۔ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ ؛ اور ترجیح دیتے ہیں مہاجرین کو خود پر ۔ اور ایثار کرتے ہیں اور ان کو مقدم رکھتے ہیں ۔ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؛ اگرچہ ان کو حاجت ہو، فقر و فاقہ ہو ۔ وَمَنْ يُّوْقَ ؛ اور جو بچایا جائے ۔ شُحَّ نَفْسِهٖ ؛ اپنے نفس کی حرص، بخل اور لالچ سے ۔ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ پھر وہی ہیں فلاح پانے والے، کامیاب زندگی والے ۔

ترجمہ :- اور ان لوگوں کا بھی حق ہے جو اس دار الاسلام میں مہاجرین کے آنے سے پہلے سے بسے ہوئے ہیں ۔ ایمان پر ثابت قدم ہیں ۔ یہ لوگ مہاجرین سے محبت رکھتے ہیں اور جو مال مہاجرین کو دیا جاتا ہے ان کے دل میں اس کی حاجت اور ذاتی غرض نہیں وہ مہاجرین کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں (اور ایثار کرتے ہیں) چاہے ان کو تنگی اور فاقہ کشی ہی کیوں نہ ہو ۔ اور جو لوگ اپنی طبیعت کے بخل سے بچائے جاتے ہیں وہی ہیں کامیاب فلاح پانے والے ۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا

بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِىْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۰ نصف ع ۱۰/۱ ۳

وَالَّذِيْنَ جَاءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؛ اور اس مال میں ان لوگوں کا بھی حق ہے جو ان کے بعد آئے ہیں ۔ يَقُوْلُوْنَ ؛ وہ دُعا کرتے ہیں ، کہتے ہیں ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ؛ اے اللہ ہم کو بخش دے ، ہماری مغفرت کر ۔ وَلِاِخْوَانِنَا ؛ اور ہمارے بھائیوں کو ۔ ہجرت کے بعد رسولِ خدا ﷺ ایک مہاجر اور ایک انصاری کو بھائی بنا دیتے تھے ان میں مواخات پیدا کردیتے تھے ۔ ان میں بھائی چارہ ہوتا تھا ۔ اَلَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ ؛ جو ہم سے سابق ہوگئے ہیں ایمان میں ۔ جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں ۔ وَلَا تَجْعَلْ فِىْ قُلُوْبِنَا ؛ اور ہمارے دلوں میں پیدا نہ کر ۔ غِلًّا ؛ کینہ ، عداوت ۔ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں کی طرف سے ۔ رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ؛ خدایا ! اے ہمارے پروردگار ! تو بڑا شفقت رأفت اور رحمت والا ہے تو رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ہے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ ان کے بعد آئے ہیں یہ کہتے (اور دُعائیں کرتے) ہیں اے ہمارے پروردگار ! ہم کو بخش دے اور ہمارے اُن بھائیوں کو بھی بخش دے جو ہم سے پہلے مسلمان ہوئے ہیں اور ہمارے دلوں میں مسلمانوں کی طرف سے کینہ کپٹ پیدا نہ کر ۔ یا رب ! تو رُؤف رحیم ہے ۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۱

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ۔ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ؛ ان لوگوں کی طرف جو نفاق رکھتے ہیں ۔ ان کا ظاہر کچھ اور ہے اور باطن کچھ اور ۔ بظاہر تمہارے ساتھ ہیں اور باطن میں وہ کافروں سے سازش کرتے ہیں ۔ يَقُوْلُوْنَ ؛ وہ کہتے ہیں ۔ لِاِخْوَانِهِمْ ؛ اپنے بھائیوں سے ۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ جو کافر ہیں ۔ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؛ اہلِ کتاب سے یعنی منافق جیسے عبداللہ بن اُبی وغیرہ ۔ کفر پر مضبوط اہلِ کتاب یعنی بنی نظیر سے کہتے ہیں ۔ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ ؛ اگر تم نکال دیئے جاؤ گے ۔ جلا وطن کئے جاؤ گے ۔ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ ؛ تو ہم بھی تمہارے ساتھ وطن چھوڑ دیں گے ۔ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ ؛ اور ہم تمہارے معاملہ میں اطاعت نہ کریں گے ، کہا نہ مانیں گے ۔ اَحَدًا ؛ کسی کا ۔ اَبَدًا ؛ کبھی ۔ ہرگز یعنی ہم مسلمانوں کی بات نہ سنیں گے ۔ وَاِنْ قُوْتِلْتُمْ ؛ اور اگر تم سے جنگ کی جائے ۔ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؛ ہم تمہاری مدد کریں گے ، تم کو نصرت دیں گے ۔ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ ؛ اور

اللہ شہادت دیتا ہے، گواہی دیتا ہے ۔ اِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ ؛ کہ بے شک وہ جھوٹے ہیں ۔

ترجمہ :- کیا تم نے ان منافقوں کو دیکھا جو اہلِ کتاب میں کے منکر بھائیوں سے کہتے ہیں ۔ اگر تم نکال دیئے جاؤ گے تو ہم بھی تمہارے ساتھ چلے جائیں گے اور تمہارے معاملہ میں کبھی کسی کی نہ سنیں گے اگر کوئی تم سے لڑے تو ہم تمہیں مدد دیں گے اور اللہ شہادت دیتا ہے (اللہ دیکھتا ہے) کہ یہ بے شک جھوٹے ہیں ۔

لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾

لَئِنْ اُخْرِجُوْا ؛ اگر یہ کٹے کافر نکال دیئے جائیں گے، جلاوطن کئے جائیں گے ۔ لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَھُمْ ؛ تو یہ منافق ان کے ساتھ ہرگز نہ چلے جائیں گے ۔ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا ؛ اور اگر ان سے لڑائی ہو ۔ یعنی مسلمان مضبوط منکروں سے لڑیں ۔ لَا یَنْصُرُوْنَھُمْ ؛ تو یہ منافق ان کافروں کی ہرگز مدد نہ کریں گے ۔ کیونکہ یہ ہول دلے بزدل ہیں ۔ نِفاق نامردوں میں رہتا ہے ۔ بُودل ہی تقیہ کرتے ہیں ۔ لڑنے والوں کو چکنی چپڑی باتیں کر کے خوش کر دیتے ہیں یہ نہ کافروں کو مدد دے سکتے ہیں نہ مسلمانوں کو ۔ وَلَئِنْ نَّصَرُوْھُمْ ؛ اور اگر بالفرض کٹے کافروں کو مدد دینے کا اِرادہ بھی کریں ۔ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ؛ تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے ۔ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ؛ پھر ان کی کوئی مدد نہ کرے گا ۔

ترجمہ :- اگر وہ نکالے جائیں گے تو یہ کبھی ان کے ساتھ نہ نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی ہوگی تو یہ کسی قسم کی ان کو مدد نہ دیں گے ۔ اور اگر مدد کی صورت پیدا بھی کریں گے تو (وقت پر) پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر ان کو کہیں سے مدد نہیں ملے گی ۔

صاحبو ! آج کل کے بزدل مسلمان بھی ایسے ہی ہیں ، مسلمانوں کو بھی راضی رکھنا چاہتے ہیں اور کافروں کو بھی اور ہیں کسی کام کے نہیں ۔

لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾

لَاَنْتُمْ ؛ بے شک تم ۔ قرآن کے املا میں ایک الف زائد ہے ۔ لام تاکید ہے ۔ لَا ءِ نہی نہیں ۔ اس مقام میں اعراب اس طرح ہو ۔ لام کو زبر الف کو زبر دوسرا الف بغیر حرکت کے یعنی اس طرح لکھا جائے ۔ لَاَنْتُمْ ــــ اَشَدُّ رَھْبَةً ؛ زیادہ پُر

خوف ہو۔ وہ تم سے اس قدر ڈرتے ہیں ۔ فِیْ صُدُوْرِھِمْ ؛ اپنے سینوں میں یعنی ان کے سینوں میں تمہارا ایسا رعب چھا گیا ہے ۔ مِنَ اللّٰہِ ؛ کہ خدا سے زیادہ تم سے ڈرتے ہیں ۔ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ ؛ یہ اس لئے کہ یہ لوگ ۔ قَوْمٌ لَّا یَفْقَھُوْنَ ؛ ایسی قوم ہیں جو کچھ سمجھتی نہیں کہ خدا سے ڈرنا چاہئیے نہ کہ کسی اور سے ۔

ترجمہ :- (وہ خدا سے زیادہ تم سے ڈرتے ہیں) ان کے دلوں میں خدا کے خوف سے زیادہ تمہارا خوف جائے گیر ہے کیونکہ وہ بے سمجھ لوگ ہیں ۔

لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٤﴾

لَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ ؛ وہ تم سے لڑنہیں سکتے ۔ جَمِیْعًا ؛ سب مل کر بھی ۔ اِلَّا فِیْ قُرًی ؛مگر قریوں میں ، بستیوں میں ۔ مُحَصَّنَةٍ ؛ حِصْنٌ ؛ قلعہ ۔ مُحَصَّنَةٍ ۔ محفوظ ، قلعہ بند ۔ محفوظ گاؤں میں ۔ اَوْمِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؛ یا دیواروں کے پیچھے سے ۔ وَرَآء آگے اور پیچھے دونوں کے معنی میں آتا ہے ۔ جُدُرٍ ؛ جمع ۔ جِدَارٌ ۔ دیوار ، شہر پناہ کی آڑ میں ، دیواروں کی اوٹ میں ۔ بَاْسُھُمْ بَیْنَھُمْ ؛ خود ان میں بھی لڑائی ہے ۔ شَدِیْدٌ ؛ سخت ۔ تَحْسَبُھُمْ جَمِیْعًا ؛ تم سمجھتے ہو کہ وہ ملے ہوئے ہیں ۔ وَقُلُوْبُھُمْ شَتّٰی ؛اور ان کے دل ہیں کہ متفرق ہیں ، خود ان میں پھوٹ ہے ، ان کے دلوں میں اتفاق نہیں۔ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ ؛ یہ اس وجہ سے کہ وہ ۔ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ؛ بے عقل لوگ ہیں ، بے سمجھ ہیں ، نادان ہیں ۔

ترجمہ :- یہ کفّار تم سے سب مل کر بھی نہیں لڑ سکتے مگر کسی محفوظ قلعہ میں (ایسے قریہ میں جس کے اطراف حصار ہو) یا پسِ دیوار ۔ خود ان میں سخت لڑائی ہے ۔ تم ان کو متفق سمجھتے ہو مگر ان کے دلوں میں پھوٹ پڑی ہے ۔ یہ اس وجہ سے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں ۔

صاحبو ! مسلمانوں کی صفت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی کہ وہ اجتماعی حالت میں ہیں اور کافروں میں پھوٹ ہے کافر بے عقل ہیں ، مسلمان صاحب عقل ہیں ۔ افسوس اب مسلمانوں میں پھوٹ ہے اور کافروں میں اتحاد و اتفاق ہے ۔ مسلمانوں کے جتنے کام ہیں بے عقلی کے اور کافروں کے جتنے کام ہیں سوچ سمجھ کر ۔ بے شک مسلمان اعتقادی مسلمان تو ہیں مگر کافر آج کل عملی مسلمان ہیں ۔ اعتقادی مسلمانوں کو آخرت میں ثواب ملے گا اور عملی مسلمانوں کو دنیا میں اگر تم اعتقاداً بھی مسلمان ہو اور عملاً بھی مسلمان ہو تو تمہاری دین دنیا دونوں اچھے ۔ اگر دونوں خراب ہیں تو نہ تم اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے ۔ اللہ بچائے ۔ خسر الدنیا والاخرۃ ۔

اعتقادی اور عملی مسلمان کا دین بھی اچھا دنیا بھی اچھی

كَمَثَلِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾

كَمَثَلِ الَّذِيْنَ ؛ ان کی مثال ایسی ہے جیسی ان لوگوں کی جو ۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے پہلے تھے ۔ قَرِيْبًا ؛ قریب ہی زمانہ میں ، کچھ ہی پہلے ۔ ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ؛ انھوں نے اپنے کام کے وبال کا مزہ چکھا ، اپنے کرتوت کی سزا چکھ لی ، جیسا کیا تھا ویسا ہی بھگت بھی لیا ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ اور ان کے لئے ہے المناک عذاب ، دردناک سزا ۔

ترجمہ :- اِن لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے ان لوگوں کی جو ان سے کچھ ہی پہلے تھے ۔ اپنے کردار اور کرتوت کا مزہ چکھ چکے اور ان کے لئے عذاب الیم ہے ۔

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ ؛ یا ان کا حال ، ان کا واقعہ ، ان کی مثال ، ان کا قصّہ ، شیطان کا حال ہے ۔ اِذْقَالَ لِلْاِنْسَانِ ؛ جب اس نے انسان سے کہا ۔ اُكْفُرْ ؛ تو کافر ہوجا ، ناشکرا بن ، ہرگز نہ مان ، انکار کر ۔ فَلَمَّا كَفَرَ ؛ پھر جب اس انسان نے کفر کیا ۔ قَالَ ؛ شیطان نے کہا ۔ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ ؛ بے شک میں تجھ سے بری ہوں ، میرا تجھ سے کوئی واسطہ نہیں ، میں تجھ سے بیزار ہوں ۔ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ بے شک میں خوف کرتا ہوں اللہ سے جو تمام جہانوں کا رب ہے ، پروردگار ہے ۔

ترجمہ :- ان کی مثال ، ان کا قصّہ تو ایسا ہے جیسا شیطان کا قصّہ جب کہ اس نے انسان سے کہا کہ کفر کر (ہرگز نہ مان) جب اس نے کفر کیا تو اس نے کہہ دیا بے شک میں تجھ سے بری ہوں (مجھے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں) میں اللہ رب العلمین سے ڈرتا ہوں ۔

ع ۲ ۵

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا ؛ پھر شیطان اور کافر کا انجام یہ ہوا ۔ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ ؛ کہ وہ دونوں دوزخ میں پڑے ۔ خٰلِدَيْنِ فِيْهَا ؛ وہ دونوں اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ خَالِدَيْنِ ۔ تثنیہ ہے دال کو فتحہ اور نون کو کسرہ ہے ۔ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ؛ اور یہ کافروں ، ظالموں ، گناہگاروں کی جزا ہے ۔

ترجمہ :- پھر ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دوزخ میں ہیں ، اس میں سدا رہنے والے ہیں (ان کو خلود فی النار ہے) اور یہی ہے جزا ظالموں کی ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرٌۢ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿١٨﴾

يَـٰٓـأَيُّهَـا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اِتَّـقُـوا اللّٰـهَ ؛ اللہ سے ڈرو ۔ تقویٰ اختیار کرو ، اس کے غضب سے بچو ۔ وَلْتَـنْـظُـرْ نَفْسٌ ؛ اور ہر شخص دیکھ لے ، دیکھ بھال کرلے ۔ مَـاقَـدَّمَـتْ لِغَدٍ ؛ کہ کیا بھیجا ہے کل کے لئے ۔ کیسے اعمال روزِ قیامت کے لئے پیش کئے ہیں ، ان کی تقدیم کی ہے ۔ وَاتَّـقُـوا اللّٰـهَ ؛ اور اللہ سے ڈرو ۔ اِنَّ اللّٰـهَ خَبِيْرٌ ؛ اللہ باخبر ہے ، خبردار ہے ، اس کو ہر چیز کی خبر ہے ۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ تم جو کچھ کرتے ہو ۔ اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔

ترجمہ :- اے ایمان والو ! خدا سے ڈرو اور کل کے واسطے تم نے کیا کر رکھا ہے اس کی خوب دیکھ بھال کرلو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے ۔

وَلَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ نَسُوا۟ ٱللَّهَ فَأَنسَىٰهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴿١٩﴾

وَلَا تَـكُوْنُوْا ؛ اور نہ بنو ، نہ ہوجاؤ ۔ كَالَّذِيْنَ ؛ مثل ان لوگوں کے جو ۔ نَسُوا اللّٰهَ ؛ خدا کو ، اس کے احکام کو بھول گئے ۔ ان سے بے پروائی کی ۔ فَـاَنْسٰـــهُـمْ اَنْفُسَهُمْ ؛ پھر اس نے بھی بھلا دیئے ان سے ان کے مصالح ، اُن کی اصلاحِ حال ۔ نہ اُنھوں نے خدا کا خیال رکھا نہ خود اپنی سود و بہبود کا ۔ اُوْلٰـٓئِکَ هُـمُ الْـفٰسِـقُـوْنَ ؛ یہی لوگ ہیں نافرمان ، بے حکم ، فاسق و بدکار ۔

ترجمہ :- اور تم ان لوگوں کی طرح نہ بنو جو خدا کو بھول گئے پھر خدا نے بھی ان سے ان کے مصالح کو بھلا دیا ۔ یہی لوگ ہیں فاسق (بدکار نافرمان) ۔

لَا يَسْتَوِىٓ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ وَأَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ ۚ أَصْحَٰبُ ٱلْجَنَّةِ هُمُ ٱلْفَآئِزُونَ ﴿٢٠﴾

لَا يَسْتَوِىٓ ؛ مساوی نہیں ہوتے ۔ برابر نہیں ۔ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؛ آگ والے اور بہشت والے ۔ دوزخی اور جنتی ۔ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ؛ جنتی فائز المرام ہیں ، مُراد پانے والے ہیں ، کامیاب ہیں ۔

ترجمہ :- دوزخی اور جنتی دونوں (ہرگز) برابر نہیں ہو سکتے ۔ جنتی بامراد ہیں (کامیاب ہیں) ۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ
وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ ؛ اگر اُتارتے ہم اس قرآن کو ۔ عَلٰى جَبَلٍ ؛ کسی پہاڑ پر ۔ لَرَاَيْتَهٗ ؛ تو تُو اے مخاطب اس کو دیکھتا ۔ خَاشِعًا ؛ خشوع و خضوع والا ، دبا ہوا ، عاجز ، گردن جھکایا ہوا ۔ مُتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؛ پھٹ جانے والا خوفِ خدا سے ، اس کا کلیجا پھٹ جانے والا خوفِ خدا سے ، اس کا کلیجا پھٹ جاتا ، وہ پارہ پارہ ہو جاتا ۔ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ ؛ اور یہ حالات ، یہ مثالیں ، یہ عجیب و غریب مضامین ۔ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ؛ ہم لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں ۔ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ؛ تاکہ وہ غور و فکر کریں ، کچھ سوچیں ، سمجھیں ۔

ترجمہ :- اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے اس کو کہ وہ (اس بار سے) دب جاتا اور خوفِ خدا سے پھٹ جاتا اور ہم یہ مضامین لوگوں کے سامنے (اس لئے) بیان کرتے ہیں کہ وہ کچھ غور و فکر کریں ۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛ وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ، لائقِ عبادت نہیں ۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؛ غیب و شہادت کا علم رکھتا ہے ۔ نہاں اور آشکارا کا دانا ہے ۔ چھپے اور کھلے کا جاننے والا ہے ۔ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ؛ وہ رحمان بھی ہے رحیم بھی ۔ کلی اور جزئی ہر طرح کا رحم اسی کو ہے ۔ وہ دنیا میں رحمان ہے اور آخرت میں رحیم ہے ۔

ترجمہ :- وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں ۔ نہاں اور عیاں کا جاننے والا ہے ۔ وہی دنیا اور آخرت میں رحم کرنے والا ہے ۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ
السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ؛ وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ اَلْمَلِکُ ؛ وہ بادشاہ ہے ۔ اَلْقُدُّوْسُ ؛ وہ پاک ہے ۔ اَلسَّـلٰمُ ؛ وہ ہمیشہ سلامت رہنے والا ہے، نا قابلِ تغیر ہے ۔ اَلْمُؤْمِنُ ؛ امن دینا اسی کا کام ہے ۔ اَلْمُهَیْمِنُ ؛ وہی نگاہ بان ہے ۔ اَلْـعَـزِیْـزُ ؛ وہ عزت والا ہے ۔ اَلْـجَبَّـارُ ؛ بگڑی کا بنانے والا ہے ۔ نقصان کی تلافی کرنے والا ہے ۔ نیز بہت زبردست ہے ۔ اَلْـمُتَـکَبِّرُ ؛ بزرگی اور تکبرّ اسی کے شایانِ شان ہے ۔ عاجزی اور بندگی ہماری پہچان ہے ۔ سُبْـحٰـنَ اللّٰهِ ؛ اللہ سب عیوب سے پاک ہے ۔ عَـمَّا یُشْرِکُوْنَ ؛ جن جن سے لوگ شرک کرتے ہیں اس سے وہ بری ہے ۔ خدا سے شرک نامناسب ہے ۔

ترجمہ :- وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی لائقِ بندگی نہیں ۔ وہ بادشاہ ہے، ہر طرح پاک ہے، سالم ہے (نا قابل تغیر ہے) وہی ہے امن دینے والا، وہی ہے حفاظت کرنے والا، وہ عزت والا (اور غالب) ہے، بگڑی کا بنانے والا (اور زبردست) ہے ۔ تکبرّ اسی کے شایانِ شان ہے ۔ لوگ جس جس قسم کا شرک کرتے ہیں خدا اس سے پاک ہے ۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ
یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ﴿۲۴﴾ ع ۳ / ۶

هُـوَاللّٰهُ ؛ وہی اللہ ہے جو ۔ اَلْـخَالِقُ ؛ پیدا کرنے سے پہلے صحیح اندازہ رکھنے والا ۔ اَلْبَارِئُ ؛ نیست سے ہست کرنے والا ۔ اَلْمُصَوِّرُ ؛ پیدا کرنے کے بعد مختلف صورتیں دینے والا ۔ لَـهُ الْاَسْمَـآءُ الْحُسْنٰى ؛ اس کے سب نام پیارے ہیں ۔ اچھے ہیں ۔ خاصے ہیں ۔ یُسَبِّحُ لَـهٗ ؛ اس کی تسبیح کرتے ہیں، اس کی پاکی بیان کرتے ہیں ۔ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ۔ وَهُـوَ الْـعَـزِیْـزُ الْـحَـکِیْمُ ؛ اور وہی ہے عزت اور حکمت والا ۔ سب کچھ کرتا ہے اور اچھا کرتا ہے، مناسب کرتا ہے ۔

ترجمہ :- وہی ہے اللہ صحیح اندازہ والا، نیست سے ہست کرنے والا (عدم سے وجود میں لانے والا) مختلف صورتیں دینے والا ۔ اس کے تمام نام اچھے ہیں (پیارے ہیں احسن ہیں) آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اس کی تسبیح کرتے ہیں (اس کی پاکی بیان کرتے ہیں) اور وہی (عزیز و حکیم اور) عزت و حکمت والا ہے ۔

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ الممتحنہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں تیرہ (۱۳) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ
بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ
اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ
وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ
وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ
وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ①

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ ؛ نہ بناؤ میرے دشمن کو اور تمہارے دشمن کو اپنا دوست ۔ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ ؛ ڈالتے ہو ان کی طرف ۔ ان پر ظاہر کرتے ہو ۔ بِالْمَوَدَّةِ ؛ محبت کو یعنی میرے تمہارے دشمنوں کو نہ اپنا دوست بناؤ ، نہ دوستی کا اظہار کرو ۔ وَقَدْ كَفَرُوْا ؛ حالانکہ وہ منکر ہیں ، کفر کرتے ہیں ، نہیں مانتے ۔ بِمَا جَآءَكُمْ ؛ اس چیز کو جو تمہارے پاس آئی ہے ۔ مِنَ الْحَقِّ ؛ حق سے ۔ برحق دین سے ۔ یعنی وہ دینِ حق کا انکار کرتے ہیں ۔ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ ؛ نکال دیتے ہیں رسول کو اور تم کو ۔ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؛ اس وجہ سے کہ تمہارے پروردگار ، اللہ پر تم ایمان رکھتے ہو ۔ وجہِ اختلاف کیا ہے ؟ وہی خدا پر ایمان رکھنا ۔ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ ؛ اگر تم نکلے ہو ۔ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ ؛ میری راہ میں کوشش اور جہاد کرنے کے لئے ۔ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ؛ اور چاہنے کی وجہ سے میری رضا مندی کو ۔ یعنی وجہِ اختلاف خدا کی رضاجوئی ہے ۔ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ؛ تم پوشیدہ طور سے ان سے محبت کرتے ہو ۔ اِسْرَار ؛ چھپانا ۔ مَوَدَّةٌ ؛ محبت ۔ یعنی ایمان رکھنے کا بھی دعویٰ اور کافروں سے ساز باز کرنا یہ دونوں اَن مِل ہیں ۔ وَاَنَا اَعْلَمُ ؛ اور میں خوب جانتا ہوں ، مجھے خوب معلوم ہے ۔ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؛ اس کفر کو جس کو تم چھپاتے ہو مخفی رکھتے ہو اور

اس ایمان کو جس کو تم ظاہر کرتے ہو یعنی تم بظاہر مسلمان ہو اور بباطن کافر۔ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ ؛ اور تم میں سے جو ایسا کرے۔ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ؛ تو وہ گمراہ ہوگیا، ضلالت میں پڑگیا، بھول گیا سیدھے راستہ کو، وہ ہرگز سیدھے راستہ پر نہیں۔

ترجمہ :- اے ایمان (کا دعویٰ کرنے) والو ! میرے اور تمہارے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ تم ان سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہو حالانکہ وہ نہیں مانتے اس برحق دین کو جو تمہارے پاس آیا ہے۔ یہ لوگ پیغمبر کو اور تم کو نکال رہے ہیں، (بے وطن کررہے ہیں) اس وجہ سے کہ تم تمہارے پروردگار اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اگر تم میرے راستہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلے ہو اور میری رضاجوئی کرتے ہو (اور) تم ان سے خفیہ محبت بھی رکھتے ہو۔ اور میں تمہارے باطن اور ظاہر دونوں کو خوب جانتا ہوں۔ جو تم میں سے ایسا کرے وہ سیدھے راستہ کو بھول گیا (گمراہ ہوگیا)۔

صاحبو ! ذرا اس زمانہ کے بعض مسلمانوں کے حال پر غور کرو وہ کیا کر رہے ہیں۔ اِدھر ایمان کا دعویٰ اور خود کو مسلمان ظاہر کرنا اور پھر خدا کے دشمنوں کو اپنا سمجھنا۔ ان سے دوستی رکھنا کفر و اسلام دونوں اَن مل ہیں۔ ایک دل میں کفر و اسلام دونوں ہرگز جمع نہیں ہوسکتے۔ ان کے متعلق خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ گمراہ ہیں، سیدھے راستہ سے بہت دور ہیں۔ مسلمانو ! یہ صاف اور واضح آیت کیا تم کو خوابِ غفلت سے نہ جگائے گی ؟ ہم نے خدا کا حکم سُنا دیا۔ اب دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تم کو گمراہی سے بچائے۔

کفر اور اسلام ایک ساتھ جمع نہیں ہوسکتے

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝

اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ ؛ اگر تم کو وہ پائیں، اگر ان کا تم پر دسترس ہوجائے۔ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً ؛ تو تمہارے دشمن ہوجائیں، تمہارے عدو ہوجائیں۔ وَيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ ؛ اور تمہاری طرف ہاتھ بڑھائیں، تم پر دست درازی کریں۔ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ ؛ اور اپنی زبانیں کھولیں بُرائی سے، تم پر زبان درازی کریں۔ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؛ اور اصل مقصد ان کا یہ ہے کہ تم پھر کافر ہوجاؤ۔ منکر بن جاؤ۔

ترجمہ :- اگر ان کو تم پر دسترس ہو اور وہ تم کو پائیں تو تمہارے دشمن ہوجائیں اور تم پر دست درازی اور بُرائی کے ساتھ زبان درازی کریں اور وہ تو چاہتے ہیں کہ تم کافر بن جاؤ۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۳

لَنْ تَنْفَعَكُمْ ؛ تم کو نفع نہ دے گا، کام نہ آئے گا۔ اَرْحَامُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ ؛ نہ تمہاری قرابت نہ تمہاری اولاد۔ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؛ قیامت کے روز۔ یعنی ان لوگوں کے پاس نہ تمہاری قرابت فائدہ بخش ہے اور نہ تمہارا ان کی اولاد ہونا۔ نہ تمہارے قرابت دار کام آئیں گے نہ اولاد۔ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؛ تمہارے درمیان اللہ ہی فیصلہ کرے گا۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ؛ اور اللہ تمہارے اعمال کا دانا بینا ہے تمہارے سب کاموں کو دیکھتا ہے۔

ترجمہ :- تم کو تمہاری قرابت اور اولاد نفع نہ دے گی قیامت کے دن اللہ ہی تم میں فیصلہ کرے گا۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس کو اللہ دیکھتا ہے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۴

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ؛ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ نیک پیروی ہے۔ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ ؛ ابراہیم میں۔ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ؛ اور ان لوگوں میں جو اطاعت و فرماں برداری میں ابراہیم کے ساتھ تھے۔ اِذْ قَالُوْا ؛ جب کہ ان لوگوں نے کہا۔ لِقَوْمِهِمْ ؛ اپنے لوگوں سے، اپنی قوم سے۔ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ ؛ ہم تم سے بری ہیں، الگ ہیں، بیزار ہیں۔ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ اور ان بتوں، دیوتاؤں اور معبودوں سے جن کو تم پوجتے اور جن کی تم عبادت کرتے ہو خدا کو چھوڑ کر۔ كَفَرْنَا بِكُمْ ؛ ہم تم سے منکر ہیں۔ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ؛ اور ظاہر ہوگئی ہمارے تمہارے درمیان۔ اَلْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ ؛ عداوت

اور بغض ، دشمنی اور ناخوشی ۔ اَبَدًا ؛ ہمیشہ ۔ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ وَحْدَہٗ ؛ یہاں تک کہ تم اللہ وحدہ لاشریک لہ ، پر ایمان لاؤ اور صرف اس پر ایمان رکھو ۔ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰھِیْمَ لِاَبِیْہِ ؛ کافروں سے سب نے انکار کیا مگر صرف ابراہیم نے اپنے باپ سے کہا ۔ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ ؛ میں تمہارے لئے ضرور دُعائے مغفرت کروں گا ۔ استغفار کروں گا ۔ معافی چاہوں گا ۔ وَمَآ اَمْلِکُ لَکَ ؛ اور میری مِلک اور ہاتھ میں نہیں ، تمہارے لئے میرے اختیار میں نہیں ۔ مِنَ اللّٰہِ مِنْ شَیْءٍ ؛ خدا سے کچھ ۔ دُعائے مغفرت میں ضرور کروں گا ۔ مگر سننا نہ سننا خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ۔ عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا ؛ ہم تجھ ہی پر توکّل کرتے ہیں ، تجھ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے ۔ ہم اپنے کاموں کو تجھ ہی پر چھوڑتے ہیں ۔ وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا ؛ اور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں ، ہمارا روئے ارادت تیری ہی جانب ہے ۔ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ؛ اور تیری ہی طرف ہمارا دوبارہ جانا ہے ۔ ہمارا انجام کار ، ہماری واپسی ، ہمارا لوٹنا اور بازگشت تیری ہی طرف ہے ۔

ترجمہ :- تمہارے لئے ابراہیم میں اور ان لوگوں میں جو ان کے ساتھ تھے (چال چلن کا) ایک بہترین نمونہ ہے جب کہ انھوں نے اپنی قوم سے کہا ۔ ہم تم سے اور ان معبودوں سے جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو بری اور بیزار ہیں ۔ ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت و بغض ہمیشہ کے لئے ظاہر ہوگیا ہے (پیدا ہوگیا ہے) یہاں تک کہ تم اللہ وحدہ (لاشریک لہ) پر ایمان لاؤ ۔ مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے کہنا ۔ میں تمہارے لئے ضرور دُعائے مغفرت کروں گا اور میں کسی چیز کا بھی اللہ کے ہاتھ سے تمہارے لئے مالک نہیں (میرے اختیار میں کچھ نہیں) خدایا ! ہم تجھ ہی پر توکل کرتے ہیں (بھروسہ کرتے ہیں) اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف سب کا لوٹنا (اور انجام) ہے ۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۵

رَبَّنَا ؛ اے ہمارے رب ! لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً ؛ تو ہم کو فتنہ نہ بنا ، ذریعۂ آزمائش نہ بنا ، یا تختۂ مشق نہ بنا ۔ لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ کافروں کا ۔ وَاغْفِرْلَنَا رَبَّنَا ؛ اور ہم کو معاف کر اے ہمارے رب ! ہماری مغفرت کردے ۔ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ؛ بے شک تو ہی ہے عزت والا ، حکمت والا ۔ تو عزیز ہے حکیم ہے ۔

ترجمہ :- خدایا ! ہم کو کافروں کے لئے فتنہ نہ بنا ۔ خدایا ! ہماری مغفرت فرما ۔ تو ہی عزیز ہے تو ہی حکیم ہے ۔

ع
٧

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ
وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٦﴾

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ؛ تمہارے لئے ان میں نیک چلنی کا نمونہ ہے ۔ مگر کس کے لئے ؟ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ؛ اس کے لئے جو اللہ اور روزِ قیامت کی اُمید رکھے ۔ وَمَنْ يَّتَوَلَّ ؛ اور جو منہ پھیرے ۔ اِعراض کرے ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ ؛ تو بے شک اللہ ۔ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ؛ وہی غنی ہے ، لائقِ حمد ہے ۔ بے نیاز ، تعریف کا سزاوار ہے ، اس کو کسی کی حاجت نہیں اور وہ جو کچھ کرتا ہے اچھا کرتا ہے ۔

ترجمہ :- بے شک تمہارے لئے ان لوگوں میں ایک نیک چلنی کا بہتر نمونہ ہے اس کے لئے جس کو اللہ سے اُمید ہو اور قیامت کے آنے کا بھی خیال ہو اور جو (نہ مانے) روگردانی کرے تو بے شک اللہ غنی ہے ، قابلِ حمد ہے ۔

عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ
وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧﴾

عَسَى اللّٰهُ ؛ اُمید ہے کہ اللہ ۔ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ ؛ کہ کردے درمیان تمہارے ۔ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ ؛ اور درمیان ان لوگوں کے کہ تم عداوت رکھتے ہو ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں ۔ مَوَدَّةً ؛ محبت ۔ وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ ؛ اور اللہ کو بڑی قدرت ہے وہ سب کچھ کرسکتا ہے ۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اور اللہ مغفرت بھی کرنے والا ہے اور رحمت بھی ۔

ترجمہ :- اور اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان محبت پیدا کردے اور اللہ (قادر ہے) بڑی قدرت والا ہے اور اللہ غفور ہے رحیم ہے ۔

لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم
مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٨﴾

لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ ؛ اللہ تم کو منع نہیں کرتا ، نہیں روکتا ، نہی نہیں کرتا ۔ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ ؛ ان لوگوں سے کہ تم سے جنگ نہیں کی ، لڑتے نہیں ، مقاتلہ نہیں کیا ۔ فِی الدِّیْنِ ؛ دین پر ، مذہب کے معاملہ میں ۔ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ ؛ اور تم کو تمہارے گھروں سے انھوں نے نہیں نکالا ۔ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ ؛ کہ ان سے بھلائی کرو ، بر و احسان کرو ۔ وَتُقْسِطُوْآ اِلَیْھِمْ ؛ اور ان سے انصاف کا سلوک کرو اور قسط و عدل کا برتاؤ ۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ؛ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے ۔ اللہ چاہتا ہے عدالت پسندوں کو ۔

ترجمہ :- اللہ تم کو منع نہیں کرتا ان لوگوں سے جو تم سے دین کے متعلق نہیں لڑے اور نہ تم کو انھوں نے تمہارے گھروں سے نکالا کہ تم ان سے نیک سلوک کرو اور انصاف کا برتاؤ کرو ۔ اللہ انصاف پرستوں کو محبوب رکھتا ہے ۔

اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ
وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظٰھَرُوْا عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ
اَنْ تَوَلَّوْھُمْ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۞

اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ ؛ اللہ تم کو صرف روکتا ہے ۔ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ ؛ ان لوگوں سے جنھوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ کی ۔ تم میں اور ان میں مذہبی لڑائی ہے ۔ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِنْ دِیَارِکُمْ ؛ اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ۔ وَظَاھَرُوْا عَلٰی اِخْرَاجِکُمْ ؛ اور مدد کی تمہارے نکالنے میں ۔ اَنْ تَوَلَّوْھُمْ ؛ کہ تم ان سے دوستی رکھو ۔ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ ؛ اور ایسوں سے جو دوستی رکھے ۔ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ؛ تو وہی لوگ ہیں ظالم ، ستمگار ۔

ترجمہ :- اللہ تم کو صرف ان لوگوں سے روکتا ہے جنھوں نے تم سے دین کے معاملہ میں لڑائی کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور اسی طرح تمہیں نکالنے میں دوسروں کی مدد کی ، اس کا مظاہرہ کیا ۔ (اللہ تعالیٰ کس بات سے منع کرتا ہے) اس بات سے کہ تم ایسے لوگوں سے دوستی رکھیں اور ایسوں سے جو دوستی رکھے وہی لوگ ہیں ظالم ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُھٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْھُنَّ اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِھِنَّ

فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ۭ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۭ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔــلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْــَٔـلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ۭ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ۭ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰

يٰٓاَ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ ؛ جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں وطن چھوڑ کر آئیں اور ہجرت کریں ۔ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؛ تو تم ان کا امتحان لو ، ان کی آزمائش کرو ۔ ان کو جانچ لو ۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ؛ اللہ کو خوب علم ہے وہ اچھی طرح جانتا ہے ان عورتوں کے ایمان کو ۔ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ ؛ پھر اگر تم کو معلوم ہوجائے کہ یہ عورتیں مسلمان ہیں ، ایماندار ہیں ۔ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ ؛ تو ان کو واپس نہ کرو ۔ اِرْجَاع ۔ واپس کرنا ۔ رَجْعٌ ۔ واپس کرنا ۔ رُجُوْع ۔ واپس ہونا ۔ اِلَى الْكُفَّارِ ؛ کافروں کی طرف ۔ لَاهُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ ؛ یہ مسلمان عورتیں کافروں کے لئے حلال نہیں ۔ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؛ اور نہ وہ کافر ان مسلمان عورتوں کے لئے حلال ہیں ۔ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؛ اور ان کافروں نے ان مسلمان عورتوں پر جو کچھ صرفہ کیا ہے ، کچھ خرچ کیا ہے تو ان کو تم بھی دے دلا کر راضی کرلو ۔ یہ مسئلہ معاہدہ کافروں کے متعلق ہے ۔ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؛ اور تم پر کوئی گناہ نہیں ۔ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ ؛ کہ ان سے نکاح کرلو ۔ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؛ اگر ان کو ان کی اُجرت ، مہر دیتے ہو ۔ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ ؛ عِصَمٌ جمع عِصْمَةٌ ۔ ناموس ، عزت مِعْصَمٌ پہونچا ، روک رکھنے کا مقام ۔ یہاں پکڑنے سے مُراد نکاح کرنا اور جسمانی تعلق رکھنا ہے ۔ اور مت روکے رکھو کافر عورتوں کو یعنی اپنے نکاح میں ، (اُن کو دار الحرب جانے سے مت روکو) ۔ وَسْـَٔـلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ ؛ اور تم پوچھ لو ان کافروں سے کہ تم نے آخر خرچ کیا کیا ہے ۔ وَلْيَسْـَٔـلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؛ اور ان کافروں کو چاہئے کہ جو کچھ خرچ کیا ہے وہ مانگ لیں ۔ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؛ یہ خدا کا حکم ہے ۔ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؛ تمہارے درمیان حکم کرتا ہے ، تم میں فیصلہ کرتا ہے ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ؛ اور اللہ علم والا بھی ہے ۔ اور حکمت والا بھی ، اور اللہ علیم و حکیم ہے ۔

ترجمہ :- اے مسلمانو ! جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کرکے آئیں تو تم ان کو جانچ لو (ان کا امتحان کرلو اور) اللہ ہی ان کے ایمان سے خوب واقف ہے ۔ اگر تم کو معلوم ہوجائے کہ یہ عورتیں مسلمان ہیں تو ان کو کافروں کے پاس دوبارہ نہ بھیجو ۔ نہ یہ عورتیں ان (کافروں) کو

حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان (مسلمان) عورتوں کے لئے حلال ہیں اور ان کافروں نے اگر کچھ دیا دلایا ہے تو ان کو دے دو ۔ اگر تم ان (نومسلم) عورتوں سے نکاح کرلو تو کوئی گناہ نہیں ۔ (مگر کب؟) جب تم ان کو مہر دینے کے لئے تیار ہو ۔ تم کافر عورتوں کو مت روکے رکھو اپنے نکاح میں (اُن کو دار الحرب جانے سے مت روکو) ۔ اور (ان کافروں سے) پوچھ لو تم نے کیا خرچ کیا ہے؟ اور وہ مانگ لیں جو کچھ کہ انھوں نے خرچ کیا ہے ۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے اور وہی تمہارے درمیان فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علیم بھی ہے، حکیم بھی ہے (سب کچھ جانتا ہے اور جو کرتا ہے مناسب کرتا ہے ۔)

وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ⑪

وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ ؛ اگر فوت ہوجائے تم سے کچھ، اگر جاتی رہیں بعض ۔ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ ؛ تمہاری عورتوں سے ۔ إِلَى الْكُفَّارِ ؛ کفّار کی طرف ۔ فَعَاقَبْتُمْ ؛ پھر تم نے ان کافروں کو عقوبت کی سزا دی ۔ فَآتُوا الَّذِينَ ؛ پھر دو تم ان لوگوں کو ۔ ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُمْ ؛ جن کی بیویاں جاتی رہی ہیں ۔ مِثْلَ مَا أَنفَقُوا ؛ جتنا انھوں نے خرچ کیا تھا ۔ وَاتَّقُوا اللَّهَ ؛ اور اللہ سے ڈرتے رہو ۔ الَّذِي أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ ؛ جس پر تم ایمان رکھتے ہو ۔

ترجمہ:- اور اگر تمہاری عورتوں میں سے کوئی عورت کافروں میں رہ جائے پھر تم نے (ان کافروں کو) سزا دی تو ان لوگوں کو جن کی بیویاں جاتی رہی ہیں اتنا دے دو جتنا انھوں نے خرچ کیا تھا اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تمہارا ایمان ہے (یقین ہے) ۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ

يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا

وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ

وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ

فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ؛ اے نبی ! اے پیغمبر ! اِذَا جَآءَكَ ؛ جب تمہارے پاس آئیں ۔ اَلْمُؤْمِنٰتُ ؛ مسلمان ، ایماندار عورتیں ۔ يُبَايِعْنَكَ ؛تم سے بیعت کرنے کو ۔ عَلٰٓي اَنْ ؛ اس شرط پر کہ ۔ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا ؛ کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائیں ۔ وَّلَا يَسْرِقْنَ ؛ اور نہ چوری کریں ۔ وَلَا يَزْنِيْنَ ؛ اور نہ زِنا و بدکاری کریں ۔ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ ؛ اور اپنے بچوں کو قتل نہ کردیں ۔ اس میں بے ضرورت حمل ساقط کردینا بھی داخل ہے ۔ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ ؛ اور بہتان ، طوفان اور تہمت نہ باندھیں ۔ يَّفْتَرِيْنَهٗ ؛ کہ افترا کرتی ہیں ، جھوٹ باندھتی ہیں ۔ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ ؛ سامنے کے سامنے ، دیدہ دلیری سے ۔ جان بوجھ کر ۔ عربوں کا محاورہ ہے بَيْنَ يَدَيْكَ اور اسی طرح بَيْنَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ ؛ یعنی سامنے ، دیکھتے دکھاتے ۔ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ ؛ اور تمہاری نافرمانی ، عدول حکمی وعصیان نہ کریں گے اچھے کام میں ۔ فَبَايِعْهُنَّ ؛ تو ان کی بیعت کو قبول کرلو ۔ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؛ اور ان کے لئے اللہ سے دُعائے مغفرت کرو ۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ بے شک اللہ مغفرت اور رحمت کرنے والا ہے ۔ گزشتہ گناہوں کو معاف فرماتا ہے اور اپنی رحمت میں چھپالیتا ہے ۔

ترجمہ :- اے نبی ! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے آئیں کہ خدا کا کسی کو شریک نہ بنائیں گی ، نہ چوری کریں گی نہ زِنا ، نہ اپنی اولاد کو مار ڈالیں گی اور نہ جان بوجھ کر دیکھتے دکھاتے کسی پر تہمت لیں گی ، بہتان باندھیں گی اور نہ نیک کام میں تمہاری نافرمانی کریں گی تو ان کی بیعت قبول کرو اور اللہ سے ان کے لئے دُعاء مغفرت کرو اللہ تو غفور رحیم ہے ۔

صاحبو ! بیعت کیا ہے ؟ توبہ ہے آئندہ نیک عمل کرنے کا معاہدہ ہے اور اس بات پر کسی نیک آدمی کو گواہ بنانا اور ان سے مغفرت کی دُعا چاہنا ۔ آج کل جہاں تمام مذہبی کام رسمی رہ گئے ہیں بیعت بھی ایک رسم رہ گئی ہے ۔ عمل سے کسی کو غرض نہیں ۔ معاہدۂ عمل کر کے عمل نہ کرنا ایک جھوٹ اور ایک گناہ کرنا ہے اور اس پر ایک بزرگ کو گواہ رکھنا ہے ۔ خدا کے طالب سو میں دو چار بھی نہیں نکلتے یا تو ایک رسم کو پورا کرتے ہیں یا اس واسطہ بیعت کرتے ہیں کہ جادو ، شیطانی ، آسیبی اثرات دُور ہوجائیں یا بیمار اچھا ہوجائے ۔ پابندئ صوم وصلوٰۃ بہت کم مقصود ہے ۔ اذکار و اشغال ہزار میں ایک کو بھی مطلوب نہیں ۔ مگر یہ بیعت بھی ان لوگوں کا کام ہے جن کو مذہب سے کچھ ربط ہے ۔ بزرگوں کی عزت ان کے دل میں ہے مگر اس دورِ جدید میں کیسی توبہ کیسی بیعت کیسی پیری مریدی ۔ ان سب کو ڈھکوسلہ سمجھتے ہیں ۔ اصل یہ ہے کہ ان لوگوں کو خدا سے کچھ غرض ہی نہیں ہے ۔ اس نامِ پاک کو اسم بلامسمّٰی سمجھتے ہیں ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

بیعت سے مقصود توبہ اور آئندہ نیک عمل کا معاہدہ ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ

الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝۱۳

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! اے مسلمانو ! لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا ؛ تم ان لوگوں سے دوستی نہ کرو ۔ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؛ جن پر خدا کا غضب نازل ہوا ہے ۔ جن سے خدا ناخوش ہے ۔ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ ؛ وہ مایوس ہوگئے ہیں آخرت سے ، نا اُمید ہوگئے ہیں مرکر اُٹھنے سے ۔ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ ؛ جیسا کہ کافر مایوس ہوگئے ہیں ۔ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ؛ قبر والوں سے یعنی جیسے کافر قبروں میں دفن لوگوں سے نا اُمید ہیں ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! تم ان لوگوں سے محبت نہ کرو جن سے خدا ناخوش ہے ۔ وہ آخرت سے ایسے نا اُمید ہیں جیسے کافر لوگ قبر والوں (کے دوبارہ اُٹھائے جانے) سے (کہ مرے ہوؤں سے کیا اُمید رکھ سکتے ہیں) ۔

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ الصف مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں چودہ (۱۴) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۱

سَبَّحَ لِلّٰهِ ؛ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ۔ اس کی پاکی بیان کرتے ہیں ۔ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؛ جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے ۔ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؛ اور وہی ہے عزت والا ، حکمت والا ، وہی زبردست ہے اور مناسب کام کرتا ہے ۔ وہ عزیز بھی ہے حکیم بھی ۔

ترجمہ :- اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور وہی صاحبِ عزت و حکمت ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۲

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! لِمَ تَقُوْلُوْنَ ؛ ایسی بات کیوں کہتے ہو ۔ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ؛ جو کرتے نہیں ۔ بولتے بہت ہو اور کرتے کچھ نہیں ۔ ان جھوٹی شیخیوں سے کیا حاصل ؟

ترجمہ :- مسلمانو ! کیوں کہتے ہو وہ جو کرتے نہیں ۔

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾

كَبُرَ مَقْتًا ؛ بڑی غضب کی بات ہے، بیزاری اور ناخوشی کا باعث ہے، ناراضی کا سبب ہے۔ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ خدا کے پاس۔
اَنْ تَقُوْلُوْا ؛ کہ کہو۔ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ؛ جو تم نہیں کرتے۔

ترجمہ:- اللہ کے پاس بڑی بیزاری کی بات ہے کہ تم ایسی بات کہو جو نہ کرو۔

صاحبو! آج کل وعظوں، اسپیچوں اور لکچروں کی کمی نہیں مگر عمل کے لحاظ سے صفر ہے۔ سیدھی طرف صفر نہیں بائیں طرف ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿۴﴾

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ ؛ بے شک اللہ محبت کرتا ہے۔ وہ لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ اَلَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ ؛ جو جنگ کرتے ہیں، لڑتے ہیں۔ قتال کرتے ہیں۔ فِيْ سَبِيْلِهٖ ؛ اس کے واسطہ، اس کے راستہ میں۔ صَفًّا ؛ صف بستہ، قطار باندھ کر۔ كَاَنَّهُمْ ؛ گویا کہ یہ لوگ ہیں۔ بُنْيَانٌ ؛ عمارت، دیوار۔ مَرْصُوْصٌ ؛ سیسہ پلائی ہوئی۔ خوب مضبوط جس کے پتھر ایک سے ایک ملے ہوئے ہوں بیچ میں سیسہ پلایا گیا ہے۔ رَصَاصٌ۔ سیسہ۔ رَصَاصَةٌ۔ سیسہ کی گولی۔

ترجمہ:- بے شک وہ لوگ اللہ کے محبوب ہیں جو راہِ خدا میں صف بستہ جنگ کرتے ہیں وہ ایسے ہیں جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ۖ فَلَمَّا زَاغُوْا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۵﴾

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ ؛ اور جب کہ موسیٰ نے اپنے لوگوں سے کہا۔ يٰقَوْمِ ؛ لوگو! اے میری قوم! لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ ؛ تم مجھے کیوں ایذا دیتے ہو، کیوں ستاتے ہو؟ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ ؛ حالانکہ تم کو علم ہے۔ تم خوب جانتے ہو۔ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؛ کہ میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ فَلَمَّا زَاغُوْا ؛ پھر جب لوگوں نے کج روی کی، تیڑھے ہوگئے۔ اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ؛ تو اللہ نے ان کے دلوں کو اور ٹیڑھا کردیا۔ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِيْ ؛ اور اللہ ہدایت نہیں کرتا، رہنمائی نہیں فرماتا، راستہ پر نہیں چلاتا، توفیق نہیں دیتا۔ اَلْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ؛ ان لوگوں کو جن کی فطرت میں فسق و بدکاری ہے۔ نافرمانوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔ جن کی اصل طبیعت بُری ہے ان کو راستہ پر نہیں لگاتا۔

ترجمہ :- اور جب کہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم ! تم مجھے کیوں ایذا دیتے ہو حالانکہ تم کو معلوم ہے کہ میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا ، رسول ہوں پھر جب ان لوگوں نے کجی اور ٹیڑھا پن کیا تو اللہ نے ان کے دلوں میں اور کجی پیدا کردی اور اللہ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا (جن کی اصل طبیعت بُری ہے ان کو راستہ پر نہیں لگاتا) ۔

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۶

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ؛ اور اس وقت کو بھی یاد کرو جب کہ عیسیٰ ابن مریم نے کہا ۔ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ؛ اے بنی اسرائیل ! اے یعقوب کی اولاد ! اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؛ بے شک میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف ۔ مجھے پیغمبر بنا کر اللہ نے تمہاری طرف بھیجا ہے ۔ مُصَدِّقًا ؛ میں تصدیق کرتا ہوں ۔ بحالیکہ میں مانتا ہوں ، تائید کرتا ہوں ۔ لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ ؛ اس کی جو میرے سامنے ہے ، مجھ سے پہلے ہے ۔ مِنَ التَّوْرٰىةِ ؛ یعنی تورات ۔ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ ؛ اور ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں ۔ مژدہ سناتا ہوں ۔ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي ؛ جو میرے بعد آئے گا ۔ اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؛ اُن کا نام احمد ہوگا ۔ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ پھر جب وہ رسول واضح دلائل لے کر ، معجزات لے کر آئے ۔ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ تو ان لوگوں نے کہا یہ تو ظاہر اور صریح سحر ہے ، نا قابلِ انکار جادو ہے ۔

ترجمہ :- اور (یہ واقعہ بھی قابلِ تذکرہ ہے کہ) جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف بھیجا ہوا ، خدا کا رسول ہوں حالانکہ میں میرے سامنے جو تورات ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں (اس کو سچا مانتا ہوں) اور ایک رسول کے میرے بعد آنے کی بشارت دیتا ہوں جن کا نام احمدؐ ہے ۔ پھر (جب احمد) واضح دلائل و معجزات کے ساتھ آ گئے تو لوگوں نے کہا یہ تو ظاہر سحر ہے (کھلا جادو ہے) ۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝۷

وَمَنْ اَظْلَمُ ؛ اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے، ناحق شناس کون ہے، ظلمت میں پڑا کون ہے۔ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ ؛ جس نے خدا پر جھوٹ باندھا۔ افترا پردازی کی۔ وَھُوَ یُدْعٰی اِلَی الْاِسْلَامِ ؛ حالانکہ اس کو اسلام کی طرف دعوت دی جارہی تھی۔ مسلمان ہونے کو بُلایا جارہا تھا۔ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ؛ اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ جو ظلمت میں گرفتار ہیں ان کی رہنمائی نہیں کرتا۔

ترجمہ:- بھلا اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو خدا پر جھوٹ باندھتا ہے حالانکہ وہ اسلام کی طرف بُلایا جارہا تھا۔ اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾

یُرِیْدُوْنَ ؛ یہ لوگ اِرادہ کرتے ہیں، چاہتے ہیں۔ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ ؛ کہ اللہ کے نور کو بجھا دیں۔ اَطْفَأَ یُطْفِئُ اِطْفَآءً۔ بجھانا۔ بِاَفْوَاہِہِمْ ؛ اپنے مونہوں کی پھونک سے۔ جس چراغ کو خدا نے روشن کیا ہے اس کو پھونک مار کر بجھانا چاہتے ہیں۔ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ ؛ اور اللہ اپنے نور کو پورا کرکے چھوڑے گا۔ تمام وکمال بخشے گا۔ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ؛ اگرچہ کافر ناخوش ہوں، منکر اور نہ ماننے والے لاکھ نہ مانیں۔

ترجمہ:- یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں کی پھونک سے اللہ کے نور کو بُجھادیں اور اللہ تو اپنے نور کو پورا ہی کرے گا چاہے کافر ناخوش ہی کیوں نہ ہوں۔

ع ۱
۹

ہُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْہُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ﴿۹﴾

ھُوَالَّذِیْ ؛ وہی ہے جس نے۔ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی ؛ بھیجا اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ۔ وَدِیْنِ الْحَقِّ ؛ اور حق دین کے ساتھ۔ سچے مذہب کے ساتھ یعنی اسلام کے ساتھ۔ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ ؛ تاکہ اس کو تمام ادیان پر ظاہر کرے، غالب کرے۔ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ؛ چاہے شرک کرنے والے کراہت ہی کیوں نہ کریں۔ ناخوش اور بُرا ہی کیوں نہ مانیں۔

ترجمہ:- وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ تمام ادیان پر اُس کو غالب کرے مشرکین چاہے بُرا مانیں (ناخوش ہوں، کراہت کریں)۔

صاحبو! انجیل مقدس میں جناب عیسیٰؑ نے جو پیش گوئی فرمائی ہے اس میں "احمد" کا لفظ ہے۔ اور عیسائی لوگ ان کے قائم مقام کو بیان کرتے ہیں۔ اپنی زبان میں جو اس کے معنٰی ہیں اس کو ظاہر کرتے ہیں۔ کوئی احمد کی جگہ میں حمدث کہتا ہے۔ کوئی فارقلیط کہتا ہے۔ اصل لفظ جو عیسیٰؑ نے فرمایا تھا وہ تو چھپا کا چھپا رہا۔ یہ تو نرے ترجمے ہیں۔ ان ترجموں کی مثال ایسی سمجھو کسی نے کہا کہ "چھپ کلی آئی" ترجمہ کرنے والے نے ترجمہ کیا۔ "Concealed bud came" بجائے "The Lizard came" کے۔ تو بتائیے کہ اصل مطلب کس طرح سے ادا ہوگا۔ یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ "احمد" علم اور شخصی نام ہے۔ شخصی نام کو جوں کا توں رکھنا چاہیئے نہ کہ اس کا ترجمہ۔ بہرحال جناب عیسیٰؑ نے تو "احمد" کہا تھا۔ ان ترجمہ کرنے والوں کے حمدث اور فارقلیط کہنے سے کیا ہوتا ہے۔

صاحبو! اسلام کے خلاف بڑی بڑی کوششیں کی گئیں اور کی جارہی ہیں۔ مسلمانوں میں خانہ جنگی بھی ہوئی چنگیز خان کی فوج سے لڑائی بھی ہوئی۔ اور ایک زمانہ تک صلیبی لڑائیاں بھی ہوئیں۔ مگر ہوا کیا؟ اسلام برابر ترقی کرتا رہا اور کیئے جارہا ہے۔ بھلا کوئی خدا کے روشن کیئے ہوئے چراغ کو پھونک سے بجھا سکتا ہے؟ میں بارہا لکھتا ہوں "تم قرآن کو دیکھو۔ ذرا اس کو ہاتھ تو لگاؤ۔ قرآن تمہارے ہاتھ کو پکڑلے گا اور تم چھڑا نہ سکوگے"۔

اسلام نہ ختم ہوسکتا ہے نہ ختم کیا جاسکتا ہے

اسلام میں ایک عجیب خصوصیت ہے۔ مسلمانوں نے مارا تو ان کے مخالف مسلمان ہوگئے۔ اور غیر قوموں نے مسلمانوں کو مارا تو وہ بھی مسلمان ہوگئے۔ ایک چنگیز خان کی فوج نے ایک کروڑ مسلمانوں کو تہِ تیغ کردیا تھا۔ پھر کیا ہوا؟ یہی چنگیز خان کی فوج کو تم ترک کہتے ہو مسلمان بن کر حامیِ اسلام بن کر مسلمانوں کی زور وقوت میں نمودار ہوئی۔ فاتحِ قسطنطنیہ کون تھا؟ ایک ترک "محمد خان رابع"۔

ماضی تو گزرا، ذرا حال کو بھی دیکھو! تمام ہندوستان و پاکستان میں عربوں کی اولاد ایک کروڑ سے زائد نہیں ہے۔ یہ آٹھ دس کروڑ مسلمان کون ہیں؟ یہ سب دوسری قومیں ہیں جو مسلمان ہوگئی ہیں۔ اب پھر آخر میں کہتا ہوں یہ خدا کا روشن کیا ہوا چراغ تمہارے پھونکنے سے نہیں بُجھ سکتا۔ یہ پھیلے گا اور خوب پھیلے گا۔ اور لاکھوں، کروڑوں تاریک دلوں کو روشن کرے گا۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَـٰرَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ⑩

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو! هَلْ اَدُلُّكُمْ ؛ کیا تم کو میں دکھادوں۔ سمجھادوں۔ دَلَالَةٌ۔ رہنمائی کرنا۔ دَلِيْلٌ۔ رہنما۔ دَالٌّ۔ راستہ دکھانے والا۔ عَلٰى تِجَارَةٍ ؛ ایسی تجارت پر۔ تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ؛ جو نجات دے گی تم کو عذابِ الیم سے۔

ترجمہ:۔ مسلمانو! کیا تم کو میں ایسی تجارت بتاؤں جو تم کو عذابِ الیم سے بچالے۔

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؛ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ وَتُجَاهِدُوْنَ ؛ اور جہاد کرو، کوشش کرو، سعی و اجتہاد کرو۔ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں۔ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؛ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ۔ نہ مال صَرف کرنے میں کوتاہی کرو نہ جان دینے میں۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ ؛ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ اگر تم علم رکھتے ہو، جانتے بوجھتے ہو، کچھ سمجھ سے کام لیتے ہو۔

ترجمہ:- تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ راہِ خدا میں مال و جان سے کوشش اور جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم کو کچھ علم ہے۔

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾

يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؛ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا۔ تمہارے معاصی و ذنوب کی مغفرت کردے گا۔ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ ؛ اور تم کو جنتوں میں داخل کردے گا۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ ان کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً ؛ اور اچھی سکونت گاہوں میں، گھروں میں، مسکن و محل میں داخل کردے گا۔ کہاں؟ فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؛ دائمی اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں۔ عَدَنَ۔ ٹھیرا، رہا۔ مَعْدِنٌ۔ رہنے کی جگہ۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ؛ یہ بڑی کامیابی اور فائز المرامی ہے یہی بڑی مُراد ہے۔

ترجمہ:- وہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کردے گا جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں اور ہمیشہ رہنے والے باغوں میں تم کو اچھے مسکن اور مقام میں داخل کرے گا یہی بڑی کامیابی ہے۔

وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳﴾

وَاُخْرٰی تُحِبُّوْنَهَا ؛ ایک اور دنیوی کامیابی ہے جس کو تم چاہتے ہو۔ وہ کیا ؟ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؛ نصرت اللہ کی طرف سے اور فتح قریب ہے۔ اللہ کی مدد اور دشمنوں پر فتح حاصل کرنا قریب ہے۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؛ اور مسلمانوں کو بشارت دے دو۔

ترجمہ :- ایک اور بات ہے جس کو تم چاہتے ہو اللہ کی طرف سے نصرت اور فتح قریب ہے اور مومنین کو اس کی بشارت دے دو۔

صاحبو ! افسوس ! مسلمان نہ راہِ خدا میں مال صَرف کرنے کے لئے تیار ہیں نہ جان دینے کے لئے۔ کفّار کا الگ غلبہ ہے اور منافقوں کا الگ۔ مُراد بغیر جہاد کے حاصل نہیں ہوسکتی۔ جتنے لوگ تباہ ہوئے ہیں جہالت اور کسالت کی وجہ سے تباہ ہوئے ہیں۔ مسلمانوں پر کیا گزر رہی ہے کسی کو اس کا حِس نہیں۔ دشمنوں پر اعتماد کرنا حماقت ہے، جہالت ہے۔

اپنا نہیں ہے کوئی دوست تلوار ہے تلوار ہے

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ؛ تلواروں کے سایہ کے نیچے جنت ہے۔ تلوار کو آپ کی اور شریف کو آبرو کی ضرورت ہے۔ یا اللہ ہم پر رحم فرما اور فتح و نصرت سے ہم کو سرفراز کر اور نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ کی بشارت سُنا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ
مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ
مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّاۗىِٕفَةٌ ۚ
فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰي عَدُوِّهِمْ
فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝ ع ۲ ۵ ۱۰

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایمان والو ! مسلمانو ! كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے یار و مددگار بنو۔ یعنی اسلام کی اور مسلمانوں کی خدمت کرو۔ ان کی ہر طرح سے مدد کرو۔ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ؛ جیسے عیسیٰؑ ابن مریم نے کہا۔ لِلْحَوَارِيّٖنَ ؛ اپنے حواریوں سے، اصحاب سے، خواص سے، دوستوں سے۔ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؛ میرے کون یار و مددگار ہیں راہِ خدا میں۔ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ ؛ حواریوں نے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے صحابہ نے کہا۔ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ؛ ہم اللہ کے یار و مددگار ہیں۔ ہم اسلام اور مسلمانوں کو نصرت دینے والے ہیں۔ جو چیز شخصی نہیں ہوتی بلکہ قومی اور مذہبی ہوتی ہے

خَالِصًا لِلّٰهِ کی جاتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت دی جاتی ہے۔ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ ؛ پھر ایک جماعت ایمان لائی۔ مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ؛ بنی اسرائیل میں سے۔ وَکَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ؛ اور ایک طائفہ اور جماعت منکر کی منکر رہی۔ کافر ہوگئی۔ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ پھر ہم نے ایمانداروں کی تائید کی، ان کی مدد کی۔ عَلٰی عَدُوِّهِمْ ؛ ان کے دشمنوں پر۔ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ؛ پھر وہ غالب ہوگئے۔

ترجمہ:- اے ایمان والو! اللہ کے مددگار بنو جیسے عیسٰی ابن مریم نے حواریوں سے کہا میرے کون مددگار ہیں راہِ خدا میں۔ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے یار و مددگار ہیں۔ پھر ایک جماعت (چند لوگ) بنی اسرائیل میں سے ایمان لائی۔ اور چند لوگ منکر اور کافر رہے۔ پھر ہم نے ایمانداروں کی ان کے دشمنوں کے مقابل تائید کی۔ پھر وہ غالب آ گئے۔

صاحبو! ہم تباہی کے گڑھے کے قریب کھڑے ہیں۔ دشمن ہم سے ہمارے ہتھیار چھین لے رہا ہے۔ نہیں۔ دنیا پرست روپیہ لے کر ہمارے قتل کرنے کے لئے ہتھیار دے رہے ہیں۔ ان ظالموں کو روپیہ پیسہ سے غرض ہے، چاہے مسلمان مریں یا جئیں ان کو کوئی غرض نہیں۔ منافق ہمارے دشمنوں کے یار و مددگار ہیں، ان کے غلام، جانثار ہیں۔ ایک مہینہ کی ماہوار پر مسلمانوں کو مار کر فی النار والسقر ہونے کو تیار ہیں۔

اُٹھو اُٹھو! یہ خوابِ غفلت کب تک؟ جاگو جاگو! اجل کمیں گاہ میں ہے۔

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ الجمعہ مدینہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝۱

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ ؛ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں، اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؛ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ وہ کیسا ہے؟ اَلْمَلِكِ ؛ وہ بادشاہ ہے۔ ہم سب کا مالک ہے۔ مالک معمولی شخص بھی ہوسکتا ہے۔ مَلِک، بادشاہ بڑا اور زبردست قوت کا ہوتا ہے۔ اَلْقُدُّوْسِ ؛ وہ تمام عیبوں سے پاک ہے، مقدس ہے، قدسی صفت ہے۔ اَلْعَزِيْزِ ؛ غالب ہے۔ اَلْحَكِيْمِ ؛ حکمت والا ہے، جو کرتا ہے اچھا کرتا ہے۔

ترجمہ :- اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں ۔ وہ بادشاہ ہے مقدس ہے عزیز وحکیم ہے (عزت والا بھی ہے حکمت والا بھی) ۔

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ②

هُوَالَّذِیْ بَعَثَ ؛ وہی ہے جس نے بھیجا ہے ۔ مبعوث کیا ہے ۔ فِی الْاُمِّیّٖنَ ؛ اَن پڑھوں میں ، ناخواندہ لوگوں میں ۔ اُمٌّ ۔ اصل ۔ اُمٌّ ۔ ماں ۔ اُمّ دِمَاغ ۔ اصل دماغ ۔ اُمِّیْ ۔ وہ شخص جو اپنی فطری حالت پر ہو ، پڑھا لکھا نہ ہو ۔ تعلیم یافتہ نہ ہو ۔ رَسُوْلًا ؛ ایک پیغمبر اور رسول کو ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ، رسولِ خدا ﷺ اپنی فطرتِ پاک پر تھے ۔ کسی نے ان کو سکھایا یا پڑھایا نہیں ۔ پیدا بھی نہ ہوئے تھے کہ والد کا انتقال ہوگیا ۔ کم عمری میں والدہ کا بھی انتقال ہوگیا ۔ دادا کا بھی انتقال ہوگیا ۔ کسی اُستاد سے آپ نے تعلیم حاصل نہیں کی ۔ خدا آپ کا اُستاد تھا ۔ کسی اور سے تعلیم حاصل کرنے کی آپ کو ضرورت کیا تھی ۔

یتیمے کہ ناکردہ قرآں دُرست کتب خانۂ چند ملت بشست

یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ ؛ ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سُناتا ہے ۔ وَیُزَکِّیْهِمْ ؛ اور ان کو پاک کرتا ہے ، باطل عقائد اور بُرے افعال سے بچاتا ہے ۔ اُن کے دلوں کو کدورت سے پاک صاف کرتا ہے ۔ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ؛ اور ان کو تعلیم دیتا ہے کتاب یعنی قرآن کی اور حکمت کی ۔ یعنی دانش مندی کی باتیں سکھاتا ہے ۔ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ ؛ اگر چہ کہ لوگ آپ کے پیغمبر ہونے سے پہلے ، آپ کی رسالت سے قبل ۔ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ؛ بے شک واضح ضلالت اور کھُلی گمراہی میں پڑے تھے ۔

ترجمہ :- وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ایک پیغمبر کو بھیجا جو ان پر اللہ کی آیتیں پڑھ کر سُناتا ہے اور انھیں پاک کرتا اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے کھُلی گمراہی میں پڑے تھے ۔

صاحبو ! محمد رسول اللہ ﷺ تم کو کیا دیتے ہیں ؟ قرآن بھی دیتے ہیں اور اس کا صحیح استعمال بھی سکھاتے ہیں جو لفظِ حکمت سے معلوم ہو رہا ہے ۔ حکمت کا لفظ ایسا ہمہ گیر ہے جو فطری تعلیم کی طرف رہنمائی کرتا ہے ۔ حکمت کیا ہے ؟ ہر چیز کو اُس کا حق دینا ۔ اس سے علم کی کتنی اہمیت نکل رہی ہے ۔ علم وحکمت کی اہمیت تو ظاہر ہی ہے ۔ ذرا یُزَکِّیْهِمْ کو بھی تو دیکھو ! علم اور چیز ہے اور تزکیۂ نفس اور چیز ہے ۔ باتوں سے تزکیۂ نفس نہیں ہوتا ۔ یہ عملی چیز ہے ۔ روحانی چیز ہے ، نفسانی چیز ہے ۔ صحابہؓ عرض کرتے ہیں " ہم دربارِ نبوتؐ میں رہتے ہیں تو ہمارے دل کی کیفیت جُدا رہتی ہے اور جب ہمارے گھروں کو

علم اور تزکیۂ نفس دو الگ چیزیں ہیں

جاتے ہیں تو وہ حالت برقرار نہیں رہتی''۔

رسولِ خدا ﷺ اصحابؓ کا تزکیہ کس طرح فرماتے تھے ؟ کسی کو اپنے سینے سے لگالیا ان کا شرک و کفر دُور ہوگیا بعض کو فرمایا کہ دامن پھیلاؤ اور طالب کے دامن میں ایسا معلوم ہوا کہ اشارے سے کچھ عطا کیا ۔ وہ دامن سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیتے ۔ اور ان کو علم اور حضورِ قلب حاصل ہوتا ۔ بعض کے سینے پر ہاتھ مارا ۔ اُس تاریک سینے میں سے نور نکلنا شروع ہوا ۔ بہرحال تزکیۂ نفس دو طرح سے ہوتا ہے ۔ (۱) توجہِ خاص سے یا (۲) صحبتِ نیک سے ۔ توجہ خاص کے لئے فقراء کے محاورے میں توجہ ہی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے اور میں انگریزی دانوں کے سمجھنے کے واسطہ Attention کہتا ہوں ۔ اور صحبتِ نیک سے جو دائمی فیض حاصل ہوتا رہتا ہے اس کو عربی میں تَــمَـوُّج کہتے ہیں اور میں اس کا ترجمہ انگریزی میں (Vibration) کرتا ہوں ۔

صاحبو ! میں آپ کی توجہ ایک مثال پر مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ ایک پانی کا تالاب ہے وہاں ایک صاحب نے ایک کنکری پانی میں ڈالی اس سے ایک حلقہ پیدا ہوا ۔ ایک دوسرے صاحب نے ایک بڑا پتھر پانی میں ڈالا ۔ اس سے بھی ایک زبردست حلقہ پیدا ہوا ۔ کنکری کے تموج کا دائرہ فنا ہوجائے گا اور پتھر کے تموج کے دائرے میں منقلب ہوجائے گا یعنی مُرید فنافی الشیخ ہوجائے گا ۔

تم کسی اچھے کے پاس بیٹھو گے تو تم بھی اچھے ہوجاؤ گے ۔ بُرے کے پاس بیٹھو گے تو ان کی بُرائی کے تموج سے تم بھی خراب ہوجاؤ گے ۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند
صحبتِ طالح ترا طالح کند

وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

وَاٰخَـرِيْنَ مِنْهُمْ ؛ اور ان کے سوائے اور لوگ بھی ۔ اٰخَرْ ۔ دوسرا ۔ اٰخِرْ ۔ پچھلا ۔ اٰخَرْ کا مؤنث اُخْرٰی ۔ اٰخِرْ کا مؤنث اٰخِرَةٌ ۔ یعنی ان کے سوائے اور لوگوں کو بھی پاک کرتا اور علم و حکمت سکھاتا ہے ۔ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؛ ان سے نہیں ملے ۔ سَابِقْ ۔ پہلا ۔ لَاحِقْ ۔ بعد کا ۔ سَابِقِيْنَ لَاحِقِيْنَ ۔ دونوں ایک دوسرے کے مقابل ہیں ۔ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؛ اور وہی عزیز و حکیم ہے وہ عزت والا بھی ہے اور حکمت والا بھی ۔ وہ زبردست ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے مگر کرتا وہی ہے جو عینِ حکمت ہے ۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ علم قدرت سے مقدم ہے ۔ ہر چیز کو جس طرح جانا اُسی طرح پیدا بھی کیا ۔ ہر حقیقت کو اس کے کمال تک پہنچاتا ہے ۔ بے شک خدا کی قدرت نہایت زبردست ہے مگر اُس کے علم کے موافق ہے ۔ ایسا ہرگز نہیں کہ خدا پیدا کرنے کے بعد جانتا ہو بلکہ جان کر پیدا کرتا ہے ۔ لہذا قدرت تابعِ علم ہے ۔

ترجمہ :- اور ان میں سے دوسروں کو بھی جو ہنوز ان سے نہیں ملے ۔ اور وہی ہے عزت وحکمت والا ۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۴﴾

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ ؛ یہ اللہ کا فضل ہے ۔ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؛ اس کو جسے چاہتا ہے دیتا ہے ۔ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ؛ اور اللہ عظیم الشان فضل وکرم والا ہے اس کی عنایت بہت بڑی ہے ۔

ترجمہ :- یہ اللہ کا فضل ہے اُس کو جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ عظیم الشان فضل والا ہے ۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰۃَ ؛ ان لوگوں کی مثال جن پر توراۃ کا بوجھ ڈالا گیا ۔ ان پر توراۃ لاد دی گئی ۔ اُن کو حکم دیا گیا کہ توراۃ پر عمل کریں ۔ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْھَا ؛ مگر انھوں نے اُس بار کو نہ اُٹھایا اور اُس پر عمل نہیں کیا ۔ کَمَثَلِ الْحِمَارِ ؛ ایسی ہے جیسے گدھا ۔ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؛ جو کتابوں کا بوجھ لے چلتا ہے ۔ عالم ہوکر احکامِ الٰہی پر نہ چلنا اُن کی مثال ہے ۔ ''چار پایہ بروکتابے چند'' اَسْفَارٌ جمع سِفْر ۔ کتاب ۔ گدھے کی پیٹھ پر چند کتابیں لاد دو ۔ وہ کیا سمجھے گا اور اس پر کیا عمل کرے گا ؟ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ ؛ ان لوگوں کی کیا بُری مثال ہے ۔ اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ؛ جنھوں نے تکذیب کی اور جھٹلایا اللہ کی آیتوں کو ۔ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ؛ اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ۔ کیونکہ ہدایت ان کی فطرت اور طبیعت کے خلاف ہے ۔

ترجمہ :- ان لوگوں کی مثال جن پر توراۃ کا بار ڈالا گیا (یعنی اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم دیا گیا) پھر ان لوگوں نے اس بار کو نہ اُٹھایا (یعنی اس پر عمل نہیں کیا) ان کی مثال گدھے کی ہے جو کتابوں سے لدا چلا جاتا ہے ۔ ان لوگوں کی کیا بُری مثال ہے جو خدا کی آیتوں کی تکذیب کرتے (اور ان کو جھٹلاتے) ہیں ۔ اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا ۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَاۗءُ لِلّٰهِ

مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٦

قُلْ ؛ اے پیغمبر تم کہو۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا ؛ اے یہودیو! اے وہ لوگو جنھوں نے یہودی مذہب اختیار کر رکھا ہے۔ اِنْ زَعَمْتُمْ ؛ اگر تم زعم کرتے ہو، دعویٰ کرتے ہو۔ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ ؛ کہ تم اللہ کے دوست ہو۔ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ ؛ نہ کہ دوسرے لوگ۔ دوسروں کو چھوڑ کر، ان کے سوائے۔ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ ؛ ذرا موت کی تمنّا تو کرو۔ اس کی آرزو تو کرو۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر تم سچے ہو، صادق القول ہو۔ جن کے اعمال بُرے ہیں وہ خوب سمجھتے ہیں کہ ہم مرتے ہی عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ بھلا وہ موت کی کیا آرزو کریں گے۔ جو خدا کے اطاعت گزار بندے ہیں بے شک وہ ہمیشہ مرنے کو تیار رہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ " اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ " یعنی موت ایسا پُل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے۔

اتر کر موت کی گھاٹی پہنچ جا کوئے جاناں تک

تقاضا رات دن ہے مجھ سے میرے شوقِ بے حد کا (حسرت صدیقی)

ترجمہ:- تم کہو: اے یہودیو! اگر تم زعم کرتے ہو (مدعی ہو) کہ تم اللہ کے دوست اور مقبول ہو نہ کہ اور لوگ تو ذرا موت کی تمنّا تو کرو اگر تم سچے (راست باز) ہو۔

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝٧

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗ اَبَدًا ؛ اور یہ کبھی مرنے کی آرزو نہ کریں گے۔ یہ کیوں؟ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؛ اُن بُرے اعمال کی وجہ سے جن کو انھوں نے پہلے بھیجا ہے۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ؛ اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

ترجمہ:- اور یہ لوگ موت کی ہرگز آرزو نہ کریں گے اپنے اعمالِ (بد) کی وجہ سے جن کو انھوں نے پہلے کیا تھا۔ اور اللہ ان ظالموں (کے حال) سے خوب واقف ہے۔

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ

اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٨ ع ١/٨ ١١

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو۔ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ ؛ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو جس سے تم فرار پر قرار

پکڑتے ہو۔ فَاِنَّـهٗ مُلٰـقِـیْـكُمْ ؛ بے شک وہ تم سے ملاقات کرنے والی ہے۔ ضرور ملنے والی ہے، تم کو پہنچنے والی ہے۔ ثُـمَّ تُرَدُّوْنَ ؛ پھر تم دوبارہ بھیجے جاؤ گے، رَد کئے جاؤ گے، پھیرے جاؤ گے۔ اِلٰی عٰـلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ؛ اُس کی طرف جو نہاں اور عیاں کا جاننے والا، چھپے اور کھلے سے واقف، ظاہر و باطن سے آگاہ ہے۔ فَـیُـنَـبِّـئُـكُمْ ؛ پھر وہ تم کو بتادے گا، جتا دے گا، تم کو خبردار کردے گا۔ بِـمَـا كُـنْـتُـمْ تَـعْـمَـلُوْنَ ؛ ان کاموں سے کہ تم کرتے تھے، تم کو تمہارے اعمال کی خبر دے گا۔

ترجمہ :- تم کہو: جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور آنے والی ہے پھر تم ظاہر و باطن کے جاننے والے کے سامنے پیش کئے جاؤ گے۔ وہ تم کو تمہارے اعمال بتادے گا، (ان کی سزا دے گا)۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۹

یٰٓـاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اے ایماندارو! اے مسلمانو! اِذَا نُـوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ ؛ جب نِدا کی جائے نماز کے لئے، جب اذاں دی جائے، جب بانگ دی جائے۔ مِنْ یَّـوْمِ الْجُمُعَةِ ؛ جمعہ کے دن کی یعنی جب جمعہ کی نماز کی اذاں ہو۔ فَـاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ ؛ تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرو، دوڑو۔ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؛ اور بیع و شریٰ چھوڑ دو۔ وَذَرَ ـ یَـذَرُ ـ وَذْرًا ـ وَذْرًا ؛ چھوڑنا۔ لین دین موقوف کردو، خطبہ اور نماز کے لئے جلد پہنچنے کی کوشش کرو۔ ذٰلِـكُمْ خَیْرٌ لَّـكُمْ ؛ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اِنْ كُنْـتُـمْ تَعْلَمُوْنَ ؛ اگر تم علم رکھتے ہو۔ اگر تم کو کچھ سمجھ ہے۔

ترجمہ :- مسلمانو! جب جمعہ کی نماز کی اذاں ہو تو تم یادِ الٰہی کی طرف دوڑو لین دین چھوڑ دو (بیع و شریٰ موقوف کرو) یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم کو کچھ علم ہے (کچھ سمجھ ہے)۔

صاحبو! آج کل کیا ہو رہا ہے۔ اوّل تو لوگ نماز پڑھنے کے لئے آتے ہی کم ہیں۔ جو آتے ہیں وہ خبر رکھتے ہیں کہ خطبہ کب شروع ہوگا۔ اور نماز شروع ہونے کے وقت آ جاتے ہیں۔ آتے ہیں تو کس طور سے شیروانی اُتار دیتے ہیں۔ حالانکہ خُـذُوْا زِیْنَـتَـكُمْ کا حکم ہے یعنی آراستہ ہو کر نماز کو جاؤ۔ دیر سے آتے ہیں اور لوگوں کو کھندلتے گردنوں پر سے انگلتے، لوگوں کو دھکّے دیتے اگلی صف میں پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ صف بندی ہوتی ہے تو بازو سے بازو لگا کر کھڑے نہیں ہوتے۔ حکم تو یہ ہے کہ مضبوط دیوار بن کر کھڑے رہو۔ فرض نماز کسی طرح سے ہو چکی۔ اب نماز سے واپس ہونے والوں کا حال یہ ہے کہ یا تو صاحبِ حاجت لوگوں کے لئے جگہ سے ملتے ہی نہیں اور بعض صاحبِ حاجت ایسے بھی ہیں کہ لوگوں کو کھندلتے

اور دھکّے دیتے ہوئے نکل جاتے ہیں۔ لکچر، اسپیچ سننے کے ایسے شوقین ہیں کہ ابھی لوگ نماز سے پورے فارغ بھی نہیں ہوئے کہ نمازیوں کے سامنے سے ان کو دھکّے دیتے ہوئے مقرر اور اسپیکر کے پاس پہنچ گئے۔ ایک پکارتا ہے نعرۂ تکبیر اور دوسرے ہیں کہ اللہُ اکبر کا نعرہ مارتے ہیں۔ اس خطبہ اور لکچر سے کیا فائدہ ہوا؟ ذرا پوچھو! واہ کیا اچھی تقریر تھی، کیا خطبہ تھا، کیا خطاب تھا۔ کیا لکچر تھا کہ سب لوگ عش عش کر رہے تھے۔ آخر خطیب صاحب نے کہا کیا؟ خطیب صاحب نے فرمایا مسلمانو! چندہ دو۔ یہ آواز ایسی مکروہ ہے کہ کسی کو ذرا پسند نہ آئی۔ اچھا! چندہ جمع ہوا۔ اس کا کچھ حساب و کتاب ہے۔ کچھ جمع وخرچ ہے؟ کسی کھاتے میں اس کا ذکر ہے؟ آپ لوگ بڑے بدگمان ہیں۔ ہمارے مقرر صاحب لائقِ اعتماد ہیں۔ جو کچھ جمع کرتے ہیں ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ بہتر اور عمدہ مصارف میں لگایا جائے گا۔

صاحبو! علماء فرماتے ہیں اگر کوئی شخص سواری میں بیٹھا ہوا ہے، سواری ہے کہ چلی چلی جارہی ہے۔ دوڑی دوڑی جارہی ہے۔ ایسے وقت اگر وہ بات چیت کرے بیع وشریٰ کرے تو یہ فَاسْعَوْا کے خلاف نہ ہوگا کیونکہ سواری کی وجہ سے اس کے پہنچنے میں کوئی تاخیر نہیں ہوئی۔

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾

فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ ؛ جب نماز پوری ہوجائے، صلوٰۃ منقضی ہوجائے، ختم ہوجائے۔ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ ؛ تو تم زمین میں چلو پھرو، منتشر ہوجاؤ، چوطرف پھیل جاؤ۔ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ؛ اور اللہ کے فضل کو طلب کرو، روزی کی تلاش کرو، کماؤ کھاؤ۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا ؛ اور اللہ کا بکثرت ذکر کرو، اس کی خوب یاد میں رہو۔ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ؛ تاکہ تم فلاح پاؤ، تمہاری زندگی کامیاب ہو اور تم کو دلی مُراد ملے۔

ترجمہ:- جب نماز پوری ہوجائے تو تم زمین میں (چوطرف) منتشر ہوجاؤ اور فضلِ خدا کو طلب کرو (روزی کی تلاش کرو) اور اللہ کا بکثرت ذکر کرو تاکہ (تم کو کامیابی نصیب ہو) تم کو فلاح حاصل ہو۔

صاحبو! وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا کی تعمیل کس طرح ہوسکتی ہے۔ دوامِ حضور سے پاسِ انفاس سے، یادداشت سے۔

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا

قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۚ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾ ع۲ ۱۲

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً ؛ اور لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب تجارت، سوداگری یا قافلۂ تجارت کو دیکھتے ہیں۔ اَوْلَهْوًا ؛ یا کھیل تماشہ، دل لگی کی چیز کو دیکھتے ہیں۔ اِنْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا ؛ تو اس کی طرف دوڑتے ہیں۔

ایک عرب کہتا ہے۔

رَأَيْتُ النَّاسَ مُنْفَضَّهْ اِلٰى مَنْ عِنْدَهُ فِضَّهْ
وَمَنْ لَا عِنْدَهُ فِضَّـهْ فَعَنْهُ النَّاسُ مُنْفَضَّهْ

میں نے لوگوں کو دیکھا کہ جس کے پاس فضہ یعنی چاندی ہوتی ہے لوگ دوڑ کر اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں اور جس کے پاس چاندی نہیں اس کے پاس سے بھاگ جاتے ہیں۔ اس کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں۔

وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ؛ اور تم کو تنہا کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ ؛ تم کہو۔ جو ثواب اور منافع آئندہ ہونے والے ہیں، نماز کے بعد ملنے والے ہیں اللہ کے پاس سے، وہ بہتر ہیں۔ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ؛ کھیل تماشہ اور تجارت سے۔ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ؛ اور اللہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ وہی بہتر روزی رساں ہے۔

ترجمہ :- اور لوگ تجارت اور تماشہ کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تم کو اکیلا کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ تم کہو : جو خدا کے پاس ہے وہ اس تماشہ اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہتر روزی رساں (اور رزاق) ہے۔

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ منافقون مدینہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا
نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وقف لازم
وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱﴾

اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ ؛ جب تمہارے پاس منافق آئیں۔ منافق کون ہیں؟ جن کا ظاہر، باطن کے موافق نہیں۔ لوگوں کے سامنے تو اپنا اسلام ظاہر کرتے ہیں، دل میں پوچھو تو اسلام کا نام تک نہیں۔ ایک نفاق اعتقادی ہوتا ہے اور ایک عملی۔ نفاقِ اعتقادی یہ ہے کہ زبان سے ایمان ظاہر کریں اور دل میں ایمان نہ ہو اور نفاق عملی یہ ہے کہ اعمال اسلام کے لائق نہ ہوں۔ قَالُوْا ؛ یہ منافق کہتے ہیں۔ نَشْهَدُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ؛ ہم شہادت دیتے ہیں، گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ ؛ اور اللہ جانتا ہے۔ اِنَّکَ لَرَسُوْلُهٗ ؛ کہ بے شک تم اس کے رسول ہو۔ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ ؛ اور اللہ شہادت اور گواہی دیتا ہے۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ ؛ کہ منافقین جھوٹے ہیں، کذاب ہیں، دروغ گو ہیں۔

نَشْهَدُ کے بعد اِنَّکَ ہے یَعْلَمُ کے بعد بھی اِنَّکَ ہے اور آگے یَشْهَدُ کے بعد اِنَّ ہے۔ حالانکہ یَشْهَدُ اور یَعْلَمُ کا مفعول ہے۔ وسط جملہ میں اَنَّ آتا ہے اِنَّ نہیں آتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خبر پر جب لام تاکید آتا ہے تو اِنَّ بِالکسر ہوتا ہے نہ کہ اَنَّ بالفتح۔ اصل یہ ہے کہ یہ جملے دوسروں کے ہیں لہذا اِنَّ ابتدا میں ہے نہ کہ وسط میں۔

ترجمہ:- جب منافقین تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں۔ ہم شہادت اور گواہی دیتے ہیں کہ آپ رسول اللہ ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ تم اس کے رسول ہو مگر اس کے ساتھ اللہ یہ بھی شہادت دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں۔

واضح ہو کہ صدق اور کذب کی تعریف میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ بات اگر آدمی کے خیال کے مطابق ہے تو سچ ہے ورنہ جھوٹی۔ جس بات میں زبان دل کا ساتھ نہ دے وہ کذب ہے چونکہ منافقوں کا دل زبان کا ساتھ نہیں دیتا تھا لہذا ان کا اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ کہنا کذب ہے، جھوٹ ہے۔ جمہور علماء کے پاس صدق وہ قول ہے جو واقعہ کے مطابق ہو اور کذب وہ ہے جو واقعہ کے مطابق نہ ہو۔ اور بعض کے پاس صدق وہ ہے جو واقعہ اور خیال دونوں کے مطابق ہو۔ اگر کسی ایک کے مطابق ہے اور ایک کے مخالف تو وہ نہ صدق ہے نہ کذب بیچ میں واسطہ ہے، اچھا! منافقوں کا اِنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ کہنا بے شک واقعہ کے مطابق ہے۔ پھر خدائے تعالیٰ نے ان کو کٰذِبُوْنَ کیوں کہا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ان کی جو تکذیب کی گئی ہے وہ نَشْهَدُ کے لفظ پر کی گئی ہے کیونکہ شہادت کے لئے ضرور ہے کہ دل زبان کے موافق ہو لہذا ان کا نَشْهَدُ کہنا کذب ہے۔ بعض لوگ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ کے معنی یہ بتاتے ہیں کہ حضرت تو بے شک پیغمبر ہیں مگر یہ منافق ہمیشہ جھوٹ بولنے کے عادی ہیں۔

صدق اور کذب کا فرق

اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ②

اِتَّخَذُوْٓا اَیْمَانَهُمْ ؛ انھوں نے اپنی قسموں کو بنالیا ہے۔ جُنَّةً ؛ سپر، ڈھال۔ اپنے بچانے کے لئے۔ جَنَّ ؛ ڈھانکا۔

فَصَدُّوْا ؛ پھر روکتے ہیں ، اعراض کرتے ہیں ۔ دوسروں کو روکتے ہیں ۔ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا سے ۔ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؛ بے شک بہت ہی بُرا ہے وہ عمل کہ یہ کرتے ہیں ۔ یہ لوگ بہت بدکار ہیں ، ان کا یہ کام بہت بُرا ہے ۔

ترجمہ :- انھوں نے اپنی (جھوٹی) قسموں کو اپنی سپر بنالیا ہے ۔ پھر وہ (دوسروں کو بھی) راہِ خدا سے روکتے ہیں ۔ ان کے کام کس قدر بُرے ہیں ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۳﴾

ذٰلِکَ ؛ ان کو بُرا اور بدکار کہنا ۔ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ؛ اس وجہ سے ہے کہ وہ ایمان لائے پھر انھوں نے کفر کیا ۔ فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ؛ پھر ان کے دلوں پر مہر کردی گئی ہے ، زنگ آ گیا ہے ۔ سیاہی آ گئی ہے ۔ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ؛ لہٰذا وہ اب کچھ نہیں سمجھ سکتے ۔ فِقْهٌ سمجھنا فَقِيْهٌ ؛ سمجھدار ۔ فِقْهٌ ایک علم ہے جس میں قرآن و حدیث کو سمجھ کر ان سے احکام کا استنباط کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- یہ (سب کیوں کہا گیا ؟) اس وجہ سے کہ وہ ایمان لائے پھر انھوں نے کفر کیا ۔ پھر ان کے دلوں پر مہر کردی گئی لہٰذا اب وہ کچھ نہیں سمجھتے ۔ (ان کی عقل اوندھی ہوگئی ہے)

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۴﴾

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ ؛ اور جب تم ان کو دیکھو ۔ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؛ تو تم کو تعجب میں ڈال دیتے ہیں ان کے جسم ، قد و قامت اچھا ، ڈیل ڈول اچھا ، ہٹے کٹے ، رنگ روپ اچھا ، کپڑے اچھے ، کہیں شاہے اور عمامے ہیں ، کہیں سوٹ بوٹ سے دُرست ہیں ۔ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا ؛ اور اگر وہ کچھ کہیں ۔ تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؛ تو تم ان کی بات سنتے ہو ۔ بڑے واعظ ہیں ، بڑے لکچرار ہیں مگر ہیں بڑے خشک ۔ دل میں ایمان کی تری نہیں ۔ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؛ گویا وہ دیوار سے لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں ۔ ان میں جان کہاں ہے ۔ دلوں میں قوت کدھر ہے ، ایک دھکّے میں گر جاتی ہیں ۔ خَشَبٌ ۔ لکڑی ۔ خُشُبٌ ۔ اس کی جمع ہے ۔ مُسَنَّدَةٌ ۔ سہارے لگائی ہوئی ، تکیے لگائی ہوئی ، ٹکائی ہوئی ۔ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ ؛ سمجھتے ہیں ہر ایک تند و سخت آواز کو ۔ عَلَيْهِمْ ؛ اپنے ہی اوپر ۔ اپنے ہی خلاف ۔ هُمُ الْعَدُوُّ ؛ یہی لوگ تمہارے دشمن ہیں ۔ فَاحْذَرْهُمْ ؛ لہٰذا ان سے ڈرتے رہو ، بچتے رہو ۔ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؛ خدا ان کو مارے ، ان پر خدا کی پھٹکار ، خدا ان کو غارت کرے ، ان پر لعنت ہے ۔ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ؛

کہاں سے پھرے جاتے ہیں ؟ کس دین سے پھر کر چلے ہیں ؟

ترجمہ :- اگر تم ان کو دیکھو تو تم ان کے جسموں کو پسند کرو گے (تم کو تعجب ہوگا) اور اگر وہ کچھ کہیں تو تم ان کی بات سنو گے مگر یہ لوگ کیا ہیں دیوار پر (تکیہ دی ہوئی) ٹکائی ہوئی لکڑیاں ہیں ۔ وہ ہر سخت آواز کو اپنے ہی اوپر کی جاتی ہے سمجھتے ہیں اور (اپنی ہی ہلاکی اور نقصان کا سبب سمجھتے ہیں) ۔ یہ سب دشمن ہیں تم ان سے ڈرو ۔ خدا ان کو مارے ۔ یہ کس چیز سے پھرے جارہے ہیں ۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ ؛ اور جب ان سے کہا جائے ۔ تَعَالَوْا ؛ آؤ ۔ اس فعل کے چار ہی صیغے مستعمل ہیں ۔ تَعَالَ ۔ تَعَالَا ۔ تَعَالَوْا ۔ تَعَالِي ۔ باقی اور صیغے مستعمل نہیں ۔ يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے دُعاءِ مغفرت کریں گے ۔ رَسُوْلُ اللّٰهِ ؛ اللہ کے رسول ۔ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ ؛ تو اپنا سر پھیر لیتے ہیں ۔ اعراض کرتے ہیں ۔ وَرَاَيْتَهُمْ ؛ اور تم ان کو دیکھو گے ۔ يَصُدُّوْنَ ؛ بے رُخی کرتے ہیں ، رکتے ہیں ، باز رہتے ہیں ، منہ پھیر لیتے ہیں ۔ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُوْنَ ؛ اور وہ تکبّر کرتے ہیں ، غرور کرتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو اس سے اعلیٰ سمجھتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لئے رسول اللہ دُعاءِ مغفرت کریں گے تو اپنا سر پھیر لیتے ہیں اور تم اُن کو دیکھو گے تکبّر کے ساتھ روگردانی کرتے ہیں ۔

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۶

سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر برابر ہے ۔ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؛ تم ان کے لئے چاہے دُعائے مغفرت کرو یا نہ کرو ۔ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؛ اللہ کبھی مغفرت نہ کرے گا ، ان کو معاف نہ کرے گا ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ؛ اللہ فاسقوں کو ، نافرمانوں کو ، بے حکم لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا ، ان کی رہنمائی نہیں کرتا ، ان کو راستہ پر نہیں چلاتا کیونکہ فرمانبرداری ان کی طبیعت کے خلاف ہے ۔ حقائق کبھی نہیں بدلتے ۔

ترجمہ :- ان پر (دونوں) برابر ہیں چاہے تو ان کے لئے دُعائے مغفرت کرو یا نہ کرو ۔ اللہ کبھی ان کی مغفرت نہ کرے گا ۔ اللہ فطری نافرمانوں کو ہدایت اور رہنمائی نہیں کرتا ۔

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷

هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ ؛ یہ لوگ وہی ہیں جو کہا کرتے ہیں ۔ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ؛ نہ خرچ کرو، نہ انفاقِ مال کرو، نہ نفقہ دو ان لوگوں کو جو رسول اللہ کے پاس ہیں ۔ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؛ تاکہ لوگ منتشر ہو جائیں، بھاگ جائیں ۔ یہ کیا دیں گے، یہ رسولِ خدا پر کیا صَرف کریں گے، ان کے ہاتھ میں دھرا ہی کیا ہے ۔ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اور اللہ ہی کے ہیں خزانے آسمانوں اور زمین کے ۔ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ؛ مگر منافق سمجھتے بوجھتے نہیں ۔

ترجمہ :- یہ وہی لوگ تو ہیں جو کہا کرتے ہیں کہ جو رسول اللہ کے پاس ہیں ان پر کچھ نہ صَرف کرو، (ان کو کسی قسم کی امداد نہ دو) تا کہ وہ سب منتشر ہو جائیں اور اللہ ہی کے ہیں آسمانوں اور زمین کے خزانے مگر منافق ہیں کہ کچھ سمجھتے نہیں ۔

يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۸ ع ۸ ۱۳

يَقُوْلُوْنَ ؛ یہ لوگ کہتے ہیں ۔ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ ؛ اگر ہم مدینہ کو واپس آ جائیں گے، وہاں لوٹ کر پہنچیں گے، رجوع کریں گے ۔ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؛ تو عزت دار لوگ ذلیل و خوار لوگوں کو مدینہ سے نکال دیں گے یعنی یہ منافق مسلمانوں کو شہر مدینہ سے نکال دیں گے ۔ ان احمقوں کے پاس عزت کا معیار مال و زر ہے ۔ آج کل ساری دنیا کا یہی نظریہ ہو گیا ہے ۔ زر کو عزت سمجھتے ہیں ۔ جس کے پاس مال ہے اس کو نیک مآل سمجھتے ہیں ۔ دولت ہی کو عزت سمجھتے ہیں ۔ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ ؛ عزت ہے تو اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی اور ایمانداروں کی ۔ مسلمانوں کے پاس عزت کا معیار اعتقادِ صحیح و عملِ صالح ہے ۔ مال ہاتھ کا میل ہے ۔ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ مگر منافق جانتے نہیں ۔

مسلمانوں کے پاس عزت کا معیار اعتقادِ صحیح اور عمل صالح ہے

ترجمہ :- یہ لوگ کہتے ہیں اگر ہم مدینہ کو واپس پہنچ جائیں گے تو اس سے عزت دار لوگ ذلیلوں کو مدینہ سے

نکال دیں گے ۔ اور عزت ہے تو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور مومنین کی مگر منافق ہیں کہ
کچھ نہیں جانتے ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ⑨

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے ایماندارو ۔ لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ؛ تم کو لہو و لعب میں نہ ڈال دے تمہارا مال اور تمہاری اولاد ، تم کو غافل نہ بنادے ، پھیر نہ دے ۔ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؛ یادِ خدا سے ۔ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ؛ اور جو ایسا کرے گا ۔ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؛ پس وہی لوگ ہیں خسارہ میں پڑے ہوئے ۔ نقصان اُٹھانے والے ، ٹوٹے میں پڑنے والے ، ان کے حصّہ میں ہے خسران اور زیاں کاری ۔

ترجمہ :- مسلمانو ! یہ تمہارے مال و اولاد تم کو یادِ خدا سے نہ پھیر دیں ، (غافل نہ بنائیں) اور جو ایسا کریں گے وہ (نقصان میں ہیں) خسران میں ہیں ۔

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ
اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ⑩

وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ ؛ اور خرچ کرو اس مال میں سے کہ ہم نے تم کو دیا ہے ۔ تمہارا ہے کیا ؟ سب خدا کا ہے ۔ خدا کا مال خدا کے کام میں لگاؤ ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ؛ اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے ۔

کچھ نامِ خدا دے دے بابا
جو بھول گیا پچھتایا رے

فَيَقُوْلَ ؛ پھر اُسے کہنا پڑے گا ۔ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ ؛ بارِ خدایا ! اے میرے پروردگار ! تو نے کیوں مجھے ڈھیل نہیں دی ، کیوں تاخیر نہیں کی ۔ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؛ ایک تھوڑی مدت کے لئے ۔ فَاَصَّدَّقَ ؛ کہ میں صدقہ دیتا ، خیر خیرات کرتا ۔ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ؛ اور ہو جاتا میں نیک لوگوں میں سے ۔

ترجمہ :- اور تم ہمارے دیے ہوئے میں سے اس سے پہلے صَرف کرو کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے ۔

پھر کہنا پڑے کہ خدایا کیوں تو نے مجھے تھوڑی مہلت نہیں دی کہ خیر خیرات کرلیتا اور نیکوں میں سے ہوجاتا۔

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع ۲ / ۱۴

وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا ؛ اللہ کسی کو مہلت نہیں دیتا، ڈھیل نہیں دیتا، کسی کے لئے تاخیر نہیں۔ اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؛ جب اس کی اجل آجاتی ہے، جب اس کا وعدہ پہنچ جاتا ہے، عمر ختم ہوجاتی ہے۔ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ؛ اور اللہ باخبر ہے ان کاموں سے کہ تم کرتے ہو۔ تم جو کچھ کرتے ہو اس سے خبردار ہے (تمہارے کرتوت سے واقف ہے۔)

ترجمہ:- جب موت آجاتی ہے تو خدا کسی کو مہلت نہیں دیتا۔ اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے (تمہارے کاموں سے واقف ہے۔)

اعمال کی دو قسمیں ہیں، ایک اپنی ذات سے متعلق اور دوسری دوسروں سے متعلق

صاحبو! انسان کا عقیدہ بھی دُرست ہونا چاہئیے اور اس کے اعمال بھی دُرست ہوں۔ اعمال کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک اپنی ذات سے متعلق ہیں۔ دوسرے دوسروں سے متعلق ہیں دوسری صورت میں مال صَرف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم میرے سوائے کسی اور کی طرف التفات مت کرو۔ متوجہ مت ہو۔ یہ توحیدِ اعتقادی ہے۔ اور ایک توحید فی الارادہ، فی العمل ہے۔ آدمی اپنی ذات کے متعلق تو لڑ بھڑ کر کچھ کام کرہی لیتا ہے مگر بڑی دشواری تو اس وقت واقع ہوتی ہے جب دوسروں کے حقوق کی ادائی کا وقت آتا ہے۔ یہ ایک صورت ہے توحید فی الارادہ کی، توحید فی العمل کی۔ مگر مال بڑا جال ہے، بڑا جنجال ہے۔ اس کو چھوڑنا بڑا دشوار ہے۔ آیتہ کے پچھلے حصّہ میں اسی پر زور دیا گیا ہے۔

صاحبو! مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ ؛ پر غور کرو۔ تمہارا ہے کیا؟ سب خدا کا۔ پھر خدا کا مال خدا کے نام پر دینے سے کیوں پیچھے ہٹتے ہو۔ اس سے بڑی غلطی کیا ہوگی کہ دوسرے کے مال کو اپنا مال سمجھیں اور اس کے حکم پر اس کا مال دینے سے کچوائیں۔ تمام عیوب کی جڑ اپنے کو کسی چیز کا مالک سمجھنا ہے۔ بندے کے دونوں ہاتھ خالی ہیں۔ نہ دیتا نہ لیتا۔ دیتا تو خدا ہے۔ لینے کی طاقت کس میں ہے؟ جب ہاتھ میں پکڑنے کی طاقت نہ ہو تو لے گا بھی کیسے؟

صاحبو! لوگوں کو ایک عادت پڑی ہوئی ہے کہ جب کام کا وقت آتا ہے۔ دینے دلانے کا زمانہ آتا ہے تو کچھ نہیں کرتے۔ وقت گزر جانے کے بعد استدعاء کرتے ہیں کہ ہم کو کام کرنے کے لئے مہلت دی جائے۔ یہ تو آزمودہ کو آزمانا ہے۔ پہلے تم نے کیا کِیا تھا کہ آئندہ کرنے کی تم سے اُمید کی جائے۔ مَنْ جَرب المجرب حلّت بِهِ الندامة آزمودہ را آزمودن جہل است۔

سُوۡرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ تغابن مدینہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھارہ (۱۸) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ۚ لَـهُ الۡمُلۡكُ وَلَـهُ الۡحَمۡدُ‌ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝۱

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ ؛ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں ۔ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ؛ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ۔ لَـهُ الۡمُلۡكُ ؛ پادشاہی ہے تو اُسی کی ہے، سارا راج اُسی کا ہے ۔ وَلَـهُ الۡحَمۡدُ ؛ اور تعریف کے لائق ہے تو وہی ہے ۔ شکریہ کے لائق ہے تو وہی ہے ۔ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ؛ اور وہ ہر شئے پر قادر ہے، جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔

ترجمہ :- اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں ۔ مملکت اور سلطنت ہے تو اُسی کی ، تعریف اور شکریہ کے قابل ہے تو وہی ہے ۔ وہ ہر شئے پر قادر ہے ۔

هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ فَمِنۡكُمۡ كَافِرٌ وَّمِنۡكُمۡ مُّؤۡمِنٌ‌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ۝۲

هُوَ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ ؛ وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ۔ فَمِنۡكُمۡ كَافِرٌ وَّمِنۡكُمۡ مُّؤۡمِنٌ ؛ پھر تم میں سے بعض کافر ہیں اور بعض مومن ہیں ۔ بعض نہ ماننے والے ہیں اور بعض ماننے والے ہیں ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ؛ اور اللہ تم جو کچھ کرتے ہو اس کو دیکھتا ہے ۔ اچھے بُرے سب کاموں کا بینا ہے ۔ وہ خبیر و بصیر ہے ۔

ترجمہ :- وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ۔ پھر تم میں سے بعض کافر ہیں اور بعض مومن ۔ اور اللہ تم جو اعمال کرتے ہو ان کو دیکھتا ہے ۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ بِالۡحَـقِّ وَصَوَّرَكُمۡ فَاَحۡسَنَ صُوَرَكُمۡ‌ۚ وَاِلَيۡهِ الۡمَصِيۡرُ ۝۳

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ؛ آسمانوں اور زمین کو اسی نے پیدا کیا ۔ بِالْحَقِّ ؛ مناسب طور سے، ٹھیک طور پر، جیسے کہ حقیقتاً ہونا چاہئیے ۔ وَصَوَّرَكُمْ ؛ اور تم کو صورت عطا کی ۔ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ؛ پھر تمہاری صورت اچھی ہی بنائی ۔ وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ؛ اور اسی کی طرف تمہاری بازگشت ہے ۔

ترجمہ :- اللہ نے آسمانوں اور زمین کو تدبیر اور مناسبت سے پیدا کیا اور تم کو صورت دی تو وہ بھی اچھی دی اور اسی کی طرف تم سب کو دوبارہ جانا ہے ۔

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ④

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب کو جانتا ہے ۔ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ ؛ اور تم جو کچھ چھپاتے ہو اس کو بھی جانتا ہے ۔ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ؛ اور جو بالاعلان کرتے ہو اس کو بھی جانتا ہے ۔ تمہارے باطن اور ظاہر سب سے واقف ہے ۔ تمہارے دل کی بات بھی جانتا ہے اور زبان کی بھی ۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ خوب جانتا ہے ۔ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛ تمہارے سینوں کے رازوں کو ۔ تمہارے دلی خیالات کو ۔

ترجمہ :- آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کو معلوم ہے ۔ تمہارے ظاہر و باطن سب سے وہ واقف ہے ۔ تمہارے سینوں میں (دلوں میں) جو جو خیالات ہیں ان سب کو وہ خوب جانتا ہے ۔

اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۫ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ⑤

اَلَمْ يَاْتِكُمْ ؛ کیا تم کو نہیں پہنچی ۔ کیا تمہارے پاس آئی نہیں ۔ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ منکرین کی خبر، کافروں کا حال، نہ ماننے والوں کا انجام ۔ مِنْ قَبْلُ ؛ جو تم سے پہلے ہوئے ہیں ۔ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ؛ پھر چکھ لیا انھوں نے اپنے کام کا وبال، اپنے کئے کی سزا، اپنے اعمال کا وبال ۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ اور ان کے لئے (آخرت میں) ہے المناک عذاب ۔

ترجمہ :- کیا تمہیں ان کافروں کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے (ان کو اپنے کرتوت کو بھگتنا پڑا) ان کے اعمال کا ان پر وبال پڑا اور ان کے لئے دردناک عذاب بھی ہے ۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝۶

ذٰلِکَ بِاَنَّهٗ ؛ یہ اس سبب سے ہے کہ ۔ کَانَتْ تَاْتِيْهِمْ ؛ ان کے پاس آیا کرتے تھے ۔ رُسُلُهُمْ ؛ اُن کے پیغمبر، ان کے رسول ۔ بِالْبَيِّنٰتِ ؛ واضح دلائل کے ساتھ، کھلے معجزے لے کر ۔ مگر اُنھوں نے کیا کہا؟ فَقَالُوْا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ؛ تو انھوں نے کہا کیا ہم جیسے آدمی، بشر، ہماری ہدایت کریں گے، ہماری رہنمائی کریں گے ۔ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا ؛ غرض کہ انھوں نے کفر کیا اور روگردانی کی ۔ نہ مانا اور منہ پھیرلیا ۔ وَاسْتَغْنَى اللّٰهُ ؛ اور خدا بھی ان سے مستغنی ہوگیا، ان کی کچھ بھی پروا نہ کی ۔ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ؛ اور اللہ بے نیاز ہے، غنی ہے، مستحقِ حمد وثنا ہے، لائقِ تعریف ہے ۔

ترجمہ :- اور یہ اس لئے کہ ان کے پاس پیغمبر واضح دلائل (ومعجزات) لے کر آئے تھے پھر انھوں نے کہا۔ کیا ہمارے جیسے آدمی ہماری ہدایت کریں گے پھر اُنھوں نے نہ مانا اور روگردانی کی اور اللہ بھی اُن سے مستغنی ہوگیا، (ان کی پروانہ کی) اور اللہ تو غنی ہے، قابلِ تعریف وحمد ہے ۔

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝۷

زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کافر زعم کرتے ہیں، منکرین دعوے سے کہتے ہیں ۔ اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؛ کہ قبر سے اُٹھائے نہ جائیں گے ۔ حشر ونشر کے قائل نہیں ۔ دوبارہ پیدا ہونے کو مانتے نہیں ۔ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ ؛ پیغمبر تم ان لوگوں سے کہو ۔ کیوں نہیں ۔ قسم ہے میرے رب کی ۔ لَتُبْعَثُنَّ ؛ تم ضرور قبروں سے اُٹھائے جاؤ گے ۔ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ ؛ پھر تم خبر دیے جاؤ گے، تم کو بتلادیا جائے گا ۔ بِمَا عَمِلْتُمْ ؛ جو کچھ تم نے کیا ۔ تمہارے اعمال تم کو بتادیئے جائیں گے ۔ وَذٰلِکَ ؛ اور یہ قبر سے اُٹھایا جانا، ان کے اعمال نامے ان کو دکھایا جانا ۔ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ؛ خدا پر آسان ہے، سہل ہے، کچھ دشوار نہیں ۔

ترجمہ :- کافر زعم سے کہتے ہیں کہ وہ قبروں سے اُٹھائے نہ جائیں گے (پیغمبر!) تم کہہ دو! کیوں نہیں؟ قسم بخدا تم ضرور (قبروں سے) اُٹھائے جاؤ گے ۔ (تمہاری بعثت ہوگی) پھر تم کو تمہارے اعمال کی اطلاع دی جائے گی اور یہ سب خدا پر آسان ہے ۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؛ تو لوگو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ؛ اور اس نور یعنی قرآن پر بھی ایمان لاؤ جس کو ہم نے اُتارا۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ؛ اور اللہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔

ترجمہ:- لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نورِ ہدایت (والے قرآن) پر بھی ایمان لاؤ جس کو ہم نے اُتارا اور اللہ تمام اعمال سے باخبر ہے۔

یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

یَوْمَ یَجْمَعُكُمْ ؛ (تمہارے اعمالِ بد کا نتیجہ) اس دن (معلوم ہوگا) کہ خدا تم کو جمع کرے گا۔ لِیَوْمِ الْجَمْعِ ؛ حشر کے دن جس دن سب جمع ہوں گے۔ تم بھی جمع ہوگے۔ ذٰلِكَ یَوْمُ التَّغَابُنِ ؛ یہی ہار جیت کا دن ہوگا۔ سود و بہبود کا دن ہوگا۔ بعض بعض کو نقصان ہوگا۔ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ ؛ اور جو شخص دنیا میں اللہ پر ایمان رکھتا تھا۔ وَیَعْمَلْ صَالِحًا ؛ اور اچھے کام کرتا تھا۔ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ ؛ اُتار دے گا اس سے اس کے گناہوں کو، اس کی غلطیوں سے درگزر کرے گا۔ وَیُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ ؛ اور اس کو جنتوں میں داخل فرمائے گا۔ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ جس کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں، جاری رہتی ہیں۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؛ یہ لوگ جنتوں میں ہمیشہ رہا کریں گے۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ؛ یہی بڑی کامیابی ہے، من مانے مُراد پانا ہے، فائز المرامی ہے۔

ترجمہ:- اس دن کا بھی کچھ خیال رکھو کہ خدا تم کو حشر کے دن (ایک جگہ) جمع کرے گا۔ وہ دن بڑے ہار جیت کا ہوگا اور جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اچھے کام کرتا ہے خدا اس کی غلطیوں سے بھی درگزر فرماتا ہے اس کو جنتوں میں داخل کرتا ہے جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔

رکوع ۱۵

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۱۰

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور جن لوگوں نے کفر کیا، نہ مانا۔ وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؛ اور ہماری آیتوں کی تکذیب کی۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؛ یہی لوگ ہیں دوزخی۔ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؛ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ؛ اور یہ کیسا بُرا ٹھکانہ اور کیسی بُری بازگشت ہے، پہنچنے کی جگہ ہے۔

ترجمہ:- جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری نشانیوں کو نہ مانا (ہماری آیتوں کی تکذیب کی) یہ دوزخی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ کیا بُرا انجام ہے۔

مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۱۱

مَآ اَصَابَ ؛ نہیں پہنچا۔ مِنْ مُّصِيْبَةٍ ؛ مصیبت سے، کوئی مصیبت نہیں پہنچتی۔ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؛ مگر اللہ کے اذن سے، حکم سے، علم سے، اجازت سے۔ کیونکہ ہر کام ممکن ہے اور کوئی ممکن اللہ کے علم و ارادہ کے بغیر موجود اور مخلوق نہیں ہوسکتا۔ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ ؛ اور جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؛ تو اس کے دل کو نیک کاموں کی ہدایت عطا کرتا ہے۔ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ؛ اور اللہ کو ہر چیز معلوم ہے، اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

ترجمہ:- بے حکمِ خدا کوئی مصیبت نہیں پہنچتی اور جو خدا پر ایمان رکھتا ہے اللہ اس کے دل کو نورِ ہدایت سے معمور کردیتا ہے اور اللہ ہر شئے کو جانتا ہے (وہ دانا بینا ہے)۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۱۲

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ ؛ اور تم اللہ کا کہا مانو! اس کی اطاعت کرو! وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ؛ اور رسول کی بھی اطاعت کرو۔ ان کا بھی کہا مانو۔ آج کل بعض ایسے نادان بھی نکلے ہیں جو خود کو اہلِ قرآن کہتے ہیں اور احادیث کو نہیں مانتے۔ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ ؛ پھر اگر تم نے روگردانی کی، منہ موڑلیا، اطاعت نہیں کی۔ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا ؛ تو ہمارے رسولؐ کے تو ذِمّہ ہے۔ ان کا کام

یہی ہے۔ اَلْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ؛ صاف صاف پہنچا دینا۔ پیغمبر کا کام صرف پہنچا دینا ہے۔ ماننا نہ ماننا، عمل کرنا نہ کرنا تمہارا کام ہے۔

ترجمہ :- اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی بھی پھر اگر تم نے نہ مانا، اور منہ موڑ لیا تو پیغمبر کا صرف اتنا کام ہے کہ صاف صاف احکام پہنچا دے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٣﴾

اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ ؛ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، اس کے سوا کسی کی پرستش صحیح نہیں، بندگی دُرست نہیں۔ وَعَلَی اللّٰہِ ؛ اور اللہ ہی پر۔ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ؛ چاہیئے کہ ایمان دار لوگ توکل کریں، بھروسہ کریں اپنے تمام کاموں کو اس کے حوالہ کریں۔

ترجمہ :- اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں (اس کے سوا کسی کی بندگی دُرست نہیں) اور ایمانداروں کو چاہیئے کہ اللہ ہی پر توکل کریں (اپنے کاموں کو اس پر چھوڑیں)۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا ؛ اے ایمان والو! اے مسلمانو! اے مومنو! اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ ؛ بے شک تمہاری بعض بی بیاں اور بعض اولاد۔ عَدُوًّا لَّکُمْ ؛ تمہارے دشمن ہیں۔ فَاحْذَرُوْھُمْ ؛ لہذا اُن سے پرے رہو۔ وَاِنْ تَعْفُوْا ؛ اور اگر تم ان کی خطاؤں کو عفو کرو، بخش دو، مٹا دو، کالعدم کرو۔ وَتَصْفَحُوْا ؛ اور ان سے اعراض کرو۔ اپنے صفحہ رخسار کو پھیر لو۔ ان سے درگزر کرو۔ وَتَغْفِرُوْا ؛ اور ان کی خطا پوشی کرو، بخش دو، اپنے دامنِ رحم و کرم میں چھپا لو۔ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ تو اللہ بھی تو غفور رحیم ہے۔

ترجمہ :- مومنو! بعض تمہاری بی بیاں اور اولاد تمہارے دشمن ہیں ان سے الحذر کرتے (اور بچتے) رہو۔ اگر تم عفو کرو اور اعراض کرو اور ان کی خطاؤں کو معاف کرو تو اللہ بھی غفور رحیم ہے (وہ مغفرت بھی کرتا ہے اور رحم بھی)۔

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾

اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ ؛ تمہارے مال ہی ۔ وَاَوْلَادُکُمْ ؛ اور تمہاری اولاد ہی ۔ فِتْنَۃٌ ؛ امتحان ہے آزمائش ہے ۔ اِن ہی سے انسان جانچا جاتا ہے کہ کون بندۂ زر ہے اور کون بندۂ خدا ۔ سونے کا امتحان کسوٹی سے ہوتا ہے ۔ انسان کا امتحان سونے سے ہوتا ہے ۔ پیسہ کے سامنے انسان دین و ایمان کو بھول جاتا ہے ۔ نہ کرنے کا کام کرتا ہے ۔ نہ کہنے کی بات کہتا ہے ۔ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ ؛ اور اللہ کے پاس ہے ۔ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ؛ اجرِ عظیم ، بڑا ثواب ، بڑا بدلہ ، بڑی اُجرت ، بڑا نیگ ، بڑی مزدوری ، مگر کس کے لئے جو اس امتحان میں کامیاب اُترے ۔

ترجمہ :- (لوگو!) تمہارے مال اور تمہاری اولاد بڑی آزمائش کی چیز ہے اور اللہ کے پاس اجرِ عظیم ہے ۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾

فَاتَّقُوا اللّٰہَ ؛ لہٰذا اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب سے بچو ۔ مَا اسْتَطَعْتُمْ ؛ جس قدر تم سے ہو سکے ، جس قدر تمہاری استطاعت میں ہے ۔ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا ؛ خدا کے احکام سنو اور اس کی اطاعت کرو ۔ ان کو مانو ، فرماں برداری کرو ۔ وَاَنْفِقُوْا خَیْرًا ؛ اور خرچ کرو مال کو ۔ لِاَنْفُسِکُمْ ؛ اس کا فائدہ خود تمہارے لئے ہے اور خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے ۔ وَمَنْ یُّوْقَ ؛ اور جو بچایا جائے ۔ وَقٰی یَقِیْ وِقَایَۃً ۔ بچانا ، قِ ۔ بچا ۔ یُوْقَ ۔ بچایا جاتا ہے ۔ شُحَّ ۔ بُخل ، تنگدلی ۔ شُحَّ نَفْسِہٖ ؛ اپنے دل کے بُخل سے ۔ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؛ تو وہی ہیں فلاح پانے والے ، ان کی زندگی کامیاب ہے ۔ ان کو ان کی دلی مُرادیں ملنے والی ہیں ، ان کے حصّہ میں ہے فلاح و بہبود ۔

ترجمہ :- لہٰذا لوگو! تم سے جس قدر ہو سکے اللہ سے ڈرو اس کی سنو اور اس کی اطاعت کرو اور کچھ خرچو بھی یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور جو لوگ بخل و تنگدلی سے بچائے جاتے ہیں وہی ہیں (کامیاب ، بامُراد) فلاح پانے والے ۔

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۷﴾

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰہَ ؛ اگر تم اللہ کو قرض دو ۔ قَرْضًا حَسَنًا ؛ اچھا قرض جس میں سود نہ لیا جائے ۔ اور سختی سے تقاضہ نہ کیا جائے ۔ یُضٰعِفْہُ لَکُمْ ؛ تو کئی چند کرے گا اس کو تمہارے لئے ، بڑھتا چلا جائے گا ۔ تمہارے دیئے سے خدا تم کو کئی چند دے گا ۔ وَیَغْفِرْلَکُمْ ؛ اور اس کے ساتھ تمہاری خطا پوشی بھی فرمائے گا ، گناہ بخش دے گا ۔ وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ ؛ اور اللہ

بڑا قدر دان ہے، تحمل والا ہے۔تمہارے ناقص اعمال کو بھی قبول کرتا ہے۔

ترجمہ:- اگر تم خدا کو اچھا قرض دو تو وہ تم کو کئی چند دے گا اور تمہاری مغفرت بھی فرمائے گا۔ اور اللہ تو بڑا قدر دان اور تحمل والا ہے۔

صاحبو! خدا تو غنی الاغنیاء ہے اس کو قرض کی کیا حاجت ہے؟ ذرا اس کی مہربانی دیکھو۔ بندوں کی احتیاج کو اپنی احتیاج قرار دیتا ہے اور ان کو قرض دینے کو خود کو قرض دینا ظاہر کرتا ہے۔ پھر وعدہ فرماتا ہے کہ تمہارے قرض کی ادائی میں کئی چند دوں گا مگر افسوس کہ سود لینا عام ہوگیا ہے۔ پھر دس روپے دینا اور بیس روپئے کا کاغذ لکھوا لینا۔ یہ سودی قرض دینے والے ہیں کون؟ عرب اور پٹھان۔ یہ لوگ پابندی سے نماز بھی پڑھتے ہیں اور مار پیٹ کرکے ایک روپیہ کے چار روپے وصول بھی کرتے ہیں۔ اس کا عذاب کن پر؟ ان مسلمانوں پر جنھوں نے ہندوستان کو دار الحرب قرار دیا اور اس میں سود کو جائز ٹھہرایا۔ پہلے غیر مسلموں سے سود لیتے تھے۔ اب مسلمانوں سے بھی لینے لگے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۸﴾ ع ۲ / ۱۲

ہندوستان دار الحرب نہیں

عٰلِمُ الْغَيْبِ؛ وہ غیب اور چھپی ہوئی چیزوں کو جانتا ہے، پوشیدہ اور پنہاں سے واقف ہے۔ وَالشَّهَادَةِ؛ اور جو بظاہر و آشکارا ہے اس کو بھی جانتا ہے۔ وہ چھپے اور کھلے سب کو جانتا ہے اُسے غیب و شہادت کا علم ہے۔ اَلْعَزِيزُ الْحَكِيمُ؛ وہ باعزت ہے، باحکمت ہے۔ بڑا زبردست ہے۔ بڑا پختہ کار ہے۔ وہ عزیز و حکیم ہے۔

ترجمہ:- اس کو غیب و شہادت کا علم ہے۔ وہ باعزت ہے باحکمت ہے۔

سُورَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً فِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ طلاق مدینہ میں نازل ہوئی اس میں بارہ (۱۲) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ

وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ

وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ①

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ؛ اے نبی ! اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ ؛ جب طلاق دو تم عورتوں کو ۔ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ؛ تو ان کو طلاق دو عدت کے مناسب وقت یعنی طہر اور پاکیزگی کی حالت میں نہ کہ حیض کی حالت میں ۔ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ؛ اور عدت کے دنوں کی گنتی کرو ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ؛ اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو، تقویٰ اختیار کرو ۔ اس کے غضب سے بچو ۔ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ ؛ ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو خصوصاً عدت کے زمانہ میں ۔ بیویاں گھر میں رہنے کے لئے ہیں ۔ بات بات پر یہ نہ کہو کہ جاؤ تم اپنے ماں باپ کے پاس چلی جاؤ ۔ وَلَا يَخْرُجْنَ ؛ اور بی بیوں کو بھی نہیں چاہیے کہ ذرا ذرا سی بات پر میکہ جا کر بیٹھ جائیں، شوہروں کے گھر سے نکل جائیں ۔ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؛ مگر یہ کہ صریح بے حیائی کریں ۔ خاوند کی ضد سے ان کے علی الرغم، بغیر خاوند کو ساتھ لئے سیر کے لئے ماری ماری پھریں گی تو وہ جو کچھ کریں کم ہے ۔ جب عورتیں عہدہ داروں کے پاس سفارش کو نکلیں گی ۔ تو اس کا انجام کیا ہوگا معلوم ؟ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؛ یہ اللہ کے مقرر کردہ حدود ہیں، اس کے احکام ہیں ۔ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ ؛ اور جو اللہ کے حدود سے تجاوز کرے، اس سے باہر ہو جائے، اس کے احکام کو نہ مانے ۔ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؛ تو وہ اپنے نفس پر ظلم کرے گا ۔ اپنے ہاتھ سے اپنے پیر پر کلہاڑی مارے گا ۔ لَا تَدْرِيْ ؛ معلوم نہیں ۔ لَعَلَّ اللّٰهَ ؛ شاید کہ اللہ ۔ يُحْدِثُ ؛ پیدا کرے، نکالے ۔ بَعْدَ ذٰلِكَ ؛ اس کے بعد ۔ اَمْرًا ؛ کسی بات کو اور اس کو اپنے انجامِ بد پر ندامت لاحق ہو ۔ شرمندہ ہونا پڑے، ذلیل و خوار ہونا پڑے، یا بیوی سے پھر ملاپ پیدا کر دے ۔

ترجمہ :- اے پیغمبر ! جب تم (یعنی مسلمان) عورتوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کی عدت (طہر کے شروع) میں طلاق دو (یعنی حیض سے پہلے) اور عدت کی مدت کو شمار کرتے رہو اور اللہ سے جو تمہارا پروردگار ہے ڈرتے رہو (اس کے غضب سے بچو) ان کو اپنے گھروں سے نہ نکالو اور وہ خود بھی نہ نکلیں ۔ مگر یہ کہ کوئی کھلی بے حیائی کا کام کر بیٹھیں ۔ یہ خدا کے حدود ہیں ۔ اور جو حدودِ الٰہی سے تجاوز کرتا ہے وہ اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے معلوم نہیں ممکن ہے کہ اللہ اس کے بعد کوئی اور صورت پیدا کرے ۔

صاحبو ! واضح ہو کہ طلاق صرف مسلمانوں کے مذہب میں ہے ۔ مرد طلاق دے سکتا ہے اور عورت خلع طلب

کرسکتی ہے ۔ اسلام میں ایک حدتک مردوں کو بھی آزادی ہے اور عورتوں کو بھی ۔ جب میاں بیوی میں نباہ ممکن نہ ہو تو طلاق ہی پر فیصلہ ہونا چاہیئے مگر ہو رہا کیا ہے؟ بیوی کا بھاری مہر جس کی ادائی ممکن نہیں ۔ مرد اس لئے طلاق نہیں دیتا کہ ساری عمر مہر کی ادائی میں گزرے گی ۔ عورت اس لئے خلع نہیں مانگتی کہ مہر کی اتنی بڑی رقم چھوڑنا بڑا دشوار ہے ۔ ہندوؤں کے پاس تو طلاق ہے ہی نہیں ۔ غریب عورت کو تو خاوند کے ساتھ ستی ہوجانا چاہیئے ۔ مگر مرد کو عورت کے ساتھ ستی ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ ستی کی رسم اسلامی حکومت سے روک دی گئی ہے تو اس کا سر منڈایا جاتا ہے اور کھانے پینے میں اتنی تکلیف دی جاتی ہے اور ذِلّت و خواری میں اس طرح بسر کرنا پڑتا ہے کہ ہزار دفعہ مرنا بہتر ۔

روز کی جانکنی سے چھوٹ گئے

مرگئے ہم تو کچھ بُرا نہ ہوا

عیسائیوں کے پاس زِنا ثابت ہونے پر طلاق ہوسکتی ہے ۔ یہ کیا بے حیائی کی جُدائی ہے ۔ بعض غیر مسلم مسلمانوں کا دیکھا دیکھی طلاق کو بھی ماننے لگے ہیں ۔ یہ کس سے سیکھا ہے مسلمانوں سے ۔ اسلام کا اور مطالعہ کرو ، اس پر غور و فکر کرو اور بہت سی باتوں میں اسلام کی حقیقت ظاہر ہوجائے گی ۔ طلاق کتنے قسم کی ہے ۔ (۱) اطلاقِ رجعی (۲) طلاقِ بائن (۳) طلاقِ مغلظہ ۔ معمولی ایک طلاق پر بیوی سے مل سکتے ہیں ، اس سے رجوع کرسکتے ہیں اس کو طلاقِ رجعی کہتے ہیں ۔ طلاق رجعی میں عدت نہیں ۔ اگر طلاق میں شدت پیدا ہوجائے خواہ ایک طلاق ہو یا دو ، تو خاوند خود ہی رجوع نہیں کرسکتا بلکہ عورت کی رضا مندی سے دوبارہ نکاح کرسکتا ہے اس کو طلاق بائن کہتے ہیں ۔ اس کے ذِمّہ ایک دوسرا مہر بھی آجائے گا ۔ اگر عورت دوبارہ اسی سے نکاح کرنے کو راضی نہ ہو تو اسے کوئی مجبوری نہیں ۔ اگر کسی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دیں تو اس کی حماقت سے اس کی بیوی اس کے ہاتھ سے نکل گئی ۔ اب دوبارہ خود اسی سے عورت نکاح کرنا چاہے بھی تو نہیں ہوسکتا ۔ اس کو طلاقِ مغلظہ کہتے ہیں ۔ مرد کے اختیار میں صرف تین طلاقیں ہیں خواہ ایک ہی وقت میں دی جائیں یا متفرق طور سے ، بہر حال تین طلاقوں کے بعد بیوی میاں کے ہاتھ سے نکل گئی ۔ اب ان کا ظلم وستم وہ نہ اُٹھائے گی ۔ ایک بار دیکھا ، دو بار دیکھا ، تین بار دیکھا جب ملاپ کی کوئی صورت ہی نہیں تو بیوی آزاد ہے وہ دوسرے سے نکاح کرسکتی ہے ۔ طلاق کی قسمیں

یہ عدت کیا ہے اور کتنے قسم کی ہے اور اس کی مدت کیا ہے؟ طلاق کے بعد ممکن ہے کہ عورت حاملہ ہو ۔ تین مہینے کی مدت میں یا تین حیض یا تین طہر کی مدت میں معلوم ہوسکتا ہے کہ عورت حاملہ ہے یا نہیں ۔ زمانہ عدت میں اپنے متعلقین کو اطلاع دی جائے گی عدت کے بعد اس کو اپنے میکے چلے جانے کے لئے سہولت پیدا ہوگی ۔ عدت کے زمانہ میں عورت کے کھانے پینے کا صَرفہ مرد پر پڑے گا کیونکہ وہ مرد کی خاطر اس کے گھر میں رہتی ہے ۔ حضرت امامِ اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تین حیض مدتِ عدت ہے ۔ اگر عورت نابالغ ہو یا بوڑھی اور آئسہ ہو تو تین مہینے مدتِ عدت ہوگی عدت اور اس کی مدت

اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تین طہر مدتِ عدت ہے۔ اگر عورت حاملہ ہو تو بچہ جننے تک مدتِ عدت ہے۔ اِدھر وضعِ حمل ہوا اور مدتِ عدت ختم۔ فرض کرو کہ ایک شخص نے حاملہ عورت کو طلاق دی اس کے دوسرے دن وضعِ حمل ہوگیا۔ بچہ ہوگیا تو عدت بھی ختم ہوگئی۔ اگر کسی کا خاوند مرجائے تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے کیونکہ واقعہ سخت ہے لہٰذا مدتِ عدت بھی طلاق سے دیوڑھی ہے۔ یہ اللہ کے مقرر کردہ حدود ہیں۔ تفصیل کے لئے فقہ کی کتابیں دیکھیے۔

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ۬ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾

فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ ؛ جب پہنچ جائیں عورتیں اپنی مدت کو۔ یعنی ان کی عدت ختم ہوجائے اور طلاقِ رجعی ہو، بائن اور مغلظہ نہ ہو۔ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ؛ پھر دستور کے موافق ان کو روک رکھو یعنی رجعت کرلو۔ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ؛ یا چھوڑنا ہو تو دستور کے موافق چھوڑو۔ سیدھی طرح ان کو رخصت کردو۔ وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ ؛ اور اس مفارقت اور طلاق پر تم میں کے دو منصف گواہ مقرر کرو، دو معتبر شاہد بھی رکھ لو۔ وَاَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؛ اور اللہ کا خیال کرکے شہادت دو یعنی گواہوں کو چاہیئے کہ صحیح واقعات بیان کریں۔ ذٰلِكُمْ ؛ یہ وہ باتیں ہیں۔ یُوْعَظُ بِهٖ ؛ جس سے نصیحت کی جاتی ہے اور وعظ و پند دیا جاتا ہے۔ مگر کس کو؟ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ ؛ اس کو جو ایمان رکھتا ہے۔ بِاللّٰهِ ؛ اللہ پر۔ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؛ اور آخرت کے دن پر۔ اور یہ سمجھتا ہے کہ احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی کروں گا تو مجھ سے قیامت میں باز پرس ہوگی۔ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ ؛ اور جو خدا سے ڈرتا ہے۔ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ؛ تو اس کے لئے کوئی راستہ، لڑائی جھگڑے سے بچنے کا کوئی طریقہ، نکال ہی لے گا۔

ترجمہ :- پھر جب عورتیں اپنی مدت (عدت) کو پہنچ جائیں تو ان کو (رکھنا ہو) تو دستور کے موافق اچھی طرح سے رکھو یا (چھوڑنا ہو تو) اچھی طرح دستور کے موافق چھوڑو۔ اور اپنے میں سے دو معتبر گواہ بھی کرلو۔ اور (گواہوں کو بھی) چاہیئے کہ اللہ کا لحاظ اور پاس کرکے سیدھی سیدھی گواہی دیں۔ یہ نصیحت دی جاتی ہے اس کو جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ اور جو خدا سے ڈرتا ہے (اور تقویٰ اختیار کرتا ہے) اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ پیدا کرہی دے گا۔

وَّيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ ؕ

اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمۡرِهٖ ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَىۡءٍ قَدۡرًا ۝۳

وَيَرْزُقْهُ ؛ اور اُس کو رزق پہنچا دے گا ۔ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؛ ایسی جگہ سے کہ اس کو وہم و گمان بھی نہ تھا ۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؛ اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے ، اس پر بھروسہ رکھتا ہے ۔ اپنے کام اس پر چھوڑتا ہے ۔ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؛ تو اللہ اس کو بس ہے ۔ اس کی تمام ضرورتوں کے لئے کافی ہے ۔ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؛ بے شک اللہ کو جو منظور ہوتا ہے اس کو کر کے رہتا ہے ۔ قَدْجَعَلَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے مقرر کر رکھا ہے ۔ لِكُلِّ شَىْءٍ قَدْرًا ؛ ہر چیز کا ایک اندازہ ۔ اس کا جو کام ہوتا ہے بر مصلحت ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- اور (اللہ) اس کو رزق پہنچا دیتا ہے اس جگہ سے کہ جس کا اس کو وہم و گمان بھی نہ تھا اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو اللہ اس کو بس ہے ، (کافی ہے) یقیناً اللہ جو کرنا چاہتا ہے وہ کر کے رہے گا ۔ خدا نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کیا ہے ۔ (ایک سلسلۂ علل و معلول قائم کیا ہے)

وَالّٰٓـِٔىۡ يَـئِسۡنَ مِنَ الۡمَحِيۡضِ مِنۡ نِّسَآئِكُمۡ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشۡهُرٍ

وَّالّٰٓـِٔىۡ لَمۡ يَحِضۡنَ ؕ وَاُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنۡ يَّضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ ؕ

وَمَنۡ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجۡعَلۡ لَّهٗ مِنۡ اَمۡرِهٖ يُسۡرًا ۝۴

وَالّٰٓئِىْ يَئِسْنَ ؛ اور جو مایوس ہوگئی ہیں ، نا اُمید ہوگئی ہیں ۔ مِنَ الْمَحِيْضِ ؛ حیض سے ، ان کی پیرانہ سالی کی وجہ سے حیض آنا موقوف ہوگیا ہے ۔ مِنْ نِّسَآئِكُمْ ؛ تمہاری بیویوں میں سے ۔ اِنِ ارْتَبْتُمْ ؛ اگر تم کو تعینِ عدت میں شبہ ہو ، کچھ شک و ریب ہو ، کچھ خلش ہو ۔ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ؛ تو ان کی عدت تین مہینے ہے ۔ عموماً عورتوں کو مہینے میں ایک دفعہ حیض آتا ہے ۔ بعض پورا مہینہ لیتی ہیں اور بعض پورا مہینہ نہیں لیتیں ۔ ایسی شک کی صورت میں عدت کے تین مہینے لینا چاہیئے ۔ وَالّٰٓئِىْ لَمْ يَحِضْنَ ؛ اور ان نابالغ عورتوں کے لئے جنھیں حیض نہیں آتا ۔ عدت کے تین مہینے ہی مقرر کرنا چاہیئے ۔ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ ؛ اور حاملہ عورتیں ۔ اَجَلُهُنَّ ؛ ان کی عدت یہ ہے ۔ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؛ کہ اپنے حمل کو رکھ دیں یعنی بچہ جن لیں ۔ حاملہ کی عدت وضعِ حمل ہے ۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ ؛ اور جو اللہ سے ڈرتا ہے ۔ يَجْعَلْ لَّهٗ ؛ تو اس کے لئے پیدا کر دیتا ہے ۔

مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ؛ اس کے کام میں سہولت اور آسانی ۔

ترجمہ :- اور تمہاری جو عورتیں حیض سے مایوس ہیں اگر ان کے متعلق تم کو کچھ شبہ ہو تو ان کی عدت تین مہینے مقرر کرو اور (یہی تین مہینے کی مدت) ان نابالغ عورتوں کے لئے ہے جن کو حیض نہیں آتا ۔ اور جو حاملہ عورتیں ہیں ان کی عدت وضعِ حمل تک ہے (یعنی بچہ جننے تک) اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لئے کچھ نہ کچھ سہولت پیدا کر ہی دیتا ہے ۔

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝

ذٰلِکَ اَمْرُ اللّٰهِ ؛ یہ اللہ کا فرمان ہے، یہ اس کا حکم ہے ۔ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ؛ جو تمہاری طرف نازل کیا ہے، بھیجا ہے ۔ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ ؛ اور جو اللہ سے ڈرتا اور تقویٰ اختیار کرتا ہے ۔ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ ؛ تو اللہ اس کے گناہوں کو اُتار دے گا، اس سے درگزر کردے گا ۔ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ؛ اور اس کو بڑا اُجر دے گا، عظیم ثواب سے سرفراز کرے گا ۔

ترجمہ :- یہ فرمانِ الٰہی ہے جو تمہاری طرف بھیجا ہے ۔ اور جو اللہ سے ڈرتا اور تقویٰ اختیار کرتا ہے تو اللہ اس کے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور بڑے ثواب سے سرفراز کرتا ہے ۔

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ۝

اَسْكِنُوْهُنَّ ؛ تم اپنی بیویوں کو رکھو، مسکن دو، سکونت پذیر کرو ۔ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ ؛ جہاں تم رہتے ہو، جہاں تمہاری سکونت ہے، جہاں خود رہتے ہو وہیں اپنی بیویوں کو بھی رکھو ۔ مِنْ وُّجْدِكُمْ ؛ اپنی مقدور کے موافق ۔ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ ؛ اور اپنی بیویوں کو ضرر نہ دو ۔ اپنے گھر میں رکھ کر نہ مارو نہ پیٹو، نہ سوکن کے ساتھ رہنے پر مجبور کرو ۔ نہ ساس نند کی بدکلامی سننے پر مجبور کرو ۔ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؛ کہ ان کو تکلیف پہنچاؤ، ان پر تنگی کرو ۔ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ ؛ اگر مطلقہ عورتیں حاملہ ہوں ۔ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ ؛ تو ان پر صَرف کرو، ان کا بار اُٹھاؤ، ان کو کھلاؤ پلاؤ، ان کے اخراجات اُٹھاؤ کیونکہ وہ تمہاری وجہ سے یہ سب کچھ برداشت کررہی ہیں ۔ تم بھی اس کا بار اُٹھاؤ ۔ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؛ وضعِ حمل تک، بچہ جننے تک ۔ فَاِنْ

اَرْضَعْنَ لَكُمْ ؛ پھر اگر مطلقہ عورت کو بچہ ہوجائے اور وہ تمہارے بچے کو دودھ پلائے ۔ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؛ تو ان کو ان کی اُجرت دو ۔ ان کا خرچہ اُٹھاؤ ۔ ان کی دودھ پلائی دو ۔ وہ اب تمہاری بیوی تو ہے نہیں ۔ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ ؛ اور آپس میں صلاح ومشورہ کرلو ۔ بِمَعْرُوْفٍ ؛ دستور کے موافق ۔ مناسب طریقہ سے ۔ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ ؛ اور اگر تم میں کشمکش پیدا ہوجائے ، ضدّم ضدّی کی ٹھیرے ، اگر ایک دوسرے سے تنگدلی کا برتاؤ کرو ۔ فَسَتُرْضِعُ لَهٗ اُخْرٰى ؛ (جنی ماں دودھ پلانے کو تیار نہ ہو) تو کوئی دوسری عورت اس کو دودھ پلائے گی ۔

ترجمہ :- جہاں تم رہتے ہو وہاں اپنی بیبیوں کو بھی رکھو اپنی مقدور کے موافق (ان کا بار اُٹھاؤ) اور انھیں ضرر نہ دو اور ان کو تنگ نہ کرو (خواہ مطلقہ اور عدت کی بیوی ہو یا غیر مطلقہ) اور اگر عورتیں حاملہ ہوں تو جننے تک ان کا خرچ اُٹھاتے رہو (جننے کے بعد) اگر تمہارے بچہ کو دودھ پلائیں تو ان کو دودھ پلائی دو ۔ اور آپس میں دستور کے موافق اچھے طریقہ سے صلاح مشورہ کرلو ۔ اور اگر تم تنگدلی سے کام لیتے ہو اور کشمکش کرتے ہو تو کوئی اور عورت دودھ پلائے گی ۔

لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ ع ۱۷

لِيُنْفِقْ ؛ (مگر دیکھو) خرچ کرلے ، بار اُٹھائے ۔ ذُوْسَعَةٍ ؛ گنجائش والا ، استطاعت والا ، وسعت وفراخی والا ۔ مِنْ سَعَتِهٖ ؛ اپنی گنجائش سے ۔ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ ؛ اور جس کا ہاتھ تنگ ہے ، جس کی آمدنی میں کمی ہے ، جس کا مال نپا تُلا ہے ۔ فَلْيُنْفِقْ ؛ تو اس کو چاہیئے کہ خرچ کرے ۔ مِمَّا اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؛ خدا نے جو کچھ اسے دے رکھا ہے اس میں سے ۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا ؛ خدا کسی کو تکلیف نہیں دیتا ۔ اِلَّا مَا اٰتٰىهَا ؛ مگر اتنی ہی جتنا کہ اس کو دیا ہے ۔ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ ؛ (پریشان ہونے کی بات نہیں) اللہ کردے گا ۔ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ؛ تنگی کے بعد کشادگی ، سختی کے بعد آسانی ۔

ترجمہ :- خدا نے جس کا ہاتھ کشادہ کیا ہے اس کو چاہیئے کہ اپنی وسعت کے موافق خرچ کرے اور جس کا ہاتھ تنگ ہے ، اس کا رزق نپا تُلا ہے ۔ خدا نے اس کو جو کچھ دیا ہے اُسی سے صَرف کرے ۔ خدا کسی کو اتنی ہی تکلیف دیتا ہے جتنا اس کو دیا ہے ۔ عنقریب اللہ تنگی کے بعد کشادگی (عُسر کے بعد یُسر) عطا فرمائے گا ۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝۸

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ ؛ اور کتنے قریئے، کتنی بستیاں، کتنے گاؤں تھے کہ اس کے رہنے والے۔ عَتَتْ ؛ تجاوز کر گئے، سرکشی کی، نہ مانا۔ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ ؛ اپنے رب کے حکم کو اور اس کے رسولوں کے حکم کو۔ فَحَاسَبْنٰهَا ؛ تو ہم نے ان سے حساب لیا۔ حِسَابًا شَدِيْدًا ؛ سخت حساب، ہم نے ان کو سخت حساب میں پکڑا۔ وَعَذَّبْنٰهَا ؛ اور ہم نے ان کو مبتلائے عذاب کیا، ان پر آفت ڈالی، ان کو سزا دی۔ عَذَابًا نُّكْرًا ؛ عذاب بھی کیسا ؟ اَن دیکھا۔ جس کی حقیقت کو کوئی نہیں پہچانتا، سخت اور دشوار۔

ترجمہ :- کتنی بستیاں، کتنے شہر تھے کہ انھوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی (نہ مانا) تو ہم نے بھی ان کا سخت حساب لیا اور ان کو بڑی بھاری سزا دی۔

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝۹

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا ؛ پھر انھوں نے چکھ لیا وبال اپنے کام کا، سزا اپنے عمل کی، تباہی اپنے کرتوت کی۔ وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا ؛ اور ان کے کام کا انجام تھا۔ خُسْرًا ؛ ٹوٹا، نقصان۔

ترجمہ :- ان کو اپنے کام کے وبال کا مزہ چکھنا پڑا اور ان کے کام کا انجام نقصان ہی نقصان تھا، گھاٹا ہی گھاٹا تھا۔

اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝۱۰

اَعَدَّ اللّٰهُ ؛ اللہ نے تیار رکھا ہے، مہیا کر دیا ہے۔ لَهُمْ ؛ ان کے لئے۔ عَذَابًا شَدِيْدًا ؛ سخت عذاب۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ ؛ تو اللہ سے ڈرو۔ جس کام کا انجام بُرا ہو اس سے بچنا اور ڈرنا چاہیئے ہی۔ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ؛ اُولُوْ، اُوْلِيْ۔ صاحب، والا۔ اَلْبَابٌ۔ جمع لُبٌّ۔ مغز، عقلِ خالص۔ اے عقل والو ! دانشمندو ! خداوندانِ عقلِ سلیم۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ جن لوگوں نے

عند المتقدمین ۱۲ ع

یقین کیا، جن کو ایمان ہے۔ مسلمانو! جو ایمان رکھتا ہے وہی دانشمند ہے۔ بے ایمان حقیقتاً نادان ہے، جاہل ہے۔ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ ؛ اللہ نے اُتارا ہے۔ اِلَیْکُمْ ؛ تمہاری طرف۔ ذِکْرًا ؛ آگاہ کرنے کے لئے، یاد دہانی کے طور پر، نصیحت نامہ، یاد دہانی۔

ترجمہ:- خدا نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے لہذا لوگو تم اللہ سے ڈرتے رہو۔ اے دانش مندو! ایمان والو! اللہ نے تمہاری طرف ایک یاد دہانی بھیجی ہے۔ (ایک نصیحت نامہ بھیجا ہے)۔

رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰہِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾

رَسُوْلًا ؛ یاد دہانی کے لئے پیغمبر بھیجا۔ ذِکْرًا اس کا مفعول لَہٗ ہے یا ایک نصیحت نامہ بھیجا جو حقیقتاً رسول ہے۔ پیغمبر کیا ہے سراپا یاد دہانی ہے۔ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ ؛ تم کو پڑھ کر سناتا ہے، تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہے۔ اِملائے قرآنی میں یَتْلُوْا کا الف زائد ہے اور فعل واحد ہے۔ اٰیٰتِ اللّٰہِ ؛ اللہ کی آیتوں کو۔ مُبَیِّنٰتٍ ؛ جو اپنے مقصد کو صاف صاف ظاہر کرتی ہیں۔ لِیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ تاکہ وہ پیغمبر نکالے یا خدا نکالے ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور جنھوں نے اعمالِ صالحہ کئے، نیک اور مناسب کام کئے۔ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؛ کفر کی تاریکیوں سے ایمان کی روشنی میں۔ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ ؛ اور جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ وَمَنْ یَّعْمَلْ صَالِحًا ؛ اور جو اچھے کام کرتا ہے۔ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ ؛ اس کو باغوں میں، بہشتوں میں، جنتوں میں داخل کرے گا۔ وہ بہشتیں کیسی ہیں؟ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْھٰرُ ؛ ان کے نیچے نیچے نہریں جاری رہتی ہیں۔ جن کے تلے ندیاں بہتی ہیں۔ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا اَبَدًا ؛ یہ لوگ جنتوں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰہُ ؛ اللہ نے اچھا دیا۔ لَہٗ ؛ اس کو۔ رِزْقًا ؛ رزق، روزی۔ لَہٗ کی ضمیر مَنْ کی طرف راجع ہے جو لفظ کے اعتبار سے واحد اور معنٰی کے اعتبار سے جمع ہے۔ کبھی لفظ کی رعایت کی جاتی ہے اور کبھی معنٰی کی لہذا خٰلِدِیْنَ جمع ہے اور لَہٗ واحد۔

ترجمہ:- (خدا نے یاد دہانی کے لئے) رسول بھیجا ہے جو مطلب خیز آیتیں تمہیں پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان رکھتے اور نیک کام کرتے ہیں ظلمتوں سے نور کی طرف نکال لے جائے۔ اور جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں اللہ ان کو ایسی جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نیچے نہریں جاری رہتی ہیں۔ یہ لوگ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔ اللہ نے ان کو

کیسی اچھی روزی اور رزق عطا کیا۔

ع ٢ ۵ ١٨

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾

اَللّٰهُ الَّذِيْ ؛ اللہ ہی تو ہے جس نے ۔ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؛ سات آسمان پیدا کئے ۔ وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؛ اور آسمانوں ہی کے مثل زمین کو ۔ مثلیت کس چیز میں ہے؟ ممکن ہے کہ مخلوق ہونے میں مثلیت ہو ۔ ممکن ہے کہ طبقات الارض کی طرف اشارہ ہو ۔ زمین پورے کرہ کے لحاظ سے ایک ہے اور اہم طبقات کے لحاظ کرتے سات ۔ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ ؛ رفتہ رفتہ اُترتے ہیں ، احکام الٰہی ان آسمانوں اور زمین کے درمیان ۔ ایک نظامِ عالم ہے جس کے مطابق دنیا میں تمام کام ہو رہے ہیں ۔ لِتَعْلَمُوْا ؛ تاکہ تم سمجھو ۔ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ کہ اللہ ہر شئے پر قادر ہے ، اللہ سب کچھ کرسکتا ہے ۔ مگر کرتا وہی ہے جو اس کی حکمت کے موافق ہے ۔ وَاَنَّ اللّٰهَ ؛ اور یہ کہ اللہ ۔ قَدْ اَحَاطَ ؛ احاطہ کرلیا ہے ، گھیر لیا ہے ، چھا گیا ہے ۔ بِكُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے پر ۔ عِلْمًا ؛ بلحاظ علم کے ، اس کا علم سب کو محیط ہے ۔ علم کا مرتبہ مقدم ہے اور قدرت کا موخر ۔ قدرتِ تابع علم ہے ۔ اپنے علم کے مطابق تمام چیزوں کو پیدا کرتا ہے ۔ بے علمی سے کسی چیز کو نہیں پیدا کرتا ۔ علم تحتِ قدرت نہیں ۔ معلوماتِ الٰہی مخلوق نہیں ۔ اُس کا علم اور معلومات قدیم ہیں ۔ جان کر پیدا کرتا ہے ۔ پیدا کرنے کے بعد نہیں جانتا ۔ اس پر غور کرو ۔ اسی پر تقدیر کا حل ہے ۔

ترجمہ :- اللہ ہی ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور ان ہی کے مثل زمین بھی ۔ آسمان زمین میں احکامِ الٰہی وقتاً فوقتاً نازل ہوتے رہتے ہیں تاکہ تم کو معلوم ہوجائے کہ اللہ ہر شئے پر قادر ہے اور اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے ۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ التحریم مدینہ میں نازل ہوئی اور اس میں بارہ (١٢) آیتیں اور دو (٢) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١﴾

یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ ؛ اے نبی کیوں حرام ٹھیرا لیتے ہو۔ مَآ اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ ؛ اس چیز کو کہ حلال کیا ہے اللہ نے تم پر۔ تَبْتَغِیْ ؛ تم چاہتے ہو۔ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ ؛ رضا مندی اپنی بی بیوں کی۔ پیارے پیغمبر! تم اپنی بی بیوں کی خاطر اپنی جان پر کیوں تکلیف اُٹھاتے ہو۔ اور جس چیز کی ممانعت نہیں کی گئی ہے اس کے چھوڑنے کو اپنے اوپر کیوں لازم کر لیتے ہو۔ ایسے حُسنِ اخلاق کو مت استعمال کرو کہ جس میں تمہاری عزیز جان کو تکلیف ہو۔ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ؛ اور اللہ غفور رحیم ہے۔ مغفرت کرنے والا ہے، رحم کرنے والا ہے۔

ترجمہ:- اے نبی! تم کیوں حرام ٹھیرا لیتے ہو جس کو خدا نے تم پر حلال کیا ہے۔ تم اپنی بی بیوں کی رضا مندی چاہتے ہو۔ اور اللہ غفور رحیم ہے۔

ازواج مطہرات کے بارے میں کریدنا نہیں چاہئے

صاحبو! اس سورت میں رسولِ خدا ﷺ اور آپ کی بی بیوں کے خانگی حالات کے متعلق بحث ہے۔ یہ بات بالکل سچ ہے کہ رسولِ خدا ﷺ کی بی بیوں کی بعض کمزوریوں کو اللہ تعالیٰ نے تفصیلاً نہیں بیان کیا ہے تو ہم کو بھی کرید کرید کر نکالنے کی ضرورت نہیں۔ مغافیر والا قصہ میری سمجھ میں تو نہیں آتا جو تفسیروں میں مذکور ہے۔ شہد کھانے کے وقت رسولِ خدا ﷺ کو باوجود نفیس ترین ذوق کے معلوم نہ ہوا اور دوسروں کو بُو آنے لگے اور اس غلط بات کو رسول اللہ ﷺ نے یقین فرما کر شہد کے نہ کھانے پر قسم کھالی ہو۔ ان باتوں کو میرا دل تسلیم نہیں کرتا۔

قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ ۚ وَاللّٰہُ مَوْلٰىکُمْ ۚ وَھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۝۲

قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ ؛ اللہ نے تمہارے لئے مقرر کردیا ہے، ٹھیرا دیا ہے۔ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ ؛ حل تمہاری قسموں کا۔ اگر کوئی شخص قسم کھائے اور اس چیز سے احتراز نہ کرسکے تو قسم کے اس خلاف کرنے کا کفّارہ بھی بتادیا گیا ہے۔ وَاللّٰہُ مَوْلٰىکُمْ ؛ اور اللہ تمہارا دوست ہے، کارساز ہے۔ وَھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ؛ اور وہی علم و حکمت رکھتا ہے۔ تمہاری کمزوریوں کو جانتا ہے اور ان سے بچنے کی حکمت سکھاتا ہے۔

ترجمہ:- اللہ نے تمہاری قسموں کا کفّارہ بھی مقرر کردیا ہے اور اللہ تمہارا دوست ہے اور وہی ہے علم و حکمت والا۔

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِہٖ وَاَظْھَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ عَرَّفَ بَعْضَہٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَھَا بِہٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَکَ ھٰذَا ۭ

قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۳﴾

وَاِذْ اَسَرَّالنَّبِیُّ ؛ اور جب سِر اور راز کے طور پر، چھپا کر، چپکے سے، پوشیدہ رکھنے کے لئے پیغمبر نے کہا تھا۔ سِرٌّ۔ راز۔ سرور۔ دل میں کی خوشی جو پوشیدہ رہتی ہے۔ سُرِّیَّۃٌ۔ خواص جو بی بی سے چھپائی جاتی ہے۔ سَرِیَّۃ۔ چھوٹا لشکر جو راتوں رات نکل جاتا ہے۔ سِرٌ۔ جماع جو سب لوگوں سے چھپایا جاتا ہے۔ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ ؛ اپنی کسی بی بی سے۔ حَدِیْثًا ؛ ایک بات۔ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِہٖ ؛ پھر جب ان بی بی نے دوسری بی بی سے کہہ دیا۔ وَاَظْھَرَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ ؛ اور اللہ نے ان بی بی کی غلطی کو نبی ﷺ پر ظاہر کردیا۔ عَرَّفَ بَعْضَہٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ؛تو رسول اللہ ﷺ نے کچھ تو ان بی بی کو جتلایا اور کچھ ٹال دیا، کچھ کہا اور کچھ کہنے سے اعراض کیا، درگزر کیا۔ فَلَمَّا نَبَّاَھَابِہٖ ؛ پھر جب آپ نے ان بی بی کو بتلا دیا اور اس کی خبر دے دی۔ قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَکَ ھٰذَا ؛ تو ان بی بی نے کہا آپ کو اس کی کس نے خبر دی، راز کا فاش ہونا آپ کو کیوں کر معلوم ہوا۔ قَالَ نَبَّاَنِیْ ؛حضرتؐ نے فرمایا مجھے خبر دی، اطلاع دی۔ اَلْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ؛ اللہ علیم وخبیر نے۔

ترجمہ:- اور جب پیغمبر (ﷺ) نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات بطورِ راز کہی تھی۔ پھر جب ان بی بی نے (دوسری بی بی سے) کہہ دیا اور اللہ نے اس راز کے فاش ہونے کی اطلاع دی تو آپ نے اس بات میں سے بعض حصّہ کو معلوم کرادیا اور بعض حصّہ کو ٹال گئے۔ پھر جب آپ نے اُن بی بی کو بتلایا۔ بی بی نے کہا آپ کو اس کی کس نے خبر دی۔ آپ نے فرمایا: مجھے (میرے) علیم و خبیر نے اطلاع دی (اس کی خبر دی)۔

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰھَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ ﴿۴﴾

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰہِ ؛ اگر تم دونوں بی بیوں نے اللہ کی جناب میں توبہ کرلی تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا ؛ تو تم نے کج رائی تو اختیار کی تھی۔ یقیناً تمہارا خیال غلط تھا، تمہارے دلوں میں میلان تو پیدا ہوگیا تھا۔ نامناسب جانب جُھک گئے تھے۔ صَغَتْ۔ جھکنا۔ عربی زبان میں قلبکما کہنے سے قُلُوْبُکُمَا کہنا بہتر ہے۔ وَاِنْ تَظٰھَرَا عَلَیْہِ ؛ اور اگر تم پیغمبر کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو۔ ان پر چڑھائی کرو۔ ان کے خلاف کاروائیاں کرو۔ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ ؛ تو خدا پیغمبر کا کارساز ہے۔ اس کا دوست ہے۔ وَجِبْرِیْلُ ؛ اور جبریل بھی ان کے مددگار ہیں کہ فوراً فوراً تمام واقعات کی اطلاع

دیتے ہیں ۔ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ؛ اور نیک مسلمان بھی ۔ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ ؛ اور فرشتے ۔ بَعْدَ ذٰلِکَ ؛ اس کے علاوہ ۔ ظَھِیْرٌ ؛ پشت پناہ ، یار و مددگار ہیں ، تم ہمارے پیغمبر کا کیا بگاڑ سکتے ہو ۔ تمہاری مخالفت سے ان کا ہرگز کچھ نقصان نہیں ہوسکتا ۔

ترجمہ :- اگر تم دونوں اللہ کی جناب میں توبہ کرلو تو (یہ تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ) تمہارے دلوں نے کجرائی اور کجروی اختیار کی تھی ۔ اور اگر تم دونوں ہمارے پیغمبر کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو تو اللہ ان کا مولیٰ ہے ، کارساز ہے اور جبریل اور دیگر نیک مسلمان اور فرشتے ان کے علاوہ ، پیغمبر کے پشت پناہ (اور حامی) ہیں ۔

عَسٰی رَبُّہٗۤ اِنْ طَلَّقَکُنَّ اَنْ یُّبْدِلَہٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْکَارًا ۝۵

عَسٰی رَبُّہٗ ؛ ممکن ہے ان کا رب ، ان کا پروردگار ۔ اِنْ طَلَّقَکُنَّ ؛ اگر تم کو چھوڑ دے تم کو طلاق دے دے ۔ اَنْ یُّبْدِلَہٗ ؛ تو تمہارے بدلے ان کو دے ۔ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْکُنَّ ؛ تم سے اچھی بی بیاں ۔ مُسْلِمٰتٍ ؛ مطیع و فرماں بردار ۔ مُؤْمِنٰتٍ ؛ ایمان والیاں ۔ قٰنِتٰتٍ ؛ نمازی ، با ادب ۔ تٰٓئِبٰتٍ ؛ توبہ کرنے والیاں ۔ عٰبِدٰتٍ ؛ عبادت گزار ۔ سٰٓئِحٰتٍ ؛ روزہ دار ۔ ثَیِّبٰتٍ ؛ بیوہ اور خاوند دیکھی ۔ وَاَبْکَارًا ؛ اور کنواریاں شوہر نہ دیکھی ہوئی ۔

ترجمہ :- ممکن ہے کہ ان کا (پیغمبر کا) پروردگار اگر پیغمبر تم کو طلاق دے دے اور چھوڑ دے تو بہت جلد ان کو تمہارے بدلے تم سے اچھی بی بیاں دے جو مسلمان ، ایماندار نمازی توبہ کرنے والی ، عبادت گزار ، روزہ دار ہوں خواہ خاوند دیکھی ہوئی خواہ نہ دیکھی ہوئی ۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَاۤ اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝۶

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے مسلمانو ! اے ایمان والو ! قُوْۤا اَنْفُسَکُمْ ؛ اپنے کو بچاؤ ۔ وَاَھْلِیْکُمْ ؛ اور اپنے گھر والوں کو ، متعلقین کو ۔ نَارًا ؛ آتشِ دوزخ سے ۔ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ ؛ جس کا ایندھن لوگ ہوں گے اور پتھر ۔ خواہ پتھر کا کوئلہ ہو یا وہ بت ہوں جن کی پوجا کرتے تھے ۔ عَلَیْھَا مَلٰٓئِکَۃٌ ؛ اس پر فرشتے متعین ہیں ۔ غِلَاظٌ ؛ تند خو ، قوی دل ۔

شِدَادٌ ؛ قوی تن ، زبردست ۔ لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَ هُمْ ؛ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی کسی بات میں جو ان کو اللہ حکم دیتا ہے ۔ وہ بڑے اطاعت گزار ہیں ، فرماں بردار ہیں ۔ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ؛ اور بجالاتے ہیں جو ان کو حکم دیا جاتا ہے ، اس کے حکم کو بلا کم و کاست فوراً بجالاتے ہیں ۔

ترجمہ :- (اے مسلمانو !) ایمان والو ! خود کو اور اپنے متعلقین کو آتشِ دوزخ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ ہوں گے اور پتھر ۔ اس پر متعین (ومقرر) ہیں قوی دل اور قوی تن فرشتے ۔ وہ احکامِ الٰہی کی نافرمانی نہیں کرتے اور انھیں جو حکم دیا جاتا ہے اس پر (فوراً) عمل کرتے ہیں ۔

ع ١٩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۷

یٰٓـاَیُّهَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ اے کافرو ! منکرو ! نہ ماننے والو ! لَا تَعْتَذِرُوْا ؛ جھوٹے عذر نہ کرو ، بیہودہ بہانے نہ کرو ۔ اَلْیَوْمَ ؛ آج ۔ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ ؛ تم کو وہی جزا دی جائے گی ۔ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ جو کچھ تم کرتے تھے ، تم کو ان ہی اعمال کی سزا ملے گی جو تم کرتے تھے ۔

ترجمہ :- اے منکرو ! آج حیلے حوالے نہ کرو تم کو تمہارے اعمال ہی کی جزا دی جائے گی ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ۭ
عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ
يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ
نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۸

یٰٓـاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ اے مسلمانو ! اے ایمان والو ! اے لوگو جو ایمان لائے ہو ۔ تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ ؛ اللہ کی طرف رجوع کرو ، توبہ کرو ، توبہ بھی کیسی ؟ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؛ خالص توبہ ، پُر اخلاص ، صفائی دل کے ساتھ سچّی توبہ کرو ۔ عَسٰی رَبُّکُمْ ؛ اُمید ہے کہ تمہارا رب ، کیا تعجب ہے ، ممکن ہے ، عنقریب تمہارا پروردگار تم کو تمہاری توبہ کا ثمرہ دے گا ۔ کیا دے گا ؟ اَنْ یُّکَفِّرَ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ ؛ کہ تمہاری بُرائیاں معاف کردے گا ، تمہارے گناہوں کا کفارہ کردے گا ۔ تمہاری بدیوں کو دُور کردے گا ۔

وَيُدْخِلَكُمْ ؛ اور تم کو داخل کرے گا ۔ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ ان جنتوں میں جن کے نیچے نیچے نہریں جاری رہیں گی ، ندیاں بہتی ہوں گی ۔ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ ؛ جس دن خدا رسوا نہ کرے گا ، ذلیل و خوار نہ کرے گا ۔ اَلنَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ؛ نبی کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں ۔ ان کا ماحول کیسا رہے گا ؟ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى ؛ ان کا نور دوڑتا رہے گا ۔ ان کے ایمان کی روشنی ان کے ساتھ ساتھ چلے گی ۔ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ؛ ان کے سامنے ۔ وَبِاَيْمَانِهِمْ ؛ ان کی سیدھی جانب کیونکہ بائیں جانب اور پیچھے کی طرف بُرائی سے نسبت دی جاتی ہے ۔ اعتقاد ، ایمان ، عملِ صالح سب علم پر مبنی ہیں اور علم نور ہے ۔ وہ کیا دُعائیں مانگتے ہوں گے ۔ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا ؛ وہ دُعائیں کرتے ہوں گے ۔ اے ہمارے رب ! ہمارے نور کو تمام کر ۔ ہمارا ایمان و یقین روز بروز ترقی کرتا رہے ۔ وَاغْفِرْلَنَا ؛ اور ہم کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے ، ہماری مغفرت کر ، معاف کردے ۔ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؛ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے ۔ جو چاہتا ہے کرسکتا ہے ۔

ترجمہ :- اے مسلمانو ! تم اللہ کی طرف صاف دلی کے ساتھ توبہ کرو ۔ اُمید ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا اور تم کو ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نیچے نہریں جاری ہیں (یعنی وہ باغ ہمیشہ سرسبز رہیں گے) ذرا اس دن کو بھی یاد کرو کہ خدا اپنے پیغمبر اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ مسلمان ہوئے ہیں رُسوا نہ کرے گا ۔ ان کا نور ان کے سامنے اور سیدھی جانب چلتا ہوگا ۔ وہ دُعائیں کرتے ہوں گے ۔ اے ہمارے پروردگار ! ہمارے نور کو تمام و کمال کر اور ہم کو ہمارے گناہوں کو اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے ۔ بے شک تو ہر شئے پر قادر ہے ۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۹

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ؛ اے نبی کریم ! جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ؛ کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو ۔ اور ان سے مقابلہ کرنے میں کوشش کرو ۔ ہاتھ پر ہاتھ دھرے نہ بیٹھو ۔ تم مسلمان ہو اور ہر مسلمان سپاہی ہوتا ہے جس کے دل میں ایمان نہیں ہوتا وہ ڈرتا ہے اور مسلمان خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا ، وہ ہمیشہ مارنے مرنے کو تیار رہتا ہے ۔ مسلمانوں کو فتح دینے کا خدا ذِمّہ لے رہا ہے ۔ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؛ اور سختی سے ان کا مقابلہ کرو ۔ غلبہ قوی دل کو ہوتا ہے ۔ ہول دلے کچھ نہیں کرسکتے ۔ جو ڈرتے ہیں وہ مارے جاتے ہیں ۔ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؛ ان کفّار اور منافقین کا ٹھکانہ دوزخ ہے ۔ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ؛ اور ان کے پہنچنے کی جگہ کیا ہی بُری ہے ، ان کا کیا ہی بُرا مقام ہے ، ان کا کیا انجامِ بد ہے ۔

ترجمہ :- اے نبی ! کافروں اور منافقین سے جہاد کرو ۔ ان سے سختی سے مقابلہ کرو ۔ اُن کا ٹھکانا جہنم ہے ۔ ان کی بازگشت کا مقام کیا ہی بُرا ہے ۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا ؛ خدا مثال دیتا ہے ۔ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کافروں کی عبرت کے لئے ۔ اِمْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؛ نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی ۔ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ ؛ وہ دونوں عورتیں ہمارے دو بندوں کے ماتحت تھیں ۔ ان کے نکاح میں تھیں ۔ وہ ہمارے بندے کیسے تھے ۔ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ ؛ ہمارے نیک بندوں میں سے تھے ۔ فَخَانَتٰهُمَا ؛ پھر ان عورتوں نے اپنے شوہروں سے خیانت کی ، دغا کی ۔ ان کے دشمنوں سے ملی رہیں ، سازشوں میں شریک رہیں ۔ کافروں سے ڈرتی تھیں ، چوری چوری سے کافروں سے سازش کرتی رہیں ۔ فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا ؛ پھر ان دونوں کے شوہر باوجود پیغمبر ہونے کے ان کے کام نہ آئے ۔ ایمان ہے تو امان ہے ۔ انکار ہے تو فی النار ہے ۔ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؛ خدا کے مقابل کچھ ۔ خدا کی ناخوشی کے آگے پیغمبر بھی کچھ نہ کرسکے ۔ وَقِيْلَ ادْخُلَا ؛ ان دونوں عورتوں کو حکم دیا گیا ۔ داخل ہوجاؤ ۔ اَلنَّارَ ؛ جہنم میں ، آتشِ دوزخ میں ۔ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ؛ جانے والوں کے ساتھ ، دوزخیوں کے ساتھ ، کافروں سے محبت رکھتی تھیں ، ان سے ڈرتی تھیں ۔ اب انہی کے ساتھ تم بھی دوزخ میں داخل ہوجاؤ ۔

ترجمہ :- اللہ کافروں (کی عبرت) کے لئے مثال بیان کرتا ہے ۔ نوح کی عورت اور لوط کی عورت کی جو ہمارے بندوں میں سے دو نیک بندوں کے ماتحت تھیں ، (ان کے نکاح میں تھیں) ، پھر ان عورتوں نے اپنے شوہروں سے دغا کی (خیانت کی) تو ان دونوں کے شوہر ، اللہ (کی ناخوشی) کے سامنے ان کے کچھ کام نہ آئے اور انھیں حکم دیا گیا دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی داخل ہوجاؤ ۔

وقف لازم

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا

فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۱﴾

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا ؛ اور خدا مثال بیان کرتا ہے۔ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ مسلمانوں کی تسلّی کے لئے۔ اِمْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کی بیوی کی جن کا نام آسیہ تھا۔ اِذْ قَالَتْ ؛ جب کہ انھوں نے دُعا کی، عرض کیا۔ کہا۔ رَبِّ ؛ اے میرے پروردگار! اِبْنِ لِيْ ؛ میرے لئے بنا، تیار کر۔ عِنْدَكَ بَيْتًا ؛ تیرے پاس ایک گھر۔ فِي الْجَنَّةِ ؛ جنت میں۔ وَنَجِّنِيْ ؛ اور مجھے نجات دے، بچالے، نکال لے۔ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ ؛ فرعون سے اور اس کے کردار سے، اس کے عملِ بد سے، اس کی بدکاری سے۔ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ؛ اور مجھے ان ظالم لوگوں کے شر سے نکال لے، بچالے۔

ترجمہ:- خدا مسلمانوں (کی تسلّی) کے لئے فرعون کی بیوی (آسیہ) کی مثال بیان فرماتا ہے جب انھوں نے دُعا کی: اے میرے رب! تو میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کی بدکاری سے بچا اور مجھے ان ظالم لوگوں کے شر سے نکال لے (بچالے)۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ﴿۱۲﴾ ع ۲ ۵ ۲۰

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ ؛ اور دوسری مثال مریم بنتِ عمران کی دیتا ہے۔ اَلَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا ؛ جس نے اپنی عصمت، اپنے ناموس، اپنی شرمگاہ کو حلال و حرام دونوں سے بچایا۔ وہ تارک الدنیا تھیں اور ایک خانقاہ میں رہتی تھیں۔ فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا ؛ رُّوحِنَا ؛ پھر ہم نے اپنی روح اس میں پھونک دی اور خدا کی قدرت سے بے باپ کے جناب عیسٰی علیہ السلام پیدا ہوگئے۔ آدم علیہ السلام کو بے ماں باپ کے پیدا کیا تھا جناب عیسٰی علیہ السلام کو بے باپ کے پیدا کیا۔ فیہ میں یہ واحد مذکر کی ضمیر مریمؑ ہی کی طرف رجوع ہورہی ہے بتاویل المذکور یا فرج کی طرف کی جارہی ہے جو مذکر ہے۔ وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ ؛ اور تصدیق کرتی رہیں اور سچ سمجھتی رہیں، مانتی رہیں اپنے پروردگار کی باتوں کو اور اس کی کتابوں کو۔ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ ؛ اور وہ فرمانبردار اطاعت گزار بندوں میں سے تھیں۔

ترجمہ:- اور (اللہ) مریم بنتِ عمران کی بھی مثال (بیان فرماتا ہے) جنھوں نے اپنے ناموس کی حفاظت کی۔ پھر ہم نے اپنی روح اس میں پھونک دی اور یہ (مریم) اپنے پروردگار کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کرتی (اور ان کو مانتی) تھیں اور وہ اطاعت گزاروں میں سے تھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

ع

٢٩

تبٰرک الّذی

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسّرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمّد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمّد عباس علم بردار صدّیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدّیق گلشن بہادر پورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (Rs 25)

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ الملک مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں تیس (۳۰) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُۨ ﴿۱﴾

تَبٰرَکَ الَّذِیْ ؛ وہ برکت والا ہے ۔ بَرَکَ یَبْرُکُ ۔ اونٹ کا بیٹھنا ۔ بَرَکَۃٌ ۔ کسی چیز کا ختم نہ ہونا ۔ رو بہ ترقی رہنا ۔ بِیَدِہِ الْمُلْکُ ؛ جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے ، مملکت ہے ۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؛ وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ جو چاہتا ہے کرسکتا ہے ۔

ترجمہ :- بڑی برکت والا ہے وہ جس کے ہاتھ میں (سلطنت ہے) مملکت ہے ۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

نِ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ﴿۲﴾

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ ؛ جس کے اندازہ میں ہے موت و حیات ۔ جو مارتا بھی ہے اور جلاتا بھی ہے ۔ لِیَبْلُوَکُمْ ؛ تاکہ تم کو آزمائے ، جانچے ، امتحان لے ۔ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؛ تم میں کا کون بہتر ہے بلحاظ عمل کے ، کون اچھے کام کرتا ہے ۔ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ؛ وہ عزت والا بھی ہے اور مغفرت والا بھی ، غالب بھی ہے اور خطا پوش بھی ۔ زبردست بھی ہے ، بخشنے والا بھی ہے ۔

ترجمہ :- وہ جو مارتا بھی ہے اور جلاتا بھی ہے تاکہ تم کو آزمائے (تم کو دیکھے) کون اچھے کام کرتا ہے ۔ وہی ہے عزت والا اور مغفرت والا ۔

الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾

اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؛ جس نے سات آسمان پیدا کئے ۔ طِبَاقًا ؛ طبق بر طبق ، تہ بہ تہ ، اوپر تلے ۔ مَاتَرٰی ؛ تو نہ دیکھے گا ۔ فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ ؛ مہربان خدا کے پیدا کرنے میں ۔ مِنْ تَفٰوُتٍ ؛ کوئی تفاوت ، فرق ، کچھ چوک ، کچھ

بے ضابطگی۔ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ؛ دوبارہ پھر دیکھو۔ پھر پھیرلے جاؤ نظر کو۔ هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ ؛ کیا تم اس آسمان میں کوئی شگاف، کچھ شکستگی، کوئی دراڑ دیکھتے ہو۔ فَطْرٌ۔ توڑنا۔ اِفْطَار۔ روزہ توڑنا۔ فُطُوْرٌ۔ ناشتہ۔ بریک فاسٹ۔ نہار توڑنا۔

ترجمہ :- جس نے سات آسمان طبق بر طبق بنائے (اے مخاطب!) تو مہربان خدا کے پیدا کرنے میں کوئی تفاوت نہ دیکھے گا۔ ذرا پھر دیکھو آسمان میں کہیں دراڑ یا شگاف پاتے ہو؟

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿٤﴾

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ ؛ پھر اپنی نظر پلٹاؤ۔ كَرَّتَيْنِ ؛ دو دفعہ، دوبارہ، بار بار۔ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ ؛ منقلب ہوجائے گی، واپس ہوجائے گی۔ اُلٹی آجائے گی۔ تمہاری طرف نگاہ۔ خَاسِئًا ؛ ذلیل وخوار، ناکام، بغیر دریافت۔ وَهُوَ حَسِيْرٌ ؛ اور وہ تھکی اور درماندہ ہے۔

ترجمہ :- پھر تم اپنی نگاہ پھیرو۔ دوبارہ دیکھو۔ بار بار دیکھو۔ تمہاری نگاہ تھک کر، ذلیل ہوکر، ناکام نامراد واپس آجائے گی۔ (اور کسی کی حقیقت نہ معلوم کرسکے گی۔)

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿٥﴾

وَلَقَدْ زَيَّنَّا ؛ ہم نے زینت دی، رونق دی، آراستہ کیا۔ اَلسَّمَآءَ الدُّنْيَا ؛ نزدیک کے آسمان کو۔ بِمَصَابِيْحَ ؛ چراغوں سے، جتنے سیارے ہیں، ثوابت ہیں، جتنے اقمار ہیں، شموس ہیں، سب آسمانِ اوّل میں ہیں، ہمارے پاس چاند کا ایک آسمان اور اس میں کتنے ٹکڑے۔ ایک ایک سیارے کے کئی کئی آسمان اور اس کے ٹکڑے یہ سب کچھ نہیں۔ زمین کے ساتھ چاند۔ آفتاب کے ساتھ کتنے ہی سیارے۔ ہر ہر سیارے کے ساتھ کتنے کتنے چاند۔ ہمارا آفتاب بھی ثوابت میں سے ایک ثابتہ ہے۔ ثابتہ بھی کہاں ہے ہم جس کو ثابتہ کہتے ہیں وہ بھی ایک سیارہ ہے۔ گردش میں گرفتار ہے۔ دوسرا آسمان اور تیسرا آسمان اور سات آسمان یہ سب علویات سے متعلق ہے۔ مادیات سے کوئی تعلق نہیں۔ جن پر عالم مثال اور دوسرے عوالمِ علویہ کا انکشاف ہوا ہے وہ ان سب کو اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ جس چیز کی تحقیق نہیں ہے اس کو خدا پر چھوڑنا بہتر ہے، ایک بہت بڑی غلطی یہ ہے کہ جو چیز مجھے معلوم نہیں وہ ہے ہی نہیں۔ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ ؛ اور ہم نے ان کو مارنے کا ذریعہ بنایا شیطانوں کے۔ یہ نجومی، یہ فلسفی، یہ ہیئت داں، یہ ارواحِ سفلی، خدا کی خدائی کی کچھ خبر لانا چاہتے ہیں۔ مگر یہ شیطان سنگسار ہوکر ذلیل وخوار ہوکر عاجز ہوجاتے ہیں۔ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ ؛ اور ہم نے تیار رکھا ہے ان کے لئے۔

عَذَابَ السَّعِيْرِ ؛ دوزخ کا عذاب ۔

ترجمہ :- ہم نے قریب تر کے آسمان کو (ستاروں کے) چراغوں سے زینت دی اور شیطانوں کے سنگسار کرنے کے واسطے بنایا اور ان کے لئے دوزخ کی آگ تیار رکھی ہے ۔

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۶

وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اور ان لوگوں کے لئے جنھوں نے نہ مانا، انکار کیا، کفر کیا ۔ بِرَبِّهِمْ ؛ اپنے رب سے، اپنے پروردگار کے ساتھ ۔ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؛ جہنّم کا عذاب ہے، دوزخ کا عذاب ہے ۔ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ؛ اور بُری ہے جگہ پہنچنے کی ۔

ترجمہ :- اور اپنے رب سے کفر کرنے والوں کے لئے عذابِ جہنّم ہے ۔ اور کیا بُری ہے جگہ پہنچنے کی ، (اور کیا بُرا ہے انجام) ۔

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۝۷

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا ؛ جب وہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے ۔ سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا ؛ تو وہ سنیں گے ۔ دوزخ کی چیخ پکار کو شور اور چلّانے کو ۔ وَهِيَ تَفُوْرُ ؛ بحالیکہ وہ جوش وخروش میں ہے ۔ جوش مارتی ہے ۔

ترجمہ :- جب اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کا شور و پکار سنیں گے اور وہ جوش مارتی ہوگی ۔

تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝۸

تَكَادُ تَمَيَّزُ ؛ پھٹی پڑ رہی ہے ۔ مِنَ الْغَيْظِ ؛ غصّہ سے، غیظ وغضب سے ۔ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ ؛ جب کبھی دوزخ میں ڈالی جائے گی فوج ، جماعت ، دَل ، گروہ ۔ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ ؛ تو دوزخیوں سے سوال کریں گے دوزخ کے نگہبان ، چوکیدار ، داروغہ ، منتظم ۔ اَلَمْ يَاْتِكُمْ ؛ کیا تمہارے پاس آیا نہ تھا ۔ نَذِيْرٌ ؛ کوئی ڈرانے والا ، پیغمبر ۔ کوئی خوفناک حالت کی اطلاع دینے والا ۔

ترجمہ :- دوزخ غصّہ کے مارے پھٹی پڑتی ہوگی جب کبھی دوزخ میں ایک جماعت ڈالی جائے گی تو اُن سے دوزخ کے مہتمم پوچھیں گے ۔ کیا تمہارے پاس کوئی پیغمبر آیا نہ تھا ؟ (کیا تم کو اس سے پہلے اطلاع نہیں دی گئی تھی ؟)

قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۖ

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝٩

قَالُوْا ؛ تو دوزخی کہیں گے ۔ بَلٰى ؛ کیوں نہیں ۔ قَدْ جَآءَ نَا نَذِيْرٌ ؛ بے شک ہمارے پاس پیغمبر آیا تھا ۔ ڈرانے والا اور اطلاع دینے والا پہنچا تھا ۔ فَكَذَّبْنَا ؛ پھر ہم نے اس کی تکذیب کی ۔ اس کو جھٹلایا ۔ اس کو جھوٹا کہا ۔ وَقُلْنَا ؛ اور ہم نے کہا ۔ اور ہمارا یہ قول تھا ۔ مَا نَزَّلَ اللّٰهُ ؛ خدا نے نازل نہیں کیا ، نہیں اُتارا ۔ مِنْ شَيْءٍ ؛ کچھ ۔ اِنْ اَنْتُمْ ؛ تم نہیں ہو ۔ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ؛ مگر بڑی گمراہی اور ضلالت میں ۔

ترجمہ :- (دوزخی) کہیں گے ! کیوں نہیں ، ہمارے پاس پیغمبر بے شک آیا تھا پھر ہم نے اس کی تکذیب کی ، (اس کو جھوٹا سمجھا) اور ہم نے کہا ۔ خدا نے کچھ بھی نازل نہیں کیا اور تم بڑی غلطی اور گمراہی میں پڑے ہوئے ہو ۔

وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١٠

وَقَالُوْا ؛ اور دوزخیوں نے کہا ۔ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ ؛ اگر ہم پیغمبروں کی بات سنتے ۔ اَوْ نَعْقِلُ ؛ یا ہم سمجھتے ، ہم کو کچھ عقل ہوتی ، کچھ سمجھ سے کام لیتے ۔ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؛ تو ہم دوزخیوں میں سے کیوں ہوتے ، بھڑکتی آگ میں کیوں پڑتے ۔ سَعِيْر ۔ مشتعل آگ ۔

ترجمہ :- اور کہیں گے ۔ اگر ہم سنتے سمجھتے ہوتے تو دوزخی کیوں بنتے ۔

فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١١

فَاعْتَرَفُوْا ؛ پھر دوزخیوں نے اعتراف کیا ، اقرار کیا ۔ قائل ہو گئے ۔ بِذَنْۢبِهِمْ ؛ اپنے جرم کے ، اپنے گناہ کے ۔ فَسُحْقًا ؛ پھر دوری ہو ، لعنت ہو ، دفع ہوں ۔ لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؛ دوزخیوں کے لئے ۔

ترجمہ :- پھر اُنھوں نے اپنے جرم (اور قصور) کا اعتراف کر لیا ۔ اب لعنت ہے دوزخیوں کے لئے ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝١٢

اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ ؛ بے شک جو ڈرتے ہیں ، گھبراتے ہیں ، ہیبت کھاتے ہیں ۔ رَبَّهُمْ ؛ اپنے رب سے ۔ بِالْغَيْبِ ؛ غائبانہ حالت میں ، بن دیکھے ۔ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ ؛ ان کے لئے مغفرت ہے ، بخشش ہے ، خطا پوشی ہے ، معافی ہے ۔ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ؛ اور بڑا ثواب ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً جو لوگ اپنے رب سے بے دیکھے ڈرتے ہیں ۔ اُن کے لئے ہے مغفرت اور بڑا اَجر ۔

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِاجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ ؛ اور تم آہستہ بات کرو ۔ چھپاؤ اپنی بات کو ۔ اَوِاجْهَرُوْا بِهٖ ؛ یا اس کو پکار کر کہو ۔ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ ؛ وہ خوب جانتا ہے ۔ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ؛ سینوں میں کی بات کو ، دل کے رازوں کو ، تم نے جو کچھ اپنے دل میں چھپا رکھا ہے اس کو ۔

ترجمہ :- چاہے تم آہستہ کہو چاہے پکار کر ۔ بے شک خدا سب کے دلوں کی بات خوب جانتا ہے ۔

ع ۱ ۱۴

اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۴﴾

اَلَا يَعْلَمُ ؛ کیا نہیں جانے گا ۔ مَنْ خَلَقَ ؛ جس نے پیدا کیا ہے ۔ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ؛ اور وہ باریک بین اور خبردار ہے ۔ وہ رازداں ہے ، آگاہ ہے ۔

ترجمہ :- کیا جس نے پیدا کیا ہے وہ جانتا نہ ہوگا ؟ وہ تو بھیدوں سے واقف ہے ، حالات سے باخبر ہے ۔

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾

هُوَ الَّذِيْ ؛ وہی تو ہے جس نے ۔ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ؛ تمہارے لئے زمین کو بنایا ۔ ذَلُوْلًا ؛ مطیع و فرمانبردار ۔ پست اور نرم ۔ ہموار بطور فرش کے (ایک چیونٹی ایک گولے پر چلتی ہے تو اس کے حق میں وہ گولا ہموار ہے ۔ آدمیوں کے لئے زمین ہموار ہونا اس کی کرویت کے لئے مخالف نہیں ہے) فَامْشُوْا ؛ پھر تم چلو ۔ مشی کرو ۔ فِيْ مَنَاكِبِهَا ؛ اس کے کندھوں پر ۔ اس کے چاروں طرف ، اس کے ہر طرف چلو پھرو ۔ وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؛ اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے کھاؤ ۔ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ؛ اور اسی کی طرف ہے حشر و نشر ۔ مرنے کے بعد جی اُٹھنا ۔

ترجمہ :- وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے ہموار بنایا ۔ اس کے ہر طرف چلو پھرو اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق سے کھاؤ اور اُسی کی طرف ہے مر کر اُٹھنا ، حشر و نشر ۔

ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ۙ ﴿۱۶﴾

ءَاَمِنْتُمْ ؛ کیا تم امن میں ہوگئے ہو ۔ نڈر بن گئے ہو ، بے خوف ہوگئے ہو ۔ مَنْ فِي السَّمَآءِ ؛ اس خدا سے جو آسمان پر تجلّی فرما ہے ، جو تمام عالم پر متصرف ہے ، حاکم ہے ۔ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ ؛ کہ تم کو زمین میں دھنسا دے ۔ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ؛ پھر وہ ، ناگاہ یکایک لرزتی ہے ۔ زلزلہ میں ہے ۔ جنبش کرتی ہے ، جابجا سے پھٹتی ہے ۔

ترجمہ :- کیا تم اَمن میں ہو اس (خدا کے خوف) سے جو آسمان میں ہے۔ اس بات سے کہ تم کو زمین میں دھنسا دے۔ پھر یکایک زمین ہے کہ لرزتی ہے (جابجا سے پھٹتی ہے)۔

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۭ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ﴿۱۷﴾

اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ ؛ کیا تم اس خدا سے جو آسمان پر ہے بےفکر ہوگئے، اَمن میں ہوگئے۔ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؛ کہ تم پر برسادے، روانہ کردے، ارسال کردے کنکر پتھر کو۔ کہ تم پر کنکر پتھر کی برسات کردے۔ فَسَتَعْلَمُوْنَ ؛ پھر عنقریب تم کو معلوم ہوجائے گا۔ كَيْفَ نَذِيْرِ ؛ میرا ڈرانا کیسا ہے۔ اور ڈرانے والا کیسا ہے۔

ترجمہ :- کیا تم اس (خدا کے خوف) سے جو آسمان پر ہے اَمن میں ہوگئے ہو اس بات سے کہ وہ تم پر کنکر پتھر کی برسات کردے پھر تم کو بہت جلد معلوم ہوجائے گا کہ میرا ڈرانا بھی کیسا ہے۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿۱۸﴾

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ ؛ اور یقیناً ان لوگوں نے جو تکذیب کی تھی، جھٹلایا تھا۔ خلافِ واقعہ سمجھا تھا۔ مِنْ قَبْلِهِمْ ؛ ان سے قبل تھے، ان سے پہلے تھے۔ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ؛ پھر کیسا تھا میرا عذاب۔ مُنْكَرٌ ؛ مکروہ، تکلیف دہ۔

ترجمہ :- ان سے قبل بھی بہت سے لوگوں نے تکذیب کی تھی۔ پھر ان پر میرا کیسا عذاب آیا۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰۗفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ڼ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ﴿۱۹﴾ وقف لازم وقف غفران وقف منزل

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ ؛ کیا اُنھوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا۔ فَوْقَهُمْ ؛ ان کے اوپر۔ صٰۗفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ؛ صف کشیدہ، پر کھولے ہوئے اور کبھی پر سمیٹ بھی لیتے ہیں۔ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؛ اللہ رحمٰن کے سوا ان کو کوئی پکڑا ہوا نہیں ہے۔ مَسْكٌ ؛ پکڑنا۔ اِمْسَاكٌ ؛ روکنا۔ مُمْسِكٌ ؛ بخیل۔ ماسِكَةٌ ؛ قوتِ گرفت۔ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيْرٌ ؛ وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے، وہ بینا ہے، بصیر ہے۔

ترجمہ :- (لوگو! قدرتِ خدا کو دیکھو) کیا ان لوگوں نے اپنے اوپر پرندوں کو نہیں دیکھا کہ صف بستہ اور پر کھولے ہوئے بھی ہیں اور پر سمیٹے ہوئے بھی۔ کہ (اللہ) رحمٰن کے سوا ان کو کوئی نہیں تھامتا، (سنبھالتا) یقیناً وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ (ہر شئے اس کے زیرِ نظر ہے)۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ۭ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۚ﴿۲۰﴾

اَمَّنْ هٰذَا ؛ کیا وہ فرقہ ، جماعت ۔ اَلَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ ؛ جس کو تم اپنی نادانی سے اپنا لشکر سمجھ رہے ہو ۔ يَنْصُرُكُمْ ؛ تمہیں نصرت دے گا ؟ تمہاری مدد کرے گا ؟ مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؛ خدا کے مقابل ؟ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ ؛ نہیں ہیں کفار ۔ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ؛ مگر دھوکہ میں ۔ غُرُوْرٌ ۔ نفس کے دھوکے میں آ جانا ۔ خود کو بڑا سمجھنا ۔ غَرُوْرٌ ۔ شیطان ، دھوکہ باز ۔ غِرَّةٌ ۔ غفلت ۔

ترجمہ :- کیا وہ جماعت جس کو تم اپنا لشکر سمجھے ہوئے ہو وہ (خدائے) رحمان کے مقابلہ میں تم کو کوئی نصرت اور مدد دے سکتی ہے؟ یہ سب کفّار محض دھوکہ میں پڑے ہوئے ہیں ۔

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِيْ عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ ؛ کیا وہ جو ۔ يَرْزُقُكُمْ ؛ تم کو رزق دیتا ہے ، کھلاتا پلاتا ہے ۔ اِنْ اَمْسَكَ ؛ اگر روک لے ، بند کر دے ۔ رِزْقَهٗ ؛ اپنے رزق کو ۔ بَلْ لَّجُّوْا ؛ بلکہ وہ ہٹ کرتے ہیں ۔ اَڑتے ہیں ۔ فِیْ عُتُوٍّ ؛ سرکشی میں ، شرارت میں ۔ وَنُفُوْرٍ ؛ اور نفرت کرنے اور بھاگنے میں ، بدکنے میں ۔

ترجمہ :- بھلا وہ کون ہے جو تم کو رزق دیتا ہے ۔ اگر وہ اپنے رزق کو روک لے (کھانے پینے کو کچھ نہ دے) بلکہ یہ لوگ اپنی شرارت اور بھاگنے میں ہٹ کر رہے ہیں (اصرار کر رہے ہیں) ۔

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾

اَفَمَنْ يَّمْشِیْ ؛ بھلا وہ شخص کہ چلا ہی چلا جاتا ہے ۔ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖ ؛ اپنے منہ پر اوندھا ۔ جو سر جھکائے نہ اِدھر دیکھتا نہ اُدھر ، چلا ہی چلا جاتا ہے ۔ اَهْدٰى ؛ زیادہ ہدایت یافتہ ہے ۔ راہ پر چلنے والا ہے ۔ مقصد سے قریب تر ہے ۔ اَمَّنْ يَّمْشِیْ ؛ یا جو چلتا ہے ۔ سَوِيًّا ؛ سیدھا ۔ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؛ صراطِ مستقیم پر ، سیدھی راہ پر ، ہموار سڑک پر ۔

ترجمہ :- (ذرا بتاؤ) کون زیادہ راہ یافتہ ہے ، ہدایت پر ہے ۔ کیا وہ شخص جو سر جھکائے چلا ہی جاتا ہے یا وہ شخص جو بالکل سیدھا راستہ چلتا ہے ۔

قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

قُلْ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ ؛ پیغمبر! تم کہہ دو وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ۔ نشو نما دی ۔ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ ؛ اور

تم کو کان دیئے ۔ سننے کی قوت دی، سماعت اور شنوائی دی ۔ وَالْاَبْصَارَ ؛ اور بصارت دی، آنکھیں دیں ۔ وَالْاَفْئِدَةَ ؛ اور دل دیئے ۔جمع فُؤاد ۔ دل ۔ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ؛ تم بہت کم شکر گزاری کرتے ہو، احسان مانتے ہو، نعمتوں کی قدر کرتے ہو ۔

ترجمہ :- تم کہو وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا (سننے کو) کان دیئے (دیکھنے کو) آنکھیں دیں ، دل دیئے ، تم بہت کم شکر کرتے اور احسان مانتے ہو ۔

قُلْ هُوَ الَّذِىْ ذَرَاَكُمْ فِى الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

قُلْ هُوَ الَّذِىْ ذَرَاَكُمْ فِى الْاَرْضِ ؛ پیغمبر ! تم کہو : وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلایا ۔ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ؛ اور اسی کی طرف تمہارا حشر ہوگا ۔ میدانِ حشر (قیامت) میں جمع کئے جاؤ گے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلایا اور اُسی کی طرف تمہارا حشر ہوگا ۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾

وَيَقُوْلُوْنَ ؛ اور (یہ منکرین) کہتے ہیں ۔ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ ؛ یہ وعدہ ہے کب ۔ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؛ اگر ہو تم سچے ، صادق القول ۔

ترجمہ :- اور کہتے ہیں یہ وعدہ ہے کب ؟ اگر تم سچے ہو ۔

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۖ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾

قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ پیغمبر ! تم کہو ! (کب قیامت ہوگی) اس کا علم تو اللہ کے پاس ہے ۔ وہی ان تفصیلات کو جانتا ہے ۔ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ؛ اور میں تو صرف ڈرانے والا ہوں ، صاف صاف آئندہ کے خوفناک واقعات و نتائج کی اطلاع دینے والا ہوں ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو : اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے (کہ کب قیامت ہوگی) اور میں تو صرف واضح طور سے خوفناک نتائج کی اطلاع دینے والا ہوں ۔

فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِىْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

فَلَمَّا رَاَوْهُ ؛ پھر جب وعدۂ الٰہی کو دیکھیں گے ۔ زُلْفَةً ؛ نزدیک ۔ جب قیامت آجائے گی ۔ سِيْـٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَـفَـرُوْا ؛ بگڑ جائیں گے کافروں کے چہرے، منہ کالا ہوجائے گا، رنگ فق ہوجائے گا ۔ وَقِيْـلَ ؛ اور ان سے کہا جائے گا ۔ هٰذَا الَّذِيْ كُـنْـتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ؛ یہی ہے وہ جس کو تم مانگتے تھے ۔ یہی ہے وہ عذاب جس کو تم طلب کرتے تھے ۔

ترجمہ :- پھر جب وعدۂ الٰہی کو نزدیک دیکھ لیں گے تو کافروں کے منہ کالے ہوجائیں گے اور ان سے کہا جائے گا ۔ یہی ہے جس کو تم طلب کرتے تھے (جس کے لئے چیخ پکار کرتے تھے) ۔

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾

قُلْ اَرَءَيْتُمْ ؛ پیغمبر! تم کہو : ذرا اپنی رائے بتاؤ ۔ کیا تم نے دیکھا، ذرا بولو ۔ اِنْ اَهْلَـكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ ؛ اگر خدا مجھے اور ان لوگوں کو جو میرے ساتھ ہیں ہلاک کردے ۔ اَوْ رَحِمَنَا ؛ یا ہم پر رحم کرے ۔ فَـمَنْ يُّجِيْرُ الْـكٰفِرِيْنَ ؛ تو کافروں کو کون بچائے گا، نجات دے گا، پناہ دے گا ۔ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ؛ دردناک عذاب سے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم پوچھو : ذرا تم یہ بتاؤ اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کردے یا ہم پر رحم فرمادے تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا ؟

قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾

قُلْ هُوَالرَّحْـمٰـنُ ؛ پیغمبر! تم کہو : اللہ رحمٰن ہے، مہربان ہے ۔ اٰمَنَّابِهٖ ؛ ہم اس پر ایمان لائے ۔ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ؛ اور ہم نے اسی پر توکل کیا ہے ۔ اپنے تمام کاموں کو اُسی پر چھوڑا ہے ۔ ہمارا اسی پر بھروسہ ہے ۔ فَسَـتَـعْلَمُوْنَ ؛ پھر جلدی ہی تم کو معلوم ہوجائے گا، تم جان لوگے ۔ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ؛ کون ہے واضح ضلالت اور ظاہر گمراہی میں ۔ تم یا ہم ؟

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو : وہ (یعنی اللہ) رحمٰن ہے (مہربان ہے) ہمارا اس پر ایمان ہے اور اسی پر ہمارا توکل ہے پھر ابھی تم کو معلوم ہوجائے گا کہ کون کھلی گمراہی میں ہے ۔ (تم یا ہم ؟)

ع ۲ ۶ ۲ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾

قُلْ ؛ پیغمبر تم کہو : اَرَءَيْتُمْ ؛ ذرا بتاؤ، تمہاری کیا رائے ہے ۔ اِنْ اَصْبَحَ مَـآؤُكُمْ غَوْرًا ؛ اگر تمہارا پانی تہہ کو

لگ جائے ۔ کنویں خشک ہو جائیں ۔ فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَاءٍ مَّعِيْنٍ ؛ تو تمہارے پاس کون سوتوں کا پانی ، جھروں کا پانی ، آبِ رواں لائے گا ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم ذرا پوچھو : ذرا بتاؤ تو سہی اگر (کنویں خشک ہو جائیں) تمہارا پانی تہہ کو لگ جائے تو چشموں کا پانی (سوتوں اور جھروں کا پانی) تمہارے پاس کون لائے گا ، (تم کو کہاں سے ملے گا) ۔

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ القلم مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں باون (۵۲) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ①

نٓ ؛ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اس کے معنی دوات ہیں اور بعض کے پاس مقطعاتِ قرآنیہ میں سے ہے ۔ وَالْقَلَمِ ؛ اور قسم ہے ، اور شہادت میں قلم پیش کیا جاتا ہے ۔ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ؛ اور اس کلام اللہ کی جس کو لکھتے ہیں اور بعض کے پاس ان فرشتوں کی جو لکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- قسم ہے دوات اور قلم کی اور اس (کلامِ الٰہی) کی جس کو لکھتے ہیں ۔

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ②

مَآ اَنْتَ ؛ تم نہیں ہو ۔ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کی عنایت سے ، فضل و کرم سے ۔ بِمَجْنُوْنٍ ؛ دیوانہ (جس طرح کہ جاہل تم کو سمجھتے ہیں)

ترجمہ :- تم اپنے خدا کے فضل و کرم سے دیوانہ نہیں ہو ۔

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ③

وَاِنَّ لَکَ ؛ اور یقیناً تمہارے لئے ۔ لَاَجْرًا ؛ البتہ اجر ہے ۔ ثواب ہے ۔ غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ؛ غیر منقطع ، بے انتہاء ، ختم نہ ہونے والا ۔ نیز بے منت ۔

ترجمہ :- اور یقیناً تمہارے لئے بے انتہاء اَجر ہے (تمہاری تبلیغ اور تعلیم پر)۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿٤﴾

وَاِنَّکَ ؛ اور بے شک تم ۔ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ؛ البتہ عظیم الشان اخلاق پر ہو ۔ تمہارے اخلاق اچھے، خصائل اچھے، عادات اچھے ۔

کسی نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضرتؐ کے اخلاق کیسے تھے؟ انھوں نے فرمایا آپؐ کے اخلاق قرآن تھے ۔ یعنی قرآن کے مطابق عمل کیا کرتے تھے ۔ کتابوں میں جو قرآن ہے وہ قرآن صامت ہے اور حضرت قرآنِ ناطق ہیں ۔ ان کا ہر لفظ قرآن ہے ۔ ان کے اخلاق قرآن ہیں ۔ ان کے اعمال قرآن ہیں ۔ غرض کہ وہ قرآنِ ناطق ہیں ۔ قرآنِ عامل ہیں ۔

ترجمہ :- اور یقیناً تم عظیم الشان اخلاق پر ہو ۔

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ﴿٥﴾

فَسَتُبْصِرُ ؛ پھر عنقریب تم بھی دیکھ لوگے ۔ وَیُبْصِرُوْنَ ؛ اور دوسرے لوگ بھی دیکھ لیں گے ۔

ترجمہ :- پھر عنقریب تم بھی دیکھ لوگے اور دوسرے لوگ بھی دیکھ لیں گے ۔

بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿٦﴾

بِاَیِّکُمُ ؛ تم میں سے کس پر ۔ تم میں سے کون ۔ اَلْمَفْتُوْنُ ؛ فتنہ میں پڑا ہوا ہے ۔ کون مجنون ہے؟

ترجمہ :- (عنقریب معلوم ہوجائے گا) کہ تم میں سے (کون دیوانہ ہے) کون فتنہ میں پڑا ہوا ہے ۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٧﴾

اِنَّ رَبَّکَ ؛ بے شک تمہارا رب ۔ ھُوَ اَعْلَمُ ؛ وہ خوب جانتا ہے ۔ بِمَنْ ؛ اس شخص کو ۔ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؛ جو راہِ خدا سے بہک گیا ہے ۔ وَھُوَ اَعْلَمُ ؛ اور وہی خوب جانتا ہے، دانا تر ہے ۔ بِالْمُھْتَدِیْنَ ؛ راہ یافتوں کو ۔ ہدایت یافتوں کو، ان لوگوں کو جو سیدھے راستہ پر ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً تمہارا رب ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو اس کے راستہ سے بہک گئے ہیں اور اُن لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے جو اس کے راستہ پر قائم ہیں ۔

فَـلَا تُطِعِ ؛ لہٰذا تم اطاعت نہ کرو، ان کی ایک نہ مانو ۔ اَلْمُکَذِّبِیْنَ ؛ تکذیب کرنے والے، جھٹلانے والے ۔

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝۸

ترجمہ :- لہٰذا تم ان تکذیب کرنے والوں (اور جھٹلانے والوں) کی اطاعت نہ کرو، ان کی ایک نہ مانو ۔

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝۹

وَدُّوْا ؛ یہ لوگ چاہتے ہیں ۔ وَدُوْدٌ ؛ محبت کرنے والا ۔ چاہنے والا ۔ وُدٌّ ؛ محبت ۔ لَـوْ تُـدْهِـنُ ؛ کاش تم کچھ سُست ہوجاؤ ۔ ڈھیلے پڑجاؤ ۔ تبلیغ کے مسئلہ میں نرمی اختیار کرو ۔ فَيُـدْهِنُوْنَ ؛ پھر وہ بھی نرمی اختیار کریں گے ۔ ایذا رسانیوں میں کمی اور سُستی کریں گے ۔

ترجمہ :- وہ چاہتے ہیں کہ تم تھوڑی نرمی اختیار کرو تو وہ بھی نرمی اختیار کریں ۔

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝۱۰

وَلَا تُطِعْ ؛ اور اے پیغمبر! تم اطاعت نہ کرو ۔ کہا نہ مانو ۔ کُلَّ حَـلَّافٍ ؛ ہر ایک جھوٹی قسمیں کھانے والے کا ۔ مَهِيْنٍ ؛ حقیر، ذلیل ۔

ترجمہ :- اور (اے پیغمبر!) بات بات پر قسم کھانے والے ہر ایک ذلیل آدمی کی اطاعت نہ کرو ۔ (اس کا کہا نہ سنو) ۔

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝۱۱

وہ اور کیسا ہے؟ هَـمَّازٍ ؛ طعنے دینے والا، عیب جُو، چیڑے چننے والا، بُرائی کرنے والا ۔ مَشَّـآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ؛ چُغلیاں کھاتے ہوئے پھرنے والا ۔ نَمَّ يَنِمُّ ۔ راز ظاہر کرنا، چغل خوری ۔

ترجمہ :- طعنے دینے والا، چغلیاں کھاتے پھرنے والا ۔

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝۱۲

مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ ؛ مال سے بخل کرنے والا، خیر سے روکنے والا ۔ مُعْتَدٍ ؛ حد سے نکل جانے والا ۔ تعدی کرنے والا ۔ اَثِيْمٍ ؛ گناہگار ۔

ترجمہ :- خیر سے منع کرنے والا، تعدی کرنے والا گناہگار ۔

عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۳﴾

عُتُلٍّ ؛ سخت مزاج، سرکش ۔ بَعْدَ ذٰلِکَ ؛ اس کے علاوہ ۔ زَنِيْمٍ ؛ غیر قوم کا ، بدنسل ، کم ذات ۔

ترجمہ :- جو بڑا ہی سرکش ہے اس کے علاوہ بدنسل ہے ۔

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿۱۴﴾

(ایسا سرکش اور مغرور کیوں ہوگیا ؟)

ترجمہ :- کہ وہ مال و اولاد والا ہے ۔ (اس کے بیٹے بہت سے ہیں)

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۵﴾

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ ؛ جب اس کے سامنے تلاوت کی جائیں ، اس کو پڑھ کر سُنائی جائیں ۔ اٰيٰتُنَا ؛ ہماری آیتیں ۔ قَالَ ؛ تو کہتا ہے ۔ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ؛ یہ تو پرانی کہانیاں ہیں ، قدیم لوگوں کے قصّے ہیں ۔ جمع اُسْطُوْرَةٌ ۔ اسٹوری ۔

ترجمہ :- جب ہماری آیتیں اس کو سُنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو قدیم لوگوں کی داستانیں ہیں ۔

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾

سَنَسِمُهٗ ؛ اب ہم اس کو داغ دیں گے ۔ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ؛ اس کی ناک پر ۔

ترجمہ :- عنقریب ہم اس کی ناک پر داغ دیں گے ۔ (اس کو ذلیل وخوار کردیں گے) ۔

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۷﴾

اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ ؛ بے شک ہم نے ان لوگوں کو آزمایا ۔ جانچا ۔ كَمَا بَلَوْنَا ؛ جیسا کہ ہم نے آزمایا تھا ۔ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ؛ ایک باغ والوں کو ۔ اِذْ اَقْسَمُوْا ؛ جب کہ انھوں نے قسم کھائی تھی ۔ لَيَصْرِمُنَّهَا ؛ کہ اس باغ کے پھل توڑ لیں گے ۔ مُصْبِحِيْنَ ؛ صبح ہوتے ہوتے ۔ ہم راتوں رات باغ کے تمام پھل توڑ لیں گے ۔

ترجمہ :- بے شک ہم نے (ان کا امتحان لیا) ان کو آزمایا جس طرح باغ والوں کو آزمایا تھا جب کہ انھوں نے قسم کھالی تھی کہ صبح ہوتے ہوتے باغ کا سارا میوہ توڑ لیں گے ۔

وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿١٨﴾

ترجمہ :- اور کسی کو نہ چھوڑیں گے ۔ (یا ۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ یا خدا چاہے تو ، نہ کہیں گے)

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿١٩﴾

فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ ؛ پھر اس باغ پر ایک آفت کا پھیرا ہوا اس پر ایک گردش آ گئی ، تباہی نے آ گھیرا ۔ مِنْ رَّبِّکَ ؛ تمہارے رب کی طرف سے ۔ وَھُمْ نَآئِمُوْنَ ؛ اور وہ پڑے سو رہے تھے ۔

ترجمہ :- پھر تمہارے رب کی طرف سے اس باغ پر ایک گردش آ گئی اور وہ پڑے سو رہے تھے ۔

فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿٢٠﴾

فَاَصْبَحَتْ ؛ پھر ہو گیا ۔ کَالصَّرِیْمِ ؛ جیسے کٹا ہوا ۔ صَرِیْمٌ ۔ جڑ پیڑ سے کٹی ہوئی چیز ۔ صَرْمٌ ۔ کاٹنا ۔

ترجمہ :- پھر (وہ باغ) ایسا ہو گیا جیسے کٹا ہوا کھیت ۔

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ ﴿٢١﴾

فَتَنَادَوْا ؛ پھر وہ ایک دوسرے کو پکارنے لگے ، نِدا دینے لگے ۔ مُصْبِحِیْنَ ؛ صبح ہوتے ہوتے ۔

ترجمہ :- پھر صبح کو وہ ایک دوسرے سے پکار کر کہنے لگے ۔

اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِيْنَ ﴿٢٢﴾

اَنِ اغْدُوْا ؛ کہ سویرے ہی سے چلو ۔ عَلٰی حَرْثِکُمْ ؛ تمہارے کھیت پر ۔ اِنْ کُنْتُمْ صَارِمِیْنَ ؛ اگر تم کو پھل توڑنا ہے ۔

ترجمہ :- کہ سویرے ہی سے کھیت کو چلو اگر تم کو پھل توڑنا (اور کھیت کاٹنا) ہے ۔

فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿٢٣﴾

فَانْطَلَقُوْا ؛ پھر وہ چلے ۔ وَھُمْ یَتَخَافَتُوْنَ ؛ اور وہ آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے تھے ۔

ترجمہ :- پھر وہ چلے آپس میں چپکے چپکے باتیں کرتے ۔

اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا الْیَوْمَ عَلَیْكُمْ مِّسْكِیْنٌ ﴿۲۴﴾

اَنْ لَّا یَدْ خُلَنَّهَا ؛ کہ اس باغ میں داخل ہونے نہ پائے ۔ اَلْیَوْمَ ؛ آج ۔ عَلَیْكُمْ ؛ تمہارے پاس ۔ مِسْكِیْنٌ ؛ کوئی فقیر، محتاج ۔

ترجمہ :- کہ آج اس باغ میں تمہارے پاس کوئی فقیر داخل ہونے نہ پائے ۔

وَّغَدَوْا عَلٰی حَرْدٍ قٰدِرِیْنَ ﴿۲۵﴾

وَغَدَوْا ؛ اور سویرے چلے ۔ عَلٰی حَرْدٍ ؛ (بزعمِ خود) نہ دینے کے اِرادے پر ۔ حَرْدٌ ۔ بخل ، بدمزاجی ۔ قَادِرِیْنَ ؛ قادر سمجھ کر ۔

ترجمہ :- اور سویرے چلے (اپنے زعم میں) خود کو نہ دینے پر قادر سمجھ کر ۔

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾

فَلَمَّا رَاَوْهَا ؛ پھر جب اس باغ کو دیکھا ۔ قَالُوْا ؛ تو کہا ۔ اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ؛ کہ ہم نے بڑی غلطی کی ، صحیح راستہ بھول گئے ۔

ترجمہ :- پھر جب انھوں نے اس (باغ) کو دیکھا تو کہا ہم نے بڑی گمراہی اختیار کی (صحیح راستہ بھول گئے)۔

بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾

ترجمہ :- بلکہ ہم (عطیۂ اِلٰہی سے) محروم ہوگئے ۔ (نہیں ! ہماری قسمت پھوٹی ۔ کچھ بھی ہمارے ہاتھ نہ آیا) ۔

قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾

قَالَ اَوْسَطُهُمْ ؛ ان کے منجلے نے ، درمیانی نے ، ان میں کے غنیمت نے کہا ۔ اوسط کا لفظ افضل کے معنٰی میں بھی آتا ہے ۔ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ؛ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا ۔ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ؛ کیوں نہیں تم تسبیح کرتے ۔ کاش تم خدا کی پاکی بیان کرتے ۔

ترجمہ :- ان کے اوسط اور درمیانی نے کہا میں نے تم سے کہا نہیں تھا کہ کیوں نہیں تم تسبیح کرتے ۔

قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾

قَالُوْا ؛ سب نے کہا۔ سُبْحٰنَ رَبِّنَا ؛ ہمارا پروردگار پاک ہے۔ بے شک ہم نے غلطی کی اور خدا غلطی سے پاک ہے۔ ہم توبہ کرتے ہیں۔ سُبْحَان اللّٰه۔ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ؛ بے شک ہم قصور وار ہیں، گنہگار ہیں، ظالم ہیں۔

ترجمہ:- سب نے کہا (سبحان اللہ) ہمارا پروردگار پاک ہے! یقیناً ہم ظالم ہیں (قصور وار ہیں)

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

فَـاَقْبَلَ ؛ پھر متوجہ ہوئے، مخاطب ہوئے۔ بَـعْـضُـهُـمْ عَـلٰـى بَعْضٍ ؛ بعض بعض پر۔ يَتَـلَاوَمُوْنَ ؛ الزام لگاتے، ملامت کرتے۔

ترجمہ:- پھر وہ ایک دوسرے کو لگے ملامت کرنے (طعنے دینے)۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾

قَالُوْا ؛ سب نے کہا۔ يٰـوَيْلَنَـآ ؛ ہائے ہماری کمبختی، ہائے بدنصیبی، ہائے افسوس۔ اِنَّـا كُنَّا طٰغِيْنَ ؛ بے شک ہم تھے سرکش، حدود سے بڑھ جانے والے۔ طغیان میں گرفتار۔

ترجمہ:- سب نے کہا ہائے افسوس! بے شک ہم تھے حد سے نکل جانے والے۔

عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾

عَسٰـى ؛ اُمید ہے، شاید، ممکن ہے۔ رَبُّـنَـا ؛ کہ ہمارا رب ہماری توبہ کی وجہ سے، اُس کی طرف رجوع کرنے کی وجہ سے۔ اَنْ يُّـبْـدِلَـنَا ؛ کہ بدل دے ہم کو۔ خَيْرًا مِّنْهَا ؛ اس سے بہتر۔ اِنَّـآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ؛ بے شک ہم اپنے رب سے آرزو کرتے ہیں، اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ہم اس کے فضل و کرم کے مشتاق ہیں۔

ترجمہ:- اُمید ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس سے بہتر بدل دے۔ ہم کو اپنے رب سے ایسی ہی توقع ہے۔ (اور یہی ہماری آرزو ہے)۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع ۱ ۳۳ ۳ وقف لازم

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؛ عذاب ایسے ہی ہوتا ہے ۔ یہ تو دنیا کا عذاب تھا ۔ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ؛ اور آخرت کا عذاب تو اس سے بڑھ کر ہے اس سے بزرگ تر ہے ۔ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ؛ کاش یہ جانتے اور ان کو علم ہوتا ۔

ترجمہ :- عذاب یوں آتا ہے اور آخرت کا عذاب تو اس سے بڑھ کر ہے ۔ کاش یہ علم رکھتے ۔ (کچھ سمجھتے ۔ جانتے) ۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٣٤﴾

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ ؛ بے شک متقیوں کے لئے ، خدا ترسوں کے لئے ، پرہیزگاروں کے لئے ۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ اُن کے رب کے پاس ، اللہ کے نزدیک ۔ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ؛ نعمتوں اور آسائشوں سے بھری ہوئی جنتیں ہیں ۔

ترجمہ :- یقیناً متقیوں کے لئے ان کے رب کے پاس نعمتوں بھری جنتیں ہیں ۔

اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٥﴾

اَفَنَجْعَلُ ؛ پھر کیا ہم کردیں گے ۔ اَلْمُسْلِمِيْنَ ؛ مسلمانوں کو ، فرماں برداروں کو ۔ كَالْمُجْرِمِيْنَ ؛ مجرموں کی طرح ، نافرمانوں کے جیسا ، مشرکوں اور گناہگاروں جیسا ۔

ترجمہ :- پھر کیا ہم مسلموں کو غیر مسلموں کے جیسا کردیں گے ؟

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٦﴾

مَا لَكُمْ ؛ تمہیں ہو کیا گیا ۔ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ؛ کیسے احکام لگاتے ہو ، کیسے فیصلے کرتے ہو ۔

ترجمہ :- تمہیں ہو کیا گیا ۔ تم کیسے (غلط) حکم لگاتے ہو ۔

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿٣٧﴾

اَمْ لَكُمْ ؛ کیا تمہارے پاس کوئی آسمانی کتاب ہے ۔ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ؛ جس کو تم پڑھتے ہو ۔ درس لیتے ہو ۔

ترجمہ :- کیا (یہ غلط احکام) تمہاری کسی (مذہبی) کتاب میں ہیں جسے تم پڑھتے ہو ؟

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿٣٨﴾

اِنَّ لَکُمْ فِیْہِ ؛ بے شک اس میں تمہارے لئے ہے ۔ لَمَا تَخَیَّرُوْنَ ؛ جوتم پسند کرو، اختیار کرو، انتخاب کرو۔

ترجمہ :- (کیا تمہاری کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے) کہ تم کو وہ سب مل جائے گا جس کو تم چاہتے ہو اور پسند کرتے ہو۔

اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾

اَمْ لَکُمْ اَیْمَانٌ ؛ کیا تمہارے متعلق کچھ معاہدے ہیں، کچھ وعدے ہیں ۔ عَلَیْنَا ؛ ہم سے ۔ بَالِغَةٌ ؛ کامل، پکّے، محکم، ہم پر چڑھے ہوئے، ہم پر واجب ۔ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ؛ قیامت کے دن تک ۔ اِنَّ لَکُمْ لَمَا تَحْکُمُوْنَ ؛ کہ تم کو وہ مل جائے گا جو تم ٹھیراؤ، مقرر کرو۔

ترجمہ :- کیا تمہارے پاس ہمارے پکّے وعدے، محکم معاہدے ہیں کہ قیامت کے دن تک تم جو ٹھیراؤ مل جائے گا۔

سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾

سَلْھُمْ ؛ ذرا ان سے سوال کرو، پوچھو ۔ اَیُّھُمْ بِذٰلِکَ زَعِیْمٌ ؛ اس کا ذِمّہ لینے والا، ضامن اور زعم کرنے والا کون ہے۔

ترجمہ :- ذرا ان سے پوچھو کہ اس بات کا کون ذِمّہ دار ہے۔

عند المتقدمین ۱۲

اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾ مع ۱۵

اَمْ لَھُمْ شُرَکَآءُ ؛ کیا ان کی طرف سے خدا کے کوئی شریک ہیں ۔ فَلْیَاْتُوْا بِشُرَکَآئِھِمْ ؛ پھر وہ لائیں اپنے شریکوں کو ۔ اِنْ کَانُوْا صٰدِقِیْنَ ؛ اگر وہ صادق القول ہیں، سچے ہیں۔

ترجمہ :- کیا ان کے کوئی شریک ہیں؟ (اگر ہیں تو) ذرا ان شریکوں کو بُلا لائیں اگر وہ صادق اور راست گو ہیں۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾

یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ ؛ جب ساق کھل جائے گی ۔ از سرتا پا تجلّی ہوگی ۔ خدائے تعالیٰ کے کمالات پست سے پست ہی ظاہر ہو جائیں گے ۔ وَیُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ ؛ اور وہ سجدہ کے لئے بُلائے جائیں گے ۔ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ؛ پھر ان کو

اس کی استطاعت نہ ہوگی ۔ وہ سجدہ نہ کرسکیں گے ۔

ترجمہ :- جب پست سے پست چیز بھی ظاہر ہوجائے گی ۔ اور وہ سجدہ کے لئے بُلائے جائیں گے تو نہ کرسکیں گے ۔

صاحبو! جب خدائے تعالیٰ کی پوری تجلی ہوگی تب بھی یہ لوگ نہیں مانیں گے ۔ کیونکہ ان کے پاس ایمان کی روشنی ہی نہ ہوگی ۔ کَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ لَمَحْجُوْبُوْنَ یہ ہرگز نہ ہوگا ۔ ان کو کبھی ایمان نہ آئے گا ۔ وہ اپنے رب سے اپنے جہل کی تاریکی کی وجہ سے پردہ میں رہیں گے ۔

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ سَالِمُوْنَ ﴿۴۳﴾

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ ؛ بحالیکہ ان کی آنکھیں جُھکی ہوں گی ، شرمندگی سے نیچی ہوں گی ۔ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؛ ان پر ذِلّت چھائی ہوئی ہوگی ۔ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ ؛ اور وہ تو پہلے بُلائے جاتے تھے سجدہ کے لئے ۔ وَهُمْ سَالِمُوْنَ ؛ اور وہ صحیح سلامت تھے (مگر انھوں نے اس وقت سجدہ نہیں کیا تو اب کیا کرسکیں گے ؟ آخرت دنیا کی ایک صورت ہے جب دنیا میں کچھ نہ کیا تو آخرت میں کیا کریں گے) ۔

ترجمہ :- ان منکروں کی آنکھیں (شرمندگی سے) جُھکی ہوں گی ۔ ذِلّت ان پر چھائی ہوئی ہوگی ۔ جس زمانہ میں وہ صحیح سلامت تھے ان کو سجدہ کے لئے بُلایا گیا تھا (مگر انھوں نے سجدہ نہیں کیا) ۔

فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾

فَذَرْنِيْ ؛ پھر مجھے چھوڑو ۔ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؛ اور اس بات کی تکذیب کرنے والے کو چھوڑو ۔ پھر دیکھو کہ میں کرتا کیا ہوں ۔ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ ؛ ہم ان کو درجہ بدرجہ ، رفتہ رفتہ ، آہستہ آہستہ کھینچ لیں گے ۔ دھر گھسیٹیں گے ۔ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ؛ اس طرح سے کہ ان کو علم بھی نہ ہوگا کہ کہاں تھے کدھر پہنچ گئے ۔

ترجمہ :- مجھے اور (میرے) اس کلام کی تکذیب کرنے والوں کو چھوڑو میں ان کو آہستہ آہستہ کھینچ لوں گا ایسے طریقہ سے کہ ان کو معلوم بھی نہ ہوگا ۔

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۴۵﴾

وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؛ میں ان کو مہلت دوں گا ، ڈھیل دوں گا ۔ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ؛ بے شک میری تدبیر مضبوط ہے میرا داؤ پکّا ہے ۔

ترجمہ :- اور میں ان کو مہلت دوں گا ۔ بے شک میری تدبیر مضبوط ہے ۔

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾

اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا ؛ پیغمبر ! کیا تم ان سے اپنی تبلیغ کا بدلہ مانگتے ہو ، کچھ معاوضہ مانگتے ہو ۔ فَهُمْ مِنْ مَّغْرَمٍ ؛ کہ وہ تاوان سے ، نقصان سے ، بوجھ سے ۔ مُثْقَلُوْنَ ؛ بوجھل ہوگئے ہیں دبے جاتے ہیں گرانبار ہورہے ہیں ۔

ترجمہ :- پیغمبر ! کیا تم ان سے (اپنی تبلیغ کا ناقابلِ برداشت) صلہ مانگتے ہو کہ اس نقصان سے وہ گراں بار ہورہے ہیں ۔ (اور وہ ان پر ثقیل ہوگیا ہے)

اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾

اَمْ عِنْدَ هُمُ الْغَيْبُ ؛ کیا ان کو کچھ علمِ غیب ہے ۔ کچھ غیب کی باتیں بھی معلوم ہیں ۔ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ؛ کہ وہ لکھ رکھتے ہیں ۔ نوٹ بھی کرلیتے ہیں ۔ آئندہ ان پر کیا گزرنے والی ہے اس کو جانتے بھی ہیں ۔

ترجمہ :- کیا ان کے پاس کوئی غیب کی بھی خبر ہے کہ وہ لکھ رکھتے ہیں ۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ وقف لازم

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ ؛ پھر پیغمبر ! تم حکمِ رب کے لئے صبر کرو ، انتظار کرو ۔ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ؛ اور یونس کی طرح جن کو مچھلی نگل گئی تھی (تنگ دل) نہ بنو ۔ اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ؛ جب کہ انھوں نے پکارا ۔ دُعا کی جب کہ وہ اُمّت کی طرف سے غصّہ پی پی کر اور ان کو چھوڑ کر چل دیئے تھے ۔

ترجمہ :- پیغمبر ! تم حکمِ رب کا انتظار کرو اور (یونس) مچھلی کے پیٹ میں رہنے والے کی طرح (پُر دل اور ناخوش) نہ ہو ، (جلد بازی نہ کرو) جب کہ وہ (اپنی اُمّت سے) غصّہ پی پی کر (بیزار ہوکر) خدا کو پکار اُٹھے ۔

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾

لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؛ اگر خدا کی نعمت و رحمت ان کا تدراک نہ کرتی ، نہ سنبھالتی ، دستگیری نہ کرتی ۔ اور

مچھلی کے پیٹ میں سے نکلنے کے بعد کدو کی بیل ان پر نہ چھا جاتی ۔ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ ؛ تو خالی صحرا میں ڈال دیئے جاتے ۔ جنگل بیابان میں پڑے رہتے ۔ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ؛ بحالیکہ وہ صحرا چٹیل ، گھاس سے خالی تھا ۔ نا قابلِ تعریف و راحت تھا جب کہ ضمیر صحراء کی طرف راجع ہو یا ذوالنون (یونس) کوئی اچھی اور آرام دہ حالت میں نہ رہتے جب کہ ضمیر یونس کی طرف پلٹے ۔

ترجمہ :- اگر خدا کی نعمت و رحمت ان کی دستگیری نہ کرتی تو چٹیل میدان میں بدحالی میں پڑے رہتے (یا وہ چٹیل میدان نا قابلِ تعریف تھا) ۔

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝۵۰

فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ ؛ پھر ان کے خدا نے ان کو پسند کیا ، برگزیدہ بنالیا ، مجتبیٰ بنالیا ۔ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ؛ پھر ان کو اچھے لوگوں میں سے کردیا ۔

ترجمہ :- پھر ان کے خدا نے ان کو پسند کرلیا پھر ان کو نیکوں اور مقبولوں میں کردیا ۔

وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝۵۱ وقفِ لازم

وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؛ اور قریب ہے کہ یہ منکرین و کفّار ۔ لَیُزْلِقُوْنَكَ ؛ تم کو لغزش میں ڈال دیں ۔ زَلَقٌ ۔ پھسلنا ۔ بِاَبْصَارِهِمْ ؛ تم کو گھور گھور کر ، اپنی تیز نظروں سے ۔ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ ؛ جب سنیں قرآن کو ۔ وَیَقُوْلُوْنَ ؛ اور دشمنی سے کہتے ہیں ۔ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ؛ وہ تو بالکل مجنون ہے ۔ نرا دیوانہ ہے ۔

ترجمہ :- قریب ہے کہ یہ کفّار تم کو دشمنی کی تیز نظروں سے دیکھ دیکھ کر لغزش میں ڈال دیں (اپنی جگہ سے ہٹا دیں ، پھسلا دیں) جب کہ وہ نصیحت و قرآن کو سنتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں یہ تو مجنون ہے ۔

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝۵۲ ع ۲ ۱۹ ۴

وَمَا هُوَ ؛ اور وہ (یہ) نہیں ہے ۔ اِلَّا ذِكْرٌ ؛ مگر نصیحت ، پند ۔ لِلْعٰلَمِیْنَ ؛ تمام عالموں کے لئے ۔

ترجمہ :- یہ (قرآن) نہیں ہے مگر تمام عالموں کے لئے پند و نصیحت ۔

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ ثِنْتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ الحاقہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں باون (۵۲) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَآقَّۃُ ۙ﴿۱﴾

ترجمہ :- ہونے والا واقعہ، قیامت، حق اور ثابت ہونے والی بات ۔

مَا الۡحَآقَّۃُ ۚ﴿۲﴾

ترجمہ :- وہ ہونے والا واقعہ ہے کیا ؟

وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡحَآقَّۃُ ؕ﴿۳﴾

وَمَا اَدْرٰکَ ؛ تمہیں کیا معلوم؟ کس نے تمہیں بتایا ۔ مَا الْحَاقَّۃُ ؛ کہ وہ ہونے والا واقعہ ہے کیا ؟ وہ آفت کیا ہے؟

ترجمہ :- تمہیں کیا معلوم کہ وہ ہونے والا واقعہ ہے کیا ؟

کَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ وَ عَادٌۢ بِالۡقَارِعَۃِ ﴿۴﴾

کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ عَادٌ ؛ ثمود و عاد نے تکذیب کی، جھٹلایا، نہ مانا ۔ بِالْقَارِعَۃِ ؛ ایک ٹھونکنے والی آفت کو ۔ (قَرْعٌ ۔ ٹھونکنا، کھڑکھڑانا) سخت صدمہ پہنچانے والی، مراد قیامت ہے یعنی یہ قومیں حشر و نشر کی اور عذاب و ثواب کی، خدا کی بازپرس اور سوال کی قائل نہیں تھیں ۔

ترجمہ :- عاد و ثمود نے (تکذیب کی) قیامت کو نہ مانا، (خدا کی پرستش کی قائل نہ تھیں)

فَاَمَّا ثَمُوۡدُ فَاُہۡلِکُوۡا بِالطَّاغِیَۃِ ﴿۵﴾

فَاَمَّا ثَمُوْدُ ؛ پھر لیکن ثمود ۔ فَاُهْلِکُوْا ؛ پھر وہ ہلاک اور تباہ کردیئے گئے ۔ بِالطَّاغِیَۃِ ؛ سخت و کرخت آواز سے، بھونچال سے، زلزلے کی سخت آواز سے ۔ طغٰی ۔ حد سے بڑھ گیا ۔ طُغْیَان ۔ سرکشی ۔

ترجمہ :- لیکن ثمود کے لوگ، سو وہ ہلاک و تباہ کردیئے گئے، سخت آواز سے ۔

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝۶

وَاَمَّا عَادٌ ؛ اور لیکن عاد ۔ فَـاُهْـلِكُوْا ؛ سو وہ ہلاک کئے گئے ۔ بِـرِيْحٍ ؛ ہوا سے ۔ صَـرْصَرٍ ؛ تیز چلنے والی ہوا، سناٹے کا سرد جھکڑ ۔ عَاتِيَةٍ ؛ سخت و تند ہوا ۔ عُتُوٌّ ۔ سرکشی ۔

ترجمہ :- اور قومِ عاد کے لوگ، سو وہ ایک سرد اور تند ہوا سے ہلاک کردیئے گئے ۔

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ
حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝۷

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ ؛ ان پر اس کو روانہ کیا، متعین کیا، مسلط کیا ۔ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ؛ سات راتیں اور آٹھ دن ۔ حُسُـوْمًـا ؛ حَسْمٌ ۔ کاٹنا ۔ ختم ہونا ۔ جڑ پیڑ سے قطع کردینا ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حُسُـوْمًـا کے معنی پے درپے اور متواتر کے ہیں ۔ فَتَـرَى الْـقَوْمَ فِيْهَـا ؛ پھر اے مخاطب ! تو لوگوں کو اس جگہ دیکھے گا ۔ صَـرْعٰـى ؛ پچھڑے ہوئے ۔ زمین پر پڑے ہوئے ۔ كَاَنَّهُمْ ؛ گویا کہ وہ لوگ ۔ اَعْجَازُ نَخْلٍ ؛ کھجور کے درخت کے تنے ہیں ۔ خَاوِيَةٍ ؛ کھوکھلے، بوسیدہ، تباہ ۔

ترجمہ :- ان پر سات راتوں اور آٹھ دن تک متواتر پے درپے تیز و تند ہوا کو مسلط کردیا ۔ (اے مخاطب !) تو (اس وقت ہوتا تو) دیکھتا کہ وہ لوگ زمین پر ایسے پڑے ہوئے ہیں جیسے کھجور کے پُرانے اور کھوکھلے تنے ۔

فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ ۝۸

فَهَلْ تَـرٰى لَهُمْ ؛ کیا اے مخاطب ! تو ان میں سے دیکھا ہے ۔ مِنْ بَاقِيَةٍ ؛ کوئی باقی، کوئی رہنے والا، کوئی بچا بھی ؟

ترجمہ :- پھر کیا تو ان میں سے کسی کو بچ رہا بھی دیکھا ؟

وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝۹

وَجَـاءَ فِـرْعَوْنُ ؛ اور فرعون آیا ۔ جَـآءَ بِـالْـخَاطِئَةِ ؛ خطائیں کیں ۔ وَمَـنْ قَبْـلَـهٗ ؛ اور جو فرعون سے پہلے تھے ۔ وَالْـمُؤْتَفِكٰـتُ ؛ اور وہ بستیاں جو زیر و زبر ہوگئی تھیں، زلزلے اور بھونچال سے اُلٹ گئی تھیں ۔ بِالْخَاطِئَةِ ؛ خطاؤں کے ساتھ، گناہ اور قصور کے ساتھ ۔

ترجمہ :- اور فرعون اور وہ لوگ جو اس سے پہلے تھے اور وہ بستیاں جو زیر و زبر کردی گئی تھیں ان کے رہنے والے خطاؤں اور گناہوں میں مبتلا تھے ۔

فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ﴿۱۰﴾

فَعَصَوْا ؛ پھر انھوں نے نافرمانی کی ۔ رَسُوْلَ رَبِّهِمْ ؛ اپنے رب کے رسول کی ۔ فَاَخَذَهُمْ ؛ پھر خدا نے ان کو پکڑلیا ۔ اَخْذَةً رَّابِيَةً ؛ (رَبَا يَرْبُوْا ۔ بلند ہونا ۔ رَابِيَةٌ ۔ ٹیلہ) پکڑنا ۔ سخت اور بڑھا چڑھا ۔

ترجمہ :- پھر ان لوگوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی اور عصیان کیا لہٰذا خدا نے (ان کو سخت عذاب میں گرفتار کیا) ان کو پکڑا اور سخت پکڑا ۔

اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِى الْجَارِيَةِ ﴿۱۱﴾

اِنَّا ؛ بے شک ہم ۔ لَمَّا ؛ جب ، جس وقت ۔ طَغَا الْمَاءُ ؛ پانی نے طغیانی کی ، اُبل گیا ۔ حد سے بڑھ گیا ۔ حَمَلْنٰكُمْ ؛ ہم نے تم کو سوار کرادیا ۔ فِى الْجَارِيَةِ ؛ چلتی کشتی میں ، بہتی ناؤ میں ۔

ترجمہ :- جب پانی کو طغیانی ہوئی تو ہم نے تم کو کشتی میں سوار کردیا ۔

لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ﴿۱۲﴾

لِنَجْعَلَهَا ؛ تاکہ ہم اس واقعہ کو کردیں ۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ تَذْكِرَةً ؛ یادگار ، عبرت ، یاد دہانی ۔ وَيَعِيَهَآ ؛ اور اس کو یاد رکھے ۔ وَعٰى يَعِيْ ۔ یاد رکھنا ، سننا ، حفاظت کرنا ۔ وِعَاءٌ ۔ ظرف ، برتن ۔ اُذُنٌ ؛ کان ۔ وَاعِيَةٌ ؛ یاد رکھنے والا ۔

ترجمہ :- تاکہ ہم اس واقعہ کو تمہارے لئے یاد دہانی بنادیں اور سننے والے کان اس کو سنیں اور یاد رکھیں ۔

فَاِذَا نُفِخَ فِى الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾

فَاِذَا ؛ پھر جب ۔ نُفِخَ ؛ پھونکا جائے گا ۔ فِى الصُّوْرِ ؛ صُور میں ، نرسنگے میں ، بگل میں ۔ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ؛ یکبارگی پھونک ۔

ترجمہ :- پھر جب یکا یک صور پھونکا جائے گا ۔

وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾

وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ ؛ اور زمین اور پہاڑ اپنی جگہ سے اُکھڑ جائیں گے۔ اُٹھالئے جائیں گے۔ فَدُكَّتَا ؛ پھر زمین اور پہاڑ توڑ دیئے جائیں گے، ریزہ ریزہ کردیئے جائیں گے، ان کی توڑ پھوڑ ہوجائے گی۔ دَكَّـةً وَاحِدَةً ؛ ایکبارگی ٹکڑے ٹکڑے اور ریزہ ریزہ کردینا۔

ترجمہ :- اور زمین اور پہاڑ اپنی جگہ سے جُدا ہوجائیں گے اور ایکبارگی ریزہ ریزہ، چورا چورا ہوجائیں گے۔

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾

فَيَوْمَئِذٍ ؛ پھر اس دن، اس کی اصل۔ يَوْمَ اِذْوَقَعَ كَذَا ؛ ہے۔ یہ تنوینِ عوض ہے۔ جس دن یہ سب ہوگا۔ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ؛ واقع ہوجائے گا ہوجانے والا واقعہ یعنی قیامت آجائے گی۔

ترجمہ :- پھر اس دن ہونے والا واقعہ واقع ہوجائے گا۔ (قیامت آجائے گی)۔

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ ؛ اور آسمان پھٹ جائے گا، شق ہوجائے گا۔ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ ؛ پھر وہ آسمان اس دن۔ وَاهِيَةٌ ؛ بودا اور کمزور ہوجائے گا۔ جابجا سے بکس جائے گا۔

ترجمہ :- اور آسمان پھٹ جائے گا پھر وہ اس دن جا بجا سے بکس جائے گا (ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا)۔

وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؕ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾

وَالْمَلَکُ ؛ اور فرشتے۔ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ؛ اس کے کناروں پر مستعد نظر آئیں گے۔ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّکَ ؛ اور اُٹھائیں گے تمہارے رب کے تختِ حکومت کو۔ فَوْقَهُمْ ؛ اپنے اوپر۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن۔ ثَمٰنِيَةٌ ؛ آٹھ (فرشتے، قوتیں، مراکزِ قوت)۔

علماء کا خیال ہے کہ دنیا میں چار مراکزِ قوت ہیں۔ مرکزِ علم، جبرئیلؑ۔ مرکزِ رزق، میکائیلؑ۔ مرکزِ حیات، اسرافیلؑ اور مرکزِ موت، عزرائیلؑ تحتِ ارادۂ الٰہی کام کرتے ہیں۔ آخرت میں بجائے چار کے آٹھ فرشتے کام کریں گے۔

ترجمہ :- اور فرشتے اس کے کناروں پر (مستعد کھڑے) ہوں گے اور اس دن تمہارے رب کے عرشِ حکومت کو اپنے اوپر اُٹھائیں گے۔

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾

يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ تُعْرَضُوْنَ ؛ تم دربارِ الٰہی میں پیش کئے جاؤ گے ۔ لَا تَخْفٰی ؛ نہ چھپے گا ، مخفی نہ رہے گا ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ۔ خَافِيَةٌ ؛ چھپی ہوئی چیز ، کوئی چھپنے والی حالت ، نہ کوئی چیز چھپے گی ، نہ کوئی عمل ، نہ کسی کی نیت ، نہ اِرادہ ۔

ترجمہ :- اس دن تم (دربارِ الٰہی میں) پیش کئے جاؤ گے تمہاری کوئی چیز چھپی نہ رہے گی ۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۚ ﴿۱۹﴾

فَـاَمَّا مَنْ ؛ پھر جو کوئی ۔ اُوْتِـيَ كِـتٰـبَـهٗ ؛ دیا گیا اپنا نوشتہ ، اپنا عمل نامہ ، اپنا روز نامہ ۔ بِـيَمِيْـنِـهٖ ؛ اپنے سیدھے ہاتھ میں ۔ اچھی چیز کو سیدھے ہاتھ سے ایک مناسبت ہے ۔ سیدھا ہاتھ ہی کام کرنے والا ہوتا ہے ۔ بہت کم ہیں جن کا بایاں ہاتھ چلتا ہے ۔ اور بُرے کام کو بائیں سے ایک علاقہ ہے ۔ فَيَقُوْلُ ؛ پھر کہے گا ۔ هَـآؤُمُ ؛ لیجئے ، اے لو ! اِقْرَءُوْا ؛ پڑھو ۔ كِتٰبِيَهْ ؛ میرے اعمال نامہ کو ۔ اس میں ہاءِ سکتہ ہے ۔ وقف میں زائد ہوا کرتا ہے مگر وصل میں بھی رہتا ہے ۔ یہ فاصلہ کے حُسن کے لئے ہے ۔

ترجمہ :- پھر جس کے سیدھے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا گیا تو وہ کہے گا ۔ اے لو ! پڑھو میرے اعمال نامہ کو ۔

اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ۚ ﴿۲۰﴾

اِنِّيْ ؛ یقیناً میں ۔ ظَنَنْتُ ؛ جانتا تھا ، ظن و گمان رکھتا تھا ۔ بعض دفعہ ظن کا لفظ یقین کے معنی میں بھی آتا ہے ۔ اَنِّيْ ؛ کہ میں ۔ مُلٰقٍ ؛ ملنے والا ہوں ، پانے والا ہوں ، مجھے ملنے والا ہے ۔ حِسَابِيَهْ ؛ میرا حساب کتاب ۔

ترجمہ :- میں پہلے ہی سے جانتا تھا کہ مجھے میرا اعمال نامہ ملے گا ۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۙ ﴿۲۱﴾

ایسا سمجھنے والا شخص ۔ فَهُوَ ؛ تو وہ ۔ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ؛ پسندیدہ عیش ، خوش حال زندگی ، عمدہ گزران میں رہے گا ۔

صاحبو ! یہ شخص نہ صرف اپنی زندگی ہی سے راضی ہے بلکہ اس کی زندگی بھی اس سے راضی ہے ۔ وہ خوش اس کی زندگی خوش ۔

ترجمہ :- پھر ایسا شخص خوش ترین زندگانی میں ہے ۔

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ ﴿۲۲﴾

ترجمہ :- بلند مرتبہ جنت میں ہے ۔ (بہشتِ بریں میں ہے ۔)

قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾

وہ جنت کیسی ہے ؟ قُطُوْفُهَا ؛ اس کے میوے ، پھل ۔ دَانِيَةٌ ؛ قریب الحصول ہیں ۔

ترجمہ :- جس کے میوے جُھکے جارہے ہیں ۔ (اس کے اعمال کے نتائج بسہولت حاصل ہوں گے)

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾

ان جنتیوں سے کیا کہا جائے گا ؟

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا ؛ کھاؤ پیو ۔ هَنِيْئًا ؛ رچتا پچتا ، خوشگوار ، مزہ دار ۔ یہ کیوں ؟ بِمَآ اَسْلَفْتُمْ ؛ اِن نیک اعمال کی وجہ سے کہ تم نے پہلے کیۓ ہیں ، بھیجے ہیں ۔ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ؛ گزشتہ ایام میں ۔ زمانہ ماضی میں ، اس سے پہلے ۔

ترجمہ :- مزے سے کھاؤ پیو اپنے گذشتہ نیک اعمال کی وجہ سے ۔

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ﴿٢٥﴾

وَاَمَّا مَنْ ؛ لیکن جو شخص ، مگر جس شخص کو ۔ اُوْتِيَ ؛ دیا گیا ۔ كِتٰبَهٗ ؛ اس کا اعمال نامہ ۔ بِشِمَالِهٖ ؛ اس کے بائیں ہاتھ میں ۔ فَيَقُوْلُ ؛ تو وہ کہے گا ۔ يٰلَيْتَنِيْ ؛ کاش میں ۔ کیا اچھا ہوتا کہ مجھے ۔ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ؛ مجھے نہ دیا جاتا میرا اعمال نامہ ۔

ترجمہ :- اور جس کے بائیں ہاتھ میں اس کا اعمال نامہ دیا گیا وہ کہے گا کاش مجھے میرا اعمال نامہ نہ دیا جاتا ۔

وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾

وَلَمْ اَدْرِ ؛ اور مجھے معلوم نہیں ۔ مَا حِسَابِيَهْ ؛ میرا کیا حساب کتاب ہوگا ۔ جو میرا حساب ہوگا ۔

ترجمہ :- اور مجھے معلوم نہیں جو میرا حساب ہوگا (میرا کیا حساب ہوگا) ۔

يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾

يٰلَيْتَهَا ؛ کاش موت ۔ كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ؛ ہوتی فیصلہ کرنے والی ۔ قَضٰى ، يَقْضِي ، قَضَاءً ۔ فیصلہ کرنا ۔ قَاضِيْ ؛ فیصلہ کرنے والا ۔

ترجمہ :- کاش موت (اس جھگڑے کا) فیصلہ کردیتی ۔ (خاتمہ کردیتی ، فنا کردیتی)

مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۚ ﴿۲۸﴾

مَا اَغْنٰى عَنِّيْ ؛ مجھے کام نہ آیا ۔ نفع نہ دیا ۔ فائدہ نہ بخشا ۔ مَالِيَهْ ؛ میرا مال ۔

ترجمہ :- میرا مال بھی میرے کام نہ آیا ۔

هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ۚ ﴿۲۹﴾

هَلَكَ عَنِّيْ ؛ مجھ سے برباد ہوگئی ۔ زائل ہوگئی ، گئی گذری ہوگئی ، ہلاک ہوگئی ۔ سُلْطٰنِيَهْ ؛ میری حکومت ، میری سلطنت ۔

ترجمہ :- ہائے میری سلطنت رہی نہ بادشاہت ۔

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۙ ﴿۳۰﴾

اس کے متعلق فرشتے کیا کہیں گے ۔ خُذُوْهُ ؛ اس کو پکڑو ۔ اسے ماخوذ اور گرفتار کرو ۔ فَغُلُّوْهُ ؛ پھر اس کے گلے میں غُلٌّ یعنی طوق ڈالو ۔

ترجمہ :- اس کو پکڑو اور طوق اور زنجیر پہناؤ ۔

ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۙ ﴿۳۱﴾

ثُمَّ الْجَحِيْمَ ؛ پھر دوزخ میں ۔ صَلُّوْهُ ؛ اس کو داخل کرو ۔ صَلٌّ ۔ گھسیٹنا ۔ داخل کرنا ۔ زبردستی سے مار پیٹ کر کے گھسانا ۔

ترجمہ :- پھر اس کو دوزخ میں زبردستی داخل کرو ۔

ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۭ ﴿۳۲﴾

ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ؛ پھر زنجیر میں ۔ ذَرْعُهَا ؛ جس کا ناپ ۔ پیمائش ۔ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا ؛ (۷۰) ستّر ہاتھ ، گز ۔ یعنی بہت لمبی ۔ فَاسْلُكُوْهُ ؛ پھر اُسے داخل کرو ، مَسْلَكْ ۔ راستہ ۔ سَالِكْ ۔ چلنے والا ۔

ترجمہ :- پھر اس کو (۷۰) ستّر ہاتھ کی زنجیر میں جکڑو ، داخل کرو ۔

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾

اِنَّـهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ ؛ وہ ایمان لاتا نہ تھا ۔ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ؛ باعظمت خدا پر ۔ خدائے بزرگ پر ۔

ترجمہ :- یہ شخص اللہ عظیم پر ایمان نہ رکھتا تھا ۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾

وَلَا يَحُضُّ ؛ اور ترغیب نہیں دیتا تھا ۔ تاکید نہیں کرتا تھا ۔ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؛ مسکین اور فقیر کے کھانے پر ۔

ترجمہ :- وہ غریبوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب تک نہ دیتا تھا ۔

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾

فَلَيْسَ لَـهٗ ؛ پس اس کے لئے نہیں ہے ۔ اَلْيَوْمَ ؛ آج کے دن ۔ هٰهُنَا ؛ یہاں ۔ حَمِيْمٌ ؛ دوست ۔

ترجمہ :- لہذا آج اس کا یہاں کوئی دوست نہیں ۔

وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾

وَلَا طَعَامٌ ؛ اور اس کے لئے کھانا نہیں ۔ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ؛ مگر میلا کچیلا دھوون ۔ زخموں کا دھویا ہوا پانی ۔

ترجمہ :- اور اس کے لئے کھانے پینے کے لئے نہیں ہے مگر زخموں کا دھوون (پیپ ۔ لہو) ۔

ع ۱ ۳۷ ۵

لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿٣٧﴾

لَا يَاْكُلُـهٗ ؛ اس کو، اس غذا کو نہ کھائیں گے ۔ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ؛ مگر خطا کار ۔ گناہگار ۔

ترجمہ :- اس غذا کو گناہگار ہی کھائیں گے ۔

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾

نافرمانوں کو سزا ہوگی ۔ کیوں ؟ پیغمبر کو نہیں مانتے تھے ۔ فَـلَا ؛ پھر نہیں جی ۔ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ؛ میں قسم کھاتا ہوں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں ان چیزوں کو جن کو تم دیکھتے ہو (مثلاً پیغمبر ﷺ کے اخلاق عادات) ۔

ترجمہ :- پھر نہیں جی ۔ میں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں ان چیزوں کو جن کو تم دیکھتے ہو (اور وہ تمہارے زیرِ نظر و بصارت ہیں ۔)

وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾

اور ان چیزوں کو جن کو تم نہیں دیکھتے (غیر مادیات ، روحانیات ، اعتقادات) اِن سب سے تمہاری بصیرت روشن ہو ۔

ترجمہ :- اور (میں قسم کھاتا ہوں) اِن چیزوں کی جن کو تم نہیں دیکھتے ۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿۴۰﴾

اِنَّـهٗ ؛ بے شک وہ ۔ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ ؛ یہ کلام اللہ ، محمد رسول اللہ اور جبرئیل کے توسط سے نازل ہوا ہے ۔ كَرِيْمٍ ؛ جو معزز ہے ، بزرگ ہے ۔

ترجمہ :- بے شک یہ کلام اللہ ہے جو ایک بزرگ اور شریف فرستادہ کے ذریعہ سے بھیجا گیا ہے ۔

وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾

وَمَاهُوَ ؛ اور یہ نہیں ہے ۔ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؛ کسی شاعر کا قول ۔ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ؛ اور تم کو تو بہت کم یقین ہے ، تم کو کچھ بھی ایمان نہیں ۔

ترجمہ :- یہ کسی شاعر کا کلام نہیں مگر تم ہو کہ کچھ بھی ایمان نہیں لاتے ۔

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؛ اور یہ کسی کاہن اور جوگی کا کلام نہیں ۔ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؛ تم بہت کم سمجھتے ہو ، بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو ۔

ترجمہ :- اور یہ کسی کاہن کا کلام نہیں مگر تم ہو کہ نہ غور کرتے ہو نہ نصیحت لیتے ہو ۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۳﴾

تَنْزِيْلٌ ؛ یہ اُتارا ہوا ہے ، نازل کیا ہوا ہے ۔ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ۔

ترجمہ :- یہ رب العالمین کے پاس سے نازل کیا ہوا (کلام) ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾

وَلَـوْتَـقَـوَّلَ عَـلَـيْـنَـا ؛ اور اگر ہمارے متعلق بناوٹی باتیں کرتے ، جھوٹ لگاتے ۔ بَـعْـضَ الْاَقَـاوِيْلِ ؛ بعض باتیں ، بعض اقوال ۔

ترجمہ :- اور اگر ہمارے متعلق کچھ بھی جھوٹ کہتے ۔

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾

لَاَخَـذْنَـا مِنْـهُ ؛ تو ہم ضرور ان کو پکڑ لیتے ۔ یہ تبعیض کا مِن گلے پر دلالت کررہا ہے ۔ بِـالْيَمِيْنِ ؛ سیدھے ہاتھ سے ، قوت سے ۔

ترجمہ :- تو ہم ان کا گلا ہاتھ سے پکڑ لیتے ۔

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾

ثُمَّ لَقَطَعْنَا ؛ پھر ہم ضرور کاٹ ڈالتے ۔ مِنْهُ ؛ ان کی ۔ اَلْوَتِيْنَ ؛ رگِ دل ، شہ رگ ۔

ترجمہ :- پھر ہم ضرور ان کی شہ رگ کاٹ ڈالتے ۔

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ؛ پھر تم میں سے کوئی نہیں ہے ۔ عَنْهُ ؛ ان سے ۔ حَاجِزِيْنَ ؛ مانع ، دافع ، باز رکھنے والا ۔

ترجمہ :- پھر ہم سے اِن کو تم میں سے کوئی بچانے والا نہیں ۔

وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾

وَاِنَّـــهٗ لَتَذْكِـرَةٌ ؛ اور بے شک یہ ایک یاد دہانی ہے ، نصیحت ہے ۔ مگر کن کے لئے ؟ لِلْـمُـتَّـقِيْنَ ؛ متقیوں اور خدا ترسوں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور بے شک یہ متقیوں کے لئے یاد دہانی ہے (نصیحت ہے ۔)

وَاِنَّا لَنَعۡلَمُ اَنَّ مِنۡكُمۡ مُّكَذِّبِيۡنَ ﴿۴۹﴾

وَاِنَّـا لَـنَعْلَمُ ؛ اور ہم کو خوب علم ہے، ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں ۔اَنَّ مِـنْـكُمْ ؛ کہ تم میں کے بعض ۔مُـكَذِّبِيْنَ ؛ تکذیب کرنے والے اور جھوٹ سمجھنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- اور ہم کو خوب علم ہے کہ تم میں کے بعض جھٹلانے اور تکذیب کرنے والے ہیں ۔

وَاِنَّهٗ لَحَسۡرَةٌ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۵۰﴾

وَاِنَّـهٗ لَحَسْرَةٌ ؛ اور بے شک یہ حسرت اور افسوس اور پچھتاوا ہے ۔عَلَى الْـكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں اور منکروں کے لئے ۔

ترجمہ :- اور بے شک یہ کافروں کے لئے حسرت و افسوس ہے ۔

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الۡيَقِيۡنِ ﴿۵۱﴾

وَاِنَّـهٗ ؛ اور بے شک یہ ۔لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ؛ حق ہے، یقینی ہے ۔

ترجمہ :- اور بے شک یہ حق ہے یقینی ہے ۔

فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيۡمِ ﴿۵۲﴾ ع ۱۵/۲

فَسَبِّحْ ؛ پھر تم اے پیغمبر! تسبیح کرو، پاکیزگی بیان کرو ۔بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِيْمِ ؛ تمہارے عظیم الشان رب کے نام کی ۔

ترجمہ :- پھر اے پیغمبر! اپنے عظیم الشان رب کے نام کی تسبیح کرو ۔

سُوۡرَةُ الۡمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرۡبَعٌ وَّاَرۡبَعُوۡنَ اٰيَةً وَّفِيۡهَا رُكُوۡعَانِ

سورۂ المعارج مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چوالیس (۴۴) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍۙ ﴿۱﴾

سَـاَلَ سَـــآئِلٌ ؛ ایک سوال کرنے والے نے (انکار کے طور پر) سوال کیا ۔(شرمندہ کرنے کے لئے) پوچھا یعنی

اس نے کہا کہ آخر یہ موعودہ عذاب آئے گا کب ۔ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ؛ واقع ہونے والے عذاب کے متعلق ۔ ہونے والی عقوبت کے متعلق ۔

ترجمہ :- سوال کرنے والے نے سوال کیا واقع ہونے والے عذاب کے متعلق (کہ وہ کب آئے گا ؟) ۔

لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝۲

لِلْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں اور منکروں کے لئے ۔ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ؛ کوئی اس کو دفع کرنے والا نہیں ۔

ترجمہ :- یہ کافروں کے لئے (عذاب) جس کا کوئی دافع نہیں (وہ عذاب آئے گا کہاں سے ؟)

مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝۳

مِنَ اللّٰهِ ؛ خدا کی جانب سے ہے ۔ خدا کی طرف سے ۔ ذِي الْمَعَارِجِ ؛ جو بلند درجے والا ہے ۔ مَعَارِج ۔ جمع مِعْرَاج ۔ سیڑھی ۔

ترجمہ :- وہ عذاب اللہ کے پاس سے آئے گا جو بڑے مراتب والا ہے (جس کے درجے بہت بلند ہیں) ۔

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝۴

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؛ ان درجوں پر چڑھتے ہیں فرشتے ۔ مختلف درجوں اور مراتب میں نمایاں ہوتے ہیں ۔ وَالرُّوْحُ ؛ اور نیک لوگوں کی روحیں ۔ اِلَيْهِ ؛ اللہ کی طرف ۔ یعنی فرشتے اور مقدس روحیں جو اپنے اپنے مقام پر قائم ہیں ۔ فِيْ يَوْمٍ ؛ ایسے دن یعنی قیامت کے دن ۔ كَانَ مِقْدَارُهٗ ؛ جس کی مقدار ، جس کی درازی ۔ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ؛ پچاس ہزار سال کی ہے ۔ اس سے مُراد بہت طویل زمانہ ہے ۔

ترجمہ :- جن درجوں پر فرشتے اور نیک روحیں اللہ کی طرف چڑھتی ہیں (یعنی مختلف مراتب میں نمایاں ہوتی ہیں) ایک ایسے دن میں (قیامت کے روز) جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے (یعنی بہت ہی طویل ہے)

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝۵

فَاصْبِرْ ؛ (پیغمبر!) تم صبر کرو ۔ صَبْرًا جَمِيْلًا ؛ اچھا صبر جس میں پریشانی نہ ہو ۔ اطمینانِ قلبی باقی رہے ۔ تم ان منکرین کی باتیں سنا کرو اور پریشان نہ ہو ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم خوب صبر کرو ۔

إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُۥ بَعِيدًا ﴿٦﴾

اِنَّهُمْ يَرَوْنَـهٗ ؛ بے شک یہ منکرین روزِ قیامت کے آنے کو سمجھتے ہیں ، دیکھتے ہیں ۔ بَعِيْدًا ؛ دُور دُور ۔

ترجمہ :- یہ منکرین روزِ قیامت کے آنے کو بعید سمجھتے ہیں ۔

وَنَرَىٰهُ قَرِيبًا ﴿٧﴾

وَنَـرٰهُ ؛ اور ہم اس دن کے آنے کو خیال کرتے ہیں ، سمجھتے ہیں ، دیکھتے ہیں ۔ قَرِيْبًا ؛ نزدیک ، قریب ۔

ترجمہ :- اور ہم اس کو قریب سمجھتے ہیں ۔

يَوْمَ تَكُونُ ٱلسَّمَآءُ كَٱلْمُهْلِ ﴿٨﴾

يَوْمَ تَـكُوْنُ السَّمَـآءُ ؛ جس دن آسمان ہوجائے گا ۔ كَـالْـمُهْلِ ؛ پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ۔ بعض کہتے ہیں پگھلی ہوئی چاندی اور بعض کتابوں میں ہے تیل کی تلچھٹ ۔

ترجمہ :- جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہوگا ۔

وَتَكُونُ ٱلْجِبَالُ كَٱلْعِهْنِ ﴿٩﴾

وَتَـكُوْنُ الْجِبَالُ ؛ اور پہاڑ ہوجائیں گے ۔ كَالْعِهْنِ ؛ دُھنی ہوئی اُون کی طرح ، دُھنی ہوئی رنگین پشم کی طرح ۔

ترجمہ :- اور پہاڑ ہوجائیں گے دُھنی ہوئی اُون کی طرح ۔

وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ﴿١٠﴾

وَلَا يَسْئَلُ ؛ اور سوال نہ کرے گا ۔ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ؛ دوست دوست کو ۔ حَمٌّ ۔ گرم ۔ حُمّٰی ۔ تپ ، بخار ۔ حَمِيْمٌ ۔ گرم پانی ، پُرجوش دوست ۔

ترجمہ :- اور دوست دوست کو پوچھے گا تک نہیں ۔

يُبَصَّرُونَهُمْ ۚ يَوَدُّ ٱلْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِى مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۭ بِبَنِيهِ ﴿١١﴾

يُبَصَّرُوْنَهُمْ ؛ باوجودیکہ ان کے دوست ان کو دکھا دیئے جائیں گے مگر کوئی کسی کی طرف التفات نہ کرے گا۔ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ ؛ مجرم گناہگار چاہے گا۔ تمنّا کرے گا۔ وُدٌّ۔ محبت۔ وَدُوْد۔ محبت کرنے والا۔ دوست۔ وِدَاد۔ باہمی محبت۔ لَوْ يَفْتَدِیْ ؛ کاش وہ فدیہ دے کر چھوٹ جاتا۔ کاش کہ بدلہ دے۔ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ ؛ اس دن کے عذاب سے۔

قرآن شریف میں ہر جگہ يَوْمَئِذٍ ہے ایک یہاں اور ایک دوسری جگہ میم کے زیر کے ساتھ ہے۔ بِبَنِيْهِ ؛ اپنے بیٹوں کو قربانی اور فدیہ دے کر۔

ترجمہ:- باوجودیکہ دوست دوست کو دیکھتا ہے (مگر اس پر کوئی توجہ نہیں کرتا) مجرم آرزو کریں گے (تمنّا کریں گے) کہ کاش اپنے بچوں کو فدیہ دے کر اُس دن کے عذاب سے چھوٹ جائیں۔

وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ﴿١٢﴾

وَصَاحِبَتِهٖ ؛ اور اپنے ساتھ والی یعنی بیوی کو۔ وَاَخِيْهِ ؛ اور اپنے بھائی کو فدیہ دے کر۔

ترجمہ:- اور اپنی بیوی اور بھائی کو (بھینٹ چڑھا دیتا۔ تن چھڑائی میں دے دیتا)۔

وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِیْ تُـْٔوِيْهِ ﴿١٣﴾

وَفَصِيْلَتِهٖ ؛ اور اس کے قرابت دار، قبیلے والے، کنبے کے لوگ۔ اپنا گھرانہ۔ اَلَّتِیْ تُؤْيْهِ ؛ جو اس کے رہنے کو جگہ دیتا ہے۔ جو اس کو پناہ دیتا ہے۔ أَوَىٰ يَأْوِیْ ۔ جگہ لینا، پناہ لینا۔ مَأْوٰی۔ ٹھکانہ، پناہ کی جگہ۔ اٰوٰی۔ يُؤْوِیْ اِيْوَاءً۔ پناہ دینا۔

ترجمہ:- اور اپنے کنبے والے جو اس کو جگہ دیتے ہیں، اپنے پاس رکھتے ہیں (ان کو بھی فدیہ دے کر)۔

وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ﴿١٤﴾

وَمَنْ فِی الْاَرْضِ ؛ اور جو زمین پر ہیں۔ جَمِيْعًا ؛ سارے۔ تمام۔ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ؛ پھر وہ اس کو نجات دلاتے۔

ترجمہ:- اور زمین پر جتنے لوگ ہیں (ان کو فدیہ میں دے کر) کہ کوئی اس کو نجات دلا دے۔

كَلَّا ۭ اِنَّهَا لَظٰى ﴿١٥﴾

كَلَّا ؛ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ فدیہ قبول نہیں ہوسکتا۔ اِنَّهَا لَظٰى ؛ بے شک یہ آتشِ دوزخ ہے۔

ترجمہ:- ہرگز نہیں ہوسکتا۔ یہ آتشِ جہنّم ہے۔

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾

نَزَّاعَةً ؛ نکال لینے والی ۔ مُنَازَعَتْ ۔ کشمکش ، کھینچا تانی ۔ لِلشَّوٰی ؛ ہاتھ پاؤں کو ۔

ترجمہ :- وہ ہاتھ پیر کا پوست نکال لینے والی ہے ۔ (کباب کر دینے والی ہے ۔ وہ ہاتھ پیر کے پوست کوجھلسا دینے والی ہے ۔)

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ﴿۱۷﴾

تَـدْعُـوْا ؛ پکارے گی ۔ بُلائے گی ۔ اِملاءِ قرآنی میں الف زائد ہے ۔ مَـنْ اَدْبَـرَ ؛ جس نے اعراض کیا ، پیٹھ پھیرلی ۔ وَتَوَلّٰی ؛ اور رُوگردانی کی ، خدا کی طرف التفات نہیں کیا ۔

ترجمہ :- (وہ دوزخ) اس شخص کو بُلائے گی جس نے (خدا سے) منہ پھیرلیا اور اس کی طرف توجہ نہیں کی ۔

وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾

وَجَمَعَ ؛ اور خوب روپیہ جمع کیا ۔ فَـاَوْعٰی ؛ پھر اُٹھا رکھا ، اس کی حفاظت کی ۔

ترجمہ :- اور مال و دولت جمع کی اور اس کو اُٹھا رکھا ۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾

اِنَّ الْاِنْسَانَ ؛ بے شک انسان ۔ خُلِقَ ؛ پیدا کیا گیا ۔ هَلُوْعًا ؛ بے صبرا ۔ کم ہمّت ، جی کا کچا ۔

ترجمہ :- بے شک انسان بے صبرا پیدا ہوا ہے ۔

اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾

اِذَا مَسَّــهُ الشَّـرُّ ؛ جب اس کو تکلیف چھوجاتی ہے ۔ بُرائی پہنچتی ہے ۔ مصیبت آ جاتی ہے ۔ جَـزُوْعًـا ؛ جزع فزع کرنے والا ، واویلا کرنے والا ، مضطرب اور بے قرار ۔

ترجمہ :- جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بے قرار ہو جاتا ہے (گھبرا جاتا ہے) ۔

وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾

وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ ؛ جب اس کو بھلائی پہنچتی ہے ، دھن دولت مل جاتی ہے ۔ مَنُوْعًا ؛ روکنے اور منع کرنے والا ۔ بخیل ۔ نادہندہ ۔ یہ خود دے اور نہ دوسروں کے دینے کو روا رکھے ۔

ترجمہ :- اور جب اس کو دھن دولت مل جاتی ہے تو کسی کو کچھ نہیں دیتا ۔

بخل کون نہیں کرتا ؟ اس سے کون مستثنٰی ہیں ؟

اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ﴿٢٢﴾

ترجمہ :- بجز نمازیوں کے (یعنی پابند صوم وصلوٰۃ مسلمانوں کے)

الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ﴿٢٣﴾

اَلَّذِيْنَ هُمْ ؛ جو ۔ عَلٰى صَلَاتِهِمْ ؛ اپنی نماز پر ۔ دَآئِمُوْنَ ؛ ہمیشہ رہنے والے ہیں ۔

ترجمہ :- (مگر وہ مصلی اور نمازی) جو اپنی نماز پر دائم و قائم ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ﴿٢٤﴾

وَالَّذِيْنَ ؛ اور وہ لوگ جو ۔ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ ؛ ان کے مالوں میں ۔ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ؛ وہ حق ہے جو معلوم ہے ۔ زکوٰۃ ہو ، خیرات ہو ۔

ترجمہ :- اور وہ لوگ جن کے مالوں میں معلوم حق لگا ہوا ہے ۔ (وہ زکوٰۃ دیتے ہیں کیونکہ جس حساب سے زکوٰۃ دی جاتی ہے وہ ان کو معلوم ہے ۔)

لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ﴿٢٥﴾

یہ مال کن کو دیا جاتا ہے؟ لِّلسَّآئِلِ ؛ مانگنے والے کو ، سوال کرنے والے کو ۔ وَالْمَحْرُوْمِ ؛ اور ان کو جو مانگتے تک نہیں ۔ محروم کے لفظ میں گھر کے پالتو جانور بھی داخل ہیں ۔ جیسے کتا ، بلّی ۔

ترجمہ :- (یہ مال دیا جاتا ہے) مانگنے اور نہ مانگنے والے دونوں کو ۔

واضح ہو کہ بے ضرورت مانگنا بڑی ذِلّت ہے اس کا منہ قیامت میں نچا ہوا رہے گا ۔ مانگنا بے شک بُرا ہے مگر مستحق کو نہ دینا بہت ہی بُرا ہے ۔ تحریک پر تحریک ہو رہی ہے کہ فقیروں کو خیرات کرنا بند کردیا جائے ۔ ان بے وسیلہ غریبوں کی پرورش کا

کوئی انتظام نہیں ۔ نہ کارخانے کھلے ہوئے ہیں کہ اُن کو برسرِ کار لگائیں ۔ نہ ایسے تختے بنے ہوئے ہیں کہ اُس غریب کے زیرِ پرورش کتنے لوگ ہیں اور اس کی آمدنی کیا ہے معلوم ہوسکے ۔ مہذّب سلطنتوں میں کارخانے ہیں ۔ یتیم خانے ہیں ۔ بیوہ خانے ہیں ۔ بیت المعذورین ہے کہ غریبوں کی امداد ہوسکے ۔ پیشوایانِ مِلّت و قوم کو جو نذرانے اور چندے دیئے جاتے ہیں ۔ اس کے مستحق بے شک بیوہ ، یتیم اور محتاج ہیں ۔ مگر بیوہ کون ؟ خود ان کی بیویاں ۔ یتیم کون ؟ ان ہی کے بچّے ۔ محتاج کون ؟ وہ خود ۔ اب بتلایئے کہ اس قوم کی دُرستی کیوں کر ہوگی ؟ اور ان کو خوش حالی کیسے نصیب ہوگی ؟

وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۲۶﴾

وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ ؛ اور جو لوگ تصدیق کرتے ہیں ۔ یقین کرتے ہیں ۔ باور کرتے ہیں ۔ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ؛ روزِ جزا یعنی قیامت کو ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ روزِ قیامت کو مانتے ہیں (اس کی تصدیق کرتے ہیں) ۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۲۷﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ ؛ اور وہ لوگ کہ جو ۔ مِنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ ؛ اپنے رب کے عذاب سے ، اپنے پروردگار کی سزا سے ۔ مُشْفِقُوْنَ ؛ ڈرتے ہیں ۔ شَفَقَةٌ ۔ مہربانی ۔ اِشْفَاق ۔ ڈرنا ۔ شَفَقَ يَشْفِقُ نہیں آتا یعنی اس کا ثلاثی مجرد مستعمل نہیں ہے بلکہ بابِ افعال سے ۔ اَشْفَقَ يُشْفِقُ اِشْفَاقًا ۔ مستعمل ہے ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ اپنے خدا کے عذاب سے ڈرتے ہیں ۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ﴿۲۸﴾

اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ ؛ یقیناً اُن کے رب کا عذاب ۔ خدا کی سزائیں ۔ غَيْرُ مَاْمُوْنٍ ؛ اس قابل نہیں کہ اس سے آدمی بے خوف ہوجائے ۔ نڈر ہوجائے ۔ امن اور بے فکری سے رہے ۔

ترجمہ :- بے شک ان کے خدا کے عذاب سے بے فکر نہیں رہا جاسکتا ۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿۲۹﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ ؛ اور جو لوگ کہ وہ ۔ لِفُرُوْجِهِمْ ؛ اپنی شرمگاہوں کی ۔ حٰفِظُوْنَ ؛ حفاظت کرتے ہیں ۔ غیر مستحق سے بچاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ۔

اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝۳۰

اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ ؛ مگر اپنی بیویوں سے ، جوڑوں سے ۔ اَوْمَامَلَــكَتْ اَیْمَانُهُمْ ؛ یا اُن لونڈیوں سے جن کے اُن کے ہاتھ مالک ہیں ۔ فَـاِنَّهُـمْ غَیْـرُ مَـلُوْمِیْنَ ؛ کہ اُن سے جسمانی تعلق رکھنا لائقِ ملامت نہیں وہ نا قابلِ الزام ہیں بلکہ بیویوں کے پاس نہ جانا قابلِ الزام ہے ۔ مستحق کو اس کا حق نہ دینا ظلم ہے ۔

ترجمہ :- مگر اپنی بی بیوں اور لونڈیوں سے کہ وہ (اُن سے تعلق رکھنے میں) قابلِ سرزنش نہیں ۔

صاحبو! قرآنِ شریف میں عورت سے جسمانی تعلق پیدا کرنے کی دو ہی صورتیں بیان کی گئی ہیں ۔ یا تو وہ منکوحہ ہو یا باندی ہو ۔ یہ ممتوعہ عورت نہ تو بیوی ہے جو وارث ہوتی ہے اور نہ باندی ہے جو مملوک ہو ۔

عام طور سے اسلام کے پہلے متعہ ہوا کرتا تھا ۔ رسولِ خدا ﷺ نے اِس کو حرام فرمایا ۔ مگر اس کی اشاعت عام طور سے نہ ہوئی ۔ اس لئے حضرت عمرؓ نے اس کا اعلان کیا ۔ اور پھر حضرت علیؓ نے اپنے زمانہ میں اعلان کیا (حسبِ روایت ترمذی)

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۳۱

فَـمَنِ ابْتَغٰی ؛ پھر جو چاہے ۔ وَرَآءَ ذٰلِکَ ؛ اس کے سوا یعنی زِنا کرنے والے اور اس کی ایک قسم متعہ کرنے والے ۔ فَـاُولٰٓئِکَ هُمْ ؛ پس یہی لوگ ہیں ۔ اَلْعٰـدُوْنَ ؛ تعدی کرنے والے ، حدِ شرعی سے نکل جانے والے ۔

ترجمہ :- پھر جو اس کے سوا چاہیں وہ بے شک حد سے تجاوز کرنے والے ہیں ۔

ذرا اس آیت پر غور فرمایئے دو ہی قِسم کی عورتوں سے تعلق رکھنے کی اجازت ہے ۔ ایک بیوی یعنی منکوحہ اور دوسری لونڈی جو جنگ میں پکڑی جاتی ہے ۔ ان دو کے سوا حد سے تجاوز کرنا زِنا ہے ۔ اب فرمایئے کہ ممتوعہ عورت کیا بیوی ہے جو وارث ہوتی ہے یا لونڈی ہے جو بیچی جاسکتی ہے ۔ دونوں صورتیں نہیں ہیں تو بے شک حدودِ خدا وندی سے نکل جانا ہے ۔ ترمذی شریف میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فتح مکہ کے دن متعہ کو حرام فرما دیا اس بات کی اشاعت حضرت عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی ۔ حضرت عمرؓ نے کوئی نیا حکم نہیں دیا ۔ بلکہ رسولِ خدا ﷺ کے حکم کو ظاہر کردیا لوگوں کو اس سے واقف کردیا ۔ اسی طرح حضرت علیؓ نے بھی اپنے زمانہ میں کیا ۔ جن لوگوں کے پاس متعہ جائز ہے اُن کی عورتوں کی پاک دامنی معلوم ؟

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۳۲

وَالَّذِیْنَ هُمْ ؛ اور جو لوگ ۔ لِاَمٰنٰتِهِمْ ؛ اپنی امانتوں کو ۔ دھروتوں کو ۔ دوسرے کی رکھائی ہوئی چیزوں کو ۔ وَعَهْدِهِمْ ؛

اور اپنے عہد کو ۔ اپنے قول و قرار کو ۔ رٰاعُوْنَ ؛ نباہتے اور رعایت کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ دوسروں کی امانتوں اور رکھائی ہوئی چیزوں پر اور اپنے عہدوں اور قول و قرار پر نگاہ رکھتے ۔ (اور رعایت و حفاظت کرتے ہیں ۔ اُن کو نباہتے ہیں ۔)

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ﴿۳۳﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ ؛ اور جو لوگ ۔ بِشَهٰدٰتِهِمْ ؛ اپنی گواہیوں پر ، اپنی دیکھی ہوئی چیزوں پر ۔ قَآئِمُوْنَ ؛ قائم ہیں ۔ نہ اُن میں کمی کرتے ہیں نہ زیادتی ۔ ٹھیک ٹھیک یاد رکھتے اور بیان کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- جو لوگ اپنی گواہیوں اور شہادتوں پر قائم ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾

وَالَّذِيْنَ هُمْ ؛ اور جو لوگ ۔ عَلٰى صَلَاتِهِمْ ؛ اپنی نماز کی ۔ يُحَافِظُوْنَ ؛ حفاظت کرتے ہیں ۔ وقت پر ادا کرتے ہیں ۔ اوقات کے پابند ہیں ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ اپنی نماز (کے اوقات) کے پابند ہیں ۔

اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع ۱ / ۳۵ / ۷

اُولٰٓئِكَ ؛ وہ لوگ ۔ فِيْ جَنّٰتٍ ؛ جنتوں میں رہیں گے ۔ باغوں میں ہوں گے ۔ مُكْرَمُوْنَ ؛ عزت اور کرامت کے ساتھ ۔

ترجمہ :- یہی لوگ جنتوں میں اکرام (اور احترام) کے ساتھ ہوں گے ۔

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ پھر ان کافروں کو کیا ہوگیا ہے ۔ قِبَلَكَ ؛ تمہاری طرف ۔ مُهْطِعِيْنَ ؛ دوڑتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر ان کافروں کو کیا ہوگیا ہے کہ تمہاری طرف دوڑے آتے ہیں ۔

عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾

عَنِ الْيَمِيْنِ ؛ سیدھی طرف سے ۔ وَعَنِ الشِّمَالِ ؛ اور بائیں طرف سے ۔ عِزِيْنَ ؛ جماعت جماعت بن کر ۔

ترجمہ :- سیدھی اور بائیں طرف سے جماعت جماعت بن کر۔

اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾

اَيَطْمَعُ ؛ کیا یہ کفار ہمارے پیغمبر کو اتنی تکلیفیں پہنچا کر اور اُن پر حملے کر کے بھی اُمید رکھتے ہیں۔طمع کرتے ہیں۔ ہوس رکھتے ہیں۔ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ ؛ ان میں سے ہر ایک شخص۔ اَنْ يُّدْخَلَ ؛ کہ داخل ہوجائے گا۔ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ؛ نعمتوں کی جنت میں۔

ترجمہ :- کیا ان میں سے ہر ایک اُمید رکھتا ہے کہ وہ نعمتوں کی بہشت میں داخل ہوگا ؟

كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾

كَلَّا ؛ یہ تو ہرگز نہیں ہوگا۔اس طرح تو ناممکن ہے۔ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ ؛ بے شک ہم نے ان کو پیدا کیا، بنایا، مخلوق کیا۔ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ؛ اس چیز سے کہ وہ بھی اُسے جانتے ہیں۔یعنی مٹی اور نطفہ۔جس ناپاک چیز سے ان کو پیدا کیا ہے اُسے وہ بھی جانتے ہیں۔

ترجمہ :- یہ تو ہرگز نہ ہوگا۔ ہم نے ان کو اس چیز سے پیدا کیا ہے جس سے یہ بھی واقف ہیں ان کو اس کا علم ہے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾

فَلَآ ؛ پھر نہیں جی۔ اُقْسِمُ ؛ میں قسم کھاتا ہوں۔ میں ساری دنیا کے حالات کو شہادت میں پیش کرتا ہوں۔ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ ؛ مشرق اور مغرب کے رب کی قسم کھاتا ہوں اور اس کی قدرت کو شہادت میں پیش کرتا ہوں۔ مشارق اور مغارب جمع اس لئے آیا ہے کہ آفتاب کا طلوع غروب مختلف موسموں میں مختلف مقامات سے ہوتا ہے۔شمال اور جنوب کی طرف ۲۳ ۱/۲ درجہ تک ہٹتا ہے۔ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ؛ ہم قادر ہیں۔ بے شک ہم کو ہر طرح کی قوت ہے۔

ترجمہ :- پھر نہیں جی ! میں مشرق اور مغرب کے خدا کی قسم کھاتا ہوں (اور اس کی عظیم الشان قدرت کو شہادت میں پیش کرتا ہوں) کہ ہم ہر طرح کی قدرت رکھتے ہیں۔

عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾

عَلٰٓی اَنْ نُّبَدِّلَ ؛ کہ ہم بدل دیں ۔ خَیْرًا مِّنْهُمْ ؛ ان سے بہتر سے ۔ ہم ان کو مار کر دوسرے نیک لوگوں کو لا سکتے ہیں ۔
وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ؛ اور ہم نہیں ہیں پیچھے رہنے والے ۔ سابق پہلا اور مسبوق بعد والا ، رہ جانے والا ۔ عاجز ۔ ہٹا ۔

ترجمہ :- (ہم کو قدرت ہے) کہ (ان کو فنا کرکے) ان کے عوض اچھوں کو لائیں اور ہم ایسا کرنے میں عاجز اور پیچھے رہ جانے والے نہیں ہیں ۔

فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾

فَذَرْهُمْ ؛ پیغمبر ! پھر ان کا ذکر چھوڑو ۔ ان کو جانے دو ۔ یَخُوْضُوْا ؛ بیہودہ بکواس کرتے ، بے کار باتیں بناتے ۔
وَیَلْعَبُوْا ؛ اور لہو و لعب میں مشغول ہوتے ۔ حَتّٰی یُلٰقُوْا ؛ یہاں تک کہ وہ مل جائیں ، پہنچ جائیں ، ملاقات کریں ۔ یَوْمَهُمْ ؛
اپنے دن کو یعنی روزِ قیامت کو ۔ اَلَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ ؛ جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے ۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) ان کو چھوڑ دو بے کار باتیں بناتے لہو و لعب میں مشغول رہتے یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن کو پہنچ جائیں جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے ۔

يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلٰى نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾

یَوْمَ یَخْرُجُوْنَ ؛ جس دن نکلیں گے ۔ مِنَ الْاَجْدَاثِ ؛ قبروں سے ۔ سِرَاعًا ؛ سرعت سے ، جلدی سے ، جلدی کرتے ۔
کَاَنَّهُمْ ؛ گویا کہ وہ ۔ اِلٰی نُصُبٍ ؛ ایک نشان ، ایک جھنڈا ایک بُت کی طرف ۔ یُوْفِضُوْنَ ؛ دوڑتے ہیں ۔

ترجمہ :- جس دن یہ لوگ قبروں سے نکل کر دوڑیں گے گویا کہ وہ کسی جھنڈے کی طرف دوڑتے ہیں (یا اپنے بُت کی طرف دوڑتے ہیں ۔)

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾ ع ۲ ۹ ۸

خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ ؛ شرمندگی سے ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی ۔ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؛ ان پر ذِلّت چھائی ہوئی ہوگی ، خواری طاری اور چڑھی ہوئی ہوگی ۔ ذٰلِکَ الْیَوْمُ ؛ یہ ہے وہ دن ۔ اَلَّذِیْ ؛ جس کا ۔ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ؛ ان سے وعدہ کیا گیا تھا ۔

ترجمہ :- (شرمندگی سے) ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی اور ان پر ذِلّت چھائی ہوئی ہوگی ۔ یہ وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا ۔

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَّكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نوح مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں اٹھائیس (۲۸) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ①

اِنَّـآ اَرْسَلْنَا ؛ ہم نے بھیجا ۔ ہم نے رسول بنا کر بھیجا ۔ نُوْحًا ؛ نوح کو ۔ اِلٰی قَوْمِهٖ ؛ ان کی قوم کی طرف ۔ اَنْ اَنْذِرْ ؛ کہ ڈراؤ ۔ تباہی کی اطلاع دو ۔ اسی سے نذیر ہے یعنی ڈرانے والا ۔ قَوْمَكَ ؛ اپنی قوم کو ۔ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّـاْتِيَهُمْ ؛ اس سے پہلے کہ ان کے پاس آجائے ۔ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؛ المناک ، تکلیف دہ عذاب ۔

ترجمہ :- ہم نے نوح کو پیغمبر بنا کر ان کی قوم کے پاس بھیجا کہ عذابِ الیم آنے سے پہلے اپنی قوم کو اطلاع دے دو ۔

قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ②

قَالَ يٰقَوْمِ ؛ نوح نے کہا : اے میری قوم ! يٰقَوْمِ ؛ اصل میں يٰقَوْمِيْ تھا ۔ کسرہ حذفِ یؔ پر دلالت کرتا ہے لہٰذا تخفیفاً یؔ گرادی گئی ۔ اِنِّيْ لَـكُمْ ؛ یقیناً میں تمہارے لئے ۔ نَـذِيْـرٌ مُّبِيْنٌ ؛ صاف صاف ڈرانے والا ہوں ، خوفناک واقعہ کو بیان کرنے والا ہوں ۔

ترجمہ :- (نوح نے) کہا : لوگو ! میں تم کو صاف صاف اطلاع دیتا ہوں ۔

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ وَاَطِيْعُوْنِ ③

اَنِ اعْبُـدُوا الـلّٰـهَ ؛ کہ اللہ کی بندگی کرو ۔ اس کی عبادت کرو ، اس کو اپنا معبود سمجھو اور خود کو اس کا عبد ۔ وَاتَّـقُوْهُ ؛ اور اس سے ڈرو ۔ تقویٰ اختیار کرو ، اس کے غضب سے بچو ۔ وَاَطِيْـعُـوْنِ ؛ اور میری اطاعت کرو ، فرماں برداری کرو ۔ میرا کہا مانو ۔

ترجمہ :- کہ تم اللہ کو اپنا معبود مانو اس کا تقویٰ اختیار کرو (اس کے عذاب سے بچو) اور میری اطاعت کرو ، فرماں برداری کرو ۔

يَغۡفِرۡ لَكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ وَيُؤَخِّرۡكُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى‌ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ‌ۘ لَوۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ‏ ﴿۴﴾

وقف لازم

يَغۡفِرۡ لَكُمۡ مِنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ ؛ (ایسا کروگے تو کیا ہوگا ؟) تمہارے گناہوں کی مغفرت فرمائے گا، تمہارے قصوروں کو چھپادے گا، بخش دے گا۔ وَيُؤَخِّرۡكُمۡ ؛ اورتم کو ڈھیل دے گا۔تمہارے عذاب میں تاخیر کرے گا۔ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؛ معیّن وقت تک۔مقررہ وعدہ تک۔ قیامت تک۔ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ ؛ یقیناً خدا کی دی ہوئی مُہلت، معیّنہ وقت۔ اِذَا جَآءَ ؛ جب آجاتا ہے۔ لَا يُؤَخَّرُ ؛ تو اس میں تاخیر نہیں ہوتی۔ پھر ڈھیل باقی نہیں رہتی۔ وہ اٹل ہے۔ لَوۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ؛ کاش تم کو اس کا علم ہوتا۔ کچھ علم اور سمجھ سے کام لیتے۔

ترجمہ:- تمہارے گناہوں میں سے بعض کو مغفرت اور معاف کردے گا۔ معیّنہ وقت تک (سزا میں تاخیر کرے گا) تم کو ڈھیل دے گا۔ کیونکہ خدا کی دی ہوئی میعاد جب آجاتی ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوتی۔ (لوگو!) کاش تم اپنے علم (وعقل) سے کام لیتے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِىۡ لَيۡلًا وَّنَهَارًا ۙ‏ ﴿۵﴾

قَالَ ؛ نوح نے کہا۔ رَبِّ ؛ اے میرے رب! میرے پروردگار۔ اِنِّىۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِىۡ ؛ بے شک میں نے اپنی قوم کو دعوتِ اسلام دی، تبلیغ کی، ان کو راہِ راست کی طرف بُلایا۔ لَيۡلًا وَّنَهَارًا ؛ رات دن۔

ترجمہ:- (نوح نے) کہا۔ اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو رات دن (تیرے احکام کی طرف) بُلایا، (ان کو تبلیغ کی)۔

فَلَمۡ يَزِدۡهُمۡ دُعَآءِىۡۤ اِلَّا فِرَارًا‏ ﴿۶﴾

فَلَمۡ يَزِدۡهُمۡ ؛ پھر نہیں زیادہ کیا ان کو۔ دُعَآءِىۡ ؛ میرے بُلانے نے۔ اِلَّا فِرَارًا ؛ مگر بھاگنا۔

ترجمہ:- پھر میرے بُلانے سے وہ اور بھاگنے لگے (مذہب سے دُور ہی ہوتے رہے)

وَاِنِّىۡ كُلَّمَا دَعَوۡتُهُمۡ لِتَغۡفِرَ لَهُمۡ جَعَلُوۡۤا اَصَابِعَهُمۡ فِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ

وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ﴿٧﴾

وَاِنِّیْ کُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ ؛ اور میں نے جب کبھی (تیرے راستہ کی طرف) بُلایا انھیں دعوت دی ۔ لِتَغْفِرَ لَهُمْ ؛ کہ تو ان کی مغفرت کرے ، اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے ۔ جَعَلُوْآ اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ ؛تو انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھ لیں ۔ اَصَابِع جمع اِصْبَعٌ ۔ انگلی اٰذَانٌ جمع اُذُنٌ ۔ کان ۔ وَاسْتَغْشَوْا ؛ اور انھوں نے اوڑھ لیا ، لپیٹ لیا ۔ ثِيَابَهُمْ ؛ اپنے کپڑوں کو ۔ ثِيَابٌ جمع ثَوْبٌ ۔ کپڑا وَاَصَرُّوْا ؛ اور انھوں نے اصرار کیا ،ضد اور ہٹ کی ، اپنی بات پر اڑے رہے ۔ وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ؛ اور انھوں نے خوب تکبّر کیا ۔خود کو نوح علیہ السلام کی بات سننے سے اعلیٰ و ارفع سمجھا ۔ نہایت غرور کیا ۔

ترجمہ :- اور یقیناً میں جیسے جیسے ان کو بُلاتا تھا کہ تو ان کی مغفرت کرے تو انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں رکھ لیں اور اپنے کپڑے اوڑھے لپیٹے رہے اور اصرار کرتے رہے (اپنی بات سے نہ ٹلے) اور خوب ہی تکبّر اور سرکشی کی ۔

ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿٨﴾

ثُمَّ اِنِّیْ ؛ پھر بے شک میں نے ۔ دَعَوْتُهُمْ ؛ انھیں بُلایا ۔ جِهَارًا ؛ ظاہر بظاہر ۔ آشکارا ۔ بلند آواز سے علانیہ ۔

ترجمہ :- پھر میں نے ان کو علانیہ دعوتِ (اسلام) دی ۔

ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴿٩﴾

ثُمَّ اِنِّیْ ؛ پھر میں نے ۔ اَعْلَنْتُ لَهُمْ ؛ ان کو علانیہ سمجھایا ۔ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ؛ اور میں نے ان کو چپکے سے بھی کہا ، خفیہ بھی سمجھایا ۔ سِرٌ ۔ راز ۔ سِرَارٌ ۔ وہ راتیں جن میں چاند نظر نہیں آتا ۔

ترجمہ :- پھر میں نے ان کو بالاعلان بھی کہا (ظاہرا بھی سمجھایا) اور خفیہ اور آہستہ بھی ۔ (تیزی سے بھی بولا نرمی سے بھی بولا ۔ ہر طرح سے سمجھایا)

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾

فَقُلْتُ ؛ پھر میں نے کہا ۔ اِسْتَغْفِرُوْا ؛ مغفرت طلب کرو ۔ معافی مانگو ۔ رَبَّكُمْ ؛ اپنے پروردگار سے ۔ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ؛ بے شک وہ بڑا خطاپوش ہے ، مغفرت کرنے والا ہے ۔ معاف فرمانے والا ہے ۔

ترجمہ :- پھر میں نے کہا تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو وہ غفّار ہے (بخشنے والا ہے)۔

يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴿١١﴾

يُرْسِلْ ؛ بھیجے گا ۔ اِرسال فرمائے گا ۔ السَّمَآءَ ؛ اَبر کو، بارش کو ۔ سُمُوٌّ ۔ بلندی ۔ سَمَآء ۔ آسمان ، اَبر چھت ۔
عَلَيْكُمْ ؛ تم پر ۔ مِدْرَارًا ؛ خوب برسنے والا ۔ دَرَّ يَدِرُّ ۔ بہنا ۔ دَرٌّ ۔ دودھ ۔

ترجمہ :- وہ تم پر خوب برسنے والا اَبر بھیجے گا ۔

وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴿١٢﴾

وَيُمْدِدْكُمْ ؛ اور تمہاری امداد کرے گا ، پے درپے دے گا ۔ ترقی دے گا ۔ بِاَمْوَالٍ ؛ ہر قسم کے مال سے ۔ مَالَ يَمِيْلُ
مَيْلًا ۔ جھکنا ۔ رغبت کرنا ۔ مَال ۔ جس کی طرف سب جُھکتے ہیں ، مائل ہوتے ہیں ۔ وَبَنِيْنَ ؛ اور اولادِ نرینہ ، بیٹوں سے ۔
وَيَجْعَلْ لَّكُمْ ؛اور تمہارے لئے بنائے گا ۔ جَنّٰتٍ ؛ باغوں کو ۔ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ ؛ اور تمہارے لئے بنائے گا ، دے گا ۔ اَنْهَارًا ؛
دریا ۔ ندیاں ۔ عربی میں نہر دریا اور ندی کو کہتے ہیں ۔ اُردو میں جسے نہر کہتے ہیں اُسے عربی میں جدول کہتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور تمہاری امداد فرمائے گا ۔ قِسم قِسم کے مال اور فرزندوں سے ۔ اور تم کو باغ دے گا اور تم کو نہریں دے گا ۔

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾

مَالَكُمْ ؛ تمہیں کیا ہوگیا ہے ۔ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ ؛ خدا کے لئے اُمید و رجا نہیں رکھتے ۔ وَقَارًا ؛ عظمت کی ، بزرگی کی ،
وزن کی ، بوجھ کی ۔

ترجمہ :- تمہیں ہو کیا گیا کہ اللہ کی بزرگی کی اُمید (اور اس کا اعتقاد) نہیں رکھتے ۔

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿١٤﴾

وَقَدْ خَلَقَكُمْ ؛ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے ۔ خَلَقَ ؛ پیدا کیا ، اندازہ کیا ۔ اَطْوَارًا ؛ طرح طرح سے ،
مختلف طور سے ۔

ترجمہ :- حالانکہ اس نے تم کو مختلف طور سے بنایا ۔

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾

اَلَمْ تَرَوْا ؛ کیا تم نے دیکھا نہیں ۔ كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ ؛ اللہ نے کیسے پیدا کیا ۔ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؛ سات آسمانوں کو ۔ طِبَاقًا ؛ طبق پر طبق ۔ اوپر تلے ۔ تہ بہ تہ ۔ ایک پر ایک ۔

ترجمہ :- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے سات آسمانوں کو اوپر تلے کیسے پیدا کیا ؟

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾

وَجَعَلَ الْقَمَرَ ؛ اور چاند کو پیدا کیا ۔ فِيْهِنَّ نُوْرًا ؛ ان آسمانوں میں نور ۔ وَجَعَلَ الشَّمْسَ ؛ اور آفتاب کو پیدا کیا ۔ سِرَاجًا ؛ روشن چراغ ۔

ترجمہ :- اور ان میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو (روشن) چراغ ۔

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ ؛ اور اللہ نے تم کو بڑھایا، نشوونما عطا کی ۔ نَبَتَ ۔ اُگا ۔ اَنْبَتَ ۔ اُگایا ۔ مِنَ الْاَرْضِ ؛ زمین سے ۔ نَبَاتًا ؛ عجیب وغریب طریقہ سے پیدا کرنا، نشونما دینا ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے تم کو زمین میں سے عجیب وغریب طور سے نشونما عطا کی ۔

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا ؛ پھر تمہارا اعادہ کرے گا، دوبارہ پہنچادے گا زمین میں ۔ وَيُخْرِجُكُمْ ؛ اور تمہیں نکالے گا بھی قیامت کے دن زمین ہی سے ۔ اِخْرَاجًا ؛ یقیناً نکالنا ۔ ایک دوسرے ہی طریقہ سے پیدا کرنا ۔

ترجمہ :- پھر تم کو دوبارہ زمین ہی میں لے جائے گا اور پھر نکالے گا بھی قطعاً نکالنا ۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ ؛ اور اللہ نے تمہارے لئے بنادیا ۔ الْاَرْضَ ؛ زمین کو ۔ بِسَاطًا ؛ فرش، بچھونا ۔

ترجمہ :- اور اللہ نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنادیا ۔

واضح ہو کہ ہم زمین پر لیٹتے ہیں، سوتے ہیں۔ زمین کے ہمارے حق میں فرش ہونے میں کیا شک ہے۔ پوری زمین اگر کرہ ہے تو ہوا کرے اس کی کرویت ہمارے سونے اور لیٹنے کی مانع نہیں۔

لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ ع ۹ ۱۰

لِتَسْلُكُوْا ؛ تاکہ چلو، داخل ہو۔ سَلَکَ یَسْلُکُ۔ سَالِکٌ ؛ چلنے والا۔ مَسْلَکٌ ؛ راستہ۔ مِنْهَا ؛ زمین کے۔ سُبُلًا فِجَاجًا ؛ کشادہ راستے۔ سُبُلٌ جمع سَبِیْلٌ ؛ راستہ۔

ترجمہ:- تاکہ تم اس زمین کے کشادہ راستوں میں چلو۔

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾

قَالَ نُوْحٌ ؛ نوح نے کہا۔ رَبِّ ؛ اے میرے پروردگار۔ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ ؛ انھوں نے میری نافرمانی اور عصیان کیا، میرا کہا نہ مانا۔ وَاتَّبَعُوْا ؛ اور پیروی کی (اور پیروی اور اتباع کی تو کس کی؟) مَنْ لَّمْ یَزِدْهُ ؛ اس شخص کی کہ زیادہ نہیں کیا اس کو بڑھایا نہیں، ترقی نہیں دی۔ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗ ؛ اس کے مال و اولاد نے۔ اِلَّا خَسَارًا ؛ مگر نقصان ہی نقصان، ٹوٹا، خسارہ۔

ترجمہ:- نوح نے عرض کیا کہ اے میرے رب! ان لوگوں نے میرا عصیان اور میری نافرمانی کی اور اتباع اور پیروی کی تو ایسے شخص کی کہ اس کو مال و اولاد نے خسارہ اور نقصان ہی میں بڑھایا۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾

وَمَکَرُوْا ؛ اور انھوں نے مکر کیا، حق پوشی کی، مکاری کی۔ مَکْرًا کُبَّارًا ؛ خوب مکر، بڑا ہی فریب۔

ترجمہ:- اور ان لوگوں نے بہت سخت تدبیریں کیں (مکاریاں کیں)۔

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ ؛ اور کہا ہرگز نہ چھوڑو۔ وَذَرَ یَذَرُ وَذْرًا ؛ چھوڑنا۔ اٰلِهَتَکُمْ ؛ اپنے معبودوں اور دیوتاؤں کو۔ وَلَا تَذَرُنَّ ؛ اور ہرگز نہ چھوڑو۔ وَدًّا ؛ وَدّ بُت کو۔ وَلَا سُوَاعًا وَّ لَا یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا ؛ اور نہ سواع اور نہ یغوث اور نہ یعوق اور نہ نسر بتوں کو۔

ترجمہ:- اور ان بُت پرستوں نے کہا تم اپنے دیوتاؤں کو ہرگز نہ چھوڑو۔ اور ہرگز نہ چھوڑو۔ وَدّ بُت کو اور نہ سواع نہ یغوث اور نہ یعوق اور نہ نسر بتوں کو۔

وَقَدۡ اَضَلُّوۡا كَثِيۡرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيۡنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ؛ اور اُن لوگوں نے بہتوں کو گمراہ کیا، قعرِ ضلالت میں ڈالا۔ وَلَا تَزِدْ ؛ اور تو نہ زیادہ کر، نہ ترقی دے، نہ بڑھا۔ اَلظّٰلِمِيْنَ ؛ ان ظالموں کو، اِن خدا کو چھوڑ کر بتوں کی پرستش کرنے والوں کو۔ اِلَّا ضَلٰلًا ؛ مگر گمراہی۔

ترجمہ:- اور ان لوگوں نے دوسرے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا (اور ضلالت میں ڈالا)۔ اور تو ان ظالموں کی گمراہی کو اور بڑھا۔ (کیونکہ ان کی طبیعت میں راست بازی ہے ہی نہیں)۔

مِمَّا خَطِيۡٓـٰٔتِهِمۡ اُغۡرِقُوۡا فَاُدۡخِلُوۡا نَارًا ۙ فَلَمۡ يَجِدُوۡا لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اَنۡصَارًا ﴿۲۵﴾

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ ؛ اُن کے گناہوں کی وجہ سے۔ اُن ہی کی خطاؤں کی وجہ سے۔ اُغْرِقُوْا ؛ غرق کئے گئے، ڈبو دیئے گئے۔ فَاُدْخِلُوْا نَارًا ؛ پھر وہ دوزخ میں داخل کئے گئے، جہنّم میں گئے۔ فَلَمْ يَجِدُوْا ؛ پھر انھوں نے نہ پایا۔ لَهُمْ ؛ اپنے لئے۔ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؛ خدا کو چھوڑ کر، بجز خدا کے۔ اَنْصَارًا ؛ جمع ناصر و نصیر۔ نصرت دینے والا، یار و مددگار۔

ترجمہ:- وہ لوگ اپنے گناہوں (اور خطاؤں) کی وجہ سے غرق کردیئے گئے (اور ڈبو دیئے گئے) پھر داخلِ دوزخ کردیئے گئے۔ پھر ان لوگوں نے اپنے لئے بجز خدا کے کسی کو یار و مددگار نہ پایا۔

وَقَالَ نُوۡحٌ رَّبِّ لَا تَذَرۡ عَلَى الۡاَرۡضِ مِنَ الۡكٰفِرِيۡنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾

وَقَالَ نُوْحٌ ؛ اور نوح نے کہا۔ رَبِّ ؛ اے میرے پروردگار۔ لَا تَذَرْ ؛ تو نہ چھوڑ۔ عَلَى الْاَرْضِ ؛ اس سرزمین پر۔ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ؛ کافروں میں سے۔ دَيَّارًا ؛ کسی گھر کے آباد کرنے والے کو، بسنے والے کو، باشندے کو۔

ترجمہ:- اور نوح نے کہا خدایا! اس سرزمین پر کافروں میں سے کسی باشندے (اور آبادکار) کو نہ چھوڑ۔

اِنَّكَ اِنۡ تَذَرۡهُمۡ يُضِلُّوۡا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوۡۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ ؛ کیونکہ اگر تو انھیں چھوڑے گا۔ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ ؛ اس زمانہ میں تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے۔ وَلَا يَلِدُوْا ؛ اور آئندہ نہ جنیں گے۔ اِلَّا فَاجِرًا ؛ مگر جری اور ڈھیٹ بدکار کو۔ كَفَّارًا ؛ ناشکرا، کفر کرنے والا۔

ترجمہ:- کیونکہ اگر تو ان کو چھوڑے گا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور جنیں گے تو فاسق فاجر اور ناشکرے کو جنیں گے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾ ع ۲ ۸ ۱۰ النصف

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ؛ اے رب ! تو مجھے بخش دے ۔ مغفرت فرما ۔ وَلِوَالِدَیَّ ؛ اور میرے ماں باپ کو ۔ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ ؛ اور اُس شخص کو جو میرے گھر میں داخل ہو ۔ مُؤْمِنًا ؛ مومن اور ایماندار رہ کر ۔ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؛ اور ایماندار مَردوں اور عورتوں کو ۔ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ ؛ اور اُن ظالموں کو زیادہ نہ کر ۔ اِلَّا تَبَارًا ؛ مگر تباہی و بربادی ۔

ترجمہ :- اے میرے رب ! تو مجھے بخش دے (مغفرت فرما) اور میرے ماں باپ کو بھی اور جو میرے گھر میں داخل ہوں اور ایمان رکھیں اور دوسرے تمام مَردوں اور مومن عورتوں کو ۔ اور ان ظالموں کی تباہی کو اور بڑھا (زیادہ ہی کرتا جا) ۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ جن مکہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھائیس (۲۸) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾

قُلْ ؛ پیغمبر ! تم کہو ۔ اُوْحِیَ اِلَیَّ ؛ مجھے وحی کی گئی ہے ، مجھے اطلاع دی گئی ہے ۔ اَنَّهُ اسْتَمَعَ ؛ کہ سُن لیا ۔ اِسْتِمَاع ۔ غور و فکر سے سننا ، کان لگا کر سننا ۔ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ ؛ چند لوگوں نے جن میں سے ۔ فَقَالُوْا ؛ پھر انھوں نے کہا ۔ اِنَّا سَمِعْنَا ؛ یقیناً ہم نے سنا ۔ قُرْاٰنًا ؛ قرآن پڑھنا ۔ قُرْاٰن ۔ وہ چیز جو پڑھی جاتی ہے ۔ یعنی مَقْرُوْءٌ مصدر سے مفعول مُراد لیا گیا ہے ۔ عَجَبًا ؛ تعجب خیز ۔

ترجمہ :- (پیغمبر !) تم کہو مجھے اطلاع دی گئی ہے کہ چند جنوں نے سنا ۔ پھر انھوں نے کہا کہ یقیناً ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے ۔

یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾

رسول اکرم جنوں کے بھی پیغمبر ہیں

یَھْدِیْٓ ؛ ہدایت کرتا ہے، رہنمائی کرتا ہے، پہنچا دیتا ہے۔ اِلَی الرُّشْدِ ؛ بھلائی اور کامیابی کی طرف، ایسا راستہ بتاتا ہے کہ اس کو کامیاب کردے، مقصد کو پہنچادے۔ فَاٰمَنَّا بِہٖ ؛ لہذا ہم اس پر ایمان لائے۔ جب جن قرآن شریف پر ایمان لائے تو جس پر ایمان لاتے ہیں یعنی رسولِ اکرم ﷺ ضرور ان کے بھی رسول ہوئے۔ لہذا یہ بالکل غلط ہے کہ انسان، فرشتوں اور جنوں کا پیغمبر نہیں ہوسکتا۔ وَلَنْ نُّشْرِکَ ؛اور ہم ہرگز شرک نہیں کریں گے۔کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔ بِرَبِّنَا ؛ ہمارے رب کے ساتھ۔ اَحَدًا ؛ کسی کو۔

ترجمہ :- (یہ قرآن) رشد و فلاح کی طرف رہنمائی کرتا ہے لہذا ہم اس پر ایمان لائے اور اب ہم اپنے رب کے ساتھ ہرگز کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۳

وَاَنَّهٗ ؛ اور یہ کہ۔ تَعٰلٰی ؛ اعلیٰ ہے، اونچی ہے۔ برتر ہے۔ جَدُّ ؛ بزرگی، عزت، شان۔ رَبِّنَا ؛ ہمارے رب کی۔ مَااتَّخَذَ ؛ نہیں بنادیا۔ صَاحِبَةً ؛ بیوی کو۔ وَّلَا وَلَدًا ؛ اور نہ اولاد کو۔

ترجمہ :- اور یہ کہ ہمارے رب کی شان (اور اس کی عزت) اعلیٰ و ارفع ہے، نہ اُس نے کسی ایک کو بھی اپنے لئے بیوی بنایا نہ بیٹا۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۴

وَاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ ؛ اور یہ کہ کہتا تھا۔ سَفِيْهُنَا ؛ ہم میں کا بیوقوف، احمق، سُبک سر۔ سَفَهَتِ الرِّيْحُ ؛ اس کو ہوا نے اُڑالیا۔ سفاہت مآب۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ اللہ پر۔ شَطَطًا ؛ حد سے متجاوز بات، جھوٹ۔ بے اصل۔

ترجمہ :- اور ہم میں جو نادان لوگ ہیں وہ اللہ کی شان میں افترا پردازی (اور دروغ بافی) کرتے ہیں۔

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۵

وَاَنَّا ظَنَنَّآ ؛ اور ہم ظن و گمان کرتے تھے، سمجھتے اور خیال کرتے تھے۔ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ ؛ کہ ہرگز نہیں کہیں گے۔ اَلْاِنْسُ وَالْجِنُّ ؛ اِنس و جن، انسان اور جنات۔ عَلَى اللّٰهِ ؛ خدا پر۔ كَذِبًا ؛ جھوٹ۔

ترجمہ :- اور ہم کو خیال تھا کہ انسان اور جنات کبھی خدا کے متعلق (اس کی شان میں) جھوٹ نہ کہیں گے۔

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۶

وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ ؛ اور یہ کہ بعض مرد آدمیوں میں کے ۔ يَعُوْذُوْنَ ؛ پناہ لیتے ہیں ۔ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ ؛ بعض جنوں میں کے مردوں کی ۔ فَزَادُوْهُمْ ؛ پھر زیادہ کردیا آدمیوں نے جنات کو ۔ رَهَقًا ؛ سرکشی ،تکبّر ، بدماغی ، سرچڑھنا ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ بعض آدمی جنوں کی (مدد اور) پناہ لیتے ہیں اس سے انھوں نے جنوں کی بد دماغی اور تکبّر کو بڑھادیا ۔

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ﴿۷﴾

وَاَنَّهُمْ ظَنُّوْا ؛ اور انھوں نے خیال کررکھا تھا ،ظن وگمان کررکھا تھا ۔ كَمَا ظَنَنْتُمْ ؛ جیسا کہ تمہارا خیال تھا ،تم نے ظن وگمان کیا تھا ۔ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ ؛ کہ نہ بھیجے گا ۔ نہ مبعوث کرے گا ۔ اَللّٰهُ ؛ اللہ ۔ اَحَدًا ؛ کسی کو ۔

ترجمہ :- اور اُن کو بھی خیال تھا جیسا کہ تم کو خیال تھا کہ خدا کسی کو پیغمبر بنا کر نہ بھیجے گا ۔

[یا : تمہاری طرح اُن کا خیال تھا کہ مرنے کے بعد خدا کسی کو زندہ نہ کرے گا]

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ﴿۸﴾

وَاَنَّا لَمَسْنَا ؛ اور ہم نے ٹٹولا ، ہم پہنچے ، ہم نے تلاش کی ۔ السَّمَآءَ ؛ آسمان کو ۔ فَوَجَدْنٰهَا ؛ پھر ہم نے اُس کو پایا ۔ مُلِئَتْ ؛ بھر دیا گیا ہے ۔ حَرَسًا ؛ محافظوں سے ،نگہداشت اور حراست کرنے والوں سے ۔ شَدِيْدًا ؛ بہت سخت ،قوی ۔ وَشُهُبًا ؛ اور انگارے ۔ آگ کے شعلے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا (اور دریافت کیا) تو پایا کہ زبردست پہرہ داروں اور آگ کے شعلوں سے بھر دیا گیا ہے ۔

وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ﴿۹﴾

وَاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ ؛ اور یہ کہ ہم بیٹھا کرتے تھے ۔ مِنْهَا مَقَاعِدَ ؛ آسمانوں کے ٹھکانوں اور بیٹھکوں میں ۔ مَقَاعِدَ جمع مَقْعَدْ ۔ مقامِ قعود ۔ بیٹھنے کی جگہ ،ٹھکانہ ۔ لِلسَّمْعِ ؛ سننے کے لئے ۔ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ ؛ پھر اب جو کوئی سنتا ہے یا سننا چاہتا ہے ۔ يَجِدْ لَهٗ ؛ پاتا ہے اپنے لئے ۔ اپنے لئے موجود دیکھتا ہے ۔ شِهَابًا ؛ انگارہ شعلہ ۔ رَصَدًا ؛ تیار ، گھات میں لگا ہوا ، مہیا ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ ہم پہلے بیٹھا کرتے تھے ان میں سے بعض مقامات میں خبریں سننے کے لئے مگر اب جو سننا چاہے وہ اپنے لئے شعلۂ آتش (اور ایک انگارہ) تیار پاتا ہے (جو دفع کردیتا ہے)

صاحبو! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے جنات عالمِ علوی کی طرف رجوع کرتے اور ان سے کچھ صحیح بات سن کر انسانوں کو پہنچاتے ۔ اور انسان اُن کو مرجع علم سمجھ کر پوجنے لگتے ۔ اب وہ طریقہ بدل گیا ہے ۔ شیاطین و جن عالمِ علوی سے واقعہ کے مطابق معلومات حاصل نہیں کرسکتے یا کرتے بھی ہیں تو بہت کم ۔ اور اُن میں بھی حاشیہ لگا کر پیش کرتے ہیں ۔

وَّاَنَّا لَا نَدْرِیْٓ اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿۱۰﴾

وَاَنَّا لَانَدْرِیْٓ ؛ اور ہمیں معلوم نہیں کہ اس پیغمبر کے آنے سے ۔ اَشَرٌّ اُرِیْدَ ؛ کیا سزا اور بُرائی کا اِرادہ کیا گیا ہے ۔ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ ؛ اُن لوگوں کے لئے جو زمین میں ہیں ۔ اَمْ اَرَادَبِهِمْ ؛ یا اِرادہ کیا ہے اُن لوگوں کے لئے ، قصد فرمایا ہے ۔ رَبُّهُمْ ؛ اُن کے رب نے ۔ رَشَدًا ؛ نیکی کا ، رہنمائی کا ، بھلائی کا ، رشد و ہدایت کا ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ بُرائی کا اِرادہ کیا گیا ہے اُن لوگوں کے ساتھ جو زمین میں ہیں یا اُن کے خدا نے اُن کے لئے ہدایت کا اِرادہ فرمایا ہے ۔

وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ﴿۱۱﴾

وَاَنَّا مِنَّا ؛ اور یہ کہ ہم میں سے بعض ۔ اَلصّٰلِحُوْنَ ؛ نیک تھے ، صالح تھے ، صلاحیت والے تھے ۔ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِکَ ؛ اور ہم میں سے بعض ان سے سوا تھے ، ان سے کم رتبہ کے تھے ۔ کُنَّا طَرَآئِقَ ؛ ہم مختلف طریقوں پر تھے ۔ قِدَدًا ؛ مختلف ، پراگندہ ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ ہم میں کے بعض صالح اور اچھے تھے اور ہم میں کے اور لوگ بھی تھے پہلے لوگوں سے مرتبہ میں کمتر تھے ۔ (غرضیکہ) ہم مختلف طریقوں پر (اور جُدا جُدا راستوں پر) تھے ۔

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾

وَاَنَّاظَنَنَّا ؛ اور یہ بھی کہ ہم نے ظن و گمان کیا ۔ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ ؛ کہ ہم خدا کو عاجز نہ کردیں گے ، اُس پر غالب نہ آجائیں گے ۔ فِی الْاَرْضِ ؛ زمین میں رہ کر ۔ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ؛ اور اس سے بھاگ کر اُس کو عاجز نہ کرسکیں گے ، ہم بھاگ کر اس کو تھکا نہ دیں گے ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ ہم نے گمان کیا کہ ہم اللہ کو زمین میں (رہ کر) عاجز نہ کرسکیں گے اور نہ اس سے بھاگ کر عاجز کرسکیں گے ۔

وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾

وَاَنَّا ؛ اور یہ کہ ہم ۔ لَمَّا سَمِعْنَا ؛ جب ہم نے سنا ۔ اَلْهُدٰی ؛ ہدایت کو، پُر ہدایت تبلیغ کو ۔ اٰمَنَّا بِهٖ ؛ تو ہم اس پر ایمان لائے، اس کو مان لیا ۔ فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ ؛ پھر جو شخص اپنے رب پر ایمان لائے ۔ فَلَا يَخَافُ ؛ تو وہ نہ ڈرے گا، اُسے خوف نہ ہوگا ۔ بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ؛ نہ نقصان کا اور نہ زبردستی کا، زیادتی کا ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ ہم نے جب پُر ہدایت تبلیغ سُنی تو اُس پر ایمان لائے پھر جو اپنے خدا پر ایمان لاتا ہے تو اس کو نہ کمی کا خوف ہے نہ زیادتی کا (زبردستی کا) ۔

وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾

وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ ؛ اور یہ کہ ہم میں سے بعض مسلمان ہیں ۔ وَمِنَّا الْقَاسِطُوْنَ ؛ اور ہم میں کے بعض گناہگار ہیں، ستم گار، بے انصاف ہیں ۔ فَمَنْ اَسْلَمَ ؛ پھر جو اسلام لائے ۔ فَاُولٰٓئِکَ ؛ تو ان لوگوں نے ۔ تَحَرَّوْا ؛ قصد کیا، اِرادہ کیا ۔ ڈھونڈا ۔ رَشَدًا ؛ راہِ راست کو ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ ہم میں بعض مسلمان ہیں اور بعض گناہگار (اور بے انصاف) ہیں پھر جو اسلام لائیں (خدا کو، اس کے احکام کو تسلیم کریں) تو وہی لوگ ہیں جنھوں نے راہِ راست کا ارادہ کیا ۔

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾

وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ ؛ اور جو بے راہ اور گناہگار ہیں ۔ فَكَانُوْا ؛ پس وہ ہیں ۔ لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ؛ دوزخ کے کُندے ۔ جہنّم کا ایندھن ۔

ترجمہ :- مگر جو گناہگار ہیں (ظالم و بے انصاف ہیں) وہ تو دوزخ کے کُندے ہیں ۔

وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾

وَاَنْ لَّوِاسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ ؛ اور اگر وہ ہمارے طریقہ پر استقامت اختیار کرتے، ہمارے راستہ پر قائم رہتے ۔ لَاَسْقَيْنٰهُمْ ؛ تو ہم اُن کو پلاتے ۔ مَآءً غَدَقًا ؛ جی بھر کر پانی ۔ ان کو خوب سیراب کرتے، جی بھر کر پلاتے ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ اگر وہ ہمارے طریقہ پر قائم رہتے تو ہم اُن کو خوب سیر کرتے (جی بھر کر پانی پلاتے ۔)

لِّنَفۡتِنَهُمۡ فِیۡهِ ؕ وَمَنۡ یُّعۡرِضۡ عَنۡ ذِکۡرِ رَبِّهٖ یَسۡلُکۡهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾

لِنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؛ تاکہ ہم اُن کو اس میں آزمائیں، جانچیں، امتحان کریں ۔ وَمَنْ یُّعْرِضْ ؛ اور جو اعراض کرے، منہ موڑے، روگردان ہوجائے ۔ عَنْ ذِکْرِ رَبِّهٖ ؛ اپنے رب کے ذکر سے ۔ یَسْلُکْهُ ؛ اس کو داخل کرے گا ۔ عَذَابًا صَعَدًا ؛ چڑھتا عذاب ۔ رُوبہ ترقی، سخت ۔

ترجمہ :- تاکہ ہم اُن کو جانچیں ۔ اور جو اپنے خدا کے ذکر سے اعراض کرتا ہے وہ اس کو سخت عذاب میں داخل کرتا ہے ۔

وَّاَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ ؛ اور بے شک مسجدیں خدا کی ہیں اسی کے واسطے بنائی گئی ہیں ۔ فَلَا تَدْعُوْا ؛ پھر نہ پکارو، نہ بلاؤ نہ عبادت کرو ۔ مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ؛ خدا کے ساتھ کسی اور کو ۔

ترجمہ :- بے شک (یہ) مسجدیں اللہ کے لئے ہیں پھر اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو ۔ (ان کی عبادت نہ کرو)

صاحبو! بعض نادان کہتے ہیں کہ مسجد میں بزرگوں کا نام نہ لو ۔ گویا کہ درود بھی نہ پڑھو مگر واقعہ یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو خدا اور اُس کے احکام کے متعلق ہے اُس کو مسجد میں کرسکتے ہیں ۔ کون شخص ہوگا کہ مسجد میں درود شریف پڑھنے سے روکے گا ۔ حدیث میں ثابت ہے کہ حبشی مسجدِ مبارک میں نیزوں اور شمشیر کے کرتب دکھارہے تھے ۔ مسجد میں مقدمے بھی فیصل ہوتے تھے ۔ حسان بن ثابتؓ کو منبر پر چڑھا کر نعت بھی سُنی جاتی تھی ۔

مساجد میں اچھے کام کرنا جائز ہیں

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبۡدُ اللّٰهِ یَدۡعُوۡهُ کَادُوۡا یَکُوۡنُوۡنَ عَلَیۡهِ لِبَدًا ﴿۱۹﴾ ع

ع ۱۹/۱ ۱۱

وَاَنَّهٗ ؛ اور یہ کہ ۔ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ ؛ جب خدا کا بندہ کھڑا ہوا اور دُعائیں کرنے لگا اور اُس کو پکارنے لگا ۔ کَادُوْا ؛ تو یہ لوگ قریب ہوتے ہیں ۔ یَکُوْنُوْنَ عَلَیْهِ ؛ کہ اُس پر ہوجائیں ۔ لِبَدًا ؛ ٹھٹھ کے ٹھٹھ، ایک پر ایک، حلقے پر حلقے ۔

ترجمہ :- اور یہ کہ جب خدا کا بندہ (دُعا کرتا اور) اُس کو پکارتا ہوا کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ یہ لوگ اس پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ جمع ہوجائیں ۔ (ہجوم کریں)

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَدۡعُوۡا رَبِّیۡ وَلَاۤ اُشۡرِکُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾

قُلْ ؛ تم کہو! اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّیْ ؛ میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں ۔ وَلَاۤ اُشْرِکُ بِهٖۤ اَحَدًا ؛ اور اس کے ساتھ

کسی کو شریک نہیں سمجھتا ۔ میں اُس کا شریک نہیں کرتا ۔

ترجمہ :- تم کہو ! میں تو اپنے خدا ہی کو پکارتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں سمجھتا ۔

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ ؛ کہ میں تمہارے لئے نہیں رکھتا ، میرے قبضے میں نہیں ہے ، میرے ہاتھ میں نہیں ، میری ملک میں نہیں ۔ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ؛ نہ ضرر اور نقصان اور نہ نیکی اور راہ پر لانا ۔

ترجمہ :- تم کہو کہ میرے ہاتھ میں نہیں (میرے اختیار میں نہیں) کہ میں تم کو ضرر پہنچاؤں یا راہِ راست پر لاؤں (یعنی تمہاری بُرائی بھلائی خدا ہی کے ہاتھ میں ہے) ۔

قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾

قُلْ ؛ تم کہو ! اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ ؛ کہ مجھے کوئی پناہ نہ دے گا ، کوئی نہ بچائے گا ۔ اَجَارَ یُجِیْرُ اِجَارَۃً ۔ مُجِیْرٌ ۔ پناہ دینے والا ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ خدا کے ہاتھ سے اُس کے غضب سے ۔ اَحَدٌ ؛ کوئی شخص ۔ وَلَنْ اَجِدَ ؛ اور میں نہ پاؤں گا ، اور مجھے نہ ملے گا ۔ مِنْ دُوْنِهٖ ؛ اُسے چھوڑ کر ۔ مُلْتَحَدًا ؛ سرک رہنے کی جگہ ۔

ترجمہ :- تم کہو ! مجھے خدا (کے غضب) سے کوئی نہیں بچاسکتا اور میں اُس کو چھوڑ کر پناہ کی جگہ نہیں پاتا ۔

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ﴿۲۳﴾

اِلَّا بَلٰغًا ؛ (میرے ہاتھ میں کچھ نہیں) مگر پہنچا دینا ، تبلیغ کرنا ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ کی طرف سے ۔ وَرِسٰلٰتِهٖ ؛ اور اس کے پیغام ۔ خدا کے پاس کی وحی ۔ وَمَنْ یَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؛ اور جو اللہ رسول کی نافرمانی کرے ، عصیان کرے ۔ فَاِنَّ لَهٗ ؛ تو اس کے لئے ہے ۔ نَارَ جَهَنَّمَ ؛ آتشِ دوزخ ۔ جہنّم کی آگ ۔ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا ؛ اس دوزخ میں ٹھہرے رہیں گے ہمیشہ ۔ خُلُوْدٌ ۔ بہت ٹھیرنا ۔ اَبَدًا ۔ ہمیشہ ۔ اَبَدَ یَاْبُدُ ۔ بھاگا ۔ اَبَدٌ ۔ آئندہ کا ایسا زمانہ جو ہماری فہم سے باہر ۔

ترجمہ :- (میرے ہاتھ میں کچھ نہیں) مگر اللہ کی طرف سے احکام پہنچانا اور اس کے پیغام واحکام ۔ جو اللہ رسول کی نافرمانی اور عصیان کرے اس کے لئے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔

واضح ہو کہ شرک کے سوا کوئی ایسا گناہ نہیں جس کی وجہ سے گناہگار ابدالآباد تک جہنم میں رہے۔ گناہ جرم ہے اور شرک بغاوت ہے۔ بغاوت کی سزا دائمی ہو سکتی ہے مگر جرم کی دائمی نہیں ہوتی۔ اگر کسی گناہ سے گناہگار دوزخ میں دائمی رہے گا۔ جب کہ وہ مومن ہے تو ایمان جو سب سے زیادہ اہم چیز ہے وہ بے اثر رہ جائے گا۔

حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾

حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا ؛ یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں گے۔ مَا یُوْعَدُوْنَ ؛ اس عذاب کو جس کا وعدہ کیا جا رہا ہے جب اُن کی سزائیں اُن کے سامنے آجائیں گی۔ فَسَیَعْلَمُوْنَ ؛ تو اُن کو علم ہو جائے گا، وہ جان لیں گے، انھیں معلوم ہو جائے گا۔ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا ؛ کہ کون ضعیف تر مدد والا ہے، کس کے نصرت دینے والے کمزور ہیں۔ وَاَقَلُّ عَدَدًا ؛ اور عدد میں قلیل تر اور گنتی میں کمتر ہیں۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ جب یہ لوگ اُس (عذاب) کو دیکھ لیں گے جس کا اُن سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو اُن کو معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار زیادہ ضعیف اور کن کی تعداد کمتر ہے (قلیل تر ہے)۔

قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾

قُلْ ؛ (اے پیغمبر!) تم کہو۔ اِنْ اَدْرِیْۤ ؛ مجھے معلوم نہیں۔ دَرٰی یَدْرِیْ دِرَایَةً ؛ جاننا۔ غور و فکر سے معلوم کرنا۔ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ؛ کہ کیا قریب ہے وہ عذاب جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ ؛ یا اس کے لئے مقرر کرتا ہے، معیّن کرتا ہے۔ رَبِّیْۤ ؛ میرا رب۔ اَمَدًا ؛ مدت کو۔

ترجمہ :- (پیغمبر!) تم کہو! مجھے معلوم نہیں کہ موعودہ سزا کا وقت قریب ہے یا اس کے لئے میرے رب نے کوئی مدت (یا مہلت) مقرر کی ہے۔

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

عٰلِمُ الْغَیْبِ ؛ اللہ غیب داں ہے، عالم الغیب ہے۔ غَیْب۔ وہ چیز جو ہماری عقل سے یا آنکھوں سے غائب ہے۔ فَلَا یُظْهِرُ ؛ پھر وہ ظاہر نہیں فرماتا، واقف نہیں کرتا۔ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ؛ اُس کے غیب پر کسی کو۔

ترجمہ :- وہ عالم الغیب ہے (غیب کا جاننا اُسی کا کام ہے) وہ اپنے غیب سے کسی کو واقف نہیں کرتا۔

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی ؛ مگر جس سے خدا راضی ہے جس کو برگزیدہ کیا ہے ۔ منتخب کیا ہے ۔ مِنْ رَّسُوْلٍ ؛ (مَنْ کا بیان ہے) پیغمبر سے یعنی پیغمبر ۔ مگر برگزیدہ پیغمبر کو ۔ فَاِنَّہٗ یَسْلُکُ ؛ کیونکہ وہ داخل کرتا ہے ۔ بھیجتا ہے ، قائم کرتا ہے ۔ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ ؛ پیغمبر کے سامنے سے ۔ وَمِنْ خَلْفِہٖ ؛ اور اُس کے پیچھے سے ۔ رَصَدًا ؛ نگہبان ۔

ترجمہ :- (وہ غیب کی اطلاع نہیں دیتا علم عطا نہیں کرتا) مگر منتخب اور برگزیدہ پیغمبر کو کیونکہ پیغمبر کے آگے پیچھے نگہبان بٹھاتا ہے (کہ وحی میں کچھ گڑبڑ نہ ہو کچھ دراندازی نہ ہو) ۔

صاحبو ! آج کل اِن شیخ نجدی کے متبعین کے پاس علمِ غیب کا مسئلہ بہت اہمیت پیدا کرگیا ہے ۔ لہٰذا میں اس سے پہلے بھی لکھ چکا ہوں ۔ اور بار بار اس مسئلہ کو صاف کروں گا ۔ واضح ہو کہ غیبِ مطلق ذات و حقیقتِ الٰہی ہے یعنی کوئی شخص خدا کی کنہ و حقیقت کو نہیں جانتا ۔ میرے پاس تو کسی شخص کی حقیقت کوئی شخص نہیں جانتا ۔ کیونکہ اگر کوئی شخص کسی چیز کی حقیقت جان لے تو اس پر ماضی ، حال اور مستقبل سب کا منکشف اور ظاہر ہونا ضروری ہوگا اور آئندہ اس کو علمی ترقی ممکن نہ ہوگی ۔ یہ بات بھی مخفی نہیں کہ خدا کا علم بالذات ہے لامتنا ہی ہے ۔ اور بندہ کو جو کچھ علم ہوتا ہے وہ بالعرض اور محدود ہے ۔ بعض غیب ایسے ہوتے ہیں جن سے خدائے تعالٰی پیغمبر ہی کو واقف کراتا ہے اور وہ چیز وحی الٰہی سے معلوم ہوتی ہے اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کا علم ہر مسلمان کو ہوسکتا ہے ۔ اس مقام پر یہ امر پیشِ نظر رکھنا چاہیئے کہ علم مختلف طور سے ہوتا ہے ۔ ذاتی توجہ سے بھی ہوتا ہے دوسرے کے کہنے سے بھی ہوتا ہے ۔ ہم نے نہ جنت دیکھی نہ دوزخ نہ خدا کو دیکھا نہ فرشتوں کو مگر اُن کا ہم کو علم ہے اور یقینی علم ہے حالانکہ یہ چیزیں غیب ہیں اگر کسی کو خدا ، رسول ، فرشتے اور جنت دوزخ کا علم نہیں ہے تو وہ مسلمان ہی نہیں ہے ۔ لہٰذا ان چیزوں کا علم جو غیب ہیں ہر مسلمان کو ضروری ہے اور یہ علمِ غیب یقینی اور بلا شک و شبہ ہونا چاہیئے ۔

لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع ۲ / ۱۲

لِيَعْلَمَ ؛ تا کہ اللہ کو معلوم ہوجائے ۔ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا ؛ کہ انھوں نے پہنچا دیا ، فرشتوں نے پیغمبروں کو اور پیغمبروں نے اُمّت کو ۔ رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ ؛ ان کے رب کے مراسلوں اور پیغاموں کو ۔ وَاَحَاطَ ؛ اور احاطہ کرلیا ہے ۔ بِمَا لَدَيْهِمْ ؛ جو اُن کے پاس ہے ۔ وَاَحْصٰى ؛ اور شمار کرلیا ہے ، گن لیا ہے ، پورا لے لیا ہے ۔ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ؛ ہر شئے کی گنتی اور عدد کو ۔

ترجمہ :- تا کہ (اللہ تعالٰی کو) معلوم ہوجائے کہ اُنھوں نے خدائے تعالٰی کے (مراسلوں اور) پیغاموں کو پہنچا دیا اور جو اُن کے پاس احکام ہیں اس نے اُن کا پورا احاطہ (اور حفاظت) کی ہے ۔ اور ہر شئے کی گنتی اور عدد کو شمار کرلیا (اور پورا پورا جان لیا) ہے ۔

صاحبو ! خدائے تعالٰی کو تو سب چیزیں معلوم ہیں اس کا علم تو قدیم ہے ۔ یہاں خدا کو معلوم ہونے کے معنی یہ ہیں کہ سرکاری طور سے سب کو معلوم ہوجائے کہ اس کا علم اور اطلاع سرکار کو یعنی اللہ کو باقاعدہ طور سے دی گئی ۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ المزمل مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں بیس (۲۰) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝۱

ترجمہ :- اے اوڑھے لپیٹے (لیٹے) رہنے والے ۔

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۲

قُـمِ الَّيْـلَ ؛ رات کو اُٹھو، قائم اللیل رہو ۔ اِلَّا قَـلِيْـــلًا ؛ مگر تھوڑی دیر کے لئے سو بھی جاؤ (ساری رات جاگنے کی ضرورت نہیں) ۔

ترجمہ :- تم رات کو شب بیداری کرو مگر تھوڑی دیر کے لئے (سو بھی جاؤ) ۔

نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝۳

نِصْفَـهٗ ؛ آدھی رات ۔ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِيْـلًا ؛ یا اس سے بھی کچھ کم ۔

ترجمہ :- نصف رات شب بیداری کرو یا اس سے بھی کچھ کم ۔

اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝۴

اَوْ زِدْ عَلَيْهِ ؛ یا آدھی رات سے زیادہ نماز وغیرہ پڑھا کرو ۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْـلًا ؛ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر، سنبھل کر، گڑبڑ سے نہیں، اچھی طرح سے پڑھو ۔

ترجمہ :- یا آدھی رات سے زیادہ بھی (شب بیداری کرسکتے ہو) اور قرآن پڑھو تو ترتیل سے پڑھو (یعنی پڑھنے میں گڑبڑ نہ کرو) ۔

صاحبو ! آج کل قرآن شریف سے کس قدر اعراض ہے نہ تلفّظ برابر نہ مخرج صحیح ۔ نہ مدوں کا اندازہ نہ اخفاء نہ غنہ ۔

ایک ریل ہے کہ چلی جارہی ہے یا ہوائی جہاز ہے کہ اُڑ رہا ہے ۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جو قرآن پڑھتے ہیں ۔ بعض عذرِ لنگ کرنے والے کہتے ہیں کہ بغیر سمجھے ہوئے پڑھنے سے کیا حاصل ۔ ان کا مقصد سمجھ کر پڑھنا نہیں ہے بلکہ قرآنِ شریف کے الفاظ سے بھی پیچھا چھڑانا ہے ۔ قرآن کا سمجھ کر پڑھنا بھی عبادت ، بے سمجھے پڑھنا بھی عبادت ۔ اقل درجہ قرآن کا تواتر تو باقی رہے گا ۔ ہمارے زمانہ میں سب سے پہلے قرآن پڑھایا جاتا تھا ۔ اُس کے بعد اُردو کی باری آتی تھی ۔ اس زمانہ میں بی اے ، ایم اے ہوجاتے ہیں اور صحیح قرآن پڑھنا نہیں جانتے ۔ کسی کے سیوم میں قرآن خوانی کی ضرورت ہوتی ہے تو کیا پریشان ہوتے ہیں ۔ بعض لوگ قرآن پڑھتے ہیں تو خوب راگ کھینچ کھینچ کر ۔ وہ قراء ت کو موسیقی کا مرادف سمجھتے ہیں ۔ نہ صفاتِ حروف برابر نہ مخارج دُرست ۔ اگر آدمی چند روز محنت کرے اور مخارج و صفاتِ حروف صاف کرے تو بالکل کافی ہے ۔ راگ راگنی نہیں آتی نہ آئے ۔ عرب کا لحن حاصل ہے تو ماشاء اللہ ۔ بہر حال ہمارا مرنا جینا قرآن پر ہے ۔ صحیح الفاظ ادا کرو ۔ عربی لحن سیکھو ، عربی سیکھو کہ معنی سمجھ میں آئے ۔ مضامینِ قرآن پر غور وفکر کرو ۔ ایک قرآن تمہاری ہدایت کے لئے کافی ہے ۔ اس کے کلیات کو جزئیات پر منطبق کرو ۔ جو کچھ کرنا ہے قرآن کی اتباع میں کرو ۔ تمہارے دین و دنیا دونوں دُرست ہوجائیں گے ۔

إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ﴿٥﴾

اِنَّا ؛ بے شک ہم ۔ سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ ؛ ہم تم پر ڈالیں گے ، نازل کریں گے ۔ قَوْلًا ثَقِیْلًا ؛ بھاری بات ۔ ایک وزن دار کلام ۔

ترجمہ :- ہم تم پر کچھ ثقیل اور بھاری احکام جاری کریں گے (قرآن اُتاریں گے ۔)

إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ﴿٦﴾

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ ؛ بے شک رات کا اُٹھنا ۔ ھِیَ اَشَدُّ ؛ وہ (نفس کو) خوب روندتا ہے ، زیر کرتا ہے ۔ سخت دباؤ ڈالتا ہے ۔ وَاَقْوَمُ قِیْلًا ؛ اور سیدھی سچی بات سکھاتا ہے ۔

ترجمہ :- رات کا اُٹھنا (نفس کو) خوب کھندل ڈالتا ہے اور سیدھی سچّی بااثر بات بھی سکھاتا ہے ۔

إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ﴿٧﴾

اِنَّ لَکَ ؛ بے شک تمہارے لئے ۔ فِی النَّھَارِ ؛ دن میں ۔ سَبْحًا طَوِیْلًا ؛ بہت آمد و رفت اور کام کاج ہے ۔

ترجمہ :- بے شک تمہارے لئے دن میں بہت مصروفیت ہے ۔

قرآن سمجھ کر پڑھنا بھی عبادت ہے اور بے سمجھے پڑھنا بھی عبادت ہے

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝٨

وَاذْكُرْ ؛ تم ذکر کرو، یاد کرو۔ اِسْمَ رَبِّكَ ؛ اپنے رب کے نام کو۔ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ ؛ اور اس کے لئے سب سے قطعِ تعلق کرلو۔ مَاسِوَا اللّٰهِ سے کنارہ کش ہوجاؤ۔ سب کو چھوڑ دو خدا کے سوا۔ تَبْتِيلًا ؛خوب چھوڑ دینا۔

ترجمہ:- اورتم اپنے خدا کے نام کا ذکر کرو اور سب کو چھوڑ کر اسی کے ہو رہو۔

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝٩

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ؛ وہ مشرق ومغرب کا رب اور پروردگار ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؛کوئی معبودِ برحق نہیں ہے اس کے سوا، اس کے سوا کسی کی بندگی مناسب نہیں، وہی محتاج الیہ ہے، وہی قابلِ عبادت ہے۔ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ؛ لہذا تم اُسی کو اپنا وکیل بناؤ، کارساز سمجھو، اپنے کام اُسی کے حوالے کرو۔

ترجمہ:- وہ مشرق ومغرب کا رب ہے اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں لہذا تم اس کو اپنا وکیل بناؤ (اپنے کاموں کو اسی پر چھوڑو)۔

وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝١٠

وَاصْبِرْ ؛ اورتم صبر کرو۔ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ ؛ اِن باتوں پر کہ یہ منکرین کرتے ہیں۔ وَاهْجُرْهُمْ ؛ اور ان کو چھوڑ دو۔ هَجْرًا جَمِيْلًا ؛ خوبی کے ساتھ الگ رہنا، لڑنے کی ضرورت نہیں۔

ترجمہ:- اور ان کی باتوں پر صبر کرو اور ان سے خوبی سے الگ رہو۔

وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝١١

وَذَرْنِيْ ؛ اور مجھے چھوڑ دے۔ وَالْمُكَذِّبِيْنَ ؛ اور تکذیب کرنے والوں اور جھٹلانے والوں کو۔ اُولِي النَّعْمَةِ ؛ ناز و نعمت میں رہنے والوں کو۔ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ؛ اور ان کو تھوڑی مہلت دے۔ یہ خدا کی طرف سے ڈھیل ہے پھر ان کو تباہ کر کے چھوڑے گا۔

ترجمہ:- مجھے اور ان ناز ونعمت میں رہنے والے اورحق بات کی تکذیب کرنے والوں کو چھوڑو (یعنی میں ان سے نبٹ لوں گا) اور ان کو تھوڑی مہلت اور ڈھیل دے دو۔ (یہ بھاگ کر جائیں گے کہاں؟)

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ﴿١٢﴾

اِنَّ لَدَيْنَا ؛ بے شک ہمارے پاس ہیں ۔ اَنْكَالًا ؛ بیڑیاں ، زنجیریں ۔ وَجَحِيْمًا ؛ اور دوزخ ہے ، بھڑکتی آگ ہے ۔

ترجمہ :- ہمارے پاس زنجیریں ہیں اور بھڑکتی آگ ہے ۔

وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٣﴾

وَطَعَامًا ؛ اور کھانا ہے ۔ ذَا غُصَّةٍ ؛ گلے میں اٹکنے اور پھنسنے والا ۔ وَعَذَابًا اَلِيْمًا ؛ اور المناک اور درد و دکھ پہنچانے والا عذاب ہے ۔

ترجمہ :- اور ہمارے پاس کھانا ہے بھی تو وہ گلے میں اٹک جانے والا ، پھنسنے والا اور المناک عذاب ۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿١٤﴾

يَوْمَ ؛ جس دن ۔ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ ؛ زمین اور پہاڑوں کو زلزلہ ہوگا اور وہ کانپیں گے ، ہلنے لگیں گے ، ان کو بھونچال ہوگا ۔ وَكَانَتِ الْجِبَالُ ؛ اور ہوجائیں گے پہاڑ ۔ كَثِيْبًا ؛ ٹیلے ۔ مَهِيْلًا ؛ بھربھرے ، ریگ رواں ، ریت کے ٹیلے ۔

ترجمہ :- جس دن زمین اور پہاڑوں کو زلزلہ ہوگا اور پہاڑ ریگِ رواں ہوجائیں گے ۔ (بھربھری ریتی ہوجائیں گے)

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿١٥﴾

قیامت آنے والی ہے ۔ دربارِ الٰہی میں بازپرس ہونے والی ہے ۔ پیغمبروں نے سب کو پہنچا دیا ۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ ؛ بے شک ہم نے تمہاری طرف بھیجا ۔ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ ؛ ایک پیغمبر جو تمہارے حالات سے واقف ہے اور تم پر حاضر و ناظر ہے ، گواہی دینے والا ہے ۔ كَمَآ اَرْسَلْنَآ ؛ جیسے ہم نے بھیجا ، ارسال کیا ۔ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ؛ فرعون کی طرف پیغمبر ۔

ترجمہ :- (لوگو !) ہم نے تمہاری طرف ایک ایسا پیغمبر بھیجا جو تمہارے حالات کو مشاہدہ کرتا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف بھی پیغمبر بھیجا تھا ۔

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ﴿۱۶﴾

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ ؛ پھر فرعون نے نافرمانی کی پیغمبر کی، پھر فرعون نے پیغمبر کا کہا نہ مانا، ان سے عصیان کیا۔ فَاَخَذْنٰهُ ؛ پھر ہم نے اس کو پکڑ لیا۔ اَخْذًا وَّ بِيْلًا ؛ سخت پکڑنا۔ ہم نے اس کو بُری طرح گرفتارِ بَلا کیا۔

ترجمہ :- پھر فرعون نے پیغمبر سے عصیان اور نافرمانی کی تو ہم نے اس کو بڑی سخت سزا میں گرفتار کیا۔

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴿۱۷﴾

فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ ؛ پھر اس طرح شرک و کفر کرکے تم کس طرح بچو گے، پھر تم کیونکر بچو گے اگر تم نے کفر کیا۔ يَوْمًا ؛ اس دن کے عذاب سے، اس دن کی پریشانیوں سے کہ۔ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ؛ وہ دن بچوں کو بوڑھا کردے گا۔ فکروں سے آدمی بوڑھا ہوجاتا ہے، ضعیف ہوجاتا ہے، غم کا زمانہ بڑی مشکل سے کٹتا ہے۔ یا تکلیف و عذاب کا زمانہ بہت لمبا ہوگا کہ جس میں بچے بوڑھے ہوجائیں گے۔

ترجمہ :- اگر تم نے کفر کیا تو پھر تم کیونکر بچو گے اس دن (کے عذاب سے) جو بچوں کو بوڑھا کردے گا۔

اِۨالسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۭ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾

السَّمَآءُ ؛ آسمان۔ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؛ اس آفت میں پھٹ جائے گا۔ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ؛ اس کا وعدہ ہوکر رہنے والا ہے۔

ترجمہ :- ان مصائب میں آسمان پھٹ جائے اور خدا کا وعدہ ہوکر رہے گا۔

ع ۱/۱۹ ۱۳ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۱۹﴾

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ؛ یہ ایک یاد دہانی ہے، پند و نصیحت ہے۔ فَمَنْ شَآءَ ؛ پھر جو چاہے۔ اِتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ ؛ بنالے اپنے رب کی طرف، اختیار کرلے۔ سَبِيْلًا ؛ راستہ۔

ترجمہ :- یہ (ہماری) نصیحت ہے (یاد دہانی ہے) اب جو چاہے خدا کا راستہ اختیار کرے۔

صاحبو! بعض روایتوں میں مذکور ہے کہ تہجد کی نماز سرکار دو عالم ﷺ پر واجب تھی اور دوسروں کے لئے نفل۔ ابتداءً سرکار پر بھی نفل تھی بعد وہ واجب ہوگئی۔ کیونکہ سرکارؐ کسی کام کو شروع فرماتے تو پھر اس پر مداومت فرماتے۔ اس سے پہلے شب بیداری کا حکم دیا گیا تھا۔ تہجد کی نماز کا حکم دیا گیا تھا اس کے پابند ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سہولت عطا فرماتا ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ
وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ
عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ
عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ
وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ
وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ
وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ
وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٠﴾ ع ۲ ۱۴

اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ ؛ بے شک تمہارے رب کو معلوم ہے، وہ خوب جانتا ہے ۔ اِنَّکَ تَقُوْمُ ؛ کہ تم نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہو، تہجد کی نماز پڑھتے ہو ۔ اَدْنٰی ؛ تقریباً، قریب قریب ۔ مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ ؛ دو تہائی رات اور اس کا نصف اور ثلث ۔ وَطَآئِفَةٌ ؛ اور ایک جماعت ۔ مِنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ ؛ اُن لوگوں میں سے جو تمہارے ساتھ ہیں ۔ وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ ؛ اور اللہ صحیح اندازہ کرتا ہے ۔ دُرست مقدار سے واقف ہے ۔ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ ؛ رات دن کا اندازہ کرتا ہے ۔ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ ؛ اُس کو یہ بھی معلوم ہے کہ تم اس کو احاطہ نہیں کر سکتے ، پوری پابندی نہیں کر سکتے ۔ اسے نباہ نہیں سکتے ۔ فَتَابَ عَلَیْکُمْ ؛ وہ پھر تمہاری طرف رحم و کرم سے متوجہ ہوگیا ۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؛ پس پڑھو جس قدر تم پر آسان ہو قرآن سے یعنی جس قدر تم سے بسہولت ہو سکے ۔ احناف کے پاس نماز میں چھوٹا سورہ بھی پڑھ لینے سے فرض ادا ہو جاتا ہے ۔ اور سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب ہے ۔ سب سے چھوٹا سورۂ کوثر ہے ۔ جس میں تین آیتیں ہیں باوجود چھوٹا ہونے کے اُسلوب بیان معلوم ہو جاتا ہے لہذا اس کے مساوی تین آیتیں پڑھ لینا بھی کافی ہے ۔ آیۃ الکرسی ہے تو ایک آیت مگر اس سے بھی اُسلوبِ بیان معلوم ہو جاتا ہے لہذا آیت الکرسی کا پڑھنا جو ایک آیت ہے، قرآن کا پڑھنا ہے اور یہ کافی ہے یعنی قرآن کا اتنا حصّہ پڑھو جس کے اسلوب سے

معلوم ہوجائے کہ قرآن پڑھا گیا ہے ۔ پس اگر کوئی شخص بیچ قرآن سے اِنَّـا اَعْـطَيْنَا کی تین آیتوں کے برابر کچھ کچھ حصہ قرآن کا پڑھے جو قرآن کی ابتداء بھی نہیں اور انتہاء بھی نہ ہو اس کا پڑھنا قرآن کا پڑھنا نہ ہوگا ۔ عَـلِـمَ اَنْ سَيَـكُوْنُ مِنْـكُمْ ؛ اللہ کو یہ بھی معلوم ہے کہ تم میں کے بعض ہوں گے ۔ مَـرْضٰى ؛ جمع مَـرِيْضٌ یعنی بیمار ۔ وَاٰخَرُوْنَ ؛ اور دوسرے بعض ۔ يَـضْـرِبُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؛ زمین میں قدم زنی کرتے ہیں ، سفر کرتے ہیں ۔ يَبْتَـغُوْنَ ؛ ڈھونڈتے ہیں ، تلاش کرتے ہیں ، طلب کرتے ہیں ۔ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے فضل سے اس کے عطایا سے یعنی روزی طلب کرتے ہیں ، روپیہ پیسہ کماتے ہیں ۔ وَاٰخَرُوْنَ ؛ اور دوسرے ۔ يُقَـاتِـلُوْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ؛ راہِ خدا میں جنگ کرتے ہیں ، جہاد کرتے ہیں ۔ فَـاقْـرَءُوْا مَـا تَيَسَّرَ مِنْهُ ؛ لہٰذا اتنا ہی پڑھو جتنا بآسانی اور بسہولت تم سے ہوسکے ۔ وَاَقِيْـمُوا الصَّلٰوةَ ؛ اور پابندی اور دُرستی سے نماز پڑھو ۔ وَاٰتُـوا الزَّكٰوةَ ؛ اور زکوۃ ادا کرو ۔ وَاَقْـرِضُـوااللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؛ اور خدا کو قرض دو ، اچھا قرض ۔ اخلاص کے ساتھ بغیر سود کے ۔ خدائے تعالیٰ کسی کا کسی بات میں محتاج نہیں ۔ حاجت مندوں کی مدد کرنے کو خدا کو قرض دینے سے تعبیر فرماتا ہے ۔ وَمَـا تُـقَدِّمُوْا لِاَ نْفُسِكُمْ ؛ اور جو کچھ تم اپنے لئے پیش کرو ، پہلے بھیجو ، تقدیم کرو ۔ مِنْ خَيْرٍ ؛ بھلائی سے ۔ تَـجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؛ تم اس کو اللہ کے پاس پاؤگے ۔ تمہارا وہ نیک کام ضائع نہ جائے گا وہ اللہ کے پاس امانت رہے گا ۔ هُوَ خَيْرًا ؛ وہ بہتر ہے ، تم اُس کو اچھا پاؤگے ۔ وَاَعْـظَمَ اَجْرًا ؛ اور بڑا اَجر پاؤگے ، وہ ثواب بہت بڑا ہوگا ۔ تَجِدُوْا کا مفعول ہے اور هُوَ تاکید کے لئے ہے ۔ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؛ اور اللہ سے مغفرت طلب کرو ، معافی مانگو ، خدا سے دُعا کرو کہ اپنے دامنِ رحمت میں چھپالے ۔ اِنَّ اللّٰـهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؛ اللہ تو غفور رحیم ہے ہی ۔ وہی ہے بخشنے والا ، وہی ہے رحم کرنے والا ۔

ترجمہ :- اللہ کو معلوم ہے کہ تم اور تمہارے ساتھ والے کبھی تقریباً دو تہائی رات کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات (پابندی اور خوبی کے ساتھ) نماز پڑھتے ہیں ۔ اور اللہ کو رات دن کا پورا پورا اندازہ ہے اللہ کو یہ بھی معلوم ہے کہ تم پورے طور سے نباہ نہ کرسکوگے ۔ اس لئے وہ تم پر (رحم و کرم سے) توجہ فرماتا ہے ۔ لہٰذا اتنا ہی قرآن پڑھو جتنا بسہولت (تم سے) ہوسکے ۔ خدا واقف ہے کہ تم میں سے بعض بیمار ہوں گے اور دوسرے بعض سفر کرتے ہیں فضلِ خدا کے طالب ہیں اور چند اور لوگ راہِ خدا میں جہاد اور جنگ کرتے ہیں لہٰذا اتنا ہی (قرآن) پڑھنا جتنا (تم سے) بسہولت ممکن ہو اور (پابندی اور دُرستی سے) نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور خدا کو (یعنی خدا کی رضا جوئی کے لئے) قرضۂ حَسَنہ دو اور جو کچھ بھلائی (نیک کام) اپنے لئے پیش کروگے (بھیجوگے) اُس کو خدا کے پاس پاؤگے اور اُس کا بہتر اور بزرگ تر اَجر پاؤگے اور اللہ کی مغفرت طلب کرو یقیناً اللہ غفور رحیم ہے ۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً فِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ مُدثر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چھپّن (۵۶) آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰۤاَيُّهَا الۡمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾

يٰۤاَيُّهَا الۡمُدَّثِّرُ : اے اُوڑھنے والے ۔ دِثَارٌ ۔ اوپر کا کپڑا ۔ شِعَار ۔ اندر کا کپڑا ۔ رسولِ خدا ﷺ پر جب وحی اُترتی تو آپ کو اس دنیا سے کچھ بے خبری سی ہو جاتی ۔ اور آپ کمبل یا کوئی اور چیز اوڑھ کر لیٹے رہتے ۔

ترجمہ :- اے چادر لپیٹے لیٹنے والے ۔

قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۙ﴿۲﴾

قُمْ : اُٹھو ، مستعد ہو جاؤ ، اُٹھ کھڑے ہو ۔ فَاَنْذِرْ : پھر تبلیغ کرو ، کافروں کو ڈراؤ ۔ خوفناک حالت کے آنے کی اطلاع دو ۔

ترجمہ :- اُٹھو اور ڈراؤ (یعنی اے اُوڑے لپیٹے ہوئے پیغمبر تم اُٹھ کھڑے ہو اور کافروں کو تبلیغ کرو ، انھیں ڈراؤ) ۔

وَرَبَّكَ فَكَبِّرۡ ۙ﴿۳﴾

وَرَبَّکَ : اور اپنے رب کی ۔ فَکَبِّرْ : بڑائی بیان کرو ۔ بڑا سمجھو ۔ تکبیر کہو ۔ کَبَّرَ : بڑائی بیان کی ۔ تکبیر کہی ۔

ترجمہ :- اور اپنے رب کی بزرگی بیان کرو ۔

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرۡ ۙ﴿۴﴾

وَثِیَابَکَ : اور اپنے کپڑوں کو ۔ ثِیَابٌ جمعِ ثَوْبٌ ۔ فَطَهِّرْ : پھر تم طاہر اور پاک صاف رکھو ۔

ترجمہ :- اور تم اپنے کپڑوں کو طہارت کے ساتھ (اور پاک صاف) رکھو ۔

وَالرُّجۡزَ فَاهۡجُرۡ ۙ﴿۵﴾

اَلرُّجْزَ : پلیدی ، ناپاکی ، بُت پرستی ، گناہ ۔ فَاهْجُرْ : دُور رہو ، چھوڑو ۔ هِجْرَةٌ : وطن چھوڑنا ۔

ترجمہ : اور ناپاک کاموں سے دُور رہو ۔

وَلَا تَمۡنُنۡ تَسۡتَكۡثِرُ ۙ﴿۶﴾

وَلَا تَمْنُنْ : اور تم منت مت رکھو ۔ احسان نہ جتاؤ اور موقوف مت کرو ۔ کاٹ نہ دو ۔ تَسْتَکْثِرُ : کثرت طلب کرنے کے لئے کثیر اور بہت سمجھ کر ۔

ترجمہ :- (اور تم نے دین کی جو خدمت کی ہے) اس کو بہت سمجھ کر موقوف نہ کرو ۔ (توڑ نہ دو ۔ کئے چلے جاؤ)
(یا: کسی پر احسان نہ دھرو کیونکہ تم نے اپنا فرض ادا کیا ہے)

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝٧

وَلِرَبِّکَ ؛ اور تمہارے پروردگار ہی کے لئے ۔ فَاصْبِرْ ؛ صبر کرو ۔ تمہاری نیت پُر اخلاص ہو ۔ تبلیغ کی تکلیف اُٹھاؤ بھی تو خاص خدا کے لئے ۔

ترجمہ :- اور (صبر کرو تو) اپنے خدا کے لئے صبر کرو ۔

فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝٨

فَاِذَا نُقِرَ ؛ پھر جب پھونکا جائے ۔ النَّاقُوْرُ ؛ صور ۔ نرسنگا ۔ بگل ۔

ترجمہ :- پھر جب صور پھونکا جائے گا ۔

فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝٩

فَذٰلِکَ ؛ پھر وہ صور پھونکے جانے کا وقت ۔ یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ یَوْمٌ عَسِیْرٌ ؛ بڑی عُسرت اور تنگی کا دن ہوگا ۔ بڑی سختی کا وقت ہوگا ۔

ترجمہ :- اس دن وہ وقت (کافروں پر) نہایت سخت اور دشوار ہوگا ۔

عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝١٠

عَلَی الْکٰفِرِیْنَ ؛ کافروں پر ۔ غَیْرُ یَسِیْرٍ ؛ آسان نہیں ۔ یَسِیْرٌ ۔ یَسَارٌ ۔ آسانی ۔ سہولت ۔

ترجمہ :- کافروں پر آسان نہ ہوگا ۔ (یعنی غم کا زمانہ، تکلیف کا وقت بڑی مشکل سے کٹتا ہے ۔)

ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝١١

ذَرْنِیْ ؛ تم مجھے چھوڑو ۔ وَذَرَیَذَرُ ؛ چھوڑنا ۔ وَمَنْ خَلَقْتُ ؛ اور اُس شخص کو جسے میں نے پیدا کیا، بنایا ۔ وَحِیْدًا ؛ تنہا، اکیلا ۔ ذَرْنِیْ وَحِیْدًا ؛ مجھے اکیلا چھوڑو ۔ میں ایک بس ہوں ۔ مجھ میں اور اس شخص میں کوئی سفارش کرنے والا نہ آئے ۔ مَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ؛ اس میں وَحِیْدًا کے نصب کی دو صورتیں ہیں ۔ ایک خَلَقْتُ کی ضمیر سے حال ہے وَحِیْدًا ۔ یعنی جس کو بلا شرکت احدے بغیر کسی کی مدد کے صرف میں نے پیدا کیا ہے ۔ دوسرے مَنْ سے حال ۔ جس کو میں نے پیدا کیا تو بے یار و مددگار تھا ۔ بے سرو سامان تھا ۔ بالکل تنہا تھا ۔ تن پر کپڑے بھی نہ تھے ۔ یہ سب ہمارا دیا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو جس کو میں نے پیدا کیا اکیلا ۔

وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾

وَجَعَلْتُ لَهٗ ؛ اور میں نے اس کے لئے پیدا کیا ، اس کو دیا ۔ مَالًا مَّمْدُوْدًا ؛ پھیلا ہوا مال بکثرت ، فراواں ، لمبا چوڑا ۔

ترجمہ :- اور میں نے اس کو بہت سا مال دیا ۔

وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾

وَبَنِيْنَ ؛ اور بیٹے ۔ بَنِيْنَ : جمع اِبْنٌ ۔ اِبْنٌ اصل میں بَنَوٌ ہے اس کی جمع بَـنُـوْنَ اور بَنِيْنَ ہے ۔ شُهُوْدًا ؛ حاضر ۔ پاس رہنے والے ، موجود رہ کر خدمت کرنے والے ، ضرورت پر لڑنے بھڑنے والے ۔

ترجمہ :- اور (ہم نے اس کو) حاضر اور پاس رہنے والے لڑکے (دیئے ۔)

وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ﴿۱۴﴾

وَمَهَّدْتُّ ؛ اور میں نے تیار کیا ، مہیا کیا ، وسعت دی ، پھیلایا ۔ لَهٗ ؛ اس کے لئے ۔ تَمْهِيْدًا ؛ خوب پھیلانا ۔

ترجمہ :- اور میں نے اُس کے دینے میں وسعت بخشی (سہولت پیدا کی) ۔

ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ﴿۱۵﴾

ثُمَّ يَطْمَعُ ؛ پھر طمع کرتا ہے ، اُمید رکھتا ہے ، آرزو اور ہوس کرتا ہے ۔ اَنْ اَزِيْدَ ؛ کہ میں اور زیادہ کروں گا ، اور دوں گا ۔

ترجمہ :- (اس قدر ہونے پر بھی) پھر وہ اُمید کرتا ہے کہ میں اس کو اور زیادہ دوں گا ۔

كَلَّا ؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ﴿۱۶﴾

كَلَّا ؛ نہیں ہرگز نہیں ۔ اِنَّهٗ كَانَ ؛ وہ تو تھا ۔ لِاٰيٰتِنَا ؛ ہماری آیتوں سے ، نشانیوں سے ۔ عَنِيْدًا ؛ عناد رکھنے والا ، منکر ، مخالف ۔

ترجمہ :- ہرگز نہیں ۔ وہ تو ہماری آیات (سے منکر تھا اُن) کا مخالف تھا ۔ (بڑا ہی عناد رکھتا تھا) ۔

سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾

سَـاُرْهِقُـهٗ ؛ میں اُس کو مجبور کروں گا ۔ چڑھاؤں گا ۔ صَعُوْدًا ؛ اُونچی جگہ ۔ بڑی مشکلوں میں ڈالوں گا ۔ بلندی چڑھنا دشوار اور اُترنا آسان ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- میں اس کو مجبور کروں گا کہ پہاڑ چڑھے (مشکلات میں پڑے سخت تکلیفات میں گرفتار ہو) ۔

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ﴿١٨﴾

اِنَّهٗ فَكَّرَ ؛ بے شک اس نے بہت غور و فکر کیا ۔ وَقَدَّرَ ؛ اور اندازہ کیا ۔ اور تجویزیں کیں ۔

ترجمہ :- بے شک اس نے سوچ کر تدبیریں نکالیں ۔

فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿١٩﴾

فَقُـتِلَ ؛ پھر وہ قتل کیا جائے ۔ یہ ایک عربوں کا محاورہ ہے اظہارِ ناخوشی کے وقت کہا جاتا ہے جیسے ہم کہتے ہیں ۔ ''وہ کشتنی'' گردن زدنی ہے ۔'' مرے بدنصیب'' عورتیں کہتی ہیں ۔ مُوا ماٹی مِلا ۔ نیز لعنت ہے کی جگہ بھی استعمال ہوتا ہے ۔

کَیْفَ قَدَّرَ ؛ کیسی بُری تجویزیں کیں ۔ کیا غلط اندازے کئے ۔

ترجمہ :- پھر اُس گردن زدنی نے کیسی کیسی تجویزیں کیں ۔

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿٢٠﴾

ثُـمَّ قُتِلَ ؛ میں پھر کہوں گا کہ وہ گردن زدنی ہے وہ تو اس کا سر اُڑا دیا جائے ، وہ بڑا ملعون ہے ۔ کَیْفَ قَدَّرَ ؛ کیسی بُری تجویزیں کیں ۔

ترجمہ :- پھر اُس واجب القتل نے کیسی تجویزیں کیں ۔

ثُمَّ نَظَرَ ﴿٢١﴾

ترجمہ :- پھر اُس نے نظر کی (اور غور و فکر کیا) (مگر کوئی بات دل کو نہیں لگی) ۔

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ﴿٢٢﴾

ثُمَّ عَبَسَ ؛ پھر وہ ترش رو ہوگیا ۔ وَبَسَرَ ؛ اور تیوری چڑھائی ، منہ تھوتھایا ، منہ بُرا بنایا ۔

ترجمہ :- پھر وہ ترش رو ہوگیا اور تیوری چڑھالی ۔

چونکہ کوئی بات دل کو نہ لگی لہذا

ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾

ثُمَّ اَدْبَرَ ؛ پھر وہ پیٹھ پھیر کر چلا ۔ وَاسْتَكْبَرَ ؛ پھر خیال آیا کہ میں تو بہت بڑا شخص ہوں ۔ غرور اور تکبّر کیا ۔

ترجمہ :- پھر پلٹا پھر اُس کو کچھ (شیخی کا خیال اور) تکبّر پیدا ہوا ۔

بغیر اعتراض کئے خاموش رہنے کو مناسب نہ سمجھا ۔ کہا تو کیا کہا :-

فَقَالَ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾

فَقَالَ ؛ تو کہا ۔ اِنْ هٰذَا ؛ نہیں ہے یہ ۔ اِلَّا سِحْرٌ ؛ مگر جادو ۔ يُؤْثَرُ ؛ نقل کیا جاتا ۔ یہ چلتا جادو ہے ۔ یہ جادو کہیں رکنے والا نہیں ہے ۔ قیامت تک نقل کیا جائے گا ۔

ترجمہ :- تو کہا یہ تو چلتا ہوا جادو ہے (جو کہیں نہ رُکے گا ۔)

صاحبو ! یہ سارا قصّہ عتبہ کا ہے جو عربوں کا بڑا سردار تھا ۔ فصاحت و بلاغت میں ممتاز تھا ۔ دنیا کے نشیب و فراز سے واقف تھا ۔ ابوجہل نے عتبہ کو برانگیختہ کیا تھا کہ قرآن شریف پر اعتراض کرے ۔ سوچا غور کیا ، کوئی اعتراض سمجھ میں نہ آیا ۔ کوئی بات دل کو نہ ٹھکی ۔ بغیر اعتراض کئے خاموش رہنا بھی مناسب نہ سمجھا آخر اعتراض کیا کہ یہ جادو ہے انسانی قوت سے خارج ۔ کیا وہ جادوگر تھا ؟ کیا وہ جادو کی حقیقت سے واقف تھا ؟ جادو کا لفظ اسی وقت کہا جاتا ہے جب کوئی چیز قوتِ بشری سے خارج ہو ۔ معجزہ نہ کہا جادو کہا ۔ معجزہ سے ہدایت ہوتی ہے لوگوں کو نفع ہوتا ہے اور جادو سے تکلیف اور گمراہی ۔ عتبہؔ نے بحیثیت ادیب ہونے کے اقرار کرلیا کہ یہ خرقِ عادت ہے ۔ انسانی قوت سے باہر ہے ۔ دنیا جانتی ہے کہ قرآن سراپا ہدایت ہے ساری دنیا کے لئے رحمت ہے ۔ ایسی چیز کو صرف جادو کہہ دینا حماقت ہے ضلالت ہے ۔ جادو بھی مانتا ہے ، طاقتِ بشری سے خارج بھی سمجھتا ہے اور کہتا ہے :

اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾

اِنْ هٰذَا ؛ نہیں ہے یہ ۔ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ؛ مگر آدمی کی باتیں ۔

ترجمہ :- یہ تو انسان ہی کا کلام ہے ۔

اس ہٹ دھرمی کی کیا سزا ہے ؟

سَاُصۡلِيۡهِ سَقَرَ ﴿۲۶﴾

سَـاُصْلِيْهِ ؛ میں عنقریب اس کو ڈال دوں گا۔ سَقَرَ ؛ سقر میں، جلتی آگ میں۔

ترجمہ:- میں اُس کو عنقریب سقر میں داخل کروں گا۔

وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا سَقَرُ ﴿۲۷﴾

وَمَـآ اَدْرٰکَ ؛ اور تمہیں کیا معلوم، تم کیا جانو، تم کو کس نے بتایا۔ تمہیں کچھ خبر بھی ہے؟ مَا سَقَرُ ؛ وہ سقر ہے کیا ؟

ترجمہ:- اور تمہیں کیا معلوم کہ سقر ہے کیا ؟

لَا تُبۡقِىۡ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾

وہ دوزخ ہے آتشِ سوزان ہے، بھڑکتی آگ ہے۔ اس میں داخل ہونے والے کو لَا تُبۡقِىۡ ؛ باقی نہیں رکھتی۔ وَلَا تَذَرُ ؛ اور نہ چھوڑتی ہے۔

ترجمہ:- وہ (دوزخ ہے) نہ کچھ باقی رکھتی ہے نہ کچھ چھوڑتی ہے۔

لَوَّاحَةٌ لِّلۡبَشَرِ ﴿۲۹﴾

لَوَّاحَـةٌ ؛ متغیر کر دینے والی ہے، جلا کر سیاہ کرنے والی ہے۔ لِلۡبَشَرِ ؛ پوست کو، چہرے کو، آدمی کو۔

ترجمہ:- (دوزخی کے) پوست اور کھال کو جھلسا دینے والی ہے۔ (دوزخی کا منہ کالا کرنے والی ہے)۔

عَلَيۡهَا تِسۡعَةَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾

ترجمہ:- اس پر (منتظمین اور جیلر، داروغۂ دوزخ) اُنیس (۱۹) (فرشتے) ہیں۔

وَمَا جَعَلۡنَاۤ اَصۡحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰۤٮِٕكَةً ۙ وَّمَا جَعَلۡنَا عِدَّتَهُمۡ اِلَّا فِتۡنَةً لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ۙ

لِيَسۡتَيۡقِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ وَيَزۡدَادَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِيۡمَانًا وَّلَا يَرۡتَابَ

الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ وَلِيَقُوۡلَ الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ

وَالْكٰفِرُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ﴿۳۱﴾ ع ۱ ۱۵

وَمَا جَعَلْنَا ؛ اور نہیں بنایا ہم نے ، نہیں پیدا کیا ہم نے ۔ اَصْحٰبَ النَّارِ ؛ دوزخ والوں کو ، اُس کے مؤکلوں اور داروغاؤں کو ، نگہبانانِ جہنم کو ۔ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ؛ مگر فرشتے ۔ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ ؛ اور نہیں بنائی اُن کی تعداد گنتی اور شمار ۔ اِلَّا فِتْنَةً ؛ مگر فتنہ ، بلا ، امتحان ، جانچنا ۔ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ اُن کے لئے جو کافر ہوئے منکروں کے لئے ۔ لِيَسْتَيْقِنَ ؛ تاکہ یقین کریں ۔ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ وہ لوگ جنھیں کتاب دی گئی ہے ۔ جن کو کتاب ملی ہے ، اہلِ کتاب ۔ وَيَزْدَادَ ؛ اور زیادہ ہوں ۔ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِيْمَانًا ؛ ایمان دار ایمان میں ۔ وَلَا يَرْتَابَ ؛ اور نہ ریب و شک میں پڑیں ۔ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی ہے ، اہلِ کتاب ۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؛ اور مومنین ، مسلمان ۔ وَلِيَقُوْلَ ؛ اور تاکہ کہیں ۔ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ ؛ وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے ، بیماری ہے ، شک وشبہ کا روگ ہے ۔ وَالْكٰفِرُوْنَ ؛ اور کفّار ، منکرین ۔ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؛ اس سے خدائے تعالیٰ کی مراد کیا ہے ۔ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ ؛ ایسے ہی اللہ تعالیٰ ضلالت میں چھوڑتا ہے ، گمراہی میں پڑے رہنے دیتا ہے ۔ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے ۔ اُس کی مشیت میں جن کی گمراہی مناسب معلوم ہوتی ہے ۔ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؛ اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے ، اس کی رہنمائی فرماتا ہے ۔ وَمَا يَعْلَمُ ؛ اور نہیں جانتا ۔ جُنُوْدَ رَبِّكَ ؛ تمہارے رب کے لشکروں کو ۔ اِلَّا هُوَ ؛ مگر وہی ۔ وَمَا هِيَ ؛ اور نہیں ہے یہ ۔ اِلَّا ذِكْرٰى ؛ مگر یاد دہانی ، پند و نصیحت ۔ لِلْبَشَرِ ؛ آدمیوں کے لئے ، بنی آدم کے لئے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے دوزخ کے خازن اور کارکن صرف فرشتوں کو بنایا ہے (نہ کہ آدمی کو) اور ہم نے اُن کی تعداد اور گنتی کو صرف امتحان بنایا ہے کافروں کے لئے ۔ تاکہ اہلِ کتاب فوراً یقین کرلیں اور مومنین کا ایمان اور بڑھ جائے اور اہلِ کتاب اور مومنین شک نہ کریں ۔ اور تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں (شک کی) بیماری ہے وہ کافر کہنے لگیں کہ اس سے خدائے تعالیٰ کی مُراد کیا ہے ؟ اللہ اِسی طرح جس کو چاہتا ہے (یعنی ناقص فطرت والے کو) گمراہ رکھتا ہے اور جس کو چاہے ہدایت کرتا ہے ۔ اور خدا کے لشکروں کو خدا ہی جانتا ہے ۔ (یعنی انیس (۱۹) فرشتوں کی گنتی سن کر اعتراض نہ کریں) اور یہ سب کچھ آدمیوں کو نصیحت ہی ہے (یاد دہانی ہے ۔)

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿۳۲﴾

کَـلَّا ؛ ہرگز نہیں ۔ جیسا یہ خیال کرتے ہیں ۔ بے شک بالتحقیق ۔ وَالْـقَمَرِ ؛ چاند کی قسم ، چاند کا گھٹنا بڑھنا ۔ اٹھائیس ، انتیس ، تیس کو نظروں سے غائب رہنا چاند کو بعض دفعہ گہن لگنا ۔ یہ سب تغیرات شہادت دیں گے ۔

ترجمہ :- بے شک چاند کی قسم (اس کے تغیرات شہادت دیں گے ۔)

وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ﴿۳۳﴾

وَالَّیْلِ ؛ اور رات کی قسم ۔ واؤ عاطفہ ہے اور لیل کا عطف قمر پر ہے ۔ رات گواہی دے گی ۔ اِذْاَدْبَرَ ؛ جب پیٹھ پھیر کر وہ چلی جائے ۔ رات کا چلا جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ہمیشہ دنیا میں کفر نہ رہے گا ۔

ترجمہ :- اور رات کی قسم جب وہ چلی جائے ۔

وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ﴿۳۴﴾

وَالصُّبْحِ ؛ اور قسم ہے صبح کی ۔ اِذَآ اَسْفَرَ ؛ جب وہ روشن ہوجائے ، چاند کے تغیرات ، رات کا جانا ، صبح کا آنا اس بات کی شہادت دیتا ہے ، اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ ظلمتِ کفر جانے والی ہے اور صبحِ قیامت آنے والی ہے ۔ تاریک دلوں کا بھی روشن ہوجانا ۔

ترجمہ :- اور صبح کی قسم ہے جب وہ روشن ہوجائے ۔

ہمارے دعوے پر صبح کا روشن ہونا شہادت دے گا ۔

إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾

اِنَّھَا ؛ بے شک قیامت ۔ لَاِحْـدَی الْـکُبَرِ ؛ بے شک وہ بڑی اور اہم باتوں میں سے ایک اہم بات ہے ۔ ایک سخت پریشانی کی حالت ہے ۔ کُبَرْ ؛ جمع کُبْـرٰی ۔

ترجمہ :- بے شک قیامت ایک بہت بڑی پریشان کُن حالت ہے ، (ایک خوفناک واقعہ ہے) ۔

نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾

نَذِیْرًا ؛ ڈرانے والا ، ایک خوفناک امر کی اطلاع دینے والا ۔ لِلْبَشَرِ ؛ آدمیوں کو ، لوگوں کو ۔

ترجمہ :- لوگوں کو ڈرانے والا واقعہ ہے ۔

لِمَنۡ شَآءَ مِنۡكُمۡ اَنۡ يَّتَقَدَّمَ اَوۡ يَتَاَخَّرَ ؕ﴿۳۷﴾

یہ واقعہ، یہ قیامت کس کو ڈرائے گی۔

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ ؛ اُس کو جو تم میں سے چاہے۔ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَوْيَتَاَخَّرَ ؛ (بے حس اور ٹھس کو نہیں) اس کو جو حرکت کرے، کام کرے۔ غور وفکر کرے، سوچ سمجھے آگے بڑھے یا پیچھے ہٹے۔ بہرحال کچھ تو کرے۔

ترجمہ:- تم میں سے اُس شخص کے لئے جو چاہتا ہے کہ آگے بڑھے یا پیچھے ہٹے (تقدیم وتاخر کچھ تو کرے)۔

كُلُّ نَفۡسٍۢ بِمَا كَسَبَتۡ رَهِيۡنَةٌ ﴿۳۸﴾

كُلُّ نَفْسٍ ؛ ہر شخص۔ بِمَا كَسَبَتْ ؛ اُن کاموں میں کہ جن کو اس نے کیا ہے۔ اُن بُرے اعمال میں کہ اُس نے کمایا اورکسب کیا۔ رَهِيْنَةٌ ؛ گرفتار ہے، گروی ہے، رہن ہے۔

ترجمہ:- ہر شخص (کو اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی پڑے گی وہ) اپنے اعمال میں گرفتار ہے۔

اِلَّاۤ اَصۡحٰبَ الۡيَمِيۡنِ ۛ ﴿۳۹﴾ ع٦

مگر سیدھے ہاتھ والے۔ وہ لوگ جنھوں نے اچھے کام کئے۔ جن کے سیدھے ہاتھ میں اعمال نامے دئے گئے وہ اپنے کاموں میں گرفتار نہ ہوں گے (اچھی چیز کے ساتھ یمین اور بُری چیز کے ساتھ شمال کا لفظ آتا ہے۔)

ترجمہ:- مگر سیدھے ہاتھ والے۔

فِىۡ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَآءَلُوۡنَۙ ﴿۴۰﴾ عند المتقدمین ۱۲

فِیْ جَنّٰتٍ ؛ جنتوں میں ہوں گے اور۔ يَتَسَآءَلُوْنَ ؛ آپس میں سوال کریں گے۔

ترجمہ:- وہ جنتوں میں ہوں گے اور آپس میں سوال کریں گے۔

عَنِ الۡمُجۡرِمِيۡنَۙ ﴿۴۱﴾

ترجمہ:- مجرموں سے (جرم کرنے والوں سے۔ کافروں اور گناہگاروں سے)۔

مَا سَلَكَكُمۡ فِىۡ سَقَرَ ﴿۴۲﴾

مَا ؛ کس چیز نے ۔ سَلَکَکُمْ ؛ داخل کیا تم کو ۔ کس چیز نے تم کو ڈالا ۔ فِیْ سَقَرَ ؛ دوزخ میں ۔

ترجمہ :- تم کس چیز کی وجہ سے دوزخ میں پڑے ۔ (کن کاموں کی وجہ سے دوزخ کے مستحق ٹھہرے ۔)

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ﴿۴۳﴾

قَالُوْا ؛ تو مجرمین کہیں گے ۔ لَمْ نَکُ ؛ ہم نہ تھے ۔ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ؛ نمازی ، نماز پڑھنے والے لوگوں میں سے ۔

ترجمہ :- کہیں گے : ہم نمازی نہ تھے ۔

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ﴿۴۴﴾

وَلَمْ نَکُ ؛ اور نہ تھے ہم ۔ لَمْ نَکُ لَمْ نَکُنْ ۔ تھا ۔ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ؛ ہم غریبوں کو کھلاتے ۔ نہ ہم نماز پڑھتے نہ غریبوں کو کھلاتے ، نہ عبادتِ بدنی کرتے نہ مالی ۔

ترجمہ :- اور ہم مسکینوں کو کھانا کھلایا کرتے نہ تھے ۔

وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ﴿۴۵﴾

وَکُنَّا نَخُوْضُ ؛ ہم بکواس کرتے ۔ ہم بھی بیہودہ باتیں کرتے ۔ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ؛ گپ شپ لگانے والوں کے ساتھ ۔ متخیلہ پکانے والوں کے ساتھ ۔

ترجمہ :- اور ہم گپ شب لگاتے متخیلے پکاتے گپ شب مارنے والوں اور متخیلے پکانے والوں کے ساتھ ۔

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴۶﴾

وَکُنَّا نُکَذِّبُ ؛ ہم تکذیب کرتے ، جھٹلاتے ۔ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ؛ روزِ جزا کو ۔ انصاف کے دن کو ۔

ترجمہ :- اور ہم روزِ قیامت کو (مانتے نہ تھے ، اُس کو) جھٹلاتے تھے ۔

حَتّٰىٓ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ﴿۴۷﴾

حَتّٰی اَتٰنَا ؛ یہاں تک کہ ہمارے پاس آ گئی ۔ اَلْیَقِیْنُ ؛ یقین کرنے اور ماننے کی گھڑی یعنی موت ۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ آ پہنچی ہمارے پاس یقینی گھڑی (یعنی موت) ۔

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ﴿٤٨﴾

فَـمَـا تَـنْـفَـعُـهُـمْ ؛ ان کو نفع نہ دے گی ، فائدہ نہ کرے گی ، کام نہ کرے گی ۔ شَـفَـاعَـةُ ؛ سفارش ۔ شَـفْـعٌ جفت ۔ اکثر شفاعت کرنے والا اُس شخص کو ساتھ لے جاتا ہے جس کی سفارش کرتا ہے ۔ الشّافِعِيْنَ ؛ سفارش کرنے والے ۔

ترجمہ :- پھر اُن کو نفع نہ دے گی سفارش ، سفارش کرنے والوں کی ۔

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٩﴾

فَـمَـالَهُـمْ ؛ پھر اُن کو ہو کیا گیا ۔ عَـنِ التَّـذْكِـرَةِ ؛ یاد دہانی سے ، نصیحت سے ۔ مُـعْـرِضِيْنَ ؛ اعراض کرتے ہیں ، منہ موڑتے ہیں ۔

ترجمہ :- انھیں ہو کیا گیا کہ نصیحت (قرآنی نصائح) سے اعراض کرتے ہیں ۔

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿٥٠﴾

كَاَنَّهُمْ ؛ گویا کہ وہ ۔ حُمُرٌ ؛ گدھے جمع حِمَارٌ ۔ مُسْتَنْفِرَةٌ ؛ نفرت کرنے والے ، وحشی ، بھاگنے والے ۔

ترجمہ :- گویا کہ وہ (جنگلی اور) وحشی گدھے ہیں ۔

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾

فَرَّتْ ؛ بھاگتے ہیں ۔ مِنْ قَسْوَرَةٍ ؛ شیر سے ۔ وہ پیغمبر سے ایسا بھاگتے ہیں جیسے شیر سے جنگلی گدھے بھاگتے ہیں ۔

ترجمہ :- جو شیر سے (ڈر کر) بھاگتے ہیں ۔

بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾

بَـلْ يُرِيْدُ ؛ بلکہ اِرادہ کرتا ہے ، چاہتا ہے ۔ كُـلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ ؛ اُن میں سے ہر ایک ۔ اَنْ يُّـؤْتٰى ؛ کہ دیا جائے ۔ صُـحُـفًا ۔ صحیفے ، رجسٹر ، کتابیں ۔ مُـنَشَّـرَةً ؛ کھلے ہوئے ۔ یعنی یہ چاہتے ہیں کہ خود بھی پیغمبر ہو جائیں اور اُن کو آسمانی کتابیں دی جائیں وہ بھی چھپے ہوئے طریقے سے نہیں بلکہ کھلم کھلا ۔

ترجمہ :- بلکہ ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ اُسے کھلی ہوئی (آسمانی) کتابیں دی جائیں ۔

كَلَّا بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۳﴾

كَـلَّا ؛ ہرگز نہیں ۔ اُن کی یہ بیہودہ درخواست منظور نہ ہوگی ۔ (ایسی بیہودہ درخواستیں یہ کیوں کرتے ہیں؟ اس کی اصل وجہ یہ ہے) بَلْ ؛ بلکہ ۔ لَا يَخَافُوْنَ ؛ خوف نہیں کرتے ، نہیں ڈرتے ۔ اَلْاٰخِرَةَ ؛ آخرت سے ۔ انھیں قیامت کا ڈر نہیں ۔

ترجمہ :- ہرگز نہیں ۔ بلکہ اُن لوگوں کو آخرت کا کچھ ڈر نہیں ۔

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ﴿۵۴﴾

كَـلَّا ؛ ہرگز نہیں ہوسکتا ۔ بے شک ۔ اِنَّـهٗ ؛ بے شک یہ قرآن ۔ تَـذْكِـرَةٌ ؛ ایک یاد دہانی ہے ، نصیحت ہے ، ایک سمجھانا ہے ۔

ترجمہ :- بے شک یہ (قرآن) ایک یاد دہانی ہے ۔

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿۵۵﴾

فَمَنْ ؛ پھر جو شخص ۔ شَـآءَ ؛ چاہے ۔ ذَكَرَهٗ ؛ اُس کو یاد کرے ، سمجھے ، نصیحت قبول کرے ۔

ترجمہ :- پھر جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے ۔

ع ۲ ۱۶ ۲۵

وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾

وَمَا يَذْكُرُوْنَ ؛ اور نصیحت قبول نہ کریں گے ۔ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؛ مگر اگر خدا چاہے ۔ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى ؛ وہی ہے جس سے ڈرنا چاہیئے ۔ جس کے غضب سے بچنا چاہیئے ۔ وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ؛ اور وہی ہے گناہگاروں کو مغفرت فرمانے والا ۔

ترجمہ :- اور وہ نصیحت بھی اس وقت قبول کریں گے جب خدا چاہے ۔ ڈرنے کے لائق ہے تو وہی ہے اور مغفرت کرنے والا ہے تو ہی ہے ۔

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ القیٰمۃ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چالیس (۴۰) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿١﴾

لَآ ؛ نہیں جی ۔تم جیسا خیال کرتے ہو ویسا نہیں ہے ۔اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؛ میں روزِ قیامت کی قسم کھا کر کہتا ہوں ۔ روزِ قیامت گواہی دے گا ۔

ترجمہ :-نہیں جی ! میں قیامت کے دن کی قسم کھا کر کہتا ہوں ۔

وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾

وَلَآ ؛ اورنہیں جی ۔اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ؛ ملامت کرنے والے نفس کی قسم کھا کر کہتا ہوں ۔اس کو شہادت میں پیش کرتا ہوں ۔

ترجمہ :- اورنہیں جی ۔ میں نفسِ لوامہ کی قسم کھا تا ہوں ۔

صاحبو ! جو جاگ رہا ہے سوئے گا بھی ۔ جو زندہ ہے وہ مرے گا بھی ۔ خدا کے رہتے دنیا میں تو نیک کو نیکی کا اور بد کو بُرائی کا بدلہ نہیں ملا حالانکہ ہر شخص کے ساتھ اس کی نیکی اور بدی لپٹی رہتی ہے ۔تو ضرور ایک دن ایسا آئے گا کہ انصاف ہوگا ۔ اور دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہوگا ۔ نیز انسان اپنے کانشنس (Conscience) پر غور کرے ، اپنے ضمیر کی طرف رجوع کرے ۔ اس کا ضمیر نیک کام کر کے خوش ہوتا ہے اور بد کام کر کے ڈرتا ہے ۔ یہ سب آئندہ ہونے والے واقعات پر شہادت ہے ۔

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿٣﴾

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ ؛ کیا آدمی گمان کرتا ہے ۔حُسْبَانٌ ۔گمان کرنا ۔حَسِبَ ، يَحْسَبُ ۔از بابِ سَمِعَ ۔ حَسِبَ يَحْسِبُ ۔ ماضی اور مضارع دونوں میں کسرہ ۔اس کا مصدر حساب اور حُسبان ہے ۔اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ؛ کہ ہم اس کی ہڈیوں کو ہرگز جمع نہ کریں گے ۔

ترجمہ :-کیا آدمی خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیوں کو جمع نہ کرسکیں گے ؟

بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿٤﴾

بَلٰى ؛ کیوں نہیں ۔قٰدِرِيْنَ ؛ ہم قادر ہیں ۔ہم اس کی ہڈیوں کو جمع کر سکتے ہیں ۔ بادشاہ اپنے جلال کے وقت ''ہم'' اور'' مابدولت'' کا لفظ استعمال کرتا ہے یعنی دس کا کام سو کا کام میں اکیلا کرسکتا ہوں ۔عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ ؛ کہ برابر کریں ، دُرست کریں ۔بَنَانَهٗ ؛اس کے جوڑ ، اس کی پوروں کو ، اس کے جوڑ بند کو ۔

ترجمہ :- کیوں نہیں ! ہم کو قدرت ہے کہ اس کی پوروں تک کو دُرست کردیں ۔

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿۵﴾

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ ؛ بلکہ انسان اِرادہ کرتا ہے، چاہتا ہے ۔ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ؛ کہ فسق و فجور کرے اللہ کے سامنے جھوٹ کہے، گناہ کرے ۔ فَجَرَ ؛ کسی چیز کا پھٹ نکلنا ۔ فَجْرٌ ۔ رات میں سے صبح کا نکلنا ۔ اِنْفِجَار ۔ پہاڑ میں سے چشمہ کا پھوٹ نکلنا ۔ اِنْفِجَار دُمبل کا پھوٹ جانا ۔ فَاجِرٌ ، بدکار، جھوٹا ، بدمعاش جس سے بُرائی بے ساختہ نکلے ۔

ترجمہ :- بلکہ انسان اِرادہ کرتا ہے کہ خدا کے سامنے (اس کے دیکھتے دکھاتے جھوٹ کہے) فسق و فجور کرے ۔

يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿۶﴾

يَسْئَلُ ؛ پوچھتا ہے ۔ اَيَّانَ ؛ مرکب ہے ۔ اَیَّ ان کا ۔ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ؛ روزِ قیامت ۔

ترجمہ :- (منکر) سوال کرتا ہے کہ روزِ قیامت ہے کب ؟

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿۷﴾

فَاِذَا ؛ پھر جب ۔ بَرِقَ ؛ چمکیں گی ، چکا چوند ہوجائیں گی ۔ الْبَصَرُ ؛ آنکھیں ، بصارت ۔

ترجمہ :- پھر جب آنکھیں خیرہ ہوجائیں گی ۔ (چکا چوند ہوجائیں گی ۔ بصارت اُڑ جائے گی) ۔

وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿۸﴾

وَخَسَفَ ؛ اور گہن لگے گا ۔ خُسُوْف ؛ چاند گہن ۔ الْقَمَرُ ؛ چاند ۔

ترجمہ :- اور چاند بے نور ہوجائے گا (اور اس کو گہن لگ جائے گا ۔)

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿۹﴾

ترجمہ :- اور سورج اور چاند جمع کئے جائیں گے ۔

ممکن ہے کہ آپس میں ٹکرا جائیں اور دنیا درہم برہم ہوجائے ، زمین پارہ پارہ ہوجائے یا چاند گہن بھی ہوجائے اور دونوں بے نور ہوجائیں ۔

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾

یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ؛ انسان کہے گا ۔ یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ اَیْنَ الْمَفَرُّ ؛ کہاں ہے جگہ بھاگنے کی ۔

ترجمہ :- (اس حالت میں) اس دن انسان پکار اُٹھے گا ''اب بھاگ کر جانے کی جگہ کہاں ہے'' ؟

كَلَّا لَا وَزَرَ ﴿١١﴾

کَلَّا ؛ ہرگز نہیں ، بے شک ،ضرور ۔ لَا وَزَرَ ؛ کوئی پناہ نہیں ۔

ترجمہ :- بے شک اب کوئی پناہ نہیں ۔

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾

اِلٰی رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کی طرف ۔ یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ اَلْمُسْتَقَرُّ ؛ قرار گاہ ہے ، ٹھیرنا ہے ، ٹھکانہ ہے ۔

ترجمہ :- اس دن تمہارے پروردگار کے دربار میں ٹھیرنا ہے (حاضر ہونا ہے ۔)

يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ﴿١٣﴾

یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ ؛ انسان کو خبر دی جائے گی ، جتا دیا جائے گا ۔ یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ ؛ اس چیز کو کہ پہلے کیا اور بعد کیا ۔ اگلے پچھلے سب کاموں کا حال بیان کر دیا جائے گا ۔

ترجمہ :- انسان کو اس دن خبر دی جائے گی اس کے اگلے پچھلے کاموں کی (یعنی اس کے تمام کاموں کی) ۔

بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ﴿١٤﴾

بلکہ انسان کو اگلے پچھلے کاموں کے بتانے اور جتانے کی بھی کیا ضرورت ہے ۔

بَلِ الْاِنْسَانُ ؛ بلکہ انسان ۔ عَلٰی نَفْسِہٖ ؛ اپنے پر ، خود کو ۔ اپنے نفس کو ۔ بَصِیْرَۃٌ ؛ جانتا ہے ، پہچانتا ہے ۔

ترجمہ :- بلکہ انسان خود اپنے نفس کو خوب جانتا اور پہچانتا ہے ۔

وَلَوْ أَلْقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ﴿١٥﴾

وَلَوْ اَلْقٰی ؛ چاہے رکھے ، پیش کرے ۔ مَعَاذِیْرَ ؛ جمع مَعْذِرَۃٌ ۔ بمعنی عذر ۔ مَعَاذِیْرَہٗ ؛ اپنے عذر ۔

ترجمہ :- اگر چیکہ وہ اپنے عذر ہائے بیجا پیش کرے ، (بہانے بنائے) ۔

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ﴿١٦﴾

لَا تُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ ؛ (قرآن کے یاد رہنے کے خیال سے) تم اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔

حضرتؐ کی عادت تھی کہ جب قرآن اُترتا اور جبرئیل اس کو بولتے اور پڑھتے تو آپ ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے جاتے۔ تو فرماتا ہے کہ تم اپنی زبان کو قرآن کے لئے حرکت نہ دو۔ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؛ کہ عجلت سے اس کو یاد کرلو، جھٹ پٹ حفظ کرلو۔

ترجمہ:- (پیغمبر!) (جلد قرآن یاد ہونے کے خیال سے) تم اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾

اِنَّ عَلَيْنَا ؛ بے شک ہمارے ذِمّہ ہے، ہم پر لازم ہے، واجب ہے۔ جَمْعَهٗ ؛ اس کا جمع کرنا۔ یاد کرنا۔ حفظ کرنا۔ وَقُرْاٰنَهٗ ؛ اور اس کا پڑھنا۔

ترجمہ:- بے شک (تمہارا) قرآن کا حفظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذِمّہ ہے۔

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ ؛ پھر جب ہم قرآن کو پڑھیں یعنی جبرئیل بحکمِ خدا پڑھیں۔ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ؛ تو تم اس کے پڑھنے کی اتباع کرو۔ ویسے ہی پڑھو۔

ترجمہ:- پھر جب ہم اس کو پڑھیں تو تم بھی اس پڑھنے کی اتباع کرو۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴿۱۹﴾

ترجمہ:- پھر ہمارے ذِمّہ ہے اس کا بیان کرنا (یعنی اس کا سمجھانا، تفسیر کرنا)۔

مگر لوگ ہیں کہ قرآنی تعلیم سے غافل ہیں۔

كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾

ترجمہ:- (تم جیسا خیال کرتے ہو ویسا) ہرگز نہیں، بلکہ تم جھٹ پٹ کی دنیا چاہتے ہو (تم عجلت پسند ہو۔)

وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾

ترجمہ:- اور آخرت (کے خیال) کو چھوڑ دیتے ہو۔

رات دن، مالِ دنیا نہ حشر ونشر سے کام، نہ عذاب وثواب سے غرض۔

وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ ۝۲۲

وُجُوْہٌ ؛ جمع وَجْہٌ ۔ چہرے ۔ یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ، بروزِ قیامت ۔ نَاضِرَۃٌ ؛ تروتازہ ہوں گے ، بارونق ہوں گے ۔

ترجمہ :- اس دن بعض چہرے تروتازہ ہوں گے ۔

اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ ۝۲۳

اِلٰی رَبِّھَا ؛ اپنے پروردگار کی تجلیات کی طرف ۔ نَاظِرَۃٌ ؛ دیکھتے ہوں گے ۔

ترجمہ :- (اور کتنے چہرے اس دن) اپنے رب (یعنی اُس کی تجلیات) کو دیکھتے ہوں گے ۔

واضح ہو کہ بعض لوگ تنزیہ کے ایسے قائل ہوئے کہ دیدارِ الٰہی سے بھی انکار کر بیٹھے اور بعض نے تشبیہ پر اتنا زور دیا کہ اہلِ مجسمہ ہوگئے مگر واقعہ یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے ظہور دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ بعض بے چوں و چگونہ بے کم و کیف سب سے پاک ۔ ایسی تجلی اور ظہور کو شانِ تنزیہ کہتے ہیں اس کا ادراک کرنا قوتِ بشری سے خارج ہے مگر ہوتا یہ ہے کہ جب ایسی تجلی ہوتی ہے تو بندہ خود مفقود ہوجاتا ہے ۔ اس کی روح پر ایک بے ہوشی سی طاری ہوجاتی ہے ۔ ایسی حالت کو فنا کہتے ہیں ۔ مگر یاد رکھو کہ ایسی حالت میں بھی عینِ ثابتہ جو معلومِ الٰہی ہے نہیں بدلتا ورنہ جہلِ واجب لازم آئے گا ۔

دوسرا ظہور یا تجلی تشبیہی ہے جیسے کہ وہ خواب میں دیکھتا ہے ۔ یہ مکاشفہ بھی ایک قسم کا خواب ہے ۔ زیادہ بریں نیست کہ خواب بے اختیاری ہوتا ہے اور مکاشفہ اختیاری ۔ تشبیہ کا سمجھنا انسان کے خیال اور علم سے تعلق رکھتا ہے ۔ بعض کشف ایسے ہوتے ہیں جیسے رویائے صادقہ کہ جو دیکھا وہی دنیا میں ظاہر ہوا ۔ اور بعض کشف تعبیر طلب ہوتے ہیں اصل یہ ہے کہ جو چیز خدائے تعالیٰ کے پاس سے آتی ہے ۔ وہ تو ایک چشم زدن کی بات ہے ۔ خیال اس کو پھیلاتا ہے ۔ اس کے اجمال کی تفصیل بتاتا ہے ۔ تم اپنے دوست سے گفتگو کررہے ہو دفعتہً دل میں جواب آتا ہے خیال کا آنا ایک سکنڈ کی بات ہے ۔ جب بیان کرنے بیٹھتے ہو تو گھنٹوں لگتے ہیں ۔ تفصیل میں جتنی باتیں ہیں وہ سب اجمال ہی سے نکلی ہیں ۔ بعض کشف میں انسان کا نفس دخل در معقولات کرتا ہے ، کچھ اپنے دل سے بھی تکے لگاتا ہے اور واقعات سے کوسوں دُور ہوجاتا ہے ۔ کچھ بڑھاتا ہے کچھ گھٹاتا ہے ۔ اسی لئے صاحبِ کشف کو نفس کشتی کی ضرورت ہے کہ نفس جتنا ہے بلا کم و کاست اتنا ہی دکھادے ۔ پیغمبروں کا نفس بالکل ساکن اور مطمئن رہتا ہے اس لئے اُن کے کشف کو وحی کہتے ہیں ۔ وحی یقینی ہے اور یقینی چیز کا انکار کفر ہے ۔ برخلاف غیرِ پیغمبر کے کشف کے کہ اس میں نفس کی کمی زیادتی کا احتمال ہے تو وہ ظنی بھی ہے ۔ اس کا منکر کافر بھی نہیں ۔ جس قدر نفس میں سکون ہوگا ، اطمینان ہوگا اتنا ہی کشف صحیح ہوگا ، واقعہ کے مطابق ہوگا ۔

خدا کی شانِ تنزیہ کا ادراک بندہ نہیں کرسکتا ۔ تجلی تشبیہی کا سمجھنا انسان کے خیال اور علم سے تعلق رکھتا ہے

وَّوُجُوۡهٌ يَّوۡمَىِٕذٍۢ بَاسِرَةٌ ۙ﴿۲۴﴾

ترجمہ :- اور اس دن بعض چہرے (بے رونق ہوں گے) ان کے منہ بنے ہوئے ہوں گے (پژمردہ ہوں گے)۔

تَظُنُّ اَنۡ يُّفۡعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ؕ﴿۲۵﴾

تَظُنُّ ؛ اور وہ سمجھیں گے، خیال کریں گے۔ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ؛ کہ ان پر کمر توڑ آفت آنے والی ہے۔ فَقَارٌ۔ منکے۔ واحد فَقَارَةٌ ۔ فَاقِرَةٌ۔ منکہ توڑ۔

ترجمہ :- وہ خیال کریں گے کہ اب اُن پر کوئی کمر توڑ (ہمت شکن) آفت آنے والی ہے۔

كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِىَ ۙ﴿۲۶﴾

كَـلَّآ ؛ بے شک، ضرور۔ البتہ، یقیناً۔ اِذَا بَـلَغَتْ ؛ جب جان پہنچ جائے گی۔ اَلتَّـرَاقِىَ ؛ ہانس کی ہڈیوں کو۔ جب دگدگی میں جان آ جائے گی۔ ہانس کی ہڈیوں تک پہنچ جائے گی۔

ترجمہ :- ضرور جب جان دگدگی میں آ جائے۔ (ہانس کی ہڈیوں تک پہنچ جائے۔)

وَقِيۡلَ مَنۡ ٚ رَاقٍ ۙ﴿۲۷﴾

وَقِيْـلَ ؛ اور گرفتارِ مصیبت کہے گا اور کہا جائے گا۔ قِيْـلَ مَـنْ ؛ کے بعد سکتہ ہے۔ مَـنْ رَّاقٍ ؛ ہرگز نہیں پڑھنا چاہیئے۔ مَنْ رَاقٍ ؛ کون ہے منتر پڑھنے والا، چھو چھا کرنے والا، جھاڑ پھونک کرنے والا۔ رُقْـيَـہ۔ منتر یعنی اب نہ کسی کا منتر چلتا ہے نہ عمل نہ جھاڑ پھونک۔

یہاں سکتہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ مَرَقَ يَمْرُقُ سے مَرَّاق کوئی نہ سمجھے جس کے معنی ہیں نکل جانے والا۔

ترجمہ :- اور کہا جائے گا (اب) کون ہے منتر پڑھنے والا (عمل پڑھنے والا)۔

وَّظَنَّ اَنَّهُ الۡفِرَاقُ ۙ﴿۲۸﴾

وَظَنَّ ؛ اور گمان کرے گا۔ اَنَّـهُ الْفِرَاقُ ؛ کہ یہ وقت ہے فراق اور جُدائی کا۔

ترجمہ :- اور گمان وظن کرے گا کہ یہ جُدائی (کی گھڑی) ہے۔

وَالۡتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ﴿۲۹﴾

وَالْتَفَّت ؛ اور مل جائیں گے ، لپٹ جائیں گے ۔ اَلسَّاقُ بِالسَّاقِ ؛ پنڈلی سے پنڈلی ۔ یعنی تکلیف اور بے قراری سے آدمی اپنی ایک پنڈلی کو دوسری پنڈلی سے رگڑے گا ، پنڈلی کو پنڈلی سے لپٹائے گا ۔

ترجمہ :- اور جس دن (بے قراری سے) پنڈلی پنڈلی سے رگڑی جائے گی (لپٹی جائے گی) ۔

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨالْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ ع

رکوع ۱
۱۷

اِلٰى رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کی طرف ۔ یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ اَلْمَسَاقُ ؛ ہانکنا ۔ سَاقَ یَسُوْقُ ۔ سَوْقًا ۔ ہانکنا ۔ سَوقِ عبارت ۔ عبارت کا قرینہ ۔ سَائِقٌ ۔ ہانکنے والا ۔

ترجمہ :- اس دن خدا کی طرف ہانکا جانا ہے ۔ (اس دن دربارِ الٰہی میں حاضر ہونا ہے اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے) ۔

فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿٣١﴾

فَلَا صَدَّقَ ؛ نہ اس نے (خدا و رسول کی) تصدیق کی نہ یقین لایا ۔ وَلَا صَلّٰی ؛ اور نہ نماز پڑھی اور قربِ الٰہی چاہا ۔

ترجمہ :- پھر وہ نہ ایمان لایا اور نہ اس نے نماز پڑھی ۔

وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿٣٢﴾

وَلٰکِنْ کَذَّبَ ؛ پر اس نے تکذیب کی (خدا و رسول کی) ۔ وَتَوَلّٰی ؛ اور روگرداں ہوگیا ۔ احکامِ الٰہی سے منہ موڑا ۔

ترجمہ :- اور لیکن اس شخص نے (خدا و رسول کی) تکذیب کی اور (اس کے احکام سے) منہ موڑا ۔

ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿٣٣﴾

ثُمَّ ذَھَبَ ؛ پھر چلا گیا ۔ اِلٰی اَھْلِہٖ ؛ اپنے گھر والوں کی طرف ۔ یَتَمَطّٰی ؛ اکڑتا ۔ اینٹھتا ۔

ترجمہ :- پھر اکڑتا ہوا اپنے گھر والوں کی طرف گیا ۔

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿٣٤﴾

ترجمہ :- (تیرا مرنا ، تیری خرابی) تیری تباہی تیرے لئے مناسب ہے اولیٰ ہے پھر اولیٰ ہے ۔

ثُمَّ اَوۡلٰی لَکَ فَاَوۡلٰی ﴿۳۵﴾

ثُمَّ ؛ میں پھر کہوں گا ۔ پھر سن لے تیرا مرنا اولٰی تیری کم بختی اولٰی ۔ تیری کم بختی ہے ۔ تباہی پر تباہی ہے ۔ یہ ایک عربی محاورہ ہے ۔ اَوۡلٰی لَکَ فَاَوۡلٰی ؛ جس سے مقصد ہوتا ہے ۔ تباہی و بربادی افسوس اور خرابی اور لعنت ۔

ترجمہ :- میں پھر کہوں گا (ذرا پھر سن لے ۔) تیرے لئے خرابی پر خرابی ہے ۔ (لعنت پر لعنت ہے) ۔

اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَنۡ یُّتۡرَکَ سُدًی ﴿۳۶﴾

اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ ؛ کیا آدمی گمان کرتا ہے ، خیال کرتا ہے ؟ حُسۡبَانٌ ۔ گمان ۔ اَنۡ یُّتۡرَکَ سُدًی ؛ کہ وہ چھوڑ دیا جائے گا آزاد ، بغیر باز پرس ، بغیر قید و بند کے ۔

ترجمہ :- کیا آدمی خیال کرتا ہے کہ وہ یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا ، (اس سے کوئی باز پرس نہ ہوگی ؟) ۔
اس بدنصیب کو ذرا خیال کرنا چاہیئے ۔

اَلَمۡ یَکُ نُطۡفَۃً مِّنۡ مَّنِیٍّ یُّمۡنٰی ﴿۳۷﴾

اَلَمۡ یَکُ نُطۡفَۃً ؛ کیا وہ ایک نطفہ نہ تھا ۔ مِنۡ مَّنِیٍّ یُّمۡنٰی ؛ منی کا جو ٹپکائی جاتی ہے جو عورت کے رحم میں ڈالی جاتی ہے ۔

ترجمہ :- بھلا کیا وہ نہ تھا ایک بوند منی کی جو ٹپکائی جائے ۔

ثُمَّ کَانَ عَلَقَۃً فَخَلَقَ فَسَوّٰی ﴿۳۸﴾

ثُمَّ کَانَ عَلَقَۃً ؛ پھر وہ خونِ بستہ تھا ۔ خون کا لوتھڑا تھا ۔ فَخَلَقَ ؛ پھر اللہ نے اس کو پیدا کیا اس کا اندازہ کیا ۔ فَسَوّٰی ؛ پھر دُرست بنایا اس کے جوڑ بند مناسب پیدا کئے ۔ اس کے اعضاء کو نہایت اعتدال میں پیدا کیا اور ٹھیک بنایا ۔

ترجمہ :- پھر وہ خون کا ایک لوتھڑا تھا ۔ (لہو کی پھٹکی تھا) پھر اس نے (یعنی اللہ نے) بنایا اور ٹھیک بنایا ۔

فَجَعَلَ مِنۡہُ الزَّوۡجَیۡنِ الذَّکَرَ وَ الۡاُنۡثٰی ﴿۳۹﴾

فَجَعَلَ مِنۡہُ ؛ پھر اسی منی سے پیدا کیا ۔ اَلزَّوۡجَیۡنِ ؛ دو جوڑے ۔ یہ اُس کا جوڑا وہ اس کا جوڑا ۔ اَلذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰی ؛ مرد و عورت ۔

ترجمہ:- پھر اُسی (ایک ہی پانی) سے دو قسمیں پیدا کردیں۔ مرد اور عورت۔

اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾ ع ۲ ۱۰ ۱۸

جس نے اتنا سب کچھ کیا ہو۔ اتنی زبردست قوت رکھتا ہو۔ اَلَيْسَ ذٰلِکَ بِقٰدِرٍ ؛ کیا وہ قادر نہیں ہے۔ اَنْ يُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ؛ کہ وہ مُردوں کو جلادے؟ حیات بخشے موتٰی کو!

ترجمہ:- کیا ایسی ہستی مُردوں کو زندہ نہیں کرسکتی۔

صاحبو! فوراً کہو۔ بَلٰى اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ الدھر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں اکتیس (۳۱) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾

هَلْ اَتٰى ؛ کیا آیا ہے؟ ضرور آیا ہے۔ عَلَى الْاِنْسَانِ ؛ انسان پر۔ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ ؛ ایک وقت زمانے میں سے۔ لَمْ يَكُنْ ؛ کہ وہ نہ تھا۔ شَيْـًٔا مَّذْكُوْرًا ؛ کوئی چیز قابلِ ذکر۔

ترجمہ:- کیا انسان پر ایسا وقت آیا ہے کہ وہ کچھ بھی نہ تھا لائقِ ذکر نہ تھا۔

بے شک آچکا ہے کہ وہ لائقِ ذکر نہ تھا بلکہ نطفہ تھا ایک حقیر پانی کی بوند تھی۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿۲﴾

اِنَّا خَلَقْنَا ؛ ہم نے پیدا کیا، مخلوق کیا۔ اَلْاِنْسَانَ ؛ آدمی کو، انسان کو۔ مِنْ نُّطْفَةٍ ؛ ایک قطرۂ آب سے۔ ایک بوند پانی سے۔ اَمْشَاجٍ ؛ جو چند چیزوں سے مرکب تھا، اس کے مختلف اجزاء تھے۔ ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفہ سے پیدا کیا۔ نَّبْتَلِيْهِ ؛ کہ ہم اس کا امتحان لیں۔ فَجَعَلْنٰهُ ؛ پھر ہم نے اس کو کردیا۔ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ؛ سنتا دیکھتا۔ اچھے بُرے کو سمجھتا۔ غور و فکر کرسکتا۔

ترجمہ:- ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفہ سے پیدا کیا کہ ہم اُس کو آزمائیں لہذا ہم نے اُس کو (سنتا دیکھتا)

سمیع و بصیر پیدا کیا۔

اِنَّا هَدَيۡنٰهُ السَّبِيۡلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوۡرًا ﴿۳﴾

اِنَّـا هَـدَيْـنٰـهُ السَّبِيْـلَ ؛ ہم نے اس کو راستہ بتلادیا۔ ہم نے اس کی رہنمائی کردی۔ جس قدر ہدایت کرنی تھی کردی۔ مگر وہ اپنے اقتضاءِ فطرت کی وجہ سے، اپنی طبیعت کی خصوصیت کی وجہ سے، اپنے عینِ ثابتہ کے اقتضاء کے سبب سے۔ اِمَّـا شَـاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ؛ یا حق شناس ہے یا ناحق شناس ہے۔ وہ شکر گزار ہے یا ناشکرا ہے۔ وہ احسان مانتا ہے یا نہیں مانتا۔ وہ قدردان ہے یا ناقدرا ہے۔

ترجمہ:- ہم نے انسان کو راستہ کی ہدایت کردی (اس کی رہنمائی کردی) پھر وہ شکر گزار ہے یا ناشکرا ہے (اب اپنی اپنی طبیعت ہے)۔

اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغۡلٰلًا وَّسَعِيۡرًا ﴿۴﴾

اِنَّـآ اَعْتَدْنَا ؛ ہم نے تیار رکھا ہے۔ لِلْـكٰفِرِيْنَ ؛ منکرین، کافرین، ناشکرے، نمک حرام لوگوں کے لئے۔ سَلٰسِلَا ؛ جمع سِلْسِلَةٌ۔ زنجیر۔ وَاَغْلٰـلًا ؛ جمعِ غُلٌّ۔ طوق۔ گلے کی زنجیر، لوہے کا حلقہ۔ وَسَعِيْرًا ؛ اور دہکتی آگ، دوزخ۔

ترجمہ:- ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور مشتعل آگ تیار کر رکھی ہے۔

ان کے بالمقابل اچھوں کے لئے کیا ہے؟

اِنَّ الۡاَبۡرَارَ يَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ كَاۡسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوۡرًا ۚ‏ ﴿۵﴾

اِنَّ الْاَبْرَارَ ؛ بے شک نیک کام کرنے والے، نیکوکار لوگ۔ يَشْرَبُوْنَ ؛ پیتے ہوں گے۔ مِنْ كَـاْسٍ ؛ ایک پیالہ سے، جام سے، ساغر سے۔ كَانَ مِزَاجُهَا ؛ کہ اس میں آمیختہ ہے، اس کی ملونی ہے، آمیزش ہے۔ كَافُوْرًا۔ کافور۔

ترجمہ:- جو لوگ اچھے ہیں وہ ایسے جام سے پیتے ہوں گے جس میں کچھ کافور ملا ہوا ہوگا۔

واضح ہو کہ کافور سے تمام کیڑے مرجاتے ہیں، ہوا صاف ہوتی ہے۔ اسی واسطہ تو مسلمان کے مُردے پر کافور ملتے ہیں۔

عَيۡنًا يَّشۡرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوۡنَهَا تَفۡجِيۡرًا ﴿۶﴾

عَيْنًا ؛ وہ ایک چشمہ ہے۔ يَشْـرَبُ بِهَا ؛ کہ اس میں سے پیتے ہیں۔ عِبَـادُ اللّٰهِ ؛ خدا کے بندے، خاص بندے، نیک بندے۔ يُفَجِّرُوْنَهَا ؛ اس میں سے نالیاں نکالتے ہیں، نہریں کاٹ کر نکالتے ہیں۔ تَفْجِيْرًا ؛ خوب بہانا۔

ترجمہ:- (جنت میں) ایک چشمہ ہوگا جس میں سے خدا کے (خاص) بندے خود بھی پیئں گے اور (دوسروں کے لئے) نہریں کاٹ کر لے جائیں گے۔

صاحبو! ان کا فیض ان ہی پر منحصر نہ رہے گا بلکہ دوسروں کو بھی پہنچے گا۔ یہ شان عالموں اور مرشدوں کی ہوگی۔ ان کا علم نہروں کی شکل میں بہتا اور دوسروں کو پہنچتا نظر آئے گا۔ علم کو پانی سے بڑی مناسبت ہے۔ پانی پیاس بجھاتا ہے۔ علم طلب بجھاتا ہے۔ جس طرح پانی سے حیات ہے، علم سے بھی حیات ہے۔ ایک جاہل کو علم دینا اس کو زندہ کرنے کے مساوی ہے۔ غرض کہ علم بڑی دولت ہے، نعمت ہے۔

خدا کے خاص بندوں کے صفات کیا ہوتے ہیں؟

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ﴿٧﴾

يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ ؛ وہ منّت پوری کرتے ہیں۔ نذر کرتے ہیں تو اس کو وفا کرتے ہیں۔ جو چیزیں ان پر واجب ہیں ان پر عمل کرتے ہیں، ان کو پورا کرتے ہیں۔ وَيَخَافُوْنَ ؛ اور خوف کرتے ہیں، ڈرتے ہیں۔ يَوْمًا ؛ اس دن سے۔ كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ؛ جس کا شر چوطرف اُڑتا ہوگا۔ اس کی سختی عام ہوگی۔ بُرائی پھیلتی ہوگی۔

ترجمہ:- وہ (اپنی) نذر کو پورا کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں (جس کے شرارے اُڑتے ہیں) جس کی تکلیفیں عام ہوں گی۔

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿٨﴾

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ ؛ اور وہ لوگ کھانا کھلاتے ہیں۔ عَلٰى حُبِّهٖ ؛ خدا کی محبت کی وجہ سے یا کھانے کی ضرورت کے وقت جب کہ وہ خود بھوکے ہوں۔ کن کو کھلاتے ہیں؟ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ؛ مسکین کو، فقیر کو، محتاج کو، غریب کو اور یتیم کو، اس بچہ کو جس کا باپ زندہ نہ ہو اور قیدی کو اسیر کو۔

ترجمہ:- وہ لوگ خالص خدا کے لئے (یا خود ان کی ضرورت کے وقت) مسکین کو یتیم کو قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔

وہ دیتے وقت کیا کہتے ہیں۔

إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ﴿٩﴾

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ ؛ ہم تم کو کھانا کھلاتے ہیں، اطعامِ طعام کرتے ہیں تو صرف اس لئے، ہماری غرض اس سے کوئی اور نہیں۔ لِوَجْهِ اللّٰهِ ؛ اللہ کی رضا جوئی کے لئے۔ وجہ کا لفظ رضا جوئی کے معنٰی میں بھی آتا ہے۔ کیا کروں میرے دوست کا

منہ میرے سامنے ہے ورنہ سخت سزا دیتا۔ اس محاورہ میں منہ سے مُراد رضا جوئی ہے ۔لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ ؛ہم تم سے نہیں چاہتے۔ جَزَآءً ؛ بدلہ۔ وَّلَا شُکُوْرًا ؛ اور نہ شکریہ۔یعنی وہ احسان نہیں دھرتے۔ وہ منّت نہیں رکھتے۔ خیرات کرکے کام نہیں لیتے۔

ترجمہ :- ہم تم کو صرف خدا کی رضا جوئی کے لئے کھانا کھلاتے ہیں نہ ہم تم سے یہ اِرادہ رکھتے ہیں کہ تم اس کا معاوضہ کرو یا شکر ادا کرو۔

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿۱۰﴾

اِنَّا نَخَافُ ؛ ہم خوف کرتے ہیں ، ڈرتے ہیں ۔ مِنْ رَّبِّنَا ؛ اپنے خدا سے ، اپنے رب سے ، اپنے پروردگار سے ۔ يَوْمًا ؛ ایک دن سے ۔ عَبُوْسًا ؛ ناگوار ، ترش اور تلخ ۔ قَمْطَرِيْرًا ؛ سخت ، درشت ، ناگوار ۔ ایذادہ ۔

ترجمہ :- ہم اپنے رب سے اس دن سے ڈرتے ہیں جو (نہایت ناگوار) تلخ و ترش اور سخت و درشت ہے ۔

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ﴿۱۱﴾

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ ؛ پھر اللہ نے ان کو بچایا ۔ شَرَّ ذٰلِکَ الْيَوْمِ ؛ اس دن کے شر سے ،تکلیفات سے ۔ وَلَقّٰهُمْ ؛ اور ان کو پہنچادیا ، ملادیا ، عطا کیا ۔ نَضْرَةً ؛ تازگی ۔ وَسُرُوْرًا ؛ اور خوشی ۔ مَسَرَّةٌ ۔ خوشی ۔ سِرَار ۔ اٹھائیس انتیس کی راتیں جن میں چاند نہیں ہوتا ۔ سُرِّيَّةٌ ۔ خواص جو بیوی سے چھپا کر رکھی جاتی ہے ۔

ترجمہ :- پھر اللہ نے ان کو اُس دن کے شر سے بچایا اور ان کو تازگی اور خوشی عطا کی ۔

وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ﴿۱۲﴾

وَجَزٰىهُمْ ؛ اور ان کو جزا دی ، بدلہ دیا ، صلہ عطا فرمایا ۔ بِمَا صَبَرُوْا ؛ اس سبب سے کہ انھوں نے صبر کیا ۔ ان کے صبر کے صلہ میں ۔ جَنَّةً وَّ حَرِيْرًا ؛ باغ اور ریشمی کپڑے ۔

ترجمہ :- اللہ نے ان کے صبر کی وجہ سے جنت اور ریشمی کپڑے عطا کئے ۔

مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ﴿۱۳﴾

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا ؛ اس میں تکیئے لگائے ہوں گے ۔ عَلَى الْاَرَآئِكِ ؛ مسہریوں اور صوفوں پر ۔ اَرَآئِک ؛جمع اَرِیْکَۃ ۔ تکیہ دار تخت ۔ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا ؛ نہ دیکھیں گے جنت میں ۔ شَمْسًا ؛ دھوپ کو ، تپش کو ۔ وَلَا زَمْهَرِيْرًا ؛ اور نہ سخت سردی کو ۔ کڑاکے کے جاڑے کو ۔

ترجمہ :- (اچھے لوگ) صوفوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے ۔ جنت میں نہ دھوپ اور تپش دیکھیں گے اور نہ سخت جاڑا ۔

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ﴿١٤﴾

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ؛ اور اُن سے قریب ہوں گے ۔ دُنُوٌّ ۔ قربت ۔ دُنْیَا ۔ موجودہ عالم ۔ ظِلٰلُهَا ؛ اس کے سائے ۔ وَذُلِّلَتْ ؛ وہ سب رام کئے گئے ہیں ۔ مطیع و فرمابردار کئے گئے ہیں ۔ بہ آسانی حاصل ہوسکتے ہیں ۔ قُطُوْفٌ : جمع قِطْفٌ ۔ یعنی میوہ اور پھل ۔ تَذْلِيْلًا ؛ بالکل سہل الحصول ہونا ۔

ترجمہ :- اور ان کے سائے ان سے قریب ہوں گے اور میوے نہایت سہولت سے حاصل ہوسکیں گے ۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ﴿١٥﴾

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان کے پاس لے کے پھریں گے ۔ خادم ۔ بِاٰنِيَةٍ ؛ برتن ، باسن ، ظروف لے کر ۔ مِنْ فِضَّةٍ ؛ چاندی کے ۔ وَاَكْوَابٍ ؛ جمع كُوْبٌ بمعنی کپ ، پیالہ ، جام ۔ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ؛ وہ ایسے صاف اور شفاف ہوں گے جیسے شیشے ۔ کانچ ۔ قَوَارِيْرُ ۔ جمع قَارُوْرَةٌ ۔ وہ چیز جس میں کچھ رکھیں اس کا ماخذ قرار ہے ۔ قَوَارِيْرُ ؛ شیشے ۔ آج کل قارورہ پیشاب کو کہتے ہیں یعنی ظرف کہہ کر مظروف مُراد لیتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور (حور وغلماں اور دوسرے خادم) لئے پھرتے ہیں ان کے پاس چاندی کے (برتن اور کپ اور آبخورے جو شیشہ کی طرح (چمکدار اور شفاف) ہیں ۔

قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿١٦﴾

قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ ؛ وہ شیشے چاندی کے ہیں ۔ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ؛ جن کو نہایت اندازے سے استعمال کرتے ہیں ۔ پانی چھلک کر نہیں گرتا ۔

ترجمہ :- وہ شیشے چاندی کے ہیں وہ اُن کو نہایت ہوشمندی اور اندازے سے استعمال کرتے ہیں ۔

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿١٧﴾

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا ؛ اور جنت میں پلائے جائیں گے ۔ كَاْسًا ؛ ایک ایسا جام ۔ كَانَ مِزَاجُهَا ؛ جس کی ملونی جس کی آمیزش ۔ زَنْجَبِيْلًا ؛ ادرک یا سونٹ ہوگی ۔

ترجمہ :- یہ لوگ جنت میں ایسا پیالہ پلائے جائیں گے جس میں ادرک کی آمیزش اور ملونی ہوگی ۔

عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿١٨﴾

عَيْنًا فِيْهَا ؛ ان کو ایک چشمہ سے پانی پلایا جائے گا ۔ تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ؛ جس کا نام سلسبیل ہے ۔

ترجمہ :- جنت میں ایک ایسے چشمے سے ان کو پانی پلایا جائے گا جس کا نام سلسبیل ہوگا ۔

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿١٩﴾

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ ؛ اور ان کے پاس سے پھرتے رہیں گے ۔ وِلْدَانٌ ؛ بچّے ، بوائے ، خادم ۔ مُخَلَّدُوْنَ ؛ جو ہمیشہ رہیں گے ۔ اور ان کو خلود نصیب ہوگا ۔ اِذَا رَاَيْتَهُمْ ؛ جب تم انھیں دیکھوگے ۔ تو وہ ایسے خوبصورت ہوں گے ۔ پاک صاف ستھرے ۔ روشن چہرہ ۔ ان کے چہروں پر آب و تاب ہوگی ۔ حَسِبْتَهُمْ ؛ تم ان کو خیال کروگے ۔ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ؛ بکھرے ہوئے موتی ۔

ترجمہ :- ان پر پھرتے رہیں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے ۔ تم ان کو دیکھوگے تو بکھرے ہوئے موتی سمجھوگے ۔

وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ﴿٢٠﴾

وَاِذَا رَاَيْتَ ؛ اور تم جب دیکھوگے ۔ ثَمَّ ؛ وہاں ۔ رَاَيْتَ ؛ تو تم دیکھوگے ۔ نَعِيْمًا ؛ نعمتیں ۔ وَمُلْكًا كَبِيْرًا ؛ اور بڑا ملک ، عظیم الشان بادشاہی ۔

ترجمہ :- اور تم جب دیکھوگے تو وہاں (ان کے لئے) نعمت اور بڑی سلطنت اور ملک دیکھوگے ۔

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۖ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿٢١﴾

ان کے اوپر کا لباس کیا ہوگا ؟

عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ ؛ اس پر سبز ریشمی ململ ۔ وَاِسْتَبْرَقٌ ؛ اور سبز ریشمی مخمل کے کپڑے ہوں گے ۔ سندس اور استبرق عرب کے ریشمی کپڑے ہیں ۔ سندس باریک ہے اور استبرق گاڑھا ۔ وَحُلُّوْا ؛ اور وہ پہنائے جائیں گے ۔ ان کا

حلیہ اور زیور ہوگا۔ اَسَاوِرَمِنْ فِضَّۃٍ ؛ چاندی کے کنگن، کڑے۔ وَسَقٰھُمْ رَبُّھُمْ ؛ اور ان کا رب ان کو پلائے گا۔ شَرَابًا طَھُوْرًا ؛ پاک، صاف ستھرا شربت۔ شَرَابٌ۔ پینے کی چیز۔

ترجمہ :- ان کے اوپر کا لباس سبز سندس اور استبرق کا ہوگا اور ان کو جو زیور پہنایا جائے گا چاندی کے کنگن ہوں گے اور ان کا رب ان کو پاک، صاف ستھرا شربت (پانی اور شراب) پلائے گا۔

صاحبو! جنت کی نعمتیں وہ ہوں گی جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا۔ وہ عالم ہی دوسرا ہے اس کی سب چیزیں دوسری ہی ہیں۔ سمجھانے کے لئے ان چیزوں کے نام لئے گئے ہیں۔ ایک گاؤں والے کے پاس ایک شہر میں آئے ہوئے شخص نے برفی کا ذکر کیا۔ اس نے پوچھا برفی کیسی ہوتی ہے؟ اس گاؤں والے کے پاس کیا چیزیں تھیں؟ نمک، مرچ، گُڑ اور راب۔ شہر والے نے کہا برفی گُڑ کے جیسی ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ نمک، مرچ، ادرک، لہسن کے نسبت کرتے گُڑ برفی سے قریب تر ہے۔ اسی طرح جنت کی نعمتوں سے کیا مناسب صرف گونہ مشابہت سے بعض دنیوی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

دیکھو! محبت کو بیان کرتے ہیں تو شراب سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ تمام شاعر شراب کہتے ہیں۔ اور محبت مُراد لیتے ہیں بے وقوف شرابی، محبت کے مزہ کو کیا سمجھے گا۔ مجبوراً شراب کا لفظ کہتے ہیں اور مُراد محبت لیتے ہیں۔

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾ ع ۱ ۲۲ ۱۹

اِنَّ ھٰذَا ؛ بے شک یہ۔ کَانَ لَکُمْ جَزَآءً ؛ تمہارا بدلہ ہے، جزا ہے، صلہ ہے۔ وَکَانَ سَعْیُکُمْ ؛ اور تمہاری سعی و کوشش ہے۔ مَشْکُوْرًا ؛ قابلِ شکر، مقبول۔ اور تمہاری سعی مشکور ہے۔ تمہاری محنت نیک لگی ہے۔ اس کی قدر کی گئی ہے۔

ترجمہ :- یہ تمہاری جزا ہے (تمہارا صلہ ہے) اور تمہاری سعی مشکور ہے (اور تمہاری محنت نیک لگی ہے خدا نے اس کو قبول فرمایا ہے)۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ﴿۲۳﴾

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا ؛ بے شک ہم نے نازل کیا، اُتارا۔ اَلْقُرْاٰنَ ؛ قرآن کو۔ تَنْزِیْلًا ؛ رفتہ رفتہ، تھوڑا تھوڑا اُتارنا۔ اِنْزَالٌ ؛ ایک دم پورا اُتارنا۔ تَنْزِیْلٌ۔ رفتہ رفتہ اُتارنا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ قرآن شریف ایک دفعہ پورا رمضان میں اُتارا گیا۔ پھر حسبِ ضرورت، وقت بوقت بعض بعض آیتیں اُتاری گئیں اور حضرتؐ نے فرمایا کہ فلاں آیت کو فلاں آیت کے بعد رکھو مگر جب تک آیتیں اُتاری نہیں جاتی تھیں اور اشاعت کی اجازت نہیں ہوتی تھی اس وقت تک حضرت اس کی اشاعت نہیں فرماتے تھے۔

ترجمہ :- بے شک ہم نے تم پر قرآن رفتہ رفتہ اُتارا۔

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿٢٤﴾

فَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ ؛ پھر تم حکمِ الٰہی کا صبر سے انتظار کرو۔ وَلَا تُطِعْ مِنْھُمْ ؛ اور ان میں سے تم کسی کی اطاعت نہ کرو۔ کسی کا کہا نہ مانو۔ اٰثِمًا اَوْ کَفُوْرًا ؛ تم کسی گنہگار کی بات مانو اور نہ کسی کفرانِ نعمت کرنے والے کی، ناسپاس کی، ناشکرے کی، کٹّے کافر کی۔

ترجمہ:- تم اپنے رب کے حکم کا صبر کے ساتھ انتظار کرو اور نہ کسی گنہگار کی بات مانو نہ کسی ناشکرے کی۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٢٥﴾

وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ ؛ اور تم اپنے رب کے نامِ پاک کا ذکر کیا کرو، اپنے پروردگار کی یاد میں رہو۔ اسی کی یاد میں رہو۔ بُکْرَۃً ؛ صبح کو۔ وَاَصِیْلًا ؛ اور شام کو۔ دن ڈھلے کے بعد۔

ترجمہ:- اور تم رات دن اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو۔ (رات دن اسی کی یاد میں رہو۔)

وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ﴿٢٦﴾

وَمِنَ الَّیْلِ ؛ اور رات رہے۔ فَاسْجُدْلَہٗ ؛ تم خدا کو سجدہ کرو، نماز پڑھو۔ جز و بول کر کل مراد لیا گیا ہے۔ وَسَبِّحْہُ ؛ اور اس کی تسبیح کرو۔ اس کی پاکی بیان کرو۔ اس کے بے عیب ہونے کو ظاہر کرو۔ لَیْلًا طَوِیْلًا ؛ بڑی رات تک۔ یعنی تہجد کی نماز پڑھو۔

ترجمہ:- کچھ رات کو خدا کے سامنے سجدہ کرو (نماز پڑھو) اور اس کی تسبیح کرو بڑی رات تک (یعنی پچھلے کو نماز تہجد پڑھو۔)

تہجد کی نماز رسول اللہ ﷺ پر واجب تھی۔ اور عامۃ الناس کے لئے نفل ہے۔ ایک شخص نے حضرتؐ سے پوچھا تو حضرتؐ نے پانچ نمازیں بتائیں۔ اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم۔ تو حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ شخص کامیاب ہے اگر وہ اس پر عمل کرے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تہجد کے لئے جو امر ہے وہ وجوب کے واسطہ نہیں ہے۔

اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿٢٧﴾

اِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ ؛ بے شک یہ لوگ۔ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَۃَ ؛ دنیا کو چاہتے ہیں۔ ان کو جھٹ پٹ اور سردست کا فائدہ چاہئیے۔ وَیَذَرُوْنَ ؛ اور چھوڑ دیتے ہیں۔ وَرَآءَ ھُمْ ؛ اپنے پیچھے اور پسِ پشت ڈال دیتے ہیں۔ یَوْمًا ثَقِیْلًا ؛ بھاری دن کو، روزِ

قیامت کو جو نہایت گراں ہے، ثقیل ہے، ناگوار ہے ۔

ترجمہ :- یہ لوگ دنیا طلبی کرتے ہیں اور روزِ قیامت کو جو بڑا بھاری اور ثقیل دن ہے اپنے پسِ پشت ڈال دیتے ہیں ۔

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ وَاِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾

نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ ؛ ہم نے ان کو پیدا کیا ۔ وَشَدَدْنَا ؛ اور ہم نے مضبوط کیا، قوی کیا، باندھا ۔ اَسْرَهُمْ ؛ ان کے بندھن کو، ان کے جوڑ بند کو ۔ یعنی ہم نے ان کو قوی اور زبردست پیدا کیا ۔ وَاِذَا شِئْنَا ؛ اور جب ہم چاہیں گے ۔ بَدَّلْنَا ؛ بدل ڈالیں گے ۔ اَمْثَالَهُمْ ؛ ان کے جیسے لوگوں سے ۔ تَبْدِيْلًا ؛ بالکل بدل ڈالنا ۔

ترجمہ :- ہم نے ان کو پیدا کیا اور مضبوط جوڑ بند کے پیدا کیا اور پھر جب ہم چاہیں گے ان ہی جیسے لوگوں سے بدل دیں گے ۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ؛ بے شک یہ سب ایک نصیحت ہے، یاد دہانی ہے ۔ فَمَنْ شَآءَ ؛ پھر جو چاہے ۔ اِتَّخَذَ ؛ بنالے، اختیار کرے ۔ اِلٰى رَبِّهٖ ؛ اپنے رب اور پروردگار کی طرف ۔ سَبِيْلًا ؛ راستہ ۔

ترجمہ :- یہ سب کچھ نصیحت ہے ۔ اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راستہ بنالے (اختیار کرے) ۔

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؛ اور تم لوگ اسی چیز کو چاہیں گے جس کو خدا چاہے ۔ تمہارا ارادہ بھی خدا کے ارادے کے تابع ہے ۔ مگر وہ کس چیز کا ارادہ فرماتا ہے؟ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ؛ یقیناً خدا علم و حکمت والا ہے ۔ یقیناً اللہ کا ہر فعل علم و حکمت پر مبنی ہے ۔

ترجمہ :- تم کسی کام کو اس وقت کرنا چاہو گے جب خدا چاہے کیونکہ خدا علم و حکمت والا ہے (جو کرے گا عینِ حکمت ہوگا) ۔

يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾ ع ۲ / ۲۰

يُدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ ؛ جس کو چاہتا ہے داخل کرتا ہے ۔ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؛ اپنی رحمت میں ۔ وَالظّٰلِمِيْنَ ؛ منصوب ہے ۔ اصل میں یوں ہے وَاَهَنْتُ الظّٰلِمِيْنَ ؛ ہم نے ظالموں کو، نافرمانوں کو، ناحق شناسوں کو ذلیل وخوار کیا ہے ۔ اس کو ظاہر کرنے والا ۔ اَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ہے ۔ اَعَدَّلَهُمْ ؛ ان کے لئے تیار کر رکھا ہے ۔ عَذَابًا اَلِيْمًا ؛ المناک، دردناک عذاب ۔

ترجمہ :- خدا جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے ۔ اور ظالموں کو تو (بڑا ذلیل وخوار کرے گا) ان کے لئے عذابِ الیم تیار رکھا ہے ۔

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۃ المرسلات مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پچاس (۵۰) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝۱

وَالْمُرْسَلٰتِ ؛ قسم ہے ان ہواؤں کو جو چھوڑی اور چلائی جاتی ہیں ۔ عُرْفًا ؛ معروف طریقہ سے ۔ دستور کے موافق ۔ ہر ایک کو پسند آنے والی ۔ نافع ۔ دل خوش کن ۔

ترجمہ :- قسم ہے اُن ہواؤں کی جو مناسب طور سے چلائی جاتی ہیں ۔

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝۲

فَالْعٰصِفٰتِ ؛ قسم ہے تند ہواؤں کی ۔ آندھی بگولہ اور جھکڑ کی ۔ عَصْفًا ؛ زور سے چلنا، جھونکے دینا ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے تند ہواؤں کی جو زور سے چلتی اور درختوں کو جھونکے دیتی ہیں ۔

وَّالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝۳

وَّالنّٰشِرٰتِ ؛ اور قسم ہے ان ہواؤں کی جو بادلوں کو منتشر کر دیتی ہیں ۔ ابر آنے کے بعد اس کو تتر بتر کر دیتی ہیں ۔ نَشْرًا ؛ منتشر کرنا اور پھیلانا ۔

ترجمہ :- قسم ہے ان ہواؤں کی جو (ابروں کو) بہت ہی منتشر کر دیتی ہیں ۔

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾

فَالْفٰرِقٰتِ ؛ پھر قسم ہے ان ہواؤں کی جو بادلوں کو ایک دوسرے سے جُدا کرتی ہیں ۔ فَرْقًا ؛ متفرق کرنا ، جُدا کرنا ، الگ کرنا ، فرق ڈالنا ۔

ترجمہ :- قسم ہے ان ہواؤں کی جو (ایک پارہ ، ایک ٹکڑے کو دوسرے سے) جُدا کردیتی ہیں ۔

ان تمام قسموں سے کیا ظاہر ہوتا ہے ؟ ظاہر ہوتا ہے کہ جس طرح ہوائیں چلتی ہیں کبھی مناسب طور سے نفع بخش طریقہ سے کبھی صرف درختوں کو ہلاکر چھوڑ دیتی ہیں ۔ کبھی اَبروں کو تتر بتر کردیتی ہیں ۔ ایک لکہ اَبر کو دوسرے لکہ سے جُدا کردیتی ہیں ۔ اسی طرح انسان پر مختلف قسم کے خطرات آتے ہیں بعض خطرات اور خیالات نیک ہوتے ہیں ۔ فائدہ بخش ہوتے ہیں ۔ بعض صرف پریشان کردیتے ہیں بعض اچھے کاموں سے روکتے ہیں ۔

فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ﴿۵﴾

فَالْمُلْقِیٰتِ ؛ پھر ڈالنے والی ، پیدا کرنے والی ، وحی والہام کرنے والی ۔ ذِكْرًا ؛ یادِ الٰہی کو ۔

ترجمہ :- پھر (ان خطرات میں سے ، خیالات میں سے) بعض یادِ الٰہی (اور توبہ کو) پیدا کرتے ہیں ۔

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ﴿۶﴾

عُذْرًا ؛ وہ یاد عذر خواہی اور توبہ کی ہے ۔ اَوْنُذْرًا ؛ یا ڈرانے کی ہے ۔

ترجمہ :- (وہ یاد) عذر خواہی (اور توبہ) کی ہے یا ڈرانے کو ہے ۔ (یعنی دل میں یادِ الٰہی پیدا ہوتی ہے تو انسان یا تو توبہ کرلیتا ہے یا ڈرتا اور ترساں رہتا ہے) ۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾

ہر انسان کو توبہ اور خوف کرنا چاہیئے کیونکہ ۔ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ ؛ کیونکہ جس بات کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے ۔ لَوَاقِعٌ ؛ وہ ہوکر رہے گا ۔ ضرور ہونے والا ہے ۔

ترجمہ :- جس بات کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے وہ پورا ہوکر رہے گا (یعنی قیامت میں) ۔

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ﴿۸﴾

فَاِذَا النُّجُوْمُ ؛ پھر جب کہ تارے ۔ طُمِسَتْ ؛ مٹا دیے جائیں گے ۔ بے نور کر دیئے جائیں گے ۔ یعنی جب نظامِ عالم بدل جائے گا ۔ جہاں درہم برہم ہو جائے گا ۔

ترجمہ :- پھر جب تارے بے نور کر دیے جائیں گے ۔

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝٩

وَاِذَا السَّمَآءُ ؛ اور جب آسمان اور جب اَبر، جب ساری چھتیں ۔ فُرِجَتْ ؛ پھٹ جائیں گی ۔

ترجمہ :- اور جب آسمان میں شگاف پڑ جائیں گے (وہ پھٹ جائے گا) ۔

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝١٠

وَاِذَا الْجِبَالُ ؛ اور جب پہاڑ ۔ جِبَالٌ : جمع جَبَلٌ ۔ بمعنی کوہ ، پہاڑ ، ٹیلہ ۔ نُسِفَتْ ؛ پارہ پارہ کر دیئے جائیں گے ۔ اُڑتے پھریں گے ۔ نَسْفٌ ۔ ہوا میں اُڑنا ۔ مِنْسَفٌ ۔ سوپ ۔ چھاج ۔

ترجمہ :- اور جب پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے ۔ (اُڑا دیئے جائیں گے ۔)

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝١١

وَاِذَا الرُّسُلُ ؛ اور جب پیغمبر لوگ ۔ رُسُلٌ جمع رَسُوْلٌ ۔ اُقِّتَتْ ؛ بُلائے جائیں گے ۔ (اصل میں وُقِّتَتْ تھا واو ہمزہ ہوگیا جیسے وُجُوْہٌ اُجُوْہٌ)

ترجمہ :- اور جب پیغمبر لوگ وقتِ معیّن پر بُلائے جائیں گے ۔

لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝١٢

لِاَیِّ یَوْمٍ ؛ کس دن کے لئے ۔ اُجِّلَتْ ؛ ان کو مدّت اور مہلت دی گئی تھی ۔ کیوں اجل اور مدت دی گئی تھی ۔ کیوں کافروں کو فوراً سزا نہیں دی گئی تھی اور پیغمبروں کے معاملہ میں کیوں دیر ہوئی ۔ ہر چیز وقت پر ہوتی ہے ۔

ترجمہ :- کس دن کے لئے (ان کے معاملہ میں) تاخیر کی گئی ۔

لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۝١٣

ترجمہ :- فیصلہ کے دن کے لئے ۔

وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا يَوۡمُ الۡفَصۡلِ ؕ‏ ﴿۱۴﴾

وَمَـآ اَدۡرٰکَ ؛ تمہیں کیا معلوم ۔تم کیا جانو ۔تم کو کس نے بتایا ۔مَا یَوۡمُ الۡفَصۡلِ ؛ وہ فیصلہ کا دن کیا ہے ۔یعنی قیامت ہے کیا ؟ اس میں کیا ہوگا ۔تمہیں کیا معلوم ۔تم سے کسی نے کب کہا ۔

ترجمہ :-تم کیا جانو کہ وہ فیصلہ کا دن کیا ہے (کب ہے اور کیسا ہے) ؟

وَيۡلٌ يَّوۡمَٮِٕذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ‏ ﴿۱۵﴾

وَیۡلٌ ؛ خرابی ہے ، تباہی اور بربادی ہے ۔یَوۡمَئِذٍ ؛ اس دن جس دن فیصلہ کا وقت آ جائے گا ۔(کس کی خرابی ہے ؟) لِلۡمُکَذِّبِیۡنَ ؛ حق کی تکذیب کرنے والوں کی ۔جھٹلانے والوں کی ۔

ترجمہ :- اس دن تکذیب کرنے والوں (اور جھٹلانے والوں) کی بڑی خرابی ہے (افسوس ہے وائے ہے) ۔

اَلَمۡ نُهۡلِكِ الۡاَوَّلِيۡنَ ؕ‏ ﴿۱۶﴾

قیامت کے آنے میں شک کیا ہے ؟ جاگنے کے بعد آدمی سوتا ہے ۔سوکر اُٹھتا بھی ہے جس طرح دوسرے مرے ہیں تم بھی مروگے ۔فرماتا ہے ۔اَلَمۡ نُھۡلِکۡ ؛ کیا ہم نے ہلاک نہیں کردیا ؟ الۡاَوَّلِیۡنَ ؛ اوّل کے لوگوں کو ۔ پہلوں کو ۔اگلوں کو ۔

ترجمہ :- کیا ہم نے ہلاک نہیں کردیا پہلوں کو ۔

ثُمَّ نُتۡبِعُهُمُ الۡاٰخِرِيۡنَ‏ ﴿۱۷﴾

ثُمَّ نُتۡبِعُھُمۡ ؛ پھر ہم ان کے پیچھے چلائیں گے ۔جو معاملہ اگلوں سے کیا ہے وہی معاملہ کریں گے ۔قدم بقدم چلائیں گے ۔اَلۡاٰخِرِیۡنَ ؛ پچھلوں کو ۔

ترجمہ :- پھر ہم اُن کے پیچھے بھیجیں گے پچھلوں کو (یعنی جس طرح ہم نے گزشتہ لوگوں کو نیست نابود کردیا ان آخری دور کے لوگوں کو بھی نیست و نابود کریں گے) ۔

كَذٰلِكَ نَفۡعَلُ بِالۡمُجۡرِمِيۡنَ‏ ﴿۱۸﴾

کَذٰلِکَ ؛ اسی طرح ۔نَفۡعَلُ ؛ ہم کرتے ہیں ۔کام کرتے ہیں ۔بِالۡمُجۡرِمِیۡنَ ؛ مجرموں کے ساتھ ۔

ترجمہ :- ہم مجرموں کے ساتھ ایسا ہی کام کرتے ہیں ۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾

وَيْـلٌ ؛ خرابی ہے، وائے ہے۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ لِلْمُـكَذِّبِيْنَ ؛ جھٹلانے والوں کی ، نہ ماننے والوں کی ۔

ترجمہ :- خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی (یعنی جو نہیں مانتے اس دن واویلا کرتے ہوں گے ہائے وائے کرتے ہوں گے ۔)

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۲۰﴾

جس نے نیست سے ہست کر دیا ہے وہی ہست سے نیست بھی کر سکتا ہے ۔ فرماتا ہے ۔

اَلَمْ نَـخْلُقْـكُّمْ ؛ کیا ہم نے تم کو پیدا نہیں کیا ۔ مخلوق نہیں کیا ۔ مِـنْ مَّـآءٍ مَّهِيْنٍ ؛ بے قدر پانی سے ، ذلیل وخوار پانی سے ۔ حقیر نطفہ سے ۔ [اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں ک پر تشدید ہے ق نہیں پڑھا جاتا]

ترجمہ :- کیا ہم نے تم کو ایک حقیر پانی سے نہیں پیدا کیا ؟

فَجَعَلْنٰهُ فِىْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۲۱﴾

فَـجَـعَـلْـنٰـهُ ؛ پھر ہم نے اس نطفہ کو کیا ۔ رکھا ۔ فِـىْ قَـرَارٍ مَّــكِـيْـنٍ ؛ ایک قرارگاہ میں ۔ ایک محفوظ مقام میں یعنی رحمِ مادر میں ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے اس کو ایک محفوظ مقام میں رکھا ۔

کب تک ؟

اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾

ترجمہ :- ایک معلوم زمانے تک (وقتِ مقررہ تک ، ایک معیّن وعدہ تک) ۔

فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾

فَقَدَرْنَا ؛ پھر ہم نے ہر چیز کا اندازہ کیا۔ ہر چیز کا مناسب وقت مقرر کیا ۔ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ؛ ہمارا اندازہ کیسا ٹھیک ہے ۔ ہم میں کیا اچھی قدرت ہے ۔

ترجمہ :- تو ہم نے ہر چیز کے لئے (وقت معیّن کیا) اندازہ کیا ۔ کیوں ہم کیسا اچھا اندازہ کرنے والے ہیں ؟

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾

ترجمہ:- اس دن واویلا ہے تکذیب کرنے والوں کے لئے۔

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ ؛ کیا ہم نے زمین کو نہیں بنایا۔ كِفَاتًا ؛ قرارگاہ، جمع کرنے والی، سمیٹنے والی۔

ترجمہ:- کیا ہم نے زمین کو (دونوں کی) قرارگاہ نہیں بنایا؟
دونوں کون؟

اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾

اَحْيَآءً ؛ جمع حَیٌّ اور اَمْوَاتٌ۔ جمع مَيْتٌ۔

ترجمہ:- خواہ زندے ہوں یا مُردے (یعنی زندہ تھے تو زمین پر چلتے پھرتے تھے مرگئے ہیں تو اس زمین کے اندر پڑے ہیں)

وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾

وَّجَعَلْنَا فِيْهَا ؛ اور ہم نے زمین میں پیدا کئے۔ رَوَاسِيَ ؛ جمے ہوئے۔ قائم۔ یعنی پہاڑوں کو۔ شٰمِخٰتٍ ؛ بلند۔ وَاَسْقَيْنٰكُمْ ؛ اور تمہیں ہم نے پلایا۔ سَاقِي۔ پلانے والا۔ سَقَّہ۔ پانی پلانے والا۔ مَآءً ؛ پانی کو۔ فُرَاتًا ؛ میٹھا۔ پیاس بجھانے والا۔

موسمی ہوائیں جن کو مانسون کہتے ہیں پہاڑوں سے ٹکرا کر رکتی ہیں تو پانی برسنے لگتا ہے۔ نیز پہاڑوں میں سے پانی کے چشمے نکلتے ہیں۔

ترجمہ:- ہم نے زمین میں اُونچے اُونچے پہاڑ بنائے اور تم کو میٹھا پانی پلایا۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾

ترجمہ:- تکذیب کرنے والوں (اور نہ ماننے والوں) کے لئے اس دن واویلا ہے۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾

اِنۡطَلِقُوۡٓا ؛ چلو، دیکھو، جاؤ۔ اِلٰی مَا کُنۡتُمۡ بِہٖ ؛ جس چیز کو کہ تم تھے۔ تُکَذِّبُوۡنَ ؛ نہ مانتے، تکذیب کرتے۔ جھٹلاتے۔

ترجمہ :- تم اس (میدانِ حشر) کی طرف چلے جاؤ۔ (دیکھو) جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔ (جس کو تم مانتے نہ تھے)۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾

اِنۡطَلِقُوۡا ؛ جاؤ۔ اِلٰی ظِلٍّ ؛ ایک ایسے سایہ کی طرف یعنی دھویں کی طرف۔ ذِیۡ ثَلٰثِ شُعَبٍ ؛ جس کے تین شعبے ہیں۔ شاخیں ہیں۔

ترجمہ :- ایسے سایہ کی طرف جاؤ کہ جس کے تین شعبے ہیں۔

لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾

لَا ظَلِیۡلٍ ؛ نہ گھنا سایہ ہے کہ کچھ خنکی پیدا ہو۔ وَلَا یُغۡنِیۡ ؛ اور کام بھی نہیں آتا۔ مستغنی نہیں کرتا۔ مِنَ اللَّھَبِ ؛ آگ کے شعلہ سے۔

ترجمہ :- نہ وہ ٹھنڈا سایہ ہے نہ شعلوں سے بچاتا ہے۔

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾

اِنَّھَا تَرۡمِیۡ ؛ وہ پھینکتی ہے۔ بِشَرَرٍ ؛ چنگاریوں کو، شراروں کو (چھوٹی چھوٹی چنگاریاں نہیں) کَالۡقَصۡرِ ؛ وہ چنگاریاں کیا ہیں! وہ شعلے کیسے ہیں؟ جیسے مکان۔ بڑے بڑے محل۔

ترجمہ :- وہ (دوزخ) بڑے بڑے محلوں کے موافق شرارے پھینکتی ہوگی۔

كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾

کَاَنَّہٗ ؛ گویا کہ وہ شرارہ، وہ شعلہ۔ جِمٰلَتٌ ؛ اونٹ ہیں۔ جمع جَمَلٌ۔ صُفۡرٌ ؛ زرد رنگ کے جمع اَصۡفَرُ۔ عرب لوگ زرد اونٹوں کی بڑی قدر کرتے تھے۔ دوزخ سے شرارے بھی جو نکل رہے ہیں وہ بھی ان کو عزیز ہونا چاہئیے۔

ترجمہ :- گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں (جوان کے دل کے پیارے ہیں)۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾

ترجمہ:- اس دن جھٹلانے والوں کی بڑی مٹّی خراب ہوگی (وہ واویلا کرتے ہوں گے)۔

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

هٰذَا يَوْمُ ؛ یہ وہ دن ہے۔ لَا يَنْطِقُوْنَ ؛ کہ کافر بات تک نہ کرسکیں گے۔ منہ سے ایک لفظ بھی نکل نہ سکے گا۔

ترجمہ:- یہ وہ دن ہے کہ یہ لوگ (منہ سے) بات تک نہ کرسکیں گے۔

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾

وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ ؛ اور ان کو اذن نہ دیا جائے گا۔ ان کو اجازت نہ دی جائے گی۔ فَيَعْتَذِرُوْنَ ؛ کہ عذر خواہی کریں، اپنی خطاؤں کا اقرار کریں، اپنے گناہوں سے معافی مانگیں۔

ترجمہ:- اور ان کو اِذن و اجازت نہ دی جائے گی کہ عذر خواہی (اور توبہ) کریں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾

ترجمہ:- اس دن تکذیب کرنے والوں کی بڑی خواری ہوگی۔

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾

هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ؛ یہ فیصلہ کا دن ہے، اچھے بروں کے امتیاز کا دن ہے۔ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ؛ ہم نے جمع کردیا ہے تم کو اور گذشتہ لوگوں کو۔ اب اگلے پچھلے سب جمع ہیں۔

ترجمہ:- آج فیصلہ کا دن ہے ہم نے تم کو اور اگلے لوگوں کو جمع کردیا ہے۔

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ ؛ (تم تو بڑے سیاست دان تھے۔ بڑے پالی ٹیشن تھے۔ بڑے صاحبِ تدبیر تھے۔ بڑے ہی مکّار تھے۔) اب اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے۔ فَكِيْدُوْنِ ؛ اصل میں فَكِيْدُوْنِىْ ہے تو میرے سامنے چلاؤ۔

ترجمہ:- اگر تمہارے پاس کوئی تدبیر ہے تو میرے سامنے چلاؤ۔

بہع ۱ ۲۱

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٠﴾

ترجمہ:- اُس دن جھٹلانے والوں کی بڑی مٹّی خراب ہوگی ۔

ان مکذبین کے مقابل مومنین کے لئے کیا ہے؟

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٤١﴾

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ ؛ بے شک متقی لوگ ، پرہیزگار ، خوش کردار ۔ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ؛ سایوں اور چشموں میں رہیں گے ۔ عُيُوْنٌ جمع عَيْنٌ ۔ چشمہ ظِلٰلٌ جمع ظِلٌّ ۔ سایہ ۔

ترجمہ:- بے شک پرہیزگار لوگ (ٹھنڈی چھاؤں ، گھنے) سایوں اور چشموں میں ہوں گے ۔

وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٤٢﴾

وَفَوَاكِهَ ؛ اور میووں اور پھلوں میں ہوں گے ۔ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ؛ جس کو وہ چاہتے تھے ۔ میوے جس قسم کے چاہیں ۔ (مِمَّا يَشْتَهُوْنَ میں آم اور شریفے کھجور اور انگور سب کچھ داخل ہیں) ۔

ترجمہ:- اور وہ ایسے میووں میں ہوں گے جن کی وہ خواہش کریں ۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا ؛ کھاؤ پیؤ ۔ هَنِيْٓئًا ؛ مزے سے خوشگوار ۔ رچتے پچتے ۔ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؛ بدلے میں اُن اعمال کے کہ تم کرتے تھے ۔

ترجمہ:- مزے سے کھاؤ پیو (تمہارا کھایا پیا تم کو رچے پچے) صلہ میں تمہارے نیک اعمال کے ۔

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٤٤﴾

اِنَّا كَذٰلِكَ ؛ بے شک ہم اسی طرح ۔ نَجْزِيْ ؛ جزا دیتے ہیں ۔ الْمُحْسِنِيْنَ ؛ نیکوکاروں کو ۔ احسان کرنے والوں کو ۔

ترجمہ:- ہم محسنین کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں ۔ (نیکوں کا صلہ ایسا ہی دیتے ہیں) ۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٤٥﴾

ترجمہ :- (احسان) نہ ماننے والوں کی (خدا کے انعام و اکرام کے نہ ماننے والوں کی) اس دن بڑی مٹی خراب ہوگی ۔

كُلُوا وَتَمَتَّعُوا قَلِيلًا إِنَّكُم مُّجْرِمُونَ ﴿٤٦﴾

كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا ؛ کھالو، مزے اُڑالو ۔ قَلِيْلًا ؛ چند روز، قلیل مدت کے لئے ۔ اِنَّكُمْ مُجْرِمُوْنَ ؛ بے شک تم مجرم ہو ۔ تم گنہگار ہو ۔

ترجمہ :- چار دن (کی زندگی میں) کھالو مزے اُڑالو ۔ مگر تم یقیناً گنہگار ہو (خطاکار ہو) ۔

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٧﴾

ترجمہ :- جو لوگ (اپنے گناہگار ہونے کو) مانتے نہ تھے ان کی اس دن بڑی تباہی اور بربادی ہوگی ۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ﴿٤٨﴾

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ ؛ اور جب ان سے کہا جاتا ۔ اِرْكَعُوْا ؛ تم خدا کے سامنے گردن جھکادو ۔ لَا يَرْكَعُوْنَ ؛ تو گردن نہ جھکاتے ۔ نہ نماز، نہ بندگی ۔

ترجمہ :- اور جب ان سے کہا جاتا کہ گردن جھکاؤ تو ہرگز گردن نہ جھکاتے (اپنی سرکشی پر اَڑے رہتے) ۔

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾

ترجمہ :- جو (خدا کی اطاعت کو) واجب نہیں سمجھتے (اس کے سامنے سرتسلیم نہیں جھکاتے) ان کی اس دن بڑی ذِلّت و خواری ہوگی ۔

فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٠﴾ ع ۲ ۱۰ ۲۲

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ ؛ پھر کس بات پر ۔ بَعْدَهٗ ؛ اتنا جاننے بوجھنے کے بعد، اتنا سننے کے بعد ۔ يُؤْمِنُوْنَ ؛ ایمان لائیں گے ۔ یقین رکھیں گے ۔

ترجمہ :- اب کس بات پر اس کے بعد (یقین اور) ایمان لائیں گے ؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ

۳۰

عمّ

تفسیرِ صدّیقی

از

شمس المفسرین بحر العلوم خادم القرآن

حضرت محمد عبد القدیر صدّیقی قادری حسرت رحمۃ اللہ علیہ

(سابق صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن)

باہتمام محمد عباس علم بردار صدّیقی

ناشر: حسرت اکیڈیمی پبلیکیشنز صدیق گلشن بہادرپورہ حیدرآباد اے پی

ھدیہ: (   )

سُوْرَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ نبا مکہ میں نازل ہوئی اس میں چالیس (۴۰) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

النَّبَأُ ؛ واقعہ، خبر۔ گویا دوسری خبریں اس واقعہ کے سامنے کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ قیامت ایک ایسا واقعہ ہے جس پر تمام مذہب کا دار و مدار ہے۔ سزا جزا کا جاننا قیامت کے جاننے پر موقوف ہے۔ مرنے کا تو سب کو یقین ہے مگر سزا جزا کا یقین مذہب کی جان ہے۔ قیامت کا خیال ہمیشہ پیشِ نظر رہنے سے انسان اچھے کام کرتا ہے، بُرے کام چھوڑتا ہے۔ جو چیز اجمالی طور سے عقلِ سلیم سے اور پیغمبرانِ معصوم کے ذریعہ ثابت ہو اس کا یقین رکھنا ضروری ہے۔ سارے شکوک تفصیل کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ مذہب کا دار و مدار تفصیلات پر نہیں بلکہ علمِ اجمالی پر ہے۔ تفصیلات میں پڑ کر سب لوگ تباہ ہو رہے ہیں۔ آدمی کے متنبہ ہونے کے لئے ایک بات بھی کافی ہوتی ہے۔ جو جاگتا ہے وہ سوتا بھی ہے اور پھر بیدار بھی ہوتا ہے۔ جو خدا کو مانتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ ایک شخص جس نے عمر بھر لوگوں پر ظلم و ستم کئے لیکن آخر وقت تک دنیا میں اس کو کسی قسم کی سزا نہ ہوئی اور دوسرے نے ہمیشہ نیک کام کئے کسی کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچائی! کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟

یاد رکھو! ہر شخص کے ساتھ اس کے اعمال لگے ہوئے رہتے ہیں۔ اچھے کاموں کی جزا اور بُرے کاموں کی سزا اگر اس دنیا میں نہ ملے تو یقیناً ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ نیک کو جزا اور بُرے کو سزا مل کر ہی رہے گی۔

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۚ ①

عَمَّ ؛ کس چیز کے متعلق۔ اصل میں عن ما تھا۔ مَا استفہامیہ ہے، سوال کے لئے آتا ہے۔ اکثر حروفِ جر کے بعد ما استفہامیہ کا الف گر جاتا ہے اور صرف میم مفتوح رہ جاتی ہے۔ عن کا نون ''یرملون'' کے قاعدہ سے میم میں مدغم ہو کر میم ہو گیا اور عَمَّ رہ گیا۔ يَتَسَآءَلُوْنَ ؛ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں، پوچھتے ہیں بابِ تفاعل ہے جو باہم دو شخصوں کو چاہتا ہے۔ سوالات کا یہ سلسلہ کہیں ختم نہیں ہوتا۔ سوال پر سوال چلتا ہی رہتا ہے۔ سَئَلَهٗ۔ اس سے پوچھا۔ سَئَلَ عَنْهُ۔ اس کا حال پوچھا، اس کی کیفیت دریافت کی۔

ترجمہ:- یہ آپس میں کس چیز کے متعلق سوالات کرتے ہیں؟

عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۙ ②

عَنِ النَّبَاِ ؛ واقعہ کے متعلق۔ الْعَظِيْمِ ؛ بڑا عظیم الشان۔ جس کے واقع ہونے اور سمجھنے کے متعلق بہت سے لوگ

شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں ۔

یہ ہم نے ابھی بیان کیا کہ جزا ، سزا اور قیامت کے وقوع پر مذہب کا دار و مدار ہے ۔ اس سے زیادہ کونسا امر اہم اور دشوار تر ہوگا ؟

ترجمہ :- ایک عظیم الشان واقعہ کے متعلق (باہم سوال کرتے ہیں) ۔

الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ؕ﴿۳﴾

اَلَّذِیْ ؛ وہ خبر ، وہ واقعہ ۔ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ؛ جس کے متعلق ، جس کے بارے میں لوگ مختلف خیال رکھتے ہیں ۔

ترجمہ :- (وہ خبر ، وہ واقعہ) جس کے متعلق (جس کے بارے میں) لوگ مختلف خیال کے ہیں ۔

قیامت کے متعلق کیا اختلاف ہے ؟

بعض نادانوں کا خیال ہے کہ جزا سزا اور قیامت کوئی چیز نہیں ! کھاؤ پیو اور مرجاؤ ۔ جتنا چاہو لوگوں پر ظلم وستم کرو ۔ کچھ بازپرس تو ہے ہی نہیں ۔ کتوں کی طرح کھاؤ اور گدھوں کی طرح مرجاؤ ۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دنیا ہی میں مرنے کے بعد پھر آنا ہوگا ۔ ظلم وستم کروگے تو دنیا ہی میں نئے جنم میں سزا مل جائے گی ۔ جانور کی شکل میں آؤ گے اور جانوروں ہی کی طرح پٹو گے ۔ اسی کو تناسخ کہتے ہیں ۔ افسوس ! یہ لوگ جزا اور سزا کو سمجھتے تک نہیں ۔ ایک شخص نے عمر بھر یادِ خدا میں گزاری ، دنیا بھر کی تکلیفیں اُٹھائیں ۔ کیا اس پاک بندے کی جزا اچھا گھر ، اچھا کھانا ملنا ہے ؟ یا بادشاہ ہوجانا ؟ آج کل تو جمہوریت کا زور ہے ، پادشاہ کہاں ہے ۔ اس دور میں پادشاہ کا لفظ حرفِ غلط کی طرح مٹ گیا ہے ۔ طالبِ حق اور پاک بندے کا مقصود کدھر ہے ؟ وہ تو دنیا کی لذتوں اور اس کے آرام کو ذلیل وحقیر سمجھ کر چھوڑ چکا ہے ، وہ پادشاہت کو لے کر کیا کرے گا ؟ اس نے تو اللہ کے لئے سب چیزوں کو چھوڑ دیا ہے ۔ غیر مقصود چیزیں لے کر کیا کرے گا ؟ جس کی اس کو ضرورت نہیں ، جو اس کا مقصود نہیں اس کو کیا راحت و آرام پہنچا سکتا ہے ! رنج و راحت اصل میں روح کی صفت ہے ۔ اس کی روحانی لذت تو دیدارِ الٰہی میں ہے ۔ دیدار اور رضائے اِلٰہی اگر نہ ہو تو دنیا تو ہیچ تھی ہی ، ایسی آخرت بھی ہیچ ہے ۔

اب اسی کے مقابل جو بُرے کام کرتا تھا ، خدا کو مانتا نہ تھا صرف مجرم ہی نہ تھا بلکہ باغی بھی تھا ۔ ایسے کو تو انتہائی سزا ہونی چاہیئے ۔ جیسا کام ویسا انعام ، جیسی کرنی ویسی بھرنی ۔ عمل اور اعتقاد کے لائق جزا ہونی چاہیئے ۔ مجرم کو سزا اور طالب کو مقصود ملنا چاہیئے ۔

اب ایک مسئلہ یہ رہ گیا ہے کہ حشر ونشر جسمانی ہے یا روحانی ؟ مرتے ہی اوّل کا جسم تو رہا نہیں دوسرا ہی جسم ہے ۔ پھر عذاب ثواب روح پر ہے یا جسد پر یا دونوں کے مرکب پر ؟ جسد کے جانے کے ساتھ وہ مرکب کب باقی رہتا ہے ؟

صاحبو ! ذرا غور کرو تم ہو کیا ؟ کیا ”تم“ کا مخاطب تمہارا جسد ہے ؟ یا تمہاری روح ؟ تمہارے جسد کا حال تو یہ ہے کہ

سانس لیتے ہو تو اس کے ساتھ کاربن ڈائی آکسائیڈ نکلتی ہے۔ اس گیس میں کیا ہے؟ جسم کا جلا ہوا مُردہ مادّہ، بیت الخلا کو جاتے ہو تو فضلہ بن کر جسم کا ایک معتدبہ حصّہ نکل جاتا ہے۔ پسینہ سے بھی جسم کے کچھ اجزا خارج ہوجاتے ہیں۔ سائنس دانوں نے بیان کیا ہے کہ ۷ یا ۱۲ سال میں پورا جسم نیا ہوجاتا ہے۔ رات دن بدلِ ما یتحلل ہوتا رہتا ہے تم کو، تمہاری روح کو، تمہارے جسد سے ایک تعلق ہے، ایک ربط ہے، ایک نسبت ہے۔ سب کچھ بدل جاتا ہے مگر وہ نسبت باقی رہتی ہے۔ اس نسبت کے توسط سے روح کو عذاب وثواب، رنج و راحت پہنچتے ہیں۔ روحِ انسانی جہاں جاتی ہے، جس عالم میں پہنچتی ہے اسی عالم کے مناسب جسم مل جاتا ہے۔

ذرا خواب پر غور کرو! تم اپنے دوستوں سے ملتے ہو، کھاتے ہو، پیتے ہو، ہنستے ہو، روتے ہو۔ خواب میں بعض کو سانپ ڈستا ہے، تکلیف پہنچتی ہے۔ تکلیف کس کو پہنچتی ہے؟ تم کو، تمہاری روح کو، مگر بتوسطِ جسد بہرحال عالمِ خواب میں، عالمِ مثال میں، عامِ برزخ میں، عالمِ قیامت میں اس عالم کی مناسبت سے جسم ملتا ہے اور اسی کے توسط سے روح کو عذاب و ثواب اور رنج و راحت پہنچتے ہیں۔

اس تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ حشر ونشر اور عذاب وثواب سب جسمانی ہیں، اور ایک طرح سے دیکھو تو روحانی بھی۔ کیونکہ جسد بے ادراک اور بے علم ہے۔ علم کا مرکز تو روح ہے۔ اسی کو رنج ہے، اسی کو راحت ہے۔

صاحبو! ہماری اس تحقیق سے ایک اور اہم مسئلہ پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ یعنی معراجِ شریف جسمانی ہے یا روحانی؟ اس کا جواب وہی ہے کہ جب تک حضرتؐ عالمِ اجساد میں تھے تو سفرِ معراج بھی جسمانی تھا۔ ترقی فرما کر عالمِ ملائکہ میں پہنچے تو معراج بھی ملکی ہوئی۔ پھر دربارِ الٰہی میں پہنچے تو آپ اس دربار کے لائق ہوگئے۔

صاحبو! میری ایک عادت اور ایک طریقہ ہے۔ جو چیز قرآن شریف یا احادیث سے معلوم ہوتی ہے، اس پر تو مجھے یقین ہے۔ کیونکہ وہ پیغمبر اور معصوم کے ذریعہ سے مجھے پہنچی ہے، وہاں خطا اور غلطی کی گنجائش نہیں۔ ایسا علم اجمالی ہوتا ہے۔ عقل جو غیر معصوم ہے اس کی تفصیل کرنے لگتی ہے۔ جن کو عقلِ سلیم نہیں وہ ٹھوکر پر ٹھوکر کھاتے ہیں۔ خدا کی مدد کے بغیر سنبھل نہیں سکتے۔ میں بھی بعض تفصیلات کو سمجھتا ہوں اور ان کا یقین رکھتا ہوں مگر یہ ایسا علم نہیں جیسا کہ معصوم کے ذریعہ سے مجھے پہنچا ہے۔ میری عقل کا خطا کرنا ممکن ہے۔ یاد رکھو! امکانِ غلط دو قسم کا ہوتا ہے:- (۱) بغیر کسی دلیل کے اور شبہ کے یقین نہ رکھنا۔ یہ انسان کو وساوس کا پُتلا بنا دیتا ہے۔ جس کا انجام یہ ہے کہ اِنْسَانٌ شَاکٌّ فِیْ اَنَّہٗ شَاکٌّ۔ یعنی شک ہونے کا بھی یقین نہیں۔ شک میں شک۔ آخر میں آدمی وہمی بن جاتا ہے۔ مگر جو بات دلائلِ عقلی سے ثابت ہو، اس کا یقین کرنا ضروری ہے۔ جب اس سے بہتر دلیل سے غلطی ثابت ہوجائے تو ہمارا علم و یقین بھی بدل جائے گا۔ (۲) بغیر کسی دلیل اور شبہ کے یہ کہنا کہ ممکن ہے یہ غلط ہو، لغو ہے، اس خیال کا آدمی کوئی کام نہیں کرسکتا۔ اور کسی مسئلہ کو نہیں سمجھ سکتا۔ ہمارے پاس ایمان بھی ایک بڑی دولت ہے اور عقل بھی ایک بڑی نعمت۔ ایمان سے منہ پھیرنا کفر ہے تو عقل سے منہ موڑنا حماقت ہے، نادانی ہے، جہل ہے۔

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤

کَــلَّا ؛ (یہ لفظ ڈانٹنے اور دھمکی دینے کے لئے آتا ہے) ہرگز نہیں، خیر، اچھا۔ سَیَـعْـلَـمُـوْنَ ؛ عنقریب یہ لوگ جان لیں گے، ان کو علمِ صحیح ہوجائے گا، آنکھیں بند ہوں گی تو صحیح واقعہ کھُل جائے گا۔ پہلی دفعہ کی سیٓن موت کے قریب ہونے کو بتاتی ہے۔

ترجمہ :- نہیں جی! عنقریب ان کو (سب کچھ) معلوم ہوجائے گا۔

ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥

ثُمَّ ؛ پھر۔ ثُـمَّ کَـلَّا ؛ ہم پھر کہتے ہیں کہ تمہارے سب خیالات غلط ہیں۔ سَ۔ عنقریب۔ یہ دوسری سیٓن قیامت کے قریب ہونے کو بتلاتی ہے۔ سَیَـعْـلَـمُـوْنَ ؛ عنقریب وہ جان لیں گے کہ قیامت بھی کچھ دور نہیں۔ جو کچھ ہے سب معلوم ہی ہوجائے گا۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ واقعہ قیامت بڑا اہم ہے اس پر زور دینے کے لئے کَــلَّا سَیَـعْـلَـمُـوْنَ ثُـمَّ کَــلَّا سَیَعْلَمُوْنَ فرمایا گیا۔

ترجمہ :- ہم پھر کہتے ہیں کہ (ان کے خیالات ہرگز صحیح نہیں) عنقریب ان کو (سب کچھ) معلوم ہوجائے گا۔

صاحبو! یَـعْـلَـمُـوْنَ کا مفعول محذوف ہے۔ یہ حذف عموم پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی سب کچھ معلوم ہوجائے گا، حق ناحق کا امتیاز ہوجائے گا، کھرا کھوٹا سمجھ میں آجائے گا۔

آگے خدائے تعالیٰ اپنی قدرت کا اظہار فرماتا ہے، اپنے آیات و کمالات دکھاتا ہے۔ جس نے دنیا کو پیدا کیا ہے وہ اس کو فنا بھی کرسکتا ہے۔ پہلی دفعہ کسی چیز کا پیدا کرنا دشوار ہوتا ہے اور دوسری دفعہ اس کا پیدا کرنا آسان۔ بنانا تو مشکل ہے مگر بگاڑنا سہل ہوتا ہے۔ لہذا دنیا کے پیدا کرنے کے بعد اس کو توڑ پھوڑ کر پھر ویسا ہی ایک عالم پیدا کردینا کیا مشکل ہے!

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦

اَلَمْ نَجْعَلْ ؛ کیا ہم نے نہیں بنایا؟ پیدا نہیں کیا؟ جَعَلَ کے ساتھ ایک مفعول ہو تو اس کو ''جعلِ بسیط'' کہتے ہیں اور یہ خَلَقَ کے معنی میں ہوتا ہے مثلاً جَـعَـلَـكُمْ ؛ تم کو پیدا کیا۔ جَعَلَ کے بعد دو مفعول ہوں تو اس کو ''جعلِ مرکب'' کہتے ہیں اور اس کے معنی ہوتے ہیں کسی چیز کو اس کی صفات کے ساتھ پیدا کرنا۔ جیسے جَـعَـلَ الـلَّیْـلَ لِبَاسًا۔ رات کو پردہ پوش بنایا۔ اَلْاَرْضَ ؛ زمین کو۔ اَرَاضِیْ اور اَرَضُوْنَ جمع۔ وٓ نٓ سے ذوی العقول کی جمع بنتی ہے۔ جیسے مُسْـلِـمُـوْنَ۔ بعض دفعہ غیر ذوی العقول کی جمع بھی وٓ نٓ سے بناتے ہیں مثلاً اَرْضٌ کی جمع اَرَضُـوْن۔ مِهَـــادًا ؛ فرش، بچھونا۔ تَــمْهِـیْـدٌ ؛

ایسا ابتدائی بیان جس سے مقصود کے سمجھنے میں سہولت ہو۔ مَھْدٌ۔ گہوارہ جھولا جس میں بچّے کو لٹایا جاتا ہے۔

ترجمہ:- کیا ہم نے زمین کو فرش (کی طرح) نہیں بنایا؟

صاحبو! زمین کا لیٹنے کے لایق ہونا زمین کی کرویت کے خلاف نہیں ہے۔ کتنی زمین جس پر ہم لیٹتے ہیں اور کتنا بڑا زمین کا کرہ؟

وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝۷

وَ ؛ اور۔ الجِبَالْ ؛ جمع جَبَل۔ پہاڑ۔ اَوْتَادًا جمع وَتَدْ۔ میخ۔ جس طرح میخ نہیں ہلتی اسی طرح پہاڑ بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلتے۔ سخت سے سخت ہوائیں بہتی ہیں اور پہاڑ ہیں کہ کھڑے ہوئے ہیں۔

ترجمہ:- کیا پہاڑوں کو ہم نے میخوں کی طرح (نہ ہلنے والا اور مضبوط) نہیں بنایا؟

صاحبو! جس نے ہموار زمین اور نکلے ہوئے پہاڑوں کو پیدا کیا، نیک و بد اور مختلف جوڑے بھی اسی کے پیدا کیئے ہوئے ہیں۔

وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸

وَخَلَقْنٰکُمْ ؛ اور ہم نے تم کو پیدا کیا۔ اَزْوَاجًا ؛ جوڑے جوڑے، عورت مرد، کالا گورا، نیک بد، اچھا بُرا۔

ترجمہ:- اور ہم نے تم کو جوڑے جوڑے پیدا کیا۔

جو نیک و بد کو پیدا کرنے پر قادر ہو، وہ سزا جزا بھی دے سکتا ہے۔

وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹

وَجَعَلْنَا ؛ اور ہم نے پیدا کیا، بنایا۔ نَوْمَکُمْ ؛ تمہاری نیند کو۔ سُبَاتًا ؛ سَبْت۔ توڑنا، کاٹنا، سرمنڈانا، مذہبی عید میں دنیوی کام چھوڑ دینا۔ سَبْت۔ یہودیوں کا مذہبی ہفتہ وار تہوار۔ یَوْمُ السَّبَتْ۔ ہفتہ کا دن جس دن یہودی عید مناتے ہیں۔ جمعہ کی تعطیل منانا مِلّتِ ابراہیمی ہے۔ مِلّتِ ابراہیمی اصلِ دین ہے۔ مسلمان، یہودی، نصرانی سب ابراہیم علیہ السلام کے متبع ہیں۔ ہفتہ کو عید منانا یہودیوں کا کام ہے۔ اور اتوار کو عید منانا نصرانیوں کا کام۔ مسلمان مِلّتِ ابراہیمی پر ہیں اس واسطہ ان کی ہفتہ وار عید جمعہ ہے۔ اسی لئے اس کو عید المؤمنین کہتے ہیں۔ سُبَـات۔ آرام، راحت، کام سے فارغ ہوجانا، دنیا کو چھوڑکر آخرت کے کام میں لگ جانا۔

ترجمہ:- اور ہم نے تمہاری نیند (اور تمہارے سوجانے) کو آرام دہ بنایا۔

صاحبو! عبرت لینے والے کے لئے خواب بھی کافی ہے۔ سونے کے وقت حواس معطل ہوجاتے ہیں۔ النوم اخو الموت ؛ جس نے تم کو تھوڑی دیر کے لئے بے حِس و حرکت کر دیا ہے، وہ تمہاری قوتوں کو موت سے بھی بیکار کر دے سکتا ہے۔

یاد رکھو! جو جاگتا ہے وہ سوتا بھی ہے۔ جو سوتا ہے وہ پھر جاگتا بھی ہے۔ آج تم جی رہے ہو تو کل مرو گے بھی۔ اور پھر مر کر اُٹھو گے بھی۔

نادان کے سامنے ہزار دلائل پیش کرو لا حاصل۔ دلِ دانا کے سامنے معمولی واقعہ بھی عبرت لینے کے لئے کافی ہے۔

وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ﴿١٠﴾

وَجَعَلْنَا ؛ اور ہم نے کیا۔ اَلَّيْلَ ؛ رات کو۔ لِبَاسًا ؛ پردہ پوش۔ اِلْتِبَاس۔ حق بات کا چھپ جانا۔ لَبُوْسٌ۔ زِرہ۔ لِبَاسٌ۔ کپڑے جو پہنے جاتے ہیں۔ مَلْبُوْس۔ پہنا ہوا کپڑا۔ رات کا پردہ پوش ہوجانا ظاہر ہے۔ رات کے وقت چور چوری کرتا ہے، سانپ بچھو نکلتے ہیں، شیاطین کا بھی زور رات ہی میں ہوتا ہے، میاں بیوی ملتے ہیں، غرض کہ رات میں وہ کام ہوتے ہیں جو دن میں نہیں ہوسکتے۔ خدا کے خالص بندے تہجد پڑھتے ہیں۔ چونکہ رات کے وقت شور پکار نہیں ہوتا اس لئے اطمینان سے ذکر و شغل ہوسکتا ہے۔

ترجمہ:- اور ہم نے رات کو پردہ پوش بنایا۔

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴿١١﴾

وَجَعَلْنَا ؛ اور ہم نے بنایا۔ اَلنَّهَارَ ؛ دن کو۔ يَوْم۔ رات دن کا مجموعہ۔ مَعَاشًا ؛ کھانا کسب کرنا، عیش کرنا، زندگی۔ آج کل عربی میں عیش روٹی کو کہتے ہیں۔ مَعِيْشَتْ۔ زندگی، کمائی، کسب۔

ترجمہ:- اور ہم نے دن کو ذریعہ کسبِ معیشت بنایا۔

وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ﴿١٢﴾

وَبَنَيْنَا ؛ اور ہم نے بنایا۔ فَوْقَكُمْ ؛ تمہارے اوپر۔ سَبْعًا ؛ سات۔ شِدَادًا جمع شَدِيْدٌ ؛ مضبوط، قائم رہنے والے۔ بعض عرب لوگ ڈیروں اور خیموں میں رہتے ہیں۔ لڑکے کی شادی ہوجائے تو اس کا ڈیرا الگ لگا دیا جاتا ہے۔ بُنِيَ لَهٗ۔ اس کی شادی کردی گئی۔ ڈیرہ الگ لگا دیا گیا۔ بِنَاء۔ ڈیرہ، عمارت۔

ترجمہ:- اور ہم نے تمہارے اوپر سات قائم رہنے والے ڈیرے لگا دیئے۔

صاحبو! سات (۷) ڈیروں سے کیا مُراد ہے؟ سات آسمان۔ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؛ ایک پر ایک سات آسمان۔

سات آسمان کیا ہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں ایک آسمان عطارد کا ہے جو آفتاب سے قریب ہے۔ ایک زہرہ کا ایک زمین جو خود بھی ایک آسمان ہے (اوپر کی چیز کو آسمان اور نیچے کی چیز کو زمین کہا جاتا ہے) اس پر ایک آسمان مریخ اس پر مشتری جس پر بہت سے چھوٹے چھوٹے ستارے ہیں، اس پر زحل، اس پر یورے نس اور اس پر نیپچون، یہ تو بہت سے آسمان ہوگئے۔ سات کہاں رہے اس کا جواب لوگ دیتے ہیں کہ سات سے مُراد کثرت ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ زمین کے طبقے ہیں۔ ان طبقاتِ زمین پر پانی کا کرہ ہے۔ پانی پر ہوا کا کرہ ہے۔ ہوا پر ایتھر یا ایثر ہے جس سے یہ سب ستارے بنے ہیں۔ ہم کو قرآن شریف پر غور کرنا چاہیئے۔ اس میں ہے وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ؛ اور ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں سے زینت دی یہ ستارے کیا ہیں؟ گلوب ہیں، چراغاں ہیں جو آسمانِ اوّل میں لٹک رہے ہیں۔ یہ نظر آنے والی دنیا سب آسمانِ اوّل کے نیچے ہے، سات آسمان دنیا سے باہر ہیں۔ آیندہ کی آیت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آفتاب عالمتاب انھیں سات آسمانوں اور ڈیروں کے اندر ہے۔ مادّہ پرستوں کی کد و کاوش ختم۔ فقرا کے پاس عالمِ شہادت کے اوپر عالمِ مثال ہے عالمِ مثال کے بھی درجے ہیں۔ اپنی اپنی استعداد کے موافق ہر ایک اپنے مقام میں، اپنے آسمان میں رہتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس چیز کی تشریح خود خدائے تعالیٰ نے نہیں فرمائی، اس کو ہمارا اپنی عقل سے متعین کرنا ایک ظنی بات ہے۔

یہ ہم نے قریب میں بیان کیا ہے کہ قرآن میں جو کچھ ہے اس پر ایمانِ اجمالی کافی ہے۔ تحقیقات کرو سمجھنے کی کوشش کرو، مگر یقینی کو یقینی اور ظنی کو ظنی سمجھو۔

وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳

وَجَعَلْنَا؛ اور ہم نے بنایا۔ سِرَاجًا؛ چراغ۔ وَهَّاجًا؛ روشن، مشتعل۔ سِرَاجًا وَّهَّاجًا۔ روشن چراغ۔ اس سے مُراد آفتابِ عالمتاب ہے۔

ترجمہ:- اور ہم نے (ان سات ڈیروں کے اندر) ایک روشن چراغ بھی بنادیا ہے۔

صاحبو! خدائے تعالیٰ نے آفتاب کو سراجِ وہاج فرمایا۔ یعنی روشن چراغ۔ ذرا آفتاب پر غور کرو۔ آفتاب بے شک روشن ہے اس کی شعلہ زنی آنکھوں سے نظر آتی ہے۔ ایک چراغ روشن ہوا اور تیل سے اس کی امداد نہ ہو تو کیا ہوگا؟ وہ چراغ بُجھ جائے گا۔ آفتاب سے روشنی برابر نکل رہی ہے۔ اور جس طرح کہ چراغ کو تیل سے امداد ملتی ہے، ایسی ہی امداد آفتاب کو نہ ہو تو ظاہر ہے کہ آفتاب کی روشنی باقی نہ رہے گی اور وہ بُجھ کر تاریک ہوجائے گا۔

اس سے کیا نکل رہا ہے؟ اس سے یہ نکل رہا ہے کہ آفتاب کے بجھنے کی وجہ سے دنیا اندھیر ہوجائے گی۔ یہ نشو و نما جو آفتاب کی حرارت پر مبنی ہے باقی نہ رہے گی اور سیاروں میں جو نظام ہے وہ بھی برقرار نہیں رہے گا۔ پھر کیا ہوگا؟ وہی! قیامت آجائے گی!

ان تمام آیات پر غور کرو ۔ ہر آیت سے قیامت کا وجود ثابت ہورہا ہے ۔ چونکہ قیامت کا واقعہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے اس لئے اس کی تفصیل ہم آئندہ بھی بیان کریں گے ۔

ان آیات کے مجموعہ سے کیا تصوّر قائم ہوتا ہے قدرتِ اِلٰہی کے ساتھ ڈیرے یعنی سات آسمان بنائے گئے ہیں ۔ ان ڈیروں میں زمین کا فرش کردیا گیا ہے ۔ پہاڑوں کی میخیں اور کھونٹیاں بھی قائم ہیں ۔ بیچ میں ایک چراغ یعنی آفتاب بھی رکھا گیا ہے ۔ اس فرش پر آرام سے نیند بھی آتی ہے ۔ رات کے پردے بھی چھوٹے ہوئے ہیں ۔ نیند سے جاگنے کے بعد کمانے اور کسب کرنے کا بھی موقعہ ہے ۔ کھانے پینے کا بھی انتظام کیا گیا ہے ۔ فرماتا ہے :

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ﴿۱۴﴾

وَاَنـزَلْنَا ؛ اور ہم نے اُتارا ، برسا دیا ۔ مِـنَ الْـمُعْصِرَاتِ ؛ نچوڑنے والیوں سے ۔ کون نچوڑتی ہیں ؟ ہوائیں ۔ کس کو نچوڑتی ہیں ؟ بادلوں کو ۔ عَصْر ۔ نچوڑنا ۔ مُعْصِرٌ ۔ نچوڑنے والا ۔ اس نچوڑنے سے کیا ٹپکتا ہے ؟ مَـآءً ؛ پانی ۔ اس کی اصل مَوْهٌ ہے ۔ اس کی جمع اَمْوَاهٌ و مِيَاهٌ ہے ۔ ثَجَّاجًا ؛ شور خیز ۔ یعنی ان گھنگور گھٹاؤں سے شور خیز پانی برستا ہے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان نچوڑ دینے والی ہواؤں سے موسلا دھار ، اور شور خیز پانی برسایا ۔

لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ﴿۱۵﴾

لِّنُخْرِجَ بِهٖ ؛ کہ ہم اس پانی سے نکالیں ، پیدا کریں ۔ حَبًّا ؛ دانے ، غلّہ ۔ وَنَبَاتًا ؛ اور نباتات ، اُگنے والی چیزیں کہ جانور اُن کو چریں ۔

ترجمہ :- کہ ہم اس پانی سے غلّہ اور نباتات اُگائیں ۔

وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾

وَجَنَّاتٍ ؛ اور باغ ۔ جمع جَنَّةٌ ۔ جَنَّ ۔ يَجِنُّ ۔ جَنًّا ۔ چھپانا ۔ ڈھانکنا ۔ جِنْ ۔ وہ مخلوق جو نظر نہیں آتی ۔ مَجْنُوْنَ ۔ جس کی عقل ڈھک گئی ہو ، دیوانہ ۔ جَنِيْن ۔ پیٹ میں کا بچہ ۔ جَنَّـةٌ ۔ باغ ، گھنا باغ ۔ جُنَّـةٌ ۔ سپر ۔ اَلْفَافًا ؛ لپٹے ہوئے ۔ لَفٌّ ۔ لپیٹنا ۔ لِفَـافه ۔ جو خط کو لپٹا ہوا رہتا ہے ۔ مَـلْفُوْف ۔ وہ کاغذ جو لفافہ میں ہو ۔ جَـنّـاتِ اَلْـفَافًا ۔ وہ باغ جن کے درخت ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے ہوں ۔

ترجمہ :- اور (کہ ہم اس پانی سے) گھنے باغ بھی اُگائیں ۔

لوگو ! خدا کے اتنے احسانات کی ناقدری نہ کرو اور قیامت کو مانو ۔ رحمانیت کی شان تو تم نے دیکھی کہ مسلمان اور منکر سب اسی کے رحم سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں ۔ کوشش کرو کہ اس کی رحیمیت کی شان سے بھی فائدہ اُٹھاؤ کیونکہ وہ نیکوں کے ساتھ

خاص ہے ۔ جس نے عالم کا منڈان بنایا ہے وہ اس کو بگاڑ بھی سکتا ہے ۔ خدائے تعالیٰ کے پاس ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا نہیں ہے ۔

إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيقَاتًا ﴿١٧﴾

اِنَّ ؛ بے شک ، یقیناً ۔ یَوْمَ الْفَصْلِ ؛ امتیاز کا دن ، اچھوں کو بُروں سے جُدا کرنے کا وقت ، جزا و سزا کا دن ۔ کَانَ مِيْقَاتًا ؛ تھا ایک مقرر کردہ وقت ۔ خدا کے علم میں جو کچھ ہونے والا تھا ، جو کچھ مقدر تھا ، اس کے لئے ایک وقت معیّن کیا گیا تھا ۔ ہر کام معیّن وقت پر کیا جاتا ہے تو اچھا ہوتا ہے ۔ قبل از وقت کسی چیز کی خواہش کرنا حماقت ہے ۔ نظامِ عالم کی آخری کڑی قیامت ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً روزِ قیامت کا ایک معیّن وقت ہے ۔

قیامت میں کیا ہوگا ؟

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا ﴿١٨﴾

یَوْمَ ؛ اس دن کہ ۔ یُنْفَخُ ؛ پھونکا جائے گا ۔ فعلِ مجہول ہے ۔ نون فا ؛ جس کلمہ کے شروع میں ہوں اس سے نکلنے کے معنی پیدا ہوتے ہیں ۔ نَفَخَ ؛ پھونکا ۔ نَفَثَ ؛ پھونکا ۔ نَفَذَ ؛ تمام ہوا ۔ نَفَرَ ؛ بھاگا ۔ نَفَعَ ؛ فائدہ دیا ۔ نَفَقَ ؛خرچ کیا ۔ نَفَسَ ۔ سانس لیا ۔ فِي الصُّوْرِ ؛ صُور میں ، بِگل میں نرسنگھے میں ، پونگے میں ، جب صور میں پھونکا جائے گا ، جب بِگل بج جائے گا ، جب ناقوس بجے گا تو ایک جُدا ہی کام کی ابتداء ہوگی ۔ فَتَأْتُوْنَ اَفْوَاجًا ؛ تو لوگو ! تم فوج فوج ، جماعت جماعت ، ٹولی ٹولی بن کر آؤ گے ۔ اچھوں کی ایک جماعت تو بُروں کی ایک جماعت ۔ مسلمانوں کا ایک جرگہ اور کفّار کا ایک جرگہ ۔ اس دن کہاں بھاگ کر جاؤ گے ، کدھر سر چھپاؤ گے ؟ خدا سے بھاگ کر جانے کی بھی کوئی جگہ ہے ؟ نہیں ، ہرگز نہیں !

ترجمہ :- جس دن صور پھونکا جائے گا ، (بِگل بجے گا) تو تم جماعت جماعت (دربارِ الٰہی میں جواب دہی کے لئے) حاضر ہوں گے ۔

وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ﴿١٩﴾

وَفُتِحَتِ ؛ اور کھول دیا گیا ، پھٹ گیا ۔ اَلسَّمَآءُ ؛ آسمان ۔ اس کا مادّہ سُمُوْ ہے ۔ سما ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو سر کے اوپر ہو ۔ خواہ اَبر ہو یا آسمان ۔ اِسْم ۔ نام جس سے ایک انسان کا دوسرے سے امتیاز ہوتا ہے ۔ سَمّٰی یُسَمِّی تَسْمِيَةً ۔ نام رکھنا ۔ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ؛ پھر وہ آسمان جا بجا سے پھٹ جانے کے سبب دروازے دروازے ہوگیا ۔ یہاں كَانَتْ بمعنی صَارت ہے ۔ فُتِحَتْ ۔ ماضی ہے مگر اس سے مستقبل مُراد ہے کیوں کہ یہ واقعہ ایسا یقینی ہے کہ گویا ہوگیا ۔

ترجمہ :- اور آسمان کھل جائے گا (پھٹ جائے گا) اس میں دروازے پڑجائیں گے ۔

وَّسُيِّرَتِ الۡجِبَالُ فَكَانَتۡ سَرَابًا ؕ﴿۲۰﴾

وَسُيِّـرَتِ الۡجِبَالُ ؛ اور پہاڑ چلا دیئے جائیں گے ، اُڑا دیئے جائیں گے ۔ سَـارَ يَسِيۡرُ سَيۡرًا ؛ جانا ۔ سِيۡـرَت ۔ آدمی کے اخلاق اور اس کی سرگذشت ۔ سَيۡر ۔ چلنا ۔ اَلۡجِبَالُ ؛ پہاڑ ۔ جمع جَبَلٌ ۔ فَكَانَتۡ ؛ پھر ہوجائیں گے ۔ سَرَابًا؛ ریت یا سراب جس پر پانی کا دھوکہ ہوتا ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کی اصل سِرآب ہے ۔ یعنی پانی کا خیال اور اس کا دھوکہ ۔

ترجمہ :- اور پہاڑ اُڑا دیئے جائیں گے ۔ پھر سراب بن جائیں گے ۔

صاحبو ! قیامت کس طرح آئے گی ؟ اس کے ظاہری اسباب کیا ہوں گے ؟ قرآن شریف سے اتنا ثابت ہوتا ہے کہ آفتاب کی روشنی مفقود ہوجائے گی ۔ اِذَا الشَّـمۡـسُ كُوِّرَتۡ ۔ آفتاب کی روشنی اور اس کی حرارت برابر نکلی چلی جارہی ہے اور کسی اور جگہ سے بظاہر امداد نہیں ہے لہذا آفتاب ٹھنڈا ہوجائے گا ۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آفتاب کے ٹھنڈے ہونے کی وجہ سے نظامِ شمسی خراب ہوجائے گا اور ستارے آپس میں ٹکرا جائیں گے اور آفتاب پر جا گریں گے ۔ ایک روشن تارہ زمین پر سخت دھماکہ کی آواز سے آکر گرے گا ۔ اور زمین پاش پاش ہوجائے گی ۔

وَالسَّمَـآءِ وَالطَّارِقِ ؛ آسمان اور رات کے وقت ایک ٹکر مارنے والا یا آنے والا ۔ وَمَـآ اَدۡرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۔ تمہیں کیا معلوم کہ وہ ٹکر مارنے والا ہے کیا ! اَلـنَّـجۡـمُ الثَّـاقِـبُ ۔ روشن ستارہ ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس سے مُراد ذُوۡذَنَبۡ ۔ یعنی دُم دار تارہ ہے ۔

لوگ کہتے ہیں کہ زمین کا پورا کرہ ٹھنڈا نہیں ہے ۔ اس کے اندر گرم مادّہ ہے جس کو لاوا کہتے ہیں ۔ خوب کان کنی ہونے سے لاوے کے اطراف کا خول پتلا پڑتا جارہا ہے ۔ دوسرے ستارے کی اس ٹکر سے خول ٹوٹ کر پارہ پارہ ہوجائے گا زمین میں سے لاوا نکلے گا اور تمام دریاؤں کا پانی مشتعل ہوجائے گا ۔ وَاِذَا الۡبِـحَـارُ سُـجِّـرَتۡ ۔ اور جب سمندر مشتعل ہوجائیں گے ۔ اور اس وقت ایک بڑی سنسنی خیز آواز ہوگی ۔ يَـوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ ۔ جس دن بگل بجے گا ۔ جانور اور چرند پرند سب اس گڑبڑ سے پریشان ہوکر ایک جگہ جمع ہوجائیں گے ۔ وَاِذَا الۡـوُحُـوۡشُ حُشِـرَتۡ ۔ اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں گے ۔ زمین کو بڑا زلزلہ اور بھونچال ہوگا اور اس میں کا لاوا نکل آئے گا ۔ اِذَا زُلۡـزِلَـتِ الۡاَرۡضُ زِلۡـزَالَهَا وَاَخۡـرَجَـتِ الۡاَرۡضُ اَثۡـقَـالَـهَـا ۔ جب زمین کو خوب زلزلہ ہوگا اور اس میں جو کچھ ہے وہ باہر نکل آئے گا ۔ اور تمام دوسرے تارے بھی تاریک ہوجائیں گے ۔ ان کا نور مفقود ہوجائے گا ۔ وَاِذَا الـنُّـجُـوۡمُ انۡـكَـدَرَتۡ ۔ اور جب کہ تارے مکدر اور تاریک ہوجائیں گے وَتَـكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ ۔ اور پہاڑ پارہ پارہ ہوکر ایسے اُڑیں گے جیسے دھنکی ہوئی روئی اور اُون ۔

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾

اِنَّ جَهَنَّمَ ؛ بے شک دوزخ ۔ جَهَنَّمْ ؛ بدشکلی اور خرابی پر دلالت کرتا ہے ۔ كَانَتْ مِرْصَادًا ؛ ہے تاکنے کی جگہ ۔ رَصَدْ ۔ تاکنا ۔ رصدگاہ ۔ وہ مقام جہاں سے ستاروں کو دیکھتے ہیں ۔

رَا سے پہلے ہر چند کہ کسرہ ہے مگر صاد کی تفخیم کی وجہ سے اس را کو مفخم یعنی پُر اور موٹا پڑھا جائے گا ۔

ترجمہ :- بے شک جہنم تاک میں ہے ، منتظر ہے ۔

لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾

لِّلطّٰغِيْنَ ؛ سرکشوں کے لئے طغیان ۔ حد سے بڑھ جانا ۔ طَغٰى ، يَطْغٰى ، طُغْيَانًا ۔ حد سے بڑھ جانا ۔ طغیانی کی کیفیت تو آپ صاحبوں نے دیکھ لی ہے ☆ ۔ مَاٰبًا ؛ مرجع ، واپس ہونے کی جگہ ۔ اٰبَ ۔ يَئُوبُ ۔ اَوْبًا ۔ واپس ہونا ، رجوع کرنا ۔

ترجمہ :- (جہنم) سرکشوں کا مرجع و مآب ہے (ان کو اس میں جانا ضرور ہے) ۔

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾

لٰبِثِيْنَ ؛ ٹھیرنے والے ، رہنے والے ۔ لَبِثَ ، يَلْبَثُ ، لَبْثًا ۔ ٹھیرنا ۔ فِيْهَآ ؛ اس (جہنم) میں ۔ اَحْقَابًا ؛ طویل زمانہ تک ۔ احقاب جمع حقب ، مدّت دراز ۔

ترجمہ :- یہ (سرکش) لوگ مدّت ہائے دراز تک دوزخ میں رہیں گے ۔

صاحبو ! اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ کیا دوزخ میں کفّار ابدالآباد رہیں گے ؟ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ گنہگار چند روز کے عذاب کے بعد دوزخ سے نکالے جائیں گے ۔ رسولِ خدا ﷺ کی شفاعت انہی کے لئے تو ہے ۔ جو لوگ مسلمان ہیں ، ایمان رکھتے ہیں ، ان کا ایمان اپنا اثر بتائے گا ۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جو لوگ موحد تھے ، مگر رسالت سے ناواقف تھے ، ان کو اللہ تعالیٰ اپنے دستِ قدرت کے تین پَسّو لے کر دوزخ سے نکال لے گا ۔ جو لوگ توحید سے بھی نابلد تھے ، ان کے متعلق بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ان کو بھی ایک مدّت دراز کے بعد ایک قسم کی راحت حاصل ہوجائے گی ۔ جنت میں تو نہ جائیں گے ۔ مگر دوزخ ان پر ٹھنڈی ہوجائے گی ۔ دوزخ میں شجرۃ الجرجیر ، جو ایک قسم کی سبزی ہے ، اُگے گی ۔ خدائے تعالیٰ کو ہر ایک سے حُبِ ذاتی ہے جو غضبِ عارضی پر غالب آئے گا ۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ ایمان نہیں تو امان نہیں ۔ جو یہاں اندھا تھا وہاں بھی اندھا رہے گا ۔ جس کے پاس چراغ نہ ہو وہ اندھیرے میں کس طرح چلے گا ۔ اصل ایمان ہے ، وہی نور ہے ،

☆ یہ دراصل حیدرآباد دکن میں ۱۹۰۸ء کی موسیٰ ندی کی طغیانی کی طرف اشارہ ہے جس میں ہزاروں نفوس ہلاک ہوگئے تھے ۔

وہی ذریعۂ راحت ہے ۔ کافروں کا پوست جل جائے گا ۔ تو پھر تازہ پوست بھی آ جائے گا ۔ کفّار کا عذاب دائمی ہوگا ۔ جہلِ دائمی کا نتیجہ عذابِ دائمی ۔ جب یہ حال ہو تو سبقت رحمتی علیٰ غضبی کے کیا معنی ہیں ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ رحمانیت کی وجہ سے موجود رہے اور کفر و شرک کرتے رہے ۔ جہنم میں اسی رحمانیت کی وجہ سے موجود رہیں گے اور عذاب پاتے رہیں گے ۔ غرض کہ دونوں حضرات کا اتفاق ہے کہ کفّار دوزخ ہی میں رہیں گے ۔ مگر بعض کے خیال کے مطابق عذاب مبدل بہ راحت و آرام ہو جائے گا ۔ اور بعض کے پاس ہر وقت تازہ عذاب ہوتا رہے گا ۔

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ﴿٢٤﴾

لَا یَذُوْقُوْنَ ؛ نہ چکھیں گے ۔ ذَاقَ ، یَذُوْقُ ، ذَوْقًا ؛ چکھنا ۔ مَذَاقُ ۔ ذوق ، مزہ ۔ مثلاً کہتے ہیں : ہر ایک کا مذاق جُدا ہے ، ہر ایک کا احساس جُدا ۔ پڑھ لینے سے کیا ہوتا ہے ؟ ذوق علمی ہونا چاہیئے ۔ فِیْهَا ؛ دوزخ میں ۔ بَرْدًا ؛ سردی ، ٹھنڈک ۔ بَرَدًا ؛ اولے ۔ وَلَا ؛ اور نہ ۔ شَرَابًا ؛ پینا ۔ شَرَابٌ وہ چیز جو پی جاتی ہے ۔ شَرِبَ ۔ یَشْرَبُ (مثل سَمِعَ) شَرَابًا ، شُرْبًا پینا ۔ مَشْرَب ؛ پینے کی جگہ ۔ کہتے ہیں :- ہر شخص کا مشرب جُدا ہے ، مذہب جُدا ہے ۔

ترجمہ :- ان (سرکش) لوگوں کو دوزخ میں نہ تو سردی نصیب ہوگی ، نہ پانی پینا ہی نصیب ہوگا ۔

إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ﴿٢٥﴾

اِلَّا ؛ مگر ۔ حَمِیْمًا ؛ گرم پانی ۔ حَمَّامْ ؛ وہ گرم مقام جہاں نہاتے ہیں ۔ حُمّٰی ؛ بخار ۔ وَ ؛ اور ۔ غَسَّاقًا ؛ پیپ ۔ غَسَقٌ ۔ تاریکی ۔ نہ ان کو سردی پہنچے گی نہ پینے کو پانی ملے گا ۔ ملے گا بھی تو گرم ، جو پیاس کو نہ بجھا سکے ۔ اور پیپ جو متعفن اور بدبودار ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- مگر گرم پانی اور پیپ ۔

یہ کیوں ؟

جَزَاءً وِفَاقًا ﴿٢٦﴾

جَزَآءً ؛ بدلہ ۔ وِفَاقًا ؛ موافق ۔ اِلَّا حَمِیْمًا پر عطف ہے یا اُجَازِی کا مفعول مطلق ہے زندگی میں ان کو ایمان نہ تھا ، تو آخرت میں ان کو امان نہیں ۔ جیسا کام ویسی ہی اس کی جزا ۔ ویسا ہی اس کا بدلہ ۔

ترجمہ :- ان کو ان کے کام کے موافق جزا دوں گا ۔

آخر وہ کرتے کیا تھے کہ ایسی سزا دی گئی ؟

إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ﴿٢٧﴾

اِنَّهُمْ ؛ بے شک یہ لوگ ۔ کَانُوْا لَا یَرْجُوْنَ ؛ انھیں اُمید نہ تھی ۔ رَجا ۔ اُمید ۔ اَلرَّاجِیْ ۔ اُمیدوار ۔ مَرْجُوٌّ ۔ اُمید کیا ہوا ۔ حِسَابًا ؛ گِنتا ، حساب کرنا ۔ انہیں اُمید نہ تھی کہ خدا قیامت میں تمام اعمال کا حساب لے گا ، باز پرس کرے گا ۔

ترجمہ :- یقیناً ان لوگوں کو اُمید نہ تھی کہ کوئی محاسبہ اور حساب کتاب ہونے والا ہے ۔

اور یہ لوگ کیا کرتے تھے ؟

وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ﴿٢٨﴾

وَکَذَّبُوْا ؛ اور انھوں نے جھٹلایا ، تکذیب کی ، یقین نہ رکھا ، نہ مانا ۔ بِـاٰیٰـتِـنَا ؛ ہماری نشانیوں کو ، قرآن کی آیتوں کو ۔ کِذَّابًا ؛ سخت جھٹلانا ، بے باکی سے تکذیب کرنا ۔

ترجمہ :- ان لوگوں نے ہماری آیتوں کی نہایت (بے باکی سے) تکذیب کی اور نہ مانا ۔

وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ﴿٢٩﴾

وَکُلَّ شَیْءٍ ؛ اور ہر شئے کو ، ان کے ہر ایک کام کو ۔ اَحْصَیْنٰـهُ ؛ ہم نے شمار کر رکھا ہے ۔ حَصًی ؛ کنکر ۔ ابتداء میں لوگ حساب کرتے تو کنکروں پر ۔ اِحْصَاء ۔ شمار کر کے رکھنا ، پورا پورا گِنتا ۔ کِتَابًا ؛ لکھنا ۔ کَاتِبْ ؛ لکھنے والا ۔ مَـکْتُوْب ؛ لکھا ہوا خط ۔ کَتْبَه ۔ قدیم یادگاری نوشتہ اور جمع کاتب ۔ اَحْـصَـیْـنٰــهُ کِتَابًا ؛ ہم نے اس کو قلمبند کیا ہے ۔ کہاں ؟ ان کے نامہ اعمال میں ، ان کے ساتھ کراماً کاتبین تھے جو وقت بوقت ان کے ہر کام کو لکھ لیتے تھے ۔

ترجمہ :- اور ہم نے ان کی ہر چیز کو قلمبند کر رکھا ہے ۔

ع ١

فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ﴿٣٠﴾

فَذُوْقُوْا ؛ پھر چکھو ، اپنے کئے کا مزہ لو ۔ تمہارے اعمال کیا شکل لیتے ہیں دیکھو ! فَـلَنْ نَّزِیْدَکُمْ ؛ پس ہم ہرگز زیادہ نہ کریں گے ، نہ بڑھائیں گے ۔ اِلَّا عَـذَابًـا ؛ مگر عذاب ۔ تمہاری سرکشی بڑھتی جاتی تھی ، اب ہمارا عذاب بڑھتا جائے گا ۔ تمہارے گناہوں کی حد نہ تھی ۔ اب ہماری سزا کی حد نہیں ۔

ترجمہ :- پھر اپنے اعمال کا مزہ چکھو ہم عذاب کے سوائے اور کچھ نہ بڑھائیں گے ۔

اس سے پیشتر نافرمانوں اور سرکشوں کا حال بیان کیا گیا ہے ۔ اب ان کے مقابل متقی پرہیزگار لوگوں کا حال اور ان کو کیا چیز ملنے والی ہے ، بیان کیا جاتا ہے ۔

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿۳۱﴾

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ ؛ یقیناً متقی اور پرہیزگاروں کے لئے ۔ اِتَّقٰی ۔ یَتَّقِیْ ۔ اِتِّقَاءً ۔ باب افتعال سے ہے ۔ اس کا مادّہ وقیٌ ہے ۔ جس کے معنی بچنے اور پرہیز کرنے کے ہیں ۔ مُتَّقِیْ ۔ پرہیزگار، خدا ترس، تقویٰ اختیار کرنے والا ۔ مَفَازًا ؛ کامیابی ۔ فَازَ ۔ یَفُوْزُ ، فَوْزًا ، وَمَفَازًا ؛ کامیاب ہونا ۔ فائز المرام ہونا ۔ مَفَازَۃ ۔ ایسا جنگل جس میں چلنا مہلک ہو فالِ نیک کے طور پر ہلاکت کے مقام کو مَفَازَۃ یعنی کامیابی کی جگہ کہتے ہیں ۔ جیسے کسی کے سانپ کاٹا ہو تو اُس کو سَلِیْمٌ کہہ دیتے ہیں۔ اور اسی طرح سفر کرنے والوں کو قَافِلَۃٌ یعنی واپس ہونے والے کہا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- بے شک متقیوں اور پرہیزگاروں کے لئے کامیابی اور فائز المرامی ہے ۔

یہ متقی کہاں رہتے ہیں ؟

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾

حَدَآئِقَ ؛ جمع حَدِیْقَۃٌ ؛ باغ ، خانہ باغ ۔ وَاَعْنَابًا ؛ جمع عِنَبٌ ؛ انگور ۔

ترجمہ :- (متقی) باغوں میں رہیں گے اور انگور کھائیں گے ۔

ان کی دل بہلائی کا کیا سامان ؟ مرکزِ محبت تو بیوی ہوتی ہے ۔ کھانے کے لئے نفیس میوہ انگور تھا، جو غذائے جسم ہے ۔ غذائے روح کہاں ؟

وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ﴿۳۳﴾

وَكَوَاعِبَ ؛ جمع ۔ كَاعِبٌ ۔ جوانی ، سینہ اُبھرا ہوا اُتارِ پستان ۔ كَاعِبَۃ ۔ کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ عورت کی صفتِ خاص ہے ۔ جیسے حائض ۔ وہ عورت جسے حیض آئے ۔ رسولِ خدا ﷺ نے ایک بڑھیا سے خوش طبعی سے فرمایا کہ جنت میں کوئی بوڑھی نہ جائے گی ۔ وہ عورت پریشان ہوگئی تو تسکین کے لئے فرمایا کہ جنت میں بوڑھی عورتیں بھی جوان ہو کر جائیں گی ۔ اَتْرَابًا ؛ جمع ۔ تِرْبٌ ۔ ہم سن ، ایک عمر کی ۔

ترجمہ :- اور جنت میں تمام عورتیں جوان اور ہم سن رہیں گی ۔

متقیوں کے لئے جنت میں پینے کے لئے کیا چیز ہے؟

وَّكَاْسًا دِهَاقًا ﴿۳۴﴾

وَ ؛ اور ۔ كَاْسًا ؛ پیالہ ۔ دِهَاقًا ؛ بھرے ہوئے ، چھلکتے ، لبریز ، جنت میں قسم قسم کے شربت اور طرح طرح کی

شرابیں ہوں گی ۔

ترجمہ :- اور چھلکتے پیالے ۔

شراب پینے والے تو واہی تباہی فضول بکواس کرتے ہیں ۔ جنت کی شراب اس سے پاک ہے ۔

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ﴿۳۵﴾

لَا يَسْمَعُوْنَ ؛ نہیں سنیں گے ۔ سَمْعٌ ۔ سُننا ۔ مِسْمَع ۔ کان ۔ فِيْهَا ؛ اس (جنت) میں ۔ لَغْوًا ؛ بے معنٰی ، فضول ، لغو ۔ وَلَا كِذّٰبًا ؛ اور نہ ایک دوسرے کو جھٹلانا ، تکذیب کرنا ۔ كَذَّبَ يُكَذِّبُ ۔ تَكْذِيْبًا ، كِذّٰبًا ۔ جھٹلانا ۔ اکثر شرابی لغو بکواس کرتے ، آپس میں لڑتے جھگڑتے ، اور ایک دوسرے کو جھٹلاتے رہتے ہیں ۔

ترجمہ :- جنت میں نہ لغو باتیں ہیں (نہ لغو باتیں سنیں گے اور) نہ ایک دوسرے کی تکذیب اور جھٹلانا ہے ۔

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

جَزَآءً ؛ بدلہ (کس کا دیا ہوا) ۔ مِنْ رَّبِّكَ ؛ تمہارے پروردگار کا ۔ جس نے تم کو پیدا کیا ، پالا ، پرورش کیا ، وہ تمہارا رب ہے ، خدا ہے ۔ تم کیا تمہارا کام کیا ۔

یہ ساری مہربانی ہے تمہاری ہماری زندگی کیا اور ہم کیا

پیدا ہونے کے وقت تم نے کیا کِیا تھا ۔ کچھ نہیں ۔ عَطَآءً ؛ یہ خدا کی عطا ہے ۔ اپنی مہربانی سے عطا کو جزا فرماتا ہے ۔ حِسَابًا ؛ گِنا ہوا ، حساب کیا ہوا ۔ تمہارے استحقاق سے کبھی کم نہ دے گا ۔ یہ عطیۂ خدا ہے ۔ بہت بڑے کا دیا ہوا ہے اور اُسی کی عظمت کے لائق ہے ۔ (دینے والے کے لحاظ سے چیز کی عظمت ہے ۔ نہ قلت ہے نہ کثرت ہے)

ترجمہ :- یہ بدلہ (کیا ہے ؟) تمہارے رب کی عطا ہے ۔ ٹھیک ٹھیک حساب کی ہوئی ہے ۔

خدایا ! تو نے ہم کو مفت ہی پیدا کیا ، مفت ہی پالا ، پرورش کیا ، اب مفت ہی بخش دے ۔

اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَنِيْ مَجَّانًا وَرَزَقْتَنِيْ مَجَّانًا فَاغْفِرْلِيْ مَجَّانًا ۔ اب فرماتا ہے کہ وہ عطا کرنے والا کتنا بڑا اور عظیم الشان ہے ۔

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾

رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ وہ آسمانوں اور زمین کا رب اور پروردگار ہے ۔ وَمَا بَيْنَهُمَا ؛ اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے (ان سب کا بھی پروردگار وہی ہے) چاہے عزیرؑ ہوں یا عیسٰیؑ ہوں ، رامچندر جی ہوں یا کوئی اور ۔ ان سب کے پیدا کرنے میں خدائے تعالٰی کو کوئی مجبوری نہ تھی ۔ بَيْنَ ۔ درمیان ۔ هُمَا ۔ ان دونوں ۔ اَلرَّحْمٰنِ ؛ یہ سب اس کے رحم کے

کرشمے ہیں ۔ اسی کے رحم عام کے تماشے ہیں ۔ دیکھو! اس کے رحم پر نہ پھولو ۔ وہ بڑا عظیم الشان ہے ۔ لَا يَمْلِكُوْنَ ؛ مالک نہ ہوں گے ۔ ان سے ممکن نہ ہوگا ۔ مِنْهُ ؛ اس سے ، خدا سے ۔ خِطَابًا ؛ گفتگو کرنا ۔ خَطْب ۔ کوئی بڑی اہم چیز ۔ خِطَاب ۔ لکچر، کسی اہم مسئلہ پر تقریر کرنا ۔ خُطْبَه ۔ پُر موعظت تقریر ۔ خِطبه ۔ منگنی ۔ شادی کے متعلق گفتگو ۔

ترجمہ :- وہ آسمانوں اور زمین اور ان دونوں میں جو کچھ ہے ، سب کا پروردگار ہے ۔ مہربان ہے (مگر اس کا وہ رعب ہے کہ) کوئی اس کے دربار میں کچھ نہیں کہہ سکتے ، (زبان تک نہیں ہلا سکتے دَم نہیں مار سکتے !)

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙۗ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾

يَوْمَ ؛ جس دن ۔ يَقُوْمُ ؛ کھڑا ہوگا ۔ اَلرُّوْحُ ؛ روح ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہاں روح سے مُراد جبرئیلؑ ہیں ۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایک دوسرا فرشتہ ہے ۔ ہوسکتا ہے کہ روح سے مُراد رسولِ خدا ﷺ ہوں ۔ کیونکہ وہ ارواح میں کے فردِ اعلیٰ ہیں ۔ رَاحَ ۔ يَرُوْحُ ۔ رَوْحًا ؛ جانا ۔ اس کے مادّے میں حرکت ہے ۔ ریاح ؛ ہوا ۔ روح ؛ جان ۔ مرواحة، مروحة ؛ پنکھا ۔ رواح شام جس میں جانور اپنے اپنے مقام میں واپس ہوتے ہیں ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةُ ؛ اور فرشتے ۔ جمع مَلَكٌ ۔ فرشتہ اس کے مادّہ میں قوت ہے ۔ مَلِكٌ ۔ پادشاہ ۔ مالک ، آقا ، مَمْلُوْک ۔ غلام ۔ مِلْک ۔ حکومت ، جائداد ۔ صَفًّا ؛ صف باندھے ہوئے ۔ مفعولِ مطلق ہے ۔ یعنی يَصُفُّوْنَ صَفًّا ۔ دربارِ اِلٰہی میں فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے ۔ لَا يَتَكَلَّمُوْنَ ؛ کلام نہیں کرتے ، کچھ نہیں بولتے ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ مَنْ ؛ جو شخص ، وہ شخص جسے ۔ اَذِنَ ؛ اجازت دی ۔ اِذْن ۔ اجازت ۔ لَهُ ؛ اس کو ۔ اَلرَّحْمٰنُ ؛ نہایت مہربان رحمان ۔ اللہ کے دربار میں کوئی شخص کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ ہاں وہ شخص عرض معروض سعی سفارش کرسکتا ہے ۔ جس کو خدا نے اجازت دی ہو ۔ وَقَالَ ؛ اور کہا یعنی کہے ۔ صَوَابًا ؛ سچ ، واقعہ کے مطابق اور حق بات ۔

ترجمہ :- جس دن روح اور فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے ، کوئی شخص اس کے دربار میں بغیر اجازت کے (دَم نہیں مارسکتا) کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ اور وہ (کہے بھی تو) حق بات کہے ۔

صاحبو ! رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایک پیغمبر نے ایک ایک بات کی اجازت حاصل کی ہے اور میں نے تمام اُمّت بلکہ تمام اُمتوں کے لئے سفارش کرنے کی اجازت حاصل کرلی ہے ۔ جس کے لئے چاہوں گا سفارش کروں گا ۔

ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾

ذٰلِکَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ؛ وہ دن حق ہے ، قیامت کا آنا برحق ہے ۔ فَمَنْ شَآءَ ؛ پھر جو چاہے ۔ شَاءَ ۔ یَشَاءُ ۔ مَشِیْئَۃً ؛ چاہنا ۔ اِتَّخَذَ ؛ بنالے ۔ اِلٰی رَبِّہٖ ؛ اپنے رب کی طرف ۔ مَاٰبًا ؛ مرجع ، ٹھکانہ ، بازگشت کی جگہ ۔ آبَ ۔ یَئُوْبُ ۔ اَوْبًا ؛ رجوع کرنا ، واپس ہونا ۔

ترجمہ :- وہ دن حق ہے ۔ پھر جو چاہے اپنے رب کی طرف اپنا ٹھکانہ بنالے ۔

اِنَّآ اَنْذَرْنٰکُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا ۚۖ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ وَیَقُوْلُ الْکٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع۲

اِنَّآ ؛ بے شک ہم نے ۔ اَنْذَرْنٰکُمْ ؛ تم کو ڈرایا ، تم کو خوفناک چیز کی اطلاع ہم نے دے دی ہے ۔ عَذَابًا قَرِیْبًا ؛ عنقریب آنے والے عذاب کی ۔ یَوْمَ یَنْظُرُ ؛ جس دن دیکھے گا ۔ الْمَرْءُ ؛ آدمی ۔ شخص ۔ مَا قَدَّمَتْ ؛ اس چیز کو کہ پہلے بھیجا ہے ، پیش کیا ہے ۔ یَدٰهُ ؛ اس کے دونوں ہاتھوں نے ۔ وَیَقُوْلُ ؛ اور کہے گا ۔ الْکٰفِرُ ؛ منکر ، حق پوش ، ناشکرا ۔ یٰلَیْتَنِیْ ؛ کاش کہ میں ۔ کُنْتُ ؛ میں ہوا ، یا تھا ، یا ہوں ۔ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ ؛ کاش میں ہوتا ۔ تُرٰبًا ؛ مٹی ۔ کُنْتُ تُرٰبًا ۔ میں مٹی ہوتا ، اور عذاب سے بچ جاتا ۔

ترجمہ :- یقیناً ہم نے تم کو عنقریب آنے والے عذاب کی اطلاع دے دی ۔ اس دن کہ آدمی اپنے کیئے کو دیکھے گا (خواہ اچھا کام ہو خواہ بُرا اس کی جزا پائے گا) اور کافر کہے گا ، کاش میں مٹی ہوتا (اور عذاب سے چھوٹتا) ۔

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَکِّیَّۃٌ وَّهِیَ سِتٌّ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً وَّفِیْهَا رُکُوْعَانِ

سورۂ نٰزعات مکہ میں نازل ہوئی اس میں چھیالیس (۴۶) آیتیں اور دو (۲) رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ﴿۱﴾

وَ ؛ اور قسم ہے ! نَزْعٌ ؛ کھینچنا ، مرنے کے وقت فرشتوں کا روح کو نکالنا ۔ نَازِعٌ ؛ کھینچنے والا مُنَازَعَۃٌ ؛ کشمکش ، نِزَاع ؛ کشمکش ، جھگڑا ۔ غَرْقًا ؛ ڈوب کر ، خوب گھس کر ۔ عربی میں واؤ قسم کے لئے بھی آتا ہے ۔ اصل یہ ہے کہ قسم کھانے والا کہتا ہے کہ خدا شاہد ہے ، جو بات میں کہہ رہا ہوں وہی بات میرا خدا بھی کہتا ہے ۔ جہاں جہاں قرآن شریف میں قسم ہے ، اس قسم کے بعد جو کچھ بیان کیا گیا ہے غور کرنے سے اس قسم سے اس کی شہادت ثابت ہوتی ہے ۔ جو فرشتوں کے قائل نہیں ، وہ بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ مرنے کے وقت بڑی کشمکش ہوتی ہے اور جان مشکل سے نکلتی ہے ۔ اتنا تو ظاہر ہے کہ کوئی جان نکال رہا ہے مگر یہ معلوم نہیں کہ وہ ہے کون ؟ نٰزِعٰتِ ۔ تو جمع کا صیغہ ہے اور مشہور تو یہ ہے عزرائیلؑ سب کی روح نکالتے ہیں ۔

ان کو یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ بعض احادیث میں آیا ہے ، جو لوگ بحری جنگ میں مرتے ہیں ان کی روح خود خدائے تعالیٰ نکالتا ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عزرائیل علیہ السلام کے سوا دوسرے بھی روح نکالتے ہیں ۔

غَرْقًا سے کیا نکلتا ہے ؟ یہ کہ دشمنانِ خدا و رسول مرنا نہیں چاہتے اور فرشتوں کو ان کے جسم میں گھس کر کشمکش کے ساتھ روح نکالنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اس سورہ سے پہلے قیامت کے حال سے متعلق گفتگو تھی ۔ اس سورہ میں سکرات اور نزعِ روح کی بحث ہے اور گویا ایک طور سے قیامت کی تفصیل ہے ۔ قیامت کے آنے پر سکرات اور نزعِ روح دلالت کرتی اور شہادت دیتی ہے ۔

ترجمہ :- قسم ہے اُن (فرشتوں) کی جو (کافروں کے جسم میں) گھس گھس کر بڑی کشمکش سے جان نکالتے ہیں ۔

وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ﴿۲﴾

وَالنّٰشِطٰتِ ؛ اور قسم ہے ان فرشتوں کی جو خوشی سے نکالتے ہیں ۔ نشاط ۔ سہولت ، خوشی ۔ اُنشوطه ۔ سرک گرہ یا دیڑھ گرہ جو بآسانی کھل جاتی ہے ۔ نَشْطًا ؛ سہولت سے ۔ اچھے لوگ خوشی خوشی نشاط کے ساتھ اپنی جان دے دیتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو (نیکوں کی روح کو) بڑی سہولت سے نکال لیتے ہیں ۔

موت ان لوگوں کے حق میں کیا ہے ایک پُل ہے جس کے ذریعہ سے اپنے محبوب سے مل جاتے ہیں ۔

اَلْمَوْتُ جسرٌ یوصلُ الحَبِیْبَ اِلی الْحَبِیْب ۔

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ﴿۳﴾

وَالسّٰبِحٰتِ ؛ اور قسم ہے تیرنے والوں کی ۔ سَبْحٌ ۔ تیرنا ، پاک ہونا ۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ ؛ اللہ تمام عیوب سے پاک ہے ۔ بعض فرشتے نزعِ روح کا کام کرتے ہیں ۔ جان نکالنے کی خدمت ان کے ذِمّہ ہے ۔ اور آسمان زمین کے درمیان اُڑتے پھرتے ہیں اور ہوا میں تیرتے ہیں ۔ سبحا ۔ خوب تیرنا ۔ مفعولِ مطلق ہے ۔ یہ فرشتے آسمان زمین کے درمیان کیوں اُڑتے پھرتے ہیں ؟ قرآن پڑھا جاتا ہے یا درود پڑھا جاتا ہے یا اور کوئی نیک کام کیا جاتا ہے تو اس کی رپورٹ اور اطلاع خدائے تعالیٰ کو کرتے ہیں ۔ خدا سے کون سی چیز چھپی ہے ؟ کوئی نہیں ۔ مگر یہ تنظیم ہے مختلف لوگوں کے ذِمّہ مختلف کام مقرر کئے جاتے ہیں ۔ ہر چند کہ ہر ایک کام قدرتِ الٰہی سے ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو (آسمان زمین کے درمیان) خوب تیرتے اور اُڑتے پھرتے ہیں ۔

فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ﴿۴﴾

فَالسّٰبِقٰتِ ؛ پھر سبقت کرنے والے ، دوڑنے والے ، لپکنے والے ۔ خدائے تعالیٰ جو حکم دیتا ہے ۔ اس کے سننے

کے لئے فرشتے دوڑتے ہیں۔ سَبْقًا ؛ دوڑنا ، لپکنا۔

ترجمہ :- پھر قسم ہے ان (فرشتوں) کی جو (احکامِ الٰہی سننے کے لئے) دوڑتے ہیں۔

وقف لازم

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝۵

فَالْمُدَبِّرٰتِ ؛ پھر تدبیر کرنے والے۔ دُبر۔ پچھا ، پیچھے۔ دَابِر۔ دم ، آخر۔ مُدَبِّر۔ تدبیر کرنے والا ، انجام بیں۔ اَمْرًا ؛ کسی چیز کو ، کسی حکم کو۔

ترجمہ :- پھر جیسا حکم ہوتا ہے اس کے مطابق انتظام اور تدبیر کرتے ہیں۔

یہ تو ظاہر ہے کہ آدمی کو ایک دن مرنا ہے اور فرشتوں کے ہاتھوں میں پڑنا ہے۔ مگر یہ کس دن ہوگا ؟

یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝۶

یَوْمَ ؛ جس دن۔ تَرْجُفُ ؛ کانپ اُٹھے گی ، زلزلہ ہوجائے گا ، بھونچال پیدا ہوگا۔ اَلرَّاجِفَةُ ؛ کانپنے والی (زمین)۔

ترجمہ :- جس دن زمین کانپ اُٹھے گی۔ (زلزلہ ہوجائے گا)

تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝۷

تَتْبَعُهَا ؛ اس زلزلہ کے بعد ہوگا۔ اِتِّبَاع۔ پیروی کرنا۔ تَابِعْ۔ بعد آنے والا۔ مُتَبِّعُ۔ پیروی کرنے والا۔ مَتْبُوْع۔ جس کی پیروی کی جاتی ہے۔ تَتَبُّعْ ؛ تلاش کرنا۔ اَلرَّادِفَةُ ؛ بعد آنے والا (زلزلہ) یعنی زلزلے ہوں گے۔ ایک زلزلہ سے سنبھلنے نہ پائیں گے کہ دوسرا زلزلہ ہوگا۔

ترجمہ :- اس زلزلہ کے بعد ایک دوسرا زلزلہ آئے گا۔

خیال کرو اس وقت کیا پریشانی ہوگی ؟

قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝۸

قُلُوْبٌ ؛ جمع قَلْبٌ ؛ دل۔ کیونکہ وہ ٹیڑھا لٹکا ہوا ہے اور ایک حال پر برقرار نہیں رہتا۔ قَالَبْ۔ سانچہ۔ قَالِبْ۔ بدن کا ڈھانچہ۔ انقلاب۔ حالت کا پلٹنا۔ بدل جانا۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن۔ جس دن زلزلے ہوں گے۔ يَوْمَئِذٍ کی اصل يَوْمَ اِذْكَانَ كَذَا۔ یعنی جس دن ایسا ہوگا۔ اِذْ کے بعد کی تنوین ایک جملہ کے عوض ہے۔ کون سا جملہ ؟ ''کان کذا'' وَاجِفَةٌ ؛ دھڑکتے ہوں گے ، دہل جاتے ہوں گے۔ وحشت کی وجہ سے سب کے دل پریشان ہوں گے۔

ترجمہ :- اس دن بہت سے دل دھڑک رہے ہوں گے (گھبرا رہے ہوں گے)۔

وقف لازم

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝٩

اَبْصَارٌ ؛ جمعِ بَصَر ۔ بصارت ، نظر ۔ اَبْصَارُهَا ؛ لوگوں کی نظریں ۔ خَاشِعَةٌ ؛ جھکی ہوئی ۔ خُشُوع ۔ عاجزی ، آواز کا پست ہونا ، نگاہوں کا جھکی ہوئی ہونا ۔ اس دن منکرین شرمندگی وخجالت سے آنکھیں نیچی کئے ہوئے رہیں گے ۔

ترجمہ :- (اس دن) بعض لوگوں کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی ۔

يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِى الْحَافِرَةِ ۝١٠

يَقُوْلُوْنَ ؛ (بدکارلوگ) کہتے ہیں ۔ ءَاِنَّا ؛ کیا ہم ۔ لَمَرْدُوْدُوْنَ ؛ واپس کئے جائیں گے؟ رَدَّ ، يَرُدُّ ، رَدًّا ۔ واپس کرنا ۔ مَـرْدُوْد ۔ واپس کیا ہوا ، دھکے دے کر نکالا ہوا ۔ رَآدٌّ ۔ دفع کرنے والا ۔ رَدٌ ۔ دوسرے کی بات کو دفع کرنا ، توڑنا ۔ فِى الْحَافِرَةِ ؛ پہلی حالت میں ۔ جس طرح پہلے دنیا میں تھے کیا پھر ایک ایسی دنیا میں ہوں گے؟

ترجمہ :- وہ کہتے ہیں " کیا ہم پھر اگلی حالت میں واپس کردیئے جائیں گے"؟

وہ تعجب اور تمسخر سے کہتے ہیں ۔

ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝١١

ءَ اِذَا ؛ کیا اس وقت بھی جب کہ ۔ كُنَّا ؛ ہم ہوں گے ۔ اِذَا کی وجہ سے ماضی مضارع کا کام دے رہا ہے ۔ کیونکہ وہ ماضی کی طرح یقینی ہے ۔ عِظَامًا ؛ جمع عَظْمٌ ؛ ہڈی ۔ نَخِرَةً ؛ بوسیدہ ، گلی ہوئی ، کھوکھلی ۔ قیامت کے منکر کہتے ہیں کیا ہم مرکر جب کہ ہماری ہڈیاں بوسیدہ ہوجائیں گی پھر زندہ اُٹھائے جائیں گے ۔

ترجمہ :- کیا (اس وقت بھی) جب کہ ہم کھوکھلی ہڈیاں رہ جائیں گے؟

وقف لازم

قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝١٢

قَـالُوْا ؛ منکرینِ قیامت کہیں گے ۔ تِـلْـكَ ؛ وہ یعنی بوسیدہ ہڈیوں کا پھر زندہ ہونا ۔ اِذًا ؛ تب تو ۔ اِذًا ۔ کے ساتھ تنوین عوض ہے ۔ یعنی جب ایسا ہوجائے ۔ كَرَّةٌ ؛ واپسی ۔ كَـرَّ يَـكُرّ ۔ كُرُوْرًا ۔ واپس ہونا ۔ حملہ کے بعد حملہ کرنا ۔ كَرَّار ۔ دشمنوں پر حملہ کے بعد حملہ کرنے والا ۔ خَاسِرَةٌ ؛ نقصان اور خسارے والا ۔ خُسْرَان ۔ نقصان ۔ خَسِـرَ ۔ يَخْسَرُ ۔ خُسْرَانًا ؛ نقصان اُٹھانا ، خسارہ ہونا ۔

منکرینِ قیامت کہیں گے کہ یہ تو بڑی نقصان دہ اور خسارے کی واپسی ہوگی ۔ کیونکہ خدا کو جواب دینا پڑے گا بُرے کام کئے تھے سزا بھگتنی پڑے گی ۔

ترجمہ :- وہ کہتے ہیں تب تو یہ واپسی بڑے ہی خسارے اور نقصان کی ہوگی ۔
ان نادانوں کو معلوم نہیں کہ خدا پر کوئی چیز مشکل نہیں ۔

فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾

فَاِنَّـمَا هِيَ ؛ پس وہ تو ۔ زَجْـرَةٌ ؛ دھمکی ، ڈانٹ ، زور کی آواز ۔ زَجَـرَ ، يَـزْجُرُ ـ زَجْرًا ؛ دھمکانا ، ڈرانا ، ڈانٹنا ۔ زواجِرْ ؛ ایسی باتیں جو بُری چیزوں سے روکیں ۔ وَاحِدَةٌ ؛ ایک ۔ قیامت کون سی مشکل ہے؟ صرف خدائے تعالیٰ کا ڈانٹ کر اتنا کہہ دینا ہے کہ اے ارواح ! تم جسدوں میں داخل ہوجاؤ اور قبروں سے باہر نکلو ۔ پس وہ ہوجائے گا ۔

ترجمہ :- پس وہ تو (خدائے تعالیٰ کی) ایک دھمکی (اور ڈانٹ کر فرمانا) ہے (کہ تم سب قبروں سے نکلو) ۔

فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ﴿۱۴﴾

فَاِذَا ؛ پھر ناگہانی طور سے ، دفعتہً ، فوراً ۔ اس کو اِذاءِ مفاجۂ کہتے ہیں ۔ هُمْ ؛ وہ لوگ ۔ بِالسَّاهِرَةِ ؛ کھلے میدان میں ۔ سَهِر ، يَسْهَرُ ، سَهَرًا ۔ نیند نہ آنا ، بے خواب رہنا ۔ سَاهِرَة ؛ کھلا میدان ، روئے زمین ، سرزمین شام ۔

ترجمہ :- پھر وہ فوراً کھلے میدان میں آجائیں گے ۔

صاحبو ! قیامت کا لانا خدائے تعالیٰ پر کون سا مشکل کام ہے ۔ جس طرح پہلے تنِ بے جان میں روح ڈالی تھی ، اب بھی اجساد میں ارواح کو دوبارہ داخل کردے گا ۔ پہلے پیدا کرنے میں کیا سہولت تھی جو اب دوبارہ پیدا کرنے میں دشواری ہوگی ۔ جو لوگ خدائے تعالیٰ کو نہیں مانتے ، اس کی قدرت کے قائل نہیں ، ذرا اس واقعہ اور مثال پر غور کریں ۔

وقف لازم

هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ﴿۱۵﴾

هَلْ ؛ کیا ۔ اَتٰکَ ؛ تمہارے پاس آیا ۔ اَتٰی ، يَاْتِي ، اِتْيَانًا ؛ آنا ۔ اٰتٰی ـ يُؤْتِي ـ اِيْتاءً ؛ دینا ۔ حَدِيْثُ مُوْسٰى ؛ موسٰی کی خبر ۔

ترجمہ :- کیا تم کو موسٰی کے واقعہ کی خبر پہنچی ہے؟

اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۶﴾

اِذْ ؛ جب کہ ۔ نَـادٰهُ ؛ اس کو پکارا ، بُلایا ، ندا دی ۔ نَـادٰی ، يُـنَـادِي ، نِدَاءً ۔ پکارنا ۔ رَبُّــهٗ ؛ اس کا رب ، اس کے پروردگار نے ۔ بِـالْوَادِ الْمُقَدَّسِ ؛ مقدس وادی میں ، پاک میدان میں ۔ وَادِي ۔ وہ جگہ جو دو پہاڑوں کے بیچ میں ہو ، گھاٹی ۔ قَـدَّسَ ، يُقَدِّسُ ـ تَقْدِيْسًا ـ پاک کرنا ، پاکی ظاہر کرنا ۔ طُوًى ؛ وہ مقام جہاں موسٰی علیہ السلام کو پیغمبری ملی ۔ وقف کریں تو طُوٰی ہوجائے گا ۔ طُوًى اَلْوَادِالمقدس کا بدل ہے ۔

ترجمہ :- جب کہ اُن کے رب نے وادی مقدس طوٰی میں ان کو نِدا دی ۔
پکار کر کیا فرمایا؟

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۱۷﴾

اِذْهَبْ ؛ جا۔ ذَهَبَ ، يَذْهَبُ ، ذَهَابًا ۔ جانا۔ اِلٰى فِرْعَوْنَ ؛ فرعون کی طرف ، فرعون کے پاس۔ کس غرض سے؟ اِنَّهٗ طَغٰى ؛ یقیناً وہ سرکش ہوگیا ہے ، بہت سر اُٹھایا ہے ، حد سے بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ طَغٰى ، يَطْغٰى ، طُغْيَانًا ۔ حد سے بڑھ جانا۔ (موسٰی ندی کی طغیانی سے تو آپ بھی واقف ہیں) ۔ ☆

ترجمہ :- فرعون کے پاس جاؤ۔ وہ حد سے تجاوز کر گیا ہے ۔

فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۸﴾

فَقُلْ ؛ پھر کہہ۔ هَلْ لَّكَ ؛ کیا تجھے کچھ رغبت ہے؟ کیا تیرے حصّہ میں ہے؟ کیا تیرا اِرادہ ہے؟ اِلٰۤى اَنْ تَزَكّٰى ؛ کہ تو پاک صاف ہوجائے ۔ تَزَكّٰى ، يَتَزَكّٰى ، تَزَكِّيًا ؛ پاک صاف ہونا ، کفر وشرک کی ، دعویٰ خدائی کی گندگی اور ناپاکی سے پاک صاف ہوجانا ۔ جب تک آدمی اپنے مال میں سے مال کی معیّن مقدار نہ دے ، وہ مال ناپاک رہتا ہے ۔ اس میں کچھ خیر و برکت نہیں رہتی ۔ اسی لئے اس خاص خیرات کو زکوٰۃ کہتے ہیں ۔ زکوٰۃ کے معنی ترقی کرنے کے بھی ہیں ۔ جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے ، اس میں برکت ہوتی ہے ، وہ اور بڑھتا ہے ۔

ترجمہ :- پھر (فرعون سے) کہو" کیا تیرا اِرادہ ہے کہ تو پاک صاف اور ستھرا ہوجائے"۔

وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿۱۹﴾

وَاَهْدِيَكَ ؛ اور میں تیری ہدایت کروں ، تیری رہنمائی کروں ۔ اِلٰى رَبِّكَ ؛ تیرے رب کی طرف ، تجھے خدا کا راستہ بتادوں ۔ فَتَخْشٰى ؛ پھر تو ڈرے ۔ خَشِيَ ، يَخْشٰى ، خَشْيَةً ؛ بزرگی اور جلال سے ڈرنا ۔ خدا کے غصّہ سے گھبرانا ۔ جو خدا کو جانے گا وہ اس سے ڈرے گا بھی ۔ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۔

ترجمہ :- اور میں تجھے خدا کا راستہ دکھادوں ، پھر تو ڈرے ۔

فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿۲۰﴾

فَارٰىهُ ؛ پھر موسٰی نے فرعون کو دکھلایا ۔ رَاٰى ، يَرٰى ، رُؤْيَةً ؛ دیکھنا ۔ رؤیا ؛ خواب دیکھنا ۔ رَاْيًا ؛ سمجھنا ۔ اَرٰى ، يُرِى ، اِرَاءَةً ؛ دکھانا ۔ اَلْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ؛ بڑی نشانی ۔ اٰية ؛ نشانی ۔ قرآن کا ایک فقرہ ۔ كُبْرٰى اَكْبَرُ کا مؤنث ہے ، بڑی ،

☆ حیدرآباد دکن (انڈیا) میں موسٰی ندی میں ۱۹۰۸ء میں طغیانی آئی تھی جس میں ہزاروں نفوس بہہ کر گئے ۔ (اکیڈیمی)

زیادہ بڑی۔ ہر ایک معجزہ خدا کی ایک آیت ہے، اس کی قدرت کی ایک نشانی ہے۔ موسٰی کا عصا ایک معجزہ ہے (ان کے ہاتھ کا روشن ہونا۔ یہ بھی ایک معجزہ اور قدرت کی نشانی ہے۔ مگر سب سے بڑی نشانی خود فرعون کی نیستی ذاتی ہے۔ بیوقوف فرعون نے آبنوس کے تخت پر بیٹھ کر خدائی کا دعویٰ کیا۔ تُو کیا! اور تیری حکومت کیا، ایک ناپاک قطرے سے پیدا ہوا۔ مگر وہ بیوقوف اس بات کو نہ سمجھا اور اپنی خدائی کا دعویٰ نہ چھوڑا۔

ترجمہ:- پھر (موسٰی علیہ السلام نے) اس کو (فرعون کو اللہ تعالیٰ کی) ایک بڑی نشانی بتائی۔

فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿۲۱﴾

فَكَذَّبَ ؛ پھر فرعون نے موسٰی علیہ السلام کی تکذیب کی، ان کو جھٹلایا، ان کو نہ مانا۔ وَعَصٰى ؛ اور ان کی نافرمانی کی۔ عَصٰى، يَعْصِىْ، عِصيَانًا ؛ نافرمانی کرنا، حکم نہ ماننا۔

ترجمہ:- پھر اس نے (موسٰیؑ کو) جھٹلایا (ان کی تکذیب کی) اور نافرمانی کی۔

ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى ﴿۲۲﴾

ثُمَّ ؛ پھر۔ اَدْبَرَ۔ پیٹھ پھیری۔ اَدْبَرَ، يُدْبِرُ، اِدْبَارًا ؛ روگردانی کرنا۔ اِدْبَارْ ؛ بدنصیبی، بُرا انجام۔ دُبُرْ ؛ پشت۔ يَسْعٰى۔ بحالیکہ وہ (خلاف میں) سعی کرتا ہے، کوشش کرتا ہے، تدبیر لڑاتا ہے۔

ترجمہ:- پھر (فرعون نے موسٰیؑ سے اور حق سے) روگردانی کی۔ اور لگا (موسٰی کے خلاف) کوشش کرنے۔

فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿۲۳﴾

فَحَشَرَ ؛ پھر اپنے یاروں مددگاروں کو جمع کیا۔ حَشَرَ، يَحْشُرُ، حَشْرًا ؛ جمع کرنا۔ حَشر ؛ مرنے کے بعد پیدا کر کے سب کو ایک جگہ جمع کرنا۔ فَنَادٰى ؛ پھر منادی کردی، اعلان کردیا۔

ترجمہ:- پھر (اس نے اپنے یاروں مددگاروں کو) جمع کیا اور ندا دی۔

فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۲۴﴾

فَقَالَ ؛ پھر فرعون نے کہا۔ اَنَا۔ میں۔ رَبُّكُمْ ؛ تمہارا رب ہوں پرورش کرنے والا ہوں، پروردگار ہوں، بادشاہ ہوں۔ اَلْاَعْلٰى ؛ بزرگ تر، بلند تر۔ عَلا، يَعْلُو، عُلُوًّا ؛ بلند ہونا۔ نادان فرعون کی نظر کھلانے پلانے پر پڑی اور اپنے آپ کو خدا سمجھنے لگا۔ اپنی ہستی پر اس کی نظر نہ پڑی، کہ پہلے کب تھا؟ آئندہ چل کر کب رہے گا؟ نیست سے ہست کرنا خدا ہی کا کام ہے۔ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ کا کام ہے۔ خدا کے سوائے کوئی ایک چیونٹی کو بھی پیدا نہیں کرسکتا۔ نیست سے ہست نہیں کرسکتا۔

ترجمہ :- پھر (فرعون نے) کہا " میں تمہارا اعلیٰ رب ہوں " (بڑا پروردگار ہوں ۔)

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾

فَاَخَذَهُ اللّٰهُ ؛ پھر اس کو خدا نے پکڑلیا ، گرفتار کرلیا ۔ نَكَالٌ ؛ عذاب ۔ نَكَلَ ، يَنْكُلُ ۔ نَكَالًا ۔ روکنا ۔ نَكَالٌ ؛ بیڑی ۔ اَلْاٰخِرَةِ ؛ پچھلی ، دارِ آخرت ، قیامت ۔ وَالْاُوْلٰى ؛ اور دارِ اولیٰ ، دنیا ۔

ترجمہ :- پھر اس کو اللہ تعالیٰ نے پکڑ کر عذابِ آخرت و دنیا میں مبتلا کیا ۔

صاحبو ! موسیٰؑ اور فرعون کا کچھ حال تمہیں معلوم ہے ؟ فرعون ملکِ مصر کا ایک بادشاہ تھا ۔ بنی اسرائیل پر بڑا ظلم کیا کرتا تھا ۔ مردوں کو مار ڈالتا اور عورتوں کو زندہ رکھتا تھا ۔ موسیٰ علیہ السلام کے پیدا ہونے کی منجموں نے پیشینگوئی کی تھی لہذا فرعون جو لڑکا پیدا ہوتا اس کو مار ڈالتا ۔ موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے ۔ ان کی والدہ بی بی حنطا کو الہام ہوا ۔ ان کو ایک صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں بہادیا ۔ وہ صندوق بہتا بہتا فرعون کے گھر کے پاس پہنچا ۔ آسیہ فرعون کی بیوی نے بچہ کو صندوق سے نکال لیا ۔ بچہ چونکہ بہت خوبصورت تھا ، اور آسیہ لاولد تھیں ، فرعون کو سمجھا بجھا کر پال لیا ۔ موسیٰ علیہ السلام بڑے ہوکر بڑے شہ زور نکلے ۔ ایک اسرائیلی اور قبطی یعنی مصر کے اصلی باشندہ میں لڑائی ہورہی تھی ۔ چونکہ فرعون قبطیوں میں کا تھا ۔ اس لئے قبطی اپنی حکومت کی وجہ سے اسرائیلیوں پر ظلم وستم کررہے تھے اور اس وقت بھی ایک قبطی اسرائیلی پر ظلم کررہا تھا ۔ لہذا انھوں نے اسرائیلی کی مدد کی ۔ اور قبطی کو ایک گھونسہ رسید کیا ۔ شہزرو پیغمبر کا گھونسہ کھاتے ہی پھڑ پھڑا کر ختم ہوگیا ۔ فرعون کے لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کرنے کا اِرادہ کیا ۔ موسیٰ علیہ السلام بھاگ کر مدین پہنچے ۔ وہاں شعیب علیہ السلام کی دو لڑکیاں پانی لینا چاہتی تھیں ان کو مدد دینے والا کوئی نہ تھا ۔ موسیٰ علیہ السلام نے پانی کھینچ کر گھڑے بھر دیئے ۔ شعیب علیہ السلام کے سامنے ان کی لڑکیوں نے موسیٰؑ کی قوت اور انسانی ہمدردی کا ذکر کیا ۔ شعیب علیہ السلام نے اپنی ایک لڑکی کو بھیج کر موسیٰ علیہ السلام کو بلوالیا ۔ ٹھہری یہ کہ موسیٰؑ علیہ السلام آٹھ دس سال بکریوں کو چرائیں تو ایک صاحبزادی سے ان کی شادی کردی جائے گی ۔ غریب بکریوں پر حکومت کرنا اور رحم سے کام لینا پیغمبروں کا خاصہ ہے ۔ رسولِ خدا ﷺ نے بھی بکریاں چرائیں ۔ خدمت کی مدت ختم ہونے کے بعد موسیٰ علیہ السلام بیوی کو لے کر نکلے ۔ ان کی بیوی حاملہ تھیں ۔ دردِ زہ ہورہے تھے ۔ رات کا ٹھنڈا وقت تھا ۔ آگ تاپنے کی ضرورت تھی ۔ آگ کی تلاش میں نکلے ۔ چونکہ وہ ہمہ تن متوجہ تھے اور خیال ایک ہی نقطہ پر یعنی آگ پر قائم تھا ۔ اس لئے دفعتہً ایک آگ نظر آئی ۔ اس کے لینے کے لئے چلے ۔ وہ آگ نہ تھی ۔ تجلیِ اِلٰہی اس رنگ میں ظاہر ہوئی جس پر موسیٰ علیہ السلام کی نظر قائم تھی ۔ آگ میں سے آواز آئی " میں تیرا خدا ہوں یہ مقدس وادی ہے ۔ اپنے نعلین اُتار دے " ۔ اور ان کو پیغمبری مل گئی ۔

خدا کی دین کا موسیٰؑ سے پوچھیئے احوال ÷ کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

صاحبو ! ایک نقطہ پر خیال قائم ہوجائے تو عالمِ بالا سے ربط پیدا ہوجاتا ہے ۔ خیال کی پریشانی ہی عالمِ مثال کے کھلنے

سے روکتی ہے ۔ آگ کا ایک حیلہ تھا ۔ مقصود وحدتِ خیال تھا موسٰی علیہ السلام مصر پہنچے اور ان کے بڑے بھائی ہارون علیہ السلام ان کے مددگار اور پیغمبر بنادیئے گئے ۔

موسٰی علیہ السلام نے فرعون سے کہا ۔ '' خدا کے سوا سب اس کے بندے ہیں ۔ خدا کو نہ بھول ۔ اپنی سلطنت پر نہ پھول'' ۔ خدائے تعالٰی نے موسٰی علیہ السلام کی پیغمبری کی تائید کے لئے دو معجزے عطا کئے ۔ ایک تو آپ اپنے ہاتھ سے عصا زمین پر ڈال دیتے اور وہ سانپ بن جاتا ۔ پتھر پر مارتے تو اس میں سے پانی کے چشمے بہہ نکلتے ۔ دوسرے یہ کہ اپنا ہاتھ اپنی بغل میں رکھ کر نکالتے تو نہایت روشن ہوجاتا ۔ فرعون سحر و ساحری سے واقف نہ تھا ۔ اس لئے موسٰی علیہ السلام کے معجزے کو بھی سحر و ساحری کی ایک قسم سمجھا ۔ فرعون نے ساحروں اور اپنے یاروں و مددگاروں کو جمع کیا ۔ ساحروں نے اپنی اپنی رسیاں اور دوسری سحر کی چیزوں کو ڈالا ۔ موسٰی علیہ السلام نے حکمِ خدا سے اپنے عصا کو ڈالا ۔ موسٰیؑ کا عصا ساحروں کی تمام رسیوں وغیرہ کو نگل گیا ۔ ساحر چونکہ صاحبِ فن تھے ، اس واسطے انھوں نے موسٰیؑ کے معجزے کو انسانی قوت سے باہر سمجھا اور فوراً مسلمان ہوگئے ۔ فرعون فنِ سحر سے واقف نہ تھا ، اس لئے وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہا اور موسٰی علیہ السلام کا قائل نہ ہوا ۔ موسٰی علیہ السلام بنی اسرائیل کو لے کر ایک جگہ جمع ہوگئے ۔ فرعون اور اس کے لشکر نے ان کو مار ڈالنے کے خیال سے ان کا تعاقب کیا ۔ راستہ میں دریائے نیل یا بحیرہ قلزم سامنے تھا ۔ موسٰی علیہ السلام نے اپنے عصا سے پانی کو مارا اور اُدھر کا پانی اُدھر اور اِدھر کا پانی اِدھر کھڑا ہوگیا ۔ موسٰی علیہ السلام اپنی اُمّت کے ساتھ اس میں سے پار نکل گئے ۔ فرعون اور اس کے پیروؤں نے تعاقب کیا ۔ دونوں جانب کا پانی مل گیا اور فرعون اور اس کے پیرو غرق ہوگئے ۔

قرآن شریف کوئی تاریخ کی کتاب تو ہے نہیں بلکہ اس واقعہ کے بیان کرنے سے مسلمانوں کو عبرت دلانا مقصود تھا فرماتا ہے :

ع ۱ ۲۶ ۳

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ ؛ بے شک اس قصّہ میں ۔ لَعِبْرَةً ؛ البتہ عبرت ہے ۔ '' عبرت'' یا '' اعتبار'' کیا ہے ؟ ایک واقعہ کو دیکھ کر اس سے گزر کر اپنے متعلق نصیحت حاصل کرنا ۔ عَبَر ، یَعبُر ، عِبرةً ۔ وَعُبورًا ۔ گزرنا ۔ عَبْرَہ ۔ آنسو جو آنکھوں سے ٹپک پڑے ۔ لِمَنْ یَّخْشٰی ؛ اس شخص کے لئے جو خدا سے ڈرتا ہے ، اس کے جلال سے گھبراتا ہے اس کے دل میں خوفِ خدا ہے ۔

ترجمہ :- بے شک اس واقعہ میں خوفِ خدا رکھنے والوں کے لئے عبرت (اور نصیحت) ہے ۔

وہ عبرت کیا ہے ؟

(۱) ظالم کی ناؤ کبھی پار نہیں لگتی (۲) خدائے تعالٰی کے پاس دیر ہے مگر اندھیر نہیں ۔ اس کے علم کا تقاضا ہے کہ سزا میں تاخیر کرے اور توبہ کا موقع دے (۳) حکومت ، مال ، دھن دولت ، خدائے تعالٰی سے غفلت پیدا کرتی ہے ۔ (۴) لوگ

خدائے تعالیٰ کے ڈھیل دینے سے آپے سے باہر ہوجاتے ہیں ۔ اور جو جی میں آتا ہے کر گزرتے ہیں ۔ ایک فرعون ہی پر موقوف نہیں ۔ نادان خود کو مختار سمجھتے ہیں ، صاحبِ قدرت سمجھتے ہیں ۔ بڑے حاکم اپنے کو ڈکٹیٹر جانتے ہیں ۔ خدا کے بندوں پر ناجائز حکومت کرتے ہیں ۔ اور ظلم وستم کو اپنی حکومت کے لوازم مانتے ہیں ۔ آخر کیا ہوتا ہے ؟ وہی انجام ہوتا ہے جو فرعون کا ہوا ۔ (۵) اس میں مسلمانوں کے لئے تسلی ہے کہ خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو ۔ تم صبر کرو ۔ آخر خدا تم کو غالب کرے گا ۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا اَیَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ یعنی عنقریب ظالموں کو معلوم ہوجائے گا کہ ان کا کیسا انجام ہونے والا ہے ؟ (۶) موسٰی علیہ السلام کے زمانہ میں سحر و ساحری کا زور تھا ۔ تو اُن کو اُسی قسم کا معجزہ عطا فرمایا ۔ رسولِ خدا ﷺ کے زمانہ میں فصحائے عرب کا زور تھا تو ان کو قرآن عطا فرمایا جو سراپا معجزہ ہے ۔ صرف فصاحت ہی میں معجزہ نہیں وہ تو قرآن کے وجوہِ اعجاز میں سے صرف ایک ہے ۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ جس فن کا آدمی ٹھنڈے دل سے غور وفکر کرے گا ، قرآن اس کے حق میں نکھرے گا اور اُسی کے فن میں اپنا اعجاز دکھائے گا ۔

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰهَا ﴿۲۷﴾

ءَ اَنْتُمْ ؛ کیا تم ۔ اَشَدُّ خَلْقًا ؛ پیدا کرنے میں دشوار ہو ، تمہارا پیدا کرنا مشکل ہے ؟ اَمِ السَّمَآءُ ؛ یا آسمان ۔ بَنٰهَا ؛ اس کو بنایا ۔

ترجمہ :- کیا تمہارا پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان کا ؟ (خدا نے تو) اس آسمان کو بنایا ۔

رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿۲۸﴾

رَفَعَ ؛ بلند کیا ۔ رَفَعَ ، يَرْفَعُ ۔ رِفْعَةً وَرَفْعًا ۔ اُٹھانا ، بلند کرنا ۔ سَمْكَهَا ؛ اس آسمان کی بلندی کو ۔ کسی چیز کو نیچے سے اوپر کی طرف دیکھیں تو سمک اور ارتفاع کہتے ہیں ۔ اور اوپر سے نیچے کی طرف دیکھیں تو اس کو عمق اور گہرائی کہتے ہیں ۔ فَسَوّٰىهَا ؛ پھر اس آسمان کو دُرست کیا ، برابر کیا ، مناسب طور سے پیدا کیا ۔

ترجمہ :- (خدا تو وہ ہے جس نے) آسمان کے ارتفاع کو بہت بلند کیا ۔ پھر اس کو کتنا اچھا اور مناسب (مقام) بنایا ۔

وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿۲۹﴾

وَ اَغْطَشَ ؛ (باب افعال سے) اور خوب تاریک کیا ۔ غَطَشٌ ۔ تاریکی ۔ لَيْلَهَا ؛ اس کی رات کو "ھا" کی ضمیر سَمَاء کی طرف پھرتی ہے ۔ وَاَخْرَجَ ؛ اور نکالا ، پیدا کیا ۔ ضُحٰهَا ؛ اس کے دن چڑھنے کا وقت ، دوپہر کا وقت ۔ ضَحْوٌ ۔ روشنی ۔ اُضْحِيَةٌ ۔ قربانی کا گوشت جو خوب دھوپ میں سکھایا جاتا ہے "ھا" کی تمام ضمیریں سما ہی کی طرف پھر رہی ہیں ۔

ترجمہ :- اور اس کی رات کو خوب تاریک کیا اور اس کے دن چڑھے (یعنی دوپہر) کو پیدا کیا ۔

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿۳۰﴾

وَالْاَرْضَ ؛ اور زمین کو ۔ بَعْدَ ذٰلِکَ ؛ اس کے سوا ۔ دَحٰـىهَا ؛ اس کو بچھایا ، ہموار کیا ، اس قابل بنایا کہ لوگ اس پر بیٹھیں ، لیٹیں ۔

ترجمہ :- اور زمین کو اس کے سوائے ہموار کیا ۔

اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿۳۱﴾

اَخْرَجَ مِنْهَا ؛ اس زمین سے نکالا ، پیدا کیا ۔ مَآءَ هَا ؛ اس کے پانی کو ۔ وَمَرْعٰـهَا ؛ اور اس کی چراگاہ کو ۔ رَعٰی ، یَرْعٰی ، رَعْیًا ۔ چرنا ۔ رَاعِی ؛ چرواہا ۔ رَعٰی ، یَرعٰی رِعَایَـةً ؛ رعایت کرنا ، لحاظ رکھنا ۔

ترجمہ :- زمین میں سے اس کا پانی بھی نکالا اور (جانوروں کے چرنے کے لئے) سبزی اُگائی ۔

وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿۳۲﴾

وَالْجِبَالَ ؛ اور پہاڑوں کو بھی پیدا کیا ۔ جِبَالٌ جمع جَبَلٌ ۔ پہاڑ جِبِلَّتٌ ۔ طبیعت ۔ مَجْبُوْل ۔ پیدا کیا ہوا ۔ پہاڑ جیسا پیدا ہوا ہے ویسا ہی رہتا ہے ۔ اس میں بظاہر کوئی تغیر تبدل نہیں ہوتا اس واسطہ اس کو جبل کہتے ہیں ۔ اَرْسٰـــــهَا ؛ اور اس کو مضبوط کیا ۔ ''ھــا'' کی ضمیر (جبال) پہاڑ کی طرف رجوع کرتی ہے ۔ اَرْسٰی یُرْسِیْ ، اِرْسَاءً ؛ (باب افعال) مضبوط کرنا ۔ جہاز کو لنگر دینا ۔ مِرْسَاۃ ۔ لنگرگاہ ۔ بادلوں کی ٹکر پہاڑ کو لگتی ہے مگر وہ جگہ سے نہیں ہلتا ۔ اور پانی برستا ہے ۔

ترجمہ :- اور پہاڑوں کو مضبوط بنایا ۔

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۳﴾

مَتَــاعًــا ؛ فائدہ اُٹھانا ۔ مَتَـاعٌ ؛ وہ چیز جس سے لوگ فائدہ حاصل کرسکتے ہیں ، ساز و سامان ۔ تَـمَتُّعٌ ؛ فائدہ اُٹھانا ۔ لَــکُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ وَلِاَنْـعَامِکُمْ ؛ اور تمہارے جانوروں کے لئے ۔ اَنْعَامٌ ۔ جمع نَعَمٌ ؛ وہ جانور جن کو کھاتے ہیں ۔ جیسے گائے ، بیل ، بکری وغیرہ ۔

ترجمہ :- (یہ سب ہم نے کیوں کیا ؟) تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدہ کے لئے ۔

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿۳۴﴾

فَاِذَا ؛ پھر جب ۔ جَآءَتْ ؛ آجائے گی ۔ اَلطَّآمَّۃُ ؛ طم کے معنی میں غلبہ اور غلو ہے ۔ عرب لوگ کہتے ہیں ۔ جَرَی الْوَادِی فَطَمَّ عَلَی الْقُرٰی یعنی وادی اور ندی بہی اور گاؤں پر چھا گئی ۔ طَآمَّۃُ ؛ آفتِ عظیم ، طغیانی ۔ اَلْکُبْرٰی ؛ بہت بڑی ۔ منکروں کا حد سے زیادہ زور تھا تو ان پر عذاب بھی بڑا ہی آیا ۔

ترجمہ :- پھر جب بڑی ہی آفت چھا جائے گی ۔

یَوْمَ یَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾

یَوْمَ ؛ اس دن ۔ یَتَذَكَّرُ ؛ یاد کرے گا ۔ یَوْمَ مضاف اور یَتَذَكَّرُ کا پورا جملہ مضاف الیہ ۔ اَلْاِنْسَانُ ؛ آدمی ، ہر شخص ۔ الف لام یا جنس کا ہے یا استغراق کا ۔ مَا سَعٰی ؛ اس چیز کو کہ اس نے کیا ۔ انسان دنیا کی فکروں سے آزاد ہوتا ہے تو اس کو اپنے اعمال اور کرتوت یاد آتے ہیں ۔ آدمی جب مرنے کو ہوتا ہے تو جو جو بُرے کام اس نے کئے ہیں وہ سب یاد آجاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اس دن انسان اپنے تمام کرتوتوں کو یاد کرے گا ۔

وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِمَنْ یَّرٰى ﴿۳۶﴾

وَبُرِّزَتْ ؛ اور نکالی گئی ۔ بَرَزَ ، یَبْرُزُ ، بُرُوْزًا ؛ نکلنا ۔ مُبَارَزَتْ ؛ میدان میں دست بدست لڑنے کے لئے نکلنا ۔ بَراز ؛ جنگل ، میدان ، قضائے حاجت کی جگہ ۔ اسی نسبت سے میلے اور پائخانہ کو بھی براز کہہ دیتے ہیں ۔ بَارِز ۔ ظاہر ۔ اَلْجَحِیْمُ ؛ دوزخ ، خوفناک جگہ ۔ لِمَنْ یَّرٰی ؛ اس شخص کے سامنے جو دیکھ سکتا ہے ، جس کے منہ پر آنکھ ہے ۔ کسی ایک سے خاص نہیں یہ ایک عام حالت ہے ۔

ترجمہ :- اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ ظاہر کردی جائے گی ۔

جو کانوں سے سنتے تھے وہ آنکھوں سے دیکھو گے پھر کیا ہوگا ؟

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿۳۷﴾

فَاَمَّا ؛ پھر لیکن ۔ مَنْ ؛ جو ، جس نے ۔ طَغٰی ؛ سرکشی کی ، طغیان میں پڑا ، حد سے بڑھ گیا ، شرارت کی طغیانی میں بہہ گیا ۔

ترجمہ :- پھر جس نے سرکشی کی ۔

وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۳۸﴾

وَاٰثَرَ ؛ اور ترجیح دی ۔ اٰثَـرَ ــــ یُؤْثِرُ ــــ اِیْثَارًا ؛ ترجیح دینا ۔ اپنے نفس پر دوسروں کو ترجیح دینے کو ایثار کہتے ہیں ۔

اَلْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ؛ دنیا کی زندگی کو ۔ دنیا کو نقد اور آخرت کو اُدھار سمجھا ۔

ترجمہ :- اور دنیوی زندگی کو (آخرت کی حیاتِ جاودانی پر) ترجیح دی ۔

فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ ﴿۳۹﴾

فَاِنَّ الْجَحِیْمَ ؛ پھر یقیناً دوزخ ۔ هِیَ الْمَاْوٰی ؛ وہی ہے ٹھکانہ ، رہنے کی جگہ ، قیام گاہ ۔ اٰوٰی یَـاْوِی ۔ پناہ لینا ، ٹھہرنا ۔

ترجمہ :- تو یقیناً اس کا ٹھکانہ دوزخ ہی ہے ۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىۙ ﴿۴۰﴾

وَاَمَّا ؛ اور پھر ۔ مَنْ خَافَ ؛ جو ڈرے ، جو خوف کرے ۔ مَقَامَ ؛ کھڑا رہنا ، کھڑے رہنے کی جگہ ، حاضری ۔ قِیَامٌ ؛ کھڑا رہنا ۔ رَبِّـهٖ ؛ اپنے رب ، اپنے پروردگار (کے سامنے) ۔ وَنَهٰی ؛ اور منع کیا ، روکا ۔ نہایت بھی اسی سے ہے جہاں چلنا رُکتا ہے ۔ اَلـنَّفْـسَ ؛ خود کو ۔ نفس کئی قسم کا ہے نفس امارہ ، بُری باتوں کا حکم کرنے والا ، خطرات لانے والا ۔ نفس لوّامۃ بُرے بھلے کی تمیز رکھنے والا ۔ بُری بات پر ملامت کرنے والا ۔ کانشنس ، ضمیر ۔ نفسِ مطمئنہ ۔ صاحبِ اطمینان نفس ۔ عَـــنِ الْهَوٰی ؛ خواہش سے ، بُرے جذبات سے ، ہوا و ہوس سے ۔

ترجمہ :- اور پھر جو شخص اپنے پروردگار کے دربار میں (جواب دہی کے لئے) کھڑے رہنے سے ڈرے اور اپنے نفس کو خواہشاتِ نفسانی سے روکے ۔

فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ ﴿۴۱﴾

فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ؛ تو یقیناً جنت ۔ هِیَ الْمَاْوٰی ؛ وہی ہے جائے پناہ ، مقام ، ٹھکانہ ۔

ترجمہ :- تو یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے ۔

یَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَاؕ ﴿۴۲﴾

منکرین سے رسولِ خدا ﷺ ، حشر و نشر اور قیامت کے آنے کا ذکر فرماتے تو وہ کہتے کہ آخر یہ قیامت ہوگی کب ؟ انھیں خبر نہیں کہ جو مرگیا اُس کی قیامت ہوچکی جس کو قیامتِ صغریٰ کہتے ہیں ۔ اب رہی ساری دنیا کی قیامت یعنی قیامتِ کبریٰ

اس کی تعیین مدت نہیں ہوسکتی۔ یَسْئَلُوْنَکَ ؛ وہ تم سے سوال کرتے ہیں ، پوچھتے ہیں ۔ عَنِ السَّاعَةِ ؛ قیامت سے ، وقتِ فنا سے متعلق ۔ سَاعَةٌ ؛ گھڑی ۔ اَیَّانَ ؛ کب ہے ؟ اوقات کا معیّن کرنا ، یہ کام نجومیوں اور رمّالوں کا ہے ۔ قرآن کا کام احکام بیان کرنا ہے ۔ مرنا برحق ۔ قیامت برحق ، نہ مرنے کا وقت معلوم ہونے سے فائدہ نہ قیامت کا وقت جاننے سے نفع ۔ تم کو اپنی حالت پر غور کرنے کی ضرورت ہے ۔ تم مرنے والے ہو ! دوسرے کب مرتے ہیں اس سے واقف ہونے سے کیا فائدہ ہے ۔

مُرْسٰهَا ؛ اس کا ٹھیرنا ۔ اَرْسٰی یُرْسِیْ اِرْسَاءً ؛ جہاز کو لنگر دینا ، ٹھیرانا ۔

ترجمہ :- لوگ تم سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ آخر وہ کب آئے گی ؟

فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا ﴿٤٣﴾

فِیْمَ اَنْتَ ؛ تم کو کیا تعلق ؟ مِنْ ذِکْرٰهَا ؛ اس کے بیان سے ، قیامت کے بیان سے تمھیں فائدہ کیا ؟ تم کو مرنا ہے دربارِ الٰہی میں جانا ہے ۔

ترجمہ :- تم کو قیامت کے ذکر سے کیا فائدہ ؟

إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا ﴿٤٤﴾

اِلٰی رَبِّکَ ؛ تمہارے رب کی طرف ۔ مُنْتَهٰهَا ؛ قیامت کی انتہاء ہے ۔

ترجمہ :- تمہارے رب کی طرف قیامت کی انتہاء ہے ۔

قیامت میں کیا ہوگا ؟ دربارِ الٰہی میں جانا ہوگا ۔ سزا جزا سُننی ہوگی ۔

إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَاهَا ﴿٤٥﴾

اِنَّمَآ اَنْتَ ؛ تم صرف ۔ مُنْذِرُ ؛ ڈرانے والے ہو ، خبر دینے والے ہو ، اِنذار کرنے والے ہو ۔ اِنْذَار ؛ خوفناک بات کی اطلاع دینا ، خبر دینا ۔ کن کو ؟ مَنْ یَّخْشٰهَا ؛ ان کو ، جو قیامت سے ڈرتے ہیں ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم صرف ان لوگوں کو ڈرانے والے ہو جو قیامت سے ڈرتے ہیں ۔

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ﴿٤٦﴾ ع ۲ ۲۰ ۴

کَاَنَّهُمْ ؛ گویا یہ لوگ ۔ یَوْمَ یَرَوْنَهَا ؛ جس دن قیامت کو دیکھ لیں گے ۔ انھیں ساری زندگی ایسی معلوم ہوگی کہ ۔ لَمْ یَلْبَثُوْآ ؛ وہ ٹھیرے نہیں ، رہے نہیں ۔ لَبِثَ یَلْبَثُ لَبْثًا ؛ ٹھہرنا ، قیام کرنا ۔ اِلَّا عَشِیَّةً ؛ مگر اس قدر کہ زوالِ آفتاب سے غروب تک ۔ اَوْضُحٰهَا ؛ یا طلوع سے دوپہر تک ۔ ضُحٰی ؛ روشنی ۔ انھیں ایسا معلوم ہوگا وہ دن چڑھے سے دوپہر تک یا

دوپہر سے مغرب تک دنیا میں رہے ہیں ۔ دنیا کی زندگی خواب وخیال ہوجائے گی ۔ ایسا معلوم ہوگا کہ وہ دنیا میں کچھ ٹھہرے ہی نہیں ۔ ہمیشہ حال ماضی بن جاتا ہے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- گویا یہ لوگ جس دن قیامت دیکھیں گے (تو انھیں ایسا معلوم ہوگا) کہ یہ دنیا میں صرف اس قدر رہے تھے جتنا زوال سے مغرب تک یا صبح سے زوال تک ۔

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اثْنَانِ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعٌ وَّاحِدٌ كَذَا اِلَخ

سورۂ عبس مکہ میں نازل ہوئی اس میں بیالیس (۴۲) آیتیں اور ایک (۱) رکوع ہے اور اسی طرح آخر تک ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت ﷺ کے ایک صحابی عبداللہؓ ابن ام مکتوم تھے ۔ وہ صبح کی نماز کی ہمیشہ اذاں دیا کرتے ۔ ایک دفعہ دربارِ نبوت میں قریش کے سردار جمع تھے اور رسولِ خدا ﷺ ان کو دین کی تبلیغ فرما رہے تھے ۔ عبداللہ ابنِ مکتوم جو نابینا تھے ، حاضرِ خدمت ہوئے ۔ ان کو معلوم نہ ہوا کہ اس وقت سردارانِ قریش جمع ہیں اور حضرت ان کی تبلیغ فرما رہے ہیں وہ بار بار حضرت سے پوچھتے ۔ چہرۂ مبارک سے ناخوشی کے آثار ظاہر ہو رہے تھے ، مگر چونکہ وہ نابینا تھے اس لئے وہ دیکھ نہیں سکتے تھے ۔

دنیا کا یہ دستور ہے کہ دولت مند کے ساتھ اس کے متعلقین ، سردار کے ساتھ اس کے خادم ہوتے ہیں ۔ ظاہر ہے کہ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِم ۔ ایک سردار اگر اچھا ہوجائے تو اس کے بہت سے متبعین دُرست ہوجاتے ہیں ۔ دو آدمی باہم گفتگو کر رہے ہوں تو تیسرے کو بیچ میں کہنے کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ یہ خلافِ تہذیب ہے ۔ مگر وہ تو تھے نابینا ۔ ان سب چیزوں کو وہ دیکھ نہیں سکتے تھے مگر تھے مخلص ۔ ان کے اُٹھ کر چلے جانے پر اللہ تعالیٰ رسولِ خدا ﷺ کو ان کی اخلاص مندی پر متوجہ فرماتا ہے ۔

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ۝١

عَبَسَ ؛ تُرش رو ہوئے ۔ وَتَوَلّٰی ؛ اور روگردانی کی ۔

ترجمہ :- انھوں نے (یعنی حضرت رسولِ خدا ﷺ نے) اظہارِ ناخوشی کیا اور روگردانی کی (پیٹھ پھیرلی) ۔

اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝٢

اَنْ جَآءَہٗ ؛ کہ ان کے پاس آئے ۔ اَلْاَعْمٰی ؛ نابینا ۔ یعنی عبداللہ ابن ام مکتوم ۔

ترجمہ :- (اس وجہ سے) کہ ایک نابینا (عبداللہ ابن ام مکتوم) ان کے پاس آئے ۔

وَمَا يُدۡرِيكَ لَعَلَّهُۥ يَزَّكَّىٰٓ ۝٣

وَمَا یُدْرِیْکَ ؛ اورتم کوکس چیز نے معلوم کرایا۔تمہیں کیسے ادراک ہوا۔ کچھ معلوم بھی ہے؟ لَعَلَّہٗ ؛ شاید کہ وہ نابینا۔ یَزَّکّٰی ؛ پاک صاف ہوجائے یا ترقی کرے۔اصل میں یَتَزَکّٰی تھا۔باب تفعل سے ہے۔

ترجمہ:- اور تمہیں کیا معلوم! شاید کہ وہ نابینا (تمہاری تعلیم قبول کرلے اور) پاک صاف ہوجائے۔

أَوۡ يَذَّكَّرُ فَتَنفَعَهُ ٱلذِّكۡرَىٰٓ ۝٤

اَوْیَذَّکَّرُ ؛ یا نصیحت قبول کرے۔فَتَنْفَعَہُ الذِّکْرٰی ؛ پھراس کوتمہاری نصیحت نفع بخش ہو۔گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان دولت مندوں کی دُرستی مشکل ہے۔غریب نابینا وعظ سن کرعمل کرنے تیار ہوجائے گا مگر ان دولت مندوں کے اچھے ہونے کی کم توقع ہے۔

ترجمہ:- یا وہ نصیحت قبول کرے پھر (تمہاری نصیحت) اس کو نفع بھی دے۔

أَمَّا مَنِ ٱسۡتَغۡنَىٰ ۝٥

اَمَّا ؛ مگر اے پیغمبر! مَنِ اسْتَغْنٰی ؛ جولوگ بے پروائی کرتے ہیں۔سردارانِ قوم مُراد ہیں۔

ترجمہ:- مگر جولوگ بے پروائی کرتے ہیں۔

فَأَنتَ لَهُۥ تَصَدَّىٰ ۝٦

فَاَنْتَ ؛ پھرتم۔لَہٗ ؛ اس کے لئے یا اس کی۔تَصَدّٰی ؛فکر میں رہتے ہو۔حضرت خیال فرمارہے تھے کہ یہ سردارانِ قریش ہیں اگر یہ دُرست ہوجائیں گے تو دوسرے لوگ بھی ان کو دیکھ کر دُرست ہوجائیں گے۔

ترجمہ:- پھرتم ان کی فکر میں رہتے ہو۔

وَمَا عَلَيۡكَ أَلَّا يَزَّكَّىٰ ۝٧

وَمَا عَلَیْکَ ؛ اورتمہارے اوپر کوئی الزام نہیں ،کوئی ملامت نہیں۔اَلَّا ؛ یہ اصل میں اَنْ لَا ہے اگر نہ۔یَزَّکّٰی ؛ پاک ہوں۔دُرست ہوں۔یعنی سردارانِ قریش اگر مسلمان نہ ہوں اور شرک وکفر سے پاک نہ ہوں تو تم پر الزام نہیں۔ ہرشخص اپنے اعمال کا ذِمّہ دار ہے۔تمہارا کام صرف تبلیغ ہے۔ماننا نہ ماننا ان کا کام۔

ترجمہ :- اور تم پر کوئی الزام نہیں اگر وہ (شرک و کفر سے) پاک نہ ہوں ۔

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝۸

وَاَمَّا مَنْ ؛ اور لیکن جو ۔ جَـآءَکَ ؛ تمہارے پاس حاضر ہو ۔ یَسْعٰی ؛ دوڑتا ہوا ، سعی اور کوشش کرتا ہوا ۔

ترجمہ :- مگر جو شخص تمہاری خدمت میں دوڑتا ہوا حاضر ہو ۔

وَهُوَ يَخْشٰى ۝۹

وَھُوَ ؛ اور وہ ۔ یَخْشٰی ؛ ڈرتا ہو ، ڈرے ۔ خَشْیَۃٌ ۔ جلال و کمال سے مرعوب ہونا ، ڈرنا ۔

ترجمہ :- اور وہ ڈرتا بھی ہو ۔

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝۱۰

فَـــاَنْتَ عَنْـهُ ؛ تو تم اس سے ۔ تَـلَھّٰی ؛ (باب تفعل ہے لَھْو سے) تغافل کرتے ہو ، بے اعتنائی کرتے ہو ۔ یعنی سردارانِ قریش پر توجہ کرتے ہو اور اس مخلص سے ، خدا ترس سے اعراض کرتے ہو ۔ اس کے اخلاص پر توجہ نہیں کرتے ۔

ترجمہ :- تو تم اس سے بے پروائی کرتے ہو ۔

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝۱۱

کَـلَّا ؛ ایسا ہرگز نہ ہونا چاہئیے ۔ اِنَّھَا ؛ بے شک یہ تبلیغ اور قرآن ۔ تَذْکِرَۃٌ ؛ یاد دہانی ہے تذکرہ ہے ، نصیحت ہے ۔

ترجمہ :- ہرگز ایسا نہ ہونا چاہئیے ۔ بے شک یہ (قرآن) ایک یاددہانی اور نصیحت ہے ۔

وقف لازم

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝۱۲

فَمَنْ شَـآءَ ؛ پھر جو چاہے ۔ ذَکَرَہٗ ؛ اس کا ذکر کرے ، اس کو قبول کرے ۔

ترجمہ :- پھر جس کا جی چاہے اس کو قبول کرلے ۔

اے پیغمبر! تم قرآن کے ضائع ہونے کی فکر نہ کرو ۔ اگر سردارانِ قریش نہ مانیں تو اس کی کیا پروا ۔

فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝۱۳

فِیْ ؛ میں ۔ صُحُفٍ ؛ جمع صَحِیْفَۃٌ ۔ کتاب ۔ مُکَرَّمَۃٍ ؛ لائقِ تکریم ، بزرگ ، معزز و محترم ۔

ترجمہ :- (یہ قرآن) محترم (کتابوں اور) صحیفوں میں رہے گا ۔

صاحبو ! ہزار ہا آدمی اور ہزار ہا حفاظ اور قاری قرآن کی خدمت اور اس کی حفاظت کر رہے ہیں اور کریں گے ۔

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿۱۴﴾

مَرْفُوْعَۃٍ ؛ بلند کئے ہوئے ہیں ۔ ان کا مرتبہ اعلیٰ و ارفع ہے ۔ مُطَھَّرَۃٍ ؛ نادانوں کے اعتراض سے پاک صاف ۔

ترجمہ :- (یہ قرآن) اعلیٰ و ارفع اور (شک وشبہ سے) پاک وصاف ہے ۔

بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ﴿۱۵﴾

بِ ؛ میں ۔ اَیْدِیْ ؛ جمع یَدٌ ۔ ہاتھ ۔ سَفَرَۃٍ ؛ جمع سَافِرٌ ۔ کاتب ۔ اس کو لکھنے والے لکھیں گے ۔

ترجمہ :- (قرآن) ایسے کاتبوں کے ہاتھ میں رہے گا ۔

كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿۱۶﴾

کِرَامٍ ؛ جمع کَرِیْمٌ ۔ نیک وشریف ، نیک دل ، بزرگ ۔ بَرَرَۃٍ ؛ جمع بَرٌّ ۔ نیک ۔ بِرٌّ ۔ خیرِ متعدی ایسی بھلائی جس کا اثر دوسروں پر پڑے ۔

ترجمہ :- (وہ کاتب) شریف بھی ہیں اور نیکوکار بھی ہیں ۔

یعنی اگر نادان قرآن پر توجہ نہ کریں تو کیا پروا ۔ دوسرے خدا کے پاک بندے اس کو لکھیں گے ، حفظ کریں گے ، اور ہرگز ضائع ہونے نہ دیں گے اور اے نادان انسان ! قرآن ایک نعمتِ عظمٰی ہے ، اس سے منہ پھیرتا ہے ؟ اس سے نصیحت حاصل نہیں کرتا ؟

قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ﴿۱۷﴾

قُتِلَ الْاِنْسَانُ ؛ ایسا انسان مارا جائے ، وہ قابلِ قتل ہے ۔ مَآ اَکْفَرَہٗ ؛ یہ صیغہ تعجب ہے ۔ کس قدر ناشکرا ہے ، ناقدرا ہے ، کفرانِ نعمت کرتا ہے ۔

ترجمہ :- ایسا انسان مارا جائے ۔ وہ کس قدر کفرانِ نعمت کرتا ہے ۔

اے انسان ! ذرا سوچ تو تھا کیا ؟ اور کیونکر پیدا کیا گیا ؟

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ﴿۱۸﴾

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ؛ کسی چیز سے ، کسی شئے سے ۔ خَلَقَهٗ ؛ اس کو مخلوق کیا ، اس کو پیدا کیا ۔ کس نے ؟ خدا نے ۔

ترجمہ :- کس چیز سے (خدا نے) اس کو مخلوق کیا (پیدا کیا) ۔

مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾

مِنْ نُطْفَةٍ ؛ نطفہ سے پیدا کیا ۔ ایسی حقیر چیز سے پیدا ہوکر آپے سے باہر ہوگیا ہے ۔ خَلَقَهٗ ؛ اس کو پیدا کیا ۔ فَقَدَّرَهٗ ؛ پھر صحیح اندازے سے پیدا کیا ۔ انسان پر غور کرو ۔ بہ نسبت دوسری چیزوں کے اس میں کتنا بہترین تناسب ہے ۔ ہاتھ پاؤں ، آنکھ ناک ، انگلیاں پنجے ، جسم اور جان سب میں تناسب ہے ۔ نباتات ، جمادات میں جان ہی نہیں ۔ حیوانات میں حکومت کی شان ہی نہیں ۔ انسانِ ضعیف البنیان میں خدا کی کیسی عظیم الشان قدرت کا جلوہ ہے ۔ اس کی ناقدری ؟ افسوس !

ترجمہ :- (اس کو) نطفے سے پیدا کیا پھر اس (کے اعضاء) میں تناسب رکھا ۔

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ﴿۲۰﴾

ثُمَّ ؛ پھر ۔ اَلسَّبِيْلَ ؛ راہ ، راستہ ، طریقہ ۔ يَسَّرَهٗ ؛ اس کو آسان کیا ۔ کام کاج کے لائق بنایا ۔ علم وفہم کی قوت عطا کی ۔

ترجمہ :- پھر اس پر مقصد کو پہنچنے کا سامانِ راہ آسان کردیا ۔ (موجودہ حالت پر کیوں پھولا ہے ۔ کیوں اپنی موت کو بھولا ہے) ۔

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿۲۱﴾

ثُمَّ ؛ پھر ۔ اَمَاتَهٗ ؛ اس کو مار ڈالا ، اس کو موت دی ۔ فَاَقْبَرَهٗ ؛ پھر اس کو قبر میں دفن کردیا ۔

ترجمہ :- پھر اس کو موت دی اور قبر میں دفن کردیا ۔

ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿۲۲﴾

ثُمَّ ؛ پھر ۔ اِذَا شَآءَ ؛ جب چاہا ۔ شَاءَ ، يَشَاءُ مَشِيْئَةً ۔ چاہنا ۔ اَنْشَرَهٗ ؛ اس میں جان کو پھیلادے گا ، دوبارہ زندہ کرے گا ۔ حشر ونشر ہوگا ۔ خدا سے بھاگ کر کہاں جائے گا ؟ اس کے پنجۂ قدرت سے کیوں کر نکلے گا ۔ مرکر بھی کب چھوٹے گا ؟ ظالم ! دربارِ خداوندی میں جانا ہے ۔ اس کی خدمت میں جوابدہی کرنی پڑے گی ۔ جو جاگتا ہے ۔ وہ سوتا ہے ۔ جو سوتا ہے وہ پھر جاگے گا ۔

ترجمہ :- پھر جب چاہے گا دوبارہ زندہ فرمائے گا۔

كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ أَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾

کَلَّا ؛ ہرگز نہیں یعنی جواب دہی لازم ہے۔ لَمَّا ؛ ہرگز نہیں۔ لَمْ اور لَمَّا معنے ایک ہیں یہ بھی فعل کے آخر میں جزم کرتا ہے۔ یَقْضِ ؛ اصل میں یَقْضِیْ تھا لَمَّا کی وجہ سے یَا گر گئی ہے۔ لَمَّا یَقْضِ ؛ ہرگز پورا نہیں کیا۔ مَآ اَمَرَهٗ ؛ اس چیز کو کہ جس کا حکم دیا گیا تھا۔ ایسے نافرمان کو خدائے تعالیٰ سزا دیئے بغیر ہرگز نہیں چھوڑے گا۔

ترجمہ :- ہرگز نہیں، اس (ناقدردان) نے تو اس کو جو حکم دیا گیا تھا، اس پر عمل نہیں کیا۔

او نادان انسان ! ذرا اپنے حال پر غور کر ! تو تھا کیا ؟ خدا نے تجھے موجود کیا، خلعتِ وجود سے سرفراز کیا تو اب دوبارہ پیدا کرنے میں کیوں شک ہو رہا ہے ؟

فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِۦٓ ﴿٢٤﴾

فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ ؛ انسان کو چاہیئے کہ نظر کرے، ذرا غور سے دیکھے۔ اِلٰی طَعَامِہٖ ؛ اپنے کھانے کی طرف۔ عربوں میں چونکہ اکثر گیہوں کھاتے ہیں لہذا طعام سے گیہوں مُراد لیتے ہیں۔

ترجمہ :- انسان کو چاہیئے کہ اپنے کھانے کی طرف نظر کرے (کہ وہ کیونکر پیدا ہوا)۔

أَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾

اَنَّا ؛ بے شک ہم۔ صَبَبْنَا ؛ ہم نے ڈالا، اُتارا۔ صَبَّ ۔ یَصُبُّ ۔ صَبًّا ۔ باب نَصَرَ، ڈالنا۔ اَلْمَآءَ ؛ پانی۔ صَبًّا ؛ مفعولِ مطلق ہے۔ ڈالنا، برسانا اُتارنا۔ مفعولِ مطلق لانے سے فعل میں قوت پیدا ہوتی ہے۔

ترجمہ :- کہ ہم نے خوب پانی برسایا۔

ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾

ثُمَّ ؛ پھر۔ شَقَقْنَا ؛ ہم نے شق کیا، پھاڑا۔ اَلْاَرْضَ ؛ زمین کو۔ شَقًّا ؛ خوب پھاڑنا۔ جابجا سے زمین کا پھٹنا۔

ترجمہ :- پھر ہم نے زمین کو جابجا سے پھاڑا (اس میں شگاف پیدا کئے)۔

فَأَنۢبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾

فَاَنْۢبَتْنَا ؛ پھر ہم نے اُگایا، نباتات بنائے ۔ فِیْهَا ؛ زمین میں ۔ حَبًّا ؛ دانے ، اناج ، غلّہ ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے زمین سے غلّہ پیدا کیا ۔

وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ﴿۲۸﴾

وَ ؛ اور ۔ عِنَبًا ؛ انگور ۔ قَضْبًا ؛ ترکاری ، چبانے کی چیز ۔

ترجمہ :- اور انگور اور ترکاری ۔

وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ﴿۲۹﴾

وَزَيْتُوْنًا ؛ اور زیتون کو ۔ وَنَخْلًا ؛ اور کھجور کو ، اور کھجور کے درخت کو ۔

ترجمہ :- اور زیتون اور کھجور کو ۔

وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾

وَحَدَآئِقَ ؛ اور باغوں کو ۔ حَدَائِقَ ۔ جمع حَدِيْقَةٌ ۔ باغ جس کے اطراف دیوار ہو ۔ غُلْبًا ؛ جمع اَغْلَبْ ۔ گنجان ، گھنا ، جس میں بکثرت درخت ہوں ، درختوں کا غلبہ ہو ، گھنے باغیچے ۔

ترجمہ :- اور گنجان باغ ۔

وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ﴿۳۱﴾

وَفَاكِهَةً ؛ اور میوہ ، پھل ۔ وَاَبًّا ؛ اور چارہ ، سبزہ ، ہریالی ۔

ترجمہ :- اور میوے اور چارے کو ۔

یہ کیوں ؟

مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾

مَتَاعًا ؛ تمتع اور فائدہ کے لئے ۔ مَتَاع ؛ سامان ۔ لَكُمْ ؛ تمہارے لئے ۔ وَلِاَنْعَامِكُمْ ؛ اور تمہارے جانوروں کے لئے چوپایوں کے لئے ، مویشی کے لئے ۔

ترجمہ :- تمہارے لئے ضرورت کی چیزیں (کہ تم ان سے تمتع حاصل کرو) نیز تمہارے جانوروں کے لئے ۔

صاحبو! جس نے تمام نباتات کو زمین سے اُگایا ہے، کیا وہ تم کو قبروں سے نہ اُٹھا سکے گا؟ نیست سے ہست کرنا خدا ہی کا کام ہے۔ پانی برسانا، پھل اور ترکاری پیدا کرنا یہ سب خدا ہی کے کام ہیں۔ اور قبروں سے بھی وہی اُٹھائے گا۔ اس وقت تو شرک وکفر کرتے ہو، ظلم وستم میں کمی نہیں کرتے۔ بتاؤ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟

فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾

فَإِذَا ؛ پھر جب۔ جَـآءَ تِ ؛ آئی، آئے۔ اَلصَّـآخَّـةُ ؛ کان بہرے کرنے والی آواز، شور پکارا، آفتِ ناگہاں، قیامت۔ صَخَّ، یَصُخُّ صَخًّا۔ باب نصر۔ لوہے کو لوہے پر مارنا جس سے سخت آواز پیدا ہو۔

ترجمہ:- پھر جب کان بہرے کردینے والا شور ہوگا۔

اس پریشانی میں لوگوں کا کیا حال ہوگا؟

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ ﴿۳۴﴾

یَوْمَ ؛ جس دن۔ یَفِرُّ ؛ بھاگ جائے گا، فرار پر قرار پکڑے گا۔ اَلْمَرْءُ ؛ آدمی، مرد۔ مِنْ اَخِیْهِ ؛ اپنے بھائی سے۔

ترجمہ:- جس دن بھائی بھائی کو چھوڑ کر بھاگ جائے گا (فرار پر قرار پکڑے گا)۔

وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ ﴿۳۵﴾

وَاُمِّهٖ ؛ اور اپنی ماں کو۔ وَاَبِیْهِ ؛ اور اپنے باپ کو۔

ترجمہ:- اور (جس دن) ماں باپ کو (چھوڑ کر آدمی بھاگ جائے گا۔)

وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ﴿۳۶﴾

وَصَاحِبَتِهٖ ؛ اور اپنی بیوی کو۔ وَبَنِیْهِ ؛ اور اپنے بچوں کو۔

ترجمہ:- اور (جس دن شوہر) اپنی بیوی کو اور (باپ) اپنے بچوں کو (چھوڑ کر بھاگے گا)۔

صاحبو! جب قیامت آئے گی اور اتنا شور پکارا ہوگا کہ کان بہرے ہوجائیں گے تو ہر شخص اپنے بھائی کو ماں باپ کو بیوی بچوں کو چھوڑ کر بھاگے گا۔

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ﴿۳۷﴾

لِكُلِّ امْرِئٍ ؛ ہر شخص کے لئے ۔ مِنْهُمْ ؛ ان میں سے ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ شَـاْنٌ ؛ حال ۔ يُغْنِيْهِ ؛ جو اس کو بس ہے ۔ ہر شخص کو اپنی اپنی پڑی ہوگی ، ہر ایک نفسی نفسی پکارے گا ۔

ترجمہ :- ہر شخص کا اس دن ایک ایسا حال ہوگا کہ اس کو بس بس ہوگا ۔

مگر اچھوں کا کیا حال ہوگا ؟ ان کی کیا نشانی ہوگی ؟

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾

وَجُوْهٌ ؛ جمع وَجْهٌ ۔ چہرہ ۔ منہ ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ مُسْفِرَةٌ ۔ روشن چمکتے ہوئے ۔

ترجمہ :- اس دن (اچھوں کے) چہرے (خوشی کے مارے) چمکتے دمکتے ہوں گے ۔

ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾

ضَاحِكَـةٌ ؛ ہنستے ہوئے ۔ مُسْتَبْشِرَةٌ ؛ خوش وخرم ، شادان وفرحاں ، اُمیدوارِ بشارت ۔ یعنی قیامت کے دن اچھے لوگوں کے چہرے خوشی کے مارے چمکتے دمکتے ہوں گے وہ ہنستے ہوئے اور خوش خوش رہیں گے ۔

ترجمہ :- ہنستے خوش خوش ۔

ان کے مقابل بُرے لوگ ، نافرمانوں ، کافروں ، مشرکوں کا کیا حال ہوگا ؟

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾

وُجُوْهٌ ؛ چہرے ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ عَلَيْهَا ؛ ان چہروں پر ۔ غَبَرَةٌ ؛ غبار ہوگا ، تاریکی ہوگی ۔ ان پر غم غصّہ چھایا ہوگا ۔

ترجمہ :- اس دن (نافرمانوں کے) چہرے پر (غم کا) گرد وغبار ہوگا ۔

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾

تَرْهَقُهَا ؛ ان پر چھا جائے گی ۔ رَهِقَ ، يَرْهَقُ ، رَهْقًا ؛ گھیر لینا ، چھا جانا ۔ قَتَرَةٌ ؛ تاریکی ، سیاہی ۔

ترجمہ :- ان (بُروں کے چہروں) پر تاریکی چھائی ہوئی ہوگی ۔

ع ۱ ۴۲ ۵ أُولَٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

اُوْلٰٓئِکَ ؛ وہ لوگ ۔ هُمْ ؛ وہی ۔ اَلْكَفَرَةُ ؛ جمع كَافِرٍ ۔ منکر وحق پوش ۔ اَلْفَجَرَةُ ؛ جمع ۔ فَاجِرٌ ۔ بدکار ۔

ترجمہ :- یہی لوگ کافر و فاجر ہوں گے (منکر بدکار ہوں گے) ۔

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ تکویر مکہ میں نازل ہوئی اس میں انتیس (۲۹) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

واضح ہو کہ آدمی مرنے کے بعد عالمِ شہادت اور عالمِ آخرت کے بیچ میں رہتا ہے ۔ جب یہ دنیا تباہ ہوجائے گی ۔ اور نظامِ عالم درہم برہم ہوجائے گا ۔ اور آدمی کا محلِ نظر باقی نہ رہے گا ، یعنی جسم جو انسان کا محل نظر ہے ، بالکل فنا ہوجائے گا اور قیامت آجائے گی تو روحِ انسانی کی توجہ عالمِ علوی کی طرف ہوجائے گی ۔ اس کے بعد کیا ہونے والا ہے سب اس سورہ میں مذکور ہے ۔

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴿۱﴾

اِذَا ؛ یاد کرو جب کہ ۔ اَلشَّمْسُ ؛ سورج ۔ كُوِّرَتْ ؛ لپیٹ دی جائے ۔ عمامہ کے ایک ایک پیچ کو کَوْرٌ ۔ کہتے ہیں ۔ تکویر کے معنی گرنے کے بھی ہیں ۔ كُوْرَةٌ ۔ محلّہ جو کئی گھروں پر شامل رہتا ہے ۔

ترجمہ :- جب آفتاب (کے نور کی چادر) لپیٹ دی جائے ۔

واضح ہو کہ علاماتِ قیامت میں لوگ کہتے ہیں کہ آفتاب جس کی روشنی کو مزید امداد نہیں ہے مگر روشنی ہے کہ نکلی جاتی ہے ، قیامت کے قریب بالکل ٹھنڈا ہوجائے گا ، بے نور ہوجائے گا اور نظامِ عالم درہم برہم ہوجائے گا ۔ جب آفتاب کی یہ حالت ہو تو دوسرے ستاروں کا کیا حال ہوگا ؟ جمادات ، نباتات ، حیوانات سب سے روحِ انسانی بے تعلق ہوجائے گی ۔ زمین جابجا سے شق ہوجائے گی اور اس میں سے لاوا نکلے گا جو ایک مشتعل حالت میں ہے ۔ اور سمندر کا پانی خشک ہوجائے گا ۔ اور سب لوگ میدانِ قیامت میں جمع ہوجائیں گے ۔ سب کو اپنے کرتوت کی جوابدہی کرنی پڑے گی ۔ نیک اچھی حالت میں رہیں گے اور بدبخت تکلیف اور عذاب میں مبتلا ہوں گے ۔

وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ﴿۲﴾

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ ۔ اَلنُّجُوْمُ جمع نَجْمٌ ۔ ستارے ۔ اِنْكَدَرَتْ ؛ مکدّر اور تاریک ہوجائیں گے ، ان کا نور باقی نہ رہے گا ۔ ستاروں میں قوتِ جاذبہ باقی نہ رہے ، کشش معدوم ہوجائے تو نظامِ عالم برہم ہوجائے گا ۔

ترجمہ :- اور جب ستارے (تاریک اور) مکدّر ہوجائیں گے ۔

وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۞

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ ۔ اَلْـجِبَـالُ ؛ جمع جَبَلٌ ۔ تمام پہاڑ ۔ سُيِّـرَتْ ؛ چلائے جائیں گے ، ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اُڑتے پھریں گے ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ پہاڑ اُڑتے پھریں گے ۔

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۞

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ ۔ اَلْـعِشَـارُ ؛ جمع ۔ عُشَـرَآء ۔ دس مہینے کی گابھ اونٹنی ۔ عُـطِّـلَـتْ ؛ معطل اور بے کار ہو جائے گی ۔ ہولِ قیامت سے قرب قیامت میں کوئی غریب اونٹنیوں پر بھی توجہ نہ کرے گا ۔

ترجمہ :- اور یاد کرو جب کہ گابھن اونٹنیوں کو کوئی پوچھنے والا نہ رہے گا ۔

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۞

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ ۔ اَلْوُحُوْشُ ؛ جمع وَحْشِیٌّ ۔ وحشی جانور ۔ حُشِرَتْ ؛ جمع کئے جائیں گے ۔

ترجمہ :- اور جب وحشی جانور بھی (ہولِ قیامت کی وجہ سے) اکٹھے ہو جائیں گے ۔

جہاں جہاں زلزلہ ہوا ہے سب جانتے ہیں کہ درندے ، سانپ ، چرندے سب آپس میں مل جاتے ہیں اور کسی کو کسی کی خبر نہیں ہوتی اور کسی کو کسی سے غرض باقی نہیں رہتی ۔ شیر اور بکری ایک گھاٹ پر آ جاتے ہیں ۔

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۞

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ ۔ اَلْبِحَارُ ؛ جمع بَحْرٌ ۔ سمندر ۔ سُجِّرَتْ ؛ مشتعل کر دیئے جائیں گے ۔ کیونکہ زمین میں سے لاوا نکلے گا اور پانی تیل کی طرح جلے گا ۔

ترجمہ :- اور (خیال رکھو) جب سمندر مشتعل کر دیئے جائیں گے ۔ (اس وقت کیا ہو گا ؟ خدائے تعالیٰ کی طرف سے باز پرس شروع ہو جائے گی ۔ ہر شقی کو جواب دہی کرنی پڑے گی ۔)

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۞

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ ۔ اَلنُّفُوْسُ ؛ جمع نَفْسٌ ؛ لوگ ، آدمی ۔ زُوِّجَتْ ؛ ملائے جائیں گے ۔ زَوج ؛ جوڑا ۔

ترجمہ:- اور یاد کرو جب تمام لوگ اِکھٹے اور جمع کردیئے جائیں گے۔

پیغمبروں کے ساتھ اُمّتی ، مرشدوں کے ساتھ مُرید ، اُستادوں کے ساتھ شاگرد ، لیڈروں کے ساتھ ان کے فالوور ، ماں باپ کے ساتھ ان کی اولاد اور شوہروں کے ساتھ بیویاں اور ہر ایک سے ان کی تبلیغ ہدایت اور تعلیم کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ کیا تم نے اپنا فرض ادا کیا تھا؟

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴿۸﴾

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ۔ اَلْمَوْءُ دَةُ ؛ وہ لڑکی جس کو زندہ درگور کردیا گیا ہو۔ بعض عرب لوگ اپنی لڑکیوں کو اس لئے زندہ دفن کردیا کرتے تھے کہ اپنی بیٹی کے دوسرے کی زوجہ بننے کو عار سمجھتے تھے۔ اور بعض لوگ اس لئے دفن کرتے تھے کہ فاقے اور احتیاج میں مبتلا تھے۔ سُئِلَتْ ؛ پوچھی جائے گی۔

ترجمہ:- اور یاد کرو جب کہ زندہ درگور لڑکی سے سوال کیا جائے گا۔

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴿۹﴾

بِاَیِّ ؛ کس کے عوض۔ ذَنْبٍ ؛ گناہ۔ ذُنُوْب جمع۔ قُتِلَتْ ؛ قتل کردی گئی ، مار ڈالی گئی۔

ترجمہ:- کس گناہ کی وجہ سے قتل کردی گئی۔

ظاہر ہے کہ بے گناہ معصوم بچی ان ظالموں کے ظلم کو اور دختر کشی کو بیان کرے گی ، اولاد ، وہ بھی معصوم بیٹی کا قتل کردینا بدترین گناہ ہے۔

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ﴿۱۰﴾

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ۔ اَلصُّحُفُ ؛ جمع صَحِیْفَةٌ۔ ڈائری ، روزنامہ ، اعمال نامہ۔ نُشِرَتْ ؛ کھولے جائیں گے کہ اپنے اپنے عمل اور کرتوت کو دیکھ لیں۔

ترجمہ:- اور یاد کرو۔ جب اعمال نامے کھولے جائیں گے۔

کراماً کاتبین ہر ایک کا روزنامہ لکھ رہے ہیں۔ ایک فرشتہ نیکیوں کو لکھ رہا ہے اور ایک بدیوں کو۔

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ﴿۱۱﴾

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ۔ اَلسَّمَآءُ ؛ آسمان ، ابر۔ کُشِطَتْ ؛ اُتاری جائے ، جابجا سے پھٹ جائے۔

ترجمہ:- اور یاد کرو جب آسمان (یا ابر، جابجا سے) کھُل جائے گا۔

آسمان کھُل جائے تو جو کچھ ہورہا ہے معلوم ہوجائے گا اور اس وقت اچھے اور بُرے کی تمیز ہوجائے گی۔

وَإِذَا الْجَحِيمُ سُعِّرَتْ ﴿١٢﴾

وَإِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ۔ اَلْجَحِيْمُ ؛ دوزخ، نہایت بدشکل مقام۔ سُعِّرَتْ ؛ بھڑکائی جائے، دہکائی جائے۔

ترجمہ:- اور یاد کرو جب دوزخ مشتعل کی جائے گی (دہکائی جائے گی)۔

وَإِذَا الْجَنَّةُ أُزْلِفَتْ ﴿١٣﴾

وَإِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ۔ اَلْجَنَّـةُ ؛ جنت، گھنا باغ۔ اُزْلِفَتْ ؛ نزدیک کی جائے گی۔ زُلْفٰی ؛ نزدیکی۔

ترجمہ:- اور یاد کرو۔ جب جنت نزدیک کی جائے گی۔ (اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ کو دیکھ لے گا)۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا أَحْضَرَتْ ﴿١٤﴾

عَلِمَتْ ؛ جان لے گا۔ نَفْسٌ ؛ ہر شخص۔ مَآ اَحْضَرَتْ ؛ ان اعمال کو کہ اس نے پیش کیا ہے، حاضر کیا ہے۔

ترجمہ:- ہر شخص جان لے گا کہ اس نے کیا کِیا ہے۔

واضح ہو کہ آدمیوں کی فطرت تین قسم کی ہوتی ہے (۱) منافق (۲) کافر (۳) مومن۔ اور انسانی فطرتوں کا اس طرح ہونا بالکل واضح اور ناقابلِ انکار ہے۔ اسی واسطے فرماتا ہے۔

فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿١٥﴾

چونکہ یہ امر واضح ہے اس واسطے۔ فَلَآ اُقْسِمُ ؛ پس میں قسم نہیں کھاتا۔ بِالْخُنَّسِ ؛ ''با'' قسم کا صلہ ہے۔ خَنَسَ، یَخْنُسُ، بَابِ نَصَر، وَيَخْنِسُ بابِ ضَرَبَ، خَنْسًا ؛ چلتے چلتے پلٹ جانا۔ خَانِسْ ؛ پلٹ جانے والا۔ خُنَّسْ جمع۔ نیز چاند اور سورج کے سوائے دوسرے پانچ ستاروں کو بھی خُنَّسْ کہتے ہیں۔ جن کو خمسة متحیرہ بھی کہا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہیں۔ زُحل، مشتری، مریخ، زہرہ، عطارد یہ ستارے کبھی چلتے ہیں، کبھی ٹھہرتے ہیں، کبھی واپس ہوجاتے ہیں، کبھی تحت الشمس ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آتے۔

ترجمہ:- پس میں ان چلتے چلتے پلٹ جانے والے ستاروں کی قسم نہیں کھاتا (کیونکہ اس کو سب جانتے ہیں)۔

اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿١٦﴾

اَلْجَوَارُ ؛ جمع الجاری، چلنے والا ۔ الکُنَّسِ ؛ کَنَسَ ۔ یَکْنُسُ ۔ باب نَصَرَ ، وَیَکْنِسُ باب ضَرَبَ ، کَنْسًا وَکُنُوْسًا ۔ ڈیرے میں داخل ہونا ، چھپ جانا ۔ کَانِسْ ۔ چھپنے والے کُنُوس ، کُنَّسْ ۔ اور کوانِیس ۔ جمع آتی ہے ۔

ترجمہ :- ایسے ستارے جو چلتے چلتے چھپ جاتے ہیں ۔

صاحبو ! یہ مثال ہے منافقوں کی جو سیدھا راستہ چلتے چلتے ٹھیر جاتے ہیں اور آخر میں پلٹ کر بے ایمان اور بے نور ہوجاتے ہیں ۔

وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾

وَالَّيْلِ ؛ اور رات ۔ اِذَا ؛ جب ۔ عَسْعَسَ ؛ عَسَّ ۔ یَعُسُّ ، عَسًّا وَ عَسَسًا ۔ رات میں پھرنا ۔ عَسْعَسَ ؛ تاریکی بڑھتی ہی رہی ۔

ترجمہ :- اور رات جب کہ اس کی تاریکی بڑھتی ہی رہے ۔

یہ مثال ہے سخت کافر کی کہ رسول اللہ ﷺ کے معجزے اور اعلیٰ تعلیم سے واقف ہوتا جاتا ہے اور پھر بھی اس کا کفر بڑھتا ہی رہتا ہے ۔

وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾

وَالصُّبْحِ ؛ اور صبح ۔ اِذَا تَنَفَّسَ ؛ جب سانس لے ، اس کی روشنی بڑھتی ہی رہے ۔

ترجمہ :- اور صبح جب کہ وہ سانس لے (اور اس کی روشنی بڑھتی ہی رہے) ۔

یہ مثال ہے مومن کی کہ اس کا یقین اور نورِ ایمان ہر وقت روبہ ترقی رہتا ہے ۔ ہر ایک اپنی فطرت کے مطابق ثابت قدم رہتا ہے ۔ منافق اور کافر سے ہدایت کی اُمید نہیں اور مومن کبھی صراطِ مستقیم کو نہ چھوڑے گا ۔ ان سب چیزوں کا ظاہر کرنا پیغمبر کا کام ہے ۔

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿١٩﴾

اِنَّهٗ ؛ بے شک وہ یعنی قرآن ۔ لَقَوْلُ ؛ کلام ہے ۔ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ؛ رَسولِ کریم کا ، شریف اور نیک رسول اور پیغمبر کا ۔ حقیقت میں خدا کا کلام ہے مگر ادنیٰ بہ ملابست و مناسبت سے رسولِ خدا کی طرف نسبت کی گئی ہے ۔

نیا ہم چہ الطفِ قندِ مکرر کلامِ خدا و زبانِ محمدؐ (حسرت)

ترجمہ:- بے شک یہ رسولِ کریم کا کلام ہے۔

رسولِ کریم کیسے ہیں؟

اِدھر اللہ سے واصل اُدھر بندوں میں بھی شامل

خواص اس برزخِ کبریٰ میں ہے حرفِ مشدد کا (حسرت)

ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿۲۰﴾

ذِیْ قُوَّةٍ ؛ صاحبِ قوت و استقامت۔ ایک جگہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اُتارتے تو اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے۔ (لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ)۔ عِنْدَ؛ پاس۔ ذِی الْعَرْشِ ؛ عرش والا۔ مَكِيْنٍ ؛ رُتبے والا۔

ترجمہ:- (وہ رسولِ کریم) بڑی قوت والے، صاحبِ عرشِ بریں کے پاس بڑے مرتبے والے ہیں۔

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ﴿۲۱﴾

مُطَاعٍ ؛ قابلِ اطاعت۔ جس کی اطاعت کی جانی چاہیئے۔ ثَمَّ ؛ وہاں۔ اَمِيْنٍ ؛ امانت دار۔

ترجمہ:- وہ واجب الاطاعت ہیں، خدا کے پاس امانت دار ہیں۔

ظالمو! تم کو پیغمبر ﷺ کی امانتداری معلوم ہے۔ ان کا صاحبِ فہم و فراست ہونا بھی ظاہر ہے۔

وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾

وَمَا صَاحِبُكُمْ ؛ اور نہیں ہیں تمہارے ساتھ رہنے والے یعنی محمدؐ۔ بِمَجْنُوْنٍ ؛ کچھ دیوانے۔

ترجمہ:- اور تمہارے ساتھ رہنے والے (محمد ﷺ) کچھ دیوانے نہیں ہیں۔

(گرفتارِ دامِ دنیا عالمِ علوی کے متعلق پیغمبروں کو گفتگو کرتے سنتے تو کہتے "یہ تو دیوانے ہیں" ظاہر ہے اتنے بڑے عالم و معلّم کو مجنون کہنا خود اپنے جنون کو ثابت کرنا ہے۔)

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴿۲۳﴾

وَلَقَدْ رَاٰهُ ؛ اور انھوں نے صاحبِ عرش کو دیکھا ہے وہ رویت اور دیدار سے سرفراز ہوچکے ہیں۔ بِ۔ سے، ساتھ۔

اَلْاُفُقِ ؛ جہاں آسمان اور زمین ملتے نظر آتے ہیں ۔ جہاں قوسِ صعودی وقوسِ نزولی کا اقتران ہے ، جہاں بندگی کی انتہاء ہوتی ہے ۔ اَلْمُبِیْنِ ؛ واضح روشن ۔

ترجمہ :- اور انھوں نے صاحبِ عرشِ بریں کو (الوہیت اور عبودیت کے) ملنے کی واضح جگہ دیکھا ہے ۔

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝٢٤

وَمَا هُوَ ؛ اور وہ (پیغمبر) نہیں ہے ۔ عَلَی الْغَیْبِ ؛ غیب کی باتوں پر ۔ بِضَنِیْنٍ ؛ بخیل ۔ ضَنَّ ۔ یَضِنُّ ، ضِنَّۃً ۔ بخل کرنا ۔

ترجمہ :- اور وہ (یعنی پیغمبر ﷺ) غیب (کی باتیں بتانے) میں بخیل نہیں ہیں ۔

صاحبو ! اس آیت میں صاف معلوم ہوتا ہے کہ رسولِ خدا ﷺ کو علمِ غیب بھی تھا ۔ اور ان کی تعلیم سے ہم کو بھی علمِ غیب ہوتا ہے ۔ اصل یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے پاس سب چیزیں حاضر ہیں کہ اس کو معلوم ہیں خدا کو علمِ غیب نہیں ہے بلکہ علمِ حضوری ہے ۔ وہ خود کو بھی جانتا ہے اور اپنے سوائے ہر چیز کو جانتا ہے ۔ اس کی ذات پاک ، وراء الوراء ثم وراء الوراء ہے ۔ اس کے متعلق لاکھ علم حاصل ہو ، پھر بھی وہ غیر محدود ہے غیب کی بعض باتیں خدائے تعالیٰ پیغمبروں کو بھی معلوم کرادیتا ہے اور ان کے ذریعہ سے ہم کو بھی علمِ غیب ہوجاتا ہے ۔

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۝٢٥

وَمَا هُوَ ؛ اور یہ نہیں ہے ۔ بِ ؛ سے ۔ ساتھ ۔ قَوْلِ ؛ کہنا ، بولنا ، بات ۔ شَیْطٰنٍ ؛ رحمتِ الٰہی سے دور ۔ شَطْن ۔ دوری ۔ عربی میں ہر موذی چیز کو شیطان کہتے ہیں ۔ رَجِیْمٍ ؛ سنگباری کیا ہوا ، مردود ، راندۂ درگاہِ الٰہی ۔

ترجمہ :- یہ شیطان مردود کا کلام نہیں ہے ۔

بعض دشمنانِ خدا و رسول کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کے پاس ایک جن آتا ہے اور ان کو قرآن کی تعلیم دیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس آیت سے اس کی تردید فرماتا ہے ۔ حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ نے رسولِ خدا ﷺ کی پیغمبری پر آپ کے مکارمِ اخلاق سے استدلال کیا تھا کہ آپ غریبوں کی امداد کرتے ہیں ، بیکسوں کو پناہ دیتے ہیں ، امین اور راست باز ہیں ۔ ایسے شخص کے پاس شیطان کا کیونکر گذر ہوسکتا ہے ۔

فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ۝٢٦

فَاَیْنَ ؛ پھر کہاں ، کدھر ۔ تَذْهَبُوْنَ ؛ تم جارہے ہو ، بہک رہے ہو ۔

ترجمہ :- پھر تم کدھر (بہک کر) چلے جارہے ہو؟

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾

اِنْ هُوَ ؛ نہیں ہے یہ ۔ اِلَّا ذِكْرٌ ؛ مگر یاد دہانی ، نصیحت ، عبرت ۔ لِلْعٰلَمِيْنَ ؛ دنیا جہاں کے لئے ، تمام عالموں کے لئے ۔

ترجمہ :- یہ تو تمام دنیا جہان (والوں) کے لئے ایک (بڑی) نصیحت اور یاد دہانی ہے ۔

مگر کس کے لئے ؟ ان میں سے کون اس پر کان دھرے گا ؟

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾

لِمَنْ ؛ اس شخص کے لئے جو ۔ شَآءَ ؛ چاہا ، چاہے ۔ مِنْكُمْ ؛ تم میں سے ۔ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ؛ کہ سیدھی راہ چلے ، صراطِ مستقیم پر رہے ، استقامت اختیار کرے ۔

ترجمہ :- یہ نصیحت ہے تم میں سے ان لوگوں کے لئے جو راہِ راست پر رہنا چاہیں (مستقیم رہنا چاہیں ۔)

ع ۱ / ۲۹ / ۶

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾

وَمَا تَشَآءُوْنَ ؛ اور تم نہیں چاہتے ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؛ یہ کہ اللہ چاہے ، اس کی مشیت میں ہو ، اس کے علمِ قدیم میں ہو ۔ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ تمام عالموں کا پروردگار ، دنیا جہاں کا پرورش کرنے والا ۔

ترجمہ :- اور تم صرف وہی چاہتے ہو جو خدا چاہے جو رب العالمین ہے (دنیا جہان کا پروردگار ہے) ۔

صاحبو ! خدا قدیم ، اس کا علم قدیم ، علم میں معلومات قدیم ۔ معلومات کیا ہیں ؟ حقائقِ اشیاء ہیں طبائع جائزات ہیں اعیانِ ثابتہ ہیں ۔ مجعولاتِ فطرت ہیں ۔ خدائے تعالیٰ تمام اشیاء اور حقائق کو نمایاں کرنا چاہتا ہے تو ان کو کُن فرماتا ہے اور وہ پیدا ہوجاتے ہیں ، مخلوق ہوجاتے ہیں ۔ یہ مخلوقات اپنی طبیعت اور فطرت کے اقتضاء کے موافق موجود ہونا چاہتے ہیں ۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ خدائے تعالیٰ ہر ایک کی طبیعت کے موافق اس کے صفات کو ظاہر فرماتا ہے یاد رکھو ! خدا چور کو پیدا کرتا ہے ۔ اچھے خاصے آدمی کو چور نہیں بناتا ۔ چور سے چوری نمایاں کرتا ہے کیونکہ چور کا کمال چوری میں ہے ۔ کمالات کا عطا کرنا جوادِ مطلق کا کام ہے ، سخی داتا کا کام ہے ۔ خلاصہ یہ کہ خدائے تعالیٰ مخلوقات کے کمال کو ظاہر فرماتا ہے جو ان کے طبائع کا اقتضاء ہے ۔

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ انفطار مکہ میں نازل ہوئی اس میں اُنیس (۱۹) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۙ﴿۱﴾

اِذَا ؛ جب ۔ اَلسَّمَآءُ ؛ آسمان ۔ اِنْفَطَرَتْ ؛ پھٹ گیا ۔ فَطَرَ ؛ پھاڑا ۔

ترجمہ :- جب آسمان پھٹ جائے (نظامِ عالم درہم برہم ہوجائے) ۔

وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۙ﴿۲﴾

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ ۔ اَلْكَوَاكِبُ ؛ جمعِ كَوْكَبٌ ۔ستارہ ۔ نَشْرٌ ؛ پھیلانا ، منتشر کرنا ۔ ضِدِّ نَظم ۔ اِنْتَشَرَتْ ؛ پھیل جائیں ، منتشر ہوجائیں ، جھڑ جائیں ، گر جائیں ۔

ترجمہ :- اور جس وقت تارے منتشر ہوجائیں (ان میں باہم تجاذب باقی نہ رہے) ۔

وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ﴿۳﴾

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ ۔ اَلْبِحَارُ ؛ جمعِ بَحْرٌ ۔سمندر ، دریا ۔ فُجِّرَتْ ؛ چیر دی جائیں ۔ زمین کے پھٹنے کی وجہ سے ، جابجا سے سمندر بھی پھٹ جائیں گے ۔ زمین میں سے لاوا نکلے گا ۔تو سمندر کا پانی تیل کی طرح جلے گا ۔

ترجمہ :- اور جب سمندر (جابجا سے) پھٹ جائیں گے ۔

یہ بات یاد رکھو ۔بعض دفعہ فعل متعدی مجہول لاتے ہیں ۔ مقصد اس سے فعل لازم ہوتا ہے ، لہذا فُجِرَّتْ قائم مقام ۔ اِنْفَجَرَتْ کے ہے ۔

وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿۴﴾

وَاِذَا ؛ اور یاد کرو جب کہ ۔ اَلْقُبُوْرُ ؛ ۔جمع ۔ قَبْرٌ ۔ گور ۔ بُعْثِرَتْ ؛ نکالے گئے ، اُٹھائے گئے ۔ بَعْثَرَ ۔ نکالا ، اُٹھایا ۔

ترجمہ :- اور جب قبروں میں کے مُردے اُٹھائیں جائیں گے ۔

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ﴿۵﴾

عَـلِمَتْ ؛ جان گئی ۔ جان لے گا ۔ نَـفْسٌ ؛ ہر شخص ۔ مَـا قَدَّمَتْ ؛ جو کچھ کہ اس نے آگے بھیجا ہے ۔ وَاَخَّرَتْ ؛ اور جو کچھ پیچھے یعنی کس چیز میں تقدیم اور کس میں تاخیر کی ، اس نے جوانی میں کیا کیا اور بڑھاپے میں کیا کیا ۔ یا خود اپنے متعلقین کو اپنے بعد کن کاموں میں لگایا ۔ یا کونسا مال راہِ خدا میں دیا اور کس کو راہِ خدا میں دینے سے قاصر رہا ۔

ترجمہ :- ہر شخص کو معلوم ہوجائے گا جو کچھ کہ اس نے پہلے بھیجا اور جو کچھ پیچھے ۔

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ﴿۶﴾

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ ؛ اے انسان ! انسان کا مادّہ انس ہے ۔ الف نون زاید تان ہے ۔ جس کلمہ پر الف لام آتا ہے اس پر یائے ندا کے ساتھ اَیُّهَا یا هٰذَا بیچ میں لاتے ہیں ۔ بجز لفظ اللہ کے کہ اَیُّهَا ۔ اور هٰذَا نہیں لاتے ۔ مَا غَرَّكَ ؛ کس چیز نے تجھے دھوکہ دیا ۔ غَرٌّ ، یَغُرُّ ، غُرُوْرًا ؛ دھوکہ دینا ، فریب کرنا ۔ خود کو سب سے اعلیٰ و ارفع سمجھنا بھی ایک دھوکہ ہے اور اسی کو غرور کہتے ہیں ۔ غَـرور ؛ (بفتح غین) شیطان جو بڑا مکّار اور فریبی ہے ۔ بِـرَبِّـکَ ؛ تیرے رب کے ساتھ ۔ اُس کے متعلق جس نے تجھے پالا ، پوسا اور کمال کو پہنچایا ۔ اَلْـكَرِيْـمِ ؛ شریف ۔ کرم کیا ہے ؟ تھوڑی چیز کو قبول کرنا اور چھوٹی خطاؤں سے درگزر کرنا ، بے مانگے دینا ، استحقاق سے زیادہ دینا ، اپنا حق معاف کرنا ۔

ترجمہ :- اے ! انسان ! تجھے تیرے ربِ کریم کے متعلق کس چیز نے دھوکہ دیا ہے ۔

کیا اس کے کرم نے ؟ اس نے تجھ کو پالا پرورش کیا تو کیا اس لئے کہ ان تمام احسانات کے بدلہ اسی کے احکام کو نہ مانے ۔

ع غفور است ایزدتو ساغر بنوش ؟

نہیں ! خدا کے کرم نے دھوکہ نہیں دیا بلکہ تمہارے جہل نے تم کو فریب دیا ہے ۔ او نادان انسان ! ذرا یہ بھی تو سوچ کہ وہ اگر کریم ہے تو حکیم بھی ہے ۔ اگر غفار ہے تو قہار بھی تو ہے ۔ یہ يُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضٍ وَّ يَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ کیوں ہے ؟ تم منہ سے ایک بات کہتے ہو اور تمہاری فطرت اور عینِ ثابتہ ایک دوسری ہی بات کہتا ہے ۔ تمہاری زبانی بات سُنے گا یا تمہاری فطرت کے اقتضاء کو دیکھے گا ۔ تمہاری فطرت چلاّ رہی ہے کہ میں مجرم ہوں ، مجھے سزا دو ۔ تمہاری فطرت کو اس کا کمال عطا کرنا ہی سخاوت ہے اس کے کرم کا اقتضاء ہے ۔ تم سب کچھ جانتے ہو تو پھر کیوں دھوکہ کھاتے ہو ۔ اپنی غلطی کا اعتراف کرو ! اپنے دل کو صاف اور اپنے اعمال کو دُرست کرو ۔

الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾

اَلَّذِیْ ؛ جس نے ۔ خَلَقَـکَ ؛ تجھے پیدا کیا ، تجھے خلق کیا ۔ فَسَوّٰکَ ؛ پھر تیرے اعضاء کو دُرست اور برابر پیدا کیا ۔

سَوّٰی ۔ يُسَوِّی ، تَسْوِيَۃً ؛ برابر کرنا ۔ سَوَآءٌ ؛ برابر ۔ فَعَدَلَکَ ؛ پھر تجھ کو معتدل کیا ، تیری روح وتن کو مناسب بنایا ۔
عَدَلَ ؛ انصاف کیا ، نصف نصف کردیا ۔ عِدل ؛ جانور پر لادے جانے والے تھیلوں میں کا ایک تھیلا ۔ مُعَادِل ؛ مساوی ۔
عَدَلَ عَنْہُ ؛ پھر گیا ۔

ترجمہ :- جس نے تجھ کو دُرست اور متناسب پیدا کیا ۔

فِيْٓ اَيِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝٨

فِیْ ؛ میں ۔ فِیْ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا ؛ جس صورت میں ۔ شَآءَ ؛ چاہا ۔ رَکَّبَکَ ؛ تجھ کو ترکیب دیا ۔ آنکھ ، ناک ، ہاتھ ، پاؤں ، معدہ ، دل ، جگر ، گوشت واستخواں سے مرکب کیا ۔

ترجمہ :- جس صورت میں چاہا تجھ کو مرکب کردیا (تجھے ترکیب دے دیا) ۔

واضح ہو کہ ایک ماں باپ کی اولاد کبھی باپ سے ملتی جلتی ہے اور کبھی ماں سے ۔ کبھی چچا کی مشابہت رکھتی ہے اور کبھی ماموں کی ۔ کبھی ماں باپ گورے اور اولاد کالی ۔ اور کبھی ماں باپ کالے اور اولاد گوری کبھی نہ ماں سے ملتی جلتی ہے نہ باپ سے یہ خدا کی قدرت ہے جس صورت میں چاہتا ہے انسان کو پیدا کرتا ہے ۔ ان تمام احسانات کا تقاضا تھا کہ تم مغرور نہ ہوتے ۔ اور خدا سے ڈرتے رہتے ۔

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝٩

كَلَّا ؛ ہرگز نہیں ، تم ہرگز نہیں مانتے ۔ بَلْ ؛ بلکہ ۔ تُكَذِّبُوْنَ ؛ تکذیب کرتے ہو ، جھوٹ سمجھتے ہو ۔ بِالدِّيْنِ ؛ جزا کو ۔ تم سمجھتے ہو کہ جو چاہو گے کرو گے ۔ کوئی پوچھنے والا تو ہے نہیں ۔ خوب سمجھو ! جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ۔ خدا کو منہ دکھانا ہے ، اس کے دربار میں جانا ہے ، جواب دہی کرنا ہے ۔

ترجمہ :- تم ہرگز نہیں مانتے (سرکشی اور احسان فراموشی کرتے ہو) بلکہ (دراصل) سزا و جزا ہی سے انکار کرتے ہو ۔

وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝١٠

وَاِنَّ ؛ اور بے شک ، البتہ ۔ یقیناً ۔ عَلَیْکُمْ ؛ تم پر ۔ لَحٰفِظِیْنَ ؛ ضرور نگہبان لگے ہوئے ہیں ، تم جو کچھ کر رہے ہو اس کی نگرانی کر رہے ہیں ۔ لَحٰفِظِیْنَ ۔ اسم اِنَّ ہے عَلَیْکُمْ خبر ہے ۔

ترجمہ :- اور یقیناً تم پر (خدائی) نگران کار لگے ہوئے ہیں ۔

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝١١

کِـرَامًـا ؛ شریف ہیں ۔ کَـاتِبِیْـنَ ؛ روزنامہ نویس ہیں ، روز کی روز ڈائری لکھتے ہیں اور اپنی طرف سے کچھ زیادتی نہیں کرتے ۔ یہ خدائی پولیس والے بڑے شریف اور سچے ہیں ۔

ترجمہ :- (اورتم پر) کراماً کاتبین (روزنامچہ لکھنے والے متعیّن ہیں) ۔

يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾

يَعْلَمُوْنَ ؛ جانتے ہیں ، ان کو معلوم ہے ۔ مَا تَفْعَلُوْنَ ؛ جو کچھ تم کرتے ہو ۔

ترجمہ :- یہ تم جو کچھ کرتے ہو وہ سب جانتے ہیں ۔

جب یہ ثابت ہوگیا کہ کراماً کاتبین نیک و بد کے حال سے واقف ہیں اور صحیح صحیح طور سے روزنامہ لکھتے جارہے ہیں تو جب یہ روزنامے دربارِ الٰہی میں پیش ہوں گے تو کیا ہوگا ؟

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿۱۳﴾

اِنَّ ؛ بے شک ۔ اَلْاَبْرَارَ ؛ جمع بَرٌّ ۔ نیک اچھے عمل کرنے والے ۔ لَفِيْ نَعِيْمٍ ؛ یقیناً نعمتوں میں ہوں گے ۔

ترجمہ :- یقیناً نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے ۔

وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ﴿۱۴﴾

وَاِنَّ ؛ یقیناً ۔ اَلْفُجَّارَ ؛ جمع فَاجِرٌ ؛ بدکار ۔ لَفِيْ جَحِيْمٍ ؛ البتہ دوزخ میں ہوں گے ۔ جَحْمٌ ؛ آگ دہکانا ۔

ترجمہ :- اور یقیناً بدکارلوگ (نیکوں کے مقابل) دوزخ میں ہوں گے ۔

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۱۵﴾

يَصْلَوْنَهَا ؛ دوزخ میں داخل ہوں گے ۔ صَلْوٌ ۔ کولھے کی دو ہڈیوں میں سے ایک ہڈی ، قرب ۔ يَوْمَ الدِّيْنِ ؛ بروزِ جزا ۔

ترجمہ :- (بدکارلوگ) اس (دوزخ) میں بہ روزِ جزا داخل ہوں گے ۔

وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِيْنَ ﴿۱۶﴾

وَمَـا هُمْ ؛ اور نہ ہوں گے وہ ۔ عَـنْهَا ؛ دوزخ سے ۔ بِـغَـآئِبِيْنَ ؛ ''بَا'' زاید ہے ۔ اس سے تاکید پیدا ہوتی ہے ۔ غَـآئِبِيْنَ ۔ غائب ہونے والے ، نکلنے والے ۔

ترجمہ :- اور وہ (بدکار) دوزخ سے نہ نکلیں گے ۔ (غائب نہ ہوں گے یعنی ان کو دوزخ میں خلود اور ہمیشگی رہے گی)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۷﴾

وَمَآ اَدْرٰکَ ؛ اے مخاطب ! تجھے کس نے معلوم کروادیا ۔ تمہیں کیا معلوم ، تمہیں کیا خبر ہے ! مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ؛ روزِ جزا کیا ہے !

ترجمہ :- اور تمہیں کیا معلوم کہ روزِ جزا ہے کیا !

ثُمَّ مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ﴿۱۸﴾

ثُمَّ ؛ پھر ۔ یعنی میں مکرر کہتا ہوں ۔ مَآ اَدْرٰکَ ؛ تمہیں کیا خبر ہے ۔ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ؛ کہ روزِ جزا کیا ہے !

ترجمہ :- میں پھر کہتا ہوں تمہیں کیا معلوم کہ روزِ جزا ہے کیا !

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ۭ وَالْاَمْرُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾ رکوع ۱ ع ۱۹ ۷

یَوْمَ ؛ اس دن ۔ لَا تَمْلِکُ ؛ مالک نہ ہوگا ۔ اس کو اختیار نہ ہوگا ، اس کے ہاتھ میں نہ ہوگا ۔ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ ؛ کوئی شخص کسی شخص کو نفع پہنچانے کا ۔ شَیْئًا ؛ کچھ بھی ۔ وَالْاَمْرُ ؛ اور حکم ، حکومت ۔ یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ لِلّٰہِ ؛ صرف اللہ ہی کی ہوگی ۔

ترجمہ :- اس دن کوئی کسی کو کچھ بھی نفع نہ پہنچا سکے گا (نفسی نفسی کی پڑی ہوگی) اور اس دن حکومت صرف خدا کی ہوگی ۔

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْنَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۂ تطفیف مکہ میں نازل ہوئی اس میں چھتیس (۳۶) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿۱﴾

وَیْلٌ ؛ افسوس ہے ، خرابی ہے ۔ لِلْمُطَفِّفِیْنَ ؛ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے ۔ باب تفعیل ہے ۔ طَفَفٌ کے معنی نقصان کے ہیں ۔ یہ لوگ بے پروائی سے نہیں بلکہ زیرکی اور ہوشمندی سے ناپ تول میں کمی کر کے لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں ۔

ترجمہ :- افسوس ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے ۔

(وہ کیا کرتے ہیں؟)

الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ﴿۲﴾

اَلَّذِيْنَ ؛ جولوگ ۔ اِذَا ؛ جب ۔ اِكْتَالُوْا ؛ ناپ لیتے ہیں ۔ كَيْلٌ کا بابِ افتعال ہے ۔ عَلَى النَّاسِ ؛ لوگوں سے ۔ يَسْتَوْفُوْنَ ؛ پورا پورا لیتے ہیں ۔ وَفٰى سے باب استفعال ہے ۔ پورا طلب کرتے ہیں ۔ اِسْتِيْفَاء مصدر ہے ۔ مُسْتَوْفِيْ : حساب لینے والا ۔

ترجمہ :- جو لوگوں سے ناپ لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں ۔

وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿۳﴾

وَاِذَا ؛ اور جب ۔ كَالُوْهُمْ ؛ لوگوں کو ناپ کر دیتے ہیں ۔ كَالَ يَكِيْلُ كَيْلًا ؛ ناپنا ۔ اَوْوَّزَنُوْهُمْ ؛ یا ان کو یعنی لوگوں کو تول کر دیتے ہیں تو ۔ يُخْسِرُوْنَ ؛ خسارہ میں ، نقصان میں ، گھاٹے میں ڈالتے ہیں ۔

ترجمہ :-اور جب لوگوں کو ناپ کر یا ان کو تول کر دیتے ہیں تو ان کو خسارے اور نقصان میں ڈالتے ہیں ۔

صاحبو! یہ قرآن شریف ہے ۔ یہ جوامع الکلم پر مشتمل ہے ۔ اس کے تمام اقوال کلی ہیں ۔ مقصد لین دین میں خیانت ہے ۔ لوگ اللہ تعالیٰ سے رزق اور عزت طلب کرتے ہیں اور خود بندگانِ خدا کو کچھ نہیں دیتے ۔ ''ہر چہ برخود مپسندی بردیگراں مپسند'' پر عمل نہیں کرتے ۔ دوسروں کو بُرا کہتے ہیں اور خود وہی کام کرتے ہیں ۔ دیگراں را نصیحت و خود را فضیحت ۔ دوسروں سے عزت طلب کرتے ہیں اور خود ان کو عزت نہیں دیتے ۔ حساب کتاب میں ذرا ذرا سی بات پر تکرار کرتے ہیں دوسروں سے فائدہ اُٹھانے کے لئے بڑے سخت اور دوسروں کا حق دینے کے وقت انجان ۔ بہرحال تطفیف میں یعنی ناپ تول میں خیانت کرنا دوسروں کے حقوق نہ دینا اور اپنے حقوق طلب کرنا ایک عام خرابی ہے جو لوگوں پر چھائی ہوئی ہے ۔ آپ کا مال تو میرا ہے اور میرا مال ''ہیں'' ''ہیں'' یہی فساد کی جڑ ہے ۔ خدا کے ہاتھ میں میزان ہے ، ہر ایک کو اس کا حق دے گا اور دلائے گا ۔

اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ﴿۴﴾

اَلَا ؛ کیا نہیں ۔ يَظُنُّ ؛ گمان کرتے ، جانتے ، خیال کرتے ۔ ظن کا لفظ کبھی گمان اور کبھی یقین کے معنی میں بھی آتا ہے ۔ اُولٰٓئِكَ ؛ وہ لوگ جو لین دین میں خیانت کرتے ہیں ۔ اَنَّهُمْ ؛ کہ وہ لوگ ۔ مَبْعُوْثُوْنَ ؛ مرنے کے بعد زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے ۔ بَعَثَ ، يَبْعَثُ ، بَعْثًا ، بِعْثَةً ؛ باب فتح ، بھیجنا ، مرنے کے بعد زندہ کرنا ۔

ترجمہ:- کیا یہ لوگ اتنا نہیں جانتے کہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا بھی ہے۔
کیوں؟

لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۵﴾

لِيَوْمٍ ؛ ایک دن کے لئے۔ عَظِيمٍ ؛ بڑا۔ عظیم الشان۔
ترجمہ:- ایک بڑے دن کے لئے۔

يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿۶﴾

يَوْمَ ؛ اس دن۔ يَقُوْمُ ؛ کھڑے ہوں گے۔ اَلنَّاسُ ؛ لوگ۔ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛ رب العالمین کے سامنے اس کی جوابدہی کے لئے۔ اس عظیم الشان دن میں کیا ہوگا۔
ترجمہ:- سب لوگ اس دن رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

كَلَّا إِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ﴿۷﴾

كَلَّا ؛ ہرگز نہیں۔ تم یوں بغیر جوابدہی کے نہ چھوڑے جاؤ گے۔ سرکاری لوگ تمہارے اعمال نامے لکھ رہے ہیں۔ روزنامے تیار ہو رہے ہیں۔ اِنَّ ؛ بے شک۔ كِتٰبَ ؛ کتاب، فردِ اعمال۔ اَلْفُجَّارِ ؛ جمع فَاجِرٌ ؛ بدکار، بدعمل، کافر، گنہگار۔ لَفِيْ سِجِّيْنٍ ؛ سجین میں ہیں۔
ترجمہ:- یقیناً بدکاروں کے اعمال نامے سجین میں ہیں۔

وَمَا أَدْرٰكَ مَا سِجِّينٌ ﴿۸﴾

وَمَا أَدْرٰكَ ؛ اور کس چیز نے تم کو معلوم کرا دیا، تمہیں کیا معلوم؟ مَا سِجِّيْنٌ ؛ وہ سجین ہے کیا؟ سِجْنٌ۔ قید۔ سِجِّيْنٌ۔ وہ مقام جہاں بدکاروں کے اعمال نامے رہتے ہیں۔ بدکاروں کے اعمال کا دفتر۔
ترجمہ:- اور تمہیں کیا معلوم کہ سجین ہے کیا؟

كِتٰبٌ مَّرْقُومٌ ﴿۹﴾

كِتٰبٌ ؛ دفتر۔ کتاب۔ مَّرْقُوْمٌ ؛ لکھا ہوا۔ رَقَمَ، يَرْقُمُ، رَقْمًا۔ لکھنا، نشان کرنا۔
ترجمہ:- (سجین) ایک دفتر ہے جس میں (بدکاروں کے اعمال) لکھے ہوئے ہیں۔

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۱۰

وَيْلٌ ؛ افسوس ، وائے ، خرابی ہے ۔ يَّوْمَئِذٍ ؛ اس دن ۔ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ؛ تکذیب کرنے والوں کے لئے ، جھٹلانے والوں کے لئے ۔ یقین نہ رکھنے والوں کے لئے ۔

ترجمہ :- وہ دن (یقین نہ رکھنے والوں اور) جھٹلانے والوں کے لئے بڑا افسوسناک ہے ۔

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝۱۱

اَلَّذِيْنَ ؛ جولوگ ۔ يُكَذِّبُوْنَ ؛ تکذیب کرتے ہیں ، جھٹلاتے ہیں ، یقین نہیں رکھتے ۔ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ؛ روزِ جزا پر ، وہ سمجھتے تھے کہ مرجائیں گے تو خاتمہ ہوجائے گا ۔ نہ ہم رہیں گے نہ ہم کو کوئی سزا دے گا ۔

ترجمہ :- جولوگ روزِ جزا کو جھٹلاتے ہیں ۔

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝۱۲

وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖ ؛ اور روزِ جزا کی تکذیب نہیں کرتا ، اس کو نہیں جھٹلاتا ، اس پر یقین نہیں رکھتا ۔ اِلَّا كُلُّ ؛ مگر ہر شخص ۔ مُعْتَدٍ ؛ اصل میں مُعْتَدِیْ ہے ۔ قاضِ کے قاعدہ سے ''یا'' گرگئی ۔ اِعْتِداء مصدر ہے باب افتعال کرنے والا ۔ اَثِيْمٍ ؛ گنہگار ۔ اِثْمٌ ۔ گناہ ۔

ترجمہ :- اور روزِ جزا کا انکار وہی شخص کرتا ہے جو حدودِ الٰہی سے باہر ہو ، تجاوز کرگیا ہو اور گنہگار بھی ہو ۔

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۳

اِذَا ؛ جب ۔ تُتْلٰى عَلَيْهِ ؛ اس کے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں ۔ تَلٰى يَتْلُوْ ۔ پیچھے پیچھے چلنا ۔ تَالِیْ ۔ بعد کی چیز ۔ قِرَاءَت کے معنی پڑھنا ۔ زبان کے ساتھ اگر دل بھی چلے تو یہ تلاوت ہے ۔ ''تلاوت'' سمجھ کر پڑھنا ہے اور ''قراءت'' عام ہے ۔ قَرَءَ کے معنی ہیں جمع کرنا ۔ اٰيٰتُنَا ؛ ہماری نشانیاں ، قرآن کی آیتیں ۔ قَالَ ؛ وہ کہتا ہے ۔ اَسَاطِيْرُ ؛ جمع اُسْطُوْرَة ۔ کہانی ، قصہ ، اسٹوری اور ہسٹری اسی سے ہے ۔ اَلْاَوَّلِيْنَ ؛ قدیم لوگوں کے ۔ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ؛ قدیم لوگوں کے قصے ہیں ۔ جن کے دلوں میں عبرت لینے کی گنجائش نہیں ، دوسروں کے حالات سے نصیحت لینے کی عادت نہیں ، ایسے لوگ قدیم قصے کہہ کر ٹالتے ہیں ۔

ترجمہ :- جب ان کو ہماری آیتیں سُنائی جاتی ہیں تو وہ کہتے ہیں ، یہ تو پُرانے ڈھکوسلے اور قدیم کہانیاں ہیں

كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۱۴

کَــلَّا ؛ ہرگز نہیں ، نہیں نہیں ، اس طرح نہ سمجھو ۔ بَل ؛ بلکہ ۔ رَانَ ؛ زنگ چھا گیا ہے ۔ عَلٰی ؛ پر ۔ قُلُوْبِهِمْ ؛ ان کے دل ، ان کے دل سیاہ ہوگئے ہیں ۔ یہ کیوں ؟ مَا کَانُوْا یَـکْسِبُوْنَ ؛ اس مال اور ان اعمال کی وجہ سے کہ انھوں نے کمایا تھا ۔ جب آدمی کوئی بُرا کام کرتا ہے تو اس کے دل پر تھوڑا سا دھبہ آجاتا ہے اگر توبہ کرلے تو وہ دھبہ صاف ہوجاتا ہے ۔ اگر توبہ نہ کرے تو بے پروائی کرتا گناہ کو ہلکا سمجھتا ہے ۔ پھر دل میں جرأت پیدا ہوتی ہے اور جس کام کو چھپ کر کرتا تھا علانیہ کرتا ہے ۔ پھر اور ترقی کرتا ہے اور اپنے آپ کو اس کے کرنے میں مجبور سمجھتا ہے ۔ پھر اور ترقی کرتا ہے تو گناہ کرنے کو اچھا سمجھنے لگتا ہے ۔ پھر اس کے اچھے ہونے پر استدلال شروع کرتا ہے ۔ پھر اور ترقی کرتا ہے اور دوسروں کو اُس بُرے کام کی تبلیغ شروع کرتا ہے جب گناہ اس درجہ پر پہنچ جاتا ہے تو ایمان آہستہ سے اُس کے دل سے روانہ ہوجاتا ہے ۔

"بَـلْ" پر سکتہ ہے ۔ یعنی تھوڑا سا وقفہ کرنا مگر دم نہ لینا چاہیئے ۔ حفصؔ کی روایت میں چار جگہ صحیح سکتہ ہے ۔ ہر ایک کو اس کے مقام پر بیان کردیا گیا ہے ۔ یہ سکتہ کیوں کیا جاتا ہے ؟ اگر سکتہ نہ کیا جاتا تو یَـرْمَلُوْنَ کے قاعدے سے بَلْ رَّان ہوجاتا ۔ اور مقصدِ قرآنی ادا نہ ہوتا ۔ اس وقفہ کے بعد رَانَ جُدا ہوگیا ہے لہذا رَانَ پر زُور آ گیا ۔ اگر وصل کرتے تو یہ بات حاصل نہ ہوتی ۔

گزشتہ آیت سے ظاہر ہورہا ہے کہ اُن کے دلوں پر تاریکی چھا گئی ہے ۔ لہذا وہ صحیح بات کو کہہ نہیں سکتے اور صحیح خیال رکھ نہیں سکتے ۔

ترجمہ :- نہیں ! بلکہ ان کے دلوں پر زنگ آ گیا ہے اُس (مال اور اعمال) کی وجہ سے جو اُنھوں نے کمایا تھا

(یہ کیوں) یہ اُن کے کرتوتِ بد کا نتیجہ ہے ۔ اُن ہی کے اعمال کا اثر ہے کہ اُن کی بے ایمانی اور ان کی نافرمانی زنگ کی صورت میں نمودار ہورہی ہے ۔ اس سیاہ دلی کا اور کیا نتیجہ نکلا !

كَلَّآ إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۝١٥

کَـلَّآ ؛ ہرگز نہیں ، صرف اتنا ہی نہ سمجھو ۔ اِنَّهُمْ ؛ بے شک وہ لوگ ۔ عَنْ رَّبِّهِمْ ؛ اپنے پروردگار سے جس نے پالا پوسا ، کیا کیا سرفراز کیا ۔ یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن یعنی بروزِ جزا ، روزِ قیامت میں ۔ لَـمَـحْـجُوْبُوْنَ ؛ حجاب میں ہوں گے ، خدا کے اور ان کے بیچ میں پردہ ہوگا ۔ وہ دیدارِ الٰہی سے محروم ہوں گے ۔ اتنی بڑی نعمت سے محروم رہنا اس سے بڑھ کر بدنصیبی اور کیا ہوگی ؟

ترجمہ :- یہی نہیں بے شک یہ لوگ اپنے پروردگار سے قیامت کے دن حجاب میں رہیں گے (اور دیدارِ الٰہی سے محروم رہیں گے) ۔

صاحبو ! خدائے تعالیٰ کی دو قسم کی تجلیات ہوتی ہیں (۱) تجلّیٔ ذاتی جس کو کوئی دیکھ نہیں سکتا اور یہ مرتبہ احدیت کے متعلق ہے جہاں دوئی کی گنجائش نہیں اس مرتبہ میں میں اور تُو کو دخل نہیں ۔ یہ مرتبہ وَحْـدَهٗ لَا شَرِیْـکَ لَـهٗ کا ہے (۲) دوسری تجلیِ اسماء و صفاتِ الٰہی کی ہے ۔ اور اس کا مقام واحدیت کا ہے ۔ اور یہ عالم مثال سے متعلق ہے ۔ بعض نادان

جو عالم مثال سے بالکل ناواقف ہیں وہ مطلقاً دیدارِ الٰہی سے انکار کرتے ہیں ۔ ان لوگوں کے دیدارِ الٰہی سے محروم رہنے سے ہم کو بھی کچھ انکار نہیں ۔ جو دیدارِ الٰہی کا یقین نہیں رکھتے بے شک ان کو دیدارِ الٰہی نہ ہوگا ۔ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی ۔ جو یہاں کا اندھا وہ وہاں کا بھی اندھا ۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جتنا اعتقاد اور علم ہوگا ، اتنا ہی قیامت میں شہود ہوگا ۔ دنیا دار العمل ہے ۔ اپنے کو ترقی دینے کی جگہ یہی ہے ۔

حسرت جو مرے علم میں ہے جلوہ فگن آج ÷ کل آئے گا وہ بن کے تماشہ مرے آگے (حسرت صدیقی)

اتنا ہی نہیں !

ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِیْمِ ﴿۱۶﴾

ثُمَّ ؛ پھر ۔ اِنَّهُمْ ؛ بے شک وہ ۔ لَصَالُوْا ؛ اصل میں لَصَالُوْنَ تھا ، اضافت سے نون گر گیا ۔ صَلْوٌ ۔ نزدیک ہونا ، داخل ہونا ، گھسنا ۔ صَالِیْ ۔ گھسنے والا ۔ اَلْجَحِیْمِ ؛ بدشکل ، ڈراونی ، دوزخ ۔ بد اعتقادی اور بد عملی کا نتیجہ پہلے تو دیدارِ الٰہی سے محرومیت تھی ۔ صرف اتنا ہی نہیں ۔ ان کو دوزخ میں بھی جانا ہوگا ۔

ترجمہ :- پھر یہ لوگ یقیناً دوزخ میں بھی جائیں گے ۔

ثُمَّ یُقَالُ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۷﴾

ثُمَّ ؛ پھر ۔ یُقَالُ ؛ کہا جائے گا ۔ هٰذَا الَّذِیْ ؛ یہی تو ہے ۔ كُنْتُمْ بِهٖ ؛ جس کو تم ۔ تُكَذِّبُوْنَ ؛ جھوٹ سمجھتے تھے ، خلافِ واقعہ جانتے تھے ، تم اس کی تکذیب کرتے تھے ۔

ترجمہ :- پھر اُن سے کہا جائے گا یہی تو وہ جہنّم ہے جس کی تم تکذیب کرتے اور جھوٹ سمجھتے تھے ۔

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ﴿۱۸﴾

كَلَّا ؛ ہرگز ایسا نہ ہوگا جیسا کہ تم سمجھ رہے ہو ۔ اَبْرَار جمع بَرٌّ ؛ نیک ، دوسروں سے بھلائی کرنے والے ۔ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ ؛ بے شک نیکوں کا رجسٹر ، ان کے ناموں کی فہرست ۔ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ؛ یقیناً اعلیٰ مقام پر ہے ۔ عِلِّیِّیْنَ ؛ جمع ۔ عِلِّیٌّ ۔ مشتق از عُلُوٌّ ۔ بمعنی بلندی ۔

ترجمہ :- نہیں نہیں ! یقیناً نیکوں کے ناموں کا کتابچہ علیین میں ہے ۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ ﴿۱۹﴾

وَمَا اَدْرٰىكَ ؛ اور تمہیں کس نے بتایا ، تم کیا جانو ۔ مَا عِلِّیُّوْنَ ؛ یہ عِلِّیُّوْنَ ہے کیا ۔

ترجمہ :- اور تمہیں کیا معلوم کہ عِلِّیُّوْنَ ہے کیا ؟

كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾

کِتٰبٌ ؛ کتابچہ ۔ مَرْقُوْمٌ ؛ لکھا ہوا ، نشان کیا ہوا ۔

ترجمہ :- وہ ایک کتابچہ ہے (جس میں وقت بوقت نیکوں کے نام درج کئے گئے ہیں ۔)

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾

یَشْھَدُہٗ ؛ اس کو دیکھتے ہیں ، اس کی شہادت دیتے ہیں ، اس کے پاس رہتے ہیں ۔ الْمُقَرَّبُوْنَ ؛ خدا کے مقرب ، نزدیکی اور قربت والے ۔

ترجمہ :- اس کو جانتے اور اس کی گواہی دیتے ہیں خدائے تعالیٰ کے مقرب لوگ ۔

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾

اِنَّ الْاَبْرَارَ ؛ بے شک نیکوکار آدمی ۔ لَفِیْ نَعِیْمٍ ؛ بڑی نعمت میں ہیں ۔

ترجمہ :- بے شک ! نیک لوگ بڑی نعمت میں ہیں ۔

عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾

اَرِیْکَۃٌ ؛ تخت ، صوفے ، چھپرکھٹ ۔ عَلَی الْاَرَآئِکِ ؛ صوفوں پر بیٹھے ہوئے ۔ اصل میں جَالِسِیْنَ عَلَی اَلْاَرَائِکَ ہے ۔ یَنْظُرُوْنَ ؛ نیکوں اور بدوں کو دیکھتے ہوں گے ، خدائے تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے ، ہر طرح کی سیر کرتے ہوں گے ۔ یَنْظُرُوْنَ کا مفعول محذوف ہے جس کا فردِ اعلیٰ خدائے تعالیٰ ہے ۔ اور عام طور سے نیک و بدمُراد ہیں ۔

ترجمہ :- تختوں پر بیٹھے ہوئے دیکھتے ہوں گے ۔

تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ﴿٢٤﴾

تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْھِھِمْ ؛ تو جانتا ہے ، تو جانے گا ، تو دیکھے گا ، ان کے چہروں میں وُجُوْہٌ جمع وَجْہٌ ۔ چہرہ ۔ نَضْرَۃَ النَّعِیْمِ ؛ آسودگی اور نعمت کی تروتازگی ۔

ترجمہ :- (اے مخاطب !) تو ان کے چہروں میں نعمت کی تر و تازگی دیکھے گا (جانے گا) ۔

يُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ﴿٢٥﴾

يُسْقَوْنَ ؛ وہ پلائے جاتے ہوں گے ۔ مِنْ رَّحِيقٍ ؛ خالص شراب سے ۔ مَخْتُوْمٍ ؛ سربمہر، محفوظ ۔

ترجمہ :- ان کو خالص سر بمہر شراب پلائی جائے گی ۔

عزیزو ! محبت کو شراب سے بڑی مناسبت ہے ۔ شراب اور محبت سے دلی جذبات اُبھرتے ہیں ۔ آدمی بے تکلّف ہوجاتا ہے ۔ عقلِ خانہ خراب مغلوب ہوجاتی ہے شرم و حیاء اس کے دامن کو روک نہیں سکتے ۔ قیامت میں بھی محبت شراب کی صورت میں نمودار ہوگی اور اپنے ولولے بتائے گی ۔

خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۚ وَفِي ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ﴿٢٦﴾

خِتَامُهٗ ؛ وہ چیز جس پر مُہر کرتے ہیں ۔ مِسْکٌ ؛ معلوم ہے کہ یہ ایک خوشبو ہے ۔ شراب تو شراب ہے اس کی لاک ، اس کا سیل بند مسک ہے کہ شیشہ کھولنے سے پہلے ہی مسک بند کی خوشبو سے دماغ معطر ہوجاتا ہے ۔ وَفِیْ ذٰلِکَ ؛ اور ایسی ہی چیز میں ، اُسی کے متعلق ۔ فَلْيَتَنَا فَسِ الْمُتَنَا فِسُوْنَ ؛ تنافُسْ ۔ رغبت ، شوق ، حرص کرنا ۔ رغبت کریں شوق کرنے والے ۔

ترجمہ :- اور اس کا سیل بند مسک ہے ۔ ایسی ہی چیز کے لئے حرص و ریس کرنے والے حرص و ریس کریں ۔

وَمِزَاجُهٗ مِنْ تَسْنِيمٍ ﴿٢٧﴾

وَمِـزَاجُــهٗ ؛ اور اس کی ملونی و آمیزش ، وہ چیز جس کی شدت کم کرنے کے لئے یا اُس کو خوش ذائقہ بنانے کے لئے شراب میں ملاتے ہیں ۔ مِنْ تَسْنِيْمٍ ؛ کوہانِ اشتر اونٹ کی تربت ۔ تَسْنِيْم ۔ ایک چشمہ کا نام ہے ۔

ترجمہ :- اور اس کی ملونی تسنیم کے چشمہ کی ہے (جس سے تسکین و راحت پیدا ہوتی ہے) ۔

فقیروں کا خیال ہے کہ تسنیم سے مُراد حُبِّ ذاتی ہے ۔ یعنی شرابِ محبت میں حُبِّ ذاتی کا بھی مزہ ہے ۔ جہاں بندے کو خدا سے محبت ہے خدا کو بھی بندوں سے حُبِّ ذاتی ہے عاشق کی طرف سے محبت ہے تو محبوب کی طرف سے حُبِّ ذاتی جو عاشق کی تمام کمزوریوں پر غالب آجائے گا ۔

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢٨﴾

عَيْنًا ؛ وہ تسنیم ایک چشمہ ہے ۔ یَشْرَبُ بِهَا ؛ اس میں سے پئیں گے ۔ اَلْمُقَرَّبُوْنَ ؛ خدائے تعالیٰ کے مقرب لوگ ۔

ترجمہ :- (تسنیم) ایک چشمہ ہے جس میں سے خدا کے مقرب لوگ پئیں گے ۔

اچھوں کا بیان ہو چکا اب بُروں کا حال سنو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَضْحَكُوْنَ ﴿۲۹﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؛ جو لوگ مجرم تھے، گناہوں میں مبتلا تھے۔ كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ تھے وہ ایمانداروں پر۔ يَضْحَكُوْنَ ؛ ہنستے، تحقیراً کھِلّی اُڑاتے، مضحکہ کرتے، مذاق اور دل لگی کرتے۔

ترجمہ:- بدکار اور مجرم لوگ ایماندروں (سے ملتے تو ان) پر خوب ہنستے۔

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ﴿۳۰﴾

وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ ؛ اور جب مسلمانوں کے پاس سے گزرتے۔ يَتَغَامَزُوْنَ ؛ تو آنکھیں مارتے، آنکھوں سے اشارے کرتے۔ غَمْزَة۔ آنکھ کا اشارہ۔

ترجمہ:- اور (بدمعاش) جب ان کے (مسلمانوں کے) پاس سے گزرتے تو آنکھوں سے اشارے کرتے۔

وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ﴿۳۱﴾

وَاِذَا انْقَلَبُوْا ؛ اور جب واپس ہوتے، پلٹتے۔ اِنقِلَابٌ۔ حالت کا بدل جانا۔ اِلٰى اَهْلِهِمْ ؛ اپنے اہل و عیال کے پاس، اپنے متعلقین کی طرف۔ اِنْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ؛ باتیں بناتے واپس ہوتے۔ فَاكِهَةٌ۔ میوہ۔ تَفَكُّهٌ اور فُكَاهَتٌ۔ ہنسی اور دل لگی کی باتیں کرنا۔

ترجمہ:- اور جب اپنے اہل و عیال کے پاس واپس ہوتے تو باتیں بناتے دل لگی کرتے، واپس ہوتے۔

وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾

وَاِذَا رَاَوْهُمْ ؛ اور جب یہ بدمعاش، مسلمانوں کو دیکھتے۔ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ؛ کہتے کہ بے شک یہ لوگ۔ لَضَآلُّوْنَ ؛ البتہ گمراہ ہیں۔ دنیا نقد ہے۔ آخرت اُدھار ہے۔ ان کی جتن بے کار ہے اُدھار کے لئے نقد کو کھو رہے ہیں۔

ترجمہ:- اور جب یہ لوگ ان کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ لوگ یقیناً غلط کار ہیں، گمراہ ہیں۔

وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ﴿۳۳﴾

وَمَآ اُرْسِلُوْ ؛ اور بھیجے نہیں گئے ہیں۔ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر۔ حٰفِظِيْنَ ؛ محافظ، نگران کار اور یہ مسلمان کچھ ہمارے نگران کار تو بنائے نہیں گئے ہیں کہ ہم کو ہمیشہ ٹوکتے اور ہمارے اعمال کی تنقید کرتے رہتے ہیں۔ صبح سے شام تک نصیحت کئے

جارہے ہیں ۔ یا اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ کفّار مسلمانوں کے نگران کار تو ہیں نہیں کہ خواہ مخواہ ہم پر اعتراض کرتے رہیں ۔

ترجمہ :- اور یہ لوگ ان پر کچھ ان کے نگران کار بنا کر تو نہیں بھیجے گئے ۔

فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٣٤﴾

دنیا میں کفّار مسلمانوں پر ہنستے تھے ۔ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ آج یعنی قیامت کے دن مسلمان ۔ مِنَ الْكُفَّارِ ؛ کافروں پر ۔ يَضْحَكُوْنَ ؛ ہنسیں گے ۔

ترجمہ :- پس آج ایماندار کفّار پر خوب ہنسیں گے ۔

عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ﴿٣٥﴾

عَلَى الْاَرَآئِکَ ؛ تختوں پر بیٹھے ہوئے ، صوفوں پر بیٹھے ہوئے ۔ يَنْظُرُوْنَ ؛ کافروں کا تماشہ دیکھتے ہوں گے ۔

ترجمہ :- (مسلمان لوگ) صوفوں پر بیٹھے ہوئے (اطمینان سے ان کافروں کا تماشہ) دیکھتے ہوں گے ۔

ع ۱ ۶ ۸ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٣٦﴾

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ ؛ کیا بدلہ دے دیا گیا کفّار کو ۔ ثَوَابٌ ؛ بدلہ ۔ كُفَّارٌ ؛ منکر ، نہ ماننے والے ۔ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ؛ جو کچھ وہ کرتے تھے ۔

ترجمہ :- کیا ان کافروں کو ان کے اعمالِ بد کا بدلہ مل گیا ؟

بے شک مل گیا اور مشاہدہ کر رہے ہیں ۔

سُورَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ هِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ انشقاق مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پچیس (۲۵) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴿١﴾

اِذَا السَّمَآءُ ؛ جب آسمان ۔ اِنْشَقَّتْ ؛ شق ہوجائے ، پھٹ جائے ، پارہ پارہ ہوجائے ۔

ترجمہ :- جب آسمان شق اور پارہ پارہ ہوجائے ۔

صاحبو! عربی میں سَما کا لفظ ہر اوپر کی چیز کو کہتے ہیں۔ خواہ چھت ہو خواہ ابر ہو، خواہ اس دنیا سے اعلیٰ مقام ہو۔ عربی میں سمو کے معنی علو کے ہیں۔ پس ہر اوپر کی چیز نیچے کی چیز کے لئے سماء ہے۔ آسمانوں کو ٹھوس سمجھنا یہ یونانیوں اور دوسرے لوگوں سے لیا ہوا ہے۔ ان کے خیالات سے مسلمانوں کو کیا علاقہ۔ بعض مسلمان جو فلسفیوں کے اثرات سے دب گئے ہیں وہ قرآن شریف کے مطابق فلسفہ کو بنانے کے عوض قرآن شریف کو فلسفہ کے مطابق بنانا چاہتے ہیں۔ ہمارے پاس تمام ستارے آسمانِ اوّل میں ہیں۔ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ۔ آسمان دنیا عالمِ اجسام جو ہم سے قریب تر ہے۔ اس کو تمام ستاروں سے زینت دی گئی ہے۔ اس عالمِ اجسام کے اوپر عالمِ مثال ہے۔ عالمِ مثال، عالمِ شہادت و عالمِ ناسوت و عالمِ اجسام کے نظر کرتے آسمان ہے۔ اور عالمِ ارواح عالمِ مثال سے اعلیٰ آسمان ہے خود عالمِ مثال کے بھی درجات ہیں۔ اعلیٰ سماء، اسفل ارض (زمین) سمجھی جائے گی۔ ہم کو فلسفہ کے جھنجھٹ میں کیوں پھنسنا چاہیئے۔ دنیا ایک دن تباہ ہونے والی ہے۔ عالم کا نظام برباد ہونے والا ہے۔ اس سے پہلے فناءِ عالم کے متعلق بحث ہو چکی ہے۔

وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾

وَاَذِنَتْ ؛ اور کان لگا کر سُن لیا۔ لِرَبِّهَا ؛ خدا کے حکم کو۔ وَحُقَّتْ ؛ اور آسمان اسی کا مستحق تھا۔ خدا کے حکم کو کون ٹال سکتا ہے؟

موت و حیات میری دونوں ترے لئے ہیں ÷ مرنا تری گلی میں جینا تری گلی میں (حسرت صدیقی)

ترجمہ:- اور (آسمان نے) حکمِ خدا کو (اطاعت کے کانوں سے) سُن لیا۔ اور ایسا ہی ہونا بھی چاہیئے تھا (اور آسمان اسی کا مستحق تھا)۔

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿۳﴾

وَاِذَا الْاَرْضُ ؛ اور جب زمین۔ مُدَّتْ ؛ کھینچی اور تانی جائے گی۔ یعنی عالم کا شیرازہ درہم برہم ہوجائے گا۔

ترجمہ:- اور جب زمین تانی جائے گی۔

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾

وَاَلْقَتْ ؛ اور زمین پھینک دے گی، ڈال دے گی۔ مَا فِيْهَا ؛ اُس چیز کو جو زمین میں ہے یعنی خوب کان کنی کی جائے گی۔ زمین کا خول پتلا پڑ جائے گا۔ جابجا سے ٹوٹ جائے گی۔ وَتَخَلَّتْ ؛ اور (زمین سے لاوا نکلنے کی وجہ سے) خالی ہوجائے گی۔ یہ سب آثارِ قیامت میں سے ہے۔ یا اس کے معنی یہ ہیں کہ قیامت کے وقت زمین میں سے تمام مُردے نکل پڑیں گے۔

ترجمہ:- اور جب زمین اس چیز کو نکال کر خالی ہوجائے گی جو اُس میں ہے۔

وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ ۝۵

ترجمہ :- اور اُس نے حکمِ خدا کو (اطاعت کے کانوں سے) سُن لیا اور ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا (اور وہ اسی کی مستحق تھی)۔

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝۶

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ ؛ اے انسان ، اے آدم زاد ۔ اِنَّكَ كَادِحٌ ؛ بے شک تو کوشش کررہا ہے ۔ اِلٰى رَبِّكَ ؛ تیرے رب کی طرف ۔ كَدْحًا ؛ سخت کوشش ۔ مفعولِ مطلق ہے كَادِحٌ کا ۔ یعنی طوعاً و کرہاً بے اختیار یا اختیار سے ۔ اچھے لوگ تو خدا کے پاس جانے دربارِ الٰہی میں جانے سرگرم رہتے ہیں ۔ اور بُروں کو بے اِرادہ گھسیٹے گھسیٹے وہیں پہنچنا ہے ۔ فَمُلٰقِيْهِ ؛ بہرحال اُس کو خدا سے ملنا اور اس سے ملاقات کرنا ہے ، اپنے اپنے اعمال کی جوابدہی کرنا ہے ۔

ترجمہ :- اوانسان ! تو اپنے رب کی طرف پہنچنے کے لئے کوشش کررہا ہے پھر تو پہنچ ہی جائے گا ۔ تجھے اس کی ملاقات ہو ہی جائے گی (اچھے جزا پائیں گے اور بُرے سزا)۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝۷

فَاَمَّا مَنْ ؛ پھر جو ۔ اُوْتِیَ ؛ جس کو دی گئی ۔ اٰتٰی ، يُؤْتِی ، اِيْتَاءً ؛ دینا ۔ اَتٰی - يَاْتِیْ ، اِتْيَانًا ؛ آنا ۔ اَعطٰی ، يُعْطِی ۔ اِعْطَاءً وَعَطَاءً ؛ دے دینا ۔ كِتٰبَهٗ ؛ اس کی کتاب ، اپنا اعمال نامہ ۔ بِيَمِيْنِهٖ ؛ سیدھے ہاتھ میں ۔

ترجمہ :- پھر جس شخص کو اس کا اعمال نامہ اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا گیا ہو ۔

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝۸

فَسَوْفَ ؛ پھر وہ عنقریب ۔ يُحَاسَبُ ؛ اس کا حساب لیا جائے گا ۔ حِسَابًا يَّسِيْرًا ؛ آسان حساب یعنی اس کو اس کا اعمال نامہ دکھایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا بندے تو نے فلاں فلاں بُرے کام کئے ، جا ہم نے تجھے بخش دیا ۔

ترجمہ :- پھر اس سے عنقریب آسان حساب لیا جائے گا ۔

وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝۹

وَيَنْقَلِبُ ؛ اور واپس ہوگا ۔ پلٹے گا ۔ اِلٰۤى اَهْلِهٖ ؛ اپنے اہلِ وعیال کی طرف جب کہ وہ منتظر کھڑے ہوں گے ۔

مَسْرُوْرًا ؛ خوش خوش، مسرور ۔ مَسَرَّتْ ۔ خوشی ۔ وہ خوشی جو دل میں چھپی ہوئی ہے ۔ بَشَارَتْ ۔ وہ خوشی جو چہرے سے ظاہر ہو ۔ سِرٌّ ۔ راز، چھپی ہوئی بات ۔ سُرِّیَّةٌ ؛ وہ خواص جو بیوی سے چھپائی جاتی ہے ۔

ترجمہ :- اور وہ اپنے اہل وعیال کی طرف خوش خوش پلٹے گا ۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾

وَاَمَّا مَنْ ؛ اور وہ شخص جو جس کو ۔ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ ؛ اس کا اعمال نامہ اس کو دیا گیا ۔ وَرَآءَ ؛ پیچھے یہ لفظ آگے اور پیچھے دونوں معنوں میں مستعمل ہے ۔ وَرَآءَ : پیچھے ۔ ظَهْرِهٖ ؛ اس کی پیٹھ ۔ اچھا آدمی اپنے اعمال نامہ کو فوراً لے لے گا ۔ اور بُرا آدمی مشکل سے، دیر سے اپنے اعمال نامہ کو لے گا ۔

ترجمہ :- پھر جس شخص کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ پیچھے سے دیا جائے گا ۔

فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾

فَسَوْفَ ؛ پھر عنقریب وہ، البتہ وہ ۔ یَدْعُوْا ؛ پکارے گا، دُعا کرے گا ۔ ثُبُوْرًا ؛ موت کو، ہلاکی کو ۔ بُرا آدمی مرنے کی آرزو کرے گا اور موت نہ آئے گی ۔ ہائے موت پکارے گا، ہائے موت چلّائے گا ۔ مگر سب لاحاصل ۔

ترجمہ :- پھر وہ عنقریب موت کی دُعا کرے گا ۔ (موت کو پکارے گا ۔ مگر موت نہ آئے گی)

وَّیَصْلٰی سَعِیْرًا ﴿۱۲﴾

وَّیَصْلٰی ؛ اور داخل ہوگا ۔ سَعِیْرًا ؛ آتشِ دوزخ میں ۔

ترجمہ :- اور وہ جہنّم میں داخل ہوگا ۔

اِنَّهٗ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾

اِنَّهٗ ؛ بے شک وہ ۔ كَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ ؛ اپنے اہل وعیال میں تھا ۔ مَسْرُوْرًا ؛ خوش خوش، مسرور ۔

ترجمہ :- وہ تو (دنیا میں) اپنے اہل وعیال میں خوش وخرم تھا ۔

صاحبو ! دو خوشیاں اور دو غم جمع نہیں ہوسکتے ۔ جو دنیا میں خوش وخرم تھے ۔ وہ آخرت میں ناشاد و نامراد ہوں گے اور جن کو دنیا میں غمِ آخرت تھا ان کو آخرت میں شادی وخرمی نصیب ہوگی ۔

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ ۚ﴿۱۴﴾

اِنَّـهٗ ظَنَّ ؛ وہ گمان کرتا تھا ۔ اَنْ لَّنْ یَّحُوْرَ ؛ خدا کے پاس نہ پلٹے گا ۔ حَارَ ۔ یَحُوْرُ ۔ حَوْرًا ؛ پلٹنا ، گردش کھانا ۔ مِحْوَرٌ ؛ دَھرا جس پر چرخہ پھرتا ہے ۔ مُحَاوَرَۃ ؛ باہمی گفتگو ۔

ترجمہ :- وہ سمجھتا تھا کہ اس کو (دربارِ الٰہی میں) واپس جانا نہیں ہے ۔

بَلٰۤى ۚۛ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِیْرًا ؕ﴿۱۵﴾

بَلٰی ؛ کیوں نہیں ۔ ضرور خدا کی طرف واپس جانا ہے ۔ اِنَّ رَبَّـهٗ ؛ بے شک اس کا رب ، اس کا پروردگار ۔ كَانَ بِهٖ ؛ اس کے متعلق تھا ۔ بَصِیْرًا ؛ جاننے والا ، دیکھنے والا ۔

ترجمہ :- کیوں نہیں ! اس کا رب اس کو خوب دیکھتا تھا (اس سے خوب واقف تھا) ۔

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾

فَـلَاۤ ؛ پھر نہیں جی ۔ یہاں ایک سکتہ ملیحہ یعنی ہلکا سا سکتہ کرنے اور اُقْسِمُ پر زور دینے کی ضرورت ہے ۔ فَـلَاۤ اُقْسِمْ کے معنی اُقْسِـمُ ۔ لینا عربیت وقرآن پر ظلم ہے ۔ یا اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ بات واضح بین اور بدیہی ہے لہذا میں اس کے لئے قسم نہیں کھاتا ۔ بِـالشَّـفَقِ ؛ شفق کی ۔ شفق کے متعلق اختلاف ہے ۔ امام شافعیؒ اور سیبویہؒ شفق سُرخی کو کہتے ہیں جو مغرب کے وقت رہتی ہے اور احمد بن حنبل اور حضرت امام ابو حنیفہ اس سفیدی کو اور روشنی کو کہتے ہیں جو سرخی غائب ہونے کے بعد بھی رہتی ہے جو غروب کے بعد رہتی ہے ۔ خدائے تعالیٰ شفق اور رات اور چودھویں رات کے چاند کا ذکر کر کے شہادت دلا رہا ہے جس کی تفصیل آگے آئے گی ۔

ترجمہ :- پھر نہیں جی ! شفق شہادت دے گی ۔

وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾

وَالَّیْلِ ؛ اور رات ۔ وَمَا وَسَقَ ؛ اور وہ چیزیں جو چھپ جاتی ہیں ، جن کا نور گھٹ جاتا ہے جن کو جمع کیا یعنی رات اور وہ تاریکی جسے اُس نے جمع کیا ہے ۔

ترجمہ :- اور رات اور وہ سب چیزیں جو رات کی تاریکی میں چھپ جاتی ہیں ۔

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾

وَالْقَمَرِ ؛ اور چاند۔ اِذَا اتَّسَقَ ؛ جب پورا ہوجائے۔ اِتَّسَقَ بِهٖ ؛ باب افتعال ہے وَسَقَ سے، واؤ تا بن کر مدغم ہوا۔

ترجمہ :- اور جب کہ چاند پورا ہوجائے۔ (یہ انسان کی فطرت ہے، لوگوں کی طبیعت ہے)

طبیعت انسانی کے اقسام

خدائے تعالیٰ انسان کی مختلف طبیعتوں کو بیان فرماتا ہے بعض رات کی خاصیت کے ہوتے ہیں۔ جو دنیا پر چھا جاتی ہے۔ اور بعض پورے چاند کی طبیعت رکھتے ہیں۔ جس سے دنیا منور ہوجاتی ہے۔ اور بعض اوسط حالت میں رہتے ہیں۔ نہ پورے روشن نہ پورے تاریک جیسے شفق کا وقت یا ایک ہی انسان پر تین حالتیں گذرتی ہیں (۱) بُرے خطرات (۲) معمولی خطرات (۳) اعلیٰ اور بہتر خطرات یعنی بندگانِ خدا کو ان چیزوں سے عبرت لینے کی ضرورت ہے۔ ابھی ہم نے بیان کیا ہے کہ بعض اچھے ہوتے ہیں اور پورے اچھے ہوتے ہیں۔ جیسے پیغمبر علیہم السلام اور اولیاء و صالحین اور بعض اوسط حالت میں رہتے ہیں جیسے معمولی مسلمان۔ اور بعض بد اور بدتر ہوتے ہیں جیسے کافر اور بے دین جو سخت تاریک رات کے مانند ہوتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ ان چیزوں کو شاہد کے طور پر پیش فرماتا ہے۔

اب میں ان تینوں آیتوں کی تشریح کرتا ہوں :

پھر نہیں جی، ذرا شفق پر غور کرو وہ کیا شہادت دیتی ہے اور رات اور وہ تمام چیزیں جو رات کی تاریکی میں چھپ جاتی ہیں۔ اور چاند جب کہ وہ پورا ہوجائے جس سے دنیا منور ہوجاتی ہے۔

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾

لَتَرْكَبُنَّ ؛ تم سوار کئے جاؤ گے، تم کو اس پر سے گزرنا ہوگا۔ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؛ ایک حال کے بعد ایک حال پر سے۔

ترجمہ :- لوگو! تم ایک سے دوسرے حال پر گزرو گے۔

فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۰﴾

فَمَا لَهُمْ ؛ پھر انہیں کیا ہوگیا۔ لَا يُؤْمِنُونَ ؛ کہ ایمان نہیں لاتے۔

ترجمہ :- پھر انہیں کیا ہوگیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے۔

السجدة

وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿۲۱﴾

وَإِذَا ؛ اور جب۔ قُرِئَ ؛ پڑھا گیا۔ پڑھا جائے۔ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ ؛ اُن پر قرآن۔ لَا يَسْجُدُونَ ؛ سجدہ نہیں کرتے۔ چنانچہ سجدہ کے لفظی معنی جھکنے اور سر خم کرنے کے ہیں۔ خدا کی طرف نہ مائل ہوتے اور نہ جھکتے ہیں۔ اُن کے دلوں میں خشوع اور خضوع نہیں پیدا ہوتا۔ آیت سجدہ پر امام ابو حنیفہ کے پاس سجدہ واجب ہے اور امام شافعی کے پاس سُنت اور قرآن کی

کوئی سی بھی آیت پڑھی جائے تو دل میں خشوع وخضوع پیدا ہونا چاہیئے اور ہمیشہ قرآن سُننے کے لئے مائل رہنا چاہیئے نہ کہ اُس سے اعراض بے توجہی اور اس کے حکم کے سامنے سرتسلیم خم کرنا ہمارا فرض ہے ۔

صاحبو! ذرا غور کرو آیت سجدہ کے سوا قرآن کی دوسری آیتیں سُنیں تو کیا سجدہ کرنا ضروری ہے؟ ہرگز نہیں ۔ لہذا یہاں سجدہ کے معنی سرتسلیم خم کرنے کے ہیں اور آیت سجدہ پر اس لئے سجدہ کرتے ہیں کہ الفاظ قرآن کا لحاظ کر کے عملی طور سے اطاعت کریں ۔

ترجمہ :- اور جب ان پر قرآن پڑھ کے سُنایا جاتا ہے تو نہ اس پر مائل ہوتے ہیں اور نہ سجدہ کرتے ہیں ۔

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۲﴾

بَلِ الَّذِيْنَ ؛ بلکہ وہ لوگ جو ۔ كَفَرُوْا ؛ کفر کرتے ہیں ، انکار کرتے ہیں ، نہیں مانتے ۔ يُكَذِّبُوْنَ ؛ اُلٹے تکذیب کرتے ہیں ، جھٹلاتے ہیں ۔

ترجمہ :- بلکہ یہ کافر تو اور اُلٹی تکذیب کرتے ہیں ۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿۲۳﴾

وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ اَعْلَمُ ؛ زیادہ عالم ہے ، خوب جانتا ہے ، بہت ہی باخبر ہے ۔ بِمَا يُوْعُوْنَ ؛ اس چیز کو کہ دل میں رکھتے ہیں ۔ وِعَاء ؛ برتن ، ظرف ۔ اَوْعٰی ، يُوْعِي ، اِيْعَاءً ؛ کسی چیز کو ظرف میں رکھنا ۔ وَعٰی ؛ یاد رکھا ۔ وَعَا ۔ يَعِیْ ؛ یاد رکھنا ۔

ترجمہ :- اور خدا کو خوب علم ہے ان چیزوں کا کہ (یہ منکر) دل میں رکھتے ہیں ۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۴﴾

فَبَشِّــرْهُـمْ ؛ پس اُن کو بشارت دو ، خوشخبری دو ۔ استعارہ تحکمیہ ہے ، کیونکہ عذاب کی خوشخبری نہیں ہوتی بلکہ وعید ہوتی ہے ۔ بِعَذَابِ اَلِيْمٍ ؛ عذابِ الیم کی ، المناک سزا کی ، دردناک تکلیفوں کی ۔

ترجمہ :- پس ان کو عذابِ الیم کی بشارت سُنا دو ۔

ع ۱ ۲۵ ۹ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۲۵﴾

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ مگر ان لوگوں کو جو ایمان لائے ۔ مسلمانوں کو ۔ وَعَـمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح کئے ، مناسب کام کئے وہ عذابِ الیم کے وعید کے مستحق نہیں ۔ لَهُـمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؛ ان کا دائمی اجر اور ثواب ختم نہ ہوگا ۔ مَنَّ ، يَمُنُّ ، مَنًّا ؛ کاٹنا ۔ اَلْمَنِيَّـةُ ؛ موت ۔ اُمْنِيَّـةٌ ؛ آرزو ۔ مِنّت ؛ کسی پر احسان دھرنا ۔

ترجمہ :- مگر جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اور عملِ صالح کرتے ہیں ان کا اجر و ثواب منقطع اور موقوف نہ ہوگا ۔

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ بروج مکہ میں نازل ہوئی اس میں بائیس (۲۲) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝۱

وَالسَّمَآءِ ؛ قسم ہے آسمان کی ، میں آسمان کو شہادت میں پیش کرتا ہوں ، آسمان اپنی زبانِ حال سے شہادت دے گا۔ سمآء کے لفظ میں بلندی کے معنٰی ملحوظ ہیں۔ فضائے بسیط جو زمین کو احاطہ کئے ہوئے ہے ، نیز ابر کو بھی سماء کہتے ہیں۔ ذَات۔ والی۔ ذُو کا مونث ہے۔ اَلْبُرُوْج ؛ بُرْجٌ کی جمع ہے۔ ذَاتِ الْبُرُوْج ؛ برجوں والی۔ آسمان میں بارہ (۱۲) برج بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) حمل (۲) ثور (۳) جوزا (۴) سرطان (۵) اسد (۶) سنبلہ (۷) میزان (۸) عقرب (۹) قوس (۱۰) جدی (۱۱) دلو (۱۲) حوت۔

ترجمہ :- اور وہ آسمان جس میں برج برج ہیں (ستاروں کے حصّے حصّے ہیں)۔

وہ اپنی زبانِ حال سے شہادت دیں گے کہ دنیا ناپائیدار ہے ، مرنا برحق ہے۔ آسمان میں انقلابات ہورہے ہیں ، روز بہ روز آفتاب ٹھنڈا ہورہا ہے ، اس کی کشش ضعیف ہوتی جارہی ہے۔ آفتاب کی تباہی کے ساتھ سیاروں کا تباہ ہونا یقینی ہے۔ معلوم نہیں یہ تمام سیارے آپس میں ٹکرائیں گے تو ان کا کیا حال ہوگا۔ آخر فنا ! آخر فنا !

وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝۲

وَ ؛ اور۔ اَلْيَوْمِ ؛ دن ، روز۔ اَلْمَوْعُوْدِ ؛ جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

ترجمہ :- اور جس دن کا وعدہ کیا جارہا تھا (وہ ضرور آئے گا یعنی قیامت ہوگی)۔

قیامت میں کیا ہوگا ؟ سب حاضر ہوں گے۔ بعض بعض کو دیکھتے ہوں گے۔

وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝۳

شَاهِدٍ ؛ دیکھنے والا گواہی دینے والا۔ مَشْهُوْدٍ ؛ دیکھا ہوا جس کی گواہی دی جارہی ہے دنیا میں حاکم بھی ہوتے ہیں اور محکوم بھی۔ گواہ بھی ہوتے ہیں اور وہ بھی جن کے متعلق گواہی دی جاتی ہے حاضر و ناظر خدا بھی ہے اور نیک و بد بندے بھی۔

جن کو خدا دیکھ رہا ہے اور بغیر جزا و سزا کے کسی کو نہ چھوڑے گا۔

ترجمہ :- (اور شہادت میں پیش کرتا ہوں) دیکھنے والے کو اور دیکھے جانے والے کو۔

قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ﴿۴﴾

قُتِلَ ؛ مار ڈالے گئے ، مار ڈالا گیا۔ اَلۡاُخۡدُوۡدِ۔ لمبا گڑھا۔ خَدّ۔ لمبا چیرنا ، لمبا کاٹنا۔ قَطَّ آڑا کاٹنا۔ اُخۡدُوۡدِ کی جمع اَخَادید ہے۔ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ؛ گڑھے والے۔ ایک ظالم بادشاہ تھا جو گڑھوں میں آگ ڈال کر ایمانداروں کو اس میں ڈال دیتا تھا۔

ترجمہ :- گڑھے والے قتل کیئے گئے۔

اَلنَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۙ﴿۵﴾

اَلنَّارِ ؛ آگ۔ نور کے مادّہ میں نکلنا ملحوظ ہے۔ نور بھی نکلتا ہے اور آگ میں سے بھی گرمی و روشنی نکلتی ہے وہ گڑھے کیسے تھے آگ سے بھرے تھے۔ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ؛ بھڑکنے اور مشتعل ہونے والی۔ وَقَدَ ، یَقِدُ ؛ روشن ہونا ، مشتعل ہونا۔ اَوۡقَدَ یُوۡقِدُ اِیۡقَادًا ؛ مشتعل کرنا۔ سلگانا۔ وَقُوۡد ؛ وہ چیز جس سے آگ روشن کی جاتی ہے۔ ذُوۡ مذکر ہے ذَات مونث ہے ذُوۡمَالٍ و ذَاتُ جمالٍ۔ مال والا مرد اور حُسن و جمال والی عورت۔

ترجمہ :- (گڑھے والے لوگ) شعلہ زن آگ (میں ڈال دیئے جاتے تھے)۔

صاحبو! گزشتہ زمانہ کے مسلمان آگ میں ڈال کر جلا دیئے جاتے تھے۔ مگر وہ اسلام سے پھرتے نہ تھے ہمارے زمانہ میں ذرا سی تکلیف پر ہائے وائے کی جارہی ہے۔ دنیا گذشتنی و گذاشتنی ہے ، ایک دن مرنا ہے ، دنیا سے گزرنا ہے۔ ذرا سی تکلیف میں پریشان ہوجاؤ گے تو مرتے وقت کیا حال ہوگا۔ جب تک کامل تکلیف نہیں ہوتی ، کوئی نہیں مرتا۔ بیوی بچّے چھوٹنے والے ہیں ہم مرنے والے ہیں ! آدمی اتنا سمجھ جائے ، ایمان کا دامن مضبوط پکڑ لے تو ہر چیز آسان ہے۔ مرنے سے کیوں ڈرتے ہو وہاں اللہ ہے اور اللہ کا رسول ہے اس سے زیادہ نعمت تم کو اور کیا ملے گی۔

اُتر کر موت کی گھاٹی پہنچ جا کوئے جاناں تک ÷ تقاضا رات دن ہے مجھ سے میرے شوق بے حد کا (حسرت)

اصحابِ اخدود کا قصّہ ایک جزوی مثال ہے شاہد و مشہود کی۔ خدا دیکھ رہا ہے اور کیا کیا ہورہا ہے اس کے پیشِ نظر ہے۔ ابھی ہم نے بیان کیا کہ وہ نیکوں کو جزا اور بُروں کو سزا دے کر رہے گا۔ پھر کیا ڈر ہے؟ کس چیز کا خوف ہے؟

اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ﴿۶﴾

اِذۡهُمۡ ؛ جب کہ وہ لوگ۔ عَلَيۡهَا ؛ ان گڑھوں پر۔ قُعُوۡدٌ ؛ بیٹھے ہوئے ہیں۔ قَاعِدٌ کی جمع ہے۔ یہ مسلمان لوگ

گڑھے کے کنارے بیٹھے ہوئے ہیں اور کفّار اُن کو آگ میں ڈھکیل رہے ہیں ۔ ایماندار دوسرے ایمانداروں کو آگ میں ڈھکیلے جاتے دیکھتے ہیں مگر اسلام سے منہ نہیں پھیرتے ۔

ترجمہ :- جب کہ وہ ان گڑھوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ۔

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۞۷

وَهُمْ ؛ اور وہ ۔ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ؛ ان تکلیفات کو جو کافر مسلمان کو دے رہے ہیں ۔ شُهُوْدٌ ؛ دیکھ رہے ہیں ۔ شاہد کی جمع ہے ۔ کون دیکھ رہے ہیں ؟ مسلمان ، مسلمانوں پر کیا گزر رہا ہے دیکھ رہے ہیں ۔ یا کفّار مسلمانوں کو تکلیف دے دے کر خوش ہورہے ہیں ۔

ترجمہ :- اور وہ ایمان داروں کے ساتھ جو سلوک (کفّار) کر رہے ہیں اُسے دیکھ رہے ہیں ۔

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۞۸

وَمَا نَقَمُوْا ؛ اور کوئی عیب نہیں نکالا ۔ ان کی دشمنی کی کوئی وجہ نہ تھی ۔ اِنْتِقَامْ ؛ بدلہ ۔ مِنْهُمْ ؛ ان سے ۔ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ ؛ مگر یہ کہ وہ ایمان رکھتے ہیں اللہ پر ۔ کیسا اللہ ؟ کیسا خدا ؟ اَلْعَزِيْزِ ؛ عزت والا ، زبردست ، غالب ۔ اَلْحَمِيْدِ ؛ لائقِ حمد ، تعریف کے قابل ، سزاوارِ تعریف ۔

ترجمہ :- اور ان لوگوں نے مسلمانوں میں کوئی عیب نہیں نکالا ۔ بجز اس کے کہ وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں (کیسا اللہ) صاحبِ عزت ، لائقِ حمد (سزاوارِ نعمت) ۔

الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ ۞۹

ایسا خدا ۔ اَلَّذِيْ ؛ جو ۔ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؛ اسی کی ہے سلطنت ، بادشاہی آسمانوں اور زمین کی ۔ وَاللّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ؛ ہر شئے کو ، ہر شئے سے ۔ شَهِيْدٌ ؛ دیکھنے والا ۔ واقف ۔ خدا سے کیا چھپا ہوا ہے ۔ ہر چیز اس کے سامنے حاضر ہے ، اور وہ ہر جگہ موجود ہے ، سب سے باخبر ہے ۔

ترجمہ :- وہ خدا کہ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اُسی کی ہے اور اللہ ہر شئے سے واقف ہے ، دیکھتا ہے ۔

اچھا اس سے پہلے قسم کا سلسلہ چل رہا تھا ۔ اس قسم کا جواب کیا ہے ؟ بعض کہتے ہیں ۔ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ اِلٰى اٰخِرِهٖ ہے ۔ مگر بہتر جوابِ قسم اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوْا اِلٰى اٰخِرِهٖ ہے ۔ اور قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ اِلٰى اٰخِرِهٖ ۔ ایک جزوی مثال ہے اور شَهِيْدٌ تک جتنی آیتیں ہیں سب ایک دوسرے سے مرتبط ہیں اور قسم یا شہادت کی مثال ہیں ۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ﴿١٠﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا ؛ بے شک جن لوگوں نے فتنوں میں مبتلا کیا ایذائیں دیں، تکلیفیں پہنچائیں، کن کو۔ اَلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؛ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو۔ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا ؛ پھر توبہ بھی نہیں کی ان کو تکلیف دینے سے باز بھی نہ آئے اور اس کا نتیجہ بھی بھگتنا۔ فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؛ تو ان کے لئے ہے جہنّم کا عذاب، دوزخ کی تکلیف۔ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؛ اور انھیں کے لئے ہے جلنے کا عذاب۔

ترجمہ :- جن لوگوں نے مومن مردوں اور عورتوں کو فتنوں میں مبتلا کیا (ان کو ایذائیں دیں) پھر توبہ بھی نہیں کی تو انھیں کے لئے ہے عذابِ جہنّم اور جلنے کا عذاب۔

اچھا! یہ انجام تو کافروں اور بدکاروں کا ہوا۔ نیکوں کا انجام کیا ہوگا ؟

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ﴿١١﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؛ بے شک جو لوگ ایمان لائے۔ مسلمان، ایماندار۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور عملِ صالح بھی کیا مناسب کام بھی کئے۔ لَهُمْ جَنّٰتٌ ؛ پس ان کے لئے تو جنتیں ہیں، باغ ہیں۔ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؛ ان جنتوں کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جس باغ میں نہریں بہتی ہوں، پانی کی کثرت ہو، وہ سوکھے گا کیسے؟ ذٰلِكَ ؛ وہ، یہی۔ اَلْفَوْزُ ؛ کامیابی، فائز المرامی۔ فَازَ، يَفُوْزُ، فَوْزًا ؛ کامیاب ہونا، فائز المرام ہونا۔ مقصود کا پانا۔ اَلْكَبِيْرُ ؛ بڑی۔

ترجمہ :- بے شک جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ کئے ان کے لئے تو ایسی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، یہ بڑی کامیابی ہے۔

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ﴿١٢﴾

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ ؛ بے شک تمہارے رب کی پکڑ، گرفت۔ بَطَشَ، يَبْطِشُ، بَطْشًا ؛ گرفتار کرنا، پکڑنا، دبوچنا۔ لَشَدِيْدٌ ؛ البتہ سخت ہے، شدید ہے۔

ترجمہ :- یقیناً تمہارے پروردگار کی پکڑ سخت ہے ۔ شدید ہے ۔

خدا کے پاس دیر ہے اندھیر نہیں ہے ۔ کچھ مہلت دیتا ہے ، بالآخر جب پکڑتا ہے تو پھر چھوٹنا محال ہوتا ہے ۔

اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿١٣﴾

اِنَّـهٗ هُوَ ؛ بے شک وہی ۔ يُبْدِئُ ؛ ابتداءً پیدا کرتا ہے ۔ وَيُعِيْدُ ؛ اور آئندہ ، دوبارہ بھی پیدا کرے گا ۔ اعادہ کرے گا ۔ اَعَـادَ ، يُعِيْـدُ ، اِعَـادَةً ۔ دوبارہ کرنا ۔ خدا سے بھاگ کر کہاں جاؤ گے ؟ ایک دن مرنا ہے ۔ مرکر پھر پیدا ہونا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ۔

ترجمہ :- وہی ابتداءً پیدا کرتا ہے اور دوبارہ بھی پیدا کرے گا (یعنی قیامت میں) ۔

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ﴿١٤﴾

وَهُوَ الْغَفُوْرُ ؛ اور وہی خطا پوش ہے ۔ گناہوں کو بخشنے والا ہے ۔ درگزر کرنے والا ہے ۔ اَلْوَدُوْدُ ؛ محبت کرنے والا ہے ۔ وَدَّ ، يَوَدُّ ، وُدًّا ۔ محبت کرنا ۔

ترجمہ :- اور وہی مغفرت کرنے والا ہے اور وہی محبت کرنے والا بھی ہے ۔

لوگو ! افسوس ایسے محبت کرنے والے خدا سے اعراض اور مغفرت کرنے والے سے روگردانی ؟ ذرا اس کی قوت کو بھی تو دیکھو ۔

ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿١٥﴾

ذُوْالْعَرْشِ ؛ عرش والا ۔ الْمَجِيْدُ ؛ بزرگ ۔ مَجْدٌ ؛ بزرگی ۔

ترجمہ :- (وہ عظیم الشان حکومت والا ہے) صاحبِ عرش اور بزرگ ہے ۔

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿١٦﴾

فَعَّالٌ ؛ بہت کچھ کرنے والا ہے ۔ لِمَا يُرِيْدُ ؛ جو کچھ چاہتا ہے ۔ اَرَادَ ۔ يُرِيْدُ ، اِرَادَةً ؛ چاہنا ، ارادہ کرنا ۔

ترجمہ :- وہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے ۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿١٧﴾

هَلْ اَتٰـکَ ؛ کیا تم کو پہنچا ؟ کچھ معلوم ہے ؟ حَدِیْثُ الْجُنُوْدِ ؛ حال لشکروں کا ۔ حَدِیْثٌ ۔ بات ، قصہ ۔ حَدَّثَ ۔ بیان کیا ۔ حَدِیْث ۔ نیا ، جدید ۔ جُنُوْدٌ ۔ جمع جُنْدٌ ۔ لشکر ۔

ترجمہ :- کیا تم کو لشکروں کا قصہ پہنچا ہے ۔

اس کا بدل ہے :-

فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۱۸

ترجمہ :- یعنی فرعون اور ثمود کا ۔

بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ تَكْذِیْبٍ ۱۹

بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ بلکہ یہ کافر ۔ فِیْ تَـكْذِیْبٍ ؛ تکذیب اور جھٹلانے میں مشغول ہیں ۔ یہ بھلا کیا مانتے ؟

ترجمہ :- بلکہ یہ کافر (قرآن اور پیغمبر کی) تکذیب اور (ان کے) جھٹلانے میں سرگرم ہیں ۔

کافر اس کا نتیجہ دیکھیں گے ۔ اس کی سزا بھگتیں گے ۔ خدا کے ہاتھ سے بھاگ کر کہاں جائیں گے ۔

وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ ۲۰

وَالـلّٰهُ ؛ اور اللہ ۔ مِنْ وَّرَآئِهِمْ ؛ ان کے پیچھے سے ۔ ان کے ادھر سے ۔ چوطرف سے ۔ مُحِیْطٌ ؛ احاطہ کیا ہوا ہے ، گھیرا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- اور اللہ ان کو چوطرف سے گھیرا ہوا ہے ۔

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ۲۱

بَـلْ هُـوَ قُرْاٰنٌ ؛ بلکہ وہ قرآن ہے ۔ قابلِ ایمان ہے ۔ حکمت کی جان ہے ۔ مَـجِیْدٌ ؛ بزرگ اور قابلِ احترام ہے ۔ باعظمت و شان ہے ۔

ترجمہ :- بلکہ وہ قرآنِ مجید ہے ۔ (باعزت و باعظمت ہے) ۔

ع ۲۲ ۱۰ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۲۲

فِـی لَـوْحٍ ؛ تختی میں ہے ۔ اس کی جمع اَلْـوَاحْ ہے ۔ مَـحْـفُـوْظٍ ؛ حفاظت کیا ہوا ۔ کسی دراندازی کی دراندازی سے ، کسی پروپگینڈہ کرنے والے کی تدبیر سے ۔ کسی ایسے شخص کی تدبیر سے جو واہی تباہی لکھتا ہے اور اس کو قرآن کہتا ہے ۔

اس سے ہر طرح محفوظ ہے ۔

لوحِ محفوظ کیا ہے ۔ اس کی ابتداء علمِ الٰہی سے ہے ۔ پھر عوالمِ علوی میں ہے ۔ پھر حافظوں کے دل میں ہے ہمارے بعض دوستوں نے جن پر عالمِ مثال کھل گیا تھا ، دیکھا کہ رنگوں کی تختیاں ہیں اور سونے سے لکھی ہوئی تحریر ہے ۔

ترجمہ :- (وہ قرآنِ مجید) لوحِ محفوظ میں ہے ۔

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ طارق مکہ میں نازل ہوئی اس میں سترہ (۱۷) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝۱

وَالسَّمَآءِ ؛ اور ذرا آسمان پر غور کرو ۔ وہ زبانِ حال سے چلّا کر گواہی دے گا ۔ وَالطَّارِقِ ؛ طَرَق ، يَطْرُقُ ، طَرْقًا ؛ ٹھونکنا ۔ طَارِقٌ ؛ رات کو آنے والا ۔ رات کے وقت گھر کے دروازے بند رہتے ہیں اور آنے والا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے ۔ مِطْرَقَةٌ ؛ ہتھوڑا ۔ طَرِيْق ؛ راستہ ۔ طَوَارِقُ ؛ آفات ۔ رات کو آنے والا بھی شہادت دے گا ۔

ترجمہ :- آسمان اور رات کو آنے والا شہادت دے گا ۔ (یا ان کی قسم کھاتا ہوں) ۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝۲

وَمَآ اَدْرٰكَ ؛ اور تم سے کس نے کہا ؟ اور تمہیں کیا معلوم ؟ مَا الطَّارِقُ ؛ یہ طارق یعنی رات کو آنے والا ہے کیا ؟

ترجمہ :- اور تمہیں کیا معلوم کہ یہ رات کو آنے والا ہے کیا ؟

النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝۳

اَلنَّجْمُ ؛ تارہ ۔ اَنْجُمْ اور نُجُوْمُ جمع ۔ اَلثَّاقِبُ ؛ چمکنے والا ۔ ثَقْبٌ ۔ سوراخ ۔

ترجمہ :- (وہ رات کو آنے والا) چمکتا تارہ ہے ۔

صاحبو ! دنیا میں بعض تارے دمدار ہیں ۔ ان کو ذُوذَنَبْ کہتے ہیں ۔ بعض تاریک اور ٹھنڈے ہیں ۔ یہ بھی معلوم ہے کہ زمین میں ایک خول ہے جو ٹھنڈا ہوگیا اور اس کے اندر لاوا ہے جو مشتعل مادّہ ہے ۔ رات دن کان کنی ہورہی ہے اور

زمین پر کا خول جابجا سے ہلکا اور پتلا ہو رہا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ دمدار ستارے یا کامٹ (Comet) بہت دُور سے آتے ہیں اور سیاروں کے پاس سے گزرتے ہوئے خصوصاً زمین سے قریب ہوکر آفتاب تک پہنچتے ہیں اور اس کے گرد چکر کاٹ کر چلے جاتے ہیں۔ یہ دمدار ستارہ جس کی دُم کا اثر زمین پر بھی پڑا کرتا ہے اگر زمین کو ایک ٹکر مار دے تو زمین میں اب اتنی قوت نہیں ہے کہ اس صدمہ کو اُٹھا سکے۔ جابجا سے زمین ٹوٹ جائے گی۔ اور اس میں سے لاوا نکلنا شروع ہوگا۔ جب زمین ہی نہ رہے تو ہم کیسے زندہ رہ سکتے ہیں؟ یہ آثارِ قیامت میں سے ہے۔ زمین کی بربادی کے اسباب اور وجوہ میں سے ایک یہ بھی ہے۔

اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌ ؕ﴿۴﴾

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ ؛ نہیں ہے کوئی نفس۔ لَمَّا ؛ مگر۔ حرفِ استثناء ہے۔ عَلَيْهَا ؛ اس نفس پر۔ حَافِظٌ ؛ نگہبان، نگران کار۔

ترجمہ:- کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ اس پر (خدا کی طرف سے) کوئی نگہبان اور نگران نہ ہو۔

صاحبو! جب اہلِ دنیا آپے سے باہر ہوجائیں گے۔ ظلم وستم حد سے بڑھ جائے گا۔ نہ داد نہ فریاد۔ لوٹو، مارو، مار ڈالو کوئی پوچھنے والا نہیں تو بحکمِ خدا ایک تارہ زمین کو ٹکر مارے گا اور دنیاداروں کی ساری شیخی نکل جائے گی۔ انسان کو غفلت نہ کرنی چاہیئے۔ پہلے ذرا اپنے ہی پر غور کرو۔

فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ﴿۵﴾

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ ؛ پس انسان کو دیکھنا چاہیئے، غور کرنا چاہیئے، نظر و فکر سے کام لینا چاہیئے۔ مِمَّ خُلِقَ ؛ کہ وہ پیدا ہوا کس سے؟ اس کی کس چیز سے تخلیق ہوئی، اس کا خلق ہوا۔

ترجمہ:- پس انسان کو نظر (فکر) کرنی چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا۔

خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾

خُلِقَ ؛ مخلوق ہوا۔ پیدا کیا گیا۔ مِنْ مَّآءٍ ؛ ایک خاص قسم کے پانی سے۔ دَافِقٍ ؛ اُچھلنے والا، کودنے والا۔ اس سے مُراد نطفہ ہے، منی ہے۔

ترجمہ:- وہ ایک کودنے والے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔

وہ نطفہ پیدا کہاں سے ہوتا ہے؟

يَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَيۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾

يَخْرُجُ ؛ نکلتا ہے، خارج ہوتا ہے۔ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ ؛ باپ کی پیٹھ سے۔ اَلصُّلْبُ ؛ پیٹھ۔ وَالتَّرَآئِبِ ؛ جمع تَرِيْبَةٌ۔

عورت کی سینہ کی ہڈیاں۔

ترجمہ:- وہ (نطفہ باپ کی) پیٹھ اور (ماں کی) چھاتیوں میں سے نکلتا ہے۔

او انسان! کچھ تجھے اپنی ذِلّت وخواری کی بھی خبر ہے۔ او! ناپاک قطرۂ آب! کیوں آپے سے باہر ہورہا ہے ایک دن مرنا ہے، قیامت کا آنا برحق ہے۔ سب کو دربارِ الٰہی میں جانا ہے اور اپنے کئے کا جواب ادا کرنا ہے۔

إِنَّهُۥ عَلَىٰ رَجْعِهِۦ لَقَادِرٌ ﴿٨﴾

اِنَّــهٗ؛ بے شک وہ یعنی اللہ۔ عَـلٰی رَجْعِهٖ؛ اس کے واپس لانے پر، اس کو دوبارہ پیدا کرنے پر۔ رَجَـعَ، يَرْجِعُ، رُجُوْعًا؛ واپس ہونا۔ رَجْعًا؛ واپس کرنا۔ لَقَادِرٌ؛ ضرور قادر ہے۔

ترجمہ:- بے شک وہ انسان کو دوبارہ پیدا کرنے پر قادر ہے۔

يَوْمَ تُبْلَى ٱلسَّرَآئِرُ ﴿٩﴾

يَوْمَ؛ اس دن۔ تُبْلٰی؛ آزمائے جائیں گے، ظاہر کردیئے جائیں گے۔ اَلسَّرَآئِرُ؛ چھپی ہوئی باتیں، راز ہائے دروں۔ اس وقت سب کی قلعی کھُل جائے گی۔

ترجمہ:- جس دن پوشیدہ راز ظاہر ہوجائیں گے۔

فَمَا لَهُۥ مِن قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ ﴿١٠﴾

فَمَالَــهٗ؛ پھراس کے لئے نہیں ہے۔ مِنْ قُوَّةٍ؛ کسی قسم کی قوت۔ وَلَا نَاصِرٍ؛ اور نہ یار و مددگار اور نصرت دینے والا۔

ترجمہ:- پھر اس کے لئے نہ قوت (مدافعت) ہوگی نہ اس کا کوئی یار و مددگار ہی ہوگا۔

وَٱلسَّمَآءِ ذَاتِ ٱلرَّجْعِ ﴿١١﴾

وَالسَّمَـــآءِ؛ اور آسمان گواہی دے گا۔ یا میں قسم کھاتا ہوں آسمان کی۔ ذَاتِ الرَّجْعِ؛ پلٹ پلٹ کرآنے والا۔ ہوسکتا ہے کہ یہاں سَما سے ابر مُراد ہو۔

ترجمہ:- پلٹ پلٹ کرآنے والا آسمان شہادت دے گا۔

وَٱلْأَرْضِ ذَاتِ ٱلصَّدْعِ ﴿١٢﴾

وَالْاَرْضِ ؛ اور زمین ۔ ذَاتِ الصَّدْعِ ؛ جگہ جگہ سے پھٹ جانے والی ۔

ترجمہ :- اور جگہ جگہ سے پھٹنے والی زمین شہادت دے گی ۔

یہ کس بات کی شہادت دیں گے ؟ کہ دنیا فانی ہے ۔ دربارِ الٰہی میں بازپرس ہونا حق ہے ۔

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ﴿١٣﴾

اِنَّهٗ ؛ بے شک وہ ۔ لَقَوْلٌ ؛ ایک حکم ، ایک قول ، ایک بات ۔ فَصْلٌ ؛ فیصلہ کُن ، حق ، حق و باطل میں تمیز دینے والی ۔

ترجمہ :- یقیناً یہ ایک فیصلہ کُن بات ہے ۔

وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ﴿١٤﴾

وَمَا هُوَ ؛ اور وہ نہیں ہے ۔ بِالْهَزْلِ ؛ لغو ، بے فائدہ ، ہنسی مذاق ، بے بنیاد بات ۔

ترجمہ :- اور یہ ہزل (اور لغو) نہیں ہے ۔

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿١٥﴾

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ ؛ بے شک وہ مکر کرتے ہیں ۔ اپنے دل کی بات چھپاتے ہیں ۔ كَيْدًا ؛ مکر ، چھپانا ۔ ظاہر کچھ باطن کچھ ۔

ترجمہ :- بے شک وہ (ہم سے) خوب مکر کرتے ہیں (اور دل کے رازوں کو چھپاتے ہیں) ۔

وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾

وَاَكِيْدُ ؛ اور میں بھی چھپاتا ہوں ۔ کس چیز کو؟ ہونے والی سزا کو ۔ كَيْدًا ؛ مکر ، چھپانا ۔ مکّاری کا جواب مکّاری ۔ اس آیت میں مشاکلہ ہے ۔ یعنی قریب کے لفظ سے جس کے لئے لفظ وضع نہیں کیا گیا ہے ، مقصود کو ادا کرنا یعنی وہ اگر مکر کرتے ہیں اور اپنے رازِ دل چھپاتے ہیں تو ہم بھی اس سزا کو چھپاتے ہیں جو ان مکّاروں کو دی جائے گی ۔

ترجمہ :- اور میں بھی (ہونے والی سزا کو) چھپاتا ہوں ۔

ع ١ ١٧ ١١

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

فَمَهِّلِ ؛ پھر مُہلت دے ، ڈھیل دے ۔ اَلْكٰفِرِيْنَ ؛ منکرین کو ، کافروں کو ۔ اَمْهِلْهُمْ ۔ مُہلت دے ، ڈھیل دے ۔

رُوَیْدًا ؛ تھوڑی مدّت تک ۔

ترجمہ :- پس ان کافروں کو مُہلت دو اور ایک مدّت کے لئے انھیں چھوڑ دو ۔

صاحبو ! سزا میں جلدی وہ شخص کرتا ہے جس کو خوف ہو کہ کہیں یہ موقع ہاتھ سے نہ چلا جائے جس کے ہاتھ میں ساری دنیا کی تکمیل ہے، اس کو کیا ڈر ہے ۔ وہ جب چاہے گا ان کی گردن پکڑ لے گا ۔ اور ان کی ساری شیخی نکل جائے گی ۔

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ الاعلیٰ مکہ میں نازل ہوئی اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾

سَبِّحِ ؛ تسبیح کرو، پاکیزگی بیان کرو ۔ تَسْبِیْحٌ اور سُبْحَانَ ۔ مصدر ۔ اِسْمَ رَبِّکَ ؛ اپنے رب کے نام کی ۔ اَلْاَعْلٰی ؛ جو عالیشان ہے ۔

ترجمہ :- (اے پیغمبر!) تم اپنے عالی شان رب کے نام کی پاکیزگی بیان کرو (کہ وہ عیوب اور نقائص سے مبّرا اور پاک ہے) ۔

الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٢﴾

اَلَّذِیْ خَلَقَ ؛ جس نے پیدا کیا ۔ کس کو؟ تمام مخلوق کو ۔ فَسَوّٰی ؛ پھر دُرست اور ٹھیک بنایا ۔ تمام مخلوق پر غور کرو کہ ہر چیز میں کیسا تناسب اور اعتدال ہے ۔

وہی نمایاں ہوتا ہے نظمِ جہاں پر غور کرو دیتا ہے ہر اک کو حکیم
جس کی جیسی فطرت ہے جو ہے عینِ حکمت ہے جس کی جیسی لیاقت ہے (حسرت صدیقی)

ترجمہ :- جس نے پیدا کیا اور دُرست پیدا کیا ۔

وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ﴿٣﴾

وَالَّذِیْ ؛ جس نے ۔ قَدَّرَ ؛ اندازہ کیا ۔ فَهَدٰی ؛ پھر ہدایت کی ۔ جو شخص جس کام کے لائق تھا، اس کے کرنے کی

توفیق دی۔ شیر گوشت کھاتا ہے، بیل گھاس کھاتا ہے، بچہ پیدا ہوتے ہی ماں کے سینہ کو ٹٹولتا اور اس سے دودھ پیتا ہے۔ یہ سب خدا کے طرف کی ہدایت ہے۔

قسمت کیا ہر ایک کو قسامِ ازل نے جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

ترجمہ:- اور جس نے اندازہ فرمایا (تقدیر کی، مقدر کیا) پھر ہدایت دی۔

وَالَّذِيٓ أَخۡرَجَ ٱلۡمَرۡعَىٰ ﴿٤﴾

وَالَّذِیْ ؛ اور جس نے۔ اَخْرَجَ ؛ نکالا، پیدا کیا۔ اَلْمَرْعٰی ؛ چراگاہ، چارہ۔

ترجمہ:- اور جس نے چارہ بھی پیدا کیا۔

فَجَعَلَهُۥ غُثَآءً أَحۡوَىٰ ﴿٥﴾

فَجَعَلَهٗ ؛ پھر اس چارہ کو کردیا۔ غُثَآءً ؛ کچرا، کوڑا، کرکٹ۔ اَحْوٰی ؛ سیاہ۔

ترجمہ:- پھر اس (چارہ) کو اُس نے سیاہ کوڑا کرکٹ بنادیا۔

اس سے پہلے جتنا بیان کیا گیا ہے وہ جانوروں کی غذا ہے۔ حضرت انسان کی غذا کیا ہے؟ اس کی غذا علمِ صحیح ہے۔

سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰٓ ﴿٦﴾ إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُۚ إِنَّهُۥ يَعۡلَمُ ٱلۡجَهۡرَ وَمَا يَخۡفَىٰ ﴿٧﴾

سَنُقْرِئُکَ ؛ اے پیغمبر یا اے مخاطب! ہم تم کو عنقریب پڑھائیں گے۔ فَلَا تَنْسٰی ؛ پھر تم نہ بھولو گے۔ اِلَّا ؛ مگر۔ مَاشَآءَ اللّٰهُ ؛ جو خدا چاہے۔ اِنَّهٗ ؛ بے شک وہ یعنی اللہ۔ یَعْلَمُ ؛ جانتا ہے، علم رکھتا ہے، اس کو معلوم ہے۔ اَلْجَهْرَ ؛ پکارنے کو۔ وَمَا یَخْفٰی ؛ اور جو کچھ چھپاتا ہے۔ مخفی رکھتا ہے۔ آہستہ کہتا ہے۔

ترجمہ:- (اے پیغمبر!) عنقریب ہم تم کو پڑھائیں گے پھر تم نہ بھولو گے۔ مگر جو خدا چاہے۔ یقیناً وہ خوب جانتا ہے (اس کو علم ہے) جو کچھ بھی پکار کر پڑھو یا آہستہ پڑھو۔

وَنُيَسِّرُكَ لِلۡيُسۡرَىٰ ﴿٨﴾

وَنُیَسِّرُکَ ؛ اور ہم تم پر آسان کردیں گے۔ لِلْیُسْرٰی ؛ آسان شریعت کو۔ یُسْرٌ ؛ سہولت۔ یَسَّرَ ؛ آسان کیا۔ تَیَسَّرَ۔ آسان ہوا۔

ترجمہ:- اور ہم تم پر احکامِ شریعت کو آسان کردیں گے (جو حقیقتاً دشوار نہیں ہیں)۔

صاحبو! دینِ اسلام میں بڑی سہولت ہے۔ دوسرے مذاہب میں بڑی بڑی سختیاں تھیں۔ مگر مذہبی لوگ فرائض برابر انجام دیتے تھے۔ مالِ غنیمت جلادیا جاتا تھا۔ توبہ قبول ہونے کے لئے ایک دوسرے کو قتل کرنا پڑتا تھا۔ اسلام میں نہ ہاتھ سکھانے کی ضرورت ہے نہ زمین میں زندہ دفن ہونے کی۔ اسلام کا اصل اُصول یہ ہے کہ ہر چیز کو اس کا حق ادا کرو۔

جس کا ہے اس کو دے دے واجب ردِ امانت ہے

خدا کا حق خدا کو، پادشاہ کا حق پادشاہ کو، ماں باپ کا ماں باپ کو، بیوی کا بیوی کو اور اولاد کا اولاد کو۔ غرض کہ اسلام میں نہ کوئی چیز بیکار ہے نہ آدمی بیکار نہ اس کا کوئی عضو بیکار۔

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝٩

فَذَكِّرْ ؛ پس نصیحت کرو، یاد دہانی کرو۔ ذَکَرَ۔ یَذْکُرُ، ذِکْرًا ؛ ذِکر کیا، بیان کیا۔ ذَکَّرَ ؛ نصیحت کی، یاد دہانی کی۔
اِنْ نَّفَعَتْ ؛ اگر نفع دے، فائدہ بخش ہو۔ اَلذِّکْرٰی ؛ نصیحت کرنا۔

ترجمہ:- (حبیب!) پس تم یاد دہانی کردو، (اپنی طرف سے نصیحت تو کردو) اگر یہ یاددہانی نفع بخش ہو (مفید ہو، نافع ہو)۔ اگر یہ ظالم نہ مانیں تو کیا کروگے؟

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝١٠

سَیَذَّکَّرُ ؛ ضرور نصیحت قبول کرے گا۔ اصل میں۔ سَیَتَذَکَّرُ تھا۔ ''تا'' ذال ہوکر ذال میں مدغم ہوگئی ہے۔
مَنْ یَّخْشٰی ؛ جو خدا سے ڈرتا ہے، جو خدا ترس ہے، جس کی فطرت میں خشیۃ اللہ ہے۔

ترجمہ:- (تم اپنا کام کرو) جس کی فطرت میں خدا کا خوف ہے وہ ضرور تمہاری نصیحت کو قبول کرے گا۔

وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝١١

وَیَتَجَنَّبُهَا ؛ اور نصیحت سے کنارہ کش ہوتا ہے، جُدا رہتا ہے، الگ رہتا ہے، پہلو تہی کرتا ہے۔ جَنْبٌ ؛ کنارہ۔
اَلْاَشْقٰی ؛ بڑا شقی۔

ترجمہ:- اور اس سے پہلو تہی کرتا ہے بڑا شقی، بڑا ہی بدبخت۔

الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝١٢

اَلَّذِیْ ؛ جو۔ یَصْلٰی ؛ داخل ہوگا۔ اَلنَّارَ ؛ آگ، دوزخ۔ اَلْکُبْرٰی ؛ بڑی۔ اَکْبَرُ کا مؤنث ہے۔

ترجمہ:- جو بڑی آگ (یعنی دوزخ) میں داخل ہوگا۔

ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿١٣﴾

ثُمَّ ؛ پھر۔ لَا يَمُوْتُ ؛ نہ مرے گا۔ اس کو موت بھی نہ آئے گی۔ فِيْهَا ؛ اس آگ میں، اس دوزخ میں کہ عذاب سے چھوٹے۔ وَلَا يَحْيٰی ؛ اور نہ زندہ ہی رہے گا۔ بلکہ ہمیشہ مرتا رہے گا۔ اور جلایا جاتا رہے گا کہ ہردم تازہ عذاب ہو۔

ترجمہ :- پھر نہ وہ مرے گا ہی اس (دوزخ) میں اور نہ جئے گا ہی۔

اب نیکوکار کا حال سنو۔

قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ ﴿١٤﴾

قَدْ اَفْلَحَ ؛ فلاح پایا، بامراد ہوا۔ مَنْ تَزَكّٰی ؛ جو خبائثِ عقائد و اخلاق سے پاک صاف ہوا۔ زَکّٰی، يَزْكُوْا۔ پاک ہونا۔ زَكٰوة۔ مال کو نحوست سے پاک کرنا۔

ترجمہ :- یقیناً بامُراد ہوا، فلاح پایا جو پاک ہوا۔

صاحبو! قرآنِ شریف میں ہمیشہ ابوجہل اور ابوبکر صدیقؓ کا مقابلہ ہوتا ہے۔ ابوجہل کو مرنے تک کبھی خدا پر یقین نہ آیا۔ اور اس نے اسلام کو نہ مانا اور صدیق اکبرؓ کو کبھی شک و شبہ نہ ہوا۔ ہمیشہ پاک صاف اور ستھرے ہی رہے۔

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ﴿١٥﴾

وَذَكَرَ ؛ اور ذِکر کیا، یاد میں رہا۔ اِسْمَ رَبِّهٖ ؛ اپنے خدا کے نام کی۔ فَصَلّٰی ؛ پھر دُعائیں کرتا اور نماز پڑھتا رہا۔

ترجمہ :- اور اپنے خدا کے نامِ پاک کا ذِکر کرتا رہا۔ پھر دُعائیں کرتا، نماز پڑھتا رہا۔

بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾

بَلْ ؛ بلکہ اے بے دینو۔ تُؤْثِرُوْنَ ؛ تم اختیار کرتے ہو، ترجیح دیتے ہو، پسند کرتے ہو۔ اِیْثَار ؛ پسند کرنا، ترجیح دینا۔ اَلْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؛ دنیا کی زندگی کو۔

ترجمہ :- بلکہ تم زیادہ پسند کرتے ہو دنیوی زندگی کو۔

وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿١٧﴾

وَالْاٰخِرَةُ ؛ اور آخرت، قیامت کے بعد کی زندگی۔ خَيْرٌ ؛ بہتر ہے۔ اس کی اصل۔ اَخْيَرُ ہے افعل التفضیل کا

صیغہ ہے ۔ وَاَبْقٰی ؛ اور زیادہ باقی رہنے والی ہے ۔

ترجمہ :- اور حالانکہ آخرت بہت خیر اور بہتر ، باقی و پائدار ہے ۔

اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ﴿۱۸﴾

اِنَّ هٰذَا ؛ یقیناً یہ سب ۔ لَفِی الصُّحُفِ ؛ صحیفوں میں مذکور ہے ۔ صُحُفٌ جمع صحیفة ۔ الْاُوْلٰی ؛ پہلے کے ۔ گزشتہ کے ۔ اوّل کا مؤنث ہے ۔

ترجمہ :- یقیناً یہ سب گزشتہ صحیفوں میں (اجمالی اور اُصولی طور سے مذکور) ہے ۔

کِن کے صحیفے ؟

صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی ﴿۱۹﴾ ع ۱۲

صُحُفِ اِبْرَاهِیْمَ ؛ ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں ۔ الصُّحُفِ الْاُوْلٰی کا بدل ہے ۔ وَمُوْسٰی ؛ موسٰی علیہ السلام کے صحیفوں میں ۔

ترجمہ :- ابراہیم اور موسٰی (علیہما السلام) کے صحیفوں میں ۔

اے اہلِ کتاب ! کیوں تعلیمِ محمدیؐ سے اعراض کرتے ہو ، کیوں اس سے منہ پھیرتے ہو یہ تو سب ابراہیم علیہ السلام اور موسٰی علیہ السلام کے صحیفوں میں مذکور ہے تم ان کو مانتے ہو تو اس کو بھی مانو ۔ اسلام کیا کرتا ہے ؟ دوسرے پیغمبروں کی تعلیم میں نادانوں نے جو دل سے لگتے لگائے تھے ، تاویلاتِ بیجا کئے تھے ان کو صاف کرتا ہے ۔ خدا ایک ہی ہے تو تمام پیغمبروں کا دین بھی ایک ہے ۔ یہ کیا ؟ ایک بات کو مانیں اور ایک بات نہ مانیں ۔ جو حقیقتاً خدا ہی کو نہ ماننے کے برابر ہے ۔

سُوْرَةُ الْغَاشِیَةِ مَکِّیَّةٌ وَّهِیَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَةً

سورۃ الغاشیہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چھبیس (۲۶) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ ﴿۱﴾

هَلْ اَتٰـکَ ؛ کیا تمہارے پاس آئی ہے ؟ کیا تمہیں پہنچی ؟ حَدِیْثٌ ؛ بات ، خبر ، اطلاع ۔ اَحَادِیْثُ جمع ۔ اصطلاحِ شرع میں حدیث وہ امر ہے جس کو آنحضرت نے فرمایا خود کیا ہو یا آپ کے روبرو وہ کام کیا گیا اور آپ نے منع نہیں فرمایا ۔

اَلْغَاشِيَةِ ؛ وہ چیز جو چھا جائے ، ڈھانک لے ۔ غَشِـيَ ، يَغْشَى ، غِشَاوَةً ؛ چھا جانا ، ڈھانک لینا ۔ غِشَاوَةٌ ؛ پردہ ۔ غَشِيْ ۔ چھا جانے والی بے ہوشی ۔ یہاں اَلْغَاشِيَة سے مُراد قیامت ہے ۔

ترجمہ :- کیا تم کو اطلاع ہے قیامت کی سرگزشت کی ، واقعہ کی ۔

وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ﴿٢﴾

وَجُوْهٌ ؛ جمع وَجْـهٌ ؛ چہرہ ، منہ ۔ یہاں چہروں سے مُراد خود اشخاص ہیں ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ، یعنی بروزِ قیامت ۔ اصل میں يَوْمَ اِذْ وَقَع كَذَا تھا ۔ تنوین عوض ہے ۔ خَاشِعَةٌ ؛ ذلیل وخوار ۔ خَشَعَ ، يَخْشَعُ ، خُشُوْعًا ؛ ذِلّت وخواری وخاکساری ۔ خشوع وخضوع ۔ آواز کا پست ہونا اور گردن کا جھکنا ۔ اظہارِ عاجزی وخاکساری ۔

ترجمہ :- بعض چہرے اس دن ذلیل وخوار ہوں گے ۔

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ﴿٣﴾

عَـامِـلَـةٌ ؛ عمل کرنے والے ، مصیبت جھیلنے والے ۔ نَـاصِبَةٌ ؛ تعب زدہ ، تھکے ماندے ، محنت اُٹھانے والے ، مصیبت میں گرفتار ۔

ترجمہ :- بعض چہرے (قیامت کے دن مصیبت اُٹھانے سے) خستہ حال ہوں گے ۔

تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ﴿٤﴾

تَصْلٰى ؛ داخل ہوں گے ۔ نَارًا ؛ آگ میں ۔ حَامِيَةً ؛ گرم ، مشتعل ، دہکتی ہوئی ۔ حُمّٰى ؛ بخار ۔

ترجمہ :- (بدلوگ) مشتعل آگ میں داخل ہوں گے (نذرِ آتشِ سوزاں ہوں گے) ۔

تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ﴿٥﴾

تُسْقٰى ؛ پلائے جائیں گے ۔ مِنْ عَيْنٍ ؛ ایک چشمہ سے ۔ اٰنِيَةٍ ؛ کھولتا ہوا ۔

ترجمہ :- (بدلوگوں کو) کھولتے چشمے سے (گرم پانی) پینا پڑے گا ۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ﴿٦﴾

لَـيْسَ لَـهُـمْ ؛ ان کو نصیب نہ ہوگا ۔ طَـعَـامٌ ؛ کھانا ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ مِـنْ ضَـرِيْـعٍ ؛ ایک قسم کی گھاس سے ۔ ان لوگوں کو

اس لئے گھاس کھانا پڑے گا کہ وہ جانوروں کی طرح بے عقلی کے کام کیا کرتے تھے۔

ترجمہ:- ان کو ضریع گھاس کے سوا اور کھانا نصیب نہ ہوگا۔

لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ۝٧

لَا يُسْمِنُ ؛ موٹا نہیں کرتی، اس گھاس سے زور اور قوت پیدا نہیں ہوتی۔ وَلَا يُغْنِي ؛ اور کام نہیں آتی نفع نہیں دیتی، کفایت نہیں کرتی، مستغنی نہیں کرتی۔ مِنْ جُوْعٍ ؛ بھوک سے۔

ترجمہ:- (یہ گھاس) نہ فربہ کرسکتی ہے اور نہ بھوک ہی کو دفع کرسکتی ہے۔

یہ تو دوزخیوں کا حال تھا! ذرا بہشتیوں کا بھی حال سن لو۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨

وُجُوْهٌ جمع وَجْـهٌ۔ اچھوں کے چہرے۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن، بروزِ قیامت۔ نَاعِمَةٌ ؛ تر و تازہ۔ نرم، نازک، نعمتوں میں پلے ہوئے، ناز پروردہ۔

ترجمہ:- بعض چہرے قیامت کے دن ہشاش بشاش، تر و تازہ ہوں گے۔

لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩

لِسَعْيِهَا ؛ اپنی کوششوں کی وجہ سے یا اپنی سعی سے۔ رَاضِيَةٌ ؛ راضی کہ ان کی محنت ٹھکانے لگی۔ ان کے کام دربارِ الٰہی میں قبول کر لئے گئے، ان کی محنت چیز ہوئی، ان کی سعی کام آئی۔

ترجمہ:- اپنی کوششوں اور سعی کی وجہ سے خوش اور راضی ہوں گے۔

فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠

فِيْ ؛ میں۔ جَنَّةٍ ؛ گھنا باغ، بہشت۔ عَالِيَةٍ ؛ بلند، عالی شان۔

ترجمہ:- (جنتی) بہشتِ بریں میں ہوں گے۔ (عالیشان باغ میں ہوں گے)

لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۝١١

لَا تَسْمَعُ ؛ نہ سُنیں گے۔ فِيْهَا ؛ جنت میں۔ لَاغِيَةً ؛ لغو بات۔ نہ وہ بیہودہ بات کہیں گے نہ ڈانٹ سنی پڑے گی۔

ترجمہ :- جنّتی جنت میں کوئی لغو بات نہ سنیں گے ۔

وقفِ لازم

فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ﴿١٢﴾

فِيْهَا ؛ اس جنت میں ۔ عَيْنٌ ؛ چشمہ ۔ عُيُون جمع ۔ جَارِيَـةٌ ؛ جاری ، بہنے والی ۔

ترجمہ :- اس میں بہتے چشمے ہوں گے ۔

فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ ﴿١٣﴾

فِيْهَـا ؛ جنت میں ۔ سُـرُرٌ ؛ جمع سَـرِيْـرٌ ؛ تخت ۔ مَـرْفُـوْعَـــةٌ ؛ بلند ۔ عالی مرتبہ ۔ نہایت ہی اچھے ارفع و اعلیٰ ، صاحبِ رفعت ۔

ترجمہ :- اس میں اعلیٰ درجہ کے تخت (اور صوفے) ہوں گے ۔

وَّأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ﴿١٤﴾

وَاَكْوَابٌ ؛ جمعِ كُوْبٌ ۔ پیالہ ، کپ ، کٹورا ۔ مَوْضُوْعَـةٌ ؛ دھرے ہوئے ، رکھے ہوئے ۔ وَضَـعَ ۔ يَضَعُ ، وَضْعًا ؛ رکھنا ۔ وَضِيْعٌ ؛ پست ۔ مَوْضُوْعٌ ؛ وہ لفظ جس میں معنی رکھے ہوئے ہوں ۔

ترجمہ :- اور کٹورے دھرے ہوں گے ۔

وَّنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ﴿١٥﴾

وَ ؛ اور ۔ نَمَارِقُ ؛ جمعِ نُـمْرُقَـةٌ ۔ گدّی تکیہ ۔ مَـصْفُوْفَـةٌ ؛ قرینے سے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ۔ صف در صف یعنی ان گدّی تکیوں کے ، صوفوں کے ، لائن کے لائن ہوں گے ۔

ترجمہ :- اور گدّی تکیے (ایک دوسرے کے قریب رکھے ہوئے) صف زدہ ہوں گے ۔

وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ﴿١٦﴾

وَ ؛ اور ۔ زَرَابِيٌّ ؛ جمع زُرْبِيَّـةٌ ؛ قالین ۔ مَبْثُوْثَـةٌ ؛ بچھائے ہوئے ، پھیلائے ہوئے ۔ بَـثَّ ، يَـبُثُّ ، بَثًّا ؛ پھیلانا ۔ بَثٌّ ؛ غم جو ظاہر کیا جاتا ہے ۔

ترجمہ :- اور قالین بچھے ہوئے ہوں گے ۔

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ ﴿۱۷﴾

اَفَـلَا یَـنْظُرُوْنَ ؛ کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے ۔ نظر و فکر نہیں کرتے ۔ اِلٰی ؛ طرف ۔ اِبِلِ ؛ اونٹ ۔ بارش ۔ اِلَـى الْاِبِلِ ؛ بارش کی طرف ۔ کَیْفَ خُـلِـقَـتْ ؛ یہ بارش کس طرح مخلوق ہوئی ۔ کیسے پیدا ہوئی ؟ آفتاب کی گرمی سے پانی بخار بن کر اُڑتا ہے ۔ ''مانسون'' اور موسمی ہواؤں کی مدد سے تمام زمین کو پہنچتا ہے جس سے ساری زمین سرسبز و شاداب ہوتی ہے ۔

ترجمہ :- کیا یہ لوگ بارش پر غور و فکر نہیں کرتے کہ وہ کس طرح پیدا ہوتی ہے ۔

وَاِلَى السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾

وَ ؛ اور ۔ اِلٰی ؛ طرف ۔ اَلسَّمَآءِ ؛ آسمان ، ابر ، چھت ۔ کَیْفَ رُفِعَتْ ؛ یہ ابر کس طرح اُٹھتا اور بلند ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- اور (کیا یہ لوگ) ابر کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کس طرح بلند ہے ۔ (اور وہ دنیا پر چھا جاتا ہے) ۔

وَاِلَى الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْ ﴿۱۹﴾

وَاِلَـى الْـجِبَالِ ؛ اور کیا یہ پہاڑوں کو نہیں دیکھتے ؟ کَیْفَ نُـصِبَتْ ؛ کہ وہ کس طرح لگائے گئے ہیں ، نصب کئے گئے ہیں ، قائم کئے گئے ہیں ، کھڑے کئے گئے ہیں ۔

صاحبو ! بات یہ ہے کہ ابر پہاڑوں سے ٹکراتے ہیں ، اور ٹھنڈے ہو کر بارش بنتے ہیں ۔ یا سرد فضا پر سے گزرتے ہیں اور بارش ہو جاتی ہے ۔

ترجمہ :- اور (کیا یہ لوگ) پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کس طرح نصب کئے گئے ہیں ۔

وَاِلَى الْاَرْضِ كَیْفَ سُطِحَتْ ﴿۲۰﴾

وَاِلَى الْاَرْضِ ؛ اور کیا یہ لوگ زمین کو نہیں دیکھتے ؟ کَیْفَ سُطِحَتْ ؛ کس طرح وہ ہموار بنائی گئی ہے ، بچھائی گئی ہے ، زمین ہموار نہ ہوتی تو زراعت کس طرح ہو سکتی تھی ؟

ترجمہ :- اور (کیا یہ لوگ) زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ وہ کس طرح مسطح اور ہموار بنائی گئی ہے ۔

جس خدا نے ابر کو پیدا کیا وہ اسے پہاڑوں سے ٹکرا کر بارش بناتا ہے اور سطح زمین کو زراعت کے قابل بناتا ہے اور وہ خدا جس نے زمین سے میوے اور دوسری کھانے پینے کی چیزیں پیدا کیں وہی تم کو جنت سے بھی سرفراز فرمائے گا ۔ تمہارے عیش و عشرت کے سامان وہاں بھی مہیا کر دے گا ۔

فَذَكِّرْ ۚ إِنَّمَآ أَنتَ مُذَكِّرٌ ۝٢١

فَذَكِّرْ ؛ پس اے پیغمبر! تم نصیحت کئے جاؤ تذکیر اور وعظ کئے جاؤ ۔ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ؛ تمہارا فرض صرف وعظ و نصیحت کرنا ہے ۔ تم اپنا فرض ادا کرو اور اس کی فکر نہ کرو کہ کوئی تمہاری سنتا ہے یا نہیں ۔

ترجمہ :- پس (اے پیغمبر!) تم تو نصیحت کئے جاؤ تم صرف (ناصح اور) مذکِّر ہو ۔

لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ۝٢٢

لَسْتَ عَلَيْهِمْ ؛ تم ان پر نہیں ہو ۔ بِمُصَيْطِرٍ ؛ صَيْطَرَ ، يُصَيْطِرُ ، صَيْطَرَةً ؛ زبردستی کرنا ۔ حکومت کرنا یعنی حاکم ۔ ماسٹر ۔ زبردستی کرنے والا ۔ مُصَيْطِرٍ میں ھشام کی روایت میں ''س'' ہے ۔ دوسروں کی روایت میں ''ص'' ہے ۔

ترجمہ :- تم ان پر زبردستی کرنے والے تو ہو نہیں ۔

إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ۝٢٣

اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى ؛ مگر جو منہ پھیرے ، روگردانی کرے ، اعراض کرے ۔ وَكَفَرَ ؛ اور حق پوشی کرے ۔ کفر کرے ، سچی بات کو چھپائے ، انکار کرے ۔

ترجمہ :- (ان کی تم فکر نہ کرو ۔ ان کی طرف سے غم نہ کھاؤ) مگر جو پہلو تہی کرے ، حق پوشی کرے ۔

فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ۝٢٤

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ ؛ پس اس کو اللہ عذاب کرے گا ، اس کو سزا دے گا ۔ اَلْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ؛ سخت عذاب ، بڑا ہی عذاب ۔ یہ ہمارے ہاتھ سے بھاگ کر جائیں گے کدھر؟

ترجمہ :- پس اس (بے دین) کو اللہ سخت سزا دے گا ۔

إِنَّ إِلَيْنَآ إِيَابَهُمْ ۝٢٥

اِنَّ اِلَيْنَآ ؛ بے شک ہماری طرف ، ہمارے دربار میں ۔ اِيَابَهُمْ ؛ ان کو حاضر ہونا ہے ۔ اٰبَ يَئُوْبُ اَوْبًا ؛ رجوع کرنا ، دوبارہ کرنا ۔ مَلجا و مَاٰب ؛ جس کی طرف رجوع ہوں ، جس کے پاس دوبارہ جانا ہے ۔

ترجمہ :- بے شک ان کو ہمارے دربار میں حاضر ہونا ہے ۔

ہم ان کو کہاں چھوڑتے ہیں ۔

النصف ۲۶ ع ۱۳

ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا حِسَابَهُمۡ ۝٢٦

ثُمَّ ؛ پھر ۔ اِنَّ عَلَيْنَا ؛ یقیناً ہم پر لازم ہے ، واجب ہے ۔ حِسَابَهُمْ ؛ ان کا حساب لینا ، ان سے باز پرس کرنا ۔

ترجمہ :- پھر یقیناً ہم پر لازم ہے کہ ان سے حساب کتاب لیں ، (باز پرس کریں) ۔

سُوۡرَةُ الۡفَجۡرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوۡنَ اٰيَةً

سورۂ الفجر مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں تیس (۳۰) آیتیں ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

انسان کی تین قسم کی فطرتیں اور اس کا اثر

واضح ہو کہ اس سورۃ کی ابتداء میں خدائے تعالیٰ انسان کی تین قسم کی فطرتوں کا ذکر فرمایا ہے ۔ ایک نیک اور ان کی نیکی متعدی ۔ ان کی تعلیم اور اثر سے لوگ اچھے اور نیک ہوجاتے ہیں ۔ جیسے پیغمبر ، انبیاء ۔ دوم وہ لوگ ہیں جن کی فطرت پیغمبروں کی فطرت کی جیسی تو نہیں ہے مگر پیغمبروں کے اثر اور ان کی تعلیم سے نیک ہوگئے ہیں ۔ بعض تو ایسے نیک ہوگئے کہ ہزاروں ، لاکھوں میں ایک ۔ سوم ایسی فطرت والے جن کے دل سیاہ ہیں ۔ ان میں کفر بھرا ہوا ہے ۔ نہ صرف وہ خود خراب ہیں بلکہ دوسروں کو بھی خراب کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ انسانوں کو عبرت دلاتا اور ان مختلف فطرتوں کو بطور شہادت پیش فرماتا ہے ۔

وَالۡفَجۡرِ ۝١

فطرت پیغمبری کی مثال

وَالْـفَـجْـرِ ؛ خدائے تعالیٰ صبح کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہے ۔ جو خود روشن ہے اور اس کے اثر سے تمام عالم روشن ہوجاتا ہے ، یہ پیغمبروں کی فطرت کی مثال ہے وہ گناہوں سے پاک ہیں ۔ ان کا خیر متعدی ہے دلوں کو روشن کرنا ان کا کام ہے ۔ خدا نے ان کو تعلیم و ہدایت کے لئے پیدا فرمایا ہے ۔ فَـجَـرَ ، يَـفْـجُرُ ، فَجْرًا ؛ پھٹنا ۔ کسی تاریک مقام سے روشن چیز کا نکلنا ۔ صبح ہونا اور پو پھٹنا ۔ اِنْفِجَارٌ ؛ دُنبل کا پھوٹ کر اس میں سے پیپ کا نکل کر بہنا اور پہاڑوں میں سے چشموں کا نکلنا ۔

ترجمہ :- (میں فجر کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں) فجر کی قسم (کھاتا ہوں) ۔

وَلَيَالٍ عَشۡرٍ ۝٢

وَلَيَالٍ ؛ جمع لَيْلٌ ؛ رات ۔ لَيْلٌ ۔ اَلَّيْلُ ۔ لَيْلَـةٌ ۔ لَيْـلَاءُ ۔ تاریک رات ۔ عَشْرٌ ؛ دس ۔

یہاں دوسری قسم کی فطرت والوں کو شہادت کے طور پر پیش فرماتا ہے ۔ جو ہیں تو راتیں ۔ مگر مقدس راتیں ہوگئی ہیں ۔

جیسے رمضان کا آخری دہا۔ یکم ذی الحجہ سے دس ذی الحجہ۔ یکم محرم سے دس محرم تک ۔ یہ سب متبرک راتیں ہیں مگر ہیں رات۔ ان میں نیک کام کئے جاتے ہیں ۔ اس لئے وہ قابلِ احترام اور باعزت ہیں ۔ یہ مثال ہے ایسے لوگوں کی جو پیغمبر تو نہیں ہیں مگر پیغمبروں کی تعلیم اور اپنے عملِ صالح سے متقیوں ، پرہیزگاروں اور صالحین میں سے ہوگئے ہیں ۔

ترجمہ :- اور دس (متبرک) راتوں کو بطور شہادت پیش کرتا ہوں ۔ (ان کی قسم کھاتا ہوں) ۔

وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿۳﴾

وَالشَّفْعِ ؛ اور جفت ، دوسروں سے ملے ہوئے ، کچھ نیک کچھ بد ۔ اچھے کاموں کے ساتھ کچھ بُرے کام بھی کئے جاتے ہیں ۔ شَفْعٌ ؛ جفت ۔ شَفَاعَۃٌ ؛ سفارش کیونکہ سفارش کرنے والا جس کی سفارش کی جاتی ہے اس کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے ۔ شَافِعٌ ؛ سفارش کرنے والا ۔ مُشَفَّعٌ ؛ جس کی سفارش قبول کی گئی ۔ یہ مثال ہے عام مسلمانوں کی عامۃ الصالحین کی ۔

وَالْوَتْرِ ؛ طاق ۔ ان راتوں میں بعض راتیں ایسی ہیں جو ہزاروں راتوں کے مقابلہ میں ہیں جیسے شب قدر ، شب برات ، شب معراج ، عید کی رات ، عاشورا یعنی دسویں محرم کی رات ۔ یہ مثال ہے ان ممتاز اولیاء کی جو اپنی نظیر نہیں رکھتے ۔ جیسے اصحاب کرام اولیائے عظام اور آئمہ ھدیٰ مثلاً ۔ غوث قطب ابدال ، اوتاد ، خصوصاً ان میں سے غوث تو ہر زمانہ میں ایک ہی ہوتا ہے ۔ جیسے سیدیؒ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ، ابو حامد محمد غزالیؒ ۔ معین الدین حسن سنجری چشتی ، بہاء الدین محمد نقشبند ، شیخ محی الدین محمد بن عربی ، احمد الکبیر رفاعی ، ابو الحسن علی شاذلی ۔ ابو العباس احمد بدوی ، قطب مدار بدیع الدین ۔ شیخ شہاب الدین سہروردی یا ہمارے زمانہ میں خواجہ محمد صدیق محبوب اللہ وغیرھم رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔

ترجمہ :- اور شہادت میں پیش کرتا ہوں (دونوں قسم کی راتوں کو) جفت (یعنی عام) راتوں کو اور ایسی راتوں کو بھی جو (اپنے کمالات میں) طاق (اور ممتاز) ہیں ۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ﴿۴﴾

وَالَّيْلِ ؛ اور رات ۔ اِذَا يَسْرِ ؛ جب گذرے ، چلے ، چھا جائے ، جیسی جیسی رات گزرے تاریکی بڑھے ۔ سَرٰی ، یَسْرِی ، سِرَایَۃً ؛ سرایت کرنا ۔ اَسْرٰی ، یُسْرِی ، اِسْرَاءً ؛ رات میں چلنا ۔ اَسْرٰی بِ ؛ رات کو لے گیا ، یہ عبرت ہے ، قسم ہے تاریک دل کفّار کی کہ ان کا کفر بڑھتا ہی چلا جاتا ہے ۔ ان کی سیاہ دلی کے اثر سے دوسرے بھی سیاہ دل ہوتے چلے جاتے ہیں ۔ یہ مثال ہے ابوجہل ، عتبہ ، شیبہ اور ولید بن مغیرہ کی کہ یہ کافر بھی تھے اور مبلغ کفر بھی تھے ۔ خود خراب تھے دوسروں کو بھی خراب کرتے تھے ۔ ان کی بدی متعدی تھی ۔

ترجمہ :- اور (تیسری فطرت والی یعنی سخت اور تیرہ و تار) رات کو بھی جب کہ چلے اور چھا جائے بطور شہادت پیش کرتا ہوں اس کی قسم کھاتا ہوں ۔

هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝۵

هَلْ ؛ کیا ۔ فِيْ ذٰلِکَ ؛ اس میں ۔ قَسَمٌ ؛ کافی شہادت اور قسم ہے ۔ مگر کس کے سامنے ؟ لِذِیْ حِجْرٍ ۔ لِ ؛ واسطے ۔ ذِیْ ؛ صاحب ۔ حِجو ؛ عقل ۔ حِجْرٌ ؛ روکنا ۔ عَقْلٌ ؛ پاؤں باندھنا ۔ بُرے کاموں سے روکنا ۔ حَجْرٌ ؛ تصرفات سے روکنا ۔ حَجَرْ ؛ پتھر جو دوسروں کے دباؤ سے متاثر نہیں ہوتا ۔ لِذِیْ حِجْرٍ ؛ صاحبانِ عقل کے لئے ، ان لوگوں کے لئے جو نصیحت حاصل کر سکتے ہوں ۔

ترجمہ :- کیا اس میں صاحبانِ عقل وفہم کے لئے (کافی) شہادت ہے ؟ (بے شک ہے)

ان تینوں فطرتوں اور طبیعتوں کو بیان فرما کر ہر ایک قسم کے لوازم اور احکام بیان فرما رہا ہے اور یہ کہ وہ کس سزا و جزا کے مستحق ہوئے ۔ فرماتا ہے ۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝۶

اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا ؟ کَیْفَ فَعَلَ ؛ کیسا کیا ؟ کیا انجام کیا ۔ رَبُّکَ ؛ تمہارے رب نے ۔ بِعَادٍ ؛ قومِ عاد کے ساتھ ، قوم عاد کا ۔

ترجمہ :- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیا کِیا ؟ (ان کا کیا انجام کیا ؟)

اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝۷

اِرَمَ ؛ یہ عاد کا بدلِ بعض ہے ۔ یعنی اِرَمْ چھوٹا قبیلہ ہے بڑے قبیلہ عاد میں کا ۔ ذَاتِ ؛ صاحب ، والا ۔ اَلْعِمَادِ ؛ جمع عُمُوْدٌ ؛ ستون جیسے عِمَادُ الْمُلک ۔ ملک کا ستون ۔ عِمَادُالدِّیْنِ ۔ دین کا ستون ۔

ترجمہ :- بڑے بڑے ستونوں والے (مکانوں کے مالک) ارمؔ (کا کیا حال ہوا) ۔

الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝۸

اَلَّتِیْ ؛ جو ۔ لَمْ یُخْلَقْ ؛ نہیں پیدا کیا گیا ۔ مِثْلُهَا ؛ ان کے مانند ۔ فِیْ ؛ میں ۔ اَلْبِلَادِ ؛ جمع بَلَدٌ ؛ شہر ۔ اَلَّتِیْ سے مُراد اگر اِرَمْ قبیلہ ہے تو معنی یہ ہوں گے کہ ان کے جیسے جنگجو سپاہی شہروں میں پیدا نہیں ہوئے تھے ۔ اور اگر ذَاتِ الْعِمَادِ سے عالی شان مکان مُراد ہوں تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ دنیا میں ایسے عالیشان مکان بنائے نہیں گئے ۔

ترجمہ :- جن کا مثل شہروں میں پیدا نہیں کیا گیا ۔

وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾

وَثَمُوْدَ ؛ اور خاندانِ ثمود ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو، جنھوں نے ۔ جَابُوْا ؛ تراشا، کاٹا ۔ جَوَابْ ۔ وہ جس سے سوال موقوف ہوجاتا ہے ۔ اَجَابَ ، يُجِيْبُ ، اِجَابَةً ؛ جواب دینا ۔ اَلصَّخْرَ ؛ چٹان، سخت پتھر ۔ بِالْوَادِ ؛ وادی میں ۔ اَلْوَادِ ؛ اصل میں اَلْوَادِی ہے ۔ آخر کی یا تخفیفاً گرگئی ہے جیسے ۔

اَلْقَاضِیْ سے اَلْقَاضِ ۔ اَلْحَاجِیْ سے اَلْحَاج ۔

ترجمہ :- اور (کیا تمھیں معلوم ہے کہ خدا نے قوم) ثمود کے ساتھ (کیا کیا؟) جو ایک وادی میں (اعلیٰ درجہ کی) سنگ تراشی کیا کرتے تھے ۔

وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ ﴿١٠﴾

وَفِرْعَوْنَ ؛ اور فرعون، مصر کا پادشاہ ۔ فراعنۂ مصر مشہور ہیں ۔ ذِی ؛ والا ۔ الْاَوْتَادِ ؛ جمع وَتَدْ ۔ میخ جس سے گھوڑے باندھے جاتے ہیں ۔ ذِی الْاَوْتَادِ سے مُراد ایسا لشکر ہے جس میں بکثرت گھوڑے ہوں ۔

ترجمہ :- اور میخوں والے (یعنی بڑے لشکر والے) فرعون سے (تمہارے رب نے کیا کیا؟)

وہ کرتے کیا تھے؟

الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾

اَلَّذِیْنَ ؛ جو، جنھوں نے ۔ طَغَوْا ؛ طغیان اور سرکشی کی تھی، حد سے باہر ہوگئے تھے ۔ فِی الْبِلَادِ ؛ شہروں میں ۔

ترجمہ :- ان سب لوگوں نے شہروں میں بہت سر اُٹھا رکھا تھا (سرکشی کیا کرتے تھے، آپے سے باہر ہوگئے تھے)

فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾

فَاَکْثَرُوْا ؛ پھر بکثرت کیا ۔ فِیْهَا ؛ شہروں میں ۔ اَلْفَسَادَ ؛ شر و فساد کو ۔

ترجمہ :- پھر ان سب لوگوں نے ان (شہروں) میں بکثرت فساد برپا کردیا تھا ۔

تو خدا نے کیا کیا؟

فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ﴿١٣﴾

فَصَبَّ ؛ پھر برسادیا۔ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر۔ رَبُّكَ ؛ تمہارے رب نے۔ سَوْطَ ؛کوڑا۔ عَذَابٍ ؛ عذاب اس میں دہرا استعارہ ہے۔ کثرت ظاہر کرنے کے لئے صَبَّ ہے اور سزا کو ظاہر کرنے کے لئے سَوْطَ یعنی کوڑے۔

ترجمہ :- **پھر تمہارے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسادیا۔**

یہ بھاگ کر کہاں جاسکتے تھے؟ کیا خدا کو غافل سمجھتے تھے کہ انھیں ان کے کرتوت اور اعمالِ بد کی سزا نہ دیتا۔

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿١٤﴾

اِنَّ ؛ ضرور بے شک وشبہ، بہ تحقیق، یقیناً۔ رَبَّكَ ؛ تمہارا رب۔ لَبِالْمِرْصَادِ ؛ گھات میں ہے۔ رَصَدْ گاہ۔ وہ مقام جہاں سے ستاروں کو دیکھا کرتے ہیں۔ مِــرْصَـــادٌ۔ جہاں سے دشمنوں کی آمد و رفت کی نگرانی کی جاتی ہے نیز گھات۔ مِرْصَادِ میں کے آگے کے حرف میم پر کسرہ ہے مگر ''صاد'' کے اطباق کی وجہ سے رائے مفخم یعنی پُر اور موٹی پڑھی جائے گی۔

ترجمہ :- **بے شک تمہارا رب تو ان کی تاک میں تھا۔ (ان کے حالات کی نگرانی فرما رہا تھا)**

فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾

اللہ تعالیٰ اس آیت میں دوسری قسم، دوسری فطرت کے لوگوں کا ذکر فرما رہا ہے، اور اس کی لپیٹ میں تیسری قسم کے لوگ بھی آجائیں گے۔

فَـأَمَّا الْإِنْسَانُ ؛ پس جو انسان ہیں، آدمی کا یہ حال ہے کہ۔ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ ؛ جب اس کو مبتلا کرتا ہے اس کو آزماتا ہے، اس کا امتحان لیتا ہے۔ رَبُّـهٗ ؛ اس کا پروردگار، اس کا رب، اس کا خدا۔ فَـاَكْـرَمَـهٗ ؛ پھر اس کو اکرام دیتا ہے، اس پر کرم کرتا ہے، اس کو اکرام اور کچھ بزرگی سے سرفراز کرتا ہے۔ اس کو مکرم محترم بناتا ہے۔ وَنَـعَّـمَـــهٗ ؛ اور اس کو نعمت دیتا ہے (تو وہ آپے سے باہر ہوجاتا ہے)۔ فَيَقُوْلُ ؛ پھر کہتا ہے۔ رَبِّیْ ؛ میرا رب۔ اَكْـرَمَنِ ؛ خدا نے میری بڑی بزرگی کی ہے۔ میں خدا کے پاس مکرم و محترم ہوں۔ اصل میں اکرمنی ہے نون کا کسرہ یاءِ متکلم پر دلالت کرتا ہے۔

ترجمہ :- **پھر مگر انسان (اس کا تو یہ حال ہے کہ) جب اس کو اس کا رب آزماتا ہے۔ پس (ظاہری) اکرام و انعام کرتا ہے تو وہ (ناز میں آکر) کہنے لگتا ہے (اب میں تو اپنے رب کے پاس معزز اور مکرم ہوں) خدا نے میرا اکرام کیا ہے۔**

یہ سب دولت دے کر امتحان لیا گیا ہے۔

وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ ﴿١٦﴾

وَاَمَّآ ؛ اور لیکن ۔ اِذَا مَاابْتَلٰهُ ؛ جب اس کو مبتلا کرتا ہے، مصیبت میں آزماتا ہے، تکلیف دے کر امتحان لیتا ہے کہ کیا وہ صابر ہے ۔ فَقَدَرَ عَلَيْهِ ؛ پھر تنگ کردیا اس پر ۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ؛ وہ رات جس میں بکثرت فرشتے اور ارواح حاضر ہوتے ہوں ۔ قَادِرٌ ۔ قَدِيْرٌ ۔ مُقْتَدِرٌ ؛ قدرت والا ۔ مَقْدُوْرٌ ؛ جو تحتِ قدرت ہو ۔ تَقْدِيْرٌ ؛ اندازہ کرنا ۔ نظامِ عالم ۔ رِزْقَهٗ ؛ اس کے رزق کو ۔ تو وہ پریشان ہوکر ۔ فَيَقُوْلُ ؛ پھر کہنے لگتا ہے ۔ رَبِّىْ ؛ میرے رب نے ، میرے پروردگار نے ، میرے خدا نے ۔ اَهَانَنِ ؛ اصل میں ۔ اَهَانَنِىْ ہے ۔ نِ کا کسرہ ىْ پر دلالت کرتا ہے ۔ میری اہانت کی ، مجھے ذلیل وخوار کردیا ، میری قدر گھٹادی ۔

ترجمہ :- اور مگر جب کبھی خدا اس کو مبتلائے (تنگی وتکلیف) کرتا ہے پھر اس پر اس کے رزق کو تنگ کردیتا ہے تو کہنے لگتا ہے (ہائے) میرے رب نے میری اہانت کی ۔ (مجھے ذلیل وخوار کردیا) ۔

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ﴿١٧﴾

كَلَّا ؛ ہرگز ایسا نہیں ۔ خدا نے تمہاری اہانت نہیں کی ۔ تمہاری حرصِ مال نے ، تمہاری بے صبری نے ، تمہارے خدا پر اعتراض کرنے نے تم کو ذلیل وخوار کیا ۔ بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ ؛ بلکہ تم کرم نہیں کرتے ، اکرام نہیں کرتے ، بے کسی پر رحم نہیں کھاتے ۔ اَلْيَتِيْمَ ؛ یتیم کی ایسے بچّے کی جس کا باپ نہ ہو ۔ درِّ یتیم ۔ ایسا موتی جو سیپ میں ایک ہی ہو ۔

قرآن شریف میں ہے يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ۔ یعنی بے باپ کا بچہ اور قیدی اُردو میں لوگ یتیم و یسیر کہتے ہیں اور اس سے مُراد ایسا بچہ لیتے ہیں جس کا باپ ہو نہ ماں جو سراسر غلط ہے ۔ بے ماں کے بچہ کے لئے يَسِيْر کا لفظ اختراع کیا گیا ہے ۔ جو عربی میں نہیں ہے ۔

ترجمہ :- ہرگز یوں نہیں ؟ بلکہ تم یتیم پر (لطف و) کرم نہیں کرتے (جس کی وجہ سے یہ ذِلّت وخواری نصیب ہوئی ہے ۔)

وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿١٨﴾

وَ ؛ اور ۔ لَا تَحَٰضُّوْنَ ؛ حَضَّ ، يَحُضُّ ، حَضًّا ؛ رغبت دلانا ، شوق دلانا ، برانگیختہ کرنا ۔ لَا تَحَٰضُّوْنَ ؛ ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے نہ خود کچھ دیتے ہیں اور نہ دوسروں کو دینے کی ترغیب دیتے ہیں (باب تفاعل سے) ۔ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؛ مسکین کا کھانا ، اس کو کھلانے کے لئے ۔ مِسْكِيْنٌ ؛ مفلس ، نادار ، فقیر ، جس کے پاس ایک وقت کا بھی کھانا نہ ہو ۔ سیکون سے مشتق ہے یعنی یہ غریب ایسا ہے کہ زمین پر پڑا ہوا ہے ۔

ترجمہ :- اور غریب مسکین کو کھانا کھلانے پر باہم ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے ۔

(حالانکہ اس کی ناداری ، اس کا افلاس تم سے رحم کی اپیل کر رہا ہے)
صرف اتنا ہی نہیں کہ اپنے گھر سے کچھ نہیں دیتے بلکہ ۔

وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾

وَتَـأْكُلُوْنَ ؛ اور کھا جاتے ہو۔ اَلتُّرَاث ؛ ترکہ، میراث۔ تُرَاث اصل میں وَرَاث تھا یتیموں کا مال بھی کھا جاتے ہو۔ اَكْـلًا لَّمًّا ؛ پے در پے کھانا۔ لَـمٌّ ، يَلُمُّ ، لَمًّا ؛ جمع کرنا ، پے در پے ، بار بار ، اِس کا مال کھالیا ، اُس کا مال کھالیا۔ اس بیوہ کا مال کھایا ، اس یتیم کا مال ہضم کیا۔

ترجمہ :- اور (غریبوں و یتیموں کی) میراث بھی کھاتے ہیں (کھانا بھی کیسا) پے در پے ، بار بار۔

وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾

وَتُحِبُّوْنَ ؛ اور محبت کرتے ہو ، شوق کرتے ہو ، دوست رکھتے ہو ، اس پر جان دیتے ہو۔ اَلْمَالَ ؛ مال کو۔ حُبًّا جَمًّا ؛ بہت شوق جَمٌّ۔ بہت۔

ترجمہ :- اور مال کو بہت ہی دل سے چاہتے ہو (مال کی اس محبت نے تم کو گھیر لیا ہے)

كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾

كَـلَّا ؛ ہرگز نہیں۔ خدا تم کو سزا دیئے بغیر نہ چھوڑے گا۔ مرتے ہی دربارِ خدا میں جانا ہے۔ مگر کب؟ اِذَا ؛ جب۔ دُكَّتِ الْاَرْضُ ؛ زمین توڑ دی جائے گی۔ دَكًّا دَكًّا ؛ ٹکڑے ٹکڑے۔ ریزہ ریزہ۔

ترجمہ :- ہرگز نہیں ، جب زمین ریزہ ریزہ کردی جائے گی۔

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾

وَجَـــآءَ رَبُّـكَ ؛ اور تمہارا رب آئے گا ، تمہارے پروردگار کی تجلی ہوگی۔ اور خدائے تعالیٰ اپنی ربوبیت کی شان دکھائے گا۔ وَالْمَلَكُ ؛ اور فرشتے۔ صَفًّا صَفًّا ؛ صف بستہ ، قطار در قطار ، ایک جماعت کے بعد ایک جماعت۔

ترجمہ :- اور تیرے پروردگار کی تجلی ہوگی اور فرشتے صفیں باندھے کھڑے ہوں گے۔

وَجِایْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ ۙ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾

وَ ؛ اور۔ جِایْٓءَ ؛ لایا گیا ، حاضر ہوگی۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن۔ بِجَهَنَّمَ ؛ دوزخ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن۔ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ ؛ انسان کو سمجھ آجائے گی ، اس کی یاد دہانی ہوجائے گی۔ وہ نصیحت لے گا۔ وَاَنّٰى لَـــهُ ؛ اور کہاں سے ہے اس کے لئے۔ اَلذِّكْرٰى ؛ سمجھنے کا موقع ، نصیحت لینے کا وقت۔

ترجمہ :- اور اس دن جہنّم حاضر کی جائے گی (دوزخ لائی جائے گی تو) اس دن انسان (کی آنکھوں پر سے غفلت کا پردہ اُٹھ جائے گا) (اس) کو سمجھ آ جائے گی ۔ مگر اب اس کے لئے نصیحت لینے کا موقع کہاں رہا ؟

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ﴿۲۴﴾

يَقُوْلُ ؛ (دوزخی) کہے گا ۔ يٰلَيْتَنِيْ ؛ اے کاش کہ میں ! قَدَّمْتُ ؛ آگے بھیجتا ۔ لِحَيَاتِيْ ؛ میری آئندہ زندگی کے لئے ۔

ترجمہ :- (دوزخی) کہے گا ۔ کاش ! میں نے اپنی (آیندہ) زندگی کے لئے (عملِ نیک) بھیجا ہوتا ۔

مگر اب کیا ہوتا ہے ؟ وقت نکل گیا ۔

اب پچھتاوے کیا ہووت ہے جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾

فَيَوْمَئِذٍ ؛ پس ایسا واقع ہونے کے دن ، بروزِ قیامت ۔ لَا يُعَذِّبُ ؛ عذاب نہ کرے گا ۔ عَذَابَهٗ ؛ اس کا سا عذاب ۔ اَحَدٌ ؛ کوئی شخص ۔

ترجمہ :- پس اس روز خدا کے برابر کوئی عذاب کرنے والا نہ نکلے گا ۔

وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾

وَلَا يُوْثِقُ ؛ اور نہ قید کرے گا ، جکڑ بند میں رکھے گا ۔ وَثِقَ ؛ اعتماد کیا ، بھروسہ کیا ۔ اَوْثَقَ ؛ قید کیا ۔ (بابِ افعال ہے) وَثَاقَهٗ ؛ اس کا قید کرنا ، جکڑ بند کرنا ۔ اَحَدٌ ؛ کوئی ۔

ترجمہ :- اور نہ اس کے جکڑ بند کرنے کے برابر کوئی جکڑ بند کرنے والا نکلے گا ۔

اب خدائے تعالیٰ پہلی قسم کے لوگوں کا حال بیان فرماتا ہے اور ان کی سرفرازیوں کا ذکر کرتا ہے ۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ ؛ اے شخص ! اے جان ! اے روح ! اَلْمُطْمَئِنَّةُ ؛ اطمینان والی ۔ نفس تین قسم کا ہوتا ہے (۱) نفسِ امّارہ ۔ یہ بُرے خطرے لاتا ہے ، بُری باتیں سکھاتا ہے ۔ (۲) نفسِ لوامہ ۔ ضمیر ، کانشنس (Consience) بُرے کام پر نادم ہوکر توبہ بھی کرتا ہے ۔ بہر حال نفس لوامہ خیر و شر کو پہچانتا ہے ۔ (۳) نفسِ مطمئنہ ۔ جس کو راحتِ دل ہو ، دل سے وسوسے دُور ہوں ، خدا سے راضی و خوش ہو ۔

ترجمہ :- اے اطمینان والے نفس !

ارْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾

اِرْجِعِیٓ ؛ واپس ہوجا ، رجوع کر ، پھر جا ، دوبارہ پہنچ جا ۔ اِلٰی رَبِّکِ ؛ تیرے رب کی طرف ، تیرے پروردگار کی طرف ، اپنے پروردگار کے جوارِ رحمت کی طرف ۔ رَاضِیَۃً ؛ راضی ، خوش خوش ۔ دنیا میں صدمے اُٹھائے ، صبر کیا ، خواہشات سے اپنے نفس کو روکا اور خدائے تعالیٰ جو کچھ کرتا اس سے خوش ہوتا تھا رضا بالقضا اس کا کام تھا ۔ مَرْضِیَّۃً ؛ خدا بھی اس سے راضی ہے ، تُو خدا سے راضی تو خدا بھی تجھ سے راضی ، کسی بزرگ سے کسی نے پوچھا کہ میں کس طرح پہچانوں کہ خدا مجھ سے راضی ہے یا نہیں ؟ اُنھوں نے فرمایا تم اپنے دل سے پوچھو کہ تم خدا سے راضی ہو یا نہیں ؟ اگر تم راضی ہو تو خدا بھی راضی ہے ۔

تم ہو خدا سے گر راضی سمجھو اس کی عنایت ہے (حسرتؔ صدیقی)

ترجمہ :- (اے نفسِ مطمئنہ) اپنے رب کے پاس ، واپس ہوجا ۔ تو خدا سے راضی تجھ سے خدا راضی ۔

فَادْخُلِىْ فِىْ عِبٰدِىْ ﴿۲۹﴾

فَادْخُلِیْ ؛ پھر تو داخل ہوجا ۔ فِیْ عِبَادِیْ ؛ میرے بندگانِ خاص میں ۔ بندہ کس کو کہتے ہیں ؟ جو کسی چیز کا مالک نہ ہو ۔ نہ اِرادہ اس کا ہو نہ فعل اس کا ہو ۔ نہ کوئی ذاتی خواہش دل میں ہو ۔ عَبْدُاللّٰہ اپنی ذات اور صفات دونوں کو کھو دیتا ہے ۔ یہ سب چیزیں کھونے کے بعد پھر اُسے واپس دی جاتی ہیں ۔ پہلے خدائے تعالیٰ سے مرتبط نہ تھیں اب مرتبط ہیں ۔ اب بندہ ہر شئے کو اس کا حق ادا کرتا ہے ۔ جو بندۂ خدا ہوتا ہے ، وہ مُردہ بدستِ زندہ ہوتا ہے ۔

جس کا ہے اس کو دیدے واجب رَدِ امانت ہے
جو اوّل تھا آخر ہو یہی کمالِ ارادت ہے
فعل و وصف و ذات فنا ہوں تو پھر عبدیت ہے
عبدیت ہی سے ملتا تم کو تاجِ خلافت ہے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ

ترجمہ :- پھر تو میرے (خاص) بندوں میں داخل ہوجا ۔

وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ ﴿۳۰﴾ ع ۱ بسم ۱۴

وَادْخُلِیْ ؛ اور داخل ہوجا ۔ جَنَّتِیْ ؛ میری جنت میں ، میری خوشنودی کے باغ میں ۔ ایک بزرگ نے دوسرے بزرگ کو جو اس دنیا سے پردہ کرچکے تھے خواب میں دیکھا ۔ پوچھا آپ کیسے ہیں ؟ کہا ہر قسم کی راحت ہے ایک جنت ہے جو چاہو

موجود ۔ کھانا پینا سب کچھ حاضر پہلے بزرگ نے دوسرے بزرگ سے جو داخلِ جنت ہو چکے تھے پوچھا کہ بایزیدؒ کس حال میں ہیں ؟ کہا عرشِ رحمان کے سامنے کھڑے ہیں ۔ نہ کھانے سے غرض نہ پینے سے غرض ۔ اپنی نظر اُوپر جمائے ہوئے ہیں ۔ ایک قدم آگے بڑھاتے ہیں اور پھر اس کو ہٹا لیتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور میری جنت میں داخل ہو جا ۔

واضح ہو کہ جنت بھی کئی قسم کی ہے جو اچھے کام کرتے تھے ۔ ان کو ہر قسم کی نعمتیں ملیں گی ۔ اچھا بڑا گھر ملے گا ۔ مزیدار کھانے ہوں گے ، پینے کو شرابِ محبت ہوگی ۔

کس چیز کی کمی ہے مولیٰ تری گلی میں

اور ایک جنت ذات ہے ۔ ایسے جنتی لوگوں کا دل جلتا ہے ۔ اس میں سے خوشبو نکلتی ہے ۔ ان کے ہوش و حواس گُم رہتے ہیں ۔ خدا کو تو جانتے ہیں مگر خود کو اور ماسوا اللہ کو فراموش کر دیتے ہیں ۔ اپنے خیال سے خدا کے خیال کو اہم سمجھتے ہیں ۔ دوسروں کا خیال تو کوسوں دور ہے ۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہارون رشید نے جو سفر پر جا رہا تھا ۔ اپنی بیویوں سے پوچھا تم کو کِن کِن چیزوں کی ضرورت ہے ۔ ہر ایک نے اپنی ضرورت بیان کی ۔ ایک بیوی نے ہارون رشید کے زانوں پر ہاتھ رکھ دیا ۔ یعنی میرا مقصود تو تُو ہے دوسروں کو لے کر کیا کروں ؟

خدائے تعالیٰ ہم کو بھی جنتِ ذات میں داخل کر دے ۔ آمین ۔

وَاَدْخِلْنَا فِیْ عِبَادِکَ الْمُحِبِّیْنَ الَّذِیْنَ اَفْنَوْا ذَوَاتَهُمْ فِیْ ذَاتِکَ وَصِفَاتَهُمْ فِیْ صِفَاتِکَ وَاَفْعَالَهُمْ فِیْ اَفْعَالِکَ فَلَا عَیْنَ لَهُمْ وَلَا اَثَرَ ۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ بلد مکہ میں نازل ہوئی اس میں بیس (۲۰) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ①

لَآ اُقْسِمُ ؛ نہیں جی ! میں قسم کھاتا ہوں ، شہادت میں پیش کرتا ہوں ، یا یہ بات اتنی صاف ہے ، اس پر مجھے قسم کھانے کی کیا ضرورت ہے ۔ بِهٰذَا الْبَلَدِ ؛ اس شہر کی کیونکہ وہ ایسی جگہ ہے جہاں زراعت نہیں ہوتی ہے ۔ ہر قسم کی تنگی ہے ۔ نہ پھل ہے نہ میوہ ۔

ترجمہ :- نہیں جی ! میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی ۔

وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝۲

وَ اَنْتَ ؛ اور تو ۔ تم ۔ حِلٌّ ؛ اُترنے والے ہو ۔ رہتے ہو ، داخل ہوتے ہو ۔ بِهٰـذَا الْبَلَدِ ؛ اس شہر میں کہ دشمن تم کو چو طرف سے گھیرے ہوئے ہیں ۔ خدا کے سوائے تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے ، تم کو کہیں پناہ نہیں ، اس شہر میں تم پر بڑی سختی ہے ، ہر طرح کی درشتی ہے ۔

ترجمہ :- اور تم اس شہر میں اُترے ہوئے ہو ۔ (اس میں رہتے ہو)

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝۳

وَوَالِدٍ ؛ اور باپ ۔ اور جو جنے ۔ وَمَـا وَلَـدَ ؛ اور جس کو جنے ۔ ماں باپ کو دیکھو ! کہ اولاد کے لئے کس قدر مشقت اُٹھاتے ہیں ۔ ماں نو مہینے تک پیٹ میں ڈھوتی ہے ، لئے لئے پھرتی ہے ۔ بچہ کے پیدا ہونے کے بعد دودھ پلاتی ہے ۔ باپ کس قدر محنت کر کے کماتا ہے ، کھلاتا ہے ۔

ترجمہ :- اور قسم (یا شہادت) ہے (جنانے والے) باپ کی اور اُن (بچوں) کی جن کو جنا ہے ۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ۝۴

لَقَدْ خَلَقْنَا ؛ ہم نے پیدا کیا ، مخلوق کیا ۔ اَلْاِنْسَانَ ؛ انسان کو ۔ فِيْ كَبَدٍ ؛ محنت و مشقت میں ۔ دنیا کے نشیب و فراز پر غور کرو کہ انسان ہمیشہ سختی اور محنت و مشقت میں مبتلا ہے ۔ اس کو اپنے مال و دھن پر پھولنا نہ چاہیئے ۔

ترجمہ :- ہم نے انسان کو بڑی محنت و مشقت میں پیدا کیا ہے ۔

وہ ہمارے پنجہ میں پھنسا ہوا ہے ۔ کہاں بھاگ کر جائے گا ؟ ہم سے اپنے کو کس طرح چھپائے گا ۔

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝۵

وقف لازم

اَيَحْسَبُ ؛ کیا گمان کرتا ہے ۔ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ عَلَيْهِ ؛ کہ اس پر قادر نہ ہوگا ، اس پر بس نہ چلے گا ۔ اَحَدٌ ؛ کوئی ، کسی کا ۔

ترجمہ :- کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہیں ؟

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝۶

يَـقُوْلُ ؛ کہتا ہے ۔ اَهْلَـكْتُ ؛ میں نے ہلاک کیا ، صرف کیا ، خرچ کیا ، برباد کیا ۔ مَالًا ؛ مال کو ۔ لُّبَدًا ؛ بہت کچھ ، تہ بہ تہ ، تو بہ تو ، ڈھیر ۔

ترجمہ:- کہتا ہے میں نے خرچ کردیا ہے بہت سا مال (وافر دولت)۔

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ۝۷

اَيَحْسَبُ ؛ کیا گمان کرتا ہے، خیال کرتا ہے؟ اَنْ لَّمْ يَرَهٗ ؛ کہ اس کو دیکھا نہیں ۔ اَحَدٌ ؛ کوئی ۔ کسی نے ۔

ترجمہ:- کیا وہ خیال کرتا ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں ۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝۸

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ ؛ کیا ہم نے اس کو نہیں بنادیا، اس کے لئے نہیں پیدا کیا۔ عَيْنَيْنِ ؛ دو آنکھیں ۔کیوں اندھا بن رہا ہے؟ حق و باطل میں تمیز نہیں کرتا ؟

ترجمہ:- کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں (کہ دیکھتا)۔

وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝۹

وَلِسَانًا ؛ اور زبان ۔ وَشَفَتَيْنِ ؛ اور دو ہونٹ ۔ اس کے مُنہ میں زبان ہے جو چاہتا ہے بکتا ہے ۔حق بات اس کے مُنہ سے نہیں نکلتی ۔

ترجمہ:- اور (کیا ہم نے اس کو) زبان اور دو ہونٹ (نہیں دیئے) ؟

وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝۱۰

وَهَدَيْنٰهُ ؛ اور ہم نے اس کو دکھایا، سمجھایا، ہدایت کردی ۔ اَلنَّجْدَيْنِ ؛ دونوں راستوں کی خیر و شر، نیک و بد کی، کفر و ایمان کی، نفع و ضرر کی ۔

ترجمہ:- اور ہم نے اس کو دونوں راہیں بتادیں (خیر و شر کی، نیک و بد کی)۔

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝۱۱

فَلَا اقْتَحَمَ ؛ پھر کیوں نہیں داخل ہوا؟ گھسا، داخل ہوکر نکلا ۔ اَلْعَقَبَةَ ؛ گھاٹی میں ۔

ترجمہ:- (جب ہم نے خیر و شر کا راستہ بتادیا تھا تو) پھر عقبہ (گھاٹی) میں کیوں داخل نہیں ہوا ۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾

وَمَا اَدْرٰکَ ؛ اور تمہیں کیا معلوم ؟ تم کیا جانو ۔ مَا الْعَقَبَۃُ ؛ وہ عقبہ اور گھاٹی کیا ہے ۔

ترجمہ :- اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ عقبہ (اور گھاٹی) کیا چیز ہے ۔

فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾

فَکُّ ؛ چھڑا دینا ۔ رَقَبَۃٍ ؛ گردن ۔ گردن چھڑانے سے مُراد غلام کو آزاد کرنا ، قرض دار کا قرض ادا کرنا ، قیدی کو چھڑانا اور کوئی مشکل میں پھنس گیا ہو تو اس کا نکالنا ہے ۔

ترجمہ :- (وہ گھاٹی ۔ دوسرے کی) گردن کو (مشکلات کی قید و بند سے) چھڑانا ہے ۔

اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿۱۴﴾

اَوْ اِطْعٰمٌ ؛ یا کھانا کھلانا ہے ۔ فِیْ یَوْمٍ ؛ ایک دن میں ۔ ایسے دن میں ۔ ذِیْ ؛ صاحب ۔ مَسْــغَبَۃٍ ؛ بھوک ، فاقہ ۔ گھاٹی کی ایک صورت تو گزری جس پر چڑھنا بہت دشوار تھا ، اس میں داخل ہونا بہت مشکل تھا ۔ ایک اور بھی صورت ہے ۔

ترجمہ :- یا فاقہ (یا بھوک) کے دن کھانا کھلانا ۔

کس کو؟

يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿۱۵﴾

یَتِیْمًا ؛ چھوٹا بچہ جس کا باپ نہ ہو ۔ مَقْرَبَـۃٌ ؛ قرابت ، دوستی ، پڑوس ۔ ذَا مَقْرَبَۃٍ ؛ قرابتدار ، رشتہ دار ۔

ترجمہ :- قرابتدار یا ہمسایہ یتیم کو ۔

اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿۱۶﴾

اَوْمِسْکِیْنًا ؛ یا مسکین کو ، نادار کو ، مفلس کو ، فقیر کو کھانا کھلانا ۔ فقیر بھی کیسا ؟ مَتْرَبَـۃٌ ؛ مٹی ۔ تُرَابٌ ؛ مٹی ۔ ذَا مَتْرَبَـۃٍ ؛ زمین پر پڑا ہو ، خاک نشین ، برخاکِ افتادہ ۔ جس کے پاس بچھانے تک کو کچھ نہ ہو ۔

ترجمہ :- یا فقیرِ خاک نشین کو (جس کے پاس بچھونا تک نہ ہو) ۔

خدائے تعالیٰ کی عادت ہے کہ ہمیشہ اچھوں اور بُروں ، نیکوں اور بدوں کی عملی صورت بھی بتا دیتا ہے ۔

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿۱۷﴾

ثُمَّ کَانَ ؛ پھر وہ ہوا ، یا ہونا چاہتا تھا ۔ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؛ ایمانداروں سے ۔ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ؛ اور ایمان کے ساتھ ایک دوسرے کو صبر کی وصیت بھی کرتے تھے ۔ مشکلات کو برداشت کرنے کی نصیحت کرتے تھے ۔ صبر اگر ہو ، دل میں استقلال ہو تو تمام مشکلات دور ہو سکتے ہیں ۔ مَرْحَمَةٌ ؛ رحم ، مہربانی ، دوسرے پر شفقت سے مائل ہونا ، جھکنا ۔ رحم ایک بارش ہے جو آسمان سے ، خدا کے پاس سے ، لوگوں کے دلوں پر برستی ہے ۔ جس کے دل میں رحم نہیں وہ انسان نہیں ۔ اس کی صورت انسان کی ہے مگر اس کی صفت درندے اور شیطان کی ۔ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؛ اور ایک دوسرے کو رحم کی تلقین کرتے ہیں ، وصیت و نصیحت کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر وہ ہوتا ہے ان لوگوں میں سے جو ایمان رکھتے ہیں اور صبر و رحم کی ایک دوسرے کو وصیت و نصیحت کرتے ہیں ۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ﴿۱۸﴾

اُولٰٓئِکَ ؛ یہی لوگ ہیں ۔ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ؛ سیدھی جانب کے ۔ یُمْنٌ ؛ برکت یعنی دَستِ راست کے لوگ ۔

ترجمہ :- یہی لوگ ہیں دستِ راست والے (داہنے ہاتھ کی طرف کے) ۔

دستِ راست والوں کے مقابل کون ہیں اور وہ کیا کرتے ہیں ۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ﴿۱۹﴾

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؛ اور جو لوگ کفر کرتے ہیں ، انکار کرتے ہیں ، نہیں مانتے ، حق پوشی کرتے ہیں ۔ بِاٰیٰتِنَا ؛ ہماری نشانیوں کی ۔ ہماری آیتوں سے ، ہمارے کلام سے ۔ هُمْ ؛ یہی لوگ ہیں ۔ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ؛ دستِ چپ والے ، شامت زدہ ۔

ترجمہ :- اور جو لوگ ہماری نشانیوں اور آیتوں کو نہیں مانتے ۔ وہی لوگ ہیں دستِ چپ والے ۔ (شامت میں گرفتار ، منحوس) ۔

ع ۱ ۲۰ ۱۵ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۲۰﴾

عَلَیْهِمْ ؛ ان پر چھائی ہوئی ہے ۔ نَارٌ ؛ آگ ۔ مُؤْصَدَةٌ ؛ چوطرف سے بند ۔

ترجمہ :- ان پر آگ کا سرپوش ہے ۔

ان پر چوطرف سے آگ چھائی ہوئی ہوگی ۔ اور اس سے نکلنے کی صورت نہ ہوگی ۔

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ شمس مکہ میں نازل ہوئی اس میں پندرہ (۱۵) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ①

وَالشَّمْسِ ؛ اور آفتاب ۔ خدائے تعالیٰ سورج کو، عبرت اور نصیحت لینے کے لئے شہادت میں پیش کرتا ہے ۔ نصیحت اس طرح کہ آفتاب کا نور بظاہر ذاتی ہے ۔ یہ بلا تشبیہ ذاتِ خداوندی پر متوجہ کرتا ہے ۔ وَضُحٰهَا ؛ اور دن چڑھا، دھوپ، روشنی ۔ اُضْحِيَةٌ ؛ قربانی جس میں گوشت دھوپ میں سکھاتے ہیں ۔ اور آفتاب کی روشنی ۔ دھوپ ۔ یعنی خدائے تعالیٰ اپنے انوارِ تجلیات پر تمام لوگوں کو متوجہ فرماتا اور سورج اور دھوپ کو شہادت میں پیش کرتا اور اس کی قسم کھاتا ہے ۔

ترجمہ :- قسم ہے (شہادت ہے) سورج کی اور اس کی دھوپ کی ، (اس کی روشنی کی) ۔

وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ②

وَالْقَمَرِ ؛ اور قسم ہے اور شہادت ہے چاند کی یہ تشبیہ ہے پیغمبر سے ۔ اِذَا تَلٰهَا ؛ جب کہ چاند آفتاب کی پیروی کرے، پیچھے پیچھے چلے ، اس کی اتباع کرے ۔ پیغمبر کا نور اور اس کے کمالات سب اللہ کی اتباع سے ہیں ، اس کی فرماں برداری کی وجہ سے ہیں ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے (اور شہادت ہے) چاند کی جب کہ اس (آفتاب) کے پیچھے پیچھے چلے (اور اس کے نور سے منوّر ہو ۔)

وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ③

وَالنَّهَارِ ؛ اور قسم ہے اور شہادت ہے دن کی ، تعلیمِ الٰہی کی ۔ اِذَا جَلّٰهَا ؛ جب کہ اس کو نمایاں کرے ۔ آفتاب کو دکھاوے عربوں کا محاورہ ہے ۔ جَلَّ الْعَرُوْسَ ؛ دلہن کی رونمائی کی ، اس کی صورت دکھادی جب دل نورِ ایمان سے منور ہو جاتا ہے تو تجلیاتِ الٰہی دیکھنے لگتا ہے ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے (شہادت ہے) دن کی جب کہ آفتاب کی رونمائی کرے ۔

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝۴

وَالَّيْلِ ؛ اورقسم ہے، شہادت ہے رات کی ۔ اِذَا يَغْشٰـــهَا ؛ جب کہ سورج پر چھا جائے ، اس کو چھپالے ۔ بعض دفعہ جب انسان کے دل پر غفلت آجاتی ہے اور نورِ ایمان کمزور ہوجاتا ہے ، تو تجلیاتِ الٰہی کا نمایاں ہونا موقوف ہوجاتا ہے ، بند ہوجاتا ہے ۔

ترجمہ :- اورقسم ہے (شہادت ہے) رات کی جب کہ آفتاب کو چھپالے ۔

وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝۵

وَالسَّمَـــآءِ ؛ اورقسم ہے، شہادت ہے آسمان کی ، فیوضاتِ آسمانی کی ۔ وَمَـا بَنٰـهَا ؛ اور اس قدرت کی جس نے آسمان کو بنایا یا اس ابر کی اور اس قدرت کی جس نے ابر کو پیدا کیا ۔

ترجمہ :- اورقسم ہے (شہادت ہے) آسمان (یا ابر) کی اور اس (قدرت) کی جس نے اس کو بنایا ۔

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝۶

وَالْاَرْضِ ؛ اورقسم ہے، شہادت ہے زمین کی ۔ اور انسان کے دل کی ۔ وَمَـا طَحٰـهَا ؛ اور اس قدرت کی جس نے زمین کو پھیلایا ۔ بچھایا ۔ یا جس قدرت نے دل میں وسعت پیدا کی ۔ حدیث قدسی میں ہے ۔ مَا وسعنی فی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَـــآءِ اِلَّا فی قلب عبد مومن ۔ فرماتا ہے : نہ زمین مجھے سما سکتی ہے نہ آسمان مجھے سما سکتا ہے ۔ مگر مومن کا دل مجھے سما سکتا ہے ۔

ارض وسما کہاں تری وسعت کو پا سکے — میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

ترجمہ :- قسم ہے (شہادت ہے) زمین کی اور اس (قدرت) کی جس نے اس کو پھیلایا ، (بچھایا) ۔

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝۷

وَنَفْسٍ ؛ اورقسم ہے، شہادت ہے نفس کی ، جان کی ۔ وَمَـا سَـــوّٰهَا ؛ اور اس قدرت کی جس نے اس کو دُرست کیا خدا نے انسان کی طبیعت میں اور اس کے نفس میں ہر قسم کی قابلیت پیدا کی ہے ۔ اب خود کو سنوارنا یا بگاڑنا تمہارا کام ہے ۔

کونسی شئے ہے نہیں جو مجھ میں — اک طلسمات کا پُتلا ہوں میں (حسرت صدیقی)

ترجمہ :- اورقسم ہے (شہادت ہے) نفس کی اور اس (قدرت) کی جس نے اس کو مناسب بنایا ۔

فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰهَا ۝۸

فَـاَ لْهَمَهَا ؛ پھر الہام کیا اس نفس کو، دل میں ڈالا ، سمجھا دیا ۔ لَهِمٌ ؛ نگلنا ۔ کھا جانا ۔ اَلْهَمَ ؛ دل میں ڈالا ، مطلع کردیا ۔ فُجُوْرَهَا ؛ اس کی بدکاری کو ۔ وَتَقْـوٰهَا ؛ اور اس کی پرہیزگاری کو، تقویٰ کرنے کو یعنی خدا نے تو بُرائی بھلائی کو سمجھا دیا ۔

ترجمہ :- پھر (خدا نے) ہر شخص کو (اس کا نیک و بد سمجھایا) اس کی بدکاری پرہیزگاری سے باخبر کردیا ۔

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝۹

قَـدْ اَفْلَحَ ؛ خوب کامیاب ہوگیا ، فلاح پائی ۔ مَـنْ زَكّٰـهَا ؛ جس نے اپنے نفس کو پاک صاف کیا ، بُرے خطرات سے روکا ، بداعتقادی اور بداعمالی سے بچالیا ۔

ترجمہ :- خوب فلاح (وکامیابی) حاصل کی جس نے اپنے نفس کو پاک صاف (مزکّٰی و مصفّٰی) کیا ۔

وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝۱۰

وَقَدْخَابَ ؛ اور ناکام و نامراد ہوا ، خائب و خاسر ہوا ۔ مَنْ دَسّٰـهَا ؛ جس نے اس کو دفن کردیا ، خاک میں ملادیا ۔ دَسٌّ ، يَـدُسُّ دَسًّا ؛ چھپانا ۔ نیز سازش کرنا اس معنٰی میں دَسٌّ کے ساتھ علٰی آتا ہے ۔ دَسِيْسَةٌ ۔ خفیہ سازش ۔ دَسَّاسَةٌ ۔ چھوٹا سُرخ سانپ جو زمین میں گھُس کر چھپ جاتا ہے نیز چھپکلی کی ایک قسم ۔

ترجمہ :- اور ناشاد و نامراد ہوا جس نے اپنے نفس کو خاک میں ملادیا ، مٹی میں دبادیا ۔

اب تک اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا وہ کلیات تھے اب مثال کے طور پر ایک شخصی واقعہ کو بیان فرماتا ہے کہ خدا اور رسول کی نافرمانی کا انجام کیا ہوتا ہے ۔

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوٰهَا ۝۱۱

كَـذَّبَتْ ؛ تکذیب کی ، جھٹلایا ، نہ مانا ۔ ثَـمُوْدُ ؛ قومِ ثمود نے ۔ ثمود کی قوم کہاں تھی ؟ شام کی طرف حجر اور وادی القریٰ کے درمیان آباد تھی ۔ یہ ملک بڑا سرسبز تھا ۔ ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ جب مال زیادہ ہوجاتا ہے ، راحت ملتی آرام حاصل ہوتا ہے تو تمدن کی ترقی ہوتی ہے اور اخلاق اور نیکی کا تنزل ہوتا ہے ۔ بِطَـغْـوٰهَا ؛ اپنی سرکشی کی وجہ سے ، اپنے طغیان کی وجہ سے ۔ ثمود نے کس کو جھٹلایا تھا ؟ کس کے احکام مانتے نہ تھے ؟ صالح علیہ السلام کے ۔

ترجمہ :- ثمود نے (صالح علیہ السلام کی) تکذیب کی اپنی سرکشی کی وجہ سے ۔

صالح علیہ السلام کا معجزہ اور عذابِ الٰہی

واضح ہو کہ صالح علیہ السلام کے زمانہ میں سرسبزی شادابی بہت ہوگئی تھی ۔ طغیان اور سرکشی بھی بڑھ گئی تھی ، بُت پرستی شروع ہوگئی تھی ۔ صالح علیہ السلام نے لوگوں کو نصیحت کی ، سمجھایا مگر وہ ہرگز نہ مانے ۔ صالح علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا ، کہ پہاڑ میں سے ایک اونٹنی نکلے اور وہ فوراً بچہ دے ۔ فرمائش منظور ہوئی ، اونٹنی نکلی ، فوراً بچہ دیا اور معجزہ پورا ہوا ۔ مگر عادتِ اِلٰہی اس طرح جاری ہے کہ معجزہ کے بعد پھر مخالفت کی جاتی ہے تو عذاب نازل ہوتا ہے ۔ اونٹنی دودھ بھی خوب دیتی تھی اور پانی بھی بہت پیتی تھی ۔ ایک روز لوگ پانی پیتے اور ایک روز اونٹنی اور اس کا بچہ ۔ ایک عورت کے پاس بہت سے جانور تھے ۔ اس اونٹنی کی وجہ سے ان جانوروں کو پانی ملنے میں تکلیف ہوتی تھی ۔ قدآر نامی ایک بدمعاش اس عورت پر عاشق ہوگیا ۔ اس کی قوتِ عقلی پر قوتِ شہوی غالب آ گئی اور دین دنیا سب کو بھول گیا ۔ عورت نے اس شرط پر شادی کرنی چاہی کہ اس اونٹنی کو مار ڈالے ۔

پھر کیا ہوا ۔ سخت عذابِ الٰہی نازل ہوا ۔ قوم کی قوم تباہ ہوگئی ۔ فرماتا ہے ۔

اِذِ انۢبَعَثَ اَشۡقٰىهَا ۪ۙ﴿۱۲﴾

اِذِانۢبَعَثَ ؛ جب کہ اُٹھ کھڑا ہوا ، تیار ہوگیا ۔ اَشۡقٰىهَا ؛ قوم ثمود میں کا سب سے زیادہ شقی ، بدمعاش ، بدبخت ۔ شقاوت ۔ بدبختی ۔ شَقِیٌ ؛ بدبخت ۔ اَشۡقٰی افعل التفضیل ہے کیونکہ اس کی شرارت سے عذاب نازل ہوا اور ساری قوم تباہ ہوگئی ۔

ترجمہ :- جب کہ اُٹھ کھڑا ہوا (یعنی اونٹنی کو مارنے کے لئے) ثمود میں کا شقی تر ، (سب سے زیادہ بدنصیب) ۔

فَقَالَ لَهُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقۡيٰهَا ؕ﴿۱۳﴾

فَقَالَ لَهُمۡ ؛ پھر ان سے کہا ۔ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ؛ خدا کے پیغمبر صالح علیہ السلام نے ۔ نَاقَةَ اللّٰهِ ؛ یہاں ۔ اِتَّقُوۡا مقدر ہے ۔ خدا کی اونٹنی سے بچو ، ڈرو ، اُسے چھوڑدو ۔ اور نہ مارو ۔ وَسُقۡيٰهَا ؛ اور اس کے پانی پینے کو نہ روکو ۔

ترجمہ :- پس اللہ کے رسول نے ان سے کہا کہ یہ خدا کی اونٹنی ہے ۔ (اُسے نہ مارو) اس کو اپنا پانی پینے کے لئے چھوڑدو ۔

فَكَذَّبُوۡهُ فَعَقَرُوۡهَا ۙ فَدَمۡدَمَ عَلَيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِذَنۡۢبِهِمۡ فَسَوّٰٮهَا ۙ﴿۱۴﴾

فَكَذَّبُوۡهُ ؛ پھر ثمود کے لوگوں نے صالح علیہ السلام کو جھٹلایا ، ان کی تکذیب کی ان کو نہ مانا ۔ فَعَقَرُوۡهَا ؛ پھر اس اونٹنی کے پیر کاٹ دیئے (اور مار ڈالا) ۔ فَدَمۡدَمَ عَلَيۡهِمۡ ؛ پھر ہلاکی ڈالی ان پر ۔ ان کو تباہ و برباد کردیا ۔ رَبُّهُمۡ ؛ اُن کے پروردگار نے ۔ کیوں ؟ بِذَنۡۢبِهِمۡ ؛ ان کے گناہ کی وجہ سے ۔ فَسَوّٰٮهَا ؛ پھر اس قوم کو برابر کردیا ، تہس نہس کردیا ، زمین کے برابر کردیا ۔

ترجمہ :- پھر ان لوگوں نے ان کو (صالح پیغمبر کو) جھٹلایا (ان کی تکذیب کی) پھر اونٹنی کے پیر کاٹ دیئے تو ان کے پروردگار نے بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے (ان کو) تباہ و برباد کردیا۔ پھر (زمین کے) برابر کردیا۔

وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿۱۵﴾ ع ۱ ۱۵ ۱۶

وَلَا يَخَافُ ؛ اور خدا ڈرتا نہیں یعنی پروانہیں کرتا۔ عُقْبٰهَا ؛ اس قوم کے انجامِ بد کی، جیسا بویا ویسا کاٹا۔

ترجمہ :- اور خدائے تعالیٰ ان کے انجامِ بد کی پروانہیں کرتا۔

صاحبو! اَشْقٰى کا لفظ عبدالرحمٰن ابن ملجم قاتل سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لئے بھی حدیث میں آیا ہے۔ قدار بھی ایک عورت پر عاشق ہوا تھا، اور عبدالرحمٰن ابن ملجم بھی ایک عورت قطام پر عاشق ہوا تھا۔ قدار اونٹنی کو مار کر ساری قوم ثمود کو تباہ کردیا۔ ابنِ ملجم نے حضرت علیؓ کو شہید کرکے اسلامی حکومت کو برباد کردیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بہت سے فضائل ہیں۔ نو برس کی عمر سے رسولِ خدا ﷺ کی خدمت بابرکت میں رہے۔ بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔ رسولِ خدا ﷺ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ بہت ہی محبوب تھے۔ اکثر فقراء کے سلاسل حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچتے ہیں۔ ہمارے پاس چاروں خلفاء خلیفۂ رسول تھے، خلیفۂ بلافصل تھے۔ ظاہری خلافت میں بہ ترتیبِ خلافت حضرت علیؓ چوتھے خلیفہ ہیں۔ کسی کو اس میں شک ہو تو ہمارے شجرے دیکھیں کہ حضرت علی خلیفہ رسولِ خدا ہیں یا نہیں؟ حضرت علیؓ کے فضائل

اونٹنی اور اس کے بچہ کو مار ڈالنے کے بعد ایک عام عذاب نازل ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے بعد کیوں عذاب نازل نہیں ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خلیفہ پنجم یعنی امام حسن مجتبیٰؓ باقی تھے؟ کیا یہ عذاب سے کم ہے کہ ظاہری خلافت اُٹھ گئی اور اسلامی حکومت دنیوی سلطنت ہوگئی۔

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ الیل مکہ میں نازل ہوئی اس میں اکیس (۲۱) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اس سورہ میں خدائے تعالیٰ فطرتِ انسانی کی رنگا رنگی کو بیان فرماتا ہے کہ کوئی نیک ہوتا ہے اور کوئی بد۔ کوئی مردانہ صفت ہوتا ہے اور کوئی زنانہ۔ کوئی سخی رہتا ہے اور کوئی بخیل۔ کوئی سچا کوئی جھوٹا۔ بہرحال انسان کی طبیعت ایک رنگ کی نہیں ہے۔ فرمایا:

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىۙ ①

وَالَّيْلِ ؛ رات شہادت دے گی ، میں اس کی قسم کھاتا ہوں ۔ اِذَا ؛ جب ۔ یَغْشٰی ؛ چھا جائے ۔ غَشِیَ یَغْشٰی غِشَاوَۃً وَغَشْیًا ؛ چھا جانا ، گھیر لینا ، احاطہ کرنا ۔ غَشْیٌ ؛ بے ہوشی ، غشی ۔ غِشَاوَۃٌ ؛ پردہ ۔

ترجمہ :- قسم ہے رات کی (میں رات کو شہادت میں پیش کرتا ہوں) جب کہ وہ چھا جائے ۔

صاحبو ! بعض لوگ سیاہ دل ، سراپا ظلمت ہوتے ہیں ۔ کبھی حق بات نہیں سنتے ۔ نہ اس کو قبول کرتے ہیں ۔ یہ مثال ہے امیہ ابن خلف کی جس کے ہاتھ میں اس کے غلام حضرت بلال تھے ۔ یہ کافر بڑا ظالم تھا ۔ اور حضرت بلال کو مختلف طور سے تکلیفیں پہنچاتا تھا ۔

وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰىۙ ②

وَالنَّهَارِ ؛ اور قسم ہے دن کی ، یعنی دن گواہی دے گا ۔ اِذَا ؛ جب ۔ تَجَلّٰی ؛ وہ روشن ہو جائے ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہو جائے ۔

صاحبو ! بعض کی فطرت منور اور دل روشن رہتا ہے ۔ جیسے ابوبکر صدیقؓ کہ امیہ ابن خلف سے اپنا ایک غلام اور کچھ روپے دے کر حضرت بلالؓ کو خرید لیا ۔

وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰۤىۙ ③

وَمَا خَلَقَ ؛ اور قسم ہے اس (قدرت) کی جس نے مخلوق کیا ، پیدا کیا ۔ اَلذَّکَرَ ؛ مرد کو ، نر کو ، قوی کو ، سخی کو ۔ وَالْاُنْثٰی ؛ اور عورت ، مادّہ ، ضعیف ، بخیل ، نادان کو ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے اس (قدرت) کی جس نے نر و مادہ کو پیدا کیا (مختلف فطرتوں کو نمایاں فرمایا) ۔

اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰىؕ ④

اِنَّ ؛ بے شک ، یقیناً ۔ سَعْیَکُمْ ؛ تمہاری کوشش ، تمہاری سعی ۔ لَشَتّٰی ؛ البتہ مختلف اور جُدا جُدا ہے ۔

ابوبکر صدیقؓ کو کبھی شک پیدا نہیں ہوا اور امیہ ابن خلف کو کبھی ایمان نہ آیا ، یقین حاصل نہ ہوا ۔ امیہ بلال کو خرید کر ظلم و ستم کرتا تھا ، ان کو مجبور کرتا تھا کہ اسلام چھوڑ دیں اور کفر اختیار کریں ۔ گرم ریت پر لٹا کر ان کے سینہ پر پتھر رکھتا اور وہ اَحد ، اَحد پکارتے ۔ اور ابوبکر صدیقؓ نے اس ظلم سے حضرت بلال کو خرید کر آزاد کر دیا ۔

بہ بیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بہ کجا

ترجمہ :- بے شک تمہاری کوشش مختلف طور سے ہے ۔

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝۵

فَـــاَمَّـا مَنْ ؛ پھر جو ۔ جس نے ۔ اَعْـطٰى ؛ عطا کیا ، دیا ، راہِ خدا میں دینے ، غلام کو آزاد کرنے میں ۔ وَاتَّـقٰى ؛ اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کی ، خود کو غضبِ خدا سے بچایا ۔ اِتَّقٰى ۔ اصل میں ایوتقٰی تھا ۔ کیونکہ اس کا مادّہ ۔ وَقْیٌ ہے ۔ باب افتعال میں "واو" "تا" بن کر مدغم ہوگیا ۔

ترجمہ :- پھر جس نے راہِ خدا میں (روپیہ) دیا اور تقویٰ اختیار کیا ۔
(مثلاً ابوبکر صدیقؓ)

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝۶

وَصَدَّقَ ؛ اور تصدیق کی ، سچ مانا ۔ بِـالْحُسْنٰى ؛ اچھی بات کی ۔ اَحْسَنْ کا مونث ہے ۔ اَكْبَرْ کا مونث كُبْـرٰى ۔ ایمانداری ، خیرخیرات اور دیگر اچھے کاموں کو اچھا سمجھنا یہ سب باتیں حضرت ابوبکرؓ میں تھیں اسی لئے آپ صدیق اکبر کہلاتے ہیں ۔

ترجمہ :- اور اچھی بات کی تصدیق کی ۔

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝۷

يُسْرٌ ؛ آسانی ، سہولت ۔ فَـسَـنُـيَـسِّـرُهٗ ؛ پھر ہم ان پر آسان کردیں گے ۔ بہ سہولت پہنچادیں گے ۔ لِلْـيُـسْـرٰى ؛ سہولت کے لئے ، راحت و آرام کی خاطر ۔

ترجمہ :- پس ہم ان کے لئے راحت و آرام (کی صورتیں ، جنت میں پہنچنے کے اسباب) بڑی آسانی سے مہیا کریں گے ۔

وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝۸

وَاَمَّا ؛ اور لیکن ۔ مَنْ بَخِلَ ؛ جس نے بخل کیا ۔ وَاسْتَغْنٰى ؛ اور خود کو غنی سمجھا ، بے پروائی اختیار کی ۔

ترجمہ :- اور لیکن جس نے بخل کیا اور (غریبوں کی امداد سے) بے پروائی کی (بلکہ خدا کی بھی پرواہ نہ کی) ۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اوصاف بیان کرنے والی آیتیں

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ﴿۹﴾

وَكَذَّبَ ؛ اور تکذیب کی ، جھٹلایا ۔ بِالْحُسْنٰی ؛ اَحْسَنْ کا مونث حُسْنٰی ہے ۔ اچھی بات ، اسلام ، تصدیقِ نبی ، احکامِ الٰہی ۔ ایسے نیک کاموں کی تکذیب کرنے اور خیر خیرات کو روپیہ ضائع کرنے کے مماثل سمجھنے والے کی مثال امیہ بن خلف ہے جس میں یہ سب برائیاں تھیں ۔

ترجمہ :- اور اچھی بات (یعنی اسلام) کی تکذیب کی ۔

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ﴿۱۰﴾

فَسَنُيَسِّرُهٗ ؛ پھر ہم اس کو سہولت دے دیں گے ، بڑی آسانی سے اس کو پہنچادیں گے ۔ لِلْعُسْرٰی ؛ عُسرت اور سختی کو ۔

ترجمہ :- پھر ہم اُسے نہایت آسانی سے سختی کی حالت میں پہنچادیں گے ۔

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا تَرَدّٰى ﴿۱۱﴾

وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ ؛ اور اس کو کام نہ آئے گا ۔ مستغنی نہ کرے گا ۔ کفایت نہ کرے گا ۔ مَالُهٗ ؛ اس کا مال ۔ اِذَا تَرَدّٰی ؛ جب نیچے گر جائے گا ۔ اس کی تونگری سختی سے بدل جائے گی ۔ وہ مفلس و نادار ہوجائے گا ۔ قعرِ مذلت میں گرے گا اس کی حالت بدل جائے گی ۔

ترجمہ :- جب وہ (قعرِ مذلت میں) گرے گا (اس کی حالت بدل جائے گی) تو اس کو اس کا مال کچھ نفع نہ دے گا ، کچھ کام نہ آئے گا ۔

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ﴿۱۲﴾

اِنَّ عَلَيْنَا ؛ بے شک ہمارے اوپر موقوف ہے ، ہمارے ارادے کے تابع ہے ۔ لَلْهُدٰی ؛ بے شک ہدایت ۔

ترجمہ :- یقیناً ہدایت کرنا (صرف) ہمارا کام ہے ۔

وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ﴿۱۳﴾

وَاِنَّ لَنَا ؛ اور بے شک ہمارے ہی ہاتھ میں ہے ۔ لَلْاٰخِرَةَ ؛ پچھلی حالت ، عالمِ قیامت ۔ وَالْاُوْلٰی ؛ اور پہلی حالت ، دنیا و مافیہا ۔

ترجمہ :- اور بے شک آخرت بھی ہماری ہے اور دنیا بھی ہماری ہے ۔

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ﴿١٤﴾

فَـاَنْذَرْتُـكُمْ ؛ پھر میں نے تم کو ڈرا دیا ہے، انجام بد کی اطلاع دے دی ہے۔ وہ انجامِ بد کیا ہے؟ نَارًا ؛ آگ، دوزخ۔ تَلَظّٰى ؛ شعلہ زن، مشتعل، بھڑکتی ہوئی۔

ترجمہ :- پس میں نے تو تم کو بھڑکتی آگ (یعنی دوزخ) سے ڈرادیا تھا۔

مگر اس میں کون جائے گا؟

لَا يَصْلٰهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ﴿١٥﴾

لَا يَصْلٰـهَـآ ؛ اس دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ اِلَّا الْاَشْقٰى ؛ مگر سب سے زیادہ بدنصیب۔ شقی تر۔

ترجمہ :- اس میں داخل نہ ہوگا مگر زیادہ بدنصیب، شقی تر۔

وہ بدنصیب کیوں ہوا؟

الَّذِىْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٦﴾

اَلَّـذِىْ ؛ جو، جس نے۔ كَـذَّبَ ؛ تکذیب کی، خدا و رسول کو جھٹلایا، ان کو نہ مانا، حق کو حق نہ سمجھا۔ وَتَـوَلّٰـى ؛ اور روگردانی کی، منہ پھیرلیا، اعراض کیا۔ جیسے اُمیہ بن خلف۔

ترجمہ :- (دوزخ میں وہی شخص جائے گا) جس نے حق کی تکذیب کی اور اس سے روگردانی کی۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴿١٧﴾

وَسَيُجَنَّبُهَا ؛ اور اس دوزخ سے الگ، ایک طرف جُدا رکھا جائے گا، بچایا جائے گا۔ جَنْبٌ۔ پہلو، کنارہ۔ اَلْاَتْقٰى ؛ زیادہ متقی، زیادہ پرہیزگار۔

ترجمہ :- اور اس (دوزخ) سے، زیادہ پرہیزگار، (زیادہ متقی) جُدا رکھا جائے گا۔

صاحبو! یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے نازل ہوئی ہے۔ یہاں ایک منطقی قیاس پیدا ہوا۔ ابوبکرؓ اتقٰی ہیں اور بزرگ وہی ہے جو اتقٰی ہو کیونکہ اِنَّ اَكْـرَمَـكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰـكُمْ ہے۔ اس قیاس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ابوبکر صدیقؓ تمام صحابہ سے بزرگ تر ہیں۔ ہم آئندہ ان کی فضیلت کے وجوہ بیان کریں گے۔

یہ بزرگی کیوں ملی؟

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت

اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾

اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ ؛ جو دیتا ہے ۔ مَالَهٗ ؛ اپنے مال کو ۔ یَتَزَکّٰی ؛ اپنے آپ کو پاک کرتا ہے، مراتب میں ترقی کرتا ہے ۔

ترجمہ :- جو اپنا مال (اس لئے) دیتا ہے کہ وہ (روحانی) ترقی کرتا چلا جائے ، (اور) پاک صاف (بھی) رہے ۔

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾

وَمَا لِاَحَدٍ ؛ اور کسی کے لئے نہیں ہے ۔ عِنْدَہٗ ؛ اس کے پاس ۔ مِنْ نِّعْمَةٍ ؛ کوئی نعمت یعنی اس پر کسی کا کوئی احسان نہیں ہے ۔ تُجْزٰی ؛ کہ اس کا بدلہ اور جزا دے رہا ہو ۔

ترجمہ :- اور وہ کسی کا احسان اُتارنے کے لئے صَرف نہیں کرتا ہے ۔

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾

اِلَّا ابْتِغَـآءَ ؛ مگر چاہنا ۔ وَجْهِ رَبِّهٖ ؛ اپنے خدا کی رضا مندی ، اپنے پروردگار کی رضا جوئی ۔ بعض دفعہ وجہ کا لفظ رضا مندی اور خوشنودی کے معنی میں بھی آتا ہے ۔ اَلْاَعْلٰی ؛ بلند مرتبہ ، عالی شان ۔

ترجمہ :- (یہ داد و دہش) صرف اپنے خدائے برتر و اعلیٰ کی رضا جوئی کے لئے ہے ۔

ع ۱
۲۱
۱۷

وَلَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾

وَلَسَوْفَ ؛ اور عنقریب ۔ یَرْضٰی ؛ خدا اتنا دے گا کہ وہ راضی ہو جائے گا ۔

ترجمہ :- اور عنقریب یہ شخص راضی و خرسند ہوگا ۔

سُوْرَۃُ الضُّحٰی مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ الضحیٰ مکہ میں نازل ہوئی اس میں اکیس (۲۱) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر چند روز وحی نہیں آئی اس کو ''فترتِ'' وحی کہتے ہیں فقراء کو بھی چند روز الہام میں کمی ہوتی ہے تو اس کو قبض کہا جاتا ہے ۔ غرض کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم وحی نہ آنے کے سبب سخت بے قرار تھے ۔ دشمن بہت شاد تھے ۔ اور یہ کہتے تھے کہ محمد کے پاس جو جن آیا کرتا تھا ۔ اس نے اب آنا موقوف کردیا ہے ۔ خدائے تعالیٰ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تسکین کے لئے

یہ سورۃ نازل فرمائی ۔

وَالضُّحٰى ۙ﴿۱﴾ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ﴿۲﴾

وَ ؛ قسم ہے ۔ اَلضُّحٰی ؛ دن چڑھا ۔ چاشت ، وہ وقت جب آفتاب کچھ بلند ہو ۔ وَالَّیْلِ ؛ اور رات ، واوِ قسم ہے ۔ اِذَا ؛ جب ۔ سَجٰی ؛ چھا جائے ۔ سَجّٰی ، یُسَجّیْ ، تَسْجِیَةً ؛ میت پر چادر اُڑھانا ۔ مُسَجّٰی ؛ وہ لاش جس پر چادر اُڑھائی گئی ہو ۔ دن اور رات دونوں اس بات پر شہادت دیتے ہیں کہ زمانہ ایک حال پر کبھی نہیں رہتا ۔ کبھی روشنی ہے تو کبھی تاریکی ، کبھی خوشی ہے تو کبھی غمی ۔ کبھی وحی ہے تو کبھی فترتِ وحی کبھی وحی آتی ہے کبھی رُکتی ہے ۔ کبھی آیت پر آیت اُترتی ہے اور کبھی کچھ تاخیر بھی ہوجاتی ہے ۔ کبھی بسط ہے تو کبھی قبض ۔

ترجمہ :- اور قسم ہے روشن دن اور چھائی ہوئی (تاریک) رات کی ۔

اے نبیِ کریم ! تم وحی کے نہ آنے سے پریشان کیوں ہو؟

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ؕ﴿۳﴾

مَا ؛ نہیں ۔ وَدَّعَ ۔ چھوڑ دیا ۔ وَدَاع ۔ رخصت ، جُدائی ، دلہن کا دولھے کے گھر کو بھیجا جانا ۔ وَدَّعَکَ ؛ تم کو چھوڑ دیا ۔ رَبُّکَ ؛ تمہارا رب ۔ وَمَا قَلٰی ؛ اور ناخوش نہیں ہوا ۔

ترجمہ :- (تمہارے دشمن چند روز وحی کے نہ آنے سے خوشیاں منائیں اس سے کیا ہوتا ہے) نہ خدا نے تم کو چھوڑا نہ تم سے ناخوش ہے نہ خفا ہے ۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ؕ﴿۴﴾

وَ ؛ اور ۔ لَ ؛ البتہ ، ضرور ، بے شک ۔ اَلْاٰخِرَةُ ؛ پچھلی حالت ، قیامت کا زمانہ ۔ مرنے کے بعد کا عالم ۔ خَیْرٌ ؛ بہتر ہے ۔ لَکَ ؛ تمہارے لئے ۔ مِنْ ؛ سے ۔ اَلْاُوْلٰی ؛ پہلی حالت ، دنیا ۔

ترجمہ :- اور تمہاری ہر پچھلی حالت اگلی حالت سے بہتر ہے ۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ؕ﴿۵﴾

وَ ؛ اور ۔ لَ ؛ البتہ ، ضرور ۔ سَوْفَ ؛ عنقریب ۔ یُعْطِیْکَ ؛ تم کو دے گا ۔ رَبُّکَ ؛ تمہارا رب ، تمہارا پروردگار ۔ فَ ؛ پس ، پھر ۔ تَرْضٰی ؛ تم راضی ہوجاؤ گے ۔

ترجمہ :- اور عنقریب تم کو تمہارا خدا اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے (خوش ہوجاؤ گے باغ باغ ہوجاؤ گے) ۔

اے نبی کریم ! تم فکر نہ کرو تمہارا دین ساری دنیا میں پھیلے گا ۔ پانچ وقت اذان ہوگی ، تمہارے نام کے نقارے بجیں گے ، جماعت سے نمازیں پڑھی جائیں گی اور تمہارے نام لیواؤں کا مظاہرہ ہوگا ۔ تمہارا دین تمام اقوام کے لئے ہوگا ۔ اور تمام مذاہب کا ناسخ ہوگا ۔ تم خاتم الانبیاء ہو ۔ تمہارے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا ۔ بہت سے دجال پیغمبری کا دعویٰ کریں گے ۔ مگر کسی کو کامیابی نہ ہوگی ۔ تمہارا مذہب فطرت کے مطابق ہوگا ۔ انسانی تمام ضرورتوں کا متکفل ہوگا ۔ قیامت میں سب سے پہلے زمین سے تم برآمد ہوگے ۔ تمام پیغمبر نفسی نفسی پکاریں گے اور تم اُمتی اُمتی اور دربارِ الٰہی میں سب کی شفاعت کروگے ۔ جنت میں سب سے پہلے تم اور تمہارے اُمتی جائیں گے ۔ قیامت کی سخت تشنگی اور پیاس میں تم لوگوں کو آبِ کوثر سے سیراب کروگے ۔ غرض کہ تم کو خدا اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے ۔

حضرت امام جعفر صادقؓ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ قرآن میں کونسی آیت سب سے زیادہ اُمید بخشی کو ظاہر کرتی ہے ۔ امام نے فرمایا لوگ کہتے ہیں ۔ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۔ اور ہم اہلِ بیت کے پاس سب سے زیادہ اُمید دلانے والی آیت وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ہے ۔ ہم کو یقین کامل ہے کہ اگر ایک اُمتی بھی دوزخ میں رہے گا یا داخل ہوگا تو حبیبِ خدا ﷺ کبھی راضی نہ ہوں گے ۔

اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝۶

اَ ؛ کیا ۔ لَمْ يَجِدْكَ ؛ تم کو نہ پایا ۔ يَتِيْمًا ؛ یتیم ۔ وہ کم عمر بچہ جس کا باپ مرگیا ہو ۔ فَ ؛ پس ، پھر ۔ اٰوٰى ؛ پناہ دی ۔ جگہ دی ۔

ترجمہ :- کیا تم کو یتیم نہ پایا ۔ پھر تم کو پناہ دی (اپنے فضل و کرم کے دامن میں لے لیا) ۔

تم شکمِ مادر میں تھے اور تمہارے باپ عبداللہ کا انتقال ہوگیا ۔ چند سال کے بعد ماں کا اور پھر دادا کا بھی انتقال ہوگیا ۔ ان کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا ۔ اس وقت تمہارا یار و مددگار خدا کے سوا کون تھا ، ساری دنیا دشمن ہوگئی مگر کامیابی کا پرچم تمہارے ہاتھ میں رہا ۔

اِسلام کا پرچم عالم پر اُڑوا دیا کملی والے نے
اللہ اَحد کا نقّارہ بجوا دیا کملی والے نے (حسرت صدیقیؒ)

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝۷

وَوَجَدَكَ ؛ اور تم کو پایا ۔ ضَآلًّا ؛ سرگشتۂ شوق ، وارفتۂ محبت ، مستغرقِ عشق و الفت ۔ امرؤالقیس عنترہ کے متعلق کہتا ہے ۔ فِىْ ضَلَالٍ مُضَلِّلٍ ۔ یعنی سر بہ سر مبتلائے الفت ہوں ۔ فَ ؛ پس ۔ پھر ۔ هَدٰى ؛ ہدایت کی ، راستہ بتایا ۔ منزلِ مقصود کو پہنچادیا ۔ یعقوب علیہ السلام کو آپ کے صاحبزادے کہتے ہیں اِنَّكَ لَفِىْ ضَلَالِكَ الْقَدِيْمِ ۔ آپ تو اپنی اُسی

پرانی محبت میں سرگشتہ ہیں یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کی الفت ابھی اس درجہ باقی ہے۔

ترجمہ :- اورتم سرگشتۂ محبت تھے (غارِحرا میں بیٹھ کر یادِالٰہی میں منہمک تھے) پس (ہم نے تم کو) (اپنا) راستہ (آپ) دکھلایا۔ (وحی سے سرفراز کیا۔ اورتم پیغمبر بنے)

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَأَغْنَىٰ ﴿٨﴾

وَوَجَدَکَ ؛ اورتم کو پایا۔ عَـآئِلًا ؛ عیال دار، تنگ دست ۔ فَ ؛ پس ، پھر۔ اَغْنٰی ؛غنی کردیا ، بے نیاز کردیا۔

ترجمہ :- اورتم کوعیال دار پایا پھرغنی کردیا۔

اے نبی ! تمہارے قرابت دار بھی تھے ہم قبیلہ بھی تھے تمہارے عیال میں ساری اُمّت تھی ، اور ہے اور قیامت تک رہے گی ۔ سب کوتعلیماتِ الٰہی سے غنی اور مالا مال کردیا۔

فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ﴿٩﴾

فَ ؛ پس ، پھر۔ اَمَّـا ؛ لیکن ۔ اَلْیَتِیْـمَ ؛یتیم ۔ وہ بچہ جس کی کم عمری میں باپ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا ہو۔ بے باپ کا بچہ۔ فَ ؛ پس ، پھر۔ لَا ؛ نہیں ۔ لَا تَقْھَرْ ؛ سختی نہ کرو۔

ترجمہ :- پھریتیم پرسختی نہ کرو۔

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ﴿١٠﴾

وَ ؛ اور۔ اَمَّا ؛ لیکن ۔ اَلسَّـآئِلَ ؛ سوال کرنے والا ۔ مانگنے والا ، پوچھنے والا ۔ فَ ؛ پس ۔ پھر۔ لَا تَنْھَرْ ؛ نہ جھڑکو، نہ ڈانٹو۔

ترجمہ :- اور پھرکسی سائل اور مانگنے والے کو نہ جھڑکو۔

یا رسول اللہ ! اللہ معطی ہے ۔ وہ دینے والا ہے اور آپ قاسم ہیں دولتِ الٰہی تقسیم کرنے والے ہیں ۔ ہم آپ کی طرف دستِ سوال دراز کرتے ہیں ۔ ہم کو خالی ہاتھ نہ پھیریئے ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کوغنی کیا ہے ۔ آپ ہمیں سرفراز کیجئے ۔ مال سے ،عیال سے ،علم سے ، کمال سے ۔

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿١١﴾ ع ۱۱ ۱۸

وَ ؛ اور۔ اَمَّا ؛ لیکن ،مگر ۔ بِ ۔کو، سے ، ساتھ ۔ بِنِعْمَۃِ ؛ نعمت کو۔ رَبِّـکَ ؛ تمہارے رب کی ،تمہارے پروردگار کی ۔ فَحَدِّثْ ؛ پھر بیان کرو۔ حَدِیْثٌ ۔ بات ۔

ترجمہ :- اور اپنے پروردگار کی نعمت (اورعطیے) کو بیان کرو ۔

محمد رسول اللہ سید الانبیاء والمرسلین ہیں ۔ آپ کا دین قیامت تک قائم رہے گا ۔ آپ کا دین تمام دنیا کے لئے ہے ۔ آپ کو ماننے بغیر کسی کی نجات نہیں ۔ قیامت میں آدم اور بنی آدم آپ کے لِوَآءُ الْحَمْد کے نیچے رہیں گے ۔ شفاعتِ عامہ آپ کا خاصہ ہے ۔ آپ کے اُمتی روسیاہ نہ ہوں گے ۔ جنت کے دروازے جب تک آپ داخل نہ ہوں بند رہیں گے ۔ کسی کو کلام ملا ، کوئی مُردوں کو زندہ کرتا تھا ، آپ دلوں کو زندہ کرنے والے ہیں ، دیدارِ الٰہی سے ممتاز ہیں ۔ اللہ نے ساری دنیا کا منڈان آپ کے لئے پیدا کیا ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰه

سُوْرَةُ الْاِنْشِرَاحِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِ اٰيَاتٍ

سورہ الانشراح مکہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝۱

اَ ۔ کیا ۔ اَلَـمْ نَشْـرَحْ ؛ کیا ہم نے کھولا نہیں ؟ کیا ہم نے وسعت نہیں دی ؟ کیا ہم نے کشادہ نہیں کردیا ؟ شَـرَحَ ، يَشْرَحُ ، شَرْحًا ؛ کھولنا ۔ لَـکَ ؛ تمہارے لئے ، تمہارا ، تمہارے فائدے کے لئے ۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَـكَ ؛ کیا ہم نے تمہارے لئے وسعت پیدا نہیں کردی ؟ کھول نہیں دیا ؟ کس چیز کو ؟ صَدْرَکَ ؛ تمہارے سینہ کو ۔

ترجمہ :- کیا ہم نے تمہارے لئے تمہارے سینہ کو کشادہ نہیں کیا ؟

سینۂ محمدیؐ کی وسعت سننا چاہتے ہو تو کان لگا کر سنو ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ وَعَلَّـمَکَ مَالَـمْ تَـكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۔ خدا نے تم کو جو کچھ تم جانتے نہ تھے سکھادیا ، اس کی تعلیم دی ۔ اور تم پر خدا کا فضلِ عظیم ہے ۔ آپ کو خدا نے سب کا علم دیا ہے ۔ مَالَـمْ تَـكُنْ تَعْلَمُ میں ''مَا'' عموم کا فائدہ دیتا ہے یعنی سب کچھ اور تمام و کمال لہٰذا دوسروں میں جہل اصل ہے اور حضرتؐ میں علم اصل ۔

صاحبو ! حضرتؐ نے خدا کو پایا ۔ خدا ان کا ہوگیا تو ان کو سب کچھ مل گیا ۔ ہاں ! کبھی کبھی مصلحت سے کوئی چیز چھپادی جاتی ہے ۔ کسی وجہ سے ظاہر نہیں کی جاتی یا علم رکھ کر بھی سرکاری طور سے جریدۂ اعلامیہ میں شائع نہ ہونے کی وجہ سے بیان

نہیں کی جاسکتی۔ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شئے کا اجمالی علم حضرتؐ کو عطا کیا گیا ہے۔ سمجھو! علمِ تفصیلی کے نہ ہونے سے علمِ اجمالی کا انکار دین کو دھکا دیتا ہے۔

ایک دفعہ لوگوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مختلف سوالات شروع کر دیئے۔ گویا وہ۔ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ کا امتحان لینا چاہتے تھے۔ سرکارؐ نے برہم ہوکر فرمایا ''پوچھو! کیا پوچھتے ہو''۔ لوگ لگے سوالات کرنے اور حضرت جوابات دینے۔ ایک شخص نے اپنے باپ کا نام پوچھا۔ آپ نے بتلادیا۔ اس طرح سوالات جوابات کا ایک تانتا بندھ گیا۔ یہ حال دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھبرا گئے اور عرض کرنے لگے۔ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا۔ یعنی ہم اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد رسول اللہ ﷺ کو پیغمبر ماننے پر راضی ہیں۔ حضرت غوثِ پاک کی دُعاؤں میں ہے کہ سرکارؐ نے فرمایا: لَا يُشَاكُ اَحَدُكُمْ بِشَوْكَةٍ اِلَّا وَاَجِدُ اَلَمَهَا؛ یعنی تمہارے پیر میں کانٹا نہیں چبھتا مگر یہ کہ میں اس کا درد محسوس کرتا ہوں۔ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ۔ یعنی جو چیز تم کو تکلیف دیتی ہے وہ رسولِ خدا ﷺ پر دشوار گذرتی ہے اور آپ کو تکلیف دیتی ہے۔ سرورِ کائنات اگلے پچھلے سب کی گواہی دینے والے ہیں۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيرًا۔ علم نہ ہو تو گواہی کیونکر دیں گے؟ سرکارِ رسالت فرماتے ہیں؟ اُوْتِيتُ عِلْمَ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ۔ مجھے اگلے پچھلے سب کا علم دیا گیا ہے۔ تم وسعتِ سینۂ محمدی کو کیا جانو! اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا۔ یعنی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم علم کا شہر ہیں اور حضرت علیؓ اس شہر کا ایک دروازہ ہیں۔

شرح صدر محمدی کے بیان میں فقیر محمد عبدالقدیر صدیقی کے خیال میں ایک مثال مرئی و نمایاں ہورہی ہے کہ رسولِ خدا ﷺ کے سینۂ معارفِ گنجینہ سے ایک عظیم الشان زوردار آبشار نکل رہا ہے یہ آبشار کہیں آواز بن کر قاریوں کے گلے سے قرآن کی صورت میں نکلتا ہے۔ کہیں برق بن کر عاشقوں کے دل پر گرتا ہے حرارت بن کر ان کے دلوں کو سوختہ کردیتا ہے اور ان کی آہ و بکا کا بھی باعث ہوتا ہے۔ کہیں حرکت بن کر جاں نثارانِ محمدی کے زور وقوت میں ہویدا ہوتا ہے۔ انھیں جانبازی پر برانگیختہ کرتا اور اعمالِ شاقہ کو آسان کردیتا ہے اور کہیں نہایت لطیف حرکت و افعال و آواز میں ادائے محبوبانہ اور دلربائی و دلکشیٔ معشوقانہ بنتا ہے اور لوگوں کے دلوں کو مسخر کرلیتا ہے۔ یہی آبشار روشنی بن کر نمایاں ہوتا ہے اور اہلِ علم کے دلوں کو منور کردیتا ہے تو کہیں حیاتِ جاودانی بن کر باقی باللہ افراد کو زندہ جاوید کردیتا ہے۔ کہیں بردِ یقین ونور سکینہ اور اطمینانِ قلب بن کر بندگانِ خاص کے لئے باعثِ تسکینِ خاطر ہوتا ہے اور کہیں عامۃ المسلمین کے لئے سرمایہ طہارت و لطافت بھی۔

اس آبشار کا پانی ایک بحیرہ یا ساگر میں جمع ہوتا ہے۔ اس کے ایک جانب بند باندھا گیا ہے جس میں کئی دروازے یا در ہیں جو قیامت تک کبھی بند نہ ہونے والے ہیں۔ ہر ایک دروازے یا در پر کتبے لکھے ہوئے ہیں۔

ایک در پر یہ کتبہ ہے: ۱☆ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُونَ۔ ذرا کچھ باریک خط میں ۲☆ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ کا بھی کتبہ ہے۔ یہ درقرآن کا ہے۔ اس کے پاس کئی تخت بچھے ہوئے ہیں۔ بعض بڑے ہیں بعض چھوٹے۔

☆ ۱ یقیناً ہم ہی نے قرآن کو اُتارا اور اس کی حفاظت بھی ہم ہی کرنے والے ہیں (سورۂ الحجر۔ آیت ۹)

☆ ۲ قرآن کو عربوں کے لحن میں پڑھو!

ایک تخت پر جامع القرآن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جلوہ گر ہیں ، جنھوں نے اپنے زمانہ میں تمام اصحابؓ سے لے کر ایک جگہ جملہ مکتوبات قرآنی کو جمع کردیا ۔ ایک تخت پر جامعِ دوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں ۔ آپ نے صدیقؓ اکبر کے جمع کردہ صحیفہ کو سات مصاحف کی صورت میں لکھوا کر سات شہروں میں شائع کردیا ۔ ایک اور تخت پر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ایک پر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، ایک پر ابی بن کعبؓ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ پاس ہی دوسرے چھوٹے چھوٹے تخت بچھے ہوئے ہیں ۔ جن میں سے ایک پر عاصمؒ کوفی مع اپنے دونوں شاگردوں شعبہ وحفص کے بیٹھے ہوئے ہیں ایک پر نافع مدنی مع اپنے دونوں شاگردوں قالون اور ورش کے ، ایک پر ابوعمر و بصری اپنے دونوں شاگردوں دوری بصری اور سوسی کے ساتھ ، ایک پر ابن کثیر مکی مع اپنے دو شاگردوں بزی اور قنبل کے ایک پر ابن عامر شامی مع اپنے دو شاگردوں ھشام اور ابن ذکوان کے اور ایک پر حمزہ کوفی مع اپنے دو شاگردوں خلف اور خلاد کے اور ایک پر علی کسائی کوفی مع اپنے دو شاگردوں ابو حارث لیث اور دوری علی کے بیٹھے ہیں ۔

احادیث نبوی سے ثابت ہے کہ حضرت جبرئیل امین خصوصاً ماہِ رمضان میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پورا قرآن سناتے اور حضرتؐ سے سنتے ۔ ممکن ہے کہ جبرئیلؑ نے مختلف اوقات میں مختلف طور سے مختلف قبائل کے محاوروں کے مطابق قرآن پڑھا ہو اور حضرتؐ نے سنا ہو ۔ مثلاً کبھی رِضْوَانٌ پڑھا ہو اور کبھی رُضْوَانٌ کبھی اَنَّ پڑھا ہو اور کبھی اِنَّ کبھی سَدًّا کبھی سُدًّا ۔ ایک دفعہ ایک صاحب نے ایک لفظ پڑھا اور دوسرے صاحب نے دوسرا لفظ ، دونوں اصحاب لڑتے ہوئے دربارِ رسالت میں پہنچے اور آپؐ نے دونوں کی تصدیق کی ۔ فرمایا ۔ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ ۔ اپنے اپنے محاوروں کے مطابق کسی نے زبر پڑھا کسی نے پیش جیسے کسی نے سَدًّا پڑھا اور کسی نے سُدًّا غرض ہر ایک قبیلہ کے شخص کو اس کی زبان کے مطابق قرآن پڑھنے میں سہولت ہوگئی ۔

ایک دوسرے در پر ذیل کا کتبہ کندہ ہے ۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۱ ☆ اور خفی خط میں اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ۲ ☆ کا بھی کتبہ ہے ۔ یہ در دُعا کرنے والوں کا ہے ۔ رسولِ خدا ﷺ نے کون سی دُعا ہے کہ اپنی اُمّت کے لئے نہیں کی ۔ قرآن اور حدیثوں پر غور کرو کہ توحید ان میں ہے ، تہذیبِ نفس کی دُعائیں ان میں ہیں غرض کہ ہر ہر مسئلہ کے متعلق احادیث نبوی میں مواد ملتا ہے ۔

احادیثِ نبوی کی دعاؤں کو حضرت جزری رحمۃ اللہ علیہ نے ” حصن حصین “ میں ایک جگہ جمع کردیا ہے ” حصن حصین “ میں ہر وقت ، ہر کام ، ہر ضرورت کی دُعائیں الگ الگ لکھی ہوئی ہیں ۔ حضرت جزریؒ اپنی حصن حصین کے ساتھ ایک چھوٹے تخت پر تشریف رکھتے ہیں ۔ ایک اور مجموعہ ادعیہ نبویہ ملّا علی قاری نے تالیف کیا ہے جس کا نام ” حزب اعظم “ ہے اس میں قرآن شریف کی دُعائیں ہیں ، حدیث شریف کی بھی ہیں اور درود بھی اس میں ہے ۔ علی بن سلطان ملّا علی قاری مع حزب اعظم ایک چھوٹے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں ۔

ایک اور چھوٹے تخت پر حضرت امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ” دلائل الخیرات “ ہے جس میں

☆ ۱ تم دُعا کرو میں قبول کرتا ہوں (مانگو دیتا ہوں) ۔ (سورۃ المؤمن ۔ آیت ۶۰)

☆ ۲ دُعا عبادت کا مغز ہے ۔

صلوٰۃ وسلام اور اہم ادعیہ ہیں ۔ ان چھوٹے تختوں کے پاس چند بڑے تخت بھی ہیں ان میں سے ایک تخت پر حضرت امام علی بن حسین زین العابدین رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں اور آپ کے دستِ مبارک میں ''صحیفہ کاملہ'' ہے جس کو نہایت دل گداز آواز سے پڑھ رہے ہیں ، ایک اور تخت پر حضرت سیدی محی الدین عبدالقادر جیلانی تشریف رکھتے ہیں اور آپ کے دستِ مبارک میں ''فیوضات قادریہ'' ہے ایک اور تخت پر شیخ محی الدین ابن عربی ''متمکن ہیں ان کے دستِ مبارک میں بہت سے ادعیہ اور صلوٰۃ وسلام کا مجموعہ ہے ایک اور تخت پر سیدی ابوالحسن علی شاذلیؒ ہیں ۔ ان کے دستِ مبارک میں الانوار القدسیہ ہے جس میں حزب البحر، حزب النصر وغیرہ احزاب ہیں ۔

ایک اور در پر یہ کتبہ ہے :

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَق ۱ ☆ ۔ وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۲ ☆ ۔

اس در پر یہ بھی کندہ ہے ۔ کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ۳ ☆ ۔ یہ در استعاذہ ،تعویذات اور عملیات کا در ہے اس کے پاس ایک تخت پر حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ اور ایک پر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں ۔ اور ایک پر حضرت ابوالحسن علی شاذلیؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں حزب البحر وغیرہ ہے ۔ ایک پر بونیؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں شمس المعارف ہے ۔ ایک پر حضرت سید غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور ان کے ہاتھ میں'' جواہر خمسہ'' ہے ۔ ایک پر حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی ہیں اور ان کے ہاتھ میں '' مرقع شریف'' ہے ۔

آگے ایک اور در ہے اس پر یہ کتبہ ہے :

وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ۴ ☆ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۵ ☆ اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا ۶ ☆ ۔

یہ در مفسرین کا ہے اس در کے پاس ایک بڑے تخت پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں ۔ ایک پر علامہ محمود زمخشری ہیں اور ان کے ہاتھ میں '' تفسیرِ کشاف'' ہے ۔ ایک پر امام فخر الدین رازی ہیں اور ان کے پاس'' تفسیرِ کبیر'' ہے ، اور ایک پر علامہ آلوسی ہیں اور ان کے ساتھ '' روح المعانی'' ہے ۔ ایک پر قاضی ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاویؒ ہیں

☆ ۱ میں پناہ لیتا ہوں صبح کے رب کی ۔ اس شئے کے شر سے جس کو پیدا کیا ۔ (سورۃ الفلق ۔ آیت ۱،۲)

☆ ۲ اور اگر تم سے شیطان کچھ چھیڑ کرے تو تم اللہ کی پناہ مانگو ۔ بے شک وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے وہ تم کو اس کے شر سے بچائے گا ۔ (سورۃ اعراف ۔ آیت ۲۰۰)

☆ ۳ جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ شخص جس کو شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو ۔ (سورۃ البقرہ ۔ آیت ۲۷۵)

☆ ۴ اور جس چیز کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو ۔ (سورۃ بنی اسرائیل ۔ آیت ۳۶)

☆ ۵ اور اس کے معنٰی مراد و مقصود کو اللہ کے سوائے کوئی نہیں جانتا (اللہ جانتا ہے) اور علم میں ثابت قدم لوگ (وہ) کہتے ہیں ہم کو اس کا یقین ہے ۔ یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے ۔ اور ان سب باتوں کو عقلمند ہی سمجھا کرتے ہیں ۔ (سورۃ آل عمران ۔ آیت ۷)

☆ ۶ بے شک ہم نے اس کتاب کو عربی ، پڑھنے کے قابل اُتارا ۔ (سورۃ یوسف ۔ آیت ۲)

اور ان کے ہاتھ میں ''انوار التنزیل'' ہے اور ایک پر محی السنہ رکن الدین بن مسعود بغوی ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''معالم'' ہے ایک اور تخت پر حضرت علامہ حافظ نجم الدین نسفی ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''تفسیر مدارک'' ہے۔ ایک تخت پر علاء الدین علی بن محمد المعروف بہ خازن ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''لباب التاویل'' ہے۔ ایک پر امام جلال الدین سیوطیؒ ہیں جن کے پاس ایک بڑی تفسیر ''درمنثور'' رکھی ہے جس میں سب حدیثیں ہیں ان کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی تفسیر بھی ہے جس کے متعلق یہ بحث ہے کہ قرآن کے الفاظ زیادہ ہیں یا تفسیر کے، اس کا نام تفسیر جلالین ہے۔ یہیں ایک کنارہ پر ایک فقیر کھڑا ہے جس نے اقتضائے زمانہ کا لحاظ کرتے اُردو میں ایک عام فہم ''تفسیرِ صدیقی'' لکھی ہے اور اللہ سے دُعا کر رہا ہے کہ اس کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اُمیدوار ہے کہ اس کو بھی ان تفاسیر کے تخت نشینوں کے پاس ہی ایک چھوٹا سا اسٹول مل جائے گا۔

اس در کے قریب ہی ایک دوسرا در ہے اس پر یہ کتبہ ہے:

مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۴ ☆ وَاِذَا جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا ۵ ☆۔

یہ درمحدثین کا ہے یہاں سینکڑوں ہزاروں چھوٹے بڑے تخت بچھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے چند تخت نشینوں کے نام یہ ہیں۔ ایک تخت پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہیں جو حضرتؐ ہی کے زمانہ میں احادیث کو جمع کرنا شروع کر چکے تھے۔ ایک پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں اور ایک حجرہ ہے جس پر پردہ چھوٹا ہوا ہے۔ اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں، ایک تخت پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ایک پر امام مالک بن انس ہیں اور آپ کے ہاتھ میں مؤطا شریف ہے۔ ایک تخت پر امام محمد ابن الحسنؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ان کی مؤطا ہے۔ ایک پر حضرت امام احمد بن حنبل تشریف فرما ہیں اور ان کے پاس مسند احمد ہے ایک پر امام محمد بن اسماعیل بخاری ہیں، جنھوں نے صحیح احادیث کو انتخاب کر کے ''صحیح البخاری'' میں جمع کیا ہے۔ انھیں کے پاس ''تاریخ بخاری'' بھی ہے جس میں تمام راویانِ حدیث کے حالات جمع کر دیئے ہیں۔ ایک تخت پر امام مسلم بن حجاج ہیں اور ان کے ہاتھ میں ان کی ''صحیح مسلم'' ہے ایک پر ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''سنن ابن ماجہ'' ہے ایک پر ابوعبدالرحمٰن احمد نسائیؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''سنن نسائی'' ہے۔ اور ایک تخت پر امام محمد بن عیسیٰ ترمذی ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''ترمذی شریف'' ہے۔ ایک پر سلیمان بن اشعث ابوداوٗدؒ ہیں اور ان کے ہاتھ میں ''سنن ابی داوٗد'' ہے۔ ایک تخت پر سیدنا شہاب الدینؒ ہیں جن کے پاس ''مواہب لدنیہ'' ہے جس میں رسولِ خدا ﷺ کے حالات و سیرت کے احادیث ہیں اور ایک چھوٹے تخت پر حضرت علی متقی ہیں اور ان کے پاس ان کی کتاب ''کنز العمال'' ہے جو احادیث نبوی کے دائرۃ المعارف کا حکم رکھتی ہے۔

وہیں ایک جانب احمد بن حجر عسقلانی بیٹھے ہیں اور ان کے پاس ''تہذیب التہذیب'' ہے جس میں اسمائے رجال ہیں۔ ایک تخت پر شمس الدین ذھبی ہیں۔ اور ان کے پاس ''تذکرۃ الحفاظ'' ہے جس میں حافظانِ حدیث کا ذکر ہے۔ واضح ہو کہ محدثین اس شخص کو حافظ کہتے ہیں جس کو کم از کم ایک لاکھ حدیثیں یاد ہوں۔

☆ ۴ اور پیغمبر تم کو جو دے وہ لے لو اور جس سے روکے اس سے رُک جاؤ۔ (سورۃ الحشر۔ آیت ۷)

☆ ۵ اگر کوئی شریر ناقابلِ اعتبار شخص کوئی خبر لائے تو تم (اس کی) تحقیق کرو۔ (سورۃ الحجرات۔ آیت ۶)

ایک اور در پر یہ کتبہ ہے :

فَاسْئَلُوْآ اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۱ ☆ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِى الْاَبْصَارِ ۲ ☆ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۳ ☆ ۔ یہ در فقہاء کا ہے ۔ اس در کے پاس کے تختوں میں سے ایک تخت پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ایک ایک تخت پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں اور ایک حجرہ میں حضرت اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں ۔ ایک تخت پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ، اور ایک پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں ۔

انھیں تختوں کے پاس امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ انھوں نے قرآن و حدیث سے استنباطِ مسائل کیا ۔ امام ابوحنیفہ کی مجلس فقہا میں امام ابو یوسف ۔ امام محمد ابن الحسن وغیرہ چالیس محدث و ادیب ایک گول میز کے اطراف بیٹھے ہوئے ہیں ۔ امام محمد ابن الحسنؒ کے پاس ''سیر کبیر'' وغیرہ فقہ کی کتابوں کا انبار ہے ایک جُدا تخت پر امام مالک بن انس معہ مؤطا کے تشریف فرما ہیں ۔ مؤطا تمام کتبِ حدیث کی ماں ہے ایک اور تخت پر امام محمد ابن ادریس شافعیؒ ہیں ۔ ان کے پاس ''کتاب الامم'' ہے ۔ امام محمد ابن الحسن اور امام محمد بن ادریس شافعیؒ کے باہمی مباحثات اور مذاکرات سے اُصولِ فقہ اور اُصولِ حدیث کی بناء پڑی ۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ رومن لا کا نام و نشان بھی کوئی جانتا نہ تھا ۔

یاد رکھو ! کہ قرآن و حدیث ہی فقہ اسلام کا ماخذ ہیں ۔ وہ شخص ہرگز فقیہ نہیں ہوسکتا جو بغیر قرآن و حدیث کے ماخذ کے ذاتی رائے رکھتا ہو ۔ جس نے بلا ماخذ کوئی حکم دیا وہ اس پر رد ہے ۔ اس پر بے حد کد ہے ۔ ایک تخت پر حضرت امام احمد بن حنبل ہیں جن کے پاس ''مسندِ احمد'' ہے یہ حدیث شریف کا بڑا ذخیرہ ہے ۔ امام احمد ضعیف حدیث کے مقابل قیاس سے کام نہیں لیتے ۔

دوسری کرسیوں پر مجتہد فی المذہب ، اصحابِ ترجیح ، مجتہد فی المسئلہ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ جو ہر زمانہ کے اقتضاء کے موافق قرآن و حدیث سے استنباطِ مسائل کرتے ہیں ۔ ہر زمانہ میں چند افراد کو استنباطِ مسائل کی کرسی مل ہی جاتی ہے ۔

ایک دوسرے در پر حسبِ ذیل کتبہ ہے : اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ ۴ ☆ یہ در متکلمین کا ہے اس در کے پاس بھی بہت سے تخت بچھے ہوئے ہیں ۔ جن میں سے ایک تخت پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہیں ۔ انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے خوارج سے مناظرہ کیا ۔ کیونکہ اس زمانہ میں خوارج اور روافض پیدا ہوچکے تھے ۔ اس دور میں مذہبی اختلافات کا فوری فیصلہ تلوار کردیتی تھی ۔

☆ ۱ تو اے لوگو ! اہلِ علم سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں ۔ (سورۂ النحل ۔ آیت ۴۳)

☆ ۲ لہٰذا اے آنکھ والو ! کچھ تو عبرت پکڑو (نصیحت لو) ۔ (سورۂ الحشر ۔ آیت ۲)

☆ ۳ اور جو ہمارے متعلق جدوجہد کرتے ہیں تو ضرور ہم ان کو اپنے راستوں کی ہدایت کرتے ہیں ۔ (سورۂ العنکبوت ۔ آیت ۶۹)

☆ ۴ تم طریقِ حق کی تبلیغ کرو (کس طرح ؟) حکمت سے اور پند و نصیحت سے اور (پیغمبر !) ان سے بحث کرو تو بہترین طریقہ سے بحث کرو ۔ (سورۃ النحل ۔ آیت ۱۲۵)

یہ یاد رکھو! کہ بعض لوگ بزرگوں کو مانتے ہیں اور بعض بالکل نہیں مانتے۔ اعتدال پر رہنے والے بہت کم ہوتے ہیں، بزرگوں کو ماننے والوں کی انتہا شخصیت پرستی اور بُت پرستی پر ہوتی ہے۔ اور خود پسندی کی انتہا دہریت اور لادینی پر، خیر!

ایک تخت پر حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی ہیں اور ان کے ہاتھ میں "فقہ اکبر" ہے۔ امام اعظم کو خوارج سے ہر وقت مناظرے کرنے پڑتے۔ ایک اور تخت پر حضرت ابو الحسن اشعری ہیں جو معتزلیوں کے رد میں سرگرم ہیں۔ معتزلہ کے پاس ان کی عقل کے خلاف کوئی چیز اسلام میں نہیں ہے۔ اصل میں وہ ایک غلطی میں گرفتار ہیں کہ جو چیز میں نہیں جانتا یا میرے پاس ثابت نہیں وہ واقع ہی نہیں۔ اور ایک تخت پر امام محمد غزالی تشریف فرما ہیں اور ان کے ہاتھ میں "تہافتہ الفلاسفہ" وغیرہ علمِ کلام کی کتابیں ہیں، امام غزالی کے زمانہ سے پہلے عربی میں مختلف فلسفہ کی کتابوں کا ترجمہ ہو چکا تھا۔ ان کی کتابوں سے عقائد، تصوف، تہذیب اخلاق وغیرہ سب کا افادہ ہوتا ہے۔ فلسفہ کی کتابیں تیار کروانے میں خلیفہ مہدی اور ہارون الرشید، بہت پیش پیش رہے ہیں، ایک اور تخت پر امام فخرالدین رازی ہیں۔ جنھوں نے فلسفہ قدیم کے پرخچے اُڑا دیئے ان کے ہاتھ میں "مباحث مشرقیہ" معالم" وغیرہ بیسیوں علم کلام کی کتابیں ہیں۔ ایک اور تخت پر قاضی عضد الملہ والدین عبدالرحمٰن بن احمد بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے ہاتھ میں "مواقف" ہے۔ اس قاضی کی حسن تعلیم سے لاکھوں چنگیز خانی اشخاص مشرف بہ اسلام ہوگئے۔ اور دوسری کرسیوں اور چوکیوں پر ہزاروں خادمانِ دین متمکن ہیں جو ہمیشہ مخالفانِ اسلام کی تردید میں سرگرم و مستعد رہتے ہیں۔

ایک اور در پر یہ کتبہ ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۱ ☆ فَقَاتِلُوْۤا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۲ ☆ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ ۳ ☆ ۔ یہ در جانبازانِ محمدی کا ہے، مجاہدین فی سبیل اللہ کا ہے۔ اس کے پاس ایک تخت پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ جنھوں نے مرتدین سے جنگ کی۔ مانعینِ زکوٰۃ کو زکوٰۃ دینے پر مجبور کیا اس طرح مرکز اسلام کی حفاظت کی۔

اور ایک تخت پر حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، جن کے زمانہ میں بیت المقدس شام اور ایران فتح کرلیا گیا۔ ایک اور تخت پر حضرت عثمان ابنِ عفان رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں، جن کے زمانہ میں اسلامی ریاست کے حدود دور دور تک پہنچ گئے تھے۔ ایک اور تخت پر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، فاتح خیبر متمکن ہیں۔ ان کی تلوار بھی کام کرتی تھی، ان کی زبان بھی کام کرتی تھی، اور ان کی روحانی قوت بھی کام کرتی تھی۔

☆ ۱ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں (آپ کی صحبت میں رہتے ہیں) وہ کافروں کے مقابلہ میں بڑے شدید اور سخت ہیں۔ وہ آپس میں رحم کے ساتھ گزارنے والے (اور رحیم و مہربان ہیں)۔ (سورۂ الفتح۔ آیت ۲۹)

☆ ۲ تو تم شیطان کے حمایتیوں سے لڑو۔ شیطان کا مکر ضعیف ہے (کمزور ہے)۔ (سورۂ النساء۔ آیت ۷۶)

☆ ۳ اور ان (ظالموں) سے لڑو (جنگ کرو) یہاں تک کہ فتنہ و فساد باقی نہ رہے۔ (سورۂ البقرہ۔ آیت ۱۹۳)

ایک اور تخت پر حضرت ابو عبیدہ بن جراح فاتح شام اور ایک تخت پر حضرت ابن ابی وقاص فاتح ایران و عراق اور ایک پر حضرت عمرو بن العاص فاتح مصر بھی ہیں، اور ان تختوں کے بیچ میں حضرت سیف اللہ مجاہدِ اعظم خالد ابن ولید کا تخت ہے۔

پاس ہی ایک تخت پر خلیفہ بنی امیہ ولید بن عبدالملک بیٹھا ہوا ہے اور اس کے اطراف دوسرے تختوں پر محمد بن قاسم فاتح سندھ و ہند، موسیٰ بن نصیر اور اس کا خادم طارق فاتح اندلس اور قیتبہ بن مسلم فاتح ترکستان بیٹھے ہیں۔ ایک اور تخت پر سلطان محمد خان ترک فاتح قسطنطنیہ ہے، اور ایک تخت پر نور الدین زنگی اور صلاح الدین اعظم ایوبی ہیں جنھوں نے صلیبی جنگوں میں کار ہائے نمایاں کئے اور دوست دشمن سب نے داد دی۔ ایک تخت پر سلطان محمود غزنوی فاتح ہند اور ایک پر شہاب الدین غوری ہیں۔ ایک تخت پر جلال الدین خلجی بیٹھے ہوئے ہیں جنھوں نے چنگیزی فوجوں کو شکست عظیم دی، اور جب گرفتار شدہ ایک لاکھ قیدیوں کو رہا کردیا تو وہ سب مسلمان ہوگئے۔ جن کے تخت پر ایک حصّہ پر علاء الدین خلجی بھی ہے۔ ایک پر احمد شاہ ابدالی متمکن ہیں جنھوں نے تھوڑی سی فوج سے مرہٹوں کو شکست عظیم پہنچائی۔

ایک اور در پر حسبِ ذیل کتبہ ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۱ ☆ وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ ۲ ☆ اور ذرا باریک خط میں یہ بھی ہے۔ اَلْمُسْلِمُوْنَ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ۳ ☆۔ یہ درِ دینیات، اصلاح و ترقی تمدن، حفظِ امن اور حفاظت اقتدار اعلیٰ کا ہے۔ اس کے پاس ایک بڑا تخت ہے جس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جلوہ افگن ہیں جنھوں نے مانعینِ زکوٰۃ سے جنگ کی اور مرتدین سے جہاد کرکے شیرازۂ اسلام کو منتشر ہونے سے بچالیا۔ اجنادین کی فتح بھی انھیں کے زمانہ کی ہے۔ علماء نے اس کے متعلق کہا ہے وَلَقَدْ قَامَ مَقَامَ نَبِيٍّ ۴ ☆۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے تمام اصحاب سے لے کر ایک جگہ جملہ مکتوباتِ قرآنی کو جمع کردیا۔ اور اس طرح حبل اللہ کی حفاظت فرمائی۔ پاس ہی ایک دوسرا تخت ہے جس پر حضرت فاروق اعظم تشریف فرما ہیں، جن کے زمانہ میں نہ صرف غیر معمولی فتوحات حاصل رہے ہیں بلکہ زمین کی پیائش، مقطعوں کا انتظام۔ بلحاظ ضرورت مختلف قوانین نافذ اور طرح طرح کے محصول رعایا پر عائد کئے گئے۔ ایک اور تخت پر خیر التابعین عمر بن عبدالعزیز ہیں جنھوں نے آزاد تمدن کو اسلامی تمدن میں مبدل کرنے کی کوشش کی، اور اس میں اپنی جان دے دی، ایک اور تخت پر شاگردِ امام مالک ہارون الرشید ہے جس کے زمانہ میں امن و امان اور علم و دولت دونوں انتہائی عروج پر تھے۔ ایک چھوٹے سے تخت پر جلال الدین خلجی ہے جس کے ایک گوشہ پر علاؤ الدین خلجی بھی بیٹھا ہوا ہے، جس کے زمانہ میں فتوحات بھی ہوئے ہیں اور ترقی تمدن بھی۔ ایک چھوٹے سے تخت پر شیر شاہ سوری بھی ہے جس کے زمانہ میں شہروں میں تنظیم، راستوں کا انتظام،

☆ ۱ اور تم سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوط پکڑلو اور (پھوٹ میں نہ پڑو) فرقہ بندی میں مبتلا نہ ہو۔ (سورۂ ال عمران۔ آیت ۱۰۳)

☆ ۲ اور تمہاری جو ہوا بندی ہوئی تھی وہ بگڑ جائے۔ (سورۂ الانفال۔ آیت ۴۶)

☆ ۳ مسلمان عمارت کی مانند ہیں کہ اس کی ایک اینٹ دوسری کو مضبوطی دیتی ہے۔

☆ ۴ بالتحقیق انھوں نے (ابوبکر صدیقؓ نے) نبی کا کارنامہ انجام دیا۔

مسافروں کے لئے سہولت اور مالگواری کا ہر طرح سے انتظام تھا۔ اس در کے ایک جانب علمائے مدنیات اپنے اپنے تختوں پر متمکن ہیں۔ ایک تخت پر حضرت ابو حامد محمد غزالیؒ ہیں جن کے پاس ان کی اعلیٰ اور کثیر تصانیف دھری ہوئی ہیں۔ ان کی ''احیاء العلوم'' میں اسلامی تمدن سے کافی بحث کی گئی ہے۔ ایک تخت پر حضرت شیخ احمد بن عبدالاحد فاروقیؒ ہیں آپ اکبر اور جہانگیر کے ہم زمانہ تھے۔ ان کے زمانہ میں تصوف الحاد میں مبدل ہوگیا تھا۔ خود پرستی، شاہ پرستی کا زور تھا، حضرت شیخ احمد سرہندی کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور یہ یادگارِ فاروقِ اعظم نہایت پامردی سے حمایتِ دین پر قائم رہا، آپ کے فیضِ تربیت سے لاکھوں آدمی اب تک سیراب ہو رہے ہیں، آپ کے پاس'' مکتوبات شریف'' کی تین جلدیں دھری ہوئی ہیں۔

ایک چھوٹے سے تخت پر ابن خلدون ہے جس کے پاس'' تاریخ اسلام'' اور ''مقدمہ'' رکھے ہوئے ہیں۔ مقدمہ میں اُصول تمدن اور فلسفۂ تاریخ پر کافی بحث موجود ہے۔ اور ایک چھوٹے سے تخت پر احمد بن عبدالرحیم المعروف بہ شاہ ولی اللہ دہلوی بیٹھے ہیں جن کے پاس'' حجۃ اللہ البالغہ'' دھری ہے۔ یہ کتاب فلسفہ اسلام سے بھری ہے۔ ان کے پاس ازالتہ الخفاعن احوال الخلفاء بھی ہے جو ہے تو تاریخ مگر اس سے تمدن اسلام پر بھی خوب روشنی پڑتی ہے۔

آگے ایک اور در پر یہ کتبہ کندہ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۱ ☆ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا ۲ ☆ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۳ ☆ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۴ ☆ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَزِيْنَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ۔ ۵ ☆

ذرا باریک خط میں یہ کتبہ بھی موجود ہے:

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ۶ ☆ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ ۷ ☆ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ ۸ ☆ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ ۹ ☆ ۔ یہ در تہذیب نفس کا ہے۔ اس کے پاس ایک تخت پر حضرت عبدالرحمٰن بن عمر اور

☆ ۱ بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (سورۂ البقرہ۔ آیت ۱۹۳)

☆ ۲ اور جو یادِ خدا سے آنکھیں چُراتا ہے تو ہم اس کے اوپر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں۔ (سورۂ الزخرف۔ آیت ۳۶)

☆ ۳ خدا توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اور طہارت پسندوں کو بھی محبوب رکھتا ہے۔ (سورۂ البقرہ۔ آیت ۲۲۲)

☆ ۴ اور جو لوگ لغو اور بیہودگی سے اعراض کرتے ہیں۔ (سورۂ المؤمنون۔ آیت ۳)

☆ ۵ خوب جان رکھو کہ یہ دنیوی زندگی لہو و لعب ہے اور ظاہری زینت ہے اور آپس میں فخر اور بڑائی ہے اور مال و اولاد میں کثرت اور زیادتی کا مقابلہ ہے۔ (سورۂ الحدید۔ آیت ۲۰)

☆ ۶ بات تو بس اتنی ہے کہ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ حدیث شریف۔

☆ ۷ آدمی کے اسلام کی اچھائی سے یہ بھی ہے کہ وہ بے فائدہ باتوں کو ترک کرے۔ حدیث شریف۔

☆ ۸ مجھے اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث فرمایا گیا ہے۔ حدیث شریف۔

☆ ۹ اللہ کے مقرر کردہ عادات و اطوار کی عادت ڈالو۔ حدیث شریف۔

ایک پر حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں ، یوں تو اس در کے پاس بہت سی واجب التعظیم ہستیاں موجود ہیں مگر خصوصیت سے چند حضرات کے نام بیان کئے جاتے ہیں ۔

ایک تخت پر امام ابو حامد محمد غزالیؒ ہیں اور ان کے پاس '' اِحیاء العلوم '' اور '' کیمیائے سعادت '' وغیرہ کثیر تصنیفات ہیں ۔ '' احیاء العلوم '' کی چار جلدیں ہیں ایک میں عقائد و معارف ہیں ایک جلد میں سیاست مدن و تہذیب نفس ، ایک جلد میں منجیات ہیں اور ایک جلد میں مہلکات ۔ ایک اور تخت پر حضرت غوث الاعظم سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ، تشریف رکھتے ہیں اور ان کے ہاتھ میں '' فتوح الغیب '' اور '' فتح ربانی '' ہے ۔ ایک کرسی پر جلال الدین دوانیؒ ہیں اور ان کے پاس '' اخلاقِ جلالی '' ہے ۔ اس کے تین حصّہ ہیں ایک میں سیاستِ مدن ، ایک میں سیاست و انتظامِ خانہ داری اور ایک میں تہذیبِ نفس ۔ دوانیؒ نے عقائدِ جلالی اور دیگر کتب میں فلسفہ اسلام اورعلمِ کلام پر بھی کافی مباحث لکھے ہیں ۔ اور کئی کرسیوں پر بہت سے تہذیبِ نفس کے معلّم ہیں ۔

ایک اور در ہے جس پر حسبِ ذیل کتبہ ہے :

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ ۔ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۱ ☆ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ ۲ ☆ اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۳ ☆ وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۴ ☆ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۵ ☆ ۔

ذرا باریک خط میں یہ بھی ہے : اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَتْهَا الْعَرَبُ قَوْلُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ ۶ ☆

یہ موحدین کا در ہے یہاں کے حاضرین کئی قسم کے ہیں ۔بعض بڑے زور شور سے توحید کی تعلیم دیتے ہیں بعض اصحاب عظیم الشان کتابوں کے مصنف بھی ہیں ۔ اور بعض کے فیضِ تربیت اور حُسنِ صحبت سے لوگ موحد ہوجاتے ہیں ۔

یہاں ایک بڑے تخت پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہیں اور ان کی زبان مبارک سے نکل رہا ہے مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اِلَّا وَرَاَيْتُ اللّٰهَ قَبْلَهٗ ۔ (میں نے کسی شئے کو دیکھا تو شئے سے پہلے خدا کو دیکھا) آپ کے متعلق رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا '' مُردہ کو چلتا پھرتا دیکھنا ہوتو ابوبکر کو دیکھو ۔ یہ بھی ارشاد ہوا کہ جس چیز سے خدا نے میرا شرحِ صدر کیا ہے اس سے میں نے ابوبکر کا بھی شرحِ صدر کیا '' ان کے تخت کے اطراف قادریہ، نقشبندیہ اور شطاریہ کے تخت ہیں ۔

☆ ۱ تم کہو ۔ وہ اللہ ہے ۔ بالکل ایک ہے ۔ اللہ نا قابل تغیر ۔ بے نیاز ہے ۔ (سورۂ اخلاص ۔ آیت ۱،۲)

☆ ۲ اللہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں رہو ۔ (سورۂ الحدید ۔ آیت ۴)

☆ ۳ جہاں کہیں بھی تم رُخ کرو اللہ تمہارے روبرو ہے ۔ (سورۂ البقرۃ ۔ آیت ۱۱۵)

☆ ۴ اور تمہاری ذات میں بھی (خدا کی نشانیاں اور اس کے قدرت کے کرشمے ہیں) ۔ کیا تم بصارت اور بصیرت سے کام نہیں لیتے ۔ (سورۂ الذّٰریت ۔ آیت ۲۱)

☆ ۵ ہم اپنی نشانیاں گرد و نواحِ آفاقِ عالم میں اور خود ان میں دکھا دیں گے یہاں تک کہ ان کو ظاہر ہوجائے کہ وہی حق ہے ۔ (سورۂ حٰمٓ السجدہ ۔ آیت ۵۳)

☆ ۶ عرب لوگوں میں سب سے سچا قول لبید (شاعر) کا ہے کہ ہر وہ چیز جو اللہ کو چھوڑ کر ہو وہ باطل (جھوٹ) ہے ۔

ایک اور تخت پر حضرت علی ابن ابی طالب جلوہ گر ہیں اور وہ فرماتے ہیں : سَلُوْنِیْ اُجِبْکُمْ (مجھ سے مانگو میں دوں گا) آپ کے بارے میں رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا ۔ میرا گوشت علی کا گوشت ہے اور میرا خون علی کا خون ۔

آپ کے اطراف قادریہ، چشتیہ، رفاعیہ، اکبریہ، سہروردیہ، شاذلیہ اور بدویہ کے تخت ہیں ۔ ان تختوں کے پاس اور دوسری محترم ہستیوں کے تخت بھی ہیں ۔ جیسے حضرت حسنؒ بصری، حضرت معروف کرخی، حضرت جنید بغدادی، حضرت بایزید بسطامی، حضرت داؤد طائی، حضرت سہل بن عبداللہ تستری، حضرت کمیلؒ بن زیاد، حضرت ذوالنونؒ مصری، حضرت ابوالقاسم قشیری، یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے زمانہ میں بیرونی مصنفین کی کتابوں کا ترجمہ نہیں کیا گیا فقط ان کی توجہ عالی اور قوت قلبی سے لاکھوں بلکہ کروڑوں آدمیوں نے زلالِ توحید سے سیرابی حاصل کی ۔ ان تختوں کے پاس خصوصیت سے قابلِ ذکر شیخ محی الدین ابن العربیؒ ہیں اور ان کے پاس "فتوحات مکیہ" اور "فصوص الحکم" وغیرہ کتابیں ہیں ۔ ایک تخت پر مولانا جلال الدین رومیؒ بیٹھے ہیں اور ان کے پاس "مثنوی شریف" رکھی ہے ۔

ایک اور در پر یہ کتبہ ہے :

يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۱ ☆ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ۲ ☆ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۳ ☆ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۴ ☆ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۵ ☆

ذرا خفی خط میں یہ بھی کندہ ہے :

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ وَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ ۶ ☆ ۔ یہ درِ عشق و محبت کا در ہے ۔ اس در سے جو پانی آرہا ہے، اس کا ایک گھونٹ بھی پی لینا پینے والے کو مستِ الست کر دیتا ہے ۔ جو اس کا پانی پیتے ہیں، ان میں سے بعض عاشق کہلاتے ہیں اور بعض معشوق ۔ کچھ محبّ ہیں اور کچھ محبوب ۔ کوئی چاہتا ہے اور کوئی چاہا جاتا ہے ۔ غرض آیت يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ سے معلوم ہوتا ہے کہ محبِّ خدا محبوبِ خدا بھی ہوتا ہے اور محبوبِ خدا محبّ خدا بھی ۔ مگر دونوں میں امتیاز صرف یہ ہوتا ہے کہ جو چیخا چلّایا وہ عاشق کہلایا اور جس نے ضبط کیا، صبر و سکون سے بیٹھا وہ معشوق ۔

☆ ۱ وہ ان سے اپنے خیالی معبودوں سے) اللہ کی محبت کے برابر محبت کرتے ہیں ۔ مگر ایماندار لوگ خدا سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں ۔ (سورۂ البقرہ ۔ آیت ۱۶۵)

☆ ۲ جس (قوم) کو وہ محبوب رکھتا ہے وہ اس کو (خدا کو) محبوب رکھتے ہیں (چاہتے ہیں) ۔ (سورۂ المائدہ ۔ آیت ۵۴)

☆ ۳ اور وہ (قرآن سن کر) سجدہ میں گر پڑتے ہیں روتے ہیں اور ان کی عاجزی اور فروتنی بڑھتی ہے ۔ (سورۂ بنی اسرائیل ۔ آیت ۱۰۹)

☆ ۴ جب ان کے رب نے (اللہ نے) کوہ طور پر تجلی فرمائی تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسٰی چیخ مار کر گر پڑے ۔ (سورۂ الاعراف ۔ آیت ۱۴۳)

☆ ۵ اس سے خدا ترسوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں پھر ان کے پوست اور دل نرم ہوجاتے ہیں اور یادِ خدا سے متاثر ہوجاتے ہیں ۔
(سورۂ الزمر ۔ آیت ۲۳)

☆ ۶ آدمی جس کو چاہتا ہے اس کے ساتھ رہتا ہے تو جس کو چاہتا ہے اس کے ساتھ رہے گا ۔ (حدیث شریف)

اس در کے پاس ایک تخت ہے جس پر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں دوسرے تخت پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ، تیسرے پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور چوتھے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ ، جلوہ فرما ہیں ایک اور تخت پر امام حسن مجتبیٰؓ اور ایک پر حضرت امام حسینؓ اور ایک تخت پر حضرت اویس قرنیؒ بھی ہیں ایک تخت پر حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے "اَحَد ، اَحَد" کے نعرے مار رہے ہیں ۔

اس در کے پاس اور سینکڑوں تخت بچھے ہوئے ہیں اور یہ سلسلہ انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا ۔ تاہم چند تخت نشینان ولایت کے نام بیان کردیئے جاتے ہیں ۔

سیدی عبدالقادر جیلانی ، سیدی شیخ شہاب الدین عمر سہروردی ، سیدی خواجہ معین الدین سنجری چشتی ، سیدی احمد الکبیر الرفاعی ، سیدی ابو العباس احمد بدوی ، سیدی بہاؤ الدین محمد النقشبند ، سیدی ابو الحسن علی شاذلی سیدی جلال الدین مولنا روم ، سیدی محی الدین علی بن محمد ابن العربی ، سیدی بدیع الدین شاہ قطب مدار ، سیدی علاء الدین علی صابر ، سیدی نظام الدین محبوبِ الٰہی ۔سیدی خواجہ محمد صدیق محبوب اللہ ۔ رحمہم اللہ ۔

اس کے پاس ہی ایک اور در ہے جس پر یہ آیت کندہ ہے :

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِيٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِيْ ۱ ☆ ۔ ذرا باریک خط میں یہ بھی لکھا ہوا ہے : وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَدَاءِ مَاافْتَرَضْتُ وَلَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُبِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطُشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَ اِنْ سَاَلَنِيْ اَعْطَيْتُهٗ وَاِنِ اسْتَعَاذَنِيْ اَعَذْتُهٗ ۔۲☆

یہ در عبدیت کا ہے ۔ اس در کے لوگ عبدیت سے ممتاز ہیں اور صاحبِ قربِ فرائض ۔ یہ بے اِرادہ جیتے ہیں مُردہ بدستِ زندہ رہتے ہیں ۔ خدا کو دینا ہوتا ہے تو ان کے ہاتھ سے دیتا ہے ، کچھ کام لینا ہوتا ہے تو ان کے ہاتھوں سے لیتا ہے ۔ ہر شخص کو ہر چیز کو اس کا حق دینا ان کا کام ہے ۔ اقتضائے وقت کے مطابق عمل کرنا ان کا شیوہ ہوتا ہے تحتِ امر رہنا ہمیشہ ان کے پیشِ نظر رہتا ہے ۔ ایسے لوگ عامۃ الناس سے ایسے ملے جلے رہتے ہیں کہ ان کا دوسروں سے امتیاز کرنا مشکل ہے ۔ کھاتے ہیں ، شادی بیاہ کرتے ہیں ، ہنستے ہیں ، بولتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کی زبان پر یہ شعر ہوتا ہے

☆ ۱ اے اطمینان والے نفس اپنے رب کے پاس واپس ہوجا ۔ تو خدا سے راضی تجھ سے خدا راضی ۔ پھر تو میرے (خاص) بندوں میں داخل ہوجا ۔ اور میری جنت میں داخل ہوجا ۔ الفجر ۔ ۲۷ ۔ ۳۰)

☆ ۲ میرے بندے نے میرا تقرب نہ چاہا کسی چیز سے جو مجھے زیادہ پسند ہے بجز اس چیز کو ادا کرکے جس کو میں نے اس پر فرض کیا ہے میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا تقرب چاہتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُسے دوست رکھتا ہوں ۔ پھر جب اُسے دوست رکھتا ہوں تو اس کی سماعت ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے ۔ اور اس کی بصارت بن جاتا ہوں ، جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے ۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو اُسے دیتا ہوں اور اگر میری پناہ چاہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں ۔ (حدیث قدسی)

دل کسی سے نہ لگا، دست فشاں سب سے رہے   عمر بھر قید تعلق سے ہم آزاد رہے   (حسؔرت صدیقی)

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس در سے سیراب ہونے والے محبّ بھی ہیں، محبوب بھی ہیں اور بندے بھی۔ مگر ایک گونہ خصوصیتِ ''بندگی'' کی وجہ سے ممتاز سمجھے جاتے ہیں۔

اس در کے پاس کئ تخت بچھے ہوئے ہیں۔ ایک تخت پر خلیفۂ رسول اللہ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ، ایک پر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ، اور ایک پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں پاس ہی ایک تخت پر حضرت سیدی عبدالقادؔر جیلانی ہیں اور دوسرے کئی تختوں پر وہ سب حضرات بھی جلوہ فرما ہیں جن کے اسمائے گرامی توحید اور عشق و محبت کے بیان میں گزر چکے ہیں۔

غرض سینۂ محمدی بہت کشادہ ہے۔ اس میں جو کچھ ہے اس کو قیامت تک بیان کرو، تم بیان کرو اور ساری دنیا بیان کرے مگر وہ نہ کبھی ختم ہوا ہے نہ ہوگا۔ تم ختم ہوجاؤ گے اور دنیا ختم ہوجائے گی۔

وَوَضَعۡنَا عَنكَ وِزۡرَكَ ۝٢ ٱلَّذِيٓ أَنقَضَ ظَهۡرَكَ ۝٣

وَوَضَعۡنَا؛ اور ہم نے رکھا۔ وَضۡعٌ: رکھنا۔ عَنۡکَ؛ تم پر سے۔ وَوَضَعۡنَا عَنۡکَ؛ اور ہم نے تم پر سے اُتار دیا، تم پر سے ہٹا کر نیچے رکھ دیا۔ وِزۡرَکَ؛ تمہارے بوجھ کو، تمہارے بارِگراں کو۔ اَلَّذِیۡٓ؛ جو۔ اَنۡقَضَ؛ توڑے ڈال رہا تھا، تمہاری پیٹھ جواب دے رہی تھی، کٹ کٹ کر رہی تھی۔ ظَھۡرَکَ؛ تمہاری پیٹھ کو۔ اَلَّذِیۡ اَنۡقَضَ ظَھۡرَکَ؛ جو تمہاری پیٹھ توڑے ڈال رہا تھا۔

ترجمہ:- اور ہم نے تم سے تمہارا وہ بوجھ اُتار دیا جو تمہاری پیٹھ کو (تمہاری کمر کو) توڑ رہا تھا۔

وہ بوجھ کیا تھا وہ بوجھ وحیِ الٰہی کا تھا، وہ تبلیغ کی فکر تھی، بحالیکہ دشمنوں کی مخالفت تھی، معیّن و مددگار کی قلت تھی۔

بارِ اک جہاں سر پر اُٹھ کھڑا ہوا لے کر   کام کا مگر نکلا قلبِ ناتواں اپنا

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ۝٤

وَ؛ اور۔ رَفَعۡنَا؛ ہم نے ارفع کیا، بلند کیا، اُٹھایا۔ لَکَ؛ تمہارے لئے۔ ذِکۡرَکَ؛ تمہارے ذکر کو، تمہاری یاد کو، تمہارے تذکرہ کو، تمہاری نام آوری کو، تمہاری شہرت کو۔ تمہارے نام کے نقارے بجائے گئے، کیسے نقارے؟ پنج وقتہ اذان کے۔

اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ۔

ترجمہ:- اور ہم نے تمہارا بول بالا کیا۔

صاحبو! خدا نے اپنے پیغمبر کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملایا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ درود میں اپنے ساتھ فرشتوں اور تمام مسلمانوں کو شریک کیا۔ اِنَّ اللّٰـهَ وَمَلٰٓـئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اگر اپنی اطاعت فرض کی تو اپنے رسول کی اطاعت بھی فرض کی اور فرمایا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ۔ لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰـهَ کہنے سے آدمی موحد تو ہوجاتا ہے مسلمان نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کے اثرِ صحبت سے مورتی پوجنے والے بھی اعتقاداً توحید کے قائل ہوتے جارہے ہیں اور مورتیوں کے متعلق تاویلات کرنے لگے ہیں۔ یہ مسلمان ہونے کے لئے کافی نہیں۔ محمد رسول اللہ کہنے سے آدمی مسلمان ہوتا ہے یہ کلمہ محمد، اللہ اور نسبتِ رسالت کا بیک وقت تصوّر پیش کرتا ہے ''محمد رسول اللّٰه'' پر جس کا خاتمہ ہو، اس کا خدا کے نام پر ہی خاتمہ ہونا ہے کیونکہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں آخر ''اَللّٰه'' ہے۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۶

فَ؛ پس، پھر۔ اِنَّ؛ بے شک۔ مَعَ؛ ساتھ۔ اَلْعُسْرِ؛ تنگی، سختی۔ يُسْرًا؛ کشادگی، فراخ دستی۔ نرمی، تونگری، سہولت۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا؛ بے شک سختی کے بعد سہولت ہے۔

ترجمہ:- پس بے شک تنگی کے ساتھ کشادگی ہے۔ یقیناً ہر تنگی کے بعد فراخی ہے۔

خوب سمجھو! ہر سختی اور تنگی کے بعد ایک جُدا ہی فراخی اور سہولت ہے۔ اگر کچھ تنگی گزری ہے تو دنیا میں بھی کشادگی ہوگی، اور آخرت کی کشادگی تو ہے ہی۔ دیکھو! پہلے ساری دنیا مخالف تھی۔ ساتھ دینے والا تو کیا، ماننے والا کوئی نہ تھا۔ اب ساری دنیا ان کا کلمہ پڑھ رہی ہے۔ لاکھوں نہیں کروڑوں ان کو مانتے ہیں۔ یا تو وطن چھوڑنا اور ہجرت کرنا پڑا۔ اور ابوبکر صدیقؓ کے سوا کوئی ساتھ نہ تھا، یا فاتح کی حیثیت سے مکہ شریف میں داخل ہوتے ہیں۔ جس کی چاہی جان بخشی کی، جس کو چاہا امن دے دیا۔ یہ عُسر کے ساتھ یُسر نہیں تو پھر کیا ہے؟

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝۷

فَ؛ پھر۔ اِذَا؛ جب۔ فَرَغْتَ؛ تم فارغ ہو۔ فَانْصَبْ؛ پس کھڑے ہوجاؤ، سینہ تان کر تیار ہوجاؤ، ہمیشہ سرگرم رہو، ہمت ہار کر بیٹھ نہ جاؤ، تبلیغ تمہارا کام ہے، کئے جاؤ۔ بَلِّـغْ مَآ اُنْـزِلَ اِلَـيْـكَ۔ کے امتثال میں خدا کا دین پھیلاؤ۔ کامیابی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

ترجمہ:- پھر جب (کاموں سے، ضرورتوں سے، ذکر شغل سے، نماز سے) فارغ ہوجاؤ تو (کمرِ ہمت چست باندھ کر) کھڑے ہوجاؤ (اور تبلیغ کرو، دین کو پھیلاؤ)۔

ع ۸ ۱۹

وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۞

وَ ؛ اور ۔ اِلٰی ؛ طرف ، تک ۔ رَبِّکَ ؛ تیرا رب ، تیرا پروردگار ۔ وَاِلٰی رَبِّکَ ؛ اور تیرے پروردگار ہی کی طرف ۔ فَارْغَبْ ؛ پس رغبت کر ۔

ترجمہ :- اور اپنے پروردگار کی طرف ہی پھر رغبت کر ۔

اے مخاطب ! تبلیغ کرنے میں اخلاص ضروری ہے نام آوری کا خیال اور ریاکاری کام نہیں آتی ، اس لئے خدا کے خیال کو اپنے پیشِ نظر رکھو ، اس کے سوا سب کو بھول جاؤ وہی کافی ہے ، وہی وکیل ہے ، ایک اللہ بس باقی ہوس ۔ اَللّٰـهُ رَبِّیْ وَهُوَ حَسْبِیْ ۔

منظور منظور اے اہلِ دنیا اللہ میرا باقی تمہارا

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ

سورۃ التین مکہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۞

وَالتِّیْـنِ ؛ جبلِ تین شاہد ہے جو دمشق میں ہے ۔ جہاں سے بنی آدم پھیلے ، جہاں یحیٰی علیہ السلام کی قبر شریف ہے اور اصحابِ کہف اور بعض اہلِ بیتِ نبوی کی قبور بھی ہیں ۔ مگر اس کے ساتھ ہی یزید کی قبر بھی وہیں ہے جس پر لوگ پتھر بھی پھینکتے تھے ۔ اور اس کی قبر کو سنگسار کرتے تھے ۔ فرانسیوں نے اس رسم کو موقوف کردیا ۔ وَالـزَّیْتُوْنِ ؛ جبل زیتون بھی شہادت دے رہا ہے ، زبانِ حال سے پکار رہا ہے ۔ یہ فلسطین میں ہے ۔ جہاں ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام ، یعقوب علیہ السلام ، یوسف علیہ السلام اور موسٰی علیہ السلام کی قبور شریف ہیں ، جہاں بی بی مریم کو عیسٰی علیہ السلام تولد ہوئے ہیں اور جہاں بیت المقدس بھی ہے ۔

ترجمہ :- (جبل) تین اور زیتون بھی شہادت دے رہے ہیں ۔

وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۞

وَ ؛ اور ۔ طُوْرِ سِیْنِیْنَ ؛ کوہ طورِ سینا ۔ جہاں موسٰی علیہ السلام کو کلامِ الٰہی کا شرف بخشا گیا ۔

ترجمہ :- اور کوہِ طورِ سینا بھی شہادت دے رہا ہے ۔

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝۳

وَ ؛ اور ۔ هٰذَا ؛ یہ ۔ اَلْبَلَدِ ؛ شہر ۔ اَلْاَمِيْنِ ؛ امانت دار ، پُر امن ۔

ترجمہ :- اور یہ شہر (مکہ شریف) جو ایک پُر امن اور امانت دار شہر ہے وہ بھی شہادت دے رہا ہے ۔

یہ تمام مقامات ، تمام مذاہب کے موطن ہیں ، پیغمبروں کے مسکن ہیں ۔ جو اپنے زبانِ حال سے مذاہب کے پیدا ہونے کو اور پیغمبروں کی تعلیمات کو بیان کر رہے ہیں کہ

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝۴

لَقَدْ خَلَقْنَا ؛ بے شک ہم نے پیدا کیا ۔ مخلوق کیا ۔ کس کو ؟ اَلْاِنْسَانَ ؛ آدمی کو ۔ فِيْ ؛ میں ، اندر ۔ اَحْسَنِ ؛ بہتر ۔ خوب تر ، حسین تر ۔ تَقْوِيْمٍ ؛ راستی ، درستی ، اعتدال ، تناسب ۔

ترجمہ :- بے شک ہم نے انسان کو بہترین تناسب و اعتدال میں پیدا کیا ۔

یہ تناسب کیا ہے ؟

سیدھا قد ، چوڑے قدم ۔ انسان کے بوجھ کو اُٹھانے والے چوڑے تلوے ، کمر جھکنے اور مُڑنے والی ، ہاتھ چوطرف حرکت کرنے والے ، چیزوں کو اچھی طرح سے پکڑنے والے ، گردن چوطرف پھرنے والی ، چہرہ بالوں سے کھلا ہوا ، ہم نے انسان کو دل دیا ، دماغ دیا ، سماعت دی ، بصارت دی ، سوچنے سمجھنے کی قوت دی ، حافظہ دیا ۔ قوتِ غضبی وشہوی دی ، اعلیٰ درجہ کا ادراک عطا کیا ، خیروشر کی تمیز دی مگر اس نے ان نعمتوں کو بے جا صرف کیا ۔ خدا اور رسول کی نافرمانی کی اس کا نتیجہ کیا نکلا ؟

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝۵

ثُمَّ ؛ پھر ۔ رَدَدْنٰهُ ؛ ہم نے اس کو رَد کر دیا ، پھیر دیا ۔ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ؛ پست ترین حالت میں ، گہرے گڑھے میں ڈال دیا ۔ ذِلّت وخواری میں مبتلا کر دیا ۔

ترجمہ :- پھر ہم نے اس کو پست ترین حالت میں ڈال دیا ۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۶

اِلَّا ؛ مگر ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو ، ان لوگوں کو جو ۔ اٰمَنُوْا ؛ ایمان لائے ۔ یقین رکھا ، خدا اور رسول کو مانا ۔ وَعَمِلُوْا ؛ اور

عمل کئے ، کام کئے ۔ اَلصّٰلِحٰتِ ؛ نیک ، مناسب ۔ فَ ؛ پس ۔ لَھُمْ ؛ ان کے لئے ۔ اَجْرٌ ؛ بدلہ ، ثواب ، جزا ۔ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ؛ نہ کٹ جانے والی ، بے انتہا ، بے حد و بے حساب ۔ مَنَّ یَمُنُّ ، مَنًّا ؛ کاٹنا ۔ مِنّتٌ ؛ احسان کرکے احسان دھرنا ، اور کئے ہوئے احسان کو برباد کرنا ۔

ترجمہ :- مگر جولوگ ایمان لائے اور اچھے و مناسب کام کئے تو ان کے لئے بے حد و بے حساب ثواب ہے ۔

اتنے دلائل قائم کرنے کے بعد اتنی واضح نشانیاں دکھانے کے بعد ۔

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۞۷

فَ ؛ پس ، پھر ۔ مَا ؛ کیا چیز ۔ یُکَذِّبُکَ ؛ جھٹلانے پر تجھ کو آمادہ کرتی ہے ۔ بَعْدُ ؛ اس کے بعد ۔ بِالدِّیْنِ ؛ جزا و سزا اور روزِ قیامت کے انکار پر ، ملّت و مذہب کے جھٹلانے پر ۔

ترجمہ :- پھر کس چیز نے تجھے آمادہ کیا ہے کہ تو (اے نادان) جزا و سزا سے انکار کرے ، (قیامت کو نہ مانے ، مذہب کا قائل نہ ہو) ۔

أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۞۸ ع ۱ ۸ ۲۰

اَ ؛ کیا ۔ لَیْسَ ؛ نہیں ۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ ؛ کیا خدا نہیں ہے ؟ بِ ؛ سے ۔ بَا ، یہاں زائد ہے ۔ اس سے زور پیدا ہوتا ہے ۔ اَحْکَمْ سب سے بڑا حاکم ۔ اَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ ؛ تمام حکم کرنے والوں سے زیادہ دُرست اور مضبوط حکم کرنے والا ۔

ترجمہ :- کیا خدا احکم الحاکمین نہیں ہے ؟

اِطلاع : جب اس سورہ کو ختم کرو ۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ ۔ پڑھو یا سنو تو فوراً کہو ۔ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشّٰھِدِیْنَ ۔ یعنی کیوں نہیں ؟ اور میں بھی اس پر گواہی دینے والوں میں سے ہوں ۔

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ العلق مکہ میں نازل ہوئی اس میں انیس (۱۹) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۞۱

اس مقام میں کئی احتمالات ہیں ۔ اوّل یہ کہ اِقْـرَاْ ایک جملہ ہے اور اس کا مفعول کوئی نہیں ہے معنی یہ ہیں کہ تم قرات کی طرف متوجہ ہو، قراءت کو پیدا کرو، اس کو ظاہر کرو ۔ جس طرح فعل لازم مفعول کا محتاج نہیں ہوتا ۔ یہ بھی مفعول کا محتاج نہیں ۔ اور بِـاسْـمِ رَبِّـکَ الخ اِقْرَاْ وَرَبُّـکَ الْاَکْـرَمُ سے متعلق ہے ۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ اِقْرَاْ کا مفعول بِـاسم رَبِّک ہے ۔ بـاسم میں خود دو احتمال ہیں ۔ ایک ب زاید ہے اور اس کے معنی ہوئے اللہ کا نام پڑھو ۔ دوسرا یہ ہے بـاسم کے معنی اللہ کے نام کی برکت سے اور اس کی مدد سے پڑھو، بِـاسْـمِ رَبِّـکَ : اللہ کے نام کو یا اللہ کی مدد سے پڑھو ۔ تمہارے رب کے نام کی مدد سے پڑھو ۔ جس نے تم کو پالا ، پرورش کیا تم کو تمہارے کمال تک بھی پہنچائے گا ۔ تم کو پڑھا دینا کونسا مشکل ہے ۔ وہ تمہارا رب ہے ۔ اَلَّـذِیْ خَـلَقَ : جس نے تم کو پیدا کیا، سارے جہاں کو پیدا کیا ۔ ایسے عظیم الشان خدا کے لئے تمہیں پڑھنا سکھا دینا کونسا مشکل ہے ۔

ترجمہ :- (یا محمدؐ !) تم پڑھو ! خدا کا نام پڑھو (یا خدا کے نام کی مدد سے پڑھو) جس نے (تم کو اور سارے جہاں کو) پیدا کیا ۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝٢

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ؛ انسان کو پیدا کیا ۔ مِنْ عَلَقٍ ؛ خونِ بستہ سے ۔ نطفے کو ترقی دے کر خونِ بستہ کی شکل عطا کی ۔

ترجمہ :- جس نے انسان کو (نطفے اور) خونِ بستہ سے (ترقی دے کر) پیدا کیا (وہی تم کو پڑھنا سکھادے گا) ۔

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝٣

اِقْرَاْ ؛ پڑھو ۔ وَرَبُّـکَ ؛ اور تمہارا پروردگار ۔ اَلْاَکْرَمُ ؛ بڑا کریم ہے ۔

ترجمہ :- تم پڑھو، تمہارا رب تو بڑا کریم ہے (وہ اپنے کرم سے تم کو پرورش کرتا ہے پڑھنا بھی سکھا دے گا) ۔

الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝٤

اَلَّـذِیْ عَـلَّمَ ؛ جس نے تعلیم دی، علم عطا کیا، سکھایا ۔ بِـالْـقَلَمِ ؛ قلم کے ذریعہ سے ۔ جو بے جان قلم کی مدد سے علم دیتا ہے وہ جبرئیل کے ذریعہ سے بھی علم دے سکتا ہے ۔

ترجمہ :- جس نے قلم کے ذریعہ سے (لوگوں کو) تعلیم دی ۔

اس آیت سے لکھنے پڑھنے کی عظمت و بزرگی ظاہر ہوتی ہے ۔ لکھنا پڑھنا نہ آتا تو تم کو سینکڑوں باتیں کیونکر معلوم ہوتیں ۔ تمہارا حافظہ کہاں تک مدد دیتا ۔ بعد والوں کو کیونکر پہلے لوگوں کا علم پہنچتا اور یاد رہتا ۔ لکھنا پڑھنا بھی خدا کی بڑی نعمت ہے ۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝۵

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ ؛ آدمی کو تعلیم دی، علم سے سرفراز کیا۔ کس چیز کی تعلیم دی ؟ **مَا** ؛ جو۔ **لَمْ يَعْلَمْ** ؛ نہیں جانتا۔ **مَالَمْ يَعْلَمْ** ؛ جو جانتا نہ تھا۔

ترجمہ :- (تمہارے رب نے) انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دی، جن کو وہ (کچھ بھی) جانتا نہ تھا۔

چلہ کشی کا ماخذ

صاحبو ! پہلی دفعہ قرآن شریف اُترا تو یہی پانچ آیتیں تھی۔ رسولِ خدا ﷺ کو شروع شروع رویائے صادقہ پڑتے۔ خواب میں جو دیکھتے وہی دنیا میں نمودار ہوتا۔ اس کے بعد رسولِ خدا ﷺ غارِ حرا میں چلّہ کشی فرماتے۔ لوگوں سے الگ خلوت میں رہتے۔ حدیث میں آیا ہے کہ آٹھ، آٹھ دن، بعض دفعہ تو مہینہ مہینہ خلوت یا اعتکاف میں رہتے۔ ظاہر ہے کہ زیادہ زمانے تک گوشت گھی کی چیز رہ نہیں سکتی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکِ حیواناتِ جمالی و جلالی بھی کرتے تھے۔ یہ ماخذ ہے فقیروں کی چلّہ کشی کا۔

قرآن اور حدیثِ قدسی کا فرق

حضرتؐ پر کس کس طرح سے وحی آیا کرتی تھی ؟ ایک وحیِ جلی جس میں الفاظ بھی خدائے تعالیٰ کے رہے۔ دوم وحیِ خفی جس میں معنےٰ کا القاء ہوتا اور الفاظ کا القاء نہ ہوتا اس کو حدیثِ قدسی کہتے ہیں۔ رسولِ خدا ﷺ پر خود قرآن کا القاء کبھی بلاواسطہ ہوتا کبھی جبرئیل کے توسط سے، بلا واسطہ میں سرکارؐ کے جسم مبارک میں سنسنیاں چھوٹتیں جیسے بے ہوشی میں ہوتی ہیں۔ جبرئیل مثالی شکل لے کر آتے تو حضرتؐ کو زیادہ تکلیف نہ ہوتی۔ تاہم وحی کے وقت ایک ہلکی سی مدہوشی ضرور رہتی۔ اُن کے جانشینوں کو بھی سرکارؐ کے کیفیات سے ایک حصّہ ملتا ہے۔ پہلی دفعہ جبرئیل امین آئے تو رسولِ خدا ﷺ کو اپنے سینے سے لگایا اور زور سے بھینچا۔ ہر دفعہ جبرئیل کہتے تھے "پڑھو" اور حضرتؐ فرماتے تھے کہ "مجھے پڑھنا نہیں آتا" لوگوں کا خیال ہے پہلی دفعہ سینے سے لگانے سے عالمِ دنیا سے جدا کرلیا۔ دوسری دفعہ عالمِ مثال سے تیسری دفعہ عالمِ ارواح سے بھی جُدا کرلیا اور رسولِ خدا ﷺ اپنی جسمانیت کا لحاظ کرتے اس قابل ہوگئے کہ وحیِ الٰہی کے بار کو اُٹھا سکیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اُتارتے تو وہ پارہ پارہ ہوجاتا۔ بہرحال یہ سینہ سینۂ محمدیؐ ہے۔ اس میں بڑی گنجائش ہے پہاڑ سے زیادہ برداشت کی قوت ہے۔ یہ سینے سے لگانا القاء کی ایک صورت ہے۔ اُن کے جانشین بھی القاء کے وقت لوگوں کو اپنے سینے سے لگاتے ہیں اور اپنی کیفیت ان میں منتقل کرتے ہیں۔ "بخدا تا نہ چشی نہ دانی" جبرئیل کی ملاقات اور قرآن شریف اُترنا شروع ہونے کے بعد حضرتؐ کو سردی محسوس ہوئی۔ روح عالمِ بالا کی طرف متوجہ ہوگئی۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے لگے

ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی اہمیت و فضیلت

اور تن کو سنبھالنا دشوار ہوگیا۔ حضرت نے اُم المؤمنین خدیجۃ الکبریٰؓ کو فرمایا۔ مجھے کمبل اُڑھادو۔ حضرتؐ نے فرمایا، مجھے اپنی جان کا خوف ہورہا ہے یہ وحی کی سخت کیفیت محسوس کی تو فرمایا۔ یعنی اس سخت کیفیت کو کس طرح برداشت کروں۔ ام المؤمنین نے عرض کیا۔ خدا تم کو رسوا نہ کرے گا۔ تم مہمانوں کو کھلاتے ہو، غریبوں کا بوجھ اُٹھاتے ہو۔ اور زمانہ کے حوادث کے مقابل لوگوں کی مدد کرتے ہو یعنی تمہارے سب کام اللہ کے واسطہ ہوتے ہیں۔ تمہاری ذاتی غرض کچھ نہیں ہوتی۔ دوسروں کی مدد

کرتے ہو، اور دوسروں سے مدد نہیں چاہتے ۔ ایسا پر اخلاص آدمی کبھی نقصان نہ اُٹھائے گا ۔ پھر حضرت ام المؤمنین رسولِ خدا ﷺ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو حضرت بی بی خدیجہ کے قرابت دار تھے ۔ ورقہ توراۃ و انجیل سے واقف تھے ۔ اور اس کو لکھ لیا بھی کرتے تھے ۔ سرکارؐ کا ماجرا سُنا تو کہا کہ تم پیغمبر ہو ۔ تم بڑی بڑی سختیاں اُٹھاؤ گے ۔ مخالفین تم کو تمہارے وطن سے نکال دیں گے ۔ اس زمانہ تک میں اگر زندہ رہتا تو تمہاری مدد کرتا ۔ گویا کہ ورقہ بن نوفل پہلے صحابی ہیں حضور ﷺ کے ۔ اس کے بعد سے چند روز وحی کا آنا ملتوی رہا ۔ تاکہ جسم مبارک پر زیادہ بار نہ پڑے ۔ پھر نماز کے لئے سورۂ فاتحہ کی تعلیم دی گئی ۔ پھر چند روز ملتوی رہی ۔ اس لئے بیان کرنے والے حضرات نے مختلف باتیں کہی ہیں ۔ بعض کہتے ہیں کہ پہلی سورۃ اقراء کی ہے ۔ جس میں سے پانچ آیتیں اُتریں ۔ مسلمان بچوں کو قرآن پڑھانا شروع کیا جاتا ہے تو ان ہی پانچ آیتوں سے ابتداء کی جاتی ہے اور اسی کو بسم اللہ کرنا کہتے ہیں ۔ بعض نے کہا کہ پہلے سورۂ فاتحہ اُتری ۔ یعنی نماز پڑھنے کے لئے ۔ بعض نے سورہ انفال کہا ۔ یعنی عام دوسری بڑی سورتوں میں پہلی سورۃ انفال کی ہے ۔ یہ معلوم رہے کہ ابتداء دو قسم کی ہوتی ہے ۔ ابتدائے حقیقی یعنی سب سے پہلے ، دوم ابتدائے اضافی یعنی بعض کے نظر کرتے پہلے ۔ بہرحال ابتدائے حقیقی اقراء کو ہے ۔ کیونکہ اس وقت قراءت یعنی پڑھنے کو اہمیت حاصل تھی ۔

ورقہ بن نوفل پہلے صحابی

اچھا ! پیغمبر اور ساحر میں کیا فرق ہے؟ پیغمبر صاحبِ وحی ہوتا ہے ۔ وحی کی تلقین خدا کے حکم سے جبرئیل کرتے ہیں ۔ پیغمبر کی روحانیت بہت ہی قوی رہتی ہے ۔ وہ نہایت سچا، حق گو رہتا ہے ۔ اُس کا مقصد خدا کو جاننا ، اور اُس کو اُس کا حق دینا ہے ۔ نیز دوسروں کو دوسروں کا حق دینا ۔ توحید اور عملِ صالح پر تعلیمِ نبی کا دار و مدار رہتا ہے ۔ وہ خدا سے لیتا ہے اور بندوں کو دیتا ہے ۔

پیغمبر اور ساحر کا فرق

ساحر شیطانوں کی مدد سے یا اپنی نفسانی قوتوں سے لوگوں کے دلوں میں کچھ خیالات پیدا کرتا ہے ۔ پیغمبر کا کام اصلاح اور ساحر کا کام افساد ہے ۔ خاوند ، جورو کو لڑا دیا ، کسی کو بیمار ڈال دیا ، کسی کو بیہوش کردیا ۔ اپنا ذاتی مفاد ساحر کے مدِ نظر رہتا ہے ۔

مُصلحِ قوم اور پیغمبر میں کا فرق ہے؟

مُصلحِ قوم یا رفارمر (Reformer) کے سامنے دنیا ہے وہ اپنے خیال کے مطابق دنیا ہی کی کچھ اصلاح کرتا ہے ۔ وہ ناقص ، اس کا خیال ناقص ، اس کی عقل ناقص ۔ لہذا اس کی اصلاح بھی ناقص ۔

کیا فرق ہے پیغمبر اور ولی میں ؟

پیغمبر صاحبِ وحی ہوتا ہے ، ولی صاحبِ الہام ۔ ولی تابعِ پیغمبر ہوتا ہے ۔ اُس کے جتنے کمالات ہیں وہ سب پیغمبر کے کمالات کے فرع ہیں اور اتباعِ نبی کے آثار ہیں ۔

پیغمبر اور ولی کا فرق

ھرقل نے جب تحقیق کرلی کہ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ سچے اور امین ہیں اور آپ کے دین میں جو لوگ شریک ہوتے ہیں وہ اپنے مذہب سے نہ پلٹتے ہیں نہ مرتد ہوتے ہیں ۔ اور حکم دیتے ہیں ۔ نماز کا ، زکوٰۃ کا ، اور پاک دامنی کا تو اس نے یقین کرلیا کہ حضرتؐ اللہ کے پیغمبر ہیں ۔

آیاتِ قرآنی کی ترتیب کس کی قائم کی ہوئی ہے ؟ رسولِ خدا ﷺ پر قرآن شریف دفعتہً لیلتہ القدر میں اُترا ۔ پھر حسبِ ضرورت اُمّت کو قرآن کے آیات کی تبلیغ کی گئی ۔ حضرت کی عادتِ مبارک یہ تھی کہ قرآنِ شریف کی اُمّت کو تبلیغ کی جاتی تو فرماتے کہ اِس آیت کو اُس آیت سے پہلے رکھو ۔

یاد رکھو ! قرآن شریف میں اِنَّـآ اَنۡـزَلۡنٰـهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ہے نَـزَّلۡنٰـهُ بھی ہے اور نُنَزِّلُ بھی ہے ۔ اِنۡزَال کسی چیز کو پورے کا پورا اُتارنے کو کہتے ہیں اور تَـنۡـزِيۡل ۔ رفتہ رفتہ ، تھوڑا تھوڑا اُتارنے کو ۔ جبرئیل علیہ السلام اور حضرتؐ ماہِ رمضان میں ہر شب قرآن شریف کو دہرایا کرتے تھے ۔

یہ قرآن شریف کب جمع کیا گیا ؟

ابتداءً متفرق چیزوں پر لکھ لیا جاتا تھا ۔ حضرتؐ کی عادتِ مبارک تھی کہ لکھے پڑھے آدمی کو مختلف مقامات پر بھیج دیتے کہ وہ قرآن کی تعلیم دے ۔ یعنی حیاتِ طیبہ میں قرآن کے مدارس جاری ہوگئے تھے ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں تمام مکتوبات کو ایک جگہ کردیا ۔ آپ پہلے جامع القرآن ہیں ۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ترتیب وار کتابی شکل میں قرآن شریف کے سات نسخے تیار ہوئے اور بڑے بڑے شہروں میں روانہ کردیئے گئے ۔ اصل نسخے اب بھی اُن شہروں میں ہیں ۔ حجاج بن یوسف کے زمانہ میں روایت کے موافق اعراب لگایا گیا ۔

یہ یاد رکھو کہ ہم کو قرآن کانوں سے ملا ہے نہ کہ آنکھوں سے ۔ حضرتؐ نے فرمایا صحابہؓ نے سنا اور ان حفظ کرنے والوں کا سلسلہ جاری ہوگیا ۔ قرآن شریف میں ہے ۔ اِنَّـا نَـحۡنُ نَـزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَـهٗ لَحٰـفِظُوۡنَ ۔ قرآن شریف خود اس فقیر کو عثمان غنیؓ ، علی مرتضیٰؓ ، زید بن ثابتؓ ، عبداللہ بن مسعودؓ اور ابی ابن کعبؓ سے یکے بعد دیگرے قراء کے توسط سے پہنچا ۔ اس میں نہ ایک حرف کی زیادتی ممکن ہے نہ کمی ۔ ہماری روایت کے سوا اگر کوئی شخص ایک لفظ کہے تو میں ہرگز قبول کرنے کو تیار نہیں ۔ قرآن متواتر ہے متواتر کے مقابلے میں کسی بات کے ماننے کو میں تیار نہیں ۔ علم دو قسم کا ہوتا ہے ایک کتابی ، اور قلم کے ذریعہ سے ، علم لدنی بغیر قلم کے ۔ یہ علم وحی و الہام ہوتا ہے ۔ پیغمبروں کی استعداد اور قابلیت اعلیٰ ہوتی ہے ، لہذا اللہ اُن کو وحی سے سرفراز فرماتا ہے الہام ظنی علم ہے جو اولیاء کو ہوتا ہے ۔ اولیاء کے الہام کے انکار سے محرومیت پیدا ہوتی ہے مگر پیغمبر کی وحی کا انکار کفر ہے ۔ وحی کی پیروی لازم ہے ۔ پیغمبر پر بلا واسطہ لازم ہے اور دوسروں پر پیغمبر کے توسط سے ۔ پیغمبر کی پیروی کدھر ہے ؟ خصوصاً آج کل ۔

كَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَيَطۡغٰٓى ۙ‏ ﴿۶﴾

كَلَّاۤ ؛ ہاں ہاں ، نہیں جی ! دیکھو ! واقعہ ہرگز تمہارے خیال کے مطابق نہیں ۔ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ ؛ بے شک آدمی ۔ لَـيَطۡغٰى ؛ بے شک سرکشی کرتا ہے ۔ طغیانی کے بہاؤ میں بہا چلا جارہا ہے ۔ خدا کو نہیں مانتا ، اس کے احکام کی پیروی نہیں کرتا ۔

ترجمہ :- نہیں جی ! بے شک انسان شرارت کی طغیانی میں بہا چلا جارہا ہے ۔

ہم نے اس کو لکھنا پڑھنا سکھایا، علم سے سرفراز کیا۔ کچھ تو سمجھتا، علم کے موافق کچھ تو کام کرتا ایسا سرکش کیوں ہوگیا ہے؟

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝۷

اَنْ رَّاٰهُ ؛ اس لئے کہ اس نے خود کو دیکھا۔ اِسْتَغْنٰى ؛ کہ غنی ہوگیا ہے۔ دولت مند ہوگیا ہے۔ بے نیاز بن گیا ہے، دنیوی ضرورت کی چیزیں اُسے بہت سی مل گئی ہیں۔

ترجمہ:- اس وجہ سے کہ وہ خود کو غنی (بڑا عالم اور دولت مند) سمجھتا ہے۔

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝۸

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ ؛ بے شک تیرے رب کی طرف۔ اَلرُّجْعٰى ؛ رجوع کرنا، لوٹنا، بازگشت، دوبارہ جانا ہے۔

ترجمہ:- (اے انسان!) بے شک تجھ کو اپنے پروردگار کی طرف دوبارہ جانا بھی ہے۔

(خدا کو منہ بتانا بھی ہے بُرے کام کروگے تو خدا بازپرس کرے گا۔ جواب دہی کرنی ہوگی پھر کیا جواب دوگے اور اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟)

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝۹

اَرَءَيْتَ ؛ کیا تم نے دیکھا، نہیں کچھ معلوم ہے۔ اَلَّذِيْ يَنْهٰى ؛ اس شخص کو جو روکتا ہے، منع کرتا ہے، نہی کرتا ہے۔

ترجمہ:- کیا تم نے ایسے شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے، روکتا ہے۔

عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝۱۰

عَبْدًا ؛ ایک بندے کو، اس کے مطیع بندے کو جس نے اپنا سرزمینِ عبدیت پر جھکادیا ہے۔ اِذَا ؛ جب۔ اِذَا صَلّٰى ؛ جب اس نے نماز پڑھی۔ جب وہ نماز پڑھتا ہے۔

ترجمہ:- (کیا تم اس بدبخت سے بھی واقف ہو، جو خود تو نماز نہیں پڑھتا، اور) ایک خدا کا بندہ جب نماز پڑھتا ہے (تو اس کو منع کرتا ہے، نہی کرتا ہے، روکتا ہے)۔

اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى ۝۱۱ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝۱۲

اَرَءَيْتَ ؛ کیا تم نے دیکھا، کیا تمہیں معلوم ہے۔ عربی میں اَرَءَيْتَ۔ محاورہ میں اَخْبِرْنِيْ کے معنی میں ہوتا ہے یعنی ذرا بتاؤ۔ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى ؛ اگر وہ ہدایت پر ہوتا۔ راہِ راست پر رہتا۔ اَوْ اَمَرَ ؛ یا حکم کرتا۔ بِالتَّقْوٰى ؛ پرہیزگاری کا،

تقویٰ کا۔خوفِ خدا کا۔

ترجمہ:- بتاؤ تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا، خود پرہیزگار ہوتا اور دوسروں کو پرہیزگاری کا حکم دیتا (تو کیا خوب ہوتا۔ یا بندۂ خدا کو نماز سے کیوں روکتا)۔

اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿١٣﴾

اَرَءَيْتَ ؛ دیکھا! جانتے ہو! اِنْ كَذَّبَ ؛ اگر اس نے تکذیب کی، جھٹلایا۔کس کو؟ پیغمبر کو، اسلام کو۔ وَتَوَلّٰى ؛ اور منہ پھیرلیا، اعراض کیا، روگردانی کی۔

ترجمہ:- دیکھو! اگر یہ (اسلام و پیغمبرِ اسلام کی) تکذیب کرتا اور اعراض کرتا ہے (تو اس کا انجام کیا ہوگا؟ اس کا کیا حال ہوگا؟ اس کی کیا گت بنے گی؟)

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ﴿١٤﴾

اَلَمْ يَعْلَمْ ؛ کیا وہ جانتا نہیں، کیا اس کو علم نہیں۔ بِاَنَّ اللّٰهَ ؛ کہ اللہ۔ يَرٰى ؛ دیکھتا ہے۔

ترجمہ:- کیا اس کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ دانا بینا ہے۔

(اللہ جب دیکھتا، جانتا ہے۔ جب خدا اس کی شرارت سے واقف ہے تو اس کا کیا حال ہوگا؟ اس شرارت کا کیا انجام ہوگا؟)

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًاۢ بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾

كَلَّا ؛ ہاں ہاں، نہیں جی اُسے معلوم ہونا چاہیئے۔ لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ؛ (اپنی غلط کاریوں سے) اگر باز نہ آیا۔ لَنَسْفَعًا ؛ تو ہم گھسیٹیں گے۔ بِالنَّاصِيَةِ ؛ جٹو کو، مُوے پیشانی کو۔ یہ موئے پیشانی کیا ہے؟ یہ جٹو کیا ہے؟ کس سر کا ہے؟ یہ پیشانی کیسی ہے؟ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ؛ جھوٹی، خطاکار پیشانی۔

ترجمہ:- نہیں جی! وہ اپنی شرارت سے باز نہ آئے تو ہم اس جھوٹے اور خطاکار کے سر کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ (ہمارے ہاتھ میں اس کی جٹو ہوگی۔ وہ ناچار اور عاجز ہوجائے گا)

فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿١٧﴾

فَلْيَدْعُ ؛ پھر اس کو چاہیئے کہ پکارے، فریاد کرے، بلائے۔ نَادِيَهٗ ؛ اپنی مجلس کو، اپنی کمیٹی کو، اپنی انجمن کو، اپنے

حمایتیوں اور مددگاروں کو۔

ترجمہ:- پھر وہ اپنے حمایتیوں اور مددگاروں کو بُلائے۔ (اور اپنے دوستوں کو طلب کرے) (اور ہم؟)

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿۱۸﴾

سَنَدْعُ ؛ عنقریب ہم بھی بلائیں گے۔ اَلزَّبَانِيَةَ ؛ دھکّے دینے اور گردنی دینے والوں کو۔

ترجمہ:- اور ہم عنقریب دھکّے دینے والوں کو (خدائی پولیس کو) بُلائیں گے۔ (اس وقت اس کو اپنے کرتوت کا، اپنی بدکاریوں کا نتیجہ معلوم ہوگا)

كَلَّا ۭ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿۱۹﴾ السجدۃ ۱۴ ع ۱۹/۱ ۲۱

كَلَّا ؛ ہرگز نہیں۔ لَا تُطِعْهُ ؛ اس کی اطاعت نہ کرو، اس کی ایک نہ سنو، اس کی کوئی بات نہ مانو۔ اُسْجُدْ ؛ خدا کے سامنے سرِ سجود جھکادو، سجدے کرتے جاؤ، ہمیشہ سر جھکائے رہو۔ وَاقْتَرِبْ ؛ اور اس کی قربت اور نزدیکی حاصل کرو۔

ترجمہ:- نہیں جی! اُس کی ایک نہ سنو اور خدا کے سامنے سر جھکائے رہو، سجدے کرتے جاؤ اور قربِ خداوندی سے سرفراز و ممتاز ہو۔

اطلاع! آخری آیت سجدے کی ہے۔ اس آیت کو پڑھو یا سنو تو باوضو سجدہ کرو اس کو سجدہ تلاوت کہتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيٰتٍ

سورۂ قدر مکہ میں نازل ہوئی اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ﴿۱﴾

اِنَّآ ؛ بے شک ہم نے۔ اَنْزَلْنٰهُ ؛ اس کو ہم نے اُتارا، نازل کیا۔ وہ چیز کیا ہوگی۔ جس کو خدا نے نازل کیا؟ وہ قرآن کے سوا نہیں ہوسکتی۔ اسی وجہ سے تو ضمیر کو ظاہر نہیں کیا گیا۔ فِيْ ؛ میں۔ لَيْلَةٌ ؛ رات۔ لَيَالِيْ۔ جمع۔ اَلْقَدْرِ ؛ قدر و منزلت، عظمت۔ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ؛ شب قدر۔ یہ رات عظیم الشان کیوں ہوئی؟ اس میں قرآن اُترنے کی ابتدا ہوئی۔

ترجمہ:- بے شک ہم نے اس کو (یعنی قرآن کو) شبِ قدر میں اُتارنا شروع کیا۔

پورا قرآن تیئیس (۲۳) سال میں اُترا ہے۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢

وَمَآ اَدْرٰىکَ ؛ اور تمہیں کس چیز نے معلوم کروایا ؟ تم کیا جانو ؟ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ؛ لیلۃ القدر ہے کیا ؟

ترجمہ :- اور تم کیا جانو لیلۃ القدر ہے کیا ؟

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۥ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝٣

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ ؛ لیلۃ القدر بہتر ہے ۔ مِنْ ؛ سے ۔ اَلْفِ ؛ ہزار ۔ الوف اور الاف جمع ہے ۔ شَهْرٍ ؛ مہینہ ۔ شُهُوْرٌ ۔ جمع ۔

ترجمہ :- لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے (یعنی ان میں عبادت کرنے سے) بہتر ہے ۔

لیلۃ القدر کی تاریخ کیوں نہیں بتائی گئی ؟ اس لئے کہ تم اس کی تلاش میں کوشش کرو ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ رمضان المبارک کی ۲۱ ۔ ۲۳ ۔ ۲۵ ۔ ۲۷ ۔ ۲۹ طاق راتوں میں کوئی ایک رات شبِ قدر ہے ۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ سال بھر میں ایک رات ہے ۔ رسولِ خدا ﷺ رمضان کے پچھلے دہے میں اعتکاف بیٹھتے تھے ۔ یعنی مسجد ہی میں رہتے اور سوتے ، رات دن عبادت میں مشغول رہتے ۔ اے قرآن کی خدمت کرنے والو ! قرآن کو اُتارنے کی ابتدا جس دن ہوئی اس دن کی اس قدر عظمت ہے تو خود قرآن کی کتنی عظمت ہوگی ؟ جس کے دل میں آ گیا ہو ۔ یعنی جس نے حفظ کرلیا ہو یا سمجھ کر پڑھتا ہو اس کی بھی اللہ کے پاس کیسی عظمت ہوگی ؟ قرآن سے جتنا ربط زیادہ ہوگا ، جس قدر اپنی زندگی اس کے مطابق بناؤ گے اتنی ہی اللہ کے پاس تمہاری قدر و منزلت زیادہ ہوگی ۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝٤

تَنَزَّلُ ؛ اُترتے ہیں ، نازل ہوتے ہیں ۔ اَلْمَلٰٓئِكَةُ ؛ فرشتے ۔ مَلَكٌ ۔ واحد ہے ۔ وَالرُّوْحُ ؛ اور زندہ دِلی ۔ حیاتِ قلبی ، بعض کہتے ہیں جبرئیل کیونکہ ان کے لئے الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ آیا ہے ۔ فِيْهَا ؛ اس رات ۔ بِ ؛ سے ، ساتھ ۔ اِذْنِ ؛ اجازت ، حکم ۔ رَبِّهِمْ ؛ ان کا رب ۔ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ؛ بہ حکمِ خدا ۔ مِنْ ؛ سے ۔ كُلِّ ؛ تمام ۔ اَمْرٍ ؛ کام ، چیز ۔

ترجمہ :- اس رات فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے اُترتے ہیں ۔

کیا جبرئیل اب بھی اُترتے ہیں ؟ جبرئیل کا آنا صرف وحی کے لئے موقوف ہوا ہے نہ کہ خیر و برکت کے دینے سے بھی روکے گئے ہیں ۔ فرشتے ہیں ہر قسم کا کام کرسکتے ہیں ۔ مگر بہ حکمِ خدا ۔

عند المتاخرين ١٢ ٥ ع ٢٢ الثلثة

سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥

سَلٰمٌ ؛ سلامتی ہے۔ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ۔ ہر قسم کی سلامتی۔ فرشتوں کا اُترنا، خیر و برکت عطا کرنا۔ هِيَ ؛ یہ ہے۔ حَتّٰى ؛ یہاں تک۔ مَطْلَعِ ؛ طلوع کرنا، طلوع کرنے کی جگہ۔ اَلْفَجْرِ ؛ صبح، پو پھٹنا۔

ترجمہ :- سلامتی ہے فجر تک، (صبح نکلنے تک)۔

جہاں قرآن میں دو جگہ تین نقطے دیئے جاتے ہیں۔ وہاں دو طرح سے وقف کر سکتے ہیں۔ جیسے مِنْ كُلِّ اَمْرٍ پر وقف یا مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ۔ پر وقف اور هِيَ حَتّٰى ۔ الگ اس کو معانقہ کہتے ہیں۔

صاحبو! رمضان کا مہینہ ثواب کمانے کا ہے۔ لوگ رمضان میں قرآن پڑھتے ہیں، حافظ تراویح پڑھتے ہیں۔ اور دوسرے مسلمان ان کی اقتداء کرتے ہیں۔ آرام طلب لوگ تراویح پڑھنے کو بدعت سمجھتے ہیں۔ حضرتؐ نے بھی (۳) راتیں تراویح کی نماز پڑھی۔ پھر فرض ہو جانے کے خوف سے اس کو جماعت سے نہیں پڑھا۔ بعض محدثین کی روایت میں بیس رکعتیں بھی مذکور ہیں۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تراویح کی بیس رکعتیں پڑھی گئیں۔ تمام اُمّت نے اس کو قبول کیا۔ اگر تراویح واجب نہیں تو اس کے سنت ہونے میں کیا کلام ہے۔

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِ اٰيَاتٍ

سورۂ بینہ مدینہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝١

لَمْ يَكُنْ ؛ نہ تھے۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو لوگ۔ جنھوں نے۔ كَفَرُوْا ؛ کفر کیا۔ انکار کیا۔ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؛ کافرین، منکرین، نہ ماننے والے۔ وہ لوگ کون ہیں؟ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؛ اہلِ کتاب میں سے۔ بعض تو اہلِ کتاب یعنی یہودی و نصرانی ہیں۔ وَالْمُشْرِكِيْنَ ؛ اور بعض مشرک، شرک کرنے والے۔ مُنْفَكِّيْنَ ؛ چھوڑنے والے، باز آنے والے۔ حَتّٰى ؛ یہاں تک۔ تَاْتِيَهُمْ ؛ ان کے پاس آئے۔ اَلْبَيِّنَةُ ؛ کھلی بات، واضح دلیل۔

ترجمہ :- یہ اہلِ کتاب (یعنی یہودی و نصرانی) اور مشرکین (یعنی بُت پرست) جو کفر کرتے ہیں (اور مانتے نہیں)

یہ کیا چھوڑنے والے تھے؟ یہاں تک کہ ان کے پاس روشن دلیل آ جائے۔
وہ روشن دلیل ہے کیا؟

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝۲

رَسُوْلٌ ؛ پیغمبر ۔ مِنَ اللّٰهِ ؛ اللہ کے پاس کا ۔ يَتْلُوْا ؛ پڑھتا ہے، پڑھ کر سناتا ہے ۔ صُحُفًا ؛ جمع صَحِيْفَة ۔ لکھا ہوا ورق، کتابچہ، کتاب ۔ مُطَهَّرَةً ؛ پاک ۔

ترجمہ :- (یہ روشن دلیل) اللہ کا رسول ہے جو پاک صحیفے پڑھتا ہے ۔

فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝۳

فِیْ ؛ میں ۔ فِيْهَا ؛ ان صحیفوں میں ہیں ۔ كُتُبٌ ؛ نوشتے ۔ جمع کتاب ۔ کتاب بمعنی مکتوب ۔ لکھی ہوئی چیز ۔ قَيِّمَةٌ ؛ سیدھی سادھی، مضبوط قائم رہنے والی ۔

ترجمہ :- ان میں (کیا ہی) سیدھی سادھی باتیں لکھی ہوئی ہیں ۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝۴

روشن دلیل یعنی پیغمبر کے آنے کے بعد بھی کیا ہوا؟ دینِ حق پر انھوں نے ہرگز اتفاق نہیں کیا ۔ وَمَا تَفَرَّقَ ؛ اور نہیں متفرق ہوگئے ۔ اور ان میں پھوٹ نہیں پڑی اور اختلاف واقع نہیں ہوا ۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو لوگ ۔ اُوْتُوْا ؛ دیئے گئے ۔ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ؛ کتاب دیئے گئے ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ مِنْ بَعْدِ ؛ اس کے بعد ۔ مَا جَآءَتْهُمْ ؛ کہ ان کے پاس آ چکی تھی ۔ اَلْبَيِّنَةُ ؛ روشن دلیل ۔

یعنی دینِ حق کو مانتے ہی کب تھے اور باطل مذہب کو کب چھوڑتے تھے ۔ یہاں تک کہ ان کے پاس خدا کا پیغمبر آ گیا اور اپنے ساتھ کتاب اللہ بھی لایا ۔ اس واضح دلیل کے بعد کیا ہوا؟ وہی نااتفاقی ۔ ایک کچھ کہتا ہے اور دوسرا کچھ ۔

ترجمہ :- اور اہلِ کتاب نے آپس میں اختلاف کیا تو اس وقت جب کہ ان کے پاس روشن دلیل آ چکی تھی ۔

آخر پیغمبر نے کیا کہا تھا؟ اور اس کی تعلیم کیا تھی؟

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ

حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝۵

وَمَآ اُمِرُوْٓا ؛ اور نہیں مامور ہوئے اور ان کو حکم نہیں دیا گیا ۔ اِلَّا ؛ مگر ۔ لِیَعْبُدُوْا ؛ کہ عبادت کریں ، پرستش کریں ، پوجیں ۔ اَللّٰہ ۔ اللہ کو ۔ لِیَعْبُدُوْا اللّٰہَ ؛ کہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کی بندگی کریں ۔ مُخْلِصِیْنَ ؛ خالص ، آمیزش نہ رکھنے والے ، اخلاص مندی کے ساتھ ۔ لَـہُ ؛ اللہ کے لئے ۔ اَلدِّیْنَ ؛ اطاعت کو ، عقیدہ کو ، انھیں حکم دیا گیا تھا ؟ اللہ کی عبادت اخلاص سے کریں ۔ حُنَفَآءَ ؛ ایک رو ، ایک طرف ہوکر ۔ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ؛ اور اچھی طرح سے ۔ پابندی سے نماز پڑھتے رہیں ۔ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ ؛ اور زکوٰۃ دیتے رہیں ۔ وَ ؛ اور ۔ ذٰلِکَ ؛ یہ ، وہ ۔ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ ؛ راست اور حق دین ، مضبوط اور قائم رہنے والا دین یہی ہے ۔

ترجمہ :- اور انھیں اتنا ہی حکم دیا گیا تھا کہ اخلاص کے ساتھ (خلوص دِلی سے) ایک روہوکر اللہ کی بندگی کریں (خدا کے سوائے سب کی طرف سے منہ پھیرلیں) (اور اعمال میں کیا حکم دیا گیا تھا ؟) اور پابندی سے اچھی طرح سے نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور یہی تو پکّا سیدھا دین ہے ۔

صاحبو ! اس مقام پر شرک سے بچنے کا ، اخلاص پیدا کرنے کا اور پابندی سے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا ہے ۔

شرک کیا ہے ؟ کئی خداؤں کا ماننا یا خدائے تعالیٰ کی خاص صفتوں کو کسی اور میں ماننا ۔ اور کفر کیا ہے ؟ خدائے تعالیٰ کی کسی صفت کو نہ ماننا یا خدائے تعالیٰ کو نہ ماننا ۔ خدا کی کونسی صفتیں ہیں کہ ان کے کسی اور میں ماننے سے شرک لازم آتا ہے ؟ اہم ترین صفات وجود بالذات ہے یعنی صرف خدا ذاتی وجود رکھتا ہے ، دوسرے سب کے وجود خدا کی ذات سے ہیں ، خدا کا عطیہ ہیں ۔ محتاج نہ ہونا اللہ کی خاص صفت ہے اور اللہ کے سوائے جتنے ہیں سب کو اس کا محتاج سمجھنا ہی تو خدا کو ماننا ہے ۔ خدا کو بھول جانا اور اس کو نہ ماننا یا برائے نام ماننا تمام برائیوں کی جڑ ہے ۔ یہ غفلت ہی مصیبت ہے اور مصیبتوں کو لانے والی ہے ۔ اس مسئلہ کی تفصیل اور تحقیق ہم نے تفسیرِ سورہ فاتحہ میں کی ہے ۔ نماز دین کا بڑا رکن ہے ، بڑی اصل ہے ۔ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونا نماز ہے ۔ نمازی خدا کا درباری ہے ۔ نماز سے پہلے وضو کرنا پڑتا ہے ۔ جس سے آدمی پاک وصاف رہتا ہے ۔ صفائی صحت کے لئے نہایت ضروری ہے ۔ پنج وقتہ نماز سے آدمی پابندِ اوقات ہوجاتا ہے ۔ نماز آرام طلبوں کے لئے ورزش ہے سخت محنت کرنے والوں کے لئے سکون و راحت ہے ۔ نماز میں مسلمانوں کی تنظیم ہے اسی کے نہ ہونے کی وجہ سے مسلمان تباہ ہیں ۔ پنج وقتہ ملاقات سے اتفاق ، محبت اور ہمدردی پیدا ہوجاتی ہے ۔ آدمی محلّہ والوں کے حالات سے باخبر رہتا ہے ۔ ہر ہفتہ جمعہ کی نماز پڑھنے سے بہت سے محلّوں کے آدمی آپس میں ملتے ہیں ۔ عیدین میں شہر کے اطراف کے لوگ بھی جمع ہوجاتے ہیں ۔ اس سے بڑا اجتماع حج میں ہوتا ہے ۔ تمام عمر میں ایک دفعہ اقوام عالم کا ملنا باہم فرض ہے ۔

دیکھو ! نماز سے اور کیا کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں ۔ اس میں فوجی ڈرل ہے ، صف بندی کی عادت ہے ، حاکم کے احکام پر عمل کرنے کی تاکید ہے ۔ دیکھو ! جب تک کسی کو امام بنایا نہ تھا آزاد تھے ۔ جب امام بنالیا ہے تو اس کے ہر کام کی اطاعت ضروری ہے ۔ حکم پر نماز شروع کی جاتی ہے ۔ دست بستہ کھڑے ہوجاتے ہیں ۔ حکم پر رکوع کرتے ہیں ۔ سجدہ کرتے ہیں ۔

التحیات کے لئے بیٹھتے ہیں۔ حکم ہی پر سلام پھیر کر نماز ختم کرتے ہیں۔

زکوٰۃ کیا ہے؟ اسلام میں سرمایہ داری کے مظالم ہیں۔ نہ اشتراکیت کے مصائب۔ اسلام اجازت دیتا ہے کہ جائز طور سے کماؤ، دھن دولت جمع کرو مگر غریبوں کا بھی خیال رکھو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ دولت اس طرح نہ کھاؤ کہ غریب تباہ ہوجائیں۔ افسوس، مسلمان زکوٰۃ نہیں دیتے اور چندہ چندہ چیختے ہوئے چوطرف پھرتے ہیں۔ سال بھر کے بعد چالیس روپیوں میں سے ایک روپیہ دینا بھی دشوار ہوگیا ہے۔

دیکھو! ناجائز طور سے روپیہ جمع کرنے والوں اور زکوٰۃ نہ دینے والوں پر خدا کی کیسی مار پڑتی ہے۔ بنکوں میں جتنا روپیہ جمع کیا گیا تھا، بنکوں کے دیوالیہ ہونے سے سب غارت۔ جو بنک موجود ہیں ان کا روپیہ قیامت کے دامن سے اپنا دامن باندھا ہوا ہے۔ وار فنڈ اور مزید انکم ٹیکس تو آٹھ سیر چاول کو دو سیر کردیتے ہیں۔ آٹھ سیر گیہوں دو سیر ہوجاتی ہے۔ روپیہ کو بیس سیر والی جوار چار سیر کو پہنچ جاتی ہے۔ تن کو کپڑا نصیب ہونا مشکل ہوگیا ہے۔ موٹا دھاٹا کپڑا (15) پندرہ روپیہ کو تھان ملتا تھا اب (120) ایک سو بیس روپیہ کو ملتا ہے۔

افسوس! یہ تمہاری تنگ دلی کا نتیجہ ہے۔ تم نے اپنا ہاتھ روکا اور خدا نے اپنا ہاتھ روکا۔ اس زمانہ میں برکت کو خلافِ واقعہ سمجھتے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں تین پیسے کو پاؤ سیر گوشت ملتا تھا۔ اب روپیہ کو سیر مل رہا ہے۔ یہ سب ہماری کھوٹی نیتوں کا نتیجہ ہے۔ ؎ ابر نہ آید از پے منعِ زکوٰۃ

زکوٰۃ نہ دینے سے بارش بھی تو برابر نہیں ہوتی۔ جابجا قحط کی شکایت پیدا ہورہی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ۔

دیکھو خدا اور احکامِ خدا سے اعراض کرنے والوں کا کیا نتیجہ ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ ؕ﴿۶﴾

اِنَّ ؛ بے شک۔ اَلَّذِیْنَ ؛ جو لوگ، جن لوگوں نے۔ کَفَرُوْا ؛ کفر کیا، انکار کیا۔ وہ کون ہیں؟ مِنَ اَھْلِ الْکِتَابِ ؛ اہلِ کتاب سے ہیں۔ یعنی یہودی و نصرانی۔ وَالْمُشْرِکِیْنَ ؛ اور شرک کرنے والے، مشرک، بُت پرست۔ فِیْ نَارِ جَھَنَّمْ ؛ دوزخ کی آگ میں رہیں گے۔ خٰلِدِیْنَ ؛ ہمیشہ رہیں گے۔ فِیْھَا ؛ اس آگ میں، آتشِ دوزخ میں۔ اُولٰٓئِکَ ؛ وہ لوگ۔ ھُمْ ؛ وہی ہیں۔ شَرُّ ؛ بُرائی، بُرا، سب سے بدتر۔ اَلْبَرِیَّۃِ ؛ خلائق، مخلوقات۔

ترجمہ:- بے شک اہلِ کتاب میں سے جو کافر ہیں اور مشرکین جہنّم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوقات ہیں۔

ان کے مقابل :

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ۟ؕ ۷

اِنَّ الَّذِیْنَ ؛ بے شک جولوگ ۔ اٰمَنُوْا ؛ ایمان لائے ۔ وَعَمِلُوْا ؛ اور عمل کئے ، کام کئے ۔ اَلصّٰلِحٰتِ ؛ نیک ، اچھے ۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؛ اور اچھے کام کئے ۔ اُولٰٓئِکَ ؛ وہ لوگ ۔ هُمْ ؛ وہی ، وہی لوگ ۔ خَیْرُ الْبَرِیَّـةِ ؛ بہترین مخلوقات ہیں ۔

ترجمہ :- بے شک جولوگ ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی ہیں بہترین مخلوق (سب سے اچھے لوگ) ۔

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ۟ ۸ ع ۱ ۲۳

جَزَآؤُهُمْ ؛ ان کی جزا ، ان کا بدلہ ، ان کا صلہ ، ان کا ثواب ۔ عِنْدَ ؛ پاس ، نزدیک ۔ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؛ ان کے رب کے پاس ۔ ان کے نیک اعمال کا بدلہ کیا ہے ؟ جَـنّٰـتُ جمع جَـنَّةٌ ؛ گھنے سبز باغ ۔ عَـدْنٌ ؛ رہنا ، بسنا ۔ اسی سے معدنیات ہے جو زمین کے اندر رہتے ہیں ۔ جَـنّٰـتُ عَدْنٍ ؛ سرسبز اور بسنے کے باغ ۔ تَـجْرِیْ ؛ بہتے ہیں ، جاری ہوتے ہیں ۔ مِنْ تَـحْتِهَا ؛ ان باغوں کے نیچے نیچے سے ۔ اَلْاَنْهَارُ ؛ نہریں ، ندیاں ۔ خٰلِدِیْنَ ؛ وہ لوگ ہمیشہ رہنے والے ہیں ۔ فِیْهَا ؛ ان باغوں میں ۔ اَبَدًا ؛ ہمیشہ ۔ بے انتہا زمانہ تک ۔ رَضِـیَ اللّٰهُ ؛ اللہ راضی ہوگیا ۔ عَنْهُمْ ؛ ان سے ۔ وَرَضُوْا ؛ اور وہ راضی ہوگئے ۔ عَنْهُ ؛ اللہ سے ۔ ذٰلِکَ ؛ یہ جو کچھ کہا گیا ۔ لِ ؛ واسطے ۔ مَنْ ؛ جو ۔ لِمَنْ ؛ اس شخص کے لئے جو ۔ خَشِیَ ؛ ڈرا خوف اور خشیت رکھا ۔ رَبَّـهٗ ؛ اپنے رب سے ۔

ترجمہ :- (ان اچھے لوگوں کا بدلہ کیا ہے ؟ ان کو کیا صلہ ملے گا ۔) ان کو ان کے رب کے پاس جزا ملے گی ۔ (کیا جزا ملے گی ؟) بسنے کے لائق سرسبز و شاداب باغ ملیں گے ۔ جن کے نیچے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ۔ اور وہ ان باغوں میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ۔ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی (یہ کس کے لئے ہے ؟) اس شخص کے لئے جو اپنے رب سے ڈرے (اس کا رعب وجلال اس کے دل پر ہو) ۔

صاحبو ! جب تک خدا کا خوف آدمی کے دل میں نہ ہو نہ نیک کام کرتا ہے اور نہ برے کام چھوڑتا ہے ۔ جو خدا کا اچھا بندہ نہیں وہ نہ بادشاہ کی اچھی رعیت ، نہ ماں باپ کی اچھی اولاد اور نہ عورت ہو تو خاوند کی مطیع بیوی بن سکتی ہے ۔ خدا سے ڈرو ۔ یاد رکھو ! ڈر میں ڈر نہیں ۔ جس کے دل میں خدا کا جلال نہیں اس کے دل میں نیک خیال نہیں ، نیک اعمال نہیں ۔ ایک وقت مرنا ہے ، خدا کو منہ دکھانا ہے ۔ جو نیک نہاد ہے وہ بامراد ہے ۔

سُوۡرَةُ الزِّلۡزَالِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِيۡ اٰيَاتٍ

سورۂ زلزال مدینہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ (۸) آیتیں ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِذَا زُلۡزِلَتِ الۡاَرۡضُ زِلۡزَالَهَا ۙ۝۱

اِذَا ؛ جب ۔ زُلۡـزِلَتۡ ؛ تھرتھرا دی گئی ، ہلادی گئی ۔ الۡاَرۡضُ ؛ زمین ۔ اِذَازُلۡـزِلَتِ الۡاَرۡضُ ؛ جب زمین کو زلزلہ آیا ، بھونچال آیا ۔ زِلۡـزَالَهَا ؛ جس قدر اس کو زلزلہ ہوسکتا تھا ۔ پوری زمین کا زلزلہ ۔ زِلۡزَال ۔ (بکسرِ زا) تھرتھرانا ۔ اور (زا کے فتحہ سے) تھرتھراہٹ ،لرزش ۔

ترجمہ :- خیال رکھو جب ساری زمین کو زلزلہ ہوگا ۔

بھونچال آئے گا تو زمین کا خول پھٹ جائے گا ۔ زمین کے اندر کا گرم مواد جس کو لاوا کہتے ہیں باہر آجائے گا ۔

وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا ۙ۝۲

وَاَخۡـرَجَتِ ؛ اور نکالا ۔ الۡاَرۡضُ ؛ زمین نے ۔ اَثۡقَالَهَا ؛ جمع ثِقۡلٌ ؛ بوجھ ،مُردے جو زمین میں دفن ہیں ،خزانے ، دفینے ،معدنیات ۔ ثَقَلٌ ۔ (فف) گھر کا سامان ۔

ترجمہ :- اور زمین (اپنے اندر سے) اپنے بوجھ خارج کرے گی ، نکالے گی ۔

جب خوب کان کنی ہوگی ۔ سونا ، چاندی ، کوئلہ اور معدنی چیزیں کھودکر نکالی جائیں گی ۔ اور زمین کا خول پتلا پڑجائے گا تو زمین ایک دھکے ، ایک دھماکے کی طالب رہے گی کہ کسی بڑے تارے سے ایک ٹکر لگی اور پارہ پارہ ہوگئی ۔

وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا ۚ۝۳

وَقَالَ ؛ اور کہا ۔ اَلۡاِنۡسَانُ ؛ آدمی ، انسان ۔ وَقَـالَ الۡاِنۡسَانُ ؛ اور انسان نے کہا ہر انسان پریشان ہوکر کہہ اُٹھے گا ۔ مَالَهَا ؛ زمین کو یہ ہوا کیا ؟

ترجمہ :- اور جب ہر شخص (زلزلہ سے حیران و پریشان ہوکر) کہہ اُٹھے گا کہ زمین کو یہ ہو کیا گیا ؟

يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا ۙ۝۴

یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن یعنی قیامت کے دن ، زلزلہ کے دن ۔ تُحَدِّثُ ؛ بیان کرے گی ، بول اُٹھے گی ، زبانِ حال سے کہہ دے گی ، اس کے حال سے معلوم ہوجائے گا ۔ اَخْبَارَهَا ؛ اپنی خبروں کو ۔

ترجمہ :- اس دن (یعنی قیامت کے دن) زمین اپنی ساری سرگذشت بیان کردے گی ۔
(کہ اس زمین پر کیا کیا کام کئے گئے ۔ کس نے اچھے کام کئے اور کس نے بُرے) ۔

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝٥

بِاَنَّ ؛ اس وجہ سے کہ ، بے شک ۔ رَبَّكَ ؛ تیرا رب ، تمہارا پروردگار ۔ اَوْحٰى ؛ اشارہ کیا ، وحی کی ، الہام کیا ، دل میں ڈالا ۔ لَهَا ؛ زمین کو ۔

ترجمہ :- اس وجہ سے کہ تمہارے رب نے زمین کو (بیان کرنے کا) حکم دیا تھا ۔

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝٦

یَوْمَئِذٍ ؛ اس دن یعنی بہ روزِ قیامت ۔ یَصْدُرُ النَّاسُ ؛ لوگ پھریں گے ۔ قبروں سے نکلیں گے ۔ اَشْتَاتًا ؛ جمع شَتِیْتٌ ۔ متفرق ۔ فرقہ ، فرقہ ۔ لِیُرَوْا ؛ تاکہ دکھا دیئے جائیں ۔ اَعْمَالَهُمْ ؛ اُن کے کام ، اُن کے اعمال ، اُن کے کرتوت ۔

ترجمہ :- قیامت کے دن جب لوگ پھریں گے تو مختلف (فرقوں میں سے) ہوں گے تاکہ ان کے اعمال انھیں دکھا دیئے جائیں (ان کے جیسے اعمال ہوں گے ویسے ان کے اشکال ہوں گے) ۔

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝٧

فَمَنْ ؛ پھر جو شخص ۔ یَعْمَلْ ؛ عمل کرے گا ۔ مِثْقَال ۔ وزن ، بھار ، بھر ۔ ذَرَّةٍ ؛ چھوٹی چونٹی ، وہ گرد وغبار کے اجزاء جو دھوپ میں اُڑتے دکھائی دیتے ہیں ۔ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ؛ ذرّہ بھر ۔ خَیْرًا ؛ بھلائی ، نیکی ۔ یَرَهٗ ؛ اس کو دیکھے گا ۔

ترجمہ :- پھر جو شخص ذرّہ بھر نیکی کرے گا (وہ ہرگز ضائع نہیں جائے گی) وہ اس کو دیکھے گا (پائے گا) ۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝٨ ع ۱ ۸ ۲۴

وَمَنْ یَّعْمَلْ ؛ اور جو کرتا ہے ۔ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ؛ ذرّہ بھر ۔ شَرًّا ؛ بُرائی ، بدی ، بُرا کام ۔ یَرَهٗ ؛ اس کو دیکھے گا ۔ وہ اس کے سامنے آئے گا ۔

ترجمہ :- اور جو ذرّہ بھر بُرائی کرے گا ۔ وہ بھی اپنے اعمال کو دیکھے گا ۔

یعنی اعمال نامے میں بھلے بُرے سب کام لکھے جارہے ہیں ۔ جو جیسا کرے گا ویسا دیکھے گا ۔

صاحبو ! قرآن شریف میں بار بار قیامت اور اس کے ہولناک حالات پر انسان کو توجہ دلائی جاتی ہے تاکہ لوگ بُرے کام چھوڑیں ، اور اچھے کام کریں ۔ قیامت اور حساب کتاب سے غفلت تمام بُرائیوں کی اصل ہے ۔ آدمی سمجھتا ہے کہ ہم جو چاہیں گے کریں گے ۔ نہ پوچھ ہے نہ گچھ لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔'' یادرکھو ! جب زمین کو زلزلے آئیں گے ، قبروں میں سے مُردے نکل آئیں گے ان زلزلوں سے آدمی حیران و پریشان ہوجائے گا ۔ اپنے دل سے پوچھے گا کہ زمین کو ہوا کیا ہے ۔ زمین اپنی زبان حال سے سرگزشت بیان کرے گی ۔ کس نے کیا کِیا ۔ نہ کسی کی نیکی ضائع ہوگی نہ کسی کی بُرائی چھپے گی ۔ نیکوں کو نیکی کی جزاء اور بُروں کو بُرائی کی سزا ملے گی'' ۔ او انسان ! سراپا نسیان کیوں خدا کو بھولا ہے ۔ کیوں دھن دولت پر پھولا ہے ؟ ایک دن موت کا منہ دیکھنا ہے ، دربارِ خداوندی میں جانا ہے ! عمر ناپائیدار ہے ! بے کار ہے ! توبہ کر اور نیک کام کر ۔ ورنہ پچھتائے گا ! ذلیل وخوار ہوگا ! عذاب میں گرفتار ہوگا ! عمل اور ردعمل برابر ہوتا ہے ۔ ہر فعل کے ساتھ اس کا نتیجہ اور ہر کام کے ساتھ اس کا لزوم لگا رہتا ہے ۔ جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے ۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ۔ کانٹے بو کر پھولوں کی اُمید حماقت ہے ، جہالت ہے ۔

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ عٰدیٰت مکہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ﴿۱﴾

وَالْعٰدِيٰتِ ؛ قسم ہے دوڑنے والے گھوڑوں کی ، گھوڑے اس بات پر دلالت کریں گے اور اس کی شہادت دیں گے ۔

ضَبْحًا ؛ ہانپنا ، دوڑنے میں سینے سے آواز نکلنا ۔

ترجمہ :- دوڑنے میں ہانپ ہانپ جانے والے گھوڑے اس بات کی شہادت دیں گے ۔

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ﴿۲﴾

فَالْمُوْرِيٰتِ ؛ پھر آگ سلگانے والے ، شرارے اُڑانے والے ۔ اَوْرٰی ، یُوْرِیْ ، اِیْرَاءً ؛ آگ نکلنا ، آگ روشن کرنا ۔

قَدْحًا ؛ چقماق جھاڑنے کی طرح ، نعل دار سم کو پتھر پر مار کر چنگاریاں اُڑانا ۔

ترجمہ :- (وہ گھوڑے ایسے تیز دوڑتے ہیں کہ ان کے سم پتھر سے رگڑا کھاتے ہیں) تو چنگاریاں اور شرارے اُڑتے ہیں ۔

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۙ﴿۳﴾

فَالْمُغِيْرَاتِ ؛ پھر حملہ کرنے والے، دشمنوں پر تاخت کرنے والے، دشمنوں کو غارت اور تاخت و تاراج کرنے والے۔
صُبْحًا ؛ صبح کے وقت، جب رات بھر کے تھکے ماندے، نیند کے متوالے میٹھی نیند سو رہے ہوں۔

ترجمہ :- پھر صبح صبح کو (دشمنوں کو) غارت (اور تاخت و تاراج) کرنے والے۔

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ﴿۴﴾

فَاَثَرْنَ ؛ پھر انھوں نے اُڑایا۔ بِهٖ ؛ اُس وقت۔ نَقْعًا ؛ غبار، گرد۔

ترجمہ :- تو اس (دوڑ دھوپ) میں خوب گرد و غبار اُڑاتے ہیں۔

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾

فَوَسَطْنَ ؛ پھر بیچ میں پہنچ جاتے ہیں، اندر گھس جاتے ہیں۔ بِهٖ ؛ اس وقت۔ جَمْعًا ؛ جماعت میں، لشکر میں۔

ترجمہ :- پھر اس وقت (یہ گھوڑے دشمنوں کے) لشکر میں بیچوں بیچ گھس جاتے ہیں۔

گھوڑے تو اپنے آقا کی اطاعت کرتے ہیں اور بدنصیب انسان کیا کرتا ہے؟

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾

اِنَّ ؛ بے شک۔ اَلْاِنْسَانَ ؛ آدمی۔ لِ ؛ واسطے۔ رَبِّ ؛ پروردگار، پالنے والا۔ لِرَبِّهٖ ؛ اپنے رب کا۔ لَ ؛ البتہ، ضرور، بے شک۔ كَنُوْدٌ ؛ ناشکرا، ناقدرا، احسان فراموش۔

ترجمہ :- بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ﴿۷﴾

وَ ؛ اور۔ اِنَّ ؛ بے شک۔ وَ اِنَّهٗ ؛ اور بے شک وہ۔ عَلٰى ؛ پر۔ ذَالِکَ ؛ وہ۔ عَلٰى ذٰلِکَ ؛ اس بات پر۔ لَ ؛ البتہ، بے شک، یقیناً۔ شَهِيْدٌ ؛ واقف، دیکھنے والا، جاننے والا۔

ترجمہ :- اور بے شک وہ (اپنی) اس (ناشکری اور نمک حرامی) کو جانتا بھی ہے۔

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝۸

وَاِنَّـهٗ ؛ اور بے شک وہ ۔ لِ ؛ واسطے ۔ حُبٌّ ؛ شوق ، محبت ۔ اَلْـخَيْرِ ؛ مال و دولت ۔ لَشَـدِيْدٌ ؛ البتہ سخت ہے ، دنیا طلبی میں بڑا پکّا ، بڑا مضبوط ہے ۔

ترجمہ :- اور وہ تو (دنیا طلبی میں) دولت کی خواہش میں بڑا کڑا ہے ، بڑا سخت ہے ۔

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝۹

اَ ؛ کیا ۔ فَ ؛ پس ۔ اَفَـلَا يَعْلَمُ ؛ کیا وہ نہیں جانتا ؟ کیا آدمی کو اس کا علم نہیں ہے ۔ لَا يَعْلَمُ ؛ نہیں جانتا ، علم نہیں رکھتا ۔ اِذَا ؛ جب ۔ بُعْثِرَ ؛ زندہ کیا گیا ۔ مَـا ؛ جو ۔ فِيْ ؛ میں ۔ قُبُوْرٌ ؛ قبریں ، قَبْرٌ ؛ واحد ۔ مَـا فِي الْقُبُوْرِ ؛ جو قبروں میں ہے یعنی مُردے ۔

ترجمہ :- کیا (آدمی) نہیں جانتا کہ جب (وہ لوگ) جو قبروں میں ہیں زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے ۔

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝۱۰

وَ ؛ اور ۔ حُصِّلَ ؛ حاصل کیا گیا ، نکالا گیا ، ظاہر کیا گیا ۔ مَا ؛ جو ۔ فِيْ ؛ میں ۔ الصُّدُوْرِ ؛ سینے ۔ اَلصَّدْرُ ؛ واحد ، سینہ ۔

ترجمہ :- اور سینوں کے راز ظاہر ہو جائیں گے (مخفی حالات معلوم ہو جائیں گے ، باطن ظاہر ہو جائے گا) ۔

ع ۱ / ۱۱ / ۲۵

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝۱۱

اِنَّ ؛ بے شک ۔ رَبَّهُمْ ؛ ان کا رب ۔ بِهِمْ ؛ ان کے متعلق ، اُن کے حال سے ، اُن کے کاموں سے ، واقعات سے ۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن ، قیامت کے دن ۔ لَ ؛ البتہ ۔ خَبِيْرٌ ؛ باخبر ، خبردار اور واقف کار ہے ۔

ترجمہ :- بے شک قیامت کے دن ان کا رب ان کے واقعات سے خوب خبردار اور واقف رہے گا ۔

صاحبو ! جانور ، گھوڑے ، بے عقل گھوڑے اپنے مالک کا احسان مانتے ہیں ، اطاعت کرتے ہیں ۔ سواروں کو لے اُڑتے ہیں اور اس زور سے دوڑتے ہیں کہ ہانپ ہانپ جاتے ہیں ۔ مگر دوڑ میں فرق نہیں آتا ۔ نعل دار سم پتھروں پر پڑتے ہیں تو آگ کی چنگاریاں اُڑتی ہیں اور گرد ہے کہ اُڑنے لگتی ہے ۔ صبح صبح جب نیند کے متوالے میٹھی نیند سوتے ہیں تو یہ ان کو تاخت و تاراج کر دیتے ہیں ، ان کو غارت کر دیتے ہیں ۔ دشمن کے بیچ لشکر میں گھس جاتے ہیں ۔ تلوار پر تلوار نیزے پر نیزہ پڑتا ہے مگر واہ رے گھوڑے ! تم منہ نہیں موڑتے ، کیوں ؟ تم اپنے آقا کے نمک حلال ہو ۔ جاں نثار ہو اس کے برخلاف

آدمی خدا کا احسان نہیں مانتا، اطاعت نہیں کرتا۔ پھر اپنی نالائقی کو سمجھتا بھی ہے۔ بڑا ہی ہٹ دھرم ہے دولت کی محبت میں بڑا سخت ہے۔ روپیہ پیسہ پر اپنی جان دیتا ہے۔ بندۂ زر ہے۔ مال کا غلام ہے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ دنیا چند روزہ ہے۔ مرنا ہے۔ قیامت میں جانا ہے۔ جب قبروں سے مُردے نکلیں گے۔ دربارِ الٰہی میں پہنچیں گے اس وقت کوئی رازِ دل چھپا نہ رہے گا۔ باطن ظاہر ہوجائے گا۔ نہاں عیاں ہوجائے گا۔ سب کچھ کھُل جائے گا۔ اس وقت خدائے جل جلالہ تمام لوگوں کے واقعات سے واقف تو ہوگا ہی۔ سمجھو! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟ نیکوں کو جزا، بُروں کو سزا ملے گی۔ ابھی تم زندہ ہو۔ حیاتِ مستعار ابھی باقی ہے۔ اپنے کاموں سے خدا کے شکریہ کو ظاہر کرو۔ دل دیا ہے، ایمان رکھو۔ آنکھیں دی ہیں دنیا کے حالات دیکھ کر عبرت حاصل کرو، نصیحت پکڑو۔ خدا نے زبان دی ہے قرآن پڑھو اور سمجھ کر پڑھو۔ منہ سے اچھی بات نکالو۔ کسی کو بُرا بھلا نہ کہو۔ خدا نے ہاتھ دیئے ہیں غریبوں کی امداد کرو۔ خدا کے بندوں کا ہاتھ بٹاؤ۔ پاؤں دیئے ہیں اچھے کاموں میں سعی کرو۔ دوڑ دھوپ کرو۔ اگر تم خدا کی مرضی کے مطابق نیک کام کروگے تو خدا کی دی ہوئی نعمتوں کا شکریہ ہوگا اور تم اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُوْدٌ کے حکم سے نکل جاؤگے۔ غافلو! ہوشیار، خبردار، اُٹھو! آنکھیں بند ہونے سے پہلے آنکھیں کھولو! غفلت کو چھوڑدو۔

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

سورۂ قارعہ مکہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ (۱۱) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾

اَلْقَارِعَـةُ ؛ ٹھونکنے والی چیز۔ مَا ؛ کیا۔

ترجمہ:- قارعہ! وہ قارعہ ہے کیا چیز؟

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۭ﴿۳﴾

وَ ؛ اور۔ مَا ؛ کس نے؟ کیا؟ وَمَآ اَدْرٰکَ ؛ اور تم کو کس نے بتایا؟ تمہیں کیا معلوم! بھلاتم کیا سمجھے؟ مَا الْقَارِعَـةُ ؛ وہ قارعہ ہے کیا؟

ترجمہ:- اور تمہیں کیا معلوم وہ قارعہ ہے کیا!

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿٤﴾

يَوْمَ ؛ دن ، اس دن تم دیکھ لوگے ۔ یَکُوْنُ ؛ ہوجائیں گے ۔ النَّاسُ ؛ لوگ ۔ کَ ؛ مثل ، جیسا ، مانند ۔ اَلْفَرَاشِ ؛ پتنگے ۔ اَلْمَبْثُوْثِ ؛ منتشر ، پھیلے ہوئے ۔

ترجمہ :- اس دن لوگ (ایسے تتر بتر اور ٹکڑے ٹکڑے) ہوں گے جیسے پھیلے ہوئے پتنگے ، (پروانے ، اُشٹرلو) ۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿٥﴾

وَتَکُوْنُ ؛ اور ہوجائیں گے ۔ اَلْجِبَالُ ؛ بہت سے پہاڑ ۔ جَبَلٌ ؛ واحد ہے ۔ کَ ؛ مثل ، مانند ، جیسا ۔ اَلْعِهْنِ ؛ کئی رنگ کا اُون ۔ اَلْمَنْفُوْشِ ؛ دُھنکا ہوا ، دھنا ہوا ۔

ترجمہ :- اور پہاڑ ایسے ہوجائیں گے جیسے دُھنکا ہوا اُون ۔ (اس سے مُراد روزِ قیامت ہے)

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿٦﴾

فَ ؛ پس ، پھر ۔ اَمَّا ؛ لیکن ۔ مَنْ ؛ جو شخص ۔ ثَقُلَتْ ؛ بھاری ہوں ، گراں ہوں ، ثقیل ہوں ۔ مَوَازِيْنُ ۔ جمع ۔ مَوْزُوْنٌ کی مَوَازِيْنُهٗ ؛ اس کے اعمال جو تولے گئے ۔

ترجمہ :- پھر جس کے تولے ہوئے اعمال بھاری پڑیں (جس کا پلّہ بھاری ہو) ۔

فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٧﴾

فَ ؛ پس ، پھر ۔ هُوَ ؛ وہ ۔ فِيْ ؛ میں ۔ عِيْشَةٍ ؛ زندگی ۔ رَاضِيَةٍ ؛ خوش خوش ، مَن مانی ۔

ترجمہ :- پھر وہ من مانے عیش وعشرت میں ہوگا ۔

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ﴿٨﴾

وَ ؛ اور ۔ اَمَّا ؛ لیکن ۔ مَنْ ؛ جو شخص ، جس کے ۔ خَفَّتْ ؛ ہلکے ہوں ، خفیف ہوں ۔ مَوَازِيْنُهٗ ؛ اس کے تولے ہوئے اعمال ۔

ترجمہ :- اور مگر جس کے تولے ہوئے اعمال ہلکے نکلیں ۔

فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ﴿٩﴾

فَ ؛ پس ۔ پھر ۔ اُمٌّ ۔ ماں ، اصل ۔ اُمُّـــهٗ ؛ اس کی ماں ، اس کی اصل ۔ اس کا مقام ۔ هَـاوِيَـةٌ ؛ قعرِ مذلت ۔ دوزخ کے ناموں میں سے ایک نام بھی ہے ۔

ترجمہ :- تو اس کی جگہ ہاویہ ہے ۔

وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَاهِيَهۡ ﴿۱۰﴾

وَمَآ اَدۡرٰىكَ ؛ اور تمہیں کیا معلوم مَاهِيَهۡ ؛ کہ وہ ہے کیا ؟

ترجمہ :- اور تمہیں کیا معلوم وہ (ہاویہ) ہے کیا ؟

نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾ ع ۱ ۱۱ ۲۶

نَارٌ ؛ آگ ۔ حَامِيَةٌ ؛ گرم جلتی ، بھڑکتی ، دہکتی ۔

ترجمہ :- (وہ ہاویہ، دوزخ کی) بھڑکتی آگ ہے ۔

صاحبو ! جس طرح مادّہ فنا نہیں ہوتا ۔ اسی طرح کوئی کام بھی فنا نہیں ہوتا ، خیالات بھی فنا نہیں ہوتے ۔ ایک حالت دوسری حالت میں بدل جاتی ہے ۔ حرکت آواز بن جاتی ہے ، آواز گرمی بن جاتی ہے ، گرمی بجلی کی رو بن جاتی ہے ، بجلی کی رو نور بن جاتی ہے ۔ اسی طرح کوئی کام یا کوئی عمل ضائع نہیں ہوتا ۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ۔ عقلِ سلیم تسلیم نہیں کرتی کہ ایک شخص تمام عمر لوگوں کو تکلیف دے ، ان پر ظلم و ستم کرے اور پھر عیش و عشرت میں رہے ، من مانی زندگی گزارے ۔ اور دوسرا نیک کام کرے ، دوسروں کو راحت پہنچائے ، ان کی خدمت کرے اور پھر عمر بھر تکالیف بھی اُٹھائے ۔ کیا یہ دونوں برابر ہوں گے ؟ ہرگز نہیں ، ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا ہرگز نہ ہوگا ۔ دنیا میں انصاف نہ ہوا تو آخرت میں خدا انصاف کرنے والا ہے ۔ اچھے کو جزا دے گا ۔ بُرے کو سزا ۔ قیامت میں کیا ہوگا ؟ ایک سخت دھماکہ ہوگا ۔ بعض کہتے ہیں ایک ستارہ آ کر زمین پر ٹوٹے گا اور اس کو پارہ پارہ کردے گا ۔ بعض کہتے ہیں زمین کو زلزلہ ہوگا بھونچال ہوگا ۔ زمین پر کا خول ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا ۔ بعض کہتے ہیں زمین اور آفتاب کی کشش باقی نہ رہے گی معلوم نہیں وہ یعنی زمین کس ستارے سے ٹکرا جائے گی اور پارہ پارہ ہوجائے گی ۔ بہرحال زمین پارہ پارہ ہوجائے گی ۔ پہاڑوں کے ٹکڑے ایسے اُڑتے پھریں گے جیسے پچ رنگی دھنکی ہوئی اُون ۔ اس دن خدا کے ہاتھ میں انصاف و عدل کی ترازو ہوگی ۔ جس کے نیک کام تول میں بھاری نکلیں گے ۔ وہ مزے میں رہیں گے ۔ من مانے عیش و عشرت میں رہیں گے جن کی نیکی کا پلّہ ہلکا ہوگا ان کو دوزخ میں جانا ہوگا ۔ ہر شخص اپنے کئے کا بدلہ پائے گا ۔ نیک ، نیک بدلہ پائے گا اور بد ، بد ۔ دنیا میں سارا ظلم و ستم ، دوسروں کی ایذا دہی آخرت کو نہ ماننے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے ۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اس دن سے ڈرو جس دن سخت مرحلہ ہوگا ، آفات کا سامنا ہوگا ۔ خدایا ! ہم کو قیامت کی پریشانی سے بچا اور ہمیشہ امن و امان رکھ ۔ آمین ۔

سب چھوٹیں گے زن اور پسر اور ساتھ نہ آئیں گے سیم وزر
دنیا کو نہ جان تو اپنا گھر منزل ہے تری دنیا سے اُدھر
او پنچھی مسافر باندھ کمر
اور چلنے کی تیاری کر
اچھے کرلے اپنے اعمال اور جان گناہوں کو جنجال
ہوتا ہے بدی کا بدہی مآل او ظالم! اپنے گناہوں سے ڈر
او پنچھی مسافر باندھ کمر
اور چلنے کی تیاری کر

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِ اٰيَاتٍ

سورۂ تکاثر مکہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ (۸) آیتیں اور ایک (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ①

اَلْھٰی ؛ لہو ولعب میں ڈال دیا، مشغول کردیا، غافل بنادیا۔ اَلْھٰکُمْ ؛ تم کو مشغول کردیا، تم کو بیکار کاموں میں لگادیا۔ تم کو فضول کاموں میں پھنسا دیا، تم رات دن کثرتِ مال کے شوق میں پھنس گئے ہو۔ اَلتَّکَاثُرُ ؛ کثرتِ مال کے فخر اور مقابلہ نے کہ ”میں زیادہ مال رکھتا ہوں یا تم زیادہ مال رکھتے ہو“۔

ترجمہ :- تم کو زیادہ طلبی نے بیکار اور لغو کاموں میں لگادیا۔

حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ②

حَتّٰی ؛ یہاں تک کہ۔ زُرْتُمْ ؛ تم نے زیارت کی، ملاقات کی، پہنچ گئے، مِل گئے۔ اَلْمَقَابِرَ ؛ مقبرے قبرستان۔ مَقْبَرَۃ واحد ہے۔

ترجمہ :- یہاں تک کہ تم قبروں میں پہنچ گئے۔

تم نے قبروں کا منہ دیکھا، تم مرگئے اور مقبروں میں داخل ہوگئے یعنی کثرتِ مال کا شوق تم کو مرتے دم تک ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟

كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۳

كَلَّا ؛ ہرگز نہیں ! ہاں ! ہاں ! یہ سب تمہارے غلط خیال ہیں ۔ سَوْفَ ؛ عنقریب ۔ تَعْلَمُوْنَ ؛ جان لوگے ، مال کی کثرت کے شوق اور اس پر فخر کا نتیجہ عنقریب دیکھ لوگے ۔

ترجمہ :- ہرگز نہیں ! تم (اس شوق اور حرصِ مال و دولت کے نتیجے) عنقریب جان لوگے ۔

ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۴

ثُمَّ كَلَّا ؛ میں پھر کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں ۔ تمہاری آرزوئیں پوری نہ ہوں گی ۔ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؛ عنقریب تم اس حرصِ مال اور شوقِ دولت کے نتیجے جان لوگے ۔

ترجمہ :- ہاں ہاں ! پھر عنقریب تم (حرصِ دولت کے نتیجے) دیکھ لوگے (دنیا میں بھی دیکھ لوگے اور آخرت میں بھی) ۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۵

كَلَّا ؛ ہرگز نہیں ، ہاں ہاں ۔ لَوْ ؛ اگر ، کاش ۔ تَعْلَمُوْنَ ؛ جانتے ، علم رکھتے ۔ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ؛ یقینی علم ، تحقیقی علم ۔

ترجمہ :- نہیں ، ہرگز نہیں ! اگر تم یقینی علم رکھتے (اور شوقِ دولت کی برائیوں پر غور کرتے تو اس پر فریفتہ نہ ہوتے ، اس کے دیوانے نہ بن جاتے) ۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۶

لَ ؛ البتہ ، ضرور ، بے شک ۔ لَتَرَوُنَّ ؛ تم ضرور دیکھ لوگے ۔ اَلْجَحِيْمَ ؛ دوزخ کو ۔

ترجمہ :- تم ضرور (شوقِ دولت اور حرصِ مال کے نتائج کو) دوزخ (کی صورت میں) دیکھوگے ۔

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۷

ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا ؛ پھر تم دوزخ کو ضرور دیکھوگے ۔ عَيْنَ الْيَقِيْنِ ؛ یقین کی آنکھ سے ۔

ترجمہ :- پھر تم دوزخ کو ضرور دیکھوگے اور یقین کی آنکھوں سے دیکھوگے ۔

نہ تمہاری حرصِ مال بس کرتی ہے اور نہ جہنّم کا عذاب بس کرے گا ۔ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کا جواب هل من مزيد اور دولت کا جواب عذاب سے ہوگا ۔

ع ۸/۱ ۲۷

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝۸

ثُمَّ ؛ پھر۔ لَتُسْـَٔلُنَّ ؛ تم ضرور سوال کئے جاؤ گے، تم کو خدا کی طرف سے ضرور پوچھ ہوگی، باز پرس ہوگی کہ کیا جائز طور سے مال جمع کیا تھا؟ اور موقع پر صرف کیا تھا؟ مستحقین کو دیا تھا یا ناجائز طور سے لیا اور بے محل دیا۔ يَوْمَئِذٍ ؛ اس دن، قیامت کے دن۔ عَنِ النَّعِيْمِ ؛ نعمتوں سے۔

ترجمہ :- پھر (اللہ نے) تم کو جو نعمتیں دی ہیں۔ ان کے متعلق تم سے سوال ہوگا، پوچھ ہوگی۔

صاحبو! جس کو دیکھو پیسہ پیسہ! جائز طور سے ہو یا ناجائز طور سے۔ رشوت لینے سے ڈرتے نہیں، سود کھانے کو تیار۔ چوری میں کوتاہی نہیں۔ رات دن زر، زمین، گھر، موٹر۔ دھن دولت کی فکر۔ نہ یتیموں کی خبرداری، نہ غریبوں کی امداد، بے جا رسوم میں مال برباد۔ آخر اس کی کچھ انتہا بھی ہے؟ پیسہ پیسہ! کتنا پیسہ؟ کہاں تک پیسہ؟ ہزاروں روپے جمع ہوگئے لکھ پتی، کروڑ پتی اور ارب پتی ہوگئے پھر بھی بس نہیں۔ اس اور اور کا نتیجہ کیا ہوگا معلوم؟ جہنّم ہوگا، دوزخ ہوگا۔ تم بھی اور اور کہتے ہو وہ بھی اور اور پکارتی ہے۔ تم کو بس نہ اس کو بس۔ دیکھو! خدا نے تم کو نعمتوں سے مالا مال کردیا ہے۔ اس کی آمد و خرچ سے سوال ہوگا کہ کس طرح جمع کیا اور کس جگہ صَرف کیا؟ ایسا نہ ہو یہ مال وبال ہوجائے اور اس کا حساب عذاب ہوجائے۔

صاحبو! فکرِ مال ایک جنجال ہے۔ نہ دن کو چین اور نہ رات کو راحت۔ شوقِ مال میں پیٹ بھر کھانا تک نصیب نہیں۔ آرام سے سونا تک نہیں ملتا۔ حساب کرتے ہیں تو جو کھایا ہے اس کو بٹا کھاتے میں یعنی نقصان کے کتابچہ میں لکھتے ہیں کھال جائے مگر مال نہ جائے کب تک؟ چمڑی جائے مگر دمڑی نہ جائے کہاں تک؟ کیا مال تمہارا خادم ہے یا تم مال کے خادم ہو؟ شکاری کتوں کی طرح دوڑ دھوپ کرکے جمع کرنا اور نہ کھانا اور آخر میں حسرت ناک موت مرجانا نہایت افسوس ناک ہے۔

صاحبو! جائز طور سے کماؤ۔ غریبوں کی امداد کرو۔ کاموں میں پیسہ صرف کرو پھر تمہارا جینا بھی اچھا اور مرنا بھی اچھا۔ جس کے دل میں قناعت ہے وہ پادشاہ ہے، صاحبِ تاج و تخت ہے۔ اس کو دنیا میں بھی راحت ہے اور آخرت میں بھی مسرت ہے۔

اللہ بس باقی ہوس

کچھ یادِ خدا کرلے بابا جو بھول گیا پچھتایا رے
کچھ یاد خدا کی کرلے

دل میں تیرے مکر و شر ہے زن اور زمین و زر ہے
یہ دل تو خدا کا گھر ہے رَکن رَکن کو اس میں بسایا رے
کچھ یاد خدا کی کرلے

اک دن ہے مقرر مرنا　　اس دنیا سے ہے گزرنا
جیسا کرنا ویسا بھرنا　　کیوں ہوش نہ تجھ کو آیا رہے
کچھ یاد خدا کی کر لے　　(حسرت صدیقی)

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ عصر مکہ میں نازل ہوئی اس میں تین (۳) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَصْرِ ﴿١﴾

وَ ؛ قسم، شہادت، گواہی۔ اَلْعَصْرِ ؛ زمانہ، دنیا کی تاریخ۔

ترجمہ :- زمانہ شاہد ہے (دنیا کی تاریخ گواہی دے گی، میں جو کہتا ہوں، وہی ساری دنیا کہے گی، میں اور زمانہ یہی کہتا ہے)۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ﴿٢﴾

اِنَّ ؛ بے شک، بہ تحقیق، یقیناً۔ اَلْاِنْسَانَ ؛ ہر شخص، سارے آدمی، سب لوگ۔ لَ ؛ البتہ، ضرور، بے شک۔ فِيْ ؛ میں۔ خُسْرٍ ؛ خسارہ، نقصان، گھاٹا، ناکامی۔

ترجمہ :- بے شک ہر انسان نقصان میں ہے (کوئی کامیاب نہیں ہوگا)۔

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿٣﴾ ع ۱ / ۲۸

اِلَّا ؛ مگر، بجز، سوا۔ اَلَّذِيْنَ ؛ جو لوگ۔ اٰمَنُوْا ؛ ایمان لائے، یقین رکھا، صحیح علم رکھا۔ وَعَمِلُوْا ؛ اور کام کئے، عمل کئے۔ اَلصّٰلِحٰتِ ؛ اچھے، نیک، مناسب علم کے لائق۔ وَتَوَاصَوْا ؛ اور باہم وصیت کی، ایک دوسرے کو نصیحت کی۔ بِالْحَقِّ ؛ حق بات کی، واقعی امر کی، اس بات کی جو ثابت ہے۔ وَتَوَاصَوْا ؛ اور باہم ہدایت کی۔ نصیحت کی۔ بِالصَّبْرِ ؛ صبر کی، برداشت کی، استقلال کی، مضبوطی سے قائم رہنے کی۔

ترجمہ :- مگر جو ایمان رکھتے ہیں اور نیک و مناسب کام کرتے ہیں اور باہم حق بات کی وصیت کرتے ہیں اور صبر و استقلال کی ہدایت کرتے ہیں۔

صاحبو ! دنیا کی تاریخ اُٹھا کر دیکھو اس کا ہر ورق شہادت دے گا ۔ عالم کے تمام واقعات سے یہی ثابت ہوگا کہ کوئی کامیاب نہیں ہوسکتا ۔ ہرگز کسی کا مقصد حاصل نہ ہوگا ۔ جب تک آدمی ایمان نہ رکھے ، یقین نہ رکھے ، صحیح عقیدہ نہ رکھے ۔ صرف ایمان ہی کافی نہیں ، اس کے ساتھ نیک کام اور عملِ صالح بھی ضروری ہے ۔ پھر مناسب کام بھی ناگزیر ہیں ۔علم بے عمل بے شک گمراہی ہے ، ضلال ہے ۔ عالمِ بےعمل کورِ مشعلدار یعنی اندھے کے ہاتھ میں مشعل ہے کہ دوسروں کو ہدایت ہوتی ہے اور خود ہدایت نہیں پاتا ۔ اکیلے ایک انسان کا نیک ہوجانا کافی نہیں ہے ۔ دوسروں کو بھی نصیحت اور وصیت کرنا ضرور ہے ۔ ایک کشتی میں چند لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ ایک شخص اُس میں سوراخ کرنا چاہتا ہے ۔ اگر سب لوگ اس کو نہ روکیں گے تو سب کے سب ڈوب مریں گے ۔ سینکڑوں آدمیوں کے ہاتھ میں میلے کا ٹیپ ہے ۔ ایک شخص کے ہاتھ میں عطر کی شیشی ۔ بھلا وہ کیوں کر سارے گھر کو معطر کرسکتی ہے ۔ آپ بھی نیک بنو اور دوسروں کو بھی نیک کام کی نصیحت کرو ۔ پیغمبر اسی لئے بھیجے گئے تھے ۔ کہ حق بات کی تعلیم دیں ۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اچھی بات کا حکم دیں اور بُری بات سے ڈرائیں ۔ اسلام تبلیغی مذہب ہے ۔ اچھی بات کا حکم دینا بُری بات سے روکنا ہر مسلمان کا فرض ہے ۔ دیکھو ! جہاں دوسروں کو نصیحت کرتے ہو ۔ وہاں اگر دوسرا بھی نصیحت کرے تو اس کو بھی سنو اور قبول کرو ۔ غوطہ خور کے ادنیٰ درجہ کے ہونے سے موتی کی قیمت کم نہیں ہوتی ۔ روپیہ زمین پر گر گیا ہو تو اس کو فوراً اُٹھالو ۔ علم اگر چین میں بھی ہو تو اس کو حاصل کرلو ۔ اچھا کام بھی دو چار دن کرلینے سے کیا ہوتا ہے ۔ صبر واستقلال سے کئے چلے جاؤ ۔ پتھر پر ڈول رکھتے ہیں تو تھوڑے زمانہ میں اس پتھر میں گڑھا پڑجاتا ہے ۔ صبر واستقلال میں کامیابی ہے ، مقصد آوری ہے ۔

صاحبو ! دنیا کے کاموں میں بھی ان امور کی پابندی کے بغیر کامیابی ہرگز ممکن نہیں ۔ جو کام کرو پورے یقین کے ساتھ کرو ۔ اکیلا ایک آدمی کوئی کام اچھی طرح نہیں کرسکتا ۔ دوسروں سے مشورہ لو ، دوسروں کو اپنا شریک بناؤ ۔ جماعت پر خدا کا ہاتھ ہے ۔ تار آپس میں ملتے ہیں تو رسی بن جاتے ہیں ۔ چند لوگ مل کر کام کرتے ہیں تو وہ مجلس ، انجمن ، کمپنی کہلاتے ہیں ۔ نہ شخصی کام کوئی مفید ہے ۔ نہ نیک شخص کی رائے کوئی وقعت رکھتی ہے ۔ کمیٹیاں بناؤ ، انجمنیں بناؤ ، مجلیس تیار کرو ۔ مل کر کام کرو ۔ ہماری مجالس میں تحریکات کی کمی نہیں ۔ بہتر سے بہتر تحریکیں ہوتی ہیں مگر عمل دیکھو تو ندارد ۔ عمل کرتے بھی ہیں تو چند روزہ دودھ کا اُبال ۔ نہ قیام نہ استقلال ۔ دنیا کے کاموں میں بھی خود رائی نقصان دہ ہے ۔ صحیح علم کے ساتھ کام کرو ۔ دوسروں سے مل کر کام کرو ، خود رائی چھوڑو ۔ جو کام کرو استقلال سے کرو ۔ صبر سے کرو ۔ پھر تمہارے جیب وگریباں میں مقصود کے پھول ہوں گے ، تمہارا دامن مُرادوں کے موتیوں سے مالا مال ہوگا ۔ تمہارے سر پر کامیابی کا سہرا ہوگا ۔ فتحمندی کی تلوار تمہارے ہاتھ میں ہوگی ۔ دنیا تمہاری ہوگی آخرت تمہاری ہوگی ۔

سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ تِسْعُ اٰیٰتٍ

سورۂ الہمزہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں نو (۹) آیتیں اور ایک (۱) رکوع ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝١

وَيْلٌ ؛ افسوس، تباہی ۔ لِ ؛ واسطے ۔ كُلِّ ؛ ہر ایک ، ہر شخص ۔ هُمَزَةٍ ؛ جو عیب چینی کرتا ہے، چیڑے چتا ہے؟ اشارے کرتا ہے ۔ لُمَزَةِ ؛ غیبت کرنے والا ہے، پیٹھ پیچھے بُرائی کرنے والا ۔

ترجمہ :- ہر اس شخص پر افسوس ہے جو سامنے بھی بدگوئی کرتا ہے اور پیٹھ پیچھے بھی ۔

ایسا بدگو کون ہوسکتا ہے؟ وہی شخص ہوتا ہے:

الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهُ ۝٢

اَلَّذِیْ ؛ جو جس نے ۔ جَمَعَ ؛ جمع کیا ۔ مَالًا ؛ مال کو ۔ مال کی طرف ہر ایک کا دل مائل ہوتا ہے اور اس کی خواہش پیدا ہوتی ہے ۔ اسی وجہ سے اس کو مال کہا گیا ہے ۔ وَعَدَّدَهٗ ؛ اور اس کو گنا ، شمار کیا ۔ رات دن اسی دُھن میں لگا رہتا ہے کہ روپیہ پیسہ جمع کرے اور اس کو گنتا جائے کہ کتنا بڑھا؟ اس میں کتنی ترقی ہوئی؟ غرض کہ سدا ننانوے کے پھیر میں گرفتار رہتا ہے ۔

ترجمہ :- جو مال جمع کرتا ہے اور اس کو گنتا رہتا ہے ۔

يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝٣

یَحْسَبُ ؛ گمان کرتا ہے، خیال کرتا ہے، شمار کرتا ہے ۔ اَنَّ ؛ بے شک ، ضرور ۔ مَالَهٗ ؛ اس کا مال ۔ اَخْلَدَهٗ ؛ اس کو ہمیشہ رکھا ۔ ہمیشہ رکھے گا ۔ یعنی وہ موت سے بے خبر ہے ۔ موت اس کے پیشِ نظر نہیں ۔

ترجمہ :- وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اس کو ہمیشہ رکھے گا ۔

كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝٤

كَلَّا ؛ ہرگز نہیں ، ہوگا نہیں ۔ ہاں دیکھو، ہوشیار ۔ لَ ؛ البتہ ۔ یُنْبَذَنَّ ؛ پھینکا جائے گا ۔ ڈال دیا جائے گا ۔ فِیْ الْحُطَمَةِ ؛ حطمہ میں ، روند ڈالنے والی میں ، پامال کردینے والی میں ، توڑ پھوڑ کرنے والی میں ، بھسم کردینے والی میں ۔

ترجمہ :- یہ تو ہوگا نہیں (مال سے دوام اور بقا تو ملنے کی نہیں) وہ ضرور (مرے گا اور) حطمہ میں ڈال دیا جائے گا ۔

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝٥

وَ ؛ اور ۔ مَآ ؛ کس چیز نے ؟ کیا ؟ اَدْرٰی ؛ معلوم کرادیا ۔ مَآ اَدْرٰکَ ؛ تم کو کیا معلوم ؟ تم سمجھے ؟ کس چیز نے تم کو معلوم کرادیا ۔ مَا الْحُطَمَةِ ؛ کہ حطمہ کیا چیز ہے ؟

ترجمہ :- اورتم کیا جانو حطمہ ہے کیا چیز ؟

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ⁦۶⁩

نَارُ ؛ آگ ۔ نَارُ اللّٰهِ ؛ خدا کی آگ ۔ اَلْمُوْقَدَةُ ؛ روشن کی ہوئی ، سلگائی ہوئی ، بھڑکائی ہوئی ۔

ترجمہ :- (حطمہ) اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے (آگ بھی کیسی ؟)

الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ⁦۷⁩

اَلَّتِیْ ؛ جو ۔ تَطَّلِعُ ؛ چڑھ جاتی ہے ، پہنچ جاتی ہے ۔ عَلٰی ؛ پر ۔ اَلْاَفْئِدَةِ ؛ جمع فُؤَادٌ ۔ دل ۔

ترجمہ :- جو دلوں تک پہنچتی ہے ۔

اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ⁦۸⁩

اِنَّهَا ؛ بے شک یہ آگ ۔ عَلَیْهِمْ ؛ ان پر ۔ مُؤْصَدَةٌ ؛ چوطرف سے بند ہے ۔ وہاں ٹھنڈی ہوا کا گزر تک نہیں ۔

ترجمہ :- بے شک وہ (آگ) چوطرف سے اُن پر بند ہے (ان کو گھیرے ہوئے ہے) ۔

ع ۱ / ۲۹

فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ⁦۹⁩

فِیْ ؛ میں ۔ عَمَدٍ ؛ ستون ۔ فِیْ عَمَدٍ ؛ ستونوں کی صورت میں ۔ مُمَدَّدَةٍ ؛ دراز ، لمبے ۔

ترجمہ :- (اس کی زبانیں اس کے شعلے) لمبے لمبے ستونوں کی صورت میں ہوں گے ۔

صاحبو ! جو لوگ اپنی موت کو بھول جاتے ہیں اور حال پر اِتراتے ہیں ، روپے پیسے کے ڈھیر لگاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ گویا وہ مرنے والے ہی نہیں ان کو حیاتِ ابدی مل گئی ہے وہ رات دن سامنے بھی بدگوئی کرتے ہیں اور پیٹھ پیچھے بھی دوسروں کو ذلیل سمجھتے ہیں وہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے جو ان کے دلوں کی خبر لے گی ۔ دوزخ کی آگ اُن پر چوطرف سے بند ہوگی ۔ اس کے شعلے ستونوں کی طرح لمبے لمبے ہوں گے ۔

سُوْرَةُ الْفِیْلِ مَکِّیَّةٌ وَّهِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ

سورۂ فیل مکہ میں نازل ہوئی اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ؕ﴿۱﴾

اس سورہ میں ہاتھی کا بیان ہے اس لئے اس سورہ کا نام سُوْرَةُ الْفِيْلِ ہے۔

اَ ؛ کیا۔ لَمْ تَرَ ؛ تم نے نہیں دیکھا۔ رویت ؛ آنکھوں سے دیکھنا۔ رُؤْيَا۔ خواب میں دیکھنا۔ رَأْیٌ۔ رائے رکھنا، سمجھنا۔ اَلَمْ تَرَ ؛ کیا تم نے نہیں دیکھا، کیا تم کو علمِ یقین نہیں۔ بعض دفعہ علمِ یقین کو بھی رویت سے بیان کیا جاتا ہے۔ كَيْفَ ؛ کیسا۔ فَعَلَ ؛ کیا۔ رَبُّكَ ؛ تمہارا رب، تمہارا پروردگار، تمہاری پرورش کرنے والا، تمہیں پروان چڑھانے والا۔ بِ ؛ سے، ساتھ، میں۔ اَصْحٰبَ ؛ ساتھی، اصحاب، آقا، مالک۔ اَلْفِيْلِ ؛ پیل، ہاتھی۔

ترجمہ:- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کِیا (ان کو کیسی سزا دی؟)

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ﴿۲﴾

اَلَمْ يَجْعَلْ ؛ کیا نہیں کردیا۔ كَيْدٌ۔ مکر، تدبیر، منصوبہ۔ كَيْدَهُمْ ؛ ان کی تدبیر کو، ان کے منصوبہ کو۔ فِيْ ؛ میں۔ فِيْ تَضْلِيْلٍ ؛ گمراہی میں، ناکامی میں، بے کار بے اثر۔

ترجمہ:- کیا ان کی تدبیر کو ناکام بے راہ و بے کار نہیں بنادیا۔

وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ﴿۳﴾

وَاَرْسَلَ ؛ اور بھیجا، روانہ کیا، چھوڑا۔ اسی سے رسول اور پیغمبر ہے۔ مُرْسِلٌ۔ بھیجنے والا۔ مُرْسَلٌ ؛ بھیجا ہوا۔ مُرْسَلٌ اِلَيْهِ۔ جس کے پاس کوئی چیز بھیجی گئی ہو۔ مُرَاسَلَه۔ وہ کاغذ اور حکم جو سرکاری طور سے بھیجا گیا ہو۔ عَلَيْهِمْ ؛ ان پر۔ طَيْرًا ؛ پرندے، اُڑنے والے، تیز دوڑنے والے۔ اَبَابِيْلَ ؛ جماعتیں۔ جماعت جماعت۔ ٹولیاں، جھنڈ کے جھنڈ۔ عامۃ الناس ابابیل کے معنی ایک چھوٹا سا پرندہ سمجھتے ہیں۔ جس کو اُردو میں جھانپل۔ فارسی میں پرستو اور عربی میں خُطّاف کہتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اَبَابِيْلَ۔ کے معنٰی ہرگز جھانپل کے نہیں ہیں۔

ترجمہ:- کیا ہم نے اصحاب فیل پر اُڑنے والوں (یا تیز دوڑنے والوں کو یا پرندوں) کو ٹولیاں ٹولیاں جھنڈ کے جھنڈ نہیں بھیجا۔ (وہ کیا کرتے تھے؟)

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ﴿۴﴾

تَرْمِيْهِمْ ؛ ان کو سنگسار کرتی ہے۔ ان پر پھینکتی ہے۔ کیا؟ بِحِجَارَةٍ ؛ پتھر کے گولے یا گولیاں۔ مِنْ سِجِّيْلٍ ؛ کہگل سے۔ غلیل اور گوپن پھینکنے والے چکنی مٹی اور گھانس کی بکنی چورا یا سفوف سے گولیاں بنالیتے ہیں اور دشمن پر پھینکتے ہیں۔ یہ گولیاں

بڑی سخت اور مضبوط رہتی ہیں ۔ بعض تفاسیر میں ہے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے کعبہ کی حفاظت کے لئے پرندے بھیجے جو زہریلے مادّہ کی بنی ہوئی گولیاں پھینکتے تھے ۔ جن کے اثر سے اصحاب فیل کو کنکر پتھر اور چیچک نکل آتی تھی ۔ ہمارے پاس سب ممکن ہے ۔ عرب لوگ دوڑے چلے آ رہے ہوں ۔ ان کے ہاتھوں میں گوپن ہو ۔ اس میں کھنگل کی گولیاں ہوں اصحاب فیل کو مارتے ہوں ۔ پرندے جُدا زہریلی گولیاں پھینکتے ہوں اور غضبِ الٰہی سے وباء کے طور پر کنکر پتھر اور چیچک نکل آتی ہو ۔ ہم کو ان میں سے کسی چیز سے انکار نہیں ۔

ترجمہ :- (یہ جماعتیں) سخت کھنگل کی گولیوں سے اُن کو (اصحابِ فیل کو) مارتی ہیں ۔

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ﴿٥﴾ ع ۵ ۳۰

فَجَعَلَهُمْ ؛ پھر ان کو کردیا ۔ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ؛ کھائے ہوئے گھاس کے جیسا یعنی ان کو گوبر اور لید بنادیا ۔

ترجمہ :- پھر ان کو (مار مار کر) گوبر بنادیا ۔

صاحبو ! تفاسیر میں لکھا ہے کہ ایک شخص نجاشی خاندان کا ابرہہ نامی بادشاہ تھا ۔ اس نے کعبۃ اللہ شریف کے مقابل یمن میں ایک گھر بنایا اور اس کو خوب آراستہ کیا ۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ اس کا طواف کریں ۔ اس کے گِرد پھریں اور ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام کے بنائے ہوئے کعبہ کو چھوڑدیں ۔ کسی نے اس گھر میں آگ لگادی وہ جل کر خاک ہوگیا ۔ ابرہہ نے چڑھ کر ہاتھیوں کے لشکر سے کعبۃ اللہ شریف پر حملہ کیا ۔ غریب قریش کیا کرتے ؟ اس بلا کے ٹلنے کے لئے دُعائیں کرتے رہے ۔ چوطرف سے عربوں کی ٹولیوں کی ٹولیاں غلیل اور گوپھن لے کر دوڑ پڑیں اور ان میں کھنگل کی گولیاں رکھ کر سنگسار کرنے لگیں ۔ مار مار کر ان کو گوبر اور لید کی طرح بنادیا ۔

صاحبو ! اگر تم دین پر قائم رہو ۔ خدا کے احکام پر عمل کرو تو ڈرنے کی کیا بات ہے ۔ خدا تمہاری بھی حفاظت کرے گا ۔ تمہارے دشمنوں پر بجلیاں گرائے گا اور تمہارے دشمنوں کا بھرکس نکال دے گا مگر افسوس ! نہ تمہارے اعمال اچھے ہیں ، نہ تم کو خدا ہی پر بھروسہ ہے ، نہ تم میں خود کچھ کام کرنے کی صلاحیت ہے ۔ دشمنوں سے لڑنے کی تیاری بھی کرو ۔ ساز و سامان پیدا کرو اور پھر خدا سے دُعا کرو وہ دُعا قبول کرنے کا وعدہ فرماتا ہے ۔ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ ہم پر ایمان داروں کی تائید کرنا حق ہے ۔ خدا سچا ، اس کا وعدہ سچا ۔ ایمان ہے تو امان ہے ۔

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ قریش مکہ میں نازل ہوئی اس میں چار (۴) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یوں تو خدائے تعالیٰ کے احسانات اور انعامات بے حد و بے حساب ہیں مگر کم سے کم اتنی بات پر تو اس کا شکریہ ادا کرو ،

اس کی اطاعت کرو۔ فرماتا ہے۔

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ﴿۱﴾

لِ ؛ واسطے۔ اِيْلٰفِ ؛ اتفاق۔ باہمی الفت۔ قُرَيْشٍ ؛ عربوں کا ایک بہت بڑا قبیلہ ہے۔ جس میں سے حضرت رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

ترجمہ:- قریش کے باہمی اتفاق و اُلفت کی وجہ سے (تو خدا کی بندگی کرو، اس کا احسان مانو)۔

اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ﴿۲﴾

اِلٰفِهِمْ ؛ ان کی باہمی اُلفت اور اتفاق کی وجہ سے خدا کا احسان مانو۔ رِحْلَةَ ؛ سفر کرنا، کوچ کرنا، تجارت کو نکلنا۔ اَلشِّتَآءِ ؛ جاڑا، سرما، سردی کا موسم۔ وَالصَّيْفِ ؛ اور گرما، گرمی کا موسم۔

قریش کی عادت تھی کہ ان کا قافلہ سرما کے موسم میں یمن کو جاتا اور سامانِ تجارت ہندوستان وغیرہ کو لے جاتا اور گرما کے موسم میں ملکِ شام کو جاتا۔ نیز سامانِ تجارت یورپ کو پہنچاتا۔

ترجمہ:- ان کے (قریش کے) باہمی اتحاد و اُلفت کی وجہ سے سرما اور گرما کے موسم میں تجارت کا سامان لانے لیجانے میں (اور تو انگر و خوشحال ہونے پر تو اس کا شکریہ ادا کرو)۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ﴿۳﴾

فَ ؛ پس، پھر۔ لِ ؛ واسطے، چاہئیے۔ يَعْبُدُوْا ؛ عبادت کریں۔ بندگی اختیار کریں۔ رَبٌّ ؛ پروردگار پالنے پوسنے والا، پرورش کرنے والا۔ هٰذَا ؛ یہ۔ اَلْبَيْتِ ؛ گھر، بیت اللہ، اللہ کا گھر، کعبۃ اللہ شریف۔

ترجمہ:- لوگوں کو چاہئیے کہ اس بیت اللہ شریف کے پروردگار کی عبادت کریں، بندگی کریں۔

الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ﴿۴﴾ ع ۱ ۳۱

اَلَّذِيْ ؛ جو۔ اَطْعَمَهُمْ ؛ ان کو کھلایا، ان کو طعام یعنی لذیذ کھانا دیا۔ مِنْ ؛ سے۔ جُوْعٍ ؛ بھوک سے اور سخت بھوک سے۔ یمن اور شام کے قافلوں کی وجہ سے۔ وَ ؛ اور۔ اٰمَنَ ؛ امن دیا۔ وَاٰمَنَهُمْ ؛ اور ان کو امن دیا۔ مِنْ ؛ سے۔ خَوْفٍ ؛ خوف، ڈر۔ مِنْ خَوْفٍ ؛ اصحابِ فیل کے خوف سے، ان سے مغلوب ہونے کے خوف سے۔

ترجمہ:- (کیسا خدا؟) جس نے ان کو کھلایا پلایا بھوک سے بچایا اور (دشمنوں کے شر سے اور ان کے) خوف سے امن دیا۔

صاحبو! عربوں اور قریش کی عادت تھی کہ مالِ تجارت سرما اور گرما میں یمن اور شام کو لے جاتے اور اس سے مالامال ہوجاتے۔ یہ سب کعبۃ اللہ شریف کا طفیل ہے۔ اور تمام احسانات نہ سہی، یہ کیا کم ہے کہ بیت اللہ شریف کے طفیل سے تجارت کرنے کی توفیق دی۔ اس سے بھوک پیاس سے بچے۔ دشمنوں کے خوف سے ان کو امن ملا۔ ایسا ناشکرا تو ان کو نہ ہونا چاہئیے کچھ تو خدا کا احسان ماننا چاہئیے۔

صاحبو! اس سورہ پر غور کرو کہ خدائے تعالیٰ تجارت کی کیسی اہمیت بیان کرتا ہے؟ تجارت سے آدمی مالامال ہوجاتا ہے۔ دنیا کے حالات سے واقف ہوتا ہے۔ لوگوں سے لین دین کر کے عملی تجربہ حاصل کرتا ہے۔ نکھٹوں، آرام طلبوں سے تجارت نہیں ہوسکتی۔ ان کا مال تو چلا جاتا ہے اور ان کے پاس کچھ نہیں آتا۔ برآمد تو ہوتی ہے مگر درآمد نہیں ہوتی۔ اس کا نتیجہ افلاس ہے۔ سمجھو اور یاد رکھو! خالی تھیلی پڑی رہتی اور بھری تھیلی کھڑی رہتی ہے۔ زر سے زور ہے۔ مال سے کمال ہے، عظمت ہے، جلال ہے، خوبی ہے، جمال ہے، دولت ہے عزت ہے۔ مفلس خوار ہے، بے وقار ہے۔ ہندوستان میں تجارت کرنے والے آئے اور ہمارے بادشاہ بن بیٹھے۔ کچا مال یعنی پیداوار خام لے جاتے ہیں اور ان ہی کی صورت بدل کر کئی گونہ قیمت پر خود ہمارے ہاتھ بیچتے ہیں۔ روئی لے جاتے اور کلوں سے کپڑا بنا کر پھر ہمارے ہاتھ بیچتے ہیں۔ لوہا لے جاتے ہیں اور اسی سے تلوار، طپنچہ، بندوق، توپ اور دبابے بنا کر لاتے ہیں جو ہماری تباہی کے اسباب ہوجاتے ہیں۔ اُٹھو! تم بھی میدانِ تجارت وصنعت وحرفت میں نکلو۔ کماؤ۔ کمانے میں محنت کرو۔ تم بھی خوش حال ہوجاؤ گے۔ مالامال ہوجاؤ گے۔ جو پانی ٹھہرا رہتا ہے وہ گندا ہوجاتا ہے۔ شطرنج کا پیادہ سفر کرتا ہے تو چھٹے خانہ پر فرزیں بن جاتا ہے۔ بہرحال اُٹھو اور کماؤ۔

سُورَةُ المَاعُونِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورۂ ماعون مکہ میں نازل ہوئی اس میں سات (۷) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝۱

اَ ؛ کیا۔ رَءَیْتَ ؛ تُونے دیکھا۔ الَّذِیْ ؛ جو، اس شخص کو جو۔ یُکَذِّبُ ؛ تکذیب کرتا ہے۔ جھٹلاتا ہے، نہیں مانتا، قائل نہیں۔ بِالدِّیْنِ ؛ بدلہ کا، جزا وسزا کا، عذاب وثواب کا۔ وہ سمجھتا ہے کہ جانوروں کی طرح پیدا ہوگا، مرجائے گا اور اس کے کرتوت کی کوئی پوچھ گچھ نہ کرے گا۔

ترجمہ:- کیا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جو جزا سزا کا قائل نہیں۔

فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝۲

ف ؛ پس ، پھر ۔ ذٰلِکَ ؛ وہ ۔ فَذٰلِکَ الَّذِیْ ؛ ایسا ہی شخص تو ۔ یَدُعُّ ؛ دھکے دیتا ہے، گردنی دیتا ہے ۔ اَلْیَتِیْمَ ؛ وہ بچہ جس کا باپ نہ ہو، لاوالی ، لاوارث بچہ ۔

ترجمہ :- پس ، ایسا (عذاب وثواب کو نہ ماننے والا) شخص ہی (عاجز و بے کس) یتیم بچہ کو دھکے دے دے کر نکال دیتا ہے ۔

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ؕ۳

وَ ؛ اور ۔ لَا یَحُضُّ ؛ ترغیب نہیں دیتا ۔ عَلٰی ؛ اوپر ۔ طَعَامِ ؛ کھانا ۔ اَلْمِسْکِیْنِ ؛ مُفلس نادار، کمانے کی طاقت نہ رکھنے والا ۔ ایسا ثواب و عذاب کو نہ ماننے والا خود تو مسکینوں کو کیا دیتا ، دوسروں کو بھی دینے کی ترغیب نہیں دیتا ۔ بلکہ دینے والوں کو خیر خیرات سے روکتا ہے ۔

ترجمہ :- اور مسکین کو کھانا کھلانے کی (کسی کو) ترغیب بھی نہیں دیتا ۔

یہ تو دنیا کے لوگوں سے اس کا سلوک تھا خدا کے ساتھ اس کا معاملہ کیا ہے؟

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ۴ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۙ۵

ف ؛ پس ، پھر، تو ۔ وَیْلٌ ؛ افسوس ۔ لِ ؛ واسطے ، لئے ۔ مُصَلِّیْنَ ؛ نماز پڑھنے والے ۔ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ؛ ایسے نمازیوں پر افسوس ہے ۔ اَلَّذِیْنَ هُمْ ؛ وہ جو ہیں ۔ عَنْ ؛ سے ۔ صَلَاۃٌ ؛ نماز ۔ عَنْ صَلَاتِهِمْ ؛ اپنی نماز کو ۔ سَاهُوْنَ ؛ بھولے ہوئے ، غافل ، بے خبر ۔ ان کو خبر نہیں کہ نماز کا وقت کب آیا اور کب گیا ؟ ان کو کچھ یاد نہیں کہ انھوں نے کیا پڑھا ؟ پہلی رکعت میں کونسی سورت تھی اور دوسری رکعت میں کونسی ؟ نماز تو پڑھ رہے ہیں ۔ مگر دل عہدہ داروں میں ، بیوی بچوں میں پھنسا ہوا ہے ۔ یہاں کا یَعْلَمُوْنَ ۔ وہاں کا تَعْلَمُوْنَ ۔ آخر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔

ترجمہ :- تو ایسے نمازیوں پر افسوس ہے ۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں ۔

الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ۶

اَلَّذِیْنَ ؛ جو ۔ هُمْ ؛ وہ لوگ ۔ یُرَآءُوْنَ ؛ دکھاوا کرتے ہیں ، لوگوں کی خاطر نماز پڑھتے ہیں ۔ ان کا تمام کام نمائشی ہے ۔ ان کا قرآن اُن کے گلے کے نیچے نہیں اُترتا ۔

ترجمہ :- جو دکھاوا کرتے ہیں ۔

وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۧ۷ ع ۱ ۳۲

وَیَمْنَعُوْنَ ؛ اور منع کرتے ہیں ، روکتے ہیں ۔ اَلْمَاعُوْنَ ؛ احسان ، بارش ، پانی اور ہر نفع بخش چیز اور وہ چیزیں جو عاریۃً دی جاتی ہیں ۔ جیسے کلہاڑی ، برتن وغیرہ ۔ طاعت اور زکوٰۃ کے معنی میں بھی آتا ہے یہ لوگ ضرورت پڑے تو نہ کسی کو چولھا سلگانے کے لئے آگ دیتے ہیں نہ آگ روشن کرنے کی دِیا سلائی ۔ شادی بیاہ میں کسی تقریب میں کوئی چیز یہ عاریۃً چند دن کے لئے بھی نہیں دیتے ۔

ترجمہ :- اور چھوٹی چھوٹی چیزوں کو عاریۃً دینے سے بھی روکتے ہیں ۔

صاحبو ! موجودہ زمانہ میں کیا ہورہا ہے ؟ کوئی زکوٰۃ نہیں دیتا ۔ یتیموں ، غریبوں کی خبرگیری نہیں کرتا ۔ نہ کافی یتیم خانے ہیں نہ غریب مفلس کثیر العیال لوگوں کی پرورش کا کچھ انتظام ہے اور قانون پر قانون پاس ہورہا ہے کہ گداگری کا انسداد کیا جائے ۔ اوّل غریبوں کی پرورش کا انتظام کرو پھر گداگری کے انسداد کی تحریک کرنا ۔ اگر کوئی کسی امیر کی دعوت میں چلا جائے تو اس کو دھکّے دے کر نکال دیتے ہیں ۔ غریب کے کوئی ہاتھ پکڑتا ہے کوئی پاؤں اور ادھر اُٹھا کر دروازے کے باہر کردیا جاتا ہے ۔ ایسی سخت دلی کیوں پیدا ہوئی ؟ نماز اور دربارِ خداوندی سے غافل ہونے سے ، دل میں خدا کا خیال نہ رہنے سے ، سزا و جزا کے قائل نہ ہونے سے ۔ اے امیرو ! مالدارو ! جب تک جان باقی ہے کچھ کرو ، ثواب کمالو ۔ تمہارا دیا خدا کے پاس امانت ہے ۔ نہ دوگے تو تمہارے قرابتدار اس کے وارث ہوجائیں گے ۔ آج کل ایصالِ ثواب اور کسی مرے ہوئے کو ثواب بخشنے سے روکنے کے لئے سینکڑوں مولوی کوشش کر رہے ہیں ۔ وہ تم کو " مرگیا مردود فاتحہ نہ درود " بنادیں گے بہرحال کچھ دو دلاؤ کھلاؤ ۔ شکاری کتا شکار تو کرتا ہے مگر خود نہیں کھاتا ۔ ایسا نہ ہو کہ جمع تو تم کرو مگر کھا نہ سکو ۔

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيٰتٍ

سورۂ کوثر مکہ میں نازل ہوئی اس میں تین (۳) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ؕ۱

اِنَّآ ؛ بے شک ہم نے ضرور ، یقیناً ۔ بہ تحقیق ۔ اصل میں اِنَّنَا تھا تخفیفاً یہ صورت ہوگئی ۔ اَعْطٰی ۔ دے دیا ۔ عَطَا یَعْطُوْ ۔ پکڑنا ۔ لینا ۔ اَعْطَیْنٰکَ ؛ ہم نے تم کو دیا ۔ اَلْکَوْثَرَ ؛ بہت کچھ ، نہایت بھلائی ۔ کوثر سے مُراد کیا ہے ؟ وہ کونسی چیز ہے جو خیرِ کثیر پر مشتمل ہے ؟ اسلام ! غور کرو اسلام ساری دنیا کے لئے ہے ۔ قیامت تک رہنے والا ہے ۔ یہ مذہب کبھی منسوخ ہونے والا نہیں ہے ۔ خود حضرتؐ اور آپ کی رسالت سراپا خیر ہے رحمۃ للعالمین ہے اس ذات پاک کا کیا خیر پوچھتے ہو کہ کسی کے پیر میں کانٹا چبھتا ہے تو اس کی تکلیف سرکارؐ کو ہوتی ہے ۔ حضرتؐ کے اُمّتی بھی خیرِ کثیر میں شامل ہیں ۔ دوسرے تمام مذاہب والے پیسے خرچتے ہیں ۔ تبلیغ کرتے ہیں ۔ اور مسلمان ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور کچھ

نہیں کرتے ۔ مسلمانوں کی کوشش سے نہیں ، اسلام اپنی ذاتی خوبی سے شائع ہو رہا ہے ۔ محمد مصطفٰے ﷺ کے پیرو برابر ترقی کئے چلے جا رہے ہیں ۔ ان کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے ۔ دنیا کے دوسرے مذہب والوں کی آبادی سے پیروانِ اسلام کی آبادی زیادہ ہے اور بڑھ رہی ہے ۔ حضرتؐ فرماتے ہیں ، ہر پیغمبر کو ایک خاص دُعا اور اس کی مقبولیت عطا کی گئی تھی ۔ میں نے اُمّتِ محمدی کے لئے شفاعت کو اُٹھا کر رکھا ہے ۔ ظاہر ہے گنہگاروں کے لئے شفاعت ایک خیرِ عظیم ہے ۔ خیرِ کثیر ہے ۔ نیز کوثؔر جنت میں ایک بڑا حوض ہے یا ایک بڑا دریا ہے ۔ قیامت میں محمدؐ و آلِ محمد ﷺ تشنہ کام اشخاص کو آبِ کوثر سے سیراب فرمائیں گے ۔ یہ سب نمائشیں ہیں تعلیمِ محمدی کی ، علم پانی بنتا ہے ، حوض کی اور نہر کی شکل میں نمودار ہوتا ہے ۔

ترجمہ :- بے شک ہم نے تم کو بہت کچھ دیا ہے ۔

تم تمہاری پیغمبری ، تمہارا دین اسلام اس کے شاہد ہیں ۔ اس کا ثبوت دیکھنا چاہتے ہو ، اس کا آنکھوں سے مشاہدہ کرنا چاہتے ہو تو ۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲

فَصَلِّ ؛ پھر نماز پڑھو ۔ مسجدوں میں جا کر دیکھو کتنے لوگ نماز پڑھتے ہیں ۔ کس کی نماز ۔ لِرَبِّکَ ؛ تمہارے پروردگار کی ۔ رَبٌّ ۔ کمال کو پہنچانے والا ، پروان چڑھانے والا ۔ وَانْحَرْ ؛ قربانی کرو ۔ مکہ شریف میں جا کر دیکھو ۔ جہاں قربانی ہوتی ہے ۔ جہاں لاکھوں آدمی ارکانِ اسلام ادا کرتے ہیں ۔

ترجمہ :- پھر تم اپنے پروردگار کی نماز پڑھو اور قربانی دو ۔

صاحبو ! ذرا نماز پر غور کرو ۔ خود نماز کس قدر خیرِ کثیر پر مشتمل ہے ۔ تکبیر اس میں ہے قراءتِ قرآن اس میں ہے ۔ ثنا اس میں ہے ۔ درود اس میں ہے ۔ معراج کی نمائش اس میں ہے قیام میں کھڑے رہ کر درخت کی طرح عبادت کرنا اس میں ہے رکوع میں جانوروں کی طرح جھک کر عبادت کرنا ، قعدہ میں پہاڑ کی طرح بیٹھ جانا اس میں ہے ۔ سجدہ کر کے نقشِ زمین ہو جانا ، حس و حرکت چھوڑ دینا اس میں ہے ۔ دوسرے مسلمانوں کو سلام کرنا ، ان کے ساتھ ہمدردی کرنے پر نماز کو ختم کرنا ، اسلامی نماز کا خاصہ ہے ۔ کیا نماز میں تم بات کر سکتے ہو ۔ کچھ کھا پی سکتے ہو ؟ نہیں ، تو نماز میں روزہ بھی ہے ، صومِ مریم بھی ہے ۔ نماز میں اصل جماعت سے پڑھنا ہے جو مسلمانوں کی عظیم الشان تنظیم پر مشتمل ہے ۔ خدا نے اپنی عطا اور خیرِ کثیر کے ساتھ یہ نماز پڑھنا اور قربانی کرنا لگا دیا ؟ اس لئے کہ یہ ہبہ بالعوض ہو ۔ ہبہ بالعوض نا قابلِ رد ہوتا ہے ۔ ایک چیز کسی کو دے دیں تو واپس لے سکتے ہیں ۔ مگر کسی عوض کے مقابل کوئی چیز دی جائے تو وہ واپس نہیں ہو سکتی ایسا دینا بیع کا حکم رکھتا ہے ۔ اسلام میں نماز ، روزہ ، حج اور زکوٰۃ چار چیزیں ہیں ، ان میں سے یہاں نماز اور حج کا تو ذکر ہے لیکن روزہ اور زکوٰۃ کا ذکر نہیں ؟ یہاں اسلام کا مظاہرہ منظور ہے ، جو نماز اور حج سے کیا جاتا ہے ۔ نماز بدنی عبادت ہے اور قربانی مالی ۔ عباداتِ بدنی و مالی کا ذکر ہو گیا ۔ بعض لوگ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ؛ کے معنی یہ بتاتے ہیں کہ خدا کی قربت ڈھونڈو اور سینہ تان کر اس کی بندگی کے لئے مستعد ہو جاؤ ۔ ولیؔد قریش کے کافروں کا سردار تھا وہ کہتا تھا ، ان کی (یعنی آنحضرت ﷺ کی) اولاد تو

ہے ہی نہیں ، ان کا نام لیوا کون رہے گا ؟ یہ چار دن کی چاندنی ہے پھر اندھیرا ہے ۔ نام لیواؤں سے یاروں مددگاروں سے خاندان کی عزت باقی رہتی ہے ۔ ظالم کیا جانتا تھا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے لڑکے اگر جیتے نہیں اور ان کی اولاد سے نسل محمدی جاری نہیں ہوسکتی تو بیٹی اور نواسوں سے نسل چلے گی ۔ ان کی روحانی اولاد سے ان کا نام برقرار رہے گا ۔ کیا دیکھتا نہیں کہ اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بولنے والے کتنے ہیں ؟ نماز میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ بولنے والے کتنے ہیں ۔ اس طرح دن میں پانچ دفعہ ان کے نام کا نقارہ بجایا جاتا ہے ۔ حج میں تو مظاہرہ عظیم ہے ۔ غلامانِ محمدؐ کا ہجوم ہے کیا زبردست اجتماع ہے ۔ یہ کس کی نام آوری کا کرشمہ ہے ۔ محمد رسول اللہ کی نام آوری کی شہادت ہے ۔ جب تک دنیا رہے گی ان کا نام بھی رہے گا ۔ اور حاسد ! او ظالم ! تیرا نام لینے والا کوئی نہ رہے گا ۔

ع ۱ ۳۳ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ﴿۳﴾

اِنَّ شَانِئَكَ ؛ بے شک تمہارا دشمن ۔ شَنَانٌ ۔ دشمنی ۔ هُوَ ؛ وہ یعنی ولید ۔ اَلْاَبْتَرُ ؛ دُم کٹا جس کی اولاد نہ رہے ۔ جس کے نام لیوا نہ رہیں ۔ جس کے پسماندہ نہ رہیں ۔

ترجمہ :- بے شک تمہارے دشمن ہی کا کوئی پسماندہ نہیں ۔

او ولید ! ہزروں کافر ، لاکھوں بے دین مرگئے ہیں ان کا نام بھی کوئی نہیں جانتا ، بُرائی سے سہی ، عداوت ہی سے سہی ، محمد ﷺ کے نام سے ، ان کی دشمنی کی وجہ سے تیرا بھی نام باقی ہے ۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ کافرون مکہ میں نازل ہوئی اس میں چھ (۶) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۲﴾

قُلْ ؛ تم کہو ۔ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ؛ اے کافرو ، اے منکرو ! حق کو باطل میں چھپانے والو ! لَآ اَعْبُدُ ؛ میں نہیں پوجتا ، میں پرستش نہیں کرتا ، بندگی نہیں کرتا ۔ مَا تَعْبُدُوْنَ ؛ ان بتوں کی جن کی تم پوجا کرتے ہو ، جن کی تم عبادت کرتے ہو ۔

ترجمہ :- (اے خدا کے رسول) تم (صاف صاف) کہہ دو ! اے کافرو ! جن (بتوں) کی تم پوجا کرتے ہو میں ان کی پوجا نہیں کرتا ۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿۳﴾

وَلَا اَنْتُمْ ؛ اور نہ تم ۔ عٰبِدُوْنَ ؛ عبادت کرنے والے ہو پہلا جملہ جملہ فعلیہ ہے ۔ اور دوسرا جملہ اسمیہ ہے ۔ دوام و استمرار پر دلالت کرتا ہے ۔ یعنی تمہارا کفر دائمی ہے ۔تم سے اُمید نہیں کہ تم مسلمان ہوگے ۔ مَآ اَعْبُدُ ؛ اس خدا کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور تم عبادت کرنے والے نہیں ہو اس معبود کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں یعنی تمہارا معبود علحدہ ہے اور میرا معبود الگ ۔ میں خدا پرست ہوں اور تم بُت پرست ہو ۔ میں تم سے کیونکر اتفاق کرسکتا ہوں ۔

ترجمہ :- اور تم اس معبود کی عبادت کرنے والے نہیں ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں ۔

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝۴

وَلَآ اَنَا عَابِدٌ ؛ اور نہ میں پوجنے والا ہوں ۔ مَا عَبَدْتُّمْ ؛ اس طریقہ پر کہ تم پوجتے ہو ۔ پہلا مَا جو مَا تَعْبُدُوْنَ میں ہے وہ موصول ہے یعنی معبود ۔ اور وہ مَا جو مَا عَبَدْتُّمْ میں ہے یا مَآ اَعْبُدُ میں ہے وہ مصدری ہے جو طریقہ عبادت کو بتلاتا ہے ۔

ترجمہ :- اور تم جس طرح پوجا کرتے ہو میں نہیں کرسکتا ۔

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝۵

وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ ؛ اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو ۔ مَآ اَعْبُدُ ؛ جس طرح کہ میں عبادت کرتا ہوں ۔

ترجمہ :- اور نہ تم عبادت کرنے والے ہو جیسا کہ میں عبادت کرتا ہوں ۔

غرض کہ تمہارا معبود الگ ہے اور میرا معبود الگ ، تمہاری پوجا کا طریقہ الگ ہے اور میری عبادت کا طریقہ جُدا ۔

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝۶

ع ۱ ۴۴

دین کے دو معنی ہیں (۱) اطاعتِ مذہبی (۲) جزا و سزا جیسے مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کے معنٰی ہیں روزِ جزا کا مالک ۔ لَکُمْ دِیْنُکُمْ ؛ تم کو تمہارے اعمال کی سزا ملنے والی ہے ۔ وَلِیَ دِیْنِ ؛ اور مجھ کو میرے اعمال کی جزا ملنے والی ہے ۔

ترجمہ :- تم کو تمہاری (بُت پرستی کی) سزا ہوگی (اعمالِ بد کا بدلہ ملے گا) اور مجھ کو میری (خدا پرستی اور نیک اعمال کی) جزا ملے گی ۔

صاحبو ! بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے کیونکہ یہ لوگ اس آیت کے یہ معنی سمجھتے ہیں کہ تم کو تمہارا دین مبارک اور ہم کو ہمارا دین مبارک نہ تم ہم سے لڑو اور نہ ہم تم سے لڑتے ہیں ۔ مدینہ میں کافروں سے جنگ کرنے کی اجازت مل گئی تھی لہذا یہ آیت جس سے صُلح نکلتی ہے منسوخ ہے ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اوّل تم نے دین کے معنی یہاں مذہب کے لئے ہی کیوں ؟ کہ آیت کے منسوخ ماننے کی ضرورت پڑی ، صحیح معنی یہی ہیں کہ تم کو تمہارے اعمال کی سزا اور ہم کو ہمارے اعمال کی جزا ملنے والی ہے ۔ یہ حکم نہ منسوخ ہوا ہے اور نہ ہوسکتا ہے ۔ ہر شخص کے ساتھ اس کے افعال کے آثار لپٹے ہوئے رہتے ہیں ۔ لہذا

ہر عمل کی جزا مل کر رہے گی ، ہمارے پاس قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں اس مسئلہ کی تحقیق مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ کے تحت کی گئی ہے ۔

صاحبو! لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) بزرگوں کو ماننے والے اور (۲) نہ ماننے والے ۔ بزرگوں کو ماننا اعتدال سے زیادہ ہوجاتا ہے تو بُت پرستی ہوجاتی ہے اور نہ ماننا اعتدال سے بڑھ جاتا ہے تو لا مذہبی اور بے دینی بن جاتی ہے ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی آیت ہم کو اعتدال کی تعلیم دیتی ہے ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عبدالنبی بندۂ علی نام رکھنا شرک وکفر ہے ۔ یاد رکھو لفظ کے دو معنے ہوں ایک سے کفر و شرک نکلتا ہو اور دوسرے سے ایمان تو ہم کو وہ صورت اختیار کرنی چاہیئے جس سے اسلام نکلتا ہو ۔ ہمیشہ شبہ کا فائدہ ملزم کو دیا جاتا ہے ۔ عربی میں عبد کے تین معنی ہیں (۱) مخلوق (۲) زرخرید غلام (۳) مطیع و فرماں بردار اور خادم ۔ ظاہر ہے کہ خدا کے سوائے کوئی خالق نہیں ۔ ایک بندہ دوسرے بندہ کا خالق یا مخلوق نہیں ہوسکتا ۔ ان ناموں میں عبد کے معنی مخلوق کے لینا بالکل دُرست نہیں کیونکہ ایسے ناموں میں مخلوق خیال کرنا شرک وکفر ہے ۔ عبد کے دوسرے معنی مملوک جیسے عبدِ ماذون ، عبدِ مکاتب وغیرہ ایسی عبدیت کس کے حصّے میں ہے ۔ میں اس معنے کے لحاظ یا نظر کرتے عبدالنبی ہوتا تو بلال رضی اللہ عنہ ہوتا اور فلکِ صحابیت میں ہلال بن کر چمکتا ۔ بندۂ علی ہوتا تو قنبر ہوتا ۔ بھلا میری قسمت کہاں سے ایسی ہوگی ۔ یاد رکھو! کہ میری ایسی اچھی قسمت ہوتی تو یا تو صحابہ میں سے ہوتا یا تابعین میں سے ۔ تیسرے معنٰی کے لحاظ کرتے ہر مسلمان کو عبدالنبی و غلام علی ہونے کی ضرورت ہے ۔ کیونکہ فرمانِ الٰہی ہے اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۔ بڑا ہی سرکش وہ شخص ہے جو اطاعتِ رسول کو شرک یا کفر سمجھتا ہو ۔

دیکھو! حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور خطبہ دیا تو پہلے خطبہ میں فرمایا كُنْتُ عَبْدَهٗ وَخَادِمَهٗ ۔ میں رسولِ خدا ﷺ کا بندہ تھا خادم تھا ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک یہودی نے چند سوالات کئے ۔ آپ نے اس کے جواب باصواب دیئے تو اس نے پوچھا اَنْتَ نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ۔ کیا آپ پیغمبروں میں کے کوئی پیغمبر ہیں؟ آپ نے فرمایا وَيْحَكَ اَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِ مُحَمَّدٍ ۔ تجھ پر افسوس ہے ۔ میں محمدؐ کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں یہاں عبد یا بندہ کا لفظ بمعنی مطیع و خادم کے ہے ۔

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ نصر مدینہ میں نازل ہوئی اس میں تین (۳) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝۱

اِذَا ؛ جب ۔ جَآءَ ؛ آیا ۔ نَصْرٌ ؛ دشمنوں پر غلبہ ، مدد ، نصرت ۔ اَللّٰهِ ؛ اللہ کی ، خدا کی ۔ وَالْفَتْحُ ؛ اور ملکوں کا فتح ، قلعوں کے دروازوں کا کھُلنا ، کھولنا ۔

ترجمہ :- جب اللہ کی فتح و نصرت آ گئی (دشمنوں پر غلبہ ہوگیا ، ان کے قلعے فتح ہوگئے) ۔

وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴿۲﴾

وَرَاَيْتَ ؛ اورتم نے دیکھ لیا، یقینی طور سے جان لیا۔ النَّاسَ ؛ لوگوں کو۔ یَدْخُلُوْنَ ؛ داخل ہوتے ہیں، شریک ہوتے ہیں۔ فِیْ ؛ میں۔ دِیْنِ ؛ مذہب، اطاعت، جزا، بدلہ۔ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ ؛ اللہ کے دین میں، اسلام میں۔ اَفْوَاجًا ؛فوج، فوج۔ جوق، جوق۔ جماعت، جماعت۔ گروہ، گروہ۔

ترجمہ :- اورتم نے جماعت، جماعت آدمیوں کو (بکثرت لوگوں کو) دینِ خدا (اسلام) میں داخل ہوتے دیکھ لیا۔

رُبع ۱ وقف النبی ﷺ ۳۵

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

فَسَبِّحْ ؛ پھر تسبیح کرو، اللہ کی پاکی اور پاکیزگی بیان کرو، اس کو تمام برائیوں سے پاک سمجھو۔ بِحَمْدِ ؛تعریف کے ساتھ، شکر کے ساتھ۔ بِحَمْدِ رَبِّکَ ؛ تیرے رب کی، تیرے پروردگار کی۔ بِحَمْدِ رَبِّکَ ؛ تیرے رب کی حمد اور شکر کے ساتھ یعنی تسبیح کے ساتھ تحمید بھی ہو۔ وہ برائیوں سے پاک ہونے کے ساتھ خوبیوں سے موصوف بھی ہے۔ انعام و اکرام کرنے والا بھی ہے۔ وَاسْتَغْفِرْهُ ؛ اور اس کی مغفرت طلب کرو۔ اس سے اپنی کمزوریوں کی معافی بھی چاہو۔ اس سے دُعا کرو کہ اپنے دامنِ رحمت میں ہم کو چھپالے ہم کو سب کے سامنے ذلیل و رسوا نہ کرے۔ اِنَّهٗ ؛ بے شک وہ۔ کَانَ ؛ تھا، ہے اور رہے گا۔ تَوَّابًا ؛توبہ قبول کرنے والا، رحمت کے ساتھ رجوع کرنے والا، پھر فضل و کرم کے ساتھ متوجہ ہونے والا۔

ترجمہ :- پھر تم اپنے رب کی حمد و شکر کے ساتھ پاکی بیان کرو۔ اور اس کی مغفرت طلب کرو بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا تھا، ہے اور رہے گا۔

صاحبو! جب رسولِ خدا محمد مصطفےٰ ﷺ اسلام کی دعوت دینے لگے تو ساری دنیا آپؐ کی دشمن ہوگئی۔ قِسم قِسم کی تکلیفیں پہنچائیں۔ آخر مکہ شریف کو جو آپ کا وطن تھا چھوڑکر مدینہ شریف چلے گئے۔ اس وطن چھوڑنے کو ہجرت کہتے ہیں۔ ظالموں نے آپ کو مدینہ میں بھی چین سے بیٹھنے نہیں دیا۔ مدینہ کے اطراف کے جانور ہانک لے جاتے تھے۔ ابوجہل نے سعد بن عبادہ کو جو مدینہ کے رہنے والے تھے دھمکی دی کہ اگرتم محمدؐ کو اپنی پناہ سے نہ نکالوگے تو ہم تم کو حج کرنے نہ دیں گے۔ اس کے جواب میں سعدؓ بن عبادہ نے لکھا اگرتم ہم کو خلافِ دستورِ حج سے روکوگے تو ہم بھی تم کو مدینہ کی سرزمین سے گزرنے نہ دیں گے۔ کافروں نے تجارت کا ایک بڑا قافلہ ملکِ شام کو روانہ کیا کہ اس کے نفع سے مسلمانوں سے لڑیں گے۔ مدینہ والوں نے اس قافلہ کو روکنا چاہا۔ قافلہ نکل گیا اور اس کی حفاظت کرنے والی فوج اور مسلمانوں میں جنگ ہوگئی۔ رسولِ خداؐ اس چھوٹے سے اسلامی لشکر کے روحِ رواں تھے۔ مسلمان بے سرو سامان تین سو تیرہ آدمی تھے اور کافر باساز و سامان ایک ہزار تھے۔ خدا نے مسلمانوں کو فتح دی۔ ابوجہلؔ۔ عتبہؔ۔ شیبہؔ۔ ولیدؔ ابن مغیرہ اور دوسرے کافر مارے گئے۔ یہ واقعہ مقامِ بدر کا ہے۔ اس لئے اس جنگ کو جنگِ بدر کہتے ہیں۔ تھوڑے عرصے کے بعد کافر اپنے سرداروں کے مارے جانے کا بدلہ لینے کے لئے مدینہ کے قریب پہنچے۔ احد کے پہاڑ کے پاس مسلمانوں اور کافروں میں جنگ ہوگئی۔ اور اللہ نے

مسلمانوں کو فتح دی ۔ آنحضرتؐ نے ایک گھاٹی پر پچاس (۵۰) تیر اندازوں کو بٹھایا تھا ۔ اور حکم دیا تھا کہ وہاں سے نہ ہٹیں ۔ مسلمانوں نے اپنی فتح دیکھی تو بخلافِ حکم رسولِ خداؐ کافروں کا مال لینے میں مشغول ہوگئے ۔ دشمنوں نے گھاٹی پر سے حملہ کردیا ۔ لڑائی کا رنگ بدل گیا ۔ پہلے کافروں کو شکست ہوئی تھی ۔ اور اس وقت مسلمانوں کو کچھ شکست ہوگئی ۔ لڑائی بے نتیجہ رہی اس کو جنگِ احد کہتے ہیں ۔ اس کے بعد مسلمانوں اور کافروں میں دس سال کی صُلح کا معاہدہ ہوا ۔ اس صُلح کو صُلح حدیبیہ کہتے ہیں ۔ کافروں کے حلیف بنی بکر ہوئی اور مسلمانوں کے حلیف بنی خزاعہ ۔ کفارِ قریش نے بنی بکر کی تائید میں بنی خزاعہ کو نقصان پہنچایا ۔ اور بنی خزاعہ کی تائید کے لئے رسولِ خدا ﷺ نے بارہ ہزار جرار فوج کے ساتھ مکہ کا محاصرہ کرلیا ۔ اللہ نے مکہ شریف کو فتح کردیا ۔ دشمنوں کو شکست ہوئی ۔ کافروں کی بدسلوکی کے بدلہ رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ ﷺ نے کیا کِیا ؟ جو ابوسفیانؓ سردارِ قریش کے گھر میں پناہ لے اُس کو امن ، جو مکہ شریف کی مسجد میں پناہ لے اُس کو امن ، جو ہتھیار ڈال دے اُس کو امن ، جو اپنے گھر کے دروازے بند کرلے اُس کو امن ، آخر مکہ مکہ والوں کے لئے اور آپؐ مدینہ شریف واپس چلے گئے ۔

رسولِ خدا ﷺ اور کافروں کی تمام لڑائیوں میں ڈھائی سو مسلمان شہید ہوئے اور ساڑھے تین سو یا چار سو کافر مارے گئے ۔ کافر خیال کرتے تھے کہ مکہ پر کسی غیر ملکی کا غلبہ نہ ہوگا ۔ جب مکہ فتح ہوگیا تو کافروں کے دلوں میں رسولِ خدا ﷺ کی عظمت بڑھ گئی اور آپ کے دین کو حق اور آپ کو برحق سمجھنے لگے ۔ ہر طرف سے لوگ سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں آپ کے پاس آتے گئے ۔ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۔ تم نے دیکھ لیا کہ لوگ دینِ الٰہی میں جوق در جوق داخل ہوئے چلے جارہے ہیں ۔ یہ ہے حضرتؐ کے غزوات اور جنگوں کا خلاصہ ۔ دنیا ایسی کوئی نظیر پیش کرسکتی ہے کہ اتنی لڑائیوں میں تین سو یا چار سو سے زیادہ آدمی مارے نہ گئے ہوں ۔ جو لوگ دینِ اسلام کے بزورِ شمشیر پھیلنے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ اپنے گریبان میں منہ ڈالیں ۔ اور جنگِ عظیم اور حال کی عالمگیر جنگ پر غور کریں اور ارحم الراحمین کے رحمۃ للعالمین کا شکریہ ادا کریں ، ان کو دل سے مانیں ، ان کی تعلیم پر کاربند ہوں پھر دنیا بھی اچھی اور آخرت بھی اچھی ۔ والحمد للہ ۔

سُوْرَةُ اللَّهَبِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

سورۂ لہب مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ﴿۱﴾

تَبَّتْ ؛ ہلاک ہوا ، برباد ہوا ، رائیگاں گیا ۔ تباب مصدر ۔ یَدَانِ ، دو ہاتھ ۔ اضافت کی وجہ سے نون گر گیا ۔ یَدْ کا لفظ عربی زبان میں ہاتھ ، قوت ، کوشش اور کام کرنے کے معنی میں آتا ہے ۔ اَبُوْلَهَبِ کا نام عبد العزیٰ ہے ۔ چونکہ وہ بہت گورا اور سُرخ رنگ کا تھا ۔ اس لئے اس کی کنیت ابولہب یعنی پدرِ شعلہ رکھی گئی چونکہ عبدالعزیٰ میں بُت کی طرف نسبت تھی ، لہذا یہ نام نہیں لیا گیا اور ابولہب میں تلازم آتش یعنی دوزخ ہونے کا ابہام پیدا ہوتا تھا ۔ اس لئے یہ کنیت اختیار کی گئی ۔ وَتَبَّ ؛ اور خود بھی برباد رہا ۔

ترجمہ :- ابولہب کی ہر طرح کی کوشش ناکام رہی اور خود بھی برباد ہوا ۔

مَآ اَغۡنٰی عَنۡهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝۲

مَآ اَغْنٰی عَنْهُ ؛ کام نہ آیا ، نفع نہ دیا ۔ مَالُهٗ ؛ اس کے مال نے ۔ وَمَا كَسَبَ ؛ اور نہ اس کی کمائی نے ۔

ترجمہ :- اس کو اس کے مال نے نفع دیا اور نہ اس کی کمائی نے ۔

سَيَصۡلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝۳

سَيَصْلٰی ؛ اس کے مادّہ میں قرب کے معنی ساری ہیں ۔ صَلْوَین ۔ سرین کی دو ملی ہوئی ہڈیاں ۔ مُصَلِّی ۔ دُوم گھوڑا ۔ اوّل آنے والے گھوڑے یعنی مُجَلِّی کے بعد کا گھوڑا ۔ صَلٰوۃ ۔ دُعائے رحمت ، قربِ الٰہی کا موجب ، نماز بارکانِ مخصوص جو دربارِ الٰہی کی شان رکھتی ہے ۔ سَيَصْلٰی ۔ قریب میں داخل ہوگا ۔ نَارًا ؛ آگ میں ، آتش میں ، جہنّم میں ، دوزخ میں ۔ ذَاتَ لَهَبٍ ؛ شعلوں والی ، شعلہ زن ابولہب ذاتِ لہب میں داخل ہوگا کہ لہب میں تجنیس ہے ۔

ترجمہ :- عنقریب شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا ۔

وَّامۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ۝۴

وَامْرَاَتُهٗ ؛ اور اس کی عورت ، جورو ۔ ابولہب کی عورت کا نام ام جمیل ہے ۔ حَمَّالَةَ ؛ بوجھ اُٹھانے والی ۔ اَلْحَطَبُ ؛ جلانے کی لکڑی ۔ حَمَّا لَةَ الْحَطَب ۔ ہیزم کش ، چغل خور ، لگائی بجھائی کرنے والی ، شر انگیز باتیں لگانے والی ، جلتی آگ میں چار لکڑیاں ڈال کر اس کو اور بڑھانے والی ۔

ترجمہ :- اور (ابولہب کے ساتھ شعلہ زن آگ میں) اس کی شر انگیز عورت بھی داخل ہوگی ۔

فِیۡ جِیۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ۝۵ ع ۱/۵ ۳۶

جِیْدٌ ۔ گردن ، خوبصورت گردن ۔ حَبْلٌ ۔ رَسّی ۔ مَّسَدٍ ؛ کھجور کے نارے کی ، جو مضبوط اور سخت ہوتی ہے ۔ فِیْ جِیْدِهَا ؛ اس کے گلے میں یعنی وہ اپنی کوشش میں آپ پھنسے گی ، اس کی شرارت اس کے گلے کی پھانسی بنے گی ۔

ترجمہ :- اس کے گلے میں نارے کی رَسّی (اس کی شرارت اس کے گلے کا ہار) ۔

ابولہب جس کا نام عبدالعزّیٰ تھا حضرتؐ کا چچا تھا ۔ اسلام کے خلاف میں وہ اور اُس کی جورو ، اُم جمیل سب سے پیش پیش رہتے اور روز نیا فتنہ برپا کرتے اور دوسروں کو بھڑکاتے ۔ مگر ہوا کیا ؟ اسلام برابر ترقی کرتا گیا ، ہر طرف پھیلتا گیا ۔ ان کی فتنہ انگیزی اُنھیں کے گلے میں پھانسی بن کر پڑی ۔ اس کے ایک بیٹے سے حضرت کی ایک صاحبزادی بیاہی گئیں تھیں ۔

ان کو اس کے لڑکے نے طلاق دے دی۔ بہت ستایا حضرت نے دُعا کی۔ اَللّٰھُمَّ سلِّط علیه کلبًا من کلابِکَ ۔سفر کرتے تو اس کے گرد سپاہیوں کا حلقہ ہوتا۔ بیچ میں اس لڑکے کو سُلاتے ایک دفعہ شیر آیا بیچ میں سے اس لڑکے کو اُڑا لیا۔ نہ تدبیریں کام آئیں نہ دھن دولت۔ رسولِ خدا کا چھوڑا ہوا تیر کیوں کر خطا کرتا، لگا اور ٹھیک نشانے پر لگا۔ آخر ابولہب مر گیا اور بُری موت مرا ایسا مرا کہ تمام جسم سڑ گیا۔ بدبو پیدا ہوگئی۔ چند ادنیٰ درجہ کے آدمی بُلائے گئے، جنھوں نے اُسے لے جا کر زمین میں دبایا۔ اتنی سزا بس نہیں۔ مرنے کے بعد بھی شعلہ زن آگ میں داخل ہوگا۔ اسلام کا بول بالا ہوا۔ کافروں کا منہ کالا ہوا۔

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ اخلاص مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چار (۴) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ①

کفّار نے حبیبِ خدا ﷺ سے پوچھا کہ تمہارا خدا کیسا ہے؟ اس کے صفات کیا ہیں! تو یہ سورۃ اُتری۔

قُلْ ؛ تم کہو۔ هُوَ ؛ وہ۔ اَللّٰهُ ؛ اللہ ہے۔ اَحَدٌ ؛ ایک۔ ہر طرح ایک۔

ترجمہ:- تم کہو۔ وہ اللہ ہے۔ بالکل ایک ہے۔

هُوَ ؛ وہ۔ صرف اس لفظ پر توجہ کرو تو معلوم ہوگا کہ پہلا حرف ”ھا“ ہے جو انتہاء حلق سے نکلتا ہے اور دوسرا حرف ”و“ ہے جو شفوی ہے۔ ہونٹوں سے نکلتا ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ وہ ابتدا انتہا سب کو محیط ہے۔ کوئی شئے اس سے خارج نہیں۔ هُوَ ؛ وہ۔ چیزیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ واجب۔ ممکن۔ واجب جس کا ہونا ضرور ہو۔ ممکن جس کا ہونا بھی ممکن اور نہ ہونا بھی ممکن۔ جس کا ہونا نہ ہونا دونوں برابر ہوں۔ اصلی اور بالذات! وہ تو واجب الوجود ہے۔ ممکن کے ساتھ واجب سے مخلوق ہونے کا لحاظ نہ کیا جائے تو وہ کب رہتا ہے۔ کنجی پھرتی ہے مگر جب کہ اس کے ساتھ ہاتھ کی قوت لگی ہوئی ہو ورنہ وہ بالطبع ساکن ہے، بے حرکت ہے۔

اصلی ”وہ“ تو سب کے آخر میں ہوگا، سب کا منتہٰی ہوگا۔ درمیان میں وسائط ہیں۔ اسباب ہیں علت پوچھو تو آخر کار ”وہ“ ہے۔ بچہ پیدا ہوتا ہے تو روتا ہے۔ منہ کھول کھول کر چو طرف پھرتا ہے، جانتا ہے کہ کوئی ہے جو میرے کام آئے گا۔ میری فریاد سُنے گا۔ مجھے دودھ دے گا۔ جیسا جیسا بڑا ہوتا جاتا ہے ماں کو، دایہ کو رزاق اور رب سمجھتا ہے۔ اور بڑا ہوتا ہے تو باپ کو رب سمجھتا ہے اور بڑا ہوتا ہے تو بادشاہ کی طرف توجہ کرتا ہے۔ پھر عناصر، پھر ستاروں کو اپنا محتاج الیہ جانتا ہے۔ سب کے آخر میں تمام عالم کے محتاج الیہ، سارے جہاں کے معبود کی طرف رجوع کرتا ہے۔ ہر قدم پر ایک معبود یا محتاج الیہ متعین کرتا ہے۔ اس تعین میں خطا کرتا ہے۔ معبود کی طلب فطری ہے۔ اور تعین عقلی ہے جس میں غلطی لگتی ہے۔ جب تمام تعینات سے ہاتھ اُٹھا لیتا ہے تو اصلی اور حقیقی معبود کی طرف راہ نکل آتی ہے۔ سمجھتا ہے۔ کیا سمجھتا ہے؟ بس یہ کہ وہ ہے؟

کیسا ہے؟ بس وہ ہے ''ہے'' کا لفظ وجود پر دلالت کرتا ہے۔ کیا 'وجود' ذہنی و عقلی بات ہے؟

اس ذہنی و عقلی وجود سے ہماری اصل غرض متعلق نہیں۔ ذہنی وجود ہمارے کس کام کا۔ بے شک کوئی نفس الامر اور خارج میں ہے۔ ذہنی وجود اس سے خبر دیتا ہے، اس کو صوفی ''مابہ الموجودیۃ'' کہتے ہیں۔ اگر وہ نہ ہو تو سب جھوٹ ہوں۔ من گھڑت، خیالی پلاؤ ہوں۔ من کے لڈو ہوں۔ اسی مابہ الموجودیۃ پر جھوٹ، سچ، صدق و کذب کا دار و مدار ہے۔ واقعہ کچھ اور ہو اور خبر دی جائے کچھ اور تو بے شک یہ خبر جھوٹ ہوگی جو خبر واقع کے مطابق ہو لاریب حق ہے، سچ ہے۔

اور ذرا غور کریں۔ زید ہے، عمرو ہے، گھوڑا ہے، آم کا درخت ہے، سنگِ مرمر ہے، فرشتہ ہے میں کیا ''ہے'' کے معنی سب جگہ ایک ہیں یا ہر جگہ اس کے جدا معنی ہیں۔ نہیں سب جگہ ''ہے'' کے معنی ایک ہیں۔ زید، عمرو، گھوڑے، آم کے درخت، سنگِ مرمر اور فرشتہ کو ''ہے'' سے ربط ہے۔ اگر ''ہے'' سے ربط نہ ہو تو نہ آم پائے جائیں نہ جام۔ سب خیالی چیزیں رہ جائیں۔ واقعیت سے کوسوں دُور ہوں۔ نہ ان پر آثار مرتب ہوں، نہ ان پر احکام خارجی لگائے جاسکیں۔ جب لفظ ''ہے'' تمام جملوں میں ایک ہی معنی کے ساتھ ہے۔ تو اس کا منشاء بھی سب میں ایک ہی ہوگا۔ وہ کیا ہوگا؟ وہ ''ہے'' کا منشاء ہوگا، مابہ الموجودیۃ ہوگا۔ اب ہم آئندہ ''ہے'' کی جگہ ہستی مابہ الموجودیۃ اور وجود حقیقی کہیں گے۔

کیا اس وجود سے پہلے بھی کچھ ہوگا؟ ''ہوگا'' تو بتلا رہا ہے کہ وجود ہی ہوگا۔ کیا اس وجود کے بعد کچھ رہے گا؟ رہے گا، بتلا رہا ہے کہ وجود ہی رہے گا۔ وجود تو ایک ہی شئے ہے۔ وجود سے پہلے وجود یا بعدِ وجود مہمل بات ہے۔ لہذا وجود ''ازلی و ابدی'' ہے۔

کیا وجود کے مقابل کچھ ہے؟ ''ہے'' بتلا رہا ہے کہ وجود ہے۔ وجود کے مقابل وجود بھی مہمل بات ہے کیونکہ وجود کے مقابل کچھ ہوسکتا ہے تو عدم ہوسکتا ہے۔ عدم اور ہونا؟ توبہ توبہ! مہمل اور بالکل مہمل! کیا وجود حقیقی کسی کا محتاج ہے؟ نہیں! سب وجودِ حقیقی کے محتاج ہیں؟ ترتیبِ آثار میں جریانِ احکام میں، حقیقی شئے بنتے ہیں۔

کیا وجود بسیط اور واحد ہے یا مرکب اور اجزاء والا؟ کُل جزو کا محتاج ہوتا ہے۔ اجزاء کل سے پہلے ہوتے ہیں مگر وجود تو سب کا محتاج الیہ ہے۔ سب سے اس کا مرتبہ مقدم ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جو شئے بسیطِ محض ہو وہ یا تو اجلی البدیہیات سے ہوتی ہے یا مایوس عن النظر ہوتی ہے، ہمارے خیال میں حقیقتِ حقہ ناقابلِ ادراک ہونے کے باوجود اجلی البدیہیات سے ہے۔

سب میں شک ہو تو ہو مگر وجود ایسا یقیناً و قطعی امر ہے کہ اس میں کسی کو شک نہ ہونا چاہیئے۔ ہاں اس کو جتنا بیان کرنا چاہوگے وہ چھپتا ہی جائے گا۔ کیونکہ تمام معانی اس سے خاص اور اس سے مخفی تر ہیں۔ وجود ہی سب سے عام اور اجلی ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس کی حقیقت بیان نہیں ہوسکتی اس کی تعریف لوازم سے ہوگی خواہ اضافیات سے، خواہ منفیات سے۔ لہذا ذاتِ حقہ کی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے کہ وہ سب کا محتاج الیہ اور نقائص سے پاک ہے وہ مستجمع جمیع صفات کمالیہ ہے۔ وہ سب کی علت ہے اور کسی کا معلول نہیں۔ ان تمام معانی پر لفظ اللہ دلالت کرتا ہے۔ اسی لئے فرمایا هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ چونکہ ذات حقہ بالکل واحد، بالکل بسیط ہے لہذا اس کی تعریف اُلوهیۃ سے زیادہ کسی اور لفظ سے

نہیں ہوسکتی ۔ اِلٰہ بمعنی مالوہ یعنی معبود ہے ۔ یہ تَـاَ لَّـهَ بمعنی تعَبَّدَ (بندگی کی) سے ماخوذ ہے ۔بعض کے پاس اس کے معنے ہیں ۔ وہ ذات جس کی طرف بیقرار ہوکر دوڑیں ۔ یہ ماخوذ ہے اَلِـهَ الْـفَـصِـيْـلُ اِلٰى اُمِّـهٖ سے یعنی اونٹنی کا بچہ بیقرار ہوکر اپنی ماں کی طرف دوڑا ۔بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں وہ ذات جس میں حیرانی ہے ۔ یہ ماخوذ ہے ۔ تَـاَ لَّـهَ ۔ یعنی تحیر سے ۔ بعض کا یہ کہنا ہے کہ الــوہ یا اس سے قریب المخرج لفظ کسی اور زبان میں ایک بُت کا نام تھا اور اس سے عربی میں یہ لفظ آیا ۔ یہ لغو محض ہے ۔ خدا کا خیال جاہل ، عالم ، متمدن غیر متمدن سب اقوام میں ہے ضروری اور اُصولی الفاظ غیر زبان سے نہیں لئے جاتے ، بلکہ واضعانِ زبان ہی اس کو وضع کرتے ہیں ممکن ہے کہ علمی ترقی کے ساتھ معنی و مفہوم میں کچھ تغیر ہوتا گیا ہو ۔مگر اس کا اشتقاق تو نا قابلِ انکار ہے اور دل کو ٹھگتا ہے ۔

اِلٰہ ۔ پر ال لگایا گیا ۔ اَلْاِلٰہ ۔ ہوا ۔ الف تخفیفًا گرادیا گیا ۔ لام ۔ لام میں مدغم ہوا اور اَللّٰہ ہوا اب لفظ اللّٰہ خدائے تعالیٰ کا علم اور شخصی نام ہوگیا ۔ چنانچہ کلمہ توحید لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ سے بھی عَلَمِیَّتْ معلوم ہوتی ہے ۔جس سے توحید شخصی ثابت ہوتی ہے ۔

اَحَــدٌ ۔ واحد ایک ۔ بالکل ایک ۔ یہ لفظ مرتبہٗ ذات پر دلالت کرتا ہے جو نا قابلِ تقسیم ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ نہ اس کے اجزا بالقوہ ہیں نہ بالفعل ۔ نہ اجزائے عقلیہ ہیں نہ اجزائے خارجیہ ۔ وہ ایک ہے اور بالکل ایک ۔ نہ اس کی جنس فصل ہے نہ اس کے ٹکڑے اور اعضاء اس کی ذات مقدسہ میں کثرت کو دخل ہی نہیں ۔ جب وہ احد ہے کثرت کو اس کی ذات میں دخل نہیں تو خدا و غیرِ خدا میں کوئی چیز مشترک ہی نہیں ۔ پھر کدھر ماں باپ ، کہاں جورو بچے یا برابر والا ۔

صوفیہ صافیہ کی اصطلاح میں وجودِ حقہ کے چار اعتبار ہیں (۱) وحدتِ مطلق (۲) احدیت ۔ سب سے پاک ذاتِ محض (۳) وحدت ۔ قابلیتِ کثرت ۔ ان قابلیات کو شیون (شان کی جمع) کہتے ہیں ۔ (۴) واحدیت ۔ مرتبہٗ صفات ۔ ان چاروں اعتبارات سے عام اعتبار کے لئے هُـوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِـرُ وَالـظَّـاهِـرُ وَالْبَاطِنُ کو دیکھو ۔ اَلْاَوَّلُ احدیت پر دلالت کرتا ہے ۔ اَلْاٰخِرُ واحدیت پر ''هُوْ'' وحدتِ مطلقہ پر اسی طرح ''الـظـاهـر'' واحدیت پر دلالت کرتا ہے ۔ اَلْبَـاطِنُ احدیت پر اور هو وحدتِ مطلقہ پر ۔ وحدت میں شیون دو قسم کے ہوتے ہیں ۔ شیونِ الٰہیہ ۔ شیون خلقیہ ۔ یا یوں کہو کہ شیون موثرہ شیون متاثرہ ۔ واحدیت میں معلومات کو اعیانِ ثابتہ کہتے ہیں اعیان بھی دو قسم کے ہیں ۔ (۱) اعیان الٰہیہ یا موثرہ (۲) اعیان کونیہ یا مخلوقیہ یا متاثرہ ۔ دنیا کا سارا منڈان اعیانِ کونیہ پر اعیانِ الٰہیہ کی تجلی ہونے سے قائم ہے ۔ ہم ، ہماری حقیقت کے لحاظ سے دیکھو تو مُردہ ہیں ، اندھے ، بہرے ، اپاہج اور گونگے ہیں ۔ خدائے تعالیٰ کی حیات کی تجلی سے ہم زندہ ہیں ۔ سمیع و بصیر کے پرتو سے سنتے دیکھتے ہیں ۔ قدیر ، مرید و کلیم کے اثر سے بالارادہ چلتے پھرتے اور بولتے ہیں ۔

یہ بات بھی یاد رکھو کہ صوفیہ کے پاس وجود ، وجودِ خارجی کو کہتے ہیں اور ثبوت ، وجودِ علمی کو ۔

اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝۲

صمد کے معنی ہیں ۔ٹھوس ، مضبوط ، نا قابلِ تغیر ، جو علت العلل بلکہ خود ہی علت ہو ، کامل ہو ، فعلیتِ محض ہو ۔ جس کا کوئی کمال زیرِ انتظار نہ ہو ۔ بھلا وہ کیونکر متغیر ہوگا ؟ محلِ تغیر ممکنات ہیں ، مخلوقات ہیں ۔ ان کے تغیرات کے علل و اسباب ہیں ۔

واجب الوجود کے سوا ہے کیا جو علت العلل ہو۔

صمد کے دوسرے معنے ہیں ۔ سردار ۔ جو علت العلل ہو ، بالذات موجود ہو ، وہ کیوں کر سردار اور مالک نہ ہوگا ؟

صمد کے تیسرے معنی ہیں ۔ بے نیاز ، بے حاجت ۔ صَـمَـدَتِ النَّـاقَـةُ کھانے پینے سے ناقہ مستغنی ہوگیا ، سے ماخوذ ہے ظاہر ہے کہ علت العلل سب سے مستغنی ہوگی اور سب اس کے محتاج ہوں گے ۔

ترجمہ :- اللہ نا قابلِ تغیر ، بے نیاز ہے ۔

یہاں ایک امر قابل توجہ ہے ۔ یعنی اضافیات میں مضاف کی ضرورت ہوگی ۔ مثلاً خالق کا لفظ اسی وقت صادق آئے گا جب کہ مخلوق بھی ہو ۔ اسی طرح رب کے لئے مربوب کی ضرورت ہے ، پس صمدیت کہاں رہی ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کے استغناء سے استغناءِ ذاتی مُراد ہے ۔ یہ تو ایسا ہے کہ گدا ، بادشاہ سے کہے'' اے مالک ! اے سخی ! مانتا ہوں کہ میں تیرا سراپا محتاج ہوں ، کھانے پینے میں ، امن چین سے رہنے میں مگر تو بھی تو اپنے اظہارِ سخاوت میں میرا محتاج ہے''۔ اصل یہ ہے کہ اضافیات وسلبیات صفاتِ ذاتیہ سے نہیں ہوتے ۔ نہ ان کے ظہور سے ذات میں کچھ ترقی ہوتی ہے نہ ان کے عدمِ ظہور سے ذات میں کچھ کمی ہوتی ہے نیز ظہور صفت کے حدوث سے اصل صفت کا حدوث لازم نہیں آتا ۔ ظہورِ کمالات کے لحاظ سے کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ہے ۔ مگر ذات وصفات واصل کمالات کے لحاظ سے اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ ہے ۔

لَمْ یَلِدْ ۙ وَلَمْ یُوْلَدْ ۙ ﴿۳﴾

ترجمہ :- نہ اس کے بیٹے بیٹیاں ہیں اور نہ ماں باپ ۔

یہ تو ثابت ہوگیا کہ وجود بمعنی مابہ الموجودیۃ عین ذاتِ حقہ ہے نہ اس سے پہلے کوئی ہے نہ اس کے بعد کوئی ۔ نہ اس کا کوئی مثل ہے نہ اس کے مقابل کوئی ۔ ماں باپ اولاد سے پہلے ہوتے ہیں ، ماں باپ اور اولاد میں مشابہت ومماثلت ہوتی ہے ۔ بھلا وجود سے پہلے کون ہوسکتا ہے ۔ اور وجود کے مماثل کون ؟ وجود حقیقی اور وجود بالعرض میں کیا مماثلت ہے ؟ چودھویں رات کا چاند خوب چمک دمک دکھائے ۔ مگر ایک دانا شخص کی نظر میں ہے وہی کالا توا ۔ عدم ، ظلمت ہے ۔ وجود ، نور ہے وجود ہی علم ہے ، وجود ہی جمال ہے ، وجود ہی کمال ہے ۔

اے ذاتِ تو مجمع الکمالات میں بھی ہوں کمالِ بے کمالی (حسؔرت صدیقی)

عدم کے دونوں ہاتھ خالی ہیں ۔ جو کچھ ہے وہ وجود کا کرشمہ ہے ۔ علم کے مطابق قدرت کا تماشا ہے ممکن جس کا وجود وعدم برابر ہے وہ نہ پہلے کچھ تھا نہ اب کچھ ہے ، نہ آئندہ کچھ ہوگا ۔ بالعرض پر کچھ ایسی نظر جم گئی ہے کہ بالذات کی طرف راستہ ہی نہیں ملتا ۔

بابِ وحدت کا بن گیا درباں وہمِ باطل بھی کیا قیامت ہے (حسؔرت صدیقی)

وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ ع ۱ رکوع ۳۷

ترجمہ :- کوئی اس کا کفو نہیں ہے ۔

یہ ثابت ہوگیا کہ وجود کے مقابل کوئی نہیں ۔ اگر کوئی ہوسکتا ہے تو عدم ہے ۔ بھلا عدم کیا ہوگا ۔ ہونا تو وجود کا کام ہے ۔ وجود تو عینِ ذاتِ حق ہے ۔ پھر نادار یا مفلس عدم کے پاس کیا ہوگا ؟ کچھ نہیں ! اس سے ظاہر ہوگیا کہ اس کا کوئی کفو نہیں ۔ وہ بے مثل ، بے نظیر ہے ۔ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ہے ۔

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ کَمَا ھِیَ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِیْنَ ۔

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ ۔

سُوْرَۃُ الْفَلَقِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ

سورۂ الفلق مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پانچ (۵) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۞ ۱

قُلْ ؛ تم کہو ۔ اَعُوْذُ ؛ میں پناہ لیتا ہوں ۔ لاکھ اعداء سے ہوشیار رہیں ، ان کے مکائد سے واقف ہوں ۔ رات دن ان کے دفع میں سرگرم رہیں ، کیا ہوتا ہے ؟ دوڑو ، دوڑو ۔ اس کے ساحتِ قرب کی طرف دوڑو ۔ اس کے دامنِ عنایت میں چھپ جاؤ ! اس کی پناہ میں آجاؤ ! وہ سب کو نبٹ لے گا ۔ نیست و نابود کردے گا ۔ اس سے دوری ام الشرور ہے ۔ ابو الفساد ہے ۔ رَبِّ ؛ پروردگار ، پالنے والا کمال تک پہنچانے والا ، یہ نہیں کہ صرف پیدا کردیا ۔ اب تم آزاد ہو ۔ نہیں ! تم کو اس کی ہر آن ، ہر لحظہ ضرورت ہے ، عطاء وجود و کمالات میں اس کی حاجت ہے ۔ تم سراپا محتاج ہو ۔ وہ بالکل محتاج الیہ ہے ۔ نہ تمہاری ذاتی صفت تم سے جاتی ہے اور نہ اس کی ۔ جب تم اپنی ذاتی صفت سے ہر آن محتاج ہو تو ہر آن محتاج الیہ کی طرف توجہ کرو ۔ اَلْفَلَقِ ؛ تاریکی میں سے روشن چیز کا نکلنا ۔ پو پھٹنا ، صبح ہونا ، دانے میں سے مولکے کا نکلنا ۔ یہاں ہوسکتا ہے کہ فلق سے مُراد صبح ہو ۔ کیونکہ جب صبح صبح کو گہری نیند میں لوگ پڑے خراٹے لیتے ہیں ۔ اس غفلت کی حالت میں چور آتے ہیں اور لوٹ مار کر لے جاتے ہیں ۔ ہوسکتا ہے کہ فلق سے مُراد ظلمتِ عدم سے نورِ وجود کا حاصل ہونا ہو ۔ ہوسکتا ہے کہ قلب کی تاریکی میں نورِ ایمان کا پیدا ہونا مُراد ہو ۔ یہ قرآن ہے ۔ ہر اعتبار میں پورا اُترتا ہے ۔ ہر شخص کی جُدا ضرورت ہوتی ہے اور یہ سب کو پورا کرتا ہے ۔

ترجمہ :- تم کہو ۔ میں پناہ لیتا ہوں صبح کے رب کی ۔

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۞ ۲

شَرٌّ ؛ بُرائی ، بدی ، جو شئے ضرر رساں ہو ، جو کسی کو اس کے کمال سے روکے یا خود اس میں کچھ کمی ہو ۔ یہ یاد رکھو وجود خیر ہے اور عدم شر ۔ جو وجودِ محض ہے وہ خیرِ محض ہے ۔ ظاہر ہے کہ وجودِ محض خدائے تعالیٰ ہے تو خیرِ محض بھی وہی ہوگا ۔

عدمِ محض موجود ہی نہیں ہوسکتا تو شرِ محض بھی موجود نہیں ہوسکتا ۔ خدائے تعالیٰ کے سوائے جتنے ہیں مخلوق ہیں ۔ ان میں خیر و شر دونوں پہلو رہتے ہیں ۔ یہ خیرِ اضافی کہلاتا ہے ۔ بعض اشیاء میں خیر غالب ہوتا ہے اور شر مغلوب ۔ بعض میں اس کا عکس ۔ اس کو خیرِ کثیر و شرِ کثیر کہتے ہیں ۔ خیرِ کثیر قابلِ تحصیل ہے ۔ شرِ کثیر قابلِ اجتناب ہے ۔ مثلاً تجارت سے فائدہ اُٹھانا خیرِ کثیر ہے ۔ باوجود یہ کہ اس میں سخت تکلیف اور بڑی محنت ہے ۔ خیانت ، رشوت خواری ، سود خواری ، چوری میں شرِ کثیر ہے باوجود یہ کہ ان میں محنت کم ہے اور راحت زیادہ ۔ اس خیر و شر کا معیار کیا ہے ؟ سنو ! ہم مذہبی لوگ ہیں ۔ ہمارے پاس جس کا حکم خدا اور رسول دے وہ خیر ہے اور جس سے منع کرے وہ شر ۔

آخر یہ شر پیدا کہاں سے ہوا ؟ کیا خدا نے پیدا کیا ؟ ہرگز نہیں ! وہ خیرِ محض ہے ۔ اس سے شر کیوں کر پیدا ہوگا ۔ بات یہ ہے کہ سلسلہ تکوین میں جو واجب سے حق سے قریب تر ہوگا وہ خیر تر ہوگا ۔ جو بعید تر ہوگا وہ شر تر ہوگا ۔ انسان کا پہلا نقطہ جہاں سے اس کا اِرادہ چلتا ہے ، انتہائے نقطہ شر ہے ۔ اس کے بعد انسان ترقی کرنے لگتا ہے پھر وہ حق سے ، واجب جل مجدہ سے جس قدر قریب تر ہوگا ۔ اسی قدر شر سے دور ہوگا اور اس میں خیریت آتی جائے گی ۔

آخر یہ شر مخلوقِ خدا ہے یا نہیں ؟ خدائے تعالیٰ سے وجود حاصل ہوتا ہے جو خیر ہے ۔ ایک تعین دوسرے تعین کے لحاظ سے شر ہوتا ہے ۔ خدائے تعالیٰ کا قصدِ اوّلین خیر ہے ۔ بالعرض شر ہو ، ہوجائے ۔ پھر جس کو شر سمجھ رہے ہو ۔ اس میں بھی ہزار در ہزار خیر ہے ۔ شرِ قلیل کے خیال سے خیرِ کثیر کو چھوڑنا بھی شرِ کثیر ہے ۔ نظامِ عالم پر غور کرو تو جو کچھ ہو رہا ہے خیر ہی ہو رہا ہے ۔ مہندس کی نظر میں بیت الخلاء کی بھی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی ملاقات کے کمرہ کی ۔ اور نہانے کا کمرہ اتنا ہی خیر ہے جتنا کتب خانہ کا کمرہ ، ہمارے خیال میں تو تعین ہی شر کا مرکز ہے ، جتنا خدا کی طرف بڑھوگے ، پھیلتے جاؤ گے ، خیریت بڑھے گی اور شریت گھٹے گی ۔ اور تم سے نفع عام ہوگا ۔ تمہارا ذاتی فائدہ بھی خدا کے لئے ہوگا اور اس سے دوسروں کو بھی فائدہ ہی ہوگا ۔ تمہارا جینا چیز ، اور مقصدِ خلق پورا ہوگا ۔

خَلَقَ ؛ خلق کے معنی ہیں اندازہ کیا ، پیدا کیا ۔ کبھی خلق کہتے ہیں اس سے مُراد ماسوائے ذات و صفاتِ حق تعالیٰ لیتے ہیں ۔ خواہ ارواح ہوں خواہ اجساد ۔ اس محاورے پر ارواح و اجساد سب مخلوق ہیں ۔ کبھی خلق کہتے ہیں اور اس کو عالمِ امر کے مقابل سمجھتے ہیں ۔ عالمِ خلق تحتِ زمانہ ہوتا ہے اور مخلوق تدریجاً کمال حاصل کرتا ہے ۔ اس کے لئے استعدادات مشروط ہیں ۔ عالمِ امر تحتِ زمانہ نہیں ہوتا ۔ اس میں جو ہیں ان کے پیدا ہونے میں نہ استعداد شرط ہے نہ وہ تحتِ زمانہ ہیں ۔ صرف اللہ تعالیٰ کا ''کُن'' فرما دینا موجودیت کے لئے کافی ہے ۔ یہی حقیقتِ روح ہے اور یہی امرِ رب کی تحقیق ہے ۔

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ؛ میں اشارہ ہے کہ شر جانب مخلوق سے ہے نہ کہ جانبِ خالق و وجود و نور سے جو خدا کی جانب سے ہے ۔

ترجمہ :- ہر اس شئے کے شر سے جس کو اُس نے پیدا کیا ۔

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾

وَ ؛ اور ۔ مِنْ ؛ سے ۔ شَرِّ غَاسِقٍ ؛ شر سے ظلمت کے ۔ اِذَا ؛ جب ، جب کہ ۔ وَقَبَ ؛ چھا گیا ۔

رات کو سانپ بچھو، شیر، چیتے، چور اور ڈاکوؤں کا زور رہتا ہے۔ شیاطین و جنات کا جھپیٹا بھی رات کو ہوتا ہے۔ نیز انسان کے مخلوق ہونے کے بعد خود اس کے قویٰ جو اس کے حیات کے مدار ہیں۔ خود اندرونی دشمن ہیں۔ جہاں ایک نے سر اُٹھایا اور جینا تہلکہ در تہلکہ میں پڑ گیا۔ احساسات اپنے کام میں لگاتے ہیں۔ تخلیہ و مفکرہ چین سے بیٹھنے نہیں دیتے، دائما گورکھ دھندے میں پھنسائے رہتے ہیں۔ خدا کی طرف رُخ کرنے نہیں دیتے۔ ایک ظلمت ہے کہ دل پر چھائی ہوئی ہے۔ نیز دل میں جب نورِ ایمان پیدا ہوتا ہے تو باہر کے دشمن ایک طرف، ظلمتِ غفلت الگ اس نور پر چھائی ہوئی ہے۔ طرح طرح کے شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ شبہات کا حملہ بھی ہوتا ہے۔ ہمیشہ ایمان میں تزلزل کا خوف لگا رہتا ہے۔

ترجمہ:- اور شر سے ظلمت کے جب چھا جائے۔

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ﴿٤﴾

اَلنَّفْثُ؛ پھونکنا، پھلانا۔ نفخ و نفث میں یہ فرق ہے کہ نفث میں رطوبت بھی ہے۔ عُقَدْ۔ عقدہ، گرہ۔ نیت و اِرادہ، عناصر و ارکان (خون۔ صفرا۔ بلغم۔ سودا) کا باہم مل کر مزاج پیدا کرنا۔ قوائے باطنہ کا اعتدال۔

ساحرہ عورتیں بالوں میں گرہ دے کر منتر پڑھ کر مسحور کر دیتی ہیں نیز عناصر و ارکان نے جو باہم مل کر گرہ کھا کر مزاج پیدا کرلیا ہے۔ کبھی ان میں سے ایک یا دو بڑھ کر فساد پیدا کرتے ہیں۔ نیز خواہشات نفسانی، قوتِ عقلی زیادہ ہو کر دَھا و پولیٹکلی و گربزی اور کم ہو کر جہل، بلادت و سفاہت ہو جاتی ہے اور قوتِ غضبی زیادہ ہو کر تہور اور من چلا پن اور کم ہو کر جبن، بزدلی اور نامردی ہو جاتی ہے اور قوتِ شہوی زیادہ ہو کر حرص و آرزو اور کم ہو کر جمود و مُردہ دلی ہو جاتی ہے۔ ان امراضِ نفسانی سے بھی بچنا ضرور ہے اور ان سے استعاذہ لا بد ہے۔ نیز جب ایماندار اعمالِ صالحہ کی نیت و ارادہ کرتا ہے تو واہی تباہی خطرات اس کے ارادوں میں داخل ہو کر ان کو تباہ کرتے ہیں۔ نیز شیاطین الانس و الجن بہکا کر، پھسلا کر نیک اِرادوں کو چلنے نہیں دیتے۔

ترجمہ:- اور شر سے پھونکنے والی عورتوں (یا جماعتوں) کے گرہوں (یا مضبوط عزائم) میں۔

ع ۱ ۵ ۳۸

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

ترجمہ:- اور شر سے حاسدوں کے جب حسد کریں۔

کسی شخص کی کامیابی کو لوگ ٹھنڈے دل سے نہیں دیکھ سکتے۔ مختلف طور پر بدنام کرتے اور کامیابی میں روڑے اٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ حاسد ہمارا آبائی دشمن ظلمت کا بادشاہ ہے۔ صاحب علم ایسا کہ فرشتوں کی اُستادی کی۔ خفیہ مکّار ایسا کہ اس کی چال تک نظر نہیں آتی۔ جب ہمارے باپ کو جنت سے نکالا ہے تو بھلا ہم کو کس طرح جنت میں داخل ہونے دے گا۔ اللہ ہی اس کے شر سے بچائے لہٰذا اس ظالم کے شر سے استعاذہ ضروری ہے۔ خدا اس کا ہمارا دونوں کا مالک ہے۔ وہ اس کُتّے کو ڈانٹ دے گا۔ پھر کیا مقدور ہے کہ وہ ہم پر حملہ کر سکے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

سورۃ النّاس

بچہ پیدا ہوتا ہے تو منہ کھول کر کیوں چوطرف مُڑتا ہے؟ کسی کی تلاش کرتا ہے، کسی کے متعلق یہ خیال کرتا ہے کہ میری اس بھوک کے وقت میرے دودھ پلانے کا انتظام کرنے والا ہے۔ یہ ایک فطری جذبہ ہے فطری جذبات کے متعلق کیوں کا سوال نہیں چلتا۔ یہاں پہنچ کر تمام سوالات کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ اچھا تو وہ آخر ڈھونڈھتا کس کو ہے؟ وہ اپنے رب کو ڈھونڈھتا ہے جو اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔ اچھا وہ اپنے رب کو کِن صفات سے موصوف سمجھتا ہے؟ وہ تو نہ باپ کو جانتا ہے نہ ماں کو نہ آیا کو، اس کی نظر بھی تو نہیں ٹھہری۔ پھر اپنے رب کو کیا سمجھتا ہے؟ اس کو موجود سمجھتا ہے، اس کو سمجھتا ہے کہ میرے درد و دُکھ کو وہ جانتا ہے اور اس کا علم رکھتا ہے میری بیقراری کو دیکھتا اور میرے رونے کو سنتا ہے یعنی وہ علیم ہے، بصیر ہے، سمیع ہے۔ وہ اپنے اِرادے سے میری مدد کرے گا۔ اُسے قدرت ہے کہ میری تکلیف دور کرے۔ وہ میرے دینے کا حکم کرے گا اور میری ضرورت کی سب چیزیں مہیا ہوجائیں گی ماں کے سینہ میں دودھ آئے گا وہ مجھ کو پلائے گی۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ کچھ تھوڑی سی عقل آتی ہے اور وہ بلائے بے درماں بن کر لپٹتی ہے۔ ماں کی بو پہچانتا ہے۔ عقل آتے ہی ماں کو رب سمجھنے لگتا ہے۔ وہ خیال کرنے لگتا ہے کہ یہ میری پرورش کرتی ہے اور یہیں سے غلطی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ کچھ اور شعور پیدا ہوتا ہے اور باپ کو رب خیال کرنے لگتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرا باپ کما کر روپے لاتا ہے تو ماں کو دیتا ہے۔ وہ خود بھی کھاتی ہے اور مجھے دودھ بھی پلاتی ہے۔ باپ نہ ہوتا تو پیسے کہاں سے آتے اور میری ماں کی اور میری پرورش کا انتظام کیوں کر ہوتا۔ اور بڑا ہوتا ہے تو یہ سمجھنے لگتا ہے کہ ریاست اور پادشاہ کی طرف سے ماہوار ملتی ہے تو میں اور میرے ماں باپ پرورش پاتے ہیں۔ بادشاہ ہی رب ہے۔ بچہ اور بڑا ہوتا ہے تو آب، آتش، خاک، باد، پانی، درخت، کھیتی باڑی اور دوسرے مادیات کو دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ ان ہی سے میری پرورش ہے اور بعض نادان ان ہی کی پوجا کرتے ہیں اور ان ہی کو اپنا رب سمجھتے ہیں۔ اس کی عقل اور ترقی کرتی ہے۔ اس کی نظر ستاروں پر پڑتی ہے اور سمجھتا ہے کہ زمین میں جتنے تغیرات ہوتے ہیں سب ستاروں کے اثرات ہیں۔ پھر بعض نادان سورج کی پوجا کرتے ہیں۔ بعض چاند، عطارد، زہرہ اور مشتری کی۔ اس کا علم اور ترقی کرتا ہے تو سمجھتا ہے کہ ان سیاروں کا نور اصلی نہیں ہے۔ ان کے اثرات ذاتی نہیں۔ بلکہ سورج سے روشنی حاصل کرتے ہیں اور خود سورج سے نور اور گرمی تو نکل رہی ہے، مگر اس کا بدلِ مایتحلل کچھ بھی نہیں۔ اس کی برآمد تو ہے درآمد نہیں۔ اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ ایک زمانہ کے بعد سورج ٹھنڈا ہوجائے گا اور تاریک ہوجائے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا کا نظام تباہ ہوجائے گا لہذا یہ ستارے ہرگز رب نہیں ہوسکتے۔ ان سب کو چلانے والی چند قوتیں ہیں اور ان قوتوں کو رب سمجھنے لگتا ہے۔ پھر غور کرتا ہے تو اُس کو پتہ لگتا ہے کہ قوتیں تو غیر مستقل چیزیں ہیں ان کا مرجع اور مرکز کوئی ایسی ذات ہونا چاہئیے جس کو تمام عالم کا علم بھی ہو، سماعت بھی ہو، بصارت بھی ہو، قدرت بھی ہو اِرادہ بھی ہو اور اس کا حکم اٹل ہو۔ دیکھو فطری طور سے بچے نے کیا سمجھا تھا، حضرتِ عقل نے آکر آخر کیا سمجھا وہی جو بچہ نے سمجھا تھا۔ بہرحال خدا کا وجود حقیقی بالذات۔ اس کی طلب ہر دل میں فطری طور سے موجود ہے۔ جس کی عقل بیمار ہو، جس کا دل ناقص ہو، اُس کے دل سے صحیح جذبات نہ اُٹھیں کیا پروا! بعض جاہل خدا کو نہ مانیں ہماری بلا سے۔ جو بالعرض کو بغیر بالذات کے موجود سمجھتا ہے اس کی عقل اندھی ہے اس کے دلی جذبات پر فالج گرا ہے۔ وہ ہمارے

معرض بحث سے خارج ہے ۔ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْـكَ لَـهٗ لَـهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۔

اس تمہید کے بعد سورۃ الناس کی تفسیر کرتا ہوں کہ رَبِّ النَّاسِ ۔ مَلِكِ النَّاسِ ۔ اِلٰهِ النَّاسِ کا سمجھنا کیسے فطری جذبات پر مبنی ہے ۔

سُوْرَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

سورۂ ناس مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چھ (۶) آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱

اَلنَّاسِ ؛ اصل میں الاناس تھا ۔ الف تخفیفاً گرادیا گیا ، لام نون ہوکرنون میں مدغم ہوا اور اَلنَّاس ہوا بغیر لام کے ناس اور ال کے ساتھ الاناس دُرست نہیں ۔ اس کا ماخذ ہے ۔ انس ۔ دیکھا ۔ بعض کے پاس اَنَسَ بمعنی مانوس ہوا ہے ۔ انسان مدنی بالطبع ہے ۔ اکیلا زندگی بسرنہیں کرسکتا ۔ اس کی فطرت میں داخل ہے کہ اپنے بنی نوع سے مل جل کر رہے ۔ ایک انسان دوسرے انسان کی اعانت کرے اور دوسرے سے تعاون حاصل کرے مگر جن و انس کا مقابلہ پہلے معنی کی تائید کرتا ہے جن کے مادّہ میں چھپنا اور استتار مرکوز ہے ۔ جَنَّـةٌ ۔ گھنا باغ ۔ جُنَّةٌ ۔ مَجَنَّةٌ ۔ مِجَنٌّ ۔ سپر ، ڈھال ۔ جَنِيْنٌ ۔ پیٹ کا بچہ ۔ جِنٌّ جَانٌّ ۔ جِنِّیٌّ ۔ واحد وہ مخلوق جس میں جزو ناری غالب ہے ۔ بہ نسبت معمولی انسان کے لطیف ہے ۔ مختلف صورتیں لے سکتا ہے ۔ ان میں کافر بھی ہیں اور مسلمان بھی ۔ ان میں سے بعض نے سلطان الانبیاء ﷺ کی صحبت کا شرف بھی حاصل کیا ہے ۔ مگر فناء اور ولایت انسان کا خاصہ ہے جن و ملک کوئی اس کا شریک و سہیم نہیں ۔ یہی وجہ تو ہے کہ وہ تاجِ خلافت کا استحقاق رکھتا ہے ۔

یہاں ایک عالم گیر مغالطہ لوگوں کے دلوں میں جاگزیں ہوگیا ہے وہ یہ کہ جو چیزیں ہم کو معلوم نہیں ، مشاہدہ میں نہیں وہ موجود ہی نہیں ۔ ہر کام کے چند لوگ ماہر ہوتے ہیں جن کو تجربہ نہیں ، تحقیق نہیں ۔ ان کو چاہیئے کہ ماہرینِ فن و اہلِ تجربہ پر محول کریں ۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کی ہم کو تحقیق نہیں ۔ یہ ہمارے پاس ثابت نہیں اس لئے وہ موجود ہی نہیں ۔ اور اپنے جہل کے مطابق قرآنِ مجید کی لگیں تاویل کرنے ۔ اس دورِ جدید میں چند اسپریچولزم (روحانیات) اور ہپناٹیزم والے بھی نکلے ہیں ۔ جو روحانیات کے قائل ہیں مگر ابھی ابتث میں ہیں ۔ ایسے حال میں '' جن '' سے انکار سوائے جہل کے اور کیا ہے ۔ ہزارہا چیزیں ایسی ہیں جن کا ابھی انکشاف نہیں ہوا ۔ ہزارہا چیزیں ایسی ہیں جن کا انکشاف اب ہوا ہے ۔ اگر ہمارے سلف اپنے معلومات پر قناعت کرتے یا جس کی تحقیق نہیں اس سے انکار کر کے بیٹھ رہتے تو علوم کا ارتقاء کیسے ہوتا ؟ علمی ترقی کا راستہ ہی مسدود ہوتا اور کوئی نئی بات نکلنے ہی نہ پاتی ۔

یہ بات یاد رکھو کہ اگر کسی نے '' جن '' کے معنی بعض جگہ بعض وجوہ سے جراثیم کے لئے تو اس پر سخت حملے کرنا بھی بیجا ہے ۔ شیطان کے معنٰی معلوم ہیں مگر كَـاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۔ میں شیاطین سے مُراد سانپ اور رؤس الشیاطین سے مُراد ناگ پھنی اور چپل سینڈ لئے گئے ہیں ۔ الحق افراط و تفریط بڑی بُری بلا ہے ۔

ترجمہ :- تم کہو ۔ میں پناہ لیتا ہوں لوگوں کے پروردگار کی (سب کے پالنے والے کی) ۔
وہ صرف کھلانے پلانے والا ہی نہیں ۔

مَلِكِ النَّاسِ ۝٢

ترجمہ :- (جو) لوگوں کا بادشاہ (ہے) (حاکم علی الاطلاق ہے) ۔

اِلٰهِ النَّاسِ ۝٣

ترجمہ :- تمام لوگوں کا معبود (سب کا خدا) ۔

سب سے پہلے جسم کا تسویہ ہوتا ہے ۔ عناصر وارکان میں اعتدالِ خاص پیدا کیا جاتا ہے ۔ یہ شانِ ربوبیت کا تقاضا ہے ۔ اس کے بعد نفسِ ناطقہ یا روحِ انسانی کو جسم پر حاکم بنایا جاتا ہے ۔ جو مَلِکِ النَّاس اور بادشاہ علی الاطلاق کی شان ہے ۔ پھر انسان کو تمام علائقِ ماڈی سے اعراض اور معبودِ حقیقی کی طرف توجہ کرنا پڑتا ہے جو اِلٰـہِ النَّاس ہے ۔ اس توجہ اِلَی اللّٰہ میں ہزاروں موانع پیش آتے ہیں ۔ داخلی بھی خارجی بھی ظاہری بھی باطنی بھی ۔ ان میں سے خطرات و وساوس تخیلات و احادیثِ نفس کو بڑی اہمیت ہے ۔ جس سے استعاذہ ضروری ہے ۔

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۝٤

شر کی تحقیق سورۂ فلق میں ہوچکی ہے ۔ اس کے مادّہ میں پھیلنا پایا جاتا ہے ۔ شَرَارَۃ ۔ آگ کی چنگاری جو اُڑتی ہے اور منتشر ہوتی ہے ۔ اَلْوَسْوَاسِ ؛ وسوسے ڈالنے والا ۔ خطرات پیدا کرنے والا وسوسے کے لفظ سے ایک اضطرابی ترددی حرکت محسوس ہوتی ہے ۔ اَلْخَنَّاسْ ؛ پیچھے ہٹنے والا ۔ خَنَسْ ۔ کے معنی ہیں پیچھے ہٹنے ، دبنے کے ۔ خَنْسَاء سریا گائے جس کی ناک چپٹی ہوتی ہے ۔

ترجمہ :- شر سے وسوسے ڈال کر چھپ جانے والے کے ۔

اکثر وسوسے اچھا کھانے اچھا پہننے اور جماع کے ہوتے ہیں جو نزولی اور پستی کے ہوتے ہیں ۔ صوفیہ کے پاس خطرات چار قسم کے ہوتے ہیں ۔ شَیْطَانِی ۔ نفسانی ۔ ملکی ۔ رحمانی ۔

خطرۂ شیطانی :- بداعتقادی ، گناہ ، بے صبری ، بے توکلی ، تقدیرِ الٰہی سے نارضامندی پر برانگیختہ کرتا ہے ۔

خطرۂ نفسانی :- کھانے پینے اور جماع کے لئے ہوتا ہے ۔ چونکہ نفس کا مطالبہ فطری ہوتا ہے اس لئے ہزار ہٹائیں یہ خطرہ نہیں ہٹتا ۔ شیطان نفس سے سازش کرلیتا ہے اور مقصدِ نفس ناجائز وسائل سے حاصل کرنے کے لئے اُکساتا ، برانگیختہ کرتا ہے ۔ نفس غریب ایک قسم کا جانور ہے ، بہیمی صفت ہے ۔ اس کو جائز ، ناجائز سے کوئی غرض نہیں ۔ جس طرح ہوا اس کا مقصد پورا کیا جائے ۔ مگر نفس میں ایک قابلِ تعریف وصف بھی ہے ۔ جس چیز کی عادت ڈالی جائے ۔ جیسے تربیت کی جائے پھر اس کے موافق کام کرے گا ۔ چند روز نماز کی عادت کیجئے ۔ پھر دیکھئے کہ نماز کا وقت آیا اور نفس مستعد ہوگیا ۔ چند روز

تہجد کو اُٹھیے پھر وقت آیا اور آنکھ کھُل گئی ۔ ٹھنڈے پانی سے نہا کر وضو کر کے نماز پڑھنے کو نفس تیار ۔ نہ چون ہے نہ چرا ۔

خطرۂ ملکی :- جس طرح شیطان انسان کو گمراہ کرنے میں کمربستہ ہے اسی طرح فرشتہ نیک مشورہ دینے میں سرگرم ۔ شیطانی خطرات کی غلطی بتلانے میں کوشاں ۔

خطرۂ رحمانی :- یہ الہاماتِ ربانی ہیں ۔ اس خطرے سے تقادیرِ الٰہیہ کے حکم و مصالح ظاہر ہوتے ہیں ۔ اطمینان پیدا ہوتا ہے ۔ رضا و تسلیم کی عادت ہوتی ہے ۔ ایمان قوی ہوتا ہے ۔ خطرۂ رحمانی دل میں ایسے آتا ہے جیسے مالک اپنے مکان میں اطمینان سے داخل ہوتا ہے ۔ شیطانی خطرہ دل میں ایسے آتا ہے ۔ جیسے چور کسی بادشاہ کے محل میں گھُسے ، ایک قدم آگے بڑھتا ہے اور پھر ڈر کے پیچھے ہٹتا ہے ۔ یہی معنی ہیں خناس کے ۔ اور اسی کی طرف اشارہ ہے ۔ دَعْ مَاحَکَّ فِیْ صَدْرِکَ سے یعنی چھوڑ دے جو تیرے دل میں خلش پیدا کرے ۔ شیطانی خطرہ سے بچنے کے بہت سے طریقے ہیں ۔ امام ابوحامد محمد غزالیؒ کی کتابیں تہذیبِ نفس میں دوسری کتابوں سے امتیازِ خاص رکھتی ہیں ۔ جیسے احیاء العلوم اور اس کا ترجمہ مذاق العارفین ۔ کیمیائے سعادت اور اس کا ترجمہ اکسیرِ ہدایت ۔ ذیل میں چند مجرب طریقے بھی لکھتا ہوں ۔ اُمید ہے کہ فائدہ سے خالی نہ ہوں گے :-

(۱) ہوں ہوں کر کے زور زور سے باہر کو سانس چھوڑنا (۲) یہ خیال کرنا کہ خطرے سے بھاگا چلا جارہا ہوں تھوڑی دیر میں خطرہ پیچھے رہ جائے گا اور تم اس سے رہائی پاؤ گے ۔ (۳) قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِاللّٰہِ کہنا ۔ (۴) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۔ پڑھ کر اَللّٰہُ ۔ اَللّٰہ اللّٰہ ۔ کا دل پر ضرب کرنا ۔ (۵) یَاخَلَّاقُ ۔ یَافَعَّالُ ۔ یَا مُصَوِّرُ ۔ یَاقَھَّارُ ۔ پڑھنا ۔ (۶) اِنْ یَّشَأْ یُذْھِبْکُمْ وَیَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ پڑھنا ۔ (۷) حالت بدل دینا ۔ مثلاً کھڑے ہیں تو بیٹھ جانا ، لیٹے ہیں تو اُٹھ بیٹھنا ۔ (۸) اکثر لکھے پڑھے حضرات کو تخیلات کی بُری عادت ہوتی ہے ۔ اپنی ساری عمر کا اجمالاً اور آئندہ دو روز کا مثلاً تفصیلی نظام العمل دل میں تیار کرلینا چاہیئے ۔ جب تصفیہ شدہ مسئلہ کا دوبارہ خیال آجائے تو دل میں یہ کہنا چاہیئے کہ پہلے اس کا تصفیہ ہوچکا ہے بے فائدہ پھر وہی خیال کیوں آیا؟ (۹) جہاں کوئی خیال آئے کہ مجھے یہ چاہیئے اور میں اس امر کو اس طرح حاصل کرلوں گا تو فوراً اس کو دُعاء میں متبدل کردے اور کہے کہ مجھے یہ چاہیئے میں اس کو اس طرح حاصل کرنا چاہتا ہوں تُو وہ شئے مجھے عطا کر ۔ اور اس کے حصول میں میری رہنمائی کر ۔ بس جتنا سوچنا چاہتے ہو ۔ سوچا کرو تمہارے تخیلات دُعا میں مبدل ہوجائیں گے ۔ دُعاء مخ العبادۃ ہے بھلا شیطان اس کو کیوں کر روا رکھے گا ۔ فوراً خطرات بند ہوجائیں گے شیطان کا مقصد تو یادِ الٰہی سے روکنا اور تضییع اوقات اور بربادئ عمر ہے ۔ فوراً وہ بھلا کر چھوڑ دے گا اور دوسری تدبیر سوچے گا مگر سب طریقوں سے بہتر وہ طریقہ ہے کہ جس کی تعلیم خدا نے دی ہے اور وہ (۱۰) استعاذہ ہے ۔

استعاذہ دُعا ہے اور مُخُّ الْعِبَادَۃ ہے ۔ بندے ہو تو اپنی کسی قوت پر اعتماد نہ کرو ۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؛ اپنے مالک کی پناہ میں آجاؤ وہ تم کو بالکل کافی ہے ۔ وہی مستجیب الدعوات ہے وہی کافی المہمات ہے ۔ اس سے بغاوت ! اس کی عدول حکمی کو چھوڑ کر اس کے دامنِ رحمت میں پناہ لوگے تو تم کو کون ستا سکتا ہے؟ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ ؛ تم کو کون گمراہ کرسکتا ہے؟ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ۔

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾ ع ۱ ۳۹

ترجمہ :- جو لوگوں کے (یا غافلوں کے) سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے ۔ وہ جنوں میں سے بھی ہیں اور آدمیوں سے بھی ۔

اَلنَّـــاسِ ؛ لوگ ۔ ہوسکتا ہے لامِ استغراق ہو اور الناس کا اصل الناسی ہو ۔ یعنی بھولنے والے ۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ ہمیشہ پاسِ انفاس کرتے ہیں ، دوامِ حضور ان کا خاصہ ہے ۔ یادِ حق میں وہ محو رہتے ہیں ۔ ان کے پاس شیطان پھٹک نہیں سکتا ۔ نہ اس کے وسوسے ان پر چل سکتے ہیں ۔ خانۂ خالی را دیومی گیرد ۔

جس کے من میں سائیں بسا ہو دو جا کون سمائے (حضرت صدیقی)

یاد رکھو کہ آگ میں سے گرمی اور برف میں سے سردی پھیلتی ہے ۔ عطر میں سے خوشبو ، پلیدی میں سے بدبو منتشر ہوتی ہے ۔ اسی طرح نیک میں سے نیکی کا بد میں سے بدی کا تموج ہوتا ہے ۔ اگر پانی کی سطح پر دو کنکر ڈالے جائیں ۔ ان میں سے ایک بڑا ہو اور دوسرا چھوٹا ۔ ان کے گرنے سے جو تموج ہوگا اور دائرے پیدا ہوں گے ۔ بڑے کا بڑا دائرہ اور قوی ہوگا اور چھوٹے کے دائرے کو مضمحل کر کے اپنے دائرے میں مستحیل کر لے گا ۔ اسی طرح بہت نیک آدمی کی صحبت سے معمولی بُرا آدمی نیک ہو جائے گا ۔ بہت بُرے کی صحبت سے معمولی اچھا آدمی بھی بُرا ہو جائے گا ۔ الطبع یسرق من الطبع ۔ طبعیت طبعیت سے اثر لیتی ہے ۔ خواہ شیطان سے ہو یا شیطان صفت انسان سے ہو ۔ شیطان سے بچنا اتنا دشوار نہیں جتنا ان شیطانی صفت انسانوں سے ۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

مثلاً مخرب اخلاق ناٹک ، خانہ برباد سینما سے ایک لڑکا بچتا ہے ۔ مگر اس کا ایک ہم سِن یا ہم جماعت آتا ہے اور اس کو پکڑ لے جاتا ہے ۔ اپنا روپیہ خرچتا ہے ۔ تماشا دکھاتا ہے ۔ چند روز میں وہ بھی عادی ہو جاتا ہے ۔ رنگ میں مل جاتا ہے ۔ ۷۳ مذاہب کیا کسی جاہل نے بنائے ہیں ؟ بھلا جاہل مذہب کیا جانے گا ۔ یہ تو علمائے سو کا کام ہے ۔ ان ظالموں نے اسلام کو پارہ پارہ کر دیا ۔ بعض مشائخین عظام ایسے نکلے ہیں کہ بئس الفقیر علی باب الامیر دعوت کا سنت ہونا تو ان کو یاد ہے مگر امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کا وجوب انھیں یاد نہیں ۔ بعض علماء و مشائخ دونوں زمروں میں داخل ہیں ۔ ان کے کیا کہنے ! وہ نیم چڑھے کریلے ہیں ۔ ظالموں کی تعریف اور ان کی خباثتوں کی توجیہ ، قرآن و حدیث سے تائید صریح محرمات کی تاویل ان کی زکاوت و ذہانت پر دلیل روشن ہے ۔ جب پیشوایانِ مِلّت و ہادیانِ مذہب کی یہ حالت ہو تو جہال ، دنیاداروں ، زر پرستوں کا کیا حال پوچھتے ہو ؟ نہ دین سے غرض ، نہ اسلام ان کا مقصد و مطلب ، ہاں ! اتنا ضرور ہے کہ مردم شماری میں اپنا نام مسلمانوں میں لکھوا دیتے ہیں ۔ بعض عہدہ دار مسلمانوں کے متعلق اس قدر بُری رائے رکھتے ہیں کہ مسلم غیر مسلم کا مقدمہ ہو تو مسلم ہونا ان کے پاس ثبوتِ جرم کے لئے بالکل کافی ہے ۔ اگر فیصلہ عدالتِ تحت کا ہو تو ان کے فرائض میں ہے کہ مسلم کی سزا میں زیادت کریں ۔ انتہائی سزا لگا دیں ۔ یہ ہے مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاس میں کے وَالنَّاسْ ؛ ان سب کے شر سے استعاذہ ضرور ہے کیونکہ صرف ان کی صورت دیکھنے سے بھی دل پر تاریکی آتی ہے ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ وَشَرِّ کُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ O

01-06-2009 (الحمد للہ تمت بالخیر)